فیروز اللغات اردو

جامع

نیا ایڈیشن

جدید ترتیب اور اضافوں کے ساتھ

ایک لاکھ پچیس ہزار قدیم و جدید الفاظ، مرکّبات، محاورات، ضربُ الامثال اور علمی، ادبی، فنّی اصطلاحات

اُردو جامع

فیروز اللُّغات

نیا اڈیشن

نئی ترتیب اور جدید اضافوں کے ساتھ

سوا لاکھ سے زائد قدیم و مروّجہ الفاظ، مرکّبات، مشتقات، مُحاورات،
ضربُ الامثال نیز جدید علمی، ادبی اور فنّی اصطلاحات

مرتبہ
الحاج مولوی فیروز الدّین رحمۃ اللہ علیہ

فیروز سنز لمیٹڈ
لاہور - راولپنڈی - کراچی

مجلد: 978 969 0 02278 3

بار اوّل __________ ۲۰۱۰ء

فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ

ہیڈ آفس و شوروم: 60۔ شاہراہ قائد اعظم، لاہور۔
راولپنڈی آفس: 277۔ پشاور روڈ، راولپنڈی۔
کراچی آفس: فرسٹ فلور، مہران ہائٹس، مین کلفٹن روڈ، کراچی۔

مولوی فیروز الدین مرحوم	Moulvi Feroz ud Din (Late)
فیروز اللغات اردو جامع	Feroz ul Lughat Jamay

مطبوعہ فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور۔ باہتمام ظہیر سلام پرنٹر و پبلشر

Printed by Ferozsons (Pvt.) Ltd. Lahore. Pakistan

email:support@ferozsons.com.pk

www.ferozsons.com.pk

پیش لفظ

فیروزُ اللغات اُردو جامع کے اس نئے ایڈیشن میں تقریبًا پچیس ہزار جدید الفاظ اور اصطلاحات کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جس کے باعث ضخامت بھی بڑھ گئی ہے۔ لُغت کی نظرثانی میں اس امر کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ قدیم و جدید تمام مروّجہ الفاظ آجائیں۔ اس کی ترتیب و تدوین میں مندرجہ ذیل اُمور کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے:

- حتیّ الامکان اُردو زبان کے تمام متداول الفاظ، مُحاورات، ضربُ الامثال اور جدید علمی، اَدبی، سائنسی اور تکنیکی اصطلاحات درج کر دی گئی ہیں۔
- صرف وہ متروک الفاظ و مُحاورات شامل کیے گئے ہیں جن کا اگرچہ چلن نہیں، مگر قدیم کتابوں میں پائے جاتے ہیں انھیں "ق" کی علامت سے واضح کیا گیا ہے۔
- انگریزی اور دوسری غیرملکی زبانوں کے وہ الفاظ بھی درج کر دیے گئے ہیں جو اُردو اَدب میں رواج پا چکے ہیں۔ اِس بارے میں دفتری اصطلاحات اور سائنسی، فنّی اور تکنیکی الفاظ کی جو فرہنگیں مرتّب ہو چکی ہیں ان سے بھی اِستفادہ کیا گیا ہے۔ نیز اس ادارے نے اپنے طور پر بہت سی آسان اصطلاحات مہیّا کی ہیں۔
- کتابت کے اعتبار سے الفاظ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بنیادی لفظ، دوسرے ضمنی۔ بنیادی لفظ، جس کے ٹکڑے نہ ہو سکیں یا جس کے اجزا بامعنی نہ ہوں جیسے جادہ، سادہ وغیرہ۔ ضمنی الفاظ دراصل مرکّبات ہیں۔ جیسے جادہ پیما اور سادہ لوح وغیرہ۔
- ہر بنیادی لفظ کو حاشیے سے ملا کر لکھا گیا ہے اور ضمنی الفاظ کو بنیادی لفظ کے تحت حاشیہ چھوڑ کر لکھا گیا ہے۔ البتّہ مشتقّات کو بنیادی الفاظ کے تحت نہیں لکھا گیا، بلکہ انھیں بنیادی الفاظ قرار دیا گیا ہے۔
- ہر بنیادی لفظ کے ارکان کو قوسین میں اعراب کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے تاکہ صحیح تلفُّظ ادا ہو سکے۔
- ہر لفظ کے سامنے لکھ دیا گیا ہے کہ یہ کس زبان سے اُردو میں آیا ہے۔
- اسما کی تذکیر و تانیث کی وضاحت (مذ و مث) سے کر دی گئی ہے۔ جن الفاظ کی تذکیر و تانیث میں اختلاف ہے اُن کے ساتھ (مذ و مث) لکھ دیا گیا ہے۔
- ہر لفظ کی صرفی حیثیت ظاہر کرنے کے لیے اسم، ضمیر اور صفت وغیرہ کی علامتیں درج کر دی گئی ہیں۔
- امر کو مرکّبات کی بنیاد قرار نہیں دیا گیا۔ اس لیے کہ اکثر مرکّبات میں امر کا مفہوم باقی نہیں رہتا جیسے جا۔ پہنچا۔ اُٹھ بیٹھ کر وغیرہ میں۔ اس قسم کے مرکّبات کو حروفِ تہجّی کی ترتیب سے لکھا گیا ہے۔
- جو الفاظ اُردو زبان میں اپنی آزاد حیثیت رکھتے ہیں اور ساتھ ہی کسی شہر یا شخصیّت کا نام، لقب یا تخلّص بھی ہیں۔ اُن کی

وضاحت بھی کردی گئی ہے۔ لیکن کسی ایسی شخصیت کا ذکر نہیں کیا گیا ہے جو بقید حیات ہے۔

- انگریزی الفاظ اردو کے علاوہ انگریزی حروف میں بھی لکھ دیے گئے ہیں اور اُردو میں ان کا وہی تلفظ دیا گیا ہے جس طرح وہ رائج ہیں۔
- قدیم دکنی اُردو کے الفاظ و محاورات مدت سے متروک ہو کر غیر مانوس ہو چکے ہیں جن کے باعث اُردو لغت میں انھیں جگہ نہیں مل سکی لیکن چونکہ اب بہت سے دکنی مخطوطات شائع ہو گئے ہیں، لہٰذا ایک تجربہ کار ماہر سے الفاظ مدوّن کرا کے لغت میں شامل کیے گئے ہیں۔
- عربی اسماء کی جمع کر اور فارسی ہیں ان کی جمع جو اُردو میں مستعمل ہیں انھیں مفرد الفاظ کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔
- اشیاء کے معنی اور مفہوم جدید تحقیقات کے مطابق درج کیے گئے ہیں۔
- الفاظ و محاورات کے معانی لکھنے میں زبان کی صحت و پاکیزگی کا خاص رکھا گیا ہے۔
- کسی ایسے محاورے یا ضربُ الامثال کو درج نہیں کیا گیا جو سماج کے کسی فرقے یا طبقے کے احترام کے منافی ہو یا جس سے لوگوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچنے کا اندیشہ ہو۔
- بھ، پھ، تھ، ٹھ وغیرہ ہندی حروف ہیں۔ سب سے پہلے فیروز اللغات میں ہی ان ہندی الفاظ کو ہائے ہوز سے الگ کیا گیا تھا اب یہ الفاظ آپ کو الگ ہندی حروف کے تحت مل سکیں گے۔
- نُون کی تینوں قسموں میں علامات کے ذریعے ان کے نون کو واضح کیا گیا ہے۔ نون ساکن کے علاوہ نون کی دو قسمیں ہیں جس نون کا اعلان نہیں کیا جاتا اور وزن میں شمار نہیں ہوتا اسے (ں) کی علامت سے ظاہر کیا گیا ہے۔ الّا یہ کہ وہ لفظ کے آخر میں ہو (جس میں نقطہ نہیں ہوتا) مثلاً ہنسی، اندھیرا وغیرہ۔ جس نون کا اعلان نہ ہو لیکن وزن میں شمار ہوتا ہو اُسے (ٛ) سے ظاہر کیا گیا ہے جیسے رنگ، جنگ وغیرہ۔

اگرچہ تصحیح و درستی پر خاص توجہ دی گئی ہے۔ لیکن پھر بھی اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ عَنِ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ کے مطابق اغلاط کا رہ جانا ممکنات سے ہے۔ ہم نے آخر میں ایک صحت نامہ درج کر دیا ہے لیکن اس کے باوجود اگر کوئی غلطی یا خامی نظر آئے تو از راہ کرم اُس سے مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح ہو سکے۔

صحّت نامہ

فیروز اللغات اُردو جامع

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۲	۱	۶	(ایتل۔ ع)	(ا۔ مثل)
〃	۲	۲۴	کرناپڑتاہے	کرناہی پڑتا ہے
۷	۲	۲	ہاتھ گئی	ہاتھ سے گئی
۱۲	۲	۱۸	دوسرے نمبر کیا جائے	دوسرے نمبر پر کیا جائے
۱۵	۲	۴	نرکھی	نرمکھی
۱۶	۲	۱۵	———	تکم
۲۳	۲	۱۱	بغگیر	بغلگیر
۲۶	۲	۱۴	آگ پتلا	آگ کا پتلا
۳۷	۲	۱	آنکھیں	آنکھوں
〃	۰	۱۹	ہوجاتی ہے	ہوجاتی ہیں
۳۸	۱	۲۱	اغماض	اغماض برتنا
۴۲	۱	۱۵	شوخی دیدہ	شوخ دیدہ
۴۷	۲	۳۱	جلنے کو کتے	جانے پر کہتے
۴۸	۱	۹	دھوڑ دھوپ	دوڑ دھوپ
۵۵	۱	۲۶	زرخیز	زرخیز زمین
〃	۲	۱۷	ٹرے	کنڈے
۶۷	۲	آخری سطر	موت	شوت
۷۷	۲	۹	کسی بزرگی	کسی کی بزرگی
〃	〃	۱۹	لفظی پیدا	لفظی جدت پیدا
۸۱	۲	۳۶	چار حدیثیں	چالیس حدیثیں
۱۰۱	۲	۱۸	HONORARY	HONORARIUM
۱۰۶	۱	۱۷	تصیح	فصیح
۱۲۶	۲	۳۴	پس بھر	لپ بھر
۱۴۱	۲	۱۲	لاتی ہے	لاتی ہیں
۱۴۷	۲	۱۵	افسوس۔ دوسرے	افسوس ہوتا ہے دُوسرے
۱۴۸	۱	۲	ایک چپ لاکھ	ایک چپ سے لاکھ
〃	۱	۱۷	متیقضائے	بمقتضائے
۰	۱	۱۶	———	زندگی مختصر ہے
〃	۱	۲۱	آخرنے	آخر مرتے
〃	۲	۲۵	ایک چنا	دیکھیے ایک چنا
۱۵۱	۲	۲۰	اہم کے	اہم کام کے
۱۵۲	۲	۱۴	ہندوستان میں بسنے والا	ہندوستان میں پیدا ہونے والا
۱۵۴	۲	۱	نام پر	(عدالتی اصطلاح) نام پہ

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱۵۶	۱	۳۲	پیشتر کا انداز نہیں	عجب طرح کا انداز ہے
۱۶۳	۱	۹/۸	دریائے کے	دریائے جیحوں کے
۱۶۵	۱	۹	ملی	قُلی
۱۶۶	۲	۱	ہوتا ہے	پڑتا ہے
۱۷۰	۱	۳	من	فن
۱۷۸	۱	۱۱	معشوق	عاشق
۱۸۳	۲	۳۹	انگلیوں پہ	انگلیوں میں
۱۹۲	۱	۲۳	شکایت کرنا	شکایت نہ کرنا
۱۹۳	۲	۲۵	جھان	جھانسا
۱۹۵	۱	۲۹	قیامت رُو میں	قیامت تک رُو میں
۱۹۹	۲	۲۷	نُطف	نُطف ہو
۲۰۹	۲۰	۱۳	موٹا	موٹا آدمی
۲۱۳	۱	۱۹	احمق بے وقوفی	احمق عورت
〃	۲	۳۲	خاص کا غذات	خاص کا غذات کی کتاب
۲۱۹	۱	۱۰	دروازوں لٹکاتے	دروازوں پر لٹکاتے
〃	۱	۲۸	بند کلی	بندھی کلی
۲۲۱	۱	۱۴	سُن گن جانا	سُن گن لینا
〃	۲	۱۲	بوانے	بونے
۲۳۰	۱	۱	کرمصیبت	ایک مصیبت
〃	۱	آخری سطر	کھا	کھانا
۲۳۸	۱	۳۲	بُجھا	بُجھنا
۲۴۷	۱	۲۷	جس کا کمائی	جس کی کمائی
۲۵۱	۲	۳۵	———	بیت المعمور
۲۵۴	۲	۳۴	اس میں فائدہ کم ہے	خواہ اس میں فائدہ کم ہو
۲۵۸	۱	۳۳	بیکلن	بینگن
۲۶۵	۲	۳۹	گوادن	کودن
۲۷۲	۲	آخری سطر	———	PUBLISHER
۲۸۵	۲	۳۷	مسائل تمثیل	مسائل کو تمثیلی
۳۰۱	۱	۱	رسم ار	اسم مکبّر
۳۰۲	۲	۸	مانڈی	مبدء
۳۱۳	۱	آخری سطر	کھال	گدال
۳۱۶	۲	پہلی سطر	گود	گونہ
۳۲۳	۱	۱۷	وزن	وزنہ

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۳۲۵	۱	۲۰	دل پلانے والی	دل للچانے والی
۳۳۰	۱	۲۹		آگے بڑھنا
۳۳۱	۱	۱۱	گرد	گرد
۳۴۵	۲	۳۰	اس کی تمیز میں	اِس کے متعلق
۳۶۲	۲	۲۳	سرپوش	بخارات کو سرپوش
	۲	۳۹	ادا	بیان
۳۷۸	۱	۱۵	تولا دار	تولا —
۳۸۶	-	۳۶.۳۵	ایسی سے	ایسی باتوں سے
۳۹۱	۱	۱۰	عبارت بن جانا	عبارت یا نام بن جانا
۴۳۱	۲	پہلی سطر	راستے آنا	راستے پر آنا
۴۵۶	۲	۲۷	———	JOURNAL
〃	〃	۳۱	———	JOURNALIST
۴۵۸	۲	۶	———	(ATOM)
۴۶۲	۱	۲۶	چر میں پڑ جانا	شکنیں پڑ جانا
۴۶۲	۲	۰	محفوظ رکھ	محفوظ رکھے
۴۸۳	۲	۲۴	ڈوٹلی	ڈوٹل
۵۰۲	-	۷	آمادہ ہو	آمادہ ہونا
۵۰۶	۲	۳۲	نصل اٹھانے	فصل اُٹھانے
۵۱۵	۱	۳۵	چاندی کا کٹا ہوا	چاندی کا کوٹا ہوا
۵۳۲	۱	۵	تھکان	تھکان۔ تھکا ہوا
〃	۲	۹	بٹیر کا لڑائی	بٹیر کو لڑائی
۵۴۷	۱	۳۷	تلوار سے	مقابلے سے
۵۷۷	۲	۷	دبنا	دبا
۵۹۸	۱	۳	خارج	خارق
۶۰۰	۲	۲۲	خوش نصیب	خوش طینت
۶۰۶	۱	۲۴	پھنسیوں کا دہ چھتے	پھنسیوں کے چتے
۶۰۹	۱	۳۶	دال روٹی کھاتے ٹوٹا تو بھاڑ میں پڑے	دال روٹی کھاتے ٹوٹا پڑے تو بھاڑ میں جائے
۶۳۸	۱	۳۷	لیکی	تسلّی
۶۵۷	۱	۱۸	پہاڑی تلہٹی	پہاڑ کی تلہٹی
〃	۱	۳۴	دھاڑا	دھاڑنا
۶۸۲	۱	۴	دھاگے پڑنا	دھاگے پر ملنا
〃	۱	۳۵	برتھن	برتن
۶۸۸	۲	۲	———	DEMY
〃	〃	۵	DEMY	DEAN
۶۸۹	۱	۲۳	کشم	ذات
۶۹۶	۲	۳۷	عورت جو مرجانے	عورت جو خاوند کے مرجانے

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۶۹۹	۲	۳۲	(ہ - ا - ند)	(اف - ا - ند)
۷۲۱	۲	۳۳	خط وخال	خد وخال
۷۲۲	۱	۷	رنگنے۔ بنانے	رنگ بنانے والا
۷۲۳	۱	۳۹	بائیں	گیس
۷۵۱	۱	آخری سطر	سہیلی	سہیلی۔ گوئیاں
۷۵۳	۲	۲۵	دوشالے والا	دوشاخوں والا
〃	〃	۲۶	موسیقانہ	موسیقارانہ
۷۵۶	۱	۳۰	دیر تک رہنے	دیر تک زندہ رہنے
۷۶۱	۲	۳۱	بیسی کھیتی	بیسی کھیسی
۷۶۹	۲	۲	ورزش میں	ورزش سے
〃	۲	۱۵	گھڑی بھر ہو	گھڑی بھر کی ہو
۷۷۲	۲	۳۸	———	SUB
۷۷۸	۲	۳۸	———	متر کان بہتر جھول
۸۱۹	۱	۷	معاملہ دبنا	معاملہ نہ بننا
۸۳۲	۲	۱۳	شاخیں لگانا	شاخیں نکالنا
۸۳۳	۱	۲۰	علم راستہ	عام راستہ
۸۳۹	۲	۱۸	استعار	استعارہ
〃	۲	۲۹	سرخ	نرخ نامہ
〃	۲	۳۳	خرج	خراج
〃	۲	۳۴	آرز	آرزد
〃	〃	آخری سطر	اُڑانے پر	اُڑانے والا
۸۴۰	۲	۱۴	کسی اور شریک	کسی اور کو شریک
۸۴۱	۲	۸	دوتوں	دونوں کی طرف سے
۸۴۲	۲	۱۱	اسی	آتی چالوں
۸۶۳	۲	۱۱	کھری کھری ہونا	کھری کھری کہنا
۸۶۴	۱	۱۱	بیان کی جائے	بیان کی جائیں
〃	۲	۳۹	شخص جھگڑے	شخص جو جھگڑے
۸۶۵	۲	۱۷	بیچنے والا	بیچنے والا
۸۶۶	۲	۱۲	نااہل	نااہلی
〃	۲	۲۳	سوال	سوالی
۸۶۸	۱	۱۴	جرائم انسداد	جرائم کے انسداد
۸۷۷	۲	۲۶	زلف۔ کابل	زلف۔ کاکل
۹۱۲	۲	۲۶	(عنوان)	غرکی
۹۱۶	۲	۲۷	غلہ کرنا	ذخیرہ کرنا
۹۲۴	۱	۱۴	گندے ہوئے بالوں	گندھے ہوئے بالوں
〃	۱	۱۷	جو کسی کی یادگار	جو کسی فتح کی یادگار
۱۰۴۴	۲	۳۰	چابونیا	چابی دینا

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱۰۸۹	۲	۴	———	پھراؤ
۱۰۹۰	۱	۲۶	کسی ذمّے	کسی کے ذمّے
۱۱۰۹	۱	۳۹	———	گُنڈوں کا راج (غلط ترکیب)
۱۱۳۷	۲	آخری سطر	گیلا (گی۔لا)	گیلا (گے۔لا)
۱۱۴۱	۱	۳۹	جو ہاتھ	جو ہاتھ میں ہو
۱۱۴۳	۱	۱۹	رتڑانے	بڑھانے
۱۱۶۵	۲	۲۳	پاؤن	پان
۱۱۷۸	۲	۲۳	مادام الجہات	مادام الحیات
۱۱۸۷	۱	۳۰	سوکے	سُوکھے
۱۲۴۴	۱	۱۶	———	CONFIRMATION
۱۲۶۸	۱	۸	فعل کا	فعل کی
۱۲۷۴	۲	۲	———	چاہا گیا
〃	•	〃	———	مصلحت
۱۲۷۸	۲	۱۶	بند ہوتا ہے	بند ہوجاتا ہے
۱۲۹۲	۲	۱۲	ہٹی	ہٹیلا
۱۲۹۷	۲	۴	نیلی پھُول	پیلے پھُول
۱۲۹۹	۲	۲۲	(اضافہ)	شرمندہ ہونا
۱۳۱۱	۲	۳۰	کتّا	ہنسا کتّا

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱۳۱۳	۲	۲۱	ذخیرہ رہنے کی	ذخیرہ کرنے کی
۱۳۱۵	۲	۳۴	(اضافہ)	گانے کے فن کا ماہر
۱۳۱۷	۲	۱۱	بنایا جاتا	بنایا جاتا تھا
۱۳۲۳	۱	۲۵	ا لہاروں	لوہاروں
۱۳۲۹	۱	۲۳	میرا نہ ماننے	میرا کہنا نہ ماننے
۱۳۳۷	۲	۱۸	کسی ہوجاتی	کسی کی ہوجاتی
۱۳۷۶	۱	۳۷	نگاہ کھُبنا	نگاہ میں کھُبنا
۱۴۰۴	۱	آخری سطر	———	طنز اور توصیف
۱۴۰۵	۲		———	VITAMIN
۱۴۰۷	۲	۱۲	چلتے وقت	چلنے کا وقت
۱۴۲۴	۱	۲۱	عطانا	عطا کرنا
۱۴۲۹	۱	۱۵	———	HALL
۱۴۳۸	۲	۳۰	شدّت کا دھوپ	شدّت کی دھوپ
۱۴۳۹	۱	۲۴	جب تک ہری پک	جب تک ہری فصل پک
۱۴۴۶	۱	۱۶	شگوفہ پھُوٹنا	شگوفہ چھوڑنا
۱۴۴۸	۲	۱۵	عورتیں	عورتوں
۱۴۵۹	۲	۴،۳	رہتے ہیں	رہتی ہے
۱۴۶۱	۲	۲۰	———	HEALTH

علامات و اِشارات

اِس لُغت میں الفاظ کے مآخذ اور صرفی حیثیّت کی توضیح و وضاحت کے لیے حسبِ ذیل اشارات و علامات اختیار کی گئی ہیں :

عربی	ع	پرتگالی	پر
فارسی	ف	لاطینی	لاط
ہندی	ہ	قدیم	ق
سنسکرت	س	اِسم	ا
تُرکی	ت	صفت	صف
اُردو	اُر	ضمیر	ض
پنجابی	پ	مصدر	مص
سندھی	سندھ	مذکر	مذ
گجراتی	گ	مؤنّث	مث
بنگالی	بنگ	دیگر اشارات، مصدر	[ ]
پالی	پا	(مذکر و مؤنث) مآخذ	
پشتو	پش	وغیرہ کے لیے	
انگریزی	انگ	وقفہ خفیف	،
فرانسیسی	فر	وقفہ کامل	۔

الف

ا - (اَ۔لِف) (ع ۔ ا ۔ مذ) اُردو ۔ فارسی ۔ عربی ۔ پنجابی ۔ سندھی ۔ پشتو اور بلوچی حروفِ تہجی کا پہلا حرف ۔ ہندی میں بطورِ حرفِ علت استعمال ہوتا ہے ۔ مصر کے ہیرو غلیفی خط میں "ا" بیل کے سر سے تعبیر کیا جاتا تھا ۔ قدیم مصری زبان میں بیل کو آدا کہتے تھے ۔ اس لیے ہجائی رسم تحریر کے وقت فنیقی زبان میں اس کا نام الف ہُوا ۔ الف کی دو قسمیں ہیں : ممدودہ اور مقصورہ ۔ الف ممدودہ کو کھینچ کر پڑھتے ہیں اور اس کے اُوپر مد ہوتا ہے ۔ جیسے آپ ، آگ ، آمد الفِ مقصورہ کو الف ممدودہ کی مانند کھینچ کر نہیں پڑھتے ۔ جیسے اگر ، اٹل ۔

علامتی اعتبار سے الف کے معنی ہیں ؛ خدائے واحد ۔ صیقل کی لکیر ۔ راستی ۔ راست بازی ۔ مفرد ، اکیلا ۔ ایک ۔ مجرّد ، ننگا ۔ دلیر ، بہادر ۔ حسابِ ابجد میں اس کا عدد ایک ہے ۔

الف کلمے کے شروع میں متحرک ہوتا ہے ۔ ساکن نہیں ہوتا ۔ کلمے کے وسط میں الف مندرجہ ذیل حالتوں میں ان علامات کے طور پر استعمال ہوتا ہے ۔

۱ ۔ حرفِ اتصال ۔ عطف کے لیے جیسے تگاپو (تگ اور پو) شبا روز (شب و روز) ۔
۲ ۔ انحصار و استیعاب کے موقع پر جیسے سراپا (سر سے پا تک) ، مونہا منہ ۔
۳ ۔ متجانسین کے مابین جیسے مارا مارا ، زنگا زنگ ، چھما چھم ، گرما گرم ۔
۴ ۔ اضافت جیسے سوتیا ڈاہ ، بھیڑیا چال ، موتیا بند ، موسلا دھار ۔
۵ ۔ علامتِ فاعل جیسے قاتل ، عالم ۔
۶ ۔ علامتِ جمع جیسے مساجد ، مذاہب ۔

کلمے کے آخر میں الف مندرجہ ذیل حالتوں پر ان علامات کے طور پر استعمال ہوتا ہے ۔

۱ ۔ علامتِ تعدیہ جیسے جلنا سے جلانا ۔ چلنا سے چلانا ۔ نکلنا سے نکالنا ۔
۲ ۔ علامتِ ماضی مطلق جیسے چلا ، اُٹھا ۔ سُنا ۔
۳ ۔ علامتِ حالیہ تمام جیسے کھلا (کھلا ہوا) ۔
۴ ۔ علامتِ تذکیر جیسے بھینسا ، مرغا ، بڑا ۔
۵ ۔ علامتِ تانیث ۔ جیسے مالا ۔ بیوا ۔ رادھا ، صغریٰ ، کبریٰ ، علیا ، سلمہا ۔
۶ ۔ علامتِ صفت جیسے اُونچا ، جھوٹا ۔ نیچا ۔
۷ ۔ علامتِ اسم و حاصل مصدر جیسے جھگڑا ، بلاوا ۔
۸ ۔ علامتِ تکبیر جیسے لوکرا ، مٹکا ۔
۹ ۔ حرفِ الحاق جیسے ڈورا ۔ بلما ۔ جوڑا ۔
۱۰ ۔ حرفِ ندا جیسے ناصحا ، خدایا ۔
۱۱ ۔ حرفِ ندبہ جیسے حسرتا ، دردا ۔
۱۲ ۔ حرفِ فاعلی جیسے دانا ، بینا ۔ شنوا
۱۳ ۔ حرفِ کثرت جیسے خوشا (بہت اچھا) ۔

اَ (الفِ مفتوح)

۱ ۔ حرفِ نفی کے طور پر جیسے اَٹل ۔ اَچھوت ۔ اَمِٹ ۔ اَمَر ۔
۲ ۔ حرفِ ندا جیسے اَجی ۔ اَبے ۔
۳ ۔ سابقہ بمعنی کثرت جیسے اَچپل ۔
۴ ۔ حرفِ تفضیل کے طور پر جیسے اشرف ۔ اکبر ۔

اُ (الفِ مضموم)

۱ ۔ دُور کا اشارہ جیسے اُدھر ۔ اُس
۲ ۔ سابقہ بمعنی اُوپر جیسے اُٹھنا ۔ اُکھڑنا ۔ اُگلنا ۔
۳ ۔ سابقہ بمعنی نیچے ، دوسری طرف جیسے اُلٹ ۔

اِ (الفِ مکسور)

۱ ۔ قریب کا اشارہ جیسے اِدھر ۔ اِتنا ۔
۲ ۔ بدل جیسے اِبن (اصل میں "بنو" تھا)
۳ ۔ علامتِ مصدر جیسے انتظار (عربی)

آ

آ [آس] (۱) آگے بڑھنے کا حکم. جا کی ضد (۲) کم مرتبے والے کو بلانے کی آواز. (۳) کبوتروں کو بلانے کی آواز (۴) سُر یا تان لینے کی آواز (۵) مصدر آنا کا صیغۂ امر واحد حاضر (۶) بازی گردں یا مداریوں کے کسی غائب چیز کو بلانے کی آواز.

آ آ. پالتوں پرندوں کو بلانے کی آواز.

آبلا گلے پڑ، نہیں پڑتی تو بھی پڑ (۱. مثل) خواہ مخواہ لڑائی مول لینے کی نسبت کہتے ہیں.

آبلنا (۱. محاورہ) (۱. مثل) بلا نازل ہونا. مصیبت پڑنا

آبوا لڑیں، لڑے ہماری بلا (۱. مثل) جو خواہ مخواہ مول لڑائی مول لے. عورتیں اس کی نسبت کہتی ہیں.

آبے سونٹے تیری باری. کان چھوڑ کنپٹی ماری (مثل) کسی کام میں لگاتار ناکام رہ کر آخری تدبیر کرنا.

آبیل مجھے مار (مثل) خواہ مخواہ جھگڑے میں پڑنا. لڑائی مول لینا.

آبے لونڈے جابے لونڈے کرنا (۱. مثل) پھرنا پھرانا، دوڑانا، ہیرا پھیری کرنا. وقت گزارنا.

آپڑنا. آموجود ہونا، ٹپک پڑنا (۲) ٹوٹ پڑنا. حملہ آور ہونا (۳) کسی کے گھر آرہنا، غیر متوقع مصیبت یا آفت نازل ہونا.

آپڑوسن (لڑے، لڑیں) (۱. مثل) خواہ مخواہ لڑائی مول لینے کے وقت کہتے ہیں.

آپڑوسن لڑیں. بے سبب زبردستی کی چھیڑ چھاڑ کرنا.

آپڑوسن مجھ سی ہو. اپنے ساتھ دوسروں کو بھی برباد کرنا.

آپہنچنا (۱. محاورہ) منزل طے کرنا. پہنچ جانا.

آپھنسنا (۱. محاورہ) پھنس جانا (۲) فریب میں آنا.

آپھنسے کی بات ہے یا آپھنسی کا معاملہ ہے (۱. مثل) مجبوراً سب کچھ کرنا پڑتا ہے.

آجانا (۱. محاورہ) سیکھ لینا. پہنچ جانا.

آدبانا (۱. محاورہ) پکڑ لینا. دبوچ لینا.

آدھمکنا (۱. محاورہ) بے دھڑک چلے آنا. اچانک آجانا.

آڈٹنا. ڈیرہ جما لینا. آموجود ہونا.

آرہنا (۱. محاورہ) سکونت اختیار کرنا. گر پڑنا. ٹھہر جانا.

آلگنا (۱. محاورہ) قریب آجانا. پہنچنا.

آلینا (۱. محاورہ) پکڑ لینا. قریب پہنچ جانا.

آمرنا (۱. محاورہ) آموجود ہونا (تحقیراً) آجانا.

آنکلنا (۱. محاورہ) بے ارادہ پہنچ جانا. اتفاقاً چلے آنا.

آ - ب

آب [ف. ا. مذکر] (۱) پانی (۲) پسینہ (۳) آنسو (۴) عرق (۵) خالص شراب (۶) شوربا (۷) پھولوں کا قدرتی رس (۸) رونق (۹) چمک (۱۰) عزت قدر (۱۱) جوہر.

آب آب کر مر گئے سرہانے دھرا رہا پانی (۱. مثل) مادری زبان پر دوسری زبان کو ترجیح دینے کی خرابی.

آب آب کرنا (۱. محاورہ) شرمندہ کرنا. شرم دلانا (۲) نرم کرنا.

آب آب ہونا (۱. محاورہ) (۱) پانی پانی ہونا. پسینہ پسینہ ہونا (۲) بہہ نکلنا (۳) شرمندہ ہونا. نادم ہونا. ہلکا ہونا (۴) لاچار ہونا. بے بس ہونا (۵) اُمنڈ آنا.

آب آتش رنگ. آتش مزاج. آتشناک. آتشیں (ف) شراب سرخ (۲) خون کے آنسو.

آب آجانا (۱. محاورہ) اوزار یا ہتھیار کی تیز دھار ہونا. باڑھ چڑھنا (۲) چمک اور جلا کا آنا. صفائی پیدا ہونا. رونق آجانا.

آب آخرت. غسل میت جو مرنے کے بعد دیا جاتا ہے.

آب آمد، تیمم برخاست (ف. مثل) اصل چیز آنے کے بعد فرع کی ضرورت نہیں رہتی. جیسے پانی ملنے کے بعد تیمم بے کار ہو جاتا ہے.

آب آنا (۱. محاورہ) چمک آنا. ہتھیار کی دھار تیز ہونا.

آب آہن (ف. ا. مث) لوہے کی چمک.

آب آہن تاب (ف. ا. مذ) وہ پانی جس میں لوہا گرم کر کے بجھایا جاتا ہو.

آب آئینہ (ف. ا. مذ) (۱) آئینہ کی صفائی (۲) قلعی. چمک. تیزی.

آب (اترنا) اُتر جانا (۱. محاورہ) (۱) چمک جاتی رہنا (۲) بے عزت ہونا. عزت پر حرف آنا. عزت دو کوڑی کی رہ جانا.

آب (احمر) ارغوانی (ف. ا. مذ) سُرخ پانی یعنی شراب.

آب اڑنا (۱. محاورہ) چمک جاتی رہنا (۲) دھار کُند ہو جانا.

آب از سر گزشت (ف. مثل) پانی سر سے گزر گیا. مصیبت حد سے بڑھ گئی.

آب استادہ (ف. ا. مذ) ٹھہرا ہوا پانی. رُکا ہوا پانی.

آب آسیا. وہ پانی جس کے زور سے پن چکی چلتی ہے.

آب انبار. بڑا حوض جو قلعوں میں پانی کا ذخیرہ رکھنے کے لیے ہوتا ہے.

آب انگور (ف. ا. مذ) (۱) انگور کا پانی. انگور کا عرق (۲) مراد شراب

آب باراں (ف. ا. مذ) بارش کا پانی.

آب باز. پانی میں تیرنے والا.

آب بازی (ف. ا. مث) پانی سے کھیلنا. پانی سے ایک دوسرے پر چھینٹے اُڑانا.

آب بر آئینہ ریختن (ف. مثل) ایران کی رسم ہے کہ جب کوئی سفر کو جاتا ہے تو آئینے پر سبز پتے رکھ کر پانی ڈالتے ہیں اور خیریت سے واپس آنے کا شگون لیتے ہیں.

آب بُردن (ف. محاورہ) بے رونق کرنا. خراب کرنا.

آب بستہ (ف. ا. مذ) جما ہوا پانی. برف (۲) اولے (۳) یخ (۴) بلور کا پیالہ.

(۵) شیشہ (۶) تلوار۔

آب بقا (ف۔ ع۔ا۔ مذ) آبِ حیات (۲) امرت جل۔

آب بگڑنا (ا۔ محاورہ) چمک جاتی رہنا، ماند ہو جانا (۲) دھار کُند ہو جانا۔ (۳) عزت میں کمی آجانا۔

آب بینی۔ ناک کی رطوبت۔ رینٹھ۔

آب پاش (۱) درختوں اور پودوں کو پانی دینے کا برتن (۲) سقا۔ بہشتی۔

آب پاشاں۔ ایران کا ایک تہوار جس میں ایک دوسرے پر گلاب چھڑکتے ہیں

آب پاشی (۱) سینچنا۔ کھیتی کو پانی دینا (۲) پانی کا چھڑکاؤ کرنا۔

آب پشت (ف۔ا۔ مذ)۔ نطفہ۔ منی۔

آب پیکاں (ف۔ا۔ صف) تیر کی نوک کی تیزی۔

آب پیما (ف۔ا۔ مذ) (۱) مقیاس الماء۔ مائعات کی کثافت اضافی معلوم کرنے کا آلہ۔ جس سے مائعات کے خالص، ناخالص ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ (Hydrometer)

آب تاب (ف۔ا۔ مث) (۱) بھڑک۔ چمک دمک (۲) آرائش۔ رونق۔ روپ۔ زیبائش۔

آب ترسی (ف۔ا۔ مث) جنونِ سگ گزیدگی۔ ہڑک۔ پاگل کتے کے کاٹنے کے باعث پانی سے ڈرنا۔

آب تلخ (ف۔ا۔ صف) (۱) شراب (۲) تیزاب (۳) کھاری پانی (۴) آنسو۔

آب تیغ۔ تلوار کی کاٹ۔ تیزی۔ چمک۔ صفائی۔

آب جاری۔ بہتا ہوا پانی۔ رواں پانی۔

آب جانا (۱) چمک دور ہونا (۲) دھار کُند ہونا۔

آب جو (ف۔ا۔ مث) چشمہ۔ ندی نالہ۔ نہر۔

آب جوش (۱) یخنی۔ گوشت کا عرق (۲) سوڈا واٹر۔

آب چڑھانا (۱) صیقل کرنا۔ صاف کرنا۔ جلا دینا (۲) باڑھ رکھنا۔ تھپر چڑھانا

آب چڑھنا۔ صیقل ہونا۔ صاف ہونا۔ جلا ہونا۔ باڑھ ہونا۔

آب چشم۔ آنکھ کا پانی۔ آنسو۔ اشک۔

آب چک۔ پانی ٹپکنے کی جگہ۔

آب چو از سر گزشت، چہ یک نیزہ چہ یک دست (مثل) جب پانی سر سے اونچا ہو گیا تو پھر کچھ بھی ہو۔ مصیبت یا بدنامی حد سے بڑھ جائے تو پھر احساس ختم ہو جاتا ہے۔

آب حرام (۱) ناپاک پانی جس کا پینا درست نہیں (۲) شراب وغیرہ۔

آب حیات (۱) امرت۔ جس کے پینے سے موت نہیں آتی کہتے ہیں حضرت خضر نے آب حیات پیا ہوا ہے۔ آب حیوان۔ مولانا محمد حسین آزاد کی کتاب کا نام ہے جس میں شعرائے اردو کا ذکر کیا گیا ہے۔

آب خاصہ۔ امیروں یا بادشاہوں کے پینے کا پانی۔

آب خجلت انفعالت۔ شرم سے پانی پانی ہو جانا۔

آب خضر۔ آب حیات۔ وہ پانی جسے پی کر حضرت خضرؑ نے ہمیشہ کی عمر پائی

آب خنجر۔ خنجر کی تیزی۔ کاٹ۔

آبخورا۔ پانی پینے کا چھوٹا سا مٹی کا برتن۔ کوزہ۔

آبخورے بھرنا۔ آبخوروں میں شربت یا دودھ بھر کر نیاز دلوانا۔

آب خیز (۱) نہر۔ موج۔ پانی کا بہاؤ (۲) وہ زمین جہاں پر تھوڑا سا کھودنے پر پانی نکل آئے۔

آبدار (۱) تازہ و سیراب (۲) وہ شخص جو امیروں کے ہاں پانی پلانے پر مقرر ہو (۳) چمکیلا، صاف (۴) تیز دھار کا ہتھیار (۵) مجلا۔ خوبصورت (۶) لطیف و نفیس۔

آبدار خانہ (ف۔ا۔ مذ) پانی رکھنے کا کمرہ۔

آبداری (ف۔ صف) (۱) باڑھ تیزی (۲) چمک دمک۔ جلا (۳) طراوت لطافت، خوبی (۴) آبدار خانہ کی خدمت۔

آبداری دینا (۱) چمکانا۔ پالش کرنا (۲) اوزار پر پانی چڑھانا۔ اوزار تیز کرنا۔

آبدان (ف۔ مذ) تالاب۔ حوض (۲) پانی کا برتن۔

آب دانہ (ف۔ا۔ مذ) دانہ پانی۔ اَن جل۔ روزی۔ رزق۔

آب دُر (۱) موتی کی چمک (۲) جلا (۳) آب ذناب۔

آب دست (ف۔ا۔ مذ) (۱) استنجا۔ طہارت (۲) پاکیزگی جو پانی سے کیجائے۔

آب دست (کرنا) لینا۔ استنجا کرنا۔ طہارت کرنا۔

آب دندان (ف۔ صف) دانتوں کی چمک۔

آب دوز (ف۔ا۔ مث) (Submarine) ڈبکنی کشتی۔ تحت البحر کشتی۔ وہ جنگی کشتی جو سطح آب کے نیچے بھی چل سکتی ہے اور اوپر بھی۔

آب دہن (۱) مُنہ کا لعاب (۲) کلی کا پانی۔

آب دیدہ۔ آنکھوں کا پانی۔ آنسو۔

آبدیدہ۔ وہ شخص جس کی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے ہوں۔ رونے پر آمادہ۔ روہانسا۔

آب دیدہ (رہنا) ہونا (ا۔ محاورہ) آنکھوں میں آنسو بھرے رہنا، غمگین ہونا

آب دینا (ا۔ محاورہ) (۱) کسی دھار والی چیز کو سان پر لگانا یا تھپر پر تیز کرنا (۲) سینچنا (۳) چمکانا۔ جلا دینا۔

آب رحمت (ف۔ ع۔ا۔ مذ) (۱) بارش۔ مینہ (۲) بخشش۔ معافی۔

آب (رکھنا) رکھوانا (ا۔ محاورہ) سان پر چڑھانا۔ دھار تیز کرنا۔ باڑھ رکھنا

آب رواں (ف۔ا۔ مذ) ایک قسم کا باریک کپڑا۔ ڈوریا جو نہایت باریک ہوتا ہے (۲) بہتا ہوا پانی۔

آب ریز (۱) پانی گرنے کی جگہ (۲) دوات میں پانی ڈالنے کی چمچی۔

آب زر (ف۔ا۔ مذ) سونے کا پانی جو نقاشی یا کتابت میں کام آتا ہے۔

آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ (ا۔ صف) نہایت احترام اور عزت کے قابل بات۔

آب زلال (ف۔ ع۔ا۔ مذ) (۱) صاف، شفاف پانی (۲) نتھرا ہوا پانی (۳) بھیگی ہوئی دوا کا پانی۔

آب زمزم (ف۔ ع۔ا۔ مذ) زمزم کا پانی۔ مکہ معظمہ کا ایک خاص چشمہ جو حضرت اسماعیلؑ کے لیے جاری ہوا تھا۔

آب زن۔ وہ ظرف جس میں دوا کا جوش کیا ہوا پانی بھر کر مریض کو اس میں بٹھاتے ہیں۔

آب زن کرنا۔ دوا کے پانی میں بٹھانا (۲) نہانا۔

آبِ زندگانی (زندگی) آبِ بقا۔ آبِ حیات

آب زنی (ف۔ ا۔ مث) چھڑکاؤ۔ پانی ڈالنا۔

آبِ زیرِ کاہ (۱) پانی جو گھاس کے نیچے چھپا ہوا ہو (۲) مکار آدمی۔

آبِ سبیل۔ وہ پانی جو پیاسوں کے لیے سرِ راہ رکھتے ہیں اور مفت پلاتے ہیں

آبِ سرخ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) شراب (۲) اشکِ خونیں (۳) وہ پانی جس کا رنگ سُرخ ہو۔

آبِ سیاہ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) شراب (۲) گہرا پانی۔ بھنور کا پانی (۳) دولت کی سیاہی (۴) موتیا بند۔ آنکھ کی بیماری۔

آبشار (ف۔ ا۔ مذ) جھرنا۔ اُونچی جگہ سے گرنے والا قدرتی پانی۔

آبِ شرم (ف۔ ا۔ مذ) شرمندگی کا پانی۔ وہ پسینہ جو ندامت کی وجہ سے آئے۔

آبِ شمشیر (ف۔ ا۔ مذ) تلوار کی چمک یا دھار۔

آب شناس (ف۔ مذ) حقیقت دان۔ ماہر۔ ملّاح۔

آبِ شور (ف۔ ا۔ مذ) کھاری پانی۔ سمندر کا پانی۔ نمکین پانی۔

آبِ شورہ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) شورے میں ٹھنڈا کیا ہوا پانی (۲) لیموں کا شربت

آبِ شیریں (ف۔ ا۔ صف) میٹھا پانی۔

آبِ عنب (ف۔ ا۔ مذ) انگوری شراب

آبکار (ف۔ ا۔ مذ) شراب فروش۔ کلال۔

آب کاری (۱) شراب کھینچنے اور بیچنے کا کارخانہ یا جگہ (۲) وہ محکمہ جس میں مسکرات کا محصول لیا جاتا ہے۔

آب کش۔ کنویں سے پانی نکالنے والا۔ سقّا۔

آبِ کوثر۔ حوضِ کوثر کا پانی۔

آبِ کوثر سے دُھلی ہوئی زبان۔ بڑی صاف ستھری شستہ اور پاکیزہ زبان

آبِ گل (ف۔ ا۔ مذ) گلاب کا عرق۔ پھولوں کا پانی۔

آبِ گلرنگ، گلگوں۔ گلاب کے پھول کے رنگ کا پانی مراد سُرخ شراب

آبِ گوشت۔ گوشت کا پانی۔ یخنی۔ شوربا۔

آبگوں (۱) پانی کے رنگ کا (۲) آسمانی رنگ کا، ہلکا نیلا (۳) شیشہ (۴) برف (۵) چمکیلی تلوار (۶) گندم کا نشاستہ (۷) آسمان۔

آبِ گوہر (ف۔ صف) موتی کی چمک۔

آبگیر (۱) حوض۔ تالاب (۲) وہ جگہ جہاں پانی جمع ہو (۳) جولاہوں کا ایک اوزار جس سے تنتے ہوئے سوت پر پانی چھڑکتے ہیں۔

آبگینہ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) شیشہ۔ کانچ۔ بلور۔ آئینہ (۲) الماس (۳) انگوری شراب

آبگینہ فانوس (ف۔ ا۔ مذ) لالٹین کا شیشہ

آب مٹ جانا آب و تاب جاتی رہنا۔ رونق جاتی رہنا۔

آبِ مروارید (۱) موتی کی چمک (۲) موتیا بند۔ آنکھ کی بیماری۔

آبِ مروّق۔ صاف پانی۔ نتھرا ہوا پانی۔

آبِ منجمد (۱) ژالہ۔ اولے (۲) بلور کا پیالہ (۳) برف۔ یخ۔

آبنائے (ف۔ ا۔ مذ) پانی کا وہ تنگ راستہ جو خشکی کے دو بڑے حصوں کو الگ کرے اور پانی کے دو حصوں کو ملائے۔

آبِ ندامت (ف۔ ع۔ ا۔ مذ) شرمندگی کے آنسو۔

آب نہ دیدہ موزہ کشیدہ (ف۔ مثل) پانی دیکھے بغیر موزے اتارنا۔ خطرے میں مبتلا ہونے سے پہلے شور مچانا۔

آبِ نقرہ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) پارہ (۲) چاندی کا پانی، چاندی کا ملمع، چاندی کا گلٹ۔

آب نہ رہنا (ا۔ محاورہ) (۱) بے رونق ہو جانا (۲) ہتھیار کی دھار کُند ہو جانا یا چمک کم ہو جانا (۳) بے عزت ہو جانا (۴) قلعی اُتر جانا۔

آبِ نے (ف۔ ا۔ مث) حقے میں نیچے کا وہ حصہ جو پانی میں رہتا ہے۔

آبِ نیساں (نیساں رومی ساتویں مہینے کا نام) موسم بہار یعنی مارچ اپریل کی بارش۔ مشہور ہے کہ اس کے قطروں سے سیپ میں موتی۔ بانس میں بنسلوچن اور گائے کے کان میں گئو لوچن بنتا ہے۔

آب و تاب (۱) چمک دمک، روشنی (۲) رونق۔ تیزی (۳) لطافت، حسن و خوبی۔ آرائش۔ زیبائش۔

آب و خور۔ دانہ پانی۔ رزق۔ کھانا پینا۔ اَن جل۔ خوراک۔

آب و دانہ۔ دانہ پانی۔ اَن جل۔ رزق۔ خوراک۔

آب و دانہ ختم ہونا (ا۔ محاورہ) رزق ختم ہونا۔ سفر درپیش آنا۔ موت آنا۔

آب و رنگ (۱) آب۔ رونق۔ رنگ۔ جھلک (۲) صفائی۔ بہار۔ چمک۔ روپ۔ خوبصورتی۔ صفائی (۳) دنیا کا مزہ۔ کیفیت۔ سیر۔ تماشا۔

آب و گل (۱) پانی اور مٹی (۲) عادت۔ سرشت۔ خمیر (۳) کالبد۔ جسم۔ قالب۔

آب و ناں۔ کھانا پانی۔ رزق۔

آب و نمک (۱) ذائقہ۔ مزا۔ سواد (۲) ماحضر۔ دال دلیا۔ کھانا۔ طعام۔

آب و ہوا (۱) پانی اور ہوا (۲) پانی اور ہوا کی کیفیت (۳) موسم۔ رُت۔

آب و ہوا بدلنا (ا۔ محاورہ) صحت و تندرستی کی بحالی کے لیے کسی بہتر جگہ جانا

آب و ہوا کا راس آنا (ا۔ محاورہ) کسی جگہ کا موسم طبیعت کے موافق ہونا۔

آب و ہوا کا بگاڑ (ا۔ محاورہ) موسم کی خرابی۔

آبِ ہند۔ دریائے سندھ۔

آب ہونا۔ (۱) رقیق ہونا۔ پتلا ہونا۔ پانی ہو جانا۔ پگھل جانا (۲) شرمندہ ہونا۔ خفیف ہونا۔ جھینپنا (۳) برباد ہونا۔ ضائع ہونا (۴) چمک ہونا۔ جلا ہونا۔ باڑھ ہونا۔ تیزی ہونا (۵) آسان ہو جانا (۶) دھار تیز ہونا۔

آبیاری (ف۔ ا۔ مث) باغوں اور کھیتوں کو سینچنا۔ پانی دینا۔

آبیانہ۔ پانی کا محصول۔

آبا (آ۔ با) [ع۔ ا۔ مذ] آب کی جمع۔ باپ دادا۔ اگلی پیڑھیاں۔

آباو اجداد۔ باپ دادا۔ مورث۔

آبائے علوی۔ نو آسمان۔ سات سیّارے۔

آباد (آ۔ باد) [ف۔ صف] (۱) بھرا ہوا پانی۔ معمور۔ آدمیوں سے بسا ہوا۔ (۲) بسنے والا۔ رہنے والا۔ (۳) پُر رونق۔ چہل پہل کی جگہ (۴) پھلا پھُولا۔ سرسبز شاداب۔

آباد رکھنا (۱) بسا رکھنا۔ معمور رکھنا (۲) سلامت رکھنا۔ برقرار رکھنا خوش و خرم رکھنا (۳) رونق پر رکھنا۔

آبادکار۔ وہ شخص جو کسی غیر آباد علاقے میں سکونت اختیار کرے۔ غیر آباد علاقے کو بسانے والا۔ جمع: آبادکاراں۔

آبادکاری۔ غیر آباد علاقوں کا آباد کرنا۔ کسی علاقے کے باشندوں کا معاشی

مقاصد کے تحت کسی دوسرے علاقے میں جا بسنا۔

آباد کرنا (۱) رونق دینا۔ بسانا۔ معمور کرنا (۲) کاشت کرنا۔

آبادان (آ۔ با۔ دان) [ف۔ صف] بسا ہوا۔ خلیج فارس پر ایران کا ایک شہر

آبادانی۔ (آ۔ با۔ دا۔ نی) [ف۔ ا۔ مث] (۱) بستی۔ آبادی۔ آراستگی۔ رونق۔ چہل پہل (۲) بہی خواہی۔ خیر طلبی۔

آبادی (آ۔ با۔ دی) [ف۔ ا۔ مث] (۱) بستی۔ باشندوں کی گنتی (۲) آرام۔ چین سکھ (۳) رونق۔ زیبائش۔ روشنی۔ اجالا۔ گہما گہمی۔ چہل پہل۔ جمع۔ آبادیات

آبان (آ۔ بان) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) فارسی کا آٹھواں مہینہ (۲) اس فرشتے کا نام جو اس پر موکل ہے۔ (۳) ہر شمسی مہینے کا دسواں دن۔

آبانگاہ (ف۔ ا۔ مذ۔ مث) ماہ فروردین کا دسواں دن (۲) پانی کا موکل فرشتہ

آبائی (آ۔ با۔ ای) [ع۔ صف] موروثی۔ باپ دادا کی۔ خاندانی۔ پشتینی۔

آبتین (ف۔ ا۔ مذ) فریدوں کے باپ کا نام۔

آبرُو (آب۔ رُو) [ف۔ ا۔ مث] (۱) عصمت (۲) قدر و منزلت۔ شرف۔ ناموری۔ (۳) امارت وجاہت (۴) ساکھ۔ اعتبار۔ بات (۵) شرم۔ لاج (۶) حیثیت (۷) ناموس عزت (۸) اردو زبان کے پہلے دور کے شاعر شاہ مبارک کا تخلص۔ جمع۔ آبروہا۔ کرنا

آبرو اتارنا۔ ذلیل کرنا۔ بے حرمت کرنا۔ عصمت میں دھبہ لگانا بے عزتی

آبرو اتر جانا۔ ذلیل ہونا۔ بے حرمت ہونا۔ ناموس میں دھبہ لگنا۔

آبرو بچانا (محاورہ) عزت بچانا۔ عصمت و ناموس محفوظ رکھنا۔

آبرو بخشنا (ا۔ محاورہ) مرتبہ بڑھانا۔ بزرگی دینا۔ توقیر بڑھانا۔

آبرو برباد ہونا (ا۔ محاورہ) بدنام ہونا۔

آبرو بڑھانا (ا۔ محاورہ) عزت میں اضافہ کرنا۔ توقیر زیادہ کرنا۔ مرتبہ بڑھانا۔

آبرو بڑی دولت ہے (ا۔ محاورہ) عزت بڑی چیز ہے۔

آبرو بگڑنا (ا۔ محاورہ) ذلیل ہونا۔ بے حیثیت ہونا۔ بے عزت ہونا۔

آبرو بنانا (ا۔ محاورہ) (۱) ٹھاٹھ درست کرنا۔ حیثیت ٹھیک کرنا (۲) عزت پیدا کرنا۔ ساکھ پیدا کرنا (۳) رتبہ بڑھانا۔ جائداد پیدا کرنا۔

آبرو بنی ہونا (ا۔ محاورہ) (۱) حیثیت درست ہونا۔ عزت سلامت ہونا۔ (۲) ساکھ قائم رہنا۔ اعتبار قائم رہنا۔

آبرو بیچنا (ا۔ محاورہ) عزت گنوانا۔ ذلیل ہونا۔

آبرو پانا (ا۔ محاورہ) شرف حاصل کرنا۔ عزت حاصل کرنا۔ مرتبہ بڑھانا۔

آبرو پانی ہونا (ا۔ محاورہ) عزت برباد ہونا۔ خوار ہونا۔

آبرو پر پانی پھر جانا (ا۔ محاورہ) (۱) عزت جاتی رہنا۔ قدر جاتی رہنا (۲) بے عصمت ہو جانا۔

آبرو پر پانی پھیر دینا۔ عزت کھو دینا۔ بے عزت کر دینا۔ بدنام کر دینا۔ رسوا کر دینا۔ بے عصمت کر دینا۔

آبرو پر حرف آنا (ا۔ محاورہ) (۱) عزت میں فرق آنا۔ مرتبے میں فرق آنا۔ ذلیل ہونا (۲) عصمت میں خلل آنا۔

آبرو پیدا کرنا (ا۔ محاورہ) ناموری پیدا کرنا۔ عزت حاصل کرنا (۲) ساکھ جمانا۔

آبرو تھامنا (ا۔ محاورہ) عزت محفوظ رکھنا۔ قدر و منزلت قائم رکھنا

آبرو تھوڑی سی (ذرا سی) ہے (ا۔ محاورہ) بہت معمولی عزت ہے۔

آبرو تیرے ہاتھ ہے۔ (ا۔ محاورہ) عزت بچانا تیرے اختیار میں ہے۔

آبرو ٹکے کی ہو جانا (ا۔ محاورہ) عزت مٹ جانا۔ ساکھ جاتی رہنا۔

آبرو جا کے نہیں آتی (ا۔ مثل) عزت ضائع ہو کر پھر حاصل نہیں ہوتی۔

آبرو جان سے زیادہ عزیز ہے (ا۔ مقولہ) عزت کا خیال جان سے زیادہ پیارا ہوتا ہے۔

آبرو جگ میں رہے تو بادشاہی جانیے (ا۔ مثل) عزت بڑی نعمت ہے جو بادشاہت کے برابر ہے۔

آبرو چاہنا۔ عزت کا خواہش مند ہونا۔ عزت برقرار رکھنے کی کوشش کرنا۔

آبرو خاک میں مل جانا (ا۔ محاورہ) عزت ختم ہو جانا۔ بالکل عزت نہ رہنا۔

آبرو خدا کے ہاتھ ہے۔ عزت کا رکھنا خدا کے اختیار میں ہے۔

آبرو خراب کرنا۔ (ا۔ محاورہ) عزت بگاڑنا۔ بے عزت کرنا۔ شان کے خلاف کوئی کام کرنا۔

آبرو دار (ف۔ صف) ذی عزت۔ مرتبے والا۔ حیادار۔ غیرت دار۔

آبرو دو کوڑی کی ہو جانا (ا۔ محاورہ) آبرو ٹکے کی ہو جانا۔ عزت ختم ہو جانا۔

آبرو دینا (ا۔ محاورہ) (۱) عزت بخشنا (۲) بے عصمت ہونا۔ عزت گنوانا (۳) وقار کھونا۔

آبرو ڈبو دینا (ڈبونا) (ا۔ محاورہ) عزت کھونا۔

آبرو ڈوب جانا (ا۔ محاورہ) عزت جاتی رہنا۔ قدر و منزلت ختم ہو جانا۔

آبرو رکھنا (ا۔ محاورہ) (۱) بات رکھ لینا۔ عزت بچانا (۲) ذی مرتبہ اور ذی عزت ہونا

آبرو رہ جانا (ف۔ ا۔ مث) بات رہ جانا۔ شرم رہ جانا۔ عزت محفوظ رہنا (۲) عصمت محفوظ رہنا۔

آبرو ریزی (ا۔ محاورہ) بے عزتی۔ ذِلّت۔

آبرو ساری (دولت) روپے کی ہے (ا۔ مثل) عزت روپے پیسے سے ہوتی ہے۔

آبرو سلامت رہنا (ا۔ محاورہ) عزت قائم رہنا۔ عصمت باقی رہنا۔

آبرو سنبھالنا (ا۔ محاورہ) عزت بچائے رکھنا۔

آبرو سے پیش آنا (ا۔ محاورہ) عزت کے ساتھ برتاؤ کرنا۔

آبرو سے درگزرنا (ا۔ محاورہ) عزت و حرمت کی پروا نہ کرنا۔ عزت کو بالائے طاق رکھ دینا۔

آبرو سے رہنا (ا۔ محاورہ) عزت سے بسر کرنا۔ آن بان بنائے رکھنا۔

آبرو سے ہاتھ (اٹھانا) دھونا (ا۔ محاورہ) عزت سے درگزرنا۔

آبرو سے ہیں (ا۔ محاورہ) عزت سے ہیں۔ اچھے حال میں ہیں۔

آبرو کا بھوکا (ا۔ مذ) عزت کا خواہش مند۔

آبرو کا پاس (ا۔ مذ) عزت کا لحاظ و خیال رکھنا۔

آبرو کا پیاسا (ا۔ محاورہ) (۱) عزت کا خواہش مند (۲) کسی کی عزت کا دشمن۔

آبرو کا صدقہ جان [مثل] عزت پر جان قربان ہے۔

آبرو کا لاگو ہونا۔ (ا۔ محاورہ) عزت کے پیچھے پڑنا۔ بے عزتی کا خواہاں ہونا۔

آبرو کرنا (ا۔ محاورہ) عزت کرنا۔ خاطر داری کرنا۔

آبرو کم کرنا (ا۔ محاورہ) آبرو گھٹا دینا۔

آبرو کوڑی کی ہونا (ا۔ محاورہ) آبرو نہ رہنا۔ بے عزت ہونا۔

آبرو (کھونا) کھو دینا (ا۔ محاورہ) (۱) بے قدری کرنا (۲) عصمت میں داغ لگانا۔

آبرُو کی چیز (ا۔مث) وہ چیز جس میں عزت ہو۔
آبرُو کے پیچھے پڑنا (ا۔محاورہ) عزت کا لاگو ہونا۔
آبرُو کے درپے ہونا (ا۔محاورہ) آبرُو کا لاگو ہونا۔ عزت کے پیچھے پڑنا۔
آبرُو گرہ میں باندھنا (ا۔محاورہ) عزت کو بہت عزیز رکھنا۔
آبرُو گنوانا (ا۔محاورہ) (۱) عزت کھونا (۲) عصمت میں داغ لگانا۔
آبرُو گھٹانا (ا۔محاورہ) (۱) عزت کم کرنا۔ بے قدری کرنا (۲) پہلی سی عزت نہ کرنا۔
آبرُو لُٹنا (۱) عزت اور مرتبہ کا برباد ہونا (۲) بے آبرو ہونا۔
آبرُو لوٹ لینا۔ بے عصمت کر دینا۔
آبرُو مٹا دینا۔ عزت کھو دینا۔
آبرُو مٹ جانا (ا۔محاورہ) عزت پر پانی پھر جانا
آبرُو ملنا (ا۔محاورہ) عزت حاصل ہونا۔
آبرُو موتی کی آب ہے [ا۔مثل] عزت بہت نازک چیز ہے۔
آبرُو میں بٹا لگ جانا (ا۔محاورہ) عزت میں خلل پڑ جانا۔
آبرُو میں (داغ، دھبہ) لگ جانا۔ (ا۔محاورہ) عزت میں خلل پڑ جانا۔
آبرُو ہونا۔ قدر ہونا۔ عزت ہونا۔ رتبہ بڑھنا۔
آبستنی (آ۔بس۔ت۔نی) [ف۔صف] حاملہ عورت۔
آبلوچ (ف۔ا۔مث) مصری۔ قند۔ مٹھائی۔
آبلہ (آب۔لہ) [ف۔ا۔مذ] پھپھولہ۔ چھالہ۔
آبلہ بہنا۔ چھالے سے پانی کا جاری ہونا۔
آبلہ پا۔ وہ شخص جس کے پاؤں میں چھالے پڑ گئے ہوں۔
آبلہ پائی۔ پاؤں میں چھالے پڑنا۔
آبلہ پڑنا۔ چھالے کا پیدا ہونا۔ چھالا نمودار ہونا۔
آبلہ پکنا۔ چھالے میں پیپ پڑنا
آبلہ پھوٹ بہنا۔ چھالے کا پھوٹ کر رطوبت جاری ہونا۔
آبلہ پھوٹنا (۱) چھالا ٹوٹنا (۲) حسرت نکالنا۔ دل کا غبار نکالنا۔
آبلہ پھوڑنا (۱) چھالا توڑنا (۲) حسرت نکالنا۔ دل کا غبار نکالنا۔
آبلہ پیدا ہونا۔ چھالا نکلنا۔ پھپھولا نمودار ہونا۔
آبلہ ٹپکنا۔ چھالے میں جلن پیدا ہونا۔
آبلہ توڑنا۔ آبلہ پھوڑنا۔
آبلہ ٹوٹنا۔ چھالا پھوٹنا۔
آبلہ چھلنا۔ چھالے میں خراش ہونا۔
آبلہ دار۔ چیچک رو۔ چیچک کے داغوں والا۔
آبلۂ دِل۔ وہ سوزش جو رشک و حسد سے دل میں پیدا ہو۔ اسے دل کا چھالا قرار دیتے ہیں۔
آبلہ ڈالنا۔ چھالا پیدا کرنا۔ تکلیف دینا۔
آبلہ رُو۔ منہ پر چیچک داغ رکھنے والا۔
آبلہ فرنگ۔ آتشک۔
آبلہ مرجھانا۔ چھالے کا خشک ہونا۔
آبلے بھرنا۔ چھالے میں رطوبت کا بھر جانا۔
آبنُوس (آب۔نُوس) [ع۔ا۔مذ] ایک مشہور درخت کا نام جس کی لکڑی سخت، وزنی اور سیاہ ہوتی ہے۔
آبنُوس کا کندہ (ا۔مذ) آبنوس کا ٹکڑا۔ موٹا اور کالا آدمی۔
آبنوسی (آب۔نو۔سی) [ا۔صف] سیاہ رنگ کا کالا۔ آبنوس سے بنا ہوا۔
آبنوسی شاخ۔ آبنوس کی شاخ۔ آبنوس کی لکڑی کی بانسری۔
آبنی سر اپنے چھوڑ پرائی آس (ا۔مثل) مصیبت پڑ جانے پر دوسروں سے امید نہ رکھنی چاہیئے۔
آبی (آ۔بی) [ف۔صف] (۱) پانی سے منسوب (۲) پانی میں رہنے والا (۳) خمیری روٹی کی ایک قسم (۴) ہلکا ہلکا نیلا رنگ (۵) وہ زمین جس میں آبپاشی ہوتی ہے (۶) سرکش۔ سرکشی، انکار کرنے والا (۷) نمی۔ گیلا پن۔
آبی بُرج۔ آسمان کے وہ بُرج جن کی صفت آبی ہے۔ یعنی سرطان۔ عقرب۔ اور حوت۔
آبی حرف۔ ابجد کے حساب سے سات حرف جن کی صفت آبی بیان کی گئی ہے۔ یعنی۔ ج۔ ز۔ ک۔ س۔ ق۔ ث اور ظ۔

آ۔پ

آپ [ہ۔ض] (۱) خود۔ اپنی ذات سے (۲) ذاتِ خدا (۳) روح۔ آتما (۴) غائب اور حاضر کے لیے تعظیماً مستعمل ہوتا ہے۔
آپ آپ (کرنا) کہنا (ا۔محاورہ) خوشامد کرنا۔
آپ آپ کو (ا۔متعلق فعل) اپنے اپنے نفس کو، اپنی اپنی ذات کو، اپنی اپنی شاہ۔ اپنی اپنی طرف۔
آپ آپ میں (ا۔متعلق فعل) آپس میں۔
آپ آپ ہی ہیں اور وہ وہی [مثل] آپ میں اور اس میں بڑا فرق ہے۔
آپ آئے بھاگ آئے (ا۔مثل) آپ کا آنا باعثِ برکت ہے۔
آپ اپنی قبر کھودنا (ا۔محاورہ) اپنی بربادی کا آپ سامان کرنا۔
آپ اپنی ہی گاتے ہیں (ا۔مثل) آپ اپنی ہی کہے جاتے ہیں۔
آپ اپنے حال میں (گرفتار) ہونا۔ خود اپنی مصیبت یا فکر میں مبتلا ہونا۔
آپ اپنے حق میں کانٹے بونا (آپ اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنا) اپنے ہاتھوں آپ مصیبت پیدا کرنا۔
آپ اپنے سے۔ خود اپنی ذات سے۔
آپ اپنے کو۔ خود اپنی ذات کو۔
آپ اپنے آپ ویسے۔ خوشامد کی باتیں۔
آپ بھلے تو جگ بھلا (ا۔مثل) انسان خود اچھا ہو تو دنیا اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتی ہے۔
آپ بھی ارسطو سے کم نہیں (ا۔مثل) (۱) آپ بھی بڑے عقل مند ہیں (۲) (طنزاً) آپ بڑے بے وقوف ہیں۔
آپ بیتی۔ اپنی کہانی۔ اپنا حال۔ خود نوشت حالات زندگی۔
آپ بیتی کہوں یا جگ بیتی (ا۔مثل) اپنی کہانی سناؤں یا دنیا کی۔
آپ تو عید کا چاند ہو گئے۔ (ا۔محاورہ) بہت کم نظر آتے ہیں۔ دوست سے بطور شکایت کہا جاتا ہے۔

آپ تو گرم کر کے شربت پلاتے ہیں (ا۔ مثل) آپ کو اُبھار کر دھیما کرنا خوب آتا ہے۔
آپ تو ہوا کے گھوڑے پر سوار ہیں (ا۔ مثل) آپ بہت جلدی میں ہیں آپ بہت غصے میں ہیں۔
آپ جانیں اور آپ کا ایمان (ا۔ مثل) صحیح فیصلہ کرنا آپ کی دیانت پر موقوف ہے۔
آپ جانے اور آپ کا کام (ا۔ محاورہ) آپ اپنے نیک و بد کے خود ذمے دار ہیں
آپ خزادے آپ مرادے (ا۔ مثل) اکھل کھرا۔ اپنی عقل کو بہتر سمجھنے والا (۲) غریبی میں امیرانہ ٹھاٹھ سے رہنے والا۔
آپ خودی۔ خود سری۔ ضد۔ سرکشی۔ (ق)
آپ دھاپ۔ اپنی اپنی فکر۔ اپنے اپنے کام کا دھیان۔
آپ ڈال ڈال ہیں تو ہیں پات پات (ا۔ مثل) میں تم سے زیادہ ہوشیار اور چالاک ہوں۔
آپ ڈوبے تو جگ ڈوبا (ا۔ مثل) آپ مر گئے تو گویا ساری دنیا ختم ہو گئی
آپ ڈوبے تو ڈوبے اور کو بھی لے ڈوبے (ا۔ مثل) اپنے ساتھ دوسرے کو بھی مصیبت میں پھنسا دیا۔ اپنے ساتھ دوسرے کو بھی برباد کر دیا۔
آپ راہ راہ، دُم کھیت کھیت (ا۔ مثل) ظاہر میں نیک اور باطن میں مکار
آپ روپ۔ اپنی شکل۔ اپنا ظہور۔ خدا اور اس کی تجلی۔
آپ روپ مہا روپ (ا۔ مثل) خدا کا جلوہ سب سے اعلیٰ ہے۔ (۲) کسی کامل فقیر کو کہتے ہیں۔ یعنی آپ کا جلوہ خدا کا جلوہ ہے۔
آپ زندہ جہان زندہ، آپ مُردہ جہان مُردہ (ا۔ مثل) جی ہے تو جہان ہے۔ اپنے دم کا سب کارخانہ ہے۔ اپنی آنکھ بند ہو گئی تو سوا نہ ہوا برابر ہے۔
آپ سنیں اپنا کم بند سنے (ا۔ مثل) بہت آہستہ سے بات کرنے والا۔
آپ سے (۱) بغیر مانگے۔ از خود۔ خود ہی۔ بلا سبب (۲) بے طلب بے بلائے (۳) آپ کی مانند۔
آپ سے آپ۔ خود بخود۔ بلا سبب۔
آپ سے آئے تو آنے دے۔ کسی کا مال بغیر کوشش کے ہاتھ لگے تو لے لو۔
آپ سے اچھا خدا (ا۔ مثل) (۱) اپنی ذات سے زیادہ عزیز سوائے خدا کے کوئی نہیں (۲) آپ سے برتر خدا کی ذات ہے۔
آپ سے بے آپ ہونا (ا۔ محاورہ) بے خود ہونا۔ بہت بے چین ہونا۔
آپ سے جانا۔ (۱) بے ہوش ہونا بے خود ہونا۔ (۲) بن بلائے جانا۔
آپ سے چار برسا تیں میں نے زیادہ دیکھی ہیں (ا۔ مثل) (۱) میں عمر میں آپ سے بڑا ہوں (۲) میں آپ سے زیادہ تجربہ کار ہوں۔
آپ سے چلنا (ا۔ مثل) بے خود ہو جانا۔
آپ سے دُور۔ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں مخاطب کی نسبت بُری بات کہنا بے جا سمجھا جاتا ہے۔
آپ سے دُور آپ کی جان سے دُور (ا۔ مثل) آپ کو نقصان نہ پہنچے آپ کو خدا بچائے۔
آپ سے گزرنا (ا۔ محاورہ) (۱) بے خود ہو جانا (۲) انسانیت سے گزرنا آدمیت سے گزر جانا (۳) اپنی حیثیت کو بھول جانا (۴) مغرور ہو جانا۔

آپ سے گیا جگ سے گیا (ا۔ مثل) آپ سے گیا جہان سے گیا۔ جو چیز اپنے ہاتھ گئی وہ گویا دنیا ہی میں نہیں رہی۔
آپ فضیحت اور کو نصیحت (ا۔ مثل) دوسرے کو نصیحت کرنا اور خود اس پر عمل نہ کرنا۔
آپ کا بایاں قدم لیجیے (طنز) (آپ بہت چالاک ہیں۔ کسی کی عیاری اور چالاکی کے موقع پر کہا جاتا ہے۔
آپ کا پاس ہے (ا۔ محاورہ) آپ کے لحاظ سے مجبور ہوں
آپ کاج مہا کاج (ا۔ مثل) اپنا کام اپنے ہاتھ سے ہی اچھا ہوتا ہے۔
آپ کا سر۔ بدتمیزی اور کسی کے کم سمجھنے کے موقع بولتے ہیں تم غلط کہتے ہو۔ یہ کیا بے ہودہ بات ہے۔
آپ کا قطع کلام (سخن) ہوتا ہے (ا۔ محاورہ) کسی کے بات کرنے وقت درمیان میں بولنے کے موقع پر کہا جاتا ہے۔ آپ کی بات کاٹتا ہوں۔
آپ کا کیا بگڑتا ہے (ا۔ محاورہ) آپ کا کیا جاتا ہے۔ آپ کا کیا نقصان۔
آپ کا کیا لیتا ہے (ا۔ محاورہ) آپ کا کیا نقصان کرتا ہے۔
آپ کا گھر ہے۔ تواضع اور خاطر کے موقع پر بولتے ہیں یعنی آپ اپنا ہی گھر سمجھیے۔ خانہ بے تکلف ہے۔
آپ کا مُنہ ملاحظہ ہے (روزمرہ) (۱) آپ کا لحاظ ہے (۲) آپ کی مجال ہے۔
آپ کا نام ہوگا ہمارا کام ہوگا (ا۔ مثل) آپ کی شہرت ہوگی ہمارا مطلب حاصل ہو جائے گا۔
آپ کا نوکر ہوں بینگنوں کا نوکر نہیں ہوں (ا۔ مثل) آپ کی ہاں میں ہاں ملاتا ہوں۔ آپ جو کچھ کہتے ہیں۔ اس کی تائید کرتا ہوں مجھے جھوٹ سچ سے کوئی مطلب نہیں۔
آپ کو آسمان پر کھینچنا (ا۔ محاورہ) غرور و تکبر کرنا۔ اپنے آپ کو بڑا سمجھنا۔
آپ کو بھولنا۔ اپنی حیثیت کو بھولنا۔ بے خود ہونا۔ اترانا۔
آپ کو پانا (پہنچنا) اپنی حقیقت کو سمجھنا۔
آپ کو خاک میں ملانا (ا۔ محاورہ) اپنا آپ تجنا۔ اپنے آپ کو تباہ کرنا۔
آپکو دور جاننا (سمجھنا)۔ غرور و تکبر کرنا۔ تمام لوگوں سے الگ تھلگ رہنا۔
آپ کو ڈبونا۔ اپنے آپ کو تباہ کرنا۔
آپ کو روکنا۔ اپنے آپ کو قابو میں رکھنا۔ کسی کام کے کرنے سے باز رہنا۔
آپ کو شاخ زعفران (جاننا) سمجھنا یا گننا۔ اپنی ذات کو سب سے نرالا سمجھنا۔ زیادہ مغرور ہونا۔
آپ کو عرش پر پہنچانا (۱) اپنے آپ کو بہت زیادہ بلند سمجھنا (۲) اپنی بے حد تعریف کرنا۔
آپ کو مٹا دینا (۱) اپنے آپ کو برباد کر دینا۔ فنا کر دینا (۲) سخت محنت کرنا۔
آپ کھائے بلی کو بتائے۔ (ا۔ مثل) اپنی غلطی دوسروں کے سر لگائے۔
آپ کی بلا سے۔ آپ کو کیا۔ آپ سے کیا مطلب۔ آپ سے واسطہ نہیں۔
آپ کی دال یہاں نہ گلے گی۔ (ا۔ مثل) آپ کا داؤ یہاں نہ چلے گا۔
آپ کی شکایت میرے سر آنکھوں پر (ا۔ مثل) آپ کا شکوہ یا اعتراض مانتا ہوں۔
آپ کی کیا بات ہے۔ آپ کے کیا کہنے ہیں۔ آپ نہایت قابل تعریف

ہیں۔ آپ تو بہت قابل تعریف کام کرتے ہیں۔ طنزاً بھی کہا جاتا ہے۔
آپ کی یہاں کچھ نہ چلے گی۔ آپ کا یہاں زور نہیں چلے گا۔
آپ کے دشمن۔ اس وقت کہتے ہیں جب مخاطب کو کسی بُری بات سے منسوب کرنا نہیں چاہتے۔ جیسے کوتوالی جائیں تیرے دشمن۔
آپ کے منہ کا اُگال ہمارے پیٹ کا ادھار (ا۔ مثل) آپ کے آگے کا بچا ہوا ہمارے لیے کافی ہے۔ مالدار کی ادنیٰ توجہ سے غریب کا بھلا ہوجاتا ہے۔
آپ کیا گانتے ہیں (ا۔ محاورہ) آپ کی بات سمجھ میں نہیں آتی۔
آپ مرے جگ (جہان) پرلو (ا۔ مثل) خود مرگئے تو دنیا ہی ختم ہوگئی۔
آپ میاں صوبے دار گھر میں بیوی جھونکے بھاڑ (ا۔ مثل) مفلسی میں بنے ٹھنے رہنا۔ ظاہر میں دولت مند اصل میں مفلس۔
آپ میں۔ اپنے ہوش میں۔
آپ میں آنا۔ ہوش میں آنا۔
آپ میں پانا۔ اپنے نفس میں پانا۔ اپنی ذات میں حاصل ہوجانا۔
آپ میں کیا شاخ زعفران لگی ہے (ا۔ مثل) آپ میں ایسی کیا خصوصیت ہے
آپ میں نہ رہنا (ا۔ محاورہ) ہوش و حواس کھو دینا۔
آپ میں نہ سمانا بے خود ہوجانا۔ بہت خوش ہونا۔
آپ میں نہ ہونا بے خود ہونا۔ ہوش میں نہ ہونا۔
آپ نے مجھے مول لے لیا ہے (ا۔ مثل) آپ نے مجھ پر اتنی زیادہ مہربانی کی ہے گویا خرید لیا ہے۔ آپ نے مجھ پر بے حد احسان کیا ہے۔
آپ ہارے بہو کو مارے (ا۔ محاورہ) اپنی خفت دوسرے پر اتارنا۔
آپ ہر فن مولیٰ ہیں (ا۔ محاورہ) آپ بہت ہوشیار ہیں۔
آپ ہی آپ۔ آپ ہی آپ۔ خود بخود۔ بلا وجہ۔ بلا سبب
آپ ہی آپ باتیں کرنا۔ (ا۔ محاورہ) خود سے باتیں کرنا۔ پاگلوں کی طرح خود بخود بولے جانا۔
آپ ہی آپ جلنا۔ خود بخود رنج سے گھُلا جانا۔ رشک کرنا۔
آپ ہی اپنی قبر کھودنا۔ اپنے ہاتھوں اپنی بربادی کے سامان کرنا۔
آپ ہی بی بی آپ ہی باندی (ا۔ مثل) وہ خاتون جو سارے گھر کے کام خود ہی کرتی ہو۔ مراد اکیلی گھر میں تنہا۔
آپ ہی کا کھاتا ہوں (ا۔ مثل) آپ ہی کے دیے ہوئے سے بسر کرتا ہوں۔
آپ ہی کی جوتیوں کا صدقہ ہے (ا۔ مثل) آپ ہی کی بدولت ہے۔
آپ ہی مارے آپ ہی چلّائے (ا۔ مثل) خود ہی ظلم کرے اور خود ہی مظلومانہ فریاد کرے۔
آپ ہی ناک چوٹی میں گرفتار ہیں (ا۔ مثل) (۱) گھر کے دھندوں میں مصروف ہیں۔ دنیا کے بکھیڑوں میں مبتلا ہیں (۲) بڑے نازک مزاج ہیں
آپ ہیں۔ کلمۂ تعجب۔ کسی شناسا کو یکایک یا شک کے بعد پہچاننے پر بولتے ہیں۔
آپا (آ۔ پا) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) اپنی اصلیت۔ ہستی۔ خودی (۲) ہوش و حواس سُدھ بُدھ (۳) بڑی بہن باجی
آپا اماں۔ بڑی بہن کو ادب سے کہتے ہیں۔
آپا (جان) جانی۔ بڑی بہن کو ادب سے پکارنے کا انداز۔
آپا تجھے سو ہر کو بھجے (ا۔ مثل) اپنے آپ کو مٹا کر ہی خدا ملتا ہے۔
آپا دھاپی۔ اپنی اپنی فکر۔ اپنی اپنی لگن۔ خود غرضی۔
آپٹوفون (Optophone) (آپ۔ ٹو۔ فون [انگ۔ ا۔ مذ] آلۂ صدا نما ایک آلہ جو روشنی کو آواز میں بدل دیتا ہے۔ اس کی مدد سے اندھے کان کے ذریعے سے پڑھ سکتے ہیں
آپریٹر (Operator) (آپ۔ رے۔ ٹر) [انگ۔ ا۔ مذ] مشین چلانے والا
آپس۔ (آ۔ پس) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) ایک دیگر۔ باہم (۲) رشتہ داری۔ قرابت۔ ناتا۔ میل جول۔ یک جہتی۔
آپس داری۔ رشتہ داری۔ قرابت۔ ناتا۔
آپس کا معاملہ۔ باہمی معاملہ۔
آپس کا واسطہ (ا۔ مذ) قرابت کا تعلق۔ راہ و رسم کا علاقہ۔ میل جول کی خصوصیت۔
آپس کی بات چیت۔ باہمی گفتگو۔ گھر کا سا معاملہ۔
آپس کی پھوٹ۔ باہمی نااتفاقی۔
آپس کی گفتگو۔ باہمی بات چیت۔
آپس میں (ا۔ متعلق۔ مثل) ایک دوسرے کے ساتھ رشتہ داری میں
آپس میں رہنا (ا۔ محاورہ) مل جل کر رہنا۔ اتفاق کے ساتھ رہنا۔
آپس میں یک دل ہونا۔ باہم متفق ہونا۔
آپستا (آپس۔ تا) [ق۔ صف] خود دار۔
آپہنچنا (آ۔ پہنچ۔ نا) [ہ۔ مص] پہنچ جانا۔ پکڑ لینا۔ منزل طے کرنا۔
آپھنسنا (آ۔ پھنس۔ نا) [مص] فریب میں آنا۔ دھوکا کھانا۔ گرفتار ہونا۔ اتفاق سے گرفتار ہونا۔ اچانک گھر جانا۔
آپیچ (ق۔ ص) آپ خود۔ خود ہی۔
آپے سے باہر ہوجانا (ا۔ محاورہ) بے خود ہوجانا۔ غصہ میں بے خود ہوجانا۔
آپے سے جانا (ا۔ محاورہ) قابو میں نہ رہنا۔ حواس کھو دینا۔
آپے سے گزر جانا (ا۔ محاورہ) بے حد غصہ آنا۔
آپے سے نکلنا (ا۔ محاورہ) آپے سے باہر ہوجانا۔
آپے میں (آنا) آجانا (ا۔ محاورہ) ہوش میں آجانا۔
آپے میں نہ رہنا (ا۔ محاورہ) آپ میں نہ رہنا۔ زیادہ غرور کرنا۔
آپے میں نہ ہونا (ا۔ محاورہ) (۱) آپ میں نہ ہونا (۲) سخت غصہ آنا۔

آ۔ت

آت : بعض کلمات میں بطور لاحقے کے استعمال ہوکر مصدری فائدہ دیتا ہے۔ جیسے بہتات۔ برسات۔
آتا (آ۔ تا) [ہ۔ ا۔ مذ] (ماضی تمنائی) (۱) آنے والا (۲) قرض
آتا جانا (۱) مہارت۔ مشق (۲) آنے جانے والا۔ مسافر۔
آتا نہ چھوڑے جاتا نہ موڑے۔ جو چیز آرہی ہو اسے چھوڑنا نہ چاہیئے۔ اور گئی ہوئی چیز کا غم نہ کرنا چاہیے۔

آتے آتے (متعلق فعل) پہنچتے پہنچتے۔ چلتے چلتے۔ آہستہ آہستہ۔ رفتہ رفتہ
آتے آتے پھر جانا (۔ محاورہ) (۱) راستے سے لوٹ جانا۔ راہ سے واپس ہو جانا (۲) ارادہ بدل جانا۔
آتے بھلے نہ جاتے (۔ مثل) آنا جانا برابر ہے۔
آتے جاتے (اسم حالیہ) آتے جاتے میں۔ چلتے پھرتے۔ راہ چلتے۔ راہ گلی میں
آتے کا منہ دیکھتی جاتے کی پیٹھ (۔ مثل) بے چینی سے انتظار کرتی تھی
آتش (آ۔ تش) [ف۔ مث] (۱) آگ۔ نار۔ جلن۔ سوزش (۲) اردو کے مشہور شاعر خواجہ حیدر علی لکھنوی کا تخلص۔
آتش افروز (ف۔ صف) آگ بھڑکانے والا۔
آتش افسردہ (ف۔ صف) وہ آگ جس میں شعلہ نہ ہو۔ مرجھائی ہوئی آگ۔
آتش انگیز (ف۔ صف) آگ بھڑکانے والا۔
آتش بار (ف۔ صف) آگ برسانے والا۔
آتش باز (ف۔ صف) آتش بازی بنانے والا۔
آتش بازی (ف۔ مث) آگ کا کھیل (۲) پھلجھڑی۔ مہتابی وغیرہ جو گندھک اور کوئلے وغیرہ سے بنتی ہیں اور آگ لگا کر تماشا دیکھتے ہیں۔
آتش بیان (ف۔ صف) تیز۔ شعلہ بیان۔ وہ مقرر جس کی تقریر سے سامعین کے دلوں میں جوش اور ولولہ پیدا ہو۔
آتش بار رود (ف۔ صف) (۱) شراب (۲) سورج (۳) غصہ (۴) بلا دھوئیں کی آگ۔
آتش پا (ف۔ صف) بے قرار۔ مضطرب۔ تیز رفتار۔
آتش پرست (ف۔ صف) آگ پوجنے والا۔ پارسی۔ زرتشت کو ماننے والا۔
آتش پیکر۔ جن۔ آفتاب۔ بھوت۔ شیطان۔
آتش تر (ف۔ ا۔ مث) شراب۔
آتش جاں سوز (ف۔ ا۔ مث) عشق کی گرمی۔ جان کو جلانے والی آگ۔
آتش خاموش۔ بجھی ہوئی آگ (۲) خاموش گرمی مراد محبت۔
آتش خانہ (ف۔ ا۔ مذ) آتش پرستوں کا عبادت خانہ جہاں ہر وقت آگ جلتی رہتی ہے۔
آتش خو (ف۔ صف) غصہ ور۔ تیز مزاج۔ غصے والا۔
آتش خوار (ف۔ صف) (۱) آگ کھانے والا (۲) ایک جانور کا نام جو روایتاً آگ کھاتا ہے (۳) ظالم۔ رشوت خور۔
آتش دان (ف۔ ا۔ مذ) آگ جلانے کی جگہ۔ چولھا۔ انگیٹھی۔
آتش دروں (ف۔ ا۔ مث) اندر کی آگ۔ محبت۔ سوز و گداز۔
آتش دل (ف۔ ا۔ مث) دل کی آگ۔ سوز و گداز۔
آتش رخ (ف۔ صف) سرخ چہرے والا۔ لال رنگ والا معشوق (۲) غصہ ور۔
آتش رنگ۔ آگ کے رنگ کا۔ سرخ بھبھوکا۔
آتش زبان (ف۔ صف) شعلہ بیان۔ اپنے بیان سے طبیعتوں کو گرم کرنے والا۔ پرجوش تقریر کرنے والا۔
آتش زبانی (ف۔ ا۔ مث) آگ لگانا۔ تیز بیان دینا۔
آتش زدگی (ف۔ ا۔ مث) آگ لگنا۔
آتش زرتشت۔ وہ آگ جو آتش پرستوں کے رہنما زرتشت کے آتش کدہ میں تھی۔
آتش زنی (۱) آگ لگانا۔ (۲) فساد کرانا۔
آتش زیر پا (ف۔ صف) بے قرار۔ بے چین۔ مضطرب۔
آتش سنگ (ف۔ ا۔ مث) چنگاری جو پتھر میں پوشیدہ رہتی ہے اور کسی چیز کے ٹکرانے سے ظاہر ہوتی ہے۔
آتش سیال (ف۔ ا۔ مث) بہتی ہوئی آگ (۲) شراب (۳) جوالا مکھی کا لاوا
آتش سینہ۔ سینے کی آگ۔ دل کی آگ۔ اندر کی آگ، اندر کا دکھ۔
آتش طبع (ف۔ صف) غصہ ور۔ تیز مزاج۔
آتش طور (ف۔ ا۔ مث) وہ آگ جو طور پہاڑ پر حضرت موسیٰ کو نظر آئی تھی۔
آتش عناں (ف۔ صف) تیز چلنے والا۔ تیز رو۔
آتش فارسی۔ آتشک کی بیماری۔
آتش فشاں۔ (ف۔ صف) آگ برسانے والا۔ شعلے اور چنگاریاں چھوڑنے والا۔
آتش فشاں پہاڑ (ف۔ ا۔ مذ) جوالا مکھی پہاڑ۔ وہ پہاڑ جس کے دہانے سے آگ نکلے۔
آتش قدم (ف۔ صف) (۱) آگ جیسے قدم والا (۲) گرم رو۔ تیز قدم۔ تیز چلنے والا۔
آتش کا پرکالہ (ا۔ صف) (۱) آگ کا ٹکڑا (۲) چالاک۔ ہوشیار۔ تیز۔ شوخ (۳) شریر۔ مفسد۔ (۴) ذہین۔
آتش کبریت (۱) گندھک کی آگ۔ (۲) دیا سلائی۔
آتشکدہ (ف۔ مذ) وہ عمارت جہاں آگ کی پرستش ہوتی ہے آتش پرستوں کا معبد۔
آتش گیر (ف۔ صف) جلدی آگ پکڑنے والی۔ جلد بھڑک اٹھنے والی (چیز) (۲) چمٹا۔ دست پناہ۔
آتش گیر مادہ (ف۔ ا۔ صف) بھک سے اڑ جانے والا مادہ۔ جلدی آگ پکڑنے والا مادہ۔
آتش مزاج (ف۔ صف) آگ جیسے مزاج والا۔ جھلا۔ تیز مزاج۔ تند خو۔
آتش ناک (ف۔ صف) آگ سے بھرا ہوا۔ نہایت گرم۔
آتش نمرود (ف۔ ع۔ مث) وہ آگ جو نمرود نے حضرت ابراہیم کو زندہ جلانے کے لیے روشن کی تھی اور جو خدا کے حکم سے چمن بن گئی۔
آتشک (آ۔ ت۔ شک) [ف۔ ا۔ مث] ایک جنسی بیماری۔ گرمی۔
آتشک لگنا۔ ایک سے دوسرے کو آتشک کی بیماری لگنا۔
آتشکیا (آ۔ ت۔ شک۔ یا) [ار۔ صف] وہ شخص جس کو آتشک کی بیماری ہو۔
آتشی (آ۔ تَ۔ شی) [ف۔ صف] (۱) آگ سے نسبت رکھنے والا۔ آگ سے بنا ہوا (۲) گرم مزاج۔
آتشی اینٹ (ف۔ ا۔ مث) ایسی اینٹ جو آگ کی انتہائی تپش سے بھی متاثر نہیں ہوتی۔ یہ اینٹ کیمیائی مرکبات سے بنائی جاتی ہے۔
آتشی شیشہ (ف۔ ا۔ صف) محدب شیشہ جس کے ذریعے چھوٹی چیزیں بڑی دکھائی دیتی ہیں (۲) اس کو سورج کے سامنے رکھنے سے سورج کی کرنیں اس میں جمع ہو جاتی ہیں اور نیچے رکھے ہوئے کپڑے کو آگ لگ جاتی ہے۔

آتشی شیشی (ف-ا-مث) ایک خاص قسم کی شیشی جس کے ذریعہ روغن کھینچتے اور جوہر اڑاتے ہیں۔
آتشیں (آ-تَ-شیں) [ف-صف] آگ جیسا۔ آگ کی طرح گرم۔ آگ کی طرح سُرخ
آتشیں رُخ (رخسار) آگ کی طرح دہکتا چہرہ۔ آگ کی طرح دہکتے ہوئے گال
آتما (آت-ما) [س-ا-مث] (۱) دل۔ روح۔ وجود (۲) پیٹ۔ معدہ۔ (۳) بھوک (۴) مامتا۔ محبت۔
آتما ٹھنڈی کرنا (ا-محاورہ) جی خوش کرنا۔ بھوکے کا پیٹ بھرنا۔ سکھ پہنچانا۔
آتما ستانا (ا-محاورہ) جی دکھانا۔ دل آزاری کرنا۔
آتما کا کوسنا۔ دل سے بد دُعا کا نکلنا۔
آتما کا کلپانا (ا-محاورہ) جی دُکھانا۔
آتما کلپنا (ا-محاورہ) جی دُکھنا۔
آتما کی آنچ (ا-مث) ماں باپ کی محبّت۔
آتما مسوسنا (ا-محاورہ) مامتا اور محبت کو ضبط کرنا۔
آتما میں آگ لگی ہے (ا-محاورہ) (۱) بہت بھوک لگی ہے (۲) محبت کی آگ بہت تیز ہے۔
آتما میں پڑے تو پرماتما کی سُوجھے (ا-مثل) پیٹ میں روٹی پڑتی ہے تو خدا بھی یاد آتا ہے۔
آتو۔ آتون (آ-تو، آ-تون) [ت-ا-مث] اُستانی۔ لڑکیوں کو پڑھنا لکھنا سکھانے والی۔
آتی پاتی (آ-تی، پا-تی) [ہ-ا-مث] ایک کھیل جس میں بہت سے لڑکے جمع ہو کر ایک لڑکے کو چور بناتے ہیں۔ اسے کسی پیڑ کی پتی لینے بھیجتے ہیں اس کے چلے جانے پر سب لڑکے چھپ جاتے ہیں۔ پتی لے کر لوٹ آنے پر وہ لڑکا جس کو ڈھونڈ کر چھو لیتا ہے وہ چور کہلاتا ہے۔ اس لڑکے کو بھی اسی طرح پتی لینے جانا پڑتا ہے۔ یہ کھیل عام طور پر چاندنی راتوں میں کھیلا جاتا ہے۔
آتی ہے ہاتھی کے پاؤں اور جاتی ہے چیونٹی کے پاؤں [ا-مثل] بڑی تیزی سے آتی ہے اور دھیرے دھیرے جاتی ہے۔ عموماً بیماری کے متعلق کہتے ہیں۔

آ-ٹ

آٹ (ق، آٹھ [ہ] بھر دے۔ پُر کر دے۔
آٹا (آ-ٹا) [ہ-ا-مذ] (۱) پسا ہوا غلّہ (۲) خشک پسی ہوئی چیز (۳) بوسیدہ فرسودہ۔ گلا ہوا۔ گھن لگا ہوا۔ گھسا ہوا (۴) کسی چیز کا چورن۔ برادہ۔
آٹا آٹا کر دینا (ا-محاورہ) بہت باریک کر دینا۔ چورا کر دینا۔ سفوف کرنا سرمہ بنا دینا۔
آٹا آٹا ہو جانا (ا-محاورہ) بہت باریک ہو جانا۔ پس جانا (۲) گل جانا۔ گھن لگ جانا۔ بوسیدہ ہو جانا۔
آٹا دال۔ کھانا۔ رزق۔ روزی۔
آٹا دال اُٹو بھی ہے (ا-مثل) (۱) اچھائیوں کے ساتھ برائیاں بھی ہیں (۲) بے جوڑ بات کہتے وقت بھی بولتے ہیں (۳) بڑی چیز سے لے کر معمولی چیز تک موجود ہے۔
آٹا کر دینا۔ بہت باریک پیس ڈالنا۔
آٹا گیلا ہونا (۱) آٹے میں پانی زیادہ پڑ جانا (۲) وقت پڑنا۔ کام بگڑنا۔ مشکل میں پڑنا۔ حیران ہونا۔
آٹا ماٹی ہونا۔ خراب ہونا۔ ستیاناس ہونا (ق)۔
آٹا نبڑا، بوچا سٹکا [ا-مثل] مالدار غریب ہو گیا تو مفت خورے غائب ہو گئے۔
آٹا نہیں تو دلیا جب بھی ہو جائے گا (ا-مثل) تھوڑا بہت فائدہ ضرور ہو گا۔
آٹا ہو جانا (۱) باریک ہو جانا (۲) ٹوٹ پھوٹ جانا (۳) گھن لگ جانا۔ سڑ جانا۔
آٹے دال کا بھاؤ بتانا (ا-محاورہ) تنبیہ کرنا۔ خوب خبر لینا۔ دھمکانا۔
آٹے دال کا بھاؤ کھلنا (۱) آٹے دال کا نرخ معلوم ہونا (۲) دنیا کے نشیب و فراز معلوم ہونا۔ حقیقت معلوم ہو جانا۔
آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہونا (ا-محاورہ) قدر عافیت معلوم ہونا۔ اونچ نیچ کا پتہ چلنا۔
آٹے دال کی فکر۔ روزی کی فکر۔
آٹے کا چراغ، گھر رکھوں تو چوہا کھائے، باہر رکھوں تو کوّا لے جائے [ا-مثل] ایسی بات جس میں ہر صورت میں نقصان ہو۔
آٹے کی آپا (ا-مثل) بھولی بھالی عورت، بے وقوف عورت۔
آٹے کی بلی ہے (ا-مثل) بہ ظاہر خوف ناک ہے۔ لیکن حقیقت کچھ نہیں۔
آٹے کے ساتھ گھن پسنا (ا-محاورہ) گناہ گار کے ساتھ بے گناہ کو سزا ملنا۔
آٹے میں نمک (ا-مثل) بہت تھوڑا۔ ذرا سا۔ واجبی سا۔ معمولی سا۔
آٹم باٹم (آ-ٹم، با-ٹم) [ہ] ہر جگہ۔ اُوپر نیچے۔
آٹنا (آٹ-نا) [ہ-مص] دبانا۔ بند کرنا۔ بھرنا۔ پُر کرنا۔
آٹوگراف (Autograph) (آ-ٹو-گراف) [انگ-ا-مذ] اپنے ہاتھ کی تحریر۔ خصوصی دستخط۔
آٹومیٹک (Automatic) (آ-ٹو-مے-ٹِک) [انگ-صف] دیکھیے خود کار۔
آٹھ (ہ-صف) سات اور ایک۔ چار کا دُگنا۔
آٹھ آٹھ آنسو رونا (ا-محاورہ) پھُوٹ پھُوٹ کر رونا۔ بہت رونا۔
آٹھ اٹھارہ کرنا (ا-محاورہ) پریشان کرنا۔ تتر بتر کرنا۔ منتشر کرنا۔ پراگندہ کرنا۔
آٹھ بار نو تہوار (ا-مثل) عیش پروری کے اظہار کے لیے کہتے ہیں کہ آٹھ دن میں نو میلے مناتے ہیں۔
آٹھ پہر (ا-روزمرہ) (۱) چوبیس گھنٹے، ایک دن رات (۲) ہر وقت، ہر لحظہ
آٹھ پہر چونسٹھ گھڑی (ا-مثل) رات دن۔ چوبیس گھنٹے۔ ہر وقت۔
آٹھ پہر سُولی ہے (ا-مثل) ہر وقت بلا کا سامنا ہے۔
آٹھ پہر میان سے باہر رہنا (ا-مثل) ہر وقت لڑنے پر مستعد رہنا۔
آٹھ جولاہے نو حقے، تِس پر بھی دھکم دھکے (ا-مثل) ضرورت سے زیادہ سامان ہونے پر بھی جھگڑا۔

آٹھ گاؤں کا چودھری، بارہ گاؤں کا راؤ [اپنے کام نہ آؤ، تو ایسی تیسی میں جاؤ] (ا۔مثل) کوئی آدمی خواہ کتنا ہی بڑا اور صاحب وسائل ہو اگر کسی کے کام نہیں آتا تو اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔

آٹھواں (آٹھ۔ واں) [ا۔صف] (۱) ساتویں کے بعد (۲) کسی چیز کا آٹھواں حصہ (۳) حمل کا آٹھواں مہینہ۔

آٹھوں (آ۔ ٹھوں) [ہ۔صف] (۱) ہولی کا آٹھواں دن۔ آٹھ کے آٹھ۔

آٹھوں پہر۔ چوبیس گھنٹے۔ رات دن۔ ہر وقت۔

آٹھوں کا میلا۔ ہولی کے آٹھویں دن ہندوؤں کا میلہ۔

آٹھوں گانٹھ کمیت (ا۔مثل) (۱) وہ کمیت گھوڑا جس کے آٹھوں جوڑ بہت مضبوط ہوں۔ (۲) شریر۔ چالاک۔ عیبی۔ حرامزادہ۔ عیار۔ ہوشیار۔ مضبوط

آٹھویں (آٹھ۔ ویں) [ا۔صف] (۱) مہینے کی آٹھویں تاریخ۔ گنتی میں سات کے بعد کا ہندسہ۔

آٹھویں ساتویں (ا۔محاورہ) کبھی کبھی۔ گاہے گاہے۔

آ-ث

آثار (آ۔ثار) [ع۔ا۔مذ] (۱) اثر کی جمع (۲) سنت رسول (۳) صحابہ کرامؓ کے اقوال و افعال (۴) نیو۔ بنیاد (۵) دیوار کی چوڑائی (۶) سیر کے معنی میں (وزن کے لیے) (۷) اطوار، طور طریقے (۸) علامات (۹) اندازہ۔ (۱۰) لچھن (۱۱) نقوش۔ نشان۔

آثار اچھے یا برے ہونا (ا۔محاورہ) ڈھنگ اور علامتیں اچھی یا بری ہونا۔

آثار باقی ہونا (ا۔محاورہ) نشان رہ جانا۔

آثار بد (ع۔ف۔ا۔مذ) برے شگون بری فال۔

آثار بندھ جانا (ا۔محاورہ) علامتیں ظاہر ہونا۔ نشانیاں ظاہر ہونا۔

آثار پائے جانا (ا۔محاورہ) علامتیں دکھائی دینا۔

آثار پڑنا (ا۔محاورہ) نیو ڈالنا۔ بنیاد قائم کرنا۔

آثار پیدا ہونا (ا۔محاورہ) علامت ظاہر ہونا۔

آثار چھا جانا (ا۔محاورہ) علامات کا کثرت سے ظاہر ہونا۔

آثار حشر۔ آثار قیامت۔ آثار محشر (ع۔ا۔مذ) قیامت کی نشانیاں۔

آثار خیر (ع۔ا۔مذ) اچھی علامتیں نیکی کی نشانیاں۔

آثار دکھائی دینا۔ آثار نظر آنا۔ ڈھنگ کھلنا۔ لچھن ظاہر ہونا۔ علامتیں ظاہر ہونا۔

آثار ڈالنا (رکھنا) نیو رکھنا۔ کام کا آغاز کرنا۔

آثار شریف (ع۔ف۔ا۔مذ) اولیاء اور انبیاء کے مزار، نشانیاں اور تبرکات۔

آثار صنادید (ع۔ا۔مذ) بزرگوں اور بادشاہوں کی نشانیاں۔ قدیم عمارتیں۔

آثار ظاہر (عیاں) ہونا (ا۔محاورہ) آثار دکھائی دینا۔ نشان پایا جانا۔ علامت پائی جانا۔

آثار عتیقہ (قدیمہ) پرانے نشانات۔ کھنڈرات۔ پرانی تاریخی عمارتیں

آثار متبرکہ (ع۔ا۔مذ) مقدس نشانیاں۔ بزرگوں کی یادگاریں۔

آثار نیک۔ اچھے شگون۔ نیک فال۔ اچھی علامتیں۔

آثم (ع۔صف) عاصی۔ گناہ گار۔

آ-ج

آج (ہ۔صف) (۱) جو دن گزر رہا ہو۔ امروز (۲) ان دنوں۔ اس وقت (۳) عین حیات۔ موجودہ زمانہ (۴) وقت حاضر۔

آج آئے کل چلے (ا۔مثل) جلدی جانا۔ مہمان کا کم ٹھہرنا۔

آج برس کے پھر نہ برسوں گا (ا۔مثل) بہت زور کی بارش ہونا۔

آج تک (متعلق فعل) اب تک۔ اس وقت تک۔ آج کے دن تک۔

آج تک پڑے ہینگ ہگ رہے ہیں (ا۔مثل) اس وقت کہتے ہیں جب کوئی اپنی بداعمالیوں کی سزا بھگت رہا ہو۔ یعنی اب تک مصیبت میں مبتلا ہے۔

آج جو کرنا ہے کر لے، کل کی کل کے ہاتھ ہے (ا۔مثل) آج عمل خیر کر لے کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔

آج زبان کھلی ہے کل بند (ا۔مثل) زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔

آج سے (متعلق فعل) اب سے۔ اس وقت سے۔

آج سے کل نزدیک ہے (ا۔مثل) جب کوئی آنے والے زمانے کو دور سمجھ کر کام میں سستی کرے تو کہتے ہیں کہ آنے والا وقت بہت جلد آجاتا ہے۔

آج صبح صبح کس کا منہ دیکھا ہے (ا۔مثل) سارا دن پریشانیاں آنے کے موقع پر کہتے ہیں کہ صبح کس منحوس کو دیکھ لیا ہے۔

آج کا دن۔ موجودہ دن۔

آج کا کام آج ہی کرنا چاہیئے (ا۔مقولہ) کام دوسرے وقت پر ٹالنا غلط ہے۔

آج کا کام کل پر (اٹھا رکھنا) ٹالنا یا چھوڑنا۔ کام کرنے میں سستی کرنا۔ ٹال مٹول کرنا۔ ملتوی کرنا۔

آج کدھر بھول پڑے (ا۔محاورہ) اچانک کس طرح آگئے؟

آج کدھر چاند نکلا (ا۔محاورہ) آج کس طرح آنے کا موقع مل گیا۔

آج کرے گا کل پائے گا (ا۔مثل) کیے کا پھل ضرور ملتا ہے

آج کل (ا۔محاورہ) (۱) ان دنوں۔ اس وقت۔ عن قریب۔ بہت جلدی (۲) حیلہ حوالہ۔ ٹال مٹول۔

آج کل ان کے دور دورے ہیں (ا۔مثل) آج کل ان کا بڑا عروج ہے یا عزت خوب بنی ہوئی ہے۔

آجکل بارہ برس کی بٹیا بر مانگے ہے (ا۔مثل) آج کل زمانے سے شرم و حیا اٹھ گئی ہے۔ بارہ برس کی بچی بھی خاوند چاہتی ہے۔

آج کل بتانا (ا۔محاورہ) ٹالنا۔ نیت و لعل کرنا۔ وعدہ وعید کرنا۔

آج کل تمہارے نام کی کمان چڑھتی ہے (ا۔مثل) ترقی کا زمانہ ہے۔ اقبال مندی کا دور ہے۔

آج کل کرنا۔ جھوٹے وعدے کرنا۔ ٹالنا۔

آج کل میں (تابع فعل) بہت جلد۔ عنقریب۔

آج کل نہ جانا (ا۔محاورہ) مکر و فریب سے باز نہ آنا۔

آج کے بنیے کل کے سیٹھ (ا۔مثل) زمانہ کا انقلاب جو غریب تھا وہ

امیر ہوگیا۔
آج کے پیچھے آج ہی نہیں چلتے (ا۔مثل) کام ایک دم نہیں ہوتا۔ آہستہ آہستہ ہوتا ہے۔
آج کیا جانی دنیا دیکھی (ا۔مثل) بعد مدت کسی کے آنے پر کہتے ہیں یعنی آپ کو کیا خیال آگیا۔
آج کے دن۔ موجودہ دن۔ موجودہ زمانہ۔
آج مرے کل دوسرا دن (ا۔مثل) زندگی بالکل ناپائدار ہے۔
آج میں، کل تو (ا۔مثل) سب کو مرنا ہے۔ موت سب کو آنی ہے۔
آج میں ہوں اور وہ ہے (ا۔مثل) کسی سے لڑنے کے لیے غصے اور لڑائی کا ارادہ کرنا۔
آج نصیبوں سے ہاتھ لگے ہو۔ اتفاق سے ملاقات ہوئی ہے۔
آج ہمارے بیلے کل تمہارے بیلے (ا۔مثل) کسی کی خصوصیت نہیں۔ سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک ہونا چاہیے۔
آج ہے سو کل نہیں (ا۔مثل) (۱) روز بروز حالت خراب ہے (۲) جو آج زندہ ہے کل مُردوں میں ہوگا۔
آجر (آ۔جر) [ع۔ا۔مذ] کام پر لگانے والا۔ اُجرت پر کام لینے والا۔
آجنوں (آ۔جنوں) [ق] اب تک۔

آ۔چ

آچا۔ (آ۔چا) [ت۔ا۔مذ] (۱) باپ۔ دادا۔ نانا۔ بزرگ (۲) پرانا ملازم بوڑھی خادمہ۔ دائی۔ آیا۔ قدیمی ماما۔
آچار (آ۔چار) [ہ۔ا۔مذ] پھل یا ترکاری کا مرکب جو سرکہ تیل یا پانی میں مرچ مصالحہ ڈال کر تیار کیا جاتا ہے۔ اچار۔
آچار بنانا۔ اچار تیار کرنا۔ اچار ڈالنا۔ کسی پھل کو ترش کرنا۔
آچار ڈالنا (۱) اچار بنانا (۲) گلانا (۳) سڑانا (۴) پڑا رکھنا۔ بہت دن تک ڈال رکھنا۔
آچار (کرنا) نکالنا (ا۔محاورہ) بہت پیٹنا۔ گت بنانا۔
آچاریہ (س۔مذ) (۱) استاد۔ معلم۔ گورو (۲) برہمن (۳) کسی فرقے کا بانی (۴) ایک خطاب جو لائق آدمیوں کو دیا جاتا (۵) پانڈووں کے استاد درون کا لقب۔
آچھیں (ا۔صوت) چھینکنے کی آواز۔

آ۔ح

آحاد (آ۔حاد) [ع۔صف] احد کی جمع۔ ایک سے نو تک گنتی۔ اکائیاں۔

آ۔خ

آخ [ا۔مث] کھانسنے کی آواز کھنکارنا (۲) نفرت کرنے کے لیے بولنے والا لفظ۔
آخ تھو (ا۔مث) کھنکار کر تھوکنے کی آواز۔ کلمۂ حقارت۔ لعنت ملامت پھٹکار۔ کراہت۔
آختہ (آخ۔تہ) [ف۔صف] وہ جانور جس کے فوطے نکال دیئے گئے ہوں۔ خصی۔
آختہ کرنا (مص مرکب) خصیے نکالنا۔ نامرد کرنا۔ ہیجڑا بنانا۔
آخذ (آ۔خذ) [ع۔صف] لینے والا۔ پکڑنے والا۔
آخر (ع۔صف) اور۔ ایک اور۔ دوسرا۔
آخر (آ۔خر) [ع۔صف] پیچھے۔ پچھلا۔ حد۔ انجام۔ انتہا۔ ختم۔ تمام۔ قریب ختم۔ وقت انتقال۔ موت۔ انجام کار۔ جمع آواخر۔
آخر آخر۔ آخر کار۔ انجام کار۔ سب سے پچھلا۔
آخر آدمی نے کچا دودھ پیا ہے (ا۔مثل) سہو اور خطا انسان کی فطرت میں ہے۔
آخر اپنی اصالت پر گیا (ا۔مثل) نیچ قوم کا آدمی مرتبہ پانے پر بھی ذلیل حرکتوں سے باز نہیں آتا۔
آخر الامر (تابع فعل) آخر کار۔ انجام کار۔
آخر الذکر (آخرُ ذِ کر) (ع۔صف) جس کا ذکر ایک کے بعد یا دوسرے نمبر کیا جائے۔ ثانی الذکر۔
آخر بیں۔ انجام پر نظر رکھنے والا۔ عاقبت اندیش۔
آخر زمانہ (ع۔صف) (۱) قیامت کے قریب کا زمانہ (۲) بڑھاپا۔
آخر فنا (ع۔مقولہ) (۱) دنیا کا خاتمہ ضرور ہونا ہے (۲) موت ضرور آتی ہے۔
آخر کار (تابع فعل) انجام کار۔ نتیجہ میں۔
آخر کر دینا (ا۔محاورہ) (۱) ختم کر دینا۔ (۲) مار ڈالنا (۳) ادھ موا کر دینا۔
آخر کو۔ نتیجہ میں۔ آخر میں۔
آخر وقت (ع۔ا۔مذ) نزع کا وقت۔ سب سے آخر میں۔
آخر ہونا (ا۔محاورہ) خاتمہ کے قریب پہنچنا (۲) ختم ہونا۔ پورا ہونا (۳) مر جانا۔
آخرت (آ۔خ۔رت) [ع۔ا۔مث] وہ عالم جہاں مرنے کے بعد انسان کی روح جائے گی۔ عاقبت۔ پرلوک
آخرت بگاڑنا (ا۔محاورہ) عاقبت خراب کرنا۔ بُرے کام کرنا۔
آخرت بگڑنا۔ (ا۔محاورہ) عاقبت خراب ہونا۔
آخرت بنانا (سنوارنا) (ا۔محاورہ) زندگی میں نیک کام کرنا کہ عاقبت میں جزا ملے۔
آخرت بن جانا۔ مرنے کے بعد کی زندگی سنور جانا۔
آخرت کا بھلا۔ عاقبت کی خیر
آخرت کا سودا۔ (ا۔محاورہ) عاقبت سنوارنے کے کام۔
آخرت کی خیر۔ مرنے کے بعد کی زندگی کا بھلا۔
آخرت کی کمائی (ا۔محاورہ) نیک کام جو مرنے کے بعد فائدہ پہنچائیں۔
آخرش۔ آخر کار۔ انجام کار۔
آخری (آ۔خ۔ری) [ع۔ف۔صف] (۱) آخر سے منسوب (۲) پچھلا۔ (۳) اخیر کا۔ بعد کا۔

آخری اشاعت (ع - ف - مث) آخری مرتبہ شائع ہونا۔ مکرّر۔
آخری بہار (ع - ف - مث) اخیر فصل۔ آخری موسم۔ حُسن یا موسم کا آخری زمانہ
آخری پوشاک۔ کفن۔
آخری چہار شنبہ (ع - ف - ا - مذ) (۱) آخری بُدھ۔ (۲) عربی کے دوسرے مہینے صفر کے آخری بُدھ کو حضرت رسولِ مقبول نے غسل صحت فرمایا تھا۔ اس کی رسم۔
آخری دَم۔ زندگی کا آخری سانس۔ نزع کا عالم۔
آخری دَور (۱) اخیر زمانہ (۲) آخری گشت۔ جامِ شراب کی آخری گردش
آخری دیدار (ع - ف - مذ) وقت نزع کا دیدار۔ جنازہ اٹھتے وقت کا دیدار مُردے کا چہرہ قبر میں رکھنے کے بعد دیکھنا۔
آخری ڈگری (ع - ا - مث) وہ ڈگری جو عدالت سے آخری دفعہ دی جائے۔
آخری زمانہ (ع - ف - ا - مذ) (۱) اخیر وقت۔ بڑھاپے کے دن (۲) قرب قیامت کا زمانہ۔
آخری سواری (ع - ف - ا - مث) سواری پر آخری مرتبہ چڑھنا (۲) جنازہ سے مراد ہے۔
آخری صحبت (ع - ا - مث) آخری ملاقات۔
آخری فہمائش (ع - ف - مث) وہ نوٹس جو آخری دفعہ جاری کیا جائے۔ آخری اطلاع نامہ۔
آخری قیمت (ع - ا - مث) وہ زیادہ سے زیادہ دام جو آخر میں لگیں۔ وہ قیمت جس پر سودا طے ہو جائے۔
آخری معلومہ سکونت۔ وہ جگہ جہاں کسی کا آخری قیام معلوم ہو۔
آخری ملاقات۔ وہ ملاقات جس کے بعد ملنے کا اتفاق نہ ہو۔
آخریں (آ - خِ - ریں) [ف - صف] آخر کا سب سے بعد کا۔
آخریں دَم۔ آخری سانس۔ نزع کا وقت۔ سب سے اخیر وقت۔
آخور (آ - خُور) [ف - ا - مث] (۱) چوپایوں کے گھاس چارے کی جگہ۔ (۲) طویلہ۔ اصطبل (۳) وہ گھاس جو مویشیوں سے بچ رہتی ہے (۴) نکما۔ خراب۔ ناکارہ۔ بے کار (۵) کوڑا کرکٹ۔ ردی۔
آخور سالار۔ طویلہ کا سردار۔ مہتمم پائگاہ۔ اصطبل کا افسر
آخور سنگیں۔ بنجر مقام۔ چٹیل میدان۔
آخور کی بھرتی (ف - ا - مث) بے کام مضامین کی کثرت۔ نکمے اور نالائق آدمی کا جتھا۔ ناکارہ چیزوں کا ڈھیر۔
آخون۔ آخوند (آ - خُون) (آ - خوند) [ف - ا - مذ] اُستاد۔ معلم۔ میاں جی۔
آخون زادہ۔ اُستاد کا بیٹا۔

آ - د

آد [ہ - صف] (۱) اول۔ ابتداء۔ آغاز (۲) سدا۔ ہمیشہ۔
آداب (آ - داب) [اُر - مذ - ج] (۱) ادب کی جمع (۲) مرتبے کا پاس لحاظ (۳) قواعد (۳) تعظیم سے سلام کرنا (۴) تعظیمی الفاظ (۵) تہذیب۔ اخلاق (۶) طنزاً شکریہ ادا کرنے کا انداز۔
آداب بجا لانا (ا - محاورہ) (۱) عجز و انکسار سے سلام کرنا (۲) شکریہ ادا کرنا۔ (۳) رخصت ہونا۔ قائل ہو جانے والے کو طنزاً سلام کرنا۔
آدابِ شاہانہ / شاہی (ع - ف - مذ) (۱) بادشاہوں سے بات چیت کرنے اور درباری حاضری کے طریقے (۲) بادشاہوں کا سلام۔
آدابِ صحبت (ف - ع - ا) محفل کے انداز اور طور طریقے۔
آداب عرض کرنا (ا - محاورہ) (۱) ادب سے سلام کرنا (۲) آداب بجا لانا۔
آداب عرض ہے (ا - محاورہ) (۱) تسلیم عرض ہے (۲) مشکل کام دینے پر تحریریہ اور کسی کے ناکام رہنے پر طنزاً سلام کرتے وقت کہتے ہیں۔
آدابِ فن (ع - ف - مذ) کسی ہنر اور اصول کے قاعدے۔
آداب کرنا (ا - محاورہ) ادب سے سلام کرنا۔
آدابِ محفل (ع - ف - مذ) مجلس کے قاعدے اور طریقے۔
آداب و القاب (ع - ف - مذ) خط کے آغاز میں مکتوب الیہ کے مرتبے کے موافق جو الفاظ اور فقرے لکھے جاتے ہیں۔
آداب و تسلیمات (ع - ف - مذ) نہایت عاجزی سے سلام کرنا کورنش مُجرا۔
آداب ہے (ا - محاورہ) (۱) سلام عرض ہے (۲) رخصت چاہتا ہوں۔
آدرش (س - ا - مذ) آئینہ (۲) اصل نمونہ (۳) اصول (۴) سیرت (۵) معیار (۶) کسی گھرانے کے روایتی اخلاق۔
آدم (آ - دم) [ع - ا - مذ] (۱) آدمی۔ انسان (۲) حضرت آدمؑ جو پہلے انسان تھے۔
آدم آبی۔ ایک چوپایہ جو آدمی سے مشابہ ہوتا ہے اور پانی میں رہتا ہے۔
آدم بے سایہ (ع - ف - لقب) (۱) کنایہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔
آدم ثانی (ع - ف - لقب) حضرت نوحؑ کا لقب۔ کیونکہ طوفان نوحؑ کے بعد دنیا آپ کے ساتھیوں اور آپ کی نسل سے آباد ہوئی۔
آدم خاکی (ع - ف - مذ) (۱) خاک کا پتلا۔ انسان۔ آدمی۔ مٹی کا بنا ہوا۔
آدم خور (ع - ف - صف) آدمی کو کھا جانے والا درندہ یا وحشی لوگ۔
آدم را گندم بہشت نہ سازد (ف - مثل) انسان کو بہشت کے گیہوں موافق نہیں۔ انسان کو اچھا کھانا ہضم نہیں ہوتا۔
آدم زاد، آدمی زاد (ع - ف - مذ) آدمی کی اولاد۔ انسان۔
آدم شناس (ع - ف - صف) اچھے بُرے آدمی کا پہچاننے والا۔
آدم صحرائی (ع - ف - مذ) جنگلی آدمی۔ وحشی آدمی۔
آدم کی اولاد (ا - مذ) انسان۔ نسلِ آدم۔
آدم گری (ع - ف - صف) انسانیت۔ شرافت۔ آدمیّت۔
آدم نہ آدم زاد (ا - مثل) ویرانہ۔ بیابان۔ وہ جگہ جہاں پرند تک آبادی نہ ہو۔
آدمی (آ - د - می) [ف - ا - مذ] (۱) انسان۔ بنی آدم (۲) انسانی اخلاق والا سمجھدار۔ تمیزدار۔ (۳) ملازم۔ نوکر۔ خادم (۴) قاصد (۵) خاوند۔ آشنا۔
آدمی آدمی انتر۔ کوئی ہیرا کوئی کنکر (ا - مثل) سب آدمی ایک جیسے نہیں ہوتے۔ کوئی اچھا ہوتا ہے کوئی بُرا۔
آدمی اپنے مطلب میں اندھا ہوتا ہے۔ (ا - مثل) انسان اپنی غرض حاصل

کرنے کے لیے اچھا بُرا سب کچھ کر گزرتا ہے۔
آدمی اناج کا کیڑا ہے (ا۔ مثل) آدمی کی زندگی کا مدار کھانے پر ہے۔
آدمی بنانا (ا۔ محاورہ) (۱) عدم سے وجود میں لانا (۲) مہذب بنانا۔ شائستہ بنانا۔
آدمی بننا (ا۔ محاورہ) آدمیت سیکھنا۔ شائستہ ہونا۔ آدمی کی شکل وصورت اختیار کرنا۔ وحشت دُور کرنا (۲) حیثیت درست کرنا۔
آدمی پانی کا بلبلا ہے (ا۔ مثل) زندگی عارضی ہے۔ کوئی دم کی زندگی ہے۔
آدمی پر آدمی گرتا ہے (ا۔ محاورہ) بہت بھیڑ ہے۔ مخلوق ٹوٹی پڑتی ہے۔
آدمی پیٹ کا کتا ہے (ا۔ مثل) رزق کے لیے آدمی سب کچھ کرتا ہے۔
آدمی ٹھوکر کھا کر سنبھلتا ہے (ا۔ مقولہ) انسان غلطی کر کے یا نقصان کر کے ہی کچھ تجربہ حاصل کرتا ہے۔
آدمی جانے بسے، سونا جانے کسے (ا۔ مثل) آدمی کے عیب وہنر ساتھ رہنے ہی سے معلوم ہوتے ہیں۔ سونے کا کسنے سے ہی پتہ چلتا ہے۔
آدمی سا کوئی پکھیرو نہیں (ا۔ مثل) آدمی ایک جگہ نہیں رہتا۔ جگہ جگہ پھرتا رہتا ہے۔
آدمی کا شیطان آدمی ہے (ا۔ مثل) آدمی آدمی ہی کی صحبت سے خراب ہوتا ہے۔
آدمی کچھ کھو کر ہی سیکھتا ہے (ا۔ مثل) نقصان اُٹھانے کے بعد ہی آدمی کو عقل آتی ہے۔
آدمی کیا جو آدمی کو نہ پہچانے (ا۔ مثل) جو اچھے بُرے میں تمیز نہ کر سکے اُسے انسان نہیں کہنا چاہیئے۔
آدمی کی دوا آدمی ہے (ا۔ مثل) انسان ہی انسان کے کام آتا ہے۔
آدمی کی قدر مرے پر ہوتی ہے (ا۔ مثل) مرنے کے بعد ہی کسی آدمی کی کمی محسوس ہوتی ہے اور قدر ہوتی ہے۔
آدمی کی کسوٹی معاملہ ہے (ا۔ محاورہ) معاملہ پڑنے سے ہی آدمی کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔
آدمی کے جامے میں آنا (ا۔ محاورہ) شریف بننا۔ اچھا طریقہ اختیار کرنا۔
آدمی نے کچا دودھ پیا ہے (ا۔ مثل) انسان سے ہی خطا ہوتی ہے۔
آدمی ہو یا بے دال کے بودم (ا۔ مثل) بالکل ہی بے وقوف ہو بودم کی دال الگ کریں تو بوم بن جاتا ہے یعنی نرے اُلو ہو۔
آدمی ہو یا جانور (ا۔ مثل) بالکل تمیز نہیں۔ نرے احمق ہو۔
آدمی ہو یا گھن چکر (ا۔ مثل) بہت زیادہ گھومنے پھرنے والے آدمی کو کہتے ہیں۔ (۲) احمق اور بے وقوف آدمی۔
آدمی ہونا (ا۔ محاورہ) انسان ہونا۔ شریف ہونا (۲) معمولی شکل وصورت ہونا۔
آدمِیّت (آ۔ د۔ می۔ یَت) [ف۔ ا۔ مث] (۱) اخلاق۔ مروّت۔ ملنساری سلیقہ (۲) عقل وشعور۔ سمجھ۔ انسانیت۔
آدمیت آنا (ا۔ محاورہ) تمیز اور سلیقہ حاصل ہونا۔ انسانی خوبیاں پیدا ہونا
آدمیت اُٹھ جانا (ا۔ محاورہ) اچھی عادتوں کا ختم ہو جانا۔ انسانیت جاتی رہنا۔ بدتمیز ہو جانا۔ بے عقل ہو جانا۔
آدمیّت اختیار کرنا (ا۔ محاورہ) اچھی عادتیں سیکھنا۔ شریف بن جانا۔
آدمیت سکھانا / **سکھلانا**۔ شائستہ بنانا۔ تہذیب سکھانا۔
آدمیت سیکھنا۔ شعور سیکھنا۔ عقل وتمیز حاصل کرنا۔
آدمیت سے گزر جانا (ا۔ محاورہ) انسانیت کی باتیں چھوڑ دینا۔ شرافت چھوڑ دینا۔ بدتمیزی اختیار کرنا۔
آدمیّت کے جامے میں آنا (ا۔ محاورہ) شریف بن جانا۔ غصّہ کم ہو جانا۔
آدمیت میں لانا (محاورہ) شرافت سکھانا۔ انسان بنانا۔
آدنا (ق۔ مص) شروع کرنا۔ ابتدا کرنا۔ آغاز کرنا۔
آدھ [ہ۔ صف] آدھا کا مخفف۔ نصف۔ دو برابر حصوں میں ایک حصّہ
آدھ سیر آٹا (ا۔ محاورہ) پیٹ بھر کا آٹا۔ رزق۔ روزی۔ گزر اوقات کا ذریعہ
آدھ سیر آٹے سے لگ جانا (ا۔ محاورہ) روزی کمانے لگنا۔
آدھا (آ۔ دھا) [ہ۔ صف] کسی چیز کے دو برابر حصوں میں سے ایک نصف۔
آدھا آپ گھر، آدھا سب گھر (ا۔ مثل) حریص آدمی جو زیادہ حصہ خود رکھ لیتا ہو۔
آدھا آدھا۔ نصف۔ نصف۔ ایک چیز کے دو برابر حصے۔
آدھا آدھا ہونا۔ کڑھنا۔ شرمندہ ہونا
آدھا پاؤ (۱) نصف پاؤ (۲) تھوڑا بہت۔ قدرے۔ کچھ۔ کسی قدر۔
آدھا تیتر، آدھا بٹیر (ا۔ مثل) (۱) ان میل۔ بے جوڑ (۲) بد انتظامی اور بدسلیقگی۔
آدھا رہ جانا (ا۔ محاورہ) بہت دُبلا ہو جانا۔
آدھا ساجھا (ا۔ مذ) برابر کی شرکت۔
آدھا سیسی (ا۔ مذ) آدھے سر کا درد
آدھا کر دینا (ا۔ محاورہ) (۱) بہت کم کر دینا۔ بہت دُبلا کر دینا (۲) شرمندہ کر دینا۔
آدھا نام لینا (ا۔ محاورہ) حقارت یا محبت سے اُدھورا نام لینا۔
آدھا ہو جانا (ا۔ محاورہ) بہت دُبلا ہو جانا۔
آدھے پیٹ۔ نصف خوراک۔ جتنی بھوک ہو اس کا آدھا۔
آدھے دھڑ کا دم نکلنا (ا۔ محاورہ) آدھے بدن کی جان نکلنا۔ بیماری کا کوئی حملہ جس میں آدھا بدن بے کار ہو جائے۔
آدھے قاضی قدوہ، آدھے باوا آدم (ا۔ مثل) کثیر اولاد۔ زیادہ عیالدار۔
آدھے کا ساجھی۔ برابر کا شریک۔
آدھے کا ساجھی برابر کی چوٹ (ا۔ مثل) آدھے حصے کا شریک برابر کی حیثیت رکھتا ہے
آدھے گاؤں دوالی، آدھے گاؤں ہولی (ا۔ مثل) اپنی اپنی الگ رائے ہونا۔ نا اتفاقی۔
آدھے میاں محمدی، آدھے میں سارا گاؤں / **آدھے میاں موج، آدھے میں ساری فوج** (ا۔ مثل) آدھا خود لینا اور باقی آدھا گھر کے سب لوگوں کو دینا۔
آدھار (ق۔ ا۔ مذ) بھروسہ، سہارا۔
آدھار ہونا (ا۔ محاورہ) پیٹ بھرنا۔ کافی ہونا۔
آدھوں آدھ (آ۔ دھوں۔ آدھ) [ہ۔ صف] نصفا نصف۔ برابر کے حصے۔
آدھی (آ۔ دھی) [ہ۔ صف] نصف۔ آدھا کی تانیث۔

آدھی بات ۔ ناتمام بات۔ ادھوری بات۔
آدھی بات نہ اُٹھنا۔ ذرا سی ناگوار بات برداشت نہ ہونا۔
آدھی بات نہ پوچھنا۔ ذرا قدر نہ کرنا۔ دھیان نہ دینا۔ توجہ نہ کرنا۔ بے عزت سمجھنا۔
آدھی بات نہ سُننا۔ بے توجہی برتنا۔ شان کے خلاف ذرا سی بھی بات نہ سننا۔
آدھی چھوڑ ساری کو دھائے آدھی رہے نہ ساری پائے (ا۔ مثل) زیادہ کا لالچ کرنے سے تھوڑی سے بھی ہاتھ دھونے پڑتے ہیں (۲) قناعت نہ کرنے والا تباہ ہو جاتا ہے۔
آدھی دنیا آباد آدھی ویران (ا۔ مثل) ایک چشم آدمی پر پھبتی کے طور پر کہتے ہیں۔
آدھی ڈھولی (ا۔ مث) پانوں کی ایک ڈھولی جس میں دو سو پان ہوتے ہیں۔ اُن میں سے آدھے یعنی سو پان۔
آدھی رات اِدھر آدھی رات اُدھر (ا۔ مثل) آدھی رات کا وقت۔
آدھی رات ڈھلنا ۔ آدھی رات بیت جانا۔
آدھی رات جماہی آئے شام ہی سے منہ پھیلائے (ا۔ مثل) وقت سے پہلے منصوبے سوچنے لگ جانا۔ پیش از مرگ واویلا۔
آدھین (ہ۔ ا۔ مذ) فرماں بردار۔ مطیع۔ عاجز۔ مسکین۔
آدھی باسی (ہ۔ ا۔ مذ) ہندوستان کے قدیم باشندے جنہیں ہندوؤں نے اچھوت بنا رکھا ہے۔
آدیش۔ آدیش (آ۔ دیس، آ۔ دیش) [س۔ ا۔ مذ] حکم ہدایت۔ ارشاد
آدینہ (آ۔ دی۔ نہ) [ف۔ ا۔ مذ] جمعہ۔

آ ۔ ڈ

آڈٹ (Audit) (آ۔ ڈٹ) [انگ۔ ا۔ مذ] محاسبہ کرنا۔ جانچ۔ سرکاری حساب کی تنقیح کرنا۔
آڈٹنا (آ۔ ڈٹ۔ نا) [ہ۔ مص] آموجود ہونا۔ آبیٹھنا۔ آدھمکنا۔
آڈیٹر (Auditor) (آ۔ ڈی۔ ٹر) [انگ۔ ا۔ مذ] محاسب، محتسب حساب کی جانچ پڑتال کرنے والا۔
آڈیٹوریم (Auditorium) [انگ۔ مذ] وہ کمرہ جہاں تقریر کی جاتی ہے۔ اور سامعین کی نشستوں کا انتظام ہوتا ہے اور سامعین تک آواز مناسب انداز میں پہنچانے کا انتظام ہوتا ہے۔

آ ۔ ذ

آذار (آ۔ ذار) [ف۔ ا۔ مذ] چھٹا رومی مہینہ۔ چیت یا مارچ کا مہینہ۔
آذر (آ۔ ذر) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) شمسی سال کا نواں مہینہ پوس یا جنوری کے مطابق (۲) آگ۔
آذر پرست (ف۔ صف) آگ کی پوجا کرنے والا۔ پارسی۔ مجوسی۔
آذر فشاں (ف۔ صف) آگ بکھیرنے والا شعلہ، گرم
آذوقہ ۔ دیکھیے آزقہ۔

آ ۔ ر

آر (ہ۔ ا۔ مث) لوہے کی نوکدار کیل جو کاغذ وغیرہ میں سوراخ کرنے اور چمڑہ سینے کے کام آتی (۲) بچھو، بھڑ یا زنبھی کا ڈنگ (۳) چمڑا چھیدنے کا سوا یا ستاری (۴) کلمات کے آخر میں مصدری اور کبھی فاعلیت کے معنی دیتا ہے۔ پھنکار، سُنار
آر لگانا (ا۔ محاورہ) آر چبھونا۔ سُست آدمی کو اُبھارنا۔
آراء (ع۔ مث) رائے کی جمع۔ مشورے۔ خیالات۔
آرا (ف۔ لاحقہ) آراستن مصدر سے صیغہ امر۔ جو کسی اسم کے ساتھ آکر اسے اسم فاعل بنا دیتا ہے۔ معنی سجانے والا۔ جیسے چمن آرا، جہاں آرا وغیرہ۔
آرا (آ۔ را) [اُر۔ ا۔ مذ] لوہے کا ایک دندانہ دار اوزار جس سے لکڑی چیری جاتی ہے۔
آرا چلانا (۱) آرے سے چیرنا (۲) بہت ظلم کرنا۔ زیادتی کرنا۔
آرا چلنا۔ ظلم ہونا۔ دُکھ پہنچنا۔
آرا کش۔ آرے سے لکڑی چیرنے کا پیشہ کرنے والا۔
آرا کشی کرنا۔ آرا چلانا۔ آرا کشی کا پیشہ کرنا۔
آرے چلانا (۱) آرے سے چیرنا (۲) ظلم کرنا۔
آرے چلنا۔ ظلم ہونا۔ دُکھ پہنچنا۔
آرے سے چیرنا (۱) آرے سے ٹکڑے کرنا۔ (۲) سخت سزا دینا۔
آراستگی (آ۔ راس۔ تَ۔ گی) [ف۔ ا۔ مث] زیبائش۔ سجاوٹ، تکلف، زیب و زینت۔
آراستہ (آ۔ راس۔ تہ) [ف۔ صف] (۱) سجایا ہوا۔ سنوارا ہوا۔ گہنا پہنایا ہوا۔ سنگار کیا ہوا۔ فرش فروش سے درست (۲) تیار۔ آمادہ کیل کانٹے سے لیس۔
آراستہ پیراستہ (ف۔ صف) (۱) سجا سجایا۔ ترشا ترشایا۔ بنا سنورا (۲) مسلح۔ ہتھیار بند۔ لیس۔
آراستہ پیراستہ ہونا (ا۔ محاورہ) سج سجا کر درست ہونا۔ مزین ہونا۔ مسلح ہونا۔ کمر بند ہونا۔
آراستہ کرنا (ا۔ محاورہ) سجانا۔ بنانا۔ سنوارنا۔ سنگارنا۔ سنگار کرنا (۲) ترتیب دینا۔ موقع سے لگانا۔ ٹھیک کرنا۔ درست کرنا۔
آراضی ۔ دیکھیے اراضی۔
آرام (آ۔ رام) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) قرار۔ تسکین۔ ٹھہراؤ۔ اطمینان (۲) چین۔ سکھ۔ راحت۔ آسائش (۳) استراحت۔ نیند۔ سکھ نیند۔ خواب راحت (۴) صحت۔ شفا۔ تندرستی۔ تخفیف مرض۔ افاقہ (۵) فرصت۔ فراغت۔ چھٹی وقفہ (۶) فائدہ۔ نفع۔ حاصل۔ منفعت۔
آرام پانا (مرکب مصدر) چین پانا۔ سکھ پانا۔ خوش ہونا۔ راحت پانا۔ تکلیف

نہ اٹھانا (۲) صحت پانا۔ تندرست ہونا۔ شفا پانا (۳) فرصت پانا۔ فراغت پانا۔

آرام پائی۔ ایک قسم کی جوتی۔

آرام پسند (ف۔ صف) سست۔ کاہل۔

آرام تلخ ہونا (۱۔ محاورہ) عیش میں خلل پڑنا۔

آرام جاں (۱) جان راحت (۲) معشوق۔ محبوب۔ دل آرام۔

آرام چاہنا (۱۔ محاورہ) سکھ ڈھونڈنا۔ راحت تلاش کرنا۔ چین کا طالب ہونا۔

آرام چوکی (ف۔ مث) آرام کرنے کے لیے لکڑی کا چھوٹا تخت۔

آرام چھوڑ دینا (۱۔ محاورہ) راحت سے ہاتھ اٹھانا۔

آرام دینا (۱) آرام پہنچانا۔ سکھ دینا (۲) شفا دینا۔ چنگا کرنا۔ تندرست کرنا۔ صحت بخشنا۔

آرام رساں (ف۔ صف) چین دینے والا۔ آسائش پہنچانے والا۔

آرام روح۔ روح کے لیے باعث آرام۔ معشوق۔ اولاد۔

آرام سے پاؤں پھیلانا (۱۔ محاورہ) (۱) چین سے سونا۔ سکھ کی نیند سونا۔ (۲) بے فکر ہونا۔ بے غم ہونا۔ بے فکری سے بسر کرنا۔

آرام سے گذرنا (۱۔ محاورہ) چین سے بسر ہونا۔ فراغت سے گزرنا۔

آرام طلب (ف۔ صف) (۱) آرام چاہنے والا (۲) کاہل۔ سست

آرام کرسی (ف۔ ا۔ مث) ایک قسم کی بڑی تکیہ دار کرسی۔

آرام کرنا (۱) ٹھہرنا۔ قرار پانا (۲) چپ رہنا۔ خاموش رہنا (۳) سستانا۔ دم لینا (۴) سونا۔ لیٹنا۔ استراحت کرنا (۴) چین کرنا۔

آرام گاہ (ف۔ ا۔ مث) آرام کرنے کی جگہ۔ سونے کی جگہ۔ خواب گاہ۔

آرام لینا (۱۔ محاورہ) ٹھہرنا۔ سکون حاصل کرنا۔

آرام میں ہیں (۱۔ مقولہ) (۱) سوتے ہیں (۲) سکھ کرتے ہیں

آرام ہو جانا (۱) سکھ ہو جانا۔ چین ہونا (۲) صحت پانا۔ شفا پانا۔ تکلیف کا دکھ ہونا۔

آرائش (آ۔ را۔ اِش) [ف۔ ا۔ مث] (۱) زیبائش۔ آراستگی۔ زیب و زینت سجاوٹ۔ بناؤ سنگار (۲) درستی مکان و فرش (۳) کاغذ کی پھولدار ٹٹیاں۔ پھول۔ ابرق کنول جھاڑ فانوس وغیرہ۔ جو مالدار بارات کے ساتھ لے جاتے ہیں۔

آرائش پسند (ف۔ صف) (۱) بناؤ سنگار کا شوقین (۲) زیب و زینت کا دلدادہ۔

آرائش کرنا (۱۔ محاورہ) سجانا۔ آراستہ کرنا۔

آرائش محفل (ف۔ ا۔ مث) مجلس کی سجاوٹ (۲) اردو کی مشہور کتاب جس میں حاتم طائی کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔

آرائندہ (آ۔ را۔ اِن۔ دَہ) [ف۔ صف] سجانے والا۔

آر پار (آر۔ پار) [ہ۔ صف] یہ کنارا اور وہ کنارا۔ یہ سرا اور وہ سرا۔ دونوں رخ۔

آرپن (ہ۔ ا۔ مذ) صدقہ۔ بھینٹ۔ نذر۔ قربانی۔ خیرات۔

آرتھوگرافی (Arthrography) آر۔ تھو۔ گ۔ را۔ فی) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) علم حروف میں گرامر کا وہ حصہ جو الفاظ کا تلفظ بتلائے (۲) عمارت کا ایستادہ نقشہ۔

آرتی (آر۔ تی) [س۔ ا۔ مث] پوجا کی ایک قسم جس میں دیوتاؤں کے سامنے پنچ مکھیا دیا پھرایا جاتا ہے۔

آرٹ (Art) (انگ۔ ا۔ مذ) (۱) ہنر، فن (۲) صفائی (۳) سلیقہ۔ ڈھب۔ (۴) عیاری۔ مکاری۔ حکمت عملی (۵) شاعری۔ مصوری۔

آرٹسٹ (Artist) (آر۔ ٹسٹ) [انگ۔ ا۔ مذ] صناع۔ مصور۔ تصویریں بنانے والا۔ کاری گر۔ فن کار۔ نقاش۔

آرٹیکل (Article) (آر۔ ٹی۔ کل) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) مضمون (۲) قانون کی دفعہ۔ (۳) شرط (۴) دفعہ عائد کرنا (۵) پابند بنانا۔

آرٹیکل آف وار (Articles of War) وہ مجموعۂ قوانین جو افواج کے انتظام اور سزاؤں وغیرہ سے متعلق ہو۔ ضابطۂ جنگ۔ آئین لشکری۔

آرچ بشپ (Archbishop) (آرچ۔ ب۔ شپ) [انگ۔ ا۔ مذ] لاٹ پادری۔ پادریوں کا اعلیٰ افسر۔

آرد (آ۔ رَد) [ف۔ ا۔ مذ] آٹا۔ چون۔ پسان۔

آرڈر (Order) (آر۔ ڈر) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) حکم۔ ارشاد۔ فرمان فرمائش۔ (۲) تمغہ (۳) طرز (۴) درجہ (۵) صنف (۶) آداب۔ ضابطہ (۷) امن و امان۔ (۸) ہنڈی (۹) پاس۔ داخلہ۔

آرڈر بک Order Book حکم لکھنے کی کتاب (۲) وہ کتاب جس میں خریدار وہ چیزیں تحریر کر دے جو وہ مول لینا چاہتا ہے۔

آرڈر (دینا) کرنا۔ کسی چیز کے خریدنے کی فرمائش کرنا۔

آرڈر لینا (۱) کسی چیز کے خریدنے کی فرمائش لینا۔ حکم حاصل کرنا۔

آرڈنری (Ordinary) (انگ) معمولی۔ سرسری۔ عام۔

آرڈی نینس (Ordinance) (آر۔ ڈی۔ نینس) [انگ۔ ا۔ مذ] وہ ضابطہ جو حکومت فوری ضرورت کے پیش نظر وقتی طور پر ملک میں نافذ کر دیتی ہے

آرزو (آر۔ زو) [ف۔ ا۔ مث] (۱) خواہش۔ تمنا۔ چاہ (۲) مراد۔ مقصد۔ مطلب۔ جمع۔ آرزوہا۔

آرزو بر آنا (۱۔ محاورہ) مراد پوری ہونا۔ امید حاصل ہونا۔

آرزو ٹپکنا (۱۔ محاورہ) دلی خواہش کا نہ چھپنا۔ تمنا کے آثار نظر آنا۔

آرزو خاک میں مل جانا (۱۔ محاورہ) مایوس ہو جانا۔ ناکام ہو جانا۔ خواہش پوری نہ ہونا۔

آرزو عیب نہیں (۱۔ مقولہ) کسی چیز کی خواہش کرنے میں برائی نہیں۔

آرزو کا خون ہونا (۱۔ محاورہ) خواہش کا پورا نہ ہونا۔

آرزو کرنا (۱۔ مص) خواہش کرنا۔ منت اور التجا کرنا۔

آرزو گاہ (ف۔ ا۔ مث) امید پوری ہونے کی جگہ (۲) دنیا۔

آرزو گور میں لے جانا (۱۔ محاورہ) زندگی میں تمنا پوری نہ ہونا۔

آرزو مٹانا (۱۔ محاورہ) امید کے خلاف کرنا۔ شوق کو خاک میں ملانا۔

آرزو مر جانا (۱۔ محاورہ) خواہش ختم ہو جانا۔ امید مٹ جانا۔

آرزو مند۔ خواہش مند۔ شائق۔ مشتاق۔

آرزو مند ہونا (۱۔ محاورہ) خواہش مند ہونا۔ ملتجی ہونا۔

آرزو مندی (ف۔ ا۔ مث) امیدواری۔ خواہش۔

آرزو نکلنا (۱۔ محاورہ) مراد پوری ہونا۔ مطلب بر آنا۔ خواہش پوری ہونا۔

آرزوئے خام۔ وہ آرزو جس کا بر آنا ممکن نہ ہو۔ خیال خام۔

آرسی (آر۔ سی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) آئینہ (۲) ایک زیور جو عورتیں ہاتھ کے

انگوٹھے میں پہنتی ہیں۔ اس میں شیشہ جڑا ہوتا ہے۔

آرسی تو دیکھو (ا۔ محاورہ) اپنی اصل تو ذرا دیکھو۔

آرسی ٹوٹ گئی (ا۔ محاورہ) بدصورت عورت جب حسن کا دعویٰ کرے تو اس موقع پر اسے اپنی اصلیت سمجھانے کے لیے بولتے ہیں۔ یعنی ذرا شکل تو دیکھو۔

آرسی مصحف دکھانا (ا۔ محاورہ) عقد کے بعد دولہا اور دلہن کو آئینہ اور قرآن دکھانے کی رسم دولہا دلہن کو ایک دوسرے کا منہ دکھانا۔

آرکیالوجی (Archaealogy) (آر۔کِ۔یا۔لو۔جی) [انگ۔ا۔مث] علم آثار قدیمہ۔ قدیم عمارتوں کا علم۔

آرکیالوجیکل ڈیپارٹمنٹ (Archaeological Department) محکمہ آثار قدیمہ۔

آرکیسٹرا (Orchestra) (آر۔کیس۔ٹ۔را) [انگ۔ا۔مذ] سازندوں کا طائفہ۔

آرگن (Organ) (آر۔گن) [انگ۔ا۔مذ] (۱) ارگن باجا (۲) آلہ۔ اوزار (۳) واسطہ۔ رابطہ۔ ترجمان۔

آرمیڈا (Armada) (آر۔مے۔ڈا) [انگ۔ا۔مذ] جنگی جہازوں کا بیڑا جو ۱۵۸۸ء میں فلپ دوم شاہ ہسپانیہ نے انگلستان پر حملہ کرنے کے لیے روانہ کیا تھا۔

آرندہ (آ۔رن۔دَہ) [ف۔صف] لانے والا۔ جمع۔ ارندگان۔

آرنبھ۔ آرمبھ (س۔ا۔مذ) تمہید۔ دیباچہ۔ مقدمہ۔ آغاز۔ شروع۔

آرنبھ کرنا۔ شروع کرنا۔ آغاز کرنا۔ ابتدا کرنا۔

آروغ (آ۔روغ) [ف۔ا۔مث] ڈکار

آرہنا (آ۔رہ۔نا) [اُر۔مص] (۱) آپہنچنا۔ چلے آنا (۲) گر پڑنا (۳) آبسنا۔ آباد ہونا۔

آری (آ۔ری) [ہ۔ا۔مث] (۱) لکڑی چیرنے کا ایک اوزار۔

آرے (آ۔رے) [ف] کلمۂ ایجاب۔ بے شک۔ ہاں۔

آرے بلے کرنا (ا۔ محاورہ) ہاں ہاں کرنا۔ ٹالنا۔ ٹالے بالے کرنا۔

آرے چلنا (ا۔ محاورہ) جان پر بننا۔ مصیبت اٹھانا۔

آریہ (آر۔یہ) [س۔ا۔مث] (۱) بزرگ۔ معزز (۲) قدیم قوم جس کی نسل کے لوگ پاکستان، ہندوستان، ایران اور یورپ میں آباد ہیں (۳) کاشت کار۔ کھیتی کرنے والا۔ ڈھور چرانے والا (۴) آرین قوم کی زبان۔

آریہ سماج (ہ۔ا۔مث) (۱) آریہ مذہب یا آریہ لوگوں کے اعتقاد طریق پر چلنے والی ہندو جماعت (۲) پنڈت دیانند سرسوتی کی پیرو جماعت۔

آریہ ورت۔ آریوں کے رہنے کی جگہ۔ دریائے جمنا اور گنگا کا وسطی علاقہ

آ ۔ ڑ

آڑ [ہ۔ا۔مث] (۱) اوٹ۔ بچاؤ۔ پناہ (۲) مددگار۔ ضامن (۳) ٹیکن۔ سہارا (۴) اٹکاؤ۔ باڑھ (۵) بندی۔ ممانعت۔ مناہی۔ روک۔

آڑبند۔ آڑبندن۔ ایک کپڑا جو دھوتی کی طرح پیٹ کر آگا پیچھا ڈھکنے کو باندھتے ہیں۔ ایک قسم کا لنگوٹ کاچھا۔ لنگر۔

آڑ باندھنا (ا۔ محاورہ) اوٹ کرنا۔ پردہ ڈالنا۔

آڑ پکڑنا (ا۔ محاورہ) اوٹ میں آنا۔ سہارا لینا۔ پناہ لینا۔ بہانا کرنا۔

آڑ توڑنا (ا۔ محاورہ) پردہ اٹھا دینا۔ حجاب توڑنا۔

آڑ ڈھونڈنا (ا۔ محاورہ) پناہ چاہنا۔ بچاؤ تلاش کرنا۔

آڑ کرنا (ا۔ محاورہ) پردہ کرنا۔

آڑ لینا (ا۔ محاورہ) پناہ لینا۔

آڑ میں آجانا (ا۔ محاورہ) اوٹ میں آجانا۔

آڑ میں آنا (ا۔ محاورہ) مداخلت کرنا۔ درمیان میں آنا۔ بیچ میں پڑنا۔ سدِ راہ ہونا۔ راستہ میں آنا۔

آڑ ہونا (ا۔ محاورہ) حجاب ہونا۔ اوٹ ہونا۔ پردہ ہونا۔

آڑے (آجانا) آنا (ا۔ محاورہ) درمیان میں آنا۔ بیچ میں پڑنا۔ حائل ہونا۔ (۲) پشت پناہ ہونا۔ کام آنا۔ حمایت لینا۔ مددگار ہونا۔

آڑے ہاتھوں لینا (ا۔ محاورہ) لتاڑنا۔ قائل و معقول کرنا۔ برا بھلا کہنا۔

آڑا (آ۔ڑا) [ہ۔صف] (۱) ترچھا۔ ٹیڑھا۔ کج۔ اریب وار (۲) ایک دھاری دار کپڑا۔

آڑا اتارنا (ا۔ محاورہ) (۱) کپڑے کو ترچھا پھاڑنا (۲) زوردار پتنگ کو ہوا کے رخ سے بچا کر اتارنا۔

آڑا پاجامہ (ا۔مذ) ایک قسم کا چوڑی دار پاجامہ۔

آڑا ترچھا (ا۔مذ) ٹیڑھا بانکا۔

آڑا ترچھا ہونا (ا۔ محاورہ) (۱) ٹیڑھا بانکا ہونا (۲) ترش رو ہونا۔ بگڑنا۔ ناراض ہونا خفا ہونا۔

آڑا چوتالا۔ موسیقی میں ایک تال۔

آڑا گوڑی۔ کشتی کا ایک پیچ۔ حریف کی ٹانگ میں اپنی ٹانگ اڑا کر اس کا پاؤں زمین سے اکھاڑ دینا۔ ٹنگڑی مار کر گرا دینا۔

آڑا ہونا (۱) ٹیڑھا ہونا۔ ترچھا ہونا (۲) پیٹھ پھیرنا۔ چہرہ موڑنا۔ اوندھا ہونا۔ چوتڑ سامنے کرنا۔

آڑو (آ۔ڑو) [ہ۔ا۔مذ] ایک مشہور پھل۔ شفتالو۔

آڑھت (آ۔ڑھت) [ہ۔ا۔مث] (۱) دکان یا کوٹھی جہاں سوداگروں کا مال کمیشن سے کر بیچا جاتا ہے (۲) دلالی۔ دستوری۔ ایجنسی۔ کمیشن۔ دلالی پر فروخت۔

آڑھتی۔ آڑھتیا (آڑھ۔تی) (آڑھ۔ت۔یا) [ہ۔ا۔مذ] آڑھت کی دکان رکھنے والا۔ کمیشن پر لوگوں اور بیوپاریوں کا مال بیچنے والا۔ تھوک فروش۔

آڑی (آ۔ڑی) [ہ۔ا۔مث] (۱) حمایتی۔ مددگار (۲) ٹیڑھی۔ کج۔ ترچھی۔ (۲) جب لڑکے دو جماعتیں بن کر کھیلتے ہیں تو ہر جماعت کا ایک سردار ہوتا ہے۔ باقی اس کے آڑی کہلاتے ہیں۔

آڑی بیل (ہ۔ا۔مث) ترچھی بیل جو عورتیں اپنے کپڑوں میں لگاتی یا کاڑھتی ہیں۔

آڑی ترچھی سنانا (ا۔ محاورہ) برا بھلا کہنا۔

آڑی ترچھی سننا (ا۔ محاورہ) برا بھلا سننا۔

آڑی کرنا (ا۔ محاورہ) (۱) زرکوبی کی اصطلاح میں طولاً ورق کوٹ کر عرضاً کوٹنا (۲) کھیل میں دوست بنانا۔
آڑی گوٹ۔ ترچھی تراش کی گوٹ۔
آڑی ہیکل (ا۔مث) ایک زیور کا نام جو گلے میں بدھی کی طرح پہنا جاتا ہے۔

آ۔ز

آز (ف۔ا۔مث) حرص۔ طمع۔ لالچ۔
آزاد (آ۔زاد) [ف۔صف] (۱) بری۔ رُستگار (۲) خود مختار۔ فارغ (۳) بےغم بے قید۔ جو کسی کا پابند نہ ہو۔ غلام کی ضد۔ جمع: آزادگان (۴) سَرو کی ایک قسم۔ سروِ آزاد (۵) مولانا محمد حسین مصنف آبحیات اور مولانا ابو الکلام کا تخلص۔
آزاد رَو۔ آزادہ رَو (۱) آزاد طبیعت والا (۲) وہ شخص جو کسی بات کا پابند نہ ہو۔ خود مختار۔ بے تعصب (۳) فقیر (۴) نڈر۔ بے خوف۔
آزاد طبع (۱) وہ شخص جس کی طبیعت میں آزادی ہو۔ (۲) بے خوف طبیعت رکھنے والا۔ صاف گو۔
آزاد کا سونٹا (ا۔مذ) آزاد فقیر کا ڈنڈا (۲) منہ پھٹ۔ اکھڑ۔ بے باک۔
آزاد کا قشقہ (ا۔مذ) ماتھے پر آزاد فقیر ہونے کی نشانی۔ آزاد فقیر ماتھے پر الف بنا لیتے ہیں۔
آزاد کرنا (ا۔محاورہ) (۱) رہا کرنا۔ چھٹکارا دینا۔ خلاصی دینا (۲) نوکری سے جواب دینا۔ موقوف کرنا۔ رخصت کرنا۔ نکال دینا۔
آزاد لوگ (ا۔مذ) آزاد فقیروں کا گروہ (۲) کسی قید کی پابندی نہ کرنے والے۔
آزاد مرد (ف۔ا۔مذ) نڈر۔ بے خوف۔ کھرا اور صاف گو آدمی۔
آزاد منش (ف۔ا۔مذ) وہ شخص جو کسی بات کا پابند نہ ہو۔ وہ شخص جو کسی سے لاگ لپیٹ نہ رکھے۔ صاف گو۔
آزاد نامہ (ف۔مذ) وہ نوشتہ یا دستاویز جو غلام کی آزادی کے لیے لکھی جائے۔
آزاد ہونا (ا۔محاورہ) (۱) چھوٹنا۔ رہا ہونا۔ بری ہونا (۲) خود مختار ہونا (۳) بے پروا ہونا۔ بے شرم ہونا۔ بے ادب ہونا۔
آزادانہ (آ۔زا۔دا۔نہ) [ف۔صف] (۱) آزاد کی طرح (۲) آزادی کے ساتھ۔ کسی روک ٹوک کے بغیر۔ بے باکانہ۔
آزادانہ رائے۔ وہ رائے جس میں کسی کی طرف داری یا دباؤ نہ ہو۔ بے تعصب رائے۔
آزادانہ وضع (۱) آزاد فقیروں کا طور طریق (۲) اوباشوں کی وضع۔
آزادگی (آ۔زاد۔گی) [ف۔ا۔مث] آزادی۔ رہائی۔
آزادہ (آ۔زا۔دہ) [ف۔صف] آزاد۔ قید سے چھوٹا ہوا۔
آزادہ مزاجی۔ طبیعت کی سادگی۔ بے تکلفی۔ بے پروائی۔
آزادی (آ۔زا۔دی) [ف۔ا۔مث] (۱) رہائی۔ چھٹکارا (۲) خود مختاری۔ بااختیاری۔ بے پروائی۔
آزادی کا (خط) کاغذ (ا۔مذ) رہائی کا پروانہ۔
آزار (آ۔زار) [ف۔ا۔مذ] (۱) بیماری۔ دکھ۔ مرض (۲) تکلیف۔ سختی بپتا۔ جنجال۔ بکھیڑا۔
آزار اُٹھانا (ا۔محاورہ) صدمہ برداشت کرنا۔ درد دُکھ جھیلنا۔
آزار پہنچانا (ا۔محاورہ) دُکھ دینا۔ تکلیف پہنچانا۔ ستانا۔
آزار پہنچنا (ا۔محاورہ) تکلیف پہنچنا۔ ستایا جانا۔
آزار پھیلنا (ا۔محاورہ) کسی بیماری کا بڑھنا۔
آزار پیدا ہونا (ا۔محاورہ) روگ لگنا۔
آزار دینا (ا۔محاورہ) دکھ دینا۔ تکلیف دینا۔
آزار لگنا (ا۔محاورہ) بیماری لگنا۔ عذاب لگنا۔ جنجال لگنا۔
آزر (آ۔زر) [ع۔ا۔مذ] حضرت ابراہیمؑ کے چچا کا نام جو بت پرست اور بُت تراش تھے۔
آزُردگی (آ۔زُر۔دَ۔گی) [ف۔ا۔مث] (۱) خفگی۔ ناخوشی۔ ناراضگی (۲) بگاڑ۔ رنجش۔ ملال (۳) اُداسی۔ غمگینی۔
آزُردہ (آ۔زُر۔دہ) [ف۔صف] (۱) ناراض۔ ناخوش۔ خفا۔ رنجیدہ جمع: آزردگان۔
آزردہ خاطر (ف۔ا۔مذ) آزردہ دل۔ اُداس۔ غمگین۔ خفا۔ رنجیدہ۔
آزردہ کرنا (ا۔محاورہ) رنجیدہ کرنا۔ خفا کرنا۔ ناراض کرنا۔ دل دُکھانا۔
آزردہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ناخوش ہونا۔ رنجیدہ ہونا۔ خفا ہونا (۲) مایوس ہونا۔
آزرم (آ۔زرم) [ف۔ا۔مث] شرم و حیا۔ نرمی۔
آزقہ۔ آزوقہ (آ۔ز۔قہ) (آ۔زو۔قہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) تھوڑی سی غذا (۲) کم تنخواہ (۳) پرند کا چوگا۔
آزما (آز۔ما) [ف۔صف] امتحان لینے والا۔ تجربہ کرنے والا۔ جمع۔ آزمایاں۔
آزما لینا (ا۔محاورہ) جانچ لینا۔ امتحان کر لینا۔ خوب دیکھ بھال لینا۔
آزمانا (آز۔ما۔نا) [اُر۔مص] جانچنا۔ امتحان کرنا۔ پرکھنا۔
آزمائش (آز۔ما۔اِش) [ف۔ا۔مث] جانچ پڑتال۔ امتحان۔ تجربہ۔
آزمائش کرنا۔ آزمانا۔ پرکھنا۔ جانچنا۔
آزمائشی (آز۔ما۔اشی) [ف۔صف] امتحانی۔
آزمودہ (آز۔مو۔دہ) [ف۔صف] (۱) مجرب۔ دیکھا بھالا۔ جانچا ہوا۔ آزمایا ہوا۔ تجربہ کیا ہوا۔ امتحان کیا ہوا۔ پرکھا ہوا (۲) عندیہ۔ منشا۔
آزمودہ را آزمودن جہل است (ف۔مثل) آزمائے ہوئے کو آزمانا غلطی ہے۔
آزمودہ کار (ف۔صف) تجربہ کار۔ ہوشیار۔ ہنرمند۔ پختہ کار۔ خرانٹ (۳) عقلمند۔ چالاک۔ مستعد۔
آزمودہ لینا (۱) عندیہ یا منشا دریافت کرنا۔ ٹوہ لینا۔ بھید لینا (۲) امتحان لینا۔ جانچنا۔
آزد بازو [ق] آس پاس۔ اِدھر اُدھر۔

آ۔س

آس [ہ۔ا۔مث] (۱) آشا۔ اُمید (۲) خواہش۔ آرزو۔ آسرا۔ بھروسہ۔ سہارا۔
آس اولاد (ہ۔ا۔مث) بال بچے۔ بیٹا بیٹی۔
آس اولاد والی۔ صاحب اولاد عورت۔
آس باندھنا (ا۔محاورہ) اُمید کرنا۔ آسرا لگانا۔
آس بندھنا (ا۔محاورہ) اُمید بندھنا۔ توقع ہونا۔
آس بیگانی جو تکے وہ جیوت ہی مر جائے۔ (ا۔مثل) پرائے بھروسہ پر زندہ رہنے سے مر جانا بہتر ہے۔
آس بی بی کی ٹکیاں۔ وہ میٹھی ٹکیاں جن پر حضرت عائشہؓ کی نیاز دلوائی جاتی ہے۔
آس پُجنا (ا۔محاورہ) امید بر آنا۔ مراد حاصل ہونا۔
آس پوری ہونا (ا۔محاورہ) امید پوری ہو جانا۔ کام بن جانا۔
آس تجنا (ا۔محاورہ) اُمید چھوڑ دینا۔ آرزو سے ہاتھ دھو لینا۔
آس تکنا (ا۔محاورہ) (۱) انتظار کرنا۔ امیدوار ہونا (۲) راہ دیکھنا۔
آس توڑنا (ا۔محاورہ) نا امید کرنا۔ مایوس کرنا۔
آس ٹوٹنا (ا۔محاورہ) نا امید ہونا۔ مایوس ہونا۔
آس چھوٹنا (ا۔محاورہ) نا امید ہونا۔ مایوس ہونا۔
آس چھوڑنا (ا۔محاورہ) مایوس ہونا۔ امید سے ہاتھ اُٹھانا۔ ہاتھ دھو بیٹھنا۔
آس دینا (ا۔محاورہ) امید بندھوانا۔ ڈھارس بندھوانا۔
آس (رکھنا) کرنا (ا۔محاورہ) بھروسہ رکھنا۔ امید رکھنا۔
آس لگانا (ا۔محاورہ) اُمید باندھنا۔
آس مراد (ا۔مث) (۱) آل اولاد (۲) دھن دولت۔
آس مراد والی (ا۔مث) (۱) آل اولاد والی (۲) دھن دولت والی (۳) صاحبِ نصیب عورت۔
آس ہونا (ا۔محاورہ) (۱) امید ہونا۔ بھروسہ ہونا۔ اطمینان ہونا (۲) حمل ہونا۔
آسا (آ۔سا) [ہ۔ا۔مث] (۱) امید۔ بھروسہ۔ (۲) امیدوار۔
آسا جیے نِرا سا مرے (ا۔مثل) انسان امید کے سہارے جیتا ہے اور مایوسی سے مر جاتا ہے۔
آسا (آ۔سا) [ف] مانند۔ مثل۔
آسا (ہ۔مذ) ایک راگ جو صبح کے وقت گایا جاتا ہے۔
آسان (آ۔سان) [ف۔صف] سہل۔ سہج۔
آسان (کر دینا) کرنا (ا۔محاورہ) سہل کر دینا۔ مشکل دور کر دینا۔
آسان ہونا۔ سہل ہونا۔ سہج ہونا۔ مشکل رفع ہونا۔
آسانی (آ۔سا۔نی) [ف۔ا۔مث] (۱) سہولت۔ سہج پن۔ بلا دقت۔ (۲) آرام۔ آسائش۔ راحت۔ جمع۔ آسانیاں۔
آسائش (آ۔سا۔اِش) [ف۔ا۔مث] راحت۔ آرام۔ سکھ چین۔ جمع۔ آسائشیں۔

آس پاس (آس۔پاس) [ہ] (۱) اِرد گرد۔ قرب و جوار۔ پاس پڑوس (۲) گرد و پیش۔ اغل بغل۔
آس پاس برسے، دِلّی پڑی ترسے (ا۔مثل) اغیار فائدہ اٹھائیں اور حقدار محروم رہیں۔
آس پاس پھرنا۔ چو گرد پھرنا۔ طواف کرنا۔ صدقہ ہونا۔
آس پاس ہونا۔ ارد گرد ہونا۔ نزدیک ہونا۔
آستا (ہ۔ا۔مذ) آسرا۔
آستان۔ آستانہ (آس۔تان، آس۔تا۔نہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) چوکھٹ ڈیوڑھی۔ دروازہ (۲) بزرگوں کے مزار۔ روضہ کا دروازہ۔
آستان بوس (۱) چوکھٹ چومنے والا (۲) معتقد۔ عقیدتمند۔ خادم۔
آستاں بوسی (۱) چوکھٹ چومنا (۲) غلامی۔ خدمت گاری (۳) کسی بزرگ سے نیاز حاصل کرنا۔
آستائی (آس۔تا۔ای) [ہ۔ا۔مث] (۱) کسی گیت کا ابتدائی ٹکڑا۔ (۲) خیال کو بھی آستائی کہتے ہیں۔
آستین (آس۔تین) [ف۔ا۔مث] شیروانی کوٹ۔ کرُتے یا قمیص وغیرہ کی باہنہ۔
آستین چڑھانا (ا۔محاورہ) آستین اوپر کھینچنا (۲) کام کے لیے مستعد ہونا۔ (۳) لڑنے مرنے کو تیار ہونا (۴) ذبح کرنے پر آمادہ ہونا۔
آستین کا سانپ (ا۔مذ) چھپا ہُوا دشمن۔ دوستی کے پردے میں دشمنی کرنے والا۔
آستین میں سانپ پالنا (ا۔مثل) دشمن کی پرورش کرنا۔ اپنے بدخواہ کو اپنے پاس رکھنا۔
آسرا (آس۔را) [ہ۔ا۔مذ] (۱) سہارا۔ بھروسہ۔ آس۔ اُمید (۲) وسیلہ۔ توقع۔
آسرا پکڑنا (ا۔محاورہ) سہارا لینا۔ بھروسہ کرنا۔ اُمید کرنا۔
آسرا تکنا (ا۔محاورہ) (۱) سہارا ڈھونڈنا۔ پناہ چاہنا
آسرا ٹوٹنا (ا۔محاورہ) امید ختم ہونا۔ سہارا نہ رہنا۔
آسرا دینا (ا۔محاورہ) سہارا دینا۔ اُمید دلانا۔
آسرا ڈھونڈنا (ا۔محاورہ) سہارا تلاش کرنا۔
آسرا کرنا (ا۔محاورہ) اُمید کرنا۔ توقع کرنا۔
آسرا لگانا (ا۔محاورہ) اُمید باندھنا۔
آسرا لینا (ا۔محاورہ) پناہ لینا۔ حمایت چاہنا۔ مدد ڈھونڈنا۔
آسرا ہونا (ا۔محاورہ) اُمید ہونا۔ بھروسہ ہونا۔ سہارا ہونا۔
آسمان (آس۔مان) [ف۔ا۔مذ] (۱) چکی کی مانند (۲) فلک۔ چرخ۔ گردوں۔ آکاش۔ پرانے زمانے میں زمین کو ساکن اور آسمان کو متحرک مانتے تھے۔ اس لیے آسمان نام ہو گیا۔ جیسے چکی کے اوپر کا پاٹ گھومتا ہے۔ نیچے کا ساکن ہوتا ہے۔
آسمان سر پر اُٹھانا (ا۔محاورہ) (۱) اترانا۔ غرور کرنا۔ شیخی مارنا (۲) بلند پروازی کرنا۔
آسمان پر تھوکنا (ا۔محاورہ) ایسی حرکت کرنا جس سے اپنی ہی ذلت ظاہر ہو۔ بے ہودہ اور بے فائدہ کام کرنا۔ (۲) بڑوں کا منہ چڑانا۔

آسمان پرچڑھاکے اُتارنا (ا۔مثل) عزت بڑھاکے گھٹانا۔
آسمان پرچڑھانا (ا۔محاورہ) سربلند کرنا۔مرتبہ بخشنا (۲) حد سے زیادہ تعریف وتوصیف کرنا (۳) خوشامد کرنا۔ چاپلوسی کرنا۔
آسمان پردماغ کھینچنا (ا۔محاورہ) غرور کرنا۔اپنے کو بہت بڑا سمجھنا۔
آسمان پرقدم رکھنا (ا۔محاورہ) دُور کی لینا۔شیخی مارنا (۲) غرور کرنا۔
آسمان پرہونا (ا۔محاورہ) بلند مرتبہ ہونا (۲) خود پسند ہونا۔مغرور ہونا۔
آسمان پھٹ پڑنا (ا۔محاورہ) قہر الٰہی نازل ہونا۔سخت مصیبت پڑنا۔
آسمان تھرّانا (ا۔محاورہ) شدید ظلم ہونا (۲) واقعہ عظیم ہونا۔
آسمان ٹل جانا (ا۔محاورہ) (ا) آسمان کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔مراد امر محال ہے (۲) ناممکن انقلاب ہوجانا۔
آسمان ٹوٹ پڑنا (ٹوٹنا) (ا۔محاورہ) (ا) آسمان گر پڑنا (۲) سخت آفت آنا۔ سخت مصیبت پڑنا۔غضب الٰہی نازل ہونا۔
آسمان جاہ (ف۔صف) (ا) آسمان کی طرح بلندی والا۔آسمان کی اونچائی والا۔ (۲) بہت عزت والا۔بڑے رتبے والا۔
آسمان جھانکنا (ا۔محاورہ) (ا) آسمان دیکھنا (۲) اُڑنے کا ارادہ کرنا (۳) مرغ کا مستی میں تیار ہونا۔
آسمان دیکھنا (ا۔محاورہ) (ا) ناامیدی کے عالم میں نظر بخدا ہونا۔مجبوری کی حالت میں آسمان کی طرف نظر اُٹھانا (۲) متلی کی حالت میں عورتیں اوپر دیکھنے کو کہتی ہیں تاکہ طبیعت دوسری طرف متوجہ ہوجائے۔
آسمان زمین ایک (کردینا) کرڈالنا (ا۔مثل) (ا) ہل چل ڈال دینا۔ہلڑ مچادینا (۲) بے حد کوشش کرنا۔بہت دوڑ دھوپ کرنا۔
آسمان زمین ایک ہونا (ا۔محاورہ) بڑا تغیر ہونا۔زمانہ الٹ پلٹ ہوجانا۔ سخت مصیبت پڑنا
آسمان زمین کافرق (ا۔محاورہ) بہت بڑا فرق۔
آسمان زمین کے قلابے ملانا (ا۔محاورہ) (ا) انتہا درجے کی کوشش کرنا۔ (۲) بہت جھوٹ بولنا۔گپ مارنا۔
آسمان زمین شق کیوں نہیں ہوجاتے (ا۔روزمرہ) قیامت کیوں نہیں آجاتی۔جب کوئی بُرا کام کرے تو اس وقت کہتے ہیں۔
آسمان زمین میں دھوم پڑنا (ا۔محاورہ) عام شہرت ہونا۔دنیا بھر میں مشہور ہونا۔
زمین آسمان میں سناٹا چھاجانا۔ہوجانا۔ (ا۔محاورہ) ہر طرف خاموشی چھاجانا۔ ہمہ تن گوش ہوجانا۔
آسمان زمین ہلادینا (ا۔محاورہ) ہل چل ڈال دینا۔طُوفان برپا کردینا۔
آسمان سرپراُٹھانا (ا۔محاورہ) بہت غل مچانا۔شور شر کرنا۔اودھم مچانا۔
آسمان سے آگ برسنا (ا۔محاورہ) سخت گرمی پڑنا۔
آسمان سے اُترنا (ا۔محاورہ) کسی چیز کا نہایت عمدہ ہونا (۲) کوئی نیا مضمون ذہن میں آنا۔
آسمان سے باتیں کرنا (ا) نہایت بلند ہونا۔ (۲) بہت مغرور ہونا۔
آسمان سے ٹکرکھانا۔(ا) بہت اونچا ہونا۔
آسمان سے ٹکرلینا (ا۔محاورہ) زبردست کا مقابلہ کرنا۔بہت بلند ہونا۔

آسمان سے گراکھجورمیں اٹکا (ا۔مثل) (ا) اونچی سرکار سے کام نکل گیا۔مگر معمولی اہل کار کی مخالفت سے رک گیا۔(۲) ایک مصیبت سے چھوٹا دوسری میں جاپھنسا۔
آسمان سے گرنا (ا۔محاورہ) آسمان سے نیچے آنا (۲) اونچے مرتبے سے گرنا۔ (۳) مفت ہاتھ آنا۔بے وقعت ہونا۔
آسمان قدر (ف۔صف) نہایت بلند مرتبہ۔عالی جاہ۔عالی پایہ۔عالی شان۔
آسمان کا تھوکا اپنے منہ پرآتا ہے (ا۔مثل) کسی نیک آدمی پر بدی لگانے سے اپنے ہی اوپر بدنامی آتی ہے۔
آسمان کا رکھا نہ زمین کا (ا۔مثل) غارت کردیا۔برباد کردیا۔کہیں کا نہ رکھا۔
آسمان کا رنگ بدلنا (ا۔محاورہ) انقلاب آنا۔حالات تبدیل ہونا۔
آسمان کھونچا (ا) اونچی چیز (مزاحاً) لمبا آدمی (۲) ایک طرح کا حقہ جس کی نے کوٹھے تک پہنچتی ہے۔
آسمان کھاگیایازمین (نگل گئی) (ا۔مثل) خدا جانے کہاں غائب ہوگئی بہت تلاش کے بعد چیز کے نہ ملنے پر کہا جاتا ہے۔
آسمان کی باتیں (ا۔مث) سمجھ میں نہ آنے والی باتیں۔
آسمان کی چیل زمین کی اصیل (ا۔مثل) بہت چالاک عورت۔جو ایک جگہ نہ ٹکے اور دوڑ دوڑ کر کام کرے۔
آسمان کی خبرلانا (ا۔محاورہ) بہت اونچا ہونا۔بہت بلند پروازی کرنا۔
آسمان کی سُوجھنا (ا۔محاورہ) دُور کی سوجھنا۔
آسمان کی سیرکرنا (ا۔محاورہ) خیالات کا دور پہنچنا۔عموماً اس وقت کہا جاتا ہے جب کوئی شخص نشے کی حالت میں ہو۔
آسمان کے تارے توڑنا (ا۔محاورہ) (ا) ناممکن اور دشوار کام کرنا۔نہایت سخت اور مشکل بات میں کامیاب ہونا۔
آسمان میں تھگلی لگانا (ا۔محاورہ) آسمان میں پیوند لگانا۔جہاں کوئی نہ پہنچے وہاں پہنچنا (۲) عیاری کرنا۔چالاکی کرنا۔
آسمان میں چھیدکرنا (ا۔محاورہ) نہایت عیاری اور چالاکی کرنا۔
آسمان میں چھیدہوجانا (ا۔محاورہ) لگاتار مینہ برسنا۔دھواں دھار مینہ برسنا۔ بھادوں مینہ پڑنا۔موسلا دھار بارش ہونا۔
آسمان پھٹ پڑے (ا۔محاورہ) قیامت نہ آجائے۔عذاب نازل نہ ہوجائے بہت ظلم اور گناہ ہونے کے موقع پر کہا جاتا ہے۔
آسمان وزمین سیاہ ہوجانا (ا۔محاورہ) حد سے زیادہ پریشانی اور غم ہونا۔
آسمان وزمین کے پردے میں نہیں (ا۔مثل) نایاب ہے۔عنقا ہے۔کہیں پتہ نشان نہیں ہے۔
آسمان ہلادینا (ا۔محاورہ) آہ وزاری کا اثر ہونا۔بہت زور سے چیخنا چلانا
آسمانی (آس۔ما۔نی) [ف۔صف] (ا) آسمان کا۔آسمان کی طرف منسوب (۲) مثل آسمان نیلگوں۔آبی۔نیلا۔ہلکا نیلا (۳) اوپری۔بالائی (۴) ناگہانی۔اچانک۔اتفاقیہ (۵) [مث] بھنگ۔شراب۔تاڑی۔(۶) بلندی [ق]
آسمانی آفت (ع۔ا۔ صف) آسمانی بلا۔ناگہانی بلا۔قہر خدا۔وہ مصیبت جو خدا کی طرف سے ہو۔

آسمانی پلانا۔ بھنگ یا تاڑی پلانا۔ نشہ پلانا۔
آسمانی تیر (۱) ہوائی تیر۔ وہ تیر جو آسمان کی طرف چھوڑتے ہیں (۲) بے فائدہ اور بے ہودہ کام۔ وہ کام جس کا نتیجہ کچھ اچھا نہ ہو۔
آسمانی دھکا۔ غیبی صدمہ۔ بلائے ناگہانی۔
آسمانی رنگ۔ آسمان کے رنگ کا۔ نیلا رنگ۔ آبی رنگ۔ ہلکا نیلا رنگ۔
آسمانی کتاب۔ کتاب الٰہی۔ وہ کتاب جو خدا تعالٰے کی طرف سے پیغمبروں پر نازل ہوئی ہو۔ مراد توریت۔ زبور۔ انجیل اور قرآن۔
آسمانی گولا (۱) وہ صدمہ جس کا وقت معلوم نہ ہو۔ قہر الٰہی (۲) برف، اولے وغیرہ جن سے اچانک صدمہ پہنچے۔
آسن (آ۔ سَن) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) بیٹھک (۲) بیٹھنے کی حالت (۳) ران کے نیچے کا حصہ (۴) ران جانگھ (۵) ڈبھ یا اُون کی بنی ہوئی چیز مثل کمبل یا بستر جس پر ہندو لوگ پوجا پاٹ کرتے وقت بیٹھتے ہیں۔ جیسے جانماز۔ گدی۔ مسند (۶) جوگیوں کے بیٹھنے کا ڈھنگ۔ جوگیوں کی چوراسی بیٹھکیں (۷) سادھ اور وہ جگہ جہاں جوگی رہتے ہیں اور جوگ مارتے ہیں (۸) مباشرت کرنے کا طریقہ۔ جماع کی بیٹھک۔ وہ چھتیس طریقے جو کوک شاستر میں لکھے ہیں (۹) سوار کے بیٹھنے کا طریقہ۔ گھوڑے پر جمنے کا ڈھنگ (۱۰) ہاتھی کی وہ جگہ جہاں مہاوت بیٹھتا ہے۔
آسن اُکھڑنا (ا۔ محاورہ) سوار کا اپنی جگہ سے ٹل جانا۔ گھوڑے پر جما نہ رہنا۔ ران نہ جمنا۔
آسن باندھنا (ا۔ محاورہ) رانیں جکڑنا۔ رانوں میں کسنا۔ دونوں زانوؤں کے بیچ میں دبا لینا۔ زانوؤں میں بھینچنا۔ آسن لینا۔
آسن پائی (ا۔ مث) بیٹھنے کا بچھونا۔ جو بان اور گھاس کا بنا ہوتا ہے۔
آسن پاٹی ٹلے کر پڑنا (ا۔ محاورہ) روٹھ کر پڑ جانا۔ اَٹوائی کھٹوائی لے کر پڑ جانا۔
آسن تلے آنا (ا۔ محاورہ) (۱) ران تلے آنا۔ سواری کے تلے آنا۔ سواری دینا (۲) جسم کا بوجھ اُٹھانا (۳) اطاعت میں آنا۔ تابع ہونا۔ فرمانبرداری کرنا۔ بس میں آنا۔ قابو میں آنا۔
آسن جلنا (ا۔ محاورہ) ایک طرح بیٹھے بیٹھے ران یا زانو میں گرمی پیدا ہو جانا۔
آسن جمانا (ا۔ محاورہ) گھوڑے پر جم کر بیٹھنا (۲) کسی جگہ قیام کرنا۔ رہنے لگنا (۳) قابو کرنا۔ قبضے میں لانا (۴) دیر تک ہم بستر رہنا۔
آسن جمنا (ا۔ محاورہ) ران جمنا۔ گھوڑے پر جم کر بیٹھنا۔
آسن جوڑنا۔ آسن سے آسن جوڑنا (ا۔ محاورہ) رانوں کے بل بیٹھنا۔ ران سے ران ملا کر بیٹھنا۔
آسن ڈگانا (ا۔ محاورہ) (۱) عبادت کی بیٹھک سے اُٹھا دینا (۲) تپسیا سے دل اچاٹ کر دینا۔ نیت میں فرق ڈالنا۔
آسن لگانا (۱) جوگیوں کا اڈا کر بیٹھنا (۲) بستر جمانا۔ بسرام کرنا۔ رات گزارنا۔ رہنا۔ ٹھہرنا۔
آسن لینا (ا۔ محاورہ) ٹانگیں اُٹھانا۔ جماع کرنے پر مستعد ہونا۔ رانوں میں دبانا۔
آسن (مارنا) مار کر بیٹھنا (ا۔ محاورہ) جوگیوں کا عبادت کے واسطے بیٹھنا کسی جگہ جم کر بیٹھنا (۲) ایک ہی بیٹھک سے بیٹھنا (۳) آلتی پالتی مار کر بیٹھنا۔ چار زانو بیٹھنا (۴) گھوڑے پر جم کر بیٹھنا۔
آسنی (آس۔ نی) [ہ۔ ا۔ مث] گھاس کی بنی ہوئی چھوٹی چٹائی (۲) ریشمی یا اونی کپڑا جس پر بیٹھ کر عبادت کی جاتی ہے (۳) فقیروں کے بیٹھنے کا بستر۔
آسودگانِ خاک (آ۔ سُو۔ دَ۔ گا۔ نِ۔ خاک) [ف۔ ا۔ مذ] خاک میں آرام کرنے والے۔ اہلِ قبور۔ مرحومین۔
آسودگی (آ۔ سُو۔ دَ۔ گی) [ف۔ ا۔ مث] (۱) امن و امان۔ چین۔ آرام۔ راحت (۲) دولت مندی۔ مرفہ الحالی۔ فارغ البالی۔
آسودہ (آ۔ سُو۔ دَہ) [ف۔ صف] (۱) آرام کرنے والا (۲) مطمئن (۳) خوشحال۔ دولت مند (۴) مدفون۔ مرحوم۔ جمع۔ آسودگان۔
آسودہ حال (ف۔ صف) خوش حال۔ مالدار۔ امیر۔
آسودہ خاطر۔ آسودہ حال (ف۔ صف) فارغ البال۔ بے فکر۔ بے غم۔
آسودہ ہو جانا (ا۔ محاورہ) پیٹ بھر جانا۔ سیر ہو جانا۔
آسودہ ہونا۔ دولت مند ہونا۔ فارغ البال ہونا۔
آسیا (آ۔ س۔ یا) [ف۔ ا۔ مث] چکی۔ آٹا پیسنے کی کل۔
آسیاب (ف۔ ا۔ مث) پانی سے چلنے والی چکی۔ پن چکی۔
آسیائے باد (ف۔ مث) ہوا سے چلنے والی چکی۔ پَوَن چکی۔
آسیانہ (ا۔ مذ) وہ پتھر جس پر ہتھیار کی دھار تیز کی جاتی ہے۔ فسان۔ سان۔
آسیب (آ۔ سیب) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) صدمہ (۲) نقصان (۳) خوف (۴) دُکھ۔ آزار۔ تکلیف۔ الم۔ مصیبت (۵) جن۔ پری۔ دیو۔ پریت۔ سایا۔
آسیب آنا (ا۔ محاورہ) (۱) صدمہ پہنچنا۔ آفت آنا۔ ضرر پہنچنا۔ چوٹ لگنا۔ (۲) جن، بھوت کا ستانا۔
آسیب اُتارنا (ا۔ محاورہ) جن اتارنا۔ بھوت بھگانا۔ منتر یا علم کے زور سے جن کو دفع کرنا۔
آسیب پہنچانا (ا۔ محاورہ) صدمہ دینا۔ نقصان پہنچانا۔ دکھ یا تکلیف دینا۔
آسیب پہنچنا۔ (ا۔ محاورہ) صدمہ پہنچنا۔ نقصان پہنچنا۔ تکلیف پہنچنا۔
آسیب زدہ (ف۔ صف) آسیب کا مارا ہوا۔ بھوت پریت۔ جن و پری کا ستایا ہوا۔
آسیب سر پہ چڑھنا (ا۔ محاورہ) کسی پر جن بھوت کا اثر ہونا۔
آسیب سر سے اُتارنا (ا۔ محاورہ) جن بھوت کا اثر زائل کرنا۔
آسیب کا اثر۔ آسیب کا خلل۔ آسیب کا دخل۔ جن بھوت کا اثر۔ پری کا سایہ۔
آسیب کا سر پر کھیلنا۔ عوام میں قاعدہ ہے کہ جب آسیب کسی کا پیچھا نہیں چھوڑتا تو آسیب زدہ کے سامنے پھول اور خوشبو رکھ کر اور بخور سلگا کر گانا سنواتے ہیں۔ اس وقت آسیب زدہ عجب سر ہلاتا ہے اور کھیلنا اچھلتا ہے۔
آسیبی (آ۔ سے۔ بی) [ف۔ صف] وہ شخص جس پر آسیب ہو۔ آسیب زدہ۔

آسیبی مکان۔ وہ مکان جس میں بھوت پریت وغیرہ کا گزر ہو۔
آسیہ (آ-سی-یہ) [ع-ا-مذ] فرعون کی بیوی جو حضرت موسیٰؑ پر ایمان لے آئی تھیں۔

آ-ش

آش [ف-ا-مث] حریرہ۔ شوربا۔ پتلی غذا۔
آش پکانا (ا-محاورہ) (۱) شوربا پکانا (۲) کسی کے خلاف سازش کرنا۔ (۳) ٹھیک بنانا۔ درست کرنا۔ پلیتھن نکالنا۔
آش پلاؤ [ف-ا-مذ] ایک قسم کا جَو کا پلاؤ جو مریض کو دیا جاتا ہے۔
آش جَو (ف-ا-مذ) جَو کا جوش دیا ہوا پانی۔
آشا (آ-شا) [س-ا-مث] امید۔ آرزو۔ تمنا۔ خواہش۔
آشام (آ-شام) [ف-صف] پینے والا۔ مرکبات میں بطور لاحقہ استعمال ہوتا ہے جیسے خون آشام
آشتی (آش-تی) [ف-ا-مث] صلح۔ دوستی۔ اتفاق۔ میل۔ ملاپ۔
آشرم (آش-رم) [س-ا-مذ] (۱) رشیوں اور سادھوؤں کے رہنے کی جگہ کٹی۔ مٹھ۔ مکان۔ (۲) جھونپڑی جو کسی خوشی کے موقع پر بنائی جاتی ہے (۳) مدرسہ۔ سکول۔ کالج۔ (۴) جنگل۔ درختوں کا جھنڈ (۵) برہمن کی زندگی کا ایک حصہ۔
آشفتگی (آ-شف-ت-گی) [ف-ا-مث] (۱) پریشانی۔ پراگندگی (۲) حیرانی۔ (۳) دیوانہ پن۔
آشفتہ (آ-شف-تہ) [ف-صف] پریشان۔ سراسیمہ۔ پراگندہ۔ بدحواس جمع: آشفتگان۔
آشفتہ بیان (ف-صف) یاوہ گو۔ فضول باتیں کرنے والا۔
آشفتہ بیانی۔ یاوہ گوئی۔ بکواس۔
آشفتہ حال۔ آشفتہ دل۔ آشفتہ خاطر (ف-ا-مذ) پریشان حال خراب۔ خستہ (کنایۃً) عاشق۔
آشفتہ حالی (ف-ا-مث) پریشان حالی۔ پراگندگی۔
آشفتہ سر (ف-صف) سڑی۔ سودائی۔ دیوانہ۔ پاگل۔
آشفتہ سری (ف-ا-مث) دیوانگی۔ جنون۔ پاگل پن۔
آشفتہ طبع۔ آشفتہ مزاج (ف-صف) پریشان خاطر۔
آشفتہ مُو (ف-صف) (۱) جس کے بال بکھرے ہوئے ہوں (۲) غمگین۔ پریشان حال۔
آشفتہ نوا (ف-صف) جس کی آواز سے پریشانی کا اظہار ہوتا ہو۔
آشفتہ نوائی (ف-ا-مث) پریشان کر دینے والا۔ نالہ و فریاد۔ پریشانی کا اظہار۔
آشکار۔ آشکارا (آش-کار) (آش-کا-را) [ف-صف] ظاہر۔ نمایاں کھلا ہوا۔ واضح۔ فاش۔
آشکارا کرنا (۱) ظاہر کرنا۔ پردہ اٹھانا۔ بے حجاب کرنا۔
آشکارا ہونا۔ کھلنا۔ ظاہر ہونا۔ فاش ہونا۔
آشمال (آش-مال) [ف-ا-مذ] (۱) نوکر چاکر۔ خدمت گار۔ ملازم (۲) کمینہ۔ نالائق۔ (ق)
آشنا (آش-نا) [ف-صف وا-مذ و-مث] (۱) واقف کار۔ شناسا (۲) جان پہچان والا۔ ملاقاتی (۳) غیر مرد یا عورت جو ایک دوسرے سے ناجائز تعلق رکھے۔ جمع: آشنایان۔
آشنا پرست (ف-صف) (۱) دوست کو پوجنے والا (۲) یار کی قدر کرنے والا۔ سچا دوست۔
آشنا ہو جانا (ا-محاورہ) واقف ہو جانا۔ مانوس ہو جانا۔ دوست بن جانا۔
آشنائی (آش-نا-ای) [ف-ا-مث] (۱) شناسائی۔ ملاقات (۲) دوستی۔ محبت (۳) مرد و عورت کا ناجائز تعلق۔
آشنائی چھوٹنا (ا-محاورہ) ملاقات ترک ہونا۔
آشنائی کا چھوٹا (ا-صف) جھوٹی دوستی کرنے والا۔ نباہ نہ کر سکنے والا بے وفا۔
آشنائی کا سچا (ا-صف) دوستی میں پورا۔ وہ شخص جو دوستی نباہ سکے۔
آشنائی کرنا (ا-محاورہ) (۱) دوستی کرنا (۲) آنکھ لڑانا۔
آشنائی مُلّا تا سبق (ا-مثل) مُلّا کی دوستی سبق تک ہے۔ مطلب پرست اور خود غرض کے متعلق کہتے ہیں۔
آشنائی نباہنا (ا-محاورہ) دوستی اور محبت میں وفادار رہنا۔
آشنائی نبھنا (ا-محاورہ) محبت قائم رہنا۔
آشوب (آ-شوب) [ف-ا-مذ] (۱) ہل چل۔ فتنہ و فساد۔ پریشانی شور و غوغا (۲) بکھیڑا۔ طوفان۔ غدر۔ بلوہ (۳) آنکھ دکھنا۔
آشوب آگہی (ف-ا-مذ) دنیا کی فکریں۔
آشوب اٹھانا (ا-محاورہ) فتنہ و فساد برپا کرنا۔
آشوب چشم (ف-ا-مذ) آنکھ دکھنا۔
آشوب زمانہ (روزگار، زمانہ، عالم) زمانے کی ہلچل۔ زمانے کا فتنہ۔ شور و شر۔ ہنگامہ (۲) (کنایۃً) معشوق۔
آشوب گاہ (ف-ا-مث) فتنہ و فساد کا مقام۔
آشوب محشر (ف-ع-ا-مذ) (۱) ہنگامۂ قیامت (۲) بہت زیادہ شور و ہنگامہ۔
آشوبیدہ (آ-شو-بی-دہ) [ف-صف] پریشان۔ حیران۔
آشیاں (آش-یاں) [ف-ا-مذ] گھونسلا۔ نشیمن۔
آشیاں اٹھانا (ا-محاورہ) گھونسلا چھوڑنا۔ (۲) جگہ تبدیل کرنا۔
آشیاں باندھنا (ا-محاورہ) آشیاں بنانا۔ آشیاں چھانا۔ آشیاں کرنا۔ آشیاں لگانا۔ گھونسلا بنانا۔
آشیانہ (آش-یا-نہ) [ف-ا-مذ] آشیاں۔ گھونسلا۔
آشیرباد (آ-شیر-باد) [ہ-ا-مث] دعائے خیر۔

آ-ص

آصَف (آ-صَف) [عبرانی-ا-مذ] (۱) حضرت سلیمانؑ کے وزیر کا نام (۲) [مجازاً] ہر لائق وزیر (۳) جمع کرنا-ضبط کرنا۔
آصفُ الدولہ [ع-ا-مذ] اودھ کے ایک ادب نواز اور فیاض حکمران کا نام۔
آصف جاہ [ف-ا-مذ] آصف کے مرتبے والا (۲) بعض امراء کا لقب۔
آصف خانی۔ ایک قسم کا شلوکہ یا واسکٹ۔
آصفی۔ آصفیہ (آ-ص-فی) (آ-صَ-فی-یَہ) [ف-صف] آصف کی طرف منسوب۔

آ-غ

آغا (آ-غا) [ت-ا-مذ] (۱) آقا-صاحب-مالک-خداوند (۲) بڑا بھائی (۳) کابلیوں اور مغلوں کا خطاب۔
آغا میر کی دائی سب سیکھی سکھائی (ا-مثل) اس عورت کے متعلق کہتے ہیں جو سب گنوں پوری ہو-نہایت چالاک اور عیار۔
آغا مینا (ا-مث) بنگالہ کی مینا جس کے منہ سے آغا بہت صاف نکلتا ہے (۲) وہ لڑکی جو پیاری پیاری باتیں کرے۔ (۳) خوش آواز خوش گلو۔
آغاز (آ-غا-ز) [ف-ا-مذ] شروع-ابتدا-عنوان۔
آغاز انجام جاننا (ا-محاورہ) اوّل و آخر کا علم ہونا۔
آغاز انجام نہ سوچنا (ا-محاورہ) آگا پیچھا نہ دیکھنا-بے سوچے سمجھے کام کر بیٹھنا-نتیجہ کا خیال نہ رکھنا۔
آغازِ بد کا انجام بد ہے (ا-مثل) جس کام کی ابتدا بُری ہو اس کی انتہا بھی بُری ہوتی ہے۔
آغازِ کار۔ (ف-ا-مذ) کسی کام کی ابتداء-شروع۔
آغاز کرنا۔ شروع کرنا-ابتداء کرنا-پہل کرنا۔
آغانی (آ-غا-نی) [ع-ا-مذ] وہ باجا جو ہاتھ سے بجایا جائے۔ مثلاً چنگ و رباب وغیرہ۔
آغِشتہ (آ-غِش-تہَ) [ف-صف] تر کیا ہُوا-آلودہ۔
آغشتہ خوں [ف-صف] خون میں لتھڑا ہوا-خون میں ڈوبا ہوا-ناکام
آغوش (آ-غو-ش) [ف-ا-مذ و مث] گود-بغل-کنار۔
آغوش آباد کرنا (ا-محاورہ) گود میں آنا-گود گرم کرنا۔
آغوش آباد ہونا (ا-محاورہ) گود گرم ہونا-محبوب بغل میں ہونا۔
آغوش بھرنا (ا-محاورہ) گود میں بھرپور آنا-عورت کا اولاد والی ہونا۔
آغوش پھیلانا (ا-محاورہ) گود میں لینے کو بڑھنا۔
آغوش خالی کرنا (ا-محاورہ) (۱) گود سے نکل جانا (۲) کنارہ کشی کرنا۔
آغوش خالی ہونا (ا-محاورہ) کسی کا گود سے نکل جانا (۲) بچہ مرجانا-بے اولاد ہو جانا۔
آغوش کا پروردہ۔ گود کا پالا-گودوں میں پرورش کیا ہُوا-اولاد-
آغوش (اکشادہ) کشودہ [بغیر اضافت] گود پھیلائے ہوئے (۲) (باضافت) پھیلی ہوئی گود۔
آغوش کشائی۔ گود پھیلنا-گود پھیلانا۔
آغوش کھولنا (ا-محاورہ) گود پھیلانا۔
آغوش گرم کرنا (ا-محاورہ) (۱) گود میں آنا (۲) پیار سے گود میں لینا۔
آغوش لبریز ہونا (ا-محاورہ) گود کا بھرا ہونا۔
آغوش لحد میں سونا (ا-محاورہ) مرجانا-قبر میں دفن ہونا۔
آغوش مادر میں سونا (ا-محاورہ) (۱) ماں کی گود میں سونا (۲) آرام اور چین کی حالت میں سونا۔
آغوش میں آنا (ا-محاورہ) گود میں آنا-ہم کنار ہونا۔
آغوش میں رہنا (ا-محاورہ) پہلو میں رہنا (۲) پاس رہنا۔
آغوش میں لینا (ا-محاورہ) محبت سے بغل میں لینا-شوق سے بغلگیر ہونا۔
آغوش وا ہونا (ا-محاورہ) گود کھلنا۔
آغوں (آ-غوں) [ف-ا-مث] دودھ پیتے بچے کی آواز۔
آغوں غٹے، دودھ پی کر میاں ہوئے مٹے (ا-محاورہ) دودھ پلانے والی انا بچوں کو یہ کلمہ کہہ کر کھلاتی بہلاتی اور دودھ پلاتی ہیں۔
آغوں کرنا۔ دودھ پیتے بچے کا آواز نکالنا۔

آ-ف

آفات (آ-فا-ت) [ع-ا-مث] آفت کی جمع-مصیبتیں۔
آفات (آسمانی) سماوی-آسمانی حادثات-غضب کی آندھی-طوفانی بارش-بجلی-اولے-پالا-برفباری وغیرہ۔
آفات ارضی (ع-ف-مث) زمین سے پیدا ہونے والی مصیبتیں-مثلاً سیلاب-آتش فشانی وغیرہ۔
آفاق۔ (آ-فا-ق) [ع-ا-مذ] (۱) اُفق کی جمع-آسمان کے کنارے (۲) عالم سنسار-جگ-دنیا-جہان (اردو میں واحد مستعمل ہے)
آفاق گیر (ع-ف-صف) [ع-ا-مذ] (۱) عالمگیر-دنیا کو فتح کرنے والا (۲) دنیا پر چھا جانے والا۔
آفاقی (آ-فا-قی) [ع-صف] ساری دنیا کا-عالمگیر۔
آفت (آ-فت) [ع-ا-مث] (۱) دُکھ-مصیبت-بلا-(۲) فتنہ-ظلم-ستم (۳) مشکل (۴) غضب الٰہی-وبا-قحط وغیرہ-(۵) ناانصافی-زبردستی-(۶) ناگوار طبع (۷) شور غوغا-فتنہ و آشوب (۸) عتاب-غصہ (۹) [صفا] شوخ-چالاک-عیار-فتنہ انگیز-جمع-آفات۔
آفت آنا (ا-محاورہ) (۱) مصیبت پڑنا (۲) وبا پھیلنا-قحط آنا۔
آفت اُٹھانا (ا-محاورہ) (۱) مصیبت جھیلنا-تکلیف برداشت کرنا (۲) غل کرنا-فساد برپا کرنا۔
آفت پڑنا (ا-محاورہ) (۱) قہر نازل ہونا-مصیبت آنا-(۲) صدمہ پہنچنا۔
آفت توڑنا (ا-محاورہ) (۱) غصے ہونا-(۲) ظلم کرنا-غضب ڈھانا
آفت ٹالنا (ا-محاورہ) مصیبت سے بچانا-مشکل آسان کرنا۔
آفت ٹلنا (ا-محاورہ) مصیبت دُور ہونا۔

آفت ٹوٹنا (ا-محاورہ) مصیبت پڑنا۔ صدمہ یا بلا نازل ہونا (۲) جھگڑا ہونا۔
آفت جان (ع-ف-صف) جان کا روگ۔ بلائے جان (۲) (مجازاً) معشوق۔
آفت جان پر لینا (ا-محاورہ) دُکھ سہنا۔ مصیبت اٹھانا۔
آفت جھیلنا (ا-محاورہ) مصیبت برداشت کرنا۔ صدمہ سہنا۔
آفت خیز (ف-صف) آفت برپا کرنے والا۔ فساد اُٹھانے والا۔
آفت ڈالنا (ا-محاورہ) بلا نازل کرنا۔ مصیبت ڈالنا۔
آفت ڈھانا (ا-محاورہ) (۱) قیامت برپا کرنا (۲) ستم توڑنا (۳) ہنگامہ کرنا۔ شور کرنا۔
آفت رسیدہ (ف-صف) مصیبت زدہ۔ دُکھیا۔
آفت سر پر لینا (ا-محاورہ) مصیبت اپنے ذمے لینا۔ جھگڑا مول لینا۔ جھگڑے میں پڑنا۔
آفت سہنا۔ مصیبت سہارنا۔ دُکھ برداشت کرنا۔
آفت کا پرکالا (ع-ف-صف) شوخ و شنگ۔ طرّار (۳) شریر۔ عیّار (مجازاً) معشوق۔
آفت کا ٹکڑا (ا-محاورہ) غضب کا پُتلا۔ بدذات۔ شریر۔ عیّار
آفت کا مارا (ا-محاورہ) ستم زدہ۔ مصیبت کا شکار۔
آفت کی (تابع-فعل) انتہا درجہ کی۔ بہت زیادہ۔ بے حد۔
آفت کی (پڑیا) پوٹ (ا-مث) عیّار۔ دغا باز۔ شریر۔ چالاک
آفت مچانا (ا-محاورہ) غل مچانا (۲) غضب ڈھانا۔ (۳) دنگا کرنا۔
آفت میں پھنسنا (ا-محاورہ) غضب میں آنا۔ مصیبت میں پھنسنا۔
آفت میں جان آنا (ا-محاورہ) بہت مشکل درپیش آنا۔ بہت مصیبت ہونا
آفت میں مبتلا ہونا (ا-محاورہ) رنج و غم میں مبتلا ہونا۔ بلاؤں میں گھرنا۔ عذاب میں پڑنا۔
آفت ہے (ا-محاورہ) غضب ہے۔ قیامت ہے۔ بڑا چالاک اور عیّار ہے۔ نہایت شریر اور فتنہ انگیز ہے۔ بڑا ذہین ہے۔
آفتاب (آف-تاب) [ف-ا-مذ] (۱) سورج (۲) دھوپ (۳) شراب کا پیالہ (۴) گنجفہ کا ایک پتہ (۵) [کنایۃً] یکتائے زمانہ۔ لاجواب جس کا ثانی نہ ہو۔ معشوق۔
آفتاب آمد دلیل آفتاب (ف-مثل) ظاہر بات کے ثبوت کی ضرورت نہیں۔
آفتاب برآمد ہونا (ا-محاورہ) سورج کا نکلنا۔ صبح ہونا۔
آفتاب بر سر دیوار (ف-محاورہ) زوال کے بڑھاپا۔
آفتاب بنا دینا (ا-محاورہ) درجہ بلند کرنا۔ مرتبہ اونچا کرنا۔
آفتاب پرست (ف-صف) (۱) آفتاب کی پرستش کرنے والا (۲) نیلوفر کا پھول (۲) گرگٹ (۴) سورج مکھی۔
آفتاب ڈھلنا (ا-محاورہ) سورج کا وسطِ آسمان سے مغرب کی طرف جھکنا۔ دن کا زوال شروع ہونا۔
آفتاب سر پر آنا (ا-محاورہ) دوپہر ہونا۔ بارہ بجے کا وقت ہونا۔
آفتاب سر کوہ (۱) ڈوبنے کے قریب آفتاب (۲) [کنایۃً] مرنے کے قریب۔
آفتاب سوا نیزے پر آنا (ا-محاورہ) (۱) قیامت آنا۔ دھوپ کی تیزی بہت بڑھ جانا۔
آفتاب غروب ہونا (ا-محاورہ) سورج ڈوبنا۔ شام ہونا۔
آفتاب کا مغرب سے نکلنا (ا-محاورہ) مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ قیامت کے قریب آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا۔ قُربِ قیامت۔ قیامت آنا۔
آفتاب کو (چراغ) دیا دکھانا (ا-محاورہ) تجربہ کار آدمی کو کام کے ڈھنگ بتانا۔ قابل کے سامنے نا قابل کا شیخی بگھارنا۔
آفتاب لب بام (۱) قریب غروب آفتاب (۲) نہایت بوڑھا۔
آفتاب محشر (۱) قیامت کے دن کا سورج۔ وہ سورج جو اہل اسلام کے اعتقاد میں قیامت کے دن سوا نیزہ پر ہوگا (۲) نہایت گرم۔ تیز سورج۔ (۳) معشوق۔ نہایت حسین خوبصورت۔
آفتاب نصف النہار پر ہونا (ا-محاورہ) دوپہر ہونا (۲) اوج کمال پر ہونا۔
آفتابہ (آف-تا-بہ) [ف-ا-مذ] ڈھکنے دار اور دستہ لگا ہوا لوٹا۔
آفتابہ لے کر کھڑے ہونا (ا-محاورہ) منہ ہاتھ دھلانے کے واسطے پانی لے کر کھڑا ہونا (۲) غلام بننا۔ خدمت گار بننا۔
آفتابی (آف-تا-بی) [ف-صف] (۱) آفتاب سے منسوب (۲) وہ چیز جو دھوپ میں خشک ہوئی ہو۔ (۳) گول۔ مدور (۴) چمک دار (۵) (مث) ایک قسم کی آتش بازی۔
آفتابی چہرہ (ف-ا-مذ) گول چہرہ۔
آفتابی دائرہ۔ بالکل گول دائرہ (دائرے کی دو قسمیں ہیں۔ آفتابی اور بیضوی۔ بیضوی دائرہ انڈے کی شکل کا ہوتا ہے۔)
آفتابی گلقند (ف-ا-مذ) وہ گلقند جسے دھوپ میں رکھ کر تیار کیا گیا ہو۔
آفریدگار (آف-رید-گار) [ف-صف] پیدا کرنے والا خالق۔
آفریدگان (آف-رید-گان) [ف-صف] آفریدہ کی جمع۔ پیدا کیے ہوئے مخلوق۔
آفریدہ (آف-ری-دہ) [ف-صف] پیدا کیا ہوا مخلوق۔
آفریدی (آف-ری-دی) [ف-ا-مذ] پٹھانوں کی ایک قوم۔
آفریں (آف-ریں) [ف-ا-مث] شاباش۔ کلمہ تحسین و مبارک باد۔ واہ وا۔ مرحبا۔ کیا کہنا۔
آفریں باد بریں ہمتِ مردانہ تو (ف-مقولہ) تیری مردانہ ہمت پر شاباش ہے۔
آفریں صد آفریں (کلمہ تحسین) واہ وا پر واہ وا۔ صد رحمت (مدح و ذم دونوں کے لیے۔
آفریں کرنا (ا-محاورہ) شاباشی دینا۔ واہ وا کرنا۔ تحسین ستائش کرنا۔ سراہنا
آفریں ہے۔ کیا کہنا ہے۔ شاباش ہے۔ طنزاً بھی کہتے ہیں۔
آفرینش (آف-ری-نش) [ف-ا-مث] پیدائش۔ مخلوق۔ دنیا۔
آفرینندہ (آف-ری-نن-دہ) [ف-صف] پیدا کرنے والا (مراد خداوند تعالیٰ)
آفس (Office) (آ-فس) [انگ-ا-مذ] (۱) دفتر (۲) فرض منصبی

مخصوص کام یا خدمت (۳) عہدہ۔ منصب۔
آفندی (آ۔فن۔دی) [ت۔ا۔مذ] صاحب، بزرگ۔ محترم۔ مالک۔ عثمانی دور میں ترکی میں چھوٹے افسروں کا لقب۔
آفیسر (Officer) (آ۔فی۔سر) [انگ۔ا۔مذ] (۱) افسر۔ حاکم۔ عہدہ دار (۲) اہل کار۔ عامل۔
آفیشل (Official) (آ۔فی۔شل) [انگ۔صف] (۱) سرکاری۔ دفتری محکمانہ (۲) اہل کارانہ (۳) باضابطہ۔ مستند [مذ] عہدیدار۔ منصب دار

آ۔ق

آقا (آ۔قا) [ت۔ا۔مذ] (۱) مالک۔ خداوند۔ صاحب (۲) خاوند۔ شوہر (۳) حاکم۔ افسر۔ جمع۔ آقایان۔
آقائے ولی نعمت۔ خداوند نعمت۔ سرکار۔
آقاسی (آ۔قا۔سی) [ت۔ا۔مذ] دیوان خانہ کا داروغہ۔

آ۔ک

آک [ہ۔ا۔مذ] ایک پودے کا نام جسے مدار اور اکوا بھی کہتے ہیں۔
آک کی بڑھیا (ا۔مث) (۱) وہ روئی جو آک کے ڈوڈوں میں سے نکلتی ہے (۲) بہت بوڑھی عورت۔
آکا (آ۔کا) [ت۔ا۔مذ] (۱) بڑا بھائی (۲) کلمۂ خطاب۔ میاں صاحب وغیرہ کی جگہ۔
آکا بھائی۔ ادب اور پیار سے بڑے بھائی کو کہتے ہیں۔
آکار (آ۔کار) [س۔ا۔مذ] (۱) روپ۔ صورت (۲) ڈیل ڈول۔
آکاس۔ آکاس (س۔ا۔مذ) آسمان۔ خلا۔ حدِ نگاہ۔
آکاس بیل (ہ۔ا۔مث) ایک زرد رنگ کی دھاگے کی طرح بیل، جو درختوں سے چمٹ جاتی ہے اور اپنی خوراک حاصل کرتی ہے۔ اس کی جڑ نہیں ہوتی۔ امربیل۔ افتیموں۔
آکاش اگن گولا (س۔ا۔مذ) شہاب ثاقب۔ ٹوٹنے والا تارہ۔
آکاش بانی (س۔ا۔مث) غیبی آواز۔ خدا کی طرف کی آواز۔ الہام۔ مکاشفہ القا (۲) ریڈیو۔
آکاش پھل۔ اولاد۔ بیٹا۔ بیٹی۔
آکاش چوٹی۔ سمتُ الراس۔ سر کی سیدھ۔
آکاش دیا۔ وہ چراغ جو کاتک میں بند قندیل میں رکھ کر اور اونچے بانس کے سرے پر باندھ کر جلاتے ہیں۔
آکسفورڈ (Oxford) [انگ] انگلستان کا ایک شہر جس میں اسی نام کی ایک یونیورسٹی ہے۔
آکسن (Oxon) (انگ۔صف) آکسفورڈ یونیورسٹی سے نسبت رکھنے والا۔ آکسفورڈ کا طالب علم۔
آکسیجن (Oxygen) (آک۔سی۔جن) [انگ۔ا۔مث] ایک بے رنگ اور بے ذائقہ گیس جو زندگی کے لیے ضروری ہے۔
آکل (آ۔کل) [ع۔صف] کھانے والا۔ جمع۔ آکلین۔
آکھ (ہ۔ا۔مذ) نیشکر کی پھوٹ (۲) درندوں کے رہنے کی جگہ۔
آکھر (آ۔کھر) [ہ۔ا۔مث] چوپایوں کے رہنے کی جگہ۔ شیر کا مسکن۔
آکھلاپن (آکھ۔لا۔پن) [ہ۔ا۔مذ] (۱) گھوڑے کی کود پھاند (۲) شوخی۔ شرارت۔

آ۔گ

آگ (ہ۔ا۔مث) (۱) آتش (۲) جلن۔ تاپ۔ گرمی (۳) کام کا شوق یا جذبہ (۴) پریم۔ محبت (۵) دشمنی (۶) شہوت (۷) رشک۔ پیاس (۸) دھن شوق۔ اشتیاق۔ (۹) آفت۔ مصیبت۔ جھونجل۔ خفگی (۱۰) کھولتا ہوا گرم جلتا ہوا۔ (۱۱) مزاجاً گرم (۱۲) سرخ۔ دہکتا ہوا۔ انگارا۔ نہایت گرم (۱۳) تیز مزاج۔ (۱۴) نہایت گراں۔ چڑھا ہوا۔ (۱۵) حسد۔ عداوت۔
آگ اٹھانا (ا۔محاورہ) جھگڑا اٹھانا۔ لڑائی کھڑی کرنا۔
آگ اور بیری کو کم نہ سمجھے (ا۔مثل) تھوڑی آگ اور کمزور دشمن کو بھی حقیر نہ سمجھنا چاہیئے۔
آگ اور پھوس میں بیر ہے (ا۔مثل) آگ اور پھوس اکٹھے ہوں تو جلے بغیر نہیں رہتے۔ اس طرح جوان عورت اور مرد ایک جگہ رہ کر پاکدامن نہیں رہ سکتے۔
آگ اور روئی کی کیا دوستی (ا۔مثل) دو جانی دشمنوں کا ملاپ نہیں ہو سکتا۔
آگ بولا (ا۔صف) (۱) دہکتا ہوا۔ لال سرخ۔ دیکھیے آگ بگولا۔
آگ بجھانا (۱) آگ ٹھنڈی کرنا۔ آگ پر پانی ڈالنا (۲) فساد یا جھگڑا مٹانا۔ (۳) خواہش پوری کرنا (۴) رشک۔ جلن۔ حسد نکالنا۔ دشمنی نکالنا (۵) تشنگی رفع کرنا۔ پیاس بجھانا (۶) بھوک مٹانا۔ سیر ہونا۔ پیٹ بھرنا۔
آگ بجھنا (۱) آگ ٹھنڈی ہونا۔ گلانا۔ (۲) فساد یا جھگڑے کا مٹنا۔ غصہ اترنا (۳) جل ملنا۔ شہوت مٹنا (۴) رشک یا حسد کا پورا ہونا (۵) پیاس بجھنا بھوک رفع ہونا (۶) سیر ہونا۔ پیٹ بھرنا (۷) رسوائی مٹنا۔ بدنامی دور ہونا۔ (۸) سوزش اور جلن کا مٹنا۔
آگ بنانا (ا۔محاورہ) آگ دکھانا۔ توپ بندوق داغنا۔
آگ برسانا (۱) آتش بازی چھوڑنا (۲) شدت کی گرمی پہنچانا (۳) گولہ باری کرنا۔ گولے اور گولیوں کی بوچھاڑ کرنا۔ گولے مارنا (۴) باہم نفاق ڈالنا۔
آگ برسنا (۱) نہایت تیز گرمی پڑنا۔ (۲) سخت گولہ باری ہونا۔
آگ بگولا (ا۔صف) جلتا۔ بھنتا۔ دہکتا ہوا۔ لال سرخ۔ غصہ میں بھرا ہوا۔
آگ بگولا ہو جانا (ہونا) (۱) بہت غصے میں آنا۔ غضبناک ہونا۔
آگ بنانا (ا۔محاورہ) آگ جلانا۔ آگ سلگانا (۲) غصہ دلانا۔ برافروختہ کرنا۔ بھڑکانا۔
آگ بن دھواں کہاں (ا۔مثل) ہر بات کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے۔
آگ (بن جانا) بننا۔ غصے میں لال ہو جانا۔ بھڑک اٹھنا۔

آگ بھبھوکا۔ دیکھیے آگ بگولا۔
آگ بھری ہونا (۱۔محاورہ) (۱) سوز و گداز ہونا (۲) جلن ہونا (۳) دشمنی ہونا۔ (۴) گرم مزاج ہونا (۵) پُر شہوت ہونا (۶) آتشک ہونا۔
آگ بھڑکانا (۱۔محاورہ) (۱) آگ کو ہوا دے کر مشتعل کرنا (۲) فساد بڑھانا (۳) غصہ دلانا (۴) شوق اور محبت بڑھانا۔
آگ (بھڑکنا) بھڑک اُٹھنا (۱۔محاورہ) (۱) شعلہ اُٹھنا۔ آگ دہکنا (۲) برافروختہ ہونا (۳) عشق کا ولولہ اٹھنا۔ آتش شوق کا بھڑکنا (۴) لڑائی پھیلنا (۵) گرمی اور جلن زیادہ ہونا۔
آگ بھی نہ لگاؤں (۱۔روزمرہ) (عو) کسی چیز سے نفرت کا اظہار کرتے وقت عورتیں کہتی ہیں۔
آگ پانی ایک جگہ نہیں رہ سکتے (۱۔مثل) دو مخالف چیز ایک ساتھ نہیں رہ سکتیں۔
آگ پانی کا بَیر (۱۔مذ) آگ اور پانی کی طبیعت میں ضد ہے۔ فطری مخالفت۔
آگ پانی کا کھیل (۱۔مذ) (۱) جب کوئی چیز پکانے میں بگڑ جائے تو کہتے ہیں۔ کہ یہ تو آگ پانی کا کھیل ہے (۲) آگ پانی سے چلنے والی کلیں۔
آگ پانی میں لگانا (۱) جہاں لڑائی نہ ہوتی ہو وہاں لڑائی کرا دینا (۲) عیاری و چالاکی میں کمال دکھانا (۳) ناممکن بات کرنا۔
آگ پر پانی ڈالنا (۱۔محاورہ) آگ بجھانا۔ جھگڑا مٹانا۔ فساد ختم کرانا۔
آگ پر تیل (ٹپکانا) ڈالنا (۱۔مثل) (۱) آگ کو بھڑکانا (۲) جھگڑے کو اور زیادہ کرنا۔ غصے کو تیز کرنا۔
آگ پر لِٹانا (۱۔محاورہ) بے حد بے قرار کرنا۔ بہت جلانا۔ تڑپانا۔
آگ پر لوٹنا (۱۔محاورہ) بہت بے قرار ہونا۔ تڑپنا (۲) رشک و حسد سے جلنا۔
آگ پڑنا (۱) دھوپ میں تیزی ہونا۔ گرانی ہونا۔
آگ پھانکنا (۱۔محاورہ) جھوٹ بولنا۔ چغلی کرنا۔ بہتان لگانا۔
آگ پھونکنا (۱۔محاورہ) (۱) آگ سلگانا۔ آگ جلانا (۲) سوزش پیدا کرنا (۳) گرمانا۔ بھڑکانا (۴) عشق بھڑکانا (۵) لگائی بجھائی کرنا۔
آگ پھیلانا (۱۔محاورہ) فساد برپا کرنا۔ فتنہ اُٹھانا۔ رنج بڑھانا۔
آگ پھیلنا (۱۔محاورہ) فساد کھڑا ہونا۔ فتنہ برپا ہونا۔
آگ ٹھنڈی کرنا (۱۔محاورہ) آگ بجھانا۔ (۲) فساد مٹانا۔ غصہ ٹھنڈا کرنا۔
آگ جاگ اُٹھنا (۱۔محاورہ) بجھی ہوئی آگ بھڑک اٹھنا (۲) دوبارہ جھگڑا شروع ہو جانا (۳) شوق بڑھ جانا (۴) دشمن ہونا۔
آگ جاگنا (۱۔محاورہ) کجلائی ہوئی آگ کا دہک اٹھنا (۲) عشق بھڑک اٹھنا
آگ جانے، لوہار جانے، دھونکنے والے کی بلا جانے (۱۔مثل) حکم دینے والا ذمہ دار ہے۔ تعمیل کرنے والے کا قصور نہیں۔
آگ تلووں سے لگنا (۱۔محاورہ) نہایت غصے ہونا۔
آگ جگانا (۱۔محاورہ) آگ جلانا۔ شوق بڑھانا۔ خواہش تیز کرنا۔
آگ جوڑنا (۱۔محاورہ) اُپلے یا لکڑی آپس میں ملا کر آگ سلگانا۔
آگ جھاڑنا (۱۔محاورہ) آگ سے راکھ دور کرنا۔ (۲) چقماق سے آگ نکالنا۔

آگ (دابنا) دبانا (۱۔محاورہ) انگاروں کو راکھ وغیرہ سے چھپا دینا (۲) فتنہ و فساد مٹانا۔ غصہ دور کرنا۔
آگ دِکھانا (۱۔محاورہ) آگ لگانا۔ فلیتہ دینا۔ تنتایا لگانا۔
آگ دوڑنا (۱۔محاورہ) (۱) آگ کا پھیلنا (۲) شورش پھیلنا۔
آگ دھونا (۱۔محاورہ) آگ سے راکھ دُور کرنا۔
آگ دینا (۱۔محاورہ) (۱) جلانا۔ آگ لگانا (۲) مٹانا (۳) چتا میں آگ دینا۔
آگ سرد ہونا (۱۔محاورہ) (۱) آگ بجھنا (۲) فساد مٹنا (۳) شوق نہ رہنا۔
آگ سُلگانا (۱۔محاورہ) آگ روشن کرنا (۲) لگائی بجھائی کرنا۔
آگ سُلگنا (۱) آگ جلنا۔ آگ سے دُھواں نکلنا۔ سوزِ عشق ہونا۔ جلن ہونا۔
آگ سے پانی ہو جانا (۱۔محاورہ) غصہ دُور ہو جانا۔ خفگی جاتی رہنا۔
آگ کا باغ (۱۔مذ) (۱) سنار کا آتش دان (۲) آتش بازی (۳) آتش نمرود جو حضرت ابراہیمؑ کے لیے باغ بن گئی تھی۔
آگ کا بنا ہوا (۱۔محاورہ) نہایت تند خُو۔ بہت گرم مزاج
آگ کا پُتلا (۱۔مذ) (۱) آگ کا بنا ہوا۔ گرم مزاج۔ آتش کا پرکالہ۔
آگ کا تیلا آگ کو دھائے (۱۔مثل) ہر چیز اپنی اصل کو جاتی ہے۔
آگ کا پتنگا (۱۔مذ) شرارہ۔ چنگاری۔ جلتا ہوا کوئلہ۔
آگ کا پرکالہ (۱) آگ کا پتلا۔ انگارا (۲) (کنایتہً) معشوق۔
آگ کا جلا آگ ہی سے اچھا ہوتا ہے (۱۔مثل) آگ کے جلے کو سینکنا مفید پڑتا ہے۔ علاج بالمثل (۲) جس نے دکھ دیا اسی سے آرام ملتا ہے۔
آگ کا کھیل (۱) آتش بازی۔ (۲) پکانے ریندھنے کا کام (۳) کیمیا گری۔
آگ کجلانا (۱۔محاورہ) آگ کا ٹھنڈا پڑ جانا۔
آگ کرنا (۱۔محاورہ) آگ سلگانا۔ غصہ دلانا۔
آگ کھانا انگارے ہگنا (۱۔مثل) جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ جیسا بونا ویسا کاٹنا۔ عوض بدی بھگتنا۔
آگ کھائے منہ جلے، ادھار کھائے پیٹ جلے (۱۔مثل) قرض سے پیٹ بھر کر سخت تکلیف ہوتی ہے۔
آگ کہنے منہ نہیں جلتا (۱۔مثل) کسی چیز کا نام لینے سے اس کا اثر نہیں ہوتا۔ زہر کا نام لینے سے آدمی مرتا نہیں۔
آگ کے لُوکے اُٹھنا (۱۔محاورہ) (۱) آگ کے شعلے بلند ہونا (۲) جی جلنا۔ (۳) گرم زمین سے پانی چھڑکنے کے وقت بھبکے اُٹھنا۔
آگ کے مول۔ بہت قیمتی۔ گراں۔
آگ گاڑنا۔ آگ دبانا۔
آگ لگا (کے) پانی کو دوڑنا (۱۔محاورہ) لڑائی کروا کر صُلح کے درپے ہونا عیاری دکھانا۔ صلح کی باتیں بنانا۔
آگ لگانا (۱) آگ دینا۔ جلانا۔ پھونکنا۔ بالنا (۲) سوزش پیدا کرنا (۳) لو لگانا۔ شوق بڑھانا۔ سوزِ محبت اُبھارنا۔ جوش پیدا کرنا۔ رنج دینا۔ (۴) پھونکنا۔ (۵) رشک دلانا (۶) غصہ دلانا۔ بھڑکانا (۷) جھگڑا اٹھانا۔ دشمنی پھیلانا (۸) آفت برپا کرنا۔ شرارت کرنا (۹) گراں سودا خریدنا (۱۰) نقصان دینا۔ غبن کرنا (۱۱) ترک کرنا (۱۲) ضائع کرنا۔ غارت کرنا۔ تباہ کرنا۔ (۱۳) خوب دھوم دھام کرنا (۱۴) بگاڑنا۔ خراب کرنا (۱۵) لگائی بجھائی کرنا۔

(۱۶) حقارت کی نظر سے دیکھنا۔ ذلیل سمجھنا

آگ لگاؤ (ا۔ مذ) (۱) جلانے والا۔ رنج دینے والا۔ دُکھ دینے والا (۲) لڑائی کرا دینے والا۔ مفسد۔ فتنہ پرداز۔

آگ لگاؤں۔ نفرت ظاہر کرنے کے لیے۔ کیا کروں۔ چولھے میں ڈالوں۔

آگ لگائے تماشا دیکھے (ا۔ مثل) اس عیّار اور مکار شخص کے متعلق کہتے ہیں جو فساد کرا کے تماشا دیکھے۔

آگ لگ جائے (۱) (ایک کوسنا) جل جائے۔ اُجڑ جائے۔ غارت ہو۔ ملیا میٹ ہو۔ ناپید ہو (۲) عورتوں کا تکیہ کلام۔

آگ (لگ جانا) لگنا (۱) جلنا۔ جل اٹھنا۔ مشتعل ہونا۔ بھڑکنا (۲) جھلسنا (۳) غارت ہونا۔ چولھے میں پڑنا (۴) غائب ہونا۔ کھویا جانا (۵) جان سے جانا (۶) نہایت بھوک لگنا (۷) محبت کا جوش مارنا (۸) بے چین ہونا۔ تڑپنا (۹) رشک ہونا (۱۰) بُرا لگنا (۱۱) رنجیدہ ہونا۔ غمگین ہونا (۱۲) غصہ آنا۔ دل جلنا۔ غصہ بھڑکنا (۱۳) سوزش ہونا۔ مرچیں لگنا۔ جھلا جانا (۱۴) سُرخ پھولوں کا کھلنا۔ بہت سے چراغ جلنا (۱۵) بہت مہنگا ہونا (۱۶) بدنامی کے ساتھ مشہور ہونا (۱۷) شہرہ ہونا (۱۸) رخصت ہونا۔ دفع ہونا۔

آگ لگنتا جھونپڑا جو نکلے سو لابھ (ا۔ مثل) جاتی ہوئی چیز میں سے
آگ لگنتی جھونپڑی جو نکلے سو لابھ ہے جو کچھ مل جائے وہی غنیمت ہے۔

آگ لگے (۱) (بد دعا) برباد ہو۔ غارت ہو جائے۔

آگ لگے پر بِل کا مُوت ڈھونڈنا (ا۔ مثل) بے وقت کوشش کرنا بے سود کام کرنا۔

آگ لگے پر پانی کہاں (ا۔ مثل) غصے میں کچھ ہوش اور صبر نہیں رہتا (۲) محبت اور غرض میں عقل اور غیرت نہیں رہتی۔

آگ لگے پر کنواں کھودنا (ا۔ مثل) صدمہ پہنچنے کے بعد اس کا تدارک کرنا۔ فضول اور بے وقت کام کرنا۔

آگ لگے تو بجھے جل سے، جل میں لگے تو بجھے کیسے (ا۔ مثل) بچے کی اصلاح کی جا سکتی ہے۔ مگر عادی مجرم کسی طرح درست نہیں ہو سکتا۔

آگ لہکنا۔ یکایک آگ بھڑک اٹھنا۔ مشتعل ہونا۔

آگ لینے آنا (ا۔ محاورہ) (۱) آگ مانگنے آنا (۲) آکر جلدی چلے جانا۔ الٹے پاؤں واپس ہو جانا۔

آگ لینے آئی گھر والی بن بیٹھی (ا۔ مثل) ذرا سا بہانہ بنا کر قبضہ جما لینا۔

آگ مٹنا (ا۔ محاورہ) جلن جاتی رہنا۔ سوزش مٹنا۔ (۲) حسد نہ رہنا۔

آگ میں آگ لگانا (ا۔ محاورہ) (۱) جلے کو اور جلانا۔ رنجیدہ کو اور صدمہ دینا۔ (۲) فساد میں اور فساد کرنا (۳) غصے میں اور غصہ دلانا۔

آگ میں پانی ڈالنا (ا۔ محاورہ) (۱) آگ بجھانا (۲) لڑائی کو دبانا۔ جھگڑا مٹانا۔ (۳) غصے کو دھیما کرنا۔

آگ میں پڑنا (ا۔ محاورہ) مصیبت یا بلا میں پھنسنا۔

آگ میں جلانا (ا۔ محاورہ) (۱) آگ میں ڈالنا (۲) رشک و حسد میں جلانا (۳) سوزِ عشق میں پھونکنا۔

آگ میں جلنا (ا۔ محاورہ) (۱) آگ میں بھُننا (۲) سوزش عشق میں جلنا۔

آگ میں جو چیز پڑی آگ ہے (ا۔ مثل) جیسی صحبت میں رہے گا ویسا ہی ہو جائے گا۔ ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد۔

آگ میں (جھونک دینا) جھونکنا (ا۔ محاورہ) دیدہ دانستہ بلا میں پھنسا دینا۔ آفت میں مبتلا کر دینا۔

آگ میں کود پڑنا (ا۔ محاورہ) نتیجہ سوچے بغیر کسی مشکل کام کو اپنے ہاتھ میں لے لینا۔ زندگی اور موت کا خیال نہ کرنا۔ (۲) مصیبت میں پڑنا۔

آگ میں گرنا (ا۔ محاورہ) (۱) آگ میں پڑنا۔ آگ میں کودنا (۲) مصیبت یا بلا میں پڑنا۔

آگ میں لوٹنا (۱) مضطرب ہونا۔ بے قرار ہونا (۲) رشک کرنا۔

آگ نکالنا چقماق سے آگ جھاڑنا۔ آگ پیدا کرنا۔

آگ نہ اُگل لعل اُگل (ا۔ مثل) بُری باتیں چھوڑ۔ اچھی باتیں کر۔

آگ (ہو جانا) ہونا (ا۔ محاورہ) غصے میں لال پیلا ہونا۔ برافروختہ ہونا۔

آگا (آ۔ گا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) اگلا حصہ۔ سامنا۔ اگاڑی (۲) جسم کا اگلا رُخ (۳) آئندہ (۴) انجام۔ آخرت۔

آگا باندھنا (ا۔ محاورہ) (۱) سامنا روکنا۔ سدِ راہ ہونا۔

آگا بھاری ہونا (۱) حمل ہونا (۲) سڑک پر ٹھوکر یا گڑھا ہونا (۳) راستے کا پُرخطر ہونا۔

آگا پیچھا (۱) لباس کا اگلا پچھلا حصّہ (۲) انسان کا پس و پیش (۳) ہر کام کی ابتدا و انتہا۔ آغاز و انجام۔

آگا پیچھا (دیکھنا) سوچنا (ا۔ محاورہ) دور اندیشی کرنا۔ آغاز و انجام پر نگاہ رکھنا۔

آگا پیچھا کرنا (ا۔ محاورہ) پس و پیش کرنا۔ ہچر مچر کرنا۔ ہچکچانا۔

آگا تاگا لینا (ا۔ محاورہ) خاطر تواضع کرنا۔ آؤ بھگت کرنا۔

آگا دیکھا نہ پیچھا (ا۔ محاورہ) آغاز سوچا نہ انجام۔ بُرا بھلا کچھ بھی نہ سوچا۔

آگا دیکھ کے (ا۔ روزمرّہ) سامنے دیکھ کر۔ سمجھ بوجھ کے ساتھ۔

آگا روکنا (ا۔ محاورہ) سامنا روکنا (۲) مقابل ہونا۔ سدِ راہ ہونا (۳) پردہ کرنا۔

آگا سنبھالنا (ا۔ محاورہ) (۱) آگے کا بندوبست کرنا۔ فوج یا لشکر کا سامنا روکنا (۲) آئندہ کا بندوبست کرنا۔

آگا مارنا (ا۔ محاورہ) (۱) حملہ کرنا۔ شکست دینا (۲) آگے کی فوج پر حملہ کرنا۔

آگاہ (آ۔ گاہ) [ف۔ صف] خبردار۔ واقف۔ جاننے والا۔

آگاہ کرنا (ا۔ محاورہ) واقف کرنا۔ جتانا۔ اطلاع دینا۔ بتلانا۔

آگاہی (آ۔ گا۔ ہی) [ف۔ ا۔ مث] واقفیت۔ خبر۔ علم۔ واقف کاری۔

آگاہی پانا (ا۔ محاورہ) خبر پانا۔ واقف ہونا۔

آگاہی دینا (ا۔ محاورہ) اطلاع دینا۔ خبر دینا۔

آگاہی رکھنا۔ خبر رکھنا۔ واقفیت رکھنا۔

آگہ (آ۔ گہ) [ف۔ صف] آگاہ کا مخفف۔

آگہی (آ۔ گ۔ ہی) [ف۔ ا۔ مث] آگاہی کا مخفف۔

آگے (آ۔ گے) [ہ] (۱) پیچھے کی ضد (۲) سامنے۔ مقابل میں (۳) جیتے جی۔ (۴) اس کے پیچھے (۵) آئندہ کو (۶) بعد۔ فرق (۷) شروع میں (۸) زیادہ (۹) گود میں (۱۰) آئندہ۔ بعد ازیں (۱۱) دوبارہ (۱۲) دوسرا۔ اور۔ پھر (۱۳) علاوہ۔ پرے۔ (۱۴) پیشتر۔ قبل۔ گزشتہ زمانہ میں (۱۵) ہاتھ کے نیچے

پاس۔ قریب۔ پشتی میں۔
آگے آگرہ، پیچھے لاہور (ا۔ مثل) غلط راستے پر پڑے ہیں۔
آگے آگے (مرکب تاکیدی) آگے کی تاکیدی صورت (۲) آئندہ کو۔ زمانہ مستقبل میں۔ رفتہ رفتہ۔ چند روز میں۔
آگے آگے چلنا۔ کسی کے آگے بڑھ کر قدم رکھنا۔ خدمت میں آگے چلنا۔
آگے آگے رنگ لانا (ا۔ محاورہ) آئندہ زیادہ شورش برپا کرنا۔ آگے کو خرابی لانا۔ آئندہ سر اُٹھانا۔
آگے آگے گرو، پیچھے پیچھے چیلا (ا۔ مثل) جس لیاقت کا اُستاد ہوتا ہے۔ شاگرد بھی ویسی ہی قابلیت حاصل کرتا ہے۔
آگے آگے ہونا (ا۔ محاورہ) پیش پیش ہونا۔ رہبر ہونا۔
آگے آنا (ا۔ محاورہ) (۱) سامنے آنا (۲) نزدیک آنا (۳) سامنا کرنا (۴) پشت پناہ ہونا۔ (۵) واقع ہونا۔ پاداش پانا
آگے ایت (ا۔ روزمرہ) بات ختم ہوئی۔ مطلب تمام ہوا۔ فقرہ پورا ہوا۔ بس
آگے بڑھانا (ا۔ محاورہ) آگے چلانا۔
آگے بڑھنا (ا۔ محاورہ) (۱) آگے جانا۔ آگے چلنا (۲) لڑنے کے واسطے سامنے ہونا (۳) بڑھ جانا۔ دُور نکل جانا (۴) سبقت لے جانا (۵) پیشوائی کرنا (۶) چلا جانا۔
آگے پانا (ا۔ محاورہ) کیے کی سزا پانا۔ تکلیف اُٹھانا۔
آگے پیچھے (تابع فعل) (۱) سامنے اور عقب میں (۲) یکے بعد دیگرے لگاتار۔ (۳) دیر سویر (۴) خلافِ قاعدہ۔
آگے پیچھے چلنا (ا۔ محاورہ) ایک کے پیچھے دوسرے کا چلنا (۲) بے ترتیبی سے چلنا۔
آگے پیچھے سب چل بسیں گے (ا۔ مثل) سب کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔
آگے پیچھے نہ ہونا (ا۔ محاورہ) تن تنہا ہونا۔ بے وارثا ہونا
آگے پیچھے ہاتھ دھرے ہونا (ا۔ محاورہ) ننگا ہونا۔ نہایت مفلس ہونا۔
آگے جائے گھٹنے ٹوٹیں، پیچھے دیکھتے آنکھیں پھوٹیں (ا۔ مثل) جہاں پر کسی کام کے کرنے اور نہ کرنے دونوں میں خرابی ہو وہاں بولتے ہیں (۲) مجبوری و معذوری۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔
آگے جانا (ا۔ محاورہ) (۱) آگے بڑھنا (۲) رستہ بتانا۔ رہنمائی کرنا (۳) سبقت لے جانا۔
آگے چلنا (ا۔ محاورہ) آگے بڑھ کر چلنا۔ سبقت لے جانا۔ غالب آنا۔
آگے خدا کا نام (ا۔ محاورہ) (۱) خدا کے نام کے سوا کچھ نہیں (۲) بس خاتمہ ہے۔ (۳) اس کے آگے کچھ نہیں۔
آگے خیریت ہے (ا۔ محاورہ) آئندہ کچھ نہیں ہے۔
آگے دوڑ پیچھے چوڑ (ا۔ مثل) ایک کام تمام نہیں ہوا کہ دوسرا شروع کر دیا۔
آگے دھرا ہے (ا۔ مثل) سامنے رکھا ہے۔ پیش آتا ہے۔
آگے دھر لینا، آگے رکھ لینا (ا۔ محاورہ) (۱) سامنے رکھ لینا۔ آگے کر لینا۔ (۲) آنکھ سے اوجھل نہ ہونے دینا (۳) گرفتار کر لینا۔
آگے دھرنا (ا۔ محاورہ) (۱) سامنے رکھنا۔ رُوبرو رکھنا۔
آگے دیکھ کے (تابع فعل) (۱) سامنے نظر کر کے (۲) سنبھل کر۔ دیکھ بھال کر۔
آگے دیکھنا (۱) سامنے دیکھنا۔ آنکھیں کھولنا (۲) ہوشیار ہونا۔ آگے کی خبر رکھنا۔
آگے دیکھیے کیا ہوتا ہے (ا۔ مثل) نہیں معلوم آئندہ کیا ہونے والا ہے۔
آگے دے کے (تابع فعل) (۱) سامنے کر کے۔ پیش کر کے (۲) جان بوجھ کر دیدہ و دانستہ (۳) دھکیل کر۔ زبردستی۔
آگے ڈالنا (ا۔ محاورہ) (۱) سامنے رکھ دینا۔ روبرو ڈال دینا (۲) گزارہ کے واسطے بیوہ عورت کی روپیہ سے مدد کرنا۔
آگے ڈولنا (۱) سامنے پھرنا (۲) بال بچے ہونا۔ صاحب اولاد ہونا۔
آگے رکھ لینا (ا۔ محاورہ) نشانہ بنا لینا۔ (۲) ڈھال بنا لینا (۲) قابو کر لینا۔
آگے رکھنا (۱) سامنے رکھنا (۲) نذر کرنا۔ شیرینی رکھنا۔ اُستاد بنانا۔
آگے رنگ لانا (ا۔ محاورہ) آئندہ گل کھلانا۔ آئندہ کو خرابی لانا۔
آگے سے (۱) سامنے سے (۲) پہلے سے۔ ابتدا سے۔
آگے سے ٹھاننا (ا۔ محاورہ) (۱) پہلے سے ارادہ کرنا (۲) پہلے سے نتیجہ نکالنا۔
آگے سے روکنا (ا۔ محاورہ) پہلے سے روک دینا۔ پیش بندی کرنا۔
آگے سے سوچنا (ا۔ محاورہ) پہلے سے فکر کرنا۔
آگے سے گانٹھنا (ا۔ محاورہ) پہلے سے راضی کر لینا۔ پہلے سے یار بنانا۔
آگے سے ہٹانا۔ سامنے سے دُور کرنا۔ ایک طرف کرنا۔
آگے سے ہوتی آئی ہے (ا۔ مثل) قدیم سے دستور ہے۔ پہلے سے یہ بات چلی آ رہی ہے۔ پرانی رسم ہے۔
آگے قدم (دھرنا) رکھنا (ا۔ محاورہ) پہل کرنا۔ پیش قدمی کرنا۔ ترقی کرنا۔
آگے قسمت (ا۔ روزمرہ) آئندہ جو نصیب میں ہو۔
آگے کا اُٹھا۔ جھوٹا۔ پس خوردہ۔ بچا کھچا کھانا۔
آگے کا قدم پیچھے پڑنا (ا۔ محاورہ) (۱) پیچھے ہٹنا (۲) تنزل کرنا۔ گھٹنا (۳) رُعب چھا جانا۔ ڈر جانا۔ گھبرا جانا۔ کچھ نہ سوجھنا۔
آگے کرنا (ا۔ محاورہ) (۱) سامنے کرنا (۲) پیش کرنا
آگے کنواں پیچھے کھائی (ا۔ مثل) دونوں طرف سے خطرہ۔ کام کرنے میں بھی خرابی ہے اور نہ کرنے میں بھی۔
آگے مقدر (ا۔ روزمرہ) آگے قسمت۔ آئندہ جو قسمت میں ہو۔
آگے ناتھ نہ پیچھے پگھا۔ سب سے اچھا کمہار کا گدھا (ا۔ مثل) جس کا والی وارث کوئی نہ ہو۔ ناٹھا۔ نگوڑا۔
آگے نکل جانا (نکلنا) (ا۔ محاورہ) آگے بڑھ جانا۔ سبقت لے جانا۔
آگے ہاتھ پیچھے پات (ا۔ مثل) اس قدر تنگ اور غریب ہے کہ تن پر کپڑا بھی نہیں۔ ایک ہاتھ آگے اور ایک پتا پیچھے لگا ہوا ہے۔
آگے ہونا (ا۔ محاورہ) (۱) آگے بڑھنا۔ پیش قدمی کرنا (۲) پردہ نہ ہونا (۳) روبرو آنا (۴) مقابلہ کرنا۔
آگے ہی۔ پہلے ہی۔ اول ہی۔ اوّل ہی سے۔
آگیا (آگ۔ گِ۔ یا) [س۔ ا۔ مث] (۱) فرمان (۲) ہدایت (۳) اجازت۔ حکم۔ رخصت۔ رضا۔
آگیا پالنا (ا۔ محاورہ) حکم بجا لانا۔ فرماں برداری کرنا۔
آگیا دینا (ا۔ محاورہ) (۱) حکم دینا (۲) اجازت دے دینا۔ ہدایت کرنا۔

آگیا ماننا (ا۔ محاورہ) حکم ماننا۔ اطاعت کرنا۔

آگیں (ف۔ لاحقہ) فارسی لاحقہ نسبت جو کسی فارسی اسم کے بعد آکر اسے صفت بنا دیتا ہے اور بھرا ہوا اور لبالب کے معنی دیتا ہے۔ جیسے خلوص آگیں۔ شرم آگیں وغیرہ۔

آ - ل

آل (ہ۔ ا۔ مث) نئے پیاز کے ہرے پتے (۲) گھیا۔ تری (۳) زمین کی نمی (۴) ایک درخت جس کی جڑ سے سرخ رنگ نکلتا ہے۔

آل (ت۔ ا۔ مث) سُرخ رنگ۔ لال۔

آل (All) [انگ] کل۔ تمام۔ سب۔ اردو میں یہ لفظ مجرد استعمال نہیں ہوتا۔ مرکبات میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے آل پاکستان مسلم لیگ۔

آل (ع۔ ا۔ مث) (۱) اولاد، بیٹے پوتے (۲) کُنبہ (۳) نسل

آل اولاد۔ بال بچے، بیٹا بیٹی۔ نواسا۔ نواسی۔ اخلاف۔

آلِ پیمبر، آلِ رسول، آلِ نبی۔ رسول مقبولؐ کی بیٹی کی اولاد۔ قوم سادات۔

آل تمغا (ت۔ ا۔ مذ) سرخ مہر (۲) شاہی فرمان معافی یا شاہی جاگیر کی سند (۳) آئین میں بخشی ہوئی جاگیر۔

آل عبا۔ وہ لوگ جن پر رسول اکرمؐ نے اپنی کملی ڈال کر محبت ظاہر فرمائی یعنی حضرت علی و فاطمہ و حسن اور حسین رضی اللہ عنہم۔

آل و اطفال۔ بال بچے۔ پوتا پوتی۔ نواسا۔ نواسی۔

آل کا انڈا۔ (ا۔ مذ) لڑکوں کا ایک کھیل جس میں کسی غریب اور سیدھے سادے لڑکے کے سر پر چپتیں مارتے ہیں۔

آل کا رنگ (ا۔ مذ) لال رنگ، وہ سُرخ رنگ جو آل درخت کی جڑ سے نکلتا ہے۔

آلا (ف۔ ا۔ مذ) گھر۔ گھونسلا۔ آشیانہ

آلا (آ۔ لا) [ہ۔ صف] (۱) گیلا۔ تر۔ نم (۲) کچا زخم، ہرا زخم (۳) [مذ] دیوار پر چراغ یا کسی چیز کے رکھنے کی جگہ۔ طاق۔ طاقچہ (۴) آلا اودل کا قصہ (۵) لمبی چوڑی داستان (۶) ٹھگ آپس میں ایک دوسرے کو اس نام سے پکارتے تھے (۷) گنجفہ بازوں کی اصطلاح میں دونوں طرف سر کرنا۔

آلا پٹ جانا (ا۔ محاورہ) گنجفے میں دونوں طرف سر کرنے سے فارغ ہو جانا۔

آلا دے نوالا۔ اسے طاق ردّی دے۔ کوئی کمینہ اعلیٰ درجے کو پہنچے مگر فطرتاً اس کا کمینہ پن نہ جائے تو کہتے ہیں۔

آلا رہنا۔ زخم تازہ رہنا۔ مندمل ہونے میں نہ آنا۔

آلا کرنا۔ گنجفے میں دونوں طرف سر کرنا۔

آلا گانا (۱) اپنا جھینکنا سانا۔ اپنا رونا رونا (۲) ایک ہی داستان کہے جانا ایک مضمون کے سر ہو جانا۔

آلا ہونا (۱) گیلا ہونا۔ تر ہونا۔ بھیگنا (۲) زخم ہرا ہو جانا۔ پھر سے زخم کا تازہ ہو جانا۔

آلابالا (آ۔ لا، با۔ لا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) ٹال مٹول۔ دم دلاسا۔ بہانہ (۲) چال فریب (۳) سُستی۔ کاہلی۔

آلا بالا بتا دینا (بتانا) (ا۔ محاورہ) ٹال دینا (۲) فریب دینا۔ دھوکا دینا۔

آلاپ (آ۔ لاپ) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) بول۔ چال۔ آواز۔ نغمہ (۲) آواز کا اتار چڑھا۔ گانے میں سُروں کا اونچا کرنا۔ گیت کی اٹھان۔ تان۔ سُر۔

آلاپنا (آ۔ لاپ۔ نا) [ہ۔ مص] اونچے سروں میں گانا۔ تان اڑانا۔ آواز لگانا۔

آلات (آ۔ لات) [ع۔ ا۔ مذ] آلہ کی جمع۔ اوزار۔ ہتھیار۔

آلاتِ حرب۔ لڑائی کے ہتھیار۔ اسلحہ جنگ۔

آلاتِ کشاورزی (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) کھیتی باڑی کے اوزار۔

آلاراسی (آلارسی) (آ۔ لا۔ را۔ سی) (آ۔ لا۔ ری۔ سی) [ہ۔ صف] (۱) بے پرواہ۔ بے فکر۔ لاابالی (۲) [مث] بے پروائی۔ بے فکری (۳) سُستی۔ کاہلی۔

آلاراسی خصم خدا (ا۔ مثل۔ عو) سُست اور کاہل آدمی کا اللہ ہی مالک ہے۔ خود کچھ نہیں کرتا۔ اس کا کام اللہ ہی کر دے تو کر دے۔

آلام (آ۔ لام) [ع۔ ا۔ مذ] الم کی جمع۔ رنج و غم۔

آلان (آ۔ لان) [س۔ ا۔ مذ و مث] (۱) وہ کڑا یا زنجیر جس سے ہاتھی کا پاؤں باندھا جاتا ہے (۲) ہاتھی کی پیٹھ کا گدّا۔

آلائش (آ۔ لا۔ اِش) [ف۔ ا۔ مث] (۱) آلودگی۔ غلاظت۔ میل کچیل۔ (۲) پھوڑے (۳) انتڑیاں۔

آلپٹنا (آ۔ لِ۔ پَٹ۔ نا) [اُر۔ مص] آ کر لپٹ جانا۔

آلت (آ۔ لت) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) آلہ۔ اوزار۔ ہتھیار (۲) جہاز کی رسی (۳) برتن (۴) عضو تناسل۔

آلتی پالتی (آل۔ تی۔ پال۔ تی) [ہ۔ ا۔ مث] ایک قسم کی بیٹھک۔ چار زانو۔

آلتی پالتی مارنا۔ چار زانو بیٹھنا۔ چوکڑی مار کر بیٹھنا

آلسی (آل۔ سی) [ہ۔ صف] سُست۔ کاہل۔ ڈھیما۔

آلسی سدا روگی (ا۔ مقولہ) سُست آدمی ہمیشہ بیمار رہتا ہے۔

آلکس (آل۔ کس) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) سستی، کاہلی، کسل (۲) نیند۔ اُونگھ۔

آلکس آنا۔ سستی یا کاہلی آنا۔ ماندگی معلوم ہونا۔ نیند آنا۔ اونگھ آنا۔

آلکسی۔ (آل۔ کَ۔ سی) [ہ۔ ا۔ مث] سستی۔ کاہلی۔

آلکسیا (آل۔ کَ۔ سِ۔ یا) [ہ۔ صف] (۲) کاہل۔ سُست (۲) مجھول۔

آلگنا (آ۔ لگ۔ نا) [اُر۔ مص] (۱) قریب تر ہونا۔ (۲) گھات میں بیٹھ رہنا (۳) پڑ جانا۔ پہنچنا۔

آلن (آ۔ لن) [ہ۔ ا۔ مذ] بیسن یا آٹا جو ساگ میں گھول کر ڈالتے ہیں

آلنا (آل۔ نا) [ہ۔ ا۔ مذ] آشیانہ۔ گھونسلا۔

آلنگ (آ۔ لنگ) [س۔ ا۔ مث] گھوڑی کی مستی (۲) عورت کا خواہش پر آنا۔

آلنگ پر (آنا) ہونا (ا۔ محاورہ) (۱) گھوڑی کا مستانا۔ مد میں بھرنا۔

عورت کا منانا (۲) جوان ہونا۔
آلُو [ف - ا - مذ] ایک مشہور ترکاری۔
آلُو بخارا (ف - ا - مذ) ایک قسم کا شیریں و ترش پھل۔ جو بخارا سے منسوب ہے
آلُو چِہ (ف - ا - مذ) آلو بخارے سے ملتا جلتا ایک ترش میوہ۔
آلود (آ - لُود) [ف - صف] لتھڑا ہوا۔ مرکبات میں بطور لاحقے کے استعمال ہوتا ہے جیسے خون آلود۔
آلودگی (آ-لو-د-گی) [ف - ا - مث] (۱) ناپاکی۔ آلائش۔ دنیاوی تعلقات
آلودہ (آ-لو-دہ) [ف - صف] (۱) لتھڑا ہوا۔ بھرا ہوا۔ ناپاک۔ نجس (۲) پھنسا ہوا (۳) گناہ گار۔ پاپی۔ جمع آلودگان۔
آلودہ دامن۔ آلودہ عصیاں۔ آلودہ گناہ (ف - صف) گناہ گار۔
آلودہ کرنا۔ بھرنا۔ لتھیڑنا۔ تباہی میں شامل کرنا۔
آلو شفتالو (آ-لو-شف-تا-لو) [اُر - ا - مذ] لڑکوں کا ایک کھیل جس میں ایک لڑکا دوسرے لڑکے کی چڈھی پر سوار ہو کر اس کی دونوں آنکھیں اپنے دونوں ہاتھوں سے بند کر لیتا ہے اور باقی لڑکوں میں سے ایک لڑکا اس سوار کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہو کر اپنی جتنی چاہے انگلیاں بلا کر گھوڑی سے پوچھتا ہے کہ کتنی انگلیاں اگر اس نے انگلیوں کی تعداد اتفاقاً صحیح بتا دی تو گھوڑی سوار بن جاتی ہے اور پوچھنے والا گھوڑی در نہ کھیل اسی طرح جاری رہتا ہے۔
آلہ (آ-لہ) [ع - ا - مذ] اوزار۔ ہتھیار۔ راچھ۔ جمع۔ آلات
آلۂ تناسل (۱) نسل بڑھانے کا اوزار (۲) ذکر۔ عضو تناسل۔ قضیب لِنگ۔
آلۂ تنفس (ع - ت - ا - مذ) (۱) وہ عضاء جس کے ذریعے سانس لی جاتی ہے۔
آلۂ کار (ع - ف - ا - مذ) کام کا آلہ۔ ذریعہ۔ وسیلہ۔
آلے بالے (آ-لے-با-لے) [ہ - ا - مذ] حیلے۔ حوالے۔ بہانے۔ ٹال مٹول۔

آ - م

آم [ہ - ا - مذ] منطقہ حارہ کا ایک مشہور اور لذیذ پھل۔ انبہ۔ اس کی بے شمار اقسام ہیں
آم بوؤ آم کھاؤ املی بوؤ املی کھاؤ [ا - مثل] جیسا کرو گے ویسا بھرو گے
آم پال (رکھنا) ڈالنا۔ ایک خاص طریقے سے گدرائے ہوئے آموں کا گرم چیز میں دبانا تاکہ پک جائیں۔
آم ٹپکنا۔ آم کا پختہ ہو کر ڈال سے گرنا۔
آم چوسنا۔ پختہ آم کا نرم کر کے اس کا رس چوسنا۔
آم ڈھل جانا۔ آم کا زیادہ ملائم ہو کر بے مزا ہو جانا۔
آم کا ٹپکا لگنا (ا - محاورہ) درختوں سے پک کر آم ٹپکنا شروع ہونا۔
آم کھانے سے کام یا پیڑ گننے سے (ا - مثل) اپنے مطلب سے مطلب ہے۔ حجت سے غرض نہیں۔

آم کھائے پال کا خربوزہ کھائے ڈال کا پانی پیئے تال کا۔ (ا - مثل) ان چیزوں کے استعمال کا صحیح طریقہ یہی ہے۔ یہ اسی صورت میں لذیذ ہوتی ہیں۔
آم کے آم گٹھلی کے دام (ا - مثل) آم کھائے گٹھلیوں کو بیچ کر دام وصول کیے۔ کسی کام میں ہر صورت سے نفع ہونا۔ دوہرا فائدہ ہونا۔
آم گھاس۔ الم غلم۔ بھلا برا۔ عام خاص کی بگڑی ہوئی صورت۔
آم میں (بور) مور آنا۔ آم کے درخت میں پھول آنا۔
آماج (آ - ماج) [ف - ا - مذ] نشانہ۔ ہدف۔
آماجگاہ (ف - ا - مث) نشانہ کی جگہ۔
آمادگی (آ-ما-د-گی) [ف - ا - مث] رضامندی۔ مستعدی۔ تیاری۔
آمادہ (آ-ما-دہ) [ف - صف] رضامند۔ مستعد۔ تیار۔
آماس (آ-ما-س) [ا - مذ] سوجن۔ ورم۔
آمال (آ - مال) [ع - ا - مث] امل کی جمع۔ امیدیں۔
آمد (آ - مد) [ف - ا - مث] (۱) آنا۔ تشریف لانا۔ ازخود خیال آنا۔ بلا تکلف مضمون ذہن میں آنا۔ (۲) آمدنی (۳) محاصل۔ یافت۔
آمد آمد (ف - ا - مث) آنے کا چرچا۔ آنے کا ذکر۔ جلد آنے کا توقع۔
آمد برآمد کے دن (ا - محاورہ) رُت پھرنے کا زمانہ۔ فصل تبدیل ہونے کا وقت۔ موسم بدلنے کے دن۔
آمدِ سخن۔ کلام کا بلا تکلف ذہن میں آنا۔
آمدم بر سرِ مطلب (ف - مثل) اب میں اصل مطلب بیان کرتا ہوں۔
آمد و خرچ۔ آمدنی اور خرچ۔ آنا اور نکلنا۔ حاصل اور صرف۔
آمد و رفت (۱) آنا جانا (۲) میل ملاپ۔ تعلق۔ واسطہ (۲) ٹریفک۔
آمد و رفت ہونا (ا - محاورہ) راہ و رسم رہنا۔ آنے جانے رہنا۔
آمد و رفت لگانا (ا - محاورہ) آنا جانا۔ جاری رکھنا۔
آمد و رفت لگی رہنا (ا - محاورہ) آنے جانے کا تار بندھا رہنا۔
آمد و شد (ف - مث) (۱) آنا جانا۔ آمد و رفت (۲) رہگذر (۳) راہ و رسم۔
آمدن (آ-م-دن) [ف - مص] آنا (۲) [اُر] آمدنی۔ یافت۔
آمدن بہ ارادت رفتن بہ اجازت (ف - مثل) اپنی خوشی سے آنا دوسرے کی خوشی سے جانا۔
آمدنی (آم-د-نی) [ف - ا - مث] محاصل۔ یافت۔ فائدہ۔ بچت۔ نفع۔ منافع۔
آمدنی کا موسم (۱) وہ دن جن میں غلہ یا سوداگری کا مال آتا ہے۔ وسادر آنے کا دن۔ (۲) یافت کا زمانہ۔
آمدنی کے سر سہرا ہے (ا - مثل) آمدنی ہی سے سارا ٹھاٹھ درست ہوتا ہے۔
آمِر (آ-مِر) [ع - صف - د - ا - مذ] حکم دینے والا۔ مطلق العنان۔ ڈکٹیٹر۔ (Dictator)
آمرانہ (آ-م-را-نہ) [ف - صف] منسوب بہ آمر۔ حاکمانہ۔
آمُرزش (آ-مُر-زِش) [ف - ا - مث] بخشش۔
آمرزگار (آ-مرز-گار) [ف - صف] بخشنے والا۔ معاف کرنے والا۔ مراد

خدا تعالےٰ۔

آمِریت (آ۔مِ۔ری۔یت) [ع۔ا۔مث] آمر یا ڈکیٹر کا منصب مطلق العانی کلی اختیار و اقتدار۔

آمُلَہ (آ۔مُ۔لہ) [ف۔ا۔مذ] آنولہ۔ ایک ترش پھل۔

آملیٹ۔(Omelette) (آم۔لیٹ) [انگ۔ا۔مذ] انڈوں کا چلا۔ پیاز ملے ہوئے نمکین انڈے۔

آمنا سامنا (آم۔نا۔سام۔نا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) مقابلہ۔ مُڈھ بھیڑ (۲) لڑائی۔ باہم سخت دُرشت باتیں۔

آمنّا وصدّقنا (آ۔من۔نا۔وَصد۔دَق۔نا) [ع] (۱) ہم ایمان لائے۔ اور ہم نے تصدیق کی۔ (۲) بجا ہے۔ درست ہے۔ ٹھیک ہے۔

آمنے سامنے (ا۔مذ) (آم۔نے سام۔نے) (ہ) ایک دوسرے کے آگے۔ ایک دوسرے کے مقابل۔

آمنے سامنے ہونا (ا۔محاورہ) روبرو ہونا۔ مقابل ہونا۔

آموختہ (آ۔موخ۔تہ) [ف۔ا۔مذ] پڑھا ہُوا سبق۔ پچھلا سبق۔

آموختہ (پڑھنا) پھیرنا۔ پڑھے ہوئے کو دہرانا۔

آموختنی (آ۔موخ۔تَ۔نی) [ف۔صف] سیکھنے کے لائق۔ سکھانے کے قابل۔

آموز (آ۔موز) [ف۔صف] آموختن کا صیغہ امر سکھانے والا۔ سیکھنے والا۔ (مرکبات میں مستعمل ہے جیسے سبق آموز)

آموزش (آ۔مو۔زش) [ف۔ا۔مث] سیکھائی۔

آموزش گاہ (ف۔ا۔مث) درس گاہ۔ مکتب۔ مدرسہ۔

آموز گار (آ۔موز۔گار) [ف۔صف۔وا۔مذ] سکھانے والا۔ اُستاد۔ معلم۔ جمع: آموزگاران۔

آمیختہ (آ۔میخ۔تہ) [ف۔صف] ملایا ہوا۔ مرکب۔

آمیز (آ۔میز) [ف۔صف] ملنے والا۔ ملانے والا (مرکبات میں مستعمل ہے۔ جیسے کم آمیز)

آمیزش (آمے۔زش) [ف۔ا۔مث] ملاوٹ۔ ملونی۔

آمیزش ہونا (۱) ایک ذات ہونا (۲) گھُل مِل جانا۔

آمیزہ (آ۔مے۔زہ) [ف۔ا۔مذ] مرکب محلول (دواؤں) دو یا دو سے زائد چیزوں کا اس طرح ملنا کہ وہ ایک ذات ہو جائیں۔ مکسچر۔

آمین (آ۔مین) [ع] (۱) اے خدا ایسا ہی ہو۔ خدا دعا قبول کرے۔ (۲) ختم قرآن شریف کی تقریب۔

آمین۔ آمین۔ آمین کا تاکیدی فقرہ۔

آمین آمین ہونا (ا۔محاورہ) (۱) امن چین ہونا (۲) خوشیاں ملنا۔ مراد بر آنا۔

آمین اللہ (۱) خدا یوں ہی کرے۔ خدا قبول کرے۔ خدا کی پناہ۔ دُور پار خدا نہ کرے۔ نوج۔ نعوذ باللہ۔

آمین پڑھنا (ا۔محاورہ) ختم قرآن کے بعد جو کچھ دعائیہ اشعار پڑھے جاتے ہیں، اُنھیں آمین پڑھنا کہتے ہیں۔

آمین کہنا (ا۔محاورہ) دعا مانگنے کے بعد لفظ آمین زبان پر لانا یعنی خدا تعالےٰ قبول کرے۔ خدا یوں ہی کرے (۲) قبول کرنا۔ ماننا۔

آمین کہنے والے (ا۔مذ) ہاں میں ہاں ملانے والے۔ خوشامدی۔

آ۔ن

آن (ہ۔ا۔مث) (۱) قسم۔ عہد (۲) بڑوں کی رسم۔ رواج (۳) ضد۔ ہٹ (۴) عادت خصلت (۵) آرزو۔ خواہش (۶) لاج (۷) شرم۔ حیا عزت حرمت۔

آن توڑنا (ا۔محاورہ) (۱) قول قرار توڑنا۔ قسم توڑ دینا (۲) رسم کے خلاف کرنا۔

آن جانا (ا۔محاورہ) بات خراب ہونا۔ آبرو جانا۔

آن رہ جانا (ا۔محاورہ) بات رہ جانا۔ آبرو رہ جانا۔

آن کہاں ہوگیا (ا۔مثل) تباہ ہوگیا۔ برباد ہوگیا۔ عزت جاتی رہی۔

آن (ف۔ا۔مث) (۱) شان و شوکت (۲) ادا۔ معشوقانہ چھب (۳) وضع۔ ڈھنگ (۴) غرور۔ گھمنڈ۔

آن بان۔ شان و شوکت۔ وضع۔ ٹھاٹ۔ بانکپن۔

آن بان سے رہنا (ا۔محاورہ) شان و شوکت سے بسر کرنا۔ ٹھاٹھ سے رہنا۔ وضع بنائے رہنا۔

آن بان والا (۱) شان و شوکت والا۔ ناز و ادا والا۔ (۲) وضع دار۔ غیرت دار۔

آن تان میں پورا ہونا (ا۔محاورہ) شان و شوکت میں کامل ہونا۔ وضع کا پابند ہونا۔

آن نکلنا (ا۔محاورہ) معشوقانہ انداز پیدا ہونا۔ حسن و خوبی کا چمکنا۔

آن (ع۔ا۔مث) وقت۔ لمحہ۔ لحظہ۔ ساعت۔

آن کا مہمان۔ کوئی دم کا مہمان۔ جلد دنیا سے جانے والا۔

آن کی آن میں (تابع فعل) آناً فاناً۔ ایک لمحہ میں۔ ذرا سی دیر میں۔

آن میں کچھ ہے آن میں کچھ ہے (ا۔مثل) متلون مزاج ہے۔ گھڑی میں کچھ گھڑی میں کچھ۔

آن واحد میں (تابع فعل) ایک آن میں لمحے بھر میں۔

آن (ہ) آنا کا مخفف۔

آن بننا (ا۔محاورہ) مصیبت پڑنا۔ بلا نازل ہونا۔ آپھنسنا۔

آن پڑنا (ا۔محاورہ) یکایک آگرنا۔ دفعتاً نازل ہونا۔ ایکا ایکی وارد ہونا۔ (۲) بے کوشش ہاتھ لگنا۔ (۳) ٹوٹ پڑنا۔ حملہ کرنا (۴) مصیبت پڑنا (۵) گرفتار ہونا۔ (۶) کسی کے سر پر بوجھ پڑنا (۷) پناہ میں آنا۔

آن پہنچنا (ا۔محاورہ) داخل ہونا۔ کنارے لگنا۔ آجانا۔

آن لینا (ا۔محاورہ) آلینا۔ آکر مل جانا۔

آن ملنا (ا۔محاورہ) آجانا۔ مل جانا۔

آں (ف۔ض۔اشارہ) (نون غنہ) وہ۔

آنجناب (کلمہ تعظیم) جناب والا۔ عالی قدر۔ مخاطب کو بجائے آپ کے تعظیماً آں جناب کہتے ہیں۔

آنحضرتؐ۔ آں سرورؐ (کلمہ تعظیم) وہ بزرگ۔ وہ سردار۔ تعظیماً

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نام کی جگہ بولتے ہیں۔
آں دفتر را گاؤ خورد (ف۔ مثل) اس دفتر کو بیل کھا گیا۔ ایسی چیز کے متعلق کہتے ہیں جس کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا ہو۔
آں را کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک (ف۔ مثل) جس کا حساب صاف ہو اُسے پڑتال کا خوف نہیں۔
آں قدح بشکست و آں ساقی نماند (ف۔ مثل) وہ پیالہ ٹوٹ گیا اور وہ پلانے والا نہ رہا۔ وہ مزہ اور لطف جاتا رہا۔ وہ زمانہ ہی نہ رہا، وہ صحبتیں ہی نہ رہیں۔
آنا (آ۔نا) [ہ۔ مص] (۱) جانا کی ضِد۔ آ پہنچنا۔ نازل ہونا۔ حاضر ہونا۔ نمودار ہونا۔ داخل ہونا (۲) واقف ہونا۔ جانتا۔ سیکھ لینا (۳) مائل ہونا۔ راغب ہونا۔ (۴) دُکھنا۔ پُرآشوب ہونا (آنکھ کے لیے مستعمل ہے)
آنات۔ وقت۔
آنا جانا (۱) آمد و رفت (۲) میل ملاپ۔ میل جول۔ ربط ضبط۔
آنا نہ پائی تڑی پاؤ گھِسائی (ا۔ مثل) بے کار دوڑ دھوپ۔ مُفت کی محنت۔
آنا فانا (آ۔ ن۔ فا۔ نن) [ع۔ تابع فعل] ایکا ایکی۔ جھٹ پٹ۔
آنا کانی (آ۔ نا۔ کا۔ نی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) سُنی ان سُنی کرنے کی حالت۔ نہ دھیان دینے کی حالت (۲) ٹال مٹول۔ حیلہ حوالہ۔
آنا کانی (دینا) کرنا (ا۔ محاورہ) سُنی ان سُنی کرنا۔ چشم پوشی کرنا۔ درگزر کرنا۔
آنب (ہ۔ ا۔ مذ) آم۔
آنبا ہلدی (آں۔ با۔ ہل۔ دی) [ہ۔ ا۔ مث] ایک قسم کی سرخ ہلدی۔ آما ہلدی۔
آنت (ہ۔ ا۔ مث) (۱) انتڑی (۲) (کنایۃً) لمبی چیز۔
آنت (اُترنا) بڑھ آنا (مص۔ مرکب) ایک بیماری جس میں آنت فوطوں میں اُتر آتی ہے اور اس سے آدمی کے خصیوں میں درد پیدا ہوتا ہے۔
آنت بھاری تو مات بھاری (ا۔ مثل) فتورِ ہضم سے درد سر ہوتا ہے۔ پیٹ کے بگاڑ سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔
آنت کی آنت (ا۔ محاورہ) بہت لمبی چیز۔ طول طویل بات۔
آنتوں کا بل کھلنا۔ بہت سی بھوک کے بعد خوب ڈٹ کر کھانا۔
آنتوں کا قل ہو اللہ پڑھنا (ا۔ محاورہ) سخت بھوکا ہونا۔
آنتوں میں بل پڑنا (ا۔ محاورہ) پیٹ میں بل پڑنا۔ پیٹ میں درد شروع ہو جانا۔
آنتیں اُلٹ جانا (ا۔ محاورہ) قے ہونا۔ بہت اُبکائیاں آنے سے جی اوپر تلے ہونا۔
آنتیں سمیٹنا (ا۔ محاورہ) بھوکا رہنا۔ بھوک کی برداشت کرنا۔
آنتیں سوکھنا (ا۔ محاورہ) بھوک کے مارے انتڑیوں کا سوکھ جانا۔ فاقہ کشی کرنا۔
آنتیں کوسنی ہیں (ا۔ مثل) بھوک سے آنتیں فریاد کرتی ہیں۔ بہت زیادہ بھوک لگی ہے۔
آنتیں گلے آنا۔ آنتیں گلے میں آنا (ا۔ محاورہ) مصیبت میں پڑنا۔ بلا میں مبتلا ہونا۔

آنتیں منہ کو آنا (ا۔ محاورہ) ناک میں دم آنا۔ بیزار ہونا۔ جی اُکتانا۔ نہایت ناگوار گزرنا۔
آنتیں مُوسنا۔ بھوکا رہنا۔ بھُوک کی برداشت رہنا۔
آنٹ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) ہتھیلی میں انگوٹھے اور انگلی کے درمیان کی جگہ (۲) داؤں۔ قبضہ۔ پیچ (۳) دشمنی (۴) گرہ۔ گانٹھ (۵) پُولا۔ گٹھا۔
آنٹ پڑنا (ا۔ محاورہ) گرہ پڑنا (۲) دل میں فرق آنا۔ دشمنی ہونا۔
آنٹ سانٹ (ا۔ مث) سازش۔ توڑ جوڑ۔ باہمی صلاح مشورے۔
آنٹ لگانا (۱) روک پیدا کرنا (۲) چاندی کو تپا کر کھوٹا کھرا پہچاننا
آنٹ نکلنا۔ دل کا فرق نکلنا۔ دل صاف ہونا۔
آنٹی (آں۔ ٹی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) گٹھا۔ پولا (۲) سوت یا ریشم کی لچھی۔ (۳) لڑکوں کے کھیلنے کی گُلی۔ (۴) کشتی کا ایک پیچ جس میں ٹانگ اڑا کر حریف کو چت کرتے ہیں۔
آنٹی دینا (۱) اڑنگا مارنا۔ حریف کی ٹانگ میں ٹانگ اڑا کر اسے گرا دینا۔
آنٹی کاٹنا۔ کشتی میں آنٹی لگنے پر اس کی کاٹ کرنا۔
آنٹی (لگانا) مارنا (۱) مخالف کی ٹانگ میں ٹانگ اڑانے کا داؤں چلانا۔ (۲) گرہ باندھنا۔
آنٹے جھونٹے [ق] جھُولے میں آمنے سامنے بیٹھ کر ایک کا دوسرے کی گود میں پاؤں رکھنا۔
آنچ [ہ۔ ا۔ مث] (۱) گرمی (۲) آگ کی لپٹ۔ شعلہ (۳) آگ (۴) تاؤ۔ جوش (۵) مادری جوش۔ مامتا (۶) صدمہ (۷) نقصان۔ ضرر (۸) آبداری۔ دھار۔ چمک (۹) شہوت۔ جوش (۱۰) مصیبت (۱۱) بھوک کی آگ
آنچ آنا (ا۔ محاورہ) (۱) صدمہ پہنچنا۔ چوٹ لگنا (۲) نقصان ہونا (۳) مصیبت۔
آنچ دکھانا (ا۔ محاورہ) گرم کرنا۔ جلانا۔ آگ دکھانا۔
آنچ کا کھیل ہے (ا۔ مذ) آگ کا کام ہے۔
آنچ کڑی ہونا (ا۔ محاورہ) تیز آگ ہونا۔
آنچ نہ کھانا (ا۔ محاورہ) (۱) تاؤ کھانا (۲) گرم ہونا (۳) پگھلنا۔ گلنا۔
آنچ نہ آنا (۱) صدمہ نہ پہنچنا (۲) نقصان نہ ہونا۔
آنچ نہ آنے دینا (ا۔ محاورہ) (۱) آسیب یا صدمہ نہ پہنچنے دینا (۲) نقصان یا ضرر نہ ہونے دینا۔
آنچیں نکلنا (ا۔ محاورہ) شعلے اُٹھنا۔
آنچل (آں۔ چل) [ہ۔ ا۔ مذ] دوپٹے کا سرا۔ اوڑھنی کا پلو۔ دامن کا پلّو۔ دامن کا کنارہ۔ گھونگٹ (۲) پستان۔ چوچی۔
آنچل پڑنا۔ آنچل چھوایا جانا۔ کسی چیز پہ آنچل پڑ جانا۔
آنچل پلّو (ا۔ مذ) مقیش کی جھالر جو بھاری جوڑوں کے دوپٹے اوڑھنی وغیرہ کے کناروں پہ ٹانکتے ہیں۔
آنچل پھاڑنا (ا۔ محاورہ) (۱) آنچل کترنا (۲) ٹوٹکا کرنا۔ جادو کرنا۔ جس عورت کے بچے جیتے نہ ہوں وہ بچوں والی عورت کا آنچل کتر لیتی ہے اور اس کو جلا کر کھا لیتی ہے۔ جس سے حسب اعتقاد مستورات اُس کے بچے تو مر جاتے ہیں اور کھانے والی کے زندہ رہتے ہیں (۳) دلہن کا بے باکی سے باتیں کرنا۔

آنچل دبانا۔ بچے کا دودھ پینا۔ چھاتی منہ میں لینا۔
آنچل دینا۔ بچہ کے منہ میں چھاتی دینا۔ بچے کو دودھ پلانا۔
آنچل ڈالنا۔ عورتوں میں ایک رسم ہے۔ جب دولھا نکاح کے بعد دلہن کے گھر ادائے رسوم کے لیے جانے لگتا ہے تو اس کی بہنیں دروازے سے اپنے بھائی کے سر پر آنچل ڈال کر صدر مقام تک لے جاتی ہیں اور اس آنچل ڈالنے کا نیگ ان کو دیا جاتا ہے۔
آنچل سر پر ڈالنا (۱۔ محاورہ) (۱) دوپٹہ سر پر ڈالنا (۲) آرسی مصحف کی رسم کے وقت دولھا دلہن کے سر پر سرخ کپڑا ڈالنا۔
آنچل سنبھالنا (۱۔ محاورہ) آنچل اٹھانا۔ آنچل درست کرنا۔
آنچل لینا (۱۔ محاورہ) مہمان آنے والی عورت کا استقبال کرنا اور اس کے دوپٹہ کا کنارہ تعظیماً چھونا۔
آنچل میں بات باندھ رکھو (۱۔ مثل) خوب یاد رکھو۔ ہرگز نہ بھولو۔
آنچل میں بات باندھنا (۱۔ محاورہ) (۱) بات پلّے باندھنا (۲) کسی کی نصیحت یا قول کو یاد رکھنا۔
آنچل میں باندھنا (۱۔ محاورہ) (۱) پلّے میں باندھنا۔ دوپٹہ میں گرہ لگانا۔ (۲) کسی چیز کو دینے کے لیے ہر وقت اپنے پاس رکھنا (۳) یاد رکھنے کے لئے آنچل میں گرہ دے لینا۔ یاد رکھنا۔
آنچل میں سات پاٹیں باندھنا (۱۔ محاورہ) ٹونا ٹوٹکا کرنا۔ جادو کرنا۔
آندُو (آن۔ دُو) [س۔ ا۔ مث] زنجیر جسے نامی پہلوان کشتی جیتنے کے بعد پاؤں میں پہنتے ہیں۔
آندوسن (ہ۔ ا۔ مذ) تحریک۔ مہم چلانا۔
آندھل جھپٹ (آن۔ دھل۔ جھ۔ پٹ) [ہ۔ تابع فعل] اندھا دھند۔ جلد جلد (صف) بے ہودہ۔ فضول۔
آندھی (آن۔ دھی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) تیز ہوا کا طوفان۔ جھکڑ۔ گرد و غبار (۲) [صف] بہت تیز چلنے والا۔ چالاک۔
آندھی آنا (۱۔ محاورہ) جھکڑ چلنا۔ اندھیاؤ آنا۔
آندھی آئے بیٹھ جائیے مینہ آئے بھاگ جائیے (۱۔ مثل) تھوڑی سی مصیبت جس کو جھیل سکے جھیلے زیادہ ہو تو الگ ہو جائے۔
آندھی آئے یا مینہ بڑھیا پلینڈا باز آ رہے سے نہ رہے (۱۔ مثل) کوئی شخص اپنی عادت یا اپنے کام سے کسی حالت میں باز نہ رہے تو کہتے ہیں۔
آندھی اُٹھنا (۱۔ محاورہ) طوفان اُٹھنا۔
آندھی جائے مینہ جائے (۱۔ مثل) چاہے کچھ بھی ہو۔ ہر حالت میں۔
آندھی چھانا (۱۔ محاورہ) آندھی کا غبار چھانا۔
آندھی حضرت بی بی کے دامن میں بندھی (۱۔ مثل) آندھی آنے کے وقت جاہل عورتیں یہ کہہ کر چلاتی ہیں۔ ان کے عقیدے سے اس طرح آندھی چلی جاتی ہے۔
آندھی روگ (۱۔ مذ) مصیبت۔ آفت چلتے چلتے تھک جانے کی جگہ بولتے ہیں۔
آندھی کاٹنا (۱۔ محاورہ) (افسوں) بڑھ کے انگلی سے آندھی روکنا۔
آندھی کا کوا (۱۔ صفت) کوا آندھی کی حالت میں نہ کہیں بیٹھ سکتا ہے نہ اُڑ سکتا ہے۔ مصیبت کا مارا۔ نہایت پریشان حال۔
آندھی کی طرح آیا بگولے کی طرح گیا (۱۔ محاورہ) آتے ہی جلدی سے رخصت ہو گیا۔
آندھی کی طرح طبیعت آنا (۱۔ محاورہ) بے اختیار کسی چیز پر مائل ہونا۔
آندھی کے آم (۱۔ محاورہ) (۱) آندھی کے گرے ہوئے آم (۲) بہت سستی چیز (۳) چند روزہ۔ تھوڑے دن کے۔
آندھی ہونا (۱۔ محاورہ) (۱) کسی کام میں نہایت سرگرمی سے مصروف ہونا۔ (۲) بہت تیز اور چالاک ہونا۔
آنڈُو (آن۔ ڈُو) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) وہ شخص یا جانور جس کے بڑے بڑے خصیے ہوں۔ (۲) سانڈ (۳) [صف] پُرشہوت۔ شہوتی۔
آنڈو بیل (ہ۔ ا۔ مذ) وہ بیل جو خصی نہ کیا گیا ہو (۲) بڑے فوطوں کا آدمی یا جانور جو فوطوں کے بوجھ سے نہ چل سکے۔ منٹھا۔ سُست کاہل۔
آنڈی (آن۔ ڈی) [ہ۔ ا۔ مث] پیاز کی گٹھی۔
آنڈے بانڈے کھانا (آں۔ ڈے، بانڈے۔ کھا۔ نا) [ہ۔ مص] ادھر اُدھر گھومنا۔ مارے مارے پھرنا۔
آنر (Honour) آ۔ نر [انگ۔ ا۔ مث] عزت۔ بڑائی۔ مرتبہ۔
آنریبل (Honourable) [انگ۔ صف] ذی عزت۔ صاحب مرتبہ۔
آنریری (Honorary) (آن۔ رے۔ ری) [انگ۔ صف] (۱) اعزازی۔ امتیازی۔ (۲) بلا تنخواہ کام کرنے والا۔ اعزازی خدمت انجام دینے والا۔
آنریری جج (Honorary Judge) اعزازی جج۔ تنخواہ کے بغیر کام کرنے والا جج۔
آنریری سیکریٹری (Honorary Secretary) معتمد اعزازی وہ سیکرٹری جو تنخواہ نہ لے۔
آنریری مجسٹریٹ (Honorary Magistrate) اعزازی مجسٹریٹ تنخواہ کے بغیر کام کرنے والا مجسٹریٹ۔
آنس (آ۔ نِس) [ع۔ صف] محبت رکھنے والا۔ گھل مل جانے والا۔
آنسو (آن۔ سو) [ہ۔ ا۔ مث] اشک۔ وہ پانی جو زیادہ تکلیف، رنج یا خوشی میں آنکھوں سے جاری ہو جاتا ہے۔
آنسو آنا (۱۔ محاورہ) آنسو بھر آنا۔ آنکھ میں پانی بھر آنا۔
آنسو ایک نہیں کلیجہ ٹوک ٹوک (۱۔ مثل) بظاہر رنج و غم ظاہر کرنا لیکن دل میں مکاری بھری ہونا۔
آنسو بہانا (۱۔ محاورہ) رونا۔ ٹسوے بہانا۔ گریہ و زاری کرنا۔
آنسو بھر آنا (۱۔ محاورہ) آنکھوں میں پانی بھر آنا۔ آبدیدہ ہونا۔
آنسو بھر لانا (۱۔ محاورہ) آبدیدہ ہونا۔ آنکھوں سے پانی بہانا۔
آنسو بہنا (۱۔ محاورہ) آنکھوں سے پانی جانا۔ ڈھلکا لگنا۔ رونا۔
آنسو تھمنا (۱۔ محاورہ) رونا تھمنا۔ تسلی اور تشفی ہونا۔ ڈھارس بندھنا۔
آنسو پونچھنا (۱۔ محاورہ) (۱) آنکھوں کا پانی خشک کرنا (۲) تسلی دینا۔ تسکین بخشنا۔ ڈھارس بندھانا۔
آنسو (پی جانا) پینا (۱۔ محاورہ) ضبط کرنا۔ صبر کرنا۔ دکھ درد کے وقت

خاموش رہنا۔ نہ رونا۔

آنسو توڑ (ا۔ مذ) غیر موسم کی بارش۔ بن رُت کا مینہ۔

آنسو تھمنا (ا۔ محاورہ) رونا موقوف ہونا۔ رونا بند ہونا۔

آنسو ٹپکانا (ا۔ محاورہ) رونا۔

آنسو ٹپک پڑنا (ا۔ محاورہ) آنسو گر پڑنا۔ کسی صدمہ کے اثر سے رو پڑنا۔

آنسو چلنا (ا۔ محاورہ) اشک رواں ہونا۔ آنکھوں سے پانی جاری ہونا۔

آنسو خشک ہونا (ا۔ محاورہ) آنسو سوکھنا۔

آنسو ڈالنا (ا۔ محاورہ) آنسو گرانا۔ رونا۔

آنسو ڈبڈبانا (ا۔ محاورہ) آنکھوں میں آنسو بھر آنا۔

آنسو ڈھال (ا۔ مث) گھوڑوں کی ایک بیماری جس سے ان کی آنکھوں سے ہر وقت پانی بہتا رہتا ہے۔

آنسو کی دھار۔ آنسوؤں کا تار۔ پے در پے آنسو نکلنا۔

آنسو کی لڑی (۱) آنسوؤں کا تار (۲) مسلسل آنسو بہنا۔

آنسو گرانا (ا۔ محاورہ) (۱) ماتم کرنا۔ پُرسا دینا۔ رونا (۲) تعزیت کرنا۔

آنسو (گر پڑنا) گرنا (ا۔ محاورہ) آنسو ٹپکنے لگنا۔

آنسو گیس (Tear Gas) ایک قسم کی گیس جس سے آنکھ میں مرچیں سی لگتی ہیں اور پانی بہنے لگتا ہے۔ غیر قانونی ہجوم کے مظاہرہ کو منتشر کرنے کے لیے پولیس استعمال کرتی ہے۔

آنسو نکل (آنا) پڑنا (ا۔ محاورہ) آنسو ٹپک پڑنا۔ بے اختیار آنسو گرنا۔

آنسو نکلنا (ا۔ محاورہ) آنسو بہنا۔

آنسوؤں سے پیاس نہیں بجھتی (ا۔ مثل) رونے سے دل کی حسرت نہیں نکلتی۔ غم دور نہیں ہوتا۔

آنسوؤں سے مُنہ دھونا (ا۔ محاورہ) زار زار رونا۔ بہت رونا۔

آنسوؤں کا تار (بندھنا) چلنا (ا۔ محاورہ) زار زار رونا۔ زار و قطار رونا۔

آنسوؤں کا تار نہ ٹوٹنا (ا۔ محاورہ) مسلسل رونا۔

آنسوؤں کا چھالا (ا۔ مذ) وہ چھالا جو آنسوؤں کی گرمی سے پڑ جائے۔

آنسوؤں کی جھڑی لگنا (ا۔ محاورہ) مسلسل روتے رہنا۔

آنسوؤں کی سیلی۔ آنسوؤں کا تار۔ آنسوؤں کی لڑی۔

آنسوؤں کے تار باندھنا (ا۔ محاورہ) برابر آنسو بہائے جانا۔

آنسوؤں کے دریا میں نہانا (ا۔ محاورہ) بہت زیادہ رونا۔ اتنا رونا کہ آنسوؤں سے منہ بھیگ جائے۔

آنِسَہ (آ۔ نِ۔ سہ) [ع۔ صف] محبت کرنے والی۔ کنواری لڑکی۔ مِس

آنک (س۔ ا۔ مث) (۱) نشان (۲) حرف (۳) بات (۴) حِصّہ۔ (۸) چھکڑے یا بیل گاڑی کی بلیوں کے نیچے دیا ہوا لکڑی کا مضبوط ڈھانچہ جس میں پہیے کی دُھری ڈالی جاتی ہے (۹) عدد۔ ہندسہ۔ رقم۔ نمبر (۱۰) سِکّہ۔ حروفِ سکہ۔ ضربِ سکّہ (۱۱) جانچ۔ اندازہ۔ اٹکل۔

آنکڑا (آنک۔ ڑا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) عدد۔ گنتی کا نشان (۲) پیچ (۳) مویشیوں کی ایک بیماری (۴) کانٹا۔ ہک۔ لوہے کا کانٹا۔ آڑی لکڑی۔

آنکس (آں۔ کُس) [ہ۔ ا۔ مذ] بانک۔ آنکڑا۔ ہاتھی کو ہانکنے کا آلہ۔

آنکنا (آنک۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) اندازہ کرنا۔ تخمینہ کرنا (۲) جھاڑنا۔ دم کرنا۔ منتر پڑھ کر پھونکنا۔ عمل یا منتر سے زہریلے جانور کے کاٹے کا اثر دُور کرنا۔

آنکُو (آن۔ کُو) [ہ۔ صف] آنکنے والا۔ اندازہ لگانے والا۔

آنکھ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) نین۔ دیدہ۔ چشم۔ نظر۔ نگاہ۔ بینائی۔ بصارت۔ (۳) اشارہ۔ ایما۔ عشوہ۔ غمزہ (۴) توجہ۔ نظرِ التفات (۵) امتیاز۔ شناخت پہچان (۶) مہارت۔ واقفیت (۷) اولاد۔ بیٹا بیٹی (۸) اندازہ۔ تخمینہ (۹) امید۔ توقع۔ آسرا (۱۰) پاس۔ مروّت (۱۱) چشمِ حقیقت۔ بالغ نظری۔ (۱۲) گنے اور بانس کی گانٹھ میں جو کونپل یا شاخ پھوٹتی ہے (۱۳) کھٹنے کی چپنی یا پالی کے پاس گڑھے (۱۴) آسیب۔ سایا۔ صورت وہمی۔

آنکھ آشنا ہونا (ا۔ محاورہ) واقف ہونا۔ روشناس ہونا۔

آنکھ آنا (ا۔ محاورہ) آشوبِ چشم ہونا۔ آنکھیں دُکھنا۔

آنکھ اُبل آنا (ا۔ محاورہ) آنکھ کے آشوب کا زور کرنا۔

آنکھ اٹک جانا (ا۔ محاورہ) آنکھ لگ جانا۔ محبت ہو جانا۔

آنکھ اُٹھا کر دیکھنا (ا۔ محاورہ) (۱) نظر بھر کر دیکھنا۔ (۲) نظر ملا کر دیکھنا۔ (۳) التفات کی نظر سے دیکھنا۔ توجہ کرنا۔

آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنا (ا۔ محاورہ) نظر ملا کر نہ دیکھنا (۲) نہایت بے پروائی کرنا۔ خاطر میں نہ لانا۔ گھمنڈ ہونا (۴) نادم ہونا۔ شرمانا۔

آنکھ اٹھانا (ا۔ محاورہ) نظر اونچی کرنا۔ آنکھ سامنے کرنا (۲) باز رہنا۔ درگزر کرنا۔ دست بردار ہونا۔

آنکھ اُٹھ جانا (ا۔ محاورہ) نگاہ اونچی ہو جانا۔ دیکھ لینا۔

آنکھ اُٹھ نہ سکنا (ا۔ محاورہ) شرم کے مارے آنکھ اونچی نہ ہونا۔ نہایت شرمندہ ہونا۔

آنکھ اُچٹ جانا (ا۔ محاورہ) جاگ پڑنا۔ نیند میں آنکھ کُھل جانا۔

آنکھ اُلجھنا (ا۔ محاورہ) آنکھ لگنا۔ محبت ہونا۔

آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل، آنکھ اوٹ پہاڑ اوٹ (ا۔ مثل) جو چیز آنکھ سے پوشیدہ ہو وہ گویا پہاڑ کی اوٹ میں ہے۔ جو چیز آنکھ کے سامنے نہیں وہ اگر قریب بھی ہو پھر بھی دُور ہے۔

آنکھ اونچی نہ ہونا (ا۔ محاورہ) شرم سے آنکھ نہ اُٹھنا۔

آنکھ ایک نہیں کجلوٹیاں نو نو (ا۔ مثل) آنکھ ایک نہیں۔ سرمہ دانیاں نو نو موجود ہیں۔ بدصورتی میں بناوٹ سجاوٹ کا شوق ہونا۔

آنکھ بچا جانا (ا۔ محاورہ) کترا جانا۔ اغماض کرنا۔ آنکھ چرا لینا۔

آنکھ بچا کر کچھ کرنا (ا۔ محاورہ) نظر بچا کر کوئی کام کرنا۔ چھپا کر کوئی کام کرنا۔

آنکھ بچا کے آنا (ا۔ محاورہ) چھپ کر آنا۔ چوری چھپے آنا۔

آنکھ بچانا (ا۔ محاورہ) کسی کی نظر سے اپنے کو چھپانا (۲) کترانا۔ نہ دکھائی دینے کا بہانہ کرنا۔ آنکھ چُرانا۔

آنکھ بچنا (۱) نگاہ چُوکنا (۲) خیال ہٹنا۔ دھیان ہٹنا۔

آنکھ بچی مال دوستوں کا (ا۔ مثل) ذرا سی نظر چوکی اور چیز غائب ہوئی۔

آنکھ مچے کا چانٹا۔ لڑکوں میں ایک قسم کی شرط بدی جاتی ہے کہ جو جسے ذرا بے خبر دیکھے اُسی کے چانٹا جڑ دے

آنکھ بدل جانا (ا۔ محاورہ) پہلی سی نظر نہ رہنا۔ اگلی سی بات نہ رہنا (۲)

بے مروّتی اور بے رُخی کرنا۔ بے وفائی کرنا۔
آنکھ برابر کرنا (ا۔محاورہ) آنکھ ملانا۔ آنکھ سامنے کرنا۔ آنکھ روبرو کرنا۔
آنکھ برابر نہ کرسکنا (ا۔محاورہ) آنکھ نہ ملا سکنا۔ شرمندہ ہونا۔ خجل ہونا (۲) حیا کرنا۔ شرم کرنا۔ لاج کرنا۔
آنکھ بگڑنا (ا۔محاورہ) آنکھ میں پانی اُتر آنا۔ جالا پڑ جانا۔ بینائی میں فرق آنا۔
آنکھ بند کرکے کچھ دے دینا (ا۔محاورہ) بے دیکھے بھالے دے دینا (۲) پوشیدہ سلوک کرنا (۳) جی کڑا کرکے کچھ دے دینا۔
آنکھ بند کرکے کچھ کرنا (ا۔محاورہ) آنکھ مینچ کے کوئی کام کرنا (۲) بے پروائی سے کچھ کام کرنا۔ بے سوچے سمجھے کام کرنا۔
آنکھ بند (کرلینا) کرنا (ا۔محاورہ) (۱) آنکھ موند لینا۔ سو جانا (۲) بے خبر ہو جانا۔ توجہ اٹھا لینا (۳) مرجانا۔ دنیا سے گزر جانا (۴) عہد و پیمان سے پھر جانا۔ بے وفا ہو جانا (کنایۃً) تصور باندھنا۔
آنکھ بند کیے چلے جاؤ (ا۔مثل) بے دھڑک چلے جاؤ۔ بے خوف اور بے کھٹکے چلے جاؤ (۲) سیدھے چلے جاؤ۔
آنکھ بند کی سال گزرا (ا۔مثل) بہت جلد ایک سال گزر گیا۔
آنکھ بند (ہو جانا) ہونا (ا۔محاورہ) (۱) سو جانا (۲) مرجانا (۳) خوف چھا جانا۔
آنکھ (آنکھیں) بنوانا (ا۔محاورہ) (۱) آنکھ یا آنکھیں درست کرانا۔ آنکھ کی پتلی کو صاف کرانا (۲) شیشے یا پتھر کی آنکھ بنوانا۔
آنکھ بھر آنا (ا۔محاورہ) آنکھوں میں آنسو آجانا۔
آنکھ بھر کر (کے) دیکھنا (ا۔محاورہ) پوری طرح دیکھنا۔ گہری نگاہ سے دیکھنا۔
آنکھ بھر لانا (ا۔محاورہ) آب دیدہ ہونا۔
آنکھ بھوں ٹیڑھی کرنا (۱) تیوری پر بل ڈال کر قہر کی نظر سے دیکھنا (۲) غصہ ہونا۔ خفا ہونا (۳) ناچیز سمجھنا۔ حقیر جاننا۔
آنکھ بھوں چڑھانا (ا۔محاورہ) (۱) ترش رو ہونا۔ تیوری چڑھانا۔ خفا ہونا۔ (۲) بگڑنا۔ نفرت کرنا۔
آنکھ بیٹھ جانا (ا۔محاورہ) آنکھ پھوٹ جانا۔ اندھا ہو جانا۔
آنکھ پر پردہ پڑنا (ا۔محاورہ) (۱) غافل ہونا۔ دھوکا کھانا۔ فریب میں آجانا۔
آنکھ پڑنا (ا۔محاورہ) (۱) گرفت کرنا۔ قابلِ اعتراض لفظ کو فوراً دیکھ لینا (۲) نگاہ پڑنا (۳) شوقیہ نگاہ پڑنا (۴) طمع اور رغبت کی نگاہ پڑنا۔ لالچ سے دیکھنا (۵) حسد کی نگاہ پڑنا۔ رشک سے دیکھنا (۶) توجہ کی نظر پڑنا میل ہونا (۷) اتفاقیہ نظر پڑنا (۸) ذلت اور حقارت کی نگاہ پڑنا [۵] شوق ہونا۔
آنکھ پسارنا (ا۔محاورہ) آنکھیں پھاڑنا (۲) دُور اندیش ہونا۔
آنکھ پسیجنا (ا۔محاورہ) (۱) آنکھ نم ہونا۔ آنسو آنا (۲) شرمانا۔ لجانا
آنکھ پلٹنا (ا۔محاورہ) نظر پھرنا۔ نگاہ بدلنا۔
آنکھ (آنکھیں) پھاڑ پھاڑ کے دیکھنا (ا۔محاورہ) (۱) بڑے غور سے دیکھنا (۲) حیرت کی نگاہ سے دیکھنا (۳) محبت اور پیار کی نگاہ سے دیکھنا۔
آنکھ پہ پٹی باندھنا (ا۔محاورہ) آنکھ بند کر لینا۔ نہ دیکھنا۔
آنکھ (پھر جانا) پھرنا (ا۔محاورہ) (۱) نگاہ پھرنا۔ رُخ پھرنا (۲) دشمن ہونا۔ بیزار ہو جانا۔ خفا و ناراض ہونا۔

آنکھ پھڑکنا۔ خود بخود پلک یا پپوٹے میں حرکت ہونا۔ پپوٹوں کا جنبش کرنا۔ شگون لینا۔
آنکھ پھڑکے بائیں بیر ملے یا سائیں }
آنکھ پھڑکے دہنی ماں ملے یا بہنی } (ا۔مثل) عورت کی بائیں آنکھ پھڑکے تو کہتے ہیں کہ بھائی یا خاوند سے ملاقات ہوگی۔ مرد کی دائیں آنکھ پھڑکے تو کہتے ہیں کہ ماں یا بہن سے ملاقات ہوگی۔
آنکھ (آنکھیں) پھوٹ جانا (ا۔محاورہ) آنکھ کا کسی ضرب یا صدمہ سے جاتا رہنا۔ اندھا ہو جانا۔
آنکھ پھوٹی پیڑ گئی (ا۔مثل) بلا سے ایک دفعہ نقصان ہوا تو ہوا مگر آئے دن کا جھگڑا تو مٹ گیا۔
آنکھ پھوٹے گی تو کیا بھوں سے دیکھیں گے (ا۔مثل) جو چیز جس کام کی ہے وہ کام اسی سے نکلتا ہے۔
آنکھ پھوڑ ٹڈا (ا۔مذ) بے مروّت۔ احسان فراموش۔ حاسد (۲) ایک قسم کا ٹڈا جو ڈنک مار کر آنکھ پھوڑ دیتا ہے۔
آنکھ (آنکھیں) پھوڑ لینا (ا۔محاورہ) اپنے آپ کو اندھا کر دینا
آنکھ (آنکھیں) پھوڑنا (ا۔محاورہ) اندھا کرنا۔
آنکھ (آنکھیں) پھیرنا (پھیر لینا) (ا۔محاورہ) (۱) بے مروّت ہو جانا۔ (۲) مرنا۔ دنیا سے رُخصت ہونا۔
آنکھ پھیلانا۔ دیکھیے آنکھ پسارنا۔
آنکھ پیدا کرنا (ا۔محاورہ) دیکھنے یا پرکھنے کی لیاقت پیدا کرنا۔
آنکھ تاڑ جانا (ا۔محاورہ) تیور سے عندیہ دریافت کر لینا۔
آنکھ (آنکھیں) طوطے کی طرح بدل لینا (ا۔محاورہ) بے مروّتی کرتے دیر نہ لگنا۔
آنکھ (آنکھیں) ٹھنڈی کرنا (ا۔محاورہ) تسلی و تشفی دینا۔ دل خوش کرنا۔
آنکھ ٹیڑھی کرنا (ا۔محاورہ) بے وفائی کرنا۔ ترش روئی سے پیش آنا۔
آنکھ ٹیڑھی ہونا (ا۔محاورہ) برہم ہونا۔ ترش رُو ہونا۔
آنکھ جھینپنا (ا۔محاورہ) شرمانا۔ نظر نیچی ہونا۔
آنکھ چرا جانا (ا۔محاورہ) آنکھ بچا جانا۔ کترا جانا۔
آنکھ چرا کر دیکھنا (ا۔محاورہ) دوسرے کی نگاہ بچا کر دیکھنا۔ کن انکھیوں سے دیکھنا۔
آنکھ چرا کر کرنا (ا۔محاورہ) نظر بچا کر کوئی کام کرنا۔ چوری چھپے کام کرنا۔
آنکھ چرانا (ا۔محاورہ) (۱) اغماض کرنا (۲) غرور۔ شرم یا کراہیت کی وجہ سے نہ دیکھنا۔
آنکھ چمکانا (ا۔محاورہ) آنکھ مٹکانا۔ دیدے مٹکانا۔
آنکھ (آنکھیں) چندھی ہونا (ا۔محاورہ) بیماری کے سبب آنکھ پوری نہ کھلنا۔ آشوبِ چشم ہونا۔
آنکھ چوکنا (ا۔محاورہ) نظر بچنا۔ غافل ہونا۔
آنکھ چھپا لینا، آنکھ چھپانا (ا۔محاورہ) (۱) نہ دیکھنا۔ شرم کرنا (۲) پرانی واقفیت کو فراموش کرنا (۳) مغرور ہونا۔
آنکھ (آنکھیں) چیر چیر کر دیکھنا (ا۔محاورہ) آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا۔

آنکھ (آنکھیں) خیرہ ہونا (ا۔محاورہ) آنکھ میں چکاچوند ہو جانا۔
آنکھ (داب) دبا کر دیکھنا (ا۔محاورہ) آنکھ میچ کر دیکھنا۔
آنکھ (دکھانا) دکھلانا (ا۔محاورہ) (۱) گھور کر دیکھنا (۲) خفگی کی نظر سے دیکھنا۔ چشم نمائی کرنا۔ گھُرکی دینا (۳) اشارہ وکنایہ کرنا۔ آنکھوں ہی آنکھوں میں باتیں کرنا (۴) علاج کی غرض سے معالج کو آنکھوں کا معاینہ کرانا۔
آنکھ دھوئی دھلائی ہے (ا۔مثل) آنکھ بالکل صاف ہے (۲) ذرا بھی حیا نہیں ہے۔ مروّت نہیں ہے۔ ڈھٹائی ہے۔
آنکھ دیکھتے جانا (ا۔محاورہ) منشا معلوم کرتے رہنا۔ اندازہ لگاتے جانا۔
آنکھ دیکھ کے کچھ کرنا (ا۔محاورہ) منشا سمجھ کر کام کرنا۔
آنکھ دیکھنا (ا۔محاورہ) صحبت برتنا۔ تعلیم پانا۔ تربیت پانا۔
آنکھ ڈالنا (ا۔محاورہ) (۱) نظر کرنا۔ سرسری نظر سے دیکھنا (۲) راغب ہونا آنکھ لگانا۔ توجہ کرنا (۳) نیت رکھنا۔
آنکھ (آنکھیں) ڈبڈبانا (ا۔محاورہ) آنسو بھر آنا۔ آبدیدہ ہونا۔
آنکھ ڈھکنا (ا۔محاورہ) آنکھ بند کرنا۔ آنکھ مُوندنا۔
آنکھ رکھنا (ا۔محاورہ) (۱) پیار کی نظر سے دیکھنا۔ محبت رکھنا (۲) آس کرنا۔ امید رکھنا۔
آنکھ (آنکھیں) روشن ہونا (ا۔محاورہ) کسی کو دیکھ کر خوش ہونا۔ دیکھ کر مسرور ہونا۔
آنکھ سامنے نہ کرنا (ا۔محاورہ) نظر سامنے نہ کرنا۔ شرمانا۔
آنکھ سامنے نہ ہونا (ا۔محاورہ) (۱) روبرو نہ ہونا (۲) کسی چیز کے دیکھنے کی برداشت نہ کرنا (۳) شرم کے مارے آنکھ نہ اُٹھانا۔
آنکھ (آنکھیں) سرخ ہونا (ا۔محاورہ) غصہ کرنا۔ خفا ہونا۔ لال پیلا ہونا۔
آنکھ سیدھی (رکھنا) ہونا (ا۔محاورہ) مہربانی کی نظر ہونا۔ اچھا برتاؤ ہونا۔
آنکھ سے آنکھ ملانا (ا۔محاورہ) آنکھ چار ہونا (۲) برابری کرنا (۳) محبت کرنا۔
آنکھ سے آنکھ ملنا (ا۔محاورہ) چار نظرا ہو جانا۔ روبرو ہونا۔ محبت ہونا۔
آنکھ سے اوجھل ہونا (ا۔محاورہ) آنکھ کے سامنے نہ ہونا۔ نظر سے دُور ہونا۔
آنکھ سے ٹپ ٹپ آنسو گرنا (ا۔محاورہ) آنکھ سے متواتر آنسو گرنا۔
آنکھ سے دیکھ کے کچھ کرنا (ا۔محاورہ) سوچ سمجھ کر کوئی کام کرنا۔ دیکھ بھال کر کوئی کام کرنا۔
آنکھ سے دیکھنا (ا۔محاورہ) اپنی نظروں سے دیکھنا
آنکھ سے سلام لینا (ا۔محاورہ) آنکھ کے اشارے سے سلام کا جواب دینا۔
آنکھ سے گرنا (ا۔محاورہ) نظر سے گرنا۔ بے قدر ہونا۔ ذلیل وخوار ہونا۔ عزت باقی نہ رہنا۔
آنکھ سے لہو ٹپکنا (ا۔محاورہ) آنکھ سے خون جاری ہونا۔ رونے میں مبالغہ کے لیے بولتے ہیں۔
آنکھ سے نکل جانا (ا۔محاورہ) دیکھنے میں آنا۔ نگاہ سے گزر جانا۔
آنکھ (سینکنا) سیکنا (ا۔محاورہ) (۱) آنکھ گرم کرنا (۲) حسینوں کو دیکھنا۔ نظارہ بازی کرنا۔
آنکھ سے نہ دیکھنا (ا۔محاورہ) نظر نہ کرنا۔ خیال میں نہ لانا۔ حقیر سمجھنا۔
آنکھ شرمانا (ا۔محاورہ) حیا کرنا۔ لاج کرنا۔
آنکھ کا اندھا گانٹھ کا پورا (ا۔مثل) بے وقوف مالدار۔ نادان۔ فضول خرچ

آنکھ کا پانی (ڈھلنا) مرنا (ا۔محاورہ) بے شرم ہونا۔ بے حیا ہونا۔ لاج نہ رہنا۔
آنکھ کا پردہ (ا۔محاورہ) (۱) آنکھ کی جھلی (۲) آنکھ کا لحاظ۔ آنکھ کی لاج۔
آنکھ کا تارا (ا۔محاورہ) (۱) آنکھ کا تل۔ آنکھ کی تپلی (۲) آنکھ کی روشنی۔ آنکھ کی جوت۔ نور۔ اجالا (۳) نہایت پیارا۔ نہایت عزیز (۴) مجازاً بیٹا۔
آنکھ کا تارا ہونا (ا۔محاورہ) بہت عزیز اور پیارا ہونا۔
آنکھ کا جالا (ا۔مذ) جھلی جو آنکھ کی تپلی پر آجاتی ہے۔
آنکھ کا حجاب۔ آنکھ کی شرم۔ حیا۔
آنکھ کا ڈورا (ا۔مذ) جاگنے یا نشے کی صورت میں آنکھ کی سفیدی پر ابھر آنے والی سُرخ رگیں۔
آنکھ کا ڈھلکا (ا۔مذ) ایک بیماری جس میں آنکھ سے پانی بہتا رہتا ہے۔
آنکھ کا ڈھیلا (ا۔مذ) آنکھ کے اندر کا گول حصہ جس میں پتلی ہوتی ہے۔
آنکھ کا غبار (ا۔مذ) آنکھ کا دھندلا پن۔ آنکھ سے صاف نظر نہ آنا۔
آنکھ کا کاجل چرانا (ا۔محاورہ) چوری کے فن میں یکتا ہونا۔ کمال عیار ہونا۔
آنکھ کا لہو کی بوٹی ہو جانا (ا۔محاورہ) آنکھ کا سُرخ ہو جانا۔
آنکھ کان سے درست ہے (ا۔مثل) بالکل درست ہونا۔ جس جانور میں کوئی عیب نہ ہو اس کی نسبت بولا جاتا ہے۔
آنکھ (کھل جانا) کھلنا (ا۔محاورہ) جاگ اُٹھنا۔ نیند سے بیدار ہونا (۲) عبرت حاصل کرنا (۳) حقیقت حال معلوم ہونا۔
آنکھ کھولنا (ا۔محاورہ) (۱) جاگنا۔ بیدار ہونا (۲) ہوش سنبھالنا (۳) پیدا ہونا۔
آنکھ کی بدی (برائی) بھوؤں کے آگے (ا۔مثل) کسی شخص کا عیب یا قصور اس کے عزیز یا دوست کے آگے بیان کرنا۔
آنکھ کی پتلی (ا۔مث) مردمکِ چشم (۲) لاڈلا۔ نہایت پیارا۔
آنکھ کی پتلی (پھر جانا) پھرنا (ا۔محاورہ) علامتِ مرگ کا ظاہر ہونا۔
آنکھ (آنکھوں) کی ٹھنڈک (ا۔مث) وہ عزیز دوست یا پیارا جسے دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔
آنکھ کی حیا (ا۔مث) آنکھ کا لحاظ
آنکھ کی سیل (ا۔مث) آنکھ سے بہنے والا پانی۔
آنکھ کی کیچڑ (ا۔مث) وہ کثافت جو آنکھ کے کونوں میں جمع ہو جاتی ہے۔ پنجابی۔ گِدّ۔
آنکھ کی مروّت (ا۔مث) شرم حیا۔ عورت کا فطری حجاب۔
آنکھ کے آگے۔ آنکھ کے سامنے (۱) آنکھ کے روبرو (۲) موجودگی میں۔
آنکھ کے بل چلنا (ا۔محاورہ) انتہائے شوق کا اظہار کرنا
آنکھ (گاڑنا) گڑونا (ا۔محاورہ) گہری نگاہ سے دیکھنا۔ نظر جما کر دیکھنا۔
آنکھ گرم کرنا۔ (ا۔محاورہ) نظارہ بازی کرنا
آنکھ گڑنا (ا۔محاورہ) نظر جمنا۔
آنکھ لال کرنا (ا۔محاورہ) آنکھ سرخ کرنا۔ غضب ہونا۔ خفا ہونا۔ خشمگین ہونا۔ غصے ہونا۔
آنکھ لجانا (ا۔محاورہ) شرم وحیا سے آنکھ نیچی کرنا۔ لحاظ کرنا۔ مروّت کرنا۔
آنکھ لجائی آدھی ہوئی پرائی (ا۔مثل) لڑکی کے عزیز واقارب پیغام پہنچنے پر لڑکے کے عزیزوں سے آنکھیں نیچی کر لیتے ہیں تو اس سے معلوم ہو

جاتا ہے کہ انہیں ناتا منظور ہے۔
آنکھ (آنکھیں) لڑانا (ا۔ محاورہ) (۱) آنکھ ملانا (۲) گھورنا۔ تاکنا۔ لگاوٹ سے دیکھنا (۳) عاشق ہونا (۴) مقابلہ کرنا۔
آنکھ لڑ جانا (لڑنا) (ا۔ محاورہ) شیفتہ ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ عاشق ہو جانا۔
آنکھ لگانا (ا۔ محاورہ) (۱) محبت کرنا۔ آشنائی کرنا (۲) سونا (۳) تاک میں رہنا
آنکھ (لگ جانا) لگنا (ا۔ محاورہ) (۱) نیند آنا (۲) عاشق ہو جانا۔ محبت ہو جانا۔
آنکھ لگی (ا۔ مث) آشنا عورت۔ ناجائز تعلق رکھنے والی عورت۔
آنکھ للچانا (ا۔ محاورہ) جی للچانا۔ خواہش مند ہونا۔
آنکھ للچائی ہوئی پڑنا (۱) نہایت محبت سے دیکھنا۔ پیار اور بے تابی سے دیکھنا (۲) حرص یا لالچ کی نظر سے دیکھنا۔
آنکھ مارنا (ا۔ محاورہ) (۱) آنکھ سے اشارہ کرنا۔ پلک مارنا۔ چشمک زنی کرنا۔ (۲) کسی کام کے کرنے کو آنکھ سے منع کرنا (۳) غمزہ کرنا۔
آنکھ مچ جانا (ا۔ محاورہ) (۱) آنکھ بند ہو جانا (۲) مرجانا۔ جہان سے کوچ کرنا۔
آنکھ مچکانا (ا۔ محاورہ) بار بار آنکھ کو کھولنا اور بند کرنا۔ آنکھ مٹکانا۔ پلکیں مارنا۔
آنکھ مچولی (ا۔ مذ) بچوں کا ایک کھیل جس میں ایک لڑکے کی آنکھیں بند کرکے باقی لڑکے چھپ جاتے ہیں۔ پھر وہ آنکھیں کھول کر ڈھونڈتا پھرتا ہے اور جسے پاکر چھو لیتا ہے اسے آنکھ بند کرکے بیٹھنا پڑتا ہے۔
آنکھ ملانا (ا۔ محاورہ) (۱) متوجہ ہونا۔ آنکھ لڑانا۔ ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا (۲) سامنے ہونا۔ ملاقات کرنا۔
آنکھ ملنا (ا۔ محاورہ) (۱) مقابل ہونا (۲) نگاہ لڑنا۔ محبت ہو جانا۔
آنکھ مُندنا (ا۔ محاورہ) آنکھ بند ہونا (۲) سونا۔ آنکھ لگنا۔ نیند آجانا۔ (۳) مرجانا (۴) بے خبر ہونا۔
آنکھ مُندی اندھیرا پاک (ا۔ مثل) آنکھ بند ہونے کے بعد اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔
آنکھ موچی دَھپ۔ بچوں کا ایک کھیل۔ ایک بچہ کی آنکھیں بند کرکے اس کے سر پر دھپ لگاتے ہیں اور پھر پوچھتے ہیں کہ کس نے مارا۔ اگر وہ ٹھیک بتادے تو لگانے والا چور بن جاتا ہے اور سب اس کے دھپ لگاتے ہیں۔ اسے دھول دھپا بھی کہتے ہیں۔
آنکھ مُوند کے کام کرنا (ا۔ محاورہ) بے دیکھے بھالے کوئی کام اختیار کرنا۔ بے سمجھے بوجھے کسی کام کو کر بیٹھنا۔
آنکھ مُوندنا (میچنا) (۱) آنکھ بند کرنا۔ آنکھ میچنا (۲) سونا۔ آرام کرنا (۳) بے خبر ہونا (۴) مرجانا۔
آنکھ میلی کرنا (ا۔ محاورہ) (۱) بے مروّت ہو جانا (۲) تیوری پر بل لانا۔
آنکھ میلی نہ ہونا۔ رنج نہ کرنا۔ کسی صدمے سے متاثر نہ ہونا۔
آنکھ میں آنکھ (ڈالنا) ڈال کر دیکھنا (ا۔ محاورہ) ڈھٹائی سے دیکھنا۔ گھور کر دیکھنا۔ بے حیائی و بے باکی سے دیکھنا۔
آنکھ میں بسنا (ا۔ محاورہ) نظر میں سمانا۔ پسند آنا۔
آنکھ میں بھی شرم دل کی بھی نرم (ا۔ مثل) عورتیں ایسی جگہ بولتی ہیں جہاں کوئی عورت مروت سے نہ ماننے والی کوئی بات بھی مان لے۔

آنکھ (آنکھیں) میں چبھنا (ا۔ محاورہ) آنکھوں میں سمانا۔ آنکھوں میں بسنا۔
آنکھ میں خار ہونا (ا۔ محاورہ) ناگوار ہونا۔ آنکھوں کو بُرا لگنا۔
آنکھ میں ذرا (آنسو) بیل نہیں (ا۔ مثل) ذرا مروّت اور رحم نہیں بے حیا اور بے شرم ہے۔
آنکھ میں خاک (دھول) جھونکنا (ا۔ محاورہ) دھوکا دینا۔ فریب دینا۔
آنکھ میں ذرا پانی نہیں۔ دل میں بالکل رحم نہیں۔ بالکل شرم نہیں۔
آنکھ میں سرمے کی تحریر کھینچنا (ا۔ محاورہ) آنکھوں میں ہلکا سا سرمہ لگانا۔
آنکھ میں سمانا (ا۔ محاورہ) آنکھ میں جچنا۔ آنکھ میں بسنا۔
آنکھ میں شرم ہو تو جہاز سے بھاری ہے (ا۔ مثل) شرم و حیا بہت قابل عزت چیز ہے۔
آنکھ میں (کھب جانا) کھُبنا (ا۔ محاورہ) نظر پہ چڑھنا۔ پسند آجانا۔
آنکھ میں کھٹکنا (ا۔ محاورہ) آنکھ میں چبھنا۔ ناگوار ہونا۔
آنکھ میں مروّت نہ ہونا (ا۔ محاورہ) بے مروت ہونا۔ طوطا چشم ہونا۔
آنکھ (آنکھوں) میں موتی کوٹ کوٹ کر بھرے ہونا (ا۔ محاورہ) آنکھوں کا بہت خوبصورت ہونا۔
آنکھ میں میل ہے اور اس میں میل نہیں (ا۔ مثل) کسی چیز کی صفائی اور ستھرے پن کے متعلق مبالغہ کے طور پر کہتے ہیں۔
آنکھ میں نیل کی سلائی پھیرنا (ا۔ محاورہ) اندھا کرنا (نیل کی سلائی پھیرنے سے آنکھیں اندھی ہو جاتی ہے۔
آنکھ ناک سے درست ہونا (ا۔ محاورہ) بے عیب ہونا۔ تندرست ہونا۔ شکل و صورت میں کوئی خرابی نہ ہونا۔
آنکھ ناک سے ڈرنا (ا۔ محاورہ) کسی کے جھوٹ بولنے پر عورتیں کہتی ہیں کہ خدا سے ڈر۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی سزا میں خدا تعالےٰ اندھا یا ذلیل کردے
آنکھ نم کرنا (مص۔ مرکب) رونا۔ آبدیدہ ہونا۔
آنکھ نہ پڑنا (ا۔ محاورہ) نظر نہ پڑنا۔ توجہ نہ کرنا۔ خیال نہ کرنا۔ نظر نہ ٹھہرنا
آنکھ نہ پسیجنا (ا۔ محاورہ) آنسو نہ نکلنا (۲) رحم نہ کرنا۔
آنکھ نہ پھرنا (ا۔ محاورہ) بے مروّت نہ ہونا۔ بے زار نہ ہونا۔ تیوری پر بل نہ ڈالنا۔
آنکھ نہ ٹھہرنا (ا۔ محاورہ) نظر نہ جمنا۔ تاب نہ لانا۔ چکا چوندی لگنا۔
آنکھ نہ جمنا (ا۔ محاورہ) نظر قائم نہ رہ سکنا۔ روشنی یا چمک کی تاب نہ لانا۔
آنکھ نہ جھپکنا (ا۔ محاورہ) (۱) پلک سے پلک نہ لگنا۔ نیند نہ آنا (۲) شرمندہ نہ ہونا۔ احسان نہ اُٹھانا (۳) بے باک ہونا۔ دلیرانہ مقابلہ کرنا۔
آنکھ نہ دیدہ کاڑھے کشیدہ (ا۔ مثل) لیاقت کچھ نہیں دعوے بڑے بڑے
آنکھ نہ ڈالنا (ا۔ محاورہ) توجہ نہ کرنا۔ پروا نہ کرنا۔
آنکھ نہ ناک بنّو چاند سی (ا۔ مثل) بدصورتی کی حالت میں سنگار کرنے کی دھن۔ آنکھ ناک نہ ہوتے ہوئے سنگار کے ذریعہ خوبصورت بننے کی کوشش۔
آنکھ نیچی (کرنا) ہونا (ا۔ محاورہ) (۱) آنکھ سامنے نہ کرنا (۲) لجانا۔ شرمانا
آنکھ والا (ا۔ مذ) آنکھ رکھنے والا (۲) پہچاننے پرکھنے والا۔ جوہر شناس۔ (۳) صاحب بصیرت۔

آنکھ ہی پھُوٹی تو بھوؤں سے کیا کام (ا ۔ مثل) جب اصل تعلق ہی نہیں رہا تو پھر آنا جانا کیسا۔
آنکھ ہے ۔ منظر ہے ۔ نیّت ہے ۔ ارادہ ہے ۔ خواہش ہے ۔ پسند ہے۔
آنکھوں آنکھوں میں (ا ۔ تابع فعل) نظروں نظروں میں ۔ اشاروں ہی اشاروں میں۔
آنکھوں آنکھوں میں چُرا لینا (ا ۔ محاورہ) چُپکے سے اُڑا لینا ۔ کسی چیز کو اس طرح چُرانا کہ پتہ نہ چل سکے۔
آنکھوں آنکھوں میں سحر ہو جانا (ا ۔ محاورہ) ساری رات جاگتے کٹنا۔
آنکھوں پر (آؤ) آیئے } تشریف لایئے۔
آنکھوں پر (بیٹھو) بیٹھیے } جم جم آیئے۔
آنکھوں پر بٹھانا (ا ۔ محاورہ) نہایت عزت اور احترام کرنا ۔ بے حد مدارات کرنا۔
آنکھوں پر پٹی باندھنا (ا ۔ محاورہ) احسان فراموش ہونا ۔ جان بوجھ کر بے خبر ہونا (۲) اندھا بننا ۔ غافل اور بے خبر ہونا (۳) بے درد اور بے مروّت ہو جانا۔
آنکھوں پر پردے (پردہ) پڑنا (ا ۔ محاورہ) (۱) غفلت کرنا ۔ خیال نہ رہنا (۲) بے وقوف بن جانا ۔ دھوکا کھا جانا (۳) کچھ نہ سُوجھنا۔
آنکھوں پر پلکوں کا بوجھ نہیں ہوتا (ا ۔ مثل) اپنا پیارا کبھی ناگوار نہیں گزرتا۔
آنکھوں پر ٹھیکری (رکھ لینا) رکھنا (ا ۔ محاورہ) (۱) بے مروّتی کرنا ۔ دیدہ دانستہ اغماض (۲) بے حیا بننا۔
آنکھوں پر جگہ دینا (ا ۔ محاورہ) کمال محبت اور حسنِ عقیدت سے بٹھانا ۔ نہایت اعزاز و اکرام کرنا۔
آنکھوں پر چربی چھا جانا (ا ۔ محاورہ) اندھا ہو جانا ۔ بے مروّتی کرنا ۔ بے خبر ہو جانا ۔ مغرور ہو جانا۔
آنکھوں پر دیوار اٹھانا (ا ۔ محاورہ) مُکر جانا ۔ جان بوجھ کر انکار کرنا۔
آنکھوں پر رکھنا (ا ۔ محاورہ) محبت کرنا ۔ پیار کرنا۔
آنکھوں پر قدم رکھیں (ا ۔ محاورہ) شوق سے آئیں ۔ آپ کے قدم سر آنکھوں پر۔
آنکھوں (پر) پہ قدم لینا (ا ۔ محاورہ) نہایت عزت سے استقبال کرنا ۔ خاطر کے مارے بچھے جانا۔
آنکھوں پر ہاتھ رکھ لینا (ا ۔ محاورہ) جھینپ جانا ۔ شرمندہ ہو جانا۔
آنکھوں تلے پھرنا (ا ۔ محاورہ) آنکھوں میں بسنا ۔ خیال میں پھرنا۔
آنکھوں تلے لہو اترنا (ا ۔ محاورہ) غصے کے مارے آنکھوں کا سُرخ ہو جانا ۔ غیظ و غضب میں بھر جانا۔
آنکھوں (دیکھا) دیکھی ۔ چشم دید ۔ دیکھا ہوا۔
آنکھوں دیکھتے (۱) جان بوجھ کر (۲) دیکھتے دیکھتے (۳) اپنے زمانے میں۔
آنکھوں دیکھے مکھی نہیں نگلی جاتی (ا ۔ مثل) جانتے بوجھتے کوئی مشکل میں نہیں پڑتا۔
آنکھوں دیکھیں گے (ا ۔ مثل) کوئی خوشی دیکھنے کی امید یا خواہش۔

آنکھوں سُکھ کلیجے ٹھنڈک (ا ۔ مثل) ہر طرح عیش و آرام ۔ سراپا راحت و موجب آرام۔
آنکھوں سے (ا ۔ محاورہ) نہایت خوشی سے ۔ کمال رضا و رغبت سے ۔ دل و جان سے۔
آنکھوں سے آنکھیں ملانا (ا ۔ محاورہ) نظر رو برو کرنا ۔ چار آنکھیں کرنا۔
آنکھوں سے اُترنا (ا ۔ محاورہ) دل سے اترنا ۔ حقیر و ذلیل ہونا۔
آنکھوں سے اُٹھانا (ا ۔ محاورہ) کمال اعزاز و اکرام سے کسی چیز کو اٹھانا ۔ نہایت شوق سے اُٹھانا۔
آنکھوں سے اوجھل ہونا (ا ۔ محاورہ) نظر سے چھُپ جانا ۔ سامنے سے کہیں چلے جانا۔
آنکھوں سے بجا لانا (ا ۔ محاورہ) کسی حکم کی تعمیل خوشی سے کرنا۔
آنکھوں سے بلانا (ا ۔ محاورہ) اشاروں سے بلانا۔
آنکھوں سے پاؤں لگانا (ا ۔ محاورہ) حسنِ عقیدت اور فرطِ محبت سے کسی کے پاؤں کو اپنی آنکھوں سے رگڑنا۔
آنکھوں سے پردہ اُٹھ جانا (ا ۔ محاورہ) غفلت دور ہو جانا (۲) لاعلمی دُور ہو جانا۔
آنکھوں سے تلوے سہلانا (ا ۔ محاورہ) تلووں سے آنکھیں ملنا ۔ انتہائی محبت کا اظہار کرنا۔
آنکھوں سے جان (دم) نکلنا (ا ۔ محاورہ) آنکھوں کے رستہ سے دم نکلنا (۲) راہ تکتے تکتے مر جانا۔
آنکھوں سے چنگاریاں اُڑنا (ا ۔ محاورہ) بہت جی جلنا ۔ بہت دکھ ہونا۔
آنکھوں سے خون برسنا (ا ۔ محاورہ) بہت غصے میں ہونا ۔ خون کے آنسو رونا۔
آنکھوں سے دریا بہانا (ا ۔ محاورہ) بہت زیادہ رونا۔
آنکھوں سے دیکھا نہ کبھی کانوں سُنا (ا ۔ مثل) عجیب و غریب یا خلاف قیاس واقعہ کا ظہور پذیر ہونا۔
آنکھوں سے شعلے نکلنا (ا ۔ محاورہ) بہت زیادہ غصہ آنا ۔ آنکھوں میں جلن ہونا۔
آنکھوں سے صُورت نہ جانا (ا ۔ محاورہ) ہر وقت تصور میں نقشہ قائم رہنا ۔ خیال میں صورت سامنے پھرتی رہنا۔
آنکھوں سے کام (کرنا) بجا لانا ۔ عین اطاعت سے کوئی خدمت ادا کرنا۔
آنکھوں سے گرانا (ا ۔ محاورہ) ذلیل و حقیر سمجھنا۔
آنکھوں سے (گر جانا) گرنا (ا ۔ محاورہ) نظروں سے اُترنا ۔ بے قدر ہونا۔
آنکھوں سے (لگا رکھنا) لگا کر رکھنا (ا ۔ محاورہ) بہت عزیز رکھنا ۔ سینت کر رکھنا ۔ حفاظت سے رکھنا۔
آنکھوں سے لگانا (ا ۔ محاورہ) بہت قدر کرنا ۔ آنکھوں پر رکھنا ۔ تعظیم اور ادب سے لینا۔
آنکھوں سے نُور جاتا رہنا (ا ۔ محاورہ) آنکھوں کی روشنی کا جاتا رہنا ۔ اندھا ہو جانا۔
آنکھوں سے نیل ڈھلنا (ا ۔ محاورہ) مرنے لگنا ۔ مرنے کی علامت کا ظاہر ہونا۔

آنکھوں سے نیند اُڑنا (ا۔ محاورہ) نیند اُچٹ جانا۔ بے قراری سے نیند نہ آنا۔

آنکھوں کا برسنا (ا۔ محاورہ) زار زار رونا۔

آنکھوں کا پانی ڈھلنا (ا۔ محاورہ) بے حیا ہونا۔ بے شرم و بے لحاظ ہونا۔

آنکھوں کا تارا (ا۔ محاورہ) (۱) آنکھ کا تِل (۲) نہایت پیارا۔ نہایت عزیز

آنکھوں کا تیل نکالنا (ا۔ محاورہ) دیدہ ریزی کرنا۔ باریک کام کرنا۔ نگاہ پر زور ڈالنا۔

آنکھوں کو بدل کر دیکھنا (ا۔ محاورہ) تیور بدل کر دیکھنا۔ ناک بھوں چڑھا کر دیکھنا۔

آنکھوں کو تلووں سے ملنا (ا۔ محاورہ) کسی دشمن کی آنکھوں کو اپنے پیروں سے مسلنا۔ دشمنی کی حسرت نکالنا (۲) بیحد خوشامد کرنا۔

آنکھوں کو کھو (رو) بیٹھنا (ا۔ محاورہ) اندھا ہو جانا۔ آنکھوں کی روشنی کھو دینا۔

آنکھوں کی پتلی (ا۔ مث) آنکھ کا تارا (۲) بہت پیارا۔

آنکھوں کی پتلیاں پھر جانا (ا۔ محاورہ) مرنے کے وقت پتلیاں آنکھوں کے گوشوں میں چھپ جانا۔

آنکھوں کی سوئیاں رہ گئی ہیں۔ آنکھوں کی سوئیاں نکالنی رہ گئی ہیں (ا۔ مثل) تھوڑی تکلیف دُور ہونی باقی رہ گئی ہے۔

آنکھوں کی سیاہی سفید ہونا (ا۔ محاورہ) موت کی علامتیں ظاہر ہونا۔ بے دفل ہو جانا۔

آنکھوں کی صفائی (ا۔ محاورہ) چالاکی۔ ڈھٹائی۔ بے مروتی۔

آنکھوں کی فصدیں کھلواؤ (ا۔ محاورہ) دیکھنے کی لیاقت پیدا کرو۔

آنکھوں کی قسم ۔ عورتیں ان الفاظ سے قسم کھاتی ہیں۔

آنکھوں کے آگے (تابع فعل) روبرو۔ نظر کے سامنے۔

آنکھوں کے آگے آئے (بد دُعا) تیری یا اپنے پیاروں کی بُری حالت آنکھوں کے سامنے آئے۔

آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانا (ا۔ محاورہ) (۱) آنکھوں میں تاریکی چھانا۔ ضعف یا غم کے باعث کچھ نہ سُجھائی دینا۔

آنکھوں کے آگے پلکوں کی برائی کرنا (ا۔ محاورہ) عزیز یا دوست کی برائی دوست یا عزیز کے روبرو کرنا۔

آنکھوں کے آگے پھر جانا۔ آنکھوں کے تلے پھر جانا۔ آنکھوں کے پیچھے پھر جانا۔ آنکھوں کے نیچے پھرنا } (ا۔ محاورہ) تصور میں کسی بات کا ہو بہو سامنے آ جانا۔

آنکھوں کے آگے تارے (چھٹکنا) چھوٹنا (ا۔ محاورہ) صدمے یا ضعف سے چکر آ جانا۔ ترمرے نظر آنا۔

آنکھوں کے آگے (جہان) عالم تاریک ہونا (ا۔ محاورہ) غم کے مارے کچھ نہ دکھائی دینا۔

آنکھوں کے آگے چاندنا ہونا (ا۔ محاورہ) تیورا جانا۔ تارے نظر آ جانا شدت ضعف کے باعث آنکھوں کے سامنے چمکتے ذرے نظر آنا۔

آنکھوں کے (آگے) سامنے رکھنا (ا۔ محاورہ) نظروں سے دُور نہ ہونے دینا۔ نظروں میں رکھنا۔ نگاہوں میں رکھنا۔

آنکھوں کے آگے سے سرکنا (ا۔ محاورہ) نظر سے غائب ہونا۔ پاس سے ہٹنا۔

آنکھوں کے آگے ناک سوجھے کیا خاک (ا۔ محاورہ) چیز سامنے ہوتے ہوئے نظر نہ آنا۔ اپنا اور اپنے پیاروں کا عیب دکھائی نہ دینا۔ بیوقوفی کے اظہار کے لئے طنزاً کہا جاتا ہے۔

آنکھوں کے اشارے ۔ کرشمے۔ عشوے۔ غمزے۔

آنکھوں کے اندھے نام (شیخ روشن) نین سکھ (ا۔ مثل) غلط نام یا غلط تعریف۔ برعکس نہند نامِ زنگی کافور۔ اس نادان کی نسبت کہتے ہیں جو دانا بنے۔

آنکھوں کے بل چلنا (ا۔ محاورہ) نہایت تعظیم اور ادب سے جانا۔

آنکھوں کے تارے چھٹنا (ا۔ محاورہ) نظر یا دماغ کی کمزوری کے باعث ترمرے نظر آنا۔

آنکھوں کے ترمرے ۔ وہ تارے جو چکر، ضُعف یا صدمے کے باعث آنکھوں کے آگے نظر آتے ہیں۔

آنکھوں کے آگے اندھیرا (ا۔ محاورہ) کچھ نہ سوجھنا۔ چکر آنا۔

آنکھوں کے تلے لہو اترنا (ا۔ محاورہ) غصے کے مارے آنکھوں کا سُرخ ہو جانا۔

آنکھوں کے حلقے (ا۔ مذ) آنکھوں کے گرد پڑ جانے والے دائرے۔

آنکھوں کے ڈورے ۔ آنکھوں کی لال لال رگیں، جو نشے یا خمار سے پیدا ہو جاتی ہیں۔

آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جانا (ا۔ محاورہ) ضعف یا کمزوری سے آنکھوں میں تاریکی چھا جانا۔

آنکھوں کے سامنے رہنا (ا۔ محاورہ) آنکھوں سے دور نہ ہونا۔ ہر وقت روبرو رہنا۔

آنکھوں کے ناخن (ناخن) لو (ا۔ مثل) غفلت دُور کرو۔ کچھ پرکھ پیدا کرو۔ آنکھیں بنواؤ۔

آنکھوں میں (ا۔ تابع فعل) نظروں میں، نگاہوں میں۔

آنکھوں میں آنا (ا۔ محاورہ) نظروں میں سمانا۔ نظر پر چڑھنا۔

آنکھوں میں باتیں کرنا (ا۔ محاورہ) اشاروں میں باتیں کرنا۔

آنکھوں میں بچن ہونا (ا۔ محاورہ) آنکھوں میں قول و قرار ہونا۔

آنکھوں میں بسنا (ا۔ محاورہ) آنکھ میں سمانا۔ بھانا۔ پسند آنا۔

آنکھوں میں بہار آنا۔ آنکھوں میں بہار پھیلنا۔ آنکھوں میں بہار چھانا (ا۔ محاورہ) نگاہوں میں خوشی ٹپکنا۔ دل شگفتہ ہونا۔

آنکھوں میں بھنگ گھٹنا (ا۔ محاورہ) گہرا نشہ ہونا۔ بھنگ کے نشہ میں سرشار ہونا۔

آنکھوں میں بیٹھنا (ا۔ محاورہ) نظروں میں سمانا۔ نظروں میں بھلا لگنا پسند آنا۔ بھانا۔

آنکھوں میں پالنا (ا۔ محاورہ) نہایت پیار اور محبت سے پرورش کرنا۔

آنکھوں میں (پھر جانا) پھرنا (ا۔ محاورہ) نقشہ سامنے آنا۔ کسی چیز کا سماں یاد آ جانا۔

آنکھوں میں پھیکا لگنا (ا۔ محاورہ) نظروں میں اچھا معلوم نہ ہونا۔

آنکھوں میں پی جانا (ا۔ محاورہ) ضبط کرنا۔ خاموش رہنا۔

آنکھوں میں تکلے چبھونا (ا۔ محاورہ) آنکھیں پھوڑنا۔ نہایت تکلیف دینا۔ دشمن سے بدلہ لینا۔

آنکھوں میں تلنا (ا۔ محاورہ) نظروں میں جچنا۔ نہایت ہلکا ہونا۔ اندازہ ہونا۔

آنکھوں میں نیل لگانا (ا۔ محاورہ) آنکھ کی خرابی کا بہانہ بنانا (نیل لگانے سے آنکھیں آشوب کی ہوئی معلوم ہوتی ہیں)

آنکھوں میں ٹھنڈک پڑنا (ا۔ محاورہ) دل خوش ہونا۔ تسکین ہونا۔ تسلی ہونا۔

آنکھوں میں ٹھہرنا۔ نظروں میں جچنا۔ قدر پانا۔ اچھا معلوم ہونا۔

آنکھوں (کے آگے) میں ٹیسو پھولنا (ا۔ محاورہ) آنکھوں میں سرسوں پھولنا۔ ہر چیز زرد ہی زرد نظر آنا۔ آنکھوں میں زردی چھا جانا۔

آنکھوں میں (جان) (جی) آنا (ا۔ محاورہ) سارے جسم سے روح کا کھنچ کر آنکھوں میں آجانا۔ مرنے کے قریب پہنچنا (۲) آنکھوں کو بھلا معلوم ہونا۔

آنکھوں میں جچنا (ا۔ محاورہ) (۱) آنکھوں میں تلنا۔ نظر پر چڑھنا (۲) بھلا لگنا۔ پسند آنا (۳) سمجھ میں آجانا۔ اٹک جانا۔

آنکھوں میں جھنٹے پڑنا (ا۔ محاورہ) کچھ کا کچھ دکھائی دینا۔ آنکھوں میں فرق آنا۔ بینائی میں فرق آنا۔

آنکھوں میں جگہ دینا (ا۔ محاورہ) آنکھوں پر بٹھانا۔ تعظیم کرنا۔ عزیز سمجھنا۔ قدر کرنا۔

آنکھوں میں جہان (دنیا) اندھیر ہونا۔
آنکھوں میں جہان (زمانہ۔ عالم) سیاہ ہونا } (ا۔ محاورہ) غم یا رنج کے مارے کچھ نہ دکھائی دینا۔ شدت غم کے باعث ہر طرف اندھیرا دکھائی دینا۔

آنکھوں میں چرانا (ا۔ محاورہ) سب کے سامنے سے چرا لینا۔ چوری میں کمال کرنا۔ چالاکی دکھانا۔

آنکھوں میں چربی چھانا (۱) آنکھوں پر پردہ پڑنا (۲) مغرور ہونا (۳) اچھے برے میں تمیز نہ کرنا (۴) مستی میں اندھا ہو جانا۔

آنکھوں میں چڑھنا (۱) آنکھوں میں جچنا۔ نظر پر چڑھنا (۲) قدر پانا۔ منظور نظر ہونا۔ بھانا۔ پسند آنا۔ بھلا لگنا۔

آنکھوں میں چکاچوند ہونا (ا۔ محاورہ) تیز روشنی میں نظر قائم نہ رہ سکنا۔

آنکھوں میں چھانا۔ نظروں میں سمانا۔ آنکھوں میں بسنا۔ آنکھوں میں سماں بندھنا

آنکھوں میں خار (گزرنا۔ لگنا) ہونا (ا۔ محاورہ) ناگوار گزرنا۔ طبیعت پر گراں معلوم ہونا۔ برا لگنا۔ باعث تکلیف ہونا۔

آنکھوں میں خاک (ا۔ محاورہ) (۱) چشم بددور۔ خدا نظر بد سے بچائے۔ (۲) کچھ نہیں۔ بالکل نہیں۔

آنکھوں میں خاک بھی نہ دوں، آنکھوں میں خاک کی چٹکی بھی نہ ڈالوں۔ (ا۔ مثل) کچھ بھی نہ دوں۔ ذرا سی چیز بھی نہ دوں۔

آنکھوں میں خاک (ڈالنا) جھونکنا (ا۔ محاورہ) (۱) ظاہر بات کو چھپانے کی کوشش کرنا (۲) دھوکا دینا۔ فریب دینا (۳) غائب کر دینا۔ چرا لینا

آنکھوں میں خون (اترنا) اتر آنا (ا۔ محاورہ) بہت غصہ آنا۔ آنکھیں سرخ ہو جانا۔

آنکھوں میں دم اٹکا ہونا۔ آنکھوں میں دم (آنا) ہونا (ا۔ محاورہ) دم آنکھوں میں باقی رہنا۔ نزع میں ہونا۔ موت کا وقت قریب آجانا۔

آنکھوں میں دنیا تاریک (سیاہ) ہونا (ا۔ محاورہ) شدت غم سے کچھ دکھائی نہ دینا۔

آنکھوں میں رات کاٹنا (ا۔ محاورہ) ساری رات جاگتے گزارنا۔ نیند بالکل نہ آنا۔

آنکھوں میں رات کٹنا (ا۔ محاورہ) پلک سے پلک نہ لگنا۔ بالکل نہ سونا۔ بے قرار رہنا۔ بے کل رہنا۔ رات بھر نہ سونا۔

آنکھوں میں رسیلا پن ہونا (ا۔ محاورہ) آنکھوں کا خوبصورت ہونا۔

آنکھوں میں رکھنا (ا۔ محاورہ) نظروں میں رکھنا۔ نظر بندی میں رکھنا۔ آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دینا۔ ناز اور لاڈ میں پالنا۔

آنکھوں میں رہنا (ا۔ محاورہ) سامنے رہنا۔ نگاہوں میں رہنا۔ نہایت عزیز اور پیارا ہونا۔

آنکھوں میں (سبک) ہلکا ہونا (ا۔ محاورہ) نظروں میں حقیر ہونا۔ آنکھوں سے گرنا۔ بے قدر اور بے وقر ہونا۔

آنکھوں میں سرسوں پھولنا (ا۔ محاورہ) زرد ہی زرد دکھائی دینا (۲) ہر چیز بھلی معلوم ہونا۔ خوش ہونا۔

آنکھوں میں سرمہ (دینا) کھلانا (ا۔ محاورہ) سرمہ لگانا۔

آنکھوں میں سرمہ گھلنا (ا۔ محاورہ) آنکھوں میں اچھی طرح سرمہ لگنا۔ آنکھوں میں سرمہ پڑنا۔

آنکھوں میں سفیدی چھا جانا (ا۔ محاورہ) (۱) اندھا ہو جانا (۲) نہایت پسند آنا۔

آنکھوں میں سمانا (ا۔ محاورہ) آنکھوں میں بسنا۔ نظروں میں چڑھنا

آنکھوں میں سوال و جواب ہونا (ا۔ محاورہ) اشاروں میں بات چیت ہونا۔

آنکھوں میں شرم نہ ہو تو ڈھیلے اچھے (ا۔ مثل) جن آنکھوں میں حیا نہ ہو ان آنکھوں کے ڈھیلوں سے مٹی کے ڈھیلے اچھے۔

آنکھوں میں صورت (پھر جانا) پھرنا (ا۔ محاورہ) آنکھوں کے سامنے نقشہ پھر جانا

آنکھوں میں صبح کرنا (ا۔ محاورہ) جاگتے جاگتے صبح کر دینا۔

آنکھوں میں طراوت آنا (ا۔ محاورہ) آنکھوں میں ٹھنڈک آنا۔

آنکھوں میں غبار آجانا۔ آنکھوں میں غبار چھا جانا۔ آنکھوں میں غبار ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) دھندلا نظر آنا۔

آنکھوں میں کاجل بن کر پھرنا (ا۔ محاورہ) آنکھوں میں سمانا۔ آنکھوں میں بسنا۔

آنکھوں میں کوٹ کوٹ کر موتی بھرے ہیں (ا۔ مثل) نہایت خوبصورت آنکھیں ہیں۔

آنکھوں میں کھائے جانا (ا۔ محاورہ) پر اثر نگاہ ڈالنا۔ رغبت یا غصہ کی نگاہ سے دیکھنا۔

آنکھوں میں کھبنا (ا۔ محاورہ) نظروں میں سمانا۔ بھلا لگنا۔

آنکھوں میں کھٹکنا (ا۔ محاورہ) نظروں میں برا لگنا۔

آنکھوں میں کھٹک ہونا (ا۔ محاورہ) آنکھوں میں درد ہونا۔ چبھن ہونا۔

آنکھوں میں کہنا (ا۔ محاورہ) اشارے سے بات کرنا۔
آنکھوں میں گھر کرنا (ا۔ محاورہ) آنکھوں میں بسنا۔ نظروں میں سمانا۔ عزیز ہونا۔
آنکھوں میں لے جانا (ا۔ محاورہ) سامنے سے چیز دھوکا دے کر چرا لینا۔
آنکھوں میں نقشہ پھر جانا (ا۔ محاورہ) کسی شے کی ہو بہو تصویر نگاہوں میں آ جانا۔
آنکھوں میں (نمک) نون ڈالنا (ا۔ محاورہ) آنکھیں پھوڑنا۔ اندھا کرنا۔
آنکھوں میں نون رائی۔ نظرِ بد دور کرنا۔
آنکھوں میں نہ آنا (ا۔ محاورہ) نظروں میں نہ جچنا۔ آنکھوں میں نہ سمانا۔
آنکھوں میں نیند (آ جانا) بھر آنا (سمانا) (ا۔ محاورہ) نیند سے آنکھیں بند ہونے لگنا۔ اُونگھنا۔
آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سُنا (ا۔ محاورہ) کوئی عجیب یا خلافِ قیاس واقعہ ہونا۔
آنکھوں والو! آنکھیں بڑی نعمت ہیں (ا۔ مقولہ) اندھے فقیر صدا لگاتے وقت کہتے ہیں کہ آنکھیں قدرت کا بہت بڑا عطیہ ہیں۔ ان کی قدر کرو۔
آنکھوں ہی آنکھوں میں (ا۔ محاورہ) اشاروں ہی اشاروں میں۔
آنکھوں ہی آنکھوں میں چرا لینا (ا۔ محاورہ) سب کے سامنے چرا لینا۔ کمال چالاکی کرنا۔
آنکھیں آسمان سے لگی (رہتی) ہیں (ا۔ مثل) (۱) نظر ہر وقت اوپر رہتی ہے۔ نیچے دیکھتے ہی نہیں (۲) حسرت و یاس کا اظہار۔
آنکھیں آنا۔ (ا۔ محاورہ) آنکھیں دُکھنے آنا۔ آشوبِ چشم ہونا۔
آنکھیں اِدھر اُدھر ہونا (ا۔ محاورہ) نگاہیں پریشان ہونا۔
آنکھیں اُبلی پڑنا (ا۔ محاورہ) دیدوں کا بہت اُبھرنا۔ سخت بیماری کی حالت ہونا۔
آنکھیں اُلٹ جانا (ا۔ محاورہ) آنکھیں سوج جانا (۲) پتلیاں چڑھ جانا۔ (۳) زیادہ نشہ ہونا (۴) مرنے کے قریب ہونا۔
آنکھیں اُمنڈنا (ا۔ محاورہ) رونے کا جوش ہونا۔
آنکھیں اندر دھنس جانا (ا۔ محاورہ) آنکھوں کے ڈھیلوں کا حلقے میں بیٹھ جانا۔
آنکھیں انگارا بن جانا (ا۔ محاورہ) غصے یا بیماری سے آنکھیں بہت سرخ ہو جانا۔
آنکھیں اُوپر نہ اٹھانا (ا۔ محاورہ) خوف یا شرم سے آنکھیں اونچی نہ کرنا۔ لحاظ یا حیا سے اوپر نہ دیکھنا۔
آنکھیں بچھانا (ا۔ محاورہ) بڑی خاطر و مدارات کرنا۔ نہایت تعظیم و تکریم کرنا۔
آنکھیں بدلنا (ا۔ محاورہ) نگاہیں پھیر لینا۔ بے توجہی اور بے مروتی کرنا۔ (۲) جان کنی کے وقت پتلیاں بدلنا۔
آنکھیں بند کر کے کوئی کام کرنا (ا۔ محاورہ) اندھے پن سے کام کرنا۔ بے تامل کسی بات کو کر بیٹھنا۔
آنکھیں بند کرنا (ا۔ محاورہ) آنکھیں موندنا (۲) سونا آرام کرنا (۳) مرنا۔ انتقال کرنا۔
آنکھیں بند ہونا (۱) آنکھیں مچنا (۲) نیند آنا۔ غافل ہو جانا (۳) مر جانا۔

آنکھیں بھر لانا (ا۔ محاورہ) روانسا ہو جانا۔ آبدیدہ ہو جانا۔
آنکھیں بے نور ہو جانا (ا۔ محاورہ) آنکھوں کی روشنی جاتی رہنا۔
آنکھیں پانی ہو کر بہہ جانا۔ (ا۔ محاورہ) آنا ر دنا کہ آنکھیں خراب ہو جائیں۔
آنکھیں پتھرانا (ا۔ محاورہ) آنکھوں کا بے نور ہونا۔ جان بلب ہونا۔
آنکھیں پٹ پٹانا (پٹر پٹر مارنا) (ا۔ محاورہ) جلدی جلدی آنکھیں بند کرنا۔
آنکھیں پٹم ہونا (ا۔ محاورہ) اندھا ہو جانا۔ آنکھوں میں روشنی نہ رہنا۔ بینائی کا جاتا رہنا۔
آنکھیں پُر آب ہونا (ا۔ محاورہ) آنکھوں میں آنسو آ جانا۔
آنکھیں پڑنا (ا۔ محاورہ) خاص توجہ ہونا۔ التفات کی نظر سے دیکھا جانا۔
آنکھیں (پلٹ جانا) پلٹنا (ا۔ محاورہ) بے مروت ہو جانا۔ تیور بدل لینا۔ (۲) مغرور ہونا۔
آنکھیں پونچھ ڈالنا (ا۔ محاورہ) آنسو پونچھ ڈالنا۔ رو دھو کر چکا ہو رہنا۔ رونا بند کرنا۔
آنکھیں پونچھنا (ا۔ محاورہ) کسی کے آنسو پونچھنا۔ تسلی دینا۔ ڈھارس بندھانا۔
آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا (ا۔ محاورہ) بہت غور، شوق یا رغبت سے دیکھنا (۲) حسرت سے دیکھنا (۳) مصیبت میں گھبرا کر دیکھنا۔
آنکھیں پھٹ گئی ہیں (ا۔ مثل) دولت پاکے مغرور ہو گئے ہیں۔
آنکھیں پھٹنا (ا۔ محاورہ) (۱) حیران ہونا۔ ہکا بکا ہونا (۲) مغرور ہونا (۳) آنکھوں میں درد ہونا۔
آنکھیں پھٹی جاتی ہیں، آنکھیں پھٹی پڑتی ہیں (ا۔ مثل) سر اور آنکھوں میں شدت سے درد ہونے پر کہتے ہیں۔
آنکھیں پھٹی ہوئی ہیں (ا۔ مثل) بہت کچھ دیکھا ہے۔ تھوڑی سی چیز نظر میں نہیں سماتی۔
آنکھیں پھرا کے رہ جانا (ا۔ محاورہ) تیورا کے مر جانا۔
آنکھیں پھرانا (ا۔ محاورہ) آنکھیں نچانا۔ آنکھیں مٹکانا۔ عشوہ و غمزہ کرنا (ق)
آنکھیں پھر جانا (ا۔ محاورہ) (۱) دیدے پھر جانا۔ علامت مرگ ظاہر ہونا (۲) بے مروت ہونا۔ مغرور ہونا (۳) تیوری چڑھا لینا۔
آنکھیں پھڑکانا (ا۔ محاورہ) ناز و غمزے سے دیدے مٹکانا۔
آنکھیں پھوٹ بہنا (ا۔ محاورہ) بے اختیار آنسو جاری ہونا۔
آنکھیں پھوٹ جائیں (پھوٹیں) (بد دُعا) (۱) دوسرے کو بددعا کے طور پر (۲) اپنے متعلق بطور قسم۔
آنکھیں پھیر کے چل دینا (ا۔ محاورہ) کترا کے نکل جانا۔ منہ پھیر کے چلے جانا۔
آنکھیں پھیرے طوطے کی سی باتیں کرے مینا کی سی (ا۔ مثل) اس آدمی کی نسبت کہتے ہیں جو میٹھی باتیں کرے اور بے مروت ہو۔ ظاہر کچھ اور باطن کچھ۔
آنکھیں ترسنا (ا۔ محاورہ) کسی چیز کے دیکھنے کو آنکھوں کا مشتاق ہونا۔
آنکھیں ترش ہونا (ا۔ محاورہ) نظر سے غصہ ظاہر کرنا۔
آنکھیں تلووں سے رگڑنا (ملنا) (ا۔ محاورہ) عقیدت کا اظہار کرنا۔ اُلفت ظاہر کرنا (۲) خوشامد کرنا۔
آنکھیں تلی ہونا (ا۔ محاورہ) نظروں سے کسی بات کی آمادگی ظاہر ہونا۔

آنکھیں نیلے اوپر ہو جانا (ا۔ محاورہ) نزع کے وقت پتلیاں پھر جانا۔
آنکھیں تھک جانا (ا۔ محاورہ) دیکھتے دیکھتے آنکھوں کا گھبرا جانا۔ انتظار کی زیادتی کے اظہار کے لیے کہتے ہیں۔
آنکھیں تیورا جانا (ا۔ محاورہ) آنکھیں خیرہ ہو جانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آجانا
آنکھیں مٹمٹانا (ا۔ محاورہ) آنکھوں کا ذرا ذرا کھلنا۔
آنکھیں ٹوٹ آنا (ا۔ محاورہ) آنکھیں آجانا۔ آنکھیں دکھنے آنا۔ آنکھیں جھک آنا۔
آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔ اپنی اولاد کی خوشیاں دیکھو اور ان کے دیدار سے ہمیشہ آنکھیں ٹھنڈی رہیں (دعا)
آنکھیں جاتی رہنا (ا۔ محاورہ) آنکھوں کی روشنی کا جاتا رہنا۔ اندھا ہو جانا۔
آنکھیں جلنا (ا۔ محاورہ) آنکھوں میں سوزش ہونا۔ آنکھوں میں جلن ہونا۔
آنکھیں جھپکنا (ا۔ محاورہ) آنکھیں کھلنا اور بند ہونا۔ روشنی کی تاب نہ لانا۔ آنکھیں سامنے نہ ہو سکنا۔ آنکھیں نیچی ہونا۔ شرمندہ ہونا۔ (۳) نیند نہ آنا۔
آنکھیں جھکنا (۱) شرمسار ہونا۔ شرم سے نیچی نگاہ رکھنا۔ (۲) آنکھیں دکھنے آنا
آنکھیں چار طرف چکر مکر چلی جاتی ہیں (ا۔ مثل) شوخی سے نگاہ ایک طرف نہیں ٹھہرتی۔ نہایت شوخ دیدہ ہے۔
آنکھیں چار طرف (رکھنا) رہنا (ا۔ محاورہ) چاروں طرف دیکھتے رہنا۔ نگرانی رکھنا۔
آنکھیں چار نہ کرنا (ا۔ محاورہ) آنکھ سے آنکھ نہ ملانا۔ شرمانا۔
آنکھیں چار ہونا (ا۔ محاورہ) ایک دوسرے کے سامنے ہونا۔ مقابل ہونا۔ روبرو ہونا۔ دوچار ہونا۔ ملاقی ہونا۔ محبت ہونا۔
آنکھیں چرانا (ا۔ محاورہ) چشم پوشی کرنا۔ تجاہل عارفانہ کرنا۔ کترانا۔
آنکھیں چرنے گئی ہیں۔ کیا آنکھیں غیر حاضر ہیں۔ کیا دکھائی نہیں دے رہا۔ جب کوئی شخص اپنے سامنے کی چیز کو نہ دیکھے تو اس سے یہ کہہ کہتے ہیں۔
آنکھیں چڑھانا (ا۔ محاورہ) (۱) تیوری چڑھانا۔ خفا ہونا۔ خاطر میں نہ لانا۔
آنکھیں چڑھنا۔ آنکھیں چڑھی ہوئی ہونا (ا۔ محاورہ) آنکھوں میں شراب یا نیند کا خمار ہونا۔
آنکھیں چمکانا (ا۔ محاورہ) دیدے مٹکانا۔ ناز نخرے سے آنکھیں گھمانا۔
آنکھیں (چندھیا جانا) چندھیانا (ا۔ محاورہ) چکاچوند ہونا۔ آنکھیں جھپک جانا۔
آنکھیں چندھی ہونا (ا۔ محاورہ) آنکھیں چھوٹی ہونا اور پوری نہ کھلنا۔
آنکھیں چھت (سے) کو لگ جانا (ا۔ محاورہ) (۱) آنکھیں اوپر چڑھ جانا آنکھوں کی پتلی پھر جانا۔ علامت مرگ ظاہر ہونا (۲) نہایت انتظار کرنا۔ نہایت متفکر ہو کر چھت سے آنکھیں لگانا (۳) ٹکٹکی بندھ جانا۔ کسی چیز کو گھڑیوں تکتے رہنا۔
آنکھیں چیر کے نمک بھرنا (ا۔ محاورہ) نیند مٹانے کی تدبیر کرنا۔
آنکھیں خون میں ڈوبنا (ا۔ محاورہ) مارے غصے کے آنکھیں لال ہونا۔
آنکھیں در پر لگی ہونا۔ انتظار میں ہونا۔ راہ دیکھنا
آنکھیں (دکھانا) دکھلانا (۱) غضب کی نگاہ سے دیکھنا۔ ڈرانا۔ دھمکی دینا غصہ کرنا۔ (۲) سامنے ہونا۔ مقابلہ کرنا۔
آنکھیں دکھنا۔ آنکھیں دکھنے آنا (ا۔ محاورہ) آنکھوں کا سرخ ہو جانا۔ آنکھوں میں آشوب آنا۔
آنکھیں دوڑانا (ا۔ محاورہ) نظر ڈالنا۔ سب طرف دیکھنا۔ چاروں طرف دیکھنا۔ چاروں طرف نظر ڈالنا۔
آنکھیں (دیکھا کرنا) دیکھنے رہنا (ا۔ محاورہ) (۱) لطف و عنایت کا امیدوار رہنا (۲) اطاعت پر اس طرح آمادہ رہنا کہ اشارہ ہو اور تعمیل کرے۔
آنکھیں دیکھتی ہیں (ا۔ مثل) آنکھیں منتظر ہیں۔ آنکھیں مشتاق ہیں۔
آنکھیں دیکھی ہیں (ا۔ محاورہ) صحبت اٹھائی ہے۔ تربیت پائی ہے۔
آنکھیں دیوار ہو جانا (ا۔ محاورہ) کچھ نہ سوجھنا۔ کچھ دکھائی نہ دینا۔
آنکھیں ڈبڈبانا (ا۔ محاورہ) آنکھوں میں آنسو آنا۔
آنکھیں ڈگر ڈگر کرنا (ا۔ محاورہ) آنکھوں سے ناتوانی ظاہر ہونا۔ ضعف نقاہت اور کمزوری کا اظہار۔
آنکھیں ڈھلنا (ا۔ محاورہ) مائل نظارہ ہونا۔ نظارہ کرنا۔
آنکھیں ڈھونڈتی ہیں (ا۔ محاورہ) آنکھیں دیکھنا چاہتی ہیں۔ دیکھنے کا بے حد اشتیاق ہے۔
آنکھیں رکھنا (ا۔ محاورہ) تمیز رکھنا۔ تجربہ کار ہونا۔ جانچ اور پرکھ رکھنا۔
آنکھیں رگڑنا۔ کسی چیز پر آنکھیں زور زور سے ملنا۔
آنکھیں رو رو کے (لال) خون کبوتر کرنا (ا۔ محاورہ) بہت رونا جس سے آنکھیں سرخ ہو جائیں۔
آنکھیں روشن کرنا (ا۔ محاورہ) (۱) کسی چیز، عزیز یا بزرگ کے دیدار سے آنکھوں کو تازگی دینا (۲) اندھے کی آنکھوں کو علاج سے بینا کرنا۔
آنکھیں روشن ہونا (ا۔ مثل) آنکھیں کھلنا۔ آنکھوں میں روشنی ہونا۔ آنکھوں میں بینائی ہونا۔ آنکھوں میں تازگی و طراوت آنا۔
آنکھیں زمین سے لگ جانا (ا۔ محاورہ) نہایت ندامت حاصل ہونا۔ شرم کے مارے آنکھ اٹھ نہ سکنا۔
آنکھیں سفید ہونا (ا۔ محاورہ) (۱) حد درجہ انتظار کرنا (۲) آنکھیں چٹم ہونا۔ اندھا ہونا۔
آنکھیں سی کھل گئیں (ا۔ مثل) (۱) آنکھوں میں طراوت اور تازگی آگئی۔ کسی عمدہ چیز کے مل جانے یا نظر آنے پر حیرانی ظاہر کرنے کے لیے یا کسی چیز کی حقیقت معلوم ہو جانے کی جگہ۔
آنکھیں سینا (ا۔ محاورہ) (۱) پلک سے پلک سی دینا (۲) کسی چیز پر ہر وقت آنکھیں لگائے رہنا۔
آنکھیں سینکنا۔ پوٹلی بنا کر آنکھوں پر لگانا (۲) حسینوں کی دید بازی کرنا۔
آنکھیں فرش راہ کرنا۔ قدموں کے نیچے آنکھیں بچھانا۔ تعظیم و تواضع سے پیش آنا۔
آنکھیں قدموں پر ملنا۔ آنکھیں قدموں تلے بچھانا (ا۔ محاورہ) کمال اخلاص و محبت سے پیش آنا۔ بہت تواضع اور تکریم کرنا۔
آنکھیں کڑوانا (ا۔ محاورہ) آنکھوں میں نیند بھرنا۔ نیند کا خمار ہونا (۲) آنکھیں کھٹکنا (۳) دھوئیں کی وجہ سے آنکھوں میں ہلکی خارش ہونا۔
آنکھیں کور ہو جانا (ا۔ محاورہ) اندھا ہو جانا۔
آنکھیں کھل جانا (ا۔ محاورہ) (۱) جاگ اٹھنا (۲) متنبہ ہونا۔ ہوشیار ہو جانا۔

حقیقت کھلنا۔ عبرت ہونا۔ (۳) حیران ہوجانا۔
آنکھیں کھلنا (ا۔ محاورہ) جاگنا۔ بیدار ہونا (۲) حقیقت واضح ہونا (۳) جنم لینا۔ ہوش سنبھالنا۔ (۴) ہکا بکا رہ جانا۔
آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جانا (ا۔ محاورہ) (۱) سکتے کی حالت میں دم نکل جانا۔ (۲) حیران ہوجانا۔ دم بخود ہوجانا۔
آنکھیں کھلی ہونا (ا۔ محاورہ) (۱) پوری آنکھیں بند نہ ہونا (۲) زندہ ہونا۔ صحیح سلامت ہونا (۳) ہوشیار ہونا۔ چوکس ہونا۔
آنکھیں کھولنا (ا۔ محاورہ) چشم وا کرنا۔ جاگنا۔ ہوشیار ہونا (۲) عبرت پکڑنا (۳) پیدا ہونا۔
آنکھیں کھونا (ا۔ محاورہ) اندھا ہونا۔ بے بصر ہونا۔ بینائی زائل کرنا۔
آنکھیں کیا پھوٹ گئی ہیں؟ نظر نہیں آتا؟ غفلت یا بے پروائی سے کام کرنے والے سے کہا جاتا ہے
آنکھیں گدی میں ہونا (ا۔ محاورہ) (۱) گدی کے پیچھے آنکھیں ہونا۔ سامنے کی چیز دکھائی نہ دینا۔ (۲) خود بینی کے نشہ میں اندھا ہونا۔ اچھا برا نہ دیکھنا۔ سمجھے بوجھے بغیر کوئی کام کر بیٹھنا۔ عالم شباب کے باعث حرکات ناشائستہ میں اندھا ہونا۔ مستی کے سبب نیک و بد کا دھیان نہ کرنا۔
آنکھیں گرم کرنا (ا۔ محاورہ) غصے سے دیکھنا۔ گھورنا۔ دید بازی کرنا۔
آنکھیں گڑ جانا (ا۔ محاورہ) کسی چیز پر نظر گڑ جانا۔ کسی چیز کو برابر تکے جانا۔ گھورنا۔ ندیدوں کی طرح دیکھنا۔
آنکھیں گلابی ہونا (ا۔ محاورہ) آنکھیں سرخ ہونا۔ آنکھوں میں سرور آنا۔ آنکھوں میں نشہ ظاہر ہونا۔
آنکھیں لال کرنا (ا۔ محاورہ) غصے سے پیلا ہونا۔ رو رو کر آنکھیں سرخ کرنا۔
آنکھیں لگائے رہنا (ا۔ محاورہ) برابر دیکھتے رہنا۔ نظر جمی ہونا۔
آنکھیں لگنا (۱) ٹکٹکی بندھنا۔ انتظار کرنا۔ راہ دیکھنا (۲) عشق ہونا۔ محبت ہونا۔
آنکھیں مانگنا (ا۔ محاورہ) آنکھوں کی روشنی چاہنا۔ بینائی مانگنا۔ بصارت کا طالب ہونا۔
آنکھیں مٹکانا (ا۔ محاورہ) آنکھیں گھمانا۔ نخرے کرنا۔ آنکھیں نچانا۔
آنکھیں ملنا (۱) آنکھوں کو ہاتھ سے رگڑنا۔ آنکھوں پر ہاتھ پھیر کر نیند کا خمار دور کرنا۔ آنکھیں کھولنے کی تدبیر کرنا (۲) حسن عقیدت یا فرطِ محبت کے باعث کسی چیز سے آنکھیں گھسنا۔
آنکھیں مندتے کیا دیر ہے (ا۔ مثل) آنکھ بند ہوتے یعنی مرتے دیر نہیں لگتی۔ زندگی کا کیا بھروسہ ہے۔
آنکھیں موند لینا (موندنا) (ا۔ محاورہ) آنکھیں بند کرلینا (۲) مرجانا (۳) بے خبر ہونا۔
آنکھیں نکالنا (ا۔ محاورہ) ناراض ہونا۔ غصے ہونا۔ لال پیلا ہونا۔ ڈرانا۔ ڈانٹنا (۲) خنجر یا چھری کی نوک سے آنکھوں کو باہر نکال ڈالنا۔ اندھا کرنا۔
آنکھیں نہ اٹھانا (ا۔ محاورہ) آنکھیں سامنے نہ کرنا۔ شرم یا حیا سے آنکھیں اونچی نہ کرنا۔ شرمانا۔

آنکھیں نہ کھولنا (ا۔ محاورہ) (۱) چشم نہ وا کرنا۔ شرم حجاب یا نفرت کے باعث آنکھیں کھول کر کسی چیز کو نہ دیکھنا (۲) ہوش میں نہ آنا (۳) بیماری کے سبب غفلت میں پڑا رہنا۔
آنکھیں نہ ملانا (ا۔ محاورہ) (۱) شرمانا۔ آنکھ سامنے نہ کرنا (۲) متوجہ نہ ہونا۔ بات نہ پوچھنا۔
آنکھیں نیلی پیلی کرنا (ا۔ محاورہ) غصہ کرنا۔ چین بجبیں ہونا۔ تیوری چڑھانا۔
آنکھیں ہونا (ا۔ محاورہ) (۱) سبق حاصل ہونا (۲) حواس درست ہونا۔ سمجھ آنا۔ ہوش آنا۔ عقل آنا۔
آنکھیں ہوئیں چار دل میں آیا پیار۔ آنکھیں ہوئیں اوٹ دل میں آئی کھوٹ (ا۔ مثل) سامنے محبت کرنا اور پیچھے بالکل بھول جانا۔
آنکھیں ہیں یا بھینس کے چوتڑ (ا۔ مثل) دیکھ کر کام نہ کرنا۔ بے توجہی سے کام کرنا۔
آنگن (آں۔ گن) [ہ۔ ا۔ مذ] گھر کے اندر کا صحن۔ انگنائی۔
آنگھی (آں۔ گھی) [س۔ ا۔ مث] مہین کپڑے کی منڈھی ہوئی چھلنی جس سے میدا چھانتے ہیں۔
آنگی (آں۔ گی) [ہ۔ ا۔ مث] انگیا۔ چولی۔
آنند (آ۔ نند) [ہ۔ صف] شادمانی۔ روحانی خوشی۔ راحت۔ آرام چین۔
آنند بدھاوا (ہ۔ ا۔ مذ) مبارک بادی۔ خوشی کا گیت۔ خوشی کا نیگ۔ بدھائی۔ شادیانہ۔
آنند رہنا (مص۔ مرکب) خوش رہنا۔ مگن رہنا۔
آنند کرنا (مص۔ مرکب) خوشی منانا۔ چین کرنا۔
آنند کے تار بجانا (ا۔ محاورہ) بے فکری سے اوقات بسر کرنا۔ عیش و عشرت سے گزارنا۔
آنند منگل (ا۔ مذ) (۱) خوشی۔ عیش و عشرت۔ ہنسی مذاق (۲) آرام۔ راحت۔
آنند ہونا (ا۔ محاورہ) (۱) خوش ہونا۔ مگن ہونا (۲) سیر ہونا۔
آنندی (آ۔ نن۔ دی) [ہ۔ ا۔ مذ] خوشی۔ سکھی۔ شادمانی۔
آنندی پُرش (ہ۔ ا۔ مذ) ہنس مکھ۔ خوش مزاج۔ ظریف۔
آنوُ (آں۔ او) [ہ۔ ا۔ مث] ایک قسم کا چکنا سفید لیس دار مادہ۔ جو پیچش میں پاخانہ کے ساتھ آتا ہے۔
آنو آنا (ا۔ محاورہ) آنو کا اجابت میں نکلنا۔
آنو پڑنا (ا۔ محاورہ) پیٹ میں آنو کا پیدا ہونا۔ پیچش ہوجانا۔
آنو دھے پیچھے نکلے۔ آنو گلے میں اٹکی (ا۔ مثل) بے محل قراءت چھانٹنے یا اچھو ہوجانے پر کہتے ہیں۔
آنول (آں۔ ول) [ہ۔ ا۔ مث] وہ جھلی جو بچے کی پیدائش کے وقت اس کے ساتھ لگی ہوتی ہے۔
آنول نال۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی ناف انتڑی کی طرح بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ دائی اُسے اُسی وقت کاٹ ڈالتی ہے۔ اس کے اخیر میں ایک ٹکیا بھی لگی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کل ہیئت مجموعی کا نام آنول نال ہے۔

آنول پتی (آں۔ ول۔ پت۔ تی) [ہ۔ ا۔ مث] ایک قسم کی سلائی جس میں پتی کی طرح دونوں طرف ترچھے ٹانکے مارے جاتے ہیں۔
آنول گٹا (آں۔ ول۔ گٹ۔ ٹا) [ہ۔ ا۔ مذ] آنولے کا سوکھا ہوا پھل۔ آنولے کا ڈال میں سوکھا ہوا پھل۔
آنولہ (آں۔ ولہ) [ہ۔ ا۔ مذ] ایک کسیلا پھل۔ دیکھئے آملہ۔
آنولہ سار گندھک (ا۔ مث) صاف کی ہوئی گندھک۔ جس کا رنگ آنولے کے رنگ سے مشابہ ہوتا ہے۔
آنولے کا کھایا بڑے کا کہا پیچھے مزہ آیا (ا۔ مثل) ناگوار نصیحت کا نتیجہ بعد میں معلوم ہوتا ہے۔
آنہ (آ۔ نہَ) [ہ۔ ا۔ مذ] پرانے روپے کا سولھواں حصہ پرانے چار پیسے۔ پرانا سکہ جو چار پیسوں کے برابر ہوتا تھا۔ آنا۔
آنہ پائی (ا۔ مذ) کوڑی کوڑی۔ پورا پورا
آنہ پائی کا حساب کرنا۔ (ا۔ محاورہ) کفایت شعاری کرنا۔ کنجوسی کرنا۔ (۲) قرض ادا کرنا۔
آنی (آ۔ نی) [ت۔ ا۔ مث] دودھ سے مکھن نکالنے کا آلہ۔ متھانی۔ مدھانی۔
آنی بانی (ہ۔ ا۔ مث) چھیڑ چھاڑ۔ ہنسی مذاق۔
آنی جانی [ہ۔ صف] بے ثبات۔ ناپائدار۔ فانی۔

آ ۔ و

آوا (آ۔ وا) [ہ۔ ا۔ مذ] کمہار کی بھٹی۔ کمہاروں کے برتن پکانے کا گڑھا۔ پنزاوہ۔ بھٹا۔
آوا اترنا۔ برتنوں کا پک کر بھٹی سے نکلنا۔
آوا بگڑنا۔ آوے کا آوا بگڑنا (۱) تمام برتنوں کا بگڑنا (۲) خاندان کا خاندان بگڑنا۔ سارے خاندان کا برائیوں میں مبتلا ہوجانا۔
آوا چڑھنا۔ بھٹی میں برتنوں کا پکنے کے واسطے رکھا جانا۔
آوے کا آوا خراب ہے (ا۔ مثل) سارا خاندان خراب ہے
آوے میں ناند کھو گئی (ا۔ مثل) بددیانتی کرکے معصوم بننے کی کوشش۔
آوا جائی (رہ۔ ا۔ مث) آمدورفت۔ آنا جانا۔
آوا جائی لگا رکھی ہے (ا۔ مثل) بے موقع اور بلا ضرورت آمدورفت۔
آوادانی (ا۔ ا۔ مث) (۱) بستی۔ آبادی (۲) رونق۔ گہما گہمی۔ چہل پہل (۳) بوئی جوتی زمین۔
آوارجہ (آ۔ وار۔ جہ) [ف۔ ا۔ مذ] روزنامچہ۔ جمع خرچ۔
آوارگی (آ۔ وا۔ رہ۔ گی) [ف۔ ا۔ مث] (۱) ابتری۔ پریشانی۔ پراگندگی۔ خرابی (۲) بدمعاشی۔ شہدپن۔ گمراہی۔
آوارہ (آ۔ وا۔ رہ) [ف۔ صف] (۱) بے ہودہ۔ پریشان۔ خراب۔ خستہ (۲) اوباش۔ بدچلن۔ شہدا۔
آوارہ پھرنا (ا۔ محاورہ) خراب و خستہ پھرنا۔ بھٹکتا پھرنا۔ مارا مارا پھرنا۔
آوارہ کرنا (ا۔ محاورہ) بدچلن بنانا۔ بگاڑنا۔ اوباش بنانا۔ خراب کرنا۔
آوارہ گرد (ا۔ مذ) مارا مارا پھرنے والا۔ بدچلن۔
آوارہ گردی (ا۔ مث) بدچلنی۔ سرگردانی۔ مارا مارا پھرنا۔
آوارہ مزاج (ا۔ مذ) لاابالی۔ بدچلن۔
آوارہ وطن (ا۔ مذ) مسافر۔ پردیسی۔
آوارہ ہونا (ا۔ محاورہ) پریشان ہونا۔ پراگندہ ہونا۔ سرگرداں ہونا۔ بدچلن ہونا۔ بدراہ ہونا۔
آواز (آ۔ واز) [ف۔ ا۔ مث] (۱) لفظ۔ بول۔ الاپ۔ ہانک۔ پکار۔ صدا (۲) غل۔ شور۔ چیخ (۳) فقیر کی صدا۔ پکار کر بیچنے کی صدا (۴) کھڑکا۔ آہٹ دھماکا۔ (۵) راگ۔ نغمہ۔ آہنگ (۶) شہرہ۔ چرچا۔ نیک نامی کا آوازہ۔
آواز آنا (ا۔ محاورہ) لفظ سنائی دینا۔ کان میں بول پڑنا۔ کان میں بھنک آنا۔ ندائے غیب آنا۔
آواز اٹھانا (ا۔ محاورہ) گانے میں آواز کا اونچا کرنا۔ اونچے سُر لگانا۔
آواز (اکھڑنا) اکھڑ جانا (ا۔ محاورہ) آواز بےسُری ہوجانا۔
آواز بدل جانا (ا۔ محاورہ) کسی وجہ سے آواز میں فرق آنا۔ لہجہ تبدیل ہوجانا۔
آواز بدلنا (ا۔ مص) اصلی آواز بدل دینا۔ لہجہ تبدیل کرنا۔
آواز بڑھانا (ا۔ محاورہ) آواز بلند کرنا۔
آواز بگڑ جانا (ا۔ محاورہ) اچھی آواز کا برا ہوجانا۔
آواز بلند کرنا (ا۔ محاورہ) چلّا کے بولنا۔ اونچی آواز سے پڑھنا۔
آواز بند کر دینا (مص مرکب) خاموش کر دینا۔ چپ کر دینا۔
آواز بند ہونا۔ آواز بھاری ہونا۔ آواز بھرّانا۔ آواز بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) آواز پڑنا۔ گلا جکڑ جانا۔ آواز نہ نکلنا۔ گانے یا چلّانے سے آواز کا پھٹ جانا۔
آواز پا (ف۔ ا۔ مث) پاؤں کی آہٹ۔ پاؤں کی آواز۔
آواز پر آنا (ا۔ محاورہ) پکارنے کے ساتھ ہی آنا۔ سدھائے ہوئے پرند کا آواز سنتے ہی آجانا۔
آواز پر کان (دھرنا، رکھنا) لگانا (ا۔ محاورہ) نہایت غور سے سننا۔ دھیان دے کر سننا۔ توجہ سے سننا۔
آواز پر گولی لگانا (ا۔ محاورہ) (۱) دیکھے بغیر آواز پر نشانہ لگانا (۲) قادر اندازی۔
آواز پر لگانا (ا۔ محاورہ) جانوروں کو ایسا سدھانا کہ وہ آواز سنتے ہی پاس چلے آئیں یا جو کام کرنے کو کہا جائے کرنے لگیں۔
آواز پہ (پر) لگنا (ا۔ محاورہ) آواز پہچاننا۔ آواز پر بولنا۔ آواز پہ آنا۔ ہل جانا۔ مانوس ہوجانا۔ بولی سمجھنا۔
آواز پڑنا (ا۔ محاورہ) (۱) گلا بیٹھنا۔ آواز بھاری ہونا۔ (۲) بلانے کے لیے نام لے کر کسی کو پکارا جانا۔ عدالت میں کسی کے نام کی آواز بلند ہونا۔
آواز پھٹنا (ا۔ محاورہ) آواز بھاری ہونا۔ آواز کا آہنگ خراب ہوجانا۔
آواز پھولنا (ا۔ محاورہ) آواز کا بھاری ہوتا اور صاف نہ نکلنا۔
آواز پیدا ہونا (مص مرکب) آواز نکلنا۔
آواز تھرّانا (مص مرکب) آواز کانپنا۔ آواز بھرّانا۔ آواز میں لرزش ہونا۔
آواز جانا (مص مرکب) آواز کا پہنچنا۔

آوازِ جرس۔ آوازِ درا (ف۔ ا۔ مث) گھنٹے کی آواز۔ قافلے کے پیچھے پیچھے گھنٹے کی آواز۔

آواز جکڑ جانا (ا۔ محاورہ) نزلہ کی وجہ سے آواز بیٹھ جانا۔

آواز دب جانا (ا۔ محاورہ) آواز کا پست ہو جانا۔

آواز دہندہ (ا۔ مذ) (۱) آواز دینے والا۔ (۲) بولی بولنے والا۔ نیلام پکارنے والا۔ نیلام کنندہ۔

آواز دینا (ا۔ محاورہ) پکارنا۔ طلب کرنا۔ بُلانا (۲) صدا کرنا۔

آواز ڈدک میں آنا (ا۔ محاورہ) زمانہ بلوغ میں کنٹھ پھُوٹنے سے آواز بھاری ہو جانا۔

آوازِ سگاں کم نہ کند رزقِ گدارا (ف۔ مثل) کتوں کے بھونکنے سے گداگر کی خیرات بند نہیں ہوتی۔ یعنی بدباطن لوگوں کے باعث کسی کی روزی کم نہیں ہوتی۔

آواز سنانا (ا۔ محاورہ) اپنی آواز دوسرے کے کان تک پہنچانا۔

آواز سننا۔ آواز سنائی (پڑنا) دینا (ا۔ محاورہ) کانوں میں آواز پہنچنا۔

آواز سے آواز ملنا (ا۔ محاورہ) (۱) سُر سے سُر ملنا (۲) ایک آواز کا دوسری آواز سے مشابہ ہونا۔

آواز سے شگون لینا (ا۔ محاورہ) عورتیں اور عوام بعض جانوروں کی آواز سے فال لیتے ہیں۔

آواز صاف (ہو جانا) ہونا (ا۔ محاورہ) گلا صاف ہو جانا۔ آواز کا بھاری پن زائل ہو جانا۔ درست آواز نکلنا۔

آوازِ صُور۔ صُور کی آواز۔ مسلمانوں کے اعتقاد کے مطابق صور ایک باجے یا بگل کی مانند ہے۔ خدائے تعالےٰ کے حکم سے حضرت اسرافیل (فرشتہ) جس وقت اس میں پھونک لگائیں گے، ہر چیز فنا ہو جائے گی اور قیامت آجائے گی۔

آوازِ غیب (ف۔ ع۔ مث) الہام کی آواز۔ ہاتف کی آواز۔ آواز جو عالمِ غیب سے آئے۔

آوازِ قدم (ف۔ ا۔ مث) پاؤں کی آہٹ۔

آواز کا اُتار چڑھاؤ۔ آواز کا نیچا اُونچا ہونا۔

آواز کا پاٹ۔ آواز کی رسائی۔ آواز کی حد۔

آواز کا پاٹ نہ ملنا۔ (ا۔ محاورہ) آواز کا بہت بلند ہونا۔

آواز کرنا (ا۔ محاورہ) (۱) پکارنا۔ آواز دینا (۲) بندوق چھوڑنا۔ توپ داغنا (۳) چیخنا (۴) فقیر کا صدا دینا۔

آواز کسنا (ا۔ محاورہ) تان کی آواز لگانا۔

آواز (کھلنا) کھُل جانا (ا۔ محاورہ) آواز صاف ہونا۔ آواز میں سے خشونت کا زائل ہونا۔

آواز کی اُٹھان (ا۔ مث) آواز کی ابتدا۔ گاتے وقت شعر کا بلند آواز سے شروع کرنا اونچے سُر میں آواز ہونا۔

آواز گرنا (ا۔ محاورہ) آواز کا ہلکا ہونا۔ نیچے سروں میں آواز ہونا۔

آوازِ گریہ۔ رونے کی آواز۔

آواز گوش آشنا ہونا (ا۔ محاورہ) آواز کا پہلے سے سنا ہوا ہونا۔ آواز کی پہچان ہونا۔

آواز گوش زد ہونا (ا۔ محاورہ) آواز سنائی پڑنا۔

آواز گونجنا (مص مرکب) دیر تک کسی بند مکان یا گنبد میں آواز کا اثر باقی رہنا۔

آواز لڑنا (ا۔ محاورہ) آواز ملنا۔ آواز کا ٹپا کھانا۔ آواز میں آواز ملنا۔ ہم آہنگ ہو جانا۔ ایک سر پر پہنچنا۔

آواز لگانا (ا۔ محاورہ) (۱) آواز دینا۔ پکارنا (۲) پکار کے بیچنا۔ (۳) صدا دینا۔ مانگنا۔ بھیک مانگنا (۴) اگانا۔ تان لگانا۔

آواز ملانا (ا۔ محاورہ) باہم آواز ملا کر گانا۔

آواز میں آواز ملانا (ا۔ محاورہ) بول سے بول ملانا ہم آہنگ ہونا۔ سُروں میں برابر آجانا۔ سُر سے سُر ملانا۔

آواز میں پتی لگ جانا (ا۔ محاورہ) کسی سبب سے آواز کھرکھرانے لگنا۔

آواز میں پیچ دینا (ا۔ محاورہ) تان لیتے وقت خوبصورتی کے ساتھ آواز نکالنا۔

آواز میں چھریاں (کٹاریاں) بھری ہیں (ا۔ مثل) بہت موثر اور دردناک آواز ہے۔

آواز میں کھٹکا ہونا (ا۔ محاورہ) آواز میں بہت ہی پر اثر اور پسندیدہ کیفیت ہونا۔

آواز میں لوچ ہونا (ا۔ محاورہ) آواز میں نرمی اور نزاکت ہونا۔

آواز میں نمک ہونا۔ آواز میں درد ہونا۔ سوز ہونا۔

آواز نکالنا (ا۔ محاورہ) (۱) بولنا۔ منہ سے بات نکالنا (۲) رونا۔ چیخنا (۳) گانا شروع کرنا۔

آواز نکلنا (ا۔ محاورہ) (۱) صدا آنا (۲) مُنہ سے بات نکلنا۔

آواز نہیں چلتی۔ آواز کام نہیں دیتی۔

آواز ہونا (ا۔ محاورہ) کسی چیز سے آواز نکلنا۔

آوازہ (آ۔ وا۔ زہ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) شہرہ۔ ناموری۔ غلغلہ۔ افواہ۔ دھوم (۲) غل۔ شور (۳) طعنہ (۴) کسی چیز کے گرنے کی آواز۔ صدا۔ تڑاقا۔ (۵) گوز۔ پاد۔ بھڑاکا۔

آوازہ بلند ہونا (ا۔ محاورہ) (۱) مشہور ہونا۔ بڑا نام ہونا۔ ناموری ہونا۔ دھوم مچنا۔ (۲) شور پیدا ہونا۔

آوازہ پہنچنا (ا۔ محاورہ) شہرت پہنچنا۔

آوازہ پھیلنا (ا۔ محاورہ) شہرت ہونا۔

آوازہ پھینکنا۔ آوازے پھینکنا (ا۔ محاورہ) فقرہ کسنا۔ طعنہ دینا۔ آوازہ کسنا۔

آوازہ توازہ۔ بولی ٹھولی۔ طعنہ مہنہ۔ طعن تشنیع۔

آوازہ سنانا (ا۔ محاورہ) طعنہ دینا۔ بولی ٹھولی مارنا (۲) پادنا۔

آوازہ کرنا (ا۔ محاورہ) (۱) پھٹکارنا۔ چٹخارنا (۲) بندوق یا توپ چھوڑنا داغنا (۳) کسی چیز کو توڑنا۔ اوپر سے دے مارنا۔ پٹک دینا (۴) طعنہ دینا (۵) طنز کرنا۔ ٹھٹھا مارنا۔

آوازہ کسنا (ا۔ محاورہ) طنز کرنا۔ چھیڑنا۔ فقرہ چست کرنا۔

آوازہ مارنا (ا۔ محاورہ) (۱) طعنہ دینا۔ چھیڑ خانی کرنا (۲) آواز سنانا۔

آوازے سُننا (ا۔ محاورہ) طعن و تشنیع سُننا۔

آوازے کرنا (ا۔ محاورہ) طنز سے کچھ کہنا۔
آوازے کسنا (ا۔ محاورہ) طعنہ زنی کرنا۔ چھیڑنا۔
آواگون (آ۔ وا۔ گ۔ ون) [ہ۔ ا۔ مذ] آنا۔ جانا۔ آمد و رفت۔ ہندوؤں کے اعتقاد کے مطابق بار بار مرنے اور جنم لینے کا سلسلہ۔ تناسخ۔
آور (آ۔ وَر) [ف۔ صف] لانے والا۔ مرکبات میں مستعمل ہے۔ جیسے خواب آور۔
آورد (آ۔ ورد) [ف۔ ا۔ مث] تکلف اور بناوٹ۔ (۲) تکلف سے شعر کہنا۔ کوشش سے بات پیدا کرنا۔
آوردہ (آ۔ ور۔ دہ) [ف۔ ا۔ مذ] لایا ہوا۔ متوسل۔ طفیلی۔
آویختہ (آ۔ ویخ۔ تہَ) [ف۔ صف] لپٹا ہوا۔ لٹکا ہوا۔
آویزاں (آ۔ وے۔ زاں) [ف۔ صف] لٹکا ہوا۔ معلق۔
آویزاں کرنا۔ لٹکانا۔
آویزش (آ۔ وے۔ زِش) [ف۔ ا۔ مث] چپقلش۔ لڑائی۔ فساد
آویزہ (آ۔ وے۔ زَہ) [ف۔ ا۔ مذ] کان کا زیور۔ بُندہ۔ بالا۔

آ - ہ

آہ (ف۔ ا۔ مث) (۱) کلمۂ افسوس۔ ہائے۔ ولئے۔ افسوس۔ اُف (۲) سانس۔ دم۔ نفس۔
آہ آہ اُٹھنا۔ دل سے آہ نِکلنا۔
آہ آہ کرنا۔ ہائے ہائے کرنا۔ کراہنا۔
آہ اللہ۔ ہائے افسوس۔ حالت رنج و غم میں خدا کا نام زُبان پر آنا۔
آہ بھر کر رہ جانا (ا۔ محاورہ) کلیجہ تھام کے رہ جانا۔ افسوس کرکے رہ جانا۔ صدمہ پر صبر کرکے چُپ ہو رہنا۔
آہ بھرنا۔ ہائے ہائے کرنا۔ کراہنا۔ افسوس کرنا۔
آہ پڑنا (ا۔ محاورہ) کسی کی آہ سے تکلیف پہنچنا۔ بد دعا کا اثر ہونا۔
آہِ جگر (ف۔ ا۔ مث) دل سے نکلی ہوئی ہائے۔
آہ خالی نہ جانا (ا۔ محاورہ) فریاد کا با اثر ہونا
آہ روکنا (ا۔ محاورہ) آہ کا ضبط کرنا
آہِ سرد بھرنا (ا۔ محاورہ) ٹھنڈے سانس بھرنا۔ اوپر کے سانس لینا۔
آہ سرد کرنا۔ دیکھیے آہ بھرنا۔
آہِ سوزاں (ف۔ ا۔ مث) آہ گرم۔ جلانے والی آہ۔ آگ لگا دینے والی آہ۔ وہ آہ جو آگ کا کام کرے۔
آہِ شب (ف۔ ا۔ مث) وہ آہ جو مظلوم کے دل سے رات کو نِکلے۔
آہ صد آہ (ف۔ ا۔ مث) سینکڑوں آہیں۔ افسوس صد افسوس
آہ کا نعرہ (ا۔ محاورہ) زور سے آہ کرنا۔ آہ کھینچنا۔
آہ کرکے رہ جانا (ا۔ محاورہ) کلیجہ تھام کے رہ جانا۔ کسی صدمہ پر صبر کرنا۔
آہ کرنا۔ آہ کھینچنا (ا۔ محاورہ) کراہنا۔ نالہ و فریاد کرنا
آہ لگنا۔ آہ پڑنا۔
آہ لینا (ا۔ محاورہ) کسی کا صبر لینا۔ کسی کو ستا کر اس کی آہ سننا۔ بد دعا لینا۔

آہ نِکلنا (ا۔ محاورہ) ہائے نِکلنا۔
آہ نہ آئے (ا۔ محاورہ) درد نہ آئے۔ ذرا افسوس نہ آئے۔ ذرا رحم نہ آئے۔
آہِ نیم شب (ف۔ ا۔ مث) آدھی رات کو کی جانے والی فریاد۔
آہ نیم کش (ف۔ ا۔ مث) وہ آہ جو پوری نہ ہو۔ آدھی کھینچی ہوئی آہ۔
آہ و بکا، آہ و فغاں، آہ و زاری (ف۔ ا۔ مث) رونا۔ پیٹنا۔ واویلا کرنا۔ ہائے وائے۔ نالہ و فریاد۔
آہا (کلمہ تحسین) تعجب اور خوشی کا کلمہ۔
آہار (آ۔ ہا۔ ر) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) مانڈھی۔ لیئی۔ کلف (۲) غذا۔ کھانا۔
آہار کرنا (مص مرکب) (۱) کھانا۔ بھوجن کرنا (۲) کلف دینا۔ مادا چڑھانا۔
آہار و ہار۔ کھانا پینا۔ سونا۔ رہن سہن۔
آہٹ (آ۔ ہٹ) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) پاؤں کی آواز۔ کھٹکا۔
آہٹ پانا (ا۔ محاورہ) چلنے کی آواز سن لینا۔ کھٹکا محسوس کر لینا۔
آہٹ پر کان ہونا (ا۔ محاورہ) پاؤں کی آواز کا منتظر ہونا۔
آہٹ لینا (ا۔ محاورہ) آواز پر کان رکھنا۔ کھڑکے پر دھیان رکھنا۔ ہوشیار ہونا
آہٹ ہونا (ہ۔ مص) کھڑکا ہونا۔ کھٹکا ہونا۔
آہرن (آہ۔ رَن) [ہ۔ ا۔ مذ] سندان۔ نہائی جس پر لوہار لوہا پیٹتے ہیں۔
آہستگی (آ۔ ہس۔ تَ۔ گی) [ف۔ ا۔ مث] دھیما پن۔ نرمی۔ سہولت۔ آسانی
آہستہ (آ۔ ہس۔ تہَ) [ف۔ صف] (۱) دھیما۔ نرم۔ نرمی۔ سہج سے۔ ملائمت سے۔
آہستہ آہستہ (تابع فعل) ہولے ہولے۔ دھیرے دھیرے۔ رفتہ رفتہ۔
آہک (آ۔ ہک) [ف۔ ا۔ مذ] چونا۔ قلعی۔
آہن (آ۔ ہَن) [ف۔ ا۔ مذ] لوہا۔
آہن رُبا (ف۔ ا۔ مذ) چمبک پتھر۔ مقناطیس۔
آہنگر (ف۔ ا۔ فاعل) لوہار۔ لوہے کا کام کرنے والا۔ جمع، آہن گراں۔
آہنگری (ف۔ ا۔ مث) لوہار کا پیشہ۔
آہنی۔ آہنیں (آہ۔ نی، آہ۔ نیں) [ف۔ صف] لوہے کی۔ لوہے کی بنی ہوئی۔
آہنیں جگر (ف۔ ا۔ صف) لوہے کے جگر والا۔ دلیر۔ بہادر۔
آہنی کارخانے (ا۔ مذ) وہ کارخانے جہاں لوہے کا کام کیا جاتا ہے۔
آہنگ (آ۔ ہنگ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) نغمہ۔ زمزمہ۔ آواز (۲) قصد۔ ارادہ (۳) وقت۔
آہو (آ۔ ہُو) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) ہرن۔ مرگ (۲) عیب۔ نقص۔
آہو بره (ف۔ مذ) ہرن کا بچہ
آہو چشم (ف۔ ا۔ صف) ہرن جیسی آنکھ والا۔ مرگ نین۔ خوبصورت آنکھوں والا۔ معشوق۔
آہو گیر (ف) (۱) عیب جُو (۲) ہرن کا شکار کرنے والا۔
آہوئے حرم (ف۔ ع۔ مذ) (۱) مکہ معظمہ کی ایک مقررہ حد میں رہنے والا ہرن۔ جہاں شکار ممنوع ہے (۲) [کنایتاً] معشوق۔
آہوئے ختا (ف۔ ا۔ مذ) مقام ختا کا ہرن جو مشک کے لیے مشہور ہے۔
آہوئے زریں۔ آہوئے فلک (ف۔ ا۔ مذ) سنہرا ہرن۔ آسمان کا ہرن۔ (کنایتاً) سورج۔ آفتاب۔

آہوئے مشکی، مشکیں (ف - ا - مذ) مشک کے نافے والا ہرن۔
آہے (آ - ہے) [ار - ا - مث] آہ۔ ہائے۔

آ - ۶

آیڈیا (Idea) (آ - ے - ڈ - یا) [انگ - ا - مذ] خیال۔ تصور۔ فکر۔
آئرش (Irish) (آئ - رِ - ش) [انگ - صف] (۱) آئرلینڈ کا (۲) آئرلینڈ کا باشندہ (۳) آئرلینڈ کی زبان۔
آئرش فری اسٹیٹ (Irishfree State) آئرلینڈ کا آزاد حصہ۔
آئل (Oil) (آ - ال) [انگ - ا - مذ] تیل۔ روغن۔
آئل پیپر (Oil Paper) روغنی کاغذ جو پینٹنگ وغیرہ میں استعمال ہوتا ہے۔
آئل پینٹنگ (Oil Painting) (۱) روغنی رنگوں کی مصوری (۲) روغنی تصویر۔
آئل کلاتھ (Oil Cloth) روغنی کپڑا۔ موم جامہ۔
آئل کلر (Oil Colour) روغنی رنگ جو پینٹنگ میں کام آتا ہے۔
آئنتی پائنتی (آ - ان - تی، پا - اِن - تی) [ہ - ا - مث] سرہانے اور پاؤں کے نیچے کی جگہ۔
آئندہ (آ - اِن - دہ) [ف - صف] (۱) آنے والا (۲) دوسری بار۔ پھر۔ آگے کو۔ پھر کبھی۔ اب۔
آئندہ اختیار۔ بدستِ مختار (ف - مثل) مانو نہ مانو۔ جو چاہو کرو۔ مختار ہو۔ نصیحت کرنے کے بعد کہا جاتا ہے۔
آئندہ کو کان ہو گئے (ا - مثل) آئندہ کے لیے احتیاط ہو گئی۔
آئندہ کو کیا ہونا ہے (ا - مقولہ) آگے کیا ہونے والا ہے۔
آئندہ و روندہ۔ آتا جاتا۔ آنے جانے والا۔
آؤ (آ - او) [ہ] (۱) پیار اور محبت سے بلانے کا طریقہ (۲) آنا مصدر سے جمع امر حاضر۔
آؤ آدر۔ تعظیم و تکریم۔ آؤ بھگت۔ خاطر و تواضع۔
آؤ بھگت (ا - مث) خاطرداری۔ خاطر تواضع۔ خیر مقدم
آؤ بھگت کرنا (ا - محاورہ) تواضع کرنا۔ خاطر مدارات کرنا۔
آؤ پڑوسن گھر کا بھی لے جاؤ (ا - مثل) کسی نفع کی امید پر اپنی گرہ سے بھی کچھ کھو بیٹھنے کے موقع پر عورتیں کہتی ہیں۔
آؤ پڑوسن لڑیں (ا - مثل) دیکھیے آپڑوسن لڑیں۔
آؤ تاؤ (ا - مذ) رنگ۔ ڈھنگ۔
آؤ تو جاؤ کہاں (ا - مثل) کسی کے بگڑنے کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں آؤ جانے دو۔ چلو لڑائی دور کرو۔ بخشو۔ چھوڑو۔ غصہ تھوک دو۔
آؤ جاؤ (۱) چلت پھرت (۲) آمد و رفت۔ آنا جانا۔
آؤ جاؤ گھر تمہارا کھانا مانگے دشمن ہمارا (ا - مثل) کنجوس آدمی جو کھانا نہ دے اور زبانی آؤ بھگت کرے۔
آؤ دیکھا نہ تاؤ (ا - مثل) بغیر سمجھے بوجھے کام کرنا۔

آؤٹ (Out) (آ - وُٹ) [انگ - صف] باہر۔ خارج (۲) ظاہر۔ افشا۔ شائع
آؤٹ ڈور (Out Door) بیرونی۔ خارجی۔ (گھر کی چار دیواری سے باہر کا۔ کھلی ہوا کا۔
آئی (آ - ای) [ہ - ا - مث] (۱) موت۔ قضا۔ آئی ہوئی چیز (۲) آنا مصدر سے ماضی [مث] کا صیغہ۔
آئی بات کا روکنا ذہن کند کرنا ہے (ا - مثل) بات منہ پر آ کر اسے روکنا ذہن کو خراب کرانے کے برابر ہے۔
آئی بلا ٹلنا (ا - محاورہ) مصیبت دور ہو جانا۔
آئی بلا سے ٹلنا (ا - محاورہ) سر پر مصیبت آ کر دور ہو جانا۔
آئی بلا کو ٹال دینا (ا - محاورہ) آفت کو دور کرنا۔
آئی پر نہ چوکے (ا - مثل) جس بات کا محل ہو اسے کر گزرے۔ یا کہہ ڈالے۔
آئی پر نہیں چوکتے ہیں (ا - مثل) موقع ملنے پر خاموش نہیں رہتے۔
آئی تو رمائی نہیں تو خالی چارپائی (ا - مثل) روزی ملی تو کام میں لگے ورنہ خیر سلا۔
آئی تو روزی نہیں تو روزہ (ا - مثل) ملا تو کھا لیا نہیں تو فاقہ سے پڑے رہے۔
آئی تو نوش نہیں تو فراموش (ا - مثل) روٹی مل گئی تو بہتر ورنہ کچھ نہیں۔
آئی تھی آگ کو رہ گئی رات کو (ا - مثل) بے حیا عورت کو کہتے ہیں۔ کہ اسے بدچلنی کے لئے ذرا سا حیلہ کافی ہوتا ہے۔
آئی ٹل جانا (ا - محاورہ) آفت کا آ کر دور ہو جانا۔
آئی ٹلے ہزار برس جیے (ا - مثل) مصیبت ٹل جائے تو آدمی بہت دیر تک زندہ رہتا ہے۔
آئی عقل جانا (ا - محاورہ) بدحواس ہو جانا۔ ہوش جاتے رہنا۔
آئی گئی میرے ماتھے (ا - مثل) سارا الزام میرے ہی سر ہو گیا۔
آئی موج فقیر کی، دی جھونپڑی پھونک (ا - مثل) بے پروا اور آزاد منش کا اپنی چیز ضائع کر دینا۔
آئی نہ گئی، کون؟ ناتے بہن (ا - مثل) جان نہ پہچان بڑی خالہ سلام۔ زبردستی واقفیت نکالنا۔
آئی ہوئی ٹل جانا (ا - محاورہ) موت یا مصیبت آتے آتے دور ہو جانا۔
آئی ہوئی نہیں ٹلتی (ا - مثل) آنے والی موت یا مصیبت آ کر رہتی ہے۔
آئی ہے جان کے ساتھ جائے گی جنازے کے ساتھ (ا - مثل) پیدائشی عادت مرتے دم تک ساتھ رہتی ہے۔
آئی بی عاقلہ سب کاموں میں داخلہ (ا - مثل) ناواقف مگر کام میں دخل دینے والی عورت۔ ہر کام میں خواہ مخواہ دخل دینے والی۔
آئے (آ - اے) [ہ - فعل ماضی] آ گئے
آئے آسم۔ جائے لبیدا (ا - مثل) کسی نہ کسی طرح مطلب حاصل ہونا چاہیئے۔
آئے بائے کھاٹ کے پائے (ا - مثل) بے معنی باتیں (درست) آئیں بائیں شائیں۔
آئے بھی تو کیا آئے (ا - مثل) کسی کے ذرا سی دیر آ کر جانے کو کہتے ہیں۔
آئے پیر، بھاگے بیر (ا - مثل) بد لوگ نیکوں کے سامنے نہیں ٹھہر سکتے۔

پیروں کے سامنے بھوت کی کیا اصل ہے۔
آئے تو کیا آئے (ا۔ مثل) آنا نہ آنے کے برابر ہوا۔
آئے حواس جانا (ا۔ محاورہ) ہوش جانا۔ حواس کھونا۔
آئے دن (تابع فعل) ہر روز۔ نت۔ ہمیشہ۔ بار بار۔
آئے ڈالو کے دیسرے (ا۔ مثل) جو آدمی بے کار اِدھر اُدھر مارا پھرے اس کی بابت بولتے ہیں۔
آئے گا تو اپنے پاؤں سے جائے گا کس کے پاؤں سے (ا۔ مثل) دشمن کو اس کے پاؤں سے واپس نہیں جانے دوں گا۔ زندہ نہ چھوڑوں گا۔
آئے گا کتا تو پائے گا تکا (ا۔ مثل) بغیر دوڑ دھوپ کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔
آئے گئے (ا۔ صف) (۱) آنے جانے والے (۲) مسافر۔
آئے گئے کا سودا (ا۔ مثل) مرنے کے لیے بالکل ہی تیار ہونا۔
آئے نہ آئے برابر (ا۔ مقولہ) آنا نہ آنا ایک جیسا ہے۔
آئین (آ۔ ئین) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) قاعدہ۔ دستور العمل۔ قانون۔ ضابطہ۔ ملک کا بنیادی قانون۔ دستور اساسی۔ رواج۔
آئین جاری کرنا (مص مرکب) قانون نافذ کرنا۔ دستور اساسی جاری کرنا۔
آئین دیوانی (ف۔ ا۔ مذ) لین دین کا قانون۔ وہ قانون جو مالی معاملات سے متعلق ہو۔
آئین فوجداری (ف۔ ا۔ مذ) وہ قانون جس میں فساد اور لڑائی جھگڑے کی دفعات اور سزاؤں کا بیان ہو۔
آئین لشکری (ف۔ ا۔ مذ) فوج کے نظم و نسق کا قانون۔
آئین مال (ف۔ ا۔ مذ) قواعد مال گزاری۔ رسوم سرکاری۔ قانون خراج۔
آئین ملکی (ف۔ ا۔ مذ) کسی ملک کا بنیادی قانون یا دستور اساسی۔
آئیں بائیں (آ۔ ایں۔ با۔ ایں) اناپ شناپ۔ لغو باتیں۔ انٹ شنٹ۔ وہ بات جس کا کوئی سر پیر نہ ہو۔
آئیں بائیں شائیں (ا۔ مثل) ٹال مٹول بہانے (۲) فضول باتیں۔
آئیں تو جائیں کہاں۔ غصے کے مارے آپے سے باہر ہو جانا۔
آئینتی پائینتی (ہ۔ ا۔ مث) سرہانے اور پاؤں کی طرف۔
آئینہ (آ۔ ای۔ نہ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) منہ دیکھنے کا شیشہ۔ درپن۔ (۲) حیران ششدر (۳) روشن۔ ظاہر (۴) صاف۔ اُجلا۔
آئینہ اُلٹا دکھانا (ا۔ محاورہ) نظر بد کا اثر دُور کرنے کے لیے ٹوٹکے کے طور پر اُلٹا شیشہ دکھانا۔
آئینہ اندھا (ہو جانا) ہونا (ا۔ محاورہ) آئینہ دھندلا پڑ جانا کہ عکس دکھائی نہ دے۔
آئینہ باطن (ف۔ ع۔ صف) صاف دل۔ روشن ضمیر۔ نیک دل۔
آئینہ بنا دینا (ا۔ محاورہ) حیران کر دینا (۲) انگلی کر کے یا مانجھ کر چمکا دینا۔
آئینہ بن جانا (ا۔ محاورہ) (۱) متحیر ہو جانا۔ ششدر رہ جانا (۲) صاف و شفاف ہو جانا۔ چمک دار ہو جانا۔
آئینہ بندی کرنا (ا۔ محاورہ) شیشہ وغیرہ سے مکان سجانا۔ آرائش کرنا۔
آئینہ تمثال (ف۔ ا۔ صف) آئینے کی طرح صاف شفاف۔

آئینہ جڑنا (مص مرکب) چوکھٹے میں آئینہ لگانا۔
آئینہ خانہ (ف۔ ا۔ مذ) وہ مکان جس میں چاروں طرف آئینے لگے ہوں۔
آئینہ دار (ف۔ ا۔ مذ) جس کے پاس آئینہ ہو۔ (۲) نائی۔ حجام۔ سنگار کرانے والا۔ (۳) عیب یا خوبی ظاہر کرنے والا۔
آئینہ داری (ف۔ ا۔ مث) آئینہ دکھانے کی خدمت۔ خدمت گاری۔ اطاعت۔
آئینہ دکھانا (ا۔ محاورہ) (۱) شیشہ دکھانا۔ آئینہ داری کرنا۔ (۲) عیب و ہنر ظاہر کرنا۔
آئینہ دیکھنا (ا۔ محاورہ) آئینے میں اپنی شکل دیکھنا۔
آئینہ رخسار (ف۔ ا۔ صف) وہ شخص جس کے رخسار آئینہ کی طرح چمکتے ہوں۔
آئینہ رُخ، رُو (ف۔ ا۔ صف) آئینہ کی طرح شفاف چہرہ رکھنے والا۔
آئینہ ساز (ف۔ ا۔ مذ) شیشے بنانے والا۔ آئینہ گر۔
آئینہ سازی (ف۔ ا۔ مث) آئینہ گری۔ آئینے بنانے کا کام۔
آئینہ سامنے سے نہ ہٹنا (ا۔ محاورہ) ہر وقت بناؤ سنگار میں لگے رہنا۔
آئینہ سکندری (ف۔ ا۔ مذ) لوہے سے بنا ہوا آئینہ جس کی بابت کہتے ہیں سکندر نے ایجاد کیا تھا۔
آئینہ سیما (ف۔ ا۔ صف) آئینہ جیسی پیشانی رکھنے والا۔ مراد معشوق۔
آئینہ صفر میں دیکھنا۔ ماہ صفر کا چاند دیکھ کر آئینہ دیکھنا مبارک سمجھا جاتا ہے۔
آئینہ کا جوہر (ف۔ ا۔ صف) موج آئینہ۔ آئینہ کی چمک۔
آئینہ کر دینا (ا۔ محاورہ) (۱) بالکل صاف کر دینا۔ چمکا دینا۔ (۲) ظاہر کر دینا۔
آئینہ گر (ف۔ ا۔ مذ) آئینہ بنانے والا۔
آئینہ گری (ف۔ ا۔ مث) آئینہ بنانے کا کام۔ آئینہ سازی۔
آئینہ لے کر منہ تو دیکھو (ا۔ مثل) جب کوئی شخص کسی ایسی بات کا دعویٰ یا ارادہ کرے جس کا وہ اہل نہ ہو تو اس کے لیے کہا جاتا ہے۔
آئینہ میں منہ تو دیکھو۔ آئینہ میں صورت تو دیکھو۔ آئینہ لے کر منہ تو دیکھو۔ (ا۔ مثل) ذرا اپنی شکل تو ملاحظہ کرو۔ تم یہ کام نہ کر سکو گے۔
آئینہ (ہونا) ہو جانا (۱) ظاہر ہونا۔ کُھل جانا (۲) صاف شفاف ہونا۔
آئینے میں بال (آجانا) پڑ جانا (ا۔ محاورہ) آئینے میں خفیف ساخط نمودار ہونا۔
آئینی (آ۔ ای۔ نی) [ف۔ صف] دستور اساسی کے مطابق۔ آئین کے مطابق۔
آئیے (آ۔ ای۔ یے) (ا۔ فعل) تشریف لائیے۔ قدم رنجہ فرمائیے۔

آ۔ی

آیا (آ۔ یا) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) دایہ۔ بچوں کو دودھ پلانے والی انّا (۲) [ف] کلمہ استفہام۔ کیا؟ (۳) [ا] آگیا۔ (۴) حاضر ہوا۔ بلانے کے جواب میں آنا مصدر کا ماضی مطلق۔
آیا بندہ آئی روزی، گیا بندہ گئی روزی (ا۔ مثل) آدمی کا رزق اس کے ساتھ ہے۔
آیا رمضان بھاگا شیطان (ا۔ مثل) نیکی کے آنے پر بدی چلی جاتی ہے۔

آیا سمجھو (جانو) (ا۔ محاورہ) ابھی آیا۔ آیا کر آیا۔ دیر نہیں کروں گا۔
آیا کتا کھا گیا تو بیٹھی ڈھول بجا (ا۔ مثل) ایسے فکرا ور غافل عورت کے متعلق کہتے ہیں۔
آیا گری (ا۔ مث) آیا کا پیشہ۔ دائی پنا۔
آیا گیا (ا۔ مذ) آنے جانے والا۔ (۲) مہمان۔ مسافر۔ (۳) بھولا۔ بسرا۔
آیا گیا ہونا (ا۔ محاورہ) بھول جانا۔ فراموش ہوجانا۔
آیات (آ۔ یات) [ع۔ ا۔ مث] آیت کی جمع (۲) اوقاف۔ قرآن میں سے ایک وقفے کا نام جو دائرے کی شکل کا ہوتا ہے۔ (۳) نشانیاں۔
آیاتِ متشابہات (ع۔ مث) قرآن کی وہ آیتیں جن کے معنی صاف اور واضح نہ ہو۔
آیات محکمات (ع۔ مث) وہ قرآنی آیات جن میں تاویل کی ضرورت نہیں۔
آیت (آ۔ یت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) نشان (۲) نقرہ قرآن یا توریت یا انجیل (۳) حجت ظاہری۔
آیت آنا۔ آسمان سے آیت نازل ہونا۔
آیت اترنا (ا۔ محاورہ) آیت نازل ہونا۔
آیت سجدہ۔ قرآن پاک کی وہ آیت جسے پڑھنے اور سننے سے سجدہ کرنا لازم ہوجاتا ہے۔
آیت لا (ا۔ مث) وہ آیت جس پر لا لکھا ہوتا ہے۔ قاریوں نے ایسی آیت پر نہ ٹھہرنا بہتر خیال کیا ہے۔
آیت مطلق (ع۔ مث) وہ آیت جس پر قطعی ٹھہرنا پڑے جس کے آگے گول دائرے کے سوا کوئی علامت نہ ہو۔
آیت الکرسی (ع۔ مث) قرآن مجید کی سب سے لمبی آیت سورہ البقرہ پارہ تیسرا۔
آیت نازل ہونا۔ خدا کی طرف سے اس کے رسولؐ پر آیت آنا۔
آیت وحدیث ہے (ا۔ مثل) قرآن پاک کی آیت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد (۲) وہ بات جس میں شک کی گنجائش نہ ہو۔ بالکل حق۔
آیوڈوفارم (Iodoform) (آ۔ یو۔ ڈو۔ فارم) [انگ۔ ا۔ مث] زرد رنگ کی ایک بدبودار مرکب دوا جو زخم پر چھڑکی جاتی ہے۔
آیوڈین (Iodine) (آ۔ یو۔ ڈین) [انگ۔ ا۔ مث] ایک کیمیاوی عنصر جو دواؤں میں استعمال کیا جاتا ہے۔
آیورویدک (ہ۔ ا۔ مث) ہندی طریقہ علاج۔
آیہ (آ۔ یہ) [ع۔ ا۔ مث] آیت۔
آیہ رحمت۔ قرآن مجید کی وہ آیت جس میں خدا کی رحمتوں کا ذکر ہے۔

ا

اب

اَب - [ع - ا - مذ] باپ - والد - جمع : آباء۔
جمع : آباء
اَب وجَد - باپ دادا - خاندان کے بُزرگ - پُرکھے - جمع : آباؤاجداد
جمع : آباؤاجداد۔
اَب - [ہ] (۱) اس وقت - اس گھڑی - آج کل (۲) اس دم - اس زمانہ میں (۳) اسی وقت - فوراً - جھٹ پٹ (۴) آئندہ - آگے کو - پھر - پھر کبھی (۵) تھوڑی دیر پہلے (۶) اس حالت میں - اس مرحلے پر (۷) اس وقت - تب -
اب آئے - ابھی آتے ہیں - ذرا سی دیر میں آنے والے ہیں -
اب اب کرکے - تھوڑے دنوں سے - چند روز سے - حال میں -
اب اب کرنا (محاورہ) ٹال مٹول کرنا - وعدہ خلافی کرنا - آج کل کرنا -
اب اِدھر یا اُدھر - (محاورہ) اب فیصلہ ہو جانا چاہیئے بات کو ختم کرنا چاہیئے
اب اللہ ہی اللہ ہے - سب سہارے ٹوٹ گئے - اب کوئی اُمید نہیں -
اب ایسا بھی کیا - یہ بات نہیں ہو سکتی - یہ ناممکن ہے -
اب بتاؤ (بتایئے) **اب بولو - اب کہو** - (محاورہ) (قائل کرنے کے لیے) اب کوئی راہ نہیں - مان جاؤ - اب کیا کریں (۲) حیرت و بے چارگی کے اظہار کے لیے) اب کیا کیا جائے - کوئی چارہ نہیں رہا -
اب بھی (۱) اس وقت بھی - اس حال یا اس صورت میں بھی (۲) تس پر بھی پھر بھی - تاہم -
اب بھی کچھ نہیں گیا - (محاورہ) اب بھی وقت ہے - اس وقت بھی اصلاح و درستی ہو سکتی ہے -
اب بھی میرا مردہ تیرے زندہ پر بھاری ہے [مثل] باوجود گئی گذری حالت کے میں تم سے طاقتور ہوں - تمہارا مقابلہ کر سکتا ہوں -
اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت [مثل] موقع ہاتھ سے نکل گیا تو پچھتانے سے کیا حاصل - نقصان ہو جانے کے بعد پشیمان ہونے کا کیا فائدہ -
اب تب - حیلہ بہانہ - ٹال مٹول - اس وقت - اُس وقت - بہت جلد -
اب تب لگنا (ہونا) مرنے کا وقت قریب آنا - جاں بلب ہونا -
اب تک - اب تلک - اس گھڑی تک - اس وقت تک - ابھی تک - ہنوز -
اب تو - (۱) اس کے بعد، آئندہ - (۲) ان حالات میں - اس صورت میں (۳) آج کل - اس وقت - اس دفعہ (۴) آخر کار - بدرجہ مجبوری -
اب جا کے (جا کر) اتنے دن پیچھے - بہت دیر بعد -
اب جب میں - آن کی آن میں - کوئی دن میں - امروز و فردا میں - بہت جلد -
اب رنگ لائی گلہری [مثل] اب اصل حقیقت ظاہر ہوئی - اب کرتوت ظاہر ہو گئے -
اب سے - اس وقت سے - آئندہ سے -
اب ستونتی ہو کر بیٹھی لوٹ کھایا سنسار [مثل] تمام دنیا کو لوٹ کر پرہیزگار بن جانا - نو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی -
اب سے آئے گھر سے آئے - [مثل] جو کچھ نادانستگی میں کر چکے وہ کر چکے - اب ایسا نہ کریں گے - توبہ ہے -
اب سے دُور (دُور پار) خدا نہ کرے - خدا پھر ایسا موقعہ نہ دکھائے -
اب کا - اس وقت کا - اس زمانے کا - موجودہ حال کا - اس مرتبہ کا -
اب کہاں جاتا ہے - قابو میں آجانے پر کہتے ہیں - پکڑ لیا ہے - جانے نہیں پائے گا -
اب کھائی تو کھائی - اب کھاؤں تو رام دہائی [مثل] اب جو کچھ ہوا سو ہوا - آئندہ ایسا نہیں ہوگا - اس دفعہ چوک ہو گئی - آئندہ نہ ہوگی -
اب کی بات اب کے ساتھ جب کی بات جب کے ساتھ - [مثل] پہلے جو کچھ تھا - وہ گزر گیا - اب جو رنگ زمانے کا ہے - اس کے موافق کرنا چاہیئے -
اب کی بچے تو گھر گھر بچے - [مثل] قماربازوں کی اصطلاح میں جب چوسر کی گوٹ زد میں ہوتی ہے اور دوسرے شخص کے ہاتھ میں پانسہ جاتا ہے تو کہتے ہیں - اب کی مرتبہ بچ جائے تو پھر بر خانے میں جانے کی کوئی مزاحمت نہ کر سکے - پکی ہو جائے -
اب کے - اس دفعہ - اس مرتبہ - آئندہ زمانہ میں - 'اب کا' کی جمع -
اب کیا پوچھنا ہے (محاورہ) اب مزے ہیں - اب پوری آزادی ہے -
اب کیا تھا - دیر ہی کیا تھی - فوراً -
اب کیا ہوتا ہے - وقت اور نکل گیا - اب کوئی چارۂ کار نہیں -
اب نہ تب - نہ اس وقت - نہ پھر کبھی - کبھی نہیں -
اب وہ پانی ملتان بہ گیا - جب کوئی موقع ہاتھ سے جاتا ہے یا کسی کام کا وقت گزر جائے تو یہ کہتے ہیں - موقع جا چکا ہے -
اَب - [ع - ا - مذ] سبزہ - گھاس -
اَبا - (اَ - با) [ع - ا - مذ] باپ
اَباعن جَدِ - باپ دادا سے - قدیم سے -
اَبّا (اب - با) [اُر - ا - مذ] باپ - جنم دینے والا - خاندان کے بزرگ (۲) تعظیم کے لیے جیسے چچا ابّا - خالو ابّا -
ابّاجان - ابّا جانی - ابّا جی - ابّا حضور - ابّا میاں - بچے اپنے باپ کو ان لفظوں سے پکارتے ہیں -
اِبا - (اِ - با) [ع - ا - مث] انکار - نفرت - پرہیز - اختلاف - نافرمانی -
اِبا کرنا - انکار کرنا -
اَبابیل - (اَ - با - بیل) [ع - ا - مث] ایک چھوٹا سا سیاہ رنگ کا پرندہ جس کا سینہ سفید ہوتا ہے - اندھیری جگہوں پر رہتی ہے -
اَبابیلیا - (اَ - با - بیل - یا) [اُر - ا - مذ] ابابیل سے ملتا جلتا ایک قسم کا کبوتر

جس کا رنگ ابابیل سے مشابہ ہے۔
اِباحَت (اِ۔با۔حَت) [ع۔ا۔مث] اجازت۔ جائز کرنا۔ جواز۔ مباح ہونا۔ شرع میں جائز ہونا۔
اِباحتی۔ (ا۔با۔حَ۔تی) [ع۔ف۔ا۔مذ] حرام کو مباح اور جائز سمجھنے والا۔
اِباحی۔ (اِ۔با۔حی) [ع۔ف۔ا۔مذ] اباحتی۔ اباحیہ فرقہ کا پیرو۔
اِباحیت (ا۔با۔حی۔یت) [ع۔ف۔صف] فرقہ اباحیہ کا طرز و عمل۔
اِباحیہ (اِ۔با۔حی۔یَہ) [ع۔ف۔اسذ] ایک فرقہ ہے جس کا عقیدہ ہے کہ انسان میں گناہوں سے اجتناب اور فرائض کو بجا لانے کی قدرت نہیں۔ دنیاوی لذائذ کا قائل۔
اُبارنا۔ (اُ۔بار۔نا) [ا۔مص] رہائی دینا۔ بچانا (۲) باقی رکھنا۔ جمع کرنا۔
اُباس (اُ۔باس) [ا۔ا۔مث] بُو۔ بدبُو۔
اُباسی۔ (اُ۔با۔سی) [ہ۔صف] سڑاندا۔ خمیر اُٹھا ہوا۔ بدبُودار۔
اَباطیل۔ (اَبا۔طیل) [ع۔اسذ] بے اصل۔ ناحق یا غلط بات۔
اِباق۔ (اِ۔باق) [ع۔ا۔مذ] بالغ غلام یا لونڈی کا فرار۔ بھاگ جانا۔
اُباک (ہ۔صف) خاموش۔ مبہوت۔ گونگا۔
اُباکنا۔ (اُ۔باک۔نا) [ہ۔مص] اُبکائیاں لینا۔ قے کرنا۔ اُلٹی کرنا۔
اُبال۔ (اُ۔بال) [ہ۔ا۔مذ] جوش۔ بھدبھداہٹ۔ بھبک (۲) جوش۔ غصہ (۳) کف۔ پھین (۴) خون وغیرہ کا جوش۔ گرمی کا جوش حرارت
اُبال (آنا) اُٹھنا۔ اُچھلنا۔ جوش آنا۔ بھدبھدانا۔
اُبالا۔ (اُ۔بالا) [ہ۔صف] (۱) جوش دیا ہُوا (۲) بے گھی کا سالن۔ (۳) بے مزہ کھانا۔
اُبالا سُبالا۔ بے گھی اور بے مسالے کا۔ بے مزا۔ صرف اُبلا ہُوا غریبانہ کھانا۔
اُبالنا۔ (اُ۔بال۔نا) [ہ مص] جوش دینا۔ اوٹنا۔ کھولانا (۲) غصہ دلانا۔ بھڑکانا۔
اُبالی۔ (اُ۔با۔لی) [ہ۔صف] جوش دی ہُوئی۔
اُبالی بھاتی ہے۔ یہی بہت ہے۔ اسی میں خوش ہے۔
اُبالی وال ملنا۔ معمولی خوراک ملنا۔
اُبالی سُبالی۔ معمولی غذا۔ سادہ کھانا۔
اُبانا۔ (اُ۔با۔نا) [ہ مص] اُگانا۔ بونا (۲) بے لطف بنانا۔ اجیرن کرنا۔
اُبائی۔ (اُ۔با۔ای) [ہ۔ا۔مث] اُگانے کی اُجرت۔ اُبوائی۔
اَبْ تَثْ۔ (اب۔تث) [ع۔ا۔مذ] عربی حروف ہجا۔ جو یہ ہیں۔ ا۔ ب۔ ت۔ ث۔ ج۔ ح۔ خ۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ع۔ غ۔ ف۔ ق۔ ک۔ ل۔ م۔ ن۔ و۔ ہ۔ ء۔ ی۔ ے۔
ابتدا۔ (اِب۔تِ۔دا) [ع۔ا۔مث] (۱) آغاز۔ شروع۔ انتہا کی ضد۔ اوّل۔ ازل (۲) نکاس۔ نکلنے کی جگہ۔ سرا۔ بچپن۔
ابتدا ابتدا میں۔ اوّل اوّل۔ شروع شروع میں۔
ابتدا بگڑنا۔ آغاز خراب ہو جانا۔ بچپن کی تربیت کا خراب ہونا۔
ابتدا پڑنا۔ بنیاد قائم ہونا۔
ابتدا کرنا۔ شروع کرنا۔ پہل کرنا۔
ابتداءً۔ (اِب۔تِ۔دا۔اَن) [ع۔تابع فعل] شروع شروع میں۔ پہلے پہل۔ اوّل اوّل۔
اِبْتِدائی۔ (اِب۔تِ۔دا۔ئی) [ع۔صف] (۱) شروع کا پہلا۔ سرسری۔ قدیم۔ اصلی (۳) اُصولی۔ بُنیادی۔ تبدیلی۔
ابتدائی تعلیم۔ شروع کی تعلیم۔ پہلی پانچ جماعتوں کی تعلیم۔
ابتدائی رُسوم۔ پہلا سرکاری حق۔ پہلا محنتانہ۔ زمینداری کا حق۔ شکرانہ۔ نذرانہ۔ فیس کورٹ کا حق۔ شروع کی رسمیں۔
ابتدائی عدالت۔ ماتحت عدالت۔ پہلی کچہری۔
ابتدائی مدارس۔ مدرسے جن میں شروع کی چار یا پانچ جماعتیں ہوتی ہیں۔
ابتدائیہ۔ وہ مضمون جو کسی کتاب کے شروع میں ہو۔ افتتاحیہ۔ مقدمہ۔ دیباچہ۔ شروع کا۔ آغاز کا۔
ابتذال۔ (اِب۔تِ۔ذال) [ع۔ا۔مذ] اخلاقی پستی۔ کمینہ پن۔ بے قدری۔ ہلکا پن۔ شاعری کا رکیک انداز۔
اَبْتَر۔ (اَب۔تَر) [ع۔صف] (۱) بدحال۔ تتر بتر۔ پراگندہ منتشر بے ربط (۲) لنڈا لنڈورا (۳) خراب خستہ (۴) علم عروض کے ایک زحاف کا نام (۵) گنجفہ میں بے سرکی بازی (۶) بدچلن۔ آوارہ (۷) سانپ کی ایک قسم۔
ابتر کرنا۔ بگاڑنا۔ خراب کرنا۔
ابتر ہونا۔ بگڑنا۔ بدچلن ہونا۔ آوارہ ہونا۔
اَبْتَری۔ (اَب۔تَ۔ری) [ف۔ا۔مث] (۱) خرابی۔ بدحالی۔ بے ترتیبی۔ انتشار (۲) گڑبڑ۔ سراسیمگی (۳) گنجفہ یا تاش کے پتوں کی تقسیم میں غلطی۔
ابتری پڑنا۔ بے ترتیبی ہو جانا۔ گڑبڑ ہونا۔
ابتری ڈالنا۔ خرابی ڈالنا۔ گڑبڑ کرنا۔
ابتسام۔ (اِب۔تِ۔سام) [ع۔ا۔مذ] مسکراہٹ۔ شگفتگی۔ تبسم۔
ابتغا۔ (اِب۔تِ۔غا) [ع۔ا۔مذ] طلب۔ خواہش۔
اِبتلا۔ (اِب۔تِ۔لا) [ع۔ا۔مث] آزمائش۔ امتحان۔ جانچ (۲) مصیبت۔ بلا
اِبتہاج۔ (اِب۔تِ۔ہاج) [ع۔ا۔مذ] خوشی۔ مسرت۔
اُبٹن۔ اُبٹنا۔ اُبٹنا۔ (اُب۔ٹَن) (اُب۔ٹ۔نا) (اُبَٹ۔نا) [ہ۔ا۔مذ] ایک خوشبودار مسالہ جو جسم کو صاف اور ملائم بنانے کے لیے مَلا جاتا ہے۔
اُبٹن (اُبٹنا) کھیلنا۔ شادی میں جب دُولھا دُلھن کے اُبٹنا ملا جاتا ہے تو ہمجولیاں دل لگی میں ایک دوسرے کے مُنہ یا بدن پر اُبٹنا مل دیتی ہیں۔
اَبْجَد۔ (اَب۔جَد) [ع۔ا۔مذ] (۱) حروفِ تہجی جو عربی میں اٹھائیس۔ فارسی میں بتیس اور اردو میں پینتیس ہیں (۲) کسی علم یا فن کی مبادیات۔ ابتدائی باتیں
ابجد خواں۔ الف بے تے پڑھنے والا۔ مبتدی۔ نو آموز۔
ابجد کا قفل۔ ایک قسم کا قفل جو بغیر کنجی کے کھُلتا اور بند ہوتا ہے۔ اس پر کچھ حروف لکھے ہوتے ہیں۔ قفل کے پُرزے گھمانے سے جب حروف خاص ترتیب پر آجاتے ہیں قفل کھُل جاتا ہے۔
ابجد کے اعداد۔ عربی حروف ہجا کی عددی قیمتیں:۔

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰

س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

اَبْحَار۔ (اَب۔حار) [ع۔ا۔مذ] بحر کی جمع۔ بہت سے سمندر۔
اَبْخِرات (اَب۔خَ۔راث) [ع۔ا۔مذ] ابخرہ کی جمع۔ بخارات۔ بھاپیں۔
اَبْخِرہ۔ (اَب۔خِ۔رہ) [ع۔ا۔مذ] بخار۔ بخور کی جمع۔ بخارات۔ بھاپیں۔
دُھوئیں۔ جمع ابخرات۔
ابخرے اُٹھنا۔ بھاپیں اُٹھنا۔ دُھواں اُٹھنا۔
ابخرے چڑھنا۔ بھاپ کا اُوپر چڑھنا۔ دُھواں اُوپر اُٹھنا۔
ابخرے دماغ کو چڑھنا۔ دماغ میں گرمی کا اثر کر جانا۔ سودائی ہو جانا۔
اَبْخَل۔ (اَب۔خَل) [ع۔صف] بہت بخیل۔ نہایت کنجوس۔ مہا بیچڑ۔
اَبَد۔ (اَ۔بَد) [ع۔ا۔مث] ہمیشگی۔ وہ زمانہ جس کی انتہا نہ ہو۔
اَبَدالآباد۔ ہمیشہ۔ دوام۔
اَبَداً۔ (اَ۔بَ۔دَن) [ع] ہمیشہ کے لیے۔ ابد تک۔ قطعاً۔
اِبدا۔ (اِب۔دا) [ع۔ا۔مذ] پیدا کرنا۔ وجود میں لانا۔ ظاہر کرنا۔
اَبَداً اَبَد۔ (اَ۔بَ۔دا۔اَ۔بَد) [ع] ہمیشہ ہمیشہ۔ قیامت تک۔
اِبداع۔ (اِب۔داع) [ع۔ا۔مث] اختراع۔ ایجاد۔ نئی چیز نکالنا۔
اَبدال۔ (اَب۔دال) [ع۔ا۔مذ] (۱) اہلِ تصوّف کے نزدیک اولیاء اللہ کا وہ گروہ جس کے سپرد دُنیا کا انتظام ہے۔ اولیاء اللہ کے دس طبقات میں سے پانچواں طبقہ (۲) افغانوں کے ایک جرگے کا مورثِ اعلیٰ۔
اَبدالی۔ (اَب۔دا۔لی) [ف۔ا۔مذ] افغانوں کے ایک قبیلے سے منسوب۔
اَبدان (اَب۔دان) [ع۔ا۔مذ] بدن کی جمع۔ بہت سے جسم۔
اَبدُھوت۔ (اَب۔دُھوت) [ہ۔ا۔مذ] سِدھ۔ جوگی۔ ہندو فقیروں کا ایک گروہ جو واجب الوجود کے سوا کسی کو نہیں مانتا اور نہ کسی خاص قاعدے سے خدا کی پرستش کرتا ہے۔
اَبَدی۔ (اَ۔بَ۔دی) [ع۔صف] دائمی۔ جاودانی۔ غیر فانی۔ سرمدی۔
اَبدیّت۔ (اَب۔دی۔یَت) [ع۔ا۔مث] ہمیشگی۔ بقائے دوام۔
اَبْر۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) بادل۔ گھٹا۔ بدلی (۲) جوہرِ شمشیر اور وہ نشان جو ہتھیاروں وغیرہ پر تیزاب کے ذریعہ ڈالتے ہیں۔
ابر اُٹھنا۔ بادل آنا۔ آسمان پر بادل چھانا۔
ابرِ آذری۔ [ا۔ف۔مذ] بہار کا بادل جو برستا کم ہے اور گرجتا زیادہ ہے۔
ابرِ باراں۔ (ف۔مذ) برسنے والا بادل۔
ابرِ بہار۔ موسمِ بہار کا بادل۔
ابرِ بہمن۔ شمسی مہینے بہمن کا بادل۔
ابر پھٹنا۔ بادلوں کا ٹکڑے ہو کر منتشر ہو جانا۔
ابرِ تصویر۔ کاغذ پر ابر کی شکل۔
ابرِ تنک۔ ہلکا سا ابر۔
ابرِ تیرہ۔ کالی گھٹا۔ سیاہ بادل۔
ابرِ تیغ۔ تلوار میں جوہروں کے مثل زرنگاری خطوط کا سلسلہ۔

ابر چھٹنا۔ ابر کھلنا۔ گھٹا کا کھل جانا۔ مطلع صاف ہونا۔
ابرِ دربار۔ بہت برسنے والا بادل۔
ابرِ رحمت۔ رحمت کا بادل۔ وہ بادل جس کی بارش سے مخلوق کا بھلا ہو۔
ابرِ سیہ تاب۔ کالی گھٹا۔
ابرِ غلیظ۔ گہرا بادل۔ کالی گھٹا۔
ابرِ قبلہ۔ وہ بادل جو پچھم کی طرف سے اُٹھے۔
ابر کا لکہ۔ ابر کا ٹکڑہ۔
ابرِ کرم۔ (۱) بخشش کا بادل (۲) بادل کی طرح سخاوت۔ فیّاض۔ سخی۔
ابر کو دیکھ کر گھڑے پھوڑنا [مثل] موہوم اُمید پر موجودہ چیز بھی کھو بیٹھنا۔
ابرِ کوہسار۔ ابرِ کہساری۔ وہ بادل جو پہاڑ کی طرف سے اُٹھے۔
ابرِ گوہر (گہر) بار۔ موتی برسانے والا بادل۔ ابرِ نیساں۔
ابر گھرنا۔ بادل کا اُمنڈنا۔ گھٹا چھانا۔
ابرِ محیط۔ چاروں طرف چھایا ہوا بادل۔ ہر طرف پھیلی ہوئی گھٹا۔
ابرِ مُردہ۔ اسفنج یا اسپنج
ابرِ نیساں۔ شمسی مہینے نیساں میں (جو کہ ستمبر کے مطابق ہوتا ہے) برسنے والا بادل۔ مشہور ہے کہ اس سے سیپی میں موتی۔ کیلے میں کافور۔ بانس میں بنسلوچن اور سانپ میں زہر بنتا ہے۔
ابر و باد۔ آندھی اور پانی۔
اَبْرا۔ اَبْرہ۔ (اَب۔را۔اَب۔رَہ) [ف۔ا۔مذ] دوہرے کپڑے کی اُوپری پرت۔
اَبْرار۔ (اَب۔رار) [ع۔ا۔مذ] بَر کی جمع۔ نیکوکار۔ پرہیزگار لوگ۔ اولیاء اللہ۔
اِبْرام۔ (اِب۔رام) [ع۔ا۔مذ] تنگ کرنا۔ ملول کرنا۔ رنجیدگی۔ التماس۔ کبیدگی۔ کسی کام کا مضبوط کرنا۔
اَبرش۔ [ع۔صف۔مذ] چتکبرا۔ سیاہ و سفید۔ ابلق۔ وہ گھوڑا جس میں سُرخ اور سفید رنگ ہوں۔
اَبْرَص۔ (اَب۔رَص) [ع۔ا۔صف] سفید کوڑھ کا بیمار۔ کوڑھی۔
اَبْرَق۔ اَبْرَک۔ (اَب۔رَق) (اَب۔رَک) [پہلا عربی۔ دوسرا ہندی ا۔مث] ایک قسم کی چمکیلی دھات۔
اَبْرَن۔ اَبْرَہَن۔ (اَب۔رَن) (اَب۔رَ۔ہن) [ہ۔ا۔مذ] گہنا۔ سنگھار۔ لباس۔
اَبْرُو۔ (اَب۔رُو) [ف۔ا۔مث] آنکھوں کے اوپر والے ہلالی شکل کے بال۔ بھوں۔ جمع ابرواں۔
ابرو پر بل پڑنا۔ ابرو پر شکن آنا (پڑنا) (محاورہ) خفا ہونا۔ تیوری چڑھانا۔
ابرو پر میل نہ آنا۔ ذرا بھی صدمے کا اثر نہ ہونا۔ کوئی افسوس نہ ہونا۔
ابرو تاننا۔ غصّے میں بھنویں اُوپر چڑھانا۔
ابرو کمان۔ وہ شخص جس کے ابرو کمان کی طرح ہوں۔ خوبصورت عورت۔
ابرو کھنچ جانا۔ بھنویں تن جانا۔ غصّہ ہونا۔
ابرو کے خم کھلنا۔ غصّہ اُتر جانا۔
ابرو میں چین آنا۔ ابرو میں بل آنا۔
ابرو ہلانا۔ ابرو کو جنبش دینا۔ ابرو سے اشارہ کرنا۔
ابروئے پیوستہ۔ وہ بھنویں جو ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہوں۔

ابروئے فلک - ہلال - پہلی رات کا چاند۔
اَبرَہَہ - [ع - مذ] یمن کا حبشی گورنر جس نے چھٹی صدی عیسوی کے نصف اوّل میں ہاتھیوں سے خانہ کعبہ پر حملہ کیا تھا لیکن ابابیلوں کے کنکر پھینکنے سے اس کی ساری فوج ختم ہو گئی۔ یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے کچھ عرصہ پہلے ہوا۔
اَبری - (اَب - ری) [ف - ا - مث] ایک قسم کا رنگدار کاغذ جس پر ابر سے نشان بنے ہوتے ہیں اور اُسے کتابوں کی جلدوں پر لگاتے ہیں۔
ابری تلوار - تلوار جس میں ابر کی صورت کے جوہر ہوں۔
اَبریشم - (اَب - ری شم) [ف - ا - مذ] کچا ریشم۔
اَبریشمینہ - (اَب - ریش - می - نہ) [ف - صف] ریشم کی چیز۔
اِبریق - (اِب - ریق) [ع - ا - مذ] (۱) چھاگل - صراحی - پانی پینے کا لوٹا - پانی کا ایک ٹونٹی اور دستہ دار برتن (۲) چمکیلی تلوار - جمع : اباریق۔
اُبسنا - (اُ - بس - نا) [ہ - مص] گلنا سڑنا - کھانے کی چیز میں سڑنے کے آثار پیدا ہو جانا - ذائقے میں فرق آ جانا۔
اَبصار - (اَب - صار) [ع - ا - مذ] بصر کی جمع - آنکھیں - نظریں
اِبصار - (اِب - صار) دیکھنا - نگاہ - بصیرت - دانائی۔
اَبطال - (اَب - طال) بطل کی جمع - بہادر لوگ - بڑے انسان - ہیرو۔
اِبطال - (اِب - طال) [ع - ا - مذ] باطل کرنا - جھوٹا کرنا - غلط قرار دینا۔
اَبعاد - (اَب - عاد) [ع - ا - مذ] بُعد کی جمع - دُوریاں - فاصلے - کسی چیز کی پیمائش یا وزن کی حد یعنی لمبائی - چوڑائی - موٹائی - گہرائی - حجم - رقبہ وغیرہ۔
ابعادِ ثلاثہ - تینوں بُعد یعنی لمبائی و چوڑائی اور گہرائی۔
اَبکار - (اَب - کار) [ع - ا - مث] جمع بکر کی - کنواری لڑکیاں - اچھوتے اور نادر مضامین۔
اُبکار - (اُب - کار) [ع - ا - مث] مہربانی - عنایت - توجہ - کرم - احسان
اُبکائی - (اُب - کا - ای) [ہ - ا - مث] قے - متلی - طبیعت کا مالش کرنا۔
ابکائی آنا - متلی ہونا - جی مالش کرنا - قے آنا۔
ابکائی لگنا - باربار قے آنا - متلی ہونا۔
اُبکنا - (اُ - بک - نا) [ہ مص] اُبھرنا - اُٹھنا - اُوپر آنا - غوطہ کھا کر اُوپر آنا۔
اُبل آنا - (اُ - بل - آنا) [ہ مص] کسی سیّال چیز کا جوش کھانا - جوش مارنا - (۲) سوجنا - آشوب ہو جانا۔
اُبل پڑنا - (محاورہ) بُرا بھلا کہنا - خفا ہونا (۲) باہر نکل آنا (۳) پھوٹ پڑنا ظاہر ہو جانا۔
اَبلا - (اَب - لا) [س - ا - مث] کمزور عورت - نازک عورت - کامنی۔
ابلا بری - نازک اندام - خوبصورت عورت۔
اَبلا بلی - (اَب لا - بَ لی) [ق - صف] (۱) بہت طاقتور - نہایت قوی - (۲) دکنی بادشاہ علی عادل شاہ کا لقب۔
اِبلاغ - (اِب - لاغ) [ع - ا - مذ] پہنچانا - بھیجنا (۲) تبلیغ - اشاعت
اُبل (پڑنا) چلنا - [ہ - مص] (۱) بہت خفا ہونا (۲) کم ظرفی سے کچھ کہہ بیٹھنا - اوچھے پن سے بھید نہ چھپا سکنا (۳) کثرت سے ہونا - (۴) کسی سیّال شئے کا اُبل جانا۔

اُبل جانا - (اُبَل - جا - نا) [ہ مص] جوش کھا جانا - چھلک پڑنا۔
اَبلَق - (اَب - لق) [ع - صف] (۱) دو رنگا چتکبرا خصوصاً سیاہ و سفید - (۲) دو رنگا گھوڑا (۳) کوڑھی۔
ابلقِ ایّام - ابلقِ لیل و نہار - رات دن۔
ابلق چشم - خوبصورت آنکھوں والا۔
ابلق روزگار - رات دن۔
اَبلقا - اَبلقہ - (اَب - لَ - قا) (اَب - لَ - قہ) [اُر - ا - مذ] مینا سے ملتا جلتا ایک پرند جس کے پَر سیاہ اور پوٹا سفید ہوتا ہے۔
اُبلنا - (اُ - بل - نا) [ہ مص] (۱) کھولنا - جوش کھانا - جوش کھا کر باہر نکل آنا (۲) دولت یا اولاد پر مغرور ہونا - چھلک پڑنا - کناروں سے باہر نکل جانا (۳) ظاہر ہونا - عیاں ہونا (۴) کم ظرفی دکھانا (۵) غصہ میں آنا (۶) سُوجنا - پھولنا۔
اَبلَہ - (اَب - لہ) [ف - صف] نادان - بیوقوف - احمق - جمع ابلہان
ابلہ فریب (صف) دھوکا باز - مکار - بے وقوف کو دھوکا دینے والا۔
ابلہ فریبی - ابلہ طرازی - دغا - مکر - عیاری (۲) بہکانا - سبز باغ دکھانا (۳) بے وقوف بنانا۔
اَبلہی - (اَب - لَ - ہی) [ف - ا - مث] حماقت - سادگی - بیوقوفی - احمق پن۔
اِبلیس - (اِب - لیس) [ع - ا - مذ] (۱) خُدا کی رحمت سے ناامید - (۲) شیطان (۳) خبیث - پلید (۴) شریر - سرکش - فسادی - جھگڑالو۔
ابلیس کا پیشاب - ابلیس کا جنا - شیطان کا نطفہ - بدذات
اِبلیسیّت - (ع - مث - صف) سرکشی - شیطنت - فتنہ انگیزی۔
اِبن - [ع - ا - مذ] بیٹا - فرزند - پسر - پُتر - جمع : ابناء
ابن الاخ - (ع) بھائی کا بیٹا - بھتیجا۔
ابن الاُخت - (اب - نل - اُخت) بہن کا بیٹا - بھانجا۔
ابن السبیل - مسافر - راہی (فقہ) جو شخص مال تو رکھتا ہو مگر اس پر بالفعل قابض نہ ہو۔
ابن الوقت - زمانہ ساز - قابوچی - وہ شخص جو مقتضائے وقت کام کرتا ہو۔
ابن الغرض - (اِب - نل - غرض) غرض کا بندہ - مطلبی۔
ابنِ مریم - بی بی مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔
ابن ملجم - (ع - کنیت) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قاتل۔
اَبناء - (اَب - ناء) [ع - ا - مذ] ابن کی جمع - بیٹے۔
ابنائے جنس - ہم جنس - ایک ہی جنس کے۔
ابنائے جہاں - افرادِ انسانی - اولادِ آدم جو از روئے انسان بھائی بھائی ہیں۔
ابنائے زمانہ - ابنائے وقت - زمانے کے لوگ - زمانہ ساز لوگ۔
ابنائے وطن - اہلِ وطن - دیس کے لوگ۔
اُبنہ - (اُب - نہ) [ع - مث] ایک مرض جس میں اغلام کرانے کی خواہش ہوتی ہے
اِبنیّت - (اِب - نیّت) [ع - مث] بیٹا ہونا - فرزندی - بیٹا ہونے کی حیثیت۔
اَبّو - (اَب - بُو) [اُر - ا - مذ] پیار سے باپ کو کہتے ہیں۔
اَبُو - (اَ - بُو) [ع - ا - مذ] (۱) باپ - پدر (۲) صاحب - مالک۔
ابو الآبا - (ابل - ابا) مورثِ اعلیٰ - جدِ اعلیٰ (۲) بزرگِ خاندان (۳) سرخیل

امام - (۴) حضرت آدم -

اَبُوالانبیا - (اَبُل - اَنْ - بیا) [ع - کُنیت] حضرت آدم علیہ السّلام

ابوالبشر - انسان کا باپ - حضرت آدم علیہ السّلام -

اَبُوالحسن - (اَبُل - حَسَن) (ع - کنیت) حضرت علیؓ کی کُنیت

اَبُوالخیر - (اَبُل - خَے - ر) (ع - کنیت) مشہور فارسی شاعر ابوسعید ابوالخیر -

اَبُوالقاسم - حضرت محمد رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی کُنیت -

اَبُوالہول - ایک خیالی جانور جس کا چہرہ مثل عورت کے اور جسم شیر کی مانند ہے

اَبُوبکرؓ - مسلمانوں کے خلیفہ اوّل کی کُنیت -

اَبُوتراب - مٹی کا باپ - حضرت علیؓ کی کُنیت -

اَبُوجہل - (ع - کُنیت) ابوحکم عمر بن ہشام مخزومی کی کنیت - اسلام دشمنی کی بنا پر مسُلمانوں نے اسے ابوجہل کہنا شروع کیا -

اَبُوحنیفہ - (ع - کنیت) امام اعظم حضرت نعمان بن ثابت علیہ الرحمۃ کی کنیت - فقہ حنفیہ کے امام -

اَبُوذر - (ع - کنیت) جندب بن نحنادہ الغفاری - مشہور صحابی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی کنیت -

اَبُوطالب - (ع - کنیت) آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے چچا - جنھوں نے حضوؐر کی پرورش کی - حضرت علیؓ کے والد محترم -

اَبُولہب - (ع - کُنیت) حضوؐر کے چچا - مگر اسلام کے بدترین دشمن -

اَبُوعلی سینا - مشہور طبیب حسین بن عبداللہ کی کنیت - کتاب شفا کا مصنف -

ابواب - (اَب - وَاب) [ع - ا - مذ] (۱) باب کی جمع - کتاب کے حصّے (۲) دروازے -

اُبھار - (اُ - بھار) [ہ - ا - مذ] (۱) اونچائی جو کسی چیز کے پھولنے یا اُبھرنے سے ظاہر ہو - اٹھان - نمو (۲) ظہور (۳) بڑھنے کا عمل - پستان

اُبھارنا - (اُ - بھا - ر - نا) [ہ - مص] (۱) اُکسانا - تحریک کرنا (۲) سہارا دینا - اُونچا اُٹھانا - اُونچا کرنا (۳) بہکاے جانا (۴) بہکانا - ورغلانا (۵) ترانا - ڈوبتے کو سنبھالنا (۶) فروغ دینا (۷) باہر کرنا - اُوپر لانا -

اُبھاگ - (صف) بدقسمت - بدنصیب -

ابھاگن - بدنصیب عورت -

ابہام - (اب - ہام) [ع - ا - مذ] (۱) انگوٹھا (۲) صاف بیان نہ کرنا - گول مول بات کہنا (۳) ادب میں ایک صنف کا نام

اُبھرن - (اُبھ - رَن) [ق] (۱) زیور (۲) لباس (۳) آرائش -

اُبھرنا - (اُ - بھر - نا) [ہ - مص] (۱) اُونچا ہونا - اُوپر آنا (۲) پھوٹنا - پیدا نکلنا (۳) جوان ہونا - قد نکالنا - بڑھنا (۴) ترنا - غوطہ کھا کر نکلنا (۵) چلتا بننا - رفوچکر ہونا - چل دینا (۶) ظاہر ہونا (۷) الگ ہونا - جُدا ہونا -

اُبھروان - (ہ - صف) اُبھرتا ہوا - اُبھرا ہوا -

اَبھلاک (اَبھ - لاک) [ق - ا - مذ] خواہش - آرزو (۲) فرض (۳) لذت - مزا

اَبھمان - (اَ - بھ - مان) [ہ - ا - مذ] غرور - گھمنڈ - تکبّر (۲) خودداری -

اَبھی - (اَ - بھی) [ہ] (۱) فی الحال (۲) فوراً - اس وقت (۳) تھوڑی دیر پہلے (۴) ذراسی دیر بعد (۵) اتنی جلدی (۶) ہنوز - اب تک -

ابھی ابھی - اسی وقت - فوراً - اسی دم (۲) ذرا دیر پہلے -

ابھی تُم (بچّے) صاحبزادے ہو - (محاورہ) ابھی تم ناتجربہ کار ہو - ابھی عقل نہیں آئی -

ابھی چھٹی کا دُودھ نہیں سُوکھا - [مثل] کسی کے لڑکپن - نادانی اور ناتجربہ کاری ظاہر کرنے پر کہتے ہیں - ابھی نادان بچے ہو -

ابھی دلّی دُور ہے - [مثل] ابھی مقصد پُورا ہوتا نظر نہیں آتا - ابھی بہت وقت پڑا ہے - اس مقام پر بولتے ہیں جہاں کسی بات کو بہت زمانہ باقی ہو - (نیز دیکھیے ہنُوز دلّی دُور است)

ابھی دُودھ کے دانت نہیں ٹوٹے [مثل] ابھی بچے ہو - ناتجربہ کار ہو

ابھی دیکھا کیا ہے - (محاورہ) ناتجربہ کار ہیں - دُنیا کا تجربہ نہیں -

ابھی سویرا ہے [مثل] ابھی کچھ حرج نہیں ہُوا ہے - ابھی کچھ نہیں گیا ہے

ابھی سے - (۱) اسی وقت سے (۲) پیشتر سے - قبل از وقت (۳) اس عمر میں -

ابھی سیر میں سے پُونی بھی نہیں کتی - [مثل] ابھی کام شروع ہی ہُوا ہے ابھی بہت تھوڑا کام ہوا ہے - بہت کام باقی ہے -

ابھی کچا برتن ہے - ابھی کچی لکڑی ہے - کمسن اور ناتجربہ کار ہے ابھی تجربہ نہیں ہے -

ابھی کچھ نہیں بگڑا ہے (گیا ہے) ابھی وقت ہے - اب بھی کچھ ہو سکتا ہے -

ابھی کچے گھڑے پانی بھرنا ہے [مثل] ابھی بہت مشکل کام باقی ہے -

ابھی کل کی بات ہے - تھوڑے زمانہ کا واقعہ ہے - تھوڑی مدت گزری

ابھی کیا ہے (محاورہ) ابھی کیا ہوا ہے - معاملہ ختم نہیں ہو گیا - آئندہ اِس سے زیادہ ہو گا -

ابھی کے دن ہوئے (محاورہ) ابھی وقت ہے - اب بھی کچھ ہو سکتا ہے

ابھی مُنہ سے دودھ ٹپکتا ہے - [مثل] ابھی لڑکپن ہے -

ابھی منہ کی رال نہیں جھڑی - ابھی ناتجربہ کاری کا عالم ہے -

ابھی ہونٹوں کا دُودھ نہیں سُوکھا - ابھی بالکل بچے ہو - نادان اور ناسمجھ ہو -

ابھیاس - (س - مذ) کام کو بار بار کرنا (۲) روحانی ریاضت (۳) عادت یا مہارت پیدا کرنا -

اِبّی دِبّی - (اِب - بی - دِب - بی) [ہ - ا - مث] گلی ڈنڈا کھیلنے میں جب گُلّی کو اُچھالتے ہیں اور ڈنڈے پر روکتے ہیں تو ضرب اوّل کو ابّی اور دُوسری کو دِبّی کہتے ہیں -

اَبے (اَ - بے) [د] ارے - او - اپنے سے بہت چھوٹی عمر یا کم درجے والے کو مخاطب کرنے کا ایک طریقہ -

لَبے تبے کرنا - بدتہذیبی سے پیش آنا - بیہودگی کرنا - بازاری بول چال -

اَبیات - (اَب - یات) [ع - ف - ا - مذ] بیت کی جمع - اشعار (۲) بہت سے گھر -

اَبیر - (اَ - بیر) [ہ - ا - مذ] ابرک کا برادہ جو ہولی میں خوشی کے وقت ہندو آپس میں ایک دُوسرے پر چھڑکتے ہیں -

اَبیض - (اَب - یض) [ع - صف] اُجلا - سفید -

ۂ

ا - پ

اَپاپ - (اَ-پاپ) [ہ-صف] بے گناہ۔معصوم
اَپادِھی - (اَ-پا-دِھی) [ہ-صف] ظالم۔فسادی۔نا انصاف۔
اَپادھیائی - (س-مذ) معلم۔اُستاد (۲) ویدوں کا پڑھنے والا (۳) برہمنوں کی ایک قسم۔
اَپار - (اس صف) ناقابل عبور (۲) بہت زیادہ بے حد شمار
اُپاڑ - (اُ-پاڑ) [ہ-ا-مذ] (۱) تیز دوا وغیرہ سے بدن کی کھال اُڑنا (۲) آبلہ پڑنا (۳) اکھاڑنا۔اُدھیڑنا۔
اُپاڑنا - (اُ-پاڑ-نا) [ہ-مص] اکھاڑنا۔زمین سے درخت یا پودا الگ کرنا۔درختوں کو نوچنا کھسوٹنا (۲) بگاڑنا۔(۳) کاجل وغیرہ کا تیار کرنا۔
اَپالو - (Apollo) (اَ-پا-لو) [یو-ا-مذ] یونانی دیومالا میں روشنی جوانی۔موسیقی اور مردانہ حُسن کا دیوتا
اَپاہج - (اَ-پا-ہج) [ہ-صف] (۱) لولا لنگڑا۔لنجا۔چلنے پھرنے سے معذور (۲) سُست۔نکما۔ناکارہ۔
اَپائنٹ منٹ - (Appointment) (اَ-پائنٹ-منٹ) [انگ-ا-مذ] تقرر۔تعین۔
اُپائے - (اُ-پا-اے) [س-ا-مذ] تدبیر۔ترکیب۔منصوبہ۔
اُپتن - (اُپ-تن) [ہ-ا-مث] پیدائش۔نسل۔کنبہ۔پیداوار۔وصول شدہ معاملہ۔
اُبٹن - (اُبٹ-ٹن) [ہ-ا-مذ] دیکھئے اُبٹن۔
اُپٹنا - (اُ-پٹ-نا) [ق-مص] (۱) بلند ہونا (۲) بگڑنا۔غصے میں آنا۔
اُپج - (اُ-پج) [ہ-ا-مث] (۱) اُگنا۔نمو۔اُبھار۔(۲) نئی بات۔ایجاد۔اختراع۔
اُپج کی لینا - (محاورہ) نئی بات نکالنا۔ایجاد کرنا (۲) نئی تان لگانا (۳) جودت طبع دکھانا۔جدت پیدا کرنا۔شیخی دکھانا۔
اپجانہارا (اُپجنہارا۔اپجانہارا) (اُپ-جان-ہا-را) [ق-ا-مذ] خالق۔پیدا کرنے والا۔خدا۔
اُپجاؤ - (اُپ-جا-ؤ) [ہ-صف] زرخیز جس میں پیداوار اچھی ہو۔
اُپجنا - (اُپج-نا) [ہ-مص] پیدا ہونا۔اُگنا۔
اَپچ - (اَ-پ-چ) [ق] ظاہر۔وجود۔نمو۔
اُپجان ہاری - (اُپ-جان-ہاری) [ق-ا-مث] اُبھرنے والی۔اُٹھنے والی۔
اُپجاونا - (اُپ-جاؤ-نا) [ق-مص] آباد کرنا۔
اَپچھری - (اَپ-چھ-ری) [ق-ا-مث] حور۔پری۔خوبصورت عورت۔اپسرا
اُپدیش - (اُپ-دیش) [ہ-ا-مذ] (۱) نصیحت۔مشورہ۔نیک صلاح۔فہمائش (۲) تعلیم۔وعظ (۳) تجویز۔ہدایت۔
اُپدیشک - [ہ-ا-مذ] ناصح۔اُستاد۔واعظ۔لیکچرار۔
اَپرادھ - (اَپ-رادھ) [س-ا-مذ] پاپ۔قصور۔جرم (۲) بھول۔چوک۔
اَپرادھی - (اَپ-را-دھی) [س صف] پاپی۔ملزم
اَپر - (Upper) [انگ-صف] (۱) بلند۔اعلیٰ۔(۲) اُوپر کا۔بالائی۔

اپرنٹس (Apprentice) (اَپ-رن-ٹس) [انگ-ا-مذ] ملازمت کا اُمیدوار (۲) نوآموز (۳) بغیر اُجرت یا کم اُجرت پر کام سیکھنے والا۔
اَپریشن - (Operation) (انگ-مذ) علاج کے لیے جسم کے کسی حصے کو کاٹنا۔فاسد مادہ نکالنے کے لیے چیر پھاڑ کرنا۔عمل جراحی۔
اپریل - (April) (اَپ-ریل) [انگ-ا-مذ] انگریزی سال کا چوتھا مہینہ
اپریل فول (April Fool) پہلی اپریل کو دوسرے کو احمق بنانے کی رسم۔
اَپڑنا (اَپڑنا) (اَ-پڑ-نا) [ق-مص] پہنچنا۔رسائی ہونا۔
اُپڑنا - (ہ-مص) اُکھڑنا۔نشان پڑنا۔
اَپس - (اَ-پس) (ق) (۱) حکم (۲) اپنا۔اپنے۔آپ
اَپسنا - (اَ-پس-نا) [ق-ض] آپ سے
اَپسرا - (اَپ-س-را) [س-ا-مث] (۱) جنت کی پری (۲) رنڈیوں کی ایک قسم۔اندر کی سبھا میں ناچنے والی پری۔طوائف (۳) خوبصورت عورت۔
اَپسے - (اَپ-س-سے) [ق ض] "آپ سے" کا بگاڑ۔مراد از خود۔
اُپکار - (اُپ-کار) [س-ا-مث] مہربانی۔عنایت۔توجہ۔احسان۔
اُپلا - (اُپ-لا) [ہ-ا-مذ] (۱) کنڈا۔گوبر۔ایندھن کے لیے گوبر کے سکھائے ہوئے ٹکڑے (۲) تھاپی (۳) بدقطع۔بدنما۔
اُپلا پاتھنا (تھاپنا) (مص) اپلے بنانا۔گوبر جمع کرکے اُپلے گھڑنا۔
اَپلائی (Apply) (اَپ-لا-ای) [انگ مص] درخواست کرنا۔عرضی دینا۔
اُپلی - (اُپ-لی) [ہ-ا-مث] چھوٹا اُپلا۔کنڈی۔
اپلی کیشن (Application) (اَپ-لی-کے-شن) [انگ-ا-مث] درخواست۔عرضی۔
اَپن - (اَ-پن) (ق-ض) اپنے سے متعلق۔اپنا پن۔خود۔
اَپنا - (اَپ-نا) (ہ-ض) (۱) میرا۔ہمارا (۲) ذاتی۔نج کا۔خاص (۳) تمہارا (۴) رشتہ کا۔کنبہ کا۔بھائی برادر۔اولاد۔یگانہ (۵) ہمدرد۔دوست (۶) مقبوضہ۔مملوکہ۔زرخرید۔
اپنا آپا - اپنا نفس۔اپنا دل۔اپنی جان۔
اپنا اپنا - جدا جدا۔الگ الگ۔ہر ایک کا۔
اپنا اپنا پرایا پرایا۔[مثل] عزیز سے لاکھ بگڑی ہو پھر بھی عزیز ہے اور غیر کتنا ہی دم بھرے لیکن عزیز کے برابر نہیں ہو سکتا۔
اپنا اپنا جی - اپنی اپنی طبیعت یا رائے۔
اپنا اپنا (راستہ) رستہ لینا۔اپنی اپنی طرف چلے جانا۔اپنی اپنی مرضی کرنا۔
اپنا اپنا کرنا اپنا اپنا بھرنا [مثل] جو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا۔
اپنا اپنا کمانا اپنا اپنا کھانا۔اپنی قوت بازو سے پیدا کرکے گزارہ کرنا (۲) ہر شخص اپنی جگہ مختار ہے۔آزاد ہے۔
اپنا اپنا گھولو اپنا اپنا پیو۔اپنے کام کے لیے اپنی گرہ سے صرف کرو۔پرائی چیز میں حصہ نہ لگاؤ۔
اپنا اپنا لہنا ہے۔[مثل] اپنی اپنی قسمت ہے۔
اپنا اپنا مذاق۔ہر شخص کا اپنا اپنا شوق اور خواہش الگ الگ ہوتی ہے۔
اپنا اپنا مقدر۔اپنا اپنا مقسوم۔اپنا اپنا نصیب۔اپنا اپنا نصیبہ۔ہر

شخص کی قسمت الگ ہے۔

اپنا اپنا ہی ہے پرایا پرایا ہی ہے۔ [مثل] عزیز عزیز ہی ہے۔ غیر غیر ہے۔ (۲) اپنی چیز پر پورا اختیار ہوتا ہے غیر کی چیز پر کیا اختیار۔

اپنا اُلو سیدھا کرنا۔ اپنا مطلب نکالنا۔ اپنا کام بنانا۔ کسی کو احمق بنا کر اپنا کام نکال لینا۔

اپنا اُلو کہیں نہیں گیا۔ ہمارا مطلب ہر حال میں نکل ہی آئے گا۔ (۲) کوئی نفع اُٹھائے یا نقصان ہم اپنے ٹکے سیدھے کر ہی لیں گے (۳) ہمارا کام تو ہو کر رہے گا۔

اپنا بالا اور پرایا ڈھینگرا۔ اپنا پوت پرایا ڈھینگر۔ ایک ہی بات پر اپنے بچے کو نادان کہہ کر چھوڑ دینا مگر دوسرے کے بچے کو بُرا بھلا کہنا۔

اپنا بس چلنا۔ اپنا قابو ہونا۔

اپنا بنا لینا۔ موافق کر لینا۔ اپنے ساتھ ملا لینا۔ دوست بنا لینا۔

اپنا بنانا۔ (محاورہ) طرف دار بنانا۔ دوست بنانا (۲) رشتہ جوڑنا۔ کسی چیز کو اپنی ملکیت قرار دینا (۳) فریفتہ بنانا۔ دلدادہ بنانا۔

اپنا بوجھ ڈالنا۔ اپنا بار دوسرے کے سر ڈالنا۔

اپنا بھلا چاہنا۔ اپنے ہی فائدے کا خواہاں ہونا۔

اپنا بھی خدا ہے۔ جب کسی طرف سے مایوسی ہو تو کہتے ہیں یعنی اگر فلاں نے یا تم نے مدد نہیں کی تو خیر خدا ہمارا کام کر دے گا۔

اپنا (بیگانہ) پرایا۔ بیگانہ و یگانہ۔ عزیز وغیرہ۔

اپناپن۔ اپنایت۔ یگانگت۔

اپنا پیٹ تو کتا بھی پالتا ہے۔ [مثل] اُس شخص کے متعلق کہتے ہیں جو اپنی تن پروری کرے اور دوسروں کی خبر نہ لے۔

اپنا پیٹ کاٹ کر قرض اُتارنا۔ [مثل] بھوکا رہ کر اور پیسہ بچا کر قرض ادا کرنا۔

اپنا پیٹ مارنا۔ (محاورہ) اپنی خواہش کو مٹانا۔ اپنے نفس کو دبا دینا۔ (۲) ایثار کرنا۔

اپنا پیسہ (سونا) کھوٹا پرکھنے والے کا کیا دوش۔ [مثل] اپنی ہی اولاد لائق نہیں تو دوسرے کی کیا خطا۔

اپنا تن پہلے ڈھانکو دوسرے کو ننگا پیچھے کہنا۔ [مثل] اپنی بُرائیاں تو پہلے دُور کر لو پھر دوسرے کو بُرا کہنا۔

اپنا توشہ پہلے بھروسہ۔ [مثل] اپنا بندوبست خود کرنا۔ دوسرے کے بھروسے پر نہ رہنا چاہیے۔

اپنا ٹھکانہ (کرنا) کر لینا۔ اپنے گزارے کی تدبیر کرنا۔ اپنے لئے کوئی جگہ تلاش کرنا۔ اپنے رہنے کی جگہ پیدا کرنا۔

اپنا ٹھیک نہیں اور کا نیک نہیں۔ [مثل] بیوقوف اور ناسمجھ شخص کے متعلق کہتے ہیں کہ نہ اپنی عقل ہے نہ دوسرے کی رائے پسند آتی ہے۔

اپنا ٹینٹ نہ نہارے اور کی پھُلی دیکھے۔ [مثل] اپنے بڑے بڑے عیبوں کو نہیں دیکھتے لیکن دوسروں کی ذرا سی خطا کو بھی معاف نہیں کرتے۔

اپنا (اپنے) جوہر دکھانا۔ (محاورہ) (۱) اپنا ہُنر ظاہر کرنا (۲) اپنے عیبوں کو ظاہر کرنا۔

اپنا جی۔ اپنی طبیعت یا خواہش۔

اپنا حساب کر لو۔ (محاورہ) اپنا معاملہ صاف کر لو۔ اپنا لین دین چُکا لو۔ (۲) نوکری چھوڑ دو۔

اپنا خون پینا۔ (محاورہ) رنج و غم سہنا۔ پیچ و تاب کھانا۔ ناگوار بات پر صبر کرنا۔ تاؤ کھانا مگر کچھ نہ کہنا۔

اپنا دل۔ اپنی خواہش یا نیت یا مرضی۔

اپنا دیجئے پرایا لیجئے۔ [مثل] قرض دے کر دشمنی مول لو۔

اپنا رکھ پرایا چکھ۔ [مثل] اپنی چیز حفاظت سے رکھنا اور دوسرے کی ہڑپ کر جانا۔

اپنا راستہ لو۔ اپنے کام سے لگو۔ جاؤ چلے جاؤ۔

اپنا (ہی) رونا رونا۔ اپنا دُکھ درد بیان کرنا۔ دل کا رنج ظاہر کرنا۔ اپنا ہی درد بیان کرتے رہنا۔

اپنا سا۔ مقابل۔ خود جیسا۔

اپنا سا جاننا ہے۔ دوسرے کو اپنا جیسا خیال کرنا۔

اپنا سا حال دوسروں کا بھی جانو۔ (مقولہ) دوسروں کی تکلیف کا بھی خیال رکھو۔

اپنا سا منہ (لے کر) لے کے رہ جانا۔ (محاورہ) خفیف و نادم ہونا۔ سوال پورا نہ ہونے کی شرم سے چُپ رہ جانا۔ شرمندگی اُٹھانا۔ بات کا جواب نہ بن پڑنا۔

اپنا سُبیتا دیکھ کے۔ (محاورہ) اپنی فکر کر کے۔ اپنا انتظام کر کے۔

اپنا سُبیتا کرنا۔ اپنے لیے کوئی فکر یا تدبیر کرنا۔ اپنے لیے آرام کی صورت پیدا کرنا۔

اپنا سر۔ (روزمرہ) کچھ نہیں۔ خاک نہیں۔ ذرا بھی نہیں۔

اپنا سر پیٹو۔ (محاورہ) اپنے کیے کا خمیازہ بھگتو۔ اپنی کرنی پر پشیمان ہو۔

اپنا سر کھاؤ۔ (محاورہ) جو مرضی ہو کرو۔ بات نہیں سنتے تو تم جانو اور تمھارا کام۔

اپنا سلام ہے (محاورہ) ہم تو دُور بھاگتے ہیں جلتے ہیں۔ پرہیز کرتے ہیں معاف رکھو۔

اپنا سمجھو۔ (محاورہ) تکلف نہ کرو۔ مغائرت کو دخل نہ دو۔

اپنا سوپ مجھے دے تو ہاتھوں پھٹک۔ [مثل] اپنا چھاج مجھے دے اور تو اپنا غلہ اپنے ہاتھوں سے پھٹک لے۔ اپنی چیز دے کر خود محتاج ہونا۔

اپنا سُوجھتا کرنا۔ (محاورہ) اپنی فکر کرنا۔ عاقبت اندیشی کرنا۔

اپنا قلمہ شجرہ رکھ چھوڑیئے۔ اپنا قلمہ شجرہ سنبھالو۔ اپنا کام خود سنبھالو۔ اب آپ کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں رہا۔

اپنا کام کرو۔ (محاورہ) اپنے کام میں لگو۔ ہٹو۔ سرکو۔ پرے ہو۔

اپنا کتا باندھو ہم بھیک سے باز آئے۔ [مثل] ہم فائدے سے درگزرے۔ ہمیں نقصان نہ پہنچائیے۔ نفع نہ پہنچاؤ تو دُکھ بھی نہ دو۔

اپنا کر لینا۔ (۱) قبضے میں لے آنا۔ مال مار لینا (۲) دوست بنا لینا۔ موافق بنا لینا۔

اپنا کرنا اپنا بھرنا۔ (محاورہ) انسان جو کچھ کرتا ہے۔ اس کی سزا یا جزا پاتا ہے۔

اپنا کہا کرنا۔ (محاورہ) اپنی رائے پر چلنا۔ کسی کی نہ ماننا۔

اپنا کھانا اپنا پہننا۔ (محاورہ) کسی کا دست نگر نہ ہونا۔

اپنا کیا آگے آیا۔ [مثل] بُرے فعل کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔

اپنا کیا پانا۔ (محاورہ) اپنے فعل کی سزا بھگتنا۔ کیفر کردار کو پہنچنا۔

اپنا گوشت کھانا۔ (محاورہ) مجبوری کے عالم میں غصہ آنا۔

اپنا گھٹنا کھولیے آپ ہی لاجوں مریئے۔ (کہاوت) اپنا عیب ظاہر کیجئے

اور آپ ہی شرمندگی اُٹھایے۔

اپنا گھر بھرنا۔ (محاورہ) کسی کی دولت کو رفتہ رفتہ اپنے قبضہ میں لانا۔

اپنا گھر جاننا (محاورہ) مغائرت کو دُور کر کے اپنا گھر سمجھنا۔ غیر نہ سمجھنا۔

اپنا گھر ٹک بھر، پرایا گھر تھوک کا ڈر۔ [امثل] اپنے گھر میں آدمی کو جو اختیار اور آزادی ہوتی ہے وہ غیر کے گھر میں کہاں۔

اپنا گھر دُور سے سُوجھتا ہے۔ [امثل] اپنے مطلب پر سب سے پہلے نظر جاتی ہے۔

اپنا گھر دیکھنا۔ (محاورہ) اپنے فائدے پر نظر رکھنا۔

اپنا لال گنوا کے در در مانگے بھیک۔ [امثل] اپنی دولت لٹا کر دوسروں کا محتاج ہونا۔

اپنا لہو پینا۔ (محاورہ) رنج و غم سہنا۔ پیچ و تاب کھانا۔

اپنا لینا کیا پرایا دینا کیا۔ [امثل] نہ اپنا قرض لینا نہ دوسرے کا قرض دینا۔

اپنا مارے گا تو پھر چھاؤں میں بٹھائے گا۔ [امثل] عزیز لاکھ دُکھ دے پھر بھی اُس کو رحم آ ہی جاتا ہے۔

اپنا مال اپنی چھاتی تلے۔ اپنی چیز کی خود ہی پوری پوری حفاظت ہو سکتی ہے۔ مالِ عرب پیشِ عرب۔

اپنا مال جائے آپ ہی چور کہلائے۔ [امثل] نقصان بھی اپنا ہو اور الزام بھی اپنے پر آئے۔

اپنا مرن جگت کی ہنسی۔ [امثل] خود برباد ہونا اور دوسروں کو اپنے آپ پر ہنسانا۔

اپنا مطلب نکالنا۔ اپنی غرض حاصل کرنا۔ اپنا کام بنانا۔

اپنا مکان کوٹ سمان۔ [امثل] اپنا گھر قلعے کی طرح ہوتا ہے۔ ہر شخص اپنے گھر میں اپنے آپ کو محفوظ سمجھتا ہے۔

اپنا مُنہ بنواؤ۔ بنوایئے۔ قابلیت پیدا کرو۔ مرتبہ حاصل کرو۔

اپنا مُنہ دھو رکھو۔ تم اس چیز کے لائق نہیں۔ یہ کام تمھارے بس کا نہیں اس خیال سے درگزرو۔ یہ کام تم سے نہ ہوگا۔

اپنا مُنہ لے کے رہ جانا (محاورہ) دیکھیے اپنا سا مُنہ لے کے رہ جانا شرمندہ ہونا

اپنا نام بدل ڈالیں۔ ضرور ایسا ہی ہوگا۔ اگر ایسا نہ ہو تو ہم اپنا نام بدل ڈالیں۔ شرط اور دعوے کے موقع پر کہتے ہیں۔

اپنا ننگر پرایا ڈھینگر۔ [مثل] دیکھیے اپنا بالا اور کا ڈھینگر۔

اپنا ہاتھ اپنے سر پر۔ کوئی والی وارث نہیں جو کچھ ہے وہ آپ ہی کا ہے۔

اپنا ہاتھ کٹوا ڈالوں۔ کہتا ہوں کہ ایسا ضرور ہوگا۔

اپنا ہارا اور جورو کا مارا کون کہتا ہے۔ [امثل] جواری اپنا نقصان اور جورو سے مار کھانے والا کسی کو نہیں بتاتا۔ اپنی خواری اور ذلت پر پردہ ڈالتا ہے

اپنا ہونا۔ دوست ہونا۔ یگانہ بننا۔

اپنانا۔ (اَپ۔ نا۔ نا) [ہ۔ مص] اپنا کرنا۔ اپنی ملکیت بنانا۔ اپنی طرف کرنا۔

اپنائیت۔ (اَپ۔ نا۔ اِ۔ یت) [ہ۔ صف] (۱) یگانگت۔ عزیزداری۔ قرابت (۲) واحد معاملہ (۳) کنبہ۔

اپنڈے سائٹس (Appendicitis) [انگ۔ ا۔ مذ] دیکھیے التہاب زائدہ۔

اُپنشد۔ (اُپ۔ ن۔ شد) [ہ۔ امث] ہندوؤں کی مذہبی کتابیں جن میں ویدوں کا انتخاب درج ہے۔

اپنوں پر آ گیا۔ (محاورہ) ہرگز نہ ماننا۔ ضد چڑھ گئی ہے۔

اپنی۔ (اَپ۔ نی) [ہ۔ ضم] اپنا کی تانیث۔ ذاتی۔

اپنی آبرو اپنے ہاتھ۔ [امثل] انسان وہ کام ہی نہ کرے جس سے عزت میں فرق آئے۔

اپنی آگ میں آپ جلنا۔ رشک و حسد اور غصّے سے آپ ہی پھنکنا۔ کسی کو خوشحال دیکھ کر رنجیدہ ہونا۔

اپنی آنکھ میں۔ اپنی نظر میں۔

اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا دوسرے کی آنکھ کا تنکا نظر آجاتا ہے۔ [مثل] اپنے بڑے عیبوں پر نظر نہیں جاتی اور دوسرے کا معمولی قصور بڑا بن جاتا ہے۔

اپنی اپنی بولیاں بولنا۔ ہر ایک کا الگ رائے ظاہر کرنا۔ اپنے اپنے مطلب کی کہنا۔

اپنی اپنی پڑنا۔ نفسی نفسی ہونا۔ اپنا ہی اپنا خیال ہونا۔ آپا دھاپی ہونا۔

اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ۔ [مثل] ہر شخص الگ الگ راہ پر ہے۔

اپنی اپنی سب بھگت لیں گے۔ جس پر جیسی پڑے گی وہ نباہ لے گا۔

اپنی اپنی (سمجھ ہے) طبیعت ہے۔ اپنی اپنی عقل ہے جس کی سمجھ میں جیسے بھی آجائے اپنی اپنی مرضی ہے۔

اپنی اپنی قسمت۔ اپنا اپنا نصیب۔

اپنی اپنی کھال میں مست ہونا۔ [امثل] دوسروں سے الگ تھلگ ہو کر اپنا ٹھاٹھ قائم رکھنا۔ سب سے علیحدہ رہنا۔ جماعت سے انحراف کرنا۔ خود رائی۔

اپنی اپنی (کہنا) گانا۔ اپنی اپنی رائے کا اظہار کرنا۔ اپنا مطلب ظاہر کرنا۔

اپنی اپنی گور اپنی اپنی منزل۔ [امثل] کوئی کسی کا ساتھ نہیں دیتا۔ ہر ایک کے نیک و بد اعمال اس کی اپنی ذات سے تعلق رکھتے ہیں۔

اپنی اڑھائی اینٹ کی مسجد الگ بنانا۔ [مثل] دوسروں سے الگ تھلگ ہو کر اپنا ٹھاٹھ قائم رکھنا۔ سب سے علیحدہ رہنا۔ جماعت سے انحراف کرنا۔ خود رائی۔

اپنی اصل (اصالت) پر آ جانا۔ اپنی ذات کے موافق کوئی کام کرنا۔ نیچ قوم کا کوئی بُرا کام کرنا۔

اپنی اور تیری جان ایک کر دوں گا۔ نہایت غصّہ میں کہنا کہ تجھے مار ڈالوں گا اور اپنے آپ کو بھی ہلاک کر لوں گا۔

اپنی اولاد سے پائے۔ (عو۔ محاورہ) بد دُعا۔ کوسنا۔ ظالم کو اس کے ظلم کا بدلہ اس کی اولاد سے ملے۔

اپنی ایڑی دیکھو۔ (محاورہ) نظر نہ لگاؤ۔ ٹوکو نہیں۔ جب کوئی بے ساختہ کسی کے حُسن کی تعریف کرے تو اس خیال سے کہ نظر نہ لگ جائے۔ عورتیں یہ فقرہ کہتی ہیں۔

اپنی ایسی تیسی کرا لینا۔ (محاورہ) اپنا ہی کچھ بگاڑ لینا۔ کسی کو نقصان پہنچانے کے بدلے میں اپنا نقصان کر لینا۔

اپنی ایسی تیسی میں جائے۔ اپنا سر کھائے۔ بھاڑ میں جائے۔ کچھ بھی ہو ہمیں کیا غرض۔

اپنی بات (عزت) اپنے ہاتھ [مثل] اپنا وقار اپنے ہاتھ میں ہے۔
اپنی بات اپنے ہاتھوں کھونا۔ (محاورہ) خود ہی کوئی ایسا فعل کرنا جس سے اپنی عزت اور توقیر میں فرق آجائے۔
اپنی بات پر (آجانا) آنا۔ اپنے کہے پر اڑجانا۔ ضد کرنا۔
اپنی بات کا ایک ہے۔ پکا ہے۔ پورا ہے۔ (محاورہ) بات کا پکا ہے۔ راسخ القول ہے۔ عہد کا نباہنے والا ہے۔
اپنی باقی نہ چھوڑنا۔ اپنے ہتھکنڈے نہ چھوڑنا۔ [مثل] اپنی حرکت سے باز نہ آنا۔
اپنی بساط کو دیکھو۔ (محاورہ) اپنی حیثیت دیکھو۔ اس قابلیت پر یہ دعویٰ کرنا درست نہیں۔
اپنی بساط سے بڑھ کر کام کرنا۔ (محاورہ) اپنی طاقت سے بڑھ کر کام کرنا۔
اپنی بکنا اور کسی کی نہ سننا۔ (محاورہ) اپنی بات کہے جانا اور دوسرے کی نہ سننا۔
اپنی بلا اور کے سر دھرنا۔ اپنی مصیبت دوسرے کے سر ڈالنا۔
اپنی بلا سے۔ ہم کو کچھ پرواہ نہیں۔
اپنی بھوک کھانا اپنی نیند سونا۔ [مثل] آزادی سے زندگی بسر کرنا۔ کسی کا مطیع نہ ہونا۔
اپنی پڑی ہے۔ (محاورہ) اپنی ہی فکر ہے۔
اپنی پگڑی اپنے ہاتھ ہے۔ [مثل] اپنی عزت اپنے ہاتھ میں ہوتی ہے۔
اپنی پیٹھ نہیں دکھائی دیتی۔ [مثل] اپنا عیب اپنے آپ کو نظر نہیں آتا۔
اپنی پیڑ پرائی باتیں۔ [مثل] اپنی مصیبت تو مصیبت ہے دوسرے کی مصیبت نہیں۔
اپنی تقدیر کو رونا۔ اپنی قسمت کی شکایت کرنا۔
اپنی ٹانگ (ران) کھولے آپ ہی لاجوں مرے۔ [مثل] اپنی برائی یا تکلیف بیان کرنے سے اپنی ہی بے عزتی ہوتی ہے (نیز دیکھئے اپنا گھٹنا کھولیے)
اپنی ٹکی لگائے جانا۔ اپنے ہی مطلب کی کہے جانا۔
اپنی جان پر کھیلنا۔ (محاورہ) جان جوکھوں کا کام کرنا۔ جان دینے کو تیار رہنا۔
اپنی جان سب کو پیاری ہوتی ہے۔ اپنی جان بچانے کی سب کوشش کرتے ہیں۔ خطرہ کے کام سے ہر ایک جان چراتا ہے۔
اپنی جان کو رونا۔ (محاورہ) شکوے، شکایتیں کرنا۔
اپنی جگہ۔ اپنے عوض۔ اپنے بدلے میں۔
اپنی جمانا۔ (محاورہ) اپنا اثر بٹھانے کی کوشش کرنا۔
اپنی جوانی سے پلٹے۔ (بددعا) جوانی میں مرجائے۔
اپنی چال سے نہ چوکنا۔ اپنے کرتوت سے باز نہ آنا۔
اپنی چلم بھرنے کو میرا جھونپڑا جلاتے ہو۔ [مثل] اپنے تھوڑے سے فائدے کے لئے مجھ غریب کا اتنا بڑا نقصان کرتے ہیں۔
اپنی چھاتی پر ہاتھ دھر کے دیکھو۔ اپنا سا حال دوسروں کو بھی جانو۔ دوسرے کے دکھ کو بھی دکھ سمجھو۔ انصاف کرو۔

اپنی چھاچھ کو کوئی کھٹا نہیں کہتا۔ [مثل] اپنی چیز کو سب اچھا بتلاتے ہیں۔ اپنے کام میں کوئی عیب نظر نہیں آتا۔
اپنی خبر لینا۔ اپنے گریبان میں منہ ڈالنا۔ اپنے حال کو دیکھنا۔
اپنی خبر نہیں۔ بالکل بے خود ہیں۔
اپنی خوشی کا۔ خود رائے۔ ضدی۔
اپنی دفعہ۔ اپنا نمبر آنے پر۔ اپنی بار۔
اپنی ڈاڑھی کتنے کے پیشاب سے منڈوا ڈالیں۔ [مثل] کام نہ ہو تو جو چاہے کر لینا۔ شرط اور دعویٰ کے طور پر کہتے ہیں۔
اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنانا۔ [مثل] سب سے الگ ہو کر رہنا کسی کی رائے نہ ماننا۔ اپنی ہی رائے پر قائم رہنا۔
اپنی ذات سے اچھے ہیں۔ (محاورہ) اپنے دم سے اچھے ہیں۔
اپنی رادھا کو یاد کرو۔ (محاورہ) اپنا کام کرو۔ جاؤ ہم سے تم سے کچھ واسطہ نہیں۔ اپنا راستہ پکڑو۔
اپنی ران کھولنا۔ (محاورہ) اپنا پوشیدہ عیب ظاہر کرنا۔
اپنی راہ (پکڑنا) لگنا۔ اپنی راہ لینا۔ اپنے کام میں مصروف رہنا۔
اپنی راہ (لو) لے۔ اپنا کام کرو۔ دوسرے کے معاملے میں دخل نہ دو۔
اپنی سدھ نہ رہنا۔ (محاورہ) بے خبری کے عالم میں رہنا۔
اپنی سی۔ مقدور بھر۔ تا بحدِ امکان۔ اپنی مرضی کے مطابق۔
اپنی سی بہت (کرلی) کی۔ تا بمقدور کوشش کر لی۔ اپنی طرف سے پوری سعی کر لی۔
اپنی سی کر چلنا۔ اپنی سی کر دیکھنا۔ اپنی سی کر گزرنا۔ اپنا کام کر جانا جیسی ہو سکے بسر کر جانا۔ حتی المقدور کوشش کرنا۔
اپنی سی نباہنا۔ اپنے امکان بھر وضعداری کا برتاؤ کرنا۔
اپنی طرف خیال کرنا۔ دھیان کرنا۔ دیکھنا۔ اپنے مرتبے عزت اور بڑائی کا لحاظ رکھنا۔
اپنی طرف سے۔ آپ ہی۔ اپنے ذہن سے۔ اپنی طبیعت سے۔
اپنی طرف کھینچنا۔ اپنی طرف مائل کرنا۔
اپنی عقل اور پرائی دولت بہت بڑی معلوم ہوتی ہے [مثل] ہر شخص اپنی عقل اور دوسرے کی دولت کو بہت زیادہ خیال کرتا ہے۔
اپنی عمر سے مرنا۔ (محاورہ) عمر طبعی کو پہنچ کر مرنا۔
اپنی غرض کا آشنا ہونا۔ (محاورہ) خود غرض ہونا۔ اپنا مطلب نکالنے تک یار ہونا۔
اپنی غرض کو۔ (محاورہ) اپنے مطلب کی خاطر۔
اپنی غرض کو گدھے چراتے ہیں۔ [مثل] غرض مند کو ذلیل سے ذلیل کام بھی کرنا پڑتا ہے۔
اپنی غرض کو گدھے کو بھی باپ بناتے ہیں۔ [مثل] غرض مند آدمی کو ذلیل سے ذلیل انسان کی بھی خوشامد کرنا پڑتی ہے۔
اپنی قدر آپ ہی نہ جانی۔ (۱) خود ہی اپنے آپ کو ذلیل کرایا (۲) اپنی حیثیت کا خیال نہ کیا۔
اپنی قسمت کا لے اترنا۔ اپنی روزی اپنے ساتھ لانا۔

اپنے اُوپر لے لینا۔ اپنے اُوپر اوڑھ لینا۔ کسی کی بُرائی یا قصور کو اپنے ذمّہ لے لینا۔
اپنے بچھڑے کے دانت سب کو معلوم ہوتے ہیں۔ [مثل] والدین یا عزیز اپنی اولاد یا اپنے عزیز کی عمر اور اخلاق و عادات کو خوب جانتے ہیں۔
اپنے بچے کو ایسا ماروں کہ پڑوسن کی چھاتی پھٹے۔ [امثل] کسی کے دکھانے کو اپنا نقصان کرنا۔
اپنے بس۔ اپنے اختیار۔
اپنے بھاویں۔ اپنے نزدیک۔ اپنے حسابوں۔
اپنے بیروں کو کنجڑا کھٹے نہیں بتاتا۔ [امثل] اپنی چیز کو کوئی خراب نہیں کہتا۔
اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا۔ کسی امداد کے بغیر اپنا کام خود چلانا۔ خود کفیل ہونا۔
اپنے پاؤں چلنا۔ اپنے پاؤں سے چلنا۔ بغیر سہارے کے پیدل چلنا۔
اپنے پاؤں میں آپ کلہاڑی مارنا۔ [امثل] اپنا بُرا آپ کرنا۔ خود ہی اپنا نقصان کر لینا۔
اپنے پر۔ اپنی ذات پر۔
اپنے پرائے کی ٹھوکریں کھانا۔ عزیزوں اور غیروں سے دُکھ اٹھانا۔ یگانوں اور بیگانوں میں ذلیل ہونا۔
اپنے پرائے کی سمجھ۔ یگانے بیگانے کی پرکھ۔
اپنے پوت کنوارے پھریں۔ پڑوسن کے پھیرے۔ [مثل] اپنے کنواروں کی تو فکر نہیں۔ پڑوسن کے بچوں کی شادی کی فکر ہے (۲) عزیز محروم رہیں اور دوسرے فائدے اُٹھائیں۔
اپنے پیر کو مان۔ واسطہ دلانے کی جگہ کہتے ہیں۔ تجھے اپنے مرشد یا بڑے کی قسم ہے۔
اپنے تک رکھنا۔ (محاورہ) راز رکھنا۔ پردہ فاش نہ کرنا۔ کسی سے نہ کہنا۔
اپنے تئیں۔ آپ کو۔ اپنی ذات کو۔ اپنے کو۔
اپنے تئیں لیے دیئے رہنا۔ خودداری کا لحاظ رکھنا۔ متانت سے کام لینا۔
اپنے جامے سے باہر ہونا۔ پھولا نہ سمانا۔ نہایت خوش ہونا۔ خوشی یا غصے میں قابو سے باہر ہونا۔ آپے میں نہ رہنا۔
اپنے جامے سے (باہر) نکل جانا۔ بے خود ہو جانا۔
اپنے جھونپڑے کی خیر مانگو۔ اپنے قدح کی خیر مناؤ۔ [مثل] تمھیں دوسروں کی کیا پڑی ہے۔ اپنی بہتری کی کوشش کرو۔
اپنے چلتے۔ مقدور بھر۔ حتی الوسع۔
اپنے حال پر رہنا۔ بدستور سابق رہنا۔ اپنی حالت تبدیل نہ کرنا۔
اپنے حال میں مست ہیں۔ (محاورہ) جس طرح بھی گزر رہی ہے اس میں خوش ہیں۔
اپنے حال میں نہ رہنا۔ (محاورہ) اپنی حیثیت میں نہ رہنا۔ بے خود ہو جانا۔
اپنے حساب (حسابوں)۔ اپنی دانست میں۔ اپنے نزدیک۔
اپنے حق میں کانٹے بونا۔ اپنے حق میں زہر کرنا۔ اپنے لیے بُرائی کرنا۔ وہ کام کرنا جس سے خود کو نقصان پہنچے۔
اپنے خدا کو مان۔ خدا کا خیال کر کے بات کر۔ خدا کا واسطہ دینے کو کہتے ہیں۔
اپنے دام کھوٹے پرکھنے والے کا کیا دوس۔ [مثل] اپنی چیز میں بُرائی ہو تو بُرائی نکالنے والے پر کیا الزام۔
اپنے دل پر ہاتھ (دھرو) دھر دیکھو۔ اپنی حالت کا اندازہ کر لو۔ پھر کسی سے کچھ کہنا۔
اپنے دل کے (بادشا) مختار ہیں۔ جو چاہیں سو کریں۔ کسی کے پابند نہیں۔
اپنے دم سے اچھے ہیں۔ اپنی ذات سے بھلے ہیں خود اچھے ہیں۔
اپنے دنوں کو پورا کرنا۔ تنگی ترشی سے بسر کرنا۔ موت کا انتظار کرنا۔
اپنے دنوں کو رونا۔ (۱) اپنی قسمت اور مصیبت پر افسوس کرنا۔ (۲) اپنی بدنصیبی کا بیان کرنا۔
اپنے دہی کو کون کھٹا کہتا ہے۔ [مثل] اپنی چیز کو کوئی بھی بُرا نہیں بتاتا۔
اپنے ڈھائی چانول الگ گلانا یا ڈھائی چاولوں کی کھچڑی الگ پکانا۔ سب کی رائے سے الگ رائے رکھنا۔ کسی کے کہے پر عمل نہ کرنا۔ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنانا۔
اپنے ڈھب کا۔ (محاورہ) اپنے رنگ کا، اپنی روش کا۔ اپنے مطلب کے موافق۔
اپنے رنگ میں رنگنا۔ اپنے جیسا کر لینا۔ اپنا ہم مشرب بنا لینا۔
اپنے زور میں آپ آ رہنا۔ (محاورہ) ایسی بے موقع زور آزمائی کرنا کہ آدمی خود ہی گر پڑے (۲) کوئی ایسا کام کر بیٹھنا جو نقصان پہنچائے۔
اپنے ساتھ لپیٹنا۔ (محاورہ) اپنے ساتھ دوسروں کو بھی شامل کرنا۔
اپنے ساتھ لے ڈوبنا۔ (محاورہ) اپنے ساتھ تباہی میں ڈالنا۔ اپنے ساتھ دوسرے کو نقصان پہنچانا۔
اپنے سائے سے وحشت کرنا۔ (محاورہ) حد سے زیادہ وہمی ہونا۔
اپنے سائے سے وحشت ہونا۔ (محاورہ) اپنے آپ سے بھی خوف کے مارے گھبرانے لگنا۔ بہت زیادہ وہمی ہونا۔
اپنے سایہ سے بچنا۔ (محاورہ) ملنے سے پرہیز کرنا۔ دوسروں سے بہت بدکنا۔ بے حد احتیاط کرنا۔
اپنے سر آفت (بلا) لینا۔ اپنے سر مصیبت لینا۔ اپنے اوپر تکلیف گوارا کرنا کوئی مشکل کام کو اپنے ذمّہ لینا۔
اپنے سر اوڑھ لینا۔ (محاورہ) بُرائی یا قصور کو اپنے ذمّہ لینا۔
اپنے سر پر کھیلنا۔ (محاورہ) ہر قسم کی تکلیف جھیلنا۔ جان ہتھیلی پر رکھنا۔
اپنے سر (لے) لینا۔ (محاورہ) اپنے ذمّے لینا۔
اپنے سے بہتر خدا۔ [امثل] اس شخص کے متعلق کہتے ہیں جو اپنے برابر کسی کو نہ سمجھے۔
اپنے فرض سے ادا ہونا۔ (محاورہ) جو بات اپنے ذمّے واجب ہو اسے پورا کرنا۔ بیٹی کی شادی سے فارغ ہونا۔
اپنے کام سے کام۔ (محاورہ) اپنے مطلب سے مطلب۔ اپنی غرض سے غرض ہے۔
اپنے کام سے کام رکھتے ہیں۔ (محاورہ) اپنے کام میں مصروف رہتے ہیں کسی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ اپنے مطلب سے مطلب رکھتے ہیں۔
اپنے کام کا نہیں۔ (محاورہ) ہمارے مطلب کا نہیں۔
اپنے کو۔ (محاورہ) اپنی ذات کو، اپنے تئیں
اپنے کو اپنے کا پاس ہونا۔ (محاورہ) دوستوں اور عزیزوں کو ایک دوسرے کا خیال ہونا۔

اپنی قسمت (تقدیر) کو رونا۔ (محاورہ) اپنی بدنصیبی کی شکایت کرنا۔ بے بسی کی حالت میں بسر کرنا۔

اپنی کر کے نہ رکھنا۔ (۱) حفاظت سے نہ رکھنا (۲) عورت کو اپنا موافق نہ بنالینا (۳) احتیاط سے نہ برتنا۔

اپنی کرنی۔ اپنی حرکت۔ اپنی مرضی کا کام۔ اپنے کرتوت۔

اپنی کرنی اپنی بھرنی۔ [مثل] جو جیسا کرے گا ویسا پائے گا۔

اپنی کرنی پار اُترنی۔ [مثل] اپنے ہی اعمال اپنے کام آتے ہیں۔ اپنی ہی محنت سے پورا پڑتا ہے۔

اپنی کرنی پر وان کیا ہندو کیا مسلمان۔ [اپنے اعمال اپنے کام آئیں گے چاہے کوئی ہندو ہو یا مسلمان ہو۔

اپنی کرنی رکرنا)۔ اپنی ضد پر اڑا رہنا۔ جو ٹھان لینا وہی کر گزرنا۔

اپنی کملی میں مست ہونا۔ اپنی کھال میں مست ہونا۔ اپنے حال میں خوش ہونا غریبی میں مگن رہنا۔

اپنی کھال میں مست ہونا۔ مگن ہونا۔ (محاورہ) اپنی تھوڑی حیثیت میں بھی خوش رہنا۔

اپنی کہنا اور کی نہ سُننا۔ خود ہی کہے جانا۔ دوسرے کی بات کی طرف خیال نہ کرنا۔

اپنی کہو، نہ اور کی سُنو۔ اپنا خیال نہ ظاہر کرنا اور نہ دوسرے کی بات سُننا۔

اپنی کہی کرنا۔ (محاورہ) اپنی ضد پر اڑے رہنا۔

اپنی کہی، نہ اور کی سُنی۔ چٹ پٹ مر گئے کچھ کہنے سننے بھی نہ پائے۔

اپنی کھچڑی الگ پکانا۔ (محاورہ) جھنجھٹ سے بچنا۔ الگ ہو جانا۔

اپنی گانا۔ صرف اپنی کہنا۔ اپنی ہی بات کا گیت گانا۔

اپنی گانٹھ نہ ہو پیسہ تو پرایا آسرا کیسا۔ [مثل] وقت پر اپنی جیب کا پیسہ ہی کام آتا ہے دوسرے کی گرہ کا کام نہیں آتا۔

اپنی گرہ کا۔ اپنی جیب کا۔ اپنی ذات کا۔ اپنے پلے کا۔

اپنی گرہ کا (سے) کیا جاتا ہے۔ ہمارا کیا ہرج ہوتا ہے۔ ہمارا کیا نقصان ہوتا ہے۔

اپنی گرہ (گانٹھ) نہ ہو پیسا، پرایا آسرا کیسا [مثل] اپنے بھروسے پر ہی کام ہو سکتا ہے دوسرے کے بھروسے پر نہیں۔

اپنی گڑیا سنوار دینا۔ اپنے مقدور کے مطابق بیٹی کا بیاہ کر دینا۔

اپنی گلی میں کتا بھی شیر ہوتا ہے۔ [مثل] اپنے گھر پر کمزور کو بھی حوصلہ ہوتا ہے حمایت کے بھروسے پر بزدل بھی بہادر بن جاتا ہے۔

اپنی گوں کا یار۔ اپنی غرض کا یار۔ مطلبی دوست مطلب پرست۔

اپنی گوں کو (محاورہ) اپنے مطلب کے لیے۔ اپنی غرض کے لیے۔

اپنی گوں گانٹھنا۔ چاپلوسی سے اپنا کام نکالنا۔

اپنی لینا۔ (محاورہ) تغافل برتنا۔ من مانی کرنا۔

اپنی مانی منوانا۔ (محاورہ) قائل کرنا۔ اپنی بات دوسروں سے منوانا۔

اپنی مراد کو پہنچ جانا۔ مقصد پورا ہو جانا۔

اپنی مصلحت ہر شخص خوب جانتا ہے۔ ہر آدمی اپنی ضرورت اور موقع کو خود ہی ٹھیک سمجھ سکتا ہے۔

اپنی موت مرنا۔ (محاورہ) طبعی موت مرنا۔

اپنی مونچھ مُنڈا ڈالیں۔ اگر ایسا نہ ہو گا تو ہم اپنی مونچھیں منڈا دیں گے دعویٰ چھوڑ دیں گے۔

اپنی ناک چوٹی میں گرفتار۔ اپنے بناؤ سنگار میں مصروف۔

اپنی ناک کٹی تو کٹی پرائی بدشگونی تو ہو گئی۔ [مثل] اپنی بدنامی اور ذلت ہو کر بھی دوسرے کو اگر تھوڑا نقصان پہنچ جائے تو خوش ہونا۔

اپنی نبیڑنا۔ (محاورہ) اپنی فکر کرنا۔ اپنی دُھن میں رہنا۔

اپنی نظر میں۔ اپنی جانچ میں۔ اپنے اندازے میں۔

اپنی نوبت بجانا۔ (محاورہ) عمر بسر کرنا۔ وقت گزارنا۔

اپنی نیند سونا اپنی بھوک کھانا۔ اپنی نیند سونا اپنی نیند اُٹھنا۔ آزادی سے زندگی بسر کرنا جب جی چاہے سو رہنا۔ جب دل میں آئے کھا لینا۔ چین سے عمر کاٹنا۔ بے فکر اور بے غم رہنا۔

اپنی والی۔ جہاں تک ہو سکے۔ حتی المقدور (۲) ہٹ۔ ضد۔

اپنی والی پر آنا۔ (۱) کسی بات پر اڑ جانا۔ اپنی بات کی پچ کرنا (۲) اپنی لیاقت اور حیثیت کا اظہار کرنا۔

اپنی ہانکنا۔ (محاورہ) اپنی بات ہی کہے جانا دوسرے کی نہ سُننا۔

اپنی ہائی اوروں پر (چھائی) گنوائی۔ [مثل] اپنی سُبکی اور خفت دوسروں پر ڈال دینا۔ اپنا الزام دوسروں پر تھوپنا۔

اَپنے۔ (آپ۔ نے) [ہ۔ ض] (۱) عزیز۔ یگانے (۲) مملوکہ (۳) خاص۔ خود (۴) اپنے دم کے۔ اپنے تعلق کے۔

اپنے آپ۔ خود ہی۔ اپنی ذات سے۔

اپنے آپ سے گزر جانا۔ بے حد مغرور ہونا۔ غصے یا غرور میں بدحواس ہو جانا۔

اپنے آپ کو۔ آپ کو۔ اپنی ذات سے۔

اپنے آپ کو کچھ سمجھنا۔ (محاورہ) اپنے آپ کو لائق فائق سمجھنا (۲) خوش فہمی کا شکار ہونا۔ خود کو بڑا سمجھنا۔

اپنے آپ کو کھینچنا۔ الگ تھلگ رہنا۔ غرور کرنا۔ اپنے آپ کو بڑا سمجھنا۔

اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہو؟ اپنی کس بات پر نازاں ہو کس بات پر مغرور ہو۔

اپنے آپ میں آنا۔ (محاورہ) ہوش میں آنا۔ حواس میں آنا غصہ دُور کرنا۔

اپنے آپے سے گزرنا (نکل جانا) اعتدال سے بڑھنا۔ حد سے نکل جانا۔ جامے سے باہر ہونا۔ اپنی ہستی کو بھول جانا۔

اپنے آگے پائے۔ (محاورہ۔) بددُعا۔ خدا سمجھے۔

اپنے آگے کسی کو نہیں گننے۔ اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتے۔ خود پسند اور مغرور بن جانا۔

اپنے اپنے حال میں مست ہیں۔ کسی کو کسی کی فکر نہیں۔ ہر شخص اپنے حال میں مگن ہے۔

اپنے اپنے گھر سب بادشاہ ہیں۔ اپنے اپنے گھر کا ہر شخص کو اختیار ہے اپنے اپنے گھر کے سب مالک ہیں۔ اپنے گھر چیونٹی بھی شیر ہے۔

اپنے اختیار میں نہ ہونا۔ مجبور ہونا۔ اپنے بس میں نہ ہونا۔

اپنے اللہ سے پائے۔ (بددُعا) خدا سمجھے۔ خدا اس کی سزا دے۔

اپنے کو گھالم گھولا اور کی بار کو ٹال مٹولا۔ [مثل] اپنی غرض کا بہت خیال رکھنا اور گھل مل جانا اور دوسرے کے کام کے وقت ٹال مٹول کرنا۔

اپنے کہے کا ہے (محاورہ) بڑا ضدی ہے۔ جو جی میں آتا ہے وہی کرتا ہے۔

اپنے کیے پر پچھتانا۔ (محاورہ) خود ہی کوئی فعل کر کے پشیمان ہونا۔

اپنے کیے کا علاج نہیں۔ اپنے کئے کا کیا علاج۔ (محاورہ) اپنی کی ہوئی غلطی یا برائی کا نتیجہ بھگتنا پڑتا ہے۔

اپنے کئے کو پانا۔ اپنے کئے کا مزہ چکھنا۔ (محاورہ) جیسا کرنا ویسا بھرنا جزا و سزا حسب اعمال ملنا۔

اپنے کئے کو رونا۔ (محاورہ) غلطی کر کے پشیمان ہونا۔

اپنے کئے کی سزا پانا۔ (محاورہ) جیسا کیا ہے اس کے بدلے میں سزا پانا۔ بدفعلی کی سزا پانا۔

اپنے کہے کی لاج ہونا۔ (محاورہ) **اپنے قول کا لحاظ ہونا۔**

اپنے گریبان میں منہ (ڈالنا) ڈال کر دیکھنا۔ (محاورہ) اپنے عیب دیکھنا اپنے کئے پر گردن نیچی کرنا

اپنے گھر آئے ہوئے کتے کو نہیں دھتکارتے۔ [مثل] مہمان کیسا ہی کم حیثیت ہو اس سے برا برتاؤ نہیں کرنا چاہیے۔

اپنے گھر بار کا ہونا۔ (محاورہ) شادی شدہ ہونا۔ بیوی بچوں والا ہونا۔

اپنے گھر پر چیونٹی بھی شیر ہوتی ہے۔ [مثل] اپنے مکان میں ہر ایک دلیر ہوتا ہے۔ اپنے دروازے پر کتا بھی شیر ہوتا ہے۔

اپنے گھر خوش رہو۔ (محاورہ) ہم سے کچھ تعلق نہیں۔ اپنا کام کرو۔

اپنے گھر سے خوش۔ بے نیاز۔ خوش حال۔ غنی۔

اپنے گھر کو آتا کس کو برا لگتا ہے۔ (محاورہ) آتا ہوا مال سب کو اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اپنا نفع کسی کو برا معلوم نہیں ہوتا۔

اپنے گھر کی راہ لو۔ (محاورہ) چلے جاؤ۔ جاؤ۔ چلتے ہو جاؤ۔

اپنے لکھے کو رونا۔ (محاورہ) اپنی قسمت کا گلہ شکوہ کرنا۔

اپنے لگے تو میٹھ ہیں اور کے لگے تو بھیٹ ہیں۔ [مثل] اپنی تکلیف کو تکلیف سمجھنا مگر دوسرے کے دکھ کی پروا نہ کرنا۔

اپنے مرے بن سورگ نہیں ملتا۔ [مثل] اپنی کوشش کے بغیر کامیابی نہیں ہوتی۔

اپنے منہ کے آگے کچھ نہیں سوجھنا۔ [مثل] اپنے فائدے اپنی نفسانی خواہش اور اپنی زبان کے ذائقے کے آگے نیک اور بد اور جائز و ناجائز کی تمیز نہیں رہتی۔

اپنے مطلب کا۔ خود غرض۔ مطلبی۔

اپنے مطلب کی کہنا۔ اپنے فائدے کی بات کہنا۔

اپنے مطلب کے ہیں۔ خود غرض ہیں۔ اپنی غرض کے آشنا ہیں۔

اپنے مطلب کے یار۔ غرض آشنا (دیکھیے اپنے گوں کے یار)

اپنے من سے جانئے پرائے من کی بات۔ [مثل] اپنی تکلیف اور دکھ سے دوسرے کی تکلیف اور دکھ کو سمجھنا چاہیئے۔

اپنے منہ پر طمانچے مارنا۔ (محاورہ) اپنے کیے پر پشیمان ہونا۔

اپنے منہ پر جاؤ۔ (محاورہ) اپنی طرف دیکھو۔ اپنی شرافت کا خیال کرو۔

اپنے منہ سے دھنّا بائی۔ [مثل] **اپنی تعریف آپ کرنا۔** اپنی امارت اور فضل و کمال کا دعویٰ کرنا۔ اپنے منہ میاں مٹھو۔

اپنے منہ سے کہنا۔ (محاورہ) خود کہنا۔ شرم کو بالائے طاق رکھ کر کہنا (۲) منہ پھوڑ کر کہنا۔

اپنے منہ میاں مٹھو بننا [مثل] اپنی تعریف خود کرنا۔ اپنی بڑائی آپ کرنا۔

اپنے موتی سوروں کے آگے نہ پھینکو۔ (محاورہ) بے قدروں کو اپنا ہنر نہ سکھاؤ۔

اپنے میں۔ اپنے بدن میں۔ اپنے جسم میں۔

اپنے میں آنا۔ (محاورہ) ہوش میں آنا۔

اپنے نام کا ایک ہی نکلنا۔ بے مثل ہونا۔

اپنے نام کا ایک ہے۔ (محاورہ) آفت کا پرکالہ ہے۔ بڑا ضدی ہے۔

اپنے نام کا پاس ہے۔ (محاورہ) اپنی عزت کا لحاظ ہے۔

اپنے نزدیک۔ (محاورہ) اپنے حساب میں۔ اپنی دانست میں۔

اپنے نصیبوں کو رونا۔ (محاورہ) اپنی بدنصیبی کی شکایت کرنا۔ بری تقدیر کا گلہ شکوہ کرنا۔

اپنے نین گنوا کے در در مانگے بھیک۔ [مثل] اپنی دولت برباد کر کے دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانا۔ اپنی چیز کھو کر دوسروں کے گھر سے مانگتے پھرنا۔

اپنے نینا مجھے دے تو گھوم پھر کر دیکھ۔ [مثل] اپنی آنکھیں میرے حوالے کر اور ٹکریں مارتا پھر (۲) دوسرے کا نقصان کر کے اپنے فائدے چاہنا۔

اپنے وقت کا (ارسطو) افلاطون ہے۔ بڑا دانا ہے۔ بہت عقلمند ہے۔

اپنے وقت کا حاتم ہے۔

اپنے وقت کا لال بجھکڑ۔ [مثل] بے وقوف مگر عقل کا دعویٰ۔

اپنے ہاتھ کا۔ (۱) اپنے آپ کرنے کا (۲) اپنے ہاتھ کا لکھا، بنایا یا کیا ہوا۔

اپنے ہاتھ کٹا لینا۔ (محاورہ) قول یا تحریر دے کر بے بس ہو جانا۔

اپنے ہاتھ کرنا۔ (محاورہ) قبضے میں کرنا۔ موہ لینا۔

اپنے ہاتھ کے بل بل جائیے جیسا من ہو ویسا کھائیے۔ [مثل] جب کوئی کام اپنے ہاتھ سے بن پڑے تو اس وقت فخریہ کہتے ہیں۔

اپنے ہاتھ ہے۔ اپنے اختیار میں ہے۔ اپنے اختیار سے ہے۔

اپنے ہاتھوں۔ اپنے آپ۔ بالارادہ۔ اپنے ہی فعلوں سے۔ آپ سے۔ دیدہ و دانستہ۔

اپنے ہاتھوں اپنی قبر کھودنا۔ کنواں کھودنا۔ کانٹے بونا۔ (محاورہ) اپنی موت کا آپ سامان کرنا۔ خود مصیبت میں پھنسنا۔ خود برباد ہونا۔ خود بلا میں گرفتار ہونا۔

اپنے ہاتھوں خراب ہونا۔ اپنی تباہی خود لانا۔

اپنے ہاتھوں کانٹے بونا۔ اپنی بربادی کے سامان خود پیدا کرنا۔

اپنے ہی تک رکھنا۔ دوسرے سے نہ کہنا۔ اپنے ہی جی میں رکھنا۔

اپنے ہی تن کا پھوڑا ستاتا ہے۔ [مثل] عزیزوں قریبیوں ہی سے تکلیف پہنچتی ہے۔

اپنے ہی گھر سے آگ لگی ہے۔ اپنوں نے ہی فساد برپا کیا ہے۔

اپوزیشن۔ (Opposition) (انگ۔مث) حزبِ اختلاف۔ مخالف پارٹی۔

اپھار۔ اپھارہ۔ (اُ۔پھار۔ اُ۔پھا را) [ہ۔ا۔مذ] پیٹ پھولنا۔

اپھرا۔ (اُپھ۔را) [ہ۔صف] پھولا ہوا۔ معدہ بھرا ہوا۔ غرور سے پھولا ہوا۔

اپھرانا۔ (اُپھ۔را۔نا) [ہ۔مص] پیٹ بھرنے سے پریشانی اور تکلیف میں ہونا۔

اپھر جانا۔ (اَ۔پھر۔جا۔نا) [ہ۔مص] (۱) پیٹ پھولنا۔ اتنا کھانا کھالینا کہ سانس پھولنے لگے (۲) مغرور ہو جانا۔

اپھرنا۔ (اَ۔پھَر۔نا) [ہ۔مص] (۱) پھولنا۔ ہوا بھرنا۔ نفخ ہونا (۲) موٹا ہونا۔ تیار ہونا (۳) مغرور ہونا۔ علم و ہنر یا دولت پر نازاں ہونا۔

اپھل۔ (ہ۔صف) بے ثمر۔ وہ درخت جسے پھل نہ لگے (۲) بانجھ عورت۔

اپھن جانا۔ (اُ۔پھن۔جا۔نا) [ہ۔مص] اُبل جانا۔ جوش آجانا۔

اپھننا۔ (اُپھَن۔نا) [ہ۔مص] (۱) اُبلنا۔ اُٹھنا۔ آنچ یا گرمی سے پھین کے ساتھ اوپر اٹھنا (۲) اُمنڈنا۔

اپی۔ (اُ۔پی) [ہ۔صف] (۱) چمک دار (۲) میان سے باہر نکلی ہوئی شمشیر۔ سان پر چڑھی ہوئی تلوار۔

اپیل۔ (Appeal) (اَ۔پیل) [انگ۔ا۔مذ] چھوٹے حاکم کے فیصلے کے خلاف بڑے حاکم کے پاس درخواست کرنا۔ مُرافعہ۔

اپیل بحال ہونا۔ اپیل کا منظور ہونا۔

اپیل (خارج) مسترد ہونا۔ اپیل کا نامنظور ہونا۔

اپیل داخل کرنا۔ اپیل کرنا۔ حاکمِ بالا کے پاس مقدمہ لے جانا۔

اپیل گذار۔ (Appellant) اپیل داخل کرنے والا۔

اپیل متخالف۔ ایک دوسرے کے خلاف اپیل۔

اپیلانٹ (Appellant) (اَ۔پی۔لانٹ) [انگ۔اسذ] اپیل کرنے والا۔

ا۔ت

اَت۔ [س۔ا۔مذ] نہایت۔ ازحد۔ بے انتہا۔ حد سے زیادہ۔ شدید۔

اَت چپل۔ [ق۔صف] نہایت تیز۔

اَت کومل۔ [ہ۔مذ] (موسیقی) وہ سُر جو شدھ سُر سے دو درجے نیچے ہو۔

اَت کا بھلا نہ برسنا اَت کی بھلی نہ دھوپ۔ اَت کا بھلا نہ بولنا اَت کی بھلی نہ چُپ۔ [مثل] ہر چیز کی زیادتی بری اور نقصان دہ ہوتی ہے۔

اَتا۔ (اَ۔تا) [ت۔ا۔مذ] باپ۔ والد۔ بزرگ۔ پیر۔ شیخ (۲) آقا۔

اتابک۔ (۱) بزرگ باپ (۲) شاہانہ خطاب۔ شیراز کے ترک بادشاہوں کا لقب۔

اتاترک۔ (۱) ترکوں کا باپ (۲) غازی مصطفیٰ کمال پاشا کا لقب۔

اتاپتا۔ (اَ۔تا۔پَ۔تا) [ہ۔ا۔مذ] نشانی۔ علامت۔ سُراغ (۲) موقع محل۔ (۳) متعلقات جو پہیلی بوجھنے میں مدد دیں۔

اُتار۔ (اُ۔تار) [ہ۔ا۔مذ] (۱) اُترنا۔ نشیب (۲) ندو (۳) کمی۔ تنزل۔ گھٹاؤ (۴) طغیانی میں کمی (۵) کسی چیز کا اثر زائل کرنا (۶) صدقہ (۷) جادو کا توڑ (۸) جزر۔ بھاٹا۔

اُتار چڑھاؤ۔ (۱) اُونچ نیچ۔ نشیب و فراز۔ مدوجزر۔ جوار بھاٹا۔ بلند و پست (۲) کمی بیشی۔ گھٹاؤ بڑھاؤ (۳) عروج و زوال۔ فتح و شکست (۴) چھل فریب جوڑ توڑ

اتار چڑھاؤ (بتانا) (محاورہ) فریب دینا۔ دھوکا دینا۔ دم دینا۔

اتار چڑھاؤ کی باتیں (محاورہ) فریب کی باتیں۔ چالیں۔

اُتار لی لوئی کیا کرے گا کوئی۔ [مثل] بے حیا سے کچھ بعید نہیں بے شرم سب کچھ کر سکتا ہے۔

اُتار لینا۔ (محاورہ) جگہ دینا۔ ٹھہرالینا (۲) ننگا کر دینا۔ چھین لینا۔ لے لینا (۳) بھاڑ ڈالنا (۴) نقل کرلینا (۵) کاٹ ڈالنا۔ توڑ ڈالنا (۶) گرانا۔ معزول کرنا (۷) گھٹانا۔ مٹا دینا۔

اُتار ہونا۔ (محاورہ) نشہ اُترنا۔ کسی چیز کی کمی یا گراؤ کی طرف آنا۔

اُتارا۔ (اُ۔تا۔را) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ڈیرہ ڈالنے یا ٹکنے کا نام (۲) اُترنے کی جگہ پڑاؤ۔ مقام (۳) ندی پار کرنے کی حالت (۴) صدقہ (۵) گھاٹ۔

اُتارا اُتارنا۔ (محاورہ) صدقہ اتارنا۔

اتارا جانا۔ [ق] مارا جانا۔

اتارا ہونا۔ (محاورہ) قیام ہونا (۲) قبر میں اتارنا (۳) قربان کیا جانا (۴) دریا کے پار اُترنا۔ آمادہ ہونا۔ تُل جانا۔

اُتارن۔ اترن۔ (اُ۔تا۔رَن) [ہ۔ا۔مث] پہنا ہوا لباس۔ نیا ہو یا پرانا۔

اُتارنا۔ (اُ۔تار۔نا) [ہ۔مص] (۱) اونچی جگہ سے نیچی جگہ لانا (۲) دریا کے پار اُترنا لے جانا (۳) بدن سے لباس جدا کرنا (۴) نثار کرنا۔ وارنا (۵) چربہ کھینچنا۔ (۶) نقل کرنا (۷) کاٹنا۔ جدا جدا کرنا (۸) ٹھہرانا۔ جگہ دینا (۹) گرانا۔ ذلیل اور حقیر کرنا (۱۰) معزول کرنا (۱۱) نگلنا۔ حلق سے نیچے اتارنا (۱۲) نازل کرنا (۱۳) مسمار کرنا۔ ڈھانا (۱۴) مٹانا۔ اڑانا (۱۵) گھٹانا۔ کم کرنا (۱۶) داخل کرنا۔ پہنچانا (۱۷) پورا کرنا (۱۸) کپڑے وغیرہ کے واسطے قطع کرنا (۱۹) تیار کرنا۔ ان چیزوں کے لیے جو کسی چیز پر چڑھا کر تیار کی جاتی ہیں (۲۰) کسی عضو کا اس کی اصلی جگہ سے اکھاڑنا (۲۱) پیوست کرنا (۲۲) ادا کرنا (۲۳) ذہن نشین کرنا (۲۴) مونڈنا۔

اُتارو۔ (اُ۔تا۔رُو) [ق۔ا۔مذ] پار لے جانے والا (۲) ماہر۔ طاق

اُتارے ہونا۔ [ہ۔مص] (۱) سواروں کا گھوڑوں سے اتر کر تلواروں سے لڑنا۔ متوجہ و مستعد ہونا۔ لڑنے کو اُتر پڑنا۔ پیچھے پڑ جانا (۲) صدقے اُترنا۔

اُتاق۔ (اُ۔تا۔ق) [ف۔ا۔مذ] خیمہ۔ ڈیرہ۔ مکان۔ گھر۔ خانہ۔

اُتاقہ۔ (اُ۔تا۔قہ) [ف۔ا۔مث] کلغی۔ طرہ۔ ہُما کا پر۔

اُتالی۔ (اُ۔تا۔لی) [ق۔صف] بے تاب۔ بے چین۔ بیقرار۔

اُتالیق۔ (اُ۔تا۔لیق) [ت۔ا۔مذ] اُستاد۔ ادب سکھانے والا۔ تربیت سکھانے والا۔ سدھانے والا۔

اتالیقی۔ (اَ۔تا۔لی۔قی) [ت۔ا۔مث] استادی۔ معلمی۔ علم سکھانے کا کام۔

اُتاول۔ (اُ۔تا۔ول) [ہ۔صف] جلدی جلدی۔

اُتاولا۔ (اُ۔تا۔و۔لا) [ہ۔اسذ] جلدی مچانے والا۔ جلد باز۔ بے چین۔ بیقرار۔ متلون مزاج۔

اُتاولا دھنا مُونج کی تانت ۔ [مثل] بہت ہی جلدی کرنے والا اناڑی آدمی۔
اُتاولا سو باولا ۔ [مثل] بے سوچے سمجھے جلدی سے کام کرنے والا دیوانہ ہوتا ہے
اُتاوَلی ۔ (اُ۔تا۔وَ۔لی) [ہ۔ا۔مث] (۱) جلدی عجلت۔ کھلبازی (۲) چنچل پن۔ (۳) اُتاولا کی تانیث۔
اُتائی ۔ (ا۔تا۔ا۔ی) [ہ۔صف] بے اُستاد جس نے کسی فن یا علم کو باقاعدہ حاصل نہ کیا ہو یا وہ اس کا آبائی پیشہ نہ ہو۔
اِتّباع ۔ (اِت۔تِ۔باع) [ع۔ا۔مذ] پیروی کرنا۔ تقلید (۲) اطاعت فرمانبرداری۔
اُتپَن ۔ (اُت۔پَن) (ہ۔ا۔مث) (۱) پیدائش ۔نسل۔ کنبہ (۲) پیداوار۔ وصول شدہ معاملہ ۔
اِتّحاد ۔ (ات۔تِ۔حاد) [ع۔ا۔مذ] (۱) یگانگت ۔ ملاپ ۔ دوستی ۔ ایکا ۔ (۲) محبت ۔ اخلاص (۳) میل جول (۴) باہمی موافقت
اِتّحادی ۔ (ات۔تِ۔حادی) [ع۔صف و ا۔مذ] (۱) اتحاد سے متعلق (۲) ساتھی رفیق ۔ دوست ۔حلیف (۳) باہمی معاہدہ سے وابستہ ۔ مُعاہد ۔ مُعاہدین ۔
اِتحاف (ات۔تِ۔حاف) [ع۔ا۔مذ] تحفہ دینا ۔ ارمغان ۔سوغات۔
اُتّر ۔ (اُت۔تَر) [س۔ا۔مذ] (۱) شمال (۲) جواب (۳) ایک وید کی گیت ۔
اُتّر جاؤ کہ دکھن، وہی کرم کے لچھن ۔ [مثل] جہاں بھی جاؤ قسمت اپنے ساتھ ہے ۔
اُتّر میمانسا ۔ ویدانت فلسفے کی ایک مشہور کتاب
اُترا ۔ (اُت۔را) [ہ۔صف] (۱) اترا ہوا ۔معزول (۲) پہن کر اترا ہوا لباس۔
اُترا شحنہ مردک نام [مثل] عہدے سے علیحدہ ہونے پر عزت نہیں رہتی۔
اُتّر گھائی ہوا ماٹی ۔ [مثل] جو چیز کھا کر حلق سے اتار لی جائے وہ مٹی کے برابر ہے ۔
اُترا ہوا ۔ بھنا ہوا (۲) باسی ۔ زوال پذیر ۔ بوسیدہ ۔
اُترآنا ۔ (اُتر۔آ۔نا) [ہ۔مص] (۱) آمادہ ہونا (۲) اُوپر سے نیچے آنا۔
اِترانا ۔ (اِت۔را۔نا) [ہ۔مص] گھمنڈ کرنا ۔ غرور کرنا ۔ نازاں ہونا۔
اُترانا ۔ (اُت۔را۔نا) [ہ۔مص] پانی کے اُوپر آنا ۔ پانی کی سطح پر تیرنا ۔
اِتراہٹ ۔ (اِت۔را۔ہَٹ) [ہ۔ا۔مث] گھمنڈ ۔ غرور ۔ تکبر ۔
اُتراؤ ۔ (اُت۔را۔او۔ واؤ مجہول) [ہ۔ا۔مذ] اُتار ۔ ڈھال ۔
اُترائی ۔ (اُت۔را۔ای) [ہ۔ا۔مث] (۱) نشیب (۲) دریا سے پار ہونے کا محصول (۳) پہاڑ سے اترنے کا کرایہ (۴) بدلہ ۔ احسان کا بدلہ (ق)
اِترائے پھرنا ۔ (اِت۔را۔ئے۔پھرنا) [ہ۔مص] اینٹھنا ۔ ناز کرتے پھرنا ۔ گھمنڈ کرنا ۔
اُتر پڑنا ۔ [ہ۔مص] (۱) کسی کام یا کسی مصیبت پر آمادہ ہو جانا (۲) ٹھہرنا ٹھہر جانا ۔
اُترتا پانی ۔ دریا یا ندی کا پانی کم ہو جانا ۔
اُترتا چاند [ہ۔صف] آخر ماہ ۔ زوال ماہ ۔ اندھیرا پاکھ ۔ مہینے کا آخری حصہ ۔
اُترتی ۔ (اُ۔تر۔تی) [ہ۔صف] نیچے آتی ہوئی ۔ گرتی ہوئی ۔ ڈھلتی ہوئی ۔
اُترتی برسات ۔ نکلتی برسات ۔ برسات کا آخری زمانہ ۔
اُترتی ندی کنارے ڈھائے ۔ [مثل] انسان کا جب کوئی بس نہیں چلتا تو غریب کو ستاتا ہے ۔

اُترجانا ۔ (اُ۔تر۔جا۔نا) [ہ۔مص] (۱) اُوپر سے نیچے آجانا ۔ ڈھل جانا (۲) دُبلا ہو جانا (۳) ناپسند ہو جانا (۴) خراب ہو جانا۔
اُترسوں ۔ (اُ۔تر۔سوں) [ہ۔ا۔مذ] (۱) آنے والے پرسوں کے آگے کا دن (۲) (۲) گزرے ہوئے پرسوں سے پہلے کا دن۔
اُترکے ۔ (اُ۔تر۔کے) [ہ] گھٹ کے ۔ کم نیچے ۔
اُتر گئی لوئی پھر کیا کرے گا کوئی ۔ [مثل] جب بے شرمی اختیار کر لی تو پھر کسی کا کیا ڈر ہے ۔ بے لحاظ آدمی کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا ۔
اُترن ۔ (اُت۔رَن) [ہ۔ا۔مذ] (۱) پہنے ہوئے پرانے کپڑے ۔ پرانا لباس ۔ (۲) لکڑی یا پتھر کی پٹی جو دروازے میں لگائی جاتی ہے ۔
اُترن پترن ۔ اُتارے ہوئے پرانے کپڑے ۔ پرانا لباس۔
اُترنا ۔ (اُ۔تر۔نا) [ہ۔مص] (۱) اوپر سے نیچے آنا (۲) گھٹنا ۔ تنزل پر ہونا ۔ گھٹا ڈر پر ہونا (۳) بدن میں جوڑ، نس یا ہڈی کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا (۴) آواز کا دھیما پڑنا یا بگڑنا (۵) کسی اثر کو دُور کرنا مثلاً غصہ اُترنا ۔ نشہ اُترنا ۔ بخار اُترنا ۔ (۶) کسی سال، ماہ یا موسم کا ختم ہونا (۷) صُوت سے تیار ہونے والی کوئی چیز مکمل ہونا مثلاً موزہ اترنا ۔ تھان اترنا ۔ بنیان اُترنا (۸) ایسی چیز کا تیار ہونا جو خراد وغیرہ پر تیار کی جاتی ہے (۹) نرخ کا کم ہونا (۱۰) ڈیرہ کرنا ۔ ٹھہرنا (۱۱) گھسنا ۔ داخل ہونا (۱۲) بچوں کا مرجانا (۱۳) بھر آنا ۔ غصہ نکالنا (۱۴) پھلوں کا پکنے پر توڑا جانا (۱۵) گرم پانی یا بھبکے میں کسی چیز کا تیار کرنا ۔ (۱۶) لگی لپٹی چیز کا الگ ہونا ۔ صفائی کے ساتھ کٹنا اُدھڑنا (۱۷) سلی ہوئی چیز کا الگ ہونا (۱۸) تول میں ٹھہرنا (۱۹) کسی ساز کی کسن کا ڈھیلا ہو جانا جس سے اس کی آواز ڈھیلی ہونے لگے (۲۰) جنم لینا (۲۱) سامنے آنا ظاہر ہونا (۲۲) کشتی یا لڑائی کے لیے اکھاڑے یا میدان میں آنا (۲۳) پار ہونا (۲۴) شطرنج میں کسی پیادے کا کوئی بڑا مہرہ بن جانا (۲۵) وصول ہونا (۲۶) مجامعت سے فارغ ہونا (۲۷) آگ پر چڑھائی جانے والی چیز کا پک کر تیار ہونا (محاورہ) اتر کر من سے اترنا ۔ چہرہ اترنا (۲۸) سوار ہونا اور چڑھنا کی ضد (۲۹) بدرنگ ہونا ۔ ماند پڑنا (۳۰) پُورا ہونا ۔ بیباق ہونا (۳۱) عکس کھینچنا ۔ نقل اُتارنا ۔
اُترنگ ۔ (اُت۔رنگ) [ہ۔ا۔مذ] وہ لکڑی جو دروازے کی اُوپر کی طرف چوکھٹ میں لگائی جاتی ہے ۔ اُترنگا فصیح ہے ۔
اُتروانا ۔ (اُ۔تر۔وا۔نا) [ہ۔مص] کسی دوسرے سے کوئی چیز اُتارنے میں مدد دینا۔
اُتروائی ۔ [ا۔مث] اتارنے کی اُجرت (۲) استقبال ۔
اُتری پھل ۔ (ات۔ری۔پھل) [ہ۔ا۔مذ] تِرپھلا ۔ ہڑ ۔ بہیڑا اور آملہ کا مُرکب ۔
اُتری جوانی ۔ (ا۔مث) ڈھلا ہوا شباب ۔
اُتری کمان ۔ وہ کمان جس کا چلہ چڑھا ہوا نہ ہو ۔
اُتری ہوئی ۔ (اُت۔ری۔ہُ۔ای) [ہ۔صف] چھوٹی ہوئی ۔ استعمال کی ہوئی ۔
اُتری ہوئی پاپوش ۔ (۱) پرانا جُوتا (۲) بے عزت ۔ حقیر آدمی یا عورت (۳) نظروں سے گری ہوئی بے قدر اور بے حقیقت چیز (۴) چھوڑی ہوئی عورت ۔

اُتسو۔ (اُت۔سو) [س۔ا۔مذ] (۱) خوشی کا عام مظاہرہ۔ (۲) تہوار۔ جشن۔ (۳) غصہ۔ ناراضی۔ بے صبری۔
اِتّصاف۔ (اِت۔تِ۔صاف) [ع۔ا۔مذ] صفت رکھنا۔ تعریف کیا جانا۔
اِتّصال۔ (اِت۔تِ۔صال) [ع۔ا۔مذ] ملاپ۔ میل۔ قرب۔ نزدیکی۔ کسی کام کا لگاتار ہونا۔ (۲) اصولِ حدیث کسی حدیث یا روایت کا سلسلہ غیر منقطع ہونا یا سلسلہ سند کے راویوں کا نام بنام ذکر کرنا۔
اتّصالِ حقیقی۔ بالکل ایک جان ہونا۔ دوئی مٹنا۔ ٹوٹ کر ملنا (تصوف) واصل باللہ ہونا۔
اِتّفاق۔ (اِت۔تِ۔فاق) [ع۔ا۔مذ] موافقت۔ میل جول۔ اتحاد۔ محبت دوستی (۲) اچانک۔ دفعتہً۔ ایکا ایکی۔ جمع: اتفاقات۔
اتفاق بڑھنا۔ اتحاد زیادہ ہونا۔ ایکا بڑھنا۔ محبت زیادہ ہونا۔
اتفاق پڑنا۔ (محاورہ) موقع پڑنا۔ موقع ملنا۔
اتفاقِ حسنہ۔ اچھا موقع۔ مبارک موقع۔
اتفاقِ رائے۔ رائے کا متفق ہونا۔ باہمی ہم خیالی۔ رضامندی۔
اتفاق سے۔ (۱) گاہے گاہے۔ کبھی کسی موقع پر۔ کبھی کبھی (۲) بالاتفاق (۳) اچانک
اتفاق کرنا۔ ایک ہو جانا۔ شریکِ رائے ہونا۔ متفق الرائے ہونا۔ مال لینا۔
اتفاق کی بات۔ اتفاقیہ۔ اتفاقاً۔
اتفاق ہونا۔ (محاورہ) ایکا ہونا۔ متفق الرائے ہونا (۲) موقع پڑنا۔ موقع ملنا۔
اِتّفاقاً۔ (اِت۔تِ۔فا۔قن) [ع۔تابع فعل] اچانک۔ ناگاہ۔ یکایک۔
اِتّفاقات۔ (اِت۔تِ۔فا۔قات) [ع۔ا۔مذ] اتفاق کی جمع۔ واقعات۔ حادثات۔ سانحات (۲) غیر متوقع۔ ناگہانی۔
اِتّفاقی۔ (اِت۔تِ۔فا۔قی) [ع۔صف] ایک دم۔ اچانک۔ وہ بات جو اتفاق سے ہو جائے۔
اتفاقی رخصت۔ (ا۔مث) غیر متوقع ضرورت پر لی جانے والی چھٹی (انگ) (Casual Leave)
اتفاقی شگوفہ۔ (۱) وہ غنچہ یا شگوفہ جو خود بخود زمین سے اُگتا ہے (۲) خود رو گھاس کی مانند۔
اِتّفاقیہ۔ (اِت۔تِ۔فا۔قی۔یہ) [ع۔صف] اچانک۔ اتفاق سے۔
اِتّقا۔ (اِت۔تِ۔قا) [ع۔ا۔مذ] پرہیزگاری۔ گناہ سے بچنا۔ پرہیز کرنا تقویٰ۔ زہد۔
اتقیا۔ (اَت۔قِ۔یا) [ع۔ا۔مذ] تقی کی جمع۔ پرہیزگار لوگ۔
اتّکا۔ (اِت۔تِ۔کا) [ع۔ا۔مذ] (۱) تکیہ۔ (۲) بھروسہ کرنا۔
اَتگہ۔ (اَت۔گہ) [ت۔ا۔مذ] اَنّا یا دائی کا شوہر۔
اِتلاف۔ (اِت۔لاف) [ع۔ا۔مذ] بربادی۔ ضائع کرنا۔ تلف کرنا۔
اُتّم۔ (اُت۔تم) [س۔صف] (۱) سب سے اچھا۔ سب سے بڑا۔ سب سے بھلا (۲) کامل۔ پورا۔ تمام تر۔
اُتم سے اتم ملے اور ملے نیچ سے نیچ۔ پانی سے پانی ملے اور ملے کیچ سے کیچ۔ [مثل] شریف شریف سے اور رذیل رذیلوں سے ملتے ہیں جو جیسا ہوتا ہے ویسوں سے ہی ملتا ہے۔
اُتم کھیتی مدھم بیوپار نکھد چاکری بھیک دوار۔ [مثل] کاشتکاری سب سے افضل ہے۔ اس کے بعد تجارت اور نوکری تو بھیک مانگنے کے برابر ہے۔
اُتم گانا مدھم بجانا۔ گانے کا درجہ اعلیٰ ہے اس کے بعد بجانے کا۔
اِتمام۔ (اِت۔مام) [ع۔ا۔مذ] (۱) تمام کرنا۔ انجام کو پہنچانا (۲) کمال۔ تکمیل
اِتمامِ حُجّت۔ (۱) حجت کا پورا ہونا۔ فیصلہ کن بات۔ آخری دلیل۔ معاملہ طے کرنا۔ جھگڑا مٹانا (۲) انتہائی کوشش کرنا۔
اِتنا۔ (اِت۔نا) [ہ۔صف] (۱) اس قدر۔ اس قسم کا۔ اِتّا (۲) اس درجہ یہاں تک۔ اس قابل (۳) بہت زیادہ (۴) بہت کم۔
اتنا بھرا کہ چھلک گیا۔ [مثل] (۱) زیادہ خیانت کرنا۔ بہت رشوت کھانا جس کا چھپنا مشکل ہو (۲) اتنا زیادہ مذاق کرنا جو برداشت سے باہر ہو (۳) اتنا کھانا جو ہضم نہ ہو سکے (۴) اتنا نفع لینا جس سے بدنامی ہو۔
اتنا پکا کہ باسی ٹھکا۔ [مثل] (۱) کھانا اتنا زیادہ پکایا کہ باسی ہو کر خراب ہو گیا۔ (۲) بات اتنی بڑھی کہ بڑی فضیحت ہوئی۔
اتنا جھوٹ بولو جتنا آٹے میں نمک۔ [مثل] جھوٹ اتنا بولو کہ نبھ سکے۔
اتنا سا۔ (ا۔صف) تھوڑا سا۔ ذرا سا (۲) چھوٹا سا۔ ننھا سا۔
اتنا سارا۔ (ا۔صف) بہت سا۔ بہت سارا۔
اتنا سا فتنہ۔ اتنی سی فتنی۔ (۱) مکار بچہ یا بچی (۲) چھوٹی سی یا معمولی سی بات جس کے باعث کوئی جھگڑا ہو۔
اتنا سا کام۔ تھوڑا سا کام۔
اتنا سا مُنہ نکل آیا۔ (۱) چہرہ اُتر گیا۔ نہایت دُبلا ہو گیا (۲) شرمندہ ہو گیا۔
اتنا کھائیے جتنا پچے۔ [مثل] لوٹ نہ مچانی چاہیے۔ خیانت یا رشوت اتنی نہ ہو جس کا چھپانا مشکل ہو۔
اتنا ہے۔ (محاورہ) اتنی بات ہے۔ یہ پیشِ نظر ہے۔
اتنے سے اتنا کر دینا۔ (۱) چھوٹے سے بڑا کر دینا۔ بڑھانا۔ بڑا کرانا۔
اتنے سے اتنا ہونا (۱) چھوٹے سے بڑا ہونا (۲) غریب سے مال دار ہونا۔
اتنے کی بڑھیا نہیں جتنے کا لہنگا پھٹ گیا۔ [مثل] اتنا فائدہ نہ ہوا جتنا نقصان ہو گیا۔
اتنے میں۔ اس عرصہ میں۔ اس مقدار میں۔ ناگاہ۔ اتفاق سے۔
اُتنا۔ (اُت۔نا) [ہ۔صف] اس قدر۔ اس درجہ۔ اُس حد تک۔
اِتنی۔ (اِت۔نی) [ہ۔صف] اس قدر۔
اتنی سی جان گز بھر کی زُبان۔ [مثل] چھوٹا منہ بڑی بات۔ چھوٹی عمر میں زبان درازی۔
اتنی عقل بھی اجیرن ہوتی ہے۔ [مثل] زیادہ عقل بھی بعض اوقات نقصان کا باعث ہوتی ہے۔
اتنی ہی تھی۔ اسی قدر تھی۔
اتنی ہی لکھی تھی۔ اتنی ہی عمر تھی۔
اُتنی۔ (اُت۔نی) [ہ۔صف] اُس قدر۔
اُتّو۔ (اُت۔تو) [ف۔ا۔مذ] (۱) وہ آلہ جس پر نقش کرتے اور بیل بوٹے بناتے ہیں (۲) کشیدہ کاری۔ بیل بوٹے۔
اتّو اتّو کرنا۔ مارتے مارتے کھال ادھیڑ دینا۔ پرزے اُڑانا۔

اُتّو ساز - اتّو کرنے والا - کپڑے پر نقش و نگار بنانے والا۔
اُتّو کرتے چلنا - گن گن کر قدم رکھنا - آہستہ آہستہ چلنا - جیسے کپڑے پر بیل بوٹے بنانے کی سُوئی چل رہی ہے۔
اُتّو کرنا - کپڑے پر پھول کاڑھنا - (۲) کھال ادھیڑ دینا - زخمی کرنا (۳) نقش و نگار بنانا۔
اُتّو کش - اُتّو گر - اتّو کا کام کرنے والا۔
اتوار - (اِت - وار) [ہ - ا - مذ] ہفتہ اور پیر کے درمیان کا دن - یکشنبہ۔
اِتہاس - (اِتِ - ہا س) [س - ا - مث] (۱) تاریخ - حکایت - روایت (۲) بیان قصّہ (۳) تاریخی نظم۔
اِتّہام - (اِت - ت - ہام) [ع - ا - مذ] (۱) تہمت - الزام - بُہتان - شک و شبہ - دوش (۲) تہمت لگانا - الزام لگانا - جمع : اتہامات۔
اتہام دینا - اتہام رکھنا - اتہام لگانا - تہمت لگانا - عیب دھرنا - بُہتان لگانا۔
اتھاہ - (اَ - تھاہ) [س - صف] جس کی تھاہ نہ ہو - جس کی گہرائی کا پتہ نہ چلے - بہت ہی گہرا۔
اَتھک - (اَ - تھک) [ہ - صف] نہ تھکنے والا - بڑا محنتی۔
اُتھل - اُتھَل - اُتھلا - (ا - تھَل - اُتھ - تھل - اُتھ - لا) [ہ - صف] (۱) کم گہرا (۲) چھچھورا (۳) چنچل - پیٹ کا ہلکا (۴) [ا - مذ] کم گہرا برتن۔
اُتھل پتھل - اُلٹ پلٹ - اوپر نیچے (۲) متلائی ہوئی طبیعت۔
اُتھل پتھل کرنا - اوپر نیچے کرنا - اُلٹ پلٹ کرنا - بے ترتیب کرنا۔
اُتھل پتھل ہونا - اُلٹ پلٹ ہونا۔
اُتھلنا - (اُ - تھل - نا) [ہ - مص] (۱) ڈگمگانا - ڈانواں ڈول ہونا (۲) اُلٹ پلٹ ہونا - نیچے اوپر ہونا (۳) پانی کا کم ہونا۔
اَتھوا - (اَتھ - وا) [س] یعنی - یا - علاوہ - سوا - بھی۔
اَتنے - [ق] اتنے ہی - اس قدر۔
اَتیاچار - (اَت - تیا - چار) [س - مذ] (۱) مقررہ فرائض کی عدم پابندی (۲) مذہبی اور اخلاقی باتوں کی تحقیر (۳) ظلم - زیادتی۔

ا - ٹ

اَٹ - (ا - مث) میل چکیٹ زنگ (۲) جھگڑا (۳) گرد و غبار
اَٹ جانا - (۱) بھر جانا (۲) جم جانا (۳) مٹی گرد اور دھوئیں کا کسی چیز پر بیٹھ جانا (۴) بند ہو جانا۔
اَٹ سَٹ - (ا - مث) بے تکی - اُلٹی سیدھی (۲) سازش - جوڑ توڑ۔
اَٹا - (اٹ - ٹا) [س - ا - مذ] (۱) اٹاری - بالاخانہ - کوٹھا - گھر کے اوپر کی کوٹھڑی یا چھت (۲) اٹالا - ڈھیر۔
اٹا اَٹ - اٹا ٹٹ - (اٹا - اَٹ) [ا صف] اوپر تک بھرا ہوا - بھرپور۔
اَٹا ٹوٹ - (اَ - ٹا - ٹو - ٹ) [س صف] بالکل - ایک دم - تمام کا تمام۔
اٹاچی - (اتاشی) (Attache) (اَ - ٹا - چی) [انگ - ا - مذ] (۱) شامل ملا ہوا - (۲) سفارت خانے کا عہدہ دار - جو سفیر سے وابستہ ہو۔
اٹاچی کیس - (Attache Case) (انگ - مذ) ہاتھ میں پکڑنے کا چھوٹا سا صندوقچہ۔

اٹارا بٹارا - (ا - مذ) ساز و سامان - اسباب۔
اٹاری - (اَ - ٹا - ری) [ہ - ا - مث] (۱) بالاخانہ - چھت کے اوپر کا مکان (۲) بلند مکان۔
اَٹالا - (اَ - ٹا - لا) [ہ - ا - مذ] (۱) ڈھیر - انبار - اَٹم (۲) سامان - اثاثہ - (۳) فضول اسباب - نکما اور ناکارہ اسباب (۴) کاٹھ کباڑ۔
اٹرنی - اٹارنی - (Attorney) (ا - ٹر - نی) [انگ - ا - مذ] ایسا وکیل جو صرف مقدمہ مرتب کر کے بیرسٹر یا وکیل کو دے اور خود بحث نہ کرے۔
اٹامک انرجی (Atomic Energy) (انگ) ایٹمی توانائی - وہ قوت جو ایٹم سے حاصل کی جاتی ہے۔
اَٹک - (اَ - ٹک) [ہ - ا - مذ] (۱) روک - رکاوٹ - اڑچن - الجھن - جھجک - اٹکاؤ (۲) دریائے سندھ پر ایک مقام۔
اٹک کر رہ جانا - رکاوٹ سے آگے نہ بڑھنا - ٹھہر جانا - رک جانا۔
اٹک مٹک (ا - مث) ناز و نخرا - غرور تکبر۔
اٹکا بنیا سودا کرے - (مثل) جب تک کوئی غرض نہ ہو - انسان کام نہیں کرتا - انسان مجبور ہو کر کام کرتا ہے۔
اٹکا رکھنا - (محاورہ) لٹکائے رکھنا - لیت و لعل میں ڈالنا۔
اٹکانا - (اَٹ - کا - نا) [ہ مص] (۱) روکنا - ٹھہرانا (۲) پھنسانا - اُلجھانا - ڈال رکھنا (۳) تھوڑی دیر کے لیے پہننا - ذرا کی ذرا گلے میں ڈالنا - الجھانا (۴) لگانا - مصروف کرنا - مشغول کرنا۔
اٹکاؤ - (اَ - ٹ - کاؤ) [ہ - ا - مذ] روک - رکاوٹ - مزاحمت - دیر - التوا (۲) تعلق - وابستگی۔
اٹکاؤ ہونا - رکاوٹ یا مزاحمت کرنا۔
اٹکل - (اَٹ - کل) [ہ - ا - مث] (۱) اندازہ - قیاس تخمینہ (۲) سلیقہ شعور - قدرتی صلاحیت - تمیز (۳) پرکھ - شناخت۔
اٹکل باز - تاڑنے والا - قیاس کرنے والا - اندازہ کرنے والا - بھانپنے والا۔
اٹکل پچو - خیالی قیاسی - اوٹ پٹانگ - بغیر اندازے کے - بے قرینہ۔
اٹکل پچو غیر (مفرد) مقام - اوٹ پٹانگ - بے سوچی بات - بادہوائی
اٹکل سے - اندازے سے۔
اٹکلا کرنا - اندازہ کرنا - تخمینہ کرنا۔
اَٹکلنا - (ٹ - کل - نا) [ہ مص] اندازہ کرنا - پرکھنا - آنکنا۔
اٹکنا - (ٹک - نا) [ہ - مص] (۱) رُکنا - ٹھیرنا (۲) پھنسنا - مبتلا ہونا - محبت کرنا (۳) لڑنا جھگڑنا - اُلجھنا۔
اٹکن بٹکن - (اَٹ - کَن - بٹ - کَن) [ہ - ا - مذ] چھوٹے بچوں کا ایک کھیل جس میں کئی لڑکے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کو زمین پر ٹیک کر بیٹھ جاتے ہیں - ایک لڑکا سب کے پنجوں پر اُنگلی رکھتا ہوا یہ کہتا جاتا ہے - ٹمن بٹمن - دہی چٹکن - اگلا جھولے - بگلا جھولے - ساون ماس کریلا پھولے - پھول پھول کی بالیاں - بابل گئے گنگا - لائے سات پیالیاں - پیالی پھوٹ گئی - نیولے کی ٹانگ ٹوٹ گئی - جس لڑکے پر آخری لفظ پڑتا ہے - اس سے پوچھتا ہے تو کھنڈا لے گا یا چھری - اگر وہ کہتا ہے کھنڈا - تو اس کا ہاتھ اٹھا کر اس کے منہ پر رکھتا ہے اور

کہتا ہے۔ تیری ماں کا پیٹ ٹھنڈا۔ اگر وہ کہتا ہے چھری تو کہتا ہے تیری ماں بُری۔

اٹکن بٹکن کھیلنا۔ (مجازاً) بے کار شغل اور فضول کام کرنا۔

اٹکھیلی۔ (اَٹ۔ کھے۔ لی) [ہ۔ا۔مث] (۱) خرام ناز (۲) شوخی۔ طراری چلبلاہٹ چنچل پن۔

اٹکھیلی چال۔ (۱) مستانہ چال۔ معشوقانہ چال۔ خراماں خراماں چلنا (۲) شوخی بھری ہوئی چال۔ خرام ناز۔

اٹکھیلیاں کرنا۔ ناز و نخرہ کرنا۔ الھڑپنے کی حرکتیں کرنا۔ جھوم کر چلنا۔ شوخیاں دکھانا۔

اٹکھیلیوں سے چلنا۔ ناز سے چلنا۔ اترا کر چلنا۔ خراماں خراماں چلنا۔

اٹکی رہنا۔ (اَٹ۔ کی۔ رہ۔ نا) [ہ۔مص] کام بند ہونا۔ حاجت روا نہ ہونا۔

اٹل۔ (اَ۔ ٹل) [ہ۔صف] (۱) نہ ٹلنے والا۔ ناگزیر۔ قائم۔ لازوال (۲) مست۔ بے پروا۔

اٹل ہونا۔ چھکنا۔ سیر ہونا۔ پیٹ بھر جانا۔ نیت بھر جانا۔

اٹلس۔ ((Atlas) اَٹ۔ لس) [انگ۔ا۔مذ] ملکوں کے نقشوں کی کتاب۔

اٹلانٹک ((Atlantic))۔ بحر اوقیانوس۔

اَٹم۔ (اَ۔ ٹم) [ہ۔ا۔مذ] تودہ۔ ڈھیر۔ انبار۔

اٹم ہونا۔ انبار لگنا۔ ڈھیر لگنا (ق)

اَٹمبر۔ (اَٹم۔ بَر) [س۔ا۔مذ] ڈھیر۔ انبار۔

اَٹنا۔ (ا۔مص) بھر جانا۔ پُر ہو جانا۔ گرد و غبار سے آلودہ ہو جانا۔ جمع ہونا۔ جم جانا۔

اُٹنگ (اُ۔ ٹنگ) [ہ۔صف] وہ کپڑا جو پہننے میں اونچا یا چھوٹا ہو۔

اُٹنگا۔ (اُ۔ ٹن۔ گا) [ہ۔صف] ٹانگوں سے اونچا۔ بدقطع۔ ٹخنوں سے اونچا قد سے چھوٹا کپڑا۔

اُٹنگن۔ (اُٹَن۔ گن) [ہ۔ا۔مذ] ایک خاردار پودا جس کی پتیاں چھو جانے سے خارش ہونے لگتی مگر اس کے بیج دواؤں میں استعمال ہوتے ہیں۔

اٹواٹی کھٹواٹی۔ (اَٹ۔ وا۔ ٹی۔ کھٹ۔ وا۔ ٹی) [ہ۔ا۔مث] (۱) کھاٹ کھٹولا (۲) اوڑھنا بچھونا۔ بدھنا بوریا۔

اٹواٹی کھٹواٹی لے کر پڑنا۔ سوگ منانا۔ غصے یا غم کے باعث چارپائی پر الگ پڑے رہنا۔

اٹوٹ۔ (اَ۔ ٹوٹ) [ہ۔صف] (۱) نہ ٹوٹنے والا۔ مضبوط جو ٹوٹ نہ سکے (۲) لگاتار۔ مسلسل۔

اٹوک۔ (اَ۔ ٹوک) [ہ۔صف] بلا روک ٹوک۔

اَٹھ آنا۔ (محاورہ) ایک مکان سے دوسرے مکان میں جا کر رہنا۔

اُٹھ کر پانی نہ پینا (محاورہ) سست اور کاہل ہونا۔

اَٹھ۔ (اَ۔ ٹھ) [ہ۔صف] آٹھ۔

اَٹھ پتیا۔ پتھر کی نقاشی جس میں آٹھ پتیوں کے پھول بنائے جاتے ہیں۔

اَٹھوں پہری۔ آٹھوں پہر کا۔ ہر وقت کا ہمہ وقتی (۲) نگہبان۔ کھیتوں کا محافظ (۳) سحری کھائے بغیر روزہ۔ ہر وقت بجائی جانے والی نوبت۔

اَٹھ پہلا۔ آٹھ کونے والا جس میں آٹھ گوشے ہوں۔

اَٹھ ماسا۔ وہ کھیت جو اساڑھ سے ماگھ تک آٹھ مہینے وقتاً فوقتاً جوتا جائے اور جس میں ایکھ بوئی جائے (۲) اٹھوانسا۔ وہ بچہ جو آٹھ ماہ میں پیدا ہو جائے۔

اٹھلاری۔ ایک ستم کا پنجہ جس میں آٹھ نالیں ہوتی ہیں۔

اٹھوارہ۔ آٹھ دن کا وقت۔

اٹھواری۔ وہ دستور جس کے مطابق آسامی جوتائی کے وقت آٹھویں دن اپنا ہل بیل زمیندار کو کھیت جوتنے کے لیے دیا جاتا ہے (۲) آٹھ دن کے بعد باری آنا۔

اٹھوانس۔ آٹھ کونوں والا۔ ہشت پہلو۔ مثمن۔

اٹھوانسا۔ (۱) وہ بچہ جو آٹھ مہینے میں پیدا ہو جائے (۲) وہ کھیت جو اساڑھ سے ماگھ تک بار بار جوتا جاتا رہے اور جس میں ایکھ بوئی جائے۔

اَٹھا۔ (اَٹھ۔ ٹھا) [ہ۔ا۔مذ] تاش کا ایک پتا جس پر کسی رنگ کے آٹھ نشان بنے ہوں۔

اُٹھا۔ (اُ۔ ٹھا) [ہ] اُٹھ بیٹھا۔

اُٹھا بیٹھی۔ اُٹھ بیٹھ۔ گھڑی اُٹھنا گھڑی بیٹھنا۔

اُٹھا بیٹھی لگا رکھنا۔ لگاتار اُٹھنا بیٹھنا۔

اُٹھا دینا۔ (۱) دے دینا۔ اُٹھا کر دینا (۲) بوجھ سر یا کندھے پر رکھوا دینا (۳) مجلس یا محفل سے نکال دینا (۴) کاروبار بند کر دینا۔ کوئی کام چھوڑ دینا (۵) خرچ کر دینا۔ صرف میں لے آنا (۶) دیوار چن دینا (۷) پردہ اونچا کر دینا۔

اُٹھا رکھنا۔ (۱) باقی رکھنا۔ روک رکھنا (۲) سینت رکھنا۔ سنبھال رکھنا (۳) موقوف رکھنا۔ ملتوی رکھنا۔

اُٹھا لانا۔ (۱) لے آنا۔ بیٹھے کو لے آنا۔ بلا لانا (۲) خرید لانا۔

اُٹھا لے جانا۔ (۱) کسی چیز کو لے جانا (۲) مردہ کو لے جانا۔ لاش کو لے جانا۔

اُٹھا لینا۔ (۱) بلند کر لینا۔ اُدھر کر لینا (۲) تعمیر کر لینا (۳) ہاتھ میں لے لینا (۴) صرف کر ڈالنا (۵) سنبھال لینا۔ برداشت کر لینا (۶) تعلق توڑ لینا۔ الگ کر لینا۔ ہٹا لینا (۷) اپنے اوپر لے لینا (۸) دنیا سے اُٹھا لینا۔ جان لے لینا۔ مار ڈالنا۔

اُٹھا مارنا۔ زمین پر چت گرا دینا۔ غالب آنا۔ پٹخ دینا۔ پچھاڑنا۔

اَٹھارہ۔ (اَٹھ۔ ٹھا۔ رَہ) [ہ۔صف] دس اور آٹھ۔

اَٹھاسی (اَ۔ ٹھا۔ سی) [ہ۔صف] اسی اور آٹھ۔ ستاسی کے بعد کا عدد۔

اٹھاسی واں۔ جس کی گنتی ستاسی کے بعد ہو۔

اُٹھان۔ (اُ۔ ٹھا۔ ن) [ہ۔ا۔مث] (۱) اُٹھنا۔ اُٹھنے کی حالت (۲) شروع آغاز (۳) اُبھار۔ بالیدگی

اُٹھانا۔ (اُ۔ ٹھا۔ نا) [ہ۔مص] (۱) اونچا کرنا (۲) اختیار کرنا (۳) صاف کرنا (۴) باہر کر دینا (۵) جان لے لینا (۶) بنانا۔ تعمیر کرنا (۷) چھوڑ دینا۔ توڑ دینا (۸) جگانا (۹) خرچ کرنا (۱۰) موقوف کرنا (۱۱) سنبھالنا۔ (۱۲) نکالنا۔ لے جانا (۱۳) برپا کرنا۔ قائم کرنا (۱۴) حاصل کرنا (۱۵) انجام دینا (۱۶) ملتوی کرنا (۱۷) ہٹانا۔ اُٹھنا (۱۸) برداشت کرنا۔ (۱۹) چھوڑ دینا۔ باقی رکھنا (۲۰) پھیلانا (۲۱) آنارنا (۲۲) کھینچنا۔ (۲۳) دکور کرنا (۲۴) اُبھارنا۔ بند کرنا (۲۵) لے لینا (۲۶) پکڑنا (۲۷) دے دینا (۲۸) جگانا (۲۹) قسم کھانے کے لیے ہاتھ میں لینا (۳۱) دُہرانا۔ شاعر کا مصرع سن کر اُسے بلند آواز سے دُہرانا۔

اُٹھانوے (اُ۔ ٹھان۔ وے) [ہ۔ صف] نوّے اور آٹھ۔ ستانوے کے بعد کا عدد۔
اٹھاون۔ (اٹھ۔ ٹھا۔ ون) [ہ۔ صف] پچاس اور آٹھ۔ ستاون کے بعد کا عدد۔
اُٹھاؤ۔ (اُ۔ ٹھا۔ او (واؤ مجہول) [ہ۔ ا۔ مذ] اٹھان۔ ترقی (۲) اٹھانا مصدر کا امر
اُٹھاؤ چُولہا۔ (محاورہ) (۱) وہ چولہا جسے ہر جگہ لے جا سکیں (۲) آدمی جو ایک جگہ جم کر نہ رہے۔ خانہ بدوش۔
اٹھاؤ میرا مکنا میں گھر سنبھالوں اپنا۔ [مثل] بے شرم عورت کو کہتے ہیں جو بیاہ ہوتے ہی شوہر کے گھر کا انتظام کرنے لگے اور میاں کو لے کر الگ ہو جائے۔
اُٹھاوَنی۔ (اُٹھا۔ اَ۔ نی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) تیجا۔ سوم۔ پھول۔ ہندوؤں کی ایک رسم جب مُردے کی ہڈیاں گنگا میں ڈالنے کے لیے لے جاتے ہیں۔
اُٹھائیس۔ (اُ۔ ٹھا۔ ئیس) [ہ۔ صف] بیس اور آٹھ۔ ستائیس کے بعد کا عدد۔
اٹھائی جائے نہ دھری جائے۔ [مثل] مشکل مصیبت (۲) ایسی بات جو برداشت نہ کی جائے اور اس کا جواب بھی نہ دیا جا سکے۔
اُٹھائی گیرا۔ (اُ۔ ٹھا۔ اِی۔ گی۔ را) [ہ۔ صف] (۱) اُچکا۔ آنکھ بچا کر چھوٹی چھوٹی چیزیں چرا لینے والا۔ جیب کترا (۲) بدمعاش۔ لچا۔
اُٹھ بیٹھ۔ (اُٹھ۔ بیٹھ) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) اٹھا بیٹھی۔ بار بار اُٹھنا بیٹھنا (۲) ایک قسم کی سزا جو اُستاد شاگردوں کو دیا کرتے ہیں۔
اُٹھ بیٹھنا۔ (اُٹھ۔ بیٹھ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) جاگ اُٹھنا۔ بیدار ہو جانا (۲) بیٹھے سے کھڑا ہو جانا (۳) تندرست ہو جانا۔ چنگا ہو جانا۔
اُٹھتا بیٹھنا۔ (اُٹھ۔ تا۔ بیٹھ۔ نا) [ہ۔ صف] گرتا پڑتا۔ درجہ بہ درجہ
اُٹھتا جوبن۔ [ہ۔ ا۔ مذ] آغازِ شباب۔ سینے کے اُبھار کا زمانہ۔
اَٹھتّر۔ (اَٹھ۔ تّر) [ہ۔ صف] ستّر اور آٹھ۔ ستتّر کے بعد کا عدد۔
اُٹھتی۔ (اُٹھ۔ تی) [ہ۔ صف] (۱) اُٹھتی ہُوئی۔ کھڑی ہوتی ہُوئی (۲) اُبھرتی ہُوئی (۳) ختم ہوتی ہُوئی (۴) شروع ہوتی ہُوئی۔
اُٹھتی پینٹھ۔ (ا۔ مث) بازار یا ہاٹ جو بند ہونے کے قریب ہو (۲) اُجڑنے والا میلہ (۳) چل چلاؤ۔ رخصت کا وقت۔
اُٹھتی پینٹھ آٹھویں دن۔ (مثل) وقت کے ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے۔ ورنہ پھر موقع ہاتھ نہ آئے گا۔
اُٹھتی جوانی۔ آغاز جوانی۔ شباب کے دن۔
اُٹھتی جوانی میں اُٹھ گیا۔ نوجوان مرگیا۔
اُٹھتی کونپل۔ (۱) نئی اور بڑھتی ہوئی ٹہنی (۲) نوجوانی۔ نوعمر۔ نوخیز۔ شروع شباب۔
اُٹھتے۔ (اُٹھ۔ تے) [ہ۔ صف] کھڑے ہوتے ہُوئے۔
اُٹھتے اٹھلتے۔ جمع حوائج ضروریہ سے فارغ ہوتے ہوئے (۲) خرچ ہو ہوا کر۔
اُٹھتے بیٹھتے۔ (۱) گرتے پڑتے افتاں خیزاں (۲) ٹھہر ٹھہر کر۔ بڑی دقت سے (۳) ہر وقت۔ اکثر و بیشتر۔
اُٹھتے جوتی بیٹھتے لات۔ [مثل] ہر وقت بے عزّتی۔ نہایت ذلت و خواری کا برتاؤ۔
اُٹھ جانا۔ (اُٹھ۔ جا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) چلا جانا۔ رخصت ہو جانا (۲) مرجانا۔ (۳) خرچ ہو جانا۔ (۴) جاتا رہنا۔ عمل یا حکومت بدل جانا۔
اُٹھ رہنا۔ [ہ۔ مص] ملتوی رہنا۔

اُٹھ سکنا۔ [ہ۔ مص] لیٹے سے بیٹھ سکنا۔ کھڑا ہو سکنا۔ برداشت ہو سکنا۔ متحمل ہو سکنا
اُٹھ کر پانی نہیں پیا جاتا۔ [مثل] بے حد کاہلی یا نہایت ضعف اور ناتوانی کے موقع پر بولتے ہیں۔
اُٹھ کھڑا ہونا۔ (۱) چلنے کو تیار ہونا (۲) قائم ہونا۔ برپا ہونا (۳) اُبھرنا۔ دفعتہً کسی مرض کا پیدا ہونا (۴) لڑنے کو تیار ہونا۔ (۵) بیماری سے صحت پانا۔
اَٹھ کھیل۔ (اَٹھ۔ کھیل) [ق۔ ا۔ مث] اٹھکیلی۔ دل لگی۔ مذاق۔
اِٹھلانا۔ (اٹھ۔ لا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) اترانا (۲) چونچلا کرنا۔ نخرہ کرنا (۳) مستی دکھانا (۴) چھیڑنے کے لیے جان بوجھ کر انجان بننا۔ اغماض کرنا۔
اِٹھلاہٹ۔ (اِٹھ۔ لا۔ ہٹ) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) ناز۔ نخرہ۔ غمزہ (۲) ٹھسک۔ ٹھسکا۔
اُٹھلو۔ (اُ۔ ٹھل۔ لو) [ہ۔ صف] ایک جگہ پر نہ رہنے والا۔ جم کر کام نہ کرنے والا۔
اُٹھنا۔ (اُٹھ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) کھڑا ہونا۔ ایستادہ ہونا (۲) اونچا ہونا۔ بلند ہونا۔ اُبھرنا (۳) جاگنا۔ بیدار ہونا (۴) آمادہ ہونا۔ مستعد ہونا (۵) چلنا۔ نکلنا۔ روانہ ہونا (۶) برپا ہونا (۷) دوکان یا مکان چھوڑنا۔ خالی کرنا۔ شروع کرنا (۸) نشوونما پانا (۹) حاصل ہونا (۱۰) اڑانا۔ پرواز کرنا۔ (۱۱) گھوڑی وغیرہ کا مست ہونا (۱۲) خرچ ہونا (۱۳) موقوف ہونا۔ (۱۴) پڑھا جانا (۱۵) نقش ہونا۔ ٹھپہ ہونا (۱۶) زمین کا اجارہ پر ہونا۔ ٹھیکہ ہونا (۱۷) تربیت یافتہ ہونا (۱۸) اچار کا ترشی پر آجانا۔ کھٹا ہونا (۱۹) مرنا۔ فوت ہونا (۲۰) سوار ہونا (۲۱) تمام ہونا۔ تیار ہونا۔ کام سمٹنا (۲۲) جیسے درد وغیرہ اُٹھنا۔
اُٹھنا بیٹھنا۔ نشست و برخاست رکھنا۔ صحبت رکھنا۔
اُٹھ نہ سکنا۔ (۱) کھڑا نہ ہو سکنا (۲) برداشت نہ ہو سکنا (۳) جواب نہ بن پڑنا
اٹھنّی۔ (اَ۔ ٹھن۔ نی) [ہ۔ ا۔ مث] آٹھ آنے کا چاندی کا سکّہ۔ آدھا روپیہ پچاس پیسے کا سکّہ۔
اُٹھنے آنا۔ (اُٹھ۔ نے۔ آنا) [ہ۔ مص] آشوب کرآنا۔
اُٹھوانا۔ (اُٹھ۔ وا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) کھڑا کروانا۔ کسی جگہ سے نکلوانا۔ (۲) تعمیر کروانا۔ (۳) خرچ کروانا۔
اَٹھواڑا۔ آٹھواڑہ۔ (ہ۔ مذ) ایک ہفتہ۔ آٹھ دن۔
اُٹھوال۔ (ہ۔ صف) اُٹھا ہوا۔ اُبھرا ہوا۔
اَٹی۔ (اَٹ۔ ٹی) [ہ۔ ا۔ مث] اٹیرن پر لپیٹا ہوا اون یا سوت۔ لچھا۔ (۲) پولا۔ گٹھا۔ گیہوں کی بالوں کا مٹھا۔ (۳) پگڑی۔
اَٹیرن۔ (اَ۔ ٹے۔ رن) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) سوت کی انٹی بنانے کا آلہ (۲) دُبلا پن (۳) پہلوانوں کی اصطلاح میں ایک پیچ کا نام (۴) گھوڑا پھیرنے کا ایک طریقہ۔
اٹیرن پھیرنا۔ گھوڑے کو کاوا دینے کا ایک طریقہ۔ دُہرا کاوا۔ یہ چکر اس لچھے سے مشابہ ہوتا ہے جو اٹیرن سے اُترتا ہے۔
اٹیرن کر دینا۔ کشتی میں داؤ پیچ جس سے آدمی چکرا جائے (۲) دم نہ لینے دینا۔
اٹیرن ہونا۔ (۱) ہڈی نکل آنا۔ بہت دُبلا ہو جانا (۲) گھوڑے کو چابک مار کر چکر دینے کی ایک شکل۔
اٹیرنا۔ (اَ۔ ٹیر۔ نا) [ہ۔ مص] اٹیرن سے سوت کی انٹی بنانا۔ سوت لپیٹنا۔

ا۔ث

اثاث۔ (ع۔مذ) اثاثہ کی جمع۔سامان۔سرمایہ۔زیور (۲) زیادہ ہونا۔
اَثاثُ البَیت۔ (اَ۔ثا۔ثل۔بَیت) [ع۔ا۔مذ] اسباب خانہ داری۔گھر کا سامان۔منقولہ جائداد۔
اَثاثہ۔ (اَ۔ثا۔ثہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) جمع کیا ہوا۔جوڑا ہوا (۲) سرمایہ۔اسباب کپڑا لتّا وغیرہ۔سامان جو جمع کیا ہوا ہو۔جمع: اثاث
اَثارت۔ (اَ۔ثا۔رَت) [ع۔مث] کسی کیفیت کا بقیہ نشان۔
اَثالِب۔ (اَ۔ثا۔لِب) [ع۔مذ] ثلب کی جمع۔وہ مکان جو عربوں نے پہاڑوں کو کھود کر بنائے تھے اور ان میں نقش و نگار کیے جاتے تھے۔
اِثبات۔ (اِث۔بات) [ع۔ا۔مذ] (۱) ابطال کی ضد۔ثبوت۔دلیل۔تصدیق (۲) نقش بنانا (۳) قیام۔بحال (۴) استقامت
اثباتِ جرم۔جرم ثابت ہونا۔
اثبات کو پہنچنا۔ (محاورہ) ثبوت فراہم کرنا۔ثابت ہوجانا۔
اَثَر۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) سنّتِ نبوی۔حدیث کی قسموں میں سے ایک قسم (۲) تاثیر (۳) نشان۔زخم کا داغ (۴) کھنڈر (۵) کھوج (۶) نتیجہ۔فائدہ۔جمع: آثار اثرات (۷) آسیب کا سایہ۔
اثر آنا۔ (محاورہ) تاثیر پیدا ہونا۔
اثر آنے لگنا۔تاثیر ہونا شروع ہوجانا۔
اثر اتارنا۔ (محاورہ) نشہ اتارنا۔آسیب دور کرنا۔
اثر بخشنا۔تاثیر پیدا کرنا۔
اثر پڑنا۔اثر ہونا۔متاثر ہونا۔
اثر پزیر (پذیر) اثر قبول کرنے والا۔
اثر دکھانا۔تاثیر پیدا کرنا۔
اثر ڈالنا۔ (محاورہ) (۱) تاثیر پیدا کرنا (۲) زور ڈالنا۔متاثر کرنا۔
اثر رکھنا۔ (محاورہ) اپنی ذات میں کسی طرح کی خاصیت رکھنا (۲) بااثر ہونا۔تاثیر رکھنا (۳) قابو رکھنا۔
اثر کرنا۔ (محاورہ) خاصیت کا فعل صادر ہونا۔تاثیر ہونا (۲) سرایت کرنا۔بیٹھنا۔گھسنا (۲) رنگ جمانا۔
اثر کھلنا۔ (محاورہ) تاثیر ظاہر ہونا۔
اثر ہونا۔ (محاورہ) تاثیر ہونا۔رنگ جمنا (۲) سمجھ میں آنا۔ذہن نشین ہونا۔
اِثری۔ (ع۔صف) آثارِ قدیمہ سے متعلق۔تاریخی۔
اَثقال۔ (اَث۔قال) [ع۔ا۔مذ] ثقل کی جمع۔بوجھ۔وزن۔
اِثم۔ (ع۔مذ) بکسرِ اوّل و سکونِ ثانی و ثالث۔گناہ۔معصیت۔اخلاقی یا مذہبی جرم۔
اَثمار۔ (اَث۔مار) [ع۔ا۔مذ] ثمر کی جمع۔پھل۔خوشے۔میوے۔
اُثمد۔ (اُث۔مِد) [ع۔ا۔مذ] سُرمہ کا پتھر۔
اَثنا۔ (اَث۔نا) [ع] وقفہ۔درمیان۔بیچ۔دوران۔
اثنائے تجویز۔تحقیقات کے دوران میں۔
اِثنا عشر (اِث۔نا۔عَ۔شَر) [ع۔صف] بارہ۔اصطلاحاً بارہ امام علیہم السلام
اثنا عشری۔اثنا عشریہ۔شیعہ مسلمانوں کا ایک فرقہ جو بارہ اماموں کو مانتا ہے۔امامیہ۔
اِثنان۔ (اِث۔نان) [ع۔صف] دو کا عدد۔دوسرا۔
اِثنَین۔ (اِث۔نین) [ع۔صف] دو۔
اَثیر۔ (اَ۔ثیر) [ع۔صف] (۱) عالی۔بلند۔آسمان (۲) ایتھر
اَثیم۔ (اَ۔ثیم) [ع۔صف] گنہگار۔عاصی۔مجرم۔خاطی۔

ا۔ج

اجابت۔ (اَ۔جا۔بت) [ع۔ا۔مث] (۱) جواب دینا۔قبولِ دعا۔مقبولیت (۲) رفعِ حاجت (۳) پاخانہ۔براز۔
اجابت ہونا۔ (محاورہ) فضلہ خارج ہونا۔پاخانہ آنا۔
اَجاتی۔ (ا۔جا۔تی) [س۔صف] قوم سے باہر۔قوم سے نکالا ہوا۔
اِجارَہ۔ (اِ۔جا۔رَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) کسی چیز کی تجارت پر بلاشرکت غیرے قبضہ (۲) اُجرت پر دینا (۳) کرایہ۔ٹھیکہ (۴) دعویٰ۔حکومت۔قبضہ قابو۔اختیار۔جمع اجارات۔
اجارہ اُجاڑا۔ٹھیکے کا کام خراب ہوتا ہے۔
اجارہ باندھنا۔قبضے میں لانا۔قبضہ کرنا۔ (۲) ٹھیکے پر لینا (۳) اُجرت پر مزدوروں کی خدمات حاصل کرنا۔
اجارہ دار۔ (۱) وہ شخص یا ادارہ جس کو کسی چیز کی تجارت کا بلاشرکت غیرے حق حاصل ہو (۲) ٹھیکہ دار (۳) کرایہ پر لینے والا۔
اجارہ داری۔کسی تجارت پر بلاشرکت غیرے قبضہ۔مکمل قبضہ۔ٹھیکیداری۔
اجارہ کار۔زمین یا مکان وغیرہ کو کرایہ پر دینے والا۔
اجارہ کرنا۔ (محاورہ) (۱) ٹھیکے پر کوئی کام ٹھہرانا (۲) ذمّے لینا (۳) ٹھیکہ لینا۔
اجارہ کیا ہے۔ (محاورہ) قابو نہیں ہے۔کچھ دعویٰ نہیں ہے۔
اجارے لینا۔ٹھیکے پر لینا۔
اُجاڑ۔ (اُ۔جاڑ) [ہ۔صف] ویران۔غیر آباد۔جنگل۔آباد کی ضد۔
اُجاڑ صورت۔بدصورت۔بدنما۔
اُجاڑ کا۔ویرانے کا۔
اُجاڑنا۔ (اُ۔جاڑ۔نا) [ہ۔مص] (۱) ویران کرنا۔برباد کرنا (۲) مسمار کرنا۔ڈھانا۔اینٹ سے اینٹ بجانا (۳) اُکھاڑنا۔ (۴) ضائع کردینا۔
اُجاڑُو۔ (اُ۔جا۔ڑو) [ہ۔صف] برباد کرنے والا۔کھاؤ۔لٹاؤ۔
اِجازت (اِ۔جا۔زت) [ع۔ا۔مث] حکم۔ارشاد۔پروانگی۔منظوری۔کسی پیر کا اپنے مُرید کو وظیفہ پڑھنے کا اختیار دینا۔
اجازت طلب۔اجازت چاہنے والا۔
اجازت نامہ۔وہ تحریر جس کے ذریعے کسی بات کی اجازت دی گئی ہو۔سند۔پٹہ۔
اِجازَہ۔ (اِ۔جا۔زہ) [ع۔ا۔مذ] پروانہ راہداری۔
اُجاغ۔ (اُ۔جاغ) [ت۔ا۔مذ] چولھا۔دیگدان۔
اُجاگر۔ (اُ۔جا۔گر) [ہ۔صف] (۱) روشن۔تاباں۔درخشاں (۲) ظاہر۔عیاں
اُجالا۔ (اُ۔جا۔لا) [ہ۔ا۔مذ] نُور۔روشنی۔چمک۔

اُجالا ہونا۔ (۱) روشنی ہونا۔ دن نکلنا (۲) لُٹ جانا۔ صفایا ہو جانا۔ کچھ باقی نہ رہنا۔
اُجالے کا پہرا۔ پچھلی رات کا پہرہ جو صبح کو شروع ہوتا ہے۔
اُجالے کا تارا۔ صبح کا ستارا۔ زہرہ۔

اُجالنا۔ (اُ-جال-نا) [ہ-مص] چمکانا۔ جلا کرنا۔ صاف کرنا۔ نکھارنا۔ زیور کا میل نکالنا۔ صیقل کرنا۔

اَجان۔ (اَ-جان) [ہ-صف] (۱) اَن جان۔ نہ جاننے والا۔ ناسمجھ (۲) نہ جانا ہوا۔

اَجانِب۔ (اَ-جا-نِب) [ع-ا-مذ] اجنب کی جمع۔ بیگانے۔ اجنبی لوگ

اِجبار۔ (اِج-بار) [ع-مذ] جبر۔ زبردستی (۲) مجبوری۔

اُجبک۔ (اُج-بَک) [ت-ا-مذ] اردو میں بگڑا ہوا اصل ازبک ہے (۱) ترکوں کی ایک قوم (۲) اُجڈ۔ بے وقوف۔ اناڑی۔

اِجتماع۔ (اِج-تِ-ماع) [ع-ا-مذ] مجمع۔ بھیڑ۔ اکٹھا ہونا۔ سمٹنا۔ جمع ہونا
جمع: اجتماعات۔
اجتماعِ ضدین۔ اجتماعِ نقیضین۔ دو مخالف چیزوں کی یک جائی۔

اِجتماعی۔ (اِج-تِ-ما-عی) [ع-صف] منسوب بہ اجتماع۔ پورے طور پر۔ مجموعی طور پر۔

اِجتماعیت۔ (اِج-تِ-ما-عی-یَت) [ع-ا-مث] (۱) ایک جگہ اکٹھا ہونا (۲) ایک نظریہ جس کی رُو سے ملکیت انفرادی نہیں اجتماعی ہونی چاہیے۔

اِجتناب۔ (اِج-تِ-ناب) [ع-ا-مذ] (۱) پہلو بچانا۔ پرہیز کرنا (۲) بچاؤ کنارہ۔ علیحدگی۔ پرہیز۔ گوشہ گیری۔

اِجتہاد۔ (اِج-تِ-ہاد) [ع-ا-مذ] (۱) جدوجہد۔ کوشش کرنا۔ ٹھیک راہ ڈھونڈنا (۲) بہت سوچنا۔ غور و خوض سے کسی مسئلہ کا حل کرنا (۳) ایجاد۔ نئی بات پیدا کرنا (۴) فقہ اسلامی کی اصطلاح میں قرآن و حدیث اور اجماع پر قیاس کر کے شرعی مسائل کا اخذ کرنا۔ جمع: اجتہادات۔

اَجداد۔ (اَج-داد) [ع-ا-مذ] جد کی جمع۔ باپ۔ دادا۔ بڑے بوڑھے۔

اُجڈ۔ (اُ-جَڈ) [ہ-صف] (۱) گنوار۔ بے وقوف (۲) جاہل مطلق۔ ضدی اکھڑ۔
اُجڈ پن۔ بے ہودہ پن۔ گنوار پن۔

اَجر۔ (ع-ا-مذ) نیک کام کا عوض۔ ثواب۔ بدلہ۔ پھل۔ اُجرت۔ مزدوری
اجرِ جائز۔ قانوناً جائز محنتانہ۔
اجرِ غیر ممنون۔ بے نقصان ثواب۔ ایسا بدلہ جس پر احسان نہ جتایا جائے۔

اِجرا۔ (اِج-را) [ع-ا-مذ] جاری کرنا۔ شروع کرنا۔ کام چلانا۔
اجرائے ڈگری۔ ڈگری کا جاری کرنا
اجرائے سمن۔ گواہ کے نام طلبی کے واسطے سمن جاری کرنا۔

اَجرام۔ (اَج-رام) [ع-ا-مذ] جِرم کی جمع۔ جسم۔ ستاروں اور جواہرات کے جسم۔
اجرامِ فلکی۔ سورج۔ چاند۔ ستارے اور سیارے وغیرہ۔

اُجرت۔ (اُج-رَت) [ع-ا-مث] مزدوری۔ کام کا عوض۔ حق الخدمت۔
اُجرتِ خالص۔ نقد مزدوری۔ کسی کام کا عوض نقدی کی صورت میں۔

اُجرتی (اُج-رَ-تی) [ع-صف] اجرت پر کام کرنے والا۔ مزدوری کا کام۔

اُجڑا۔ (اُج-ڑا) [ہ-صف] (۱) ویران۔ برباد (۲) لُٹا پٹا (۳) خانہ خراب۔
اجڑا پجڑا۔ لٹا پٹا۔ برباد شدہ۔ ویران۔

اُجڑا گھر بسا دینا۔ (۱) غیر آباد اور پریشان حال کو آباد اور مطمئن کر دینا (۲) رنڈوے کا نکاح کرا دینا۔
اُجڑا گھر بس گیا۔ (۱) گھر میں رونق ہو گئی۔ گھر میں چہل پہل ہو گئی (۲) رنڈوے کا نکاح ہو گیا (۳) بے اولاد کے ہاں بچہ پیدا ہونے پر کہتے ہیں۔

اُجڑ جانا۔ (اُ-جڑ-جا-نا) [ہ-مص] لُٹ جانا۔ برباد ہو جانا۔ ویران ہو جانا۔

اُجڑ گیا۔ (اُ-جڑ-گَ-یا) [اُ-صف] اجڑا۔ تباہ ہو گیا۔

اُجڑنا۔ (اُ-جڑ-نا) [ہ-مص] (۱) ویران ہونا (۲) تباہ ہونا (۳) اکھڑنا۔ پامال ہونا (۴) مٹ جانا۔ غارت ہونا۔

اُجڑی۔ (اُج-ڑی) [ہ-صف] (۱) تباہ۔ برباد (۲) تباہ ہو گئی۔ برباد ہو گئی۔
اُجڑی بات۔ کسی بات کی بابت بیزاری اور تحقیر سے کہتے ہیں۔
اُجڑی نگری سُونا دیس۔ (مثل) ویران۔ تباہ شدہ جگہ۔
اُجڑے گاؤں سے کیا ناتا۔ (مثل) جس جگہ رہنا چھوڑ دیا پھر وہاں سے کیا واسطہ
اُجڑے گھر کا بلینڈا۔ (مثل) جہاں سارا گھر تباہ ہو جائے اور ایک نکما آدمی رہ جائے اس کی نسبت کہتے ہیں۔

اَجزا۔ (اَج-زا) [ع-ا-مذ] جُز کی جمع۔ حصے۔ ٹکڑے۔
اجزائے ترکیبی۔ جن سے مل کر کوئی چیز بنی ہو۔
اجزائے متناسبہ۔ وہ اجزا جو اجتماعی صورت میں تناسب کے لحاظ سے موزوں ہوں اور اُن میں کسی قسم کی کمی یا زیادتی نہ پائی جائے۔

اَجساد۔ (اَج-ساد) [ع-ا-مذ] جسد کی جمع۔ بہت سے جسم۔

اَجسام۔ (اَج-سام) [ع-ا-مذ] جسم کی جمع۔ بہت سے جسم۔ تن۔

اَجگر۔ (اَج-گر) [ہ-ا-مذ] (۱) اژدہا۔ بہت بڑا سانپ۔ بھاری یا نہایت وزنی سانپ (۲) بڑی بھاری چیز۔
اجگر کے داتا رام۔ (مثل) جو چلنے پھرنے اور کام کرنے سے مجبور ہیں انھیں خدا دیتا ہے۔ کاہل کو بھی اللہ روزی دیتا ہے۔

اَجَل۔ (اَجَل) [ع-ا-مث] (۱) وقت (۲) موت۔ مرگ۔ قضا۔ جمع: آجال۔
اجل تو کہیں سر پر سوار نہیں ہے۔ موت نے تو کہیں نہیں گھیرا ہے۔
اجل رسیدہ (گرفتہ) وہ شخص جس کی موت آئی ہو۔ جان ہار۔ موت کے پھندے میں پھنسا ہوا۔
اجل سر پر سوار ہے۔ خطرناک کام کرنے لگا ہے۔ موت کو دعوت دے رہا ہے
اجل سر پر کھڑی ہے۔ موت کا وقت بہت قریب ہے۔
اجل سر پر کھیلنا۔ موت کا آپہنچنا۔ ایسا کام کرنا جس میں موت کا اندیشہ ہو۔
اجل طبعی۔ طبعی یا فطری موت۔ حادثے کی موت کی ضد۔
اجل کا پیغام آنا۔ مرنے کا وقت قریب آ جانا۔ مرنے کے آثار ظاہر ہونا۔
اجل کا تماچہ۔ اجل کا تھپیڑا۔ مہلک ضرب۔ مہلک مرض۔
اجل کے مُنہ سے پھرنا۔ مہلک مرض سے نجات پانا۔ کسی بلائے ناگہانی سے بچ جانا۔

اَجَلّ۔ (اَ-جَلّ) [ع-صف] بہت بزرگ۔ بڑا ذی شان۔ جلیل القدر۔

اُجلا۔ (اُج-لا) [ہ-صف] (۱) صاف ستھرا۔ سفید۔ میلا کی ضد (۲) دھوبی۔

اُجلاپن - صفائی - چمک - روشنی - رونق -

اُجلا کارخانہ - خوش سلیقگی اور خوش انتظامی سے گھر کی رونق اور ظاہر درست ہونا۔

اُجلا کام - صاف کام جس میں گنجلک اور کسی قسم کی ابتری نہ ہو۔

اُجلا مُنہ - (ا۔ مذ) سرخرو بے گناہ -

اِجلاس - (اِج - لاس) [ع - ا - مذ] حاکم کے بیٹھنے کی جگہ - کچہری - دربار - جلسہ - اجتماع - نشست -

اجلاس کرنا - دربار کرنا - کچہری کرنا -

اَجلاف - (اَج - لاف) [ع - ا - مذ] جلف کی جمع - کمینے - سفلے - شودر - ذلیل پیشوں کے لوگ - اشراف کی ضد -

اِجلال - (اِج - لال) [ع - ا - مذ] بزرگی - شان و شوکت - عظمت -

اَجِلّہ - (اَ - جِل - لَہ) [ع - ا - مذ] جلیل کی جمع - بڑے لوگ -

اُجلی - (اُج - لی) [ہ - صف] (۱) اُجلی - سفید - نرمل - صاف (۲) دھوبن -

اُجلی سمجھ - فہم رسا - بات کی تہہ کو جلد پہنچنے والی سمجھ -

اُجلی طبیعت - طبع رسا - سلجھی ہوئی طبیعت -

اُجلی گزران - خوش گزران - اچھی خوراک اور اچھے لباس سے بسر کرنا -

اِجماع - (اِج - ماع) [ع - ا - مذ] جمع کرنا - اکٹھا ہونا - اتفاق رائے (فقہ) مسلمان مجتہدین کا کسی امر شرعی پر متفق ہو جانا -

اِجمال - (اِج - مال) [ع - ا - مذ] کھول کر لکھنا اختصار کے ساتھ کہنا (۲) ابہام -

اِجمالی - (اِج - مالی) [ع - صف] (۱) مشترکہ جس میں حصہ کشی نہ کی گئی ہو (۲) مبہم - گول - مختصر - سرسری - چھچھلتی ہوئی نظر -

اَجمل - (اَج - مَل) [ع - صف] بہت خوبصورت - حسین و جمیل -

اَجناس - (اَج - ناس) [ع - ا - مث] (۱) جنس کی جمع - غلہ (۲) چیزیں - اشیاء -

اَجنبی - (اَج - نَ - بی) [ع - صف] (۱) پردیسی - غیر دیس کا مسافر (۲) ناآشنا - ناواقف - غیر - وہ شخص جس سے جان پہچان نہ ہو - نیا - انجان - جمع : اجانب

اَجنبیت - (اَج - نَ - بی - یَت) [ع - ا - مث] بیگانگی - غیریت - واقفیت نہ ہونا -

اَجنِحَہ - (اَج - نَ - حَہ) [ع - ا - مذ] جناح کی جمع - پَر - بازو -

اَجوائن - (اَج - وا - ان) [ہ - ا - مث] ایک دوا کا نام -

اُجورَہ - (اُجو - رَہ) [ع - ا - مذ] مزدوری - کام کا معاوضہ - اُجرت - حق المحنت - کرایہ

اَجوَف - (اَج - وَف) [ع - صف] (۱) کھوکھلا - خالی پیٹ (۲) صرفیوں کی اصطلاح میں وہ لفظ جس کے عین کلمے میں حرف علت (و - ا - ی) ہو -

اُجھالنا - (اُ - جھال - نا) [ہ - مص] اُنڈیلنا - ایک برتن سے کوئی شے دوسرے برتن میں ڈالنا -

اُجھڑ - (اُج - جھڑ) [ہ - صف] جھگڑالو - بات بات پر تکرار کرنے والا -

اَجہل - (اَج - ہَل) [ع - صف] بڑا جاہل - بہت ہی اُجڈ - نہایت بے وقوف -

اُجھینا - (اُ - جھے - نا) [ہ - ا - مذ] چولھے میں اُپلے جوڑنے کا ایک طریقہ - دودھ وغیرہ کی ہانڈی کے نیچے ایک بار اُپلے لگا دینا جو اس کے پکنے تک کفایت کریں -

اَجی - (اَ - جی) اے جناب - اے حضرت - اے صاحب

اجی بس - اے صاحب رہنے دیجئے حضرت ختم بھی کیجئے -

اُجیالا - (اُج - یا - لا) [ہ - ا - مذ] روشنی - رونق - چمک -

اُجیالی - (اُج - یا - لی) [ہ - ا - مث] (۱) اجیالا کی تانیث (۲) گھوڑے کی اندھیری -

اَجِیت - (اَ - جِیت) [ہ - صف] (۱) غیر مفتوحہ (۲) جسے کوئی جیت نہ سکے - ناقابل فتح (۳) نہایت زبردست (۴) نہایت مضبوط -

اَجِیٹن - انگریزی لفظ (Adjutant) ایڈجوٹنیٹ کا اردو بنایا ہوا [ا - مذ] (۱) فوجی عہدے کا نام (۲) سارس کی قسم کا ایک پرندہ -

اَجیرَ - (اَ - جیر) [ع - ا - مذ] مزدوری پر کام کرنے والا - مزدور - محنتی -

اَجیرن - (اَ - جی - رَن) [ہ - صف] (۱) ناگوار - بار خاطر - دُوبھر (۲) وہ بات جس سے طبیعت اُکتا جائے - وہ کام جو مشکل سے تمام ہو (۳) بدہضمی -

اجیرن کو اجیرن ہی بھلے نہیں تو سر چوہتے کھیلے [مثل] طاقت والے کا مقابلہ طاقت والا ہی کر سکتا ہے اگر کمزور کرے گا تو مارا جائے گا -

اجیرن ہونا - ناگوار ہونا - ناپسند ہونا - سخت یا دشوار ہونا - دُوبھر ہونا -

ا - چ

اُچاپت - (اُ - چا - پت) [ہ - ا - مث] (۱) دکاندار سے قرض کا لین دین (۲) شور وغل - گود بھاند -

اُچاپت اُٹھانا - (۱) اُدھار سودا دینا (۲) مشکل کام انجام دینا -

اچاپت اُٹھنا - (۱) اُدھار سودا لیا جانا (۲) دشوار کام انجام دیا جانا -

اُچاپتی - (اُ - چا - پَ - تی) [ہ - صف] اُدھار لین دین - رسوخ اور شہریہ -

اُچاٹ - (اُ - چاٹ) [ہ - صف] بیزار - برداشتہ خاطر - اُکتایا ہوا - اُداس اکھڑا ہونا -

اُچاٹ دینا - اُچاٹ کر دینا - اُکھاڑ دینا - کسی کو برگشتہ خاطر کر دینا -

اُچاٹ ہونا - (۱) دل ہٹ جانا - برداشتہ خاطر ہو جانا (۲) نیند اُڑ جانا -

اُچاٹنا - (اُ - چاٹ - نا) [ہ - مص] برداشتہ خاطر کرنا - دل ہٹانا (۲) بیزار کرنا -

اَچار - (اَ - چار) [ہ - ا - مذ] کسی پھل یا ترکاری کا مرکب جسے تیل - سرکے یا پانی اور مسالے سے تیار کیا جائے -

اچار اُٹھنا - اچار کا ترش ہو کر تیار ہو جانا -

اچار پڑنا - اچار بننا - پھل وغیرہ کا سرکے، پانی یا تیل میں گلنے اور ترش ہونے کے لیے ڈالا جانا -

اچار ڈالنا - (۱) اچار بنانا (۲) بے ضرورت کسی چیز کو مدت تک رکھ چھوڑنا کسی شخص کو زیادہ دیر تک بٹھلانا -

اچار کر دینا - بہت پیٹنا - مارتے مارتے صورت بگاڑ دینا -

اچار (نکال دینا) نکالنا - خوب مارنا - بے انتہا مارنا -

اچار نکلنا - بہت خراب حالت ہونا -

اچار ہو گئے - بُری حالت ہو گئی - صورت بگڑ گئی - اصلی حالت باقی نہ رہی -

اَچارج - (اَ - چا - رج) [ہ - ا - مذ] معلم - استاد - ادیب - دیکھیے اچاریہ

اُچانا - (اُ - چا - نا) [ہ - مص] اُونچا کرنا - اُٹھانا - بلند کرنا -

اَچانک - (اَ - چا - نک) [ہ - صف] (۱) یکایک - ناگاہ - یک بیک - ناگہاں - دفعتہً - یکبارگی - ایکا ایکی (۲) نامعلوم -

اَچپَل۔ (اَچ۔پَل) [ہ۔صف] (۱) اَچپَل۔ چلبلا۔ وہ شخص جو نچلا نہ رہے۔ شوخ۔ طرار (۲) تیز۔ چالاک (۳) مضطرب۔ بے قرار۔

اَچپَلا۔ (اَچ۔پَ۔لا) [ہ۔صف] شوخ۔ چلبلا۔ چنچل۔

اَچپَلاپن۔ شوخی۔ ناز۔ کرشمہ۔ چلبلاپن۔

اَچپَلاہٹ۔ (اَچ۔پَ۔لا۔ہٹ) [ہ۔امث] (۱) شوخی۔ طراری۔ چنچل پن (۲) بے قراری۔ اضطراب۔

اَچپَلی۔ (اَچ۔پَ۔لی) [ہ۔امث] شوخ۔

اُچِنتی۔ (اُ۔چِن۔تی) [ق] بے خیالی سے۔ نادانستہ۔

اُچٹانا۔ (اُچ۔ٹا۔نا) [ہ۔مص] (۱) الگ کرنا۔ بکھیرنا۔ نوچنا (۲) چھڑانا۔ جدا کرنا۔ چھینکنا۔ بیزار کرنا۔ رنجیدہ کرنا (۳) بھڑکانا۔ بدکانا (۴) اُچھالنا کسی کے ربط میں فرق ڈالنا۔ بہکا کر جدا کروا دینا۔ کھٹر دینا (۵) نشانے پر نہ لگنے دینا (۶) اُڑانا۔ دور کرنا (۷) منعزق کرنا۔

اُچٹتا۔ (اُ۔چٹ۔تا) [ہ۔صف] ادھورا۔ ناتمام۔ سرسری۔ نشانے پر نہ بیٹھنے والا۔

اُچٹتا سا۔ ادھورا سا۔ نشانے پر نہ لگتا ہوا۔

اُچٹتا ہوا۔ ادھورا۔ سرسری۔ جیسا چاہئے ویسا نہ ہو۔

اُچٹتی ہوئی باتیں۔ (محاورہ) سرسری باتیں۔ دل کو نہ لگنے والی باتیں۔

اُچٹ جانا۔ (محاورہ) (اُچٹ۔جا۔نا) [ہ۔مص] اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔ اچھل جانا۔ بچ جانا۔ بدک جانا۔

اُچٹ کر پڑنا۔ (اُ۔چٹ۔کر۔پڑنا) پلٹ کر لگنا۔ اُلٹی آ لگنا۔

اُچٹنا۔ (اُ۔چٹ۔نا) [ہ۔مص] (۱) جمی ہوئی چیز کا اکھڑنا (۲) بھڑکنا۔ بدکنا (۴) ہٹنا۔ برداشتہ خاطر ہونا (۵) پورا یا ٹھیک نہ پڑنا۔ (۶) نشانہ پر نہ لگنا۔ وار خالی جانا۔ بھرپور وار نہ پڑنا (۷) غائب ہونا (۸) بھڑکنا۔ اکھڑنا۔

اَچرَج۔ (اَچ۔رَج) [ہ۔امذ] اچنبھا۔ تعجب۔ حیرت۔ انوکھا۔

اُچک۔ (اُ۔چک) [ہ۔امث] (۱) اُبھار۔ بلندی (۲) جست۔ چھلانگ۔

اُچک پھاند۔ کود پھاند۔ جست۔

اُچک جانا۔ (۱) کود جانا۔ پھاند جانا (۲) نشانہ خطا کر جانا۔

اُچک لے جانا۔ اڑا لے جانا۔ چھین کر لے جانا۔

اُچک لینا۔ اڑا لینا۔ چھین لینا۔

اُچکا۔ (اُچ۔کا) [ہ۔امذ] ڈور لپیٹنے کی چرخی۔ مچکا۔

اُچکّا۔ (اُ۔چک۔کا) [ہ۔صف] (۱) اُچک کر چیز لے بھاگنے والا آدمی (۲) بدمعاش۔ لُچا۔ اٹھائی گیرا۔ چور۔

اچکاپن۔ بدمعاشی۔ چوری۔ بدچلنی۔

اُچکا ہوا۔ (اُچ۔کا۔ہُو۔آ) [ہ۔صف] (۱) پُرزور (۲) بلند حالی

اَچکَن۔ (اَچ۔کن) [ہ۔امث] ایک قسم کا مردانہ پہناوا۔ کوٹ کی ایک شکل۔ شیروانی۔

اُچکَن۔ (اُچ۔کن) [ہ۔امث] اینٹ پتھر وغیرہ کا وہ ٹکڑا جسے نیچے دے کر کسی چیز کو اونچا کرتے ہیں۔

اُچکنا۔ (اُ۔چک۔نا) [ہ۔مص] (۱) اُچھلنا۔ کودنا (۲) لپکنا۔ جھپٹنا (۳) لے اڑنا۔ لے بھاگنا (۴) اُوپر ہی اُوپر لے لینا (۵) اُڑنا۔ بلند ہونا۔ دوڑنا۔ بھاگنا۔

اُچکی ہوئی تقدیر۔ خوش قسمت۔ بلند تقدیر۔

اَچل۔ (اَ۔چل) [س۔صف] ٹھہرا ہوا۔ جو اپنی جگہ سے نہ چل سکے۔

اَچنبا۔ اَچنبھا۔ (اَ۔چم۔بھا) [ہ۔امذ] حیرت۔ تعجب۔ حیرانی۔

اچنبھا آنا۔ اچنبھا گزرنا۔ اچنبھا ہونا۔ حیرت ہونا۔ تعجب ہونا۔

اچنبھا دانہ۔ ایک قسم کی مٹھائی جو خشخاش کے دانوں پر شکر کا قوام چڑھا کر بنائی جاتی ہے۔ نقل خشخاش۔

اچنبھے کی بات۔ تعجب خیز بات۔

اچنبھے میں رہنا۔ تعجب میں رہنا۔ متحیر ہو جانا۔

اَچِنت۔ (اَ۔چِن۔ت) [صف] بے خیالی میں۔ اچانک (۲) بے فکر۔ مطمئن۔

اَچُوک۔ (اَ۔چُو۔ک) [ہ۔صف] (۱) جو نہ چوکے۔ جو خالی نہ جائے جو ٹھیک بیٹھے جو صحیح نتیجہ دکھائے۔

اَچھّا۔ (اَچھ۔چھا) [ہ۔صف] (۱) بُرا کی ضد۔ بہتر۔ مناسب۔ ٹھیک۔ درست (۲) تندرست۔ بے روگ (۳) بہت خوب (۴) مبارک۔ مسعود۔ نیک (۵) مفید۔ سزاوار۔ موافق (۶) (طنزاً) بے ڈھب۔ بُرا (۷) افضل۔ اعلیٰ (۸) تسلی۔ اطمینان۔ دیکھا جائے گا (بُرائی کے لیے) سمجھے (۱۰) سن لیا (تاکید یا تنبیہ کے لیے) (۱۱) اجازت ہے۔

اچھا بُرا۔ (۱) نیک و بد۔ بُرا بھلا (۲) معمولی۔ جیسا ہو سکا۔

اچھا بھلا۔ تندرست۔ بھلا چنگا۔ بے عیب۔ صاف صاف۔ پُورا۔ سالم۔

اچھاپن۔ نیکی۔ بھلائی۔

اچھا خاصا۔ (۱) اچھا بھلا۔ صحیح سالم۔ بھلا چنگا۔ تندرست۔ بے عیب (۲) بہت ٹھیک۔ درست۔ جیسا چاہئے (۳) پُورا (۴) نمایاں۔ صاف صاف۔

اچھا رہنا۔ (محاورہ) مرضی کے موافق کام بن پڑنا۔ بڑھ کر رہنا (۲) تندرست رہنا۔

اچھا سلوک کیا۔ (محاورہ) (۱) نیک برتاؤ کیا۔ (۲) (طنزاً) بہت بُرا کیا اچھا نہیں کیا۔

اچھا کرنا۔ (محاورہ) بھلا کرنا۔ تندرست کرنا (۲) خوب کرنا۔ مناسب کرنا۔

اچھا کہنا۔ (محاورہ) (۱) تعریف کرنا۔ اچھے الفاظ سے یاد کرنا (۲) عمدہ شعر کہنا۔

اچھا کیا خدا نے بُرا کیا بندے نے۔ [مثل] خیر خدا کی طرف سے ہے اور شر انسان کی طرف سے۔

اچھا لگنا۔ (محاورہ) بھلا معلوم دینا۔ پسند خاطر ہونا۔

اچھا ہوا۔ (محاورہ) (۱) خوب ہوا۔ (۲) (طنزاً) بُرا ہوا۔

اچھا ہونا۔ (۱) تندرست ہونا (۲) مرضی کے موافق ہونا (۳) خوش خلق ہونا۔

اچھا ہی اچھا ہے۔ (محاورہ) ہر طرح آرام ہے۔ چین ہی چین ہے۔

اچھوں کے اچھے ہی ہوتے ہیں۔ [مثل] نیک لوگوں کی اولاد نیک ہی ہوتی ہے۔

اچھے آئے۔ (محاورہ) (۱) خوب آئے۔ خوب وقت پر آئے (۲) (طنزاً) واہ کیا کہنا۔

اچھے اچھوں۔ (۱) بڑے بڑوں (۲) نامی گرامیوں (۳) بڑے امیروں یا زورآوروں۔

اچھے اچھے۔ (محاورہ) بڑے آدمی۔ ذی علم۔ دولت مند۔ حسین۔ اہل کمال۔ بہادر آدمی۔

اچھے بُرے میں چاول انگل کا فرق ہے۔ [مثل] اچھے کام کرنے میں بُرے کام کرنے سے کچھ زیادہ محنت نہیں کرنی پڑتی ہے۔

اچھے جی سے۔ (محاورہ) خوشی سے۔ رضا و رغبت کے ساتھ۔ بلا اکراہ۔

اچھے حالوں گزرنا۔ (محاورہ) آرام سے بسر ہونا۔

اچھے دام۔ (ا۔مذ) مناسب۔ معقول۔ اندازہ سے زیادہ قیمت۔

اچھے دل سے۔ خوشی اور رغبت سے۔ محبت اور خلوص سے۔

اچھے دن آنا۔ (محاورہ) خوش اقبالی کے دن آنا۔ نصیب جاگنا۔

اچھے رہے۔ (۱) مزے میں رہے۔ آرام سے رہے (۲) سبحان اللہ۔ واہ۔ کیا خوب

اچھے سے پالا پڑا ہے۔ [مثل] بے ڈھب آدمی سے سابقہ ہوا ہے۔

اچھے کو اچھا برے کو برا نظر آتا ہے۔ [امثل] نیک کو برا بھی نیک نظر آتا ہے اور بد کو نیک بھی بد معلوم ہوتا ہے۔

اچھے کی صحبت بیٹھے کھائیے ناگر پان۔ برے کی صحبت بیٹھیے کٹوائیے ناک اور کان۔ [امثل] اچھے لوگوں کی صحبت سے فائدہ پہنچتا ہے اور بروں کی صحبت سے نقصان۔

اچھے گھر بیعانہ دیا۔ [امثل] ایسے شخص سے معاملہ کیا ہے جس سے نفع کی جگہ نقصان ہی ہوگا۔

اچھے وقت۔ عین ضرورت کے وقت۔ عین موقع پر۔

اچھے ہیں پر خدا کام نہ ڈالے۔ [امثل] ظاہر میں اچھے ہیں لیکن واسطہ پڑنے پر حقیقت معلوم ہوتی ہے۔

اِچّھا۔ (اِ-چھا) [ہ-امث] خواہش۔ چاہت۔ مرضی۔ آرزو۔ تمنا

اُچھالا۔ (اُ-چھا-لا) [ہ-ا-مذ] (۱) جوش۔ اُبال (۲) قے۔ زد۔

اُچھال چھکا۔ (اُ-چھال-چھک-کا) [ہ-امث] فاحشہ۔ چھنال۔ بدکار عورت۔

اُچھالنا۔ (اُ-چھال-نا) [ہ-مص] (۱) کسی چیز کو اوپر پھینکنا۔ اُچکانا۔ اُبھارنا۔ (۲) ظاہر کرنا۔ مشہور کرنا (۳) منتشر کرنا۔ بکھیرنا۔ (۴) شہرت دینا (۵) ایک طرف سے دوسری طرف پھینکنا (۶) اُبھارنا۔ انگیختہ کرنا۔

اِچھائی۔ (اِچھ-چھا-ای) [ہ-امث] اچھاپن۔ خوبصورتی۔ سُندرتا۔

اَچھّر۔ (اَچھ-چھر) [ہ-ا-مذ] (۱) حرف (۲) بول۔ لفظ۔ کلمہ۔

اُچھل پڑنا۔ (اُ-چھل-پڑ-نا) [ہ-مص] محبت، خوف یا خوشی کے مارے بے اختیار اپنی جگہ سے اچھل جانا۔ غصے میں آگ ہو جانا۔ چمک اُٹھنا (۲) جست کرنا کود پڑنا (۳) شدید جذبہ کا اظہار کرنا۔

اُچھل کود۔ (اُ-چھل-کود) [ہ-امث] کھیل کود۔ چل بل۔ چنچلپنا۔

اُچھلنا۔ (اُ-چھل-نا) [ہ-مص] (۱) اُبھرنا (۲) دھڑکنا (۳) مرض پلٹنا (۴) نازو غرور کرنا۔ کسی کے بل بوتے پر اترانا۔ (۵) اوپر کی طرف جست کرنا کودنا (۶) دل کا دھڑکنا۔ (۷) کناروں سے نکل پڑنا چھلکنا (۸) پانی کی سطح پر آجانا (۹) غصے کا اظہار کرنا۔

اُچھلنا کودنا۔ (۱) کود پھاند کرنا (۲) جوش میں آنا (۳) بہت غصہ ظاہر کرنا۔

اُچّھو۔ (اُچھ-چھو) [ہ-ا-مذ] کھانسی جو سانس کی نالی میں پانی وغیرہ جانے سے آنے لگتی ہے۔ پھندا۔

اُچھو آنا (ہونا) گلے میں پانی یا کھانے کا پھندا پڑنا۔

اُچھوانی۔ (اُچھ-وا-نی) [ہ-امث] ایک قسم کا حریرہ جو زچہ کو دیا جاتا ہے۔

اَچھوت۔ (اَ-چھوت) [ہ-صف] (۱) بغیر چھوا ہوا۔ کورہ۔ تازہ (۲) [مذ] ہندوؤں میں وہ ادنیٰ قومیں جن کے ہاتھ کا چھوا کھانا پانی اونچی ذات کے ہندو استعمال نہیں کرتے۔ شودر۔ بھنگی۔ چمار وغیرہ۔

اَچھوتا۔ (اَ-چھو-تا) [ہ-صف] (۱) بغیر چھوا۔ بے ہاتھ لگا (۲) محفوظ (۳) غیر مستعمل جوں کا توں۔ بغیر برتا ہوا۔ نیا (۴) نیاز نذر کا۔ دیوی دیوتا کے نام کا۔ پاک۔ ستھرا (۵) انوکھا۔ نرالا۔ نادر (۶) تازہ ترین۔ ان سنا (۷) کنوارا (۸) پارسا۔ عفیف۔

اَچھوتی۔ (اَ-چھو-تی) [ہ-صف] (۱) بغیر چھوئی ہوئی۔ نذر نیاز کی (۲) وہ عورت جسے مرد نے ہاتھ نہ لگایا ہو۔ کنواری۔ نصیر الدین بادشاہ لکھنو کے زمانے میں وہ بن بیاہی عورتیں جو امام مہدی کی حرم بن جاتی تھیں اور شاہی دربار کی ملازم ہوتی تھیں (۳) عیسائی راہبہ

اَچھوتی کوکھ۔ وہ عورت جس کا کوئی بچہ نہ مرا ہو۔

اَچھی۔ (اچھ-چھی) [ہ-صف] اچھا کی تانیث (۱) خوشامد اور پیار کا لفظ پیاری۔ مہربان۔ عمدہ۔ خوب (۲) نیک۔ بھلی۔ (۳) بے عیب۔ تندرست۔

اچھی بات ہے۔ [ہ-صف] (۱) خوب بات ہے (۲) (طنزاً) نازیبا بات ہے نامناسب حرکت ہے۔

اچھی چیز اپنے لیے آپ جگہ کر لیتی ہے۔ [امثل] اچھی چیز خود اپنی قدر و منزلت کرا لیتی ہے۔

اچھی خاصی۔ بھلی چنگی۔ تندرست۔

اچھی دل لگی کی۔ نازیبا مذاق کرنے یا دھوکہ دینے کی جگہ طنز سے کہتے ہیں۔

اچھی راہ۔ نیک صلاح۔

اچھی طرح۔ (۱) خاطر خواہ۔ خوب جیسا چاہیے (۲) خیر و عافیت اور چین سے

اچھی کٹنا۔ آرام و آسائش کے ساتھ بسر ہونا۔ عزت و آبرو سے بسر ہونا۔

اچھی کہی۔ طنز و تعریض کا کلمہ۔ اچھی بات نہیں ہے۔

ا-ح

اَحاد۔ (اَ-حاد) [ع-ا-مذ] احد کی جمع۔ اکائیاں۔ ایک سے نو تک گنتی یا ہندسے۔

اَحادث۔ (ع-مذ) حادثہ کی جمع۔

اَحادیث۔ (اَ-حا-دیث) [ع-امث] حدیث کی جمع (۱) باتیں۔ خبریں۔ (۲) پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال۔

اِحاطہ۔ (اِ-حا-طہ) [ع-ا-مذ] (۱) گھیرا۔ حلقہ۔ چار دیواری سے گھری ہوئی جگہ (۲) پریزیڈنسی۔ صوبہ۔ سرکل (۳) گردہ۔ منڈل (۴) دائرہ عمل و اختیار (۵) جامعیت (۶) حدود میں آنے اور لائے جانے کی صورت (۷) پھیلاؤ وسعت۔

احاطہ کرنا۔ (۱) گھیرنا۔ حصار کرنا (۲) حد باندھنا۔ محصور کر لینا (۳) کلیات و جزئیات کو پوری طرح جاننا یا سمجھنا۔ (۴) پوری طرح محیط یا حاوی ہونے کی کیفیت۔ جامعیت۔

اَحِبّا۔ (اَ-حِب-با) [ع-ا-مذ] حبیب کی جمع۔ احباب۔ دوست۔ عزیز۔ پیارے

اَحباب۔ (اَح-باب) [ع-ا-مذ] حبیب کی جمع۔ بہت سے دوست۔ یار۔ آشنا۔

اَحبار۔ (اَح-بار) [ع-ا-مذ] حبر کی جمع (۱) یہودیوں کے علما (۲) عقلمند لوگ۔

اِحتباس۔ (اِح-تِ-باس) [ع-ا-مذ] (۱) حبس۔ روک (۲) بند ہونا رکنا۔

اِحتجاب۔ (اِح-تِ-جاب) [ع-ا-مذ] چھپنا۔ پردے میں ہونا۔ جمع احتجابات

اِحتجاج۔ (اِح-تِ-جاج) [ع-ا-مذ] اعتراض۔ حجت۔ انکار۔ (انگ)

مخالفانہ آواز اُٹھانا۔ اظہارِ ناپسندیدگی کرنا۔ (Protest)

احتداد۔ (ع۔ مذ) حدت کی شدت۔ گرمی کی زیادتی۔

احتراز۔ (اِح۔ تِ۔ راز) [ع۔ا۔مذ] پرہیز۔ کنارہ کشی۔ بچاؤ۔ علیحدگی۔

احتراق۔ (اِح۔ تِ۔ راق) [ع۔ا۔مذ] (۱) گرمی کی شدت (۲) جلن۔ سوزش جل جانے کی کیفیت (۳) نجوم کسی ستارے کا آفتاب کے ساتھ ایک برج میں ہونے کے سبب اُس کی شعاعوں میں چھپ جانا۔

احترام۔ (اِح۔ تِ۔ رام) [ع۔ا۔مذ] حرمت۔ عزت۔ توقیر۔ آؤ بھگت۔

احتساب۔ (اِح۔ تِ۔ ساب) [ع۔ا۔مذ] حساب۔ جانچ۔ پڑتال۔ آزمائش۔

احتشام۔ (اِح۔ تِ۔ شام) [ع۔ا۔مذ] شان و شوکت۔ دبدبہ۔ لاؤ لشکر۔

احتضار۔ (اِح۔ تِ۔ ضار) [ع۔ا۔مذ] (۱) حاضر آنا (۲) موت کا آنا۔

احتظاظ۔ (اِح۔ تِ۔ ظا۔ ظ) [ع۔ا۔مذ] لذت اٹھانا۔ مزہ پانا۔

احتقار۔ (ع۔ مذ) حقیر جاننا۔ تعارف۔

احتکار۔ (اِح۔ تِ۔ کار) [ع۔ا۔مذ] ناجائز ذخیرہ اندوزی۔ اجناس بازاری کو ذخیرہ کرنا۔ انگ۔ (Hoarding)

احتلام۔ (اِح۔ تِ۔ لام) [ع۔ا۔مذ] خواب میں ناپاک ہونا۔ خواب میں جماع کرنا۔ بدخوابی۔

احتمال۔ (اِح۔ تِ۔ مال) [ع۔ا۔مذ] شک و شبہ۔ وہم۔ گمان۔ جمع: احتمالات۔

احتمالِ قانونی۔ قانون کی رُو سے کوئی گمان یا قیاس۔

احتیاج۔ (اِح۔ تِ۔ یاج) [ع۔ا۔مث] حاجت۔ ضرورت۔ خواہش۔ چاہنا۔

احتیاج بر آنا۔ مطلب نکلنا۔ ضرورت رفع کرنا۔

احتیاج رکھنا۔ کسی چیز کی حاجت رکھنا۔ ضرورت ہونا۔

احتیاج لانا۔ کسی بات کی درخواست کرنا

احتیاط۔ (اِح۔ تِ۔ یاط) [ع۔ا۔مث] (۱) بچاؤ (۲) ہوشیاری۔ چوکسی (۳) دُور اندیشی (۴) توجہ۔ حزم (۵) روک تھام۔ ضبط (۶) بصیرت عاقبت اندیشی (۷) شیطان سے بچنا۔ حفاظت۔

احتیاط برتنا۔ (محاورہ) احتیاط سے کام لینا۔ دُور اندیشی سے کام لینا۔

احتیاط رکھنا۔ (محاورہ) دیکھ بھال کرنا۔

احتیاطاً۔ (اِح۔ تِ۔ یا۔ طن) [ع۔ صف] احتیاط کے طور پر۔ خبرداری سے۔ ہوشیاری سے۔ دُور اندیشی سے۔

احجار۔ (اِح۔ جار) [ع۔ا۔مذ] حجر کی جمع۔ پتھر۔

اَحَد۔ (اَ۔ حَد) [ع۔ صف] (۱) ایک۔ اکیلا۔ یگانہ۔ لاشریک (۲) خدا تعالیٰ کا صفاتی نام۔ جمع: احاد

اُحُد۔ (اُ۔ حُد) [ع۔ مذ] مدینہ منورہ کے قریب ایک پہاڑ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کفارِ مکہ میں جنگ ہوئی تھی۔

احداث۔ (اِح۔ داث) [ع۔ا۔مذ] نئی بات نکالنا۔

اَحَدی۔ (اَ۔ حَ۔ دی) [ع۔ا۔مذ] (۱) یکتا (۲) جلال الدین اکبر کے وہ ملازم جو مالگذاری وصول کرنے کا کام کرتے تھے۔ (۳) [صف] سُست۔ کاہل۔ جمع: اَحدیان

اَحدی نیل۔ پھس مٹھا۔ بہت ہی سست۔ کاہلوں کا کاہل۔

اَحَدیت۔ (اَح۔ دِی۔ یَت) [ع۔ا۔مث] ایک ہونا۔ یکتائی۔

اَحرار۔ (اَح۔ رار) [ع۔ا۔مذ] حُر کی جمع۔ آزاد لوگ۔

احراز۔ (اِح۔ راز) [ع۔ا۔مذ] محفوظ رکھنا۔ بچائے رکھنا۔ نگاہ رکھنا۔

احراق۔ (اِح۔ راق) [ع۔ا۔مذ] جلانا۔ جلنا

احرام۔ (اِح۔ رام) [ع۔ا۔مذ] (۱) حج یا عمرہ کرنے والوں کے لیے مقررہ جگہوں سے چند جائز باتوں کا اپنے اُوپر حرام کر لینا (۲) بدن ڈھانکنے کے لیے دو بے سلی چادریں استعمال کرنا۔ مطلقاً سفر کا ارادہ۔ قصد۔ نیت۔

احرام باندھنا۔ حرم میں جانے کی شرطیں بجا لانا۔ خانہ کعبہ کے قریب پہنچ کر بعض حلال اور مباح چیزوں کو اپنے اُوپر حرام کر لینا۔ بے سلا کپڑا پہننا۔

اَحزاب۔ (اَح۔ زاب) [ع۔ا۔مذ] حزب کی جمع (۱) گروہ۔ جماعتیں (۲) فوجیں

اَحزان۔ (اَح۔ زان) [ع۔ا۔مذ] حُزن کی جمع۔ غم۔ اندوہ۔ رنج۔

اَحزَم۔ (اَح۔ زَم) بہت دُور اندیش۔ نہایت محتاط۔ ہوشیار۔

احساس۔ (اِح۔ ساس) [ع۔ا۔مذ] حواسِ خمسہ میں سے کسی حِس کے ذریعے کچھ معلوم کرنا۔

احساسِ برتری۔ (صف۔ مذ) (نفسیات) ایک مرض۔ اپنے آپ کو دوسروں سے بالاتر سمجھنا

احساسِ کمتری۔ (نفسیات) ایک بیماری۔ اپنے آپ کو دوسروں سے گھٹیا سمجھنا خود اعتمادی نہ ہونا۔

احساسِ محرومی۔ (صف) ناکامی یا خاطر خواہ کامیابی نہ ہونے کے باعث پیدا ہو جاتا ہے۔

احسان۔ (اِح۔ سان) [ع۔ا۔مذ] (۱) نیکی۔ اچھا سلوک۔ بھلائی۔ مہربانی (۲) برتاؤ (۳) اچھے سلوک کا اعتراف۔ ممنونیت (۴) عملِ خیر۔

احسان اُتارنا۔ سلوک کے بدلے سلوک کرنا۔ بھلائی کا عوض دینا۔

احسان اُٹھانا۔ ممنون ہونا۔ احسان لینا۔ شکر گزار بننا۔ منت کش ہونا۔

احسان جتانا۔ اپنی نیکی کا ذکر زبان پر لانا۔ اپنا سلوک یاد دلانا۔

احسان (دھرنا) رکھنا۔ ممنون بنانا۔ شکر گزار بنانا۔

احسان سر پر ہونا۔ مہربانی کا بار ہونا۔

احسانِ عظیم۔ بہت بڑا احسان۔

احسان فراموش۔ احسان بھلا دینے والا۔

احسان کا عوض احسان ہے (مثل) نیکی کا بدلہ نیکی ہے۔

احسان کرنا۔ سلوک کرنا۔ بھلائی یا نیکی کرنا۔

احسان کھینچنا۔ احسان لینا۔

احسان گردن سے اُتارنا۔ احسان کا بدلہ دے دینا۔

احسان لیجیے جہان کا نہ احسان لیجیے شاہ جہان کا۔ [مثل] دُنیا بھر کا احسان اُٹھا لینا چاہیے مگر کسی دولت مند کا یا امیر رشتہ دار کا احسان نہ اُٹھانا چاہیے۔

احسان لینا۔ احسان اٹھانا۔ شکر گزار بننا۔

احسان ماننا۔ ممنون ہونا۔ شکر گزار ہونا۔

احسان مند۔ ممنون۔ شکر گزار۔ احسان ماننے والا۔

احسان مندی۔ احسان ماننا۔

احسان ناشناس۔ احسان فراموش۔ جو احسان نہ مانے۔ ناشکرا۔

احسان ناشناسی۔ احسان فراموشی۔ احسان نہ ماننا۔

احسان ہے۔ شکر ہے۔ کرم ہے۔

اِحسانات ۔ (اِح۔ سا۔ نات) [ع۔ ا۔ مذ] احسان کی جمع۔ مہربانیاں۔ نوازشیں

اَحسَن ۔ (اَح۔ سَن) [ع۔ صف] بہت اچھا۔ بہت نیک۔ بہت خوبصورت۔

اَحسَن تقویم۔ عمدہ طور سے درست کرنا۔ سب سے اچھی صورت۔ مُراد انسان۔

اَحسَنت ۔ (اَح۔ سَنَت) [ع۔ ف۔ ا۔ مث] مرحبا۔ آفرین۔ شاباش۔ واہ واہ۔ (عربی میں احسنت تھا جس کے معنی "تُو نے بہت اچھا کیا" ہیں۔ فارسی والوں نے 'ت' ساکن کرکے شاباش وغیرہ کے معنی میں استعمال کیا ہے)

اَحسَنت کہنا۔ (کلمۂ تحسین) تعریف کرنا۔ تحسین و آفرین کرنا۔ مرحبا کہنا۔ شاباشی دینا۔

اَحشا ۔ (اَح۔ شا) [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] حشو کی جمع۔ جو کچھ معدے اور انتڑیوں کے اندر ہو۔

اِحصَا ۔ (اِح۔ صَا) [ع۔ ا۔ مذ] گننا۔ شمار کرنا۔ ضبط کرنا۔

اِحصار (اِح۔ صار) [ع۔ ا۔ مذ] گھیرنا۔ حصار میں لانا۔

احضار ۔ (اِح۔ ضار) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) حاضر کرنا۔ بُلانا۔ لانا۔ موجود کر دینا (۲) طلبی کا حکمنامہ۔

احضار بالجبر۔ جبر سے حاضر کرنا۔ بالجبر طلب کرنا۔

احظاظ ۔ (اِح۔ ظا۔ ظ) [ع۔ مذ] لطف اندوزی۔ لذت یابی (۲) مزہ۔ حظ

احفاد ۔ (اَح۔ فاد) [ع۔ ا۔ مذ] حافد کی جمع۔ پوتے نواسے وغیرہ۔

اَحَقّ ۔ (اَ۔ حَقّ) [ع۔ صف] زیادہ حق دار۔

اِحقاق ۔ (اِح۔ قاق) [ع۔ ا۔ مذ] کسی کا حق قائم یا ثابت کرنا۔ قائم کرنا۔ ثبوت دینا۔

احقاف (ع۔ مذ) حقف کی جمع۔ ریت کے ٹیلے جو دُور تک پھیلے ہوں۔

اَحقَر ۔ (اَح۔ قَر) [ع۔ صف] زیادہ حقیر۔ نہایت ذلیل۔ فدوی۔ بندہ (بعض لوگ انکسار سے اپنی بابت یہ لفظ استعمال کرتے ہیں۔ جمع : احقران

احقر العباد۔ سب بندوں سے زیادہ حقیر ناچیز (عموماً انکسار کے طور پر متکلم اپنے لیے استعمال کرتا ہے)

اَحکَام ۔ (اَح۔ کام) [ع۔ ا۔ مذ] حکم کی جمع۔ ارشادات۔ فرامین۔ حکمنامے۔

احکام درمیانی۔ ضمنی یعنی بیچ کے احکام۔ آخیر فیصلے سے پہلے کے احکام۔

احکامِ مستزاد۔ مزید احکام۔ غیر ضروری احکام۔

احکامِ ناطق۔ قطعی اور یقینی احکام۔

اَحکَم ۔ (اَح۔ کَم) [ع۔ صف] (۱) بہت مضبُوط۔ بڑا حاکم۔

اَحکم الحاکمین۔ سب حاکموں سے بڑا حاکم۔ حاکموں کا حاکم۔ خدا تعالیٰ۔

اِحمال ۔ (اِح۔ مال) [ع۔ ا۔ مذ] بوجھ اٹھانا۔ حمل کی جمع

اَحمد ۔ (اَح۔ مَد) [ع۔ صف] بہت تعریف اور حمد و ثنا کرنے والا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک۔

اَحمد ثانی۔ امام حسینؓ کے صاحبزادے علی اکبر کا لقب۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔

احمد کی پگڑی محمود کے سر۔ [مثل] ایک سے لے کر دوسرے کا پُورا کرنا۔ کسی کا مواخذہ کسی اور سے کرنا۔ حق تلفی۔ نا انصافی۔

احمد کی داڑھی بڑی یا محمود کی۔ [مثل] فضول باتیں۔ بیکار بحث۔

اَحمَدِی ۔ (اَح۔ مَ۔ دی) [ع۔ صف] (۱) مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو کار (۲) سونے کا ایک سکہ جو سلطان ٹیپو کے زمانے میں جاری ہُوا (۳) احمد شاہ کا سکہ جو اس نے دہلی میں جاری کیا۔

اَحمَر ۔ (اَح۔ مَر) [ع صف] بہت سُرخ۔ لال

احمرین ۔ (ع۔ صف) سُرخ رنگ رکھنے والا۔ سُرخ رنگ کا۔

اَحمَق ۔ (اَح۔ مَق) [ع۔ صف] مورکھ۔ بیوقوف۔ نادان۔ ناسمجھ۔ جمع : احمقان

احمق الذی۔ بہت بیوقوف آدمی۔ بڑا نادان۔ حماقت سے بھرا ہُوا۔

احمق النّاس۔ انسانوں میں سب سے زیادہ بیوقوف۔ بے وقوف آدمی۔

احمق بنانا۔ کسی کو بیوقوف بنانا۔ دھوکا دینا۔ فریب دینا۔ چالاکی کرنا۔

احمق پن۔ احمق پنا۔ بے وقوفی۔ نادانی۔ حماقت۔

اَحناف ۔ (اَح۔ ناف) [ع۔ ا۔ مذ] حنفی کی جمع۔ امام اَبو حنیفہؒ کے پیرو۔

اَحوال ۔ (اَح۔ وَال) [ع۔ ا۔ مذ] حال کی جمع کیفیتیں۔ حالات۔ بیان۔ سرگزشت (۲) حال چال۔ خیر خیریت (اُردو میں واحد بھی استعمال ہوتا ہے)

احوال پُرسی۔ حال پُوچھنا۔ خیر و عافیت دریافت کرنا۔

اَحوَل ۔ (اَح۔ وَل) [ع صف] بھینگا۔ جس کو ایک کے دو نظر آئیں۔

اَحیا ۔ (ع۔ مذ) حیّ کی جمع (۱) زندہ لوگ (۲) قبیلے خانوادے۔

اِحیا ۔ (اِح۔ یا) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) زندہ کرنا۔ جان ڈالنا (۲) کسی چیز کا دوبارہ رائج کرنے کی کوشش کرنا۔

احیاء العلوم۔ (۱) علوم کو زندہ کرنا (۲) حضرت امام غزالیؒ کی مشہور تصنیف۔

اَحیا ۔ (اَح۔ یا) [ع۔ ا۔ مذ]۔ (۱) حی کی جمع (۲) زندہ لوگ۔ (۳) قبیلے۔

اَحیان ۔ (اَح۔ یان) [ع۔ ا۔ مذ] حین کی جمع۔ زمانے۔ اوقات۔

اَحیَاناً (اَح۔ یا۔ نن) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) اتفاقاً۔ اتفاق سے (۲) شاید کبھی۔ بھُولے سے۔ کسی وقت۔

ا-خ

اَخ ۔ [ع۔ ا۔ مذ] بھائی برادر۔ جمع : اخوان

اَخ ۔ (اَخ) [ہ صوت۔ مث] گلا صاف کرنے یا کھنکارنے کی آواز۔ نفرت کا کلمہ۔ تھو۔ لعنت (۳) (مجازاً) کف۔ تھوک۔

اَخ تھو ۔ [ا۔ صوت۔ مث] (۱) کھنکارنے کی آواز (۲) نفرت اور کراہت کا اظہار (۳) لعنت ملامت۔ نفرت کرنے کی آواز۔

اَخاہ ۔ (اَخ۔ خاہ) [ا۔ کلمۂ تعجب] بہت خوب۔ آہا۔

اخبار ۔ (اَخ۔ بار) [ع۔ ا۔ مذ] خبر کی جمع (۱) خبریں (۲) خبر کا کاغذ۔ پرچہ مُلک کا روزنامچہ۔

اخبار کے فرشتے۔ کراماً کاتبین۔

اخبار میں آنا۔ (۱) کسی بات کا حدیث شریف میں مذکور ہونا (۲) روزنامہ میں لکھا ہونا۔

اخبار نکالنا۔ اخبار جاری کرنا۔ اخبار شائع کرنا۔

اخبار نویس۔ خبریں لکھنے والا۔ ایڈیٹر۔ نامہ نگار۔

اخبار نویسی۔ صحافت۔ اخبار کا کام۔ ایڈیٹری۔

اَخباری ۔ (اَخ۔ یا۔ باری) [ف۔ صف۔ کم] (۱) اخبار سے متعلق (۲) [مذ] غیر مقلد فرقہ

اَخبَث ۔ (اَخ۔ بث) [ع۔ صف] سب سے بڑا خبیث۔

اُخت - [ع - ا - مث] بہن - ہمشیر - جمع : اخوات
اختتام - (اِخ - تِ - تام) [ع - ا - مذ] خاتمہ - آخر - انجام -
اختتام پر (آنا) پہنچنا - تمام ہونے کے قریب ہونا -
اختتام کو پہنچنا - پورا ہو جانا - ختم ہو جانا -
اختتامیہ - (ع - مذ) وہ مختصر سا مضمون جو آخر میں ہوتا ہے جس میں مندرجات کے تمام پہلوؤں کی جانب اشارہ کر کے بات کو انجام تک پہنچایا جاتا ہے۔
اختر - (اَخ - تَر) [ف - ا - مذ] تارا - ستارا - سیارہ - جمع : اختران -
اخترِ دُنبالہ دار - دُم دار ستارہ -
اخترِ سوختہ - جلا ہوا ستارہ - بُری تقدیر - منحوس نصیبہ -
اختر شماری - تارے گننا - انتظار میں جاگنا - بے چینی سے جاگ کر رات کاٹنا -
اختر شناس - ستاروں کی چال کا علم جاننے والا - نجومی - منجم -
اختر چلنا - (محاورہ) نصیب جاگنا - دن پھرنا -
اختراع - (اِخ - تِ - راع) [ع - ا - مذ] (۱) نئی بات نکالنا - ایجاد کرنا - طبیعت سے نئی بات پیدا کرنا (۲) ایجاد - جمع : اختراعات -
اختر بختر - اخترا بخترا - (اَخ - تَر - بَخ - تَر - اَخ - تَ - را - بَخ - تَ - را) [اُر - ا - مذ] اوڑھنا بچھونا - استر بستر - بدھنا بوریا - برتن بھانڈا -
اختصار - (اِخ - تِ - صار) [ع - مذ] کوتاہی - کمی - چھوٹا پن - خلاصہ - طوالت کی ضد
اختصار نویس - اشارات میں لکھنے والا - مختصر نویس -
اختصار نویسی - (صف - مث) اشارات اور علامات میں لکھنے کا فن - (انگ) (Short Hand Writing)
اختصاص - (اِخ - تِ - صاص) [ع - ا - مذ] خاص کرنا - خصوصیت رکھنا - خاص ہونا - خصوصی مہارت رکھنا - کسی کام میں امتیاز و برتری - ماہر خصوصی - (انگ) (Specialization)
اختصاصی - (ع - صف) کسی فن یا شعبہ میں خاص مہارت رکھنے والا - ماہر خصوصی (انگ) (Specialist)
اختصام - (ع - مذ) مخالفت - دشمنی - فساد -
اختلاج - (اِخ - تِ - لاج) [ع - ا - مذ] پھڑکنا - دھڑکنا - بے چین ہونا - بے قرار ہونا (عام طور پر دل کا دھڑکنا مراد ہے)
اختلاجِ قلب - ہول دلی - ایک مرض جس میں دل بہت زور زور سے دھڑکتا ہے -
اختلاط - (اِخ - تِ - لاط) [ع - ا - مذ] (۱) ربط ضبط - میل جول - پیار - اخلاص میل ملاپ (۲) محبت کی گرمجوشی - چھیڑ چھاڑ -
اختلاط کی باتیں - پیار اور محبت کی باتیں -
اختلاف - (اِخ - تِ - لاف) [ع - ا - مذ] (۱) ناموافقت کرنا - خلاف ہونا (۲) فرق - تفاوت (۳) عداوت - بگاڑ - اَن بن - دشمنی - (۴) ضد - ہٹ تعصب - جمع : اختلافات -
اختلاف بیانی - (صف - مث) جھوٹ - غلط بیانی - کذب -
اختلافِ رائے - رائے کی ناموافقت -
اختلافِ طبائع - طبیعتوں کی ناموافقت - طبیعتوں کا فرق -
اختلافی - (ع - ف) وہ بات جس میں ایک سے زیادہ اقوال اور آراء ہوں -

اختلال - (اِخ - تِ - لال) [ع - ا - مذ] خلل ڈالنا - خلل پڑنا -
اختلالِ حواس - حواس میں فتور آنا - بدحواسی -
اختناق - (اِخ - تِ - ناق) [ع - مذ] دم گھٹنا - حلق میں ورم ہو جانا - خناق -
اختناق الرحم - (اِخ - تِنا - قُر - رِحم) [ع - مذ] ایک ورم جس سے بچہ دانی کا منہ بند ہو جاتا ہے - ہسٹیریا -
اختو بختو - (اَخ - تُو - بَخ - تُو) [اُر - ا - مث] کاٹھ کی دو پتلیاں جن کو کٹھ پتلی کا تماشہ دکھانے والے آپس میں لڑاتے ہیں -
اختہ - (اَخ - تَہ) [ف - صف] (۱) وہ چوپایہ جس کے بیضے نکال دیے گئے ہوں بدھیا - خصی (۲) خواجہ سرا -
اختہ بیگی - وہ شخص جس سے جانوروں کے اختہ کرنے کی خدمت لی جائے -
اختی گھوڑی - [اُر - ا - مث] بازاری لوگ پھبتی کے طور پر اس عورت کو کہتے ہیں جس کی چھاتیاں نہ ہوں - سینہ سپاٹ (عورت)
اختیار - (اِخ - تِ - یار) [ع - ا - مذ] (۱) چھانٹنا - پسند کرنا (۲) قبول - منظور (۳) اجازت - روا - جائز (۴) قابو - قدرت - قبضہ (۵) حکومت - مداخلت (۶) کسی معاملہ پر پورا اختیار (۷) اپنے ارادے سے کام کرنے کی قدرت (۸) حق منصب - جمع : اختیارات -
اختیار بدستِ مختار - (مثل) حکومت حاکم کے ہاتھ ہے - صاحبِ اختیار جو چاہے سو کرے -
اختیار چلنا - (محاورہ) زور چلنا - قابو ہونا -
اختیار دینا - (محاورہ) اقتدار دینا - مختار بنانا -
اختیار رکھنا - قدرت رکھنا - طاقت رکھنا - حکومت حاصل ہونا -
اختیارِ سماعت - مقدمہ سننے کا اختیار -
اختیار سے باہر (جانا) ہونا - (۱) بے خود ہونا - آپے میں نہ ہونا (۲) امکان میں نہ ہونا - قابو میں نہ ہونا (۳) نافرمان ہو جانا -
اختیار کرنا - (محاورہ) منظور کرنا - پسند کرنا - ماننا - گوارا کرنا -
اختیار (لینا) لے لینا - (محاورہ) (۱) اجازت لینا - منظوری لینا (۲) اجازت یا منظوری واپس لے لینا -
اختیار ملنا - (محاورہ) اجازت ملنا - قبضہ ملنا - قانونی اجازت لینا - حکومت ملنا -
اختیار میں ہونا - قابو میں ہونا - بس میں ہونا - حکومت میں ہونا -
اختیار رہے - (محاورہ) آپ مختار ہیں - آپ جانیں اور آپ کا کام جو چاہے کیجیے -
اختیارات - (اِخ - تِ - یا - رات) [ع - ا - مذ] اختیار کی جمع - حکومت زور - مداخلت -
اختیاراتِ ابتدائی - ابتدائی سماعت کے اختیار -
اختیاراتِ انفکاکِ رہن - گرو توڑنے کے اختیارات -
اختیاری - (اِخ - تِ - یا - ری) [ع - ا - مث] (۱) بس کی (۲) قابو کی (۳) امکان کی (۴) جس کا کرنا اپنی مرضی پر موقوف ہو - لازمی کی ضد - غیر ضروری -
اخذ - (ع - ا - مذ) لے لینا - پکڑنا - اختیار کرنا - استفادہ - استنباط (۲) سیکھنے یا دیکھا دیکھی اختیار کرنے کا عمل -
اخذ بالجبر - زبردستی لینا - بلا رضامندی لینا -

اَخذ کرنا۔ لینا۔ چُننا۔ اختیار کرنا۔ بات میں سے بات نکالنا۔

اُخریٰ۔ (اُخ۔ را) [ع۔ا۔مث] (۱) آخری۔ (۲) پچھلی

اَخراج۔ (ع۔مذ) خرج کی جمع۔ خرچ اخراجات۔

اِخراج۔ (اِخ۔ راج) [ع۔ا۔مذ] (۱) نکاس (۲) خرچ۔ صرف (۳) شہر بدر کرنا۔ باہر کرنا۔ الگ کرنا۔

اِخراجات۔ (اِخ۔ را۔ جات) [ع۔ا۔مذ] اخراج کی جمع۔ بہت سے خرچ

اَخروٹ۔ (اَخ۔ روٹ) [ہ۔ا۔مذ] ایک قسم کا میوہ

اُخروی۔ (اُخ۔ رَ۔ وی) [ع۔صف] آخرت کی بابت۔ اگلے جہان کے متعلق۔

اَخَس۔ (اَ۔ خَس) [ع۔صف] بڑا خسیس۔ بڑا کنجوس۔

اَخَص۔ (اَ۔خص) [ع۔صف] (۱) نہایت خصوصیت والا۔ خاص۔ (۲) نہایت اعلیٰ۔ نہایت افضل۔

اَخضَر۔ (اَخ۔ ضَر) [ع۔صف] ہرا۔ سبز۔

اَخضَری۔ (اَخ۔ ضَ۔ ری) [ع۔صف] ہرے رنگ کا۔ اخضر سے منسوب۔

اِخفا۔ (اِخ۔ فا) [ع۔ا۔مذ] پوشیدہ کرنا۔ چھپانا۔

اَخفاف۔ (اِخ۔ فاف) [ع۔ا۔مذ] ہلکا کرنا۔ سبک بار ہونا۔

اَخفش۔ (اَخ۔ فش) [ع۔صف] (۱) چُندھا (۲) ایک بہت بڑے نحوی ابوالحسن سعید کا لقب۔ کمزور نظر والا۔

اَخگر۔ (اَخ گر) [ف۔ا۔مث] چنگاری۔ انگارا۔ جمع: اخگراں۔ اخگرہا۔

اِخلاص۔ (اِخ۔ لاص) [ع۔ا۔مذ] (۱) خلوص۔ خالص۔ پاک صاف (۲) عبادت بے ریا۔ طاعت خالص (۳) دوستی۔ محبت۔ پیار (۴) میل ملاپ۔ ربط ضبط ارتباط (۵) قرآن مجید کی ایک سورت کا نام۔ (قُل ہو اللہ۔۔)

اخلاص انگیز۔ خلوص والا۔ سچا مخلص۔

اخلاص بڑھانا۔ (محاورہ) آپس میں پیار و محبت کو بڑھانا۔ محبت میں اضافہ کرنا۔

اخلاص جوڑنا۔ دوستی کرنا۔ ربط پیدا کرنا

اخلاص چارگانہ۔ (صف۔ مذ) اکبر کے دینِ الٰہی میں شامل ہونے کی چار شرائط ترکِ مال۔ ترکِ جان۔ ترکِ ناموس اور ترکِ دین۔

اخلاص رکھنا۔ محبت رکھنا۔ دوستی رکھنا۔ خلوص برتنا۔

اخلاص رہنا۔ محبت اور خصوصیت رہنا۔

اخلاص کرنا۔ دوستی کرنا۔ محبت کرنا۔ ربط حاصل کرنا۔

اخلاص مند۔ مخلص۔ دوست۔ خیر خواہ۔ یار صادق۔

اخلاص مندی۔ خیر خواہی کے ساتھ دوستی۔ خلوص۔

اَخلاط۔ (اَخ۔ لاط) [ع۔ا۔مذ] (طب) خلط کی جمع۔ چاروں خلطیں یعنی سودا صفرا۔ بلغم۔ خون۔

اخلاطِ اربعہ۔ (طب) چار خلطیں یعنی صفرا۔ خون۔ بلغم۔ سودا۔

اِخلاطِ فاسدہ۔ بگڑے ہوئے خلط۔

اَخلاف۔ (اَخ۔ لاف) [ع۔ا۔مذ] خلف کی جمع (۱) پیچھے آنے والے بعد میں آنے والے (۲) اولاد

اَخلاق۔ [اَخ۔ لاق] (ع۔ا۔مذ) خُلق کی جمع (۱) پسندیدہ عادتیں۔ اچھی خصلتیں (۲) خوش خوئی۔ اچھا برتاؤ۔ ملنساری۔ کشادہ پیشانی۔ خاطر مدارات۔ آؤ بھگت۔ (۳) (فلسفہ) وہ علم جس میں تہذیبِ نفس اور سیاست مُدن پر بحث کی جاتی ہے۔ علم الاخلاق۔ اخلاقیات۔

اخلاقِ حسنہ۔ عمدہ عادتیں۔

اخلاق سوز۔ شرافت کے منافی کام۔ بے حیائی اور بے شرمی کی عادتیں۔

اخلاقِ فاضلہ۔ اچھی عادتیں۔

اخلاقِ معاشرت۔ باہم مل جُل کر رہنے سہنے کے آداب۔

اَخلاقیات۔ (اَخ۔ لاقیات) [ع۔ا۔مذ] اصول۔ اخلاق۔ علم الاخلاق تعلیم و تربیت کا وہ شعبہ جس کے ذریعے اخلاق کی تربیت دی جاتی ہے

اَخلاقیت۔ (اَخ۔ لا۔ قی۔ یت) [ع۔مث] معیار اخلاق۔ اخلاقی اصولوں کا برتاؤ۔

اَخنُوخ۔ حضرت ادریس علیہ السلام کا نام۔

اَخنی۔ (اَخ۔ نی) [ت۔ا۔مث] یخنی۔

اَخنی یخنی۔ (اَخ۔ نی۔ یخ۔ نی) [اُ۔ا۔مث] ذلیل۔ بدوضع اور بدچلن عورت۔

اِخوان۔ (اِخ۔ وان) [ع۔ا۔مذ] (بکسرِ اوّل) اخ کی جمع۔ بھائی۔ برادران۔ سگے بھائی۔ (بفتح اول) اخ کا تثنیہ۔ دو بھائی۔

اخوانُ الشیاطین۔ شیطان کے بھائی بند۔ بہت زیادہ شریر لوگ۔

اخوانُ الصّفا۔ بھلے لوگ۔ اچھے لوگ۔ پاک دل لوگ۔ ابرار۔

اُخوّت (اُ۔خوّ۔وت) [ع۔ا۔مث] برادری۔ بھائی بندی۔ بھائی چارہ۔

اَخی۔ (اَ۔خی) [ع۔ا۔مذ] میرا بھائی۔

اَخیار (اَخ۔ یار) [ع۔ا۔مذ] خیر کی جمع۔ نیک لوگ۔ پارسا (۲) شر سے بچنے والے لوگ۔

اَخیافی۔ (اَخ۔ یا۔ فی) [ع۔صف] وہ بھائی بہن جن کے باپ الگ الگ ہوں ماں ایک ہو۔

اَخیر۔ (اَ۔خیر) [ع۔صف] پچھلا۔ آخر کا۔ آخری۔ تمام۔ انتہا۔ حد۔

اخیر کو۔ انجام کار

اخیر وقت۔ ہر چیز کے خاتمے کا وقت۔ بڑھاپے کا زمانہ (کنایۃً) نزع کا وقت۔

اخیر ہونا۔ (محاورہ) ختم ہونا۔ تمام ہونا۔

ا - د

اَدا۔ (اَ۔دَا) [ف۔ا۔مث] (۱) انداز۔ ناز (۲) اشارہ۔ رمز (۳) قرینہ۔ اسلوب۔ روش (۴) طریقہ۔ ڈھنگ (۵) عادت (۶) اندازِ معشوقانہ حُسن کی دلکشی۔

ادابند۔ اس سخن گو کو کہتے ہیں جو معشوق کی ادائیں کلام میں اس طرح باندھے کہ آنکھوں میں تصویر کھنچ جائے۔

ادابندی۔ معشوق کی ادائیں کلام میں باندھنا۔

ادا دکھانا۔ معشوقانہ انداز کے ساتھ ناز کرنا۔

ادا شناس۔ ادا فہم۔ ایما۔ اشارے یا قرینے سے عندیہ پہچاننے والا۔

اداکار۔ ڈرامے یا فلم میں کام کرنے والا۔ نقال۔ سوانگیا۔ ایکٹر۔ (۲) ڈرامے میں کام کرنے والی عورت۔ ایکٹرس۔

اداکارانہ۔ اداکاری سے منسوب۔ ایکٹنگ سے متعلق۔

اداکاری (۱) کسی کی نقل اتارنا۔ ڈرامے میں کام کرنا (۲) ایکٹنگ

ادا کرنا۔ (محاورہ) ناز و انداز کرنا۔

ادا نکالنا۔ (محاورہ) ناز و انداز ایجاد کرنا۔

ادا نکلنا۔ (محاورہ) معشوقانہ شان پیدا کرنا۔ بانکپن پیدا ہونا۔

اَدا۔ (اَ-دا) [ع-ا-مث] (۱) پُورا کرنا (۲) بیباق (۳) دینا۔ اُتارنا (۴) بیان۔

اداشُدہ حِصّے۔ کسی لمیٹڈ کمپنی کے وہ حِصّے جن کی رقم ادا کردی گئی ہو۔

اداشُدہ سرمایہ۔ کسی لمیٹڈ کمپنی کے اعلان شدہ سرمائے کا وہ حِصّہ جو جمع ہو چکا ہو۔

ادا کرنا۔ (۱) بے باق کرنا۔ چُکانا (۲) بجا لانا (۳) عمل میں لانا (۴) لکھنا (۵) کہنا (۶) بھاؤ بتانا (۷) قاعدے سے گانا (۸) پڑھنا (۹) قاعدہ اور قرأت کے مطابق پڑھنا (۱۰) معشوقانہ حرکات کرنا (فقہ) مقررہ وقت پر عبادت کرنا۔

ادا کنندہ۔ رقم یا محصول ادا کرنے والا

ادائے دَین۔ قرض کی ادائگی

ادائے شہادت۔ گواہی دینا۔

ادائے لگان۔ لگان ادا کرنا۔

ادائے مال گزاری۔ لگان ادا کرنا۔

اِدارات۔ (اِ-دا-رات) [ع-ا-مذ] ادارہ کی جمع۔ بہت سے ادارے۔

اداراتِ قانونی۔ کسی قانون کے تحت قائم کی ہوئی مجلسیں۔

اِدارت۔ (اِ-دَا-رت) [ع-ا-مث] (۱) ایڈیٹری۔ جریدہ نگاری (۲) رسالہ۔ اخبار۔ کتاب وغیرہ مرتب کرنا۔

اِدَارہ۔ (اِ-دا-رَہ) (۱) دفتر۔ محکمہ (۲) نظام ضبط۔ سررشتہ

ادارۂ بلدیہ۔ دفتر میونسپل بورڈ۔ سٹی کارپوریشن۔

اِداریہ۔ (اِ-دا-رِ-یَہ) [ع-ا-مذ] اخبار کے ایڈیٹر کا اپنا خاص مضمون۔ مقالۂ افتتاحیہ۔ ایڈیٹوریل۔ لیڈنگ آرٹیکل (انگ) (Editorial)

اُدَاس۔ (اُ-داس) [ہ-صف] (۱) مغموم۔ غمگین۔ رنجیدہ۔ سوگوار (۲) ویران سُونا (۳) بے رونق۔ پھیکا پھیکا۔

اُدَاس کرنا۔ افسردہ کرنا۔ رنجیدہ کرنا۔

اُداس ہونا۔ (۱) رنجیدہ اور غمگین ہونا (۲) بے رونق ہونا۔

اُداسا۔ (اُ-دا-سا) (محاورہ) [ہ-صف] (۱) آزاد فقرا اپنی اصطلاح میں اپنے بستر اور اوڑھنے بچھونے کو کہتے ہیں (۲) تیار (۳) اوڑھنا بچھونا۔

اُداسا کسنا۔ سامانِ سفر باندھنا۔ بوریا بستر باندھنا۔ ارادۂ سفر کرنا۔

اُداسا کھینچنا۔ ہر طرف سے قطع تعلق کرکے ایک طرف دھیان لگانا۔ یک سُو ہونا۔

اُداسی۔ (اُ-دا-سی) [ہ-ا-مث] (۱) غم گینی (۲) ویرانی۔ بے رونقی۔ (۳) فقیروں کا ایک فرقہ جو گورو نانک صاحب کے بیٹے کا پیرو ہے (۴) فقیر۔ جوگی۔

اُداسی برسنا۔ پریشانی ظاہر ہونا۔ بے رونقی معلوم ہونا۔

اُداسی پھیلنا۔ سناٹا ہو جانا۔ بے رونقی ہو جانا۔

اُداسی چھانا۔ اُداسی کی حالت طاری ہونا۔

اِدَام۔ (ع-مذ) شوربا۔ سالن

اَدَام۔ (اَ-دام) [ع] ہمیشہ رکھے۔ ہمیشہ زندہ رکھے۔

ادام اللہ فیوضہم۔ اللہ تعالیٰ ان کے فیض کو ہمیشہ رکھے۔

اُداہٹ۔ (اُ-دا-ہٹ) [ہ-ا-مث] اُودا پن۔ بینگنی رنگ۔

اَدائیگی-ادائی۔ (ادا-اے-گی-ا-دا-ای) [اَر-ا-مث] رقم۔ محصول یا لگان وغیرہ کا ادا ہونا۔

اَدَب۔ (ا-دَ-ب) [ع-ا-مذ] (۱) ہر چیز کی حد کو نگاہ رکھنا (۲) حفظِ مراتب کسی بزرگی یا عظمت کا پاس۔ (۳) تہذیب۔ شائستگی۔ تمیز۔ احترام۔ (۴) علم زبان جس میں نحو۔ لغت۔ عروض۔ انشا۔ معانی اور بیان وغیرہ داخل ہیں (۵) پسندیدہ طریقہ (۶) زبان کا سرمایہ (لٹریچر) جمع: آداب۔

ادب آداب۔ تہذیب۔ احترام۔ شائستگی۔ تمیز۔ لحاظ۔ حفظِ مراتب۔ معاشرہ کے پسندیدہ طریقے۔

ادب آموز۔ (۱) ادب سکھانے والا (۲) وہ شخص جو ادب سیکھے ہوئے ہو تعلیم و تربیت دینے والا۔

ادب آموزی۔ ادب سکھانا۔ تعلیم دینا۔

ادب برائے ادب۔ ادب کا بجائے خود کوئی مقصود نہ ہو (۲) کلام میں محاسن معنوی و لفظی پیدا کرکے لطف اندوز ہونا۔

ادب برائے زندگی۔ ادب میں زندگی کی عکاسی اور ہر شعبۂ زندگی کے متعلق سماجی تقاضوں کے مطابق بحث کرنا۔

ادب پارہ۔ (صف-مذ) ادبی قدر و قیمت رکھنے والی نظم یا نثر۔

ادب (پانا) پکڑنا۔ ادب سیکھنا۔ تہذیب اختیار کرنا۔

ادب دینا (سکھانا)۔ تہذیب کی تعلیم دینا۔ شائستگی سکھانا۔

ادب سیکھنا۔ تمیز حاصل کرنا۔

ادب کرنا۔ لحاظ کرنا۔ پاس کرنا۔ حفظِ مراتب کا خیال کرنا۔

اُدَبا۔ (اُ-دَ-با) [ع-ا-مذ] ادیب کی جمع (۱) ادب سکھانے والے (۲) نشا پرداز لوگ۔ شعرا۔ نثار۔

اَدَباً۔ تعظیم و احترام سے۔ پاسِ مراتب سے۔

اِدبار۔ (اِد-بار) [ع-ا-مذ] (۱) پیٹھ دکھانا (۲) دولت کا مُنہ موڑنا (۳) بدنصیبی۔ بداقبالی (۴) نحوست۔ ولدر (۵) ہزیمت۔ شکست (۶) تنزل افلاس۔ مفلسی۔ ناداری۔ فلاکت۔

ادیدا (کر) کے۔ (اَد-ب-دا-(کر)-کے) [ہ-تابع فعل] (۱) خواہ مخواہ ضرور (۲) ضد سے۔ شرارت سے (۳) جان بُوجھ کے۔ دانستہ۔

ادبدا کے کرنا۔ جان بُوجھ کر کرنا۔ ضد سے کرنا۔

اَدَبی۔ (اَ-دَ-بی) [ع-صف] ادب سے منسوب۔ ادب سے متعلق۔

ادبیات۔ (ع-مث) لٹریچر۔ نظم و نثر (۲) لٹریچر سے متعلق رکھنے والے عُلوم یا مسائل۔

اَدَبیت۔ (اَ-دَ-بی-یت) [ع-ا-مث] (۱) ادب پن۔ تمیز۔ تہذیب۔ زبان دانی (۲) ادبی شان۔ ادب کا حسن۔

اِدْخال - (اِد-خال) [ع-ا-مذ] (۱) داخل کرنا (۲) داخل کرانا - درج رجسٹر کرانا (۳) شامل کرنا - شریک کرنا۔

اِدرار - (اِد-رار) [ع-ا-مذ] (۱) بہنا - جاری ہونا (۲) کھل کر پیشاب آنا۔

اِدراک - (اِدْ-راک) [ع-ا-مذ] (۱) پانا - دریافت کرنا (۲) عقل - فہم - رسائی۔

اَدْرَسا - (اَ-دْ-رَ-سا) [ہ-ا-مذ] ایک قسم کا سفید اور باریک سوتی کپڑا جس کی بناوٹ میں جھرجھراپن ہوتا ہے۔

اَدْرک - (اَدْ-رَکْ) [ف-ا-مث] ایک قسم کی خوشبودار جڑ جو خشک ہو جانے پر سونٹھ کہلاتی ہے۔

ادرک کا لچھا - باریک کتری ہوئی ادرک۔

اَدْرکی - (اَدْ-رکی) [اُ-ا-مث] تازے گڑ میں ادرک ملی ہوئی دوا۔

اِدریس - (اِدْ-ریس) [ع-ا-مذ] ایک مشہور پیغمبر کا نام۔

اُدڑ گُدڑ - اُدڑا گُدڑا - (اُ-دُڑ-گُ-دڑ-اُ-دْ-ڑا-گُدْ-ڑا) [ہ-ا-مذ] (۱) پھٹے پُرانے کپڑے (۲) وہ شخص جس نے پھٹے پُرانے کپڑے پہن رکھے ہوں۔

اُدڑ گُدڑ سو رہے مرجا دوالا روئے - [مثل] غریب مزے سے سوتا ہے۔ امیر کو نیند نہیں آتی۔

اِدّعا - (اِد-دِعا) [ع-ا-مذ] دعویٰ کرنا - بے دلیل بات کہنا - اپنی طرف ایسی بات منسوب کرنا جو واقعی نہ ہو۔

ادعائے ملکیت - مالک ہونے کا دعویٰ کرنا۔

اَدعیہ - (اَدْ-عِ-یہ) [ع-ا-مث] دُعا کی جمع - دُعائیں۔

ادعیہ ماثورہ - وہ دُعائیں جو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔

اِدْغام - (اِدْ-غام) [ع-ا-مذ] (۱) شامل کر دینا - ملا دینا (۲) ایک جنس کے دو حرفوں کو آپس میں ملا دینا (۳) ادب میں ایک صنف کا نام۔

اَدَق - (اَ-دَ-قّ) [ع-صف] نہایت باریک - نہایت مُشکل - دُوبھر - کٹھن۔

اَدقچہ - (اَ-دَق-چہ) [ت-ا-مذ] کارچوبی سفید حاشیے کی چادر جو بطور آرائش تو شک کے نیچے بچھائی جاتی ہے اور اس کے حاشئے دار کنارے باہر لٹکتے رہتے ہیں۔

اَدِک - (اَ-دِک) [ت-صف] زیادہ - بہت۔

اَدگدرا - (اَد-گَدْ-را) [ہ-صف] نیم پختہ - کچا پکا - آدھا کچا - آدھا پکا۔

اَدلا - (اَدْ-لا) [اُ-ا-مذ] بڑے بڑے حلال جانوروں کی ٹانگ کا بے ریشہ گوشت (اصل عربی عضلہ)

اَدلا بَدلا - اَدَل بَدَل - (اَدْ-لا-بَدْ-لا-اَ-دَل-بَ-دَل) [ہ-ا-مذ] عوض معاوضہ - الٹ پھیر - تغیر و تبدل - ایک چیز دے کر اس کے عوض دوسری چیز لینا۔

اَدِلّہ - (اَ-دِل-لہ) [ع-ا-مث] دلیل کی جمع - دلیلیں۔

اُدّم - (اُد-دَم) [ہ-ا-مذ] محنت - کوشش۔

اُدّم سے دلدّر گھٹے - [مثل] محنت اور کوشش سے نحوست دُور ہوتی ہے۔

اَدنیٰ - (اَدْ-نا) [ع-صف] (۱) کمینہ - چھوٹے درجہ کا - کم قدر - نیچ - اعلیٰ کی ضد - (۲) خفیف - تھوڑا (۳) فقیر - کنگال - مفلس - بے دولت۔

اَدْوار - (اَدْ-وار) [ع-ا-مذ] دَور کی جمع - گردشیں - چکر (۲) زمانے - عرصے - مدتیں۔

اَدْوان - اَدْوائن - (اَدْ-وان - اَدْ-وا-اِن) [ہ-ا-مث] وہ رسی جو چارپائی کی پائنتی کی طرف اس کے کسا رہنے کے لیے ڈالتے ہیں۔

اَدْوِیَہ - (اَدْ-وِ-یہ) [ع-ا-مث] دوا کی جمع - دوائیں۔

اَدْھ - [ہ-صف] آدھے کا مخفف - نصف۔

اَدھ بَھر - نصف فاصلہ - درمیان کا حصّہ - اَدھ بَر - اَدھ بیچ۔

اَدھ بیچ - درمیان۔

اَدھ پَئی - ایک سیر کے آٹھویں حصے کا تول - دو چھٹنکی - دس بھری - ادھ پا - ادھ پوا۔

اَدھ جل گگری چھلکت جائے - [مثل] کم ظرف اور کمینہ آدمی تھوڑی سی عزت مل جانے پر اترانے لگتا ہے۔

اَدھ سیرا - نصف سیر کا باٹ - دو پاؤ کا وزن۔

اَدھ کچا - جو پوری طرح پکا ہوا نہ ہو - آدھا کچا ہو۔

اَدھ کچرا - (۱) اُدھورا جو پورا نہ ہو - گدر پھل - آدھا کچا آدھا پکا پھل (۲) آدھا کٹا اور پیسا ہوا - دردرا - اَدھ کٹا

اَدھ کچری - اَدھ کچرا کی تانیث۔

اَدھ کچلا - آدھا کٹا ہوا - نیم کوفتہ۔

اَدھ کِھلا - آدھا کِھلا ہوا - نیم شگفتہ۔

اَدھ کُھلا - آدھا کُھلا ہوا۔

اَدھ گلا - جو پوری طرح گلا نہ ہو۔

اَدھ مَرا - اَدھ مُوا - آدھا مرا ہوا - نیم جان۔

اَدّھا - (اَدھ-دھا) [ہ-صف] (۱) غیر معینہ مقدار کا - نصف (۲) [مذ] شراب کی آدھی بوتل (۳) لڑکوں میں کھیل کے وقت ایک قسم کی شرط جس میں وہ باہمی اقرار کرتے ہیں کہ جب ایک دوسرے کو کوئی چیز کھاتے دیکھیں تو آدھی بانٹ لیں گے۔

اَدھنّا (ا-مذ) آدھ یا دو پیسے کا سکہ جو اب متروک ہے۔

اَدھا سیسی - آدھے سر کا درد - دردِ شقیقہ۔

آدھار - (آ-دَھار) [ہ-ا-مذ] (۱) خوراک - طعام - کھانا (۲) سہارا - آسرا - وسیلہ۔

اُدھار - (اُ-دَھار) [ہ-ا-مذ] قرض - نقد کی ضد۔

اُدھار بیوپار - قرض سے کاروبار کرنا۔

اُدھار پٹہ - (Lend Lease) وہ تجارتی سمجھوتہ جس کے تحت امریکہ نے دوسری جنگِ عظیم میں اتحادی طاقتوں کو مال اور سامانِ جنگ فراہم کیا اور معاوضے میں عارضی طور پر اُن کے بعض علاقوں پر قبضہ کر لیا۔

اُدھار دیجئے دشمن کیجئے - [مثل] قرض دینا دوست کو دشمن بنانا ہے۔

اُدھار دینا - (محاورہ) قرض دینا۔

اُدھار کھاتہ - (محاورہ) وہ کتاب یا رجسٹر جس میں واجب الادا رقم کا اندراج ہو۔

اُدھار کھانا (محاورہ) قرض کھانا - قرض لینا (۲) دشمن ہونا - درپے ہونا۔

اُدھار کھانا بھوس کا تاپنا برابر ہے - [مثل] ادھار کی چیز میں برکت نہیں ہوتی ہے۔

اُدھار کھائے ہیں - اُدھار کھائے ہوئے ہیں اُدھار کھائے بیٹھے ہیں ہمہ تن مستعد بیٹھے ہیں - درپے ہیں۔

اُدھار کی کیا ماں مری ہے۔ قرض ملنا مشکل نہیں ہے۔ کہیں نہ کہیں سے مل جائے گا۔

اُدھار لینا۔ (محاورہ) قرض لینا۔

اُدھار ہونا۔ (ہو جانا) قرض ہونا۔ قرض چڑھنا۔

اُدھار مَکٹ۔ (اُ۔دھار۔مَکٹ) [ہ۔صف] (۱) لامذہب (۲) پاپی۔ بُرے کام کرنے والا۔

اَدھر۔ (اَ۔دَھر) [ہ۔صف] (۱) مُعلّق۔ وہ چیز جو کسی پر ٹکی ہوئی نہ ہو۔ زمین سے الگ۔ (۲) ادھ بیچ۔ بے سہارا۔

اَدھر اُٹھا لینا۔ (محاورہ) بے لاگ اُٹھا لینا۔ زمین سے اُونچا کر لینا۔

اَدھر کر لینا۔ مُعلّق کر لینا۔

اَدھر میں پڑے ہیں۔ (محاورہ) بیچ میں لٹکے ہیں۔ کسی طرف کے نہیں۔ یکسوئی نہیں ہے۔

اَدھر میں چھوڑنا۔ (محاورہ) ادھ بیچ میں چھوڑنا۔ اِدھر کا رکھنا نہ اُدھر کا۔ بے سہارا چھوڑ دینا۔

اَدھر میں لٹکنا۔ (محاورہ) یکسوئی کی حالت نہ ہونا۔ نہ مرنا نہ جینا۔ بیچ میں لٹکا ہُوا ہونا۔

اِدھر۔ (اِ۔دُھر) [ہ] اس جانب۔ اس طرف۔ ورے۔ قریب۔ پاس۔ نزدیک۔

اِدھر اُدھر۔ جہاں تہاں۔ ایسی ویسی جگہ۔ یہاں وہاں۔ آس پاس۔

اِدھر آیا اُدھر گیا۔ (محاورہ) تھوڑی دیر ٹھہرنا۔ ذرا قیام کرنا۔ آتے ہی چلے جانا۔ خرچ ہو جانا۔

اِدھر اُدھر کی باتیں۔ لغو اور بے ہودہ باتیں۔ معمولی باتیں۔

اِدھر سے اُدھر کرنا۔ (۱) کسی چیز کو غائب کر دینا۔ چُرا لینا (۲) ایک جگہ سے اُٹھا کر دوسری جگہ رکھ دینا۔ بے ٹھکانے کر دینا۔ بے ترتیب کر دینا۔

اِدھر سے اُدھر ہونا۔ (۱) کسی چیز کا بے موقع یا بے ٹھکانے ہو جانا۔ سرک جانا (۲) پلٹ جانا۔ غائب ہو جانا۔

اِدھر قبلہ اُدھر قبر، خدیجہ سوتے کدھر۔ [مثل] کوئی بات کرتے نہیں بنتی۔ یوں بھی مشکل ووں بھی مشکل۔

اِدھر کا نہ اُدھر کا۔ (محاورہ) کسی شمار میں نہیں۔ کسی کی طرف نہیں۔

اِدھر کی اُدھر کرنا۔ (محاورہ) چغلی کرنا۔ لگائی بجھائی کرنا۔

اِدھر کاٹے اُدھر (الٹ) پلٹ جائے۔ [مثل] آپ ہی ستانے اور آپ ہی مکر جائے۔ تکلیف پہنچائے اور کانوں پر ہاتھ رکھنے لگے۔

اِدھر کنواں اُدھر کھائی۔ [مثل] ہر طرح نقصان۔ ہر صورت میں مشکل۔ کچھ کرتے بن نہیں پڑتی۔

اِدھر کی دُنیا اُدھر ہونا (ہو جانا) (محاورہ) انقلاب عظیم ہونا۔ دُنیا پلٹ جانا۔

اِدھر کی نہ اُدھر کی یہ بلا کدھر کی۔ [مثل] اُس شخص کے متعلق کہتے ہیں جو کسی قابل نہ ہو۔

اِدھر کے نہ اُدھر کے۔ (محاورہ) دین کے نہ دُنیا کے۔ دوست کے نہ دُشمن کے۔ مردودِ خلائق۔

اِدھر ہاتھ (دینا) لانا۔ (محاورہ) جب کسی بات کی داد لینی منظور ہوتی ہے تو خوشی کا اظہار کرنے کے لئے مصافحہ کرتے وقت کہتے ہیں۔

اِدھر ہونا یا اُدھر ہونا۔ (۱) ایک طرف ہو جانا۔ کسی ایک کی طرفداری کرنا۔ (۲) مر جانا یا جی جانا۔

اُدھر۔ (اُ۔دَھر) [ہ] اُس طرف۔ اُس جانب۔ پرے۔

اُدھر سے۔ (۱) اُس طرف سے۔ اُن کی جانب سے (۲) غیب سے۔ خدا کی طرف سے۔

اَدھراج۔ اَدھیراج۔ (اَ۔دھ۔راج۔ اَ۔دھ۔ی۔راج) [س۔ا۔مذ] مہاراجہ چکرورتی راجہ۔ بادشاہ۔ شہنشاہ۔

اَدھرم۔ (اَ۔دھرَم) [ہ۔ا۔مذ] پاپ۔ ظلم۔ بُرا کام۔

اُدھڑنا۔ (اُ۔دَھڑ۔نا) [ہ۔مص] (۱) سیون کھلنا۔ ٹانکا ٹوٹنا (۲) کھل جانا (۳) کھال اُڑنا (۴) تباہ اور زیر بار ہونا (۵) چھت یا پوشش کھلنا۔ الگ ہونا۔ بہت مار کھانا۔

اَدھک۔ (اَ۔دھک) [ہ۔صف] (۱) بہت زیادہ (۲) سوا۔ فالتو۔

اَدھکار۔ (اَ۔دھ۔کار) [س۔ا۔مذ] قبضہ۔ اختیار (۲) ورثہ۔ ترکہ۔ مکان۔

اَدھکاری۔ (اَ۔دھ۔کا۔ری) حق دار۔ مستحق۔

اُدھل جانا۔ (اُ۔دھل۔جا۔نا) [ہ۔مص] آوارہ اور خراب ہو جانا۔ جوشِ مستی میں آپے سے باہر ہو جانا (۲) عورت کا غیر مرد کے ساتھ بھاگ جانا۔

اَدہَم۔ (اَدْ۔ہَم) [ع۔ا۔مذ] (۱) مشکی گھوڑا۔ سیاہ رنگ کا گھوڑا (۲) بلخ کے ایک مشہور بادشاہ کا لقب جو تختِ سلطنت چھوڑ کر فقیر بن گئے تھے۔ ابراہیم ادہم۔

اُدھم۔ (اُدھ۔دھم) [ہ۔ا۔مذ] شور و غل۔ ہنگامہ۔ چیخ پکار۔

ادھم اٹھانا۔ اُدھم جوتنا۔ اُدھم مچانا۔ (محاورہ) ادھم مچانا۔ شور و غل کرنا۔ ہنگامہ کرنا۔

اُدھمی۔ (اُدھ۔دھ۔می) [ہ۔صف] اُدھم مچانے والا۔

اَدھن۔ (اَدھَن) [ہ۔ا۔مذ] (۱) وہ پانی جو کھچڑی یا چاول پکانے کے واسطے جوش کیا جاتا ہے (۲) [صف] گرم۔ کھولتا ہُوا۔

اَدھواڑ۔ (اَدھ۔واڑ) [ہ۔ا۔مث] بیچوں بیچ جہاں سے کوئی چیز آدھوں آدھ ہو۔ درمیان۔ اوسط۔ نصفا نصف (۲) [ہن] ٹوٹا چاول۔

اَدھوت۔ (اَ۔دھوت) [ہ۔صف] بہادر۔ طاقت ور۔

اَدھوتر۔ (اَ۔دھو۔تَر) [ہ۔ا۔مذ] ایک قسم کا دیسی سوتی کپڑا۔ دھوتر۔

اَدھوتی۔ (اَ۔دھو۔تی) [ہ۔ا۔مث] دھوتی۔

اَدھورا۔ (اَ۔دھو۔را) [ہ۔صف] (۱) آدھا۔ ناتمام۔ ناقص۔ نامکمل۔ پُورا کی ضد (۲) کچا بچہ۔ اسقاط کا بچہ۔

اَدھورا پڑنا۔ پُورا نہ پڑنا۔ پُورا نہ ہونا۔

اَدھوڑی۔ (اَ۔دھو۔ڑی) [ہ۔ا۔مث] کچا موٹا چمڑا۔ گائے بھینس کا چمڑا۔

اَدھوڑی استر۔ وہ جوتا جس کے استر میں ادھوڑی اور اوپر نری لگی ہوتی ہے۔

ادھوڑی تاننا۔ (محاورہ) خوب پیٹ بھرنا۔ اتنا کھانا کہ پیٹ خوب تن جائے۔

اَدھی۔ (اَدھ۔دھی) [ہ۔ا۔مث] (۱) دمڑی کا نصف پیسے کا آٹھواں حصّہ (۲) ایک قسم کا نہایت نفیس باریک اور سفید سوتی کپڑا۔

ادھی ادھی پر جان جاتی ہے۔ [مثل] بڑا بخیل ہے۔

اَدھی اَدھی کا حِساب۔ (محاورہ) ذرا ذرا سی چیز کا حساب۔
اَدھی کی چوں چوں۔ (۱) نہایت حقیر اور کم قیمت چیز (۲) بچوں کا ایک کھلونا۔
اَدھی کی ہانڈی بھی ٹھونک بجا کر لیتے ہیں۔ [امثل] معمولی سا کام بھی سوچ سمجھ کے کرنا چاہیئے۔
اَدھی کے نون کو جاؤں لاؤ میری پالکی۔ [امثل] اس شیخی خورے کی نسبت بولتے ہیں جسے نئی نئی دولت ملی ہو اور وہ اپنا چھچھوراپن دکھائے۔
ادھی کے واسطے پیسے کا تیل جلانا۔ [امثل] تھوڑے فائدے کے لیے بہت نقصان اٹھانا۔
اَدھیاپک۔ (اَدھ۔یا۔پک) [س۔ا۔مذ] گرو۔ اُستاد معلّم۔
اَدھیاپن۔ (اَدھ۔یا۔پن) [س۔صف] پڑھانے کا کام۔
اَدھیار۔ (اَدھ۔یار) [ہ۔ا۔مذ] (۱) کسی جائداد میں آدھا حصہ (۲) آدھے کا مالک۔ وہ زمیندار یا کاشت کار جو گاؤں یا زمین میں آدھے کا مالک ہو۔
اَدھیاری۔ (اَدھ۔یا۔ری) [ہ۔ا۔مث] کسی جائداد میں آدھی حصہ داری۔
اَدھیانا۔ (اَدھ۔یا۔نا) آدھا کرنا۔ دو برابر حصوں میں بانٹنا۔
اَدھیائے۔ (اَدھ۔یائے) [س۔ا۔مذ] پاٹھ۔ حصہ۔ سبق۔ باب۔
اَدھیڑ۔ (اَ۔دھیڑ) [ہ۔صف] بڑھاپے اور جوانی کے درمیان متوسط عمر کا نہ جوان اور نہ بوڑھا۔
اُدھیڑ ہونا۔ متوسط عمر کا ہونا۔ ڈھلی ہوئی عمر کا ہونا۔
اَدھیڑپن۔ (اَ۔دھیڑ۔پن) [ہ۔ا۔مث] (۱) اُدھیڑنا اور بُننا۔ سوچ بچار غور و فکر۔ تردد۔
اُدھیڑ دینا۔ (اُ۔دھیڑ۔دے۔نا) [ا۔مص] (۱) ٹانکے توڑ دینا۔ سلائی توڑ دینا۔ چمڑی اتار دینا۔ بہت زیادہ مارنا۔
اُدھیڑنا۔ (اُ۔دھیڑ۔نا) [ہ۔مص] (۱) سیون کھولنا۔ ٹانکے الگ کرنا (۲) بٹی ہوئی چیز کی چھت اکھاڑنا (۳) پر نوچنا (۴) مارنا۔ پیٹنا۔ کھال اتارنا۔ چمڑا الگ کرنا (۵) راز فاش کرنا (۶) بنی ہوئی چیز کھولنا۔
اَدھیلا۔ (اَ۔دھے۔لا) [ہ۔ا۔مذ] آدھا پیسہ۔ دھیلا۔ ایک پیسے کا ½ واں حصہ۔
اَدھیلی۔ (اَ۔دھے۔لی) [ہ۔ا۔مث] آدھا روپیہ۔ دھیلی۔ اٹھنی۔
اَدِھین۔ (اَ۔دِھین) [س۔صف] تابعدار۔ فرماں بردار۔ مطیع۔
اَدھینتا۔ (اَ۔دھین۔تا) [س۔ا۔مث] (۱) ماتحتی (۲) لاچاری۔ بے بسی۔ غریبی۔
اَدیان۔ (اَد۔یان) [ع۔ا۔مذ] دین کی جمع۔ مذہب۔
اَدِیب۔ (اَ۔دِیب) [ع۔ا۔مذ] (۱) ادب سکھانے والا۔ اتالیق (۲) علم و ادب جاننے والا۔ زبان دان۔
اَدِیبانہ۔ (اَ۔دِی۔با۔نہ) [ع۔صف] ادیب سے منسوب۔
اَدِیبہ۔ (اَ۔دِی۔بہ) [ع۔ا۔مث] علم ادب جاننے والی۔ زبان دان عورت۔
اَدیکھا۔ (اَ۔دے۔کھا) [ہ۔صف] کم بین۔ حاسد۔
اَدِیم۔ (اَ۔دِیم) [ع۔ا۔مذ] (۱) ادھوڑی۔ چمڑا (۲) سطح زمین۔

ا۔ڈ

اَڈّا۔ (اَڈ۔ڈا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) وہ بیٹھک جو پالتو پرندوں کے بیٹھنے کو بنائی جاتی ہے (۲) جالی کاڑھنے اور کارچوبی بنانے کا مستطیل چوکھٹا (۳) ہوائی جہازوں۔ بسوں اور تانگوں وغیرہ کے ٹھہرنے کی جگہ (۴) کسبیوں اور طوائفوں کے رہنے کا مقام۔ چکلا (۵) وہ جگہ جہاں کوئی شخص اکثر بیٹھا کرے (۶) چوکی۔ اسٹیشن (۷) جوتی کا کھڑا اور پچھلا حصہ۔ ایڑی۔ (۸) چڑیوں کے پنجرے کے اندر لکڑی یا لوہے کی چھڑ جو بیٹھنے کے لیے لگائی جاتی ہے (۹) بُنتے ہوئے کپڑے یا گوٹے کناری کا تھان (۱۰) نوار بُننے کا لکڑی کا بنا ہوا ایک خاص قسم کا چوکھٹا۔
اُڈّو اُڈّو۔ (اُڈ۔ڈو۔ اُڈ۔ڈو) [ہ۔ا۔مث] آوارہ پھرنے والی عورت۔
اَڈّو اُڈّو کرنا (ہونا) رسوا کرنا۔ بدنام کرنا یا ہونا۔ عیب لگانا۔ نظروں سے گرانا یا گرنا۔
اُڈھنگا۔ (اُڈھ۔ن۔گا) [ہ۔صف] بے ڈھنگا۔ بد وضع۔
اَڈّی۔ (اَڈ۔ڈی) [ہ۔ا۔مث] (۱) جوتے کا پچھلا حصہ۔ ایڑی (۲) کپڑے کی وہ کلی جو عورتوں کے شلوکے میں کٹوری اور آستین کے بیچ ہوتی ہے۔
اِڈیٹر (Editor) (اِ۔ڈِی۔ٹر) [انگ۔ا۔مذ] اخبار یا رسالے کو مرتب کرنے والا۔ مدیر۔
اڈیٹوریل (Editorial) (اَ۔ڈی۔ٹو۔رِ۔یل) [انگ۔ا۔مذ] مقالۂ افتتاحیہ۔ اداریہ۔
اِڈیشن (Edition) (اِے۔ڈی۔شن) [انگ۔ا۔مذ] (۱) طبع۔ چھاپا (۲) جوڑ۔ جمع
اِڈیشنل (Additional) (اِ۔ڈی۔شَ۔نل) [انگ۔صف] بڑھا ہوا۔ اضافہ کیا گیا۔ زائد۔ فالتو۔

ا۔ذ

اَذان۔ (اَ۔ذان) [ع۔ا۔مث] (۱) کان میں خبر یا آواز پہنچانا (۲) نماز کے واسطے بلانے کی صدا (۳) مرغ کا بولنا۔ بانگ۔
اذان دینا۔ اذان کہنا۔ (محاورہ) بانگ دینا۔ نماز کے لیے بلانا۔
اِذعان۔ (اِذ۔عان) [ع۔ا۔مذ] (۱) فرماں برداری۔ طاعت (۲) یقین کرنا اعتبار۔ بھروسہ۔
اَذفر۔ [ع۔صف] خالص (۲) تیز بُو رکھنے والی چیز
اَذقان۔ [ع۔مث] ذقن کی جمع۔ ٹھوڑیاں۔
اَذکار۔ (اَذ۔کار) [ع۔ا۔مذ] ذکر کی جمع (۱) بیانات (۲) قصے کہانیاں (۳) وعظ (۴) ورد۔ وظیفے۔
اَذکیا۔ (اَ۔ذکِ۔یا) [ع۔صف۔و۔ا۔مذ] ذکی کی جمع۔ ذہین اور ہوشیار لوگ۔
اَذَل۔ (اَ۔ذَل) [ع۔صف] سب سے زیادہ ذلیل۔ ذلیل ترین۔
اِذن۔ [ع۔ا۔مذ] حکم۔ اجازت۔ پروانگی۔ آگیا۔
اذنِ عام۔ (۱) اجازت (۲) وہ اجازت جو میّت کا وارث جنازہ کی نماز کے بعد ضروری کام والوں کو چلے جانے کے لیے دیتا ہے۔
اَذہان۔ (اَذ۔ہان) [ع۔ا۔مذ] ذہن کی جمع۔ عقل۔ سمجھ۔ ادراک۔
اَذِیت۔ (اَ۔ذِی۔یت) [ع۔ا۔مث] ایذا۔ دکھ۔ تکلیف۔

ا ۔ ر

اَرْ۔ [اُر۔ا۔مذ] (۱) ایک قسم کی بہت ہلکی لکڑی جس سے صندوق اور تلوار کی میان وغیرہ بناتے ہیں (۲) [ف] اگر

اَرْ۔ [ف] حرفِ شرط۔ اگر

اُرْ۔ قدیم عراق کا ایک شہر جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مسکن تھا۔

اَر ارا کے بیٹھ جانا۔ گر پڑنا۔ (محاورہ) دفعتہً گر پڑنا۔ عمارت کا بیٹھ جانا۔

اَرَابَہْ۔ (اَ۔رَا۔بَہْ) [ف۔ا۔مث] (۱) بیل گاڑی۔ چھکڑا۔ سامان لادنے کی گاڑی (۲) وہ گاڑی جس پر توپ کا سامان گولہ بارود رکھتے ہیں۔

اِرَادَتْ۔ (اِ۔را۔دَت) [ع۔ا۔مث] (۱) خواہش۔ عقیدت۔ اعتقاد۔ آرزو۔ یقین جمع : ارادات

ارادت مند۔ معتقد۔ اعتقاد رکھنے والا۔ مُرید۔

ارادت مندی۔ اعتقاد۔ یقین

اِرَادَہْ۔ (اِ۔را۔دَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) قصد۔ عزم (۲) منصوبہ۔ منشا (۳) مرضی۔ خواہش۔ اِچھا

ارادہ باندھنا۔ ارادہ کرنا۔ قصد کرنا۔ ٹھاننا۔ منصوبہ باندھنا۔

ارادہ بندھنا۔ قصد ہونا۔

ارادہ رکھنا۔ قصد رکھنا۔ نیت رکھنا۔

اِرَادِیْ۔ (اِ۔را۔دِی) [ع۔ا۔صف] اختیاری۔ ارادہ سے متعلق۔

اَرَاذِلْ۔ (اَ۔را۔ذِل) [ع۔صف] اَرذل کی جمع۔ نالائق لوگ۔ کمینے۔ کم ذات اور نیچ لوگ۔

اَرَارُوْٹ۔ (اَ۔را۔روٹ) [اُر۔ا۔مذ] ایک قسم کی غذا جو ایک درخت کی جڑ سے حاصل ہوتی اور بچوں اور مریضوں کو پانی یا دودھ میں پکا کر دی جاتی ہے۔

اَرَاضِیْ۔ (اَ۔را۔ضِی) [ع۔ا۔مث] ارض کی جمع (۱) زمین۔ دھرتی (۲) زمین کاشت۔ کھیت (اُردو میں بطور واحد مستعمل ہے) جمع : اراضیات

اراضی اُفتادہ۔ بے کاشت اور بنجر زمین۔ بنجر۔

اراضی بندوبستی۔ وہ زمین جس کا بندوبست کیا گیا ہو۔

اراضی جل کر۔ وہ اراضی جس میں برساتی پانی آبپاشی کے لیے جمع کیا جائے۔

اراضیِ خالصہ۔ خالص سرکاری زمین۔

اراضیِ دریا برآمد۔ وہ زمین جو دریا کے ہٹ جانے سے ظاہر ہو جائے۔

اراضیِ دریا بُرد۔ وہ زمین جو دریا کی طغیانی سے ڈوب گئی ہو۔

اراضیِ سکنی۔ وہ اراضی جس میں رہنے سہنے کے لیے مکانات بناتے ہیں۔

اراضیِ (شاملات) شاملاتی۔ گاؤں کی مشترکہ زمین جو تقسیم نہ ہوئی ہو۔

اراضیِ شور۔ ناقابلِ کاشت۔ کلر زمین۔ وہ زمین جس میں کھار کے باعث کاشت نہ ہو سکے۔

اراضیِ مُعافی۔ وہ زمین جس کی مالگذاری معاف ہو۔

اراضیِ نوتردد۔ نئی کاشت کی ہُوئی زمین۔

اراضیِ وقف۔ وہ اراضی جو کسی کی ملکیت نہ ہو اور کارِ خیر کے لئے چھوڑی گئی ہو۔

اراضیات۔ (اَ۔را۔ضی۔یات) [ع۔ا۔مث] اراضی کی جمع۔ زمینیں۔

اَرَاکِیْن۔ (اَ۔رَا۔کِین) [ع۔ا۔مذ] رُکن کی جمع الجمع (۱) کھمبے۔ اڑاڑین۔ (۲) ممبران (۳) اُمراء و وزرا۔

اَرَّنَا۔ [ا۔مص] (۱) کنکوے کا ہوا کے رُخ گھومنا (۲) دن چڑھنے تک سونا (۳) کسی چیز کا کثرت سے ہونا۔

اَرَبْ۔ (اَرَ۔ب) [ہ۔صف] سو کروڑ

اَرَب کھَرَب۔ بے شمار۔ لاانتہا دولت۔ ارب سے لے کر کھرب تک۔

اَرْبَابْ۔ (اَرْ۔باب) [ع۔ا۔مذ] رب کی جمع (۱) صاحب۔ خداوند۔ مالک۔ والی۔ (۲) پالنے والے

اربابِ اقتدار۔ صاحبِ اختیار۔ صاحبانِ حکومت۔ اقتدار میں آئے ہوئے لوگ۔

اربابِ بست وکُشاد۔ حکومت پر قابض لوگ۔ عقل مند لوگ۔

اربابِ بصیرت۔ ذی فہم ذی شعور۔ زیرک۔

اربابِ حُجّت۔ (کنایتہً) منطقی لوگ۔

اربابِ دانش۔ صاحبِ علم لوگ۔

اربابِ دولت۔ دولت والے۔ مالدار لوگ۔

اربابِ سُخن۔ شعراء۔ ادباء۔

اربابِ سِیَر۔ سوانح نگار۔ مؤرّخ۔

اربابِ شرع۔ قانونِ شریعت نافذ کرنے والے لوگ۔ حکامِ قضاء

اربابِ عدالت۔ عدالت کے عہدہ دار۔

اربابِ عشرت۔ محفلِ عشرت کے لوگ۔ ناچ رنگ دیکھنے والے۔

اربابِ قلم۔ (۱) لکھنے پڑھنے والے لوگ (۲) انشاء پرداز۔ مصنف۔ مؤلف۔

اربابِ معنی۔ حقیقت شناس۔ عارف۔

اربابِ نشاط۔ ناچنے گانے والے۔

اربابِ نظر (بینش) عقل و شعور رکھنے والے۔

اربابِ وفا۔ باوفا لوگ۔

اربابِ ہمم۔ ہمت والے۔ فراخ حوصلہ۔

اربابِ ہُنر۔ صاحبانِ فن۔ ہُنرمند لوگ۔ فنکار۔

اَرْبَسِیْ۔ (اَرْ۔بَ۔سِی) [ہ۔ا۔مث] (۱) راجہ اندر کے اکھاڑے کی ایک پری (۲) بھوت پریت۔ سایہ (۳) چمک دمک۔ روشنی (۴) ایک زیور۔

اَرْبَع۔ اَرْبَعَہ۔ (اَرْ۔بَع۔ اَرْ۔بَعہ) [ع۔صف] چار۔

اَرْبَع عناصر۔ چار عنصر یعنی مٹی۔ ہوا۔ آگ۔ پانی۔

اربع جیوں کا تیوں کنبہ بیٹھا کیوں۔ [مثل] اپنی بے وقوفی سے اپنا گھر تباہ کر دینا اور پھر قائل نہ ہونا۔

اَرْبَع مُتناسِبَہ۔ حساب کا ایک قاعدہ جس میں تین معلوم عددوں کے ذریعے چوتھا نامعلوم عدد دریافت کیا جاتا ہے

اَرْبَعِیْن۔ (اَرْ۔بَ۔عِین) [ع۔ا۔مذ] (۱) چالیس (۲) چالیس دن۔ چلّہ۔ (۳) مختلف قسم کی چار حدیثیں۔

اِرْبِل۔ (ہ۔مث) گھوڑے کے کان کی جڑ میں ایک بھوری۔ ایک ہو تو منحوس سمجھی جاتی ہے دو ہوں تو مُبارک۔

اَرْپن کرنا۔ (ہ۔محاورہ) قربان کرنا۔ نذر کرنا۔ تحفہ پیش کرنا۔

اِرْتِبَاطْ۔ (اِر۔تِ۔باط) [ع۔ا۔مذ] ربط ضبط۔ میل ملاپ۔ دوستی۔ راہ و رسم۔

تعلق۔ آشنائی۔ محبت۔

اِرتجال۔ (اِر۔ تِ۔ جال) (۱) جلدی کرنا (۲) بغیر سوچے جلدی کرنا۔

اِرتجالاً۔ بے ساختہ۔ فی البدیہہ۔ بے سوچے سمجھے بولنا۔

اِرتحال۔ (اِر۔ تِ۔ حال) [ع۔ ا۔ مذ] رحلت کرنا۔ مرجانا۔

اِرتداد۔ (اِر۔ تِ۔ داد) [ع۔ ا۔ مذ] پھر جانا۔ مرتد ہونا۔ اسلام چھوڑ دینا۔

اِرتسام۔ (اِر۔ تِ۔ سام) [ع۔ ا۔ مذ] نقش و نگار کرنا۔ نقاشی کرنا۔

اِرتعاش۔ (اِر۔ تِ۔ عاش) [ع۔ ا۔ مذ] کانپنا۔ رعشہ۔ کپکپی۔

اِرتفاع۔ (اِر۔ تِ۔ فاع) [ع۔ ا۔ مذ] اونچان۔ بلندی۔ اُبھار۔

ارتفاع پیما۔ بلندی ناپنے والا۔

اِرتقا۔ (اِر۔ تِ۔ قا) [ع۔ صف] (۱) اُوپر چڑھنا (۲) بتدریج ترقی کرنا۔ بتدریج نشو و نما ہونا۔ بالیدگی۔ عروج۔

ارتقا کا نظریہ۔ وہ نظریہ جس کے مطابق مادے میں نشو و نما اور تبدیلی ہوتی رہتی ہے اور مادّی اشیا ترقی کرتی رہتی ہیں۔ یہ نظریہ ڈارون کے نام سے منسوب ہے۔

اِرتقائی۔ (اِر۔ تِ۔ قا۔ ای) [ع۔ صف] ترقی پذیر۔ نشو و نما۔ ارتقا سے متعلق۔

اِرتکاب۔ (اِر۔ تِ۔ کاب) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) اختیار کرنا۔ عمل کرنا۔ (۲) گناہ کرنا۔ جرم کرنا۔

ارتکابِ جُرم۔ جُرم کرنا۔

اِرتکاز۔ (اِر۔ تِ۔ کاز) [ع۔ ا۔ مذ] اجتماع۔ ایک جگہ اکٹھا ہونا۔ ایک مرکز پر جمع ہونا

اَرتھ۔ [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) معنی۔ بیان۔ ترجمہ (۲) نیت۔ مُراد۔ مطلب۔ ارادہ۔

اَرتھ میٹک۔ (Arithmetic) (اَرتھ۔ مے۔ ٹِک) [انگ۔ ا۔ مذ] علم حساب۔ علم حساب کی کتاب۔

اَرتھی۔ (اَر۔ تھی) [ہ۔ ا۔ مث] ہندوؤں کا جنازہ۔

ارتھی نکلے۔ (بددُعا) مرجائے۔ جنازہ نکلے۔

اِرث۔ [ع۔ ا۔ مث] میراث۔ ترکہ۔ وہ مال جو کسی کے مرنے کے بعد اُس کے وارث کو ملے۔

اَرج۔ [ف۔ ا۔ مث] (۱) قدر و قیمت (۲) جوہر۔ لیاقت (۳) شان و شوکت۔

اِرجاع۔ (اِر۔ جاع) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) دائر کرنا (۲) رجوع کرنا۔ رجعت۔

ارجاعِ نالش۔ نالش دائر کرنا۔

اَرجَل۔ (اَر۔ جَل) [ع۔ ا۔ مذ] بڑے پاؤں کا آدمی (۲) وہ گھوڑا جس کا ایک پاؤں سفید ہو اور تین اور رنگ کے ہوں۔ ایسا گھوڑا منحوس خیال کیا جاتا ہے۔

اَرجمند۔ قدر و قیمت والا۔ ذی شان۔ ذی رُتبہ۔

ارجنٹ۔ (Urgent) (اَرجنٹ) [انگ۔ صف] نہایت ضروری۔ تاکیدی۔ فوری۔ تعمیل طلب۔

اَرحام۔ (اَر۔ حام) [ع۔ ا۔ مذ] رحم کی جمع۔ بچہ دان۔ کوکھ۔

اَرحم۔ (اَر۔ حم) [ع۔ صف] زیادہ رحم کرنے والا۔ بہت مہربانی کرنے والا۔

اَرحم الرّاحمین۔ مہربانوں کا مہربان۔ مراد اللہ تعالیٰ۔

اُرد۔ (اُرَد) [ہ۔ ا۔ مذ] اُڑد۔ ماش۔ ایک غلّہ۔

اُرد پر سفیدی۔ بہت قلیل مقدار میں۔

اُرد پر پڑھ کر مارنا۔ (محاورہ) جادوگر کا ماش کے دانوں پر کچھ پڑھ کر کسی طرف پھینکنا تاکہ جادو کا اس پر اثر ہو جائے۔

اُرد کے آٹے کی طرح اینٹھنا۔ [مثل] بہت اکڑنا۔ خواہ مخواہ اکڑنا۔

اُردابیگنی۔ (اُر۔ دا۔ بیگ۔ نی) [ا ر۔ ت۔ ا۔ مث] وہ باوردی اور ہتھیار بند عورت جو شاہی حرم سرا کے دروازے پر پہرہ دیتی تھی۔ سپاہی عورت۔

اَرداس۔ (اَر۔ داس) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) آس۔ اُمید۔ توقع۔ آسرا (۲) عرض معروض۔ التجا۔ التماس۔

اُردادا۔ (اُر۔ دا۔ دا) [ہ۔ ا۔ مذ] جوار اور گیہوں کا موٹا پسا ہوا آٹا جو پانی میں گوندھ کر گھوڑے کو دیا جاتا ہے۔

اَرْدَب۔ (اَر۔ دب) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) درمیان میں آنے والا (۲) شطرنج کی اصطلاح میں شاہ کو شکست سے بچانے کے لیے بیچ میں آنے والا مہرہ۔

اِردگرد۔ (اِرد۔ گِرد) [ہ] چاروں طرف۔ چوگرد۔ گرداگرد۔ آس پاس۔

اردگرد پھرنا۔ چاروں طرف گھومنا۔

اَردلی۔ انگریزی لفظ (Orderly) کی اردو شکل [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) پیادہ۔ ساتھ رہنے والا سپاہی (۲) اطلاع لانے اور لے جانے والا ہرکارہ۔

اردلی اُتارنا۔ بہت سے آدمیوں کا کسی عورت کے ساتھ باری باری جماع کرنا۔

اردلی بازار۔ بادشاہ اور حکام کے دورے میں ساتھ رہنے والا بازار۔

اردلی سارجنٹ۔ حوالدار۔ جمعدار۔ داروغہ۔

اردلی میں چلنا۔ حاکم کی سواری کے ساتھ چلنا۔

اردلی میں رہنا۔ حاکم کی سواری کے ساتھ رہنا۔

اُردو۔ (اُر۔ دو) [ت۔ ا۔ مذ] (۱) لشکر۔ لشکرگاہ (۲) [مث] پاک و ہند کی وہ زبان جو مختلف زبانوں سے مل کر بنی ہے۔

اُردو بازار۔ لشکر کا بازار۔ چھاؤنی کا بازار۔ صدر بازار۔

اُردوئے مُعلّیٰ۔ دِلّی کی اعلیٰ زبان جو قلعہ شاہی میں بولی جاتی تھی۔ فصیح اور مستند اُردو۔

اُردی بہشت۔ (اُر۔ دی۔ ب۔ ہشت) [ف۔ ا۔ مذ] ایرانیوں کا دُوسرا مہینہ جو ہندی جیٹھ کے مطابق ہوتا ہے۔

اَرذَل۔ (اَر۔ ذَل) [ع۔ صف] بہت ذلیل۔ نہایت کمینہ۔

اَرَرَ۔ (اَ۔ رَ۔ رَ) [ہ۔ ا۔ مث] تعجب کے موقع پر بولا جاتا ہے۔ کلمۂ استعجاب (اَرَرے یہ کیا ہوا؟)

اَرڑانا۔ (اَرڑا۔ نا) (محاورہ) چیخنا۔ چلّانا۔ گرجنا۔

اَرز۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) مول۔ قیمت (خ) (۲) عزت۔ قدر۔ مرتبہ۔ بُزرگی۔

ارزاق۔ (اَر۔ زاق) [ع۔ ا۔ مذ] رزق کی جمع۔ روزیاں۔

اَرزاں۔ (اَر۔ زاں) [ف۔ صف] سستا۔ کم قیمت۔ گراں کی ضد۔

ارزاں بعلت گراں بحکمت۔ [مثل] کم قیمت میں کوئی نہ کوئی عیب اور بیش قیمت میں کوئی نہ کوئی وصف ضرور ہوتا ہے۔

اَرزانی۔ (اَر۔ زا۔ نی) [ف۔ ا۔ مث] (۱) سستاپن (۲) کثرت۔ بہتات۔ زیادتی (۳) کم قدری۔ بے توقیری۔

اَرزق۔ (اَر۔ زق) غلط ہے۔ دیکھئے اَزرق۔

اَرزَن۔ (اَر۔ زَن) [ف۔ ا۔ مذ] ایک غلّہ کا نام۔ چینا۔

اَرژَنگ۔ (اَر۔ژَنگ) [ف۔ا۔مذ] (۱) چین کے مشہور مصوّر کا نگار خانہ (۲) چین کے ایک مشہور مصوّر کا نام۔

اِرسال۔ (اِر۔سال) [ع۔ا۔مذ] بھیجنا۔ روانہ کرنا۔ روانگی۔

اَرسطو۔ ارسطاطالیس۔ (اَ۔رَس۔طُو۔ اَ۔رَس۔طا۔طا۔لِیس) [یو۔ا۔مذ] (۱) کامل و فاضل شخص (۲) یونان کا مشہور عالم جو فلسفہ کا معلّم اوّل کہلاتا ہے اور سکندر کا استاد و مشیر تھا۔

اَرسَلان۔ (اَر۔سَ۔لان) [ت۔ا۔مذ] شیر۔

اِرشاد۔ (اِر۔شاد) [ع۔ا۔مذ] (۱) ہدایت (۲) حکم۔ آگیا۔ جمع: ارشادات۔

ارشاد بجا لانا۔ حکم کی تعمیل کرنا۔

ارشاد (فرمانا) کرنا۔ حکم دینا۔ کہنا

اَرشَد۔ (اَر۔شَد) [ع۔صف] نہایت ہدایت یافتہ۔

اَرض۔ [ع۔ا۔مث] زمین۔ دھرتی۔ جمع: اراضی

ارضِ مقدّس۔ (۱) پاک زمین (۲) فلسطین

ارض و سَما۔ زمین و آسمان۔

اَرضی۔ (اَر۔ضِی) [ع۔صف] زمینی۔ زمین کا۔ زمین سے متعلق۔

اَرضیات۔ (اَر۔ضِ۔یات) [ع۔ا۔مذ] زمین کے طبقوں کا علم۔ طبقات الارض (Geology)

اَرغَن۔ اَرغنون۔ (اَر۔غَن۔ اَر۔غَ۔نُو۔ن) [یو۔ا۔مذ] ارگن باجا۔ ایک قسم کا باجہ جو افلاطون نے ایجاد کیا تھا۔

اَرغوان۔ (اَر۔غَ۔وان) [ف۔ا۔مذ] سُرخ اور نارنجی رنگ۔ ایک سُرخ رنگ کے پھول کا نام۔

اَرغوانی۔ (اَر۔غَ۔وا۔نی) [ف۔صف] کُسم کے رنگ کا۔ لال رنگ کا۔ نہایت سُرخ۔ نارنجی رنگ کا۔

اَرفَع۔ (اَر۔فَع) [ع۔صف] (۱) نہایت بُلند (۲) عالی مرتبہ۔

اِرقام۔ (اِر۔قام) [ف۔ا۔مذ] لکھنا۔ تحریر کرنا (عربی رقم سے فارسی والوں نے افعال کے وزن پر بنا لیا ہے)

اَرکان۔ (اَر۔کان) [ع۔ا۔مذ] رُکن کی جمع (۱) تھم۔ ستون (۲) مجازاً وزیر امیر جن پر اُمورِ سلطنت کا دار و مدار ہو (۳) ممبر (کسی جماعت کے) (۴) وہ امور جن پر خاص خاص دینی یا دنیوی مسائل کا مدار ہو۔

ارکان ادا کرنا۔ عبادت کو قواعد اور اصول کے مطابق صحیح طور پر پُورا کرنا۔

ارکان ادا ہونا۔ کسی کام کے لوازمات پورے ہو جانا۔

ارکانِ (دولت) سلطنت۔ وزرا۔ امرا۔ سلطنت کے حکام۔

اَرگجا۔ (اَر۔گَ۔جا) ایک مشہور مرکب عطر جو صندل۔ گلاب۔ مشک کافور۔ عنبر اور چنبیلی سے تیار ہوتا ہے۔

اَرگَل۔ (اَر۔گَل) [ہ۔ا۔مث] لکڑی کی چٹخنی جو کواڑوں کو بند کرنے کے لیے لگائی جاتی ہے۔

اَرگَن۔ (اَر۔گَن) (Organ) [انگ۔ا۔مذ] ایک باجہ

اَرل۔ (Earl) (انگ۔ا۔مذ) نواب۔ انگلستان میں تیسرے درجے کے امیر کا خطاب۔

اِرَم۔ (اِ۔رَم) [ع۔ا۔مذ] (۱) شدّاد کی بنائی ہوئی بہشت کا نام (۲) مجازاً بہشت۔ جنت۔

اَرمان۔ (اَر۔مان) [ف۔ا۔مذ] (۱) تمنّا۔ آرزو۔ حسرت۔ چاہ۔ خواہش (۲) شوق۔ اشتیاق (۳) افسوس۔ تاسف۔ دریغ۔

ارمان بھرا۔ ارمان بھری۔ حسرت مند۔ آرزوؤں اور حسرتوں سے پُر۔

ارمان بھری گھونگٹا۔ (محاورہ) دل میں بہت سے ارمان رکھنے والی عورت۔

ارمان پُورا ہونا۔ (محاورہ) آرزو پُوری ہونا۔

ارمان جاتا رہنا۔ (محاورہ) کسی بات کی آرزو مٹ جانا۔

ارمان جی کے جی میں رہنا۔ (محاورہ) حسرت رہ جانا۔ آرزو پوری نہ ہونا۔ ارمان نہ نکلنا

ارمان خاک میں ملنا۔ (محاورہ) مایوسی ہونا۔ نا اُمیدی ہونا۔

ارمان (رہ جانا) رہنا۔ (محاورہ) حسرت رہ جانا۔ جی کی جی میں رہنا۔

ارمان کا خون ہونا۔ (محاورہ) آرزو پُوری نہ ہونا۔

ارمان کرنا۔ محاورہ) تمنا کرنا۔ آرزو کرنا۔

ارمان نکالنا۔ (محاورہ) شوق پُورا کرنا۔ حسرت نکالنا۔

اَرمغان۔ (اَر۔مَ۔غان) [ف۔ا۔مذ] تحفہ۔ ہدیہ۔ سوغات۔ نذر۔ پیشکش (بضم و بفتح ثالث دونوں صحیح ہیں)

اَرنا۔ (اَر۔نا) [ہ۔صف] جنگلی۔

ارنا اُپلا۔ (۱) گائے بھینس کا گوبر جو جنگل میں سُوکھ جاتا ہے۔ جنگلی کنڈا۔

ارنا بھینسا۔ (۱) جنگلی بھینسا (۲) مجازاً بہت موٹا اور طاقتور آدمی۔

اَرَنڈ۔ (اَ۔رَنڈ) [ہ۔ا۔مذ] ایک درخت جس کے بیجوں سے تیل نکالا جاتا ہے۔

ارنڈ خربوزہ۔ ایک قسم کا پھل۔ پپیتا۔

ارنڈ کی جڑ۔ (۱) ارنڈ کے پیڑ کی جڑ (۲) نہایت ناپائدار چیز۔

اَرَنڈی۔ (اَ۔رَن۔ڈی) [ہ۔ا۔مث] ارنڈ کا بیج۔ رینڈی جس کا تیل نکالا جاتا ہے۔

ارنڈی کا تیل۔ ارنڈ کے بیج سے نکالا ہُوا تیل جو عموماً جلاب کے لیے پیا جاتا ہے۔ کسٹرآئل۔

اَرِنی۔ (اَ۔رِ۔نی) [ع] دکھا مجھے (حضرت موسیٰؑ نے کوہِ طور پر خدا سے درخواست کی تھی۔ رَبِّ اَرِنی۔ الٰہی! مجھے اپنا جلوہ دکھا۔ جواب ملا۔ لَن تَرانی۔ تُو مجھے نہ دیکھ سکے گا۔

اَرِنی کہنا۔ طالب دیدار ہونا۔ دیدار کی التجا کرنا۔

اَرِنی گو۔ اَرِنی کہنے والا۔ طالب دیدار۔ حضرت موسیٰ کلیم اللہ سے مُراد ہے۔

اَرواح۔ (اَر۔واح) [ع۔ا۔مث] رُوح کی جمع (۱) رُوحیں۔ جانیں (۲) نیت اندرونی خواہش (اُردو میں بطور واحد بھی مستعمل ہے (۳) فرشتے (ق)

ارواح اُدھر ہی لگی ہے۔ عورتیں، مُردے کا ذکر کرتے وقت یہ محاورہ بولتی ہیں۔ تاکہ اس کی رُوح انھیں ستانے نہ آئے۔

ارواح بھٹکنا۔ (محاورہ) رُوح کا پریشان ہونا۔ کسی چیز کی تلاش میں جان بیکل رہنا۔ کسی چیز کی حسرت لے کر مر جانا۔

ارواح (بھرنا) بھر جانا۔ (محاورہ) نیت بھرنا۔ طبیعت سیر ہونا۔ جی بھرنا۔

ارواح پڑی رہنا۔ (محاورہ) نیت پڑی رہنا۔ دھیان پڑا رہنا۔

ارواح (پھر جانا) پھرنا۔ (محاورہ) جی بیزار ہونا۔ رغبت نہ رہنا۔ نیت بھر جانا۔

ارواحِ خبیثہ۔ بد رُوحیں۔ بھُوت پریت۔

اڑاح لگی رہنا۔ (محاورہ) نیت لگی رہنا۔
اڑاح نہ شرمائے۔ (محاورہ) عورتیں کسی مُردے کی بُرائی کرتی ہیں تو یہ کلمہ زبان پر لاتی ہیں۔
اُروَپ۔ (اُ۔رُوَپ) [س۔ا۔مذ] (۱) بھدا پن۔ بدنمائی (۲) [صف] بدشکل بھدا۔
اُرُوپا۔ (اُ۔رُو۔پا) [انگریزی یورپ (Europe) کا مفرس] [ص۔ا۔مذ] یورپ فرنگستان۔ فرنگ
اُرُوپائی۔ (اُ۔رُو۔پائی) [ف۔صف] یورپی۔ یورپ والا۔ یورپ سے متعلق۔
اروڑا۔ (ا۔رُو۔ڑا) [ہ۔ا۔مث] پنجابی ہندوؤں کی ایک ذات۔
اَروگی۔ (ا۔رو۔گی) [ہ۔صف] جسے کوئی بیماری نہ ہو۔ بھلا چنگا۔
اَرْوَل۔ (اَر۔وَل) [ہ۔ا۔مث] وہ بھونری جو گھوڑے کے کان کی جڑ میں گردن کی طرف ہوتی ہے اور دونوں طرف مبارک اور ایک طرف بُری خیال کی جاتی ہے۔
اَرْوَلی۔ (اَر۔وَ۔لی) [ہ۔ا۔مذ] ایک قسم کا سفید اور موٹا کاغذ۔
اَرْوَن گھروَن۔ [ہ۔ا۔مذ] بچوں کا ایک کھیل۔ چھوٹے بچے پاؤں پھیلا کر ہاتھ پھیرتے جاتے ہیں اور یہ الفاظ کہتے جاتے ہیں
اَرْوِی۔ (اَر۔وی) [ہ۔ا۔مث] ایک لیس دار ترکاری جو جڑ کی قسم سے ہوتی ہے گھُیاں۔
اَرَّہ۔ (اَر۔رہ) [ف۔ا۔مذ] لکڑی چیرنے کا اوزار۔ آرہ۔
ارّہ کش۔ (ف۔مذ) لکڑی چیرنے والا۔
اَرْہر۔ (اَر۔ہَر) [ہ۔ا۔مث] ایک غلّہ جس کی دال پکا کر کھاتے ہیں۔
ارہر کی ٹٹیا گجراتی تالا۔ [مثل] ناموزوں کام۔ غیر مناسب چیزوں کا میل۔
اَری۔ (اَ۔ری) [ہ۔ا۔مث] بیل ہانکنے کی چھڑی جس کے سرے پر لوہے کی نکیلی کیل ہوتی ہے۔
اَری۔ (ا۔ری) [ہ۔اَر] کلمۂ خطاب۔ کم رتبہ عورت کے لیے۔
اَرے۔ (ا۔رے) (اُر۔ا۔مذ) کلمۂ ندا و خطاب۔ اے۔ او (کم رتبہ شخص کے لیے) (۲) کلمۂ تعجب۔
ارے ترے کرنا۔ (محاورہ) بے ادبی سے بولنا۔ ابے تبے کرنا۔ گستاخی سے پیش آنا۔
ارے رے رے۔ (کلمۂ تعجب) نہایت حیرانی اور تعجب ظاہر کرنے کے موقع پر بولتے ہیں۔
ارے لوگو۔ اے آدمیو۔ اے مردو!
اُرِیب۔ (اُ۔ریب) [ف۔صف] آڑا۔ ترچھا۔
اُریب دار پاجامہ۔ آڑا پاجامہ جس کی مہری اتنی تنگ ہوتی ہے کہ پنڈلی سے چپک جاتی ہے۔
اریب کی باتیں۔ پیچیدہ باتیں۔ پیسٹواں باتیں۔ فریب کی باتیں۔ دھوکے کی گفتگو۔
اُریب کی چال۔ دغا و فریب کی بات۔ ٹیڑھی چال۔
اُریبواں۔ (اُ۔ریب۔واں) [اُر۔صف] آڑا۔ ترچھا۔
اَرِیب۔ (ع۔صف) عقلمند۔ دانا۔

ا۔ڑ

اَڑ۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) ضد۔ ہٹ۔ پیچ (۲) شدّت۔ ثقالت۔
اَڑ بیٹھنا۔ (محاورہ) ضد کرنا۔ اصرار کرنا۔ ہٹ کرنا۔
اَڑ جانا۔ (محاورہ) ہٹ کرنا۔ ضد کرنا (۲) جم جانا۔ تھم جانا۔ رُک جانا۔
اَڑ کر لینا۔ (محاورہ) دھرنا دے کر لینا۔ بے وصول کیے نہ چھوڑنا۔ پکڑ کر لینا۔
اَڑ کھڑا ہونا۔ (محاورہ) سدِّ راہ ہونا۔ راستہ روک کر کھڑا ہونا۔
اَڑ کے بیٹھنا۔ (محاورہ) جم کر بیٹھنا۔ اس قصد سے بیٹھنا کہ جب تک کام پورا نہ ہو اٹھیں گے نہیں۔ دھرنا دینا۔
اَڑاڑا۔ (اَ۔ڑا۔ڑا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) مکان یا دیوار گرنے کی آواز (۲) دریا کا کڑاڑا۔
اڑاڑا دھم۔ اڑاڑا دھڑیم۔ اڑاڑا دھوں۔ کسی چیز کے بے تحاشا گرنے کی آواز۔
اڑاڑا کر کے گرنا۔ دھماکے سے گرنا۔ مکان کا بلند آواز سے گرنا۔
اُڑا۔ (اُ۔ڑا) [ہ] (۱) اُڑ گیا (۲) نایاب۔ کمیاب۔
اُڑا آنا۔ (محاورہ) بہت جلد آنا۔ تیز روی سے آنا۔
اُڑا پڑ جانا۔ (محاورہ) ناپید ہو جانا۔ نایاب ہو جانا۔
اُڑا پھرنا۔ (محاورہ) جلد جلد گشت لگانا۔ ہوا میں ادھر ادھر گشت کرنا۔
اُڑا جانا۔ (محاورہ) (۱) تیز تیز جانا (۲) اُڑتے ہوئے جانا (۳) ٹال جانا (۴) کھا پی جانا
اُڑا دینا۔ (محاورہ) (۱) مشہور کر دینا (۲) موقوف کر دینا۔ بند کر دینا (۳) چوری کر لینا غائب کر دینا (۴) خرچ کر ڈالنا (۵) اُدھیڑنا۔
اُڑا لانا۔ (محاورہ) (۱) ہوا کی مدد سے کسی چیز کو بالا بالا لانا۔ چالاکی سے کوئی چیز حاصل کرنا۔
اُڑا لینا۔ (محاورہ) (۱) چُرا لینا (۲) اس طرح لے جانا کہ معلوم نہ ہو (۳) بغیر بتائے کوئی چیز دیکھ کر سیکھ لینا۔ ہو بہو نقل کر لینا۔
اَڑان۔ (اَ۔ڑا۔ن) [ہ۔ا۔مذ] تھم۔ ستون۔ وہ لکڑی جس سے کسی گرتی ہوئی دیوار یا چھت کو سہارا دیتے ہیں۔
اُڑان۔ (اُ۔ڑا۔ن) [ہ۔ا۔مث] (۱) پرواز۔ اڑنا (۲) پھلانگ۔ جست
اُڑان گھائی۔ (محاورہ) (۱) بندھی ہوئی چوٹیں (۲) انگلیوں کی جڑ کا حصہ (۳) شعبدہ بازی چالاکی۔ ہوشیاری۔ فریب دہی۔
اُڑان گھائی بتانا۔ (محاورہ) انٹی مارنا۔ دغا دینا۔ دھوکہ دینا۔ فریب دینا۔ بہکانا۔
اَڑانا۔ (اَڑا۔نا) [ہ۔مص] (۱) اٹکانا۔ پھنسانا۔ اُلجھانا (۲) روکنا۔ ٹھہرانا۔ حائل کرنا۔ (۳) شامل کرنا۔ ملانا۔ شریک کرنا (۴) [مذ] بڑا اور موٹا اڑان۔ تھم۔ ستون۔ وہ مضبوط لکڑی جو دیوار یا چھت کے سنبھالنے کے لیے لگائی جاتی ہے۔
اَڑّانا۔ (اَڑ۔ڑا۔نا) [ہ۔مص] (۱) دکھ یا بیماری کے باعث گائے کی طرح چلّانا۔ کراہنا۔ (۲) سخت آواز سے بولنا۔
اُڑانا۔ (اُ۔ڑا۔نا) [ہ۔مص] (۱) پرواز میں لانا۔ پرواز کرانا۔ پرندوں یا پتنگ وغیرہ کو فضا میں پہنچانا (۲) کاٹنا۔ تراشنا۔ کترنا۔ جدا کرنا (۳) بغیر بتائے کوئی کام دیکھ کر سیکھ لینا۔ ہو بہو نقل کرنا (۴) چُرا کر لانا۔ مفت حاصل کرنا۔ چھپانا (۵) اُکھاڑنا۔ خراب کرانا۔ جمنے نہ دینا۔ نکالنا۔ موقوف کرنا (۶) ٹالنا ان سنی کرنا۔ بھلا دینا (۷) دُور کرنا۔ پرے کرنا۔ ہٹانا۔ ضائع کرنا (۸)

فضول خرچی کرنا۔ روپیہ برباد کرنا (۹) بے جا تعریف کرنا۔ بنانا۔ ہنسی میں ڈالنا۔ رسوا و بدنام کرنا (۱۰) بھگالے جانا۔ چھپا دینا۔ غائب کر دینا (۱۱) مجامعت کرنا۔ کام بنانا۔ کھیل بنانا (۱۲) رونق بڑھانا۔ زینت بخشنا۔ جان ڈالنا۔ خوش ذائقہ بنانا (۱۳) ہنکانا۔ جھلنا۔ نکالنا (۱۴) ٹپکانا۔ بھگانا۔ دوڑانا (۱۵) لگانا کھڑا کرنا۔ (۱۶) برسانا۔ پھٹکنا۔ صاف کرنا (۱۷) مشہور کرنا۔ شہرت دینا (۱۸) پینا۔ نوش کرنا۔ مے نوشی کرنا۔ شراب پینا (۱۹) کھانا۔ چٹ کرنا (۲۰) حاصل کرنا (۲۱) چھیننا۔ کھرچنا۔ قلم پھیرنا۔ مٹانا۔ خارج کرنا۔ نام و نشان نہ رکھنا (۲۲) ادھیڑنا (۲۳) اکھاڑ کر پھینکنا۔ کھود ڈالنا (۲۴) مارنا۔ ٹکانا۔ جمانا۔ (۲۵) تان اڑانا۔ گانا (۲۶) پراگندہ کرنا۔ پریشان کرنا (۲۷) پھینکنا۔ اچھالنا جھٹکانا (۲۸) بے جا تعریف کرنا (۲۹) ٹھیک نشانہ لگانا (۳۰) کسی کا انداز اُڑا لینا۔ گانا۔ جیسے تان اُڑانا۔

اَڑانی۔ (اَڑا - نی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) ڑاپیکھا (۲) کُشتی کا ایک داؤ۔ اڑنگا۔ دوسرے کی ٹانگ میں ٹانگ اڑا کر پکڑنے کا پیچ۔

اَڑا ہونا (محاورہ) (اَ - ڑا - ہو - نا) [اُ۔ مص] ضد پر قائم ہونا۔ سدِّ راہ ہونا۔ حائل ہونا۔

اُڑاؤ۔ (اُ - ڑا - اُؤ) [ہ۔ صف] اُڑانے والا۔ فضول خرچ۔ گھر لٹا دینے والا۔

اُڑاؤ کھاؤ۔ فضول خرچ۔ کھانے لٹانے والا۔

اَڑبَڑ۔ (اَڑ - بَڑ) [ہ۔ صف] ناہموار۔ اُونچا نیچا۔ بے محل۔ بے معنی۔

اَڑبنگ۔ (اَڑ - بنگ) [ہ۔ صف] (۱) ٹیڑھا میڑھا۔ اونچا نیچا (۲) مُشکل (۳) انوکھا۔

اَڑبنگا۔ (اَڑ - بن - گا) [ہ۔ صف] (۱) بانکا اور آڑا۔ ٹیڑھا ترچھا (۲) ضدّی (۳) [مذ] روک۔ آڑ۔ (۴) جھمیلا۔ بکھیڑا۔ رخنہ۔

اُڑ بھاگنا۔ (اُڑ - بھاگ - نا) [ہ۔ مص] تیزی سے چلا جانا۔

اُڑ بھنبیری ساون آیا [ہ۔ مثل] کسی کو اتفاقاً مل جائے اور وہ گلچھرے اڑانے لگے تو طنزاً کہتے ہیں۔ یہی دن ہیں خوب مزے کر لے۔

اَڑتالیس۔ (اَڑ - تا - لیس) سینتالیس کے بعد کا عدد۔ چالیس اور آٹھ۔

اَڑتلا۔ (اَڑ - تَ - لا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) پناہ۔ آسرا۔ سہارا (۲) حیلہ۔ بہانہ۔ عذر۔

اڑتلا (پکڑنا) لینا (۱) پناہ لینا۔ حمایت میں آنا۔ سہارا لینا (۲) بہانہ کرنا۔ عذر کرنا

اُڑتلا۔ (اُڑ - تَ - لا) [ق۔ ا۔ مذ] آسرا۔ پناہ گاہ۔

اُڑتی۔ (اُڑ - تی) [ہ۔ صف] (۱) اُڑتی ہوئی۔ (۲) تول میں کچھ کم۔

اُڑتی بیٹھک۔ دونوں پاؤں کو سمیٹ کر اٹھتے بیٹھتے ہوئے آگے بڑھنا یا پیچھے ہٹنا۔ بیٹھک کا ایک انداز۔

اُڑتی بیماری۔ وہ بیماری جو ایک سے دوسرے کو لگ جائے۔ متعدّی مرض۔ چھوت کی بیماری۔

اُڑتی پڑتی خبر۔ افواہ۔

اُڑتی تول۔ کم تولنا۔

اُڑتی چڑیا کو پہچاننا۔ اُڑتی چڑیا کے پر گننا۔ کمال نظر باز ہونا۔ دل کی بات سمجھ جانا۔ بھانپنا۔ تاڑنا۔ تیور پہچاننا۔ قیافہ شناس ہونا۔

اُڑتی سی (خبر) افواہ۔ بھنک۔ بازاری اور بے تحقیق بات۔ اڑتی پڑتی خبر۔ گپ۔

اَڑتیس۔ (اَڑ - تیس) [ہ۔ صف] تیس اور آٹھ۔ سینتیس کے بعد کا عدد۔

اُڑجانا۔ (اُڑ - جانا) [ہ۔ مص] (۱) پرندے کا اُڑ جانا۔ پرواز کر جانا (۲) بھاگ جانا۔ کافور ہو جانا (۳) غائب ہو جانا (۴) دُور ہو جانا (۵) کسی چیز کا رنگ جاتا رہنا یا پھیکا پڑ جانا (۶) کٹ جانا۔ قلم ہو جانا۔ جُدا ہو جانا (۷) مٹ جانا (۸) غارت ہو جانا۔

اُڑجائے۔ (اُڑ - جا - اے) مٹ جائے۔ غارت ہو (بددعا)

اُڑچلنا۔ (اُڑ - چل - نا) [ہ۔ مص] (۱) اترانا۔ مغرور ہونا (۲) اوقات سے باہر قدم رکھنا (۳) بدراہ بننا۔ بدچلنی اختیار کرنا۔ آوارہ ہو جانا۔

اَڑچن۔ (اَڑ - چن) [ہ۔ ا۔ مث] رکاوٹ۔ دقّت۔ تعطّل۔ بحران

اُڑس۔ (اُڑ - س) [ہ۔ ا۔ مذ] کھٹمل۔ (۲) اُڑسنا کا امر۔ گھسیڑ

اُڑس لینا۔ (محاورہ) (اُ - ڑَس - لے - نا) [ہ۔ مص] اٹکا لینا۔ کھونس لینا۔ داخل کر لینا۔

اَڑسٹھ۔ (اَڑ - سَٹھ) [ہ۔ صف] ساٹھ اور آٹھ۔ سڑسٹھ کے بعد کا عدد۔

اُڑسنا۔ (اُ - ڑَس - نا) [ہ۔ مص] (۱) گھسیڑنا۔ داخل کرنا (۲) چھیدنا (۳) کھبونا۔ چبھونا (۴) تہہ کرنا (۵) بھر دینا۔ (۶) مُنہ بند کر دینا۔

اُڑکے۔ (اُڑ - کے) [ہ۔ تابع فعل] (۱) پرواز کر کے۔ اُچھل کے (۲) زیادہ سے زیادہ۔ بہت سے بہت۔ (۳) تیزی سے۔

اُڑکے (کر) کہاں جاؤ گے۔ (محاورہ) کہاں بھاگ کر جا سکتے ہو۔ بچ کر کہاں جاؤ گے؟

اُڑکے لگنا۔ (محاورہ) ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا۔

اُڑکے ملنا۔ (۱) از خود پہنچ جانا (۲) بغیر وسیلے کے پہنچ جانا (۳) بڑے اشتیاق سے ملنا۔

اُڑکے مُنہ میں کھیل نہیں گئی ہے۔ [مثل] کچھ نہیں کھایا ہے۔ ذرا بھی غذا نہیں کھائی۔

اَڑگڑا۔ (اَڑ - گَ - ڑا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) گھوڑوں کے دوڑانے اور سدھانے کی جگہ۔ (۲) گاڑیوں کا اڈا۔

اُڑگیا۔ (اُڑ - گ - یا) [ہ۔ صف] اُجڑ گیا۔ خانہ خراب۔ غارت شدہ۔ ناپید۔

اَڑم۔ (اَ - ڑَم) [ہ۔ ا۔ مذ] انبار۔ ڈھیر۔

اُڑن۔ (اُ - ڑَن) [ہ۔ صف] (۱) اُڑنے والا۔ پرواز کرنے والا۔ جو اُڑ سکے (۲) غائب ہو جانے والا۔ ناپید ہو جانے والا۔

اُڑن پھل۔ وہ فرضی پھل جس کے کھانے سے اُڑنے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔

اڑن جوگا۔ مٹ جانے کے قابل۔ مرنے جوگا۔

اُڑن چھو ہونا۔ چل دینا۔ ناپید ہونا۔ غائب غلّہ ہو جانا۔

اُڑن فاختہ۔ سیدھا سادا۔ مُورکھ۔

اُڑن کھٹولا۔ اُڑنے والا تخت۔ تختِ رواں۔ پریوں کے سیر کرنے کا تخت۔

اُڑن گھائی۔ دیکھیے اڑان گھائی۔

اَڑنا۔ (اَڑ - نا) [ہ۔ مص] (۱) سدِّ راہ ہونا۔ مزاحم ہونا (۲) ڈٹنا۔ جمنا (۳) بھڑنا۔ اُلجھنا۔ جھگڑنا (۴) ضد کرنا (۵) داؤں پر لگانا یا رکھنا (۶) دخل دینا (۷) آمادہ ہونا (۸) ٹس سے مس نہ ہونا۔ سرکنا۔ جُنبش نہ کرنا۔

اُڑنا۔ (اُڑ - نا) [ہ۔ مص] (۱) پرواز کرنا۔ بلند ہونا (۲) ترشنا۔ کٹ کر علیحدہ ہونا نہ اُتر جانا (۳) نقل اُترنا (۴) غائب ہونا۔ چوری ہونا (۵) بہت جلد صرف ہو جانا (۶) اِترانا۔ غرور کرنا (۷) بھاگ جانا۔ چل دینا (۸) گھوڑے کا طرارے بھرنا (۹) کھایا پیا جانا (۱۰) حاصل ہونا (۱۱) مٹنا (۱۲) اُدھڑنا۔ (۱۳) ہلاک ہو جانا (۱۴) گانا (۱۵) نابود ہو جانا (۱۶) اُچٹنا (۱۷) نشانے پر لگنا۔ نشانہ ہونا (۱۸) نوچنا (۱۹) بے تکی ہانک لگانا (۲۰) پھٹنا۔ پُرزے پُرزے ہونا (۲۱) سناٹا ہونا۔ ویرانی ہونا (۲۲) تباہ و برباد ہونا (۲۳) بھڑکنا

(۲۴) جلنا۔ شعلہ دینا (۲۵) پھیلنا۔ مشہور ہونا (۲۶) رنگ پھیکا پڑنا (۲۷) پریشان و پراگندہ ہونا (۲۸) عیش و عشرت کرنا (۲۹) تیز چلنا۔ (۳۰) ہنسی مذاق ہونا۔

اُڑ (ناگن) ناگنی۔ (اُڑ۔ (نا۔گن) نا۔گ۔نی) [ہ۔ا۔مث] (۱) سانپنی جو اُڑ کے کاٹتی ہے (۲) (مجازاً) غصّے والی عورت۔ جھگڑالو عورت

اُڑنکو۔ (اُ۔ڑَن۔کو) [ہ۔صف] اُڑنے والا۔ اُڑنے کی صلاحیت رکھنے والا۔ جو اُڑ سکے۔

اَڑنگ۔ (اَ۔ڑَنگ) [ہ۔ا۔مذ] ڈھیر۔ انبار۔

اڑنگ بڑنگ۔ (۱) مہمل اور بے سروپا باتیں۔ بے تکی باتیں (۲) پیچ دار۔ خم دار۔ ٹیڑھا (۳) لڑکوں کا کھیل۔

اڑنگ بڑنگ ہو جانا۔ (محاورہ) جگہ سے ہٹ جانا۔ بے ترتیب ہو جانا۔

اَڑنگا۔ (اَ۔ڑَن۔گا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) کُشتی کا ایک پیچ جس سے حریف کو اُس کی ٹانگ میں اپنی آڑی ٹانگ آنٹی کی طرح مار کر گرا دیتے ہیں (۲) روک۔ آڑ۔ مزاحمت۔ دِقت۔ رخنہ۔

اَڑنگا لگانا۔ (محاورہ) ہوتے ہوئے کام کو روک دینا۔ رخنہ ڈالنا۔ خارج ہونا۔

اڑنگا مارنا۔ (محاورہ) (۱) اڑنگے کا پیچ کرنا (۲) حارج ہونا۔ سدِ راہ ہونا۔ رخنہ انداز ہونا۔

اڑنگے پر (پڑھانا) مارنا۔ اڑنگے پر چڑھا کر مارنا۔ (محاورہ) داؤں پر چڑھانا۔ فریب دے کر قابو میں لانا۔

اَڑواڑ۔ (اَڑ۔واڑ) [ہ۔ا۔مث] ٹیکن۔ ٹیک۔ تھونی۔ ستون۔ کھم۔ اَڑان۔ اڑانا وہ لکڑی جو چھت وغیرہ کے نیچے لگا دیتے ہیں تاکہ وہ گرے نہیں۔

اَڑوس پڑوس۔ (اَ۔ڑوس۔پَ۔ڑوس) [ہ۔ا۔مذ] قرب و جوار۔ آس پاس۔

اڑوسی پڑوسی۔ (اَ۔ڑو۔سی۔پَ۔ڑو۔سی) [ہ۔ا۔مذ] آس پاس کا رہنے والا ہم سایہ۔

اُڑھانا۔ (اُ۔ڑھا۔نا) [ہ۔مص] اوڑھنا کا متعدی المتعدی۔

اَڑھائی۔ (اَ۔ڑھا۔ئی) [ہ۔صف] دو اور آدھا۔ ڈھائی۔

اڑھائی اینچھر۔ مختصر مگر نہایت پُرتاثیر باتیں۔

اڑھائی اینٹ کی مسجد الگ بنانا۔ اڑھائی چاول الگ گلانا۔ (محاورہ) سب سے الگ راستے رکھنا۔

اڑھائی بکائن میاں باغ میں کائی حرم محل خانہ میں۔ [مثل] جب کوئی بے حقیقت آدمی شیخی مارتا ہے تو یہ مثل کہتے ہیں۔ کم ظرف ہے۔ اوچھا ہے۔

اڑھائی چلو لہو (پینا) پی لینا۔ مار ڈالنا۔ (عورتیں نہایت غصّہ کی حالت میں کہتی ہیں)

اَڑھائی دن سقّے نے بھی بادشاہت کی ہے [مثل] انقلابِ زمانہ سے کبھی ادنےٰ بھی اعلیٰ مرتبے پر پہنچ جاتا ہے (نظام سقّے کی طرف اشارہ ہے جس نے ہمایوں کی جان بچائی تھی اور اس کے عوض ہمایوں نے اسے ڈھائی دن کے لیے بادشاہ بنایا تھا)

اڑھائی دن کی بادشاہت۔ [مثل] ناپائدار یا تھوڑے دنوں کی حکومت

اڑھائی گھڑی کی موت آئے۔ (بددعا) فوراً مر جائے۔

اڑھائی ہاتھ کی ککڑی نو ہاتھ کا بیج۔ [مثل] بچہ شرارت میں ماں سے بھی بڑھا ہوا ہے۔

اَڑھنا۔ [ہ۔مص] اڑنا۔ رُکنا۔ ٹھہر جانا۔

اڑھیا۔ (اَ۔ڑھی۔یا) [ہ۔ا۔مث] (۱) ڈھائی سیر کا وزن (۲) اڑھائی گنے کا پہاڑا۔ (۳) نجومیوں کی اصطلاح میں سنیچر (زحل ستارے) کا ایک مقام۔

اَڑی۔ (اَ۔ڑی) [ہ۔ا۔مث] (۱) مشکل۔ سختی۔ مصیبت۔ تنگی۔ (۲) ضرورت۔ حاجت (۳) قماربازوں کی اصطلاح میں مشکل داؤں۔

اڑی مار۔ (۱) بار مار (۲) فریبی۔ دغاباز

اڑی مشکل۔ مشکل میں مشکل۔

اُڑی اُڑی طاق پر بیٹھی۔ [مثل] رفتہ رفتہ مشہور ہو گئی

اُڑی پڑی بات۔ [ہ۔ا۔مث] افواہ۔ گپ۔ ناقابلِ اعتبار خبر۔

اُڑی ڈالی قاضی کے سر پڑی۔ [مثل] پرائی بلا اپنے سر آوے۔ دوسرے کی مصیبت اپنے سر پڑنا۔

اڑے تھڑے میں۔ (اُ۔ڑے۔تھَ۔ڑے۔میں) [ہ] ضرورت کے وقت۔ مصیبت کے وقت۔

اَڑے وقت۔ (محاورہ) (اَ۔ڑے۔وَقت) [ہ۔ا۔مذ] مصیبت کے وقت

اڑے وقت کا گہنا [مثل] اس چیز کے متعلق کہتے ہیں جو سخت ضرورت کے وقت کام آنے کے قابل ہو۔

اُڑے۔ اُڑ جائیے (اُ۔ڑے۔اُڑ۔جائے) [ہ] تباہ ہو۔ برباد ہو جائے۔ بند ہو جائے۔ (بددعا)

اُڑے اُڑے پھرتے ہو۔ [ہ] (محاورہ) دکھائی نہیں دیتے۔ ملتے نہیں۔ قابو میں نہیں آتے۔

اَڑیل۔ (اَڑ۔یل) [ہ۔صف] اڑ جانے والا۔ ضدی۔ ہٹیلا۔ سرکش۔

اُڑینچ۔ (اُ۔ڑینچ) [ہ۔مث] کپٹ۔ بیر۔ عداوت۔ دشمنی

اُڑینچ رکھنا۔ دشمنی رکھنا۔ بغض رکھنا۔

اُڑینچ نکالنا۔ دشمنی کا بدلہ لینا۔

ا-ز

اَز۔ [ف۔ حرفِ جر] سے

از ابتدا تا انتہا۔ (ف) شروع سے آخر تک۔

ازاں۔ (اَز۔آں) [ف] اس سے۔

ازاں بعد۔ [ف] اس کے بعد۔ اس وقت تک۔

ازاں جملہ۔ سب میں سے۔ ان میں سے۔

اَزبر۔ نوکِ زبان۔ زبانی یاد کر لینا۔ حفظ کر لینا۔

اَزبر کر لینا۔ زبانی یاد کر لینا۔ حفظ کر لینا۔

ازبرائے خدا۔ خدا کے لیے۔ خدا کے واسطے۔

ازبس۔ (۱) بہت زیادہ۔ نہایت۔ (۲) نتیجہ۔ غرض۔ غایت۔

ازبس کہ۔ [ف۔ حرفِ شرط] چونکہ۔

ازحد۔ نہایت۔ بے حد۔ حد سے زیادہ۔

از خرداں خطا و از بزرگاں عطا۔ [مثل] چھوٹوں سے غلطی ہوتی ہے بڑوں

کا کام بخش دینا ہے۔
از خرسِ مُوئے بس است۔ [فقرہ مثل] ریچھ سے بال مل جانا بھی غنیمت ہے نالائق سے تھوڑی سی بھلائی بھی بہت ہے۔ کنجوس سے تھوڑی خیرات بھی اچھی ہے۔
از خود۔ (۱) آپ سے۔ خود ہی۔ اپنے آپ۔ خود بخود (۲) قصداً۔ عمداً۔ (۳) بلا امدادِ غیرے۔ بلا سہارے۔
از خود رفتگی۔ آپے سے باہر ہونا۔ بے خودی۔
از خود رفتہ۔ آپے سے باہر۔ دیوانہ۔ باؤلا۔ مجنون۔ بے ہوش۔ بے خود ہونے والا۔
از دیدہ دُور از دل دُور۔ [فقرہ مثل] جو نظر سے دُور ہو وہ دل سے بھی دُور ہو جاتا ہے۔
از راہ۔ (ف) طریقہ سے۔ نظر سے۔ بطور جیسے ازراہِ عنایت۔ ازراہ کرم وغیرہ۔
ازراہِ محبت۔ پیار کے طریق سے۔ دوستی کے طور سے۔
ازرُوئے۔ بغرض۔ بربنا۔ کسی چیز کی بنیاد پر۔
از سرتاپا۔ سر سے پاؤں تک۔ اوّل سے آخر تک۔ بالکل۔ تمام۔
از سرِ نو۔ نئے سرے سے۔
از غیب۔ غیب سے۔
از غیبی۔ (۱) پوشیدہ طور سے۔ نامعلوم طریقے سے۔ گپت (۲) خُدا کی طرف سے۔ عالمِ غیب سے۔ غیب سے۔
از غیبی تھپیڑ۔ (دھکا۔ طمانچہ۔ گولا۔ گھونسا۔ آسمانی بلا۔ آفتِ سماوی۔ وہ مصیبت جو یکایک وارد ہو جائے۔
از غیبیا۔ ولد الزنا۔ حرامی۔
از کار رفتہ۔ نکما۔ کام کے ناقابل۔
از ماست کہ برماست [فقرہ مثل] ہم پر جو مصیبت آتی ہے وہ اپنے ہی ہاتھوں کی لائی ہوتی ہے۔ اپنے کیے کی سزا ہے۔
ازیں۔ (ف) اِس سے (از۔ ایں کا مرکب)
ازیں پیش۔ (ف) اس سے پہلے۔
ازیں سُو راندہ و ازاں سُو درماندہ۔ [فقرہ مثل] اِدھر سے پھٹکار اُدھر سے دھتکار نہ اِدھر کا نہ اُدھر کا۔ اِدھر سے مردود۔ اُدھر سے ملعون۔
اِزار۔ (اِ۔زار) [ع۔ا۔مث] پاجامہ۔ سُتھنا۔ سُتھن۔ شلوار۔
ازار بند۔ ناڑا۔ کمر بند۔
ازار بند کا رشتہ۔ ازار بندی رشتہ۔ جُورو کی طرف کا رشتہ۔ سُسرالی رشتہ۔ (عموماً اس کا استعمال غیر کفو کی رشتہ داریوں میں ہوتا ہے)
ازار بند کی ڈھیلی۔ بدکار۔ فاحشہ عورت۔
ازار بند کی سچی۔ باعصمت عورت۔
ازار بند نہ کھلنا۔ عورت کا کنوارا ہونا۔
ازار سے باہر ہو جانا۔ مارے غصے کے آپے میں نہ رہنا۔ جامے سے باہر ہونا۔
ازار میں ڈال کر پہننا۔ کسی کا ڈر نہ ہونا۔ خیال میں نہ لانا۔ خاطر میں نہ لانا۔
اِزالہ۔ (اِ۔زا۔لَہ) [ف۔ا۔مذ] زائل کرنا۔ دُور کرنا۔ مٹانا۔
ازالۂ بکر۔ کنوارپن کھونا۔ کنواری عورت سے پہلی بار ہمبستری کرنا۔
ازالۂ حیثیت عرفی۔ عزت میں خلل ڈالنا۔ آبروریزی کرنا۔ شہرتِ عام بگاڑنا۔

اُزبک۔ (اُز۔بَک) [ت۔ا۔مذ] ترکوں کے ایک قبیلے کا نام۔
اِزدِحام۔ (اِز۔دِ۔حام) [ع۔ا۔مذ] انبوہ۔ بھیڑ۔ مجمع۔
اِزدواج۔ (اِز۔دِ۔واج) [ع۔ا۔مذ] شادی کرنا۔ نکاح کرنا۔
اِزدیاد۔ (اِز۔دِ۔یاد) [ع۔ا۔مذ] زیادہ ہونا۔ کثرت۔ زیادتی۔
اَزرَق۔ (اَز۔رَق) [ع۔صف] نیلا۔ نیلگوں۔ آسمانی۔
اَزرق چشم۔ کرنجا۔ گربہ چشم۔ نیلی آنکھ والا۔
اَزکیا۔ (اَز۔کِ۔یا) [ع۔ا۔مذ] زکی کی جمع۔ ذہین لوگ۔ سُتھرے لوگ۔
اَزَل۔ (اَ۔زَل) [ع۔ا۔مث] (۱) وہ زمانہ جس کی کوئی ابتدا نہ ہو (۲) مخلوق کی پیدائش کا دِن (۳) شروع۔ آغاز۔ مبدا۔
اَزَلی۔ (اَ۔زَ۔لی) [ع۔صف] ہمیشہ سے۔ دوامی جس کی کوئی ابتدا نہ ہو۔
اَزمِنہ۔ (اَز۔مِ۔نَہ) [ع۔ا۔مذ] زمانہ کی جمع۔ زمانے۔
اَزواج۔ (اَز۔واج) [ع۔ا۔مذ] (۱) زوج کی جمع۔ جوڑیاں (شوہر اور بیوی) (۲) [مث] زوجہ کی جمع۔ بیویاں۔ منکوحہ عورتیں۔
اَزواجِ مطہرات۔ (۱) پاک بیبیاں (۲) سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں۔
اَزہار۔ (اَز۔ہار) [ع۔ا۔مذ] زَہر کی جمع۔ کلیاں۔ بے کھلے پھول۔
اِزہار۔ (اِز۔ہار) [ع۔ا۔مذ] (۱) چراغ جلنا (۲) آگ سلگانا (۳) پھول کھلنا۔
اَزہَر۔ (اَز۔ہَر) [ع۔صف] نہایت چمکیلا۔ بہت روشن۔ خوبصورت (۲) مصر کی مشہور درس گاہ جامعہ ازہر جو فاطمی حکمران نے قائم کی اور اب تک قائم ہے۔
اَزہری۔ جس نے جامعہ ازہر میں تعلیم حاصل کی ہو۔ جامعہ ازہر سے منسوب۔

ا-ژ

اَژدَر۔ (اَژ۔دَر) [ف۔ا۔مذ] سانپوں کی ایک عظیم الجثہ قسم۔ اجگر۔ اژدہا۔ جمع: اژدہا
اَژدر مار۔ سانپ کی ایک بڑی قسم۔
اَژدرِ ماہی۔ ایک مچھلی جو غصے کی حالت میں اپنے جسم سے نہایت خطرناک برقی شعاعیں خارج کرتی ہے۔
اَژدرِ موسیٰ۔ حضرت موسیٰ کا وہ عصا جو اژدہا بن جاتا تھا۔
اَژدَہا۔ (اَژ۔دَہا) [ف۔ا۔مذ] اژدر۔ اجگر۔ بہت بڑا سانپ۔
اژدہے کے مُنہ سے پھرے۔ [مثل] بڑی مصیبت سے نجات پائی موذی کے پنجے سے چھٹے۔
اژدہے کے مُنہ میں پاؤں رکھنا۔ [مثل] خطرناک جگہ جانا۔
اژدہے کے مُنہ میں جھونکنا۔ (محاورہ) بُرے آدمی یا موذی کے حوالے کرنا خطرناک جگہ بھیج دینا۔
اژدہے کے مُنہ میں ہاتھ (دینا، ڈالنا۔ (محاورہ) خطرناک کام کرنا۔ نہایت موذی اور ضرر رساں شخص کو چھیڑنا۔
اژدہے کے مُنہ میں ہونا۔ (محاورہ) دشمن کے چنگل میں پھنسنا۔ موذی سے سابقہ پڑنا۔
اَژدھات۔ (اَژ۔دھات) [ف۔ا۔مث] ہفت جوش یعنی سونے چاندی تانبے پیتل۔ رانگ جست اور لوہے کی مرکب دھات۔
اَژدھام۔ دیکھیے ازدحام۔

ا-س

اِس ۔ [اشارۂ قریب اور ضمیر حاضر] یہ۔ یہی۔

اِس باغ کی اور ہی ہوا ہے۔ [مثل] یہاں کے طور طریقے الگ ہیں۔ یہاں صورتِ حال مختلف ہے۔

اِس برتنے پر تتا پانی۔ [امثل] نا قابلیت پر لیاقت کا دعویٰ۔ نامردی پر مردمی کا اظہار۔

اِس بھول کا خدا حافظ۔ [امثل] اس بھول کا کوئی علاج نہیں (بہت بھولنے والے سے کہتے ہیں)

اِس پار۔ دریا کا قریبی کنارہ۔

اِس پر بھی۔ باوجود اس کے۔ اتنا کچھ ہو لینے کے بعد۔

اِس پر نہ بھولو۔ پھولو۔ اس بات پر گھمنڈ نہ کرو۔ اس پر نہ پھولو۔

اِس پر نہ جاؤ۔ یہ خیال نہ کرو۔ اس پر توجہ نہ کرو۔

اِس پھیر میں نہ پڑو۔ (محاورہ) اس چکر میں نہ پھنسو۔ دھوکا نہ کھاؤ۔

اِس جا۔ اس موقع پر۔ اس مقام پر۔

اِس دم۔ اس وقت۔ فوراً۔

اِس سوا۔ بجز اس کے۔ اس کو چھوڑ کے۔

اِس سے۔ اس سبب سے۔ اس وجہ سے۔

اِس سے اچھا تو خدا کا نام ہے۔ (امثل) بہت اچھی چیز ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی اچھی چیز نہیں۔

اِس سے تو نکٹے کی ناک بھی نہیں کٹتی۔ [امثل] بہت کند ہے۔ چھری یا چاقو کے متعلق کہتے ہیں۔

اِس سے کیا پورا پڑے گا۔ یہ کافی نہیں۔ یہ شخص اچھی طرح کام نہ کر سکے گا۔

اِس سے ہاتھ دھو لو۔ (محاورہ) اس کا خیال چھوڑ دو۔ اس سے صبر کرو۔

اِس طرح۔ اس طریقہ سے۔ یوں۔

اِس قدر۔ اس مقدار میں۔

اِس قدر کا۔ اتنا زیادہ۔ بہت زیادہ۔

اِس کاندھے چڑھ اُس کاندھے اُتر۔ [مثل] ہم کو کسی بات میں عذر نہیں ہے آپ کی خاطر اور رعایت ہر طرح منظور ہے۔

اِس کان سن کے اُس کان اُڑا دینا۔ بات خیال میں نہ رکھنا۔ بات پر کوئی توجہ نہ کرنا۔ کہنا نہ ماننا۔

اِس کوٹھی کے دھان اُس کوٹھی میں کرنا۔ [مثل] بیکاری میں چیزوں کی اُلٹ پھیر کرتے رہنا۔ بے فائدہ کام کرنا۔

اِس کو چیل کوّوں کو دوں۔ (محاورہ) بوٹی بوٹی چیل کوّوں کو دے دوں۔ غصے میں عورتیں کوسنے کے طور پر کہتی ہیں۔

اِس کو کیا کہتے ہیں تعجب اور حیرت کے موقع پر بطور سوال کے مستعمل ہے۔

اِس کو وہاں ماریں جہاں پانی نہ ہو۔ [امثل] بددعا۔ اس پر ہرگز ترس نہ کیا جانا چاہیئے۔ یہ تو اس سزا کا مستحق ہے کہ مر جائے تو اس کے منہ میں پانی ٹپکانے والا کوئی نہ ہو۔

اِس کی چھاتی دیکھ کر سراہیے۔ [امثل] اس کے حوصلے اور جرأت کی تعریف کیجیے۔

اِس کے دل گردے کو دیکھو اس کے جگر کو دیکھو۔ [مثل] اس کی جرأت و دلیری۔ ہمت اور حوصلہ کی داد دیجئے۔

اِس گھر کا باوا آدم نرالا ہے۔ [مثل] یہاں کا دستور سب سے جدا ہے یہاں کا طریقہ سب سے الگ ہے۔

اِس مرض کا تو نام نہیں جانتا۔ میں اس جھگڑے میں نہیں پڑتا۔

اِس میں کچھ بو ہے۔ اس میں کوئی چال ہے۔ دال میں کچھ کالا ہے۔

اِس وقت تم کہاں ہو۔ (محاورہ) تم کس سوچ میں ہو۔ اس وقت ہوش میں نہیں ہو۔

اِس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے۔ ہر کام کا بدلہ فوراً ملتا ہے

اُس۔ [اشارۂ بعید] وہ۔ وہی

اُس پار۔ (۱) دریا کے دوسرے کنارے پر

اُس پر بھی۔ اس کے باوجود۔

اُس کا بھی منہ جھلس دو۔ اُس کو بھی کچھ دے دلا کر ٹالو۔

اُس کا منہ کالا۔ (محاورہ۔ بددعا) رُو سیاہ۔ منہ کالا۔

اُس کا منہ کالا ہو گیا۔ (محاورہ) سخت جھوٹا ثابت ہوا ہے۔ اب وہ منہ بھی نہ دکھائے گا۔

اُس کی جان کو صبر۔ (محاورہ) کسی کے ہاتھوں تکلیف پہنچنے پر۔

اُس کی جوتی کو۔ (محاورہ) اس کو کیا غرض پڑی ہے۔

اُس ہاتھ دے اِس ہاتھ لے۔ [مثل] ہر کام کا فوراً بدلہ ملتا ہے جو جیسا کرے گا ویسا پائے گا۔

اُس کی قدرت کے (کارخانے) کھیل ہیں۔ خدا کی شان کے جلوے ہیں [ایسی تعجب اور حیرت کی بات پر کہتے ہیں جو خلافِ قیاس و امید ہو)

اُس کی لاٹھی میں آواز نہیں۔ خدا کا قہر ناگہانی ہوتا ہے۔

اُس کے چھپر تو پھوس بھی نہیں۔ [مثل) نادار ہے۔ قلاش ہے۔ کنگال ہے۔

اُس کے دینے کے ہزاروں ہاتھ ہیں۔ بندوں کو دینے کے لیے خدا کے پاس بے شمار ذرائع ہیں۔

اُس کے منہ کی۔ کسی کی زبان سے نکلی ہوئی بات۔

اُس کے نام کا تو کتا بھی نہیں پالتے۔ [امثل] کسی سے انتہائی نفرت کے اظہار کے لیے کہتے ہیں۔

اُس نے رکھا اُس نے اُٹھایا۔ [امثل] جب دو آدمیوں میں ایک جیسی عادت ہو تو کہتے ہیں۔

اُسی کی جوتی اُسی کے سر پر۔ [امثل] جب کسی کے ہاں سے کچھ ملے اور اُسے اُس کی کسی ضرورت یا کام پر صرف کر دیا جائے تو کہتے ہیں۔

اُسی اثنا میں۔ اُسی وقت۔ اسی اثنا میں

اُسی برتے پر۔ اُسی حوصلے پر۔ اسی قوت پر۔ جب کوئی کسی کام کا دعویٰ کرے لیکن نہ کر سکے تو کہتے ہیں۔

اسی دن کو پالا تھا۔ پال کر بڑا کیا تھا۔ [امثل] اپنی اولاد یا پروردہ سے رنج اور تکلیف پہنچے تو کہتے ہیں۔

اسی میں بہتری ہے (خیریت ہے) [امثل] سمجھاتے ہوئے یا دھمکاتے ہوئے کہتے ہیں۔

اسی وقت۔ ابھی۔ فوراً۔ اب۔

اُسے چُھپاؤ اُسے دکھاؤ۔ [مثل] دو شخصوں یا دو چیزوں میں گہری مشابہت ہو تو کہتے ہیں۔
اَساتذہ۔ (اَ۔سا۔تِ۔ذَہ) [ع۔ا۔مذ] اُستاد کی جمع۔ استاد۔ کاملانِ فن۔ مُعلّم
اَسارا۔ (اَ۔سا۔را) [ہ۔ا۔مذ] ریشم کا ڈورا جس پر کلابتوں کا تار چڑھاتے ہیں۔
اُسارا۔ (اُ۔سا۔را) [ہ۔ا۔مذ] چھپر۔ سائبان۔ برآمدہ۔ دالان۔ دہلیز۔ آبِ زلال بھگوئی ہوئی دواؤں کا نتھرا ہوا پانی۔
اَسارت۔ [ع۔مث] قید۔ اسیری
اُسارنا۔ [ہ۔مص] پانی نکالنا۔ دوا بھگو کر اس کا پانی نتھرانا۔ [ا۔پ] عمارت بنانا (۳) [ہ] ختم کرنا۔ ہٹانا۔ علیحدہ کرنا۔
اَساڑھ۔ (اَ۔ساڑھ) [ہ۔ا۔مذ] ہندی کا چوتھا مہینہ۔ برسات کا پہلا مہینہ۔ یہ عموماً نصف جون سے نصف جولائی تک رہتا ہے۔
اساڑھ جو ڑلئے برکھا ہووے۔ [مثل] اساڑھ میں گرمی پڑے تو بارش ہو۔
اساڑھ کے درزی۔ اس کو کہتے ہیں جو بیکار مارا مارا پھرے۔ اور اس کو کوئی نہ پوچھے۔
اَساڑھا۔ (اَ۔سا۔ڑھا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) باریک بٹے ہوئے ریشم کا تاگا (۲) ایک قسم کی کھانڈ۔ کچی چینی۔
اَساڑھی۔ (اَ۔سا۔ڑھی) [ہ۔ا۔مث] (۱) فصل ربیع۔ گیہوں۔ جو۔ چنا وغیرہ (۲) ہندوؤں کا ایک تیوہار۔
اَساس۔ (اَ۔ساس) [ع۔ا۔مث] بنیاد۔ نیو۔ جڑ۔
اَساسی۔ (اَ۔سا۔سی) [ع۔صف] بُنیادی
اَساطیر۔ (اَسا۔طِیر) [ع۔ا۔مث] اسطارہ اور اسطورہ کی جمع۔ قصے کہانیاں۔
اساطیر الاوّلین۔ اگلے لوگوں کے قصے کہانیاں۔
اَساطِین۔ (اَ۔سا۔طِین) [ع۔ا۔مذ] اسطوانہ کی جمع۔ بہت سے ستون۔
اَسافِل۔ (اَ۔سا۔فِل) [ع۔ا۔مذ] اسفل کی جمع۔ کمینے لوگ۔
اَسالیب۔ (اَ۔سا۔لِیب) [ع۔ا۔مذ] اسلوب کی جمع۔ طریقے۔ طرزیں۔ انداز۔ ڈھنگ۔ وضع۔
اَسامی۔ (اَ۔سا۔مِی) [ع۔ا۔مث] اسم کی جمع الجمع (۱) نام (۲) لوگ (۳) آدمی شخص (۴) کسان۔ کاشت کار (۵) لین دین رکھنے والا۔ گاہک۔ خریدار (۶) عہدہ۔ نوکری (۷) مالدار۔ امیر۔ روپے والا (اردو میں بطور واحد مستعمل ہے۔
اسامی بلا حق دخیل کاری۔ وہ اسامی جو دخیل یابی کا حق نہ رکھتی ہو۔
اسامی (بنانا) ٹھگنا۔ بے وقوف بنا کر فائدہ اٹھانا۔ اپنا مطلب نکالنا۔
اسامی شکمی۔ ماتحت کاشت کار۔ بھیتری ساجھی۔ چھوٹا کسان۔ وہ شخص جسے اپنی طرف سے ساجھی کریں۔
اسامی غیر موروثی۔ غیر موروثی کاشت کار۔ وہ کسان جس کا دوامی حق نہ سمجھا جائے۔
اسامی مستقل۔ وہ کاشت کار جو زمین پر دخل پانے کا مستحق ہو۔
اسامی موروثی۔ دوامی کاشت کار۔ وہ کاشت کار جو کاشت کاری کے باعث وراثت کا حق پیدا کرلے۔

اسامی وار۔ اسامیوں کی ترتیب ناموں کے لحاظ سے۔
اُسانا۔ (اُ۔سا۔نا) [ہ۔مص] برسانا۔ پھٹکنا۔ غلّے کو بھوسے سے جدا کرنا۔
اَسانید۔ (اَ۔سا۔نِید) [ع۔ا۔مث] اسناد کی جمع۔ وہ کتابیں جن میں محدثین مع راویوں کے ناموں کی لکھی گئی ہیں مثلاً بخاری، مسلم وغیرہ۔
اَساوری۔ (اَ۔سا۔وَ۔ری) [ہ۔ا۔مث] (۱) ایک راگنی (۲) ایک قسم کا باریک ریشمی کپڑا۔
اَساول۔ (ف۔ا۔مذ) قاصد۔ پیامبر۔
اَسْپ۔ [ف۔ا۔مذ] (۱) گھوڑا۔ اسپ (۲) شطرنج کا ایک مہرہ۔
اَسْباب۔ (اَس۔باب) [ع۔ا۔مذ] سبب کی جمع (۱) وجہیں۔ وسیلے۔ باعث (۲) ضرورت کا سامان۔ اثاثہ (معنی ۲ میں بطور واحد مستعمل ہے)
اسباب مانع ارث۔ ایسے سبب جو ورثہ لینے سے روک دیں۔
اَسْباط۔ (اَس۔باط) [ع۔ا۔مث] سِبط کی جمع۔ پوتے پوتیاں۔ نواسے نواسیاں وغیرہ۔
اَسْباق۔ (اَس۔باق) [ع۔ا۔مذ] سبق کی جمع۔
اِسْبغول۔ اِسپغول۔ (اِسب۔غول۔ اِسْپ۔غول) [ع۔ا۔مذ] ایک مشہور دوا جس سے لعاب نکلتا ہے۔
اَسْبق۔ (اَس۔بَق) [ع۔صف] سب سے اوّل۔ زیادہ آگے۔
اَسْپ۔ [ف۔ا۔مذ] (۱) گھوڑا (۲) شطرنج کا مہرہ۔ جمع: اسپاں۔
اَسْپات۔ (اَس۔پات) [ہ۔ا۔مذ] ایک قسم کا سخت لوہا۔ فولاد۔
اِسْپتال۔ (اِس۔پ۔تال) (انگریزی لفظ (Hospital) کا مورد) [ا۔مذ] شفاخانہ۔ ہسپتال۔ بیمارستان۔
اِسپرٹ۔ (Spirit) (اِس۔پ۔رِٹ) [انگ۔ا۔مث] (۱) روح نفس (۲) جوہر مجرد۔ جوہر محض۔ ست (۳) شراب (۴) حوصلہ۔ ہمت۔ دل گردہ۔ سرگرمی۔
اسپرنٹو (Esperanto) (اِس۔پ۔رَن۔ٹو) [انگ۔ا۔مث] ایک زبان جو ڈاکٹر زامن ہاف نے اہلِ یورپ کے مشترک استعمال کے لیے بنائی تھی۔
اسپرنگ۔ (Spring) (اِس۔پ۔رِنگ) [انگ۔ا۔مث] پیچ دار کمانی
اِسپناخ۔ (اِس۔پ۔ناخ) [ف۔ا۔مذ] پالک۔ بتھوا۔
اِسپند۔ (اِس۔پَند) [ف۔ا۔مذ] کالا دانہ۔ ایک قسم کا تخم جو عموماً نظرِ بد دفع کرنے کی غرض سے جلاتے ہیں۔ (پن) ہرمل۔
اَسپی۔ (اَس۔پی) [ف۔صف] گھوڑے سے متعلق۔
اسپی طاقت (۱) گھوڑے کی طاقت (۲) (علم سکون و حرکت) اتنی طاقت جس سے 550 پونڈ وزن ایک سیکنڈ میں ایک فٹ اٹھایا جاسکے ہارس پاور (Horse Power)
اسپی عرض البلد۔ کرہ زمین کا وہ حصہ جو عرض البلد شمالی ۳۰ درجہ اور ۳۵ درجہ کے درمیان ہے۔
اسپیچ۔ (Speech) (اِس۔پیچ) [انگ۔ا۔مث] تقریر۔ بیان۔ لیکچر۔
اسپیڈ۔ (Speed) (اِس۔پیڈ) [انگ۔ا۔مذ] (۱) رفتار (۲) قوت کار۔
اسپیشل۔ (Special) (اِس۔پے۔شَل) [انگ۔صف] (۱) خاص مخصوص (۲) غیر معمولی (جیسے اسپیشل ٹرین وغیرہ)

اِسپیشلِسٹ۔ (Specialist) (اِس۔پِ۔شِ۔لِسٹ) [انگ صف۔ا۔مذ] ماہرِ خصوصی۔ متخصص۔

اِسپیکر۔ (Speaker) (اِس۔پی۔کر) [انگ۔ا۔مذ] (۱) تقریر کرنے والا۔ مقرر (۲) اسمبلی کا صدر۔

اِسپینیل۔ (Spaniel) (اِس۔پے۔نِ۔یل) [انگ۔ا۔مذ] ایک قسم کا شکاری کتا۔ (۲) خوشامدی۔

اُستا۔ (اُس۔تا) [ف۔ا۔مث] آتش پرستوں کے پیشوا زرتشت کی تصنیف ژند کی شرح۔

اِستادٗ۔ (اِس۔تاد) [ف۔ا۔مذ] (۱) خیمے کا کھڑا ہونا (۲) خیمے اور شامیانے کی چوب۔ ستون (۳) کھڑا۔ ایستادہ۔

اُستادٗ۔ (اُس۔تاد) [ف۔ا۔مذ] (۱) سکھانے والا۔ معلّم۔ گرو۔ ماسٹر (۲) تجربہ کار مشاق۔ کامل فن (۳) چالاک۔ ہتھکنڈے باز۔ جمع: اُستادان۔

اُستاد بیٹھے پاس۔ کام آئے راس [مثل] اُستاد کے پاس بیٹھنے سے کام درست ہوتا ہے۔ اُستاد کے پاس بیٹھنے والا کامیاب ہوتا ہے۔

اِستادگی۔ (اِس۔تا۔دگی) [ف۔ا۔مث] (۱) کھڑے ہونے کی حالت۔ کھڑا ہونا قیام۔ (۲) مضبوطی۔ پائداری

اِستادہ۔ (اِس۔تا۔دہ) [ف۔صف] کھڑا ہوا۔ جمع: استادگان۔

اُستادی۔ (اُس۔تا۔دی) [ف۔ا۔مث] (۱) اُستاد ہونا۔ کمال ہنرمندی۔ مشاقی (۲) چالاکی۔ ہوشیاری۔

اُستاذ۔ (اُس۔تاذ) [ع۔ا۔مذ] مدرس۔ معلّم۔ اُستاد۔ جمع: اساتذہ

اُستاذ الانام۔ دنیا بھر کا اُستاد۔ استادِ روزگار۔

اُستاذی۔ (اُس۔تا۔ذی) [ع۔ا] میرا اُستاد۔ میرے اُستاد۔

اُستاکار۔ (ف۔مذ) اُستاد۔ ماہرِ فن۔ چالاک۔

اُستانی۔ (اُس۔تا۔نی) [ار۔ا۔مث] (۱) معلّمہ۔ آتون۔ وہ عورت جو لکھنا پڑھنا یا کوئی کام سکھائے (۲) اُستاد کی بیوی۔

اِستبداد۔ (اِس۔تِب۔داد) [ع۔ا۔مذ] ظلم و جور سے حکومت کرنا۔ مطلق العنانی خود مختاری۔ خودرائی (۲) ضد۔ ہٹ۔ استقلال۔

اِستبدادی۔ (اِس۔تِب۔دا۔دی) [ع۔صف] مطلق العنان حکومت سے متعلق۔ نظامِ استبداد کا حامی۔ رجعت پسند۔

اِستبدادیّت۔ (اِس۔تِب۔دا۔دی۔یت) [ع۔ا۔مث] خودرائی پن۔ مطلق العانی۔ نظامِ حکومت (۲) ظلم و جور۔

اِستبرق۔ (اِس۔تَب۔رَق) [ع۔ا۔مذ] سبز اطلس کی قسم کا ایک ریشمی کپڑا۔

اِستبشار۔ (اِس۔تِب۔شار) [ع۔مذ] بشارت و خوشخبری پانا۔

اِستبصار۔ (اِس۔تِب۔صار) [ع۔ا۔مذ] دانائی۔ بینائی۔ سوجھ بوجھ ہونا۔

اِستبعاد۔ (اِس۔تِب۔عاد) [ع۔ا۔مذ] دُوری۔ علیحدگی چاہنا۔

اِستثنا۔ (اِس۔تِث۔نا) [ع۔ا۔مذ] (۱) علیحدہ کرنا۔ جدا کرنا۔ الگ کرنا (کسی عام حکم سے کسی شخص یا چیز کو علیحدہ کرنا۔

اِستجابت۔ (اِس۔تِ۔جا۔بَت) [ع۔ا۔مث] قبولیت۔ اِنجا کو سننا اور قبول کرنا۔

اِستحاضہ۔ (اِس۔تِ۔حا۔ضَہ) [ع۔ا۔مث] حیض کثرت سے آنا۔ وہ خون جو بیماری کے سبب حیض کے ایام کے سوا دوسرے دنوں میں بھی آتا رہے۔

اِستحالہ۔ (اِس۔تِ۔حالہ) [ع۔ا۔مذ] حالت تبدیل ہو جانا۔ ایک حالت سے دوسری حالت پر ہو جانا۔ شکل و صورت اور خاصیت کا بدل جانا۔

اِستحالۂ کیمیائی۔ (ع۔ف) مختلف چیزوں کا مل کر کیمیائی ترکیب سے ایک ہو جانا جیسے تانبا اور گندھک کے مل جانے سے نیلا تھوتھا بن جاتا ہے۔

اِستحسان۔ (اِس۔تِح۔سان) [ع۔ا۔مذ] پسندیدگی۔ اچھا جاننا۔ پسند کرنا۔

اِستحصال۔ (اِس۔تِح۔صال) [ع۔ا۔مذ] طلبِ حصول۔ حاصل کرنا (۲) چھین لینا (انگ) (Exploitation)

اِستحصال بالجبر۔ زبردستی حاصل کرنا۔ ڈرا دھمکا کر کوئی چیز لے لینا۔

اِستحصالِ ناجائز۔ خلافِ قانون طریق پر حاصل کرنا۔

اِستحضار۔ (اِس۔تِح۔ضار) [ع۔مذ] حاضری چاہنا (۲) یاد۔ یادداشت

اِستحقار۔ (اِس۔تِح۔قار) [ع۔ا۔مذ] ذلیل جاننا۔ حقارت سے دیکھنا (۲) نفرت کرنا۔

اِستحقاق۔ (اِس۔تِح۔قاق) [ع۔ا۔مذ] (۱) حق طلب کرنا۔ سزاوار ہونا۔ حق دعویٰ۔ قابلیت۔ جمع: استحقاقات۔

اِستحقاقِ ترکہ۔ ورثے کا حق۔

اِستحقاقِ تشخیص۔ جمع بندی کی جانچ پڑتال۔

اِستحقاقِ شفع۔ حقِ شفع۔ ہمسائگی کا حق۔ ہمسائگی کی بنا پر ترجیحی حق داری۔

اِستحقاقِ شفع بربنائے جار و خلیط۔ ہمسائگی اور شرکت کی بنا پر خریداری کا حق۔

اِستحقاقِ نالش۔ قانوناً نالش کرنے کا حق۔

اِستحکام۔ (اِس۔تِح۔کام) [ع۔ا۔مذ] (۱) مضبوطی۔ استواری۔ پختگی (۲) استقلال۔ قیام۔ جمع: استحکامات۔

اِستخارہ۔ (اِس۔تِ۔خارہ) [ع۔ا۔مذ] طلبِ خیر۔ نیکی کی توفیق مانگنا۔ اصطلاح شرع میں کسی بات کے کرنے نہ کرنے میں ایک خاص طریق پر خدا تعالیٰ سے اشارہ چاہنا۔

استخارہ آنا۔ استخارہ کا راہ دینا۔ فال کا حسبِ مراد نکلنا۔ استخارے کا جواب اثبات میں آنا۔

استخارہ کرنا۔ کوئی کام کرنے کے لیے غیبی اشارہ چاہنا۔

اِستخراج۔ (اِس۔تِخ۔راج) [ع۔ا۔مذ] (۱) نکالنا۔ برآمد کرنا۔ چھانٹنا۔ (۲) علیحدہ کرنا۔ جدا کرنا (۳) اصطلاحِ حساب میں بڑی رقموں میں سے چھوٹی رقموں کو تفریق کرنا۔ جمع: استخراجات۔ (انگ) (Deduction)

اِستخفاف۔ (اِس۔تِخ۔فاف) [ع۔ا۔مذ] خفت۔ سبکی (۲) ہلکا سمجھنا۔

اِستخلاص۔ (اِس۔تِخ۔لاص) [ع۔ا۔مذ] (۱) آزاد کرانا۔ آزادی چاہنا (۲) خلاصی۔ چھٹکارا۔ رہائی۔ آزادی۔

اُستخوان۔ (اُس۔تُ۔خوان) [ف۔ا۔مذ] (۱) ہاڑ۔ ہڈی۔ (۲) گٹھلی۔

اُستخواں فروشی۔ مرے ہوئے باپ دادا کے نام پر عزت چاہنا۔

اِستدراج۔ (اِس۔تِد۔راج) [ع۔ا۔مذ] (۱) خلافِ معمول کام کرنا۔ خارقِ عادت عمل (۲) غیر مسلم سے خرقِ عادات افعال کا ظاہر ہونا۔

اِستدراک۔ (اِس۔تِد۔راک) [ع۔ا۔مذ] پانا۔ سمجھ حاصل کرنا۔ جا پکڑنا۔ پہنچنا۔ سمجھنا۔ ذہن نشین کرنا (۲) کسی امر کی تلافی کرنا۔

اِستدعا۔ (اِس۔تِد۔عا) [ع۔ا۔مث] خواہش۔ درخواست۔ دعوے۔

چاہنا۔ طلب۔

اِستدلال۔ (اِس۔تِد۔لال) [ع۔ا۔مذ] دلیل۔ برہان۔ ثبوت (۲) دلیل چاہنا۔ دلیل لانا۔

اَستر۔ (اَس۔تَر) [ف۔ا۔مذ] (۱) دوہرے کپڑے کی نیچے کی تہ۔ ابرہ کے خلاف۔ مطلق تہ جیسے چونے وغیرہ کا استر (۲) خچر۔

استرکاری۔ چُونے کی لپائی۔

اِستراحت۔ (اِس۔تِ۔را۔حت) [ع۔ا۔مث] آرام چاہنا۔ راحت طلب کرنا۔ سُکھ۔ چین۔

اِسترخا۔ (اِس۔تِر۔خا) [ع۔ا۔مذ] ڈھیلا ہو کر لٹک پڑنا۔ ڈھیلا پن۔

اِسترداد۔ (اِس۔تِر۔داد) [ع۔ا۔مذ] رَد کرنا۔ واپس لینا۔ واپسی چاہنا۔

استردادِ نیلام۔ نیلام کا توڑ دینا۔

اِسترضا۔ (اِس۔تِر۔ضا) [ع۔ا۔مذ] (۱) خوشنودی (۲) رضامندی پُوچھنا۔

اُسترہ۔ (اُس۔تَ۔رَہ) [ف۔ا۔مذ] بال مونڈنے کا اوزار۔

اُسترہ لینا۔ ناف کے نیچے کے بالوں کا مونڈنا۔ پاکی لینا۔

اِستری۔ (اِس۔تَ۔رِی) [ہ۔ا۔مث] (۱) لوہے یا پیتل کا اوزار جیسے گرم کرکے کپڑوں کی سلوٹیں مٹاتے یا سیون بٹھاتے ہیں (۲) عورت زوجہ۔ بیوی۔

استری دھن۔ غیر منقولہ جائداد جو عورت کو ماں باپ سے ملے۔ زیور وغیرہ جو شادی کے وقت خاوند سے ملے۔ بیوی کا مال۔

اِستسقا۔ (اِس۔تِس۔قا) [ع۔ا۔مذ] (۱) پانی مانگنا۔ تشنگی (۲) ایک بیماری جس سے پیٹ بڑھ جاتا ہے اور پیاس بہت لگتی ہے۔ جلندر کا روگ۔

اِستشہاد۔ (اِس۔تِش۔ہاد) [ع۔ا۔مذ] طلبِ شہادت۔ گواہی چاہنا۔ شہادت طلب کرنا۔

استشہاد نامہ۔ سند۔ ڈپلوما۔

اِستصلاح۔ [ع۔مث] صلاح پوچھنا۔ مشورہ لینا۔

اِستصواب۔ (اِس۔تِص۔واب) [ع۔ا۔مذ] مشورہ لینا۔ رائے پوچھنا۔ تجویز چاہنا۔ جمع: استصوابات

استصوابِ رائے (عامہ) شورائے عام۔ کسی خاص مسئلے کے بارے میں عوام سے بلاواسطہ رائے لینا۔ (Referendum Plebiscite)

اِستطاعت۔ (اِس۔تِ۔طا۔عت) [ع۔ا۔مث] قدرت۔ طاقت۔ مقدور بساط۔ دسترس۔ جمع: استطاعات۔

اِستعارات۔ (اِس۔تِ۔عا۔رات) [ع۔ا۔مذ] استعارہ کی جمع۔

اِستعارہ۔ (اِس۔تِ۔عا۔رَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) مانگ لینا (۲) علم بیان کی اصطلاح میں مجاز کی ایک قسم جس میں کسی لفظ کے مجازی اور حقیقی معنی کے درمیان تشبیہ کا علاقہ ہوتا ہے اور بغیر حروفِ تشبیہ کے حقیقی معنی کو مجازی معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

استعارہ بالتصریح۔ اگر مشبہ بہ کا ذکر کریں اور مشبّہ کو چھوڑ دیں یا مضاف مشبہ بہ موجود ہو اور مضاف الیہ غیر موجود تو اس صورت میں استعارہ بالتصریح ہوگا۔

استعارہ بالکنایہ۔ اگر مشبہ بہ کو چھوڑ کر مشبّہ کا ذکر کریں تو اس کو استعارہ بالکنایہ کہتے ہیں۔

اِستعانت۔ (اِس۔تِ۔عا۔نت) [ع۔ا۔مث] (۱) مدد۔ معاونت (۲) مدد مانگنا۔

اِستعجاب۔ (اِس۔تِع۔جاب) [ع۔ا۔مذ] تعجب۔ حیرانی۔ اچرج۔

اِستعجال۔ (اِس۔تِع۔جال) [ع۔ا۔مذ] جلدی کرنا۔ جلدی چاہنا۔ عُجلت۔

اِستعداد۔ (اِس۔تِع۔داد) [ع۔ا۔مث] (۱) لیاقت۔ قابلیت۔ فطری صلاحیت (۲) آمادگی۔ آمادہ ہونا۔

اِستعفا۔ (اِس۔تِع۔فا) [ع۔ا۔مذ] (۱) عفو چاہنا۔ معافی مانگنا (۲) نوکری کرنے سے معافی مانگنا۔ نوکری چھوڑنے کی درخواست دینا۔ جمع: استعفاجات

استعفا دینا۔ نوکری چھوڑ دینا۔ ترکِ ملازمت کرنا۔ نوکری چھوڑنے کی درخواست کرنا۔

اِستعلا۔ (اِس۔تِ۔لا) [ع۔ا۔مذ] بلندی طلب کرنا۔ برتری چاہنا۔

اِستعلاج۔ (ع۔مذ) علاج چاہنا۔ مداواجوئی۔

اِستعلام۔ (اِس۔تِع۔لام) [ع۔ا۔مذ] دریافتِ حال۔ آگاہی چاہنا۔ خبر کرنا جتلانا۔ جاننے کی خواہش کرنا۔

اِستعمار۔ (اِس۔تِع۔مار) [ع۔ا۔مذ] نوآبادی قائم کرنا۔ کسی مقام پر قابض ہو کر اس کی آبادی بڑھانا (۲) کسی آزاد ملک کو غلام بنا لینا۔

اِستعماریت۔ (ع۔مث) زبردستی کسی قریبی ملک کو اپنے ساتھ ملا لینا یا دوسری مکمل آبادیوں پر قابض ہو جانا۔ (انگ) (Imperialism)

اِستعمال۔ (اِس۔تِع۔مال) [ع۔ا۔مذ] کام میں لانا۔ برتنا۔

اِستعمالی۔ (اِس۔تِع۔مالی) [ف صف] (۱) برتا ہوا۔ کام میں آیا ہوا۔ مستعمل۔ پرانا۔ (۲) کام میں لانے کی چیز (۳) [مذ] ایک قسم کا عمدہ اور باریک چاول۔

اِستغاثہ۔ (اِس۔تِ۔غا۔ثہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) داد۔ فریاد۔ دعویٰ (۲) انصاف چاہنا۔ دعویٰ کرنا۔ جمع: استغاثات۔ استغاثے۔

اِستغراق۔ (اِس۔تِغ۔راق) [ع۔ا۔مذ] محویت۔ کسی خیال میں ڈوب جانا (۲) خدا کی یاد میں محو ہو جانا (۳) جائداد کو ادائے قرض کے لیے ذمہ دار کر دینا۔

استغراقِ فصل۔ فصل کا قرض وغیرہ میں صرف ہو جانا۔

اِستغفار۔ (اِس۔تِغ۔فار) [ع۔ا۔مذ] (۱) بخشش چاہنا۔ توبہ

استغفار کرنا۔ توبہ کرنا۔ بخشش چاہنا۔

اَستغفرُ اللہ۔ (اَس۔تَغ۔فِ۔رُل۔لاہ) [ع] (۱) میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں (۲) توبہ۔ نفرت یا کسی فعل سے انکار کی جگہ بولتے ہیں۔

اِستغنا۔ (اِس۔تِغ۔نا) [ع۔ا۔مذ] بے پروائی۔ بے نیازی۔ بے فکری۔

اِستفادہ۔ (اِس۔تِ۔فا۔دہ) [ع۔ا۔مذ] فائدہ حاصل کرنا۔ نفع اُٹھانا۔

اِستفاضہ۔ (اِس۔تِ۔فا۔ضہ) [ع۔ا۔مذ] فیض پانا۔ فائدہ اُٹھانا۔

اِستفتا۔ (اِس۔تِف۔تا) [ع۔ا۔مذ] مسئلہ پوچھنا۔ شرعی حکم دریافت کرنا فتویٰ چاہنا۔

اِستفراغ۔ (اِس۔تِف۔راغ) [ع۔ا۔مذ] فراغت چاہنا (۲) قے۔ اُلٹی

اِستفسار۔ (اِس۔تِف۔سار) [ع۔ا۔مذ] دریافت کرنا۔ پوچھنا۔ پوچھ گچھ۔ جمع: استفسارات

اِستفہام۔ (اِس۔تِف۔ہام) [ع۔ا۔مذ] دریافت کرنا۔ سمجھنے کی خواہش کرنا۔ پوچھنا۔

استفہامیہ۔ [ع۔صف] سوالیہ۔ جس میں سوال پایا جائے (؟) علامت

استقامت۔ (اِس۔تِ۔قا۔مت) [ع۔ا۔مث] استقلال۔ قیام۔

راست کرداری ۔ مستقیم ہونا۔ کسی امر پر مضبوط رہنا۔ سیدھا ہونا۔ پائیداری۔ مضبوطی۔

اِستقبال ۔ (اِس - تِق - بال) [ع - ا - مذ] (۱) پیشوائی ۔ خیر مقدم ۔ تعظیماً آگے بڑھنا ۔ سواگت (۲) زمانۂ آئندہ ۔ مستقبل

اِستقدام ۔ (اِس - تِق - دام) [ع - ا - مذ] استقبال کرنا ۔ درپیش ہونا ۔

اِستقرا (اِس - تِق - را) [ع - ا - مذ] (۱) تلاش کرنا ۔ ڈھونڈنا (۲) پیروی کرنا۔

اِستقرار ۔ (اِس - تِق - رار) [ع - ا - مذ] ٹھہرنا ۔ قرار پکڑنا ۔ طے پانا ۔ قائم ہونا۔

اِستقراریہ ڈگری ۔ [اُ - ا - مث] خاص شرط پر ٹھہری ہوئی ڈگری ۔

اِستقصا ۔ (اِس - تِق - صا) [ع - مذ] سعیِ بلیغ ۔ انتہائی کوشش ۔ پوری کوشش کرنا۔

اِستقلال ۔ (اِس - تِق - لال) [ع - ا - مذ] قیام ۔ مضبوطی ۔ قرار ۔ استحکام ۔ مستقل مزاجی (۲) سلطنت یا قوم کا خود مختار ہونا ۔

اِستکبار ۔ (اِس - تِک - بار) [ع - ا - مذ] گھمنڈ کرنا ۔ غرور ۔ فخر ۔ شیخی ۔ زُعم ۔

اِستکراہ ۔ (اِس - تِک - راہ) [ع - ا - مذ] گھن کرنا ۔ ناپسند کرنا ۔ مکروہ جاننا ۔ کراہیت ۔

اِستکشاف ۔ (اِس - تِک - شاف) [ع - ا - مذ] کسی چیز کے اظہار کی خواہش کرنا ۔ ظہور ۔ وضاحت ۔ کھولنا ۔

اِستکمال ۔ (اِس - تِک - مال) [ع - ا - مذ] تکمیل چاہنا ۔ کمال پر پہنچانا ۔

اِستلام ۔ (ع - مذ) وصول کرنا (۲) پتھر کو ہاتھ یا منہ سے چومنا (۳) (اصطلاحاً) خانۂ کعبہ کا طواف کرتے وقت حجرِ اسود کو بوسہ دینا ۔

اِستلزام ۔ (اِس - تِل - زام) [ع - ا - مذ] لازم کرنا ۔ ضروری بنانا ۔

اِستماع ۔ (اِس - تِ - ماع) [ع - ا - مذ] غور سے سُننا ۔

اِستمالت ۔ (اِس - تِ - ما - لت) [ع - ا - مث] دلجوئی کرنا ۔ خوشامد کرنا ۔ مائل کرنا ۔

اِستمداد ۔ (اِس - تِم - داد) [ع - ا - مث] مدد چاہنا ۔ امداد طلب کرنا ۔

اِستمرار ۔ (اِس - تِم - رار) [ع - ا - مذ] ہمیشہ رہنا ۔ ہمیشگی ۔ دوام ۔

اِستمراری ۔ (اِس - تِم - را - ری) [ع - صف] دوامی ۔ ہمیشہ کے لیے ۔

استمراری بندوبست ۔ بندوبست دوامی ۔ ہمیشہ کا بندوبست ۔

استمراری پٹّا ۔ ایسا پٹّا جو ہمیشہ کے لیے دیا جائے ۔

اِستمزاج ۔ (اِس - تِم - زاج) [ع - ا - مذ] (۱) مزاج پوچھنا (۲) مرضی پوچھنا ۔ رائے دریافت کرنا ۔ عندیہ لینا ۔

اِستمنا بالید ۔ (ع - مذ) مشت زنی ۔ جلق ۔ ہاتھ سے منی خارج کرنا ۔

اِستناد ۔ (اِس - تِ - ناد) [ع - ا - مذ] سند میں پیش کرنا ۔ سند لانا ۔
جمع : استنادات

اِستنباط ۔ (اِس - تِم - باط) [ع - ا - مذ] نکالنا ۔ چُننا ۔ نتیجہ اخذ کرنا ۔ چھانٹنا ۔
جمع : استنباطات ۔

اِستنبول ۔ (ت - مذ) اسلام بول کا بگاڑ ۔ ترکی کا مشہور شہر ۔ قسطنطنیہ ۔ استانبول ۔

اِستنجا ۔ (اِس - تِن - جا) [ع - ا - مذ] پیشاب پاخانے کے بعد نجاست سے اپنے آپ کو پاک کرنا ۔ طہارت ۔ آب دست لینا ۔ ڈھیلا لینا ۔

استنجا لڑنا ۔ تار درہ ملنا ۔ موافقت اور دوستی ہو جانا ۔

استنجے کا ڈھیلا ۔ (۱) وہ ڈھیلا جس سے استنجا سکھاتے ہیں (۲) نکمّا ۔ ناکارہ ۔ کم قدر ۔

اِستوا ۔ (اِس - تِ - وا) [ع - ا - مذ] (۱) برابری ۔ ہمواری ۔ برابر ہونا ۔ یکساں ہونا ۔ (۲) (جغرافیہ) وہ فرضی خط جو قطبین کے درمیان برابر فاصلے پر شرقاً غرباً کھنچا ہوا مانا گیا ہے اور کرۂ ارض کو شمالاً جنوباً دو برابر حصوں میں تقسیم کرتا ہے جن ملکوں سے یہ خط گزرتا ہے وہاں سورج کی شعاعیں سیدھی پڑتی ہیں جن کے باعث وہاں گرمی زیادہ ہوتی ہے اور بارش بھی زیادہ ہوتی ہے

اُستوار ۔ (اُس - تُ - وار) [ف - صف] مضبوط ۔ محکم ۔ پائدار ۔ مستحکم ۔

اُستواری ۔ (اُس - تُ - وا - ری) [ف - ا - مث] مضبوطی ۔ پائیداری ۔ استحکام ۔

اِستوائی ۔ (اِس - تِ - وا - ای) [ع - صف] خطِ استوا سے منسوب ۔ خطِ استوا کے علاقے کا ۔

اَستھاپت ۔ (اِس - تھا - پت) (اَس - تھا - پت) [ہ - ا - مذ] (۱) مندر میں مورتی رکھنا (۲) قائم کرنا ۔ نصب کرنا ۔ لگانا ۔

اَستھاپن ۔ (اَس - تھا - پن) [ہ - ا - مذ] لگانے ۔ قائم کرنے یا نصب کرنے کا فعل ۔ تنصیب ۔ تقرر ۔

اَستھاپن کرنا ۔ قائم کرنا ۔ نصب کرنا ۔ لگانا ۔

اَستھان ۔ (اَس - تھان) [ہ - ا - مذ] جگہ ۔ مقام ۔ مسکن (۲) مندر ۔ مزار ۔ آستانہ ۔

اِستہزا ۔ (اِس - تِہ - زا) [ع - ا - مذ] ہنسی مذاق ۔ ٹھٹول ۔ مذاق کرنا ۔ ہنسی اُڑانا ۔

اِستہلال ۔ (اِس - تِہ - لال) [ع - ا - مذ] (۱) پیدائش کے وقت بچے کی آواز جس کے ظاہر اور ثابت ہونے سے وراثت پر اثر پڑتا ہے (۲) نیا چاند دیکھنا ۔ نیا چاند نکلنا ۔

اِستیصال ۔ (اِس - تی - صال) [ع - ا - مذ] بیخ کنی ۔ جڑ سے اکھیڑنا ۔

اِستیعاب ۔ (اِس - تی - عاب) [ع - ا - مذ] ساری چیز لینا ۔ کسی کتاب یا مضمون وغیرہ کو شروع سے آخر تک پڑھنا ۔ کل ۔ تمام ۔

اِستیلا ۔ (اِس - تی - لا) [ع - ا - مذ] غلبہ ۔ غالب ہونا (۲) قابو میں رکھنا ۔

اِسٹابری (Strawberry) (اِس - ٹا - بَ - ری) [انگ - ا - مث] ایک قسم کا میوہ دار درخت اور اس کا پھل جو بہدانہ سے مشابہ ہوتا ہے

اِسٹار (Star) (اِس - ٹار) [انگ - ا - مذ] (۱) تارہ ۔ ستارہ ۔ کوکب (۲) ستارے جیسی کوئی شے (مثلاً تمغہ وغیرہ) (۳) سب سے بڑھیا اداکار یا اداکارہ ایکٹر ۔

اِسٹارٹ (Start) (اِس - ٹارٹ) [انگ - ا - مذ] (۱) ابتدا ۔ آغاز (کام یا دوڑ) (۲) روانی ۔

اِسٹاف ۔ (Staff) (اِس - ٹاف) [انگ - ا - مذ] (۱) عملہ ۔ محکمہ کے ملازمین (۲) ڈنڈا ۔ لاٹھی ۔

اِسٹاک (Stock) (اِس - ٹاک) [انگ - ا - مذ] (۱) ذخیرہ ۔ مال ۔ سامان ۔ (تجارت اور پیشے وغیرہ کا) (۲) کسی کمپنی کا مشترکہ سرمایہ (۲) تمسک

اِسٹاک ایکس چینج (Stock Exchange) وہ مقام جہاں تمسکات کی خرید و فروخت ہوتی ہے ۔

اسٹاک ٹیکنگ (Stock Taking) دکان کے سامان کا جائزہ

اِسٹاکسٹ (Stockist) (اِس - ٹا - کسٹ) [انگ - ا - مذ] تھوک فروش (کسی خاص مال کا)

اِسٹال- (Stall) (اِس-ٹال) [انگ-ا-مذ] (۱) میلے یا بازار میں عارضی دوکان (۲) سودا بیچنے کی میز (۳) تھیٹر میں سامنے کی نشستیں۔ سینما میں سب سے پچھلی نشستیں۔

اسٹام-اسٹامپ- (اِس-ٹام-اس-ٹامپ) انگریزی سٹیمپ (Stamp) کا مورّد-ا-مذ] (۱) مہر چھاپ (۲) دستاویز لکھنے کا سرکاری کاغذ جس پر سکہ مع قیمت چھپا ہوتا ہے۔

اسٹائل- (Style) (اِس-ٹا-اِل) [انگ-ا-مذ] (۱) طرز-اسلوب (۲) اسلوبِ بیان-طرزِ ادا (۳) وضع-انداز-قسم (۴) شکل-ساخت-نمونہ۔

اسٹپل- (Stipple) (اِس-ٹِ-پل) [انگ-ا-مذ] نقطوں سے تصویر بنانا-نقطوں کی نقاشی یا کندہ کاری۔

اسٹرلنگ- (Sterling) (اِس-ٹر-لنگ) [انگ-ا-مذ] برطانوی کرنسی (سکہ)

اِسٹریٹ (Street) (اِس-ٹریٹ) [انگ-ا-مث] کھڑنجے کی سڑک-گلی-سڑک۔

اِسٹنٹ- (Stunt) (اِس-ٹنٹ) [انگ-ا-مذ] کمال-کارِ نمایاں وہ کام جس سے اپنا کام دکھانا مقصود ہو۔

اِسٹو- (Stew) (اِس-ٹو) [انگ-ا-مذ] گوشت-آلو اور پیاز وغیرہ کا دم پخت سالن۔

اسٹوو- (Stove) (اِس-ٹوو) [انگ-ا-مذ] ولایتی چولھا۔

اِسٹوڈینٹ- (Student) (اِس-ٹو-ڈینٹ) [انگ-ا-مذ] طالب علم۔

اِسٹوڈیو- (Studio) (اِس-ٹو-ڈی-یو) [انگ-ا-مذ] (۱) فوٹوگرافی کا کمرہ یا دکان (۲) فلم کمپنی کا کارخانہ (۳) ریڈیو اسٹیشن کا کوئی کمرہ جہاں سے تقریریں-گانے وغیرہ نشر کیے جاتے ہیں۔

اسٹور- (Store) (اِس-ٹور) [انگ-ا-مذ] (۱) ذخیرہ (۲) بڑی دُکان جس میں ہر قسم کی چیزیں ملتی ہیں۔

اسٹوری- (Story) (اِس-ٹو-ری) [انگ-ا-مث] قصہ-کہانی افسانہ-داستان-حکایت۔

اسٹیٹ- (State) (اِس-ٹیٹ) [انگ-ا-مث] ریاست ملک-سلطنت۔

اِسٹیج- (Stage) (اِس-ٹیج) [انگ-ا-مذ] (۱) چبوترا-نمایاں جگہ ممتاز جگہ- (۲) تماشا گاہ کا وہ چبوترا جہاں ڈراما کھیلا جاتا ہے (۳) مرحلہ-دور-نوبت۔

اسٹیچو- (Statue) (اِس-ٹے-چو) [انگ-ا-مذ] مجسمہ-بُت-مورت۔

اسٹیڈیم- (Stadium) (اِس-ٹے-ڈِ-یم) [انگ-ا-مذ] ورزشی کھیلوں کا میدان۔

اسٹیشن- (Station) (اِس-ٹے-شن) [انگ-ا-مذ] مستقر-مقام قیام گاہ-ٹھہرنے کی جگہ-ٹھکانا-چوکی-اڈا۔

اسٹیشنر- (Stationer) (اِس-ٹیش-نر) [انگ-ا-مذ] تاجرِ سامانِ تحریر-قلم-کاغذ-دوات وغیرہ بیچنے والا۔

اِسٹیشنری- (Stationery) (اِس-ٹیش-نَ-ری) [انگ-ا-مذ] سامان تحریر-کاغذ-قلم-دوات وغیرہ۔

اسٹیل- (Steel) (اِس-ٹیل) [انگ-ا-مذ] اسپات-فولاد۔

اسٹیم (Steam) (اِس-ٹیم) [انگ-ا-مث] بھاپ-دُخان۔

اسٹیم انجن (Steam Engine) دُخانی انجن۔

اسٹیمر (Steamer) (اِس-ٹی-مر) [انگ-ا-مذ] دخانی کشتی یا چھوٹا جہاز۔

اسٹیمیٹ- (Estimate) (اِس-ٹی-میٹ) [انگ-ا-مذ] (۱) تخمینہ-تخمینی مقدار-اندازہ-جانچ۔

اسٹینڈ- (Stand) (اِس-ٹینڈ) [انگ-ا-مذ] (۱) مقام-محل-جگہ- (۲) میز-چوکی-گھڑونچی (۳) گاڑیوں کا اڈا۔

اسٹینسل- (Stencil) (اِس-ٹین-سل) [انگ-ا-مذ] دھات کی پتلی سی تختی جس میں کاٹ کر حروف یا نقش وغیرہ بنائے جاتے ہیں اور اس کے ذریعے کسی سطح پر نقاشی کی جاتی ہے-نقش ساز تختی۔

اسٹینوگراف- (Stenographer) (اِس-ٹے-نو-گ-رافر) [انگ-ا-مذ] مختصر نویس۔

اسٹینوگرافی (Stenography) (اِس-ٹے-نو-گ-را-فی) [انگ-ا-مث] مختصر نویسی۔

اِسحاق- (اِس-حاق) [ع-ا-مذ] ایک پیغمبر کا نام جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے تھے۔

اَسخیا- (اَس-خِ-یا) [ع-صف] سخی کی جمع-فیاض لوگ۔

اَسد- (اَ-سَد) [ع-ا-مذ] (۱) شیر- (۲) ایک آسمانی برج کا نام۔

اسداللہ- خدا کا شیر-امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لقب-اُردو کے مشہور شاعر مرزا غالب کا اصلی نام۔

اَسرار- (اَس-رار) [ع-ا-مذ] (۱) سِر کی جمع (۲) بھید-پوشیدہ باتیں۔

اِسراف- (اِس-راف) [ع-ا-مذ] فضول خرچی-بے جا خرچ۔

اِسرافیل- (اِس-رافیل) [ع-ا-مذ] ایک مقرب فرشتے کا نام جس کو قیامت کے دن صور پھونکنے کی خدمت سپرد کی گئی ہے۔

اسرائیل- (اِس-را-ئیل) [ع-ا-مذ] (۱) رات کو آنے والا (۲) حضرت یعقوب علیہ السلام کا دوسرا نام کیونکہ آپ رات کو پیدا ہوئے تھے۔

اسرائیلی- (اِس-را-ای-لی) [ع-صف] اسرائیل سے منسوب-حضرت اسرائیل کی اولاد-فرقہ بنی اسرائیل-یہودی۔

اسسٹنٹ- (Assistant) (اَ-سِس-ٹنٹ) [انگ-ا-مذ] مددگار معاون۔

اُسطبل- (اُس-طَ-بل) [ع-ا-مذ] دیکھیے اصطبل۔

اُسطرلاب- (اُس-طُر-لاب) [ع-ا-مذ] دیکھیے اُصطرلاب۔

اُسطوانہ- [ع-مذ] ستون-تھم-کھمبا-لاٹھ-پایہ۔

اُسطوخودوس- (اُس-طو-خو-دوس) [یو-ا-مذ] ایک دوا کا نام۔

اُسطورا- [ع] قصہ-کہانی-افسانہ-بات۔

اَسعد- (اَس-عَد) [ع-صف] نہایت خوش نصیب-بہت مبارک۔

اِسفاناج۔ (اِس۔فا۔ناج) [ف۔ا۔مث] پالک۔

اَسفل۔ (اَس۔فَل) [ع۔صف] نہایت نیچا۔ انتہا کا ذلیل۔ ادنیٰ۔ نیچ۔ کمینہ۔ جمع: اَسفلین۔ اسافل۔

اسفل السّافلین۔ دوزخ کا سب سے نیچا یعنی ساتواں طبقہ۔ ہاویہ۔

اِسفنج۔ (اِس۔فنج) [ع۔ا۔مذ] ابرِ مردہ۔ ایک سمندری مخلوق۔ اس کی بناوٹ ایسی جوف دار ہوتی ہے کہ اس میں پانی جذب ہو جاتا ہے اور نچوڑنے پر فوراً خشک ہو جاتا ہے۔

اِسفند۔ اِسفندار۔ (اِس۔فند۔ اس۔فن۔دار) [ف۔ا۔مذ] فارسی کا ساتواں مہینہ۔

اِسفندیار۔ (اِس۔فن۔دِ۔یار) [ف۔ا۔مذ] (۱) قدرتِ حق۔ لطفِ خدا (۲) ایران کے ایک بادشاہ کا نام۔

اسقاط۔ (اس۔قاط) [ع۔ا۔مذ] گرانا۔ حمل گرانا۔

اسقاطِ حمل۔ حمل کا ضائع ہونا۔ حمل کا گر جانا۔

اسقام۔ (اَس۔قام) [ع۔ا۔مذ] سُقم کی جمع۔ عیوب۔ برائیاں۔ نقائص۔

اِسقربوط۔ (اِس۔قر۔بُوط) [ع۔ا۔مذ] ایک مرض جو فسادِ خون سے پیدا ہوتا ہے۔ فسادِ خون۔

اُسقف۔ (اُس۔قف) [ع۔ا۔مذ] لاٹ پادری۔ پادریوں کا سردار۔ لارڈ بشپ۔

اسکاٹ۔ (Scot) [اِس۔کاٹ] (انگ۔ا۔مذ) اسکاچ۔ اسکاٹ لینڈ کا باشندہ۔

اسکاٹ لینڈ یارڈ۔ (Scotland Yard) لندن کی خفیہ پولیس۔ خفیہ پولیس کا صدر مقام۔

اِسکاچ۔ (Scotch) (اِس۔کاچ) [انگ۔ا۔صف] (۱) سکاٹ لینڈ یا وہاں کے باشندوں کے متعلق (۲) [مث] اسکاٹ لینڈ کی انگریزی بولی (۳) [مذکر] سکاٹ لینڈ کا باشندہ۔

اِسکالر۔ (Scholar) (اِس۔کا۔لر) [انگ۔ا۔مذ و مث] (۱) متعلم۔ تلمیذ۔ طالب علم (۲) عالم۔ فاضل۔ ادیب۔

اِسکاؤٹ۔ (Scout) (اِس۔کا۔ؤ۔ٹ) [انگ۔ا۔مذ] (۱) ایک عالمگیر جماعت جس کا مقصد لڑکوں میں خدمتِ خلق کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ اس جماعت کے رکن لڑکے ایک خاص وردی پہنتے ہیں (۲) وہ سپاہی جو دشمن کی سرگرمیوں کے بارے میں معلومات مہیا کرنے کی خاطر بھیجے جاتے ہیں۔

اِسکرپٹ۔ (Script) (اِس۔کِ۔رپٹ) [انگ۔ا۔مذ] تحریر۔ مسودہ۔

اِسکرٹ۔ (Skirt) (اِس۔کرٹ) [انگ۔ا۔مذ] لہنگا۔ سایا (یورپی عورتوں کا)

اِسکرو۔ (Screw) [انگ۔مذ] بوتل کا کارک کھولنے کا پیچ۔ پیچ جو لکڑی وغیرہ میں کسا جاتا ہے۔

اِسکرین۔ (Screen) (اِس۔کرین) [انگ۔ا۔مث] (۱) پردہ (۲) ٹٹی۔ آڑ۔ اوٹ۔

اسکندر۔ (اِس۔کن۔در) [ع۔ا۔مذ] یونان کے مشہور بادشاہ کا نام

اسکندریہ۔ بحیرہ روم کے کنارے مصر کی مشہور بندرگاہ۔

اسکوائر۔ (Esquire) (اِس۔کُ۔وا۔ئر) [انگ۔ا۔مذ] صاحب۔ عموماً شرفا کے نام کے ساتھ آتا ہے۔

اسکور۔ (Score) (اِس۔کور) [انگ۔ا۔مذ] (۱) وہ نمبر جو کوئی کھلاڑی کسی کھیل میں حاصل کرے (۲) بیسی۔ کوڑی۔

اِسکول۔ (School) (اِس۔کُول) [انگ۔ا۔مذ] مدرسہ۔ مکتب۔ پاٹھ شالا۔

اسکول ٹیچر۔ (School Teacher) اُستاد یا اُستانی۔ معلم یا معلمہ۔

اسکول ماسٹر۔ (School Master) اُستاد۔ معلم

اسکول مسٹرس۔ (School Mistress) اُستانی۔ معلمہ

اسکواش۔ (Squash) (اِس۔کُ۔واش) [انگ۔ا۔مذ] (۱) عرق۔ شربت (۲) ایک کھیل جو ریکٹ اور نرم گیند سے محصور کورٹ میں کھیلا جاتا ہے۔

اِسکیچ۔ (Sketch) (اِس۔کیچ) [انگ۔ا۔مذ] (۱) تصویر کا خاکہ (۲) ڈھانچہ۔ خاکہ (۳) خلاصہ۔ مسودہ۔ مختصر مضمون۔

اِسکیم۔ (Scheme) (اِس۔کیم) [انگ۔ا۔مث] (۱) تجویز۔ ترکیب۔ منصوبہ (۲) چال۔ خفیہ ریشہ دوانی۔ سازش۔

اسکینڈل۔ (Scandal) (اِس۔کین۔ڈل) رسوائی۔ تہمت۔ فضیحت۔ بدنامی۔ شرمناک واقعہ۔

اسگندھ۔ اسگندھ۔ (ہ۔مذ) (آشو بمعنی گھوڑا۔ گند بمعنی بو) ایک سفید جڑ جس سے گھوڑے کے پسینے کی بو آتی ہے اور دواؤں میں استعمال ہوتی ہے۔

اَسلاف۔ (اَس۔لاف) [ع۔ا۔مذ] سلف کی جمع۔ اگلے وقتوں کے لوگ۔ بزرگ۔ بڑے بوڑھے۔

اِسلام۔ (اِس۔لام) [ع۔ا۔مذ] (۱) گردن جھکانا۔ اطاعت کرنا (۲) مسلمانوں کا دین۔

اسلام قبول کرنا۔ اسلام لانا۔ دینِ محمدی میں آنا۔

اسلامی۔ (اِس۔لامی) [ع۔صف] اسلام کا۔ اسلام سے متعلق (مذکر) مسلم۔ مسلمان۔

اَسلحہ۔ (اَس۔لِ۔حہ) [ع۔ا۔مذ] سلاح کی جمع۔ لڑائی کے ہتھیار۔ آلاتِ جنگ۔

اسلحہ خانہ۔ ہتھیار خانہ۔ سلاح خانہ۔

اَسلم۔ (اَس۔لَم) [ع۔صف] (۱) نہایت محفوظ جگہ (۲) مار گزیدہ۔

اُسلوب۔ (اُس۔لوب) [ع۔ا۔مذ] طریقہ۔ طرز۔ روش۔ جمع: اسالیب

اِسم۔ (ع۔ا۔مذ) نام۔ وہ کلمہ جس سے کسی شخص۔ جانور۔ جگہ یا چیز کو پہچانا جائے۔ جمع: اسماء

اسم آلہ۔ وہ اسم جو اوزار یا ہتھیار کے معنی دے (قلم۔ چاقو۔ بندوق وغیرہ)

اسم استفہام۔ وہ اسم جس کے ذریعہ کوئی بات پوچھی جائے جیسے کیا۔ کون۔ کہاں؟

اسم اشارہ۔ وہ اسم جس سے کسی کی طرف اشارہ کیا جائے جیسے وہ۔ یہ۔ ان

اسم اعظم۔ خداوند تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک بزرگ تر نام۔

اسم بامسمّٰی۔ جیسا نام ویسا گن۔ وہ شخص جس کا نام اس کے اوصاف کو ٹھیک ٹھیک ثابت کرے۔

اسم تصغیر۔ وہ اسم جس میں چھوٹائی کے معنی پائے جائیں جیسے پہاڑی۔ ڈبیا۔ کھٹولا۔ گھڑیا۔ دیگچی وغیرہ۔

اسم جامد۔ وہ اسم جو نہ خود کسی سے بنا ہو نہ اس سے کچھ بنے جیسے کٹورا۔ گھی

اسمِ جلالی - اللہ تعالیٰ کا وہ نام جس میں شانِ جلالی کا اظہار ہو جیسے قہار و جبّار۔
اِسمِ جمالی - اللہ تعالیٰ کا وہ نام جس میں شانِ رحمت کا اظہار ہو جیسے رحمٰن۔ رحیم۔
اسمِ جنس - وہ اسم جو کسی پُوری جنس کے لیے بولا جائے جیسے ہرن۔ فاختہ۔
اسمِ حالیہ - وہ اسم جس سے فاعل یا مفعول کی حالت معلوم ہو جیسے دوڑتا ہُوا۔ مارتا ہُوا۔
اسمِ ذات - وہ اسم جس سے ایک چیز کی حقیقت دُوسری چیزوں سے الگ سمجھی جائے اور اس سے کوئی وصف معلوم نہ ہو جیسے اونٹ۔ ہاتھی۔ گھوڑا۔
اسمِ صفت - وہ اسم جس سے کسی چیز یا شخص کی خصوصیت خوبی یا بُرائی ظاہر ہو جیسے سچّا۔ جھوٹا۔ کالا۔ گورا۔
اسمِ ضمیر - وہ اسم جو بجائے نام کے استعمال کیا جائے جیسے ہم۔ تم۔ وہ۔
اسمِ ظرف - وہ اسم جس میں زمانہ یا جگہ کے معنی پائے جائیں۔ اگر زمانے کے معنی ہوں تو ظرفِ زمان اور اگر جگہ کے معنی ہوں تو ظرفِ مکان کہیں گے۔ (صبح۔ شام۔ دن۔ رات۔ گھر۔ مدرسہ وغیرہ)
اسمِ عدد - وہ اسم جس سے تعداد یا گنتی ظاہر ہو جیسے دس بارہ۔
اسمِ علم - وہ اسم جو کسی خاص شخص یا چیز کا نام ہو۔ (صدیق۔ ہارون۔ راوی۔ چاند وغیرہ)
اسمِ فاعل - وہ اسم جو مصدر سے بنے اور فاعل کے معنی دے جیسے آنے والا۔ جانے والا۔
اسمِ فرضی - فرض کیا ہُوا نام۔ کسی کہانی کے کردار کا نام۔
اسمِ مُعاوضہ - وہ اسمِ مشتق جو کسی کام کی اُجرت کے معنے دے (دُھلائی لکھائی۔ رنگائی وغیرہ)
اسمِ معرفہ - وہ اسم جو کسی خاص شخص۔ مقام یا چیز کا نام ہو جیسے حامد۔ لاہور تختِ طاؤس۔
اسمِ مفعُول - وہ اسم جو مصدر سے بنے اور مفعول کے معنے دے جیسے گِرا ہُوا۔ مرا ہُوا۔
اسمِ مُکبّر - وہ اسم جس میں بڑائی کے معنی پائے جائیں (پگڑی سے پگڑ۔ چھتری سے چھتر۔ بات سے بتنگڑ)
اسمِ مَوصول - وہ اسم نا تمام کہ جب تک اُس کے ساتھ ایک جُملہ مذکور نہ ہو۔ کسی جملے کا جزوِ تام بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا یعنی اکیلا نہ فاعل ہو سکتا ہے نہ مفعول۔ نہ مبتدا۔ نہ خبر جیسے جو۔ جس۔ اس کے بعد جو جملہ آتا ہے اُسے صلہ کہتے ہیں جیسے جو غنی ہیں احتیاج بیش و کم رکھتے نہیں۔
اسمِ نکرہ - وہ اسم جو ایک ہی قسم کی تمام چیزوں پر بولا جائے جیسے آدمی آم۔ کتاب۔
اسم نویسی - (۱) ناموں کی فہرست (۲) وہ کاغذ جو نسبت کے رقعے سے پہلے لکھا جاتا ہے (۳) رجسٹر میں درج کرنا (۴) نام درج کرنے کا رجسٹر۔
اسم نویسیٔ گواہان - (۱) گواہوں کی فہرست (۲) گواہوں کو حاضر کرنے کی درخواست۔
اسم دار - نام بنام۔ گوشوارہ میں ناموں کے مطابق اندراج۔
اَسما - (اَس۔ما) [ع-ا-مذ] اسم کی جمع۔ بہت سے نام۔
اِسماءُ الرّجال - (اِس۔ما۔اُر۔رجا۔ل) [ع۔مذ] (۱) لوگوں کے نام (۲) اصطلاحِ محدثین میں احادیث کے راویوں کے نام (۳) علمِ حدیث کا شعبہ جس میں راویانِ حدیث کے نام اور حالات سے بحث کی جاتی ہے۔
اسمائے حسنیٰ - (ع۔صف) اچھے نام۔ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام۔

اسماعیل۔ اِسمٰعیل - حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے بیٹے کا نام جو حضرت ہاجرہ کے بطن سے تھے۔ لقب ذبیح اللہ۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جدِّ امجد۔
اِسماعیلی - (اس۔ما۔عی۔لی) [ع۔صف۔و۔مذ] (۱) امام جعفر صادق کے فرزند حضرتِ اسمٰعیل کے فرقے سے متعلق (۲) امام اسمٰعیل کا پیرو۔
اِسماعیلیہ۔ اسمٰعیلیہ - (اِس۔ما۔عی۔لِ۔یہ) [ع۔امذ] اہلِ تشیع کے فرقۂ امامیہ کا ایک گروہ جو امام جعفر صادق کے چھوٹے صاحبزادے حضرت موسیٰ کاظم کے بجائے آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت اسماعیل کو آپ کا جانشین مانتا ہے [صف] حضرت امام اسمٰعیل سے متعلق۔
اَسمبلی - (Assembly) (اَ۔سمب۔لی) [انگ۔ا۔مذ] جرگہ۔ انجمن مجلس (خصوصاً) (مجلسِ شوریٰ یا مجلسِ قانون ساز)
اِسمگلر (Smuggler) (اِس۔مگ۔لَر) [انگ۔ا۔مذ] خلافِ قانون درآمد یا برآمد کرنے والا۔
اِسمگل کرنا - (Smuggle) (اِس۔مگل۔کرنا) [انگ۔مص] خلافِ قانون درآمد یا برآمد کرنا۔ چُنگی ادا کیے بغیر مال لے جانا۔
اِسمگلنگ - (Smuggling) (اِس۔مگ۔لنگ) [انگ۔امث] خلافِ قانون درآمد یا برآمد۔
اِسمی - (اِس۔می) [ع۔صف] (۱) اسم کے متعلق۔ نام کے متعلق (۲) اسم دار نام بنام۔
اَسناد - (اَس۔ناد) [ع۔ا۔مذ] سند کی جمع۔ سندیں۔ دستاویزیں۔ سرٹیفکیٹ۔
اَسوار - (اَس۔وار) [ف۔امذ] سوار۔ سواری پر چڑھنے والا۔ جمع: اسواراں۔
اَسواری - (اَس۔وا۔ری) [ہ۔ا۔مث] سواری۔
اَسوانسی - (اَس۔واں۔سی) [ہ۔ا۔مث] زمین ناپنے کا پیمانہ جو کچوانسی کا بیسواں حصّہ ہوتا ہے۔
اَسوج - (اَ۔سوج) [ہ۔ا۔صف] ہندی ساتواں مہینہ۔ آسن۔ کنوار کا مہینہ۔
اَسود - (اَس۔وَد) [ع۔صف] کالا۔ سیاہ رنگ کا۔
اسود و احمر - (۱) سیاہ اور سُرخ (۲) بحیرۂ اسود اور بحیرۂ قلزم (۳) عرب و عجم۔
اُسوہ - (اُس۔وہ) [ع۔صف] (۱) نمونہ۔ مثال (۲) چال ڈھال۔ ڈھنگ۔
اسوۂ حسنہ - بہت اچھا نمونہ۔ نیک مثال۔
اِسہال - (اِس۔ہال) [ع۔ا۔مذ] (۱) پتلا پاخانہ۔ دست (۲) پیٹ چلنا۔
اِسہام - (اِس۔ہام) [ع۔ا۔مذ] تیروں کے ذریعے سے قرعہ نکالنا۔
اَسہل - (اَس۔ہل) [ع۔صف] نہایت سہل۔ بہت آسان۔
اَسّی - (اَس۔سی) [ہ۔صف] آٹھ دہائیاں۔ ستر اور دس۔
اسّی برس کی عمر نام میاں معصوم - [مثل] بڑھاپے میں طفلانہ حرکتیں کرنا جان بُوجھ کر بھولا پن دکھانا۔
اَسیر - (اَ۔سِیر) [ع۔ا۔مذ] قیدی۔ بندی۔ جمع: اساریٰ۔ اسیراں۔
اسیرِ سُلطانی - شاہی قیدی۔ نظر بند۔
اَسِیس - (اَ۔سِیس) [ہ۔ا۔مث] دُعائے خیر۔ اچھی دُعا۔
اَسیسر (Assessor) (اَ۔سے۔سَر) [انگ۔ا۔مذ] (۱) تشخیص کرنے والا (۲) ثالث۔ حکم۔ پنچ۔ (۳) وہ اشخاص جو قتل کے مقدمات میں کارروائی مقدمہ

سننے کے بعد سیشن جج کو رائے دیتے ہیں۔ یہ لوگ عوام میں سے مقرر کیے جاتے ہیں (۴) بلدیات میں ٹیکس لگانے کے لیے لوگوں کی ملکیت اور جائداد کا اندازہ کرنے والے حکام۔

ا-ش

اش۔ [ق] اُف۔
اشا۔ (ا-شا) [س-ا-مث] (۱) طلوعِ سحر۔ صبح صادق کی روشنی۔ صبح۔ پَو پھٹنے کا وقت (۲) کام دیو کے بیٹے انیردھ کی بیوی۔
اِشارات۔ (ا-شا-رات) [ع-ا-مذ] اشارہ کی جمع (۱) رمزیں۔ کنائے (۲) بوعلی سینا کی کتاب کا نام۔
اشارت۔ (اِ-شا-رَت) [ف-ا-مث] ایما۔ رمز۔ اشارہ (اصل عربی اشارۃٌ)
اشارہ۔ (ا-شا-رَہ) [ع-ا-مذ] رمز۔ کنایہ۔ ایما۔
اشارہ پانا۔ منشا معلوم کرنا۔ عندیہ بھانپ جانا۔
اشارہ چلنا۔ آنکھ سے اشارہ ہونا۔ رمز و کنایہ ہونا۔
اشارہ فہم۔ اشارے سے مطلب سمجھنے والا۔ قرینے سے بات سمجھ جانے والا۔
اشارہ کرنا۔ (۱) ایما کرنا۔ آنکھ، بھودں یا کسی اور عضو کے وسیلہ سے دل کی بات ظاہر کرنا (۲) مجملاً یا کنایتہً کسی بات کو تحریر و تقریر میں ظاہر کرنا (۳) بھڑکانا۔ بہکانا۔
اشاروں میں پورا ہونا۔ اس طرح اقرار ہو جانا کہ دوسرا نہ سمجھ سکے۔
اشارے پر چلنا۔ کسی کے حسبِ منشا کام کرنا۔ کسی کے ایما پر چلنا۔
اشارے پر لگانا۔ ایسی تربیت دینا کہ اشارہ پا کر حکم بجا لائے۔
اشاریہ۔ (اِشا-رِ-یہ) [ع-ا-مذ] کسی کتاب کے مضامین کی تفصیلی فہرست حروفِ تہجی کے اعتبار سے (کتاب میں کوئی مضمون، موضوع یا نام ایک سے زیادہ مقام پر آئے تو تمام متعلقہ صفحات کے نمبر ایک ہی عنوان کے تحت دے دیئے جاتے ہیں)
اشاعت۔ (ا-شا-عت) [ع-ا-مث] (۱) شائع کرنا۔ پھیلانا۔ شہرت دینا (۲) طبع۔ ایڈیشن (Edition)
اَشاعَرہ۔ دیکھیے اشعریہ۔
اِشباع۔ (اِش-باع) [ع-ا-مذ] (۱) حرکت کو اس طرح کھینچنا کہ زبر سے الف زیر سے ی اور پیش سے واؤ کی آواز پیدا ہو جائے (۲) علمِ عروض میں حرفِ دخیل کی حرکت کا نام۔
اَشباہ۔ (ع-مذ) شبہ کی جمع۔ شبیہیں۔ شکلیں۔ صورتیں۔
اِشباہ۔ (ع-مذ) مشابہ ہونا۔ کسی کی مانند ہونا۔
اِشتباہ۔ (اِش-تِ-باہ) [ع-ا-مذ] (۱) مشابہ ہونا۔ دو چیزوں کا اس طرح ہم شکل ہونا کہ دھوکا ہو جائے (۲) گمان۔ شبہ۔ شک۔
اِشتداد۔ (اِش-تِ-داد) [ع-ا-مذ] شدت۔ زیادتی۔
اُشتر۔ (اُش-تر) [ف-ا-مذ] اونٹ۔
اِشتراک (اِش-تِ-راک) [ع-ا-مذ] شرکت۔ ساجھا۔ حصہ داری۔
اِشتراکی۔ (اِش-تِ-را-کی) [ع-صف] (۱) اشتراکیت سے منسوب۔ اشتراکیت کا حامی (Communist) سوشلزم سے متعلق (۲) [ا-مذ] اشتراکیت کا پیرو۔ سوشلسٹ (Socialist)
اشتراکیت۔ (اِش-تِ-را-کی-یت) [ع-ا-مث] (۱) اجتماعیت (۲) ساجھا۔ شرکت (۲) ایک اعتدال پسند فلسفہ یا نظریۂ حیات جس کے مطابق ذرائع پیداوار پر عوام کی مشترکہ ملکیت ہونی چاہیے۔ (انگ- (Communism)
اِشتعال۔ (اِش-تِ-عال) [ع-ا-مذ] (۱) شعلہ اٹھانا۔ آگ لہکانا۔ بھڑکانا۔ (۲) (کنایتہً) جوش۔ غصہ۔
اشتعال دینا۔ دلانا۔ بھڑکانا۔ جوش دلانا۔ غصہ دلانا۔
اشتعالِ طبع۔ طبیعت میں جوش اور غصے کی بھڑک۔
اِشتعالک۔ (اِش-تِ-عا-لک) [ف-ا-مث] (۱) ننھا سا شعلہ۔ چنگاری (۲) جوش۔ غصہ (۳) تحریک۔ اُکساہٹ (۴) چراغ کی بتی اُکسانے کا تنکا۔
اِشتعالک دینا۔ بھڑکانا۔ اُکسانا۔ جوش دلانا۔
اِشتغال۔ (اِش-تِ-غال) [ع-ا-مذ] مشغول ہونا۔ مصروف ہونا۔ مصروفیت۔
اِشتقاق۔ (اِش-تِ-قاق) [ع-ا-مذ] (۱) کسی شے کو پھاڑ کر کچھ نکالنا (۲) اصطلاح۔ علم صرف میں ایک کلمے سے دوسرا کلمہ بنانا۔
اِشتمال۔ (اِش-تِ-مال) [ع-ا-مذ] شامل کرنا یا ملانا۔ جمع: اشتمالات
اشتمالِ اراضی۔ زمین کے بکھرے ہوئے ٹکڑوں کو یکجا کرنا تاکہ کاشت میں آسانی ہو۔
اِشتمالی۔ (اِش-تِ-مالی) [ع-صف] اشتمالیت سے منسوب (مذ) اشتمالیت کا پیرو۔ کمیونسٹ۔
اِشتمالیت۔ (اِش-ما-لی-یَت) [ع-ا-مث] (۱) مساوی ہونا۔ برابر ہونا (۲) ایک انقلابی نظریۂ حیات جو نجی ملکیت اور جسمانی امتیاز کے خلاف ہے۔ اسی کی رو سے ملک کے تمام وسائل پیداوار پر ریاست (عوام) کا قبضہ ہونا چاہیے۔ اور ان میں سے ہر فرد کو اس کی ضرورت کے مطابق حصہ دیا جائے۔ کمیونزم (Communism)
اِشتہا۔ (اِش-تِ-ہا) [ع-ا-مث] (۱) خواہش۔ (۲) بھوک۔
اِشتہار۔ (اِش-تِ-ہار) [ع-ا-مذ] (۱) مشہور کرنا۔ شہرت دینا (۲) نوٹس۔ اعلان (۲) وہ چھپا ہوا کاغذ جس کے ذریعے کسی چیز کی شہرت کی جائے۔ جمع: اشتہارات۔
اشتہار دینا۔ مشہور کرنا۔ اشتہار کے ذریعے عوام کو مطلع کرنا۔
اشتہار لگانا۔ عوام کی آگاہی کے لیے کسی مقام پر اشتہار چسپاں کرنا۔
اِشتہاری۔ (اِش-تِ-ہا-ری) [ف-صف] (۱) اشتہار سے منسوب (۲) وہ مجرم جس کے پکڑنے کے لیے اشتہار دیا گیا ہو۔
اِشتیاق۔ (اِش-تِ-یاق) [ع-ا-مذ] شوق۔ آرزو۔ تمنا۔
اَشٹمی۔ (اَش-ٹ-می) [س-ا-مث] ہر ہندی مہینے کی آٹھویں تاریخ۔
اَشجار۔ (اَش-جار) [ع-ا-مذ] شجر کی جمع۔ بہت سے درخت۔
اَشجع۔ (اش-جع) [ع-صف] بہت بہادر۔
اَشخاص۔ (اَش-خاص) [ع-ا-مذ] شخص کی جمع۔ لوگ۔
اَشد۔ (اَ-شَد) [ع-صف] سخت تر۔ نہایت شدید۔

اَشُدھ - (اَ - شُدھ) [س - صف] (۱) ناپاک (۲) غلیظ۔
اَشَرّ - (اَ - شَرّ) [ع - صف] بہت شریر۔
اَشرار - (اَش - رار) [ع - ا - مذ] شریر کی جمع - بُرے لوگ - شرارتی لوگ۔
اَشراف - (اَش - راف) [ع - ا - مذ] (۱) شریف کی جمع - بھلے مانس لوگ (۲) عالی خاندان - عالی نسب - ذی رُتبہ - ذی عزت لوگ (۳) مہذّب اور شائستہ لوگ (اُردو میں واحد بھی مستعمل ہے)
اشراف پاؤں پڑے کمینہ سر چڑھے - [مثل] شریف تو اپنی شرافت کی وجہ سے نرمی کرتا ہے اور کمینہ سر چڑھتا ہے۔
اشراف وہ ہے جس کے پاس اشرفی ہے - اس زمانے میں اشراف مالدار کو ہی سمجھا جاتا ہے۔
اَشرافیہ - (اَش - راف - یَہ) [ع - ا - مث] حکومتِ اُمرا جس میں چند مخصوص اور با اثر لوگ ہی اقتدارِ اعلیٰ کے مالک ہوتے ہیں - خواص کی حکومت۔
اِشراق - (اِش - راق) [ع - ا - مذ] آفتاب طلوع ہونا - آفتاب نکلنے کا وقت یا اس وقت کی نماز (۳) حکمت - روشن ضمیری - تصفیۂ باطنی۔
اِشراقیین - (اِش - را - قِ - یین) [ع - ا - مذ] حکماء کا وہ مرتاض گروہ جو تصفیۂ قلب اور کشف کے ذریعے شاگردوں کو دُور بیٹھے ہُوئے تعلیم دیا کرتا ہے۔
اَشرف - (اَش - رَف) [ع - صف] بہت شریف - بُزرگ ترین۔
اَشرفُ الاشراف - شریفوں کا شریف - نہایت شریف۔
اَشرفُ المخلوقات - (۱) ساری مخلوق سے بزرگ تر (۲) آدمی - انسان۔
اَشرف النّاس - سب سے شریف - آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم۔
اشرفی - (اش - رَ - فی) [ف - ا - مث] (۱) سونے کا ایک سکّہ - مہر - دینار - پونڈ - ساورن - گنی (۲) ایک بوٹی کا نام جس کا پھول گول اور زرد ہوتا ہے۔
اشرفی بُوٹی - اشرفی کی قد و قامت کی بوٹیاں جو کمخواب یا دوسری قسم کے چھینٹ کے کپڑے پر بنی ہوتی ہیں (۲) ایک بُوٹی کا نام جس کا پھول اشرفی کی مانند زرد اور گول ہوتا ہے۔
اشرفیاں لُٹیں کوئلوں پر مُہر - [مثل] فضول مصارف پر تو لاکھوں اُڑیں مگر ضروری اخراجات میں بُخل کیا جائے۔
اَشعار - (اَش - عار) شعر کی جمع - ابیات۔
اَشعر - (اش - عَر) [ع - صف] (۱) زیادہ شعر کہنے والا (۲) بہت اور لمبے بالوں والا۔
اَشعری - (اَش - عَ - ری) [ع - صف] بہت لمبے بالوں والا [ا - مذ] ایک آدمی تھا جب پیدا ہُوا تو اس کے سارے جسم پر لمبے لمبے بال تھے۔
اَشعریہ - (اَش - عَ - ری - یَہ) [ع - ا - مذ] حکمائے اسلام کا ایک طبقہ - جمع: اشعریین - ابوالحسن اشعری کے پیروکار۔
اشغال - (اَش - غال) [ع - ا - مذ] شغل کی جمع - مشغلے - کام۔
اُشغلا - (اُش - غُ - لا) [اُر - ا - مذ] فتنہ و فساد کی بات۔
اُشغلا اُٹھانا - طوفان اٹھانا - فتنہ برپا کرنا - بہتان لگانا۔
اشغلا چھوڑنا - انوکھی بات کرنا - چٹکلا چھوڑنا - کوئی بات بنا کر دو آدمیوں کو لڑوا دینا۔
اَشفاق - (اَش - فاق) [ع - ا - مذ] شفقت کی جمع - مہربانیاں - عنایتیں۔
اِشفاق - (اِش - فاق) [ع - ا - مذ] نرمی کرنا - مہربانی کرنا۔
اَشقیا - (اَش - قِ - یا) [ع - ا - مذ] شقی کی جمع - بدبخت - سنگدل - بے رحم ظالم لوگ۔

اَشک - [ف - ا - مذ] آنسو - ٹسوا۔
اَشکبار - اشک فشاں - آنسو برسانے والا - رونے والا۔
اشکباری - آنسو برسانا - رونا۔
اشک بھر آنا - آنکھوں میں آنسو آجانا۔
اشک جگر سوز - جگر کو جلانے والا آنسو - گرم آنسو۔
اشک سحر گاہی - صبح کا رونا۔
اشک شادی - وہ آنسو جو فرطِ مسرت سے آنکھوں میں آجائیں۔
اشک شفق گوں - خون کے آنسو - شام کی سُرخی جیسے سُرخ آنسو۔
اشکِ شمع - [ف - صف] جلتی ہُوئی موم بتی کے گرتے ہُوئے مومی قطرے۔
اشک شوئی (۱) آنسو پونچھنا - رونے کی آنکھ پونچھنا (۲) تسلّی دینا - دلاسا دینا۔
اشک فشانی - آنسو بہانا - رونا۔
اشک کباب - وہ پانی جو آگ پر رکھنے سے کباب میں سے نکلتا ہے۔
اشکِ ندامت - [ف - صف] شرمندگی اور پشیمانی کے باعث نکلنے والا آنسو۔
اَشکال - (اَش - کال) [ع - ا - مث] شکل کی جمع - شکلیں - صورتیں۔
اِشکال - (اِش - کال) [ع - ا - مذ] مشکل - دُشواری۔
اشکال پیش آنا - دُشواری پیش آنا۔
اُشلک - (اُش - لک) [ت - ا - مث] تہمت - بُہتان۔
اشلک لگانا - تہمت لگانا - بُہتان لگانا۔
اَشلوک - (اَش - لوک) [ہ - ا - مذ] (۱) نظم - شعر - بیت - دوہا (۲) حمد - نعت
اشنان - (اش - نان) [ہ - ا - مذ] غسل - نہانا۔
اشوک - (اَ - شوک) [س - ا - مذ] (۱) ایک درخت کا نام (۲) قدیم ہندوستان کے ایک مشہور راجہ کا نام۔
اشوک منجری - راگ کا ایک سُر جس میں ۲۸ حروف ہوتے ہیں۔
اَشہاد - (اَش - ہاد) [ع - ا - مذ] شاہد کی جمع - گواہ۔
اِشہاد - (اِش - ہاد) [ع - ا - مذ] شہادت دینا - ثبوت پیش کرنا۔
اِشہب - (اش - ہب) [ع - ا - مذ] (۱) سیاہ رنگ کا گھوڑا جس میں سفیدی غالب ہو - سبز گھوڑا (۲) مطلق گھوڑا۔
اَشہر - (اش - ہَر) [ع - صف] زیادہ مشہور و معروف۔
اَشیا - (اَش - یا) [ع - ا - مث] شے کی جمع - چیزیں۔
اشیائے صرف - روزمرہ استعمال کی چیزیں (Consumer Goods)
اشیرباد (س - مث) دُعائے خیر - اسیس - دُعائے برکت۔

ا - ص

اِصابت - (اِ - صا - بت) [ع - ا - مث] رسائی - پہنچ (۲) ٹھیک بات کہنا - صحیح نتیجے پر پہنچنا۔
اَصابع - (ع - مث) ہاتھ کی اُنگلیاں۔
اَصاغر - (ع - تصغیر) اصغر کی جمع - چھوٹے - سب سے چھوٹے۔
اَصالت - (اَ - صا - لت) [ع - ا - مث] اصلیت - اصل پن - پیدائشی خاصیت - پچھلی عادت - قومی اثر - نطفہ کا اثر۔

اصالت پر (آجانا) جانا۔ قدرتی یا خاندانی اثر دکھانا (۲) شرارت پر اُتر آنا (۳) کمینہ پنی پر اُتر آنا۔
اَصالتاً۔ (اَ۔صا۔لَ۔تن) [ع۔تابع مہمل] بذاتِ خود۔ بلاوسیلہ۔ خود آپ بہ نفسِ نفیس (وکالتاً کی ضد)
اصالتاً حاضری۔ (کسی وکیل کے بغیر) خود حاضر ہونا۔
اَصْباح۔ (ع۔مث) صبح کی جمع۔
اِصْباح۔ (اِص۔باح) [ع۔ا۔مث] سویرا۔ صُبح کرنا۔
اَصَحّ۔ (ع۔تفضیل) درست ترین۔ بہت صحیح۔
اِصْحَا۔ (ع۔مذ) صحو۔ ہوشیاری مستی سے ہوشیاری میں آنا۔
اَصْحاب۔ (اَص۔حاب) [ع۔ا۔مذ] صاحب کی جمع (۱) ہم نشین۔ دوست۔ (۲) وہ بُزرگ جنھوں نے بحالتِ ایمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور ایمان پر فوت ہوئے۔
اصحاب الاُخدود۔ خندق والے یمن کا بادشاہ ذونواس اور اس کے پیرو کار جنھوں نے اپنے ملک کے عیسائیوں کو خندق میں زندہ دفن کرا دیا تھا۔
اصحاب الرائے۔ [ع۔مذ] وہ فقہا جو مسائل کے استنباط میں قیاس اور رائے سے کام لیں۔
اصحابُ الشمال۔ بائیں طرف والے جن کی صفیں تختِ رب العالمین کے بائیں طرف ہوں گی۔ دوزخی لوگ۔
اصحابُ الفرائض۔ اصحابُ الفروض۔ (فقہ) میں وہ وارث جن کے حصّے قرآن مجید نے متعین کر دیئے ہیں۔ ان کی تفصیل سورۃ النساء میں درج ہے۔
اصحابُ المیراث۔ حنفی فقہ کی رُو سے وہ وارث جن کو اصحاب الفرائض کے بعد حصہ ملتا ہے۔
اصحابُ الیمین۔ داہنی طرف والے لوگ۔ بہشت والے لوگ۔
اصحابِ صُفّہ۔ صحابۂ کرام کا ایک گروہ جو ہر وقت عباداتِ الٰہی میں مصروف رہتا تھا۔ حضرت بلالؓ، حضرت سلمانؓ، حضرت ابوذر غفاریؓ اور حضرت زید ابن الخطابؓ اسی گروہ میں سے تھے۔
اصحابِ ظاہر (ظواہر) وہ لوگ جو قرآن و حدیث کے ظاہری یا لفظی پر بھروسہ کرتے ہیں اور ان کے خلاف کوئی معنی سننے دُرست نہیں سمجھتے۔
اصحابِ فیل۔ ہاتھی والے۔ ابرہہ شاہِ یمن اور اس کا لشکر جو ہاتھیوں پر چڑھ کر خانہ کعبہ ڈھانے آیا تھا اور جن کو خدا کے حکم سے پرندوں نے کنکر مار مار کر تباہ و برباد کر دیا تھا۔
اصحابِ کہف۔ (۱) صاحبانِ غار (۲) مسلمانوں کے عقیدے میں پانچ یا سات یا نو آدمی جو ہزاروں سال کہف یعنی غار میں سو رہے ہیں اور قیامت کے دن اُٹھائے جائیں گے۔ ان کے ساتھ ایک کتا بھی ہے۔
اِصْرار۔ (اِص۔رار) [ع۔ا۔مذ] (۱) ہٹ۔ ضد۔ اڑ۔ (۲) تاکید۔
اَصْراف۔ (اَص۔راف) [ع۔ا۔مذ] صرف کی جمع۔ بہت سے خرچ۔
اِصْراف۔ (اِص۔راف) [ع۔ا۔مذ] صرف۔ خرچ۔ خرچ کرنا۔
اِصطباغ۔ (اِص۔ط۔باغ) [ع۔ا۔مذ] (۱) رنگ چڑھانا۔ رنگنا۔ مذہب میں ملانا (۲) عیسائی مذہب اختیار کرتے وقت سر پر پانی چھڑکنے کی رسم ادا کرنا۔ بپتسمہ۔

اصطباغ دینا۔ (۱) رنگنا (۲) عیسائی مذہب میں لانا۔ بپتسمہ دینا۔
اصطباغ لینا۔ عیسائی مذہب اختیار کرنا۔ بپتسمہ لینا۔
اُصْطَبل۔ (اُص۔طبل) [ع۔ا۔مذ] گھوڑوں کے باندھنے کی جگہ۔ طویلہ۔
اُصْطُرلاب۔ (اُص۔طُر۔لاب) [یو۔ا۔مذ] ایک آلہ جس سے ستاروں کی بلندی، مقام اور رفتار دریافت کرتے ہیں۔
اِصْطِفا۔ (ع۔مذ) برگزیدگی۔ انتخاب (۲) چُننا۔ منتخب کرنا۔
اِصْطِلاح۔ (اِص۔ط۔لاح) [ع۔ا۔مث] کسی علمی یا فنی گروہ کا کسی لفظ کے عام معنوں کے علاوہ کوئی خاص مفہوم مقرر کر لینا۔ مُرادی معنی۔
اصطلاحات۔ (اِص۔طِ۔لا۔حات) [ع۔ا۔مث] اصطلاح کی جمع۔
اِصطلاحی۔ (اِص۔ط۔لا۔حی) [ع۔صف] منسوب بہ اصطلاح۔ کسی خاص مفہوم اور محاورے کے متعلق۔
اصغر۔ (اص۔غر) [ع۔صف] نہایت چھوٹا۔ جمع: اصاغر
اصفہان نصف جہان۔ [ف۔مثل] ایران کا شہر اصفہان آدھی دُنیا کے برابر ہے۔ کسی زمانے میں یہ شہر بہت آباد تھا۔
اَصْفِیا۔ (اَص۔فِ۔یا) [ع۔ا۔مذ] صفی کی جمع۔ بزرگ لوگ۔ چُنے ہوئے لوگ۔ پاک باطن لوگ۔
اَصْل۔ [ع۔ا۔مث] (۱) بیخ۔ بنیاد۔ جڑ (۲) منبع۔ سرچشمہ۔ نکاس۔ مادہ (۳) تخم۔ بیج (۴) ست۔ عطر۔ خلاصہ (۵) سرشت۔ طینت۔ جبلّت (۶) حقیقت۔ ماہیت۔ کائنات (۷) نسب۔ نطفہ کا اثر۔ خاندانی اثر (۸) سبب (۹) سرمایہ۔ پونجی۔ مول۔ خلافِ سود۔ مال (۱۰) ذات (۱۱) شریف۔ خاندانی (۱۲) کتاب کی عبارت۔ متن۔ قول (۱۳) اوّل۔ مقدم (۱۴) ٹھیک۔ سوانگی (۱۵) خالص۔ چوکھا۔ بے کھوٹ۔ کھرا۔ جمع: اُصول۔
اَصْلُ الاُصول۔ (ع۔مذ) خلاصہ۔ لبِ لباب۔ علتِ غائی۔
اَصْلُ السّوس۔ ایک قسم کی جڑ جو دوا میں کام آتی ہے۔ ملیٹھی۔
اصل اصل ہے نقل نقل۔ [امثل] جو عمدگی اصل میں ہو سکتی ہے نقل میں نہیں ہو سکتی۔
اصلِ اُصول۔ جڑوں کی جڑ۔ اصلی بات۔ جڑ کی بات۔ حقیقی اور بنیادی شے۔ علتِ غائی۔
اصلِ بد از بدی خطا نہ کند۔ [مثل] بد ضرور بدی کرتا ہے۔ کمینہ بدی کو چھوڑ نہیں سکتا۔
اصل پر آجانا۔ (محاورہ) اپنے کاموں سے نسلی یا فطری پستی میں آجانا۔
اصل خیر ہے۔ خیریت سے۔ بخیر۔ سلامتی سے۔
اصل سے خطا نہیں کم اصل سے وفا نہیں۔ [امثل] شریف بُرائی نہیں کر سکتا اور رذیل سے بھلائی نہیں ہوتی۔
اَصلا۔ (اَص۔لا) [ع] مطلقاً۔ ہرگز۔ کبھی۔ کسی حالت میں۔ بالکل۔ مطلق۔
اَصْلاً۔ (اَص۔لَن) [ع۔تابع فعل] اصل کے اعتبار سے۔
اِصْلاح۔ (اِص۔لاح) [ع۔ا۔مث] (۱) صحت۔ درستی۔ مرمت (۲) ترمیم۔ تصحیح۔ نظرِ ثانی (۳) طب کی اصطلاح ادویہ کو مناسب مزاج پر لانا (۴) [اُر۔ا۔مث] حجامت۔ درستی خط۔ جمع: اصلاحات۔
اصلاح بنوانا۔ حجامت بنوانا۔ خط بنوانا۔

اِصلاح پذیر۔ (ع۔ف) اصلاح قبول کرنے والا۔
اِصلاح لینا۔ (محاورہ) اپنی تحریر یا اپنا کلام درستی کے لیے اُستاد کو دکھانا۔
اِصلاحات۔ (اِص۔لا۔حات) [ع۔ا۔مث] اصلاح کی جمع (۱) دُرستیاں ترمیمیں (۲) سیاسی اصطلاح میں حکومت کی وہ اصلاحیں جو نظامِ حکومت کی خرابیاں دُور کرکے رعایا کی فلاح و بہبود کے لیے کی جائیں (Reforms)
اَصلوں۔ (اَص۔لوں) [اُر] بالکل۔مطلق۔اصل میں۔
اَصلی۔ (اَص۔لی) [ع۔صف] (۱) حقیقی۔خلقی۔ذاتی۔جنمی۔پیدائشی۔جبلّی۔فطری۔ (۲) مقدم۔اوّل (۳) عمدہ۔ٹھیک۔سچ۔واقعی۔نقلی کی ضد۔
اَصلیّت۔ (اَص۔لی۔یت) [ع۔ا۔مث] حقیقت۔اصلی بات۔واقعیت۔
اَصَم۔ (اَ۔صَم) [ع۔صف] بہرا۔کانوں سے پٹ۔
اَصناف (اَص۔ناف) [ع۔ا۔مث] صنف کی جمع۔انواع۔قسمیں۔طرحیں۔
اَصنام (اَص۔نام) [ع۔ا۔مذ] صنم کی جمع (۱) پتھر وغیرہ کے بُت (۲) (مجازاً) معشوق۔
اَصوات۔ (اَص۔وات) [ع۔ا۔مذ] صوت کی جمع۔آوازیں۔
اُصول۔ (اُ۔صُول) [ع۔ا۔مذ] اصل کی جمع (۱) جڑیں۔بنیادیں (۲) قاعدہ ڈھنگ۔طور طریقہ۔دستور (ان معنوں میں اُردو میں بطور واحد مستعمل ہے)
اُصول باندھنا۔ قاعدہ مقرر کرنا۔
اُصولِ کلام۔ علمِ کلام میں مسائل کو دلائل عقلی سے ثابت کرنا۔
اُصولِ موضوعہ۔ قائم کیے ہوئے قاعدے۔مقرر کیے ہوئے اُصول۔
اُصولی۔ (اُ۔صُو۔لی) [ع۔صف] (۱) اُصول کے مطابق۔کسی قاعدے قانون کے تحت (۲) [مذ] مسلمانوں کا ایک فرقہ جو تقلید مجتہد کا قائل ہے۔
اَصہار۔ (ع۔مذ) وہ رشتہ دار جن سے از روئے شریعت شادی ناجائز ہے۔
اَصِیل۔ (اَ۔صِیل) [ع۔صف] (۱) خالص نسل کا۔شریف۔نجیب۔عالی خاندان (۲) [مث] ماما۔خادمہ۔
اصیل گھوڑے کو چابک کی حاجت نہیں۔ [مثل] (۱) اصیل گھوڑا مار کھائے بغیر سیدھا اور اچھا چلتا ہے۔ (۲) شریف آدمی سے کام لینے کے لیے سختی کی ضرورت نہیں۔
اصیل مُرغ ٹکے ٹکے۔ [مثل] خاندانی لوگوں کی بے قدری۔شریف کی قدر نہ ہونا۔

ا-ض

اِضافت۔ (اِ۔ضا۔فت) [ع۔ا۔مث] (۱) نسبت۔لگاؤ۔میل۔ایک کلمے کا دوسرے کلمے سے لگاؤ جو فارسی اور عربی الفاظ میں مضاف کے نیچے زیر لگانے اور اُردو میں مضاف الیہ کے آگے کا، کی، کے لگانے سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسے غلامِ زید یا زید کا غلام۔
اضافتِ ابنی۔ [ع۔صف] اولاد اور والدین کا تعلق جیسے اکبر کا لڑکا۔
اضافتِ استعارہ۔ جب استعارہ تخییلہ استعارہ بالکنایہ کی طرف مضاف ہوتا ہے تو اس اضافت کو اضافتِ استعارہ کہتے ہیں۔ جیسے "پائے فکر"۔
اضافتِ بیانی۔ مادہ اور مصنوع کا تعلق۔جس سے کوئی چیز بنی ہو اور وہ مضاف الیہ اور جو چیز بنی ہو۔ وہ مضاف ہو جیسے چاندی کا ہار۔
اضافتِ تشبیہی۔ مشبہ اور مشبہ بہ کا تعلق۔ اس میں مشبہ مضاف الیہ اور مشبہ بہ مضاف ہوتا ہے جیسے گُلِ رُخسار۔
اضافتِ تخصیصی۔ وہ تعلق جس سے مضاف کا مضاف الیہ کے لیے خاص ہونا ظاہر ہو جیسے عارف کا ہاتھ۔میرا کام۔
اضافتِ تملیکی۔ وہ تعلق جس سے مضاف اور مضاف الیہ کی ملکیت ہونا ظاہر ہو جیسے اسلم کا گھوڑا۔
اضافتِ توصیفی۔ وہ تعلق جو صفت اور موصوف کے درمیان پایا جائے۔ اس میں مضاف۔موصوف اور مضاف الیہ صفت ہوتا ہے جیسے روزِ روشن۔
اضافتِ توضیحی۔ وہ تعلق جس میں مضاف الیہ مضاف کی وضاحت کرے جیسے ملتان کا شہر۔
اضافتِ ظرفی۔ ظرف اور مظروف کے درمیان تعلق۔ اس میں مضاف مظروف اور مضاف الیہ ظرف ہوتا ہے جیسے کنوئیں کا پانی۔
اِضافہ (اِ۔ضا۔فہ) [ع۔ا۔مذ] بیشی۔ترقی۔زیادتی۔بڑھوتری۔
اِضافی۔ (اِ۔ضا۔فی) [ع۔صف] (۱) نسبتی۔زائد (۲) غیر اصلی۔
اِضافیّت (اِ۔ضا۔فی۔یت) [ع۔ا۔مث] (۱) تلازم۔نسبتی یا اضافی ہونا۔ (۲) نظریۂ اضافیت (آئن سٹائن کا یہ نظریہ کہ حرکت محض اضافی چیز ہے)
اَضحیٰ۔ (اَض۔حیٰ) [ع۔ا۔مث] قربانی۔قربانی کا دن۔
اُضحوکہ (اُض۔حو۔کہ) [ع۔ا۔مذ] جس سے ہنسی آئے۔مضحکہ خیز چیز۔
اُضحیہ۔ (اُض۔ح۔یہ) [ع۔ا۔مث] قربانی کا جانور۔
اَضداد۔ (اَض۔داد) [ع۔ا۔مث] ضد کی جمع۔ضدیں۔متضاد چیزیں۔
اَضراب۔ (اَض۔راب) [ع۔ا۔مث] ضرب کی جمع۔ضربیں۔چوٹیں۔
اَضرار۔ (اَض۔رار) [ع۔ا۔مذ] ضرر کی جمع۔نقصانات۔
اِضطراب۔ (اِض۔طِ۔راب) [ع۔ا۔مذ] بے قراری۔بے چینی۔بے تابی۔ گھبراہٹ۔بوکھلاہٹ۔ جمع: اضطرابات۔
اِضطرابی۔ (اِض۔طِ۔را۔بی) [ع۔ف۔ا۔مث] (۱) اضطراب۔بے چینی۔ گھبراہٹ۔بوکھلاہٹ (۲) [صف] اضطراب سے متعلق۔
اِضطرار (اِض۔ط۔رار) [ع۔ا۔مذ] بے قراری۔بے اختیاری
اِضطراری۔ (اِض۔ط۔را۔ری) [ع۔ا۔مث] (۱) بے قراری۔بے چینی۔ (۲) [صف] اضطرار سے منسوب۔
اَضعاف۔ (اَض۔عاف) [ع۔صف] ضعف کی جمع۔دُگنا۔تگنا وغیرہ۔
اِضعاف۔ (اِض۔عاف) [ع۔ا۔مذ] دُگنا کرنا۔دُور کرنا۔
اَضعف (اَض۔عف) [ع۔صف] نہایت ضعیف۔بہت کمزور۔
اَضغاث احلام۔ (اَض۔غاث۔اَح۔لام) [ع۔ا۔مذ] پریشان خواب۔جن کی کوئی تعبیر نہ ہو۔
اَضلاع۔ (اَض۔لاع) [ع۔ا۔مذ] ضلع کی جمع (۱) خطۂ زمین۔صوبے کا حصّہ (۲) اشکال کے خطوط۔مثلث یا مربع و مستطیل وغیرہ کی حدیں۔
اَضلال۔ (اَض۔لال) [ع۔ا۔مذ] گمراہ کرنا۔بہکانا۔
اِضمار۔ (اِض۔مار) [ع۔ا۔مذ] کلام میں اسم کی جگہ ضمیر استعمال کرنا۔
اضمارِ قبل الذکر۔ کسی اسم کے ذکر سے پہلے اس کے لیے ضمیر لانا۔

اَضمحلال - (اِض - مِح - لال) [ع - ا - مذ] پژمردگی ۔ کسل ۔ سستی ۔ کاہلی ۔ افسردگی ۔

ا - ط

اطاعت - (اِ - طا - عت) [ع - ا - مث] تابع داری ۔ بندگی ۔ فرماں برداری ۔ تعمیلِ حکم ۔ جمع ۔ اطاعات ۔

اطاعت گزار ۔ اطاعت کرنے والا ۔ فرماں بردار ۔

اُطاق - (اُ - طاق) [ت - ا - مذ] کمرہ ۔ حجرہ ۔ دالان ۔

اَطال - (اَ - طال) [ع ۔ فعل ماضی] لمبا کرے ۔ بڑھائے ۔

اَطالَ اللّٰہُ عُمرَہٗ ۔ خدا اس کی عمر بڑھائے ۔ دُعائیہ القاب جو چھوٹوں کو لکھا جاتا ہے ۔

اطالوی - (اِ - طال - وی) [ع ۔ صف] اطالیہ (اٹلی) سے منسوب ۔ اٹلی کا باشندہ ۔

اطالیہ ۔ یورپ کا ایک مشہور ملک (اٹلی)

اطبّا - (اَ - طب - با) [ع - ا - مذ] طبیب کی جمع ۔ وید ۔ حکیم ۔ ڈاکٹر ۔ دوا دارو کرنے والے ۔

اَطراف (اَط - راف) [ع - ا - مث] طرف کی جمع ۔ سمتیں ۔ طرفیں ۔ کنارے ۔

اِطریفل ۔ (اِط - ری - فل) اِتری پھل کا معرّب ۔ دیکھیے اتری پھل ۔

اَطعمہ ۔ (اَط - عِ - مہ) [ع - ا مذ] طعام کی جمع ۔ کھانے ۔ غذا ۔ بھوجن ۔

اِطفا ۔ (اِط - فا) [ع - ا - مذ] آگ بجھانا ۔

اطفال ۔ (اَط - فا - ل) [ع - ا - مذ] طفل کی جمع ۔ لڑکے بالے ۔ بال بچے ۔

اِطّلاع ۔ (اِط - طِ - لاع) [ع - ا - مث] (۱) آگاہی ۔ خبر ۔ رپورٹ (۲) نوٹس اعلان ۔ اشتہار ۔ جمع : اِطّلاعات ۔

اطلاع نامہ ۔ وہ چٹھی جو خبر دینے کے لیے بھیجی جائے ۔ سمن ۔ نوٹس ۔ پروانہ حکم نامہ ۔

اِطّلاعاً ۔ (اِط - طِ - لا - عَن) [ع ۔ تابع فعل] برائے اطلاع ۔ آگاہی کے لیے باخبر کرنے کے لیے ۔

اطلاع یابی ۔ [ع - ف ۔ مث] خبر پانا ۔ آگاہ ہونا ۔ باخبری ۔

اِطّلاعی ۔ (اِط - طِ - لا - عی) [ع - ف ۔ صف] خبر دینے والی ۔ آگاہ کرنے والے (چٹھی ۔ نوٹس یا خبر وغیرہ) وہ چیز جو کسی کے متعلق اطلاع دے ۔

اِطلاق ۔ (اِط - لاق) [ع - ا - مذ] رواں کرنا ۔ جاری کرنا ۔ بولا جانا ۔ استعمال ہونا ۔ منطبق ہونا ۔ عائد ہونا ۔ کسی چیز کا دوسری پر محمول کرنا ۔

اطلاق نویس ۔ سمن کے اجرا اور خرچ کا حساب کتاب رکھنے والا افسر ۔

اَطلس ۔ (اَط - لس) [ع - ا - مذ] ایک قسم کا ریشمی کپڑا ۔

اِطمینان ۔ (اِط - می - نان) [ع - ا - مذ] دل جمعی ۔ ڈھارس ۔ خاطر جمع ۔ تسلّی دلاسا ۔ صبر ۔ طمانیت ۔

اَطناب ۔ (اَط - ناب) [ع - ا - مذ ۔ مث] طُنُب کی جمع ۔ طنابیں ۔ تنبو کی رسّیاں

اِطناب ۔ (اِط - ناب) [ع - ا - مذ] بات کو طول دینا ۔

اَطوار ۔ (اَط - وار) [ع - ا - مذ] طور کی جمع ۔ وضع ۔ ڈھنگ ۔ طریقے ۔ چال چلن روش ۔

اَطول ۔ (اَط - وَل) [ع ۔ صف] بہت طویل ۔ بہت لمبا ۔

اَطہار ۔ (اَط - ہار) [ع - ا - مذ] طاہر کی جمع ۔ پاک لوگ ۔

اَطہر ۔ (اَط - ہر) [ع ۔ صف] بہت پاک ۔

اَطیب ۔ (اَط - یَب) [ع ۔ صف] نہایت پاک ۔ نہایت خوشبودار ۔ بہت اچھا ۔

ا - ظ

اَظلال ۔ (اَظ - لال) [ع - ا - مذ] ظِل کی جمع ۔ سائے ۔

اِظلال ۔ (اِظ - لال) [ع - ا - مذ] سایہ ڈالنا ۔

اَظلام ۔ [ع - مذ] تاریک کرنا ۔

اَظلم ۔ (اَظ - لَم) [ع ۔ صف] بہت بڑا ظالم ۔ نہایت تکلیف دینے والا ۔

اِظہار ۔ (اِظ - ہار) [ع - ا - مذ] (۱) کھولنا ۔ ظاہر کرنا ۔ ظاہر ہونا (۲) بیان شہادت کیفیت ۔ حقیقت (۳) وہ بیان جو عدالت میں دیا جائے ۔

اظہارِ حلفی ۔ قسمیہ گواہی ۔

اظہار دینا ۔ عدالت میں گواہی دینا ۔ بیان لکھوانا ۔

اظہارِ قانونی ۔ قانون کی رُو سے درست گواہی ۔

اظہار کرنا ۔ (محاورہ) بیان کرنا ۔ ظاہر کرنا ۔

اظہار لینا ۔ (محاورہ) بیان لینا ۔ گواہی لینا ۔ اہلِ مقدمہ سے مقدمہ کے حالات سُننا ۔

اظہار نامہ ۔ عدالت کا سمن ۔ اطلاع نامہ ۔

اظہار نویس ۔ وہ محرر جو بیان اور شہادت لکھتا ہے ۔

اَظہر ۔ (اَظ - ہَر) [ع ۔ صف] خوب ظاہر ۔ نہایت صریح اور واضح ۔

اَظہرُ مِنَ الشّمس ۔ سُورج سے زیادہ ظاہر ۔ سُورج کی طرح ظاہر اور عیاں ۔

ا - ع

اِعادہ ۔ (اِ - عا - دہ) [ع - ا - مذ] لوٹانا ۔ پھیر کر لوٹانا ۔ دوہرانا ۔ بار بار کرنا ۔

اِعادۂ شباب ۔ [ع - مذ] بڑھاپے میں جوانی کی دوبارہ طاقت ۔ اُمنگ پیدا کرنا ۔

اَعاظم ۔ (اَ - عا - ظم) [ع - ا - مذ] اعظم کی جمع ۔ بہت بڑے لوگ ۔

اِعانت ۔ (اِ - عا - نت) [ع - ا - مث] مدد ۔ سہارا ۔ جمع : اعانات ۔

اعانتِ مجرمانہ ۔ جرم میں مدد دینا ۔

اِعتاق ۔ (اِع - تاق) [ع - ا - مذ] غلام یا باندی کو آزاد کرنا ۔

اِعتبار ۔ (اِع - تِ - بار) [ع - ا - مذ] (۱) تکیہ ۔ بھروسا ۔ ساکھ ۔ اعتماد (۲) یقین (۳) لحاظ (اس اعتبار سے وہ تم سے اچھا ہے) جمع : اعتبارات ۔

اعتبار آنا ۔ یقین آنا ۔

اعتبار اُٹھنا ۔ اعتبار جاتا رہنا ۔ اعتماد نہ رہنا ۔ ساکھ نہ رہنا ۔

اعتبار کرنا ۔ بھروسہ کرنا ۔ یقین کرنا ۔

اعتبار نامہ ۔ سند ۔ سرٹیفکیٹ ۔

اِعتباری ۔ (اِع - تِ - با - ری) [ع ۔ صف] قابلِ اعتبار ۔ معتبر ۔ بھروسے کے لائق ۔

اِعتدال ۔ (اِع - تِ - دال) [ع - ا - مذ] نہ کمی نہ زیادتی ۔ درمیانی درجہ ۔ میانہ روی ۔

اعتدال پر رہنا ۔ (محاورہ) میانہ روی رکھنا ۔ ہر کام مناسب طریق پر کا ۔

اعتدال پسند ۔ میانہ روی پسند کرنے والا ۔

اعتذار ۔ (اِع ۔ تِ ۔ ذار) [ع ۔ ا ۔ مذ] عُذر کرنا ۔ عُذر خواہی ۔

اعتراض ۔ (اِع ۔ تِ ۔ راض) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) نکتہ چینی ۔ عیب گوئی ۔ گرفت (۲) حُجّت ۔ مخالفت ۔ جمع : اعتراضات ۔

اعتراض اُٹھانا ۔ (۱) نکتہ چینی کرنا (۲) نکتہ چینی کا جواب دینا ۔

اعتراض جڑنا ۔ اعتراض جمانا ۔ اعتراض کرنا (بے تکلفی کے موقع پر بولتے ہیں)

اعتراض کرنا ۔ ٹوکنا ۔ گرفت کرنا ۔ نکتہ چینی کرنا ۔ عیب نکالنا ۔

اعتراضی ۔ [ف ۔ امث] ناراضی خفگی [صف] اعتراض کرنے والا ۔

اعتزاز ۔ [ع ۔ مذ] اثر ۔ خوبی ۔ پھیلاؤ ۔ جوہر ۔

اعتراف ۔ (اِع ۔ تِ ۔ راف) [ع ۔ ا ۔ مذ] اقرار کرنا ۔ تسلیم کرنا ۔ مان لینا ۔

اعتزال ۔ (اِع ۔ تِ ۔ زال) [ع ۔ ا ۔ مذ] عزلت نشینی ۔ گوشے میں بیٹھنا ۔ الگ ہو بیٹھنا ۔ علیحدگی ۔ تخت چھوڑ دینا ۔ دست بردار ہونا ۔

اعتصام ۔ (اِع ۔ تِ ۔ صام) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) مضبوطی سے پکڑنا (۲) پرہیزگار ہونا ۔ اپنے آپ کو گناہ سے بچانا ۔

اعتقاد ۔ (اِع ۔ تِ ۔ قاد) [ع ۔ ا ۔ مذ] عقیدہ ۔ یقین ۔ بھروسا ۔ ایمان ۔ دھرم ۔ جمع : اعتقادات

اعتقاد اُٹھ جانا ۔ یقین نہ رہنا ۔ عقیدہ جاتا رہنا ۔

اعتقاد رکھنا ۔ یقین رکھنا ۔ معتقد ہونا ۔

اعتقادی ۔ (اِع ۔ تِ ۔ قا ۔ دی) [ع ۔ صف] (۱) اعتقاد سے متعلق [ق] اعتقاد رکھنے والا ۔ معتقد ۔

اعتکاف ۔ (اِع ۔ تِ ۔ کاف) [ع ۔ ا ۔ مذ] نفس کو دنیاوی لذائذ سے باز رکھنا ۔ مسجد میں معینہ مدت کے لیے گوشہ نشین ہونا ۔

اعتکاف سے نکلنا ۔ اعتکاف سے باہر آنا ۔ معینہ گوشہ نشینی کو ختم کرنا ۔

اعتلا ۔ (اِع ۔ تِ ۔ لا) [ع ۔ ا ۔ مذ] بلندی ۔ اونچائی ۔

اعتماد ۔ (اِع ۔ تِ ۔ ماد) [ع ۔ ا ۔ مذ] اعتبار ۔ بھروسا ۔ یقین ۔

اعتنا ۔ (اِع ۔ تِ ۔ نا) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) غم خواری کرنا ۔ ہمدردی کرنا (۲) پروا کرنا ۔ غور و پرداخت کرنا ۔

اعجاز ۔ (اِع ۔ جاز) [ع ۔ ا ۔ مذ] معجزہ ۔ خرقِ عادت ۔ کرامت ۔ کرشمہ

اعجازِ بیان ۔ (۱) (بغیر اضافت) جادو بیان ۔ نہایت فصیح البیان (۲) (با اضافت) کلام کا معجزہ ۔ تقریر کا جادو ۔

اعجاز دکھانا ۔ (محاورہ) حیرت انگیز کام کرنا ۔ معجزہ کرنا ۔

اعجازِ (عیسوی) مسیحائی ۔ (۱) حضرت عیسیٰ کا معجزہ جن کے دم سے بیمار تندرست اور مُردے زندہ ہوتے تھے (۲) بیمار کا تندرست ہونا مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنا ۔

اعجوبہ ۔ (اَع ۔ جُو ۔ بہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] عجیب شے ۔ انوکھی چیز ۔ طُرفہ تماشا ۔

اعدا ۔ (اَع ۔ دا) [ع ۔ ا ۔ مذ] عُدو کی جمع ۔ دشمن ۔ بیری ۔ مخالف ۔

اعداد ۔ (اَع ۔ داد) [ع ۔ ا ۔ مذ] عدد کی جمع ۔ گنتی ۔ ہندسہ ۔ رقم جیسے ۱، ۳، ۷

اعداد متباین ۔ وہ طاق ہندسے جنہیں کوئی ہندسہ پورا تقسیم نہ کر سکے جیسے ۱، ۳، ۷

اعداد متداخل ۔ وہ ہندسے جنہیں کوئی عدد پورا تقسیم کر سکے جفت اعداد ۹، ۲۱، ۲۵ وغیرہ ۔

اعداد متماثل ۔ ایک دوسرے سے مشابہ عدد (۲ ۔ ۴ وغیرہ)

اعداد متوافق ۔ وہ ہندسے جو دوسرے ہندسوں کو پورا تقسیم کر سکیں ۔

اعداد و شمار ۔ شماریات ۔ کسی مُلک کے باشندوں کی تعداد اور ان کے پیشوں وغیرہ کے متعلق معلومات ۔ کسی مُلک کی صنعتی ۔ تجارتی ۔ تعلیمی اور رفاہی سرگرمیوں کے متعلق مجمل اطلاعات (Statistics)

اَعدل ۔ (اَع ۔ دَل) [ع ۔ صف] بہت عدل کرنے والا ۔ بہت بڑا منصف ۔

اَعراب ۔ (اَع ۔ راب) [ع ۔ ا ۔ مذ] بدو ۔ عرب کے صحرانشین ۔

اِعراب ۔ (اِع ۔ راب) [ع ۔ ا ۔ مذ] زبر زیر پیش کی علامتیں ۔ حروف کی حرکات ظاہر کرنے والی حرکات ۔

اَعرابی ۔ (اَع ۔ را ۔ بی) [ع ۔ ا ۔ مذ] عرب کا بدو ۔ صحرانشین عرب ۔ گنوار ۔ اُجڈ ۔

اِعراض ۔ (اِع ۔ راض) [ع ۔ ا ۔ مذ] مُنہ پھیرنا ۔ بچنا ۔ رُوگردانی ۔

اعراف ۔ (اَع ۔ راف) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) دوزخ اور بہشت کے درمیان کا مقام ۔ (۲) قرآن کی ایک سورت کا نام ۔

اعزاز ۔ (اِع ۔ زاز) [ع ۔ ا ۔ مذ] عزت ۔ رُتبہ ۔ مرتبہ ۔ جمع : اعزازات

اعزازی ۔ (اِع ۔ زا ۔ زی) [ع ۔ صف] (۱) تعریفی ۔ ستائشی (۲) عزت بڑھانے والا ۔ (۳) تحفۃً ۔ ہدیۃً

اعزازیہ ۔ [ع ۔ مذ] وہ نذرانہ جو کسی کی خدمات کے اعتراف کے طور پر پیش کیا جائے ۔ (انگ) (Honorary)

اعزّہ ۔ (اَ ۔ عِز ۔ زہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] عزیز کی جمع ۔ بھائی بند ۔ رشتے دار

اَعصاب ۔ (اَع ۔ صاب) [ع ۔ ا ۔ مذ] عصب کی جمع ۔ پٹھے ۔

اعصابی ۔ (اَع ۔ صا ۔ بی) [ع ۔ صف] اعصاب سے متعلق ۔

اعصابی جنگ ۔ سرد جنگ ۔ ایسی جنگ جس میں دو مخالف ملک یا بلاک سیاسی میدان میں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش کریں ۔ (Coldwar)

اعضا ۔ (اَع ۔ ضا) [ع ۔ ا ۔ مذ] عضو کی جمع ۔ بدن کے اعضا ۔ ہاتھ پاؤں وغیرہ ۔

اعضا شکنی ۔ جوڑوں میں درد ہونا ۔ بدن ٹوٹنا ۔

اعضائے رئیسہ ۔ دل ۔ دماغ ۔ جگر وغیرہ ۔

اعطا ۔ (اِع ۔ طا) [ع ۔ ا ۔ مذ] بخشش کرنا ۔ عطا کرنا ۔ دینا ۔

اعظم ۔ (اَع ۔ ظم) [ع ۔ صف] نہایت بڑا ۔ بزرگ تر ۔ جمع : اعاظم ۔

اعقاب ۔ (اَع ۔ قاب) [ع ۔ ا ۔ مذ] عقب کی جمع ۔ پس ماندگان ۔ آل و اولاد جو باپ کے مرجانے کے بعد باقی رہے ۔ پچھلی نسل ۔

اِعلا ۔ (اِع ۔ لا) [ع ۔ ا ۔ مذ] بلند کرنا ۔ غالب کرنا ۔

اَعلام (اَع ۔ لام) [ع ۔ ا ۔ مذ] عَلَم کی جمع ۔ جھنڈے ۔

اِعلام ۔ (اِع ۔ لام) [ع ۔ ا ۔ مذ] خبر دینا ۔ آگاہ کرنا ۔ جتلانا ۔ ظاہر کرنا ۔ کھولنا (۲) پروانہ ۔ نوٹس ۔

اعلامیہ ۔ (اِع ۔ لا ۔ مِ ۔ یہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] اعلان ۔ سرکاری اعلان ۔

اعلان ۔ (اِع ۔ لان) [ع ۔ ا ۔ مذ] ظاہر کرنا ۔ شہرت دینا ۔ مشہور کرنا ۔ ڈھنڈورا پیٹنا ۔ جمع : اعلانات ۔

اَعلم ۔ (اَع ۔ لم) [ع ۔ صف] بہت جاننے والا ۔ بہت بڑا عالم ۔

اعلیٰ ۔ (اَع ۔ لا) [ع ۔ صف] بہت بلند ۔ بہت اونچا ۔ بلند مرتبہ ۔

اعلیٰ علیین۔ بلند بہشت۔ بہشت کا سب سے بڑا درجہ۔
اَعماق۔ (اَع۔ماق) [ع۔ا۔مذ] عُمق کی جمع۔گہرائیاں۔
اعمال۔ (اَع۔مال) [ع۔ا۔مذ] عمل کی جمع (۱) کام۔افعال۔کرنی (۲) ورد۔وظائف۔
اعمال نامہ۔ (۱) وہ رجسٹر جس میں کراماً کاتبین انسان کے بُرے بھلے کام لکھتے ہیں۔ (۲) وہ رجسٹر جس میں سرکاری ملازموں کی کارگذاریاں لکھی جاتی ہیں۔(انگ) (Service Book)
اعمام۔ (اَع۔مام) [ع۔ا۔مذ] عم کی جگہ۔چچا اور پھوپھا۔
اعمیٰ۔ (اَع۔ما) [ع۔صف] اندھا۔نابینا۔ جمع : عُمیان۔
اعنی۔ (اَع۔نی) [ع] میں مراد رکھتا ہوں۔میری یہ مراد ہے (متکلم کا صیغہ)
اعوان۔ (اَع۔وان) [ع۔ا۔مذ] عَون کی جمع۔بہت سے حامی اور مددگار۔
اعیان۔ (اَع۔یان) [ع۔ا۔مذ] عَین کی جمع (۱) آنکھیں (۲) چشمے (۳) اُمرا و وزرا سرکردہ لوگ۔

ا۔غ

اغذیہ۔ (اغ۔ذیہ) [ع۔ا۔مث] غذا کی جمع۔غذائیں۔خوراکیں۔کھانے۔
اغراض۔ (اَغ۔راض) [ع۔ا۔مذ۔مث] غرض کی جمع۔مطالب۔مقاصد۔نیتیں ارادے۔حاجتیں۔
اِغراق۔ (اِغ۔راق) [ع۔ا۔مذ] بہت مبالغہ کرنا۔بہت بڑھا چڑھا کر بیان کرنا (۲) ڈبو دینا۔
اغلاط۔ (اَغ۔لاط) [ع۔ا۔مذ۔مث] غلط کی جمع۔بھول چوک۔خطائیں۔
اِغلاق۔ (اِغ۔لاق) [ع۔ا۔مذ] کلام کو مشکل کرنا۔پیچیدہ کرنا۔
اِغلام۔ (اِغ۔لام) [ع۔ا۔مذ] لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرنا۔لواطت۔لونڈے بازی خلاف وضع فطری۔
اِغلامی۔ (اِغ۔لا۔می) [ف۔صف] (۱) لونڈے باز۔اغلام کرنے والا۔ (۲) اغلام کرانے والا۔
اغلب۔ (اَغ۔لب) [ع۔صف] غالب تر۔زیادہ غالب۔یقین کے قریب۔ضرور۔یقینی۔
اغل بغل۔ (اَغل۔بَ۔غَل) [اُر] اِدھر اُدھر۔آس پاس۔
اغلط۔ (اَغ۔لَط) [ع۔صف] بہت غلط۔
اغماز۔ (اَغ۔ماز) [ع۔ا۔مذ] (۱) ناز کرنا۔غمزہ۔ناز و ادا (۲) غرور۔گھمنڈ۔اترانا۔
اغماض۔ (اِغ۔ماض) [ع۔ا۔مذ] رُوگردانی کرنا۔درگذر۔چشم پوشی۔
اغنیا۔ (اَغ۔نِ۔یا) [ع۔ا۔مذ] غنی کی جمع۔دولت مند لوگ۔
اِغوا۔ (اِغ۔وا) [ع۔ا۔مذ] (۱) ورغلانہ۔بہکانا (۲) بہکا کر بھگا لے جانا۔لے بھاگنا (۳) اُبھارنا۔اکھیڑنا۔اُکسانا۔
اغوا کرنا۔ (۱) بہکانا۔ورغلانا (۲) کسی کو بہکا کر لے بھاگنا۔
اَغیار۔ (اَغ۔یار) [ع۔ا۔مذ] غیر کی جمع (۱) اجنبی۔بیگانے جن سے رشتے داری نہ ہو (۲) عدو۔دشمن۔رقیب۔

ا۔ف

اُف [ع] (۱) آہ۔اوہ (حیرت) درد یا رنج کے اظہار کے لیے (۲) افسوس (تاسف کے لیے) (۳) کسی چیز کی زیادتی ظاہر کرنے کے لیے بھی بولا جاتا ہے۔
اُف اُف کرنا۔ کراہنا۔آہ آہ کرنا۔
اُف تیرا کاٹا نہ جیئے۔ سخت ظالم۔مردم آزار یا فریبی و مفسدہ پرداز کی نسبت کہتے ہیں۔
اُف رے۔ (کلمۂ حیرت) آہ رے۔اوہ رے۔اللہ رے ہائے رے۔
اُف کر دینا۔ (محاورہ) جلا کر خاکستر کر دینا (۲) اجاڑ دینا۔تباہ کر دینا۔
اُف نہ کرنا۔ (محاورہ) (۱) سانس نہ نکالنا۔صدمہ کے باوجود مُنہ سے آہ نہ نکالنا (۲) کچھ نہ بولنا۔شکایت زبان پر نہ لانا (۳) ضبط کرنا۔
اُف ہو جانا۔ (محاورہ) خاک اُڑ جانا۔کچھ باقی نہ رہنا۔صفایا ہو جانا۔جل کر راکھ ہو جانا۔مٹ جانا۔فنا ہو جانا۔
اِفادہ۔ (اِفا۔دَہ) [ف۔ا۔مذ] فائدہ پہنچانا (۲) نفع۔یافت (۳) تعلیم تلقین تربیت۔ جمع : افادات
افادۂ عام۔ سب کو فائدہ پہنچانا۔
افاضل۔ (اَ۔فا۔ضِل) [ع۔ا۔مذ] افضل کی جمع۔عالم و فاضل لوگ۔بزرگ لوگ۔
اِفاضہ۔ (اِ۔فا۔ضہ) [ع۔ا۔مذ] فیض پہنچانا۔فائدہ پہنچانا۔ جمع : افاضات
اَفاعیل۔ (اَ۔فا۔عیل) [ع۔ا۔مذ] علم عروض کے ارکان جن سے بحریں بنائی جاتی ہیں
اَفاغنہ۔ (اَ۔فا۔غِ۔نہ) افغان کی جمع۔افغانستان کے لوگ۔پٹھان۔
افاقہ۔ (اِ۔فا۔قہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) ہوش میں آنا (۲) قدرے آرام۔مرض میں کمی صحت۔آرام۔شفا۔
اِفتا۔ (اِف۔تا) [ع۔ا۔مذ] فتویٰ دینا۔
اُفتاد۔ (اُف۔تاد) [ف۔ا۔مث] (۱) دُکھ۔مصیبت (۲) اتفاقیہ اور اچانک سانحہ (۳) بنیاد۔ابتدا۔شروع (۴) فطرت۔طبیعت۔
اُفتاد پڑنا۔ حادثہ پیش آنا۔مصیبت آنا۔
اُفتادگی۔ (اُف۔تا۔دَ۔گی) [ف۔ا۔مث] عاجزی۔انکسار۔خاکساری۔تنگدستی۔افلاس۔
اُفتادہ۔ (اُف۔تا۔دہ) [ف۔صف] (۱) گرا پڑا۔درماندہ (۲) بغیر جوتی ہوئی ناکارہ زمین۔غیر مزروعہ زمین۔ جمع : اُفتادگان
اُفتاں و خیزاں۔ (اُف۔تاں و خے۔زاں) [ف۔تابع فعل] (۱) گرتے پڑتے بدحواسی کی حالت میں (۲) بہت مشکل سے۔
افتتاح۔ (اِف۔تِ۔تاح) [ع۔ا۔مذ] شروع کرنا۔کھولنا۔ظاہر کرنا۔بے نقاب کرنا۔
افتتاحیہ۔ (اِف۔تِ۔تا۔ح۔یَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) اخبار کا اداریہ۔ایڈیٹوریل (۲) کتاب کا دیباچہ [صف] افتتاح سے منسوب۔
اِفتخار۔ (اِف۔تِ۔خار) [ع۔ا۔مذ] فخر۔بزرگی۔عزت۔ناز۔گھمنڈ۔
اِفترا۔ (اِف۔ت۔را) [ع۔ا۔مذ] تہمت۔بہتان۔جھوٹا الزام۔
افترا باندھنا۔ تہمت لگانا۔بہتان باندھنا۔
افترا پرداز۔ تہمت لگانے والا۔الزام لگانے والا۔

افترا پردازی ۔ بہتان لگانا ۔ الزام دینا ۔ تہمت رکھنا ۔

افتراق ۔ (اِف ۔ تِ ۔ راق) [ع ۔ ا ۔ مذ] جدائی پیدا کر دینا ۔ جُدائی ۔ اختلاف ۔

افتیمون ۔ (اَف ۔ تی ۔ مُوں) [ع ۔ ا ۔ مث] اکاس بیل ۔ امر بیل ۔ ایک دوا ۔

افراتفری ۔ (اَف ۔ را ۔ تَف ۔ ری) [اَ ۔ ا ۔ مث] افراط و تفریط کا مُعرّب ۔ ہل چل ۔ تہلکہ ۔ گھبراہٹ ۔ پریشانی ۔ کھلبلی ۔

افراد ۔ (اَف ۔ راد) [ع ۔ ا ۔ مذ] فرد کی جمع ۔ لوگ ۔

افراز ۔ [ف ۔ لاحقہ] افراختن کا صیغہ امر ۔ جو اسم کے آنے کے بعد اسے فاعل بنادیتا ہے ۔ اونچا کرنے والا ۔ بلند کرنے والا ۔ جیسے سرافراز ۔

افراسیاب ۔ (اَف ۔ را ۔ سِ ۔ یاب) [ف ۔ ا ۔ مذ] توران کے ایک بہادر بادشاہ کا نام ۔

افراط ۔ (اِف ۔ راط) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) زیادتی ۔ کثرت ۔ بہتات ۔ فراوانی ۔ افزونی (۲) حدِ اعتدال سے بڑھ جانا ۔

افراطِ زر ۔ (۱) روپے پیسے کی زیادتی (۲) ملک میں سکّے کا پھیلاؤ زیادہ ہوجانا ۔ یہ اس صورت میں ہوتا ہے جب کہ اشیائے صرف کی پیداوار (رسد) کم اور سکّے کی اشاعت (طلب) زیادہ ہو ۔ افراطِ زر کی حالت میں چیزوں کی قیمتیں بے تحاشا چڑھ جاتی ہیں (انگ) (Inflation)

افراط و تفریط ۔ کمی بیشی ۔ غیر معتدل حالت ۔

افرنجی ۔ (اَف ۔ رَن ۔ جی) [معرب ۔ ا ۔ مذ] فرنگی ۔ یورپ کا باشندہ ۔

افرنجیت ۔ (اَف ۔ رَن ۔ جِ ۔ یت) [معرب ۔ ا ۔ مث] فرنگی پن ۔

افرنگ ۔ (ف ۔ مذ) انگریز ۔ یورپی ۔

افرنگی ۔ [ف ۔ صف] یورپ کا باشندہ ۔

افروختہ ۔ (اَف ۔ رو ۔ ختہ) [ف ۔ صف] (۱) جلا بُھنا ۔ جلتا ہوا (۲) روشن

افروختہ کرنا ۔ (۱) آگ جلانا (۲) روشن کرنا ۔

افروز ۔ (اَف ۔ روز) [ف ۔ صف] روشن کرنے والا (مرکبات میں مستعمل ہے جیسے جہاں افروز)

افروزہ ۔ (اَف ۔ رو ۔ زہ) [ف ۔ ا ۔ مث] چراغ کی بتی ۔

افریقہ ۔ (جغرافیہ) ایک براعظم جو یورپ اور بحیرہ روم کے جنوب میں اور بحرِ ہند اور بحرِ اوقیانوس کے درمیان واقع ہے خطِ استوا اس کے درمیان میں سے گزرتا ہے ۔

افریقی ۔ (اَف ۔ ری ۔ قی) [ع ۔ صف] (۱) برِّ اعظم افریقہ سے منسوب (۲) افریقہ کا باشندہ ۔

افزا ۔ (اَف ۔ زا) [ف ۔ صف] بڑھانے والا (مرکبات میں مستعمل ہے جیسے صحت افزا)

افزائش ۔ (اَف ۔ زا ۔ ئش) [ف ۔ ا ۔ مث] بیشی ۔ زیادتی ۔ افزونی ۔ بڑھوتری ۔

افزائندہ ۔ (اَف ۔ زا ۔ اِن ۔ دہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] بڑھانے والا ۔

افزود ۔ (اَف ۔ زُود) [ف ۔ صف] زیادہ ۔ فاضل ۔ زائد ۔

افزوں ۔ (اَف ۔ زُوں) [ف ۔ صف] زیادہ ۔ بڑھ کر ۔ بیش ۔ بہت ۔

افزونی ۔ (اَف ۔ زُونی) [ف ۔ ا ۔ مث] زیادتی ۔

افساد ۔ (اِف ۔ ساد) [ع ۔ ا ۔ مذ] فساد کرنا ۔ تباہ کرنا ۔

افساں ۔ اف ۔ ساں) [ف ۔ ا ۔ مث] سان چھری چاقو وغیرہ تیز کرنے والا آلہ ۔

افسانوی ۔ (اَف ۔ سا ۔ نَ ۔ وی) [ع ۔ صف] افسانے سے منسوب ۔

افسانویت ۔ (اف ۔ سا ۔ نَ ۔ وِ ۔ یت) [ف ۔ ا ۔ مث] افسانہ پن ۔ افسانہ کی کیفیت ۔

افسانہ ۔ (اَف ۔ سا ۔ نَہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) داستان ۔ قصہ ۔ کہانی (۲) جھوٹی بات (۳) سرگذشت ۔ حال ۔ روداد (۴) طویل بات (۵) ذکر ۔ مذکور ۔ چرچا ۔

افسانہ گو ۔ افسانہ کہنے والا ۔ داستان گو ۔

افسانہ گوئی ۔ کہانی کہنا ۔ داستان گوئی ۔

افسانہ (نگار) نویس ۔ افسانہ لکھنے والا ۔

افسانہ (نگاری) نویسی ۔ افسانہ لکھنا ۔

افسر ۔ (اَف ۔ سر) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) سردار ۔ عہدہ دار (۲) تاج ۔ مُکٹ ۔ (انگ) (Officer)

افسرِ مال ۔ محکمہ مال کا عہدیدار جس کے پاس ضلع کی مالگزاری کی وصولی کا کام ہو ۔ (انگ) (Revenue Officer)

افسردگی ۔ (اَف ۔ سُر ۔ دَگی) [ف ۔ ا ۔ مث] کملاہٹ ۔ اضمحلال ۔ پژمردگی ۔

افسردہ ۔ (اَف ۔ سُر ۔ دہ) [ف ۔ صف] ٹھٹھرا ہوا ۔ مرجھایا ہوا ۔ پژمردہ ۔ غمگین ۔ اُداس ۔ رنجیدہ ۔ دلگیر ۔ جمع : افسردگان ۔

افسردہ (خاطر) دل ۔ رنجیدہ ۔ بجھے ہوئے دل والا ۔ اُداس ۔ بددل ۔

افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را ۔ [ف ۔ ا ۔ مقولہ] غمزدہ آدمی ساری انجمن کو غمگین کر دیتا ہے ۔

افسری ۔ (اَف ۔ سَری) [ف ۔ ا ۔ مث] حکومت ۔ سرداری ۔

افسنطین ۔ (اَف ۔ سَن ۔ طِین) [یو ۔ ا ۔ مذ] ایک دوا کا نام ۔

افسوس ۔ (اَف ۔ سوس) [ف ۔ ا ۔ مذ] دریغ ۔ پچھتاوا ۔ غم ۔ رنج ۔ قلق ۔ صدمہ ۔

افسوس آنا ۔ قلق ہونا ۔ تاسف ہونا ۔

افسوس (کرنا) کھانا ۔ رنج کرنا ۔ تاسف کرنا ۔

افسوسناک ۔ افسوس سے بھرا ہوا ۔ قابلِ افسوس ۔

افسون ۔ (اف ۔ سوں) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) جادو ۔ سحر ۔ منتر (۲) فریب (۳) دھوکا ۔

افسوں (پھونکنا) کرنا ۔ (محاورہ) (۱) منتر پھونکنا ۔ جادو کرنا (۲) بہکانا ۔

افسوں چل جانا ۔ (محاورہ) قابو میں آجانا ۔ دھوکا کھا جانا ۔ فریب میں آجانا ۔

افسوں ساز ۔ (ف) جادوگر ۔ ساحر ۔

افشا ۔ (اِف ۔ شا) [ع ۔ ا ۔ مذ] ظاہر کرنا ۔ فاش کرنا ۔ آشکار کرنا ۔ کھولنا ۔

افشائے راز ۔ بھید کھلنا ۔ پردہ فاش ہونا ۔ کسی چھپی ہوئی بات کا ظاہر ہوجانا ۔

افشار ۔ (اِف ۔ شار) [ف ۔ صف] نچوڑنے والا ۔

افشاں ۔ (اَف ۔ شاں) [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) سونے چاندی کا برادہ یا مقیش کی باریک کترن جو خوبصورتی کے لیے عورتیں بالوں پر چھڑکتی یا ماتھے پر چُنتی ہیں (۲) جو چیز چھڑکی جائے ۔

افشاں اُترنا ۔ (محاورہ) چُنی ہوئی افشاں کا چھٹ جانا ۔

افشاں اُڑانا ۔ (محاورہ) حاضرین پر افشاں ڈالنے کے لیے ہوا میں اُڑانا ۔

افشاں (بنانا) کترنا ۔ (محاورہ) مقیش یا گوٹے کو کتر کے افشاں تیار کرنا ۔

افشاں جمانا ۔ (محاورہ) سلیقے سے پیشانی اور رخساروں پر افشاں لگانا ۔

افشاں چُننا ۔ (محاورہ) ماتھے پر افشاں لگنا ۔

افشاں چھڑانا ۔ (محاورہ) لگی ہوئی افشاں کو الگ کرنا ۔

افشاں کرنا ۔ (محاورہ) بالوں پر افشاں ڈالنا ۔

افشاں کرنا۔ رنگ چھڑکنا۔

افشانی ۔ (اَف۔شانی) [ف۔صف] افشاں سے منسوب [مث] چھڑکنا۔ بکھیرنا

افشانی کاغذ۔ وہ کاغذ جس پر رنگ یا افشاں چھڑکی ہوئی ہو۔

افشردہ ۔ (اَف۔شر۔دہ) [ف۔صف] نچوڑا ہوا [مذ] وہ شربت جو پھل وغیرہ نچوڑ کر بنایا جائے۔

افصح ۔ (اَف۔صح) [ع۔صف] بہت فصیح۔ نہایت خوش کلام۔ نہایت خوش بیان۔

اَفضال ۔ (اَف۔ضال) [ع۔صف] فضل کی جمع۔ کرم۔ مہربانیاں۔

اِفضال ۔ (اِف۔ضال) [ع۔ا۔مذ] مہربانی کرنا۔ کرم کرنا۔

اَفضل ۔ (اَف۔ضل) [ع۔صف] بزرگ ترین۔ بہترین۔ عمدہ ترین۔ نہایت اچھا
جمع : افاضل

افضلیت ۔ (اَف۔ضَ۔لی۔یت) [ع۔ا۔مث] بزرگی۔ بڑائی۔ فضیلت

اِفطار ۔ (اِف۔طار) [ع۔ا۔مذ] روزہ کھولنا۔

افطاری ۔ (اِف۔طا۔ری) [اُر۔ا۔مُث] (۱) وہ چیز جس سے روزہ کھولیں (۲) روزہ کھولنا۔

افعال ۔ (اَف۔عال) [ع۔ا۔مذ] فعل کی جمع (۱) کام۔ اعمال (۲) مشتقات مصدر جن میں زمانہ پایا جائے (۳) تاثیریں۔ خواص۔

افعی ۔ (اَف۔عی) [ع۔ا۔مذ] ناگ۔ ایک قسم کا نہایت زہریلا سانپ۔ کالا سانپ

افعی سیرت ۔ سانپ کی خصلت والا۔ موذی اور ضرر رساں شخص

افغان ۔ (اَف۔غان) [ف۔ا۔مذ] (۱) فریاد۔ فغان (۲) پٹھان۔ افغانستان اور سابق صوبہ سرحد کا رہنے والا۔ جمع : افغاناں

اُفق ۔ (اُ۔فق) [ع۔ا۔مذ] (۱) وہ جگہ جہاں زمین و آسمان ملے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ آسمان کا کنارا۔ جمع آفاق۔

افقر ۔ (اَف۔قر) [ع۔صف] بہت غریب۔ نہایت محتاج۔

اُفقی ۔ (اُف۔قی) [ع۔صف] (۱) اُفق سے متعلق۔ افق کے قریب (۲) افق کے متوازی (۲) چپٹا۔ مسطح۔

افکار ۔ (اَف۔کار) [ع۔ا۔مذ] فکر کی جمع (۱) فکریں۔ تردّدات۔ پریشانیاں (۲) شعرا کا کلام۔ اشعار۔

افکارِ عالیہ (۱) بلند خیالات (۲) بلند رتبہ اشعار۔

افگار ۔ (اَف۔گار) [ف۔صف] زخمی۔ مجروح۔ گھائل۔

افگن ۔ (اَف۔گن) [ف۔صف] ڈالنے والا۔ گرا دینے والا۔ پچھاڑنے والا۔ (مرکبات میں آتا ہے) جیسے شیر افگن۔

افگندہ ۔ (اَف۔گندہ) [ف۔صف] (۱) گرا ہوا (۲) عاجز۔ منکسر۔

اِفلاس ۔ (اِف۔لاس) [ع۔ا۔مذ] مُفلسی۔ تنگدستی۔ غریبی۔ ناداری۔ فلاکت۔

افلاطون ۔ (اَف۔لا۔طُون) [یو۔ا۔مذ] (۱) نہایت چوڑے چکلے سینہ والا شخص (۲) یونان کے ایک بہت بڑے حکیم کا نام جو بقراط کا شاگرد اور ارسطو کا استاد تھا۔

افلاطون کا سالا ۔ زور آور کا رشتہ دار۔ مغرور۔ گھمنڈی۔ متکبر۔

افلاطون کا سالا بنا پھرتا ہے [مثل] خواہ مخواہ لوگوں کو ڈراتا پھرتا ہے بڑا متکبر ہے۔ اپنی عقل پر بڑا مغرور ہے۔

افلاک ۔ (اَف۔لاک) [ع۔ا۔مذ] فلک کی جمع۔ آسمان۔ گردوں۔ چرخ۔

افواج ۔ (اَف۔واج) [ف۔ا۔مث] فوج کی جمع۔ فوجیں۔ بہت سے لشکر۔

افواہ ۔ (اَف۔واہ) [ع۔ا۔مذ۔مث] بازاری خبر۔ بے اصل بات۔ اڑتی خبر۔ مشتبہ خبریں۔ گپ (عربی میں مذکر ہے اردو میں مونث مستعمل ہے)

افواہ اُڑانا ۔ بے اصل بات مشہور کرنا۔ جھوٹی خبر مشہور کرنا۔

اُفوہ ۔ (اُف۔فوہ) [اُر] تعجب تاسّف یا کثرتِ درد کے اظہار کے لیے زبان سے نکلنے والی آواز۔

افوہ لے تیری فیل بازی ۔ (محاورہ) تُو تو بڑا مکار ہے۔

افواہاً ۔ افواہ کے طور پر۔

اَفہام ۔ (اَف۔ہام) [ف۔ا۔مث] فہم کی جمع۔ عقلیں۔ سمجھیں۔

اِفہام ۔ (اِف۔ہام) [ع۔ا۔مذ] سمجھانا۔

اَفیم ۔ (اَ۔فیم) [اُر۔ا۔مث] افیون۔ مشہور زہریلی اور نشیلی چیز جو پوست کے رس کو منجمد کر کے بنائی جاتی ہے۔

افیم کھائے امیر یا کھائے فقیر ۔ [مثل] افیمی آدمی از خود رفتہ اور بے کار ہو جاتا ہے۔ اس لیے افیم امیر یا فقیر ہی کھا سکتا ہے۔

افیچی ۔ افیمی ۔ (اِفیم۔چی) [اُر۔صف۔ا۔مذ] افیون کا عادی۔

اَفیمن ۔ (اَ۔فی۔من) [اُر۔ا۔مث] وہ عورت جو افیون کا نشہ کرے۔

افیمی تین منزل سے پہچانا جاتا ہے ۔ [مثل] افیمی کی پہچان بہت دور سے ہو جاتی ہے۔ افیمی کی صورت ہی الگ ہوتی ہے۔

افیون ۔ (اَف۔یون) [ع۔ا۔مث] افیم۔ تریاک۔

افیون بنانا ۔ افیون کو پانی میں گھول کر پینا۔

افیون چڑھنا ۔ افیم کے نشے کا زور ہونا۔

افیون دینا ۔ ننھے بچوں کو افیون کھلانا۔

افیون کا جوگا ۔ افیون کا میل اور فضلہ جو گھولنے کے بعد رہ جاتا ہے۔

افیون کا گھولا ۔ پانی میں گھلی ہوئی افیون۔

افیون کی پینک ۔ افیون کا نشہ۔

افیون (گھلنا) گھولنا ۔ افیون گھول کر پینے کے لیے تیار کرنا۔

افیونی ۔ (اَف۔یو۔نی) [ع۔ف۔ا۔مذ] افیمی۔ افیون کا عادی۔

افیونی جنونی ۔ افیونی پاگل سا ہوتا ہے۔

ا-ق

اَقادِیمہ ۔ (اَ۔قا۔دی۔مَہ) [انگریزی لفظ اکیڈمی (Academy) کا معرب ا۔مث] علم و ادب کو ترقی دینے والی انجمن۔ اکادمی۔

اَقارب ۔ (اَ۔قا۔رِب) [ع۔ا۔مذ] اقرب کی جمع۔ رشتہ دار۔ اعزا۔ اقربا۔

اَقالہ ۔ (اِ۔قا۔لہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) بیع کو منسوخ کرنا۔ معافی چاہنا۔

اَقالیم ۔ (اَ۔قا۔لیم) [ع۔ا۔مث] اقلیم کی جمع۔ ممالک۔ سلطنتیں۔

اِقامت ۔ (اِ۔قا۔مت) [ع۔ا۔مث] (۱) قیام۔ قرار۔ سکون (۲) وطن۔ مسکن (۳) تکبیر نماز باجماعت۔

اقامت گزیں ۔ ٹھہرنے والا۔ قیام کرنے والا۔

اَقانیم ۔ (اَ۔قا۔نیم) [ع۔ا۔مذ] اقنوم کی جمع (۱) اصل۔ بنیادیں (۲) مقدس

تثلیث کے افراد۔

اَقانیمِ ثلاثہ۔ تثلیث کے افراد (خُدا۔ عیسیٰ۔ روح القدس)

اقبال ۔ (اِق۔ بال) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) خوش قسمتی۔ عروج۔ خوشحالی۔ ادبار کی ضد (۲) زمانے کا موافق ہونا (۳) اقرار۔ اعتراف۔ تسلیم (۴) عالمِ اسلام کے مشہور مفکر و شاعر علامہ اقبال کا نام اور تخلص۔

اقبال بلند ہونا۔ (محاورہ) اقبال کا اوج پر ہونا۔ خوش نصیبی ترقی پر ہونا۔

اقبالِ جُرم۔ جُرم کا اقرار۔ مجرم ہونے کا اعتراف۔

اقبال چمکنا۔ دولت اور مرتبے میں ترقی ہونا۔ دولت اور مرتبہ حاصل ہونا نصیبہ یاور ہونا۔

اقبالِ دعویٰ۔ مخالف کے دعوے کو تسلیم کرنا۔

اقبالِ دعویٰ داخل کرنا۔ حاکم کے روبرو کسی کے دعویٰ کا تحریری اقرار کرنا۔

اقبال کرنا۔ قبول کرنا۔ اقرار کرنا۔ اعتراف کرنا۔

اقبال مند۔ خوش قسمت۔ صاحبِ نصیب۔ بھاگوان۔

اقبال مندی۔ خوش نصیبی۔ طالع وری۔

اِقبالی ۔ (اِق۔ با۔ لی) [ع۔ صف] اقبال کرنے والا۔ مان لینے والا جس نے اپنے کرتوت کا اعتراف کر لیا ہو۔

اقبالیات ۔ (اِق۔ با۔ لِ۔ یات) [اُر۔ ا۔ مث] حکیم الامت علامہ اقبال کے نظریات اور ان سے متعلق لٹریچر۔

اِقتباس ۔ (اِق۔ تِ۔ باس) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) چھانٹنا۔ چننا۔ اخذ کرنا (۲) چُنا ہوا کلام (۳) روشنی لینا۔ جمع: اقتباسات۔

اقتدا ۔ (اِق۔ تِ۔ دا) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) پیروی کرنا (۲) امام کے پیچھے نماز پڑھنا۔

اقتدار ۔ (اِق۔ تِ۔ دار) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) زور۔ مقدرت۔ طاقت۔ بڑائی۔ شان و شوکت (۲) اختیار۔ حکومت۔ مرتبہ۔

اقتدارِ اعلیٰ۔ ملک کا سب سے بڑا اختیار۔

اقتدارِ جائز۔ وہ اختیار جو قانوناً درست ہو۔

اِقتران ۔ (اِق۔ تِ۔ ران) [ع۔ ا۔ مذ] نزدیک ہونا۔ پاس ہونا۔ نزدیکی۔

اِقتصاد ۔ (اِق۔ تِ۔ صاد) [ع۔ ا۔ مذ] میانہ روی۔ کفایت شعاری۔ عقل سے کام لینا۔

اِقتصادی ۔ (اِق۔ تِ۔ صا۔ دی) [ع۔ صف] اقتصاد سے متعلق۔ مالی۔ معاشی۔

اِقتصادیات ۔ (اِق۔ تِ۔ صا۔ دِ۔ یات) [ع۔ ا۔ مث] معاشیات۔ وہ علم جس میں دولت کی پیدائش اور تقسیم سے بحث کی جاتی ہے۔

اِقتضا ۔ (اِق۔ تِ۔ ضا) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) خواہش کرنا۔ چاہنا (۲) تقاضا۔ لازمہ۔ ضرورت۔

اَقدار ۔ (اَق۔ دار) [ع۔ ا۔ مث] قدر کی جمع۔ قدریں۔

اَقدام ۔ (اَق۔ دام) [ع۔ ا۔ مذ] قدم کی جمع۔

اِقدام ۔ (اِق۔ دام) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) قدم بڑھانا۔ آگے جانا۔ پیش قدمی کرنا (۲) ارتکابِ عمل (۳) ارادہ۔ قصد۔ جمع: اقدامات

اقدامِ خودکشی۔ اپنے آپ کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرنا۔

اقدامِ قتل۔ کسی کے مار ڈالنے کا قصد کرنا۔

اقدامِ قتلِ عمد۔ جان بُوجھ کر کسی کے قتل کرنے کا ارادہ کرنا۔

اَقدس ۔ (اَق۔ دس) [ع۔ صف] بہت پاک۔ اطہر۔

اِقرار ۔ (اِق۔ رار) [ع۔ ا۔ مذ] ہاں۔ ہامی۔ قبول۔ منظور۔ قول قرار۔ عہد و پیمان۔ وعدہ کرنا۔

اقرارِ جُرم۔ اصلاحِ جُرم۔ [مثل] جُرم کا مان لینا اس کی سختی کو کم کرتا ہے۔

اقرار سے پھرنا۔ وعدہ کر کے انکار کرنا۔

اقرارِ صالح۔ (۱) صحیح اقرار (۲) حلفی بیان۔ عدالت میں وہ بیان جو یہ کہہ کر کہ "سچ کہوں گا" دیا جاتا ہے۔

اقرار کا سچّا۔ قول کا پُورا۔ وعدہ وفا کرنے والا۔

اقرار کرنا۔ قبول کرنا۔ ماننا۔ منظور کرنا۔ وعدہ کرنا۔

اقرار لینا۔ وعدہ لینا۔ عہد لینا۔

اقرار مدار۔ عہد و پیمان۔ قول و قرار۔

اقرار نامہ۔ (۱) اقرار کی تحریر (۲) وہ دستاویز جس میں کسی بات کا وعدہ لکھا ہو۔

اِقراری ۔ (اِق۔ را۔ ری) [ع۔ صف] اقبالی۔ اعتراف کرنے والا۔

اَقران ۔ (اِق۔ ران) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) قرین کی جمع۔ پاس کے لوگ۔ ہم عصر لوگ۔ معاصرین (۲) قرن کی جمع۔ زمانے

اَقرب ۔ (اَق۔ رب) [ع۔ صف] بہت نزدیک۔ جمع: اَقارب۔ اقربا۔

اَقربا ۔ (اَق۔ رِ۔ با) [ع۔ ا۔ مذ] قریب کی جمع۔ قریب کے رشتہ دار۔ بھائی بند۔ اقارب۔ اپنے بیگانے۔ اعزّہ۔

اقساط ۔ (اَق۔ ساط) [ع۔ ا۔ مذ و مث] قسط کی جمع۔ قسطیں۔ ٹکڑے۔ حصّے۔ اجزا۔

اقسام ۔ (اَق۔ سام) [ع۔ ا۔ مث] قسم کی جمع۔ قسمیں۔ طرحیں۔ انواع۔

اقسُوس ۔ (اَق۔ سُوس) [یو۔ ا۔ مذ] ایک خاردار درخت۔ ایک بُوٹی۔

اقصیٰ ۔ (اَق۔ صا) [ع۔ صف] بہت دُور۔ بیت المقدس۔

اقطاب ۔ (اَق۔ طاب) [ع۔ ا۔ مذ] قطب کی جمع۔

اقطار ۔ (اَق۔ طار) [ع۔ ا۔ مذ] قُطر کی جمع۔ کنارے۔

اقطاع ۔ (اَق۔ طاع) [ع۔ ا۔ مذ] قطع کی جمع۔ ٹکڑے۔ قطعے۔

اقل ۔ (اَ۔ قل) [ع۔ صف] بہت تھوڑا۔

اقل درجہ۔ کم سے کم۔

اقلِ قلیل۔ تھوڑے کا بھی بہت تھوڑا۔ قلیل ترین۔

اَقلیت ۔ (اَ۔ قل۔ لی۔ یَت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) کمی۔ تھوڑا ہونا (۲) کم تعداد (۳) کسی مُلک میں کوئی خاص گروہ جس کی تعداد دوسروں سے کم ہو۔

اُقلیدس ۔ (اُق۔ لی۔ دُس) [یو۔ ا۔ مذ] (۱) کلید ہندسہ یعنی غوامض ہندسہ کا کھولنے والا (۲) ایک یونانی حکیم کا نام جس کے نام سے علم جیومیٹری کی بنیاد پڑی (۳) اشکالِ ریاضی اور ہندسے کا علم۔

اِقلیم ۔ (اِق۔ لیم) [ع۔ ا۔ مث] ولایت۔ ملک۔ جمع: اقالیم

اَقمار ۔ (اَق۔ مار) [ع۔ ا۔ مذ] قمر کی جمع (۱) بہت سے چاند (۲) بکسرِ اوّل چاندنی میں سیر کرنا۔ روشن کرنا۔

اَقمشہ ۔ (اَق۔ مِ۔ شہ) [ع۔ ا۔ مذ] قماش کی جمع۔ پونجیاں۔ پشمینے کے کپڑے۔

اَقنوم ۔ (اَق۔ نُوم) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) ہر چیز کی اصل بنیاد (۲) دینِ مسیحی میں خدا کا ہر جُز (باپ۔ بیٹے اور روح القدس میں سے ہر ایک کو اقنوم کہتے ہیں)

جمع : اقانیم

اِقوا۔ (اِق-وا) [ع-ا-مذ] اعراب کی تبدیلی سے قافیے کا بدل جانا جو کہ علم قافیہ کا ایک عیب ہے۔

اقوال۔ (اَق-وال) [ع-ا-مذ] قول کی جمع۔ باتیں۔ مقولے۔

اقوام۔ (اَق-وام) [ع-ا-مذ] قوم کی جمع۔ قومیں۔ گروہ۔ مختلف ملکوں کے باشندے۔

ا-ک

اِک۔ [ہ-صف] ایک کا مخفف [ف] ایک

اِک اکیلا۔ تن تنہا۔

اِک بات کی بات۔ (محاورہ) بہت قلیل مدت۔ دم بھر۔

اِک بار۔ (۱) ایک مرتبہ (۲) دفعتاً۔ اچانک۔ یکایک۔ بے تامّل۔

اِک بارگی۔ (۱) دفعتاً۔ اچانک۔ ناگہاں (۲) ایک دم۔ اکٹھا۔ (یکبارگی۔ زیادہ صحیح)

اِک پولیا۔ وہ دروازہ جو ایک ہی کواڑ کا ہو۔

اِک پیچا۔ (۱) ایک ترچھی پگڑی جو بانکے لوگ باندھتے ہیں (۲) صرف ایک پیچ کا پیچوان۔

اِک تارا۔ (۱) ایک قسم کا باریک کپڑا (۲) ایک تار کا تنبورا۔

اِک تالا۔ طبلے کی ایک گت۔

اِک ترا۔ وہ بخار جو ایک روز بیچ آئے۔

اِک جا۔ ایک جگہ۔ اکٹھا۔ (یکجا فصیح)

اِک جہان۔ پوری دُنیا۔ سارا جہان۔

اِک چِت۔ ایک بات پر قائم رہنے والا (۲) اکٹھے مل کر۔ ایک دل ہو کر۔

اِک چیز ہونا۔ (محاورہ) یکتا ہونا۔ نایاب ہونا۔

اِک خدائی۔ ساری دُنیا۔ تمام لوگ۔ بہت لوگ۔

اِک درا۔ ایک دَر کا دالان۔

اِک دل ہونا۔ (محاورہ) متفق ہونا۔

اِک دم۔ دفعتاً۔ اچانک۔ اک بارگی۔

اِک دن۔ کسی دن۔ عنقریب۔

اِک ذرا۔ تھوڑا سا۔ کچھ۔ ذرا۔

اِک ڈال۔ وہ شے جو پوری ایک ہی چیز کی بنی ہو اور اس میں جوڑ نہ ہو (۲) یکساں۔

اِک رُخی۔ جس کے دونوں رُخ ایک جیسے نہ ہوں۔ یک طرفی۔

اِک سار۔ ایک قسم کے۔ یکساں۔ برابر۔ ہموار۔

اِک سُو ہونا۔ (محاورہ) مطمئن ہونا۔ جھگڑے کا فیصلہ ہونا۔

اِک طرف۔ چھوڑو اس کو۔ اس کا ذکر نہ کرو۔

اِک عمر۔ بہت عرصہ۔ بہت مدت۔

اِک گُونہ۔ کسی قدر۔ تھوڑا سا۔

اِک لخت۔ پُورے کا پُورا۔ (۲) فوراً۔ صحیح۔ یکلخت۔

اِک لڑا۔ اک لڑی والا ہار۔

اِک منزلا۔ ایک منزل والا مکان۔

اِک نظر دیکھنا۔ تھوڑی دیر دیکھنا

اِک نہ اک طرح۔ اِک نہ اک صورت سے۔ کسی طرح۔ کسی تدبیر سے۔

اِکّا۔ (اِک-کا) [ہ-ا-مذ] (۱) ایک گھوڑے کی گاڑی (۲) ایک قسم کا زیور جس میں نگینہ جڑ کر بازو پر باندھتے ہیں (۳) شمعدان جس میں ایک بتی جلائی جاتی ہے (۴) ایک بھاری مگدر جسے پہلوان اُٹھاتے ہیں (۵) گنجفہ کا ایک ورق یا تاش کا وہ پتہ جس میں ایک بوٹی ہو (۶) زمانہ شاہی میں وہ عہدیدار جو اپنے ماتحتوں کو بہرہ چڑ کی تقسیم کرتا تھا [صف] (۷) اکیلا۔ تنہا (۸) یکتا۔ لاثانی۔ بے نظیر۔

اِکّا دُکّا۔ اکیلا دُکیلا۔ کوئی کوئی۔ ایک آدھ۔ بہت کم۔ خال خال۔

اکابر۔ (اَ-کا-بِر) [ع-صف] اکبر کی جمع۔ بڑے لوگ۔ مقتدر آدمی۔

اکاؤ۔ (ا-کاؤ) [ق-صف] ایک۔

اِکادشی۔ (اِ-کا-دشی) [ہ-ا-مث] ہر ہندی مہینے کی گیارھویں تاریخ۔

اِکادمی۔ (اِ-کا-د-می) [معرّب-ا-مث] دیکھیے اکیڈمی۔

اکاذیب۔ (اَ-کا-ذیب) [ع-ا-مث] کذب کی جمع۔ جھوٹی باتیں۔

اکارت۔ (اَ-کا-رَت) [ہ-صف] بے فائدہ۔ لاحاصل۔ ضائع۔ برباد

اکارت جانا۔ ضائع ہونا۔ برباد جانا۔ بے فائدہ گزرنا۔

اکاس۔ (اَ-کاس) [ق-ا-مذ] آکاش۔ آسمان۔

اکاس بیل۔ امربیل۔ وہ بیل جو بغیر جڑ کے درختوں پر پھیل جاتی ہے۔ دیکھیے افتیمون۔

اکاسرہ۔ (اَ-کا-سِ-رہ) [ع-ا-مذ] کسریٰ کی جمع۔ قدیم شاہانِ ایران کا لقب۔

اِکاسی (اِ-کا-سی) [ہ-صف] اسّی اور ایک۔ اسّی کے بعد کا عدد۔

اکال۔ (ا-کال) [ہ-ا-مذ] (۱) بے وقت (۲) کال۔ خشک سالی۔ گرانی (۳) نہ مرنے والا۔

اکالی۔ (اَ-کا-لی) [ہ-ا-مذ] (۱) سکھوں کا ایک فرقہ (۲) اس فرقے کا آدمی۔

اکانوے (ا-کان-وے) [ہ-صف] نوّے اور ایک۔ نوّے کے بعد کا عدد۔

اکاون۔ (اِ-کا-وَن) [ہ-صف] پچاس اور ایک۔ پچاس کے بعد کا عدد۔

اکاؤنٹ (Account) (اَ-کا-اُنٹ) [انگ-ا-مذ] حساب کتاب۔

اکاؤنٹینٹ (Accountant) (ا-کا-اُن-ٹینٹ) [انگ-ا-مذ] محاسب۔ حساب کی پڑتال کرنے والا۔ جانچ کرنے والا۔

اکاؤنٹنٹ جنرل (Accountant General) محکمۂ حساب و کتاب کا اعلیٰ افسر۔

اِکائی۔ (اِ-کا-ای) [ہ-ا-مث] (۱) واحد۔ ایک (۲) شمار کا پہلا درجہ ریاضی میں سے ایک سے ۹ تک ہر ہندسہ اکائی شمار کیا جاتا ہے۔

اَکبر۔ (اَک-بَر) [ع-صف] بہت بڑا۔ جمع : اکابر

اکبری نورتن۔ اکبر اعظم کے نو صاحب کمال وزیر (۱) مرزا عبدالرحیم خانخاناں۔ (۲) خانِ اعظم مرزا عزیز کوکلتاش (۳) حکیم ابوالفتح گیلانی (۴) فیضی (۵) ابوالفضل (۶) حکیم ہمام (۷) ٹوڈرمل (۸) بیربل۔ (۹) راجہ مان سنگھ۔

اُکت۔ (اُکت) [ہ-ا-مذ] (۱) ذہنی طاقت۔ ادراک۔ ذہانت۔ ذہن ذکا (۲) اختراع۔ ایجاد۔ نئی بات۔

اکتالیس۔ (اِک-تا-لیس) [ہ-صف] چالیس کے بعد کا عدد۔ چالیس اور ایک

اُکتانا ۔ (اُکتا ۔ نا) [ہ ۔ مص] دل برداشتہ ہونا ۔ اُچاٹ ہونا ۔ بیزار ہونا ۔ تنگ آنا ۔

اُکتائی کمہاری ناخن سے مٹی کھودے ۔ [مثل] بے دلی سے کام کرنا ۔ طبیعت سے کام نہ کرنا ۔

اِکتساب (اِک ۔ تِ ۔ ساب) [ع ۔ ا ۔ مذ] کمانا ۔ ذاتی محنت سے حاصل کرنا ۔

اِنکشاف (اِک ۔ تِ ۔ شاف) [ع ۔ ا ۔ مذ] کسی نامعلوم بات کا دریافت کرنا ۔

اِکتشافات (اِک ۔ تِ ۔ شا ۔ فات) [ع ۔ ا ۔ مذ] اکتشاف کی جمع ۔ ایجادات ۔ معلومات ۔ تحقیقات ۔

اکتشافاتِ جدیدہ ۔ جدید معلومات ۔ نئی تحقیقات ۔

اِکتفا (اِک ۔ تِ ۔ فا) [ع ۔ ا ۔ مذ] کفایت کرنا ۔ کافی سمجھنا ۔

اکتفا کرنا ۔ کافی ہونا ۔ کفایت کرنا ۔ بس کرنا ۔ قناعت کرنا ۔

اکتوبر ۔ (October) (اَک ۔ تو ۔ بَر) [انگ ۔ ا ۔ مذ] سنِ عیسوی کے دسویں مہینے کا نام ۔

اِکتیس ۔ (اِک ۔ تیس) [ہ ۔ صف] تیس اور ایک ۔ تیس کے بعد کا عدد ۔

اَکَٹ ۔ (اَ ۔ کَٹ) [ہ ۔ صف] (۱) مضبوط اور سخت چیز جو کاٹے کٹے نہ توڑے ٹوٹے (۲) یکتا ۔ کامل ۔

اِکٹھا ۔ (اِ ۔ کٹھ ۔ ٹھا) [ہ ۔ صف] جمع کیا ہوا ۔ ایک جگہ ۔ فراہم ۔ ایک ساتھ

اکٹھا کرنا ۔ ایک جگہ کرنا ۔ جمع کرنا ۔

اَکثر ۔ (اَک ۔ ثر) [ع ۔ صف] بہت زیادہ [تابع فعل] زیادہ تر ۔ بار ہا ۔ عموماً ۔ عام طور پر ۔ کبھی کبھی ۔

اکثر اوقات ۔ بارہا ۔ بیشتر ۔ ہمیشہ ۔

اکثر کرکے ۔ (محاورہ) بیشتر ۔ بارہا ۔

اَکثریت (اَک ۔ ثَ ۔ ری ۔ یت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) زیادتی ۔ کثرت (۲) کسی ملک میں وہ گروہ جو تعداد میں دوسروں سے زیادہ ہو ۔

اکرا ۔ (اَک ۔ را) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ایک ادنیٰ قسم کا غلّہ جو جانوروں کو کھلایا جاتا ہے ۔ [صف] (۲) گراں ۔ مہنگا ۔

اِکرام ۔ (اِک ۔ رام) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) کرم ۔ بخشش ۔ عطا (۲) عزت ۔ بزرگی ۔ تعظیم و تکریم ۔

اِکراہ ۔ (اِک ۔ راہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] گھن ۔ نفرت ۔ کراہت ۔ ناخوشی ۔

اَکرم ۔ (اَک ۔ رَم) [ع ۔ صف] بہت کریم ۔ بہت مہربان ۔ بہت سخی ۔ بہت بخشنے والا ۔

اکروڑا ۔ (اَک ۔ رو ۔ ڑا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] وہ کسیلی دوا جو زچہ کو اسقاطِ حمل میں پلاتے یا جس سے آبدست کراتے ہیں ۔

اکری ۔ (اَک ۔ ری) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ہل میں بیج گرانے کے لیے جو نرم بانس لگا ہوتا ہے ۔ اس کے اوپر کا چونگا جس میں بیج ڈالتے ہیں (۲) [مث] ایک قسم کا پودا یا جھاڑی ۔

اکڑ ۔ (اَ ۔ کڑ) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) اینٹھ ۔ مروڑ ۔ بل (۲) گھمنڈ ۔ غرور (۲) سرکشی ۔ خودسری ۔ بدمزاجی ۔

اکڑباز ۔ مغرور ۔ گھمنڈی ۔ شیخی خورا ۔

اکڑبازی ۔ شیخی ۔ غرور ۔

اکڑبائی ۔ اینٹھن ۔ بدن کی نسوں کا درد کی وجہ سے ایک دم کھنچ جانا ۔

اکڑتکڑ ۔ اینٹھن ۔ تیزی ۔ تناؤ ۔ گھمنڈ ۔ آن بان ۔

اکڑجانا ۔ (۱) اینٹھ جانا ۔ سخت ہوجانا (۲) کشیدہ خاطر ہوجانا ۔ بگڑ بیٹھنا ۔

اکڑفوں ۔ بانکپن ۔ غرور ۔ گھمنڈ ۔ شیخی ۔

اکڑکے چلنا ۔ اینٹھ کر چلنا ۔ اترا کر چلنا ۔ سینہ اُبھار کر چلنا ۔

اکڑنکالنا ۔ شیخی نکالنا ۔ مار پیٹ کر سیدھا کر دینا ۔

اکڑا ۔ (اَک ۔ ڑا) [ہ ۔ ا ۔ مث] مویشیوں کی ایک بیماری ۔

اکڑاؤ ۔ (اَک ۔ ڑا ۔ ؤ) [ہ ۔ ا ۔ مذ] اینٹھن ۔ کھنچاؤ ۔

اکڑنا ۔ (اَ ۔ کڑ ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) سوکھ کر سکڑنا اور کڑا ہونا (۲) ٹھٹھرنا ۔ (۳) تننا ۔ چھاتی کو اُبھارنا (۴) شیخی کرنا ۔ گھمنڈ دکھانا (۵) ڈھٹائی کرنا (۶) ہٹ کرنا ۔ ضد کرنا ۔ اَڑنا ۔

اکڑنت ۔ (اَک ۔ ڑنت) [ہ ۔ ا ۔ مث] اکڑ ۔ غرور ۔

اکڑو (اَک ۔ ڑُو) [ہ ۔ صف] اکڑ دکھانے والا ۔ اکڑباز ۔

اُکڑوں (اُک ۔ ڑوں) [ہ ۔ صف] ایک بیٹھک ۔ پاؤں کے تلوے زمین پر اور بوجھ پاؤں پر ۔

اُکڑوں بیٹھنا ۔ تلوؤں کے بل اس طرح بیٹھنا کہ گھٹنے کھڑے رہیں ۔

اکڑیت (اَک ۔ ڑیت) [ہ ۔ صف] اکڑباز ۔ اینٹھو ۔ ٹیڑھے خاں ۔

اُکسانا ۔ (اُک ۔ سا ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) اُبھارنا ۔ آمادہ کرنا ۔ اشتعال دینا (۲) بھکانا ۔ روشنی تیز کرنے کے لیے چراغ کی بتی آگے بڑھانا ۔

اکسائز (Excise) (اِک ۔ سا ۔ ئز) [انگ ۔ ا ۔ مذ] چنگی وغیرہ کا محصول

اکسائز ڈپارٹمنٹ (Excise Department) آبکاری کا محکمہ ۔

اکسپرٹ (Expert) (اِکس ۔ پرٹ) [انگ ۔ صف] ماہر ۔ مشاق ۔

اکسپورٹ (Export) (اِکس ۔ پورٹ) [انگ ۔ ا ۔ مذ] مُلک کا تجارتی مال جو باہر بھیجا جائے ۔ مالِ برآمد ۔ برآمد ۔

اکسٹرا (Extra) (اِکس ۔ ٹ ۔ را) [انگ ۔ صف] فالتو ۔ ضرورت سے زائد ۔

اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (Extra Assistant Commissioner) زائد مددگار کمشنر ۔

اکسٹھ (اِک ۔ سٹھ) [ہ ۔ صف] ساٹھ کے بعد کا عدد ۔ ساٹھ اور ایک ۔

اُکسنا ۔ (اُک ۔ س ۔ نا) [ہ ۔ مص] اُبھرنا ۔ اُٹھنا ۔ نمودار ہونا ۔ ہلنا ۔ جنبش کرنا ۔

اُکسنے نہ دینا ۔ (اُکس ۔ نے ۔ نہ ۔ دے ۔ نا) [ہ ۔ مص] ہلنے نہ دینا ۔ اُبھرنے نہ دینا ۔ بہتر حالت میں نہ ہونے دینا ۔

اِکسیر ۔ (اِک ۔ سیر) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) کیمیا ۔ وہ شے جو تانبے کو سونا اور رانگے کو چاندی بنا دے ۔ رسائن (۲) نہایت مؤثر دوا ۔ لازمی اثر کرنے والی دوا (۳) نہایت مُفید ۔

اکسیر گر ۔ کیمیاگر ۔ مہوس ۔ اکسیر بنانے والا ۔

اَکشر ۔ (اَک ۔ شر) [س ۔ ا ۔ مذ] حرف ۔ رُکن تہجی ۔ لفظ کا وہ ٹکڑا جو ایک بار میں ادا ہو سکے ۔ (Syllable)

اِکفا ۔ (اِک ۔ فا) [ع ۔ ا ۔ مذ] عیوبِ قافیہ میں سے ایک عیب ۔ قافیے کا حرفِ روی بدل جانا ۔

اَکفر ۔ (اَک ۔ فر) [ع ۔ صف] نہایت کافر ۔ سخت کافر ۔

اکل۔ [ع۔ا۔مذ] کھانا۔ غذا۔
اَکلِ حلال۔ حلال کی روزی۔
اکل و شرب۔ کھانا پینا۔
اکل و شرب حرام ہونا۔ کھانا پینا حرام ہونا۔
اکل (اَ۔کل) [ہ۔صف] اکیلا۔ تنہا۔
اکل کھرا۔ (۱) سب سے الگ رہنے والا بے مروت۔ دوسروں سے مانوس نہ ہونے والا۔ (۲) بدمزاج۔ تُند خو۔
اکل کھرا جگ سے بُرا [امثل] بے مروت دُنیا بھر سے بُرا ہے۔ بدمزاج سب سے بُرا ہے۔
اکلا۔ (اَ۔کل۔لا) (اِ۔کل۔لا) [ہ۔صف] اکیلا۔ تنہا۔
اُکلانا۔ اُکتانا۔ گھبرانا۔ تھک جانا۔ تنگ آنا۔
اکلوتا۔ (اِک۔لو۔تا) [ہ۔صف] اپنے ماں باپ کا ایک ہی بیٹا۔
اکلوتی۔ (اِک۔لو۔تی) [ہ۔صف] اکلوتا کا مؤنث۔ اکیلی بیٹی۔
اکلیل (اِک۔لیل) [ع۔ا۔مذ] تاج مرصع۔ جواہرات کا سرپیچ۔
اِکلیل الملک۔ ایک دوا کا نام جو ضماد کے کام آتی ہے (ہندی۔ اسیرک)
اکمل۔ (اَک۔مل) [ع۔صف] بڑا کامل۔ نہایت ماہرِ فن۔
اکناف۔ (اَک۔ناف) [ع۔ا۔مذ] کنف کی جمع۔ اطراف۔ طرفیں۔ کنارے۔ سمتیں۔
اکنالجمنٹ (Acknowledgement) (اک۔نا۔لج۔منٹ) [انگ۔ا۔مث] رسید۔ اقرار۔
اِکنگ۔ (اِ۔کنگ) [ہ۔ا۔مث] (۱) ایک کھیل کا نام جو بیٹے کی طرح بیر کے بغیر صرف ایک لکڑی سے کھیلا جاتا ہے (۲) [صف] ایک رنگ۔ یک جہت۔ یک دل۔ یک جان (۳) اپنے قول سے نہ پھرنے والا۔
اِکواہی (اِک۔وا۔ہی) [ہ۔ا۔مث] ایک زانو بیٹھنا۔ ایک پہلو لیٹنا۔
اُکوتا۔ (اُ۔کو۔تا) [ہ۔ا۔مذ] کسی چیز کو بے ناپ جوکھے قیمت چکا کر خرید لینا۔
اِکوتا۔ (اِ۔کو۔تا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ایک سوداوی مرض جس میں ہاتھوں اور پیروں کی جلد پر ننھے ننھے دانے نکل آتے ہیں اور ان سے رطوبت نکلتی رہتی ہے۔
اَکول۔ (اَ۔کول) [ع۔صف] بڑا کھانے والا۔ بسیار خور۔ پُرخور۔
اِکونا۔ (اِک۔و۔نا) [ہ۔صف] (۱) ایک ایک کر کے چُنا ہوا (۲) صاف اور چُنا ہوا اناج۔ پھٹکا ہوا اناج۔
اکوسے۔ (اَ۔کو۔سے) [ہ۔ا۔مث] وہ متلی جو حاملہ عورت کو ہوتی ہے۔
اُکھاڑ۔ (اُ۔کھاڑ) [ہ۔ا۔مث] (۱) اکھاڑنے کا عمل۔ بیخ کنی۔ بربادی (۲) کشتی کا ایک داؤ۔
اُکھاڑ پچھاڑ۔ (۱) درہمی برہمی (۲) اُلٹ پلٹ (۳) لگائی بجھائی۔ چغلی۔ غیبت (۴) اِدھر کی چیز اُدھر اور اُدھر کی اِدھر کرنا۔
اکھاڑا۔ (اَ۔کھا۔ڑا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) وہ جگہ جو کشتی لڑنے اور کسرت کرنے کے لیے بنائی گئی ہو۔ دنگل۔ (۲) سادھوؤں کی منڈلی (۳) تماشہ دکھانے والوں یا گانے بجانے والوں کی منڈلی (۴) ناچ رنگ کی محفل۔ حسینوں کا جھمگٹ۔
اکھاڑا جمنا۔ (محاورہ) (۱) کھلاڑیوں کا اکھاڑے میں جمع ہونا (۲) کسی مقام پر بہت سے آدمیوں کا مجمع ہونا۔
اکھاڑا گرم ہونا۔ (محاورہ) زیادہ مجمع ہونا۔ مجمع میں رونق ہونا۔
اکھاڑے کا جوان (محاورہ) مضبوط۔ مردِ میدان۔ لڑا بھڑا جوان۔
اکھاڑے میں آنا۔ (محاورہ) مقابلے کے لیے آنا۔
اکھاڑے میں اتارنا۔ (محاورہ) لڑنے اور مقابلہ کرنے کے لیے بھیجنا۔
اکھاڑنا۔ (اُ۔کھاڑ۔نا) [ہ۔مص] (۱) جڑ سے کھودنا (۲) جُدا کرنا۔ الگ کرنا۔ (۳) دل برداشتہ کرنا (۴) نکالنا۔ باہر نکالنا۔ کاڑھنا (۵) کسی صحبت سے خارج یا بے دخل کرنا (۶) نوچنا۔ کھسوٹنا۔
اکھتر۔ (اِ۔کہت۔تر) [ہ۔صف] ستر اور ایک۔ ستر کے بعد کا عدد۔
اکھٹا۔ (اِ۔کھٹ۔ٹا) [ہ۔صف] دیکھیے اکٹھا۔
اُکھٹ جانا۔ (اُ۔کھٹ۔جا۔نا) [ہ۔مص] اُکھڑ جانا۔
اِکہرا۔ (اِک۔ہ۔را) [ہ۔صف] ایک پرت کا۔ ایک پٹ کا۔ ایک تہ کا۔
اکہرا بدن کا۔ پتلا جسم۔ دُبلا پتلا۔ چھریرا جسم۔
اکھرنا۔ (اَ۔کھر۔نا) [ہ۔مص] ناگوار گزرنا۔ بُرا لگنا۔ گراں خاطر گزرنا۔
اِکہری۔ (اِک۔ہ۔ری) [ہ۔صف] اکہرا کی تانیث۔
اکہری سواری۔ ڈولی یا پینس میں ایک شخص کا سوار ہونا۔
اکھڑ۔ (اَکھ۔کھڑ) سخت مزاج۔ جاہل۔ اُجڈ۔ بدتمیز۔ جھگڑالو۔ سرکش۔
اکھڑپن۔ (اکھ۔کھڑ۔پن) [ہ۔صف] اُجڈپن۔ سرکشی۔ بدتمیزی۔ سخت مزاجی۔ جہالت۔
اُکھڑا اُکھڑا۔ (اُکھ۔ڑا۔ اُکھ۔ڑا) [ہ۔صف] (۱) اپنی جگہ سے الگ (۲) دُور دُور۔ الگ الگ (۳) رنجیدہ۔ دل برداشتہ۔
اکھڑا اکھڑا رہنا۔ دُور دُور رہنا۔ میل ملاپ نہ رکھنا۔ ناراض رہنا۔
اُکھڑنا۔ (اُ۔کھڑ۔نا) [ہ۔مص] (۱) جڑ سے الگ رہنا (۲) عضو کا جوڑ سے جُدا ہونا (۳) بیزار اور برداشتہ خاطر ہونا (۴) ٹوٹ جانا۔ سانس کا سلسلۂ آمد و رفت ٹوٹ جانا (۵) گھوڑے کا قدم برابر نہ پڑنا (۶) آواز کا بے تال اور بے سُر ہو جانا (۷) بھڑک جانا (۸) اُدھڑ جانا (۹) اُچٹ جانا (۱۰) ٹوٹنا پھوٹنا۔ ڈھیلے جانا (۱۱) کھلنا۔ الگ ہونا (۱۲) خیمہ اُٹھنا (۱۳) پیچھے ہٹ جانا (۱۴) کھدنا۔ گڑی ہوئی چیز کا باہر نکل آنا۔
اُکھڑوانا۔ (اُ۔کھڑ۔وا۔نا) [ہ۔مص] اُکھڑنا کا متعدی المتعدی۔
اُکھڑی اُکھڑی۔ (اُکھ۔ڑی۔ اُکھ۔ڑی) [ہ۔صف] اکھڑا اکھڑا کی تانیث۔
اُکھڑی اکھڑی باتیں۔ (محاورہ) (۱) دل برداشتگی کے ساتھ گفتگو کرنا۔ بے دلی سے باتیں کرنا (۲) اَنمل بے جوڑ گفتگو کرنا۔
اُکھڑی اکھڑی لگاوٹ۔ (محاورہ) کبھی کبھی کی محبت۔ غیر مستقل اتحاد۔ اوپری محبت۔
اُکھڑی گفتگو۔ (محاورہ) رنجش کی بات چیت۔ بے دلی کی بات چیت۔
اُکھڑی لینا۔ (۱) بے پروائی کرنا۔ توجہ نہ کرنا (۲) ایسی باتیں کرنا جس سے رنجش ظاہر ہو۔
اکھل۔ (اَ۔کھل) [س۔صف] تمام۔ کُل۔ پورا۔ مکمل۔

اُکھل - (اُ-کھل) [ہ-ا-مذ] دیکھیے اُکھلی -
اُکھلی - (اُکھ-لی) [ہ-ا-مث] لکڑی کا ایک برتن جس میں دھان وغیرہ ڈال کر کُوٹتے ہیں تاکہ چھلکا الگ ہو جائے -
اُکھلی میں سر دیا تو دھمکوں (موسلوں) کا کیا ڈر - [مثل] جب کوئی خطرے کا کام اپنے ذمے لے لیا تو کسی کے ڈرانے دھمکانے کا کیا ڈر -
اُکھلی میں سر دینا - (محاورہ) کوئی مشکل کام خود اپنے ذمّے لینا - اپنے آپ کو خطرے میں ڈالنا -
اکھنڈ - (ا-کھنڈ) [س-صف] جس کے ٹکڑے نہ ہوں - سالم - پورا (۲) نوعمر بچھڑا
اکھوٹ - اکھوٹا - (اَ-کھوٹ - اَ-کھو-ٹا) [ہ-ا-مث] (۱) چکی کی کیلی جس پر اُوپر کا پاٹ گھومتا ہے (۲) لکڑی یا لوہے کا ڈنڈا جس پر چرخی یا گراری گھومتی ہے -
اکھولا - (اَ-کھو-لا) [ہ-ا-مذ] گنّے کی چوٹی - اگولا - گنّے کا وہ حصّہ جو پھیکا ہوتا ہے -
اکھّو مکھّو - (اَکھ-کھو-مَکھ-کھو) [ہ-ا-مث] چراغ کی لَو تک ہاتھ لے جاکر بچّے کے مُنہ پر پھیرنا - ہندو عورتیں پُوجا کے وقت چھوٹے بچّوں کے چہرے پر اس طرح ہاتھ پھیرتی ہیں اور یہ کہتی جاتی ہیں - اکھّو مکھّو دیا برکھو - جو کوئی میرے بچّے کو تکے اس کی پھوٹیں دونوں آنکھیں -
اُکھیڑ - (اُ-کھیڑ) [ہ-ا-مث] پہلوانوں کی اصطلاح میں زمین سے اُٹھانا -
اکھیڑ مارنا - (۱) داؤں مارنا - پیچ کرنا (۲) مخالفت کرنا -
اُکھیڑنا - (اُ-کھیڑ-نا) [ہ-مص] دیکھیے اُکھاڑنا -
اَکّی - (اِک-کی) [ہ-ا-مث] تاش کا وہ پتّہ جس میں ایک بوٹی ہو - اِکّا -
اِکّے دُکّے - (اِک-کے-دُک-کے) [ہ-صف] اکیلے دُکیلے - تنہا تنہا -
اکید - (ا-کید) [ع-صف] محکم - مضبُوط - اُستوار - محکم - پائیدار (تاکید کے ساتھ بولتے ہیں)
اکیڈمی - Academy (اَ-کے-ڈ-می) [انگ-ا-مث] علم و ادب کو ترقی دینے والی انجمن - اکادمی - اِفادیمہ -
اکیّس - (اِک-کِیس) [ہ-صف] بیس کے بعد کا عدد - بیس اور ایک -
اکیس پان کا بیڑا - شادی میں آرسی مصحف دکھانے کے بعد اکیس پان کا بیڑا دولہا کو کھلاتے ہیں -
اکیس (ہونا) رہنا - غالب ہونا - غالب رہنا -
اکیلا - (اَ-کے-لا) [ہ-صف] (۱) تنہا - (۲) یکتا - لاثانی -
اکیلا پن - اکیلا کی اسم کیفیت -
اکیلا چنا بھاڑ نہیں پھوڑ سکتا - [مثل] تنہا آدمی سے بہت سے لوگوں کے مل کر کرنے کا کام انجام پانا غیر ممکن ہوتا ہے -
اکیلا حسنو روئے کہ قبر کھودے - [مثل] مصیبت اور پریشانی کی حالت میں کام کثرت سے اور کام کرنے والا تنہا ہو - تو اس جگہ بولتے ہیں -
اکیلا دُکیلا - تن تنہا - بغیر ساتھی کے -
اکیلا دم - (ا-مذ) اکیلی جان - تن تنہا - اکیلا -
اکیلا ہنسنا بھلا نہ رونا - [مثل] اکیلے آدمی سے کوئی بات نہیں بن پڑتی - اکیلا آدمی نہ دُکھ سہار سکتا ہے نہ عیش و آرام کا مزہ پا سکتا ہے -
اکیلے اکیلے - تنہا - الگ الگ -
اکیلے دُکیلے - ایک دو آدمی - یکہ و تنہا -
اکیلے دُکیلے کا اللہ بیلی - [مثل] تنہا آدمی کا خُدا ہی مددگار ہوتا ہے -
اکیلے چلیے نہ باٹ جھاڑ بیٹھیے کھاٹ - [مثل] اکیلے سفر نہ کرنا چاہیے اور چارپائی کو جھاڑ کر بیٹھنا چاہیے -
اُکیلنا - (اُ-کیل-نا) [ہ-مص] (۱) اُدھیڑنا - چھیلنا - مغز سے پوست الگ کرنا (۲) بٹے ہوئے دھاگے کا بل نکالنا -
اکیلی - (اَ-کے-لی) [ہ-صف] تنہا - اکیلا کی تانیث
اکیلی تو لکڑی بھی نہیں جلتی - [مثل] تنہا آدمی سے کوئی کام نہیں ہو سکتا -
اکیلی جان - تن تنہا جس کا کوئی شریک اور ساتھی نہ ہو -

ا - گ

اُگار - (اُ-گا-ر) [ہ-ا-مذ] (۱) اُگال (۲) آہستہ آہستہ نچڑ کر اکٹھا ہونے والا پانی (۳) کپڑا رنگنے پر بچا ہوا پانی جو پھینک دیا جاتا ہے -
اُگارنا - (اُ-گا-رنا) [ہ-مص] کنواں صاف کرنا - کنوئیں کی مٹی نکالنا -
اَگاڑ - (اَ-گا-ڑ) [ہ-ا-مث] حقّہ کی نگالی، متہالی - ڈھینگلی کے سرے پر لگی ہوئی پتلی لکڑی -
اَگاڑا - (اَ-گا-ڑا) [ہ-ا-مذ] (۱) کچھار - ترائی (۲) مسافر کا وہ سامان جو پہلے سے آگے کے پڑاؤ پر بھیج دیا جاتا ہے - پیش خیمہ -
اَگاڑی - (اَ-گا-ڑی) [ہ-ا-مث] (۱) آگے کا حصّہ (۲) انگرکھے یا کرتے کا سامنے کا حصّہ - گھوڑے کے اگلے پیروں کی دو رسیاں جو دائیں بائیں دو کھونٹیوں سے باندھی جاتی ہیں (۳) [تابع فعل] آگے آگے - سامنے -
اُگال - (اُ-گال) [ہ-ا-مذ] (۱) پیک - پان کا تھوک (۲) اُگلی ہوئی چیز -
اُگالدان - پیک دان - تھوکنے کا برتن -
اُگالنا - مُنہ سے نکال کر تھوکنا (۲) جگالی کرنا -
اُگانا - (اُ-گا-نا) [ہ-مص] (۱) جمانا - پیدا کرنا (۲) روشن کرنا - ظاہر کرنا -
اُگاہنا - (اُ-گاہ-نا) [ہ-مص] وصول کرنا - حاصل کرنا - لوگوں سے ان کے وعدے کے مطابق غلّہ یا روپیہ اکٹھا کرنا -
اُگاہی - (اُ-گا-ہی) [ہ-ا-مث] (۱) مختلف لوگوں سے ان کے وعدے کے مطابق غلّہ یا روپیہ کی وصولی - روپیہ وصول کرنے کا کام (۲) وصول کیا ہوا روپیہ پیسہ (۳) زمین کا لگان (۴) ایک قسم کے روپے کا لین دین جس میں ساہوکار روپیہ دے کر ہفتہ وار یا ماہوار اس وقت تک وصول کرتا ہے جب تک سود در سود رقم وصول نہ ہو جائے -
اُگت - (اُ-گت) [ف-ا-مث] حالت -
اَگٹاپیچی - (اَگ-ٹا-پے-چی) [ہ-ا-مث] غصّے کی حالت میں طعنے دینا اور اپنے احسانات جتانا -
اُگٹنا - (اُ-گٹ-نا) [ہ-مص] (۱) غصّے کی حالت میں طعنے دینا اور اپنے احسانات جتانا (۲) جھلا کے کسی کے عیب کھول دینا (۳) بے جا

یا نامناسب بات کو بار بار کہنا۔

اگد۔ (اَ۔گد) [ہ۔ا۔مث] ہاتھی کو تیز چلانے اور آگے بڑھانے کی آواز۔

اگر۔ (اَ۔گر) [ہ۔ا۔مث] عودِ ہندی۔ ایک قسم کی لکڑی جو جلانے سے خوشبو دیتی ہے۔

اگربتی۔ وہ بتی جو اگر کی لکڑی پیس کر بنائی جاتی ہے۔

اگردان۔ اگرسوز۔ وہ ظرف جس میں اگر کی بتیاں لگا کر جلاتے ہیں۔

اگر۔ (اَ۔گر) [ف۔حرفِ شرط] جو۔ جب۔ بشرطیکہ۔ مبادا۔ بالفرض۔

اگرچہ۔ ہرچند۔ باوجودیکہ۔ گوکہ

اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمے ماند۔ [مثل] (۱) اگر رہی تو ایک رات دوسری رات تک نہ رہے گی (۲) تھوڑی دیر کی رونق۔

اگر مگر۔ لیت ولعل۔ حیلہ حوالہ۔

اگر مگر کرنا۔ (۱) حجت کرنا۔ جھگڑا کرنا (۲) آگا پیچھا کرنا۔ پس وپیش کرنا۔

اُگر۔ (اُ۔گر) [س۔صف] (۱) سامنے۔ آگے (۲) پہلا۔ اولین (۲) [مذ] آگے کا حصہ۔ سامنے کا حصہ۔

اگرسوچ۔ دُور اندیشی۔ احتیاط۔

اگردھوں دھوں۔ (اَ۔گر۔دھوں۔دُھوں) [ہ۔ا۔مث] (۱) دھونسے کی کی سی آواز (۲) [صف] موٹا آدمی۔ بدن کا بھاری اور بھٹیس آدمی۔

اُگرنا۔ (اُگر۔نا) [ہ۔مص] کنوئیں کا صاف ہوجانا۔ کنوئیں سے مٹی وغیرہ کا نکالا جانا۔

اگروال۔ (اگ۔گر۔وال) [ہ۔ا۔مذ] بنیوں کی ایک ذات۔

اگرئی۔ (اگ۔رَ۔ای) [ہ۔صف] (۱) سیاہی مائل۔ صندلی رنگ کا (۲) [مث] ایک قوم کا نام جو چماروں سے ملتی جلتی ہے (۳) شاہانِ دہلی کی ایک پلٹن کا نام جس کی وردی اگرئی تھی۔

اگری۔ (اگ۔ری) [ہ۔ا۔مث] (۱) ایک قسم کی گھاس (۲) لکڑی یا لوہے کا چھوٹا ڈنڈا جو کواڑ کے پٹے میں کنڈا لگا کر ڈال دیتے ہیں۔ اس کے ادھر اُدھر کھینچنے پر کواڑ کھلتے اور بند ہوجاتے ہیں (۳) بُری بات۔

اگڑا۔ (اگ۔ڑا) [ہ۔ا۔مث] جوار باجرے وغیرہ کی بال جس میں دانہ جھاڑ لیا گیا ہو۔ کھکھری۔ اکھرا۔

اگڑبگڑ۔ (اگڑ۔بگڑ) [ہ۔صف] انڈبنڈ۔ بے سر پیر کا۔ اُول جلُول۔

اگڑدھتا۔ (اَ۔گڑ۔دُھت۔تا) [ہ۔صف] (۱) لمبا تڑنگا (۲) اونچا (۳) بڑھا چڑھا

اگڑم بگڑم۔ (اگ۔ڑم۔بگ۔ڑم) [ہ۔صف] (۱) بیکار۔ مہمل بے معنی (باتیں) (۲) الٹی پلٹی۔ گڈمڈ (۳) [مذ] فضول چیزیں۔ بیکار اشیا۔

اگزامینشن Examination (اگ۔زا۔می۔نے۔شن) [انگ] امتحان۔

اگزکٹو۔ Executive (اگ۔زک۔ٹیو) [انگ۔صف] انتظامی

اگزی بیشن Exhibition (اگ۔زی۔بی۔شن) [انگ۔ا۔مث] نمائش۔

اگزیمنر Examiner (اگ۔زے۔م۔نر) [انگ۔ا۔مذ] امتحان لینے والا۔ ممتحن۔

اگست August (اَ۔گست) [انگ۔ا۔مذ] سن عیسوی کا آٹھواں مہینہ۔

اُگل آنا۔ اُگل پڑنا۔ (اُ۔گل۔آ۔نا، اُ۔گل۔پڑ۔نا) [ہ۔مص] (۱) نگلی ہوئی چیز کا منہ سے باہر آنا (۲) تلوار کا میان سے باہر نکل پڑنا (۳) دل کی بات کا ظاہر کرنا۔

اُگل دینا۔ (۱) کسی چیز کا منہ سے نکال دینا (۲) سچ سچ کہہ دینا (۳) بُرا بھلا کہنا۔

اُگل نگل کے کھانا۔ (محاورہ) بڑی بے رغبتی سے کوئی چیز کھانا۔

اگلا۔ (اَگ۔لا) [ہ۔صف] (۱) آگے کا (۲) پہلے کا۔ پہلا (۳) پُرانا۔ گزشتہ (۴) آئندہ۔ پیش رو (۵) ہوشیار۔ چلتا ہوا۔ اُستاد۔

اگلا پچھلا۔ پہلا اور آخری۔ آئندہ اور گزرا ہوا۔

اگلا جنم۔ ہندوؤں کے عقیدے میں اگلی پیدائش۔

اگلا زمانہ۔ گزرا ہوا زمانہ۔ پُرانا زمانہ۔

اگلا کرے پچھلے پر آئے۔ [مثل] قصور بڑے کریں اور سزا چھوٹے پائیں

اگلا کہتا ہو تو آپ چپ رہیئے۔ [مثل] بات کاٹ کر نہ کہنی چاہیئے پہلا بات کہنے والا جب تک ختم نہ کرلے چپ رہو۔

اگلا لیپا دے بہا۔ اب کا لیپا آگے لا۔ [مثل] (۱) پہلے احسانوں کی ناشکری کرکے نئے احسان کی اُمید کرنا (۲) پہلے کیے کام کو مٹا کر نئے سرے سے دوبارہ کرنا (۳) فضول محنت کرنا۔ کام کا بڑھانا۔

اگلے دفتر کھولنا۔ گزری ہوئی باتیں کرنا۔ پچھلی شکائتیں کرنا۔

اگلے زمانے والے۔ اگلے لوگ۔ (۱) پہلے وقتوں کے لوگ متقدمین (۲) (مجازاً) بھولے بھالے۔ سادہ لوح۔ بے وقوف۔

اگلے کو گھاس نہ پچھلے کو پانی۔ [مثل] نہایت بدانتظامی ہے بہت گڑبڑ ہے۔ کچھ بندوبست نہیں۔

اگلے نے کیا پچھلے پر آئی۔ [مثل] بڑے نے قصور کیا چھوٹے نے سزا پائی۔ افسر نے خطا کی ماتحت ملزم ٹھہرا۔ بزرگوں نے غلطی کی اولاد کو سزا بھگتنی پڑی۔

اگلے ہوئے پچھلے، پچھلے ہوئے پردھان [مثل] آزمائے ہوئے لوگوں کو غیر آزمائے ہوئے لوگوں پر ترجیح دینا۔ معزز آدمی کو معزول کرکے غیر معزز کو عزت بخشنا۔

اگل پچھل۔ (اَ۔گل۔پِ۔چھل) [ہ۔ا۔مث] (۱) آگے پیچھے (۲) پس وپیش۔ (۳) گھوڑے کی جوڑی بجائے برابر جوڑنے کے آگے پیچھے جوڑنا۔

اُگلنی تلوار اور بیسوا لگائی خصم کو مار رکھتی ہے [مثل] ننگی تلوار اور بدکار بیوی سے ہر وقت جان خطرے میں رہتی ہے۔

اُگلنا۔ (اُ۔گل۔نا) [ہ۔مص] (۱) منہ سے باہر نکالنا (۲) تھوک دینا (۳) ہضم کیا ہوا مال بے بس ہوکر واپس کرنا (۴) کسی بات کو پیٹ میں نہ رکھنا (۵) بھید کھول دینا۔

اُگلوانا۔ اُگلانا۔ (اُ۔گل۔وا۔نا۔ اُگ۔لا۔نا) [ہ۔مص] (۱) منہ سے نکلوانا (۲) اقبال کرانا۔ جرم کا اقرار کرانا (۳) ہضم کیے ہوئے مال کو نکلوانا۔

اُگلے تو اندھا کھائے تو کوڑھی۔ [مثل] مشہور ہے کہ اگر سانپ چھچھوندر کو اُگل دے تو اندھا اور کھا جائے تو کوڑھی ہوجاتا ہے نہ چھوڑتے بنے نہ کھائے بنے۔ کرنا نہ کرنا دونوں صورتوں کا ناممکن ہونا۔

اگم۔ (اَ۔گم) [ہ۔ا۔مذ] (۱) عاقبت (۲) آئندہ زمانے کی باتیں جو نجوم سے معلوم کی جائیں۔ علمِ غیب۔

اُگم باندھنا۔ آئندہ کا حال بتانا۔
اگم شاستر۔ علم نجوم کی کتاب۔
اگن۔ (اَ۔گن) [ہ۔ا۔مذ] (۱) اگنی۔ آگ (۲) ایک چھوٹا سا خوش آواز پرندہ۔
اگن باؤ۔ (۱) گھوڑوں کا ایک مرض جس میں اُن کی کھال اُدھڑ جاتی ہے اور روئیں گر جاتے ہیں (۲) گرمی۔ آتشک (۳) بادِ سموم۔
اگن بوٹ۔ اسٹیمر۔ دُخانی کشتی۔
اگن چڑیا۔ آگ کا کیڑا جسے سمندر بھی کہتے ہیں۔
اگن کے پیچھے کو چوری بتانا۔ (محاورہ) ٹال مٹول کرنا۔ بہانے کرنا۔
اگنُ۔ (اَ۔گنُ) [س۔صفت] اناڑی۔ مورکھ۔ بے ہنر۔ پھوہڑ۔ بدسلیقہ۔
اُگنا۔ (اُگ۔نا) [ہ۔مص] ظاہر ہونا۔ نمود پانا۔ پیدا ہونا۔
اگنی۔ (اگ۔نی) [ہ۔ا۔مث] آگ۔
اگنی بان۔ وہ تیر جس سے آگ لگائی جاتی تھی۔
اگنی کنڈ۔ [س۔مث] آگ کا تالاب۔ دوزخ (۲) وہ گڑھا جس میں آگ جلائی جاتی ہے (۳) آگ کا وہ الاؤ (ہندو روایت کے مطابق) جس میں سے چھتری پیدا ہوتے گئے جنھوں نے بدھمت کا خاتمہ کیا۔
اگواکار۔ (اگ۔وا۔کار) [ہ۔ا۔مذ] (۱) آگے چلنے والا (۲) مکھیا۔ پیشوا۔ سردار۔ نائک (۳) راستہ بتانے والا (۴) شادی کا پیغام لانے والا۔
اگواڑا۔ (اَگ۔واڑا) [ہ۔ا۔مذ] مکان کا سامنے والا حصّہ۔ پچھواڑے کی ضد۔
اگوانا۔ (اَگ۔وا۔نا) [ہ۔مص] آگے کرنا۔ سردار مقرر کرنا۔
اگوانی۔ (اَگ۔وا۔نی) [ہ۔ا۔مث] (۱) (برات کی) پیشوائی۔ استقبال (۲) رہنمائی (۳) اُوپر کا کام کاج کرنے والا۔
اَگوٹ۔ (اَ۔گوٹ) [ہ۔ا۔مث] روک۔ اوٹ۔ آڑ۔
اگوچر۔ (اَ۔گو۔چر) [س۔صفت] خفیہ۔ پوشیدہ۔ پُراسرار۔
اگولا۔ (اَ۔گو۔لا) [ہ۔ا۔مذ] گنّے کا اوپر کا حصّہ جو پھیکا ہوتا ہے۔
اگھاری۔ (اَ۔گھا۔ری) [ہ۔صفت] لالچی۔ حریص۔
اگھاڑ۔ (اَ۔گھا۔ڑ) [ق] آگے۔ سامنے۔
اگھاڑنا۔ (اُ۔گھا۔ڑ۔نا) [ہ۔مص] (۱) کھولنا۔ پردہ فاش کرنا۔
اگھانا۔ (اَ۔گھا۔نا) [ہ۔مص] سیر ہونا۔ اپھرنا۔
اگھائی۔ (اَ۔گھا۔ای) [ہ۔ا۔مث] سیری۔ آسودگی۔
اگھن۔ (اگ۔گھن) [ہ۔ا۔مذ] ہندی سال کا نواں مہینہ مگھر جو تقریباً نصف نومبر سے نصف دسمبر تک رہتا ہے۔
اگھور۔ (اَ۔گھور) [س۔صفت] (۱) خوفناک۔ ہیبت ناک (۲) [مذ] شیوجی کا ایک لقب
اگھورپنتھ۔ ہندو سادھوؤں کا ایک فرقہ جو شوجی کا پجاری ہے اور پاخانہ پیشاب اور کھانے پینے کی چیزوں میں تمیز نہیں کرتا۔
اگھوری۔ (اَ۔گھو۔ری) [ہ۔صفت] اگھورپنتھ کا فرد (۲) لالچی۔ پیٹو۔
اگیا بیتال۔ (اگ۔یا۔بے۔تال) [ہ۔ا۔مذ] غولِ بیابانی۔ ایک دُخانی مادہ جو اکثر دلدل۔ پرانے قبرستان یا مرگھٹ میں رات کو جلتا ہوا نظر آتا ہے عام لوگ اسے بھوت پریت خیال کرتے ہیں۔
اگیاری۔ (اگ۔یا۔ری) [ہ۔ا۔مث] (۱) آگ جلانا۔ ہون۔ ہوم۔ دیوتاؤں کے پُوجنے کے لیے آگ جلا کر اس میں خوشبوئیں۔ میوہ جات گھی وغیرہ ڈال کر پھونکنا۔
اگیانا۔ (اگ۔یا۔نا) [ہ۔مص] دھات کے برتنوں کو پاک کرنے کی غرض سے گرم کرنا۔
اِگیانی۔ (ہ۔صفت) بے علم۔ نادان۔ بے سمجھ۔ جاہل۔
اَگیتا۔ [ہ۔صفت] وقت سے پہلے۔ آگے آنے والا۔
اَگیرا۔ [ہ۔مذ] آگے کا (۲) پہلی بولی جو کاشتکار کو دی جاتی ہے۔

ا۔ل

اَل۔ (ع۔تعریف) عربی زبان میں وہ اسم اور صفت کے ساتھ آ کر اس کے معنوں میں خصوصیت پیدا کر دیتا ہے۔
اَلآن۔ [ع] ابھی۔ اسی وقت۔
اَلآنَ کَمَا کَان۔ [ع۔فعل] جیسا تھا ویسا ہی ہے۔ ہنوز روزِ اوّل است۔
اَلا۔ (اَ۔لا) [ع۔کلمۂ تنبیہ] ہوشیار رہو۔ خبردار رہو۔
اِلّا۔ (اِ۔لّا) [ع] مگر۔ لیکن۔ بجز۔ سوا۔
اِلّا الّذی نہ اُلّا الّذی۔ نہ اِدھر کا نہ اُدھر کا۔ مذبذب۔
اِلّا اللّٰہ۔ (۱) مگر اللہ۔ کلمۂ طیبہ کا جُز (۲) اہلِ ذکر بزرگوں کا وظیفہ۔
اِلّا ماشاءاللّٰہ۔ (۱) مگر جو چاہا اللہ نے (۲) (مجازاً) شاذ و نادر۔ کہیں کہیں
الابلا۔ (اَ۔لا۔ب۔لا) [اُر۔ا۔مث] بُری سے بُری۔ خراب سے خراب چیز۔ وبال۔ مُصیبت۔
الابلا بر گردنِ مُلّا۔ [مثل] سارا وبال مُلّا کی گردن پر۔
الابلا لینا [ق] بلائیں لینا۔ مصیبت مول لینا۔
الالوں بلالوں صحنک سرکالوں۔ [مثل] چکنی چپڑی باتیں کر کے مطلب نکالنا
اَلاپ۔ (اَ۔لاپ) [ہ۔ا۔مث] آواز کا اتار چڑھاؤ۔ اَلاپ۔ تان۔ سُر۔
اَلاپنا۔ (اَ۔لاپ۔نا) [ہ۔مص] سُر کھینچنا۔ تان لگانا۔ گانا۔
الاٹمینٹ (Allotment) (اَ۔لاٹ۔مینٹ) [انگ۔ا۔مث] (۱) حصّہ مفروزہ۔ حصّہ مفتوحہ (۲) بٹوارہ (۳) نامزدگی۔ تعیّن۔ تقسیم۔
اِلاچا۔ (اِ۔لا۔چا) [ہ۔ا۔مذ] ایک قسم کا ملتانی کپڑا جو ریشم اور سُوت ملا کر بنایا جاتا ہے۔ (بن) لاچا۔
الاچا بیگ (۱) کٹھ پتلی کے تماشے میں ایک دُبلی پتلی مضحکہ شکل کا نام (۲) سُوکھا۔ دُبلا اور بدقطع شخص۔
اِلاچی۔ اَلائچی۔ (اِ۔لا۔چی۔ ا۔لا۔اِ۔چی) [ہ۔ا۔مث] ایک خوشبودار چھوٹے سے پھل کا نام جس کے دانے خوشبو کے لیے کھانے یا گرم مصالحہ اور پان وغیرہ میں ڈالتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ بڑی الائچی۔ اور چھوٹی الائچی۔
الاچی (الائچی) دانہ۔ (۱) الائچی کے دانوں پر کھانڈ چڑھی ہوئی مٹھائی (۲) (کنایتہً) کم سن معشوق۔
اَلادا۔ (اَ۔لا۔دا) "علیحدہ" کا قدیم تلفظ۔
اُلار۔ (اُ۔لار) [ہ۔صفت] پچھلے حصے میں بوجھ زیادہ ہونے کے باعث گاڑی

کا اگلا حصّہ اُوپر کو اُٹھ جانا۔

الاراسی۔ (اَ۔لا۔را۔سی) [ہ۔صف] بے پروا۔ بے فکر۔ لاابالی۔

الاراسی کا کارخانہ۔ بے پروائی کا کام۔ بے توجہی کا کارخانہ۔

اَلارم (Alarm) (اَ۔لا۔رم) [انگ۔ا۔مذ] (۱) خطرے سے آگاہی (۲) گھنٹی۔ گھڑی کی جگانے والی گھنٹی۔

اُلارنا۔ (اُ۔لا۔رنا) [ہ۔مص] لٹا دینا۔ پہلو بدلنا۔ سُلا دینا (۲) اچکنا

اُلاس۔ (اُ۔لا۔س) [س۔ا۔مذ] جوش۔ اُمنگ۔ ولولہ (۲) پھرتی۔ چالاکی۔

اُلاسا۔ (اُ۔لا۔سا) [ق۔ا۔مذ] دلاسا۔ تسلّی۔ تشفّی۔

اِلاسٹک (Elastic) [اِ۔لاس۔ٹک] [انگ۔ا۔مث] لچک والی چیز۔ ربڑ کا بنا ہوا فیتہ۔

اُلاسنا۔ (اُ۔لا۔س۔نا) [ق۔مص] جوش میں آنا۔ امنگ پیدا ہونا۔

اُلاغ۔ (اُ۔لا۔غ) [ع۔ا۔مث] (۱) چھوٹی کشتی (۲) ڈاک کا گھوڑا۔ خر بارکش۔

اَلاَقارِبُ کالعَقارِب۔ [ع۔مثل] عزیز بچھو کی طرح نیش زنی کرتے ہیں۔ عزیزوں سے ہی زیادہ تر تکلیف پہنچتی ہے۔

اُلالا۔ (اُ۔لا۔لا) [ق۔ا۔مث] ولولہ۔ جوش۔

اُلالی۔ (اُ۔لا۔لی) [ق۔ا۔مث] ناز۔ نخرہ۔ ادا

الامان۔ (اَل۔اَ۔مان) [ع] امن چاہنا۔ (۱) پناہ بخدا (۲) [مث] امن پناہ۔ رحم۔

الامان کہنا۔ (محاورہ) پناہ مانگنا۔

اَلاَمرُ فوقُ الاَدَب (ع۔ مقولہ) حکم ادب پر فوقیت رکھتا ہے۔

الانا۔ (اَل۔لا۔نا) [ہ۔مص] چلانا۔ کراہنا۔ گلا پھاڑ کر بولنا۔

اَلاِنتظارُ اَشَدُّ مِنَ المَوت [ع۔مثل] انتظار کی تکلیف موت سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔

اُلانگنا۔ اُلانگھنا۔ (اُ۔لانگ۔نا۔ اُ۔لانگھ۔نا) [ہ۔مص] (۱) پھلانگنا (۲) کسی چیز کے اُوپر سے اس طرح کود جانا کہ اس پر پاؤں نہ پڑے (۳) چابک سواروں کی اصطلاح میں گھوڑے پر اوّل مرتبہ چڑھنا۔

اُلاہنا۔ (اُ۔لاہ۔نا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) گلہ شکوہ کرنا (۲) بدنامی۔ بُرائی۔ دوش۔

اُلاہنا دینا۔ (۱) گلہ کرنا۔ شکوہ کرنا (۲) الزام دینا۔

الاؤ۔ (اَ۔لا۔ؤ) [ہ۔ا۔مذ] آگ کا ڈھیر۔

الاؤنس (Allowance) (اَ۔لا۔ؤنس) [انگ۔ا۔مذ] بھتّا۔ زائد خرچ

الباب۔ (اَل۔باب) [ع۔ا۔مث] لُب کی جمع۔ عقلیں (مرکبات میں مستعمل ہے)

البتّہ (اَل۔بت۔تہ) [ع: تابع فعل] (۱) بے شک۔ ضرور۔ قطعی۔ بے شبہ۔ بالیقین (۲) ہاں۔ بہت خوب۔ بہت بہتر (۳) مگر۔ الّا۔ لیکن۔

اَلبُرز۔ (ف۔مذ) ایران کا ایک مشہور پہاڑ۔

اِل بِل۔ (اِل۔بِل) [ہ۔ا۔مذ] (۱) غرور۔ گھمنڈ (۲) فرق کی بیشی (۳) صدقے قربان۔

ال جاؤں بل جاؤں جلوے کے وقت ٹل جاؤں۔ [مثل] یوں تو صدقے قربان جاتے ہیں۔ جان دیتے ہیں لیکن وقت پڑنے پر شکل بھی نہیں دکھاتے۔

البم (Album) (اَل۔بم) [انگ۔ا۔مذ] تصویریں رکھنے کی بیاض۔ مُرقّع۔

البیٹ۔ (اَل۔بیٹ) [ہ۔ا۔مث] بل۔ مروڑ۔ لپیٹ۔ گرہ۔ پیچ۔

البیلا۔ (اَل۔بے۔لا) [ہ۔صف] (۱) جوانِ رعنا۔ بانکا ترچھا (۲) بے پروا۔ آزاد طبع (۳) انوکھا (۴) سیدھا سادا (۵) معصوم (۶) خوبرو۔ دلربا۔

البیلا پن۔ چھبیلا پن۔ بانکپن۔ الھڑ پن۔

البیلی۔ (اَل۔بے۔لی) [ہ۔صف] البیلا کی تانیث۔

البیلی چال۔ مستانہ چال۔ بانکی ترچھی چال۔

البیلی نے پکائی کھیر دودھ کی جگہ ڈالا پنیر۔ [مثل] بے ڈھنگے پن نے کام بگاڑ دیا۔ کچھ کا کچھ کر دینا۔

البیلی وضع۔ بانکی ترچھی وضع۔

اَلپاکا (Alpaka) (اَل۔پا۔کا) [انگ۔ا۔مذ] (۱) امریکہ کا ایک جانور جس کے بال لمبے اور اون کی طرح ملائم ہوتے ہیں (۲) الپاکا کا اُون (۳) ایک کپڑا جو ریشم یا سُوت کے ساتھ الپاکا کے اُون سے ملا کر بنایا جاتا ہے اور اُسے الپکا بھی کہتے ہیں۔

اَلپِین۔ [ا۔مث] گھنڈی والی سُوئی۔ (پِن) (Pin)

اِلتباس۔ (اِل۔تِ۔باس) [ع۔ا۔مذ] (۱) یکسانیت کے سبب شُبہ پڑنا (۲) ہم شکل ہونا (۳) مشکوک ہونا (۴) ابہام و تجنیس۔

اِلتجا۔ (اِل۔تِ۔جا) [ع۔ا۔مث] (۱) آرزو۔ تمنا (۲) منّت سماجت۔ عاجزی (۴) عرض۔ گذارش۔ درخواست۔

التجا کرنا۔ منّت کرنا۔ خوشامد کرنا۔ گڑگڑانا۔ درخواست کرنا۔

التجا لے جانا۔ عرض لے جانا۔ آرزو پیش کرنا۔

اِلتزام۔ (اِل۔تِ۔زام) [ع۔ا۔مذ] کسی بات کو لازم کر لینا۔ ضروری قرار دے لینا۔ جمع: التزامات۔

اِلتفات۔ (اِل۔تِ۔فات) [ع۔ا۔مث] (۱) متوجّہ ہونا (۲) توجہ۔ مہربانی۔ رغبت۔ خیال۔ دھیان۔

اِلتماس۔ (اِل۔تِ۔ماس) [ع۔ا۔مذ] درخواست۔ عرض۔ گذارش۔ التجا۔ جمع: التماسات

اِلتماسی۔ (اِل۔تے۔ماسی) [ق۔ا۔مذ] عرضی گزار۔ ملتمس۔ ملتجی۔

اَلتمش۔ (اَل۔تَ۔مش) [ت۔ا۔مذ] (۱) آگے کی فوج۔ ہراول (۲) خاندان غلاماں کے بادشاہ شمس الدین کا لقب (صحیح۔ التتمش)

التمغا۔ (اَل۔تم۔غا) [ت۔ا۔مذ] (۱) سُرخ مہر (۲) (مجازاً) فرمانِ شاہی۔ (۳) معافی یا جاگیر کی سند۔

اَلتنی۔ (اَل۔تَ۔نی) [ہ۔ا۔مث] ہاتھی کی گردن میں باندھنے کی رسّی جس پر فیل بان رکاب کی طرح پاؤں رکھتا ہے۔

اِلتوا۔ (اِل۔تِ۔وا) [ع۔ا۔مذ] آئندہ پر اُٹھا رکھنا۔ ٹال دینا (۲) ملتوی کرنا۔

التہاب۔ (اِل۔تِ۔ہاب) [ع۔ا۔مذ] شعلہ بھڑکنا۔ آگ مشتعل ہونا۔

التہاب زائدہ۔ ایک مرض جس میں اندھی آنت سُوج جاتی ہے اور اس میں سوزش ہوتی ہے۔ (Appendicitis)

اِلتیام (اِل۔تِ۔یام) [ع۔ا۔مذ] (۱) زخم بھرنا۔ تندرست ہونا (۲) دو چیزوں کا باہم مل جانا (۳) میل ملاپ۔ میل جول۔

التیام پانا۔ التیام دینا۔ زخم بھرنا۔

اُلٹ۔ (اُ۔لٹ) [ہ۔صف] اُلٹنا کا امر (۱) برعکس۔ مخالف (۲) ٹیڑھا (۳) پلٹا ہوا اوندھا (۴) برگشتہ (۵) خلافِ قاعدہ (۶) واپس (۷) نقیض۔ ضد۔

اُلٹ آنا (محاورہ) پلٹ آنا۔ جہاں سے چلے وہیں آکر گرنا یا واپس آنا۔

اُلٹ پڑنا (محاورہ) واپس ہونا (۲) پلٹ کر حملہ کرنا (۳) بگڑ جانا۔ غصے ہونا۔ برہم ہونا (۴) مخالف ہو جانا (۵) اوندھا ہو جانا (۶) خلافِ اُمید نتیجہ برآمد ہونا۔

اُلٹ پُلٹ (محاورہ) درہم برہم۔ اُلٹا سیدھا۔ اُلٹا پلٹا۔ بے ترتیب۔ گڈمڈ۔

اُلٹ پلٹ دینا (محاورہ) بے ترتیب کر دینا۔ نیچے اوپر کر دینا۔ اِدھر کا اُدھر کر دینا۔

اُلٹ پلٹ کرنا (محاورہ) تلے اوپر کرنا۔ درہم برہم کرنا۔ بے ترتیب کرنا۔ گڈمڈ کرنا۔

اُلٹ پلٹ ہونا (محاورہ) بے ترتیب ہونا۔ گڈمڈ ہونا۔

اُلٹ پیچ۔ اُلٹی سیدھی بات۔ چکر کی بات (۲) گردش (۳) چھل۔ داؤ پیچ۔

اُلٹ پھیر (۱) ادل بدل۔ ہیر پھیر (۲) مکر و فریب (۳) دو بدو۔ گالی گلوچ۔ تکرار۔

اُلٹ پھیر میں آجانا (محاورہ) فریب میں آجانا۔ دھوکا کھا جانا۔

اُلٹ جانا (۱) پلٹ جانا (۲) مدہوش ہو جانا۔ سرشار ہو جانا (۳) موٹا ہو جانا (۴) اوندھا ہو جانا۔ پیچھے کے رُخ پڑ جانا (۵) مفلس ہو جانا (۶) منحرف ہو جانا۔ پھر جانا (۷) گر پڑنا۔ آ رہنا (۸) بدل جانا۔ خلاف ہونا۔ مکر جانا۔

اُلٹ دینا (۱) اِدھر سے اُدھر کر دینا (۲) اٹھا دینا۔ (۳) چت کو پٹ کر دینا۔ (۴) تباہ کر دینا۔

اُلٹ کے جواب دینا (۱) پیام کا جواب لا دینا (۲) تُرکی بہ تُرکی جواب دینا۔

اُلٹ کے خبر نہ لینا۔ کسی کی طرف سے بے خبر ہو جانا۔ انتہا کی غفلت برتنا۔

اُلٹ کے کروٹ نہ لینا۔ خبر نہ لینا۔ انتہائی غفلت کرنا۔

اُلٹا۔ (اُل۔ٹا) [ہ۔صف] (۱) پلٹا ہوا۔ اوندھا (۲) برعکس (۳) واپس۔ سیدھا کی ضد۔

اُلٹا پانسا پڑنا۔ (۱) جوئے میں پانسہ غلط پڑنا۔ ہار جانا (۲) معاملہ اپنے خلاف ہونا۔ کوشش رائیگاں جانا۔

اُلٹا پلٹا۔ (۱) بے ترتیب۔ تلے اوپر (۲) اُلٹا سیدھا (۳) بے ڈھنگا۔ اوندھا۔ بر کھیل۔

اُلٹا پلٹی۔ ادل بدل۔ اِدھر کا اُدھر کرنا۔

اُلٹا پھر آنا (محاورہ) لوٹ آنا۔ جاتے جاتے پلٹ پڑنا۔ بہت جلد مراجعت کرنا۔

اُلٹا پھرنا۔ (محاورہ) واپس آجانا۔ ناکام پلٹ آنا۔ جاتے ہی واپس چلے آنا۔

اُلٹا پھیرنا۔ (محاورہ) لوٹا دینا۔ واپس کر دینا۔ فوراً واپس کر دینا۔

اُلٹا توا۔ (محاورہ) نہایت کالا۔ کالا کوئلہ۔ کالا کلوٹا۔ کالا بھجنگا۔

اُلٹا ٹانگنا۔ (محاورہ) ٹانگیں باندھ کے سر کے بل لٹکانا۔ سخت سزا دینا۔

اُلٹا جننا (محاورہ) بچے کا اس طرح جننا کہ پہلے پیر نکلیں اور پھر سر۔

اُلٹا جواب دینا۔ (محاورہ) خلافِ توقع جواب دینا۔ ٹیڑھا جواب دینا۔

اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ [مثل] اپنے کرتوت پر شرمانے کے بجائے ٹوکنے والے کو آنکھیں دکھانا۔

اُلٹا دریا بہنا۔ (محاورہ) خلافِ دستور کوئی بات ہونا۔ ناممکن کام ہونا۔

اُلٹا (اُلٹے) دم لینا۔ (محاورہ) نزع کے وقت سانس کا اکھڑ جانا۔

اُلٹا دھڑا باندھنا۔ (محاورہ) برعکس کرنا۔ خلاف کرنا۔ اپنی خطا دوسروں کے سر تھوپنا۔

اُلٹا زمانہ۔ (محاورہ) ایسا زمانہ جس میں سیدھی بات ٹیڑھی اور بُری بات بھلی سمجھی جائے۔ بُرا زمانہ۔ کلجگ۔

اُلٹا زمانہ آیا ہے۔ اُلٹا زمانہ لگا ہے۔ اُلٹا زمانہ ہے۔ (محاورہ) بُرا وقت آگیا ہے۔

اُلٹا سبق پڑھانا۔ (محاورہ) خلاف بات سکھانا۔ بہکانا۔ ورغلانا۔

اُلٹا سیدھا۔ بے قاعدہ۔ بے ترتیب۔ جا بیجا۔

اُلٹا سیدھا جواب دینا۔ (محاورہ) خلاف جواب دینا۔ نا ملائم جواب دینا۔ نا معقول جواب دینا۔

اُلٹا لٹکانا۔ (محاورہ) اُلٹا ٹانگنا۔

اُلٹا لیا جائے نہ سیدھا۔ جہاں کسی بھی طرح کوئی شخص قابو میں نہ آئے اور نہ قائل ہو تو اس موقع پر بولتے ہیں۔

اُلٹا مزاج۔ وہ جس پر ہر بات کا اُلٹا اثر پڑے۔

اُلٹا نصیبا۔ بُری قسمت۔ بدنصیبی۔

اُلٹا ہاتھ مارنا۔ حسرت و افسوس ظاہر کرنا۔

اُلٹے اُسترے سے سر مونڈنا [مثل] بڑی ذلت کی سزا دینا۔

اُلٹے بانس بریلی کو [مثل] برعکس بات۔ حماقت کا کام۔ بے فائدہ کام۔

اُلٹے بل کی چوٹی۔ وہ چوٹی جس کے گوندھنے میں بال نیچے سے اُوپر لائے جائیں۔

اُلٹے پاؤں پڑنا۔ آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے ہٹنا۔

اُلٹے پاؤں پھرنا۔ فوراً واپس ہونا۔ جلد پلٹ جانا۔ ترنت لوٹنا۔

اُلٹے پاؤں چلنا۔ پُشت کی طرف چلنا۔

اُلٹے پھر آنا۔ فوراً پلٹ آنا۔

اُلٹے سر ہو جانا۔ خوش ہونے کے بجائے ناراض ہو جانا۔ مفت میں پیچھے پڑ جانا۔

اُلٹے سیدھے۔ حق ناحق۔ جا بے جا۔

اُلٹے کانٹے تولنا۔ کم تولنا۔ ڈنڈی مارنا۔

اُلٹے گدھے پر چڑھانا۔ پرانے زمانے میں سزا دینے کا طریقہ۔ ملزم کا سر منڈوا کر اور گدھے کی دُم کی طرف منہ کر کے سارے شہر میں گھماتے تھے۔ نہایت ذلیل و رسوا کرنا۔

اُلٹے مُلک کے ہو۔ احمق ہو۔ بے وقوف ہو۔

اُلٹے ہاتھ کا داؤں کھیل (کرتب) بہت آسان۔ نہایت سہل۔

اُلٹانا۔ (اُل۔ٹا۔نا) [ہ۔مص] لا پلٹانا۔ لوٹانا۔ پیچھے پھرنا (۲) اوپر کا اور کرنا یا کہنا (۳) پھرنا۔ دوسری حالت میں رکھنا۔

اُلٹنا۔ (اُ۔لٹ۔نا) [ہ۔مص] پلٹنا۔ اوندھا کرنا (۲) اٹھانا۔ ہٹانا (۳) بھرنا (۴) مدہوش کرنا (۵) تہ و بالا کرنا (۶) بدل دینا (۷) گرانا پچھاڑنا (۸) اُجاڑنا (۹) بار بار کہنا (۱۰) اُنڈیلنا (۱۱) مفلس کر دینا (۱۲) سیدھا کرنا (۱۳) رد کرنا (۱۴) چڑھانا لاندھنا (۱۵) نیچے سے اُوپر کو کرنا۔

اُلٹو انسی۔ (اُلٹ۔ واں۔ سی) [ہ۔ ا۔ مث] اپنا الزام دوسرے پر تھوپنا۔ سیدھی بات کو پلٹ دینا۔ اُلٹے کام کرنا۔

اُلٹی۔ (اُل۔ ٹی) [ہ۔ صف] اُلٹا کی تانیث (۱) خلاف۔ مخالف (۲) اوندھی (۳) [مث] قے

اُلٹی آنتیں گلے پڑنا۔ لینے کے دینا پڑنا۔ نیکی کا بدلا بدی میں ملنا۔

اُلٹی آنکھیں دکھانا۔ بے جا غصہ کرنا۔ خود ہی قصور کرنا خود ہی دوسرے پر خفا ہونا۔

اُلٹی اُلٹی باتیں۔ بے تکی باتیں۔ آڑھی ترچھی بات چیت۔

اُلٹی اُلٹی سانسیں بھرنا۔ اوپر کے دم کھینچنا۔ آخری سانسیں لینا۔ مرنے کے قریب ہونا۔

اُلٹی بات۔ خلاف بات۔ بے ڈھنگی بات۔

اُلٹی پٹی پڑھانا۔ (۱) غلط سبق پڑھانا۔ بہکانا۔ ورغلانا (۲) دل پھیر دینا برگشتہ کر دینا۔

اُلٹی پڑے سیدھی پڑے۔ خدا جانے نتیجہ اچھا ہو یا بُرا۔

اُلٹی پلٹی باتیں۔ بے قرینہ باتیں۔ بے ڈھنگی باتیں۔

اُلٹی تقدیر۔ اُلٹا نصیبا۔ بدقسمتی۔

اُلٹی ٹانگیں گلے پڑنا۔ اپنی باتوں سے آپ ہی قائل ہونا۔ اپنے ہاتھوں مصیبت مول لینا۔ اپنے داؤں سے خود پچھڑنا۔

اُلٹی چھُری سے حلال کرنا۔ نہایت ظلم کرنا۔ بڑی زیادتی کرنا۔

اُلٹی رات کا۔ بے وقوف۔ احمق۔

اُلٹی رسم۔ اُلٹی ریت۔ موقع محل کے خلاف رسم۔ دستور کے خلاف بات۔

اُلٹی سانس چلنا۔ نزع کی حالت میں سانس کا بے قاعدہ چلنا۔

اُلٹی سمجھ۔ حماقت۔ نافہمی۔ بے عقلی۔

اُلٹی سمجھے نہ سیدھی۔ کسی طرح نہیں مانتا۔ ضدی ہے۔

اُلٹی سُنو۔ کسی سے خلافِ دستور بات کا ذکر کرتے وقت ابتدا اس جملے سے کرتے ہیں۔

اُلٹی سُوجھنا۔ عقل اور رسم و رواج کے خلاف کوئی بات ذہن میں آنا۔

اُلٹی سیدھی باتیں کرنا۔ بے تُکی بات کہنا۔ ہٹ دھرمی کرنا۔

اُلٹی سیدھی پڑنا۔ آفت آنا۔ مصیبت پڑنا۔ چوٹ لگنا۔

اُلٹی سیدھی سُنانا۔ بُرا بھلا کہنا۔ سخت کلامی سے پیش آنا۔

اُلٹی سیدھی نہ سمجھنا۔ اچھی بُری بات کو ذہن میں نہ لانا۔

اُلٹی سیدھی ہانکنا۔ اول جلول باتیں کرنا۔ اول فول بکنا۔

اُلٹی سیفی۔ (۱) اُلٹی تلوار (۲) دُعائے بد (۳) وہ جلالی وظیفہ جو دشمن کی تباہی یا ہلاکت کے لیے پڑھا جائے اور خود عامل پر اس کا اثر ہو جائے۔

اُلٹی قسمت۔ بُری قسمت۔ بدنصیبی۔

اُلٹی کرنا۔ قے کرنا۔

اُلٹی کھوپڑی اندھا گیان۔ [مثل] احمق بے وقوف۔ اندھی کھوپری میں اندھی عقل۔

اُلٹی کھوپری کا۔ کج فہم۔ کوڑ مغز۔ اوندھی سمجھ کا۔

اُلٹی گنگا بہانا۔ خلافِ دستور کام کرنا۔

اُلٹی مالا پھیرنا۔ اُلٹی تسبیح پڑھنا۔ خلاف دستور کرنا۔ اُلٹی باتیں کرنا۔ کسی کی ہلاکت کے لئے کچھ پڑھنا۔

اُلٹی مت۔ سیدھی بات کو اُلٹی سمجھنے والی عقل۔ غلط سمجھ۔

اُلٹی ہوا چلنا۔ خلاف دستور کام ہونا۔ اُلٹا زمانہ آنا۔

الٹی میٹم (Ultimatum) (اَل۔ ٹی۔ مے۔ ٹم) [انگ۔ ا۔ مذ] مشروط اعلانِ جنگ۔ آخری انتباہ۔ وہ آخری تجاویز یا شرائط جنھیں فریق ثانی منظور نہ کرے تو شرائط پیش کرنے والا فریق اس کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیتا ہے یا اس سے تعلقات منقطع کر لیتا ہے۔

الجبرا۔ (اَل۔ جب۔ را) [ع۔ ا۔ مذ] علم جبر و مقابلہ۔ ریاضی کی ایک شاخ کا نام۔

الجوع۔ (اَل۔ جُوع) [ع۔ ا۔ مذ] بھوک کی شدت کے اظہار کے لیے بولتے ہیں۔

اُلجھا۔ سُلجھا کی ضد۔ پھنسا ہوا۔ پیچ در پیچ گتھی یا پھندا۔

اُلجھانا۔ (اُل۔ جھا۔ نا) [ہ۔ مص] سلجھانا کی ضد (۱) پھنسانا (۲) اٹکانا (۳) بکھیڑے میں ڈالنا (۴) گرہ در گرہ اور پیچ در پیچ کرنا۔ پیچیدہ کرنا۔ (۵) کام سے لگانا۔ (۶) لڑوانا۔ گتھوانا (۷) شادی کرانا (۸) فریب میں لانا (۹) باتوں میں لگانا۔ (۱۰) تھوڑی دیر کے واسطے کپڑے کو پہننا۔ (۱۱) کسی کام میں روپیہ لگانا۔ (۱۲) بحث کرانا (۱۳) لپیٹنا۔ لپٹانا (۱۴) تصفیہ نہ کرنا (۱۵) التوا میں ڈالنا۔ دیر کرنا (۱۶) عشق میں مبتلا کرنا۔ (۱۷) طُول دینا۔

اُلجھاؤ۔ اُلجھاوا۔ (اُل۔ جھا۔ او۔ اُل۔ جھا۔ وا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) بکھیڑا۔ دقت۔ مشکل، جنجال (۲) جھگڑا (۳) پھندا۔ گتھی۔ پیچ۔

اُلجھ پڑنا۔ (اُ۔ لجھ۔ پڑ۔ نا) [اُ۔ مص] بحث کرنے لگنا۔ جھگڑا کرنا۔

اُلجھ جانا۔ (اُ۔ لجھ۔ جا۔ نا) [اُ۔ مص] (۱) گتھی پڑ جانا (۲) مشغول ہو جانا۔

اُلجھ جائے گا سُلجھ جائے گا۔ [مثل] بیاہ ہو جانے پر ٹھیک ہو جائے گا۔

اُلجھن۔ (اُل۔ جھن) [ہ۔ ا۔ مث] گھبراہٹ۔ کش مکش۔ پیچیدگی۔ بے چینی۔ پریشانی۔ (۲) تشویش۔ خلش۔

اُلجھنا۔ (اُ۔ لجھ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) گتھی پڑنا۔ پھنسنا (۲) حجت کرانا (۳) تکرار کرنا (۴) گرہ در گرہ ہونا (۵) اٹکنا۔ مبتلا یا گرفتار ہونا۔ (۶) بکھیڑے میں پڑنا (۷) جھگڑا۔ گتھنا (۸) کام سے لگنا (۹) التوا ہونا۔ رُکنا (۱۰) دقت میں پڑنا (۱۱) اٹک اٹک کر پڑھنا (۱۲) غلطاں پیچاں ہونا (۱۳) خواہ مخواہ چھیڑ نکالنا۔ سُلجھانے کی ضد۔

اُلجھنا آسان سُلجھنا مشکل۔ (مقولہ) مصیبت میں انسان آسانی سے پھنس جاتا ہے۔ مگر پھر اس سے نکلنا مشکل ہوتا ہے

اُلجھیڑا۔ (اُل۔ جھے۔ ڑا) [ہ۔ ا۔ مذ] جھگڑا۔ بکھیڑا۔ کش مکش۔ فتنہ و فساد۔

اُلجھیڑے میں (پڑنا) پھنسنا۔ (محاورہ) کش مکش میں گرفتار رہنا۔ بلا میں پھنسنا

اُلچنا۔ (اُ۔ لچ۔ نا) [ف۔ مص] (۱) اُلیچنا۔ انڈیلنا (۲) خالی کرنا۔

الحاج۔ (اَل۔ حاج) [ع۔ ا۔ مذ] حاجی۔ جمع: الحجاج۔

اِلحاح۔ (اِل۔ حاح) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) گڑگڑانا۔ منت کرنا (۲) خوشامد گریہ و زاری۔

اِلحاد۔ (اِل۔ حاد) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) سیدھے راستے سے کترا جانا (۲) دینِ حق سے پھر جانا۔ ملحد ہو جانا۔

الحاصل۔ (اَل۔ حا۔ صِل) [ع۔ تابع فعل] آخرکار۔ قصہ کوتاہ۔ مختصر یہ کہ

الحاق۔ (اِل۔ حاق) [ع۔ ا۔ مذ] شامل ہونا۔ ملنا۔ داخل ہونا۔

الحال۔ (اَل۔حَال) [ع۔تابع فعل] ابھی۔اسی وقت۔فی الحال۔
الحان۔ (ال۔حان) [ع۔ا۔مذ] (۱) اچھی آواز سے گانا یا پڑھنا (۲) لَے سُر۔ (۳) بفتحِ اوّل۔لحن کی جمع۔گیت۔
الحذر۔ (اَل۔حَ۔ذَر) [ع۔ا۔مذ] الامان۔خُدا کی پناہ۔خبردار۔
الحفیظ۔ (اَل۔حَ۔فیظ) [ع۔ا۔مذ] (۱) حفاظت کرنے والا (۲) الٰہی پناہ۔خدا بچائے۔
الحق۔ (اَل۔حق) [ع۔تابع فعل] (۱) فی الحقیقت۔واقع میں (۲) بے شک درست۔بجا۔
الحکمُ لِلّٰہ۔ اللہ ہی کا حکم ہے۔
الحمد۔ (اَل۔حمد) [ع۔ا۔مث] (۱) سب تعریفیں (۲) قرآن کی پہلی صورت۔سورۃ فاتحہ
الحمد للہ۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔خدا کا شکر ہے۔خدا کی عنایت ہے۔
اَلحَمرا۔ (ع۔مذ) غرناطہ (اسپین) میں مسلمانوں کا خوبصورت سُرخ پتھر کا محل۔
الخ۔ (اَ۔لخ) [ع] اِلیٰ آخِرِہٖ کا مخفف۔آخر تک۔تمام۔سب۔کُل (جب کسی عبارت کا تھوڑا سا حصّہ لکھ کر باقی کو بخوفِ طوالت نہیں لکھتے تو الخ لکھ دیتے ہیں)
اَلخالق۔ (اَل۔خا۔لق) [ع۔ا۔مث] رُوئی دار قبا جس کا سینہ اور آستینوں کے چاک کُھلے ہوتے ہیں)
الخاموشی نیم رضا۔ [مثل] چُپ ہونے میں بھی ایک قسم کی رضامندی پائی جاتی ہے۔
اِلرجی (Allergy) (اِ۔لر۔جی) [انگ۔ا۔مث]
حساسیت۔کسی چیز کے کھانے، پینے، پہننے، اوڑھنے اور کیڑے کے کاٹنے سے جسم میں کسی ردعمل کا ظہور پذیر ہونا۔حساسیت ہر شخص میں نہیں پائی جاتی۔اس بیماری کا مریض بعض چیزوں سے نفرت کرنے لگتا ہے اور اس کے ذہن میں یہ خیال بیٹھ جاتا ہے کہ وہ اس کے لیے ضرر رساں ہیں۔
الڑبلڑ۔ بچوں کی سی حرکتیں۔بے وقوفی۔
الزام۔ (اِل۔زام) [ع۔ا۔مذ] اتہام۔تہمت۔بُہتان۔ جمع: الزامات
الزام آنا۔ (محاورہ) قصور وار ٹھہرانا۔خطاوار ثابت ہونا۔تہمت لگنا۔
الزام اُٹھانا۔ (محاورہ) اپنے سر پر بدنامی لینا۔موردِ ملامت بننا۔
الزام پانا۔ (محاورہ) قابلِ ملامت ٹھہرنا۔بدنام ہونا۔
الزام (تھوپنا) دینا۔ عیب لگانا۔قصوروار ٹھہرانا۔تہمت دھرنا۔
الزام (دھرنا) رکھنا۔ (محاورہ) (۱) قصوروار ٹھہرانا۔ملم لگانا (۲) تہمت لگانا۔بہتان جوڑنا۔
الزام کا کام۔الزام کی بات۔الزام کی چیز۔ (محاورہ) ایسی بات جس سے اپنے سر بدنامی آئے۔
الزام کے رقے رکھنا۔ (محاورہ) الزام پر الزام لگانا۔
الزام لگانا۔ (محاورہ) تہمت دھرنا۔مجرم ٹھہرانا۔
الزام لگنا۔ (محاورہ) ملزم قرار دیا جانا۔الزام ذمے لینا۔
الزام لینا۔ (محاورہ) اپنے اُوپر بدنامی لینا۔
الزام ملنا۔ (محاورہ) الزام پانا۔خطاوار ٹھہرایا جانا۔
اِلزامات۔ (اِل۔زا۔مات) [ع۔ا۔مذ] الزام کی جمع۔
السانا۔ (اَل۔سا۔نا) [ہ۔مص] سُست ہونا۔سستی میں پڑنا۔اُونگھنا۔

اَلَست۔ (اَ۔لَستُ) [ع۔حرف استفہام۔لَستُ۔واحد متکلم] کیا نہیں ہوں میں۔یہ اشارہ ہے قرآن مجید کی آیۃ اَلَستُ بِرَبِّکُم کی طرف۔
اَلسَّلَامُ عَلَیکُم۔ (اَ۔س۔سَ۔لا۔مُ۔عَ۔لَے۔کُم) [ع] سلامتی ہو تم پر۔ مسلمانوں کا سلام۔
اَلسِنہ۔ (اَل۔سِ۔نہ) [ع۔ا۔مث] لسان کی جمع۔زبانیں۔
اَلسی۔ (اَل۔سی) [ہ۔ا۔مث] ایک پودا اور اُس کے بیج کا نام۔اس کا تیل جلانے وغیرہ کے کام آتا ہے۔
اَلسی کا جھوڑا نہ گدھا کھائے نہ گھوڑا۔ [مثل] کسی کام کا نہیں۔کسی مصرف کا نہیں۔عمر رسیدہ شخص اکثر اپنے متعلق کسرِ نفسی کے طور پر کہتے ہیں۔
السیٹ۔**السیٹھ**۔ (اَل۔سیٹ۔اَل۔سیٹھ) [ہ۔ا۔مث] دھاندلی۔فریب دغابازی۔بدمعاملگی (۲) اُلجھاؤ۔رکاوٹ۔اَڑنگا۔
السیٹیا۔ (اَل۔سے۔ٹِ۔یا) [ہ۔صفت] (۱) دھاندلی کرنے والا۔دغاباز۔فریبی (۲) جھگڑالو۔ (۳) نادہند۔
اُلش۔ (اُ۔لش) [ت۔ا۔مذ] پس خوردہ۔جُوٹھا کھانا۔بچا ہوا کھانا۔
اِلصاق۔ (اِل۔صاق) [ع۔ا۔مذ] ملانا۔چسپاں کرنا۔چپکانا۔
اَلطاف۔ (اَل۔طاف) [ع۔ا۔مذ] لطف کی جمع۔مہربانیاں۔نوازشیں۔
الطاف نامہ۔ مہربانی کا خط۔نوازش نامہ۔
اَلعَاقِلُ تَکفِیہِ الاِشارہ [ع۔مثل] عقل مند کو اشارہ ہی کافی ہے۔
اَلعَبد۔ (اَل۔عَبد) [ع۔ا۔مذ] بندہ۔فدوی۔ناچیز (عام طور پر دستاویزوں اور رسیدوں کے نیچے دستخط کرنے سے پہلے لکھتے ہیں۔ جمع: اَلعِباد
اَلعطش۔ (اَل۔عَ۔طش) [ع۔ا۔مث] (۱) پیاس (۲) پیاس کی شدت کے موقع پر بولتے ہیں۔بہت پیاس لگی ہے
اَلعَظمَۃُ لِلّٰہ۔ [ع] بزرگی اللہ کے لیے ہے۔قدرتِ الٰہی کی عظمت پر حیرت ظاہر کرکے یا کسی مہیب اور خوفناک چیز سے پناہ مانگنے کے طور پر کہتے ہیں۔
اَلغار۔ (اَل۔غار) [ق۔ا۔مث] یلغار۔
اَلغارون۔ (اَل۔غا۔رُون) [ت۔تابع فعل] بہت۔بافراط۔کثرت سے۔
اَلغرض۔ (اَل۔غَ۔رَض) [ع۔تابع فعل] حاصل مطلب۔قصّہ مختصر۔الحاصل۔
اَلغوزہ۔ (اَل۔غو۔زہ) [ع۔ا۔مذ] ایک قسم کی دوہری بانسری۔
الغوزہ للغوزہ۔ پیٹ کی انتڑیاں اور فضلہ وغیرہ۔
الغیاث۔ (اَل۔غِ۔یاث) [ع] (۱) فریاد (۲) فریاد ہے۔دُہائی ہے کوئی بچاؤ۔
اَلف۔ [ع۔صفت] ہزار۔دس سَو۔ جمع:۔ اُلوف۔آلاف
الف لیلہ۔ (۱) ہزار راتیں (۲) عربی کی ایک مشہور داستان۔
الف۔ (اَ۔لِف) [ع۔ا۔مذ] عربی فارسی۔اُردو کے حروفِ تہجی کا پہلا حرف دیکھیے "ا"
الف آزاد کا۔ آزاد فقیر جو اپنے ماتھے پر ایک سیدھی لکیر کھینچتے ہیں۔اس لکیر کو آزاد کا الف کہتے ہیں۔
الف اللہ۔ (۱) بے لاگ (۲) تنہا۔اکیلا (۳) مفلس غریب اور محتاج (۴) آزاد

فقیروں کا ٹیکہ جو ناک کی نوک سے سر کے بالوں تک سیدھا کھینچ دیتے ہیں۔

الف سے بے۔ الف بے تے۔ حروفِ تہجی۔ الف سے ے تک حروف۔

الف بے تے پڑھانا۔ (محاورہ) (۱) بچے کو ابتدائی قاعدہ پڑھانا (۲) ناسمجھ اور بے وقوف کو کوئی بات سمجھانا یا سکھانا۔

الف سے بے نہ سُننا (محاورہ) اپنی نسبت ذرا بھی بُری بات نہ سُننا۔

الف سے بے نہ کہنا۔ (محاورہ) کسی کو ذرا بھی بُرا نہ کہنا۔ نا ملائم کلمہ زُبان پر نہ لانا۔

الف کھینچنا۔ (محاورہ) آزاد فقیر بننا۔ فقیری لینا۔

الف کے نام بے نہیں جانتے (محاورہ) بالکل ان پڑھ ہیں۔ جاہل آدمی۔

الف مقصورہ۔ وہ الف جس پر مد نہ ہو۔

الف ممدودہ۔ مد والا الف۔ لمبی آواز والا الف۔ وہ الف جسے کھینچ کر پڑھا جائے۔

الف ہونا۔ (۱) چراغ پا ہونا۔ گھوڑے کا پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہونا۔ مادر زاد برہنہ ہونا۔

اِلف۔ [ع۔ا۔مث] (۱) دوستی۔ یاری (۲) عادی ہونا۔

الفابیٹ (Alphabet) (ال۔فا۔بیٹ) [انگ۔ا۔مذ] حروفِ تہجی

اَلفاظ۔ (اَل۔فا۔ظ) [ع۔ا۔مذ] لفظ کی جمع۔ لفظیں۔

اُلفت (اُل۔فت) [ع۔ا۔مث] پیار۔ محبت۔ دوستی۔

اُلفت جتانا۔ (محاورہ) محبت کا اظہار کرنا۔

اُلفت کا بندہ۔ (صف) محبت کا غلام۔

اُلفت کرنا۔ (محاورہ) محبت کرنا۔

اَلفتہ۔ (اَلف۔تہ) [اُر۔صف] (۱) پریشان۔ مفلس۔ قلاش۔ مفت خورہ۔ (۲) غیر۔ بیگانہ۔ (۳) بدمعاش۔ آوارہ۔ بدچلن۔

الفراق۔ (اَل۔ف۔راق) [ع] جُدائی کے وقت حسرت و افسوس کا کلمہ۔

الفربہ خواہ مخواہ مرد آدمی [مثل] موٹے آدمی کو مذاق سے کہتے ہیں۔

اَلفقر فخری۔ (اَل۔فق۔رُ۔فخ۔رِی) [ع] فقر میرے لیے باعثِ فخر ہے پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث (۲) (مجازاً) فقیری میں خوش رہنا۔

الفن۔ (اَل۔فَن) [اُر۔ا۔مث] ایک قسم کی تکل۔ بڑا پتنگ۔

الفی۔ (اَل۔فِی) [اُر۔صف] (۱) اقلیدسی لکیریں جو کپڑے۔ برتن یا چھڑی پر کھی ہوں۔ (۲) پتنگ جس کے ٹھڈے پر دوسرے رنگ کے کاغذ کی پٹی لگی ہو (۳) بغیر آستین کا کرتا۔ کفنی۔ فقیرانہ لباس۔

الفی قاب۔ وہ قاب جس پر چھوٹے چھوٹے سیدھے خط پڑے ہوتے ہیں۔

الفی کنکوا۔ وہ کنکوا جس میں اوپر سے نیچے تک دوسرے رنگ کے کاغذ کی چوڑی پٹی لگی ہو۔

اِلقا۔ (اِل۔قا) [ع۔ا۔مذ] ڈالنا۔ غیب سے دل میں ڈالنا۔ وہ بات جو خُدا دل میں ڈال دے۔

القا ہونا۔ (۱) دل میں کوئی بات پڑنا (۲) غیب سے دل میں کوئی بات آنا۔

القاب۔ (اَل۔قاب) [ع۔ا۔مذ] لقب کی جمع۔ وہ خطاب جو مکتوب الیہ کے لیے خط کے عنوان میں لکھے جاتے ہیں۔

القصہ۔ (اَل۔قِص۔صہ) [ع] الحاصل۔ حاصل کلام۔ مطلب۔ قصہ مختصر غرضیکہ۔ خلاصہ۔ یعنی۔

القط۔ (اَل۔قط) [ع] (۱) الگ۔ بے کار۔ غلط۔ بے موقع (۲) کاٹ دینا۔ الگ کر دینا۔ موقوف کر دینا۔

القط (کرنا) ہو جانا۔ ترکِ تعلق ہو جانا۔ مراسم ختم ہو جانا۔ نکال دینا۔ الگ کرنا۔

اَلکحل۔ (اَل۔کُ۔حَل) [ع۔ا۔مث] شراب۔ اسپرٹ

اَلکریم اِذا وَعَدَ وَفا۔ [ع] کریم جب وعدہ کرتا ہے تو اسے پُورا کرتا ہے۔

اَلکسانا۔ (اَل۔کَ۔سا۔نا) [ہ۔مص] کاہلی آنا۔ تھکن یا سستی محسوس کرنا۔ نیند آنا۔ اُونگھ آنا۔

الکسی۔ الکس۔ (اَل۔کَ۔سی۔ ال۔کَس) [ہ۔ا۔مث] کاہلی۔ سستی۔

الکسی آنا۔ سستی محسوس کرنا۔ کاہلی سے کسی کام کو جی نہ چاہنا۔

اَلکن۔ (اَل۔کن) [ع۔صف] ہکلا۔

اَلکھ۔ (اَ۔لکھ) [ہ۔ا۔مذ] (۱) جو دیکھنے میں نہ آئے۔ بے پتا اور بے نشان۔ پوشیدہ۔ انوپ۔ غائب۔ مُراد خدا تعالیٰ (۲) جوگیوں کا سلام۔

الکھ پُرش کی مایا کہیں دھوپ کہیں سایا۔ [مثل] خُدا کی قدرت ہے کہ کہیں دُھوپ ہے اور کہیں سایا۔ کسی کو امیر کیا کسی کو غریب کہیں شادی ہے کہیں غمی۔

الکھ جگے۔ جوگیوں کے مانگنے کی صدا۔

الکھ جگانا۔ (محاورہ) خدا کا نام لینا۔ خدا کے نام کی منادی کرنا۔ مناجات کرنا (۲) خُدا کا نام لے کر مانگنا۔

الکھ دھاری۔ ایک قسم کے ہندو فقیر جو خُدا کے سوا کسی کو نہیں مانتے

الگ۔ (اَ۔لَگ) [ہ۔صف] (۱) جُدا۔ علیحدہ (۲) پرے۔ دُور (۳) بے سہارا معلق (۴) تنہا۔ اکیلا (۵) مستثنیٰ۔ خارج (۶) آزاد۔ بے تعلق (۷) اچھوتا۔ غیر مستعمل (۸) محفوظ۔ بچا ہوا (۹) صاف۔ بے لاگ (۱۰) [فعل] پرے ہٹ۔ پرے سرک۔ چل۔ رستہ لے (۱۱) چپکے سے بے آہٹ۔ کھٹکے سے بچا کر۔ آہستہ۔

الگ الگ۔ جُدا جُدا۔ دُور دُور۔ پرے پرے۔ پراگندہ۔ تتر بتر۔

الگ الگ پھرنا۔ (محاورہ) دُور دُور رہنا۔

الگ الگ رہنا۔ (محاورہ) دُور دُور رہنا۔ خفا رہنا۔ کھچے رہنا۔

الگ بیٹھانا۔ (محاورہ) علیحدہ رہنا۔ فاصلے پر بیٹھانا۔

الگ بچاکے رکھنا۔ (محاورہ) کسی کا حصہ نکال کر محفوظ رکھ دینا۔

الگ پڑنا۔ (محاورہ) جُدا سو رہنا۔

الگ تھلگ (۱) کنارہ کش۔ جُدا۔ علیحدہ۔ تنہا (۲) محفوظ۔ اچھوتا۔

الگ رہنا۔ (محاورہ) جُدا رہنا۔ بے تعلق رہنا۔

الگ کرنا۔ (۱) جُدا کرنا۔ علیحدہ کرنا (۲) اُتارنا۔ تراشنا۔ کاٹنا (۳) کھولنا۔ سلجھانا۔ (۴) موقوف کرنا۔ نوکر کو چھڑانا (۵) چُننا۔ انتخاب کرنا (۶) نکالنا۔ باہر کرنا خارج کرنا (۷) فروخت کرنا (۸) نمٹانا۔ ختم کرنا (۹) توڑنا۔ جگہ سے بے جگہ کرنا (۱۰) چھپانا۔ غائب کرنا (۱۱) چُرا لینا (۱۲) غبن کرنا (۱۳) ہٹانا سرکانا (۱۴) ترک کرنا (۱۵) موقوف کرنا۔ چھڑانا۔

الگ کھسکنا۔ (محاورہ) علیحدہ ہٹ جانا۔ دُور رہنا۔

الگ ہونا۔ (محاورہ) (۱) جُدا ہونا (۲) ٹوٹنا (۳) موقوف ہونا (۴) ہٹنا۔ سرکنا۔

الگ ہی الگ - دُور ہی دُور - دُور ہی سے - اکیلے اکیلے - اُوپر ہی اُوپر۔

اَلگنی - (اَل - گ - نی) [ہ - امث] اَلمُن - کپڑے لٹکانے کی ڈوری یا رسّی۔

الگنی پر ڈالنا - (محاورہ) سکھانے یا ہوا دینے کے لیے ڈوری پر ڈالنا۔

الگنی پر ڈالنے کے قابل ہو گئے - (محاورہ) بہت ہی لاغر ہو گئے۔

اَلَل بچھیرا - صحیح اَلہل بچھیرا - گھوڑے کا نوخیز بچہ جس پر ابھی سواری نہ کی گئی ہو۔ (۲) ناتجربہ کار - بے کار - بے پروا جوان۔

اَلَل ٹپ - **اَلَل ٹپو** - [صف] خیالی - اٹکل پچو۔

اَلَل جَھپ - [صفت] متزلزل - ایک جگہ قرار نہ پکڑنا (۲) بے پروا - غیر مستقل مزاج۔

اللّٰہ - (ال - لاہ) [ع - ا - مذ] خُدا - معبود - خُدا کا اسم ذات (۲) اے خُدا - الٰہی - (۳) واہ - آہ - آہا - اوہو۔

اللّٰہ آمین سے پالنا - (محاورہ) دُعائیں مانگ مانگ کر پرورش کرنا - کمال محبت اور شفقت سے پالنا - لاڈ پیار سے پالنا۔

اللّٰہ آمین کا - (محاورہ) دُعاؤں اور التجاؤں کا - ناز پروردہ - نازوں کا پالا ہوا۔

اللّٰہ آمین کرنا (محاورہ) غور و پرداخت کرنا - خیر و خوبی کی دُعا مانگنا۔

اللّٰہ آمین ہونا (محاورہ) غور و پرداخت ہونا۔

اللّٰہ اُٹھالے - (محاورہ) موت آجائے - مر جائے۔

اللّٰہ اکبر (۱) خُدا بہت بڑا ہے - تکبیر جو نماز میں - جنگ میں حملہ کرتے اور جانور کو ذبح کرتے وقت کہی جاتی ہے (۲) تعجب - عظمت - شکوے شکایت - کمال مبالغے اور فخر و مباہات کے موقع پر استعمال کرتے ہیں۔

اللّٰہ اللّٰہ - (۱) کلمۂ تعجب (۲) کلمۂ تحسین - واہ واہ - آفرین (۲) شکوے شکایت کے موقع پر بھی استعمال کرتے ہیں۔ (۴) بعض فقرا کا سلام۔

اللّٰہ اللّٰہ خیر سلّا - (محاورہ) فراغت ہوئی - فرصت ملی - اس کے آگے کچھ نہیں - اور کچھ نہیں۔

اللّٰہ اللّٰہ رے - (محاورہ) مبالغے کا کلمہ۔

اللّٰہ اللّٰہ کر کے - (محاورہ) خدا خُدا کر کے - بڑی مشکل سے۔

اللّٰہ اللّٰہ کرنا - (محاورہ) خدا کا نام لینا - تسبیح پڑھنا (۲) صبر و توکل کرنا۔

اللّٰہ اللّٰہ کرو - (محاورہ) (۱) خدا خُدا کرو - خدا کا نام لو (۲) جھوٹ نہ بولو

اللّٰہ بچائے - خُدا محفوظ رکھے۔

اللّٰہ بخشے - خُدا مغفرت کرے۔

اللّٰہ بس باقی ہوس (مقولہ) اللّٰہ کے سوا سب ہیچ ہیں۔

اللّٰہ بسم اللّٰہ کرنا - کمال غور و پرداخت کرنا - منتیں ماننا - مُرادیں ماننا۔

اللّٰہ بھلا کرے - (۱) فقیروں کی صدا (۲) کسی کے سلوک اور نیکی پر دُعائیہ کلمہ۔

اللّٰہ بیلی - (محاورہ) اللّٰہ نگہبان - خدا حافظ۔

اللّٰہ پر نظر رکھو (محاورہ) خدا پر بھروسہ رکھو - ہراساں نہ ہو۔

اللّٰہ پیر (منانا) ماننا - (محاورہ) منتیں ماننا - نذر و نیاز ماننا۔

اللّٰہ توکلی - خدا پر بھروسہ (۲) اتفاق سے - اتفاقاً۔

اللّٰہ توکلی کارخانہ ہے - (محاورہ) توکل پر بسر اوقات ہے - کسی کی امداد نہیں ہے - بے پروائی ہے۔

اللّٰہ جانتا ہے - خدا واقف ہے - خدا کو علم ہے۔

اللّٰہ جانے - خُدا کو علم ہے - کسی امر سے واقف نہ ہونے، بات کے سمجھ میں نہ آنے پر کہتے ہیں۔

اللّٰہ جھوٹ نہ بلوائے (محاورہ) جب کسی بات کے متعلق یقینی طور پر نہ کہا جا سکے اس وقت بولتے ہیں۔

اللّٰہ حافظ - خدا نگہبان - اللّٰہ بیلی۔

اللّٰہ خیر کرے (محاورہ) خطرے اور اندیشے کے مقام پر بولتے ہیں۔

اللّٰہ دے اور بندہ لے - (محاورہ) کسی بات کی کثرت خصوصاً کسی بے انتہا غصّہ ہونے پر کہتے ہیں۔

اللّٰہ رکھے - (کلمۂ دُعا) خُدا سلامت رکھے - دُکھ درد سے محفوظ رکھے زندہ رکھے - قائم رکھے - (۲) سلامتی سے - بخیر - ماشاء اللّٰہ چشم بد دُور - نام خُدا۔

اللّٰہ رکھے تو کون چکھے - [مثل] جسے اللّٰہ صحیح سالم رکھنا چاہے اُسے کون مار سکتا ہے۔

اللّٰہ رے - واہ واہ - کلمہ تعجب - جو کسی چیز کی زیادتی یا خوبی پر دلالت کرے
اللّٰہ رے تیرے دیدے کی صفائی - [مثل] اف تیری بے حیائی تیری ڈھٹائی کی حد نہیں۔

اللّٰہ رے میں - (محاورہ) واہ رے میں - میرا کیا کہنا۔

اللّٰہ سلامت رکھے - (محاورہ) خدا زندہ رکھے - خدا برقرار رکھے۔

اللّٰہ سے ڈرو - اللّٰہ کو مانو - (محاورہ) خدا کا خوف کرو۔

اللّٰہ سے کام پڑا ہے - (محاورہ) جان کے لالے پڑے ہیں سخت مصیبت اور آفت میں گرفتار ہے۔

اللّٰہ سے لو لگی ہے - خدا کی طرف دھیان ہے - اللّٰہ سے امید ہے۔

اللّٰہ شاہد ہے - خدا گواہ ہے - قسم کی جگہ کہتے ہیں۔

اللّٰہ غنی - اظہار عظمت میں مبالغہ پر کسی صدمہ یا تکلیف کے وقت یا تعجب کے موقع پر بولتے ہیں۔

اللّٰہ غنی تو کا ہے کی کمی - خدا کے پاس سب کچھ ہے - اگر وہ چاہے تو ایک دم میں امیر کر دے۔

اللّٰہ کا الف - وہ الف جو آزاد فقیر ماتھے پر کھینچتے ہیں۔

اللّٰہ کا بندہ (۱) خدا کا غلام (۲) اللّٰہ کی بندگی کرنے والا (۳) آدمی - انسان (۴) [طنزاً] بیوقوف - سیدھا آدمی۔

اللّٰہ کا پیارا - خدا کا محبوب (۲) بُزرگ۔

اللّٰہ کا دیا سر پر - [مثل] کوئی بات یا معاملہ قابو سے باہر ہو جائے تو اور اُسے گوارا کرنا پڑے تو کہتے ہیں کہ اللّٰہ کی طرف سے جو کچھ آئے اُسے گوارا کرنا ہی پڑتا ہے۔

اللّٰہ کا دیا نُور کبھی نہ ہووے دُور - [مثل] اللّٰہ کی دی ہوئی چیز کو زوال نہیں (۲) خضاب لگاتے ہوئے اگر کچھ بال سفید رہ جائیں تو مزاحاً کہا جاتا ہے۔

اللّٰہ کا کلام - قرآن شریف۔

اللّٰہ کا گھر (۱) خانہ کعبہ - (۲) مسجد (۳) دل

اللّٰہ کا گھر بڑا ہے - خدا کے گھر میں کمی نہیں ہے - وہ بڑا کارساز بندہ نواز ہے۔

اللہ کا محبوب ۔ (۱) خدا کا پیارا (۲) حضرت رسُول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔
اللہ کا نام سچا (محاورہ) خُدا کے نام کے سوا سب جھوٹا کارخانہ ہے۔ فقیروں کی صدا۔
اللہ کا نام لو ۔ (محاورہ) خدا کو یاد کرو۔ خدا خدا کرو (۲) توبہ کرو جھوٹ نہ بولو۔ (۳) اب صبر کرو۔
اللہ کا نام محمدؐ کا کلمہ ۔ (۱) کچھ بھی موجود نہیں ہے (۲) بالکل ننگا ہی۔ ناداری سے
اللہ کا نام ہے ۔ کچھ پاس نہیں ہے۔ کچھ موجود نہیں ہے۔
اللہ کا نور (۱) خدا کی تجلی (۲) نہایت حسین (۳) متبرک شکل کا آدمی۔ فرشتہ صورت۔ وہ شخص جس کے چہرہ پر عبادت کرتے کرتے نور آجائے (۴) ڈاڑھی۔
اللہ کرے ۔ (کلمۂ تمنا) کاش کہ۔ کاش خدا ایسا ہی کرے۔
اللہ کو پیارا ہوا ۔ خدا نے اٹھالیا۔ مرگیا۔
اللہ کو دیکھنا ۔ کمال یاس میں خدا پر ہی نظر ہونا بے بسی میں ضبط کرنا صبر کرنا۔
اللہ کو سونپنا ۔ (۱) خدا کے سپرد کرنا (۲) رخصت کے وقت خدا حافظ کہنا۔
اللہ کو مانو ۔ (محاورہ) خدا کا خوف کرو۔ باز آؤ۔
اللہ کو منہ دکھانا ہے ۔ (۱) خدا کے سامنے جانا ہے (۲) کسی کو بداعمالیوں سے منع کرنے وقت کہتے ہیں کہ باز آجاؤ۔ ایک دن خدا کے سامنے پیش ہونا ہے۔
اللہ کو یاد کرو ۔ صبر کرو۔ گھبراؤ نہیں۔ خدا پر نظر رکھو۔
اللہ کی امان ۔ خدا بچائے۔ خدا اپنی حفاظت میں رکھے۔
اللہ کی امان پیر پیغمبر کا سایہ ۔ خدا اپنی حفاظت میں رکھے۔ پیر اور پیغمبر کا کرم شامل رہے۔ سفر کے وقت کی دُعا۔
اللہ کی باتیں اللہ ہی جانے ۔ خُدا کے بھید وہی بہتر جانتا ہے۔
اللہ کی پناہ ۔ خدا کی امان۔ خدا محفوظ رکھے۔
اللہ کی چوری نہیں تو بندے کی کیا چوری ۔ علانیہ ڈھٹائی اور بے حیائی سے کسی بیہودہ فعل کرنے کے وقت کہتے ہیں۔
اللہ کی سنوار ۔ اعتراض یا ڈانٹ ڈپٹ کا کلمہ (۲) مہذب بددُعا۔
اللہ کی شان ۔ (محاورہ) خلاف توقع اور خلاف مرتبہ کام ہونے پر کہتے ہیں۔
اللہ کی قدرت ہے۔ اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آتا ہے ۔ (کلمۂ تعجب) کسی عجیب بات پر اظہار تعجب کے لیئے یا حُسن و کمال کی تعریف کے لیے خلاف توقع کام پر اظہار حیرت کے طور پر کہتے ہیں۔
اللہ کی لاٹھی میں آواز نہیں ۔ [مثل] خدا اس طرح ظلم کی سزا دیتا ہے جس کا سان گمان بھی نہیں ہوتا۔
اللہ کے بڑے بڑے ہاتھ ہیں ۔ [مثل] اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے۔ اس سے مایوس نہ ہونا چاہیئے (۲) کسی کے ظلم اور زیادتی پر کہتے ہیں۔
اللہ کے گھر سے پھرنا ۔ سخت مرض سے صحت پانا۔ مرمر کے بچنا۔
اللہ کے گھر میں کیا کمی ہے ۔ (محاورہ) خدا کے گھر کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔
اللہ کے لوگ ۔ اللہ لوگ۔ وہ شخص جو دُنیا و مافیہا سے بے خبر ہو۔ بھولا بھالا فرشتہ سیرت۔ سیدھا سادہ۔ سادہ لوح۔
اللہ کے مست ۔ مجذوب۔ پہنچے ہوئے لوگ۔
اللہ کے نام پر ۔ خدا کی راہ میں۔ فی سبیل اللہ۔ خدا کے لیے۔

اللہ لاٹھی لے کے تھوڑا ہی مارتا ہے ۔ خدا گناہ کی سزا اس طرح دیتا ہے جس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔
اللہ لگتی ۔ (محاورہ) صحیح بات۔ حق کی بات۔ انصاف کی بات۔
اللہ مارا ۔ خدائی خوار۔ بدبخت۔ مصیبت زدہ۔ راندۂ درگاہ۔
اللہ ملائی جوڑی ایک اندھا ایک کوڑھی ۔ [مثل] دونوں ایک جیسے ہیں۔ ہر ایک میں کوئی نہ کوئی عیب ضرور ہے۔
اللہ میاں ۔ خدا۔ اللہ تعالیٰ۔
اللہ میاں بھرتے کو بھرتے ہیں ۔ (مقولہ) اس موقع پر کہتے ہیں جب ضرورت والا محروم رہے اور جسے ضرورت نہ ہو اُسے مل جائے۔
اللہ میاں کا رحم ۔ عورتیں رت جگے میں گلگلوں کے علاوہ چاولوں کے آٹے میں کھانڈ ملا کر پیڑے بناتی ہیں جسے اللہ میاں کا رحم کہتے ہیں۔
اللہ میاں کا طاق بھرنا ۔ (محاورہ) مسجد کے طاق میں گلگلے اور رحم رکھنا۔
اللہ میاں کی بھینس ۔ (۱) سیاہ رنگ کا ایک کیڑا جو بہت سخت جان ہوتا ہے۔ (۲) سیاہ فام موٹا آدمی۔
اللہ میاں کی گائے ۔ نہایت بھولا بھالا اور سیدھا آدمی۔ بڑا نیک آدمی۔
اللہ نگہبان ۔ خدا حافظ
اللہ نہ دکھائے ۔ (محاورہ) خدا کرے ایسا نہ ہو
اللہ نے یہ دن دکھایا ۔ (محاورہ) خوشی کے موقع پر کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنی مہربانی سے یہ دکھایا ہے۔
اللہ والا ۔ (۱) درویش۔ بزرگ۔ ولی (۲) فقیر۔
اللہ ہی اللہ ہے ۔ (۱) خُدا کی ذات کے سوا سب ہیچ ہے (۲) کلمۂ تعریف (۳) مسلمان فقیروں کی صدا۔
اللہ یار ہے تو بیڑا پار ہے ۔ خدا مددگار رہے تو کل مشکلیں آسان ہیں۔
اللّے تللّے ۔ (اَ۔ لَل۔ لے۔ تَ۔ تَل۔ لے) [ہ۔ ا۔ مذ] بے جا خرچ۔ فضول خرچی۔ عیش و عشرت۔
اللّے تللّے کرنا ۔ خوب مزے اُڑانا فضول خرچی کرنا۔ روپیہ برباد کرنا۔
اللّے تللّے ہونا ۔ خوب خرچ کر کے مزے اُڑانا۔ بے دریغ صرف کرنا۔ عیش و عشرت میں گزارنا۔ چین کرنا۔
اَلَم (اَ۔ لَم) [ع۔ ا۔ مذ] رنج۔ غم۔ دُکھ۔ جمع: آلام
اَلَم اُٹھانا ۔ رنج برداشت کرنا۔ غم کھانا۔
اَلَم انگیز ۔ دُکھ دینے والا۔
اَلَم پہنچنا ۔ رنج پہنچنا۔ دُکھ پہنچنا۔
اَلْمَاری ۔ (اَل۔ ما۔ ری) [پُر۔ ا۔ مث] وہ لمبا دروازہ دار صندوق جس میں کتابیں برتن یا کپڑے رکھتے ہیں۔ دیوار میں پٹ دار تختے۔
الماس ۔ (اَل۔ ماس) [ف۔ ا۔ مذ] ہیرا۔ ایک نہایت قیمتی جواہر جو نہایت چمکیلا ہوتا ہے۔
اَلماغونچی ۔ (اَل۔ ما۔ غون۔ چی) [ا۔ صفت] (۱) وہ شخص جس کے نسب کا پتہ نہ ہو۔ (۲) خراب اور بیکار چیزیں۔
المانی ۔ [ع۔ صفت] جرمنی سے منسوب (۲) جرمن باشندہ۔
المانیہ ۔ [ع، مذ] جرمنی۔ یورپ کا ایک ملک۔

اُلمبا (اُ-لَم-با) [ہ-ا-مذ] گلٹی۔
اَلمختصر۔ (اَل-مُخ-تَ-صَر) [ع] الحاصل۔ القصّہ۔ مختصر یہ کہ۔
اَلمدد۔ (اَل-مَ-دَد) [ع] مدد کر۔ سہارا دے۔ امداد دے۔
اَلمَرءُ یَقِیسُ علیٰ نفسہٖ۔ (مقولہ) ہر شخص دوسرے کو اپنے نفس کے مطابق خیال کرتا ہے۔ ہر ایک کو اپنے پر قیاس کرنا۔
اَلمَست۔ (اَل-مست) [اُر-صف] مدہوش۔ بدمست۔ سرشار۔
المضاعف۔ (اَل-مُ-ضا-عف) [ع-صف] دوگنا۔ دوچند۔
المعنیٰ فی بطن الشاعر۔ [ع-مثل] معنی شاعر کے پیٹ میں۔ نہایت ذہنی اور بے معنی شعر پر طنزاً کہتے ہیں۔
اَلَم غَلَم۔ (اَل-لم-غَل-لم) [ار-ا-مذ] (۱) نکمی اور بیکار چیزیں۔ اناپ شناپ (۲) لغو اور بے ہودہ بات۔ بے تکی بات۔ انٹ سنٹ۔
اَلم غلم بکنا۔ بکواس کرنا۔ فضول باتیں کرنا۔
اَلم غلم کرنا۔ غبن کرنا۔
اَلم غلم کھانا۔ اِدھر اُدھر کی چیزیں کھانا۔ کھانے میں بے احتیاطی کرنا۔
اَلمکتوبُ نِصفُ المُلاقات۔ [مثل] خط آدھی ملاقات کے برابر ہوتا ہے۔
اَلمُلک لِلّٰہ۔ ہر ملک اللہ ہی کا ہے۔
اَلمَل ڈھلمَل۔ (اَل-مل-ڈھل-مل) [ہ-ا-مذ] مذبذب۔
اَلَم نَشرح۔ (اَ-لَم-نَش-رَح) [ع] (۱) کیا ہم نے نہیں کھولا (۲) قرآن شریف کی ایک سورۃ۔ اس سورۃ کی پہلی آیت کے پہلے دو لفظ (۳) آشکارا۔ واضح۔ ظاہر۔
اَلم نشرح۔ ظاہر ہونا۔ مشہور ہونا۔ واضح ہونا۔
المنّۃ لِلّٰہ۔ (اَل-مِن-نَ-تُ-بل-لاہ) [ع] (۱) احسان اللہ کے واسطے ہے۔ (۲) خدا کا شکر کرنا۔
اَلموت۔ (ع-اسم) قزوین اور گیلان کے ایک مشہور قلعہ کا نام جو حسن بن صباح کا مرکز تھا (۲) عقاب کا آشیانہ۔
اَلمیہ (اَل-می-یَہ) [ع-ا-مذ] (۱) دردناک واقعہ۔ سانحہ یا المیہ (۲) ایسی نظم، نثر یا ڈراما جس کا انجام ہولناک ہو۔ ٹریجڈی (Tragedy) (۳) [صف] المناک۔ دردانگیز
اُلَن۔ (اُل-لَن) [ہ-صف] بے وقوف عورت۔
اَلنّادرُ کالمعدوم۔ [ع] بہت کم دستیاب ہونے والی چیز نہ ہونے کے برابر ہے۔
اُلنڈنا۔ (اُ-لنڈ-نا) [ہ-مص] انڈیلنا۔ اُلٹانا۔
اُلنگ۔ (اُ-لنگ) [ہ-ا-مث] (۱) طرف۔ جانب۔ سمت۔ پہلو۔ جانب (۲) دیوار۔ فصیل (ق)
اُلنگ جانا۔ دیوار پھاندنا۔ پھلانگ جانا۔
اُلّو۔ (اُل-لو) [ہ-ا-مذ] (۱) چیل کی قسم کا ایک پرندہ جو ویرانوں اور کھنڈروں میں رہتا ہے (۲) بے وقوف۔ احمق۔
اُلّو بنانا۔ (محاورہ) احمق بنانا۔
اُلّو بننا۔ (محاورہ) احمق بننا (۲) نشہ میں مدہوش ہونا۔
اُلّو بولنا۔ (محاورہ) ویرانہ ہونا۔ آبادی نہ رہنا۔ اُجڑنا۔
اُلّو پھنسنا۔ (محاورہ) کسی بے وقوف کا قابو میں آنا۔ فریب کھا جانا۔

اُلّو کا پٹھا۔ (محاورہ) نہایت بے وقوف۔ نرا احمق۔
اُلّو کا گوشت کھایا ہے۔ (محاورہ) بے وقوف ہو گئے ہو۔
اُلّو کا گوشت کھلانا۔ (محاورہ) احمق بنانا۔
اُلّو کرنا۔ (محاورہ) بے وقوف بنانا۔
اُلّو کی خاصیت رکھنا۔ منحوس ہونا۔ بہت زیادہ تنہائی پسند ہونا۔
اُلّو کی دُم فاختہ۔ نہایت بے وقوف۔
اُلّو ماں کا کھبلی بیٹا۔ [مثل] بے وقوف ماں کا احمق بچہ۔ احمق پن موروثی ہوتا ہے۔
اُلّو ہونا (۱) بے وقوف ہونا۔ (۲) نشہ میں چور ہونا (۳) گُنگ ہونا۔
اُلّو ہے۔ (محاورہ) بے وقوف ہے۔
اَلواح۔ [ال-واح] (ع-ا-مذ) لوح کی جمع۔ پتھر کی تختیاں۔
الواط۔ (ال-واط) [ع-ا-مذ] لوطی کی جمع۔ اغلام باز۔ رند۔ تماش بین لوگ۔
الوان۔ (ال-وان) [ع-ا-مذ] لون کی جمع۔ بہت سے رنگ۔ قسمیں (۲) رنگین پشمینہ۔ اُونی چادر۔ گوشت۔
الوپ۔ (اَ-لوپ) [ہ-صف] غائب۔ پوشیدہ۔ مخفی۔
الوپ انجن۔ افسانوی سُرمہ جس کے لگانے سے آدمی خود تو سب کو دیکھے مگر اُسے کوئی نہ دیکھ سکے۔
الوداع۔ (اَل-وِداع) [ع-ا-مث] رخصت۔ وداع۔ سلام رخصت۔
الول کلول۔ (اَ-لول-کَ-لول) [ہ-ا-مذ] کھیل کود
الومینیم (اَ-لو-می-نِ-یَم) [ار-ا-مث] سفید رنگ کی ایک ہلکی دھات سلور۔ (انگ) (Aluminium)
الونا۔ (اَ-لو-نا) [ہ-صف] بے نمک۔ پھیکا۔ بے مزہ۔
الوند۔ (ایران) ایران کا ایک بہت بڑا پہاڑ۔
اُلوہیت۔ (اُ-لو-ہی-یت) [ع-ا-مث] خدائی۔ خداوندی۔ شانِ خداوندی۔ ربانیت۔ معبودیت۔
اِلٰہ۔ (اِ-لاہ) [ع-ا-مذ] اللہ۔ خدا۔ معبود۔
الٰہ العالمین۔ تمام جہانوں کا معبود۔ خدا۔
اِلٰہا۔ (اِ-لا-ہا) [ع] اے خدا۔ یا اللہ۔
الہام (اِل-ہام) [ع-ا-مذ] خدا کی طرف سے دل میں آئی ہوئی بات۔ القا۔ جمع: الہامات۔
الہامی۔ (اِل-ہا-می) [ع-صف] الہام سے متعلق۔ وحی کا۔ تنزیل کا۔
اَلھڑ۔ (اَل-ھڑ) [ہ-صف] (۱) من موجی۔ بے پرواہ۔ نادان (۲) چھوٹی عمر کا۔ کمسن (۳) وہ بچھڑا جس کے دانت نہ نکلے ہوں۔
الھڑ (پن) پنا۔ کمسنی۔ نادانی۔ بھولا پن۔
اُلہنا۔ (اُ-لہ-نا) [ہ-ا-مذ] الزام۔ جھگڑا۔ تہمت۔ بہتان۔ شکایت۔
اِلٰہی (اِ-لا-ہی) [ع-ا-مذ] اے خدا۔ اے میرے اللہ۔ اے میرے خدا۔
الٰہی پناہ۔ یا اللہ خیر۔ یا اللہ بچانا۔
الٰہی توبہ۔ (محاورہ) اے اللہ میں تیری طرف آتا ہوں۔ آئندہ کسی گناہ کے نہ کرنے کا اللہ سے وعدہ کرنا۔
الٰہی خرچ۔ بے ترتیب خرچ۔ شاہی خرچ۔ اسراف۔ فضول خرچی۔
الٰہی خیر۔ اے اللہ خیر کرنا۔ اللہ بہتر کرے۔

الٰہی گز۔ اکبر بادشاہ کا چلایا ہوا گز ۳۳ ۱/۴ انچ کا ہوتا تھا اور عمارت ناپنے میں اب تک کام آتا ہے۔
الٰہی مذہب۔ اکبر بادشاہ کا رائج کردہ دینِ الٰہی۔
الٰہی مُہر (مث) مُہرِ شاہی۔ وہ قرض جو لازماً ادا کرنا پڑے۔ لازمی اور ضروری قرضہ۔
اِلٰہیات۔ (اِ۔لا۔ہی۔یات) [ع۔ا۔مذ] علمِ الٰہی فلسفۂ حکمت۔ وہ علم جس میں خدا کے وجود اور ذات وصفات سے بحث کی جاتی ہے۔
اِلیَ الآن۔ (اِ۔لَل۔آن) [ع] ابھی تک۔ اس وقت تک۔
اِلیہِ [ع] اس تک۔ اس کی طرف۔
اَلے (اَل۔لے) [ق۔ا۔مذ] ایک راگ کا نام۔
الیاس۔ (اِل۔یاس) [ع۔ا۔مذ] ایک پیغمبر کا نام جو لوگوں کے عقیدے میں قیامت تک زندہ رہیں گے اور حضرت خضرؑ کے برعکس خشکی پر بھولے بھٹکوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔
اُلیچنا۔ (اُ۔لیچ۔نا) [ہ۔مص] پانی پھینکنا۔ ہاتھ یا برتن سے پانی اُچھال کر دوسری طرف ڈالنا۔
الیکٹرک (Electric) (ای۔لیک۔ٹ۔رک) [انگ۔ا۔صف] بجلی کے متعلق۔ بجلی کا۔ برقی۔
الیکشن (Election) (اِ۔لیک۔شن) [انگ۔ا۔مذ] انتخاب۔ چناؤ
اُلیل۔ (اُ۔لیل) [ہ۔ا۔صف] (۱) بے دانت کا بچھڑا (۲) بے پروا۔ الھڑ۔ نوجوان۔ ناتجربہ کار۔ دُنیا کے کاروبار سے بے خبر۔
اَلیم (اَ۔لیم) [ع۔صف] دردناک۔ تکلیف دہ۔
اُلینڈنا۔ (اُ۔لینڈ۔نا) [ہ۔مص] اُنڈیلنا۔
اَلیا۔ (اَ۔لی۔یا) [ہ۔ا۔مث] چھوٹا طاق۔

ا۔م

اَم۔ [ا۔صوت] دودھ پیتے بچے کی زبان میں پانی کا اشارہ۔
اِم۔ [ف۔مث] اس۔ مرکبات میں بطور سابقہ استعمال ہوتا ہے جیسے امسال۔ امروز۔
اُمّ۔ [ع۔ا۔مث] ماں۔ والدہ۔ جمع: اُمّہات
اُمّ الامراض۔ بیماریوں کی ماں۔ کھانسی۔ زکام یا قبض
اُمّ الخبائث۔ بُرائیوں کی ماں۔ شراب۔
اُمّ الصبیان۔ بچوں کو مسان کی بیماری۔ بچوں کی مرگی۔ ڈبہ اطفال۔
اُمّ العلوم۔ علمِ صرف۔
اُمّ القریٰ۔ شہروں کی ماں۔ مکہ معظمہ
اُمّ الکتاب۔ (۱) کتابوں کی ماں۔ قرآن شریف (۲) سورۂ فاتحہ یعنی الحمد۔
اُمّ الولد۔ وہ کنیز جس کی اپنے آقا سے اولاد پیدا ہوئی ہو۔
اُمّ غیلان۔ ببول۔ کیکر۔
اَمّا۔ (اَم۔ما) [ع] لیکن۔ پر۔ مگر۔ تاہم۔ پھر بھی۔
امّا بعد۔ اس کے بعد۔ بعد ازاں۔

اِمارت۔ (اِ۔ما۔رت) [ع۔ا۔مث] دولت مندی۔ سرداری۔ حکومت۔ جمع: امارات۔
اَمّارہ۔ (اَم۔ما۔رہ) [ع۔صف] (۱) کثرت سے حکم دینے والا (۲) بدی کی طرف رغبت دلانے والا۔ بُری بات کا حکم دینے والا (۳) سرکش۔ ظالم۔ انسانی نفس کی ایک قسم
اَماس۔ (اَم۔ماس) [ق۔ا۔مث] اندھیری رات۔ چاند کی ۲۹ تاریخ کی رات جو مکمل طور پر اندھیری ہوتی ہے۔ اماوس۔
اَماکن۔ (اَ۔ما۔کن) [ع۔ا۔مذ] مکان کی جمع الجمع۔ جگہیں۔ مقامات۔
اماکن (شریفہ) متبرکہ۔ زیارت گاہیں۔ مقدس مقامات۔
اِمالہ۔ (اِ۔ما۔لہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) مائل کرنا (۲) علم صرف کی اصطلاح میں الف یا ہائے ہوز کو ے سے بدلنا جیسے لڑکا سے لڑکے۔ بندہ سے بندے۔
اِمام۔ (اِ۔مام) [ع۔ا۔مذ] (۱) پیشوا۔ ہادی (۲) نماز پڑھانے والا (۳) تسبیح کے دانوں کے اوپر کا لمبا دانہ۔ جمع: اَئمّہ۔
امامِ اعظم۔ دیکھیے ابوحنیفہ۔
امام باڑہ۔ وہ عمارت جس میں شہدائے کربلا کی یاد میں مجلسیں اور تعزیہ داری ہوتی ہے
امام ضامن کا روپیہ۔ وہ روپیہ یا سکہ جو مسافر کے بازو پر حفاظت سے پہنچنے کے خیال سے امام ضامن کے نام پر باندھا جاتا ہے۔
امام ناطق۔ حضرت امام جعفر صادق کا لقب۔
اِمامت (اِ۔ما۔مت) [ع۔ا۔مث] (۱) رہنمائی۔ رہبری (۲) جماعت کو نماز پڑھانے کا کام یا پیشہ۔
امامیہ۔ (اِ۔ما۔م۔یہ) [ع۔صت] اہل تشیع جو صرف بارہ اماموں کو مانتے ہیں۔
اَمان۔ (اَ۔مان) [ع۔ا۔مذ] (۱) پناہ۔ حفاظت (۲) آرام۔ آسائش۔ عافیت۔
امان پانا۔ پناہ ملنا۔ حفاظت حاصل ہونا۔ امن نصیب ہونا۔
امان دینا۔ پناہ دینا۔
امان مانگنا۔ پناہ کی درخواست کرنا۔
اَماں۔ (ا۔کلمۂ خطاب) اے۔ ارے۔ اے جی۔
اَماں۔ (ام۔ماں) [ہ۔ا۔مث] ماں۔ والدہ۔
اماں باوا۔ ماں باپ۔ والدین۔
امانا۔ (اَ۔مانا) [ہ۔مص] بھرنا۔ سمانا۔ اٹ جانا۔
امانت۔ (اَ۔ما۔نت) [ع۔ا۔مث] سپرد کی ہوئی چیز۔ تحویل (۲) پیمائش کا کام (۳) امین کا عہدہ (۴) وہ چیز جس میں تصرف نہ کیا گیا ہو۔ جمع: امانات
امانت خانہ۔ وہ مکان یا جگہ جہاں امانتیں رکھی جاتی ہیں۔
امانت خانی زردہ۔ (ا۔صف) ایک قسم کا کھانے کا تمباکو۔
امانت دار۔ امین۔ معتمد۔ راز دار (۲) امانت رکھنے والا۔ تحویل دار (۳) ایماندار۔
امانت رکھنا۔ حفاظت کے لئے کوئی چیز کسی کے سپرد کرنا۔
امانت گزار۔ وہ شخص جو کوئی چیز امانت میں رکھے۔
امانت میں خیانت۔ کسی کی رکھی ہوئی چیز میں تصرف کرنا۔
امانت میں خیانت تو زمین بھی نہیں کرتی۔ (مقولہ) الزام اور ملامت کے طور پر کہا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اگر کسی لاش کو بطور امانت

زمین میں دفن کر دیا جائے تو وہ خراب نہیں ہوتی ۔ امانت میں خیانت نہ کرنی چاہیئے ۔

امانت نامہ ۔ امانت رکھنے کی دستاویز ۔

اَمانت (اَ۔ما۔نت) [ق۔ا۔مث] (۱) ہو بہو۔ (۲) مستعار۔

امانت (ق۔ا۔مث) منّت ۔ عاجزی ۔

امانی ۔ (اَ۔ما۔نی) [اُرد۔ا۔مث] وہ کام جو اپنے طور پر کرایا جائے ٹھیکہ کی ضد۔ امانی آبادی اجارہ اُجاڑنا [مثل] امانی میں کام اچھا ہوتا ہے اور ٹھیکہ میں خراب ہو جاتا ہے ۔

اَماوس ۔ (اَ۔ما۔وس) [س۔ا۔مث] پاکھ کی پندرھویں تاریخ ۔ قمری مہینے کا آخری دن ۔

امبر ۔ (اَم۔بر) [ہ۔ا۔مذ] (۱) چادر (۲) آسمان (۳) بادل (۴) راجہ کی پوشاک ۔

امبولینس Ambulance [انگ۔مث] مریضوں کو لے جانے والی گاڑی ۔

اَمپائر ۔ (Umpire) (اَم۔پا۔اِر) [انگ۔ا۔مذ] مقابلے کی کھیلوں کا فیصلہ کرنے والا ۔

اِمپائر (Empire) (اِم۔پا۔اِر) [انگ۔ا۔مث] سلطنت ۔ بادشاہت ۔

اِمپراطور ۔ (اِم۔پ۔را۔طور) [ف۔ا۔مذ] انگریزی امپیرر سے فارسی بنایا ہوا ۔ شہنشاہ ۔

امپراطریس ۔ (اِم۔پ۔را۔طِ۔ریس) [ف۔ا۔مث] انگریزی امپریس کا فارسی بنایا ہوا ۔ شہنشاہ بیگم ۔ ملکہ ۔ مہارانی ۔

امپیرر (Emperor) (اِم۔پ۔رَر) [انگ۔ا۔مذ] شہنشاہ ۔

اِمپورٹ ۔ (Import) (اِم۔پورٹ) [انگ۔ا۔مذ] تجارتی مال جو دساور سے آئے ۔ درآمد کیا ہوا مال ۔

امپیریل ۔ (Imperial) (اِم۔پی۔ری۔یَل) [انگ۔صف] شاہی ۔ بادشاہی ۔

اُمّت ۔ (اُم۔مَت) [ع۔ا۔مث] (۱) گروہ ۔ جماعت (۲) پیرو ۔ تابع ۔ جمع : اُمَم ۔

اُمّتِ مرحومہ ۔ وہ اُمّت جس پر اللہ کی رحمت ہو ۔ مسلمان ۔

اِمتثال ۔ (اِم۔تِ۔ثال) [ع۔ا۔مذ] حکم ماننا ۔ تعمیلِ حکم ۔

امتثالِ امر ۔ حکم کی تعمیل ۔

امتحان ۔ (اِم۔تِ۔حان) [ع۔ا۔مذ] آزمائش ۔ جانچ ۔ پڑتال ۔ جمع : امتحانات ۔

امتحان پاس کرنا ۔ کامیاب ہونا ۔ آزمائش میں پورا اترنا ۔

امتحان میں پورا اُترنا ۔ (محاورہ) آزمائش میں کامیاب ہو جانا ۔

امتداد ۔ (اِم۔تِ۔داد) [ع۔ا۔مذ] طوالت ۔ درازی ۔ لمبائی ۔ مدت ۔

امتزاج ۔ (اِم۔تِ۔زاج) [ع۔ا۔مذ] ملاوٹ ۔ آمیزش ۔ ہم آہنگی ۔

امتزاجِ کیمیائی ۔ کئی چیزوں کو ملا کر ایک نئی شے تیار کرنا ۔

اَمتعہ ۔ (اَم۔تِ۔عہ) [ع۔ا۔مث] متاع کی جمع ۔ دولت ۔ پونجی ۔

اِمتلا ۔ (اِم۔تِ۔لا) [ع۔ا۔مذ] (۱) پُر ہونا ۔ معدے کا غذا سے پُر ہونا ۔ جی متلانا (۲) بدہضمی ۔

اِمتناع ۔ (اِم۔تِ۔ناع) [ع۔ا۔مذ] (۱) روک ۔ ممانعت ۔ مناہی (۲) منع کرنا ۔ روکنا ۔

اِمتناعی ۔ [ع۔صف] روکنے والا ۔

اِمتنان ۔ (اِم۔تِ۔نان) [ع۔ا۔مذ] احسان کرنا ۔

اُمّتی (اُم۔مَ۔تی) [ع۔صف] اُمّت کے لوگ ۔ فرقے کے آدمی ۔ جمع : اُمّتیان

اِمتیاز ۔ (اِم۔تِ۔یاز) [ع۔ا۔مذ] (۱) فرق ۔ تمیز ۔ ترجیح (۲) تفریق (۳) سمجھ شعور ۔ جمع : امتیازات ۔

امتیاز کرنا ۔ فرق کرنا ۔ تمیز کرنا ۔

امتیاز نامہ ۔ لائسنس ۔

امتیازی حقوق [ع۔ف۔ا۔مذ] وہ رعایتیں جو کسی گروہ یا شخص کو اس کے عہدہ اور منصب کی وجہ سے حاصل ہوں اور اُسے دوسروں سے ممتاز بنا دیں ۔

اَمِٹ ۔ (اَ۔مِٹ) [ہ۔صف] نہ مٹنے والا ۔ غیر فانی ۔ لازوال ۔

اَمثال ۔ (اَم۔ثال) [ع۔ا۔مث] مِثل اور مَثَل کی جمع (۱) کہاوتیں (۲) ہم صورت ہم شکل ۔

اَمثلہ ۔ (اَم۔ثِ۔لہ) [ع۔ا۔مث] مثال کی جمع ۔ مثالیں ۔

اَم جانا ۔ (اَم۔جا۔نا) [ہ۔مص] شل ہو جانا ۔ اعضا کا بھاری ہو جانا ۔

اَمجد ۔ (اَم۔جد) [ع۔صف] نہایت بزرگ ۔ جمع : اَماجد ۔

اَمچور ۔ (اَم۔چور) [ہ۔ا۔مذ] (۱) سکھائے ہوئے کچے آم کی پھانکیں ۔ آم کی کھٹائی (۲) سوکھا جھریاں پڑا ہوا آدمی ۔

امداد ۔ (اِم۔داد) [ع۔ا۔مث] مدد ۔ حمایت ۔ اعانت ۔ سہارا ۔ سلوک ۔

امداد باہمی ۔ باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا ۔ ایک سرکاری محکمہ ۔

امدادی ۔ (اِم۔دا۔دی) [ع۔صف] مدد کیا ہوا ۔ سہارا دیا ہوا ۔ وسیلے والا ۔

اَمر [ع۔ا۔مذ] (۱) حکم ۔ فرمان (۲) بات ۔ فعل ۔ کام (۳) معاملہ ۔ باب ۔ جمع : اُمور ۔ اوامر ۔

امر بالمعروف نہی عن المنکر ۔ نیک کاموں کا حکم اور بُرائی سے روکنا ۔

امرِ متنقح طلب ۔ وہ امر جس میں کسی چیز کی تفصیل یا تشریح مطلوب ہو ۔

امرِ غیر منقولہ ۔ وہ بات جو مقدمے کی بحث سے خارج ہو ۔

اَمَر (اَ۔مَر) [ہ۔صف] (۱) نہ مرنے والا ۔ ہمیشہ رہنے والا ۔ لازوال (۲) اللہ کا ایک نام ۔

امر لوک ۔ ہمیشگی کی دُنیا ۔ جنت ۔ بہشت ۔ سورگ ۔ عالم بقا ۔

امر ہونا ۔ غیر فانی ہونا ۔ ہمیشہ زندہ رہنا ۔ ابد الآباد تک رہنا ۔

اُمرا ۔ (اُم۔را) [ع۔ا۔مذ] امیر کی جمع (۱) دولت مند لوگ ۔ رئیس ۔ مالدار ۔ معزز ۔

امراض ۔ (اَم۔راض) [ع۔ا۔مذ] مرض کی جمع ۔ بیماریاں ۔

اَمرائی ۔ (اَم۔را۔ای) [ہ۔ا۔مذ] آم کا باغ ۔ آم کی باڑی

اَمر بیل ۔ (اَمر۔بیل) [ہ۔ا۔مث] ایک بیل جس کی جڑ نہیں ہوتی ۔ آکاس بیل ۔

اَمرت ۔ (اَم۔رت) [س۔ا۔مذ] (۱) اکسیر ۔ آبِ حیات (۲) شربت ۔ شہد (۳) بہت لذیذ اور شیریں چیز ۔

امرت دھارا ۔ آبِ حیات ۔ ایک مشہور دوا کا نام ۔

امرت سار ۔ (۱) مکھن ۔ (۲) گھی ۔

امرتی ۔ (اِم۔رِ۔تی) [ہ۔ا۔مث] ایک مٹھائی جو ماش کے آٹے کی بنائی جاتی ہے اور شکل میں جلیبی سے مشابہ ہوتی ہے ۔

اَمرَد۔ (اَم۔رَد) [ع صف] نوجوان لڑکا جس کے خط نہ نکلا ہو۔ نوخیز۔ کمسن۔

اِمرد پرست۔ [ف۔ صف] لڑکوں سے عشق کرنے والا۔

اَمرس۔ (اَم۔رَس) [ہ۔ا۔مذ] آم کے رس کی سوکھی ہُوئی موٹی تہ۔ اَماوٹ۔

اَمرود۔ (اَم۔رُود) [ف۔ا۔مذ] جام پھل۔ مشرق کا ایک پھل جو میٹھا ہوتا ہے۔

امروز۔ (اِم۔رُوز) [ف] آج۔ آج کا دن۔

امروز فردا۔ (۱) آج کل (۲) ٹال مٹول (۳) صبح شام۔ جلد۔ عنقریب۔ تھوڑے دن۔

اَمریان (اَم۔رَی۔یان) [ہ۔ا۔مث] آم کا باغ۔

امریکن (American) (اَم۔ری۔کن) [انگ صف] امریکہ کا رہنے والا۔ امریکہ سے نسبت رکھنے والا۔

امریکی۔ (ام۔ری۔کی) [اُر صف] امریکہ سے نسبت رکھنے والی شے

اُمڑنا۔ (اُمڑ۔نا) [ہ۔مص] (۱) پانی یا کسی اور چیز کا کثرت کی وجہ سے بڑھنا (۲) اُٹھ کر پھیلنا۔ چھانا۔ گھیرنا۔

اَمزجہ۔ (اَم۔زِ۔جہ) [ع۔ا۔مذ] مزاج کی جمع۔

اُمس۔ (اُ۔مس) [ہ۔ا۔مث] گھمس۔ حبس۔ گھٹی ہُوئی گرمی۔

اِمساک۔ (اِم۔ساک) [ع۔ا۔مذ] (۱) کنجوسی (۲) رکاوٹ۔ قبض۔ روک۔ دیر کی کھینچ (۴) دیر سے انزال ہونا (۵) خشک سالی۔

امساکِ باراں۔ بارش نہ ہونا۔ خشک سالی۔

امسال۔ (اِم۔سال) [ف] اس سال۔ اب کے برس۔

اِمشب (اِم۔شب) [ف] آج کی رات۔ اس رات۔

اَمصار۔ (اَم۔صار) [ع۔ا۔مذ] مصر کی جمع۔ بہت سے شہر

اِمضا۔ (اِم۔ضا) [ع۔ا۔مذ] (۱) سرکاری مُہر۔ دستخط۔ نشان (۲) حکم جاری کرنا

اَمطار۔ (ع۔مذ) مطر کی جمع۔ بادل

اِمطار۔ (ع۔مذ) بارش۔ مینہ برسنا۔

اَمعاء (اَم۔عا) [ع۔ا۔مث] انتڑیاں۔

اِمعان (اِم۔عان) [ع۔ا۔مذ] گہری نظر۔ غور و فکر۔ خوب سوچنا۔ تیز فہمی۔

اَمکا ڈھمکا (اَم۔کا۔ڈھم۔کا) [ہ] یہ وہ۔ ایسا ویسا۔ ایرا غیرا۔

اَنک ڈھمک (اَنک۔ڈھمک) [ہ۔ا۔مث] خراب اور نکمی چیزیں۔

امکان۔ (اِم۔کان) [ع۔ا۔مذ] (۱) ہو سکنا۔ ممکن ہونا (۲) مجال۔ طاقت۔ مقدور۔ مقدرت (۳) قابو۔ اختیار۔ جمع:۔ امکانات۔

امکان بھر۔ طاقت بھر۔ مقدور بھر۔

امکان سے خارج ہونا۔ (محاورہ) محال ہونا۔ ناممکن ہونا۔

اَمکنہ۔ (اَم۔کِ۔نہ) [ع۔ا۔مذ] مکان کی جمع۔ مکانات۔

اُمگا۔ (اُم۔گا) [ہ۔صف] اُبھرا۔ اُبھرا ہوا۔

اَمل (اَ۔مل) [ہ۔ا۔مذ] نشہ (سوائے شراب)

امل پانی کرنا۔ نشہ پانی کرنا۔ نشہ پینا۔ بھنگ پینا۔

اَمل۔ (اَ۔مل) [ع۔ا۔مذ] اُمید۔ آرزو۔ خواہش۔ جمع: آمال۔

اِملا۔ (اِم۔لا) [ع۔ا۔مث] (۱) رسم الخط (۲) یاد سے لکھنا (۳) لکھوانا

اَملاک۔ (اَم۔لاک) [ع۔ا۔مث] مِلک کی جمع۔ جائداد۔

اَمل بید۔ (اَ۔مل۔بید) [ہ۔ا۔مذ] لیموں کی ایک نہایت تُرش قسم۔

اَمل بتی۔ (اَ۔مل۔بت۔تی) [ہ۔ا۔مث] وہ تحریر جو املی کی بتی کے برابر جوڑی جاتی ہے (۲) نشہ لانے والی بتی (بھنگ)

اَملتاس۔ (اَمل۔تاس) [ہ۔ا۔مذ] ایک لمبی پھلی جس کا مغز مسہل کے لیے دیا جاتا ہے۔ خیار شنبر۔

اَملنا۔ (اَ۔مل۔نا) [ہ۔مص] (۱) کُند ہونا۔ تُرش ہونا (۲) پیٹ کے پٹھوں کا کھنچنا۔ اعصاب میں تشنج ہونا۔

اِملی۔ (اِم۔لی) [ہ۔ا۔مث] ایک ترش پھلی۔ اس کے درخت کو بھی املی کہتے ہیں۔ تمرِ ہندی۔

اُمم۔ (اُمَم) [ع۔ا۔مذ] اُمت کی جمع۔ اُمتیں۔

اَمن۔ [ع۔ا۔مذ] چین۔ اطمینان۔ سکون و آرام (۲) صلح۔ آشتی۔ پناہ

امن چین۔ امن و امان۔ آرام و اطمینان۔ سکون اور خیریت۔ حفاظت۔ بچاؤ۔ آرام۔

اُمنڈ اُمنڈ کر آنا۔ (اُ۔منڈ۔اُ۔منڈ۔کر۔آنا) [ہ۔مص] ہجوم کر کے آنا۔ گِھر گِھر کر آنا۔

اُمنڈنا۔ (اُ۔منڈ۔نا) [ہ۔مص] (۱) جوش میں آنا۔ بھر آنا (۲) گِھر آنا۔ ہجوم کرنا۔ جمع ہونا۔ (۳) چڑھنا۔ طغیانی پر آنا۔

اُمنگ۔ (اُ۔منگ) [ہ۔ا۔مث] جوش۔ ولولہ۔ شوق۔ ترنگ۔

اُمنگ پر۔ اُمنگوں پر۔ ترنگ میں بھرا ہوا۔ مستی میں۔

اُمنگ کے دن۔ شوق اور ولولے کا زمانہ۔

اَمنیت (اَم۔نی۔یت) [ع۔ا۔مث] امن و امان۔ امن چین۔

اَموا۔ (اَم۔وا) [ہ۔ا۔مذ] آم۔

اَموا۔ (اَ۔مو۔وا) [ہ۔صف] آم کی رنگت سے مشابہ رنگ۔ ماشی۔ پیلا۔ سنہرا کشمشی۔

اموات۔ (اَم۔وات) [ع۔ا۔مث] موت اور میت کی جمع (۱) وفات۔ مرنا (۲) مرے ہوئے۔

امواج۔ (اَم۔واج) [ع۔ا۔مث] موج کی جمع۔ لہریں۔

اموال۔ (ام۔وال) [ع۔ا۔مذ] مال کی جمع۔ مال و دولت۔ روپیہ پیسہ۔ دھن دولت۔

اُمور۔ (اُ۔مُور) [ع۔ا۔مذ] امر کی جمع۔ بہت سے کام۔

امورِ ملکی۔ وہ کام یا باتیں جو مُلک سے متعلق ہوں۔

اَنمول۔ (اَن۔مول) [ہ۔صف] بے بہا۔ نہایت قیمتی۔

امولا (اَ۔مو۔لا) [ہ۔ا۔مذ] آم کا نیا پودا۔

اُمومت۔ اُمومیت۔ [ع۔مث] ماں ہونا۔ ماں پن۔

امونیا (Ammonia) [انگ۔مذ] ایک بے رنگ گیس جو پانی میں حل ہو جاتی ہے۔

امونیشن (Ammunition) [انگ۔مذ] سامانِ جنگ۔ گولہ بارود۔

اُموی۔ (اُم۔وی) [ع۔صف] بنی اُمیہ کی طرف منسوب۔

اُمہات۔ (اُم۔مَ۔ہات) [ع۔ا۔مث] اُم کی جمع۔ مائیں۔

اُمہاتِ سفلی۔ زمین کے چاروں عناصر۔ ہوا۔ پانی۔ مٹی۔ آگ۔

اُمہاتِ علوی۔ علوم۔ نفوس۔ ارواح۔

اَمّی۔ (اَم۔می) [اُر۔ا۔مث] ماں۔ والدہ۔

اُمّی (اُم۔می) [ع۔صف] بلا پڑھا لکھا۔ اَن پڑھ۔

اَمیبا۔ (Amoeba) (اَ۔مے۔با) [انگ۔ا۔مذ] بدلو۔ ایک قسم کا

خلوی کیڑا جو صرف خوردبین سے دکھائی دیتا ہے۔ سائنس دانوں کے بقولِ زندگی کی ابتدا اسی جانور سے ہُوئی۔

اُینٹھنا (اُ۔ینٹھ۔نا) [ہ۔مص] مروڑنا۔ بل دینا۔ اینٹھنا۔

اِمی ٹیشن۔ (Imitation) (اِ۔می۔ٹے۔شن) [انگ۔ا۔مذ] مصنوعی جِلاکم ملمع۔

اَمی جمی۔ (اَ۔می۔جَ۔می) [ہ۔ا۔مث] اطمینان کی حالت۔ بے فکری کا زمانہ۔ خیریت۔ امن و امان۔

اُمّید۔ (اُم۔مید) [ف۔ا۔مث] (۱) آرزو۔ توقع۔ آس (۲) حمل۔

اُمّید اُٹھ جانا۔ (محاورہ) توقع نہ رہنا۔

اُمّید بر آنا۔ (محاورہ) آرزو پُوری ہونا۔

اُمّید بر لانا۔ (محاورہ) آرزو پوری کرنا۔ مقصد حاصل ہونا۔

اُمّید بندھانا۔ (محاورہ) ڈھارس دینا۔ توقع دلانا۔ تسلی دینا۔

اُمّید بندھنا۔ (محاورہ) توقع ہونا۔ آس ہونا۔ آسرا ہونا۔

اُمّید پڑنا۔ (محاورہ) آسرا بندھنا۔

اُمّید (توڑ دینا) توڑنا۔ (محاورہ) مایوس کر دینا۔ نراس کرنا۔ توقع نہ رہنا۔

اُمّید (ٹوٹ جانا) ٹوٹنا۔ (محاورہ) آس چُھوٹ جانا۔ نا اُمّید ہو جانا۔ مایُوس ہو جانا۔

اُمّید دلانا۔ (محاورہ) سہارا دینا۔

اُمّید رکھنا (محاورہ) توقع رکھنا۔ آس رکھنا۔

اُمّید سے ہونا۔ (محاورہ) عورت کا حاملہ ہونا۔ پیٹ سے ہونا۔

اُمّید قطع کرنا۔ (محاورہ) آسرا چھوڑ دینا۔ توقع توڑ دینا۔

اُمّید کرنا۔ (محاورہ) آرزو کرنا۔ توقع رکھنا۔

اُمّید گاہ۔ اُمید کی جگہ۔ جس پر اُمید کا دار و مدار ہو۔

اُمّید لگائے رکھنا۔ (محاورہ) کسی پر بھروسہ کرنا۔

اُمّید لگی ہے۔ سہارا باقی ہے۔ آسرا لگا ہے۔

اُمّیدوار۔ (۱) آرزومند۔ خواہش رکھنے والا (۲) آئندہ کے بھروسے پر کام کرنے والا۔ جمع: اُمیدواران۔

اُمّید و بیم۔ مشتبہ حالت۔ اُمید اور ڈر۔ دُگدا۔

اُمّیدوارانہ۔ آرزومندانہ۔ اُمیدوار کے طور پر۔

اُمّیدوار کرنا۔ (محاورہ) کسی بات کا وعدہ کرنا۔

اُمّیدواری۔ (۱) آرزومندی (۲) آئندہ ملازمت کا انتظار۔ آئندہ ملازمت کی اُمید میں کام کرنا۔

اَمیر۔ (اَ۔میر) [ع۔صف] (۱) اَمر کرنے والا۔ حکم دینے والا۔ سردار۔ حاکم (۲) مالدار۔ دولت مند (۳) اُردو کے مشہُور شاعر منشی امیر احمد مینائی کا تخلص۔ جمع: اُمرا

امیر الامرا۔ (۱) امیروں کا امیر۔ بہت بڑا رئیس۔ نہایت دولت مند (۲) مُغل حکومت میں ایک معزز خطاب۔

امیر البحر۔ بحری فوجی بیڑے کا افسرِ اعلیٰ۔

امیر المومنین۔ مسلمانوں کا سردار۔ خلیفۂ وقت۔ اسلام کا حاکمِ اعلیٰ۔

امیر زادہ۔ امیر کا لڑکا۔ امیر آدمی کی اولاد۔ رئیس زادہ۔

امیر کو جان پیاری فقیر کو ایک دم بھاری۔ (مثل) امیر کو مرنا اور فقیر کو جینا پسند نہیں۔

امیر کے پڑوس میں خدا قبر بھی نہ بنائے۔ [مثل] غریب کو امیر کے پڑوس میں دُکھ ہی ملتا ہے۔ مالدار ہمسایہ سے ہر طرح دُکھ پہنچتا ہے۔

امیر لشکر۔ فوج کا سردار۔

امیرانہ۔ (اَ۔می۔را۔نہ) [ع۔ف۔صف] امیر کی مانند۔ امیر کی مثل۔

اَمیری (اَ۔می۔ری) [ع۔ا۔مث] (۱) سرداری (۲) مالداری۔ دولت مندی۔

امیری اور فقیری کی بُو چالیس برس تک نہیں جاتی [مثل] دولت مندی اور غریبی کا اثر بڑی مدت میں جاتا ہے۔

امیری کارخانہ ہے۔ رئیسانہ ٹھاٹ ہے۔

امین۔ (اَ۔مِین) [ع۔صف] (۱) امانت دار۔ امانت رکھنے والا (۲) معتمد ایمان دار (۳) ایک عہدے کا نام۔

ا - ن

اَن۔ (س۔ا۔مذ) (۱) بِنا۔ بغیر (۲) اور۔ دُوسرا (۳) اناج۔ غلّہ۔ غذا۔

اَن بِدھا۔ بے سُوراخ۔ جس میں چھید نہ ہو۔

اَن بَن۔ ناموافقت۔ بگاڑ۔ رنجیدگی۔ رنجش۔ ناچاقی۔

اَن بوجھ۔ [ہ۔صف] بے وقوف۔ بے عقل۔ نہ سمجھنے والا۔

اَن بولا۔ رنجش کی وجہ سے آپس میں بات نہ کرنا۔ کھٹ۔

اَن پانی۔ اَن جل۔ دانہ پانی۔ کھانا پینا۔

اَن پڑھ۔ ناخواندہ۔ اُمّی۔

اَن جان۔ اجنبی۔ بیگانہ۔ ناواقف۔

انجان بننا۔ (محاورہ) جانتے بُوجھتے انجان بننا۔ جانتے ہوئے یہ ظاہر کرنا کہ مجھے علم نہیں۔

اَن جل (تیاگنا) چھوڑنا۔ کھانا پینا چھوڑنا۔

اَن جوکھا۔ بنا جوکھا ہوا۔ بنا تولا ہوا۔

اَن چیت۔ [ہ۔صف] اچانک۔ یکایک۔ خلاف توقع۔

اَن داتا۔ روٹی دینے والا۔ آقا۔ مالک۔

اَن دیکھا۔ (۱) بن دیکھا۔ نادیدہ (۲) مخفی۔ غائب۔

اَن سمجھ۔ ناسمجھ۔ بے وقوف۔

اَن سُنی۔ (۱) نہ سُنی ہوئی (۲) عجیب۔

اَن سُنی کرنا۔ جان بُوجھ کر سُنی ہُوئی بات کو بے سُنی کرنا یا ٹالنا۔

اَن کا کیڑا۔ غلّہ کھانے والا۔ انسان۔

اَن کہی۔ جو بات کہنے کے قابل نہ ہو۔ بُرا بھلا۔

اَن گِنا۔ (۱) بغیر شمار کیا ہوا (۲) شمار سے باہر۔ حمل کا آٹھواں مہینہ۔

اَن گِنا برس۔ عمر کا آٹھواں سال جس میں عورتیں اولاد کے لیے خطرہ محسوس کرتی ہیں۔

اَن گِنا مہینہ۔ حمل کا آٹھواں مہینہ۔

اَن گنت۔ [ہ۔صف] جو شمار میں نہ آسکے۔ بے شمار۔ لاتعداد۔

اَن گھڑ۔ (۱) بن گھڑا۔ بے ڈول۔ ناموزون۔ ناتراشیدہ۔ بے ڈھنگا۔

(۴) ناشائستہ۔ آدمیت سے خارج۔ جاہل۔ اناڑی۔ ناتجربہ کار۔ خام۔ بے تُکا۔
اَن گھڑت بات ۔ بے تُکی۔ بے ڈھنگی۔ بے میل اور اول جلول بات۔
اَن مل (۱) بے جوڑ۔ بے میل۔ بے تُکا۔ بے سر پیر کا (۲) الگ۔ بیگانہ خو۔ غیر جنس۔
اَن ملا ۔ بے گانہ خو۔ جو مل جل کے نہ رہے۔ جو ملنسار نہ ہو۔
اَن ملی ۔ بے جوڑ۔ بے ربط کلام۔
اَن منا ۔ اُداس۔ سُست۔ بے دل۔ بے زار۔
اَن منا پن ۔ اُداسی۔ بے دلی۔
اَن منا ہونا ۔ بیمار ہونا۔ اُداس ہونا۔ بے دلی۔
اَن مول ۔ بے بہا۔ نہایت بیش قیمت۔
اَن میل ۔ بے جوڑ۔ ناموزوں۔
اَن نیائی ۔ بے انصافی۔ بے دردی۔ بے رحمی۔ بے ایمانی۔
اَن ہوت ۔ نہایت غریبی۔
اَن ہونا ۔ (۱) نردھن۔ غریب (۲) اَن ہونا۔ اچنبھے کا۔
اَن ہونی ۔ نہ ہونے والی۔ غیر ممکن۔ ناشُدنی۔
اَن ہونی ہونی نہیں اور ہونی ہون ہار ۔ [مثل] نہ ہونے والی بات نہیں ہو سکتی اور ہونے والی ہو کر رہتی ہے۔
اِن ۔ [ہ۔ ض] اس کی جمع۔ جمع اور تعظیم کے لیے بولتے ہیں۔ اشارہ قریب۔
اِن آنکھوں سے کیا کیا نہیں دیکھا ۔ (فقرہ) بہت کچھ دیکھ چکے ہیں۔ بہت تجربہ ہو چکا ہے۔ بہت مصیبتیں جھیل چکے ہیں۔
اِن باتوں میں کیا رکھا ہے ۔ (محاورہ) یہ باتیں بے فائدہ ہیں۔ یہ حرکتیں فضول اور بے نتیجہ ہیں۔
اِن بے چاروں نے ہینگ کہاں پائی ۔ یہ اس قابل کہاں۔ ان کو اتنی عقل کہاں۔
اِن تلوں میں تیل نہیں ۔ [مثل] بہت بے مروّت اور بے فیض ہیں۔ بہت خسیس ہیں۔ یہاں کام نہیں بنے گا۔
اِن دنوں ۔ آج کل۔ فی زمانہ۔ فی الحال۔
اِن مولوں کیا مہنگا ہے ۔ اس طرح حاصل ہو تو کچھ مہنگا نہیں۔
اِن نینوں کا یہی بسیکھ۔ وہ بھی دیکھا یہ بھی دیکھ ۔ [مثل] دُنیا کبھی ایک حال پر نہیں رہتی۔ آنکھوں کا کام ہے کہ بُرا بھلا جو سامنے آئے اُسے دیکھیں انسان کو دُکھ سُکھ سب برداشت کرنا چاہیے۔
اُن ۔ [ہ۔ ض] اُس کی جمع۔ اشارہ ضمیر کا اشارہ بعید۔ ضمیر جمع غائب۔
اُن کی سی کہنا ۔ (محاورہ) اُن کی طرف داری کرنا۔
اَنّا ۔ (اَن۔ نا) [ت۔ ا۔ مث] دایہ۔ دُودھ پلانے والی عورت۔
انّا ددا والے ۔ عہد شاہی میں محلات کی دائیوں کھلائیوں کی سفارش سے جو لوگ فوج میں بھرتی ہو جاتے تھے۔ ان کی وقعت نہ ہوتی تھی اور تحقیر سے انّا ددا والے کہلاتے تھے۔ غیر شریف۔ ایسے ویسے۔
اَنا ۔ (اَ۔ نا) [ع۔ ض] میں۔ ضمیر متکلم واحد۔
اَنَا البحر ۔ میں سمندر ہوں۔
اَنَا البرق ۔ میں بجلی ہوں۔
اَنَا الحق ۔ میں خُدا ہوں۔ حضرت منصور محویت کی حالت میں یہ کلمہ کہہ اُٹھے تھے اور علماء کے فتوے سے سُولی پر چڑھائے گئے۔
اَنا ۔ (اَ۔ نا) [ع۔ ا۔ مث] شعور۔ پندار۔ خودی۔ خودداری۔
اِنابت (اِ۔ نا۔ بَت) [ع۔ ا۔ مث] خدا کی طرف رجوع کرنا۔ توبہ۔ عاجزی۔
اَنابیب ۔ (اَ۔ نا۔ بِیب) [ع۔ ا۔ مث] انبوب کی جمع۔ نرکل کی پوریں۔ نالیاں
انابیب شعری ۔ بال جیسی باریک نالیاں یا پوریں۔ (۲) وہ خاصیت جن کے ذریعے مائعات اُوپر کی طرف چڑھتے ہیں جیسے تیل بتی میں۔
اَناپ شناپ ۔ (اَ۔ ناپ۔ شَ۔ ناپ) [ہ۔ صف] (۱) اوٹ پٹانگ (۲) انٹ سنٹ۔ آئیں بائیں۔ بکواس۔ اندھا دُھند۔
اَناتھ ۔ (اَ۔ ناتھ) [س۔ صف] (۱) بغیر مالک کا (۲) جس کا کوئی پالنے والا نہ ہو۔ بے سہارا۔
اناتھ آشرم ۔ [س۔ مذ] یتیم خانہ۔ لاوارث بچوں کی پرورش گاہ (۲) وہ جگہ جہاں دُکھی اور بے سہارا لوگوں کی پرورش ہوتی ہے۔
اَناٹمی (Anatomy) (اَ۔ نا۔ ٹ۔ می) [انگ۔ ا۔ مث] علم تشریح الابدان انسانی جسم کی بناوٹ معلوم کرنے کا علم۔
اِناث ۔ (اِ۔ ناث) [ع۔ ا۔ مث] اُنثیٰ کی جمع۔ عورتیں۔
اَناج ۔ (اَ۔ ناج) [ہ۔ ا۔ مذ] غلّہ۔ جنس۔
اناج کا دشمن ۔ زیادہ کھانے والا۔ وہ شخص جو کھائے تو زیادہ مگر کام کچھ نہ کرے۔
اناج کال نہیں ہے یہ راج کال ہے ۔ [مثل] یہ مہنگائی حکومت کے باعث ہے۔
اَناجیل ۔ (اَ۔ ناجیل) [ع۔ ا۔ مث] انجیل کی جمع۔
اناجیل اربعہ ۔ متی۔ مرقس۔ لوقا اور یوحنا کی چار انجیلیں۔
اناچیت۔ اناچیتی ۔ (اَنا۔ چیت۔ ا۔ نا۔ چے۔ تی) [ق] بے خبری میں۔ بے خیالی میں۔ انجان پنے میں۔
اناد۔ انادی ۔ (اَ۔ ناد۔ ا۔ نا۔ دی) [س۔ صف] جس کی ابتدا نہ ہو۔ مُراد خدا تعالیٰ۔
انار ۔ (اَ۔ نار) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) ایک پھل کا نام (۲) ایک قسم کی آتش بازی۔
انارا ۔ (ا۔ نا۔ را) [ا۔ مذ] سُرخ آنکھوں والا کبوتر۔
انار دانہ (۱) سُرخ اناروں کے سکھائے ہوئے دانے (۲) ایک قسم کے چھاپے دار کپڑے کا نام۔
انار دانہ بنا ہوا ہے ۔ خوب سُرخ ہو رہا ہے۔
اَنارکسٹ (Anarchist) (ا۔ نار۔ کسٹ) [انگ۔ ا۔ مذ] انتہا پسند حکومت کے نظم و ضبط کا مخالف شخصی سلطنت کا دشمن بے نظمی کا حامی۔
اَنارکی (Anarchy) (اَ۔ نار۔ کی) [انگ۔ ا۔ مث] ضبط اور نظام کا فقدان۔ بے نظمی۔ حکومت کا نہ ہونا۔ قانون کا تعطّل۔
اناری ۔ (اَ۔ نا۔ ری) [ہ۔ صف] (۱) انار کے رنگ کا۔ لال (۲) کبوتر جس کی آنکھیں سُرخ ہوں (۳) ایک قسم کا سموسہ۔
اناڑی ۔ (اَ۔ نا۔ ڑی) [ہ۔ صف] ناسمجھ۔ انجان۔ ناتجربہ کار۔ بے سلیقہ۔
اناڑی پن ۔ حماقت۔ ناتجربہ کاری۔
اناڑی کا سونا بارہ باٹ ۔ [مثل] ناتجربہ کار کسی کام سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا بے وقوف کی قیمتی چیزیں کوڑیوں کے مول جاتی ہیں۔
اُناس ۔ (اُ۔ ناس) [ع۔ ا۔ مذ] ناس کی جمع۔ بہت سے لوگ۔ آدمی۔

اُناسی ۔ (اُ۔نا۔سی) [ہ۔صفت] ستر اور نو۔ اٹھتر کے بعد کا عدد۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ [ع] تحقیق ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ یہ آیت مصیبت یا کسی کے مرنے کی خبر سن کر پڑھتے ہیں۔ مراد سب کو اُدھر ہی جانا ہے۔ سب کو مرنا ہے۔

اَنام (اَ۔نام) [ع۔ا۔مذ] خلقت۔ پیدا کی ہوئی چیزیں۔ مخلوق۔ دنیا۔ موجودات۔

اَنامِل۔ (اَ۔نا۔مِل) [ع۔ا۔مذ۔مث] انملہ کی جمع۔ انگلیاں۔ انگلیوں کے سرے۔

انانیت۔ (اَ۔نا۔نی۔یت) [ع۔ا۔مث] خودی۔ پندار۔ غرور۔ گھمنڈ۔ خود بینی۔ خود ستائی۔ غیر ذمہ داری۔ مطلق العنانی۔

اَناؤنسر (Announcer) (انا ؤن۔سر) [انگ۔ا۔مذ] منادی یا اعلان کرنے والا۔

انبار۔ (اَم۔بار) [ف۔ا۔مذ] ڈھیر۔ ذخیرہ۔ تودہ۔

انباری (اَم۔با۔ری) [ہ۔ا۔مث] عماری۔ ہودہ۔ ہاتھی کی کاٹھی۔

انباز۔ (ا۔ف۔مذ) شریک۔ ساتھی۔ ہمسفر [مث] سوت۔ سوکن۔

انبان۔ (اَم۔بان) [ف۔ا۔مث] (۱) پکا چمڑہ۔ دباغت کی ہوئی کھال (۲) فقیروں کی زنبیل۔ خرجین۔

انبساط۔ (اِم۔ب۔ساط) [ع۔ا۔مث] خوشی۔ کھلنا۔ پھیلنا۔ شادمانی۔

انبعاث (اِم۔ب۔عاث) [ع۔ا۔مذ] اُٹھنا۔ کھڑا ہونا۔ برانگیختہ ہونا۔

اَنبوہ۔ (اَم۔بوہ) [ف۔ا۔مذ] مجمع۔ بھیڑ۔ اژدہام۔ ہجوم۔ کثرت۔ زیادتی۔ بہتات۔

اَنبہ (اَم۔بہ) [ف۔ا۔مذ] آم۔ ایک مشہور میوے کا نام۔

اَنبیا۔ (اَم۔ب۔یا) [ع۔ا۔مذ] نبی کی جمع۔ رسول۔ پیغمبر۔

اَنبیا۔ (اَمب۔یا) [ہ۔ا۔مث] (۱) کیری۔ کچا آم جس میں جالی نہ پڑی ہو (۲) چھوٹا آم۔

انبیق۔ امبیق (ع۔مذ) بھبکا۔ وہ برتن جس میں نالی رکھ کر عرق کشید کرتے ہیں۔

انبڑنا۔ (اَن۔بڑ۔نا) [ف بمعنی] (۱) پہنچنا (۲) پانا۔

انت [س۔ا۔مذ] اخیر۔ خاتمہ۔ انجام۔

انت بُرے کا برا۔ انت بھلے کا بھلا۔ [مثل] برے کا انجام برا اور اچھے کا انجام اچھا ہوتا ہے۔

انت بگڑنا۔ انجام خراب ہونا۔

انت بھلا سو بھلا۔ [مثل] جس کا انجام اچھا ہو وہی کام اچھا ہے۔

انت سمے کال۔ آخری وقت۔ مرتے وقت۔

اُنتالیس۔ (اُن۔تا۔لیس) [ہ۔صفت] تیس اور نو۔ اڑتیس کے بعد کا عدد۔

انتباہ (اِن۔ت۔باہ) [ع۔ا۔مذ] آگاہی۔ خبردار ہونا۔ خبردار کرنا۔ جمع: انتباہات۔

انتخاب۔ (اِن۔تِ۔خاب) [ع۔ا۔مذ] چناؤ۔ پسند کرنا۔ چھانٹنا۔ جمع: انتخابات۔

اَنتر۔ (اَن۔تر) [ہ۔ا۔مذ] (۱) فاصلہ۔ دُوری۔ فرق (۲) دو چیزوں کے بیچ کی جگہ (۳) دل۔ خاطر۔ (۴) بھید۔ راز۔

انتر بھومی۔ زمین کا بالکل اندرونی حصہ۔ پاتال۔

انتر (بید) بیدی۔ دو دریاؤں کے درمیان کی زمین۔ دوآبہ۔

انتر جامی۔ (۱) ہر چیز کا اندر۔ روح اعلیٰ (۲) پرماتما۔ ایشور جی۔ دانائے راز۔ واقف حال۔

انتر دوار۔ گھر میں آنے جانے کے لیے بڑے دروازے کے علاوہ دروازہ۔ کھڑکی۔ چور دروازہ۔

انتر دھیان۔ نیاس سے باہر۔ فنا فی اللہ۔ غائب غلّہ۔

انتر منتر۔ جادو۔ ٹونا۔ جھاڑ۔ پھونک۔

اَنترا۔ (اَنت۔را) [ہ۔ا۔مذ] (۱) کڑی۔ سلسلہ (۲) گانے کا وہ ٹکڑا جو استھائی کے بعد ہو (۳) لکڑی پھینکنے کی اصطلاح میں ہاتھ کی ضرب۔

انتڑی۔ (اَنت۔ڑی) [ہ۔ا۔مث] آنت۔

انتڑی میں روپ اور بقچی میں چھب [مثل] غذا سے رنگ روپ نکلتا ہے اور پوشاک سے بدن کی زیبائش نکلتی ہے۔

انتڑیاں جلنا۔ (محاورہ) بہت بھوکا رہنا۔

انتڑیوں کے بل کھولنا۔ (محاورہ) بہت دن بعد کھانا ملنے پر خوب پیٹ بھر کر کھانا۔

انتڑیوں میں بل پڑنا۔ (محاورہ) (۱) پیٹ میں درد ہونا (۲) مارے ہنسی کے پیٹ دُکھنے لگنا۔

اِنتزاع۔ (اِن۔تِ۔زاع) [ع۔ا۔مذ] اکھاڑنا۔ اکھڑنا۔ نکال لینا۔ معزول۔

اِنتساب (اِن۔تِ۔ساب) [ع۔ا۔مذ] (۱) منسوب کرنا۔ نسبت دینا (۲) لگاؤ۔ تعلق۔ واسطہ۔ رشتہ۔

اِنتشار۔ (اِن۔تِ۔شار) [ع۔ا۔مذ] (۱) پراگندگی۔ تتر بتر ہونا۔ گھبراہٹ۔ پریشانی۔ تردّد۔ فکر (۲) شہوت۔

انتصاف۔ (اِن۔تِ۔صاف) [ع۔ا۔مذ] (۱) انصاف پانا (۲) نصف ہونا۔

اِنتظار۔ (اِن۔تِ۔ظار) [ع۔ا۔مذ] (۱) راہ دیکھنا (۲) آسرا۔ اُمید۔

انتظار کرنا۔ (۱) راہ دیکھنا (۲) آسرا تکنا۔

اِنتظام۔ (اِن۔تِ۔ظام) [ع۔ا۔مذ] (۱) اہتمام۔ تدبیر۔ بندوبست (۲) ترتیب۔ آراستگی (۳) قاعدہ۔ ضابطہ۔ جمع: انتظامات

اِنتظامیہ۔ (اِن۔تِ۔ظا۔م۔یہ) [ع۔ا۔مذ] حکومت کا ایک شعبہ جو مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین کو ملک میں نافذ کرتا اور اُن پر عمل کراتا ہے

اِنتفاع۔ (اِن۔تِ۔فاع) [ع۔ا۔مذ] (۱) فائدہ اٹھانا۔ نفع پانا (۲) منافع۔ فائدہ۔ آمدنی۔ حاصل۔

انتقاد۔ (اِن۔تِ۔قاد) [ع۔ا۔مذ] (۱) نقد لینا (۲) پرکھنا۔ تنقید کرنا۔ تبصرہ کرنا۔ نکتہ چینی کرنا۔

انتقاض۔ (اِن۔تِ۔قاض) [ع۔ا۔مذ] توڑ دینا۔ شکست۔

انتقاض شرط۔ شرط توڑ دینا۔

انتقاض معاہدہ۔ معاہدہ توڑ دینا۔

انتقال۔ (اِن۔تِ۔قال) [ع۔ا۔مذ] (۱) مقام تبدیل کرنا۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ بدلنا۔ بدلی (۲) موت۔ وفات۔ جمع: انتقالات۔

اِنتقالِ اراضی۔ زمین دوسرے کے نام منتقل کرنا۔

اِنتقال بہی۔ وہ بہی جس میں انتقال جائداد کا حساب کتاب رہتا ہے۔

اِنتقال جائداد۔ جائداد کا ایک شخص کے قبضہ سے دوسرے شخص کے قبضے میں جانا۔

انتقالِ ذہنی - ایک بات سے دوسری بات کی طرف ذہن کا جانا۔
انتقالِ رہن - رہن کی تبدیلی - رہن در رہن - گرو در گرو۔
انتقال کرنا - مرنا - فوت ہونا۔
اِنتقام - (اِن - تِ - قام) [ع - ا - مذ] بدلہ - عوض - پاداش۔ جمع: انتقامات
انتقاماً - (اِن - تِ - قا - مانہ) [ع - صف] بدلہ لینے کے طور پر۔
انتقامی (اِن - تِ - قا - می) [ع - صف] انتقام سے منسوب - انتقام سے متعلق۔
انتہا - (اِن - تِ - ہا) [ع - ا - مث] اخیر - حد - سرا - انجام - خاتمہ۔
انتہا پسند - کسی کام یا چیز کی انتہا چاہنے والا - اعتدال پسند کی ضد۔
انتہا پسندی - انتہا پسند کرنا۔
انتہا کا - پرلے درجے کا۔
انتہائی - (اِن - تِ - ہا - ای) [ع - صف] آخری۔
انتہائی نقطہ - وہ نقطے جو جبر و مقابلہ کے علم میں خطوط کے ختم کرنے والے ہوں۔
اَنتی - (اَن - تی) [ہ - ا - مث] کان میں پہننے کا عورتوں کا ایک زیور۔
اُنتیس - (اُن - تی - س) [ہ - صف] بیس اور نو - اٹھائیس کے بعد کا عدد۔
اَنٹا - (اَن - ٹا) [ہ - ا - مذ] (۱) افیون کی بڑی گولی (۲) سوت یا ریشم کا لچھا (۳) بڑی کوڑی (۴) بلیرڈ (۵) اُوپر کا کوٹھا۔
انٹا چت - (۱) پیٹھ کے بل (۲) نشے میں چور - بدمست۔
انٹا چت ہونا (محاورہ) پیٹھ کے بل پڑنا (۲) نشہ میں سُدھ بدھ نہ رہنا۔
انٹا غفیل - بے ہوش - بے سُدھ مست۔
انٹا غفیل ہونا - نہایت مدہوش ہونا۔
انٹا گھر - (۱) وہ گھر جس میں گولی یا جوئے کا کھیل کھیلا جائے - بلیرڈ کھیلنے کی جگہ
اِنٹر (Inter) (اِن - ٹر) [انگ - صف] درمیانی۔
انٹرسٹ (Interest) [انگ - مذ] دلچسپی (۲) فائدہ - سُود
انٹرمیڈیٹ (Intermediate) درمیانی درجہ - وسطی درجہ ایف - اے۔
انٹرینس (Entrance) [انگ - مذ] ابتدا - شروع - دروازہ۔ امتحانی داخلہ - وہ امتحان جسے پاس کرنے کے بعد طالب علم کالج میں داخلہ لے سکتا ہے۔
انٹرنیشنل (International) بین الاقوامی۔
انٹرنیشنل لا (International Law) بین الاقوامی قانون
انٹروڈیوس (Introduce) (انٹ - رو - ڈیوس) [انگ - ا - مذ] تعارف - ملاقات۔
اِنٹرویو (Interview) (اِن - ٹر - ویو) [انگ - ا - مذ] (۱) باضابطہ ملاقات (۲) اخبار کے نمائندے کا کسی سے مل کر سوال جواب کرنا (۳) اخبار، ریڈیو، ٹیلیویژن یا کسی انتخابی ادارے کے ارکان کا سوالات کے ذریعے کسی کے نظریات و خیالات معلوم کرنا۔
انٹ کانسنٹ - (انٹ - کا - سنٹ) [ہ - صف] اوٹ پٹانگ - بے ہودہ
انٹی - (اَن - ٹی) [ہ - ا - مث] (۱) دو انگلیوں کے بیچ کی جگہ - گھائی (۲) گانٹھ - گرہ (۳) دھوتی کا وہ حصہ جو کمر کے گرد باندھتے ہیں (۴) سوت یا ریشم کی لچھی۔
انٹی (دباز) مار (۱) جواریوں کی اصطلاح میں وہ شخص جو انگلیوں کی درمیانی جگہ میں کوئی چیز چھپالے (۲) چالاک - فریبی - دغاباز۔
انٹی پر چڑھ جانا - قابو میں آجانا - دھوکہ میں آجانا - دام میں آنا۔
انٹی دینا - گردنی دینا - گردن ناپنا۔
انٹی رکھنا - (۱) چھپا رکھنا - دبا رکھنا - ظاہر نہ ہونے دینا - ایک ہاتھ کی دو انگلیاں ایک دوسرے پر چڑھانا۔
انٹی کرنا - (۱) سوت لپیٹ کر انٹی بنانا (۲) کسی کا مال اُڑا لینا۔
انٹی مارنا - جوا کھیلتے وقت کوڑی کو انگلیوں کے بیچ میں چھپا لینا (۲) آنکھ بچا کر دوسرے کی چیز غائب کر دینا - دھوکہ دے کر چیز اڑا لینا (۳) کم تولنا - ڈنڈی مارنا۔
اَنٹیا - (اَن - ٹِ - یا) [ہ - ا - مث] گھاس یا پتلی لکڑیوں کا بندھا ہوا مٹھا چھوٹا گٹھا - پُولا۔
انٹیانا - (اَن - ٹِ - یا - نا) [ہ - مص] (۱) انگلیوں کے بیچ میں چھپانا - ہتھیلی میں چھپانا (۲) چاروں انگلیوں میں لپیٹ کر ڈورے کی پنڈی بنانا (۳) گھاس یا پتلی لکڑیوں کا مٹھا باندھنا (۴) غائب کرنا - ہضم کرنا۔
اُنثیٰ (اُن - ثا) [ع - ا - مث] عورت - زن۔ جمع: اناث
اُنثیین - (اُن - ثَ - یین) [ع - ا - مذ] ہر دو - دونوں خصیے۔
انجاح - (اِن - جاح) [ع - ا - مذ] حاجت روا ہونا یا کرنا - مطلب پورا ہونا۔
انجام - (اِن - جام) [ع - ا - مذ] نتیجہ - خاتمہ - آخر - انتہا۔
انجام بخیر ہونا - (۱) نتیجہ اچھا نکلنا - مآل کار اچھا ہونا - خاتمہ اچھا ہونا (۲) ایمان کے ساتھ مرنا۔
انجام پانا - تکمیل کو پہنچنا - پورا ہونا۔
انجام پر پہنچنا - ختم کے قریب پہنچنا۔
انجام دینا - بجا لانا - پورا کر دینا - مکمل کرنا۔
انجام سوچنا - دوراندیشی کرنا - عاقبت بینی کرنا - نتیجے پر نظر کرنا - اخیر کا خیال رکھنا۔
انجام کار - آخر کار - آخر کو - الغرض - نتیجۃً۔
انجام کو پہنچانا - پورا کرنا - ختم کرنا۔
انجام کو پہنچنا - مکمل ہونا - مکمل ہو جانا۔
انجام (ہو جانا) ہونا - ختم ہو جانا - پورا ہونا - تمام ہونا - مرنا۔
انجب - (اَن - جب) [ع - صف] (۱) بڑا شریف (۲) لونڈی بچہ۔
انجذاب (اِن - جِ - ذاب) [ع - ا - مذ] جذب کرنا یا ہونا۔
انجر پنجر (اَن - جر - پَن - جر) [ہ - ا - مذ] بدن کے جوڑ - ہڈی پسلی۔
انجر پنجر ڈھیلے ہو جانا (محاورہ) اعضا کا تھک جانا - مضمحل ہو جانا۔
اُنجل - (اُن - جَل) [س - ا - مذ] دعا کی طرح ملے ہوئے ہاتھ - لپ۔
اَنجلی - (اَن - جَ - لی) (۱) ادھ - چلّو (۲) لپ بھر (۳) اناج کی ڈھیری میں سے خیرات کے لیے نکالا ہوا اناج۔
انجلی نکالنا - (محاورہ) کسان غلہ تیار کرنے کے بعد فقیروں اور ملنگوں کو لپ بھر بھر کر جو اناج دیتے ہیں اُسے انجلی نکالنا کہتے ہیں۔
اَنجُم - (اَن - جُم) [ع - ا - مذ] نجم کی جمع - ستارے۔
انجم شناس - نجومی - ستاروں کے حساب سے پیشین گوئی کرنے والا - منجم۔
انجماد - (اِن - جِ - ماد) [ع - ا - مذ] جمنا - ٹھوس ہونا۔

اَنجمن (اَن-جُ-مَن) [ف-ا-مث] (۱) مجلس۔محفل۔سبھا (۲) کمیٹی

اَنجن۔ (اَن جَن) [ہ-ا-مذ] سُرمہ۔کاجل۔

انجن سار۔ سُرمگیں۔

انجن لگانا۔ سُرمہ لگانا۔

اِنجن (Engine) (اِن-جن) [انگ-ا-مذ] مشین۔بھاپ کی کَل۔آلہ

انجن ڈرائیور (Engine Driver) انجن چلانے والا۔

اَنجن ہاری۔ (اَن جَن-ہا-ری) [س-ا-مث] آنکھ کی پلک کے کنارے کی پھنسی۔بلنی۔گُہانجنی۔گُہانی۔انجنا (۲) ایک قسم کی مکھی جسے کمہاری یا بلنا بھی کہتے ہیں۔

انجیر۔(اَن-جیر) [ف-ا-مذ] ایک مشہور پیڑ اور اس کا پھل جو گولر کے برابر اور کھانے میں میٹھا ہوتا ہے۔

انجیل۔ (اِن جیل) [ع-ا-مث] (۱) مژدہ۔خوش خبری (۲) عیسائیوں کی مقدس کتاب۔ جمع : اناجیل۔

انجینیئر (Engineer) (اِن-جی-نی-ئر) [انگ-ا-مذ] تعمیرات یا مشینوں کا کام جاننے والا۔

اِنچ (Inch) [انگ-ا-مذ] فٹ کا بارھواں حصّہ۔

اِنچارج (Incharge) (اِن-چا-رج) [انگ-ا-مذ] وہ شخص جس کے اہتمام میں کوئی چیز یا انتظام ہو (۲) قائم مقام۔

اُنچاس۔(اُن-چاس) [ہ-صف] چالیس اور نو۔اڑتالیس کے بعد کا عدد۔

اُنچاؤ۔(اُن-چا-ؤ) (نون غنہ اور واؤ مجہول) [ہ-ا-مذ] بلندی۔اُنچائی۔

اُنچائی۔ (اُن-چا-ئی) [ہ-ا-مث] بلندی۔

اُنچِنت (اُن چِنت) [ہ-صف] (۱) بے فکر (۲) اچانک (۳) یکایک۔یکبارگی۔

اَنچھر (اَن چھر) [ہ-ا-مذ] (۱) جادو کے بول۔منتر (۲) حرف (۳) بچھو (ق)

انچھر پڑھ کے مارنا۔ جادو کرنا۔منتر پڑھ کر پھونکنا۔

اِنحراف (اِن-ح-راف) [ع-ا-مذ] (۱) پھر جانا۔برخلاف ہونا (۲) انکار۔مخالفت۔نافرمانی۔

انحرافِ معاہدہ۔ اقرار سے پھر جانا۔

اِنحصار۔(اِن-ح-صار) [ع-ا-مذ] منحصر ہونا۔گھِرنا۔محصور ہونا۔سمانا۔موقوف ہونا۔

اِنحطاط۔(اِن-ح-طاط) [ع-ا-مذ] کم ہونا۔گھٹنا (۲) کمی۔گھٹاؤ۔تنزّل۔

اِنحلال۔ (اِن-ح-لال) [ع-ا-مذ] کسی مرکب شئے کے عناصر ترکیبی کا الگ الگ ہونا۔

اِنخلا۔(اِن-خ-لا) [ع-ا-مذ] (۱) کٹا ہوا ہونا (۲) خالی کرنا۔

اِندارا۔(اِن-دا-را) [ہ-ا-مذ] بہت بڑا اور گہرا کنواں۔

انداز۔ (اَن-داز) [ف-ا-مذ] (۱) قیاس (۲) طریقہ۔وضع۔طور۔طریق (۳) معشوقانہ لگاوٹ (۴) اعتدال۔مقدار معین (۵) نمونہ۔پیمانہ۔

انداز اُڑانا۔ (محاورہ) کسی کا ڈھنگ سیکھ لینا۔کسی کی وضع اُڑانا۔کسی کے طریقے پر چلنا۔سیکھنا۔حاصل کرنا۔

انداز بیٹھی۔ اپنی خوب صورتی اور چال ڈھال پر اترانے والی عورت کو کہتے ہیں

اندازِ خسروانہ۔(ف-مذ) شہنشاہوں کے طریق۔

انداز سے باہر ہونا۔ (محاورہ) حد سے بڑھ جانا۔حیثیت سے نکل جانا۔

انداز ملنا۔ (محاورہ) اٹکل ہوجانا۔تخمینہ ہوجانا (۲) طرز ملنا۔

انداز نکلنا۔ (محاورہ) شان پائی جانا۔ڈھنگ نکلنا۔

اندازہ۔ (اَن-دا-زہ) [ف-ا-مذ] (۱) اٹکل۔تخمینہ (۲) نمونہ (۳) مانند (۴) حدِ اعتدال۔پیمانہ (۵) مقدور۔

اندازہ پانا۔ (محاورہ) اٹکل ملنا۔تخمینہ ہونا۔

اندازہ کرنا۔ (محاورہ) تخمینہ کرنا۔امتحان کرنا۔جانچنا۔

اَندام۔ (اَن-دام) [ف-ا-مذ] جسم۔بدن۔رنگ۔

اندام نہانی۔ شرم گاہ۔فرج۔کُس۔

اَندر۔(اَن-دَر) [ف] بیچ۔درمیان۔اندرون۔بھیتر۔باہر کی ضد۔

اندر کی سانس اندر باہر کی سانس باہر۔ [مثل] دہشت یا ڈر جانے سے شرم و ندامت یا انتہائی حیرت سے سانس رُک جانا۔

اندروار۔ اندر کی طرف۔اندر کے رُخ۔

اندر والا۔ (۱) دِل۔جی۔مَن (۲) بچہ جو رحمِ مادر میں ہو۔

اِندر۔ (اِن-در) [ہ-ا-مذ] (۱) چترائی۔چالاکی (۲) دیوتاؤں کا راجہ (۳) بہشت کا راجہ (۴) مینہ برسانے والا دیوتا (۵) رعد۔گرج۔بجلی۔

اندر جال۔ فریب۔دھوکا۔طلسم۔شعبدہ۔چھل۔

اِندر جو۔ ایک درخت کا پھل جو جَو کے ہم شکل ہوتا ہے۔

اِندر کا اکھاڑا۔ راجہ اندر کی محفل۔

اِندراج۔ (اِن-دِ-راج) [ع-ا-مذ] درج ہونا۔لکھا جانا۔داخل ہونا۔ جمع : اندراجات۔

اندرائن۔(اِن-دِ-را-ئن) [ف-ا-مث] حنظل۔پھر پھیندوا۔خربوزے کی شکل کا ایک پھل جو دیکھنے میں خوبصورت اور مزے میں بہت تلخ ہوتا ہے۔

اندرائن پھل دیکھنے کا ہے چکھنے کا نہیں۔[مثل] ظاہر اچھا ہے باطن خراب۔صحبت کے لائق نہیں۔صورت اچھی ہے سیرت خراب ہے۔

اندرائن کا پھل (۱) ایک کڑوا پھل (۲) بدمزاج۔تندمزاج (۳) لڑائی کرنے والا۔دشمنی ڈالنے والا۔دلوں میں کدورت پیدا کرنے والا۔

اندرسا۔ (اَن-دِر-سا) [ہ-ا-مذ] ایک مٹھائی جو چاولوں کے آٹے کو شکر میں ملا کر اور گھی میں تل کر بناتے ہیں۔

اندرون۔ (اَن-دَ-رُون) [ف-ا-مذ] (۱) اندر۔بیچ۔درمیان (۲) دل۔باطن۔

اندرون خانہ۔ گھر میں۔باہم۔آپس میں۔

اندرونی۔ (اَن-دَ-رُو-نی) [ف-صف] اندر کی۔داخلی۔

اِندری۔ (اِند-ری) [ہ-ا-مث] احساس۔ادراک کا آلہ۔حواسِ خمسہ (۳) عضو تناسل۔اندام نہانی (۳) خواہش نفسانی۔

اِندفاع۔(اِن-دِ-فاع) [ع-ا-مذ] دفع کرنا۔دُور ہونا۔

اَندک۔ (اَن-دَک) [ف-صف] کم۔ذرا۔تھوڑا۔

اَندکار [ق-ا-مذ] اندھیرا۔

اِندمال۔ (اِن-دِ-مال) [ع-ا-مذ] (۱) زخم بھرنا (۲) تسلّی۔اطمینان۔

اندوختہ۔(اَن-دوخ-تہ) [ف-صف] جمع کیا ہوا۔بچا ہوا۔پس انداز۔

اندوز - (اَن - دوز) [ف] جمع کرنے والا - مرکبات کے آخر میں لاحقے کے طور پر آتا ہے جیسے لُطف اندوز۔
اَندوہ - (اَن - دوہ) [ف - ا - مذ] رنج - غم (۲) فکر - تردّد -
اندوہ رُبا - [ف - صف] غم مٹانے والا - دُکھ دُور کرنے والا -
اندوہ گیں - رنجیدہ - مغموم -
اندوہ ناک - رنج سے بھرا ہوا - غمناک -
اَندھا - (اَن - دھا) [ہ - صف] (۱) بغیر آنکھ کا جس کی آنکھوں میں روشنی نہ ہو جسے کچھ نہ دکھائی دیتا ہو - کور - نابینا (۲) دیکھ کر کام نہ کرنے والا - اندھا دُھند چلنے والا (۳) غیر شفاف - دُھندلا (۴) ناواقف - بے وقوف -
اندھا آئینہ - وہ شیشہ جس میں شکل صاف نہ دکھائی دے - دُھندلا شیشہ - بے خبر - جاہل -
اندھا اندھا جلنا - (محاورہ) بجھی بجھی سی روشنی دینا - مدھم روشنی دینا -
اندھا بانٹے ریوڑیاں پھر پھر کے اپنوں ہی کو دے - [مثل] اپنے رشتہ داروں کو ہر طرح زیادہ فائدہ پہنچانے والے کو کہتے ہیں -
اندھا بگلا - گھبراہٹ میں بدسلیقگی سے کام کرنے والا -
اندھا بنانا - آنکھ میں دُھول ڈالنا - بیوقوف بنانا - دھوکہ دینا -
اندھا بننا - جان بوجھ کر کسی بات پر دھیان نہ دینا - دانستہ دھوکا کھانا -
اندھا بھینسا - (۱) لڑکوں کا ایک کھیل جس میں ایک لڑکے کی آنکھیں بند کرکے دوسرا لڑکا اُس پر سوار ہو جاتا ہے - باقی لڑکے باری باری اس کے نیچے ہو کر نکلتے ہیں - سوار لڑکا نیچے والے سے نکلنے والے لڑکے کا نام دریافت کرتا جاتا ہے - اگر صحیح نام بتا دیتا ہے تو پوچھنے والا بھینسا بنتا ہے اور نام بتلانے والا اُس پر سوار ہوتا ہے (۲) بدراہ اور اُجڈ آدمی -
اندھا بے ایمان - (مقولہ) نظر نہ آنے کے باعث ڈر رہتا ہے کہ لوگ اُسے دھوکا دیں گے - اس لیے اس کا ایمان دُرست نہیں رہتا -
اندھا پن - (۱) ضعفِ بصارت - نظر نہ آنا - بے بصری - (۲) جہالت - ناواقفیت - بیوقوفی - احمق پن -
اندھا تب پتیائے جب دو آنکھیں پائے - اندھا دیکھے تو پتیائے - [مثل] کام ہو جائے تو جانیں - غرض مند کو اُس وقت اطمینان ہو جب اس کی غرض پوری ہو جائے -
اندھا جانے آنکھوں کی سار - [مثل] آنکھوں کی قدر اندھا ہی جان سکتا ہے
اندھا دربار - بُرا راج جس میں ظلم و ستم بہت ہوتے ہیں -
اندھا دُھند - (۱) بڑا اندھیرا (۲) اندھیر - ظلم - گڑبڑ - (۳) بے سوچے سمجھے بے احتیاطی سے (۴) بے ٹھکانے سے - بے حساب -
اندھا دُھند لٹانا - (محاورہ) بے دریغ خرچ کرنا -
اندھا دُھند مچنا - (محاورہ) ظلم کا دور دورہ ہونا - بے انصافی ہونا -
اندھا دیا - وہ چراغ جو کم اور آہستہ جلتا ہو - دُھندلی روشنی دینے والا چراغ -
اندھا راجہ چوپٹ نگری - [مثل] ظالم اور بے وقوف بادشاہ کی بابت کہتے ہیں جو ملک میں انتظام نہ کر سکے -
اندھا کرنا - (محاورہ) نابینا کر دینا (۲) جوش اور شوق سے بدحواس کرنا - عقل پر پردہ ڈال دینا -
اندھا کنواں (۱) وہ کنواں جس میں پانی نہ ہو (۲) لڑکوں کا ایک کھیل -
اندھا کیا جانے (بسنت) لالے کی بہار - [مثل] جس میں تمیز کا مادہ ہی نہ ہو - وہ کسی چیز کی قدر کیا جانے -
اندھا کیا چاہے دو آنکھیں - [مثل] ضرورت مند ہمیشہ اپنی حاجت روائی چاہتا ہے -
اندھا گائے بہرا بجائے - [مثل] نا قابل لوگوں کی مجلس - نالائقوں کا مجمع - بے وقوفوں کی سوسائٹی -
اندھا گھوڑا - سادھو فقیر لوگ جُوتے کو کہتے ہیں -
اندھا گیا سگائی کو آپ کو کہہ بھائی کو - [مثل] خود غرض کو اپنا کام ہی مقدم ہوتا ہے - دوسرے کی ضرورت کا خیال نہیں رکھتا -
اندھا مُلّا ٹوٹی مسجد [مثل] ناقص کو ناقص ہی چیز ملتی ہے -
اندھا ہونا - (محاورہ) (۱) نابینا ہونا - (۲) گمراہ ہونا (۳) نشہ یا جوش جوانی میں بدمست ہونا (۴) مغرور ہونا (۵) دیکھ کر نہ چلنا - سب دیکھے بھالے کام کرنا -
اندھوں میں کانا راجا - [مثل] بے وقوفوں میں ذرا عقل رکھنے والا ہی لائق سمجھا جاتا ہے -
اندھے حافظ کانے راجا - [مثل] مذاق سے اندھے مسلمان کو حافظ اور کانے کو راجا کہتے ہیں -
اندھے کو اندھا راستہ کیوں کر بتائے - [مثل] جو خود گمراہ ہو - وہ اوروں کی کیا رہبری کر سکتا ہے -
اندھے کو رات دن برابر ہے - [مثل] نافہم اور جاہل اچھے بُرے میں تمیز نہیں کر سکتا -
اندھے کی جورو کا اللہ بیلی - [مثل] اُس موقع پر بولتے ہیں جب کوئی شخص اپنی چیز کی اچھی طرح حفاظت نہیں کر سکتا -
اندھے کی داد نہ فریاد اندھا مار بیٹھے گا - [مثل] معذور کا کوئی جرم قابل سزا و ملامت نہیں - مجبور شخص کی غلطی جرم نہیں ہے (۲) بچوں کا ایک کھیل ہے -
اندھے کی (لکڑی) لاٹھی - (۱) سہارا - آسرا (۲) وہ لڑکا جو کئی لڑکوں میں بچا ہوا - اکلوتا لڑکا - بڑھاپے کا سہارا -
اندھے کے آگے روئیے اپنے بھی نین کھوئیے - [مثل] نا اہل کو نصیحت کرنا مفت کی دردسری ہے -
اندھے کے ہاتھ بٹیر لگنا - [مثل] کسی شخص کو اس کی حیثیت یا لیاقت سے بڑھ کر کوئی چیز مل جانا -
اندھے گھوڑے پر سوار کر دے - (فقیروں کا کلمہ) جوتا پہنا دے
اَندھارا - [ہ - ا - مذ] اندھیرا -
اَندھاری - [ہ - ا - مذ] چھپر کھٹ - پلنگ کا پردہ -
اَندھ باؤ - (اندھ - با - ای) [س - صف] تیز ہوا جس میں گرد کی وجہ سے کچھ دکھائی نہ دے - آندھی - طوفان - طوفانِ باد -
اَندھ کار - (اَندھ - کار) [ہ - ا - مذ] آندھی کا طوفان - طوفانِ گرد و باد -
اَندھ کاری - (اَندھ - کا - ری) [س - ا - مث] ایک راگنی - بھیروں راگ کی

پانچ رُتوں میں ایک۔

اَندھ کھوپڑی (اندھ۔ کھوپ۔ ڑی) [ہ۔ صف] جس کے دماغ میں عقل نہ ہو۔ احمق۔ ناسمجھ۔ بے وقوف۔

اندھی۔ (اَن۔ دھی) [ہ۔ صف] آنکھوں سے معذور عورت۔ نابینا عورت۔

اندھی آنت۔ زائد آنت۔ فالتو آنت جو بڑی آنت کے اوپر لگی ہوتی ہے (Appendicitis) نیز دیکھیے التہاب زائدہ۔

اندھی پیسے کتا کھائے۔ [مثل] بدسلیقگی اور پھوہڑپن کے موقع پر کہتے ہیں

اندھی سرکار۔ ایسی حکومت جس کا انتظام بُرا ہو۔ ناانصاف حاکم۔ ظالم بادشاہ۔

اندھیار۔ (اندھ۔ یار) [ہ۔ ا۔ مذ] اندھیرا۔ تاریکی۔

اندھیارا (اندھ۔ یا۔ را) [ہ۔ ا۔ مذ] اندھیرا (۲) دھندلاپن۔ دُھند۔

اندھیاری۔ (اندھ۔ یا۔ ری) [ہ۔ ا۔ مث] اندھیری۔ تاریکی۔

اندھیاری کوٹھڑی۔ (۱) اندھیرا چھوٹا کمرہ (۲) پیٹ۔ کوکھ۔

اندھیاری کی کے چور [مثل] ہر وقت حفاظت اور احتیاط کرنی چاہیے۔

اندھیر۔ (اَن۔ دھیر) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) ظلم وستم۔ غضب۔ آفت (۲) بے انصافی بدنظمی (۳) دغا۔ فریب۔ بے ایمانی (۴) سیاہی۔ تاریکی۔

اندھیر چھانا۔ اندھیرا ہو جانا۔ سیاہی پھیل جانا۔ بدنظمی کا دور دورہ ہونا۔

اندھیر ڈھانا۔ کمال ظلم کرنا۔

اندھیر کرنا۔ بے انصافی کرنا۔ ظلم کرنا۔

اندھیر کھاتا (۱) حساب کتاب اور کاروبار میں گڑبڑ (۲) سخت بدمعاملگی۔ ظلم۔

اندھیر مچانا۔ ظلم وستم کرنا۔ آفت برپا کرنا (۲) لوٹ مچانا (۳) بے انصافی کرنا۔

اندھیر نگری چوپٹ راجا ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا [مثل] ناانصاف حاکم۔ بے پروا حکومت۔ بے قانون بادشاہت۔ جہاں حاکم کی بے پروائی سے اندھا دُھند لوٹ مچی ہو۔

اندھیر ہونا۔ بے حد تاریکی ہونا (۲) ظلم ہونا۔ ناانصافی ہونا۔

اندھیرا۔ (اَن۔ دھے۔ را) [ہ۔ ا۔ مذ] اُجالے کی ضد۔ تاریکی۔ سیاہی۔

اندھیرا جھک آنا۔ تاریکی بڑھ جانا۔

اندھیرا چھانا۔ تاریکی ہو جانا۔

اندھیرا کرنا۔ روشنی کو روکنا۔ چراغ گُل کرنا۔

اندھیرا گھُپ۔ نہایت تاریکی۔ ایسا اندھیرا جس میں کچھ نہ سُوجھے۔

اندھیری۔ (اَن۔ دھے۔ ری) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) تاریکی۔ سیاہی (۲) تاریک۔ سیاہ (۳) چمڑے یا کپڑے کا پردہ جو شریر گھوڑے کی آنکھوں پر باندھ دیتے ہیں۔

اندھیری (جھکنا) چھانا۔ (محاورہ) تاریکی چھانا (۲) کالی گھٹا کے سبب اندھیرا ہو جانا۔

اندھیری دینا (محاورہ) گھوڑے کی آنکھوں پر پردہ ڈالنا (۲) کسی شخص کی آنکھوں کو ڈھک کر اس کی گت بنانا۔ کمل اُڑھانا (۳) دھوکا دینا۔ فریب دینا۔

اندھیری ڈالنا۔ گھوڑے کی آنکھوں پر پردہ ڈالنا۔

اندھیری رات۔ تاریک رات۔

اندھیری کوٹھڑی۔ تاریک کوٹھڑی۔ جسم کا اندرونی حصہ۔

اندھیرے اُجالے۔ اویر سویر۔ موقع بے موقع۔ وقت بے وقت

اندھیرے گھر کا اُجالا چراغ۔ [مثل] اکلوتا بیٹا۔ گھر کا چراغ (۲) نہایت پیارا جس سے گھر کی رونق اور آبادی ہو۔

اندھیرے مُنہ۔ بہت سویرے۔ تڑکے ہی۔ علی الصبح۔

اندیش۔ (اَن۔ دیش) [ف] سوچنے والا۔ فکر کرنے والا۔ مرکبات کے آخر میں لاحقے کے طور پر آتا ہے جیسے دُور اندیش۔

اندیشہ۔ (اَن۔ دے۔ شہ) [ف۔ ا۔ مذ] فکر۔ سوچ۔ تردد (۲) خوف۔ کھٹکا۔

اندیشہ کرنا۔ فکر کرنا۔ سوچنا۔ خیال کرنا (۲) ڈرنا۔ خوف کرنا۔

اندیش ناک۔ اندیشہ ناک۔ پُرخطر۔ خوفناک۔

انڈا۔ (اَن۔ ڈا) [ہ۔ ا۔ مذ] بیضہ۔ مادہ پرند یا جانور کے جسم سے نکلا ہوا اور سخت چھلکے سے ڈھکا ہوا سیال مادہ جس میں نئی زندگی کے جراثیم ہوتے ہیں۔

انڈا بٹھانا۔ (محاورہ) انڈا سینے کی غرض سے رکھنا۔

انڈا کھٹکنا۔ (محاورہ) انڈا پھوٹنا۔ انڈے کا تڑکنا جو بچہ نکلنے کی علامت ہے۔

انڈا گندہ ہونا۔ انڈے کا خراب ہو جانا۔

انڈا نیم برشت۔ آدھا تلا ہوا انڈا۔

انڈوں پر ہے۔ انڈے سیتی ہے۔ انڈے دے رہی ہے۔

انڈے اڑانا۔ جھوٹ بولنا۔

انڈے ببول میں بچے کھجور میں [مثل] کوئی چیز کہیں اور کوئی کہیں ہونا۔ بدانتظامی۔ ناقابلیت۔

انڈے بچے۔ لڑکے بالے۔ آل اولاد۔

انڈے سینا۔ انڈوں سے بچے نکالنے کے لیے پرندوں کا انڈوں پر بیٹھ کر انھیں گرمی پہنچانا۔

انڈے سیوے فاختہ اور کوے بچے کھائیں [مثل] محنت کوئی کرے مزے کوئی اُڑائے۔

انڈے سیوے کوئی بچے لیوے کوئی [مثل] ایک محنت کرے دوسرا فائدہ اٹھائے

انڈے کا سنارا۔ گھی میں تلا ہوا خالی انڈا۔

انڈے کا شہزادہ۔ وہ شخص جو کبھی گھر سے باہر نہ نکلا ہو۔ ناتجربہ کار۔ ناواقف۔ بھولا بھالا۔

انڈے لڑانا۔ ایک قسم کا جُوا۔ جو ایک قسم کے انڈوں کو لڑا کر کھیلا جاتا ہے

انڈے ہوں گے تو بچے بہت ہو رہیں گے [مثل] جڑ قائم رہے گی تو سر سبز ہو ہی جائے گی۔ درخت سلامت ہے تو پھلوں کی کیا کمی۔

اَنڈ بنڈ۔ (اَنڈ۔ بَنڈ) [ہ۔ صف] بے سر و پا۔ اوٹ پٹانگ۔ اناپ شناپ۔

انڈر (Under) (اَن۔ ڈر) [انگ۔ تابع فعل] (۱) نیچے۔ تحت۔ زیر [صف] (۱) ماتحت۔ (۲) نائب۔

انڈر آرم (Under Arm) (کرکٹ) گیند جو ہاتھ نیچا کر کے پھینکی جائے (۲) (ٹینس) اسٹروک جو ہاتھ نیچا کر کے مارا جاتا ہے۔

انڈر سکرٹری (Under Secretary) نائب معتمد۔

انڈر گراؤنڈ (Underground) (۱) زیر زمین۔ زمین دوز۔ (۲) روپوش۔ چھپا ہوا۔

اَنڈرویئر (Underwear) زیر جامہ، پاجامہ وغیرہ کے نیچے پہننے کا کپڑا۔
اَنڈلانا۔ (اَنڈ۔لانا) [ہ۔مص] اِٹھلانا۔ مچلنا۔ شوخیاں کرنا۔
اَنڈل پڑنا۔ (اَن۔ڈل۔پڑ۔نا) [ہ۔مص] گر پڑنا۔ اُمنڈ جانا۔
اِنڈنٹ (Indent) (اِن۔ڈنٹ) [انگ۔ا۔مذ] سرکاری تحریر جس میں سامانِ رسد کا مطالبہ ہو۔
اَنڈوا۔ (اِن۔ڈ۔وا) [ہ۔ا۔مذ] کنڈلی۔ کپڑے یا بان کا حلقہ جسے سر پر رکھ کر بوجھ اُٹھاتے ہیں۔
اَنڈوائی۔ انڈیائی۔ (اَنڈ۔وا۔ای۔ اَنڈ۔یا۔ای) [ہ۔صف] مُرغی یا اور کوئی مادہ پرند جو انڈے دینے والی ہو۔
انڈوائی (انڈیائی) ہونی ہے۔ انڈیا گئی ہے۔ انڈے دینے پر ہے۔
انڈور پیشنٹ (Indoor Patient) (اِن۔ڈور۔پے۔شنٹ) [انگ۔امذ] وہ مریض جو ہسپتال میں داخل ہو۔
انڈی۔ (اَن۔ڈی) [س۔امث] (۱) رینڈی۔ رینڈ کے پھل کا بیج (۲) ارنڈ کا پیڑ۔ (۳) ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔
اَنڈیانا۔ (اَنڈ۔یا۔نا) [ہ۔مص] (۱) انڈے دینے کے قریب ہونا (۲) بیل یا بھینسے کے خصیوں کو ملنا تاکہ وہ جلدی چلے۔
اَنڈیکس (Index) (اِن۔ڈیکس) [انگ۔ا۔مذ] فہرست۔ ضمیمہ۔
اَنڈیلنا۔ (اَن۔ڈیل۔نا) [ہ۔مص] اوندھانا۔ لوٹنا۔ لنڈھانا۔ اُلینڈنا۔
اِنڈین (Indian) (اِن۔ڈِ۔ین) [انگ۔صف] ہندوستان کا۔ ہندوستان سے منسوب۔
انڈین امپائر (Indian Empire) سلطنتِ ہند۔
انڈین پینل کوڈ (Indian Penal Code) تعزیراتِ ہند۔ ہندوستان کا قانونِ فوجداری۔
انڈین سول سروس (Indian Civil Service) ہندوستان کی اعلیٰ ملکی ملازمت جس کا مخفف آئی۔سی۔ایس ہے۔ انگریزی دور میں اس منصب کے لیے مقابلے کا امتحان پاس کرنا پڑتا تھا۔
انڈین کونسل (Indian Council) دیکھیے کونسل آف انڈیا۔
انڈین نیشنل کانگرس (Indian National Congress) ہندوستان کی سیاسی جماعت جس کا آغاز لارڈ ڈفرن کے عہد میں ۱۸۸۵ء میں ہوا۔
اَنرتھ۔ (اَن۔رتھ) [س۔صف] بے معنی۔ مہمل۔ غیر واجب۔ بیجا۔ نامناسب۔ خلافِ دستور۔
اِنزال۔ (اِن۔زال) [ع۔ا۔مذ] (۱) اُتارنا۔ اُتارنا (۲) منی نکلنا۔ جھڑنا۔
انزال ہونا۔ جھڑنا۔ منی نکلنا۔
اِنزجار۔ (اِن۔زِ۔جار) [ع۔ا۔مذ] ہٹ جانا۔ پلٹ جانا۔
اَنس۔ [-۔ا۔مذ] (۱) توانائی۔ طاقت (۲) حصہ۔ درجہ۔ بھاگ (۳) منی۔ تخم۔ بیج۔
اَنس نکلنا۔ جان نکلنا۔ طاقت جانا۔ ناتواں ہونا۔
اِنس۔ [ع۔ا۔مذ] انسان۔ آدمی۔ جمع: اُناس۔
اِنس وجان۔ انسان اور جن
اُنس۔ [ع۔ا۔مذ] محبت۔ پیار۔ اختلاط۔ رغبت۔ میل جول۔

اَنساب (اَن۔ساب) [ع۔ا۔مذ] نسب کی جمع۔ نسلیں۔ خاندان۔ شجرے۔
اِنسان۔ (اِن۔سان) [ع۔ا۔مذ] (۱) آدمی۔ بشر (۲) محبت رکھنے والا اخلاق سے آراستہ (۳) آنکھ کی پتلی۔ جمع: اُناس۔
اِنسان بنانا۔ (محاورہ) اچھی تربیت دینا۔ آدمی بنانا۔ مہذب بنانا۔
اِنسان بننا۔ (محاورہ) آدمیت سیکھنا۔
اِنسان دوستی۔ بنی نوع انسان سے محبت کی تعلیم۔
اِنسانِ کامل۔ [ف۔صف] مکمل انسان۔ مردِ مومن۔
اِنسان کیا پکھیرو ہے۔ [مثل] بہت سیر و سیاحت کرنے والا۔
اِنسان ہی کچھ نہیں۔ آدمی کی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔
اِنسان ہی تو ہیں۔ آدمی سے خطا ہو ہی جاتی ہے۔
اِنسانی۔ (اِن۔سا۔نی) [ع۔صف] منسوب بہ انسان۔ بشری۔
اِنسانیت۔ (اِن۔سا۔نی۔یت) [ع۔ا۔مث] آدمیت۔ بشریت۔ تمیز شعور۔ عقل۔
اِنسانیت (برتنا) سے پیش آنا۔ مروت کا برتاؤ کرنا۔ اخلاق و تہذیب سے بات چیت کرنا۔
انسائیکلوپیڈیا (Encyclopaedia) (اِن۔سا۔ای۔ک۔لو۔پی۔ڈیا) [انگ۔ا۔مث و مذ] قاموس۔ قاموس العلوم۔ دائرۃ المعارف۔ وہ کتاب جس میں جملہ علوم و فنون کے متعلق معلومات درج ہوں۔ مخزن العلوم۔
اَنسب۔ (اَن۔سب) [ع۔صف] زیادہ مناسب۔ بہت ٹھیک۔
انسپکٹر (Inspector) (اِنس۔پک۔ٹر) [انگ۔ا۔مذ] معائنہ کرنے والا۔ دیکھ بھال کرنے والا۔
انسپکٹر جنرل (Inspector General) معائنہ کرنے والا بڑا افسر۔ اعلیٰ نگران۔
اُنسٹھ۔ (اُن۔سٹھ) [ہ۔صف] پچاس اور نو۔ اٹھاون کے بعد کا عدد۔ (۵۹)
انسٹی ٹیوٹ۔ انسٹی چیوٹ (Institute) (اِنس۔ٹی۔ٹیوٹ۔ اِنس۔ٹی۔چیوٹ) [انگ۔ا۔مذ] ادارہ۔ محکمہ۔
انسٹی ٹیوشن (Institution) (اِنس۔ٹی۔ٹِ۔یوشن) [انگ۔امث] علمی مجلس۔ اصولوں با قاعدوں کا ضابطہ۔ ادارہ۔
اِنسداد۔ (اِن۔سِ۔داد) [ع۔ا۔مذ] (۱) بند کر دینا (۲) روک تھام۔ بندش۔ روکنے کا بندوبست۔
اُنسیت۔ (اُن۔سی۔یَت) [ع۔ا۔مث] محبت۔ مہر۔ حُب۔
اِنشا۔ (اِن۔شا) (۱) عبارت لکھنا۔ بات پیدا کرنا (۲) عبارت۔ طرزِ تحریر (۳) کوئی بات پیدا کرنا۔ وہ کتاب جس میں خط و کتابت کے قواعد اور خطوط لکھے ہوں (۴) اردو کے مشہور شاعر انشاء اللہ خاں کا تخلص۔ عربی میں ہمزہ کے ساتھ تھا۔ فارسی میں حذف کر دیا گیا۔
انشا پرداز۔ مضمون نگار۔ ادیب۔ منشی۔ نثار۔ نثر لکھنے والا۔
انشا پردازانہ۔ ادیب کی مانند۔ عبارت آرائی کی شان والی۔
انشا پردازی۔ (۱) عبارت نویسی۔ مضمون نگاری۔ عبارت آرائی (۲) خط یا عبارت لکھنے کا ڈھنگ۔ مضمون لکھنے کا طریقہ۔
انشاء اللہ تعالیٰ۔ [ع] اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

اِنشائیہ۔ (اِن۔شا۔ء۔یہ) [ع۔صف] انشا سے منسوب۔ نحو کی اصطلاح میں وہ جملہ جس میں سچ جھوٹ کا احتمال نہ ہو۔ غیر سنجیدہ مضمون۔

اِنشراح۔ (اِن۔شِ۔راح) [ع۔ا۔مذ] کُھلنا۔ کشادہ ہونا۔ واضح ہونا۔

انشقاق۔ (اِن۔شِ۔قاق) [ع۔ا۔مذ] شق ہونا۔ تڑخنا۔ ٹوٹ کر الگ ہونا۔

انشورنس (Insurance) (اِن۔شو۔رنس) [انگ۔ا۔مث] بیمہ۔

اَنصار۔ (اَن۔صار) [ع۔ا۔مذ] ناصر کی جمع (۱) مددگار (۲) مدینہ کے وہ باشندے جنھوں نے سردارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تھی۔

انصاری۔ (اَن۔صا۔ری) [ع۔صف] جماعت انصار کا فرد۔ انصار سے منسوب۔

اِنصاف (اِن۔صاف) [ع۔ا۔مذ] (۱) داد۔ عدل (۲) دو ٹکڑے کرنا (۳) فیصلہ کرنا۔

انصاف چاہنا۔ (محاورہ) دادرسی چاہنا۔ فریاد کرنا۔ استغاثہ کرنا۔

انصاف (چکانا) کرنا۔ (محاورہ) دادرسی کرنا۔ فیصلہ کرنا۔ جھگڑا چکانا۔

انصاف سے دیکھنا۔ (محاورہ) حق پر نظر رکھنا۔

انصاف کا خون کرنا (محاورہ) انصاف نہ کرنا۔ بے انصافی کرنا۔

انصاف کرنا (محاورہ) فیصلہ کرنا۔ جھگڑا چکانا۔ نیاؤ کرنا۔ حق کے مطابق فیصلہ کرنا۔

اِنصراف (اِن۔صِ۔راف) [ع۔ا۔مذ] پھر آنا۔ لوٹ آنا۔

اِنصرام۔ (اِن۔صِ۔رام) [ع۔ا۔مذ] (۱) پورا ہونا (۲) انتظام کرنا۔ انجام کو پہنچانا۔ (۳) بندوبست۔ انتظام۔

اِنضباط۔ (اِن۔ضِ۔باط) [ع۔ا۔مذ] (۱) پیوستگی۔ مضبوطی (۲) ضابطہ۔ ڈھنگ تعین۔

انضباطِ اوقات۔ وقت کی تقسیم۔ وقت کی پابندی۔ وقت کا تعین۔ ٹائم ٹیبل۔

انضباطی۔ [ع۔صف] انضباط سے منسوب۔ نظم و نسق کے متعلق۔ تادیبی۔ [انگ] (Disciplinary)

انضمام۔ (اِن۔ضِ۔مام) [ع۔ا۔مذ] ملنا۔ پیوست کرنا۔ وصل ہونا۔ شمولیت۔ اِتّصال

اِنطباع۔ (اِن۔طِ۔باع) [ع۔ا۔مذ] چھپنا۔ طبع ہونا۔ نقش ہونا۔

اِنطاق (ع۔ہ) بات۔ بات کرنا۔

اِنطباق۔ (اِن۔طِ۔باق) [ع۔ا۔مذ] جڑنا۔ باہم ملنا۔ منطبق ہونا۔ اصل ہونا۔

اِنطفا۔ (اِن۔طِ۔فا) [ع۔ا۔مذ] بُجھ جانا۔ افسردہ ہونا۔

اَنظار۔ (اَن۔ظار) [ع۔ا۔مث] نظر کی جمع۔ نظریں۔

اِنعام۔ (اِن۔عام) [ع۔ا۔مذ] تحفہ۔ خلعت۔ بخشش۔ بدلہ۔ اجر۔ معاوضہ۔ کارگزاری کا صلہ۔ جمع: انعامات۔

انعام و اکرام۔ خلعت۔ عزت۔ عطیات وغیرہ۔

اِنعدام۔ (اِن۔عِ۔دام) [ع۔ا۔مذ] نیست ہونا۔ ناپید ہونا۔ ختم ہونا۔

اِنعطاف۔ (اِن۔عِ۔طاف) [ع۔ا۔مذ] لوٹنا۔ پھرنا۔ جُھکنا۔ میلان۔

انعقاد۔ (اِن۔عِ۔قاد) [ع۔ا۔مذ] منعقد ہونا۔ بندھنا (۲) اجتماع۔ عقد۔ قیام۔

اِنعکاس۔ (اِن۔عِ۔کاس) [ع۔ا۔مذ] (۱) عکس جھلکنا۔ اُٹھنا (۲) سایہ۔ عکس۔

اَنف۔ [ع۔ا۔مث] ناک۔ بینی۔ جمع: آناف۔ اُنوف۔

اَنفار۔ (اَن۔فار) [ع۔ا۔مذ] نفر کی جمع۔ لوگ۔

انفارمر (Informer) (اِن۔فار۔مر) [انگ۔ا۔مذ] اطلاع دینے والا۔ مُخبر۔

انفارمیشن (Information) (اِن۔فار۔مے۔شن) [انگ۔ا۔مذ] اِطلاع۔ خبر۔

انفارمیشن بیورو (Information Bureau) محکمہ اطلاعات۔

اَنفاس۔ (اَن۔فاس) [ع۔ا۔مذ] نفس کی جمع۔ سانسیں۔ دم۔

انفراد۔ (اِن۔ف۔راد) [ع۔ا۔مذ] اکیلا ہونا۔ تنہا ہونا۔

انفرادی۔ (اِن۔ف۔را۔دی) [ع۔صف] شخصی۔ ذاتی۔ کسی شخص کی ذات سے مخصوص۔

انفرادیت۔ (اِن۔فِ۔را۔دی۔یت) [ع۔ا۔مث] (۱) خودی۔ انانیت (۲) ذاتی خصوصیت۔ فرد کا الگ وجود۔ (۳) عمرانیات) ایک نظریہ جس کی رُو سے افراد کو فکر و عمل کی آزادی ہونی چاہیے۔

اِنفراغ۔ (اِن۔فِ۔راغ) [ع۔ا۔مذ] فراغت پانا۔ فرصت ملنا۔ کام ختم ہونا۔

اِنفراق۔ (اِن۔فِ۔راق) [ع۔ا۔مذ] شگافتہ ہونا۔ پھٹا ہونا۔

اَنفس۔ (اَن۔ف۔س) [ع۔صف] بہت نفیس۔ نہایت اچھا۔

اَنفُس۔ (اَن۔فُس) [ع۔ا۔مذ] نفس کی جمع۔ نفوس۔ روحیں۔ بہت سے آدمی۔

اِنفساخ۔ (اِن۔فِ۔ساخ) [ع۔ا۔مذ] فسخ ہونا۔ ٹوٹ جانا۔ خاتمہ۔

انفساخِ معاہدہ۔ معاہدے کا ٹوٹنا۔

اِنفصال۔ (اِن۔ف۔صال) [ع۔ا۔مذ] (۱) جُدا ہونا (۲) فیصلہ ہونا۔ طے پانا۔

اِنفعال۔ (اِن۔ف۔عال) [ع۔ا۔مذ] الگ ہونا۔ جُدا ہونا۔

اِنفعالی۔ [ع۔صف] اثر پذیرانہ۔ مجہولی (انگ) (Passive)

اِنفعالیت۔ (ع۔مث) مجہولیت۔ فاعل کا اثر قبول کرنے کی کیفیت۔ فعالیت کی ضد (انگ) (Passivity)

اِنفکاک۔ (اِن۔ف۔کاک) [ع۔ا۔مذ] الگ ہونا۔ جُدا ہونا۔

انفکاکِ رہن۔ روپیہ ادا کر کے رہن کی ہوئی جائداد واپس لینا۔

انفکاکِ رہن۔ عدالتی اصطلاح میں زرِ رہن ادا کر کے رہن کی ہوئی چیز واپس لینا۔

انفلوئنزا۔ (Influenza) (اِن۔ف۔لُو۔این۔زا) [انگ۔ا۔مذ] وبائی زکام۔ فلو

انفینٹری (Infantry) (اِن۔فَین۔ٹ۔ری) [انگ۔ا۔مث] پیادہ فوج۔ پیدل پلٹن۔

انقباض۔ (اِن۔ق۔باض) [ع۔ا۔مذ] (۱) سکڑنا۔ بھنچنا۔ رُکنا (۲) گرفتگی۔ بستگی۔ قبض۔

اِنقراض۔ (اِن۔ق۔راض) [ع۔ا۔مذ] (۱) مدت پوری ہونا (۲) کٹا ہوا ہونا قطع ہونا۔

انقسام۔ (اِن۔ق۔سام) [ع۔ا۔مذ] حصہ حصہ ہونا۔ منقسم ہونا۔ بٹوارا۔

اِنقضا۔ (اِن۔ق۔ضا) [ع۔ا۔مذ] مدت پوری ہونا۔ گزرنا۔ (۲) تکمیل۔ اختتام۔

اِنقطاع۔ (اِن۔ق۔طاع) [ع۔ا۔مذ] کاٹا ہوا ہونا۔ بُریدہ ہونا۔ کٹ جانا۔

اِنقلاب۔ (اِن۔ق۔لاب) [ع۔ا۔مذ] (۱) تغیر و تبدل۔ گردش۔ دور (۲) زمانہ کا چکر کھانا۔ نیرنگِ زمانہ۔ بنیادی تبدیلی۔ پُرانے سیاسی یا معاشی نظام کی جگہ نئے نظام کا نفاذ۔ (انگ) (Revolution) جمع: انقلابات

انقلابِ آسمان۔ انقلابِ دہر۔ **انقلابِ زمانہ**۔ آسمان کا چکر۔ زمانے کی گردش۔ وقت کی کایا پلٹ۔

اِنقلابی۔ (اِن۔قِ۔لابی) [ع۔ا۔مذ] (۱) انقلاب سے منسوب (۲) انقلاب برپا کرنے والا۔ تبدیلی پیدا کرنے والا۔ تغیر و تبدل کرنے والا [انگ] (Revolutionary)

اِنقیاد (اِن۔قِ۔یاد) [ع۔ا۔مذ] (۱) تابع ہونا۔ مطیع ہونا۔ رام ہونا (۲) فرماں برداری

اَنک [س۔ا۔مذ] (۱) نشان (۲) حرف۔ تحریر (۳) گنتی کے اعداد (۴) حصّہ قسمت (۵) کاجل کی بندی جو بچے کے ماتھے پر لگائی جائے۔ داغ۔ دھبّہ (۶) ایک سے نو تک گنتی (۷) ناٹک کا ایک پارٹ (۸) گود (۹) پاپ دُکھ۔ (۱۰) بار۔ دفعہ۔ مرتبہ (۱۱) صورت۔ روپ۔

اِنکار۔ (اِن۔کار) [ع۔ا۔مذ] (۱) نہ ماننا۔ منظور نہ کرنا (۲) انحراف۔ مخالفت۔

اَنکڑی۔ (اَن۔کَ۔ڑی) [ہ۔ا۔مث] (۱) ایک مُڑے ہوئے سرے کی لوہے کی سلاخ (۲) ہل کی لکڑی جس میں پھال لگایا جاتا ہے (۳) تانگہ کے پہیے کے جوڑوں پر لگی ہوئی لوہے کی کیل۔

انکڑی دار۔ جس میں انکڑی لگی ہو جس میں اٹکانے کے لیے ٹیک لگی ہو۔

اِنکسار۔ (اِن۔کِ۔سار) [ع۔ا۔مذ] ٹوٹ جانا۔ عاجزی۔ فروتنی۔ خاکساری۔

اِنکشاف (اِن۔کِ۔شاف) [ع۔ا۔مذ] کھولنا۔ کھلنا۔ ظاہر ہونا۔ جمع: انکشافات

اَن کلیمڈ (Unclaimed) (اَن۔کِ۔لیمڈ) [انگ۔صف] جس مال کا کوئی دعوے دار نہ ہو۔ لاوارث۔

اِنکم ٹیکس (Incometax) (اِن۔کم ٹیکس) [انگ۔ا۔مذ] آمدنی پر سرکاری محصول۔

اَنکنا۔ (اَنک۔نا) [ہ] جچنا (۲) اندازہ۔ تخمینہ۔

اَنکھڑی۔ (اَنکھ۔ڑی) [س۔ا۔مث] (۱) آنکھ۔ (۲) چیتون

اَنکھڑیاں۔ (آنکھ۔ڑی۔یاں) [ہ۔ا۔مث] آنکھیں۔ دیدے۔

اَنکھوا (اَنکھ۔وا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) آنکڑا۔ نوک۔ بیج سے پھوٹ کر نکلی ہوئی ٹیڑھی نوک جس سے پہلی پتیاں نکلتی ہیں۔ کلّا۔ کونپل۔ بھُنگی (۲) آٹے کا انکھوا جسے گھی اور شکر کے قوام سے تیار کرتے ہیں۔

اَنکھیا۔ (اَنکھ۔یا) [ہ۔ا۔مث] (۱) لوہے کا ایک ٹھپّہ یا قلم جس سے برتن پر ہتھوڑی سے ٹھونک ٹھونک کر نقاشی کا کام کرتے ہیں (۲) آنکھ۔

اَنکھیارا۔ (اَنکھ۔یا۔را) [ہ۔ا۔مذ] آنکھوں والا۔

اَنکھیاں۔ (اَنکھ۔یاں) [ہ۔ا۔مث] (۱) آنکھیں (۲) آٹے کے شگوفے جنہیں گھی میں تل کر اور شیرے میں ڈال کر تیار کرتے ہیں۔

اَنگ [ہ۔ا۔مذ] (۱) بدن۔ تن۔ جسم (۲) بند۔ عضو۔ جوڑ۔

انگ بدیا۔ علم الاجسام۔ علم تشریح بدن۔ علم طب۔ ڈاکٹری۔

انگ توڑنا۔ انگڑائی لینا۔

انگ لگنا۔ (محاورہ) (۱) بغل گیر ہونا۔ بدن سے بدن ملنا۔ چھاتی سے لگنا (۲) غذا کا جزو بدن ہونا۔

انگ لگو۔ [ہ۔صف] جو بچّہ ہر وقت ماں کی گود میں رہے۔

اَنگا۔ (اَن۔گا) [ہ۔ا۔مذ] انگرکھا۔ جامہ۔ پیراہن۔ کھلا لباس یا لبادہ۔

اَنگا۔ [ف۔مث] دایہ۔ کھلائی۔ دودھ پلانے والی۔

اَنگار۔ (اَن۔گار) [س۔ا۔مذ] (س) چنگاری۔ آگ (ف) انگارہ۔

اَنگارا۔ (اَن۔گا۔را) [ہ۔ا۔مذ] (۱) آگ کا دہکتا ہوا انگرا۔ جلتا ہوا بڑا کوئلہ (۲) نہایت سُرخ۔ چمکتا ہوا۔

انگارا بننا۔ (محاورہ) کھانی کر لال ہونا۔ موٹا تازہ ہونا۔ تندرستی میں رنگ کا سُرخ ہونا (۲) غصے میں لال پیلا ہونا۔

انگاروں پر پیر رکھنا۔ (محاورہ) جان بوجھ کر نقصان کی طرف جانا۔

انگاروں پر لٹانا (محاورہ) تڑپانا۔ بہت دُکھ دینا۔ اذیت دینا۔

انگاروں پر لوٹنا۔ (محاورہ) رشک اور حسد میں جلنا۔ بیتاب و بے قرار رہنا۔ تڑپنا۔

انگارے اُگلنا۔ (محاورہ) سخت باتیں منہ سے نکالنا۔

انگارے برسنا۔ سخت گرمی پڑنا۔ لُو چلنا (۲) خُدا کا غضب نازل ہونا۔

انگارے برسیں۔ (بددُعا) اللہ کا غضب نازل ہو۔

انگارے پھانکنا (محاورہ) کوئی ایسا کام کرنا جس کا نتیجہ بہت بُرا ہو۔

انگارے کی طرح دہکنا۔ بہت تیز بخار ہے۔ بدن آگ کی مانند جلنا۔

اَنگبین۔ (اَنگ۔بِین) [ع۔ا۔مذ] شہد۔ عسل۔

اَنگرکھا۔ (اَن۔گرکھا) [ہ۔ا۔مذ] ایک قسم کا مردانہ لباس۔ قبا۔

اَنگریز (اَنگ۔ریز) [اُر۔ا۔مذ] انگلستان کا باشندہ۔

اَنگریزی۔ (اَنگ۔ریے۔زی) [اُر۔ا۔مث] (۱) انگریزوں کی زبان۔ (۲) انگلستان سے متعلق۔

انگریزی راج تن کو کپڑا نہ پیٹ کو اناج۔ [مثل] انگریزوں کے دورِ حکومت کی حالت کہ لوگ کپڑے اور روٹی سے محروم تھے۔

اَنگڑانا۔ (اَنگ۔ڑا۔نا) [ہ۔مص] انگڑائی لینا۔ بدن توڑنا۔ بستر پر کروٹ بدلنا۔

اَنگڑائی۔ (اَنگ۔ڑا۔ای) [ہ۔ا۔مث] ہاتھوں کا کھنچنا۔ بدن ٹوٹنا۔ جسم کے بالائی حصّہ کا تناؤ۔

انگڑائی آنا۔ سستی اترتے وقت بدن اینٹھنا۔

انگڑائی توڑنا۔ سستی اتارنا۔ انگڑائی لینا۔ بدن توڑنا۔

اَنگڑ کھنگڑ۔ (اَن۔گڑ۔کھَن۔گڑ) [ہ۔صف] ٹوٹا اسباب۔ فضول سامان۔ کاٹھ کباڑ۔

اُنگسان۔ (اُون گساں) [ق۔ا۔مذ] انگوٹھے کا چھلّہ۔

اُنگشتانہ۔ (اُن۔گش۔تانہ) [ق۔ا۔مذ] انگوٹھے کا چھلّہ۔

اَنگ سنگ۔ (اَنگ۔سَنگ) [ہ۔ا۔مذ] میل جول۔ ملاقات۔

اَنگش بنگش۔ (اَن۔گش۔بَن۔گش) [اُر۔صف] اول جلول۔ بیہودہ۔ لغو۔ مہمل۔

اُنگشت۔ (اَن۔گشت) [ف۔ا۔مث] اُنگلی۔

انگشت بدنداں ہونا۔ (محاورہ) دانتوں میں اُنگلی دبانا۔ حیرت۔ تعجب۔ افسوس یا حسرت کا اظہار کرنا۔

انگشت برلب ہونا۔ (محاورہ) خاموش رہنے کا اشارہ۔

انگشتِ ششم۔ وہ زائد انگلی جو بعض لوگوں کی چھنگلیا میں ہوتی ہے۔

انگشتِ شہادت۔ سیدھے ہاتھ کی انگوٹھے کے پاس والی اُنگلی جسے نمازی التحیات میں کلمۂ شہادت پڑھتے وقت اٹھاتے ہیں۔

انگشتِ نر۔ انگوٹھا۔

انگشت نما۔ بدنام جس کی طرف اُنگلی اٹھائی جائے۔ رسوائے زمانہ۔

انگشت نما ہونا۔ (محاورہ) بدنام ہونا۔

انگشت نمائی۔ بدنامی۔ رسوائی۔

انگشت نمائی کرنا۔ (محاورہ) رسوا کرنا۔ بدنام کرنا۔ عیب نکالنا۔

اُنگُشتانہ۔ (اَن۔گُش۔تا۔نہ) [ف۔ا۔مذ] دھات کی بنی ہُوئی ٹوپی جسے کپڑا سیتے وقت اُنگلی میں پہن لیتے ہیں۔
اُنگُشتری۔ (اَن۔گُش۔ت۔ری) [ف۔ا۔مث] انگوٹھی۔
اُنگل۔اُنگل (اَن۔گل۔اُن۔گل) [ہ۔ا۔مذ] اُنگلی کی موٹائی کے برابر۔
اُنگلانا۔ (اُنگ۔لا۔نہ) [ہ۔مص] اُنگلی کرنا۔ دق کرنا۔ اُکسانا۔
اِنگلش (English) (اِنگ۔لش) [انگ۔صف] انگلستان کا۔ انگلستان سے منسوب۔ انگریزی زبان۔
اُنگلی۔ (اُنگ۔لی) [اُر۔ا۔مث] انگشت۔ ہاتھ اور پاؤں کے وہ مخروطی حصّے جن میں ناخن ہوتے ہیں۔
اُنگلی پکڑانا۔اُنگلی پکڑا کے چلانا۔ (محاورہ) چھوٹے بچوں کو چلنا سکھانا۔ سہارا دینا۔
اُنگلی پکڑتے پہنچا پکڑنا۔ (محاورہ) [مثل] ذرا مُنہ لگانے پر سر چڑھنا۔
اُنگلی پکڑنا۔ سہارا لینا۔
اُنگلی (چٹکانا) چٹخانا۔ (محاورہ) اُنگلیوں کی سُستی دُور کرنا۔
اُنگلی دانت تلے دبانا۔ حیران ہونا۔ افسوس کرنا۔
اُنگلی دکھانا۔ دھمکانا۔ ڈرانا۔
اُنگلی (دھرنا) رکھنا۔ (محاورہ) اعتراض کرنا۔ عیب نکالنا۔ نکتہ چینی کرنا۔
اُنگلی کرنا۔ (محاورہ) پریشان کرنا۔ ستانا۔
اُنگلی لگانا۔ (محاورہ) چھونا۔ چھیڑ خانی کرنا۔ چھیڑنا۔
اُنگلی ملاؤ۔ ناچ کا ایک انداز جس میں دونوں ہاتھ سر کے اُوپر اُٹھا کر اُنگلیاں ملا دی جاتی ہیں۔
اُنگلیاں اُٹھانا۔ (محاورہ) اشارہ کرنا۔ رُسوا کرنا۔ بدنام کرنا۔
اُنگلیاں اُٹھنا (محاورہ) رُسوا ہونا۔ بدنامی کے ساتھ مشہور ہونا۔ نکو ہونا۔ مطعون ہونا۔
اُنگلیاں توڑنا۔ (محاورہ) انگلیوں کو اس طرح توڑنا کہ چٹ چٹ کی آواز نکلے۔ انگلیوں کی سُستی دُور کرنا۔
اُنگلیاں (چمکانا) مٹکانا۔ (محاورہ) ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر اُنگلیاں نچانا۔ عورتوں کا غمزے سے یا لڑائی سے اُنگلیاں نچانا۔
اُنگلیاں دانتوں میں دبانا۔ (محاورہ) حیرت کا اظہار کرنا۔ حیران ہونا۔
اُنگلیاں کاٹنا۔ حیرانی۔ تاسف کے ساتھ حیران ہونا۔
اُنگلیاں کانوں میں دینا۔ (محاورہ) بیزاری کا اظہار کرنا۔
اُنگلیاں گِھسنا۔ (محاورہ) کوئی ایسا کام کرنا جس سے انگلیوں پر رگڑ لگے۔
اُنگلیاں نچانا۔ بدتہذیبی۔ بے ہودہ حرکت۔ حماقت۔ مسخرہ پن۔ چُلبلا پن۔ چڑانا۔
اُنگلیوں پر نچانا۔ بہت تنگ کرنا۔ ذلیل کرنا۔ خاطر میں نہ لانا۔
انگلیوں پر گِننا۔ (محاورہ) تھوڑی تعداد میں ہونا۔
اَنگلیٹ۔ اَنگلیٹھ۔ (اَنگ۔لیٹ۔ انگ۔لیٹھ) [ہ۔ا۔مث] جُثّہ۔ ڈیل ڈول وضع قطع۔ اُٹھان۔ جسم کی بناوٹ۔ قدوقامت۔
انگنائی۔ (انگ۔نا۔ای) [ہ۔ا۔مث] آنگن۔ صحن۔ گھر کے اندر کھُلی جگہ۔
انگنیا۔ (انگ۔نی۔یا) [ہ۔ا۔مث] آنگن کی تصغیر۔ چھوٹا آنگن۔
انگوٹھا۔ (اَن۔گو۔ٹھا) [ہ۔ا۔مذ] ہاتھ اور پیر کی پہلی اور سب سے موٹی اُنگلی۔ اِنگشتِ زر
انگوٹھا چُومنا۔ (محاورہ) خوشامد کرنا۔ چاپلوسی کرنا۔ عاجزی۔ منابعت۔ عقیدت و محبت کا اظہار کرنا۔

انگوٹھا دکھانا۔ (محاورہ) چھیڑنا۔ انکار کرنا۔ چڑانا۔ صاف جواب دینا۔ بددیانتی اور خیانت کرنا۔ کسی کی چیز لے کر واپس نہ دینا۔
انگوٹھا نچانا۔ (محاورہ) انگوٹھا دکھا کر چڑانا۔
انگوٹھے باندھنا۔ (محاورہ) میت کے پاؤں کے دونوں انگوٹھے آپس میں باندھنا تاکہ پاؤں سیدھے رہیں۔
انگوٹھے پر مارنا۔ (محاورہ) پرواہ نہ کرنا۔
انگوٹھی۔ (اَن۔گو۔ٹھی) [ہ۔ا۔مث] انگشتری۔ خاتم۔ انگلیوں میں پہننے کا ایک زیور۔
انگوچھا۔ (اَن۔گو۔چھا) [ہ۔ا۔مذ] بدن پونچھنے کا کپڑا۔ بڑا رومال۔ تولیا
انگور۔ (اَن۔گور) [ف۔ا۔مذ] (۱) ایک شیریں میوہ۔ تاک۔ عنب۔ داکھ (۲) زخم کا کھرنڈ۔ پپڑی۔
انگور (بندھنا) بھرنا۔ (محاورہ) گھاؤ بھر کر کھرنڈ جمنا۔
انگور پھٹ جانا (محاورہ) بھرے ہوئے زخم کا تڑخ جانا۔ زخم کھُل جانا۔
انگور (تڑکنا) تڑقنا۔ (محاورہ) بھرتے ہوئے زخم پر بندھی ہُوئی جھلی یا گوشت کا الگ ہو جانا۔
انگور شفا۔ ایک بُوٹی جس کی جڑ اور پتیاں دمے اور درد کو دُور کرتی ہیں۔
انگور کھٹے ہیں۔ [مثل] میسر نہیں اس لیے خراب ہیں۔ کسی چیز کے حاصل نہ ہونے پر اس میں عیب نکالنا۔
انگور کی ٹٹیاں۔ بانس کی ٹٹیاں جس پر انگور کی بیلیں چڑھی ہوں۔
انگوری۔ (اَن۔گو۔ری) [ا۔صف] (۱) انگور سے بنا ہُوا (۲) انگوری رنگ کا ہلکا ہرا رنگ۔
انگوری باغ۔ وہ باغ جس میں انگور کے درخت ہوں۔
انگوری بیل۔ کپڑے پر کڑھی یا بنی ہُوئی بیل جو انگور کے مشابہ ہوتی ہے۔
انگوری شراب۔ انگور کی شراب۔ انگور سے بنائی ہوئی شراب۔
اَنگول۔ (اَن۔گول) [ق۔ا۔مذ] ایسا غسل جس میں سر پر پانی نہ ڈالا جائے۔
اَنگھڑا۔ (انگھ۔ڑا) [س۔ا۔مذ] کالنسی کا چھلا۔
انگیا۔ (انگ۔یا) [ہ۔ا۔مث] چولی۔ چھوٹا کپڑا۔ عورتوں کا ایک پہناوا جس سے صرف چھاتیاں ڈھکی رہتی ہیں۔ سینہ بند۔
انگیا کا بنگلہ۔ انگیا کی کٹوریوں پر گوکھرو ٹانکنے سے جو چھوٹے خانے بن جاتے ہیں۔
انگیا کا ٹھرّا۔ وہ بٹا ہُوا سوت کا ڈورا جو انگیا کی کمر اور کنٹھی میں گوٹ کے اندر رہتا ہے۔
انگیا کا گھاٹ۔ انگیا کا گلا اور گریبان۔ انگیا کی بناوٹ۔ کتر بیونت۔
انگیا کی چڑیا۔ انگیا کی وہ سیون جو دونوں کٹوریوں کے بیچ میں ہوتی ہے۔
انگیا کی خواصی۔ انگیا میں بغل کے برابر ایک دھجی سی جسے گھائی بھی کہتے ہیں۔
انگیا کی دیوار یا دیواریں۔ انگیا کی کٹوریوں کے نیچے کا حصّہ۔
انگیا کی ڈوری۔ وہ ڈور جو عورتیں انگیا کے گریبان کے گرد لگاتی ہیں۔
انگیا کی (کٹوری) کٹوریاں۔ انگیا کا وہ حصّہ جو چھاتیوں کے اُوپر رہتا ہے۔
انگیا کے پان۔ انگیا کی کٹوریوں میں کپڑے کے دو ٹکڑے ہوتے ہیں چھوٹے کو پان اور بڑے کو دیوار کہتے ہیں۔
انگیا کے بیٹھے۔ انگیا کی چوڑی گوٹ جو انگیا کی آستینوں میں لگاتے ہیں۔

اَنگیٹھی۔ (اَن۔گی۔ٹھی) [ہ۔ا۔مث] آگ رکھنے کا برتن۔ آتش دان۔
انگیخت۔ (اَنْ۔گیخ۔ت) [ف۔مث] اشتعال۔ تحریک۔ انگیختن کا حاصل مصدر۔
انگیز۔ (اَنْ۔گیز) [ف] (۱) برداشت (۲) اُٹھانے والا۔ بطور لاحقہ آتا ہے جیسے فتنہ انگیز۔
انگیزنا۔ (اَنْ۔گیز۔نا) [ا۔مص] سہنا۔ برداشت کرنا۔ گوارا کرنا۔ سہارنا۔
انمان۔ (اَن۔مان) [س۔ا۔مذ] اٹکل۔ گمان۔ اندازہ۔ قیاس۔ نتیجہ۔ چل۔
انمناہت۔ (اَنْ۔مَنا۔ہَت) [ق۔ا۔مث] ناسازی۔ علالت۔ بیماری۔
انناس۔ (اَ۔نَنْ۔ناس) [یو۔ا۔مذ] ایک مشہور پھل جو لمبوترا ہوتا ہے۔ ذائقہ میں شیریں، ترش اور خوشبودار ہوتا ہے۔ جڑ کے قریب لگتا ہے۔
اَننْت۔ (اَ۔نَنت) [ہ۔صف] (۱) جس کا اخیر نہ ہو۔ بے حد (۲) بہت زیادہ (۳) طاقت ور (۴) آسمان (۵) شیش ناگ (۶) ایک گہنا جو بازو میں پہنا جاتا ہے۔
اننت چودس۔ بھادوں کی چودھویں تاریخ جس دن وشنوجی کا تہوار منایا جاتا ہے۔
اَنند۔ (اَ۔نند) [ہ۔صف] خوش۔ مگن۔ شاداں۔ اس کے مرکبات آنند الف ممدودہ میں دیکھیے۔
اَنند بدھائی۔ خوشی کی رخصت۔ روانگی (ق)
انوار۔ (اَنْ۔وار) [ع۔ا۔مذ] نُور کی جمع۔ روشنی۔ اُجالا۔ تجلی۔ ضیا۔ چمک۔
انواسنا۔ کورے برتن کو کھنگال کر کام میں لانا
اَن واسی۔ (اَنْ۔وا۔سی) [ہ۔صف] کنواری کی ضد۔ بیاہی ہوئی۔ کھنگالی ہوئی۔
انواع۔ (اَنْ۔واع) [ع۔ا۔مذ] نوع کی جمع۔ قسمیں۔ رنگا رنگ بھانت بھانت
اَنوپ۔ (اَ۔نوپ) [ہ۔صف] بے مثال۔ بے نظیر۔ یکتا۔ لاثانی۔
انوپان۔ (اَ۔نو۔پان) [ہ۔ا۔مذ] طریقۂ استعمال۔ کھانے کا قاعدہ۔ وہ چیز جو دوا کے ساتھ اس غرض سے دی جاتی ہے کہ وہ حلق سے اُتر جائے۔
اَن وَٹ۔ (اَنْ۔وَٹ) [ہ۔ا۔مث] (۱) پیر کے انگوٹھے میں پہننے کا ایک گھنگرودار چھلا۔ (۲) چھب۔ انداز۔ ناز۔ نخرہ۔ لپک۔
انوٹھا۔ (اَ۔نو۔ٹھا) [ہ۔صف] (۱) انوکھا۔ خوب صورت۔ اچھا۔ بڑھیا (۲) جھوٹے کی ضد۔ کھانے کی چیز جس میں سے کسی نے کھایا نہ ہو۔
انوٹھی بات۔ (اَنوٹھی۔بات) [ہ۔صف] انوکھی بات۔ نئی بات۔ نادر بات۔
انور۔ (اَن۔ور) [ع۔صف] بہت روشن۔ خوب صورت۔ نہایت نورانی زیادہ چمکیلا۔
انوکھا۔ (اَ۔نو۔کھا) [ہ۔صف] نرالا۔ نادر۔ عجیب وغریب۔ سب سے الگ۔
انوکھاپن۔ نرالاپن۔
اُنھ۔ (اُونْھ) [ہ] بے پروائی اور نفرت کا کلمہ۔
اَنہار۔ (اَنْ۔ہار) [ع۔ا۔مث] نہر کی جمع۔ نہریں۔
اُنہتر۔ (اُ۔نَہت۔تر) [ہ۔صف] ساٹھ اور نو۔ اڑسٹھ کے بعد کا عدد (۶۹)
اِنہدام۔ (اِن۔ہِ۔دام) [ع۔ا۔مذ] ڈھانا۔ گرانا۔ مسمار کرنا۔ بربادی۔
اِنہزام۔ (اِن۔ہِ۔زام) [ع۔ا۔مذ] تتر بتر ہونا۔ بھاگ پڑنا۔ شکست کھانا۔
اِنہضام۔ (اِن۔ہِ۔ضام) [ع۔ا۔مذ] ہضم ہونا۔
اِنہماک۔ (اِن۔ہِ۔ماک) [ع۔ا۔مذ] مصروفیت۔ محویت۔ انتہائی مشغولیت۔

اَنھوریاں۔ (اَ۔نھو۔ری۔یاں) [ہ۔ا۔مث] گرمی دانے۔
اِنھیں۔ (اِ۔نھیں) [ا] قریبی اشارہ۔ اِن کو۔
اُنھیں۔ (اُ۔نھیں) [ا] دُور کا اشارہ۔ اُن کو۔
اَنی۔ (اَ۔نی) [ہ۔ا۔مث] (۱) نیزے کی نوک۔ برچھی کی نوک (۲) جوتے کی نوک
انیائی۔ (اَن۔نِ۔یا۔ای) [س۔ا۔مذ] ظالم۔ ناانصاف۔
انیائے (اَن۔نِ۔یا۔اے) [ہ۔ا۔مذ] ظلم۔ بے انصافی۔ اندھیر۔
انیت۔ (اَ۔نیت) [س۔صف] بے انصافی۔ ظلم۔
انیتی۔ (اَ۔نی۔تی) [س۔ا۔مث] (۱) شرارت۔ برائی۔ بدی (۲) بے انصافی۔ ظلم۔
اَنیس۔ (اَ۔نیس) [ع۔صف] (۱) اُنس رکھنے والا۔ محبت کرنے والا۔ دوست۔ ہمدم (۲) مشہور مرثیہ گو میر ببر علی لکھنوی کا تخلص۔
اُنیس۔ (اُن۔نیس) [ہ۔صف] دس اور نو۔ اٹھارہ کے بعد کا عدد (۱۹)
اُنیس بیس۔ تھوڑا سا۔ معمولی سا۔
اُنیس بیس کا فرق۔ (محاورہ) معمولی سا فرق۔ تھوڑا سا فرق۔
اُنیس بیس ہونا (محاورہ) حادثہ پیش آنا۔ ایسی ویسی بات ہونا۔
اُنیسواں۔ (اُن۔نیس۔واں) [ہ۔صف] گنتی میں انیس کی جگہ پر آنے والا۔ اٹھارھویں کے بعد۔
اَنیسون۔ (اَ۔نی۔سون) [ہ۔ا۔مث] ایک دوا کا نام۔
اَنیق۔ انیقہ۔ (اَ۔نیق۔ اَ۔نی۔قہ) [ع۔صف] خوش آیند۔ خوب۔ عجیب۔ نادر۔
اَنیک۔ (اَ۔نیک) [س۔صف] بہت۔ ایک سے زیادہ۔ جو گنا نہ جا سکے۔ اَن گنت۔
اَنیلا۔ (اَ۔نی۔لا) [ہ۔صف] ناتجربہ کار۔ نادان۔ بھولا۔ ناواقف۔ خام۔
انیلاپن۔ نادان پن۔ بھولا پن۔ ناتجربہ کاری۔ ناواقفیت۔
اَنیلی۔ (اَ۔نی۔لی) [ہ۔صف] ناتجربہ کار۔ نادان۔ بھولی بھالی۔
اَنیمیا (Anaemia) (اَنی۔مِ۔یا) [انگ۔ا۔مذ] جسم میں خون کی کمی۔ ایک مرض۔

ا۔و

او [ہ] (واؤ معروف۔ حرف ندا۔ اے۔ ارے۔ اپنے سے چھوٹے اور کم رتبہ شخص کو پکارنے کے لیے کہتے ہیں۔
اَواخر (اَ۔وا۔خِر) [ع۔ا۔مذ] آخر کی جمع۔ انتہا۔ حد۔ ختم۔ انجام۔
اوارجہ۔ اِوارجہ (اَ۔وا۔رجہ۔ اِ۔وا۔رجہ) [ف۔ا۔مذ] روزنامچہ۔ حساب کی کتاب۔ بہی۔ رسید بک۔
اوازہ توازہ۔ (اَ۔وا۔زہ۔ تَ۔وا۔زہ) [اُر۔ا۔مذ] طعن و تشنیع۔ بولی ٹھولی۔
اَواسط۔ (اَ۔وا۔سِط) [ع۔ا۔مذ] اوسط کی جمع۔ درمیانی باتیں یا چیزیں۔
اَوامر۔ (اَ۔وا۔مِر) [ع۔ا۔مذ] امر کی جمع۔ احکام۔
اَوائل۔ (اَ۔وا۔اِل) [ع۔صف] (۱) اوّل کی جمع۔ ابتدا۔ آغاز۔ پہلے حصے (۲) [ا م] چڑھنے کی مال۔
اوائل عمر۔ ابتدائے عمر۔ بچپن۔ چھوٹی عمر۔ لڑکپن۔ بالپن۔ کم سنی۔
اَوائی۔ (اَ۔وا۔ای) [ہ۔ا۔مث] (۱) آمد (۲) کسی کے آنے کی خبر (۳) جھوٹی خبر۔

اڑائی (اُڑانا) اُڑنا۔ جھوٹی خبر پھیلنا یا پھیلانا۔
اُوب۔ [ہ۔ ا۔ مث] کچھ عرصہ تک ایک ہی حالت میں رہنے پر طبیعت کی بے چینی گھبراہٹ۔ اُکتاہٹ۔ بے چینی۔ بیزاری۔
اوباش۔ (او۔ باش) [ع۔ صف] بوش کی خلاف قیاس۔ جمع۔ لچّا۔ غنڈہ۔ لوفر کمینے لوگ۔ بدمعاش۔ بدچلن۔ آوارہ۔
اوباشی (او۔ با۔ شی) [ع۔ ا۔ مث] بدمعاشی۔ بدچلنی۔ عیاشی۔ زناکاری۔
اُوبنا۔ (اُوب۔ نا) [ہ۔ مص] اکتانا۔ گھبرانا۔
اُوبی۔ (اُو۔ بی) [ہ۔ ا۔ مث] وہ گڑھا جو ہاتھی کے پھنسانے کے لیے جنگل میں خس پوش کیا جاتا ہے۔
اُوپ [ہ۔ ا۔ مث] چمک۔ جلا۔ آب وتاب۔ صیقل۔
اوپچی۔ (اوپ۔ چی) [ف۔ ا۔ مذ] ہتھیار بند۔ سر سے پاؤں تک ہتھیار سے سجا ہوا بانکا سپاہی۔
اُوپر۔ (اُو۔ پر) [ہ] نیچے کی ضد۔ اُونچا۔ بالا۔ (۲) بالاخانہ۔ کوٹھا۔ (۳) باہر (۴) اس سے پہلے (۵) اپنی ذات پر (۶) زیادہ (۷) سہارے۔ برتے پر (۸) ظاہری دکھاوٹ۔
اوپرا۔ [ا۔ صف] دکھاوے کا۔ ظاہری (۲) اجنبی۔ غیر موزوں۔
اُوپر اُوپر (۱) بالا بالا۔ چپکے چپکے۔ الگ الگ۔ پوشیدہ (۲) بے اثر۔
اُوپر اُوپر جانا۔ (محاورہ) بیکار اور بے اثر ہو جانا۔
اُوپر تلے۔ نیچے اُوپر۔ پے در پے۔ متواتر۔ لگاتار۔ ایک کے اُوپر ایک۔
اُوپر تلے کے۔ وہ بچے جن کے بیچ میں کوئی بچہ پیدا نہ ہوا ہو۔
اُوپر دھڑی۔ ناحق کا الزام۔ لعنت کی تہمت۔
اُوپر سے۔ اُونچے سے۔ بلندی سے (۲) اس کے علاوہ۔ ماسوا (۳) رشوت یا بالائی آمدنی۔
اُوپر سے دینا۔ (محاورہ) طمانچہ یا تھپڑ مارنا۔
اُوپر کی سُوجھنا۔ دُور کی سُوجھنا۔
اُوپر کے دم (آنا) بھرنا۔ اُلٹی سانسیں چلنا۔ آخری سانسیں لینا۔ نزع کی حالت ہونا۔
اُوپر وار۔ اُوپر کی طرف۔
اُوپر والا۔ (۱) خدا (۲) نیا چاند۔ ماہِ نو (۳) نوکر چاکر۔ کارکن۔ پیش خدمت (۴) اجنبی۔ غیر (۵) اوپر کے کام کا نوکر۔
اُوپر والے (۱) غیر۔ بے تعلق۔ دوسرے (۲) حکام (۳) کوٹھے پر رہنے والے۔
اُوپر والیاں (۱) پریاں۔ چڑیلیں (۲) چیلیں (۳) پیش خدمت عورتیں۔ ماما۔ اصیلیں۔
اُوپر ہی اُوپر۔ بالا بالا۔ الگ ہی الگ۔ پوشیدہ۔ چھپواں۔
اُوپر ہی اُوپر ملنا۔ بغیر کسی کو خبر ہوئے ملتے رہنا۔ چپکے چپکے۔ الگ ہی الگ ملاقات کرنا۔
اوپری۔ (اُو۔ پ۔ ری) [ہ۔ صف] (۱) اوپر کا (۲) باہر کا۔ باہری (۳) نمائشی۔ دکھاوٹی۔ (۴) اجنبی۔ غیر۔ ناموزوں۔
اوپری دل سے۔ ظاہرا طور سے۔ دکھاوے کو۔
اوپیرا۔ (Opera) (او۔ پے۔ را) [انگ۔ ا۔ مذ] غنائی تمثیل۔ وہ ناٹک جس میں موسیقی کا عنصر غالب ہو۔
اُوت۔ [ہ۔ صف] (۱) وہ شخص جو جوان ہو کر بن بیاہا مر جائے (۲) لاولد (۳) نامُراد ناکام (۴) بیوقوف۔ احمق۔ نادان (۵) پلید الروح (۶) منحوس۔
اُوت کسر ماری جانا۔ نفع یا نقصان ہونا۔
اُوت نپوتا۔ بن بیاہا اور بے اولادا۔ وہ شخص جو کنوارا اور بے اولاد ہے ایک قسم کا کوسنا بھی ہے جیسے اُوت نپوتا جائے۔
اُوت نپوتی۔ وہ عورت جو کنواری اور بے اولاد ہے۔
اوتاد۔ (اَو۔ تَاد) [ع۔ ا۔ مذ] میخیں (۲) اولیاء اللہ کا ایک خاص درجہ۔
اوتار۔ (اَو۔ تَار) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) ہندوؤں کے عقیدے میں خدا کا کسی جسم میں داخل ہو کر مخلوق کی اصلاح کے لیے دُنیا میں آنا (۲) [صف] نیک۔ فرشتہ خو۔ مقدس۔ ولی۔ خدا رسیدہ آدمی۔
اُوتاوَلا۔ [ہ۔ صف] جلدباز۔ بے قرار۔
اُوتاوَلاپن۔ جلدبازی۔ بے صبری۔
اُوتر پاتر۔ (اُو۔ تر۔ پا۔ تر) [ہ۔ صف] الگ کیا ہوا۔ بچا ہوا۔ ادا کیا ہوا۔
اُوتر پاتر ہونا۔ بیباق ہونا۔
اوٹ۔ [ہ۔ ا۔ مث] روک جس سے سامنے کی چیز دکھائی نہ دے۔ پردہ۔ آڑ۔ گھونگھٹ۔ نقاب (۲) پناہ۔ سایہ۔ حمایت (۳) عقب۔ پیچھے۔ پوشیدہ۔ غائب از نظر (۴) گھات۔ کمین گاہ (۵) گاڑی کے اوٹگنے کی لکڑی۔
اوٹ میں بیٹھنا۔ آڑ میں بیٹھنا۔ پس پردہ بیٹھنا۔
اُوٹا۔ (او۔ ٹا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) پردے کی دیوار (۲) کپاس اوٹنے والا آدمی (۳) کپاس اوٹنے کی چرخی پسنہاریوں کے بیٹھنے کا چبوترا (۴) سناروں کا ایک اوزار جس سے وہ بازوبند کے دانوں کی نوکیں بناتے ہیں (۵) وہ پتھر جو دروازے کے آگے دائیں اور بائیں ہاتھ پر بیٹھنے کے لیے لگا دیتے ہیں۔
اُوٹانا۔ (اَو۔ ٹا۔ نا) [ہ۔ مص] کھولانا۔ دودھ یا کسی اور رقیق چیز کا خوب گرم کرنا۔
اُوٹ پٹانگ (اُوٹ۔ پ۔ ٹانگ) [ہ۔ مص] مہمل بے معنی۔ بیہودہ۔ بے تُک بے جوڑ۔
اوٹل ہو جانا۔ نظر سے چھپ جانا۔
اوٹن۔ (اَو۔ ٹن) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) اُبال۔ تاؤ (۲) تمباکو کاٹنے کی چھری (۳) چرخی کے دو ڈنڈے جن کے گھومنے سے روئی میں سے بنولے الگ ہو جاتے ہیں۔
اوٹنا۔ (اوٹ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) بیلنا۔ روئی کو بنولوں سے جُدا کرنا۔
اوٹنی۔ (اوٹ۔ نی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) کلچھی یا چمچ۔ آنچ پر چڑھے ہوئے دُودھ اور کسی تر چیز کو ہلانے یا چلانے کی چیز (۲) کپاس اوٹنے کی چرخی۔ بیلنی۔
اَوج۔ [ع۔ ا۔ مث] اُونچائی۔ بلندی (۲) شان۔ رفعت۔ عروج۔
اوج موج۔ خوش حالی۔ فارغ البالی۔ بلند اقبالی۔
اَوجاع۔ (اَو۔ جاع) [ع۔ ا۔ مذ] وجع کی جمع۔ درد۔
اُوجڑ۔ (اُو۔ جڑ) [ہ۔ صف] اجڑا ہوا۔ ویران۔ غیر آباد۔ خراب۔
اُوجڑ نگری سُونا دیس۔ [مثل] ویران مقام۔ غیر آباد جگہ۔
اوجھ۔ [ہ۔ ا۔ مذ] چوپایوں کا معدہ۔ پیٹ۔ شکم۔ بطن۔
اوجھ بھرے نہ روگ بڑھے۔ [مثل] کسی قدر بھوک رکھ کر کھانا بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

اوجھا - (او۔جھا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) مُعلّم۔ نجومی۔ رمّال۔ جوتشی (۲) جادوگر۔ ساحر سیانا۔ جھاڑ پھونک کرنے والے برہمنوں کی ایک ذات۔

اوجھڑ - (او۔جھڑ) [ہ۔ا۔مث] ڈھال کی جھڑپ (۲) صدمہ۔ ضرب۔ ٹھوکر۔

اوجھڑ (لگانا) مارنا - ڈھال کی جھڑپ لگانا۔ دُشمن کے سر پر سپر مارنا۔ دھکا دینا ضرب لگانا۔ صدمہ دینا۔

اوجھڑی - (اوجھ۔ڑی) [ہ۔ا۔مث] جانوروں کا معدہ۔ اوجھ۔

اوجھل (اوجھل) [ہ۔ا۔مث] آڑ۔ پردہ۔ حجاب (۲) پوشیدہ۔ غائب۔ از نظر۔

اوجھنا - (اوجھ۔نا) [ہ۔مص] انڈیلنا۔ ایک برتن سے دوسرے برتن میں اُلٹانا۔

اوچھا - (او۔چھا) [ہ۔صف] کم ظرف۔ کمینہ۔ احسان جتانے والا (۲) اُدھورا ہلکا (۳) اُٹھنگا۔ چھوٹا۔ (۴) کم گہرا۔

اوچھا برتن اُبلتا ہے چھلکتا ہے - [امثل] کم ظرف تھوڑی پونجی پر اترانے لگتا ہے۔

اوچھا پن - چھچھورا پن۔ کم ظرفی۔ کمینگی۔

اوچھا وار - [ہ۔مذ] ضرب جو کاری نہ ہو۔

اوچھا ہاتھ پڑنا - ہلکا ہاتھ پڑنا جس سے ضرب کم آئے۔

اوچھن پوچھن - (او۔چھن۔پو۔چھن) [ہ۔ا۔مث] کھانا کھا چکنے کے بعد برتنوں میں سے جو بچا ہوا نکالا جائے۔

اوچھی بات - نازیبا بات۔ ہلکی بات۔ نامناسب بات۔

اوچھی پونجی خصم کو کھائے - [امثل] تھوڑے روپے سے بیوپار کرنے میں اصل بھی برباد ہو جاتا ہے۔

اوچھے کا احسان بُرا ہوتا ہے - کم ظرف کا احسان کبھی نہ لینا چاہیئے۔ کمینے سے مدد نہ لینا چاہیئے۔

اوچھے کی پیت بالو کی بھیت - [مثل] کم ظرف کی دوستی کا اعتبار نہیں۔

اوچھے کے گھر کا کھانا جنم جنم کا طعنہ - [مثل] کم ظرف تھوڑا احسان کر کے ہمیشہ طعنہ دیا کرتا ہے۔

اوچھے ہتھیاروں پر اُتر آنا - (محاورہ) بس نہ چلنے پر نازیبا حرکات پر اُتر آنا۔ کمینگی پر اُتر آنا۔

او خویشتن گم است کرا رہبری کند - [مثل] جو شخص خود بھٹکا ہوا ہے۔ وہ بھلا کس کی رہبری کر سکتا ہے۔

اُودا (اُو۔دا) [ہ۔صف] سُرخی لئے ہوئے کالے رنگ کا۔ بینگنی رنگ کا۔

اُوداسا۔ اُودسا - (او۔دا۔سا۔ اُود۔سا) [ہ۔ا۔مث] بپتا۔ مصیبت تکلیف۔ دکھ۔ آفت۔

اُوداہٹ - (اُو۔دا۔ہٹ) [ہ۔ا۔مث] بینگنی رنگ کا ہونا۔

اُود بلاؤ - (اُود۔ب۔لاؤ) [ہ۔ا۔مث] (۱) بلّی سے مشابہ ایک جانور جو دریاؤں کے کنارے رہتا اور مچھلی مینڈک کھاتا ہے (۲) بے وقوف آدمی۔

اُود بلاؤ کی ڈھیری - وہ جھگڑا جو کبھی فیصل نہ ہو۔ اود بلاؤ دوپہر تک دریا سے مچھلیاں پکڑتے رہتے ہیں۔ پھر ان کی ڈھیریاں لگا کر ہر ایک ان میں سے ایک ڈھیری کے سامنے بیٹھ جاتا ہے۔ لیکن یہ خیال کر کے کہ حصے برابر نہیں لگائے گئے ہیں۔ سب اُٹھ کر لڑنے لگتے ہیں اور مچھلیاں ملا کر پھر ڈھیریاں لگاتے ہیں۔ یہی ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ کوئی شکاری ان کا شور سُن کر آ جاتا ہے اور انھیں بھگا کر مچھلیوں پر قبضہ کر لیتا ہے۔

اُودھم - (اُو۔دھم) [ہ۔ا۔مذ] شور و شر۔ ہنگامہ۔ فساد۔ بلوہ۔ غلغلہ۔

اُودھم اُٹھانا۔ اُودھم مچانا - ہنگامہ و فساد برپا کرنا۔ جھگڑا اٹھانا۔ نہایت شور و غل کرنا۔

اُودھم مچا رکھنا - شور و شغب کرنا۔

اُودھمی - (اُو۔دھ۔می) [ہ۔صف] جھگڑالو۔ فسادی۔ شریر۔

اُدھو کا لین نہ مادھو کا دین - [مثل] کسی سے کوئی واسطہ نہ رکھنا۔ الگ تھلگ رہنا۔

اَور - [ہ] (کلمۂ عطف) (۱) دو لفظوں کو ملانے والا لفظ (۲) دوسرا (۳) زیادہ (۴) پھر دوسرا مختلف (۶) صرف۔ فقط (۷) یا۔ وگرنہ (۸) نیا۔ جدید (۹) علاوہ ماسوا (۱۰) پر۔ بلکہ۔ سوا (۱۱) غیر (۱۲) خلاف۔ برعکس (۱۳) معلوم۔ مفہوم۔ وہ (۱۴) ہاں۔ یونہی ہے۔

اَور ارادے سے دیکھنا - (محاورہ) بُری نیت سے نظر کرنا۔

اَور اَور باتیں - عجیب عجیب باتیں۔ کچھ کی کچھ باتیں۔

اَور بات ہے - (محاورہ) الگ معاملہ ہے۔ دوسری بات ہے۔

اَور بھی سُنا - نئی بات سُنی۔ تم نے عجیب بات سُنی ہے۔

اَور تماشا دیکھو - نئی انوکھی بات سُنو۔

اَور تو اَور - حیرت کی بات یہ ہے۔ اوروں کو جانے دو۔

اَور سُنو - (روزمرّہ) ابھی ٹھہرو۔ یہ تازہ بات ہوئی۔ اسے لو۔ دیکھو۔

اَور سے اَور (ہو جانا) ہونا - (محاورہ) حالت پلٹ جانا۔ ترقی یا تنزل ہونا۔

اَور طرف کی راہ لینا - (محاورہ) دوسرے راستہ جانا۔

اَور عالم میں ہونا - (محاورہ) اور رنگ میں ہونا۔ اور کیفیت میں ہونا۔ آپ میں نہ ہونا۔

اَور عالم ہو جانا - (محاورہ) دوسری کیفیت پیدا ہو جانا۔

اَور عالم ہونا - دوسرا رنگ ہونا۔

اَور کیا - (استفہام) تصدیق اور تحسین کے لیے بولا جاتا ہے بلاشک یقیناً۔ کیا خوب۔

اَور کو نصیحت اپنے تئیں فضیحت - [امثل] اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو اوروں کو نصیحت کرے مگر خود عمل نہ کرے۔

اَور کے نام انڈے بچے ہمارے نام کڑکڑ - [امثل] اوروں سے سلوک کرتے ہو ہم سے نہیں۔ غیر مزے کریں اپنے بھوکے مریں۔

اَور کیا کہنا ہے - کیا خوب۔ یوں ہی چاہیئے۔ یہی بات ہے۔ ٹھیک۔ بے شک۔

اَور گھر (دیکھنا) تلاش کرنا - (محاورہ) دوسری جگہ ٹھکانہ کرنا۔

اَور نہیں تو کیا - (فقرہ) یہی بات تو ہے۔

اَور ہوا میں اُڑنا - دوسرے رنگ میں ہونا۔ بدلا ہوا انداز ہونا۔

اَور ہی بات ہے (فقرہ) نرالی کیفیت ہے۔ تعریف کی جگہ کہتے ہیں۔

اَور ہے - تازہ۔ انوکھا۔ عجیب۔ طُرفہ۔ خلاف واقع۔ خلاف۔ برعکس۔

اور - (شور کے وزن پر) [ہ] (۱) طرف۔ سمت۔ جانب (۲) شروع۔ ابتدا (۳) کنارہ۔ چھور (۴) حمایت۔ جانب داری (۵) منڈلی۔ فریق (۶) حد۔ انتہا۔ اتھاہ۔

اورنبھانا -(۱) حمایت لینا۔ پاسداری کرنا (۲) انجام کو پہنچانا۔ حدتک پہنچا دینا۔

اَوراد -(او-راد) [ع-ا-مذ] ورد کی جمع۔ وظائف۔

اَوراق (اَو-راق) [ع-ا-مذ] ورق کی جمع۔ کاغذ کے نلوںکاغذ کا ٹکڑا کسی چیز کا پارچہ جیسے چاندی کے ورق۔

اُوَر (Over) (او-ور) [انگ-حرف جار] (۱) پَر- اُوپر (۲) [مذ] (کرکٹ) ایک طرف کے بولر کی گیند پھینکنے کی باری (جس میں چھ گیندیں پھینکی جاتی ہیں) (۳) امپائر کا اِعلان ایک باری ختم ہوگئی (۴) [تابع فعل] اُوپرکا۔ بالائی۔ باہر کا۔

اُوَرایکٹنگ (Overacting) ڈراما، پارٹ میں ضرورت سے زیادہ اداکاری دکھانا۔

اُوَرٹائم (Over Time) زائدوقت (جس میں مزدور مقررہ وقت کے علاوہ کام کرے)

اُوَرکوٹ (Over Coat) پاؤں تک لمبا کوٹ جو اکثر جاڑوں میں پہنتے ہیں۔ فرغل۔

اُوَرہال (Overhaul) مشین کے کل پُرزوں کی صفائی اور مرمت۔

اَورس جَورس -[ہ-صف-مث] آس پاس۔ اطراف وجوانب۔

اُورما - (اُور-ما) [ہ-ا-مذ] ایک قسم کی سلائی۔

اورمابنانا یا کرنا -(۱) اورمے کی سلائی کرنا (۲) بہت مارنا۔ مارتے مارتے بھُوسہ نکال دینا۔

اَورنگ - (اَو-رنگ) [ف-ا-مذ] (۱) شاہی تخت (۲) ایک پھُول کا نام

اَورنگ زیب - تخت کو زینت دینے والا۔ مغلیہ خاندان کے چھٹے بڑے باجبروت بادشاہ محی الدین عالمگیر کا لقب۔

اُورنگ زیبی پھوڑا - مغلی پھوڑا۔ ایک قسم کا سخت تکلیف دہ دنبل جس کا علاج نہایت مشکل ہے۔ کاربنکل۔ دکن میں عرصہ تک قیام کے باعث شہنشاہ اورنگ زیب کی فوج میں یہ مرض پھیل گیا تھا۔

اَوریب - (اَو-ریب) [ہ-ا-مث] (۱) ترچھی چال (۲) کپڑے کی ترچھی کاٹ۔ (۳) پیچ۔ اُلجھن۔ (۴) بگاڑ۔ مشکل (۵) جھگڑا۔ کھینچا تانی۔

اَوریجنل (Original) (او-ری-جی-نل) [انگ-صف] طبع زاد۔ ابتدائی۔

اَورے دھورے (او-رے-دھو-رے) [ہ] آس پاس۔ اردگرد۔ اِدھراُدھر۔

اَورینٹل (Oriental) (او-ری-این-ٹل) [انگ-صف] مشرق سے متعلق۔ مشرقی۔

اورینٹلسٹ (Ortentalist) [انگ-صف] علوم مشرقی کا ماہر۔ غیرمشرقی۔ مستشرق۔

اُوڑا - (اُو-ڑا) [ہ-ا-مذ] کمی۔ توڑا۔ تنگی۔

اوڑا پڑنا - ناپید ہونا۔ غارت ہونا۔ کھویا جانا۔ ٹٹنا۔ کمی یا قحط پڑنا۔

اوڑھانا - (اُو-ڑھا-نا) [ہ-مص] ڈھانکنا۔ کسی کے بدن پر کپڑا ڈالنا۔

اوڑھ لی لوئی تو کیا کرے گا کوئی - [مثل] بے غیرتی لادلی تو اب کس کی پروا ہے۔ بے حیا اور بے شرم کے متعلق کہتے ہیں۔

اوڑھ لینا - (اوڑھ-لے-نا) (محاورہ) [ہ-مص] (۱) کپڑا بدن پر ڈال لینا گوارا کرنا۔ اپنے ذمے لے لینا۔

اوڑھنا - (اوڑھ-نا) [س-مص] کپڑے یا اسی قسم کی دوسری چیز کو بدن پر لینا۔ (۲) اپنے سر لینا۔ ذمے لینا (۳) [ا-مذ] دوپٹہ۔ چادرہ۔

اوڑھنا اُتارنا - (محاورہ) بے عزت کرنا۔ ہتک کرنا۔ سر برہنہ کرنا۔ بدن عُریاں کرنا۔

اوڑھنا (اُڑھانا) ڈالنا (محاورہ) رانڈ یا بیوہ کے ساتھ شادی کرنا۔

اوڑھنا بچھونا - (محاورہ) ہروقت استعمال میں لانا۔ لحاف۔ توشک۔ استربستر۔

اوڑھنا گلے میں ڈالنا - (محاورہ) لپٹانا۔ سرہونا۔ دامن گیر ہونا۔ پلہ پکڑنا۔

اوڑھنی -(اوڑھ-نی) [ہ-ا-مث] چھوٹا دوپٹا۔

اوڑھنی اوڑھنا (محاورہ) زنانہ لباس پہننا۔ مرد کا عورتوں کی مانند ہوجانا۔

اوڑھنی بدلنا - (محاورہ) بہنا پا کرنا۔ بہن بنانا۔

اوڑھوانا -(اوڑھ-وا-نا) [ہ-مص] کپڑے سے ڈھنکوانا۔

اوڑھوں کہ بچھاؤں -(محاورہ) [ہ] کسی کام کا نہیں۔ فضول ہے۔ بیکار ہے۔

اوڑھی چادر ہُوئی برابر میں بھی شاہ کی خالہ ہوں - [مثل] تھوڑی حیثیت پر اترانا۔ بڑے آدمی سے خواہ مخواہ کا رشتہ ظاہر کرنا۔

اَوزار - (اَو-زار) [ع-ا-مذ] وَزر کی جمع۔ آلات۔ ہتھیار۔

اَوزان - (او-زان) [ع-ا-مذ] وزن کی جمع۔ باٹ بٹے۔ تولنے کے پیمانے

اَوس - [ہ-ا-مث] شبنم۔ (پ) تریل۔

اوس (پڑنا) پڑجانا -[مثل] شبنم گرنا (۲) پژمردہ ہونا۔ کُملانا۔ بے رونق ہونا بُجھنا۔ ٹھٹھرنا۔ جوش فرو ہونا (۳) شرمندہ ہونا۔ لجانا (۴) رونق نہ رہنا۔ اُداسی برسنا

اوس چاٹے پیاس نہیں بُجھتی - [مثل] تھوڑی مقدار سے تسکین نہ ہونا۔ ذراسی چیز سے آسودگی نہیں ہوتی۔

اوس سی پڑنا - بے رونقی چھانا۔ مدھم ہونا۔ اُداسی رہنا۔

اوس کے موتی -(۱) شبنم کے قطرے (۲) [مجازاً] زائل یا فنا ہونے والی چیز۔

اَوسان (اَو-سان) [ہ-ا-مذ] (۱) ہوش وحواس (۲) جرأت۔ ہمت۔ حوصلہ۔

اَوسان آنا -(محاورہ) حواس بجا ہونا۔

اَوسان اُڑانا۔ (محاورہ) ہوش اُڑانا۔ بدحواس کردینا۔

اَوسان اُڑجانا - (محاورہ) اوسان جاتے رہنا۔ اوسان خطا ہوجانا۔ ہوش و حواس بجا نہ رہنا۔ عقل کا چکرا جانا۔ خبط ہوجانا۔ گھبرا جانا۔ سٹ پٹا جانا۔

اَوسان ٹھکانے ہونا - (محاورہ) حواس بجا رہنا۔

اَوسان جانا - حواس جاتے رہنا۔

اَوسان خطا ہوجانا - (محاورہ) حواس بجا نہ رہنا۔

اَوسان دُرست رہنا - (محاورہ) ہوش وحواس قائم رہنا۔

اَوسان کھو (جانا) دینا -(محاورہ) گھبرا جانا۔ گھبرا دینا۔ بدحواس کردینا۔

اَوسان گُم ہونا - (محاورہ) حواس جاتے رہنا۔

اَوسان گئی - حواس باختہ عورت۔ بدحواس مضطرب۔ بے قرار۔

اوسان لے جانا - بدحواس کردینا۔

اَوسان میں آنا۔ اوسانوں میں آنا - ہوش میں آنا۔

اوسان میں نہ رہنا (محاورہ) ہوش میں نہ رہنا۔ ہوش ٹھکانے نہ رہنا۔

اَوسر۔ اَوسریا - (اَو-سَر۔ اَو-سَر-یا) [ہ-ا-مث] گائے یا بھینس جو گابھن ہونے کی عمر کو پہنچ گئی ہو۔

اُوسر - (اُو-سر) [ہ-صف] بنجر زمین جس میں کچھ نہ پیدا ہوتا ہو۔

ادسر کھیت میں کبیسر [ہ۔مثل] بدلوگوں میں نیک کا پیدا ہونا۔کم نصیب اور مفلس کے یہاں صاحبِ اقبال اولاد ہونا۔بدصورتوں میں خوب صورت۔نااہلوں میں اہل۔

اَوسرا۔ (اوس۔را) [ہ۔ا۔مذ] باری۔نوبت۔دَور۔

اَوسط۔ (اَو۔سط) [ع۔صف] بیچ کا۔درمیانی۔جمع : اواسط۔

اَوشدھ۔ (س۔ا۔مث) دوا۔وہ چیز جس سے بیماری دُور ہو۔

اَوشدھالیہ۔ (اَوشدھ۔آ۔لِ۔یہ) [س۔ا۔مذ] دواخانہ۔

اَوصاف۔ (اَو۔صاف) [ع۔ا۔مذ] وصف کی جمع۔خوبیاں۔اچھائیاں۔

اَوصیا۔ (اَو۔صِ۔یا) [ع۔ا۔مذ] وصی کی جمع۔وہ لوگ جنھیں وصیت کی گئی ہو۔

اَوضاع (اَو۔ضاع) [ع۔ا۔مث] وضع کی جمع۔ڈھنگ۔طریقے۔افعال وکردار

اَوطان۔ (اَو۔طان) [ع۔ا۔مذ] وطن کی جمع۔دیس۔

اَوقات۔ (اَو۔قات) [ع۔ا۔مذ] (۱) وقت کی جمع۔زمانے (۲) [اُر۔ا۔مث] حیثیت۔بساط۔

اَوقات بسری۔ گُزران۔گزرِ اوقات۔

اوقات تلخ ہونا۔ (محاورہ) ناگوار بات پیش آنا۔بُری طرح زندگی بسر کرنا۔

اوقات چلی جانا۔ (محاورہ) گزر بسر ہوتے جانا۔

اوقات ضائع کرنا۔ (محاورہ) بے کار کاموں میں وقت کھونا۔

اوقات کیا ہے (محاورہ) حیثیت کیا ہے۔حقیقت کیا ہے۔

اوقات ہونا۔ (محاورہ) بساط ہونا۔حیثیت ہونا۔

اَوقاف۔ (اَو۔قاف) [ع۔ا۔مذ] وقف کی جمع۔ایک محکمہ جو وقف جائیدادوں کا انتظام کرتا ہے۔

اوقاف ورموز۔ [ع۔مذ] تحریر میں ٹھہراؤ اور وقفہ کی علامات کا استعمال تاکہ مطلب واضح ہوسکے۔[انگ] (Punctuation)

اُوقیہ۔ (اُو۔قِی۔یہ) [ع۔ا۔مذ] چالیس درم کا وزن۔انگریزی اونس کے برابر

اوک۔ [ہ۔ا۔مث] چلّو۔

اوک سے پینا۔ چلّو سے پینا۔

اُوک چوک۔ (اُوک۔چُوک) [ہ۔ق۔ا۔مث] بھول چوک۔اتفاق سے کبھی کبھی

اوکنا۔ (اوک۔نا) [ہ۔مص] قے کرنا۔رد کرنا۔اُلٹی کرنا۔

اُوکھ۔ [ہ۔ا۔مث] ایکھ۔گنّا۔پونڈا۔نیشکر۔

اوکھالنا [ق۔مص] قے کرنا۔زمین کی طرف دیکھنا۔

اُوکھد۔ (اَو۔کھَد) [ہ۔ا۔مث] دوا۔دارو۔علاج۔معالجہ۔

اوکھلی۔ (اوکھ۔لی) [ہ۔ا۔مث] لکڑی یا پتھر کی بنی اور زمین کی گڑی ہوئی کونڈی جس میں غلّہ وغیرہ موصلوں سے کوٹتے ہیں۔

اوکھلی میں سر دینا۔ (محاورہ) خود ہلاکت میں پڑنا۔خوف وخطر کے موقع میں قدم رکھنا۔جان بوجھ کر خطرہ میں پڑنا۔

اوکھلی میں سر دیا تو دھمکوں (موسلوں) سے کیا ڈر [امثل] جب ایک خطرناک کام شروع کر دیا تو اندیشوں سے کیا ڈرنا۔

اوکھی۔ (او۔کھی) [ہ۔صف] بے جا۔بے موقع۔کھوٹی۔ناقص۔

اوکھیاں (آنا) چھوڑنا۔ اوکھیاں سُنانا۔آوازے کسنا۔طعنہ زنی کرنا۔

اوکھے گوکھے [ہ۔صف] ایسے ویسے۔گنوار۔دیہاتی۔احمق۔بے وقوف۔

اُوکیلنا۔ (اُو۔کیل۔نا) [ہ۔مص] بٹی ہوئی ڈوری کا بل کھولنا۔

اُوگرا۔ (اُوگ۔را) [ہ۔صف] اُبالا ہوا۔بے گھی کا پکا ہوا کھانا۔بے مزہ کھانا۔

اَوگُن۔ (اَو۔گُن) [ہ۔ا۔مذ] گُن کی ضد (۱) عیب۔نقص (۲) بے ہنری (۳) بُرائی (۴) بدتہذیبی (۵) بگاڑ۔خلل (۶) جُرم۔

اَوگُن لگانا۔ تہمت دھرنا۔الزام لینا۔عیب لگانا۔

اُوگنا۔ (اُوگ۔نا) [ہ۔مص] (۱) غصّے کے وقت سلوک اور احسان جتانا (۲) طلوع ہونا (ق)

اَوگھٹ۔ (اَو۔گھٹ) [ہ۔صف] (۱) ٹیڑھا۔ناہموار (۲) دُشوار۔ناقابلِ گزر۔

اوگھٹ گھاٹی۔ (ہ۔مث) دُشوار گزار راستہ جس راہ سے گزرنا محال ہو۔

اَوگھی۔ (اَو۔گھی) [ہ۔ا۔مث] لمبا چابک۔وہ لمبی رسّی جسے چکر دے کر جھٹکارنے سے زور کی آواز نکلتی ہے۔گھوڑوں کے سدھانے اور پرندوں کے اڑانے میں کام آتا ہے۔

اَوگی۔ (اَو۔گی) [ہ۔ا۔مث] کارچوبی جوتے کا پتا۔مخملی جوتے کا کامدار پتا۔

اُول۔ [ہ۔ا۔مث۔مذ] (۱) ایک قسم کی زرکاری (۲) وہ آدمی جو ضمانت میں دیا جائے (۳) ضمانت

اُول میں چول دہی میں موسل [مثل] اس جگہ کہتے ہیں جب کسی بات کے ذکر میں کوئی اور بات جس کا اس ذکر سے کچھ مناسبت نہ ہو چھیڑ دی جائے یا ہوتے ہوئے کام میں کوئی اڑنگا لگ جائے۔

اُول میں دینا۔ اپنے بیٹے یا رشتہ دار کو بطور ضمانت سپرد کرنا۔ضمانت میں دینا۔

اوّل۔ (او۔وَل) [ع۔صف] (۱) پہلا۔مقدم۔پہلے (۲) آغاز۔ابتدا۔شروع۔ (۳) بہتر۔عمدہ۔اعلیٰ۔افضل۔جمع : اوائل۔

اوّل آخر۔ (۱) ابتدا۔انتہا (۲) باپ دادا۔آل اولاد۔

اوّل اوّل۔ پہلے پہلے۔ابتدا میں۔

اوّل با آخر نسبتے دارد۔ [ف۔مقولہ] آغاز اور انجام میں تعلق ہوتا ہے ابتدا سے ہی انجام کا اندازہ ہونا۔

اوّل خویش بعدہٗ درویش [ف۔مثل] پہلے اپنے اعزہ کے ساتھ سلوک کرنا چاہیے۔اس کے بعد غیروں سے۔

اوّل دن سے۔ ابتدا سے۔شروع سے۔

اوّل طعام بعدہٗ کلام۔ [مثل] کھانا باتوں پر مقدم رکھنا چاہیے۔کھانا مقدم ہے۔کھائے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔

اوّل مرنا آخر مرنا پھر مرنے سے کیا ڈرنا۔ [امثل] جب ایک دن مرنا ہی ہے۔پھر موت سے خوف کیسا ؟

اوّل منزل۔ قبر سے مُراد ہے۔گور۔لحد۔

اوّل منزل پہنچانا۔ (محاورہ) دفن کرنا۔قبر میں اُتارنا۔

اوّل منزل کر دینا۔ (محاورہ) دفن کر دینا۔

اَولا۔ (اَو۔لا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) بخارات کے جمے ہوئے قطرے جو برف کی شکل میں آسمان سے گرتے ہیں (۲) شکر یا قند سے بنائے ہوئے لڈو۔ (۳) نہایت سرد

اولا ہو جانا۔ بہت ٹھنڈا ہو جانا۔

اولوں کا مارا کھیت باقی کا مارا گاؤں چلموں کا مارا چولہا نہیں سینپتا۔[مثل] جس کھیت میں اولے پڑ جائیں سرسبز نہیں ہوتا۔جس گاؤں کی مال گذاری ادا نہیں ہوتی کبھی آباد نہیں ہوتا۔جس چولھے سے دم بدم چلم بھری جائے اس میں آگ ناؤ نہیں کھاتی

اولوں ماری فاختہ۔ مصیبت زدہ۔ دُکھیاری۔
اولے پڑنا (محاورہ) ژالہ باری ہونا۔
اولے ٹلے برساتوں جئے۔ [ہ۔ مثل] آفت دُور ہوجائے تو آرام ہوجاتا ہے
اَوَّلاً۔ (اَو۔ وَ۔ لن) [ع۔ تابع فعل] سب سے پہلے۔
اولاد۔ (اَو۔ لاد) [ع۔ ا۔ مث] ولد کی جمع۔ بال بچے۔ بیٹا بیٹی۔ آل و عیال۔ لڑکے بالے۔ نسل۔
اولادِ آدم۔ [ع۔ مذ] انسان۔ آدمی۔
اولادِ اناث۔ بیٹیاں۔
اولادِ ذکور۔ بیٹے۔
اولادِ صحیح النسب۔ حلال کی اولاد۔
اولاد کی آنچ بُری ہوتی ہے [ایمثل] اولاد کی ممتا بہت بُری چیز ہے اولاد کی محبت میں آدمی سب کچھ کر بیٹھتا ہے۔
اَولاس۔ [ق] شوق۔
اُولاسا۔ [ق۔ ا۔ مث] دلاسا۔ تسلی۔
اُولالا۔ [ق۔ ا۔ مذ] دلولہ۔ جوش۔
اولالی۔ [ق] بے ہوشی۔ بے راہ روی۔
اولامولا۔ (آو۔ لا۔ مَو۔ لا) [اُر۔ صف] بیہودہ۔ اُول جلول۔
اولتی۔ (اول۔ تی) [ہ۔ ا۔ مث] کھپریل یا چھپر کا وہ حصّہ جہاں سے بارش کا پانی نیچے گرتا ہے۔
اولتی کا پانی بلینڈی نہیں چڑھتا [مثل] کمینہ شرافت کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔
اولتی تلے کا بھوت، ستر پرکھوں (پشتوں) کا نام جلانے۔ [مثل] گھر کا بھیدی ہی خراب کرتا ہے۔
اولتیوں بھنگ چرادی۔ [مثل] سب کو بے وقوف بنادیا۔
اولتیوں کا بھنگ چرنا۔ بدمستی کرنا۔
اولڈٹام (Oldtom) (اولڈ۔ ٹام) [انگ۔ ا۔ مث] ایک قسم کی انگریزی شراب
اول جلول۔ (اُول۔ ج لول) [اُر۔ صف] بے ہودہ۔ بے ڈھنگا۔ بے قرینہ
اول جلول ہونا (محاورہ) بے عقل۔ بے وقوف۔ بے سلیقہ۔
اُول فول بکنا۔ (محاورہ) (اُول۔ فول بک۔ نا) [اُر۔ مص] لغویات کرنا۔ بے ہودہ باتیں کرنا۔ فحش بکنا۔
اولچا۔ (اول۔ چا) [ہ۔ ا۔ مذ] کھیت کا پانی اُلیچنے کا برتن۔
اولکھن۔ (او۔ لکھن) [ق] بدچلنی۔
اولما۔ (اَول۔ ما) [اُر۔ ا۔ مذ] (۱) انتڑیوں میں قیمہ بھر کے پکانا (۲) کھال اتارنا گرم پانی جسم میں ڈال کر یا جسم کو گرم پانی میں ڈال کر کھال اتارنا۔
اولما کرنا۔ قیمہ قیمہ کرنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔
اولمپک۔ (Olympic) (او۔ لم۔ پک) [انگ۔ صف] یونان کے ایک میدان "اولمپیا" سے منسوب جہاں ہر چوتھے سال اہلِ یونان کے ادبی اور ورزشی مقابلے ہوا کرتے تھے۔
اولمپک کھیل (Olympic Games) (۱) اہلِ یونان کے ادبی اور ورزشی مقابلے جو ہر چوتھے سال ہوتے تھے (سب سے پہلا مقابلہ ۷۷۶ ق م میں ہوا تھا) (۲) زمانہ حال کے بین الاقوامی کھیلوں کے مقابلے جو ہر چوتھے سال ہوتے ہیں۔
اَدلو۔ (اَوْ۔ لُوْ) [ہ۔ صف] اوپری۔ نیا۔ ناموزون۔ انوکھا۔
اَدلو اَدلو۔ اوپری اوپری۔ نیا نیا۔ اکھڑا اکھڑا۔
اُولو۔ (اُوْ۔ لُوْ) [ع] مالکان۔ قابضان۔ صاحبان۔
اُولوالاَبصار۔ صاحبِ بصیرت۔ دانا۔ سمجھ دار لوگ۔
اُولوالالباب۔ صاحبانِ عقل و خرد۔ شعور والے۔
اُولوالامر۔ صاحبانِ حکم۔ با اختیار لوگ۔
اُولوالعزم۔ صاحبانِ عزم و ارادہ۔ صاحبِ عزم۔ دل چلا۔ عالی حوصلہ۔ دل گردے کا۔ بہادر۔
اُولوالعزمانہ۔ اولوالعزم کی طرح۔
اُولوالعزمی۔ بلند ہمتی۔ جرأت۔ استقلال۔
اَولیٰ۔ (اَو۔ لا) [ع۔ صف] بہتر۔ اچھا۔
اَولیٰ تر۔ زیادہ بہتر۔ بہت اچھا۔
اولیٰ ترین۔ سب سے بہتر۔
اَولیا۔ (اَو۔ لِ۔ یا) [ع۔ صف] ولی کی جمع۔ صاحب۔ خداوند۔ مالک۔ رفیق۔ دوست (اصطلاحاً) اہل اللہ۔ خدا رسیدہ۔ سیدھا اور بھولا بھالا آدمی۔
اولیاء اللہ۔ وہ لوگ جنھیں قربِ خداوندی حاصل ہے۔ عارفانِ الٰہی۔ اہلِ اللہ۔
اولیاءِ دولت۔ ارکانِ حکومت۔ امیر وزیر۔ سردار۔
اولیا کے گھر بھوت [مثل] نیکوں کے گھر بد۔ بھلے آدمی کے گھر بد اولاد۔
اُولی اجنحہ۔ (اُو۔ لی۔ اَج۔ نِ۔ حہ) [ع۔ صف] بال و پروں والے۔ (کنایتہً) فرشتے۔
اَوّلیّت۔ (اَو۔ وَ۔ لی۔ یَت) [ع۔ ا۔ مث] اول ہونا۔ بہتری۔ فوقیت۔ تقدم۔
اُولیل۔ اولول (اُو۔ لیل۔ اُو۔ لول) [ہ۔ ا۔ مث] گھوڑے کی اُچھل کود۔
اَوّلین۔ (اَو۔ وَ۔ لین) [ف۔ صف] پہلا۔ اگلے لوگ۔ پہلے زمانے والے۔
اَولینڈنا۔ (اَولے ن ڈنا) [ق۔ مص] اُنڈیلنا۔ لوٹانا۔
اُدم۔ [س۔ ا۔ مذ] (۱) ایشور کا سب سے مقدس نام (۲) ہاں۔ واقعی۔ آمین۔
اُون۔ [ہ۔ ا۔ مذ] پشم۔ جانوروں کی کھال کے بال (۲) صوف۔
اَونا۔ (اَو۔ نا) [ہ۔ صف] جو پورا نہ بھرا ہو (۲) چھوٹا۔ کم۔ ناقص (۳) [امث] ایک قسم کی تلوار جو پتلی اور چھوٹی ہوتی ہے۔
اَونا ہوجانا۔ (محاورہ) تلوار کی دھار کا اُتر جانا۔ خراب ہوجانا۔
اُونبھی۔ (اُون۔ بھی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) کچے پکّے گیہوں کے بھُنے ہوئے دانے (۲) جنگلی ہاتھیوں کو پکڑنے کا خس پوش گڑھا۔
اُونٹ۔ [ہ۔ ا۔ مذ] شتر۔ ایک پالتو جانور جو ریگستانوں میں سواری اور بار برداری کے کام آتا ہے۔
اونٹ بڈھا ہوا پر موتنا نہ آیا [مثل] اتنا بڑا ہوا مگر تمیز نہ آئی۔
اونٹ برابر ڈبل بڑھایا پاؤ بھر عقل نہ آئی۔ [مثل] اتنا بڑا ڈیل اور عقل ذرا نہیں۔ اونٹ کی برابر بڑھ گیا مگر تمیز خاک نہ آئی۔
اُونٹ بلبلاتا ہی لدتا ہے۔ [ایمثل] اس جگہ کہتے ہیں جہاں کوئی شخص کام کرتے وقت بڑبڑاتا ہو۔

اُونٹ بلّیاں لے گئیں ہاں جی ہاں جی کہتے ۔ [مثل] ناجائز خوشامدی کے متعلق کہا جاتا ہے جو کسی کو خوش کرنے کے لیے دن کو رات کہنے کو تیار ہو۔

اُونٹ جب بھاگتا ہے تو پچھم کو ۔ اُونٹ مکّے ہی کی طرف بھاگتا ہے [مثل] ہر ایک اپنی اصل کی طرف رجوع کرتا ہے۔

اُونٹ جب تک پہاڑ کے نیچے نہ آئے اپنے سے اُونچا کسی کو نہیں جانتا [مثل] اپنے سے زبردست کا مقابلہ ہونے پر اپنی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔

اُونٹ چڑھے بونٹ مانگے [مثل] بے موقع ، بے محل بات کرنے کی جگہ کہتے ہیں۔

اُونٹ چڑھے کتّا کاٹے [مثل] نہایت بدنصیبی کے موقع پر کہتے ہیں۔

اُونٹ دیکھیے کس (کل) کروٹ بیٹھتا ہے ۔ [مثل] کسی معاملہ کی نسبت کہتے ہیں کہ دیکھا چاہیئے کہ کیا ہو اور کیا نتیجہ نکلے ۔ انجام کیا ہو۔

اُونٹ ڈوبیں بھیڑیں تھاہ مانگیں ۔ [مثل] اس جگہ کہتے ہیں جہاں کسی امر میں بڑوں کی حقیقت نہ ہو اور ادنیٰ آدمی اپنی چلانے کی کوشش کرے۔ بڑی مصیبت والے فریاد نہیں کرتے معمولی تکلیف والے چلّاتے ہیں (۲) جہاں بڑے کی حقیقت نہ ہو وہاں چھوٹے اپنی چلاتے ہیں۔

اُونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدھی [مثل] بے ڈھنگے آدمی کی نسبت کہتے ہیں جس کی کوئی بھی بات ٹھکانے کی نہ ہو۔

اونٹ سستا ہے پٹّا مہنگا ہے [مثل] اس موقع پر بولتے ہیں جب معمولی کام کے ساتھ کوئی بڑا اُلجھیڑا ہوتا ہے۔

اونٹ فرشتے کی ذات ہے [مثل] اُونٹ نہایت حلیم، صابر اور نافع جانور ہے ۔ بڑا ہی نیک ہے۔

اونٹ کا پاد ۔ بے اثر بات ۔ گوزِ شتر ۔ بے فائدہ بات ۔ بے تکی بات۔

اونٹ کا پاد زمین کا نہ آسمان کا [مثل] بے تکی بات ۔ نہ اِدھر کی نہ اُدھر کی۔

اونٹ کا پاد اُونچا جائے [مثل] بڑوں کی بُرائی اور عیب اکثر چھپے رہتے ہیں۔

اُونٹ کٹارا ۔ ایک خاردار جھاڑی جو زمین پر پھیلتی ہے ۔ اُسے اونٹ بڑے شوق سے کھاتا ہے۔

اونٹ کو کن نے چھپر چھائے [مثل] بے ضرورت باتیں کون کرتا ہے۔

اونٹ کی پکڑ اور عورت کے مکر سے خدا بچائے [مثل] اُونٹ پکڑ کر پھر نہیں چھوڑتا ۔ بدن کا حصّہ الگ کر دیتا ہے اور عورت کے مکر اور فریب انسان نہیں جان سکتا۔

اونٹ کی پکڑ کتے کی جھپٹ [مثل] اونٹ پکڑ لیتا ہے تو چھوڑتا نہیں اور کتا جب کسی پر جھپٹتا ہے تو رُکتا نہیں۔

اونٹ کی چوری نہورے نہورے یا اُونٹ کی چوری جھکے جھکے [مثل] ایسی بُرائی کی کوشش جو چھپ نہ سکتی ہو۔

اونٹ کی چوری سر پر کھیلنا ۔ (محاورہ) اتنے بڑے جانور کی چوری چھپی نہیں رہتی

اونٹ کے گلے میں بلّی ۔ [مثل] (۱) بے میل رشتہ (۲) بیجا اُلجھاؤ ۔ نقل ہے کہ ایک شخص کا اُونٹ گم ہو گیا ۔ اس نے قسم کھائی کہ اگر مل گیا تو ٹکے میں فروخت کر دوں گا ۔ لیکن اونٹ مل جانے پر بڑی تشویش ہُوئی کہ اسے ٹکے میں کیسے بیچ دوں ۔ اُس نے اُونٹ کے گلے میں ایک بلّی باندھ دی اور آواز لگائی کہ اونٹ کو ٹکے میں اور بلّی کو ڈیڑھ سو رُپے میں بیچتا ہوں مگر ایک دوسرے سے علیحدہ فروخت نہ ہوگا۔

اُونٹ کے منہ میں زیرہ [مثل] بڑے پیٹ والے کو ذرا سی چیز کھانے کو دینا ۔ کسی چیز کا ضرورت سے کم ہونا۔

اُونٹ گاؤ ۔ زرّافہ ۔ افریقہ کا ایک جانور جس کی گردن اونٹ کی طرح لمبی، آگے کے پاؤں لمبے اور پیچھے کے چھوٹے ہوتے ہیں۔

اُونٹ لدے بیگاری ۔ [مثل] اُونٹ بیگار میں خوب لدتا ہے جتنا بوجھ چاہا لاد دیا کوئی درد نہیں ۔ جب کسی کو کسی کام پر مجبور کیا جائے اُس وقت کہتے ہیں۔

اونٹانا ۔ (اون ۔ ٹانا) [ہ ۔ مص] (۱) جوش دینا ۔ کھولانا (۲) غصّہ میں جلانا۔

اونٹنا ۔ (اُونٹ ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) کھولنا ۔ جوش کھانا (۲) غصّہ میں جلنا۔

اُونٹنی ۔ (اُونٹ ۔ نی) [ہ ۔ امث] مادہ اُونٹ ۔ سانڈنی ۔ ناقہ۔

اونٹنی ۔ (ہ ۔ مث) بیلن ۔ کپاس بیلنے کی مشین۔

اُونچ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) اُونچا ۔ بلندی ۔ فراز ۔ اُوپر اُٹھا ہوا ۔ بڑا اچھا۔

اُونچ نیچ (محاورہ) اُونچا نیچا ۔ اُتار چڑھاؤ (۲) بھلائی بُرائی ۔ نیک و بد نفع و نقصان۔

اُونچ نیچ بتانا ۔ اُونچ نیچ دکھانا ۔ اُونچ نیچ سمجھانا ۔ (محاورہ) نیک و بد جتانا ۔ نشیب و فراز سمجھانا۔

اُونچ نیچ (سمجھنا) سوجھنا ۔ (محاورہ) نیک و بد کی پہچان ہونا۔

اُونچ نیچ ہو جانا (محاورہ) (۱) بھلائی بُرائی پیش آنا (۲) خرابی پڑ جانا ۔ قباحت واقع ہونا۔

اُونچا ۔ (اُون ۔ چا) [ہ ۔ صف] (۱) بلند ۔ بالا ۔ (۲) دراز قد (۳) امیر ۔ دولت مند (۴) عالی مرتبہ ۔ معزّز

اُونچا بول بولنا (محاورہ) تکبّر کرنا ۔ مغرور ہونا ۔ فخر کرنا۔

اُونچا چڑھنا ۔ (محاورہ) اُونچی جگہ پر چڑھنا ۔ اعلیٰ درجہ حاصل کرنا ۔ ترقی کرنا۔

اُونچا سُر (۱) وہ سُر یا تان جو موسیقی میں انترا کہلاتی ہے (۲) بلند آواز۔

اُونچا (سُننا) سُنائی دینا ۔ (محاورہ) کم سُننا ۔ بہرہ ہونا۔

اُونچا (گھر) گھرانا ۔ امیر گھر ۔ معزّز خاندان۔

اُونچا نیچا ۔ ناہموار ۔ غیر مسطح۔

اُونچا ہاتھ ۔ بالادست ۔ مخیّر ۔ بافیض۔

اُونچا ہاتھ رہنا ۔ (محاورہ) سب سے بڑھ جانا ۔ ہمیشہ دیتے رہنا ۔ قابو پانا۔

اُونچی ۔ (اُون ۔ چی) [ہ ۔ صف] بلند ۔ اُونچا کی تانیث۔

اُونچی اسامی ۔ مال دار آدمی۔

اُونچی چوٹی ۔ پہاڑ کی بلند چوٹی۔

اُونچی دکان پھیکا پکوان ۔ [مثل] خوب سجی ہُوئی دکان مگر مال خراب ۔ نام اور شہرت کے خلاف پایا جانا ۔ نام مشہور مگر اصل میں ذلیل ۔ بطور طعن و تشنیع کہتے ہیں

اُونچی ناک کرنا ۔ (محاورہ) آبرو بخشنا ۔ عزّت دینا۔

اُونچی ناک والا ۔ بڑا مغرور ۔ شیخی خورا ۔ (طنزاً) بے غیرت۔

اُونچی ناک ہونا۔ (۱) معزز ہونا (۲) ہمسروں میں آبرو پانا۔
اُونچے سے گرا سنبھل سکتا ہے نظروں سے گرا نہیں سنبھلتا [مثل] کنگال ہو کر آدمی پھر مالدار ہو سکتا ہے مگر بے عزت ہو کر ویسی عزت نہیں پاتا۔ بلندی سے گرا ہوا اُٹھ سکتا ہے مگر نظروں سے گرا ہوا پھر کبھی نظر میں نہیں سما سکتا۔
اَوند۔ [ہ۔ا۔مث] وہ رسی جس سے چھپر کو اُوپر کی طرف کھینچ کر مضبوط باندھتے ہیں۔
اَوندھا۔ (اوں۔دھا) [ہ۔صف] (۱) اُلٹا۔ چت (۲) منقلب (۳) ٹیڑھا (۴) بیوقوف۔ اُلٹی سمجھ کا۔
اوندھا کرنا۔ (محاورہ) اُلٹا۔ مُنہ کے بل کر دینا۔ پٹ کرنا (۲) رشوت دے کر ملا لینا (۳) مغلوب کر لینا (۴) نشہ میں، مدہوش ہونا۔
اوندھا ہو جانا (محاورہ) (۱) چت لیٹ جانا۔ مُنہ کے بل پڑ جانا (۲) نشہ میں ٹوٹ جانا۔ بیہوش و بے خبر ہو جانا۔ اُلٹ جانا۔
اَوندھانا۔ (اوں۔دھانا) [ہ۔مص] اُلٹانا۔ اُلٹ دینا۔ پٹ کر دینا۔ نیچا کرنا۔ لٹکانا۔
اَوندھ جانا۔ (اوندھ۔جانا) [ہ۔مص] اوندھا۔ پٹ ہو جانا۔
اَوندھی۔ (اوں۔دھی) [ہ۔صف] (۱) پیٹ کے بل پڑی ہوئی۔ چت۔ اُلٹی (۲) غلط
اوندھی پیشانی کا۔ اُلٹی سمجھ کا۔ جو سیدھی بات اُلٹی سمجھے۔
اوندھی (سمجھ) عقل۔ بے عقلی۔ حماقت۔
اوندھی کھوپڑی اُلٹی مت۔ احمق کی بے وقوفی کی نسبت کہتے ہیں۔
اوندھی کھوپڑی کا آدمی۔ بے وقوف۔ احمق۔
اوندھے مُنہ دودھ پینا۔ نہایت نادان اور ناسمجھ ہونا۔
اوندھے مُنہ شیطان کا دھکا۔ [مثل] (بددعا) اوندھے مُنہ گرے اُوپر سے شیطان کی مار پڑے۔
اوندھے مُنہ گرنا۔ (محاورہ) (۱) مُنہ یا پیٹ کے بل گرنا۔ اُلٹا گرنا۔ آگے کو گرنا (۲) زک اُٹھانا۔ ذلیل ہونا۔ مات کھانا۔ پچھڑنا (۳) بے طرح راغب ہونا۔
اَونڑی۔ (اوں۔ڑی) [ہ۔ا۔مث] مشک کی رسی۔
اَونس۔ [انگ۔مذ] پونڈ کا سولھواں حصہ۔ ایک وزن۔
اَونگنا۔ (اونگ۔نا) [ہ۔مص] گاڑی کے دُھرے کو چکنائی دینا۔ پہیوں میں چکنائی لگانا۔
اُونگھ [ہ۔مث] نیند کی جھپکی۔ غنودگی۔
اُونگھتا۔ (اُونگھ۔تا) [ہ۔صف] نیند میں جھومتا ہوا۔
اُونگھتا جائے موسے کی خبر لائے [مثل] ہر چیز کی علامتوں سے اس کا انجام معلوم ہو جاتا ہے۔ سُست نوکر کی نسبت بولتے ہیں۔
اُونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ۔ [مثل] اس جگہ بولتے ہیں جہاں کسی کام کے کرنے کو خود جی نہ چاہے اور دوسرے کے منع کرنے سے باز رہے۔ جہاں کوئی شخص کسی بات پر پہلے سے آمادہ ہو اور نہ کرنے کو کوئی بہانہ بن جائے۔ تھوڑا سا بہانہ ہاتھ لگ جانا۔
اُونگھتے کو سوجاتے کیا دیر۔ [مثل] کسی کام کے کرنے کا ارادہ کر لیا جائے تو اس کے مکمل ہونے میں کوئی دیر نہیں لگتی۔
اُونگھتے گزرنا۔ نیند کے خمار میں وقت گزارنا۔
اُونگھن۔ (اوں۔گھن) [ہ۔ا۔مث] جھپکی۔ اُونگھ۔

اُونگھنا۔ (اُونگھ۔نا) [ہ۔مص] جھپکی لینا۔ نیند میں جھونکے لینا (۲) غافل ہونا (مجازاً) سُست کام کرنا۔
اُونھ۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) کراہنے کی آواز (۲) کلمۂ نفرت۔ بلا سے۔ کیا پرواہ ہے
اُونی۔ (اُو۔نی) [ہ۔صف] اُون کا۔ پشمینے کا۔
اَونے پونے۔ (اَو۔نے۔پَو۔نے) [ہ۔صف] کم و بیش داموں میں۔ کم قیمت میں
اوہ۔ [ہ] کیا پرواہ ہے۔ کچھ فکر نہیں۔
اوہا (اوہا) [ہ۔ا۔مذ] چولھے کا گول حلقہ جس پر توا یا پتیلی رکھ کر کھانا پکاتے ہیں۔
اَوہام۔ (اَو۔ہام) [ع۔ا۔مذ] وہم کی جمع۔ ذہنی تصور۔ تخیل افکار۔
اوہو۔ اُہو۔ (او۔ہو۔اُہ۔ہو) کلمۂ تعجب۔ آہا۔ خوب۔
اوہوت۔ (اوہوت) [ہ] بازاری لوگ کسی کے پکارنے کے لیے بولتے ہیں۔
اُوہی۔ اُوئی۔ (اُو۔ہی۔اُو۔ہی) [ہ] عورتوں کا ایک تکیہ کلام ہے جو اکثر ناز نخرے۔ دہشت۔ تکلیف یا تعجب کے وقت زبان پر لاتی ہے۔
اویر۔ (اَ۔ویر) [ہ] دیر۔ عرصہ۔
اویر سویر۔ جلدی یا دیر میں۔ وقت بے وقت۔

ا ۔ ہ

اہا اہا۔ (ا۔ہا۔اہ۔ہا) آہاہا۔ کلمۂ تعجب و انبساط۔
اہاہا۔ اہاہاہا [ہ] واہ، واہ۔ سبحان اللہ۔
اہار۔ (اَ۔ہار) [ہ۔ا۔مذ] (۱) نشاستہ۔ لئی۔ کلف (۲) کھانا۔ بھوجن خورش۔ (۳) بھروسہ۔
اہار کرنا۔ (۱) بھروسہ کرنا۔ ناشتہ کرنا۔ کھانا۔
اہارنا۔ (اَہار۔نا) [ہ۔مص] (۱) کھانا۔ بھوجن کرنا (۲) کلف دینا۔ ماوا چڑھانا۔
اہالی۔ (اَ۔ہا۔لی) [ع۔ا۔مذ] اہل کی جمع۔ صاحبان۔ کام والے لوگ۔
اہالی موالی۔ اعیان و ارکان۔ مصاحبین۔ نوکر چاکر۔
اہانت۔ (اِ۔ہا۔نت) [ع۔ا۔مث] (۱) توہین کرنا۔ ذلیل کرنا (۲) حقارت ہتک۔ ذلت۔ سبکی۔ بے عزتی۔
اہتدا۔ (اِہ۔تِ۔دا) [ع۔ا۔مذ] (۱) راہ راست پانا (۲) راہ پر لانا ہدایت کرنا۔
اہتزاز۔ (اِہ۔تِ۔زاز) [ع۔ا۔مذ] (۱) جھومنا۔ ہلنا۔ (۲) ستارہ کا ڈوبتے وقت جھکنا (۳) خوشی۔ خوشحالی۔ خوشی سے وجد کرنا (۴) ہوا کا چلنا۔
اہتمام۔ (اِہ۔تِ۔مام) [ع۔ا۔مذ] انتظام۔ بندوبست۔ سرانجام کرنا۔ جمع: اہتمامات۔
اہرام مصری۔ [ع۔صف] مصر کے مثلث نما مینار۔ یہ عمارتیں دریائے نیل سے پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہیں۔
اہرتہر۔ (اَہ۔رَت۔ہر) [ہ۔ا۔مث] تلاطم۔ گھبراہٹ۔ خصوصاً نزع کی بے چینی۔
اہرمن۔ (اَہ۔رَ۔مَن) [ف۔ا۔مذ] آتش پرستوں کا بدی کا خدا۔
اُہرن۔ (اَہ۔رَن) [ہ۔ا۔مذ] سندان۔ لوہے کی بنائی ہوئی جس پر لوہار لوہا کوٹتے ہیں اور سنار سونا چاندی گھڑتے ہیں۔

اہل۔ [ع - ا - مذ] (۱) صاحب۔ مالک۔ خداوند (۲) کُنبہ۔ خاندان (۳) لائق قابل۔ ہُنرمند (۴) شریف۔ بامروّت۔ سیر چشم۔ جمع: اہالی۔ اہلیان۔
اہلُ اللہ۔ اللہ والے۔ بزرگانِ دین۔ خدارسیدہ۔ عارف۔
اہل (باطن) دل۔ وہ لوگ جن کا دل صاف ہو۔ صاحبِ کشف و کرامات۔
اہلِ بیت۔ (۱) گھر کے۔ خاندانی رشتے دار۔ متعلقین۔ کنبے والے۔ کنبہ کے لوگ۔ (۲) خصوصاً رسُولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلّم کے کُنبہ کے لوگ جن سے حضرت محمدؐ رسول اللہ۔ علیؓ۔ فاطمہؓ۔ حسنؓ اور حسینؓ مراد ہیں۔
اہلِ تسنّن۔ اہل سنّت وجماعت۔ مسلمانوں کا وہ فرقہ جو چاروں خلفا کو مانتا ہے۔
اہلِ تشیع۔ شیعہ لوگ جو خلفائے راشدین میں سے صرف حضرت علیؓ کو مانتے ہیں۔
اہلِ جیوری۔ معتبر اشخاص کا گروہ جو عدالت کو مقدمہ کا فیصلہ کرنے میں مدد دیتا ہے۔
اہلِ حدیث۔ مسلمانوں کا ایک غیر مقلد فرقہ جو صرف قرآن اور حدیث پر عمل کرنے کا مدّعی ہے۔
اہلِ حرفہ۔ پیشہ ور۔ کاریگر۔
اہلِ خانہ۔ (۱) گھر کے لوگ (۲) گھروالی۔ بیوی۔ زوجہ۔ گھر کی مالک۔
اہلِ خرابات۔ [مذ] شراب خانے کے رند۔ مجازاً وہ لوگ جن کا ظاہر و باطن ایک جیسا ہو۔
اہلِ خرد۔ [ع - مذ] عقل مند لوگ۔ دانشور۔
اہلِ دل۔ [ع - مذ] حوصلہ مند۔ بہادر (۲) سخی۔ ہمدردی۔
اہلِ دُنیا۔ دُنیا کے لوگ۔ دُنیا دار۔ دُنیا کے بندے۔
اہلِ دُوَل۔ دولت مند۔ مال دار۔ امرا و وزرا۔
اہلِ الرائے۔ دانش مند لوگ۔ عقل مند۔
اہلِ رزم۔ فوجی لوگ۔ سپاہی آدمی۔
اہلِ روزگار۔ زمانے کے لوگ۔
اہلِ زُبان۔ [ع - مذ] کسی زبان کے ماہر وہ لوگ جن کی وہ مادری زبان ہو اور اس پر ان کو مکمل عبور حاصل ہو۔
اہلِ سُخن۔ شاعر۔ اہلِ زبان۔
اہلِ سنت والجماعت۔ سنت کے ماننے والے۔ سنی فرقہ۔
اہلِ سیف۔ تلوار والے۔ فوجی آدمی۔
اہلِ شر۔ [ع - مذ] شریر لوگ۔ فسادی۔
اہلِ شرع۔ متشرع آدمی۔ شرع پر چلنے والے۔
اہلِ صفا۔ [ع - مذ] صاف باطن لوگ۔ نیک لوگ۔
اہلِ صفہ۔ [ع - مذ] دیکھیے اصحابِ صفہ۔
اہلِ صنعت۔ کاریگر۔ دستکار۔
اہلِ صورت۔ ظاہر بین لوگ۔
اہلِ طریقت۔ [ع - مذ] صوفی۔ بزرگ۔
اہلِ عرفان۔ عارف لوگ۔ اولیاء اللہ۔
اہلِ عزا۔ ماتم کرنے والے۔
اہلِ علم۔ علم والے لوگ۔
اہلِ غرض۔ (۱) ضرورت والے۔ غرض مند۔ (۲) مطلب کا یار۔ مطلبی۔

اہلِ قبلہ۔ خانہ کعبہ کی طرف مُنہ کرکے نماز پڑھنے والے مسلمان۔
اہلِ قرآن۔ مسلمانوں کا ایک مقامی فرقہ جو صرف قرآن کو مانتا ہے اور حدیث وسنت کا منکر ہے۔ اُنھیں چکڑالوی کہتے ہیں۔
اہلِ قریہ۔ شہر کے لوگ۔
اہلِ قلم۔ پڑھے لکھے۔ منشی۔ مضمون نگار۔
اہلِ کار۔ کارندہ۔ عملہ۔ عامل۔ محرّر وغیرہ۔
اہلِ کتاب (۱) کتاب والے (۲) اُن پیغمبروں کے پیرو جن پر آسمانی کتاب اُتری۔ یہودی اور عیسائی اور مسلمان وغیرہ۔
اہلِ محلّہ۔ محلّہ والے۔
اہلمد۔ کسی ایک صیغے کا کام کرنے والا جس کے متعلق مسلوں کی ترتیب اور معمولی کاغذات کی تعمیل ہوتی ہے۔
اہلِ معرفت۔ خدا پرست۔ پرہیزگار۔ خدا کا عرفان رکھنے والے لوگ۔ عارف۔
اہلِ نشاط۔ [ع - مذ] عیش پرست لوگ (۲) ناچنے والے لوگ (۳) طوائفیں
اہلِ نظر۔ (۱) نظر والے۔ آنکھوں والے (۲) نگاہ میں اثر رکھنے والے (۳) نقاد جانچنے والے۔ پرکھنے والے (۴) نظر باز۔ حسن پرست (۵) صاحبِ بصیرت لوگ۔
اہل وعیال۔ بال بچے۔ عیال و اطفال۔ گھر کے لوگ۔
اہلِ ہُنر۔ ہنرمند۔ صاحبِ فن۔ کام کے جاننے والے۔
اہلاً وسہلاً ومرحباً۔ (اَہ۔ لَن۔ سَہ۔ لَن۔ وَ۔ مَر۔ حَ۔ بَن) [ع] مطلب: تو اپنے عزیزوں میں آیا ہے۔ تُو نے نرم زمین کی سیر کی اور تیری جگہ فراخ ہے۔ ماحصل تیرا آنا مبارک ہے۔ خوش آمدید۔
اہلاک۔ [ع - مذ] ہلاکت۔ بربادی۔ تباہی۔
اَہلی۔ (اَہ۔ لی) [ع - صف] پالتو جانور۔ گھریلو جانور۔
اہلیت۔ (اَہ۔ لی۔ یت) [ع - ا - مث] (۱) لیاقت۔ استعداد۔ قابلیت۔ لیاقت (۲) سمجھ۔ تمیز۔
اہلیت نہ رکھنا۔ (محاورہ) قابلیت نہ رکھنا۔ صلاحیت نہ رکھنا۔
اہلے گہلے۔ (اَہ۔ لے۔ گہ۔ لے) [ہ - صف] غرور اور ناز و انداز کی چال۔
اہلے گہلے پھرنا۔ خوش وخرم پھرنا۔ اترائے پھرنا۔ ناز اور نخرے سے پھرنا۔
اہلیہ۔ (اَہ۔ لِ۔ یہ) [ع - ا - مث] جورو۔ زوجہ۔ گھروالی۔ بیوی۔ خاتونِ خانہ۔
اہم۔ (اَہم) [ع - صف] نہایت ضروری (۲) بہت مشکل۔ کٹھن۔ دشوار۔
اہمال۔ [ع - مذ] مہمل ہونا۔ بے پروائی۔ سستی۔ غفلت۔ تاخیر۔
اہمیت۔ (اَہم۔ می۔ یت) [ع - ا - مث] ضرورت۔ وقعت۔ منزلت۔ اردو میں بسکون دوم و بلا تشدید یا مستعمل ہے۔
اہُوں۔ (اُ۔ ہُوں) [ہ] نہیں۔
اہنسا [س - مث] بچاؤ۔ عدم تشدد۔ سلامتی۔
اہوہو۔ اہوہوہو (اَ۔ ہوہو۔ اُ۔ ہوہوہو) [ہ] کلمۂ تحسین وانبساط۔ آہاہا۔ واہ واہ سبحان اللہ۔
اہیر۔ (اَ۔ ہیر) [ہ - ا - مذ] گوالا۔ گائے بھینس چرانے اور دودھ بیچنے والا۔ ہندوؤں کی ایک ذات۔
اہیر بھیروں۔ [ہ - مذ] ایک راگ جو صبح کے وقت گایا جاتا ہے۔
اہیرن۔ اہیرنی۔ اہیری۔ (اَ۔ ہی۔ رَن۔ اَ۔ ہیر۔ نی۔ اَ۔ ہی۔ ری) [ہ - ا - مث]

(۱) گوالن (۲) اہیر کی عورت (۳) اہیر قوم کی عورت۔

ا - ع

اِئتلاف۔ (اِء - تِ - لاف) [ع - ا - مذ] (۱) میل ملاپ۔ اتحاد۔ محبت۔ (۲) بے تکلفی۔ تعلق (۳) خط و کتابت۔

ائمہ۔ (اَ - ءِم - مہ) [ع - ا - مذ] امام کی جمع (۱) پیشوا (۲) نماز پڑھانے والے۔ پیش امام۔

ا - ے

اَے۔ [ف] حرفِ ندا۔

اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست [ف مثل] اے ہوا یہ سب تیرا ہی لایا ہوا ہے۔ یہ سارا فسا د تمہارا ہی اٹھایا ہوا ہے۔

اے روشنیٔ طبع تو برمن بلا شدی [ف مثل] اے طبیعت کی تیزی تو میرے لئے مصیبت بن گئی ہے۔ اس جگہ کہتے ہیں جہاں اپنی ہی ذہانت و لیاقت اپنے لیے مصیبت یا ضرر کا باعث بن جائے۔

اے زر تو خدا نہٖ ولیکن بخدا ۔ ستار العیوب و قاضی الحاجاتی۔ [ف مثل] (۱) اے زر تو خدا نہیں ہے لیکن خدا کی قسم تو عیبوں کو چھپانے والا اور ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے (۲) روپیہ تمام عیبوں کو چھپاتا اور ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔

اے گل بتو خورسندم تو بوئے کسے داری۔ [ف مثل] کسی عزیز سے تعلق رکھنے (مشابہت رکھنے) والی چیز کو دیکھ کر کہا جاتا ہے کہ میں تجھ سے خوش ہوں کہ تجھ میں کتنی مشابہت ہے۔

اے لو۔ (روزمرّہ) یہ لیجیے۔

اے واہ۔ کیوں نہ ہو۔ کیا خوب۔ طنزاً کہتے ہیں۔

اے وائے۔ ہائے افسوس۔

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی۔ [ف مثل] تو خوش رہے کہ تو نے ہمیں خوش کر دیا۔ دعائیہ کلمہ یعنی تو نے ہمیں خوش کر دیا تو بھی خوش رہے۔

اے ہاں۔ نفرت یا بیزاری کے موقع پر یا بھولی ہوئی بات یاد آنے کے وقت عورتیں بولتی ہیں۔

اے ہے۔ کلمۂ افسوس جس میں کسی قدر تعجب کا بھی لگاؤ ہے۔

اے یہی تو ہے۔ قریب ہے۔ سامنے ہے۔ بہت نزدیک ہے۔

ایاز قدرِ خود بشناس۔ [ف مثل] ایاز اپنی حقیقت پہچان۔ اپنی حیثیت کا خیال کر کے بات کرنی چاہیے۔

ایاغ۔ (اَ - یاغ) [ت - ا - مذ] پیالہ۔ جام۔ ساغر۔

ایال۔ (اَ - یال) [اُ - ا - مذ] (۱) گھوڑے کی گردن کے لمبے لمبے بال۔ جانور کی گردن کے لمبے بال۔

ایام۔ (ای - یام) [ع - ا - مذ] (۱) یوم کی جمع۔ دن (۲) زمانہ (۳) حیض کے دن۔

ایامِ اسود۔ تاریک دن۔ قمری مہینے کی ۲۷-۲۸-۲۹ تاریخیں۔

ایامِ بیض۔ قمری مہینے کی ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ۔ روشن دن۔

ایامِ تشریق۔ [ع - مذ] عید الاضحیٰ کے تین دن۔

ایام سے ہونا۔ حیض سے ہونا۔ کپڑوں سے ہونا۔

ایام گذاری۔ دن گزارنا۔ وقت کاٹنا۔

ایامِ معلومات۔ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے دسویں تک کے دس دن۔

ایانا۔ [ق - ا - مذ] مورکھ۔ بے وقوف۔ بچوں کے لیے پنجابی میں یہ لفظ اب بھی مستعمل ہے۔ سلطان قطب الدین کا لاحقہ جس کا مزار لاہور میں ہے۔

ایبک۔ (اَے - بَک) [ت - ا - مذ] (۱) غلام (۲) قاصد۔ ہرکارہ (۳) معشوق۔ بت۔ صنم۔

ایپرن (Apron) (ایپ - رن) [انگ - ا - مذ] پیش بند وہ کپڑا جو کام کرتے وقت لباس کی حفاظت کے وقت آگے باندھ لیتے ہیں۔

ایتا - آتا۔ (ای - تا) [ق] (۱) اب (۲) اتنا۔

ایتام۔ (اے - تام) [ع - صف] یتیم کی جمع۔ وہ بچے جن کے باپ مر گئے ہوں۔ یتامیٰ بول چال میں زیادہ آتا ہے۔

ایتر (ای - تَر) [ہ صف] کم ظرف۔ کمینہ۔ رذیل۔ سفلہ۔ اوچھا۔

ایتر کے گھر تیتر باہر باندھوں کہ بھیتر [مثل] اس کم ظرف کی نسبت کہتے ہیں جس کو اپنی حیثیت سے بڑھ کر دولت اور مرتبہ حاصل ہو جائے۔

ایتلاف۔ (ای - تِ - لاف) [ع - ا - مذ] دیکھیے ائتلاف

ایتھر (Ether) (ای - تھر) [انگ - ا - مذ] ایک مائع چیز جو دواؤں میں کام آتی ہے۔ ایک مادہ جو ماہرینِ طبیعات کے نزدیک خلا میں بھرا ہوا ہے۔ ایتر۔

ایٹم (Atom) (اے - ٹم) [انگ - ا - مذ] (۱) ذرّہ۔ ریزہ (۲) جوہر (۳) وہ چھوٹے سے چھوٹا ذرّہ یا مادہ جو حکمائے قدیم کی رائے میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا تھا اور وہ اسے جزوِ لا یتجزیٰ کہتے تھے مگر جدید سائنس نے اسے توڑ کر اس سے عظیم طاقت حاصل کی ہے۔

ایٹم بم۔ توپ کا گولہ جو ایٹمی طاقت سے چلتا ہے۔

ایٹمی۔ (اے - ٹَ - می) (Atomic) کا مورّد۔ صف] ایٹم سے متعلق۔ ایٹم کا۔ جوہری۔

ایٹمی طاقت۔ جوہری طاقت۔ وہ طاقت جو ایٹم بم سے حاصل کی جائے۔

ایٹ ہوم (At Home) [انگ] گھر پر۔ مکان میں۔ گھر پر دعوت کھلانا۔

ایٹی کیٹ (Etiquette) (اے - ٹی - کیٹ) [انگ - ا - مذ] آدابِ مجلس۔

ایثار۔ (ای - ثار) [ع - ا - مذ] اپنے سے دوسرے کا فائدہ مقدم جاننا۔ دوسرے کے نفع کو اپنے نفع پر ترجیح دینا۔

ایجاب۔ (ای - جاب) [ع - ا - مذ] منظور کرنا۔ قبول کرنا۔

ایجاب و قبول۔ قبول و منظور۔ نکاح کے وقت دولہا دلھن کی میاں بیوی بننے کی منظوری۔

ایجاد۔ (ای - جاد) [ع - ا - مذ] وجود میں لانا۔ نئی بات پیدا کرنا۔ اختراع
جمع: ایجادات

ایجادِ بندہ اگرچہ گندہ۔ جب کوئی اپنی بیہودہ ایجاد کی تعریف کرتا ہے تو اس

جگہ طنز سے کہتے ہیں۔

ایجاز۔(ای جاز) [ع۔ا۔مذ] چھوٹا کرنا۔ مختصر کرنا۔

ایجنٹ (Agent) [انگ۔ا۔مذ] گماشتہ۔ آڑھتی۔ قائم مقام

ایجنڈا۔ (Agenda) (اے۔جنڈا) [انگ۔اسذ] (کسی جلسے کا) کاروائی۔ نامہ پیش نامہ۔ کسی انجمن یا جماعت کی وہ گشتی چٹھی جو اس کے اجلاس سے قبل تمام ارکان کو بھیجی جاتی ہے اور اس میں وہ امور درج ہوتے ہیں جن پر اجلاس میں بحث کی جاتی ہے۔

ایجنسی (Agency) (اے۔جن۔سی) [انگ۔ا۔مث] کمیشن۔ آڑھت وہ دوکان جس کی معرفت کسی چیز کی خرید و فروخت ہو۔

ایجوکیشن (Education) تعلیم۔ ودّیا

ایجی ٹیٹر (Agitator) تحریک کرنے والا۔ جوش پھیلانے والا۔

ایجی ٹیشن (Agitation) (اے۔جی۔ٹے۔شن) [انگ۔ا۔مذ] ستیہ گرہ۔ شورش۔ تحریک۔

ایچ پیچ۔ (ایچ۔پیچ) [ہ۔صف] چکر۔ مکر و فریب۔

ایچ پیچ نہ جاننا۔ زمانے کے مکر و فریب سے واقف نہ ہونا۔ سیدھا سادا ہونا۔

ایڈوانس (Advance) (ایڈ۔وانس) [انگ۔ا۔مذ] زرِ پیشگی۔ پیشگی۔

ایڈوکیٹ (Advocate) (ایڈ۔وُ۔کیٹ) [انگ۔اسذ] وکیل ہائی کورٹ میں پیش ہونے والا وکیل۔

ایڈوکیٹ جنرل۔ سرکاری وکیل جو صوبائی یا مرکزی حکومت کی جانب سے ہائی کورٹ میں پیش ہو۔

ایڈیٹر (Editor) مدیر۔ کسی کتاب۔ قلم۔ رپورٹ۔ اخبار یا رسالے کو ترتیب دینے والا۔

ایڈیٹوریل (Edetorial) [انگ۔مذ] اداریہ۔ مقالہ افتتاحیہ۔

ایڈیشن (Edition) طبع۔ اشاعت۔

ایڈی کانگ (Aid-De-Camp) (اے۔ڈی۔کانگ) [انگ۔ا۔مذ] حاکمِ اعلیٰ کے ماتحت حکم بردار افسر۔ مصاحب۔

ایذا۔ (ای۔ذا) [ع۔ا۔مث] (۱) دُکھ دینا۔ تکلیف پہنچانا (۲) تکلیف دُکھ۔ اذیت۔

ایذا دہندہ (رساں) [ف۔صف] تکلیف دینے والا۔

ایذا طلبی۔ [ف۔مث] تکلیف چاہنا۔

ایرا۔ **اروپ**۔ [ا۔مذ] شطرنج میں ایک مہرہ جو بادشاہ کو شکست سے بچانے کے لیے بیچ میں ڈالا جاتا ہے (۲) آڑ۔ بلاک۔

ایرا پھیری۔ (اے۔را۔پھے۔ری) [ہ۔ا۔مث] ہیرا پھیری۔ لوٹ پلٹ بار بار آنا جانا۔

ایراد۔ (ای۔راد) [ع۔ا۔مذ] اعتراض۔ عیب جوئی۔

ایرا غیرا۔(اے۔راغے۔را) [ہ۔ا۔مذ] (۱) اجنبی (۲) ادھر اُدھر کا (۳) معمولی حیثیت کا آدمی۔

ایرا غیرا نتھو خیرا۔ کم حقیقت آدمی۔ ادنیٰ حیثیت والا۔ ہر کوئی۔

ایران توران کرنا۔ [اُ۔مص] زمین و آسمان کے قلابے ملانا۔ فضول اور مبالغے کی گفتگو کرنا۔ تلاش کرنا۔

ایرانی۔(ای۔را۔نی) [ف۔صف] ایران سے منسوب۔ ایران کا باشندہ۔ ایران کی کوئی شے۔

ایر پھیر۔ (ایر۔پھیر) [ہ۔ا۔مث] (۱) بار بار مال کی خرید و فروخت (۲) چالاکی۔ فریب۔

ایر پھیر کے تولنا۔ جنس کو کبھی ایک پلڑے میں اور کبھی دُوسرے میں رکھ کر تولنا تاکہ پاسنگ کی کمی زیادتی نہ رہے۔

ایرے پھیرے۔(اے۔رے۔پھے۔رے) [ہ۔ا۔مذ] بار بار آنا جانا۔

ایرے غیرے۔ (اے۔رے۔غے۔رے) [ہ۔ا۔مذ] اجنبی معمولی آدمی کم حیثیت۔

ایرے غیرے پنچ کلیان۔ اجنبی لوگ۔ دیکھیے ایرا غیرا۔

ایریا۔ (Area) (ایر۔یا) [انگ۔ا۔مذ] (۱) اراضی۔ زمین (۲) رقبہ۔ علاقہ۔

ایریل (Aerial) (ایر۔یل) [انگ۔صف] (۱) صفائی۔ ہوائی (۲) [مذ] وائرلیس یا ریڈیو۔ ٹی۔وی کا وہ تار جو فضا سے ہوائی لہریں وصول کرتا ہے

ایڑ۔[ہ۔ا۔مث] مہمیز۔ ایڑی۔

ایڑ (لگانا) کرنا۔(محاورہ) پاؤں کی ایڑی سے گھوڑے کو دوڑنے کا اشارہ کرنا

ایڑ کھانا۔ ایڑی کی چوٹ کھانا۔

ایڑ مارنا۔(محاورہ) ہوتے ہوتے کام میں اڑنگا لگا دینا (۲) اُکسانا۔ اُبھارنا (۳) گھوڑے کو چلانا۔

ایڑی۔ (اے۔ڑی) [ہ۔ا۔مث] ٹخنے کے نیچے پیر کی گدی کا حصہ۔ جوتے کا پچھلا حصہ۔

ایڑی چوٹی پر سے وارنا۔ ایڑی چوٹی پر سے قربان کرنا۔ ایڑی چوٹی پر سے نثار کرنا۔ (محاورہ) حقیر و ذلیل سمجھنا۔ ذرا عزت نہ کرنا۔

ایڑی چوٹی پر صدقے کروں (محاورہ) ایڑی چوٹی پر قربان کروں۔ اپنے سر پاؤں پر سے قربان کروں۔

ایڑی چوٹی کا پسینہ (ایک کر دینا) بہا دینا۔ (محاورہ) سر کا پسینہ پاؤں کے پسینے سے جا ملنا۔ بہت زیادہ کوشش کرنا۔ بے انتہا جد و جہد کرنا۔

ایڑی چوٹی کا زور لگانا (محاورہ) پُوری کوشش کرنا۔

ایڑی دیکھنا۔ (محاورہ) نظرِ بد دُور کرنے کے لیے کسی عزیز کی ایڑی پر نظر ڈالنا۔

ایڑی سے چوٹی تک (۱) سر سے پاؤں تک (۲) اوّل سے آخر تک۔

ایڑی کا پسینہ سر کو آنا۔ حد سے زیادہ دوڑ دھوپ کرنا۔

ایڑیاں رگڑنا۔ (محاورہ) بڑی تکلیف کے ساتھ چلنا (۲) نہایت مصیبت کے ساتھ زندگی گزارنا (۳) آخری عمر کی بیماریاں جھیلنا۔ (۴) ہٹ کرنا مچلنا (۵) جانکنی کی اذیت اُٹھانا۔

ایڑیاں رگڑوا کر (محاورہ) خراب کر کے محنت و مشقت کرا کے۔

ایڑیاں رگڑوانا (محاورہ) بہت زیادہ خوشامد کرانا۔ بے حد دوڑ دھوپ کرانا۔

ایڑیاں گھس جانا۔ (محاورہ) بہت دوڑ دھوپ کرنا۔ بہت محنت کرنا۔

ایڑیاں گھس گئیں۔(محاورہ) انتہائی دوڑ دھوپ کی۔ بے حد کوشش کی

ایزاد۔(ای۔زاد) [ع۔ا۔مذ] زیادہ کرنا۔ اضافہ۔ زیادتی۔

ایزادی۔(ای۔زا۔دی) [ع۔ا۔مث] زیادتی۔

ایزد۔ (اے۔زد) [ف۔ا۔مث] اللہ تعالیٰ۔خدائے کریم۔
ایزدی۔ (اے۔زَ۔دی) [ف۔صف] ایزد سے منسوب۔خُدائی۔
اَیسا۔ (اے۔سا) [ہ] اس قسم کا۔اس ڈھنگ کا۔اس طرح کا۔اس قدر۔
اَیسا تیسا۔ معمولی۔فضول۔کمینہ۔نالائق۔کلمۂ حقارت۔
اَیسا جیسے رُپے کے ٹکے بھنا لیئے [مثل] صاف معاملہ اور کھرا آدمی۔
ایسا کیا گیا گزرا ہے۔ بالکل نکما تو نہیں ہے۔اتنا ذلیل وخوار نہیں ہے۔
اَیسا گیا گزرا ہے۔ بالکل نکما ہے۔فضول ہے۔
ایسا مُنہ نہیں۔ اتنا ہمت نہیں۔اتنا حوصلہ نہیں۔
ایسا میٹھا کیا ہے۔ کچھ فائدہ نہیں۔نفع کیا ہے۔
اَیسا نہ نکلنا۔ جواب نہ ہونا۔ہمسر نہ ہونا۔
اَیسا نہ ہو۔ خدا نہ کرے۔خدانخواستہ۔مُبادا۔
ایسا ویسا۔ (۱) بُرا بھلا (۲) ادنیٰ۔کم قدر۔کمینہ۔گھٹیل (۳) بے اعتبار۔نکما ناکارہ۔ناچیز (۴) واہیات۔بیہودہ۔
ایسا ویسا بھاتا نہیں خوان حلوکا آتا نہیں [مثل] جو میسر ہے وہ پسند نہیں بادشاہی کھانا نصیب نہیں۔محتاجی میں شاہی مزاج ہیں۔
ایس اے۔وی (Senior Anglo Vernacular) سینئر اینگلو ورنیکلر کا مخفف۔ایک امتحان جسے دسویں جماعت کے بعد پاس کرنے سے اُمیدوار سکول میں مدرس ہو سکتا ہے۔
ایسٹ انڈیا کمپنی (East India Company) (ایسٹ۔اِن۔ڈِ۔یا۔کم۔پَ۔نی) [انگ۔ا۔مث] مشرقی ہند کمپنی۔انگلستان کے تاجروں کی وہ جماعت جو ملکہ الزبتھ اوّل کے زمانے میں بغرضِ تجارت پہلے مشرقی ہند میں آئی۔پھر رفتہ رفتہ تمام مُلک پر قبضہ کر لیا۔
ایسٹر (Easter) (ایس۔ٹر) [انگ۔ا۔مذ] عیسائیوں کے اعتقاد میں حضرت عیسیٰؑ کے مصلوب ہونے کے بعد دوبارہ جی اُٹھنے کا دن عیسائیوں کا ایک تہوار جو ۲۱ مارچ یا اس کے بعد کے اتوار کو (حضرت عیسیٰؑ کے وفات کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔
ایسڈ (Acid) (اے۔سِڈ) [انگ۔ا۔مذ] تیزاب۔کھٹی چیز۔کھٹائی۔ترشی۔
اِیسر۔ (ای۔سَر) [ہ۔ا۔مث] مال۔دولت۔روپیہ۔پیسہ۔
ایسر آئیں دِلدر جائیں۔ [ہ۔مثل] دولت آئے۔ذلّت دُور ہو۔
ایسر سے بھینٹ نہیں دِلدر سے بگاڑ۔ [ہ۔مثل] مال داروں سے جان پہچان نہیں غریبوں سے دُشمنی ہے۔
ایسوسی ایشن (Association) (اے۔سو۔سی۔ایشن) [انگ۔ا۔مث] انجمن۔سبھا۔بزم۔مجلس۔
ایسی۔ (اے۔سی) [ہ] اِس قسم کی۔اس طرح کی۔اس نمونے کی۔اس مانند۔
ایسی تقدیر کہاں۔ (محاورہ) ایسے نصیب کہاں۔
ایسی تیسی کرنا۔ (محاورہ) (۱) بُرا بھلا کہنا۔سخت کلامی کرنا (۲) بہت خراب کام کرنا۔
ایسی تیسی میں جائے۔ (محاورہ) ہمیں کیا غرض جو ہو سو ہو۔بھاڑ میں جائے۔
ایسی کہی کہ چھا گئی۔ (محاورہ) جب کوئی چبھتا فقرہ کسی پر کسا جائے تو اس جگہ مذاق سے کہتے ہیں۔
ایسی کہی کہ دھوئے نہ چھوٹے۔ اتنی سخت بات کہی کہ اس کا اثر ہرگز نہیں جائے گا۔دل کی لگتی ہوئی جس کا جواب نہ ہو۔
ایسی کیا تیرے ہی تلے گنگا بہہ رہی ہے۔ [مثل] تجھ میں کیا خصوصیت ہے۔کیا تو ہی بڑا مالدار ہے اور کوئی نہیں۔
ایسی کیا قاضی کی گدھی چُرائی ہے۔ [مثل] میں نے کیا جُرم کیا ہے مجھے کسی کا کیا ڈر ہے۔
ایسی ویسی۔ رسمی۔بے حقیقت۔
ایسی ویسی بات کرنا۔ کوئی نازیبا بات کرنا۔ناشائستہ حرکت کرنا۔
ایسی ویسی چیز۔ خراب چیز۔بے حقیقت چیز۔
ایسی ویسی ہونا۔ (محاورہ) (۱) مصیبت واقع ہونا۔مرجانا (۲) خلافِ شان بات ہونا۔
اَیسے۔ (اے۔سے) [ہ] اس ڈھنگ سے۔اس طرح سے۔
ایسے پر تو ایسی کا جل ڈال لینے پر کیسی [مثل] بغیر بناؤ سنگار کے تو یہ کیفیت ہے۔بناؤ سنگار پر کیا حال ہوگا۔
ایسے پر تین حرف بھیجتے ہیں (محاورہ) لعن طعن کرتے ہیں۔بُرا جانتے ہیں۔
اَیسے تو میری جیب میں پڑے رہتے ہیں (محاورہ) تم جیسے کتنوں کو چلا دیتا ہوں۔میں تمہارے فریب میں نہیں آسکتا ہوں۔
ایسے کہاں کے ہیں۔ (محاورہ) ایسے کیا سُرخاب کے پر لگے ہوں۔کہاں کے غیر معمولی ہیں۔کون سی خصوصیت ہے۔
ایسے کیا لعل لگے ہیں۔ (محاورہ) ایسی کون عجیب بات ہے۔
ایسے کیا کیڑے پڑے ہیں (محاورہ) کیا خرابی ہے۔کیا بُرائی ہے۔
ایسے کیڑے پڑیں گے۔ (محاورہ) ایسی بُری حالت ہوگی۔
ایسے گئے جیسے گدھے کے سر سے سینگ (محاورہ) معدوم محض ہو گئے نشان تک باقی نہیں رہا۔ایسے غائب ہوئے کہ پتہ تک نہ لگا۔
ایسے لڑکے بہت کھلائے ہیں۔ (محاورہ) میری جیب میں ایسے بہت پڑے ہیں۔
ایسے پیسر نے بھولے۔ جب کوئی شخص جان بُوجھ کر ناواقف بنتا ہے تو اس کو طنزاً کہتے ہیں۔
ایسے میں۔ اس حالت میں۔ایسے موقع پر۔اس دوران۔
ایسے ویسے۔ معمولی۔کم درجہ کے۔
ایسے ہوتے تو بقر عید کے کام آتے۔ نکمّے آدمی کی نسبت کہتے ہیں جو کسی قابل نہ ہو۔
ایسے ہی۔ اسی طرح۔بغیر کسی وجہ یا سبب کے۔
ایسے ہی بھولے ہیں (طنزیہ) یعنی نادان نہیں ہیں بڑے ہوشیار اور چالاک ہیں۔
اِیشو۔ (Issue) (اِی۔شو) [انگ۔ا۔مذ] (۱) اجرا (۲) شمارہ (اخبار وغیرہ کا) (۳) متنازع فیہ مسئلہ۔
ایشوَر۔ (ایش۔ور) [س۔ا۔مذ] پرمیشور۔بھگوان۔خُدا۔اللہ۔
ایشیا۔ [انگ۔مذ] دُنیا کا سب سے بڑا برِاعظم،جس کے مشرق میں بحرالکاہل شمال میں بحر منجمد شمالی،جنوب میں بحرِ ہند اور مغرب میں بحیرہ روم ہے برِصغیر پاک و ہند کے ممالک اسی برِاعظم میں ہیں۔
ایشیائی۔ (اے۔شِ۔یا۔ای) [اُ۔صف] برِاعظم ایشیا سے نسبت رکھنے

والی کوئی شے - ایشیا کا باشندہ۔

اِیصال - (اِی - صال) [ع - ا - مذ] (۱) پہنچانا - ملانا - (۲) وصول کرنا۔
ایصالِ ثواب - ثواب پہنچانا۔
ایصالِ حرارت - علمِ طبعی میں وہ عمل جس کے ذریعے سے سیّال اشیا میں حرارت ایک جگہ سے دُوسری جگہ پہنچ جاتی ہے۔
ایصالِ مالگذاری - مال گزاری وصول کرنا - یا داخل کرنا۔

ایضاً - (اے - ضن) [ع] وہی - بشرحِ صدر - ویسا ہی - اُسی طرح کا - بجنسہٖ۔

ایضاح (اِی - ضاح) [ع - ا - مذ] روشن کرنا - ظاہر کرنا - وضاحت کرنا۔

اِیطا - (اِی - طا) [ع - ا - مذ] (۱) روندنا - پامال کرنا (۲) اصطلاحِ عروض میں ایک ہی قافیے کو لفظاً و معناً ایک شعر کے دونوں مصرعوں میں لانا۔
ایطائے جلی - شعر میں قافیے کی خوب واضح تکرار - شعر کے دونوں مصرعوں کے قافیے کو لفظاً و معناً مکرّر لانا جیسے (درد) ؎
مدرسہ یا دیر تھا یا کعبہ یا بُت خانہ تھا ✽ ہم سبھی مہماں تھے واں تو ہی تو صاحبِ خانہ تھا
ایطائے خفی - شعر کے جن قافیوں میں تکرار کی طرف ذہن فوراً منتقل نہ ہو مثلاً (ناسخ) ؎
معطّر ان کے نہلانے سے بسکہ آب ہوا ✽ حبابِ بحر ہر ایک شیشۂ گلاب ہوا

ایفا - (اِی - فا) [ع - ا - مذ] پُورا کرنا - وفا کرنا - ادا کرنا۔
ایفائے عہد (وعدہ) عہد پُورا کرنا - قول و قرار کا پُورا کرنا۔

ایف اے (First Arts) فرسٹ آرٹس کا مخفف - بی - اے سے نیچے کا درجہ۔

اِیقان - (اِی - قان) [ع - ا - مذ] یقین ہونا۔

ایک - (اَی - صف) (۱) واحد - اکیلا - ایک عدد (۲) دوسرا (۳) بڑا - نہایت (۴) صرف - تنہا (۵) منتخب - یکتا - بےنظیر (۶) کوئی - یکساں متحدہ - برابر (۷) متفق - ہمارا - تمام - پُورا۔
ایک آتا ہے ایک جاتا ہے - آنے جانے والوں کا تانتا بندھا ہے۔
ایک آدھ - اِکّا دکّا - کوئی کوئی - خال خال۔
ایک آم کی دو پھانکیں ہیں - [مثل] دونوں ایک ہی شکل و صورت کے ہیں۔
ایک آن - ایک لمحہ۔
ایک آن میں - دم بھر میں - لمحہ بھر میں۔
ایک آنچ کی کسر رہ گئی - (محاورہ) ذرا سا نقص باقی رہ گیا - تھوڑی کمی ہو گئی۔
ایک آنکھ - (۱) ذرا - مطلق - بالکل (۲) برابر
ایک آنکھ پھوٹتی ہے تو دوسری پر ہاتھ رکھتے ہیں - [مثل] ایک دفعہ دھوکا کھا کر تجربہ ہو جاتا ہے - ایک بار نقصان اٹھانے کے بعد انسان محتاط ہو جاتا ہے۔
ایک آنکھ سے سب کو دیکھنا - (محاورہ) سب کو یکساں سمجھنا - انصاف پسند ہونا۔
ایک آنکھ میں - ایک نظر میں۔
ایک آنکھ میں لہر بہر ایک آنکھ میں خدا کا قہر - [مثل] تھوڑی دیر میں مہربان - تھوڑی دیر میں ناراض - ایک عزیز پر مہربانی اور دوسرے سے ناراضگی ظاہر کرنا۔
ایک آنکھ نہ بھانا - ذرا پسند نہ آنا - بالکل نہ بھانا۔
ایک آنکھ یہ ایک آنکھ وہ - دونوں سے یکساں محبت ہے - دونوں برابر ہیں۔
ایک آوے کے برتن ہیں - [مثل] سب ایک ہی جیسے ہیں۔
ایک اکیلا دو کا میلا - محبت اور اتفاق میں برکت ہے۔
ایک انار سو بیمار - [مثل] ایک چیز کے بہت سے خواہش مند ہونا۔
ایک انڈا وہ بھی گندا - [مثل] ایک بیٹا وہ بھی نالائق - تھوڑی اور خراب چیز۔
ایک اور ایک گیارہ - اتفاق ہو تو طاقت بن جاتی ہے - دو آدمیوں میں اتفاق ہو تو بڑا کام ہو جاتا ہے۔
ایک اور (دس) سو کا فرق - (محاورہ) بہت زیادہ فرق۔
ایک ایک - ہر ایک - سب - فرداً فرداً - باری باری۔
ایک ایک ادا پر لوٹ جانا - (محاورہ) فدا ہو جانا - کسی کی ہر ایک بات کو پسند کرنا۔
ایک ایک دم سو سو رنگ بدلتا ہے - (محاورہ) ایک بات پر قائم نہیں رہنا - گھڑی میں کچھ گھڑی میں کچھ۔
ایک ایک دن ایک ایک مہینے کے برابر ہوتا ہے - (محاورہ) انتظار کا زمانہ بڑی مشکل سے گزرتا ہے۔
ایک ایک دو دو - باری باری - الگ الگ - جُدا جُدا۔
ایک ایک قدم ایک ایک منزل ہونا - (محاورہ) سخت رنج یا تکان سے قدم اُٹھانا - ہر قدم پر تکلیف ہونا۔
ایک ایک کا دامن پکڑ کے رونا - (محاورہ) ہر ایک کے سامنے اپنا دکھ بیان کرنا - ہر ایک سے مدد چاہنا۔
ایک ایک کا منہ (تکنا) دیکھنا - (محاورہ) حیرت اور حسرت کے عالم میں ہونا (۲) ہر ایک سے اُمید رکھنا - محتاجی کا عالم۔
ایک ایک کر کے (۱) رفتہ رفتہ - ایک ایک کو چن چن کر (۲) سب - کُل - (۳) فرداً فرداً - جُدا جُدا۔
ایک ایک کی چار چار لگانا - (محاورہ) مبالغے کے ساتھ چغلی کھانا - ذرا سی بات کو بڑھا کر بیان کرنا۔
ایک ایک کے دس دس ہونا - (محاورہ) تجارت میں زیادہ منافع ہونا۔
ایک ایک کے دو دو (کرنا) ہونا - (محاورہ) تجارت میں دُگنا نفع کمانا - دُگنا فائدہ ہونا۔
ایک ایک گھڑی (بھاری) پہاڑ ہونا - (محاورہ) ایک ایک لمحہ مشکل سے گزرنا۔
ایک ایک گھڑی گننا - (محاورہ) وقت شماری کرنا - شدّتِ انتظار کا اظہار۔
ایک اینٹ کے لیے مسجد ڈھانا - (محاورہ) تھوڑے سے فائدے کے لیے بہت سا نقصان گوارا کرنا - دُنیا کے واسطے دین کھونا۔
ایک بات - (۱) ادنیٰ و سہل کام (۲) واحد معاملہ (۳) ٹھیک قیمت (۴) پختہ اور معقول بات۔
ایک بات تھی کہ مُنہ سے نکل گئی - [مثل] معافی مانگنے کے موقع پر کہا جاتا ہے - معمولی بات تھی جو کہی گئی۔
ایک بات میں - ذرا سی جنبشِ لب میں - ادنیٰ سے اشارے میں۔
ایک بات میں سو مزے دیکھنا - (محاورہ) ایک ہی چیز سے طرح طرح کے لطف اُٹھانا۔

ایک بات ہزار منہ - [مثل] اس جگہ کہتے ہیں جب کسی امر میں ہر شخص نئی بات کہے۔ ایک ہی موضوع پر مختلف باتیں بننا۔
ایک بات ہونا - (محاورہ) معمولی بات ہونا۔ کچھ بھی اہم نہ ہونا۔
ایک بات ہے - (محاورہ) اس کی کوئی اصلیت نہیں (۲) ادنیٰ اور آسان ہے بہت سہل ہے۔ (۳) ایک خاص ادا ہے (۴) معاملہ واحد ہے (۵) یکساں ہے کچھ فرق ہے (۶) افواہ ہے۔
ایک (بار) بارگی - ایک دفعہ۔ ایک مرتبہ (۲) دفعتاً۔ اچانک۔ ناگہاں۔
ایک بازار بند ہونا (محاورہ) یک چشم ہونا۔ کانا ہونا۔
ایک بال چل نہیں - [مثل] سرِ مو فرق نہیں۔
ایک بال کا مول - [مثل] حسن کی تعریف میں مبالغے کے طور پر کہتے ہیں کہ وہ ایسا حسین ہے کہ اتنی قیمت تو اس کے ایک بال کا مول نہیں۔
ایک بغل ہو جاؤ - (محاورہ) بیچ سے ہٹ جاؤ۔ ایک طرف ہو جاؤ۔
ایک بھی نہ ماننا - (محاورہ) کسی بات پر بھی راضی نہ ہونا۔
ایک پاپی ناؤ کو لے ڈوبتا ہے (مقولہ) ایک شخص کی بدچلنی سے گھر کا گھر بدنام یا برباد ہو جاتا ہے۔
ایک پانی - بارش کا ایک جھالا۔
ایک پانی کی کسر ہے - ایک بارش کی اور حاجت ہے۔ ایک بار اور سینچنے کی ضرورت ہے۔
ایک پاؤں پھرنا (محاورہ) برابر پھرتے رہنا۔ دم نہ لینا۔ بہت دوڑ دھوپ کرنا۔
ایک پاؤں رکاب میں رہنا (محاورہ) سفر کے لیے مستعد رہنا۔
ایک پاؤں سے کھڑا رہنا (محاورہ) بڑی مستعدی سے خدمت کے لیے حاضر رہنا۔
ایک پاؤں کہیں ایک کہیں - ایک جگہ قیام نہیں ہے۔
ایک پاؤں اندر (گھر) میں ایک پاؤں باہر - (محاورہ) لگاتار اندر باہر آنا جانا۔
ایک پٹا - ایک پاٹ کا جس کی چوڑائی میں جوڑ نہ ہو۔
ایک پر ایک - اوپر تلے۔ لگاتار۔ متواتر۔
ایک پر ایک گرنا (محاورہ) اوپر تلے گرنا۔ کثرت سے متوجہ ہونا۔ ٹوٹ کر گرنا۔ ہاتھوں ہاتھ لینا۔
ایک پر بیٹھ رہنا - (محاورہ) ایک شوہر یا ایک آشنا پر قناعت کرنا۔
ایک پرہیز سو علاج - [مثل] پرہیز علاج سے بہتر ہے۔
ایک پڑا لوٹے دوسرا کہے مجھے بھی دے - [مثل] ایک شخص کسی لذت کا نتیجہ بھگت رہا ہو اور دوسرا نا عاقبت اندیشی سے اس سے اعلیٰ تر کی خواہش کرے۔
ایک پل میں (مقولہ) ایک لحظہ میں۔ بہت جلد۔ فوراً۔
ایک پنتھ دو کاج [مثل] ایک تدبیر میں دو کام انجام پانا۔
ایک پیٹ کے - حقیقی بھائی بہن۔
ایک پیچا (۱) ایک پیچ کا جس میں ایک ہی پیچ یا اینٹھن ہو (۲) ایک قسم کی پگڑی۔
ایک تارا دیکھ کے ایڑی دیکھنا (ع۔ محاورہ) عورتوں کا خیال ہے کہ ایک تارا دیکھنا نحس ہے۔ اس لیے ایک تارا دیکھ کر ایڑی دیکھ لیا کرتی ہیں تاکہ نحوست کا اثر کم ہو جائے۔
ایک ترکش کے تیر ہیں - [مثل] ایک آدے کے برتن ہیں۔ آرام دینے والا کوئی نہیں۔ سب دکھ دینے والے ہیں۔
ایک تل بھر - بہت ذرا سا۔ خفیف سا۔
ایک تم کیا ہو - اکیلے تم پر ہی موقوف نہیں ہے۔
ایک تندرستی ہزار نعمت - [مثل] تندرستی سب نعمتوں سے بہتر ہے۔
ایک تنکا نہیں چھوڑا - (محاورہ) ایک تنکا نہیں چھوڑا۔ سب کچھ اٹھا کر لے گیا۔
ایک تنکے کا احسان نہ لینا - (محاورہ) نہایت مستغنی اور صابر ہونا کسی کا سہارا نہ ڈھونڈنا۔
ایک تنکے کا بھی احسان بھاری ہوتا ہے - احسان کتنا ہی تھوڑا کیوں نہ ہو مگر احسان مند پر اس کا بار بہت ہوتا ہے۔
ایک تنکے کا سہارا بھی بہت ہوتا ہے - ناداری اور بے کسی میں تھوڑا سا سہارا بھی بہت غنیمت معلوم ہوتا ہے۔
ایک تنکے کا سہارا نہیں [مثل] کسی سے امداد کی توقع نہیں ہے۔
ایک تو - اول تو۔ پہلے تو۔
ایک تو آپ دوسرے بغل چاپ (محاورہ) اول تو خود ہی بے موقع اور بے وقت آئے اور دوسرے اپنے ساتھ ایک اور کو بھی لگا لائے۔
ایک تو تھا ہی دیوانہ اس پر آئی بہار [مثل] آوارہ کے لیے آوارگی کا سامان بھی مہیا ہو گیا۔
ایک تو چوری اس پر سینہ زوری - [مثل] قصور کر کے الٹا ڈھٹائی کی باتیں کرنا۔
ایک تو شیر دوسرے بکتر پہنے - [مثل] ایک تو مہیب اور غصہ ور تھے ہی دوسرے ذی اختیار بھی ہو گئے۔
ایک تو کانی جائی (بیٹی) دوسرے پوچھنے والوں نے جان کھائی [مثل] عیب دار کو ایک تو اپنے عیب کا افسوس۔ دوسرے لوگ اس کا ذکر چھیڑ چھیڑ کر اور بھی شرمندہ کرتے ہیں۔
ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑھا - [مثل] ایک تو برے تھے ہی دوسرے اور بھی برائی کے اسباب مہیا ہو گئے۔
ایک تو میاں اونگھتے اس پر کھائی بھنگ [مثل] کاہل آدمی کا کاہلی بڑھانے والے کام کرنا۔
ایک توے کی روٹی کیا چھوٹی کیا موٹی - [مثل] ایک خاندان کے لوگ ایک ہی نظر سے دیکھے جاتے ہیں حیثیت و صورت شکل کی کمی بیشی کا لحاظ نہیں کیا جاتا۔
ایک تیر سا سینے میں لگا (محاورہ) بہت سخت رنج ہوا۔ بہت دکھ ہوا۔
ایک تھیلی کے چٹے بٹے (محاورہ) سب ایک سے ہیں۔ کوئی نیک نہیں سب شریر ہیں۔
ایک ٹانگ پھرنا - (محاورہ) برابر پھرتے رہنا۔ ایک دم پھر سے جانا۔
ایک ٹک (۱) لگاتار۔ متواتر۔ بغیر پلک جھپکے۔
ایک ٹکے پر مسجد ڈھانا - ایک اینٹ کے لیے مسجد ڈھانا۔ ذرا سے نفع کے لیے دین برباد کرنا۔
ایک ٹنگا - ایک ٹانگ کا۔ لنگڑا
ایک ٹھوکر سے آنکھ کی چربی اتر گئی - (محاورہ) ایک ہی صدمہ سے عقل ٹھکانے آگئی۔
ایک جان دو تن - ایک جان دو قالب۔ کمال اتحاد و انتہا کی دوستی۔ گہری دوستی۔
ایک جان کرنا - کئی چیزوں کا بالکل مل جانا۔
ایک جان ہزار امید - ایک جان ہزار ارمان۔ زندگی بھر آدمی کے ساتھ ہزاروں امیدیں لگی رہتی ہیں۔
ایک جان ہونا - کئی چیزوں کا بالکل مل جانا۔
ایک جاننا - برابر جاننا۔ یکساں سمجھنا۔
ایک جان ہے چاہے خدا لے چاہے بندہ [مثل] جب کوئی مشکل کام کرنا ہو اور جان کی پروا نہ کی جائے تو کہتے ہیں۔
ایک جنگل میں دو شیر نہیں رہ سکتے - ایک میان میں دو چھریاں نہیں رہ سکتیں۔
ایک جہان کی تکلیف - تمام دنیا کی مصیبت۔

ایک چال چلنا۔ یکساں رہنا۔ ایک انداز پر زندگی بسر کرنا۔
ایک چُپ لاکھ بلا ٹلتی ہے۔ چُپ رہ کر بہت سی آفتوں سے نجات مل جاتی ہے۔
ایک چُپ ہزار سُکھ (امحاورہ) خاموش رہنے میں بڑا سکھ ہے۔
ایک چلّو ڈوب مرنے کو بہت ہے۔ بیحیائی کی حرکت پر عبرت دلانے کو کہتے ہیں۔
ایک چنا کیا بھاڑ پھوڑے گا۔ (محاورہ) وہ کام جو بہت سے آدمیوں کے کرنے کا ہو۔ اُسے لائق با ہمت انسان بھی اکیلا نہیں کر سکتا۔
ایک چنے کی دو دالیں ہیں۔ (محاورہ) نہایت متفق ہیں (۲) بالکل ہم شکل ہیں۔
ایک چھوڑ دو دو۔ اس جگہ کہتے ہیں جہاں ایک کی جگہ دو ہوں۔
ایک چھینکے ایک ناک کاٹے [مثل] آدھا کام کوئی کرے اور آدھا کام کوئی دوسرا انجام دے۔
ایک چیخ زمین ایک چیخ آسمان۔ بے انتہا چیخنا چلّانا۔
ایک حال پر بسر ہونا۔ ایک حال میں گزرنا۔ یکساں بسر ہونا۔
ایک حُسن آدمی ہزار حُسن کپڑا، لاکھ حُسن زیور کروڑ حُسن نخرا۔ کپڑے سے عورت کا حُسن زیادہ ہو جاتا ہے اور زیور اور ناز نخرے سے اور بھی بڑھ جاتا ہے۔
ایک حمام میں سب ننگے۔ [مثل] جتنے میں سب کا ایک ہی رنگ ہے کون کس کو بُرا کہے۔ سب ایک ہی حال میں گرفتار ہیں۔
ایک خطا دو خطا تیسری خطا مادر بخطا۔ [مثل] دو ایک مرتبہ چُوک ہو جانا منقضائے بشریت ہے مگر بار بار کی خطا کمینہ پن اور شرارت کی دلیل ہے۔
ایک دربند ہزار در کھلے [مثل] ایک ذریعہ ختم ہونے پر خدا اور بہت سے ذریعے پیدا کر دیتا ہے۔
ایک دل یاروں میں ایک چوکیداروں میں [مثل] یعنی ادھر بھی خیال لگا ہوا ہے اور اُدھر بھی۔ کام کیوں کر ٹھکانے سے ہو۔
ایک دل یہ کہتا ہے۔ ایک خیال یہ آتا ہے۔
ایک دم۔ بلا توقف۔ برابر۔ لگاتار۔ متواتر۔ فوراً۔
ایک دم آیا نہ آیا۔ ایک دم کا بھروسا نہیں۔ (محاورہ) زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔
ایک دم کا دما ہے۔ [مثل] ایک ذات کے باعث رونق اور شان و شوکت ہے زندگی کے لیے سارے بکھیڑے ہیں۔
ایک دم ہزار دم (محاورہ) جان بلب مریض کے لیے ڈھارس کے طور پر کہتے ہیں۔ یعنی جب تک سانس باقی ہے بڑی اُمید ہے۔
ایک دن خدا کو مُنہ دکھانا ہے۔ (مقولہ) آخر مرنے کے بعد خدا کے سامنے پیش ہونا ہے
ایک دن کا مہمان دو دن کا مہمان تیسرے دن کا بلائے جان [مثل] ایک دو دن مہمان کی تواضع ہو سکتی ہے۔ پھر وبال معلوم ہوتا ہے۔
ایک دن کا مہمان گلاب کا پھول دوسرے دن کا مہمان کنول کا پھول تیسرے دن کا مہمان گیا گھر کیوں بھول [مثل] مہمان پہلے دن بہت عزیز، دوسرے دن اُس سے کم مگر تیسرے دن دل اس سے بیزار ہو جاتا ہے جہان کی خاطر چند روز ہی خوب ہوتی ہے
ایک دن کھوٹا پیسا بھی کام آتا ہے [مثل] ناقص چیز بھی کبھی کام دے جاتی ہے۔
ایک دو۔ تھوڑے سے۔ چند۔
ایک دو بول۔ (امحاورہ) نکاح میں ایجاب و قبول۔
ایک دھجی نہیں چھوڑی۔ (محاورہ) کچھ نہیں چھوڑا۔ سب لُوٹ لے گیا۔
ایک دے گا دس پائے گا۔ خیرات کرنے والے کو ایک کا دس گنا ثواب ملے گا۔
ایک ڈال۔ (ا) ایک میل کا۔ ایک طرح کا۔ ایک ہی ٹکڑے کا بنا ہوا۔

ایک ڈر دو طرف ہوتا ہے۔ دو مخالف شخصوں میں دشمنی کا خوف طرفین کو ہوتا ہے
ایک ڈوبے تو سب سمجھائیں سب ڈوبیں تو کون سمجھائے۔ [مثل] ایک شخص خطا پر ہو تو اور لوگ سمجھا کر اس کو راہ پر لا سکتے ہیں مگر جب سب کے سب عقل کے دشمن ہوں۔ ان کی اصلاح کیسے ہو۔
ایک (ذات) راس۔ ایک جنس۔ ایک قسم۔
ایک ذات کرنا۔ حل کرنا۔ باہم خوب ملا دینا۔
ایک رسّی میں بندھنا۔ (محاورہ) بہت سے آدمیوں کا ایک ہی جرم میں ماخوذ ہونا۔ (۲) ایک رائے ہونا۔ ہم خیال ہونا۔
ایک رنگ آتا ہے ایک جاتا ہے (محاورہ) خوف یا صدمے سے چہرے کا رنگ فق ہے۔ مُنہ پر ہوائیاں چھُوٹ رہی ہیں۔
ایک رنگ پر نہ رہنا۔ (محاورہ) ایک حالت پر نہ رہنا۔ تغیر ہوتا رہنا۔
ایک رنگ میں ہیں۔ ایک حالت پر جمے ہوئے ہیں۔
ایک زبان۔ متفق اللفظ۔ ہمزبان۔ ایک بات۔ ہم آہنگ۔
ایک زبان رکھنا (محاورہ) بات کا پکا ہونا۔ جو کہنا سو کرنا۔ قول و قرار نبا ہنا۔
ایک زمانہ۔ تمام عالم۔ ساری دُنیا۔
ایک سا۔ ایک ساں۔ برابر۔ یکساں۔
ایک ساتھ۔ ساتھ ساتھ۔
ایک سال کے تین سو ساٹھ دن ہیں۔ بدلہ لینے کو سال بھر پڑا ہے کبھی نہ کبھی موقع مل ہی جائے گا۔
ایک سانچے کے ڈھلے ہیں۔ سب ایک ہی سے ہیں۔ وضع قطع میں بال برابر فرق نہیں۔ ہم شکل ہیں۔
ایک سانس میں کچھ دوسری سانس میں کچھ۔ ابھی جو کچھ کہا تھا اس کے خلاف کہنے لگنا
ایک سُخنیا۔ وہ شخص جو ایک دام کہے اس میں کمی بیشی نہ کرے۔ بات کا پکّا۔
ایک سر ہزار سودا۔ ایک جان سو جنجال۔ ایک دم کے پیچھے ہزاروں جھگڑے۔
ایک سُور ما چنا بھاڑ نہیں پھوڑ سکتا۔ [مثل] ایک چنا کیا بھاڑ پھوڑے گا۔
ایک سی۔ یکساں۔ ایک ہی طرح کی۔ ایک جیسی۔
ایک سے ایک۔ بہتر سے بہتر۔
ایک سے ایک اعلیٰ سُبحان ربی الاعلیٰ۔ [مثل] اس جگہ طنز سے کہتے ہیں جہاں بدی اور شرارت میں ایک سے ایک بڑھا ہوا ہو۔
ایک سے دن نہ رہنا۔ (محاورہ) ایک حالت پر نہ رہنا۔ زمانہ کا انقلاب۔
ایک سے دو بھلے (مقولہ) ایک سے دو بہتر۔ تنہائی سے کسی کا ساتھ رہنا اچھا۔
ایک سے لے ایک کو دے [مثل] خدا کسی کو غریب اور کسی کو امیر بنا دیتا ہے۔
ایک سے ہزار تک۔ ایک سے لاکھ تک۔ بہتات اور کثرت کی جگہ کہتے ہیں
ایک سے ہزار ہونا۔ تھوڑے سے بہت ہونا۔
ایک سے ہونا (محاورہ) ہم شکل ہونا۔ ایک جیسے ہونا۔ ہم رائے ہونا۔
ایک شیر مارتا ہے سو لومڑیاں یا گیدڑ کھاتے ہیں۔ [مثل] ہمت والا اپنی کمائی سے بہت سے کمزوروں کی پرورش کرتا ہے۔
ایک صورت سے۔ (۱) ایک طرح سے (۲) یکساں حالت سے۔
ایک طرح۔ ایک طرح پر۔ ایک حالت سے۔ ایک وضع سے۔
ایک طرح پر گزرنا۔ (محاورہ) یکساں گزرنا۔ ایک حالت پر بسر ہونا۔

ایک طرح کا۔ ایک قسم کا۔ ایک جیسا۔

ایک طرف کا بازار بند ہے۔ ایک طرف کی دُنیا غائب ہے۔ (محاورہ) ایک آنکھ ندارد ہے۔ کانا ہے۔

ایک طرف ہو جاؤ۔ کنارے ہو جاؤ۔ کسی ایک کے شریک ہو جاؤ (۲) راستہ چھوڑ دو۔

ایک عالم۔ سارا جہان۔ تمام دنیا۔

ایک عالم ہے۔ (محاورہ) عجیب بہار ہے۔ طرفہ کیفیت ہے۔ نرالا جوبن ہے۔

ایک عمر۔ تمام عمر۔ عرصۂ دراز۔ جُگ۔

ایک غریب مارا نہ تھا تو من بھر چربی نکلی تھی (مثل) جب کوئی شخص اپنی غریبی کا اظہار کرے اور وہ دراصل غریب نہ ہو تو اس موقع پر یہ جملہ طنز سے کہتے ہیں۔

ایک فرہاد سو تیشے ایک جان سو اندیشے (مثل) ایک آدمی کے لیے کیا کیا مصیبتیں ہوتی ہیں۔

ایک قلم۔ یک لخت۔ فوراً۔ بالکل۔ برابر۔ ایک زبان۔

ایک کا مُنہ شکر سے بھرا جا سکتا ہے سو کا مُنہ خاک سے بھی نہیں بھرا جاتا۔ (مثل) ایک شخص کی کاربرآری تو ہر طرح ہو سکتی ہے مگر بہت لوگوں کی تھوڑی تھوڑی حاجت روائی دشوار ہوتی ہے۔

ایک کان بہرا ایک گونگا کر لینا۔ (محاورہ) کسی طرف سے بالکل بے خبر ہو جانا۔ مطلق التفات نہ کرنا۔

ایک کانٹے میں تولنا۔ (محاورہ) یکساں وزن کرنا۔

ایک کا ہو رہنا (محاورہ) ایک کے سوا دوسرے کی طرف مائل نہ ہونا۔

ایک کچی گھڑی۔ لمحہ بھر۔ بہت مختصر مدّت۔

ایک کرے دس بھریں (محاورہ) ایک شخص خطا کرے اور اس کا خمیازہ سب کو اٹھانا پڑے۔

ایک کنارے ہونا (محاورہ) ایک طرف ہو جانا۔ کنارے ہو جانا۔ الگ ہو جانا۔

ایک کو ایک کھائے جاتا ہے۔ (مثل) ایک دوسرے سے رشک و حسد کرتا ہے۔ ایک دوسرے سے جلتا ہے۔

ایک کو بائی ایک کو بیچ (مثل) ناانصافی۔ نامنصفی۔ جانبداری۔

ایک کو دے رتبۂ عالی ایک کو دے گھر یا جالی (مثل) خدا کسی کو امیر اور کسی کو غریب بنا دیتا ہے۔

ایک کوڑی کی بھی آمد نہیں۔ کچھ بھی آمدنی نہیں۔

ایک کو سائی ایک کو بدھائی۔ (مثل) ہر کسی سے وعدہ۔ ہر ایک سے اقرار۔ سب کو امید پر لگائے رکھنا۔

ایک کھائے ملیدا ایک کھائے بھُس (مثل) اپنا اپنا نصیب ہے۔ کوئی عیش کرے کوئی دکھ بھرے۔

ایک کہو گے تو دس سنو گے (محاورہ) تھوڑی سی بدزبانی کر کے بہت کچھ سننا پڑے گا۔

ایک کھیل ہونا۔ (محاورہ) بہت معمولی بات ہونا۔

ایک کھیل ہے۔ (محاورہ) بہت آسان ہے۔

ایک کہے نہ چار سُنے۔ (مثل) نہ کسی کو برا کہو نہ خود برا سنو۔

ایک کی ایک سے کہنا۔ لگائی بجھائی کرنا۔

ایک کی ایک سے نہ بننا۔ اتفاق نہ ہونا۔ باہم تکرار رہنا۔

ایک کی دارو دو۔ ایک کی دوا دو۔ ایک کی دوا دو دو کی دوا چار (مثل) قلیل تعداد کو کثیر تعداد مغلوب کر لیتی ہے۔

ایک کی (دس دس) سو سو سُنانا۔ (محاورہ) ذرا سی بات پر بہت برا بھلا کہنا جو پیغام دیا جائے۔ اس میں مبالغہ کر کے پہنچانا۔

ایک گال ہنسنا ایک گال رونا۔ (محاورہ) گھڑی ہنسنا اور گھڑی رونا۔ متلوّن مزاج

ایک گرو کے بالکے ہیں۔ ایک آوے کے برتن ہیں۔ ایک جیسے ہیں۔

ایک گھاٹ اُتارنا (محاورہ) سب کے ساتھ ایک ہی سا معاملہ رکھنا۔ یکساں برتاؤ کرنا۔

ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔ (مثل) سب کے ساتھ یکساں انصاف ہے۔

ایک گھر بچے تو سب گھر بچے (مثل) شطرنج اور چوسر وغیرہ کے کھیل میں کسی مشکل چال کے متعلق کہتے ہیں کہ اس گھر پر مہرہ یا گوٹ بچ جائے تو گویا بازی جیت لی۔

ایک گھر کے دو ہونا۔ (محاورہ) نااتفاقی ہونا۔ باہمی اتحاد نہ ہونا۔

ایک لاٹھی سے سب کو ہانکنا۔ (محاورہ) اعلیٰ و ادنیٰ میں تمیز نہ کرنا۔ سب کے ساتھ یکساں برتاؤ کرنا۔

ایک لکڑی کیا جلے اور کیا اجالا ہو (مثل) تنہا آدمی کیا کر سکتا ہے۔ ایک آدمی کچھ نہیں کر سکتا۔

ایک لوئی کڑاہی۔ وہ کڑاہی جو ایک ہی لوہے کی بنی ہو اور اس کے پیندے میں جوڑ نہ ہو۔

ایک ماں باپ کا ہونا (محاورہ) حلالی ہونا۔ دوغلہ نہ ہونا۔ غیرت اور غصہ دلانے کے موقع پر کہتے ہیں (۲) حقیقی بہن بھائی ہونا۔

ایک مت۔ ایک رائے۔

ایک مٹھ۔ ایک گھٹ۔ اتفاق۔ اتحاد (ق)

ایک مچھلی سارے (تالاب) جل کو گندہ کرتی ہے (مثل) ایک شخص کی نالائقی سارے خاندان کو بدنام کر دیتی ہے۔

ایک مرغی نو جگہ حلال نہیں ہوتی۔ (مثل) تھوڑی سی چیز بہت سے لوگوں میں نہیں بانٹی جا سکتی۔

ایک مُشت۔ اکٹھا۔ ایک ہی دفعہ۔ یکمشت۔

ایک مُنہ ایک زبان ہونا۔ متفق ہونا۔ ایک ہی بات کہنا۔

ایک مُنہ دو بات (محاورہ) متضاد باتیں کرنا۔

ایک مُنہ میں ہزار باتیں کہہ جانا۔ (محاورہ) لگاتار سینکڑوں باتیں سنانا۔ بے حساب برا بھلا کہنا۔

ایک میان میں دو تلواریں نہیں سما سکتیں (مثل) ایک ہی چیز کے دو طالب اور خواہش مند کبھی مل کر نہیں رہ سکتے۔

ایک مُنہا۔ ایک مُنہ کا۔ ایک مکھی۔ ایک مُنہ والا۔

ایک میرے گھر آنا دوسرے رونا۔ (مثل) کچھ بڑا سامان اور کارخانہ نہیں ہے تھوڑے سے نوکر چاکر ہیں۔

ایک میں ایک میرا بھائی تیسرا حجام نائی۔ (مثل) وہاں بولتے ہیں جہاں کوئی شخص بہت سے آدمی ساتھ لائے اور ظاہر یہ کرے کہ بہت کم آدمی ہیں۔

ایک نار جب دو سے رتّی جیسے ایک تیسے اسّی (مثل) عورت کی پارسائی اس کے شوہر تک ہی ہے۔

ایک ناہزار نہیں۔ سراسر انکار۔ بالکل انکار۔

ایک نٹ کھٹ۔ بہت شریر۔ ڈھیٹ۔

ایک نشد دو شد (مثل) ایک کے بعد دوسری عجیب بات واقع ہونا۔

ایک نظر دیکھنا (محاورہ) ایک بار یا سرسری طور پر دیکھ لینا۔

ایک نظر سے دیکھنا (محاورہ) سب سے یکساں برتاؤ کرنا۔ سب سے ایک ہی طرح سے پیش آنا۔
ایک نظر کے گنہگار ہیں۔ (محاورہ) صرف ایک بار دیکھا ہے۔
ایک نور آدمی ہزار نور کپڑا [مثل] لباس سے آدمی کا حسن بہت بڑھ جاتا ہے۔
ایک نہ ایک۔ کوئی نہ کوئی۔ تھوڑا بہت۔
ایک نہ چلنا (محاورہ) کوئی تدبیر کارگر نہ ہونا (۲) کچھ اثر نہ ہونا۔
ایک نہ دو۔ (محاورہ) ایک دو پر ہی بس نہیں بلکہ بہت زیادہ۔
ایک نہ سننا، ماننا (محاورہ) دھیان نہ دینا۔ کوئی بات قبول نہ کرنا۔ توجہ نہ دینا۔
ایک نہ سو سکھ۔ (ا۔ محاورہ) ایک انکار سے انسان کئی آفتوں سے بچ جاتا ہے۔
ایک نہیں سنو بلا ٹالتی ہے۔ (محاورہ) کبھی تھوڑی بے مروتی بہت سی آفتوں سے بچا لیتی ہے۔
ایک نیم سو کوڑھی۔ [مثل] دیکھیے ایک انار سو بیمار۔
ایک ہاتھ جھوڑنا (لگانا) (محاورہ) ایک ضرب لگانا۔ ایک تلوار مارنا۔
ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی۔ [مثل] محبت یا عداوت دونوں طرف سے ہوتی ہے (۲) صرف ایک فریق کی زیادتی سے لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا۔
ایک ہاتھ کا ہے۔ (محاورہ) ایک ہی ضرب میں کام تمام ہے۔
ایک ہاتھ کی لینی ایک ہاتھ کی دینی۔ نیکی کی جزا فوراً مل جاتی ہے۔ اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے
ایک ہاتھ میں دو ٹکڑے (محاورہ) ایک ضرب میں دو ٹکڑے۔
ایک ہنر اور ایک عیب ہر آدمی میں ہوتا ہے۔ عیب اور ہنر سے کوئی بشر خالی نہیں
ایک ہو جانا (ہونا) (محاورہ) متفق ہو جانا۔ اتفاق کر لینا۔ سازش کر لینا۔
ایک ہی ہونا۔ بے مثل ہونا۔
ایک ہی ہوئی۔ لاجواب بات کہی۔
ایک ہے۔ بے مثل ہے۔ فرد ہے۔ اپنا جواب نہیں رکھتا۔ یکتا ہے۔
ایکا۔ (اے۔ کا) [ہ۔ ا۔ مذ] میل۔ اتفاق۔ اتحاد۔ یک جہتی۔ سازباز۔
ایکا۔ ایک۔ ایکا ایکی۔ اچانک۔ یکایک۔ یک دم۔
ایکا ہونا۔ اتفاق ہونا۔
ایکادسی۔ (اے۔ کا۔ دَ۔ سی) [ہ۔ ا۔ مث] چاند کی گیارھویں تاریخ۔
ایکاونت۔ (اے۔ کا۔ نت) [ہ۔ ا۔ مث] الگ۔ اکیلا۔
ایکٹ (Act) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) عمل۔ کارروائی (۲) قانون۔ آئین جو مجلس قانون ساز نے منظور کیا ہو (۳) ڈرامے کا ایک حصہ۔ باب۔
ایکٹر (Actor) (ایک۔ ٹر) [انگ۔ ا۔ مذ] اداکار۔ نقال۔
ایکٹریس (Actress) (ایکٹ۔ ریس) [انگ۔ ا۔ مث] اداکار عورت تماشا کرنے والی۔
ایکٹنگ (Acting) (ایک۔ ٹنگ) [انگ۔ ا۔ مث] اداکاری۔
ایکسپورٹ (Export) (ایکس۔ پورٹ) [انگ۔ ا۔ مذ] نکاسی (۲) مال برآمد
ایکسچینج (Exchange) (ایکس۔ چینج) [انگ۔ ا۔ مذ] باہمی تبادلہ مبادلہ۔ ادلا بدلا۔ (۲) ہنڈی کا لین دین۔
ایکس ریز (X-Ray) (ایکس۔ ریز) [انگ۔ ا۔ مذ] شعاعیں۔ نامعلوم شعاعیں۔ ایک قسم کی خاص شعاعیں جنہیں رونتجن نامی جرمن سائنسدان نے اتفاقیہ طور پر دریافت کیا تھا۔ یہ شعاعیں غیر شفاف اجسام میں سے گزر جاتی ہیں اور ان کی مدد سے انسانی جسم کے اندرونی اعضا کے فوٹو لیے جاتے ہیں۔
ایکڑ (Acre) [انگ۔ ا۔ مذ] آٹھ کنال یا ۴۸۴۰ مربع گز کا رقبہ۔
ایکلا۔ (ایک۔ لا) [ہ۔ صف] اکیلا۔ تنہا۔
ایکونائٹ (Aconite) (ایکو۔ نائٹ) [انگ۔ ا۔ مذ] ایک قسم کا زہر
ایکھ۔ [ہ۔ ا۔ مث] اوکھ۔ گنا۔ پونڈا۔
ایل۔ ایل۔ بی (L.L.B) [انگ] (Bachelor of Law [انگ] بیچلر آف لا کا مخفف۔ وکالت کا اعلیٰ امتحان۔
ایل۔ ایل۔ ڈی (L.L.D) [انگ] (Doctor of Law) ڈاکٹر آف لا کا مخفف۔ قانون میں سب سے اعلیٰ ڈگری
ایلاسٹک (Alasotic, [انگ۔ مذ] لچکیلا فیتہ جو سوت اور ربڑ کی آمیزش سے تیار کیا جاتا ہے۔
ایلچی۔ (ایل۔ چی) [ت۔ ا۔ مذ] قاصد۔ پیغام بر۔ سفیر۔
ایلچی کو زوال نہیں۔ (مقولہ) پیام کے نفع و ضرر سے پیام رساں محفوظ رہتا ہے۔
ایلچی گری۔ سفارت۔ وکالت۔ رسالت۔
ایل کلی۔ (اَیل۔ کَ۔ لی) [ہ۔ ا۔ مث] سجی۔ ایک قسم کا کھار۔
ایلوا۔ [ہ۔ ا۔ مذ] گھیکوار کے گودے کا خشک کیا ہوا رس۔ مصبر۔
ایلوپیتھی۔ [انگ۔ مذ] علاج بالضد۔ انگریزی طریق علاج۔ (Allopathy)
ایلومینیم (Aluminium) (اے۔ لو۔ می۔ نِ۔ یم) [انگ۔ ا۔ مذ] ایک قسم کی ہلکی دھات۔ قلت کثافت حرارت اور برق کی اعلیٰ درجہ موصل کے لیے مشہور ہے۔ برتن بجلی کے تار اور طیارے بنانے میں کام آتی ہے
ایلیا۔ (عبر۔ مذ) (۱) یروشلم (۲) الیاس کا عربی تلفظ۔
ایما۔ (ای۔ ما) [ع۔ ا۔ مذ] اشارہ۔ اشارہ کرنا۔
ایما لینا۔ عندیہ یا منشا دریافت کرنا۔
ایما ہونا۔ اشارہ ہونا۔ منشا ہونا۔
ایمان۔ (ای۔ مان) [ع۔ ا۔ مذ] ماننا (۲) بے خوفی۔ امان (۳) عقیدہ۔ مذہب۔ دھرم۔
ایمان اٹھا کر طاق میں رکھنا۔ (محاورہ) بے ایمان ہو جانا۔
ایمان بغل میں (دبانا) مار لینا (محاورہ) ہٹ دھرمی کرنا۔ بے ایمانی کی باتیں کرنا۔
ایمان بیچنا۔ (محاورہ) دُنیا کے لیے دین کھونا۔ لالچ میں صداقت چھوڑنا۔ ایمان کے خلاف کرنا۔ بے ایمانی کرنا۔
ایمان پر چھوڑ دینا (محاورہ) بھروسہ پر موقوف کرنا۔ اعتبار پر منحصر کرنا۔
ایمان پھرنا۔ (محاورہ) نیت بدل جانا۔ عقیدہ بدل جانا۔
ایمان پھسلنا۔ (محاورہ) نیت خراب ہونا۔
ایمان ٹھکانے نہ ہونا (محاورہ) دھرم پر قائم نہ ہونا۔ نیت ٹھیک نہ ہونا۔
ایمان (جاتا رہنا) جانا۔ نیت بگڑ جانا۔ عقیدہ خراب ہونا۔
ایمان (چور) جھوٹا۔ (محاورہ) بے ایمان۔ دغا باز۔
ایمان چھوڑنا (محاورہ) بے ایمانی کرنا۔ حق سے کنارہ کرنا۔
ایمان دار۔ (۱) دیندار۔ صاحب ایمان (۲) دیانت دار۔ امین۔ راستباز (۳) سچا۔ صادق۔ باوفا۔ منصف۔
ایمان دار کھائے بوٹی بے ایمان کھائے روٹی [مثل] ایمان دار دیانت کی وجہ سے ہمیشہ کوفت اٹھاتا ہے اور بے ایمان عیش کرتا ہے۔

ایمان داری - صداقت - راست بازی - دیانت داری -

ایمان داری اُٹھنا - راست بازی اور دیانتداری کا جاتے رہنا -

ایمان ڈانواں ڈول ہو جانا - نیت میں فرق آ جانا -

ایمان ساتھ جاتا ہے (محاورہ) ایمان ہی عاقبت میں نفع پہنچاتا ہے -

ایمان سے بولنا - کہنا - خدا لگتی کہنا - سچ سچ کہنا -

ایمان سے پوچھو - (محاورہ) حق یہ ہے - انصاف تو یہ ہے -

ایمان کا سودا ہونا - (محاورہ) ایمان داری کا معاملہ ہونا -

ایمان کانپنا - (محاورہ) خدا کا خوف ہے -

ایمان کھونا - (محاورہ) ہٹ دھرمی کرنا -

ایمان کی - حق حق - سچی بات -

ایمان کی تو یہ ہے (محاورہ) سچ بات تو یہ ہے - حق بات تو یوں ہے -

ایمان کی کہنا - (محاورہ) سچ بات کہنا - خدا لگتی کہنا -

ایمان (لانا) لے آنا - (محاورہ) (۱) یقین کرنا - ماننا - تسلیم کرنا (۲) بھروسہ کرنا - اعتبار کرنا (۳) خدا اور مذہب پر یقین لانا -

ایمان لگتی کہنا - (۱ - محاورہ) حق بات کہنا - کسی کی طرفداری نہ کرنا -

ایمان میں آنا - (محاورہ) مناسب ہونا - انصاف سے کہنا - اندازہ میں آنا -

ایمان میں فرق آنا - (محاورہ) بدعقیدت ہونا - اعتقاد ڈگمگانا - نیت بگڑنا -

ایمان ہونا - (محاورہ) یقین ہونا - اعتقاد ہونا -

ایمان ہے - کمال اعتقاد ہے - پورا یقین ہے -

ایمان ہے تو سب کچھ - ایمان سب سے بڑی دولت ہے -

ایم - آر - اے - ایس (Member of Royal Academy of Science) ممبر آف رائل اکیڈمی آف سائنس کا مخفف [انگ] سائنس کی شاہی مجلس کا رُکن -

ایم - او - ایل (M.O.L.) (Master of Oriental Languages) [انگ] ماسٹر آف اورینٹل لینگویجز کا مخفف - مشرقی زبانوں کی اعلیٰ ڈگری -

ایم - اے (Master of Arts (M.A.)) [انگ] ماسٹر آف آرٹ کا مخفف - تعلیم کی ایک اعلیٰ ڈگری -

ایم - ایس - سی (M.Sc.) [انگ] (Master of Science) ماسٹر آف سائنس کا مخفف -

ایم - این - اے - پاکستان کی مرکزی مجلس قانون ساز کا ممبر - انگریزی الفاظ (Member National Assembly) مخفف -

ایم - ایل - اے (M.L.A.) [انگ] (Member of Legislative Assembly) ممبر آف لیجسلیٹو کونسل کا مخفف - قانون ساز کونسل کا رُکن -

ایمبولینس (Ambulance) [انگ - مذ] سفری شفا خانہ - جنگی ہسپتال - زخمیوں اور بیماروں کو لے جانے والی گاڑی -

ایم - بی - بی - ایس - (M.B.B.S.) [انگ] ڈاکٹری کی یونیورسٹی کی ڈگری -

ایم - پی (M.P.) [انگ] (Member of Parliament) پارلیمنٹ کا ممبر

ایم - پی - اے - پاکستان کی صوبائی اسمبلی کا ممبر (Member Provincial Assembly) کے پہلے حروف سے بنی ہوئی اصطلاح

ایم - ڈی - (M.D.) انگ [ڈاکٹری کی اعلیٰ ڈگری -

ایمفی تھیٹر (Amphi Theatre) (اَیم - فی - تھے - ٹَر) [انگ - ا - مذ] (۱) گول تماشا گاہ (۲) دنگل - اکھاڑہ (۳) وہ مدوّر اکھاڑا جو قدیم زمانے میں رومیوں نے شہر روم میں تعمیر کرایا تھا اور جس میں وہ وحشی جانوروں کی لڑائیاں دیکھا کرتے تھے -

اَیمن - (اے - مَن) [ع - صف] (۱) دائیں جانب (۲) مبارک - بے وقوف - (۳) امن دیا ہوا - محفوظ [ف - مث] ایک راگ یا راگنی کا نام - سر شام گایا جانے والا راگ - کہتے ہیں یہ راگ امیر خسرو کا ایجاد کردہ ہے -

ایمونیا - (Ammonia) (اے - مو - نِ - یا) [انگ - ا - مذ] چونے اور نوشادر کا مرکّب -

ایمونیشن (Ammunition) (اے - مو - نے - شَن) [انگ - ا - مذ] گولہ بارود - سامانِ جنگ -

ایمہ - (اے - مہ) [ت - ا - مذ] معافی - جاگیر (۲) وہ زمین یا جاگیر جو علماء و فقہا کو بادشاہ کی طرف سے بطور انعام دی جاتی ہے -

اَئمَّہ (ع - مذ) امام کی جمع -

اَیں - [اُر] تعجّب - تنبیہ - اصرار اور مکرّر پوچھنے کے موقع پر استعمال کیا جاتا ہے -

اِیں [ف] یہ - اشارۂ قریب -

ایں خانہ (تمام) ہمہ آفتاب است [ف - مثل] یہ سارا گھر ہی روشن ہے (۲) یہ گھر کا گھر لائق ہے (۳) (طنزاً) یہ پورا گھر نالائق ہے -

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند [مثل] کیا کہنا ہے یہ کام تمہیں سے ہو سکتا ہے اور مرد ہی ایسا ہی کرتے ہیں - کسی اہم کے انجام دینے والے سے تحسین و آفرین کے طور پر کہتے ہیں -

ایں گل دیگر شگفت [ف - مثل] یہ اور گل کھلا (۲) تماشا دیکھیے - کوئی نئی بات واقع ہونے پر کہتے ہیں -

این و آں (۱) یہ وہ (۲) حجت و دلیل - چون و چرا کرنا (۳) ہر کس و ناکس

این و آں کرنا - (محاورہ) دلیلیں چھانٹنا - حجت کرنا - بحث کرنا -

ایں ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر [ف - مثل] (۱) محبت میں دوسرے غموں پر ایک یہ بھی غم ہے (۲) مصیبت پر مصیبت آنے کے موقع پر کہتے ہیں

ایں ہم بچہ شتر است [ف - مثل] (۱) یہ بھی اونٹ کا بچہ ہے (۲) یہ بھی اسی گروہ سے ہے - یہ بھی اسی قبیل کا ہے -

ایں ہم بر سر علم - [مثل] بہت سی مصیبتوں میں ایک اور بھی سہی - ایک چور درزی کو کسی مولوی صاحب نے سمجھایا کہ قیامت میں تیرے چرائے ہوئے کپڑوں کا جھنڈا بنا کر اس کے نیچے تجھے کھڑا کیا جائے گا - اس سے تمام میدانِ حشر میں تیری رسوائی ہوگی - درزی بہت ڈرا اور آئندہ کے لئے توبہ کر لی مگر ایک مرتبہ ایک نہایت قیمتی کپڑے پر نیت بدل گئی - دیر تک سوچتا رہا - آخر یہ کہہ کر کپڑا چرا لیا - ایں ہم بالائے علم -

اینٹ - [ہ - ا - مث] مٹی کے کچے یا پکے ہوئے ٹکڑے جن سے دیوار بنائی جاتی ہے - خشت (۲) سونے اور چاندی کے بڑے بڑے ڈلے (۳) تاش کا ایک رنگ جو سُرخ رنگ کا ہوتا ہے اور اس پر مربع شکل کا نشان ہوتا ہے -

اینٹ اُلٹنا - (محاورہ) جب کسی سے عداوت ہوتی ہے تو مسجد میں اس کا نام لے کر اینٹ اُلٹی کر کے رکھ دیتے ہیں - عورتوں کا خیال ہے کہ اس عمل سے

دُشمن ہلاک ہو جاتا ہے۔

اینٹ سے اینٹ (بجا دینا) بجانا (محاورہ) مسمار کر دینا۔ ڈھا دینا۔ برباد کرنا۔ گرانا۔

اینٹ سے اینٹ بج جانا۔ مسمار اور برباد ہو جانا۔

اینٹ کا گھر مٹی کا در۔ بے جوڑ بات۔

اینٹ کا گھر مٹی کر دینا۔ دولت کو خاک میں ملا دینا۔ روپیہ برباد کر دینا۔

اینٹ کا گھر مٹی ہو گیا۔ کیا کرایا سب خاک میں مل گیا۔ گھر تباہ ہو گیا۔

اینٹ کے لیے مسجد ڈھانا۔ چھوٹے سے فائدے کے لیے بڑا نقصان کرنا۔

اِینٹا (اِیں۔ ٹا) [ہ۔ ا۔ مذ] بڑی اینٹ۔

اَینٹھ۔ [ہ۔ ا۔ مث] غرور۔ بل۔ اکڑ۔ تکبّر (۲) بل۔ پیچ۔ مروڑ۔

اینٹھ جانا (محاورہ) اکڑ جانا۔ ناراض ہو جانا۔

اینٹھ رکھنا (محاورہ) (۱) کینہ رکھنا۔ بل رکھنا (۲) دبا رکھنا۔ دبا لینا ہتھیا لینا۔

اینٹھ کر چلنا۔ (محاورہ) اکڑ کر چلنا۔ غرور سے چلنا۔ اترا کر چلنا۔

اینٹھ لینا۔ (محاورہ) چھین لینا۔ زبردستی لے لینا۔

اَینٹھا۔ (اَیں۔ ٹھا) [ہ۔ ا۔ مذ] رسی بٹنے کا آلہ۔

اینٹھن۔ (ایں۔ ٹھن) [ہ۔ ا۔ مث] پیچ۔ مروڑ۔ بل۔ کھینچاؤ۔ تشنّج۔

اَینٹھنا۔ (اینٹھ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) بٹنا۔ بل دینا۔ مروڑنا (۲) روٹھنا۔ آزردہ ہونا۔ (۳) دھوکہ دے کر لینا (۴) اکڑ دکھانا۔ گھمنڈ کرنا۔

اینٹھو۔ (ایں۔ ٹھو) [ہ۔ صف] اکڑباز۔ مغرور۔ گھمنڈی۔ ٹرّا۔

اینٹھوانا۔ (ایں ٹھ۔ وا۔ نا) [ہ۔ مص] مروڑنے کا کام دوسرے سے کروانا۔

اِینچ۔ [ہ۔ ا۔ مث] (۱) کشش (۲) پھیلاؤ۔ دباؤ (۳) ٹیڑھاپن۔

اِینچ پیچ۔ (۱) اُلجھاؤ (۲) مکر۔ فریب۔

اِینچ دینا۔ (محاورہ) سُولی دینا۔ پھانسی چڑھانا۔

اینچا۔ (ایں۔ چا) [ہ۔ صف] کھینچا ہوا۔ تنا ہوا۔

اینچا تانا۔ جس کی پتلی تکنے میں دوسری طرف کو کھچتی ہے۔ بھینگا۔

اینچا تانی۔ کھینچا کھینچی۔ گھسیٹا گھسیٹی۔ کشاکش۔

اینچن۔ (ایں۔ چن) [ہ۔ ا۔ مث] کشاکش۔ کھینچا تانی۔

اینچو چھوڑ گھسیٹن میں پڑے (عو۔ مثل) اُلٹی بلا گلے پڑی۔ ایک آفت سے دوسری بڑھ کر ثابت ہوئی۔

اِیندھن۔ (ایں۔ دھن) [ہ۔ ا۔ مذ] لکڑی۔ کنڈے وغیرہ جلانے کی چیزیں۔

ایندھن ہو جانا۔ (محاورہ) جلانے کے قابل ہو جانا۔ ناکارہ ہو جانا۔

اِینڈ۔ [ہ۔ ا۔ مث] (۱) اینٹھ۔ غرور۔ ٹھسک (۲) نکمّا۔ ادھورا (۳) بھنور۔

اینڈ ہو جانا، ہونا۔ نکمّا ہو جانا۔ کام کا نہ رہنا۔

اینڈا۔ (ایں۔ ڈا) [ہ۔ صف] (۱) ٹیڑھا۔ ترچھا (۲) [اُر۔ ا۔ مذ] تخمینہ۔ اندازہ۔

اینڈا اینڈا پھرنا۔ اتراتے پھرنا۔ اینٹھا اینٹھا پھرنا۔

اینڈا بینڈا۔ اُلٹا سیدھا۔ آڑا ترچھا (۲) بے ہودہ۔ ناشائستہ۔

اینڈتے ہوئے پھرنا۔ (محاورہ) (اینڈ۔ تے۔ ہوئے۔ پھر۔ نا) اٹھلاتے ہوئے پھرنا یا گھومنا۔

اینڈنا۔ (اَینڈ۔ نا) [ہ۔ مص] (محاورہ) بل کھانا (۲) انگڑانا۔ انگڑائی لینا (۳) اترانا۔

اینڈوا۔ اینڈوی (اینڈ۔ وا۔ اَینڈ۔ وی) [ہ۔ ا۔ پہلا مذ۔ دوسرا مث] مونج وغیرہ کی بنی ہوئی چھوٹی گول گدی جسے بوجھ اُٹھاتے وقت سر پر رکھ لیتے ہیں۔

اَینڈی بینڈی۔ (اَیں۔ ڈی۔ بیں۔ ڈی) [ہ۔ صف] (۱) آڑھی ترچھی (۲) ناشائستہ۔ سخت و سُست۔ بُری بھلی۔

اینگلو انڈین (Anglo Indian) (اینگ۔ لو۔ اِن۔ ڈی۔ ین) [انگ۔ صف] ہندوستان میں رہنے والا انگریز۔

اینگلو عربک۔ (Anglo Arabic) انگریزی عربی۔

اینگلو ورنیکلر (Anglo Vernacular) دیسی اور انگریزی۔

ایوارا۔ (اے۔ وا۔ را) [ہ۔ ا۔ مذ] وہ مکان جو مویشیوں کے لیے جنگلوں میں بناتے ہیں۔

ایوارڈ (Award) (اے۔ وارڈ) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) عدالتی فیصلہ۔ حکم (۲) تاوان۔ جرمانہ۔ سزا وغیرہ (جو عدالت سے دلائی جائے) صلہ۔ انعام

ایوان۔ (اے۔ وان) [ف۔ ا۔ مذ] محل۔ مکان۔

ایوانِ تجارت۔ انجمن تجّار۔ تجارت پیشہ لوگوں کی انجمن [انگ۔ مذ] (Chamber of Commerce)

ایوان ہائے پارلیمنٹ۔ وہ مکان جہاں عوام کے نمائندے بیٹھ کر قانون بناتے ہیں۔

اَیّوب۔ [ع۔ مذ] ایک مشہور پیغمبر جن کا صبر مشہور ہے۔

ایورسٹ۔ کوہ ہمالیہ کی بلند ترین چوٹی جو ۲۹۰۰۲ ہزار فٹ اُونچی ہے۔

اِیہام (ای۔ ہام) [ع۔ ا۔ مذ] شک یا وہم میں ڈالنا (۲) اصطلاح شعر میں وہ صنعت جس میں شاعر اپنے کلام میں ایک ایسا لفظ لائے جس کے دو معنی ہوں۔ ایک اُس مقام کے قریب دوسرے بعید لیکن شاعر بعید سے مُراد لے۔

اَے ہے۔ [کلمۂ تأسف] ہائے وائے۔

ب

ب (بے) [مؤنث] اردو فارسی اور عربی کا دوسرا اور ہندی کا تئیسواں حرف۔ حساب ابجد میں اس کے دو عدد مقرر ہیں۔ یہ حرف فارسی ترکیبوں میں مندرجہ ذیل معانی دیتا ہے اور ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ (۱) جیسے بسر و چشم۔ باایں ریش و فش (۲) طرف جیسے رُو بقبلہ۔ رُو براہ (۳) آمنے سامنے جیسے روبرو (۴) صلہ اتصال جیسے ماہ بماہ۔ روز بروز۔ در بدر۔ دم بدم (۵) قسم جیسے بخدا۔ بربّ کعبہ (۶) مطابق جیسے بقول شخصے (۷) وسیلہ۔ توسل جیسے یارب برسالت رسول الثقلین (۸) میں جیسے خاکم بدہانم (۹) بعض جگہ یہ حرف زائد ہوتا اور اسے بائے زائد کہتے ہیں۔ جیسے بجز۔ بغیر۔ بلکہ وغیرہ عربی ترکیبوں میں ب ہمیشہ مکسور ہوتی ہے۔ اور اس کے حسب ذیل معانی ہوتے ہیں۔ (۱) سے۔ ساتھ جیسے بالارادہ۔ بالواسطہ (۲) قسم جیسے واللہ باللہ (۳) وسیلے سے۔ جیسے بحرمت النبیؐ۔ بعض اوقات حرف ذیل سے بدل جاتا ہے جیسے (پ) بادشاہ، پادشاہ۔ بتاشا، پتاشا (ج) بھلنا، جھلنا (د) کب، کد۔ اگ، ابھولا۔ بگولا۔ سابودانہ، ساگودانہ (ل) ٹپا۔ ٹیلا (م) نیب۔ نبیو۔ نیمو (و) سیب۔ سیو۔ بابا۔ بادا۔

بِ (بالفتح) [ف۔ حرف جر] (۱) ساتھ۔ مع (۲) لیے۔ واسطے (۳) سے از (۴) قسم (۵) مطابق (۶) میں۔ اندر۔ (۷) پر۔ اوپر۔ (۸) مقابل (کسی لفظ کے شروع آتی ہے جب تنہا آتی ہے تو اس کا املا "بہ" ہوتا ہے)

باآسانی۔ آسانی سے۔ سہولت سے۔ بغیر دقت کے

باآواز بلند۔ اونچی آواز سے۔

باجرا (قانون) کسی حکم کے نافذ کرنے سے۔ کسی کے عمل لانے سے

باجلاس۔ اجلاس میں کچہری میں۔ پیشی میں۔

باستثنا۔ چھوڑ کے۔ الگ کرکے۔ جدا کرکے۔

بافراط۔ کثرت سے۔ بہت سے۔ وافر۔

بایں۔ اس کے ساتھ۔

بایں ریش و فش۔ یہ ڈاڑھی اور یہ طرّہ اور ایسی حرکتیں۔ شکل مومنوں کی اور کرتوت کافروں کے۔

بایں ہمہ۔ ان تمام باتوں کے باوجود

بایں ہیئت کذائی۔ اس وضع سے

بتراضی طرفین۔ فریقین کی رضامندی سے

بتنگ۔ عاجز۔ مجبور۔ بیزار

بتنگ آنا۔ بتنگ ہونا (محاورہ) (۱) اڑ جانا۔ اصرار کرنا۔ (۲) کوشش کرنا۔

بجد (۱) کوشش کرنے والا۔ (۲) ضد کرنے والا۔ مصر

بجد ہونا (محاورہ) (۱) اڑ جانا۔ اصرار کرنا۔ (۲) کوشش کرنا۔

بجز۔ سوا۔ مگر۔ بغیر۔

بجہت۔ وجہ سے۔ بسبب۔ بوجہ

بچشم۔ سر آنکھوں پر۔ بسر و چشم۔

بحدے۔ بحدے کہ۔ اس حد تک۔ یہاں تک۔

بحساب۔ اس حساب سے

بحضور۔ پیشی میں۔ روبرو۔ سامنے۔

بحق۔ حق میں۔ موافقت میں۔ معاملہ میں

بحکم۔ حکم سے۔ ارشاد سے۔

بخدا۔ خدا کی قسم

بخلاف۔ برعکس۔ برخلاف۔

بخوبی۔ اچھی طرح۔ پوری طرح۔ عمدگی سے۔

بخیر۔ خیریت کے ساتھ۔ اچھی طرح۔

بخیر انجام (ا۔ محاورہ) اچھا نتیجہ نکلنا۔

بخیر و عافیت۔ خیریت سے۔ اچھی طرح۔

بدرجہ غایت۔ حد سے زیادہ۔ انتہا تک

بدرجہا۔ بہت زیادہ۔ کہیں زیادہ

بدست۔ ہاتھ میں۔ ذریعہ۔

بدستور۔ حسب سابق۔ دستور کے مطابق۔ قاعدے کے موافق۔ جُوں کا توں۔

بدفعات۔ کئی دفعہ۔ بار بار۔ کئی مرتبہ۔

بدقت۔ مشکل سے۔ دشواری سے۔

بدولت۔ سبب سے۔ ذریعے سے۔ طفیل سے۔ اقبال سے (مجازاً) آسرا

بدوں۔ بغیر۔ بجز۔ سوا

بدیں۔ بایں۔ اس سے

بدیں حال۔ اس حال میں۔

بدیں سبب۔ اس سبب سے۔ اس وجہ سے۔

بدیں غرض۔ اس غرض سے۔ اس مقصد کے لیے۔

بدیں نظر۔ اس خیال سے۔ اس پر نظر ڈالتے ہوئے۔

بذات خود۔ خود بخود۔ آپ ہی۔ اپنے دم سے۔

بربّ کعبہ (قسم) کعبہ کے رب کی قسم۔ خدا کی قسم۔

برنگ (ا۔ مذ) مثل۔ مانند۔

بروئے۔ منہ پر۔ سامنے (۲) بمطابق۔ بلحاظ۔

بزور۔ زور سے۔ طاقت سے۔ زبردستی۔ جبراً۔ حکماً۔

بسبب۔ سبب سے۔ وجہ سے۔ اس کارن۔

بسفر رفتنت مبارک باد، بسلامت روی و باز آئی۔ مسافر کو رخصت کرتے وقت دعا کے طور پر کہتے ہیں۔ یعنی تمہارا سفر پر جانا مبارک ہو۔ سلامتی سے جاؤ اور پھر (سلامتی) سے واپس آؤ۔

بسر و چشم۔ سر آنکھوں پر بڑی خوشی سے۔ پوری رضامندی سے۔

بشرح صدر (۱) جو کچھ اوپر لکھا ہے۔ وہی یہاں بھی سمجھئے۔ ایضاً (۲) دل یا سینے کی صفائی سے۔

بشرطیکہ۔ اس شرط پر۔
بشکل (ف) صورت سے۔ انداز سے۔
بشمول۔ شامل کر کے۔ ساتھ۔ سے۔
بصد (ف۔ عدد) کثرت کے اظہار کے لیے۔
بصراحت۔ وضاحت سے۔ کھلم کھلا۔ صاف طور پر۔
بصورت۔ صورت میں، حال میں۔ وجہ سے۔
بصورت دیگر۔ اگر کوئی دوسری صورت پیش آئی۔ اس کے خلاف اگر کوئی اور حالت ظہور پذیر ہوئی۔
بصیغہ۔ مد میں۔ ضمن میں۔ سلسلہ میں۔
بصیغہ دیوانی۔ دیوانی میں
بضد۔ ہٹ پر۔ ضد پر۔ مُصِر۔ اڑا ہوا۔
بضد ہونا (محاورہ) ہٹ کرنا۔ اصرار کرنا۔ ضد کرنا۔
بطرز۔ انداز سے طریقے سے۔
بطرف۔ جہت میں۔ سمت میں۔
بطریق۔ طریقہ سے۔ انداز سے۔
بطور۔ طرز سے۔ طریقہ سے۔
بطور خود۔ اپنی طرف سے، اپنے طریقے سے۔ آپ ہی آپ
بطوع خاطر۔ رضامندی سے۔ دل کی خوشی سے۔
بطیب خاطر۔ خوشی خوشی سے۔ رضا و رغبت سے دل کی رضامندی سے
بظاہر۔ ظاہر میں۔ دیکھنے میں۔
بعوض۔ بجائے۔ بدلے میں۔
بغیر۔ بدوں۔ بجز۔ سوا۔
بعون خدا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے۔
بقدر ضرورت۔ ضرورت اور حاجت کے مطابق۔ جتنا کام نکالنے کے لیے ضروری ہو۔
بقول۔ کہنے کے مطابق۔ قول کے مطابق۔
بقول شخصے۔ کسی کے کہنے کے مطابق
بقید حیات۔ زندگی کی قید میں۔ زندہ۔
بکار۔ کام سے۔ کام کا۔
بلطائف حیل۔ بلطائف الحیل۔ حیلے بہانے سے۔ کسی اچھی تدبیر سے۔ بلطائف الحیل۔ فارسی و اردو والوں کا بنایا ہوا ہے۔
بمدارج۔ درجہ بدرجہ۔
بمراتب۔ مرتبوں کے لحاظ سے۔
بمشکل۔ مشکل سے۔ دشواری کے ساتھ۔
بمرگ گیر تا بہ تپ راضی شود (ف۔ مقولہ) موت کی دھمکی دے تا کہ تپ پر راضی ہو جائے۔ زیادہ تکلیف کے مقابلے میں تھوڑی تکلیف برداشت کرنے پر تیار ہو جائے۔
بمنزلہ۔ بجائے۔ قائم مقام۔
بموجب۔ مطابق۔ موافق۔
بنا راضی (قانون) برخلاف۔ یادداشت اپیل کے عنوان میں کہتے ہیں

بنام۔ نام پر۔
بنفس نفیس۔ خود۔ آپ۔
بوجہ احسن۔ اچھے طریقے سے۔ خوش اسلوبی سے۔
بہر (ف) کسی۔ کوئی۔ تنہا استعمال نہیں ہوتا۔
بہر تقدیر۔ ہر طرح سے۔ ہر حال میں۔
بہر حال۔ بہر طور۔ بہر کیف۔ ہر حالت میں۔ ہر طرح پر۔ ہر طریقے سے۔
بہر زمیں کہ رسیدیم آسماں پیداست۔ بہر کجا رسیدیم آسماں پیداست جہاں بھی جائیں مصیبت کا سامنا ہو جاتا ہے۔
بہر صورت۔ ہر طرح۔ ہر انداز میں۔ ہر شکل سے۔
بہر طور۔ ہر طرح۔ ہر صورت سے۔ ہر طریقے سے۔
بہر عنوان۔ ہر طریقہ سے۔ ہر طرح سے۔
بہر کیف۔ ہر حالت میں۔ ہر صورت میں۔
بہزار۔ بہت کثرت کے لیے۔
بہزار دقت۔ بڑی مشکل سے۔ بڑی مصیبت سے۔
بہم (ب۔ ہم) آپس میں۔ ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ۔
بہم پہنچنا (محاورہ) میسر آنا۔ مہیا ہونا۔ حاصل ہونا۔
بہم کرنا۔ (محاورہ) حاصل کرنا۔ فراہم کرنا۔
بہیئت مجموعی۔ مجموعی شکل سے۔ کل طور سے۔
بیک بینی و دو گوش۔ ایک ناک اور دو کان سے۔ تن تنہا۔ بغیر کسی ساز و سامان کے۔ بالکل نادار۔ خالی ہاتھ
بیک کرشمہ دو کار۔ بیک گز دو فاختہ (ف) مثل (دوہرا فائدہ
ب (بالکسر) [ع۔ حرف جر] (۱) مع۔ ساتھ۔ (۲) سے (۳) میں۔ در (۴) قریب (۵) پر (۶) مطابق۔
باسمہ (ب۔ اس۔ م۔ ہی) (ع۔ آغاز کلمہ) اس کے نام سے یعنی اللہ کے نام سے۔ بنام خدا۔ خط لکھتے وقت شروع میں لکھتے ہیں۔
بالآخر۔ آخر کار۔ آخر میں۔
بالاتفاق۔ اتفاق کے ساتھ۔ متحد ہو کر۔ متفقہ طور پر۔
بالاجماع۔ سب کے اتفاق سے۔ ساری جماعت کی رضامندی سے۔
بالاجمال۔ مختصر طور پر۔ اختصار کے ساتھ۔
بالارادہ۔ ارادے سے۔ ارادۃً۔ قصداً
بالاستقلال۔ مضبوطی سے۔ محکم طور پر۔ استقلال سے۔
بعون اللہ۔ بعونہٖ (ع) اللہ تعالیٰ کی مدد سے۔
بالتخصیص۔ خاص کر۔ خصوصیت سے (تلفظ۔ بت تخصیص)
بالتصریح۔ صراحت سے۔ صاف صاف اچھی طرح۔ ظاہر کر کے۔ صراحتہً وضاحتہً (تلفظ بت تصریح)
بالتفصیل۔ تفصیل سے۔ واضح طور پر۔ کھول کر (تلفظ۔ بت تفصیل۔
بالجبر۔ زبردستی۔ جبری طور پر۔ جبراً
بالجملہ۔ ساری بات کا حاصل یہ ہے۔ حاصل کلام۔
بالخاصہ (بل۔ خاصہ) مزاج کی حالت سے۔ اپنے اثر سے۔
بالخصوص۔ خاص کر۔ خاص طور سے۔

بالخیر۔ خیر سے۔ اچھی طرح۔ اچھے طریقے سے۔
بالذّات۔ اپنی ذات سے۔ اپنی حقیقت سے۔ بے واسطہ۔ بے شرکت غیرے۔ (تلفظ بذّات)
بالرّاس والعین۔ سر آنکھوں پر۔ بسر و چشم۔ پوری خوشی اور رضامندی سے (تلفظ برّاس)
بالضّرور۔ یقینی طور پر۔ ضروری۔ یقیناً (تلفظ بض۔ ضرور)
بالطبع (بط۔ طبع) (ع) ذاتی طور پر۔ فطری طور پر۔
بالعشی والابکار (بل۔ عشی۔ وَل۔ اب کار) (ع) صبح و شام۔
بالعکس۔ برعکس۔ برخلاف۔
بالعموم۔ عام طور پر۔ عموماً۔
بالغدوّ والاصال (بل۔ غدو۔ وَل۔ اصال) صبح و شام۔
بالفرض (بل۔ فرض) فرض کرتے ہوئے۔ مانتے ہوئے۔ تسلیم کر کے۔ قبول کر کے۔
بالفعل۔ اس وقت۔ سردست۔ اب۔ فی الحال
بالقابہ (ب ال۔ قا بہی) اپنے تمام القاب و اعزاز کے ساتھ (اصطلاح جس کے القاب بہت سے ہوں تو اختصار کے لیے یہ کلمہ بولتے اور لکھتے ہیں)۔
بالقصد۔ ارادے سے۔ قصداً۔ جان بوجھ کر۔
بالقوہ (۱) قوت اور طاقت سے۔ از روئے قوت (۲) منطق کی اصطلاح) اس قوت سے جو ابھی وجود میں نہیں آئی لیکن آسکتی ہو
بالکل (بل۔ کل) سارا۔ سب۔ تمام۔ پوری طرح سے۔ ہو بہو
بالکنایہ۔ اشارے سے۔ پوشیدہ طور پر۔ رمز کے طور پر
باللہ (بل۔ لاہ) اللہ کی قسم
باللہ العظیم (بل۔ لا۔ ہل۔ عظیم) (ع) خدائے بزرگ و برتر کی قسم
بالمرّہ (بل۔ مرہ) ہمیشہ۔ بالکل۔ ایک ہی دفعہ۔
بالمشافہہ (بل۔ مشا فہہ) رو برو۔ آمنے سامنے۔
بالمضاعف (۱) دُگنا۔ دوچند (۲) کئی گنا۔
بالمقابل (۱) آمنے سامنے۔ رو برو۔ موجودگی میں
بالمقطع۔ بغیر بھاؤ تاؤ کے چکا کر۔ فیصل کر کے۔ چکتا۔ اکٹھا۔ کل قیمت
بالمواجہہ (بل۔ موا جہہ) آمنے سامنے۔ بالمشافہہ
بالواسطہ (بل۔ واسطہ) وسیلے سے۔ ذریعے سے۔ کسی وساطت سے بلاواسطہ۔
بالیقین۔ یقینی طور پر۔ یقیناً۔
بتمامہ (ب۔ تما مہی) بالکل۔ سب۔ تمام (تلفظ بتمامے ہی)
بجنسہ (ب۔ جنس۔ ہی) جوں کا توں۔ کل۔ ٹھیک ٹھیک۔ ہو بہو (۲) در اصل) ویسا ہی۔ اسی حالت سے۔
بحمد اللہ۔ بحمدہ۔ اللہ کی تعریف کے ساتھ۔ خدا کے فضل سے۔ (تلفظ۔ بحمدہی)
بذاتہٖ۔ اپنی ذات سے۔ بہ نفس نفیس۔ آپ۔ خود۔ (تلفظ بذات ہی)
بالاشتراک (بل۔ اش ترا۔ ک) (ف) شرکت میں۔ ساجھے میں۔

بالاعلان (ع) اعلان کے ساتھ۔ کھلم کھلا۔ علانیہ
بالانفراد (ع) جدا جدا۔ الگ الگ۔
بالتحقیق (بت۔ تحقیق) بلاشک و شبہ۔ یقینی طور پر۔
بعینہٖ۔ ہو بہو۔ ویسا ہی۔ جوں کا توں۔ بالکل وہی (تلفظ بعینہی)
بفضلہٖ۔ بفضلہ تعالیٰ۔ خدائے بزرگ و برتر کے فضل و کرم سے (تلفظ۔ بفضلِ ہی)

ب ۔ ا

با (ف۔ حرف ربط) (۱) ہمراہ۔ ساتھ۔ مع (۲) وجود (۳) صاحب والا۔ (۴) مطابق۔ موافق۔
باآبرو۔ عزت والا۔ آبرو رکھنے والا جس کی لوگ عزت کریں۔
باآنکہ۔ باوجود اس کے۔ اس کے ہوتے ہوئے۔
بااثر (۱) اثر والا۔ تاثیر رکھنے والا۔ (۲) صاحب رسوخ۔
بااختیار (۱) اختیار رکھنے والا۔ مختار۔ (۲) جسے قانونی طور پر اختیار حاصل ہو
بااخلاص۔ خلوص والا۔ سچے دل سے محبت رکھنے والا۔
باادب۔ (۱) ادب سے (۲) مؤدب۔ ادب کرنے والا۔ تمیز رکھنے والا
باادب بانصیب بے ادب بے نصیب (مثل) ادب کرنے والا خوش نصیب اور گستاخ بدبخت ہوتا ہے۔
باایمان (۱) ایمان والا۔ ایماندار۔ دیندار (۲) سچا۔ دیانتدار۔
بااین ہمہ۔ باوجود ان باتوں کے۔ ان سب کے ہوتے ہوئے
باتدبیر (۱) سوچ بچار والا۔ مدبر۔ منتظم۔ (۲) ہوشیار۔ دانا۔
باتمیز۔ تمیز دار۔ شائستہ۔ مہذب۔ مؤدب۔ خوش سلیقہ۔
باحیا (۱) حیادار۔ شرم و لحاظ رکھنے والا (۲) نیک۔
باخبر۔ اطلاع باخبر رکھنے والا۔ واقف۔ ماہر۔ آگاہ۔ عقل مند (۲) ہوشیار۔
باخدا۔ خداپرست۔ عبادت گزار۔ نیک۔
باشرع (ف۔ صف) پابند شرع۔ دیندار۔ نیک۔
بادل نخواستہ (ف۔ ند) مجبوری سے۔ نہ چاہتے ہوئے بھی۔
باشعور (۱) شعور رکھنے والا۔ عقل مند۔ سلیقہ مند۔ ہوشیار (۲) سمجھدار۔ تمیز رکھنے والا۔
باشوق۔ خوشی کے ساتھ۔ رضا و رغبت سے۔
باضابطہ۔ دستور کے مطابق۔ قاعدے کے ساتھ۔ حسب قانون۔
باطہارت (۱) پاکی کے ساتھ (۲) وضو کیے ہوئے (۳) غسل کیے ہوئے
باعمل (۱) عمل کرنے والا۔ (۲) اچھے کام کرنے والا۔
بافراغت۔ اطمینان سے۔ اچھی طرح۔ آرام کے ساتھ۔ تسلی سے۔
باقاعدہ (۱) قرینے سے۔ قاعدے اور قانون کے مطابق (۲) موقع سے قرینے سے۔ ترتیب وار۔ درست۔ صحیح۔
باقرینہ۔ قاعدے سے۔ قرینے اور ترتیب سے۔ سلیقے کے ساتھ۔
باکمال۔ کمال رکھنے والا۔ کامل۔ ماہر۔

بامُراد۔ مراد حاصل کیے ہوئے۔ مطلب اور مقصد پائے ہوئے۔ کامیاب
بامُروّت (۱) ملنسار۔ خوش اخلاق مروت اور لحاظ کرنے والا (۲) سخی۔ فیاض۔
بامَزہ (۱) مزے دار۔ خوش ذائقہ۔ لذیذ (۲) دلچسپ۔
بامسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام (مثل) ہر ایک سے دوستی کسی سے دشمنی نہیں۔ صلح کل۔ مرنجاں مرنج۔
بانَصِیب۔ اچھی قسمت والا۔ خوش قسمت۔ بھاگوان۔
باوجود۔ باوصف۔ اگرچہ۔ کسی چیز کے ہوتے ہوئے۔
باوضع (۱) خوش اخلاق۔ شائستہ (۲) وضع کا پابند (۳) خوش سلیقہ۔ سجیلا
باوُضو۔ وضو کے ساتھ۔ وضو کیے ہوئے۔ پاک
باوَفا (۱) وفادار۔ ساتھ دینے والا (۲) بات کا پورا۔ قول و قرار کا سچا۔ (۳) خیر خواہ۔ ہمدرد۔ نمک حلال۔
باوقار (۱) عزت والا۔ معزز۔ محترم۔ بلند مرتبہ (۲) وقار سے۔ عزت سے۔
باہمہ و بے ہمہ۔ سب سے ملا ہوا۔ اور سب سے الگ۔ مرنجاں مرنج۔ آزاد۔ بے تکلف۔
باہمیں مرداں ببایدساخت (مقولہ) انہی لوگوں کے ساتھ نباہ کرنا چاہیئے۔ خواہ اچھے ہوں یا برے۔
باب (ع۔ا۔ مذ) (۱) دروازہ (۲) مقدمہ۔ معاملہ (۳) کتاب کا حصہ فصل (۴) قسم۔ نوع (۵) بابت۔ بارہ۔ معاملہ۔ متعلق۔ امر (۶) مطلب۔ مقصد۔ غرض (۷) تذکرہ۔ مضمون۔ بحث (۸) دربار۔ بارگاہ (۹) لائق۔ قابل (۱۰) ایران کی بابی تحریک کے بانی سید علی محمد کا لقب۔ جمع ابواب۔
باب اجابت۔ دعا قبول ہونے کا دروازہ۔
باب توبہ بند ہونا (محاورہ) مسلمانوں کے عقیدے میں قیامت کے نزدیک کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔
باب عالی (۱) اونچی بارگاہ (۲) عثمانی عہد میں حکومت کے وزیرالوزرا کا نام
باب وا ہونا۔ دروازہ کھلنا۔
بابا (ف۔ ۰۔ مذ) (۱) باپ۔ والد۔ پتا۔ دادا۔ (۲) درویش۔ فقیر۔ بزرگ (۳) خطاب کا عام لفظ جسے فقیر استعمال کرتے ہیں (۴) محبت سے بچوں کو بھی اس لفظ سے مخاطب کرتے ہیں۔
بابا آدم (ا۔ مذ) حضرت آدم۔ انسان کا مورث اعلیٰ۔
بابا آدم نرالا ہے (مثل) نئی وضع ہے۔ پیشتر کا انداز نہیں۔
بابا آدم کے پوتے ہیں۔ انسان ہیں۔ حضرت آدم کی اولاد ہیں۔
باباجان۔ پیار سے چھوٹے اپنے بڑوں کو کہتے ہیں۔
بابا لوگ۔ انگریزوں کے ملازم ان کے بچوں کو کہتے ہیں۔
بابت (با۔ بَت) (ع۔ا۔ مث) (۱) بارہ (۲) صیغہ (۳) لیے۔ واسطے (۴) معاملہ (۵) سبب۔ نسبت۔ متعلق (۶) بدلہ۔ عوض۔ اجرت۔ مزدوری
بابر (با۔ بَر) (ہ۔ا۔ مث) ایک قسم کی گھاس جس سے بان بناتے ہیں
بابُر (با۔ بُر) (ت۔ا۔ مذ) شیر ببر (۲) ہندوستان کے پہلے مغل بادشاہ کا نام۔

بابِرَنگ (با۔ بِ۔ رنگ) (ہ۔ا۔ مث) ایک دوا کا نام۔
بابُل (با۔ بُل) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) باپ۔ پتا۔ پدر۔ والد (۲) وہ گیت جو لڑکی کی رخصتی کے وقت گاتے ہیں۔
بابِل (ع۔ا۔ مذ) دریائے فرات کے کنارے عراق کا ایک قدیم اور مشہور شہر کا نام۔ سکندر اعظم برصغیر سے واپسی کے بعد اسی شہر میں فوت ہوا تھا۔
بابِن (Bobbin) (با۔ بن) (انگ۔ا۔ مث) (۱) ڈوری باریک فیتہ جو سپاہیوں کے کوٹوں میں لگایا جاتا ہے (۲) ریل۔ گٹا۔ سلائی مشین کا وہ پرزہ جس پر دھاگہ لپیٹتے ہیں۔
بابنیٹ (Bobbinnet) (با۔ ب۔ نیٹ) (انگ۔ا۔ مث) ایک نہایت باریک جالی دار کپڑا۔
بابُو (با۔ بو) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) شہزادہ (۲) بالک۔ بچہ (۳) انگریزی پڑھا لکھا جنٹلمین (۴) فیشن پرست نوجوان (۵) کلرک۔ منشی۔
بابُونَہ (با۔ بُو۔ نَہ) (ف۔ا۔ مذ) ایک بوٹی جس کے پھولوں کا روغن جوڑوں کے درد میں استعمال کیا جاتا ہے۔
بابی (با۔ بی) (ع۔ا۔ مذ) (۱) ایک مذہبی فرقہ جس کے بانی سید علی محمد باب تھے (۲) بابی فرقے کا پیرو (۳) (ف) بابی فرقے سے متعلق۔
باپ (ہ۔ا۔ مذ) (۱) پتا۔ پدر۔ والد۔ ابا (۲) بزرگ
باپ بنانا (محاورہ) (۱) باپ کے برابر سمجھنا۔ بزرگ ماننا (۲) خوشامد کرنا
باپ بنیا پوت نواب (مثل) باپ کوڑی کوڑی جوڑتا ہے۔ بیٹا فضول خرچی کرتا ہے۔
باپ مداری پوت بھنڈاری (مثل) باپ بھیک مانگ کر جمع کرتا ہے اور بیٹا خرچ کرکے لٹاتا ہے (۲) باپ کی حیثیت نہ دیکھ کر بیٹا فضول خرچی کرتا ہے۔
باپ بھلا نہ بھیا سب سے بھلا روپیا (مثل) انسان کے روپیہ ہی کام آتا ہے۔ روپے سے سب کام نکل سکتے ہیں۔
باپ پر پوت پتا پر گھوڑا بہت نہیں تو تھوڑا تھوڑا (مثل) ہر شخص پر کچھ نہ کچھ خاندانی اثر ضرور ہوتا ہے۔
باپ تک جانا۔ باپ تک پہنچنا۔ کسی کے باپ کو برا بھلا کہنا۔ بڑوں کو گالی دینا۔
باپ دادا (۱) اوپر کی پشت کے لوگ (۲) بڑے بوڑھے۔
باپ دادے سے۔ پشتوں سے۔ پیڑھیوں سے۔
باپ دادے کا نام برباد کرنا (محاورہ) خاندانی عزت کو بٹہ لگانا۔
باپ دادا کی ہڈیاں۔ خاندانی عزت۔
باپ رے باپ (کلمہ تعجب) ڈر، خوف یا تعجب کے اظہار کے لیے بولتے ہیں
باپ سے بیر پوت سے سگائی (مثل) بڑوں سے دشمنی اور اولاد سے دوستی۔
باپ کا (۱) باپ کی ملکیت (۲) موروثی۔ باپ کی طرف سے ملا ہوا حصہ
باپ کا سمجھنا (محاورہ) اپنی ملکیت سمجھنا۔ اپنا مال سمجھنا۔
باپ کرے باپ پائے بیٹا کرے بیٹا پائے (مثل) ہر شخص اپنے

اپنے عمل کی جزا پاتا ہے۔ جو کرے سو بھرے۔
باپ مارے کا بیر قدیم دشمنی۔ پرانی عداوت۔ پرانا رنج
باپ مرے کا بیل بٹیں گے (مثل) اس وقت کہا جاتا ہے جب اولاد باپ کے مرنے کا انتظار کر رہی ہو۔
باپ مرے تو تاراج کریں۔ (مثل) باپ کے مرنے کے بعد اولاد گلچھرے اڑانے لگے تو یہ ضرب المثل بولتے ہیں۔
باپ نہ دادا سو پشت کا حرامزادہ (مثل) حسب نسب کا پتہ نہیں۔ قدیمی کمینہ ہے۔ مجہول النسب اور پرانا پاجی ہے۔
باپ نہ ماری پدڑی بیٹا تیر انداز (مثل) باپ تو بزدل اور نامرد تھا بیٹا بہادر بنتا ہے (۲) بزدل باپ کی اولاد کے ڈینگ مارنے پر کہتے ہیں۔
بابُو (با۔ بُو) [ہ-ا-مذ] (۱) باپ۔ پتا۔ والد (۲) باپ کے برابر کا کوئی آدمی۔ بزرگ (۳) بڑی عمر کا شخص۔
بات [ہ-ا-مث] (۱) آواز۔ صدا (۲) لفظ۔ فقرہ۔ کلمہ۔ کلام جو انسان کے منہ سے نکلے (۳) مثل۔ کہاوت۔ ضرب المثل (۴) حال احوال۔ ماجرا سرگزشت (۵) قصہ۔ کہانی۔ ذکر (۶) چرچا۔ افواہ (۷) پیام۔ سندیسہ (۸) شادی کا پیغام۔ سگائی۔ (۹) مضمون۔ عبارت (۱۰) گلہ۔ شکوہ۔ (۱۱) الزام (۱۲) ڈھکوسلا (۱۳) حیلہ بہانہ (۱۴) ضد۔ ہٹ۔ (۱۵) وجہ سبب (۱۶) قول۔ عہد و پیمان (۱۷) ساکھ۔ اعتبار۔ (۱۸) عزت۔ احترام (۱۹) پند۔ نصیحت (۲۰) نکتہ۔ حکمت (۲۱) دانائی۔ عقلمندی (۲۲) چٹکلہ۔ لطیفہ (۲۳) کیفیت۔ لطف (۲۴) وصف۔ خوبی (۲۵) ہنر۔ کام (۲۶) سوال (۲۷) عندیہ۔ منشا (۲۸) مفہوم۔ مافی الضمیر (۲۹) مقصد۔ مدعا (۳۰) خواہش۔ ضرورت (۳۱) تدبیر۔ علاج (۳۲) تجویز۔ صلاح (۳۳) باب۔ مقدمہ۔ معاملہ (۳۴) کام کاج۔ کاروبار (۳۵) راز۔ بھید (۳۶) ڈھنگ۔ اطوار (۳۷) عادت۔ سبھاؤ (۳۸) موقع۔ محل (۳۹) نہایت آسان کام (۴۰) بہت مشکل امر (۴۱) چیز (۴۲) حوصلہ (۴۳) ریت رسم (۴۴) رائے۔ سمجھ (۴۵) خیال۔ دھیان (۴۶) قضیہ۔ جھگڑا۔ قصہ فساد (۴۷) طنز۔ طعنہ (۴۸) غیبت۔ بُرائی (۴۹) قصور۔ تقصیر (۵۰) تمنا۔ آرزو۔ (۵۱) اختلاط (۵۲) اخلاص (۵۳) شغل۔ تعلق (۵۴) رمز۔ اشارہ (۵۵) مول۔ قیمت (۵۶) دلیل۔ وجہ۔ ثبوت (۵۷) مقولہ۔ کہن۔ (۵۸) دعویٰ (۵۹) لہر۔ موج۔ ترنگ (۶۰) آن۔ انداز (۶۱) پھل۔ نتیجہ۔ ثمرہ (۶۲) لہو و لعب۔ گپ شپ۔
بات آپڑنا (محاورہ) الجھاؤ پڑ جانا۔ پیچ آپڑنا۔ اتفاق پیش آنا۔
بات آزمانا (محاورہ) تجربہ کرنا۔
بات آگے آنا (محاورہ) کہا پورا ہونا۔
بات آنا (۱) الزام آنا۔ برائی آنا۔ (۲) شادی کا پیغام آنا۔ سگائی آنا (۳) بول چال کر سکنا۔
بات آنچل (پلو) میں باندھنا (محاورہ) کسی بات کو یاد رکھنا۔
بات آئینہ ہونا (محاورہ) بات کا کھل کر سامنے آنا۔
بات آئی گئی ہو گئی (محاورہ) رفت گزشت ہو جانا۔ بات بھول جانا
بات آئے پر چوکنا (محاورہ) ذہن میں آئی ہوئی موقع کی بات نہ کہنا
بات اتنی ہے (محاورہ) حقیقت یہ ہے۔ اصلیت یہ ہے۔
بات اٹھا رکھنا (محاورہ) کسی معاملے کو ملتوی کر دینا
بات اٹھا نہ رکھنا۔ (محاورہ) کوئی کسر نہ چھوڑنا۔
بات اٹھانا (۱) بات کا گوارا کرنا۔ تلخ بات کا برداشت کرنا (۲) آرزو پوری کرنا (۳) حکم بجالانا (۴) اعتراض کرنا۔
بات اڑانا (محاورہ) افواہ پھیلانا۔ (۲) مطلب کو ٹال دینا (۳) نقل اتارنا۔
بات اڑا دینا (محاورہ) بات کو ٹال دینا۔ معاملے کا بھول میں پڑ جانا۔
بات اس کان سے سننا۔ اس کان سے اڑا دینا (محاورہ) بے پروائی کرنا نصیحت کی پروا نہ کرنا۔
بات الٹنا (محاورہ) کہہ کر مکر جانا۔ بات بدلنا۔ تردید کرنا۔
بات اور ہے (محاورہ) جو سمجھا گیا تھا وہ نہیں کوئی اور بات ہے
بات بات پر۔ ذرا ذرا سے معاملے میں۔ ہر کام میں۔
بات بات میں (محاورہ) (۱) ہر بات میں (۲) ہر بار۔ ہر دفعہ۔ (۳) بالکل سرتاسر۔
بات بات میں چھری کٹاری (محاورہ) ہر بات پر لڑائی جھگڑے کو تیار ہر معاملے میں کشت و خون پر آمادگی۔ بات بات پر فساد۔
بات بات میں کھنچنا (محاورہ) خواہ مخواہ روٹھنا (۲) ہر بات کو بُرا ماننا۔
بات بات میں موتی پرونا (محاورہ) سخن سازی کرنا۔ پیاری پیاری باتیں کرنا
بات باندھنا (محاورہ) جھوٹی بات بنانا۔ کسی کے خلاف جھوٹا الزام لگانا۔ مکرنا۔
بات بدلنا (محاورہ) کہہ کر بدل جانا۔ مکر جانا۔ قول سے پھر جانا۔
بات بدلی ساکھ بدلی (مثل) بات میں فرق آتے ہی اعتبار میں فرق آجاتا ہے۔ وعدہ خلافی سے سارا اعتبار جاتا رہتا ہے۔
بات بڑھانا (محاورہ) (۱) بات کو طول دینا۔ بحث بڑھانا (۲) فساد برپا کرنا۔ جھگڑا بڑھانا۔ تکرار کرنا (۳) کسی بات کو ترجیح دینا (۴) عزت دینا
بات بڑھنا (محاورہ) تکرار ہونا۔ بحث ہونا۔ جھگڑا ہونا۔
بات بڑی کرنا (محاورہ) بات کو طول دینا (۲) ہاں میں ہاں ملانا۔ بات کاٹنا
بات بگاڑنا (محاورہ) کام بگاڑنا (۲) موقع کھونا (۳) عزت میں فرق لانا۔ ساکھ مٹانا۔
بات بگڑنا (محاورہ) کام بگڑنا (۲) ساکھ میں فرق آنا۔ دیوالہ نکلنا۔ برباد ہونا۔ حیثیت بگڑنا۔
بات بنانا (بات کو ہیر پھیر کر کے اپنے مطلب کے مطابق کہنا۔ (۲) جھوٹ بولنا (۳) سخن سازی کرنا (۴) بھرم قائم رکھنا (۵) سدھارنا۔ درست کرنا۔
بات بنا لینا (محاورہ) کوئی بات دل سے گھڑ لینا۔
بات بن پڑنا (محاورہ) ساکھ قائم ہونا۔ تدبیر بن پڑنا۔
بات بن جانا (محاورہ) معاملہ درست ہو جانا۔
بات بننا (۱) کامیاب ہونا۔ (۲) عزت پانا۔ بزرگی ملنا۔ سرداری ملنا۔ آبرو پیدا ہونا۔ (۳) موقع ملنا۔

بات پانا (۱) مطلب سمجھ جانا (۲) عمدگی اور بھلائی دیکھنا۔ بات کی اصلیت کا معلوم ہوجانا۔

بات پچنا (۱) بات کا پوشیدہ رکھا جانا (۲) بات کا ضبط کرنا۔ بات ہضم ہونا

بات پر (۱) بولنے پر۔ محض گفتگو پر (۲) عزت پر۔ نام پر (۳) ضد پر۔ خطا پر۔ حرکت پر۔

بات پر (آنا) آجانا (۱) بات پر پکا ہونا۔ ضد کرنا۔ اپنی بات پر اڑنا۔ قول کی پیچ کرنا۔ آبرو کا پاس کرنا۔

بات پر بات چلنا۔ ایک بات کے سلسلے میں اسی قسم کا دوسرا ذکر چل نکلنا۔ ایک واقعے کے بیان میں اسی قسم کے دوسرے واقعے کا بیان ہونا۔

بات پر بات یاد آنا (محاورہ) باتیں کرتے ہوئے بھولی ہوئی بات یاد آجانا۔ بات میں سے بات پیدا ہونا۔

بات پر ٹھہرنا (محاورہ) اپنے قول پر قائم رہنا۔ کہے پر ثابت قدم رہنا۔

بات پر جانا (محاورہ) کسی کی بات کا خیال کرنا۔ کسی کے کہے پر اعتماد کرنا۔

بات پر جان دینا (محاورہ) قول نبھانا۔ ضد پر قائم رہنا۔ اپنا کہا منوانے پر جان قربان کرنا۔

بات پر چلنا (محاورہ) وضع بناہنا۔ لکیر کا فقیر ہونا۔ اپنا طریقہ نہ چھوڑنا۔

بات پر خاک ڈالنا (محاورہ) درگزر کرنا۔ بات کو بُھلا دینا۔

بات پر زبان کٹنا (محاورہ) زبان بندی ہونا۔ بات کرنے کی اجازت نہ ہونا۔

بات پر قائم رہنا (محاورہ) ضد پر آڑ جانا۔ قول پر اڑا رہنا۔ وعدہ پورا کرنا

بات پر کان رکھنا (محاورہ) بات کو غور سے سننا۔

بات پر مٹنا۔ **بات پر مر مٹنا** (محاورہ) نام کے لیے تباہ ہونا (۲) آبرو پر جان دینا۔

بات پکڑنا (محاورہ) نکتہ چینی کرنا۔ نقص نکالنا۔ (۲) کسی شخص کو اس کے قول سے قائل کرنا۔

بات پکی ہونا (محاورہ) کسی معاملے کو یقینی طور پر طے کرنا۔ منگنی مضبوط طور پر طے کرنا۔

بات پلٹنا (محاورہ) کہہ کر مکر جانا۔ بات بدلنا۔ (۲) کسی سے جو سُننا اس کو ویسے ہی الفاظ میں جواب دینا

بات پلے باندھنا (محاورہ) کسی کی بات کا پورا پورا خیال رکھنا۔ نصیحت کو یاد رکھنا۔

بات پوچھنا (محاورہ) (۱) حال دریافت کرنا (۲) بات دریافت کرنا۔ (۳) خبر لینا۔ ذکر کرنا۔ عزت و آبرو کرنا۔ خاطر مدارات کرنا۔

بات پوچھنا۔ **بات کی جڑ پوچھنا** (محاورہ) کرید کرید کر پوچھنا (۲) بال کی کھال نکالنا۔

بات پہنچنا (محاورہ) بات معلوم ہونا۔ بات کا کانوں تک پہنچ جانا۔

بات پھوٹنا (محاورہ) بھید کھلنا۔ بات کا پتہ لگ جانا۔ اطلاع ملنا۔ راز افشا ہوجانا۔

بات پھیرنا (محاورہ) بات بدلنا۔ کہی ہوئی بات کے خلاف کہنا۔

بات پھیلانا (محاورہ) کسی بات کو مشہور کرنا۔

بات پھیلنا۔ بات کا مشہور ہوجانا۔ راز کھل جانا۔

بات پھینکنا (محاورہ) آوازہ کسنا۔ طعنہ مارنا۔

بات پی جانا (محاورہ) بُرا بھلا سُن کر خاموش ہوجانا۔

بات پیدا کرنا (محاورہ) (۱) خوبی پیدا کرنا (۲) حیلہ بہانا کرنا (۳) کمال حاصل کرنا۔ (۴) عزت پیدا کرنا۔

بات پیش نہ جانا (محاورہ) دال نہ گلنا۔ گفتگو یا بحث میں دوسرے کو قائل نہ کرسکنا۔

بات تاڑنا (محاورہ) اندازے سے معاملے کو سمجھ لینا۔ قیاس سے بات کو معلوم کرجانا۔ غور و خوض کرکے بات کا پتہ لگا لینا۔

بات تلخ ہونا (محاورہ) بات کا ناگوار ہونا۔ بات کا دل پر گراں گزرنا۔

بات تو یہ ہے (مثل) خلاصہ یہ ہے۔ مختصر یہ ہے۔ اصل یہ ہے۔ مطلب تو یہ ہے

بات تہ کر رکھنا۔ گفتگو کو ملتوی کر دینا۔

بات تھل کی نہ بیڑے کی۔ وعدہ کبھی پورا نہ کیا۔ قول پر کبھی قائم نہیں رہا۔ متلوّن مزاج شخص کے متعلق کہتے ہیں۔

بات تیر لگنا (محاورہ) بات کا بے حد ناگوار معلوم ہونا۔ بات کا سخت بُرا لگنا

بات ٹالنا (محاورہ) بات کا جواب نہ دینا۔ دوسرا تذکرہ چھیڑ دینا۔ بات سن کر چپ رہنا (۲) تعمیل حکم سے پہلو تہی کرنا۔ سُنی اَن سُنی کرنا۔

بات ٹپکنا (محاورہ) بات ظاہر ہونا۔ کسی بات کا اشارہ معلوم ہونا۔

بات (ٹلنا) ٹل جانا (محاورہ) بات کا بھول میں پڑنا۔ معاملہ رفت گزشت ہوجانا۔

بات ٹوٹنا (محاورہ) بات نہ رہنا۔ وعدے کا پورا نہ ہونا۔ معاہدہ منسوخ ہونا

بات ٹھاننا (محاورہ) منصوبہ باندھنا۔ کسی کام کا قصد کرنا۔ کسی ارادے پر جم جانا۔

بات ٹھن جانا (محاورہ) کسی بات کا ارادہ کر لینا۔ کوئی بات دل میں بیٹھ جانا۔

بات ٹھنڈی پڑنا (محاورہ) معاملے کا دب جانا۔ کسی بات کے متعلق فساد ختم ہونا۔

بات ٹھہرانا (۱) کوئی تجویز قائم کرنا۔ کسی امر کا طے کر لینا۔ منگنی کرنا۔

بات ٹھہرنا (محاورہ) (۱) تجویز قرار پانا (۲) نسبت یا منگنی قرار پانا۔

بات جا پڑنا (محاورہ) دوران گفتگو میں کسی اور ذکر کا چھڑ جانا۔

بات جانا (محاورہ) (۱) اعتبار جاتا رہنا (۲) عزت میں فرق آنا۔ ساکھ نہ رہنا

بات جب ہے۔ اثر اس وقت ہے۔ تعریف تب کی جائے گی۔

بات جمنا (محاورہ) بات ذہن نشین ہونا۔ کسی بات کا اثر پیدا ہونا۔

بات جو چاہے اپنی، پانی مانگ نہ پی (مثل) اگر اپنی عزت چاہتے ہو تو پانی تک کا احسان نہ اٹھاؤ۔ کسی کا تھوڑا سا احسان اٹھانے میں بھی عزت نہیں رہتی۔

بات جھٹلانا (محاورہ) بات کو غلط سمجھنا۔ بات کی تردید کرنا۔

بات جھنڈے پر چڑھانا (محاورہ) کسی بڑی بات کا مشہور کرنا (۲) کسی کی بے عزتی کر دینا۔

بات جی سے گھڑنا (محاورہ) جھوٹی بات بنانا۔ اپنی طرف سے بات تراش لینا۔
بات جی کو لگنا (محاورہ) (۱) بات کا اچھا معلوم ہونا (۲) بات کا ذہن نشین ہونا۔
بات جی میں بیٹھنا (محاورہ) (۱) بات کا دل پر اثر ہونا (۲) کسی واقعے یا خبر کا قرین قیاس معلوم ہونا۔
بات جی میں نہ رہنا (محاورہ) راز کا ظاہر ہو جانا۔ پیٹ کا ہلکا ہونا۔
بات چبانا۔ چبا جانا (محاورہ) بات ٹال جانا۔ کہتے کہتے رک جانا۔ کلام کے رخ کو پلٹ دینا۔
بات چبا چبا کے کرنا (محاورہ) (۱) صاف صاف گفتگو نہ کرنا۔ اصل بات کو چھپانے کی کوشش کرنا (۲) دبا دبا کے بات کہنا (۳) اترانا
بات چٹکیوں میں اڑانا (محاورہ) کسی کو ہنسی میں ٹالنا۔
بات چلانا (محاورہ) تذکرہ شروع کرنا۔ ذکر چھیڑنا۔
بات چلنا (محاورہ) سلسلہ گفتگو شروع ہونا تذکرہ ہونا۔
بات چلی جانا (محاورہ) بات کا سلسلہ نہ ٹوٹنا۔ بات کا تسلسل قائم رہنا
بات چندرا کے کہنا (محاورہ) انجان بن کے بات کہنا۔
بات چھڑنا (محاورہ) گفتگو کا شروع ہونا۔
بات چھیڑنا (محاورہ) گفتگو کا آغاز کرنا۔ کسی امر کے متعلق بات شروع کرنا
بات چیت۔ بول چال۔ گفتگو۔ گفت و شنید (۲) مول تول (۳) عہد و پیمان
بات دبانا (محاورہ) چھپانا۔ معاملہ کو خفیہ رکھنا۔ ضبط کرنا
بات دل پر نقش ہو جانا (دل میں اتر جانا (محاورہ) بات کا اثر ہوتا بات ذہن نشین ہونا۔
بات دل میں کھب جانا (محاورہ) بات کا دل پر نقش ہو جانا۔
بات دماغ سے نکالنا (محاورہ) نئی بات کہنا (۲) ایجاد کرنا۔ بات کو ذہن سے نکال دینا۔
بات دور پہنچنا (محاورہ) (۱) بات کا پھیلنا۔ بات کا مشہور ہو جانا۔ (۲) معاملے کا طول پکڑنا۔
بات دو کوڑی کی ہونا (محاورہ) ساکھ جاتی رہنا۔ بھرم نہ رہنا۔ بے وقعت ہونا
بات دہرانا۔ (محاورہ) ایک بات کو دوبارہ کہنا۔
بات دھرکی اٹھائی نہیں رہتی۔ نہ بات کا جواب دیتے بنتی ہے نہ چپ رہے۔ نہ اقرار کر سکتے ہیں نہ انکار۔
بات دینی آنا (محاورہ) جواب دہی کا ذمہ دار ہونا (۲) باز پرس ہونا۔ پوچھ گچھ ہونا۔
بات ڈالنا (محاورہ) معاملہ پیش کرنا۔ ذکر چھیڑنا۔
بات ڈبونا (محاورہ) اعتبار کھونا۔ بات ہلکی کرنا۔ وقار مٹانا۔ کام بگاڑنا
بات ڈھال کے کہنا (محاورہ) اشارے کنائے میں کہنا۔ بات کا سیدھے اور صاف الفاظ میں نہ کہنا۔
بات ڈھالنا (محاورہ) الزام رکھنا۔ تہمت لگانا۔
بات ذہن پر چڑھنا (محاورہ) بات کا خیال میں آنا۔ ذہن نشین ہونا۔
بات ذہن میں آنا۔ (محاورہ) بات کا خیال میں آنا۔ بات کا دل پر اثر کرنا

بات ذہن میں اُتر جانا۔ بات ذہن میں بیٹھ جانا (محاورہ) (۱) بات کا ذہن نشین ہونا۔ (۲) تدبیر کا دل میں جم جانا۔
بات رفت گذشت ہونا (محاورہ) بات نکل جانا۔ بات کا بھول میں پڑنا
بات رکھ لینا (محاورہ) کہا مان لینا (۲) عزت رکھ لینا (۳) وقت پر کام آنا۔ آڑے وقت کام آنا۔
بات رو میں نکل جانا (محاورہ) گفتگو کے جوش میں آکر بات کا منہ سے نکل جانا۔ بات کا بے اختیار لب پر آجانا۔
بات رہ جاتی ہے۔ وقت نکل جاتا ہے (مثل) ضرورت کی گھڑی نکل جاتی ہے لیکن ضرورت کے وقت کام نہ آنے والا یاد رہ جاتا ہے
بات رہ جانا (محاورہ) آبرو رہ جانا۔ عزت رہ جانا (۲) تذکرہ باقی رہ جانا (۳) آرزو پوری ہو جانا۔ (۴) شکوہ رہ جانا۔
بات زبان پر آنا (محاورہ) کسی امر کا تذکرہ ہونا۔
بات زبان پر لانا (محاورہ) کسی بات کا بیان کرنا۔ بات کہنا۔
بات زبان سے نکلنا (محاورہ) بات ظاہر ہونا۔ بات کہی جانا۔
بات زہر سے بھری ہونا (محاورہ) بات میں شرارت بھری ہونا۔ بات میں فساد کا مادہ ہونا۔
بات زہر لگنا۔ بات زہر ہونا (محاورہ) گفتگو کا بے حد ناپسند ہونا۔ بات کا دل کو بہت بُرا لگنا۔
بات سبک ہونا (محاورہ) بات ہلکی ہونا۔ ساکھ مٹنا۔
بات سجھانا (محاورہ) کسی امر سے واقف کرنا۔ خبردار کرنا (۲) نکتہ بتانا مضمون بتانا۔
بات سبز ہونا۔ بات کا کامیاب ہونا۔ التجا کا قبول ہونا۔ درخواست کا منظور ہونا۔
بات سنوارنا (محاورہ) بات بنانا۔ برہمی کی اصلاح کرنا۔
بات سننے کا دماغ ہونا۔ بات سننے کی برداشت رکھنا۔ متحمل مزاج ہونا۔
بات سو بات۔ جیسا موقع ہوگا۔ دیکھا جائے گا۔ ہر بات موقع پر کی جائے گی۔
بات سُنی ان سُنی کر دینا (محاورہ) بات سن کر ٹال دینا۔ توجہ نہ دینا۔
بات سوجھنا (محاورہ) (۱) خیال میں نیا مضمون آنا (۲) کسی کے سوال کا جواب سوجھ جانا۔
بات سوچنا (محاورہ) (۱) تدبیر سوچنا۔ غور کرنا۔ تجویز کرنا۔
بات سہنا (محاورہ) کڑوی بات برداشت کرنا۔ سخت بات سن کر صبر کرنا
بات سے بات نکلنا (محاورہ) بات کرتے ہوئے کوئی نئی بات نکل آنا
بات سے پھرنا (محاورہ) کہہ کے مکرنا۔ بدعہدی کرنا۔ قول سے پھرنا
بات سے نکل جانا (محاورہ) کہی بات سے مکر جانا۔
بات شیر و شکر ہونا (محاورہ) بات خوشگوار ہونا۔ بات کا دل کو پسند آنا۔
بات شیریں ہونا۔ بات کا خوشگوار ہونا۔ بات کا بہت پسند آنا۔
بات ظاہر ہو جانا (ہونا) (محاورہ) بھید یا راز کھلنا۔ نتیجہ نکلنا۔
بات کا اور چھور (۱۔ مذ) بات کا اصل مطلب۔ بات کا سر پیر۔
بات کا ایما پانا (محاورہ) مطلب سمجھنا۔ اشارہ سمجھنا۔ کنایہ تاڑ جانا

بات کا بتنگڑ بنانا (کرنا) ذراسی بات کو بڑھا کر بیان کرنا۔ ذراسی بات کو طول دینا۔ سیدھی بات میں جھگڑا پیدا کرنا۔
بات کا پا جانا (محاورہ) بات کو سمجھ لینا۔ تہہ تک پہنچ جانا۔
بات کا پہلو۔ بات کا انداز۔ بات کا اشارہ۔ کنایہ۔
بات کا پورا۔ بات کا پکا۔ دھنی۔ اپنے کہے کو پورا کرنے والا۔ صادق القول۔ وعدے کا سچا۔ باوفا۔ راست باز۔
بات کاٹنا۔ گفتگو میں دخل در معقولات کرنا۔
بات کا چوکا آدمی، ڈال کا چوکا بندر، پھر سنبھلنا نہیں (مثل) جو شخص موقع پر چوک جاتا ہے۔ وہ پھر اس کی تلافی نہیں کر سکتا جس طرح بندر کے ہاتھ سے درخت کی ٹہنی چھوٹ جائے تو وہ گر پڑتا ہے
بات کا چھینٹا۔ اشارہ۔ کنایہ۔
بات کا ذہن سے اتر جانا۔ بات کا بھول جانا۔ دھیان سے اتر جانا
بات کا رنگ پانا (محاورہ) بات کا بااثر ہونا۔ بات کامیاب ہونا۔
بات کارگر ہونا (محاورہ) نصیحت میں اثر ہونا۔ تدبیر کا بااثر ہونا۔
بات کا سر پیر نہ ہونا (محاورہ) گفتگو کا بے ترتیب اور بے تکا ہونا بات کا نامکمل ہونا۔ بے تکی اور ناقص گفتگو ہونا۔
بات کا موقع (محاورہ) بات چیت کرنے کی فرصت۔ گفتگو کا محل
بات کان پڑنا (محاورہ) اتفاقاً کوئی بات سن لینا۔
بات کان تک پہنچنا (محاورہ) بات سنائی دینا۔ خبر پہنچنا۔
بات کان سے سننا (محاورہ) غور سے سننا۔ کسی بات کی طرف توجہ دینا۔
بات کان میں پڑنا۔ گوش گزار ہونا۔
بات کان میں (پھونک دینا) ڈال دینا (محاورہ) (۱) باخبر کر دینا۔ کہہ دینا (۲) کسی کے کان میں آہستہ سے کوئی بات کہنا۔
بات کا (کچا) ہیٹا (محاورہ) بے اعتبار۔ ناقابلِ اعتبار۔ جو بات پر قائم نہ رہے۔
بات کتر دینا۔ (محاورہ) بات کاٹنا
بات کٹ جانا (محاورہ) بات کرتے ہوئے کاٹ دینا۔ بیچ میں بول پڑنا۔ گفتگو کا سلسلہ کٹ جانا۔
بات کرتے پتھر مارتا ہے۔ (محاورہ) سخت بد کلام ہے۔
بات کرسی نشین ہونا (محاورہ) بات ٹھیک بیٹھ جانا۔ بات کا مان لیا جانا۔
بات کرنا (محاورہ) (۱) بولنا۔ گفتگو کرنا۔ متوجہ ہونا۔ مخاطب ہونا۔ گلہ کرنا۔
بات کہنے میں پھول جھڑنا (محاورہ) شیریں کلام ہونا۔
بات کرید کرید کر پوچھنا (محاورہ) جرح کرنا۔ بال کی کھال نکالنا۔
بات کڑوی ہونا۔ لگنا (محاورہ) بات تلخ ہونا۔ بات ناگوار ہونا۔
بات کو آنچل میں باندھنا (محاورہ) کسی قول کو یاد رکھنا۔ وصیت یا نصیحت پر عمل کرنا۔
بات کو چکر دینا (محاورہ) بات کو پھیر پھار کے کہنا۔ بات کو سیدھی طرح بیان نہ کرنا۔
بات کو طول دینا (محاورہ) بات کو لمبا کرنا۔ جھگڑا بڑھانا۔
بات کو گرہ میں باندھنا۔ دیکھیے بات کو آنچل میں باندھنا۔

بات کو منہ سے لے لینا (محاورہ) کوئی بات کرنے لگے اس سے پہلے خود کہہ دینا
بات کھٹائی میں پڑنا (محاورہ) کام میں دیر لگ جانا۔ ملتوی ہو جانا۔ آئندہ پر اٹھ جانا۔
بات کھٹائی میں ڈالنا (محاورہ) بات لٹکائے رکھنا۔ ملتوی کر دینا (۲) ٹال مٹول کرنا۔
بات کھٹکنا (محاورہ) بات دل میں چبھنا۔ دل میں خلش ہونا۔ ناپسند ہونا۔
بات کہہ کے گنہگار ہونا (محاورہ) کچھ کہہ کر الزام اٹھانا۔ کچھ کہہ کر پچھتانا۔ یا شرمندہ ہونا۔
بات کھلنا (محاورہ) صحیح بات کا پتہ لگنا۔ افشائے راز ہونا۔
بات کہنا (محاورہ) (۱) منہ سے بولنا (۲) ذکر کرنا۔ قصہ بیان کرنا۔ (۳) نصیحت کرنا۔
بات کہنے کو رہ گئی ہے (محاورہ) شکایت رہ گئی ہے۔ یادگار رہ گئی ہے
بات کہنے میں۔ جھٹ پٹ۔ بہت جلد۔ لمحے بھر میں۔
بات کہنے میں آتی ہے (محاورہ) اچھی ہو یا بری کہنی ہی پڑتی ہے۔
بات کھونا۔ بے آبرو ہونا۔ عزت گنوانا۔
بات کہی اور پرائی ہوئی (مثل) منہ سے نکلی ہوئی بات چھپائے نہیں چھپتی۔ بھید ظاہر کر کے انسان بے بس ہو جاتا ہے۔
بات کہے کی لاج (محاورہ) قول کی شرم۔ کہے کا نباہ۔
بات کیا ہے؟ (۱) واقعہ کیا ہے۔ مطلب کیا ہے۔ (۲) اصل کیا ہے۔ (۳) آسان کیا ہے۔
بات کی بات کو (محاورہ) تھوڑی دیر کے لیے۔ دم بھر کے لیے۔
بات کی بات میں (محاورہ) آناً فاناً۔ فوراً۔
بات کی بات لات کی لات۔ بات کی بات خرافات کی خرافات بکری کے سینگوں کو چڑ گئے بیری کے پات (مثل) جب مذاق کے پیرائے میں کوئی ناگوار بات کہی جائے تو اس وقت یہ مثل بولتے ہیں۔
بات کی تاب لانا (محاورہ) بدزبانی کو برداشت کرنا۔ تحمل کرنا۔
بات کی تہ۔ اصل مطلب۔ بات کی حقیقت۔
بات کی جان۔ اصل بات۔ صحیح معاملہ۔ اصلی واقعہ۔
بات کی رٹ لگنا (محاورہ) ایک ہی بات بار بار کہنا۔ رٹ لگانا۔
بات کی کر باندھنا (محاورہ) بات کو معمول مقرر کرنا۔ بات کو ایک رسم بنانا
بات کی گرفت ہونا (محاورہ) بات پر اعتراض ہونا۔ نکتہ چینی ہونا۔ روک ٹوک
بات کے شاخسانے (محاورہ) بات کے مختلف پہلو۔ بات کے کلی پھندنے
بات (گرہ) گانٹھ میں باندھنا (محاورہ) بات کو خوب یاد رکھنا۔
بات گوز شتر ہونا۔ (محاورہ) فضول اور بے کار بات ہونا۔ ناقابلِ سماعت ہونا
بات گول کرنا (محاورہ) بات ٹالنا۔ صاف صاف کچھ نہ بتانا۔
بات گھڑنا (محاورہ) جی سے بات بنانا۔ اپنے دل سے بات بنا کے کہنا۔ خلافِ واقعہ کہنا۔ سخن سازی کرنا۔
بات گئی گزری ہونا۔ معاملہ رفت گزشت ہونا۔ بات کا بھلا دینا۔
بات گئی پھر ہاتھ نہیں آتی (محاورہ) ایک مرتبہ اعتبار جاتا رہے تو پھر

نہیں جمنا۔

بات لاکھ کی کرنی خاک کی (مثل) باتیں بنانے میں اُستاد لیکن عملاً کچھ نہیں

بات لانا (۱) نسبت کا پیغام لانا۔ (۲) الزام لگانا۔

بات لب تک آنا۔ بات کا زبان سے نکلنا۔ بات کا منہ سے بیان ہونا۔

بات لٹکائے رکھنا (محاورہ) معاملے کا فیصلہ نہ کرنا۔ صاف صاف نہ کہنا

بات لکھ رکھنا (محاورہ) بات کو یقینی سمجھ کر یاد رکھنا۔ بات کو بھولنے نہ دینا

بات لگانا (محاورہ) چغلی کرنا۔ لگائی بجھائی کرنا۔ غیبت کرنا۔ کان بھرنا (۲) نسبت یا منگنی ٹھہرانا (۱) الزام رکھنا۔ تہمت لگانا۔

بات لگنا (محاورہ) نسبت قرار پانا۔ سگائی ہونا۔

بات لمبی چوڑی ہونا (محاورہ) بات میں طوالت ہونا (۲) معاملہ کا بڑھ جانا۔

بات مات کرنا۔ چال چلنے نہ دینا۔ کسی فریب میں نہ آنا۔ کسی کی تدبیر کو ناکام بنا دینا۔

بات ماننا نصیحت پر عمل کرنا۔ بات قبول کرنا۔

بات مغز سے نکالنا (اتارنا) ذہانت سے کوئی نازک بات پیدا کرنا بہت اچھی تجویز سوچنا۔ مضمون بیان کرنا۔

بات مقدور سے باہر کرنا (محاورہ) اپنی حیثیت سے بڑھ کر کام کرنا۔

بات من میں بسنا (محاورہ) بات دل کو پسند لگنا۔ بات یاد رہنا۔

بات منگوانا (محاورہ) نسبت منگوانا۔ سگائی کا پیغام طلب کرنا۔

بات منہ پر آنا (محاورہ) چرچا ہونا۔ تذکرہ ہونا

بات منہ پر رکھنا (محاورہ) کسی بات کو جتانا۔ ذکر کرنا۔

بات منہ پر کہنا (محاورہ) روبرو کہہ دینا۔ کسی سے خوف نہ کھانا۔

بات منہ سے نہ نکالنا (محاورہ) شکوہ نہ کرنا۔ عذر نہ کرنا۔ چپ ہو رہنا صبر کرنا۔ ضبط کرنا۔

بات منہ سے نہ نکلنا (محاورہ) لاجواب ہونا۔ عاجز ہونا۔

بات منہ سے نکلی پرائی ہوئی (مثل) منہ سے جو بات نکل جائے وہ مشہور ہو جاتی ہے۔

بات میں۔ لمحہ بھر میں۔ فوراً۔ تُرت

بات میں بات ملانا (محاورہ) (۱) ہاں میں ہاں ملانا (۲) کسی کی بات میں دخل دینا (۳) کسی بات میں باریکی نکالنا۔

بات میں بات نکالنا (محاورہ) کوئی نئی بات نکالنا۔ باریکی نکالنا (۲) جس قسم کی بات ہو رہی ہو اس میں کوئی نئی بات کرنا۔ نکتہ چینی کرنا۔

بات میں بولنا (محاورہ) کسی کے معاملے میں دخل دینا (۲) بیچ میں بول پڑنا

بات میں پخ نکالنا (محاورہ) نکتہ چینی کرنا۔ اعتراض کرنا۔

بات میں پہلو نکالنا (محاورہ) بات میں سے کوئی نئی بات نکالنا۔

بات میں پھول جھڑنا (محاورہ) پیاری پیاری باتیں کرنا۔ دل پسند باتیں کرنا۔

بات میں توڑنا (محاورہ) کسی کو قائل کرنا۔ گفتگو میں عاجز کرنا۔

بات میں جیبیاں لگانا (محاورہ) صاف صاف نہ کہنا۔ اصلی بات چھپانے کی کوشش کرنا۔

بات میں دخل دینا (محاورہ) کسی کی گفتگو میں بول اُٹھنا۔ دخل در معقولات کرنا۔

بات میں رخنے نکالنا (محاورہ) نکتہ چینی کرنا۔ عیب جوئی کرنا۔ نقص نکالنا

بات میں زہر بونا۔ فساد ڈالنا۔ شرارت کرنا۔

بات میں سے بات نکالنا (۱) سلسلہ گفتگو میں اسی قسم کی اور باتیں بیان کرنا (۲) کوئی نازک پیرایہ نکالنا۔ ایک بات سے دوسری بات پیدا کرنا۔

بات میں فی نکالنا۔ اعتراض کرنا۔ نکتہ چینی۔ عیب نکالنا۔

بات میں قند گھولنا۔ ہنسی مذاق سے باتیں پُرلطف بنانا۔

بات میں فرق آنا (محاورہ) عزت کم ہو جانا۔ اعتبار نہ رہنا۔ وضع کے خلاف ہونا

بات میں کلام ہونا (محاورہ) شبہ ہونا۔ اعتراض ہونا۔

بات میں کھڑپنچ نکالنا۔ نکتہ چینی کرنا۔ اعتراض کرنا۔ میں میکھ نکالنا۔

بات میں لگانا۔ گفتگو میں مشغول کرنا۔ فریب دینا۔

بات میں ہندی کی چندی نکالنا (محاورہ) (۱) کرید کرید کے پوچھنا (۲) بال کی کھال اتارنا۔

بات میں ہیٹی ہونا (محاورہ) کسی بات میں کمی ہونے کی وجہ سے بے عزت ہونا

بات نباہنا (محاورہ) وضع پر قائم رہنا۔ کہے کی لاج رکھنا۔

بات نشتر ہونا (محاورہ) بات ناگوار ہونا۔

بات نظر میں ہونا (محاورہ) معاملہ یاد ہونا۔ دھیان میں ہونا۔

بات نکالنا (محاورہ) تذکرہ کرنا (۲) مضمون پیدا کرنا (۳) تدبیر نکالنا۔

بات نکلنا (۱) منہ سے کوئی کلمہ نکلنا۔ (۲) نتیجہ نکلنا۔ (۳) اظہار ہونا۔

بات نہ آنا (محاورہ) جواب نہ آنا۔ کچھ کہتے نہ بن پڑنا۔

بات نہ پوچھنا (محاورہ) خبر نہ لینا۔ بے پروائی کرنا۔ خاطر تواضع نہ کرنا۔ منہ نہ لگانا۔

بات نہ سننا (محاورہ) توجہ نہ دینا۔ بے پروائی کرنا۔

بات نہ کر آنا (محاورہ) بھولے پن، سیدھے پن یا خوف کی وجہ سے بات کرتے نہ بن پڑنا۔

بات نہ کرنا (محاورہ) مغرور ہونا۔ خاطر میں نہ لانا۔

بات نہ ہونا (محاورہ) آسان ہے۔ معمولی بات ہے۔

بات نہیں تکنگڑ ہے (محاورہ) معمولی بات نہیں۔ فساد کی بات ہے سخت جھگڑے کی بات ہے۔

بات نیچی پڑنا (محاورہ) آبرو جاتی رہنا۔ بے وقعت ہونا۔

بات وزنی ہونا (محاورہ) بات با وقعت ہونا۔ بات درست ہونا۔

بات ہاتھ آنا (لگنا) (محاورہ) نتیجہ حاصل ہونا۔ مقصد پا لینا۔ مراد مل جانا

بات ہلکی ہونا (محاورہ) دوسروں کی نظر میں بے وقعت ہونا۔ قدر گھٹنا بات کا پایہ اعتبار سے گرنا۔

بات ہنس کے ٹال دینا (محاورہ) فضول سمجھ کر بات کا جواب نہ دینا

بات ہنسی میں اُڑا دینا (محاورہ) بات کا مذاق میں اڑا دینا۔ بات کو حقارت سے ٹال دینا۔

بات ہیٹی ہونا (محاورہ) سُبکی ہونا۔ عزت میں فرق آنا۔ ساکھ بگڑنا۔

بات ہی کیا ہے (محاورہ) آسان سی بات ہے کچھ مشکل نہیں۔

بات یہ ہے۔ (محاورہ) بات تو یہ ہے۔ اصل مطلب یہ ہے۔ اصل مقصد

یہ ہے۔ خلاصہ یہ ہے۔
باتوں باتوں میں۔ اثنائے کلام میں۔ دوران گفتگو میں۔
باتوں باتوں میں کام نکالنا (محاورہ) ترکیب سے کام بنانا۔ مفت میں کام بنا لینا۔
باتوں باتوں میں کہنا (محاورہ) کسی اور تذکرے میں مطلب کی بات کہنا
باتوں بوڑھا کرتب خوار۔ باتوں چکنا کاموں خوار (۱۔ مثل) باتیں تو تجربہ کاروں کی سی ہیں۔ لیکن افعال بے وقوفوں کے سے ہیں (۲) باتیں خوب بنانا مگر کام نہ کرنا۔
باتوں سے ڈر جانا (محاورہ) دھمکی میں آجانا۔
باتوں سے کام نہیں چلتا (محاورہ) کام کرنے سے ہوتا ہے۔ باتوں سے نہیں
باتوں سے کلیجہ پک جانا (محاورہ) کسی کی تلخ یا بری باتوں سے دکھ ہونا۔
باتوں کا تار۔ باتوں کا سلسلہ
باتوں کا جھاڑ باندھنا (محاورہ) لگاتار بولے جانا۔
باتوں کا دفتر کھولنا (محاورہ) گلہ شکوہ کرنا۔
باتوں کا دھنی (ا۔ صف) باتیں کرنے میں استاد۔ بہت باتیں بنانے والا
باتوں کی کنسوئیاں لینا (محاورہ) باتوں کی ٹوہ لگانا۔
باتوں میں (محاورہ) بات چیت میں (۲) واہیات میں۔ مزخرفات میں۔
باتوں میں آنا (محاورہ) کہنے کا یقین کر لینا۔ فریب کھانا۔ بہکاتے میں آنا
باتوں میں اڑانا (محاورہ) (۱) ہنسی میں ٹالنا (۲) فریب دینا۔ دھوکا دینا۔
باتوں میں الجھانا (محاورہ) باتوں میں لگانا (۲) بات چیت میں دیر کر دینا۔
باتوں میں بہلانا (محاورہ) محض باتوں سے خوش کرنا (۲) دم جھانسا دینا۔
باتوں میں پھسلانا باتوں کے ذریعہ بہکا لینا۔ دم دینا۔
باتوں میں تاڑ لینا (محاورہ) باتیں کرتے ہوئے اندازہ لگا لینا کہ کہنے والا کیا کہنا چاہتا ہے۔
باتوں میں ٹالنا (محاورہ) باتوں میں وقت گزارنا
باتوں میں ٹٹولنا (محاورہ) باتیں کرتے ہوئے کسی کے دلی عندیے کو معلوم کرنا
باتوں میں دھر لینا (محاورہ) لاجواب کرنا۔ قائل کرنا۔
باتوں میں کھل جانا (محاورہ) بے تکلف ہو جانا۔ دل کی بات کہہ دینا
باتوں میں لگانا (محاورہ) دیکھیے بات میں لگانا۔
باتیں بگھارنا (۱) باتیں بنانا۔ سخن سازی کرنا۔ جھوٹ بولنا (۲) خوشامد کرنا (۳) شیخی مارنا (۴) الزام دھرنا۔
باتیں بنانا (محاورہ) جھوٹ بولنا۔ شیخی بگھارنا۔ یاوہ گوئی کرنا۔ حیلے بہانے بنانا
باتیں جڑنا (محاورہ) لگائی بجھائی کرنا۔ چغلی کھانا۔
باتیں چبا چبا کے کرنا (محاورہ) غرور کے ساتھ باتیں کرنا۔
باتیں چھانٹنا (۱) باتیں بنانا۔ جھوٹی باتیں کرنا (۲) طعنے مارنا۔ طنز آمیز باتیں کرنا۔
باتیں سنانا (محاورہ) برا بھلا کہنا۔ طعنے دینا۔ سخت سست کہنا۔
باتیں سننا (محاورہ) کسی کی گفتگو سننا۔ کلام پر دھیان دینا۔ (۲) کڑوی باتوں کو برداشت کرنا۔ برا بھلا سہنا۔
باتیں ملانا۔ ہاں میں ہاں ملانا۔ جی ہاں جی ہاں کرنا۔

باتیں ہیں۔ دھوکے ہیں۔ ڈھکوسلے ہیں۔ دھمکیاں ہیں۔
باتیں ہی باتیں ہیں (۱) کہنا ہی کہنا ہے حقیقت کچھ نہیں (۲) صرف باتیں ہی کرنا آتی ہیں۔ نکما ہے (۳) محض دھمکی ہی دھمکی ہے۔
باتون۔ باتونی۔ باتونیا (با۔ تون۔ با۔ تو۔ نی۔ با۔ تو۔ نِ۔ یا) [ہ۔ صف] بہت باتیں بنانے والا۔ فضول گو۔ بکواسی۔ بکّی۔
باٹ [ہ۔ مذ] وزن تولنے کے بٹے (۲) [مث] راستہ۔ راہ۔ طریق۔ سڑک پگڈنڈی۔
باٹ چلے جانیے یا باہا پڑے جانیے (مثل) کسی کے ساتھ سفر کرنے یا واسطہ پڑنے ہی سے اس کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔
باٹ دیکھنا (۱) بٹے کی جانچ پڑتال کرنا۔ (۲) راہ دیکھنا۔ انتظار کرنا۔
باٹ سار کر۔ راہ رو۔ مسافر۔ (ق)
باٹ کا آٹا۔ وہ آٹا جو چکی کے گرنڈ میں گرنے سے خود بخود جمع ہو جاتا ہے
باٹ کا روڑا (۱) اینٹ کا وہ ٹکڑا جس سے راہ چلنے میں رکاوٹ ہو۔ (۲) (مجازاً) غریب۔ مفلس۔ نادار۔
باٹ مارنا۔ راستہ کھوٹا کرنا۔ نقصان پہنچانا۔
باٹی (با۔ ٹی) [ہ۔ ا۔ مث] روٹی کی چھوٹی چھوٹی ٹکیاں جو انگاروں پر رکھ کر سینک لیتے ہیں
باج (ف۔ ا۔ مذ) خراج۔ محصول۔ زر مالگذاری۔
باج دار۔ خراج دینے والا۔ محصول دینے والا۔
باج گزار۔ خراج گزار۔ ریاست کو محصول دینے والا۔ رعیت
باج گیر (ف۔ صف) محصول لینے والا۔ محصل۔ کلکٹر۔
باجا (با۔ جا) [ہ۔ ا۔ مذ] بجنے کی چیز۔ ساز۔ مزامیر۔
باجا گاجا۔ گانا بجانا۔ ڈھول ڈھمکا۔ دھوم دھام۔ (گاجا تابع مہمل ہے)
باجپئی (با۔ ج۔ پ۔ ای) [ہ۔ ا۔ مذ] برہمنوں کی ایک ذات
باجرا (با۔ ج۔ را) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) ایک قسم کا غلہ (۲) مجازاً ننھی ننھی بوندیں (۳) نہایت باریک کٹی ہوئی چھالیا۔
باجرا برسنا (محاورہ) پھوار پڑنا۔ ننھی ننھی بوندیں گرنا۔
باجرا سا بکھرنا (محاورہ) بے کل ہونا۔ بے چین ہونا۔ پریشان ہونا (۲) منتشر ہونا (۳) تھک کر چور ہونا۔
باجرا مرغ۔ ایک قسم کا سیاہ پرندہ۔ جس کے پروں پر باجرے کے برابر زرد رنگ کی چتیاں ہوتی ہیں۔
باجری (باج۔ ری) [ہ۔ ا۔ مث] چھوٹی قسم کا باجرا۔
باجن (با۔ جن) [ہ۔ ا۔ مذ] ڈھول تاشے وغیرہ
باجنا (باج۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) بجنا۔ مشہور ہونا۔ موسوم ہونا۔
باجنتر۔ باجنتری (با۔ جن۔ تر، با۔ جن۔ ت۔ ری) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) باجے والا (۲) وہ ٹیکس جو گانے بجانے والوں سے لیا جاتا ہے۔
باجی (با۔ جی) [ت۔ ا۔ مث] (۱) آپا۔ بڑی بہن۔ ہمشیر۔ خواہر (۲) اپنے سے بڑی خاتون۔
باچھ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) گوشۂ لب۔ (۲) پتی۔ چندہ۔ لگان۔ (۳) جمعبندی۔ کھاتہ۔

باچھڑ ڈالنا۔ محصول ادا کرنا۔

باچھ کرنا۔ چندہ کرنا۔

باچھیں آنا۔ باچھیں پکنا۔ باچھیں پھٹنا (محاورہ) ہونٹوں کے کونوں کا پک جانا۔

باچھیں کھِل جانا (محاورہ) (۱) ہنسنا، کِھلکھلانا۔ قہقہہ لگانا (۲) نہایت خوش ہونا

باچھا (با۔ چھا) [ہ۔ ا۔ مذ] بچھڑا۔

باختر (باخ۔ تر) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) مشرق۔ مغرب (عموماً مشرق ہی کے معنی میں مستعمل ہے۔ (۲) ایک علاقہ جو کوہ ہندوکش اور دریائے ... کے درمیان واقع ہے۔

باختری اونٹ (ا۔ مذ) دو کوہان والا اونٹ

باختہ (ف۔ صف) اُڑا ہوا۔ مرکبات میں جیسے حواس باختہ۔

باد [ف۔ ا۔ مث] ہوا۔ بادِ پوزن

بادِ آبستنی۔ وہ ہوا جو نباتات کو بارور کرے جس ہوا سے پودوں میں پھل وغیرہ لگتے ہیں۔

بادآور۔ آورد (ف۔ مث) خسرو پرویز کے خزانے کا نام۔ وہ دولت جو بغیر محنت کے ہاتھ آئے (۲) ایک زر کا نام

بادبان۔ (۱) مستول (۲) وہ کپڑا جو کشتی کی رفتار کو تیز کرنے اور اس کا رخ موڑنے کے لیے لگاتے ہیں۔

بادبانِ اخضر (کنایتہً) آسمان لفظی معنی سبز آسمان۔

بادبانی جہاز (ا۔ مذ) وہ جہاز جو بادبان کے ذریعے چلتے ہیں۔

بادِ بہار۔ بادِ بہاری۔ موسم بہار کی ہوا۔

بادپا (ف۔ مذ) تیز چلنے والا۔ تیز رفتار گھوڑا۔

بادپیما (۱) بے ہودہ گو شخص (۲) ہوا کا دباؤ یا وزن ناپنے کا آلہ۔ مقیاس الہوا (Aerometer) (۳) بہت تیز رفتار گھوڑا

بادِ تند۔ جھکڑ۔ تیز ہوا۔ آندھی۔ طوفان باد۔

بادخایہ۔ ایک بیماری جس سے گھوڑے کے فوطے بڑھ جاتے ہیں

بادِ خزاں۔ پت جھڑ کی ہوا۔

بادِ خنک (ف۔ مث) ٹھنڈی ہوا۔

بادِ خوان۔ خوشامدی۔ چاپلوس

بادِ خور۔ بادخورہ۔ گنج۔ وہ بیماری جس سے گھوڑے کے بال گر جاتے ہیں۔

بادرفتار (۱) ہوا کی طرح تیز چلنے والا (۲) مجازاً نہایت چالاک اور تیز گھوڑا۔

بادریہ۔ چھت کا ہوادان۔

بادزن (ف۔ مذ) پنکھا۔

بادِ سُرخ۔ ایک بیماری کا نام

بادِ سموم۔ بہت گرم ہوا۔ لُو۔ سموم

بادسنج۔ بے فائدہ کام کرنے والا۔ بے ہودہ گو

بادسیر (۱) تیز گھوڑا (۲) مغرور شخص۔

بادِ موافق (ف۔ مث) وہ ہوا جو جہاز اور کشتی کو آگے بڑھنے میں مدد دے۔

بادِ شمال (ف۔ مث) شمال سے چلنے والی ہوا خوشگوار ہوا۔

بادِ صبا (۱) صبح کی ٹھنڈی ہوا جو شمال مشرق کی طرف سے آتی ہے (۲) بہشت کی ہوا۔ (۳) نسیم۔ پُروا

بادِ صرصر۔ تیز و تند ہوا

بادِ فتق۔ ایک مرض جس میں خصیے بڑھ جاتے ہیں۔

بادِ فرنگ۔ آتشک

بادفروش۔ باتونی۔ خوشامدی۔

بادکش (۱) پنکھا۔ لٹکانے والا پنکھا جس کو رسی لگا کر ہلاتے ہیں (۲) روشندان۔ ہوادان۔

بادِ گرد۔ بگولا۔

بادِ مخالف (۱) آگے بڑھنے سے روکنے والی ہوا۔ (۲) طوفان۔ آندھی

بادِ مراد۔ بادِ موافق۔ وہ ہوا جو آگے بڑھنے میں مدد دے۔

بادنما۔ وہ آلہ جس کے ذریعے ہوا کا رُخ معلوم کرتے ہیں۔

بادِ ہوائی۔ بے ہودہ۔ بے معنی۔ آوارہ۔ بے کار۔ نکما۔

بادام (با۔ دام) [ف۔ ا۔ مذ] ایک خشک میوہ۔

باداچہ (ا۔ مذ) چاندی۔ سونے تانبے یا پیتل کا پترا جسے صندوقوں اور بندوق کے کندوں پر لگا دیتے ہیں۔

بادامہ (با۔ دا۔ مہ) [ف۔ ا۔ مذ] ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔

بادامی (با۔ دا۔ می) [ف۔ صف] (۱) بادام کے رنگ کا سرخی مائل زرد ہلکا زرد۔ [ا۔ مث] چھوٹی سی مخروطی ڈبیہ (۳) [مذ] خواجہ سرا۔ جس کا عضو تناسل بہت چھوٹا ہو (۴) ایک قسم کا چاول۔

بادامی آنکھ۔ وہ آنکھ جو بادام سے مشابہ ہو۔

بادرنج (باد۔ رنج) بادرنگ کا معرب

بادرنگ (باد۔ رنگ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) ایک قسم کا کھیرا۔ ترنج

بادریسہ۔ بادریشہ (باد۔ ری۔ سہ، باد۔ ری۔ شہ) [ف۔ ا۔ مذ] ایک قسم کی گول سوراخ دار لکڑی جسے خیمے کی چوب کے اوپر رکھا جاتا ہے۔

بادشاہ۔ بادشہ (باد۔ شاہ، باد۔ شہ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) سلطان۔ شاہ تخت کا مالک (۲) مالک۔ حاکم۔ مختار (۳) سردار۔ کامل۔ اُستاد۔ (صحیح لفظ پادشاہ ہے۔ بادشاہ مہند ہے)

بادشاہزادہ۔ بادشاہ کا بیٹا۔

بادشاہزادی۔ بادشاہ کی بیٹی

بادشاہوں اور دریاؤں کا پھیر کس نے پایا ہے (مثل) بادشاہوں کے خیالات ایک وقت بدل جاتے ہیں۔

بادشاہوں کی باتیں بادشاہ ہی جانیں (مثل) بڑے لوگوں کی باتیں بڑے لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں۔

بادشاہانہ (باد۔ شا۔ ہا۔ نہ) [ف۔ صف] (۱) بادشاہوں سے متعلق (۲) بادشاہوں کے لائق۔

بادشاہت (باد۔ شا۔ ہت) [ف۔ ا۔ مث] راج۔ سلطنت۔ حکومت

بادشاہی (باد۔ شا۔ ہی) [ف۔ ا۔ مث] (۱) سلطنت۔ حکومت۔ راج

(۲) (صف) شاہانہ۔ شاہی۔ بادشاہ کا۔

بادشاہی حکم۔ سلطنت کا حکم۔ شاہی حکم۔

بادشاہی خرچ (۱) شاہانہ خرچ۔ امیرانہ خرچ (۲) فضول خرچی حیثیت سے بڑھ کر خرچ۔

بادشاہی سند۔ شاہی فرمان۔ شاہی سرٹیفکیٹ۔

بادل (با۔ دَل) [ہ۔ ا۔ مذ] ابر۔ گھٹا۔

بادل آنا (محاورہ) ابر کا نمودار ہونا۔ آسمان پر گھٹا دکھائی دینا۔

بادل اُٹھنا (محاورہ) بادل کا آسمان پر نمودار ہونا۔

بادل اُمڈ، اُمنڈ، اُمڈ، اُمنڈ کے آنا (محاورہ) بہت زور کی گھٹا آنا بہت زور شور سے بادل کا آنا۔

بادل اُمنڈنا (محاورہ) بادل گھر کے آنا۔ بہت زور سے گھٹا چھانا۔

بادل برسنا (محاورہ) بارش ہونا۔ مینہ برسنا۔

بادل پھٹنا۔ ابر کھلنا۔ مطلع صاف ہونا۔ گھٹا کا ہٹنا۔

بادل جھکنا (محاورہ) بادلوں کا بہت نیچے ہو جانا۔

بادل جھوم جھوم کے برسنا (محاورہ) زور شور سے مینہ برسنا۔

بادل چھانا (محاورہ) آسمان پر بادلوں کا محیط ہونا۔ ابر گھرنا۔

بادل چھٹنا (محاورہ) بادلوں کا منتشر ہونا۔ آسمان کھل جانا

بادل دیکھ کر گھڑے پھوڑنا (مثل) امید بر آنے کے آثار دیکھ کر نقصان کر بیٹھنا۔

بادل کا آسمان پر گھر آنا (محاورہ) بادل کا آسمان پر پھیل جانا۔ گھٹا چھا جانا

بادل پھیلنا۔ بادل چھانا۔ بادل گھرنا۔

بادل کڑکنا۔ بادل گرجنا۔ (محاورہ) بادلوں کے باہم ٹکرانے سے آواز پیدا ہونا

بادل کھلنا (محاورہ) آسمان کا بادلوں سے صاف ہو جانا۔

بادل کی طرح گرجنا (محاورہ) غصے میں آکر شور مچانا۔

بادل گھر آنا۔ بادل گھرنا (محاورہ) بادل چھانا۔ آسمان پر بادلوں کا جمع ہونا۔

بادلا۔ بادلہ (باد۔ لا، باد۔ لہ) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) سونے چاندی کا تار جس سے گوٹا وغیرہ بناتے ہیں (۲) زری کا کپڑا جو ریشم اور چاندی سونے کے تاروں سے بنا جاتا ہے۔ زر بفت۔

بادلا مونڈھے سے نیم نہیں چھپتا (مثل) صورت بدلنے سے سیرت نہیں بدلتی۔

بادمُہرہ (باد۔ مُہ۔ رَہ) [ف۔ ا۔ مذ] سانپ کا مہرہ جو مار گزیدہ کے لیے تریاق ہے۔

بادنجان (با۔ دن۔ جا۔ ن) [ع۔ ا۔ مذ] بینگن۔

بادنجانِ فرنگی۔ ٹماٹر۔

بادہ (با۔ دہ) [ف۔ ا۔ مذ] شراب۔ مے۔ خمر

بادہ پرست۔ بادہ پیما۔ بادہ خوار۔ بادکش۔ بادہ گسار۔ بادہ نوش۔ شراب پینے والا۔ شرابی۔

بادہ پرستی۔ بادہ پیمائی۔ بادہ خواری۔ بادہ کشی۔ بادہ گساری۔ بادہ نوشی شراب خوری۔

بادہ گلرنگ۔ (ف۔ صف) سُرخ شراب۔

بادھا (با۔ دھا) [س۔ ا۔ مث] (۱) رکاوٹ۔ مخالفت۔ مزاحمت۔ خلل (۲) تنازع۔ (۳) خطرہ۔ (۴) نقصان (۵) دُکھ۔ درد (۶) پلنگ کی ڈوری رسی۔ نواڑ۔ (۷)، [ہ] بڑھوتری۔ زیادتی۔

بادھا پڑنا۔ خلل پڑنا۔ رکاوٹ ہونا۔ کسی معاملے میں تعطل یا بحران پیدا ہونا

بادی (با۔ دی) [ف۔ صف] (۱) ہوا پیدا کرنے والا۔ ریحی۔ نفاخ (۲) سرد۔ ٹھنڈا (۳) [مث] برودت اور ریاح پیدا کرنے والا مادہ (۴) بائی۔ گھٹیا (۵) شرارت۔ نقصان۔

بادی پن (ا۔ مذ) نفخ پیدا کرنے کی کیفیت۔

بادی پھیلانا (محاورہ) سستی اتارنا۔ جھگڑا کرنا۔

بادِیٔ (با۔ دی) [ع۔ صف] (۱) شروع۔ اوّل (۲) شروع کرنے والا۔

بادیُ الرّائے (با۔ د۔ یُر۔ رائے) سرسری رائے۔ ابتدائی فکر

بادی النظر (با۔ د۔ ین۔ نظر) سرسری نظر سے۔ ابتدائی نظر میں۔ دیکھتے ہی (اردو میں اس کے ساتھ "میں" لگاتے ہیں۔

بادیان (با۔ دِ۔ یان) [ف۔ ا۔ مث] سونف

بادیانِ رُومی۔ انیسون۔ ایک دوا کا نام۔

بادِیہ (با۔ دِ۔ یہ) [ع۔ ا۔ مذ] صحرا۔ بیابان۔ جنگل۔ دشت۔

بادیہ پیما۔ بادیہ گرد۔ جنگل میں پھرنے والا۔

بادِیہ (با۔ دِ۔ یہ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) بڑا پیالہ۔ بڑا کٹورا۔ (۲) مُشک (ق)

باڈِس (Bodice) (با۔ ڈِس) [انگ۔ ا۔ مث] عورتوں کا تنگ شلوکہ۔ انگیا۔

باڈی (Body) (با۔ ڈی) [انگ۔ ا۔ مث] (۱) مادی وجود۔ جسم (۲) دھڑ یا ڈھانچہ (کسی چیز کا) (۳) آدمی۔ شخص (۴) جماعت۔ گروہ۔ انجمن

باڈی بلڈر (Body Builder) (۱) تن ساز۔ ورزش سے جسم بنانے والا (۲) موٹر وغیرہ کا ڈھانچہ بنانے والا۔

باڈی بلڈنگ (Body Building) (۱) جسم بنانے کا عمل یا پیشہ (۲) گاڑیوں کے ڈھانچے بنانے کا عمل یا پیشہ

باڈی گارڈ (Body Guard) محافظ دستہ (کسی شخص کا)

باذِل (با۔ ذِل) [ع۔ ا۔ مذ] سخی۔ فیاض۔ بخشش کرنے والا۔ سخاوت کرنے والا

بار [ہ۔ ا۔ مث] (۱) عرصہ۔ دیر (۲) نوبت۔ مرتبہ۔ دفع۔ موقع (۳) گھر کے ساتھ بطور تابع بمعنی اہل و عیال (۴) ہفتہ کا دن۔ شنبہ۔

بارّ [ع۔ ا۔ مذ] (۱) نیکی کرنے والا۔ نیکوکار (۲) اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام۔

بار [ف۔ ا۔ مذ] (۱) بوجھ۔ گرانی۔ وزن۔ اسباب (۲) دخل۔ رسائی (۳) نوبت مرتبہ۔ دفعہ۔ شمار (۴) اجازت۔ لائسنس (۵) حمل۔ گربھ (۶) فرض۔ ذمہ داری (۷) ثمر۔ پھل۔ (۸) عدالت۔ جناب۔ دربار (۹) [صف] جلیل بزرگ۔ (۱۰) ناگوار۔ تکلیف دِہ (۱۱) برسانے والا (جیسے گوہر بار) (۱۲) کار کے ساتھ بطور تابع (کاروبار) (۱۳) کسی چیز کی کثرت ظاہر کرنے کے لئے (جیسے بار، سنگ بار)

بار آنا۔ (۱) پھل آنا (۲) موقع آنا۔ باری آنا۔ اب اس جگہ باری مستعمل ہے

بار آور (۱) پھل لانے والا۔ پھل دار (۲) حاملہ عورت۔ وضع حمل کرنے والی (۳) نتیجہ خیز۔
بار آور ہونا۔ پھلنا۔ پھل لانا۔
بار الٰہ۔ بار خدایا (۱) خدا کی جناب (۲) اے بزرگ خدا۔
بار الٰہا۔ بار خدایا۔ اے خدائے بزرگ۔
بار بار۔ گھڑی گھڑی۔ متواتر۔ لگاتار
بار بٹا لینا۔ ذمہ داری میں شریک ہونا۔
بار بٹائی۔ غلے کے گاہنے سے پیشتر فصل کے گٹھے باندھ کر تقسیم کرنا۔
بار بردار۔ بوجھ اٹھانے والا۔ قلی۔ پانڈی۔
بار برداری۔ بوجھ اٹھانا (۲) مزدوری۔ بوجھ ڈھونے کی اجرت چھکڑے وغیرہ کا کرایہ (۳) بوجھ ڈھونے کے ذرائع (گاڑی۔ چھکڑا۔ چوپائے وغیرہ)
بار تردید۔ اعتراض کو رد کرنے کا ذمہ۔ جواب دہی کی ذمہ داری۔
بار پانا (محاورہ) رسائی ہونا۔ دخل ہونا۔
بار ثبوت۔ ثابت کرنے کا ذمہ۔ ثبوت دینے کی ذمہ داری۔
بار ثبوت منتقل کرنا۔ ثبوت کی ذمہ داری دوسرے فریق پر ڈالنا
بار خاص (۱) خاص اجازت (۲) دربار خاص۔ جج کا اجلاس۔
بار خاطر۔ ناگوار خلاف طبع۔ ناپسند
بار خاطر نہیں یار شاطر ہوں (مثل) چالاک دوست ہوں تکلیف نہیں دوں گا
باردار (۱) پھل دار۔ میوہ دار (۲) حاملہ۔ گیابھن (۳) صاحب اولاد (۴) خوش قسمت۔ نصیبے والا (۵) مال دار۔ دولت مند (۶) بوجھ سے لدا ہوا۔
باردانہ۔ کسی چیز کے رکھنے کا برتن (۲) اسباب رکھنے اور باندھنے کا سامان (۳) فوج کے کھانے پینے کا سامان (۴) سوداگری کے سامان کی بوریاں اور صندوق وغیرہ (۵) باورچی خانے کا سامان۔ انگڑ کھنگڑ
بار رہن۔ گروی ہونے کا بوجھ۔ کسی چیز کو گروہ رکھنے کی رقم۔
بار عام۔ عام اجازت۔ دربار عام۔
بار کش۔ بوجھ کھینچنے والا۔ سامان لے جانے والا۔
بار گاہ۔ اجلاس کی جگہ۔ کچہری۔ عدالت۔ دربار کا مقام۔
بار گیر (۱) بوجھ اٹھانے والا جانور۔ بارکش۔ لدو گھوڑا اونٹ وغیرہ (۲) وہ سوار جس کا ذاتی گھوڑا نہ ہو۔
بار گیری۔ گھوڑے پر سواری کی نوکری۔
بارور۔ دیکھیے بار آور۔
بارہا (بار کی جمع) بار بار۔ کئی بار۔ کئی مرتبہ۔ اکثر۔ بہت۔ دفعہ۔
باریاب۔ اجازت پانے والا۔ دربار میں پہنچ جانے والا۔ ملاقات کرنے والا۔
باریابی۔ بارگاہ میں حاضری۔ دربار میں داخلہ۔
بار۔ (Bar) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) وکیلوں کی جماعت (۲) مجرم کا کٹہرا (۳) ہوٹل میں وہ جگہ جہاں شراب تقسیم ہوتی ہے (۴) شراب خانہ
بار ایٹ لا (Bar-At-Law) بیرسٹر ایٹ لا کا مخفف۔
بار ایسوسی ایشن (Bar Association) انجمن وکلا۔ وکیلوں کی جماعت۔
بار روم (Bar Room) وکیلوں کے بیٹھنے کا کمرہ (کچہری میں)

بارا (با۔را) [ہ۔ا۔ مذ] (۱) وہ راگ جو پانی کا چرس کھینچتے وقت گاتے ہیں (۲) وہ شخص جو آبپاشی کی غرض سے کنوئیں پر کھڑا ہو کر پانی سے بھرا ہوا چرس لیتا ہے (۳) جنتری میں تار کھینچنے کا فعل (۴) وہ کھانا جو بوڑھے شخص کے مرنے پر دیا جاتا ہے (۵) ہوا (۶) [صف]۔ دس اور دو ۱۲ بارہ۔
بارہ جوری (جوری۔ زور کا بگاڑ لغوی معنی بارہ گنا طاقت) زبردستی جبر سے۔ سینہ زوری سے۔
بارات (با۔رات) [ہ۔ا۔مث] دیکھیے برات۔
باران (با۔ران) [ف۔ا۔ مذ] (۱) مینہ۔ بارش (۲) برسنے والا۔
باراں دیدہ (۱) وہ جس پر مینہ پڑ چکا ہو (۲) تجربہ کار۔
باران رحمت۔ رحمت کی بارش۔ وہ بارش جو مخلوق کے حق میں فائدہ مند ہو
باراں گیر (ف۔صف) چھتا۔
بارانی (با۔را۔نی) [ف۔صف] زمین جس کی سرسبزی بارش پر منحصر ہو۔ (۲) [مث] بارانی زمین۔ چاہی زمین کی ضد (۳) وہ چغہ یا کوٹ جو بارش کا بچاؤ کرتا ہے۔ برساتی۔
بارانی زمین۔ وہ زمین جس کی زراعت صرف مینہ سے ہوتی ہے۔
باراہ (با۔راہ) [ہ۔ا۔مذ] سؤر۔ خنزیر۔ خوک (۲) وشنو کا تیسرا اوتار جو سور کے روپ میں ہوا تھا (۳) گاؤں کے قریب کی زمین۔
باربر (Barber) (بار۔بَر) [انگ۔ا۔مذ] نائی۔ حجام۔ اصلاح ساز
بارتنگ (بار۔تنگ) [ف۔ا۔ مذ] ایک دوا۔
بارد (با۔رد) [ع۔صف] سرد۔ ٹھنڈا۔ جمع بوارد
بارڈر (Barder) (بار۔ڈر) [انگ۔ا۔مذ] (۱) حد۔ سرحد (۲) حصار (۳) کنارہ حاشیہ۔
بارز (با۔رز) [ع۔صف] آشکار۔ ظاہر (جمع بوارز)
بارش (با۔رش) [ف۔ا۔مث] مینہ۔ برکھا۔ برشکال۔
بارک (Barrack) (با۔رک) [انگ۔ا۔مذ] فوجیوں کے رہنے کے مکانات۔ سپاہیوں کے رہنے کی کوٹھڑیوں کی قطار (صحیح تلفظ بیرک)
بارک ماسٹر (Barrack Master) فوجی مکانات کا محافظ اور مہتمم۔
بارک اللہ (با۔رَ۔کل۔لاہ) [ع] اللہ تجھے برکت دے (تعریف و تعجب کے موقع پر استعمال کرتے ہیں)
بارگی (با۔ر۔گی) [ف۔ا۔مث] دفعہ۔ عرصہ۔ مرتبہ (مرکبات میں مستعمل ہے۔ جیسے اکبارگی۔ فوراً)
بارندہ (با۔رن۔دہ) [ف۔صف] برسنے والا۔
بارُو (با۔رُو) [ہ۔ا۔مث] بالو۔ ریت۔
بارُوت۔ بارود (با۔رُوت، با۔رُود) [ف۔ا۔مث] گندھک شورے اور کوئلے وغیرہ کا مرکب جو آتشیں اسلحہ اور آتشبازی میں کام آتا ہے۔
بارود اُڑنا۔ بارود کا آگ پکڑنا۔

بارود خانہ (۱) بارود جمع کرنے کا مقام (۲) بارود بنانے کا مقام۔
بارود میں آگ لگانا۔ اشتعال پیدا کرنا۔
بارَہ (با۔ رَہ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) معاملہ۔ باب۔ تعلق (۲) نوبت۔ بار دفعہ
بارَہ (با۔ رَہ) [ہ۔ صف] دس اور دو۔ ۱۲
بارہ ابھرن سولہ سنگھار [ہ۔ مرکب عددی] بارہ اُبھرن، سر، پیشانی کان، ناک، گلا، سینہ، بازو، ہاتھ، کمر، ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے زیور اور سولہ سنگار یہ ہیں۔ غسل، تیل لگانا، سر گوندھنا، چندن پھیرنا، سر کا زیور پہننا، کوئی ہار پہننا، مہندی لگانا، کمر میں کمربند، پان کھانا۔ پاؤں اور گلے میں زیور پہننا، کاجل لگانا، بُندے پہننا، نتھ پہننا وغیرہ۔
بارہ امام۔ مسلمانوں کے فرقہ امامیہ کے بارہ پیشوایان دین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے ہوئے ہیں (۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ (۲) امام حسنؓ (۳) امام حسینؓ (۴) امام زین العابدینؓ (۵) امام باقرؓ (۶) امام جعفر صادقؓ (۷) امام موسےٰ کاظمؓ (۸) امام رضاؓ (۹) امام محمد نقیؓ (۱۰) امام محمد تقیؓ (۱۱) امام حسن عسکریؓ (۱۲) آنے والے امام مہدی۔
بارہ باٹ (۱) بارہ راستے (۲) مجازاً آوارہ۔ منتشر (۳) حیران پریشان (۴) متفرق۔ جدا جدا (۵) ضائع۔ بے کار (۶) مختلف الرائے (۷) برباد۔ ویران۔ تباہ۔
بارہ باٹ کرنا (محاورہ) بکھیرنا۔ تتر بتر کرنا۔ منتشر کرنا۔
بارہ باٹ ہونا (محاورہ) تتر بتر ہونا۔ بگڑنا۔ اُجڑنا۔ برباد ہونا۔
بارہ بارہ چوبیس کوس۔ بہت دور تک (زیادہ فاصلہ بتلانے کیلیے مستعمل ہے)
بارہ بانی۔ بارہ بانی کا (۱) پورا کامل۔ بڑا ماہر (۲) بے نقص بے عیب (۳) تھوڑی تھوڑی دیر میں بات بدلنے والا (۴) خالص۔ کھرا (۵) صحیح سلامت (۶) تجربہ کار۔
بارہ بچے والی (۱) بہت سے بچوں والی عورت (۲) سور کی مادہ
بارہ بُرج (ا۔ ع) سورج کی بارہ منزلیں جنہیں سورج ایک سال میں طے کرتا ہے۔ علم نجوم کے اعتبار سے ان کے یہ نام ہیں (۱) حمل (۲) ثور (۳) جوزا (۴) سرطان (۵) اسد (۶) سنبلہ (۷) میزان (۸) عقرب (۹) قوس (۱۰) جدی (۱۱) دلو (۱۲) حوت۔
بارہ برس بعد گُوڑے (گھورے) کے دن بھی پھرتے ہیں (مثل) مصیبت اور پریشانی کا زمانہ ہمیشہ نہیں رہتا۔ کچھ عرصہ بعد کم درجے کے لوگ بھی بڑے مرتبے پر پہنچ جاتے ہیں۔
بارہ برس تک فقیری اور امیری کی بو نہیں جاتی (مثل) عادت بہت عرصے کے بعد بدلتی ہے۔
بارہ برس دلی میں رہے مگر بھاڑ ہی جھونکا کیے (مثل) اچھی جگہ رہ کر بھی کچھ نہ سیکھا۔ اچھے لوگوں کے پاس رہ کر بھی ترقی نہ کی۔
بارہ پتھر (۱) چھاؤنی یا شہر کی وہ حدود جن کو بارہ ستونوں سے گھیرتے ہیں (۲) حدود شہر۔ چھاؤنی کی چہار طرفہ حدیں۔
بارہ پتھر باہر کرنا (۱) چھاؤنی کی حدود سے نکال دینا (۲) شہر بدر کرنا۔
بارہ پَینی توپ (۱) وہ توپ جس میں بارہ پونڈ (قریباً چھ سیر) کا گولہ ہوتا ہے (۲) مجازاً بہت موٹا آدمی۔
بارہ ٹوپی (۱) یورپ کی بارہ قومیں یا حکومتیں (۲) عقلمندوں اور مدبروں کی مجلس۔
بارہ خانوادے۔ فقرا کے بارہ فرقے جو صوفیائے کرام کے نام سے منسوب ہیں (۱) قادریہ منسوب بہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (۲) نقشبندیہ منسوب بہ خواجہ نقشبندؒ (۳) صفویہ منسوب بہ شیخ صفویؒ (۴) عبدالرؤسیہ منسوب بہ شیخ عبدالرؤس (۵) نوریہ منسوب بہ شیخ ابوالحسن نوریؒ (۶) شطاریہ منسوب بہ شیخ عبداللہ شطاریؒ (۷) یوسفیہ منسوب بہ شیخ احمد یوسفیؒ (۸) انصاریہ منسوب بہ شیخ عبداللہ انصاریؒ (۹) زاہدیہ منسوب بہ خواجہ بدرالدین زاہدؒ (۱۰) قلندریہ منسوب شیخ محمد قلندرؒ (۱۱) خضرویہ منسوب بہ خواجہ احمد خضرویؒ (۱۲) حسینیہ منسوب بہ حضرت امام حسینؓ
بارہ دری (۱) بارہ دروازوں والا مکان جو عموماً باغ میں یا دریا کے کنارے بنایا جاتا ہے (۲) مجازاً ہوادار کھلا مکان۔
بارہ سنگا (سنگھا) ایک قسم کا ہرن جس کے سینگ شاخ در شاخ ہوتے ہیں
بارہ کھڑی۔ ہندی میں حروف صحیح کو اعراب سے ملا کر پڑھنا۔
بارہ ماسہ۔ بارہ ٹکڑوں کا ہندی گیت جس میں عورت بارہ مہینوں کے فراق کے مصائب کا ذکر کرتی ہے۔
بارہ ماسی (۱) ایسا درخت جو سارہ سال سرسبز اور باردار رہے (۲) ایسا قلی جو مستقل خدمت کرے۔
بارہ مسالے (ا۔ مذ) زیرہ سفید۔ زیرہ سیاہ۔ پودینہ۔ الائچی۔ مرچ سیاہ سرخ مرچ۔ نمک۔ دھنیا۔ ہلدی۔ لونگ۔ اجوائن۔ دارچینی۔
بارہ مہینے (۱) تمام سال (۲) ہمیشہ۔ نت۔ سدا۔ عمر بھر
بارہ مہینے تیس دن۔ ہر وقت۔ ہر ساعت۔ ہمیشہ۔
بارہ میں تین گئے تو رہے کیا خاک (مثل) اگر برسات کے تین مہینوں میں بارش نہ ہوئی تو زمیندار تو تباہ ہو گیا۔
بارہ وفات (۱) ربیع الاول کا مہینہ (۲) ربیع الاول کے وہ ابتدائی بارہ بارہ دن جن میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بیمار رہے اور وفات پائی۔
بارہ ہاتھ کی زبان ہونا۔ بہت زبان دراز ہونا۔
بارہا۔ اکثر۔ کئی بار۔
باری (با۔ ری) [ع۔ صف] (۱) پیدا کرنے والا۔ خالق (۲) اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام۔
باری (با۔ ری) [اُر۔ ا۔ مث] موقع۔ نوبت۔ نمبر۔ وقت۔ دفعہ۔ چوکی پہرہ۔ (۳) کھڑکی دریچہ (۴) [مذ] ہندوؤں کی ایک ذات۔
باری باری۔ اپنے اپنے نمبر پر۔
باری بھرنا۔ اپنے اپنے وقت پر پہرا چوکی دینا۔
باری دار (۱) اپنی باری پر کام کرنے والا (۲) چوکی والا۔ دربان۔ چوکیدار محافظ۔ پاسبان۔
باری کا بخار۔ باری کا تپ۔ وہ تپ جو ایک دن چھوڑ کر آئے۔
باری سے۔ ایک دن چھوڑ کر۔ نمبر پر۔

بارے (با۔ رے) [ف] (۱) لیکن (۲) الغرض۔ آخر کار۔ آخر الامر۔
باریک (با۔ ریک) [ف۔صف] (۱) پتلا۔ مہین۔ نازک (۲) مشکل دقیق (۳) خفیف (۴) لطیف۔
باریک بات (ا۔ ف۔ صف) لطیف بات۔ نکتہ۔ نازک بات۔
باریک بین (ف۔ صف) تیز فہم۔ رمزدان۔ باریک باتیں سمجھنے والا۔
باریک بینی (ف۔ مث) تیز فہمی۔ رمزدانی۔ بات کی تہہ کو سمجھنا۔
باریک خیال (ا۔ صف) نازک خیال۔ عالی خیال۔
باریک کام۔ دقیق کام۔ نازک اور وبدہ ریزی کا کام۔
باریک میان (۱) پتلی کمر والا۔ (۲) کنایتاً "معشوق۔
باریک نظر (ا۔ صف) باریک بین۔ بلند نظر
باریکہ (با۔ری۔کہ) [ف۔ا۔ مذ] (۱) باریک باکوں کا قلم جس سے مصور باریک خط کھینچتے ہیں (۲) حاشیہ۔ کنارہ (۳) وہ باریک خط جو جدول کے علاوہ کتاب کے صفحات کے کناروں پر ہوتا ہے۔
باریکی (با۔ ری۔ کی) [ف۔ا۔ مث] (۱) پتلا پن (۲) نکتہ۔ دقیقہ (۳) نزاکت۔ لطافت۔
باریکی (باریکیاں) نکالنا۔ چھانٹنا (محاورہ) نکتہ چینی کرنا۔ موشگافی کرنا۔ اچھائیوں کی تلاش کرنا۔ نازک باتیں نکالنا۔
باڑا (ہ۔ مذ) احاطہ۔ مکان۔ گھر۔ چاردیواری۔ (۲) گورستان (۳) خانقاہ میدان۔ کھیت (۴) تماشا گاہ (۵) خیرات جو ہندو شادی کے موقع پر دیتے ہیں۔
باڑ۔ باڑھ [ہ۔ا۔ مث] (۱) دھار۔ آب (۲) کنارہ۔ حد۔ حاشیہ (۳) چڑھاؤ۔ زور طغیانی (۴) اٹھان۔ جوش (۵) قطار۔ صف (۶) احاطہ گھیرا۔ چاردیواری (۷) سامنے آنگے۔ زد کر برد (۸) ایک دم بہت سی توپوں یا بندوقوں کی بوچھاڑ (۹) ایک قسم کی مٹھائی۔ اندرسہ
باڑھ اُڑانا۔ باڑھ جھاڑنا۔ باڑھ چھوڑنا۔ باڑھ مارنا (محاورہ) ایک ساتھ کئی توپیں یا بندوقیں داغنا۔ بندوقوں یا توپوں کا مسلسل چھوڑنا
باڑھ باندھنا (محاورہ) کانٹوں یا جھاڑی سے گھیرنا (۲) کسی چیز کو محفوظ کرنا۔ حد بندی کرنا۔
باڑھ پر آنا (محاورہ) زور پر آنا۔ نمو ہونا۔
باڑھ پر چڑھانا (محاورہ) (۱) دھار تیز کرنا۔ سان پر رکھنا (۲) اکسانا کسی کام کے لیے تیار کرنا (۳) دم میں لانا۔
باڑھ پر چڑھنا (محاورہ) دھار تیز ہونا۔ (۲) آمادہ ہونا۔ (۳) طبیعت کا تیز ہونا (۴) دم میں آنا۔
باڑھ پر رکھنا (محاورہ) زد پر رکھنا۔ نشانے پر رکھنا (۲) اشتعال دینا تیز کرنا۔
باڑھ پر ہونا (محاورہ) ترقی پر ہونا۔ سیلاب ہونا۔ نمو پر ہونا۔
باڑھ پکڑانا (محاورہ) اکسانا۔ سکھانا۔ پٹی پڑھانا (ق)
باڑھ تیز کرنا (محاورہ) دھار تیز کرنا۔
باڑھ جاتی رہنا (محاورہ) دھار کا کند ہونا۔ (ہو جانا)
باڑھ داغنا (محاورہ) کئی توپوں۔ بندوقوں یا پٹاخوں کا ایک ساتھ چھوٹنا
باڑھ درردی ہونا۔ دھار کا کھردرا ہونا۔ تلوار یا چھری وغیرہ کو پتھر پر رگڑا جائے تو پھل پر رگڑ سے لکیریں سی پڑجاتی ہیں جس سے وہ کھردری ہوجاتی ہے اور اس میں کاٹنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔
باڑھ دینا (محاورہ) کسی کام پر آمادہ کرنا۔ اشتعال دینا۔
باڑھ رکھنا (محاورہ) باڑھ چڑھانا۔ دھار تیز کرنا۔
باڑھ روکنا (محاورہ) آگے نہ بڑھنے دینا۔ سامنے سے روکنا۔
باڑھ کاٹے نام ہو تلوار کا (مثل) کام کرے کوئی۔ نام ہو کسی اور کا۔
باڑھ کا ڈورا (محاورہ) خط شمشیر۔ وہ خفیف نشان جو تلوار کی دھار پر پڑ جائے
باڑھ گر جانا (محاورہ) دھار کا خراب ہو جانا۔ کند ہو جانا۔
باڑھ مڑنا۔ باڑھ کا پھر جانا۔
باڑھیا (با۔ ڑھ۔ یا) [ہ۔ا۔ مذ] دھار تیز کرنے والا۔ سان پر رکھنے والا۔ صیقل گر۔
باڑی (با۔ ڑی) [ہ۔ا۔ مث] (۱) مسکن۔ رہنے کی جگہ (۲) باغیچہ۔ چھوٹا سا چمن (۳) کپاس کا کھیت۔
باز [ف۔ا۔ مذ] (۱) ایک شکاری پرند شکرا (۲) [تابع فعل] دوبارہ مکرر۔ پھر پیچھے واپس (۳) [صف] کھیلنے والا (مرکبات میں مستعمل ہے۔ جیسے کبوتر باز۔ پتنگ باز (۴) کھلا ہوا۔
باز آمدم بر سر مطلب۔ میں پھر اصلی بات کی طرف آیا ہوں۔ درمیان میں ادھر ادھر کی باتیں آگئی تھیں۔ اب اصلی معاملہ پھر شروع ہوتا ہے۔
باز آنا (۱) پلٹنا۔ واپس آنا۔ (۲) ہاتھ اٹھانا۔ کسی بات کو چھوڑ دینا (۳) توبہ کرنا
باز پرس۔ پوچھ گچھ۔ تحقیقات۔ محاسبہ۔
باز پس۔ باز پسیں۔ پیچھے ہٹنے والا۔ واپس ہونے والا۔
باز خواست۔ جواب طلبی۔ مطالبہ۔ واپس مانگنا۔
باز خواہ۔ جواب طلب کرنے والا۔ تحقیقات کرنے والا۔
باز دعویٰ۔ دعویٰ سے دست بردار ہونا۔
باز دہی۔ واپسی۔ واپس دینا۔
باز دید (ف۔ مث) کوئی ملاقات کے لیے آئے تو اس کے بعد اُسے خود ملنے جانا۔ جوابی ملاقات۔
باز رکھنا (محاورہ) روکنا۔ منع کرنا۔
باز رہنا (محاورہ) رُکنا۔ ٹھہرنا۔ عادت چھوڑنا۔
باز کی آنکھیں سینا (محاورہ) باز کی آنکھیں سی کر یا ان پر ٹوپی چڑھا کر رکھتے ہیں۔ شکار پر چھوڑنے کے وقت آنکھیں کھول دیتے ہیں۔
بازگشت۔ واپسی۔ مراجعت۔ لوٹنا۔ واپس ہونا۔ پلٹنا۔ پھرنا۔
بازگیری۔ ضبطی۔ واپس لینا۔
بازیاب۔ پھر پانے والا۔ دوبارہ حاصل کرنے والا۔
بازیابی۔ پھر پانا۔ دوبارہ حاصل کرنا۔
بازیافت۔ کھوئی ہوئی چیز کی دست یابی۔ پھر مل جانا۔ پھر پانا۔
بازار (با۔ زار) [ف۔ا۔ مذ] (۱) دکانوں کا سلسلہ۔ منڈی۔ خرید و فروخت کی جگہ (۲) نرخ۔ بھاؤ (۳) اعتبار۔ ساکھ (۴) بکری۔ خرید و فروخت۔
بازار اُترجانا۔ نرخ گھٹ جانا۔ بھاؤ گر جانا۔

بازار اُٹھ جانا۔ بازار بند ہو جانا۔
بازار اس کا جو سے کے دے (مثل) اعتبار اسی کا ہوتا ہے جو قرض ادا کر دے۔
بازار بٹا۔ کٹوتی۔ منہائی۔ ڈسکاؤنٹ (Discount)
بازار بڑھ جانا۔ بڑھنا (محاورہ) نرخ چڑھ جانا۔ قیمت کا زیادہ ہو جانا۔
بازار بند ہونا (محاورہ) بازار کی دکانوں کا بند ہونا (۲) ہڑتال ہونا۔
بازار بیٹھک۔ بازار میں بیٹھنے کا ٹیکس۔ نہ بازاری۔
بازار تیز ہونا۔ بازار چڑھنا (محاورہ) گرانی ہونا۔ چیزوں کی قیمتیں بڑھ جانا
بازار ٹھنڈا (پڑنا) ہونا۔ بازار سرد ہونا (محاورہ) سرد بازاری ہونا۔ بازار میں بکری نہ ہونا۔
بازار چمکنا۔ دیکھیے بازار گرم ہونا۔
بازار خرچ۔ جیب خرچ۔
بازار دکھانا۔ کسی چیز کو بیچنے کے لیے بازار لے جانا۔ بیچ ڈالنا۔
بازار دیکھنا (محاورہ) بازار میں سودا لینے جانا۔ بازار میں کسی سودے کی تلاش کرنا۔
بازار کا بھاؤ۔ بازار کا مول۔ بازار کا عام نرخ (۲) واجبی قیمت۔
بازار کا چلن۔ بازار کا دستور۔ خرید و فروخت کا اخلاقی ضابطہ۔
بازار کی چھینک رانڈ کا رونا (محاورہ) دونوں بے اثر ہوتے ہیں یعنی نہ کوئی بازار کی چھینک پر توجہ دیتا ہے اور نہ بیوہ کے رونے پر۔
بازار کی گالی کس کی؟ جو پھر کے دیکھے اس کی۔ بازار کی گالی جس نے سنی اس پر پڑی (مثل) بازار میں جو شخص گالی دینے والے کو دیکھے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ اسی کو گالی دی گئی ہے (۲) جو کسی عام الزام یا طعن کا جواب دے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ وہی اس طعن یا الزام کا ہدف ہے۔
بازار کی مٹھائی (محاورہ) آسانی سے مل جانے والی چیز (۲) مجازاً کسبی عورت
بازار کے بھاؤ پٹنا (محاورہ) خوب پٹنا۔ شارعِ عام پر مار کھانا۔ لوگوں کے سامنے ذلیل ہونا۔
بازار گرم ہونا (محاورہ) خوب خرید و فروخت ہونا۔ زیادہ مانگ ہونا۔
بازار گرنا (محاورہ) بھاؤ کم ہونا۔ نرخ گھٹنا (۲) بے قدری ہونا۔ بے وقعت ہونا۔
بازار لگانا (۱) منڈی لگنا (۲) دکان کھولنا (۳) چیزوں کو پھیلانا (۴) بھیڑ کرنا۔ انبوہ کرنا
بازار لگا نہیں گنے والے ہوت (مثل) وقت سے پہلے موقع ڈھونڈنا
بازار مندا ہونا۔ بکری کم ہونا۔
بازار میں آگ لگنا (محاورہ) غلہ گراں ہونا۔ چیزوں کا مہنگا ہونا۔
بازار میں سر منڈا گھر نہ کہنا (مثل) بات مشہور ہو جائے تو چھپانے کی کوشش بے کار ہے۔
بازار ناپنا (محاورہ) آوارہ پھرنا۔ بغیر کسی مقصد کے بازاروں کے چکر لگانا
بازار رو (با۔ زا۔ رُو) [ا۔ صف] (۱) وہ چیز جو جلدی بک جائے۔ عام بکری کی چیز (۲) نمائشی چیز۔ ہلکی۔ بودی چیز۔

بازاری (با۔ زا۔ ری) [ف ۔ ا۔ مذ] (۱) بازار سے نسبت رکھنے والا (۲) عام آدمی۔ معمولی شخص (۳) بازار کا بیٹھنے والا۔ اوباش۔ غیر معتبر۔ (۴) رنڈی
بازاری آدمی (۱) عام شخص (۲) بداخلاق شخص۔ بے آبرو شخص۔ غیر معتبر آدمی۔
بازاری عورت۔ کسبی عورت۔ بیسوا۔ رنڈی
بازاری قیمت۔ بازار کا بھاؤ۔ بازار کا مول۔ عام قیمت۔ عام بھاؤ۔
بازاری گپ۔ افواہ۔ لوگوں کی جھوٹی اڑائی بات۔
بازرگاں (ف۔ مذ) دکاندار۔ سوداگر۔ لین دین کرنے والا۔
بازندہ (ف۔ صف) کھلاڑی۔ کھیلنے والا (۲) ایک قسم لوٹن کبوتر۔
بازو (با۔ زُو) [ف ۔ ا۔ مذ] (۱) کہنی سے شانے تک کا حصہ۔ ڈنڈ۔ (۲) پرندوں کے جسم کا وہ حصہ جس میں پر ہوتے ہیں (۳) (مجازاً) معاون مددگار۔ (۴) دائیں بائیں کی فوج۔ میمنہ۔ میسرہ (۵) ساتھی۔ دوست (۶) مرثیہ خواں کا جوڑی دار (۷) دروازے کے دونوں طرف کی لکڑیاں
بازوبند۔ بازو پر باندھنے کا زیور۔
بازو پھڑکنا (محاورہ) بازو میں یک لخت حرکت کا پیدا ہونا۔ بازو میں جھٹکا محسوس ہونا (کسی دوست کے ملنے کا شگون)
بازو تولنا (۱) اُڑنے کے لئے مستعد ہونا (۲) آمادہ ہونا۔
بازو ٹوٹنا (۱) بازو کا ٹوٹ جانا [مجازاً] قوت کا جاتا رہنا (۳) بھائی یا عزیز دوست فوت ہو جانا۔
بازو ٹوٹے باز کو باز ہی لقمہ دے (مثل) ہم جنس کو تکلیف پہنچے تو ہم جنس ہی اس کی مدد کرتا ہے۔
بازو دعویٰ۔ (۱) وہ دعویٰ جو عورت کے خاوند کے ساتھ نہ رہنے کی صورت میں اسے ہمراہ رکھنے کے لیے کیا جاتا ہے (۲) عورت کا تاوان۔
بازو دینا۔ مدد کرنا۔ مدد دینا۔
بازو رہ جانا (محاورہ) بازو کا تھک جانا۔ بے کار ہو جانا۔ شل ہو جانا۔
بازو کی مچھلی۔ بازو کا گوشت جو کسی قدر اُبھرا ہوا ہوتا ہے۔
بازی (با۔ زی) [ف ۔ ا۔ مث] (۱) کھیل۔ تماشا (۲) فریب۔ دھوکا (۳) کبوتر کا پلٹیاں کھانا۔ (۴) داؤں۔ روک (۵) شرط کی رقم۔ تاش۔ گنجفہ شطرنج کا کھیل۔
بازی آنا (محاورہ) کھیل سے واقف ہونا (۲) تقسیم میں گنجفے یا تاش کے اچھے اوراق کا ملنا۔
بازی اُٹھنا (محاورہ) کھیل ختم ہونا۔
بازی اُڑنا (محاورہ) کھیل میں طوالت ہونا۔ کھیل کا لمبا ہو جانا۔
بازی بازی با ریش بابا ہم بازی (ف۔ مثل) باپ کی ڈاڑھی سے کھیلنا جب کوئی چھوٹا بڑے آدمی سے اُلجھے اس وقت کہتے ہیں۔
بازی بدنا (محاورہ) شرط لگانا۔ داؤ لگانا۔
بازی پانا (محاورہ) بازی جیتنا۔ شرط جیتنا۔ کامیاب ہونا۔
بازی چڑھنا (محاورہ) بازی کا غالب آنا۔
بازی دینا (محاورہ) ہرا دینا۔ مات دینا۔

بازی کرنا (۱) نٹوں کا قلا بازیاں کھانا (۲) کبوتروں کا کھیلنا اور پلٹیاں کھانا۔ کسی چیز سے کھیلنا۔
بازی کھانا (محاورہ) مات ہونا۔ شکست کھانا۔ ہارنا (۲) کبوتر کا پلٹیاں کھانا (۳) فریب کھانا (۴) نٹوں کا قلا بازیاں کھانا۔
بازی کھیلنا (محاورہ) تاش۔ گنجفہ اور شطرنج کھیلنا
بازی گاہ۔ کھیلنے کی جگہ۔ کھیل کا میدان۔
بازی گر۔ تماشا دکھانے والا۔ شعبدہ باز۔ نٹ۔
بازی (گرن) گرنی۔ تماشا کرنے والی عورت۔ نٹنی
بازی گری (۱) شعبدہ بازی۔ چالاکی۔ فریب۔
بازی لگانا (محاورہ) شرط بدنا۔
بازی لے جانا (محاورہ) غالب آجانا۔ فتح پانا۔ جیت جانا۔
بازی ہاتھ (آنا) رہنا (محاورہ) کامیاب ہونا۔ جیت جانا۔ جانا
بازی (ہارنا) ہرنا۔ شرط میں مغلوب ہونا۔ کھیل میں مغلوب ہونا۔ کھیل بگڑ
بازیچہ (با۔زی۔چہ) [ف۔ا۔مذ] کھیل۔ تماشا۔ کھلونا۔
بازیچۂ اطفال (ف۔مذ) بچوں کا کھیل۔ غیر اہم بات۔
باس (ہ۔ا۔مث) (۱) بو۔ (۲) بدبو (۳) خوشبو (۴) علامت۔ نشانی
باسمتی (۱) خوشبو والا (۲) ایک قسم کا عمدہ اور خوشبودار چاول۔
باس۔ باسا (با۔سا) [ہ۔ا۔مذ] سکونت بستی کی جگہ رہنے سہنے کا مقام
باسا کرنا۔ بسیرا کرنا۔ آرام کرنا۔ ٹھہرنا۔ بسنا۔ رہنا۔
باس (Boss) [انگ۔ا۔مذ] آقا۔ مالک۔ سیٹھ۔ افسر
باسٹھ (با۔سٹھ) [ہ۔صف] ساٹھ اور دو (۶۲)
باسط (با۔سِط) [ع۔صف] (۱) فراخی دینے والا (۲) خدائے تعالیٰ کا صفاتی نام۔
باسک۔ باسکی (با۔سَک، با۔س۔کی) [ہ۔ا۔مذ] وہ سانپ جس پر ہندو زمین کو قائم خیال کرتے ہیں۔ سانپوں کا بادشاہ شیش ناگ
باسکٹ (Basket) (با۔س۔کٹ) [انگ۔ا۔مذ] ٹوکری پٹاری چھابا
باسلیق (با۔س۔لیق) [یو۔ا۔مث] ایک رگ کا نام جو دل اور جگر سے ہوتی ہوئی ہاتھ میں آتی ہے۔
باسن (با۔سن) [ہ۔ا۔مذ] برتن۔ ظرف۔ بھانڈا
باسنا (باس۔نا) [ہ۔ا۔مث] (۱) خوشبو۔ مہک۔ بو (مص) خوشبو میں بسانا۔
باسور (با۔سُور) [ع۔ا۔مذ] ایک قسم کا مسّا جو مقعد میں ہوتا ہے جمع بواسیر
باسی (با۔سی) [ہ۔صف] (۱) رات کا بچا ہوا۔ تازہ کی ضد (۲) مرجھایا ہوا۔ ساکن۔ رہنے والا (مذ) باشندہ۔
باسی بچے نہ کتا کھائے (مثل) نہ بچا کر رکھا جائے نہ بے کار کر کے پھینکنا پڑے۔ جتنی آمدنی اتنا ہی خرچ (ایسے حد افلاس ظاہر کرنے کے لیے کہتے ہیں۔
باسی بھات میں اللہ میاں کا نہورا (مثل) ناقص چیز میں احسان جتانا کیا؟
باسی پھولوں میں باس نہیں، پردیسی بلم تری آس نہیں (مثل) جیسے باسی پھولوں میں خوشبو نہیں رہتی۔ اسی طرح پردیسی سے محبت کے نباہ کی امید نہیں ہوتی۔
باسی تباسی۔ دو تین دن کا بچا ہوا کھانا۔
باسی داتون۔ منہ ہاتھ دھونے سے پہلے۔ نہار منہ
باسی عید۔ عید کا دوسرا دن۔ بڑو
باسی کڑھی میں ابال آنا (مثل) بڑھاپے میں جوانوں کا سا جوش آنا وقت گزر جانے کے بعد کسی کام کرنے کا جذبہ پیدا ہونا۔
باسی کھانا۔ بچا ہوا کھانا۔ وہ کھانا جس پر رات گزر گئی ہو۔
باسی منہ۔ نہار منہ۔ ناشتہ نہ کیے ہوئے۔ صبح کچھ کھائے بغیر۔
باشد (با۔شد) [ف] ہو۔ ہوا کرے۔ کچھ بھی ہو۔ پروا نہیں۔
باشندگان (با۔شِن۔دَ۔گان) [ف۔ا۔مذ] باشندہ کی جمع۔
باشندہ (با۔شِن۔دَہ) [ف۔ا۔مذ] ساکن۔ رہنے والا۔ بسنے والا۔ ( ) وہ شخص جو کسی شہر یا ملک کی حدود میں رہتا ہو۔ کاروبار رکھتا ہو۔ جائیداد کا مالک ہو۔ یا وہاں کے شہری حقوق رکھتا ہو۔
باشہ (با۔شہ) [ف۔ا۔مذ] ایک شکاری پرندے کا نام۔
باصر (با۔صِر) [ع۔صف] دیکھنے والا۔ بینائی رکھنے والا۔
باصرہ (با۔صِ۔رَہ) [ع۔صف] دیکھنے والی۔ بینائی رکھنے والی (۲) [مث] دیکھنے کی قوت۔ بینائی کی قوت۔
باطل (با۔طِل) [ع۔صف] (۱) جھوٹ۔ بے اصل۔ غلط۔ ناحق (۲) لغو۔ بے ہودہ۔ نکما۔
باطن (با۔طِن) [ع۔ا۔مذ] پوشیدہ چیز۔ اندرونی حصہ۔ اندرون۔ ظاہر کی ضد۔ (۲) پیٹ۔ شکم (۳) دل۔ ضمیر۔
باطنی (با۔طِ۔نی) [ع۔صف] (۱) پوشیدہ۔ اندرونی۔ ظاہر کی ضد۔ (مذ) فرقہ باطنیہ کا پیرو۔
باطنیہ (با۔طِ۔نِ۔یَہ) [ع۔ا۔مذ] اہلِ تشیع کے فرقے کا نام جس کا لیڈر حسن بن صبّاح تھا۔ اس کے اعتقاد میں ہر شرعی امر کے ایک ظاہری معنیٰ ہوتے تھے، دوسرے باطنی۔ یہ لوگ اپنے مخالفین کو فریب سے قتل کر دیا کرتے تھے۔ ان کو حشیشین بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ بھنگ پیا کرتے تھے (۲) [صف] باطن سے منسوب۔ باطنی۔
باعث (با۔عِث) [ع۔ا۔مذ] (۱) وجہ۔ سبب۔ علت۔ موجب۔ (۲) حقیقت۔ اصل۔ بنیاد۔ جمع بواعث۔
باعث کھلنا (محاورہ) وجہ معلوم ہو جانا۔ سبب ظاہر ہونا۔
باعث ہونا (محاورہ) سبب ہونا۔ مصر ہونا۔
باغ (ف۔ا۔مذ) (۱) گلزار۔ پھلواڑی۔ چمن۔ جہاں بہت سے درخت لگائے جائیں (۲) مجازاً آل اولاد۔ بال بچے (۳) دنیا۔ جمع باغات
باغِ ابراہیم۔ وہ آگ جس میں نمرود نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو ڈال دیا تھا۔ اور وہ خدا کے حکم سے گلزار بن گئی تھی۔ گلزارِ ابراہیم۔ گلزارِ خلیل
باغ باڑی (۱) پھلواڑی۔ پھولوں کا تختہ (۲) مجازاً بال بچے۔ اولاد۔
باغ باغ۔ نہایت خوش۔ بہت خوش و خرم۔ شاداں و فرحاں۔

باغ باغ ہونا۔ بہت خوش ہونا۔ خوشی میں پھُولے نہ سمانا۔
باغبان۔ مالی۔ باغ کا محافظ۔ باغ میں پودے وغیرہ لگانے والا۔
باغبانی (۱) باغ کی حفاظت (۲) مالی کا عہدہ (۳) وہ فن جس میں درختوں کے متعلق تعلیم دی جاتی ہے۔
باغ پیرا۔ مالی۔ باغ کو کانٹ چھانٹ کے آراستہ کرنے والا۔
باغِ خلیل (تلمیح) دیکھیے باغ ابراہیم۔
باغِ رضوان۔ جنت۔ بہشت۔
باغِ شداد (تلمیح) باغِ ارم جو شداد نے بنائی تھی مگر جس کے دروازے پر قدم رکھتے ہی وہ مرگیا تھا۔
باغ قالی۔ باغِ قالین (۱) وہ بیل بوٹے جو قالین پر بُنے ہوئے ہوتے ہیں (۲) نمائشی۔ خیالی۔
باغِ قدس۔ بہشت۔ جنت۔
باغ لگانا (۱) درخت لگانا (۲) [مجازاً] اچھے اچھے رنگین مضامین جمع کرنا۔ (۳) رونق دینا۔
باغ لگا نہیں۔ منگتوں نے ڈیرے ڈال دیے [مثل] فصل پکی نہیں۔ مانگنے والے پہلے ہی آدھمکے۔ کام بنا نہیں فقیر پہلے ہی خیرات لینے کے لیے آگئے ہیں۔
باغ والا۔ باغ کا مالک۔
باغ وبہار (۱) آراستہ۔ سجا ہوُا۔ بارونق (۲) [مجازاً] ہنس مکھ۔ ظریف طبع۔ خوش مزاج۔ (۳) اردو نثر کی ایک مشہور کتاب کا نام۔ جو میر امن دہلوی کی تالیف کردہ ہے (قصہ چہار درویش۔
باغات (با۔ غات) [ف۔ ا۔ مذ] باغ کی جمع۔ عربی قاعدے سے۔ باغہا
باغاتی (با۔ غا۔ تی) [ف۔ صف] باغ کا۔ باغ سے متعلق۔
باغچہ۔ باغیچہ (باغ۔ چہ، با۔ غی۔ چہ) [ف۔ ا۔ مذ] باغ کی تصغیر چھوٹا سا باغ۔ چمن۔
باغی (با۔ غی) [ع۔ صف۔ د۔ مذ] (۱) بغاوت کرنے والا (۲) نافرمان سرکش (۳) مخالف۔ منحرف۔ پھرا ہوُا۔ برگشتہ۔
باغی ہونا (۱) پھر جانا۔ سرکشی اختیار کرنا۔ بغاوت کرنا (۲) حکومت کے مخالف ہوجانا۔
باف (ف۔ صف) بُننے والا مرکبات میں مستعمل ہے جیسے زرباف۔ پارچہ باف۔
بافت (ف۔ ا۔ مذ) بنائی۔ بناوٹ (۲) بہت باریک بُنی ہوئی چیز (۳) تشبیح۔ جسم کی باریک رگیں۔ [انگ] (Tissue)
بافتہ (باف۔ تہ) [ف۔ صف] (۱) بنا ہوا۔ مرکبات میں مستعمل ہے جیسے زربافتہ (۲) [مذ] ایک قسم کا ریشمی کپڑا (۳) ایک قسم کے کبوتروں کا رنگ۔
بافندگی (با۔ فن۔ دَ۔ گی) [ف۔ ا۔ مث] (۱) بُننے کا کام (۲) بُنائی۔ جولاہے کا پیشہ
بافندہ (با۔ فن۔ دہ) [ف۔ صف۔ دا۔ مذ] بُننے والا۔ کپڑا بُننے والا جولاہا۔ جمع بافندگان۔

باقِر (با۔ قِر) [ع۔ صف] بہت بڑا عالم۔ صاحبِ مال کثیر۔ لقب ابوجعفر محمد بن علی ابن الحسین رضؓ
باقِرخانی۔ ایک قسم کی روغنی چپاتی جو مکھن دودھ اور میدہ ملا کر تنور میں پکائی جاتی ہے
باقلا (ع۔ مذ) مٹر اور لوبیا ایسی پھلیاں جو پکا کر کھائی جاتی ہیں
باقی (با۔ قی) [ع۔ صف] بچا ہوا (۲) واجب الادا۔ واجب الوصول ہمیشہ موجود رہنے والا (۳) خداوند تعالیٰ کا ایک صفاتی نام۔ جمع باقیات۔
باقی آنا (محاورہ) حساب میں جمع سے خرچ مجرا کرنے کے بعد رقم باقی نکلنا
باقی بیباق کرنا (محاورہ) باقی چکانا۔ حساب بیباق کرنا۔ کل رقم ادا کرنا
باقی پڑنا (محاورہ) مال گزاری کا بیباق نہ ہونا۔ بقایا ذمے رہنا۔
باقی جمع۔ معاملے کی رقم جو گزشتہ سالوں کے معاملے میں سے باقی ہو
باقی دار۔ جس پر کوئی مطالبہ باقی ہو۔
باقی دارد (ف) باقی پھر سہی۔ ابھی باقی ہے۔ باقی آئندہ
باقی غیر ممکن الوصول (صف) وہ بقایا جس کا وصول کرنا غیر ممکن ہو۔
باقی ماندہ۔ باقی بچا ہوُا۔ باقی رہا ہوُا۔
باقی نام اللہ کا (مثل) خدا کے سوائے کوئی ہمیشہ زندہ رہنے والا نہیں اللہ تعالےٰ کے سوا سب کو فنا ہے۔
باقی نکالنا (محاورہ) حساب میں باقی رقم ظاہر کرنا۔
باقی نکلنا (محاورہ) مجرائی کے بعد کسی رقم کا واجب الادا رہنا۔
باقیات (با۔ قی۔ یات) [ع۔ ا۔ مث] باقی کی جمع (۲) وہ رقمیں جو وصول نہ ہوئی ہوں (۲) بچے ہوئے۔ باقی ماندہ چیزیں یا لوگ۔
باقیات حساب رواں۔ چلتے حساب کا بقایا۔
باقیاتُ الصالحات (۱) ایسے نیک کام جن کا ثواب ہمیشہ ملتا رہے رفاہِ عام کیلیے کوئی کام (۲) صدقہ جاریہ (۳) نیک اور صالح اولاد۔
باک (ف۔ ا۔ مذ) خوف۔ ڈر۔ اندیشہ۔ دہشت۔
باکرہ (با۔ کِ۔ رہ) [ع۔ ا۔ مث] دوشیزہ۔ کنواری لڑکی۔
باکس (Box) [انگ۔ ا۔ مذ] بکس۔ صندوق۔ تھیٹر وغیرہ میں علیحدہ نشست گاہ (۳) سنتری یا سگنل والے کی کاٹھ کوٹھڑی۔
باکس آفس (Box Office) - تھیٹر کا ٹکٹ گھر
باکسر (Boxer) (باک۔ سر) [انگ۔ ا۔ مذ] مُکّہ باز
باکسنگ (Boxing) (باک۔ سنگ) [انگ۔ ا۔ مث] مُکّے بازی (کھیل)
باکلی (باک۔ لی) [ہ۔ ا۔ مث] گھنگنی۔ اُبلا ہوا اناج۔
باکھ (ہ۔ ا۔ مذ) گائے۔ بھینس بکری وغیرہ کے تھنوں کا اوپر کا حصہ ہوانا۔ کھیری۔ تھن۔ شیردان
باکھڑی (باکھلی) (باکھ۔ ڑی) (باکھ۔ لی) [ہ۔ ا۔ مث] وہ گائے بھینس بکری وغیرہ جو صرف پانچ مہینے دودھ دے کر رک جائے۔
باکھل (با۔ کھل) [ہ۔ ا۔ مذ] مویشیوں کا باڑا۔ احاطہ۔
باگ (ہ۔ ا۔ مث) لگام۔ راس۔ عنان۔

باگ اُٹھانا (محاورہ) (۱) باگ ہاتھ میں لینا (۲) (کنایۃً) گھوڑا دوڑانا روانہ ہونا۔ چل پڑنا۔
باگ پکڑائی۔ ایک غیر اسلامی رسم جب دولہا گھوڑے پر سوار ہوتا ہے تو بہنیں باگ پکڑ کر دولہا بھائی سے کچھ روپے لیتی ہیں جسے نیگ کہا جاتا ہے۔
باگ چھوڑ دینا (۱) گھوڑے کو اس کی مرضی پر جانے دینا (۲) [مجازاً] آزاد کر دینا۔ نگرانی اٹھا لینا۔
باگ ڈال دینا۔ باگ چھوڑ دینا۔
باگ ڈور۔ وہ رسی جو سائیس گھوڑے کی لگام میں ڈال کر اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے۔ کسی کام کے کرنے کا اختیار۔
باگ ڈھیلی (چھوڑنا) کرنا (۱) باگ کو ڈھیلا چھوڑ دینا تاکہ گھوڑا اپنی مرضی کے مطابق چلے (مجازاً) کسی شخص کو آزاد چھوڑ دینا (۳) تنبیہ نہ کرنا۔ توجہ نہ کرنا
باگ روکنا (۱) گھوڑا ٹھہرانے کے لیے لگام کھینچنا۔ (۲) مجازاً زیادہ باتیں کرنے سے روکنا۔ تنبیہ کرنا۔
باگ سنبھالنا۔ سوار کا چلنے پر مستعد ہونا۔
باگ کھینچنا (محاورہ) باگ روکنا۔ گھوڑا ٹھہرانا۔
باگ لینا (محاورہ) دیکھیے باگ اٹھانا۔
باگ مڑنا (محاورہ) گھوڑے کا رُخ دوسری طرف ہوجانا (۲) (مجازاً) توجہ کا دوسری طرف پھرنا (۳) چیچک کا مرجھانا۔
باگ موڑنا (محاورہ) گھوڑے کا رُخ پھیرنا (۲) گھوڑے کو موڑنا۔ (۳) مجازاً، توجہ دُوسری طرف کرنا۔
باگ ہاتھ سے چھوٹنا (محاورہ) بے قابو ہوجانا۔ بے اختیار ہوجانا موقع ہاتھ سے جاتا رہنا۔
باگ ہاتھ سے چھوڑنا (محاورہ) لگام کو ڈھیلا کر دینا (۲) مجازاً) انتظام سے بے پروائی کرنا (۳) تنبیہ موقوف کر دینا۔ نگہبانی ترک کر دینا
باگا (با۔ گا) [ہ۔ا۔ مذ] (۱) دولہا کا جوڑا (۲) پوشاک خلعت (اُردو میں یہ لفظ جوڑے کے ساتھ مستعمل ہے۔ جوڑے باگے)
باگر (با۔ گر) [ہ۔ا۔ مذ] ہرنوں کا گلہ
باگڑ بلا۔ باگڑ کا بلا۔ وہ پتلا جو جانوروں کو ڈرانے کے لیے کھیتوں میں کھڑا کر دیتے ہیں (عورتیں بچوں کو اس نام سے ڈراتی ہیں) ایک قسم کا بڑا بلا۔
باگھ [ہ۔ا۔ مذ] شیر۔ پلنگ۔ چیتا۔
باگھ بکری — لڑکیوں کا ایک کھیل۔
باگھ بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔ (مثل) چھوٹے بڑے دونوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جاتا ہے (انصاف اور امن و امان کے اظہار کے لیے کہتے ہیں۔ باگھ کا پٹھا چیتے کا بچہ۔
باگھن۔ باگھنی (با۔ گھن۔ باگھ۔ نی) [ہ۔ا۔ مث] (۱) چیتے کی مادہ۔ شیرنی
باگھی (با۔ گھی) [ہ۔ا۔ مث] وہ گرہ جو کسی زخم یا سوزاک کی وجہ سے جڑوں پر پڑ جاتی ہے۔
باگیسری (با۔ گیس۔ ری) [ہ۔ا۔ مث] ایک راگنی۔
بال [س۔ا۔ مث] جوار باجرا یا گیہوں وغیرہ کا خوشہ۔ بالی (۲) [مذکر] بچہ۔ بالک (۳) مُو۔ رُواں۔ رونگٹا (۴) وہ خط جو کسی صدمے سے شیشے یا چینی میں پڑ جاتا ہے۔ بہت باریک شگاف یا دراڑ (۵) مصری کا تاگا
بال آنا (محاورہ) (۱) شگاف پڑ جانا۔ شیشے یا چینی میں خط پڑنا۔ دراڑ پڑنا (۲) خوشہ نکلنا (۳) بدن پر بال اُگنا۔
بال اُترنا (محاورہ) (۱) بال گرنا (۲) بال مونڈے جانا۔ مونڈن ہونا۔
بال بال (۱) ہر ایک بال (۲) ذرا ذرا۔ بالکل (۳) مُو بمو۔ صاف صاف۔
بال بال بچنا (محاورہ) حادثے کی لپیٹ میں آتے آتے بچنا۔ ذرا آنچ نہ پہنچنا۔
بال بال بندھنا (جکڑنا) (محاورہ) بہت بُری طرح پھنسنا۔ بہت زیادہ مقروض ہونا
بال بال دشمن ہونا (محاورہ) ہر کس و ناکس کا دشمن ہوجانا۔ تمام زمانے کا دشمن ہوجانا۔
بال بال گج موتی پرونا۔ بال بال موتی پرونا (محاورہ) ہر بال میں موتی پرونا۔ خوب آراستہ و پیراستہ ہونا۔
بال بال گناہ گار ہونا (محاورہ) سرتاپا گناہ گار ہونا۔ بہت زیادہ گنہگار ہونا
بال بال میں موتی ہونا (محاورہ) انتہائی درجہ کا آراستہ ہونا۔
بال باندھا (محاورہ) غلاموں کی مانند (۲) بے عذر فرمانبردار۔ تابع و مطیع
بال باندھا چور (محاورہ) پورا چور۔ مشاق چور۔
بال باندھا غلام۔ نہایت تابع اور فرمانبردار غلام ماننا ہے ہر کام کرنے والا
بال باندھی (کوڑی) نشانہ اڑانا (محاورہ) تیر بہدف۔ نشانہ لگانا۔ ٹھیک نشانہ لگانا (۲) ایسی احتیاط سے کام کرنا کہ خطا نہ ہو۔
بال بچوں والی۔ اولاد والی عورت۔ ماتا۔ (۲) [مجازاً] چیچک۔
بال بچے۔ بیوی بچے۔ اہل و عیال۔
بال بدھ [ہ۔ مث] لڑکپن کی عقل۔ ناتجربہ کاری۔ بچوں کی سی سمجھ۔
بال بدھوا [ہ۔ مث] نوعمر بیوہ۔ بچپن کی رانڈ۔
بال برابر (صف) ذرا سا۔ تھوڑا سا۔ نہایت قلیل (۲) نہ ہونے کے برابر خفیف۔
بال برابر فرق نہ ہونا (محاورہ) ایک جیسا ہونا۔ معمولی سا فرق بھی نہ ہونا
بال برابر لگی نہ رکھنا (محاورہ) ذرا کوتاہی نہ کرنا۔ کوئی کسر اٹھا نہ رکھنا۔
بال بکھرنا (محاورہ) بالوں کا پریشان ہونا۔ (۲) [کنایۃً] پریشان ہونا۔
بال بنانا (محاورہ) چوٹی گوندھنا۔ کنگھی کرنا۔ مانگ چوٹی کرنا۔ (۲) حجامت بنانا۔ خط بنانا۔
بال بھر (ا۔ صف) ذرا سا۔ خفیف۔
بال بھونری (ا۔ مث) گھوڑے کا ایک نقص جس میں بالوں کا ایک خاص شکل بن جاتی ہے۔
بال بیکا نہ ہونا (محاورہ) ذرا صدمہ نہ پہنچنا۔ آنچ نہ آنا۔
بال پکنا۔ (محاورہ) بال سفید ہونا۔ بڑھاپا آنا۔ (۲) خوشے کا پختہ ہونا۔
بال توڑ (ا۔ مذ) پھوڑا جو جسم کے بال ٹوٹنے سے ہوجاتا ہے۔
بال جنجال، بال سنگار (مثل) بال تکلیف کا باعث بھی ہیں اور خوبصورتی کا موجب بھی۔
بال جنجال پیلے تو بال۔ نہیں تو مونچھوں کو ٹال (مثل) بالوں کو اچھی طرح رکھ سکتے ہو تو رکھو ورنہ منڈوا دو۔

بال چھڑ (ا ۔ مذ) ایک خوشبودار گھاس جو بطور دوا استعمال ہوتی ہے سنبل الطیب۔
بال خورہ ۔ ایک مرض کا نام جس سے بدن کے بال جھڑ جاتے ہیں۔
بال رکھنا (محاورہ) بال بڑھانا۔
بال دھوپ میں سفید کرنا (محاورہ) بوڑھا ہو جانے پر بھی ناتجربہ کار رہنا
بال ڈالنا (محاورہ) خط ڈالنا۔ نشان ڈالنا۔
بال سے باریک (ا ۔ صف) بہت مہین۔ بہت دبلا۔ نہایت لاغر
بال صفا ۔ بال اڑانے والی دوا۔
بال کا کمل بنانا۔ بال کی بھیڑ بنانا (محاورہ) چھوٹی بات کو بڑا کر کے دکھانا۔ بات کا بتنگڑ بنانا۔
بال کترنے سے مردہ ہلکا نہیں ہوتا (مثل) بڑے ذخیرے میں سے تھوڑا نکال لینے سے کوئی حرج نہیں ہوتا۔ (۲) بڑی مصیبت یا بیماری میں تھوڑا سا افاقہ بھی ہو جائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔
بال کمانی ۔ گھڑی کے اندر کی وہ کمانی جو نہایت ہی باریک ہوتی ہے۔ چھوٹا سا سپرنگ۔
بال کھچڑی ہونا (محاورہ) سیاہ بالوں میں سفید بالوں کا آجانا۔
بال کھڑے ہونا (محاورہ) رونگٹے کھڑے ہونا۔ خوف لگنا۔ ڈر معلوم ہونا
بال کی کھال نکالنا (۱) بہت باریکی نکالنا۔ نکتہ چینی کرنا۔ نقص ڈھونڈنا
بال گوپال (۱) لڑکے بالے۔ بال بچے (۲) چیلے چانٹے۔ مرید
بال لینا ۔ استرہ لینا۔ مونڈنے نہ ہارے کا مونڈنا۔ پاکی لینا۔
بال ہتیا (۱) بچوں کا قتل۔ (۲) حمل گرانا۔
بال ہٹ ۔ بچوں کی ضد۔
بال (۱) پرندوں کے بازو (۲) پر۔
بال و پر نکالنا (۱) اڑنے لگنا۔ اڑان بھرنا۔ پرواز کرنا (۲) شرارت کرنا پر پرزے نکالنا۔ چالاکی کرنا۔ بدمعاشی کرنا۔ (۳) مخالفت کرنا۔ مقابلے پر آنا۔
بال و پر نکلنا ۔ (۱) اڑنے کے قابل ہونا۔ ہوش سنبھالنا (۲) شریر ہونا۔ فتنہ انگیز ہونا۔
بال (Ball) [انگ ۔ ا ۔ مث] (۱) گیند (۲) اون یا سوت کا گولہ (۳) گولی (بندوق وغیرہ کی) مجلس رقص
بال بیرنگ (Ball-Bearings) وہ دھرا جس میں رگڑ کم کرنے کے لئے گولیاں لگادی جاتی ہیں۔
بال روم (Ball Room) ناچ گھر۔
بالا (با ۔ لا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) بڑی بالی ۔ کان میں پہننے کا ایک زیور (۲) ایک کیڑا جو گیہوں وغیرہ کے پودوں میں لگ جاتا ہے۔ (۳) بچہ (لڑکا کے ساتھ ۔ لڑکے بالے)
بالا بھولا (۱) معصوم بچہ۔ وہ لڑکا جو مکر و فریب نہ جانے (۲) سیدھا سادا۔ بے ریا (۳) سید سالار مسعود غازی کا لقب۔
بالا (با ۔ لا) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) اوپر کا حصہ۔ چوٹی (۲) قد و قامت۔ (صف) اونچا۔ بلند (۴) قابل فعل) اوپر ۔ اوپر لکھا ہوا۔

بالا بالا ۔ اوپر ہی اوپر۔ الگ ہی الگ۔ پوشیدہ پوشیدہ۔ بے اطلاع۔
بالا بتانا (۱) اوپر ہی اوپر ٹالنا۔ بہانا کرنا۔ فریب دینا۔
بالا بر ۔ انگرکھے کا بڑھا ہوا دامن۔ اوپر کا دامن۔
بالاپن (با ۔ لا ۔ پن) [ہ ۔ ا ۔ مذ] بچپن۔
بالاپوش ۔ لحاف۔ غلاف۔ پلنگ پوش (۲) وہ کپڑا جو لحاف یا توشک کے اوپر رکھا جاتا ہے (۳) اوور کوٹ۔ سب سے اوپر پہننے کا چغہ
بالاخانہ ۔ مکان کے اوپر کا کمرہ۔ چوبارہ۔ اٹاری۔ طراف کا کوٹھا
بالا تر (ف ۔ صف) بڑے اونچے مرتبے والا۔ بہت اونچا۔
بالا تنگ (ف ۔ مذ) گھوڑے کی کاٹھی کے اوپر کسا جانے والا تنگ
بالا جوبن (ہ ۔ مذ) اٹھتی جوانی۔ نئی جوانی۔
بالادست ۔ زبردست۔ بااختیار۔ اعلیٰ و حاکم وغیرہ
بالادستی (ف ۔ مث) کسی پر اختیار ہونا۔
بالائی (با ۔ لا ۔ ئی) [ف ۔ صف] (۱) اوپری۔ سطحی ۔ (۲) فاضل۔ فالتو (۳) (مث) پکے ہوئے دودھ پر جمی ہوئی تہ۔ ملائی۔
بالائی آمد۔ بالائی آمدنی۔ بالائی یافت (ف ۔ ا ۔ صف) تنخواہ کے علاوہ اوپر کی آمدنی۔ رشوت۔ کمیشن۔
بالائی باتیں (ا ۔ مث) فضول باتیں۔ ادھر ادھر کی باتیں۔
بالائی مزے (۱) چوری چھپے کے لطف (۲) بوسہ بازی، مساس بغل گری (جو جماع پر منتج نہ ہوں)
بالائے طاق رکھنا ۔ بھلا دینا۔ دھیان نہ دینا۔ خیال نہ رکھنا۔ فراموش کر دینا۔
بالائے طاق ہونا (۱) دفع ہونا۔ دور ہونا (۲) بھولنا۔ خیال نہ رہنا۔ دھیان نہ کرنا۔
بالا و پست (ف ۔ صف) اونچ۔ نیچ۔ نشیب و فراز۔ آسمان و زمین۔
بالا دینا ۔ دیکھئے بالا بتانا۔
بالانشین (۱) صدر نشین۔ میر مجلس (۲) کرسی نشین۔ معزز۔ صاحب حیثیت
بالائے بام (ف ۔ مذ) کوٹھے پر۔ چھت پر۔
بالٹی (بال ۔ ٹی) [رہ ۔ ا ۔ مث] ٹین، جست یا لوہے کا ڈول۔
بالش (با ۔ لش) [ف ۔ ا ۔ مذ] تکیہ۔ مسند۔ سرہانہ۔
بالشت (با ۔ لشت) [ف ۔ ا ۔ مذ] بارہ انگل کا پیمانہ۔ کھلے ہاتھ کے انگوٹھے کی نوک سے چھنگلیاں کی نوک تک کا فاصلہ۔ ۹ انچ چار گرہ کا فاصلہ
بالشتیا (با ۔ لش ۔ تِ ۔ یا) [اُر ۔ ا ۔ مذ] بالشت کے برابر آدمی۔ بونا۔ پست قد
بالشوزم (Bolshevism) (بال ۔ شِو ۔ اِزم) [انگ ۔ ا ۔ مث] روسی کمیونسٹوں کی تحریک۔
بالشوک (Bolshevik) (بال ۔ شے ۔ وک) [انگ ۔ ا ۔ مذ] انقلاب پسند۔ (سیاسی) انتہا پسند روسی کمیونسٹ پارٹی کا رکن۔
بالغ (با ۔ لغ) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) پہنچا ہوا۔ پورا۔ (۲) جوان۔ سیانا۔ اٹھارہ برس سے زیادہ عمر کا (۳) ہوشیار۔ تجربہ کار۔ جمع۔ بالغان۔
بالغ نظر ۔ ذہین۔ سمجھ دار۔ تجربہ کار۔ حقیقت کو جاننے والا۔

بالغہ (با۔لِ۔غَہ) [ع۔ا۔مث] جوان عورت۔ پوری عورت۔ جوانی کو پہنچی ہوئی عورت۔

بالغہ بالسن (ع۔ا۔صف۔مث) عمر کے لحاظ سے بالغ عورت پندرہ سال کی عورت خواہ جسم کے لحاظ سے چھوٹی ہو۔

بالغہ بالعلامات۔ علامات اور نشانیوں کی رو سے بالغ عورت۔ یعنی وہ لڑکی جس کی عمر پندرہ سال کی نہ ہوئی ہو مگر حیض وغیرہ علامات بلوغت اس سے پیشتر ہی پائی جائیں۔

بالک (با۔لک) [س۔ا۔مذ] (۱) بچہ۔ بالا۔ (۲) کم عمر۔ نادان۔

بالکا (بال۔کا) [ہ۔ا۔مذ] جوگی کا چیلا۔ مُرید۔ شاگرد۔ بچہ

بالکپن (بالک۔پن) (ہ۔ا۔مذ) بچپن۔ لڑکپن۔ طفلی (۲) نادانی کی بات

بالک جانے ہیا مانس جانے کیا (ہ۔مثل) بچہ محبت کو پسند کرتا ہے اور انسان کام سے نتیجہ نکالتا ہے۔ بچے سے جو محبت کرتا ہے اسے اچھا سمجھتا ہے اور تجربہ کار آدمی کسی کے کام کو دیکھ کر نتیجہ نکالتا یا رائے قائم کرتا ہے۔

بالکونی (بال۔کو۔نی) [انگ۔ا۔مث] (۱) شہ نشین بالا خانے کا برآمدہ (۲) نشستوں کی وہ قطار جو شہ نشینوں پر ہو۔ (سینما وغیرہ میں) (Balcony)

بالگیر (ف۔ا۔مذ) بارگیر کا بگاڑ۔

بالم۔ بالما (با۔لم) [ہ۔ا۔مذ] (۱) خاوند۔ شوہر (۲) عاشق (۳) معشوق محبوب

بالم کھیرا۔ بڑا کھیرا جو اکثر برسات میں ہوتا ہے۔

بالمیک۔ والمیک (ہ۔مذ) راماین کا مصنف۔ سنسکرت (ہندی) کا مشہور شاعر۔

بالمیکی (ہ۔مذ) بالمیک کا پیرو کار (۲) اچھوت۔ بھنگی

بالن (ہ۔مذ) ایندھن۔

بالنگو (با۔لن۔گو) [ف۔ا۔مذ] ایک دوا۔ بادرنگ۔ تخم لنگا۔

بالو (با۔لُو) (ہ۔ا۔مذ) ریت۔ ریگ (۲) بھٹے کے وہ ریشے جو ڈاڑھی کی طرح ہوتے ہیں۔

بالو بُرد (ہ۔ف۔مذ) وہ زمین جو دریا کی طغیانی کے باعث ریت میں چھپ گئی ہو

بالو شاہی (اُر) ایک قسم کی مٹھائی

بالی (با۔لی) [ہ۔صفت] (۱) چھوٹی۔ کم سن (۲) [مث] چھوٹی بچی (لڑکی کے ساتھ لڑکی بالی) گندم وغیرہ کا خوشہ۔ بال۔

بالی عمریا۔ لڑکپن کی عمر

بالی (با۔لی) [س۔ا۔مث] کان میں پہننے کا چھوٹا سا حلقہ

بالیدگی (با۔لی۔دَ۔گی) [ف۔ا۔مث] (۱) افزائش۔ بڑھوتری (۲) روئیدگی۔

بالیدہ (ف۔صف) خوش۔ بڑھا ہوا۔ نمودار۔ روئیدہ۔ جوش سے پُر۔

بالین (با۔لین) [ف۔ا۔مذ] (۱) تکیہ (۲) سرہانا (پائینتی کی ضد)

بام [ہ۔ا۔مث] سانپ کی شکل کی مچھلی۔

بام (ف۔ا۔مذ) (۱) چھت کے اوپر کا حصہ۔ بالاخانہ۔ کوٹھا۔ بالائی منزل۔ (۲) صبح۔ سویرا۔

بام داد۔ بام دادان (۱) صبح سویرا (۲) صبح کو۔ صبح کے وقت۔ صبح سویرے

بام (Balm) [انگ۔ا۔مذ] (۱) مرہم (۲) خوشبودار پانی، جو بعض درختوں سے نکلتا ہے اور طبی خواص رکھتا ہے۔

بام گردوں (ف۔ا۔مذ) آسمان کی چھت۔ مجازاً آسمان۔

بامِ مسیح (ف۔مذ) چوتھا آسمان۔

بامِ نہم (ف۔مذ) نواں آسمان۔ عرش۔

بامن (با۔مَن) [ہ۔ا۔مذ] (۱) بونا۔ ٹھگنا (۲) وشنو کا پانچواں اوتار۔ (۳) برہمن۔

بامن منتری، بھاٹ خواص، اس سلجہ کا ہوئے ناس (مثل) جس راجا کا وزیر براہمن اور بھاٹ دوست ہو اس کی حکومت کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ اچھے صلاح کار نہیں ہوتے۔

بامنی (با۔م۔نی) [ہ۔ا۔مث] (۱) چھپکلی کی شکل کا ایک خوش رنگ چمکیلا کیڑا (۲) کنول کے پھول کا زرد زیرہ (۳) بامن کی عورت پنڈتانی

بان (ف) اسماء کے آخر میں آ کر محافظ اور مالک کے معنی دیتا ہے۔ (جیسے فیلبان۔ نگہبان) ہندی میں اس کا تبادل "وان" ہے۔

بان [ہ۔ا۔مث] عادت۔ خو۔ خصلت۔ سبھاؤ۔ طور۔ طریقہ۔ ڈھنگ (۲) [مذ] جوار۔ مد۔ جزر اور بھاٹا کی ضد (۳) ہندوؤں میں شادی سے پہلے دولہا دلہن کی ایک رسم (۴) تیر۔ راکٹ۔ ہوائی (۵) مونج وغیرہ کی رسی جس سے چارپائی بُنتے ہیں۔

بان (ع۔مذ) ایک خوشبودار درخت جو عرب میں ہوتا ہے۔ اس کے بیجوں سے تیل نکالا جاتا ہے۔ (۲) بید مشک۔

بانا (با۔نا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) لباس۔ پوشاک (۲) وضع۔ روپ۔ سروپ (۳) عادت۔ سبھاؤ (۴) وہ تار جن سے کپڑے بنتے ہیں (۵) ایک قسم کا ہتھیار۔

بانا باندھنا (محاورہ) مسلح ہونا (۲) تیار رہونا (۳) پکا ارادہ کرنا۔ ٹھان لینا کسی کام میں بے نظیر اور لاثانی ہونے کا دعویٰ کرنا۔

بانات (با۔نات) [اُر۔ا۔مث] ایک قسم کا موٹا گرم اونی کپڑا۔

بانبی (بان بی) [ہ۔ا۔مث] سانپ کا بل۔ سانپ کے رہنے کا سوراخ

بانٹ [ہ۔ا۔مث] (۱) تقسیم۔ حصہ۔ بٹوارا (۲) خارج قسمت۔ حاصل قسمت (۳) دودھ نکالنے کے وقت چوپائے کے آگے رکھنے کا چارہ

بانٹ چونٹ کر۔ دے دلا کر۔ تقسیم کر کے۔

بانٹنا (بانٹ۔نا) [ہ۔مص] تقسیم کرنا۔ حصہ لگانا۔ بخرہ کرنا۔

بانجھ [ہ۔ا۔مث] (۱) وہ عورت جس کے بچہ پیدا نہ ہوا (۲) بنجر زمین کلر۔ شور (۳) [مذ] ایک پہاڑی درخت کا نام جس کے پھل کی گٹھلیاں بعض ہندو بچوں کے گلے میں بیماری سے محفوظ رکھنے کیلئے ڈالتے ہیں

بانجھ کیا جانے پرسوتی کی پیڑ (مثل) جو تکلیف خود نہ اٹھاتی ہو اس کو کوئی دوسرا نہیں سمجھ سکتا۔

بانچنا (بانچ۔نا) [ہ۔مص] (۱) پڑھنا۔ مطالعہ کرنا (۲) بغور دیکھنا۔

باندا (بان۔دا) [ہ۔مذ] زرد رنگ کی وہ بیل جو دو درختوں پر

پیدا ہو کر انہیں تباہ کر دیتی ہے آکاس بیل

باندھ [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) بند ۔ روک (۲) قید (۳) پشتہ ۔ بند ۔

باندھ رسے موئے تو ہنگ کی پُڑی ، میری بیٹی کاٹے تو ککڑی (مثل) اپنی نہایت معمولی چیز کی بے حد تعریف کرکے اسے ٹھکانے لگانا ۔

باندھ رکھنا (محاورہ) قید کرکے رکھنا ۔ زبردستی روک رکھنا ۔

باندھنا (باندھ ۔ نا) [ہ ۔ بص] (۱) بندش کرنا ۔ کسنا (۲) گرہ لگانا (۳) لٹکانا (۴) پیٹنا ۔ تہ کرنا (۵) مقرر کرنا ۔ ٹھہرانا ۔ شرط لگانا (۶) التزام لگانا ۔ پکڑنا ۔ گرفتار کرنا (۷) اثر کھونا ۔ باطل کرنا (۸) عقد کرنا ۔ نکاح کرنا پابند کرنا (۱۰) بال گوندھنا (۱۱) لگانا ۔ ذمے ڈالنا (۱۲) جوڑ ملانا (۱۳) لکھنا ۔ بیان کرنا (۱۴) جمانا ۔ بٹھانا (۱۵) تجویز کرنا (۱۶) گھیرنا ۔ احاطہ کرنا (۱۷) تشبیہ دینا ۔ نظیر دینا ۔

باندھنوں (باندھ ۔ نوں) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) بندش کی گرہیں جو اکثر رنگریز مختلف رنگوں کے لیے ڈورے سے باندھتے ہیں (۲) تہمت ۔ بہتان ۔ الزام (۳) ارادہ ۔ قصد (۴) خیال ۔ تصور ۔

باندی (بان ۔ دی) [ہ ۔ ا ۔ مث] لونڈی ۔ کنیز ۔ چھوکری ۔

باندی تھی سو بیوی ہوئی اور بیوی تھی سو باندی ہوئی (مثل) نوکرانی مالک کے منہ لگ کر رانی بن گئی اور بیوی کی اس کے سامنے کچھ پیش نہ چلی (یہ مثل اس وقت کہی جاتی ہے جب نوکر ، مالک کی نگاہ میں عزت پاکر گھر والوں سے زیادہ مقرب ہو جائے ۔)

باندی کے آگے باندی مینہ کینے نہ آندھی (مثل) کمینے دولت مند یا حاکم نوکروں کی قدر نہیں کرتے ۔ کمینے لوگوں کی خدمت مصیبت ہے

بانڈ (Bond) [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) معاہدہ ۔ اقرار نامہ (۲) بندش ۔ دستاویز ۔

بانڈا (بان ۔ ڈا) [ہ ۔ صف ۔ دا ۔ مذ] (۱) ٹیڑھی ٹانگوں والا (۲) کبڑا دُم کٹا سانپ ۔

بانڈی (بان ۔ ڈی) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ہاتھ کی لکڑی ۔ چھڑی ۔ سونٹی (۲) ایک قسم کا لباس ۔

بانڈی باز (۱) بانڈی سے لڑنے والا ۔ لٹھ باز (۲) فسادی جھگڑالو ۔

بانڈی چلنا ۔ مار کٹائی ہونا ۔ لڑائی ہونا ۔ لاٹھی چلنا ۔

بانس [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ایک لمبا اور پتلا گرہ دار درخت جو اندر سے کھوکھلا ہوتا ہے (۲) اس کی لکڑی (۳) سوا تین گز کا پیمانہ جس سے کھیتوں کو ناپتے ہیں ۔

بانس پر چڑھانا (۱) بدنام کرنا ۔ رسوا کرنا (۲) تعریف کرنا ۔ مشہور کرنا

بانس پر چڑھنا ۔ رسوا ہونا ۔ بدنام ہونا ۔

بانس پر چڑھے گر کھائے ۔ جو شخص بے حیائی اختیار کرے ، وہ مزے میں رہتا ہے ۔

بانس واڑی ۔ بانسوں کا جنگل

بانسوں اچھلنا کودنا (۱) غصے یا خوشی کی حالت میں کودنا ۔ (۲) خوشی منانا ۔

بانسوں پانی ہونا ۔ دریا وغیرہ کا اتھاہ ہونا ۔

بانسا (بان ۔ سا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) دونوں نتھنوں کے بیچ کی ہڈی (۲) ریڑھ کی ہڈی (۳) بانس کی قسم کا ایک درخت جس کے پتوں سے سرخ رنگ نکالتے ہیں (۴) بانس کی نلکی جس کے ذریعے چکی میں اناج ڈالتے ہیں ۔

بانسا پھر جانا (محاورہ) بانسا ٹیڑھا ہو جانا ۔ (جو موت کی علامات میں سے ایک علامت سمجھی جاتی ہے)

بانسری ۔ بانسلی (بانس ۔ ری) ۔ بانس ۔ لی) [ہ ۔ ا ۔ مث] نے ۔ مُرلی ۔ ایک قسم کا منہ باجا ۔

بانسی (بان ۔ سی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) ہلکی قسم کا نرسل جس سے حقے کے نیچے بناتے ہیں (۲) ایک قسم کا پتھر ۔

بانک [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) خمیدگی ۔ ٹیڑھا پن (۲) خطا ۔ جرم ۔ شرارت ۔ (۳) خنجر ۔ کٹار ۔ جس کا پھل خمدار ہوتا ہے (۴) ایک دھاردار آلہ جس سے بانس اور گنا وغیرہ کاٹتے ہیں ۔ یہ نعل کی شکل کا ہوتا ہے (۵) کمان دھنک (۶) ایک زیور جو ہندو عورتیں پاؤں میں اور مسلمان بازو میں پہنتی ہیں (۷) ایک قسم کی جوتی (۸) دریا کا گھماؤ ۔ ندی کا موڑ ۔ گاڑی کے پہیے کے بیرونی طرف کی ایک ٹیڑھی اور لمبی لکڑی جو پہیے کو گاڑی میں روکے رکھتی ہے (۱۰) فنونِ سپہ گری کی ایک قسم کی ورزش

بانک بگڑنا (محاورہ) بنا بنایا کام خراب ہونا (۲) رانڈ ہونا ۔

بانک پٹا (ا ۔ مذ) لکڑی کے بنے ہوئے خنجر یا تلوار سے محرم کے دنوں میں کھیلتے ہیں ۔

بانک کا چھلا (ا ۔ مذ) ایک قسم کا ٹیڑھا چھلا جو سینگ یا ہڈی وغیرہ سے بناتے ہیں ۔

بانکا (بان ۔ کا) [ہ ۔ صف] (۱) ٹیڑھا ۔ ترچھا (۲) البیلا ۔ رنگیلا ۔ وضعدار (۳) دلیر ۔ بہادر [مذ] لچا ۔ شہدا ۔ نڈر ۔ آزاد ۔

بانکا چھیلا (ا ۔ صف) خوش وضع ۔ طرحدار ۔ (۲) معشوق ۔

بانکپن (بانک ۔ پن) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ٹیڑھا پن ۔ خمیدگی (۲) البیلا پن ۔ ناز و ادا ۔ وضعداری جو خود نمائی کے ساتھ ہو (۳) سرکشی ۔ شہدا پن ۔ کج روی

بانکڑی (بانک ۔ ڑی) [ہ ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کی لیس جو گوکھرو کی طرح ہوتی ہے ۔

بانکی (بان ۔ کی) [ہ ۔ صف] بانکا کی تانیث ۔

بانکی ادا ۔ انداز معشوقانہ ۔

بانکی چتون (ا ۔ صف ۔ مث) نگاہِ شوخ ۔ نگاہِ ناز ۔ شوخ نظر ۔

بانکیا (بان ۔ ک ۔ یا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] تانبے یا پیتل کا باجا جو سنتوں اور سادھوؤں کے آگے بجایا جاتا ہے ۔

بانگ [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) آواز ۔ صدا (۲) اذان ۔ نماز کا بلاوا (۳) مرغ کی آواز ۔ مرغ کی اذان ۔

بانگ جرس ۔ گھنٹی کی آواز ۔

بانگ درا ۔ قافلے کی رخصت کے وقت گھنٹی کی آواز ۔ علامہ اقبال کی ایک کتاب کا نام ۔

بانگ دینا (۱) آواز دینا۔ پکارنا۔ (۲) اذان دینا
بانگا (بان۔ گا) [ہ۔ ا۔ مذ] کپاس۔ کپاس کا پودا۔
بانگر (بان۔ گر) [ہ۔ ا۔ مذ] اونچی ہموار زمین۔ کھادر کی ضد۔
بانگڑو (بانگ۔ رُو) [ہ۔ صف] بے وقوف۔ احمق۔ بے تمیز۔
بانگی (بان۔ گی) [ار۔ ا۔ مذ] بانگ دینے والا۔ اذان دینے والا
مؤذن۔
بانگی (بان۔ گی) [ہ۔ ا۔ مث] نمونہ
بانگی دینا۔ نمونہ دکھانا
بانو (با۔ نو) [ف۔ ا۔ مث] بیگم۔ بیوی۔ شہزادی۔ خاتون۔ ملکہ۔
بانوا (بان۔ وا) [ہ۔ ا۔ مذ] ایک قسم کا آبی پرند۔
بانوے (بان۔ وے) [ہ۔ صف] نوّے اور دو (۹۲)
بانہہ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) بازو (۲) کنایتہً وسیلہ۔ سہارا۔ رفیق۔ مددگار
(۳) آستین (۴) حقیقی بھائی (۵) ضامن۔ کفیل (۶) طاقت۔ زور۔ قوت
بانہہ پکڑنا (۱) مدد کرنا۔ دستگیری کرنا۔ سہارا دینا۔ مدد کرنا۔
بانہہ ٹوٹنا (۱) بازو ٹوٹ جانا (۲) پنکھ اکھڑ جانا (۳) مددگار مر جانا
(۴) بھائی کا مر جانا۔
بانہہ دینا (محاورہ) کسی کی مدد کرنا۔ سہارا دینا۔
بانہہ لگنے کی لاج۔ دستگیری کی شرم۔ حمایت کا پاس۔
بانہیں چڑھانا (۱) آستینیں چڑھانا۔ آستینیں اٹھانا (۲) لڑنے کی
تیاری کرنا۔
بانی (با۔ نی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) آواز۔ صدا (۲) بول چال (۳) وعظ
تقریر (۴) فقیروں کی صدا (۵) اصول (۶) رباعی طرز کے ہندی
گیت (۷) قول۔ مقولہ (سنسکرت لفظ "وانی" کا بگاڑ)
بانی (با۔ نی) [ع۔ صف وا۔ مذ] (۱) بنیاد رکھنے والا (۲) شروع
کرنے والا۔ مُوجد۔
بانیِ جفا (ستم) [ع۔ ف۔ صف] ظالم۔ سفاک (۲) معشوق۔
بانیِ فساد۔ فسادیوں کا سرغنہ۔ مفسد۔ فسادی۔ فساد برپا کرنے والا
بانیِ کار (۱) کام کا مُوجد (۲) بہت چالاک اور ہوشیار۔ فساد کی جڑ
(۳) تیز آدمی۔ کسی کام کی ابتدا کرنے والا۔
بانی مبانی (ا۔ مذ) اصل ذمہ دار۔ اصل باعث۔ وجہ سبب
بانی (ہ۔ مث) (۱) صدا۔ آواز (۲) تقریر۔ بیان۔ بات (۳) گیت
(۵) ساخت۔ بناوٹ (۶) کپڑا بنانے کا دھاگا (۷) ایک زرد
رنگ کی مٹی جسے کمہار کچے خشک برتنوں پر پکانے سے پہلے
پھیرتے ہیں۔
باوا (با۔ وا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) باپ۔ بابا (۲) فقیر (۳) گرو (۴) سردار
باوا آدم۔ حضرت آدمؑ۔ نسل انسانی کے مورث اعلیٰ۔ ابو البشر
باوا آدم نرالا ہونا۔ نیا انداز ہونا۔ سب سے الگ ڈھنگ ہونا۔
سب سے جدا کام کرنا۔ کسی سے متفق نہ ہونا۔
باوا بھلا نہ بھیا۔ سب سے بھلا روپیا۔ دیکھیے "باپ بھلا نہ بھیا"
باوا کا۔ موروثی۔ ذاتی۔ جدّی۔

باوجود (ف) اگرچہ۔ باوصف۔
باور (با۔ وَر) [ف۔ ا۔ مذ] یقین۔ بھروسا۔ اعتماد۔ اعتبار۔
باورا (ہ۔ صف) پاگل۔ دیوانہ۔ باؤلا۔
باور کرنا۔ یقین کرنا۔ مان لینا۔ اعتماد کرنا۔
باورچن۔ باورچنی (با۔ ور۔ چن) با۔ ور۔ چ۔ نی) [ار۔ ا۔ مث] باورچی
کی تانیث۔ کھانا پکانے والی عورت۔ باورچی کی بیوی۔
باورچی (با۔ وَر۔ چی) [ف۔ ت۔ ا۔ مذ] کھانا پکانے والا۔ رسوئیا۔ طباخ
باورچی خانہ۔ مطبخ۔ رسوئی۔ کھانے پکانے کی جگہ۔
باورچی گری۔ کھانا پکانے کا فن۔ کھانا پکانے کا پیشہ۔
باوگ (با۔ وَگ) بیج بونے کا وقت۔
باون (با۔ وَن) [ہ۔ صف] پچاس اور دو (۵۲)
باون بیر (۱) باون بہادر (۲) فطری۔ متفنی۔
باون تولے پاؤ رتی (مثل) جیسے کا تیسا۔ بجنسہٖ۔ جوں کا توں۔
ٹھیک و درست۔ عمدہ۔
باون گز کا (۱) لمبا۔ طویل۔ دراز قامت (۲) فسادی۔ شریر۔
باہ (ع۔ ا۔ مث) قوت مردمی۔ قوت جماع۔
باہ (ہ۔ ا۔ مذ) معاملہ۔ واسطہ۔ تعلق۔ کام۔
باہا (با۔ ہا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) پانی نکلنے کا راستہ۔ نالی۔ نہر۔ (۲) وہ برتن
جس میں گنے بیلتے وقت رس گرتا ہے۔
باہر (با۔ ہر) [ع۔ صف] روشن۔ واضح۔ صاف صاف (اُردو میں
ظاہر کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔
باہر (با۔ ہر) [ہ۔ تابع فعل] (۱) بیرون۔ خارج۔ اندر کی ضد۔ کھلے
میدان میں۔ کھلی ہوا میں (۲) پردیس میں۔ سفر میں (۳) (صف) علٰحدہ۔ جدا۔ خارج
باہر باہر (۱) بالا بالا۔ اوپر ہی اوپر (۲) دُور دُور۔ الگ الگ۔
باہر بھیتر۔ اندر باہر۔
باہر جانا (۱) سفر کو جانا (۲) پاخانے جانا (۳) احاطے سے نکل جانا۔
باہر سدھارنا۔ گھر سے باہر جانا۔ پردیس جانا۔
باہر کا (۱) اجنبی۔ غیر (۲) دہقانی۔
باہر کا اٹھنے بیٹھنے والا۔ مردوں میں نشست و برخاست رکھنے والا
باہر کرنا (۱) نکال دینا۔ خارج کرنا (۲) چھوڑنا۔ قطع تعلق کرنا۔
باہر کی پھرنے والی۔ پردے سے نکلنے والی۔ گلی بازار میں بے پردہ
نکلنے والی عورت۔
باہر کی ہوا لگنا (محاورہ) خارجی اثر قبول کرنا۔ (۲) (کنایتہً) آوارہ ہونا۔
باہر کے پھرنے والے (مجازاً) نوکر چاکر۔
باہر کے کھائیں۔ گھر کے گائیں۔ باہر کے کھائیں گھر کے گیت
گائیں (مثل) غیروں کو فیض ہو اور اپنے محروم رہیں۔ محنت کوئی
کرے فائدہ کوئی اٹھائے۔
باہر میاں ہفت ہزاری گھر میں بیوی کرموں کی ماری۔ باہر میاں
صوبے دار۔ گھر میں بیوی جھونکے بھاڑ (مثل) میاں تو نواب بنے
پھرتے ہیں اور بیوی نصیبوں کو روتی ہے۔ اس موقع پر بولتے

ہیں جب کوئی اپنی حیثیت سے زیادہ ٹھاٹھ کرے۔

باہر نکلنا۔ (محاورہ) گھر سے برآمد ہونا (۲) پردیس جانا۔

باہر والا (۱) ہوٹل یا چائے خانہ کا ملازم جو باہر چائے وغیرہ لے کر جائے (۲) خاکروب۔ مہتر۔ بھنگی۔ حلال خور

باہر ہی باہر۔ دیکھیے باہر باہر۔

باہرا (باہ۔ رَا) [ہ۔ ا۔ مذ] وہ شخص جو کنوئیں پر کھڑا ہو کر پانی کا ڈول لیتا ہے۔

باہم (با۔ ہَم) [ف۔ تابع فعل] ساتھ۔ ساتھ۔ یکجا۔ بالاتفاق۔ آپس میں

باہم دگر۔ ایک دوسرے کے ساتھ۔ آپس میں۔

باہمی (با۔ ہ۔ می) [ف۔ صف] آپس کا۔ ساتھ کا۔

باہن (با۔ ہن) [ہ۔ امث] (۱) گاڑی چھکڑا (۲) بہیتے کا نشان۔ (۳) جوتی ہوئی زمین جس میں ابھی بیج نہ بکھیرا گیا ہو۔

باہنا (باہ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) پھیلانا۔ کھولنا (۲) ہل چلانا۔ تخم ریزی کرنا۔ بونا۔ (۳) محنت کرنا (۴) پیچھے پڑنا۔ درپے ہونا (۵) کنگھی کرنا۔ گھسانا۔ داخل کرنا۔

بائب (با۔ اِب) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) وہ سمت جو اُتر پچھم کے کونے میں ہے (۲) بے اثر کلام (۳) کسی چیز کا نشانے پر پہنچنا (کم) [صف] عجیب حیرت انگیز (۵) علیحدہ۔ جُدا۔

بائع [با۔ اع] [ع۔ صف، وا۔ مذ] بیع کرنے والا۔ بیچنے والا۔ جمع بائعین۔ بائعان۔

بائن (با۔ اِن) [ع۔ صف] جدا کر دینے والی۔ ایسی طلاق جس کے بعد رجوع نہ ہو سکے۔ رجعی کی ضد

باؤ (با۔ او) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) ہوا۔ باد (۲) گھمنڈ۔ غرور (۳) گوز یاد (۴) آتشک

باؤ آنا۔ ریح خارج ہونا۔

باؤ باندھنا۔ ہوا باندھنا۔ خوشامد کر کے اپنا مطلب نکالنا۔

باؤ بندی (۱) خیال باطل۔ مبالغہ آرائی۔ بے اصل بات (۲) فریب۔ دھوکا۔

باؤ بھڑکنا۔ سودائی ہو جانا۔ دیوانہ ہو جانا۔ بکواس کرنا۔ لڑنا۔

باؤ بھک۔ باد بھک۔ باتونی۔ یاوہ گو۔ ادھر ادھر کی ہانکنے والا۔

باؤ پر آجانا۔ مغرور ہو جانا۔

باؤ ڈنڈی پھرنا۔ داہی تباہی پھرنا۔ ڈانواں ڈول پھرنا۔ آوارہ پھرنا

باؤ سرنا۔ باد آنا

باؤ شول۔ درد ریح

باؤ کھمبا۔ ایک دوا کا نام۔

باؤ کے گھوڑے پر سوار ہونا (۱) نہایت اترانا۔ بے حد ناز سے چلنا (۲) جلد باز ہونا۔

باؤ گولا۔ وہ درد جو تلی میں ہوا بھر جانے سے ہوتا ہے۔ درد قولنج

باؤ بتاس (با۔ او۔ ب۔ تا۔ س) [ہ۔ ا۔ مث] مصیبت۔ آفت۔ بلا۔ تکلیف۔

باؤٹا (با۔ او۔ ٹا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) جھنڈا۔ پھریرا۔ (۲) ایک قسم کا زیور جسے ہندو عورتیں ہاتھ پر پہنتی ہیں۔

باؤٹا اُڑانا (۱) جھنڈا بلند کرنا (۲) بھڑاس نکالنا۔ خوب پیٹنا۔

باؤڑی (با۔ او۔ ڑی) [ہ۔ ا۔ مث] باؤلی۔ بڑا کنواں۔

باؤلا (ہ۔ صف) دیوانہ۔ پاگل۔

باؤلا کتا (۱) دیوانہ کتا (۲) وہ آدمی جو خواہ مخواہ دوسروں کو ایذا پہنچائے

باؤلی (ہ۔ صف)۔ دیوانی۔

باؤلی کھاٹ کے باؤلے پائے۔ باؤلی رانڈ لے جائے (مثل) ایک جیسے ہیں۔

باؤلی (با۔ او۔ لی) [ف۔ ہ۔ امث] (۱) وہ پرند جس کے ذریعے پرندوں کو شکار کرنے کی مشق کرائی جاتی ہے (۲) فریب۔ چال۔ جھانسا

باؤلی (با۔ او۔ لی) [ہ۔ ا۔ مث] بڑا۔ پکا کنواں جس میں سیڑھیاں بنی ہوتی ہیں (۲) پاگل عورت۔

باؤلی بتانا (۱) جھانسا دینا (۲) اشتعال دینا۔

باؤلی دینا۔ اشتعال دینا۔ ہمت بڑھانا۔ شکاری پرند کو کسی دوسرے پرند پر جھپٹنے کی مشق کرانا۔

باؤنی (با۔ او۔ نی) [ہ۔ ا۔ مث] بیج بونے کا وقت۔

بائی (با۔ ای) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) مہارانی۔ رانی۔ بیگم (۲) بہن۔ ہمشیر (۳) گانے والی عورت (۴) ریح۔ باد (۵) اینٹھن۔ تشنج (۶) سرسام

بائے برنگ (با۔ ے۔ ب۔ رنگ) [ہ۔ ا۔ مث] دیکھیے بابرنگ

بائیس (با۔ ایس) (ہ۔ صف) بیس اور دو (۲۲)

بائیسکل (Bicycle) (با۔ ای۔ س۔ کل) [انگ۔ ا۔ مث] سائیکل ایک قسم کی دو پہیا گاڑی جو پاؤں کی حرکت سے چلتی ہے۔

بائیسی (با۔ ای۔ سی) [ہ۔ ا۔ مث] بہت بڑی شاہی فوج (جو کہ بائیس صوبوں میں سے چنی گئی ہو) (۲) بائیس ہزار فوج کی سپہ سالاری۔ بڑی سپہ سالاری۔ بڑی کمان۔

بائیسی ٹوٹنا۔ پورے زور سے حملہ کرنا۔ پوری فوج لے کر یلغار کرنا۔

بائیکاٹ (Boycott) (با۔ ای۔ کاٹ) [انگ۔ ا۔ مذ] قطع تعلق مقاطعہ۔ حقہ پانی بند (کرنا)

بائیکاٹ کرنا۔ قطع تعلق کرنا۔ مقاطعہ کرنا۔ تجارتی یا معاشرتی تعلقات سے خارج کرنا۔

بائیں (با۔ ایں) [ہ۔ صف] بایاں کا مونث۔ الٹی۔ کھبی۔

بائیں آنکھ پھڑکنا۔ بائیں آنکھ کے پپوٹے میں خود بخود حرکت ہونا جو بدشگونی سمجھی جاتی ہے۔

بائیں بائیں کرنا (محاورہ) شور مچانا۔ بے ہودہ باتیں کرنا۔

بائیں طرف۔ چپ کی سمت۔ اُلٹے ہاتھ کی جانب۔

بائیں ہاتھ سے رکھوا لینا (محاورہ) زبردستی لے لینا۔

بایاں (با۔ یاں) [ہ۔ صف] اُلٹا۔ کھبا۔ چپ (مذ) وہ طبلہ جو بائیں ہاتھ سے بجایا جاتا ہے۔

بایاں بازو (ا۔ صف) (۱) الٹا بازو (۲) (سیاست) حزب مخالف۔

بایاں بولنا۔ تیتر کا بائیں رُخ بولنا جو کامیابی کا شگون سمجھا جاتا ہے
بایاں پاؤں پوجنا۔ کسی کے ہنر یا کمال کا اعتراف کرنا۔ استاد ماننا
بایاں پاؤں لینا۔ بایاں پاؤں چومنا (محاورہ) تعظیم کرنا۔ عظمت ماننا۔ چالاکی کا اعتراف کرنا۔
بائیں ہاتھ کا داؤں (کھیل) بائیں ہاتھ کا کام (کرتب) بہت آسان کام۔ نہایت سہل کام۔
بایدو شاید (با۔ید۔او۔شا۔ید) [ف] جیسا چاہیئے۔ جیسا لائق ہے نہایت مناسب۔ درست۔

ب۔ب

بب (Bib) [انگ۔ا۔مذ] وہ چھوٹا سا کپڑا جو ننھے بچوں کے گلے میں باندھ دیا جاتا ہے تاکہ لباس خراب نہ ہو۔
بباد (ب۔باد) [ہ۔ا۔مذ] بحث۔ تکرار۔ لفظی نزاع۔
ببادا ٹھانا۔ جھگڑا کرنا۔ فساد اٹھانا۔ فساد برپا کرنا۔
ببر (ع۔ا۔مذ) ایک قسم کا بڑا شیر جس کی گردن پر بال ہوتے ہیں۔
ببر (ب۔بر) [ہ۔ا۔مذ] وہ نیلے رنگ کا کبوتر جس کے بازوؤں پر کالے رنگ کی چتیاں ہوتی ہیں۔
ببر (ب۔بر) [ہ۔ا۔مذ] وہ شخص جو اونٹ اور گھوڑوں کے بال کاٹتا ہے
ببروتا (بب۔رو۔تا) [ہ۔ا۔مذ] الھڑ آدمی۔ اکھڑ شخص
ببری (بب۔ری) [ہ۔ا۔مث] (۱) زلف۔ کاکل۔ پیشانی کے بال جو عورتیں خوبصورتی کے لیے چھوٹے کر کے ماتھے پر ڈالتی ہیں (۲) وہ نیلی کبوتری جس کے بازوؤں پر کالیاں چتیاں ہوتی ہیں۔
ببریاں چھوڑنا۔ زلفیں چھوڑنا۔ چوٹی گوندھتے وقت دونوں طرف خوبصورتی کے لیے بال چھوڑنا۔ لٹیں چھوڑنا۔
ببوا (بب۔وا) [ہ۔ا۔مذ] مٹی یا پلاسٹک کا پتلا جس سے بچے کھیلتے ہیں (۲) [پیار سے] بچہ۔ لڑکا۔
ببول (ب۔بول) [ہ۔ا۔مذ] ایک خاردار درخت۔ کیکر۔ مغیلاں
ببول کے پیڑ بونا (محاورہ) کیکر کے درخت لگانا (۲) (مجازاً) برے کام کرنا۔
ببولا (ب۔بو۔لا) [ہ۔ا۔مذ] گرد باد۔ بگولا۔ وہ ہوا جو خلا کی وجہ سے چکر کھا کر بلند ہوتی ہے۔
ببھاس (ب۔بھاس) [ہ۔ا۔مث] بھیروں ٹھاٹھ کی ایک راگنی وقت صبح۔
ببئی (ب۔ب۔ای) [ہ۔ا۔مث] ایک خوشبودار بوٹی کا نام (۲) اس بوٹی کا بیج (۳) ایک قسم کی ملنیا۔
ببی (بب۔بی) [ہ۔ا۔مث] بوسہ۔ چوما۔ پیار۔
ببیا (بب۔یا) [ہ۔ا۔مث] بی بی کی تصغیر۔ چھوٹی بی (۲) ناتش کی بیگم
ببیانا (بب۔یا۔نا) [اُر۔صف] (۱) زنانہ (۲) وہ چیز جو صرف عورتوں کے لیے مخصوص ہو (۳) وہ چیز جو یورپین عورتوں کے استعمال کے لیے ہو۔
ببیس۔ ببیسی (ب۔بیس، ب۔بے۔سی) [ہ۔ا۔مث] (۱) اغلام کرانے کی علت (۲) بواسیر۔
ببیسیا (ب۔بے۔س۔یا) [ہ۔ا۔مذ] وہ شخص جسے اغلام کرانے کی علت ہو۔

ب۔پ

بپا (ب۔پا) [ف۔صف] برپا۔ کھڑا۔ قائم۔
بپا کرنا (محاورہ) کھڑا کرنا۔ برپا کرنا۔
بپا ہونا (محاورہ) کھڑا ہونا۔ برپا ہونا۔
بپت۔ بپتا (ہ۔مث) (ب۔پت، بپ۔تا) بلا۔ مصیبت۔ آفت تکلیف۔ دکھ
بپت پڑنا۔ بپتا پڑنا (۱) مصیبت آنا (۲) خاوند کا مرجانا۔ رانڈ ہوجانا۔
بپت (بپتا) برابر سکھ نہیں جو تھوڑے دن کی ہو (مثل) مصیبت آسودہ حالی کی قدر کا باعث ہوتی ہے۔
بپتا میں کوئی ساتھی نہیں (محاورہ) مصیبت کے وقت کوئی کام نہیں آتا
بپتسما (بپ۔تس۔ما) (انگ (Baptism) قائم۔ اُر۔ا۔مذ) اصطباغ عیسائی مذہب کی ایک رسم جس میں بچے کے پیدا ہونے پر اس کے سر پر مقدس پانی کے چھینٹے ڈالے جاتے ہیں اور اسے عیسائی بنا لیا جاتا ہے۔
بپوتی (ب۔پو۔تی) [ہ۔ا۔مث] میراث۔ ورثہ
بپھارا (ب۔پھا۔را) [ہ۔ا۔مذ] (۱) بھاپ۔ بخارات (۲) پسینہ لانے والی دوا (۳) بھاپ سے کر پسینہ نکالنا۔
بپھرنا (ب۔پھر۔نا) (ہ۔مص) (۱) ضد کرنا۔ بگڑنا۔ مچلنا (۲) خشمناک ہونا۔ جھلانا (۳) سخت جوش میں آنا۔ قابو سے باہر ہونا (۴) گھوڑے کا چمکنا۔ بدکنا (۵) لڑنے پر آمادہ ہونا (۶) بغاوت کرنا۔
بپھرے رذیل اور بھوکے اشراف سے ڈرنا چاہیئے (انجیل شریف) بھوک کی حالت میں اور رذیل غصے کی حالت میں ہو تو خطرناک ہوتا ہے

ب۔ت

بَت (ف۔ا۔مث) ایک قسم کی مرغابی (بطا اسی کا معرب ہے)
بَت (ہ۔ا۔مث) بات کا مخفف
بَت بنا۔ چھوٹی باتیں کرنے والا۔ باتونی۔ چرب زبان
بَت کہا۔ باتیں کرنے والا۔ باتونی
بَت (ہ۔ا۔مث) (۱) طاقت۔ قوت۔ بساط۔ قدرت۔ حوصلہ (۲) دولت مال۔ دھن (۳) شان و شوکت۔ دبدبہ (۴) عمر (۵) قد و قامت۔ ڈیل ڈول۔

بُت باہر (ہ۔ صف) ہمت۔ طاقت یا بساط سے زیادہ۔
بُتُ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) پانسہ پھینکنے یا چوسر کی گوٹیاں لڑھکانے کا تختہ (۲) مُکا۔ گھونسا۔
بُت (ف۔ ا۔ مذ) (۱) مورتی۔ مجسمہ (مجازاً) معشوق۔ محبوب (۳) (صف) چپ۔ خاموش۔ گنگ (۴) احمق۔ مورکھ۔ جمع بتان۔
بتانِ آذری (ف۔ مذ) آذر کے بنائے ہوئے بُت جو بہت خوبصورت ہوتے تھے۔
بُت بن جانا۔ بننا (محاورہ) چپ اور خاموش ہو جانا۔
بُت بن کر بیٹھنا (محاورہ) بالکل خاموش رہنا۔ کوئی بات نہ کرنا۔
بُت بے پیر (ا۔ مذ) بے رحم معشوق۔
بُت پرست۔ مورتی پوجنے والا (۲) کافر۔ مشرک (۳) معشوق۔
بُت پرستی۔ بتوں کی پوجا۔ مورتی پوجا۔
بُت تراش۔ بُت گر۔ مورتی بنانے والا۔
بُت تراشی۔ بُت گری۔ بُت بنانے کا پیشہ۔ مورتیاں بنانے کا کام
بُت خانہ۔ بُت کدہ۔ شوالا۔ مندر۔ صنم کدہ۔ مورتی پوجا کی جگہ۔
بُت خانۂ آذر۔ مجوسیوں کا آتش کدہ۔
بُت شکن۔ بُت توڑنے والا۔ موحّد (۲) محمود غزنوی۔
بُت ہرجائی (ف۔ مث) بے وفا معشوق۔ جو کسی ایک عاشق کا ہو کے نہ رہے۔
بُتّا (بُت۔ تا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) دم۔ فریب۔ جھانسا (۲) حیلہ۔ بہانہ (۳) دھوکا گھونسا۔ مُکا۔
بُتّا بتانا۔ دھوکا دینا۔ فریب دینا۔ فقرہ دینا۔
بُتّا دینا (۱) دھوکا دینا۔ جھانسا دینا۔ دغا دینا (۲) بہانہ کرنا۔ ٹالنا
بتّے بازی۔ حیلہ سازی۔ فریب دہی۔
بتّے میں آنا۔ فریب آنا۔
بِتّا (بِت۔ تا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) ایک ہاتھ کی چوڑائی۔ بالشت۔
بَتاس (بَ۔ تاس) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) ہوا۔ باد (۲) بتاسا کا مخفف
بتاس پھینی۔ ایک قسم کی مٹھائی۔
بتاسا۔ بتاشا (بَ۔ تا۔ سا، بَ۔ تا۔ شا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) حباب۔ بُلبُلا (۲) ایک قسم کی شیرینی جو حباب کی شکل کی ہوتی ہے (۳) آتشبازی کا چھوٹا سا انار۔
بتاسا سا گھلنا (محاورہ) غم یا بیماری سے آہستہ آہستہ دُبلا ہو جانا۔
بتاسے کا قفل۔ ایک چھوٹا سا گول تالا۔
بتاسے کی طرح بیٹھ جانا (۱) بتاشے کی طرح گھل جانا (۲) دفعتہً لاغر اور کمزور سا ہو جانا۔ بیماری میں گھل جانا۔
بتام۔ بوتام (ا۔ مذ) بٹن۔
بَتانا (بَ۔ تا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) کہنا۔ جتانا (۲) دکھانا (۳) اظہار کرنا کھولنا (۴) اشارہ کرنا (۵) سمجھانا (۶) پیٹنا (۷) سکھانا۔ پڑھانا۔ تعلیم دینا (۸) ناچنے میں ہاتھ پاؤں ابرو کے اشارے سے پتہ دینا (۹) بیان کرنا (۱۰) نام ظاہر کرنا (۱۱) کام دینا (۱۲) پہچان کرنا (۱۳) [مذ] سونے چاندی وغیرہ کے گھنگھرو دار چوڑی (۱۴) وہ لوہے کا کڑا جو منہار کے پاس ہاتھ کا ناپ سمجھنے اور چوڑی چڑھانے کے لیے ہوتا ہے (۱۵) وہ دستار جسے پگڑی کے نیچے اس لیے رکھتے ہیں کہ اوپر کی طرف گولائی آ جائے (۱۶) (مجازاً) امداد (۱۷) گھوڑے کی نبض۔
بِتانا (بِ۔ تا۔ نا) [ہ۔ مص] گزارنا۔ بسر کرنا۔
بُتانا (بُ۔ تا۔ نا) [ہ۔ مص] بجھ جانا
بتاؤں (بَ۔ تا۔ اُوں) [ہ] کہوں؟ (۲) سمجھاؤں (۳) ماروں (۴) دکھاؤں؟ (۵) [مذ] بینگن
بَتَر (بَ۔ تَر) [ہ۔ ا۔ مث] زمین کی وہ حالت جب وہ ہل چلانے کے قابل ہو جائے
بَتَر۔ بِتَر (بَ۔ تَر، بَت۔ تَر) [ف۔ صف] "بدتر" کا مخفف۔ نہایت بُرا۔ بہت نکما۔ بہت ناقص۔
بُترا (بُت۔ را) [ہ۔ صف] کند۔ کھوٹا۔ ہتھیار جس کی دھار بگڑی ہوئی ہو
بُترانا (بَت۔ را۔ نا) [ہ۔ مص] بات چیت کرنا۔ گفتگو کرنا۔
بِترانا (بِت۔ را۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) عیب نکالنا (۲) الزام لگانا (۳) جھٹلانا
بِتَرنا (بِ۔ تَر۔ نا) [ہ۔ مص] بخشش کرنا۔ عطا کرنا۔ دینا۔
بتسا (بَت۔ سا) [ہ۔ ا۔ مذ] چاول کی ایک قسم
بَتَک (بَ۔ تَک) [ہ۔ ا۔ مث] بط۔ بطخ
بتکا (بَت۔ کا) [ہ۔ ا۔ مذ] نر بطخ۔ بطخا۔
بتکڑ، بتنگڑ (بَ۔ تک۔ کڑ، بَ۔ تن۔ گڑ) (۱) مبالغہ۔ ذرا سی بات کو بڑی بات بنانا۔ تمنگڑ۔ باتونی۔
بتلانا (بَت۔ لا۔ نا) [ہ۔ مص] دیکھیے بتانا (بتانا فصیح ہے)
بِتنا (بِت۔ نا) [ہ۔ مص] بیتنا۔ گزرنا۔
بُتورا (بِ۔ تَو۔ را) [ہ۔ ا۔ مذ] خشک اُپلوں کا ڈھیر۔
بتورن۔ بتولن (بَ۔ تو۔ رَن) (بَ۔ تو۔ لَن) [ہ۔ ا۔ مذ] گاہنے کے بعد غلے کا ڈھیر۔
بتورنا (بَ۔ تور۔ نا) [ہ۔ مص] غلے کو اکٹھا کرنا۔ غلے کو ایک جگہ جمع کرنا
بتوری (بَ۔ تَو۔ ری) [ہ۔ ا۔ مث] وہ ورم جو پتھر کی مانند سخت ہو۔
بتول (بَ۔ تول) [ع۔ صف] (۱) کنواری (۲) (مث) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا لقب۔
بتولا (بَ۔ تو۔ لا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) دھوکا (۲) ہنسی کی بات۔
بتولے بنانا۔ سخن سازی کرنا۔ باتیں بنانا۔
بتولے دینا۔ فریب دینا۔ جھانسے دینا۔
بتولے میں آنا۔ دھوکا کھانا۔ جُل میں آنا۔ فریب میں آنا۔
بتولن (بَ۔ تو۔ لَن) [ہ۔ صف] باتونی عورت۔ دغا باز۔ چالاک عورت
بِتھا (بِ۔ تھا) [ہ۔ ا۔ مث] درد۔ دُکھ۔ تکلیف۔
بِتھارنا (بِ۔ تھار۔ نا) [ہ۔ مص] بکھیرنا۔ چھڑکنا
بِتھرنا (بِ۔ تھَر۔ نا) [ہ۔ مص] بکھرنا۔ تتر بتر ہونا۔
بتھوا (بتھ۔ وا) ایک قسم کا ساگ جو گیہوں کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔
بتھوے کا ساگ کن ساگوں میں۔ خلیا ساس کن ساسوں میں۔

(مثل) ادنیٰ چیز کی کچھ قدر و قیمت نہیں۔ دُور کا رشتہ کوئی رشتہ نہیں ہوتا۔

بَتّی (بت۔ تی) [ہ۔ا۔مث] (۱) فتیلہ (۲) سوت کی ڈوری جو لیمپ اور چراغ وغیرہ میں جلائی جاتی ہے اور زخم میں بھی رکھی جاتی ہے۔ (۳) موم یا چربی کی شمع۔ دِیا (۴) پگڑی کا باریک بٹا ہوا پیچ (۵) بانس یا سرکنڈے کی گدی جو چھپر میں آڑی باندھتے ہیں (۶) لاکھ۔ اگر۔ صندل یا بارود وغیرہ کا فتیلہ (۷) حیوانات کا گوشت جو پیٹھ کی ہڈی کے دونوں جانب ہوتا ہے۔

بَتّی اُکسانا۔ روشنی بڑھانے کے لیے چراغ کی بتی کو آگے بڑھانا۔

بتی بٹنا (۱) روئی یا کاغذ یا کپڑے کا بٹنا (۲) چراغ میں بتی ڈالنے کے لیے روئی سے بتی بنانا۔

بتی بنا کر رکھ چھوڑو (محاورہ) بے کار ہے۔ مطلب کی نہیں۔ ناراضگی کی صورت میں کسی چیز کے متعلق کہا جاتا ہے۔

بتی بنانا (محاورہ) کسی چیز کو لپیٹنا۔

بتی جلانا۔ چراغ جلانا۔ روشنی کرنا۔

بتی چڑھانا (۱) فانوس یا کنول میں چربی کی بتی رکھنا (۲) زخم میں دوا کی بتی بنا کر داخل کرنا (۳) بتی کا اوپر کو سرکانا۔

بتی دکھانا (۱) بندوق، توپ یا گولا چھوڑنا۔

بتی دینا۔ آگ لگانا۔ داغنا۔

بَتّی (بت۔ تی) [ہ۔ا۔مث] (۱) لڑکوں کا ایک کھیل جس میں ایک لڑکا گول ٹھیکری پاؤں کے انگوٹھے کی گھائی میں رکھ کر پھینکتا ہے اور دوسرا لڑکا اسی ٹھکڑے کو پاؤں کے انگوٹھے کی گھائی میں رکھ کر ایک سانس میں اٹھا لاتا ہے اور بتی بتی کہتا جاتا ہے (۲) گول ٹھیکری (۳) دوڑ۔

بتی بُلا دینا۔ عاجز کر دینا۔ ہار منوانا۔

بتی بول جانا۔ عاجز ہو جانا۔ بے کار ہو جانا۔

بَتیا (بت۔ یا) [ہ۔ا۔مث] (۱) ہرا اور کچا پھل (۲) لمبا بینگن۔

بَتیس (بت۔ تیس) [ہ۔صف] تیس اور دو (۳۲)

بتیس ابرن۔ بتیس زیور۔

بتی دانت کی بھا کا خالی نہیں جاتی (ہ۔مثل) مظلوم کی آہ یا بددعا رائیگاں نہیں جاتی۔

بتیس دانتوں میں زبان (مثل) دشمنوں سے گھرا ہوا۔

بتیس دھار۔ ماں کا دودھ۔

بتیس دھار ہو کر نکلنا۔ بتیس زخموں کے راستے سے نکلنا۔ پھوٹ پھوٹ کے نکلنا۔ (بددعا)

بتیس دھاریں دودھ بخشنا۔ ماں کا اپنا پلایا ہوا دودھ مرتے وقت اولاد کو بخش دینا۔

بَتیسا (بت۔ تی۔ سا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ایک قسم کا مقوی حلوا جو عورتوں کو بچہ جننے کے بعد بتیس دوائیں ڈال کر دیا جاتا ہے (۲) وہ دوا جو گھوڑی کو بچہ جننے کے بعد بتیس دوائیں ڈال کر دی جاتی ہے۔ (۳) سوہن حلوے کی قسم کی ایک مٹھائی۔

بَتیسی (بت۔ تی۔ سی) [ہ۔ا۔مث] آدمی کے دانتوں کی دونوں لڑیاں کل دانت۔

بتیسی بجنا (محاورہ) دانت بجنا۔ کپکپانا۔ دانتوں کا آپس میں ایک دوسرے سے ٹکرانا۔

بتیسی بند ہونا (محاورہ) حالت غشی میں دانتوں کا جکڑ جانا۔ اوپر اور نیچے کی ہڈی کا مل کر بند ہو جانا۔

بتیسی حلق میں ہو گی (محاورہ) اتنی مار پڑے گی کہ دانت ٹوٹ کر حلق میں چلے جائیں گے۔

بتیسی دکھانا (محاورہ) بے ہودہ ہنسنا۔ دانت دکھانا۔ منہ چڑانا۔ (۲) انکساری کرنا۔ عاجزی کرنا (۳) لجاجت اور خوشامد کرنا۔

ب۔ٹ

بَٹ (ہ۔ا۔مذ) ٹکڑا۔ حصہ (۲) بل۔ سلوٹ (۳) تولنے کا وزن۔ بٹا۔ (۴) وہ شکن جو فربہی کے باعث بدن پر نمودار ہو (۵) راہ۔ پگڈنڈی باٹ کا مخفف (۶) وہ سوجن جو کسی ضرب کی وجہ سے ہو جاتی ہے (۷) ادھڑی کا موٹا موٹا گوشت جس میں تار نہیں ہوتے۔ (۸) کشمیریوں کی ایک ذات۔

بَٹ مار۔ لٹیرا۔ ڈاکو۔ راہ زن۔

بٹ ماری۔ رہزنی۔ ڈاکا۔

بٹ موگرا (۱) ایک قسم کا بڑا موگرا (۲) ایک خوشبودار پھول کا نام

بَٹّا (بٹ۔ ٹا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) تولنے کا وزن۔ باٹ (۲) کٹوتی۔ کمی۔ گھاٹا۔ کسر (۳) فرق (۴) کھوٹ۔ خرابی (۵) دھبا۔ عیب (۶) مسالہ پیسنے کا پتھر (۷) زیور رکھنے کا ڈبا (۸) گول آئینہ (۹) مداریوں کے گول گول ڈھکنے جن میں گولیاں رکھ کر غائب کرتے ہیں (۱۰) فصاد کا وہ کاٹھ کا گولا جو خون نکالتے وقت ہاتھ میں پھرانے کے لیے دیا جاتا ہے (۱۱) رباب نشاط کا انعام (۱۲) پتیل کی لٹیا (۱۳) کمی جو ایک ملک کے سکے کو دوسرے ملک کے سکے میں بدلنے سے کرنی پڑتی ہے۔

بٹا آنا۔ کمی پڑنا۔

بٹا دینا۔ کمی پوری کرنا۔

بٹا ڈھال۔ ہموار۔ برابر۔ سپاٹ۔

بٹا سٹا۔ ایک قسم کی زرہ (۲) سازش (۳) تبادلہ۔ لین دین بعض گھرانوں میں بٹا سٹا کا رشتہ بھی ہوتا ہے۔

بٹا لگانا (۱) کمی پوری کرنا (۲) کٹوتی کاٹنا۔ (۳) عیب لگانا۔

بٹا لگنا۔ کٹوتی لگنا۔ کمی ہونا (۲) عیب لگنا۔ حرف آنا۔ ساکھ بگڑنا۔

بٹے باز (۱) چالاک۔ دغا باز (۲) بازی گر۔ شعبدہ باز۔

بٹے بازی۔ چالاکی۔ شعبدہ بازی۔ دغا بازی۔

بٹے پر خریدنا۔ نفع نقصان پر خریدنا۔

بٹے دار روپیہ۔ ناقص روپیہ۔ جس پر بٹا پڑے۔

بٹے کھاتے۔ ناقابلِ وصول رقم

بٹے کھاتے میں لکھنا۔ (ڈالنا) کسی رقم کو ناقابلِ وصول قرار دینا

بٹالین (Battaljon) (بَ۔ٹا۔لی۔اَن) [انگ۔ا۔مث] چار کمپنیوں یا ایک ہزار فوجیوں کی پیدل رجمنٹ۔

بٹانا (بَ۔ٹا۔نا) [ہ۔مص] (۱) تقسیم کرنا۔ بانٹ لینا (۲) ہٹانا اور دوسری طرف کرنا (خیال، دھیان)

بٹاؤ (بَ۔ٹا۔او) [ہ۔ا۔مذ] تقسیم۔ حصہ۔ بانٹ۔

بٹاؤ (بَ۔ٹا۔اُو) [ہ۔ا۔مذ] راہ گیر۔ مسافر۔

بٹائی (بَ۔ٹا۔ای) [ہ۔ا۔مث] تقسیم۔ پیداوار کی وہ تقسیم جو اجارہ دار اور مالک زمین میں قرار پائے (۲) غلہ تیار ہو کر بٹنے کا موسم (۳) کھیت کی پیداوار بانٹنے کی اُجرت (۴) رسی بٹنے کی اُجرت۔

بٹائی دار۔ مالک سے فصل کا حصہ بانٹنے والا۔ کاشتکار۔ مزارع

بُٹرنا (بَ۔ٹر۔نا) [ہ۔مص] (۱) ایک جگہ جمع ہونا (۲) ترپا جانا

بٹلر (Butler) (بَٹ۔لر) [انگ۔ا۔مذ] خانساماں۔ زرکا بدار۔ جمعدار۔

بٹلوہی۔ بٹلوئی (بٹ۔لو۔ہی، بٹ۔لو۔ای) [ہ۔ا۔مث] پتیلی کا وہ برتن جس میں پانی بھرتے یا دودھ دوہتے ہیں۔

بٹن (Button) (بَ۔ٹن) [انگ۔ا۔مذ] بوتام۔ گھنڈی۔ تکمہ

بٹنا (بٹ۔نا) [ہ۔مص] (۱) تقسیم ہونا۔ حصے ہونا (۲) پریشان ہونا۔ منتشر ہونا (۳) بل دینا۔ بٹینا (۴) ایک طرف سے دوسری طرف ہونا۔ ہٹنا۔ خیال۔ دھیان (۵) [مذ] وہ آلہ جس سے رسی بٹتے ہیں

بُٹنا (بُٹ۔نا) [ہ۔ا۔مذ] ابٹنا کا مخفف۔ ابٹن۔ غازہ۔

بٹنگ (بَ۔ٹنگ) [ہ۔ا۔مذ] ناشپاتی کی قسم کا ایک پھل۔

بٹنی (بَٹ۔نی) [ہ۔ا۔مث] عورت کی چھاتیوں کا منہ جس سے بچہ دودھ پیتا ہے۔ پستان کی ڈوڈی۔

بٹوا (بَٹ۔وا) [ہ۔ا۔مذ] روپے پیسے وغیرہ رکھنے کا چھوٹا سا کیسہ [انگ۔مذ] (Purse)

بٹوا سا منہ۔ چھوٹا سا منہ۔ خوبصورت منہ۔ پیاری شکل۔ غنچہ سا دہن

بٹوا (بٹ۔وا) [ہ۔ا۔مذ] بیٹا کی تصغیر

بٹوار (بٹ۔وار) [ہ۔ا۔مذ] محصول اکٹھا کرنے والا۔ اگاہی کرنیوالا۔

بٹوارا (بٹ۔وا۔را) حصہ۔ تقسیم۔ بانٹ۔

بٹوارا خانگی۔ نجی تقسیم۔ آپس کی تقسیم

بٹوارا سرکاری۔ سرکاری طور پر یا عدالت مال سے جائداد وغیرہ کی تقسیم

بٹوارا غیر مکمل۔ مالگزاری ادا کرنے والی جائداد کی اس طرح تقسیم کہ ہر حصے کی مالگزاری الگ الگ نہ ہو۔

بٹوارا مکمل۔ کسی محال، موضع یا پٹی کی اس طرح تقسیم کہ ہر حصے کی مالگزاری الگ الگ ہو جائے۔

بٹوانا۔ تقسیم کرانا (۲) بل دلوانا۔

بٹوائی (بٹ۔وا۔ای) [ہ۔ا۔مث] بٹنے کی اُجرت

بٹورا (بَ۔ٹو۔را) [ہ۔ا۔مذ] سوکھے اُپلوں کا ڈھیر۔

بٹورن (بَ۔ٹو۔رن) [ہ۔ا۔مث] بچی کھچی چیز۔ کوڑا کرکٹ۔ (۲) چنی ہوئی۔ فراہم کی ہوئی چیز

بٹوری (بَ۔ٹو۔ری) [ہ۔ا۔مث] محصول جو دیہاتی دکانداروں پر لگایا جائے۔

بٹورنا (بَ۔ٹور۔نا) [ہ۔مص] جمع کرنا۔ سمیٹنا۔ اکٹھا کرنا۔

بٹورے میں اُپلے ہی نکلیں گے (مثل) بُروں سے بُرے ہی پھل ظاہر ہوں گے۔

بٹونا (بَ۔ٹو۔نا) [ہ۔مص] بکھیرنا۔ چھڑکنا۔

بٹوہی۔ بٹوئی (بَ۔ٹو۔ہی، بَ۔ٹو۔ای) [ہ۔ا۔مذ] راہ گیر۔ مسافر

بٹھا دینا (بِ۔ٹھا۔دے۔نا) [ہ۔مص] بیٹھنے پر مجبور کرنا (۲) مدرسے میں داخل کرانا (۳) ہمت پست کرنا (۴) پتلا کر دینا۔ گلتھی کر دینا (۵) ڈھا دینا۔ مسمار کر دینا (۶) کسی فعل سے دست بردار کرنا (۷) یکساں کرنا۔ برابر کرنا (۸) غرق کر دینا (۹) دھنسا دینا۔ اندر کر دینا (۱۰) دبا کر بھرنا۔ ٹھونسنا (۱۱) جذب کر دینا۔ کھپا دینا۔

بٹھا رکھنا (بِ۔ٹھا۔رکھ۔نا) [ہ۔مص] (۱) کنوارا رکھنا (۲) شادی کے بعد سسرال نہ بھیجنا (۳) بے کار رکھنا۔ گھر پر رکھنا۔ انتظار کرانا

بٹھالنا (بِ۔ٹھال۔نا) [ہ۔مص] بٹھانا (بٹھانا فصیح ہے)

بٹھانا (بِ۔ٹھا۔نا) (۱) بیٹھنا کا متعدی۔ کھڑا کرنا کی ضد (۲) داخل کرانا (مدرسے میں بچوں کو) (۳) درست کرنا۔ رواں کرنا۔ پختہ کرنا (ہاتھ خوشنویسی میں) (۴) اتارنا۔ پیوست کرنا۔ اندر تک گھسانا (۵) لگاتار ٹھیک جگہ پر لگانا۔ کام پر لگانا (۷) تخت نشین کرنا (۸) مقرر کرنا (۹) جمانا۔ منجمد کرنا (۱۰) مادہ پرند کو انڈوں پر چھوڑنا (۱۱) پاخانہ کرانا (بچوں کو پاؤں پر بٹھا کر)

بٹھک (بِ۔ٹھک) [ہ۔ا۔مذ] دیمک کا گھر۔

بٹھلانا (بِٹھ۔لا۔نا) [ہ۔مص] بٹھانا۔

بٹھور (بَ۔ٹھور) [ہ۔ا۔مث] چرخے کی جلی ہوئی لال مٹی۔

بھٹی۔ بٹی (بھ۔ٹ۔ای، بَ۔ٹ۔ای) [ہ۔ا۔مث] کلا بتون بٹنے کا کام۔ سوت، مونج یا سن بٹنے کا کام

بٹی (بَٹ۔ٹی) [ہ۔ا۔مث] (۱) چھوٹا پھل (۲) ناریل کا گولا (۳) شمع۔ (۴) عرق کھینچنے کا بھبکا۔

بٹیا (بَٹ۔یا) [ہ۔ا۔مث] چھوٹا باٹ۔ پتھر یا سنگریزہ (۲) پگڈنڈی تنگ راستہ (۳) ناریل کی گری۔ کھوپرے کا گولہ (۴) ریشمی ڈوری جس سے عورتیں بال باندھتی ہیں۔

بٹیا (بَ۔ٹی۔یا) [ہ۔ا۔مذ] کلابتون، سوت یا مونج بٹنے والا۔

بٹیا (بٹ۔یا) [ہ۔ا۔مث] بیٹی کی تصغیر۔

بٹیر (بَ۔ٹیر) [ہ۔ا۔مذ و مث] تیتر کی قسم کا ایک چھوٹا سا پرند۔

بٹیر باز۔ بٹیر پالنے اور لڑانے والا۔

بٹیر کا سا بر جانا۔ دانہ نہ ملنے کی وجہ سے بٹیر کا دبلا ہو جانا۔

بٹیر لڑانا (محاورہ) پالی میں بٹیروں کو لڑانا (۲) لڑانا۔ جھگڑا پیدا کرنا۔
بٹیری (بَ۔ ٹے۔ ری) [ہ۔ا۔مث] ہندوؤں میں بیٹی والوں کی طرف سے دولہا کا نذرانہ۔ خلعت دینے کی رسم۔

ب۔ ج

بج (ا۔ فعل) بجنا مصدر کا صیغہ امر
بجا۔ بجانا مصدر کا صیغہ امر
بجا (بَ۔ جا) [ف۔ صف] (۱) درست۔ ٹھیک۔ صحیح۔ مناسب۔ جائز (۲) [تابع فعل] مناسب موقع پر۔ ٹھکانے پر
بجا آوری تعمیل حکم۔ انجام دہی۔
بجا رہنا۔ درست رہنا۔ ٹھیک رہنا۔ قائم رہنا۔
بجا کرنا۔ ٹھیک کرنا۔
بجا کہے جسے عالم، اُسے بجا سمجھو (مثل) جس بات کو دنیا ٹھیک کہتی ہو اسے ٹھیک سمجھنا چاہیئے۔
بجا لانا۔ تعمیل حکم کرنا۔ انجام دینا۔ کہنے کے موافق کرنا۔ پورا کرنا۔
بجا ہونا۔ درست ہونا۔ ٹھیک ہونا۔
بجاج (بَ۔ جاج، بَج۔ جاج) [ہ۔ا۔مذ] (۱) بزاز کا بگاڑ (۲) ہندوؤں کی ایک ذات۔
بِجار (بِ۔ جار) [ہ۔ا۔مذ] (۱) سانڈ۔ موٹا تازہ بیل جو گایوں میں نسل کشی کے لیئے چھوڑا جاتا ہے (۱) وہ بیل جو ہندو اپنے کسی مردے کے نام پر داغ دے کر چھوڑ دیتے ہیں (۳) [کنایۃً] پُر شہوت آدمی (۴) زبردست، زور آور اور خوب تندرست آدمی۔
بجانا (بَ۔ جا۔ نا) [ہ۔مص] (۱) باجے کی آواز نکالنا (۲) پرکھنا۔ کھوٹا کھرا دریافت کرنا (۳) خدمت کرنا۔ تعمیل کرنا (۴) مارنا پیٹنا (۵) داغنا۔ سر کرنا (۶) مجامعت کرنا۔
بجائے (بَ۔ جا۔ اے) [ف۔ تابع فعل] (۱) بعوض۔ بدلے میں (۲) جگہ پر۔ قائم مقام کے طور پر۔
بج بجانا (بج۔ بَ۔ جا۔ نا) کسی چیز کا سڑ کر ایسا خراب ہو جانا کہ اس میں بلبلے اٹھیں۔ سڑ جانا۔ اُبس جانا۔
بجٹ (Budget) (بَ۔ جَٹ) [انگ۔ا۔مذ] میزانیہ۔ ملکی جمع خرچ کا حساب۔
بجر (بَج۔ جر) [ہ۔ا۔مذ] (۱) پتھر (۲) [صف] بوجھل کرڑا۔ کٹھن۔ مشکل۔ (۲) سُست۔ کاہل۔
بجرا (بَج۔ را) [ہ۔ا۔مذ] ایک قسم کی گول اور خوبصورت کشتی۔
بجر بٹو (بَ۔ جر، بٹ۔ ٹو) [ہ۔ا۔مذ] (۱) سیاہ جنگلی پھل (۲) ایک قسم کا کھلونا۔
بجرنگ (بج۔ رنگ) [س۔ا۔مذ] ہنومان کا لقب۔
بجری (بج۔ ری) [ہ۔ا۔مث] (۱) سنگ ریزہ۔ چھوٹے چھوٹے پتھر۔ (۲) اولوں کی پھوار۔ چھوٹے چھوٹے اولے

بجلی (بج۔ لی) [ہ۔ا۔مث] (۱) برق۔ صاعقہ۔ چمک۔ برقی قوت (۲) آم کی گٹھلی کا مغز (۳) عورتوں کے کان کا ایک زیور (۴) [صف] چالاک۔ پھرتیلا۔ چست۔ تیز۔
بجلی بسنت۔ بسنت رُت کی بجلی۔ موسم بہار کی کڑک جو اور موسموں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔
بجلی پڑنا (۱) آم کی کیری میں گٹھلی پڑنا۔
بجلی ٹوٹے۔ بجلی گرے، بجلی پڑے۔ آگ لگ جائے۔ مرجائے۔ تباہ و برباد ہو جائے۔ (بددعا)
بجلی کا کڑکا۔ وہ آواز جو بادلوں کی رگڑ سے پیدا ہوتی ہے۔
بجلی کڑکنا۔ بادلوں کی رگڑ سے آواز پیدا ہونا۔
بجلی کوندنا۔ بجلی چمکنا۔
بجلی کی تلوار۔ بجلی کی طرح کاٹ کرنے والی تلوار۔ تیغ براں۔
بجلی کی لپک۔ بجلی کی چمک۔
بجلی کے بالے۔ کانوں میں پہننے کے چوڑے حلقے
بجلی گرانا۔ آفت ڈھانا۔ قہر ڈالنا۔ صدمہ پہنچانا۔
بجلی گرنا (۱) آسمانی بجلی کے شعلے کا کسی کو جلا دینا (۲) مجازاً آفت آنا۔ صدمہ پہنچنا۔
بجلی گھر۔ وہ عمارت جس میں بجلی پیدا کرنے اور تقسیم کرنے کے آلات نصب ہوتے ہیں (انگ۔ مذ) (Power House)
بجلی مہمان گھر میں نہیں تنکا (مثل) خود غریب ہے اور امیروں کو دعوت دیتا ہے۔
بجنا (بج۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) آواز نکلنا۔ بولنا (۲) مشہور ہونا (۳) [مذ] دلالوں کی اصطلاح میں روپیہ (۴) (صف) آواز دینے والا۔ بجنے والا (۵) سردی یا قوت سے دانتوں کا آپس میں ٹکرا کر آواز پیدا کرنا۔
بُجنا (بج۔ نا) [ہ۔ا۔مذ] حیض کی گدی۔ حیض کا لتا۔
بجنتری (بَ۔ جنت۔ ری) [ہ۔ا۔مذ] گانے بجانے والے۔ باجنتر
بجنتری محل۔ وہ محل جہاں گانے بجانے والے رہتے ہوں۔
بِجّو (بج۔ جو) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ایک قسم کا گوشت خور جانور جو دن بھر بلوں میں رہتا ہے اور رات کو باہر نکلتا ہے۔ اس کی آنکھیں بہت چھوٹی ہوتی ہیں [مجازاً] چھوٹی آنکھوں والا آدمی چالاک آدمی
بجوانا (بج۔ وا۔ نا) [ہ۔ مص] بجانا کا متعدی
بِجَوٹھا (بِ۔ جَو۔ ٹھا) [ہ۔ا۔مذ] ایک قسم کا زیور جسے ہندو عورتیں بازو بند کی جگہ استعمال کرتی ہیں۔
بجورا (ہ۔ا۔مذ) ترنج۔ گلگل کی قسم کا ایک ترش پھل۔
بجوڑنا (بَ۔ جوڑ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) خوب پیٹنا (۲) رگڑنا (۳) مجامعت کرنا
بجوگ (ب۔ جوگ) [ہ۔ا۔مذ] (۱) منحوس ستاروں کا طالع میں قران (۲) جدائی۔ مصیبت۔ صدمہ۔ حادثہ (۴) بدنصیبی۔
بجوگ پڑنا (۱) مفارقت پڑنا۔ بچھڑنا (۲) مصیبت پڑنا۔ بپتا پڑنا۔
بجوگی (ب۔ جو۔ گی) [ہ۔ صف] بدنصیب، بدقسمت۔ مصیبت زدہ۔
بُجھا۔ بُجھا (بُ۔ جھا۔ بُ۔ جھا) (۱) بجھا ہوا (۲) افسردہ۔ غمگین۔ ملول۔

بجھارت (بُ۔جھا۔رَت) [ہ۔ا۔مث] پہیلی۔معمّا۔چیستان (۲) حساب کا تصفیہ
بجھانا (بُ۔جھا۔نا) [ہ۔مص] (۱) آگ پر پانی ڈالنا (۲) خاموش کرنا دُور کرنا۔رفع کرنا (۳) آب دینا۔آب چڑھانا (۴) چاندی سونے یا اینٹ کو آگ میں لال کرکے پانی میں ڈالنا تاکہ اس کی رطوبت زائل ہوجائے (۵) پژمردہ کرنا۔حوصلہ توڑنا۔(۶) دھیما کرنا۔ملائم کرنا۔
بجھاؤ (بُ۔جھا۔او) [ہ۔ا۔مذ] تیزی۔کاٹ۔
بجھایا پانی (بُ۔جھا۔یا۔پا۔نی) [ہ۔ا۔مذ] وہ پانی جس میں سونے یا لوہے کا خوب تپا کر ڈالا گیا ہو۔
بجھ۔بجھول (بجھ۔بُ۔جھو۔ول) [ہ۔ا۔مث] پہیلی۔بجھارت۔چیستان
بجھرا (بجھ۔را) [ہ۔ا۔مذ] (۱) بجھر (۲) جو گیہوں اور چنا ملا ہوا غلہ (۳) [صف] ملا ہوا۔آمیزہ۔
بجھرا (بُ۔جھ۔را) [ہ۔ا۔مذ] (۱) گگرا جس میں گرم پانی رکھتے ہیں (۲) ایک خاص وضع کا سرپوش جسے گھڑوں پر رکھتے ہیں۔
بجھ گاہ (بجھ۔گاہ) [ہ۔ا۔مذ] پرندوں کے ڈرانے کا پتلا۔کاتی ہنڈیا۔جو پرندوں کو ڈرانے کے لیے کھیتوں میں لکڑی پر لٹکا دیتے ہیں۔ ر باگڑ بلا۔
بجھنا (بجھ۔نا) [ہ۔مص] (۱) جلتی ہوئی چیز کا ٹھنڈا ہوجانا (۲) تپتی ہوئی اینٹ یا لوہے وغیرہ کا پانی میں سرد ہونا (۳) سیری ہونا۔ (۴) افسردہ ہونا۔مایوس ہونا (۵) دھیما ہونا۔نرم پڑنا۔
بجھوتا (بے۔جھو۔تا) [اُر۔ا۔مذ] (۱) حساب فہمی (۲) سالانہ پیداوار کا اوسط۔
بجھول (بُ۔جھو۔ول) [ہ۔ا۔مث] دیکھیے بجھ بجھول۔
بجھی آگ (ا۔مث) آگ جو سرد ہوگئی ہو۔فساد جو مٹ گیا ہو۔
بجھی آواز۔دھیمی آواز۔افسردہ آواز۔
بجھی بجھی (بُ۔جھی۔بُ۔جھی) [ہ۔ا۔مث] بجھا۔بجھا کی تانیث۔
بجھے ہوئے تیور۔بجھے تیور (ہ۔ا۔مث) وہ نگاہ جس سے ملال اور افسردگی ظاہر ہو۔
بجھیرا (بُ۔جھے۔را) [ہ۔ا۔مذ] لکڑی کا آلہ جس پر صراحی رکھتے ہیں گھڑونجی (۲) ڈھکنا۔
بجھیل (بُ۔جھیل) [ہ۔صف] لدا ہوا۔بھاری۔بوجھ والا۔
بجے (بِ۔جے) [ہ۔ا۔مذ] اصل سنسکرت وجے۔فتح۔جیت۔جے
بجیا (بِج۔یا) [ہ۔ا۔مث] بھنگ۔سبزی۔
بجیلا (بَ۔جے۔لا) [ہ۔صف] (۱) وہ اراضی جس میں بیج کثرت سے پیدا ہو (۲) وہ پھل جس میں بکثرت بیج ہوں۔

ب۔چ

بچ (ہ۔ا۔مث) ایک مشہور کڑوی دوا۔(۲) بچنا کا امر۔
بچ رہنا (محاورہ) چھٹنا۔باقی رہنا۔چھوٹ رہ جانا۔
بچ کے چلنا (محاورہ) راہ چھوڑ کے چلنا (۲) احتیاط سے چلنا۔
بچا (بَ۔چا) [ہ۔صف] باقی رہا ہوا۔باقی ماندہ۔بقیہ۔
بُچا (بُچ۔چا) جس کے کان نہ ہوں۔چھوٹے کانوں والا۔
بچا بچایا۔بچا کھچا۔باقی ماندہ۔بچا ہوا۔بقیہ۔
بچا جانا (۱) زد سے بچ جانا۔(۲) مقابلے سے ہٹ جانا۔
بچا لانا۔چھڑا لانا۔محفوظ کرنا۔
بچار (بِ۔چار) [ہ۔ا۔مث] (۱) وچار۔سوچ۔غور۔فکر۔دھیان (۲) قیاس۔اندازہ۔اٹکل (۳) سمجھ۔عقل۔تمیز۔تدبیر (۴) ارادہ۔
بچار کرنا۔بچارنا (محاورہ) سوچنا۔فکر کرنا (۲) خیال کرنا۔غور کرنا۔ (۳) عقل لڑانا۔سمجھنا (۴) امتیاز کرنا (۵) قیاس کرنا (۶) اندازہ لگانا۔جانچنا (۷) اشمار کرنا۔(۸) ستاروں کی چال دیکھنا (۹) تخمینہ کرنا (۱۰) بدگوئی کرنا (۱۱) ارادہ کرنا۔قصد کرنا۔
بچارا (بِ۔چا۔را) [اُر۔صف] (۱) بے چارہ۔سیدھا سادا۔بھولا۔ (۲) غریب۔مفلس۔
بچالی (بِ۔چا۔لی) [ہ۔ا۔مث] ایک قسم کی گھاس۔وہ گھاس جو گھوڑوں کے تھان پر بچھائی جاتی ہے۔
بچانا (بِ۔چا۔نا) [ہ۔مص] (۱) حفاظت کرنا۔پناہ دینا۔حمایت کرنا (۲) رکھنا۔جمع کرنا (۳) بری کرنا (۴) سنبھالنا۔روکنا (۵) نجات دینا۔چھڑانا (۶) چرانا۔غبن کرنا (۷) اڑانا۔الگ کرنا (۸) چھپانا (۹) مدد کرنا۔دستگیری کرنا (۱۰) آزاد کرنا۔چھوڑ دینا (۱۲) راستہ چھوڑنا (۱۳) مصیبت سے نجات دلانا۔
بچاؤ (بَ۔چا۔او) [ہ۔ا۔مذ] (۱) حفاظت۔آسرا۔آڑ (۲) پناہ۔سلامتی (۳) نجات۔مخلصی (۴) عذر (۵) بہانہ (۶) حفاظت کی جگہ۔
بچاؤ کرنا۔حفاظت کرنا۔دفاع کرنا۔
بچپن (بچ۔پن) [ہ۔ا۔مذ] لڑکپن۔کم عمری۔صغرسنی۔
بچپن کرنا۔نادانی کرنا۔
بچپن کی باتیں۔ناسمجھی کی باتیں۔الھڑپن کی باتیں۔
بچپنا (بچ۔پَ۔نا) [ہ۔ا۔مذ] بچپن۔صغرسنی۔
بچت (بَ۔چت) [ہ۔ا۔مث] (۱) پس انداز۔بچا کر رکھی ہوئی چیز (۲) نفع۔فائدہ (۳) باقی۔بقیہ۔
بچتر (ہ۔مذ) مصور۔نقاش۔
بچک (بِ۔چک) [ہ۔ا۔مث] (۱) خوف۔ڈر (۲) مایوسی
بچکانا (بچ۔کا۔نا) [ار۔صف] بچوں کا۔بچوں کا سا۔بچوں کے لائق
بچکانا (بِچ۔کا۔نا) [ہ۔مص] (۱) ڈرانا۔خوف دلانا (۲) پیچھے ہٹانا (۳) ناامید کرنا (۴) وعدے سے پھر جانا۔
بچکانی (بچ۔کا۔نی) [ار۔صف] (۱) بچکانا کی تانیث (۲) [مث] چھوٹی لڑکی (۳) نائکہ کی پالی ہوئی لڑکی۔
بچ کچ (ق۔ا۔مذ) اہل وعیال۔بچے کچے۔
بچکنا (بِ۔چک۔نا) [ہ۔مص] (۱) ڈرنا (۲) ہٹ جانا (۳) موچ آنا (۴) ناامید ہونا۔

بچگان (ف۔ مذ) بچہ کی جمع۔
بچگانہ (ف۔ صف) بچوں کے متعلق۔ طفلانہ۔ بچپنے کا۔ بچوں کیطرح
بچگی (بچ۔ چ۔ گی) [ف۔ ا۔ مث] کم سنی۔ نابالغی۔ بچپن۔ طفلی
بچل (ب۔ چل) [ہ۔ صف] بیچ کا۔ وسطی۔
بچلا (ہ۔ صف) درمیانہ۔ منجھلا۔ بیچ کا۔
بچلنا (بَ۔ چل۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) پھسلنا (۲) بہکنا۔ بھولنا۔ غلطی کرنا (۳) گم ہوجانا۔ رستہ بھولنا۔ (۴) مچلنا۔ اڑنا۔ ضد کرنا۔ (۵) بدکنا۔ بھڑکنا (۶) دیوانہ ہونا۔ جنون ہونا۔
بچن (ب۔ چن) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) قول۔ بات۔ گفتگو۔ کلام (۲) عہد و پیمان۔ شرط
بچن پال (ہ۔ صف) بات کا پورا۔ قول پر قائم رہنے والا
بچن پالنا (محاورہ) (۱) اپنے قول پر قائم رہنا۔ ایمان پر ثابت قدم رہنا
بچن توڑنا۔ بچن چھوڑنا (محاورہ) وعدہ توڑنا۔ قول سے پھر جانا۔
بچن دینا (محاورہ) قول کرنا۔ عہد و پیمان کرنا۔ زبان دینا۔
بچن ڈالنا (محاورہ) سوال کرنا۔ پوچھنا۔
بچن لینا (محاورہ) (۱) اقرار لینا۔ وعدہ لینا۔ عہد لینا۔ قول و قرار لینا (۲) قسم لینا۔
بچن ماننا (محاورہ) اطاعت کرنا۔ مان لینا۔
بچن نباہنا (محاورہ) اپنی بات پر قائم رہنا۔ بات کا پاس کرنا۔
بچن ہارنا (محاورہ) (۱) زبان دینا۔ اقرار کرنا۔ وعدہ کرنا (۲) قول سے پھرنا۔ بات پر قائم نہ رہنا
بچنا (بچ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) الگ رہنا محفوظ رہنا (۲) باقی رہنا۔ بڑھنا (۳) زندہ رہنا۔ جینا۔ شفا پانا (۴) ہٹنا (۵) آرام ہونا۔ اچھا ہونا (۶) پرہیز کرنا (۷) رہائی پانا (۸) بہانہ کرنا (۷) رہائی پانا (۸) بہانہ کرنا (۹) خرچ نکال کر فائدہ ہونا۔ جمع ہونا۔ نفع ہونا (۱۰) جدا رہنا
بچو (بچ۔ چو) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) بچہ کی تصغیر (۲) حقارت سے مخالف کو بھی کہتے ہیں۔
بچورنا (بَ۔ چور۔ نا) (ہ۔ مص) مالیدہ کرنا۔ ملنا۔ رگڑنا۔
بچولیا (ب۔ چو۔ ل۔ یا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) ثالث۔ بیچ۔ (۲) دلال ضامن فیصلہ کرنے والا۔ نزاع دور کرنا والا۔
بچونگڑا (بَ۔ چونگ۔ ڑا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) بچہ۔ بالک (۲) [صف] نادان بے وقوف۔
بچوں سے گود بھری رہے (دعا) اولاد زندہ رہے۔ کثرت سے اولاد ہو۔
بچوں کا کھیل (۱) آسان کام۔ سہل بات (۲) بچوں کے کھیلنے کی چیز۔ (۳) فضول بات۔ بے کار کام۔
بچوں والی (ہ۔ مث) ماں۔ صاحب اولاد عورت (۲) چیچک۔ سیتلا۔ خسرہ۔
بچہ (بچ۔ چہ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) طفل۔ بال۔ بالک (۲) چھوٹی عمر کا پودا (۳) نادان شخص (۴) جوزہ (۵) فقیروں کا تکیہ کلام (۶) معصوم اور بے گناہ آدمی۔ جمع بچگان۔
بچہ بازی۔ لونڈے بازی۔ اغلام۔
بچہ دان۔ رحم۔ بچے دانی۔
بچہ کش۔ وہ عورت جو بہت بچے جنے۔ بچے دینے والی۔
بچہ کشی۔ بال ہتیا۔ بچے کا قتل۔
بچہ ملنا (کنایۃً) شراب۔
بچے بھرانا۔ جانوروں کا اپنے بچوں کو چونچ سے دانہ کھلانا۔ چوگا دینا
بچے کچے۔ لڑکے بالے۔ چھوٹے بڑے بچے۔
بچے نکلوانا۔ پرندوں کو انڈوں پر بٹھانا تاکہ بچے نکل آئیں۔
بچے والی۔ بچے دار۔ اولاد والی۔
بچھر (ہ۔ ا۔ مذ) بچھڑا۔
بچھا (بچھ۔ چھا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) فاصلہ۔ دفعہ عرصہ۔ فرق۔ مہلت۔ درمیان۔ بیچ۔
بچھا جانا (ب۔ چھا۔ جا۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) عجز و انکسار کرنا۔ جھکنا (۲) بہت تواضع و مدارت کرنا۔
بچھتیا (ب۔ چھت۔ یا) [ہ۔ ا۔ مث] چھپکلی
بچھ جانا (محاورہ) فرش ہوجانا (۲) مائل ہوجانا۔ فریفتہ ہوجانا (۳) کثرت سے زمین پر گر کر بکھر جانا (۴) انکسار کے ساتھ جھکا جانا۔
بچھرو (بچھ۔ رو) [ہ۔ ا۔ مذ] بچھڑا۔
بچھڑا۔ بچھرا (بچھ۔ ڑا، بچھ۔ را) [ہ۔ ا۔ مذ] گائے کا بچہ۔
بچھڑا کھونٹے کے بل کودتا ہے (مثل) ہر شخص اپنے حمائتی پر گھمنڈ کرتا ہے۔
بچھڑا (ہ۔ صف) دور افتادہ۔ جدا۔
بچھڑاؤ (بچھ۔ ڑا۔ او) [ہ۔ ا۔ مذ] جدائی۔
بچھڑا ہوا (بچھ۔ ڑا۔ ہُ۔ وا) [ہ۔ صف] (۱) گم شدہ۔ کھویا ہوا (۲) علحدہ جدا۔ الگ۔
بچھڑ جانا۔ بچھڑنا (ب۔ چھڑ۔ جا۔ نا) (بِ۔ چھڑ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) جدا ہونا۔ (۲) پیچھے رہ جانا۔ (۳) کھو جانا۔
بچھنا (بچھ۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) فرش ہونا (۲) عجز کرنا۔ انکساری کرنا۔ بہت آؤ بھگت کرنا۔
بچھناک (بچھ۔ ناک) [ہ۔ ا۔ مذ] ایک زہریلی اور مہلک دوا۔
بچھو (بچھ۔ چھو) [ہ۔ ا۔ مذ] ایک زہریلے جانور کا نام۔ کژدم عقرب (۲) ایک پہاڑی پودا جس کا پتہ چھو جانے سے بچھو کے کاٹنے کی طرح جلن ہوتی ہے۔
بچھو کا منتر نہ جانے سانپ کے بل میں ہاتھ ڈالے۔ بچھو کا منتر یاد نہیں سانپ کے بل میں ہاتھ ڈالے (مثل) چھوٹا کام تو کر نہیں سکتے بڑے کام میں دخل دینے لگے۔
بچھوا (بچھ۔ وا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) بچھو (۲) خنجر کی ایک قسم۔ چھوٹا چھرا (۳) ایک زیور جو پاؤں کی انگلیوں پر پہنا جاتا ہے (۴) ایک قسم کا تیز اچار۔

بچھوانا (بِچھ۔وا۔نا) [ہ۔مص] فرش کرانا۔
بچھوڑنا۔ بچھوڑنا (ب۔چھور۔نا ، ب۔چھوڑ۔نا) [ہ۔مص] (۱) جدا کرنا (۲) کپاس میں سے بیج نکالنا۔ اوٹنا
بچھونا (ب۔چھو۔نا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) بستر۔ (۲) چٹائی۔ یا فرش جس پر ہندو عورتیں بیٹھ کر ماتم کرتی ہیں (۳) کوئی چیز بچھائی جائے۔
بچھونا اُٹھانا (محاورہ) سوگ ختم کرنا۔
بچھونا بچھانا۔ بچھونا کرنا۔ فرش کرنا (۲) بہت زیادہ مارپیٹ کرنا۔
بچھوہا (ب۔چھو۔ہا) [ہ۔ا۔مذ] جدائی۔ مفارقت۔ ہجر۔
بچھیا (بچھیا۔یا) [ہ۔ا۔مث] گائے کا مادہ بچہ
بچھیا کا باوا (۱) بیل (۲) (کنایۃً) نہایت بے وقوف شخص
بچھیرا (ب۔چھے۔را) [ہ۔ا۔مذ] گھوڑے کا نر بچہ
بچھیرا پلٹن (۱) نوعمر بچے (۲) نوعمر بچوں کی فوج
بچھیری (ب۔چھے۔ری) [ہ۔ا۔مث] بچھیرا کی تانیث۔ گھوڑے کا مادہ بچہ۔
بچی (بَچ۔چی) [ہ۔ا۔مث] (۱) چھوٹی لڑکی (۲) وہ بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے بیچ میں ہوتے ہیں۔ ڈاڑھی کا امام۔
بچی (بُچ۔چی) [ہ۔ا۔صف] کان کٹی۔
بچے (ہ۔ا۔مذ) بچہ کی جمع۔
بچے تو آپ سے، نہ بچے تو باپ سے (مثل) عورت حفاظت سے نہیں اپنی مرضی سے برائی سے بچ سکتی ہے۔
بچے کچے (۱۔مذ) بال بچے۔ لڑکے بالے۔
بچیانا (بچ۔یا۔نا) [ہ۔مص] گھوڑے کا کان کھڑے کرنا۔

بحث بڑھنا (محاورہ) گفتگو میں طوالت ہونا۔ بات لمبی ہونا۔
بحث پڑنا (محاورہ) زبانی معاملہ ہونا۔ تکرار ہونا۔ حجت ہونا۔
بحث چھڑنا (محاورہ) (۱) تذکرہ ہونا (۲) مناظرہ ہونا۔
بحث قانونی۔ ایسی بحث جو کسی قانون کی رُو سے کی جائے۔
بحث کرنا (محاورہ) جھگڑنا۔ تکرار کرنا۔
بحث نکال کھڑی کر دینا (محاورہ) جھگڑا پیش کر دینا۔
بحثنا (بحَث۔نا) (اُ۔مص) بحث کرنا۔ مباحثہ کرنا۔ تکرار کرنا۔ مناظرہ کرنا۔
بحث واقعاتی۔ ایسی بحث جو واقعات مقدمہ سے متعلق ہو۔
بحد۔ بحدیکہ (ف) یہاں تک۔ اس حد تک۔
بحر (ع۔ا۔مذ) (۱) بڑا دریا۔ جہاں ساگر۔ بڑا سمندر (۲) شعر کا وزن۔ جمع بحور۔
بُحران (بُح۔ران) [ع۔ا۔مذ] (۱) بیماری کے زور کا دن (۲) تعطل۔ اُلجھن
بحر و بر (عف۔مذ) تری اور خشکی (۲) تمام دُنیا۔
بحری (بَح۔ری) [ع۔صف] بحر سے منسوب۔ سمندری۔
بحری بیڑا۔ سمندری جہازوں کا قافلہ۔ عام طور پر یہ اصطلاح جنگی جہازوں کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔
بحری رَو۔ سمندر کی لہر کا وہ باقاعدہ بہاؤ جو مسلسل کسی سمت کو جاری رہتا ہے۔
بحریہ (بح۔ر۔یہ) [ع۔ا۔مث] (۱) جنگی جہازوں کا بیڑا (۲) بحری فوج
بحل (ب۔حِل) [ع۔ا۔مذ] (۱) معافی۔ درگزر (صف) قابلِ معافی
بحور (بُ۔حور) [ع۔ا۔مذ] بحر کی جمع۔
بُحیرہ (بُ۔حے۔رہ) [ع۔ا۔مذ] بحر کی تصغیر۔ چھوٹا سمندر۔

ب۔ح

بحار (ب۔حار) [ع۔ا۔مذ] بحر کی جمع۔ سمندر
بحال (بَ۔حال) [ف۔صف] (۱) برقرار۔ قائم۔ بدستور۔ اصلی حالت پر (۲) سابق حیثیت میں۔ سابق کی طرح (۳) اچھی حالت میں۔ خوش (۴) شفا یافتہ (۵) دوبارہ کام پر لگایا ہوا۔
بحال رکھنا۔ قائم کرنا۔ بدستور رکھنا
بحال کرنا۔ (۱) دوبارہ اسی عہدے پر مقرر کرنا (۲) خوش کرنا۔
بحال ہونا (۱) تندرست ہونا (۲) پھر اُسی عہدے پر مقرر ہونا۔
بحالی (بَ۔حا۔لی) [ف۔ا۔مث] (۱) افاقہ۔ طبیعت کی درستی (۲) پھر اسی عہدے پر تقرر (۳) قبضے کی واپسی (۴) فرحت۔ تازگی۔ جمع بحالیات۔
بحث (ع۔ا۔مث) (۱) چھان بین (۲) لفظی تکرار۔ مباحثہ۔ تقریر۔ حجت۔ دلیل (۳) جھگڑا۔ سوال و جواب۔ گفتگو۔ مناظرہ (۴) واسطہ۔ تعلق۔
بحث آپڑنا (محاورہ) تکرار ہو جانا۔ مقابلہ

ب۔خ

بُخار (بُ۔خار) [ع۔ا۔مذ] (۱) دُھواں۔ بھاپ (۲) حرارت۔ تپ (۳) غصہ۔ رنج۔ کدورت۔ غبار۔ جمع۔ بخارات اور ابخرہ
بخار آنا۔ بخار چڑھنا (۱) تپ چڑھنا۔ بدن گرم ہونا (۲) ڈرنا۔ خوف آنا
بخار اُٹھنا (محاورہ) دُھواں اٹھنا۔
بخار بھرا ہونا (محاورہ) شکوے سے لبریز ہونا (۲) دل میں کدورت ہونا
بخار دل میں رکھنا (محاورہ) عداوت رکھنا۔ کینہ و بغض رکھنا۔
بخار رکھنا (محاورہ) بغض، کینہ یا عداوت رکھنا۔
بخار نکالنا (محاورہ) دل کا جوش نکالنا۔ غصہ اُتارنا (۲) حسرت نکالنا ہوس نکالنا۔
بخارات (بُ۔خا۔رات) [ع۔ا۔مذ] بخار کی جمع۔ ابخرے۔
بُخاری (بُ۔خا۔ری) [اُ۔ا۔مث] (۱) باورچی خانہ یا دالان کی کوٹھڑی جو غلے کے لیے دیوار میں بناتے ہیں (۲) چمنی یا انگیٹھی جو دیوار میں بنائی جاتی ہے اور اس کا دھواں چھت پر نکالا جاتا ہے۔
بُخاری (بُ۔خا۔ری) (ف۔صف) شہر بخارا سے منسوب (۲) [مذ]

بخارا کا باشندہ (۳) احادیث نبویہ کی ایک مشہور کتاب جو اپنے مؤلف امام بخاری کے نام سے موسوم ہے۔

بَخت (ف ۔ ا ۔ مذ) حِصّہ ۔ نصیب ۔ بھاگ ۔ قسمت ۔

بَخت آزمائی (ف ۔ صف) تقدیر آزمانا ۔ مقدر کا آزمانا ۔ نصیب کا پرکھنا (۲) کوشش ۔ سعی ۔ جد وجہد

بخت آور (ف ۔ مذ) (بختاور) خوش نصیب ۔ خوش قسمت ۔

بخت آوری (ف ۔ صف) خوش نصیبی ۔ خوش قسمتی ۔

بخت اُڑ گئے بلندی رہ گئی (مثل) (۱) ریاست یا جاگیر تو جاتی رہی محض نام باقی رہ گیا ہے (۲) گرہ میں پیسہ نہیں نواب بنتے پھرتے ہیں اس کی نسبت بولتے ہیں جو مفلسی میں ڈینگ مارے یا مزاجدار بننے کی کوشش کرے ۔

بخت اُلٹنا (محاورہ) بخت پھرنا ۔ قسمت کا ناموافق ہونا ۔

بخت برگشتہ (ف ۔ صف) بدقسمت ۔ بدنصیب

بخت پھرنا (محاورہ) قسمت خراب ہونا ۔

بخت جلا ۔ کم بخت ۔ بدنصیب ۔

بخت جواں (ف ۔ صف) خوش نصیب (۲) ترقی کرنے والا

بخت چمکنا (محاورہ) طالع کا بیدار ہونا ۔ نصیب جاگنا ۔

بخت خفتہ (ف ۔ صف) سویا ہوا نصیب ۔ بگڑا ہوا اقبال ۔

بخت رسا (محاورہ) اقبال مندی ۔ خوش نصیبی ۔

بخت رسیدہ (ف ۔ مذ) بدقسمتی ۔ خراب قسمت ۔

بخت سیدھا ہونا (محاورہ) قسمت جاگنا ۔ نصیب کا موافق ہونا ۔

بخت کھلنا (محاورہ) نصیب جاگنا (۲) کنوارے کی شادی ہونا

بخت واژوں (واژگوں) [ف ۔ صف] اوندھی قسمت ۔ بگڑا ہوا نصیب ۔

بخت یار (بختیار) خوش نصیب ۔ نصیبے والا ۔ اقبال مند ۔

بخت یاور ہے (محاورہ) نصیبہ یا قسمت مددگار ہے ۔ کامیاب ہے ۔

بخت یاری (بختیاری) خوش بختی ۔ خوش نصیبی ۔

بختوں جلی (۱) بدنصیب ۔ بدقسمت عورت (۲) بے اولاد عورت (۳) رانڈ ۔ بال بدھوا ۔

بختوں کے بلیا، پکائی کھیر ہوگیا دلیا [مثل] بدنصیبی میں اچھا کام بھی خراب ہوجاتا ہے ۔

بُختی (بخ ۔ تی) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) ایک قسم کا بڑا اونٹ (۲) تیز رفتار اونٹ

بُختے (بخ ۔ تے) [اُر ۔ ا ۔ مذ] بھنے ہوئے چنوں کے دلے ہوئے دانے جن پر چھلکا نہ ہو ۔

بخرا، بخرہ (بخ ۔ را ، بخ ۔ رہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] حِصّہ ۔ بانٹ ۔ تقسیم ۔ ٹکڑا ۔

بخرا کرنا ۔ حصوں میں تقسیم کرنا ۔

بخش (ف ۔ صف) (۱) معاف کرنے والا ۔ بخشنے والا (۲) دینے والا معطی (مرکبات میں مستعمل ہے) جیسے گنج بخش ۔ تاج بخش (۲) [مذ] حصہ ۔ بخرہ (۳) عطیہ ۔ وظیفہ (۴) (اُر) کھانے کا پورا حِصّہ جو تقریبات میں بانٹا جاتا ہے ۔ (۵) بخشنا کا امر ۔

بخش دینا (۱) بلا معاوضہ دے دینا ۔ مفت دے دینا (۲) معاف کر دینا ۔ سزا نہ دینا ۔

بخشائش (بخ ۔ شا ۔ اِش) [ف ۔ ا ۔ مث] گناہ کی معافی ۔

بخشش (بخ ۔ شِش) [ف ۔ ا ۔ مث] انعام عطیہ (۲) معافی عفو ۔ درگزر ۔

بخشش نامہ ۔ ہبہ نامہ ۔ وہ دستاویز جس کے ذریعے کوئی جائداد بلا معاوضہ کسی کو دی جائے ۔

بخشنا (بخش ۔ نا) [اُر ۔ مص] (۱) عطا کرنا (۲) معاف کرنا (۳) ثواب پہنچانا

بخشندہ (بخ ۔ شن ۔ دہ) [ف ۔ صف] بخشنے والا ۔ جمع بخشندگان ۔

بخشو (۱) معاف کرو ۔ پیچھا چھوڑیے ۔

بخشوانا (بخش ۔ وا ۔ نا) (اُر ۔ مص) معاف کرانا ۔ عفو کرانا ۔

بخشو بی بلی چوہا لنڈورا ہی بھلا (اُر ۔ مثل) مجھے آپ کی عنایت نہیں چاہیئے ۔ میں یوں ہی اچھا ہوں ، اس موقعے پر بولتے ہیں جب مخاطب بھلائی کے پردے میں بُرائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو ۔

بخشی (بخ ۔ شی) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) فوج کی تنخواہ تقسیم کرنے اور حساب رکھنے والا عہدیدار ۔ چوکیداروں کی تنخواہ بانٹنے والا (۲) سپہ سالار ۔ جنرل

بخشی خانہ ۔ فوج کی تنخواہ تقسیم کرنے کا دفتر ۔

بخشی کا دھگڑا ۔ سپہ سالار کا آشنا ۔ زور آور کا دوست ۔ رستم کا سالا کوتوال کا یار ۔

بخشی گری ۔ فوج کی تنخواہ بانٹنے کا عہدہ ۔

بُخل [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) لالچ ۔ طمع ۔ حرص (۲) کنجوسی ۔ تنگ دلی ۔

بُخلا (بُ ۔ خ ۔ لا) [ع ۔ ا ۔ مذ] بخیل کی جمع ۔

بخور (بُ ۔ خور) [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ چیزیں جن کے جلانے سے خوشبو نکلتی ہے ۔ عود ، لوبان وغیرہ

بخیانا (بخ ۔ یا ۔ نا) [اُر ۔ مص] بخیہ کرنا ۔ سینا ۔

بخیر انجام پانا (ا ۔ محاورہ) اچھا نتیجہ نکلنا ۔

بخیر گزرنی ۔ اچھی طرح گزری ۔

بخیر یاد کرنا (ا ۔ محاورہ) بھلائی سے یاد کرنا ۔

بخیل (بَ ۔ خِیل) [ع ۔ صف] کنجوس ۔ تنگ دل ۔ جمع بُخلاء

بخیلی (بَ ۔ خی ۔ لی) [ف ۔ ا ۔ مث] کنجوسی ۔ بخیل کی خاصیت ۔

بخیہ (بخ ۔ یہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کی مضبوط سیون جو پاس پاس ہوتی ہے

بخیہ اُدھڑنا ٹانکے کھلنا (۲) راز فاش ہونا ۔ قلعی کھلنا ۔ عیب ظاہر ہونا (۳) (مجازاً) طاقت ختم ہونا ۔

بخیہ ادھیڑنا (محاورہ) حقیقت ظاہر کرنا ۔ قلعی کھولنا ۔

بخیہ زن (گر) [ف ۔ صف] بخیہ کرنے والا ۔

بخیئے اُدھیڑنا (۱) ٹانکے کھولنا ۔ (۲) راز فاش کرنا ۔ حقیقت ظاہر کرنا ۔

ب ۔ د

بَد [ہ ۔ ا ۔ مث] وہ پھوڑا جو جڑوں میں نکلتا ہے (۲) ساہوکاروں کی

اصطلاح) ذِمّہ۔
بَد (ف۔صف) (۱) بُرا۔ خراب (۲) ناقص۔ نکما (۳) شریر۔ فسادی۔ نیک کی ضِد۔
بَدآموز (ف۔صف) بُری باتیں سکھانے والا (۲) جس نے بُری تعلیم پائی ہو۔
بدآئین۔ بداطوار۔ وہ شخص جسے کسی اصول کا پاس نہ ہو۔ خراب اصولوں والا
بداچھا بدنام بُرا [امثل] رسوا اور بدنام ہونا بدکار ہونے سے بھی زیادہ خراب ہے۔
بَداختر (ف۔صف) بدنصیب۔ بدقسمت۔
بَداَخلاق (ف۔صف) بداطوار۔ ناشائستہ۔ نالائق۔ بُری عادت والا
بَداسلوب (ف۔صف) (۱) بے ڈھنگا۔ بُری شکل (۲) بدچلن۔ بدکردار
بَداصل (ف۔صف) (۱) پاجی۔ (۲) بدذات۔ کم اصل
بَداطوار (ف۔صف) بُرے چال چلن کا۔ بُرے ڈھنگوں کا۔
بَداعتقاد (ف۔صف) جس کا عقیدہ خراب ہو۔ یقین نہ رکھنے والا
بداعمال (ف۔صف) بدچلن۔ بُرے کام کرنے والا۔ بدکردار
بداعمالی۔ بدچلنی۔ بدمعاملگی۔
بَدافعال (ف۔صف) بُرے کام کرنے والا۔ بدمعاش۔
بدامنی (ف۔مث) گڑبڑ۔ انتشار۔ بغاوت۔
بدانتظامی (ف۔مث) بدعملی۔ اندھیر۔ انتظام کی خرابی
بدانجام (ف۔صف) جس کا اخیر اچھا نہ ہو۔
بداندیش (ف۔صف) بُرا چاہنے والا۔ مخالف۔ دُشمن
بدباطن (ف۔صف) کینہ پرور۔ سیاہ دل۔ بُرے دل والا۔
بدبخت (ف۔صف) بدنصیب۔ بدقسمت
بَدبَلا۔ نہایت شریر۔ ظالم (۲) چڑیل۔ ڈائن۔
بدبُو۔ سڑاند۔ خراب بو۔ خوشبو کی ضِد۔
بدبو آنا۔ کسی شئے سے عفونت آنا۔ ناگوار بُو پھیلنا
بدپرہیز۔ کھانے پینے میں پرہیز نہ کرنے والا۔ بے احتیاط۔
بدپرہیزی (۱) بے احتیاطی۔ بے اعتدالی (۲) [مجازاً] فضول خرچی
بدتر (ف۔صف) زیادہ خراب۔ بہت بُرا۔ بہت خراب۔
بدتمیز (ف۔صف) گستاخ۔ پھوہڑ۔ بدسلیقہ
بدتمیزی (ف۔مث) بدسلیقگی۔ پھوہڑپن۔ گستاخی۔
بَدتہذیب (ف۔صف) غیر مہذب۔ بدتمیز
بدجانور۔ سوّر۔ خنزیر۔
بدچشم (ف۔صف) حاسد۔ لالچی۔ وہ شخص جس کی نگاہ دوسروں کی دولت پر ہو۔ خاص کر عورتوں پر۔
بدچلن (ف۔صف) بداطوار۔ بدکار۔ بدوضع۔ بُرے چال چلن والا۔
بدچلنی۔ بدوضعی۔ بدکرداری۔ بداعمالی۔ بدکاری۔
بدحال (ف۔صف) بُری حالت والا۔ بدحیثیت۔ بدبخت۔
بدحالی (ف۔مث) بدبختی۔ بُری حالت۔
بدحواس (ف۔صف) (۱) بے ہوش۔ بے حواس (۲) حیران پریشان

بدحواسی (ف۔ع۔مث) گھبراہٹ۔ پریشانی (۲) بے عقلی۔ کم عقلی
بدخبر (ف۔مث) بُری اطلاع۔ موت کی خبر
بدخصال، بدخصلت [ف۔صف] بُری عادت والا۔ بدمزاج۔ بدطینت
بدخط (ف۔صف) وہ شخص جس کا خط خراب ہو۔
بدخطی (ف۔صف) بُری لکھائی۔
بدخلق (ف۔صف) بدمزاج۔ اکھڑ۔ بُرے اخلاق کا۔
بدخُو (ف۔صف) بُری خصلت والا۔
بدخواب ہونا (ف۔صف) (۱) بُرا سپنا دیکھنا (۲) احتلام ہونا۔ (۳) نیند اچٹ جانا۔
بدخوابی (ف۔مث) ڈراؤنا خواب (۲) احتلام۔ بے چینی۔ نیند نہ آنا
بدخواہ (ف۔صف) بُرا چاہنے والا۔ دشمن۔ بیری۔ مخالف۔
بدخواہی (ف۔مث) دشمنی۔ بیر۔ مخالفت۔
بددعا دینا، کرنا (محاورہ) کوسنا دینا۔
بددعا لگنا (محاورہ) کسی کے کوسنے کا اثر ہونا۔
بددعا لینا (محاورہ) کوسنے کا مستحق ہونا۔
بددِل (ف۔صف) (۱) ناخوش۔ ناراض (۲) دل برداشتہ
بددلی (ف۔مث) ناامیدی (۲) خاموشی۔ ناراضگی۔ بزدلی۔ رُو
بددماغ (ف۔صف) (۱) چڑچڑا۔ نک چڑھا۔ نازک مزاج (۲) مغرور۔ گھمنڈی
بددماغی (ف۔مث) (۱) غرور۔ گھمنڈ (۲) نازک مزاجی۔ چڑچڑاپن۔
بددیانت (ف۔صف) خیانت کرنے والا۔ دغاباز۔ بے ایمان۔
بددیانتی (ف۔مث) بے ایمانی۔ خیانت۔ دغابازی۔
بدذات (ف۔صف) کمینہ۔ کم ذات (۲) شوخ۔ شریر (۳) سفلہ۔ پاجی۔
بدذاتی (ف۔مث) شرارت۔ کمینگی۔ پاجی پن
بدذاتی پر آنا (محاورہ) شرارت پر آمادہ ہونا۔
بدذائقہ (ف۔صف) بدمزہ۔ جس کا مزہ خراب ہو۔
بدذوق (ف۔صف) بدمذاق۔ جس کی پسند اچھی نہ ہو۔ غیر معیاری چیزوں کو پسند کرنے والا۔
بدذہن (ف۔صف) کند ذہن۔ کوڑ مغز۔ غبی۔
بدراہ (ف۔صف) بُرے راستے پر چلنے والا۔ بدوضع۔ بدچلن۔ بدکار گمراہ۔
بدرکاب (ف۔صف) (۱) وہ گھوڑا جو رکاب میں پاؤں نہ رکھنے دے (۲) شریر۔
بدرگ (ف۔صف) کمینہ۔ بُری خصلت والا۔ بدسرشت۔
بدرنگ (ف۔صف) (۱) خراب رنگ کا (۲) رنگ اُڑا ہوا۔ تاش کا وہ پتہ جو بازی کے رنگ کا نہ ہو۔
بدرَو (ف۔صف) وہ گھوڑا جو بُری طرح چلے۔
بدروز (ف۔صف) بدبخت۔ مصیبت زدہ۔
بدروزگار (ف۔صف) جس کا زمانہ ناموافق ہو۔ بدنصیب۔ بدقسمت
بدزبان (ف۔صف) بدکلام۔ گستاخ۔ گالی گلوچ بکنے والا۔
بدزیب (ف۔صف) بے ڈول۔ نازیبا۔

بد ساعت (ف۔صف) منحوس گھڑی
بد سرشت (ف۔صف) بدطینت۔ خراب طینت کا۔
بدسگال (ف۔صف) بدخواہ۔ بُرا چاہنے والا۔
بدسگالی (ف۔مث) بدخواہی۔ بُرا چاہنا۔
بدسلوکی (ف۔مث) بُرا برتاؤ۔ بُری طرح پیش آنا۔
بد سے بدنام بُرا [مثل] بد ہونے سے بدنام ہونا بُرا ہے۔
بدسیرت (ف۔صف) بُری عادت والا۔
بدشکل (ف۔صف) بُری صورت والا۔ بدصورت۔
بدشگونی (ف۔صف) نحوست۔ بدفالی۔
بدصورت (بھونڈی صورت والا۔ بُری شکل والا۔ بدشکل
بدصورت کرنا صورت بگاڑ دینا۔ شکل بگاڑنا۔ چہرہ بگاڑنا۔
بدصورتی (ف۔مث) بُری صورت۔ خراب شکل
بدطالع (ف۔صف) بدنصیب۔ بدقسمت
بدطرازی (ف۔مث) بے ڈھنگا پن۔ مصیبت۔ بُری روش
بدطینت (ف۔صف) بُری عادت والا۔ بدخصلت۔ بدمزاج
بدظن (ف۔صف) شکی۔ بدگمان
بدعقیدہ (ف۔صف) جس کا عقیدہ ٹھیک نہ ہو۔
بدعمل (ف۔صف) گناہ گار۔ خطاکار۔ بُرے کام کرنے والا۔
بدعملی (ف۔مث) اندھیر۔ بدنظمی۔ بدانتظامی۔
بدعنوان (ف۔صف) رشوت خور۔ ہیرا پھیری کرنے والا۔ بدقماش۔ بداطوار۔
بدعہد (ف۔صف) بے وفا۔ قول سے پھر جانے والا۔ وعدہ خلاف۔
بدعہدی (ف۔مث) بے وفائی۔ وعدہ خلافی۔ دغا بازی
بدفرجام (ف۔صف) وہ شخص جس کا انجام بخیر نہ ہو۔
بدفعل (ف۔صف) بدکار۔ اغلام باز۔
بدفعلی (ف۔مث) بدکاری۔ حرام کاری۔ بدچلنی۔ بدکرداری۔
بدقطع (ف۔صف) بے ڈھنگا۔ بدصوت۔ بدشکل۔
بدقمار (ف۔صف) دھوکا دے کر روپیہ بٹورنے والا (۲) ہمیشہ ہارنے والا جواری (۳) بدطینت (۴) شریر
بدقماش (ف۔صف) بدچلن۔ بدوضع۔
بدقدم (ف۔صف) منحوس
بدکار۔ زناکار۔ فاسق۔ بدچلن۔ بدکردار
بدکاری (ف۔مث) زناکاری۔ حرام کاری بدچلنی۔ بدفعلی۔ لواطت
بدکردار (ف۔صف) بدعمل۔ بدچلن
بدکیش (ف۔صف) بے دین۔ (۲) بدخو۔
بدگمان (ف۔صف) بُرا گمان رکھنے والا۔ بُرا خیال رکھنے والا۔ بدظن۔ شکی
بدگمانی (ف۔مث) بے جا شبہ۔ بدظنی۔ خیال فاسد۔
بدگو (ف۔صف) گالیاں بکنے والا۔ بری باتیں کہنے والا۔
بدگوشت (ف۔صف) وہ زائد گوشت جو کسی مادہ فاسد کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔

بدگوہر۔ بدذات۔ بداصل۔ کمینہ
بدگوئی (ف۔مث) غیبت۔ چغلی۔ بُرائی۔ جھوٹ۔
بدگہر (ف۔صف) بداصل۔ بدسرشت۔ شریر گھوڑا۔
بدلحاظ (ف۔صف) بے شرم۔ بے حیا۔ گستاخ
بدلحاظی (ف۔مث) بے شرمی۔ بے حیائی۔ حفظ مراتب کا خیال نہ رکھنا گستاخی۔
بدلگام (ف۔صف) (۱) وہ گھوڑا جو لگام کو نہ مانے۔ بے قابو (۲) [مجازاً] بے ادب۔ منہ پھٹ۔
بدلگامی کرنا (محاورہ) گستاخی اور سرکشی کرنا (۲) منہ پھٹ ہونا (۳) وہ گھوڑا جو لگام کو نہ مانے۔
بدلہجہ (ف۔صف) بدآواز۔ بدالحان۔
بدمآل (ف۔صف) جس کا نتیجہ اچھا نہ ہو۔
بدمذہب (ف۔صف) بے ایمان۔ بدکیش۔ بدطریق۔
بدمزاج (ف۔صف) چڑچڑا۔ غصہ ور۔ تندخو۔
بدمزاجی (ف۔مث) ترش روئی۔ تندخوئی۔ چڑچڑا پن۔
بدمزگی (ف۔مث) بدذائقہ پن (۲) رنجش۔ مخالفت۔
بدمزہ (ف۔صف) بے سواد۔ بدذائقہ۔
بدمزہ ہونا (محاورہ) بے ذائقہ ہونا (۲) خفا ہونا۔ ترش رو ہونا۔
بدمست (ف۔صف) (۱) مدہوش۔ بے ہوش۔ مست۔ نشے میں چُور۔ (۲) پرشہوت (۳) شریر۔
بدمستی (ف۔مث) (۱) مدہوشی (۲) شہوت پرستی (۳) شرارت۔
بدمعاش (ف۔صف) (۱) وہ شخص جس کی روزی بُرے کاموں پر منحصر ہو (۲) حرام خور۔ شریر۔ لچا۔
بدمعاشی (ف۔مث) شرارت۔ حرام خوری۔ بدذاتی۔ بدچلنی۔
بدمعاملگی (ف۔صف) بے ایمانی۔ لین دین کی صفائی نہ رکھنا (۲) بدعہدی کھوٹا پن۔
بدمعاملہ (ف۔صف) (۱) لین دین کا کھوٹا۔ بے ایمان۔ بددیانت (۲) بدعہد
بدنام (ف۔صف) رُسوا۔ وہ شخص جس کی خراب شہرت ہو۔
بدنام کنندۂ نکونامے چند (مثل) نیک ناموں کو بدنام کرنے والا۔
بدنامی۔ رسوائی۔ ذلت۔ بُری شہرت۔
بدنامی اُٹھانا (محاورہ) رُسوائی برداشت کرنا۔
بدنامی کا ٹوکرا۔ رسوائی کا الزام۔ بدنامی کا سبب۔ رسوائی رنج۔
بدنامی کا ٹیکا۔ رسوائی کا داغ۔
بدنامی سمیٹنا (محاورہ) رسوائی کا چھپانا یا دور کرنا (۲) رسوائی مول لینا۔ بدنام ہونا۔
بدنسل (ف۔صف) خراب نسل کا۔ کمینہ۔ بداصل۔
بدنصیب (ف۔صف) کم بخت۔ بدقسمت۔
بدنظر (بدنگاہ) بُری نظر سے دیکھنے والا۔
بدنظر سے دیکھنا (محاورہ) بُری نگاہ سے یا نفسانی خواہش کے ارادے سے گھورنا۔ (۲) دشمنی کی نگاہ سے دیکھنا۔

بدنظمی (ف ۔ مث) گڑبڑ ۔ بے انتظامی ۔ فساد
بدنما (ف ۔ صف) بدزیب ۔ بھونڈا ۔ بدشکل ۔ برا ۔ بھدا
بدنہاد (ف ۔ صف) بدسرشت ۔ بدخو ۔
بدنیت (ف ۔ صف) (۱) برے ارادے والا (۲) لالچی ۔ حریص ۔ بری نیت والا (۳) حرامکاری کی خواہش رکھنے والا ۔ زنا کا ارادہ کرنے والا ۔
بدنیتی (ف ۔ مث) نیت کی خرابی ۔ نیک نیتی کی ضد ۔
بدوضع (ف ۔ صف) (۱) بدچلن ۔ بداطوار (۲) بدصورت ، بھونڈا ۔
بدہضمی (ف ۔ مث) سوئے ہضم ۔ غذا کا ہضم نہ ہونا ۔
بدہیئت (ف ۔ صف) بدصورت ۔ بدشکل ۔ مہیب صورت والا
بِدّ (ہ ۔ ا ۔ مث) وہ چھوٹا سا گڑھا جس میں بچے کھیلتے وقت گیند یا روڑے پھینکتے ہیں
بَدا (ب ۔ دا) [ہ ۔ صف] طے شدہ ۔ مقرر ۔ متعین ۔ قسمت میں لکھا ہوا
بدابدی (۱) شرطی ۔ حکمی ۔ (۲) بحث ۔ تکرار ۔ ضدم ضدا ۔
بدا ہونا ۔ قسمت میں ہونا ۔ نصیب میں ہونا (۲) شرطیہ ہونا ۔
بِدا (ہ ۔ ا ۔ مث) وداع ۔ رخصت ۔ روانگی ۔ جدائی ۔
بَداہت (ب ۔ دا ۔ ہت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) فی البدیہہ بات کہنا (۲) ناگہانی واقعہ (۳) یقینی ہونا ۔ صریحی ہونا ۔
بداہتہً (ف ۔ متعلق ۔ فعل) بغیر سوچے سمجھے ۔ ارتجالاً ۔
بدائع (ب ۔ دا ۔ ئع) [ع ۔ ا ۔ مذ] بدیع کی جمع ۔ عجائبات ۔ نئی چیزیں
بدایت (ب ۔ دا ۔ یت) [ع ۔ ا ۔ مث] شروع کرنا ۔ آغاز کرنا ۔
بدایوں کے للّو (ب ۔ دا ۔ یوں کے ۔ ل ۔ لو) [ہ ۔ صف] نادان ۔ مورکھ احمق ۔ بے وقوف ۔
بُدبُدانا (بُد ۔ بُ ۔ دا ۔ نا) [ہ ۔ مص] چپکے چپکے کہنا ۔ بڑبڑانا ۔
بدخشی (ب ۔ دخ ۔ شی) [ف ۔ صف] (۱) بدخشانی ۔ شہر بدخشاں سے منسوب (۲) [مذ] بدخشاں کا باشندہ
بَدر [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) چودھویں رات کا چاند ۔ ماہ کامل (۲) مدینہ منورہ کے متصل ایک موضع اور کنواں جہاں مسلمانوں کی پہلی جنگ بدر واقع ہوئی
بدرالدجیٰ (ع ۔ صف) اندھیری رات کا چاند ۔ اجالا پھیلانے والا (۲) آنحضرت صلعم کا لقب کیونکہ آپ نے جہالت کے اندھیرے کو دور کیا تھا ۔
بدر کے بعد ہلال ہے (مثل) کمال کے بعد زوال ہے ۔
بَدَر (بَ ۔ دَر) [ف ۔ صف] بیرون ۔ باہر (۲) غلطی ۔ نقص ۔
بدررو ۔ گندہ ۔ پانی باہر جانے کا راستہ ۔ موری ۔ نالی ۔
بدرقہ (ف ۔ مذ) وہ شخص جو راہ میں مسافر کی حفاظت کرے (۲) اصطلاح طب میں وہ ایسی دوا جو کسی دوسری دوا کی معاون ہو ۔ (۳) قافلے کا رہنما ۔ نگہبان ۔ محافظ (۴) وہ ٹیکس جو زمانہ سابق میں راستہ کی حفاظت کے لئے لیا جاتا تھا ۔
بدر کرنا ۔ نکالنا ۔ خارج کرنا (شہر ۔ ملک کے ساتھ)
بدرنویس ۔ ان رقموں کا لکھنے والا جو حساب میں قابل اعتراض ہوں
بدرنویسی (۱) حساب کی جانچ پڑتال (۲) ملازمین دفتر کے جرمانوں کی فہرست (۳) مطالبہ کے وجوہ جن کی بنا پر عمال سے مواخذہ کیا جاتا ہے ۔
بُدر بُدر (بُ ۔ دَر ، بُ ۔ دَر) [ہ ۔ تابع فعل] آہستہ آہستہ
بُدر بُدر کرنا ۔ آہستہ آہستہ برا بھلا کہنا ۔
بدرہ (بَد ۔ رَہ) [ہ ۔ ا ۔ مذ] چمڑے کی تھیلی ۔ بٹوا ۔ ہمیانی ۔ توڑا ۔
بدری (بَد ۔ ری) [اُ ۔ ا ۔ مث] چھوٹی تھیلی ۔
بِدری (بِد ۔ ری) [ہ ۔ ا ۔ مث] جست کے برتن پر چاندی کا کام (یہ کام بیدر شہر سے شروع ہوا ۔ اس لئے بیدری یا بدری کے نام سے مشہور ہوگیا)
بدعت (بِد ۔ عَت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) دین میں کوئی نئی بات یا نئی رسم نکالنا ۔ نیا دستور یا نیا رسم ورواج (۲) سختی ۔ ظلم (۳) جھگڑا ۔ فساد شرارت ۔ جمع بدعات ۔
بدعتی (بِد ۔ عَ ۔ تی) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) مذہب میں نئی رسم نکالنے والا ۔ (۲) بری رسم نکالنے والا (۳) شرارت یا فساد پھیلانے والا ۔ خرابی ڈالنے والا ۔ نفاق پیدا کرنے والا ۔
بدکانا (بِد ۔ کا ۔ نا) [ہ ۔ مص] گھوڑے کو ڈرانا ۔ بھڑکانا ۔ چمکانا ۔
بدکنا (بِ ۔ دَک ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) ڈر کر چونکنا ۔ بھڑکنا (۲) ڈرنا ۔ چمکنا
بُدکنا (بُ ۔ دَک ۔ نا) (ہ ۔ مص) اچھلنا ۔
بدل (بَ ۔ دَل) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) عوض ۔ معاوضہ (۲) اجرت ۔
بدل اشتراک (ف ۔ مذ) بدلے میں (مجازاً) اخبار ، رسالے کی خریداری کا چندہ یا قیمت ۔
بدل جانا (محاورہ) (۱) اور کا اور ہوجانا ۔ پھر جانا ۔ تبدیل ہوجانا ۔ وعدہ خلافی کرنا ۔ مکرنا ۔
بدل لینا ۔ پلٹ لینا ۔ ایک چیز دے کر دوسری چیز لے لینا ۔
بدلا ، بدلہ (بَد ۔ لا ، بد ۔ لہ) [اُ ۔ ا ۔ مذ] (۱) عوض ۔ معاوضہ (۲) اجر (۳) صلہ ۔ بخشش ۔
بدلہ اتارنا ۔ عوض کرنا ۔ احسان اتارنا ۔
بدلہ لینا ۔ عوض لینا ۔ قصاص لینا ۔ انتقام لینا ۔
بدلانا (بَد ۔ لا ۔ نا) [اُ ۔ مص] تبدیل کرانا ۔
بدلنا (ب ۔ دَل ۔ نا) (اُ ۔ مص) (۱) تبادلہ کرنا (۲) پلٹنا ۔ پھرنا (۳) متغیر ہونا (۴) تبدیل ہونا (۵) منتقل ہونا (۶) ایک پہلو سے دوسرے پہلو ہونا ۔ (۷) خیالات کا بدل جانا (۸) کسی چیز کے عوض میں دینا (۹) لباس یا شکل و صورت کو مختلف بنالینا (۱۰) غلط بیانی کرنا (۱۱) مکان تبدیل کرنا ۔
بدل نصیب ہونا ۔ (محاورہ) گمشدہ چیز جیسی دوسری چیز مل جانا ۔
بدلوائی (بَ ۔ دَل ۔ وا ۔ ای) [ہ ۔ ا ۔ مث] بٹا ۔ تبدیلی ۔ سکہ کا معاوضہ ۔ تبادلے کی قیمت ۔
بدلی (بَد ۔ لی) [اُ ۔ ا ۔ مث] (۱) تبدیلی ۔ منتقلی ۔ ایک شخص کے کام پر دوسرے کا جانا (۲) بادل کی تصغیر ۔ بادل کا ٹکڑا
بدلی کی چھاؤں (ا ۔ مث) ناپائدار چیز
بدلی ہونا (محاورہ) تبدیل ہونا (۲) ابر ہونا ۔ بادل ہونا ۔

بدن (بَ - دن) [ع - ا - مذ] (۱) تن۔ جسم۔ اندام (۲) شرم گاہ۔ ستر۔ جمع ابدان
بدن آلو کرنا (محاورہ) مارتے مارتے جسم پر نیل ڈال دینا۔
بدن اندر سے پھوڑا ہونا (محاورہ) سارا جسم دکھنا۔
بدن بگڑ جانا (محاورہ) جذام یا کوڑھ ہو جانا۔
بدن پاک کرنا (محاورہ) بدن سے نجاست دھونا۔
بدن پر بوٹی نہ ہونا (محاورہ) بہت دُبلا ہونا۔
بدن پر نہیں لتا پان کھائیں البتہ (مثل) غریبی میں امیرانہ ٹھاٹھ۔
بدن پھل جانا (محاورہ) تمام جسم پر پھوڑے پھنسی یا گرمی دانے نکلنا۔
بدن پھیکا ہونا (محاورہ) بدن کا گرم ہونا۔ بخار ہونا۔ حرارت ہونا۔
بدن پختہ ہو جانا (محاورہ) بدن اکڑ جانا۔
بدن توڑنا (محاورہ) انگڑائیاں لینا (۲) ورزش کرنا۔
بدن ٹوٹنا (محاورہ) اعضا شکنی ہونا۔ کسمساہٹ ہونا۔
بدن جلنا (محاورہ) بہت تیز بخار ہونا۔
بدن چرانا (محاورہ) شرم سے جسم کو سکیڑنا۔
بدن چور چور ہونا (محاورہ) بہت تھک جانا۔
بدن سانچے میں ڈھلنا (محاورہ) بدن کا موزوں ہونا۔ بدن کے ہر عضو کا موزوں اور خوبصورت ہونا۔
بدن سنسنانا (محاورہ) جسم میں سنسنی پیدا ہونا۔ رونگٹے کھڑے ہونا۔
بدن سوکھ کر کانٹا ہونا (محاورہ) بہت دُبلا ہونا۔
بدن سے چنگاریاں اُڑنا (محاورہ) سخت گرمی محسوس کرنا۔
بدن کا کپڑا۔ پہننے کا کپڑا۔ پہنا ہوا کپڑا۔
بدن کو غذا نہ لگنا (محاورہ) کھانے پینے سے بدن پر تازگی اور توانائی نہ آنا۔ غذا کا جزو بدن نہ ہونا۔
بدن گدرانا (محاورہ) جسم کا تر و تازہ ہونا۔
بدن گھل جانا (محاورہ) بہت لاغر ہو جانا۔
بدن ملوانا۔ جسم کی مالش کرانا۔
بدن میں آگ لگنا (۱) بہت گرمی محسوس ہونا (۲) نہایت غصہ آنا۔
بدن میں جان نہ ہونا (محاورہ) کمال ناطاقتی اور ضعف ہونا۔
بدن میں مرچیں لگنا۔ غصے کی شدت سے بے تاب ہونا۔ جھنجلانا۔
بدن میں دم نہیں نام زوردار خاں (مثل) ان صفات سے موسوم جو اس میں موجود نہ ہوں۔ شیخی مارنے والے کے متعلق کہتے ہیں۔
بدنا (بَد - نا) [ہ - مص] (۱) شرط لگانا۔ اقرار کرنا (۲) خاطر میں لانا۔ سمجھنا
بدنی (بَ - دَ - نی) [ع - صف] جسمانی۔ بدن سے متعلق
بدو (بَ - دُو) [ع - ا - مث] (۱) کسی چیز کا آغاز۔ ابتدا۔ شروع (۲) جنگل۔ صحرا
بدّو (بَد - دُو) [اُ - ا - مذ] (۱) بدوی۔ عرب کے خانہ بدوش لوگ (۲) [صف] بدچلن۔ بدنام
بدّو کرنا۔ بدنام کرنا۔ رسوا کرنا۔
بدوی (بَ - دَ - وی) [ع - ا - مذ] (۱) صحراؤں میں رہنے والا عرب۔ خانہ بدوش عرب - (۲) [صف] صحرا کا۔ جنگل سے متعلق
بدھ (س - ا - مذ) قتل۔

بدھ ڈنڈ۔ قتل کی سزا۔
بدھ (ہ - ا - مث) (۱) خدا۔ پرمیشر (۲) چاند۔ قمر۔ ماہ (۳) وضع۔ طور۔ ڈھب (۴) اچھے ستاروں کا ملنا (۵) جوڑ۔ میزان۔ حساب کا ٹھیک بیٹھنا۔
بدھ کھانا۔ بدھ ملنا (محاورہ) میزان درست ہونا (۲) اتفاق رائے ہونا۔ (۳) بات قرار پا جانا (۴) زائچہ مطابق ہونا (۵) کام بن جانا۔
بدھ ملانا (محاورہ) جنم پتری ملانا (۲) میزان کا مقابلہ کرنا (۳) موافقت پیدا کرنا۔ قیمت لگانا۔
بُدھ (س - ا - مذ) عقلمند آدمی۔ مرد دانا (۲) سیارہ عطارد (۳) چہار شنبہ (۵) خدا شناس۔
بدھاوا (بَ - دھا - وا) [ہ - ا - مث] (۱) بیاہ کی مبارک باد۔ بیاہ کا انعام (۲) نغمۂ عیش شادمانی (ق)
بدھائی (بَ - دھا - ای) [ہ - ا - مث] (۱) خوشی کا گیت۔ شادیانہ۔ (۲) خوشی (۳) مبارک باد (۴) وہ انعام جو بچہ پیدا ہونے کی خوشی میں ملازمین وغیرہ کو دیتے ہیں۔
بدھائی دینا۔ مبارک باد دینا۔
بَدھنا (بَدھ - نا) [ہ - ا - مذ] لوٹا۔ ٹونٹی والا برتن۔
بِدھنا (بِدھ - نا) [ہ - مص] (۱) پھنسنا۔ پیوست ہو جانا (۲) سوراخ ہونا۔
بدھنی (بَدھ - نی) [ہ - ا - مث] مٹی کی ٹونٹی دار لٹیا۔
بُدھو (بُد - دھو) [ہ - ا - مذ] بے وقوف۔ نادان۔ مورکھ۔ کم عقل۔
بدھوا (بِدھ - وا) [ہ - ا - مث] بیوہ۔ رانڈ۔ ودھوا۔
بَدھی (بَدھ - ھی) [ہ - ا - مث] (۱) پھولوں کا ہار (۲) تلوار کا آڑا زخم (۳) چھڑی یا کوڑے کی مار کا نشان (۴) پٹکا جو گلے میں ڈالتے ہیں (۵) گلے میں پہننے کا ایک زیور (۶) چمڑے کا تسمہ جس کے ذریعے چرخے کو گھماتے ہیں۔ (۷) استرا تیز کرنے کا چمڑا۔
بدھیاں پڑنا (محاورہ) چوٹ کے نشان پڑنا۔
بدھیاں ڈالنا (محاورہ) مار مار کر کھال پر چوٹ کے نشان ڈالنا۔
بُدھی (بُد - ھی) [ہ - ا - مث] دانائی۔ عقل۔ سمجھ۔ فہم۔ گیان۔
بدھیا (بَدھ - یا) [ہ - ا - مث] (۱) آختہ بیل۔ نوطے نکلا ہوا بیل (۲) دوشلغم گنا (۳) نامرد۔ ہیجڑا۔ خوجہ۔
بدھیا بیٹھنا (محاورہ) چلتے ہوئے بیل کا بیٹھ جانا (۲) نقصان ہونا۔ دیوالہ نکلنا مفلس ہو جانا۔
بدھیا کرنا (محاورہ) آختہ کرنا۔ خصی کرنا۔ نامرد کرنا۔
بدھیا مری تو مری آگرہ تو دیکھا (مثل) تھوڑی آسائش کے لیے زیادہ نقصان اٹھانا۔ تھوڑی تفریح کے لیے زیادہ گھاٹے کی پروا نہ کرنا۔
بدی۔ بدی (بد - ای، ب - دی) [ہ - ا - مث] چاند کے مہینے کے آخری پندرہ دن
بدی (بَ - دی) [ف - ا - مث] (۱) برائی۔ بدخواہی (۲) غیبت
بدی پر آنا (محاورہ) برائی پر آمادہ ہونا۔ دشمنی پر کمر باندھنا (۲) سرکشی کرنا۔
بدی کرنا (محاورہ) برائی کرنا۔ دشمنی کرنا (۲) تکلیف دینا۔ ستانا (۳) غیبت کرنا
بدیا (بِد - دِ - یا) [ہ - ا - مث] (۱) واقفیت۔ علم۔ ہنر (۲) چالاکی۔ دھوکا۔ چال (۳) علم کی دیوی (۴) جادو۔ ٹونا۔ شعبدہ بازی۔

بِدیارتھی (ہ۔ صف) وِدیارتھی۔ طالب علم۔ متعلم۔ علم کا خواہش مند۔
بِدیس (بِ۔ دیس) [ہ۔ا۔ مذ] پردیس۔ غیر ملک۔
بِدیسی (بِ۔ دے۔ سی) [ہ۔ صف] (۱) غیر ملک کا۔ دوسرے دیس کا۔ (۲) [مذ] پردیسی۔ مسافر۔ اجنبی۔
بَدیع (بَ۔ دِیع) [ع۔ صف] (۱) بنانے والا۔ مُوجد (۲) نادر (۳) نوایجاد شے۔ (۴) انوکھا۔ نادر (۵) ایک علم جس میں کلام کی لفظی اور معنوی خوبیاں بیان کی جاتی ہیں۔
بدیہہ (بَ۔ دِیہ) [ع۔ صف] (۱) صریح۔ ظاہر (۲) برجستہ۔ منطق کی اصطلاح میں وہ بات جس کے لیے دلیل کی ضرورت نہ ہو۔
بدیہہ گوئی۔ برجستہ کہنا۔ بے غور وفکر کے کہنا۔ برمحل کہنا۔
بدیہی (بَ۔ دی۔ ہی) [ع۔ صف] وہ بات جس میں دلیل کی حاجت نہ ہو۔ ظاہر۔ روشن۔ الم نشرح۔
بدیہیات (بَ۔ دی۔ ہی۔ یات) [ع۔ا۔ مث] بدیہہ کی جمع۔ وہ باتیں جن میں غور وفکر کی ضرورت نہ پڑے۔ واضح امور۔ ظاہر باتیں۔

ب۔ ڈ

بِڈارنا (بَ۔ ڈار۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) جلاوطن کرنا۔ نکال دینا (۲) چیرنا پھاڑنا ٹکڑے ٹکڑے کرنا (۳) بے ترتیب کرنا۔ خراب کرنا۔
بَڈھا (بَ۔ ڈھا) [ہ۔ا۔ مذ] لمبا۔ چوڑا گڑھا۔ کھائی۔
بڈھا لگانا (۱) کھدائی کا کام شروع کرنا (۲) نقب لگانا۔
بُڈھا (بُڈھ۔ ڈھا) [ہ۔ صف وا۔ مذ] بوڑھا۔ عمر رسیدہ شخص۔
بڈھا پھونس۔ بہت بوڑھا۔ سال خوردہ۔ بہت کمزور۔
بڈھا ٹھڈا۔ بہت بوڑھا۔
بڈھیڑا۔ بڈھیڑی (بڈھ۔ ڑا، بڈھ۔ ڑی) [ہ۔ا۔ مث] ایک قسم کی خوشبودار گھاس۔
بڈھی (بُڈھ۔ ڈھی) [ہ۔ صف] (۱) بڈھا کی تانیث۔ بوڑھی (۲) (مث) بوڑھی عورت
بڈھی گھوڑی لال لگام (مثل) بڑھاپے میں جوانوں کی طرح بناؤ سنگار کرنا۔ اس موقع پر بولتے ہیں۔ جہاں کوئی شخص بڑھاپے میں جوانی کی حالت رکھے۔
بڈھے کی مرے نہ جورو، بالے کی مرے نہ ماں (مثل) بڈھے کی بیوی اور بچے کی ماں مرنے سے بڑی مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ب۔ ذ

بَذل (ع۔ا۔ مذ) انعام بخشش۔ جُود وسخا۔
بذلہ (بَذ۔ لہ) (ع۔ا۔ مذ) لطیفہ۔ چٹکلا۔ خوش طبعی کی بات۔
بذلہ سنج۔ بذلہ گو۔ خوش طبع۔ لطیفہ گو۔ نکتے بیان کرنے والا۔ ہنس مکھ
بذلہ سنجی (ف۔ مث) ظرافت۔ خوش طبعی۔ لطیفہ گوئی۔

ب۔ ر

بَر [ہ۔ا۔ مذ] (۱) انتخاب۔ پسند۔ چناؤ (۲) منگیتر۔ پتی۔ شوہر (۲) کپڑے کی چوڑائی۔ عرض (۳) تمنا۔ مراد (۴) دعا۔ آشیرباد۔ برکت
برجوگ۔ (۱) جوان۔ بیاہنے کے لائق۔ (۲) ٹھیک جوڑ۔ دولھا دلہن کا درست جوڑا۔
بردار۔ چوڑائی رکھنے والا (کپڑا)
بردکھوا۔ شادی سے قبل سسرال میں منگیتر کی رُونمائی
بر دینا۔ شادی کر دینا۔
بَر مانگنا (۱) دعا چاہنا۔ مراد مانگنا۔ منگنی کے بعد بیٹی والوں کا بیاہ کا تقاضا کرنا
بَر (ف) (۱) اُوپر۔ پر (۲) باہر۔ بیرون (۳) یاد (حفظ ہ از کے ساتھ) (۴) بلند۔ غالب (۵) بعض کلمات کے شروع میں زائد بھی ہوتا ہے جیسے برعکس۔ برجستہ وغیرہ (۶) [مذ] پھل۔ ثمر (۷) کپڑے کی چوڑائی (۸) چھاتی سینہ (۹) [صف] اٹھانے والا لے جانے والا (مرکبات میں بطور لاحقہ مستعمل ہے۔ جیسے نامہ بر۔ دل بر
برار (ف۔ صف) پورا کرنے والا۔ لے جانے والا۔
برآشفتہ (ف۔ صف) غصے سے بھرا ہوا۔ ناراض۔
برآمد (۱) باہر آنے کا فعل۔ ظہور۔ طلوع۔ نمود (۲) روانگی۔ باہر جانا (۳) مال کی نکاسی وہ اشیا جو بیرونی ممالک کو بھیجی جائیں۔ ایکسپورٹ (انگ) (Export) (۲) خرچ۔ مصارف (۴) وہ زمین جو دریا کے ہٹ جانے سے نکل آتی ہے۔
برآمد کرنا (محاورہ) کھوج لگانا۔ نکالنا۔ ظاہر کرنا (۲) ملکی مال بیرونی ممالک کو بھیجنا (۳) تنخواہ (روپیہ) بنک سے لانا۔
برآمدگی (ف۔ مث) وصولی۔ سراغ (۲) نکاسی (۳) چور سے مسروقہ مال کی واپسی۔
برآمدہ (۱) مکان کے سامنے بغیر دروازوں کے کمرا (۲) پیش گاہ۔ ایوان (۳) اوپر کی منزل کا باہر نکلا ہوا کمرہ (۲) سائبان۔ غلام گردش۔
برآنا (محاورہ) حاصل ہونا۔ پورا ہونا۔ کامیاب ہونا۔
برآورد (ف۔ مث) تخمینے کی فرد۔ بل۔ تنخواہ کا کاغذ۔ گوشوارہ۔
برآوردہ (ف۔ صف) رقم جو ایک مد سے نکال کر دوسری میں ڈالی جائے
برافروختہ (۱) آگ پر رکھا ہوا۔ جلتا ہوا (۲) غصے میں بھرا ہوا۔
برافروختگی۔ طیش۔ خفگی۔ غصہ۔
برانداز (ف۔ صف) ڈولی وغیرہ کا پردہ۔ نقاب (۲) اوپر ڈالنے کا کپڑا۔ برقع۔ (۳) پائیدان۔ پا انداز (۴) برباد کرنے والا۔
برانگیختہ (ف صف) بھڑکایا ہوا۔ مشتعل۔ طیش میں بھرا ہوا۔
برانگیختہ کرنا (ف۔ صف) بھڑکانا۔ غصہ دلانا۔ اکسانا۔ آمادہ کرنا۔
برپا (محاورہ) پاؤں پر قائم۔ برقرار۔ ٹھہرا ہوا
برپا کرنا۔ قائم کرنا۔ مچانا۔ اٹھانا۔
برتر (ف۔ صف) زیادہ۔ بہتر۔ افضل۔ زیادہ بلند۔

برتری (ف۔ مث) فضیلت۔ عمدگی۔ بڑائی۔ بزرگی۔ بہتری۔
برجستہ (ف۔ صف) بروقت۔ بے ساختہ۔ برمحل۔ بے تکلف۔
برحق (ف۔ صف) حق۔ ٹھیک۔ درست۔ صحیح۔ بجا۔
برخاست (ف۔ صف) ملازمت سے علٰحدہ۔ برطرف۔ موقوف۔ ختم۔
برخاست کرنا (۱) علٰحدہ کرنا۔ موقوف کرنا (۲) ختم کرنا۔ ملتوی کرنا۔
برخاستگی (ف۔ مث) برطرفی۔ موقوفی۔ رخصت۔
برخلاف (ف۔ صف) خلاف۔ برعکس۔ الٹا۔ مخالف۔
برخود غلط (ف۔ صف) اپنے متعلق غلط رائے قائم کرلے والا۔ شیخی خورا
برخوردار (ف۔ صف) (۱) اقبال مند۔ صاحب نصیب (۲) زندگی کا پھل کھانے والا (۳) بیٹا۔ فرزند۔
برخوردارانہ۔ بیٹے کی طرح۔ سعادت مندی سے۔
برخورداری (ف۔ مث) سعادت مندی۔ اولاد جیسی فرمانبرداری (۲) اولاد کی کثرت۔
بردار (ف۔ صف) رکھنے والا۔ اٹھانے والا۔ برداشتن کا اسم فاعل (مرکبات میں مستعمل ہے۔ جیسے علم بردار۔ بلم بردار وغیرہ
برداری (ف۔ صف) اٹھانے کا عمل۔ رکھنے کا عمل۔
برداشت (ف۔ مث) (۱) صبر۔ تحمل۔ تاب (۲) جانوروں کی نگہبانی۔ (۳) قرض پر سودا لینا۔ فصل اٹھانا
برداشت خانہ (ف۔ مذ) وہ مکان جس میں مال و اسباب رکھتے ہیں گودام
برداشتہ (ف۔ صف) اُٹھایا ہوا (۲) ہٹایا ہوا (مرکبات میں جیسے دل برداشتہ۔
برداشتہ خاطر، برداشتہ دل (ف۔ صف) اُچاٹ۔ بے دل۔ رنجیدہ گھبرایا ہوا۔ آزردہ۔
بردوختہ (ف۔ صف) سیا ہوا۔ جڑا ہوا۔
بردوش (ف۔ مذ) کندھے پر۔
برزبان (ف۔ صف) زبان۔ حفظ۔ یاد
برزبان تسبیح و در دل گاؤ خر (ف۔ مثل) زبان پر اللہ کا نام اور دل میں بیلوں اور گدھوں کا خیال۔ ظاہر میں نیک اور باطن میں بد۔ دل میں کچھ اور زبان پر کچھ۔
برسبیل (ف۔ ع) بہ طور۔
برسبیل تذکرہ۔ تذکرے کے طور پر۔
برسر بازار۔ کھلم کھلا۔ آشکارا۔
برسر پرخاش۔ برسر جنگ۔ لڑائی پر آمادہ۔
برسر فرزند آدم ہر چہ آید بگزرد (ف۔ مثل) انسان پر جو گزرتی ہے وہ اُسے بھگت لیتا ہے۔ انسان پر جو مصیبت آتی ہے وہ گزر ہی جاتی ہے
برسر کار۔ کام پر۔ ملازمت میں۔
برسر کوہ۔ پہاڑ کی چوٹی پر
برسر کیں۔ (ف۔ صف) کینگی پر آمادہ۔ فساد یا دشمنی پر تیار۔ مخالف۔ دشمن۔
برسر مطلب (ف۔ صف) اصل مقصد پر۔

برطرف۔ برخاست۔ موقوف۔ جدا۔ علٰحدہ۔
برطرفی۔ موقوفی۔ علٰحدگی۔ معزولی۔
برعکس۔ برخلاف۔ اُلٹ۔ خلاف۔ مخالف۔
برعکس نہند نام زنگی کافور (ف۔ مثل) اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جس میں وہ صفت نہ پائی جائے جس سے وہ منسوب ہو۔
برقرار (ف۔ صف) قائم۔ بحال۔ مستقل (۲) صحیح سالم۔ باقی۔ زندہ۔ موجود۔
بر کریماں کارہا دشوار نیست (ف۔ مقولہ) بخشش کرنے والوں کے لیے کوئی کام مشکل نہیں ہے۔
برگزیدہ (ف۔ صف) منتخب۔ چُنا ہوا۔ پسندیدہ۔
برگشتگی (ف۔ مث) پھرنا۔ انحراف۔ بغاوت۔
برگشتہ۔ پھرا ہوا۔ منحرف۔ مخالف (۲) سرکش۔ باغی۔
برگشتہ ایام۔ برگشتہ اختر، برگشتہ طالع (ف۔ صف) بدقسمت۔ بدنصیب قسمت کا ہیٹا۔
برلانا (محاورہ) پورا کرنا۔ انجام کو پہنچانا (آرزو تمنا کے ساتھ)
برمحل (ف) موقع پر۔ اچھے وقت پر۔ برجستہ۔ موزوں۔ مناسب۔
برملا۔ کھلم کھلا۔ کھلے خزانے۔ علانیہ۔ منہ پر۔
برمن منگر بکرم خویش بنگر (ف۔ مثل) میری طرف نہ دیکھ اپنی مہربانی کو دیکھ۔ میرے گناہوں کا خیال نہ کر اپنی بخشش کا خیال کر۔
بروقت (ف) عین وقت پر۔ برمحل۔
برومند۔ پھل لانے والا۔ فائدہ حاصل کرنے والا (جب کسی دوحرفی لفظ کو مند کے ساتھ لاتے ہیں تو درمیان میں 'و' زیادہ کردیتے ہیں جیسے تنومند۔
برومندی۔ کامیابی۔
بَرّ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) خشکی (۲) جنگل۔ بیابان۔
برِّاعظم۔ خشکی کا وہ بڑا حصہ جس میں بہت سے ملک ہوں۔
برصغیر (ف۔ مذ) چھوٹا برّاعظم۔ مجازاً پاکستان اور بھارت۔
بَرّی (ع۔ صف) خشکی کا۔ زمینی۔ جنگلی۔
بَرّی فوج (ع۔ ا۔ مث) خشکی پر لڑنے والی فوج
بِرّ (ع۔ ا۔ مث) نیکی۔ بخشش۔
بُر (ہ۔ ا۔ مث) (۱) عورت کا اندام نہانی۔ فرج (۲) کپڑے کے اوپر کا رواں۔
بُرا (ب۔ را) (ع۔ صف) خراب۔ نکما۔ ناقص۔ بدمزہ (۲) نازیبا۔ ناشائستہ۔ (۳) بدذات۔ شریر (۴) دشمن۔ مخالف۔ اچھا کی ضد۔
بُرا آزار۔ دق کا مرض۔ سل کا مرض۔
بُرا بننا (محاورہ) ملزم ہونا۔ مخالف بننا۔ دشمن ہونا۔
بُرا بھلا (ا۔ صف۔ مذ) (۱) نیک و بد (۲) نازیبا۔ خلاف تہذیب (۳) سخت سست (۴) گالی گلوچ۔
بُرا بھلا آنا (محاورہ) اچھا بُرا جاننا۔ سلیقہ ہونا۔
بُرا بھلا کرانا (محاورہ) زنا کرانا۔ بدفعلی کرانا۔
بُرا بھلا کہنا (محاورہ) لعنت ملامت کرنا۔ سخت سست کہنا (۲) جھڑکنا
بُرا بیٹا اور کھوٹا پیسہ وقت پر کام آتا ہے (مثل) وقت پر اپنی بُری

اور معمولی چیز بھی کارآمد ثابت ہوتی ہے۔
بُرا چاہنا (محاورہ) کسی کی بُرائی کی خواہش کرنا۔ حسد کرنا۔
بُرا حال کرنا (محاورہ) مارنا پیٹنا۔ دق کرنا۔ ستانا (۲) حال خراب کرنا۔ تباہ کرنا۔ برباد کرنا۔
بُرا زمانہ (محاورہ) پُر آشوب وقت (۲) افلاس یا پریشانی کے دن (۳) مصیبت کا وقت۔
بُرا سا مُنہ بنانا (محاورہ) چہرہ ایسا بنانا جس سے ظاہر ہو کہ کوئی بات ناگوار ہوئی ہے۔ چہرے سے ناگواری ظاہر ہونا۔
بُرا کام (ا۔ مذ) ادب اور تہذیب کے خلاف حرکت۔ ناشائستہ فعل۔ اخلاق کے خلاف کام (۲) حرام کاری۔ زناکاری۔
بُرا کرنا (محاورہ) (۱) نقصان پہنچانا (۲) نامناسب فعل کرنا (۳) بدنام کرنا
بُرا کہنے والے پر تین حرف (مثل) بُرا کہنے والے پر لعنت (تین حرف ل۔ ع۔ ن یعنی لعن۔ بمعنی پھٹکار
بُرا لکھا (ا۔ مذ) خراب تقدیر (۲) بدخط
بُرا لگنا (محاورہ) ناگوار معلوم ہونا۔ گراں گزرنا۔ بدنما معلوم ہونا۔
بُرا ماننا (محاورہ) خفا ہونا۔ ناراض ہونا۔ آزردہ خاطر ہونا۔ بگڑنا
بُرا مانو یا بھلا (ا۔ فقرہ) اچھا سمجھو یا بُرا۔ پسند آئے یا نہ آئے۔
بُرا وقت (ا۔ مذ) تکلیف و مصیبت کا زمانہ۔ غریبی کا وقت۔
بُرا ہو (دعائے بد) آفت آئے۔ مصیبت پڑے۔
بُرے حالوں جینا۔ بُری حالت میں زندگی بسر کرنا
بُرے دل سے (۱) بے پروائی سے (۲) ناخوشی سے۔ ناگواری سے
بُرے دن۔ مصیبت کے دن۔
بُرے کی جان کو رونا۔ جبر و ستم اور ظلم پر صبر کرنا۔ ظالم کی شکایت کرنا۔
بُرے لچھن۔ بُری عادتیں۔
بُرے وقت آڑے آنا۔ مصیبت کے وقت کام آنا۔ افلاس کی حالت میں مدد کرنا۔
بُرے وقت کا کوئی شریک (ساتھی) نہیں (مثل) مصیبت کی حالت میں ہمدردی کرنے والا کوئی نہیں۔
برابر (بَ۔ را۔ بَر) [ف۔ صف] (۱) مساوی۔ ہمسر۔ ہم عمر۔ ہم پایہ (۲) یکساں۔ مسطح۔ ہموار (۳) پورا (۴) سیدھا (۵) پہلو۔ بازو۔ کنارہ۔ جانب مقابل۔ آگے (۶) ترتیب وار۔ مسلسل۔ بلاناغہ (۷) ایک ساتھ۔ ایک دم۔ بے روک (۸) نصفا نصفی۔ آدھا (۹) ہر وقت۔ ہمیشہ۔ سدا۔ (۱۰) قریب۔ پاس۔ نزدیک (۱۱) بھرا ہوا۔ لبریز (۱۲) بے باق (۱۳) ہم عمر (۱۴) ہم رُتبہ۔ ہمسر (۱۵) نصفا نصف (۱۶) پے درپے۔ باربار (۱۷) مدمقابل۔ حریف۔
برابر آنا (محاورہ) امتحان میں ایک جیسے نمبر لینا (۲) دو کھلاڑیوں کا ایک جیسا رہنا۔ ہار جیت کا فیصلہ نہ ہونا
برابر اُترنا (محاورہ) یکساں ہونا۔ تول میں برابر ہونا۔
برابر اُٹھ جانا (اُٹھنا) (محاورہ) شطرنج کی بازی کا بغیر ہارے جیتے ختم ہو جانا۔
برابر برابر (۱) پہلو بہ پہلو۔ پاس پاس۔ قریب قریب (۲) مسلسل۔ لگاتار۔ ترتیب وار۔ باقاعدہ (۳) نصفا نصفی (۴) ساتھ ساتھ۔ کنارے
برابر پیش آنا (محاورہ) ایک جیسا برتاؤ کرنا۔
برابر چھوٹنا۔ کشتی میں فریقین کا کسی کو ہرا نہ سکنا۔
برابر سرابر (۱) یکساں۔ مساوی (۲) بے باق۔
برابر سے نکلنا۔ قریب سے نکلنا۔
برابر سے جواب دینا۔ ترکی بترکی جواب دینا۔ گستاخی سے جواب دینا۔
برابر کا (۱) ہم قد (۲) جوڑ کا۔ ہمسر۔ ہم رتبہ (۳) صنف کا (۴) قریب کا (۵) ہم عمر۔ مقابل کا۔ ٹکر کا۔ جوڑ کا (۶) یکساں۔ مساوی۔
برابر کا بیٹا (ا۔ مذ) جوان بیٹا۔
برابر کا جواب دینا (محاورہ) ہمسری کرنا۔ ترکی بترکی جواب دینا۔
برابر کرنا (محاورہ) (۱) یکساں کرنا (۲) مطابق کرنا۔ ہم وزن کرنا (۳) بیباق کرنا۔ کمی بیشی دور کرنا۔ نصفا نصفی (۵) شکایت رفع کرنا (۶) تباہ و برباد کرنا (۷) گنوانا۔ صرف کر دینا۔ ختم کر دینا۔ درست کرنا۔ ترتیب دینا مسلسل کیے جانا۔ بلاناغہ کرنا۔
برابر کی بیٹی (ا۔ مث) جوان لڑکی جو قد میں ماں کے برابر ہو۔
برابر کی ٹکر (ا۔ صف) ہم مرتبہ۔ ہم پایہ۔ ہمسر۔ مقابلے کا۔ جوڑ کا۔
برابر کی چوٹ (ا۔ صف) برابر کی ٹکر۔
برابر میں۔ ساتھ ساتھ۔ پاس پاس۔
برابر نکلنا (محاورہ) ایک جیسا ہونا۔
برابر والا۔ ہمسر۔ جوڑ کا۔ مقابل کا۔
برابر ہونا (محاورہ) ایک سطح پر ہو جانا۔ بیباق ہونا (۲) یکساں ہونا۔ ہمسر ہونا (۳) ہم وزن ہونا (۴) ضائع ہو جانا (۵) آمنے سامنے ہونا (۶) لبریز ہو جانا (۷) ضائع ہو جانا۔
برابری (بَ۔ را۔ بَ۔ ری) [ف۔ مث] (۱) ہم چشمی۔ ہمسری۔ ٹکر۔ مقابلہ۔ (۲) ہمواری (۳) بے ادبی۔ گستاخی۔
برابری کرنا (محاورہ) نقل کرنا (۲) ہمسری کرنا۔ مقابلہ کرنا۔ گستاخی کرنا۔
بَرات (بَ۔ رات) [ف ع۔ مث] (۱) حصہ۔ جزا (۲) فرمان۔ حکمنامہ (۳) وہ تحریر جس کے ذریعے تنخواہ ملے۔ (شب) شعبان کی چودھویں رات۔ مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق اس رات ہر شخص کی عمر کا حساب اور رزق کی تقسیم ہوتی ہے۔
برات عاشقاں بر شاخ آہو (مثل) امید موہوم۔ اس موقعے پر بولتے ہیں جہاں مقصد برآری کا امکان نہ ہو۔
برات (بَ۔ رات) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) دولھا کی سواری کا جلوس (۲) انبوہ ازدحام (۳) گنجفہ کی ایک بازی کا نام
برات اترنا (محاورہ) براتیوں کا کسی مقام پر ٹھہرنا۔
برات پیچھے دھونسا، عید پیچھے ٹر (مثل) موقع گزر جانے پر کوئی بات یا کام کرنا۔
برات چڑھنا۔ دولھا کا جلوس کے ساتھ دلھن کے گھر جانا۔
براتی (بَ۔ را۔ تی) [ہ۔ ا۔ مذ] دولھا کے ہمراہی۔

براتی تو کھاپی کر الگ ہو جاتے ہیں کام دولھا دلھن سے پڑتا ہے (مثل) قرض لے کر شادی کرنے کے موقع پر بولتے ہیں کہ براتی تو کھاپی کر علیحدہ ہو جاتے ہیں اور مصیبت دولھا دلھن پر آتی ہے۔

برات کا پھیلا، ساون کا کھیلا (مثل) (پھیلا خوشی اور کھیلا گھاس) شادی کی خوشی ساون کے گھاس کی طرح عام ہوتی ہے۔

براٹ (ب۔ راٹ) [ہ۔ ا۔ مث] خوبصورتی۔ شان و شوکت۔

براجمان (ب۔ راج۔ مان) [ہ۔ صف] (۱) روشن چمکنے والا (۲) عظیم الشان عصائے شاہی (۳) دربار میں بیٹھنے والا (۵) صدر مجلس۔

براجمان ہونا۔ رونق افروز ہونا۔ تشریف رکھنا۔

براجنا (ب۔ راج۔ نا) [ہ: مص] رونق افروز ہونا۔ تشریف لانا۔

برادر (ب۔ را۔ در) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) بھائی (۲) رشتہ دار (۳) ہم مذہب ہم قوم (۴) ہم پیشہ۔

برادر اخیافی، برادر بطنی۔ وہ بھائی جن کے باپ جدا جدا اور ماں ایک ہو

برادر اعیانی۔ برادر حقیقی۔ سگا بھائی۔ حقیقی بھائی۔ ایک ماں باپ سے

برادران یوسف (ف۔ مذ) جو بھائی ہو کر دشمنی کریں۔ بے مروت بھائی۔

برادر پرور۔ عزیزوں پر مہربانی کرنے والا۔

برادر توام۔ جڑواں بھائی۔

برادر حقیقی۔ سگا بھائی۔ برادر اعیانی۔

برادر حقیقی دشمن مادر زاد ہے (مثل) اگر سگے بھائیوں میں جھگڑا ہو جائے تو وہ ایک دوسرے کے جانی دشمن ہو جاتے ہیں اور کسی قسم کا لحاظ نہیں کرتے۔

برادر خواندہ۔ منہ بولا بھائی۔

برادر رضاعی۔ دودھ شریک بھائی۔ کوکہ

برادر زادہ۔ بھائی کا بیٹا۔ بھتیجا۔

برادر زادی۔ بھتیجی۔ بھائی کی لڑکی۔

برادر علاتی (۱) سوتیلا بھائی (۲) وہ بھائی جو ایک باپ سے ہوں مگر مائیں جدا جدا ہوں۔

برادر نسبتی (۱) سالا (۲) بہنوئی۔

برادرانہ (ب۔ راد۔ را۔ نہ) [ف: تابع فعل وصف] بھائی کی طرح۔ برادری کی مثل کا۔ آپس کا۔

برادری (ب۔ را۔ د۔ ری) [ف۔ ا۔ مث] (۱) گوت۔ ذات (۲) لگا لگت۔ رشتہ داری۔ بھائی بندی۔ بھائی چارہ۔ قرابتداری (۳) گروہ۔ جماعت

برادری باہر کرنا۔ برادری سے باہر کرنا۔ برادری سے نکال دینا۔ ذات سے خارج کر دینا۔ جتھے سے علیحدہ کر دینا۔

بُرادہ (بُ۔ را۔ دہ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) لکڑی یا کسی دھات کا چورا جو آری یا ریتی سے نکلتا ہے (۲) سفوف۔ چورا۔

براڈکاسٹ کرنا (Broadcast) (ب۔ راڈ۔ کاسٹ۔ کرنا) (انگ + اُ: مص) ریڈیو سے نشر کرنا۔

براڈکاسٹنگ (Broadcasting) (ب۔ راڈ۔ کاس۔ ٹنگ) (انگ۔ ا۔ مث) ریڈیو پر پروگرام نشر کرنے کا عمل۔

براز (ب۔ راز) [ع۔ ا۔ مذ] فضلہ۔ گندگی۔ غلاظت۔ گوہ۔ پاخانہ۔ میلا نجاست۔

برازی (ب۔ را۔ زی) [ع۔ ا۔ مذ] جنگل۔ اوسر زمین۔

براعت (ب۔ را۔ عت) [ع۔ ا۔ مث] روشنی۔ فصاحت۔ فضیلت ہنر میں کامل ہونا۔

براعت الاستہلال۔ علم بدیع کی ایک صنعت کا نام جس میں ایسے الفاظ یا جملے شروع میں لاتے ہیں۔ جن سے تمام عبارت کے اصل مضمون کا پتہ چلتا ہو۔

بَرّاق (بَر۔ راق) [ع۔ صف] (۱) چمکدار۔ جگمگاتا ہوا (۲) بجلی کی طرح تیز رفتار (۳) ہوشیار۔ مشاق (۴) تیز ذہن (۵) صاف شفاف

بُراق (بُ۔ راق) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) وہ بہشتی چوپایہ جس پر رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب معراج کو سوار ہو کر آسمان پر تشریف لے گئے تھے (۲) تعزیہ جس کا دھڑ گھوڑے کا اور چہرہ آدمی کا سا ہے۔

براگ (ہ۔ مذ) نفس کشی۔ خواہشوں کا ترک۔ دنیا چھوڑ دینا (۲) پرہیز نفرت بے پروائی (۳) خوشی یا غم سے چھٹکارا۔

براگی (ہ۔ مذ) خوشی اور غم سے بے پروا (۲) ہندو سادھوؤں کا ایک فرقہ

بُرّاں (بُر۔ راں) [ف۔ صف] بہت کاٹ کرنے والا۔ بہت تیز۔

بَرّانا (بَر۔ را۔ نا) [ہ۔ مص] بکنا۔ بہکنا۔ بے معنی گفتگو کرنا۔ بڑبڑانا۔ ہذیان بکنا۔

برانچ (Branch) (ب۔ رانچ) [انگ۔ مث] شاخ۔ ڈالی۔ شعبہ۔

برانڈ (Brand) (ب۔ رانڈ) [انگ۔ ا۔ مذ] تجارتی مارکہ خاص قسم کا مال۔

بَرانڈی (ب۔ راں۔ ڈی) [اُ۔ ا۔ مث] اوپر پہننے کا موٹا کوٹ۔ بارانی برساتی۔

براوا دینا (محاورہ) حیلہ بہانہ کرنا۔ جھان دینا۔ ٹال مٹول کرنا۔

براہٹ (بَر۔ را۔ ہٹ) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) فضول۔ بکواس (۲) سوتے میں بولنا۔

بُراہمن (ب۔ را۔ ہ۔ من) [س۔ ا۔ مذ] دیکھیے۔ برہمن

بُراہمہ (ب۔ را۔ ہ۔ مہ) [ف۔ ا۔ مذ] برہمن کی جمع جو فارسی والوں نے بنائی ہے۔ مگر درست نہیں۔

براہی (ب۔ را۔ ہی) [ہ۔ ا۔ مث] چھوٹی قسم کا گنا۔ بنیشکر (۲) ہندوؤں کے اعتقاد میں ایک دیوی۔ کھجلی والی ماتا۔

براہین (ب۔ را۔ ہین) [ع۔ ا۔ مذ و مث] برہان کی جمع۔ دلائل۔ دلیلیں

براءت (ب۔ را۔ ءت) [ع۔ ا۔ مث] نجات۔ چھٹکارا۔ بچاؤ۔ صفائی۔ بیزاری۔

براؤ (ب۔ را۔ اُؤ) [ہ۔ ا۔ مذ] احتیاط۔ حفاظت۔

براؤن (Brown) (ب۔ را۔ اُن) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) بھورا رنگ۔ یا روغن۔ (۲) [صف] بھورے رنگ کا۔ خاکی۔ بادامی۔

بُرائی (بُ۔ را۔ ای) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) بدی۔ نقصان۔ خرابی۔ عیب۔ نقص (۳) نحوست (۴) شرارت (۵) غیبت (۶) بدگوئی (۷) الزام۔ جھوٹ۔

برائی آگے آنا (محاورہ) برائی کی سزا ملنا کیے کی سزا بھگتنا۔
برائے (ب۔را۔اِے) [ف۔حرف ربط] (۱) واسطے۔ لیے (۲) وسیلے سے برکت سے۔ صدقے میں
برائے خدا۔ خدا کے لیے۔ فی سبیل اللہ۔
برائے مصلحت (ف۔صف) کسی بہتری کے لیے۔
برائے نام۔ صرف نام کے طور پر۔ یونہی۔ فرضی۔ صرف دکھاوے کیلیے
بَرایا (ب۔را۔یا) [ع۔ا۔مث] بریّہ کی جمع۔ مخلوق۔ جہان۔ دنیا۔
بَرباد (بَر۔باد) [ف۔صف] تباہ۔ ویران۔ خراب۔ ضائع۔ تلف
بربادی (بر۔با۔دی) [ف۔ا۔مث] تباہی۔ ویرانی۔ خرابی۔
بُربُرانا (بُر۔بُ۔را۔نا) [ہ۔مص] کسی خشک پسی ہوئی چیز کا کسی دوسری چیز پر چھڑکنا۔
بَربَری (بر۔بَ۔ری) [ع۔صف] (۱) علاقہ بربر (شمالی افریقہ) سے متعلق (۲) [مذ] اس علاقے کا باشندہ (۳) [مث] اس علاقے کی بکری
بربری خانہ۔ بکریوں کے رہنے کی جگہ۔ باڑا۔
بَربَریّت (بَر۔بَ۔ری۔یت) [ع۔ا۔مث] وحشت۔ وحشی پن خونخواری
بَربَط (بَر۔بَط) [ف۔ا۔مث] ایک قسم کا ساز۔ عُود۔
بَرَت (بَ۔رَت) [ہ۔ا۔مذ] ہندوؤں کا روزہ۔
بَرَت (ہ۔مث) ایک قسم کی بیماری جو چاول کاشت کے باعث ہو جاتی ہے کنوئیں سے پانی نکالنے والی رسی (۲) تسمہ (۳) بدھی۔ کسی لچکیلی چیز سے جسم پر ضرب کا نشان۔
بِرَت (س۔ا۔مث) (۱) معیشت۔ وجہ معاش (۲) آمدنی (۳) مال جائداد (۴) معافی زمین (۵) حق۔ ورثہ۔ انعام (۶) جہان۔ پرورش کرنیوالا
بُرتا (بر۔تا) [ہ۔ا۔مذ] طاقت۔ بل۔ زور (۲) بھروسا۔ امید (۳) حوصلہ ہمت (۴) لیاقت۔ استعداد (۵) وسعت۔ گنجائش (۶) مدد۔ اعانت (۷) کارگزاری۔ عمل۔
برتاؤ۔ برتاوا (بَر۔تا۔او، بَر۔تا۔وا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) راہ رسم۔ میل جول (۲) سلوک۔ طرز عمل۔ روش
برتُش (بر۔تُش) [ہ۔ا۔مث] وہ زمین جس میں چاول کی فصل کاٹ لینے کے بعد گنا بو دیا جائے۔
بَرتن (بَر۔تن) [ہ۔ا۔مذ] ظرف۔ باسن۔ بھانڈا
برتن بھانڈے (ہ۔مذ) ظروف۔ بہت سے برتن۔
برتن سے برتن کھٹک ہی جاتا ہے۔ (مثل) گھر والوں میں کسی نہ کسی بات پر تکرار ہو ہی جاتی ہے۔
برتن کھنکنا (محاورہ) مٹی کے ظروف کا وہ آواز دینا جس سے اس کا ٹوٹا یا پکا ہوا معلوم ہو۔
بَرَتنا (بَ۔رَتُ۔نا) [ہ۔مص] (۱) کام میں لانا۔ استعمال کرنا (۲) تجربہ کرنا (۳) خرچ کرنا (۴) نباہنا (۵) برتاؤ کرنا۔
برتھ ڈے (BIRTHDAY) [انگ۔مذ] یوم پیدائش۔ جنم دن۔
برتھ کنٹرول (BIRTH CONTROL) (برتھ۔کنٹ۔رول) [انگ۔ا۔مذ] بچوں کی پیدائش کو قابو میں رکھنا۔ زیادہ بچے نہ ہونے دینا ضبط تولید۔
بُرتیا (بَر۔تِ۔یا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) برت رکھنے والا (۲) وہ کاشتکار جس کا لگان ناقابل تبدیل ہو۔
برتے پر رہنا (محاورہ) بھروسے پر رہنا۔ نازاں رہنا۔
بَرتیتر (ہ۔مذ) ایک قسم کا جنگلی تیتر جس کا گوشت بہت لذیذ ہوتا ہے
بَرِج (Bridge) (بِر۔رِج) [انگ۔ا۔مذ] پُل
بِرَج [ہ۔ا۔مذ] متھرا کا علاقہ جس میں متھرا۔ گوکل اور بندرابن شامل ہیں یہ کرشن جی کی پیدائش کا مقام ہے۔
برج بھاشا۔ **برج بھاکا**۔ برج کی بول چال۔ متھرا اور بندرابن کی زبان
بُرج (ع۔ا۔مذ) (۱) گنبد۔ گمٹ (۲) راس یعنی ستارے کا مقام۔ دائرہ آسمان کا نظری طور پر بارھواں حصہ۔ جمع بُروج۔
بُرج آبی۔ تین برجوں سے مراد ہے۔ برج سرطان۔ برج عقرب اور بُرج حوت
بُرج آتشی۔ بُرج حمل۔ بُرج اسد اور بُرج قوس۔
بُرج اسد۔ آسمان کا وہ حصہ جس میں چند ستارے مل کر شیر کی شکل میں واقع ہیں (اسد یعنی شیر)
بُرج بادی۔ تین برجوں سے مراد ہے۔ بُرج جوزا، بُرج میزان اور برج دلو
بُرج ثور (ع۔مذ) وہ آسمانی برج جس کی شکل بیل کی سی ہوتی ہے۔
بُرج جدی۔ بکری کی شکل کا آسمانی برج۔
بُرج جوزہ (ع۔مذ) دو جڑواں بچوں کی شکل کا بُرج۔
بُرج حمل۔ آسمان کے برجوں میں سے پہلا بُرج جس کی شکل مینڈھے کی سی ہوتی ہے۔ جس دن آفتاب اس برج میں آتا ہے۔ شرف آفتاب ہوتا ہے۔ اور یہی نوروز کا دن ہے۔
بُرج حُوت (ع۔مذ) مچھلی کی شکل کا برج
بُرج خاکی۔ تین برجوں سے مراد ہے۔ ثور۔ سنبلہ اور جدی۔
بُرج دلو (ع۔مذ) وہ بُرج جس کی شکل گھڑا یا ڈول اُٹھائے ہوئے شخص کی ہے
بُرج سرطان۔ وہ بُرج جس کی شکل کیکڑے جیسی ہے۔
بُرج سنبلہ (ع۔مذ) وہ بُرج جس کی شکل ایک کنواری لڑکی کی ہے۔ جو ہاتھ میں بالی لیے کھڑی ہے۔
بُرج شرف۔ (ع۔مذ) وہ برج جس میں کسی ستارے کو عروج حاصل ہوتا ہے
بُرج عقرب۔ بچھو کی شکل کا برج۔
برج میزان۔ ترازو کی شکل کا بُرج۔
بُرجی (بر۔جی) [اُر۔ا۔مث] بُرج کی تصغیر۔ چھوٹا بُرج۔
برجیس (بر۔جیس) [ف۔ا۔مذ] ایک ستارے کا نام جو چھٹے آسمان پر ہے۔ مشتری۔ قاضی فلک۔
برچھ (ہ۔مذ) درخت۔ پیڑ۔ پودا۔
برچھا (بر۔چھا) [ہ۔ا۔مذ] بھالا۔ بلم۔ نیزہ
برچھک (بر۔چھک) [ہ۔ا۔مذ] برج عقرب۔ آسمان کا آٹھواں بُرج
برچھول اڑنا۔ گھوڑے یا ہرن کا بہت تیز دوڑنا۔ اچھلنا۔
برچھی (بر۔چھی) [ہ۔ا۔مث] چھوٹا بھالا۔ بلم۔ نیزہ۔
برچھی اُتر جانا (محاورہ) برچھی کا کسی چیز کے پار ہونا۔

برچھی تاننا (محاورہ) برچھی مارنے پر آمادہ ہونا۔ حملہ کرنے کے لیے تیار ہونا۔
برچھی تولنا (محاورہ) برچھی مارنے کی تیاری کرنا۔ آمادگی ظاہر کرنا۔
برچھی جگر کے پار ہونا (محاورہ) برچھی لگنا۔ بے حد صدمہ ہونا۔
برچھی چبھنا (محاورہ) برچھی لگنا۔ بہت صدمہ ہونا۔
برچھی چلنا (محاورہ) برچھی سے وار ہونا۔
برچھی سیدھی کرنا۔ نیزہ مارنے کو تیار ہونا۔
برچھی لگانا (۱) برچھی مارنا (۲) صدمہ پہنچانا۔ بہت تکلیف دینا۔
برچھیت (بَر۔ چھَیت) [ہ۔ ا۔ مذ] نیزہ باز۔ برچھا رکھنے والا۔
بَرد (ع۔ ا۔ مذ) سردی جاڑے کا موسم۔ ٹھنڈک
بردِ اطراف۔ موت کی سردی جس میں بیمار کے ہاتھ پاؤں سرد ہونے لگتے ہیں
بُرد (ع۔ ا۔ مث) ایک قسم کی چادر یا کملی۔
بُردِ یمانی۔ یمن کی چادر۔
بُرد (ف۔ ا۔ مث) (۱) لے جانے یا اٹھانے کا عمل (۲) نفع۔ یافت۔ رشوت بالائی آمدنی (۳) شرط۔ (۴) شطرنج کی بازی میں بادشاہ کا اکیلا رہ جانا۔
بُردبار۔ برداشت کرنے والا۔ صابر۔ متحمل (یہ اردو ترکیب)
بُردباری۔ تحمل۔ صبر۔ برداشت۔ سہار۔
برد مارنا۔ بازی جیتنا۔ (۲) رشوت لینا۔ فائدہ حاصل کرنا۔
بردہ (بَر۔ دَہ) [ف۔ ا۔ مذ] غلام۔ داس۔ بندہ۔
بردہ فروش۔ غلاموں کی تجارت کرنے والا۔
بردھائی۔ بردھوئی (بَر۔ دھا۔ ای، بَر۔ دھو۔ ی) [ہ۔ ا۔ مث] وہ بازار جس میں گلے بیل فروخت ہوتے ہیں۔
برڈا (بَر۔ ڈا) [ہ۔ ا۔ مث] ریتلی اور پتھریلی زمین۔
برڈنا (ہ۔ مص) کسی چیز کا زیادہ خشک ہونے یا بوجھ تلے دب کر ٹیڑھا ہو جانا۔ اینٹھنا۔ (۲) عزور کرنا۔
بَرزخ (بَر۔ زَخ) [ع۔ ا۔ مذ و مث] (۱) آڑ۔ پردہ۔ روک (۲) مرنے کے بعد قیامت تک کا زمانہ (۳) دو مخالف چیزوں کے درمیان کی چیز (۴) مصیبت اور آرام کا درمیانی درجہ (۵) وہ عالم جس میں مرنے کے بعد سے قیامت روحیں رہیں گی۔ جمع برازخ۔
برزن (بَر۔ زن) [ف۔ ا۔ مذ] گلی۔ کوچہ۔ بازار۔ سڑک۔
بَرس (بَ۔ رَس) [ہ۔ ا۔ مذ] ورش۔ سال۔ سنہ۔ بارہ مہینے کی مدت زمین کا سورج کے گرد گھومنے کی مدت جو تقریباً ۳۶۵ دن ہے۔
برس برس کے دن۔ وہ خوشی یا جشن کا دن جو سال بھر کے بعد آتا ہے۔ سالانہ تہوار کا دن۔
برس بھر۔ سال بھر۔
برس گانٹھ۔ سالگرہ۔ بچے کی پیدائش کے سال یاد رکھنے کے لیے ڈورے میں ہر سال ایک گانٹھ لگانے کی رسم۔
برسوں جھلانا۔ عرصہ تک امیدوار رکھنا۔
برسوں جھولنا۔ مدتوں کسی امید میں رہنا۔ مدتوں کسی تلاش یا کوشش میں رہنا۔

برسوں کا مرض۔ پرانا مرض۔
برسوں کا فاصلہ۔ برسوں کی راہ (ا۔ مذ۔ مث) طویل راستہ۔ لمبی مسافت
برسویں دن۔ ہر سال۔ سال میں ایک بار
برسا برس (بَر۔ سا۔ بَ۔ رس) [ہ۔ تابع فعل] ہر سال۔ سارا برس کئی سال
برسات (بَر۔ سات) [ہ۔ ا۔ مث] بارش کا موسم۔ برکھا رُت۔
برسات بر کے سات (مثل) برسات کا لطف جب ہے کہ شوہر پاس ہو۔
برسات کھا جانا (محاورہ) برسات کا اثر قبول کرنا۔
برسات کی چاندنی (ا۔ مث) ناپائدار چیز۔
برساتی (بر۔ سا۔ تی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) گھوڑوں یا اونٹوں کی ایک بیماری جو برسات میں ہو جاتی ہے (۲) سائبان (۳) وہ فصل جو برسات کے موسم میں تیار ہو یا بوئی جائے (۴) بارانی۔ بارش سے بچنے کا کوٹ (۵) (صف) برسات سے متعلق۔
برساتی پھنسیاں۔ وہ پھوڑے پھنسیاں جو برسات کے اثر سے ہو جاتی ہیں
برساتی فصل۔ وہ غلہ جو برسات کی فصل میں تیار ہو۔
برسام (بر۔ سام) [ف۔ ا۔ مذ] چھاتی کی سوجن۔ سینے کا درد۔ پھیپھڑوں میں پانی بھر جانا۔
برسانا (بَر۔ سا۔ نا) [ہ۔ ا۔ مص] (۱) بارش کرنا (۲) اناج کو ہوا میں اٹھا کر بھوسا علیحدہ کرنا۔
برساؤ (بَر۔ سا۔ اُو) [ہ۔ صف] برسنے والا۔ برسنے کے لائق۔
برس پڑنا (بَ۔ رَس۔ پَڑ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) گالیاں دینا۔ مارنے لگنا۔ برا بھلا کہنے لگنا۔ غصے ہونا (۲) مینہ کا یکایک برسنا۔
برسنا (بَ۔ رس۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) مینہ پڑنا (۲) غصہ اتارنا۔ خفا ہونا۔ (۳) کسی شے کا کثرت سے ہونا۔
برسے ساون تو پانچ کے ہوں باون (مثل) ساون میں اگر اچھی بارش ہو جائے تو فصل خوب ہوتی ہے۔
برسوڑی (بَر۔ سو۔ ڑی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) سالانہ محصول یا کرایہ (۲) سالانہ آمدنی (۳) سالانہ شرح۔
بَرسی (بَر۔ سی) [ہ۔ ا۔ مث] مُردے کے سال پورا ہونے کی فاتحہ خوانی۔
برسی۔ بروسی (بَر۔ سی، بَ۔ رُو۔ سی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) آگ جلانے کا مٹی کا برتن (۲) سنار کی انگیٹھی۔ کٹھالی۔
بَرش (ف۔ ا۔ مذ) ایک مرکب دوائی کا نام جس کا جزو اعظم افیون ہے۔
بُرش (Brush) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) مُوقلم۔ (۲) کوچی (۳) کپڑے وغیرہ صاف کرنے کا آلہ (۴) دانت صاف کرنے کا آلہ۔ ٹوتھ برش (صحیح انگریزی تلفظ بُرَش (Brush))
بُرش (بُ۔ رش) [ف۔ ا۔ مث] تیزی۔ کاٹ۔
بِرِشتہ (بِ۔ رِش۔ تہ) [ف۔ صف] بھونا ہوا۔ بریاں۔
بَرشکال (بَر۔ ش۔ کال) [ف۔ ا۔ مث] برسات۔ بارش۔ برکھا۔ مینہ فارسی والوں نے اسے ہندی برش کال سے بنایا ہے۔
برص (بَ۔ رَص) [ع۔ ا۔ مذ] سفید کوڑھ۔ ایک مرض۔

برف (ف۔ا۔مث) (۱) جما ہوا پانی جمے ہوئے ذرات (۲) پالا۔
(۳) [صف] نہایت سفید۔ بہت ٹھنڈا۔
برفاب (ف۔مذ) برف کا پانی۔ ٹھنڈا پانی۔
برفانی (ف۔مذ) برف سے متعلق (۲) نہایت سرد۔
برف باری (ف۔مث) برف پڑنے کا عمل۔
برف پڑنا (محاورہ) برف برسنا۔ پالا پڑنا۔ نہایت سردی پڑنا۔
برف کا زمانہ۔ وہ وقت جب دنیا برف سے ڈھکی پڑی تھی۔
برف میں لگانا (محاورہ) برف میں رکھ کر سرد کرنا۔
برف ہونا (محاورہ) نہایت سرد ہونا۔
برفی (بَر۔فی) [ف۔ا۔مث] ایک قسم کی مٹھائی جو دودھ اور کھانڈ کے قوام سے تیار ہوتی ہے۔
برفیا (بَر۔ف۔یا) [ہ۔ا۔مذ] برف بیچنے والا۔
برق [ع۔ا۔مث] (۱) آسمانی بجلی۔ صاعقہ (۲) مصنوعی بجلی (۳) [صف] تیز۔ چالاک۔
برق آسا (عف۔صف) بجلی کی مانند۔ بہت تیز۔
برق بن کر گرنا (محاورہ) بجلی کی سی تیزی کے ساتھ ٹوٹ پڑنا۔ تباہ کرنا
برق آب (ف۔صف) بجلی کی طرح چمکنے والا۔ روشن۔ پانی سے پیدا ہونے والی بجلی۔ پن بجلی۔
برق ٹوٹنا۔ برق گرنا۔ بجلی گرنا۔ مصیبت نازل ہونا۔ تباہی آنا۔
برق خاطف۔ بجلی کی چمک جو آنکھ کو خیرہ کر دے۔
برق خرام (ف۔ا۔صف) تیز رفتار
برق دم۔ بجلی کی طرح تیز رفتار۔ چالاک (۲) تیز دھار والی تلوار وغیرہ)
برق دم ہونا (۱) مستعد ہونا۔ تیز ہونا (۲) چمکدار ہونا۔
برق رُبا۔ بجلی کا کنڈکٹر۔ آسمانی بجلی کو زمین میں اتارنے والا آلہ
برق رخسار (ع۔ف۔صف) حسین۔ خوبرو۔
برق رفتار۔ برق خرام (ع۔ف صف) بجلی کی طرح تیز رفتار۔
برق زدہ (۱) بجلی کا جلایا ہوا (۲) وہ جس پر بجلی گری ہو۔
برق نگاہ (عف صف) شوخ نظر۔
برق نما۔ ایک آلہ جس کے ذریعے معلوم کیا جاتا ہے کہ جسم پر برقی بار ہے یا نہیں۔ اور اگر ہے تو منفی ہے یا مثبت۔
برق وش۔ بجلی کی طرح شوخ۔ چمکیلا تیز۔
برقاب (بر۔قاب) [ف۔ا۔مث] پانی سے نکالی ہوئی بجلی۔ ہائیڈرو الیکٹرسٹی۔ (۲) پانی سے پیدا ہونے والی بجلی۔
برقانا۔ کسی چیز میں بجلی بھرنا یا بجلی کی رو دوڑانا۔
بُرقع (بُر۔قع) [ع۔ا۔مذ] (۱) نقاب پردہ۔ گھونگٹ۔ چادر (۲) وہ کپڑا جسے عورتیں پردے کے لیے سر سے پاؤں تک اوڑھتی ہیں
برقع اٹھانا (محاورہ) (۱) بے پردہ کرنا۔ منہ سے نقاب ہٹانا (۲) راز فاش کرنا
برقع اوڑھنا (محاورہ) برقع پہننا۔
برقع پوش (ف۔صف) برقع پہننے والی۔ نقاب پوش۔ پردہ دار
برقع ڈالنا (محاورہ) برقع اوڑھنا۔
برقع میں چھچھڑے لگانا۔ نیک چلنی کے پردے میں بد چلنی کرنا۔

بَرقنداز (بَر۔قن۔داز) [تُر۔ا۔مذ] (۱) بندوقچی۔ چپراسی۔ سپاہی۔ اردلی محافظ
برقی (بَر۔قی) [ع۔صف] برق سے منسوب۔ بجلی کا۔
برقی اکائی۔ وہ مقررہ اکائی جس سے صرف شدہ بجلی کی مقدار معلوم ہوتی ہے
برقی رَو۔ بجلی کی لہر جو بٹن دبانے سے اجسام میں سے گزرتی ہے۔
(Electric Current)
برقی گھنٹی۔ وہ گھنٹی جو بجلی سے بجتی ہے الیکٹرک بیل (Electric Bell)
برقی لیمپ۔ بجلی سے جلنے والا لیمپ
برقیہ (بَر۔قِی۔یہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) تار۔ ٹیلیگرام (۲) الیکٹرون (Electron)
برک (بَ۔رَک) [ف۔ا۔مذ] ایک قسم کا اونی کپڑا۔ جو اونٹ کے بالوں سے بنایا جاتا ہے۔
برکات (بَ۔رَ۔کات) [ع۔ا۔مث] برکت کی جمع۔
برکت (بَ۔رَ۔کت) [ع۔ا۔مث] (۱) زیادتی بہتات۔ کثرت (۲) نعمت کی زیادتی۔ خوش قسمتی۔ رونق۔ عروج (۳) بنیئے تولتے وقت پہلی تول پر ایک کی بجائے برکت کہتے ہیں۔
برکت اٹھنا۔ برکت اُڑ جانا۔ برکت جانا۔ (محاورہ) نحوست آنا۔ نکبت آنا۔ رونق نہ رہنا۔
برکت دینا (محاورہ) ترقی دینا۔ کام میں زیادتی نصیب کرنا۔ بڑھانا۔
برکت کے دن۔ وہ زمانہ جب چیزیں سستی ملتی ہیں۔
برکت ہونا (محاورہ) زیادتی ہونا۔ اضافہ ہونا (۲) تمام ہونا۔
برکت ہے (مقولہ) مقدور نہ ہونا۔ فقیروں کو کچھ نہ دینا ہو تو عورتیں کہتی ہیں۔
برکلا۔ بُرکلا (بر۔ک۔لا، بُرک۔لا) [ہ۔ا۔مذ] گوبر کے چھوٹے اپلوں کا ہار جو ہولی ماتا کو چڑھایا جاتا ہے۔
بُرکنا (بُ۔رک۔نا) [ہ۔مص] چھڑکنا۔ ڈالنا۔ بکھرنا۔ چھینٹا لگانا۔
برکھ [ہ۔ا۔مذ] آسمان کے دوسرے برج کا نام جو بیل کی شکل کا ہے برج ثور۔
بَرکھا (بَر۔کھا) [ہ۔ا۔مث] بارش۔ مینہ۔ برسات۔ برشگال
برکھارت۔ برسات کا موسم۔
بُرکی (بُر۔کی) [ہ۔ا۔مث] (۱) چٹکی بھر سفوف۔ اتنا سفوف جو انگوٹھے اور اس کے پاس کی انگلی سے اٹھایا جا سکے۔
بَرگ (ف۔ا۔مذ) (۱) پتا۔ ورق۔ پات (۲) سامان۔ توشہ۔
برگ سبز (ف۔ا) سبز پتا
برگ تنبول۔ پان کا پتا۔
برگ ریز (ف۔صف) پتے گرانے والا۔ موسم خزاں۔ پت جھڑ
برگ سبز است تحفۂ درویش (ف مثل) سبز پتا فقیر کا ہدیہ ہے۔ تحفہ یا پان پیش کرتے وقت انکسار سے کہا جاتا ہے۔
برگ و بار (ف۔مذ) پھل اور پتے۔
برگ و بار لانا (محاورہ) پروان چڑھنا۔ نتیجہ نکلنا۔
برگ و ساز (ف۔مذ) ساز و سامان۔ معاش کا اسباب۔ زندگی کا سامان
برگا (بَر۔گا) [ہ۔ا۔مذ] چھوٹا شہتیر۔ چھوٹی کڑی۔
برگد (بَر۔گد) [ہ۔ا۔مذ] بڑ کا درخت۔ بڑ۔

برگد کی جٹا، ڈاڑھی۔ برگد کے وہ ریشے جو شاخوں سے لٹک کر زمین تک پہنچتے ہیں۔

برلا (ہ۔ مذ) کہیں کہیں۔ خال خال۔

برما (بَر۔ما) [ہ۔ا۔مذ] لکڑی میں چھید کرنے کا اوزار۔ سُنبا

برمانا (بَرما۔نا) [ہ۔مص] برمے سے سوراخ کرنا۔ چھیدنا۔

برمانا (بَر۔ما۔نا) [ہ۔مص] (۱) تابع کرنا۔ مطیع کرنا (۲) دق کرنا۔ ترسانا۔ ستانا۔ کلپانا۔

برم راکس۔ برہم راکشش (بَ۔رَم۔را۔کس، بَر۔ہم۔راک۔شش) [س۔ا۔مذ] ایک خاص قسم کا خبیث۔ بدروح۔

برموہی (بُر۔مو۔ہی) [ہ۔صف] (۱) بدشکل۔ ہیبت ناک۔ بدنما (۲) (مث) بلی۔

برن (بَ۔رَن) [ہ۔ا۔مذ] (۱) رنگ۔ روپ۔ نقشہ۔ بناؤ۔ جسم۔ بدن ذات۔ قوم۔ جنس۔ فرقہ۔ نسل۔ نوع (۴) مذہب۔ پنتھ

برن شنکر۔ وہ شخص جس کی ماں اور قوم کی ہو اور باپ کسی اور قوم کا۔ دوغلا

برن مالا (ہ۔مث) حرفوں کا ہار۔ حروف تہجی۔ الف۔ ب۔ ت۔

برنا (بُر۔نا) [ف۔صف] جوان۔ نوعمر [ہ] ایک درخت۔

برنائی (بُر۔نا۔ای) [ف۔ا۔مث] جوانی۔

برنج (بِ۔رَنج) [ف۔ا۔مذ] (۱) چاول (۲) پیتل

برنج کابلی۔ باؤبرنگ۔

برنج مشک۔ ایک دوا کا نام (بالنگو)

برنجن (بِ۔رَن۔جَن) [ف۔ا۔مث] سونے یا چاندی کی چوڑی

برنجی (بِ۔رَن۔جی) [ف۔ا۔مذ] (۱) پیتل کا برتن (۲) چھوٹی کیل

برنگا (بَ۔رَن۔گا) [ہ۔ا۔مذ] لکڑی کا چھوٹا تختہ جو چھت پاٹنے کے کام آتا ہے۔ برگا۔

برنن (بَر۔نَن) [ہ۔ا۔مذ] (۱) بیان۔ اظہار (۲) تحریر (۳) تعریف

برنی (بَرنی) [ہ۔ا۔مث] وہ جگہ جہاں پلکیں نکلتی ہیں۔ پپوٹوں کا کنارہ

بُردا (بَر۔دا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) خراب قسم کی ریتلی زمین (۲) ایک راگنی کا نام جو سہ پہر کے وقت گائی جاتی ہے کہتے ہیں اسے سن کر وحشی جانور رام ہو جاتے ہیں۔

بروا (بَر۔وا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) پودا (۲) درخت (۳) بچہ۔ کم عمر کا۔

بُروت (بُ۔رُوت) [ف۔ا۔مث] مونچھ۔ مونچھیں۔

بَروٹ (بَر۔وَٹ) [ہ۔ا۔مث] ایک قسم کی گلٹی جو پیٹ میں ریاح جمع ہونے کے باعث نکل آتی ہے۔ پیٹ کا پھوڑا۔

بروٹھا (بَ۔رو۔ٹھا) [ہ۔ا۔مذ] ڈیوڑھی۔ دروازہ۔

بُروج (بُ۔رُوج) [ع۔ا۔مذ] برج کی جمع

بُرودت (بُ۔رو۔دت) [ع۔ا۔مث] سردی۔ خنکی۔ ٹھنڈک

بروکر (بِ۔رو۔کر) [انگ۔ا۔مذ] (Broker) دلال۔ ایجنٹ

بروگ (بِ۔روگ) [ہ۔ا۔مذ] جدائی۔ فراق۔ ہجر۔

بروگن (بِ۔رو۔گن) [ہ۔ا۔مث] فراق زدہ عورت۔ مہجور عورت

بروگی (بِ۔رو۔گی) [ہ۔ا۔مذ] فراق زدہ مرد۔ مہجور

برون (بِ۔رُون) [ف] بیرون کا مخفف۔ باہر۔ باہر کی طرف

برّہ (بَر۔رہ) [ف۔ا۔مذ] بھیڑ یا بکری کا چھوٹا بچہ۔ بزغالہ

برّۂ فلک۔ برج حمل۔ آسمان کا پہلا برج۔

برہ (بِ۔رَہ) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ہجر۔ جدائی۔ فراق (۲) جدائی کا گیت۔

برہا (بَرہا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) رسی۔ دھاگا۔ تسمہ (۲) پانی کی نالی (۳) گاؤں کی زمین جو دور ہو۔ چوپایوں کے چرنے کی زمین۔

برہا (بِر۔ہا) [ہ۔ا۔مذ] دیکھیے برہ۔

بُرہان (بُر۔ہان) [ع۔ا۔مث] دلیل جس میں شک وشبہ نہ ہو۔ حجت۔ جمع براہین۔

برہان انّی۔ دلیل کی ایک قسم جس میں معلول سے علت کی طرف استدلال کرتے ہیں۔

برہان لمّی۔ دلیل کی ایک قسم جس میں علت سے معلول کی طرف استدلال کرتے ہیں۔

برہسپت (بِ۔رِہس۔پت) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ایک ستارے کا نام۔ مشتری۔ برجیس (۲) جمعرات۔ پنجشنبہ

برہم۔ برہما (بَ۔رہم، بَ۔رہ۔ما) [س۔ا۔مذ] (۱) رب الارباب قادر مطلق۔ خالق کائنات۔ مبداء۔ عالم۔ خدائے تعالیٰ۔ روح مجرد۔

برہمچاری۔ چاریہ۔ وہ شخص جو علم وید حاصل کرنے کے لیے بیاہ نہ کرے (۲) ویدانتی۔ ایشور کا متلاشی (مجازاً) تارک الدنیا۔

برہمچرج (س۔ مذ) عفت۔ پاک دامنی۔

برہم (بَر۔ہم) [ف۔صف] رنجیدہ۔ خفا۔ ناراض۔ پراگندہ

برہم درہم [ف۔صف] خراب پریشان۔ تتر بتر۔ الٹ پلٹ

برہمن (بَ۔رہ۔مَن) [ہ۔ا۔مذ] (۱) پنڈت۔ عالم (۲) ہندوؤں کی سب سے اونچی ذات۔

برہمنی (بَ۔رہ۔ما۔نی) [ہ۔ا۔مث] برہمن کی عورت۔ برہمن ذات کی عورت۔

برہمو سماج (بَ۔رہ۔مو۔س۔ماج) [ہ۔ا۔مذ] ہندوؤں کا ایک مکتبہ فکر جس کی بنیاد سنہ ۱۸۳۰ء میں راجہ رام موہن رائے نے بنگال میں رکھی۔

برہمی (بَر۔ہَ۔می) [ف۔ا۔مث] (۱) ابتری۔ گڑبڑ۔ خرابی (۲) ناراضی خفگی۔

برہن (بِر۔ہن) [ہ۔ا۔مث] مہجورہ۔ بروگن۔ فرقت زدہ عورت۔

برہنگی (بَ۔رہ۔ن۔گی) [ف۔ا۔مث] عریانی۔ ننگاپن۔

برہنہ (بَ۔رہ۔نہ) [ف۔صف] ننگا۔ عریاں۔ کھلا ہوا۔

برہی (بَر۔ہی) [ہ۔ا۔مث] (۱) روٹی جس کے اندر دال قیمہ یا ساگ وغیرہ بھر کر پکاتے ہیں (۲) ایک قسم کی گھاس جس میں سے لیموں کی خوشبو آتی ہے

برہیانا (بِرہ۔یا۔نا) [اُر۔ا۔مذ] بیری کے درختوں کا باغ۔

برہیلا۔ بڑہیلا (بَرہے۔لا، بڑہے۔لا) [ہ۔ا۔مذ] جنگلی سؤر۔

برئی (بَ۔رَ۔ئی) [ہ۔ا۔مذ] پان بونے اور بیچنے والا۔

برّی (بَ۔ری) [ہ۔ا۔مث] ساچق کا سامان۔ میوہ۔ پارچہ جات وغیرہ

جو دولھا کی جانب سے دلھن کے ہاں بھیجے جاتے ہیں۔
بَری (بَ۔ رِی) [ع۔ صف] (۱) آزاد۔ چھوٹا ہوا۔ (۲) بے گناہ۔ بے قصور۔ پاک۔ فارغ۔
بَری الذّمہ۔ ذمہ داری سے محفوظ۔ جواب دہی سے مستثنیٰ۔
بَرّی (بَرّ۔ رِی) [ع۔ صف] خشکی کا۔ زمین سے متعلق۔
بِری (بِ۔ رِی) [ہ۔ ا۔ مث] ہاتھی کو ہانکنے کا حکم جو فیلبان بولتے ہیں۔
بُری (بُ۔ رِی) [ہ۔ صف] بُرا کی تانیث۔
بُری آنکھ ڈالنا (محاورہ) بُری نظر سے دیکھنا۔ خراب نیت سے دیکھنا
بُری بات (ا۔ مث) نازیبا بات۔ بُرا فعل۔
بُری بَیّت (ا۔ مث۔ عو) حرام چیز۔ بُری چیز۔ ناقص شئے
بُری بیّت بکھاننا (محاورہ) بُرا بھلا کہنا۔
بُری بھلی جاننا (محاورہ) نیک و بد کی تمیز ہونا۔
بُری بھلی کہنا (محاورہ) اچھی بُری حالت بیان کرنا۔ ہر قسم کی باتوں کا ذکر کرنا
بُری بننا (محاورہ) (۱) صدمہ ہونا (۲) ملزم ٹھہرنا۔ قصور وار ٹھہرنا۔ (عورت کا کسی کی نظروں میں)
بُری خبر (ا۔ مث) کسی کی مصیبت یا موت کی خبر
بُری زبان (ا۔ مث) بد زبانی۔ بیہودہ گوئی۔
بُری ساعت (ا۔ مث) منحوس گھڑی۔
بُری سنائی (محاورہ) ناگوار بات کی۔ بُری خبر سنائی (مرضی کے خلاف کسی بات کے سننے پر بولتے ہیں۔
بُری صحبت (ا۔ مث) خراب اور آوارہ لوگوں کی مجلس۔
بُری صحبت کا بُرا اثر (مثل) بُروں کی صحبت میں بیٹھنے والا اچھا بھی بُرا بن جاتا ہے۔
بُری طرح پیش آنا (محاورہ) سختی اور بدتہذیبی سے برتاؤ کرنا۔
بُری گت۔ بُری حالت۔
بُری گھڑی (ا۔ مث) منحوس گھڑی۔ بُرا وقت۔
بُری لت (ا۔ مث) خراب عادت۔
بُری لگنا (محاورہ) ناگوار لگنا۔
بُری نظروں سے تکنا۔ دیکھنا (مثل) (۱) غصے کی نظر سے دیکھنا (۲) بدبینی سے تکنا۔
بَر بار۔ بَر یارا (بَر۔ یار، بَر۔ یا۔ را) [ہ۔ صف] طاقتور۔ زرخیز (زمین)
بِریان (بِر۔ یان) [ف۔ صف] بھنا ہوا۔
بِریانی (بِر۔ یا۔ نی) [ف۔ ا۔ مث] ایک قسم کا پلاؤ۔ جس میں گوشت بھون کر ڈالا جاتا ہے۔
بَریَت (بَر۔ یَت) [ہ۔ ا۔ مث] وہ نشان جو کسی لچکیلی چیز کی مار سے جسم پر پڑ جائے۔
بَریت (بَر۔ یت) [ہ۔ ا۔ مث] چرس کھینچنے کی موٹی رسی۔
بَریت (بَ۔ رِی۔ یت) [ع۔ ا۔ مث] رہائی۔ نجات۔ آزادی۔ سبکدوشی۔ بے جرم ہونا۔ بے قصور ہونا۔
بَریٹھا (بَ۔ رے۔ ٹھا) [ہ۔ ا۔ مذ] دھوبی۔
بَریٹھن (بَ۔ رے۔ ٹھن) [ہ۔ ا۔ مث] دھوبن۔
بریچ لوڈر (Breach Loader) (بَ۔ ریچ۔ لو۔ ڈر) [انگ۔ مث] پچھلی جانب سے بھری جانے والی بندوق۔
بَرید (بَ۔ رِید) [ف۔ ا۔ مذ] قاصد۔ پیغام بر۔ ایلچی (۲) ہرکارہ (۳) ڈاک
بَرید فلک (۱) چاند (۲) برج زحل (۳) سنیچر۔
بُرے حالوں جینا (محاورہ) خراب حالت میں۔ غریبی اور مصیبت میں دن گذارنا۔
بُرے دل۔ بے پروائی سے۔ ناگواری سے۔ بدنیتی سے۔
بُرے بجز سے کیا ڈریے تیری برائی سے ڈریے (مثل) بُرے آدمی کی مذمت کے لیے کہا جاتا ہے۔
بُرے کا انجام بُرا (مقولہ) بُرے کام کی سزا ضرور ملتی ہے۔
بُرے کا سر (روزمرہ) غصے اور بیزاری کے عالم میں کہتے ہیں فضول بکواس۔
بُرے کی برائی میں نہ بھلے کی بھلائی میں (مثل) سب سے الگ کسی سے واسطہ نہیں۔
بُرے کی جان کو رونا (محاورہ) ظلم و ستم پر صبر کرنا (۲) ظالم کی شکایت کرنا
بُرے لچھن (ا۔ مذ) بری عادت۔ بُرے کام
بُرے وقت آڑے آنا (محاورہ) مصیبت کے وقت مدد کرنا۔
بُرے وقت سب آنکھ چراتے ہیں (مثل) مصیبت میں کوئی ساتھ نہیں دیتا۔
بُرے وقت کا اللہ بیلی (مثل) مصیبت میں اللہ کے سوا کوئی مدد نہیں کرتا۔
بریشم (بَ۔ رے۔ شم) [ف۔ ا۔ مذ] ابریشم۔ ریشم۔
بریک (Brake) (بِ۔ ریک) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) گاڑی روکنے کا آلہ (۲) بریک کا ڈبا۔ گارڈ کا ڈبا۔
بریکٹ (Bracket) (ب رے۔ کٹ) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) قوسین ( )، [ ] { } جن میں جملہ معترضہ یا مشکوک عبارت بند کی جاتی ہے (۲) دیوار گیری۔ دیوار میں لگانے کی چھوٹی الماری۔ دیوار گہنی یا کفچہ دیوار (جو مورتیں وغیرہ رکھنے کے لیے دیوار میں بنا دیتے ہیں
بریگیڈ (Brigade) (بَ۔ ری۔ گیڈ) [انگ۔ ا۔ مذ] کوئی منظم جماعت (۲) سب ڈویژن۔
برگیڈیر (Brigadier) (بَ۔ ری گے۔ ڈِ۔ یر) [انگ۔ ا۔ مذ] بریگیڈ کا سالار اعلیٰ۔
بریل (Braille) (بَ۔ رے۔ اَل) [انگ۔ ا۔ مذ] اندھوں کے لیے ایک نظام تحریر و طباعت۔
برین (بَ۔ رِیں) [ف۔ صف] (۱) اعلیٰ۔ بلند۔ برتر (۲) بر این۔ اس پر
برین عقل و دانش بباید گریست (ف۔ مثل) ایسی عقل اور سمجھ پر رونا چاہیئے۔
برین مژدہ گر جاں فشانم رواست (ف۔ مثل) اس خوشخبری پر اگر میں جان بھی قربان کر دوں تو جائز ہے۔
برین ہم (ف) اس کے باوجود۔ اس پر بھی۔

بَرِّین (بَرّ۔ رِیْن) [ہ۔ا۔مذ] کسم کا بیج۔
بَرِیّہ (ب۔ رِی۔ یہ) [ع۔ا۔مث] مخلوق۔ خلق اللہ۔ جمع برایا۔

ب۔ ڑ

بَڑ (ہ۔ا۔مث) (۱) چوڑے پتوں والا ایک درخت۔ برگد۔ بوہڑ (۲) بکواس۔ مجنونانہ باتیں۔
بَڑ (ہ۔صف) بڑا کا مخفف۔ جو مرکبات میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے بڑبولی
بڑباگڑ۔ ایک قسم کی بڑی چمگادڑ۔
بڑبولا (۱) بڑا بول بولنے والا۔ شیخی مارنے والا (۲) یادہ گو۔ زیادہ بولنے والا۔
بڑبھاگی۔ بڑے بھاگ والا۔ بڑے نصیبے والا۔ اقبال مند
بڑبھکوا (ہ۔صف) احمق۔ بے وقوف۔
بڑپن۔ بڑپنا۔ بزرگی۔ بڑائی۔ عزت۔ شان و شوکت
بڑ (بیٹا) پیٹو (۱) بڑے پیٹ والا (۲) بہت کھانے والا (۳) حریص۔ لالچی
بڑ تلے کا بھوت (۱۔مثل) وہ شخص جس سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو جائے
بڑدنتا۔ بڑے دانتوں والا۔
بڑکنا۔ بڑے کان والا۔
بڑگرو۔ بڑا گرو۔ بڑا استاد۔ گرو گھنٹال۔
بڑ لگانا۔ ہانکنا (محاورہ) بڑ مارنا۔ بڑ ہانکنا۔ مجذوبانہ باتیں کرنا۔
بڑ (مُہی) مونہی (۱) بڑے منہ والی۔ بڑی بھتو تھنی والی (۲) سورنی
بڑ میں آنا (محاورہ) جوش میں آنا۔ شیخی یا بڑائی جتانا۔
بڑنکا۔ بڑی ناک والا۔
بڑا (بَ۔ ڑا) [ہ۔صف] (۱) بزرگ۔ کلاں۔ اعلیٰ۔ برتر (۲) لمبا دراز (۳) بلند اونچا (۴) معزز امیر۔ دولت مند (۵) زیادہ۔ بہت بیش (۶) بھاری۔ ضخیم (۷) فیاض۔ بلند حوصلہ (۸) عمر میں زیادہ (۹) مرتبے میں زیادہ (۱۰) [ا۔مذ] مونگ اڑد وغیرہ کی پیٹھی کی تلی ہوئی ٹکیا جسے دہی میں ڈال کر کھاتے ہیں۔ بھلا
بڑا آدمی۔ دولت مند۔ امیر۔ ذی عزت
بڑا آزار (۱) تپ دق۔ سل (۲) بڑی مصیبت۔ بھاری دکھ۔ لاعلاج مرض
بڑا آیا (طنزاً) اتنی وقعت نہیں ہے۔ منصب نہیں ہے۔ حق نہیں ہے
بڑا استاد (۱۔مذ) بہت چالاک۔ ہوشیار۔ گرو۔
بڑا استنجا کرنا۔ آبدست لینا۔ پاخانہ پھرنے کے بعد طہارت کرنا۔
بڑا اندھیر ہے (محاورہ) بہت ظلم ہے۔ کوئی انصاف نہیں۔
بڑا بچارا (محاورہ) تحقیر کے لیے کہتے ہیں۔
بڑا بوڑھا (ہ۔صف) سرپرست۔ بزرگ (۲) معمر۔ بہت زیادہ عمر کا
بڑا بول (ا۔مذ) شیخی۔ غرور۔ تکبر۔ ڈینگ۔
بڑا بول آگے (پیش) آنا (محاورہ) غرور کی سزا ملنا۔ مغرور کا ذلیل ہونا
بڑا بول بولنا۔ (محاورہ) نخوت کا کلمہ منہ سے نکالنا۔ غرور کرنا۔
بڑا بول، قاضی کا پیادہ (۱۔مثل) ایک نہ ایک دن آگے آئے گا۔ مغرور بہت جلد ذلیل ہوتا ہے۔
بڑا بے پیر ہے (۱۔فقرہ) بہت بے رحم ہے۔ بڑا بے مروت ہے۔ بڑا بے اصول ہے۔
بڑا پتھر ہے (محاورہ) بڑا ظالم ہے۔ بڑا سنگ دل ہے۔
بڑا پیٹ ہے (محاورہ) (۱) بہت کھانے والا ہے (۲) بہت رقم ہضم کرنے والا ہے۔
بڑا تقدیر والا ہے (محاورہ) بڑا خوش قسمت ہے۔ بہت خوش نصیب ہے
بڑا تیر مارا (محاورہ) طنزاً بہت بڑا کام کیا۔ بہت ہمت کی (۲) کوئی اہم کام نہیں کیا۔
بڑا جگر (جگرا) (محاورہ) بڑا حوصلہ۔ بڑی ہمت۔
بڑا چلا (ا۔مذ) زچہ کے چالیسواں دن کا غسل۔
بڑا داتا (ا۔مذ) بڑا سخی۔ بہت دینے والا (۲) اللہ میاں۔
بڑا دل ہے (ا۔مذ) بڑا حوصلہ ہے۔
بڑا دُم کٹا ہے (محاورہ) سخت چالباز اور بدمعاش ہے۔
بڑا دن۔ دسمبر کی ۲۵ تاریخ جو حضرت مسیحؑ کی پیدائش کا دن ہے کرسمس۔ عیسائیوں کا تہوار
بڑا دیدہ ہے (محاورہ) (۱) شوخ چشم اور نڈر ہے بے باک اور بے خوف ہے۔
بڑا راستہ پکڑنا (محاورہ) دور کا سفر اختیار کرنا (۲) مرنا۔ انتقال کرنا (۳) سب سے بہتر اور عمدہ طریق اختیار کرنا۔
بڑا روگ (ا۔مذ) تپ دق۔
بڑا سور ہے (محاورہ) بہت بد ذات ہے۔ بہت شریر اور موذی ہے
بڑا شخص۔ نہایت تجربہ کار اور جہاں دیدہ آدمی۔ عالی دماغ (طنزاً) شریر۔ شیطان۔
بڑا شہدہ ہے (محاورہ) بڑا شریر ہے۔ کمینہ اور ذلیل ہے۔ بڑا بیہودہ ہے
بڑا صاحب (ا۔مذ) حاکم اعلیٰ۔ بڑا افسر
بڑا کام کرنا (محاورہ) قابل تحسین کام کرنا (۲) اہم کام کرنا۔
بڑا کرنا (محاورہ) (۱) بڑھانا۔ بلند کرنا۔ بھیجنا۔ تاننا (۲) جوان کرنا۔ پرورش کرنا۔ عزت دینا۔ (۳) تائید کرنا (۵) بجھانا۔ گل کرنا (چراغ)
بڑا کفر توڑا (محاورہ) بڑے ضدی کو قابو میں لائے۔ بڑا کام کیا۔
بڑا کوئی ہے (محاورہ) چالاک ہے۔ ہوشیار ہے۔ مرشد ہے۔ گرو ہے متفنی ہے۔ بے ڈھب ہے۔
بڑا گھان مارا ہے (محاورہ) بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔
بڑا گھر (ا۔مذ) امیر گھرانا۔ (۲) قید خانہ۔
بڑا گھرانا (ا۔مذ) اعلیٰ خاندان۔ امیر گھرانا۔ معزز گھر۔
بڑا مزہ ہو (محاورہ) بڑا لطف۔ خوب سیر ہو۔
بڑا نام کرنا (محاورہ) عزت و شہرت حاصل کرنا۔
بڑا نکیلا (محاورہ) بڑی آن والا ہے۔ بڑا وضع دار ہے۔
بڑا نوالہ حلق کا دربان (ا۔مثل) مغرور بہت جلد ذلیل ہوگا کہ ایک

(ن) اس کا کیا آگے آئے گا۔

بڑا نوالہ کھائیے۔ بڑا بول نہ بولے (مثل) غذا عمدہ کھائیے۔ مگر شیخی نہ بگھارے۔

بڑا ہی سخت ہے (محاورہ) بہت بدمزاج ہے، (۲) بہت بے رحم ہے (۳) موذی ہے (۴) بہت محنتی ہے۔

بڑوں کی بڑی بات (۱) بزرگوں کی بات تجربے کی وجہ سے پختہ اور صحیح ہوتی ہے (۲) بڑے مرتبے والوں کی بات اونچی ہوتی ہے۔

بڑے آدمی (لوگ) (ا۔ مذ) عالی خاندان اور ذی حیثیت لوگ۔

بڑے ابا (ا۔ مذ) تایا۔ سُسر۔

بڑے باپ کا بیٹا (ا۔ صف) عالی خاندان۔ صاحب عزت۔ ذی حیثیت

بڑے برتن کی کھرچن بھی بہت ہے (مثل) بڑے گھرانے کی معمولی بات بھی بڑی ہوتی ہے۔

بڑے بڑے۔ معززین۔ نامی گرامی لوگ۔

بڑے بول کا سر نیچا (مثل) غرور کرنے والا ذلیل ہوتا ہے۔ شیخی باز بے عزت ہوتا ہے۔

بڑے دل کا (محاورہ) ہمت والا۔ عالی حوصلہ۔ اولوالعزم

بڑے بے تکے ہو (محاورہ) واہیات بکتے ہو

بڑے بے ڈھب ہو (محاورہ) بڑے چالاک اور شرارتی ہو۔

بڑے پاپڑ بیلے ہیں (محاورہ) بڑی تکلیف اُٹھائی ہے۔ (۲) بہت قسم کے کام کیے ہیں۔

بڑے پاک ہو (محاورہ) طنزاً بڑے بے شرم ہو

بڑے پاؤں پھیلائے (محاورہ) بہت جھگڑا کیا۔

بڑے چلتے پرزے ہیں (محاورہ) بہت چالاک ہیں۔

بڑے چور کا حصہ نہیں [مثل] زبردست جو چاہے لے لے۔ اس کا حصہ مقرر نہیں ہوتا۔

بڑے حضرت ہیں (محاورہ) طنزاً بڑے شریر ہیں۔

بڑے دانت پیسے (محاورہ) بہت غصے ہوئے (۲) بہت لالچ کیا

بڑے دتار ہیں۔ (محاورہ) طنزاً بڑے کنجوس ہیں

بڑے دھڑلے کا آدمی ہے (بڑی مضبوطی سے پارٹی کا ساتھ دینے والا آدمی ہے۔

بڑے رستم ہیں (محاورہ) بڑے بہادر ہیں۔

بڑے زور کا پیسہ (ا۔ مذ) بڑی محنت سے کمایا ہوا روپیہ۔

بڑے صاحب (ا۔ صف۔ مذ) بڑے میاں۔ بزرگ (۲) امیر آدمی کا بڑا بیٹا۔ (۳) اعلیٰ افسر (۴) ڈپٹی کمشنر

بڑے کڑاہی میں تلے جاتے ہیں [مثل] بڑے آدمیوں کو بہت مصیبت جھیلنا پڑتی ہے۔ معززین کو زیادہ آفتوں کا سامنا رہتا ہے

بڑے کی بڑائی نہ چھوٹے کی چھٹائی [مثل] بدلحاظ اور بدتمیز کی نسبت بولتے ہیں۔ نہ بڑے کا ادب نہ چھوٹے کا لحاظ۔

بڑے گھر جانا (محاورہ) (۱) مرجانا (۲) جیل جانا

بڑے مرشد ہو۔ (مفولہ) بڑے شریر ہو۔ چالاک ہو۔

بڑے میاں۔ بزرگ۔ معمر۔ تعظیماً ہر بوڑھے آدمی کو کہتے ہیں۔

بڑے میاں سو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ (مثل) بڑے تو بدمعاش تھے ہی چھوٹے ان سے بڑھ کر نکلے۔

بڑاپا۔ بڑاپن (ب۔ڑا۔ پا، ب۔ ڑا۔ پن) [ہ۔ا۔ مذ] بزرگی۔ عظمت۔ بڑائی

بڑبڑا جانا (بڑ۔بڑا جا۔نا) [ہ۔ مص] گھبرا جانا۔ حواس باختہ ہوجانا۔ کسی مصیبت کے سبب چلّا اٹھنا۔

بڑانا (بڑ۔ڑا۔نا) [ہ۔ مص] (۱) دخول کرنا۔ گھسانا (۲) دھکیلنا۔

بڑانا (بڑ۔ڑا۔نا) [ہ۔ مص] (۱) بڑانا۔ سوتے میں بڑبڑ کرنا۔ ہذیان بکنا۔ (۲) بکنا۔ بڑ مارنا (۳) غل مچانا۔

بڑائی (ب۔ڑا۔ ای) [ہ۔ا۔ مث] عظمت۔ بزرگی (۲) عمر میں بڑا ہونا وسعت۔ کشادگی (۳) موٹائی۔ حجم (۵) تعریف۔ مدح (۶) درازی۔ لمبائی فضیلت۔ برتری۔ منصب (۸) غرور۔ شیخی لاف زنی۔

بڑائی چھٹائی ہونا (ا۔ مث) فرق ہونا۔ عمر یا قد میں اختلاف ہونا۔

بڑائی دینا (محاورہ) عزت دینا۔ مرتبہ دینا۔

بڑائی کرنا (محاورہ) (۱) تعریف کرنا۔ ستائش کرنا (۲) شیخی مارنا۔ ڈینگ مارنا۔ خودستائی کرنا۔

بڑائی مارنا (محاورہ) خودستائی کرنا۔ بڑ ہانکنا

بڑبڑ (ہ۔ا۔ مث) جھک جھک۔ بکواس۔ بک بک۔

بڑبڑانا (بڑ۔ب۔ڑا۔نا، بڑ۔ بڑ۔ڑا۔نا) [ہ۔ مص] چپکے چپکے بکنا۔ زیر لب کچھ کہنا۔ چپکے چپکے پڑھنا۔

بڑبڑیا (بڑ۔بڑ۔یا) [ہ۔ صف۔ وا۔ مذ] بڑ ہانکنے والا۔ بکی۔ جھکی۔ بیہودہ گو

بڑبڑی (بڑ۔ب۔ڑے۔ڑی) [ہ۔ا۔ مث] مرے ہوئے بزرگوں کی فاتحہ جو عورتیں شادی کی تقریب میں کرتی ہیں۔

بڑبھس (بڑ۔بھس) [ہ۔ا۔ مث] بڑھاپے میں جوانی کی باتیں کرنا بوالہوسی۔ بڑبھس لگنا۔ بڑھاپے میں مستی چھوٹنا۔

بڑرا (بڑ۔را) [ہ۔ا۔ مذ] گیہوں اور چنے کا ملا ہوا اناج۔

بڑک (ب۔ڑک) [ہ۔ا۔ مث] ڈبکی۔

بڑما (بڑ۔ما) [ہ۔ا۔ مث] (۱) بڑی اماں (۲) [تحقیراً] بوڑھی عورت

بڑنا (بڑ۔نا) [ہ۔ مص] داخل ہونا۔ گھسنا۔ اندر پہنچنا۔

بڑنگا (ب۔ڑن۔گا) [ہ۔ا۔ مذ] کڑی۔ شہتیر۔

بڑولی (ب۔ڑو۔لی) [ہ۔ا۔ مث] بڑ کے درخت کا پھل۔

بڑونکھا (ب۔ڑون۔کھا) [ہ۔ا۔ مذ] ایک قسم کا بڑا گنا۔

بڑوں کی بڑی بات (مثل) بڑے آدمیوں کے خیالات اعلیٰ ہوتے ہیں۔

بڑھ بڑھ کے باتیں بنانا (محاورہ) چرب زبانی کرنا۔ بہت باتیں کرنا۔

بڑھ بڑھ کے بولنا (محاورہ) فخر کرنا۔ بساط سے بڑھ کر باتیں کرنا۔ لاف گزاف کرنا۔

بڑھ جانا (محاورہ) آگے نکل جانا (۲) آگے چلے جانا (۳) عزت، مرتبہ اور دولت میں ترقی ہوجانا۔ (۴) طوالت ہوجانا۔ چراغ یا شمع کا گل ہوجانا (۶) ایک چیز کا دوسری چیز سے زیادہ ہوجانا (۷) اٹھ جانا۔

بڑھ چڑھ کے (ا۔ صف) بہتر۔ برتر۔ بالا۔ فائق۔ زیادہ۔

بڑھ کے لینا (محاورہ) پیشوائی کرنا۔
بڑھاپا (بَ۔ڑھا۔پا) [ہ۔ا۔مذ] پیری۔کہن سالی۔پیرانہ سالی۔
بڑھا چڑھا (ہ۔صف) نامی گرامی۔زیادہ اچھا۔بالاتر۔
بڑھا چڑھا کر۔ مبالغے کے ساتھ۔
بڑھا دینا [ہ۔مص] (۱) آگے کھسکانا (۲) بجھا دینا۔
بڑھار (بَ۔ڑھار) [ہ۔ا۔مث] دلھن والوں کی طرف سے رخصتی کی دعوت
بڑھانا (بَ۔ڑھا۔نا) [ہ۔مص] (۱) زیادہ کرنا۔بڑا کرنا (۲) لمبا کرنا۔ (۳) پھیلانا (۴) کھینچنا (۵) بلند کرنا۔اونچا کرنا (۶) ترقی کرنا (۷) آگے لانا۔نزدیک کرنا (۸) تعریف میں مبالغہ کرنا (۹) امیر کرنا۔دولت مند کرنا (۱۰) اٹھانا۔اتارنا (۱۱) چراغ بجھانا (۱۲) کنکوے یا پتنگ کو اونچا کرنا (۱۳) دسترخوان سامنے سے اٹھانا۔
بڑھاوا (بَ۔ڑھا۔وا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) زیادتی (۲) جھوٹی تعریف (۳) لوبھ۔لالچ (۴) خوشامد (۵) دام۔فریب۔
بڑھاوا دینا (محاورہ) جھوٹی ہمت باندھنا۔لالچ دینا۔جھوٹی تعریف کرکے کسی کام پر آمادہ کرنا۔
بڑھاوے میں آنا (محاورہ) خوشامد میں آنا۔دھوکے میں آنا۔تعریف پر پھولنا۔
بڑھاؤ (بَ۔ڑھا۔او) [ہ۔ا۔مذ] زیادتی۔ترقی۔
بڑھتی (بڑھ۔تی) [ہ۔صف] (۱) معمول سے زیادہ فاضل۔فالتو (۲) [مث] زیادتی۔برکت۔بہتات۔کثرت۔
بڑھتی دولت۔ ترقی کرنے والی دولت۔
بڑھتی کا پہرا۔ ترقی کے دن۔بہتری کا زمانہ۔
بڑھتی منانا۔ ترقی چاہنا۔
بڑھل (بڑ۔ہل) [ہ۔ا۔مذ] ایک درخت کا نام جس کا پھل گول اور زرد ہوتا ہے۔
بڑھنا (بڑھ۔نا) [ہ۔مص] (۱) بلند ہونا۔اونچا ہونا (۲) حجم اور ضخامت میں زیادہ ہونا (۳) لمبا ہونا۔دراز ہونا (۴) حد سے گزرنا (۵) زیادہ ہونا۔بچنا۔فالتو ہونا (۷) ترقی کرنا (۸) امیر ہونا (۹) آگے بڑھنا (۹) نفع ہونا (۱۱) چراغ گل ہونا (۱۲) دکان بند ہونا۔
بڑھنت (بَ۔ڑھنت) [ہ۔ا۔مث] زیادتی۔اضافہ۔افزونی۔
بُڑھوا (بُڑھ۔وا) [ہ۔صف] بوڑھا۔
بڑھوا منگل (ہ۔مذ) بنارس کا ایک میلہ جو منگل کو لگتا ہے۔
بڑھوتری (بَ۔ڑھوت۔ری) [ہ۔ا۔مث] (۱) زیادتی۔بیشی (۲) منافع (۳) ترقی۔افزونی۔
بڑھوتی (بَ۔ڑھو۔تی) [ہ۔ا۔مث] بڑھاپا۔
بڑھئی (بَ۔ڑھئی) [ہ۔ا۔مذ] (۱) نجار۔ترکھان (۲) ایک پرند۔کھٹ بڑھئی۔
بڑھیا (بڑھ۔یا) [ہ۔صف] اعلیٰ درجے کا۔اعلیٰ قسم کا۔بہت عمدہ۔بیش قیمت
بُڑھیا (بُڑھ۔یا) [ہ۔صف۔وا۔مث] بوڑھی۔بوڑھی عورت۔کہن سالہ (۲) آک کے ڈوڈے کی روئی۔

بُڑھیا آفت کی پڑیا۔ فتنہ انگیز بوڑھی عورت۔کٹنی۔
بڑھیا دیوانی ہوئی پرائے برتن اٹھانے لگی (مثل) بڑھیا کو دیوانگی میں بھی اپنا فائدہ سوجھتا ہے۔مطلب کی دیوانی ہے۔
بڑھیا کا کاتا۔ ایک قسم کی لچھے دار مٹھائی
بڑھیا مری تو مری فرشتوں نے گھر دیکھ لیا۔ (مثل) ایک بار کا نقصان آئندہ کے خطروں کی تمہید ہے۔
بڑھیل (بُ۔ڑھیل) [ہ۔صف] تحقیراً بہت بوڑھی عورت۔
بڑی (بَ۔ڑی) [ہ۔صف] بڑا کی تانیث۔بزرگ (۲) [ا۔مث] مونگ یا اڑد کی دال سے بنی ہوئی ٹکیہ جس کا سالن پکاتے ہیں۔
بڑی آبرو سے گزر گئی (ا۔فقرہ) بڑی عزت سے وقت گزر گیا۔
بڑی آنت۔ وہ آنت جس سے فضلہ خارج ہوتا ہے۔
بڑی اسامی (ا۔مث) مالدار شخصیت۔امیر ہستی۔
بڑی الائچی (ا۔مث) سیاہی مائل سرخ الائچی جو گرم مصالے میں استعمال ہوتی ہے۔
بڑی بات (ا۔مث) امر محال۔مشکل (۲) عمدہ اور اچھی بات۔
بڑی بات نہیں۔ کچھ مشکل نہیں۔آسان ہے۔
بڑی بڑی باتیں کرنا (محاورہ) بہت کچھ کہنا۔برا بھلا کہنا۔
بڑی بڑی زبانیں ہونا (محاورہ) (۱) بدزبانی کی عادت ہونا (۲) زبان درازی کرنا۔
بڑی بڑائی ہوئی (محاورہ) بہت ہوا تو۔بہت کوشش ہوئی تو زیادہ سے زیادہ ہوا تو۔
بڑی بوڑھی (ا۔مث) زیادہ عمر کی۔تجربہ کار عورت۔
بڑی بہو (۱) بڑے بیٹے کی بیوی۔بڑی دلھن (۲) [تحقیراً] بیوقوف ہو
بڑی بہو کو بلاؤ جو کھیر میں لون (نمک) ڈالے (مثل) باوجود بڑی عمر ہونے کے ناتجربہ کاری کے کام پر بولتے ہیں۔یعنی فلاں کام خراب کرنے میں مشہور ہے۔
بڑی بی [تعظیماً] بوڑھی عورت۔
بڑی پوچھ کا آدمی (طنزاً) مغرور شخص۔
بڑی ٹیڑھی کھیر ہے (محاورہ) بڑا مشکل کام ہے۔
بڑی چیز (۱) قرآن شریف (۲) غیر معمولی (۳) قیمتی (۴) طویل۔جسیم۔عریض بھاری۔لمبی چوڑی (۵) نایاب۔قابل تعریف۔
بڑی چیز اٹھانا۔ بڑی چیز پر ہاتھ رکھنا (۱) قرآن شریف کی قسم اٹھانا۔حلف اٹھانا (۲) قیمتی چیز لینا یا پسند کرنا (۳) وزنی چیز یا لمبی چوڑی چیز کو پکڑنا (۴) نایاب اور قابل تعریف چیز ہاتھ میں لینا (۵) مشکل کام کی ذمہ داری لینا (۶) دولت مند اسامی کو قابو کرنا۔
بڑی خیر گزری یا ہوئی (ا۔فقرہ) اچھا ہوا۔بہتر ہوا۔کسی ناگہانی مصیبت سے بچ جانے پر کہا جاتا ہے۔
بڑی دور کی بات ہے۔ (محاورہ) عقل مندی اور دور اندیشی کی بات ہے۔تہ کی بات ہے۔ (۲) مشکل ہے۔
بڑی دور کی سوجھنا (نہایت اچھا خیال آنا۔

بڑی دون کی لینا (محاورہ) بہت اترانا۔ شیخی مارنا۔

بڑی دھاک ہے (مثل) بڑا رعب ہے۔ بڑی ہیبت ہے۔ ڈرتے ہیں۔ بڑی عزت ہے۔

بڑی دیر کے بعد اونٹ پہاڑ تلے آیا (مثل) بڑی دیر کے بعد سرکش قابو میں آیا۔

بڑی رات آنا (محاورہ) رات کا بہت سا حصہ گزر جانا

بڑی فجر۔ صبح تڑکے۔ صبح سویرے۔

بڑی فجر جو کے اپر نظر (محاورہ) صبح سویرے ہی کھانے کا دھیان اس آدمی کے متعلق کہا جاتا ہے جسے ہر وقت کھانے کی فکر رہتی ہے۔

بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو کھاتی ہے (مقولہ) زبردست زیردست کو تنگ کرتا ہے۔

بڑی ناک والا۔ عزت والا، غیرت والا۔

بڑی نند بجلی پسند یا بڑی نند شیطان کی چھڑی جب دیکھو تیری کھڑی (مقولہ) دلہنوں کی اکثر نندوں سے نہیں بنتی۔

بڑیاں توڑنا۔ چھاج یا بوریا وغیرہ پر بڑیاں بنانا۔ پکوڑیاں بنانا۔

ب۔ز

بُز (ف۔ا۔مث) بکرا۔ بکری۔ گوسفند۔

بُزِ اخفش۔ اخفش کا بکرا۔ بے سمجھے گردن ہلانے والا بے وقوف نا سمجھ۔

بُزدل (بز دلا۔ ڈرپوک۔ بے ہمت۔ کم حوصلہ۔

بُزدلی۔ ڈرپوک پن۔ نامردی۔ کم ہمتی۔

بُزغالہ (۱) بکری کا بچہ (۲) جنگلی یا پہاڑی بکرا۔

بُزا (بز۔زا) [ہ۔ا۔مذ] ایک پرندے کا نام۔ سیاہ سفید بگلا۔

بَزّاز (بزْ۔زاز) [ع۔ا۔مذ] کپڑا بیچنے والا۔ پارچہ فروش۔

بزازا (بزْ۔زا۔زا) [اُ۔ا۔مذ] کپڑا منڈی۔ کلاتھ مارکیٹ۔

بزازی (بز۔زا۔زی) [ف۔ا۔مث] پارچہ فروشی۔ کپڑا فروخت کرنے کا پیشہ

بُزرجمہر (ف۔مذ) نوشیرواں کا عقلمند وزیر (مجازاً) عقلمند۔ دانا۔

بزرقطونا (بَ۔زر۔قُ۔طو۔نا) [ف۔ا۔مذ] اسبغول۔

بزرگ (بُ۔زُرگ) [ف۔صف] (۱) کلاں۔ بڑا (۲) عمر رسیدہ۔ بڑی عمر کا (۳) بالغ۔ سیانا (۴) معزز شریف (۵) عارف۔ خدا رسیدہ ولی۔ (۶) آباؤ اجداد۔ سرپرست (۷) سنجیدہ، سمجھدار (۸) [طنزاً] شریر۔ برا۔ جمع بزرگان۔

بزرگ داشت (ف۔مث) خاطرداری۔ خدمت گزاری۔ مہمانداری

بزرگ زادہ (ف۔مذ) شریف زادہ۔ عالی خاندان۔ شریف خاندان

بزرگ سال (ف۔مذ) بوڑھا۔ سن رسیدہ۔

بزرگ مَنش (ف۔صف) اچھی عادت والا۔ بزرگانہ طبیعت رکھنے والا

بزرگوار (ف۔صف) بزرگ کی مانند۔ بزرگ۔

بزرگوں کا ٹھیکرا (محاورہ) موروثی جائداد

بُزرگانہ (بُ۔زر۔گا۔نہ) [ف۔صف و تابع فعل] بزرگ سے منسوب بزرگوں کی طرح۔ بزرگوں کے لائق

بزرگی (بُ۔زرگی) بڑائی۔ عزت۔ عظمت۔ شرافت۔

بزرگی بعقل است نہ بسال (مثل) بزرگی عقل پر موقوف ہے عمر پر نہیں۔

بزلہ (بز۔لہ) [ف۔ا۔مذ] دیکھیے بذلہ۔

بزم (ف۔ا۔مث) سبھا محفل۔ مجلس۔ خوشی کی محفل۔

بزم آرا (ف۔مذ) مجلس آراستہ کرنے والا۔ صاحبِ مجلس۔ میر مجلس

بزم افروز (ف۔صف) مجلس کو رونق بخشنے والا

بزمِ سخن (مث۔ف) شعر خوانی کی محفل۔ مشاعرہ۔

بزمِ طرب (ف۔مث) مجلس نشاط۔ گانے بجانے کی مجلس۔

بزمِ عیش (ف۔مث) راگ رنگ کی مجلس۔ گانے بجانے کی مجلس

بزم گاہ (ف۔صف) عیش کی جگہ۔ مجلس کی جگہ۔

بزم گرم ہونا (محاورہ) محفل خوب جمنا۔

بزمِ ماتم (ف۔مث) غم کی مجلس۔

بزمِ نشاط (ف مث) خوشی کی مجلس۔ مجلس رقص و سرود۔

بزم نشین (ف۔صف) امیر مجلس۔ صاحب مجلس۔

بزن (بِ۔زن) [ف۔امذ] قتل۔ قتل کا حکم۔ قتل عام

بزن بولنا (محاورہ) قتل عام کا حکم دینا۔ حملہ کرنا۔

بزن کرنا (محاورہ) قتل عام کرنا۔

بزنس (BUSINESS) (بِز۔نِس) [انگ۔ا۔مث] (۱) پیشہ شغل۔ کاروبار (۲) کام۔ فرضِ منصبی۔

ب۔س

بَس (BUS) (انگ۔مث) چار پہیوں والی ایک موٹر گاڑی۔ جو مسافروں کے نقل و حمل کے کام آتی ہے۔ لاری۔

بس (ہ۔ا۔مذ) (۱) قابو۔ زور۔ طاقت۔ اختیار۔ مجال۔

بَس (ف۔متعلق فعل) (۱) کثرت سے۔ بہت زیادہ (۲) موقوف۔ تمام ختم (۳) القصہ (۴) ٹھہرو۔ رکو۔ دم لو (۵) صرف، فقط (۶) اب۔ (۷) سب۔ تمام۔ کل (۸) اور نہیں۔ اب نہیں۔

بس چلنا (محاورہ) قابو پانا۔ اختیار ہونا۔ قبضہ ہونا۔ زور چلنا۔

بس میں پڑنا۔ کسی کے پنجے میں پھنسنا۔ قابو میں آنا۔

بس کی بات (محاورہ) قابو کی بات۔ اختیاری معاملہ۔

بس میں کرنا۔ بس میں لانا (۱) قابو میں لانا۔ مغلوب کرنا۔ زیر کرنا (۲) موہنا۔ فریفتہ کرنا۔

بَس (ف۔صف) (۱) کافی۔ بہت (۲) صرف۔ فقط (۳) بمعنی امر چپ رہو۔ خاموش رہو۔

بس بس (۱) بہت ہے۔ کافی ہے۔ (۲) خاموش ہو جاؤ۔
بس مٹھو کھی۔ چپ رہو۔ باتیں نہ بناؤ۔
بس دیکھ لیا۔ اب آزمانے کی حاجت نہیں۔ خوب آزما لیا۔ بہت آزما لیا۔ تمہارا حال کھل گیا۔
بس کرو۔ جانے دو۔ ٹھہرو۔ ختم کرو۔
بس میں آنا (محاورہ) قابو میں آنا۔ اختیار میں آنا۔
بس نہ چلنا (محاورہ) زور نہ چلنا۔ علاج نہ ہونا۔
بس ہو چکی نماز مصلا اٹھائیے (مثل) (مذاقاً) اس وقت کہتے ہیں جب کوئی کام ختم ہو جائے۔
بس کہ (۱) چونکہ (۲) القصہ۔ حاصل کلام۔ غرض
بِس [ہ۔ا۔مذ] (۱) زہر (۲) کھوٹ۔ عیب (۳) جھگڑا۔ ٹنٹا۔ فساد (۴) [صف] شریر۔ فتنہ پرداز۔
بس بونا (محاورہ) بدی کا بیج بونا۔ فساد کی ابتدا کرنا۔
بِس اُگلنا (۱) زہر تھوکنا (۲) بُرا کہنا (۳) بدلہ لینا۔ جھگڑا کھڑا کرنا (۴) چغلی کھانا۔
بس بھری (۱) زہر آلودہ۔ زہریلی (۲) کینہ پرور۔ فسادی۔
بِس کی پڑیا (گانٹھ) (۱) زہر قاتل (۲) شریر۔ مفسد (۳) کینہ در
بِس گھولنا۔ زہر پھیلانا۔ فتنہ فساد پھیلانا۔
بسا (ب۔سا) [ف۔صف] بہت۔ اکثر۔
بسا اوقات۔ بہت دفعہ۔ اکثر مرتبہ
بِسار۔ بِسارا (بِ۔سار۔ بِ۔سا۔را) [ہ۔ا۔مذ] ادھار لیا ہوا بیج جو فصل کی تیاری پر ادا کیا جائے۔
بسارنا (بِ۔سار۔نا) [ق۔مص] بھلانا۔ فراموش کر دینا۔ دل سے نکال دینا۔ چھوڑ دینا۔
بساط (ب۔ساط) [ع۔ا۔مذ] (۱) بستر۔ بچھونا۔ فرش (۲) چوسر اور شطرنج کھیلنے کا کپڑا یا تختہ (۳) سرمایہ۔ پونجی (۴) حوصلہ۔ ہمت۔ وسعت۔ طاقت۔ قدرت۔
بساط خانہ (ف۔مذ) وہ مقام جہاں بساطی بیٹھتے ہیں۔ بساطیوں کا بازار۔
بساط سے باہر (محاورہ) مقدور سے زیادہ۔ طاقت سے زیادہ
بساط کیا ہے (محاورہ) حیثیت کیا ہے۔ ہستی کیا ہے۔
بساطی (بِ۔سا۔طی) [ف۔ا۔مذ] خردہ فروش۔ ضرورت کی چھوٹی موٹی چیزیں بیچنے والا۔
بسالت (بَ۔سا۔لت) [ع۔ا۔مث] دلیری۔ بہادری
بسالٹ (BASALT) (بَ۔سالٹ) [انگ۔ا۔مذ] گہرا سبز یا بادامی۔ آتش انگیز پتھر جس میں بالعموم کھڑے پرت ہوتے ہیں
بسان (بَ۔سان) [ف۔صف] حرف تشبیہ۔ مانند۔ مثل۔ مشابہ۔ طرح
بسانا (بَ۔سا۔نا) [ہ۔مص] آباد کرنا۔ معمور کرنا (۲) معطر کرنا۔
بسانا (بِ۔سا۔نا) [ہ۔مص] (۱) خریدنا۔ حاصل کرنا (۲) اپنے سر مصیبت لانا
بِسانْد۔ بِساہند (بِ۔ساند۔ بِ۔سا۔ہند) [ہ۔ا۔مث] بُو۔ گوشت یا مچھلی وغیرہ کی بُو۔
بساندا (بِ۔ساں۔دا) [ہ۔صف] بدبودار۔ بدمزہ (مونث کے لیے بساندی)

بساوٹ (بِ۔سا۔وٹ) [ہ۔ا۔مث] مہک
بساوری (ب۔سا۔و۔ری) [ہ۔ا۔مث] زمین کا لگان۔
بساہا (ب۔سا۔ہا) [ہ۔ا۔مذ] کتا جس کے بیس ناخن اور زہریلے دانت ہوتے ہیں۔
بسائط (بَ۔سا۔ائط) [ع۔ا۔مذ] بسیط کی جمع۔ اربع عناصر۔
بسباسہ (بِس۔با۔سَہ) [ع۔ا۔مذ] ایک دوا کا نام۔ جاوتری۔
بُسُت (ہ۔ا۔مث) اسباب۔ اثاثہ (تنہا مستعمل نہیں چیز بست کہتے ہیں
بَست (ف) بستہ کا مخفف (۱) بندھا ہوا (۲) بند (۳) جما ہوا۔
بست وکشاد (ف) بند اور کھلا ہوا۔ حل وعقد۔
بِسْت (ف۔صف) بیس۔ ۲۰
بِست دربست کا تعویذ (ا۔مذ) ایک قسم کا نقش۔
بِستار (بِس۔تار) [ہ۔ا۔مذ] (۱) پھیلاؤ۔ کشادگی (۲) بات کو بڑھا کر بیان کرنا۔
بستار کرنا۔ پھیلانا۔ بات کو بڑھا کر بیان کرنا۔
بُستان (بُس۔تان) [ف۔ا۔مذ] بوستان کا مخفف۔ باغ۔
بستان افروز (ف۔صف) چمن کی رونق بڑھانے والا۔ چمن کی رونق۔
بُستان پیرا۔ باغ کو کاٹ چھانٹ کر آراستہ کرنے والا۔
بستان سرا۔ وہ مکان جس میں باغیچہ لگا ہوا ہو۔
بُستانی (بُس۔تا۔نی) [ف۔صف] بوستان سے منسوب۔ باغ کے متعلق
بَستَر (بَس۔تَر) [ہ۔ا۔مذ] (۱) لباس۔ پوشاک۔ کپڑے (۲) سامان۔ اسباب
بِستَر (بِس۔تَر) [ف۔ا۔مذ] بچھونا۔ فرش
بستر اٹھانا (محاورہ) (۱) بچھونا اٹھانا (۲) سکونت ترک کرنا۔
بستر بچھانا۔ بستر کرنا۔ بستر لگانا (محاورہ) بچھونا بچھانا (۲) قیام کرنا۔
بستر سے پیٹھ لگ جانا۔ صاحب فراش ہو جانا۔ بہت بیمار ہونا۔
بِسترا (بِس۔ت۔را) [ا۔ا۔مذ] (۱) بچھونا (۲) فقیروں اور درویشوں کا بچھونا دری۔ توشک۔ لحاف وغیرہ۔
بَستگی (بَس۔ت۔گی) [ف۔ا۔مث] (۱) قبض۔ بند ہونا (۲) تفریح نہ ہونا طبیعت کا بیزار ہونا۔
بستم بستہ (بس۔تم۔بس۔تہ) [ا۔ا۔مث] بولنے کی روک ٹوک۔ بات چیت کی مناہی۔ زبان بندی۔
بستنی (بس۔تَ۔نی) [ف۔ا۔مث] (۱) غلاف۔ پنجرے یا ستار وغیرہ کی پوشش (۲) وہ کپڑا جس میں کوئی چیز باندھ کر رکھیں۔
بستہ (بَس۔تہ) [ف۔صف] (۱) بندھا ہوا۔ رکا ہوا۔ جما ہوا (۲) [مذ] جزدان۔ بقچہ۔
بستی (بَس۔تی) [ا۔ا۔مث] گاؤں۔ قصبہ۔ آباد جگہ۔
بُسَّد (بُس۔سد) [ف۔ا۔مذ] مونگا۔ مرجان۔
بَسَر (بَ۔سر) [ف۔ا۔مث] گزر۔ گزارنا۔
بسر آنا (محاورہ) کامیاب ہونا۔ غالب آنا۔
بسر اوقات (ا۔مذ) گزر بسر۔ وقت کاٹنا۔ وقت گزارنا۔

بسر کرنا (محاورہ) (۱) گزر کرنا۔ گزارنا (۲) نباہنا۔
بِسر (بِ۔سر) [ہ۔ا۔مذ] بھُول۔
بِسر جانا۔ بھول جانا۔ چُوک جانا۔ یاد نہ رہنا۔
بِسرا (بِس۔را) (ہ۔صف) بھُولا ہوا۔
بِسرام (بِس۔رام) [ہ۔ا۔مذ] (۱) آرام۔ سکھ چین۔ (۲) ٹھہراؤ۔ توقف
بِسرام کرنا (لینا) (محاورہ) ٹھہرنا۔ آرام کرنا۔ مقیم ہونا۔
بِسرانا (بِس۔را۔نا) [ہ۔مص] بھُلانا۔ دل سے اتارنا۔
بَسط (ع۔ا۔مذ) فراخی۔ کشادگی۔ شرح۔ تفصیل۔ تشریح۔ وضاحت
بِسکٹ (بِس۔کُٹ) [انگ۔ بسکٹ (BISCUIT) کا مؤرد۔ا۔مذ] ایک قسم کی میٹھی یا نمکین ٹکیا۔
بس کھپرا (بِس۔کھپ۔را) [ہ۔ا۔مذ] ایک پودا جس سے دوا بناتے ہیں (۲) ایک زہریلا جانور جو گرگٹ کے مشابہ ہوتا ہے۔
بِسم اللہ (بِس۔مِل۔لاہ) (ع) بسم اللہ الرحمن الرحیم کا مخفف۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ کا نام لیتا ہوں (۲) مکتب نشینی کی رسم۔
بسم اللہ اللہ اکبر۔ ذبح کرتے وقت پڑھتے ہیں۔
بسم اللہ اللہ اکبر کر دینا (محاورہ) ذبح کر دینا۔
بسم اللہ کا طغرا۔ خوشنویس بسم اللہ کے حروف اس طرح لکھتے ہیں کہ کوئی شکل بن جاتی ہے۔
بسم اللہ کا گنبد (۱) جائے پناہ۔ مقام امن۔ بچاؤ کی جگہ۔ حفاظت کا مقام (۲) ابتدائی منزل۔
بسم اللہ کا مرغ۔ وہ مرغ کی تصویر جو بسم اللہ کا طغرا لکھ کر بناتے ہیں
بسم اللہ کرنا (۱) شروع کرنا۔ بنیاد ڈالنا (۲) کھانا تناول کرنا۔
بسم اللہ کرو (۱) ابتدا کرو۔ شروع کرو۔ (۲) کھانا شروع کرو۔
بسم اللہ کے گنبد میں بیٹھنا (رہنا) سلامتی کی جگہ میں بیٹھنا۔ امن و امان میں رہنا۔ پناہ میں رہنا۔ (۲) ناتجربہ کار ہونا۔
بسم اللہ سے تمت تک (محاورہ) شروع سے آخر تک۔ ابتدا سے انتہا تک۔
بسم اللہ مجریٰھا و مرسٰھا (ع۔ دُعا) وہ دعا جو سفر کرتے وقت پڑھی جاتی ہے کہ چلنا اور ٹھہرنا اللہ ہی کے نام سے ہے۔
بسم اللہ ہونا (محاورہ) آغاز ہونا۔ شروع ہونا۔ ابتدا ہونا۔
بسم اللہ ہی غلط (محاورہ) ابتدا ہی غلط۔ چھوٹتے ہی غلط۔ پہلا ہی کام خراب۔
بسمل (بِس۔مِل) [ف۔صف] بسم اللہ اللہ اکبر کا مخفف جو جانور ذبح کرتے وقت پڑھتے ہیں (۱) گھائل۔ زخمی (۲) تڑپنے والا۔ بیقرار ۳۔ مجازاً عاشق
بسمل کرنا۔ ذبح کرنا۔ زخمی کرنا۔
بسنا (بَس۔نا) [ہ۔مص] (۱) رہنا۔ گھر بنانا۔ آباد ہونا (۲) ٹھہرنا (۳) رچنا معطر ہونا۔
بُسنا (بُس۔نا) [ہ۔مص] سڑنا۔ بدبودار۔ باس دینا۔
بسنت (بَ۔سنت) [ہ۔ا۔مذ و مث] (۱) بہار کا موسم۔ موسم بہار کا ایک تہوار (۲) بسنت کے موسم میں گائے جانے والے گیت (۳) سری راگ کی چوتھی راگنی۔ (۴) سیتلا۔ چیچک (۴) سرسوں کے کھِلے ہوئے زرد رنگ کے پھول۔
بسنت پنچمی (ہ۔مث) ہندوؤں کا ایک تہوار جو ماگھ سدی پنچمی کو منایا جاتا ہے
بسنت پھولنا (محاورہ) سرسوں کے پھولوں کا کھِلنا (۲) زردی چھانا۔
بسنت کی خبر نہیں (محاورہ) ناتجربہ کار ہے۔ ناواقف ہے۔
بسنت مناتا (محاورہ) بسنت کی خوشی کرنا۔
بسنتی (بَ۔سن۔تی) [ہ۔صف] (۱) زرد۔ پیلا۔ زعفرانی (۲) [مث] زرد رنگ۔ (۳) چیچک کی دیوی۔ سیتلا مائی۔
بسنتی پوش۔ زرد لباس پہننے والا۔ زرد پوش۔
بِسنی (بِس۔نی) [ہ۔ا۔مث] تھیلی۔
بِسنی (بِس۔نی) [ہ۔صف] آوارہ مرد۔ آوارہ عورت۔
بِسوا۔ بِسوہ (ہ۔مذ) ایک بیگھے کا بیسواں حصہ۔ زمین ناپنے کا ایک پیمانہ۔ صحیح۔ بِسوا
بِسوا دار (ہ۔مذ) زرعی اراضی کا مالک۔ گاؤں میں حصہ دار۔ دخیل کار
بَسوار (ہ۔مذ) پِسا ہوا مصالحہ۔
بَسواری (بَس۔وا۔ری) [ہ۔ا۔مذ] بانسوں کا باغ۔ بانس کا جنگل
بِسواس (بِس۔واس) [ہ۔ا۔مذ] وشواش۔ اعتماد۔ یقین۔ اعتقاد۔ ایمان
بِسوانسی (بِس۔واں سی) [ہ۔ا۔مث] بِسوے کا بیسواں حصہ۔
بِسورنا (بِ۔سُور۔نا) [ہ۔مص] آہستہ آہستہ رونا۔ رونے کی شکل بنانا رونے کا ارادہ کرنا۔
بسولا (بَ۔سُو۔لا) [ہ۔ا۔مذ] بیشہ۔ لکڑی چھیلنے کا ایک اوزار۔
بسولی (بَ۔سُو۔لی) [ہ۔ا۔مث] معماروں کا تیشہ۔ اینٹیں گھڑنے کا اوزار
بِسوہ بِس کی گانٹھ (مثل) گاؤں میں زمین کا حصہ فساد کی جڑ ہے۔
بِسہا (بِس۔ہا) [ہ۔صف] (۱) زہریلا (۲) [مذ] زہریلا جانور (۳) ایک کتا جس کے دانت زہریلے اور تیز ناخن ہوتے ہیں۔
بسہری (بِ۔سہ۔ری) [ہ۔ا۔مث] ایک قسم کی زہریلی گلٹی جو ہاتھ کی انگلیوں میں ہوتی ہے۔
بسے (ف۔صف) زیادہ۔ کثرت سے۔
بسیار (بِس۔یار) [ف۔صف] بہت زیادہ۔ بے انتہا۔
بسیار خور (ف۔صف) بہت کھانے والا۔ پیٹو۔
بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے [ف۔مثل] بہت سفر کرنے سے تجربہ ہوتا ہے۔ تجربے سے آدمی ہوشیار ہوتا ہے۔
بسیار گو۔ زیادہ بولنے والا۔ پُرگو۔ بکی جھکی۔
بسیت (بَ۔سیت) [ہ۔ا۔مذ] گاؤں کا چودھری۔ مقدم
بسیٹ، بسیٹھ (بَ۔سیٹ، بَ۔سیٹھ) [ہ۔ا۔مذ] (۱) قاصد۔ ایلچی (۲) ثالث۔ درمیانہ آدمی (۳) چغل خور۔
بسیرا (بَ۔سے۔را) [ہ۔ا۔مذ] شب باشی۔ قیام۔ رات کو ٹھہرنے کی جگہ
بسیرا بولنا۔ شام کے وقت چڑیوں کا بولنا۔
بسیرا (کرنا) لینا۔ شب باش ہونا۔ رات کو ٹھہرنا۔ درختوں پر پرندوں کا رات کو ٹھہرنا۔

بسیرے کا وقت ۔ سرِ شام، پرندوں کے گھونسلے میں جانے کا وقت
بسیط (بَ ۔ سِیط) [ع ۔ صف] (۱) کشادہ ۔ وسیع ۔ پھیلا ہوا (۲) غیر مرکب (۳) [مث] عروض کی ایک بحر ۔ جمع بسائط ۔
بسیکھ (بِ ۔ سیکھ) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) خاصیت (۲) عادت ۔ سبھاؤ (۳) فرق ۔ امتیاز
بسیلا (بِ ۔ سے ۔ لا) [ہ ۔ صف] زہریلا ۔ زہر دار ۔
بسیندھا (بِ ۔ سین ۔ دھا) [ہ ۔ صف] بدبودار ۔ سڑا ہو ۔ بُسا ہوا ۔

ب ۔ ش

بُو شرٹ (انگ ۔ مث) ایک قسم کی اونچی قمیض جس کا گریبان کوٹ کی مانند کھلا ہوتا ہے اور دامن نہیں ہوتا ۔
بشارت (بِ ۔ شا ۔ رَت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) خوشخبری ۔ مژدہ (۲) الہام غیبی آواز ۔ القاء ۔ جمع بشارات ۔ بشائر
بشارت دینا (۱) مژدہ سنانا (۲) خواب میں جتانا ۔
بشاش (بَش ۔ شاش) [ع ۔ صف] خوش و خرم ۔ مسرور ۔ مگن ۔ شگفتہ ۔ تروتازہ
بشاشت (بَ ۔ شا ۔ شت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) خوشی ۔ مسرت (۲) تازگی فرحت (۳) خوش اخلاقی ۔ خندہ روئی ۔
بشپ (Bishop) (بِ ۔ شپ) [انگ ۔ ا ۔ مذ] بڑا پادری ۔ دین عیسوی کا مجتہد ۔
بشر (بَ ۔ شر) [ع ۔ ا ۔ مذ] آدمی ۔ انسان ۔ منش
بشرہ (بَش ۔ رہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) چہرہ ۔ مکھڑا (۲) حلیہ ۔ قیافہ
بشری (بَ ۔ شَ ۔ ری) [ع ۔ صف] بشر سے منسوب ۔ انسانی ۔
بشریت (بَ ۔ شَ ۔ ری ۔ یت) [ع ۔ ا ۔ مث] آدمیت ۔ انسانیت ۔
بشقاب (بُش ۔ قاب) [ت ۔ ا ۔ مث] بڑی رکابی ۔
بشکل ۔ صورت سے ۔ انداز سے ۔
بِشن (بِ ۔ شن) [ہ ۔ ا ۔ مذ] وشنو ۔ خدا ۔ پروردگار ۔
بشن پد ۔ حمد کا گیت ۔ وشنو کی تعریف کا گیت ۔ ایک قسم کا ہندی گیت
بشنوی ۔ بشنئی (بِش ۔ نَ ۔ وی ، بِش ۔ نی) [ہ ۔ ا ۔ مذ] وشنو جی کا ماننے والا (۲) رنڈی باز ۔
بشیر (بَ ۔ شیر) [ع ۔ صف ۔ وا ۔ مذ] (۱) خوشخبری دینے والا ۔ بشارت سنانے والا ۔ نیک بات بتانے والا ۔ (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صفاتی نام ۔

ب ۔ ص

بصارت (بَ ۔ صا ۔ رت) [ع ۔ ا ۔ مث] نظر ۔ بینائی ۔ آنکھ کی روشنی
بصائر (بَ ۔ صا ۔ ار) [ع ۔ ا ۔ مث] بصیرت کی جمع ۔
بصد ۔ کثرت کا اظہار کرنے کے لیے یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے ۔
بصر (بَ ۔ صر) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) نظر ۔ بینائی (۲) [مجازاً] آنکھ ۔ جمع ابصار
بصل (بَ ۔ صل) [ع ۔ ا ۔ مذ] پیاز ۔
بصیر (بَ ۔ صیر) [ع ۔ صف] (۱) بینا ۔ دیکھنے والا (۲) دانا ۔ ماہر ۔ ہوشیار (۳) خداوند پاک کا ایک صفاتی نام ۔
بصیرت (بَ ۔ صی ۔ رت) [ع ۔ ا ۔ مث] بینائی ۔ دل کی بینائی ۔ عقلمندی ۔ دانائی ۔ آگاہی ۔ رائے ۔ خیال ۔ جمع ۔ بصائر ۔

ب ۔ ض

بضاعت (بِ ۔ ضا ۔ عت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) پونجی ۔ سرمایہ ۔ دھن دولت سامان ۔ اسباب (۲) پتی ۔ حصہ ۔
بضعہ (بِض ۔ عہ) [ع ۔ ا ۔ مث] گوشت کا ٹکڑا (اردو میں مذکر ہے)

ب ۔ ط

بَط [ع ۔ ا ۔ مث] ایک آبی جانور ۔ بطخ ۔
بطِ بادہ ۔ شراب ۔ صہبا ۔ مے
بطِ مے ۔ شراب کی صراحی جو بطخ کی شکل کی ہوتی ہے ۔
بُطّال (بَط ۔ طال) [ع ۔ ا ۔ مذ] بہت جھوٹا شخص ۔ بہت مکار آدمی ۔ بہت نکما آدمی ۔
بطالت (بَ ۔ طا ۔ لت) [ع ۔ ا ۔ مث] نکماپن ۔ بے ہودگی ۔
بطانہ (بِ ۔ طا ۔ نہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] پگڑی کے نیچے باندھنے کا کپڑا ۔ ٹوپی
بطحا (بَط ۔ حا) [ع ۔ ا ۔ مذ] لغوی معنی فراخ اور کشادہ زمین ۔ مراد مکہ معظمہ ۔
بطخ (بَ ۔ طخ ، بَط ۔ طخ) [ار ۔ ا ۔ مث] پالتو بط ۔
بطخا (بط ۔ خا) [ار ۔ ا ۔ مذ] نر بطخ ۔
بطخی (بط ۔ خی) [ف ۔ ا ۔ مث] بارود کی کپی (۲) چھوٹی بطخ ۔
بطریق (بِط ۔ ریق) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) پادریوں کا سردار (۲) آتش پرستوں کا پیشوا ۔
بطک (بَ ۔ طک) [ف ۔ ا ۔ مث] بط کی تصغیر ۔ چھوٹی بطخ (۲) شراب کا چھوٹا شیشہ
بطل (بَ ۔ طَل) [ع ۔ ا ۔ مذ] بہادر (۲) ہیرو (۳) نامور (۴) غازی ۔
بُطلان (بُط ۔ لان) [ع ۔ ا ۔ مذ] تردید ۔ ضائع ہونا ۔ باطل ہونا ۔
بطن (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) پیٹ ۔ شکم (۲) کسی چیز کا اندرونی حصہ ۔ جمع بطون ۔
بطن بطون (ع ۔ مث) بہت گہرائی ۔
بطناً بعد بطنٍ (بَط ۔ نَن ۔ بَعد ۔ بَط ۔ نِن) (ع) نسلاً بعد نسلٍ ۔ پشت در پشت خاندانی ۔ موروثی ۔
بطنی (بَ ۔ طَ ۔ نی) [ع ۔ صف] بطن سے منسوب ۔ پیٹ کا ۔
بطون (بُ ۔ طون) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) بطن کی جمع (۲) اردو میں بطور واحد بھی مستعمل ہے بمعنی راز ۔ بھید ۔ حال ۔ ارادہ ۔
بطی (بَ ۔ طی) [ع ۔ صف] دیر کرنے والا ۔ سست ۔
بطی الحرکت ۔ وہ جو آہستہ آہستہ حرکت کرے ۔

بطیخ (بط - طیخ) [ع - ا - مذ] خربوزہ - تربوز
بطین (ع - قسم (نجوم) بچھتر یا منزل بھرنی (۲) توند بلا - بڑپیٹو -

ب - ع

بعث (ع - ا - مذ) (۱) بھیجنا - پیغام بر بھیجنا (۲) اُٹھانا - اُبھارنا (۳) مُردے کو زندہ کرنا (۴) فوج جو بھیجی جائے (۵) قیامت -
بعث و نشر - روز قیامت جس روز انسان قبروں سے اٹھائے جائینگے اور پھر پھیلا دیے جائیں گے (النشر بمعنی بکھرنا - پھیلانا)
بِعثَت (بِع - ثَت) [ع - ا - مث] (۱) رسالت - پیغمبر کا بھیجا جانا (۲) رسالت کا زمانہ خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا -
بعد [ع] پیچھے - آخر -
بعد از خرابی بسیار (ف) بڑی خرابی کے بعد - بڑی مشکل سے -
بعد از مرگ واویلا (ف - مثل) کسی کام کے ہو چکنے کے بعد شور مچانا
بُعد [ع - ا - مذ] دوری - فاصلہ - مسافت - جمع ابعاد
بُعد المشرقین - پورب پچھم کی دوری - بہت زیادہ فرق -
بعدہٗ (ع - متعلق فعل) اس کے بعد -
بعض [ع - صف] چند - متعدد - مختلف - کوئی -
بعض اوقات (ف - مذ) کسی وقت - کبھی کبھار
بعل (ع - مذ) عربوں کا ایک دیوتا تھا (۲) خاوند - مالک
بعید (بَ - عید) [ع - صف] دُور - فاصلے پر - علیحدہ -
بعید از وہم، خیال - قیاس (ع - ف) وہ بات جو خیال میں بھی نہ آسکے
بعید العقل - عقل کے خلاف - سمجھ میں نہ آنے والا -
بعید القیاس - قیاس کے خلاف -
بِعیر (ع - مذ) اونٹ -

ب - غ

بُغارہ (بُ - غا - رہ) [ف - ا - مذ] (۱) رخنہ - کپڑے یا دیوار کا بڑا چھید (۲) گہرا زخم - گھاؤ -
بغال (بِ - غال) [ع - ا - مذ] بغل کی جمع - بہت سے خچر -
بغاوت (بَ - غا - وت) [ع - ا - مث] (۱) سرکشی - نافرمانی - سرتابی - (۲) بلوہ - غدر -
بغبغا (بغ - بَ - غا) [ع - ا - مذ] غبغب - ٹھوڑی کے نیچے کے وہ بل جو اکثر فربہی کے باعث پڑ جاتے ہیں -
بغبغانا (بغ - بَ - غا - نا) [ا - مص] (۱) مست ہونا - خاص کر کبوتر یا اونٹ کے مست ہو کر بولنے کی نسبت کہتے ہیں - شہوت میں آنا (۲) فخر کرنا -

بغچہ (بغ - چہ) [ت - ا - مذ] بقچہ - گٹھڑی
بغچی (بغ - چی) [ا - ا - مث] بغچہ کی تانیث - چھوٹی گٹھڑی - پوٹلی -
بُغدا (بغ - دا) [ف - ا - مذ] قصابوں کا قیمہ کوٹنے کا چھرا -
بُغدی (بغ - دی) [ع - ا - مذ] ایک اعلیٰ نسل کا اونٹ -
بُغرا (بغ - را) [ف - ا - مذ] وہ پھین جو اونٹ کے منہ سے مستی میں نکلتی ہے -
بُغض (ع - ا - مذ) نفرت - عداوت - دشمنی - کینہ - حسد -
بغض للّٰہی - خدا واسطے کا بیر - ناحق کی دشمنی -
بغضی (بغ - ضی) [ف - صف] بغض رکھنے والا - کینہ ور -
بغل (بَ - غل) [ف - ا - مث] (۱) شانے کے نیچے کا حصہ (۲) پہلو - بازو کنارہ - طرف - جانب - کروٹ (۳) برابر - ایک طرف -
بغل بلائی (ف - مث) بغل کا پھوڑا - کنکھلائی - عورتوں کا خیال ہے کہ بغلی پھوڑے کو بلی چاٹ لے تو اچھا ہو جاتا ہے -
بغل بجانا (محاورہ) خوشی منانا (۲) مضحکہ اڑانا -
بغل پروردہ (ف - صف) گودیوں میں پلا ہوا - لاڈلا -
بغل سونگھنا (محاورہ) پشیمان ہونا - شرمندہ ہونا - متلی دور کرنے کے لیے بغل سونگھتے ہیں -
بغل کا پھوڑا (ف - ا - مذ) بغل میں نکلنے والا پھوڑا (۲) ایذا پہنچانے والا - دُکھ دینے والا -
بغل کا دُشمن - دغا باز یار - دوست نما دشمن - آستین کا سانپ -
بغل گرم کرنا (محاورہ) پہلو میں لیٹنا - ساتھ سونا -
بغل گند - بغل کی بدبو - جو ایک بیماری ہے -
بغل گیر ہونا (محاورہ) گلے لگنا - ہم آغوش ہونا -
بغل گیری (۱) گلے ملنا - سینہ بہ سینہ ملنا (۲) کشتی کے ایک داؤ کا نام
بغل میں ایمان دبانا (محاورہ) ایمان کو بالائے طاق رکھنا - بددیانتی کرنا
بغل میں بیٹھنا (محاورہ) کسی کے پہلو میں بیٹھنا
بغل میں پرورش (محاورہ) کسی کی حمایت حاصل ہونا -
بغل میں چھری منہ میں رام رام (مثل) ظاہر میں دوست - باطن میں دشمن
بغل میں دابنا (دبانا) (۱) کسی چیز کو بغل میں چھپانا (۲) فریب دے کر کسی چیز پر قبضہ کرنا (۳) بغل میں سنبھالنا -
بغل میں سونٹا نام غریب داس (مثل) جو شکل و صورت سے تو شریف معلوم ہو - لیکن لڑنے کو ہر وقت تیار -
بغل میں لڑکا شہر میں ڈھنڈورا (مثل) چیز تو پاس ہے اور دنیا بھر میں تلاش کی جاتی ہے -
بغل میں منڈی ڈالنا - شرمندہ ہونا - [ق]
بغلیں بجانا (۱) کسی کے نقصان، دکھ یا مصیبت پر خوش ہونا (۲) فخر کرنا - خوشی میں اچھلنا کودنا -
بغلیں جھانکنا (۱) شرمندہ ہونا - نادم ہونا (۲) جواب نہ بن پڑنا (۳) پریشان ہونا -
بغلیں لینا - بغلوں کے بال مونڈنا -

بغلول (بَغ۔ لول) [ا۔ صف] کوڑ مغز۔ احمق۔ بے وقوف۔
بغلی (بَغ۔ لی) [ف۔ صف] (۱) پہلو کا۔ کنارے کا (۲) ایک طرف کا۔ (۳) [۔ مث] مگدر ہلانے کا ایک طریقہ (۴) تلے دانی جس میں سوئی دھاگا رکھتے ہیں (۵) فقیر کی جھولی (۶) کشتی کے ایک داؤ کا نام (۷) ڈنڈے کھیلنے کا طریقہ (۸) وہ تکیہ جو بغل میں رکھتے ہیں۔
بغلی تکیہ۔ بغل کے نیچے رکھنے کا تکیہ
بغلی ڈو بنا۔ حریف کی بغل میں سے نکل کر اُسے پکڑ لانا۔
بغلی گور (ایک قسم کی قبر۔ لحد) جس میں میت کے لٹانے کی جگہ درمیان کے بجائے ایک طرف کو ہوتی ہے۔
بغلی گھونسا (۱) آستین کا سانپ (۲) فریبی دُشمن
بغلی چور (ا۔ مذ) خفیہ مخالف۔ وہ خائن جو ہر وقت ساتھ رہے۔
بغیا (بَغ۔ یا) [اُر۔ ا۔ مث] چھوٹا سا باغ۔ باغیچہ۔

ب۔ ف

بَفا (ب۔ فا) [ف۔ ا۔ مث] وہ خشکی جو انسان کے سر سے نکلتی ہے۔
بفر اسٹیٹ (Buffer State) (ب۔ فَر۔ اس۔ ٹیٹ) [انگ ا۔ مث] فاصل ریاست یا مملکت جو دو متخاصم مملکتوں کے درمیان ہو۔

ب۔ ق

بَقا (ب۔ قا) [ع۔ ا۔ مث] قیام (۲) ہمیشگی۔ دوام (۳) پائداری (۴) باقی رہنا۔ زندہ رہنا۔
بقائے اصلح (ع۔ مث) بہترین چیز کا باقی رہنا (۲) کمزور اور نکمی چیزیں برباد ہو جاتی ہیں۔ حیوانات و نباتات میں طاقتور اور قابل افراد بچ جاتے ہیں اور نسل جاری رکھنے کا باعث بنتے ہیں۔ (انگ۔
(Survival of the Fittest)
بقائے باہم (ف۔ مث) خود بھی زندہ رہنا اور دوسروں کو زندہ رہنے دینا۔ ہم وجود [انگ] (Co-Existence)
بقائے دوام (ع۔ مث) ہمیشہ کی زندگی یا شہرت۔ حیات جاودانی
بقال (بق۔ قال) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) سبزی فروش۔ ترکاری بیچنے والا (۲) (مجازاً) بنیا۔ دال، نمک، آٹا بیچنے والا۔ جمع بقالاں۔
بقایا (ب۔ قا۔ یا) [ع۔ ا۔ مذ] بقیہ کی جمع۔ واجب الادا چیز۔ بچا کھچا۔ جو کچھ خرچ کرنے کے بعد بچ جائے (اردو میں بطور واحد استعمال ہوتا ہے۔ جمع بقایاجات۔
بقایا تقاوی (اس روپے کا بقیہ جو کاشتکاروں کو زراعت کی امداد کے لیے دیا جاتا ہے۔

بق بق (اُر۔ ا۔ مث) بک بک۔ بکواس۔
بق بق۔ زق زق۔ بک بک، جھک جھک
بقچہ (بق۔ چہ) [ف۔ ا۔ مذ] چھوٹا بستہ۔ بغچہ (۲) سامان کی گٹھڑی۔
بقچی (بق۔ چی) [اُر۔ ا۔ مث] کپڑوں کی چھوٹی گٹھڑی۔ چھوٹا سا بقچہ
بقر (ب۔ قر) [ع۔ ا۔ مذ و مث] گائے۔ بیل۔
بقر عید۔ عید الاضحیٰ۔ قربانی کی عید۔
بُقعہ (بُق۔ عہ) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) خانقاہ۔ مندر (۲) زمین کا ایسا ٹکڑا جو اور ٹکڑوں سے ممتاز ہو (۳) جگہ۔ گھر۔
بقعۂ نور (ع۔ ا۔ مذ) منور مقام۔ وہ مکان یا جگہ جہاں بہت زیادہ روشنی ہو۔
بقل۔ بقلہ (بقل۔ بق۔ لہ) [ع۔ ا۔ مث] سبزی۔ ترکاری۔ ساگ۔
بقلۃ الحمقاء۔ خرفہ۔ ایک قسم کا ساگ۔
بقولات (ب۔ قو۔ لات) [اُر۔ ا۔ مذ] بقل یا بقلہ کی جمع بقول ہے لیکن اُردو والوں نے بقولات بنالی ہے۔ سبزیاں۔ ترکاریاں۔
بقیہ (ب۔ قی۔ یہ) [ع۔ ا۔ مذ] بچا۔ کھچا۔ بچا ہوا۔ جمع بقایا۔ حصہ
بقیۃ السلف (ع۔ صف) پرانے لوگوں یا بزرگوں میں جو بچ گئے ہوں
بقیۃ السیف۔ وہ لوگ جو قتل ہونے سے بچ جائیں۔ فوج کا وہ حصہ جو لڑائی کے بعد بچ رہے۔

ب۔ ک

بک (ہ۔ ا۔ مث) بڑ۔ بکواس۔ بے کار بات۔ فضول گوئی۔ یاوہ گوئی۔
بک بک۔ بڑ بڑ۔ بکواس بے ہودہ گفتگو۔ فضول باتیں۔
بک بک جھک جھک۔ بکواس۔
بک بک کرنا (محاورہ) بے ہودہ بکنا۔ بکواس۔
بک بک کے بھیجا پکا دینا (محاورہ) بہت باتیں کرکے دماغ کھانا
بک بک کے مغز کھانا۔ فضول گوئی سے دماغ پریشان کرنا۔
بک بک کے کان کھا جانا۔ بکواس کرکے تھکا دینا۔ کانوں کا بکواس سنتے سنتے تھک جانا۔
بک جھک کے۔ رو پیٹ کر۔ غم و غصہ کھا کر۔ واویلا کرکے غل غپاڑا مچا کے۔
بک دینا (محاورہ) جو جی میں آئے کہہ دینا (۲) مان لینا۔ خیال کرنا۔
بک لگانا۔ بہت بکنا۔ لگاتار بکنا۔
بُک (Book) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) کتاب و (۲) بیاض۔ لکھنے کی کاپی
بک اسٹال (Book Stall) کتابوں کی عارضی دکان جو میلوں ٹھیلوں یا کسی خاص جگہ لگا جائے۔
بُک بائنڈر (Book Binder) جلد ساز۔
بک پوسٹ (Book Post) ایسا پلندہ جس کے دونوں طرفین کھلی ہوں اور اسے بذریعہ ڈاک پیکٹ کے طریق پر بھیجا جائے۔
بک سیلر (Book Seller) کتب فروش۔

بُک کرنا (۱) کسی کا پتہ لکھ لینا (مال بھیجنے کے لیے (۲) کسی کے لیے نشست محفوظ کرنا (ریل یا تھیٹر وغیرہ میں)۔
بُک کیپنگ ((Book Keeping)) حساب کتاب رکھنے کا علم۔
بُکا (بُ۔کا) [ع۔ا۔مث] چیخ پکار۔ گریہ زاری۔ فریاد۔ دہائی۔ رونا پیٹنا
بُکّا (بُک۔کا) [ہ۔ا۔مث] مٹھی۔ لپ۔
بگاڑ (بَ۔گاڑ) [ہ۔ا۔مذ] (۱) خرابی۔ نقص۔ بگاڑ (۲) بیماری۔ روگ۔ مرض
بکارا (بَ۔کا۔را) [ہ۔ا۔مذ] (۱) راہبر (۲) مخبر (۳) زبانی خبر پوچھنا (۴) بھوت پریت کے سائے والے کا جواب۔ بیجک۔ خط۔
بکارت (بَ۔کا۔رت) [ع۔ا۔مث] دوشیزگی۔ کنوارپن۔
بکان۔ بکائن (بَ۔کان، بَ۔کا۔ان) [ہ۔ا۔مذ] ایک درخت کا نام۔ جس کی پتی نیم کی طرح ہوتی ہے (پن) دریک۔
بکاول (بَ۔کا۔ول) [ف۔ا۔مذ] باورچی۔ کھانا پکانے والا۔ رسویا۔ خانساماں۔
بکاؤ (بِ۔کاؤ) [ہ۔صف] بکری کا۔ قابل فروخت۔
بکبکا (بَک۔بَ۔کا) [ہ۔صف] بدمزہ۔ بے لذت۔
بکتر (بَک۔تَر) [ف۔ا۔مذ] لوہے کی کڑیوں کا بنا ہوا جامہ۔ زرہ
بکٹ (بِ۔کٹ) [ہ۔صف] (۱) خوفناک۔ ڈراؤنا (۲) مشکل۔ کٹھن (۳) انگ (Picket) کا مہند۔ فوجی دستہ۔ گارد۔
بکٹ پہاڑا۔ کسروں کا پہاڑا۔ جیسے ڈیوڑھا۔ ڈھونچا۔ سوایا۔ پونا۔
بُکٹ (بُ۔کٹ) [ہ۔ا۔مذ] پنجہ۔ چنگل (کاف کی تشدید سے بھی مستعمل ہے)
بُکٹا (بُک۔ٹا، بُ۔کٹ۔ٹا) [ہ۔ا۔مذ] وہ مقدار جو چنگل میں آجائے۔
بکٹا بھرنا، بکٹا مارنا (محاورہ) چنگل مارنا۔ نوچنا۔
بِک جانا (بِک۔جا۔نا) (ا۔مص) (۱) فروخت ہونا۔ بکنا (۲) ممنون ہونا۔ بے دام غلام بننا۔
بِکر (ع۔ا۔مث) (۱) دوشیزگی۔ کنوارپن (۲) ہر نیا کام (۳) غیر مستعمل جو کام نہ آئی ہو۔
بکر توڑنا۔ ازالہ بکارت کرنا۔ کنواری عورت کے ساتھ پہلی مرتبہ ہم بستر ہونا
بکرا (بَک۔را) [ہ۔ا۔مذ] بکری کا نر۔
بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی (مثل) عادی چور کا ایک دن پکڑا جانا ضروری ہے۔ بدکاری کب تک چھپ سکتی ہے۔ بکرا جو ذبح ہونے کی چیز ہے۔ ایک نہ ایک دن ذبح ہوگا۔
بکرم ((Buckrum) بَک۔رَم) [انگ۔ا۔مث] کوٹ وغیرہ کی آستینوں میں تہ کے طور پر لگانے والا موٹا کپڑا۔
بکری (بَک۔ری) [ہ۔ا۔مث] (۱) بکرا کی مادہ۔ بز مادہ (۲) [مجازاً] غریب مسکین طبع۔
بکری جان سے گئی، کھانے والے کو مزہ نہ آیا (مثل) سخت مصیبت سے کام کیا گیا لیکن ناشکری ہی ہوئی۔ کوئی قدر نہ کی گئی۔
بکری کی اولاد (مجازاً) ولدالزنا۔
بکری ناؤ میں خاک اڑاتی ہے؟ بی بکری ناؤ میں خاک اڑاتی ہو (مثل) وہاں کہتے ہیں جہاں کسی کو بے وجہ دکھ دینا یا نقصان پہنچانا منظور ہو

بکری نے دودھ دیا وہ بھی مینگنیوں بھرا (مثل) کام کرکے پھر خراب کر دینا اس کرنے سے نہ کرنا اچھا تھا۔ ایسا دینا نہ دینے سے بدتر۔
بِکری (بِک۔ری) [ہ۔ا۔مث] فروخت۔ حاصل فروخت۔
بکری بٹا (ہ۔مذ) روپیہ جو فروخت سے حاصل ہوا ہو۔
بکری کھاتہ (ہ۔مذ) حساب فروخت۔
بکس (بَ۔کس) [انگ باکس (Box) کا مہند۔ا۔مذ] (۱) صندوق پیٹی (۲) ڈبیا۔ ڈبا (نیز دیکھیے باکس)
بکسا (بَک۔سا) [ہ۔صف] (۱) کسیلا۔ کڑوا۔ تلخ (۲) [مذ] بکس۔ صندوق
بکساہٹ (بَک۔سا۔ہٹ) [ہ۔ا۔مث] کسیلاپن۔ کڑواپن۔
بکسنا (بِ۔کس۔نا) [ہ۔مص] (۱) کلی کھلنا۔ کلی چٹکنا (۲) مسکرانا۔ خوش ہونا (۳) پژمردہ ہونا۔ کملانا۔ مرجھانا۔
بکسوا (بَک۔سُ۔وا) [ہ۔ا۔مذ] لوہے کا وہ کانٹا جس کے ساتھ کسی چیز کے اٹکانے یا باندھنے کے لیے حلقہ لگا رہتا ہے۔
بکسیلا (بَک۔سے۔لا) [ہ۔صف] کسیلا۔ کڑوا
بکل۔ بکلا (بَک۔کل، بَک۔لا) [ہ۔ا۔مذ] چھلکا۔ چھال۔ چمڑا
بُکل اتارنا۔ بکل اڑانا (محاورہ) (۱) درخت کی چھال اتارنا (۲) [مجازاً] خوب مارنا۔
بُکل مارنا (محاورہ) عورتوں کا دوپٹہ وغیرہ اوڑھ کر ایک سرا کندھے سے پیٹھ کی طرف ڈال دینا۔
بکلانا (بَک۔لا۔نا) [ہ۔مص] واہیات باتیں کرنا۔ فضول بکنا۔
بکلس (انگ۔مذ) لوہے کا ایک چھوٹا سا کانٹا جس میں کسی چیز کو اٹھانے کے لیے ایک کانٹا سا لگا ہوتا ہے۔ جیسے واسکٹوں، پتلونوں، پیٹیوں اور گھوڑے کے ساز اور زینوں وغیرہ میں لگاتے ہیں
بُکم (ع۔صف) ابکم کی جمع۔ گونگے
بکنا (بَک۔نا) [ہ۔مص] یاوہ گوئی کرنا۔ بکواس کرنا۔ بک بک کرنا۔
بِکنا (بِک۔نا) [ہ۔مص] فروخت ہونا (۲) مطیع ہونا۔ غلام بننا۔
بکنگ آفس ((Booking Office) بُ۔کنگ۔آفس) [انگ۔ا۔مذ] ٹکٹ گھر۔
بکنگ کلرک ((Booking Clerk) بُ۔کنگ۔کِ۔لرک) [انگ۔ا۔مذ] ٹکٹ بابو۔ ٹکٹ بیچنے والا۔
بُکنی (بُک۔نی) [ہ۔ا۔مث] (۱) چورن۔ سفوف۔ پوڈر۔ برادہ (۲) [صف] بوسیدہ۔
بکوا۔ بکواس (بَک۔وا، بَک۔واس) [ہ۔ا۔مث] بک بک۔ جھک جھک۔ فضول باتیں۔
بکواسی (بَک۔وا۔سی) [ہ۔مذ] بہت بکنے والا۔
بکوانا (بِک۔وا۔نا) [ہ۔مص] فروخت کرانا۔
بکوائی (بِک۔وا۔ای) [ہ۔ا۔مث] بیچنے کی اجرت۔
بکوٹنا (بَ۔کوٹ۔نا) [ہ۔مص] ناخن سے نوچنا۔
بکولا (ہ۔مذ) کمبل یا کپڑے کا وہ ٹکڑا جو فقیر اپنے سر پر ڈال لیتے ہیں۔

بکولی (بَ۔کو۔لی) [ہ۔ا۔مث] سبز کیڑا جو دھان کی فصل کو نقصان پہنچاتا ہے۔
بکّہ (ع۔ا۔مذ) مکہ معظمہ کا پرانا نام، جو قرآن مجید میں آیا ہے۔
بکھ (ہ۔ا۔مذ) زہر۔ بِس
بکھار (ب۔کھا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) مال گودام۔ سامان رکھنے کی جگہ۔ سٹور (۲) کھتی۔ اناج کا گودام۔
بکھاری (ب۔کھا۔ری) [ہ۔ا۔مث] دیکھیے بکھار۔
بکھان (ب۔کھان) [ہ۔ا۔مذ] (۱) تعریف۔ توصیف۔ بیان (۲) تشریح تفصیل (۳) فضیحت۔ تکا فضیحتا اردو میں صرف ذم کے پہلو سے مستعمل ہے
بکھان ڈالنا (محاورہ) ذلیل کرنے کی غرض سے کسی کا پوشیدہ حال کھول کر بیان کرنا۔
بکھان کرنا۔ برا بھلا کہنا۔ بے جا بات کہنا۔ پوشیدہ حال بتا دینا
بکھاننا (ب۔کھان۔نا) [ہ۔مص] (۱) بار بار بیان کرنا (۲) راز کھولنا۔ پوشیدہ بات ظاہر کرنا (۳) برا کہنا۔ گالی دینا۔
بکھّر (بکھ۔کھر) [ہ۔ا۔مذ] (۱) کچی شکر کا میل (۲) ایک قسم کا بیل (۳) مکان۔ احاطہ گائے بھینس باندھنے کی جگہ (۴) روغن دار بیج۔
بکھر بکانا (محاورہ) کچی کھانڈ یا شکر کا شیرہ یا قوام کرکے اس سے میل نکالنا۔ کچی شکر سے نکلا ہوا میل پکانا۔
بکھر جانا (بکھ۔ر۔جا۔نا) [ہ۔مص] (۱) منتشر ہو جانا (۲) گرا پڑنا۔ بیٹھ جانا (۳) قابو سے باہر ہونا۔ ہاتھوں سے نکلا جانا۔
بکھرنا (بِ۔کھر۔نا) [ہ۔مص] (۱) پراگندہ ہونا۔ منتشر ہونا۔ تتر بتر ہونا پریشان ہونا (۲) خستہ ہونا۔ بھربھرا ہونا (۳) گر پڑنا۔ الٹ جانا (۴) بپھرنا۔ غصے ہونا (۵) بدحال ہونا۔
بکھری (بکھ۔ری) [ہ۔ا۔مث] جھونپڑی۔ چھوٹا مکان۔
بکھل (بکھ۔کھل) [ہ۔ا۔مث] مکان۔ احاطہ۔
بکھی (بکھ۔کھی) [ہ۔ا۔مث] (۱) پہلو کی ہڈی کے نیچے کی جگہ (۲) بغل کے نیچے کا گوشت
بکھیر [ہ۔ا۔مث] (۱) وہ چیز جو بکھر دی جائے (۲) وہ روپیہ پیسہ جو شادی کے موقع پر دولھا کے سر پر سے نچھاور کیا جاتا ہے
بکھیرنا (ب۔کھیر۔نا) [ہ۔مص] (۱) پھیلانا۔ گرانا (۲) منتشر کرنا۔ پراگندہ کرنا
بکھیڑا (ب۔کھے۔ڑا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) الجھاؤ۔ جنجال۔ کھڑاک (۲) جھگڑا ٹنٹا۔ غل شور۔ دنگا۔ فساد۔ ہنگامہ (۳) حجت۔ تکرار (۴) پھیلاؤ۔ طوالت (۵) حرج۔ روک (۶) دقت۔ دشواری (۷) مال اسباب۔ اٹکڑ کھٹکھڑ (۸) کام۔ دھندا (۹) تردد۔ کشمکش۔ ہیچ پیچ۔ اندیشہ
بکھیڑا چکانا (محاورہ) جھگڑا ختم کرنا۔ معاملہ طے کرنا۔ لڑائی بند کرنا اندیشہ دور کرنا۔
بکھیڑا ڈالنا (محاورہ) جھگڑا ڈالنا۔ خرابی ڈالنا۔ کام بڑھانا۔
بکھیڑے میں ڈالنا (محاورہ) جھگڑے میں ڈالنا۔ دقت میں ڈالنا عذاب میں پھنسانا۔
بکھیڑیا (ب۔کھے۔ڑیا) [ہ۔ا۔مث] (۱) جھگڑالو۔ فسادی (۲) کام بڑھانے والا (۳) پاکھنڈی۔ مکار۔
بکی (بک۔کی) [ہ۔صف] بکواسی۔ بہت باتیں کرنے والا۔
بُکّی (بُک۔کی) [ہ۔ا۔مث] وہ کپڑا جو بغل کے نیچے سے کندھے پر لا کر باندھ دیتے ہیں۔
بُکّی مارنا۔ بغل کے نیچے سے کپڑا نکال کر کندھے کے اوپر باندھنا۔
بکیت (ب۔کیت) [ہ۔ا۔مذ] بانک کا فن جاننے والا۔ بانکا۔ معشوق
بکیلو (ب۔کے۔لو) [ہ۔ا۔مذ] گھاس کی جڑ جس سے رسی بناتے ہیں۔ موبخ۔

ب۔گ

بگ (ہ۔ا۔مث) باگ کا مخفف۔ لگام۔ عنان۔ راس۔
بگ ٹُٹ (۱) باگ ٹوٹی ہوئی۔ باگ چھوٹی ہوئی (۲) سرپٹ۔ بے تحاشا بہت تیز (گھوڑے کی نسبت بولتے ہیں)
بگ چھوٹ۔ باگ کا ہاتھ سے چھوٹ جانا (۲) گھوڑے بہت تیز دوڑانا
بگا (بگ۔گا) [ہ۔صف] (۱) بھولا۔ معصوم (۲) بے وقوف (۳) موٹا۔
بگارنا (ہ۔مص) پھیلانا۔ منتشر کرنا۔ بکھیرنا۔ پھیلانا۔
بگاڑ (بِ۔گاڑ) [ہ۔ا۔مذ] (۱) خرابی۔ رنجش۔ بیر۔ دشمنی۔ خفگی (۳) نقصان ضرر (۴) کھوٹ۔ عیب۔ نقص (۵) خطا۔ قصور۔ جرم (۶) روگ۔ مرض (۷) نا اتفاقی (۸) بغاوت۔ سرکشی (۹) نفاق (۱۰) جھگڑا۔ ناچاقی
بگاڑ بیٹھنا (محاورہ) رنجش کر لینا۔ ان بن کر لینا (۲) خراب کر دینا۔
بگاڑ پر آنا (محاورہ) غصے میں آنا (۲) لڑنے پر آمادہ ہونا۔
بگاڑ پڑنا (محاورہ) رنجش ہو جانا۔ ملال ہو جانا۔ لڑائی ہونا۔
بگاڑ دینا (محاورہ) خراب کر دینا۔
بگاڑ ڈالنا (محاورہ) رنجش کرا دینا۔ دشمنی پیدا کرنا۔
بگاڑ کرنا (محاورہ) دشمنی ڈالنا۔ ناراض کرنا۔ (۲) خرابی پیدا کرنا
بگاڑنا (بِ۔گاڑ۔نا) [ہ۔مص] (۱) خراب کرنا (۲) ناراض کرنا (۳) بدحال کرنا۔ اصلی حالت کو بدل دینا (۴) بدصورت کر دینا (۵) ناپاک کرنا (۶) ناکارہ کرنا (۷) بے جا خرچ کرنا (۸) نقصان پہنچانا (۹) تباہ کرنا (۱۰) ورغلانا۔ بہکانا (۱۱) عصمت خراب کرنا (۱۲) بدچلن کرنا (۱۳) بچھوڑ دینا (۱۴) مٹانا (۱۵) پریشان کرنا (۱۶) تعلقات خراب کرنا (۱۷) جھگڑا کرنا۔
بگاڑو (ب۔گا۔ڑو) [ہ۔صف] (۱) بگاڑنے والا (۲) فضول خرچ (۳) دشمنی کرنے والا۔
بگانا (بِ۔گا۔نا) [ا۔صف] بیگانہ کا بگڑا ہوا۔ اجنبی۔
بگانی (ب۔گا۔نی) [ا۔صف] بگانہ کی تانیث
بگانی کھیتی پر جھینگر نلچے (مثل) پرائے مال پر فخر کرنا۔
بگربلی (بگ۔ر۔بی) [ہ۔ا۔مث] ایک چھوٹا سا پہاڑی پرندہ۔
بگڑ (ب۔گڑ) [ہ۔ا۔مذ] جنگل کی ایک قسم
بگڑا (بگ۔ڑا) [ہ۔صف] دھوکا۔ فریب (۲) جھگڑا۔ فساد۔

بگڑا (بگ۔ڑا) [ہ۔ا۔مذ] خراب شدہ۔ بگڑا ہوا۔ ناقص۔ ناکارہ۔ نکما

بگڑا بیٹا اور کھوٹا پیسہ بھی کبھی نہ کبھی کام آہی جاتا ہے۔ (مثل) اپنی چیز کیسی ہی خراب کیوں نہ ہو ضرورت کے وقت کام آجاتی ہے

بگڑا شاعر مرثیہ گو، بگڑا گویا مرثیہ خواں (مثل) ادنیٰ شاعر مرثیہ لکھتا ہے معمولی گویا مرثیہ پڑھتا ہے۔

بگڑا وقت۔ مصیبت کا زمانہ۔ مصیبت

بگڑا ہوا (ا۔صف) ناراض۔ آزردہ۔ بدوضع۔ آوارہ

بگڑ بیٹھنا (ب۔گڑ۔بیٹھ۔نا) [ہ۔مص] (۱) ناراض ہوجانا۔ خفا ہوجانا (۲) باغی ہوجانا (۳) جھگڑے پر آمادہ ہونا (۴) لڑ پڑنا۔

بگڑنا (ب۔گڑ۔نا) [ہ۔مص] سنورنا کی ضد۔ خراب ہونا (۲) عصمت کھونا (۳) ضائع ہونا (۴) بدمزہ ہونا (۵) باغی ہونا (۶) نقصان ہونا (۷) خفا ہونا (۸) فرق آنا (۹) بے آسرا ہونا (۱۰) غریب ہونا (۱۱) بدگمان ہونا (۱۲) بِھڑ بیٹھنا (۱۳) ماہیت بدلنا (۱۴) مٹنا (۱۵) لوٹ پھوٹ جانا (۱۶) بے ترتیب ہونا (۱۷) ناپاک ہونا (۱۸) زہریلا ہونا (۱۹) معاملہ خراب ہونا امتحان میں پورا نہ اترنا (۲۱) شریر یا سرکش ہونا (۲۲) بدچلن ہونا (۲۳) لڑائی ہونا (۲۴) عداوت ہونا۔ دشمنی ہونا۔ (۲۵) حالت کا غیر ہونا۔ (۲۶) ساکھ میں فرق آنا (۲۷) محبت ترک ہونا (۲۸) مفلس ہونا (۲۹) برباد ہونا۔

بگڑی (بگ۔ڑی) بگڑا کی تانیث۔ خراب شدہ

بگڑی بات بنانا (محاورہ) خراب معاملہ سدھارنا۔

بگڑی بات بننا (محاورہ) بگڑے معاملہ کا درست ہونا۔

بگڑی بن جانا (محاورہ) خراب حالت کا درست ہوجانا

بگڑی بنی (ا۔صف) اچھی بری۔ نیک و بد

بگڑی پر دوست بھی کنارہ کش ہوجاتے ہیں (مثل) مصیبت میں کوئی ساتھ نہیں دیتا۔

بگڑی تو بگڑی ہی سہی (محاورہ) دشمنی ہوئی تو ہوتی رہے۔

بگڑی زبان (ا۔مث) وہ زبان جو سخت کلامی کی عادی ہو۔

بگڑے دل کا (محاورہ) (۱) وہ شخص جس کا دل قابو میں نہ ہو۔ دل جلا۔ (۲) نڈر۔ بے باک (۳) ہر ایک سے الجھنے والا۔

بگل (ب۔گل) [انگ (Bugle) کا مورد۔ ا۔مذ] قرنا۔ نرم۔ نرسنگا۔

بگلا (بگ۔لا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ایک سفید آبی پرندا (۲) [صف] نہایت سفید۔

بگلا بھگت۔ وہ شخص جو ظاہر میں نیک اور باطن میں شریر ہو۔

بگلا مارے پنکھ (مثل) بے سود کام کرنا (چونکہ بگلے میں گوشت بہت کم ہوتا ہے اس وجہ سے اس کے مارنے سے سوائے پروں کے اور کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

بگلے کا پر۔ بہت سفید۔

بگولا (ب۔گو۔لا) [ہ۔ا۔مذ] ببولا۔ گرد باد۔ ہوا کا چکر۔ (مرکبات ببولا کے ماتحت دیکھیے۔

بگھار (ب۔گھار) [ہ۔ا۔مذ] (۱) وہ گھی یا تیل جس میں پیاز وغیرہ ڈال کر داغ دیا گیا ہو (۲) داغ دیا ہوا۔ پیاز یا مسالا۔

بگھار ڈالنا۔ ریزہ ریزہ کرنا۔

بگھار لگانا (۱) داغ کرنا (۲) شراب پی کر حقہ کا دم لینا۔

بگھارنا (ب۔گھار۔نا) [ہ۔مص] (۱) چھونکنا (۲) داغ دینا۔ چھونکنا۔ تلنا (۳) شراب پی کر حقہ پینا (۴) جامنوں کو تلے اوپر دو برتنوں میں رکھ کر اور پسا ہوا نمک ڈال کر اس طرح ہلانا کہ پھل پھٹ جائیں اور نمک پیوست ہوجائے۔

بگ ہنس [ہ۔ا۔مذ] سیاہی مائل سفید رنگ کا ہنس

بگھی (بگھ۔گھی) [ہ۔ا۔مث] (۱) گھوڑا گاڑی (۲) ایک قسم کی مکھی جو گھوڑے کو بہت ستاتی ہے۔

بگھیل۔ بگھیلا (ب۔گھیل، ب۔گھے۔لا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) راجپوتوں کے ایک قبیلے کا نام (۲) شیر کا بچہ۔

بگیری (ب۔گے۔ری) [ہ۔ا۔مث] (۱) ایک قسم کی چھوٹی سی چڑیا۔

بگیلنا (ب۔گیل۔نا) [ہ۔مص] دھکیلنا۔ (۲) پھینکنا۔

بگینی (ب۔گے۔نی) [ہ۔ا۔مث] وہ گائے یا اونٹ جس کا دودھ کم ہوگیا ہو۔

ب۔ل

بَل (س۔ا۔مذ) (۱) زور۔ طاقت۔ قوت۔ شکتی (۲) [ہ] پیچ و تاب۔ مروڑ۔ اینٹھ (۳) خم۔ کجی۔ ٹیڑھا۔ (۴) رخ۔ سمت (۵) فرق۔ تفاوت۔ دوری (۶) غرور۔ گھمنڈ (۷) قربانی۔ فدیہ۔ نذر۔ بھینٹ۔ وہ قربانی جو خاص دیوتاؤں کے لیے کی جائے۔ دیوتا کا بھوگ (۸) بغض۔ کینہ (۹) رنجش۔

بَل آنا (محاورہ) زور آنا۔ طاقت آنا (۲) پیچ پڑنا (۳) خم پڑنا۔ ٹیڑھا ہونا (۴) فرق پڑنا حساب میں میزان کا برابر نہ بیٹھنا (۵) شکن پڑنا۔ سلوٹ آنا

بَل اُترنا (محاورہ) پیچ دور ہونا۔ غصہ دور ہونا۔

بَل بَل جانا (محاورہ) صدقے جانا۔ قربان ہونا۔

بَل بوتا۔ زور۔ طاقت۔

بَل بھرنا (محاورہ) (۱) طاقت جتانا۔ زور دکھانا (۲) اینٹھنا۔ ناراض ہونا

بَل بے (ا۔کلمۂ تحسین) آہا۔ واہ وا۔ خوب۔ مرحبا۔

بل پڑنا۔ پڑ جانا (محاورہ) (۱) شکن پڑنا۔ خرابی آنا۔ (۳) رنجش ہونا (۴) مروڑی پڑنا (۵) فرق پڑنا۔

بل پر کودنا (محاورہ) بھروسے پر ناز کرنا۔ سہارے پر نازاں ہونا۔

بل دار (ہ۔ مذ) مڑا ہوا۔ پیچیدہ۔ خمیدہ۔ آڑا۔ ترچھا۔

بل دان (ہ۔ف۔صف) نذر۔ چڑھاوا۔ دیوتا یا خدا کے نام پر قربانی۔

بل دینا (محاورہ) (۱) بٹنا (۲) مروڑنا (۳) اینٹھنا۔ قربانی کرنا۔ نذر چڑھانا۔

بل ڈالنا (محاورہ) شکن ڈالنا۔ پیچ ڈالنا (۲) فرق ڈالنا۔

بل رہنا (محاورہ) پیچ رہنا۔ عداوت رہنا۔ رنجش رہنا۔

بل کرنا (محاورہ) اکڑنا۔ زور دکھانا (۲) غرور کرنا (۳) کینہ رکھنا۔

بَل کھانا (محاورہ) (۱) پیچ و تاب کھانا (۲) خم کھانا۔ ٹیڑھا ہو جانا (۳) اکڑنا۔ اینٹھنا
بَل کھلنا (محاورہ) (۱) پیچ و تاب دُور ہونا۔ خم نکلنا (۲) سیدھا ہونا (۳) غرور دور ہونا (۴) غصہ کا رفع دفع ہونا۔
بَل کی بات (ا۔مث) شرارت۔ چالاکی۔ پیچ دار بات۔
بَل میں آنا (محاورہ) مغرور ہونا۔
بَل نکالنا (۱) کجی دور ہونا (۲) سزا دینا (۳) درست کرنا۔ سیدھا کرنا۔ (۴) صحیح کرنا۔
بَل ہونا (محاورہ) قوت طاقت ہونا (۲) سہارا ہونا (۳) حساب کتاب میں فرق ہونا۔
بلوان۔ بلونت ۔ زور آور۔ طاقت ور۔ شجاع۔ دلیر۔ بہادر۔
بِل [ہ۔ا۔مذ] سوراخ۔ چھید۔ حشرات الارض کے رہنے کا سوراخ
بِل ڈھونڈنا (محاورہ) چھپنا۔ رُو پوش ہونا۔ چھپنے کی جگہ تلاش کرنا۔
بِل (Bill) [انگ۔ا۔مذ] (۱) فردِ حساب (۲) مسودہ قانون (۳) چھوٹے چھوٹے اشتہار جو چسپاں کیے جائیں یا بانٹے جائیں (۴) ہنڈی
بِل ادا کرنا (محاورہ) فردِ حساب کے بموجب رقم ادا کرنا۔
بِل بنانا (محاورہ) فردِ حساب تیار کرنا۔
بِل پاس ہونا (۱) حساب کی فرد کا منظور ہونا (۲) کسی مسودۂ قانون کا منظور ہو کر قانون بن جانا۔
بَلا (بَ۔لا) [ع۔ا۔مذ] سختی۔ زحمت (۲) مصیبت۔ دُکھ۔ آفت۔ قہر غضب (۳) چڑیل۔ ڈائن۔ آسیب (۴) چست و چالاک (۵) قیامت غضب (۶) [صف] ہیبت ناک۔ خوفناک (۷) ڈراؤنا (۸) بہت۔ نہایت۔ بے حد۔
بلا اپنے گلے باندھنا (محاورہ) کوئی مصیبت اپنے اوپر لینا
بلا پالنا (محاورہ) بکھیڑے کی چیز اپنے ساتھ لگا رکھنا۔
بلا پڑنا (محاورہ) جھگڑا پیش آنا۔ مصیبت آنا۔
بلا پیچھے لگانا (محاورہ) دُکھ مول لینا (۲) الزام لگانا۔ دُکھ میں ڈالنا۔ جھگڑے میں پھنسا دینا۔
بلا پیچھے لگنا (محاورہ) روگ پیچھے لگنا۔ مصیبت میں مبتلا ہونا۔
بلا ٹلنا (محاورہ) مصیبت کا دفع ہونا۔ جھگڑے سے نجات ہونا۔
بلا جانے (محاورہ) کچھ خبر نہیں (بے پروائی ظاہر کرنے کے لیے کہتے ہیں
بلا جھیلنا۔ مصیبت برداشت کرنا۔
بلا چٹ (ا۔صف) ناپ شناپ کھانے والا
بلا خیز (ف۔صف) مصیبت انگیز۔ ہیبت ناک۔
بلا دفع کرنا (رد کرنا) (محاورہ) مصیبت ٹالنا۔ تکلیف رفع کرنا۔
بلا سر پڑنا (محاورہ) خواہ مخواہ مصیبت آنا (۲) جھگڑا کسی کا مصیبت میں کوئی دوسرا پھنسے۔
بلا سر سے ٹالنا (محاورہ) مصیبت دور کرنا۔ ذمہ داری دور کرنا۔
بلا سر لینا (محاورہ) تکلیف یا ذمہ داری اپنے اوپر لینا۔
بلا سر منڈھنا (محاورہ) الزام لگانا۔ بلا وجہ مصیبت پڑنا۔
بلا سے (ا۔متعلق مثل) کیا پروا ہے۔ جوتی سے۔

بلا کا (۱) غضب کا۔ بے انتہا۔ بے حد (۲) چالاک (۳) سخت۔
بلا کا آدمی ہے (ا۔فقرہ) بڑا ہوشیار ہے (۲) بہت محنتی آدمی ہے۔
بلا کا بنا ہوا (ا۔مثل) بہت تیز و چالاک ہے۔ بڑا فطرتی ہے۔ آفت غضب کا بنا ہوا ہے۔
بلا کا تیلا (ا۔مذ) بڑا چالاک۔ بہت پھرتیلا۔
بلا کٹنا (محاورہ) جھگڑا ختم ہونا۔ مصیبت دور ہونا۔
بلا کش (ا۔صف) آفت جھیلنے والا۔ مصیبت برداشت کرنے والا۔
بلا کی (ا۔صف) بے حد۔ بے انتہا کی۔
بلا کی طرح (پیچھے پڑنا) (لپٹنا) (محاورہ) سر ہو جانا۔ چمٹ جانا۔ ہر وقت ساتھ رہنا۔ پیچھا نہ چھوڑنا۔
بلا کی طرح نازل ہونا (محاورہ) یکایک تکلیف دینے کے لیے آجانا
بلا گردان۔ دوسرے کی آفت اپنے اوپر لینے والا۔ قربان ہونے والا۔
بلا گلے پڑنا (محاورہ) مصیبت آنا
بَلا لوں (محاورہ) قربان جاؤں۔ صدقے جاؤں۔
بَلا لینا (محاورہ) نثار ہونا۔ صدقے جانا (۲) نہایت پیار کرنا۔
بَلا میں پڑ جانا (محاورہ) مصیبت میں مبتلا ہو جانا۔ دکھ میں گرفتار ہونا
بلا مول لینا (محاورہ) آفت یا مصیبت کو خود اپنے اوپر لینا۔
بلا نازل ہونا (محاورہ) مصیبت آنا۔
بلا نصیب۔ بدنصیب۔ بدبخت۔
بلا نوش (۱) بہت شراب پینے والا (۲) جو ملے کھا جانے والا۔
بلائے آسمانی۔ ناگہانی مصیبت۔ قہرِ خدا۔ وہ مصیبت جو آسمان سے نازل ہو۔ جیسے ژالہ باری وغیرہ۔
بلائے بے درماں۔ لاعلاج مصیبت۔
بلائے جان۔ جی کا جنجال۔
بلائیں لینا (محاورہ) واری جانا۔ صدقے جانا۔ قربان ہونا۔ پیار کرنا۔
بَلّا (بل۔لا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ڈنڈا۔ تھاپی۔ کرکٹ اور ٹینس وغیرہ کھیلنے کا آلہ۔
بِلا (بِ۔لا) [ہ۔ا۔مذ] بل کی تصغیر۔ چھوٹا سوراخ۔
بِلا (بِ۔لا) [اُر] بغیر۔ سوا۔ بنا۔ بن (یہ کلمہ اردو والوں کا بنایا ہوا ہے۔ اکثر فصحا نے اس سے احتراز کیا ہے)
بِلا اجازت۔ اجازت کے بغیر۔ اجازت حاصل کیے بغیر۔
بِلا ارادہ۔ ارادے کے بغیر۔ قصد کے بغیر۔ بلا قصد۔
بِلا اشتباہ۔ بے شبہ۔ شک و شبہ کے بغیر۔
بِلا اکراہ و اجبار۔ زبردستی کے بغیر۔ رضا و رغبت سے۔ اپنی خوشی سے
بِلا تامل۔ بے سوچے سمجھے۔ غور کیے بغیر۔
بلا تردد۔ بے تامل۔ کسی تذبذب کے بغیر۔
بلا تشبیہ (ف۔صف) بغیر نسبت۔ جو کوئی ایسی تشبیہ دیتے ہیں جو ناموزوں ہو اس وقت کہتے ہیں۔
بلا تصرف (ع۔ف۔صف) بغیر مداخلت کے۔
بلا شرکت غیرے (ف۔صف) بغیر کسی شرکت کے۔ بغیر ساجھے کے

جس میں کسی کا دخل نہ ہو۔
بلا تصنّع۔ بغیر بناوٹ کے۔ ٹھیک ٹھیک
بلا تکلّف (۱) بے روک ٹوک (۲) بے ساختہ۔ برجستہ
بلا توقّف (ف۔صف) فوراً۔ بہت جلد۔ بغیر دیر کیے۔
بلا حساب (ف۔صف) بے حساب۔ حساب کیے بغیر۔ بہت زیادہ
بلا رَیب۔ بے شک۔ بے شبہ۔ بالکل صحیح۔ قطعی درست۔
بلا سان و گمان (ف۔صف) غیر متوقع۔ جس کا پہلے سے خیال نہ ہو
بلا سبب (ف۔صف) خواہ مخواہ۔ بغیر وجہ کے۔
بلا سمجھے سوچے (ا۔صف) بغیر توقف کے۔ بغیر سوچے سمجھے۔
بلا شُبہ۔ بغیر شُبہ کے۔ بغیر شک کے۔
بلا شرط۔ بغیر کسی قسم کی شرط کے۔ عہد و پیمان کے بغیر۔ یونہی۔
بلا فصل (ف۔صف) بغیر رکے کے۔ بغیر فاصلہ کے۔ لگاتار۔ جاری رہنا
بلا کم و کاست۔ بغیر کسی کمی کے۔ پُورا پُورا
بلا میعاد۔ میعاد یا زمانہ مقرر کرنے کے بغیر۔
بلا ناغہ۔ ناغہ کیے بغیر۔ روزانہ۔ مسلسل متواتر۔
بلا واسطہ۔ براہِ راست۔ بغیر کسی ذریعہ کے۔ سیدھا۔
بلا وجہ۔ بے سبب۔ ناحق۔ خواہ مخواہ۔
بِلّا (بِل۔لا) [ہ۔ا۔مذ] بلّی کا نر۔
بُلّا (بُل۔لا) [ہ۔ا۔مذ] بُلبُلا۔
بُلا بھیجنا (بُ۔لا بھیج۔نا) [ہ۔مص۔] بلوانا۔ طلب کرنا۔
بلاٹنگ پیپر (Blotting Paper) (بَ۔لا۔ٹنگ۔پے۔پر) [انگ۔ا۔مذ] سیاہی چوس۔ جاذب
بِلا جانا (بِ۔جا۔نا) [ہ۔مص] (۱) غائب ہونا (۲) مٹنا (۳) غائب کرنا۔ (۴) مٹانا۔
بلاخ (بَ۔لاخ) [ق۔ا۔مذ] نتھنے۔
بلاد (بِ۔لاد) [ع۔ا۔مذ] بلدہ کی جمع۔ شہر۔ قصبے۔
بَلادَت (بَ۔لا۔دَت) [ع۔ا۔مث] کند ذہنی۔ بے وقوفی۔
بِلاس (بِ۔لاس) [ہ۔ا۔مذ] خوشی۔ عیش و عشرت۔ انبساط۔ لہو لعب۔ رنگ رلیاں۔ سوانگ۔ تماشے۔
بلاسنا (بِ۔لاس۔نا) [ہ۔مص] عیش اڑانا۔ رنگ رلیاں منانا۔ سوانگ تماشے کرنا۔
بلاغ (بَ۔لاغ) [ع۔ا۔مذ] پہنچانا۔
بلاغت (بَ۔لاغت) [ع۔ا۔مث] کلام میں انتہائی درجے تک پہنچنا۔ فصیح کلام۔ حسبِ موقع گفتگو۔
بُلاق (بُ۔لاق) [ت۔ا۔مذ] (۱) ناک میں پہننے کا ایک زیور (۲) چشمہ آب۔ پانی کا سوتا۔
بُلاک (Block) (بُ۔لاک) [انگ۔ا۔مذ] (۱) لکڑی کا کُندا (۲) چھپائی کے سانچے کا کالبد۔ قالب (۳) کسی چیز کا بھاری ٹکڑا (۴) سلسلہ عمارات۔
بلا لانا (بُ۔لا۔لا۔نا) [ہ۔مص] (۱) ساتھ لے جانا۔ ہمراہ لے جانا (۲)

راضی کر لینا۔ منا لانا۔
بِلّانا (بِل۔لا۔نا) [ہ۔مص] تڑپنا۔ زار و قطار رونا۔
بُلانا (بُ۔لا۔نا) [ہ۔مص] طلب کرنا۔ پکارنا۔ آواز دینا۔
بلاند (ب۔لاند) [ہ۔ا۔مث] بالشت۔
بُلاوا (بُ۔لا۔وا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) طلب۔ دعوت طلبی (۲) خواہش (۳)
بلاوَل (ب۔لا۔وَل) [ہ۔ا۔مث] رات کو ایک گانے کی راگنی۔
بلاؤ (ب۔لا۔او) [ہ۔ا۔مذ] گربہ نر۔ بلّا
بلاؤز (Blouse) (ب۔لا۔اُز) [انگ۔ا۔مذ] عورتوں کی کُرتی۔ جو وہ ساڑھی کے نیچے پہنتی ہیں۔
بلائی کند (بِ۔لا۔ای۔کند) [ہ۔ا۔مذ] ایک دوا کا نام
بُلائی نہ جلائی میں دلھن کی تائی (ا۔مثل) جب کوئی بن بلائے آجائے اور رشتہ جتائے تو عورتیں اس وقت کہتی ہیں۔
بلب (Bulb) [انگ۔ا۔مذ] قمقمہ۔ برقی قمقمہ۔
بُلبُل (بُل۔بُل) [ف۔ا۔مذ و مث] عندلیب۔ ایک نہایت خوش آواز پرندہ۔ ہزار داستان۔
بُلبُل چشم۔ ایک کپڑے کا نام جس میں بُلبُل کی سی آنکھیں بنی ہوتی ہیں
بُلبُلِ شیراز۔ شیخ سعدیؒ کا لقب۔
بُلبُلِ ہزار داستان۔ خوش بیان۔ شیریں کلام۔
بُلبُلا (بُل۔بُ۔لا) [ہ۔ا۔مذ] پانی کا بُلبلا۔ حباب (۲) (مجازاً) ناپائدار چیز
بلبلا اُٹھنا (بل۔ب۔لا۔اٹھ۔نا) [ہ۔مص] بے قرار ہو جانا۔
بَلبَلانا (بَل۔بَ۔لا۔نا) [ہ۔مص] اونٹ کا آواز نکالنا (۲) اونٹ کے بولنے کی سی آواز پیدا کرنا (۳) مستی میں بکنا (۴) غصے میں بکنا جھکنا۔
بِلبِلانا (بل۔ب۔لا۔نا) [ہ۔مص] (۱) تڑپنا۔ بے قرار ہونا (۲) بے حد مشتاق ہونا۔ خواہش مند ہونا (۳) بے قراری سے رونا (۴) گڑگڑانا۔
بلبل ٹین (بل۔بل۔ٹین) [انگ (Velveteen) کا مھند۔ا۔مث] سوتی مخمل۔ نقلی مخمل۔
بَل بَل جانا (بَل۔بَل۔جا۔نا) [ہ۔مص] واری جانا۔ صدقے جانا۔ نثار ہونا۔ بلائیں لینا۔
بُلبُلی (بل۔ب۔لی) [ف۔ا۔مث] (۱) بُلبُل کے رنگ کی شراب (۲) [صف] بلبل کے رنگ کی۔
بُلبُوس (ع۔مث) جنگلی پیاز۔ ایک نبات جو طبّی اعتبار سے پیاز سے زیادہ مفید ہے۔
بُل بھکوا (بُل۔بھک۔وا) [ہ۔صف] بوالہوس۔ بڑھاپے میں جوانی کی خواہشات رکھنے والا۔
بل تاڑ (بل۔تاڑ) [ہ۔ا۔مذ] وہ نر تاڑ جس میں پھل کی بجائے بالیں نکلتی ہیں۔
بلتوڑ (بَل۔تَوڑ) [ہ۔ا۔مذ] بال توڑ۔ وہ پھنسی جو بال ٹوٹنے سے انسان کے جسم میں نکل آتی ہے۔
بلٹانا (بل۔ٹا۔نا) [ہ۔مص] (۱) ضائع کرنا۔ صرف کرنا (۲) اُلٹ دینا۔
بلٹنا (بِ۔لَٹ۔نا) [ہ۔مص] (۱) ضائع ہونا۔ صرف ہونا۔

بِلٹی (بل۔ ٹی) [انگ (Billeti) کا مہند۔ ا۔ مث] چھوٹا بل۔ مال کی رسید جو جہاز یا ریلوے والوں سے ملتی ہے۔
بلچک (بل۔ مچک) [ہ۔ ا۔ مث] ضرب۔ قبضۂ شمشیر
بَلَد (بَ۔ لَد) [ع۔ ا۔ مذ] شہر۔ نگر۔ بستی۔ جمع۔ بلدان۔
بلدہ (بل۔ دہ) [ع۔ ا۔ مذ] شہر۔ نگر۔ بستی۔ قصبہ۔ جمع بلاد۔
بلدیہ (بل۔ دی۔ یہ) [ع۔ ا۔ مث] محکمہ جو شہر کی صفائی اور حفظانِ صحت کے لیے ہو۔ میونسپلٹی۔ میونسپل کارپوریشن۔ جمع بلدیات۔
بُلڈاگ (Bulldog) (بل۔ ڈاگ) [انگ۔ ا۔ مذ] بڑے سر کا خوفناک کتا
بل رانڈا (بل۔ رانڈا) [ہ۔ ا۔ مث] بال بدھوا۔ چھوٹی عمر کی بیوہ۔ بل بال بمعنی بچہ۔ کا مخفف ہے)
بُلسان (بل۔ سان) [ع۔ ا۔ مذ] مصر کے ایک مشہور درخت کا نام جس کے پتوں سے روغن نکلتا ہے۔
بِلسنا (بِ۔ لَس۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) سُکھ پانا۔ لطف اٹھانا (۲) استعمال میں لانا۔ برتنا۔ کام میں لانا۔ کام نکالنا۔
بُلغا (ب۔ ل۔ غا) [ع۔ ا۔ مذ] بلیغ کی جمع۔ فاضل لوگ۔ عالم۔
بلغم (بل۔ غم) [ع۔ ا۔ مذ] کف۔ کھنکار۔ انسانی چار خلطوں میں سے ایک خلط
بلغم آنا (محاورہ) بلغم خارج ہونا۔
بلغمی (بل۔ غ۔ می) [ع۔ صف۔] (۱) بلغم پیدا کرنے والی چیز (۲) وہ جسم جس میں بلغمی خلط زیادہ ہو۔ (۳) موٹا۔ پھسپھسا۔
بلقیس (بل۔ قیس) [ع۔ ا۔ مث] ملکۂ سبا کا نام۔
بلکانا (بل۔ کا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) رلانا (۲) بے چین کرنا۔ بے قرار کرنا۔
بِلکنا (بِ۔ لَک۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) رونا۔ بلبلانا (۲) بے قرار ہونا۔ بے تاب ہونا
بلکہ (بل۔ کہ) (۱) پھر بھی۔ سوا۔ اس سے بڑھ کر (۲) شاید۔
بل گوندھن (بل۔ گوں۔ دھن) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) شادی کی ایک تقریب جس میں عروس کے سر کے بال گوندھے جاتے ہیں (۲) لڑکیوں کے بال گوندھنے کی تقریب۔
بَلّلا (ب۔ ل۔ لا) [ہ۔ صف] (۱) احمق۔ لغو۔ بے ہودہ۔ بے سلیقہ۔ اول جلول
بللے پن کی باتیں۔ بے وقوفی کی باتیں۔ وہ باتیں جن سے حماقت ظاہر ہو
بَلّلی (ب۔ لل۔ لی) [ہ۔ صف] بللا کی تانیث۔ احمق۔ بے وقوف۔ پگلی
بَلَم۔ بلما (ب۔ لَم۔ بَل۔ ما) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) خاوند۔ خصم۔ (۲) عاشق
بَلَم (بل۔ لم) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) بھالا۔ برچھا۔ نیزہ (۲) عصا۔ نشان۔ بڑی لاٹھی (۳) وہ سنہری یا روپہلی عصا جو امیروں اور بادشاہوں کی سواری کے آگے لے کر چلتے ہیں (۳) شوہر۔ مالک (۴) معشوق۔
بلم بردار (۱) نیزہ اٹھانے والا۔ نیزہ باز۔ (۲) وہ شخص جو بادشاہوں اور امیروں کی سواری کے آگے عصا لے کر چلتا ہے۔ نشان لے کر چلنے والا۔
بلمانا (بل۔ ما۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) شادی کرانا۔ خاوند بنانا (۲) معشوق بنانا۔ مطلوب بنانا۔
بِلَمب (بِ۔ لمب) [ہ۔ ا۔ مذ] دیر۔ تاخیر۔
بلمبنا (بِ۔ لمب۔ نا) [ہ۔ مص] دیر کرنا۔ توقف کرنا۔
بلمپت (ہ۔ مث) موسیقی کی ایک دھیمی لے۔

بلم ٹیر (بَ۔ لَم۔ ٹیر) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) والنٹیر (Volunteer) کا بگاڑ۔ رضاکار (۲) وہ شخص جو اپنی خوشی سے فوج میں بھرتی ہو۔
بلنا (بل۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) جلنا۔ سلگنا۔ روشن ہونا (۲) ہلنا۔ بل دینا
بُلند (بُ۔ لند) [ف۔ صف] اونچا۔ عالی۔ برتر۔ لمبا۔ طویل۔
بلند آشیاں (ف۔ صف) وہ جو اپنا مکان اونچی جگہ پر بناتے۔
بلند آواز۔ بلند آہنگ۔ اونچی آواز۔ اونچا سُر (۲) بڑی سُر والا۔
بلند اختر (ف۔ صف) خوش نصیب۔ خوش قسمت۔
بلند ارادہ (ف۔ صف) اولو العزم۔ عالی حوصلہ۔
بُلند بالا (ف۔ صف) اونچے قد کا۔ دراز قد۔
بلند پایہ۔ عالی مقام۔ اونچا رتبہ۔ عالی رتبہ۔
بلند پرواز (۱) اونچا اڑنے والا (۲) عالی خیال۔ گہری فکر والا۔
بلند پروازی (۱) عالی خیالی۔ عالی دماغی (۲) خود ستائی۔ لاف گزاف۔
بلند حوصلہ (۱) عالی ہمت۔ دل چلا۔ جری۔ بہادر۔ بڑا سخی۔ دلاور۔
بلند قامت۔ اونچے قد والا۔ اونچا۔ دراز قد۔
بلند نظر۔ نگاہ (ف۔ صف) بڑے حوصلے والا۔ عالی ہمت۔ چھوٹی باتوں پر خیال نہ کرنے والا۔
بلندی (بُ۔ لن۔ دی) [ف۔ ا۔ مث] (۱) اونچائی۔ بڑائی۔ برتری (۲) درازی۔ لمبائی۔
بلندی و پستی [مجازاً] آسمان و زمین۔ نشیب و فراز۔
بلنگنا (بِ۔ لنگ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) کودنا۔ اچھل کر پکڑنا (۲) کسی شے کی طرف اٹھنا یا چڑھنا۔ (۳) لٹکنا (۴) پکڑنا۔
بلنگنی (بِ۔ لنگ۔ نی) [ہ۔ ا۔ مث] الگنی۔ کپڑے وغیرہ لٹکانے کی ڈوری
بلنی (بل۔ نی) [ہ۔ ا۔ مث] آنکھوں کی ایک بیماری جس میں پلکیں جھڑ جاتی ہیں (۲) طاقتور عورت۔
بلوا۔ بلوہ (بَل۔ وا۔ بل۔ وَہ) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) ہنگامہ۔ دنگا۔ فساد۔ سرکشی۔ بغاوت (۲) ہلچل۔ بدانتظامی۔
بلوائے عام (۱) بہت سے آدمیوں کی سرتابی (۲) عام بدانتظامی
بلوائی۔ بلوہ کرنے والا۔
بلوان (ہ۔ صف) طاقتور۔ بہادر۔ شجاع۔ دلیر۔
بلوانا (بُل۔ وا۔ نا) بُلانا کا متعدی (۱) طلب کرنا۔ کہلوانا۔
بلو بُک (انگ۔ مث (Blue Book) (بَ۔ لو۔ بُک] پارلیمنٹ خاص کا غذات (۲) خاص نوٹ بک۔
بلوٹا (بِ۔ لو۔ ٹا) [ہ۔ ا۔ مذ] بلی کا بچہ۔ بلونگڑا۔
بلوچ (ف۔ مذ) بلوچستان کا رہنے والا۔ ایک قوم۔
بلور (بل۔ لوّر) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) ایک چمکدار معدنی جوہر کا نام (۲) (صف) صاف۔ شفاف۔ چمک دار۔
بلوری۔ بلورین (بل۔ لو۔ ری۔ بل۔ لو۔ رین) [ف۔ صف] بلور کی بنی ہوئی
بلوط (بَ۔ لوط) [ع۔ ا۔ مذ] ایک قسم کا درخت۔ سیتا برچھ۔
بلوغ۔ بلوغت (بُ۔ لو۔ غ۔ بُ۔ لو۔ غت) [ع۔ ا۔ پہلا۔ مذ۔ دوسرا مث] جوانی۔ شباب۔ کمال۔ حد کو پہنچنا۔

بلونا (ب۔ لو۔ نا) [ہ۔ مص] منمنانا۔ کھنکھولنا۔ پے در پے حرکت دینا۔
بلوں بلوں (ب۔ لوں بب۔ لوں) [ہ] (۱) واویلا۔ ہائے ہائے (۲) عسرت تنگی۔ کمی۔
بلوں بلوں کرنا (محاورہ) ہائے وائے کرنا۔ حواس ٹھکانے نہ رہنا۔ (۲) مصیبت کے مارے چیخ اٹھنا۔
بلونی (ب۔ لو۔ نی) [ع۔ ا۔ مث] وہ ظرف جس میں دودھ متھتے ہیں
بلہار۔ بلہاری (بَل۔ ہا۔ ر۔ بَل۔ ہا۔ ری) صدقے۔ تصدق۔ نثار ہونے والا
بلہاری جانا (محاورہ) واری جانا۔ قربان جانا۔
بلہرا (ب۔ لہ۔ را) [ہ۔ ا۔ مذ] پان رکھنے کا لمبا ڈبہ۔
بلہری (ب۔ لہ۔ ری) [ہ۔ ا۔ مث] بلہرا کی تانیث
بلی (ب۔ لی) [ہ۔ صف] طاقتور۔ مضبوط۔ بل والا۔ زور دار۔
بلّی (بَل۔ لی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) لمبا بانس (۲) لکڑی یا بانس کا کھمبا (۳) ناؤ کھینے کا بانس۔
بلّی مارنا۔ چپو مارنا۔ کشتی چلانا۔
بلّیوں پانی ہونا۔ دریا میں بہت زیادہ پانی ہونا (دریا کے پانی کی مقدار بلّیوں سے ناپتے ہیں۔)
بلّی (بِل۔ لی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) ایک چھوٹا سا جانور جو شیر کے مشابہ ہوتا ہے (۲) وہ چھوٹی لکڑی جو کواڑوں میں اس غرض سے لگائی جاتی ہے کہ دونوں پٹ بند کر کے اس کو چڑھا دیں تو پھر کواڑ از خود نہ کھلیں
بلّی الانگنا (محاورہ) بلی کا سامنے ہو کر گزرنا جو منحوس سمجھا جاتا ہے۔ (۲) آمادہ فساد ہونا (۳) بے سبب غصے ہونا۔
بلی بنا رہنا (محاورہ) مسکین صورت بنا رہنا۔
بلی بھی لڑتی ہے تو پنجہ منہ پر دھر لیتی ہے۔ (مثل) حیوان بھی لڑنے میں شرم کرتے ہیں۔
بلی جب گرتی ہے تو پنجوں کے بل (مثل) ہوشیار آدمی اپنے آرام اور حفاظت کا خیال رکھتا ہے
بلی خدا واسطے چوہا نہیں مارتی (مثل) ہر شخص جو کام کرتا ہے اپنے نفع کے لیے کرتا ہے۔
بلی سے چھیچھڑوں (دودھ) کی رکھوالی (مثل) بددیانت کو خزانچی بنانا۔ چور کو امین بنانا۔
بلی کا گو نہ لیپنے کا نہ پوتنے کا (مثل) نکمّا آدمی کسی کام کا نہیں۔
بلی کو چھیچھڑوں کے خواب (مثل) ہر ایک کو اپنے مطلب کی سوجھتی ہے
بلی کھائے گی نہیں تو پھیلائے گی ضرور (مثل) بدذات بے فائدہ نقصان پہنچاتا ہے۔
بلی کی میاؤں سے ڈر لگتا ہے (مثل) زور آور کا رعب ہی کافی ہے ظالم کا خوف بہت ہوتا ہے۔
بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا (مثل) اس چیز کا مل جانا یا ہو جانا جس کا سان گمان نہ ہو۔ (۲) مراد پوری ہو جانا۔
بلی کے خواب میں چھیچھڑے (مثل) ہر شخص اپنے ہی مطلب کی سوجھتا ہے۔
بلی لوٹن۔ بالچھڑ۔ ایک خوشبودار گھاس جس کی خوشبو بلی کو بہت ہی پسند ہے۔
بلی نے شیبہ ہر (شیر) پڑھایا بلی کو کھانے آیا (مثل) شاگرد دلستاد کے مقابلے پر آئے تو کہتے ہیں۔
بلیٰ (ب۔ لا) [ع] ہاں۔ کیوں نہیں۔
بلے (ب۔ لے) [ف۔ تابع فعل] ہاں۔ ٹھیک ہے۔ درست ہے۔
بلیات (ب۔ لی۔ یات) [ع۔ ا۔ مث] بلیہ کی جمع۔ بلائیں۔ مصیبتیں۔
بلیاں لینا (ہ۔ مص) بلائیں لینا۔ صدقے جانا۔ قربان ہونا۔
بلیٹن (Bulletin) (بُ۔ لی۔ ٹن) [انگ۔ ا۔ مذ] سرکاری اطلاع خبرنامہ۔ اہم واقعات یا بیمار کی کیفیت کی اطلاع۔
بلیچنگ پوڈر (Bleaching Powder) [ب۔ لی۔ چنگ۔ پو۔ ڈر] (انگ۔ ا۔ مذ) رنگ کاٹ سفوف۔ ایک سفوف جس سے کپڑے وغیرہ کا رنگ اور دھبے دور کرتے ہیں۔
بلید (ب۔ لید) [ع۔ صف] کند ذہن۔ غبی۔ کم عقل۔
بلیڈ (Blade) (ب۔ لیڈ) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) دھار۔ چاقو وغیرہ کا پھل (۲) لوہے کا وہ تیز دھار ٹکڑا جس سے ڈاڑھی مونڈتے ہیں۔
بلیرڈ (Billiard) (بل۔ یرڈ) [انگ۔ ا۔ مذ] ایک قسم کا کھیل۔ جو میز کے اوپر لمبی چھڑیوں سے کھیلا جاتا ہے۔
بلیزر (Blazer) (ب۔ لے۔ زر) [انگ۔ ا۔ مذ] ایک خاص کپڑے کا رنگین کوٹ۔ کھلاڑیوں کا۔ اکثر کالج کے طالب علموں کی وردی میں شامل ہوتا ہے۔
بلیغ (ب۔ لیغ) [ع۔ صف] (۱) پورا۔ کامل (۲) انتہا کو پہنچا ہوا۔ فاضل (۳) حسب موقع گفتگو کرنے والا۔ جمع۔ بلغاء۔
بلیک مارکیٹ (Black Market) [انگ۔ مث] مقررہ قیمت سے زیادہ قیمت پر چوری مال فروخت کرنا۔
بلیک میلر (Blackmailer) (ب۔ لیک۔ مے۔ لر) [انگ۔ ا۔ مذ] افشائے راز کی دھمکی دے کر رشوت لینے والا۔
بلیک میل کرنا (Blackmail) ب۔ لیک۔ میل۔ کر۔ نا) [اُر۔ مص] افشائے راز کی دھمکی دے کر روپیہ وصول کرنا۔
بلیک میلنگ (Black Mailing) (ب۔ لیک۔ مے۔ لنگ) [انگ۔ ا۔ مث] افشائے راز کی دھمکی دے کر روپیہ وصول کرنے کا عمل۔
بلیلہ (ب۔ لے۔ لہ) [ف۔ ا۔ مذ] ایک دوا کا نام۔ بہیڑا
بلیوں دل (کلیجہ) اچھلنا (محاورہ) سخت ڈر یا گھبراہٹ ہونا۔ دل بہت دھڑکنا۔
بلینڈا (ب۔ لیں۔ ڈا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) چھت کی کڑی (۲) چھپر کی منڈیر باندھنے کا بڑا بانس۔
بلیہ (ب۔ لی۔ یہ) [ع۔ ا۔ مث] بلا۔ مصیبت۔ آفت۔ آزمائش۔ جمع بلیات۔

ب۔م

بم (ف۔ ا۔ مث) راگ یا باجے کی اونچی آواز۔ آواز کا چڑھاؤ۔ زیر کی ضد
بم۔ [ہ۔ ا۔ مث] (۱) چشمہ۔ سوتا (۲) غل شور (۳) نقارہ (۴) بگھی کا بانس جس میں گھوڑا جوتا جاتا ہے۔
بم بلانا (محاورہ) خراب کرنا۔ سخت تکلیف دینا۔ نقارے کی طرح بجانا
بم بولنا۔ جے پکارنا۔
بم پھوٹنا۔ کنوئیں کی تہ سے پانی کا زور سے نکلنا۔
بم پولیس۔ عوام کے لیے پاخانہ (۲) لشکری۔
بم چخ۔ شور و غل۔
بم چخ مچانا۔ شور و غل کرنا۔ دہائی دینا۔
بم مہادیو۔ اے مہادیو مدد کرو۔ مہادیو کا بول بالا۔ مہادیو کی جے۔
بم (انگ (Bomb) کا مورد۔ ا۔ مذ) آتش گیر مادے کا بنا ہوا۔ گولا بم کا گولا۔
بمبار۔ بم برسانے والا ہوائی جہاز۔ (Bomber)
بمباری۔ بم برسانا (خصوصاً ہوائی جہاز سے)
بم کا گولا (۱) بم (۲) [مجازاً] ناگہانی مصیبت۔
بمان (ب۔ مان) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) دیوتاؤں کا رتھ۔ تختِ رواں (۲) اڑن کھٹولا (۳) ہوائی جہاز۔ بیلون۔ غبارہ (۴) تابوت۔ بہت سجی ہوئی ارتھی (س۔ بوان)
بمبا (بم۔ با) [ار۔ ا۔ مذ] منبع۔ چشمہ۔ نہر۔ نالی۔ نل۔
بمبو (بم۔ بو) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) بانس۔ بم (۲) چنڈو پینے کی نلکی (۳) ناؤ اور بجرے کی لکڑی۔
بمبو کاٹ۔ ایک قسم کا ٹمٹم (Bamboo Cart)
بمپر (بم۔ پر) [انگ۔ ا۔ مذ] (Bumper) موٹر کا ٹکر روک، جو انجن کے آگے لگا ہوتا ہے۔
بمرگش گیر تا بہ تپ راضی شود (ف۔ مثل) موت کی دھمکی دو گے تو تپ پر راضی ہو جائے۔ زیادہ ایذا کے خوف سے انسان تھوڑی ایذا برداشت کرنے پر راضی ہو جاتا ہے۔
بمنا (بم۔ نا) [ہ۔ ا۔ مذ] ایک رنگ کبوتر۔ سرخ۔ سبز۔ زرد وغیرہ
بمنی (بم۔ نی) [ہ۔ ا۔ مث] بمنا کی تانیث۔ ایک رنگ کبوتری۔
بمنیا (بم۔ نے۔ نا) [ہ۔ ا۔ مذ] (تحقیراً) برہمن کا بیٹا۔

ب۔ن

بَن [ہ۔ ا۔ مذ] جنگل۔ بیلا جہاں کثرت سے درخت ہوں (۲) صحرا بیابان۔ میدان۔ ریگستان (۳) باڑی (۴) کپاس کا پودا۔
بن باس۔ جنگل میں جا کر رہنا سہنا۔ دیس نکالا۔ جلا وطنی۔
بن باس کرنا۔ آبادی سے نکال دینا۔ جنگل میں رہنے کا حکم دینا
بَن باسی (جنگل میں رہنے والا۔ جنگلی (۲) آبادی سے باہر رہنے والا۔
بَن بلاؤ۔ جنگلی بلا۔ گربہ دشتی۔ بیابانی بلا۔
بَن بھانٹا۔ جنگلی بینگن۔
بَن پرستھ (ہ۔ مذ) سنیاسی۔ سادھو۔ جنگل میں رہنے والا۔
بَن تیتر۔ جنگلی تیتر۔
بَن جانا (محاورہ) (۱) اکڑ ہونا۔ مجبور ہونا (۲) خوش نما ہونا (۳) بارونق ہونا (۴) وضع اختیار کرنا (۵) مصیبت پڑنا (۶) بگڑا ہوا کام ٹھیک ہونا۔
بَن کنتا۔ ایک خاردار بوٹی۔
بَن کریلا۔ جنگلی کریلا جو چھوٹا اور بہت کڑوا ہوتا ہے۔
بَن کھنڈ۔ جنگل۔ صحرا۔
بَن کنڈا۔ خشک جنگلی اپلا
بَن کھنڈی۔ ایک جنگلی درخت کا نام
بَن مانس (۱) جنگلی۔ وحشی انسان (۲) انسانی صورت سے مشابہ بندر گوریلا
بَن۔ بننا۔ مصدر کا صیغہ امر۔
بَن آنا (محاورہ) (۱) مراد حاصل ہونا (۲) درست ہونا (۳) کارگر ہونا (۴) بس چلنا (۵) قسمت کھلنا (۶) تدبیر کارگر ہونا۔
بَن آئے کا سودا (بات) ہے (مثل) بس چلنے کا کام ہے۔ موقع ملنے کی بات ہے۔
بَن بنا کر۔ تیار ہو کر۔ بن سنور کے۔ سنگار کر کے۔
بَن بَن کے بگڑ جانا (محاورہ) کسی کام کا درست ہو کے خراب ہو جانا
بَن پڑنا (محاورہ) موقع ہاتھ آنا (۲) مراد حاصل ہونا (۳) مجبور ہونا (۴) سمجھ میں آنا (۵) ہو سکنا۔
بَن ٹھن کے (۱) سج سجا کر۔ بن سنور کر۔
بِن (ع۔ ا۔ مذ) بیٹا۔ جمع۔ ابناء
بِن [ہ۔ پ] سوا۔ بجز۔ بغیر۔ بدوں۔
بِن آئی (محاورہ) ناگہانی موت۔
بِن آئی مرنا (محاورہ) (۱) بے موت مرنا (۲) ناحق تباہ ہونا بے گناہ مارا جانا
بِن بلائی احمق لے دوڑی صحنک (مثل) ایک تو بلا طلب آنا اور دوسرے کھانا ساتھ لے جانے کا سامان کرنا حماقت میں داخل ہے
بِن بیاہا۔ کنوارا
بِن بیاہی۔ کنواری۔
بِن جانے بوجھے۔ بغیر واقفیت کے۔
بِن جانے کون مانے (مثل) بغیر دیکھے اعتبار نہیں آتا۔
بِن داموں غلام (ا۔ صف) (۱) مفت کا غلام (۲) نہایت فرمانبردار (۳) نہایت زیر بار احسان۔
بِن داموں کی لونڈی (ا۔ صف۔ مث) بے حد مطیع عورت۔ فرمانبردار عورت
بِن روئے ماں بھی دودھ نہیں دیتی (مثل) بے طلب کچھ نہیں ملتا
بِن سیوا میوہ نہیں (مثل) خدمت کیے بغیر کچھ نہیں ملتا۔
بِن مارے کی توبہ۔ ناحق کی فریاد۔ بے جا فریاد۔

بِن مانگے موتی ملیں مانگے ملے نہ بھیک (مثل) بغیر سوال کیے قیمتی چیز مل جاتی ہے۔ لیکن جس کی طلب ہو مانگنے سے بھی نہیں ملتی۔
بُن (ع۔ا۔مذ) قہوہ۔ کافی۔ ایک تخم کا نام ہے جسے بھون کر کھاتے ہیں اور چائے کی طرح جوش دے کر پیتے ہیں۔
بُن (ف۔ا۔مث) جڑ۔ بنیاد (۲) سرا۔ نوک۔
بُن گوش۔ کان کی لَو کا نچلا حصّہ۔
بُن مو۔ بال کی جڑ۔
بَنا بَنایا ہُوا (بَ۔نا۔بَ۔نا۔ہُ۔وا) [ہ۔صف] (۱) مرکب (۲) تیار (۳) طے شدہ (۴) مرتب (۵) نقلی۔ جعلی۔ مصنوعی (۶) بے بنیاد۔ خیالی۔ وہمی
بنا بنایا۔ ٹھیک۔ درست۔ تیار۔ مکمل۔
بنا بیٹھنا (محاورہ) دھج بنائے ہونا۔ وضع اختیار کیے ہونا۔
بنا ٹھنا۔ سنگار کیے ہوئے۔ بنا سنورا۔ ٹھیک ٹھاک۔ سجا سجایا۔
بنا رہنا (محاورہ) (۱) زندہ رہنا۔ سلامت رہنا (۲) موجود رہنا۔ حاضر رہنا (۳) برقرار رہنا۔ خوش و خرم رہنا۔ سرسبز رہنا۔ آباد رہنا (۴) اقبال و دولت کی ترقی ہونا۔
بنا لینا (۱) تیار کر لینا (۲) انتظام کر لینا۔ حاصل کر لینا۔ پیدا کر لینا۔
بَنا (بَ۔نا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) دولھا۔ نوشہ (۲) پیارا۔ لاڈلا۔
بِنا (بِ۔نا) [ع۔ا۔مث] جڑ۔ بنیاد۔ نیو۔ اصل (۲) باعث۔ سبب (۳) شروع۔ آغاز۔ ابتدا۔ جمع اَبْنِیَہ
بنا بریں۔ اس بنیاد پر۔ اس لیے۔ اس وجہ سے۔
بنا پڑنا۔ ابتدا ہونا۔ آغاز ہونا۔ تعمیر کی بنیاد رکھی جانا۔ بنیاد قائم ہونا۔
بنا ڈالنا (۱) بنیاد رکھنا۔ ڈھنگ ڈالنا (۲) شروع کرنا۔ نیو جمانا
بناءً علیہ۔ اس بناء پر۔ اس وجہ سے۔ اس لیے۔
بنائے دعویٰ (مرکب اضافی) استغاثہ کا باعث، دعویٰ کی وجہ۔
بنائے مخاصمت (ع۔ مرکب اضافی) (۱) وہ فعل جس سے نالش کرنے کا حق پیدا ہو (۲) لڑائی جھگڑے کی بنیاد۔
بُنات (بَ۔نات) [ع۔ا۔مث] بِنت کی جمع بیٹیاں۔
بناتُ النّعش۔ سات ستاروں کا جھمکا۔ عقدِ ثریا۔
بَنادر (بَ۔نا۔دِر) [ع۔ا۔مذ] "بندر" کی جمع (بندر بمعنی بندرگاہ)
بَنادِق (بَ۔نا۔دِق) [ا۔ر۔ا۔مث] بندوق کی جمع (عربی قاعدہ سے) بندوقیں۔
بنا راضی (قانون) اپیل کے عنوان میں لکھتے ہیں جیسے اپیل بنا راضی عدالت ماتحت۔
بناس پتی (بَ۔ناس۔پَ۔تی) [ہ۔ا۔مث] (۱) نباتات، گھاس پھوس (۲) گھاس کی پتی۔
بُناگوش (بُ۔نا۔گوش) [ف۔ا۔مث] کان کی لَو
بنالا (بُ۔نا۔لا) [ہ۔ا۔مذ] گوٹا۔ کناری وغیرہ کا بانا۔
بِنامی (بِ۔نا۔می) [ہ۔ا۔مث] رہن یا بیع کی وہ معاملت جو دوسرے کے نام سے کی جائے اور اصل شخص کوئی اور ہو۔
بَنان (بَ۔نان) [ع۔ا۔مذ] بنانہ کی جمع۔ انگلیوں کے سرے۔

بنانا (ب۔نا۔نا) [ہ۔مص] (۱) درست کرنا۔ تیار کرنا (۲) آراستہ کرنا (۳) تعمیر کرنا (۴) گھڑنا (۵) تصنیف و تالیف کرنا (۶) ترکار کو صاف کرنا۔ (۷) ہنسی اڑانا۔ احمق بنانا (۸) سنوارنا۔ تہذیب سکھانا (۹) اصلاح کرنا (۱۰) ایجاد کرنا (۱۱) دولت مند کرنا (۱۲) حاصل کرنا۔
بَناوٹ (بَ۔نا۔وٹ) [ہ۔ا۔مث] (۱) ساخت (۲) تکلف۔ تصنع (۳) دکھلاوا۔ نمود (۴) سخن سازی (۵) جھوٹ۔ مکر و فریب۔ جعل سازی (۶) وضع۔ شکل (۷) کاری گری۔ صنعت۔
بُناوٹ (بُ۔نا۔وٹ) [ہ۔ا۔مث] بُننے کی وضع۔ بُنائی۔ بننے کا کام
بناوٹی (بَ۔نا۔وٹی) [ہ۔صف] مصنوعی دکھاوے کا۔ ظاہری۔
بناؤ (بَ۔نا۔او) [ہ۔ا۔مذ] (۱) آراستگی۔ سجاوٹ۔ آرائش۔ سنگار۔ سنوار (۲) درستی۔ موافقت (۳) بنانا مصدر سے فعل امر۔ سنوارو۔ درست کرو۔ بگاڑ کی ضد۔
بناؤ سنگار۔ آرائش۔ آراستگی۔
بناؤ کرنا (محاورہ) سنگار کرنا۔ سنوارنا۔ آراستہ کرنا۔
بنائے نہ بننا (بَ۔نا۔اے۔نہ۔بن۔نا) [ا۔ر۔مص] اختیار سے باہر ہونا۔ تدبیر کارگر نہ ہونا۔ مجبور ہونا۔
بَنَت (بَ۔نت) [ہ۔ا۔مث] ایک طرح کی توئی جس میں گھوکھرو سلما ستارا لگا ہوتا ہے۔
بنت کی چُنی۔ شیشے کے ریزے جو بنت میں ٹکے ہوتے ہیں۔
بِنت (ع۔ا۔مث) لڑکی۔ دختر۔ بیٹی۔ جمع بنات۔
بنتُ البحر۔ ایک افسانوی سمندری مخلوق جس کا اوپر کا دھڑ انسانی شکل کا اور نچلا مچھلی کی طرح ہوتا ہے۔ جل پری
بنتُ العنب۔ لغوی معنی انگور کی بیٹی۔ مراد انگوری شراب۔
بِنتی (بِن۔تی) [ہ۔ا۔مث] (۱) معذرت۔ عذر خواہی (۲) عرض۔ التجا (۳) منت سماجت۔
بنٹا (بَن۔ٹا) [ہ۔ا۔مذ] کھانا پکانے کا بڑا برتن۔ پیتل کا گھڑا۔
بنٹا ڈھار کرنا (محاورہ) (۱) برتن توڑ دینا (۲) برباد کر دینا۔ نہس نہس کر دینا
بنج [ہ۔ا۔مذ] (۱) خرید و فروخت۔ تجارت۔ لین دین۔ بیوپار۔ سوداگری (۲) رشتہ ناتا۔ (۳) پیشہ۔ کار۔ کسب۔
بنج کریں گے بانئے اور کریں گے ریس، بنج کیا تھا جاٹ نے رہ گئے سو کے تیس۔ (مثل) بنج بیوپار کرنا بنیوں کا کام ہے۔ یعنی ہر شخص کو اپنا پیشہ کرنا چاہیئے۔ دوسروں کی ریس سے نقصان ہوتا ہے۔
بنجارا (بن۔جا۔را) [ہ۔ا۔مذ] (۱) غلے کا سوداگر۔ چاول کا تاجر (۲) سوداگر بیوپاری (۳) ایک پہاڑی قوم (۴) ایک قسم کے خانہ بدوش ہندو۔
بنجارن (بن۔جا۔رن) [ہ۔ا۔مث] بنجارے کی بیوی (۲) بنجاروں کا ڈیرا سوداگری۔ تجارت۔
بَن جانا [ہ۔مص] (محاورہ) (۱) تیار ہونا۔ درست ہونا (۲) اثر ہونا۔ مجبوری ہونا (۳) ایجاد ہونا (۴) مکمل ہونا (۵) ہونا۔ قائم رہنا۔ سلامت رہنا۔ (۶) کام ہونا (۷) سنور جانا (۸) ترکاری وغیرہ تیاری کرنا (۹) تعمیر ہونا۔ چنا جانا (۱۰) امیر ہونا۔ دولت مند ہونا (۱۱) خوش ذائقہ ہونا (۱۲) صلح ہونا۔

(۱۳) بیتنا۔ گزرنا (۱۴) آراستہ ہونا (۱۵) موزوں ہونا (۱۶) حاصل ہونا۔ (۱۷) بیوقوف ٹھہرنا (۱۸) بھیس بدلنا۔

بنجر (بَن۔ جَر) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) غیر مزروعہ زمین (۲) ناقابلِ کاشت زمین (۳) جنگل۔

بنجر توڑنا۔ غیر مزروعہ زمین کو قابل کاشت بنانا

بنجر جدید۔ وہ زمین جس میں چار سال تک لگاتار کوئی جنس پیدا نہ ہو اور میوہ دار درخت بھی نہ ہوں۔

بنجر خارج الجمع۔ وہ غیر مزروعہ زمین جس کا معاملہ نہ لیا جائے۔

بنجر قدیم۔ وہ زمین جو نئے بندوبست تک غیر مزروعہ رہے۔

بنجنا (بنج۔ نا) [ہ۔ مص] تجارت کرنا۔

بنچ (bench) [انگ۔ ا۔ مث] (۱) بیٹھنے کے لیے لانبا تختہ جس کے نیچے پائے لگے ہوتے ہیں (۲) منصفین۔ جج۔ حکام۔ عدالت۔

بنچنا (بنچ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) پڑھنا۔ مطالعہ کرنا (۲) پڑھنے میں آنا۔ پڑھایا جاسکنا۔

بند [ف۔ ا۔ مذ] جوڑ۔ عضو (۲) گرہ۔ گانٹھ (۳) روک۔ پشتہ۔ مینڈھ (۴) سہارا۔ بندھن۔ بندش (۵) ڈورا۔ فیتہ (۶) قید۔ حبس (۷) داؤں پیچ (۸) ٹیپ کا مصرعہ یا شعر (۹) مسدود۔ روکا گیا (۱۰) مقفل (۱۱) رکا ہوا۔ وہ پانی جو ایک جگہ ٹھہرا ہوا ہو (۱۲) افسردہ۔ پژمردہ (۱۳) گھرا ہوا۔ تنگ (۱۴) ڈبل روٹی کی ایک قسم (۱۵) ٹھہرا ہوا (۱۶) گوبھی کی ایک قسم (۱۷) خاموش۔ چپ۔

بند باندھنا (۱) گرہ لگانا (۲) پشتہ باندھنا (۳) داؤں لگانا (۴) انتظام کرنا۔ تدبیر کرنا (۵) پیش بندی کرنا (۶) منصوبہ گانٹھنا (۷) روک تھام کرنا (۸) تہمت لگانا۔ بہتان جوڑنا۔

بند بند (۱) جوڑ جوڑ (۲) گرہ گرہ (۳) چپ۔ افسردہ۔ پژمردہ۔

بند بند ٹوٹنا۔ ہر جوڑ میں درد ہونا۔

بند بند جُدا کرنا۔ جوڑ جوڑ الگ کرنا۔ پرزے اڑانا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ الگ کرنا

بند بند جکڑ جانا۔ جوڑ جوڑ میں اینٹھن ہوجانا۔ ہر جوڑ کا بستہ ہونا۔

بند بند دُکھنا۔ بدن کے ہر ایک جوڑ کا درد کرنا۔

بند بند ڈھیلے کرنا۔ جوڑ جوڑ ہلا دینا۔ بہت تھکا دینا۔

بند پانی۔ پانی جو رُکا ہوا ہو۔ جاری نہ ہو۔

بند چھڑانا (۱) قید سے آزاد کرانا (۲) فکر سے چھڑانا (۳) جوڑ الگ کرنا۔ عضو جدا کرنا۔

بند رہنا (۱) رُکا رہنا (۲) دبا رہنا (۳) خاموش رہنا۔ قید رہنا

بند سوالات۔ سوالات کی وہ فرد جو بغرض استفسار حالات مقدمہ متدائر کسی شخص کے پاس جوابات دینے کی غرض سے بذریعہ عدالت بھیجی جائے۔

بند سے بند جدا کرنا۔ ہر عضو کا ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ کاٹ ڈالنا۔

بند کرنا (۱) روکنا (۲) مقفل کرنا (۳) قید کرنا (۴) خاموش کرنا۔ چپ کرانا

بند کشاد۔ عضو تناسل کے سوراخ کا بڑھ جانا۔

بند کے جائے بند (ایں) ہی نہیں رہتے (مثل) یہ ضروری نہیں کہ غریب لوگ ہمیشہ غریب ہی رہیں۔

بند لگانا۔ سانپ کے کاٹے کا منتر پڑھنے والے مریض کے جسم پر ایک پٹی باندھ دیتے ہیں کہ زہر آگے نہ بڑھے۔ اسے بند لگانا کہتے ہیں۔

بند میں گرہ دینا۔ بند میں گرہ لگانا۔ یادداشت کے لیے انگرکھے کے بند میں گرہ لگانا کہ یاد رہے۔

بند نہ ہونا (محاورہ) خوف نہ کرنا۔ عاجز نہ ہونا۔ منکر نہ ہونا۔

بند و کشاد۔ بند کرنا اور کھولنا۔ حل و عقد

بند (ہوجانا) ہونا (۱) رکنا۔ تھمنا (۲) مسدود ہونا (۳) کسی کام کا چالو نہ ہونا (۴) ختم ہوجانا (۵) جاری نہ رہنا (۶) چُپ رہنا (۷) جکڑ جانا (۸) چال نہ رہنا (۹) آمد و رفت نہ رہنا (۱۰) کند ہوجانا۔ دھار موٹی ہوجانا

بند ہیضہ۔ وہ ہیضہ جس میں قے اور دست جاری نہ ہوں۔

بند ہیضہ کرنا۔ بند ہیضے کے مرض میں مبتلا ہونا۔

بنس (انگ۔ بَن (Bun) کا مورد۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا انگریزی کلچہ۔ ڈبل روٹی کی ایک قسم۔

بند۔ بندی (بن۔ دی) [ہ۔ ا۔ مث] صفر۔ نقطہ۔

بندا (بَن۔ دا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) درختوں پر پھیل جانے والی ایک قسم کی بیل (۲) مکان جو اناج کے لیے بناتے ہیں۔ اناج کا گودام۔

بندا (بن۔ دا) [ہ۔ ا۔ مذ] قشقہ۔ وہ ٹیکا جو ہندو ماتھے پر لگاتے ہیں

بُندا (بُن۔ دا) [ہ۔ ا۔ مذ] کان کا ایک زیور۔ آویزہ۔ گوشوارہ۔

بُندا بڑھانا (۱) بُندا کان سے اتارنا (۲) منت بڑھانا (جن عورتوں کے بچے نہیں جیتے وہ بچوں کے کان چھید کر بُندا پہناتی ہیں اور جب بچہ بڑا ہوجاتا ہے۔ نیاز کرکے اتار لیتی ہیں۔

بِندال (بن۔ دال) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) ایک قسم کی تلخ گھاس جو دوا کے طور پر کام آتی ہے (۲) ایک قسم کا پھل۔

بندال پھلا۔ بندال ڈوڈا۔ بندال کا پھل۔

بَندر (بن۔ در) [ہ۔ ا۔ مذ] ایک مشہور جانور کا نام۔ بوزنہ۔ میموں

بندر بانٹ۔ ایسی تقسیم جس میں تقسیم کرنے والے کا فائدہ ہو اور جن کی چیز ہے وہ گھاٹے میں رہیں۔

بندر بھبکی۔ دکھاوے کی دھمکی۔

بندر کا (پھوڑا) گھاؤ (۱) اچھا نہ ہونے والا زخم۔ دور نہ ہونے والی مصیبت

بندر کو ملی ہلدی کی گرہ پنساری بن بیٹھا (مثل) چھچھورا آدمی ذرا سی چیز پر بہت اترانے لگتا ہے۔

بندر کیا جانے ادرک کا سواد (مثل) ناقدرا اچھی چیز کی قدر نہیں کرسکتا۔

بندر کی دوستی جی کا جنجال (مثل) کمینے دوست سے ہمیشہ نقصان پہنچتا ہے۔

بندر کی طرح نچانا۔ نہایت ستانا۔ بے حد تنگ کرنا۔

بندر کی کیا آشنائی (مثل) بے مروت کا کیا بھروسا۔

بندر کے گلے میں موتیوں کی مالا (مثل) رذیل کو شریفوں کی پوشاک۔ نالائقوں کی تعریف کرنا۔ حقیر اور ذلیل شخص کو عزت دینا۔

بندر والا۔ بندر نچانے والا۔

بندروں کی سی کونسل (مجازاً) نادانوں کی محفل

بَندر۔ بندر گاہ (بَن۔ دَر، بَن۔ دَر۔ گاہ) [ف ۔ا۔ مذ و مث] جہازوں کے ٹھہرنے کی جگہ۔

بندری۔ بندریا (بن۔ دَ۔ ری، بَن۔ دَر۔ یا) [ہ ۔ا۔ مث] بندر کی ماد

بندش (بن۔ دِش) [ف ۔ا۔ مث] (۱) گرہ۔ بندھن۔ حسب موقع اور با ترتیب ہونا (۲) خیال (۳) سازش (۴) تمہید۔ اٹھان (۵) داؤں۔ گھات (۶) تدبیر۔ پیش بندی (۷) بناوٹ۔ تکلیف (۸) مسافت (۹) تہمت۔ الزام (۱۰) ترتیب الفاظ۔ عبارت کی ترکیب الفاظ کا ربط۔ (۱۱) باندھنے کا فعل یا کیفیت۔

بُندکی (بُند۔ کی) [ہ ۔ا۔ مث] (۱) بوند کی تصغیر (۲) چھوٹے چھوٹے نقطے (۳) چھینٹے (۴) پھوار کی بوندیں۔

بندگان (بن۔ دَ۔ گان) [ف ۔ا۔ مذ] بندہ کی جمع۔ غلام۔ خادم۔ ملازم۔

بندگانِ عالی (۱) ملازمانِ حضور (تعظیماً) حضور۔ خود بدولت۔

بندگی (بن۔ دَ۔ گی) [ف ۔ا۔ مث] (۱) عبادت۔ پرستش (۲) آداب۔ تسلیم۔ کورنش (۳) عجز۔ انکسار (۴) خدمت۔ نوکری۔ فرمانبرداری غلامی (۵) سلام۔ خدا حافظ۔

بندگی بجالانا (محاورہ) (۱) سلام کرنا (۲) تعظیم کرنا۔ جھکنا (۳) آداب کرنا۔ حکم کی تعمیل کرنا (۴) فرمانبرداری کرنا۔

بندگی بے چارگی (۱۔ مثل) تابعداری میں اپنا کچھ اختیار نہیں رہتا

بندگی پہنچے۔ سلام قبول ہو۔

بندگی کرنا (محاورہ) سلام کرنا (۲) خدا کی عبادت کرنا۔

بندلی (بن۔ دَ۔ لی) [ہ ۔ا۔ مذ] ایک قسم کا چاول جو روہیل کھنڈ میں ہوتا ہے۔

بِندلی (بن۔ دَ۔ لی) [ہ ۔ا۔ مث] شیشے کا چھوٹا سا گول ٹکڑا جسے ہندو عورتیں پیشانی پر لگاتی ہیں۔

بندوبست (بن۔ دو۔ بست) [ف ۔ا۔ مذ] (۱) انتظام (۲) اہتمام (۳) ضابطہ۔ قاعدہ (۴) سلیقہ (۵) زمین کی حد بندی اور انتظام تحصیلات (۶) ترتیب (۷) تدبیر۔ تجویز۔

بندوبست اسامی وار۔ وہ بندوبست جو اسامیوں کی ترتیب سے ہو

بندوبست استمراری۔ دائمی بندوبست۔ ایک بار مالگذاری قائم کرنا ہمیشہ کے لئے ایک ہی دفعہ مالگزاری کی تشخیص کر دینا۔

بندوبست دیہی۔ زمین کے کاغذات تیار کرنا۔ مالگذاری تشخیص کرنا۔ محصول لگانا۔ زمین کی حیثیت اور پیداوار کا اندازہ کرنا۔

بندوبست سرسری۔ عارضی بندوبست جو قانونی بندوبست تک کے لیے کیا جائے۔

بندور، بندوڑ (بن۔ دور، بن۔ دوڑ) [ہ ۔ا۔ مث] (۱) باندی کی تصغیر معمولی سی باندی (۲) کم رتبہ لونڈی (۳) وہ لونڈی جسے بیوی بنا لیں۔

بندوق (بن۔ دُوق) [ع ۔ف ۔ا۔ مث] (۱) گولی (۲) [تُر] وہ لوہے کی نلی جس میں بارود بھر کر چھوڑتے ہیں۔ تفنگ۔ جمع بنادق

بندوق بھرنا۔ بندوق میں چھرہ ڈالنا۔

بندوق چھتیانا۔ بندوق کو چھاتی سے لگا کر شست باندھنا بندوق چھوڑنے پر آمادہ ہونا۔

بندوق چھوٹنا۔ بندوق چلنا۔

بندوق سر ہونا۔ بندوق چلنا۔

بندوق کا پیالہ۔ توڑے دار بندوق میں اوپر کی طرف ایک کٹوری سی بنی ہوتی ہے جس میں تھوڑی سی بارود رکھتے ہیں۔ اس پیالے میں سوراخ ہوتا ہے

بندوق لگنا۔ بندوق کی گولی لگنا۔

بندوقچی (بن۔ دوق۔ چی) [ار ۔ا۔ مذ] بندوق رکھنے والا۔ قراول۔ بندوق چلانے والا۔

بندہ (بن۔ دَہ) [ف ۔ا۔ مذ] (۱) غلام (۲) نوکر۔ ملازم (۳) نیاز مند خاکسار (۴) انسان۔ بشر۔ آدمی (۵) عابد۔ زاہد۔ سر جھکا دینے والا۔ حکم ماننے والا۔ جمع بندگان۔

بندۂ آزاد (ف۔ مذ) آزاد کیا ہوا غلام (۲) ایسا شخص جو مذہبی قیود اور ضروریاتِ زندگی سے بے پروا ہو۔

بندہ بشر (ف۔ مذ) انسان۔

بندہ بشر ہے (مثل) سہو اور خطا انسان کی فطرت میں ہے۔

بندہ بنا لینا۔ (محاورہ) مطیع کر لینا۔ قابو میں کر لینا۔ غلام کر لینا۔

بندہ بے دام۔ بندہ بے درم۔ بندہ بے زر۔ مفت کا غلام۔ بہت اطاعت گزار۔

بندہ پرور (ف۔ صف) (۱) غلام کو پالنے والا بندہ نواز (۲) حضور۔ جنابِ حضرت

بندہ پروری (ف۔ مث) پالنے کا عمل۔ احسان۔ عنایت۔

بندہ جوڑے پلی پلی رام لنڈھائے کُپا (مثل) بندہ تھوڑا تھوڑا کر کے جمع کرتا ہے اور خدا ایک ہی دفعہ سارا خرچ کرا ڈالتا ہے۔

بندۂ درگاہ (ف۔ مذ) (۱) ملازم شاہی (۲) نیاز مند (۳) خادم۔ غلام۔

بندہ زادہ (ف۔ مذ) غلام کی اولاد۔ غلام کا بچہ۔ انکسار سے اپنے بیٹے کو کہتے ہیں۔

بندہ زر (ف۔ مذ) روپیہ کا غلام۔ لالچی۔ حریص۔

بندہ عاجز ہے (۱) انسان مجبور ہے بے اختیار ہے (۲) میں مجبور ہوں

بندہ کی خدا سے نہیں چلتی (مثل) مشیتِ ایزدی کے سامنے انسان کی کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔

بندہ ناچیز (ف۔ مذ) حقیر۔ بے وقعت شخص۔

بندہ نواز (ف۔ صف) غلام کو عزت دینے والا۔ مالک۔ مختار۔ حاکم۔

بندہ نوازی (ف۔ مث) بندہ پروری۔ مہربانی عنایت۔

بندھ [س ۔ا۔ مذ] ضمانت۔ امانت

بندھا (بن۔ دھا) [ہ۔ صف] جکڑا ہوا۔ اٹکا ہوا۔ مقررہ۔

بندھا توڑا۔ پوری تھیلی۔

بندھا خرچ۔ خرچ جس کی مقدار معین ہو۔

بندھا خوب مار کھاتا ہے (مثل) مجبور کو جو چاہو سزا دو۔ قابو میں

آیا ہوا مجبور ہوتا ہے۔

بندھائی (بن ۔ دھا ۔ ای) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) بندش (۲) باندھنے کی اجرت۔

بندھک (بن ۔ دھک) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) رہن ۔ گروی (۲) رہن نامہ تمسک

بندھ گیا سو موتی رہ گیا سو پتھر [ہ ۔ مثل] جیسا کچھ بھی ہو گیا ۔ غنیمت ہے (۲) جو کچھ ہاتھ آ گیا وہی سب کچھ ہے (۳) انسان ہنر والا ہے تو انسان ہے ورنہ حیوان ۔

بندھن (بن ۔ دھن) [ہ ۔ ا ۔ مذ] بندش ۔ بیڑی (۲) روک ۔ مزاحمت ۔ اٹکاؤ (۳) لگاؤ ۔ تعلق ۔ میل ۔ رشتہ ناتا (۴) وظیفہ ۔ روزینہ ۔ تنخواہ (۵) دستور العمل (۶) وہ رسی یا فیتہ جس سے کوئی چیز باندھیں ۔

بندھن وار ۔ پھول پتوں کا ہار جو خوشی کے موقع پر دروازوں لٹکاتے ہیں

بندھنا (بندھ ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) گرہ لگنا (۲) بندش میں آنا ۔ پابند ہونا ۔ (۳) گرفتار ہونا ۔ قید ہونا ۔ پکڑا جانا ۔ پھنسنا (۴) تقرر ہونا ۔ ملازم ہونا نوکری ہونا ۔ مقرر ہونا ۔ (۵) شعر کا ٹھیک اور درست ہونا (۶) شادی ہو جانا (۷) ضابطہ میں آنا ۔ معمول کے مطابق کام کرنا ۔

بندھنا (بندھ ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) سوراخ ہونا ۔ چھدنا ۔ پرو دیا جانا ۔

بندھو (بن ۔ دھو) [س ۔ ا ۔ مذ] رشتہ دار ۔ بھائی بند ۔ برادری ۔ دوست متعلقین واسطہ رکھنے والا ۔

بندھوا (بندھ ۔ وا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] بندھا ہوا ۔ قیدی ۔ اسیر (۲) پابند ۔ غلام خدمت گار ۔

بندھوانا (بندھ ۔ وا ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) قید کرانا (۲) پکڑوانا (۳) جکڑوانا گرہ دلوانا (۴) باندھنے کا حکم دینا (۵) الزام لگانا ۔ مجرم بنانا ۔

بندھی (بن ۔ دھی) [ہ ۔ صف] معمولی ۔ مقرر (۲) بند شدہ ۔ باندھی ہوئی

بندھی آواز ۔ وہ آواز جو گانے والے کے قابو میں ہو اور سُر پر قائم رہے ۔

بندھی بات (۱) ایک بات (۲) ٹھیک (۳) حسب دستور ۔ معمول کے مطابق (۴) قاعدہ ۔ قانون ۔ ضابطہ کے مطابق ۔

بندھی چوٹ ۔ مقررہ شوخی وہ انداز جس کی عادت پڑی ہو یا جو برابر ہوتا رہا ہو ۔

بند کلی (۱) بن کھلی کلی ۔ غنچہ (۲) (مجازاً) غم زدہ ۔ افسردہ شخص ۔

بندھی مٹھی پوشیدہ ۔ راز بستہ (۲) سلوک ۔ اتحاد ۔ اتفاق ۔ جتھا ۔ ایکا ۔ (۳) اکٹھی ۔ یک مشت (۴) چپ چاپ ۔ خاموش ۔ بے خوف ۔ بے کھٹکے

بندھی مٹھی لاکھ برابر (مثل) رازداری سے اعتبار بنا رہتا ہے ۔ اتفاق سے خوب کام چلتا ہے ۔ یک دل آدمی لاکھوں پر فتح یاب ہوتے ہیں

بندی (بن ۔ دی) [ا ۔ ا ۔ مث] لونڈی ۔ باندی (۲) عاجزہ ۔ خادمہ ۔

بندی (بن ۔ دی) [ف ۔ ا ۔ مذ] قیدی ۔ اسیر ۔

بندی خانہ ۔ قید خانہ ۔ جیل خانہ ۔ زندان ۔

بندی (بن ۔ دی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) روک ۔ ممانعت (۲) ایک زیور کا نام

بندی (بن ۔ دی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) صفر ۔ نقطہ (۲) نشان (۳) چھوٹا سا ٹیکا (۴) قشقہ ۔ تلک (۵) کانچ کی رنگین ٹکلی جو عورتیں ماتھے پر چپکاتی ہیں ۔

بُندیا (بُند ۔ یا) [ہ ۔ ا ۔ مث] گوندی ۔ بندی ۔

بُندیلا (بُن ۔ دے ۔ لا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] ہندوؤں کی ایک قوم ۔

بندیلن (بُن ۔ دے ۔ لن) (۱) بندیلا کی تانیث ۔ بندیل قوم کی عورت ۔ عطر پھلیل بیچنے والی عورت ۔

بنڈا (بن ۔ ڈا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ایک قسم کی ترکاری (۲) نصف ۔ دُم کٹا ۔

بنڈا (بن ۔ ڈا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) لکڑیوں کا گٹھا (۲) گھاس پھوس کا گٹھا ۔

بنڈل (بن ۔ ڈل) (Bundle) [انگ ۔ ا ۔ مذ] پلندا ۔ گٹھڑی ۔ گٹھڑ

بنڈی (بن ۔ ڈی) [ہ ۔ ا ۔ مث] آستینوں کے بغیر چھوٹا کوٹ ۔ منڈی آستین کی فراخ کمری ۔

بنڈیری (بن ۔ ڈے ۔ ری) [ہ ۔ ا ۔ مث] لمبی لکڑی جس پر چھپر رکھتے ہیں

بنڈیلا (بن ۔ ڈے ۔ لا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] جنگلی سؤر

بنرا ۔ بنڑا (بن ۔ را ، بن ۔ ڑا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) دولھا ۔ نوشہ ، خاوند ۔ شوہر (۲) شادی کا گیت ۔

بنڑی (بن ۔ ڑی) [ہ ۔ ا ۔ مث] بنڑا کی تانیث ۔ دلہن ۔ عروس ۔

بنس (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) اولاد ۔ نسل ۔ خاندان ۔ گھرانا ۔ کنبہ (۲) بانس کا مخفف

بنس پھوڑ ۔ بانس یا بید سے کام کرنے والا ۔

بنسلوچن ۔ طباشیر ۔ ایک سفید دوا کا نام جو بانس کی گرہوں سے نکلتی ہے

بنسواڑی ۔ وہ جگہ جہاں کثرت سے بانس ہوں ۔ بانسوں کا جنگل ۔

بنسی (بن ۔ سی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) بانسلی ۔ نے ۔ مرلی (۲) مچھلی پکڑنے کی ڈوری اور کانٹا ۔

بنصر (بن ۔ صر) [ع ۔ ا ۔ مث] بیچ کی انگلی اور چھنگلیا کی درمیانی انگلی ۔

بنفشہ (بَ ۔ نف ۔ شہ) [ف ۔ ا ۔ مث] ایک خودرو بوٹی جو برفانی پہاڑوں پر بالب دریا پیدا ہوتی ہے اور نزلہ زکام وغیرہ میں استعمال کی جاتی ہے ۔

بنفشی (ب ۔ نف ۔ شی) [ف ۔ صف] بنفشہ کے رنگ کا ۔ ارغوانی ۔

بنفشی شعاعیں ۔ ارغوانی رنگ کی شعاعیں جو ایک خاص آلے کے ذریعے سورج سے اخذ کی جاتی ہیں (الٹرا وائلٹ ریز (انگ) (Ultra Violet Rays)

بنفشین (بَ ۔ نف ۔ شین) [ف ۔ ا ۔ مث] دو دواؤں کی مرکب جو چوٹ اور درد کے لئے مفید ہے ۔

بنک (Bank) [انگ ۔ ا ۔ مذ] دیکھیے بینک

بنکارنا (بَن ۔ کار ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) غل مچانا ۔ دھاڑنا ۔ شور کرنا ۔ چیخ کر بولنا (۲) بھوت پریت کے سایہ کا سر پر آ کر بولنا (۳) ڈینگ مارنا ۔ شیخی مارنا

بنکڑی (بنک ۔ ڑی) [ہ ۔ ا ۔ مث] بل دار ۔ ایک قسم کی بلدار جوڑی ۔

بنکیا (ف مث) ایک قسم کی ٹیڑھی چھری جس سے قلم تراشتے ہیں ۔

بنکیت (ہ ۔ مث) بانک کے فن کا ماہر (۲) مسلح لڑائی پر تیار بانکا ۔

بنگ (ف ۔ ا ۔ مث) بھنگ ۔ ایک نشیلی بوٹی ۔

بنگا (بن ۔ گا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] بانس ۔ سونٹا ۔ ڈنڈا ۔

بنگا ٹھونکنا (محاورہ) میخ لگانا (۲) روک دینا ۔ بند کر دینا ۔ خرابی ڈالنا ۔ روڑا اٹکانا ۔

بنگالن (بَن ۔ گا ۔ لن) [ہ ۔ ا ۔ مث] بنگال کے رہنے والی عورت

بنگالی (بن۔گا۔لی) [ہ۔صف] (۱) بنگال یا بنگالہ سے منسوب (۲) [مذ] بنگال کا باشندہ (۳) [مث] بنگال کی زبان۔
بنگالی جادو۔ تیز اور با اثر جادو۔
بُنگاہ (بن۔گاہ) [ف۔امث] جگہ، مکان۔ اسباب رکھنے کی جگہ
بنگڑی۔ بنگڑی (بنگ۔ری، بنگ۔ڑی) [ہ۔صف] (۱) بانکڑی۔ ٹیڑھی۔ مروڑدار (۲) [مث] ایک قسم کی بل والی چوڑی۔
بنگش (بن۔گش) [ف۔ا۔مذ] (۱) کشمیر کے قریب علاقہ، بنگش کا باشندہ
بنگلا (بنگ۔لا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) پان کی ایک قسم۔ بنگال کا پان (۲) چھپر کا چوٹی دار مکان (۳) کوٹھی۔
بنگلہ (انگ۔مذ) (Bungalow) موزوں۔ کوٹھی۔ انگریزی طرز کا مکان
بنگلیا (بنگ۔لے۔یا) [ہ۔ا۔مث] بنگلا کی تصغیر، چھوٹا بنگلہ۔ چھپر کا چھوٹا سا مکان۔
بنگی (بن۔گی) [ہ۔ا۔مث] (۱) بجنے والا لٹو جس میں چھید ہوتا ہے (۲) [صف] ٹیڑھی۔ کج۔
بننا (بن۔نا) [ہ۔مص] (۱) درست ہونا (۲) آراستہ ہونا (۳) تعمیر ہونا (۴) گھڑا جانا (۵) تہذیب سیکھنا (۶) ایجاد ہونا (۷) دولت مند ہونا۔ حاصل ہونا (۹) خفیف ہونا۔ احمق بننا۔ بناؤ سنگار کرنا۔ بننا ٹھننا سنورنا (۱۰) مشکل پیش آنا۔
بُننا (بُن۔نا) [ہ۔مص] دھاگوں کو ترتیب سے لگا کر کپڑا تیار کرنا یا بنیان، موزے، آزاربند وغیرہ تیار کرنا۔
بن نہ آنا، بن نہ پڑنا (ا۔ر۔مص) (۱) بندوبست نہ ہو سکنا۔ کام نہ بننا۔ (۲) مجبور ہونا (۳) جواب نہ دے سکنا۔
بنّو (بن۔نو) [ا۔ر۔امث] بانو کا مخفف (۱) بیوی۔ بیگم (۲) دلہن۔ عروس۔ بہو (۳) چھوٹی۔ لاڈلی۔ نئی بیاہی عورت۔
بنواں (اُپلا) کنڈا (بن۔واں اُپ۔لا، کن۔ڈا) [ہ۔ا۔مذ] گائے بھینس کا گوبر جو چراگاہ میں خشک ہو جاتا ہے اور جلانے کے کام آتا ہے
بنوانا (بن۔وا۔نا) [ہ۔مص] (۱) تیار کرانا۔ درست کرانا (۲) تعمیر کرانا چنوانا (۳) کھانا پکوانا۔
بُنوانا (بُن۔وا۔نا) [ہ۔مص] کپڑوں وغیرہ کے تاروں کو اکٹھا کرانا۔ (۲) چارپائی وغیرہ میں بان لگوانا (۳) گندھوانا۔
بنوائی (بن۔وا۔ای) [ہ۔ا۔مث] بنوانے کی اجرت۔
بُنوائی (بُن۔وا۔ای) [ہ۔ا۔مث] بُننے کی اجرت۔
بنوٹ (بن۔نوٹ) [ہ۔ا۔مث] فن سپہ گری کی ایک قسم۔
بنولا (ب۔نو۔لا) [ہ۔ا۔مذ] کپاس کا بیج۔ پنبہ دانہ
بنولی (ب۔نو۔لی) [ہ۔ا۔مث] چھوٹے چھوٹے اولے۔ بجری۔
بنی (ب۔نی) [ہ۔ا۔مث] (۱) دلھن (۲) خوش اقبالی (۳) موافقت میل جول۔ (۴) [صف] بنی ہوئی۔ تیار۔ طے شدہ۔ موافق۔
بنی بنائی بات۔ طے شدہ معاملہ۔ سدھرا ہوا معاملہ۔
بنی رہنا (محاورہ) قسمت کا موافق رہنا۔
بنی کے سب ساتھی ہیں بگڑی کا کوئی نہیں [مثل] خوش اقبالی میں سب یار ہیں۔ برے وقت کا کوئی ساتھی نہیں۔
بَنی (بَ۔نی) [ع۔ا۔مذ] بنین، کا مخفف۔ بیٹے۔ اولاد۔ نسل
بنی آدم۔ آدم علیہ السلام کی اولاد۔ انسان۔
بنی اسرائیل۔ اولاد اسرائیل۔ یہود کی قوم۔ اسرائیل یعقوبؑ کا لقب ہے
بنی جانّ۔ جنات کی نسل اور قوم۔
بنی عمّ۔ چچیرے بھائی۔
بنی نوع (انسان) بشر، انسان۔ انسان کی اولاد۔
بنیا (بن۔یا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) بقال۔ آٹا دال بیچنے والا (۲) [صف] بزدل۔ بودا (۳) کنجوس۔ بخیل۔
بنیا اپنا گڑ بھی چھپا کر کھاتا ہے [مثل] اپنا عیب ظاہر کرنے سے چھپانا بہتر ہے۔ اپنا راز کسی پر ظاہر نہ کرنا چاہیئے۔
بنیا بھولتا ہے تو بھی زیادہ بتاتا ہے [مثل] بنیا بھول چوک میں بھی اپنا ہی مفاد پیش نظر رکھتا ہے۔
بنیا جب بولتا ہے زیادہ ہی بولتا ہے [مثل] ہوشیار آدمی ہر حال میں اپنا مطلب نہیں جانے دیتا۔
بنیا جس کا یار اس کو دشمن کیا درکار [مثل] قرض دینے والا سب سے بڑا دشمن ہوتا ہے بنئے کی دوستی عین دشمنی ہے۔
بنئے سے سیانا، سو دیوانہ [مثل] لین دین کے معاملہ میں بقال سے بڑھ کر کوئی ہشیار بنے تو دیوانہ سمجھو۔
بنئے بہکایا اور جوگی کا بھٹکا خراب ہوتا ہے [مثل] ایسا شخص تکلیف اٹھاتا ہے اور کبھی نہیں سدھرتا۔
بنئے کا بیٹا کچھ دیکھ ہی کر گرتا ہے [مثل] عقلمند آدمی کا کوئی کام فائدے سے خالی نہیں ہوتا۔ سیانا آدمی کسی نفع کی خاطر ہی کوئی کام کرتا ہے
بنئے کا پچھلا آدھا اُجلا آدھا میلا [مثل] کاروباری آدمی شوقینی نہیں کر سکتا۔
بنئے کی سی چال۔ بنیوں کا سا چلن۔ بہت کفایت شعاری۔
بنئے کی کمائی، مکان یا بیاہ نے کھائی [مثل] بنئے کی آمدنی مکان بنوانے یا بیاہ رچانے پر خرچ ہوتی ہے۔
بنیاد (بُن۔یاد) [ف۔ا۔مث] (۱) جڑ۔ اصل۔ نیو (۲) طاقت۔ مقدور بساط۔ حوصلہ
بنیاد (ڈالنا) رکھنا (۱) نیو رکھنا (۲) کام شروع کرنا۔ ابتدا کرنا۔
بنیاد کا پتھر رکھنا (کنایتاً) ابتدا کرنا۔
بنیاد نہ ہونا۔ وجود نہ ہونا۔ اصلیت نہ ہونا۔ حقیقت نہ ہونا۔
بُنیادی (بن۔یا۔دی) [ف۔صف] (۱) اصلی۔ حقیقی (۲) ابتدائی۔
بُنیان (بن۔یان) [ع۔ا۔مث] ایک خاص قسم کا لباس جو کرتے کے نیچے پہنا جاتا ہے۔
بُنیان (بُن۔یان) [ع۔ا۔مث] عمارت۔ نیو۔ بنیاد جیسے انسان ضعیف البنیان۔
بنیٹی۔ بنیٹھی (ب۔نے۔ٹی، ب۔نے۔ٹھی) [ہ۔ا۔مث] وہ بانس جس

دونوں سروں پر کپڑا لپٹا ہوتا ہے اور اسے آگ لگا کر سر اور بدن کے گرد پھراتے ہیں۔ (۲) ایک ورزش۔
بنیٹھی پھیلنا (ہلانا) بنیٹھی کی ورزش کرنا۔
بنینی (ب۔ نے۔ نی) [ہ۔ ا۔ مث] بنیا کی تانیث۔ بنیئے کی جورو
بنینی پان دمڑی کے کھائے گھر رہے کہ جائے (مثل) بخیل آدمی تھوڑے خرچ کو بہت سمجھتا ہے۔

ب ۔ و

بُو (ف۔ ا۔ مث) (۱) باس۔ مہک، خوشبو (۲) بدبو۔ سڑاند (۳) خبر۔ بھنک راز (۴) آن بان۔ شان۔ اثر (۵) شبہ اور شک کی جگہ۔
بُو آنا (۱) مہک آنا۔ خوشبو آنا (۲) بدبو آنا۔ سڑاند آنا (۳) خوشبو کا ظاہر ہونا۔
بُو باس (۱) جسم یا پھول کی خوشبو (۲) سراغ۔ کھوج۔ پتہ۔ نشان (۳) انداز۔ طور۔ ڈھنگ۔ روش۔
بُو بسنا۔ بو کا سما جانا۔ بو کا کسی چیز میں اثر ہو جانا۔
بُو پانا۔ خبر پانا۔ سن گن جانا (۲) کتے کا کسی چیز کی بو سونگھ کر پیچھا کرنا
بُو پر لگنا (محاورہ) ناک میں ہونا۔
بُو پھوٹنا (محاورہ) بو پھیلنا (۲) افشائے راز ہونا۔ بھید کھلنا۔
بُو دار (ا۔ صف) بدبو دینے والا (۲) شکار کی بو پر لگا ہوا کتا۔
بُو دینا (محاورہ) (۱) بو نکالنا (۲) پتا دینا۔ علامت ظاہر کرنا۔
بُو سما جانا (محاورہ) کسی بات کا دل میں بیٹھ جانا۔ بو کا اثر ہونا
بُو کا مست ہونا (محاورہ) خوشبو کا نہایت خوشگوار ہونا۔
بُو گئی بودار گئی۔ رہی کھال کی کھال (مثل) شان و شوکت جاتی رہی اصلی حالت رہ گئی۔
بُو نکلنا (۱) بو کا زائل ہونا (۲) بُو آنا۔
بُو ہونا (محاورہ) تھوڑی سی کوئی خاصیت ہونا۔ کچھ اثر ہونا۔
بُوئے محبت (ا۔ صف) محبت کی علامت، محبت کا نشان۔
بُوئے طفلی (ا۔ مث) لڑکپن کا اثر۔ بچپن کا اثر۔
بُو [ع۔ ا۔ مذ] بُو کا مخفف۔ باپ۔
بوالعجب (۱) بازی گر۔ شعبدہ باز (۲) انوکھا۔ عجیب شخص (۳) حیران۔ متحیر (۴) احمق۔ بے وقوف (۵) اچنبھا پیدا کرنے والی شے۔
بوالفضول۔ بکواسی۔ وہ شخص جو بیٹھا باتیں بنایا کرے۔
بوالہوس۔ بڑا لالچی۔ بہت حریص (انسانی خواہشات کا بہت سخت حریص۔
بوالہوسی۔ بہت زیادہ حرص۔ نفسانی خواہشات پر بہت زیادہ چلنا
بوتراب۔ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی کنیت۔
بو (فعل) بونا مصدر کا صیغہ امر۔ کاشت کر۔
بُوا (بُ۔ وا) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) خواہر۔ بہن۔ ہمشیرہ۔ آپا (۲) باپ کی بہن۔ پھوپھی۔
بوّاب (ع۔ ا۔ مذ) چوکیدار۔ دربان۔
بوا پھنسکو نے سلیقہ کیا۔ میاں کی پھاڑ گھٹنے پر پیوند (کیا) سیا (مثل) اس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص اپنے خیال میں عقلمندی کا کام کرے لیکن اصل میں وہ بے ڈھنگی ہو۔
بُوار (بُ۔ وار) [ہ۔ ا۔ مذ] بونے کا موسم
بواسیر (ب۔ وَ۔ سیر) [ع۔ ا۔ مث] باسور کی جمع (۱) پھنسیاں (۲) (اصطلاحاً) مقعد کی پھنسیاں۔ مسّے۔ مقعد کی ایک بیماری
بُوانا (بُ۔ وا۔ نا) [ہ۔ مص] بیج ڈلوانا۔ کاشت کرانا۔ بوائی کرانا۔
بوائلر (Boiler) (بُ۔ وا۔ اِ۔ لَر) [انگ۔ ا۔ مذ] گرم پانی کا برتن جو کسی مشین میں لگا ہوتا ہے اور جس میں بھاپ بنتی ہے
بُوائی (بُ۔ وا۔ ای) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) بیج بونے کا موسم (۲) بیج بونے کا موسم۔ بجائی۔
بِوائی (بِ۔ وا۔ ای) [ہ۔ ا۔ مث] وہ شگاف جو سردی یا خشکی کی وجہ سے پاؤں کی ایڑی میں ہو جاتا ہے اور تکلیف دیتا ہے۔
بوائی پھٹنا۔ ایڑی کے شگاف کا پھٹ جانا۔
بوائے (Boy) (بو۔ آ۔ اے) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) لڑکا طفل (۲) نوکر (گھر ہوٹل وغیرہ کا)
بُوبا (بو۔ با) [ہ۔ ا۔ مذ] پیٹ (تحقیر سے) (۲) مال اسباب۔ سامان مال متاع
بوبک (بو۔ بک) [ہ۔ صف] (۱) بوڑھا۔ بڈھا (۲) نابالغ (۳) احمق بے وقوف۔
بوبو (بو۔ بو) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) بہن۔ خواہر۔ ہمشیرہ (۲) وہ ذی عزت بوڑھی کنیز جس کی گود میں بچے نے پرورش پائی ہو۔
بوتا (بو۔ تا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) درخت کا تنہ (۲) نیچے یا حقے کی نالی۔
بوتا (بُو۔ تا) [ہ۔ ا۔ مذ] بل۔ طاقت۔ زور۔ مقدور۔ حیثیت۔
بُوتام (بُو۔ تام) [انگ (Button) کا مہند۔ ا۔ مذ] بٹن۔ گھنڈی۔ تکمہ
بوتل (بو۔ تل) [انگ (Bottle) کا مہند۔ ا۔ مث] شیشہ۔ مینا کانچ کا لمبا برتن جس کا اوپر کا منہ یا گردن پتلی ہوتی ہے جس میں سیال چیزیں رکھی جاتی ہیں۔
بوتل (اڑانا) چڑھانا (محاورہ) بوتل کی بوتل پی جانا (۲) بوتل کی ساری شراب پی جانا۔
بوتل کا نشہ (کنایتاً) شراب کا نشہ
بُوتہ (بُو۔ تہ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) مٹی کا برتن جس میں سونے چاندی کو پگھلایا جاتا ہے (۲) اونٹ کا بچہ (۳) چھوٹا درخت (۴) بھدا آدمی۔
بوتہ خاک (۱) مٹی کا برتن (۲) (کنایتاً) قالب انسانی۔ آدمی کا بدن
بُوتھ (Booth) [انگ۔ ا۔ مذ] کمرے وغیرہ کا عارضی سائبان (نیز دیکھیے پولنگ بوتھ۔
بوتیمار (بو۔ تی۔ مار) [ف۔ ا۔ مذ] بگلا۔
بوٹ [ہ۔ ا۔ مذ] کچے سبز چنے۔

بوٹ پلاؤ۔ پلاؤ جس میں کچے چنوں کو چاولوں میں ملا کر پکاتے ہیں۔
بُوٹ۱ (Boot) [انگ۔ا۔مذ] انگریزی جوتا۔
بوٹ۲ [انگ۔ا۔مث] کشتی۔ ناؤ۔ (Boat)
بوٹ (ہ۔مذ) پرندوں کا بے بال و پر بچہ۔
بُوٹا (بو۔ٹا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) گوشت کی بڑی بوٹی (۲) شہتیر کا ٹکڑا۔
بوٹا (بو۔ٹا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) چھوٹا درخت۔ پودا (۲) گلکاری۔ جھاڑ۔ پھول پتی۔
بُوٹا سا قد۔ چھوٹا اور خوبصورت قد۔ موزوں قد۔
بوٹی (بو۔ٹی) [ہ۔ا۔مث] گوشت کا ٹکڑا۔
بوٹی بوٹی پھڑکنا۔ (۱) عضو عضو کا حرکت کرنا (۲) شوخ تنگ ہونا چنچل اور نہایت شریر ہونا
بوٹی بوٹی کانپنا (محاورہ) غصے یا خوف کے باعث جسم کا نپنے لگنا
بوٹی توڑنا (۱) زور سے چٹکی لینا۔ (۲) تکا نوچنا۔
بوٹی چڑھنا۔ موٹا ہونا۔ بدن پر گوشت آنا۔
بوٹیاں اتارنا (۱) بہت زیادہ مارنا۔ سخت سزا دینا (۲) ٹکڑے ٹکڑے کرنا
بوٹیاں توڑنا۔ کاٹنا۔ نوچنا (۱۔محاورہ) جسمانی سزا دینا۔ گودنا (۲) طعنے دینا۔
بوٹیاں کاٹ کاٹ کر کھانا۔ بہت غضبناک ہونا۔
بوٹیاں کتوں کوؤں سے نچوانا (۱۔محاورہ) (کوسنا) بوٹیاں نوچ کر کھانا [کنایتاً] ایذا دینا۔ دق کرنا۔
بوٹیاں کھانا (۱) رنج دینا۔ ستانا (۲) فکر میں مبتلا ہونا (۳) گوشت کے تکے کھانا۔
بُوٹی (بو۔ٹی) [ہ۔ا۔مث] (۱) جڑی۔ گھاس پودا (۲) دوا (۳) بھنگ سبزی (۴) چھوٹا پھول (۵) پھول پتی جو کسی کاغذ یا کپڑے پر بنائی جاتی ہے۔
بوٹی بنانا (محاورہ) گلکاری کرنا۔ کاغذ یا کپڑے پر پھول پتی بنانا۔
بوجوت (بو۔جوت) [ہ۔ا۔مث] بونے جوتنے کا کام۔
بوجھ [ہ۔ا۔مذ] وزن۔ بار۔ حمل۔ بوجھا (۲) گٹھڑی (۳) پاسنگ (۴) فکر۔ خیال (۵) دقت۔ مشکل (۶) حصہ۔
بوجھ اتارنا (محاورہ) چھٹکارا پانا۔ بری الذمہ ہونا (۲) قرض ادا کرنا۔ بیباق کرنا (۳) بے پروائی سے کام کرنا (۴) کسی کے احسان کا بدلہ ادا کرنا
بوجھ اٹھانا (محاورہ) بار سر پر رکھنا (۲) ذمہ لینا (۳) سنبھالنا (۴) بے فکر کرنا۔ سبکدوش کرنا (۵) برداشت کرنا (۶) احسان کرنا۔
بوجھ بٹانا (محاورہ) مصیبت میں شریک ہونا۔
بوجھ بٹائی (ا۔مث) اناج کا گٹھڑیوں میں باندھنا۔
بوجھ پڑنا (محاورہ) دباؤ پڑنا۔
بوجھ ڈالنا (محاورہ) کسی کو ذمہ دار ٹھہرانا (۲) دباؤ ڈالنا۔
بوجھ سر پر ہونا (محاورہ) فکر ہونا۔ ذمہ داری ہونا۔ احسان ہونا۔
بوجھ سر سے اتارنا (محاورہ) (۱) احسان اتارنا (۲) بار کا سر سے اتارنا
بوجھ گردن پر رہنا (۱) بار احسان رہنا (۲) فکر رہنا۔

بوجھ [ہ۔ا۔مث] فہم۔ سمجھ۔ دانش۔ فراست۔ عقل۔ تمیز۔ ادراک۔
بوجھ بجھکّڑ (۱) ہوشیار (۲) [طنزاً] نادان جو عقلمند بنے۔
بوجھ بجھوّل۔ پہیلی۔ معمّا۔ چیستاں
بوجھ کیا چکی کا پاٹ (مثل) اس شخص کے متعلق کہتے ہیں جو علم و فضل کا دعویٰ کرنے کے باوجود سخت بے وقوف ہو۔
بوجھا بوجھی [ہ۔ا۔مث] لڑکوں کا ایک کھیل۔
بوجھل (بو۔جھل) [ہ۔صف] (۱) بھاری وزنی (۲) لدا ہوا۔ گراں بار (۳) دولت مند۔ مالدار (۴) معززخاندانی۔
بُوجھنا (بُوجھ۔نا) [ہ۔مص] سمجھنا۔ خیال کرنا (۲) جاننا۔ واقف ہونا (۳) پوچھنا۔ دریافت کرنا (۴) شمار کرنا۔ حساب لگانا (۵) شگون دیکھنا۔ فال نکالنا (۶) پہیلی کا بتانا چیستان حل کرنا (۷) سوچنا۔ دھیان کرنا۔
بوجھوں (ہ۔مذ) بوجھ کی جمع۔
بوجھوں مرنا (محاورہ) سخت ذمہ داری لینا (۲) زیادہ بوجھ اٹھانا۔
بُوچا (بُو۔چا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) کیکر کی چھال کا وہ برادہ جو ادھوڑی رنگنے کے بعد رہ جاتا ہے (۲) [صف] کن کٹا۔ چھوٹے کانوں والا۔ بے کان (۳) بے شرم۔ بے لحاظ۔
بوچا سب سے اونچا (مثل) ڈینگیا۔ جس نے کبھی کوئی کام نہ کیا مگر ڈینگ بہت مارتا ہو۔
بُوچڑ (بو۔چڑ) [انگ (Butcher) کا مہند۔ا۔مذ] قصاب۔ قصائی خصوصاً گائے کا گوشت بیچنے والا۔
بوچھار، بوچھاڑ (بوچھار۔ بوچھاڑ) [ہ۔ا۔مث] (۱) مینہ کا کثرت سے اور جھٹکے کے ساتھ پڑنا۔ مینہ کا ہوا کے تھپیڑے سے ترچھا برسنا (۲) کثرت۔ زیادتی۔ بہتات۔
بوچھاڑ پڑنا (محاورہ) کسی بات کا لگاتار ہونا۔ چاروں طرفوں سے اعتراض ہونا۔ تیر یا گولیوں وغیرہ کا کثرت سے پڑنا۔
بوچھاڑ کرنا (محاورہ) بہت زیادہ برا بھلا کہنا۔ بہت گالی گلوچ دینا۔ خوب پھٹکارنا (۲) بکثرت خرچ کرنا (۳) تیر بتر کرنا (۴) برسانا (۵) اعتراض کرنا۔ بکھیرنا۔ لٹانا (۷) باتوں کا تار باندھ دینا۔
بُوچھاڑی (بُوچھا۔ڑی) [ہ۔ا۔مث] سائبان جو بوچھاڑ سے بچنے کے لیے مکان کے سامنے ڈالتے ہیں۔
بُوچی (بُو۔چی) [ہ۔صف] (۱) بن کانوں کی۔ کن کٹی (۲) ننگے کان والی عورت (۳) چھوٹے چھوٹے کانوں والی (۴) بے غیرت۔ بے شرم۔ بے حیا عورت۔
بُود [ف۔ا۔مث] وجود۔ قیام۔ ہستی۔
بُود و باش۔ بود و ماند (ف۔مث) سکونت۔ قیام۔
بُود و نابود (ف۔مث) ہستی و نیستی ہونا نہ ہونا۔ بقا و فنا۔
بُود ہم پیشہ با ہم پیشہ دشمن (مقولہ) ایک قسم کے پیشے والوں میں عداوت ہوتی ہے۔
بودا (بو۔دا) [ہ۔صف] تھڑدلا۔ بزدل۔ کم ہمت۔ ڈرپوک (۲) لاغر

کمزور۔ دُبلا۔ ناتواں (۳) پھُس پھُسا۔ بے مزہ۔ گلا ہوا۔ فرسودہ پُرانا۔
بودا کرنا (۱) ہمت توڑانا (۲) ضعیف و ناتواں بنانا۔
بودلا (بود۔ لا) [ہ۔ صف] سیدھا سادا۔ بھولا بھالا۔ احمق بیوقوف
بودلی (بود۔ لی) [ہ۔ صف] احمق بے وقوف عورت۔ بودلا کی تانیث
بودم بے دال (ف) 'دال' کے بغیر بودم یعنی بوم۔ اُلو۔
بودھ۔ بدھ [س۔ا۔ مذ] (۱) معرفت۔ علم۔ گیان۔ سمجھ (۲) بدھ مذہب کا پیرو۔
بودی (بو۔ دی) [ہ۔ صف] بودا کی تانیث۔
بودی بات (ہ۔ مث) اوچھی اور ہلکی بات۔ رتبے سے گری ہوئی بات
بُور (ہ۔ا۔ مث) بہ افراط خیرات کرنا (۲) نچھاور، نثار (۳) بھوسی چوکر (۴) خرابی۔ نقص۔
بُور بُور: ٹکڑے ٹکڑے پاش پاش۔ ریزے ریزے۔ دھجی دھجی۔
بُور بُور کرنا (محاورہ) ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ ریزہ ریزہ کرنا۔
بُور کے لڈو (ہ۔ مذ) (۱) بھوسی میں کھانڈ ملا کر بنائے ہوئے خوبصورت لڈو (۲) دھوکا۔ چالبازی۔ دغا۔ فریب۔
بُور کے لڈو کھائے تو پچتائے اور نہ کھائے تو پچتائے [مثل] وہ کام جس کے کرنے پر افسوس ہو اور نہ کرنے پر حسرت ہو۔
بور (Bore) [انگ۔ صف] وبالِ جان۔ بیزار کرنے والا۔ مغز چٹ
بَورا (بَو۔ را) [ہ۔ا۔ مذ] باؤرا۔ باؤلا۔ دیوانہ۔ پاگل۔ سودائی۔ مجنون
بوراپن۔ سودا۔ جنون۔ دیوانگی۔
بورا (بو۔ را) [ہ۔ا۔ مذ] تھیلا۔ بڑی بوری۔
بُورا (بُو۔ را) [ہ۔ا۔ مث] (۱) شکر سفید۔ کھانڈ۔ چینی (۲) برادہ۔ چورن سفوف۔ پوڈر۔
بَورانا (بَو۔ را۔ نا) سودائی ہو جانا۔ دیوانہ ہونا۔
بُورانی (بُو۔ را۔ نی) [ف۔ا۔ مث] تلے ہوئے بینگن اور دہی سے ملا کر بنایا ہوا سالن۔ بینگن کا رائتہ
بورڈ (Board) [انگ۔ا۔ مذ] (۱) لکڑی کا تختہ (۲) کمیٹی۔ مجلس ارکانِ مجلس۔
بورڈ آف ڈائرکٹرز (Board of Directors) کسی بینک یا کمپنی کے مالکوں کمیٹی۔
بورڈ آف ریونیو (Board of Revenue) [انگ۔ مذ] صیغہ مال کا ایک اعلےٰ محکمہ۔
بورڈر (Boarder) (بور۔ ڈر) [انگ۔ا۔ مذ] بورڈنگ ہاؤس میں رہنے والا طالب علم
بورڈنگ ہاؤس (Boarding House) [انگ۔ا۔ مذ] مدرسے کا اقامت خانہ۔ دارالاقامہ۔
بورژوا (Bourgeoisie) (بور۔ ژ۔ وا) [انگ۔ا۔ مذ] شہری متوسط طبقہ۔ آجر۔ تاجر اور دیگر سماجی قدر و منزلت رکھنے والے صاحبِ جائداد لوگ۔ سرمایہ دار۔
بورژوائی (بُر۔ ژوا۔ ای) [ا۔ صف] صاحبِ ثروت لوگوں سے منسوب ثروت و دولت سے منسوب۔
بورسٹل انسٹی ٹیوٹ (Borstal Institute) (بور۔ سٹل۔ انس ٹی۔ ٹیوٹ) [انگ۔ا۔ مذ] کم سن مجرموں کا تادیب خانہ (جیل)
بَورَق (ع۔ مذ) سہاگہ۔ ایک دوا۔
بَوری (بَو۔ ری) [ہ۔ صف] (۱) باؤلی۔ پگلی۔ دیوانی (۲) [ا۔ مث] بھنے اور صاف کیے ہوئے جَو۔
بَوری (بَو۔ ری) [ہ۔ا۔ مث] چھوٹا بورا۔ ٹاٹ کا بورا جس میں غلہ رکھتے ہیں
بوریا (بو۔ ریا) [ف۔ا۔ مذ] چٹائی (۲) غریبانہ بستر۔
بوریا باف۔ چٹائی بننے والا۔ چٹائی بنانے والا۔
بوریا باندھنا، سنبھالنا (محاورہ) کوچ کرنا۔ کوچ کی تیاری کرنا۔
بوریا بغل میں دابنا (محاورہ) [مجازاً] چلے جانا۔ رخصت ہونا۔
بوڑ۔ بوڑھ [ہ۔ صف] بوڑھی۔ عمر رسیدہ۔
بوڑ (بوڑھ) **سہاگن ہو** [دعا] خاوند بڑھاپے تک زندہ رہے۔ بڑھاپے تک جوڑی قائم رہے۔ مرتے دم تک رانڈ نہ ہو۔
بوڑنا (بوڑ۔ نا) [ہ۔ مص] ڈبونا۔ غوطہ دینا۔ بھگونا۔
بُوڑھا (بُو۔ ڑھا) [ہ۔ صف۔ وا۔ مذ] بڈھا۔ کہن سال (۲) ضعیف مرد۔
بوڑھا بال برابر [مثل] بوڑھے بچے کی عقل برابر ہوتی ہے۔
بوڑھا بوبک (ہ۔ صف) بڑھاپے میں شوقینی۔ سج دھج اور جوانی کے انداز۔ حریص بوڑھا۔
بوڑھا بونگ (ہ۔ صف) بے وقوف بڈھا۔ پیر فرتوت۔
بوڑھا پھونس (ہ۔ صف) بہت بوڑھا۔
بوڑھا جانے کیا بالا جانے ہیا (مثل) بڑی عمر کا شخص کام کو دیکھتا ہے اور بچہ پیار کو۔
بوڑھا چوچلا (ہ۔ مذ) بڑھاپے کا غمزہ۔ نخرا۔
بوڑھا چونچلا جنازے کے ساتھ (مثل) مرتے دم تک ناز و انداز اور سج دھج سے باز نہ آنا (طنزاً بولا جاتا ہے)
بوڑھا چونڈا (ہ۔ مذ) بوڑھی عورت کے سفید بال۔ پیرانہ سال عورت
بوڑھا خرانٹ (ہ۔ صف) ہوشیار۔ تجربہ کار بوڑھا۔
بوڑھا طوطا (ا۔ صف) بڑی عمر کا بے وقوف آدمی۔
بوڑھا کھیات کھیٹ (ا۔ مث) بہت بڈھا۔ پیر فرتوت
بوڑھا گھاگ (ا۔ صف) جہاں دیدہ بوڑھا۔ چالاک۔ خرانٹ۔
بوڑھی (بو۔ ڑھی) [ہ۔ صف] بوڑھا کی تانیث۔
بوڑھی جورو (ہ۔ مث) بڑی عمر کی زوجہ۔ سن رسیدہ عورت۔
بوڑھی ڈھڈو (ہ۔ مث) بڈھی پھونس۔
بوڑھی عید (ا۔ مث) رمضان مبارک کے پورے تیس روزوں کے بعد آنے والی عید
بوڑھی گھوڑی لال لگام (مثل) بڑھاپے میں جوانوں کا سا بناؤ سنگار۔
بوڑھے (ا۔ صف۔ مذ) بوڑھا کی جمع۔
بوڑھے بارے خلق دوارے (مثل) بوڑھا آدمی در بدر خراب ہوتا ہے
بوڑھے طوطے کہیں پڑھتے ہیں (مثل) عمر رسیدہ لوگ علم حاصل

نہیں کرسکتے۔ جس نے جوانی میں کچھ نہیں سیکھا وہ بڑھاپے میں کیا سیکھے گا۔

بوڑھے منہ مہاسے لوگ چلے تماشے (مثل) بڑھاپے میں جوانوں کی سی باتیں۔ مہاسہ پھنسی جو جوانی میں نکل آتی ہے۔

بوڑی (بو۔ڑی) [ہ۔ا۔مث] نیزے کی نوک۔

بوڑیا (بو۔ڑ۔یا) [ہ۔ا۔مذ] غوطہ زن۔ ڈبکی لگانے والا۔ غوّاص۔

بوزا۔ بُوزہ (بُوزا، بو۔زہ) [ف۔ا۔مذ] ایک قسم کی شراب جو چنے جو اور چاول وغیرہ کے شیرے سے بنتی ہے۔

بُوزنہ۔ بُوزینہ (بوزنہ، بو۔زی۔نہ) [ف۔ا۔مذ] بندر۔ میمون۔

بوستان (بوس۔تان) [ف۔ا۔مذ] (۱) باغ۔ باغیچہ (۲) [مث] شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک مشہور منظوم کتاب کا نام۔

بوس وکنار (بو۔سو۔کِ۔نار) [ف۔ا۔مذ] بوسہ بازی چوما چاٹی چومنا اور بغل میں لینا۔ محبت اور پیار کرنا۔

بوسہ (بو۔سہ) [ف۔ا۔مذ] چومنا۔ چوما چاٹی۔ پیار۔

بوسہ بازی۔ چوما چاٹی۔ بوسے لینا دینا۔

بوسہ دینا (۱) چومنا (۲) تعظیم کرنا۔ عزت دینا۔

بوسہ زن۔ بوسہ لینے والا۔ چومنے والا۔

بوسہ گاہ۔ وہ مقام جسے چوما جائے۔

بوسیدگی (بو۔سی۔دَ۔گی) [ہ۔ا۔مث] پرانا پن۔

بوسیدہ (بو۔سی۔دَہ) [ف۔صف] پھٹا پرانا۔ گلا سڑا۔ ٹوٹا پھوٹا

بُوغ بند (ف۔مذ) بڑا بقچہ۔ وہ کپڑا جس میں لحاف وغیرہ باندھ کر رکھتے ہیں۔

بوغما (بوغ۔ما) [ف۔ا۔مذ] (۱) گھوڑے کا ایک مرض جس میں اس کے سارے جسم سے پسینہ آتا ہے (۲) چیتھڑے۔ گودڑے (۳) کوڑا کرکٹ (۴) فالتو بے کار (۵) الا بلا۔ بھوت چڑیل (۶) بدشکل عورت بھونڈی (۸) بے اصل۔ بے حقیقت (۹) گلے کا پھوڑا

بُوق [ع۔ا۔مث] بگل

بوقلموں (بُو۔قل۔مُوں) [ف۔صف] رنگا رنگ۔ مختلف رنگوں کا۔

بوقلمونی (بو۔قل۔مو۔نی) [ف۔ا۔مث] رنگا رنگی۔ تنوع۔

بوک (ہ۔ا۔مذ) (۱) مست اور جوان بکرا (۲) بوڑھا بکرا۔

بوکا (بو۔کا) [ہ۔ا۔مذ] ٹوکری یا چمڑے کا ڈول۔ جس سے پانی نکالتے ہیں

بوکھل (بو۔کھل) [ہ۔صف] گھبرایا ہوا۔ بدحواس۔ وحشی۔

بوکھلانا (بو۔کھ۔لا۔نا) [ہ۔مص] گھبرانا۔ بدحواس ہونا۔

بوکھلاہٹ (بو۔کھ۔لا۔ہٹ) [ہ۔ا۔مث] گھبراہٹ۔ بدحواسی۔

بوگس (Bogus) بوگس [انگ۔صف] مصنوعی۔ بناوٹی۔ غیر حقیقی۔

بوگی (Bogie) بو۔گی [انگ۔ا۔مث] ریل کا ڈبا۔

بَول [ع۔ا۔مذ] پیشاب۔ موت۔

بول خطا ہونا (محاورہ) پیشاب نکل جانا۔

بول و براز (ع۔مذ) پیشاب۔ پائخانہ

بول (ہ۔ا۔مذ) (۱) سخن۔ بات۔ قول۔ کلام (۲) حکم (۳) طعن تشنیع (۴) گیت کا ٹکڑا۔ بولنا مصدر کا صیغہ امر۔

بول اُٹھنا (محاورہ) (۱) بات کرنے لگنا۔ کر دینا (۲) چیخ اٹھنا۔ پکارنے لگنا (۳) ہار مان جانا۔

بول بالا ہونا (محاورہ) بات بڑی ہونا (۲) اقبال یاور ہونا۔ دولت کی ترقی ہونا۔ جاہ و جلال کا بڑھ جانا۔

بول جانا (محاورہ) (۱) ختم ہونا۔ تمام ہونا (۲) جواب دے دینا۔ ہار جانا۔ تھک جانا۔ (۳) چلّا اٹھنا (۴) حواس باختہ ہو جانا (۵) پرانا ہو جانا۔ دم نہ رہنا (۶) دیوالہ نکل جانا (۷) برداشت نہ رہنا (۸) استقلال نہ رہنا (۹) کوچ کر جانا (۱۰) سخت سست کہہ جانا۔

بول چال (ا۔مث) گفت و گو۔ بات چیت (۲) گفت و شنید (۳) روزمرہ بولنے کا طریقہ (۴) اتحاد۔ میل۔ ملاپ (۵) تکرار۔ بحث۔

بول چال ہو جانا (محاورہ) (۱) آپس میں بات چیت ہونا۔ موافقت ہو جانا (۲) تکرار ہو جانا

بول دھرنا (محاورہ) الزام دینا۔

بول سنانا (محاورہ) (۱) باتیں سنانا (۲) طعنے دینا۔ خفگی ظاہر کرنا۔

بول مارنا (محاورہ) طعنے دینا۔ سنی ان سنی کرنا۔

بولاچالی (بو۔لا۔چا۔لی) [ہ۔ا۔مث] (۱) بات چیت (۲) لڑائی جھگڑا (۳) ملاپ دوستی۔

بولانا (بو۔لا۔نا) [ہ۔مص] بدحواس ہو جانا۔ گھبرانا۔ پاگل سا ہونا۔

بولر (Bowler) بو۔لر [انگ۔ا۔مذ] گیند پھینکنے والا۔

بولنا (بول۔نا) [ہ۔مص] (۱) بات کرنا۔ بجنا (۲) پرندوں کا خوش الحانی کرنا۔ چہچہانا (۳) نیلام کی آواز نکالنا۔ بلانا۔ پکارنا (۶) جواب دینا۔ (۷) منت ماننا (۸) حقے کا آواز دینا۔

بولنا چالنا (محاورہ) غصہ کرنا (۲) روکنا۔ ٹوکنا (۳) بے جا بات کہنا۔ (۴) عذر کرنا۔

بولنگ (Bowling) بو۔لنگ [انگ۔ا۔مث] گیند پھینکنے کا عمل۔

بولنگ کریز (Bowling Crease) وہ خط جہاں سے گیند پھینکی جاتی ہے۔

بولی (بو۔لی) [ہ۔ا۔مث] (۱) گفتگو۔ زبان۔ بھاشا۔ بول (۲) جانور کی آواز (۳) کلام (۴) نیلام کی آواز (۵) طعن و تشنیع۔

بولی بڑھانا (محاورہ) نیلام میں مال کی قیمت بڑھ کر لگانا۔

بولی بڑھنا (محاورہ) نیلام میں قیمت کا زیادہ ہو جانا۔

بولی بولنے والا (۱) نیلام کرنے والا (۲) جانوروں کی بولی بولنے والا۔

بولی ٹھولی (ا۔مث) آوازے۔ توازے۔ طعن و تشنیع

بولی دینا (محاورہ) نیلام میں قیمت لگانا۔

بولیاں بولنا (۱) اپنی اپنی آوازیں نکالنا۔ قسم قسم کی آوازیں نکالنا (۲) اپنی

اپنی رائے ظاہر کرنا (۲) طعنے مارنا۔ آوازے کسنا۔
بولیاں سُننا۔ طعنے سننا۔ لعن طعن برداشت کرنا
بولیاں مارنا (محاورہ) طعنہ زنی کرنا۔
بُوم (ف ۔ا۔ مذ) اُلّو (۲) جگہ۔ مقام (مجازاً) تنہائی پسند۔ منحوس۔ بے وقوف۔
بوم خصلت: ویرانہ پسند۔ منحوس۔
بونا (بَو۔ نا) [ہ۔ صف] پستہ قد۔ ٹھنگنا۔
بونا (بو۔ نا) [ہ۔ مص] تخم ریزی کرنا۔ بیج ڈالنا۔ بوائی کرنا۔
بونا جوتنا۔ کھیت میں بیج ڈالنا اور ہل جوتنا
بونبی (بوں۔ بی) [ق ۔ا۔ مث] ناف۔
بونٹے (ہ ۔ا۔ مذ) (۱) بُوٹے۔ سبز کچے چنے (۲) چھوٹا مضبوط گھوڑا
بونٹ پلاؤ ۔ سبز چنے کا پلاؤ۔
بُوند (ہ ۔ا۔ مث) (۱) قطرہ (۲) نطفہ (۳) ایک قسم کا کپڑا۔
بوند بوند تالاب بھرتا ہے (مثل) تھوڑا تھوڑا بہت ہو جاتا ہے
بوند بھر (ا۔ صف) ذرا سا۔ تھوڑا سا۔ بہت کم۔
بوند پڑنا۔ بوند ٹپکنا۔ گرنا۔ قطرہ گرنا۔
بوند ٹھہرنا (محاورہ) حاملہ ہونا۔ نطفہ ٹھہرنا۔
بوند کا چوکا گھڑے ڈھلکائے (مثل) موقع نکل جانے پر بڑی زحمت اٹھانا پڑتی ہے۔
بوندا (بوں۔ دا) [ہ ۔ا۔ مذ] (۱) چھوٹی کلی۔ کچی کلی (۲) پوست کا ڈوڈا (۳) بڑا قطرہ
بوندا باندی (ا۔ مث) تھوڑی تھوڑی بارش۔ ترشح۔
بوندی (بوں۔ دی) [ہ ۔ا۔ مث] (۱) چھوٹی بوند۔ چھوٹا قطرہ (۲) ایک مٹھائی کا نام۔
بونڈ (Bond) [انگ۔ مذ] سود والے قرضے کا تمسک جو حکومت جاری کرتی ہے۔ اور میعاد گزر جانے کے بعد مع سود ادا کر دیا جاتا ہے۔ (۲) معاہدہ۔
بونڈری ((Boundary)) بونڈ۔ ری) [انگ ۔ا۔ مث] (۱) حد۔ مینڈھ۔ باڑھ (۲) حد بندی۔
بونڈلا (ہ۔ مذ) گرد باد۔ بگولا۔ چکر کھائی ہوئی ہوا۔
بونڈی (بوں۔ ڈی) [ہ ۔ا۔ مث] (۱) جوار کی بالی۔ کھلنے کے قریب کلی
بونس (Bonus) بونس [انگ ۔ا۔ مذ] (۱) انعام جو ملازمین کو اجرت کے علاوہ دیا جائے (۲) زائد منافع جو کمپنی کے حصے داروں کو ملے (۳) بیمہ کرانے والوں کا منافع۔
بونگا (بوں۔ گا) [ہ۔ صف] بے وقوف۔ احمق۔ بے موقع اور بے محل بات کرنے والا۔
بونگا (بوں۔ گا) [ہ ۔ا۔ مذ] (۱) بھُس کا مخروطی ڈھیر (۲) کھوکھلا بانس
بونگی (بوں۔ گی) [ہ۔ صف] بونگا کی تانیث۔ بے وقوف عورت
بونی (بو۔ نی) [ہ ۔ا۔ مث] بیج بونے کا موسم۔ کھیت میں بیج بونے کا کام۔

بوہایا (بو۔ ہا۔ یا) [ہ ۔ا۔ مذ] آتشک کا بیمار
بوہائی (بو۔ ہا۔ ای) [ہ ۔ا۔ مث] عورت جو آتشک کے مرض میں مبتلا ہو
بوہرا (بوہ۔ را) [ہ ۔ا۔ مذ] (۱) ساہوکار (۲) ایک مسلمان تاجر قوم۔
بوہری (ہ۔ مث) بھُنے ہوئے جو۔
بوہنی (بوہ۔ نی) [ہ ۔ا۔ مث] پہلی بکری۔ وہ رقم جو دن میں پہلے پہل ملے۔
بوہنی ہونا۔ پہلی بکری ہونا۔
بوئی (بو۔ ای) [ا۔ ا۔ مث] (۱) بچوں کو ڈرانے کا ایک فرضی نام (۲) ایک قسم کی گھاس۔
بوئیا (بو۔ ای۔ یا) [ہ ۔ا۔ مذ] چھوٹی اور تنگ منہ کی ٹوکری۔
بویا نہ جوتا اللہ نے دیا پوتا (ا۔ مثل) بے مشقت کام بن گیا۔
بویام (بو۔ یام) انگریزی ڈھنگ کا مرتبان۔ بیام
بویسیا (ب۔ وے۔ س۔ یا) [ہ ۔ا۔ مذ] (۱) فضول بکنے والا (۲) وہ شخص جسے اغلام کرانے کی علت ہو۔

ب۔ ہ

بہ (ہ ۔ا۔ مذ) عورتوں کے کان یا ناک کا وہ چھید جس میں وہ موتی یا زیور پہنتی ہیں
بہ (ف۔ صف) بہتر۔ اچھا۔ عمدہ
بہا (ب۔ ہا) [ف ۔ا۔ مذ] مول۔ دام۔ قیمت۔
بہا بہا پھرنا (ہ۔ مص) (۱) سیال چیز کا کثرت سے بہتے پھرنا (۲) کسی چیز کی کثرت یا زیادتی ہونا۔
بہا بہا ڈولنا (ہ۔ مص) واہی تباہی گھومنا۔ مارا مارا پھرنا۔
بہادُر (ب۔ ہا۔ دُر) [ف۔ صف۔ و۔ مذ] (۱) جوانمرد۔ شجاع۔ سورما۔ (۲) دلیر۔ نڈر۔
بہادری (ب۔ ہا۔ دُ۔ ری) [ف ۔ا۔ مث] جرأت۔ دلیری۔ شجاعت جوانمردی۔
بہا دینا (محاورہ) لٹا دینا۔ اونے پونے بیچ ڈالنا۔
بہار (ب۔ ہار) [ف ۔ا۔ مث] (۱) پھول کھلنے کا موسم۔ بسنت رُت۔ موسم ربیع (۲) نارنج کا پھول۔ گیندے کا پھول (۳) لطف۔ مزہ رونق۔ جوبن (۴) خوشی۔ شباب (۶) سرسبزی۔ شادمانی۔ تروتازگی (۷) سیر۔ تماشا۔ تفریح (۸) آنند۔ سرور (۹) نشہ کا چڑھاؤ
بہار آنا (محاورہ) موسم بہار آنا (۲) رونق آنا۔ لطف آنا۔
بہار الاپنا۔ (ا۔ صف) بہار کی راگنی گانا۔
بہار پر آنا (محاورہ) (۱) جوان ہونا۔ جوبن پر آنا (۲) پھولوں کا کھلنا۔
بہار دکھانا (محاورہ) سماں دکھانا۔ کیفیت دکھانا۔
بہار دیکھنا (محاورہ) سرسبزی دیکھنا۔ لطف دیکھنا۔
بہار کھلنا (محاورہ) رونق ہونا۔
بہار کے دن (ا۔ صف) بہار کا موسم۔
بہار لوٹنا (محاورہ) عیش کرنا۔ مزے اڑانا (۲) تماشا دیکھنا۔ سیر کرنا۔

(۳) تباہ و برباد کرنا۔ کسی رونق دار جگہ کو بے رونق کرنا۔
بہاراں (بَ۔ ہا۔ راں) [ف۔ ا۔ مذ] موسم بہار (الف نون زائد ہے)
بہارَن (بُ۔ ہا۔ رَن) [ہ۔ ا۔ مذ] جھاڑن۔ جھاڑنے کا کپڑا۔
بُہارنا (بُ۔ ہار۔ نا) [ہ۔ مص] جھاڑو دینا۔ صاف کرنا۔
بُہارو (بُ۔ ہا۔ رو) [ہ۔ ا۔ مذ] جھاڑو کے ساتھ بطور تابع مستعمل ہے
بُہاری (بُ۔ ہا۔ ری) [ہ۔ ا۔ مث] جھاڑن۔ جھاڑو۔
بِہاری (ب۔ ہا۔ ری) [ہ۔ صف] (۱) ہندوستان کے صوبہ بہار سے منسوب (۲) [مذ] بہار کا باشندہ (۳) ایک قسم کا رنگ (۴) ایک قسم کا لیموں (۵) ایک قسم کا سہرا۔ (۶) کرشن جی کا نام۔
بہاگ (ہ۔ مذ) بلاول ٹھاٹھ کا ایک راگ جو رات کے وقت گایا جاتا ہے۔ اس کا مزاج پرسکون ہے۔
بہانا (بَ۔ ہا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) لنڈھانا۔ پانی گرانا (۲) پانی میں بہانا۔ پانی کی رو میں ڈالنا (۳) ضائع کرنا (۴) سستا بیچنا۔ کوڑیوں کے مول بیچنا۔
بہانہ (بَ۔ ہا۔ نہ) (۱) حیلہ۔ عذر۔ ٹال مٹول (۲) دھوکا۔ فریب (۳) ظاہر داری (۴) سبب۔ وجہ۔ وسیلہ (۵) موقع۔ ڈھب۔
بہانہ بنانا (محاورہ) حیلے حوالے کرنا۔ ٹالنا۔
بہانہ جُو (ف۔ صف) بہانہ ڈھونڈنے والا۔ حیلہ گر۔ دھوکے باز۔ فریبی
بہانہ جوئی (ف۔ مث) حیلہ کی تلاش۔
بہانہ چلنا (محاورہ) حیلہ کارگر ہونا۔ تدبیر کا اثر ہونا۔
بہانہ خور (ف۔ صف) مکار۔ بہانہ بنانے والا۔ فریبی۔
بہانہ ڈھونڈنا (محاورہ) موقع تلاش کرنا۔ حیلہ ڈھونڈنا۔ عذر تلاش کرنا
بہانہ ساز (ف۔ صف) حیلہ کرنے والا۔
بہانہ کرنا (محاورہ) حیلے حوالے کرنا۔
بہانہ ملنا (محاورہ) حیلہ ہاتھ آنا۔
بہانے سے۔ حیلے سے۔
بہانے موت حیلے رزق (مثل) موت کا کوئی سبب ہوتا ہے اور رزق پہنچنے کا کوئی حیلہ ہوتا ہے۔
بہائم (بَ۔ ہا۔ اِم) [ع۔ ا۔ مذ] بہیمہ کی جمع۔ چوپائے۔ مویشی۔ حیوان
بہاؤ (بَ۔ ہا۔ ؤ) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) ڈھلاؤ۔ روانی (۲) چڑھاؤ۔ طغیانی
بہائی (بَ۔ ہا۔ ای) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) بہاء اللہ کے مذہب کا پیرو (۲) [صف] اس مذہب سے متعلق۔
بہبود (بہ۔ بُود) [ف۔ ا۔ مث] بہتری۔ نفع۔ فائدہ۔ بھلائی۔
بہت (ہ۔ صف) [ب۔ ہُت] (۱) زیادہ۔ نہایت (۲) [تابع فعل] کثرت سے۔ افراط سے۔
بہت اچھا (کلمہ ایجاب) (۱) بہت بہتر۔ بالکل مناسب (۲) کیا مضائقہ ہے۔ کیا ڈر ہے۔
بہت اڑنا (محاورہ) اُڑن کی لینا۔ چالاکی کرنا۔
بہت بڑی عمر ہے (محاورہ) ایسے موقع پر کہتے ہیں جب کسی شخص ذکر ہوا اور وہ آجائے۔

بہت بہت پوچھنا (محاورہ) کسی کو کسی کی مزاج پرسی کا پیغام دینا
بہت بہت سلام کہنا (محاورہ) کسی کو تاکید سے سلام کا پیغام دینا
بہت چل نکلنا (محاورہ) بہت ہوشیار یا چالاک ہو جانا (۲) غرور کرنا۔ اترانا (۳) گستاخ ہو جانا
بہت خاک چھاننا (محاورہ) بہت کوشش کرنا۔ آوارہ گردی کرنا (۳) بہت تلاش کرنا۔
بہت خوب (کلمہ ایجاب) دیکھیے بہت اچھا۔
بہت دم دینا (محاورہ) بہت فریب کرنا۔ بہت کوشش کرنا۔
بہت دن چڑھنا (محاورہ) آفتاب بلند ہو جانا۔
بہت دن پڑے ہیں (محاورہ) بہت وقت ہے۔
بہت دنوں یاد کرنا (محاورہ) عرصے تک پچھتانا۔ افسوس کرنا۔
بہت دُور (ا۔ صف) زیادہ فاصلہ (۲) [مجازاً] بڑا چالاک۔ بہت ہوشیار۔
بہت رات آئی (محاورہ) رات کا کافی حصہ گزر گیا
بہت سر پٹخا (محاورہ) بڑی کوشش کی۔ بہت سمجھایا۔
بہت قریب زیادہ رقیب (مثل) قرابتی کو حسد زیادہ ہوتا ہے۔
بہت قصائیوں میں گائے مردار (مثل) بہت صلاح کاروں سے کام خراب ہوتا ہے۔
بہت کٹ گئی تھوڑی رہ گئی (مثل) تھوڑی سی زندگی رہ گئی ہے
بہت کرکے۔ عموماً۔ اکثر۔ بکثرت۔ باوجود۔
بہت گھول میل ہے (محاورہ) بڑا یارانہ ہے۔ بہت میل جول ہے
بہت ماریں آدمی توبہ بھول جاتا ہے (مثل) جب ہر طرف سے حملہ ہو تو آدمی بدحواس ہو جاتا ہے۔
بہت مار میں رونا نہیں آتا (محاورہ) بہت تکلیف میں شکایت نہیں کی جاتی۔
بہت مٹھائی میں کیڑے پڑتے ہیں (مثل) زیادہ دوستی اور بے تکلفی میں لڑائی ہو جاتی ہے۔ زیادہ میل کا نتیجہ خراب ہوتا ہے۔
بہت نکٹوں میں ایک ناک والا نکو (مثل) بہت عیب والوں میں ایک بے عیب بھی عیب والا سمجھا جاتا ہے۔
بہت ننھا کاتتے ہو (مثل) بڑے غور سے کام لیتے ہو۔
بہت ہو گا (محاورہ) زیادہ سے زیادہ یہ ہو گا۔
بہت ہے (مقولہ) برکت ہے (۲) نہیں ہے۔
بہتا (بہ۔ تا) [ہ۔ صف] جاری۔ بہتا ہوا۔ تیرتا ہوا۔
بہتا ہوا جوڑا (محاورہ) جلد جلد انڈے دینے والا کبوتروں کا جوڑا
بہتے پانی میں ہاتھ دھونا۔ بہتے دریا میں ہاتھ دھونا۔ بہتی گنگا میں چُلّو بھرنا (مثل) اچھے حالات سے فائدہ اٹھانا۔ کسی کی فیاضی سے فائدہ اٹھانا۔
بہتات (بَ۔ ہُ۔ تا۔ ت) [ہ۔ ا۔ مث] کثرت۔ زیادتی۔ افراط۔ فراوانی۔
بہتان (بُہ۔ تان) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) تہمت۔ افترا۔ الزام (۲) عیب۔ بدنامی۔ کلنک۔

بہتان اٹھانا (محاورہ) الزام لگانا۔ تہمت لگانا
بہتان باندھنا۔ بہتان جوڑنا۔ بہتان دھرنا۔ بہتان دینا۔ بہتان رکھنا۔
بہتان لگانا۔ الزام لگانا۔ عیب دھرنا۔
بہتان لینا (محاورہ) اعتراض لینا۔
بہتر (بہ۔ تر) [ف۔ صف] (۱) اعلیٰ۔ عمدہ۔ افضل (۲) زیادہ اچھا (۳) (کسی بات یا حکم کے جواب میں) بہت خوب۔
بہتر (ب۔ ہت۔ تر) [ہ۔ صف] (۱) ستر اور دو ۷۲ (۲) اظہار کثرت کیلیے
بہتری (بہ۔ تَ۔ ری) [ف۔ ا۔ صف] (۱) بھلائی۔ نیکی۔ خوبی۔ فائدہ (۲) فضیلت۔ بڑائی۔ بزرگی
بہترین (بہ۔ تَ۔ رین) [ف۔ صف] سب سے اچھا۔
بہتیرا (ب۔ ہُ۔ تے۔ را) [ہ۔ صف] زیادہ۔ بہت زیادہ۔ کافی
بہتیرے پاؤں پیٹے (محاورہ) بہت کوشش کی۔ بڑی مشقت کی
بہتیری (ب۔ ہُ۔ تے۔ ری) [ہ۔ صف] بہتیرا کی تانیث۔
بہجت (ع۔ مث) تازگی۔ خوشی۔ شادمانی۔ انتہائی مسرت۔
بہدانہ (بہ۔ دا۔ نہ) [ہ۔ ا۔ مذ] بہی کا بیج۔ ایک مشہور دوا کا نام۔
بہر عنوان۔ ہر طرح۔ ہر طریقے سے۔
بہرا (بہ۔ را) [ہ۔ صف۔ وا۔ مذ] وہ شخص جو سن نہ سکے۔
بہرا بادل۔ بہرا بھنڈا۔ اونچا سننے والا۔
بہرا بھتنی، اندھا دوزخی (مقولہ) بہرا برائی بھلائی نہ سننے کے باعث نیک ہوتا ہے اور اندھے کی نیت نہ دیکھنے کے سبب ڈانوا ڈول رہتی ہے۔
بہرا پتھر (ا۔ صف) وہ شخص جس کی سننے کی قوت بالکل زائل ہو گئی ہو
بہرا سو گہرا (مقولہ) بہرا بڑا چالاک ہوتا ہے۔
بہرام (بہ۔ رام) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) پانچویں آسمان کا ایک ستارہ مریخ (۲) عراق کے ایک بادشاہ کا نام جسے گورخر کے شکار کا بہت شوق تھا اسے عام طور پر بہرام گور کہتے ہیں۔
بہروپ (بہ۔ روپ) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) دھوکا۔ مکر۔ فریب (۲) سوانگ بھیس۔
بہروپ بدلنا (محاورہ) بھیس بدلنا۔ سوانگ بھرنا۔ نیا روپ دکھانا
بہروپ بھرنا، لانا (محاورہ) وضع اختیار کرنا۔ سانگ بنانا۔ نئی حالت میں نظر آنا۔
بہروپیا (بہ۔ رُو۔ پ۔ یا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) نقال۔ سانگ بنانے والا (۲) مکار اور فریبی شخص
بہرہ (بہ۔ رہ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) نصیب۔ قسمت (۲) حصہ۔ بھاگ۔ (۳) دلیری۔ حوصلہ۔
بہرہ رکھنا (محاورہ) حصہ دار ہونا (۲) کچھ ملنا (۳) دسترس رکھنا۔
بہرہ کھلنا (محاورہ) نصیب کھلنا۔ قسمت یاور ہونا۔ بھاگ جاگنا۔ حصہ ملنا۔ دل روشن ہونا۔ (۳) برا بھلا کہنا۔
بہرہ مند، بہرہ ور، بہرہ یاب (ف۔ صف) صاحب قسمت۔ خوش قسمت۔ فائدہ اٹھانے والا۔

بہرہ مندی (ف۔ مث) خوشحالی۔ اقبال مندی۔ خوشی۔
بہری (بہَ۔ ری) [ہ۔ ا۔ مث] ایک شکاری پرندہ (۲) [صف] وہ عورت جس کی قوت سماعت جاتی رہے۔
بہریا (بہ۔ ہر۔ یا) [ہ۔ ا۔ مث] بہو کی تصغیر۔ بیٹے کی بیوی۔ کسی پردہ دہ لڑکے کی بیوی۔ لونڈی کے بیٹے کی جورو۔
بہزار دقت۔ بڑی مشکل۔ مصیبت سے۔
بہشت (ب۔ ہشت) [ف۔ ا۔ مذ و امث] (۱) جنت۔ فردوس۔ باغ (۲) عیش و آرام کا مقام۔ فضا کی جگہ۔
بہشت بریں (ف۔ مذ) سب سے اعلیٰ درجہ کی جنت۔
بہشت شداد (ف۔ مذ) شداد ایک بادشاہ گزرا ہے۔ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا اور ایک باغ تیار کرایا تھا جسے وہ بہشت کہتا تھا۔ اس میں اسے جانا نصیب نہ ہوا۔
بہشت کا جانور [ا۔ مذ] (مجازاً) مور۔ طاؤس۔
بہشت کا میوہ (ا۔ مذ) (مجازاً) انار۔ انجیر۔
بہشت کی قمری (ا۔ مث) کنچنی۔ ناچنے گانے والی عورت۔
بہشت کی ہوا (ا۔ صف) خوشگوار ہوا۔ نسیم سحری۔
بہشت میں لات مارنا (۱) نیکوں کے ساتھ بدی سے پیش آنا (۲) ماں باپ سے بدسلوکی سے پیش آنا (۳) خدا کی نعمتوں کی ناشکری کرنا۔
بہشتیا (ب۔ ہش۔ تا) [ار۔ ا۔ مذ] سقہ۔
بہشتن (ب۔ ہش۔ تن) [ار۔ ا۔ مث] بہشتی کی تانیث۔ پانی پلانے والی عورت۔
بہشتی (ب۔ ہش۔ تی) [ف۔ صف] (۱) بہشت کا رہنے والا (۲) جنتی بھلا آدمی۔ نیکوکار (۳) [ا۔ مذ] ماشکی۔ پانی بھرنے والا سقا۔
بہک (ب۔ ہک) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) گمراہی۔ غلطی۔ لغزش (۲) شراب کے نشے میں بڑبڑاہٹ۔ بدمستی (۳) بہکی باتیں۔ ایسی باتیں جن کا سر پیر نہ ہو۔ (۴) بہکنا مصدر کا صیغہ امر۔
بہک اٹھنا (محاورہ) نشے میں بکنا۔ ترنگ میں آنا (۲) باؤلی باتیں کرنا بڑبڑانا (۳) غلطی کرنا۔
بہک جانا (محاورہ) گمراہ ہو جانا۔ غلطی کرنا (۲) بدمست ہو جانا۔ (۳) دھوکا کھانا۔
بہک چلنا (محاورہ) (۱) اترانا۔ مغرور ہونا (۲) بہکانے میں آنا۔ مست ہونا
بہکا بہکا پھرنا (ا۔ محاورہ) آوارہ پھرنا۔
بہکائے جانا (محاورہ) [ہ۔ مص] کسی کو دھوکا دے کر بھگائے جانا
بہکانا (بہَ۔ کا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) ورغلانا۔ فریب دینا (۲) اغوا کرنا۔ بھگائے جانا (۳) غلطی کرانا (۴) جھوٹی امید بندھانا (۵) کان بھرنا۔ بدگوئی کرنا (۶) مست کرنا۔
بہکاوا (بہَ۔ کا۔ وا) [ہ۔ ا۔ مذ] دھوکا۔ فریب۔ جھانسا۔
بہکاوے میں آنا (محاورہ) (۱) دھوکے میں آنا (۲) حمایت پر پھولنا۔ (۳) فریب میں آنا۔
بہکاوٹ (بہَ۔ کا۔ وٹ) [ہ۔ ا۔ مث] دم۔ فریب۔ جھانسا۔

بہکنا (بَ۔ہک۔نا) [ہ۔مص] (۱) بھٹکنا (۲) دھوکا کھانا (۳) پھسلنا (۴) نشہ، نیند، ہذیان یا بخار میں بکنا (۵) لڑکھڑانا (۶) نشے میں شور مچانا (۷) اترانا۔

بہکی بہکی باتیں کرنا (ہ۔ محاورہ) بے سر و پا باتیں کرنا۔ الٹی پلٹی باتیں کرنا

بہکی ہوئی آواز (ہ۔ا۔مث) بے سُری آواز۔ آواز جو بولنے والے کے قابو میں نہ ہو۔

بہل (بَ۔ہل) [ہ۔ا۔مث] سواری کی بیلوں کی گاڑی۔ بہلی

بہلا (بہ۔لا) [ہ۔صف] بانجھ گائے بکری وغیرہ

بہلا دینا (محاورہ) بچوں کو رونے سے باز رکھنے کے لیے کھیل میں لگا دینا۔ دوسری طرف متوجہ کر دینا۔

بہلانا (بہ۔لا۔نا) [ہ۔مص] (۱) کھیل میں لگانا۔ بچے کو رونے سے باز رکھنا۔ دل خوش کرنا (۲) فریب دینا۔ دھوکا دینا۔

بہلاوا (بہ۔لا۔وا) [ہ۔ا۔مذ] تفریح۔ دل خوش کرنے کا مشغلہ۔

بہلنا (بَ۔ہل۔نا) [ہ۔مص] (۱) سیر تماشے سے خوش ہونا۔ تفریح ہونا (۲) دوسری طرف جی لگ جانا۔

بہلہ (بہ۔لہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) نقدی اور کاغذات رکھنے کا بڑا بٹوا (۲) چمڑے کا دستانہ جو شکاری لوگ ہاتھ میں پہن کر اس پر باز وغیرہ بٹھاتے ہیں۔

بہلی (بہ۔لی) [ہ۔ا۔مث] یکے کی مانند بیلوں کی چھوٹی گاڑی۔

بہلیا (بہ۔ل۔یا) [ہ۔ا۔مذ] بہل یا بہلی ہانکنے والا۔

بہلیا (بَ۔ہل۔یا) [ہ۔ا۔مذ] پرندوں کا شکاری۔ مسلح

بہم (بَ۔ہم) [ف] باہم کا مخفف۔ اکٹھے ایک دوسرے کے ساتھ۔

بہم آنا (محاورہ) حاصل ہونا۔ میسر آنا۔ مہیا ہونا۔ دیا جانا۔

بہم پہنچانا۔ مہیا کرنا۔ فراہم کرنا۔

بہم پہنچنا۔ حاصل ہونا۔ دستیاب ہونا۔

بہم دیگر۔ ایک دوسرے کے ساتھ۔

بہمن (بہ۔من) [ف۔ا۔مذ] (۱) چالاک۔ ذہین (۲) برستا ہوا بادل (۳) دھوپ سے پگھل کر پہاڑ سے نیچے گرنے والی برف (۴) ایرانی گیارھواں مہینہ (۵) لدو جانوروں کا موکل (۶) [مث] ایک بوٹی

بہن (بَ۔ہن، بِ۔ہن) [ہ۔ا۔مث] (۱) ہمشیرہ۔ خواہر۔ باجی۔ (۲) سہیلی۔

بہن بھلی نہ بھیّا سب سے بھلا روپیہ (مثل) روپیہ سب سے بڑی چیز ہے۔

بہن کے گھر بھائی کتا، ساہر کے گھر جنوائی کتا (بہن کے گھر بھائی اور خسر کے گھر داماد کے پڑے رہنے سے ان کی کوئی عزت نہیں ہوتی

بہنیں بہنیں آپس میں لڑیں لوگوں نے جانا بیر پڑا (مثل) عزیزوں میں تکرار سے دشمنی نہیں ہو جاتی۔

بہن (ب۔ہن) [ہ۔ا۔مذ] بیج جسے کاشت کار بوتے ہیں۔

بہنا (بہ۔نا) [ہ۔مص] (۱) جاری ہونا، رواں ہونا (۲) پھیل جانا حمل گرنا (۴) مواد نکلنا (۵) پگھلنا (۶) برباد ہونا۔ خراب ہونا۔ غارت ہونا۔ پریشان ہونا (۷) تتر بتر ہونا (۸) کثرت سے انڈے دینا۔ (۹) [مث] بہن کی تصغیر۔

بہنا (بہ۔نا) [ہ۔ا۔مذ] دھنا۔ ندّاف۔ روئی دُھنکنے والا۔

بہناپا (بہَ۔نا۔پا) [ہ۔ا۔مذ] دوستی۔ سہیلی پن۔ بہن بننا۔

بہناپا (جوڑنا) کرنا۔ سہیلی بننا۔ دوستی کرنا۔

بہنگم (بِ۔ہن۔گم) [ہ۔صف] "بے ہنگم" کا مخفف۔ بے ڈول۔ بدقطع۔ بدنما۔

بہنگی (بہن۔گی) [ہ۔ا۔مث] وہ لکڑی جس کے دونوں طرف رسیاں لٹکتی ہیں جن پر بوجھ لاد کر کندھے پر اٹھا کر لے جاتے ہیں۔

بہنوئی (بہَ۔نو۔ای) [ہ۔ا۔مذ] بہن کا خاوند۔ دولہا بھائی۔

بہنی (بہُ۔نی) [ہ۔ا۔مث] دکان کھولنے کے بعد پہلی بکری۔

بہیلی (بہ۔لے۔لی) [ہ۔ا۔مث] سہیلی۔ منہ بولی بہن۔

بہو (بہَ۔ہو) [ہ۔ا۔مث] (۱) بیٹے کی جورو (۲) معزز ہندو عورت

بہو بیٹی تکنا (محاورہ) غیر عورت پر بری نظر ڈالنا۔

بہو باتوں بڑی کرتب (مقولہ) بے ہنر زبان دراز عورت کے متعلق کہتے ہیں۔

بہو بیگم نام رکھنا۔ اپنے آپ کو معزز اور بڑا جتانا۔

بہوجی (ا۔صف) (۱) عزت دار عورت (طنزاً) وہ مرد جو عورتوں کی سی حرکتیں کرے۔ زنانہ۔

بہو رہی کنواری، ساس رہی داری۔ بہو آئی بیاہی، پڑ گئی خواری [مثل] منگنی کے بعد بہو کی بڑی خاطر مدارات کی جاتی ہے۔ لیکن بیاہ کے بعد جھگڑے فساد شروع ہو جاتے ہیں۔

بہولانا (محاورہ) بیٹا بیاہنا۔

بہوار (بہَ۔وار) [ہ۔ا۔مذ] لین دین معاملت۔

بہوار کی بات (ہ۔مث) لین دین کی بات۔ ٹھیک ٹھیک بات معاملے کی بات۔

بہوڑا (بَ۔ہوُ۔ڑا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) واپسی کا کھانا۔ ولیمہ (۲) دلھن کے ساتھ جو کھانا برات کی واپسی کے وقت بھیجا جاتا ہے۔

بہی (بَ۔ہی) [ہ۔ا۔مث] وہ رجسٹر جس میں حساب وغیرہ لکھتے ہیں روزنامچہ۔

بہی پر (اتارنا) چڑھانا (محاورہ) بہی پر نقل کرنا۔ یادداشت میں درج کرنا۔ بہی میں لکھنا۔

بہی خسرہ (ہ۔ف۔مذ) روزنامچہ

بہی دھروڑا (ہ۔مذ) پرکھے ہوئے حساب کی بہی۔

بہی کھاتا۔ روزنامچہ۔ حساب کی کتاب۔ نام بنام۔ آمد و خرچ کا حساب

بہی (بِ۔ہی) [ہ۔ا۔مث] ایک پھل کا نام جو سیب سے مشابہ ہے اور کابل و کشمیر میں پیدا ہوتا ہے۔

بہیر (بَ۔ہیر) [ہ۔ا۔مث] (۱) فوج کے متعلقین اور سامان فوج۔ فوج کے بازار کا ملازم۔

بہیر بھنگا۔ بہیر و بھنگا (صحیح بہیر و بنگاہ ہے) فوج کے شاگرد پیشہ

اور خیمہ و خرگاہ۔

بہیڑا (بَ۔ ہے۔ ڑا) [ہ۔ا۔مذ] ہلیلہ۔ ایک قسم کی ہڑ

بہیمہ (ع۔ مذ) چوپایہ۔ مویشی۔

بہیمی (ع۔ مث) حیوانیت۔

بھ

بھابھر (بھا۔ بھر) [ہ۔ا۔مث] (۱) ایک قسم کی لمبی گھاس جس سے رسیاں بٹی جاتی ہیں (۲) ہلکے سیاہ رنگ کی مٹی۔

بھابی۔ بھابھی (بھا۔ بی، بھا۔ بھی) [ہ۔ا۔مث] بھائی کی بیوی بھاوج

بھاپ [ہ۔ا۔مث] دھواں۔ بخارات۔

بھاپ بھرانا (محاورہ) پرندوں کا مُنہ سے اپنے بچوں کے پیٹ میں ہوا بھرنا

بھات (ہ۔ا۔ مذ) اُبلے ہوئے چاول (۲) خشکا (۳) جو سامان بطور امداد بھائی کی طرف سے بہن کے ہاں کسی تقریب میں بھیجا جائے (۴) میٹھے چاول جو ہندو سیتلا پر چڑھاتے ہیں۔

بھات چھوڑا جاتا ہے ساتھ نہیں چھوڑا جاتا (مثل) باوضع لوگ نقصان برداشت کر لیتے ہیں۔ لیکن مروت ترک نہیں کیا کرتے

بھات ہوگا تو کوے بہت آ رہیں گے (مثل) دولت ہو گی تو خوشامدی بہت مل جائیں گے۔

بھاتی (بھا۔ تی) [ہ۔ا۔مذ] (۱) شادی کا بھات لے کر آنے والا۔ (۲) وہ سامان جو ننہال کے لوگ شادی میں لائیں۔

بھاٹ [ہ۔ا۔مذ] (۱) تعریف کر کے سب کو بھانے والا۔ خوشامدی (۲) گیت بنانے یا سنانے والا (۳) وہ برہمن جن کا کام خاندانی شجرے یاد رکھنا اور بیاہ وغیرہ کے موقع پر لوگوں کو سنانا ہوتا ہے۔

بھاٹ، بھٹیاری بیسوا، تینوں جات کجات، آنے کا آدر کریں جاتے نہ پوچھیں بات (ہ۔ مثل) یہ تینوں گروہ مطلب پرست ہوتے ہیں۔ فائدہ کی امید پر ہر آنے والے کی خاطر تواضع کرتے ہیں مگر واپسی کے وقت قطعاً پروا نہیں کرتے۔

بھاٹا (بھا۔ ٹا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) تنزل۔ اُتار۔ کمی پر ہونا۔ سمندر کا پانی اترنا۔ (۲) بلیگن۔

بھاجڑ (بھا۔ جڑ) [ہ۔ا۔مث] (۱) سامان اسباب۔ اثاثہ (۲) پریشانی حیرانی۔

بھاجی (بھا۔ جی) [ہ۔ا۔مث] (۱) پکا ہوا ساگ یا ترکاری (۲) وہ کھانا جو کسی تقریب میں برادری کے لوگوں میں تقسیم کیا جائے (۳) حصہ بخرا۔ کھانے پینے کی چیز کا حصہ

بھاجی بٹ جانا (محاورہ) کسی چیز کا تقسیم ہو کر ختم ہو جانا (مجازاً) کسی امر کا عام ہو جانا۔ گھر گھر شہرت پا جانا۔

بھاجی کی بھاجی گیا دوسرے کی محتاجی (مثل) احسان کے بدلے احسان کر دینا چاہیئے۔ دوسرے کا احسان اپنے سر پر نہ رکھنا چاہیئے۔

بھادوں (بھا۔ دُوں) [ہ۔ا۔مذ] ہندی سال کا پانچواں مہینہ جو نصف اگست سے نصف ستمبر تک رہتا ہے۔

بھادوں سے بچے تو پھر ملیں گے (مثل) اگر بھادوں میں زندہ رہے تو پھر ملیں گے (بھادوں میں اکثر وبائیں پھیلتی ہیں)۔

بھادوں کا جھالا (ہ۔ مذ) بھادوں کی بارش جو مقدار میں کم ہوتی ہے مگر زوردار ہوتی ہے۔

بھادوں کا جھلا ایک سینگ سوکھا ایک گیلا (ا۔ مثل) بھادوں کی بارش عام نہیں ہوتی ہے۔ تھوڑی سی ایک جگہ تھوڑی سی دوسری جگہ۔ یہاں مبالغہ سے کام لیا گیا ہے۔

بھادوں میں برکھا ہووے تو کال پچھوکڑ رووے (مثل) بھادوں کی بارش فصلوں کے لیے اچھی ہوتی ہے۔ بھادوں کی بارش سے قحط کا خطرہ نہیں رہتا۔

بھادوں کی بھرن۔ بھادوں کے مہینے کی بارش جس سے تالاب اور کھیت وغیرہ بھر جاتے ہیں۔

بھار (ہ۔ مذ) (۱) بوجھ۔ وزن (۲) ناگوار۔ اجیرن۔

بھارکس (ہ۔ صف) (۱) بارکش کا بگاڑ۔ چھکڑا۔ بوجھ لادنے کی گاڑی (۲) وہ کسمہ جو گھی یا تیل کے پیٹ سے لپٹا رہتا ہے۔

بھاری (بھا۔ ری) [ہ۔ صف] (۱) وزنی۔ بوجھل (۲) دوبھر۔ ناگوار۔ (۳) منحوس۔ وبال جان (۴) آسیب زدہ (۵) وہ چیز جس پر بہت سا کلابتونی کام کیا ہوا ہو (۶) بیش قیمت (۷) لمبا چوڑا۔ دبیز (۹) خوفناک (۱۰) غالب (۱۱) مشکل (۱۲) مضبوط (۱۳) بڑی۔ ضخیم (۱۴) ثقیل۔ دیر ہضم (۱۵) جسیم موٹا۔

بھاری آواز (ہ۔ مث) موٹی آواز جو قدرتی طور پر بھدی ہو۔

بھاری بھرکم (ط۔ صف) (۱) موٹا تازہ (۲) عزت والا (۳) بردبار سنجیدہ متین۔ باوقار۔

بھاری پتھر (ہ۔ مذ) وزنی پتھر (مجازاً) وزنی چیز۔ قابو سے باہر۔

بھاری پتھر چوم کر چھوڑ دینا (محاورہ) مشکل سمجھ کر کسی کام سے دستبردار ہو جانا۔

بھاری پیر (پاؤں) (ہ۔ صف) حاملہ۔

بھاری رات (ہ۔ مث) تکلیف دہ رات۔ غم کی رات۔ لمبی رات

بھاری لگنا (محاورہ) دوبھر ہونا۔ ناگوار معلوم ہونا۔

بھاری منزل (ہ۔ مث) دُور دراز کی منزل۔ کڑی منزل

بھاری ہونا (محاورہ) (۱) وزنی ہونا (۲) قیمتی ہونا (۳) سخت مشکل معلوم ہونا (۴) ناگوار ہونا (۵) غالب آنا۔

بھاڑ (ہ۔ا۔ مذ) وہ چولھا جس میں بھڑبھونجے چنے بھونتے ہیں (۲) بھٹی۔ تنور

بھاڑ بڑا بھن رہا ہے (محاورہ) سخت گرمی ہے (۲) تیز بخار ہے

بھاڑ جھونکنا (محاورہ) (۱) بھاڑ میں پتے وغیرہ ڈالتے رہنا (۲) ذلیل و خوار ہونا (۳) بے ہنر رہنا۔ کوئی فن یا ہنر نہ جاننا۔

بھاڑ سا بھننا (محاورہ) کثرت سے مشتعل ہونا۔

بھاڑ سے نکالا بھٹی میں جھونکا (مثل) کم مصیبت سے نکال کے زیادہ مصیبت میں ڈال دیا۔

بھاڑ میں پڑے (جائے) (دعائیہ) چولھے میں جائے۔ آگ لگے ہمارے کس کام کا۔

بھاڑ میں پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹیں کان (مثل) سنگار اتنا ہی زیبا ہے جو تکلیف کا موجب نہ ہو۔ بھاری بالی ڈال کر کان توڑ لینے کا کیا فائدہ۔ وہ دولت کس کام کی جو تکلیف کا سبب بنے۔

بھاڑ میں جھونکنا۔ بھاڑ میں ڈالنا (محاورہ) آگ میں ڈالنا (۲) ضائع کرنا (۳) تذکرہ نہ کرنا۔ نام نہ لینا۔

بھاڑا (بھا۔ ڑا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) کرایہ۔ محصول۔ اجرت (۲) دودھ دینے والی گائے یا بھینس کا خاص چارہ جو دودھ دینے سے پہلے انہیں دیا جائے۔

بھاڑے کا ٹٹو (ہ۔ صف) (۱) کرائے کا گھوڑا [مجازاً] (۲) وہ چیز جس کی ہمیشہ مرمت ہوتی رہے (۳) کام کرنے کے لیے نشے کا محتاج (۴) وہ شخص جو اجرت پر کام کرے۔

بھاشا (بھا۔ شا) [س۔ ا۔ مث] (۱) زبان۔ بولی (۲) روزمرہ کی گفتگو (۳) ہندی زبان۔

بھاکا۔ بھاکھا (بھا۔ کا، بھا۔ کھا) [ہ۔ ا۔ مث] دیکھیے بھاشا۔

بھاگ [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) حصہ۔ جز۔ ٹکڑا (۲) قسمت۔ نصیب (۳) ورثہ (۴) محصول (۵) تقسیم (۶) اقبال مندی۔ خوش نصیبی۔

بھاگ (۱) بھاگنا مصدر کا امر۔ چلے جاؤ۔ چل دو۔

بھاگ بھری (ہ۔ صف۔ مث) (۱) خوش نصیب عورت (۲) ہندو عورتوں کے ایک تہوار کا نام (۳) [طنزاً] بدقسمت عورت

بھاگ پھوٹنا (محاورہ) قسمت بگڑنا۔

بھاگ جاگنا، بھاگ کھلنا، بھاگ لگنا (محاورہ) قسمت کا اچھا ہونا۔ عزت پانا۔ اچھے دنوں کا آجانا۔ خوش حال ہونا۔

بھاگ لگنا (محاورہ) نصیب جاگنا۔ قسمت کھلنا۔ دن پھرنا۔

بھاگوان (۱) اقبال مند۔ صاحب نصیب (۲) دولت مند (۳) سخی۔ فیاض (۴) سعادت مند۔ بھلا مانس۔ شریف (۵) صاحب اولاد۔ دودھ پُوت والا [طنزاً] بدنصیب۔ بدقسمت۔

بھاگا بھاگ، بھاگم بھاگ، بھاگوں بھاگ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) بھاگنے کی ہلچل (۲) [تابع فعل] تیزی اور جلدی سے۔ جھپٹ کر۔

بھاگتے بھوت (چور) کی لنگوٹی ہی سہی (مثل) جاتی ہوئی چیز یا ڈوبتی ہوئی رقم کا جو حصہ بھی مل جائے غنیمت ہے۔

بھاگتے رستہ نہ ملنا (ہ۔ مص) جواب نہ بن پڑنا۔ جواب دینے کے قابل نہ رہنا۔ عاجز اور مغلوب ہو جانا۔

بھاگتے کے آگے مارتے کے پیچھے (مثل) بُزدل اور نامرد شخص کی نسبت بولتے ہیں۔ جو بہادری کی لاف مارے مگر کر کچھ نہ سکے۔

بھاگ جانا (ہ۔ مص) (۱) فرار ہو جانا۔ چلا جانا (۲) پیٹھ دکھا دینا (۳) ہمت ہار دینا (۴) شکست کھانا (۵) کام چھوڑ دینا (۶) بے وفائی کرنا (۷) حسب وعدہ پورا نہ اترنا (۸) تیزی سے جانا۔

بھاگڑ (بھا۔ گڑ) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) بھاگ دوڑ (۲) شکست (۳) بے سروسامانی سے بھاگنا۔

بھاگڑ پڑنا (مچنا) (محاورہ) ہلچل مچنا۔ شکست ہو جانا۔ بدانتظامی ہونا۔ بے ترتیبی۔

بھاگنا (بھاگ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) دوڑنا۔ فرار ہونا (۲) پیٹھ دکھانا (۳) پرہیز کرنا (۴) بے وفائی کرنا۔

بھاگو (بھا۔ گو) [ہ۔ صف] بھاگ جانے والا۔ بھگوڑا

بھاگوں بھاگ کرنا (۱۔ محاورہ) بھاگنے پر تلا ہونا۔ دوڑے دوڑے آنا۔ بھاگنے پر آمادہ ہونا۔

بھال (ہ۔ ا۔ مث) (۱) راجپوتوں کی ایک ذات (۲) برچھی کا پھل۔ انی (۳) تیر کی نوک۔ سنگین کی نوک (۴) دیکھ کے ساتھ بطور تابع فعل مستعمل ہے۔ (دیکھ بھال)

بھالا (بھا۔ لا) [ہ۔ ا۔ مذ] برچھا۔ نیزہ

بھالنا (بھال۔ نا) [ہ۔ مص] دیکھنا۔ تلاش کرنا (دیکھنا کے ساتھ بطور تابع مستعمل ہے۔

بھالو (بھا۔ لو) [ہ۔ ا۔ مذ] ریچھ

بھان [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) سورج۔ آفتاب (۲) اجالا۔ نور۔ چمک (۳) [مث] ریزگاری۔ ریزہ۔ ٹکڑا (۴) بہن [ق]

بھانا (بھا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) پسند آنا۔ بھلا لگنا۔ گوارا ہونا (۲) راس آنا

بھانپ لینا (۱۔ محاورہ) جانچ لینا۔ سمجھ لینا۔ تاڑ لینا۔ پہچان لینا۔

بھانپنا (بھانپ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) صورت سے جانچ لینا (۲) تاڑنا۔ پہچاننا (۳) غور سے دیکھنا۔

بھانپو (بھان۔ پو) [ہ۔ ا۔ مذ] بھانپنے والا۔ جانچنے والا۔ تاڑو۔ تاڑنے والا

بھانت [ہ۔ ا۔ مث] (۱) طرح۔ قسم (۲) انداز۔ طور۔ طریقہ۔ رنگ ڈھنگ وضع قطع۔

بھانت بھانت کا (ہ۔ صف) طرح طرح کا مختلف قسموں کا۔ الگ الگ وضع قطع کا۔

بھانت بھانت کی بولیاں بولنا (ہ۔ صف) اپنی اپنی رائے کے مطابق باتیں کرنا۔ مختلف آوازیں نکالنا۔

بھانتیا (بھانت۔ یا) [ہ۔ ا۔ مذ] ایک عمدہ قسم کا کبوتر جس میں مختلف رنگ ہوتے ہیں۔

بھانج [ہ۔ ا۔ مث] وہ کمی جو روپیہ بھناتے وقت دینی پڑے (۲) روپے کا خوردہ۔

بھانجا (بھان۔ جا) [ہ۔ ا۔ مذ] بہن کا بیٹا۔ ہمشیرزادہ۔

بھانجنا (بھانج۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) رسی کا بٹنا۔ بل دینا (۲) فرمے کو موڑنا چھپے ہوئے کاغذوں کو تہ کرنا۔

بھانجی (بھان۔ جی) [ہ۔ ا۔ مث] بہن کی بیٹی۔ خواہرزادی۔

بھانجی (بھان۔ جی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) روک۔ آڑ (۲) برائی (۳) چغلی

بھانجی خور (ا۔صف) کسی کی بھلائی میں رخنہ ڈالنے والا۔ چلتی گاڑی میں روڑا اٹکانے والا۔ خلل انداز (۲) چغل خور۔
بھانجی مارنا (محاورہ) رخنہ ڈالنا۔ خلل انداز ہونا (۲) چغلی کھانا۔ خرابی ڈالنا
بھانڈ (ہ۔ا۔مذ) (۱) نقال۔ مسخرا (۲) پیٹ کا ہلکا (۳) جھوٹی تعریف کرنے والا (۴) کسی کی برائی بیان کرنے والا (۵) راز فاش کرنے والا
بھانڈ بھگتیے (ا۔مذ) نقالوں کا پیشہ کرنے والے۔
بھانڈا (بھاں۔ڈا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) مٹی کا برتن۔ مٹکا (۲) بھید۔ راز۔ پوشیدہ بات۔
بھانڈا پھوٹ جانا (پھوٹنا) (محاورہ) بھید کھل جانا۔ راز افشا ہونا۔
بھانڈا پھوڑ۔ راز فاش کرنے والا۔ پیٹ کا ہلکا۔ چغل خور۔
بھانڈا پھوڑنا (۱) راز فاش کرنا (۲) عیب کا کھولنا۔ نقص کا ظاہر کرنا
بھانگ [ہ۔ا۔مث] بھنگ۔
بھان متی (بھان۔م۔تی) [ہ۔ا۔مذ] (۱) مداری۔ شعبدہ باز (۲) دھوکا باز فریبی
بھان متی کا سوانگ (ا۔مذ) (۱) تماشا جو بھان متی دکھاتے ہیں (۲) [مجازاً] وہ معاملہ جو سمجھ میں نہ آئے۔ حیرت انگیز بات۔
بھان متی نے کنبہ جوڑا کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا (۱) مثل بے میل رشتہ جتانا۔ واہی تباہی لوگوں کا مجمع۔
بھاننا (بھان۔نا) [ہ۔مص] (۱) بل دینا (۲) خراد پر چڑھانا (۳) گھمانا پھیرنا (۴) رٹنا۔ بار بار کہنا۔ (۵) توڑنا
بھانور۔ بھانوری (بھاں۔ور، بھاں۔و۔ری) [ہ۔ا۔مث] بھنور گردش۔ چکر۔
بھانوری پھرنا (محاورہ) (۱) گرد پھرنا۔ قربان ہونا (۲) ہندوؤں کی رسم کے مطابق عروس و نوشہ کا ساتھ ساتھ آگ کے گرد طواف کرنا تاکہ بیاہ مکمل ہو جائے۔
بھانویں (بھا۔ویں) [ہ] (۱) نزدیک۔ حسابوں (۲) اثر۔ خیال توجہ (۳) خواہ۔ چاہے۔
بھاوج (بھا۔وج) [ہ۔ا۔مث] بھائی کی بیوی۔
بھاؤ (بھا۔او) [ہ۔ا۔مذ] (۱) حالت۔ کیفیت۔ روپ۔ رنگ۔ ڈھنگ۔ طور۔ طریق (۲) مول قیمت۔ دام۔ نرخ (۳) شرح (۴) سمجھ۔ مت (۵) عادت (۶) محبت۔ الفت (۷) نخرہ۔ ناز و ادا (۸) عزت۔ خاطر تواضع۔
بھاؤ اترنا (محاورہ) نرخ ارزاں ہونا۔ قیمت گھٹنا۔ سستا ہونا۔
بھاؤ بتانا (محاورہ) (۱) حالت ظاہر کرنا (۲) نرخ بتانا (۳) ناچ گانے میں ہاتھوں آنکھوں یا دوسرے اعضاء کے اشاروں سے گیت کے مضمون کا نقشہ کھینچنا۔ راگ کے مضمون کی تصویر کھینچنا۔
بھاؤ بگاڑنا (محاورہ) نرخ خراب کرنا۔
بھاؤ بگڑنا (محاورہ) نرخ خراب ہونا۔
بھاؤ بننا (محاورہ) قیمت طے ہو۔ سودا چکنا۔
بھاؤ بہانا (محاورہ) مول گھٹا کر قدر کم کرنا۔ کم قیمتی سے چیز کی قدر گرا دینا
بھاؤ تاؤ (ا۔مذ) نرخ۔ قیمت (۲) کیفیت۔ حالت
بھاؤ تیز ہو جانا (محاورہ) قیمت چڑھنا۔ نرخ بڑھنا۔ گراں ہونا۔
بھاؤ چڑھانا۔ نرخ بڑھانا۔ قیمت زیادہ کرنا۔
بھاؤ چڑھنا (محاورہ) قیمت بڑھنا۔ نرخ بڑھنا۔
بھاؤ کاٹنا (محاورہ) نرخ مقرر کرنا۔ نرخ طے کر لینا۔
بھاؤ کرنا (محاورہ) مول چکانا۔ قیمت طے کرنا۔ مول کا فیصلہ کر لینا۔
بھاؤ گرنا (محاورہ) بھاؤ گھٹنا۔ بھاؤ اترنا۔ قیمت کم ہو جانا۔
بھاؤ نہ جانے راؤ [مثل] بازاری قیمت پر کسی کا زور نہیں چلتا۔
بھاؤ نکلنا (ا۔محاورہ) نرخ مقرر ہونا۔
بھائی (بھا۔ای) [ہ۔ا۔مذ] (۱) برادر حقیقی۔ چچا زاد بھائی (۲) رشتہ کا بھائی (۳) رفیق۔ دوست۔ ساتھی (۴) آدمی کو خطاب کرنے کا عام طریقہ
بھائی بند (ا۔مذ) ہم قوم۔ ہم مذہب۔ رفیق۔ رشتہ دار۔
بھائی بندی (ا۔مث) (۱) برادری۔ رشتہ داری (۲) یگانگت۔
بھائی جیسا دوست نہیں بھائی جیسا دشمن نہیں [مثل] بھائی دوستی کرے تو سب سے بڑھ کر کرتا ہے اور دشمنی پر اتر آئے تو دشمنی بھی سب سے بڑھ کر کرتا ہے۔
بھائی چارا (ا۔مذ) پکی دوستی۔ سچی دوستی (۲) خوب میل جول۔
بھائی دور پڑوسی نیڑے (مثل) ہمسایوں کے ساتھ بھائیوں سے زیادہ اچھے تعلقات ہونے چاہئیں۔
بھائیں (بھا۔ایں) [ہ۔صف] خوفناک۔ ہیبت ناک۔ ڈراؤنا۔
بھائیں بھائیں کرنا (محاورہ) بے آبادی کی وجہ سے جگہ کا خوفناک معلوم ہونا
بھبھاس (بھ۔بھاس) [ہ۔ا۔مذ] ایک راگ کا نام۔
بھبک، بھپک (بھ۔بک، بھ۔پک) [ہ۔ا۔مث] گرم بھاپ۔ (۲) شعلے کی بھڑک (۳) تیز بدبو۔ تعفن۔
بھبک اٹھنا (بھڑکنا) (محاورہ) نہایت گرم ہو جانا۔ بھڑک جانا۔
بھبکا، بھپکا (بھب۔کا، بھپ۔کا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) عرق کھینچنے کا ظرف (۲) شعلہ (۳) تعفن کا جھونکا۔
بھبکنا (بھپکنا) (بھ۔بک۔نا، بھ۔پک۔نا) [ہ۔مص] نہایت گرم ہونا خوب کھولنا۔ (۲) شعلہ اٹھنا۔ بھڑک اٹھنا۔ آگ لگنا (۳) غرانا۔ غصہ ہونا
بھبکی (بھپکی) (بھب۔کی، بھپ۔کی) [ہ۔ا۔مث] گھرکی۔ دھمکی۔
بھبکی دینا (محاورہ) بھپکیاں دینا۔ غصے کی شکل بنا کر ڈرانا۔ دھمکانا۔
بھبکی میں آجانا (محاورہ) ڈر جانا۔ دھمکی میں آجانا۔
بھبوت۔ بھبھوت (بھ۔بوت، بھ۔بھوت) [ہ۔ا۔مث] وہ راکھ جو جوگی یا سنیاسی لوگ اپنے بدن پر ملتے ہیں۔
بھبوت رمانا (محاورہ) فقیروں کا اپنے جسم پر راکھ ملنا (۲) فقیر ہونا۔ جوگ لینا۔ براگ لینا۔
بھبوکا (بھ۔بو۔کا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) آگ کا شعلہ۔ انگارہ (۲) [صف] گرم دہکتا ہوا (۳) غضب ناک، لال پیلا (۴) نہایت سرخ۔ بہت روشن چمک دار۔
بھبوکا بننا (ہونا) (محاورہ) غضب ناک ہونا۔ آگ بگولا ہونا (۲) مجازاً

سرخ کپڑے پہننا۔
بھبوکے اٹھنا (محاورہ) شعلے اُٹھنا۔ آگ لگنا (۲) حسد کرنا۔ جلنا۔ کڑھنا
بھپارا (بھ۔پا۔را) [ہ۔ا۔مذ] جوش دی ہوئی دوا۔ (۲) دم۔ فریب۔ جھوٹ (۳) بھاپ (۴) اُبال (۵) دھونی۔
بھپارا دینا (محاورہ) (۱) بھاپ دینا (۲) سینک دینا (۳) فریب دینا
بھپارے دینا (محاورہ) جھانسا دینا۔ دم دلاسا دینا۔ فریب دینا۔ دھوکا دینا۔
بھپارے میں آنا (محاورہ) دھوکے میں آنا۔ جل میں پھنسنا۔
بھپوری (بھ۔پو۔ری) [ہ۔ا۔مث] ایک قسم کی مرچی جو بیماروں کی غذا ہے۔
بھتا (بھت۔تا) [ہ۔ا۔مذ] اُبلے ہوئے چاول کا خشکہ (۲) خوراک۔ سفر خرچ (۳) وہ رقم جو ملازم کو تنخواہ کے علاوہ ملے۔ الاؤنس۔
بھت کلھیا (بھت۔کلھ۔یا) [ہ۔ا۔مث] بھات کی کلھیا۔ چھوٹی ہنڈیا میں لڑکیوں کی پکائی ہوئی چیزیں۔
بھتنا (بھت۔نا) [ہ۔ا۔مذ] بھوت کی تصغیر۔ ناپاک روح۔ پلید۔ خبیث
بھتنے کی چدھی (ہ۔مث) لڑکوں کا ایک کھیل۔
بھتنی (بھت۔نی) [ہ۔ا۔مث] (۱) چڑیل۔ بلا (۲) [مجازاً] بدصورت عورت (۳) لڑاکا عورت۔
بھتی (بھت۔تی) [ہ۔ا۔مث] کسی کے مرنے پر عزیزوں کے گھر سے آیا ہوا کھانا۔
بھتی پکاؤں (بددعا) تجھے روؤں۔ تو مر جائے۔ تیری موت پر کھانا پکاؤں
بھتی کھانا (محاورہ) کسی کے مرنے پر اس کے قریبی رشتے کے گھر سے آئی ہوئی روٹی کھانا (۲) ماتم کرنا۔
بھتی کھائے (بددعا) ماتم کرے۔ روئے پیٹے۔
بھتیج (بھ۔تیج) [ہ۔ا۔مذ] بھتیجا کا مخفف۔ مرکبات میں استعمال ہوتا ہے۔
بھتیج بہو (ہ۔مث) بھتیجے کی بیوی۔
بھتیج داماد (ہ۔مذ) بھتیجی کا خاوند۔ بھائی کی بیٹی کا شوہر
بھتیجا (بھ۔تی۔جا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) بھائی کا بیٹا۔ برادر زادہ۔
بھتیجی (بھ۔تی۔جی) [ہ۔ا۔مث] بھائی کی بیٹی۔
بھٹ (س۔ا۔مذ) (۱) غار۔ کھوہ۔ (۲) سانپ کا بل (۳) برہمنوں کا ایک فرقہ (۴) چولھا۔ بھٹی
بھٹ پڑے (محاورہ) بھاڑ میں جائے۔ تباہ ہو۔ برباد ہو۔
بھٹ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹیں کان (مثل) دیکھیے بھاڑ میں پڑے وہ سونا۔
بھٹ تیتر۔ ایک قسم کا تیتر جس کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے
بھٹا (بھٹ۔ٹا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) اینٹ یا چونا پکانے کی بھٹی
بھٹا لگانا (محاورہ) (۱) چونا اینٹ پکانے کا کارخانہ لگانا (۲) بھٹے میں اینٹیں پکانے کے لیے آگ دینا۔
بھُٹا (بھٹ۔ٹا) [ہ۔ا۔مذ] جوار مکی وغیرہ کی بالی۔ سِٹّا۔

بھٹا سا اڑانا (محاورہ) ایک ہی ضرب میں چیز کا کاٹ دینا۔
بھٹے کی بالی۔ جوار مکی وغیرہ کا بھٹا پکنے سے پہلے۔
بھٹاچارج بھٹاچاریہ (بھٹ۔ٹا۔چارج۔چار۔یہ) [س۔ا۔مذ] بہت بڑا عالم (۲) بنگالی برہمنوں کا ایک بڑا خطاب۔
بھٹک (بھ۔ٹک) [ہ۔ا۔مث] گمراہی۔ سیدھی راہ سے دوری۔ (۲) کوٹتے ہوئے لوہے کی خاک (۳) [صف] فوراً۔ جلدی۔
بھٹکا پھرنا (بھٹ۔کا۔پھر۔نا) [ہ۔مص] ڈانواں ڈول پھرنا۔ آوارہ پھرنا
بھٹکانا (بھٹ۔کا۔نا) [ہ۔مص] دھوکا دینا (۲) گمراہ کرنا۔ ڈانواں ڈول پھرنا
بھٹکاؤ (بھٹ۔کا۔او) [ہ۔ا۔مذ] وسوسہ۔ تردد۔
بھٹکتے پھرنا [ہ۔مص] حیران اور سرگرداں پھرنا (۲) جستجو کرنا۔ تلاش کرنا۔ (۳) بھولا بھٹکا پھرنا۔ گم ہونا۔ راہ بھول جانا۔
بھٹ کٹیا بھٹ کٹائی (بھٹ۔ک۔ٹے۔یا۔ بھٹ۔ک۔ٹا۔ای) (س۔ا۔مث) ایک خاردار بوٹی
بھٹکنا (بھ۔ٹک۔نا) [ہ۔مص] (۱) گمراہ ہونا۔ راہ بھولنا (۲) آوارہ پھرنا (۳) کسی کو ڈھونڈتے پھرنا (۴) بے چین اور بے قرار ہونا۔
بھٹنا (بھٹ۔نا) [ہ۔مص] (۱) کسی چیز پر زنگ یا میل کا چھا جانا۔ آلودہ ہونا۔
بھِٹنا (بھٹ۔نا) [ہ۔مص] بھڑنا۔ آمنا سامنا ہونا۔ مقابلہ ہونا (۲) چھو جانا۔ پلید ہونا۔
بھٹناگر (بھٹ۔نا۔گر) [ہ۔ا۔مذ] کائستھوں کی ایک گوت کا نام
بھٹنی (بھٹ۔نی) [ہ۔ا۔مث] سر پستان (۲) تکمہ
بھٹو (ہ۔مذ) بے وقوف۔ احمق۔
بھٹوا (بھٹ۔وا) [ہ۔ا۔مث] خشک زمین جو صرف موسم خزاں میں فصل دے
بھٹواس (بھٹ۔واس) [ہ۔ا۔مذ] ایک قسم کا غلہ۔
بھٹیائی (بھ۔ٹی۔ای) [ہ۔ا۔مث] مدح سرائی (۲) بھاٹ کا پیشہ (۳) گدائی
بھٹی (بھٹ۔ٹی) [ہ۔ا۔مث] لوہاروں کا آتشدان۔ بڑا چولھا۔ دھوبیوں کا آتشدان جس پر کپڑے رکھ کر انہیں بھاپ دیتے ہیں (۳) کارخانہ شراب (۴) راجپوتوں کی ایک گوت۔
بھٹی پر چڑھانا (محاورہ) (۱) بھٹی گرم کرنا (۲) کپڑوں یا کسی شے کو صاف کرنے کے لیے اسے آگ پر پکانا۔
بھٹی دار (ا۔صف) مے فروش۔ بادہ فروش۔ شراب بیچنے والا۔ کلال۔
بھٹیارا (بھٹ۔یا۔را) [ہ۔ا۔مذ] (۱) روٹی پکانے والا۔ نانبائی (۲) وہ شخص جو سرائے چلاتا ہو اور مسافروں کی خدمت کرتا ہو۔
بھٹیارپن (بھٹ۔یار۔پن) [ہ۔ا۔مذ] باورچی گری (۲) کمینہ پن۔ کمینگی
بھٹیارخانہ (بھٹ۔یار۔خانہ) [ہ۔ا۔مذ] سرائے
بھٹیارن۔ بھٹیاری (بھٹ۔یا۔رن۔ بھٹ۔یا۔ری) [ہ۔ا۔مث] بھٹیارے کی بیوی (۲) مسافر کو سرائے میں ٹھہرانے والی عورت۔
بھٹیاروں کی سی لڑائی (مثل) سخت لڑائی (۲) معمولی بات پر جھگڑا
بھج (س۔ا۔مذ) (۱) مثلث کا ضلع (۲) بازو۔ کہنی سے اوپر کا حصہ۔

بھج بند۔ ایک زیور کا نام۔ بازوبند
بھجالی (بُھ۔جا۔لی) [ہ۔ا۔مث] ایک قسم کی ٹیڑھی چھری۔
بھجاوٹ (بھُ۔جا۔وَٹ) [ہ۔ا۔مذ] موٹا تختہ جو شہتیروں پر ڈاٹ لگانے اور چھت پاٹنے کے کام آتا ہے۔
بھجن (بھَ۔جَن) [س۔ا۔مذ] وہ گیت جس میں خدا کی حمد ہو۔ حمد۔ ثنا۔ مدح
بھجن کرنا (محاورہ) خدا کا نام لینا (۲) وظیفہ پڑھنا۔ عبادت کرنا۔
بھجن گانا (محاورہ) خدا کا دھیان کرنا (۲) خوشی منانا (۳) شکریہ ادا کرنا (۴) گیت گانا۔
بھجنا (بھَج۔نا) [ہ۔مص] سراہنا۔ تسبیح پڑھنا۔ جپنا۔ پوجا کرنا۔
بھجنگ (بھُ۔جنگ) [ہ۔صف] نہایت کالا (۲) [مذ] کالا سانپ
بھجنگا (بھُ۔جن۔گا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ایک سیاہ رنگ کا پرندہ جو کوئل سے ملتا جلتا ہے (۲) نہایت ہی سیاہ
بھجنگے اُڑنا (محاورہ) بہت مصیبت ہونا (۲) مفلس ہونا (۳) جھوٹی خبریں اڑنا۔
بھجنیا (ہ۔صف) بھجن گانے والا۔
بھجوانا (بھج۔وا۔نا) [ہ۔مص] بھیجنا سے متعدد المتعدی۔ ارسال کرانا
بھجیا (بھُج۔یا) [ہ۔ا۔مث] (۱) بھنے ہوئے دانے (۲) بھنے ہوئے دھان جن کے ستو بناتے ہیں (۳) پکا ہوا ساگ (۴) شلغم مولی وغیرہ کے پکے ہوئے پتے۔
بھچ [ہ۔صف] (۱) بہت موٹا۔ بہت کالے رنگ کا (۳) ان پڑھ گنوار (۴) نوگرفتار۔
بھچا (بھ۔چا) [ہ۔صف] تنگ۔ دبا ہوا۔ پست
بھچک (بھ۔چک) [ہ۔صف] ڈرا ہوا۔ سہما ہوا (۲) ہکا بکا۔ حیران
بھچک رہ جانا (محاورہ) حیران پریشان ہونا۔ ہکا بکا ہونا ہونا۔ متحیر ہونا
بھچکنا (بھ۔چک۔نا) [ہ۔مص] حیران ہونا۔ متحیر ہونا۔ ہکا بکا ہو جانا۔
بھچنا۔ بھچ جانا (بھچ۔نا۔ بھچ۔جانا) [ہ۔مص] (۱) سمٹنا (۲) دبنا۔ پچکنا (۳) مجبور ہونا۔ شرمانا۔
بھد (ہ۔مث) (۱) کسی چیز کے ریت یا کسی اور نرم چیز پر گرنے کی آواز (۲) ذلت بے وقعتی۔ بدنامی
بھد بھد (۱) موٹے آدمی یا بطخ کے چلنے کی آواز (۲) ریت یا خاک پہ کسی چیز کے گرنے کی آواز (۳) وہ آواز جو بھرے ہوئے پیٹ کے بجانے سے نکلے۔
بھدا (بھد۔دا) [ہ۔صف] (۱) بہت موٹا (۲) بدصورت۔ بدشکل (۳) بے وقوف (۴) سست۔ کاہل۔
بھداکا (بھ۔دا۔کا) [ہ۔ا۔مذ] گرنے کی آواز۔ دھماکا۔
بھداکا دینا۔ بھداکا سنانا (محاورہ) لے مارنا۔ گرا دینا۔
بھدانا (بھد۔دا۔نا) [ہ۔مص] کسی چیز میں نمک جذب کرانا۔
بھدرا (بھَد۔را) [س۔ا۔مذ] (۱) جوتش کی رو سے منحوس دن۔ یعنی چاند کی دوسری ساتویں اور بارھویں تاریخ (۲) کسی عزیز کی موت پر سر مونچھ ڈاڑھی وغیرہ کا منڈانا۔ چارابرو کا صفایا (۳) [مث] سری کرشن جی کی ایک استری کا نام۔
بھدرا کرانا (محاورہ) کریا کرم کے واسطے یا کسی تیرتھ پر سر، ڈاڑھی اور مونچھوں کا منڈوانا۔ چارابرو کا صفایا کرانا۔
بھدرا ہونا (محاورہ) چارابرو کا صفایا ہونا۔ (۲) بالکل لٹ جانا۔
بھدر بھدر دوڑنا (بھ۔در۔بھ۔در۔دوڑ۔نا) [ہ۔مص] اس طرح دوڑنا کہ پاؤں کے زمین پہ لگنے سے بھد بھد کی آواز پیدا ہونا۔
بھدرک (بھَد۔رک) [س۔ا۔مث] (۱) لطف۔ مزہ۔ خوبی۔ سلیقہ شعور (۲) استقلال۔ استحکام۔ مضبوطی۔ پائداری۔
بھدکنا (بھ۔دک۔نا) [ہ۔مص] کشتی میں گرا دینا۔ ہرا دینا۔ اکھاڑے میں پچھاڑنا۔
بھدنا (بھَد۔نا) [ہ۔مص] کسی سفوف کا کسی چیز میں سرایت کر جانا (۲) کسی چیز میں گھس جانا۔
بھدوار (بھ۔دار) [ہ۔ا۔مث] وہ زمین جو گنے کی فصل کے لیے تیار کی جائے۔
بھدئی (بھَد۔د۔ای) [ہ۔ا۔مث] (۱) بھادوں کی پیداوار (۲) موسم برسات کا چاول جو بھادوں میں کاٹا جاتا ہے۔
بھدّی (بھد۔دی) [ہ۔صف۔مث] (۱) بدشکل۔ بدصورت (۲) گنوار بے وقوف (۳) کاہل سست (بھدّا کی تانیث)
بھدّی آواز۔ موٹی آواز۔ بُری آواز جسے سننے کو جی نہ چاہے۔
بھدیسلا (بھ۔دے۔س۔لا) بدشکل۔ بھدّا۔
بھدیسل (بھ۔دے۔سَل) [ہ۔صف] گنوار
بھر [ہ۔صف] (۱) تمام۔ سارا۔ کُل (۲) تھوڑا۔ قدرے (۳) مقدار۔ انداز (۴) ہندوؤں کی ایک گوت۔
بھر آنا (محاورہ) زخم بھر جانا۔ زخم مندمل ہو جانا۔ انگور بندھنا (۲) رقت آنا۔ ہمدردی ہونا۔ رحم آنا (۳) آنسو لانا (۴) پُر ہونا۔ لبریز ہونا۔
بھر پانا (محاورہ) (۱) وصول کرنا (۲) باز آنا (۳) نجات پانا (۴) اپنے کیے پہ پچھتانا۔
بھر پائی (ہ۔مث) پورے داموں کی رسید۔
بھرپور (ہ۔صف) پورا۔ تمام۔ کمال۔ اچھی طرح۔
بھر پیٹ (محاورہ) اچھی طرح۔ پیٹ بھر کے۔
بھر دینا (۱) لبریز کر دینا۔ مالا مال کر دینا (۲) نقصان پورا کرنا۔ تاوان ادا کرنا (۳) آسودہ کر دینا (۴) آلودہ کرنا۔ لتھڑ دینا۔ دے دینا۔ ادا کرنا۔ آبپاشی کرنا۔ سیراب کرنا۔
بھر لینا (محاورہ) پُر کر لینا۔ لبریز کر لینا (۲) وصول کر لینا (۳) آلودہ کر لینا
بھرمار (ہ۔صف) کثرت۔ بہتات۔
بھرمار کرنا (ہ۔مث) بہت زیادہ کرنا۔ بکثرت دینا۔ بہ افراط لینا یا دینا
بھرا (بھ۔را) [ہ۔صف] (۱) بھرا ہوا۔ (۲) موٹا تازہ (۳) بوجھا (۴) گولی بارود (۵) موجود (۶) آباد۔
بھرا بھرا۔ آباد۔ معمور (۲) موٹا تازہ پُر گوشت۔

بھرا بیٹھنا (محاورہ) غصے میں ہونا۔ ناراض ہونا۔ شکوہ شکایت کے لیے تیار ہونا۔ رونے کے قریب ہونا۔

بھرا پُرا (ا۔ صف) (۱) آسودہ۔ فارغ البال (۲) صاحب اولاد (۳) صاحب مال۔ خوش نصیب

بھرا جانا (محاورہ) (۱) پُر ہوجانا (۲) آلودہ ہوجانا (۳) حاملہ ہوجانا۔

بھرا دینا (۱) لبریز کر دینا۔ مالا مال کر دینا (۲) نقصان پورا کرنا (۳) آسودہ کر دینا۔ (۴) لتھڑ دینا (۵) ادا کرنا (۶) آبپاشی کرنا۔

بھرا گھر (ا۔ مذ) آباد گھر۔ مال اور آدمیوں کی افراط (۲) اسباب خانہ داری سے بھرا ہوا مکان۔

بھرا گھر برباد ہونا (محاورہ) گھر کی رونق جاتی رہنا۔

بھرا وقت (ا۔ مذ) شام۔ جب دونوں وقت ملیں۔ [ق]

بھرا ہونا (محاورہ) (۱) آزردہ ہونا (۲) کثرت سے موجود ہوتا (۳) پُر ہونا۔

بھرے بھرے۔ تیار موٹے تازے۔

بھرے بیٹھے ہیں بھرے ہوئے ہیں (محاورہ) خفا ہیں۔ ناراض ہیں (۲) شکوے سے پُر ہیں (۳) رونے کو تیار ہیں۔

بھرے رہنا (محاورہ) (۱) لبریز رہنا (۲) جمع رہنا (۳) ناخوش رہنا

بھرے کو بھرنا (محاورہ) ایسے شخص کے ساتھ حسن سلوک کرنا جس کو اس کی حاجت نہ ہو۔ کھاتے پیتے پر احسان کرنا۔

بھرّا (بھر۔ را) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) ترغیب۔ تحریک۔ تحریص (۲) دھوکا۔ فریب (۳) کبوتروں کے یکبارگی اڑنے کی آواز۔

بھرا بھرنا (۱) فالتو مد میں صرف کرنا (۲) رشوت دینا (۳) قرض ادا کرنا کنبہ پالنا (۵) تنگدستی سے گزارا کرنا (۶) عمر پوری کرنا۔

بھرا دینا (محاورہ) (دم دینا۔ جھانسا دینا۔ (۲) کبوتروں کو یکبارگی اڑانا

بھرّے پر چڑھانا (محاورہ) (۱) جھانسے میں لانا (۲) تعریف کر کے کسی بات پر آمادہ کرنا۔

بھرّے میں آنا (محاورہ) دھوکا کھانا۔ فریب میں پھنسنا۔

بھُرّا (بھُر۔ را) [ہ۔ صف] نہایت کالا۔

بھرّاٹا (بھر۔ را۔ ٹا) [ہ۔ ا۔ مذ] پرندوں کے اڑنے کی آواز۔

بھرانا (بھ۔ را۔ نا) [ہ۔ مص] پرندوں کا بچوں کو چوگا دینا۔ کھلانا (۲) پر کرانا (۳) چرپائے کو گیابھن کرانا۔

بھرّانا (بھر۔ را۔ نا) [ہ۔ مص] گلا بیٹھ جانا۔ آواز بھاری ہونا۔

بھُرّانا (بھُر۔ رانا) [ہ۔ مص] پروں جنبوا اڑانے کی آواز نکالنا۔

بھراؤ (بھ۔ را۔ او) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) بھرتی۔ گڑھے وغیرہ بھرنے کی مقدار

بھرائی (بھَ۔ را۔ ای) [ہ۔ ا۔ مث] بھرانے کا فعل (۲) بھرانے کی اجرت

بھُربھُرا (بھُر۔ بھُ۔ را) [ہ۔ صف] (۱) خستہ۔ کرکرا (۲) بکھرا ہوا۔

بھربھرانا (بھَر۔ بھَ۔ را۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) سوجنا (۲) تلملانا۔

بُھربُھرانا (بھُر۔ بھُ۔ را۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) خستہ کرنا (۲) بکھیرنا۔ بکھرنا۔ (۳) ولولہ پیدا کرنا۔ جوش دلانا (۴) دل کا گدگدانا۔

بھربھراہٹ (بھَر۔ بھ۔ را۔ ہٹ) [ہ۔ ا۔ مث] ورم۔ سوجن۔ آماس

بُھربُھراہٹ (بھُر۔ بھُ۔ را۔ ہٹ) [ہ۔ ا۔ مث] خستگی۔ خستہ پن۔

بھربھری (بھَر۔ بھ۔ ری) [ہ۔ ا۔ مث] سوجن۔ ورم۔ بھراہٹ۔

بُھربُھری (بھُر۔ بھُ۔ ری) [ہ۔ صف] (۱) بھُربھُرا کی تانیث۔ خستہ (۲) امنگ۔ طبیعت کا متوجہ ہونا۔

بھربھنڈ (بھر۔ بھنڈ) [ہ۔ ا۔ مث] گڑبڑ۔ افراتفری۔ سخت گھبراہٹ

بھرت [ہ۔ ا۔ مث] ایک مرکب دھات کا نام جو جست تانبے اور سیسے سے مرکب ہوتی ہے۔

بھرت (بھَ۔ رَت) [س۔ ا۔ مذ] (۱) رام چندر جی کے چھوٹے بھائی کا نام (۲) [ہ] بھرتی کی چیز (۳) اسباب (۴) بوجھ کی گاڑی (۵) جگہ (۶) روانگی کا محصول (۷) پوری ادائی۔

بھرت بھرنا (محاورہ) سوداگری کے مال کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا۔ دساور کو لادنا (۲) کمی پوری کرنا۔

بھُرتا (بھُر۔ تا) [ہ۔ ا۔ مذ] ابالے ہوئے پھل۔ دال ترکاری وغیرہ جنہیں پیس کر اور بھون بگھار کر سالن کے طور پر تیار کیا جائے۔

بھرتا کر دینا (محاورہ) (۱) کسی چیز کو مل کر اس کا رگ و ریشہ الگ کر دینا [مجازاً] بہت مارنا۔

بھرتی (بھر۔ تی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) بھراؤ کسی چیز کی کمی کو پورا کرنے کی تجویز (۲) محکمہ جہاں سپاہی وغیرہ نوکر رکھے جاتے ہیں (۳) تکمیل (۴) بیکار اسباب۔ فضول بوجھ۔

بھرتی بھرنا (محاورہ) گودڑ وغیرہ ڈال کر کسی کو بھر دینا (۲) سوداگری کا مال بھرنا۔

بھرتی کا شعر (ا۔ مذ) جس شعر میں کوئی خاص بات یا خوبی نہ ہو۔ صرف غزل پوری کرنے کے لیے اسے داخل کیا ہوا ہو (۲) معمولی شعر۔ بے لطف شعر

بھرتی کا مال (ا۔ مذ) سوداگری کا مال (۲) وہ مال جو بہت قیمتی نہ ہو۔ معمولی مال۔

بھرتی کرنا (محاورہ) نوکر رکھنا۔ کسی محکمے میں داخل کرنا۔

بھرتیا (بھرت۔ یا) [ہ۔ ا۔ مذ] کانسی پیتل کے برتن بنانے یا بیچنے والا۔ کسیرا۔ ٹھٹھیرا (۲) پیتل یا بھرت کا بنا ہوا برتن۔

بھرڑکی (بھر۔ ڑکی) [ہ۔ ا۔ مذ] وہ اناج جو گاہنے کے بعد بالوں میں رہ جائے

بھرشٹ (بھر۔ شٹ) [س۔ صف] (۱) ذلیل (۲) ناپاک۔ پلید (۳) رذیل

بھرشٹ کرنا (محاورہ) بگاڑنا۔ خراب کرنا (۲) گندا کرنا۔ ناپاک کرنا

بُھرکس (بھُر۔ کس) [ہ۔ ا۔ مذ] ریزہ۔ چورا۔ بھوسی

بھرکس نکالنا (محاورہ) مار مار کر ہڈی پسلی توڑ دینا۔ کچومر نکالنا (۲) چورا چورا کرنا۔

بھرم (بھ۔ رَم) [ہ۔ ا۔ مذ] ساکھ۔ اعتبار۔ دھوکا (۳) ناموری۔ راز۔ بھید

بھرم باندھنا (محاورہ) ساکھ جمانا۔ ہوا باندھنا۔ اعتبار قائم رکھنا۔

بھرم بنا رکھنا (محاورہ) آبرو قائم رکھنا۔ لوگوں کی نظروں میں معزز رہنا

بھرم جانا (محاورہ) ساکھ جاتی رہنا۔ اعتبار نہ رہنا (۲) بداعتقادی میں پڑنا

بھرم رکھنا (محاورہ) گمان کرنا۔ شک کرنا۔ بدظن ہونا۔

بھرم کھل جانا۔ کھُلنا (محاورہ) بھید ظاہر ہونا (۲) اعتبار اٹھنا۔ ساکھ جاتی رہنا۔ بھروسہ نہ رہنا۔

بھرم گنوانا (محاورہ) ساکھ کھونا۔ اعتبار ضائع کرنا۔ شہرت اور ناموس میں بٹا لگانا۔

بھرمانا (بھر۔ ما۔نا) [ہ۔مص] للچانا۔ ترغیب دینا۔ ورغلانا۔ بہکانا۔ دھوکا دینا

بھرمنا (بھَ۔رَم۔نا) [ہ۔مص] بھٹکنا۔ ڈانواں ڈول ہونا۔

بھرن (بھ۔رن) [ہ۔ا۔مث] زور شور کی بارش جو دم بھر میں جل تھل کر دے۔

بھرنا (بھر۔نا) [ہ۔مص] (۱) پُر کرنا۔ لبالب کرنا۔ پُر ہونا (۲) پورا کرنا۔ ختم کرنا (۳) آلودہ کرنا (۴) رنج میں عمر بسر کرنا۔ نباہنا (۵) سمانا (۶) تاوان ادا کرنا (۷) اسیر ہونا (۸) برداشت کرنا (۹) موٹا ہونا (۱۰) غضبناک ہونا (۱۱) حاملہ ہونا (۱۲) دام وصول کرنا (۱۳) بھگتنا (۱۴) بندوق یا توپ وغیرہ میں گولی بارود ڈالنا۔ (۱۵) بہکانا (۱۶) غیبت کرنا۔ چغلی کھانا۔ (۱۷) ناراض کرنا (۱۸) آب پاشی کرنا۔ پانی دینا (۱۹) بجالانا۔ تعمیل کرنا (۲۰) رنگ چڑھانا (۲۱) [مذ] قرض ادا کرنا (۲۲) روزانہ کے مصارف (۲۳) زخم پر انگور آنا (۲۴) چلم میں تمباکو ڈالنا اور آگ رکھنا (۲۵) لحاف وغیرہ میں روئی ڈالنا (۲۶) تاوان دینا۔ تلافی کرنا (۲۷) رمنے کے قریب ہونا (۲۸) خسارہ اٹھانا۔

بھرنا بھرنا (محاورہ) کسی کا خرچ برداشت کرنا۔ کفالت کرنا (۲) مصیبت جھیلنا۔

بھرنی (بھر۔نی) [ہ۔ا۔مث] (۱) بانا۔ جولاہوں کا ایک آلہ۔ نالی۔

بھروانا (بھر۔وا۔نا) [ہ۔مص] دیکھیے بھرانا۔

بھروتی (بھر۔وَ۔تی) [ہ۔ا۔مث] (۱) مکمل ادائی کی رسید (۲) معاوضہ

بھروٹا (بھ۔رَو۔ٹا) [ہ۔ا۔مذ] گھاس یا لکڑی کا گٹھا۔ سر کا بوجھ۔

بھروسا (بھ۔رو۔سا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) اعتبار۔ یقین۔ اعتماد (۲) امید آسرا۔ توکل۔

بھرول (بھَ۔رَول) [ہ۔ا۔مذ] بہت پھل والی فصل۔ خوب بھرا ہوا کھیت

بھری (بھَ۔ری) [ہ۔ا۔مث] (۱) بھرا کی تانیث (۲) روپیہ بھر کا ایک وزن (۳) ایک قسم کی گھاس (۴) [پن] فصل کا اتنا گٹھا جو ایک آدمی اٹھا سکے۔

بھری برسات (ا۔مث) برسات کا موسم۔ زور کی بارش۔ بارش کا سماں

بھری بھری (ا۔صف۔مث) پُر گوشت اور گول گول رانیں اور پنڈلیوں کے ساتھ۔

بھری تھالی میں لات مارنا (محاورہ) اپنے آرام کو آپ چھوڑنا۔ لگی نوکری ترک کرنا۔ ناشکری۔

بھری جوانی مانجھا ڈھیلا [مثل] اس آدمی کی نسبت کہتے ہیں جو سستی یا پست ہمتی کا اظہار کرے۔

بھری ڈاڑھی۔ نہایت گھنی ڈاڑھی۔

بھری رکعت (ا۔مث) چار رکعت والی فرض نماز جس کی پہلی دو رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت ہوتی ہے۔

بھری گود خالی ہونا (کنایۃً) شیر خوار اولاد کا مر جانا۔

بھری مجلس / محفل میں (۱) سب لوگوں کے سامنے (۲) سارے جلسے میں۔ پوری مجلس میں۔

بھڑ (ہ۔ا۔مث) (۱) کسی چیز کے پھٹنے یا بندوق وغیرہ کے چلنے کی آواز (۲) گوز کی آواز (۳) جلتی ہوئی لکڑی کے چٹخنے کی آواز۔

بِھڑ (ہ۔ا۔مث) (۱) زرد تتیا۔ زنبور [پن] ڈھموں۔ دھموڑی۔

بھڑوں کا چھتا (۱) بھڑوں کے رہنے کا گھر (۲) [مجازاً] مفسد لوگ (۳) لڑاکا شخص جسے چھیڑ کر پیچھا چھڑانا مشکل ہو جائے۔

بھڑ کے چھتے کو چھیڑنا۔ بھڑ کے چھتے میں ہاتھ ڈالنا (محاورہ) مفسد لوگوں کو چھیڑ کر اپنے گلے مصیبت ڈال لینا۔

بھڑا بھڑ (بھَ۔ڑا۔بھَڑ) [ہ۔ا۔مث] (۱) دو چیزوں کے ٹکرانے کی آواز (۲) لگاتار گوز خارج کرنے کی آواز۔

بھڑا دینا [ہ۔مص] مقابلہ کرا دینا۔ لڑائی کرا دینا۔

بھڑاس (بھَ۔ڑاس) [ہ۔ا۔مث] دل کا غبار۔ کینہ۔ کدورت۔ عداوت سخت رنجش

بھڑاس نکالنا (محاورہ) جی کا بخار نکالنا۔ دل کی کوفت کا اظہار کرنا۔ دل کا دکھ بیان کرنا۔

بھڑبھڑانا (بھڑ۔بھ۔ڑا۔نا) [ہ۔مص] (۱) بھڑ بھڑ کرنا (۲) طبلہ بجانا۔

بھڑبھڑیا (بھڑ۔بھڑ۔یا) [ہ۔صف] (۱) فضول باتیں کرنے والا۔ بیوقوف پیٹ کا ہلکا۔

بھڑبھونجا (بھڑ۔بھوں۔جا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) بھاڑ جھونکنے والا۔ اناج بھوننے والا

بھڑبھونجے کی لڑکی کیسر کا تلک (مثل) غریب آدمی کا امیرانہ ٹھاٹھ کرنا

بھڑبھونجن (بھڑ۔بھوں۔جن) [ہ۔ا۔مث] بھڑبھونجا کی مؤنث۔ اناج بھوننے والی عورت۔

بھڑپڑنا (بھڑ۔پڑ۔نا) [ہ۔مص] لڑنا۔ لڑ پڑنا۔ بحث کرنے لگنا۔

بھڑتنگا (بھڑ۔تن۔گا) [ہ۔ا۔مذ] غل غپاڑا۔ شور۔

بھڑجانا (بھڑ۔جا۔نا) [ہ۔مص] (۱) لڑ پڑنا (۲) مقابلہ پر آجانا (۳) بند ہو جانا

بھڑک (بھ۔ڑک) [ہ۔ا۔مث] (۱) چمک دمک۔ سنگار۔ رونق (۲) وحشت۔ جھجک (۳) اشتعال۔ ابھار۔

بھڑک اٹھنا (محاورہ) (۱) مشتعل ہونا (۲) جل پڑنا (۳) غصے ہونا (۴) چمک جانا (۵) رونق پانا۔

بھڑک جانا (محاورہ) (۱) برا مان جانا۔ رنجیدہ ہو جانا (۲) اکھڑ جانا۔

بھڑک دار (ا۔صف) (۱) چمکیلا (۲) بارونق۔ خوبصورت۔

بھڑکانا (بھڑ۔کا۔نا) [ہ۔مص] آگ کو تیز کرنا۔ مشتعل کرنا (۲) بہکانا۔ غصہ دلانا (۳) ڈرانا۔ چونکانا۔ وحشت دلانا (۴) تمباکو جلد سوختہ کر دینا۔

بھڑکنا (بھ۔ڑک۔نا) (۱) مشتعل ہونا۔ جل اٹھنا۔ آگ کے شعلے اٹھنا۔ (۲) ڈرنا۔ چونکنا۔ خوف کھانا (۳) غصے ہونا۔ تیز ہونا (۴) اعصاب کھنچ جانا تشنج ہونا (۵) تمباکو کا جلد جل جانا (۶) گرمی کا بڑھنا (۷) چمک آجانا۔

بھڑکے بیٹھنا (محاورہ) (بھڑ کے۔ بیٹھ۔نا) [ہ۔مص] مل کر بیٹھنا۔ قریب قریب بیٹھنا۔ زانو بہ زانو بیٹھنا۔

بھڑکیل (بھڑ۔کیل) [ہ۔صف] وحشی۔ بھڑکنے والا۔ ڈرنے والا۔

بھڑکیلا (بھڑ۔کی۔لا) [ہ۔صف] چمکیلا۔ بھڑکنے والا۔ زرق برق۔
بھڑمل (بھڑ۔مل) [ہ۔صف] بے شرم۔ مسخرا۔ بھڑوا
بھڑنا (بھڑ۔نا) [ہ۔مص] (۱) پیوستہ ہونا۔ ملنا۔ بالکل نزدیک ہونا۔ (۲) مقابلہ کرنا۔ (۳) ٹکر کھانا۔ ٹکرانا۔
بھڑنگ (بھ۔ڑنگ) [ہ۔صف] بکواس کرنے والا۔ واہیات شخص
بھڑوا (بھڑ۔وا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) دیوث۔ عورتوں کا دلال۔ قرم ساق۔ بھاڑو (۲) بے غیرت۔ بے شرم۔ بے حیا۔
بھڑوے کو بھی منہ پر بھڑوا نہیں کہتے [کسی بُرے شخص کا عیب اس کے منہ پر اس طرح نہیں کہتے کہ اسے بُرا لگے۔
بھڑوائی (بھڑ۔وا۔ای) [ہ۔ا۔مث] (۱) بھڑواپن (۲) عورتوں کی دلالی (۳) بھڑوے کی کام کی اجرت۔
بھڑولنا۔ بھڑول دینا (بھ۔ڑول۔نا، بھ۔ڑول۔دے۔نا) [ہ۔مص] راز کھول دینا۔
بھڑی (بھ۔ڑی) [ہ۔ا۔مث] (۱) لالچ (۲) کبوتروں کو اڑانے کی آواز
بھڑی (بھڑبال) دینا (محاورہ) کبوتروں کو مار مار کر اڑانا (۲) تنگ کرنا۔ دق کرنا۔ ستانا۔
بھڑیری (بھ۔ڑے۔ری) [ہ۔ا۔مث] برتنوں کا اوپر تلے ڈھیر
بھس [ہ۔ا۔مث] راکھ۔ خاکستر (۲) خاک [مجازاً] ہیچ
بھس [ہ۔ا۔مذ] چوکر۔ بھوسی۔ اناج کا چھلکا۔ بھوسا۔ پھٹکن
بھس اڑانا (محاورہ) بھوسی اڑانا [مجازاً] اظہار غم کرنا۔ ماتم کرنا
بھس بھروانا (محاورہ) کھال کھچوا کر اس میں بھس بھروانا۔ ایک سزا
بھس پینا (محاورہ) فضول کام کرنا۔ بے فائدہ کام کرنا۔
بھس کھا جانا (محاورہ) جب کوئی شخص بے تکی باتیں کرے تو اس کو کہتے ہیں۔ بے وقوفی کی باتیں کرنا۔ بے ہودہ باتیں کرنا۔
بھس کے مول ملیدہ۔ رقیمتی چیز کا نہایت سستے داموں فروخت ہونا
بھس ملانا (۱) اناج میں بھوسہ ملانا [مجازاً] خرابی پیدا کرنا۔
بھس میں چنگاری (چنگی) ڈال جمالو دور کھڑی [مثل] لڑائی کرا کے الگ ہو جانا
بھساکو (بھ۔سا۔کو) [ہ۔ا۔مذ] ہلکا سا تمباکو جس میں کڑواہٹ نہ ہو بھس کی طرح تمباکو
بھسنڈ (بھس۔سنڈ) [ہ۔صف] نہایت موٹا اور بھدا
بھسنڈا (بھس۔نڈا) [ہ۔صف] بہت موٹا آدمی
بھسنڈی (بھس۔نڈی) [ہ۔صف] بہت موٹی عورت
بھسکنا (بھ۔سک۔نا) [ہ۔مص] (۱) بھینس کی طرح کھانا (۲) بدتہذیبی سے چبانا۔ کھانا (۳) گرنا۔
بھسکو (بھ۔سک۔کو) [ہ۔صف] بہت کھانے والا۔ بہت کھانے والی۔ پیٹو۔
بھسم (بھ۔سم) [ہ۔ا۔مذ] راکھ۔ خاک۔ بھبوت۔
بھسم کر دینا (محاورہ) (۱) راکھ کر دینا۔ جلا دینا (۲) حسد یا غصے میں جلنا (۳) ہضم ہو جانا (۴) تباہ و برباد ہو جانا۔
بھسم ہونا (محاورہ) جل کر راکھ ہونا (۲) ہضم ہو جانا (۳) غصے سے آگ ہو جانا

بھسمنت (بھس۔منت) [ہ۔ا۔مذ] (۱) راکھ بھبوت (۲) وہ چیز جو بھسم ہو گئی ہو۔
بھسنڈ (بھُ۔سنڈ) [ہ۔صف] (۱) ایک قسم کا ٹراکو (۲) موٹا۔ فربہ (۳) مشٹنڈہ
بھسورا (بھُ۔سو۔را) [ہ۔ا۔مذ] مکان میں بھوسا رکھنے کی جگہ۔
بھسوری (بھُ۔سو۔ری) [ہ۔ا۔مذ] بھسورا کی تانیث۔
بھسونڈا (بھُ۔سوں۔ڈا) [ہ۔ا۔مذ] ہاتھی کی کنپٹی کا مقام۔
بھشٹل (بھش۔ٹل) [ہ۔صف] ناپاک۔ غلیظ۔ نجس (۲) پھوہڑ (۳) بدشکل
بھق بھق (ہ۔ا۔مث) انجن سے دھواں نکلنے کی آواز (۲) تیز بدبو۔
بھقر بھقر بو آنا (محاورہ) [بھ۔قر بھ۔قر۔بو۔آ۔نا] [ا۔مص] تیز بو آنا۔
بھک (ہ۔ا۔مث) (۱) اڑ جانے والی چیز (۲) چورا۔
بھک سے اڑ جانا (محاورہ) بارود یا کسی آگ پکڑنے والی چیز کا دفعتہً اڑ جانا۔
بھک (ہ۔ا۔مث) بھیک کا مخفف
بھک منگا (۱) بھیک مانگنے والا۔ ٹھکر گدا (۲) کنگال۔ غریب (مث) بھک منگی
بُھکا (بُھک۔کا) [ہ۔صف] بھوکا کا مخفف
بھکا پیر (۱) وہ خبیث جو سب اشیاء نگل جائے (۲) بہت کھانے والا (۳) لالچی۔
بھکارن (ہ۔ا۔مث) بھیک مانگنے والی عورت۔
بھکاری (بھ۔کا۔ری) [ہ۔ا۔مذ] فقیر۔ منگتا۔ گداگر۔
بُھکرانا (بھک۔را۔نا) [ہ۔مص] بدبو دینا۔
بھکراند، بھکراہند (بھک۔راند۔ بھک۔را۔ہند) [ہ۔ا۔مث] سڑے گلے اناج کی بدبو۔ ناگوار بدبو۔
بھکراندا (بھک۔راں۔دا) [ہ۔صف] بدبودار
بھکشا (بھک۔شا) [س۔ا۔مث] (۱) بھیک۔ خیرات (۲) مانگ۔ طلب
بھکشو (بھک۔شو) [س۔ا۔مذ] (۱) بھیک پر بسر کرنے والا۔ فقیر۔ بدھ مت کا درویش۔
بھکل (بھک۔کل) [ہ۔ا۔مث] گرم ہوا جو کسی محدود مکان میں بند ہو۔
بُھکنا (بھک۔نا) [ہ۔مص] (۱) گھس جانا۔ چبھنا (۲) سیر ہونا۔ آسودہ ہونا (ن)
بھکوا (بھک۔وا) [ہ۔صف] (۱) نادان۔ احمق۔ بیوقوف (۲) بھڑوا (۳) مسخرا
بھکوسنا (بھ۔کوس۔نا) [ہ۔مص] جلدی جلدی کھانا۔ نگلنا۔
بھکوی (بھک۔وی) [ہ۔صف] بھکوا کی تانیث۔ نادان عورت۔ مسخری۔
بھگ (س۔ا۔مث) عورت کا اندام نہانی۔ فرج۔
بھگا (بھگ۔گا) [ہ۔صف] وہ جانور جو لڑائی میں اپنے مقابل سے بھاگ گیا ہو
بُھگا (بُھگ۔گا) [ہ۔صف] (۱) بیوقوف۔ ناتجربہ کار (۲) چورا۔ برادہ۔ چورن۔ سفوف
بھگا لے جانا (بھ۔گا لے۔جانا) [ہ۔مص] (۱) اغوا کرنا۔ فریب دے کر لے جانا (۲) تیز چال سے لے جانا۔
بھگانا (بھ۔گا۔نا) [ہ۔مص] (۱) دوڑانا (۲) ورغلا کر لے جانا (۳) شکست دینا
بھگت (بھ۔گت) [ہ۔ا۔مذ] (۱) بھکت۔ عابد۔ پرہیزگار (۲) گنڈے تعویذ کرنے والا۔ بھوت پریت اتارنے والا (۳) سازندہ۔
بھگت باز۔ ہندوؤں کا فرقہ جو لڑکوں کو نچاتا اور سوانگ وغیرہ بھر

کر تماشا دکھاتا ہے۔ سوانگی۔
بُھگت لینا (بھُ۔گت۔لے۔نا) [ہ۔مص] (۱) بدلہ لینا۔ عوض لینا (۲) وصول کرنا (۳) سزا دینا۔ مار پیٹ کرنا (۴) کیفرِ کردار کو پہنچانا۔
بُھگتان (بھُگ۔تان) [ہ۔ا۔مذ] سزا (۲) قرضہ کی بے باقی۔
بُھگتانا (بھُگ۔تا۔نا) [ہ۔مص] (۱) پورا کرنا۔ ادا کرنا۔ انجام کو پہنچانا (۲) تعمیل کرنا۔ بجا لانا (۳) بے باق کرنا (۴) فیصلہ کرنا (۵) تقسیم کرنا بھگتان کرنا۔ دینا (۶) حساب کرنا۔ جھگڑا چکانا۔
بُھگتنا (بھُ۔گت۔نا) [ہ۔مص] (۱) ختم ہونا۔ پورا ہونا۔ انجام کو پہنچنا۔ (۲) برداشت کرنا۔ سہارنا (۳) بے باق ہونا (۴) بھرنا۔ بھوگنا (۵) فیصلہ ہونا (۶) نباہنا (۷) تاوان دینا (۸) سمجھنا۔
بھگتی (بھگ۔تی) [ہ۔ا۔مث] عبادت [مذ] بھگتی کرنے والا۔ عابد۔ زاہد۔ پرہیزگار۔
بھگتی بھگتیا (بھگ۔تی، بھگ۔تِ۔یا) [ہ۔ا۔مذ] ناچنے والا۔ بھانڈ۔ رقص کرنے والا۔ رقاص۔
بھگدڑ (بھگ۔دڑ) [ہ۔ا۔مث] بھاگنے کی ہلچل۔ افراتفری۔
بھگر (بھ۔گر) [ہ۔ا۔مذ] گلا سڑا اناج۔
بھگل (بھ۔گل) [ہ۔ا۔مذ] (۱) مکر۔ فریب۔ دھوکا۔ دغا [مث] ہاری ہوئی۔ بزدل۔
بھگل بنانا (۱) دھوکا دینا (۲) جھوٹا افلاس ظاہر کرنا۔
بھگندر (بھ۔گن۔در) [س۔ا۔مذ] نواسیر۔ ایک قسم کا پھوڑا جو مقعد میں یا آس پاس ہوتا ہے۔
بھگوُ (بھگ۔گوُ) [ہ۔صف] بھگوڑا بھاگ جانے والا۔ بزدل۔
بھگوان (بھگ۔وان) [ہ۔ا۔مذ] خدائے تعالیٰ۔ پرمیشر۔ ایشر
بھگو بھگو کے لگانا (مارنا) [ہ۔مص] (۱) بھگو بھگو کر جوتیاں مارنا (۲) سخت لعنت ملامت کرنا۔
بھگوتی (بھگ۔و۔تی، بھ۔گو۔تی) [س۔ا۔مث] دیبی۔ دُرگا دیوی
بھگوڑا (بھ۔گو۔ڑا) [ہ۔صف وا مذ] ڈرپوک۔ بھاگ جانے والا۔ بزدل۔ نامرد۔
بھگونا (بھ۔گو۔نا) [ہ۔مص] تر کرنا۔ گیلا کرنا۔
بھگی (بھگ۔گی) [ہ۔ا۔مث] ہلچل۔ بھاگڑ۔
بھگی پڑنا (ا۔مص) (۱) ہلچل ہونا۔ خوف کے مارے بھاگنا (۲) شکست کھانا۔ ہارنا۔
بھگیلا (بھ۔گے۔لا) [ہ۔صف] وہ پرندہ جو لڑائی میں بھاگ گیا ہو۔ بھگوڑا
بھل [ہ] (۱) سہارے۔ ذریعے۔ بَل (۲) [ا۔مذ] طاقت۔ زور۔ رُخ۔ پہلو۔
بھلا (بھ۔لا) [ہ۔صف] (۱) عمدہ۔ خوب۔ اچھا۔ مناسب (۲) نیک۔ پاک (۳) عجیب۔ انوکھا۔ سہانا۔ دلکش (۴) تندرست۔ بزرگ (۵) (کلمۂ تنبیہ) ٹھہر۔ صبر کر۔
بھلا آدمی (ا۔صف) (۱) اچھا آدمی۔ نیک آدمی (۲) [طنزاً] شریر چالاک۔ بدچلن۔ بدمعاش۔

بھلا بچہ (ا۔ دھمکی) سمجھ لوں گا۔ بدلہ لوں گا۔
بھلا بُرا کہنا (محاورہ) سخت سُست کہنا۔ بدزبانی کرنا۔
بھلا جی۔ بھلا صاحب [طنزاً] کیا مضائقہ ہے۔ کیا ڈر ہے۔
بھلا چاہنا (ا۔مص) خیر خواہی کرنا۔ بہتری کی خواہش کرنا۔
بھلا چنگا (ا۔صف) تندرست۔ اچھا خاصا۔ صحیح سالم۔
بھلا کرنا (ا۔مص) نیکی کرنا۔ خیرات کرنا۔ اچھا سلوک کرنا۔
بھلا لگنا (ا۔مص) اچھا معلوم ہونا۔ زیب دینا۔
بھلا مانس (۱) بھلا آدمی۔ مہذب شخص (۲) ملنسار۔ خوش مزاج (۳) شریف (۴) نیک بخت (۵) سیدھا سادا۔ صاف دل (۶) [طنزاً] شریر۔ بد۔
بھلاوا دینا (ا۔محاورہ) دھوکا دینا۔ فریب دینا۔
بھلا ہو [دعا] (۱) بھلائی اور خوش نصیب ہو (۲) [طنزاً] بددعا۔ بُرا ہو۔
بھلا ہوا میری مٹکی پھوٹی میں دہی بیچنے سے چھوٹی [مثل] تھوڑے نقصان کا غم نہیں روز روز کا جھگڑا تو ختم ہوا۔
بھلا ہونا (محاورہ) خوشی حاصل ہونا۔ بھلائی ملنا۔
بھلائی (بھ۔لا۔ای) [ہ۔ا۔مث] نیکی۔ بہتری (۲) خیر خواہی (۳) نیک نامی (۴) فائدہ۔ (۵) حسن۔ خوبی۔ عمدگی۔ احسان۔ سلوک۔
بھلائی رہنا (محاورہ) نیکی کی یادگار باقی رہنا۔
بھلائی کی بات (ا۔صف۔مث) نیک بات۔
بھلائی لینا (محاورہ) سلوک کرنا۔ احسان کرنا۔ نیکی کرنا۔ ثواب حاصل کرنا نیک نامی حاصل کرنا۔
بھلے آدمی کو ایک بات بھلے گھوڑے کو ایک چابک [مثل] سمجھ دار کو ایک بار کی فہمائش کافی ہے
بھلے آئے [طنزاً] (۱) خوب آئے (۲) بہت دیر سے آئے (۳) وعدہ پورا نہیں کیا۔
بھلے بُرے (ا۔صف) (۱) اچھے بُرے۔ نیک و بد (۲) خراب آدمی۔ بدمعاش۔ ٹھگ
بھلے بُرے میں ایک بالشت کا فرق ہے [مثل] ظاہر میں تو سب لوگ ایک جیسے ہی ہیں۔ اچھے یا بُرے کا فرق صرف اعمال سے ہے
بھلے دن (ا۔مذ) اچھا زمانہ۔ اقبال کا زمانہ۔ خوشحالی کا وقت۔
بھلے دن آنا (محاورہ) اقبال کا زمانہ آنا۔ خوشحالی کا وقت آنا۔
بھلے کا زمانہ نہیں (مثل) (۱) نیکی کرنے کا وقت نہیں (۲) دنیا میں احسان فراموشی ہے (۳) سیدھے آدمی کے لیے مصیبتیں ہی مصیبتیں ہیں اسے آرام نہیں مل سکتا۔
بھلے کو۔ خوب ہوا۔ اچھا ہوا۔ خیر ہوئی (۲) خیر خواہی کے لیے۔ حسنِ اتفاق سے۔
بھلے کی (ا۔صف۔مث) فائدے کی۔
بھلے کے لیے۔ بہتری کے واسطے۔ فائدے کے لیے۔
بھلے مانس کی سب طرح خرابی ہے (مثل) شریف آدمی کو ہر حالت میں دشواریاں پیش آتی ہیں
بھلا (بھل۔لا) [ہ۔ا۔مذ] ہندوؤں کی ایک ذات

بُھلانا (بھُ-لا-نا) [ہ-مص] (۱) یاد سے اُتارنا۔ یاد نہ رکھنا۔ فراموش کرنا (۲) دھوکا دینا۔ فریب دینا۔

بھلاوا (بھُ-لا-وا) [ہ-ا-مذ] مغالطہ۔ دھوکا۔ فریب۔

بھلاواں (بھ-لا-واں) [ہ-ا-مذ] ایک پھل کا نام ہے جو اکثر دواؤں میں استعمال ہوتا ہے۔

بُھل بُھل (بھُل-بھُل) [ہ-ا-مث] پانی کے بکثرت گرنے کی آواز۔ دھا بندھ کر غرن، پانی یا کسی اور رقیق شے کے گرنے کی آواز۔

بُھل بُھل (بھُل-بھُل) [ہ-ا-مث] بھوبل۔ جلی ہوئی راکھ۔

بھلبھلانا (بھل-بھ-لا-نا) [ہ-مص] بہنا۔ پانی وغیرہ کا بکثرت گرنا۔

بُھلبُھلانا (بھُل-بھُ-لا-نا) [ہ-مص] (۱) بھوبل یا بھاڑ میں کسی چیز کو بھوننا (۲) نیم برشتہ کرنا۔ ادھ بھنی کرنا۔

بُھلسانا (بھُل-سا-نا) [ہ-مص] (۱) دُکھ دینا۔ تکلیف پہنچانا (۲) بھوننا جھُلسانا۔

بُھلسنا (بھُ-لس-نا) [ہ-مص] جھلسنا۔ جلنا۔ بھوبل یا کسی گرم چیز سے جل کر بھُرتا ہوجانا۔

بھلک بھلک رونا (بھ-لک-بھ-لک-رو-نا) [ہ-مص] جی کھول کر رونا۔ زار و قطار رونا۔

بُھلکڑ (بھُ-لک-کڑ) [ہ-صف] بھولنے والا۔ بھول جانے والا۔ غبی کُند ذہن۔

بھلمنساہت (بھَل-مَن-سا-ہَت) [ہ-ا-مث] آدمیت۔ شرافت

بھلمنسائی۔ بھلمنسی (بھل-من-سا-ای۔ بھل-من-سی) [ہ-ا-مث] انسانیت

بھلی (بھَ-لی) [ہ-صف] بھلا کی تانیث۔ اچھی

بھلی بُری سنانا (محاورہ) بدزبانی کرنا۔ گالیاں بکنا۔

بھلی چلائی (محاورہ) (۱) بھلی کہی۔ خوب کہا (۲) بے ضرورت ہے۔ بے فائدہ ہے۔

بھلی کہی (کلمۂ تعجب) اظہار حیرت کے لیے کہتے ہیں (۱) اس معاملے کا کیا ذکر کرتے ہو۔ ہر بات قابل توجہ نہیں (۲) اسنا نہیں (۳) بے مزہ ہے (۴) اچھی ہے۔

بھمباکا (بھم-با-کا) [ہ-ا-مذ] بڑا سوراخ۔ وہ بڑا چھید جو آر پار ہوجائے

بھمبو (بھم-بو) [ہ-صف] بہت موٹی اور بھدی عورت۔

بھمبا (بھم-با) [ہ-ا-مذ] پرانا سانپ۔

بُھننا (بھُن-نا) [ہ-مص] (۱) بریاں ہونا (۲) جلنا۔ تپنا (۳) حسد کرنا بغض کرنا۔ کینہ رکھنا (۴) روپے وغیرہ کا خوردہ ہونا۔

بُھناس (بھُن-ناس) [ہ-ا-مذ] (۱) ہاتھی کے باندھنے کا موٹا کھونٹا (۲) موٹا تسمہ (۳) آلہ تناسل۔

بِھنانا (بھن-نا-نا) [ہ-مص] (۱) سر چکرانا (۲) طیش میں آنا۔ گھبرانا پریشان ہونا (۳) مکھیوں یا مچھروں کا ہجوم ہونا (۴) عاجز ہونا۔ تنگ ہونا

بُھنانا (بھُ-نا-نا) [ہ-مص] (۱) بریاں کرانا (۲) روپیہ پیسہ تڑوانا۔

بھنائی۔ بھنوائی (بھُ-نا-ای۔ بھن-وا-ای) [ہ-ا-مث] بھنانے کی اجرت (۲) بٹا۔ کٹوتی۔

بھنبوڑنا۔ بھبھوڑنا (بھم-بوڑ-نا۔ بھم-بھوڑ-نا) [ہ-مص] درندہ جانور کا کسی کو دانتوں سے کاٹنا۔ پھاڑنا۔ نوچنا۔

بھن بھن (بھن-بھن) [ہ-ا-مث] مکھیوں کے اُڑنے کی آواز

بِھنبِھنا (بھن-بھ-نا) [ہ-صف] (۱) ناک میں بولنے والا (۲) میلا کچیلا

بِھنبِھنانا (بھن-بھ-نا-نا) [ہ-مص] مکھیوں کے اڑنے کی آواز نکلنا (۲) ناک میں بولنا۔

بِھنبِھناہٹ (بھن-بھ-نا-ہٹ) [ہ-ا-مث] مکھیوں کے اُڑنے کی آواز۔

بھنبھنیا (بھن-بھ-نے-یا) [ہ-ا-مذ] وہ شخص جو ہر جگہ مارا مارا پھرے

بھنبھُوا (بھم-بھ-وا) [ہ-ا-مذ] بھوک کے مارے لوٹ مار کرنے والا فقیر (۲) بھوک کی شدت میں دوسروں کی چیزیں کھا جانے والا شخص

بھنبھیری۔ بھنبیری (بھم-بھی-ری، بھم-بی-ری) [ہ-ا-مث] (۱) تیتری کی شکل کا ایک پردار برساتی کیڑا (۲) لٹو کی شکل کا ایک تیز پھرنے والا چھوٹا سا کھلونا (۳) [صف-مجازاً] تیز دوڑنے والا پھرتیلا۔ چست و چالاک۔ چھرریا۔

بھنجن (بھن-جن) [ہ-ا-مث] روپیہ خوردہ کرانے کا بٹا۔

بھنڈ [ہ-ا-مذ] تباہی۔ بربادی۔

بھنڈ پیرا۔ بھنڈ قدما (ہ-صف) منحوس قدم۔

بھنڈ کرنا (محاورہ) خراب کرنا۔ تباہ کرنا۔ برباد کرنا۔

بِھنڈ بھنڈا (بھن-ڈا) [ہ-ا-مذ] (۱) سوکھا ہوا ڈلا (۲) بنا ہوا تمباکو (۳) ایک قسم کا حقہ

بھنڈا (بھنڈے) ہرکارہ۔ حقہ پلانے والا ملازم۔

بھنڈے خانہ۔ وہ کوٹھڑی یا مکان جس میں حقے کا سامان رکھا جاتا ہے۔

بھنڈار (بھن-ڈار) [ہ-ا-مذ] گودام۔ ذخیرہ۔ سٹور

بھنڈارا (بھن-ڈا-را) [ہ-ا-مذ] (۱) عالم خیرات۔ فقیروں کا لنگر (۲) کھوپری۔ سری۔ (۳) پیٹ۔ شکم۔

بھنڈاری (بھن-ڈا-ری) [ہ-ا-مذ] (۱) بھنڈار کا مالک (۲) گودام کا دار وغہ۔

بھنڈ سار۔ بھنڈ سال (بھنڈ-سار، بھنڈ-سال) [ہ-ا-مث] غلّے کا گودام۔ کھتی جس میں غلہ بغرض تجارت بھرا جاتا ہے۔

بھنڈ سالی (بھنڈ-سا-لی) [ہ-ا-مذ] (۱) ارزانی میں غلہ خرید کر مہنگا بیچنے کے لیے کوٹھے میں ذخیرہ کر رکھنے والا (۲) بودار غلہ۔ گلا سڑا غلہ۔

بِھنڈی (بھن-ڈی) [ہ-ا-مث] ایک ترکاری کا نام جو لمبی سی ہوتی ہے اور اس پر روئیں ہوتے ہیں۔

بھنڈیلا (بھن-ڈے-لا) [ہ-ا-مذ] (۱) نقال۔ بھانڈ (۲) پھکڑباز (۳) جگت باز۔

بِھنک (بھن-نک) [ہ-ا-مث] (۱) دھیمی آواز (۲) اڑتی ہوئی خبر۔ اطلاع (۳) مکھیوں کی آواز۔

بھنکار [بھن۔کار] (ہ۔ا۔مث) مکھیوں یا مچھروں کا ہجوم (۲) مکھیوں یا مچھروں کی آواز۔

بھنکانا [بھن۔کا۔نا] (ہ۔مص) کسی چیز کو بے احتیاطی سے رکھنا کہ مکھیاں اس پر بیٹھیں۔

بھنکنا [بھِن۔نک۔نا] (ہ۔مص) (۱) مکھیوں کا بھنبھنانا (۲) سُست بیٹھنا۔ بے کار رہنا (۳) میلا کچیلا رہنا۔ غلیظ رہنا۔

بھنگ (ہ۔ا۔مث) (۱) بنگ۔ ایک قسم کی نشیلی پتی (۲) بربادی تباہی۔ خاتمہ۔

بھنگ تو نہیں کھائی (محاورہ) بدحواسی کی باتیں کہنے والے کی نسبت کہتے ہیں۔

بھنگ رہنا (محاورہ) مست رہنا۔ بدحواس رہنا۔ پریشان رہنا۔

بھنگ کرنا (محاورہ) خراب کرنا۔ بگاڑنا۔ توڑنا۔ مسمار کرنا۔

بھنگ کھانا (محاورہ) بدحواس ہونا۔ نشے میں ہونا۔

بھنگ کے بھاڑے میں جانا (محاورہ) مفت جانا۔ ضائع ہونا۔

بھنگا [بھُن۔گا] (ہ۔مذ) ایک چھوٹا سا کیڑا۔

بھنگاسا (ہ۔صف) ضعیف۔ لاغر۔ کمزور۔

بھنگرا۔ بھنگڑا [بھنگ۔را۔ڑا] (ہ۔ا۔مذ) ایک گھاس جو دوائیں میں کام آتی ہے۔

بھنگراج [بھنگ۔راج] (ہ۔ا۔مذ) ایک چھوٹا سا خوش آواز پرند

بھنگڑ [بھن۔گڑ] (ہ۔ا۔مذ) (۱) بھنگ پینے والا (۲) گپی۔ یاوہ گو۔

بھنگڑا (ہ۔مذ) ایک دیہاتی ناچ۔

بھنگڑخانہ۔ بھنگ پینے کا اڈا

بھنگن [بھن۔گن] (ہ۔ا۔مث) (۱) بھنگ پینے (۲) بھنگ بیچنے والی (۳) مہترانی۔ خاکروب۔

بھنگی [بھن۔گی] (ہ۔ا۔مذ) بھنگ پینے والا (۲) خاکروب۔ مہتر۔

بھنگی [بھن۔گی] (ہ۔ا۔مث) ایک قسم کا لٹو جس سے بچے کھیلتے ہیں

بھنگیا جانا۔ بھنگیانا [بھن۔گ۔یا۔جا۔نا۔ بھن۔گ۔یا۔نا] (ہ۔مص) نشہ میں ہونا۔ بدحواس ہو جانا۔

بھنگیڑا [بھن۔گے۔ڑا] (ہ۔ا۔مذ) بھنگ بیچنے والا۔ بھنگ بنانے والا

بھنگیڑخانہ [بھن۔گیڑ۔خانہ] (اُ۔ا۔مذ) دیکھیے بھنگڑخانہ

بھنگیڑخانے کی گپ (محاورہ) بے سروپا بات۔ بے بنیاد گپ۔

بھنگیڑن [بھن۔گے۔ڑن] (ہ۔ا۔مث) بھنگ پلانے والی خادمہ (۲) حقہ تیار کر کے پلانے والی۔

بھُننا [بھُن۔نا] (ہ۔مص) دیکھیے بُھننا۔

بھننگ [بھ۔ننگ] (ہ۔ا۔مث) دھیمی دھیمی آواز

بھنور [بھن۔ور] (ہ۔ا۔مذ) (۱) پانی کا چکر۔ گرداب (۲) بلا۔ غم۔ دُکھ

بھنور پڑنا (ہ۔مص) پانی کا چکر کھانا۔ گرداب پڑنا۔

بھنور جال (ہ۔مذ) دنیا کے جھگڑے بکھیڑے

بھنور کلی (ہ۔مث) لوہے وغیرہ کا حلقہ جو کتے یا بکری وغیرہ کے گلے میں ڈالتے ہیں۔ کنڈی۔

بھنیج۔ بھنیجا [بھ۔نیج۔ بھ۔نے۔جا] (ہ۔ا۔مذ) بہن کا بیٹا۔ بھانجا۔

بھنیج بہو (ہ۔مث) بھانجے کی بیوی۔

بھنیج داماد (ہ۔مذ) بھانجی کا خاوند۔

بھو (ہ۔ا۔مذ) ڈر۔ خوف۔ دہشت۔

بھو (ہ۔مث) بیٹی (۲) زمین۔ دھرتی۔

بھَو (ہ۔مذ) خوف۔ ڈر۔ دہشت۔

بھُوآ [بھو۔آ] (ہ۔ا۔مث) باپ کی بہن۔ پھوپھی

بھوانی [بھ۔وا۔نی] (س۔ا۔مث) (۱) درگا۔ پاربتی۔ شیوجی کی استری (۲) چیچک۔

بھُوبل [بھُو۔بل] (ہ۔ا۔مث) (۱) گرم راکھ (۲) ریت۔ خاک۔

بھوپالی [بھُو۔پا۔لی] (ہ۔ا۔مث) (۱) ایک راگنی کا نام (۲) (صف) بھوپال سے نسبت رکھنے والا۔

بھُوت [س۔ا۔مذ] (۱) بھُتنا۔ پریت۔ شیطان۔ خبیث۔ ناپاک رُوح۔ (۲) (صف) پیچھا نہ چھوڑنے والا (۳) بدشکل (۴) نشے میں چور۔

بھُوت اتارنا (محاورہ) خبیث روح کو دفع کرنا (۲) غصے سے نجات دلانا۔

بھُوت اترنا (محاورہ) خبیث روح کا دفع ہونا۔ غصہ دُور ہونا۔

بھوت بن کر چمٹنا۔ بھوت بن کر لپٹنا۔ بُری طرح پیچھے پڑنا۔ ہر وقت ساتھ رہنا۔ کسی بات کے سر ہو جانا۔

بھُوت بننا۔ ہو جانا (محاورہ) (۱) نشے میں سرشار ہونا (۲) غصے میں آپے سے باہر ہونا (۳) خاک آلود ہونا (۴) ہمہ تن مصروف ہونا۔

بھُوت بن کر چمٹنا (محاورہ) بُری طرح پیچھے پڑ جانا۔ پیچھا نہ چھوڑنا

بھُوت پریت (ہ۔مذ) خبیث روحیں۔

بھُوت چڑھنا۔ سوار ہونا (محاورہ) سخت غصہ آنا۔

بھُوت کا پکوان (۱) بھوت کے ذریعے سے ملا ہوا پکوان (۲) مفت کی دولت۔ آسانی سے حاصل کیا ہوا مال۔

بھُوتنی۔ بھُتنی [بھوت۔نی] (ہ۔ا۔مث) (۱) بھوت کی تانیث۔ چڑیل بھتنی

بھوتنی والا (۱) چڑیل کا۔ ایک گالی (۲) بدمعاش۔ شریر۔ بے ایمان

بھوٹیا [بھوٹ۔یا] (ہ۔صف) (۱) بھوٹان کا رہنے والا (۲) ناٹے قد کا آدمی

بھوج (س۔ا۔مذ) (۱) کھانا (۲) دعوت۔ ضیافت۔ بھنا ہوا غلہ۔

بھوج پتر۔ بھوج درخت کے پتے۔ قدیم زمانے میں انہیں بجائے کاغذ کے استعمال کرتے تھے۔

بھوجائی۔ بھوجی [بھو۔جا۔ئی۔ بھو۔جی] (ہ۔ا۔مث) بڑے بھائی کی بیوی بھاوج۔

بھوجن [بھو۔جن] (ہ۔ا۔مذ) (۱) کھانا کھانے کی چیز (۲) ترکاری۔ بھُنی ہوئی ترکاری (۳) بھونی ہوئی شے۔

بھوچک۔ بھوچکا [بھو۔چک۔ بھو۔چک۔کا] (ہ۔صف) بدحواس پریشان حیران متحیر (۳) بھولا ہوا۔ غلط راستے پر پڑا ہوا (۴) ڈرتا ہوا۔ خوف زدہ۔

بھوچکا ہونا (محاورہ) حیران و متعجب ہونا۔

بھوڈل [بھو۔ڈل] (ہ۔ا۔مذ) ابرک۔

بھور (ہ۔ا۔مث) (۱) صبح۔ نور کا تڑکا۔ علی الصباح (۲) خاتمہ۔

بھور کر دینا (محاورہ) خوب زدوکوب کرنا۔
بھور ہونا (محاورہ) صبح ہونا۔ صبح کی سفیدی پھیلنا (۲) بڑھاپا آنا۔ بال سفید ہونا (۳) خاتمہ ہونا۔ مرنا۔
بُھورا (بھُو۔را) [ہ۔صف] (۱) مٹیالا زردی مائل۔ سیاہ (۲) [مذ] نیلا کبوتر جس کا کوئی پر سفید نہ ہو۔
بُھوری (بھو۔ری) [ہ۔ا۔مث] (۱) ایک قسم کی روٹی جو کنڈوں کی گرم راکھ پر پکائی جاتی ہے (۲) [صف] بھورا کی تانیث۔
بھوڑ [ہ۔ا۔مث] ریگستان۔ ریتلی زمین۔
بُھوسا (بھُو۔سا) [ہ۔ا۔مذ] بھُس۔
بُھوسی (بھُو۔سی) [ہ۔ا۔مث] (۱) بھوسا کی تانیث۔ چوکر۔ غلہ کا فضلہ۔ چھلکا
بُھوشن [بھُو۔شن] [س۔ا۔مذ] (۱) سجاوٹ۔ آرائش (۲) زیورات جواہرات (پوشاک)
بُھوک [ہ۔ا۔مث] (۱) کھانے کی خواہش۔ اشتہا (۲) خواہش۔ ضرورت حاجت (۳) کمی۔ کسر۔
بھوک (اُڑنا) بھاگنا (محاورہ) کھانے کی خواہش جاتی رہنا۔ کھانے کی پروا نہ رہنا۔
بھوک بند ہونا (محاورہ) بھوک نہ لگنا (۲) خواہش نہ ہونا۔
بھوک پیاس (۱) کھانے پینے کی ضرورت (۲) غریبی۔ کنگالی۔ فقر و فاقہ تنگی۔ مفلسی۔
بھوک پیاس اُڑجانا (محاورہ) بھوک پیاس مٹ جانا۔
بھوک جاتی رہنا (محاورہ) کھانے کی خواہش ختم ہونا۔
بھوک جنم کی ہُوک (مثل) بھوکا رہنا زندگی کی سب سے بڑی تکلیف ہے۔
بھوک کو بھوجن کیا اور نیند کو بچھونا کیا (مثل) سخت بھوک میں انسان کو جو کچھ مل جائے اسے کھا لیتا ہے اور سخت نیند میں انسان ہر جگہ سو جاتا ہے۔ بستر کا خیال بھی نہیں کرتا۔
بھوک کی جھانجھ (امث) وہ غصہ جو بھوک کی شدت میں آئے۔
بھوک گئے بھوجن ملے، جاڑ گئے قبا۔ جوانی گئے تریا ملے تینوں ان سبھا (مثل) وقت پر چیز نہ ملے تو اس کا کیا فائدہ۔ جیسے بھوک مٹ جانے سے کھانا۔ سردی نکل جانے پر لباس اور جوانی ختم ہونے پر بیوی کا ملنا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔
بھوک لگی تو گھر کی سُوجھی (محاورہ) کھیل کود میں مصروف رہنے والے بے پرواکے متعلق کہتے ہیں۔
بھوک لگنا۔ کھانے کی خواہش ہونا۔ اشتہا ہونا۔
بھوک مرنا۔ بھوک جاتی رہنا۔
بھوک میں بھجن بھی نہ ہو (مثل) بھوک لگی ہو تو عبادت میں بھی مزہ نہیں آتا۔ بھوک میں کوئی کام نہیں ہوتا۔
بھوک ہڑتال (ا۔مث) کوئی مطالبہ منوانے یا کسی غصے کی وجہ سے کھانا پینا چھوڑ دینا۔ مقاطعہ جوئی۔
بھوک ہونا (محاورہ) اشتہا ہونا خریداری کی خواہش ہونا۔

بُھوکا (بھو۔کا) [ہ۔صف] (۱) جسے بھوک لگی ہوئی ہو (۲) خواہشمند (۳) محتاج۔ فاقہ کش (۴) نہایت مفلس۔ کنگال (۵) عاشق (۶) مشتاق۔
بھوکا اُٹھاتا ہے بھوکا سلاتا نہیں (مثل) اللہ تعالےٰ سب کو رزق دیتا ہے۔ کوئی بھی بھوکا نہیں سوتا۔ کچھ نہ کچھ کھانے کو مل جاتا ہے۔
بھوکا بنگالی (ا۔صف) بہت غریب۔ بہت مفلس۔
بھوکا سو رُوکھا (مثل) بھوکا آدمی کسی سے اچھی طرح نہیں ملتا۔
بھوکا مرتا کیا نہ کرتا (مثل) مجبوری میں سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔ مجبوری سب کچھ کروا دیتی ہے۔
بھوکا (بھوکوں) مرنا (محاورہ) فاقہ کشی کرنا (۲) مشکل سے گزر بسر ہونا۔
بھوکے شریف سے اور پیٹ بھرے رذیل سے ڈرنا چاہیئے۔ (مثل) فاقہ کش شریف اور آسودہ حال کمینہ نہایت خطرناک ہوتا ہے
بھوکی (بھُو۔کی) بھوکا کی تانیث۔
بھوگ (ہ۔ا۔مث) (۱) بھوجن۔ کھانا۔ تبرک (۲) دیوتاؤں کا چڑھاوا (۳) خوشی۔ آرام۔ عیش (۴) صحبت۔ جماع۔ ہم بستری (۵) بدلہ۔ نتیجہ۔ عوض۔ سزا۔ جزا (۶) تخلص یعنی وہ مختصر نام جو شاعر اپنے کلام میں لاتے ہیں
بھوگ بلاس (ا۔مذ) عیش و سرور۔ رنگ رلیاں۔ زندگی کے مزے۔ سیر و تماشا۔ کھیل کود۔ راگ۔ رنگ۔ لہو و لعب۔
بھوگ پڑنا (محاورہ) گالیاں پڑنا۔ لعنت پڑنا۔ دُر دُر پھٹ پھٹ ہونا
بھوگ (دینا) سنانا (۱) گالیاں دینا۔ ملامت کرنا (۲) تبرک دینا۔
بھوگ کرنا۔ جماع کرنا۔ ہم بستر ہونا۔
بھوگلی (بھوگ۔لی) [ہ۔ا۔مث] ناک کا ایک کھوکھلا زیور۔
بھوگنا (بھوگ۔نا) [ہ۔مص] (۱) مزے اڑانا۔ عیش کرنا۔ لطف اڑانا (۲) برداشت کرنا۔ بھگتنا (۳) مجبور ہونا (۴) بدلہ پانا۔ نتیجہ بھگتنا۔ سزا پانا (۴) جرمانہ ادا کرنا۔
بھوگی (بھو۔گی) [ہ۔ا۔مذ] (۱) عیاش۔ شہوت پرست (۲) زانی (۳) دیوتاؤں کے بھوگ دینے والا۔ چڑھاوا چڑھانے والا (۴) عیش پسند (۵) گرہست۔
بُھول (ہ۔ا۔مث) (۱) فراموشی۔ سہو۔ نسیان۔ چوک۔ غلطی (۲) قصور۔ دھوکا
بُھول بھلیاں (ہ۔مث) پیچ در پیچ راستے کا مکان (۲) ایسا راستہ جس پر چلتے چلتے انسان چکرا کر راستہ بھول جائے (۲) گورکھ دھندا (۳) وہ کام یا بات جو بار بار سمجھانے سے بھی سمجھ میں نہ آئے۔
بُھول پڑنا (محاورہ) غلطی ہو جانا۔ یاد سے اتر جانا۔ دھیان نہ رہنا۔
بھول جانا (محاورہ) یاد سے اتر جانا۔ خیال نہ رہنا۔ فراموش ہو جانا۔
بھول چوک (ا۔مث) (۱) فراموشی (۲) غلطی۔ قصور۔
بھول چوک لینی دینی (ا۔مث) کمی بیشی کی دی جائے گی۔ حساب بعد میں اچھی طرح کر لیا جائے گا اور جو دینا ہوگا وہ دیا جائے اور جو لینا ہوگا لیا جائے گا۔
بھول کے نہ کرنا (محاورہ) کبھی نہ کرنا۔ ہرگز نہ کرنا۔ کسی حال میں نہ کرنا
بھول گئے ناچ رنگ بھول گئی چھکڑی (مثل) بیاہ شادی کے بعد انسان دنیا کے تین چیزیں یاد رہیں لون، تیل لکڑی

دھندوں میں سب کچھ بھول جاتا ہے۔
بھُولا (بھو۔لا) [ہ۔صف] وہ جو بھول جائے (۲) غافل بھولنے والا (۳) فراموش گم شدہ۔
بھولا (بسرا) چوکا (ہ۔صف) یاد سے اترا ہوا۔ ذہن سے ہٹا ہوا
بھولا بھٹکا (ہ۔صف) راستہ بھولا ہوا۔ راستہ کھویا ہوا
بھولا چیتا (ہ۔صف) (۱) خراب حافظ۔ بھول کا مادہ (۲) بھولا ہوا کام یاد آنا
بھولے بھٹکے۔ کبھی کبھی راستہ بھول کر۔ بھولے چوکے۔
بھولا (بھو۔لا) [ہ۔صف] (۱) سیدھا سا بے تکلف۔ چھل کپٹ نہ کرنے والا (۲) ناتجربہ کار۔ بھلے برے کی تمیز نہ رکھنے والا۔
بھولا بھالا (ہ۔صف) سیدھا سادا۔ معصوم۔ بے گناہ بچہ۔
بھولا پن۔ بھولپن (ہ۔مذ) (۱) سادگی۔ سادا پن (۲) نادانی۔ سادہ لوحی (۳) ناتجربہ کاری (۴) خوبصورتی جس میں شرارت نہ ہو۔
بھُولنا (بھُول۔نا) [ہ۔مص] (۱) یاد نہ رہنا۔ فراموش کرنا۔ دھیان نہ رکھنا (۲) غلطی کرنا خطا کرنا (۳) بھٹکنا۔ گم ہونا۔ کھو جانا (۴) دھوکا کھانا (۵) غرور کرنا (۶) بے خبر رہنا۔
بھولنا چوکنا (محاورہ) ذہن سے ہٹنا۔ سہو ہونا۔ فروگزاشت ہونا۔
بھولی بسری باتیں (ہ۔مث) وہ باتیں جو یاد سے محو ہو گئی ہوں۔ پرانی اور گزری ہوئی باتیں۔
بھُولے سے۔ سہواً۔ دھوکے سے۔
بھُولے سے بھی یاد نہ کرنا (محاورہ) بھول کر بھی کبھی یاد نہ کرنا۔ ہرگز یاد نہ کرنا۔ فراموش کر دینا۔
بھولی (بھو۔لی) [ہ۔صف] بھولا کی تانیث۔ سیدھی سادی۔ نادان
بھولی بھالی صورت (ہ۔مث) پیاری صورت۔ وہ شکل جس سے بھولا پن ٹپکے۔
بھولی بھالی باتیں (ہ۔مث) بچوں کی سی باتیں۔ پیاری پیاری باتیں سادہ لوحی کی باتیں۔
بھُوم (س ۱۔مث) (۱) زمین۔ دھرتی (۲) دنیا۔ سنسار (۳) جگہ۔ مقام (۴) ملک۔ ولایت (۵) دیس۔ وطن۔
بھُومی (بھُو۔می) [ہ ۱۔مث] دیکھیے بھوم۔
بھُومیا (بھُو۔م۔یا) [ہ ۱۔مذ] (۱) زمیندار۔ زمین کا مالک (۲) پرانا باشندہ (۳) وہ بہت پرانا سانپ جس کے سر پر بال نکل آئے ہوں۔
بھَوں [ہ ۱۔مث] (۱) ابرو یعنی آنکھ اور ماتھے کے درمیانی بال (۲) ساز کی آواز (۳) موٹی اور بھدی آواز (۴) کتے کی آواز
بھوں پر بل پڑنا (محاورہ) چہرے پر غصے کے آثار ظاہر ہونا۔ ناپسندیدگی کا اظہار ہونا۔
بھوں بھوں (۱) کتے کی آواز (۲) رونے کی آواز۔
بھوں بھوں کرنا (محاورہ) (۱) کتے کا بھونکنا (۲) کتے کی آواز کی نقل کرنا [مجازاً] بکواس کرنا۔ بکنا (۴) کرخت اور سخت آواز سے بولنا (۵) زور زور سے رونا۔
بھُون (۱۔فعل) بھوننا مصدر کا صیغہ امر۔
بھُون بھُلس لینا (محاورہ) کچا پکا پکا کر کھا لینا۔ بھون کھانا۔ اپنے لیے
بھَوَن (بھَ۔وَن) [س ۱۔مذ] (۱) مقام۔ جگہ۔ گھر۔ مسکن (۲) دیوی کا استھان
بھونپو (بھوں۔پو) [ہ ۱۔مذ] نرسنگھا۔ سنکھ۔ پھکنی (۲) بڑی بھاری بھدی آواز
بھونچال (بھوں۔چال) [ہ ۱۔مذ] زلزلہ۔ زمین کا لرزہ۔
بھونچکا (بھوں۔چک۔کا) [ہ۔صف] دیکھیے بھوچکا۔
بھونڈو (بھو۔ڈُو) [ہ۔صف] سادہ لوح۔ بے وقوف۔ احمق۔
بھونڈا (بھوں۔ڈا) [ہ۔صف] (۱) بدصورت۔ بدشکل (۲) بدوضع۔ بے ڈول۔
بھونڈا پن (ہ۔مذ) بھونڈا پنا۔ بدصورتی۔ بدشکلی (۲) بدتمیزی۔
بھونڈا نخرہ (ہ۔مذ) بے جا ناز۔ نخرہ۔ غمزہ۔ بھدی اور نامعقول ادا۔
بھونڈی (بھوں۔ڈی) [ہ۔صف] بھونڈا کی تانیث۔ بدشکل بھدی
بھونڈی باتیں (ہ۔مث) بدتمیزی کی باتیں۔ واہیات باتیں۔
بھونڈی صورت (ہ۔صف) بری اور بھدی صورت۔ ناموزوں شکل
بھَونرا (بھوں۔را) [ہ ۱۔مذ] (۱) ایک قسم کا بڑا سیاہ پردار کیڑا (۲) [مجازاً] بہت سیاہ۔
بھونری (بھوں۔ری) [ہ ۱۔مث] (۱) بھونرا کی مادہ (۲) گھوڑے یا آدمی کے جسم کے بالوں کا چکر جو منحوس خیال کیا جاتا ہے۔
بھونسنا (بھونس۔نا) [ہ۔مص] (۱) بھونکنا (۲) بکنا۔ بکواس کرنا۔
بھونکانا (بھوں۔کا۔نا) [ہ۔مص] (۱) کتے کو چھیڑنا کہ وہ بھونکنے لگے (۲) [مجازاً] بکواس کرانا (۳) دق کرنا۔ ستانا۔
بھونکڑا (بھونک۔ڑا) [ہ ۱۔مذ] موٹی ناک۔ چوڑی چپٹی ناک (۲) برا ٹانکا۔ بے تمیزی کا سینا۔ بے قاعدہ سیون (۴) [مجازاً] بھدا۔
بھونکنا (بھونک۔نا) [ہ۔مص] کتے کا چلانا۔ بھوں بھوں کرنا (۲) [مجازاً] بکنا۔ بکواس کرنا (۳) غل مچانا۔ شور کرنا۔ چیخنا۔
بھونکنا (بھونک۔نا) [ہ۔مص] (۱) گھونپنا۔ چھیدنا (۲) موٹی موٹی سلائی کرنا
بھونک [ق ۱۔مذ] سانپ
بھُوننا (بھون۔نا) [ہ۔مص] بریاں کرنا۔ تلنا (۲) سوختہ کرنا۔ جلانا۔ تنگ کرنا۔ ستانا۔ دق کرنا۔ دل جلانا
بھونی بھانگ نہ ہونا (محاورہ) کچھ بھی نہ ہونا۔ مفلس اور کنگال ہونا۔
بھئی (بھَ۔ای) [ہ ۱۔مذ] بھائی کا مخفف (کلمہ خطاب)
بھی [ہ۔کلمہ ربط] نیز اور۔ علاوہ۔ زیادہ۔
بھے [ہ ۱۔مذ] ڈر۔ اندیشہ۔
بھیّا (بھی۔یا) [ہ ۱۔مذ] بھائی۔
بھیاچارہ (ہ ۱۔مذ) (۱) بھائی چارہ (۲) شرکت۔ شاملات۔
بھیاچارہ غیر مکمل۔ شاملات کی زمین جو تقسیم نہ ہوئی ہو۔
بھیادوج۔ ایک تہوار جس میں ہندو عورتیں بھائیوں کے لیے شیرینی بھیجتی پالتے جاتی ہیں۔
بھیانک (بھ۔یا۔نک) [ہ۔صف] (۱) ڈراؤنا۔ خوفناک۔ مہیب (۲) ڈرا ہوا۔ سہما ہوا۔ گھبرایا ہوا (۴) سنسان۔ ویران۔ بے رونق۔
بھیت [ہ ۱۔مث] (۱) دیوار۔ پاکھا۔ چاردیواری۔ فصیل (۲) راز۔ بھید

بھیتر (بھی - تر) [ہ - صف] (۱) پوشیدہ۔ مخفی (۲) اندر۔ درمیان
بھیتری (بھیت - ری) [ہ - صف] داخلی۔ اندرونی۔ اندر کا۔
بھیتر کی مار (ا - مث) (۱) وہ مار جس کا نشان نظر نہ آئے۔ اندرونی چوٹ (۲) دلی صدمہ۔ جگری غم۔
بھیٹ (ہ - ا - مث) (۱) مٹ بھیڑ۔ ٹکراؤ (۲) ملاقات۔ میل (۳) پیشکش۔ سوغات۔ ڈالی۔ تحفہ۔ نذرانہ (۴) قربانی۔ صدقہ (۵) رشوت
بھیٹ بکرا (۱) منت کا بکرا۔ نذر کا بکرا (۲) قربانی کی چیز۔
بھیٹ چڑھانا (محاورہ) (۱) نذرانہ دینا۔ چڑھاوا دینا (۲) قربانی دینا (۳) رشوت دینا۔
بھیٹ لینا (محاورہ) نذر لینا۔ چڑھاوا لینا (۲) رشوت لینا (۳) قربانی منظور کرنا
بھیجا (بھے - جا) [ہ - ا - مذ] مغز۔ دماغ۔ گودا (۲) بھیجنا کا صیغہ ماضی
بھیجا پکنا (محاورہ) کسی کی بک بک سے دماغ پریشان ہونا۔ نہایت دردِ سر ہونا۔
بھیجا کھانا (محاورہ) باتیں کر کر کے کسی کا دماغ پریشان کرنا۔ سمع خراشی کرنا
بھیجنا (بھیج - نا) [ہ - مص] روانہ کرنا۔ چلتا کرنا۔ ارسال کرنا۔
بھینچنا (بھینچ - نا) [ہ - مص] (۱) دبانا۔ مروڑنا۔ دبوچنا (۲) کچلنا۔ مسلنا (۳) مجبور کرنا۔ بوجھ ڈالنا۔
بھید (ہ - ا - مذ) (۱) پوشیدہ بات۔ دلی بات۔ راز (۲) سراغ۔ پتا نشان (۳) پہیلی۔
بھید پانا (محاورہ) سراغ پانا۔ پتہ لگانا (۲) چھپی ہوئی بات سمجھ جانا۔
بھید کھولنا (محاورہ) (۱) راز ظاہر کرنا۔ دل کی بات بتا دینا (۲) بھرم کھولنا
بھید لینا (محاورہ) راز معلوم کرنا۔ عندیہ لینا۔ پتہ لگانا۔ چھان بین کرنا
بھیدی (بھے - دی) [ہ - صف وا - مذ] (۱) ہم راز۔ بھید جاننے والا۔ محرم راز (۲) کھوجی۔ سراغ رساں۔ مخبر۔ جاسوس۔
بھیرون (بھے - رون) [ہ - ا - مذ] (۱) شیو جی کا اوتار (۲) چھ راگوں میں سے ایک راگ (۳) [مجازاً] کالا آدمی۔
بھیرون چڑھنا (محاورہ) دیوانوں کی سی باتیں کرنا۔
بھیرون ناچنا (محاورہ) صحبت کا بدمزہ ہونا۔ رنگ میں بھنگ پڑنا (۲) اجاڑ ہونا۔ تباہ و برباد ہو جانا۔ کام بگڑ جانا۔
بھیرویں (بھیر - ویں) [ہ - ا - مث] (۱) بھیرون کی استری (۲) بھیرون کی پانچ راگنیوں میں سے ایک راگنی جو صبح کے وقت گائی جاتی ہے۔
بھیرویں اڑانا / گانا۔ (محاورہ) بھیرویں راگ کا الاپنا (۲) خوشی کے گیت گانا (۳) عیش منانا۔
بھیرویں ہے تو ہماری بھی واہ [مثل] اگر ہماری مرضی کی بات ہو رہی ہے تو ہم بھی تعریف کرتے ہیں۔ بالکل غافل اور انجان کے بارے میں کہتے ہیں۔
بھیڑ [ہ - ا - مث] (۱) انبوہ۔ ہجوم۔ ازدہام (۲) مصیبت۔ آفت
بھیڑ بھاڑ (ا - مث) (۱) کثرت۔ زیادتی۔ بہتات (۲) دھوم دھام۔ شان و شوکت۔
بھیڑ بھڑکا (ا - مذ) بھیڑ بھاڑ۔ دھوم دھام۔

بھیڑ پڑنا (محاورہ) (۱) آفت آنا۔ مصیبت آنا (۲) مہم پیش آنا (۳) وقت ضائع ہونا۔
بھیڑ چھٹنا (محاورہ) ہجوم کا کم ہونا۔ مجمع منتشر ہونا۔
بھیڑ (ہ - ا - مث) (۱) مینڈھے کی مونث۔ میش۔ بھیڑی (۲) [مجازاً] سیدھا سادہ مسکین آدمی۔
بھیڑ پر اون کس نے چھوڑی [مثل] غریب کی چیز ہر کوئی لے جاتا ہے۔ غریب کو سب لوٹتے ہیں۔
بھیڑ جہاں جائے گی وہیں مونڈے گی (مثل) (۱) غریب کمزور آدمی جہاں بھی جائے گا کمزور ہی رہے گا (۲) امیر اور مالدار آدمی کو ہر جگہ کچھ خرچ ہی کرنا پڑتا ہے
بھیڑ چال (ا - مث) بے سوچے سمجھے، دیکھا دیکھی کام کرنا۔ رسم و رواج کے پیچھے اندھا دھند ہو لینا۔
بھیڑ کی لات ٹخنوں تک [مثل] کمزور کی بہادری اور سختی سے بھی کسی کو تکلیف نہیں پہنچ سکتی۔ کمزور سے کسی کو نقصان نہیں پہنچتا
بھیڑنا (بھیڑ - نا) [ہ - مص] (۱) پٹ لگانا۔ دروازہ بند کرنا (۲) قفل لگانا (۳) دے دینا۔ حوالہ کرنا۔
بھیڑنی (بھیڑ - نی) [ہ - ا - مث] بھیڑیے کی مادہ۔
بھیڑی (بھے - ڑی) [ہ - ا - مث] بھیڑ۔
بھیڑیا (بھے - ڑ - یا) [ا - ا - مذ] ایک درندے کا نام۔ گرگ۔
بھیڑیا کھائے نہ کھائے منہ لال (مثل) الزام ہمیشہ بدنام کے سر آتا ہے خواہ وہ جرم کرے نہ کرے۔
بھیس [ہ - ا - مذ] (۱) رنگ روپ۔ وضع۔ طریق۔ طور (۲) لباس۔ پوشاک۔
بھیس بدلنا (۱) روپ بھرنا۔ سوانگ بھرنا (۲) ہیئت پلٹنا (۳) لباس تبدیل کرنا۔
بھیک (ہ - ا - مث) گدائی۔ خیرات۔ سوال۔ بھکشا۔
بھیک کا ٹکڑا (ا - مذ) (۱) خیرات کا لقمہ۔ گدائی کی روٹی (۲) حرام کا بچہ۔ نطفۂ تحقیق۔
بھیک کا ٹھیکرا (ا - مذ) (۱) کچکول۔ کاسۂ گدائی۔ مانگنے کا پیالہ (۲) کمائی کا وسیلہ (۳) کسب فن۔
بھیک کے لوالوں کا مزہ پڑنا (محاورہ) مفت خوری کی عادت ہونا۔
بھیک مانگ کر گڑیا سنوار دینا (محاورہ) کسی نہ طرح مصیبت جھیل کر لڑکی کا جہیز تیار کر لینا۔
بھیک مانگنا (۱) گداگری کرنا (۲) خیرات چاہنا۔ مفت مانگنا۔
بھیگا (بھی - گا) [ہ - صف] پانی پڑا ہوا۔ گیلا۔ تر۔
بھیگنا (بھیگ - نا) [ہ - مص] گیلا ہونا۔ تر ہونا۔ نم دار ہونا (۲) رات کا نصف سے زیادہ حصہ گزرنا (۳) رات عیش میں کٹنا۔ آواز میں سوز پیدا ہونا۔
بھیگی (بھی - گی) [ہ - صف] بھیگا کی تانیث۔ گیلی۔ تر۔
بھیگی بلی (ا - مث) گربہ مسکین۔ ذلیل۔ عاجز۔ بے وقعت۔

بھیگی بلی بنانا (محاورہ) بہانا کرنا۔ ٹالنا۔ ٹا مٹول کرنا۔

بھیگی رات (ا۔مث) آدھی رات گزر جانے کے بعد رات کا باقی حصہ

بھیگی مرغی (ا۔مث) عاجز۔ نہایت غریب۔ مسکین صورت

بھیگی مسیں (ا۔مث) سبزۂ آغاز۔ مونچھوں کے روئیں کے بال جو شروع میں نکلتے ہیں۔ جوانی کا آغاز۔

بھیل (ہ۔ا۔مذ) ہندوستان کی ایک قدیم نسل کے لوگ جو راجپوتانہ کے علاقے میں پائے جاتے ہیں۔

بھیلی (بھے۔لی) [ہ۔ا۔مث] گڑ کا گول ڈلا جس کا وزن تین چار سیر کا ہوتا ہے۔

بھیمڑا (بھیم۔ڑا) [ہ۔ا۔مذ] منہ۔ مکھڑا

بھیمڑا پسارنا (محاورہ) ضدی بچے کا بُری طرح منہ بنا بنا کر زور سے رونا

بھیں (ہ۔ا۔مث) بھیڑ کے بولنے کی آواز

بھینا (بھی۔نا) [ہ۔صف] ہلکا۔ سبک۔ لطیف۔

بھینٹ [ہ۔ا۔مث] دیکھیے۔ بھیٹ۔

بھینٹ چڑھانا۔ قربانی دینا۔ نذر دینا۔

بھینٹنا (بھینٹ۔نا) [ہ۔مص] (۱) ملنا۔ چھوا جانا (۲) نذر دینا۔ تحفہ پیش کرنا۔

بھینچنا (بھینچ۔نا) [ہ۔مص] (۱) دبانا۔ سکیڑنا (۲) کچلنا۔ مسلنا (۳) انگلیوں یا دانتوں کا زور سے بند کر لینا (۴) مجبور کرنا (۵) زور کے ساتھ سینے سے لگا لینا۔

بھینس (ہ۔ا۔مث) (۱) گاؤمیش۔ بھینسے کی مادہ (۲) [مجازاً] موٹی عورت

بھینس کے آگے بین بجائے بھینس کھڑی پگرائے (مثل) بیوقوف شخص کے سامنے ہنر دکھانا بے سود ہے۔ وہ ہنر کی کوئی قدر نہیں کرے گا۔ احمق کے آگے دانائی کی باتیں کرنا فضول ہیں۔

بھینسا (بھیں۔سا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) بھینس کا نر (۲) [مجازاً] بہت موٹا آدمی

بھینسا داد۔ ایک قسم کا بڑا اور سخت "داد" جو فساد خون سے ہوتا ہے

بھینسا گوگل۔ ایک قسم کا گوند جو دواؤں میں ڈالا جاتا ہے۔

بھینسا لہسن۔ ایک بڑا نشان جو اکثر گال یا گردن وغیرہ کی جلد پر پڑ جاتا ہے۔

بھینگا (بھیں۔گا) [ہ۔صف] (۱) آنکھ دبا کر دیکھنے والا (۲) ایک کو دو دیکھنے والا۔ احول۔

بھینگی (بھیں۔گی) [ہ۔صف] بھینگا کی تانیث

بھینی (بھی۔نی) [ہ۔صف] ہلکی۔ مدھم۔ نرم۔ لطیف۔

بھینی بھینی بُو۔ (ا۔صف) پھولوں کی ہلکی ہلکی خوشبو۔ تازہ پھولوں کی میٹھی بُو۔ لطیف بو۔

بھینی بھینی روشنی (ا۔صف) ہلکی روشنی۔ مدھم روشنی جو تیز نہ ہو دھیمی سی روشنی۔

ب۔ی۔ے

بی (ا۔ر۔ا۔مث) (۱) بی بی کا مخفف۔ کلمہ خطاب ہے جو عورتوں سے مخاطب ہوتے وقت کہتے ہیں (۲) بیوی۔ بیگم۔ رانی۔

بی۔اے (Bachelor of Arts) [انگ۔صف] کا مخفف شعبۂ فنون کی پہلی ڈگری۔ چودھویں جماعت پاس۔

بی۔ایس۔سی (مخفف (Bachelor of Science) سائنس کی پہلی ڈگری۔

بی بُو (ا۔ کلمہ خطاب) عورتوں کو خطاب کرنے کا ایک خطاب۔

بی بی (ا۔مث) بیگم۔ خانم۔ خاتون (۲) امیرزادی۔ شریف زادی (۳) گھر والی۔ صاحب خانہ (۴) [صف] نیک۔ پاک۔ عفیفہ۔ پارسا۔ عورت (۵) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب۔

بی بی خطا کرے باندی پکڑی جائے [مثل] بڑے کی خطا پر چھوٹے کی کم بختی۔ اپنی خطا کو نوکر یا خادم کے سر تھوپنا

بی بی خیلا دو چٹے اک میلا (مثل) پھوہڑ کو موز ونیت کی کچھ پروا نہیں ہوتی۔

بی بی کا جھاڑو پھرے (بد دُعا) مرے۔ تباہ ہو۔ برباد ہو۔

بی بی کا دانہ (ا۔مذ) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نیاز کا کھانا

بی بی کا کونڈا (ا۔مذ) جلیبیاں جن پر حضرت فاطمہؓ کی نیاز ہوتی ہے

بی بی کا کھانا دانہ کھانے والی (مقولہ) پاک دامن یا پارسا عورت جو حضرت فاطمہؓ کی نیاز کا کھانا کھانے کی اہلیت رکھتی ہو۔

بی بی کی پڑیا (ا۔مث) وہ مٹھائی جو حضرت فاطمہؓ کی نیاز کے واسطے پڑیا میں منگاتے ہیں۔

بی بی صحنک (ا۔مث) حضرت فاطمہ کی نیاز کا کھانا جو مٹی کی کوری رکابی میں ڈال کر کھلایا جائے۔

بی بی کی گڑیا (ا۔مث) [مجازاً] گلہری۔

بی بی کی نیاز (ا۔مث) حضرت فاطمہؓ کی فاتحہ کا کھانا جو صرف پاکدامن عورتیں کھاتی ہیں۔

بی بی وارے باندی کھائے، گھر کی بلا گھر میں جائے (مثل) دیا نہ دیا برابر ہوا۔ خدا کی راہ میں دی جانے والی چیز اپنے عزیزوں ہی کو کھلا دینے کے موقع پر کہتے ہیں۔

بی۔جی (۱) بیوی جی کا مخفف (۲) [مذاقاً] زنانہ مزاج رکھنے والا مرد

بی دو کتی اندر ہی اندر کھولتی (مثل) حسد سے اندر اندر جلنے والی کو کہتے ہیں

بی دیا سلائی صبح کو گئی شام کو آئی (مثل) بہت غیر حاضر رہنے والی کی نسبت کہتے ہیں۔

بی شادی (ا۔مث) ایک فرضی نام جو عورتوں نے بچوں کو ڈرانے کے لیے تجویز کر رکھا ہے۔

بے (ہ) حرف ندا و تخاطب۔ ابے کا مخفف۔

بے [ہ ۔ ف] حرف نفی ۔ بغیر ۔ بن ۔ سوا ۔
بے آب (ف ۔ صف) (۱) پانی کے بغیر (۲) بے رونق ۔
بے آبرو (ف ۔ صف) بے حیا ۔ بے عزت ۔
بے آبروئی (ف ۔ صف) بے عزتی ۔ بے حیائی ۔
بے آب ورنگ (ف ۔ صف) بے رونق ۔
بے آرامی (ف ۔ ا ۔ مث) بے چینی ۔ دُکھ ۔ تکلیف ۔
بے آزار (ف ۔ صف) بے ضرر ۔ جس سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے ۔
بے آس (ا ۔ مث) مایوس ۔ نا امید ۔
بے اثر (ف ۔ صف) جس کا اثر نہ ہو ۔ بے کار ۔ بے فائدہ
بے اجل مارنا (محاورہ) قبل از موت مار دینا ۔ بے موت ہلاک کرنا ۔
بے احتیاط (ف ۔ صف) جو احتیاط نہ کرے ۔ غیر محتاط ۔
بے احتیاطی ۔ احتیاط نہ کرنا ۔ بچاؤ نہ کرنا ۔
بے اختیار (ف ۔ صف) (۱) بے قابو ، بے بس ۔ مجبور ۔ ناچار (۲) بہت زیادہ (۳) خود بخود ۔
بے اختیاری (ف ۔ مث) مجبوری ۔ بے چارگی ۔ کمزوری ۔
بے ادب (ف ۔ صف) گستاخ ۔ شوخ ۔ شریر ۔ (۲) ناشائستہ ۔ غیر مہذب
بے ادب بے نصیب ، باادب بانصیب [مثل] جو ادب نہ کرے وہ بے نصیب رہتا ہے اور جو بزرگوں کا ادب کرے وہ خوش قسمت ہوتا ہے ۔
بے ادبی (ف ۔ مث) بے عزتی ۔ گستاخی ، بے تمیزی ۔ شوخی و شرارت
بے اشتباہ (ف ۔ صف) بے شک ۔ یقینی ۔
بے اصل (ف ۔ صف) (۱) بے بنیاد ۔ بے ٹھکانے (۲) خلاف ۔ غلط بے حقیقت ۔ جس میں سچائی نہ ہو ۔
بے اعتبار (ف ۔ صف) جس پر اعتبار نہ ہو ۔ ناقابل اعتبار ۔
بے اعتدالی (ف ۔ مث) (۱) حد سے بڑھنا ۔ بد پرہیزی (۲) ناانصافی (۳) غیر معتدل ۔
بے اعتنائی (ف ۔ مث) بے پروائی ۔
بے امتیاز (ف ۔ صف) (۱) تمیز کیے بغیر (۲) بدتمیز ۔ بے ادب ۔
بے انتہا (ف ۔ صف) بے اندازہ ۔ بے حد ۔
بے اندازہ (ف ۔ صف) (۱) بے حد (۲) بے قیاس ۔ بے اٹکل ۔
بے اولاد (ف ۔ صف) لاولد ۔ جس کے بال بچہ نہ ہو ۔
بے ایمان (ف ۔ صف) (۱) بے دین (۲) بد اعتقاد (۳) بدنیت (۴) بددیانت (۵) دغاباز ۔ فریبی ۔ مکار (۶) جھوٹا ۔ دروغ گو (۷) غیر منصف
بے ایمانی (ف ۔ مث) (۱) بے دینی ۔ بددیانتی ۔ بدنیتی (۳) دغابازی (۴) فریب ۔ مکر ۔ دروغ (۵) بے انصافی ۔
بے باق ۔ کچھ باقی نہ ہونا ۔ قرض سے سبکدوش ۔
بے باق کرنا (۱) حساب صاف کرنا (۲) ادا کرنا ۔ چکانا ۔ نمٹانا ۔ بھگتنا (۳) ختم کرنا ۔ پورا کرنا (۴) سبکدوش ہونا یا کرنا (۵) فیصلہ کرنا ۔
بے باک (ف ۔ صف) (۱) بے خوف ۔ نڈر (۲) آزاد (۳) دلیر ۔ بہادر (۴) شوخ ۔ مسخرا (۶) بے ادب (۷) آوارہ ۔ بے پروا ر
بے باکانہ ۔ بے باکی سے ۔ شوخی سے ۔
بے باکی ۔ (ف ۔ مث) شوخی ۔ شرارت ۔ بے حیائی ۔
بے بال و پر (ف ۔ صف) (۱) بے یار و مددگار ۔ جس کا کوئی رفیق نہ ہو ۔ تنہا ۔ اکیلا ۔ بے سہارا (۲) مفلس ۔ عاجز ۔ مجبور (۳) کمزور ۔ ناطاقت (۴) جس کے بازو اور پر نہ ہو ۔ لنڈ منڈ (بال بمعنی بازو)
بے بدل (ف ۔ صف) لاثانی ۔ بے نظیر ۔ جس کی مثال نہ ہو ۔
بے برگ (ف ۔ صف) پتوں کے بغیر (مجازاً) محتاج بے نوا ۔
بے برگ و نوا (ف ۔ صف) عاجز ۔ بے سروسامان ۔
بے بس (ف) (۱) ناچار ۔ مجبور ۔ عاجز ۔ ناتواں ۔ ضعیف (۲) بے قابو بے اختیار (۳) مقید ۔ محبوس ۔
بے بسی (ا ۔ مث) بے کسی بے اختیاری ۔
بے بصر (ف ۔ ع ۔ صف) (۱) اندھا ۔ نابینا (۲) ناواقف ۔
بے بلائے خدا کے گھر بھی نہیں جاتے ۔ (مثل) بے طلب کوئی کہیں نہیں جاتا ۔ اپنی بے نیازی ظاہر کرنے کو کہتے ہیں ۔
بے بہا (ف ۔ صف) (۱) بیش قیمت ۔ انمول ۔ بے اندازہ قیمت والی چیز ۔ بہت زیادہ قیمت کی شے (۲) نایاب ۔ کم یاب (۳) نفیس عمدہ ۔ عجیب و غریب ۔
بے بھاؤ کی پڑنا (محاورہ) (۱) بہت مار پڑنا (۲) بہت زیادہ جوتیاں پڑنا
بے بہرہ (ف ۔ صف) محروم ۔ بے نصیب (۲) آوارہ ۔ خراب ۔ خستہ (۳) بدتمیز ۔ گستاخ ۔ بے ادب ۔
بے بہرہ پھرنا (محاورہ) آوارہ پھرنا ۔ خراب و خستہ پھرنا ۔
بے بہرہ ہونا (محاورہ) (۱) بدتمیز ہونا ۔ خود مختار و آزاد ہونا ۔ (۲) بے خبر ہونا ۔
بے پایاں (ف ۔ صف) بے حد ۔ بے انتہا ۔ بے اندازہ ۔ بیکراں ۔
بے پر (ف ۔ صف) (۱) لنڈ منڈ ۔ پر بریدہ ۔ کٹے پروں والا (۲) بے بس ۔ غریب ۔ مفلس ۔ بے سروسامان (۳) کمزور ۔ ناتواں (۴) مجبور ناچار ۔ محتاج ۔
بے پردگی (ف ۔ مث) بے شرمی ۔ بے لحاظی (۲) بے حجابی (۳) بھید کا اظہار ۔ افشائے راز ۔
بے پردہ (ف ۔ صف) پردے کے بغیر ۔ بغیر برقع (۲) کھلم کھلا
بے پر کی اڑانا (محاورہ) غلط اور بے معنی بات کہنا ۔ گپ اڑانا ۔ بے بنیاد خبر مشہور کرنا ۔
بے پروا (ف ۔ صف) غافل ۔ بے فکرا ۔ مستغنی (۲) دولت مند (۳) سست ۔ کاہل توجہ نہ کرنیوالا ۔ دھیان نہ دینے والا (۵) بے غرض متوکل
بے پروائی (ف ۔ ا ۔ مث) بے فکری ۔ آزادی ۔ غفلت ۔
بے پروانگی (ف ۔ مث) بے اجازت ۔
بے پوچھے گچھے (ا ۔ صف) بغیر دریافت کیے ۔ بے اجازت ۔
بے پیر ۔ بے پیرا (۱) جس کا پیر و مرشد کوئی نہ ہو (۲) جس کا کوئی استاد

نہ ہو۔ (۳) بے ایمان۔ لامذہب۔ بد اعتقاد (۴) بے درد۔ بے رحم (۵) سنگ دل (۶) بدذات۔ شریر (۷) بے ہنر۔ بے کمال

بے پیندی کا بدھنا (ا۔ صف) (۱) وہ بدھنا جس میں پیندی نہ ہو (۲) [مجازاً] مختلف الیقین۔ ڈھلمل یقین۔ غیر مستقل مزاج۔

بے تاب (ف۔ صف) (۱) بے طاقت۔ ناتواں۔ کمزور (۲) بے چین۔ مضطرب۔ بے قرار (۳) برداشت نہ کرنے والا۔

بے تابانہ (۱) گھبرایا ہوا (۲) بلا تامّل۔ فوراً۔ بہت جلد۔

بے تابی (ف۔ مث) بے چینی۔ گھبراہٹ (۲) جلدی۔ شتابی۔

بے تاثیر (ف۔ صف) (۱) بے اثر (۲) بے فیض۔ بے فائدہ۔

بے نالا (ا۔ صف) وہ شخص جو گانے میں تال سے باہر ہو جائے۔

بے تامّل (ف۔ صف) بے اندیشہ۔ بے دھڑک۔ بے فکر۔

بے تحاشا (۱) بے حواس۔ بے اطمینانی سے (۲) اندھا دُھند۔ بے دھڑک۔ مضطربانہ (۳) بے حد۔ بہت زیادہ۔

بے تدبیر (ف۔ صف) بے اندیشہ۔ بے پروا۔ بے سوچے سمجھے۔

بے ترتیب (ف۔ صف) گڈ بڈ۔ بے سلسلہ۔ بے قاعدہ۔

بے تردد (ف۔ صف) (۱) بغیر فکر اور اندیشے کے (۲) وہ زمین جس میں کاشت نہ کی گئی ہو۔

بے ترکیب (ف۔ صف) بے انداز۔ بے جوڑ۔ بے تعلق۔ علیحدہ۔

بے تصدیع (ف۔ صف) بے محنت۔ بلا تکلف۔

بے تعلق (ف۔ صف) کنارہ کش۔ علیحدہ۔

بے تعویق۔ بلا تامل۔ بلا توقف۔

بے تقصیر (ف۔ صف) (۱) بے قصور۔ بے خطا۔ بے گناہ۔ بے جرم (۲) ناحق۔ بے وجہ۔

بے تکا (ا۔ صف) ناموزوں۔ بے جوڑ۔

بے تکان (ا۔ صف) آسانی سے۔ بے تکلف (۲) بے حد۔

بے تکلف (ف۔ صف) (۱) بناوٹ کے بغیر۔ قدرتی (۲) بے تامّل۔ بے دھڑک۔ بے ساختہ (۳) بے اندیشہ (۴) بے حجاب۔ آزادانہ (۵) سیدھا سادا (۶) رازداں۔ محرم راز۔

بے تکلفی (ف۔ مث) بے حجابی۔ محرم راز ہونا۔ ہم رنگی۔ آزادی۔

بے تکی (ا۔ مث) بے موقع۔ بے محل۔ بے جوڑ۔ بے ڈھنگی۔

بے تمیز (ف۔ صف) (۱) بے ادب۔ بے لحاظ (۲) جاہل۔ نامہذب۔ نالائق (۳) پہچان نہ رکھنے والا۔ فرق نہ کرنے والا۔

بے توجہ (ف۔ صف) بے فکر۔ بے پروا۔ غافل جس کا دھیان دوسری طرف ہو۔

بے توفیق (ف۔ صف) کم حوصلہ۔ پست ہمت۔

بے تھانگ چوری نہیں ہوتی (مقولہ) سازش کے بغیر چوری نہیں ہوتی۔

بے تھاہ (ا۔ صف) (۱) نہایت گہرا (۲) بے پایاں۔ جس کے نیچے زمین نہ ہو۔

بے ٹکٹ (ا۔ صف) ٹکٹ لیے بغیر (۲) بیرنگ خط۔

بے ٹھکانہ (ا۔ صف) (۱) بے موقع۔ بے قرینہ۔ بے جا (۲) بے اصل۔ بے بنیاد (۳) وہ شخص جس کا گھر بار نہ ہو۔

بے ٹھور ٹھکانے (ا۔ صف) آوارہ گرد۔ بے گھر۔

بے ثبات (ف۔ صف) ناپائدار۔ بودا۔ کمزور۔ متزلزل۔

بے جا (ف۔ صف) بے موقع۔ بے وقت۔ بے محل (۲) نامناسب۔ نازیبا۔ فضول۔ ناجائز۔ بے کار (۳) ناحق۔ بلا سبب۔

بے جا بات (ا۔ مث) نامناسب بات۔ بے موقع بات۔

بے جا صرف کرنا۔ فضول خرچ کرنا۔ بے موقع روپیہ لٹانا۔

بے جان (ف۔ صف) (۱) مُردہ۔ مرا ہوا (۲) مرجھایا ہوا۔ پژمردہ (۳) نحیف۔ ضعیف۔ کمزور (۴) گلا ہوا۔ بوسیدہ (۵) جمادات۔

بے جانے بوجھے (۱) بغیر شناسائی اور بغیر واقفیت کے۔ (۲) بے سوچے سمجھے۔

بے جرم (ف۔ صف) بے گناہ۔ بے خطا۔ بغیر قصور کے

بے جگر (ف۔ صف) بے پروا۔ بہادر۔ دلیر۔

بے جگری (ف۔ مث) بے پروائی۔ بہادری۔ دلیری۔

بے جوڑ (۱) خراب۔ غیر موزوں۔ نامناسب۔ بے میل۔ نادرست (۲) وہ برتن یا چیز جس میں جوڑ نہ لگا ہو (۳) جس کے مقابلے کا کوئی نہ ہو۔ لاثانی۔

بے جہت (ف۔ صف) بے سبب۔ بلا وجہ۔

بے چارہ (ف۔ صف) (۱) بے بس۔ مجبور۔ عاجز (۲) غریب۔ مفلس۔ نادار (۳) لا علاج (۴) بدبخت۔ بدنصیب

بے چراغ (ف۔ صف) (مجازاً) ویران۔ خراب۔ برباد۔ تباہ۔ غیر آباد

بے چگون (ف۔ صف) وہ جس کی صفات تک عقل کی رسائی نہ ہو (خدائے تعالےٰ) بے مثل۔

بے چوبہ (ف۔ صف) وہ خیمہ جس میں چوب نہیں لگائی جاتی۔ بغیر کھمبے کے شامیانہ (۲) (مجازاً) آسمان۔

بے چوں (ف۔ صف) بے مثل۔ بے نظیر۔ (مجازاً) اللہ تعالیٰ۔

بے چون وچرا (ف۔ صف) کسی عذر کے بغیر۔ بے دلیل۔

بے چھری حلال کرنا (محاورہ) بے حد ظلم وستم ڈھانا۔

بے چین (ا۔ صف) بے قرار۔ بے آرام۔ بے کل۔

بے چینی (ا۔ مث) بے قراری۔ بے آرامی۔ پریشانی۔ بے کلی۔

بے حاصل (ف۔ صف) بے فائدہ۔ لاحاصل۔

بے حال (ف۔ صف) خراب۔ خستہ (۲) قریب مرگ (۳) ماندہ۔ ضعیف۔ بیمار (۴) کمزور۔ دُبلا۔ نحیف (۵) مفلس۔

بے حجاب (ف۔ صف) (۱) بے پردہ۔ بے آڑ (۲) بے شرم۔ بے لحاظ۔ (۳) بے تکلف۔

بے حجابانہ (ف) بے تکلف۔ بے جھجک۔ بے روک ٹوک۔

بے حد (ف۔ صف) بے انتہا۔ بے شمار۔ بے انداز۔ بے حساب بہت زیادہ۔

بے حرکت (ف۔ صف) نہ ہلنے والا۔ ساکن۔ قائم۔

بے حرمت (ف۔صف) ذلیل۔ بے عزت۔
بے حرمت کرنا (محاورہ) (۱) عزت اتارنا۔ ذلیل کرنا۔ رسوا کرنا۔ (۲) عصمت دری کرنا۔
بے حرمتی (ف۔مث) (۱) بے عزتی۔ ذلت۔ خواری (۲) عصمت دری۔
بے حس (ف۔صف) سُن۔ جو حرکت نہ کر سکے۔ جس کو تمیز یا احساس باقی نہ ہو
بے حس و حرکت (ف۔صف) (۱) غیر متحرک۔ بے حرکت۔ ساکن۔ (۲) حیران۔ ششدر۔
بے حساب (ف۔صف) بے شمار۔ لا تعداد۔ بے انتہا۔
بے حقیقت (ف۔صف) بے اصل۔ ذلیل۔ بے وقعت۔ ناچیز
بے حکمت (ف۔صف) بے تمیز۔ بے عقل (۲) نادان۔ اناڑی۔
بے حکم پتا نہیں ہلتا (مقولہ) خدا کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا۔
بے حلاوت (ف۔صف) بے مزہ۔ بے لطف۔
بے حمیت (ف۔صف) بے شرم۔ بے غیرت (مجازاً) بے مروت۔
بے حواس (ف۔صف) بد حواس۔ بے اوسان۔ بے خود۔ آپے سے باہر۔ پاگل۔ دیوانہ۔
بے حواس ہونا (محاورہ) پریشان ہونا۔ حواس کا درست نہ رہنا۔ پاگل ہونا۔
بے حوصلہ (ف۔صف) بغیر دلیری کے (۲) کمینہ۔ ذلیل (۳) پست ہمت۔ مردہ دل (۴) بغیر قابلیت کے۔
بے حیا (ف۔صف) بے شرم۔ بے غیرت (۲) بے ادب۔ گستاخ۔ بدلحاظ (۳) بدکار۔ بدچلن۔
بے حیا کی رد بلا (مثل) بے حیا کو عزت کی کچھ پروا نہیں ہوتی۔ ہر جگہ جس طرح ہو سکتا ہے کام نکال لیتا ہے۔
بے حیائی (ف۔مث) بے شرمی۔ بے غیرتی۔
بے حیائی کا برقع منہ پر لینا۔ بے حیائی کا جامہ پہننا (محاورہ) بے شرمی کا نقاب چہرے پر ڈالنا (۲) بہت ڈھیٹ اور بے حیا ہو جانا۔
بے خار (ف۔صف) کانٹوں کے بغیر (۲) بے خوف (۳) نوجوان۔ نوخیز۔ وہ لڑکا جس کے ڈاڑھی نہ نکلی ہو۔
بے خانماں (ف۔صف) بے گھر۔ بے وطن۔ بے ٹھکانے۔
بے خبر (ف۔صف) (۱) غافل۔ بے ہوش (۲) ناسمجھ۔ بے وقوف۔ جاہل ان جان۔ لاعلم۔
بے خبری (ف۔مث) (۱) غفلت۔ بے ہوشی (۲) ناسمجھی۔ جہالت۔
بے خرد (ف۔صف) ناسمجھ۔ بے وقوف۔ بے عقل۔
بے خطا (ف۔صف) بے گناہ۔ بے قصور۔ معصوم۔
بے خطر۔ نڈر۔ بے خوف۔ محفوظ۔ مطمئن۔
بے خلش (ف۔صف) بغیر تشویش۔ بغیر فکر۔ اندیشہ۔
بے خواب (ف۔صف) بیدار۔ بے آرام۔ بے نیند کے۔
بے خوابی۔ نیند نہ آنا۔
بے خود (ف۔صف) آپ سے بے خبر۔ از خود رفتہ۔ مدہوش۔ سرشار
بے خودی (۱) بے ہوشی۔ از خود رفتگی۔ (۲) سرشاری۔ مستی۔

بے خور و خواب (ف۔صف) (۱) بغیر کھانے اور سونے کے (۲) (مجازاً) آرام کے بغیر۔ بے قرار۔
بے خوف (ف۔صف) بے پروا۔ نڈر۔ دلیر۔
بے خیال (ف۔صف) وہ جس کا خیال ایک طرف نہ رہے۔ بے دھیان۔ بے پروا
بے داد (ف۔صف) ظلم و ستم۔ بے انصافی (داد بمعنی انصاف)
بے دادگر (ف۔صف) ظالم۔ بے انصاف
بے دادگری (ف۔مث) ظلم۔ بے انصافی۔
بیدار (ف۔صف) جاگتا ہوا۔ جاگنے والا۔
بیدار باش (ف۔کلمہ) جاگتے رہو۔ چوکیداروں کی آواز۔
بیدار بخت (ف۔صف) خوش نصیب۔ صاحب اقبال۔
بیدار مغز (ف۔صف) عالی دماغ۔ ہوشیار۔
بے داغ (ف۔صف) صاف۔ بے عیب۔ بے گناہ۔ بے قصور (۲) بے نشان
بے دال کا بودم (محاورہ) اُلّو (بودم کی دال دور کرنے سے بوم بنتا ہے) (۲) بے وقوف۔ احمق۔
بے دام (ف۔صف) بے قیمت۔ مُفت
بے دام کا غلام (۱۔ما) مفت کا نوکر۔ فرماں بردار۔ بے حد مطیع۔
بے دانش (ف۔صف) بے عقل۔ جاہل۔ بے علم۔ بے وقوف۔
بے دانہ (ف۔صف) وہ پھل جس میں بیج نہ ہو (۲) ایک قسم کا انار
بے دخل (ف۔صف) خارج۔ محروم۔ غیر قابض۔
بے دخل کرنا۔ خارج کرنا۔ قبضہ ہٹانا۔ الگ کرنا۔ نکالنا۔
بے دخلی (ف۔صف) خارج کرنا۔ محرومی۔ اخراج۔
بے درد (۱) بے رحم۔ سنگ دل۔ کٹر (۲) (مجازاً) معشوق۔
بے درد قصائی کیا جانے پیڑ پرائی (مثل) ظالم دوسرے کے دکھ درد کو نہیں محسوس کرتا۔ ظالم کو مظلوم پر رحم نہیں آتا۔
بے دردی (ف۔مث) ظلم۔ بے رحمی۔ سنگ دلی۔
بے دردی سے مارنا۔ بے رحمی سے مارنا۔ بہت مارنا۔
بے درماں (ف۔صف) جس کا کوئی علاج نہ ہو۔ لا علاج۔ ناامید
بے درنگ (ف۔صف) دیر لگائے بغیر۔ فوراً (۲) تیز۔ چالاک۔
بے دریغ (ف۔صف) بغیر رنج اور افسوس کے (۲) بے سوچے بچار۔ بلا توقف۔ بلا تامل (۳) فیاض۔ سخی۔ (۴) کثرت سے۔ افراط سے۔
بے دست و پا (ف۔صف) ہاتھ پاؤں بغیر۔ لنجا۔ اپاہج۔ لولا۔ لنگڑا (۲) عاجز۔ مجبور۔ لاچار۔
بے دستور (ف۔صف) بے قاعدہ۔ رواج کے خلاف۔ خلاف قانون
بے دل (ف۔صف) (۱) رنجیدہ۔ اداس۔ مغموم (۲) اُچاٹ۔ افسردہ دلگیر۔ بے نفس۔ تارک الدنیا (۴) دل برداشتہ (۵) نڈر۔ بہادر۔ سورما۔ بے جگر۔
بے دم (ف۔صف) بے جان۔ مردہ۔ کمزور۔ بودا (۳) پرانا۔ کہنہ۔ بوسیدہ (۴) تھکا ماندہ (۵) سست۔ کاہل۔
بے دماغ (ف۔صف) نازک مزاج۔ زود رنج۔ ناخوش۔
بے دودھ کا لڑکا رکھنا (محاورہ) حیلے حوالے کرنا۔ ٹال مٹول کرنا

بے دوش (ا۔صف) بے گناہ۔ بے قصور۔ بے خطا (۲) بے عیب (۳) عمدہ۔ اچھا۔
بے دولت۔ بد نصیب۔ غریب۔ مفلس۔
بے دولھا کی برات (ا۔مث) بے معنی جلسہ۔ بے مطلب اجتماع۔
بے دھڑک (ا۔صف) (۱) بے خوف۔ بے اندیشہ (۲) بے تکلف بے تامل۔ (۳) دلیر۔ بہادر۔
بے دہن (ف۔صف) وہ شخص جو بات کہنے پر قادر نہ ہو (دہن بمعنی منہ)
بے دید (ا۔صف) بے مروت۔ بے لحاظ۔ بے حیا۔
بے دیکھے بھالے (ا۔صف) بغیر تحقیقات کیے۔ بے سوچے سمجھے۔ آزمائے بغیر۔
بے دین (ف۔صف) بے ایمان۔ بد مذہب۔
بے ڈول (ا۔صف) بے ڈھنگا۔ بد نما۔ بھونڈا۔ بد زیب۔ ناموزوں
بے ڈھب (۱) بے طرح (۲) بے موقع (۳) بے قابو (۴) بے ٹھکانا۔ (۵) بہت زیادہ (۶) عجیب۔ انوکھا۔ طرفہ (۷) چالاک۔ منفنی (۸) ظالم۔ بے رحم (۹) داؤ پیچ میں نہ آنے والا۔ زورآور (۱۰) دبیر (۱۱) کٹھن۔ دشوار (۱۲) مہلک۔ خطرناک
بے ڈھنگا (ا۔مذ) (۱) بے سلیقہ۔ بے قاعدہ (۲) ناشائستہ۔ ناموزوں۔ بد تہذیب۔ بد نما (۳) بد چلن۔ بد اطوار۔ بے راہ۔
بے ڈھنگی (ا۔مث) بے ڈھنگا کی تانیث۔
بے ڈھنگی بات (ا۔مث) وہ بات جو خلاف دستور ہو بے موقع بات
بے ذوق (ف۔صف) بے مزہ۔ پھیکا۔
بے راہ (ف۔صف) (۱) گمراہ۔ بے طریق (۲) بے اصول (۳) غلط بے جا (۴) خلاف قاعدہ (۵) بد چلن۔ بد اطوار (۶) ناجائز۔ خلاف رسم و رواج
بے راہ رو (ف۔صف۔مذ) غلط رستے پر چلنے والا۔ بد چلن ہونا۔
بے راہ روی (ا۔مث) بد چلنی۔ آوارگی۔
بے ربط (ف۔صف) بے تعلق۔ بے واسطہ (۲) بے موقع۔
بے رُت (ا۔صف) بے موسم۔ بے فصل۔
بے رحم (ف۔صف) سخت ظالم۔ نامہربان۔ سنگ دل۔
بے رخ ہونا (محاورہ) (۱) منہ پھیرنا بے مروت ہونا (۲) ناراض ہونا۔ خفا ہونا۔ (۳) دھیان نہ کرنا۔
بے رخی (ف۔ا۔مث) بے مروتی۔ بے لحاظی۔ بے توجہی۔
بے رخی کرنا (محاورہ) توجہ نہ کرنا۔ پروا نہ کرنا۔
بے رنگ (ا۔صف) بے موقع۔ اس چیز کی نسبت کہتے ہیں جس میں کوئی لطف نہ ہو۔ بے لطف۔ پھیکا۔
بے رُوپ (ا۔صف۔مث) (۱) بد شکل (۲) بد رنگ (۳) ناقص۔ خراب (۴) بے رونق۔ بھدا۔
بے روزگار (ف۔صف) جس کا کمائی کا کوئی ذریعہ نہ ہو۔ بے کار
بے روزہ (ف۔صف) جس کا روزہ نہ ہو۔
بے روک ٹوک (ا۔صف) بے خوف۔ بے خطر۔ بے اندیشہ اطمینان سے۔ بغیر روکے جانے کے۔

بے رونق (ا۔صف) بے لطف۔ سونا۔ بغیر چہل پہل کے
بے روئے ماں بھی دودھ نہیں دیتی (مثل) بغیر کوشش کیے کچھ نہیں ملتا۔
بے ریا۔ (۱) دکھاوے کے بغیر۔ بلا تصنع۔ صاف باطن (۲) ایمان دار آدمی۔ مخلص۔
بے ریش (ف۔صف) (۱) ڈاڑھی کے بغیر (۲) ناتجربہ کار اور نادان بے وقوف۔
بے ریشہ (ف۔صف) صوف کے بغیر۔ صاف۔ جس میں رگیں نہ ہوں
بے زار (ف۔صف) (۱) ناخوش۔ ناراض (۲) افسردہ۔ پریشان۔
بے زبان (ف۔صف) نہ بولنے والا۔ گونگا (۲) خاموش۔ چپ۔ کم گو (۳) باشرم۔ باحیا (۴) مظلوم۔ مجبور (۵) حیوان۔ جانور
بے زر (ف۔صف) مفلس۔ غریب۔ کنگال۔ تنگ دست۔
بے زر عشق ٹیں ٹیں (مثل) بغیر زر کے عشق عاشقی، یاری آشنائی نہیں چلتی۔
بے زری (ف۔مث) افلاس۔ احتیاج۔ محتاجی۔
بے زوال (ف۔صف) قائم پائدار۔ نہ گھٹنے والا
بے زہرہ (ف۔صف) بغیر پتے کے۔ بغیر غصے کے۔ بغیر کہنے کے (۲) قانع۔ صابر۔ نیک مزاج۔
بے ساختگی (ف۔صف) سادگی۔ بناوٹ نہ ہونا۔ بھولپن
بے ساختہ (ف۔صف) (۱) خود بخود۔ بلا تصنع۔ بے ارادہ۔ برجستہ فی البدیہہ۔ بلا تامل۔ غور و فکر کیے بغیر (۲) نیچرل۔ قدرتی۔ سادہ۔
بے ساختہ پن (ف۔ا۔مذ) سادہ پن۔ بے تکلفی۔ برجستگی۔ بے ساختگی۔
بے ساز بے ساز و سامان۔ بے سامان (ف۔صف) بغیر مال اسباب کے۔ بغیر بوریا بستر کے۔ ہتھیاروں کے بغیر۔
بے سامانی (ف۔ا۔مث) بے زری۔ مفلسی۔ اسباب و آلات کا نہ ہونا
بے سبب (ف۔صف) بے ضرورت۔ بے وجہ۔ بلا نتیجہ۔
بے ست (ف۔صف) بے طاقت۔ بے قابو۔
بے ستر (ف۔صف) بے پردہ۔ ننگا۔ (۲) بے عزت۔
بے ستون (ف۔صف) بغیر ستونوں کے۔ بغیر پایوں کے (۲) بے بنیاد ناچیز (۳) ایران کا ایک پہاڑ۔
بے سُدھ (ا۔صف) بے ہوش۔ نافہم۔ بے عقل۔
بے سرا (۱) آوارہ۔ بد چلن (۲) بے سردار (۳) خود سر (۴) لاوارث
بے سُرا۔ بے تالا۔ بد آواز۔
بے سروپا (ف۔صف) حیران و پریشان۔ بے معنی۔ غلط۔ جھوٹ۔ بے بنیاد۔ مہمل۔
بے سُرت (ا۔صف) بے ہوش۔ بے وقوف۔ احمق۔ محتاج
بے سروسامان (ف۔صف) بے زر۔ مفلس۔ بے نوا۔ فقیر۔ کنگال
بے سلیقہ (ف۔صف) (۱) بے شعور۔ بے تمیز۔ بے ڈھنگا (۲) پھوہڑ
بے سود (ف۔صف) بے فائدہ۔ رائیگاں۔
بے شائبہ۔ یقیناً۔ بے شبہ

بے شعور (ف۔ صف) بے عقل۔ بے تمیز۔ نادان۔ احمق۔
بے شک (ف۔ صف) (۱) بے شبہ (۲) درست۔ ٹھیک۔ صحیح (۳) لازمی۔ ضروری۔
بے شمار (ف۔ صف) (۱) بے حساب۔ شمار سے باہر (۲) بکثرت۔ زیادہ
بے صبر (ف۔ ا۔ صف) جو صبر نہ کر سکے۔ بے چین۔ بے قرار۔ مضطرب
بے صبری (ف۔ صف) بے قراری۔ بے اطمینانی۔ گھبراہٹ۔
بے صرفہ (ف۔ صف) بے فائدہ۔ بہت زیادہ۔ بغیر احتیاط کے۔
بے ضابطہ (ف۔ صف) بے قاعدہ۔ خلاف قانون۔ بے طریقہ۔
بے ضابطگی (ف۔ صف) بے قاعدگی۔
بے ضرورت (ف۔ صف) جس کی ضرورت نہ ہو۔
بے طالع (ف۔ صف) بد نصیب۔ بدقسمت۔
بے طرح (ف۔ صف) (۱) بری طرح۔ عجیب طور پر (۲) بے حد زیادہ (۳) خلاف دستور (۴) وہ غزل جو مصرع طرح کے خلاف پڑھی جائے
بے طریق (ف۔ صف) ناجائز طور پر۔ بے قاعدہ۔
بے طلب (ف۔ صف) بغیر مانگے۔ بن بلائے۔
بے طمع (ف۔ صف) بغیر لالچ کے۔ مستغنی۔
بے طور (ف۔ صف) بری طرح۔ بہت زیادہ۔
بے عدیل (ف۔ ع۔ صف) بے مثال۔ بے نظیر۔
بے عزت (ف۔ صف) ذلیل۔ خوار۔ بدنام۔ بے آبرو۔
بے عزتی کرنا (محاورہ) بے آبرو کرنا۔ بے توقیر کرنا۔
بے عقل (ف۔ صف) ناسمجھ۔ کم فہم۔ نادان۔ بے وقوف۔
بے علت (ف۔ صف) بے وجہ۔ بے سبب۔
بے عنوان (ف۔ صف) جس کا کوئی عنوان نہ ہو۔ سرخی کے بغیر۔ بے فائدہ۔
بے عنوانی۔ بے قاعدگی۔ بے ضابطگی۔ بدانتظامی۔
بے عیب (ف۔ صف) (۱) پاک۔ صاف (۲) عمدہ۔ اچھا۔ کھرا (۳) بے داغ۔ بے نقص۔
بے عیب ذات خدا کی (مقولہ) خدا تعالےٰ کی ذات میں کسی قسم کا عیب اور نقص نہیں۔
بے غایت (ف۔ ع۔ صف) بے حد۔ بے انتہا۔
بے غرض (ف۔ صف) خواہش نہ رکھنے والا۔ بے تعلق۔ بے پروا۔ بے طمع
بے غل و غش (ف۔ ع۔ صف) (۱) بلا تکلف۔ بے دریغ۔ اندھا دھند۔ بے پروائی سے (۲) بلا محنت و تکلیف (غل و غش بمعنی کدورت)
بے غم (ف۔ صف) جسے غم نہ ہو۔ خوش۔ مگن۔ بے فکر۔
بے غیرت (ف۔ صف) بے حیا۔ بے شرم۔ بے حمیت۔ بے حیا۔
بے غیرتی پر کمر باندھنا (محاورہ) بے حیائی پر آمادہ ہونا۔ بے شرم بن جانا
بے غیرتی کا ٹھیکرا آنکھوں پر رکھنا۔ بے غیرتی کا جامہ پہننا (محاورہ) بے غیرت بن جانا۔ بے حیا بن جانا۔
بے فائدہ (ف۔ صف) بے کار۔ فضول۔ ناحق۔ بے وجہ۔ بے ضرورت

بے فصل (ف۔ صف) بے وقت۔ موسم کے خلاف (۲) فاصلے کے بغیر۔ مسلسل
بے فصل کی بہار (ف۔ ا۔ مث) (۱) موسم کے خلاف (۲) بے موسم پھل بیچتے وقت پھیری والے کی صدا۔
بے فکر۔ بے فکرا (ف۔ ا۔ صف) فکر سے بری۔ بے پروا۔ غور و فکر نہ کرنے والا۔ آزاد۔
بے فیض (ف۔ صف) (۱) شوم۔ بخیل۔ کنجوس (۲) وہ شخص جس سے کوئی فائدہ نہ ہو۔
بے فیض اگر یوسف ثانی ہے تو کیا ہے (مثل) جس سے اپنا مطلب پورا نہ ہو وہ کسی کام کا نہیں۔
بے قابو (ف۔ صف) (۱) قابو سے باہر۔ اختیار سے باہر (۲) آزاد۔ خود مختار
بے قاعدہ (ف۔ صف) اصول کے خلاف۔ بے ترتیب۔ قاعدے کے خلاف
بے قدر (ف۔ صف) (۱) بے عزت۔ ذلیل (۲) قدر نہ کرنے والا۔ ناقدر دان۔ ناشکرا۔
بے قرار (ف۔ صف) بے صبر۔ بے تاب۔ بے چین۔
بے قرینہ (ف۔ صف) بے موقع۔ بے ٹھکانے۔ پریشان۔ بے ترتیب
بے قصد (ف۔ صف) بے ارادہ۔ یوں ہی۔ دفعتاً۔
بے قضا مارا جانا (محاورہ) بے موت مارا جانا۔
بے قصور (ف۔ صف) بے خطا۔ بے گناہ۔ بے جرم۔
بے قیاس (ف۔ صف) خیال سے باہر۔ سمجھ سے دور (۲) لا انتہا بہت۔ بے شمار۔
بے قید (ف۔ صف) (۱) آزاد۔ خود مختار (۲) بے روک۔ جو کسی پابندی کو اختیار نہ کرے
بے کار (ف۔ صف) نکما۔ ناکارہ (۲) ناقص۔ خراب (۳) بے روزگار۔ (۴) معطل۔ خالی۔
بے کار سے بیگار بھلی (مثل) بے کار رہنے سے بغیر معاوضہ کے کام کرنا اچھا ہے
بے کار مباش کچھ کیا کر۔ کپڑے ہی ادھیڑ کر سیا کر (مثل) خالی رہنے سے کپڑوں کا ادھیڑ کر سینا ہی اچھا ہے۔ آدمی کو کچھ شغل ضرور چاہیے۔
بے کاری۔ بے روزگاری۔ نکما پن
بے کراں (ف۔ صف) بہت زیادہ۔ نہایت وسیع (۲) بے کنارہ
بے کس (ف۔ صف) بے یار و مددگار۔ دوست آشنا کے بغیر تنہا۔ اکیلا۔ محتاج۔ کنگال (۴) مسافر۔ پردیسی (۵) یتیم۔
بے کسی (ف۔ مث) اکیلا پن۔ بے مددگاری۔ عاجزی۔ لاچاری۔
بے کل (ا۔ صف) بے چین۔ بے قرار۔ بے آرام۔ بے تاب۔
بے کلی (ا۔ مث) (۱) بے چینی۔ بے قراری۔ بے آرامی
بے کم و کاست (ف۔ صف) بالکل درست۔ ٹھیک ٹھیک کمی بیشی کے بغیر۔
بے گانگی (ف۔ ا۔ مث) بے تعلقی۔
بے گانہ (ف۔ صف) غیر۔ پرایا۔ یگانہ کی ضد (۲) اجنبی۔ پردیسی

(۳) خود رو۔
بے گانہ وار (ف۔ مث) غیروں کی طرح۔ اجنبی کی طرح۔
بے گاتی کھیتی پر جھینگر ناچے (مثل) دوسرے کے بھروسے یا حیثیت پر غرور کرنا۔
بے گماں (ف۔ صف) بے شک۔ بے شبہ۔
بے گناہ (ف۔ صف) بے قصور۔ بے خطا۔ بے جرم۔
بے گناہی (ا۔ مث) بے جرم ہونا۔ بے قصور ہونا۔
بے گنت (ا۔ صف) بے حساب۔ بے شمار۔ بے انتہا۔
بے گور و کفن (ف۔ صف) جسے نہ کفن ملے اور نہ دفن ہو سکے۔
بے گھر (ا۔ صف) (۱) بے ٹھکانے۔ بے ٹھور۔ خانہ خراب۔ برباد (۲) آوارہ۔ سرگرداں (۳) بیوی بچے نہ رکھنے والا۔
بے لاگ (ا۔ صف) بے غرض۔ صاف۔ ستھرا۔ پاک (۲) غیر طرف دار۔ بے تعصب۔
بے لحاظ (ف۔ صف) (۱) بے شرم۔ بے حیا۔ بے غیرت (۲) شوخ۔ بے ادب
بے لطف (ف۔ صف) بے مزہ۔ بے لذت۔ بے ذائقہ۔
بے لگام (ف۔ صف) (۱) منہ زور۔ سرکش۔ شریر گھوڑا (۲) (کنایتاً) گستاخ۔ منہ پھٹ۔ بے ادب۔ بدزبان۔
بے لگاؤ (ا۔ صف) (۱) بے جوڑ۔ بے ربط (۲) بے لاگ۔
بے لوث (ف۔ صف) خالص۔ بے آمیزش (۲) بے غرض۔ پُرخلوص۔
بے لیے دیے (ا۔ صف) بغیر صرف کرنے کے۔ بغیر خرچ کیے۔ بغیر رشوت دیے۔
بے ماتا (ماتر) (ا۔ صف) سوتیلا۔ سوتیلی۔ بغیر ماں کا۔ بغیر ماں کی۔
بے مادمن (ف) نفسانیت کے بغیر بے خودی کی حالت ظاہر کرنے کو کہتے ہیں۔
بے مائگی (ف۔ صف) مفلسی۔ دولت اور مایہ کا نہ ہونا۔
بے مایہ (ف۔ صف) بے دولت۔ مفلس۔ غریب۔ نادار
بے مثال (مثل) جس کی مثال نہ ہو۔ لاجواب۔ لاثانی۔
بے محابا (ف۔ صف) بے خوف۔ بے دھڑک۔ بلا تامل۔
بے محل (ف۔ صف) بے موقع۔ بے جا۔ نامناسب۔
بے مروت (ف۔ صف) (۱) لحاظ نہ کرنے والا۔ طوطا چشم (۲) نامہربان۔ بے درد۔ ظالم۔
بے مزگی (ف۔ا۔ مث) (۱) بے لطفی (۲) رنجیدگی۔ شکر رنجی (۲) ناسازی علالت۔
بے مزہ (ف۔ صف) بے لذت۔ بدذائقہ۔ بے لطف (۲) ناساز۔ علیل۔ بیمار (۳) رنجیدہ۔ ناراض۔ خفا۔
بے مصرف (ف۔ صف) بے فائدہ۔ بے نتیجہ۔ بے کار۔ نکما۔
بے معنی (ف۔ صف) مہمل۔ لغو۔ بے ہودہ۔ بے سر و پا۔
بے مغز (ف۔ صف) خالی۔ کھوکھلا۔
بے مقدور (ف۔ صف) غریب۔ مفلس۔ بے حیثیت۔
بے منت (ف۔ صف) (۱) بے احسان (۲) بے نیاز۔ بے پروا۔ مستغنی (۳) بے محنت۔ بلا کوشش (۴) بلا غور و خوض۔

بے منتا (۱) کسی کا احسان نہ اٹھانے والا (۲) دو شاخی لکڑی جس میں کپڑا باندھ کر بھنگیڑ لوگ بھنگ چھانتے ہیں۔
بے موت مرنا (محاورہ) قبل از وقت مرنا۔
بے موجب (ف۔ صف) (۱) بے سبب۔ بلا وجہ (۲) ناحق۔ ناواجب
بے موسم (ف۔ صف) بے رُت۔ بے وقت۔
بے موقع (ف۔ صف) (۱) بے محل۔ بے وقت (۲) نامناسب۔ نازیبا
بے مہار (ف۔ صف) آزاد۔ بے روک۔
بے مہر (ف۔ صف) بے محبت۔ بے رحم۔ بے مروت۔
بے مہری۔ بے محبتی۔ بے رخی۔ بے توجہی
بے میل (ا۔ صف) جو کسی سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔ بے جوڑ۔ بے ربط۔
بے نام (ا۔ صف) گم نام۔
بے نام و نشان (ف۔ صف) بے پتا۔ بے ٹھکانا۔
بے نصیب (ف۔ صف) (۱) بدبخت۔ بدنصیب۔ محروم (۲) نالائق۔ ناشائستہ
بے نظیر (ف۔ صف) لاثانی۔ بے بدل۔ بے مانند۔ بے مثال۔ بے مثل
بے نقط (ف۔ صف) وہ لفظ جس پر کوئی نقطہ نہ ہو۔ غیر منقوط
بے نقط سنانا (محاورہ) بے انتہا گالیاں سنانا۔ بے تعداد طعنے دینا۔
بے نقط گالیاں دینا (محاورہ) فحش گالیاں دینا۔
بے نماز (ف۔ صف) (۱) نماز نہ پڑھنے والا۔ تارک نماز (۲) حائضہ ایام ماہواری سے۔
بے نماز ہونا (محاورہ) (۱) نماز نہ پڑھنے والا ہونا (۲) حائضہ ہونا۔ ماہواری ایام سے ہونا۔
بے نمک (ف۔ صف) (۱) اَلونا۔ پھیکا۔ بے مزہ (۲) رنگت میں ملاحت کا نہ ہونا۔ رنگت کا کشش نہ کرنا۔ چہرے کا بے سلونا ہونا
بے نمک آواز (ف۔ صف) وہ آواز جس میں کچھ لطف نہ ہو۔
بے نمود (ف۔ صف) غیر نمایاں۔ غیر اہم۔ غیر مشہور۔ کم رتبہ۔
بے ننگ (ف۔ صف) بے شرم۔ بے حیا۔ بے عزت
بے ننگ و نام (ناموس) (۱) بے شرم۔ بے حیا (۲) بدوضع۔ بدچلن۔ آزاد
بے نوا (ف۔ صف) بے سامان۔ فقیر۔ بے کس۔
بے نوائی کرنا (محاورہ) بے نوا فقیر کا انداز اختیار کرنا۔
بے نیاز (ف۔ صف) بے پروا۔ لاطمع۔ بے غرض۔ مستغنی
بے نیازی (۱) بے پروائی۔ استغنا (۲) آزادی۔ خود مختاری۔
بے نیل مرام (ف۔ ع۔ صف) ناکام و نامراد۔ مقصد حاصل کیے بغیر (نیل بمعنی پہنچنا۔ اور مرام بمعنی غرض۔ مطلب)
بے وارثا (ا۔ صف) جس شخص کا کوئی مددگار نہ ہو
بے وارثی ناؤ ڈانواں ڈول (مثل) لاوارثی چیز کی فکر کسی کو نہیں ہوتی۔ بغیر مالک کے سبب کام خراب ہوتے ہیں۔
بے وجہ (ف۔ صف) بغیر کسی سبب کے۔
بے وجہہ (تابع فعل) بغیر کسی سبب کے۔

بے وحدت (ف - صف) بے شرم - بے حیا - بے ادب - بد لحاظ۔
بے وطن (ف - صف) (۱) وطن اور ملک سے نکالا ہوا (۲) مسافر جو اپنے ملک میں نہ ہو۔
بے وطنی (ف - مث) پردیس - اپنے ملک سے باہر ہونا۔
بے وسواس (ہ) بے کھٹکے - بلا تامل۔
بے وفا (ف - صف) بد عہد - وعدہ نہ پورا کرنے والا (۲) بے مروت نامہربان (۳) ناشکر گزار (۴) جو دوستی کا حق ادا نہ کر سکے۔
بے وفائی (ف - مث) (۱) بد عہدی - بے مروتی (۲) دغا بازی نمک حرامی - (۳) بدکاری - (۴) ناشکر گزاری۔
بے وقار (ف - صف) بے عزت - بے قدر - ذلیل - خوار - اوچھا۔
بے وقت (ف - صف) بے موقع - بے محل - اُوپر سوپر۔
بے وقت کا الاپ (راگ) (۱ - مذ) نامناسب جھگڑا - بے موقع بات
بے وقت کی راگنی، شہنائی (محاورہ) بے موقع کام - وہ کام جو مناسب وقت پر نہ کیا جائے۔
بے وقت کی سوجھنا (محاورہ) بے موقع بات کرنا - نامناسب جھگڑا
بے وقر (ف - صف) بے عزت - ذلیل - کم ظرف - فرومایہ۔
بے وقری - بے عزتی - ذلت - خواری - رسوائی۔
بے وقعت (ف - صف) بے عزت - بے اعتبار - بے وزن۔
بے وقوف (ف - صف) بے عقل - احمق - نادان۔
بے وقوف کے سر پر کیا سینگ ہوتے ہیں (مثل) بیوقوف کی کوئی خاص ظاہری پہچان یا علامت نہیں ہوتی۔
بے وقوفی (ف - مث) نادانی - حماقت - بے عقلی - جہالت۔
بے ہمت (ف - صف) (۱) کم حوصلہ - پست ارادے والا (۲) سُست کاہل (۳) بزدل - نامرد۔
بے ہمتا (ف - صف) بے مثل - جس کے برابر کوئی نہ ہو - بے نظیر۔
بے ہمہ و باہمہ (ف - صف) (۱) خداوند پاک جو سب کا مددگار ہے اور کسی کا محتاج نہیں (۲) ایسا شخص جو مکروہات دنیوی اور جھگڑے فسادے سے الگ رہ کر تمام لوگوں سے میل جول رکھے۔
بے ہنر - بے ہنرا (ف - ۱ - صف) وہ شخص جسے کوئی کام نہ آتا ہو - نکما - پھوہڑ۔
بے ہنگام (ف - صف) بے وقت - بے موقع۔
بے ہنگم (ف - صف) بے ڈول - غیر موزوں - بدزیب - بھونڈا۔
بے ہودگی (ف - مث) پھوہڑ پن - بے ڈھنگا پن - نادانی - ناشائستگی۔
بیہودہ پھرنا (محاورہ) آوارہ پھرنا - مارا مارا پھرنا۔
بیہودہ گو (ف - صف) فضول بکنے والا۔
بیہودہ گوئی (ف - مث) غیر مہذب گفتگو - فضول باتیں۔
بے ہوش (ف - صف) بے خبر - ناواقف (۲) مدہوش - بے خود - غافل
بے ہوشی (ف - مث) (۱) ناواقفیت - بے خبری (۲) غفلت - مدہوشی - بے خودی۔

بے یار و مددگار (ف - صف) بے سہارا - بے کس - اکیلا - جس کا کوئی ساتھی نہ ہو۔
بیّا (بَ - یا) (ہ - ا - مذ) چڑیا کی طرح ایک پرندہ - اس کا گھر بنانا بڑا مشہور ہے۔
بیابان (بِ - یا - بان) (ف - ا - مذ) ریگستان - جنگل - ویرانہ - اُجاڑ - جہاں کوسوں تک پانی اور درخت نہ ہو۔
بیاباں گرد - بیاباں نورد (ف - صف) جنگلوں میں پھرنے والا - وہ شخص جس کا کہیں ٹھکانا نہ ہو۔
بیاباں مرگ (ف - صف) وہ شخص جو جنگل میں مرے اور کوئی اس کا پرسان حال نہ ہو۔
بیابانی (بِ - یا - با - نی) (ف - صف) جنگل کا - جنگلی - جنگل میں پھرنے پھرانے والا۔
بیاپنا (بِ - یا پ - نا) (ہ - مص) (۱) سمانا - بسانا - بیٹھنا (۲) سرایت کرنا - اثر کرنا - (۳) گزارنا - کھٹکنا
بیاج (بِ - یاج) (ہ - ا - مذ) سود - ربا - نفع - بڑھوتری - زیادتی۔
بیاج بھرنا (ہ - مص) بیاج ادا کرنا - سود دینا
بیاج پر بیاج (ہ - مذ) سود در سود - سود مرکب - بیشی پر بیشی۔
بیاج خور (ہ - ف - صف) (۱) سود خوار - رباخوار (۲) ناجائز مال کھانے والا۔
بیاجو (بِ - یا - جو) (ہ - ا - مذ) سود پر دیا ہوا مال - سودی دبیہ
بیار - بیال (بَ - یار - بَ - یال) (ہ - ا - مث) (۱) باد - ہوا (۲) آندھی جھکڑ۔
بیاری (بِ - یا - ری) (ہ - مث) رات کا کھانا۔
بیاسی (بَ - یا - سی) (ہ - صف) اسی اور دو - ہشتاد دو (۸۲)
بیاض (بَ - یاض) (ع - ا - مث) (۱) سفیدی - اُجلا پن (۲) یادداشت کی کاپی - پاکٹ بک (۳) وہ کتاب جس میں اشعار لکھتے ہیں۔
بیّاع (بَیْ - یاع) (ع - ا - مذ) بیچنے یا خریدنے والا - خرید و فروخت کرنے والا - دلال۔
بیاکرن (بِ - یا - کَ - رن) (س - ا - مث) دیا کرن - وہ علم جس سے لفظ عبارت اور نظم وغیرہ کا صحیح لکھنا اور بولنا آئے - گریمر - قواعد
بیاکل (بِ - یا - کل) (ہ - صف) بے کل - مضطرب - بے چین - بے قرار مضطر - متفکر۔
بیاکھیان (بِ - یا - کھ - یان) (ہ - ا - مث) دیاکھیان - تشریح - توضیح
بیاگرفی (Biography) (بِ - یا - گ - رَ - فی) (انگ - ا - مث) سوانح عمری۔
بیالُو (بِ - یا - لُو) (ہ - ا - مذ) رات کا کھانا۔
بیالیس (بَ - یا - لیس) (ہ - صف) چالیس اور دو (۴۲)
بیان (بَ - یان) (ع - ا - مذ) (۱) صاف - روشن - واضح (۲) وعظ - تقریر - لیکچر (۳) گفتگو - بات - ذکر (۴) اظہار - شہادت - گواہی (۵) رپورٹ - خبر - اطلاع (۶) ایک علم جس میں تشبیہ - استعارہ مجاز

کنایہ وغیرہ سے بحث کی جاتی ہے (۷) مقولہ۔ بات۔ کلام۔ جمع: بیانات۔

بیانِ امرِ واقعی (ع۔ا۔مذ) ٹھیک ٹھیک بات کا اظہار۔

بیان بدلنا (محاورہ) اپنے قول اظہار یا شہادت کو پلٹنا۔ کہے ہوئے کے خلاف کہنا۔

بیانِ تائیدی (ع۔ا۔مذ) کسی کی تائید میں گواہی۔

بیانِ تحریری (ع۔ا۔مذ) وہ تحریر جو مدعا علیہ عرضی دعوی کے جواب میں داخل عدالت کرتا ہے (۲) وہ بیان جو لکھا گیا ہو۔

بیانِ تقریری (ع۔ا۔مذ) زبانی بیان۔

بیانِ دعوی (ع۔ا۔مذ) ثبوت دعوی۔ صورت حال حقیقت حال۔

بیانِ ضمنی (ع۔ا۔مذ) وہ جو اصل مطلب کے درمیان یونہی آجائے۔

بیان سے باہر ہونا (محاورہ) مفصل کیفیت ادا نہ ہو سکنا۔

بیان کرنا (۱) ظاہر کرنا۔ گفتگو کرنا۔ کہنا (۲) سرگذشت دہرانا۔

بیانا (بِ۔یا۔نا) [ہ۔مص] جننا۔ مویشی کا بچہ دینا۔

بیاہ (بِ۔یاہ) [ہ۔ا۔مذ] شادی۔ کتخدائی۔ عقد۔ نکاح۔

بیاہ پیچھے پتل بھاری (مثل) بڑے مصارف کے بعد تھوڑا خرچ بھی ناگوار ہوتا ہے۔

بیاہ رچانا (محاورہ) شادی کا سامان کرنا۔ (۲) خوشی منانا۔

بیاہ کا جوڑا (ا۔مذ) وہ کپڑے جو نوشہ یا عروس شادی کے موقع پر پہنتے ہیں۔

بیاہ مانگنا (محاورہ) شادی کی خواہش کرنا (۲) بالغ ہونا (۳) برات لانے کی تاریخ دریافت کرنا۔ بیاہ کا دن ٹھہرانا۔

بیاہ نہیں کیا براتیں تو دیکھی ہیں [مثل] اگرچہ یہ کام خود نہیں کیا اوروں کو کرتے تو دیکھا ہے۔

بیاہا (بِ۔یا۔ہا) [ہ۔صف] نکاح شدہ۔ شادی شدہ۔ کتخدا۔

بیاہتا (بِ۔یاہ۔تا) [ہ۔ا۔مث] وہ بیوی جسے شرعی طور پر عقد میں لایا گیا ہو۔ منکوحہ۔

بیاہنا (بِ۔یاہ۔نا) [ہ۔مص] شادی کرنا۔ کتخدا بننا۔

بیاہی (بِ۔یاہ۔نا) شادی کرنا۔ کتخدا بننا۔

بیاہی بیٹی کا رکھنا ہاتھی کا باندھنا ہے [مثل] لڑکی کی شادی کے بعد اسے گھر میں رکھنا ایسا ہے جیسے ہاتھی کا باندھنا۔ یعنی مصارف بہت زیادہ ہوتے ہیں۔

بیاہی لڑکی پڑوسن داخل (مثل) بیاہ ہو جانے پر بیٹی کا تعلق پڑوسن کا سا ہوتا ہے۔

بیاہی نہ برات چڑھی، ڈولی میں بیٹھی نہ چوں چوں ہوئی (مثل) جس بات کو دیکھا سنا ہی نہیں اس کا پتہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

بیائی (بِ۔یا۔ای) [ہ۔ا۔مث] (۱) غلہ تولنے والے کو اجرت میں دیا ہوا غلہ (۲) غلہ تولنے کی اجرت۔

بے بی ((Baby)) [انگ۔ا۔مذ] بچہ۔

بیپار (بے۔پا) [ہ۔ا۔مذ] بیوپار۔ تجارت۔ سوداگری۔ بنج۔

بیپاری (بے۔پا۔ری) [ہ۔ا۔مذ] بیوپاری۔ تاجر۔ سوداگر۔

بیت (ع۔ا۔مث) (۱) گھر۔ حویلی۔ مکان۔ محل۔ جمع: بیوت

بیت الاقصیٰ (ع۔مذ) بیت المقدس۔

بیت الامراء۔ وہ مقام جو امراء کے طبقے کے لیے مخصوص ہو۔ جہاں وہ مجلس مشاورت منعقد کرتے ہیں۔

بیت الحرام (ع۔مذ) خانہ کعبہ (۲) مکۂ معظمہ (۳) وہ احاطہ جہاں قتل شکار اور گرفتاری منع ہے۔

بیت الحزن (ع۔مذ) غم کدہ۔ رنج کا مقام۔ مصیبت کا گھر (۲) (مجازاً) عاشق کے رہنے کی جگہ۔

بیت الخلا (ع۔مذ) جائے ضرور۔ پاخانہ۔ ٹٹی۔ بول و براز سے فراغت پانے کا کمرہ۔

بیت السقر (ع۔مذ) دوزخ۔

بیت السلاح (ع۔مذ) اسلحہ خانہ۔ میگزین۔

بیت الشرف (ع۔مذ) (۱) رسائی کا مقام۔ جہاں پہنچ کر بزرگی اور عزت حاصل ہو (۲) بزرگی کا گھر۔ عزت کا گھر (۳) معشوق کا گھر (۴) قصر شاہی۔ بادشاہ کا ملاقاتی مکان (۵) آفتاب کے لیے برج حمل چاند کے لیے برج ثور۔ مشتری کو برج سرطان۔ زہرہ کو حوت عطارد کو سنبلہ۔ مریخ کو جدی اور زحل کو میزان۔ وہ برج جس میں کوئی سیارہ عروج کو پہنچے۔

بیت الصنم (ع۔ا۔مذ) بت خانہ۔ شوالہ۔ مورتی کا استھان (۲) خانۂ محبوب۔

بیت العتیق (ع۔مذ) (۱) پرانا مکان۔ قدیم گھر (۲) خانہ کعبہ جو عبادت الٰہی کے لیے دنیا میں سب سے پہلا مقام اور مکان ہے جسے حضرت آدم علیہ السلام نے خدا کی عبادت کے لیے تعمیر کیا تھا۔

بیت العروس (۱) دلہن کا کمرہ (۲) خانہ کعبہ۔

بیت العلوم۔ کالج۔ یونیورسٹی

بیت العنکبوت۔ مکڑی کا جالا یعنی گھر۔

بیت العوام (ع۔مذ) ایوانِ زیریں۔ مجلس قانون ساز کا وہ ادارہ جس میں عوام کے نمائندے ہوں۔

بیت الغزل (ع۔مذ) غزل کی روح۔ غزل کی جان۔ غزل کا بہترین شعر

بیت اللہ (ع۔مذ) اللہ کا گھر۔ خانہ کعبہ

بیت المال (ع۔مذ) (۱) مال گھر۔ خزانہ عامرہ۔ سرکاری خزانہ۔ شاہی خزانہ (۲) خیرات فنڈ۔ (۳) ملک کا ماحصل (۴) وہ مال جس کا کوئی خاص مالک نہ ہو، عام لوگوں کا حصہ ہو اور جس سے ہر مستحق کو مدد دی جائے۔

بیت المعمور (ع۔مذ) بھرا گھر۔ آباد مکان (۲) (اصطلاحاً) خانہ کعبہ کے عین اوپر آسمانوں پر خانۂ خدا جہاں فرشتے کثیر تعداد میں طواف اور عبادت کرتے رہتے ہیں

بیت المقدس (۱) پاک گھر۔ متبرک مکان (۲) [مجازاً] خانہ خدا (۳) مسجد اقصیٰ۔ یروشلم کی عبادت گاہ جس کی بنیاد حضرت داؤدؑ نے ڈالی اور تکمیل حضرت سلیمان علیہ السلام نے کی۔

بَیت (ع۔ا۔ مذ) ایک وزن کے دو مصرعے۔ شعر
بیت بازی۔ شعروں سے مقابلہ کرنا۔ لڑکوں کا ایک مشغلہ۔ ایک لڑکا شعر پڑھتا ہے۔ جواب میں دوسرا لڑکا ایسا شعر پڑھتا ہے جو اس حرف سے شروع ہوتا جس پر پہلا شعر ختم ہوا تھا۔
بیت بندی۔ نظم کہنا۔ شعر کہنا۔
بیتال (بے۔تال) [ہ۔ا۔مذ] بھوت۔ پلید۔ نجس روح۔ بھوت پریت بلا۔ آسیب۔
بَیتُلا (بیت۔لا) [ہ۔ا۔مذ] لاوارث مال۔ وہ مال جس کا کوئی مدعی نہ ہو (۲) خراب اور نکما مال (۳) کم بخت۔ بدنصیب۔
بیتنا (بیت۔نا) [ہ۔مص] (۱) گزرنا۔ بسر ہونا (۲) رفع دفع ہونا (۳) واقع ہونا۔
بیتی (بی۔تی) [ہ۔ا۔مث] (۱) گزری ہوئی بات (۲) سرگزشت کہانی
بیٹ (Bat) [انگ۔ا۔مذ] بلا۔ کرکٹ کھیلنے کا آلہ۔
بیٹ (ہ۔ا۔مث) (۱) بیخال۔ پرندوں کا گوہ (۲) ایک قسم کا نمک جس میں گندھک ملی ہوئی ہوتی ہے۔
بیٹا (بے۔ٹا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ولد۔ فرزند۔ لڑکا (۲) بیٹے کی طرح عزیز پیارا۔
بیٹا بنانا۔ متبنیٰ کرنا۔ لے پالک بنانا۔
بیٹا بن کر کھاتے ہیں باپ بن کر نہیں کھانے (مثل) خدمت کرکے اور چھوٹا بن کر ہر کوئی کھاتا ہے زبردستی کوئی کھانے نہیں دیتا
بیٹا بیٹی بس کا اچھا (مقولہ) اولاد وہی اچھی جو ماں باپ کا کہنا مانے
بیٹا جن کر نیو چلے۔ سونا پہن کر ڈھک چلے (مثل) مال و دولت اور اولاد کا غرور نہ کرنا چاہیئے۔
بیٹری (Battery) بے۔ٹ۔ری [انگ۔ا۔مذ] (۱) برقی مورچہ (۲) دھاتوں کا تیزابی سلسلہ (۳) توپ خانہ۔
بیٹھا (بے۔ٹھا) [ہ۔صف] بیٹھا ہوا۔
بیٹھا بنیا کیا کرے۔ اس کوٹھی کے دھان اُس کوٹھی دھرے (مثل) بے کار آدمی فضول کام کرنے لگتا ہے۔
بیٹھا جانا (محاورہ) سخت بے چین ہونا۔ بے قرار ہونا۔
بیٹھا کا بیٹھا رہ جانا۔ (محاورہ) فوراً مرجانا۔ حیرت ظاہر کرنے کو کہتے ہیں۔ سناٹا ہوجانا۔
بیٹھ جانا (ہ۔مص) (۱) بیٹھنا (۲) سوار ہوجانا (۳) پسند آنا (۴) سماجانا (۵) جگہ کر لینا (۶) درست ہونا۔ صحیح ہونا (۷) صبر کرنا۔ سہارا لینا (۸) بے کار ہونا۔ موقوف ہونا (۹) دریا میں ڈوب جانا (۱۰) پگھل جانا۔ (۱۱) دیوالہ نکل جانا۔ بگڑنا (۱۲) ہمت ہارنا۔ استقلال چھوڑ دینا (۱۳) انکار کرنا۔ آمادہ نہ ہونا (۱۴) نرم ہوجانا (۱۵) ٹھکانے لگنا۔ درست ہونا (۱۶) جم جانا۔ تہ نشین ہونا (۱۷) جلوس کرنا (۱۸) گرپڑنا (۱۹) طاقت ٹوٹنا۔ کمزور ہونا۔ جیسے وہ دکھوں سے بیٹھ گیا (۲۰) خانہ نشین ہونا کام کاج چھوڑ دینا (۲۱) کھل جانا۔ کیبتھی ہوجانا (۲۲) منجمد ہونا۔ بندھ جانا
بیٹھ رہنا۔ (ہ۔مص) (۱) صبر کرنا (۲) آس چھوڑ دینا (۳) دیر لگانا۔ سستی کرنا (۴) ہمت ہارنا (۵) چپ ہوجانا۔ خاموش ہوجانا۔ (۶) دست بردار ہوجانا (۷) ہار جانا (۸) شکست کھاجانا (۹) برخاست ہوجانا۔ الگ ہونا (۹) تہہ میں چلے جانا۔
بیٹھک (بے۔ٹھک) [ہ۔ا۔مث] (۱) نشست (۲) نشست گاہ دیوان خانہ۔ مردانہ مکان۔ (۲) پیندی۔ تلا (۳) بیٹھنے کا طریقہ۔ آسن (۴) ورزش کی قسم (۵) پریوں اور جنوں وغیرہ کی حاضرات۔
بیٹھک دینا (محاورہ) پریوں جنوں وغیرہ کی حاضرات کرنا (۲) تعظیم دینا۔ منت پوری کرنا۔
بیٹھکو (بیٹھ۔کو) [ہ۔صف] (۱) بہت بیٹھنے والا (۲) وہ کبوتر جو اڑنے کے فوراً بعد بیٹھ جائے۔
بیٹھن (بے۔ٹھن) [ہ۔ا۔مذ] (۱) بستہ۔ بندھن (۲) کپڑا جس میں سوداگر پارچہ اور گوٹہ وغیرہ احتیاط سے باندھ کر رکھتے ہیں (۳) چادر جو میز پر بچھا کر اس پر کپڑوں کو استری کیا جاتا ہے۔
بیٹھنا (بیٹھ۔نا) [ہ۔مص] (۱) بیٹھ جانا (۲) لاگت آنا (۳) قائم مقام ہونا (۴) کام بگڑ جانا (۵) وزن کا اتر جانا (۶) داخل ہونا۔ بھرتی ہونا (۷) مشق ہونا۔ درست ہونا (۸) قمار بازی کی اصطلاح جوا کھیلنا۔ داؤں پر رکھنا (چاند کے متعلق) دیر کرکے نکلنا (۱۰) (پرندوں کے متعلق) جفتی کھانا۔ انڈے سینا (۱۱) (شطرنج کے متعلق) مہرے کا گھر پر رکھنا (۲) تخت نشین ہونا۔ نیز دیکھیے بیٹھ جانا
بیٹھو بھی (محاورہ) چپ رہو۔ دخل نہ دو۔ الگ رہو
بیٹھواں (بیٹھ۔واں) [ہ۔صف] بیٹھا ہوا۔ چپٹا۔ جن کی پیندی چپٹی ہو۔
بیٹھے بٹھائے (ہ۔تابع فعل) (۱) خواہ مخواہ (۲) اچانک۔ یک لخت دفعتہ
بیٹھے بیٹھے (ہ۔تابع فعل) (۱) بہت دیر تک بیٹھ کر (۲) یکا یک اچانک۔ ناگہاں (۲) بلا وجہ خواہ مخواہ ناحق۔
بیٹھے بیٹھے سوکھ جانا (محاورہ) بے حد انتظار کرنا۔ انتظار کرتے کرتے تھک جانا۔
بیٹھے بیٹھے تو قارون کا خزانہ بھی خالی ہوجاتا ہے (مثل) بیکار بیٹھ کر خرچ کرنے سے کتنی جائداد ہو ختم ہوجاتی ہے۔
بیٹھے بیٹھے کیا سوجھی (مقولہ) خواہ مخواہ کیا کرنے لگے۔ کیسی فضول بات کی۔
بیٹھنے کا سہارا (ا۔مثل) امن کی جگہ
بیٹھے سے بیگار بھلی (ہ۔مثل) بے کار رہنے کی بجائے کچھ کرنا ہی چاہیئے۔ اس میں فائدہ بہت کم ہے۔
بیٹی (بے۔ٹی) [ہ۔ا۔مث] (۱) دختر۔ لڑکی (۲) بیٹے کی دلہن۔ بہو (۳) پیاری لڑکی جو بیٹی کی طرح عزیز ہو۔
بیٹی اور ککڑی کی بیل برابر ہے (مثل) دونوں بہت جلد بڑھتی ہیں۔ بیٹی بہت جلد جوان ہوجاتی ہے۔
بیٹی دینا (محاورہ) بیٹی بیاہنا۔ بیٹی کی شادی کرنا (۲) داماد بنانا
بیٹی روٹی کرنا۔ (محاورہ) گالی دینا۔

بیٹی کا باپ (ا۔صف) کمزور اور بے بس آدمی۔
بیٹی دھن پرایا نا آتے بھی رُلائے جاتے بھی رُلائے (مثل) بیٹی کی پیدائش، شادی اور موت پر ماں باپ غمگین ہوتے ہیں۔
بیج (Badge) [انگ۔ا۔مذ] نشان۔
بیج [ہ۔ا۔مذ] (۱) تخم (۲) اصل و بنیاد (۳) نطفہ۔
بیج بونا (محاورہ) (۱) تخم ریزی کرنا (۲) کسی بات کی بنیاد ڈالنا (۳) باعث ہونا۔ سبب ہونا۔
بیج پڑنا (محاورہ) تخم پاشی ہونا۔ بنیاد پڑنا (۲) حمل ہونا۔ نطفہ پڑنا۔
بیج پھوٹنا (محاورہ) بیج سے پودے کا ظاہر ہونا۔ بیج کا اُگنا۔
بیج جمنا (محاورہ) (۱) اُگنا۔ نکلنا۔ پھوٹنا (۲) حمل ٹھہرنا۔ نطفہ قرار پانا۔
بیج دار (محاورہ) بہت بیجوں والا۔ جس میں بکثرت بیج ہوں۔
بیج دبانا (محاورہ) گنے کی کاشت کے اس کے بیج کو چند دن کے لیے مٹی میں دبا کر رکھنا۔
بیج ڈالنا (محاورہ) تخم ریزی کرنا۔
بیج کھاد (ا۔مذ) وہ غلہ جو کاشت کاروں کو کاشت اور خوراک کے لیے دیا جاتا ہے۔
بیج مارا جانا (محاورہ) تباہ ہونا۔ برباد ہونا۔ غارت ہونا۔ کسی چیز کو آگے کے لیے ناپید ہونا۔
بیج مار دینا (محاورہ) بالکل غارت کر دینا۔ کسی چیز کو بالکل مٹا دینا۔
بیج ناس کرنا (محاورہ) تباہ کرنا۔ بالکل نابود کرنا۔ جڑ اکھیڑ دینا۔
بیجا (ہ۔مذ) ایک ڈراؤنی شکل کا کاغذی چہرہ جسے بچے منہ پر رکھ کر ڈراتے ہیں۔
بیجائی (ہ۔مث) بیجنے کا موسم۔ بیجنے کی اجرت۔
بیجک (بی۔جک) [ہ۔ا۔مذ] مال کی فرد۔ مال کی فہرست جس میں ہر چیز کا نرخ، قیمت اور میزان درج ہو۔ بیجک زیادہ مستعمل ہے۔
بیجنا (بیج۔نا) (۱) [ہ۔ا۔مذ] پنکھا۔ بادکش (۲) [ہن۔مص] بونا۔ تخم ریزی کرنا۔
بیجنا ڈھلانا (محاورہ) پنکھا ہلانا۔ بادکش جھلنا۔
بیجو (بی۔جو) [ہ۔صف] بونے کا غلہ۔ بونے کے لائق اناج۔ بونے کے لائق بیج (۲) [ہ۔مذ] ایک جانور بجّو۔
بیجھر۔ بیجھڑ۔ بیجھڑا (بے۔جھر، بے۔جھڑ، بے۔جھ۔ڑا) [ہ۔ا۔مذ۔مث] (۱) جو، چنے، گیہوں ملے جلے۔ مٹر ملے جو۔ (۲) موٹا اناج، ملی جلی فصل۔
بیجھنا (بیجھ۔نا) [ہ۔مص] سینگوں سے زمین اکھیڑنا۔
بیجھی (بی۔جھی) [ہ۔ا۔مث] نیولا۔
بیچ (Batch) [انگ۔ا۔مذ] جتھا۔ گھان۔
بیچ [ہ] درمیان میں۔ اندر۔ بھیتر۔ مابین (۲) [ا۔مذ] وسط۔ میانہ۔ قلب۔ ناف (۳) فرق۔ دُوری۔ فاصلہ۔ بُعد۔ تفاوت (۴) باہم۔ بایک دیگر۔ آپس میں (۵) مرکز۔
بیچ بچاؤ (ا۔مذ) (۱) فیصلہ۔ تصفیہ (۲) رفع شر۔ لڑائی دور کرنا۔ جھگڑا چکانا (۳) صلح و میل ملاپ۔ اتفاق۔ اتحاد۔

بیچ چوراہے میں (مقولہ) منظرِ عام پر۔ ایسی جگہ جہاں سب دیکھیں
بیچ کا (ا۔صف) مجھلا۔ درمیانی۔ متوسط۔
بیچ کھیت (محاورہ) (۱) عین وسط میں۔ کھیت کا مرکز (۲) میدان کے بیچ میں۔ موقع پر (۳) علانیہ۔ کھلم کھلا۔ ڈنکے کی چوٹ۔ سب سے آگے (۴) میدان جنگ رزم گاہ۔ لڑائی کا میدان (۵) ضرور بالضرور لازمی
بیچ کی اُنگلی (ہ۔مث) انگشت درمیانہ۔ درمیانی اُنگلی۔ بڑی اُنگلی
بیچ کی اُنگلی بڑی ہوتی ہے (مثل) ہر بات میں اعتدال اچھا ہوتا ہے
بیچ کی بات (ا۔مث) درمیان کا معاملہ۔ باہمی گفتگو۔
بیچ کی راس (ہ۔صف) درمیانی۔ اوسط۔ معمولی۔
بیچ کے گھڑے کی (ہ۔صف) نہایت تیز خالص شراب (۲) درمیان رکھے ہوئے گھڑے سے۔
بیچ میں آجانا (محاورہ) حائل ہو جانا۔ دوران میں آجانا (۲) منصف بننا۔ فیصلہ کرانا۔
بیچ میں بول اٹھنا (محاورہ) دو شخصوں کی گفتگو میں تیسرے کا دخل دینا یا کچھ کہنا
بیچ میں پڑنا (محاورہ) ثالث بننا۔ پنچ بننا (۲) درمیان میں پاؤں دینا (۳) ذمہ لینا۔ حمایت کرنا۔ کفیل ہونا۔ وکالت کرنا (۴) راستے میں آنا۔
بیچ میں ڈالنا (محاورہ) حکم کرنا۔ ثالث کرنا۔
بیچ میں سان لینا (محاورہ) بے وجہ کسی جھگڑے میں کسی کو شریک بنا لینا
بیچ میں قدم ہونا (محاورہ) واسطہ ہونا۔ حائل ہونا۔
بیچ میں کود پڑنا (محاورہ) پرائی بات میں بے سبب دخل دینا۔
بیچ والا (ا۔صف) وہ شخص جو درمیان میں پڑ کر کوئی کام کرا دے
بیچوں بیچ (ا۔صف) وہ وسط جس کے ٹھیک درمیان ہونے میں کوئی شک نہ ہو۔
بیچ (۱) مصدر بیچنا کا صیغہ امر (۲) بکری۔
بیچا (بے۔چا) [ہ۔ا۔مذ] بیچنے والا۔ بیچنے کا ارادہ رکھنے والا۔ فروشندہ فروخت کرنے والا۔
بیچ کھانا (ہ۔مص) (۱) بیچ کر کھا لینا (۲) ضائع کر دینا۔
بیچلر (Bachelor) (بیچ۔اے۔لر) [انگ۔صف] کنوارا۔ ناکتخدا۔ بن بیاہا۔
بیچلر آف آرٹس (Bachelor of Arts) بی۔اے۔ چودہ جماعتیں پاس کر کے گریجوایٹ۔
بیچلر آف سائنس (Bachelor of Science) جس نے سائنس میں بی۔اے کیا ہو۔ بی۔ایس۔سی
بیچلر آف کامرس (Bachelor of Commerce) جس نے تجارت میں بی اے کیا ہو۔ فاضل تجارت۔ بی کام
بیچنا (بیچ۔نا) [ہ۔مص] فروخت کرنا۔ مول دینا۔ بیع کرنا (۲) ہنڈی کی پشت پر "بیچا" لکھ دینا۔
بیچو (بے۔چو) [ہ۔ا۔مذ] بیچنے والا۔ فروشندہ۔

بیخ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) اصل ۔ جڑ (۲) بنیاد ۔ نیو ۔
بیخ کُن (ف ۔ صف) تباہ کرنے والا ۔ برباد کرنے والا ۔
بیخ کنی کرنا (محاورہ) جڑ سے اکھاڑنا ۔ بنیاد کھود ڈالنا ۔ ستیاناس کر دینا نیست و نابود کر دینا ۔
بیخ و بُن ۔ بیخ و بنیاد (ف ۔ صف) جڑ اور بنیاد
بیخ و بُن سے اکھڑ جانا (محاورہ) بالکل اکھڑ جانا ۔ جڑوں سے اکھڑنا ۔
بَید (ہ ۔ ا ۔ مذ) وَید ۔ طبیب ۔
بید (ہ ۔ ا ۔ مث) ہندوؤں کی مقدس کتاب وید ۔
بید (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا درخت جس کی شاخیں نہایت لچکدار ہوتی ہیں ۔
بیدانجیر (ف ۔ مذ) ارنڈ کا درخت ۔
بید باف (ف صف) بید کا کام کرنے والا ۔ بید کی ٹوکریاں بنانے والا
بید بافی ۔ بید کا کام کرنا ۔ بید کی ٹوکریاں بنانے کا فن ۔
بید برگ (ف ۔ مث) (۱) بید کی پتی (۲) ایک قسم کی برچھی کی انی جو بید کے پتے کی شکل کی ہوتی ہے ۔
بید کی طرح کانپنا (محاورہ) خوف کے مارے تھر تھر کانپنا ۔ بید کی طرح لرزنا ۔
بید مال (ف ۔ صف) بید کی لکڑی جس سے اسلحہ وغیرہ کا زنگ چھڑاتے ہیں ۔ ہتھیاروں کو صاف کرنے اور رگڑنے کی لکڑی ۔ (مالیدن سے بمعنی رگڑنا ۔ ملنا)
بید مجنوں (ف ۔ مذ) ایک قسم کا درخت جس کی شاخیں جھکی رہتی ہیں شاعر لوگ اسے مجنوں سے تشبیہ دیتے ہیں جس کا جسم عشق کے مارے کمزور ہو کر جھک گیا تھا ۔
بید مشک ۔ ایک قسم کا درخت جس کا عرق بطور دوا فرحت دل کے لیے استعمال کیا جاتا ہے
بیدار (بے ۔ دار) [ف ۔ صف] خفتہ کی ضد ۔ ہوشیار ۔ چوکنا ۔ جاگتا ہوا
بیدار بخت (ف ۔ صف) خوش نصیب ۔ اقبال مند ۔
بیدار دل (ف ۔ صف) روشن طبع ۔
بیدار مغز ۔ عالی دماغ ۔ عقلمند ۔ سمجھدار
بیداری (بے ۔ دا ۔ ری) [ف ۔ ا ۔ مث] ہوشیاری ۔ عقل سمجھ جاگنے کی حالت ۔
بیدانت (بے ۔ دانت) [ہ ۔ ا ۔ مذ] بیاس جی کا بنایا ہوا وہ شاستر جس میں توحید کی بحث ہے ۔ ویدانت ۔
بیدانتی (بے ۔ دان ۔ تی) [ہ ۔ ا ۔ مذ] وید کا علم جاننے والا ۔ توحید کا مسئلہ سمجھنے والا ۔
بیدانہ (بے ۔ دانہ) [ہ ۔ صف ۔ وا مذ] دیکھیے 'بے' کے تحت ۔
بیدک (بے ۔ دَک) [ہ ۔ ا ۔ مذ] ویدک ۔ طبابت ۔ حکمت ۔
بیدن (بے ۔ دَن) [ہ ۔ ا ۔ مذ] درد ۔ دکھ ۔ تکلیف ۔
بیدنا (بید ۔ نا) [ہ ۔ ا ۔ مث] دیکھیے بیدن ۔
بیدوا (بید ۔ وا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] بیدوں کا پڑھنے والا ۔ بیدوں کا علم جاننے والا ۔
بیدھ (ہ ۔ ا ۔ مذ) سوراخ ۔ چھید ۔
بیدھا (بے ۔ دھا) [ہ ۔ صف] وہ شخص جس پر جادو کا اثر ہو ۔ وہ شخص جو کسی آفت میں مبتلا ہو ۔
بیدھنا (بیدھ ۔ نا) [ہ ۔ مص] چھیدنا ۔ سوراخ کرنا
بیدھی (بے ۔ دھی) [ہ ۔ صف] سوراخ کرنے والا ۔ چھید کرنے والا ۔
بیئر (Beer) (بی ۔ اَر) [انگ ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کی شراب جو جَو سے بنائی جاتی ہے ۔
بَیر (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) دشمنی ۔ عداوت ۔ کینہ ۔ بغض (۲) بدلہ ۔ معاوضہ ۔
بیر باندھنا (محاورہ) عداوت پر تل جانا ۔ خصومت پر آمادہ ہو ۔ ضد کرنا ۔ مخالفت پر اڑنا ۔
بیر بسانا (محاورہ) دشمنی مول لینا ۔ دشمنی کرنا ۔
بیر پڑنا (محاورہ) عداوت ہو جانا ۔ دشمنی ہونا ۔
بیر کا رشتہ (ا ۔ مذ) نند ۔ بھاوج ۔ دیورانی ۔ جٹھانی ۔ ساس بہو اور سوت سوتیلوں کا رشتہ ۔
بیر لینا ۔ بیر نکالنا (محاورہ) بدلہ لینا ۔ عوض لینا ۔ انتقام لینا ۔
بیر (ہ ۔ صف) (۱) وِیر ۔ بہادر ۔ دلیر ۔ زور آور ۔ سورما (۲) [ا ۔ مذ] پہلوان (۳) بھائی برادر ۔
بیر بر ۔ بیر بل (۱) زور آور ۔ پہلوان (۲) راجہ مہیش داس کا عرفی نام جو شہنشاہ اکبر کا مشہور درباری تھا ۔
بیر [ہ ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کا پھل ۔ بیری کے درخت کا پھل ۔
بیر کھانسی کا گھر ہیں (مثل) بیر کھانے سے اکثر کھانسی ہو جاتی ہے
بیروں میں گٹھلیاں ملانا (محاورہ) گڈمڈ کر دینا ۔ بنی بنائی بات بگاڑنا ۔ کسی معاملہ کو گڑبڑ کر دینا ۔
بیرا (بی ۔ را) [ہ ۔ ا ۔ مذ] بھائی ۔ عزیز ۔ خویش ۔
بَیرا (بے ۔ را) [انگ بیرر (Bearer) کا مؤرد ۔ ا ۔ مذ] (۱) خدمت گار (۲) ہوٹل کا ملازم جس کے ذمے گاہکوں کے آگے کھانا پروسنے کی خدمت ہوتی ہے ۔
بیراج (Barrage) (بے ۔ راج) [انگ ۔ ا ۔ مذ] بند ۔ پشتہ
بیراکھیری (بے ۔ را ۔ کھے ۔ ری) [ہ ۔ ا ۔ مث] دشمنی
بَیراگ (بے ۔ راگ) [ہ ۔ ا ۔ مذ] نفس کشی ۔ فقیری ۔ ترک دنیا ۔ خواہش نفسانی کو مارنا
بیراگ لینا ۔ فقیری اختیار کرنا ۔
بیراگا (بے ۔ را ۔ گا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] چھوٹی سی ٹیڑھی لکڑی جس پر بیراگی فقیر ٹیک لگا کر بیٹھتے ہیں ۔
بیراگن (بے ۔ راگن) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) بیراگی فقیر کی بیوی (۲) جوگن فقیرنی ۔
بیراگی (بے ۔ را ۔ گی) [ہ ۔ ا ۔ مذ] تارک الدنیا ۔ جوگی ۔
بیر بہٹی ۔ بیر بہوٹی (بیر ۔ بہ ۔ ٹی ، بیر ۔ بَ ۔ ہو ۔ ٹی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) ایک سرخ رنگ کا کیڑا جو برسات میں پیدا ہوتا ہے ۔ اس کا تیل

اکثر دواؤں میں استعمال ہوتا ہے۔

بیرسٹر (Barrister) (بے۔رس۔ٹر) [انگ ۔ا۔مذ] وہ وکیل جس نے ولایت سے وکالت کی ڈگری حاصل کی ہو۔

بیرسٹر ایٹ لا (Barrister-at-Law) بیرسٹر بار ایٹ لا۔

بیرق (بے۔رق) [ف ۔ا۔مذ] چھوٹا جھنڈا۔ پھریرا۔ علم۔

بیرم (بے۔رم) [ت ۔ا۔مذ] (۱) عید۔ جشن (۲) بڑا تیر۔ برما، بڑھئی کا اوزار۔

بیرن (بے۔رن) [انگ ۔ا۔مذ] (۱) انگلستان کا وہ امیر جسے لارڈ کا خطاب ملا ہو (۲) تعلق دار۔ جاگیردار۔

بیرن (بی۔رن) [ہ ۔ا۔مذ] بھائی، برادر۔

بیرن (بے۔رن) [ہ ۔ا۔مث] دشمن عورت۔ وہ عورت جس کے دل میں بیر ہو۔ بدخواہ عورت۔

بیرنگ (بے۔رنگ) [انگ (Bearing) کا مؤرد۔صف] وہ مال یا خط وغیرہ جس کا محصول پہلے ادا نہ کیا گیا ہو۔

بیروزا (بے۔رو۔زا) [ف ۔ا۔مذ] ایک قسم کا مادہ جو چیڑ کی لکڑی سے نکلتا ہے۔

بیروگراف (Barograph) (بے۔رو۔گ۔راف) [انگ ۔ا۔مذ] ہوا کا دباؤ ظاہر کرنے کا آلہ۔

بیرومیٹر (Barometer) (بے۔رو۔می۔ٹر) [انگ ۔ا۔مذ] بادپیما۔ مقیاس الہوا۔

بیرون (بے۔رون) [ف] باہر۔ اندر کی ضد۔

بیرون جات (کنایتاً) شہر کے باہر آبادیاں۔ قصبے۔ دیہات۔

بیرون جاتی دیہاتی۔ شہر سے باہر کے لوگ۔

بیری (بے۔ری) [ہ ۔ا۔مذ] دشمن۔ بدخواہ۔ مخالف۔

بیری (بے۔ری) [ہ ۔ا۔مث] بیر کا درخت۔

بیریئر (Barrier) (بے۔ری۔اَر) [انگ ۔ا۔مذ] سد۔ روک باڑھ۔ جنگلا۔

بیڑ (ہ ۔ا۔مذ) احاطہ۔ باڑھ۔ مینڈھ۔

بیڑ بندی کرنا (محاورہ) کھیت کے گرد باڑھ لگانا۔

بیڑا (بے۔ڑا) [ہ ۔ا۔مذ] (۱) ناؤ۔ کشتی۔ بانسوں کا وہ بڑا گٹھڑ جس کے ذریعے سے دریا پار کرتے ہیں (۲) جہازوں یا کشتیوں کی قطار (۳) رسالہ۔ فوج۔ جتھا۔

بیڑا باندھنا (محاورہ) بہت سے آدمیوں کو جمع کرنا۔ جمع اکٹھا کرنا۔

بیڑا پار (کرنا) لگانا (محاورہ) کشتی وغیرہ کو سلامتی کے ساتھ کنارے پر پہنچانا۔ (۲) مصیبت دور کرنا۔ آڑے آنا۔ مراد بر لانا۔

بیڑا پار ہونا (محاورہ) (۱) ناؤ یا جہاز کا سلامتی کے ساتھ منزل مقصود پر پہنچنا (۲) مشکل آسان ہونا۔ کامیاب ہونا (۳) خاتمہ ہونا۔ پورا ہونا انجام کو پہنچنا۔

بیڑا ڈوبنا (محاورہ) کشتیوں کا ڈوبنا۔ کام بگڑنا۔ تباہ ہونا۔

بیڑا (بی۔ڑا) [ہ ۔ا۔مذ] گلوری۔ بنایا ہوا پان۔

بیڑا اٹھانا (محاورہ) ذمہ لینا۔ عہد لینا۔ عزم بالجزم کرنا (۲) آمادہ ہونا۔ مستعد ہونا۔

بیڑا چبانا (محاورہ) پان چبانا۔

بیڑا چننا (محاورہ) ہندوؤں میں شادی کی رسم ہے کہ عروس کے جسم پر مصری اور پان رکھ دیتے ہیں جس کو دولھا چن چن کر کھاتے ہیں۔

بیڑا دینا (محاورہ) ناچنے گانے والیوں کو سائی دینا۔

بیڑا ڈالنا (محاورہ) پرانے زمانے میں رواج تھا کہ کسی مہم کے پیش آنے پر لوگوں کو جمع کر کے پان کی گلوریاں سامنے رکھ دی جاتیں جو گلوری اٹھا لیتا۔ وہی اس مہم کو سر کرنے کا ذمہ دار ہوتا۔

بیڑا کھلانا (محاورہ) پان کھلانا (۲) نسبت کا پکا کرنا۔

بیڑنی۔ بیرڈھنی (بیڑ۔نی، بیڑھ۔نی) [ہ ۔ا۔مث] گانے والی عورتوں کا ایک فرقہ۔

بیڑوی (بیڑ۔دی) [ہ ۔ا۔مث] پیٹھی سے بھری ہوئی روٹی۔ کچوری۔ پوری۔

بیڑھا (بے۔ڑھا) [ہ ۔صف] ٹیڑھا (اردو میں ٹیڑھا کے ساتھ بولتے ہیں)۔

بیڑھی (بے۔ڑھی) [ہ ۔صف] بیڑھا کا مؤنث۔ ٹیڑھی (ٹیڑھی کے ساتھ مستعمل ہے۔)

بیڑھی روٹی دال بھری روٹی۔

بیڑی (ہ ۔مث) (۱) ایک قسم کا دیسی سگریٹ جو تمباکو کو ڈھاک کے پتے میں لپیٹ کر بنایا جاتا ہے (۲) بیڑا کی تصغیر (۳) پان کی گلوری

بیڑی (بے۔ڑی) [ہ ۔ا۔مث] (۱) لوہے کی زنجیر جو مجرموں اور ہاتھی گھوڑے وغیرہ کو ڈالتے ہیں (۲) چمڑے کا ڈول یا ٹوکرا جس سے کھیتوں کو پانی دیتے ہیں (۳) (کنایتہً) جورو بچے۔ بیاہ شادی (۴) پازیب (۵) چاندی کی کڑی جو بچوں کو منت کے طور پر پہناتے ہیں۔ دنیوی تعلقات۔

بیڑی بڑھانا (محاورہ) منت کی زنجیر یا حلقہ میعاد مقررہ کے بعد نذر نیاز دلا کر اتارنا۔

بیڑی پڑنا (محاورہ) (۱) قید ہونا۔ پابند ہونا (۲) بال بچوں میں گرفتار ہونا۔ شادی ہونا۔

بیڑی سونے کی بھی بری (مثل) قید بری چیز ہے خواہ اس میں کیسا ہی آرام ہو۔

بیڑی کٹنا (محاورہ) (۱) زنجیر اترنا (۲) آزاد ہونا۔ رہا ہونا۔

بیز (ف ۔مقولہ) فارسی مصدر بیختن کا صیغہ امر جو اسم کے بعد آ کر اسم فاعل بن جاتا ہے۔ بکھیرنے پھیلانے چھاننے والا کے معنی دیتا ہے۔ جیسے عطر بیز۔

بیزار (بے۔زار) [ف ۔صف] متنفر۔ ناخوش۔ خفا۔ ناراض۔

بیزاری (بے۔زا۔ری) [ف ۔ا۔مث] نفرت۔ خفگی۔ پریشانی۔

بیس (ہ ۔ا۔مث) ہندوؤں کی تیسری ذات جس کا کام تجارت اور زراعت ہے (اسے ویش بھی کہتے ہیں)۔

بِیس (ہ۔صف) دس اور دس۔ بست (۲۰)
بیس بسوئے (ا۔مذ) (۱) ایک بیگھہ (۲) سارا گاؤں۔ کل تمام۔ پورا (۳) غالباً۔ یقیناً۔
بیس راہ لگا دینا (محاورہ) مختلف کاموں میں خرچ کر ڈالنا۔
بیس ہنڈیوں کا مزہ چکھنا (محاورہ) بہت جگہ نوکری کرنا (۲) ناجائز تعلقات رکھنا۔ بہت عورتوں سے شادی کرنا۔
بیسا (بی۔سا) [س۔ا۔مذ] ایک قسم کا کتا جس کے بیس ناخن ہوتے ہیں
بیسا سو برس کی عمر ہو (ہ۔دعا) ایک سو بیس سال کی عمر ہو۔ بہت لمبی عمر ہو۔
بیساکھ (بے۔ساکھ) [ہ۔ا۔مذ] سمت بکرمی کا مہینہ جو ۱۳ اپریل سے شروع ہوتا ہے۔
بیساکھی (بے۔سا۔کھی) [ہ۔ا۔مث] وہ مشہور تہوار جو بیساکھ کی پہلی تاریخ کو منایا جاتا ہے۔
بیسانڈو (بے۔ساں۔ڈو) [ہ۔صف] سست۔ کاہل۔ نکما۔
بیستون (بے۔س۔تون) [ف۔ا۔مذ] ایک مشہور پہاڑ کا نام۔ جسے فرہاد نے کھودا تھا۔
بیسر (بے۔سر) [ہ۔ا۔مث] ناک میں پہننے کی چھوٹی نتھ۔ نتھنی۔
بیسن (بے۔سن) [ہ۔ا۔مذ] چنے کی دال کا آٹا۔
بیسنی (بے۔سَ۔نی) [ہ۔صف] بیسن والی۔ بیسن کی بنی ہوئی۔
بیسنی روٹی بیسن کی روٹی۔ چنے کے آٹے کی روغنی اور مسالے دار روٹی۔ مِسّا پن۔ مِسّی روٹی۔
بیسوا (بیس۔وا) [ہ۔ا۔مث] رنڈی۔ فاحشہ۔ قحبہ۔
بیسوا کسی نہ کا گا جتی (مثل) رنڈی اور کوا نیک نہیں ہوسکتے۔
بیسواں (بیس۔واں) [ہ۔ا۔مذ] (۱) کسی کے مرنے کے بیسویں دن کھانا پکوا کر بطور خیرات مسکینوں کو کھلانے کی رسم (۲) [صف] بیس عدد والا (۳) 1/20
بیسوں (ا۔عدد) بیس کے بیس۔ تمام (۲) بہت سے۔
بیسوں بسوئے (ا۔مذ) (۱) تمام کا تمام گاؤں (۲) یقیناً۔ بیشک
بیسی (بی۔سی) [ہ۔ا۔مذ] (۱) کوڑی (۲) غلہ ناپنے کا ایک پیمانہ (۳) (صف) بیس سال کی۔
بیسی کھیسی ساٹھا پاٹھا (مثل) عورت بیس سال کی عمر میں کمزور ہو جاتی ہے اور مرد ساٹھ سال کی عمر تک جوان رہتا ہے۔
بیش (ف۔صف) زیادہ۔ افزوں۔
بیش از بیش (ف۔صف) بہت زیادہ۔ زیادہ سے زیادہ۔ غایت درجہ
بیش باد (دعا) زیادہ ہو۔ اللہ زیادہ کرے۔ بڑھتی دولت اور بڑھ جائے۔
بیش بہا (ف۔صف) بھاری قیمت کا۔ قیمتی۔ بڑھیا۔
بیش تر (ف۔صف) اکثر۔ زیادہ تر (۲) بارہا۔
بیش قرار (ف۔صف) معقول۔
بیش قیمت (ف۔صف) بہت قیمت والا۔ قیمتی۔ بیش بہا (۲) نفیس۔ عمدہ۔

بیش و کم (ف۔صف) کم یا زیادہ۔ کچھ نہ کچھ۔
بیشہ (بے۔شہ) [ف۔ا۔مذ] جنگل بیابان۔ وہ جنگل جس میں شیر رہتا ہے
بیشی (بے۔شی) [ف۔ا۔مث] زیادتی۔ افزونی۔ بڑھوتری۔
بیض (ع۔ا۔مذ) دستخط۔
بَیضا (بے۔ضا) [ع۔صف] روشن۔ سفید۔
بیضاوی (بے۔ضا۔وی) [ف۔صف] (۱) شہر بیضا کا رہنے والا (۲) (مذ) ایک مشہور مفسر قرآن کا لقب جن کا نام عبداللہ بن عمر تھا (۳) (مث) ان کی تفسیر اصل نام تفسیر بیضاوی ہے۔ مشہور صرف بیضاوی شریف ہے (۴) آفتابی۔ شمسی (۵) آفتابی
بَیضوی (بے۔ضَ۔وی) [ع۔صف] انڈے کی مانند۔ انڈے کی طرح گول لمبوترا۔
بیضہ (بے۔ضہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) انڈا (۲) فوطہ۔ خصیہ۔ جمع بیضات
بیضۂ نوروز (ف۔صف) ماہ فروردین کی پہلی تاریخ (جو مارچ کی بارھویں تاریخ ہوتی ہے) پارسی اس دن جشن مناتے ہیں اور بچے بازی لگا کر انڈوں سے کھیلتے ہیں۔
بیطار (بے۔طار) [ع۔ا۔مذ] سلوتری۔ مویشیوں کا ڈاکٹر۔
بیع (ع۔ا۔مث) بکری۔ فروخت۔
بیع بالمرابح (ع۔مث) بامنافع بکری۔
بیع بالوفاء (ع۔مث) وہ سودا جس میں میعاد مقررہ پر روپیہ ادا نہ کرنے سے چیز آئی گئی ہو جائے۔ شرطی رہن کا پورا ہو جانا بیع کا پورا ہو جانا۔
بیع سلطانی (ع۔ف۔مث) جو بیع بادشاہ کے حکم سے ہو۔
بیع شرطی (ع۔ف۔مث) وہ بکری جو کسی شرط کے پورا ہونے پر موقوف ہو چکی بیع۔
بیع قطعی (ع۔ف۔مث) پکی بکری۔ مکمل بیع۔ فروخت کامل۔
بیع کرنا (ا۔مص) فروخت کرنا۔ بیچنا۔
بیع میعادی (ع۔ف۔مث) مشروط فروخت
بیع ناجائز (ع۔ف۔مث) خلاف قانون فروخت۔ وہ فروخت جس کا اختیار نہ ہو۔
بیع ناقص (ع۔ف۔مث) وہ بیع جو پوری نہ ہو اور جس کے قبضے کا فیصلہ ملتوی رہے۔
بیع نامہ (ع۔ف۔مذ) قبالہ۔ کسی چیز کی فروخت کی دستاویز
بیع نمائشی (ع۔ف۔ا۔مث) دکھاوے کی اور فرضی بیع۔
بیع و شری (ع۔ف۔مث) خرید و فروخت۔ لینا اور بیچنا۔
بیعانہ (بے۔عا۔نہ) [ف۔ا۔مذ] سائی کی وہ رقم جو کسی سودے کا پکا کر کے ساری قیمت ادا کرنے سے پہلے بائع کو دی جائے اور حساب بیباق کرتے وقت وضع کر لی جائے۔
بیعت (بے۔عت) [ع۔ا۔مث] (۱) اطاعت کا عہد (۲) مرید بننا
بیعت کرنا (ا۔مص) کسی پیر کا مرید ہونا۔
بیعت لینا (ا۔مص) اطاعت اور فرمانبرداری کا عہد و پیمان لینا۔

بیکا (بی۔کا) [ہ۔صف] (۱) ٹیڑھا۔ زخمی

بی کام (Bachelor of Commerce) کا مخفف [انگ۔صف] وہ شخص جس نے کامرس میں بی۔اے کیا ہو۔ فاضل تجارت۔

بیکر (Baker) (بے۔کر) [انگ۔ا۔مذ] نانبائی۔ روٹی پکانے والا۔ بسکٹ اور ڈبل روٹی بنانے والا۔

بیکری (Bakery) (بے۔ک۔ری) [انگ۔ا۔مث] ڈبل روٹی بسکٹ وغیرہ بنانے کا تنور یا کارخانہ۔

بیکنٹھ (بے۔کنٹھ) [ہ۔ا۔مذ] بہشت۔ جنت۔

بیکنٹھ باشی (ہ۔صف) مرحوم۔ مغفور۔ جنت آشیان۔

بیگ (ت۔ا۔مذ) صاحب۔ امیر۔ سردار۔ مغلوں کا خطاب

بیگ (Bag) [انگ۔ا۔مذ] تھیلا۔ بورا۔

بیگار (بے۔گار) [ف۔ا۔مث] اجرت کے بغیر کام لینا۔ جبراً کسی کو کام کے لیے پکڑنا وہ کام جو بغیر مزدوری دیے کسی سے لیا جائے۔

بیگار ٹالنا (محاورہ) بے دلی اور کم توجہی سے کوئی کام کرنا۔

بیگار کے لیے پکڑا جانا (محاورہ) بغیر اجرت کام کرنے کے لیے کسی کو مجبور کیا جانا۔

بیگاری (بے۔گا۔ری) [ف۔ا۔مذ] (۱) بے گار میں کام کرنے والا۔ (۲) بے دلی سے کام کرنے والا۔

بیگانگی (بے۔گا۔ن۔گی) [ف۔ا۔مث] غیریت۔ اجنبیت۔ بے تعلقی

بیگانہ (بے۔گا۔نہ) [ف۔صف] غیر۔ پرایا۔ اجنبی۔

بیگانہ خو (ف۔صف) جس کی سرشت میں میل جول نہ ہو۔ اکھڑ۔ غیر مانوس

بیگانہ سرپنسیری کی جگہ۔ بیگانہ سر کدو کے برابر (مثل) جب کوئی دوسرے کے سر کی قسم کھاتا ہے تو دونوں طرح کہتے ہیں۔ منشا یہ ہوتا ہے کہ اس قسم کا اعتبار نہیں۔

بیگانہ وار۔ بیگانہ وش (ف۔صف) اجنبی کی طرح۔

بیگانے بردے آزاد کرتے ہیں (مثل) پرائے غلام چھوڑ کر مفت میں ثواب کماتے ہیں۔ غیر کے مال پر فیاض بنتے ہیں۔

بیگانی (بے۔گا۔نی) [ف۔صف] بیگانہ کی تانیث۔

بیگم (بے۔گم) [ت۔ا۔مث] بیگ کی تانیث۔ خاتون۔ بانو۔ جمع بیگمات

بیگمی (بے۔گ۔می) [ف۔ا۔مذ] (۱) ایک قسم کے نہایت عمدہ اور نفیس چاول (۲) ایک قسم کا کافوری عمدہ پان۔

بیگہ (بی۔گہ) [ہ۔ا۔مذ] زمین کی ایک مقدار، چار کنال یا ۸۰ مرلے۔

بیل (ہ۔ا۔مذ) (۱) نر گاؤ (۲) [مجازاً] بیوقوف۔ احمق۔ گاؤدی۔

بیل نہ کودا کودی گون۔ یہ تماشا دیکھے کون (مثل) وہاں بولتے ہیں جہاں کوئی امید کے خلاف کام کرے یا دخل در معقولات دے۔ جس کو کودنا یا شکایت کرنا چاہیے وہ چپ بیٹھے اور جس کو شکایت نہ کرنا چاہیے وہ الٹی شکایت کرنے لگے۔

بیل سر کار نہیں یاروں کی ٹھگ کاری (مثل) کسی کے مال کو کوئی اور استعمال کرے۔ جب کوئی چیز کسی کو مفت مل جائے اس وقت کہتے ہیں۔

بیل (ہ۔ا۔مث) (۱) وہ پودا جس کی شاخیں زمین پر پھیلتی ہیں یا کسی سہارے سے اوپر چڑھتی ہیں۔ (۲) فیتہ یا زری کا کنارہ (۳) وہ گل بوٹے جو کپڑوں پر کاڑھتے ہیں (۴) نثار۔ تصدق۔ نچھاور۔ صدقہ (۵) وہ انعام جو ارباب نشاط کو دیا جائے (۶) ناؤ کھینے کا بانس۔ چپو (۷) ایک درخت اور اس کے پھل کا نام (۸) آل۔ عیال۔ نسل۔

بیل بٹا (ہ۔مذ) نثار۔ نچھاور۔ وہ انعام جو ارباب نشاط کو دیا جائے

بیل بڑھنا (محاورہ) درخت یا پودے وغیرہ کی بیل کا پھیلنا (۲) بال بچے زیادہ ہونا۔ (۳) قد بڑھنا۔

بیل بوٹا (ا۔مذ) منقش و نگار۔

بیل دار (ا۔صف) وہ چیز جس میں بیل یا بیلیں لگی ہوں۔

بیل منڈھے چڑھنا (محاورہ) شادی کا وقت آنا (۲) مراد کو پہنچنا۔ کامیاب ہونا۔

بیل (ف۔ا۔مذ) زمین کھودنے کا اوزار۔ بیلچہ۔

بیلدار۔ وہ شخص جس کا پیشہ زمین کھودنا ہو۔ محکمہ نہر کے کارندے جو گڑھے وغیرہ بھرتے ہیں۔

بیلا (بے۔لا) [ہ۔ا۔مذ] بڑا کٹورا (۲) ایک قسم کا باجا جو سارنگی کی طرح ہوتا ہے (۲) وہ جنگل جو دریا کے کنارے واقع ہو (۳) وہ نقدی جو بیاہ شادیوں کے موقع پر بطور خیرات تقسیم کی جائے (۵) یاسمین چنبیلی کی قسم کا پودا۔

بیلا بٹنا۔ خیرات تقسیم کرنا۔ نقدی بٹنا۔

بیلٹ (Ballot) (بے۔لٹ) [انگ۔ا۔مذ] قرعہ اندازی۔ پوشیدہ رائے دہندگی۔

بیلٹ بکس (Ballot Box) ووٹ کی پرچیاں جمع کرنے کا صندوق

بیلچہ (بیل۔چہ) [ف۔ا۔مذ] چھوٹی کدال۔ چھوٹا پھاوڑا

بیلک (بے۔لک) [ف۔ا۔مذ] تیر کی انی۔

بیلن (بے۔لن) [ہ۔ا۔مذ] (۱) لکڑی کا وہ مدوّر اوزار جس سے روٹی یا پوری کو بڑھاتے ہیں (۲) پتھر کا وہ گول ڈھول نما اوزار جس سے سڑک ہموار کرتے ہیں یا چونہ وغیرہ بیلتے ہیں۔

بیلنا (بیل۔نا) [ہ۔متعدی] (۱) بیلن سے روٹی وغیرہ کو پھیلانا (۲) روئی سے بنولے وغیرہ علیٰحدہ کرنا (۳) [مذ] روئی سے بنولے علیٰحدہ کرنے کا آلہ۔ بڑا بیلن (۴) گنے کا رس نکالنے کا کولھو۔

بیلنس (Balance) (بے۔لنس) [انگ۔ا۔مذ] باقی۔ فاضلات بچت۔

بیلنس شیٹ (Balance Sheet) چٹھا۔ واصل باقی۔ روشن باقی

بیلون (Balloon) (بے۔لون) [انگ۔ا۔مذ] غبارہ۔

بیلی (بے۔لی) [ہ۔ا۔مذ] نگہبان۔ محافظ۔ مددگار۔ ساتھی۔

بیم (ف۔ا۔مذ) خوف۔ خطر۔ اندیشہ۔ ڈر۔

بیما (بی۔ما) [ہ۔ا۔مذ] دیکھیے بیمہ۔

بیمار (بی۔مار) [ف۔صف] (۱) مریض۔ روگی (۲) عاشق۔ جمع بیماراں

بیمار پرسی (ف۔مث) عیادت۔ بیمار کا حال پوچھنا۔ بیمار کی خبر لینا۔

بیمار پڑنا (۱) علیل ہو جانا۔ روگ لگنا۔
بیمار خانہ (ف۔ مذ) بیماروں کے رہنے اور علاج کرانے کی جگہ۔ شفا خانہ۔
بیمار دار (ف۔ صف) بیمار کی خدمت کرنے والا۔
بیمار داری (ف۔ مث) تیمارداری۔ بیمار کی خبر گیری یا خدمت گزاری کی ذمہ داری۔
بیمارستان (بی۔ ما۔ رس۔ تان) [ف۔ا۔ مذ] ہسپتال۔ شفاخانہ۔
بیماری (بی۔ ما۔ ری) [ف۔ا۔ مث] (۱) روگ۔ مرض۔ علالت (۲) عادت۔ علت۔ لت۔
بیماری سے اٹھنا بیماری سے صحت پانا۔
بیمہ (بی۔ مہ) [ف۔ا۔ مذ] (۱) ٹھیکا۔ ضمانت۔ ایک مقام سے دوسرے مقام پر مال پہنچانے کی ذمہ داری (۲) مقررہ مدت یا مر جانے پر معینہ رقم بھر دینے کی ذمہ داری۔ انشورنس (Insurance)
بین (ہ۔ا۔ مذ) مردے کی خوبیاں بیان کر کے رونا اور رُلانا۔ نوحہ۔
بین (ع۔ا۔ مذ) (۱) درمیان۔ بیچ (۲) فاصلہ۔ فرق۔
بین الاقوامی (International) مختلف اقوام کے درمیان۔ مختلف اقوام کا۔
بین السطور (ع۔ مذ) سطروں کے بیچ کا فاصلہ۔ سطروں کے درمیان
بین بین (ع۔ صف) (۱) متوسط۔ درمیانی۔ بیچ کا (۲) ملا جلا۔
بین (ف۔ صف) دیکھنے والا (مرکبات میں مستعمل ہے)
بین (ہ۔ا۔ مث) منہ سے بجانے کا ایک ساز۔
بین (بے۔ ین) [ع۔ صف] ظاہر۔ صاف۔ آشکار۔
بینا (بے۔ نا) [ہ۔ا۔ مذ] مٹھائی یا کھانے کی چیز کا حصہ جو تقریبات میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
بینا (بی۔ نا) (ہ۔ا۔ مذ) جھومر کی قسم کا ایک زیور جو ماتھے پر پہنا جاتا ہے۔
بینا (بی۔ نا) [ف۔ صف] (۱) دیکھنے والا (۲) مبصر (۳) دانا۔ عقلمند۔ ہوشیار۔
بینات (بے۔ ی۔ نات) [ع۔ا۔ صف] بینہ کی جمع۔ روشن دلائل۔ (۲) گواہان صادق (۳) ایک قسم کی ابجد کا حساب۔
بینائی (بی۔ نا۔ ای) [ف۔ا۔ مث] (۱) بصارت۔ آنکھ کی روشنی (۲) دانائی۔ ہوشیاری۔
بینتی (ہ۔ مث) التجا۔ منت سماجت۔
بینٹ (انگ۔ مث) بندوق کی کرچ۔ سنگین۔ انگریزی لفظ (Bayonet) کا بگاڑ۔
بینجنی (بیں۔ ج۔ نی) [ا۔ صف] اودا۔ سیاہ مائل بہ سرخی بینگن کے رنگ کا۔
بینچ (Bench) [انگ۔ا۔ مذ] دیکھیے بنچ۔
بیندھنا (بیندھ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) سوراخ کرنا۔ چھید کرنا (۲) طعنے دینا
بینڈ (Band) [انگ۔ا۔ مذ] (۱) گروہ۔ منڈلی۔ خصوصاً باجے والوں کی۔ (۲) بینڈ باجا۔
بینڈ ماسٹر (Bandmaster) باجے والوں کا افسر۔
بینڈ [ہ۔ا۔ مث] سرکنڈوں یا نرسول کا مٹھا۔

بینڈا (بیں۔ ڈا) [ہ۔ صف] (۱) ترچھا۔ آڑا۔ ٹیڑھا (۲) سخت مشکل بے ڈھب (۳) ناشائستہ۔ اجڈ۔ اکھڑ (۴) [مذ] وہ لکڑی جو دروازے کے پیچھے ترچھی لگائی جاتی ہے تاکہ دروازہ کھل نہ سکے۔
بینڈا (بیں۔ ڈا) [ہ۔ا۔ مذ] ایک کیڑا جو برسات میں درختوں پر ٹیں ٹیں کرتا ہے۔
بینڈی (بیں۔ ڈی) [ہ۔ صف] بینڈا کی تانیث۔ ٹیڑھی۔ ترچھی
بینڈی چال (ہ۔ مث) ٹیڑھی چال۔ ترچھی چال۔ بُری وضع۔
بینڈی سنانا (محاورہ) سخت جواب دینا۔
بینڈی کھوپری (ا۔ صف) [مجازاً] کم فہم۔ جاہل۔ اکھڑ۔
بینڈی (بیں۔ ڈی) [ہ۔ا۔ مث] (۱) بالوں کا جوڑا (۲) بالوں کی گچھی۔
بینڈیا (بیں۔ ڑ۔ یا) [ہ۔ا۔ مذ] تیسرا یا پانچواں بیل جو جوت کے آگے سہارا دینے کے لیے جوڑا جاتا ہے۔
بینش (بی۔ نش) [ف۔ا۔ مث] (۱) نظر۔ نگاہ۔ دیکھنے کی طاقت (۲) دانائی۔
بینک (Bank) [انگ۔ا۔ مذ] لین دین کی کوٹھی۔ ساہوکارا
بینک ریٹ (Bank Rate) شرح سود۔ بٹا۔
بینک کار (۱) صراف۔ مہاجن۔ ساہوکار (۲) بینک کا منتظم انگریزی بینکر سے اردو بنا لیا گیا ہے۔
بینک کریڈٹ (Bank Credit) قرض ساکھ۔ بینک سے وہ سمجھوتا جس کی رو سے ضمانت دینے پر قرض لیا جا سکے۔
بینک نوٹ (Bank Note) بینک کا کاغذی سکہ۔ نوٹ
بینکر (Banker) [انگ۔ا۔ مذ] دیکھیے بینک کار
بینگ (ہ۔ا۔ مذ) مینڈک۔
بینگن (بیں۔ گن) [ہ۔ا۔ مذ] ایک قسم کی ترکاری۔
بینا (بین۔ نا) [ہ۔ مص] چننا۔ علیحدہ کرنا۔ چھانٹنا
بینندہ (بی۔ نن۔ دہ) [ف۔ صف] دیکھنے والا۔ دانا شخص۔
بینہ (بے۔ ی۔ نہ) [ع۔ا۔ مث] (۱) روشن دلیل (۲) گواہ۔ جمع بینات۔
بیں ہتھا (بیں۔ ہتھ۔ تھا) [ہ۔ صف۔ وا۔ مذ] بائیں ہاتھ سے کام کرنے والا۔ کھبا۔
بیں ہتھی (بیں۔ ہتھ۔ تھی) [ہ۔ صف وا۔ مث] بائیں ہاتھ سے کام کرنے والی۔ کھبی۔
بینی (بی۔ نی) [ا۔ا۔ مث] (۱) وہ لمبی لکڑی جو کواڑ میں اس لیے لگاتے ہیں کہ بند کرتے وقت بیچ میں جھری نہ رہے اور مل کر دونوں کواڑ ایک ہو جائیں (۲) کتاب کی جلد کا وہ حصہ جو آگے کو بڑھا ہوا ہوتا ہے اور کتاب بند کرنے پر اوپر آ جاتا ہے۔
بینی (بی۔ نی) [ف۔ا۔ مث] ناک۔
بینی بریدہ (ف۔ صف) ناک کٹا۔ نکٹا۔
بینی پاک (ف۔ مذ) ناک صاف کرنے کا رومال۔
بینی کوہ (ف۔ مث) پہاڑ کی چوٹی۔ کلۂ کوہ۔

بیوپار (بیو - پا - ر) [ہ - ا - مذ] تجارت - لین دین - سوداگری - بنج
بیوپاری (بِ - یو - پا - ری) [ہ - ا - مذ] تاجر - سوداگر - بنجارا -
بیوت (بُ - یوت) [ع - ا - مث] بیت کی جمع - مکانات -
بیوتات (بُ - یو - تات) [ع - ا - مث] بیوت کی جمع اور بیت کی جمع الجمع -
بیورا (بِ - یو - را) [ہ - ا - مذ] (۱) خبر - پیغام - بات (۲) حال احوال - (۳) خوشخبری - بشارت - مژدہ (۴) بھید - پتا - نشان (۵) تفصیل - تشریح وضاحت (۶) تخمینہ -
بیورا کرنا (۱) اطلاع دینا - خبر کرنا - (۲) تخمینہ کرنا -
بیورے وار (ہ - صف) تفصیل وار - مفصّل -
بیورو (Bureau) (بِ - یُو - رو) [انگ - ا - مذ] سرکاری محکمہ - دفتر
بیوستھا (بے - وَس - تھا) [ہ - ا - مذ] فتویٰ - مذہبی حکم - شاستر کے بموجب فیصلہ - ویوستھا (س)
بیوگ (بِ - یو - گ) [ہ - ا - مذ] جُدائی - مفارقت - مہجوری - فراق -
بیوگی (بے - و - گی) [ف - ا - مث] بیوہ ہو جانا - بیوہ ہونے کی حالت رنڈاپا -
بیونت (بِ - یونت) [ہ - ا - مذ] (۱) کاٹ - تراش - قطع و بُرید (۲) اندازہ - ناپ (۳) حساب - پرت - تقسیم (۴) موقع - ڈھب (۵) کفایت شعاری کا طریقہ -
بیونت پھیلنا - پرت کھلنا - حساب پھیلنا - اندازہ نہ ہونا -
بیونتنا (بِ - یونت - نا) [ہ - مص] تراشنا - کاٹنا - قطع کرنا - کپڑے کی قطع و برید کرنا -
بیونگا (بِ - یون - گا) [ہ - ا - مذ] چمڑا کھرچنے اور صاف کرنے والا اوزار
بیوہ (بے - وہ) [ف - ا - مث] رانڈ - بدھوا - جمع - بیوگان -

بیوہ قابض - وہ بیوہ جو اپنے خاوند کی جائداد پر قابض ہو -
بیوہار (بِ - یو - ہار) [ہ - ا - مذ] (۱) بیوپار - تجارت - بنج - سوداگری لین دین (۲) کام کاج - پیشہ (۳) معاملہ - واسطہ - تعلق (۴) قاعدہ دستور - طریقہ - ڈھنگ (۵) خط و کتابت - نامہ و پیام (۶) بیاہ شادی - نسبت - مناکحت -
بیوہار کی بات - معاملے کی بات - کاروباری بات - دستور کی بات اصول کی بات - قاعدے کی بات -
بیوی (بی - وی) [ا ر - ا - مث] (۱) زوجہ (۲) گھر کی مالکہ - عورت - مالکن
بیوی بیوی عید آئی چل دُور تجھے اپنی دال ٹکیہ سے کام (مثل) دُنیا کی عیش و عشرت سے غریبوں کو کیا سروکار -
بیوی جی بیوی جی چاول گل گئے، دُکھ کتنیا مردار کے دن ٹل گئے (مثل) عورتیں اس عورت کے متعلق کہتی ہیں جو خوشحالی نصیب ہونے پر اپنا پہلا غریبی کا زمانہ بھول جاتی ہیں -
بیوی کا دانہ کھانے والا (ا - مذ) جورو کی روٹیوں پر پڑنے والا دیوث - محتاج زن - جورو کی کمائی کھانے والا - سسرال میں پڑا رہنے والا -
بیوی کا غلام (ف - مذ) زن مرید - عورت کے اشاروں پر چلنے والا -
بیوی کو باندی کہو ہنس دے - باندی کو باندی کہو جل مرے (مثل) شریف کو کمینہ کہو ہنس دیتا ہے - کمینے کو کمینہ کہو ناراض ہو جاتا ہے
بیوی نیک بخت، دمڑی کی دال تین وقت (مثل) نیک عورت کفایت شعاری کرتی ہے -
بیوی وارے باندی کھائے، گھر کی بلا باہر نہ جائے (مثل) دیکھیے بی بی وارے -
بیہ (ہ - ا - مذ) (۱) سوراخ (۲) کان یا ناک کا سوراخ -
بیہڑ (بے - ہڑ) [ہ - صف - وا - مث] (۱) ناہموار زمین (۲) جنگل چراگاہ

پ

پ - (پے) اُردو اور فارسی کا تیسرا ۔ ہندی کا اکیسواں حرف ۔ ابجد کے حساب میں اس کے تین عدد مقرر ہیں ۔ بعض ہندی الفاظ کے بعد آئے تو مصدر کے معنی دیتا ہے جیسے ملاپ ۔ فارسی میں یہ کئی حرفوں سے بدل جاتا ہے جیسے تب ۔ تپ ۔ سفید ۔ سپید ۔

پ ــــ ا

پا ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) پاؤں ۔ قدم ۔ پیر (۲) نیچے ۔ زیریں ۔ تحت (۳) پائیداری ۔ قدرت ۔ قوت ۔ مضبوطی ۔ استقلال ۔ ٹھیراؤ (۴) بیخ ۔ بنیاد (۵) گرامر میں بطور لاحقہ جیسے موٹاپا ۔ بڑھاپا ۔ یا دیرپا (۶) پاؤ کا مخفف جیسے آدھ پا ۔

پا افزار ۔ جوتی ۔ پاپوش ۔

پا اُفتادہ ۔ (ف ۔ صف) بے کس ۔ بے سہارا ۔ عاجز ۔ جمع : اُفتادگان ۔

پا افشار ۔ کھڑاؤں ۔

پا انداز ۔ (ف ۔ مذ) لوہے ، ٹاٹ ، ربڑ یا ، مونج کا ٹکڑا جو دروازے کے آگے جوتے صاف کرنے کے لیے رکھ دیتے ہیں ۔ گاڑی میں پیر رکھنے کی جگہ بھی رکھ دیتے ہیں

پا بجولاں ۔ (ف ۔ صف) (۱) پاؤں میں بیڑی ۔ پاؤں میں زنجیر ۔ پابہ زنجیر (۲) مقید ۔ محبوس (۳) مجبور ۔ محتاج (۴) ملازم ۔ نوکر ۔ خدمت گار (۵) بیاہا ہوا ۔

پا بدامن ۔ (پا ۔ بہ ۔ دامن) (ف ۔ صف) دامن میں پاؤں سمیٹے ہوئے گوشہ نشین ۔ جس نے چلنا پھرنا چھوڑ دیا ہو ۔

پا بدستِ دگرے دست بدستِ دگرے ۔ (ف ۔ محاورہ) (۱) پاؤں ایک کے ہاتھ میں ۔ ہاتھ دوسرے کے ہاتھ میں (۲) کشاں کشاں ۔ (۳) جبر سے ۔

پا بُرکاب ۔ (ف ۔ صف) جانے پر آمادہ ۔ چلنے پر مستعد ۔

پا برہنہ ۔ (ف ۔ صف) ننگے پاؤں ۔

پا بزنجیر ۔ (پا ۔ بہ ۔ زنجیر) (ف ۔ صف) وہ جس کے پاؤں میں زنجیر پڑی ہوئی ہو

پا بست ۔ پابستہ ۔ (ف ۔ صف) مستحکم ۔ مضبوط (۲) گرفتار ۔

پا بگل ۔ (پا ۔ بہ ۔ گل) (ف ۔ صف) (۱) کیچڑ میں پاؤں ۔ جس کے پاؤں مٹی میں ہوں (۲) قیدی ۔ بے بس ۔ حیران ۔ بند ۔

پابند (پائے بند) ۔ (۱) عادی ۔ خوگر (۲) نوکر ۔ ملازم ۔ محکوم (۳) ماتحت مطیع (۳) گرفتار ۔ رُکا ہوا ۔ قیدی (۴) قائم ۔ ٹھیرا ہوا ۔ مستقل ۔ مضبوط (۵) بیڑی ۔ زنجیر ۔ پچھاڑی (۶) وہ رسی جس سے گھوڑے کے پچھلے پاؤں باندھتے ہیں (۵) کسی بات پر قائم رہنے والا ۔

پابند کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) مقید کرنا (۲) روکنا (۳) نوکر رکھنا (۴) شادی کرنا (۵) روک دینا (۶) کسی کام کا ذمہ دار بنانا ۔

پابندی ۔ (ف ۔ مث) (۱) روک تھام (۲) بندش (۳) ملازمت ۔ نوکری متابعت ۔ غلامی ۔ فرماں برداری ۔ مناہی (۴) قید ۔ گرفتاری (۵) استقلال ۔ قیام ۔ استحکام (۶) بیڑی ۔ جولاں (۷) لحاظ ۔ خیال ۔ دھیان (۸) عادت ۔ خُو ۔

پابوس ۔ (ف ۔ صف) (۱) قدم چومنے والا (۲) پاؤں پڑنے والا ۔ قدم بوس ۔ (۳) جُھکنے والا (۴) تسلیم کرنے والا (۵) خوشامدی ۔

پابوسی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) پاؤں چُومنا ۔ قدم لینا ۔ قدم بوس ہونا (۲) جُھکنا تسلیم کرنا (۳) بڑوں کی ملاقات (۴) خاطر ۔ تواضع ۔ تعظیم ۔

پاپ ۔ (ہ ۔ مذ) گناہ ۔

پاپ کا پھل ۔ گناہ کا نتیجہ (۲) منحوس ۔ بدشگون ۔

پاپ کی ناؤ آج نہیں تو کل ، کل نہیں تو پرسوں ڈوبے گی ۔ (ا ۔ مثل) ظالم کو ضرور سزا ملتی ہے ۔

پاپیوں کو مٹانے کو پاپ مہابلی ۔ (ہ ۔ مثل) گنہگار اپنے گناہوں کی وجہ ہی سے تباہ ہوتا ہے ۔

پاپوش ۔ (ف ۔ مث) جُوتا ۔ پیزار ۔ کفش (تحقیر سے) ۔ بیزاری کا اظہار ۔

پاپوش نہ مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جوتا بھی نہ مارنا ۔ نہایت بے وقعت سمجھنا ۔

پاپوش پر مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ذلیل اور حقیر سمجھنا ۔ بے عزت جاننا (۲) ذلیل کرنا (۳) ٹھکرانا (۴) خاطر میں نہ لانا ۔ پرواہ نہ کرنا ۔

پاپوش جانے ۔ (محاورہ) (کلمۂ حقارت) ۔ کچھ خبر نہیں ۔ پتہ نہیں ۔

پاپوش سے ۔ پاپوش کی نوک سے ۔ بلا سے ۔ جوتی سے ۔ کچھ پرواہ نہیں ۔

پاپوش کاری ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) جوتیاں پڑنا ۔ جوتیوں کی مار ۔

پاپوش کے برابر نہ سمجھنا ۔ (محاورہ) (۱) ذرا بھی خاطر میں نہ لانا (۲) نہایت حقیر اور ذلیل سمجھنا ۔

پاپوش کی گرد سمجھنا ۔ (محاورہ) حقیر جاننا ۔ کوئی اہمیت نہ دینا ۔

پاپوش کی نوک پر مارنا ۔ (محاورہ) پروا نہ کرنا ۔ ذلیل جاننا ۔

پاپوش مارنا ۔ (محاورہ) (۱) جوتی مارنا (۲) بے توجہی کرنا ۔ بے پروائی کرنا ۔

پا پیادہ ۔ (ف ۔ صف) پیدل ۔ سواری کے بغیر ۔ پاؤں پاؤں ۔

پاتابہ ۔ پائے تابہ ۔ (ف ۔ مذ) (۱) تلا ۔ چمڑا جو پاؤں کے نیچے جوتے کے اندر ڈالا جاتا ہے ۔ (۲) کپڑے کا بُنا ہوا جُوتا جو موزے کے اُوپر پاؤں میں پہنتے ہیں جس سے موزہ محفوظ رہتا ہے (۳) موزہ ۔ جُراب ۔

پاتراب ۔ پائے تراب ۔ (ف ۔ مذ) (۱) مقام بدلنا ۔ جگہ تبدیل کرنا (۲) شگون سفر کے لیے گھر سے نکلنا ۔

پاجامہ ۔ پائے جامہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) مشرقی لباس جو جسم کے نچلے حصے میں پہنا جاتا ہے ۔ شلوار یا پتلون کی مانند ۔

پاجامے سے باہر (ہو جانا) نکل پڑنا۔ پائے جامے سے باہر ہونا۔ (محاورہ) آپے سے باہر ہو جانا۔ حد سے زیادہ غصّہ کرنا۔ بہت خفا ہونا۔

پاجامے میں ڈال کر پہن لینا۔ (محاورہ) بد لحاظ ہو جانا۔ گستاخ ہو جانا۔ ادب لحاظ نہ کرنا۔

پاجی۔ (ہ۔ مذ) کمینہ۔ بدکردار۔

پاجی بطواف کعبہ حاجی نمی شود۔ (ف۔ مثل) کمینہ آدمی کسی صورت میں شریف نہیں بن سکتا۔

پاچراغ۔ (ف۔ مذ) ایک پاؤں پر کھڑا۔

پاچراغ کرنا۔ (محاورہ) ایک پاؤں پر کھڑا ہونا۔

پاچک۔ (ف۔ مذ) اوپلا۔ کنڈا۔ ارنا۔

پاخانہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) جائے ضرورت۔ بیت الخلا۔ ٹٹّی۔ کھڈّی (۲) براز۔ گوہ۔ سنڈاس۔ گندگی۔ فضلہ۔

پاخانہ پھرنا۔ (محاورہ) ہگنا۔ رفع حاجت کرنا۔

پاخانہ خطا ہونا۔ (محاورہ) (۱) بے اختیار گُوہ کا باہر نکلنا (۲) سخت خوف زدہ ہونا۔

پاخانے میں لوٹا نہ رکھواؤں۔ (محاورہ) بہت حقیر سمجھنے کی جگہ بولا جاتا ہے۔

پادَراز۔ (ف۔ صف) پاؤں پھیلائے ہوئے۔ آرام میں۔ مزے میں۔

پادر رکاب۔ چلنے کو تیار۔ آمادہ۔ مستعد۔

پادَر ہوا۔ (ف۔ صف) بے بنیاد۔ خیالی۔ وہمی۔

پارُوب۔ (ف۔ مذ) وہ لکڑی جس سے گھوڑوں کے نیچے سے گھاس اور لید صاف کی جاتی ہے۔

پازیب۔ پائے زیب۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) پاؤں کی زینت (۲) ایک زیور جو پاؤں میں پہنا جاتا ہے۔ خلخال۔ چھاگل۔ گُرجری۔

پاشکستہ۔ (ف۔ صف) چلنے پھرنے سے معذور (۲) بے بس۔ مجبور۔

پاشویہ۔ پاؤں دھونا۔ پاؤں کو گرم پانی میں ڈال کر بیٹھنا۔

پاکوب (پائے کوب)۔ (ف۔ صف) ناچنے والا۔ رقّاص۔

پائے کوبی۔ (ف۔ ا۔ مث) پاؤں دے دے مارنا۔

پامال۔ (ف۔ صف) (۱) روندا ہوا۔ پاؤں سے مسلا ہوا۔ پاؤں سے رگڑا ہوا (۲) برباد۔ تباہ۔ خراب۔ خستہ۔ شکستہ حال۔ ویران۔

پامال کرنا۔ (۱) رَوندنا (۲) تباہ کرنا۔ خاک میں ملانا۔ ویران کرنا۔

پامالی۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) پاؤں سے رَوندنا (۲) تباہ و برباد کرنا (۳) مصیبت تکلیف۔ تباہی۔ بربادی۔

پامرد۔ (ف۔ صف) ثابت قدم۔ مستقل مزاج۔ باہمّت۔ مددگار۔ معاون۔

پامردی۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) استقلال۔ مضبوطی (۲) ہمّت۔ بہادری (۳) طاقت۔ زور۔

پاموز۔ (ف۔ صف) کبوتر۔ مرغ اور دوسرے پرند جن کے پاؤں کو پروں نے موزوں کی طرح ڈھک رکھا ہو۔

پاورق۔ (ف۔ مذ) حاشیے کے نیچے اگلے صفحے کا پہلا لفظ۔

پایاب۔ (ف۔ صف) پانی میں پیادہ چلے جانے کا راستہ۔ کم گہرا پانی۔ گھاٹ۔

پایابی۔ (ف۔ ا۔ مث) کم گہرائی۔ اتھلاپن۔ وہ پانی جس میں آدمی پاؤں سے چل کر گزر سکے۔

پاپ۔ (س۔ ا۔ مذ) (۱) گناہ۔ جُرم۔ قصُور (۲) دُکھ۔ عذاب۔ آفت (۳) بُرائی۔ عیب۔ نقص۔ خرابی (۴) ظُلم۔ جبر۔

پاپ ابھرے پر ابھرے۔ (مثل) بُرا کام پوشیدہ نہیں رہتا۔

پاپ بسانا۔ (محاورہ) عذاب مول لینا۔ جنجال میں پڑنا (۲) بُرا کام کرنا۔

پاپ رُوپ۔ (ہ۔ مذ) (۱) بدشکل۔ بدصورت (۲) ظالم۔ جابر۔ بے رحم (۳) پاپی گنہگار۔

پاپ۔ (ہ۔ مذ) بداعمالی سے پیدا ہونے والا مرض جیسے آتشک۔

پاپ کا گھڑا (بیڑا) بھر کر ڈوبتا ہے۔ (مثل) ظالم کو ایک دن ضرور سزا ملتی ہے۔

پاپ کاٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جھگڑا چکانا۔ قضیہ طے کرنا (۲) جُدا کرنا (۳) قرضہ ادا کرنا۔ نجات دینا (۴) قصور معاف کرنا۔ خطا بخشنا (۵) تکلیف سے بچانا۔

پاپ کٹنا۔ (محاورہ) جھگڑا دُور ہونا۔ قضیہ پاک ہونا۔ عذاب دُور ہونا مصیبت ٹلنا۔

پاپ کرنا۔ جُرم کرنا۔ گناہ کرنا۔ بُرا کام کرنا۔

پاپ کمانا۔ (محاورہ) بُرا کام کرنا۔ گناہ کرنا۔ زنا کرنا۔

پاپ کی پوٹ۔ (ا۔ صف) سراپا گناہ۔ مجسّم گناہ۔ گناہ کی گٹھڑی۔

پاپ لگنا۔ (محاورہ) (۱) جھگڑا سر ہونا (۲) عذاب پلّے بندھنا۔ دقّت پیش آنا۔ روگ لگنا۔

پاپا۔ (Papa) (انگ۔ ا۔ مذ) (۱) باپ۔ پدر۔ والد۔ ابّا۔ بابا (۲) پوپ۔ عیسائیوں کا بڑا پادری۔

پاپائیت۔ (ف۔ مث) پاپا کا منصب۔ پاپا کا اختیار۔

پاپا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) چاول کا کیڑا۔ پٹاری۔ گھُن۔

پاپاخ۔ (پا۔ پاخ) (ف۔ ا۔ مث) سیاہ دُنبے کے کھال کی لمبی ٹوپی۔

پاپڑ۔ (پا۔ پڑ) (س۔ ا۔ مذ) (۱) باریک۔ پتلا۔ کاغذ سا۔ پان کی شکل۔ پتّے کی مانند۔ پاپر (۲) ارد۔ مونگ چنے وغیرہ کے میدے کی نہایت پتلی اور ہلکی مسالہ دار چپاتی جو تیل یا گھی میں تلی جاتی ہے۔ پاپڑی (۳) نہایت خشک۔ سُوکھا (۴) نہایت کمزور (۵) کھرنڈ۔

پاپڑ بیلنا۔ (محاورہ) (۱) مصیبت برداشت کرنا (۲) تنگی اور مفلسی میں دن گزارنا۔ رنج و مصیبت میں عمر کاٹنا (۳) بیلن سے بیل کر پاپڑ بنانا۔ ہیر پھیر کرنا۔

پاپڑا۔ (پاپ۔ ڑا) (س۔ ا۔ مذ) (۱) ایک درخت۔ گارڈینیا (۲) ایک قسم کا کیلے کا درخت (۳) ڈھاک کے درخت کا پھل۔

پاپڑا کھار۔ پاپڑ کھار۔ (ہ۔ مذ) وہ نمک جو پاپڑ میں ڈالتے ہیں۔

پاپلین۔ (Poplin) (پاپ۔ لین) (انگ۔ ا۔ مث) ایک قسم کا کپڑا۔

پاپن۔ پاپنی۔ (پا۔ پن۔ پاپ۔ نی) (ہ۔ صف) (۱) گنہگار عورت۔ خطار کار۔ مجرمہ (۲) ظالم

پاپی۔ (پا۔ پی) (ہ۔ صف) (۱) پاپ کرنے والا۔ گنہگار۔ قصور والا۔ مجرم (۲) ظالم (۳) بدکار۔ بدچلن (۴) بے رحم۔ کٹھور (۵) کنجوس۔ بخیل۔

پاپی کنواں۔ (ا۔ مذ) وہ کنواں جس میں ہر سال کوئی نہ کوئی ڈوبتا ہو۔

پاپی کی ناؤ ڈوبی پر ڈوبی۔ (مثل) بُرائی کا نتیجہ ضرور بُرا ہوتا ہے۔

پاپی کی ناؤ منجدھار میں ڈوبتی ہے۔ (مثل) گنہگار کو اس کے عروج کے

وقت گناہ کی سزا ملتی ہے۔ گنہگار کو نہایت سخت سزا ملتی ہے۔

پاپی کے من میں پاپ ہی بسے۔ (مثل) شریر آدمی ہر وقت شرارتیں ہی سوچتا رہتا ہے۔ گنہگار ہر وقت گناہ کی سوچتا ہے۔

پات۔ (ہ۔ا۔ مذ) (۱) پتا۔ برگ۔ ورق۔ ساگ (۲) کان میں پہننے کا زیور (۳) زیادہ ہوشیار ہونا۔

پات پات ڈال ڈال۔ ہر جگہ۔ ہر مقام پر۔

پات تیرتے ہیں۔ پتھر ڈوبتے ہیں۔ (مثل) غریب اور ادنیٰ درجے کے لوگ مزے میں رہتے ہیں۔ امیر یا عزت والے دُکھ اُٹھاتے ہیں۔

پاتال۔ (پا۔تال) (ہ۔ا۔مث) (۱) ہندو دیومالا کے متعلق زمین کے سات طبقوں میں سے سب سے نیچے کا طبق جہاں ناگ رہتے ہیں۔ تحت الثریٰ۔ اسفل السافلین (۲) دوزخ۔ نرک (۳) غار۔ گڑھا۔

پاتال جنتر۔ (ہ۔مذ) وہ برتن جس میں گشتہ بناتے ہیں۔

پاتر۔ (س۔ا۔مث) (۱) کسبی۔ رنڈی۔ بیسوا۔ قحبہ (۲) پتلا۔ دُبلا۔ ناتواں۔

پاتر۔ (س۔ا۔ مذ) برتن۔ پیالہ۔ شراب کا پیالہ۔

پاترتا۔ (پا۔تر۔تا) (ہ۔ا۔مث) پاک دامن۔ عصمت مآب عورت۔

پاترتا کو گزی نہیں۔ بیسوا اوڑھے خاصا۔ (مثل) نیک تکلیف میں رہتے ہیں اور بُرے مزے اُڑاتے ہیں۔

پاتک۔ (پا۔تک) (س۔ا۔مذ) کسی گھر میں موت واقع ہونے سے اس گھر والوں کو ایک خاص مدت تک ناپاک سمجھنا (۲) عیب۔ گناہ۔ خطا۔

پاتن۔ (پا۔تن) (س۔ا۔مث) (۱) پاپوش۔ جوتی (۲) خزاں۔ پت جھڑ (۳) زوال۔ گراؤ۔ اکھاڑ

پاتھر۔ (پا۔تھر) (س۔ا۔مذ) پتھر۔ سنگ۔ حجر۔

پاتھنا۔ (پاتھ۔نا) (ہ۔مص) تھاپنا۔ بنانا۔ ڈھالنا۔ تھوپنا۔

پاتی۔ (پا۔تی) (س۔ا۔مث) (۱) چِٹھی۔ خط۔ رقعہ (۲) پیغام۔ سندیسہ (۳) پتہ۔ کھوج۔

پاٹ۔ (Pot) (انگ۔ا۔مذ) (۱) برتن۔ ظرف (۲) پاخانے کا طشت۔

پاٹ۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) عرض۔ چوڑائی (۲) چکی کا پاٹ۔ پتھر (۳) تخت۔ مسند۔ گدی۔ (۴) پٹڑا۔ وہ پتھر جس پر کپڑے دھوئے جاتے ہیں (۵) کولھو بیلن کی لمبی لکڑی جس میں جُوا باندھ کر بیل جوتے جاتے ہیں اور اُس کے ذریعہ سے کولھو چلتا ہے۔ (۶) لکڑی کا لٹھا جو کنویں سے پانی کھینچنے کے لیے اُس کی من پر رکھا جاتا ہے (۷) ریشم (۸) تخت۔ چوکی۔ تختہ (۹) الاپ۔ اُونچا سر۔ تان (۱۰) کپڑے کی ایک طرف کا کنارہ (۱۱) ریشمی کپڑے کے کونے (۱۲) موٹاسن (۱۳) دریا کی چوڑائی۔ (۱۴) اناج کی بوری۔

پاٹ دار آواز۔ (ا۔مث) بلند آواز۔ دُور تک جانے والی آواز۔

پاٹ دینا۔ (ا۔مص) ڈھیر کر دینا۔ کثرت سے کوئی چیز ڈال دینا (۲) کسی کو مال و زر دے کر دولت مند بنا دینا (۳) بھر دینا۔ پُر کر دینا (۴) چھت ڈالنا۔

پاٹ رانی۔ (ہ۔مث) بڑی رانی۔ وہ رانی جس کی اولاد گدی کی وارث ہو۔

پاٹا۔ (ہ۔ا۔مذ) تختہ۔ پٹرا۔ دھوبی کا پٹڑا۔

پاٹنا۔ (پاٹ۔نا) (ہ۔مص) (۱) ڈھانپنا۔ چھت ڈالنا (۲) پوشیدہ کرنا۔ چھپانا (۳) ڈھیر کرنا (۴) مالامال کرنا (۵) بکثرت دینا (۶) سینچنا۔ سیراب کرنا (۷) کڑیاں رکھنا تختے پھیلانا۔ چھپر ڈالنا (۸) گڑھے کو بھرنا۔

پاٹھ۔ (س۔ا۔مذ) (۱) سبق۔ درس (۲) ورد۔ وظیفہ۔ پُوجا۔ عبادت۔ دُعا (۳) متن مضمون۔ ایڈیشن

پاٹھ سالا۔ پاٹھ شالا۔ (ہ۔مذ) مدرسہ۔ مکتب۔ اسکول۔ تعلیم گاہ۔ پڑھنے کا مکان

پاٹھا۔ (پا۔ٹھا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) جوان (۲) پہلوان (۳) ہاتھی کا نر بچہ۔

پاٹھک۔ پاٹھی۔ (پا۔ٹھک) (پا۔ٹھی) (س۔ا۔مذ) (۱) اُستاد۔ مُعلّم (۲) واعظ۔ اپدیشک (۳) برہمنوں کا ایک فرقہ جو رزمیہ نظمیں اور پُران پڑھتے ہیں۔

پاٹی۔ (پا۔ٹی) (ہ۔ا۔مث) (۱) چارپائی کے بازو (۲) تختی (۳) ایک قسم کی چٹائی (۴) (بالوں کے درمیان) مانگ (۵) ایک مٹھائی۔

پاجانا۔ (پا۔جا۔نا) (اُر۔مص) (۱) حاصل کر لینا (۲) وصول کر لینا (۳) بات سمجھ لینا (۴) سزا بھگتنا

پاجی۔ (پا۔جی) (ف۔صف) (۱) کمینہ۔ رذیل (۲) شریر۔ بدمعاش (۳) گھٹیل۔ ذلیل

پاجی پرست۔ (ف۔صف) سفلہ پرور۔ کمینوں کا مددگار۔ رذیلوں کا حامی۔ بدمعاشوں کا ساتھی۔ پاجیوں کی خوشامد کرنے والا۔

پاجی پنا۔ پاجی پن۔ (ا۔مذ) (۱) کمینگی۔ سفلہ پن۔ رذالت (۲) شرارت۔ بدمعاشی شہدپن۔

پاجی مزاج۔ (ف۔صف) سفلہ مزاج۔ کم ظرف۔ اوچھا۔ کمینہ۔

پاجیانہ۔ (پا۔ج۔یا۔نہ) (ف۔صف) رذیلوں کی طرح کا۔

پاچ۔ (ق۔ا۔مذ) (۱) زمرد (۲) شیشہ۔ کانچ (۳) مکڑی کا جالا۔

پاچک۔ پاچن۔ (پا۔چک) (پا۔چن) (س۔صف) (۱) ہاضم۔ پچانے والا۔ ہضم کرنے والا (۲) چورن (۳) رسوئیا۔ باورچی (۴) (ف) اُپلا۔ کنڈا۔ گوبر۔

پاچک دشتی۔ جنگلی کنڈے۔

پاچھنا۔ (پاچھ۔نا) (ہ۔مص) پچھنے لگانا۔ گودنا۔ جونک لگانا۔ فصد کرنا۔

پاچھی۔ (پا۔چھی) (ہ۔ا۔مث) دولتی۔ چوپائے کی دونوں ٹانگوں کی لات۔

پاچھی کرنا۔ پچھلے پاؤں سے مارنا۔

پاچھے۔ پاچھیں۔ (پا۔چھے۔ پا۔چھیں) (ہ۔ا۔مذ) پیچھے۔

پاد۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) پھُسکی۔ گوز۔ ریح۔ بادشکم۔ باؤ۔ ہوا جو پاخانے کے مقام سے خارج ہوتی ہے (س۔ا۔مذ) (۲) پاؤں درخت کی جڑ۔ دامن کوہ۔ کرن۔ چوتھائی۔

پاد اُڑانا۔ (محاورہ) گوز اُڑانا۔ ریاح خارج کرنا۔ پادنا۔

پاد بند ہونا۔ (محاورہ) (۱) گوز نہ آنا (۲) خوف غالب آنا۔ دم بند ہونا۔ ڈرنا۔

پاداپولی۔ (پا۔دا۔پُو۔لی) (ہ۔صف) ناتواں۔ نازک۔ کم زور۔ نحیف۔

پاداش۔ (پا۔داش) (ف۔ا۔مث) نتیجہ۔ سزا۔ بدلہ۔ عوض۔ مکافات۔ صِلہ۔ معاوضہ

پادامی۔ (پا۔دا۔می) (ف۔ا۔مذ) شکاری جو چڑیوں کو جال سے پکڑتا ہے۔

پادری۔ (پاد۔ری) (پُر۔ا۔مذ) عیسائی مذہب کا پیشوا۔ اسقف۔ عیسائی مذہب کی تلقین کرنے والا۔

پادشاہ۔ پادشہ۔ (پاد۔شاہ) (پاد۔شہ) (ف۔ا۔مذ) بادشاہ۔ سُلطان۔ جمع: پادشاہان

پادشاہانہ۔ (ف۔صف) بادشاہوں کی طرح۔ بادشاہوں جیسا۔

پادشاہ زادہ۔ (۱) بادشاہ کا بیٹا۔ ابنِ سُلطان۔ شہزادہ (۲) بادشاہی خاندان کا۔

پادشاہ سلامت۔ (دُعائیہ القاب) سلطان زندہ رہے۔

پادشاہِ نیم روز۔ (۱) آفتاب (۲) مبارک قدم (۳) آدمؑ (۴) سرورِ کائنات۔

پادشاہی۔ (پاد۔شا۔ہی) (ف۔ا۔مث) (۱) بادشاہت۔ سُلطانی۔ حکمرانی۔ (۲) پادشاہ سے منسوب۔

پادنا۔ (پاد۔نا) (اُر۔مص) (۱) گوز مارنا۔ باد نکالنا (۲) گھبرانا۔ ہمت مارنا۔ پیٹھ دکھانا

پادو۔ (پا۔دو) (ہ۔صف) (۱) پدوڑا۔ پاد مارنے والا (۲) بزدل۔

پار۔ (ف۔ ا۔ مذ) گزرا ہوا سال۔ پچھلا سال (س۔ مذ) (۲) جھیل یا دریا کا دوسرا کنارہ۔ دوسری طرف (۳) آخری حد۔ تمام۔ ختم (۴) عُمق۔ گہرائی۔ تہ (۵) غیر۔ بیگانہ۔

پار اُتارنا۔ (محاورہ) کنارے لگانا۔ دوسرے کنارے پر پہنچانا۔ پار کرانا۔ پار لگانا عبور کرانا (۲) خاتمے پر پہنچانا۔ انجام کو پہنچانا۔ ختم کرنا (۳) مار ڈالنا۔

پار اُترنا۔ (۱) دریا عبور کرنا۔ دوسرے کنارے پر پہنچنا۔ (۲) ختم کرنا۔ پار ہونا۔ انجام کو پہنچانا۔ تمام کرنا (۳) نجات ہونا۔ چھٹکارا پانا (۴) ادا کرنا۔ بے باق ہونا (۵) کامیاب ہونا۔ مطلب پانا (۶) مرنا۔ خاتمہ بالخیر ہونا۔

پار اُتروں تو بکری دوں۔ (مثل) جھوٹے وعدے۔ کام نکل جانے کے بعد وعدہ فراموش ہونا۔

پارسال۔ (ف۔ مذ) گئے برس۔ پچھلے سال۔ پرکے سال۔ سالِ گزشتہ۔

پار کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) اِدھر سے اُدھر کرنا (۲) سوراخ کرنا (۳) باہر نکالنا۔ حد سے پرے کرنا (۴) بازی جیتنا۔ ماربھگانا (۵) گزارنا۔ پورا کرنا۔ نباہنا۔

پار لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دوسرے کنارے پر پہنچانا۔ خاتمہ بالخیر کرنا۔ نجات دینا۔ کامیابی حاصل کرنا۔

پار لے جانا۔ (ا۔ محاورہ) جیتنا۔ سبقت لے جانا۔

پار نکالنا۔ پار کر دینا۔

پار ہو جانا۔ پار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) عبور کرنا (۲) دریا سے اُتر جانا (۳) کسی چیز سے گزرنا (۴) توڑ کر نکل جانا (۵) کام ہو جانا۔ مراد پا جانا (۶) ختم ہو جانا (۷) بچ جانا (۸) چلا جانا۔ بھاگ جانا۔

پارا۔ (پا۔ را) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) سیماب۔ ایک رقیق دھات جو سفید اور بھاری ہوتی ہے (۲) بے قرار۔ بے چین۔

پارا اُڑانا۔ (ا۔ محاورہ) گرمی پہنچا کر پارے کو گیس بنا دینا۔

پارا بھرا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بہت وزنی ہونا۔ بہت بھاری ہونا۔

پارا پلانا۔ (ا۔ محاورہ) وزنی کرنا۔ بھاری کرنا۔ بوجھل کرنا (۲) کسی چیز میں پارے کو جذب کر دینا۔

پارا پینا۔ (ا۔ محاورہ) بھاری ہونا۔ وزنی ہونا۔

پارا مارنا۔ (ا۔ محاورہ) پارے کو کشتہ کرنا۔

پارے کا پیالہ۔ (ا۔ صف) پارے کو بوٹیوں کے ذریعے منجمد کر کے پیالے کی شکل بنا لیتے ہیں۔

پارے کا کافور۔ پارے کا کشتہ

پارے کا کشتہ۔ دواؤں کے ساتھ ملا کر پارے کو آگ دیتے ہیں۔ اس طرح پارہ خاک ہو جاتا ہے اُسے کشتہ کہتے ہیں۔

پارار۔ (پا۔ رار) (ف۔ صف) تیسرا برس۔ پیتورس۔

پاربتی۔ پاروتی۔ (پار۔ بَ۔ تی) (پار۔ وَ۔ تی) (س۔ ا۔ مث) (۱) پہاڑ کی بیٹی (۲) دُرگا۔ شِو جی کی بیوی کا ایک نام (۳) حضرت آدمؑ کی بیوی حضرت حوّاؑ۔

پارٹ۔ (Part) (انگ۔ ا۔ مذ) (۱) حصّہ۔ جزو۔ ٹکڑا (۲) حصے کا کام۔ مقررہ خدمت (۳) ایکٹر کا کام (۴) ایکٹر کے مکالمے۔

پارٹنر۔ (Partner) (پاٹ۔ نَر) (انگ۔ ا۔ مذ) (۱) ساتھی۔ رفیق۔ (۲) شریک۔ ساجھی۔

پارٹی۔ (Party) (پار۔ ٹی) (انگ۔ ا۔ مث) (۱) جماعت۔ حزب۔ (۲) دعوت۔ جلسہ (۳) فریق (۴) شریک۔ معین۔

پارچہ۔ (پار۔ چہ) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) کپڑا۔ لتّا (۲) لباس۔ پوشاک۔ بستر (۳) ٹکڑا۔ پارہ (۴) قاش۔ پھانک (۵) گھاٹ۔ پنگھٹ (۶) ایک ریشمی کپڑا (۷) گوشت کا ٹکڑا (۸) مچان۔

پارچہ باف۔ (ف۔ ا۔ مذ) کپڑا بُننے والا۔ جولاہا۔

پارچہ فروش۔ کپڑا بیچنے والا۔

پارس۔ (ف۔ ا۔ مذ) ملکِ ایران۔ فارس۔ ہوشنگ بادشاہ کے بیٹے کا نام جس کے نام پر کُل ایران کو پارس کہتے ہیں۔

پارس۔ (پا۔ رَس) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) ایک پتھر جس کی نسبت مشہور ہے کہ دھات کو چھو کر سونا بنا دیتا ہے۔ اکسیر (۲) تندرست۔ غیر فانی۔ مضبوط۔ پختہ۔ مستحکم (۳) فیاض۔ داتا۔ سخی۔ غنی۔

پارس پیپل۔ (ہ۔ مذ) ایک درخت۔

پارس ناتھ۔ (ہ۔ مذ) (۱) پارس پتھر اور ناتھ مالک یعنی پتھر کا بنا ہوا ایشور (۲) جین مت کا تیسرا پیشوائے دین اور اس کی مورتی۔

پارس ناتھ سے چکّی بھلی جو آٹا دیوے پیس
گڑھ نر سے مرغی بھلی جو انڈے دیوے بیس } (مثل) بے فیض سے وہ شخص اچھا جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچے۔

پارسا۔ (پار۔ سا) (ف۔ صف) (۱) متقی۔ پرہیزگار۔ نیک۔ پاک۔ صالح۔

پارسائی۔ (پار۔ سا۔ ای) (ف۔ ا۔ مث) نیکی۔ پاکی (۲) عفت۔ زہد۔ پرہیزگاری۔

پارسل۔ (Parcel) (پار۔ سل) (انگ۔ ا۔ مذ) ڈھیر حصہ۔ تودہ۔ پلندا۔ وہ چیز جس پر کاغذ یا کپڑا لپیٹ کر اور اوپر سے باندھ کر ڈاک یا ریل کے ذریعے بھیجتے ہیں۔

پارسی۔ (پار۔ سی) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) ایک قوم جس کا بانی زردشت یا زرتشت ہوا (۲) گبر۔ آتش پرست۔ آگ کا پجاری۔ مجوسی (۳) فارس کا باشندہ (۴) فارس کی بنی ہوئی یا فارس کی کوئی شے (۵) فارسی زبان۔

پارک۔ (Park) (انگ۔ مذ) احاطہ یا گھرا ہوا مقام جو شہریوں کی سیر و تفریح کے لیے ہو (۲) وسیع باغ۔

پارکَی۔ پارکھی۔ (ہ۔ صف) پرکھنے والا۔ جوہر شناس۔

پارلیمان۔ (پار۔ لی۔ مان) (انگریزی پارلیمنٹ (Parliament) کا مورَد۔ ا۔ مث) کسی آزاد ملک کی سب سے بڑی مجلسِ قانون ساز۔

پارلیمانی۔ (پار۔ لی۔ ما۔ نی) (انگ۔ صف) (۱) پارلیمان سے متعلق۔ پارلیمان کا وضع کردہ یا منظور کردہ (۲) پارلیمان کے شایانِ شان (زبان الفاظ وغیرہ)۔ (Parliamentary)

پارلیمانی حکومت۔ (Parliamentary Government) وہ جمہوری نظامِ حکومت جس میں حکومت پارلیمان کے سامنے جواب دہ ہوتی ہے۔

پارلیمنٹ۔ (Parliament) (پار۔ لی۔ منٹ) (انگ۔ ا۔ مث) دیکھیے پارلیمان۔

پارلیمنٹری۔ (Parliamentary) (پار۔ ل۔ منٹ۔ ری)

(انگ۔ صف) دیکھیے پارلیمان۔ (Parliamentary Govt.)

پارنا۔ (پار۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) چراغ کے دھوئیں سے کاجل بنانا (۲) مکمل کرنا (۳) نکالنا۔ کھونا۔ ختم کرنا (ق)۔

پاربتی۔ (پارَن۔ بی) (ق۔ ا۔ مث) چوٹی۔

پارہ۔ (پا۔ رَہ) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) پارچہ۔ ٹکڑا۔ ریزہ۔ جزو (۲) پرچہ۔ پرزہ (۳) قاش۔ پھانک (۴) پیوند۔ جوڑ (۵) پتھر کی چھوٹی سی دیوار۔

پارہ پارہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ دھجیاں اُڑانا۔ پرخچے اُڑانا۔

پارۂ جگر۔ (ف۔ مذ) (۱) جگر کا ٹکڑا (۲) بہت عزیز۔ کلیجے کا ٹکڑا۔

پارہ دوز۔ (۱) ٹکڑوں کو جوڑنے والا۔ کترّوں کو سینے والا۔ پیوند لگانے والا (۲) درزی (۳) موچی (۴) خیمہ کی مرمّت کرنے والا۔

پاری۔ (پا۔ ری) (ہ۔ مث) گنّے کی بڑی بھیلی۔ گُڑ کا بڑا گول ٹکڑا۔

پارے کا قائم النّار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) جڑی بُوٹیوں کے ملانے سے پارے میں یہ خاصیت پیدا ہو جانا کہ وہ آگ پر نہ اُڑے بلکہ کُشتہ ہو جائے۔

پارے کا کشتہ۔ (ا۔ مذ) وہ راکھ جو پارے کو قائم النّار کرکے آگ دے کر بنائی جاتی ہے۔

پارے کی دیوار۔ گارے یا چونے کے بغیر اینٹوں یا پتھروں کی چنی ہوئی دیوار۔

پارینہ۔ (پا۔ ری۔ نہ) (ف۔ صف) پُرانا۔

پاڑ (پاڑھ)۔ (ہ۔ مث) مچان (۲) وہ مچان، لکڑی یا بانس کی بنائی ہوئی اُونچی نشست جس پر بیٹھ کر معمار بلندی پر کام کرتے ہیں (۳) پھانسی کا تختہ (۴) پہاڑ (۵) لکڑی کا جال جو کنوئیں پر ڈالتے ہیں۔

پاڑ آنا۔ (ق۔ محاورہ) مصیبت آنا۔

پاڑ پڑنا۔ (ق۔ محاورہ) صدمہ اُٹھانا۔ مصیبت جھیلنا۔

پاڑوے۔ (ق۔ ا۔ مذ) مہینے کے آخری دن جبکہ راتیں اندھیری ہوتی ہیں۔

پاڑھا۔ (پا۔ ڑھا) (ہ۔ ا۔ مذ) چیتل۔ ایک قسم کا ہرن۔

پاژند۔ (پا۔ ژند) (ف۔ ا۔ مذ) پارسیوں کی مذہبی کتاب۔ ژند کی ایک تفسیر۔

پاس۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) پہر۔ وقت۔ تین گھنٹے کا وقت (۲) خیال۔ لحاظ۔ ادب۔ خاطر (۳) جانب داری۔ طرف داری (۴) پہرہ۔ چوکی۔

پاسِ آبرو۔ (ف۔ مذ) عزت کا لحاظ۔ حُرمت کا خیال۔

پاسِ ادب۔ (ف۔ مذ) ادب کا خیال۔ ادب کا لحاظ۔

پاسِ انفاس۔ (ف۔ مذ) ہر سانس کے ساتھ اللہ کا لفظ جاری ہونا۔

پاسبان۔ (ف۔ مذ) رکھوالا۔ دیکھ بھال کرنے والا۔ نگہبان۔ پہرے دار۔ چوکیدار۔

پاسبانی۔ (ف۔ مث) رکھوالی۔ دیکھ بھال۔ نگہبانی۔ پہرہ۔ چوکیداری۔ دربانی۔

پاس خاطر۔ (ف۔ مذ) لحاظ۔ رعایت۔ مروّت۔

پاس داری۔ (ف۔ مث) (۱) لحاظ۔ مروّت۔ خیال۔ ادب (۲) خاطر۔ جانبداری۔ طرف داری۔ حمایت (۳) نگہبانی۔ رکھوالی۔ دیکھ بھال۔

پاس شرع۔ (ف۔ مذ) شرع کا لحاظ۔ شرعی حکم کی تعمیل۔

پاس کرنا۔ (ف۔ ا۔ مص) لحاظ کرنا۔ رعایت کرنا۔

پاس نمک۔ (ف۔ مذ) کھانا کھانے کا لحاظ۔ ملازم رہنے کا لحاظ۔

پاس۔ (Pass) (انگ۔ ا۔ مذ) (۱) اجازت کا پروانہ۔ راہداری کا ٹکٹ۔ اجازت نامہ۔ منظوری کی چِٹھی (۲) کامیابی (۳) وثیقہ۔

پاس بُک۔ (Pass Book) بہی۔ حساب کی کتاب۔ بنک سے لین دین کی کتاب۔

پاسپورٹ۔ (Passport) پروانۂ راہداری (بیرونِ ملک جانے کیلیے)

پاس کرنا۔ (۱) منظور کرنا۔ پسند کرنا (۲) کامیاب ہونا (۳) لحاظ کرنا۔ ادب کرنا۔ (۴) جانب داری۔ طرف داری (۵) دیکھ بھال (۶) اجازت دینا (۷) عبور کرنا۔ طے کرنا (۸) ترقی دینا (۹) چھوڑنا۔ نظر انداز کرنا۔

پاس ہونا۔ کامیاب ہونا۔ امتحان میں پُورا اُترنا۔

پاس۔ (ہ) (۱) قریب۔ نزدیک (۲) قابو میں۔ قبضے میں۔ تصرّف میں۔ ملکیت میں۔

پاس آلگنا۔ (ا۔ محاورہ) قریب آنا۔

پاس آنا۔ (ا۔ محاورہ) نزدیک آنا۔ قریب آنا (۲) ہم بستر ہونا۔ صحبت کرنا۔

پاس بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) صحبت پانا۔ تعلیم حاصل کرنا۔ تربیت پانا (۲) قریب بیٹھنا۔

پاس پاس۔ (۱) قریب قریب۔ نزدیک نزدیک (۲) گرداگرد۔ چاروں طرف۔ (۳) بھڑ کر۔ مل کر۔

پاس پڑوس۔ (ا۔ مذ) (۱) اِرد گرد۔ قرب و جوار۔ آس پاس (۲) ہمسائگی۔

پاس پھٹکنے نہ دینا۔ (ا۔ محاورہ) نزدیک بھی نہ جانے دینا۔

پاس جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) قریب جانا (۲) ہم بستر ہونا۔ جماع کرنا۔

پاس رہیے جانیے یا باٹ چلے جانیے۔ (مثل) ساتھ رہنے یا سفر میں ساتھی بننے سے ہی کسی کی نیکی بدی کا پتہ چلتا ہے۔

پاس کوڑی نہ بازار لیکھا۔ (مثل) قلاش۔ نادار۔ کنگال۔

پاس نہ کھڑے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) متنفر ہونا۔ دُور رہنا۔ پرہیز کرنا۔

پاسا۔ پانسا۔ (پا۔ سا) (پان۔ سا) (س۔ ا۔ مذ) (۱) قرعہ۔ مکعب (۲) پہلو۔ طرف۔ (۳) چوسر کی بازی میں وہ شش پہل ٹکڑا جسے باری باری کھلاڑی پھینکتے ہیں (۴) اعلیٰ درجے کا ہونا۔

پاسا اُلٹا پڑنا۔ (۱) بازی ہار جانا (۲) مطلب حاصل نہ ہونا۔

پاسا پڑنا۔ (۱) داؤں لگنا۔ جیت ہونا (۲) کامیاب ہونا۔ فتح پانا۔ مرضی کے مطابق ہونا (۳) بخت رسا ہونا۔ اقبال یاور ہونا۔

پاسا پلٹنا۔ پاسا اُلٹنا۔ (۱) داؤں پھرنا۔ ہار ہونا (۲) شکست ہوتے ہوتے فتح ہونا (۳) مفلس سے اقبال مند ہونا۔ انقلاب ہونا۔

پاسا پھینکنا۔ (۱) قرعہ ڈالنا (۲) قسمت آزمانا۔

پاستان۔ (پاس۔ تان) (ف۔ ا۔ مذ) پُرانا۔ قدیم۔ گزرا ہوا۔

پاسُخ۔ (پا۔ سُخ) (ف۔ ا۔ مذ) جواب۔ اُتر۔

پاسنا۔ (پاس۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) دُودھ اُتارنا (۲) دودھ کا تھن میں آجانا۔

پاسنجر۔ پسنجر۔ (Passenger) (پا۔ سِن۔ جَر۔ پ۔ سِن۔ جَر) (انگ۔ ا۔ مذ) مسافر۔ سواری۔

پاسنجر ٹرین۔ پسنجر ٹرین۔ (انگ۔ مث) مسافر گاڑی۔ وہ ریل گاڑی جو عام طور پر ہر سٹیشن پر رُکے۔

پاسنگ۔ (پا۔ سَنگ) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) جُزوی۔ تھوڑا سا۔ نہایت خفیف۔ بہت کم۔ ذرا سا۔ ہیچ۔ کچھ نہیں (۲) کَل۔ فرق۔ کمی۔ ترازو کے پلڑوں کا فرق (۳) ترازو کے پلڑوں کی کمی بیشی کو پورا کرنے کی غرض سے جو وزن ترازو کی ڈنڈی سے باندھا

جاتا ہے یا کم وزن پلڑے میں ڈالا جاتا ہے۔

پاسنگ بھی نہیں۔ (ا۔محاورہ) (۱) کچھ بھی نہیں۔ ہیچ ہے (۲) جزوی ہے۔ بہت تھوڑا ہے (۳) برابر نہیں۔

پاسی۔ (پا۔سی) (ہ۔ا۔مث) (۱) جالی۔ گھاس یا بھُوسہ باندھنے کی رسّی کی بُنی ہوئی جالی (۲) پھندا۔ جھانسا۔ گانٹھ۔ گرہ۔ پاسبان۔ چوکیدار (۳) پہاڑی (۴) ایک قوم (۵) چڑی مار۔ بھیلیا۔ پرندوں کو پکڑ کر بیچنے والا (۶) تاڑی اُتارنے والا۔

پاش۔ (ف۔صف) (۱) چھڑکنے والا۔ مرکبات میں مستعمل ہے جیسے آب پاش۔ گلاب پاش (۲) پریشان۔ تتر بتر۔

پاش پاش۔ (ف۔صف) ریزہ ریزہ۔ چوُر چوُر۔ ٹکڑے ٹکڑے۔ پارہ پارہ۔ پرُزے پرُزے۔

پاش پاش کرنا۔ (ا۔محاورہ) ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ چوُر چوُر کرنا۔

پاشا۔ (ت۔ا۔مذ) حاکم۔ عامل۔ گورنر۔ نواب۔ سردار۔ لارڈ۔ ترُکی سرداروں کا خطاب و لقب۔

پاشنہ۔ (پاش۔نہَ) (ف۔ا۔مذ) (۱) ایڑی (۲) عقب۔ پیچھے (۳) گھوڑے کی ایک چال۔

پاشنہ کوب جانا۔ پیچھے پیچھے دوڑے چلے جانا۔ تعاقب میں لگے جانا۔

پاشی۔ (ف۔ا۔مث) چھڑکنا۔ مرکبات میں آتا ہے جیسے نمک پاشی۔

پاک۔ (س۔ا۔مذ) ایک قسم کی مٹھائی۔

پاک۔ (ف۔صف) (۱) صاف۔ نرمل۔ غیر آلودہ۔ ستھرا اجلا (۲) بے گناہ۔ معصوم (۳) بے لگاؤ۔ الگ تھلگ (۴) محفوظ۔ بری۔ مامون (۵) جائز۔ حلال (۶) پوتر (۷) نیک۔ شریف (۸) ازحد۔ نہایت۔ بے حد (۹) آزاد۔ بےباک۔ (۱۰) بے باق۔ فارغ۔

پاک باز۔ (ف۔صف) (۱) صاف دل۔ صاف طبیعت۔ سچا۔ صاف گو (۲) صاحبِ عصمت۔ مجرّد۔ آزاد (۳) نیک نیت۔ نیک نظر۔ نیک باطن (۵) عاشق صادق (۶) بے تعلق۔ بے لاگ (۷) بھنگڑوں کی اصطلاح میں بھنگ چھاننے کی صافی۔

پاک بیں۔ (ف۔صف) پاک نظر سے دیکھنے والا۔

پاک داماں۔ پاک دامن۔ (ف۔صف) عفیف۔ باعصمت۔ پارسا۔

پاک دامنی۔ پاک دامانی۔ (ف۔مث) عفت۔ عصمت۔ پارسائی۔

پاک ذات۔ (ف۔صف) ہر عیب سے مبرّا۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف۔

پاک رہ بے باک رہ۔ (مقولہ) ایمان دار اور دیانتدار انسان کو کوئی ڈر نہیں ہوتا۔

پاک زاد۔ (ف۔صف) (۱) نیک طینت۔ نیک۔ اصل (۲) خالص نسل کا۔ جو دوغلا نہ ہو۔

پاک زادہ۔ دھوبی۔ کپڑے دھونے والا۔

پاک صاف۔ (ف۔صف) (۱) بہت ستھرا۔ صاف۔ پاک (۲) بے تعلق۔ بے لوث (۳) نیک نیت (۴) اچھوتا۔ غیر مستعمل (۵) خالص۔ بے میل۔ پوتر۔

پاک کرنا۔ (۱) شدھ کرنا۔ پوتر کرنا (۲) جائز کرنا۔ مباح کرنا۔ درست کرنا (۳) آلائش صاف کرنا۔ خرابی دور کرنا (۴) مونڈنا (۵) پھٹکنا (۶) کوڑا کرکٹ دور کرنا۔

پاک محبت۔ (ف۔مث) بے غرض پیار۔ بے مطلب کی محبت۔ وہ محبت جس میں جنسی رشتہ نہ ہو۔ بے نفس دوستی۔

پاک مغز۔ پاک رائے۔ (ف۔صف) اچھے خیالات رکھنے والا۔ نیک رائے۔ صحت مند خیالات کا مالک۔

پاک نظر۔ پاک نگاہ۔ (ف۔صف) پاک بین (۲) نیک نیت جس کی نیت نیک اور صاف ہو۔

پاک نہاد (سرشت)۔ (ف۔صف) نیک مزاج۔ نیک طینت۔ نیک نیت۔

پاک ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) صاف ہونا۔ میل دُور ہونا (۲) تمام ہونا۔ حساب ختم ہو جانا (۳) نجاست دُور ہونا (۴) حیض سے فارغ ہونا۔

پاکٹ۔ (Pocket) (پا۔کٹ) (انگ۔ا۔مث) جیب۔ خریطہ۔

پاکٹ بک۔ (Pocket Book) جیب میں رکھنے کی نوٹ بک۔

پاکستانی۔ (پا۔کس۔تا۔نی) (ف۔صف) پاکستان سے متعلق۔ پاکستان کی کوئی چیز۔ پاکستان کا باشندہ۔

پاکنا۔ (پاک۔نا) (ہ۔مص) شربت میں اُبالنا۔

پاکھ۔ (س۔ا۔مذ) پندرھواڑہ۔ پندرہ روزہ۔ قمری مہینہ کا نصف حصہ۔

پاکھا۔ (پا۔کھا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) بازو۔ پہلو (۲) جانب۔ طرف (۳) بازو کی دیوار (۴) سایہ (۵) چھپر۔ اُسارا (۶) ایوان (۷) ڈیوڑھی (۸) چھوٹا مکان۔

پاکھر۔ (پا۔کھر) (ہ۔ا۔مث) (۱) چار آئینہ۔ آہنی پوشاک جو لڑائی کے وقت ہاتھی گھوڑوں کو پہناتے ہیں (۲) ترپال۔ ٹاٹ کی جھول (۳) ایک درخت۔

پاکھنڈ۔ (پا۔کھنڈ) (س۔ا۔مذ) (۱) بدعت۔ خرابی۔ نقص۔ جھگڑا۔ مذہب میں نئی ایجاد کرنا (۲) دغا۔ فریب۔ چھل۔ کپٹ (۳) بناوٹ۔ دکھاوا۔ تصنّع۔ (۴) بدمعاشی۔ بدذاتی۔ شرارت۔

پاکھنڈ پھیلانا۔ (ا۔محاورہ) بدعت پھیلانا۔ مکر کا جال پھیلانا۔ فریب دینا۔

پاکھنڈی۔ (پا۔کھن۔ڈی) (ہ۔صف) بدعتی۔ منافق۔ ریاکار۔ کپٹی۔ گندم نما جو فروش۔ فریبی۔ شریر۔ جھگڑالو۔

پاکی۔ (پا۔کی) (ف۔ا۔مث) (۱) صفائی۔ ستھرائی۔ طہارت (۲) پرہیزگاری۔ تقویٰ۔ عفت۔ عصمت (۳) نیکی (۴) ناف کے نیچے کے بالوں کی صفائی۔

پاکی لینا۔ (ا۔محاورہ) ناف کے نیچے کے بال صاف کرنا۔ جھانٹیں مونڈنا۔ اُسترا لینا۔

پاکیزگی۔ (پا۔کیز۔گی) (ف۔ا۔مث) صفائی۔ ستھرائی۔ طہارت۔

پاکیزہ۔ (پا۔کی۔زہَ) (ف۔صف) (۱) شدھ۔ پوتر۔ صاف۔ ستھرا۔ طاہر (۲) بے نقص و بے عیب (۳) عمدہ۔ خوب۔ خوش اسلوب (۴) بے جرم۔

پاکیزہ صورت۔ (ہ۔صف) حسین۔ خوب صورت۔ گورا چٹا۔

پاگ۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) دوپٹہ۔ پگڑی۔ لنگی۔ دستار (۲) پاؤں۔ قدم (۳) مٹھائی۔

پاگ جوڑنا۔ (ا۔محاورہ) پاؤں جوڑنا۔ جھولے میں آمنے سامنے بیٹھ کر ایک خاص طریقے سے جھولے کی رسّی میں پاؤں اُلجھانا۔

پاگاہ۔ (ت۔ا۔مذ) فوج۔ لشکر۔

پاگر۔ (پا۔گر) (ہ۔ا۔مث) جگالی۔ کھانے کو چبا کر باریک کرنا۔ چوپایوں کا چارہ چرنے کے بعد آرام سے بیٹھنا اور چارے کو منہ میں چبا کے باریک کرنا۔

پاگرانا۔ (پا۔گ۔را۔نا) (ہ۔مص) (۱) جگالی کرنا (۲) مال ہضم کر جانا۔

پاگل۔ (پا۔گل) (ہ۔صف) (۱) باؤلا۔ دیوانہ۔ سِڑی۔ خبطی (۲) بے وقوف۔ احمق۔ مورکھ۔ نادان۔ کودن (۳) پریشان۔ متفکر۔ متوحش۔ حیران۔ سرگرداں۔

پاگل بنانا۔ (ا۔محاورہ) اتنا تنگ کرنا کہ دوسرا سٹ پٹا جائے۔

پاگل پن ۔ (ا۔ مذ) (۱) دیوانگی۔ خبط۔ جنون (۲) بے وقوفی۔ حماقت۔ نادانی۔
پاگل خانہ ۔ (ف۔ا۔ مذ) وہ عمارت جہاں پاگل رکھے جاتے ہیں۔
پاگلوں کے سر کیا سینگ ہوتے ہیں؟ (مثل) پاگلوں کی کوئی خاص نشانی نہیں۔ وہ باتوں اور حرکتوں سے پہچانے جاتے ہیں۔
پاگنا ۔ (پاگ۔ نا) (ہ۔مص) غلاف چڑھانا۔ لپیٹنا۔ تھیٹرنا۔ کسی چیز پر کھانڈ کا شیرہ چڑھانا۔
پال ۔ (ہ۔ا۔ مذ) (۱) چھوٹا خیمہ (۲) بادبان۔ پتوار۔ کشتی کا پردہ (۳) پُشتہ۔ بند۔ گھاس پھوس وغیرہ جس میں کچے پھل کو پکانے کے لیے رکھتے ہیں (۴) کبوتروں کی جفتی۔
پال ڈالنا ۔ (۱) گدرائے ہوئے میوے کو پھونس میں دبانا (۲) عرصے تک رکھ چھوڑنا۔
پال کا ۔ (ا۔صف) پال میں رکھ کر پکایا ہوا۔
پال لینا ۔ (پال۔ لے۔ نا) (اُر۔مص) پرورش کرنا۔
پالا ۔ (ہ۔ا۔ مذ) (۱) کہر۔ برف (۲) نہایت سردی (۳) گروہ۔ جماعت (۴) بازی۔ جیت۔ فتح (۵) تعلق۔ واسطہ۔ سروکار (۶) پرورش کیا ہوا۔ (۷) اکھاڑا۔ دنگل (۸) صدر مقام۔ ہیڈ کوارٹر (۹) جھڑ بیری کے سوکھے پتے (۱۰) تودۂ خاک جو کبڈی میں حدِ فاصل ہوتا ہے۔
پالا پڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کام پڑنا (۲) تعلق ہونا۔ واسطہ ہونا۔ سروکار ہونا۔ سابقہ ہونا۔ (۳) ملاقات ہونا۔ جان پہچان ہونا (۴) کہر پھیلنا۔ برف گرنا۔ (۵) بے حد سردی ہونا۔ بہت جاڑا پڑنا۔ ٹھر ہونا۔
پالا پوسا ۔ (ہ۔صف) پرورش کیا۔ پرورش کیا ہوا۔ پالا ہوا۔
پالا جیتنا ۔ بازی جیتنا۔ شکست دینا۔
پالا چھوڑ کے بھاگ جانا ۔ (ا۔ محاورہ) مقابلے سے بھاگ جانا۔ مقابلے سے گریز کرنا۔
پالا چھونا ۔ (ا۔ محاورہ) کبڈی میں درمیانی لکیر ہی سے لوٹ آنا (۲) کوئی کام بہت جلد کرنا۔
پالا گرم ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) محفل میں رونق ہونا۔ مجلس جمنا۔ چہل پہل ہونا۔
پالا گرنا ۔ کہر پڑنا۔ برف باری ہونا۔ بہت ٹھر ہونا۔
پالا مار جانا ۔ (ا۔ محاورہ) برف یا کُہرے کا کسی سبز چیز کو خشک کر جانا۔
پالا مار لینا ۔ (ا۔ محاورہ) فتح پانا۔ بازی جیت لینا۔ میدان ہاتھ رہنا۔
پالے کا مارا ۔ (ا۔مثل) سردی سے ٹھٹھرا ہوا سردی کی وجہ سے خشک ہوا ہوا پودا۔
پالاگن ۔ (پا۔لا۔گن) (س۔ا۔مث) (۱) قدم بوسی۔ پاؤں پڑنا۔ پاؤں لگنا۔ پاؤں پر گرنا (۲) سلام۔ آداب۔ تسلیم۔ نمستے (۳) اپنے سے بڑے کو سلام کرنا جس میں اپنے عجز و انکسار اور خاکساری کا اظہار ہو۔
پالان ۔ (پا۔لان) (ف۔ا۔ مذ) (۱) گدی۔ وہ گدگدا کپڑا جو گدھے یا اونٹ کی پیٹھ کے بچاؤ کے لیے اس کی پُشت پر ڈالتے ہیں (۲) خوگیر۔
پالتو ۔ (پال۔ تو) (ہ۔صف) پالا ہوا۔ گھر میں پرورش کیا ہوا۔ سدھایا ہوا۔
پالتی ۔ پالتھی ۔ (پال۔ تی) (پال۔ تھی) (ہ۔ا۔مث) آلتی پالتی۔ پاؤں کو موڑ کر اور گھٹنوں کو اُٹھا کر کے چوتڑوں کے بل بیٹھنا۔ چار زانو بیٹھنا۔
پالتی مار کر بیٹھنا ۔ چار زانو بیٹھنا۔

پالٹ ۔ (پا۔لٹ) (ہ۔ا۔مث) پٹے بازی میں پاؤں پر چوٹ لگانا۔
پالٹ مارنا ۔ (ا۔محاورہ) پالٹ کا ہاتھ مارنا۔
پالسی ۔ (Policy) (پا۔لِ۔سی) (انگ۔ا۔مث) (۱) مصلحت۔ تدبیر۔ چال۔ (۲) دُور اندیشی۔ حکمت عملی۔ عقلمندی (۳) اصول سیاسی۔
پالسی چلنا ۔ تدبیر کارگر ہونا۔
پالش ۔ (Polish) (پا۔لش) (انگ۔ا۔مذ و مث) (۱) روغن۔ روپ (۲) جلا۔ چمک (۳) صیقل۔ صفائی (۴) ریگ مال۔
پالک ۔ (پا۔لک) (ہ۔ا۔مث) (۱) ایک قسم کا ساگ (۲) پلنگ۔ چارپائی (۳) (مذ) پالنے والا سرپرست (۴) (صف) پالا ہوا۔ پروردہ۔ پرورش کیا ہوا۔
پالک جوہی ۔ ایک قسم کی گھاس۔
پالکڑا ۔ پالا ہوا۔ متبنّیٰ۔ (ق)۔
پالکڑی ۔ (پا۔لک۔ڑی) (ہ۔ا۔مث) لکڑی کے وہ ٹکڑے جو پلنگ کے پایوں کے نیچے اس غرض سے رکھتے ہیں کہ سرہانا اونچا ہو جائے۔
پالکی ۔ (پال۔کی) (ہ۔ا۔مث) پینس، فنس، محافہ۔ ڈولی۔
پالکی نشین ۔ (ہ۔ف۔صف) (۱) پالکی میں بیٹھنے والا (۲) امیر۔ حاکم۔
پالن ۔ (پا۔لن) (س۔ا۔مذ) (۱) پرورش۔ تربیت۔ تعلیم (۲) دیکھ بھال۔ حفاظت۔
پالن ہار ۔ (ہ۔صف) پالنے والا۔ دیکھ بھال یا پرورش کرنے والا۔
پالنا ۔ (پال۔نا) (ہ۔مص۔ و۔ا۔مذ) (۱) پرورش کرنا۔ تربیت کرنا (۲) ناز و نعم سے رکھنا (۳) پنگوڑا۔ گہوارہ۔ جھولا۔
پالنا پوسنا ۔ (ا۔مص) پرورش کرنا۔ تربیت کرنا۔
پالو ۔ (پا۔لو) (ہ۔صف۔ و۔ا۔مث) (۱) گھر کا پالا ہوا جانور (۲) وحشی کے خلاف (۳) جوڑ کا مقابل نرکل اور گنے کا ابتدائی حصہ جو پتلا ہوتا ہے (۴) لکڑی پشتیبہ۔
پالودہ ۔ (پا۔لُو۔دہ) (ف۔ا۔مذ) (۱) صاف کیا ہوا (۲) فالودہ۔
پالہنگ ۔ (پال۔ہنگ) (ف۔ا۔مث) باگ ڈور۔ وہ رسّی جو گھوڑے کی لگام میں لگاتے ہیں۔
پالی ۔ (پا۔لی) (ہ۔ا۔مث) (۱) شمال مشرقی ہندوستان کی قدیم زبان۔ بدھ مذہب کی مقدس کتابوں کی زبان (۲) سرپوش (۳) ڈھکنا۔ چپنی (۴) پرندوں کی لڑائی کی مقررہ جگہ۔ پرندوں کی لڑائی۔
پالی باہر ہونا ۔ (ا۔محاورہ) بٹیر وغیرہ کا ہار کر بھاگ جانا (۲) مقابلہ سے ہٹ جانا (۳) ہار مان لینا۔
پالی مارنا ۔ (ا۔محاورہ) فتح پانا۔ لڑائی جیت لینا۔
پالیٹکس ۔ (Politics) (پا۔لی۔ٹکس) (انگ۔ا۔مث) سیاسیات۔ سیاست کا علم۔
پالیٹیشن ۔ (Politician) (پا۔لی۔ٹی۔شن) (انگ۔ا۔مذ) سیاسیات کا ماہر۔ سیاسی آدمی۔ سیاست دان۔ مدبّر۔
پالیز ۔ (پا۔لیز) (ف۔ا۔مذ) فالیز۔ سبزہ زار۔ ہریاول کی جگہ۔ خربوزہ۔ ککڑی کا کھیت
پام ۔ (ہ۔ا۔مث) ریشم یا سوت کا گوٹا۔ گوٹے کی کناری۔
پام ۔ (Palm) (انگ۔ا۔مذ) (۱) ناریل۔ کھجور۔ درخت جن کے پتے چوڑے لمبے اور بے شاخ ہوتے ہیں (۲) ہتھیلی۔
پامسٹ ۔ (Palmist) (پا۔مسٹ) (انگ۔ا۔مذ) ہاتھ کی لکیروں سے

حالات بتانے والا۔ فراست الید کا ماہر۔ دست شناس۔

پامسٹری۔ (Palmistry) (پا۔مِسٹ۔ری) (انگ۔ا۔مث) ہاتھ کی لکیروں سے حالات بتانے کا علم۔ دست شناسی۔

پان۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) برگِ تنبول۔ ناگر بیل۔ ایک قسم کا پتّہ (۲) پان کی شکل کا۔ جوتے میں ایڑی کی طرف لگا ہوا چمڑے کا ٹکڑا (۳) لنگوٹ کے اوپر باندھنے کا چمڑا۔ (۴) تاش کا پتہ جس پر پان کی شکل بنی ہو (۵) لیٹی۔ کلف۔ مانڈی (۶) پان کی مانند نقش و نگار۔ کڑھاوٹ۔ بناوٹ جو کپڑوں یا کسی دوسری چیز پر ہو۔ (۷) پانچ (۸) ہاتھ۔ دست۔

پان اُٹھانا۔ (ا۔محاورہ) (ق) بیڑا اُٹھانا۔ کسی ذمّہ داری کو قبول کرنا۔

پان بنانا۔ پان لگانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پان کو چُونا کتھا لگانا۔ گلوری بنانا۔ بیڑا بنانا (۲) مانڈی دینا (۳) پھول کاڑھنا (۴) پان کی شکل کے نقش بنانا۔

پان پتّا۔ (ا۔مذ) (۱) سودا سلف۔ کھانے پکانے اور ضروریات کی چیزیں۔ لوازم خانہ داری (۲) پان۔ برگ تنبول۔ ناگر بیل کا پتّا (۳) بیوی کی خبر گیری۔

پان پھول۔ (ا۔مذ) (۱) بُرائی بھلائی (۲) اچھا بُرا نتیجہ (۳) نازک اندام لڑکے نازک بدن۔

پان چبانا۔ پان کھانا۔

پان چیرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پان کو پھاڑنا۔ پان کے ٹکڑے کرنا (۲) فضول اور بے کار رہنا (۳) بے فائدہ کام کرنا۔

پان دان۔ (ہ۔ف۔مذ) پان رکھنے کا ڈبّہ یا پٹاری۔ دھات کا برتن جس میں چونا۔ کتھا۔ ڈلی۔ الائچی وغیرہ پان کے لوازمات رکھے جاتے ہیں۔

پان دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پان کھلانا (۲) محبت کرنا۔ پیار کرنا (۳) عزت کرنا۔ خاطر داری کرنا۔ آؤ بھگت کرنا (۴) رخصت کرنا۔ جانے کی اجازت دینا (۵) سگائی منظور کرنا۔ منگنی کرنا۔

پانسو۔ پانچ سیکڑے۔ پنج صد۔ ۵۰۰۔

پان سے پتلا چاند سے چکلا۔ (مثل) نہایت نازک اور خوب صورت۔

پان صد۔ پانچ سو۔ پانسو۔

پانصدی۔ مغلوں کے عہد کا ایک منصب جس میں منصب دار کو اتنی جاگیر ملتی تھی کہ وہ پانچ سو سپاہیوں کا خرچ برداشت کر سکتا تھا۔

پان کا بیڑا۔ (ا۔مذ) پان کی گلوری۔

پان کا لاکھا۔ (ا۔مذ) پان کی تحریر۔ پان کا رنگ جو ہونٹوں پر جمایا جائے۔

پان کھلانا۔ (ا۔محاورہ) منگنی کی رسم ادا کرنا۔

پان کھلائی۔ (ا۔مث) (۱) وہ حق جو بھاوجوں کو پان کھلانے کے عوض گھڑ چڑھی کے وقت دیا جاتا ہے (۲) منگنی (۳) پان کھلانے کی اُجرت (۴) پان کھلانے کا نیگ۔

پان مرجھانا۔ پان کا خشک ہو جانا۔ مرجھانا۔

پان۔ (Pan) (انگ) ایک سابقہ بمعنی ہمہ۔ سب۔ کُل (صحیح تلفظ پین)

پان اسلامک۔ (Pan-Islamic) ہمہ اسلامی۔ کُل اہلِ اسلام کا۔

پان افریکن۔ (Pan-African) ہمہ افریقی۔ کُل اہلِ افریقہ کا۔

پان اینگلیکن۔ (Pananglican) ہمہ انگلیکی۔ کلیسائے انگلستان کی کل شاخوں کا۔

پانا۔ (پا۔نا) (ہ۔مص) (۱) پتہ لگنا۔ کھوج ملنا۔ معلوم ہونا۔ دریافت ہونا (۲) کھانا۔ نوش کرنا (۳) وصول کرنا۔ ہاتھ آنا۔ کسی چیز کا مل جانا (۴) پہچاننا۔ تاڑنا۔ بھانپنا۔ جاننا (۵) واپس لینا (۶) بھوگنا۔ بھرنا۔ اُٹھانا۔ برداشت کرنا۔ سہنا۔ بھگتنا۔

پانپ۔ (ق) سخت تکلیف۔ دُکھ۔ پاپ۔

پانت۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) قطار (۲) سپاہیوں کی لائن۔

پانتھ۔ (س۔ا۔مذ) (۱) مسافر۔ سیاح (۲) سُورج۔

پانجر۔ (پان۔جَر) (ہ۔ا۔مذ) ڈھانچ۔ پسلی۔ پہلو۔

پانجنا۔ (پانج۔نا) (ہ۔مص) رانجنا۔ ٹانکا لگانا۔ جوڑنا۔ ملانا۔ بند کرنا۔

پانچ۔ (ہ۔صف۔و۔ا۔مذ) (۱) چار اور ایک پانچ پنج (۵) (۲) چلتا ہوا۔ چالاک تجربہ کار (۳) زمرّد۔ پنّا۔

پانچ اندری۔ اصل پنچ اندری ہے۔ حواس خمسہ (لامسہ۔ شامہ۔ سامعہ۔ باصرہ۔ ناطقہ)

پانچ پنچ کیجے کاج، ہارے جیتے نہ آوے لاج۔ (مثل) جو کام صلاح و مشورہ سے کیا جائے اس میں ناکامی بھی ہو تو ذلت نہیں ہوتی۔

پانچ جوتیاں اور حقّے کا پانی۔ (ا۔مثل) جب کوئی شخص بہت زیادہ مانگتا ہے تو حقارت کے لیے اُسے کہتے ہیں۔

پانچ سات۔ تھوڑے۔ چند۔

پانچ میر چودہ خانوادے۔ (مقولہ) فقیری کی بنیاد یعنی پانچ پیروں میں حضرت علیؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ، حضرت حسن بصریؒ اور کمیل ابن زیاد اسی طرح فقیروں کے چودہ سلسلے ہیں۔

پانچ مہینے بیاہ کو بیتے پیٹ کہاں سے لائی۔ (ا۔مقولہ) جب کوئی بے تابو بات ہو تو کہتے ہیں۔

پانچ ہاتھ کی زبان۔ (ا۔مث) زبان دراز۔ گستاخ اور شوخ۔ بہت بولنے والا۔

پانچواں۔ (پانچ۔واں) (ہ۔صف) پنجمیں۔ پنجم۔ ۱/۵ ایک بٹا پانچ۔

پانچوں۔ (پاں۔چوں) (ہ۔صف) ہر پانچ۔ پانچ کے پانچ۔

پانچوں انگلیاں برابر (یکساں) نہیں ہوتیں۔ (مثل) (۱) ہر انگلی میں فرق ہے (۲) سب آدمی یکساں نہیں۔ ہر آدمی کا مزاج جُدا ہے۔ سب انسانوں کی طبیعتیں الگ الگ ہیں۔

پانچوں اُنگلیاں۔ پانچوں چراغ۔ (مثل) بہت لائق ہے۔ بے عیب۔

پانچوں اُنگلیاں گھی میں ہیں۔ (مثل) سب کام ہاتھ میں ہے۔ سب کچھ قابو میں ہے۔ کارمختار ہیں (۲) بڑے عیش میں ہیں۔ مزے کرتے ہیں (۳) کھانے پینے کی افراط ہے۔

پانچوں پانڈے، چھٹے نارائن۔ (مثل) (۱) پانچ پانڈو اور چھٹے کرشن جی وہاں بولتے ہیں جہاں کسی کے اتفاقیہ آجانے پر بہت خوشی ہو (۲) مشورے میں برکت ہوتی ہے۔ کرشن جی پانڈوں کے صلاح کار تھے۔

پانچوں تر ہیں۔ (مثل) کام خوب بن رہا ہے۔ مطلب حاصل ہے۔

پانچوں حواس ٹھکانے لگنا۔ (ا۔محاورہ) بدحواس ہوجانا۔

پانچوں سواروں میں نام لکھوانا۔ (مثل) خواہ مخواہ ناموروں کے زمرے میں اپنے آپ کو شامل کرنا۔ لہو لگا کر شہیدوں میں ملنا۔ کم رتبہ آدمی کا اپنے آپ کو معزز آدمیوں کے ساتھ شمار کرنا۔

پانچوں عیب شرعی۔ (ا۔مذ) چوری۔زنا۔جھوٹ۔جوا۔شراب۔
پانچوں گھی میں سر کڑاہی میں۔ (مثل) دیکھیے پانچوں اُنگلیاں گھی میں۔
پانچوں ہتھیار۔ (ا۔مذ) ڈھال۔تلوار۔برچھی۔تیر۔کمان۔
پانڈ۔ (س۔صف) (۱) وہ عورت جس کے پستان نہ ہوں۔
پانڈا۔ (پاں۔ڈا) (س۔ا۔مذ) (۱) مندر میں پُوجا کرنے والا برہمن (۲) برہمنوں کا ایک فرقہ (۳) عالم۔فاضل۔اُستاد۔
پانڈو۔ (پاں۔ڈو) (ہ۔ا۔مث) (۱) وہ زمین جو ریت اور چکنی مٹی سے مرکب ہو (۲) بارانی زمین
پانڈُو۔ (س۔ا۔مذ) راجہ پانڈُو کی اولاد۔پانڈو کا خاندان۔پانچ بھائی۔یدھشٹر۔ارجن بھیم۔نکل۔سہدیو جو مہابھارت کی جنگ میں شریک ہوئے۔
پانڈی۔ (ہ۔صف) بوری اُٹھانے والا۔قلی۔حمّال۔بوجھ اُٹھانے والا۔
پانڈے۔ (پاں۔ڈے) (ہ۔ا۔مذ) (۱) پنڈت۔برہمن۔اُستاد۔مُعلّم (۲) برہمنوں کا ایک خطاب۔
پانڈے جی پچھتاؤ گے پھر وہی چنے کی کھاؤ گے۔ (مثل) (۱) کہنا نہ سُنو گے تو آخر کو پچھتاؤ گے۔
پانڈے جی دونوں سے گئے حلوا ملا نہ مانڈے۔ (مثل) کچھ فائدہ نہ ہوا۔کچھ نہ ملا۔نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے۔
پانڑی۔ (پان۔ڑی) (ہ۔ا۔مث) (۱) خوشبودار پتوں والی ایک بیل (۲) پان کی بیل۔
پانزدہ۔ (پانز۔دہ) (ف۔صف) پندرہ۔۱۵۔
پانزدہم۔ (پانز۔دَ۔ہُم) (ف) پندرھواں۔
پانس۔ (ہ۔ا۔مذ) کھاد۔میلا جو کھیتوں میں بطور کھاد ڈالتے ہیں۔
پانس دینا۔ پانسنا۔کھیت میں کھاد دینا۔
پانسُو۔ (پان۔سُو) (ہ۔ا۔مذ) پسلی۔پنجر۔ڈھانچہ (۲) پانچ سو کا مخفف۔
پانسی۔ (پان۔سی) (ہ۔ا۔مث) وہ جال جس میں گھاس رکھتے ہیں۔پاسی۔
پانو۔پانوں۔ (پاں۔او) (پاں۔اوں) (ہ۔ا۔مذ) پاؤں۔قدم۔پیر۔
پانہ۔ (پا۔نہ) (ہ۔ا۔مذ) (۱) لکڑی کا وہ ٹکڑا جو بڑھئی لکڑی چیرتے وقت درز میں رکھتا ہے۔پھانہ (۲) وہ آلہ جسے موچی جُوتے کو قالب پر چڑھاتے وقت ایڑی میں ٹھونک دیتا ہے۔
پانی۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) آکسیجن اور ہائیڈروجن گیس کا بے رنگ۔بے مزہ۔بے مہک اور سیال مرکب جسے گرم کرو تو بھاپ اور ٹھنڈا کرو تو برف بن جاتا ہے (۲) آب۔ماء۔جل (۳) بارش (۴) پسینہ (۵) دھات۔منی۔نطفہ (۶) شراب۔ (۷) شرم۔حیا (۸) آنسو۔اشک (۹) رطوبت۔میل (۱۰) رقیق پتلا (۱۱) ٹھنڈا (۱۲) پھیکا (۱۳) نرم۔ملائم۔ڈھیلا (۱۴) کمزور۔نڈھال (۱۵) جرأت۔ہمت۔قصد۔استقلال۔
پانی آنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) مینہ برسنا۔بارش ہونا (۲) گھٹا اُٹھنا۔بادل ہونا (۳) موتیا بند ہوجانا (۴) آنسو بہنا (۵) زخم سے رطوبت خارج ہوجانا۔
پانی اُتارنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پانی نیچے لانا (۲) پانی ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف بہانا (۳) پانی گھٹانا۔پانی کم کرنا (۴) پانی کو دولہا دولھن کے سر پر وارنا
پانی اُتر آنا۔ (ا۔محاورہ) موتیا بند ہوجانا۔
پانی اُترنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بارش ہونا۔مینہ برسنا (۲) موتیا بند کا عارضہ لاحق ہونا (۳) پانی کا دریا یا جھیل میں کم ہوجانا۔
پانی باندھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) روک لگانا۔بند باندھنا (۲) تالاب کھودنا (۳) پانی کر بٹھانا۔روکنا (۴) ناممکن کام کرنے کی کوشش کرنا۔
پانی بجھانا۔ (ا۔محاورہ) کسی دھات یا اینٹ کو خوب گرم کرکے پانی میں ڈال دینا۔
پانی برسنا۔ (ا۔محاورہ) مینہ برسنا۔بارش ہونا۔
پانی بہانا۔ (ا۔محاورہ) کسی کے مرجانے پر گھر کے کواڑوں پر پانی ڈالنا (۲) رونا۔
پانی بہہ جانا۔ (ا۔محاورہ) پانی کا بہہ کر ضائع ہوجانا (۲) شرم جاتی رہنا۔لحاظ نہ رہنا۔
پانی بھرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کنوئیں،تالاب یا جھیل سے پانی لانا (۲) برتن کو پانی سے پُر کرنا (۳) عاجزی و انکساری کرنا (۴) غلام ہونا۔فرماں بردار ہونا۔
پانی پانی کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) شرمندہ کرنا (۲) پگھلانا۔پتلا کرنا (۳) پسینہ پسینہ کرنا۔پانی مانگنا۔
پانی پانی ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) شرمندہ ہونا۔نادم ہونا (۲) پسینہ پسینہ ہونا (۳) تر ہونا۔بھیگنا (۴) پتلا ہونا۔پگھلنا۔نرم ہونا (۵) بہت زیادہ پانی برسنا۔
پانی پر بُنیاد ہونا۔ (ا۔محاورہ) بودا اور کچّا ہونا۔غیر مستقل اور بے قیام ہونا۔ناپائیدار ہونا۔
پانی پڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) مینہ برسنا۔بارش ہونا۔برکھا ہونا (۲) پھوڑے یا چھالے کا پک جانا۔
پانی (پھر جانا) پھرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) حقیر ہوجانا (۲) خراب ہوجانا۔نقصان ہونا۔ضائع ہونا (۳) برتن یا زیور پر سونے چاندی کا پانی چڑھنا (۴) برتن کا قلعی ہونا (۵) رونق ہونا۔
پانی پھونکنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پانی دم کرنا (۲) حقّے کا زائد پانی پھونک کر نکالنا۔
پانی پھیر دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) محنت برباد کرنا۔محنت رائگاں کرنا (۲) احسان بھول جانا (۳) کام خراب کر دینا۔کام بگاڑ دینا۔
پانی پیا مُنہ پر آتا ہے۔ (ا۔مثل) راز چھپائے سے نہیں چھپتا۔
پانی پی پی کر دُعا دینا۔ (ا۔محاورہ) بہت زیادہ دُعا دینا۔ہر وقت اور ہر دم دُعا دینا۔
پانی پی پی کر کوسنا۔ (ا۔محاورہ) بے انتہا بددُعا دینا۔بہت کوسنا۔
پانی پی کر ذات پُوچھنا۔ (ا۔محاورہ) بے موقع اور بے وقت کام کرنا۔موقع گزار کر کام کرنا۔
پانی پیجیے چھان کے، گرو کیجیے پہچان کے۔ (ا۔مثل) ہر کام سوچ سمجھ کر کرنا چاہیئے۔
پانی پینا۔ (ا۔محاورہ) پانی حلق سے نیچے اُتارنا۔پیاس بجھانا۔
پانی تارا ہونا۔ (ا۔محاورہ) پُرانے گہرے کنوئیں میں جو پانی چمکتا دکھائی دیتا ہے کنوئیں کی گہرائی میں پانی کا تارا سا چمکنا۔
پانی توڑنا۔پانی کاٹنا۔ (۱) پانی گھٹانا (۲) پانی کاٹ لینا (۳) بند یا نہر سے پانی چھوڑنا۔
پانی چُرانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) زخم کا پانی جذب کرنا (۲) اپنے کھیت میں ناجائز طور پر پانی لے جانا (۳) بلا اجازت پانی لے جانا (۴) حاملہ ہونا۔نطفہ حاصل ہونا۔بُوند چُرانا۔
پانی چُوانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) قطرہ قطرہ پانی گرانا۔بُوند بُوند پانی ٹپکانا۔
پانی چھاجوں برسنا۔ (ا۔محاورہ) تیز بارش ہونا۔
پانی دکھانا۔ (ا۔محاورہ) جانور کو پانی پلانا یا پانی کے پاس لے جانا۔

پانی دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) آب پاشی کرنا۔ کھیت کو سیراب کرنا۔ سینچنا (۲) کسی کو پانی عنایت کرنا۔ پانی پلانا۔

پانی ڈھل جانا۔ ڈھلنا۔ (ا۔ محاورہ) آب و تاب اور رونق نہ رہنا (۲) جوانی کے دن گزر جانا۔

پانی سر سے (اُونچا ہونا) گزر جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سخت آفت نازل ہونا۔ (۲) کسی بات کی انتہا ہو جانا (۳) معاملے کا طول پکڑ جانا۔

پانی سمونا۔ گرم پانی میں ٹھنڈا پانی ملا کر معتدل کرنا۔

پانی سو نیزے چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) حد سے گزر جانا (۲) ناحق بدنام ہونا۔

پانی سے پتلا۔ (۱) نہایت رقیق۔ بہت پتلا (۲) ذلیل۔ بے عزت (۳) بہت آسان (۴) کم زور۔ دُبلا۔ پتلا۔

پانی سے پہلے پل باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) طوفان آنے سے پہلے ٹانڈ تیار کرنا۔ مرنے سے پہلے واویلا کرنا (۲) تکلیف سے پہلے اُس کا علاج کرنا (۳) بے فکر کرنا

پانی قدِ آدم ہونا۔ (ا۔ محاورہ) پانی گہرا ہونا۔ اتنا پانی ہونا کہ اس میں آدمی ڈوب جائے

پانی کا (بتاشہ) بُلبُلا۔ (ا۔ مذ) (۱) بُلبُلا۔ حباب (۲) بے حقیقت۔ بے اصل۔ فانی۔ جلد ختم ہو جانے والا۔

پانی کر دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نہایت آسان کر دینا۔ ہر شخص کے سمجھ لینے کے لائق کر دینا (۲) غصے کو دھیما کرنا۔ ٹھنڈا کر دینا۔ شرمندہ کر دینا (۴) پتلا کرنا (۵) پگھلانا۔

پانی کی چادر۔ (ا۔ مث) پانی کی چوڑی دھار جو اُوپر سے گرتی ہے۔

پانی کی لکیر۔ (ا۔ صف) فانی۔ ناپائیدار۔

پانی کی لہریں گننا۔ (ا۔ محاورہ) فضول کام کرنا۔ ناممکن کام کرنا۔

پانی کے کچے گھڑے بھروانا۔ (ا۔ محاورہ) مشکل کام کو پُورا کرنا۔

پانی کے گھڑے پڑ جانا۔ (ا۔ محاورہ) شرمندہ ہونا۔ خجل ہونا۔ منفعل ہونا۔

پانی کے مُول۔ (ا۔ صف) نہایت ارزاں۔ بہت سستا۔ کوڑیوں میں۔ مُفت۔

پانی گلے تک آجانا۔ (ا۔ محاورہ) انتہا ہو جانا۔

پانی لینا۔ (ا۔ محاورہ) آبِ دست لینا۔ طہارت کرنا۔ استنجا کرنا (۲) پانی پینا۔

پانی مرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پانی کا سرایت کرنا۔ پانی جذب ہونا (۲) خرابی کا ظاہر ہونا عیب کا معلوم ہونا (۳) ہیچ ہونا۔ کم اصل ہونا (۴) شرمندہ ہونا۔ نادم ہونا۔

پانی میں آگ لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چغلی کھانا (۲) دوستوں میں لڑائی کرانا (۳) کدورت پیدا کرا دینا (۴) فتنہ و فساد برپا کرنا (۵) شعبدہ بازی کرنا (۶) ناممکن بات کر دکھانا۔

پانی میں گرہ باندھنا (دینا۔ لگانا)۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ناپائیدار کام کرنا (۲) جلدی ہونا (۳) مٹ جانا۔

پانی میں مچھلی۔ نو نو ٹکڑے حصّہ۔ (مثل) چیز ابھی ملی نہیں اُس کی تقسیم کے متعلق جھگڑے پہلے ہی شروع ہو گئے۔

پانی نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) اخراجِ منی ہونا۔ انزال ہونا (۲) پانی خارج ہونا۔ پانی جاری ہونا۔

پانی نہ پچنا۔ (ا۔ محاورہ) پیٹ کا ہلکا ہونا۔ بھید کھول دینا۔

پانی نہ مانگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) یکایک مر جانا۔ اچانک دم نکل جانا (۲) دَم نہ مارنا۔

پانی ہارنا۔ (ا۔ محاورہ) مُرغ یا بٹیر کا ہارنا (جب لڑتے لڑتے کسی مُرغ کو کوئی عارضہ لاحق ہو اور اسے اٹھا کر پانی یا پھونک سے تازہ دم کریں تو اس ایک بار کے اُٹھا لینے کو ایک پانی ہارنا کہتے ہیں۔ مُرغ باز فتح شکست کے لیے پانی کی تعداد مقرر کر لیتے ہیں۔

پانی ہو جانا (ہونا)۔ (۱) سخت چیز کا رقیق ہونا۔ گداز ہونا (۲) دشوار کام کا آسان ہونا۔ شرم سے پسینے پسینے ہونا (۴) نرم پڑ جانا۔

پاوَر۔ (Power) (پا۔ وَر) [انگ۔ ا۔ مث] طاقت۔ قوت۔

پاوَر ہاؤس۔ (Power House) بجلی گھر جہاں بجلی پیدا ہوتی ہے۔

پاہ۔ [ہ۔ ا۔ مث] (۱) تین سال سے بوئی ہوئی زمین (۲) ایک پتھر جسے پھٹکڑی اور لونگ کے ساتھ گھس کر آنکھوں کے لیے لیپ تیار کرتے ہیں۔

پاہُن۔ پاہُنا۔ (پا۔ ہُن) (پا۔ ہُ۔ نا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) مہمان (۲) وہ گیت جو ڈومنیاں دُلہن کی رخصتی کے وقت گاتی ہیں۔ بابل۔

پاہی۔ (پا۔ ہی) [ہ۔ ا۔ مذ] وہ کاشت کار جو اس گاؤں میں نہ رہے جس میں وہ کاشت کرتا ہو۔ عارضی کاشت کار۔ کاشت کار۔ ٹھیکہ دار۔ کھیت مزدور۔

پائپ۔ (Pipe) (پا۔ اِپ) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) ٹونٹی۔ سُوراخ۔ نَے (۲) نلی نال (۳) جیبی حُقہ۔ ولائتی حُقہ۔

پائریا۔ (Pyorrhoea) (پا۔ اے۔ ریا) [انگ۔ ا۔ مذ] دانتوں کی ایک بیماری۔ سیلانِ صدیدی۔

پائڑی۔ [ق۔ ا۔ مث] بُنیاد۔ نیو۔

پائلٹ۔ (Pilot) (پا۔ اے۔ لٹ) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) ہوا باز۔ طیارہ باز (۲) ماہر جہاز رانی (۳) رہبر۔ کسی بڑے حاکم کے آگے موٹر سائیکل پر چلنے والا۔

پائندہ۔ (پا۔ اِن۔ دَہ) [ف۔ صف] ٹھیرنے والا۔ قائم رہنے والا۔ جمع: پائندگان۔

پاؤ۔ (پا۔ اؤ) [ہ۔ ا۔ مذ] رُبع۔ چوتھائی۔ چوتھا حصّہ۔ ¼۔

پاؤ آنا۔ (ا۔ محاورہ) آنہ کا چوتھائی حصّہ۔ ایک پیسہ۔

پاؤ روٹی۔ (ا۔ مث) نان پاؤ۔ ڈبل روٹی۔

پاؤ سیر چاول چوبارے رسوئی۔ (مثل) تھوڑی سی حیثیت میں بڑا کرّ و فر۔ جو شخص شیخی بگھارے اُس کے بارے میں بولتے ہیں۔

پاؤلا۔ (ا۔ مذ) چوّنی۔ روپیہ کا چوتھا حصّہ۔ چار آنے کا سکّہ۔

پاؤلی۔ (ا۔ مث) پاولا کی تانیث چوّنی۔ چار آنے کا سکّہ۔

پاؤں۔ (پا۔ اوں) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) پگ۔ چرن۔ پا۔ پیر۔ قدم (۲) جڑ۔ بنیاد۔ نیو۔ اصل۔ (۳) دخل۔ قبضہ (۴) استحکام۔ استقلال (۵) آخر۔ انجام۔

پاؤں آگے بڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) حد سے متجاوز ہونا (۲) آگے بڑھنا۔

پاؤں آگے نہ پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) آگے بڑھنے کی ہمّت نہ ہونا۔

پاؤں اُتر جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پاؤں میں مُوچ آجانا۔ پاؤں مڑ جانا۔

پاؤں اُٹھا کے جانا۔ (ا۔ محاورہ) تیز جانا۔ جھٹ پٹ جانا۔ تیزی سے جانا۔

پاؤں اُٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) قدم بڑھانا (۲) جھگڑے سے الگ ہو جانا (۳) تیز چلنا۔

پاؤں اُٹھ جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بھاگ پڑنا (۲) میدان سے نکل بھاگنا۔ پاؤں اُکھڑ جانا۔

پاؤں اَڑانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دخل دینا۔ بیچ میں پڑنا۔ مزاحم ہونا (۲) پاؤں لگانا۔

پاؤں اُکھاڑ دینا (اُکھاڑنا)۔ (۱) بھگا دینا۔ شکست دینا (۲) ارادے سے باز

مکنا (۳) جگہ سے ہٹا دینا۔

پاؤں اُکھڑ جانا۔ (ا۔ محاورہ) جگہ چھوڑ بھاگنا۔ ہٹ جانا۔ بھاگ نکلنا (۲) شکست تسلیم کرنا۔ ہار مان جانا (۳) ہمّت ہارنا۔ حوصلہ ہار جانا (۴) قدم نہ جمنا۔

پاؤں اُلٹا پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) آگے جانے کو جی نہ چاہنا۔ آگے جاتے ہوئے ڈرنا۔

پاؤں اُلجھنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی قضیے میں گرفتار ہو جانا۔

پاؤں باندھ رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) روک رکھنا۔ جانے نہ دینا۔

پاؤں باہر نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) حد سے بڑھنا (۲) حیثیت سے باہر قدم رکھنا رُتبے سے زیادہ بات کرنا (۳) گھمنڈ کرنا (۴) بدچلن ہونا (۵) گھر سے باہر جانا۔

پاؤں بچلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پاؤں بہکنا۔ پاؤں پھسلنا۔ پاؤں ڈگمگانا (۲) استقلال میں فرق آنا (۳) نیّت بدلنا۔ ایمان میں فرق آنا۔

پاؤں بڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) قدم تیز چلنا۔ جلدی جلدی چلنا (۲) آگے چلنا (۳) دخل بڑھانا۔ قبضہ کرنا (۴) اپنی حد سے بڑھنا۔

پاؤں بھاری کرنا۔ (ا۔ محاورہ) آمد و رفت موقوف کرنا (۲) نہ آنے کا عہد کرنا۔

پاؤں بھاری ہونا۔ (۱) حاملہ ہونا۔ پیٹ سے ہونا (۲) ہمّت پست ہو جانا (۳) رُک رُک کر چلنا۔

پاؤں بھٹکنا۔ (ا۔ محاورہ) پاؤں کا لڑکھڑانا (۲) لغزش کرنا۔

پاؤں بھر جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پاؤں تھرّا جانا۔ پاؤں گندہ ہو جانا (۲) پاؤں سو جانا۔

پاؤں بیچ میں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ذمّہ داری ہونا (۲) دخل ہونا۔ مداخلت ہونا (۳) شراکت ہونا۔

پاؤں پاؤں۔ (۱) پیروں سے (۲) چلتے ہوئے۔

پاؤں پاؤں چلنا۔ (۱) اپنے پاؤں سے چلنا۔ پیادہ پا چلنا (۲) بچّے کا بغیر سہارے کے چلنا۔

پاؤں پر پاؤں رکھ کر بیٹھنا (سونا)۔ (ا۔ محاورہ) بے فکری سے بسر کرنا۔ چین سے رہنا۔ پروا نہ کرنا۔

پاؤں پر پاؤں رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سیدھے راستے چلنا (۲) قدم پر قدم رکھنا۔ پیچھے پیچھے چلنا (۳) پیروی کرنا۔ تقلید کرنا (۴) پاؤں کو پاؤں سے دبانا۔

پاؤں پر ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) قصور معاف کرنے کے لیے کسی کو قدموں پر جُھکانا (۲) قربان کرنا۔

پاؤں پر سر جھکانا۔ (ا۔ محاورہ) عاجزی کرنا۔ خوشامد کرنا۔ (۲) پاؤں پر گرنا۔

پاؤں پر سر رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پاؤں پر گرنا (۲) عجز و انکسار کرنا (۳) خوشامد کرنا۔ منّت سماجت کرنا (۴) معافی مانگنا۔

پاؤں پر سنیچر سوار ہونا۔ (۱) آوارہ گرد ہونا۔ مارے مارے پھرنا۔

پاؤں پر کھڑے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سنبھل جانا۔ بچ جانا۔

پاؤں پر گرنا۔ (ا۔ محاورہ) عجز و انکسار کرنا۔ خوشامد کرنا۔ تعظیم سے پیش آنا۔

پاؤں پر لوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) عاجزی کرنا۔

پاؤں پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) پاؤں پر سر رکھنا۔ بنہایت عاجزی کرنا۔

پاؤں پسارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پاؤں پھیلانا۔ ٹانگیں لمبی کرنا (۲) ضد کرنا۔ ہٹ کرنا مچل جانا (۳) انتقال کرنا (۴) آرام کرنا۔ لیٹنا (۵) خواہش کرنا۔

پاؤں پکڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پناہ چاہنا۔ مدد چاہنا۔ معافی مانگنا (۲) پناہ میں آنا۔ (۳) نہایت منّت سماجت کرنا (۴) تعظیم کرنا (۵) بہت خاطر مدارات کرنا۔

پاؤں پوجنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت عزّت کرنا (طنزاً) قائل کرنا۔

پاؤں پھٹنا۔ (ا۔ مص) پاؤں پر زخم ہو جانا۔ پاؤں میں بوائی نکل آنا۔

پاؤں پھسلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) قدم ڈگمگانا۔ لغزش ہونا (۲) لالچ آنا۔ جی چاہنا خواہش کرنا۔

پاؤں پھنسنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی چیز میں پاؤں اٹک جانا یا پھنس جانا (۲) کسی معاملے میں پھنس جانا۔

پاؤں پھولنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پاؤں میں سُوجن ہو جانا (۲) کم زور ہو جانا۔ طاقت نہ رہنا (۳) ہمّت ہارنا۔ حوصلہ نہ پڑنا (۴) تکان ہونا۔ تھکنا۔

پاؤں پھونک پھونک کر رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) احتیاط کرنا۔ بچنا۔ پرہیز کرنا۔ احتراز کرنا۔ ڈرنا۔

پاؤں پھیرنے جانا۔ (ا۔ محاورہ) زچگی یا شادی کے بعد عورت کا اپنے میکے میں چند روز کے لیے جانا۔

پاؤں پھیلا کر سونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) لمبے پاؤں کر کے سونا (۲) آرام سے سونا۔ بے فکر ہو جانا۔

پاؤں پھیلانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مچلنا۔ ضد کرنا (۲) لالچ کرنا۔

پاؤں پھیلائے پڑے رہنا۔ (ا۔ محاورہ) سُست ہو جانا۔ کاہل ہو جانا۔ مجہول ہو جانا۔

پاؤں پیٹ پیٹ کر مرنا۔ (ا۔ محاورہ) ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنا۔ نہایت دُکھ اور مصیبت سے مرنا۔ بہت تکلیف سے مرنا۔

پاؤں پیٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تکلیف اور اضطراب کے باعث پاؤں دے دے مارنا (۲) کمال سختی سے جان دینا (۳) نزع کی حالت میں ہونا (۴) ذلیل و خوار ہونا

پاؤں پیچھے ہٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بھاگنے کے آثار ظاہر ہونا (۲) ثابت قدمی میں فرق آنا۔

پاؤں تلے چیونٹی کی مثال۔ (مثل) نہایت ادنیٰ۔ بہت کم زور۔ بے حد ذلیل۔ ضعیف۔ بے بس۔

پاؤں تلے کی زمین (سرک) نکل جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہوش اُڑ جانا۔ بھَوچکا ہونا۔ اوسان جاتے رہنا۔ حواس باقی نہ رہنا (۲) لرزنا۔ کانپنا۔ ڈگمگانا (۳) نہایت ڈرنا۔

پاؤں تلے کی مٹی نکل جانا۔ (ا۔ محاورہ) دیکھیے "پاؤں تلے کی زمین نکل جانا"۔

پاؤں تلے ملنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پاؤں سے روندنا (۲) تکلیف دینا (۳) تباہ و برباد کرنا۔

پاؤں توڑ کر بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مایوس ہونا۔ ناامید ہونا (۲) کوشش کرتے کرتے تھک جانا۔ ہمّت ہارنا (۳) صبر کرنا۔ بھروسہ کرنا (۴) گوشہ نشین ہو جانا۔ (۵) سُست ہو جانا۔ محنت نہ کرنا۔

پاؤں توڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) فضول آنا جانا۔ بے کار آمد و رفت رکھنا (۲) حیران کرنا۔ پریشان کرنا (۳) بڑی دوڑ دھوپ کرنا۔ بے حد کوشش کرنا۔

پاؤں تھرتھرانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پاؤں لڑکھڑانا (۲) کسی کام کے ارتکاب سے خائف ہونا۔

پاؤں تھکنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چلتے چلتے تھک جانا (۲) عاجز ہونا۔

پاؤں ٹِکانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ٹھیرنا۔ قیام کرنا (۲) دم لینا۔ سانس لینا (۳) پاؤں دھرنا (۴) قبضہ کرنا۔ قابو میں لانا (۵) ٹھکانا بنانا۔
پاؤں جمانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) قبضہ کرنا۔ قائم ہونا (۲) ہمّت کرنا۔ استقلال کرنا۔ (۳) سہارا ڈھونڈنا (۴) اُمید دار ہونا (۵) تعلّق پیدا کرنا (۶) پاؤں رکھنا۔
پاؤں جمنا۔ (ا۔ محاورہ) بات پر قائم رہنا (۲) میدانِ جنگ میں ڈٹے رہنا۔ اثر ہونا۔ رسُوخ ہونا۔
پاؤں جھنّانا۔ (ا۔ محاورہ) پاؤں کا سُن ہونا۔ پاؤں میں سنسناہٹ ہونا۔
پاؤں چپّی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) ٹانگیں دابنا، مُٹھیّاں بھرنا۔
پاؤں چلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بچّے کا اپنے قدموں سے چلنا (۲) پیدل چلنا۔ (۳) لاتیں پڑنا۔
پاؤں چُومنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پاؤں کا بوسہ دینا (۲) تعظیم کرنا۔
پاؤں چھلنی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پاؤں میں آبلے ٹوٹنے سے سوُراخ پڑ جانا۔ (۲) بہت زیادہ چلنا۔
پاؤں چھُٹنا (چھُوٹنا)۔ (ا۔ محاورہ) (۱) حیض کا کثرت سے جاری ہونا۔ ایّام سے ہونا (۲) فراغت پانا۔ بری الذّمہ ہونا۔ آزاد ہونا (۳) بے تعلق ہونا (۴) پابندی نہ رہنا (۵) آوارہ ہونا۔
پاؤں دابنا۔ (ا۔ محاورہ) پاؤں چپّی کرنا۔
پاؤں درمیان سے نکال لینا۔ (ا۔ محاورہ) تعلق نہ رکھنا۔ ذمّہ داری ہٹا لینا۔
پاؤں دَوڑی۔ (ا۔ مث) دوڑ دھوپ۔ ہمّت۔ محنت۔ کوشش۔
پاؤں دھرنے کو جگہ ملنا۔ (ا۔ محاورہ) آسرا ملنا۔ سہارا ملنا۔
پاؤں دھو دھو کر پینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تعظیم و تکریم کرنا۔ بہت عزّت کرنا (۲) بے حد خوشامد کرنا (۳) اُمید رکھنا۔ تمنّا کرنا۔ بہت پیار کرنا (۴) بہت خلوص سے پیش آنا۔ (۵) حکم ماننا (۶) بہت خدمت کرنا۔
پاؤں ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) آغاز کرنا۔ شروع کرنا (۲) کسی کام میں دخل دینا۔
پاؤں ڈگمگانا۔ (ا۔ محاورہ) پاؤں کا لغزش کرنا۔ پاؤں قائم نہ رہنا۔ ہمّت ہارنا۔
پاؤں رکاب میں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) چلنے کو تیار ہونا۔ مستعد ہونا۔
پاؤں رگڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پاؤں مَلنا (۲) آوارہ پھرنا۔ سرگرداں ہونا (۳) نزع کی حالت میں ہونا (۴) خوشامد کرنا۔ منّت کرنا۔
پاؤں رہ جانا۔ (۱) تھک جانا۔ ہار جانا (۲) عاجز ہونا (۳) پاؤں شل ہو جانا۔ ٹانگیں ناکارہ ہو جانا۔
پاؤں زمین پر نہ ٹھیرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پاؤں میں لغزش ہونا۔ کانپنا۔ ڈگمگانا۔ (۲) بے چین ہونا (۳) سفر میں رہنا (۴) نہایت مصروف ہونا (۵) مغرور ہونا۔ تکبّر ہونا۔
پاؤں زمین پر نہ رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت اترانا۔ ناز کرنا۔
پاؤں سر پر رکھ کر بھاگنا۔ (ا۔ محاورہ) بے تحاشا بھاگنا۔ بدحواس ہو کر بھاگنا۔
پاؤں سِرکنا۔ (ا۔ محاورہ) استقلال میں فرق آنا۔ قدم ہٹنا۔
پاؤں سکیڑنا۔ (ا۔ محاورہ) پاؤں ہٹا لینا۔ کنارہ کشی کرنا۔ قطع تعلق کرنا۔
پاؤں سنسنانا۔ (ا۔ محاورہ) ضعف اور سُستی سے پاؤں میں سُوئیاں سی چبھنا۔
پاؤں (سما جانا) سمانا۔ قدموں پر کھڑے ہو جانا۔ اپنے پاؤں سے چلنا۔
پاؤں سُن ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) پاؤں میں دورانِ خون رُک جانا۔ پاؤں کا بے حِس و حرکت ہو جانا۔
پاؤں سے لگی سَر میں بجھی۔ (مثل) (۱) بہت غصّہ آیا۔ تن بدن جل گیا۔ بہت جلن پیدا ہوئی۔ بہت جھلاہٹ ہوئی۔
پاؤں شل ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) بہت تھک جانا۔
پاؤں کاٹھ میں دینا۔ (ا۔ محاورہ) قید کرنا۔ بیڑی ڈالنا۔
پاؤں کٹ جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پاؤں قلم ہونا (۲) آمد و رفت بند ہونا (۳) دُنیا سے اُٹھ جانا۔
پاؤں کو بوسہ دینا۔ (ا۔ محاورہ) بہت عزّت و تکریم کرنا۔ عقیدت کا اظہار کرنا۔
پاؤں کھُل جانا۔ (ا۔ محاورہ) چلنے کی طاقت آ جانا۔ آمد و رفت میں جھجک نہ رہنا۔
پاؤں کھینچ لینا۔ (ا۔ محاورہ) ذمّہ داری سے علیحدہ ہو جانا۔ علیحدگی اختیار کرنا۔
پاؤں کہیں سے کہیں پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) نشہ۔ اضطراب، گھبراہٹ یا بہت تھکاوٹ سے پاؤں اِدھر اُدھر پڑنا۔
پاؤں کی آہٹ۔ (ا۔ مث) چلنے کی آواز۔ چاپ۔
پاؤں کی بیڑی۔ (۱) بیوی (۲) زنجیر۔ قید۔ جیل (۳) روک۔ مزاحمت (۴) بال بچے۔ بن بیاہی بیٹی۔
پاؤں کی جُوتی۔ (ا۔ مث) (۱) پاپوش۔ جُوتا (۲) جورو۔ بیوی (۳) خادم۔ غلام (۴) خوشامدی۔ جی حضوری (۵) نالائق (۶) ذلیل۔ حقیر۔ بے عزّت۔ (۷) پنج۔ رذیل۔
پاؤں کی جوتی سر کو لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کمینے کا مُنہ لگنا۔ رذیل کا سر چڑھنا۔ (۲) کمین اور پنج شخص کو شریف کے برابر درجہ ملنا۔
پاؤں کی خاک ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بہت بے وقعت ہونا۔ ذلیل ہونا۔
پاؤں کے نیچے کی مٹّی بھی ایسی نہ ہوگی۔ (مثل) کوئی مناسبت نہیں۔ کوئی تعلق نہیں۔ زمین آسمان کا فرق ہے۔
پاؤں گاڑنا۔ (ا۔ محاورہ) قدم جمانا۔
پاؤں گردش میں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مارے مارے پھرنا (۲) کوئی کام نہ بننا (۳) بدنصیب ہونا۔
پاؤں گِن گِن کر رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ٹھہر ٹھہر کر چلنا (۲) نخرے سے چلنا۔ (۳) احتیاط سے چلنا۔
پاؤں گور میں لٹکائے بیٹھے ہیں۔ (مثل) (۱) مرنے کو تیار ہیں۔ قریبِ مرگ ہیں (۲) بہت بیمار ہیں (۳) بہت کمزور ہیں۔ بہت بوڑھے ہیں۔
پاؤں گھِسنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زیادہ دوڑ دھوپ سے پاؤں کا تھکنا (۲) بے فائدہ دوڑ دھوپ کرنا۔
پاؤں کا گہنانا۔ (ا۔ محاورہ) زمانہ حمل میں گہن لگنے سے بچّے کے کسی عضو کا ناقص رہ جانا۔
پاؤں لڑکھڑانا۔ (ا۔ محاورہ) پاؤں ڈگمگانا۔ پاؤں تھرتھرانا۔
پاؤں لگانا۔ پاؤں چھُوانا۔ پاؤں مارنا۔ ٹھوکر مارنا۔ پاؤں رکھنا۔
پاؤں لینا۔ (ا۔ محاورہ) قدم لینا۔ آداب بجا لانا۔ عاجزی کرنا۔
پاؤں مُرید۔ (ا۔ ف۔ صف) غلام۔ تابع۔ مُطیع۔ مُعتقد۔ فرماں بردار۔
پاؤں میں بیڑی پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) شادی ہونا (۲) منگنی ہونا (۳) قید ہونا۔

پاؤں میں جوتی نہ سَر پر ٹوپی۔ (ا۔مثل) (۱) بہت زیادہ غریبی اور مفلسی کی حالت (۲) پریشان اور مصیبت زدہ۔

پاؤں میں چکّر ہونا۔ (ا۔محاورہ) پاؤں میں گردش ہونا۔ مارے مارے پھرنا۔

پاؤں میں سَر دینا۔ (ا۔محاورہ) نہایت عاجزی کرنا۔ بے حد خوشامد کرنا۔

پاؤں میں کیا مہندی لگی ہے؟ کیا عذر ہے۔ کون سی مجبوری ہے۔ انکار کی کیا وجہ ہے نہ جانے یا نہ آنے کا کیا سبب ہے۔

پاؤں میں مہندی لگنا۔ (ا۔محاورہ) عذر ہونا۔ بہانہ ہونا۔ حیلہ ہونا۔ سبب ہونا۔ عذرِ لنگ ہونا۔

پاؤں نکالنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) حد سے باہر قدم رکھنا۔ بڑھ کر چلنا (۲) سرکشی کرنا۔ تمرّد کرنا۔ باغی ہونا۔

پاؤں نہ دُھلوانا۔ (ا۔محاورہ) اپنی خدمت اور غلامی کے قابل نہ سمجھنا۔ بہت کراہت اور حقارت سے دیکھنا۔ خاطر میں نہ لانا۔

پاؤں نہ رکھنا۔ (ا۔محاورہ) نہ جانا۔ قدم نہ رکھنا (۲) غرور کرنا۔

پاؤں نہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) مقابلے کی طاقت نہ ہونا۔ مقابلے کی تاب نہ لانا۔

پاؤُنڈ۔ (Pound) (پا۔اُنڈ) (انگ۔ا۔مذ) (۱) ایک انگریزی سکہ جو بارہ تیرہ روپے کے برابر ہوتا ہے (۲) ایک انگریزی وزن جو آدھ سیر کے برابر ہوتا ہے۔

پائی۔ (پا۔ای) (ہ۔ا۔مث) (۱) آنے کا بارھواں حصہ۔ پیسے کا تیسرا حصہ (۲) اناج کا ایک پیمانہ۔

پائے۔ (پا۔اے) (ف۔ا۔مذ) پاؤں۔ پگ۔ قدم۔ پا۔

پائے بند۔ پابند۔ (ف۔صف) (۱) مقید۔ گرفتار (۲) عادی۔ خوگر۔

پائے تخت۔ (ف۔صف) ریاست کا صدر مقام۔ دارالخلافہ۔ دارالسلطنت راج دھانی۔ بادشاہ کے رہنے کا مقام۔

پائے ثبات۔ (ف۔ا۔صف) استقلال۔ ثابت قدمی۔

پائے ثبات میں لغزش آنا۔ (ا۔مثل) مضبوط ارادے بھی ڈانواں ڈول ہو جانا۔

پائے درِ گِل۔ (ف۔مثل) دلدل میں پاؤں۔ مُقیّد۔ بے بس۔ دنیا کے دھندوں میں پھنسا ہوا۔

پائیدار۔ (ف۔صف) مضبوط۔ پختہ۔ پکّا۔ دیرپا۔ مستحکم۔

پائیداری۔ (ف۔مث) استحکام۔ مضبوطی۔

پائدان۔ (ف۔مذ) (۱) کفش (۲) جوتی اُتارنے کی جگہ (۳) گہوارہ (۴) گاڑی کی وہ جگہ جس پر پاؤں رکھ کر سوار ہوتے ہیں۔

پائے رفتن نہ جائے ماندن۔ (ف۔مقولہ) نہ جانے کی طاقت نہ رہنے کی جگہ۔ نہ جاتے بن پڑے نہ ٹھیرتے۔

پائے کاشت۔ (ف۔مث) وہ کاشت جو دوسری جگہ کا آدمی کسی گاؤں میں کرے۔

پائے گا۔ پائگہ۔ (ف۔مث) (۱) مرتبہ (۲) طویلہ۔ اصطبل (۳) کچہری۔ اجلاس (۴) چھوٹی ریاست۔

پائے گدا لنگ نیست۔ مُلکِ خُدا تنگ نیست۔ (مثل) مانگنے والے کے لیے سارا جہان پڑا ہے جہاں چاہے مانگتا پھرے۔

پائے مال۔ پامال۔ (ف۔صف) روندا ہوا۔ کُچلا ہوا۔

پائے مالی۔ (ف۔مث) تباہی۔ بربادی۔ پاؤں سے روندنا۔

پائے نظر (نگاہ) پھسلنا۔ (ا۔محاورہ) نظر کا نہ ٹھیرنا۔ نظر بھر کر نہ دیکھ سکنا۔

پائے ہمّت گاڑنا۔ (ا۔محاورہ) ثابت قدم رہنا۔ استقلال قائم رکھنا۔

پائیز۔ (پا۔ایز) (ف۔ا۔مذ) موسمِ خزاں۔ پت جھڑ کا موسم۔

پائیل۔ (ق۔ا۔مذ) ایسا بچہ جس کی ولادت پاؤں کی طرف سے ہو۔

پائیں۔ (پا۔این) (ف۔ا۔مذ) نیچے۔ پائنتی۔ سرہانے کے مقابل۔

پائیں باغ۔ (ف۔ا۔مذ) قلعے کے نیچے کا باغ۔ باغ زیرِ محل۔ مکان کے پیچھے کا باغ۔

پائینت۔ (پا۔اینت) (ہ۔ا۔مث) اَدوائین۔ پائنتی۔ پاؤں کی طرف کا پلنگ کا حصہ۔

پائنتی۔ (پا۔ئِن۔تی) (ہ۔ا۔مذ) پلنگ یا چارپائی کا پاؤں کی طرف کا حصہ۔

پائینچا۔ (پا۔ئِن۔چا) (ا۔مذ) پائچہ۔ ٹانگ کا غلاف۔ پاجامے کا وہ حصہ جس میں ٹانگ رہتی ہے۔

پائینچا بھاری کرنا۔ (ا۔محاورہ) گوشہ نشین ہونا۔ گھر سے باہر نہ نکلنا۔ ایک جگہ بیٹھ جانا۔ خانہ نشینی کرنا۔

پائینچا سے باہر نکلی پڑتی ہے۔ (ا۔محاورہ) غصے میں آپے سے باہر ہوئی جاتی ہے۔

پایاں۔ (پا۔یاں) (ف۔ا۔مذ) آخر۔ انجام۔

پائیک۔ (پا۔یک) (ف۔ا۔مذ) پیک۔ پیام بَر۔ ایلچی۔ سفیر۔ ہرکارہ۔ چٹھی رساں۔ (۲) پیادہ۔ پیدل۔

پائل۔ (پا۔یَل) (ہ۔ا۔مث) (۱) پازیب۔ ایک گھونگرو دار زیور جو پاؤں میں پہنا جاتا ہے (۲) پاؤں کے بل پیدا ہونے والا بچہ (۳) تیز رَو ہاتھی۔

پایہ۔ (پا۔یَہ) (ف۔ا۔مذ) (۱) پاؤں۔ قدم (۲) زینہ۔ قدمچہ (۳) درجہ۔ رُتبہ۔ منصب۔ عزّت (۴) چوپائے کا پاؤں۔

پایہ بہ پایہ۔ (ف) درجہ بہ درجہ۔

پایہ بلند ہونا۔ (ا۔محاورہ) مرتبہ بڑھانا۔

پایۂ تخت۔ (ف۔ا۔مذ) راج دھانی۔ دارالحکومت۔

پایۂ ثبوت کو پہنچنا۔ ثابت ہونا۔

پایہ شناس۔ (ف۔صف) رُتبہ شناس۔ رُتبہ کو پہچاننے والا۔

پایہ شناسی۔ (ف۔ا۔مث) مرتبہ شناسی۔ مرتبہ کو پہچاننا۔

پایۂ عرش ہلانا۔ (ا۔محاورہ) عرش تک اثر پہنچنا۔ فریاد کرنا۔ خدا سے منّت و زاری کرنا۔

پایہ پر کھینچنا۔ (ا۔محاورہ) تمنچے یا بندوق کے گھوڑے کو اس کی حد تک کھینچنا۔

پایندہ۔ (ف۔صف) استوار۔ قائم۔

پایندہ باد۔ (ف۔کلمۂ دُعا) استوار رہے۔ قائم رہے۔

پ ـــــ ب

پَبلِشَر۔ (پَب۔لِ۔شَر) (انگ۔ا۔مذ) کتاب یا اخبار کا

شائع کرنے والا۔

پبلک۔ (Public) (پب۔ لِک) [انگ۔ ا۔ مث] (۱) عوام۔ عام انسان تمام آدمی۔ کُل خلقت (۲) عام۔ تمام۔ سب۔ جملہ۔

پبلک انسٹرکشن۔ (Public Instruction) تعلیم عامہ۔ محکمۂ تعلیم کا صدر دفتر۔

پبلک پراسیکیوٹر۔ (Public Prosecutor) سرکاری وکیل گورنمنٹ کی طرف سے کسی مقدمہ کی پیروی کرنے والا۔

پبلک سروس۔ (Public Service) (۱) سرکاری ملازمت (۲) عام لوگوں کی خدمت۔

پبلک سروس کمیشن۔ (Public Service Commission) وہ بورڈ جو سرکاری عہدہ داروں کا انتخاب کرتا ہے۔

پبلک ورکس۔ (Public Works) اُمورِ عامہ۔ تعمیرات کا محکمہ۔

پبئی۔ (پَ۔ بَ۔ ای) [ہ۔ ا۔ مث] ایک خوش آواز پرند جسے پپئی اور پوئی بھی کہتے ہیں۔

پبیانا۔ (پب۔ یا۔ نا) [ہ۔ مص] زخم میں پیپ پڑ جانا۔

پ ــــ پ

پپرمنٹ۔ (Peppermint) (پ۔ پَر۔ مِنٹ) [انگ۔ ا۔ مذ] پودینہ کا ست۔

پپڑ۔ (پپ۔ پڑ) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) دیوار کی کہگل کا وہ حصّہ جو پھول کر علیحدہ ہو جاتا ہے (۲) پاپڑا۔

پپڑا۔ (پپ۔ ڑا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) پاپڑا۔ ایک پودا (۲) اوپر کا چھلکا۔ چھال۔

پپڑانا۔ پپڑا جانا۔ (پپ۔ ڑا۔ نا)، (پپ۔ ڑا۔ جا۔ نا) [اُ۔ مص] بالائی حصّہ خشک ہو جانا۔ پپڑی بندھ جانا۔ کھرنڈ بندھ جانا۔ پپڑی جمنا۔

پپڑی۔ (پپ۔ ڑی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) خشکی۔ کرنڈ۔ کھرنڈ۔ اوپر کا خشک پرت۔ سوکھا پوست (۲) چھوٹا پاپڑ (۳) حلوا سوہن کی ایک قسم۔

پپڑی آنا۔ (ا۔ محاورہ) تہ جمنا۔ اوپر کا حصّہ خشک ہو کر پرت کی شکل ہو جانا۔

پپڑی بندھنا۔ (ا۔ محاورہ) پپڑانا۔ خشک ہو جانا۔

پپڑی جمانا۔ (ا۔ محاورہ) تہ جمانا۔ حق قائم کرنا۔

پپڑی جم جانا۔ (ا۔ محاورہ) کھتے وغیرہ کا جمنا (۲) تہ جمنا۔ پرت جمنا (۳) ملائی جمنا۔

پپڑیا کتھا۔ (پَ۔ پڑ۔ یا۔ کتھ۔ تھا) [ہ۔ ا۔ مذ] سفید اور ہلکے رنگ کا کتھا (کتھے کی ایک قسم)۔

پپڑیلا۔ (پپ۔ ڑی۔ لا) [ہ۔ ا۔ مذ] پرت والا۔ چھلکے والا۔ پپڑی والا۔

پپل۔ (پپ۔ پَل) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) پیپل (۲) نفس پرستی۔

پپلا۔ (پُپ۔ لا) [ہ۔ ا۔ مذ] جس کے منہ میں دانت نہ ہوں۔ پوپلا۔

پپلی۔ (پپ۔ لی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) لمبی مرچ (۲) ایک قسم کی بوٹی۔

پپنی۔ (پپ۔ نی) [ہ۔ ا۔ مث] پلک۔ مژگان۔

پپوٹا۔ (پَپ۔ پو۔ ٹا) [ہ۔ ا۔ مذ] جسم کا وہ حصّہ جو آنکھ سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ آنکھ کا غلاف۔ نیام چشم۔ پُشتِ چشم۔

پپوٹا ابھرنا۔ (ا۔ محاورہ) پپوٹے کا پھول جانا۔

پپوٹا بھاری ہونا۔ (ا۔ محاورہ) پپوٹے پر ورم ہونا۔

پپوٹن۔ (پپ۔ پو۔ ٹن) [ہ۔ ا۔ مث] ایک پودے کا نام جس کے پتّے بطورِ دوا استعمال ہوتے ہیں۔

پپولنا۔ (پَ۔ پول۔ نا) [ہ۔ مص] چیز کو منہ میں پھرانا۔ بے دانت لگائے رس چوسنا۔ پپلانا۔

پپیا۔ (پَ۔ پی۔ یا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) آم کی گری نکال ہوئی گٹھلی جسے بطور پی پی بجاتے ہیں۔ سیٹی (۲) نہایت تیز آواز جو باریک ہو۔

پپیتا۔ (پَ۔ پی۔ تا) [پر۔ ا۔ مذ] ارنڈ۔ ایک پھل دار درخت جس میں شاخیں نہیں ہوتیں البتّہ بڑے بڑے پتّے ہوتے ہیں۔ اور جس کا پھل کھایا جاتا ہے۔

پپیانا۔ (پپ۔ یا۔ نا) [ہ۔ مص] پیپ پڑ جانا۔ زخم یا پھوڑے پھنسی کا پک جانا۔

پپیہا۔ (پَ۔ پی۔ ہا) [ہ۔ ا۔ مذ] زرد رنگ کا ایک خوش آواز پرند جو پی پی کی صدا لگاتا ہے۔

پ ــــ ت

پت۔ [ہ۔ ا۔ مث] (۱) عزّت۔ آبرو (۲) ساکھ۔ اعتبار (۳) شوہر۔ پتی۔ خاوند (۴) لاج۔ شرم (۵) پات کا مخفف۔ برگ۔ پتّا (۶) چاشنی۔ قوام۔

پت اُتارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چاشنی پکانا۔ قوام کرنا (۲) پتّے توڑنا (۳) بے عزّت کرنا (۴) ساکھ بگڑنا۔

پت جھڑ۔ [ہ۔ ا۔ مذ] خریف۔ خزاں۔ پتّوں کے جھڑنے کا موسم۔

پت رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) آبرو رکھنا۔ ساکھ رکھنا۔

پت گنوانا۔ (ا۔ محاورہ) آبرو کھونا۔ بے عزّت ہونا۔ ساکھ گنوانا۔

پت۔ [س۔ ا۔ مذ] صفرا۔ تلخہ۔ چاروں خلطوں میں سے ایک خلط ہے۔ زرد رنگ کا کڑوا پانی جو پتّے کے اندر رہتا ہے۔

پت ڈالنا۔ زرد رنگ کی قے کرنا۔ قے میں صفرا نکلنا۔

پُت۔ [ہ۔ ا۔ مذ] پُوت کا مخفف۔ پُتر۔ بیٹا۔

پِتا۔ (پِ۔ تا) [س۔ ا۔ مذ] باپ۔ والد۔ پدر۔

پتا۔ (پَ۔ تا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) نشان۔ علامت۔ سُراغ (۲) مقام۔ ٹھکانا (۳) اشارہ (۴) سرنامہ (۵) مکتوب الیہ کا پورا نام اور جائے سکونت لکھنا۔

پتا پوچھنا۔ (ا۔ محاورہ) ٹھکانا دریافت کرنا۔ سُراغ لگانا۔

پتا لگانا۔ (ا۔ محاورہ) تلاش کرنا۔ ڈھونڈنا۔ سُراغ لگانا۔

پتا ملنا۔ (ا۔ محاورہ) سُراغ لگنا۔ نشان معلوم ہو جانا۔

پتا نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) سُراغ چلانا۔ نشان معلوم کر لینا۔

پتے پر آنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی نشان سے تلاش کرنا۔ کسی نشان کے مطابق کھوج لگانا۔

پتّے کی سُنانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) عیب ظاہر کرنا۔ راز فاش کرنا۔ بھید کی کہنا۔ واقعات کہنا۔ ٹھیک ٹھیک کہنا (۲) چُبھتی ہوئی کہنا۔ چوٹ کرنا۔

پتّا۔ (پَت۔ تا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) برگ۔ پات۔ پتّر (۲) ورق۔ پتّا۔ کارڈ۔ جیسے تاش کا پتّا (۳) کان کا ایک زیور جو بالیوں میں لٹکایا جاتا ہے۔

پتّا باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) زخم پر پتّا باندھنا۔

پتّا بھی بے حکم خدا نہیں ہلتا۔ (ا۔ مثل) کوئی کام بغیر خدا کی مرضی کے نہیں ہوتا۔

پتّا توڑ کر بھاگنا۔ (ا۔ محاورہ) نہایت تیز دوڑنا۔ پیچھے مڑ کر نہ دیکھنا۔ رفوچکر ہو جانا۔

پتّا کھڑکا بندہ سرکا (سٹکا)۔ (مثل) کمال عیار اور چالاک آدمی کی نسبت بولتے ہیں

پتّا کھڑکنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پتّے کی آواز ہونا۔ آہٹ ہونا (۲) اندیشہ ہونا۔ خوف ہونا۔

پتّا چلنا۔ (ا۔ محاورہ) سُراغ ملنا۔

پتّا دینا۔ (ا۔ محاورہ) سُراغ بتانا۔ نشان بتانا۔ ٹھکانا بتا دینا۔

پتّے کی بات۔ (ا۔ بول چال) چبھتی ہوئی بات۔

پتّا لگنا۔ (ا۔ محاورہ) پھلوں میں داغ لگنا۔

پتّا نہ ہلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہوا بند ہونا (۲) حَبس ہونا (۳) پتّے نہ سرکنا۔

پتّا ہلانا۔ (ا۔ محاورہ) خفیف حرکت دینا۔

پتّا (ہو جانا) ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بھاگ جانا۔ رفوچکر ہو جانا۔ تیزی کے ساتھ بھاگنا۔

پتّوں والی۔ (د۔ مث) مُولی۔

پِتّا۔ (پِت۔ تا) (ہ۔ ا۔ مذ) جگر کے نیچے ایک چھوٹی تھیلی جس میں پت جمع رہتی ہے (۱) مَرارہ۔ زَہرہ۔ خلطِ صفرا کا مقام (۲) حوصلہ۔ ہمّت (۳) غصّہ۔ جوش۔ حرارت (۴) شرم۔ لاج۔ حیا (۵) خواہش نفسانی۔

پِتّا پانی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غصّہ فرو ہونا (۲) جوش دب جانا۔ برداشت ہونا۔

پِتّا لگانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کام میں جی لگانا۔

پِتّا مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غصّہ روکنا۔ جوش کو قابو کرنا (۲) دل پر جبر کرنا۔ سختی برداشت کرنا (۳) ہمّت کرنا (۵) دل لگانا۔ محنت کرنا۔

پِتّا مَرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غصّہ دھیما ہونا۔ تیزی نہ رہنا۔ گرمی نہ رہنا (۳) مزاج نرم ہو جانا (۴) صفرا کی کمی ہو جانا (۵) ہمّت نہ رہنا۔ حوصلہ کم ہو جانا۔

پِتّا نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جان نکال لینا (۲) تنگ کرنا (۳) بہت مارنا۔

پتال۔ پاتال۔ پتّال۔ (پَ۔ تال) (پت۔ تال) (س۔ ا۔ مث) زمین کا سب سے نیچے کا طبقہ۔

پتال جنتر۔ آگ پر رکھ کر کسی شے سے تیل نکالنے کا آلہ۔ آگ پر رکھ کر تیل نکالنے کا طریقہ۔ عمل حکمت کرنا۔

پتال کی خبر لانا۔ (ا۔ محاورہ) بات کی تہ تک پہنچنا (۲) دُور کی خبر لانا۔

پتّانا۔ (پَت۔ تا۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) حیران ہونا (۲) شرمندہ ہونا (۳) حواس باختہ ہونا۔

پتّاور۔ (پَ۔ تا۔ وَر) (ہ۔ ا۔ مذ) چھپّر بنانے کا پھوس۔

پتائی۔ (پُ۔ تا۔ ای) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) پوتنا (۲) پُوتنے کی مزدوری، پلستر یا لپائی کرنے کی اُجرت۔

پَتّر۔ (پَت۔ تَر) (س۔ ا۔ مذ) (۱) برگ۔ پتّا۔ دان (۲) پان (۳) پتّہ۔ دستاویز۔ رُقعہ۔ پرچہ۔ خط (۴) طبق۔ تختہ (۵) سونے چاندی اور لوہے کے پتلے ٹکڑے۔

پُتّر۔ (پُت۔ تَر) (س۔ ا۔ مذ) بیٹا۔ پسر۔ لڑکا۔ پُوت۔

پَتّرا۔ (پَت۔ تَ۔ را) (س۔ ا۔ مذ) (۱) تقویم۔ جنتری۔ خطِ تقدیر (۲) ورق۔ صفحہ۔ (۳) دھات کا ٹکڑا۔

پترے کھولنا۔ (ا۔ محاورہ) قلعی کھولنا۔ راز ظاہر کرنا۔ عیب بیان کرنا۔ حقیقت کا اعلان کرنا۔

پِترائی۔ (پِت۔ را۔ ای) (س۔ ا۔ مث) رشتہ دار۔ تین پُشت سے باپ کی طرف سے رشتہ داری۔

پترنگا۔ (پت۔ رن۔ گا) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک چڑیا۔

پَترَول۔ (Patrol) (پَت۔ رَول) (انگ۔ ا۔ مذ) رات کو گشت کرنے والی گارڈ۔ اصل لفظ پیٹرول ہے۔

پَتّری۔ (پَت۔ ت۔ رِی) (س۔ ا۔ مث) (۱) چِٹھی۔ خط (۲) خطِ تقدیر۔ زائچہ۔ جنم۔ کنڈلی (۳) چھوٹا ٹکڑا۔

پُتری۔ (پُت۔ ری) (ہ۔ ا۔ مث) پُتلی۔

پُتّری۔ (پُت۔ تَ۔ ری) (س۔ ا۔ مث) لڑکی۔ دُختر۔ بیٹی۔

پتُریا۔ (پَ۔ تُر۔ یا) (ہ۔ ا۔ مث) رنڈی۔ فاحشہ عورت۔ بیسوا۔ کسبی۔

پتُریا کا ڈیرا جیسے ٹھگوں کا گھیرا۔ (ا۔ مثل) رنڈی کے گھر جا کر آدمی لُٹ جاتا ہے۔

پَتُکی۔ (پَ۔ تُ۔ کی) (ہ۔ ا۔ مث) ایک چھوٹا برتن۔ پتیلی۔

پَتّل۔ (پَت۔ تل) (س۔ ا۔ مث) (۱) پتّوں کی بنائی ہوئی تھالی جس میں ہندو کھانا کھلاتے ہیں۔ ایک آدمی کی خوراک۔

پتّل پروسنا۔ (ہ۔ محاورہ) پتّل میں کھانا رکھنا۔ پتّوں کے تھال میں کھانے کی چیزیں چُننا

پتّل پھاڑی اور چل دیئے۔ (مثل) مطلب نکالا اور چل دیئے۔

پَتلا۔ (پَت۔ لا) (ہ۔ صف) (۱) رقیق۔ بہنے والا۔ عرق (۲) باریک۔ ہلکا (۳) لاغر۔ دُبلا (۴) کم زور (۵) نرم۔ نازک۔

پتلا حال کرنا۔ (ا۔ صف) (۱) تنگ کرنا۔ ستانا (۲) بے حال کرنا (۳) بہت مارنا۔

پتلا حال ہونا۔ (۱) بُرا حال ہونا (۲) قریبِ مرگ ہونا۔ سخت بیمار ہونا۔ (۳) نہایت کم زور ہونا (۴) لاغر ہونا۔ دُبلا ہونا (۵) رقیق ہونا (۶) مفلس اور کنگال ہونا (۷) بے عزت ہونا۔

پُتلا۔ (پُت۔ لا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) تصویر۔ پیکر۔ بُت۔ صنم۔ مُورتی (۲) جسم۔ قالب ڈھانچہ۔ بے جان انسانی یا حیوانی مورت۔ مجسمہ (۳) قبضہ (۴) بہت خوبصورت سجیلا۔ جوان۔ خوش رُو۔

پُتلا گاڑنا۔ (ا۔ محاورہ) ماش کے آٹے یا کسی اور چیز کا پُتلا بنا کر تسخیر کے لیے زمین میں دفن کرنا۔

پِتلانا۔ (پِت۔ لا۔ نا) (ہ۔ مص) کساؤ آنا۔ کسیا جانا۔ کھانے میں دھات کا زہریلا اثر ہو جانا۔ کھانے میں دھات کے برتن کے زہریلے مادے کا سرایت کر جانا۔

پتلون۔ (Pantaloon) (پَت۔ لُون) (انگ۔ ا۔ مذ و مث) (۱) پینٹ

مغربی طرز کا پاجامہ (۲) مجازاً پاجامہ۔ شلوار۔

پتلون ڈھیلی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) گھبرانا۔ پریشان ہونا (۲) ہمت ہار دینا۔

پتلی۔ (ہ۔ صف) باریک۔ مہین۔

پتلی آواز۔ (ا۔ صف) باریک آواز۔

پتلی دال کھانے والا۔ (ا۔ محاورہ) کم زور۔ بودا۔ کم ہمت۔

پتلی کمر۔ (ا۔ صف) باریک اور نازک کمر۔

پُتلی۔ (پُت۔ لی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) پُتلا کی تانیث (۲) گڑیا (۳) مٹی یا کاٹھ کی بنی ہوئی مورت۔ تار یا ڈورے کے ذریعہ سے ناچنے والی گڑیا (۴) مردمک آنکھ کی سیاہی۔ آنکھ کا تل (۵) گھوڑے کے تلوے کا ابھار (۶) مشین۔ کل۔ (۷) نہایت خوبصورت۔ نہایت حسین۔

پتلی پھیر لینا۔ (ا۔ محاورہ) بے وفائی کرنا۔ بے مروتی کرنا۔

پتلی گھر۔ (ا۔ مذ) کارخانہ۔ کپڑے کا کارخانہ۔

پتلیاں پھر جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پُتلی چڑھ جانا۔ مردمکِ چشم کا اوپر کو ہو جانا۔ (۲) حالت غیر ہو جانا۔ مرنے کے قریب ہو جانا۔

پتلیاں نچانا۔ (ا۔ محاورہ) پتلیوں کا تماشا کرنا (۲) آنکھیں مٹکانا۔ آنکھوں کے اشارے کرنا۔

پُتلیوں کا تماشا۔ گڑیوں کا کھیل۔ پُتلیوں کا کھیل۔ تصویروں کا کھیل۔

پتلیوں میں گھر کرنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت عزیز ہونا۔ پیارا ہونے کی جگہ۔

پتمبر۔ (پ۔ تم۔ بر) (ہ۔ ا۔ مذ) ریشمی دھوتی۔ ریشمی کپڑا۔

پتن۔ (پت۔ تن) (ہ۔ ا۔ مذ) دریا کی گزرگاہ۔ گھاٹ۔

پتنا۔ (ہ۔ مص) سفیدی ہونا۔ پوچی ہونا۔ پچارا پھرنا۔ قلعی ہونا۔

پتنگ۔ (پ۔ تنگ) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) کنکوا۔ گڈی (۲) پروانہ۔ پتنگا (۳) ایک لکڑی جس سے سرخ رنگ نکالا جاتا ہے۔

پتنگ اڑانا۔ (ا۔ محاورہ) کنکوا اُڑانا۔

پتنگ بازی۔ (ا۔ ف۔ مث) پتنگ کا کھیل۔ گڈی اڑانے کا تماشا۔ کنکوے اُڑانا۔

پتنگ چھری۔ (ا۔ صف۔ مث) (۱) تیز۔ تند۔ چالاک (۲) حرافہ۔ لگائی بجھائی کرنے والی۔

پتنگ ڈھا دینا۔ (ا۔ محاورہ) بڑھے ہوئے کنکوے کو گرا دینا۔

پتنگ کٹ جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کنکوے کی ڈور کا کٹ جانا (۲) کہیں سے نکالا جانا۔

پتنگا۔ (پ۔ تن۔ گا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) پتنگ۔ پروانہ (۲) چنگاری۔ شرارہ۔ آگ کا ذرہ۔

پتنگے لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مرچیں لگنا۔ رشک ہونا۔ حسد ہونا (۲) غصے ہونا آگ بگولا ہونا۔ سخت ناراض ہونا۔

پتنی۔ (پت۔ نی) (س۔ ا۔ مث) بیوی۔

پتوار۔ پتوال۔ (پت۔ وار) (پت۔ وال) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) پاتا۔ کشتی کا دُنبالہ سُکان کشتی کا رُخ موڑنے کی لکڑی۔

پتواس۔ (پت۔ واس) (ہ۔ ا۔ مث) کبوتروں کے بیٹھنے کی چھتری۔ پرند کے بیٹھنے کا اڈا۔

پَتوہ۔ پَتوہو۔ (پَ۔ توہ) (پَ۔ تو۔ ہو) (ہ۔ ا۔ مث) بہو۔ بیٹے کی بیوی۔

پتھ۔ (س۔ ا۔ مذ) رستہ۔ سڑک۔ راہ۔ شاہ راہ۔

پتھر۔ (پتھ۔ تھر) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) چٹان کا ٹکڑا۔ سنگ۔ حجر (۲) ژالہ۔ اولا (۳) ہیرا۔ پنا۔ لال۔ زمرد۔ یاقوت وغیرہ (۴) چکی (۵) (صف) بھاری۔ بوجھل۔ (۶) نہایت۔ بہت۔ زیادہ (۷) کٹھن۔ مشکل (۸) بے رحم۔ ظالم۔ کند ذہن (۹) بے وقوف۔ نافہم (۱۰) ثقیل۔ دیر میں ہضم ہونے والی چیز۔

پتھر اُدھیڑنا۔ (ا۔ محاورہ) پتھر اُکھیڑنا۔

پتھر برسانا۔ (ا۔ محاورہ) بہت تعداد میں پتھر گرانا۔ پتھر مارنا۔

پتھر برسنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پتھر پڑنا۔ پتھر گرنا (۲) اولے پڑنا۔ ژالہ باری ہونا۔

پتھر بن جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خاموش ہو جانا (۲) گونگا بننا (۳) سنگ دل ہو جانا (۴) رحم نہ کرنا۔

پتھر پانی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رحم آنا۔ ظالم کو ترس آنا (۲) سختی کاٹنا۔ مصیبت گزر جانا۔

پتھر پر لگانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی دھار والی چیز کو پتھر پر رگڑ کر تیز کرنا۔

پتھر پر جونک نہیں لگتی۔ (ا۔ مثل) جس پر کسی بات کا اثر نہ ہو اس کے متعلق کہتے ہیں۔

پتھر پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پتھر برسنا۔ پتھر گرنا (۲) ژالہ باری ہونا۔ اولے پڑنا۔ (۳) دکھ میں گرفتار ہونا (۴) قحط پڑنا (۵) عقل و فہم اور سوجھ بچار کا جاتے رہنا۔

پتھر پڑیں سمجھ پر۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تم نہیں سمجھتے۔ بے وقوف ہو (۲) سمجھ پر لعنت (۳) بہت برا کام کیا۔

پتھر پسیجنا (پتھر پگھلنا) (۱) پتھر میں نرمی آنا (۲) ظالم کا رحم آنا۔ پگھلنا۔ نرم ہونا۔ سخت دل کا نرم ہونا۔ بخیل آدمی کا کچھ دینے پر آمادہ ہونا۔

پتھر پھوڑ۔ (ا۔ مذ) (۱) سنگ تراش۔ پتھر پھوڑنے والا (۲) کھٹ بڑھئی۔ ہدہد۔

پتھر تلے ہاتھ دینا۔ (ا۔ محاورہ) مصیبت میں پھنسنا۔

پتھر تلے سے ہاتھ نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) فارغ ہونا۔ آزاد ہونا۔ مصیبت یا غم سے نجات پانا۔

پتھر تلے کا ہاتھ۔ (ا۔ محاورہ) مجبوری۔ ناچاری۔ بے اختیاری۔

پتھر چٹا۔ (۱) صیقل گر۔ اوزار کو سان پر رکھنے والا (۲) کنجوس۔ ممسک (۳) سانپ کی ایک قسم (۴) گھاس کی ایک قسم۔

پتھر چٹانا۔ (ا۔ محاورہ) دھار تیز کرنا۔ پتھر پر رگڑنا۔ پتھر پر گھسنا۔

پتھر چلنا۔ (ا۔ محاورہ) پتھروں کی بوچھاڑ ہونا۔

پتھر چھاتی پر دھرنا (دھر لینا)۔ (ا۔ محاورہ) (۱) صبر کرنا۔ استقلال رکھنا۔ (۲) برداشت کرنا۔ سہارنا۔

پتھر ڈھونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سخت محنت کرنا۔ نہایت دشوار کام کرنا (۲) فضول کام کرنا۔

پتھر سا پھینک مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سختی سے جواب دینا۔ کرخت گفتگو کرنا (۲) گستاخی سے بولنا۔

پتھر سے چکنی بھلی جو پیس کھائے سنسار۔ (ا۔ مثل) بت پرستی پر طنز ہے۔

پتھر سے سر (پھوڑنا) مارنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بے وقوف کو سمجھانا (۲) بے سُود اور بے فائدہ کوشش کرنا (۳) بہرے سے گفتگو کرنا۔

پتھر کا جگر۔ (ا۔صف) (۱) سخت کلیجا (۲) بے رحم (۳) سنگ دل۔

پتھر کا جگر پانی ہونا۔ (ا۔محاورہ) سنگدل کو ترس آنا۔

پتھر کا جواب پتھر۔ (ا۔مقولہ) سخت بات کا سخت جواب۔

پتھر کا دل (جگر۔ کلیجا)۔ (ا۔صف) (۱) سنگ دل۔ ظالم۔ جابر۔ سخت دل۔ (۲) مضبوط۔ نڈر۔

پتھر کلا۔ (ہ۔مذ) توڑے دار بندوق۔ چقماق کے ذریعے سے چلنے والی بندوق۔

پتھر کا کلیجا کر لینا۔ (ا۔محاورہ) دل کو سخت کر لینا۔

پتھر کلیجے پر دھرنا۔ (ا۔محاورہ) صبر کرنا۔

پتھر کو پانی (موم) کر دینا یا کرنا۔ (ا۔محاورہ) سنگ دل کو نرم کر دینا۔ بے رحم کو متاثر کرنا۔

پتھر کھینچ مارنا۔ (ا۔محاورہ) ایسی بات کہنا جو سُننے والے کو ناگوار گزرے۔

پتھر کی تصویر بننا۔ (ا۔محاورہ) خاموش ہو جانا۔ سکتے میں آ جانا۔

پتھر کی چھاتی کر لینا۔ (ا۔محاورہ) انتہائی ضبط کرنا۔ صبر کرنا۔

پتھر کی چھاتی۔ (ا۔مث) (۱) سخت دِلی۔ سنگ دلی (۲) حوصلہ مندی ہمت بہادری (۳) دل جگر کا استقلال (۴) چھاتی مضبوط ہونا۔ سینہ سخت ہونا۔

پتھر کی لکیر۔ (ا۔صف) (۱) نہ مٹنے والی چیز (۲) نقش کالحجر (۳) مضبوط۔ مستحکم۔

پتھر کے نیچے ہاتھ ہونا۔ (ا۔محاورہ) سخت مصیبت میں ہونا۔

پتھر لڑھکانا۔ (ا۔محاورہ) ثقیل اور بھدے الفاظ استعمال کرنا۔

پتھر مارنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سنگسار کرنا (۲) سخت کلامی کرنا۔

پتھر مارے موت نہیں۔ (مثل) نہایت سخت جان ہے۔ بہت بے حیا ہے۔ انتہائی بے شرم ہے۔

پتھر میں جونک نہیں لگتی۔ (مثل) (۱) کنجوس کو رحم نہیں آتا۔ بخیل پیسہ خرچ نہیں کرتا (۲) بُروں پر نصیحت کا اثر نہیں ہوتا۔

پتھر نچوڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ظالم سے رحم کی اُمید کرنا۔ کنجوس سے سخاوت چاہنا بد سے نیکی کا خیال رکھنا (۲) بے سُود اور بے کار کام کرنا۔

پتھر نہیں پگھلتے۔ (ا۔محاورہ) سنگ دل کو رحم۔ بخیل کو سخاوت۔ جفاکار کو وفا پتھر کو نرمی وغیرہ ہونا ناممکن ہے۔

پتھر ہونا (ہو جانا)۔ (ا۔محاورہ) مُشکل ہونا۔ سخت ہونا (۲) بھاری ہونا (۳) منجمد ہونا (۴) ایک جگہ پڑے رہنا۔ بے حس و حرکت ہونا (۵) بہرا ہونا (۶) اندھا ہونا (۷) بے کار ہونا (۸) بے رحم ہونا (۹) بُت ہو جانا۔ خاموش ہو جانا۔

پتھرا جانا۔ پتھرانا۔ (پَتھ۔را۔جا۔نا) (پَتھ۔را۔نا) [اُر۔مص] (۱) پتھر ہو جانا۔ سخت ہو جانا (۲) آنکھ کا نور جاتے رہنا۔

پتھرا دینا۔ (پتھ۔را۔دے۔نا) [اُر۔مص] پتھر بنا دینا۔

پتھراؤ۔ (پَتھ۔را۔او) [ہ۔ا۔مذ] (۱) سنگ باری۔ پتھروں کی بوچھاڑ۔

پتھر وٹا۔ (پَتھ۔رَو۔ٹا) [ہ۔ا۔مذ] پتھر کا ٹکڑا۔ بٹا۔ کونڈی۔ سِل۔ پتھر کا پیالہ۔

پتھری۔ (پَتھ۔ری) [ہ۔ا۔مث] (۱) سنگ ریزہ۔ سنگ مثانہ۔ سنگ گُردہ (۲) پتھر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے۔ چقماق وغیرہ (۳) اُسترہ وغیرہ تیز کرنے کا آلہ (۴) سنگ دان۔ پرند کا ایک عضو جس میں پتھر وغیرہ ہضم ہو جاتے ہیں پوٹا۔

پتھریلا۔ (پَتھ۔رِی۔لا) [ہ۔صف] پتھر ملا ہوا۔ سنگ آمیز۔ پتھر کا۔

پتھریلی۔ (پَتھ۔ری۔لی) [ہ۔صف] پتھر کی۔ پتھر ملی ہوئی چیز یا زمین۔

پتھنا۔ (پَتھ۔نا) [ہ۔مص] تھوپنا۔ گوبر کے اُپلے بنانا (۲) زدوکوب کرنا۔

پتھواری۔ (پتھ۔وا۔ری) [ہ۔ا۔مث] وہ جگہ جہاں اُپلے پاتھے جاتے ہیں۔

پتھیر۔ (پَ۔تھیر) [ہ۔ا۔مث] اینٹیں بنانے کی جگہ۔

پتھیرا۔ (پَ۔تھے۔را) [ہ۔ا۔مذ] تھاپنے والا۔ پاتھنے والا۔ بنانے والا۔ ڈھالنے والا۔ اینٹیں یا اُپلے وغیرہ بنانے والا۔

پُتھی۔ (پُتھ۔تھی) [ہ۔ا۔مث] پیاز کی آنڈی۔

پتی۔ (پَت۔تی) [ہ۔ا۔مث] (۱) چھوٹا پتا۔ کونپل۔ بُوٹی جڑی کے پتے (۲) سبزی بھنگ۔ بوٹی (۳) چندہ۔ شرکت۔ ساجھ (۴) پترا۔ ٹکڑا۔

پتی دار۔ (ا۔ف۔صف) شریک۔ ساجھی۔ حصہ دار۔ بہرہ ور۔

پِتی۔ (پِت۔تی) [ہ۔ا۔مث] (۱) پت کا فساد۔ پت کی خرابی۔ صفرا کا بگاڑ (۲) ایک بیماری کا نام جو جوشِ خون سے پیدا ہوتی ہے۔

پتی اچھلنا۔ (ا۔محاورہ) پت کے فساد کا بدن پر ظاہر ہونا۔ صفرا کے بگاڑ کا جسم پر نمایاں ہونا۔

پَتی۔ (پَ۔تی) [س۔ا۔مذ] شوہر۔ خاوند۔ سوامی۔ مالک۔

پتی برتا۔ (ہ۔صف) (۱) پاک دامن۔ عفیفہ۔ نیک (۲) خاوند کی خدمت گار۔

پتیانا۔ (پَت۔یا۔نا) [اُر۔مص] (۱) اعتبار کرنا۔ یقین کرنا۔ ساکھ کرنا (۲) خاطر میں لانا۔ دھیان دینا۔

پتیل۔ (پَ۔تیل) [ہ۔صف] (۱) باریک۔ پتلا۔ کم زور۔ مہین (۲) جھُر جھُرا۔

پتیل۔ (ف۔ا۔مذ) چراغ کی بتی۔

پتیل سوز۔ (ف۔ا۔مذ) شمع دان۔

پتیلا۔ (پَ۔تی۔لا) [ہ۔ا۔مذ] دیگچہ۔ بڑی پتیلی۔

پتیلی۔ (پَ۔تی۔لی) [ہ۔ا۔مث] دیگچی۔ دھات کی ہنڈیا۔

پ ـــ ٹ

پَٹ۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) کواڑ۔ تختہ (۲) اوندھا۔ اُلٹا۔ برگشتہ (۳) نقاب۔ اوٹ۔ برقع (۴) کسی چیز کے گرنے کی آواز (۵) فوراً۔ تُرت (۶) عرض۔ چوڑائی۔ پاٹ (۷) سنگھاسن۔ تخت۔

پٹ بھیڑنا۔ (ا۔مص) کواڑ بند کرنا۔ دروازہ بند کرنا۔

پٹ۔پٹ۔ (ا۔مث) (۱) متواتر گرنے کی آواز۔ تڑ تڑ (۲) جھجک (۳) پیٹنے کی آواز۔

پٹ پٹ بولنا۔ (ا۔محاورہ) تڑاق پڑاق بولنا۔ بے جھجک باتیں کرنا۔

پٹ پڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) خلاف ہونا۔ غیر مؤثر ہونا (۲) بے سُود ہونا۔ تدبیر یا کسی حربے کا بے اثر ہونا (۳) ہار جانا۔ ناکام ہو جانا۔

پٹ کھولنا۔ (مص۔مرکب) دروازہ کھولنا۔ گھونگٹ اُٹھانا۔ نقاب ہٹانا۔

پردہ ہٹانا۔

پُٹ۔ (س۔ا۔مث) (۱) کسی چیز کا سکڑنا یا تنگ ہونا (۲) کسی چیز کو تہ کرنا یا دوہرا کرنا (۳) تہ۔ گڑھا (۴) گولائی دَور (۵) چادر اوڑھنا (۶) غلاف (۷) لنگوٹا۔ انگوچھا (۸) گھوڑے کا سُم (۹) دونا (۱۰) پگھلانے یا گھلانے والی چیز۔ ملین۔ محلّل۔

پُٹ دیوی (رانی)۔ (ہ۔ا۔مث) راجہ کی بڑی رانی۔

پَٹ۔ (ہ۔ا۔مث) شائبہ۔ بُو۔ آمیزش۔ چاشنی۔ خمیر۔

پٹّا۔ (پَ۔ٹّا) (ہ۔ا۔مذ) پھری گدکے کا کھیل۔ لکڑی کا تماشا۔ سپہ گری کا فن۔

پٹّا باز۔ پٹے باز۔ (ہ۔ف۔صف) (۱) پٹے باز۔ پٹے کا کھلاڑی۔ لکڑی کھیلنے والا۔ (۲) کھلونے کا نٹ جو ہلانے سے پٹا کھیلتا ہے (۳) ایک آتشبازی

پٹے کے ہاتھ (دکھانا) نکالنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہاتھوں کو اس طرح حرکت دینا جیسے پٹے میں دیتے ہیں (۲) (مجازاً) جھوٹی دھمکی دینا۔ نمائشی دھاک بٹھانا۔

پٹّا۔ (پٹ۔ٹّا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) گلو بند۔ طوق۔ چوپائے کو گلے میں پہنانے کا چمڑے وغیرہ کا قلادہ (۲) اجارہ نامہ۔ مالک زمین کی طرف سے زمین کو کام میں لانے کا اجازت نامہ (۳) سَر کے لمبے بال۔ پٹے (۴) تختہ۔ پٹڑا۔ پٹڑی۔ بیٹھنے کا آلہ (۵) ادگی۔ چکی۔ بانات۔ مخمل وغیرہ کی جوتی کے پٹے جن پر کام بنا ہو (۶) دوپٹہ۔ اوڑھنا۔ ایک عرض کا (۷) پٹکا۔ پھینٹا۔ لنگی۔ کمر میں باندھنے کا کپڑا۔ چپراس پیٹی (۸) دستور۔ نیگ۔ انعام۔ رواج۔ حق الخدمت جو دُلھن کے کمینوں اور خادموں کو بیٹے والے کی طرف سے رُخصت کے وقت دیا جاتا ہے۔ (۹) کرایہ یا محصول وصول کرنے کا دستور العمل۔

پٹا اُتارنا۔ (۱) چپراس لے لینا۔ پیٹی اُتار لینا۔ برخاست کرنا۔ موقوف کرنا (۲) گلو بند کھول لینا (۳) جانور کو آزاد کر دینا (۴) نکال دینا۔ ملکیت سے خارج کر دینا (۵) ملازمت سے علیحدہ ہونا۔ آزاد ہونا۔

پٹا پھیر۔ (ہ۔صف) دُولہا دُلھن کا پٹڑا بدلنا۔ شادی کی ایک رسم۔

پٹا پھیرنا۔ (ا۔محاورہ) ہندوؤں کی ایک رسم جو پھیروں کے وقت ہوتی ہے۔

پٹا ترڑانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بے زار ہونا۔ تنگ ہونا۔ عاجز آنا (۲) آوارہ ہونا۔ بھاگنے کا ارادہ کرنا۔ آزادی چاہنا (۳) زنجیر یا رسہ توڑنا۔

پٹا لکھوا لینا۔ (ا۔محاورہ) قول و قرار کر لینا۔ معاہدہ کر لینا۔

پٹا پَٹ۔ (پَ۔ٹا۔پَٹ) (ہ۔ا۔مث) (۱) بوند یا پھلوں وغیرہ کے گرنے کی آواز (۲) سڑاسڑ۔ لگاتار۔ پٹنے کی آواز (۳) بکثرت۔ بافراط۔ کثرت کے ساتھ پھلوں کا گرنا (۴) پے در پے۔ متواتر۔

پٹا پَٹ بولنا۔ (ا۔محاورہ) متواتر یا لگاتار بولنا۔

پٹا پٹی۔ (پَ۔ٹا۔پ۔ٹی) (ہ۔ا۔مث) ایک دھاری دار کپڑا۔

پٹا پٹی کا پردہ۔ وہ پردہ جس میں قسم قسم کے پھول بوٹے بنے ہوں۔ چوب کاری پردہ۔ مینا کاری کا پردہ۔

پٹا پٹی کی گوٹ۔ (ا۔مث) رنگا رنگ پھول پتی سے کاڑھا ہوا کنارہ۔ رنگ برنگی۔ پھول بیل سے تیار کیا ہوا حاشیہ۔

پٹا پَر۔ (پَ۔ٹا۔پَر) (ہ۔ا۔مذ) ایک پھل۔ رس بھری۔

پٹا پڑنا۔ (ا۔محاورہ) (پَ۔ٹا۔پڑ۔نا) کثرت سے ہونا۔ بہت ہونا۔

پٹا دینا (پٹانا)۔ (ا۔محاورہ) چھت ڈلوانا (۲) پوشش کرانا (۳) فرش بنوانا (۴) گڑھے کو پُر کرا دینا (۵) سودا کرنا۔

پٹاخ۔ (پَ۔ٹاخ) (ہ۔ا۔مث) پٹاخے، بندوق یا تھپڑ کی آواز۔

پٹاخ سے بولنا۔ (ا۔محاورہ) ترُت بولنا۔ فوراً جواب دینا۔ زور سے بولنا۔

پٹاخا۔ (پَ۔ٹا۔خا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) پڑاخا (آتش بازی کی ایک قسم) (۲) بندوق کی ٹوپی (۳) شوخ۔ چنچل۔ چالاک (۴) تڑاق پڑاق بولنے والا۔ خوش آواز۔ (۵) نمکین۔ خوب صورت۔ معشوق۔

پٹارا۔ (پِ۔ٹا۔را) (ہ۔ا۔مذ) بید، لکڑی یا بانس کا بنا ہوا بکس۔

پٹارا توڑنا۔ (ا۔محاورہ) چوری کرنا۔

پٹاری۔ (پِ۔ٹا۔ری) (ہ۔ا۔مث) بید یا بانس کی بنی ہوئی صندوقچی (۲) میوہ رکھنے کی ٹوکری (۳) ایک کیڑا جو چاولوں میں پیدا ہوتا ہے۔

پٹاری کا خرچ۔ (ا۔مذ) (۱) پاندان کا خرچ۔ پان چھالیہ کا صرفہ (۲) حرام کاری کی اُجرت۔

پٹاری میں بند رکھنے کے قابل۔ (ا۔صف) (طنزاً) عجیب و غریب۔ نادر۔

پُٹاش۔ (Potash) (پُ۔ٹاش) (انگ۔ا۔مذ) ایک آتش گیر مادّہ۔ کھاد سجی۔ مٹی۔

پٹاک۔ پٹاق۔ (پَ۔ٹاک) (پَ۔ٹاق) (ہ۔ا۔مذ) پَٹ پَٹ۔ بھد بھد۔ پھل گرنے کی آواز۔

پٹاکا۔ (پَ۔ٹا۔کا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) پٹاخا۔ چنچل۔ شوخ (۲) خوبصورت۔

پٹانا۔ (پَ۔ٹا۔نا) (ہ۔مص) (۱) وصول کرنا (۲) آب پاشی کرنا (۳) چھت ڈلوانا (۴) سودا کرنا۔ لین دین کرنا۔

پٹاؤ۔ (پَ۔ٹا۔او) (ہ۔ا۔مذ) (۱) پوشش۔ چھت۔ کڑی۔ تختہ (۲) آب پاشی۔

پُٹ بندھک۔ (پُٹ۔بن۔دَھک) (ہ۔ا۔مث) کفالت و اصالت۔ جس میں سے سُود اور اصل دونوں مقررہ میعاد میں ادا کیے جاتے ہیں۔

پٹ بھرا۔ (پٹ۔بھ۔را) (ہ۔صف) دیکھیے پیٹ بھرا۔ آسودہ۔ مطمئن۔

پچھتانا۔ (پَٹ۔پ۔ٹا۔نا) (ہ۔مص) حسرت و افسوس کرنا۔ پچھتانا۔ رنج کرنا۔

پٹ پچھنا۔ (پٹ۔پچھ۔نا) (ہ۔صف) آخری اولاد۔

پٹخارنا۔ (پَٹ۔خار۔نا) (اُر۔مص) (۱) پھٹکارنا۔ بُرا بھلا کہنا (۲) پیٹنا۔ دھمکانا۔

پٹخنا۔ (پَ۔ٹخ۔نا) (اُر۔مص) (۱) پٹکنا۔ دے مارنا۔ پچھاڑنا (۲) سُوجن کم ہونا

پٹخنی۔ (پَ۔ٹخ۔نی) (ہ۔ا۔مث) (۱) کشتی میں زمین پر دے مارنا۔ گرانا۔

پٹخنیاں دینا۔ (ا۔محاورہ) بار بار زمین پر دے مارنا۔

پٹخنیاں کھانا۔ (ا۔محاورہ) پچھاڑیں کھانا۔ لوٹنیاں لینا۔ گر گر پڑنا۔ تڑپنا۔ لوٹنا۔

پٹر پٹر۔ (پَ۔ٹر۔پَ۔ٹر) (ہ۔تابع فعل) (۱) تڑاق پڑاق۔ بے روک ٹوک۔ (۲) آنکھ ملا کر۔ آنکھیں کھول کر۔

پٹر پٹر باتیں کرنا۔ (ا۔محاورہ) بہت باتیں کرنا۔ تڑاق پڑاق باتیں کرنا۔

پٹڑا۔ پٹڑا۔ (پَٹ۔را) (پَٹ۔ڑا) (س۔ا۔مذ) (۱) تختہ۔ چوکی (۲) دھوبیوں کے کپڑے دھونے کا تختہ۔ لکڑی یا پتھر کی سل (۳) پٹیلا لکڑی کا ایک لمبا تختہ جو زمین ہموار کرنے کے لیے کھیت میں پھیرتے ہیں (پن) سہاگہ۔

پٹڑا (پٹڑا) پھیرنا۔ (ا۔محاورہ) صفایا کر دینا (۲) سہاگہ پھیرنا۔

پٹڑا (پٹڑا) کر دینا۔ (ا۔محاورہ) تباہ کر دینا (۲) ہموار کر دینا (۳) کمزور کر دینا۔

پَٹ رانی۔ (پَٹ - را - نی) (ہ - ا - مث) پہلی ملکہ - بھا رانی - بڑی رانی - وہ رانی جس کی اولاد گدّی کی حقدار ہو۔

پٹرول۔ (Petrol) (پٹ - رول) (انگ - ا - مذ) وہ معدنی تیل جس سے موٹر چلتی ہے۔ انجن کا تیل۔

پٹری - پٹڑی۔ (پٹ - ری) (پٹ - ڑی) (ہ - ا - مث) (۱) تختی - چھوٹا تختہ - لوح - (۲) نہر کا کنارہ - سڑک کا کنارہ - حاشیہ - پینڈ - ڈول (۳) باغ کی چھوٹی روش (۴) ران (۵) کھپریل کا کھپرا جس پر نلیاں جمائی جاتی ہیں۔

پٹری جمانا۔ (ا - محاورہ) (۱) آلتی پالتی لگانا (۲) گھوڑے پر ران جما کر بیٹھنا۔

پٹس۔ (پٹ - ٹس) (ہ - مص) پیٹنا - رونا - ماتم - دُکھڑا رونا - زدوکوب۔

پٹ سَن۔ (پٹ - سَن) (ہ - ا - مذ) ایک پودا جس میں سے سَن نکالتے ہیں۔

پٹکا۔ (پٹ - کا) (ہ - ا - مذ) (۱) پیٹی - کمربند - کمرپیچ - کمر سے باندھنے کا دوپٹہ یا رومال (۲) مٹی کی دیوار میں چونے کی پٹی یا پتھر کی چنائی میں اینٹوں کی پٹی۔

پٹکا باندھنا۔ (ا - محاورہ) (۱) کمر باندھنا (۲) کسی کام کے لیے مستعد ہونا۔

پٹکا پکڑنا۔ (ا - محاورہ) دامن پکڑنا - روکنا - مزاحم ہونا - تعرض کرنا۔

پٹکار۔ (پٹ - کار) (ہ - ا - مث) چابک یا رسّی جو گھوڑے کو چلانے اور پرندوں کو کھیت سے اُڑانے کے کام آتی ہے۔

پٹکن۔ (پٹ - کن) (ہ - ا - مث) (۱) بے چینی - بے کلی (۲) دھکا (۳) گرنا (۴) سوجن کا کم ہونا۔

پٹکنا۔ (پَٹ بَک - نا) (ہ - مص) پٹخنا - دے مارنا - گرانا۔

پٹکنی۔ (پَٹ بَک - نی) (ہ - ا - مث) پٹخنی - زمین پر گرانے کا عمل۔

پٹکی۔ (پٹ - کی) (ہ - ا - مث) (۱) مرگِ ناگہانی (۲) بیسن یا آٹا جو شوربا گاڑھا کرنے کے لیے اکثر ساگ یا سالن میں ڈالتے ہیں (۳) آفت - مصیبت - (۴) غصہ۔

پٹکی پڑنا۔ (ا - محاورہ) خدا کا غضب نازل ہونا - آفت ہونا - صدمہ پہنچنا۔

پٹکی پڑے۔ (ا - بددعا) غارت ہو - غضب نازل ہو۔

پٹکی ڈالنا۔ اندھا کر دینا - آنکھیں بند کر دینا۔

پٹل۔ (پَ - ٹل) (ہ - ا - مذ) (۱) چھت - چھپر (۲) ڈھکنا - دوپٹہ - نقاب (۳) آنکھ کی جھلّی (۴) تعداد - مقدار (۵) گروہ - بھیڑ (۶) ٹوکری (۷) حشم خدم - (۸) کتاب - باب (۹) منتر - اشلوک (۱۰) ماتھے پر صندل کا ٹیکہ۔

پٹلا۔ (پُٹ - لا) (ہ - ا - مذ) پشتارہ جس میں چیزیں باندھتے ہیں - پوٹلا۔

پُٹلی۔ (پُٹ - لی) (ہ - ا - مث) چھوٹا پُٹلا - پوٹلی۔

پٹم۔ (پَٹ - ٹم) (ہ - صف) بند - مُندا ہوا۔

پٹم ہونا۔ (ا - محاورہ) اندھا ہونا - چوپٹ ہونا۔

پٹمی لگانا۔ (پٹ - ری - لَ - گا - نا) (اُ - مص) گتّے کے ٹکڑے سے بونا۔

پٹن۔ (پَٹ - ٹن) (س - ا - مذ) گھاٹ - دریا کو عبور کرنے کی جگہ - پتن (۲) آبادی - بستی۔

پٹن۔ (پٹ - ٹن) (ہ - ا - مث) پٹس - ماتم - کہرام۔

پٹنا - پٹ جانا۔ (پٹ - نا) (پٹ - جا - نا) (اُ - مص) (۱) وصول ہونا - حاصل ہونا (۲) ہاتھ لگنا - سودا بننا (۳) پرشش ہونا - چھا جانا - کڑی تختے سے دُرست ہونا (۴) آب پاشی ہونا (۵) بھرنا - لبالب ہونا - بکثرت ہونا۔

پٹنا۔ (پِٹ - نا) (اُ - مص) (۱) مار کھانا (۲) ماتم - کہرام (۳) رنج - غم (۴) مصیبت۔

پٹنی - پٹونی۔ (پٹ - نی) (پ - ٹو - نی) (ہ - ا - مذ) ملّاح - مانجھی - کھویا۔

پٹو۔ (پٹ - ٹو) (ہ - ا - مذ) ایک قسم کا اُونی کپڑا - ہاتھ سے کاتا اور بُنا ہوا اُونی کپڑا۔

پٹو۔ (پِٹ - ٹو) (اُ - صف - ہ - ا - مذ) (۱) پٹنے والا - مار کھانے والا - دبیل (۲) ہار جانے والا - بھاگ جانے والا۔

پٹوا۔ (پٹ - وا) (ہ - ا - مذ) بٹوے اور زیور وغیرہ میں ڈورے ڈالنے والا - علاقہ بند - زری باف۔

پٹواری۔ (پٹ - وا - ری) (ہ - ا - مذ) کارندہ - گاؤں کے رقبے - پیمائش - پیداوار لگان اور مال گزاری کی جانچ پڑتال کرنے والا۔

پٹوانا۔ (پٹ - وا - نا) (اُ - مص) (۱) وصول کرانا - دلوانا (۲) سودا کرانا - معاملہ کرانا - طے کرانا - چھت ڈلوانا (۳) آب پاشی کرانا (۴) بھرانا - پُر کرانا۔

پٹوانا۔ (پِٹ - وا - نا) (ہ - مص) (۱) مار کھلوانا - ضرب لگوانا (۲) پھٹک کرانا - رکوانا (۳) ماتم کرانا۔

پٹوتن۔ (پَ - ٹو - تن) (ہ - ا - مث) چھت پاٹنے کے تختے۔

پٹوڑ۔ (پَ - ٹوڑ) (ہ - ا - مث) ماتم - کہرام۔

پٹولا۔ (پَ - ٹو - لا) (ہ - ا - مذ) ریشم کا کپڑا۔

پٹولی۔ (پَ - ٹو - لی) (ہ - ا - مذ) پٹوا - ہار یا زیور میں ریشم کا ڈورا ڈالنے والا۔

پٹونی۔ (پَ - ٹو - نی) (ہ - ا - مذ) کشتی چلانے والا - ملّاح۔

پٹّہ۔ (پٹ - ٹہ) (ہ - ا - مذ) (۱) وہ تحریر جس کے ذریعے سے جائداد غیر منقولہ لگان یا کرائے پر دی یا لی جائے - وہ دستاویز جو کاشتکار مالکِ زمین کو اجارے کی بابت لکھ کر دے - ٹھیکہ داری - ہر قسم کی دستاویز (۲) چپراس۔

پٹّہ دار۔ (ا - ف - مذ) پٹہ لینے والا۔

پٹّہ میعادی۔ (ا - صف) وہ پٹہ جو ایک محدود زمانے کے لیے دیا جائے۔

پٹھ۔ (ہ - ا - مث) (۱) نوجوان بکری (۲) خوب صورت - جوانی میں بھری ہوئی۔

پُٹھ۔ (ہ - ا - مث) (۱) آمیزش (۲) پُٹھا - جانور کی دُم کے اُوپر کا حصّہ - پیٹھ اور دُم کا درمیانی حصّہ۔

پٹھا۔ (پٹھ - ٹھا) (ہ - ا - مذ) (۱) پہلوان - ریل (۲) بدن کے وہ ریشے جن کے ذریعے جسمانی اعضا سُکڑتے اور پھیلتے ہیں (۳) نوجوان - نوخیز - جوان بچّہ (۴) تنکا - شاخ - ٹہنی (۵) کتاب کے دونوں طرف جو موٹا کاغذ حفاظت کے لیے لگاتے ہیں (۶) چوڑی پُوڑی جو باریک چوڑیوں کے درمیان میں پہنی جاتی ہے (۷) اطلس یا ساٹن وغیرہ کی چوڑی گوٹ جو دوپٹوں اور لنگیوں وغیرہ پر لگائی جاتی ہے (۸) گھاس کا پتا۔

پٹھوں (پٹّوں) میں (بیٹھنا) گھسنا۔ (ا - محاورہ) (۱) پٹھوں میں اثر کر جانا - (۲) دل میں گھر کرنا - طبیعت میں دخل پانا (۳) گہرا دوست بننا - رفیق ہمدم بننا۔

پُٹھا۔ (پُٹھ - ٹھا) (ہ - ا - مذ) (۱) جانور کا چوتڑ - سُرین کا بالائی حصّہ۔

پُٹھے پر ہاتھ نہ رکھنے دینا۔ پاس نہ پھٹکنے دینا - پاس نہ آنے دینا (۲) راضی نہ ہونا - پسند نہ کرنا (۳) گھوڑے کا سوار نہ ہونے دینا - بدکنا - وحشت کرنا۔

پَٹھان - (پ۔ٹھان) [اُر۔ا۔مذ] (۱) افغان (۲) پاکستان کی مغربی سرحد کے علاقوں میں رہنے والے مسلمان (۳) بہادر۔ دلیر۔ جنگی سپاہی۔ لڑاکا۔

پٹھان کا پُوت گھڑی میں اولیا، گھڑی میں بھُوت - (مثل) متلون مزاجی ظاہر کرنے پر کہتے ہیں کہ پٹھان کے مزاج کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ ذرا سی بات میں ناراض ہو جاتے ہیں اور ذرا سی بات میں خوش۔

پٹھانا۔ پٹھاوُنا - (پَ۔ٹھا۔نا) (پَ۔ٹھا۔او۔نا) [ہ۔مص] بھیجنا۔ روانہ کرنا۔ ارسال کرنا

پٹھانی - (پ۔ٹھا۔نی) [اُر۔ا۔مث] پٹھان کی تانیث۔

پِٹھ بِلا - (پِٹھ۔بِل۔لا) [ہ۔ا۔مث] لباس کی کمر۔ کپڑے کا وہ حصّہ جو پہننے کی حالت میں پیٹھ سے مِلا رہے۔

پِٹھو - (پِٹھ۔ٹھو) [ہ۔ا۔مذ] (۱) دُم چھلا۔ ہر وقت ساتھ لگا رہنے والا (۲) رفیق۔ مددگار (۳) اسباب بھرنے کا پٹارا (۴) غلام۔ خوشامدی۔

پُٹھوال - (پُٹھ۔وال) [ہ۔ا۔مذ] ساتھی۔ رفیق۔ مددگار۔ پُشت پناہ۔ پیچھے سے حفاظت کرنے والا۔ چور کا محافظ۔

پٹھور - (پَ۔ٹھور) [ہ۔ا۔مذ] (۱) چُوزہ (۲) نوجوان بکری۔

پٹھوری - (پَ۔ٹھو۔ری) [ہ۔ا۔مث] نوجوان بکری۔

پِٹھی۔ پیٹھی - (پِٹ۔ٹھی) (پی۔ٹھی) [ہ۔ا۔مث] دُھلی اور پِسی ہوئی دال۔

پٹھے - (پِٹھ۔ٹھے) [ہ۔ا۔مذ] (۱) رگ۔ نس۔ بہت سے پٹھے۔ اعصاب (۲) نو عمر۔ نوجوان (۳) سر کے دونوں طرف کے بال۔

پَٹھیا - (پَٹھ۔یا) [ہ۔ا۔مث] (۱) بکری۔ گائے۔ بھینس وغیرہ کا مادین جوان بچّہ۔ (۲) نوعمر لڑکی۔

پَٹّی - (پٹ۔ٹی) [ہ۔ا۔مث] (۱) دھجّی (۲) حِصّہ۔ جزُو۔ ٹکڑا (۳) سر بند۔ بندھن (۴) گاؤں کا چھوٹا حِصّہ۔ قطعۂ زمین (۵) پگڑی کی بندش کی قسم (۶) شیرینی کی لمبی قاشیں گزک کی لمبی چپٹی چوکور قاشیں (۷) بازو۔ بلّی جو چارپائی کے دو جانب لگی ہوتی ہے (۸) صف۔ قطار۔ بھاگ (۹) لمبی دوڑ (۱۰) ماتھے پر گوند وغیرہ سے جمائے ہوئے بال (۱۱) تختی۔ لوح (۱۲) سبق۔ باب (۱۳) دھوکا۔ فریب۔ بدظنی۔ مخالفت۔ غیبت (۱۴) لنگوٹ (۱۵) حاشیہ۔ کنارہ۔ روش۔ پٹڑی (۱۶) جانب (۱۷) گرم کپڑے کا لمبا ٹکڑا جو فوجی یا پولیس کے سپاہی پنڈلیوں پر لپیٹتے ہیں (۱۸) وہ کپڑا جو بچّہ اور زچہ کے سر پر بعد وضع حمل باندھتے ہیں۔ (۱۹) کاغذ کی وہ رنگین دھجّی جو کنکوے میں آڑی ڈالی جاتی ہے۔

پٹّی آنکھوں پر باندھنا - (ا۔محاورہ) (۱) چشم پوشی کرنا۔ درگزر کرنا (۲) بے مروّتی کرنا۔

پٹّی باندھنا - (ا۔محاورہ) بندھن باندھنا۔ زخم یا آنکھ وغیرہ پر کپڑے کی دھجّی باندھنا۔

پٹّی بنانا - (ا۔محاورہ) پانی یا تیل سے بالوں کی تہ ماتھے پر جمانا۔ بال بنانا۔ سنگھار کرنا۔

پٹّی پڑھانا - (ا۔محاورہ) (۱) سبق پڑھانا۔ سمجھانا (۲) بہکانا۔ ورغلانا۔

پٹّی تلے کا - (ا۔صف) بے وقعت۔ کم رُتبہ۔ حقیر۔ ذلیل۔

پٹّی چڑھنا - (۱) بہکاوے میں آجانا (۲) زخم یا ضرب پر کپڑا لپیٹنا۔

پٹّی دار - (۱) حِصّہ دار۔ شریک۔ حق دار۔ ساجھی (۲) پٹّی کا مالک۔ گاؤں کا شریک (۳) پتنگ جس میں آڑی دھجیاں ہوتی ہیں۔

پٹّی دار گولا - (ہ۔ا۔مذ) وہ گولا جو خاص طریقے سے (پتنگ کی ڈور سا) لپیٹنے سے بنتا ہے۔

پٹّی داری - (ہ۔ا۔مث) حِصّہ داری۔ شرکت۔ پتّی داری۔ ساجھا۔

پٹّی داری ناممکل - (ہ۔ا۔مث) وہ پٹّی داری جس میں کچھ اراضی تقسیم شدہ ہو اور کچھ مشترک۔

پٹّی داری مطلق - (ہ۔ا۔مث) شاملاتی۔ بھیّا چارہ۔

پٹّی دینا - (ا۔محاورہ) (۱) بہکانا۔ ورغلانا (۲) تختی دینا (۳) گھوڑے کو لمبا اور سیدھا دوڑانا۔

پٹّی سے پٹّی مِلانا - (ا۔محاورہ) بہت قریب ہونا۔

پٹّی سے لگ کے رونا - (ا۔محاورہ) پلنگ کی پٹّی کے پاس بیٹھ کر رونا۔

پٹّی نکالنا - (ا۔محاورہ) سر کے بالوں کی آرائش کرنا۔

پٹّی وار - (ہ۔ف۔مث) حِصّہ رسد کے مطابق۔

پٹّیاں جمانا - (۱) بالوں کو ماتھے کے دونوں طرف جمانا (۲) چوکے قائم کرنا۔ پتھر کی سِلوں کو چھت یا دیواروں میں لگوانا۔

پٹّے - (پَٹ۔ٹے) [ہ۔ا۔مذ] پٹّا کی جمع۔ سر کے بال جنہیں مرد سر کے دونوں طرف کانوں تک یا گردن تک لٹکاتے ہیں۔

پٹّے چھوڑنا - (ا۔محاورہ) سر کے بالوں کا بڑھنے دینا۔ سر کے بالوں کو گردن کے اُوپر چھوڑنا۔

پَٹیا - (پَٹ۔یا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) پتھر کی سِل۔ پتھر کا تختہ یا چوکا (۲) پٹّی۔ ماتھے پر بالوں کا جمانا۔

پَٹّیت - (پَ۔ٹیت) [ہ۔صف] (۱) پٹا کھیلنے والا۔ پٹّے کا کھلاڑی (۲) بے وقوف (۳) سیاہ۔ سُرخ۔ زرد۔ نیلا کبوتر جس کے گلے میں سفید دھاری ہو (۴) دشمن (۵) [ا۔مذ] ٹھیکیداری (۶) گاؤں کی کسی پٹّی کا مالک۔

پَٹیتی - (پَ۔ٹے۔تی) [ہ۔ا۔مث] (۱) پٹّے کے فن میں مہارت (۲) دُشمنی۔ عداوت (۳) وہ عداوت جو پڑوس میں رہنے سے ہو۔

پَٹیر۔ پَٹیرا - (پَ۔ٹیر) (پَ۔ٹے۔را) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ایک قِسم کی گھاس (۲) بانس کا کاغذ۔

پَٹیل - (پَ۔ٹیل) [ہ۔ا۔مذ] گاؤں یا علاقے کا سردار۔ مکھیا۔ ایک ذات۔

پٹیل - (پَ۔ٹیل) [ہ۔ا۔مذ] پٹّے باز۔

پٹیل - (پَ۔ٹیل) [ہ۔صف] مار کھانے والا۔ دبیل۔

پٹیلا - (پَ۔ٹے۔لا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ایک قِسم کی گھاس جس کی چٹائی بنتی ہے۔ (۲) بیڑا۔ بانسوں کی لکڑیوں کو باندھ کر سطحِ آب پر بنا ہوا چبوترہ جو کشتی کا کام دیتا ہے (۳) کھیت میں پھیرنے کا تختہ۔ سہاگہ (۴) سِل۔ چٹان۔

پٹیل ڈالنا - (پَ۔ٹیل۔ڈال۔نا) [ہ۔مص] کم قیمت پر بیچ ڈالنا۔

پٹیلنا - (پَ۔ٹیل۔نا) [ہ۔مص] (۱) بازی لینا۔ جیتنا (۲) حاصل کرنا۔ کمانا (۳) ٹھونکنا۔ پیٹنا۔ مارنا (۴) شکست دینا۔ نیچا دکھانا۔

پٹیلوں - (پَ۔ٹی۔لوں) [ہ۔ا۔مث] تیتر کی آواز۔

پٹیلی۔ (پَ۔ ٹی۔ لی) [ہ۔ا۔مث] (۱) ایک چھوٹی کشتی۔
پٹیلی۔ (پَ۔ ٹے۔ لی) [ہ۔ا۔مث] گاؤں کی نمبرداری۔
پٹیلی۔ (پِ۔ ٹے۔ لی) (ہ۔صف) پٹنے والی۔ مار کھانے والی۔
پٹیما۔ (پَ۔ ٹی۔ ما) [ہ۔ا۔مذ] تختہ جسے کپڑا چھاپنے کے لیے بچھایا جاتا ہے۔
پٹین۔ (پُ۔ ٹین) [اُر۔ا۔مذ] (۱) حلوے کی قسم کا ایک لذیذ کھانا (۲) لکڑی کی درازوں اور چھیدوں کو بند کرنے کا مسالہ۔ شیشوں کو کواڑوں میں چپکانے کا مسالہ۔ لگدی۔

پ ــــ ج

پُجا۔ (پُ۔ جا) (ہ۔صف) بھرا۔ آباد۔
پُجاپا۔ (پُ۔ جا۔ پا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) پُوجنے کا سامان۔ چڑھاوے کی چیزیں (۲) جھگڑا۔ بکھیڑا۔ مصیبت۔
پُجاپا پھیلانا۔ (ا۔ محاورہ) بکھیڑا پھیلانا۔ بے ترتیبی سے چیزیں پھیلانا۔
پُجاری۔ (پُ۔ جا۔ ری) [ہ۔ا۔مذ] (۱) پُوجنے والا۔ عبادت کرنے والا (۲) مجاور (۳) [مجازاً] بُتوں کی پُوجا کرنے والا۔ پانڈے۔
پُجانا۔ (پُ۔ جا۔ نا) (ہ۔مص) (۱) تکمیل کرنا (۲) بھرنا۔ پُورا کرنا۔
پَجاوا۔ (پَ۔ جا۔ وا) [اُر۔ا۔مذ] پزادہ۔ آوہ۔ بھٹہ۔
پُجنا۔ (پُج۔ نا) (ہ۔مص) (۱) پرستش کیا جانا (۲) مانا جانا۔
پُجوانا۔ (پُج۔ وا۔ نا) [ہ۔مص] عبادت کرانا۔ بندگی کرانا۔ پرستش کرانا۔
پَجوڑا۔ (پَ۔ جو۔ ڑا) (ہ۔صف) نہایت پاجی۔ بہت کمینہ۔ سخت نالائق۔
پجوڑی۔ (پ۔ جو۔ ڑی) (ہ۔صف) پاجی عورت۔ پجوڑا کی تانیث۔

پ ــــ چ

پَچ۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) طرف داری۔ جانب داری۔ حمایت۔ رعایت (۲) تعصب۔ ضد (۳) کوشش (۴) پانچ کا مخفف مرکبات میں (۵) پچنا کا امر۔
پَچ پر ہونا۔ پَچ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) طرف دار ہونا۔ طرف داری کرنا۔ جانب داری کرنا۔
پَچ پکوانی۔ پانچ مٹھائیاں جو ہندو دعوت میں دیتے ہیں۔
پَچ پہلو۔ مخمّس۔ وہ شکل جس کے پانچ پہلو ہوں۔
پَچ پھولا رانی ہی ہیں۔ (مثل) نہایت نازک ہیں۔ نزاکت پر بہت گھمنڈ ہے۔
پَچ درہ۔ پانچ دروں کا مکان۔
پَچ دھات۔ (ہ۔صف) پانچ دھاتوں کا مرکب جس کے گھنٹے بنتے ہیں۔
پَچ رنگ۔ پَچ رنگا۔ (ہ۔ا۔صف) پانچ رنگ کا۔ رنگا رنگ کا۔
پَچ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) طرف داری کرنا۔ رعایت کرنا (۲) تعصب کرنا (۳) کوشش کرنا۔ اپنے منہ سے نکلی ہوئی بات پر اڑے رہنا۔
پچکلیان۔ (ہ۔صف) وہ جانور جس کے چاروں پیر اور ماتھا سفید ہو۔ خصوصاً گھوڑا (۲) دوغلا۔
پَچ گُنا۔ (ہ۔صف) پانچ سے ضرب دیا ہوا۔ پانچ حصے زیادہ۔
پچلڑا۔ (ہ۔ا۔مذ) پانچ لڑیوں کا۔ ہار۔
پچلڑی۔ پچلڑا کی تانیث۔ پانچ لڑیوں والی۔
پچلونا۔ (ہ۔صف) (۱) پانچ نمکوں سے بنا ہوا چورن (۲) پانچ ذائقوں کا۔ پانچ مزوں کا۔
پَچ محلہ۔ پَچ منزلہ۔ (ہ۔صف) پانچ منزلوں کا مکان۔
پَچ میل۔ (ہ۔صف) (۱) پانچ چیزوں کا مرکب (۲) ہر قسم کا۔ سب طرح کی۔
پَچ ہتھا۔ پچھتا۔ (۱) پانچ ہاتھ کے قد کا (۲) لمبے قد کا (۳) پورا آدمی۔
پچا بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) ہضم کر جانا۔ غضب کرنا۔
پُچارا۔ (پُ۔ چا۔ را) [ہ۔ا۔مذ] (۱) چُونا پھیرنے کی کُوچی۔ بُرش (۲) ہلکا رنگ سفیدی وغیرہ کی پتلی تہ۔
پُچارا پھیرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چُونا پھیرنا۔ رنگائی کرنا۔ سفیدی کرنا۔ پوتنا (۲) صفائی کرنا۔ مٹانا (۳) بہکانا۔ ترغیب دینا۔
پُچارا دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دیکھیے پچارا پھیرنا (۲) روغن تازہ ملنا (۳) خوشامد کرنا۔
پچارے میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) فریب میں آنا۔
پچاس۔ (پَ۔ چاس) [ہ۔صف] پانچ دہائی۔ پنجاہ۔ ۵۰۔
پچاسا۔ (پَ۔ چا۔ سا) [اُر۔ا۔مذ] (۱) پچاس روپیہ کا وزن (۲) پچاس روپیہ۔ وزن تولنے کا کانٹا (۳) پچاس کی تعداد۔ پچاس کی رقم۔
پچاسواں۔ (پَ۔ چاس۔ واں) [اُر۔صف] اگر ایک کو پچاس حصوں میں تقسیم کیا جائے تو ان حصوں میں سے ایک۔ $\frac{1}{50}$
پچاسوں۔ (پَ۔ چا۔ سُوں) [ہ۔صف] (۱) پچاس کے پچاس (۲) بہت۔ بکثرت۔ زیادہ۔
پچاسی۔ (پ۔ چا۔ سی) [ہ۔صف] پانچ اوپر اسّی۔ اسّی اور پانچ (۸۵)۔
پچانا۔ (پَ۔ چا۔ نا) [ہ۔مص] (۱) ہضم کرنا۔ برداشت کرنا (۲) مال مار کر کھا جانا۔ چٹ کرنا۔
پچانوے۔ (پَ۔ چان۔ وے) [ہ۔صف] نوّے اور پانچ۔ نوّد و پنج۔ ۹۵۔
پچاؤ۔ (پَ۔ چا۔ او) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ہضم کی طاقت (۲) برداشت۔ سہارا۔
پِچ پِچ۔ [ہ۔ا۔مث] کیچڑ یا دلدل میں چلنے کی آواز۔
پَچ پَچ کرنا۔ پِچ پِچ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پیک تھوکنا (۲) کیچڑ میں چلنے سے آواز نکلنا۔
پُچ پُچ۔ [ہ۔ا۔مث] پیار کی آواز جس سے جانور کو بُلاتے یا اُس کے غصے کو ٹھنڈا کرتے ہیں۔
پِچ پِچا۔ (پِچ۔ پِ۔ چا) [ہ۔صف] ادھ کچرا کھانا جس کا پانی خشک نہ ہوا ہو۔ نرم۔ ڈھیلا۔
پچپچانا۔ (پَچ۔ پ۔ چا۔ نا) [ہ۔مص] رطوبت سے بھرا ہونا۔
پچپچاہٹ۔ (پِچ۔ پ۔ چا۔ ہٹ) [ہ۔ا۔مث] پچپچانے کی کیفیت۔

پچپن۔ (پَچ پَن) (ہ۔صف) پانچ اُوپر پچاس۔ پنجاہ و پنج۔ ۵۵۔

پچتانا۔ (پَچ۔تا۔نا) (ہ۔مص) (۱) افسوس کرنا۔ حسرت (۲) شرمانا۔ نادم ہونا۔

پچتاوا۔ (پَچ۔تا۔وا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) حسرت۔ افسوس (۲) شرم۔ ندامت۔ پشیمانی۔ شرمندگی۔ پچھتانا۔

پچتولیا۔ پچتولیہ۔ (پَچ۔تو۔لِ۔یا) (پَچ۔تو۔لِ۔یَہ) (ہ۔ا۔مذ) ایک قسم کا کپڑا۔

پچخنا۔ (پِ۔چَخ۔نا) (ہ۔مص) پچکنا۔ دب جانا۔

پچڑ۔ (پَچ۔چَڑ) (ہ۔ا۔مث) (۱) روک۔ مزاحمت۔ تعرض (۲) میخ۔ کھونٹی لکڑی کا چھوٹا ٹکڑا جو لکڑی چیرتے وقت دراز کھُلی رہنے کے لیے لگایا جائے۔

پچڑ اڑانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کھونٹی گاڑنا (۲) خانہ لگانا (۳) دکنا یعنی روک ٹوک کرنا (۴) لکڑی کی دراز میں لکڑی وغیرہ کا ٹکڑا پھنسانا۔

پچڑ پڑنا۔ ناگہانی آفت پڑنا۔

پچڑ ٹھونکنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) تکلیف دینا۔ صدمہ پہنچانا (۲) مزاحمت کرنا۔ روک ٹوک کرنا۔

پچڑ مارنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) رخنہ ڈالنا (۲) بھانجی مارنا۔ کام بگاڑنا۔ چُغلی کھانا۔

پچک۔ (پَ۔چَک) (ہ۔ا۔مث) مُرغی کے انڈے کا نچلا حصّہ۔

پچکار۔ (پُچ۔کار) (ہ۔ا۔مث) (۱) چمکار۔ پیار (۲) اطمینان۔ دلاسا۔ تھپک۔

پچکارنا۔ (پُچ۔کار۔نا) (ہ۔مص) (۱) چمکارنا۔ پیار کرنا (۲) تسلی دینا۔ اطمینان کرنا۔ دلاسا دینا۔ تھپکنا۔ تھپکی دینا۔

پچکاری۔ (پُچ۔کا۔ری) (ہ۔ا۔مث) (۱) چمکاری (۲) پچکار (۳) پیار کی آواز۔

پچکاری دینا۔ (ا۔محاورہ) جانور یا بچے کو پیار کرنے کے لیے بُلانا۔

پچکاری۔ (پِچ۔کا۔ری) (ہ۔ا۔مث) (۱) دَم کلا۔ دم گیر (۲) رنگ پاشی کا آلہ (۳) فوارہ (۴) مُنہ سے پان کی پیک دھار باندھ کر پھینکنا (۵) حُقنہ۔

پچکانا۔ (پِچ۔کا۔نا) (ہ۔مص) دبانا۔ بھینچنا۔ دھنسانا۔

پچک جانا۔ (پِ۔چک۔جا۔نا) (اُردو۔مص) دھات کے برتن میں گڑھا پڑ جانا یا دَب جانا (۲) مغلوب ہو جانا۔ دب جانا۔

پچکنا۔ (پِ۔چک۔نا) (ہ۔مص) دبنا۔ بھچنا۔ پچنا۔ سکڑنا۔ دھنسنا۔ گڑنا۔

پچلانا۔ (پِچ۔لا۔نا) (ق۔مص) کھسکا دینا۔

پچنا۔ (پَچ۔نا) (ہ۔مص) (۱) ہضم ہونا۔ گلنا (۲) ضبط ہونا۔ برداشت ہونا (۳) جانب داری کرنا۔ پیچ کرنا (۴) بہت کوشش کرنا (۵) واپس نہ ہونا۔ چوری کا پتہ نہ لگنا۔

پچنا۔ (پِچ۔نا) (ہ۔مص) دبنا۔ پچک جانا۔

پچوترا۔ (پَ۔چوَ۔ترا) (ہ۔ا۔مذ) پانچ فی صدی رقم جو عموماً مالیہ میں زیادہ لی جاتی ہے۔

پچونی۔ (پَ۔چوَ۔نی) (ہ۔ا۔مث) معدہ۔

پچھاڑ۔ (پَ۔چھاڑ) (ہ۔ا۔مذ) (۱) پٹخنی۔ پیٹھ کے بل زمین پر گرنا (۲) بے ہوش ہو کر گرنا۔

پچھاڑیں کھانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) لوٹنا۔ تڑپنا۔ پٹخنیاں کھانا (۲) صدمے اُٹھانا۔ (۳) صدمے سے گر پڑنا۔

پچھاڑنا۔ (پَ۔چھاڑ۔نا) (ہ۔مص) (۱) پٹخنی دینا۔ پٹخنا۔ گرانا۔ دسے مارنا (۲) ہرانا۔ عاجز کرنا (۳) بے حال کر دینا۔ تھکانا (۴) قتل کرنا (۵) فتح پانا۔ جیتنا۔ بڑھ جانا (۶) گرا دینا۔ ڈالنا۔ زیر کرنا۔

پچھاڑی۔ (پِ۔چھا۔ڑی) (ہ۔ا۔مث) (۱) پیچھے۔ پُشت۔ عقب میں (۲) غیر حاضری (۳) پاؤں میں باندھنے کی رسّی یا زنجیر۔ پیکھڑا۔ پگھا۔

پچھان۔ (پَ۔چھان) (ہ۔ا۔مذ) پچھم۔ مغرب۔

پچھاوا۔ پچھایا۔ (پَ۔چھا۔وا) (پَ۔چھا۔یا) انگیا کا وہ حصّہ جو پیٹھ کے پیچھے رہتا ہے

پچھتانا۔ (پَچھ۔تا۔نا) (ہ۔مص) پشیمان ہونا۔ پچتانا۔ افسوس کرنا۔

پچھتاوا۔ (پَچھ۔تا۔وا) (ہ۔ا۔مذ) حسرت۔ پشیمانی۔ افسوس۔

پچھتر۔ (پَ۔چھت۔تَر) (ہ۔صف) پانچ اوپر ستّر۔ ۷۵۔

پچھڑنا۔ (پَ۔چھڑ۔نا) (ہ۔مص) (۱) چت ہونا۔ گرنا (۲) بیمار ہونا۔ علیل ہونا (۳) شکست کھانا۔ ہار جانا (۴) پیچھے رہ جانا (۵) برابری نہ کر سکنا۔

پچھڑنا۔ (پِ۔چھڑ۔نا) (ہ۔مص) پیچھے رہ جانا۔

پچھلا۔ (پِچھ۔لا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) پیچھے کا۔ اخیر کا (۲) پڑھا ہوا۔ آموختہ۔

پچھلا پہر۔ (ہ۔ا۔مذ) رات کا آخری حصّہ۔

پچھلا کھانا۔ (ہ۔ا۔مذ) وہ کھانا جو رمضان میں سحر کے وقت کھاتے ہیں۔ سحری۔

پچھلے پاؤں پھرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) اُلٹے قدموں لوٹنا۔ فوراً واپس ہونا (۲) پسپا ہونا۔ شکست کھانا۔ ہارنا۔

پچھلے پہر۔ پچھلے پہرے۔ (ا۔مذ) رات کا آخری حصّہ۔

پُچھلا۔ (پُ۔چھل۔لا) (ہ۔ا۔مذ) دُم گزا۔

پچھل پائی۔ (پِ۔چھل۔پا۔ای) (ہ۔ا۔مث) (۱) جس کے پاؤں کا رُخ آگے کی بجائے پیچھے کو ہوں (۲) ڈائن۔ چڑیل (۳) جادوگرنی۔

پچھلگو۔ (پِچھ۔لگ۔گو) (ہ۔ا۔مذ) (۱) طفیلیا۔ پیچھے چلنے والا۔ دُنبالہ (۲) (صف) پچھلی اولاد۔

پچھلن۔ (پِچھ۔لَن) (ق۔ا۔مذ) دوسرا۔ آخری (بچّہ)۔

پچھلی۔ (پِچھ۔لی) (ہ۔صف) آخری۔ آخرکی۔

پچھلی ٹکیا۔ (ہ۔ا۔مث) آخری روٹی۔ تمام روٹیاں پکنے کے بعد کی پکی ہوئی روٹی۔

پچھلی رات۔ (ہ۔ا۔مث) آخرِ شب۔ آدھی رات کے بعد کا وقت۔ پچھلا پہر۔

پچھلی روٹی کھائے پچھلی مت آئے۔ (مثل) سب سے آخر میں روٹی کھانے والا بے وقوف ہوتا ہے۔

پچھلی مت۔ (ہ۔ا۔مث) اُلٹی مت۔

پچھم۔ (پَچھ۔چھم) (ہ۔ا۔مذ) مغرب۔ وہ سمت جدھر سورج ڈوبتا ہے۔

پچھم جاؤ کہ دکھن، وہی کرم کے لچھن۔ (مثل) روزی کی تلاش میں جو چاہو کرو اور جہاں چاہو جاؤ جو قسمت میں ہوگا وہی ملے گا۔

پچھمی۔ (پَچھ۔چھ۔می) (ہ۔صف) پچھاں کی۔ مغرب یا پچھم کی۔ مغربی۔

پچھنا۔ (پَچھ۔نا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) دشنہ۔ اُسترا۔ نشتر گودنے کا آلہ (۲) فصد۔ ٹیکا۔ گودنا۔

پچھنے دینا۔ (۱) پچھنے لگانا۔ فصد لینا۔ خون نکالنا (۲) طعنے دینا۔
پچھوا۔ (پچھ۔ وا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) پچھم کی ہوا (۲) انگیا کی پیٹھ۔
پچھوا چلے کھیتی پھلے۔ (ا۔مثل) پچھم کی ہوا گرم ہوتی ہے لہٰذا کھیتی جلدی پکتی ہے۔
پچھواڑ۔ (پچھ۔ واڑ) [ہ۔ا۔مث] بارش جو ہوا کے زور سے مکان میں آئے۔
پچھواڑ۔ پچھواڑا۔ پچھواڑی۔ (پچھ۔ واڑ) (پچھ۔ وا۔ ڑا) (پچھ۔ وا۔ ڑی) عقب خانہ۔ گھر کی پُشت۔ مکان کی پیٹھ۔
پچھوانا۔ (پچھ۔ وا۔ نا) [ہ۔مص] کسی دوسرے کے ذریعہ سے پُوچھنا۔ دریافت کرنا۔
پچھوائی۔ (پچھ۔ وا۔ ای) [اُر۔صف] پچھوا ہوا۔
پچھوت۔ (پ۔ چھوت) [ہ۔صف] (۱) پچھائی۔ آخری۔ پچھلی۔ اخیر کی پیداوار (۲) بعد میں۔ پیچھے آنے والی۔
پچھورا۔ پچھوری۔ (پَ۔ چھو۔ را) (پ۔ چھو۔ ری) [ہ۔ا۔مذ] وہ کپڑا جسے کبھی کمر سے باندھتے ہیں۔ کبھی سر پر ڈال لیتے ہیں۔
پچھوڑ۔ پچھوڑن۔ (پَ۔ چھوڑ) (پَ۔ چھو۔ ڑن) [ہ۔ا۔مذ] وہ کوڑا کرکٹ جو غلّہ صاف کرنے پر نکلتا ہے۔
پچھوڑنا۔ (پَ۔ چھوڑ۔ نا) [ہ۔مص] چھاج سے غلّہ صاف کرنا۔
پچھوتیا۔ (پچھ۔ وی۔ یا) [ہ۔ا۔مذ] دریافت کرنے والا۔ خبر لینے والا۔ مددگار۔
پچھیا۔ پچھیاؤ۔ (پچھ۔ یا) (پچھ۔ یا۔ اؤ) [ہ۔ا۔مث] پچھم کی ہوا۔
پچھیت۔ (پَ۔ چھیت) [ہ۔ا۔مث] مکان کے پیچھے کی دیوار۔ پچھواڑا۔
پچھیتی کھیتی۔ (ہ۔ا۔مث) فصل جو دیر سے بوئی جائے اور دیر سے پکے۔
پچّی۔ (پچ۔ چی) [ہ۔ا۔مث] (۱) پچر۔ دھانس (۲) جوڑ۔ پیوند۔ چیپی (۳) جُڑا ہوا۔ (۴) مضبوط۔ پختہ (۵) ہم آواز۔
پچّی کاری۔ (ا۔صف) جواہر اور رنگ دار پتھروں کا کام۔ پتھروں میں پتھر جُڑنا۔ جڑاؤ کام۔ پچر لگانا۔ چیپاں کرنا۔ چونے اور اینٹ کا مضبوط کام۔
پچّی کاری کرنا۔ اینٹ اور چُونے کو آپس میں اچھّی طرح وصل کر کے ہموار کرنا۔ نقاشی کا کام کرنا۔ مُرصّع کرنا۔
پچّی کرنا۔ پیوست کرنا۔ مضبوط کرنا۔ پھنسا دینا۔
پچّی۔ (پچ۔ چی) [ہ۔ا۔مث] کچلا ہوا۔ دبا ہوا۔ کسی چیز کا چوٹ سے چوڑا ہو جانا۔
پچیت۔ (پَ۔ چیت) [ہ۔ا۔مذ] (۱) پہلوان۔ پیچ جاننے والا (۲) ہنر مند۔ (۳) تجربہ کار۔ ہوشیار (۴) چالاک۔ دغاباز۔ چال باز (۵) آٹھوں گانٹھ کمیت۔ چوکس۔
پچیتی۔ (پَ۔ چے۔ تی) [ہ۔ا۔مث] (۱) داؤں۔ چالاکی۔ چال بازی (۲) پہلوانی۔
پچیس۔ (پچ۔ چیس) [ہ۔ا۔مذ] پانچ اُوپر بیس۔ بست و پنج۔ ۲۵۔
پچیسواں۔ (پچ۔ چیس۔ واں) [اُر۔صف] ایک کا پچیسواں حصّہ۔ $\frac{1}{25}$۔
پچیسی۔ (پچ۔ چی۔ سی) [ہ۔ا۔مث] چوسر۔ ایک کھیل جو سات کوڑیوں سے کھیلا جاتا ہے

پ — خ

پخ۔ [اُر۔ا۔مث] (۱) روک۔ پابندی۔ اٹکاؤ (۲) جھگڑا۔ خرابی (۳) بک بک غُل۔ شور (۴) فالتو چیز۔ بیکار کی علّت۔
پخ پھیلانا۔ (ا۔محاورہ) جھگڑا ڈالنا۔ شور و شر کرنا۔ فساد کرانا۔
پخ کرنا۔ (۱) جھگڑا ڈالنا۔ شور و شر کرنا (۲) خرابی ڈالنا (۳) شرط قائم کرنا۔
پخ لگانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) روک لگانا۔ جھگڑا لگانا (۲) تکرار بے جا کرنا (۳) شرط لگانا
پخ مچانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) شور کرنا۔ بم تخ کرنا (۲) بے ہودہ بکنا۔ مذاق کرنا۔
پخ نکالنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) خرابی ڈالنا۔ نقص ظاہر کرنا (۲) اعتراض کرنا۔ حجت نکالنا۔
پخال۔ (پَ۔ خال) [اُر۔ا۔مث] پکھال۔ چرسہ۔ مَشک۔ جو بیل یا بھینسے پر لادی جاتی ہے۔
پخال پیٹیا۔ (ا۔صف) بڑ پیٹو۔ زیادہ کھانے والا۔ بسیار خور۔
پُخت۔ [ف۔ا۔مث] پکنے کا فعل۔
پخت و پز۔ (۱) ٹھیک ٹھاک (۲) قولِ فیصل۔ قطع حجّت (۳) وعدہ۔ قول و قرار (۴) بات چیت (۵) کھانا پکانا۔
پختریاں۔ (پخ۔ تڑ۔ یاں) [اُر۔ا۔مث] (۱) چپاتیاں (۲) مُفت کی روٹی۔
پختگی۔ (پخ۔ تَ۔ گی) [ف۔ا۔مث] (۱) مضبوطی۔ خامی کے خلاف۔ پھل کا پک جانا یا گل جانا (۲) بلوغت کو پہنچنا (۳) تجربہ کاری۔
پختہ۔ (پخ۔ تہَ) [ف۔صف] (۱) مضبوط۔ پائیدار (۲) تجربہ کار۔ ہُشیار (۳) بالغ (۴) عمر رسیدہ (۵) مکمّل (۶) طے۔ قطع حجّت (۷) بریاں۔ پکا ہوا۔ سینکا ہوا (۸) مستقل۔ جمع: پُختگان۔
پختہ بات۔ (ف۔ا۔مث) ٹھیک بات۔ طے شدہ امر۔
پختہ رائے۔ (ف۔ا۔مث) مضبوط رائے والا۔ پختہ مغز۔ دانا۔ ہوشیار۔
پختہ کار۔ (ف۔ مذ۔صف) تجربہ کار۔ ہوشیار۔ واقف کار۔ ہنر مند۔
پختہ کرنا۔ (مص۔ مرکّب) (۱) مضبوط کرنا۔ پکانا۔ پائدار کرنا (۲) تجربے میں لانا۔ امتحان کرنا (۳) طے کرنا۔ ٹھیک ٹھاک کرنا (۴) تجربہ کار بنانا۔ ہوشیار کرنا (۵) پورا کرنا (۶) خامی دُور کرنا۔
پختہ مزاج۔ (ا۔صف) مستقل مزاج۔ مضبوط ارادے کا۔
پختہ مزاجی۔ (ا۔مث) مستقل مزاجی۔ استقلال۔ مضبوطی۔
پختہ مغز۔ عقل مند۔ ہوشیار۔
پختو۔ (پخ۔ تو) [پش۔ا۔مث] پشتو زبان۔
پختون۔ (پخ۔ تون) [پش۔ا۔مذ] پٹھان قوم۔ پشتو بولنے والے۔
پخنا۔ (پخ۔ نا) [اُر۔صف] (۱) بے ہُودہ۔ کمینہ (۲) بے تمیز۔ نامعقول (۴) یاوہ گو (۵) ڈرپوک۔
پخنی۔ (پخ۔ نی) [اُر۔صف] پخنا کی تانیث۔ بے ہُودہ۔ غُل مچانے والی۔ کمینی۔ رذیل
پخیا۔ (پخ۔ یا) [اُر۔صف] جھگڑالو۔ فسادی۔ بے ہُودہ۔ کمینہ۔

پ — د

پَد۔ (س۔ا۔مذ) (۱) پاؤں۔پگ۔قدم۔چرَن (۲) فقرہ۔مصرع۔گیت (۳) کھوج۔نشان (۴) درجہ۔عزّت (۵) (پن) گوز۔
پِدّا۔ (پِد۔دا) (ہ۔ا۔مث) (۱) ایک چھوٹی سی چڑیا۔پھُدکی (۲) غلیل میں غُلّہ رکھ کر چلانے کی جگہ (۳) بے حیثیت (۴) کم طاقت۔
پِدّے کی ضامنی۔ (ا۔محاورہ) ناقابلِ اعتبار آدمی کی ضمانت۔
پَدارتھ۔ (پَ۔دا۔رَتھ) (س۔ا۔مذ) (۱) شے۔چیز۔بَست (۲) عمُدہ کھانا۔ لذیذ چیز۔
پَدانا۔ (پَ۔دا۔نا) (ہ۔مص) (۱) پادنے کا سبب کرنا (۲) تھکانا۔ہرانا۔ عاجز کرنا۔بے چین کرنا۔
پِدَر۔ (پِ۔دَر) (ف۔ا۔مذ) باپ۔والد۔پِتا۔اَبّا۔ جمع ؛ پدراں۔
پِدرانہ۔ (پِ۔د۔را۔نہ) (ف۔صف) باپ کی طرح۔باپ سے منسوب۔باپ جیسا
پِدرسوختہ۔ (ف۔صف) ایک گالی۔
پِدرم سُلطان بود۔ (ف۔مثل) اس موقع پر بولتے ہیں جب کوئی اپنے باپ دادا کے متعلق شیخی بگھارے۔
پدر نتواند پسر تمام کُند۔ (ف۔مثل) (طنزیہ) باپ نے جو کام نہ کیا وہ بیٹے نے پوُرا کر دیا۔
پَدرُود۔ (پَد۔رُود) (ف۔ا۔مذ) (۱) رُخصت۔اجازت (۲) الوداع۔سلام۔
پِدَری۔ (پِ۔دَ۔ری) (ف۔ا۔مذ) باپ کی۔والد کی۔پِتا کی۔باپ سے ورثے میں ملی ہوئی۔
پِدڑی۔ (پِد۔ڑی) (ہ۔ا۔مث) (۱) پِدّی۔پھُدکی (۲) بے حقیقت۔بہت کم زور ناچیز۔دُبلا پتلا۔
پُدَک۔ (ق۔ا۔مذ) (۱) نادر (۲) ایک قسم کا زیور جو گلے میں پہنا جاتا ہے۔
پدم۔ (پَ۔دَم) (س۔ا۔مذ) (۱) گول چکر دار نشان جو آدمی کی اُنگلیوں پر ہوتا ہے (۲) نیلوفر۔کنول (۳) ہاتھی کی کھال کے نشان (۴) علمِ ہندسہ میں سَو نیل کا ایک پدم ہوتا ہے۔
پدم بھوشن۔ (ہ۔مذ) بھارت کا سب سے بڑا ادبی خطاب۔جو شمس العلماٗ کے برابر ہے۔
پدم شری۔ (ہ۔مذ) پدم بھوشن سے چھوٹا۔بھارت کا ادبی خطاب۔
پَدما۔ (پَد۔ما) (س۔ا۔مث) دولت کی دیوی (۲) بنگلہ دیش کا ایک دریا۔
پَدمنی۔ (پَد۔م۔نی) (س۔ا۔مث) (۱) نہایت خوب صورت۔نازک اندام۔ عورتوں میں اوّل درجے کی شکیل و خوب صورت اور نازک عورت (۲) جل مانس کی عورت۔
پدمنی چماروں میں ہوتی ہے۔ (مثل) بعض دفعہ نیچ قوموں میں بھی بہت خوبصورت عورت پائی جاتی ہے۔
پَدنا۔ (پَد۔نا) (ہ۔مص) (۱) تھکنا۔عاجز ہونا۔ہار جانا۔بے چین ہونا۔
پَدنا۔ پَدّو۔ پَدوڑا۔ (پَد۔نا) (پَد۔دو) (پَ۔دو۔ڑا) (ہ۔صف) (۱) پادنے والا (۲) نامرد۔بزُدل۔ڈرپوک۔
پدنی۔ (پَد۔نی) (ہ۔ا۔مث) رنڈی۔بے سُوا۔
پُدوی۔ (پَد۔وی) (ہ۔ا۔مث) (۱) سڑک۔راہ (۲) جگہ۔مقام (۳) درجہ۔مرتبہ (۴) خطاب۔تخلص۔

پدوی دینا۔ خطاب دینا۔رُتبہ دینا۔
پدھارنا۔ (پَ۔دھار۔نا) (ہ۔مص) (۱) آنا۔تشریف لانا (۲) تشریف لے جانا سدھارنا (۳) بیٹھنا۔تشریف رکھنا۔
پَدھان۔ (پَ۔دھان) (ہ۔ا۔مذ) چودھری۔مقدّم۔پردھان۔صدر۔میر۔
پُدھت۔ (پَ۔دھت) (س۔ا۔مث) طور۔طریقہ۔عادت۔رسم و رواج۔
پِدّی۔ (پِد۔دی) (ہ۔ا۔مث) ایک چھوٹی خوش آواز چڑیا۔پدّا کی مادہ۔
پَدید۔ پدیدار۔ (پَ۔دید) (پَ۔دی۔دار) (ف۔صف) صاف۔عام بات واضح۔آشکارا۔کھُلا۔

پ ــــ ڈ

پُڈنگ۔ (Pudding) (پُ۔ڈنگ) (انگ۔ا۔مث) ایک انگریزی میٹھا کھانا۔پیٹین۔

پ ــــ ذ

پُذیر۔ (پَ۔ذیر) (ف۔صف) لینے والا۔حاصل کرنے والا۔مُتأثر ہونے والا۔ مرکبات میں بطور لاحقہ استعمال ہوتا ہے جیسے دِل پذیر۔صحت پذیر۔
پذیرا۔ (پَ۔ذی۔را) (ف۔صف) مقبول۔منظور۔پسند۔
پذیرائی۔ (پَ۔ذی۔را۔ای) (ف۔ا۔مث) (۱) قبولیّت۔منظوری۔ (۲) استقبال۔

پ ــــ ر

پَر۔ (ہ) (۱) اُوپر کا مخفف (۲) لیکن۔مگر (۳) کیونکہ (۴) فاصلہ یا وقت ظاہر کرنے کے لیے (۵) وجہ اور سبب ظاہر کرنے کو (۶) علامت مفعول کے طور پر۔
پَر۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) پتّا (۲) پرندوں کے بدن پر اُگے ہوئے بال۔پنکھ (۳) تیر کے بازو (۴) مجازاً قوت۔طاقت۔سہارا۔
پَرافشاں۔ (۱) پَر جھاڑتا ہوُا (۲) پریشان۔بے تاب (۳) پھڑپھڑاتا ہوا۔
پَربال (پڑبال)۔ (ہ۔ا۔مذ) آنکھ کی ایک بیماری۔جس میں پلکوں کے اندر سے مڑے ہوئے بال نکل آتے ہیں اور آنکھ کے ڈھیلے میں چبھتے رہتے ہیں۔
پَر باندھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پرند کے پروں کو باندھ دینا (۲) مجبور کرنا۔بے بس کرنا۔عاجز کرنا (۳) طاقت گھٹانا۔کم زور کرنا۔
پَر بریدہ۔ (ف۔صف) کٹے ہوئے پروں والا (۲) بے سہارا۔
پَربند۔ جس کے پَر بندھے ہوئے ہوں (۲) قیدی۔بے بس۔
پَر پُرزہ۔ (ف۔صف) سازوسامان۔اپنے پیشے کے متعلق چیزیں۔

پَر پُرزوں سے درست ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہوش سنبھالنا۔ بالغ ہونا (۲) بناؤ سنگار کرنا (۳) تیار ہونا۔ مسلح ہونا (۴) سامان تیار کرنا (۵) کمی پُوری کرنا۔ (۶) مقابلے پر آمادہ ہونا۔

پَر پُرزے جھڑنا۔ (ا۔ محاورہ) ضعیف ہونا۔ سکت نہ رہنا۔ قوت زائل ہونا۔

پَر پُرزے نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) ہوش سنبھالنا۔ بالغ ہونا۔ ہوشیار ہونا (۲) شرارت پر آمادہ ہونا (۳) جوبن نکھارنا۔

پَر تولنا۔ (ا۔ محاورہ) پرندے کا اُڑنے کو تیار ہونا۔ آمادہ ہونا۔

پَر ٹوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پنکھ ٹوٹنا۔ بال و پر شکست ہونا (۲) قوت کم ہونا۔ سہارا نہ ملنا (۳) حمایتی کا مخالف سے سازش کر جانا۔

پَر جلتے ہیں۔ (ا۔ بول چال) کسی کا گزر نہیں۔ باریابی نہیں ہوسکتی۔

پَر جلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) طاقت نہ رہنا۔ کس بل جاتا رہنا (۲) خوف ہونا۔ مرعوب ہونا (۳) رسائی نہ ہونا۔ پہنچ نہ ہونا۔

پَر جمنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پَر اُگنا۔ پَر نکلنا (۲) غرور پیدا ہونا۔ گھمنڈ ہونا۔

پَر جھاڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پَر گرانا۔ کریز میں آنا (۲) پروں کو جھٹکنا۔ پَروں کو کھولنا (۳) اُڑنے کا ارادہ کرنا۔

پَر دار۔ پروں والا۔ اُڑنے والا۔ پرندہ۔

پَر شکستہ۔ (ف۔ ا۔ صف) پَر ٹوٹا ہوا۔ مصیبت زدہ (۲) بے سہارا۔ بے کس۔

پَر قینچ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پَروں کو کاٹنا۔ بے پَر کرنا (۲) بے بس کرنا۔ مجبور کرنا۔ عاجز کرنا۔

پَر کا قلم۔ (ا۔ مذ) لکھنے کا قلم جو پَر سے بنایا جاتا ہے۔

پَر کا کوا بنا دینا۔ (ا۔ محاورہ) حد سے زیادہ مبالغہ کرنا۔ بات کا بتنگڑ بنانا۔

پَر کاہ۔ (ف۔ صف) بہت ہلکا۔

پَر لگا کے اُڑ جانا۔ (ا۔ محاورہ) تیزی سے اُڑ جانا (۲) غائب ہو جانا۔

پَر لگ جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) اُڑنے کے قابل ہونا (۲) تیز ہو جانا (۳) رونق بڑھانا۔ شان و شوکت زیادہ کرنا (۴) ترقی دینا (۵) ہوشیار ہو جانا۔

پَر لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بال و پَر پیدا ہو جانا۔ بازو اور پنکھ نکلنا (۲) اِترانا۔ شیخی مارنا۔

پَر لینا۔ (ا۔ محاورہ) پر کاٹنا۔ پَر کترنا۔ پر قینچ کرنا۔

پَر مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) اُڑنا۔ پرواز کرنا۔ فضا میں جانا (۲) پروں سے چوٹ دینا (۳) پھڑپھڑانا۔ ہاتھ پاؤں مارنا (۴) کوشش کرنا۔

پَر نہ مارنا۔ (ا۔ محاورہ) پاس نہ پھٹکنا۔ رسائی نہ ہونا۔

پَر و بال نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہوش سنبھالنا۔ شعور ہونا۔ عقل پیدا ہونا (۲) جوبن نکالنا (۳) شرارت پر آنا۔

پُر۔ (ف۔ صف) (۱) بھرا ہوا۔ لبریز (۲) مکمل۔ بھرپُور۔ بافراط۔

پُرآب۔ (ف۔ صف) (۱) پانی سے بھرا ہوا (۲) آنسوؤں سے بھرا ہوا۔

پُرآبلہ۔ (ف۔ صف) چھالوں سے بھرا ہوا۔

پُرآرزو۔ (ف۔ صف) خواہش مند۔ آرزو رکھنے والا

پُرآشوب۔ (ف۔ صف) فتنہ انگیز۔ فساد سے بھرا ہوا۔

پُرارمان۔ (ف۔ صف) اُمیدوں سے بھرا ہوا۔

پُراز اشتیاق۔ (ف۔ صف) شوق سے بھرا ہوا۔

پُراز دُشمناں۔ (ف۔ صف) جس کے بہت سے دُشمن ہوں۔

پُراز زر و جواہر۔ (ف۔ صف) مال و دولت سے بھرا ہوا۔

پُراز فتنہ و شر۔ (ف۔ صف) شرارتوں اور فسادوں سے بھرا ہوا۔

پُراشک۔ (ف۔ صف) آبدیدہ۔ آنسوؤں سے پُر۔

پُرافشاں۔ (ف۔ صف) افشاں سے بھرا ہوا۔

پُرالم۔ (ف۔ صف) غمگین۔ درد ناک۔

پُرباد۔ (ف۔ صف) ہوا سے بھرا ہوا۔ پھُولا ہوا (۲) متورم (۳) مغرور۔

پُربار۔ (ف۔ صف) حاملہ۔

پُر بجُد ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سخت مستعد ہونا۔

پُربہار۔ (ف۔ صف) سرسبز۔ پھُولوں سے بھرا ہوا۔

پُرپیچ۔ (ف۔ صف) پیچ دار۔ ٹیڑھا۔ ترچھا۔

پُرتاب۔ (ف۔ صف) روشن۔ چمک اور نُور سے بھرا ہوا۔

پُرجفا۔ (ف۔ صف) ظالم۔ سفاک۔ جفاکار۔

پُرحذر۔ (ف۔ صف) محتاط۔ دُور اندیش۔ چوکس۔

پُرحسرت۔ (ف۔ صف) حسرت سے بھرا ہوا۔

پُرخار۔ (ف۔ صف) کانٹوں سے بھرا ہوا۔ تکلیف دِہ۔

پُرخطر۔ (ف۔ صف) خطروں سے بھرا ہوا۔ خطرناک۔

پُرتکلف۔ (ف۔ صف) بہت آراستہ۔ بڑی محنت اور اہتمام سے بنایا ہوا۔

پُرخم۔ ٹیڑھا۔ ترچھا۔

پُرخمار۔ (ف۔ صف) نشے سے چُور۔ مدہوش۔

پُردرد۔ (ف۔ صف) درد سے بھرا ہوا۔

پُردل۔ بہادر۔ شجاع۔ جری۔

پُردِلی۔ بہادری۔ شجاعت۔ دلیری۔

پُرسوز۔ (ف۔ صف) جس کی آواز میں درد ہو۔

پُرشکم۔ پیٹ بھرا۔ آسودہ۔

پُرشکوہ۔ (ف۔ صف) عظمت والا۔ عظیم الشّان۔

پُرغم۔ (ف۔ صف) غم سے بھرا ہوا۔ اندوہناک۔ غمگین۔

پُرفریب۔ (ف۔ صف) دھوکے باز۔ دغاباز۔

پُرفضا۔ بہار دار۔ کُشادہ۔ وسیع۔ بارونق۔ خوش منظر۔ سرسبز۔

پُرفن۔ (ف۔ صف) ہوشیار۔ چالاک۔ فنون میں ماہر۔

پُرکار۔ (۱) جڑاؤ۔ مرصع (۲) دبیز۔ گاڑھا (۳) مُحکم۔ پائدار (۴) دانا۔ ہوشیار۔

پُرکین (کینہ)۔ (ف۔ صف) دُشمن۔ بداندیش۔ کینہ ور۔

پُرگو۔ (ف۔ صف) بہت باتیں کرنے والا۔ باتونی۔

پُرگوئی۔ (ف۔ مث) بہت باتیں بنانا۔ بہت بولنا۔

پُرتن۔ (ف۔ صف) وہ چادر یا دوشالہ جس کے حاشیے پر کام بنا ہوا۔

پُرمحن۔ (ف۔ صف) مغموم۔ غمناک۔

پُرمغز۔ (ف۔ صف) عُمدہ مضمون سے بھرا ہوا۔ عالمانہ۔

پُرملال۔ (ف۔ صف) رنجیدہ۔ رنج سے بھرا ہوا۔

پُرنَم۔ (ف۔صف) گیلا۔ تر۔ آنسوؤں سے بھرا ہوا۔
پُرنمود۔ (ف۔صف) ظاہری نمائش والا۔
پُرنُور۔ (ف۔صف) روشن۔ چمک دار۔ صاحبِ بصیرت عموماً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ)
پُرہَول۔ (ف۔صف) خوف سے بھرا ہوا۔ ڈراؤنا۔ خوفناک۔
پُرہُنر۔ (ف۔صف) لائق۔ کاریگر۔
پُری۔ (ف۔ا۔مث) بھرا ہوا ہونا۔ مرکبات کے آخر میں آتا ہے جیسے خانہ پُری (۲) بُہتات۔ کثرت۔
پُرا۔ (ہ۔ا۔مذ) محلہ۔ بستی۔ گاؤں۔
پَرا۔ (پَ۔را) [ہ۔ا۔مذ] (۱) صف۔ قطار۔ سلسلہ۔ ٹولی (۲) گروہ۔ غول۔
پَرا باندھنا۔ (ا۔محاورہ) قطار بنانا۔ صف بستہ ہونا۔ سلسلہ وار کھڑا ہونا۔
پَرا جمانا۔ (ا۔محاورہ) صف بنانا۔ قطار قائم کرنا۔
پَرے خالی کرنا (ہونا)۔ (ا۔محاورہ) آدمیوں کا قتلِ عام ہونا۔
پَرے سے پَرا ملانا۔ (ا۔محاورہ) ایک ہی قطار میں کھڑے ہونا۔
پَرے کے پَرے صاف کردینا۔ (ا۔محاورہ) بے انتہا آدمیوں کو قتل کر دینا۔
پَرابلَم۔ (Problem) (پَ۔راب۔لَم) [انگ۔ا۔مذ] قضیہ۔ مسئلہ۔ امرِ دُشوار۔
پَراپَت۔ (پَ۔را۔پَت) [س۔ا۔مذ] (۱) فائدہ۔ نفع (۲) پیدا۔ یافت۔ حاصل (۳) پہنچ۔ رسائی (۴) ترقی۔ بہتری (۵) قسمت کا لکھا ہوا۔ مقررہ (۶) موزوں۔
پَراپَرٹی۔ (Property) (پَ۔را۔پَر۔ٹی) [انگ۔ا۔مث] جائداد جاگیر۔ املاک۔
پَراپَرٹی ٹیکس۔ (Property Tax) جائداد کا ٹیکس۔
پَراُپکار۔ (پَر۔اُپ۔کار) [ق۔ا۔مذ] بے غرض اِحسان کرنے والا۔
پَرات۔ (پَ۔رات) [ہ۔ا۔مث] طشت۔ لگن۔ تھال۔
پُراتَم۔ (پُ۔را۔تَم) [ہ۔صف] (۱) پُرانا۔ قدیم۔ بُوڑھا۔ اگلے زمانے کا (۲) تجربہ کار۔ ہوشیار۔
پُراتمان۔ [ق] بُوڑھے بزرگ۔
پَراٹسٹنٹ۔ (Protestant) (پَ۔را۔ٹِس۔ٹنَٹ) [انگ۔ایذ] (۱) عیسائیوں کا ایک فرقہ جو سولھویں صدی عیسوی میں اختلاف کے باعث احتجاجاً کلیسائے روم سے الگ ہوگیا اور پوپ کو نہیں مانتا (۲) معترض۔
پَراٹھا۔ (پَ۔را۔ٹھا) [ہ۔ا۔مذ] گھی میں پکی ہوئی روٹی جس میں تہیں ہوتی ہیں۔
پَراچین۔ (پَ۔را۔چین) [س۔صف] (۱) پُرانا (۲) قدیم۔
پَرادھین۔ (پَ۔را۔دھین) [س۔صف] ماتحت۔ محکوم۔ تابع۔
پَرادھین سپنے سکھ ناہیں۔ [مثل] دوسرے کا محکوم ہوکر خواب میں بھی آرام نہیں مِل سکتا۔
پَرارتھنا۔ (پَ۔را۔تھ۔نا) [س۔ا۔مث] (۱) دُعا۔ عرض۔ التماس۔ التجا۔ (۲) منت۔ سماجت۔ عجز۔ انکسار۔
پَراسپکٹس۔ (Prospectus) (پَ۔راس۔پک۔ٹس) [انگ۔ا۔مذ] وہ رسالہ یا کتابچہ جس میں کسی تعلیمی یا تجارتی ادارے کی خصوصیات اور ضوابط درج ہوں۔
پَراسچت۔ (پَ۔راس۔چِت) [س۔ا۔مذ] گناہوں کا کفارہ۔
پَراکرت۔ (پَ۔را۔کِرت) [س۔ا۔مذ] (۱) عوامی۔ دیہاتی۔ نیچ۔ گنوارو (۲) سنسکرت سے نکلی ہوئی کوئی مقامی بولی یا زبان (۳) گنواروزبان۔
پَراکسی۔ (Proxy) (انگ۔مث) مختار نامہ۔ دوسرے شخص کو ووٹ دینے کا حق دینا (۲) کوئی کام کرنے کا اختیار دینا۔
پَراگندگی۔ (پَ۔را۔گن۔دَ۔گی) [ف۔ا۔مث] پریشانی۔ حیرانی۔ انتشار۔ تشویش۔ تردد۔ تذبذب۔
پَراگندہ۔ (پَ۔را۔گن۔دَہ) [ف۔صف] پریشان۔ حیران۔ متردد۔ متفکر۔ مذبذب۔ منتشر۔ تتر بتر۔
پراگندہ روزی پراگندہ دل۔ (ا۔مثل) بے کار اور مفلس ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔ اسے کبھی اطمینان نصیب نہیں ہوتا۔
پَرال۔ (پَ۔رال) [ہ۔ا۔مث] پھُس۔ نالی۔ پھالی۔ دھان کے پودوں کی نالی۔
پرالبدھ۔ (ہ۔صف) قسمت۔ تقدیر۔
پَرامپٹر۔ (Prompter) (پَ۔رامپ۔ٹر) [انگ۔ا۔مذ] (تھیٹر) وہ شخص جو اسٹیج کے پیچھے بیٹھ کر ایکٹروں کی سماعت کرتا ہے اور جہاں کہیں وہ اٹکتے ہیں وہاں لقمہ دیتا ہے۔
پَرامِسَری نوٹ۔ (Promissary Note) (پ۔را۔مِ۔سَ۔ری۔نوٹ) [انگ۔ا۔مذ] تمسک۔ دستاویز۔ وہ تحریر جو روپیہ ادا کرنے کے متعلق کسی سے خاص وقت تک کے لیے لکھوائی جائے۔
پَرّان۔ (پَر۔راں) [ف۔صف] اُڑنے والا۔ اُڑتا ہوا۔
پَران۔ (پَ۔ران) [س۔ا۔مذ] (۱) دَم۔ سانس۔ نفس۔ ہوا (۲) رُوح۔ آتما بولتا۔ جان (۳) دِل بر۔ جانی۔ دِل دار۔ معشوق۔ پیارا۔ دُلارا۔
پَران پتی۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) زندگی کا مالک۔ رُوح۔ دِل (۲) خاوند۔
پَران تج دینا۔ پَران تجنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) مَرجانا۔ جان دے دینا۔ (۲) گھبرا جانا۔ ہمت ہارنا۔
پَران چھڑانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جان لینا۔ مار ڈالنا۔ رُوح نکالنا (۲) معشوق سے جُدا کرنا (۳) جان بچانا۔ آزاد کرنا۔
پَران چھوٹنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) دَم نکلنا۔ موت آنا (۲) ہمت نہ رہنا۔ طاقت نہ رہنا (۳) حواس باختہ ہونا۔ دَم بخود ہونا۔
پَران چھوڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جی چھوڑنا۔ ہمت ہارنا۔ حوصلہ پست ہونا۔ (۲) دَم چھوڑنا۔ مرنا۔ رُوح نکلنا۔
پَران لینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جان لینا۔ دَم نکالنا۔ قتل کرنا (۲) ستانا۔ تنگ کرنا۔
پُران۔ (پُ۔ران) [س۔ا۔مذ] (۱) پُرانا۔ قدیم۔ دیرینہ (۲) ہندوؤں کی مذہبی کتابیں جن میں وید کے مسائل تمثیلی قصوں اور کہانیوں سے واضح کیا گیا ہے ان کی تعداد بہت زیادہ ہے مگر اٹھارہ پران زیادہ مشہور ہیں۔ یہ کتابیں شاعر دیاس جی سے منسوب ہیں۔
پُرانا۔ (پُ۔را۔نا) [ہ۔صف] (۱) کہنہ۔ پارینہ۔ عمر رسیدہ۔ قائم۔ مدت کا۔ دیرینہ

(۲) فرسودہ۔ بوسیدہ۔ مستعمل۔ کام میں آیا ہوا (۳) جہاں دیدہ (۴) پیر۔ بڈھا (۵) پرانے زمانے کا۔

پُرانا پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) کہنہ ہوجانا۔ بوسیدہ ہوجانا۔ عمر رسیدہ ہوجانا۔

پُرانا ٹھیکرا۔ (ا۔ مذ) بوسیدہ چیز۔ پرانا مال (۲) پرانی عورت۔

پُرانا ٹھیکرا اور قلعی کی بھڑک۔ (مثل) اس بوڑھی عورت کی نسبت کہتے ہیں جو جوانوں کی سی وضع اختیار کرے۔

پُرانا خرانٹ۔ (ا۔ صف) (۱) بہت پرانا۔ نہایت بوڑھا (۲) بڑا تجربہ کار۔ (۳) چالاک۔

پُرانا دھرانا۔ (ا۔ صف) بوسیدہ۔ دیرینہ۔ کہنہ۔ فرسودہ۔ نکما۔ مستعمل۔ بیکار۔

پُرانا دکھڑا۔ (ا۔ مذ) پرانی شکایت۔ پرانا غم۔

پُرانا گھاگ۔ (ا۔ صف) پرانا تجربہ کار۔ گرگِ باراں دیدہ۔

پرانی۔ (پ۔ را۔ نی) (س۔ صف) (۱) ذی روح۔ جان دار (۲) انسان۔ بشر۔

پُرانی۔ (پُ۔ را۔ نی) (ہ۔ صف) (۱) کہن سالہ۔ دیرینہ۔ ضعیفہ (۲) بوسیدہ۔ فرسودہ (۳) ناکارہ۔ نکمی۔ ناقابلِ استعمال۔

پُرانی آنکھیں دیکھے ہوئے ہیں۔ (ا۔ مثل) تجربہ کار ہیں۔ بڑوں کی صحبت سے فیض حاصل کیا ہے۔

پُرانی کھوپری۔ (۱) پرانا آدمی۔ ضعیف آدمی۔ بوڑھا آدمی (۲) تجربہ کار۔ کارآموز (۳) پرانے رنگ کے۔ اگلے وقتوں کے۔

پُرانی لکیر کا فقیر۔ (ا۔ صف) پرانی وضع کا پابند۔ پرانی رسومات کا مقلد۔

پُرانی ملاقات۔ مدت کا میل جول۔ دیرینہ واقفیت۔

پُرانے چاول۔ (کنایۃً) تجربہ کار۔ جہاندیدہ۔

پُرانے لوگ۔ (ا۔ صف) (۱) ملازمانِ قدیم۔ پرانے نوکر (۲) بوڑھے۔ دانا۔

پُرانے مُردے اکھیڑنا۔ (ا۔ محاورہ) پرانی شکائتیں کرنا۔ اگلے پچھلے جھگڑے نکالنا۔

پراونس۔ (Province) (پ۔ را۔ ونس) (انگ۔ ا۔ مذ) صوبہ۔

پراونشل۔ (Provincial) (پ۔ را۔ ون۔ شل) (انگ۔ ا۔ مذ) صوبے کے متعلق۔ صوبائی۔

پراونشل پولیس۔ کسی خاص صوبے کی پولیس جو اس سے باہر تبدیل نہ کی جاسکے۔

پراونشل سول سروس۔ (Provincial Civil Service) صوبے میں غیر فوجی سرکاری افسروں کی بھرتی کا نظام۔

پراویڈنٹ فنڈ۔ (Provident Fund) (پ۔ را۔ وی۔ ڈنٹ۔ فنڈ) (انگ۔ ا۔ مذ) وہ رقم جو ملازم کی تنخواہ میں سے ہر ماہ ایک خاص شرح کے مطابق وضع کی جاتی ہے اور ملازمت کے خاتمے پر اُسے واپس ملتی ہے۔

پراچہ۔ (پ۔ را۔ چہ) (ف۔ صف) (۱) بزاز۔ پارچہ فروش۔ پارچہ کا کام کرنے والا (۲) سلے ہوئے کپڑے بیچنے والا (۳) ایک قوم جو ٹوپیاں وغیرہ بنا کر فروخت کرتی ہے (۴) چیتھڑا۔ کپڑے کا ٹکڑا۔

پرائز۔ (Prize) (پ۔ را۔ از) (انگ۔ ا۔ مذ) انعام۔ صلہ۔ اجر۔

پرائمر۔ (Primer) (پ۔ را۔ اِ۔ مر) (انگ۔ ا۔ مث) قاعدہ۔ طالب علموں کی ابتدائی کتاب۔

پرائم منسٹر۔ (Prime Minister) (پ۔ را۔ ام۔ م۔ نس۔ ٹر) (انگ۔ ا۔ مذ) وزیرِ اعظم۔ سب سے بڑا وزیر۔

پرائمری۔ (Primary) (پ۔ را۔ اِ۔ م۔ ری) (انگ۔ صف) (۱) ابتدائی۔ اوّل۔ پہلا۔ سب سے پہلا (۲) اصلی۔

پرائی۔ (پ۔ را۔ ای) (ہ۔ صف) غیر کی۔ دوسرے کی۔ پرایا کی تانیث۔

پرائی آس چولھے پاس۔ (ا۔ مثل) دوسرے کے سہارے نہ رہنا چاہیئے۔

پرائی آگ میں کودنا۔ (ا۔ محاورہ) دوسرے کی مصیبت اپنے سر لینا۔

پرائی آنکھیں کام نہیں آتیں۔ (مثل) دوسرے کے سہارے پر کام درست نہیں ہوتا۔ غیر شخص کام نہیں آتا۔

پرائی بات۔ (ا۔ مث) غیر کی بات۔ دوسرے کا معاملہ۔

پرائی کیا پڑی ہے۔ (ا۔ مثل) دوسروں کی کیا فکر ہے۔

پرائیویٹ۔ (Private) (پ۔ را۔ ای۔ ویٹ) (انگ۔ صف) (۱) نجی۔ خانگی (۲) غیر سرکاری (۳) انفرادی۔ ذاتی۔ شخصی (۴) مخفی۔ خفیہ۔ راز کا۔ بصیغۂ راز۔

پرایا۔ (پ۔ را۔ یا) (ہ۔ صف) غیر کا۔ اور کا۔ دوسرے کا۔ بیگانہ۔ اجنبی۔

پرایا دھن (مال)۔ کنواری لڑکی۔

پرایا سر دیوار کی برابر۔ (مثل) اس وقت بولتے ہیں جب کوئی دوسرے کی تکلیف کی پرواہ نہ کرے۔

پرائے بردے آزاد کرنا۔ (ا۔ محاورہ) دوسروں کے مال پر فیاضی کرنا۔ دوسرے کی کمائی پر فخر کرنا۔

پرائے بس میں۔ دوسرے کے اختیار میں (ہونا کے ساتھ)۔

پرائے سر کی بلا لینا۔ (ا۔ محاورہ) دوسرے کی مصیبت اپنے ذمہ لینا۔ دوسرے کی ذمہ داری اپنے سر لینا۔

پرائے شگون کے لیے اپنی ناک کٹائی۔ (ا۔ مثل) دوسروں کے فائدے کے لیے اپنا نقصان کرلیا۔

پرائے گھر کا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بیٹی کی شادی ہونا۔ لڑکی کا بیاہ کردینا۔

پرائے مال پر دیدے لال۔ (مثل) دوسرے کی چیز پر بیجا غرور۔

پرائے مال پر یا حسین۔ (مثل) حلوائی کی دوکان پر دادا جی کی فاتحہ۔ غیر کے مال پر شیخی بگھارنا۔ چیز کسی کی اور خفا کوئی اور ہو۔

پرائے ہاتھ پر شکرا پالنا۔ (مثل) دوسرے کے بھروسے کوئی کام کرنا۔ دوسرے کے سہارے زندگی بسر کرنا۔

پرایا سر لال دیکھ کر اپنا سر پھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) دوسروں کی نقل کرکے اپنا نقصان کرنا۔

پَرَب۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) باب۔ مقدمہ۔ فصل۔ ادھیائے (۲) میلہ۔ ہجوم۔ بھیڑ۔ (۳) ہیرے کی قسم (۴) جوڑ۔ گانٹھ۔ گرہ۔ عضو۔

پرباس۔ (پر۔ باس) (ہ۔ ا۔ مذ) سفر۔ سیاحت۔

پربت۔ (پر۔ بت) (ہ۔ ا۔ مذ) پہاڑ۔ کوہ۔ جبل۔

پربتی۔ (پر۔ ب۔ تی) (ہ۔ صف) پہاڑی۔ پہاڑ کا رہنے والا۔

پربندھ۔ (پر۔ بندھ) (س۔ ا۔ مذ) بندوبست۔ انتظام۔ انصرام۔ ٹھیک ٹھاک درستی

پَربولی۔ [ق۔ا۔مث] غیر زبان۔ غیر ملکی زبان۔

پَربھات۔ (پَرَ۔ بھات) [س۔ا۔مذ] علی الصبح۔ صبح سویرے۔

پَربھاؤ۔ (پَرَ۔ بھا۔ اُو) [س۔ا۔مذ] (۱) اثر۔ فیض۔ تاثیر۔ کشش (۲) مزاج۔ خاصیت۔ سرشت۔ عادت۔ حالت (۳) طاقت۔ قوّت۔

پَربھو۔ (پَرَ۔ بھو) [س۔ا۔مذ] (۱) مالک۔ سوامی۔ ناتھ۔ صاحب (۲) برتر۔ فائق۔ غالب (۳) ایک دیوتا (۴) خدا۔ پرمیشور۔

پَربین۔ (پَرَ۔ بین) [اُر۔ا۔مذ] (۱) ہوشیار۔ چتُر۔ عقل مند (۲) ہنرمند۔ کاریگر۔ کام کا جاننے والا (۳) حسین۔ جمیل۔

پرپرانا۔ (پر۔ پ۔ را۔ نا) [ہ۔مص] چڑ چڑانا۔ بدن میں سنسنی پیدا ہونا۔

پَرپنچ۔ (پَرَ۔ پنچ) [س۔ا۔مذ] فریب۔ دھوکا۔

پَرپوتا۔ (پَرَ۔ پو۔ تا) [ہ۔ا۔مذ] بیٹے کا پوتا۔

پَرپوتی۔ (پَرَ۔ پو۔ تی) [ہ۔ا۔مث] بیٹے کی پوتی۔

پَرپھلا۔ (پَرَ۔ پھُل۔ لا) [س۔صف] پھول کی طرح کھلا ہوا۔ ہشاش بشاش۔

پَرسینٹھ۔ (پَرَ۔ پینٹھ) [ہ۔ا۔مذ] ہُنڈی کا تیسرا پرت۔ تیسری نقل۔ طبق ثالث۔

پَرت۔ (پَ۔ رَت) [ہ۔ا۔مذ] ورق۔ تختہ۔ طبق۔ چھلکا۔ تہ۔ پوست۔ پپڑی۔

پَرتا۔ (پَرَ۔ تا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) اوسط (۲) مناسبت۔ نسبت۔ موزوں۔

پرتاب۔ پرتاپ۔ (پَرَ۔ تاب) (پَرَ۔ تاپ) [س۔ا۔مذ] (۱) سخت گرمی۔ (۲) زیب و زینت۔ شان و شوکت (۳) مرتبہ (۴) برتری (۵) سخاوت۔ مہربانی۔

پَرتال۔ (پَرَ۔ تال) [اُر۔ا۔مث] دیکھ بھال۔ جانچ۔ جائزہ۔ نظرِ ثانی۔ دوبارہ دیکھنا۔

پُرتگالی۔ (پُرْ۔ تَ۔ گا۔ لی) [ف۔صف] پُرتگال سے متعلق۔ پُرتگال کی کوئی شے۔ پُرتگال کا باشندہ یا زبان۔

پرتگیا۔ (پَ۔ رَ۔ تِگ۔ گ۔ یا) [س۔ا۔مث] اجازت منظوری (۲) وعدہ۔ عہد

پَرتل۔ (پَرَ۔ تل) [ہ۔ا۔مذ] وہ سامان جو بیل یا گھوڑے پر لادا جائے۔

پَرتل کا ٹٹو۔ [ہ۔مذ] لدا ٹٹو۔ مزدور آدمی۔

پَرتلا۔ (پَرَ۔ تَ۔ لا) [ہ۔ا۔مذ] پیٹی جو تلوار لٹکانے کے لیے کندھے پر ڈالتے ہیں۔ چوڑا تسمہ۔ پٹا۔ بیلٹ۔ کمر پٹکا۔

پَرتَو۔ (پَرَ۔ تَو) [ف۔ا۔مذ] (۱) سایہ۔ عکس۔ پرچھائیں (۲) روشنی۔ کرن۔ چمک

پَرتوافگن۔ پَرتوفگن۔ شعاع ڈالنے والا۔ روشنی ڈالنے والا۔

پَرتوا۔ (پَرَ۔ تَ۔ وا) [اُر۔ا۔مذ] (۱) سایہ۔ عکس (۲) صحبت کا اثر۔ فیضِ صحبت۔

پرتھوی۔ (پرَ۔ تھ۔ وی) [ہ۔مث] (۱) زمین۔ دُنیا۔ ارض۔ بھومی۔ عالم۔

پَرتی۔ (پَرَ۔ تی) [ہ۔ا۔مث] غیر مزروعہ زمین۔ بن جُتی اراضی۔

پلرسے۔ (ق۔صف) بساط۔ مقدرت۔

پَرتیت۔ (پَرَ۔ تیت) [س۔ا۔مث] یقین۔ بھروسا۔ اعتماد۔ اعتبار۔

پَرج۔ [ہ۔ا۔مث] ایک راگنی۔ ڈھال کا دستہ۔ تلوار کا قبضہ۔

پَرجا۔ (پَرَ۔ جا) [س۔ا۔مث] (۱) رعایا۔ محکوم (۲) کرایہ دار۔ پرائی جگہ میں رہنے والا (۳) مخلوق۔ عام لوگ (۴) خاندان۔ کنبہ۔ مالک کی ضد۔

پَرجاپت۔ پَرجاپتی۔ (۱) راجہ۔ بادشاہ۔ حاکم۔ سرکار۔ مالک (۲) خالق پیدا کرنے والا (۳) سورج (۴) کوزہ گر۔ کمہار (۵) داماد (۶) باپ۔

پَرجوت۔ (پَرَ۔ جوت) [ہ۔ا۔مذ] مکانات کی زمین کا محصول۔ مقررہ لگان۔ چکوتا

پَرچ۔ [ہ۔ا۔مث] پیالی۔ طشتری۔ چھوٹی طشتری۔

پَرچا۔ (پَرَ۔ چا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) پرکھ۔ شناخت۔ پہچان (۲) ثبوت (۳) امتحان۔ (۴) معجزہ۔ اتمامِ حُجّت۔ بُرہان قاطع (۵) خوش خبری۔

پَرچا دینا۔ (۱) ثبوت دینا۔ کرامت دکھانا۔ بشارت دینا (۲) خوش کر لینا۔

پَرچارَک۔ (پَرَ۔ چا۔ رَک) [س۔ا۔مذ] (۱) مبلّغ (۲) چروا ہا (۳) نقیب۔

پَرچاری۔ (پَرَ۔ چا۔ ری) [س۔ا۔مذ] (۱) خدمت کرنا۔ ملازمت کرنا۔ تابعداری کرنا (۲) ملازم۔ نوکر۔

پَرچانا۔ (پَرَ۔ چا۔ نا) [ہ۔مص] (۱) راضی کرنا (۲) بہلانا۔ پھسلانا (۳) رجوع کرنا۔ مانوس کرنا (۴) بس میں لانا۔

پَرخچ۔ (پَرَ۔ خچ) [اُر۔ا۔مذ] پُرزے۔

پَرخچ اُڑ جانا۔ (ا۔محاورہ) پُرزے پُرزے ہو جانا۔

پَرچک۔ (پَرَ۔ چَک) [ہ۔ا۔مث] (۱) پیار۔ چمکار۔ تھپکی (۲) تسلّی۔ دِلاسا۔ اطمینان (۳) حمایت۔ سہارا (۴) اشارہ۔ کنایہ۔

پَرچک دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) حمایت کرنا (۲) اشارہ کرنا (۳) مدد کرنا۔ سہارا دینا (۴) دلیر کرنا۔

پَرچک لینا۔ (ا۔محاورہ) حمایت لینا۔ پُشتی لینا۔ طرف داری کرنا۔

پَرچم۔ (پَرَ۔ چم) [ف۔ا۔مذ] (۱) پھریرا۔ کپڑا جو جھنڈے پر باندھا جاتا ہے۔ (۲) زُلف۔ کاکُل۔

پَرچم اُڑانا۔ (ا۔محاورہ) پرچم لہرانا۔ جھنڈا لہرانا۔

پَرچنا۔ (پَ۔ رَچ۔ نا) [ہ۔مص] (۱) راضی ہونا۔ ہل جانا۔ مانوس ہونا۔ مائل ہونا (۲) بہلنا۔ باتوں میں آنا۔

پَرچول۔ (پَرَ۔ چُول) [ہ۔ا۔مث] (۱) ٹٹول۔ دریافت۔ چھان بین (۲) دھت۔ لت۔ دُھن۔

پَرچون۔ (پَرَ۔ چُون) [ہ۔ا۔مذ] متفرق سودا۔ آٹا۔ دال۔ نمک۔

پَرچونی۔ (پَرَ۔ چُو۔ نی) [ہ۔ا۔مذ] آٹا دال بیچنے کا کام۔

پَرچونیا۔ (پَرَ۔ چُو۔ نِ۔ یا) [ہ۔ا۔مذ] بنیا۔ مودی۔ بقّال (۲) خردہ فروش۔ چھوٹی مقدار کا سودا بیچنے والا۔

پَرچہ۔ (پَرَ۔ چَہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) خط۔ چِٹھی۔ رُقعہ۔ تحریر (۲) لکھا ہوا کاغذ اخبار۔ رسالہ (۳) پُرزہ۔ ٹکڑا۔ چیتھڑا۔ کترن۔ دَھجی (۴) امتحانی سوالات کا کاغذ۔ جمع: پرچہ جات۔

پَرچۂ الماس۔ ہیرے کا ٹکڑا۔

پَرچہ چاک کرنا۔ (ا۔محاورہ) پولیس میں ابتدائی رپورٹ کا لکھا جانا۔

پَرچہ دینا۔ (ا۔محاورہ) مقدمہ درج رجسٹر کرنا۔

پَرچہ گزرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) خبر پہنچنا۔ اطلاع ملنا۔ علم میں آنا (۲) نالش ہونا۔ درخواست لگنا (۳) جاسوسی ہونا (۴) غیبت کیا جانا۔

پَرچہ نویس۔ (۱) مُخبر۔ جاسوس۔ خفیہ کارروائی لکھنے والا (۲) مورّخ۔ واقعات لکھنے والا (۳) خطاط۔ خط لکھنے والا۔

پَرچہ نویسی۔ (۱) مُخبری۔ جاسوسی (۲) تاریخ نویسی۔ وقائع نگاری۔ خط لکھنا پرچہ لکھنا۔ اخبار نویسی کرنا۔

پَرچھا۔ (پَر۔ چھَا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) سُوت لپیٹنے کی نلی۔ پھرکی۔ گھرنی (۲) بھیڑ کا کم ہونا (۳) کڑاہی۔ کڑپھا۔ دیگ۔ بڑا دیگچہ (۴) جھگڑا۔ قضیہ (۵) کیفیت۔ حال۔

پَرچھا کرنا۔ (۱) نلی پر سوُت لپیٹنا۔ پھرکی پر ڈورا چڑھانا (۲) ہجوم میں کمی کرنا (۳) جھگڑا نمٹنا۔ قضیہ چُکانا۔

پرچھانواں۔ پرچھاواں۔ (پَر۔ چھاں۔ واں) (پَر۔ چھا۔ واں) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) سایہ۔ عکس۔ پرتو (۲) عادت۔ رنگ ڈھنگ۔ خُو۔ خصلت۔ سبھاؤ۔

پَرچھاواں پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سایہ پڑنا۔ عکس ہونا۔ پرتو پڑنا (۲) رنگ میں رنگا جانا۔ طریق اختیار کرنا۔ عادت اور سبھاؤ موافق ہو جانا۔

پَرچھائیں۔ (پَر۔ چھا۔ اِیں) [ہ۔ ا۔ مث] عکس۔ سایہ۔ پرتو۔

پرچھائیں پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) عکس پڑنا۔ سایہ پڑنا (۲) صحبت کا اثر ہو جانا۔

پرچھائیں ڈالنا۔ سایہ ڈالنا۔ اپنے ایسا کرنا۔

پرچھائیں سے بچنا (بھاگنا) ڈرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سائے سے خوف کھانا (۲) خُوئے سے ڈرنا (۳) بہت ڈرپوک ہونا (۴) نفرت کرنا (۵) مرعوب ہونا۔

پرچھائیں نہ پانا۔ (ا۔ محاورہ) نشان نہ پانا۔ کھوج نہ پانا۔ پتہ نہ پانا۔

پرچھتی۔ پرچھتی۔ (پَر۔ چھَت۔ تی) (پَر۔ چھ۔ تی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) چھوٹا چھپّر۔ چھپّر سے الگ چھپّر جو چھپّر کے اِدھر اُدھر اور منڈیروں وغیرہ پر پانی کے بچاؤ کے لیے بناتے ہیں (۲) ٹانڈ۔ مچان (۳) دیوار میں لگا ہوا چوڑا تختہ جس پر پُرانا سامان وغیرہ رکھتے ہیں۔

پَرچھی۔ (پَر۔ چھی) [ہ۔ ا۔ مث] خورجین۔ سواری پر سامان کا وہ تھیلا جو دونوں طرف لٹکا ہوا ہو۔

پَرچی۔ (پَر۔ چی) [اُر۔ ا۔ مث] (۱) پرچا کی تانیث (۲) وہ کاغذ جس پر انتخاب کے وقت اُمیدوار کا نام لکھ کر صندوق میں ڈالتے ہیں (۳) مقدمے کی تاریخ کا کاغذ (۴) چھوٹا سا پرچہ۔

پَرچی ڈالنا۔ (ا۔ مص) رائے دینا۔ ووٹ ڈالنا۔

پَرخاش۔ (پَر۔ خاش) [ف۔ ا۔ مث] رنج۔ اَن بن۔ لڑائی۔ نا اتفاقی۔ جھگڑا۔ فساد۔ ٹنٹا۔ کینہ۔ غبار۔

پَرخاش جُو۔ (ف۔ صف) جھگڑے کے لیے تیار رہنے والا۔ فساد پر کمربستہ۔ کدورت رکھنے والا۔

پَرَخچے۔ (پَ۔ رَخ۔ چے) [اُر۔ ا۔ مذ] پُرزے۔ ٹکڑے۔

پَرَخچے اُڑانا۔ (ا۔ محاورہ) پُرزے پُرزے کرنا۔ دھجیاں کرنا (۲) بہت مارنا۔

پَرَخچے اُڑنا۔ (ا۔ محاورہ) پَرَخچے اُڑ جانا۔ پُرزے پُرزے ہونا۔

پرداخت۔ (پَر۔ داخت) [ف۔ ا۔ مث] (۱) پَرورش۔ پالن (۲) مدد۔ سہارا۔ (۳) حفاظت۔ نگہبانی۔ دیکھ بھال۔

پرداختہ۔ (پَر۔ دَاخ۔ تہَ) (ف۔ صف) آراستہ کیا گیا۔ سنوارا ہوا۔

پَرداداِ۔ (پَر۔ دا۔ دا) [ہ۔ ا۔ مذ] باپ کا دادا۔ دادا کا باپ۔

پَردادی۔ (پَر۔ دا۔ دی) پردادا کی بیوی۔ باپ کی دادی۔ دادی کی ماں۔

پردار۔ [ق۔ ا۔ مذ] حاجب۔ پردہ دار (ف) پر رکھنے والا۔ پرندے۔

پَرداز۔ (پَر۔ داز) [ف۔ ا۔ مث] (۱) ابتداء۔ شروع۔ تمہید۔ پہل (۲) آرائش۔ جلا۔ چمک (۳) کشیدہ (۴) مصوّری۔ نقّاشی۔ ڈرائنگ (۵) تصویر کے نقش و نگار۔ خط و خال۔ نوک پلک (۶) رنگ ڈھنگ۔ چال ڈھال۔ خُو۔ خصلت (۷) مُرکبات کے آخر میں آ کر کام کرنے والے کے معنی دیتا ہے جیسے نقشہ پرداز۔ جمع: پردازاں۔

پَرداز اُڑانا۔ (ا۔ محاورہ) طرز سیکھنا۔ نقل اُتارنا۔

پَرداز ڈالنا۔ پرداز کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) شروع کرنا۔ ابتدا کرنا۔ تمہید ڈالنا۔ پہل کرنا (۲) سنوارنا۔ جلا دینا۔ چمکانا۔ رُوپ نکھارنا (۳) کشیدہ کاڑھنا۔ نقش کاری کرنا (۴) خط و خال بنانا (۵) رنگ ڈھنگ پر لانا۔ عادت یا سبھاؤ سنبھالنا۔

پَردان۔ (پَر۔ دان) [س۔ مص] (۱) دینا۔ پیش کرنا۔ تحفہ دینا (۲) سپُردگی۔ اطاعت (۳) شادی میں دینا۔

پَردرشنی۔ (پَر۔ دَر۔ شَ۔ نی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) نمائش (۲) نذر۔ بھینٹ۔

پَردگی۔ (ف۔ ا۔ مث) پَردے میں رہنے کی حالت (۲) پاک دامن۔ پردہ دار۔

پَردَل۔ [ق۔ ا۔ مذ] غیر کی فوج۔

پردوش۔ (پَر۔ دوش) [س۔ ا۔ مذ] (۱) قصور۔ جرُم۔ گناہ۔ خطا (۲) رات کا پہلا حصّہ (۳) شام کی روشنی۔

پَردَہ۔ (پَر۔ دَہ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) اوٹ۔ گھونگٹ۔ آڑ۔ اوجھل۔ روک۔ حجاب نقاب۔ برُقع (۲) چق۔ چلمن (۳) دروازے کے آگے پَردے کی دیوار۔ (۴) انگرکھے کا سینہ (۵) سطح (۶) راز۔ پوشیدہ (۷) راگ۔ الاپ۔ آہنگ (۸) پیٹ وغیرہ کی جھلّی (۹) طبقہ۔ پَرت۔ پپڑی (۱۰) کُولہے اور پسلیوں کا درمیانی گوشت (۱۱) بادبان۔ سُکّان۔ پتوار (۱۲) عیب۔ نقص۔ خرابی۔

پَردہ اُٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نقاب اُلٹنا۔ گھونگٹ اُٹھانا (۲) چلمن یا چق اُٹھانا۔ (۳) چار دیواری گرانا (۴) راز افشا کرنا۔ بھید کھولنا (۵) اصلیت ظاہر کرنا۔ واقعات بیان کرنا (۶) پرت کھولنا۔ پپڑی اُتارنا (۷) حجاب دُور کرنا۔ تکلف برطرف کرنا (۸) کھال جدا کرنا۔ جِھلّی اُتارنا۔

پَردہ پڑنا (پڑ جانا)۔ (ا۔ محاورہ) (۱) اوٹ ہونا (۲) حجاب ہونا (۳) نقاب ڈالا جانا (۴) چلمن گرنا (۵) چھُپ جانا (۶) بے وقوف ہو جانا۔

پَردہ پوش۔ (۱) بُرائی کو چھُپانے والا (۲) پردہ دار۔ کسی کے عیب کو ڈھانکنے والا

پَردہ پوشی۔ (۱) پَردہ داری۔ عیب پوشی (۲) راز داری۔

پَردہ پھاڑنا۔ (۱) پردے میں سُوراخ کرنا (۲) بے پردہ ہو جانا (۳) ازالۂ بکارت کرنا۔

پَردہ چاک کرنا۔ (ا۔ محاورہ) پردے میں شگاف کرنا۔ راز کھول دینا۔

پَردۂ چشم۔ (ف۔ مذ) آنکھ کا پَردہ۔

پَردہ چھوڑنا۔ (۱) چق ڈالنا۔ چلمن گرانا (۲) نقاب لینا۔ حجاب کرنا۔ چہرہ ڈھانپنا (۳) نقاب اُتارنا۔ حجاب نہ رہنا۔ پردہ اُتارنا۔

پَردہ دار۔ (۱) راز دار۔ بھید رکھنے والا (۲) پردہ کرنے والا (۳) واقف حال محرم (۴) عیبوں کو چھُپانے والا۔

پَردہ داری۔ عیب پوشی۔ رازداری۔

پَردہ دَر۔ (۱) عیب ظاہر کرنے والا۔ بُرائیوں کو طشت ازبام کرنے والا (۲) [ف] دروازے کی چلمن۔

پَردہ درمیان سے اُٹھ جانا۔ (ا۔محاورہ) حجاب نہ رہنا۔
پَردۂ دُنیا۔ (ف۔ا۔مذ) سطحِ زمین۔طبقۂ زمین۔
پردہ دَرِی۔ عیب نمائی۔جاسُوسی۔مُخبری۔افشائے راز۔
پردہ ڈالنا۔ (۱) عیب چھُپانا۔رازداری کرنا (۲) چق کھولنا۔چلمن ڈالنا۔ (۳) گھونگٹ کرنا۔بُرقع اوڑھنا۔
پردہ ڈھانکنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) عیب چھُپانا (۲) دُنیا سے اُٹھانا۔مرنا۔
پردہ (رکھ لینا) رکھنا۔ (۱) پردہ کرنا۔حجاب کرنا۔چھُپنا (۲) رازدار ہونا۔ مخفی رکھنا (۳) عیب چھُپانا۔
پَردہ رہ جانا۔ (ا۔محاورہ) ذلت سے بچنا۔شرم رہ جانا۔بات رہ جانا۔
پردہ سَرا۔ (۱) سراپردہ۔خیمہ (۲) مُطرب۔گویّا۔
پَردۂ ظلمت۔ (ف۔ا۔صف) تاریکی۔اندھیری رات۔
پَردۂ عصمت۔ (ف۔ا۔مذ) عصمت کا پردہ سے استعارہ ہے۔داغ لگنا یا لگانا (افعال) پھاڑنا۔پھٹنا۔خراب کرنا۔
پردۂ عنکبوت۔ (ف۔ا۔مذ) مکڑی کا جالا۔آنکھ کا ایک پردہ۔
پردۂ غیب۔ (ف۔ا۔مذ) عالمِ باطن۔نچلے اور اُوپر کے جہان کا درمیانی پردہ (طنزاً) جو بات خدا کی طرف سے یا اتفاقاً ہو اس کے متعلق کہتے ہیں۔
پردہ فاش کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) راز کا افشا کرنا۔عیب کھولنا (۲) اصلیت کا ظاہر کرنا۔بھید ظاہر کرنا۔
پَردہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) پردے میں رہنا۔گھونگٹ کرنا۔چھُپنا۔
پردہ کھولنا۔ (ا۔محاورہ) بھید کھولنا۔عیب ظاہر کرنا۔
پردہ گرانا۔ (ا۔محاورہ) چلمن چھوڑنا۔پردہ ڈالنا۔چق گرانا۔گھونگٹ کرنا۔
پردۂ گوش۔ (ف۔مذ) کان کے اندر کی جھِلّی۔
پردہ لگنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پردہ ہونا۔پردے میں بیٹھنا۔چھُپنے لگنا (۲) بدچلن عورت کا پردہ کرنا۔
پردۂ ناموس۔ (ف۔ا۔مث) (۱) عصمت کا پردہ۔عفّت کا پردہ (۲) (مجازاً) عزّت۔آبرو۔
پردہ نشین۔ (ف۔مث) (۱) پردے میں بیٹھنے والی (۲) پاک دامن۔باحیا۔
پردہ ہو جانا (ہونا)۔ (ا۔محاورہ) (۱) آڑ میں آجانا۔اوٹ ہو جانا۔چھُپ جانا (۲) چہرہ چھپا لینا۔پوشیدہ ہو جانا۔
پردہ ہے۔ (۱) اوٹ ہے۔آڑ ہے (۲) چھُپے ہوئے ہیں۔پردے میں ہیں (۳) یہاں نہ آنا۔
پردے بٹھانا۔ (ا۔محاورہ) باہر کا آنا جانا بند کرنا۔پردہ کرانا۔پردہ نشین کرنا۔
پردے پردے میں۔ (۱) خُفیہ۔چوری چھُپے (۲) آڑ میں۔اوٹ میں (۳) بے خبری میں۔
پردے سے لگنا۔ (ا۔محاورہ) پردے کے قریب بیٹھنا۔
پردے کی بات۔ (ا۔محاورہ) راز کی بات۔خُفیہ معاملہ۔
پردے کی (بُوبُو) بی بی۔ (ا۔مث) (۱) پردے میں رہنے والی (۲) شریف عورت (۳) (طنزاً) بدچلن عورت۔
پردے کی بی بی چٹائی کا لہنگا۔ (ا۔مثل) جب کوئی غریب عورت پردہ کرتی ہے تو کہتے ہیں۔

پردے کی دیوار۔ (ا۔مث) حجاب کی دیوار۔پردے کی غرض سے دروازے کے سامنے کی دیوار۔
پردے کے لوگو پردے ہو۔ جب کوئی شخص اپنے کوٹھے پر چڑھنا چاہتا ہے تو آس پاس کے لوگوں کے لیے اس طرح تین بار پُکارتا ہے تاکہ کسی پردہ نشین کا سامنا نہ ہو جائے۔

عرش بریں پہ رہنے والو حوروں سے کہدو پردے ہو
بامِ فلک پر چڑھتا ہے نالہ پردے کے لوگو پردے ہو (انشاؔ)

پردے میں پوچھنا۔ (ا۔محاورہ) اس طرح پوچھنا کہ مخاطب کو پوچھنے کا مقصد معلوم نہ ہو سکے۔
پردے میں زردہ لگانا۔ پردے میں سُوراخ کرنا۔ پردے میں شکار کھیلنا۔ پردے میں گرہ لگانا (ا۔مثل) پردے میں بدکاری کرنا۔پردہ نشین عورت کا حرام کاری کرنا۔
پَردھان۔ (پر۔دھان) (ہ۔ا۔مذ) رہنما۔صدر۔مُکھیا۔
پَردیس۔ (پر۔دیس) (ہ۔ا۔مذ) غیر وطن۔دوسرا مُلک۔غربت۔
پردیس جانا۔ (۱) دوسرے ملک میں جانا۔
پردیس چھانا۔ (۱) دوسرے وطن جا رہنا۔ترکِ وطن کرنا (۲) غیر ملک میں تجارت یا نوکری کرنا۔
پَردیسن۔ (پر۔دے۔سَن) (ہ۔ا۔مث) اجنبی عورت۔مسافر عورت۔ غیر وطن کی عورت۔
پَردیسی۔ (پر۔دے۔سی) (ہ۔ا۔مذ) (۱) غیر ملک کا۔بدیسی (۲) مسافر۔ غریب الوطن۔
پردیسی بلم تیری آس نہیں۔ باسی پھولوں میں باس نہیں (مثل) پردیس میں رہنے والے شوہر سے وفاداری کی اُمید نہیں۔جیسے باسی پھُولوں میں خوشبو نہیں ہوتی۔
پَرذات۔ (ق۔صف) غیر ذات۔کم اصل۔کم ذات۔
پُرزہ۔ (پُر۔زَہ) (ف۔ا۔مذ) (۱) کترن۔دھجّی۔چیتھڑا۔ٹکڑا (۲) عضو۔جزو (۳) پرندوں کے چھوٹے چھوٹے باریک پَر (۴) دوات کا صُوف (۵) ریشمی اور اُونی کپڑے کا رُواں (۶) کسی مشین کا چھوٹا حصّہ۔
پُرزے اُڑانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔دھجیاں بکھیرنا۔چیتھڑے اُڑانا (۲) چُور چُور کرنا (۳) پارہ پارہ کرنا (۴) بیکار کر دینا (۵) بوٹیاں کاٹنا (۶) اُدھیڑنا (۷) خُوب مارنا (۸) بہت سزا دینا۔
پُرزے پُرزے کرنا۔ (ا۔محاورہ) ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔
پُرزے پُرزے ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) چیتھڑے ہونا۔دھجیاں اُڑنا (۲) پرخچے اُڑنا (۳) ٹکڑے اُڑنا (۴) شکستہ و بیکار ہو جانا (۵) بوٹیاں اُڑنا (۶) سزا پانا (۷) اُدھڑنا۔جُز و جزُو جُدا ہونا۔
پَرس۔ (Purse) (انگ۔ا۔مذ) بٹوا۔روپیہ پیسہ رکھنے کا چھوٹا سا بیگ۔
پُرس۔ (ف۔ا۔مث) فارسی مصدر پُرسیدن کا اسم صفت۔پُوچھنے کا عمل اُردو میں فقط بطور لاحقہ استعمال ہوتا ہے جیسے بازپُرس۔الگ مستعمل نہیں (ہ۔مذ) آدمی۔آدمی کا بدن۔برش۔
پُرسا۔ (پُر۔سا) (ف۔ا۔مذ) ماتم پُرسی۔تعزیت۔

پرُسا دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ماتم پُرسی کرنا۔ تعزیت کرنا (۲) پس ماندوں کی تسلی و تشفی کرنا۔

پرُسا لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) موت کی خبر سُن کر رونا (۲) ماتم پُرسی کو منظور کرنا۔ (۳) پس ماندوں کا تسلی و تشفی کی باتیں سُننا۔

پَرسال۔ (پَر۔سال) (ف۔ا۔ مذ) گزشتہ سال۔ پچھلے سال۔ پار سال۔

پُرسال۔ (پُر۔سال) (ف۔صف) (۱) پوچھنے والا۔ دریافت کرنے والا۔ (۲) مددگار۔ سہارا دینے والا۔ معاون (۳) دوست۔ یار۔

پُرسانِ حال۔ (۱) حال پُوچھنے والا (۲) مددگار۔ اعانت کرنے والا۔

پَرَست۔ (پَ۔رَست) (ف۔صف) پرستش کرنے والا۔ پُوجنے والا۔

پَرَستار۔ (پَ۔رَس۔تار) (ف۔ا۔ مذ) (۱) پُوجا کرنے والا۔ پُجاری (۲) نوکر۔ غلام (۳) شیدائی۔ مُرید۔ جمع : پرستاراں۔

پَرَستار زادہ نیاید بکار } (ف۔ مقولہ) لونڈی کا بچہ کسی کام نہیں آتا۔
اگرچہ بُود زادۂ شہریار } خواہ وہ بادشاہ کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔ کمینہ بے فیض ہوتا ہے۔

پَرِستان۔ (پَ۔رِس۔تان) (ف۔ا۔ مذ) (۱) پریوں کے رہنے کی جگہ۔ پریوں کا ملک (۲) اِندر کا اکھاڑا۔

پرستان کا عالم۔ (۱) پریوں کا سا ملک۔ پریوں کے دیس کی سی کیفیت۔ پرستان کا سا لُطف۔ بعینہٖ پرستان۔

پَرَستِش۔ (پَ۔رَس۔تِش) (ف۔ا۔مث) (۱) عبادت۔ پُوجا۔ بندگی۔ تپسیا۔ تسلیم۔ آداب۔ بزرگی۔ عظمت۔ توقیر۔ عزت (۲) عجز۔ انکسار۔

پرستش گاہ۔ (۱) عبادت کی جگہ (۲) مسجد۔ مندر۔ شوالہ۔ معبد۔

پُرسِش۔ (پُر۔سِش) (ف۔ا۔مث) (۱) پُوچھ گچھ۔ تفتیش۔ پُوچھنا۔ اِستفسار۔ (۲) دیکھ بھال (۳) عزت۔ تعظیم۔ آؤبھگت۔

پُرسِش حال۔ حال پُوچھنا۔ کیفیت دریافت کرنا۔

پُرسِش کرنا۔ (۱) پُوچھ گچھ کرنا۔ تحقیق کرنا۔ دریافت کرنا۔ باز پُرس کرنا۔ جواب طلب کرنا (۲) دیکھ بھال کرنا۔

پَرسَن۔ (پَر۔سَن) (س۔صف) (۱) خوش۔ آسُودہ۔ مگن۔ محفوظ (۲) بے فکر۔ بے غل و غش۔ بے غم و رنج۔ راضی۔ خوشی۔ تندرست۔

پَرَسنا۔ قدم بوسی (ق)۔

پَرَسندہ۔ (پَر۔سَن۔دَہ) (اُر۔ا۔ مذ) پسندہ کا بگاڑا ہوا ہے۔ کباب۔ پسندہ۔

پَرسَنگ۔ (پَر۔سَنگ) (س۔ا۔ مذ) (۱) بابت۔ متعلق۔ درمیان (۲) صحبت۔ میل جول۔ ربط ضبط۔ ہم نشینی۔ واسطہ۔ سابقہ (۳) موقع۔ جگہ۔

پَرسَنَل۔ (Personal) (پَر۔سَ۔نَل) (انگ۔ا۔ مذ) ذاتی۔ نجی۔

پرسنل اسسٹنٹ۔ (Personal Assistant) ایک عہدہ دار جو کسی افسر کے مددگار یا سیکرٹری کی حیثیت سے کام کرتا ہو۔

پرسنل پراپرٹی۔ (Personal Property) ذاتی جائداد۔ اپنی پیدا کی ہوئی جائداد۔

پرسنل سیکوریٹی۔ (Personal Security) ذاتی یا شخصی ضمانت۔ وہ ضمانت جس کا دینے والا خود ذمہ دار ہو۔

پَرسُوت۔ (پَر۔سُوت) (س۔ا۔ مذ) (۱) عورتوں کے اندام نہانی سے سفید پانی کا بہنا (۲) ایامِ زچگی کی ایک بیماری (۳) پیدا ہوا۔ جنا ہوا۔

پَرسُوں۔ (پَر۔سُوں) (ہ) آج سے تیسرا دن۔ اگلا یا پچھلا۔

پُرسَہ۔ (پُر۔سَہ) (ف۔ا۔ مذ) ماتم پُرسی۔ تعزیت۔ دیکھیے پُرسا۔

پَرسیاوشان۔ (پَر۔سِ۔یا۔و۔شان) (ف۔ا۔ مذ) ایک قسم کی بُوٹی۔ سُنبل بالچھڑ

پُرُش۔ (س۔ا۔ مذ) (۱) انسان۔ آدمی۔ مرد۔ شخص (۲) پرمیشور۔ خدا۔ پرماتما۔ آتما (۳) خاوند۔ مالک۔

پُرش کی مایا اور درخت کی چھایا۔ (ہ۔ مثل) انسان کی دولت اور درخت کے سائے کا کوئی اعتبار نہیں۔

پَرشاد۔ (پَر۔شاد) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) دیوتاؤں پر کا چڑھاوا۔ تبرّک (۲) اُستاد یا مُرشد کا جھوٹا (۳) کھانا۔ طعام۔

پَرشاد چڑھانا۔ (محاورہ) نذر دینا۔ نیاز کرنا۔ بھینٹ چڑھانا۔

پَرشوتم۔ (پَر۔شو۔تَم) (س۔ا۔ مذ) عظیم ترین شخصیت۔ بزرگ ذات۔

پَرشہر۔ (پَر۔شہر) (ہ۔ا۔ مذ) غیر شہر۔ پردیس۔

پَرکاج۔ (پَر۔کاج) (ہ۔ا۔ مذ) غیر کا کام۔ دوسرے کا کام۔

پُرکار۔ (پُر۔کار) (ف۔ا۔ مذ) دائرہ کھینچنے کا آلہ۔

پَرکار۔ (پَر۔کار) (س۔ا۔ مذ) (۱) قسم۔ نوع۔ جنس۔ بھانت۔ فرع (۲) طور۔ طریق۔ صورت۔ ڈھنگ (۳) مشابہت (۴) اختلاف (۵) خصوصیت

پُرکار۔ (پُر۔کار) (ف۔صف) موٹا۔ دبیز۔ دانا۔ عیار۔ ہوشیار۔

پَرکاش۔ (پَر۔کاش) (س۔ا۔ مذ) (۱) ظاہر (۲) فاش (۳) مشہور (۴) روشن (۵) صفائی۔ چمک (۶) نور (۷) شان و شوکت۔

پَرکالا۔ (پَر۔کا۔لا) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) زینہ۔ سیڑھی (۲) چوکھٹ۔ دہلیز۔

پَرکالہ۔ (پَر۔کا۔لَہ) (ف۔ا۔ مذ) (۱) ٹکڑا۔ لخت۔ حِصّہ۔ پارہ۔ جُزو (۲) چنگاری۔ شعلہ۔ لپٹ۔ شعاع (۳) آئینہ۔ درپن۔

پرکالۂ آتش۔ (ف۔ا۔صف) نہایت تیز۔ عیار۔ طرّار۔ چالاک۔ شریر۔

پَرکَما۔ (پَر۔کَ۔ما) (س۔ا۔مث) (۱) طواف۔ گرداگرد۔ گھومنا (۲) تصدق نثار۔ وار پھیر۔

پرکما لگانا۔ (محاورہ) (۱) طواف کرنا۔ چاروں طرف چکر لگانا (۲) صدقے ہونا۔ نثار ہونا۔ قربان ہونا۔

پَرکی۔ (ق۔ا۔مث) مُصیبت۔ غربت۔ ضرورت۔

پَرَکھ۔ (پَ۔رَکھ) (ہ۔ا۔مث) (۱) پہچان۔ شناخت۔ وقوف۔ گیان (۲) معیار۔ کسوٹی۔ امتحان۔ آزمائش (۳) آنک۔

پُرکھ۔ (س۔ا۔مث) انسان۔ آدمی۔ مرد۔

پُرکھ سا پکھیرو کوئی نہیں۔ (ا۔ مثل) انسان ایک جگہ نہیں رہ سکتا۔ جا بجا پھرتا ہے۔

پَرکھا۔ (پَر۔کھا) (ہ۔ا۔ مذ) پرکھنے والا۔ جانچنے والا۔

پُرکھا۔ (پُر۔کھا) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) بڑے بوڑھے۔ باپ دادا (۲) نیک لوگ۔

پَرکھانا۔ (پَر۔کھا۔نا) (ہ۔مص) (۱) جچوانا۔ کسوٹی پر لگوانا۔ امتحان کرانا (۲) شناخت کرانا (۳) حوالے کرنا۔ سونپنا (۴) گنوانا۔

پَرَکھنا۔ (پَ۔رَکھ۔نا) (ہ۔مص) (۱) پہچاننا۔ شناخت کرنا (۲) جانچنا۔ امتحان کرنا۔ آزمانا (۳) آنکنا۔

پَرکھیا - (پَر-کھی-یا) (ہ-ا-مذ) (۱) پرکھنے والا - جانچنے والا (۲) امتحان کرنے والا (۳) آنکھ (۴) گننے والا - سنبھالنے والا (۵) صرّاف۔

پَرگَت مِلنا - (پَرگَت-مِل-نا) (ہ-مص) میل ملاپ ہونا۔

پَرگَٹ - پَرگھٹ - (ق-صف) ظاہر - واضح - علانیہ - صریح - آشکارا۔

پُرگُم - (ق-صف) (۱) فکرمند (۲) پُراسرار - گہرا (۳) مشکل۔

پَرگَنات - پَرگنہ جات - (پَر-گَ-نات) (پَرگ-نہ-جات) (ف-ا-مذ) پرگنہ کی جمع - دیہات۔

پَرگنہ - (پَر-گَ-نہ) (ف-ا-مذ) (۱) علاقہ - حصّہ - ضلع - ٹکڑا - وہ علاقہ جو ایک قانون کے تحت ہو - وہ محدود حصّہ ضلع جس پر ایک ضلع دار افسر ہو - تعلقہ - جاگیر (۲) ایک مرکب خوشبو۔

پَرگنہ دار - ضلع دار - پرگنہ کا افسر۔

پَرگنہ وار - پرگنہ کے حساب سے۔

پَرگھات - (ق-ا-مذ) حادثہ۔

پَرگھٹّی - (پَر-گھَ-ٹی) (س-ا-مث) لوہے کا سانچہ جس میں سونے یا چاندی کو گلا کر ڈالتے ہیں - سُنار کا سانچہ۔

پَرگھرا - (پَر-گھ-را) (ہ-صف) وہ کبوتر جو دوسرے کے مکان کو پہچانتا ہو۔

پَرلا - (پَر-لا) (ہ-صف) اُدھر کا - اُس طرف کا - سب سے آخر کا - اُس پار کا - پرلی طرف کا۔

پَرلے درجے کا - (ا-صف) بے حد - انتہائی۔

پَرلے سِرے کا - (ا-محاورہ) (۱) بڑا بدمعاش - خراب آدمی (۲) حد درجے کا۔

پَرلوک - (پَر-لوک) (س-ا-مذ) عالمِ بالا - عقبیٰ - دوسرا جہان - موت کے بعد کی دوسری دنیا۔

پَرلی - (پَر-لی) (ہ) اُدھر کی - اُس طرف کی۔

پَرَم - (س-ا-مذ) افضل ترین ذات - اوّل - پہلا - مکمل ذات (۲) معشوق۔ (ق) محبت (ق)۔

پَرَم رَس - (ق-ا-مذ) (پَرَم - محبت + رَس - شراب) شرابِ محبت۔

پَرَماتما - (پَر-مات-ما) (س-ا-مذ) بڑی آتما - اعلیٰ رُوح - بالا شخصیت - پرمیشور - برہم - وشنو - خدا - احکم الحاکمین۔

پَرمِٹ - (Permit) (پَر-مِٹ) (انگ-ا-مذ) اجازت نامہ - مال درآمد برآمد کرنے یا ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے یا خرید و فروخت کی تحریری اجازت۔

پَرمٹا - (پَر-مَ-ٹا) (ع-ا-مذ) ایک قسم کا کپڑا جو مرینے سے مشابہ ہوتا ہے۔

پَرمحلہ - (پَر-مَ-حل-لہ) (ہ-ا-مذ) دوسرا محلّہ۔

پَرمَل - (پَر-مَل) (س-ا-مذ) (۱) کھیلیں - بھگو کر بھُنی ہوئی جوار مکئی یا جوار وغیرہ کے دانے (۲) ایک قسم کا خوشبودار چاول۔

پَرملو - (پَر-مَ-لو) (ہ-ا-مذ) ایک قسم کا اناج۔

پَرمود - (پَر-مود) (س-ا-مث) بے حد خوشی - مسرّت۔

پَرمیشور - (پَر-مے-شر) (س-ا-مذ) خدائے تعالےٰ۔

پَرمیہ - (پَر-مے-ہ) (س-ا-مذ) سوزاک کا مرض۔

پَرَن - (پَ-رَن) (ہ-ا-مذ) (۱) وعدہ - تجویز - اقرار - قول (۲) عہد۔

نیّت - قسم (۳) طبلے کی گت (۴) (ف-ا-مذ) عقدِ ثریا - پروین - سات سہیلیوں کا جھمکا۔

پَرنالہ - پَرنالا - (پَر-نا-لہ) (پَر-نا-لا) (ہ-ا-مذ) کوٹھے یا بالاخانے کی موری نالی۔

پَرنالے بہانا - (ا-محاورہ) شدّت سے رونا۔

پَرنالی - (پَر-نا-لی) (ہ-ا-مث) (۱) پرنالہ کی تصغیر - چھوٹی بدررو - چھوٹی نالی (۲) گھوڑے کی تن درستی کے سبب ریڑھ کی ہڈی کے دونوں طرف گوشت اُبھرنے سے ہڈی پر جو گڑھا رہ جاتا ہے۔

پَرنالی پڑنا - (ا-محاورہ) (۱) گھوڑے کی فربہی کے سبب پٹھوں اور سرینوں کے درمیان گڑھا سا پڑنا (۲) گھوڑے کا فربہ اور تیار ہونا۔

پَرنام - (پَر-نام) (س-ا-مذ) (۱) آداب - تسلیم - بندگی - سلام (۲) مرنے کی حالت۔

پَرنانا - (پَر-نا-نا) (ہ-ا-مذ) ماں کا دادا - ماموں کا دادا - نانا کا باپ۔

پَرنانی - (پَر-نا-نی) (ہ-ا-مث) پرنانا کی بیوی - ماں کی دادی - نانا کی ماں۔

پَرنت - (پَ-رَن-تُ) (س) لیکن بہرحال - پھر بھی۔

پَرنتو - (ہ) لیکن - مگر۔

پرنٹر - (Printer) (پ-رِن-ٹر) (انگ-ا-مذ) چھاپنے والا - طبع کرنے والا۔

پرنٹنگ - (Printing) (پ-رِن-ٹنگ) (انگ-مص) چھاپنے کا عمل - طبع کرنا۔

پرنٹنگ پریس - (Printing Press) مطبع - چھاپہ خانہ۔

پَرِند - (پَ-رِند) (ف-ا-مذ) اُڑنے والا - پکھیرو - مُرغ۔ جمع: پرندگان۔

پرندِ آبی - وہ پرند جو پانی میں سے مچھلیاں پکڑ پکڑ کر کھائے۔

پرند ہو جانا - (ا-محاورہ) اُڑ جانا - بہت جلدی حرکت کرنا - تیزی سے بھاگنا۔

پَرِندہ - (پَ-رِن-دَہ) (ف-ا-مذ) اُڑنے والا جانور۔ جمع: پرندگاں۔

پرندہ پَر نہیں مار سکتا - (ا-محاورہ) کسی کو جانے کی اجازت نہیں - بے حد روک ٹوک ہے - کوئی جانے نہیں پاتا - کسی کا گزر نہیں۔

پرنس - (Prince) (پ-رِنس) (انگ-ا-مذ) شہزادہ - بادشاہ زادہ۔

پرنس آف ویلز - (Prince of Wales) ولی عہد انگلستان کا لقب۔

پرنسپل - (Principal) (پ-رِن-سِ-پَل) (انگ-ا-مذ) کالج کا مدرسِ اعلیٰ یا افسرِ اعلیٰ۔

پُرنی - (ق-ا-مث) نلکی۔

پَرنیاں - (پَر-نِ-یاں) (ف-ا-مذ) ایک قسم کا پھولدار ریشمی کپڑا - دیبا۔

پَروا - پَرواہ - (پَر-وا) (پَر-واہ) (ف-ا-مث) (۱) خواہش - رغبت - ضرورت (۲) خوف - دہشت - فکر - اندیشہ (۳) حاجت - غرض (۴) توجّہ - اندیشہ - چِنتا۔

پَروا - (پ-رِ-وا) (س-ا-مذ) چاند کی پہلی تاریخ۔

پُروا - (پُر-وا) (ہ-ا-مذ) پُورب کی ہوا - بادِ مشرق - صبا۔

پَروار - (پَر-وار) (س-ا-مذ) (۱) خاندان - قبیلہ (۲) متعلقین - ملازمان (۳) دوست یار

پَرواز - (پَر-واز) (ف-ا-مث) (۱) اُڑان (۲) فخر۔

پروازکناں - (ف-صف) اُڑتا ہوا۔

پَروال۔ (پَر۔ وال) (ہ۔ا۔ مذ) پربال۔ آنکھوں کا ایک مرض۔ دیکھیے پَربال۔
پَروان۔ (پَر۔ وان) (ہ۔صف۔ و۔ا۔ مذ) (۱) کامیاب۔ مکمل۔ پُورا۔ بالغ۔ (۲) ٹھیک۔ صحیح۔ دُرست۔ مُعتبر (۳) بادبان کا ڈنڈا۔
پروان چڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) پال پوس کر بڑا کرنا۔ کامیاب کرانا۔ مُراد کو پہنچانا۔
پروان چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کامیاب ہونا۔ مُراد کو پہنچنا۔ تکمیل کو پہنچنا۔ پُورا ہونا۔
پَروانجات۔ (پَر۔ وا۔ نَہ۔ جات) (ف۔ا۔ مذ) پروانہ کی جمع۔ پروانے۔ حکم نامے۔ اجازت نامے۔ کئی فرمان۔
پَروانگی۔ (پَر۔ وان۔ گی) (ف۔ا۔ مث) اجازت۔ حکم۔ آگیا۔
پَروانہ۔ (پَر۔ وا۔ نہ) (ف۔ا۔ مذ) (۱) پتنگا۔ ایک پردار کیڑا (۲) اجازت نامہ۔ حکم نامہ (تحریری) (۳) وہ جانور جو شیر کے آگے آگے چلتا ہے (۴) (مجازاً) عاشق۔ فریفتہ۔
پَروانۂ تلاشی۔ (ا۔ مذ) گھر کی تلاشی کا وارنٹ۔
پروانۂ راہداری۔ (ف۔ا۔ مذ) دوسرے ملک میں جانے کا اجازت نامہ۔ پاسپورٹ
پَروانۂ طلا۔ وہ سند جو حُسن خدمت کے عوض دی جاتی ہے اور سونے کے پانی سے لکھی جاتی ہے۔
پَروانۂ گرفتاری۔ (ف۔ا۔ مذ) گرفتاری کا حکم نامہ۔ وارنٹ گرفتاری۔
پَروانہ وار۔ پروانہ کی طرح۔
پَروانہ ہونا۔ عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ جان دینا۔
پَروالا۔ (پَر۔ وا۔ لا) (ہ۔ا۔ مذ) طباق کی شکل کا بال بھرا گدّہ جو پلنگ کے سرہانے کی طرف پایوں کے نیچے رکھتے ہیں۔
پُروائی۔ (پُر۔ وا۔ ای) (ہ۔ا۔ مث) پُروا ہوا۔ پُورب سے آنے والی ہوا۔ بادِ مشرق۔
پَروایا۔ (پَر۔ وا۔ یا) (ہ۔ا۔ مذ) لکڑی کا وہ ٹکڑا جو چارپائی کے پایوں کے نیچے رکھا جاتا ہے۔
پروبیشن۔ (Probation) (پ۔ رو۔ بے۔ شَن) (انگ۔ا۔ مذ) عارضی ملازم یا اُمیدوار کی اہلیت کی آزمائش۔ کام سیکھنے کا زمانہ۔
پروبیشنر۔ (Probationer) (پ۔ رو۔ بیش۔ نَر) (انگ۔ا۔ مذ) کام سیکھنے والا۔ عارضی ملازم۔
پروپرائٹر۔ (Proprietor) (پ۔ رو۔ پ۔ را۔ اِ۔ ٹر) (انگ۔ا۔ مذ) مالک
پروپیگنڈا۔ (Propaganda) (پ۔ رو۔ پے۔ گن۔ ڈا) (انگ۔ا۔ مذ) اشاعت۔ تبلیغ۔ تشہیر۔ ڈھنڈورا۔
پَروتا۔ (پ۔ رو۔ تا) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) پوتے کا بیٹا (۲) آٹا۔ گڑ۔ ہلدی۔ پان وغیرہ جو کسی تقریب پر خدمتی کمین کو دیا جاتا ہے۔
پَروتی۔ (پ۔ رو۔ تی) (ہ۔ا۔ مث) پوتے کی بیٹی۔
پروٹسٹ۔ (Protest) (پ۔ رو۔ ٹسٹ) (انگ۔ا۔ مذ) احتجاج۔ اعتراض۔
پروٹسٹنٹ۔ (Protestant) (پ۔ رو۔ ٹِس۔ ٹنٹ) (انگ۔ا۔ مذ) عیسائیوں کا وہ فرقہ جو پوپ کی قیادت کو نہیں مانتا۔

پروٹین۔ (Protein) (پرو۔ ٹین) (انگ۔ا۔ مث) بیضیہ۔ لحمیہ۔ حیوانی و نباتاتی خوراک کا ایک اہم جزو۔
پروڈکشن۔ (Production) (پرو۔ ڈک۔ شَن) (انگ۔ا۔ مث) پیداوار خصوصاً ادبی۔ صنعتی و زرعی وغیرہ۔
پروڈیوسر۔ (Producer) (پرو۔ ڈیو۔ سَر) (انگ۔ا۔ مذ) پیدا کرنے والا۔ پیش کرنے والا۔
پَروَر۔ (پَر۔ وَر) (ف۔ صف) پرورش کرنے والا (مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے بندہ پَروَر)
پَروَردگار۔ (پَر۔ ورد۔ گار) (ف۔ا۔ مذ) پرورش کرنے والا۔ پالنے والا۔ خدائے تعالیٰ۔
پَروردگارِ عالم (عالمیان)۔ (ف۔ع۔ مذ) دُنیا اور دنیا میں رہنے والوں کا پالنے والا۔ خداتعالیٰ۔
پَروُردہ۔ (پَر۔ وَر۔ دَہ) (ف۔ا۔ مذ) (۱) پالا ہوا۔ پرورش کیا ہوا (۲) بسایا ہوا۔ دبایا ہوا (۳) بامُراد کیا ہوا۔
پَرورِش۔ (پَر۔ وَ۔ رِش) (ف۔ا۔ مث) (۱) پالن۔ پالنا (۲) تعلیم و تربیت (۳) مہربانی۔ عنایت (افعال کرنا۔ ہونا)
پَرورِندہ۔ (ف۔ صف) پالنے والا۔ پرورش کرنے والا (۲) سرپرست۔
پَروس۔ پڑوس۔ (پ۔ روس) (پ۔ ڑوس) (ہ۔ا۔ مث) ہمسائگی۔ اطراف۔ اِرد گرد۔
پَروسا۔ (پ۔ رو۔ سا) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) حصّہ۔ بخرہ۔ خوراک (۲) کھانا کسی کے آگے رکھا جائے۔
پَروسَن۔ (پ۔ رو۔ سَن) ہمسائی۔ پڑوس میں رہنے والی عورت۔
پَروسنا۔ (پ۔ روس۔ نا) (ہ۔ مص) مہمانوں کے آگے کھانا چُننا۔ میزبانی کرنا۔
پَروسیا۔ (پ۔ روس۔ یا) (ہ۔ا۔ مذ) کھانا چُننے والا۔
پروسیشن۔ (Procession) (پ۔ رو۔ سے۔ شَن) (انگ۔ا۔ مذ) جلوس۔ جلوس کا شان وشوکت سے گزرنا۔
پروف۔ (Proof) (انگ۔ا۔ مذ) مسودہ۔ خاکہ۔ سب سے پہلا چھپا ہوا کاغذ جو بغرض اصلاح دکھایا جاتا ہے۔ نقل۔
پروف ریڈر۔ (Proof Reader) اصل مسودے کی نقل پڑھ کر درست کرنے والا۔ پروف پڑھنے والا۔
پروفیسر۔ (Professor) (پ۔ رو۔ فے۔ سر) (انگ۔ا۔ مذ) مُعلّم۔ مدرّسِ اعلیٰ۔ کالج کے لڑکوں کو پڑھانے والا اُستاد۔
پروفیشن۔ (Profession) (پ۔ رو۔ فے۔ شَن) (انگ۔ا۔ مذ) پیشہ۔ کام۔
پروگرام۔ (Programme) (پ۔ رو۔ گ۔ رام) (انگ۔ا۔ مذ) ترتیب۔ سلسلہ۔ ڈھنگ۔ طریقہ۔ لائحۂ عمل۔
پَرَوَل۔ (پَر۔ وَل) (ہ۔ا۔ مذ) ایک ترکاری جسے پرُمل بھی کہتے ہیں۔
پَرول۔ (Parole) (پ۔ رول) (انگ۔ا۔ مث) (۱) وہ خاص لفظ یا الفاظ جو شناخت کے لیے پہرے والے کو بتائے جاتے ہیں تاکہ کوئی شخص اُسے دھوکا نہ دے سکے (۲) قیدی کا حلف نامہ یا وعدہ کہ وہ مقررہ وقت پر واپس آجائے گا۔

پرولتاری۔ (Prolelary) (پ۔ رول۔ تا۔ ری) [انگ صف] (۱) محنت کشوں کا حامی۔ حامیٔ عوامیت۔

پرولتاریہ۔ (Proletariat) (پ۔ رول۔ تار یہ) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) عوام الناس (۲) مفلس اور غریب لوگ۔ طبقۂ مزدوراں۔

پرونا۔ (پ۔ رو۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) سوراخ دار چیز میں ڈورا ڈالنا (۲) سُوئی میں تاگا ڈالنا۔

پرُونا۔ [ق۔ مص] پُورا کرنا۔

پرونوٹ۔ (Pronote) (پ۔ رو۔ نوٹ) [انگ۔ ا۔ مذ] روپے کی لین دین کی یادداشت۔ رقعہ جو قرض لینے والا لکھ کر دیتا ہے۔

پروہت۔ (پ۔ رو۔ ہت) [س۔ ا۔ مذ] برہمن یا پنڈت جو پُوجا پاٹ یا بیاہ شادی اور موت کی رسوم ادا کراتا ہے۔

پرویز۔ (پَر۔ ویز) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) فاتح (۲) خوش نصیب (۳) خوش (۴) قیمتی (۵) نہایت اعلیٰ (۶) مہذب (۷) سخاوت (۸) پردین (۹) شان و شوکت (۱۰) خسرو ثانی۔ شاہِ ایران کا لقب جو ملکہ شیریں کا شوہر تھا۔

پروین۔ (پَر۔ وین) [ف۔ ا۔ مذ] عقدِ ثریا۔ سات ستاروں کا جھُرمٹ۔ سات سہیلیوں کا جھُمکا۔ بنات النعش۔

پرہ۔ پَرہ۔ (پَر۔ رَہ) (پ۔ رَہ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) قطار۔ صف (۲) دامن۔ کنارہ طرف۔ پہلو (۳) چکی کا اوُپر کا پاٹ (۴) دروازے یا قفل کی جھڑ (۵) کنوئیں کی گراری۔

پرہ بینی۔ [ف۔ ا۔ مذ] نتھنوں کا درمیانی پردہ۔

پرہلاد۔ (پ۔ رہ۔ لا۔ د) [س۔ ا۔ مث] خوشی۔ آنند۔

پرہیز۔ (پَر۔ ہیز) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) احتیاط۔ حذر۔ اجتناب (۲) تقویٰ۔ (۳) خوف۔ اندیشہ۔ ناجائز اور حرام چیزوں سے دُوری۔

پرہیز ٹوٹنا۔ [ا۔ محاورہ] پرہیز موقوف ہونا۔ ممانعت کا دُور ہونا۔

پرہیز سب سے اچھا نسخہ ہے۔ [ا۔ مثل] پرہیز سے بیماری میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ پرہیز سے بہت سی بیماریاں دُور رہتی ہیں۔

پرہیزگار۔ [ف۔ صف] (۱) صالح۔ عابد (۲) بچنے والا۔ مجتنب (۳) متقی۔ ڈرنے والا۔ ناجائز اور حرام چیزوں سے دُور رہنے والا۔ جمع: پرہیزگاراں

پرہیزگاری۔ [ف۔ ا۔ مث] پرہیز کرنا۔ احتیاط کرنا۔ بچنا۔ اجتناب کرنا۔ متقی ہونا۔ ڈرنا۔

پرہیزی۔ [ہ۔ صف] وہ جس سے پرہیز کیا جائے۔ وہ جو بیمار کے موافق ہو۔

پرَئی۔ (پ۔ رَ۔ ای) [ہ۔ ا۔ مث] ایک چھوٹی چڑیا جس کی چونچ اور پاؤں لمبے ہوتے ہیں۔

پری۔ (پ۔ ری) [ف۔ ا۔ مث] اُڑنے والی انسانی عورت۔ بہت حسین عورت۔

پری بند۔ [ا۔ مذ] (۱) عورتوں کا ایک زیور (۲) کُشتی کا ایک داؤ (۳) بچوں کے پاؤں کا زیور۔

پری پیکر۔ [ف۔ صف] (۱) نہایت خوب صورت۔ بہت حسین۔ (۲) معشوق۔ محبوب۔

پری خانہ۔ [ف۔ ا۔ مذ] وہ مکان جس میں حسینوں کا جمگھٹا ہو۔

پری خواں۔ [ف۔ ا۔ مذ] بھُوت پریت اُتارنے والا۔ حاضرات کا عمل کرنے والا۔

پری دار۔ [ف۔ ا۔ مذ] (۱) جس پر پری کا سایہ ہو (۲) وہ کنواری لڑکی جس پر عمل کیا جائے اور وہ بے ہوش ہو کر غیب کی باتیں سُنائے۔

پری رُخسار۔ پری رُو۔ [ف۔ صف] (۱) پری چہرہ۔ شکیل۔ جمیل۔ خوبصورت حسین۔ خوب رُو (۲) معشوق۔ محبوب۔

پری زاد۔ [ف۔ صف] (۱) پری کی اولاد۔ پری کی نسل سے (۲) نہایت جمیل۔ شکیل۔ حسین۔ خوبصورت (۳) معشوق۔ محبوب۔ جمع۔ پری زادگاں۔

پری طلعت۔ [ف۔ صف] پری وش۔ خوب صورت۔ نہایت حسین۔

پری کا ٹکڑا۔ [ف۔ صف] نہایت حسین۔ بہت خوبصورت۔

پری کا سایہ۔ [ا۔ مذ] پری کا آسیب۔ پری کا اثر۔

پری وش۔ [ف۔ صف] نہایت خوب صورت۔ بہت حسین۔ پری شمائل۔

پریوں دار۔ [ا۔ مذ] ایک قسم کا لنگر جس میں پریاں بنی ہوتی ہیں۔

پریوں کا اُتارا۔ پریوں کا اکھاڑا۔ [ا۔ مذ] پری خانہ۔ خوب صورتوں کا مجمع۔ پریوں کے اُترنے کا مقام۔ معشوقوں کی تفریح اور ان کے اکٹھا ہونے کا مقام۔

پریوں کا تخت اُتارنا۔ [ا۔ محاورہ] حسینوں کا جمع کرنا۔

پُری۔ (پُ۔ ری) [ف۔ ا۔ مث] بھر جانا۔

پُری۔ (پُ۔ ری) [ہ۔ ا۔ مث] شہر۔ قصبہ۔

پرے۔ (پَ۔ رے) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) پرا کی جمع۔ صفیں۔ قطاریں۔ مجمعے۔ جماعتیں (۲) دوسرے کنارے۔ اُس جانب۔ پرلی طرف (۳) دُور۔ بعید۔

پرے بٹھانا۔ [محاورہ] (۱) دُور بٹھانا۔ الگ بٹھانا (۲) حقیر کرنا (۳) ہرا دینا۔

پرے پرے۔ [ا۔ کلمۂ خطاب] (۱) الگ الگ۔ دُور دُور (۲) الگ ہٹ دُور رہ۔ بلا اطلاع۔ بغیر خبر کیے (۴) لاعلمی میں۔

پرے ہٹ۔ [محاورہ] دُور ہو۔

پریت۔ (پ۔ ریت) [س۔ ا۔ مث] (۱) محبت۔ پیار (۲) عشق (۳) میل جول [ہ۔ مذ] بھوت۔ آسیب۔

پریت جوڑنا۔ پریت لگانا۔ [محاورہ] (۱) محبت کرنا۔ دوستی کرنا (۲) عشق کرنا (۳) میل جول کرنا۔

پریت نہ جانے جات کجات۔ [ہ۔ مثل] محبت میں ذات پات کی پروا نہیں ہوتی۔

پریتا۔ (پ۔ ری۔ تا) [ہ۔ ا۔ مذ] ایرن۔ بجرنی۔

پریتم۔ (پ۔ ری۔ تم) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) پیتم۔ معشوق۔ پیارا۔ دل بر (۲) خاوند۔

پریٹ۔ پریڈ۔ (پ۔ ریٹ) (Parade) (پ۔ ریڈ) [پہلا اُردو۔ دوسرا انگریزی] [ہ۔ ا۔ مذ] اصلی لفظ پریڈ سے اُردو میں پریٹ کرلیا ہے (۱) قواعد۔ فوجی تعلیم۔ جنگی تربیت۔ لڑائی کے قاعدے (۲) قطار۔ صف۔

پریٹ جمانا۔ [ا۔ محاورہ] صف باندھنا۔

پریدہ۔ [ف۔ صف] اُڑا ہوا۔ غائب۔

پریزیڈنٹ۔ پریسیڈنٹ۔ (President) (پ۔ رے۔ زی۔ ڈنٹ)

(پ ـ رے ـ سی ـ ڈنٹ) [انگ ـ ا ـ مذ] (۱) میرِ مجلس ـ صدر ـ چیئرمین سربنچ (۲) علاقے کا حاکم (۳) کمیٹی کا اعلیٰ افسر ـ

پَرَیس ـ [ق ـ ا ـ مذ] پردیس ـ

پریس ـ (Press) (پِ ـ رَیس) [انگ ـ ا ـ مذ] (۱) دبانے کی مشین ـ کل ـ چرخی ـ پیچ (۲) مطبع ـ چھاپہ خانہ ـ

پریس مین ـ (Pressman) [انگ ـ ا ـ مذ] چھاپنے والا ـ پریس کی مشین چلانے والا ـ

پریشان ـ (پَ ـ رے ـ شان) [ف ـ صف] (۱) حیران ـ سرگردان ـ آشفتہ ـ متردد ـ مضطرب (۲) منتشر ـ تتر بتر ـ پراگندہ ـ

پریشان حال ـ ف ـ صف] (۱) تنگ دل (۲) مفلس (۳) بے روزگار ـ

پریشان خاطر (دل) ـ ملول ـ رنجیدہ ـ اُداس ـ فکرمند ـ متفکر ـ

پریشان کرنا ـ (۱) حیران کرنا ـ ستانا ـ دق کرنا (۲) فکر میں ڈالنا ـ اندیشہ میں ڈالنا ـ

پریشانی ـ (پَ ـ رِی ـ شا ـ نی) [ف ـ ا ـ مذ] (۱) حیرانی ـ تفکر ـ تردد (۲) دُکھ ـ مصیبت ـ بپتا (۳) اضطراب ـ انتشار ـ پراگندگی ـ

پریکٹس ـ (Practice) (پ ـ ریک ـ ٹس) [انگ ـ ا ـ مث] (۱) مشق ـ معمول (۲) مہارت (۳) (وکیل ـ ڈاکٹر وغیرہ کا) پیشہ ـ کام ـ

پریکٹیشنر ـ (Practitioner) (پ ـ ریک ـ ٹی ـ شَ ـ نَر) [انگ ـ ا ـ مذ] پیشہ ور (خصوصاً طبیب)

پریکٹیکل ـ (Practical) (پ ـ ریک ـ ٹی ـ کل) [انگ ـ ا ـ مذ] عملی ـ عملی تجربات کا امتحان ـ دارالتجربہ میں مصروفیت ـ

پریکشا ـ (پَ ـ ریک ـ شا) [س ـ ا ـ مذ] (۱) تفتیش ـ دریافت ـ امتحان (۲) تجربہ (۳) ثبوت (۴) تفریق ـ تمیز ـ

پریکھا ـ (پ ـ رے ـ کھا) [ہ ـ ا ـ مذ] (۱) توبہ ـ افسوس ـ ندامت ـ پچھتاوا ـ

پریگ ـ (ا ـ مث) باریک کیل ـ باریک میخ ـ

پریم ـ (پ ـ ریم) [س ـ ا ـ مذ] (۱) پیار ـ محبت ـ اُلفت ـ لاڈ (۲) دوستی ـ یارانہ

پریم کی بتیاں ـ محبت کی باتیں ـ

پریمی ـ (پ ـ رے ـ می) [ہ ـ صف] (۱) محبت کرنے والا ـ فریفتہ (۲) دوست آشنا (۳) عاشق ـ

پریمیم ـ (Premium) (پرَ ـ رے ـ می ـ اَم) [انگ ـ ا ـ مذ] (۱) وہ رقم جو بیمہ کرانے والا معینہ اوقات میں بیمہ کمپنی کو ادا کرتا ہے (۲) انعام ـ صلہ ـ بخشش ـ منافع ـ

پریوا ـ (پ ـ ری ـ وا) [ہ ـ ا ـ مذ] مہینے کا پہلا دن ـ

پریوا ـ (پ ـ رے ـ وا) [ہ ـ ا ـ مذ] (۱) ایک قسم کا آبی پرندہ (۲) کبوتر ـ فاختہ ـ

پریوی کونسل ـ (Privy Council) (پِ ـ رِی ـ وی ـ کون ـ سَل) [انگ ـ ا ـ مث] انگلستان کے بادشاہ کی خاص مجلس مشاورت ـ جو قانون کی رُو سے آخری اور قطعی مجلس ہے ـ

پ ــــ ڑ

پڑا ـ (پَ ـ ڑا) [ہ ـ صف] (۱) گرا ـ اُفتادہ (۲) لیٹا ہوا (۳) بیمار ـ پڑنا کا ماضی مطلق ـ

پڑا پایا ـ (محاورہ) (۱) مُفت ہاتھ آیا ـ سستا مل گیا (۲) بے محنت و مشقت ملا ـ زمین پر پڑا ہوا مل گیا ـ

پڑا رہنا ـ (محاورہ) ایک حالت میں رہنا ـ بے حرکت رہنا ـ سُست رہنا ـ

پڑا سڑنا ـ (محاورہ) کسی جگہ کس مپرسی کی حالت میں رہنا ـ

پڑا گرنا ـ (ا ـ صف) اُفتادہ ـ بے حیثیت ـ حقیر ـ ناچیز ـ

پڑا ملنا ـ (محاورہ) مُفت ملنا ـ کوشش کے بغیر ملنا ـ

پڑا ہونا ـ (محاورہ) گرا ہونا (۲) آواز بیٹھ جانا (۳) کسی کے ٹکڑوں پر گزارا کرنا ـ بے احتیاطی سے رکھا ہونا ـ

پڑا ـ (پَ ـ ڑا) [ہ ـ ا ـ مذ] بھینس کا نر بچہ ـ پاڑا ـ

پُڑا ـ (پُ ـ ڑا) [س ـ ا ـ مذ] (۱) بڑی پُڑیا ـ بڑی پوٹلی (۲) طبلہ یا ڈھولک وغیرہ پر چڑھانے کا چمڑا

پڑاپڑ ـ (پَ ـ ڑا ـ پڑ) [ہ ـ ا ـ مذ] (۱) مینہ برسنے، جوتیاں پڑنے یا چھپڑ پڑنے کی آواز (۲) تڑا تڑ ـ پے در پے (۳) دُلکی میں گھوڑے کے سُم کی آواز ـ

پڑاخا ـ (پَ ـ ڑا ـ خا) [اُردو ـ ا ـ مذ] پٹاخا ـ

پڑاق ـ (پَ ـ ڑاق) [اُردو ـ ا ـ مث] پٹاخے کی آواز ـ

پڑاقا ـ (پَ ـ ڑا ـ قا) [اُردو ـ ا ـ مذ] (۱) پٹاخا ـ ایک قسم کی آتش بازی (۲) پٹاخے کی آواز ـ

پڑاقے کی گوٹ ـ (ا ـ مث) رنگا رنگ گوٹ ـ

پڑاؤ ـ (پ ـ ڑا ـ او) [ہ ـ ا ـ مذ] ٹھہرنے کی جگہ ـ منزل ـ مقام ـ سٹیشن ـ چوکی ـ سرائے (۲) لشکر یا قافلے کے اُترنے کی جگہ ـ

پڑاؤ ڈالنا ـ (محاورہ) قیام کرنا ـ ٹھہر جانا ـ چھاؤنی ڈال دینا ـ

پڑاؤ مارنا ـ (محاورہ) (۱) ڈاکہ ڈالنا ـ قافلہ لوٹنا (۲) بڑا بھاری کام کرنا (۳) میدان جیت لینا ـ

پڑ پڑانا ـ (پڑ ـ پ ـ ڑا ـ نا) [ہ ـ مص] (۱) جُوتوں سے مارنا ـ خوب پیٹنا (۲) زبان میں مرچیں لگنا (۳) پپڑیاں جم جانا ـ

پڑپڑانا ـ (پڑ ـ پ ـ ڑا ـ نا) [اُر ـ مص] پڑپڑ کرنا ـ دستوں کی آواز (۲) پھٹپٹانا بٹیر وغیرہ کا لڑائی سے گھبرا کر بھاگ نکلنا ـ

پڑت ـ (پ ـ ڑت) [ہ ـ ا ـ مث] (۱) اوسط ـ تقسیم ـ پھیلاوٹ ـ قیمت خرید (۲) میزان ـ بازار کا بھاؤ ـ شرح ـ

پڑت پھیلانا ـ (محاورہ) اوسط نکالنا ـ بانٹنا پھیلانا ـ قیمتِ خرید پر ہر چیز کا برابر حساب لگانا ـ

پڑتا ـ (پڑ ـ تا) [ہ ـ ا ـ مذ] (۱) شرح ـ لگان (۲) حصۂ رسدی ـ

پڑتال ـ (پڑ ـ تال) [ہ ـ ا ـ مث] جائزہ ـ مقابلہ ـ نظرِ ثانی ـ جانچ ـ

پڑتال کرنا ـ جانچنا ـ دوبارہ گننا ـ مطابقت کرنا ـ

پڑتالنا ـ (پڑ ـ تال ـ نا) [ہ ـ مص] دوبارہ سنبھالنا ـ نظرِ ثانی کرنا ـ جانچنا ـ

پڑتل ـ (پڑ ـ تَل) [ہ ـ ا ـ مذ] سوار کا سامان جو ایک گھوڑے یا بیل پر لادا جائے ـ

پڑتی ـ (پڑ ـ تی) [ہ ـ ا ـ مث] خالی پڑی ہوئی بنجر زمین ـ

پڑ جانا ـ (پڑ ـ جا ـ نا) [ہ ـ مص] (۱) پھسل جانا ـ لیٹ جانا (۲) قیام کرنا ـ ٹھہر جانا (۳) بیمار ہو جانا (۴) زمین مزروعہ کا بے کاشت رہ جانا (۵) بازاری عورت کا کسی مرد سے نکاح کرکے اُس کے گھر رہ جانا (۶) سو جانا ـ

پڑچونیا۔ (پڑ۔ چُو۔ نِ۔ یا) (ہ۔ ا۔ مذ) اُٹا۔ دال نمک مرچ وغیرہ بیچنے والا۔ پرچونیا

پڑ رہنا۔ (پڑ۔ رہ۔ نا) (ہ۔ مص) لیٹ رہنا۔ سو رہنا۔

پڑنا۔ (پڑ۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) ہونا جیسے واسطہ پڑنا (۲) ترشح ہونا۔ برسنا جیسے پانی پڑنا (۳) گزرنا۔ بیتنا۔ واقع ہونا (۴) درج ہونا۔ داخل ہونا۔ لکھا جانا (۵) دخل دینا۔ ضمانت دینا۔ پنچ بننا۔ ٹانگ اُڑانا (۶) فکر ہونا۔ سوچ ہونا۔ دھیان ہونا (۷) لیٹنا۔ صاحبِ فراش ہونا۔ آرام کرنا (۸) بسنا۔ رہنا۔ (۹) نوکری کرنا (۱۰) گرفتار ہونا۔ پھنسنا۔ روگ لگنا (۱۱) بویا جانا۔ بکھرنا (۱۲) نازل ہونا۔ قیام کرنا۔ ٹھہرنا (۱۳) لگنا۔ پٹنا (۱۴) رکھنا۔ ڈھکنا۔ دینا (۱۵) بیکار رہنا۔ بے روزگار ہونا (۱۶) آنا جیسے بل پڑنا (۱۷) محتاج ہونا (۱۸) اوسط آنا۔ بیٹھنا (۱۹) ہوش آنا جیسے جان میں جان پڑنا (۲۰) ٹکنا۔ (۲۱) حملہ کرنا جیسے جا پڑنا۔

پڑوا۔ (پڑ۔ وا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) بھینس کا نر بچہ (۲) قمری مہینے کی پہلی تاریخ۔

پڑوس۔ (پَ۔ ڑُوس) (ہ۔ ا۔ مذ) ہمسائگی۔ قرب و جوار۔ آس پاس۔

پڑوسن۔ (پَ۔ ڑو۔ سَن) (ہ۔ ا۔ مث) ہمسائی۔ پڑوس میں رہنے والی عورت۔

پڑوسی۔ (پَ۔ ڑو۔ سی) (ہ۔ ا۔ مذ) ہمسایہ۔ پڑوس میں رہنے والا۔

پڑوسی کا بُرا مت چاہو۔ (ا۔ مقولہ) ہمسائے کو نقصان نہیں پہنچانا چاہیے

پڑوسی کے مینہ برسے گا تو بوچھاڑیں یہاں بھی آوے گی۔ (اہتل) ہمسایوں کو فائدہ ہوگا تو ہمیں بھی کچھ نہ کچھ نفع پہنچ جائے گا۔

پڑھا۔ (پَ۔ ڑھا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) تعلیم یافتہ۔ پڑھا لکھا۔ خواندہ۔

پڑھا جن۔ (ا۔ صف) (۱) وہ جن جو علم ہونے کے باعث کسی سیانے کے قابو میں نہ آئے۔ (۲) نہایت چالاک۔ بہت تیز۔ شریر۔

پڑھا دینا۔ (محاورہ) (۱) علم سکھا دینا۔ درس دینا (۲) ہوشیار کرنا (۳) بدظن کر دینا

پڑھا لکھا۔ (۱) پڑھا لکھا۔ تعلیم یافتہ۔ خواندہ۔

پڑھانا۔ (پَ۔ ڑھا۔ نا) (ہ۔ مص) تعلیم دینا۔ سکھانا۔ سبق دینا (۲) برگشتہ کرنا۔

پڑھائی۔ (پَ۔ ڑھا۔ ای) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) تعلیم (۲) تعلیم دینے کا ڈھنگ۔ طریقۂ تعلیم (۳) اُستاد کی تنخواہ۔

پڑھ پتھر۔ (پڑھ۔ پتھ۔ تھر) (ہ۔ صف) پڑھ لکھ کر جاہل رہنے والا۔ کُند ذہن۔

پڑھن۔ (پَ۔ ڑھن) (ہ۔ ا۔ مث) ایک قسم کی مچھلی (۲) پڑھائی۔

پڑھنا۔ (پڑھ۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) سیکھنا۔ تعلیم پانا (۲) مطالعہ کرنا (۳) جادو کرنا۔ منتر پھونکنا (۳) بار بار رٹنا (۴)

پڑھنت۔ (پَ۔ ڑھنت) (ہ۔ ا۔ مث) جادو۔ ٹونا۔ جنتر۔ منتر۔ گنڈہ۔ تعویذ عمل۔ حاضرات۔

پڑھوانا۔ (پڑھ۔ وا۔ نا) (ہ۔ مص) تعلیم دلوانا۔

پڑھو تو پڑھو نہیں تو پنجرہ خالی کرو۔ (اہتل) کام کرو یا نوکری چھوڑ دو۔ سُست ملازم سے کہتے ہیں

پڑھی نہ قضا کی۔ (اہتل) جس شخص نے کبھی نماز پڑھی ہی نہیں وہ قضا کیا کرے گا۔ آدمی کے کام نہ کرنے پر بولتے ہیں۔

پڑھیں فارسی بیچیں تیل۔ یہ دیکھو قدرت کے کھیل۔ (اہتل) شریف ہو کر ذلیل کام اختیار کرنا۔

پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل۔ (اہتل) جانتے کچھ بھی نہیں اور قابل بنتے ہیں۔

پڑھے جن کو شیشے میں اُتارنا۔ (محاورہ) چالاک کو قابو کرنا۔

پڑی ہے۔ (محاورہ) دُھن ہے۔ فکر ہے (۲) باقی ہے۔

پڑی ہوئی آواز۔ (ا۔ مث) وہ آواز جو گلے سے صاف نہ نکلے۔

پڑے پڑے۔ (۱) لیٹے لیٹے (۲) بیکاری میں۔ خراب جگہ پر رکھے ہوئے۔

پڑے جھک مارنے دو۔ (محاورہ) بکنے دو۔ پروا نہیں ہے۔

پڑے جھول رہے ہیں۔ (محاورہ) یکسوئی نہیں۔

پڑے ہونا۔ (۱۔ محاورہ) بے قدری کی حالت میں پڑے ہونا۔

پڑیا۔ (پڑ۔ یا) (ہ۔ ا۔ مث) بھینس کا مادہ بچہ۔ پاڑی۔

پُڑیا۔ (پُڑ۔ یا) (ہ۔ ا۔ مث) کاغذ کی پوٹلی۔ چھوٹا پڑا۔

پڑیا کا لٹھا۔ ایک عمدہ اور باریک لٹھا۔

پُڑیاں۔ (پُڑ۔ یاں) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) پُڑیا کی جمع (۲) چہل بی بی کی نیاز کی شیرینی (۳) پریوں کی نیاز کی سیندور اور عنبر کی پُڑیاں۔

پڑیل۔ (پڑ۔ یل) (ہ۔ صف) وہ شخص جو ہر وقت لیٹا رہے۔ چلنے پھرنے سے معذور۔

پ ـــ ز

پزاوہ۔ (پَ۔ زا۔ وَہ) (ف۔ ا۔ مذ) آوہ۔ بھٹی۔ بھٹّا۔ جہاں اینٹیں پکتی ہیں۔

پزاوے کا پزاوہ کھنگر ہو جانا۔ (محاورہ) سب کا سب خراب ہو جانا۔ ہر ایک کام بگڑ جانا۔

پزیرا۔ (پَ۔ زی۔ را) (ف۔ ا۔ صف) قبول کرنے والا۔ قبول کیا گیا۔ منظور۔ مقبول

پزیرائی۔ (پَ۔ زی۔ را۔ ای) (ف۔ ا۔ مث) قبولیت۔ منظوری۔

پ ـــ ژ

پژمردگی۔ (پژ۔ مُر۔ دَ۔ گی) (ف۔ ا۔ مث) افسردگی۔ کملاہٹ۔ مُرجھاہٹ۔

پژمردہ۔ (پژ۔ مُر۔ دَہ) (ف۔ ا۔ مذ) افسردہ۔ مایوس۔ کملایا ہوا۔ مُرجھایا ہوا۔

پژمردہ خاطر (دل)۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) افسردہ دل۔ مایوس طبع۔ مُردہ طبیعت (۲) رنجیدہ۔ مغموم۔

پژوہ۔ (پَ۔ ژوَہ) (ف۔ صف) پکا ہوا۔ پختہ۔ مرکبات کے آخر میں مستعمل ہے جیسے انصاف پژوہ۔

پ ـــ س

پَس - (ف) (۱) پیچھے۔ بعد (۲) پھر۔ علاوہ (۳) لہٰذا۔ اس سبب سے۔ اس لیے۔ آخرکار۔ انجام۔ نتیجہ (۱) لیکن۔ بہرحال۔

پَس انداز - (ف۔ صف) (۱) بچا ہوا (۲) منافع (۳) جمع کیا ہوا۔ اکٹھا کیا ہوا۔

پَسپا - (ف۔ صف) اُلٹے پاؤں۔ پیچھے ہٹا ہوا۔ شکست کھایا ہوا۔

پسپا ہونا - (محاورہ) (۱) لوٹنا۔ پلٹنا۔ واپس ہونا۔ ہٹنا (۲) شکست کھانا۔ بھاگ جانا۔

پس پَردہ - (ف۔ صف) پردے کے پیچھے۔ چھُپا ہوا۔

پس پشت - (ف۔ صف) پیچھے۔ پیچھے کی طرف۔

پس پشت ڈالنا - بے پروائی کرنا۔ پروا نہ کرنا۔

پس خوردہ - (ف۔ صف) بچا ہوا۔ اُلش۔ جھُوٹا۔ سامنے کا باقی کھانا۔

پس رو - (ف۔ مذ) نوکر چاکر۔ پیرو۔ مقلد۔

پس غیبت - (ف) پیٹھ پیچھے۔ غیر حاضری میں۔ عدم موجودگی میں۔

پس فردا - (ف۔ صف) آنے والے کل کے بعد کا دن۔

پس ماندہ - (۱) پیچھے رہا ہوا۔ بچا ہوا (۲) وارث (۳) بقایا۔ بچت۔

پس مُردن (مَرگ) - (ف) مرنے کے بعد۔ بعد از مرگ۔

پس منظر - (ف۔ ا۔ مذ) کسی منظر۔ تصویر یا بیان کا وہ حصّہ جو ہر پہلو سے اربابِ کار کو اُسے نمایاں کرنے میں مدد دے۔

پس و پیش - (ف۔ ا۔ مذ) (۱) آگا پیچھا (۲) نیک و بد۔ عیب و صواب۔ (۳) اُونچ نیچ۔ نفع نقصان۔ بھلا بُرا (۴) ششں و پنج۔ سوچ بچار (۵) دھکڑ پکڑ۔ تشویش۔ اندیشہ (۶) انجام (۷) حیلہ۔ بہانہ۔ لیت و لعل۔

پس و پیش کرنا - (محاورہ) (۱) ٹالنا۔ حیلہ حوالہ بتانا (۲) سوچ بچار کرنا۔ سوچنا۔

پَسارا - (پَ۔ سا۔ را) [ہ۔ ا۔ مذ] پھیلاؤ۔ فراخی۔ آنگن۔ دالان۔

پسارنا - (پَ۔ سار۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) پھیلانا۔ دراز کرنا۔ لمبا کرنا (۲) کھولنا۔ پھاڑنا

پَساؤ - (پ۔ سا۔ او) [ہ۔ ا۔ مذ] اُبلی ہوئی چیز کا بچا ہوا پانی۔ سرجوش۔ پیچ۔

پسائی - (پ۔ سا۔ ای) [ہ۔ ا۔ مث] پیسنے کی مزدوری۔ پیسنے کی اُجرت۔

پست - [ف۔ صف] (۱) نیچا۔ نشیب۔ گہراؤ (۲) کمینہ۔ ذلیل۔ رذیل۔

پست خیال - رذیل خیال کا آدمی۔ کمینہ۔

پست فطرت - (ف۔ صف) کمینی طبیعت کا۔ کمینہ۔ سفلہ (۲) کم عقل۔ بے وقوف۔

پسَت قد - (ف۔ صف) کوتاہ قامت۔ ٹھنگنا۔ بونا۔ چھوٹے قد کا۔

پست کرنا - (محاورہ) (۱) شکست دینا۔ مات دینا (۲) نیچا کرنا۔ گہرا کرنا (۳) تھکا دینا (ہمّت) توڑ دینا۔

پست و بلند - اُونچا نیچا۔ نشیب و فراز۔ زمین و آسمان۔

پست و بلندِ دہر - (ف۔ ا۔ مذ) دُنیا کا اُونچ نیچ۔ زمانے کا نشیب و فراز

پست ہمّت - (ف۔ صف) بُزدل۔ کم حوصلہ۔ کم ہمّت۔ ذلیل۔ رذیل۔ پیچ

پست ہمّتی - (ف۔ ا۔ مث) کم ہمتی۔ بزُدلی۔ کمینگی۔

پست ہونا - (۱) ہارنا۔ شکست کھانا۔ مغلوب ہونا (۲) مجبور ہونا (۳) ذلیل ہونا۔ خوار ہونا (۴) چوُر ہونا (۵) پیچھے رہ جانا (۶) بچھڑ جانا۔ گرنا۔

پِستان - (پِس۔ تان) [ف۔ ا۔ مذ] عورت کی چھاتی کا اُبھار۔ سینے کی بالیدگی۔

پستان میں ہڈی - (ا۔ محاورہ) اُمید موہوم اور ناممکن بات کے متعلق کہتے ہیں

پستک - (پُس۔ تک) [س۔ ا۔ مث] کتاب۔ پوتھی۔ گرنتھ۔

پستَول - (پِس۔ تَول) (Pistol) (پِس۔ ٹَل) سے اُردو بنایا ہوا (اُر۔ ا۔ مذ) تمنچہ۔ طمنچہ۔ قرابین۔ ریوالور۔

پِستہ - (پِس۔ تَہ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) سبز رنگ کا ایک میوہ (۲) چھوٹا اور خوبصورت کتّا۔

پستئی - (پِس۔ تَ۔ ای) [ف۔ صف] پستے کی رنگت کا۔ سبزی مائل۔

پَستی - (پَس۔ تی) [ف۔ ا۔ مث] (۱) کمینگی۔ رذالت (۲) نچائی (۳) گہرائی (۴) غار۔

پَسَر - (پَ۔ سَر) [ہ۔ ا۔ مث] چوپایوں کو رات کے وقت چوری سے دوسرے کے جنگل یا کھیت میں چرنے کو بھیج دینا۔

پِسَر - (پِ۔ سَر) [ف۔ ا۔ مذ] بیٹا۔ لڑکا۔ فرزند۔ جمع: پسراں۔

پسرِ اخیافی - (ف۔ ا۔ مذ) بیوی کا بیٹا جو پہلے خاوند سے ہو۔ سوتیلا بیٹا۔

پسرِ خواندہ - (ف۔ ا۔ مذ) متبنّیٰ۔ گود لیا ہوا لڑکا۔ مُنہ بولا بیٹا۔

پسر زادہ - (ف۔ مذ) بیٹے کا بیٹا۔ پوتا

پسرِ صحیح النسب - (ف۔ صف) حلال اولاد۔ بیٹا۔

پسرِ صلبی - (ف۔ ع۔ مذ) سگا بیٹا۔

پسرِ نوح بابداں بنشست خاندانِ نبوّتش گُم شُد - (ف۔ مثل) حضرت نوح کا بیٹا بُرے آدمیوں کی صحبت میں بیٹھا جس سے اس خاندان سے نبوّت جاتی رہی (۲) خراب آدمی کی صحبت اچھے انسان کو بھی خراب کر دیتی ہے

پَسَرنا - (پَ۔ سَر۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) پھیلنا (۲) مکر و فریب کرنا (۲) اَڑ جانا (۳) لیٹ جانا۔ ٹانگیں پھیلا دینا (۴) ٹھہرنا۔ جمنا۔

پَسَر ہٹّا - (پَ۔ سَر۔ ہٹ۔ ٹا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) پنساریوں کا بازار۔ پنساری کی دکان (۲) بہت زیادہ سامان۔

پسلی - (پِس۔ لی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) سینے کی ہڈّی (۲) طرف۔ پہلو۔

پسلی پھڑکنا - (محاورہ) یاد آجانا۔ معلوم ہو جانا۔ خود بخود خبر ہو جانا۔

پسلی کا آزار - بچوں کی ایک بیماری۔ پسلی کا درد۔ پسلی کا مرض۔

پِسنا۔ پس جانا - (پِس۔ نا) (پس۔ جا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) دلا جانا۔ پیسا جانا۔ آٹا ہو جانا۔ ریزہ ریزہ ہونا (۲) کُچلا جانا (۳) مصیبت میں پھنسنا (۴) عاشق ہونا۔ شیدا ہونا (۵) مغلوب ہونا۔ شرمندہ ہونا۔

پَسَند - (پَ۔ سَنَد) [ف۔ ا۔ مث] مقبول۔ مرغوب۔ حسبِ خواہش۔

پسند آنا - اچھا لگنا۔ بھانا۔

پسندِ خاطر - (ف۔ صف) دل کو اچھا لگنے والا۔ مرضی کے مطابق۔

پسند کرنا - چھانٹنا۔ انتخاب کرنا۔ چُننا۔

پسندا - (ف۔ ا۔ مذ) (پ۔ سَن۔ دَہ) (۱) گوشت کا کچلا ہوا پارچہ (۲) کچلے ہوئے پارچہ کا کباب۔

پِسَندَر - (پِ۔ سَن۔ دَر) [ف۔ ا۔ مذ] مرد یا عورت کا سوتیلا لڑکا۔

پسندَرہ - (پِ۔ سَند۔ رَہ) [ف۔ ا۔ مذ] حرامی۔ ناجائز اولاد۔

پسندیدگی - (پَ۔ سَن۔ دِی۔ دَ۔ گی) [ف۔ ا۔ مث] مرضی۔ پسند آنا۔

پسندیدہ۔ (پَ۔سَن۔دِی۔دَہ) [ف۔صف] پسند کیا ہوا۔ حسبِ منشا۔ انتخاب کیا ہوا۔ چُنا ہوا۔ منظور کیا ہوا۔

پسندیدہ رو۔ (ف۔صف) (۱) نیک چلن۔ خوش اخلاق (۲) خوش رفتار۔

پسنگا۔ پسنگھا۔ (پَ۔سَن۔گا) (پَ۔سَن۔گھا) [ہ۔ا۔مذ] پاسنگ کا بگاڑ۔

پسنہارا۔ (پَ۔سَن۔ہا۔را) [ہ۔ا۔مذ] آٹا پیسنے والا۔

پسنہاری۔ (پَ۔سَن۔ہا۔ری) [ہ۔ا۔مت] آٹا پیسنے والی عورت۔

پِسُّو۔ (پِس۔سُو) [ہ۔ا۔مذ] ایک پَر دار زہریلا کیڑا جس کے کاٹنے سے بدن میں کھجلی ہوتی ہے۔

پَسواڑہ۔ (پَس۔وا۔ڑہ) [ہ۔ا۔مذ] پہلو۔ کروٹ۔ پاسا۔ پسلیوں کا سلسلہ۔

پِسوانا۔ (پِس۔وا۔نا) [ہ۔مص] آٹا کرانا۔ چُور چُور کرانا۔

پِسوائی۔ (پِس۔وا۔ای) [ہ۔ا۔مث] پیسنے کی اُجرت۔

پَسُوج۔ (پَ۔سُوج) [ہ۔ا۔مث] پہلی سلائی جس پر باریک سلائی کرتے ہیں۔ کچی سلائی۔

پَسُوجنا۔ (پَ۔سُوج۔نا) [ہ۔مص] (۱) موٹا سینا (۲) کچا کرنا۔

پِسہی۔ (پِس۔ہی) [ہ۔ا۔مث] ایک قسم کا موٹا چاول۔

پَسیجنا۔ (پَ۔سِیج۔نا) [ہ۔مص] (۱) پسینا آنا۔ نمی آنا (۲) قائم ہونا۔ ترس کھانا (۳) دھیان دینا۔ مہربانی کرنا (۴) مظلوم کی فریاد سُننے پر تیار ہونا۔

پَسیں۔ (پَ۔سِیں) (ف۔صف) قدیم۔ آخر کار۔ پچھلا۔

پَسینا۔ (پَ۔سِی۔نا) [ہ۔ا۔مذ] عرق۔ نمی۔ تری۔ بخارات۔ پانی جو مساماتِ جسم سے باہر نکلے۔

پسینا آنا۔ (محاورہ) عرق آنا۔ نمی یا بخارات کا خارج ہونا۔ شرمندہ ہونا۔

پسینا پونچھنا۔ (محاورہ) شرمندگی مٹانا (۲) پسینا خشک کرنا۔

پسینا چھُوٹنا۔ (محاورہ) کثرت سے پسینا آنا۔ شرمانا۔ لاجواب ہونا۔

پسینا ہرا ہونا۔ (محاورہ) پسینا خشک ہونا۔ عرق سُوکھنا۔ نمی دُور ہونا۔

پسینوں میں ڈوبنا۔ پسینوں میں نہانا۔ (محاورہ) بے انتہا پسینا آنا بکثرت پسینا آنا۔

پسینے پسینے ہونا (ہوجانا)۔ (محاورہ) (۱) عرق عرق ہونا (۲) پسینوں میں ڈوبنا (۳) شدید محنت یا گرمی کے باعث پسینا آنا (۴) شرمندہ اور خجل ہونا۔

پسینے سے تر ہونا۔ (محاورہ) بہت پسینا آنا۔

پسینے کی جگہ خون بہانا۔ (محاورہ) کسی کے لیے جان دینے سے دریغ نہ کرنا

پسینے میں شرابور ہونا۔ (محاورہ) بہت پسینا آنا۔

پَسیو۔ (پَ۔سیو) [ہ۔ا۔مذ] (۱) بھاپ۔ بخارات (۲) پسینہ (۳) وہ پانی جو چاولوں کے پک جانے کے قریب نکالا جاتا ہے۔

پ ـــ ش

پُشت۔ [ف۔ا۔مث] (۱) پیٹھ۔ کمر (۲) پچھاڑی (۳) کُمک۔ مدد۔ سہارا (۴) معاون (۵) پیڑھی۔ نسل۔ خاندان۔ جمع: پُشتہا۔

پُشتا پُشت۔ پُشتہا پُشت۔ (ف۔مث) باپ دادا سے۔ کئی پشتوں سے۔ پیڑھی در پیڑھی۔

پُشت بہ پُشت۔ پُشت در پُشت۔ (ف۔ا۔مث) (۱) نسل در نسل (۲) ہمیشہ سے (۳) باپ دادا سے۔

پُشت بدیوار۔ (ف۔صف) حیران۔ پریشان۔

پُشت پر ہونا۔ (محاورہ) حمایت پر ہونا۔ امداد پر ہونا۔

پُشت پناہ۔ (ف۔ا۔مذ) حمایتی۔ معاون۔ مددگار (۲) جائے پناہ۔ ملجا و ماویٰ

پُشت خار۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) ایک آلہ جس سے پیٹھ کھجلاتے ہیں (۲) کھریرا خرخرا۔ لوہے کا پنجہ جس سے جانوروں کے بدن کی گرد جھاڑتے ہیں۔

پُشت دکھانا۔ (محاورہ) لڑائی سے بھاگ جانا۔ پیٹھ دکھانا۔

پُشتارہ۔ (پُش۔تا۔رَہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) بُوجھ۔ گٹھا (۲) ڈھیر۔ انبار۔

پُشتاوا۔ (پَش۔تا۔وا) [ق۔ا۔مذ] پچھتاوا۔ شرمندگی۔ ندامت۔

پُشتک۔ (پُش۔تک) [ف۔ا۔مذ] (۱) ایک کھیل (۲) دولتّی۔

پشتک مارنا۔ دولتّی مارنا۔ گدھے۔ گھوڑے اور اُونٹ کا دونوں پچھلے پاؤں اُٹھا کر لات مارنا۔

پَشتو۔ (پَش۔تو) [ف۔ا۔مث] پختو۔ افغانی زبان۔ کابلی بولی۔

پشتولیا۔ (پش۔تو۔لِ۔یا) [ہ۔ا۔مذ] ایک قسم کا باریک کپڑا۔

پُشتہ۔ (پُش۔تہَ) [ف۔ا۔مذ] (۱) مٹی کا ڈھیر۔ ٹیلا۔ بند۔ پینڈھ (۲) وہ چمڑا یا کپڑا جس سے کتاب کی پُشت کے پٹھے جوڑے جاتے ہیں۔

پُشتہ بندی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) بند باندھنا (۲) دیوار یا کنارے کو مضبوط کرنا۔

پُشتی۔ (پُش۔تی) [ف۔ا۔مث] (۱) مضبوطی۔ پائداری (۲) مدد۔ سہارا۔ حمایت۔ جانب داری (۳) تکیہ۔ ٹیک (۴) حفاظت۔

پُشتیبان۔ (پُش۔تی۔بان) [ف۔ا۔مذ] (۱) سہارا دینے والا۔ ساتھی۔ مددگار۔ (۲) پشتان۔ وہ لکڑی جو نیچے کی جانب پائداری کے لیے کواڑ۔ تخت۔ کشتی جہاز وغیرہ میں لگائی جائے۔

پُشتیں۔ (ا۔مث) پُشت کی جمع۔ آباؤ اجداد۔ پیڑھیاں۔

پُشتینی۔ (پُش۔تے۔نی) [ف۔ا۔مث] موروثی۔ خاندانی۔ قدیمی۔

پُشٹ۔ [س۔صف] مضبوط۔ پائدار (۲) زور آور۔ بلوان (۳) مقوی طاقت بخش۔

پَشم۔ [ف۔ا۔مث] (۱) بال۔ رُواں۔ اُون (۲) کیس (۳) جھانٹ۔ مُوئے زہار (۴) بے حقیقت۔ حقیر۔ ذلیل۔ رذیل (۵) بے کار۔

پشم اُکھاڑنا۔ (ا۔محاورہ) کسی قسم کا نقصان پہنچانا۔

پشم اُکھاڑنے سے مُردہ ہلکا نہیں ہوجاتا۔ (ا۔مثل) بڑی تکلیف کے وقت معمولی تسکین سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

پشم برابر جاننا۔ (ا۔محاورہ) بہت حقیر سمجھنا۔

پشم پر مارنا۔ (محاورہ) (۱) نہایت حقیر جاننا (۲) پروا نہ کرنا۔ خاطر میں نہ لانا۔

پشم کندہ نہ ہونا۔ (محاورہ) (۱) جھانٹ نہ اُکھڑنا (۲) کچھ نہ ہوسکنا (۳) بدلہ لینے سے مجبور ہونا۔

پشم نہ سمجھنا۔ (محاورہ) کچھ نہ سمجھنا۔ خاطر میں نہ لانا۔

پشمک۔ [ق۔ا۔مث] مٹھائی کی ایک قسم۔

پشمینہ - (پَش - مِی - نہَ) [ف - ا - مذ] اُونی کپڑا - بالوں کا پارچہ -
پشنگ - (ف - ا - مذ) لوہے کا ایک آلہ جس سے معمار دیواروں میں سوراخ کرتے ہیں (۲) اُونی کپڑا جس کے دونوں سروں پر لکڑیاں لگی ہوتی ہیں اس میں اینٹیں یا مٹی وغیرہ رکھ کر اُوپر اُٹھاتے ہیں (۳) ظلم - جور (۴) تکلیف مصیبت (۵)
پشنگیاں - (پَ - شَنگ - گی - آں) [ق - ا - مث] ایک قسم کا جال -
پشو - (پَ - شُو) [س - ا - مذ] (۱) چوپایہ - ڈھور - مویشی (۲) بے وقوف - بے تمیز - بے عقل (۳) مورکھ - بے علم -
پشواز - (پِش - واز) [ف - ا - مث] سایہ - ناچنے کی پوشاک - عورتوں کی ایک گھیر دار پوشاک -
پشہ - (پَش - شہَ) [ف - ا - مذ] (۱) مچھر - ایک پر دار کیڑا (۲) بے حقیقت - بے اصل - حقیر (۳) کمزور - ناطاقت -
پشی - (پَش - شی) [اُر - ا - مث] (۱) پشہ کی تانیث (۲) بچّے کا پیشاب -
پشیمان - (پَ - شے - مان) [ف - صف] (۱) شرمندہ - نادم - منفعل (۲) پچھتانے والا - افسوس کرنے والا -
پشیمانی - (پَ - شے - ما - نی) [ف - ا - مث] شرمندگی - ندامت - افسوس -

پ — ف

پف - [ف - ا - مث] پھونک - پھونک مارنا -

پ — ک

پکّا - (پک - کا) [ہ - صف] (۱) پکایا ہوا - پکا ہوا (۲) تجربہ کار - کارکردہ - ہوشیار - جہاں دیدہ (۳) مشّاق (۴) راسخ - مضبوط - پختہ - مستحکم (۵) پُورا - بالغ - مکمل (۶) بے نقص - بے ضرر (۷) نڈر - بے خوف - دیدہ دلیر (۸) مستند قابل - وقیع جیسے پکّا تمسک (۹) اسٹام ٹکٹ لگا ہوا جیسے پکّا کرایہ نامہ (۱۰) مستعمل (۱۱) جوش دیا (۱۲) پختہ - تیار - بھُنا - تلا (۱۳) قدیم - مستقل - موروثی (۱۴) وفادار - ساتھ دینے والا (۱۵) مصمّم - بالجزم (۱۶) منقش کاغذ - مسکوک سکہ جس پر بادشاہ کی تصویر یا نام یا دونوں چھپے ہوں (۱۷) عمر رسیدہ - بُوڑھا - پختہ کار (۱۸) خرانٹ گھاگ - چالاک (۱۹) خُوب - عمدہ -
پکّا بال - (ا - مذ) سفید بال - وہ بال جو بڑھاپے کی وجہ سے سفید ہوگیا ہو -
پکّا بول - (ا - صف) مضبوط اقرار -
پکّا پان - (ا - صف) (۱) عمر رسیدہ - نہایت بُوڑھا (۲) پختہ کار - تجربہ کار -
پکا پکایا - (۱) بے محنت - بنا بنایا - بالکل تیار - بے تکلف - بے کوشش مفت (۲) ٹھیک - تیار - مکمل -
پکّا پن - (ا - مذ) مضبوطی - پختگی (۲) چالاکی -
پکّا پھوڑا - (ا - صف) (۱) پیپ بھرا پھوڑا - تیار پھوڑا (۲) درد سے بھرا ہوا - دُکھیا - غم زدہ - رونے کو تیار -
پکّا پھوڑا ٹھیس لگی اور پھُوٹا - (مثل) پُوچھتے ہی مصیبت زدہ شخص نے اپنا حال بیان کرنا شروع کر دیا -
پکّا پھوڑا ہو رہا ہے - (ا - محاورہ) بہت بھرا بیٹھا ہے - چھیڑنے کی دیر ہے سب حال کہہ دے گا -
پکّا چٹھا - (ا - مذ) (۱) پکّا روزنامچہ - پختہ بہی کا حساب (۲) سالانہ حساب کی فرد -
پکا دینا - (ا - محاورہ) پکا کے تیار کرنا - ستانا - تکلیف دینا -
پکّا کرنا - (محاورہ) (۱) مستقل کرنا - آمادہ کرنا (۲) پختہ کرنا (۳) ذہن نشین کرنا (۴) سبق خوب یاد کرنا -
پکّا گانا - (ا - مذ) وہ گانا جس میں فنِ موسیقی کا کمال دکھایا گیا ہو -
پکّا ہونا - (ا - محاورہ) معاملہ طے ہو جانا - کام مضبوط ہو جانا - مصمّم ارادہ ہونا -
پکّے گوُلر - کوّے کو نیند کیسے آئے - (مثل) چیز سامنے ہو تو لالچی شخص کو کیونکر صبر آئے -
پُکار - (پُ - کار) [ہ - ا - مث] (۱) آواز - ہانک (۲) فریاد - دہائی (۳) شور و غُل (۴) تلاش - جستجو (۵) اعلان - منادی (۶) بلاوا - طلبی (۷) فریقین مقدمہ یا گواہان کی طلبی کی صدا -
پُکار اُٹھنا - (ا - محاورہ) (۱) آواز بلند ہونا (۲) زور سے بول پڑنا - بے ارادہ بول پڑنا -
پُکار پڑنا - (ا - محاورہ) (۱) شہرت ہونا (۲) تلاش ہونا -
پُکار پُکار کر کہنا - (ا - محاورہ) بلند آواز سے کہنا -
پُکار دینا - (ا - محاورہ) (۱) آواز دینا (۲) اطلاع دینا - آگاہ کرنا (۳) منادی کرنا -
پُکار کرنا - (ا - محاورہ) فریاد کرنا (۲) شور و غل مچانا -
پُکار کے (کر) - (۱) کھُلم کھُلا - علانیہ (۲) ناراضی کے ساتھ - غصّے کے ساتھ (۳) چلاّ کے (۴) اطلاع دے کر - مطلع کر کے -
پُکارا - [ق - ا - مذ] (۱) شہرت - ناموری (۲) شور و غُل -
پُکارنا - (پُ - کار - نا) [اُر - مص] (۱) آواز دینا - بُلانا (۲) چلاّنا - غُل مچانا - (۳) خبر کرنا (۴) یاد کرنا - رٹنا (۵) فریاد کرنا - مانگنا -
پکانا - (پَ - کا - نا) [اُر - مص] (۱) پختہ کرنا - کھانا تیار کرنا (۲) ٹھیک کرنا - درُست کرنا (۳) خامی دُور کرنا - کچّا پن دُور کرنا (۴) مضبوط کرنا - پختہ کرنا - (۵) گھوٹنا - رٹنا - یاد کرنا (۶) مستقل کرنا (۷) زخم یا پھوڑے کے مواد کو خارج کرنے کے قابل بنانا (۸) تجویز کرنا - منصوبہ بنانا -
پکاؤ - (پَ - کا - اُو) [ہ - ا - مذ] پکنے والا - پکنے کے قریب - گدرایا ہوا - تیاری کے قریب -
پکائی - (پَ - کا - اِی) [ہ - ا - مث] پکانے کی اُجرت - پکوائی -
پکپن - (پک - پَن) [ہ - ا - مذ] دانائی - عقلمندی - پختگی -
پکچر - (Picture) (پک - چَر) [انگ - ا - مث] تصویر - سینما -
پکچر ہاؤس - (Picture House) تصویر خانہ - نگار خانہ تماشا گاہ - سینما گھر -
پکڑ - (پَ - کَڑ) [ہ - ا - مث] (۱) گرفت - قبضہ (۲) داروگیر (۳) بحث مُباحثہ (۴) بیگار - دھونس (۵) مواخذہ - بازپرس - نکتہ چینی (۶) وسیلہ و ذریعہ (۷) گرفتاری (۸) بیگار میں پکڑنا -
پکڑ بلانا - (ا - محاورہ) گرفتار کر لینا - زبردستی بلانا -

پکڑ دھکڑ۔ (ا۔مث) (۱) گرفتاری۔ دارو گیر (۲) دوڑ دھوپ (۳) جبر۔ سختی۔ ظلم۔
پکڑ کرنا (لڑنا)۔ (ا۔محاورہ) کُشتی کرنا۔
پکڑ لانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) گرفتار کر لانا۔ قبضے میں لانا۔ واپس کرنا۔ قابو میں لانا۔
پکڑانا۔ پکڑوانا۔ (پک۔ڑا۔نا) (پ۔کڑ۔وا۔نا) (ہ۔مص) (۱) گرفتار کرانا وارنٹ نکلوانا (۲) ہاتھ میں ہاتھ دینا۔ سپُرد کرنا۔
پکڑنا۔ (پَ۔کڑ۔نا) [اُ۔مص] (۱) تھامنا۔ لینا (۲) گرفتار کرنا۔ پھانسنا۔ قید کرنا (۳) نکالنا۔ ڈھونڈنا۔ تلاش کرنا۔ پا لینا (۴) اعتراض کرنا۔ ٹوکنا۔ (۵) روکنا۔ تھامنا۔ بند کرنا (۶) شروع کرنا۔ برابر ہونا۔ برابر میں پہنچنا۔ دوڑ میں جا پکڑنا (۷) گزارنا۔ بسر کرنا (۸) قابو میں کرنا۔ پیچ کرنا۔ ایک پہلوان کا دوسرے کو پکڑنا (۹) گھیرنا۔ محصور کرنا۔
پکش۔ [س۔ا۔مذ] (۱) طرف۔ سمت۔ (۲) پاکھ۔ پکھواڑہ۔ پندرہ دن کا زمانہ پکھ (۳) بل۔ زور۔ طاقت۔ توان (۴) بازو۔ پنکھ۔ پَر۔
پکشی۔ (پک۔شی) [س۔صف] (۱) طرف دار۔ حمایتی۔ معاون۔ مددگار (۲) بازو رکھنے والا۔ پَر والا۔ پرند۔ پکھیرو (۳) بلوان۔ طاقت ور (۴) پر لگا ہوا تیر۔
پکنا۔ (پک۔نا) [ہ۔مص] (۱) پختہ ہونا۔ کھانا تیار ہونا۔ کھانا بننا (۲) مکمل ہونا درست ہونا (۳) قابل ہونا۔ تجربہ کار ہونا (۴) بالغ ہونا۔ حد کو پہنچنا (۵) پیپ پڑنا۔ مواد پختہ ہونا (۶) عمر رسیدہ ہونا۔ تیار ہونا (۷) چوسر میں گوٹوں کا چل کر کامیابی حاصل کرنا (۸) طے ہونا۔ متعین ہونا۔ مقرر ہونا (۹) معاملہ طے ہونا۔
پکنک۔ (Picnic) (پک۔نک) [انگ۔ا۔مث] گھر سے باہر کسی پُرفضا مقام پر تفریحی کھانا پینا۔
پکوان۔ (پک۔وان) [ہ۔ا۔مذ] (۱) تلی ہوئی چیز۔ پکا ہوا کھانا۔ پوری۔ کچوری مٹھائی وغیرہ۔
پکوانا۔ (پک۔وا۔نا) تیار کرانا۔ کھانا تیار کرانا۔ پختہ کرانا۔
پکوائی۔ (پک۔وا۔ای) [ہ۔ا۔مث] کھانا پکانے کی اُجرت۔
پکوٹھا۔ [ق۔ا۔مذ] پَر۔ پنکھ۔
پکوڑا۔ (پَ۔کو۔ڑا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) بیسن کی گھی یا تیل میں تلی ہوئی بڑی پھلکی۔ (۲) کوئی چیز جو گول اور پھولی ہوئی ہو۔
پکوڑا سی ناک۔ (ا۔صف) موٹی سی ناک۔
پکوڑے تلنا۔ (۱) بیسن کی پھلکیاں کسی روغن میں تیار کرنا (۲) بہت گھٹیا شعر کہنا۔ تک بندی کرنا۔
پکوڑی۔ (پَ۔کو۔ڑی) [ہ۔ا۔مث] بیسن کی پیٹھی کی بنی ہوئی گول چھوٹی پھلکی
پکھ۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) پاکھ۔ پندرھواڑہ (۲) بازو۔ پنکھ (۳) طاقت۔ بل۔
پکھال۔ (پَ۔کھال) [ہ۔ا۔مث] کھال کا بڑا تھیلا جس میں پانی بھر کر جانور پر لادتے ہیں۔ بڑی مشک۔
پکھال پیٹنا۔ پکھال پیٹو۔ (ا۔صف) بڑے پیٹ والا۔ پیٹو۔ زیادہ کھانے والا۔
پکھالی۔ [ق۔ا۔مث] پانی کی بڑی مشک۔
پکھاوج۔ (پَ۔کھا۔وَج) [ہ۔ا۔مث] (۱) مردنگ۔ ایک قسم کی ڈھولک
پکھاوجی۔ (پَ۔کھا۔وَجی) [ہ۔ا۔مذ] مردنگ بجانے والا۔ پکھاوج بجانے والا

پکھراج۔ (پکھ۔راج) [ہ۔ا۔مذ] ایک قسم کا زرد قیمتی پتھر۔
پکھروٹا۔ (پکھ۔رو۔ٹا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) چاندی یا سونے کا ورق (۲) پان کی گلوری جس پر سونے یا چاندی کا ورق لپٹا ہوا ہو۔
پکھوا۔ (پکھ۔وا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) بازو۔ باہنہ (۲) پہلو۔ بغل۔ کنار۔
پکھوڑا۔ (پَ۔کھو۔ڑا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) کاندھے کی ہڈی (۲) کاندھا۔
پکھیرو۔ (پَ۔کھے۔رُو) [ہ۔ا۔مذ] (۱) پرندہ۔ طائر (۲) تیز رو۔
پکی۔ (پک۔کی) [ہ۔ا۔مث] (۱) پُختہ۔ مضبوط۔ اُستوار۔ مستحکم۔ پائدار (۲) مستقل (۳) قائم (۴) معینہ۔ مقررہ (۵) کامل۔ پوری (۶) غیر خام (۷) تیار۔ بنی ہوئی۔ بندھی ہوئی (۸) پکا کی تانیث۔
پکی بات۔ (ا۔مث) یقینی بات۔ طے شدہ معاملہ۔ تجربہ کی بات۔
پکی پکائی کھانا۔ (ا۔محاورہ) بغیر محنت و مشقت گزر بسر کرنا۔
پکی پیداوار۔ (۱) وہ جنس جو پُختہ اُترے (۲) وہ نکاسی جو کاشت کاری کے مصارف مجُرا دے کر بچی ہو۔
پکی پیسی۔ (۱) لیس۔ پکی پکائی۔ پیس پکا کر تیار کی ہوئی (۲) تجربہ کار عورت جہاں دیدہ اور ہوشیار عورت۔
پکی عُمر۔ جوان عمُر۔
پکی کر لینا۔ (ا۔محاورہ) کسی بات کا پختہ کر لینا۔ اطمینان کر لینا۔
پکی کرنا۔ مضبوط کرنا۔ پختہ دیز کرنا۔ کسی بات کا استحکام کرنا۔
پکی ہونا۔ (ا۔محاورہ) بات طے ہو جانا۔ نسبت پختہ ہو جانا۔ معاملہ یقینی ہو جانا
پکے آم کے ٹپکنے کا ڈر۔ (ا۔مثل) بوڑھے آدمی کے مرنے کا خطرہ۔

پ ـــ گ

پگ۔ [ہ۔ا۔مذ] پاؤں۔ قدم۔ چرن (۲) رسّی۔ باگ (ق)
پگ بن کٹے نہ پنتھ۔ (ا۔مثل) بغیر محنت کے کوئی کام نہیں ہوتا۔
پگ بھانا۔ (ہ۔محاورہ) قدم رکھنا (ق)۔
پگ ڈنڈی۔ (ا۔مث) تنگ راستہ۔ وہ راستہ جو لوگوں کے پیدل چلنے سے بن جاتا ہے۔
پگا۔ پگہا۔ (پَ۔گا) (پگ۔ہا) [ہ۔ا۔مذ] پچھاڑی۔ پکھیڑا۔ پاؤں میں باندھنے کی رسّی۔ بیل کے گلے کی رسّی۔
پگانا۔ (پُ۔گا۔نا) [ہ۔مص] (۱) تمام کھلاڑیوں کا کھیل ختم کرنا (۲) وعدہ پُورا کرنا۔
پگاہ۔ (پَ۔گاہ) [ف۔ا۔مث] (۱) صُبح۔ سحر۔ فجر۔ تڑکا۔ بھور۔
پگڑی۔ (پگ۔ڑی) [ہ۔ا۔مث] (۱) سر پر باندھنے کا دوپٹہ۔ دستار۔ عمامہ (۲) عزت۔ آبرو (۳) متنفس۔ آدمی (۴) ایک قسم کا محصول۔ ناجائز رقم جو مکان یا دوکان کرایے پر لیتے وقت ادا کی جائے۔
پگڑی اُتارنا۔ (محاورہ) (۱) بے عزتی کرنا۔ آبرو ریزی کرنا (۲) گاہک کو ٹھگنا۔ فریب کرنا۔
پگڑی اُترنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بے عزتی ہونا۔ آبرو ریزی ہونا۔ بدنام ہونا۔ (۲) ٹھگا جانا۔

پگڑی اٹکنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مقابلہ ہونا۔ ہمسری ہونا۔ آمنا سامنا ہونا۔
پگڑی اُچھالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) عزت اُتارنا۔ ذلیل کرنا۔ رسوا کرنا (۲) تمسخر کرنا۔ ہنسی اُڑانا۔
پگڑی اُچھلنا۔ (ا۔ محاورہ) ذلیل ہونا۔ بے عزت ہونا (۲) ہنسی اُڑنا۔ توہین ہونا۔
پگڑی باندھنا۔ (۱) سرفراز کرنا۔ عزت دینا (۲) جانشین بنانا۔ گدی پر بٹھانا (۳) دستار باندھنا (۴) کامل اور منتہی گردانا۔ فاضل اور عالم ماننا۔ ہُنر کا اُستاد اور فن کا ماہر تسلیم کرنا (۵) سردار بنانا۔ خلیفہ بنانا۔ افسر بنانا (۶) سر پر سہرا رکھنا۔
پگڑی بدلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پگڑی بدل کر بھائی بنانا (۲) دوست بنانا۔ یار بنانا
پگڑی دونوں ہاتھوں سے تھامی جاتی ہے۔ (۱ مقولہ) عزت بچانے کے لیے بڑی کوشش کرنی پڑتی ہے۔
پگڑی رکھنا۔ (۱) عمامہ پہننا (۲) عزت رکھنا۔ آبرو بچانا۔ توقیر کرنا (۳) دستار رہن رکھنا (۴) عاجزی کرنا۔ پاؤں پر پگڑی ڈالنا۔
پگڑی سنبھالنا۔ (ا۔ محاورہ) عزت بچانا۔
پگڑی کی شرم رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) آبرو رکھنا۔
پگڑی میں پھول رکھا گیا۔ (ا مثل) بدنام ہوگیا۔ عیب لگ گیا۔
پگڑی والا۔ (۱) حکیم۔ طبیب۔ ڈاکٹر۔ وید۔ مُعالج (۲) عزت دار (۳) عمامہ باندھنے والا (۴) خاوند۔ شوہر۔
پگلا۔ (پگ۔ لا) [ہ۔ صف] (۱) پاگل کی تصغیر۔ سڑی۔ سودائی (۲) خبطی۔ دیوانہ۔
پگلانا۔ پگھلانا۔ (پگ۔ لا۔ نا) (پگھ۔ لا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) تپانا۔ گرم کرنا۔ کسی ٹھوس مادے کو گرم کر کے سیّال بنانا (۲) گداز کرنا۔ نرم بنانا۔ گلانا (۳) ملائم کرنا (۴) مہربان بنانا (۵) توجہ دلانا۔ راضی کرنا۔
پگلنا۔ پگھلنا۔ (پ۔ گل۔ نا) (پ۔ گھل۔ نا) ٹھوس مادے کا گرمی سے سیّال ہو جانا (۲) گداز ہونا۔ گھلنا۔ پگھلنا۔ گلنا (۳) نرم ہونا (۴) مہربان ہونا۔ (۵) توجہ کرنا (۶) راضی ہونا۔ منظور کرنا۔
پگوڈا۔ (Pagoda) (پَ۔ گو۔ ڈا) [پُر۔ ا۔ مذ] مخروطی شکل کا بدھ مندر۔
پگیا۔ (پگ۔ یا) [ہ۔ ا۔ مث] پگڑی کی تصغیر۔ چھوٹی پگڑی۔

پ ـــ ل

پل۔ [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) پلک جھپکانے کا وقفہ۔ سیکنڈ۔ آن۔ لمحہ۔ دَم (۲) پلنا کا امر۔ (۳) ایک تولے کا سولھواں حصّہ۔
پل بھر میں۔ ذرا سی دیر میں۔ فوراً۔ پلک جھپکتے۔ آناً فاناً۔ بہت جلد۔
پل جانا۔ پلنا۔ (ا۔ مص) (۱) پرورش پانا (۲) گرمی پاکر نرم ہونا۔ پرورش پانا۔
پل کا بھروسا نہیں۔ (ا۔ مثل) جینے کی لمحہ بھر میں اُمید نہیں۔ پلک جھپکاتے تک کا آسرا نہیں۔ موت کا کچھ ٹھیک نہیں کب آئے۔
پل کے پل مارنے میں۔ تھوڑی سی دیر میں۔ لمحہ بھر میں فوراً۔
پل کی پل۔ تھوڑی دیر کے لیے۔
پُل۔ [ف۔ ا۔ مذ] (۱) وہ تعمیر جو دریا، ندی، نالے، سڑک یا ریلوے لائن کے اُوپر سے گذرنے کے لیے بنائی جائے۔ بند۔ پُشتہ (۲) کثرت۔ بہتات۔
پُل باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پانی یا نشیب کے اُوپر سے گزرنے کے لیے راستہ بنانا (۲) مُبالغہ کرنا۔ ڈھیر لگا دینا۔ (۳) بڑھانا۔ چڑھانا۔
پُل صراط۔ (ف۔ ع۔ ا۔ مذ) مسلمانوں کے عقیدے میں دوزخ کے اُوپر وہ پُل جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے نیک لوگ آسانی کے ساتھ اس کے اُوپر سے گزر کر بہشت میں چلے جائیں گے اور بُرے آدمی کٹ کر دوزخ میں گر پڑیں گے۔
پَلّا۔ (پَل۔ لا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) دامن۔ آنچل۔ کنارہ (۲) حمایت۔ اعانت۔ مدد۔ سہارا۔ کُمک (۳) تھیلا (۴) پلڑا۔ پلڑا۔ ترازو (۵) پٹ۔ کواڑ (۶) لپ۔ کولی۔ بغل (۷) فرق۔ فاصلہ۔ تفاوت۔
پَلّا بھاری ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ایک پلّے کا وزن دوسرے سے زیادہ ہونا۔ (۲) زیادہ دُور ہونا۔ بہت فاصلہ ہونا (۳) بکثرت حمایتی یا مددگار ہونا۔ طاقت وَر یا دولت مند ہونا (۴) زیادہ کنبہ ہونا (۵) دوپٹے یا شال وغیرہ کا کنارہ قیمتی ہونا۔ آنچل زیادہ کا مدار ہونا (کنایتہً) بہت گنہگار ہونا۔
پَلّا پاک ہوجانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) فیصلہ ہوجانا (۲) قرض ادا ہوجانا۔
پَلّا پکڑ لینا۔ (ا۔ محاورہ) آسرا لینا۔ دامن پکڑ لینا۔
پَلّا جھکنا۔ (ا۔ محاورہ) وزنی ہونا۔ غلام ہونا۔
پَلّا چھڑانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بے باق کرنا۔ ادا کرنا۔ ترکِ تعلق کرنا۔ جدا ہونا (۲) پیچھا چھڑانا۔ طلاق حاصل کرنا (۳) روتی ہوئی عورت کو رونے سے باز رکھنا (۴) کنارا اُتار لینا۔ آنچل اُدھیڑ لینا۔
پَلّا چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) پیچھا چھوڑنا۔ علیٰحدہ ہونا۔
پلّا لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) آنکھ پر کپڑا رکھ کر رونا۔ منہ ڈھکنا (۲) دامن پکڑنا۔ (۳) پیچھے پڑنا۔ سَر ہونا (۴) اُمید رکھنا۔ سہارا لینا (۵) دوشالہ مول لینا۔ (۶) چلانا۔ بیزار کرنا۔
پَلّے باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) حوالے کرنا۔ سپُرد کرنا۔ ذمّے کرنا۔ قبضے میں دینا (۲) نکاح میں دینا (۳) شادی کرنا (۴) گانٹھ میں باندھنا (۵) یاد رکھنا (۶) دامن یا دوپٹے میں گرہ دینا (۷) الزام لگانا۔ سر تھوپنا۔
پَلّے بندھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) گلے پڑنا (۲) بیاہا جانا۔
پلّے ٹکا نہیں۔ (ا۔ محاورہ) پاس کچھ نہیں۔ غریب اور مفلس ہے۔
پلّے پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ذمّے ہونا۔ سر تھپنا۔ واسطہ پڑنا (۲) قبضے میں آنا۔ (۳) وراثت میں آنا (۴) نکاح میں آنا (۵) حصّے میں آنا (۶) ہاتھ لگنا۔
پَلّے جھاڑ کر کھڑا ہوجانا۔ (ا۔ محاورہ) سب کچھ خرچ کر دینا (۲) بے تعلق ہوجانا (۳) سب کچھ بانٹ دینا۔ الگ ہوجانا۔
پَلّے دار۔ حمّال۔ قُلی۔ مزدور۔ بوجھ اُٹھانے والا۔
پلّے سے باندھنا۔ (۱) بیاہ دینا۔ کسی سے عقد کر دینا (۲) دامن سے باندھنا
پلّے کیچڑ میں دھنس رہے ہیں۔ (ا۔ محاورہ) بکھیڑوں میں گرفتار ہے۔
پلّے ہونا۔ گانٹھ میں ہونا۔ گرہ میں ہونا۔ پاس ہونا۔ مال و زر ہونا۔
پلّے نہ پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) کچھ وصول نہ ہونا۔ بات سمجھ میں نہ آنا۔
پَلا۔ (پَ۔ لا) [ہ۔ صف۔ و۔ ا۔ مذ] (۱) ٹیڑھا۔ کفگیر۔ چمچہ (۲) پرورش کیا ہوا۔

(۳) پلی کا اسم مکبر - بڑا چمچہ جس سے تیل یا گھی نکالتے ہیں۔

پلّا ۔ (پل۔لا) (س۔ا۔مذ) (۱) کُتّے کا چھوٹا بچہ (۲) نطفہ۔تخم۔ جیسے حرام کا پلّا۔

پَلاس ۔ (پَ۔لاس) (ف۔ا۔مذ) ٹاٹ۔موٹا کپڑا۔

پلاس ۔ (پَ۔لاس) (ہ۔ا۔مذ) ڈھاک کا درخت (۲) زنبور۔ایک قسم کا اوزار۔

پَلاس پاپڑا ۔ (ا۔مذ) ڈھاک کا بیج جو دواؤں میں پڑتا ہے۔

پلاستر ۔ (Piaster) (انگ۔مذ) کا مورد۔استرکاری (۲) لیپ ضماد۔

پلاستر اُکھڑا دینا ۔ (ا۔محاورہ) مارتے مارتے کھال اُدھیڑ دینا۔بہت مارنا۔

پلاشنا ۔ (ا۔مص) جوتا تیار ہوجانے کے بعد اس کو تراش کر ٹھیک کرنا۔

پلانا ۔ (پ۔لا۔نا) (ہ۔مص) (۱) کوئی سیال مادہ پینے کو دینا۔نوش کرانا۔پانی دینا (۲) داخل کرنا۔جذب کرانا۔جسم کے اندر پہنچانا۔کسی چیز میں کوئی مادہ دوڑانا۔مارنا جیسے تیر یا گولی پلانا۔ ہدف بنانا۔نشانہ بنانا (۴) ذہن نشین کرانا (۵) تیل نکلوانا (۶) عرق نکلوانا۔ جیسے کولھو میں سرسوں پلانا۔

پلاؤ ۔ ماتم۔ماتم کرنے والا۔ (ق)۔

پُلاؤ ۔ (پُ۔لا۔اؤ) (ف۔ا۔مذ) (۱) گوشت مسالہ اور گھی میں پکا ہوا چاول۔

پلاؤ کی رکابی کہیں نہیں گئی ۔ (ا۔مثل) کچھ کمی نہیں۔عیش میں کمی نہیں۔

پلائی ۔ (پ۔لا۔ای) (ہ۔ا۔مث) (۱) اَنّا۔ دایہ۔ انگہ ۔آیا۔رضاعی ماں (۲) دودھ پلانے والی نوکرانی۔

پلائی وُڈ ۔ (Plywood) (پَ۔لا۔اِی۔وُڈ) (انگ۔ا۔مث) وہ پرت دار لکڑی جو پتلے تختوں کو چپکا کر بنائی جائے۔

پل پڑنا ۔ (پل۔پڑ۔نا) (اُر۔مص) (۱) دفعتہً حملہ کرنا۔ہلّہ بول دینا (۲) ایک دم مارنے لگنا (۳) دھکیلنا (۴) جھک پڑنا۔ کام میں بے حد مصروف ہونا۔

پلپلا ۔ (پل۔پ۔لا) (ہ۔صف) نرم۔ ملائم۔ پُلپُلا۔

پُلپلا ۔ (پُل۔پ۔لا) (ہ۔ا۔مذ) بُوبلا۔کھوکھلا۔مجوّف۔اندر سے خالی۔

پلپلانا ۔ (پل۔پ۔لا۔نا) (ہ۔مص) پلپلا کرنا۔دبا کر نرم کرنا۔ملائم کرنا۔لچلچانا۔

پُلپلانا ۔ (پُل۔پُ۔لا۔نا) (ہ۔مص) (۱) پپولنا۔پوپلوں کی طرح کھانا۔چوسنا یا چچوڑنا۔دانت لگائے بغیر رس چوسنا (۲) ڈرنا۔

پلپلاہٹ ۔ (پل۔پ۔لا۔ہَٹ) (ہ۔ا۔مث) نرمی۔ملائمی۔لچلچاپن۔

پلپلی ۔ (پل۔پ۔لی) (ہ۔صف) نرم۔لچلچی۔

پلپلی ٹھیکری ۔ (ا۔مث) فرج۔اندام نہانی۔عورت کی شرمگاہ۔

پَلتھی ۔ (پل۔تھی) (ہ۔ا۔مث) چوتڑوں کے بل ٹانگیں اوپر نیچے رکھ کر بیٹھنے کا طریقہ۔

پَلَٹ ۔ (پَ۔لَٹ) (ہ۔ا۔مذ) (۱) گھماؤ۔گردش۔چکر۔

پلٹ پڑنا ۔ (ا۔محاورہ) ایک طرف سے دوسری طرف ہوجانا (۲) کسی پر غصہ کا اظہار کرنا۔جاتے جاتے لوٹ پڑنا۔

پلٹ جانا ۔ (ا۔محاورہ) برگشتہ ہوجانا۔دگرگوں ہوجانا (۲) راہ سے پھر جانا (۳) مُکر جانا (۴) بات بدلنا۔

پلٹ کر نہ دیکھنا ۔ (ا۔محاورہ) متوجہ نہ ہونا۔خبر نہ لینا۔

پلٹا ۔ (پل۔ٹا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) بدلہ۔صلہ۔انتقام (۲) کفگیر۔روٹی وغیرہ پلٹنے کا آلہ (۳) انقلاب۔چکر (۴) پلٹنا کا ماضی۔

پلٹا دینا ۔ اُلٹ پلٹ کرنا۔ایک طرف سے دوسری طرف پلٹنا۔ہرا دینا۔

پُلٹس ۔ (Poultice) (پُل۔ٹس) (انگ۔ا۔مث) لیپ۔ضماد۔پکڑی پھوڑا پکانے کی دوا جو پکا کر لگائی جائے۔

پلٹن ۔ (Platoon) سے بنا ہوا (پل۔ٹن) (اُر۔ا۔مث) پیادہ فوج کا دستہ۔

پلٹنا ۔ (پَ۔لٹ۔نا) (ہ۔مص) (۱) پلٹا کھانا۔اُلٹنا۔پھرنا۔واپس ہونا (۲) باز آنا۔بے وفائی کرنا۔زبان بدلنا (۳) دیکھیے "اُلٹنا"۔

پلٹی ۔ (پَل۔ٹی) (ہ۔ا۔مث) پلٹا کی تانیث۔قلا بازی (۲) واپس ہوئی۔لوٹی۔

پلٹیاں کھانا ۔ (۱) چکر کھانا (۲) قلا بازیاں کھانا۔

پلڑا ۔ (پل۔ڑا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) پاٹ۔ترازو کا وہ حصہ جس پر سامان یا باٹ رکھا جائے (۲) کنارہ۔گوٹ۔بیل۔پلّا۔

پلَستر ۔ (Plaster) (پَ۔لس۔تر) (انگ۔ا۔مذ) انگریزی لفظ پلاسٹر کی اُردو۔ دیکھیے پلاستر۔

پلستر بگاڑنا ۔ (۱) لیپ میں خرابی کرنا۔ضماد میں نقص ڈالنا۔مرہم میں عیب پیدا کر دینا (۲) چمڑا۔کھال اُدھیڑنا۔بہت مارنا (۳) پچکاری کرا اُکھاڑ ڈالنا۔

پلک ۔ (پَ۔لک) (ف۔ا۔مث) (۱) مژہ۔پل۔مژگان۔آنکھ کے بال (۲) آن۔لحظہ۔دقیقہ۔ثانیہ۔لمحہ۔دم۔آنکھ کی جھپک۔

پلک پٹیا ۔ (۱) چندھا۔بار بار آنکھ جھپکانے والا۔

پلک جھپکنا ۔ (ا۔محاورہ) پلک مارنا۔آنکھ جھپکنا۔آنکھ لگنا۔نیند آنا۔آنکھ بند ہونا

پلک جھپکنے میں (مارنے میں) ۔ ذرا سی دیر میں۔فوراً۔بہت جلد۔

پلک دریا ۔ (محاورہ) سیر چشم۔فیاض۔داتا۔کریم۔سخی۔دریا دل۔

پلک سے پلک نہ لگنا ۔ (ا۔محاورہ) نیند نہ آنا۔جاگتے رہنا۔

پلک لگ جانا ۔ (ا۔محاورہ) تھوڑی دیر کے لیے سو جانا۔جھپکی آ جانا۔

پلک مارنا ۔ (ا۔محاورہ) آنکھ جھپکنا۔آنکھ مارنا۔آنکھ سے اشارہ کرنا۔

پلک نواز ۔ (۱) دم کے دم میں مال دار بنانے والا (۲) تھوڑی سی کارگزاری پر بہت کچھ دینے والا۔خدا کی صفت۔

پلک نہ پسیجنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) رحم نہ آنا (۲) آنسو نہ آنا۔نام کو بھی نہ رونا۔

پلک نہ جھپکنا ۔ (ا۔محاورہ) نیند نہ آنا۔بے چینی ہونا۔

پلکوں سے اُٹھانا ۔ (ا۔محاورہ) کسی کی دی ہوئی چیز کو عزت و احترام سے اُٹھانا

پلکوں سے زمین جھاڑنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) بہت عزت کرنا (۲) بے حد اطاعت کرنا (۳) بے انتہا محبت رکھنا۔

پلکوں سے نمک چُننا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) پلکوں سے نمک اُٹھانا (۲) از حد مشکل کام کرنا۔

پلکیں چڑھنا ۔ (ا۔محاورہ) سخت رنج اور غصے کو ضبط کرنا۔

پلکیں کترنا ۔ (ا۔محاورہ) خوبصورت بچوں کو نظر بد سے بچانے کے لیے ان کی پلکیں کتر کر چھوٹی کرنا۔

پلکا ۔ (پل۔کا) (ہ۔ا۔مذ) ابلق کبوتر۔دو رنگا کبوتر۔

پلَمبر ۔ (Plumber) (پَ۔لم۔بَر) (انگ۔ا۔مذ) (۱) سیسہ گر (۲) کاریگر جو نلوں وغیرہ کی مرمت کرتا ہے۔نل ساز۔

پلنا ۔ (پل۔نا) (ہ۔مص) (۱) کچلا جانا۔دبایا جانا۔مسلا جانا (۲) گھل کر عرق نکلنا

دبا کر رس نکلنا (۳) ریلا لگانا۔ پل پڑنا۔ دھکیل دینا (۴) حملہ کرنا۔

پُلندا ۔ (پُ۔لَن۔دا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) پیکٹ۔ بنڈل۔ گٹھڑی۔ گڈی۔

پلنگ ۔ (پَ۔لَنگ) [ف۔ا۔مذ] چیتا۔ ایک درندہ۔ جس کے بدن پر سیاہ دھبے ہوتے ہیں۔ جمع: پلنگاں۔

پلنگ ۔ (پَ۔لَنگ) [س۔ا۔مذ] بڑی چارپائی۔ مسہری۔ کھاٹ۔

پلنگ پر بٹھا کر روٹی دینا ۔ (ا۔محاورہ) بغیر کسی معاوضہ کے اچھا سلوک کرنا۔

پلنگ پر بٹھانا ۔ (ا۔محاورہ) بہت آرام دینا۔ کام نہ لینا۔

پلنگ پوش ۔ (ا۔مذ) چادر۔ بالا پوش۔ پلنگ اور بستر ڈھکنے کا کپڑا۔

پلنگ توڑ ۔ (ا۔صف) (۱) پلنگ پر پڑا رہنے والا۔ بے کار شخص۔ نکھٹو۔ کاہل۔ سُست (۲) [ا۔مث] امساک کی ایک دوا۔

پلنگ تین چور ۔ (ا۔مذ) وہ ستارے جو ایک پلنگ اور تین چوروں یا ایک جنازہ اور تین جنازہ اُٹھانے والوں کی صورت میں آسمان پر نظر آتے ہیں۔ نبات النعش۔

پلنگ کو لات مار کر کھڑا ہونا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) بچہ جن کر فارغ ہونا۔ زچگی سے صحیح سلامت نمٹنا (۲) سخت بیماری سے صحت پانا۔

پلنگ کے بان (باندھ) توڑنا ۔ بیکار پڑے رہنا۔ کچھ کام نہ کرنا۔

پلنگڑی ۔ (پَ۔لَنگ۔ڑی) [ہ۔ا۔مث] پلنگ کی تصغیر۔ چھوٹی چارپائی۔

پَلّو ۔ (پَل۔لُو) [ہ۔ا۔مذ] (۱) دامن۔ آنچل۔ کنارہ۔ حاشیہ (۲) چوڑی گوٹ۔ چوڑا ٹھپا۔

پلّو دار ۔ وہ لباس جس کے کنارے پر سونے چاندی کی چوڑی گوٹ لگی ہو۔ سنہری روپہلی گوٹ بنانے والا۔

پلوانا ۔ (پل۔وا۔نا) [ہ۔مص] پرورش کرانا۔

پِلوانا ۔ (پِل۔وا۔نا) [ہ۔مص] (۱) نوش کرانا (۲) تیل نکلوانا (۳) رَس نکلوانا۔ عرق نکلوانا (۴) بلونا۔ متھوانا۔

پلوٹو ۔ (Pluto) (پلُو۔ٹُو) [انگ۔ا۔مذ] (۱) یونانی اور رومی علم الاصنام میں عالم اسفل کا دیوتا۔ پلوطان۔ جمراج۔ یمراج (۲) ایک سیارہ جو ۱۹۳۰ء میں دریافت ہوا تھا۔

پلوٹھا۔ پہلوٹھا۔ پہلونٹھا ۔ (پَ۔لَو۔ٹھا) (پہَ۔لو۔ٹھا) (پہَ۔لون۔ٹھا) [ہ۔صف] پہلا بچہ۔ پلوٹھی کا بچہ۔

پلوٹھی۔ پہلوٹھی۔ پہلونٹھی ۔ (پَ۔لَو۔ٹھی) (پہَ۔لَو۔ٹھی) (پہَ۔لَون۔ٹھی) [ہ] پلوٹھا کی تانیث۔ پہلے پہل کی لڑکی۔

پَلوَل ۔ (پَل۔وَل) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ایک ترکاری۔

پلول ملانا ۔ (ا۔محاورہ) موافق کر لینا۔ گانٹھنا۔ ساز باز کرنا۔ ہمراز بنانا۔ سازش کرنا۔

پلّہ ۔ (پَل۔لَہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) پلڑا۔ پاٹ۔ پلو (۲) سیڑھی۔ زینہ (۲) رُتبہ۔ درجہ۔

پلہنڈا ۔ (پَ۔لہَن۔ڈا) [ہ۔ا۔مذ] گھڑونچی۔ ٹکٹن۔

پلہنڈی ۔ (پَ۔لہَن۔ڈی) [ہ۔ا۔مث] پانی رکھنے کی گھڑونچی۔

پلی ۔ (پَ۔لی) [ہ۔ا۔مث] تیل یا گھی نکالنے کا آلہ۔ ٹیڑھا چمچہ۔

پلی پلی جوڑنا ۔ بُوند بُوند اکٹھا کرنا۔ تھوڑا تھوڑا جمع کرنا۔ کوڑی کوڑی جوڑنا۔

پُلی ۔ (پُ۔لی) پُل کی تصغیر۔ چھوٹا پُل۔ پُلیا۔

پلیت ۔ (پَ۔لیت) [ہ۔صف] (۱) گندہ۔ پلید۔ ناپاک (۲) کنجوس۔ بخیل (۳) بھوت

پلیتہ ۔ (پَ۔لی۔تہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) بتی۔ فتیلہ (۲) تعویذ۔ جنتر منتر (۳) توڑا۔ پسے ہوئے بارود میں بھرا ڈورا جس میں آگ لگا کر آتشبازی یا بندوق چھوڑی جاتی ہے۔

پلیتہ چاٹ جانا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) گھی یا تیل وغیرہ کا دیگچی یا کڑاہی میں آگ کی تیزی سے جل اُٹھنا (۲) توپ کا بتی دینے پر نہ چلنا۔

پلیتہ دینا ۔ (ا۔محاورہ) بتی دکھانا۔ توڑا لگانا۔ آگ لگانا۔

پلیتھن ۔ (پَ۔لے۔تھَن) [ہ۔ا۔مذ] (۱) خشکی۔ سُوکھا آٹا۔ جس کی مدد سے روٹی بڑھائی اور چوڑی کی جاتی ہے (۲) وہ پھوک جو آٹے سے مادہ نکالنے کے بعد باقی رہا ہو۔

پلیتھن نکالنا ۔ (ا۔محاورہ) بہت مارنا۔ مار کر آدھ مؤا کر دینا۔ بھرکس نکال دینا۔

پلیتھن نکل جانا (نکلنا) ۔ (ا۔محاورہ) تباہ ہو جانا۔ خستہ حال ہو جانا۔ بڑا نقصان ہونا۔

پلیٹ ۔ (Plate) [انگ۔ا۔مث] رکابی۔ تھالی۔ طشتری۔

پلیٹ فارم ۔ (Platform) (پ۔لیٹ۔فارم) [انگ۔ا۔مذ] سطح یا چبوترہ۔ وہ چبوترہ جس کے متصل ریل کھڑی ہوتی ہے یا جس پر کھڑے ہو کر تقریر کرتے ہیں۔

پلیٹ فارم ٹکٹ ۔ (Platform Ticket) ٹکٹ جو ریل کے پلیٹ فارم پر جانے کے لیے خریدا جائے۔

پلیٹ لیئر ۔ (Layer) (پلیٹ۔لے۔آر) [انگ۔ا۔مذ] ریل کی سڑک بنانے کا افسر۔ ریل کی سڑک کا نگران افسر۔

پلیٹینم۔ پلاٹینم ۔ (Platinum) (پَ۔لے۔ٹی۔نم) (پَ۔لا۔ٹی۔نم) [انگ۔ا۔مذ] ایک قیمتی دھات۔

پلید ۔ (پَ۔لید) [ف۔صف] (۱) پلیت۔ گندہ۔ ناپاک۔ نجس۔ غلیظ (۲) بھوت پریت

پلیڈر ۔ (Pleader) (پَ۔لی۔ڈَر) [انگ۔ا۔مذ] وکیل۔ وکالت کرنے والا۔ عدالت میں مدعی یا مدعا علیہ کی طرف سے مقدمے کی پیروی کرنے والا۔

پلیس ۔ (Place) (پ۔لیَس) [انگ۔ا۔مذ] جگہ۔ مقام۔

پلیگ ۔ (Plague) (پ۔لیگ) [انگ۔ا۔مث] طاعون۔ ایک مُہلک مرض جو زہریلے پسُّو کے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے۔

پلین ۔ (Plan) (پَ۔لین) [انگ۔ا۔مذ] (۱) تجویز۔ تدبیر۔ منصوبہ۔ ڈھنگ۔ مسوّدہ (۲) زمین یا عمارت کا نقشہ۔ خاکہ۔

پلین ۔ (Plane) (پ۔لین) [انگ۔ا۔مذ] (۱) سادہ (۲) ہموار۔

پ ـــ م

پمپ ۔ (Pump) [انگ۔ا۔مذ] (۱) زمین سے پانی نکالنے کا آلہ (۲) ہوا بھرنے کا آلہ (۳) ایک قسم کی جُوتی۔

پمفلٹ ۔ (Pamphlet) (پَم۔ف۔لٹ) [انگ۔ا۔مذ] رسالہ۔ چھوٹی کتاب۔

پَن گیہوں۔ (پَم۔ مَن۔ گے۔ ہُوں) (اُ۔ا۔ مذ) (۱) ایک قسم کا لوبیج دار اور مضبوط گندم۔ گٹھیا گندم۔

پ ـــ ن

پَن۔ (ہ) مصدری علامت جیسے بالپن۔ اُتوپن وغیرہ۔ بعض اوقات سن وسال اور درجے کے موقع پر بولتے ہیں جیسے بچپن۔ لڑکپن کہیں نسبت کے موقع پر مستعمل ہوتا ہے جیسے شہدپن۔ لچپن (۲) پانی کا مخفف۔ پان کا مخفف۔ پانچ کا مخفف

پَن بٹّا (پَن ڈبّا)۔ (ا۔ مذ) پان رکھنے کا ڈبّہ۔ خاصدان۔ پان دان۔

پَن بھتّا۔ (ا۔ مذ) پانی میں پکے ہوئے چاول۔ پتلے پکے ہوئے چاول۔

پَن بھرا۔ (ہ۔ مذ) آب خورا (۲) سقہ۔ پانی بھرنے والا

پَن چکّی۔ پانی کی چکّی۔ پانی سے چلنے والی چکّی۔

پَنچُورا۔ (۱) پانی چھڑکنے والا (۲) ایک کھلونا جس میں پانی بھرا ہوتا ہے، لیکن جب اس کا مُنہ بند کر لیتے ہیں۔ تو پیندے سے پانی ٹپکنا بند ہو جاتا ہے پھر کھولنے پر ٹپکنے لگتا ہے (۳) بہت زیادہ پیشاب کرنے والا۔ مُتوڑا۔

پَن ڈبّا۔ (ہ۔ا۔ مذ) (۱) ایک آبی جانور۔ مُرغابی (۲) ڈبکی لگانے والا۔ غوّاص۔

پَن ڈبّی۔ (ہ۔ا۔ مث) پانی کا ایک پرند (۲) غوطہ خور۔

پَنسال۔ پنسالہ۔ (ہ۔ا۔ مث) (۱) سکیل۔ پانی کی گہرائی ناپنے کا پیمانہ۔ پانی کی پیمائش کا آلہ (۲) ہموار۔ برابر۔ چورس۔ مسطّح (۳) سبیل۔ پیاؤ۔

پَنسال نویس۔ (ہ۔ ف۔ صف) نہر کی پنسال پر پانی کی کمی بیشی کا حساب رکھنے والا۔

پَنسیری۔ (۱) پانچ سیر کا باٹ۔ پانچ سیر کا وزن۔

پن کال۔ پنیا کال۔ (ہ۔ا۔ مذ) پانی کا قحط۔ خشک سالی۔ بارش کی کثرت سے فصل کا مارا جانا۔

پَن کپڑا۔ (ا۔ مذ) پانی کا بھیگا ہوا کپڑا۔

پَن کٹّی۔ (ہ۔ا۔ مث) چُورا کُٹا ہوا پان۔ مسالوں سمیت کھرل کیا ہوا پان۔

پَن کوّا۔ (ہ۔ا۔ مذ) سیاہ رنگ کا پرند جو پانی میں ڈوب کر مچھلی پکڑتا ہے۔

پَنگھٹ۔ (ہ۔ا۔ مذ) (۱) پانی بھرنے کی جگہ۔ ڈھوروں کے پانی پینے کا مقام (۲) گھاٹ۔

پِن۔ (Pen) (انگ۔ا۔ مذ) قلم۔

پِن۔ (Pin) (انگ۔ا۔ مث) گھنڈی دار سوئی۔

پُن۔ (س۔ا۔ مذ) (۱) خیرات۔ صدقہ۔ دان۔ عطا (۲) کارِ خیر۔ نیک کام۔

پَنّا۔ (پَن۔ نا) (س۔ا۔ مذ) (۱) زمرّد۔ سبز رنگ کا قیمتی پتھر (۲) آم یا املی کا گاڑھا شربت (۳) ورق پنّا۔ صفحہ (۴) جوتے کا بالائی چمڑا (۵) سونے کا ورق۔

پَنا۔ (پَ۔ نا) (ہ۔ا۔ مذ) کپڑے کا عرض۔ چوڑائی۔ پاٹ۔

پَنا۔ (پَ۔ نا) (ہ) بعض الفاظ کے آخر میں آکر مصدر یا سن وسال کے معنی دیتا ہے جیسے بچپنا۔ لچپنا۔

پِنّا۔ پُنّا۔ (پِن۔ نا)، (پُن۔ نا) (ہ۔ مص) روئی کو دھننا۔ صاف کرنا۔

پَنالا۔ (پَ۔ نا۔ لا) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) پرنالہ (۲) نالی (۳) بدررو (۴) ٹونٹی۔ فوّارہ۔ (۵) وہ شکن جو موٹاپے کے باعث جانوروں کی پیٹھ پر پڑ جائے۔

پَناہ۔ (پَ۔ ناہ) (ف۔ا۔ مث) (۱) امن۔ عافیت۔ حفاظت۔ نگرانی (۲) حمایت سہارا۔ امداد (۳) سایہ۔ جمع: پناہاں۔

پناہ بخدا۔ (ف۔ کلمہ) خدا کی پناہ۔ اللہ کی امان۔

پناہ دینا۔ (ف۔ا۔ صف) دشمنوں سے بچانا۔ سہارا دینا۔

پناہ گاہ۔ (ف۔ا۔ مث) امن کا مقام۔ عافیت کی جگہ۔ مأمن۔ ملجا۔

پناہ گیر۔ (ف۔ صف) حفاظت میں آنے والا۔ پناہ میں آنے والا۔ مہاجر۔

پناہ مانگنا۔ (۱) امن وعافیت طلب کرنا (۲) دُور رہنا (۳) فریاد کرنا۔ داد چاہنا۔

پَنبہ۔ (پَم۔ بَہ) (ف۔ا۔ مذ) کپاس۔ روئی۔

پنبہ بگوش۔ (ف۔ صف) (۱) کان میں روئی ڈالے ہوئے (۲) غافل بے خبر (۳) توجہ نہ کرنے والا (۴) بنا ہوا بہرہ۔

پنبہ دانہ۔ (ف۔ مذ) بنولا۔ کپاس کا بیج۔

پنبہ دوز۔ (ف۔ صف) گانٹھنے والا۔ پیوند لگانے والا۔ پرانے کپڑے سینے والا۔

پنبہ دہن۔ (ف۔ صف) (۱) خاموش۔ چُپ (۲) کم گو۔ کم سخن۔

پنبئی۔ (پَم۔ بَ۔ ای) (ف۔ صف) وہ کپڑا جس میں روئی بھری ہوئی ہو۔ روئی دار

پنبئی راؤٹی۔ (ا۔ مث) (۱) روئی کا خیمہ۔ روئی کا مکان (۲) سرد خانہ۔

پنبی۔ (پَن۔ بی) (ق۔ا۔ مذ) اینٹیں جوڑنے کا مسالہ۔

پنپنا۔ (پَ۔ نپ۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) سرسبز ہونا۔ تروتازہ ہونا (۲) ترقی کرنا۔ بڑھنا (۳) افلاس دُور ہونا۔ کمزوری دور ہونا (۴) پھلنا پھولنا۔

پنتھ۔ (ہ۔ا۔ مذ) (۱) فرقہ۔ قوم۔ ملت۔ مذہب۔ دھرم۔ گروہ (۲) راہ۔ راستہ۔ سڑک۔ باٹ۔

پنتھی۔ (پَن۔ تھی) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) پنتھ والا۔ دھرمی۔ مذہبی۔ دیندار (۲) ہم مذہب ایک جماعت کا۔ ہم فرقہ۔

پنتھی پُورنا۔ (پَن۔ تھی۔ پور۔ نا) (ہ۔ مص) آلتی پالتی لگا کر بیٹھنا۔ چار زانو بیٹھنا

پنتی۔ (پَن۔ تی) (ق۔ا۔ مذ) چراغ۔

پنج۔ (ف۔ صف) (۱) پانچ (۲) پانچ سال کا۔ گھوڑے کی عمر کے متعلق بولا جاتا ہے۔

پنج آیت۔ (ف۔ ع۔ مث) پانچ قرآنی سورتیں جو نیاز فاتحہ میں پڑھتے ہیں۔ سورۃ فاتحہ اور چاروں قل۔

پنج ارکان۔ (ف۔ مذ) اسلام کے پانچ بنیادی ارکان (۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز (۳) روزہ (۴) حج (۵) زکوٰۃ۔

پنج تن۔ (ف۔ا۔ مذ) پنج تن پاک۔ یعنی رسولِ اکرمؐ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت فاطمہؓ۔ حضرت امام حسنؓ۔ حضرت امام حسینؓ۔

پنج روزہ۔ (ف۔ صف) (۱) پانچ دن کا۔ پانچ روز کا (۲) چند دن۔ تھوڑا عرصہ چند روزہ (۳) ہفتہ بھر کی زندگی۔ جس میں ایک روز دنیا میں آنے کا ایک دن دنیا سے جانے کا کم کر کے پانچ روز باقی رہتے ہیں۔

پنج شاخہ۔ (ف۔ا۔ مذ) (۱) لوہے کا بنا ہوا پنجہ۔ جس میں پانچ شاخیں ہوتی ہیں ان پر فلیتے چڑھا کر روشن کرتے اور جلوس میں ساتھ لے کے چلتے ہیں۔

پنج شنبہ۔ (ف ۔ مذ) جمعرات۔
پنج عیب۔ (ف ۔صف) ان پانچ عیبوں والا گھوڑا۔ جنتر[1]۔ کمری[2]۔ کہنہ لنگ[3]۔ منہ زور[4]۔ شب کور[5]۔
پنج عیب شرعی۔ (ف ۔ا۔ مذ) چوری[1]۔ حرام کاری[2]۔ شراب خوری[3]۔ جوا[4]۔ جھوٹ بولنا[5]۔
پنج ککے۔ (پ ۔ مذ) سکھوں کے پانچ مذہبی نشان جو حرف ک سے شروع ہوتے ہیں۔ (۱) کڑا (۲) کیس (۳) کرپان (۴) کنگھا (۵) کچھا۔
پنج کلیان۔ (ف ۔ا۔ مذ) وہ گھوڑا یا مویشی جس کے چاروں پاؤں اور ماتھا سفید ہو۔ اسے مبارک خیال کیا جاتا ہے۔
پنجگانہ۔ (ف ۔مث) پانچوں وقت کی نماز۔
پنج گوشہ۔ (ف ۔صف) پانچ کونے والا۔ پانچ کنارے والا۔
پنج ند۔ (ا۔ مذ) پانچ دریاؤں والا۔ پاکستان کا وہ مقام جہاں پانچ دریا ملتے ہیں (پنجاب)۔
پنج نوبت۔ (ف ۔ا۔مث) پانچ وقت کی نوبت جو بادشاہوں اور امیروں کے محل پر بجائی جاتی تھی۔
پنجارا۔ [ق ۔ا۔ مذ] روئی دھنکنے والا۔
پنجاہ۔ (پَن ۔جاہ) [ف ۔صف] پچاس ۔ ۵۰ ۔
پنجر۔ (پِن ۔جَر) [ہ ۔ا۔ مذ] (۱) ڈھانچہ۔ قالب (۲) پسلی۔
پنجرا۔ پنجرہ۔ (پنج ۔را) (پنج ۔رہ) [ہ ۔ا۔ مذ] قفس ۔ پرندوں کے رکھنے کا تیلیوں سے بنا ہوا گھر۔
پنجری۔ (پنج ۔رِی) [ہ ۔ا۔مث] پنجرہ کی تصغیر۔ چھوٹا پنجرہ (۱) شکاری (ق)۔
پنجڑی۔ (پنج ۔ڑی) [ہ ۔ا۔ مث] (۱) پانچ کی تصغیر۔ چوسر کے داؤں میں پانچ کوڑیاں چت ہونے کو پنجڑی کہتے ہیں۔
پنجم۔ (پَن ۔جُم) [ف ۔صف] پانچواں۔
پنجنا۔ (پنج ۔ نا) [ہ ۔مص] ٹانکا لگنا۔ جوڑ لگانا۔ ٹانکے سے پیوست کرنا۔
پنجوُر۔ (پن ۔جوُ) [ق ۔صف] نحیف ۔ کمزور۔
پنجوانا۔ (پنج ۔ وا۔ نا) [ہ ۔مص] ٹنکوانا۔ ٹانکے سے پیوست کرانا۔ جڑانا۔
پنجہ۔ (پَن ۔جَہ) [ف ۔ا۔ مذ] (۱) پانچ چیزوں کا مرکب ۔ ہاتھ مع انگلیوں کے۔ چنگل پنج شاخہ (۳) لپ ۔ مٹھی (۴) پاخانہ صاف کرنے کی ہڈی یا ٹھیکرا۔ (۵) آدمی کے ہاتھ کی شکل کا چاندی کا نشان جو تعزیوں کے ساتھ بانس میں لگا ہوتا ہے (۶) ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں کہ ہر ایک کی تعداد پانچ ہے۔ جمع: پنجہ ہا۔
پنجۂ آفتاب۔ پنجۂ خورشید۔ (ف ۔ مذ) سورج کی کرنیں۔
پنجہ پھیرنا۔ (ا۔ محاورہ) پنجہ میں پنجہ ڈال کر مروڑ دینا (۲) مغلوب کرنا۔ قابو پانا
پنجہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) دو آدمیوں کا ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر زور آزمائی کرنا۔
پنجہ کش۔ (ف ۔صف) (۱) پنجہ ڈالنے والا (۲) پنجے سے شکار کرنے والے جانور (۳) لوہے کی سلاخوں میں پنجہ ڈال کر مشق کرنے والا (۴) دہلی کے مشہور خوش نویس سید محمد رضوی کا لقب۔
پنجہ مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہاتھ مارنا۔ چنگل مارنا۔ جھپٹا مارنا (۲) چھین جھپٹ کرنا۔ لوٹ مار کرنا۔

پنجۂ مریم[ع]۔ (ف ۔ا۔ مذ) ایک گھاس جس کی بابت مشہور ہے کہ حضرت مریمؑ نے حضرت عیسےٰ کے جننے کے وقت پنجہ مارا تھا اور اس کی شکل پنجے کی سی ہوگئی۔
پنجۂ نگارین۔ (ف ۔صف) معشوق کا ہاتھ۔ سجا ہوا ہاتھ۔ خوبصورت ہاتھ۔
پنجہ نما۔ (ف ۔صف) پنجے کی شکل کا۔
پنجوں کے بل چلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ایڑیوں کو اونچا کر کے انگلیوں پر چلنا (۲) غرور کرنا۔
پنجے (جمانا) گاڑنا۔ (ا۔ محاورہ) قابض ہو جانا۔ جم کر بیٹھ جانا۔ پاؤں جمانا۔
پنجے جھاڑ کر پیچھے پڑ جانا (لپٹنا)۔ (ا۔ محاورہ) سر ہو جانا۔ پیچھے لگ جانا نہایت تنگ کرنا۔ اصرار کرنا۔ برا بھلا کہنا۔ کسی کام میں مستعدی سے لگ جانا۔
پنجے سے چھوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) رہائی حاصل کرنا۔
پنجی۔ (پَن ۔جی) [ف ۔ا۔مث] (۱) پنج شاخہ (۲) بتیاں جلانے کا آلہ۔ تاش کے پانچ نشانوں والا۔
پنجیرا۔ (پَن ۔جے ۔ را) [ہ ۔ا۔ مذ] برتن مانجنے والا۔ قلعی گر ۔ برتن میں جوڑ لگانے والا۔
پنجیری۔ (پَن ۔جی ۔رِی) [ہ ۔ا۔ مث] (۱) پانچ چیزوں مثلاً سوجی۔ گھی۔ سونٹھ گوند۔ میوہ سے مرکب خشک بھر بھرا حلوہ (۲) گوند کھانے جو زچہ کو کھلائے جاتے ہیں۔
پنچ۔ [ہ ۔ا۔ مذ] (۱) پانچ کا مخفف (۲) پنچایت کرنے والے ۔ ثالث ۔ باہم فیصلہ کرانے والے۔ برادری کا چودھری (۳) بچولیا۔ دلال۔
پنچ پاتر۔ (۱) پانچ برتن جو پوجا کرنے میں کام آتے ہیں (۲) پانچ قسم کے پھول پتے وغیرہ جو پوجا کے کام میں لائے جاتے ہیں (۳) پانچ دھاتوں سے بنا ہوا برتن جو پوجا میں برتتے ہیں (۴) پانچ دھاتوں سے بنی ہوئی انگوٹھی۔
پنچ تنتر۔ (س ۔ا۔ مذ) جانوروں کے قصوں کی مشہور کتاب جو سنسکرت سے فارسی میں انوار سہیلی کے نام سے ترجمہ ہوئی۔
پنچ سلطانی۔ (ہ ۔ ع ۔ مذ) بادشاہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا ثالث۔
پنچ فیصلہ۔ پنچوں کا فیصلہ۔ پنچایت کا طے شدہ معاملہ ۔ برادری کا حکم۔
پنچ کہیں بلی تو بلی ہی سہی۔ [مثل] جو سب کی رائے ہو۔ اسی سے اتفاق کرنا اچھا ہے۔
پنچ مل خدا، خدا مل پنچ۔ [مثل] پنچوں کا فیصلہ خدا کا فیصلہ ہے۔
پنچوں کا پیالہ۔ حقہ۔ تلیان۔
پنچوں کا کہا سر آنکھوں پر مگر پرنالہ یہیں رہے گا۔ [مثل] اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جسے لوگ کتنا ہی سمجھائیں، لیکن وہ اپنی ضد نہ چھوڑے۔
پنچوں مل کیجیے کاج، ہارے جیتے آئے نہ لاج۔ [مثل] یعنی پنچوں کی صلاح سے کوئی کام کرنا ہارنے اور جیتنے میں شرمندہ نہیں کراتا۔
پنچ۔ (Punch) [انگ ۔ا۔ مذ] چھوٹے قد کا موٹا آدمی ۔ ٹھگنا اور کبڑا آدمی۔ مسخرا۔
پنچا۔ [ہ ۔ا۔ مذ] وہ دستے والی لکڑی جس میں پانچ شاخیں ہوتی ہیں جس سے

کسان کٹی ہوئی فصل کو ہلاتے ہیں اور بھوسے سے دانے الگ کرتے ہیں۔
پنچال ۔ (پن۔چال) [ق۔صف] ہوشیار۔ مکّار۔
پنچامرت ۔ (پن۔چا۔مرت) [س۔ا۔مذ] پانچ چیزوں یعنی دودھ۔ دہی۔ چینی گھی اور شہد سے بنا ہوا شربت جس سے دیوتا کے بُت کو نہلاتے ہیں۔
پنچانا ۔ (پَن۔چا۔نا) [ق۔مص] اُگانا۔ پیدا کرنا۔
پنچایَت ۔ (پَن۔چا۔یَت) [ہ۔ا۔مث] (۱) پنچوں کی کمیٹی۔ بھائی بندوں کی مجلس (۲) نزاع رفع کرنے کا جلسہ (۳) صلاح مشورہ۔ ثالثی (۴) شور وغل ہجوم۔ مجمع۔ گروہ۔
پنچایت جوڑنا ۔ (۱) پنچوں کو بُلانا۔ پنچایت کو اکٹھا کرنا (۲) فیصلہ کرانے کو برادری جمع کرنا (۳) دعوت کرنا (۴) اکٹھے ہونا (۵) ہلڑ مچانا۔ ہجوم کرنا۔
پنچایت خانگی ۔ (ہ۔ا۔مث) گھر کی پنچایت جس میں لوگ بچ کے طور پر اپنے جھگڑے فیصل کر دیتے ہیں۔
پنچایت راج ۔ (ہ۔ا۔مذ) عوام کے چُنے ہوئے نمائندوں کی حکومت۔
پنچایت سرکاری ۔ (ہ۔ا۔مث) سرکار کی مقرر کی ہوئی پنچایت۔
پنچایت نامہ ۔ (ف۔ا۔مذ) پنچوں کا کیا ہوا تحریری فیصلہ۔ پنچایت کا لکھا ہوا تصفیہ۔
پنچائِتی ۔ (پَن۔چا۔ئِ۔تی) [اُر۔ا۔مذ] (۱) پنچایت کا مقرر کیا ہوا (۲) عام۔ سب کا (۳) وقف۔ شرکت کا۔ ساجھے کا (۴) نطفۂ بے تحقیق۔ حرامی۔
پنچائتی سالا ۔ سب کا سالا۔ ایک قسم کی گالی اور مزاح۔
پنچم ۔ (پَن۔چَم) [س۔ا۔مذ] پانچواں۔ سات سُروں میں سے ایک سُر۔
پنچمی ۔ (پَن۔چَ۔مِی) [س۔ا۔مث] چاند کی پانچویں تاریخ۔
پنچنا ۔ (پَن۔چَنا) [ق۔مص] اُگنا۔ پیدا ہونا۔
پنچھالا ۔ (پَن۔چھا۔لا) [ہ۔ا۔مذ] پیچھے لگنے والا۔ طُفیلی۔
پنچھڑی ۔ (پَن۔چھَڑی) [ق۔ا۔مذ] پت جھڑ۔ خزاں کا موسم۔
پنچھی ۔ (پَن۔چھی) [ہ۔ا۔مذ] (۱) پرندہ۔ پکھیرو۔
پَند ۔ [ف۔ا۔مث] نصیحت۔ ہدایت۔ اُپدیش۔ بھلی بات۔ جمع: پندہا۔
پِندار ۔ (پِن۔دار) [ف۔ا۔مذ] (۱) خیال۔ غور و فکر (۲) تصوّر (۳) رائے (۴) تکبّر۔ غرور۔
پَندرہ ۔ (پَن۔دَ۔رَہ) [ہ۔صف] دس اور پانچ۔ ۱۵۔
پَندرواڑہ ۔ (پَن۔دَر۔وا۔ڑہ) [ہ۔ا۔مذ] پندرہ دن۔
پَنڈ ۔ [ق۔ا۔مذ] چور۔
پِنڈ ۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) پنڈا۔ بدن۔ جسم۔ تن (۲) آبادی۔ بستی۔ گاؤں (۳) گولا۔ ڈلا۔ لڈو (۴) ہندوؤں میں کریا کرم کرنے والا۔
پنڈ پڑنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) سر ہونا۔ ذمّے لگنا۔ حوالے ہونا۔ پیچھے لگنا (۲) سپردگی میں آنا۔ واسطہ پڑنا (۳) حصّے میں آنا۔
پنڈ چُھٹنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) ذمّے داری سے بری ہونا۔ پیچھا چُھٹنا۔ آزادی ملنا۔ برات ہونا (۲) بے تعلق ہونا (۳) الگ ہونا۔ جُدا ہونا۔
پنڈ چھڑانا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) پیچھا چھڑانا۔ بچنا (۲) بچانا۔ نجات دلانا۔
پِنڈ روگ ۔ (۱) جسمانی بیماری۔ بدنی عارضہ (۲) کوڑھ۔ برص (۳) دق تپ۔ کینسر۔

پَنڈا ۔ (پَن۔ڈا) [س۔ا۔مذ] (۱) پنڈت۔ برہمن۔ مذہبی رسوم ادا کرنے والا۔
پِنڈا ۔ (پِن۔ڈا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) گولا۔ مُگدر (۲) جسم۔ بدن۔
پنڈا پھیکا ہونا ۔ (ا۔محاورہ) بدن گرم ہونا۔ ہلکا ہلکا بخار ہونا۔
پنڈارا ۔ (پن۔ڈا۔را) [ہ۔ا۔مذ] لٹیرا۔ ڈاکو۔
پنڈا کورا ہونا ۔ (ا۔محاورہ) کنوارہ جانا۔
پنڈال ۔ (پِن۔ڈال) [ہ۔ا۔مذ] خیمہ۔ شامیانہ۔ عارضی مکان جو جلسے کے لیے بانس بلّی اور کپڑے سے تیار کیا جائے۔
پِنڈالو ۔ (پِن۔ڈا۔لُو) [ہ۔ا۔مذ] اَروی۔ گھوئیاں۔ ترکاری۔
پنڈِت ۔ (پن۔ڈِت) [س۔ا۔مذ] (۱) پڑھا ہوا۔ عالم (۲) مُعلّم۔ ماسٹر۔ پڑھانے والا۔ پاندھا (۳) جوتشی۔ مُنجّم (۴) کشمیری ہندوؤں کا ایک معزز خطاب۔
پنڈت خانہ ۔ (ہ۔ف۔مذ) (۱) بندی خانہ۔ جیل خانہ (۲) جوا کھیلنے کا اڈا۔
پنڈت مانی ۔ (ہ۔مذ) اپنے آپ کو بہت لائق سمجھنے والا شخص۔
پنڈِتانی ۔ (پَن۔ڈِ۔تا۔نی) [ہ۔ا۔مث] (۱) پنڈت کی بیوی۔ برہمن عورت۔ (۲) بچوں کو پڑھانے والی عورت۔ اُستانی۔
پنڈتائی ۔ (پَن۔ڈتا۔ای) [ہ۔ا۔مث] (۱) پنڈت کا کام پوجا پاٹ۔ بیاہ شادی وغیرہ مراسم دینی کا انجام دلانا (۲) پڑھائی لکھائی کرنا۔ معلمی۔
پِنڈک ۔ (پَن۔ڈُک) [س۔ا۔مذ] فاختہ۔ قمری۔
پِنڈلی ۔ (پِنڈ۔لی) [ہ۔ا۔مث] ساق۔ گوڈا۔ ٹخنے اور گھٹنے کے درمیان ٹانگ کا حصّہ۔
پَنڈُو ۔ (پَن۔ڈُو) [ق۔ا۔مذ] پختہ پھل۔
پنڈول ۔ (پن۔ڈول) [ہ۔ا۔مث] وہ سفید مٹّی جو دیواروں پر سفیدی کی بجائے پھیرتے ہیں۔
پنڈلم۔ پنڈولم ۔ (ا۔مذ) کلاک یا گھڑی کا لنگر۔
پِنڈی ۔ (پن۔ڈی) [ہ۔ا۔مث] (۱) لگدی۔ گولی۔ بوندی۔ گولا (۲) قربان گاہ۔ مذبح (۳) شیولنگ، پتھر کا سرا جس پر پانی ڈالا جاتا ہے۔
پِنَس ۔ (پِ۔نَس) [اُر۔ا۔مث] فینس۔ پالکی۔ ڈولا۔
پنس ۔ (Pence) [انگ۔ا۔مذ] برطانیہ کا تانبے کا سب سے چھوٹا سکّہ۔ شلنگ کا بارھواں حصّہ۔ پینی۔
پنسال نویس ۔ (ف۔ا۔مذ) محکمہ نہر کا ملازم جس کا کام زرعی زمینوں کے پانی کا حساب رکھنا ہوتا ہے۔
پنسار ہٹا ۔ (پَن۔سار۔ہَٹ۔ٹا) [ہ۔ا۔مذ] پنساریوں کا بازار۔
پنساری ۔ (پَن۔سا۔رِی) [ہ۔ا۔مذ] عطّار۔ دوا فروش۔ نمک مرچ مسالے بیچنے والا۔
پنسَل ۔ (Pencil) (پن۔سِل) [انگ۔ا۔مث] سُرمہ یا سیسے کا قلم۔ پنسل
پنسوئی ۔ (پن۔سُو۔ای) [ہ۔ا۔مث] چھوٹی کشتی۔ ڈونگا۔
پِنشَن ۔ (Pension) (پِن۔شَن) [انگ۔ا۔مث] وظیفہ۔ امداد۔ سہارا۔ وہ رقم جو نوکری سے ریٹائر ہونے کے بعد ماہ بماہ ملے۔
پنشنَر ۔ (Pensioner) (پن۔شِ۔نَر) [انگ۔ا۔مذ] وظیفہ پانے والا۔ وہ شخص جسے نوکری کی میعاد ختم کرنے کے بعد خدمات کے معاوضے میں امداد ملے۔

پنکچر۔ (Puncture) (پنک۔چر) (انگ۔ا۔مذ) سوراخ۔ چھید۔
پنکھ۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) بازو۔ پر۔ بال۔
پنکھ پسارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پر پھیلانا (۲) اُڑنے کا ارادہ کرنا (۳) لالچ کرنا۔
پنکھا۔ (پَن۔کھا) (ہ۔ا۔مذ) ہوا جھلنے کا آلہ۔ بیجنا۔ بادکش۔
پنکھا جھلنا۔ پنکھا کرنا۔ ہلانا۔ بادکش کھینچنا۔
پنکھے لگ جانا۔ (ا۔ محاورہ) دل دھڑکنا۔ اختلاج ہونا (۲) پنکھوں کا آویزاں ہونا۔
پنکھڑی۔ (پنکھ۔ڑی) (ہ۔ا۔مث) (۱) پھول کی پتی۔ ورق (۲) بازو۔ پنکھ۔ پر۔
پنکھیا۔ (پَن۔کھ۔یا) (ہ۔ا۔مث) پنکھا کی تصغیر۔ چھوٹا پنکھا۔
پنکی۔ (پِن۔کی) (ہ۔ا۔مث) (۱) افیون کے نشے کی حالت۔ پینک (۲) (مذ) وہ شخص جو پینک کے نشے میں ہو۔ نشے میں اونگھنے کی حالت۔
پنگ پانگ۔ (Ping Pong) (انگ۔ا۔مذ) مغربی کھیل جو میز پر چھوٹے بلے اور گیند سے جال لگا کر کھیلتے ہیں۔
پنگا۔ (پِن۔گا) (ہ۔صف) لنگڑا۔ ٹیڑھی ٹانگوں والا۔ لنجا۔
پنگت۔ پنگتی۔ (پَن۔گت) (پَنگ۔تی) (س۔ا۔مث) (۱) صف۔ قطار (۲) گروہ۔ مجمع۔ جماعت۔ پارٹی۔
پُنگڑا۔ (پُنگ۔ڑا) (ق۔ا۔مذ) اولاد۔ شیرخوار بچہ۔
پُنگل۔ (پُن۔گل) (ق۔ا۔مث) بال۔
پِنگل۔ (پِن۔گُل) (ن غنہ) (س۔ا۔مذ) (۱) وہ جس کے ہاتھ پاؤں ٹیڑھے ہوں۔
پنگورا۔ پنگوڑا۔ پنگوڑہ۔ (پن۔گو۔را) (پن۔گو۔ڑا) (پن۔گو۔ڑہ) (ہ۔ا۔مذ) ہنڈولا۔ جھولا۔ گہوارہ۔ پالنا۔
پَنم۔ (ق۔ا) نیکی۔
پُننا۔ (پُن۔نا) (ہ۔مص) روئی کو صاف کرنا یا دھننا۔
پُننا۔ (پُن۔نا) (ہ۔مص) (۱) ملامت کرنا (۲) بے عزتی کرنا (۳) گالیاں دینا۔
پنواڑا۔ (پَن۔وا۔ڑا) (ہ۔ا۔مذ) طویل قصہ۔ لمبی کہانی۔ داستان۔ گزری ہوئی باتوں کا طویل بیان۔
پنواڑن۔ (ہ۔مث) پان بیچنے والی عورت۔
پنواڑی۔ (پَن۔وا۔ڑی) (ہ۔ا۔مذ) پان بیچنے والا۔
پنواڑیان۔ پان کے کھیت (ق)
پِنوانا۔ (پِن۔وا۔نا) (ہ۔مص) روئی صاف کرانا یا دھنانا۔
پُنوانا۔ (پُن۔وا۔نا) (ہ۔مص) برا بھلا کہلوانا۔ لعن طعن کرانا۔ گالیاں دلوانا۔
پنہاں۔ (پِن۔ہاں) (ف۔صف) چھپا ہوا۔ پوشیدہ۔
پنہانا۔ (پن۔ہا۔نا) (ہ۔مص) دودھ دوہنے کو تھن پانی سے دھونا۔ تھن نرمانا۔
پنھانا۔ (پہ۔ھا۔نا) (ہ۔مص) پہنانا۔ زیب تن کرانا۔
پنھقر بگاڑنا۔ (ا۔ محاورہ) پریشان کرنا۔ حواس بگاڑنا۔
پنہی۔ (پَن۔ہی) (ہ۔ا۔مث) جوتی۔ پاپوش۔ کفش۔
پنھیارا۔ (پنھ۔یا۔را) (ہ۔ا۔مذ) پانی بھرنے والا۔ کہار۔ سقا۔ بہشتی۔
پنھیاری۔ (پنھ۔یا۔ری) (ہ۔ا۔مث) پنھیارا کی تانیث۔ پانی بھرنے والی عورت۔
پنی۔ (پَن۔نی) (ہ۔ا۔مث) (۱) رانگ وغیرہ کے ورق۔ تاؤ تختے۔ کاغذ۔ (۲) ایک قسم کی لمبی گھاس جو چھپروں پر ڈالی جاتی ہے۔

پِنّی۔ (پِن۔نی) (ہ۔ا۔مث) (۱) چاول کے آٹے اور گڑ کا لڈو (۲) بھنے ہوئے گیہوں اور گڑ کا لڈو۔ چاول کے آٹے اور چینی کی پِنّی۔
پنیا۔ (پَن۔یا) (ہ۔صف) (۱) پانی کا۔ پانی میں رہنے والا (۲) پھیکا۔ بدمزہ۔
پنیا سانپ۔ (ہ۔صف۔مذ) پانی کا سانپ۔ وہ سانپ جو پانی میں رہتا ہے۔
پنیا سوت۔ (ہ۔مذ) پانی کا چشمہ۔ پانی کا منبع۔ پانی نکلنے کی جگہ۔
پُنیا تما۔ (پُن۔یات۔ما) (س۔صف) سخی۔ فیاض۔ داتا۔ کریم۔
پنیالا۔ (پَن۔یا۔لا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) ایک میوے کا نام جو عنابی رنگ کا جامن کے برابر ہوتا ہے (۲) پانی کا۔ پنیالا (۳) پانی کے مزے کا۔ پھیکا۔ بدمزہ۔
پَنیانا۔ (پَن۔یا۔نا) (ہ۔مص) (۱) پانی سے تر کرنا۔ پانی میں بھگونا۔ آبپاشی کرنا۔ پانی لگانا (۲) تر ہونا۔ رسنے کے لائق ہونا۔ پانی چھوڑنا۔
پُنیائی۔ (پُن۔یا۔ای) (ہ۔ا۔مث) (۱) نیکی کا پھل۔ نیک نیتی۔ بھلمنساہٹ اور اس کا نتیجہ۔
پنیر۔ (پَن۔یَر) (انگ۔ا۔مذ) ایک قسم کا کتا جو شکار کی بو پر پہنچتا ہے۔
پنیر۔ (پَ۔نیر) (ف۔ا۔مذ) (۱) دودھ کو پھاڑ کر بنایا ہوا نمکین مادہ (۲) جوڑا ہوا دہی۔
پنیر جمانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پنیر کی ٹکیاں بنانا (۲) نیو ڈالنا۔ جڑ جمانا۔
پنیر چٹانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بلانا۔ مانوس کرنا۔ راغب کرنا (۲) گانٹھنا۔ قابو کرنا۔
پنیر کے ساتھ خشکہ کھاؤ۔ (مثل) اپنا کام کرو۔ خوش رہو۔ اپنی راہ لو۔
پنیر مایہ۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) جانور کے بچے کے پیٹ میں جما ہوا دودھ (۲) بچے کی لاگ سے پھاڑا ہوا دودھ۔
پنیری۔ (پَ۔نی۔ری) (ہ۔ا۔مث) (۱) زمین کا ٹکڑا جہاں پود لگائی جائے (۲) پودوں کا ذخیرہ (۳) کھٹے کا گودا جو پوست اور دانوں کے درمیان ہوتا ہے
پنیری جمانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پود لگانا۔ پود جمانا (۲) ایک جگہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہ پودے لگانا (۳) اپنا رنگ جمانا۔ اپنے ڈھب پر لانا۔ بنیاد جمانا۔
پَنیلا۔ (پَ۔نی۔لا) (ہ۔صف) (۱) پانی کا۔ پانی والا (۲) ایک قسم کا کیڑا۔

پ ـــ و

پو۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) سپیدۂ صبح۔ نور کا تڑکا۔ سویرا (۲) نرد بازوں کی اصطلاح میں ایک کے معنی میں ہے (۳) پیادہ۔ سبیل (۴) پاؤ کا مخفف۔
پو بارہ۔ (ا۔مث) (۱) پانسے کے داؤ میں ایک پو کا حاصل (۲) جیت۔ فتح اقبال مندی۔
پو بارہ ہونا۔ (محاورہ) (۱) جیت ہونا۔ داؤ لگنا۔ پانسہ پڑنا۔ بن آنا (۲) پانچوں گھی میں ہونا (۳) اقبال یاور ہونا۔ قسمت جاگنا۔
پو پھٹنا۔ صبح صادق ہونا۔ تڑکا ہونا۔ سپیدی ہونا۔
پوسیرا۔ پوسیری۔ (ا۔مذ) پاؤ سیر کا باٹ۔ پؤا۔
پو قدم چال۔ (ا۔مث) وہ چال جس میں چھوٹے چھوٹے قدم رکھے جائیں۔
پُو۔ (ق) پر۔ پہ۔
پوا۔ (پَو۔وا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) چہارم۔ چوتھائی۔ ¼ پاؤ از قسم پیمانہ (۲) پوسیرا۔

۲۰ تولہ۔ پاؤسیر۔ چوتھائی سیر (۳) وہ بوتل جس میں پاؤسیر سیال چیز سما سکے۔
پُوآ۔ (پو۔آ) [ہ۔ا۔مذ] پُوڑا۔ گلگلا۔ پکوڑا۔
پُوَا۔ (ہ۔ مذ) (۱) سانپ کا بچہ (۲) ایک قسم کی گھاس۔
پُواج۔ (پ۔ واج) [ا۔ا۔مذ] (۱) پاجی کی جمع (۲) ادنیٰ یا کمینے لوگ۔
پُوآل۔ (پُو۔آل) [ہ۔ا۔مث] سُوکھی گھاس پھوس۔ پیال۔
پُوائی۔ (پَ۔ وا۔ ای) [ہ۔ا۔مث] (۱) جوتی کا ایک پاؤں (۲) زنجیر۔ سلاسل۔ بیڑی
پوپ۔ (Pope) [انگ۔ا۔مذ] رومن کیتھولک فرقے کا سب سے بڑا پادری۔ پاپائے روم۔
پوپٹ۔ [ق۔ا۔مذ] طوطا۔
پوپٹا۔ (پوپ۔ٹا) [ہ۔ا۔مذ] پُھکنا۔ پیشاب کی تھیلی۔ اندام نہانی (۲) پپوٹا (ق)
پوپلا۔ (پوپ۔لا) [ہ۔صف] بے دانت کا۔ جس کے دانت گر پڑے ہوں۔
پوپلے سے ہڈی نہیں چبتی۔ (مثل) کم زور سے سخت کام نہیں ہو سکتا۔
پوپنی۔ (پوپ۔نی) [ہ۔ا۔مث] منہ سے بجانے کا ایک باجہ۔
پوت۔ **پوتھ**۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) شیشے یا کانچ کے دانے (۲) دانہ۔ نمبر باری۔ نوبت۔
پوت پورا کرنا۔ نمٹانا۔ اختتام کو پہنچانا۔ جوں توں کرکے پورا کرنا۔ کمی پورا کرنا۔
پوت کا چھلا نہیں ہے۔ زیور کی قسم سے کوئی چیز باقی نہیں۔
پُوت۔ [س۔ا۔مذ] بیٹا۔ پسر۔ لڑکا۔ پُتر۔ فرزند۔
پُوت بیگانے چُومیے، مُنہ رالوں بھریئے۔ (امثل) دوسرے کی اولاد کو پالنا عبث ہے۔ بیگانی اولاد کی پرورش میں نقصان ہی نقصان ہوتا ہے۔
پُوت بہُو۔ بہُو کی دلہن پوتے کی بیوی۔
پُوت فقیرنی کا، چال چلے احدیوں کی۔ (امثل) مفلسی میں امیرانہ ٹھاٹ۔ غریب ہوکر امیرانہ عادت اختیار کرنا۔
پُوت کپُوت ہو تو ہو، پر ماں کماں کبھی نہیں ہو سکتی۔ (امثل) بیٹا ماں کے ساتھ بُرا برتاؤ کرے تو کرے لیکن ماں بیٹے کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی۔
پُوت کے پاؤں پالنے میں دیکھے جاتے ہیں۔ (امثل) یعنی بُرے بھلے آثار بچپن ہی میں معلوم ہو جاتے ہیں۔
پوتا۔ (پو۔تا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) بیٹے کا بیٹا (۲) پچالا۔ کوچی۔ بُرش۔ گلابہ (۳) پوتنی۔ سفیدی سفید مٹی (۴) لگان۔ مزروعہ زمین کا محصول۔
پوتا پھیرنا۔ (ا۔ محاورہ) دیواروں کو سفیدی لگانا۔ سفید مٹی سے رنگنا (۲) کوچی کرنا۔ پچارا کرنا۔
پوتر۔ (س۔ا۔مذ) پاک ہونے کا ذریعہ (۲) پاک کرنے کا منتر (۳) صاف کرنے والا۔ خالص۔ ستھرا۔
پوتڑا۔ (پوت۔ڑا) [ہ۔ا۔مذ] ہنا لچہ۔ گدی جو بچے کے نیچے رکھتے ہیں کہ بستر پاخانہ پیشاب سے آلودہ نہ ہو۔
پوتڑوں سے واقف۔ (ا۔صف) ابتدا سے جاننے والا۔
پوتڑوں کے (رئیس) (امیر) نواب۔ (ا۔مذ) خاندانی رئیس۔ امیر ابن امیر۔ قدیمی نواب۔ رئیس ابن رئیس۔
پوتنا۔ (پُوت۔نا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) کوچی پھیرنا۔ پوتا پھیرنا (۲) کوچی۔ پوتا۔
پوتوں پھلے۔ (ا۔ کلمہ دعائیہ) کثرت سے بیٹے پیدا ہوں۔
پوتھی۔ (پو۔تھی) [ہ۔ا۔مث] (۱) کتاب۔ پُستک (۲) لہسن کی گانٹھ۔

پُوتھیا۔ (پُوتھ۔یا) [ہ۔ا۔مث] تمباکو کی تھیلی جسے گنوار پگڑی میں رکھتے ہیں۔
پوتی۔ (پو۔تی) [ہ۔ا۔مث] بیٹے کی لڑکی۔ بیٹے کی بیٹی۔
پوٹ۔ (پُوٹ) [ہ۔ا۔مث] (۱) گٹھڑی۔ بنڈل۔ گٹھڑ۔ پشتارہ۔ بوجھ (۲) مَتن۔ دو ورقوں کے درمیان سادی جگہ (۳) چادر جس میں مُردہ لپیٹا جاتا ہے (۴) زیادتی۔ کثرت۔ افراط۔ جیسے غم کی پوٹ۔
پوٹ کی چادر۔ (ا۔مث) کفن کے اُوپر کی چادر جو مُردے کے ساتھ قبر میں دفن کی جاتی ہے۔
پوٹا۔ (پو۔ٹا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) معدہ۔ پیٹ۔ جانوروں کا معدہ (۲) بساط۔ حیثیت (۳) طاقت۔ مجال (۴) پرندوں کا وہ بچہ جس کے پر نہ نکلے ہوں۔
پوٹا تر ہونا۔ (ا۔محاورہ) شکم سیر ہونا۔ بے پروا ہونا۔ بے فکر ہونا۔ مالدار ہونا فراغ بالی ہونا۔
پوٹاش۔ (پو۔ٹاش) (Potash) [انگ۔ا۔مذ] پوٹیشم۔ کاربن اور آکسیجن کا مرکب۔
پوٹلا۔ (پوٹ۔لا) [ق۔ا۔مث] بھیڑ (ہ۔مذ) بڑا بنڈل۔ گٹھڑ۔
پوٹلی۔ (پوٹ۔لی) [ہ۔ا۔مث] تھیلی۔ گانٹھ۔ چھوٹی سی گٹھڑی۔
پوٹی۔ [ق۔ا۔مذ] سہارا۔ مقابلہ۔
پوٹی دینا۔ سہارا دینا (ق)۔
پُوجا۔ (پُو۔جا) [ہ۔ا۔مث] (۱) عبادت۔ پرستش۔ بندگی (۲) سیوا۔ خدمت۔ ٹہل (۳) نذر۔ نیاز۔ بھینٹ۔ چڑھاوا۔ قربانی۔
پُوجا پاٹ۔ (ہ۔ا۔مث) عبادت۔ پرستش۔
پُوجیہ۔ (پُوج۔یَہ) [س۔صف] عزت یا پرستش کے لائق بزرگ۔
پُوجیہ پاد۔ (س۔ا۔مذ) (۱) عزت یا پرستش کے لائق پاؤں (۲) وہ بزرگ جس کے پاؤں عزت یا پرستش کے لائق ہوں۔
پوچ۔ [ف۔صف] (۱) لغو۔ بیہودہ۔ مہمل (۲) ذلیل۔ حقیر۔ پاجی۔ کمینہ۔ ہیچ (۳) ہرزہ سرا۔ یاوہ گو۔
پوچ بچار۔ [ق] تحقیق۔ دریافت۔ پوچھ گچھ۔
پوچ گوئی۔ (ہ۔ا۔مث) فضول گفتگو۔
پُوچھ۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) دریافت۔ پُرسش۔ تلاش۔ تفتیش (۲) ضرورت۔ خواہش (۳) عزت۔ آؤبھگت۔
پُوچھ گچھ۔ (۱) استفسار۔ تفتیش۔ تحقیق (۲) خاطرداری۔ تواضع۔ عزت۔
پُوچھا۔ (پُو۔چھا) [ہ۔ا۔مث] (۱) استخارہ۔ نجومی سے آئندہ حالات کی دریافت (۲) دریافت کیا۔ پُوچھنا کا ماضی۔
پُوچھا پاچھی۔ (ا۔مث) (۱) پوچھ گچھ (۲) استخارہ کرانا۔ فال۔ شگون (۳) تحقیق۔ تفتیش
پُوچھا جانا۔ (ا۔محاورہ) بازپُرس ہونا۔ دریافت کیے جانا۔
پُوچھتے پُوچھتے خُدا کا گھر مل جاتا ہے
پُوچھتے پُوچھتے دِلی پہنچ جاتے ہیں } (امثل) محنت اور جستجو سے انسان کامیاب ہو ہی جاتا ہے۔
پُوچھن۔ (پُوچ۔ھن) [ہ۔ا۔مث] (۱) فال۔ تعبیر۔ استخارہ کا نتیجہ۔ شگون کا پھل۔ (۲) سوال کا جواب (۳) (بواؤ مجہول) جھاڑن جھوڑن۔ کھُرچن (۴) وہ چیز جس سے نجاست صاف کریں۔ صافی۔
پُوچھنا۔ (پُوچھ۔نا) [ہ۔مص] (۱) تجسس کرنا۔ تلاش کرنا۔ چھان بین کرنا (۲)

دریافت کرنا۔ معلوم کرنا۔ استفسار کرنا (۴) جواب چاہنا (۵) آؤ بھگت کرنا۔ عزت آبرو کرنا (۶) منشا معلوم کرنا۔ مشورہ کرنا۔ طلب کرنا (۷) خبر لینا۔ مدد کرنا (۸) مخاطب ہونا۔ دھیان دینا۔

پُوچھنا یا پُچھنا۔ (ا۔ محاورہ) دریافت کرنا۔ پرسش کرنا (پچھنا تابع فعل ہے)

پُوچھو زمین کی، تو کہے آسمان کی۔ (کہاوت) سوال کچھ۔ جواب کچھ۔

پَود۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) وہ پَودا جو ایک جگہ بو کر دوسری جگہ لگایا جا سکے (۲) نسل۔ اولاد۔ خاندان۔

پَود (جمانا) لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بنیاد قائم کرنا۔ مطلب براری کی تدبیر کرنا۔ (۲) پودے کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لگانا (۳) تعلق قائم کرنا۔

پَودا۔ (پَو۔ دا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) نونہال۔ نیا پیڑ (۲) بچہ۔ نوجوان (۳) بُلبل کی بیٹھک (۴) نوچی۔ نوعمر کسبی۔

پَودا لگانا۔ (ا۔ محاورہ) چھوٹا پیڑ جمانا (۲) کسی اُمید پر بچے کی پرورش کرنا (۳) بنیاد رکھنا

پَودار۔ (پَود۔ دار) (ف۔ ا۔ مذ) فوطہ دار کا مخرّب۔ محصول لینے والا عہدہ دار۔ خزانچی

پُودنا۔ (پُود۔ نا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) پدّا۔ ایک چھوٹا سا پرند۔ (۲) پستہ قد۔ ٹھنگنا۔ بونا (۳) بے حقیقت۔ ذلیل۔ حقیر (۴) (پن) پودینہ۔

پودنا سا۔ (۱) ذرا سا۔ چھوٹا سا (۲) بے حقیقت۔

پَودینہ۔ (پَو۔ دی۔ نہ) (ف۔ ا۔ مذ) ایک قسم کی تیز خوشبودار پتّی۔ پُودنا۔

پَوڈر۔ (Powder) (پَو۔ ڈر) (انگ۔ ا۔ مذ) بُرادہ۔ سفوف۔ آٹا۔ پُورن۔ چُورا۔ ایک پسی ہوئی دوا۔ جو چہرے کے رنگ کو نکھارتی ہے۔

پور۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) اُنگل۔ اُنگلی کا جوڑ (۲) (مذ) لاٹھی۔ گنّے۔ بانس وغیرہ کی دو گرہوں کا درمیانی فاصلہ۔

پور پور۔ (۱) اُنگلی کی ہر گانٹھ (۲) ہر ایک پور میں۔ بند بند۔

پور۔ (ہ۔ ا۔ مذ) بستی۔ آبادی۔ دہ۔ قریہ۔ گاؤں۔ قصبہ۔ شہر۔ محلہ۔

پور۔ (ف۔ ا۔ مذ) بیٹا۔ لڑکا۔ فرزند۔ جمع: پوران۔ پورہا۔

پورا۔ (پُو۔ را) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) گول لکڑی کا ٹکڑا۔ موٹا تازہ بچہ۔ گول مٹول۔

پورا۔ (پُو۔ را) (ہ۔ صف) (۱) کامل۔ مکمل۔ بالغ (۲) چلتا پرزہ۔ جہاندیدہ۔ ہوشیار۔ تجربہ کار (۳) ٹھیک۔ درست (۴) کُل۔ تمام۔ پکّا۔ بڑا۔ جیسے پورا بدمعاش (۵) کافی وافی (۶) لبالب بھرا ہوا۔

پورا اُترنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ٹھیک ہونا۔ تول میں پورا اترنا (۲) آزمائش یا امتحان میں کامیاب ہونا۔

پورا پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کافی ہونا۔ کمی پوری ہونا (۲) اچھی طرح گزر ہونا فراغت سے بسر ہونا۔

پورا پورا۔ (ا۔ صف) کامل۔ مکمل۔

پورا ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) انجام کو پہنچانا۔ تمام کرنا (۲) نباہنا۔ آخر تک ساتھ دینا۔

پورانا۔ پورا کرنا (ق)

پورا ہاتھ پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) کامل وار پڑنا۔ کاری ضرب لگنا۔

پورا ہاتھ مارنا۔ (ا۔ محاورہ) پورا وار کرنا۔

پورا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کافی ہونا (۲) تمام ہونا۔ انجام کو پہنچنا (۳) ٹھیک ہونا (۴) بے کم و کاست ہونا (۵) مکمل ہونا (۶) لبالب ہونا (۷) کامیاب ہونا۔ اُمید برآنا (۸) عمر طبعی کو پہنچنا۔ مر جانا۔

پورے دنوں سے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) نو مہینے کا حمل ہونا۔ پوری مدت کا حمل ہونا۔

پورے دن لگنا۔ (ا۔ محاورہ) حمل کا نواں مہینہ شروع ہونا۔

پُورَب۔ (پُو۔ رَب) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) مشرق۔ سورج نکلنے کی سمت۔ دریائے گنگا کا مشرقی علاقہ۔

پورب جاؤ یا پچھم وہی کرم کے لچھن۔ (ا۔ مثل) قسمت ہر جگہ ساتھ رہتی ہے۔

پُوربی۔ (پُور۔ بی) (ہ۔ صف) (۱) پُوربیا۔ پُورب کا۔ مشرقی۔ گنگا کے مشرقی علاقے کا رہنے والا (۲) وہ زبان جو پورب میں بولی جاتی ہے (۳) ایک راگنی جو قبل مغرب گائی جاتی ہے۔

پوربی زردا۔ (ا۔ مذ) تماکو۔ پتّا۔ ایک قسم کا تماکو جو پورب میں پیدا ہوتا اور کھانے میں آتا ہے۔

پُوربیا۔ (پُورَب۔ یا) (ہ۔ صف) پورب کا رہنے والا۔ گنگا کے مشرقی ملک کا باشندہ۔

پورٹ۔ (Port) (انگ۔ ا۔ مث) بندر۔ بندرگاہ (۲) ایک میٹھی شراب

پورٹ ٹرسٹ۔ (Port Trust) بندرگاہوں کے انتظام کی مجلس

پورٹر۔ (Porter) (پور۔ ٹر) (انگ۔ ا۔ مذ) مزدور۔ قلی۔

پورٹیبل۔ (Portable) (پورٹ۔ ایبل) (انگ۔ صف) جس کو اُٹھا کر لے جا سکیں۔

پورشن۔ (Portion) (پور۔ شن) (انگ۔ ا۔ مذ) حصّہ۔ جزو۔ ٹکڑا۔

پُورَن۔ (پُو۔ رَن) (س۔ صف) پورا۔ مکمل۔ بھرپور۔ کامل۔ تمام۔

پورن سوراجیہ۔ (س۔ ا۔ مذ) کامل آزادی۔ پوری پوری حکومت خود اختیاری۔

پورن ماشی۔ (ہ۔ مث) چاند کے پورا ہونے کی تاریخ۔ چودھویں رات۔

پُورنا۔ (پُور۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) بٹنا (۲) بھرنا (۳) پھیلانا (۴) روٹی میں چنے یا ماش وغیرہ کی دال ڈالنا۔

پُوروا۔ (پُور۔ وا) (ہ۔ صف) (۱) پورب کا۔ مشرقی (۲) (مث) مشرقی مرطوب ہوا جو پانی لاتی ہے۔ بادِ صبا۔ پُروا ہوا (۳) پور کی تصغیر۔ چھوٹی بستی۔

پوری۔ (پو۔ ری) (ہ۔ ا۔ مث) گنّے یا بانس وغیرہ کا وہ حصّہ جو دو گرہوں کے بیچ میں ہوتا ہے۔

پُوری۔ (پُو۔ ری) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) تلی ہوئی روٹی (۲) تمام۔ ساری۔ کامل۔ (۳) چھوٹی بستی۔

پوری نہ پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) گزر نہ ہونا۔ کافی نہ ہونا۔ گزارہ نہ ہونا۔ تنگی ہونا۔

پُوڑا۔ (پُو۔ ڑا) (ہ۔ ا۔ مذ) کھانڈ اور روے کے قوام کا گلگلا۔

پوز۔ (Pose) (انگ۔ ا۔ مذ) مصنوعی انداز۔ کوئی انداز جو قصداً اختیار کیا جائے (خصوصاً تصویر کھنچوانے کے لیے)

پُوز۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) ہونٹ۔ منہ۔ خاص طور پر گھوڑے کا۔

پوزش۔ (پو۔ زش) (ف۔ ا۔ مث) معذرت۔ حیلہ۔ بہانہ۔ معافی چاہنا۔

پوزمال۔ (ف۔ ا۔ مذ) بال یا سن کی رسّی جو گھوڑے کے منہ میں ڈال کر بل دیتے اور گھوڑے کو قابو میں لاتے ہیں (۲) گوشمالی۔ تنبیہ۔

پوزی - (پو-زی) [ف - ا- مث] گھوڑے کا پیش بند- مہُری - وہ تسمہ جو گھوڑے کے مُنہ کے گرداگرد رہتا ہے۔

پوزیشن - (Position) (پو- زِی- شَن) [انگ - ا- مث] (۱) حالت انداز - وضع (۲) مورچہ- مقام (۳) حیثیت - صورت حال (۴) عہدہ - مرتبہ۔

پوُس - [ہ - ا- مذ] فصلی سَن (بکرمی) کا نواں مہینہ جو تخمیناً دسمبر کی پندرھویں تاریخ سے جنوری کی پندرھویں تاریخ تک رہتا ہے۔

پوست - [ف - ا- مذ] (۱) چرم - کھال - چھلکا - جلد (۲) کوکنار - خشخاش کا ڈوڈا۔

پوست (اُتارنا) کھینچنا - (ا- محاورہ) کھال کھینچنا - کھال اُتارنا۔

پوست کندہ - (۱) کھال اُترا ہوا (۲) صاف صاف - کھُلّم کھُلا - کھَری۔

پوَست کھَر - [ق - ا- مذ] پُشت خار۔

پوستی - (پوس- تی) [ف - ا- مذ] (۱) سُست - کاہل - آلکسی - مجہول (۲) احمق - بے وقوف (۳) وہ شخص جو خشخاش کے ڈوڈے گھول کر پیئے (۴) افیونی۔

پوستین - (پوس - تین) [ف - ا- مذ و مث] کھال کا کوٹ - چمڑے کا جُبّہ۔

پوسٹ - (Post) [انگ - ا- مث] (۱) چِٹھی - خط (۲) عہدہ (۳) چوکی۔

پوسٹ آفس - (Post Office) ڈاک خانہ - ڈاک کا دفتر۔

پوسٹ کارڈ - (Post Card) ڈاک کا خط۔

پوسٹ ماسٹر - (Post Master) ڈاک خانے کا افسر - مہتمم ڈاکخانہ

پوسٹ ماسٹر جنرل - (Post Master General) صوبہ بھر کے ڈاک خانوں کا اعلیٰ افسر۔

پوسٹ مین - (Postman) چِٹھی رساں - ڈاک کا ہرکارہ - ڈاکیہ۔

پوسٹر - (Poster) (پوس - ٹَر) [انگ - ا- مذ] (۱) اشتہار (جو شارع عام پر لگایا جائے) (۲) [رگبی] وہ گیند جو سیدھی گول پوسٹ پر سے گزر جائے۔

پوسٹل آرڈر - [انگ - ا- مذ] ایک قسم کی ہنڈی جو ڈاک خانے والے روپیہ لے کر دیتے ہیں اور اس کا روپیہ کسی دوسرے شہر میں رہنے والے آدمی وہاں کے ڈاک خانے سے وہ رسید دکھا کر حاصل کر سکتا ہے۔

پوسٹل اسٹامپ - (انگ - ا- مذ) ڈاک کے ٹکٹ۔

پوسٹل ڈیپارٹمنٹ - (انگ - ا- مذ) ڈاک خانے کا محکمہ۔

پوسٹ مارٹم - (Postmartem) (انگ - ا- مذ) مرنے کے بعد لاش کا طبی معائنہ۔

پوسٹیج - (Postage) ڈاک کا محصول۔

پوسٹل گائڈ - (Postal Guide) (پوس- ٹل- گا- ئڈ) [انگ - ا- مث] ڈاک کی ہدایات - ڈاک خانے کے قواعد کی کتاب۔

پوسنا - (پوس - نا) [ہ - مص] پرورش کرنا - تعلیم و تربیت کرنا - عام طور پر پالنا کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

پوش - [ف] "پیش شو" کا مخفف (ا- مذ) پہننے کی چیز - کپڑا - مرکبات کے آخر میں استعمال ہوتا ہے - جیسے سیاہ پوش - پلنگ پوش۔

پوش پوش - (۱) بچو - بچو - ہٹو ہٹو - ایک جانب ہو - سرکو - کنارے ہو۔

پوشاک - (پو- شاک) [ف - ا- مذ] لباس - پہناوا - پہننے کے کپڑے۔

پوشاک بڑھانا - (ا- مث) لباس اُتارنا - کپڑے اُتارنا۔

پوشاکی - (پو- شا- کی) [ف - صف] عمدہ لباس پہننے کے قابل (۲) بانکا چھَیلا۔

پوشش - (پو- شش) [ف - ا- مث] (۱) لباس (۲) غلاف - اُوپر منڈھنے کا کپڑا۔

پوشی - (ف - ا- مث) چھُپانا - مرکبات میں استعمال ہوتا ہے - جیسے چشم پوشی - جرم پوشی۔

پوشیدگی - (پو- شی - دَ- گی) [ف - ا- مث] خلوت - تنہائی - گوشہ نشینی - پردہ - اخفا۔

پوشیدنی - (ف - ا- مث) پہننے کے کپڑے۔

پوشیدہ - (پو- شی- دَہ) [ف - صف] (۱) چھُپا ہوا - نہاں (۲) درپردہ - غائب - پردے میں۔

پوکر - (Poker) (پوُ- کر) [انگ - ا- مذ] تاش کا ایک کھیل۔

پوکنا - (ا- مص) گھوڑے کا پتلی لید کرنا۔

پوکھَر - (پوُ- کھَر) [ہ - ا- مذ] (۱) تالاب - جوہڑ - ساگر (۲) پچّے بازی میں ایک ضرب

پوُل - [ق - ا- مث] اولاد - بچّے۔

پول - (Pole) [انگ - ا- مذ] (۱) ساڑھے پانچ گز کا پیمانہ (۲) پولینڈ کا باشندہ (۳) بانس - کھمبا۔

پول - [ہ - ا- مذ] (۱) کھوکھلا پَن - جوف - خلاَ (۲) پھاٹک - دروازہ - پُل۔

پوُل - [ف - ا- مذ] نقدی - پیسہ۔

پول کھُلنا - (ا- محاورہ) حقیقت آشکار ہو جانا - عیب کھُل جانا۔

پولا - (پو- لا) [ہ - صف] (۱) خالی - جوف دار - کھوکھلا (۲) نرم - ملائم - نازک (۳) ہلکا

پوُلا - (پوُ- لا) [ہ - ا- مذ] مُٹھا - گڈا - کانس یا پھونس کا گٹھا۔

پوُلاد - (پوُ- لاد) [ف - ا- مذ] (۱) فولاد - نہایت عمدہ لوہا (۲) سخت - مضبوط - پکّا - مستحکم

پولٹ بیورو - (Polit Bureau) (پو- لٹ - بیو- رو) [انگ - ا- مذ] پولیٹیکل بیورو (Political BUreau) سیاسی دفتر کا مخفف کمیونسٹ پارٹیوں کا مرکزی ادارہ۔

پوُلک - (پوُ- لک) [ہ - ا- مذ] (۱) تیر کا چھوٹا پھَل (۲) گھاس کا مُٹھا جسے لمبے بانس کے سرے پر باندھ کر مست ہاتھی کو ڈراتے ہیں۔

پولنگ - (Polling) (پو- لنگ) [انگ - ا- مث] رائے دینے کے لیے رائے دہندگان کا کسی خاص جگہ جمع ہونا - رائے دہندگی۔

پولنگ اسٹیشن - (Polling Station) وہ مقام جہاں رائے دہندگان اپنا ووٹ ڈالتے ہیں۔

پولنگ بوُتھ - (Polling Booth) انتخابات میں ووٹ ڈالنے کی جگہ۔

پولن - (ہ - ا- مذ) پھولوں کا غبار۔

پولو - (Polo) (پو- لو) [انگ - ا- مث] ایک کھیل جو لکڑی کی گیند اور لمبے ڈنڈے سے گھوڑے پر چڑھ کر کھیلتے ہیں - چوگان۔

پولی - (واؤ مجہول سے) کھوکھلی۔

پوُلی - (واؤ معروف سے) [مث] چھوٹا مُٹھا یا گٹھا (۲) کہاروں کی قطار۔

پولی - (ہ - مث) دروازہ - دہلیز۔

پولیس - (Police) (پو- لیس) [انگ - ا- مث] وہ محکمہ جو انسداد جرائم اور امنِ عامہ قائم رکھنے کا کام کرتا ہے - تھانے کے ملازمین۔

پولیس سٹیشن ۔ (Police Station) تھانہ۔ پولیس کی چوکی
پولیس مَین ۔ (Police Man) پولیس کا سپاہی۔ کانسٹیبل۔
پولٹیکل ۔ (Political) (پو۔ لی۔ ٹی۔ کَل) [انگ۔ صف] سیاسی۔
پولیٹیکل ایجنٹ ۔ (Political Agent) سیاسی کارندہ۔ پاکستان کے مغربی علاقوں اور آزاد علاقوں میں حکومت کا نمائندہ۔
پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ ۔ (Political Department) شعبہ سیاسی۔ وہ محکمہ جس کا تعلق سیاسی امور اور تعلقات خارجہ سے ہو۔
پَون ۔ [ہ۔ صف] تین چوتھائی۔ ¾
پَوں ۔ [ہ۔ا۔ مث] (۱) بھیں پاد کی آواز۔ باریک ریح کی آواز (۲) عاجز ہونے، چیں بولنے کے وقت مزاحاً کہا جاتا ہے۔
پَوں بولنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) عاجز ہونا۔ چیں بولنا (۲) دیوالہ نکلنا۔ مفلس ہونا۔
پَوَن ۔ (پَ۔ وَن) [س۔ا۔ مث] (۱) ہوا۔ باد (۲) روح۔ سانس۔
پَوَن بٹھانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مؤکل بٹھانا (۲) جادو کرنا۔ سحر کرنا۔
پَون پرچھا ۔ (ہ۔ا۔ مث) ہوا کا امتحان۔ ہوا کے رُخ کی تحقیق۔
پَون چکی ۔ (ہ۔ مث) ہوا سے چلنے والی چکّی۔
پَون سیر ۔ بارہ چھٹانک۔
پَون چلانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جادوئی موٹھ مارنا۔ جادو کرنا (۲) ہوا چلانا۔
پَون کا پُوت ۔ پون کمار ۔ (۱) ہنومان کا لقب۔ مہابیر (۲) ناگ۔ سانپ
پَونا ۔ (پَو۔ نا) [ہ۔ا۔ مذ] (۱) تین چوتھائی۔ چار حصّوں میں سے تین حصّے ¾ (۲) تین چوتھائی کا پہاڑہ (۳) کھنڈا۔ کنی۔ ٹوٹا چاول (۴) کفگیر۔
پونا ۔ (پو۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) تنور گرم کرنا۔ روٹی تیار کرنا (۲) دھاگا ڈالنا۔ داخل کرنا۔
پون ٹوٹی ۔ (پوَن۔ ٹو۔ ٹی) [ہ۔ا۔ مث] انگریزی ٹاؤن ڈیوٹی کا بگڑا ہوا ہے۔ چنگی۔ وہ محصول جو کسی شہر کے اندر آنے پر بکنے کی چیزوں پر لیا جاتا ہے۔
پُونجی ۔ (پُوں۔ جی) [ہ۔ا۔ مث] (۱) مال۔ دولت۔ سرمایہ۔ پس ماندہ۔ روپیہ۔ راس المال۔ اصل زر۔ ملکیت (۲) حقیقت۔ اصلیت۔ بساط۔ حوصلہ۔
پُونچا ۔ (پُوں۔ چا) [ہ۔ا۔ مذ] ساڑھے پانچ کا پہاڑہ۔
پُونچھ ۔ [ہ۔ا۔ مث] (۱) دُم (۲) دُم چھلا۔ طفیلی۔ پیچھے لگو۔ ہر وقت ساتھ رہنے والا۔
پُونچھ پانچھ کے ۔ صاف کرکے۔ جھاڑ کے۔
پُونچھڑی ۔ (پُونچھ۔ ڑی) [ہ۔ا۔ مث] (۱) چھوٹی دُم۔ ہلکی پونچھ (۲) وہ پانی جو ناؤ میں بڑھاؤ کے آگے آگے آتا ہے۔
پُونچھن ۔ (پُوں۔ چھَن) [ہ۔ا۔ مذ] (۱) پوچھن .... کپڑا جس سے کوئی چیز صاف کی جائے (۲) بقیہ۔ بچا کھچا۔ کھرچن۔
پُونچھنا ۔ (پُونچھ۔ نا) [ہ۔ مص] صاف کرنا۔ مٹی جھاڑنا۔ آلائش پاک کرنا۔
پونڈ ۔ (Pound) [انگ۔ا۔ مذ] (۱) انگریزی سکہ۔ بیس شلنگ (۲) انگریزی وزن جو سولہ اونس کے برابر ہوتا ہے۔ آدھ سیر کے قریب۔
پونڈا ۔ (پوُں۔ ڈا) [ہ۔ا۔ مذ] گنّا۔ موٹا گنّا۔
پونی سلائی ۔ (پوُن۔ سَ۔ لا۔ ای) [ہ۔ا۔ مث] وہ تیلی جس پر روئی کی پونیاں کاتنے کے لیے بناتے ہیں۔
پونکنا ۔ (پونک۔ نا) [ہ۔ مص] دیکھیے پوکنا۔
پونگا ۔ (پوُں۔ گا) [ہ۔ صف] (۱) کھوکھلا بانس۔ بانس کی خالی پوری (۲) کھوکھلا بجوف (۳) موٹا۔ بانس (۴) پاؤں کی نلی۔
پُونگی ۔ (پُوں۔ گی) [ہ۔ا۔ مث] بین۔ تونبے کا بنا ہوا ایک باجا جسے سپیرے بجاتے ہیں۔
پُونگی پھل ۔ (پُوں۔ گی۔ پھَل) [ہ۔ا۔ مث] چھالیہ۔ سپاری۔
پُونگڑیاں ۔ [ق۔ا۔ مذ] اولاد۔ بال بچے۔
پُونو ۔ [ہ۔ا۔ مث] پُورنماشی۔ پورے چاند کی تاریخ۔
پُونی ۔ (پوُ۔ نی) [ہ۔ا۔ مث] (۱) روئی کی جوف دار بتی جو کاتنے کی غرض سے بنائی جاتی ہے (۲) مقدارِ قلیل۔ ذرا سی۔
پونیا ۔ (پوُنِ۔ یا) [ہ۔ا۔ مذ] وہ کپڑا جس کا عرض معمولی عرض سے کم ہو۔ وہ کپڑے کا تھان جس کا طول دوسرے تھانوں سے کم ہو۔
پوہ ۔ [ہ۔ا۔ مذ] پوس کا مہینہ۔
پوہنا ۔ (پوہ۔ نا) [ہ۔ مص] روٹی پکانا۔
پویہ ۔ (پوَ۔ یَہ) [ف۔ا۔ مذ] (۱) تیز۔ سرپٹ (۲) گھوڑے کی درمیانی رفتار۔ دُلکی چال

پ ـــ ہ

پَہ ۔ (اُر) (۱) پر کا مخفف۔ لیکن۔ مگر۔ اِلّا (۲) اُوپر۔
پہاڑ ۔ (پَ۔ ہاڑ) [ہ۔ا۔ مذ] زمین کی مرتفع سطح جو پتھریلی اور سخت ہو (۲) پربت۔ کوہ۔ جبل (۳) بھاری۔ مشکل۔ سخت۔ دشوار۔ لمبا (۴) لمبا۔ چوڑا۔ قدآور۔ وسیع۔ مرتفع۔
پہاڑ اُٹھانا ۔ (ا۔ محاورہ) مشکل کام کرنا۔ اہم کام کرنا۔
پہاڑ ٹلنا ۔ (ا۔ محاورہ) مصیبت دُور ہونا۔ مشکل رفع ہونا۔
پہاڑ ٹوٹنا ۔ (ا۔ محاورہ) مصیبت پڑنا۔ رنج و غم کی کثرت ہونا۔
پہاڑ ڈھانا ۔ (ا۔ محاورہ) بہت ظلم کرنا۔ مصیبت لانا۔
پہاڑ زندگی ۔ (ا۔ مث) طویل اور ناگوار زندگی۔
پہاڑ سا دِن ۔ (ا۔ محاورہ) بہت لمبا دن۔ وہ دن جو کسی مصیبت یا تکلیف کے باعث گزارنا مشکل ہو رہا ہو۔
پہاڑ سی رات ۔ لمبی رات۔ وہ رات جو کسی مصیبت یا تکلیف کے باعث گزارنی مشکل ہو رہی ہو۔
پہاڑ سے ٹکر لینا ۔ (ا۔ محاورہ) طاقت ور سے مقابلہ کرنا۔ زبردست سے زور آزمانا۔
پہاڑ کاٹنا ۔ (ا۔ محاورہ) مشکل کا حل کرنا۔ دشوار کام کرنا۔
پہاڑ کا دامن ۔ (ا۔ ف۔ ا۔ مذ) پہاڑ کی تلیٹی۔ ترائی۔ پہاڑ کے نیچے کا میدان۔ دامنِ کوہ
پہاڑ کی ڈانگ ۔ (ا۔ مث) سلسلہ کوہ۔ پہاڑوں کی لمبی قطار۔
پہاڑ کی گھاٹی ۔ (ا۔ مث) درّہ کوہ۔ پہاڑی راستہ۔
پہاڑ کے آگے رائی ۔ (ا۔ مثل) بڑی چیز کے مقابلے میں بہت چھوٹی چیز۔
پہاڑ گرنا ۔ (ا۔ محاورہ) اچانک مصیبت آنا۔
پہاڑ گزرنا ۔ (ا۔ محاورہ) ناگوار ہونا۔ ناپسند ہونا۔ دشوار گزرنا۔ دوبھر ہونا۔
پہاڑ والی ۔ سیتلا۔ ماتا۔ چیچک۔

پہاڑ ہو جانا۔ (۱۔ محاورہ) مشکل ہونا۔ کٹھن ہونا۔ دشوار ہونا۔ دُوبھر ہونا۔
پہاڑا۔ (پَ۔ ہا۔ ڑا) (ہ۔ ا۔ مذ) ضرب کا گُر۔ گننے کا قاعدہ۔ ذہنی ضرب۔ وہ ضرب دیئے ہوئے عدد جو لڑکوں کو حفظ کرائے جاتے ہیں۔
پہاڑوا۔ (پَ۔ ہاڑ۔ وا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) آتی پاتی کا کھیل جسے بچّے کھیلتے ہیں (۲) پہاڑی۔ کوہی۔ پہاڑیا۔ پہاڑ کا (۳) وہ ہوا جو پہاڑ کی طرف سے آئے۔ شمالی ہوا (۵) شمالی۔ اُتری (۶) پہاڑی بولی۔
پہاڑی۔ (پَ۔ ہا۔ ڑی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) چھوٹا پہاڑ۔ ڈونگری (۲) پہاڑی زبان (۳) ایک راگنی۔ پہاڑی علاقے کا رہنے والا۔
پہاڑی کوا۔ (۱) ایک قسم کا نہایت سیاہ اور بھاری آواز والا کوا جو پہاڑوں پر رہتا ہے۔
پہاڑے میت کس کے، بھات کھایا اور کھسکے۔ (مثل) اُس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص غرض پوری ہوتے ہی چلا جائے۔
پہچان۔ (پَہ۔ چان) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) واقفیت۔ شناسائی (۲) تمیز۔ دَرک۔ سمجھ (۳) نشانی۔ علامت۔
پہچاننا۔ (پہ۔ چان۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) جاننا۔ شناخت کرنا (۲) معلوم کرنا۔ سمجھنا۔
پہر۔ (پَ۔ ہر) (ہ۔ ا۔ مذ) تین گھنٹے کا وقفہ۔ دن کا چوتھائی حصہ۔ دن رات کے چوبیس گھنٹوں کا آٹھواں حصہ۔
پہر بجنا۔ (ا۔ محاورہ) ہر پہر گزرنے پر نوبت یا گھنٹے کا بجنا۔
پہر بیٹھنا۔ (ا۔ مذ) خاموش رہنا۔ چُپ بیٹھنا۔
پہرا۔ (پَہ۔ را) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) چوکی۔ حفاظت۔ نگہبانی۔ دیکھ بھال۔ دربانی (۲) حراست (۳) وقت۔ زمانہ (۴) گارد (۵) گشت۔
پہرا بدلوانا۔ (ا۔ محاورہ) دوسرے کی تحویل میں کرنا۔ دوسرے کو چارج دینا۔ ایک چوکیدار کا دوسرے کو اپنی جگہ قائم کرنا۔
پہرا بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نگرانی ہونا۔ پہرا لگنا۔ چوکی بیٹھنا۔ دربان مقرر کرنا (۲) حراست میں لینا۔ مقید کرنا۔
پہرا چوکی بٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) محافظ مقرر کرنا۔
پہرا دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) حفاظت کرنا۔ نگرانی کرنا۔ دربانی کرنا۔ حراست میں رکھنا۔ نگاہ میں رکھنا۔
پہرے۔ پہرا کی جمع۔
پہرے پر کھڑا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) محافظ ہونا۔ نگران ہونا۔ پہرے کی ڈیوٹی پر ہونا۔
پہرے دار۔ (ا۔ مذ) سنتری۔ چوکیدار۔ محافظ۔ دربان۔ رکھوالا۔
پہراوا۔ (پَہ۔ را۔ وا) (ہ۔ ا۔ مذ) لباس۔ پوشاک۔ پہناوا۔ کپڑے۔
پہراؤنی۔ (پَہ۔ را۔ اُ۔ نی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) بیاہ شادی میں رشتہ دار عورتوں کو دیئے جانے والے جوڑے (۲) پوشاک پہنانے والی عورت۔
پہل۔ (پَ۔ ہَل) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) ابتدا۔ شروع (۲) روئی کا ٹکڑا۔ روئی کا گالا (۳) کونا۔ گوشہ (۴) جانب۔ رُخ۔ بَل۔
پہل کار۔ (ا۔ مذ) پہل کاری کرنے والا۔
پہل کاری۔ (ا۔ مث) نگینے کا مصنوعی کٹاؤ جو سان پر گھس کر بنایا جاتا ہے۔
پہل کرنا۔ (ا۔ محاورہ) ابتدا کرنا۔ شروع کرنا۔ آغاز کرنا۔

پہلا۔ (پہ۔ لا) (ہ۔ صف) (۱) اوّل کا۔ شروع کا۔ ابتدائی۔ اوّلین (۲) پُرانا۔ اگلا۔
پہلا پھل۔ (ا۔ مذ) (۱) وہ پھل جو سب سے پہلے اُترے۔ چوٹی کا پھل (۲) پہلوٹھی کا بچہ
پہلا پھول۔ پہلا حمل۔
پہلا دار ہے۔ (ا۔ مثل) ابھی کیا ہے۔ ایسے بہت سے معاملات پیش آئیں گے۔
پہلو۔ (پَہ۔ لُو) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) کروٹ۔ بغل۔ گرد۔ بازو (۲) طرف۔ سمت (۳) نگینے یا الماس کی کٹی ہوئی چمکیلی سطح (۴) گوشہ۔ کنارہ (۵) تکیہ۔ سہارا (۶) چوکھٹ۔ کواڑ (۷) ترکیب۔ نکتہ۔ ڈھب (۸) رُوبرُو سامنے۔ برابر۔ آگے۔
پہلو آباد کرنا۔ (ا۔ محاورہ) پہلو گرم کرنا۔ عاشق معشوق کا پاس بیٹھنا۔
پہلو بچانا۔ (ا۔ محاورہ) کنارہ کرنا۔ علیحدہ ہو جانا۔ حیلہ نکالنا۔ تدبیر کرنا۔
پہلو بدلنا۔ (ا۔ محاورہ) کروٹیں لینا (۲) دوسرا طرز اختیار کرنا (۳) انداز بدلنا۔
پہلو بسانا۔ (۱) پڑوس آباد کرنا۔ ہمسایہ ہونا۔ قریب آکر رہنا (۲) پاس ہونا بغل میں لیٹنا (۳) وصل ہونا (۴) پہلو بہ پہلو بیٹھنا (۵) قبر کے پہلو میں دفن ہونا۔
پہلو بستر سے نہ لگنا۔ (ا۔ محاورہ) مضطرب ہونا۔ سخت بے چین ہونا۔
پہلو بہ پہلو۔ (ف۔ صف) ساتھ ساتھ۔ برابر۔
پہلو پر۔ رُخ پر (۲) حمایت پر (۳) ایک طرف۔
پہلو پر نہ آنا۔ (ا۔ محاورہ) کہانہ ماننا۔
پہلو پھیرنا۔ (ا۔ محاورہ) طریقہ بدلنا۔ روش بدلنا۔
پہلو تہی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کنارہ کشی کرنا۔ کترانا۔ ٹال مٹول کرنا۔ سہارا نہ دینا۔ اجتناب کرنا۔
پہلو چلنا۔ (ا۔ محاورہ) تدبیر کارگر ہونا۔
پہلو داب کر بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) قریب ہو کر بیٹھنا۔
پہلو دار۔ (ف۔ صف) (۱) گوشے والی۔ کنارہ دار (۲) تکیے دار۔ سہارے والی۔ جیسے پہلو دار کرسی (۳) دو رُخی بات۔ رمزی۔ کنایہ کی (۴) مُشتبہ۔ مُبہم۔
پہلو دبا جانا۔ (ا۔ محاورہ) حال چُھپا جانا۔
پہلو ڈھونڈنا۔ (ا۔ محاورہ) موقع تلاش کرنا۔
پہلو سوچنا۔ (ا۔ محاورہ) حیلہ ڈھونڈنا۔ تدبیر سوچنا۔
پہلو گرم کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) آغوش میں بیٹھنا یا بٹھانا (۲) بغل میں لیٹنا یا لٹانا (۳) ہم صحبت ہونا۔
پہلو مارنا۔ برابری کرنا۔ ہمسری کرنا۔
پہلو میں بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) صحبت میں رہنا۔ پاس رہنا۔ قریب رہنا۔
پہلو نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) تدبیر سوچنا۔ موقع نکالنا۔ ڈھب بنانا۔
پہلو نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ڈھب پانا۔ موقع پانا۔ تدبیر نکلنا (۲) بھید معلوم کرنا
پہلوان۔ (پَہ۔ لَ۔ وان) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) کشتی لڑنے والا۔ کشتی کے فن سے واقف (۲) بہادر۔ دلیر۔ جنگجو (۳) توانا۔ طاقتور۔ جمع: پہلواناں۔
پہلوانی۔ (پہل۔ وا۔ نی) (ف۔ ا۔ مث) (۱) ورزش۔ کسرت۔ قواعد کشتی۔

زورآوری ۔ قوت ۔ توانائی ۔

پہلوی ۔ (پَہ ۔ لَ ۔ وی) [ف ۔ ا ۔ مث] پُرانی فارسی زبان ۔

پہلی ۔ (پَہ ۔ لی) [ہ ۔ صف] ابتدائی ۔ سابقہ ۔ پہلا کی تانیث ۔

پہلی بسم اللہ ہی غلط ۔ [ا ۔ مثل] شروع ہی سے کام خراب ۔ آغاز خراب ۔

پہلے ۔ [ہ ۔ صف] (۱) شروع میں (۲) مُقدّم ۔ بہتر ۔ عُمدہ ۔

پہلے پہل ۔ (۱) اوّل اوّل ۔ شروع میں ۔ ابتدا میں ۔

پہلے گھر میں تو پیچھے مسجد میں ۔ [مثل] گھر سے بچے تو مسجد میں دے ۔ اوّل خویش بعدہٗ درویش ۔

پہلے ماری سو میری ۔ [مثل] جو پہلے وار کرے عموماً وہی جیتتا ہے ۔

پہلے ہی بوسے میں گال کاٹا ۔ [مثل] ملاقات ہوتے ہی رنج دیا ۔

پہن ۔ (پَ ۔ ہَن) (پہن) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) عرض (۲) کُشادگی ۔ فراخی ۔

پہَن ۔ (پَ ۔ ہَن) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) دوُدھ جو محبّت کے جوش سے ماں کی چھاتیوں میں بھر آئے ۔

پہنا ۔ (پَہ ۔ نا) [ف ۔ صف] عریض ۔ چوڑا ۔ فراخ ۔ بڑے پنے کا ۔

پہنانا ۔ (پَہ ۔ نا ۔ نا) [ہ ۔ مص] زیبِ بدن کرانا ۔ لباس یا زیور سے آراستہ کرنا ۔

پہناوا ۔ (پہن ۔ نا ۔ وا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) لباس ۔ پوشاک (۲) زیور ۔ گہنا (۳) اوڑھنے پہننے کا رواج اور طریق ۔

پہنائی ۔ (پَہ ۔ نا ۔ ای) [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) چوڑائی ۔ پنا ۔ عرض ۔ فراخی ۔

پہنچ ۔ (پَ ۔ ہنچ) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) رسائی ۔ دخل ۔ باریابی ۔ دسترس (۲) رسید ۔ اطلاع ۔ خبر ۔ وصول ۔ آمد ۔

پہنچا ۔ (پوہن ۔ چا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) کلائی ۔ ساعد (۲) آیا ۔ ملا ۔ وصول ہوا (۳) باریاب ہوا ۔

پہنچا ہوا ۔ [ا ۔ صف] (۱) رسا ۔ باریاب (۲) وصول شدہ ۔ آیا ہوا (۳) خدا رسیدہ ۔ اللہ والا (۴) آگاہ ۔ باخبر (۵) تجربہ کار ۔

پہنچانا ۔ (پوہن ۔ چا ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) داخل کرنا ۔ باریاب کرانا (۲) بھیجنا ۔ لے جاکر دینا ۔

پہنچنا ۔ (پَ ۔ ہنچ ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) رسائی پانا ۔ باریاب ہونا ۔ داخل ہونا ۔ (۲) راستہ طے ہونا (۳) ملنا ۔ آنا ۔ جانا (۴) واقف ہونا ۔ خبردار ہونا ۔ (۵) سوچنا ۔ غور کرنا (۶) فاضل بننا ۔ تمام کرنا (۷) پُختہ کار بننا (۸) خدارسیدہ ہونا (۹) سرایت کرنا (۱۰) قابو پانا (۱۱) تعلق کرنا ۔

پہنچی ۔ (پوَن ۔ چی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) کلائی (۲) ایک زیور جو کلائی میں پہنا جاتا ہے (۳) پہونچ گئی ۔ وصول ہوگئی ۔

پہننا ۔ (پَ ۔ ہن ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) کپڑا بدن پر ڈالنا (۲) زیور بدن پر سجانا ۔ (۳) کسی چیز کا بدن کے کسی حصّے پر استعمال کرنا ۔ جیسے ہار پہننا ۔ انگوٹھی پہننا ۔

پَہُنی ۔ [ہ ۔ مث] وہ مخروطی لکڑی جو بڑھئی تختے چیرتے وقت شگاف کھُلا رکھنے کے لیے شگاف میں رکھتے ہیں ۔

پہیّا ۔ (پَ ۔ ہی ۔ یا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) حلقہ ۔ چکر ۔ چرخی (۲) گاڑی کا وہ حصّہ جو زمین پر چلتا ہے ۔

پہیّا پھری ناک ۔ [ا ۔ مث] بیٹھی ہوئی ناک ۔

پہیلی ۔ (پَ ۔ ہے ۔ لی) [ہ ۔ ا ۔ مث] بُجھارت ۔ چیستان ۔ مُعمّا ۔

پہیلی بوجھنا ۔ پہیلی کا حل بتانا ۔ چیستان حل کرنا ۔

پھ

پھاپاکٹنی ۔ پھاپھاکٹنی ۔ (پھا ۔ پا ۔ کُٹ ۔ نی) (پھا ۔ پھا ۔ کُٹ ۔ نی) [ہ ۔ صف] نہایت عیّار اور چالاک عورت ۔ دلاّلہ ۔ کٹنی ۔

پھاٹ ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) حِصّہ داروں میں معاملے کی تقسیم ۔ لگان یا مالگذاری کی تقسیم ۔

پھاٹک ۔ (پھا ۔ ٹک) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) بڑا دروازہ ۔ محراب (۲) کانجی ہاؤس ۔ باڑ ۔ احاطہ ۔ آوارہ مویشیوں کے بند کرنے کا مکان (۳) کٹہرا جہاں مُدعی اور مدعا علیہ کھڑے کیے جاتے ہیں ۔

پھاٹک بندی ۔ [ا ۔ مث] قید ۔ حراست ۔ گرفتاری ۔

پھاٹک دار ۔ دربان ۔ ڈیوڑھی بان ۔ مُحافظ ۔ دروازے کا پہرہ دار ۔ پاسبان ۔

پھاڑ ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) شگاف ۔ چاک ۔ کھونچ ۔ دراڑ (۲) پھاڑنا کا امر (۳) ٹکڑا ۔ پھانک ۔

پھاڑ کھانا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) کاٹ کھانا ۔ جھنجھوڑ لینا ۔ چیر ڈالنا (۲) بہت غصّے ہونا ۔ ناراض ہونا ۔ جھنجھلانا (۳) سخت ناگوار بات کہنا ۔

پھاڑ کھانے کو دوڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) کاٹنے کو دوڑنا (۲) بہت جھنجھلانا غصّے میں بھڑک اُٹھنا (۳) نہایت بدمزاجی سے پیش آنا ۔

پھاڑ کھاؤ ۔ [ا ۔ صف] (۱) پھاڑ کھانے والا ۔ درندہ (۲) غُصیل ۔ بدمزاج (۳) خونخوار ۔ جلاّد ۔

پھاڑنا ۔ (پھاڑ ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) چیرنا ۔ شق کرنا (۲) جھنجھوڑنا ۔ کاٹنا (۳) قطع کرنا بیونتنا ۔ کترنا (۴) کھولنا ۔ پھیلانا ۔ جیسے مُنہ پھاڑنا (۵) الگ کرنا ۔ جُدا کرنا فرق ڈالنا ۔

پھاگ ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] پھاگن کا تہوار ۔ ہولی (۲) خوشی ۔ سرور ۔ آنند ۔ عیش (۳) بے فکری راگ ۔ رنگ ۔ ہولی کے کھیل تماشے ۔

پھاگ کھیلنا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) ہولی منانا ۔ خوشی کرنا (۲) مسرور ہونا ۔ عیش اُڑانا ۔ لُطف اُٹھانا ۔ رنگ رلیاں منانا ۔

پھاگُن ۔ (پھا ۔ گُن) [س ۔ ا ۔ مذ] ہندوؤں کے سال کا گیارھواں مہینہ ۔ اخیر فروری سے وسط مارچ تک کا زمانہ ۔

پھال ۔ پھالا ۔ (پھا ۔ لا) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) زمین جوتنے کا آلہ جو ہل میں لگایا جاتا ہے (۲) چھالیہ ۔ سپاری ۔

پھالی ۔ (پھا ۔ لی) [ہ ۔ ا ۔ مث] نوکدار آلہ جو زمین کھودنے کے لیے ہل میں لگاتے ہیں (۲) شیر خوار بچے کا تن ڈھانپنے کا کپڑا (ق) ۔

پھان ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] پھندا ۔

پھانا ۔ (پھا ۔ نا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) وہ لکڑی جو موچی جُوتا کُشادہ کرنے کے لیے رکھتے ہیں (۲) وہ لکڑی یا لوہے کی بڑی کیل جو آرہ کش یا لکڑہارے لکڑی چیرنے

پھاڑنے میں دراز کشادہ کرنے کے لیے اس میں رکھتے ہیں۔ فانہ۔ پچڑ۔
پھانٹ - (ہ۔ا۔مذ) گاؤں کا افسر۔
پھانٹا - (ق۔ا۔مث) شاخ۔
پھانج - (ق۔ا۔مث) بند۔ ہیکل۔ پھانسی۔
پھانجنا - (پھانج۔نا) (ق۔مص) ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ قیمہ قیمہ کرنا۔
پھاند - (ہ۔ا۔مذ) (۱) بال یا تانت کا پھندا (۲) دام۔ جال۔ پھندا (۳) چھلانگ کلانچ۔ پھلانگ۔ جست۔ کود۔
پھاند (لگانا) مارنا - (ا۔محاورہ) (۱) دام پھیلانا۔ جال بچھانا۔ پھندا لگانا۔ (۲) فریب کرنا۔ دھوکا دینا (۳) کودنا۔ جست کرنا۔ پھلانگنا۔ زغند لگانا۔
پھاندا - (ق۔ا۔مذ) پھندا۔ جال۔ کمند۔
پھاندنا - (پھاند۔نا) (ا۔مص) کودنا۔ پھلانگنا۔ جست کرنا (۲) پھندا لگانا (۳) نر جانور کا مادہ پر چڑھانا۔
پھاندی - (پھاں۔دی) (ہ۔ا۔مث) گنّوں کا گٹھا۔
پھانس - (ہ۔ا۔مذ) لکڑی، بانس یا پان کا ریشہ جو جسم میں چبھ جاتا ہے (۲) روحانی تکلیف (۳) خلش - دکھ۔ رنج۔ اندیشہ۔ فکر۔
پھانس کھٹکنا - (ا۔محاورہ) پھانس چبھنے سے درد ہونا (۲) کسی سے دشمنی کی وجہ سے بے چینی ہونا۔
پھانس لانا (لینا) - (ا۔محاورہ) (۱) دھوکا دے کر قابو میں کرنا۔ پھنسا لانا۔ پیچ میں لانا۔
پھانس لگنا - (۱) تنکا چبھ جانا۔ ریشہ گڑ جانا (۲) تکلیف ہونا۔
پھانس ماردینا - (ا۔محاورہ) بات یا کام میں حرج کر دینا۔ کسی کو نقصان پہنچانا۔
پھانسنا - (پھانس۔نا) (ہ۔مص) (۱) گرفتار کرنا (۲) فریب دینا۔ دھوکا کرنا (۳) قابو میں کرنا (۴) مجبور کرنا۔ عاجز کرنا۔ پیچ میں لانا۔ داؤ کرنا (۵) کنوئیں میں ڈول ڈالنا (۶) شریک جرم کرنا۔ الزام لگانا۔
پھانسی - (پھاں۔سی) (ہ۔ا۔مث) (۱) کمند۔ پھندا۔ بند (۲) گردن میں رسّی ڈال کر گلا گھونٹنے کا عمل بسزائے موت۔ سولی۔
پھانسی پانا - (ا۔محاورہ) سولی چڑھنا۔ پھانسی کے ذریعے سے ہلاک کیا جانا۔
پھانسی کھڑی ہونا - (ا۔محاورہ) (۱) پھانسی کا سامان تیار ہونا۔ پھانسی دینے کے لیے ستون گڑنا (۲) پھانسی کا وقت آنا۔
پھانسی کی ٹکٹکی - لکڑی کا وہ ستون جس پر پھانسی دینے کا پھندا لگا ہوتا ہے۔
پھانسی (لگنا) ہونا - سولی لگنا۔ سزائے موت ہونا۔ پھانسی دیا جانا۔
پھانک - (ہ۔ا۔مث) قاش ٹکڑا۔ (پھل کا)
پھانکڑ۔ پھانکڑا - (پھاں۔کڑ) (پھانک۔ڑا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) بانکا ترچھا (۲) مضبوط (۳) بہادر۔
پھانکنا - (پھانک۔نا) (ہ۔مص) (۱) سفوف یا دانہ۔ ایک دم منہ میں ڈال لینا۔ (۲) جلد کھانا (۳) جلد جلد طے کرنا (۴) زیادہ خرچ کرنا (۵) جلد جلد بولنا۔ (۶) جھوٹ ڈالنا (ق) (۷) بھاگ (ق)۔
پھانکی - (پھاں۔کی) (ہ۔ا۔مث) (۱) سفوف یا دانہ جو ایک دفعہ پھانکا جائے۔ (۲) پھل کا ٹکڑا یا پھانک (۳) اعتراض (۴) جھوٹی دلیل (۵) دھوکا۔ فریب۔
پھاوڑا - (پھا۔وُ۔ڑا) (ہ۔ا۔مذ) کھدال۔ بیلچہ۔ مٹی کھودنے کا آہنی آلہ۔
پھاوڑا بجانا - (ا۔محاورہ) (۱) پھاوڑے سے آواز پیدا کرنا (۲) کھدائی کرنا۔ ڈھانا۔ گرانا۔
پھاوڑا سے دانت - (ا۔مذ) بڑے بڑے دانت۔ بدزیب اور منہ سے باہر نکلے ہوئے دانت۔
پھاوڑا نہ کدال بڑا کھیت ہمارا - (ا۔مثل) گرہ میں کچھ نہ ہو اور شیخیاں بگھارنا (۲) وہ کام ذمے لینا جو ہو نہ سکے (۳) شیخیاں بگھارنا۔
پھاوڑے کے نام کُل صفا نہیں جانتے - الف کے نام بے نہیں جانتے۔ ناواقف ہیں۔ جاہل مطلق ہیں۔ بالکل بے سمجھ ہیں۔
پھاوڑی - (پھا۔وُ۔ڑی) (ہ۔ا۔مث) (۱) چھوٹا پھاوڑا (۲) ڈنٹر پیلتے وقت ہاتھ میں رکھنے کی لکڑی (۳) لید ہٹانے کے لیے لکڑی کا بنا ہوا تختہ جس کے پیچھے پکڑنے کے لیے بانس لگا ہوتا ہے (۴) بیراگن۔ ظفر تکیہ۔ جوگیوں کی ٹیڑھی لکڑی۔
پھاہا۔ پھایا - (پھا۔ہا) (پھا۔یا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) کپڑا جس پر مرہم رکھ کر زخم پر چپکاتے ہیں۔
پھَب - (ہ۔ا۔مث) (۱) زیب۔ زینت (۲) چھَب۔ ادا (۳) تناسب۔ موزونی (۴) حُسن۔ خوبصورتی۔
پھبتا - (پھَب۔تا) (ہ۔صف) موزوں۔ زیبا۔ سجتا۔ مناسب۔ لائق۔
پھبتی - (پھَب۔تی) (ہ۔ا۔مث) مثال۔ مضحکہ خیز تشبیہہ۔ ظریفانہ چست فقرہ۔
پھبتی اُڑانا - (ا۔محاورہ) ہنسی اُڑانا۔ مذاق کرنا۔
پھبتی سُوجھنا - (ا۔محاورہ) مناسب ظریفانہ تشبیہہ کا خیال میں آنا۔
پھبتی کہنا - (ا۔محاورہ) ظریفانہ تشبیہہ دینا۔
پھبتی ہونا - (ا۔محاورہ) بے ساختہ فقرہ چست ہونا۔
پھبدنا۔ پھپدنا - (پھَب۔دَ۔نا) (پھَ۔پَد۔نا) (ہ۔مص) (۱) پھبکنا (۲) کثرت سے پاس پاس پھنسیاں نکلنا۔
پھبکنا - (پھَ۔بَک۔نا) (ہ۔مص) بڑھنا۔ اُگنا۔ نشوونما پانا (۲) موٹا تازہ ہونا۔
پھبن - (پھَ۔بَن) (ہ۔ا۔مث) زیبائش۔ سجاوٹ۔ آرائش۔ تناسب۔ چھَب۔
پھبنا - (پھَب۔نا) (ہ۔مص) (۱) سجنا۔ زیب دینا۔ بھلا لگنا (۲) ٹھیک ہونا۔
پھُپّا - (پھُپ۔پا) (ہ۔ا۔مذ) پھوپھی کا خاوند۔ باپ کی بہن کا خاوند۔ پھوپھا۔
پھَپّٹ - (پھَپ۔پَٹ) (ہ۔ا۔مذ) (۱) فریب۔ مکر۔ دغا۔ شور وغل۔ فتنہ وفساد۔
پھپٹ باز - (ا۔صف) مکّار۔ فریبی۔ فسادی۔
پھپٹ بازی - (ہ۔ف۔مث) مکاری۔ چالاکی۔ فتنہ انگیزی۔ عیاری۔
پھپٹ بائی - جھگڑالو عورت۔ مکّارہ۔ فسادن۔
پھپڑ دلالے - (پھَ۔پَڑ۔دَ۔لالے) (ہ۔ا۔مذ) (۱) مکر۔ فریب۔ فند (۲) جھوٹی خوشامد۔ ظاہری باتیں۔
پھپڑے - (پھَپ۔ڑے) (ہ۔ا۔مذ) جھوٹی خوشامد کی باتیں۔ فریب کی باتیں۔
پھپس - (پھَپ۔پَس) (ہ۔صف) (۱) پھولا ہوا۔ بھدا۔ موٹا۔ فربہ (۲) وہ چیز جو اندر سے پولی اور خالی ہو۔
پھپسا - (پھَپ۔سا) (ہ۔صف) (۱) پھولا ہوا۔ پولا۔ اندر سے خالی (۲) پھیکا۔ بدمزہ۔

پھپکا۔ (پھَپ۔کا) (ہ۔ا۔مذ) آبلہ۔چھالا۔پھپھولا۔
پھپکار۔ (پھِپ۔کار) (ہ۔ا۔مث) (۱) سانپ کی طرح پھنکارنے کی آواز (۲) سٹیم انجن کی آواز۔
پھپکارنا۔ (پھِپ۔کار۔نا) (ہ۔مص) سانپ کی طرح پھنکارنا۔
پھپکنا۔ (پھَ۔پک۔نا) (ہ۔مص) (۱) جسم کا موٹا تازہ ہونا (۲) الکوسے پھوٹنا (۳) کثرت سے پھنسیاں نکلنا
پھپولا۔پھپھولا۔ (پھَ۔پو۔لا) (پھ۔پھو۔لا) (ہ۔ا۔مذ) چھالا۔آبلہ۔
پھپھولے پھوٹنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) آبلوں کا پانی نکلنا (۲) دِل ٹھنڈا ہونا (۳) دشمنی نکلنا۔
پھپھولے پھوڑنا۔ (ا۔محاورہ) دل کا غصّہ نکالنا۔جلن نکالنا۔بدلہ لینا۔
پھپھولے والی۔ (ا۔مث) سیتلا۔چیچک۔
پھپھوندنا۔ (پھَ۔پھُوند۔نا) (ہ۔مص) پھپھوندی لگنا۔
پھپھوندی۔ (پھَ۔پھُوں۔دی) (ہ۔ا۔مث) وہ جراثیم جو رطوبت کے باعث کسی چیز پر کائی کی طرح جم جاتے ہیں۔
پھپھوندی لگی۔ (ا۔مث) وہ عورت جس کے دانتوں پر میل جما رہے یا میلی کچیلی رہے۔
پھُپھی۔ (پھُپھ۔پھی) (ہ۔ا۔مث) باپ کی بہن۔بُوا۔
پھُپیا ساس۔ (پھُپ۔یا۔ساس) (ہ۔ا۔مث) خُسر کی بہن۔پھوپس۔
پھُپیا (خُسر) سُسرا۔ (ہ۔ا۔مذ) خُسر کی بہن کا خاوند۔
پھُپیرا۔ (پھُ۔پے۔را) (ہ۔صف) پھُپی کا بیٹا۔
پھُپیری۔ (پھُ۔پے۔ری) (ہ۔ا۔مث) پھُپھی کی بیٹی۔
پھٹ۔ (ہ۔ا۔مث) لعنت۔پھٹکار۔دُھتکار۔تُف۔
پھٹ پھٹ۔ (کلمۂ نفرین) دُر دُر۔تھُو تھُو۔
پھٹ پھٹ کرنا۔ (ا۔محاورہ) لعنت ملامت کرنا۔بُرا بھلا کہنا۔
پھٹّا۔ (پھَٹ۔ٹا) (ہ۔ا۔مذ) لکڑی کا تختہ۔
پھٹا پُرانا۔ (پھَ۔ٹا۔پُ۔را۔نا) (ہ۔ا۔مذ) استعمال شدہ کپڑا۔کہنہ پوشاک۔اُترن
پھٹ پڑنا۔ (پھَٹ۔پڑ۔نا) (اُر۔مص) (۱) ایک بارگی بہت موٹا ہو جانا (۲) شدّت سے ہونا۔کثرت سے کسی بات کا ہونا۔
پھٹ۔پھٹ۔ (ہ۔ا۔مث) پھٹی جُوتی کی آواز۔
پھٹپھٹانا۔ (پھَٹ۔پھَ۔ٹا۔نا) (ہ۔مص) پروں کو تیزی سے حرکت دینا۔کریہہ آواز پیدا کرنا۔
پھٹ جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پھٹنا (۲) رنج پہنچنا۔بیزار ہو جانا دل کے ساتھ (حیرت سے کھُل جانا) آنکھ کے ساتھ۔
پھٹ سے۔ فوراً۔بلا تامّل۔ایک دم۔
پھٹا پڑنا۔ (ا۔محاورہ) بے قابو ہونا۔نکلا پڑنا (۲) بہت موٹا ہونا۔زور میں ہونا (۳) سر میں شدید درد ہونا۔
پھٹک۔ (پھَ۔ٹک) (ہ۔ا۔مذ) (۱) کچّا ہیرا۔بلّور (۲) جال۔پنجرا۔
پھٹکا۔ (پھَٹ۔کا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) لمحہ (۲) پنجرا۔
پھٹکا نہ کھانا۔ (ا۔محاورہ) فوراً مر جانا۔جان بر نہ ہو سکنا۔
پھُٹکا۔ (پھُٹ۔کا) (ہ۔ا۔مذ) بتاشے کی شکل کا بسکٹ۔
پھٹکار۔ (پھِٹ۔کار) (ہ۔ا۔مث) (۱) کوڑے کی آواز۔کسی چیز کے پے در پے مارنے کی آواز (۲) رسّی کا بنا ہوا وہ لمبا کوڑا جو گھوڑے کے سدھانے کے لیے ساتھ رکھتے ہیں۔تازیانہ۔بڑا چابک (۳) جھڑک دینا۔جھڑکی۔
پھٹکار۔ (پھِٹ۔کار) (ہ۔ا۔مث) (۱) لعنت۔دُھتکار (۲) آمیزش۔چاشنی (۳) بددُعا۔
پھٹکار برسنا۔ (ا۔محاورہ) لعنت برسنا۔چہرے کا نور نہ رہنا۔بے رونقی اور اُداسی ہونا۔
پھٹکار لگنا۔ (ا۔محاورہ) بددُعا لگنا۔دُھتکار پڑنا۔
پھٹکارنا۔ (پھَٹ۔کار۔نا) (ہ۔مص) (۱) پیٹنا۔کوڑا لگانا۔چابک مارنا (۲) دُھتکارنا۔مار کر نکال دینا (۳) کپڑا کھنگالنا۔کپڑے کو پتھر پر مار کر میل صاف کرنا (۴) حاصل کرنا۔وصول کرنا (۵) سرزنش کرنا۔آڑے ہاتھوں لینا۔
پھٹکارنا۔ (پھِٹ۔کار۔نا) (ہ۔مص) (۱) لعنت ملامت کرنا (۲) نفرت سے منہ پھیر لینا (۳) نامنظور کرنا (۴) بُرا بھلا کہنا۔
پھُٹکر۔ (پھُٹ۔کر) (ہ۔صف) علیٰحدہ۔اکیلا۔
پھٹکری۔ (پھَٹ۔ک۔ری) (ہ۔ا۔مث) نمک کے خاندان کا ایک معدنی مادہ
پھٹکل۔ (پھُٹ۔کَل) (ہ۔صف) (۱) واحد۔اِکّا دُکّا۔اکیلا۔تنہا (۲) علیٰحدہ۔جُدا (۳) متفرق۔مختلف (۴) خُردہ۔ریزگاری۔ریزہ۔
پھٹکن۔ (پھَٹ۔کَن) (ہ۔ا۔مذ) اناج کا کچرا جو پھٹکنے سے نکلتا ہے۔
پھٹکنا۔ (پھَ۔ٹک۔نا) (ہ۔مص) (۱) جُدا کرنا۔علیٰحدہ کرنا۔چھاج سے صاف کرنا (۲) موجود ہونا۔حاضر ہونا (۳) بھولے سے چلا جانا (۴) (ا۔مذ) غلیل کا تسمہ جس میں غلّہ رکھ کر چھوڑتے ہیں۔
پھٹکنے نہ دینا۔ (ا۔محاورہ) پاس نہ آنے دینا۔
پھٹکی۔ (پھَٹ۔کی) (ہ۔ا۔مث) جھاڑ کی ٹوکری مع ڈھکنے کے جس میں چڑیمار چڑیاں پکڑ کر لاتے ہیں۔بانس کا پنجرہ۔ایک پٹ کا چھوٹا سا دروازہ۔بڑا پنجرہ۔
پھُٹکی۔ (پھُٹ۔کی) (ہ۔ا۔مث) (۱) گانٹھ۔گرہ۔گٹھلی (۲) خون یا پیپ کی جمی ہوئی بوند۔دھبّہ (۳) ایک قسم کی چھوٹی چڑیا (۴) کسی محلول مادے کا غیر محلول ذرّہ۔
پھٹنا۔ (پھَٹ۔نا) (ہ۔مص) (۱) شق ہونا (۲) ٹکڑے ہونا (۳) شگاف ہونا۔تڑخنا (۴) اجزا کا جدا ہونا (۵) بیزار ہونا۔نفرت کرنا۔
پھٹی آواز۔ (پھَ۔ٹی۔آ۔واز) (اُر۔ا۔مث) بے سُری آواز۔بھونڈی آواز۔آغازِ شباب کی علامت جب آواز میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔
پھٹے حال (حالوں)۔ (پھَ۔ٹے۔حال) (اُر۔صف) خراب حالت میں۔سخت مفلسی اور عسرت میں۔پھٹے کپڑوں میں۔
پھٹے سے مُنہ۔پھٹے مُنہ۔ لعنت ہے۔تُف ہے۔تھُو ہے۔
پھٹے میں پاؤں دینا۔ (ا۔محاورہ) بلا وجہ کسی کام میں دخل دینا (۲) بیچ میں بولنا۔
پھٹیل۔ (پھَٹ۔یَل) (ہ۔ا۔مذ) اکیلا۔تنہا۔فرد۔جُدا۔جوڑے میں سے ایک جیسے پھٹیل کبوتر۔طاق سے منسوب۔
پھچاپچ۔ (پھَ۔چا۔پچ) (ہ۔ا۔مث) دلدل یا کیچڑ میں چلنے کی آواز۔
پھد پھدانا۔ (پھَد۔پھَ۔دا۔نا) (ہ۔مص) دانوں کا کثرت سے نکل آنا۔اُبلنے کی آواز

پھدک - (پھَ - دَک) [ہ - ا - مذ] جوش - اُبال۔
پھُدکنا - (پھُد - دَک - نا) [ہ - مص] (۱) اُچھلنا - کودنا - پھاندنا (۲) خوش ہونا - مسرور ہونا
پھُدکی - (پھُد - کی) [ہ - ا - مث] ایک چھوٹی سی چڑیا کا نام جو پھُدکتی پھرتی ہے۔
پھدڑا - (پھد - ڑا) [ہ - ا - مذ] طاقچہ - دیوار یا کنوئیں میں چھید جس کے سہارے اُترا یا چڑھا جائے۔
پھدّا - (پھد - ڈا) [ہ - صف] (۱) چپٹا - وہ جُوتا جس کی ایڑی بیٹھی ہو (۲) وہ آدمی جو پاؤں رگڑ کر یا لنگڑا کر چلے یا وہ شخص جو چلتے وقت آڑے ترچھے پاؤں رکھے۔
پھڈّی - (ق) پیچھے - اخیر۔
پھر - (اُر) (۱) دوبارہ - بعد ازاں - اس کے بعد اور آگے (۲) تب - تو (۳) تاہم - سیر کر - گھوم - پھرنا کا امر۔
پھر بھی موچی کے موچی رہے - (مثل) کچھ ترقی نہیں کی - حالت بدستور رہی
پھر بے گھوڑے یہیں سے - (مثل) اس آدمی کی نسبت بولتے ہیں جو ادھر بات کہے اور اُدھر مُکر جائے۔
پھر پھر - پھر پھر سے - بار بار۔
پھر جانا - (ا - محاورہ) (۱) لوٹ جانا - واپس ہو جانا - پلٹ جانا (۲) مڑنا - لچکنا - ٹیڑھا ہونا (۳) قائم نہ رہنا - بیوفائی کرنا (۴) ہو کر چلا جانا - چکر لگا جانا - گردش کرنا - گھومنا (۵) حالت غیر ہو جانا (۶) باغی ہونا - منحرف ہونا۔
پھر سے - (۱) از سر نو - نئے سرے سے۔
پھر کہو - (کلمۂ تنبیہہ) دوبارہ کہو - دیکھو تو کیا ہوتا ہے۔
پھر کے نہ دیکھنا - (ا - محاورہ) (۱) بے پروائی ظاہر کرنا (۲) نخرے دکھانا۔
پھر نہ کہنا - (ا - محاورہ) الزام نہ دینا - شکوہ نہ کرنا۔
پھُر - (ہ - ا - مث) جانور کے اُڑنے کی آواز۔
پھُر سے اُڑ جانا - (ا - محاورہ) جھٹ اُڑ جانا - فوراً اُڑ جانا - یک دم اُڑ جانا۔
پھُرّا - (ہ - ا - مذ) وہ لمبا تختہ جو شہتیر چیرنے سے نکلتا ہے۔
پھرّاٹا بھرنا - (ا - محاورہ) آواز سے اُڑنا - تیزی سے اُڑنا (۲) جلدی جلدی پڑھنا (۳) موجیں مارنا۔
پھرارا - (پھَ - را - را) [ہ - ا - مذ] خشک - سُوکھا۔
پھرانا - (پھِ - را - نا) [ہ - مص] (۱) گشت کرنا - گھمانا - چکر دینا - سیر کرانا (۲) حیران کرنا - پھیرے کرانا (۳) واپس کرانا - ناپسند کرنا (۴) بگاڑنا - رنجیدہ کرنا۔
پھراؤ - (پھِ - را - اُو) [ہ - ا - مذ] (۱) وہ مال جس کی واپسی کا اقرار ہو (۲) پھرتا - لوٹنا - واپس ہوتا - مڑتا۔
پھرائی - (پھِ - را - ای) [ہ - ا - مث] واپسی - لوٹانے کا ہرجانہ - واپسی کا معاوضہ۔
پھُر پھُرانا - (پھُر - پھُر - را - نا) [ہ - مص] ہلنا جُلنا - ہوا میں حرکت کرنا - اُڑنا - جنبش کرنا۔
پھُر پھُری - (پھُر - پھُر - ری) [ہ - ا - مث] کپکپاہٹ - کپکپی - تھرتھری - لرزہ - پھریری
پھر پھند - (پھَر - پھَند) [ہ - ا - مذ] (۱) داؤ - پیچ (۲) جھگڑا - بکھیڑا - قضیہ (۳) فریب - مکر - حیلہ - مکاری۔
پھر پھندی - (پھَر - پھَن - دی) [اُر - ا - مذ] پیچ کرنے والا - داؤ چلانے والا - جھگڑالو - فریبی - چالباز - مکار۔
پھر پھیندوا - (پھَر - پھیند - وا) [ہ - ا - مذ] حنظل - اندرائن - نہایت کڑوا پھل۔

پھِرت - (پھِ - رَت) [ہ - ا - مذ] (۱) حرکت - گردش - جُنبش (۲) پلٹ - چکر لینا - ناچنا - گھوڑے کی گردش - گھوڑے کا پھرنا۔
پھرتا - (پھِر - تا) [ہ - ا - مذ] (۱) پھراؤ (۲) پھرت (۳) بٹا - دلالی - کمیشن۔
پھُرتی - (پھُر - تی) [ہ - ا - مث] چالاکی - چُستی - تیزی۔
پھُرتی کرنا - کسی کام میں چُستی دکھانا - جلدی کرنا - چالاکی کرنا - چابک دستی دکھانا
پھُرتیلا - (پھُر - تی - لا) [ہ - صف] چُست - چالاک - تیز - جلدی سے کام کرنے والا
پھرچا - پھرچھا - (پھَر - چا - پھَر - چھا) [ہ - ا - مذ] فیصلہ - آخری حکم - تجویز (۲) (صف) صاف - نرمل - کھرا (۳) پھٹا - ہٹا - کھُلا - جیسے بادل پھرچھا۔
پھرسا - (پھر - سا) [ہ - ا - مذ] کُدال - پھاوڑا - تیشہ - کلہاڑی۔
پھرکنی ڈنڈ - (پھر - کَ - ای - ڈنڈ) [ہ - ا - مذ] وہ ڈنڈ (بازو) جو ورزش کے باعث بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔
پھرکی - (پھر - کی) [ہ - ا - مث] (۱) چکئی - گھرنی - گٹی - ریل (۲) چکر کھانے والی گھومنے والی - ایک گھومنے والا کھلونا۔
پھرکی کی طرح پھرنا - (ا - محاورہ) ایک جگہ یا ایک حال پر قرار نہ ہونا۔
پھرنا - (پھِر - نا) [ہ - مص] (۱) ٹہلنا - گھومنا - چہل قدمی کرنا - سیر کرنا (۲) گردش میں آنا - چکر لگانا (۳) تبدیل ہونا - بدل جانا (۴) متوجہ ہونا (۵) براز کی حالت رفع کرنا (۶) ٹیڑھا ہونا (۷) مُکرنا - پلٹنا (۸) چکر آنا۔
پھرہری - (پھَ - رَہ - ری) نمی پانے کے بعد خشک ہونے والی۔
پھری - (پھَ - ری) [ہ - ا - مث] (۱) سپر - ڈھال (۲) روک - بچاؤ - حفاظت۔
پھریرا - (پھَ - رے - را) [اُر - ا - مذ] (۱) جھنڈا - پرچم - نشان (۲) تقریباً خشک
پھُریری - (پھِ - رے - ری) [ہ - ا - مث] (۱) جُھرجُھری - لرزہ - کپکپی - بدن کے رونگٹے کھڑے ہو کر جسم کی حرکت (۲) رُوئی کا پھویا - روئی کا پھاہا (۳) جوش - اُمنگ - لہر - موج۔
پھُریری آنا - (ا - محاورہ) خوف یا سردی کے باعث رونگٹے کھڑے ہو کر بدن کانپ جانا۔
پھُریری لینا - (ا - محاورہ) (۱) جوش میں آنا - اُمنگ پیدا ہونا - موج میں آنا (۲) روئی کا پھاہا لینا۔
پھڑ - (ہ - ا - مث) (۱) قمار خانہ - جوا کھیلنے کا اڈا (۲) وہ جگہ جہاں سامان رکھ کر فروخت کرتے ہیں (۳) گاڑی کا بم - بمبو - بانس (۴) توپ کی گاڑی - چبوترا یا تپائی جس پر توپ رکھ کر چلائی جاتی ہے۔
پھڑباز - (ا - صف - مذ) جواری - قمار باز۔
پھڑ پر رکھنا - (ا - محاورہ) پھڑ پر لگانا - بازی لگانا - داؤ لگانا۔
پھڑ پھکنا - (ا - محاورہ) جوا ہونا - قمار بازی ہونا۔
پھڑ پھڑا کر رہ جانا - (ا - محاورہ) تھوڑی دیر تڑپ کر مر جانا۔
پھڑپھڑانا - (پھڑ - پھَ - ڑا - نا) [ہ - مص] (۱) تڑپنا - لوٹنا - بے چین ہونا - مضطرب ہونا - بے قرار ہونا - پھڑکنا (۲) پر دل کو پھٹپھٹانا۔
پھڑپھڑاہٹ - (ا - مث) پر مارنے کی آواز - اضطراب - بے چینی۔
پھڑپھڑیا - (ہ - صف) چالاک - ہوشیار - تیز - جلد باز - بہت باتیں بنانے والا۔
پھڑ ڑا - (ق - ا - مذ) تلوار کا پھل۔
پھڑک - (پھَ - ڑک) [ہ - ا - مث] (۱) بے قراری - اضطراب - بے چینی - تڑپ

(۲) پھڑک۔تپش (۳) نتھنوں کی حرکت (۴) دھڑکن۔تڑپ۔
پھڑک اُٹھنا۔ (ا۔محاورہ) بے قرار ہونا۔ بے تاب ہونا (۲) کوئی اچھی بات دیکھ کر یا سُن کر متاثر ہونا (۳) عاشق ہونا۔
پھڑک جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) لوٹ جانا۔تڑپ جانا۔ بے چین ہو جانا۔مضطرب ہو جانا۔بے قرار ہو جانا (۲) عاشق ہو جانا۔ فریفتہ ہو جانا (۳) مشتاق ہونا۔
پھڑکانا۔ (پھڑ۔کا۔نا) [ہ۔مص] (۱) بے چین اور بے قرار کرنا۔مضطرب کرنا۔تڑپانا۔
پھڑک پھڑک کر۔ سخت تکلیف اُٹھا کر۔ ہاتھ پاؤں مار کر۔
پھڑکتا ہوا۔ (ا۔صف) چلبلا۔شوخ۔برجستہ۔
پھڑکن۔ (پھڑ۔کن) [ہ۔ا۔مث] تڑپ۔ بے چینی۔
پھڑکن کی اولاد۔ بڑی تمنا کی اولاد۔ نہایت آرزوؤں سے پائی ہوئی اولاد۔
پھڑکنا۔ (پھَ۔ڑک۔نا) [ہ۔مص] (۱) بے چین ہونا۔ بے قرار ہونا۔مضطرب ہونا۔ تڑپنا۔ترسنا (۲) عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ آرزومند ہونا۔خواہش کرنا۔ چاہنا۔تمنا کرنا (۳) دھڑکنا۔حرکت کرنا۔
پھڑکی۔ (پھڑ۔کی) [ہ۔ا۔مث] (۱) موٹا پردہ (۲) حدِ فاصل۔
پھڑوانا۔ (پھڑ۔وا۔نا) [ہ۔مص] (۱) پھاڑنا کا متعدی المتعدی (۲) بے ترتیب کنا
پھڑی۔ (پھَ۔ڑی) [ہ۔ا۔مث] پتھروں کا ڈھیر۔ ایک گز چوڑا ایک گز اُونچا، ۳۰ گز لبا پتھروں کا ڈھیر۔
پھڑیا۔ (پھَڑ۔یا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) پھڑی لگانے والا۔خردہ فروش۔متفرق اشیاء بیچنے والا (۲) وہ شخص جس کے مکان میں جُوا ہوتا ہو۔
پُھڑیا۔ (پھُڑ۔یا) [ہ۔ا۔مث] چھوٹا پھوڑا۔پھنسی۔
پھس۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) شرم۔حیف۔افسوس۔ہیچ (۲) زیرِلب آواز۔
پُھس۔ (۱) پُھسکی کی آواز (۲) ہلکی اور خفیف آواز۔
پُھس پُھس۔ (۱) ہلکی آواز (۲) کانا پھوسی (۳) چُلبلاپن۔نرمائی۔
پُھس پُھسا۔ (ا۔صف۔مذ) (۱) لُجلُجا۔ملائم۔نرم (۲) پھیکا۔بدمزہ۔
پُھس پُھسا کر بیٹھ جانا۔ (ا۔محاورہ) کچی دیوار کا پانی کے اثر سے بیٹھ جانا۔
پُھس پُھسانا۔ (۱) سرگوشی کرنا۔ کانا پھوسی کرنا۔ کان میں باتیں کرنا (۲) چُغلی کھانا (۳) بات سُن کر ضبط نہ کرنا۔ جگہ جگہ بیان کرتے پھرنا۔
پھساکو۔ (پھَ۔سا۔کُو) [ہ۔ا۔مذ] خراب تمباکو۔
پھساوا۔ (پھَ۔سا۔وا) [ہ۔ا۔مذ] اُلجھاؤ۔جھگڑا۔
پھسڈّی۔ (پھِ۔سڈ۔ڈی) [ہ۔صف] (۱) آخری۔پچھڑا ہوا (۲) ہارا ہوا۔شکست خوردہ۔پست۔گھٹا ہوا (۳) ناقص۔کم درجہ (۴) محروم۔
پُھسر پُھسر۔ (پھُ۔سَر) (پھُ۔سَر) [ہ۔ا۔مث] کھُسر پھُسر۔ کانا پھوسی۔ چُپکے چُپکے باتیں۔
پُھسکارا۔ (پھُس۔کا۔را) [ق۔ا۔مث] پھنکار۔
پھسکڑا۔ (پھَ۔سک۔ڑا) [ہ۔ا۔مذ] چارزانو بیٹھنے کی حالت۔ آلتی پالتی مار کر بیٹھنے کی حالت۔
پھسکڑا مار کر بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) پھیل کر بیٹھنا۔ بے تکلف ہو کر بیٹھنا۔ چارزانو بیٹھنا۔
پھسکنا۔ (پھَ۔سک۔نا) [ہ۔مص] (۱) دھسکنا۔بیٹھ جانا (۲) پھٹ جانا۔
پُھسکنا۔ (پھُ۔سک۔نا) [ہ۔مص] چُغلی کھانا۔ (پن) بچّے کا آہستہ آہستہ رونا۔

پُھسکی۔ (پھُس۔کی) [ہ۔ا۔مث] پاد۔گوز۔ریح۔پاد کی ہلکی آواز۔
پھسل پڑنا۔ (ا۔محاورہ) گر پڑنا (۲) فریفتہ ہو جانا۔کسی پر مائل ہو جانا۔
پُھسلا لینا۔ (ا۔محاورہ) رضامند کر لینا۔
پھسلانا۔ (پھِس۔لا۔نا) [ہ۔مص] کھسکانا۔رپٹانا۔
پُھسلانا۔ (پھُس۔لا۔نا) [ہ۔مص] (۱) بہلانا (۲) دھوکا دینا۔فریب کرنا (۳) راغب کرنا۔متوجہ کرنا (۴) راضی کرنا۔منانا۔
پُھسلاوا۔ (پھُس۔لا۔وا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) بہلاوا۔بہکاوا (۲) دھوکا۔فریب۔جھانسہ۔
پھسلن۔ (پھِس۔لن) [ہ۔ا۔مث] رپٹن۔کھسکن (۲) پاؤں پھسلنے کی جگہ۔
پھسلنا۔ (پھِ۔سل۔نا) [ہ۔مص] (۱) لڑھکنا۔لغزش۔رپٹنا (۲) بہکنا (۳) راغب ہونا (۴) رپٹواں۔وہ چیز جس پر سے پھسل جائیں۔
پُھسلنڈا۔ (پھُس۔لَن۔ڈا) [ق۔ا۔مذ] (۱) ڈھلواں پتھر یا چٹان (ق) (۲) بچّوں کا ایک کھیل (۳) دریا یا تالاب کے پھسلوان کنارے سے پھسلنا۔
پُھسینڈا۔ (پھُ۔سیں۔ڈا) [ہ۔صف] (۱) بُودار۔بساندا۔بُسا ہوا (۲) نامعقول بات کہنے والا۔غیر معتبر۔
پُھسینڈی۔ (پھُ۔سیں۔ڈی) [ہ۔ا۔مث] (۱) بُودار۔بساندی۔بُسی ہوئی (۲) نامعقول۔پھوہڑ (۳) بے ہودہ گو عورت۔
پھش۔ [ہ۔ا] (۱) چھی۔تُف۔ہیچ (۲) حسرت۔نفرت۔لعنت۔
پھک۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) کسی چیز کے دفعتاً گھسنے اُڑنے یا نکلنے کی آواز۔
پھک دھک۔ (ہ) جھٹ۔ترُت۔فوراً۔جلدی۔یک دم۔
پھک دے سی۔پھک دینی۔پھک سے۔ دھک سے۔جلدی سے دفعتاً۔یک دم سے۔یکایک۔
پُھکا (پھنکا) جانا۔ (ا۔محاورہ) آگ یا بُخار یا عشق کی گرمی سے جلا جانا۔
پھکڑ۔ (پھَک۔کڑ) [ہ۔ا۔مذ] ہزلیات۔گالی گلوچ۔فحش۔ہجر۔گپ۔ مغلظات۔
پھکڑ باز۔ (ا۔صف) ہزلیات بکنے والا۔ گالی گلوچ کرنے والا۔فحش گو۔
پھکڑ لڑانا۔ (ا۔محاورہ) باہم ہزلیات میں گفتگو کرنا۔گالی گلوچ میں مباحثہ کرنا گپ شپ لڑانا۔فحش باتیں کرنا۔
پھکڑ ہونا۔ (ا۔محاورہ) نہایت بے تکلفی ہونا۔ بیہودہ ہنسی ہونا۔
پھکڑی۔ (پھَک۔ڑی) [ہ۔ا۔مث] (۱) بداخلاقی سے پیش آنے کا فعل (۲) بدتہذیبی (۳) بے عزتی۔
پُھکنا۔ (پھُک۔نا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) مثانہ۔پیشاب کی تھیلی (۲) جلنا۔جھُلسنا (۳) راکھ ہونا (۴) داغ لگنا (۵) سُوکھ جانا (۶) غارت ہونا (۷) حسد ہونا۔ غصّہ کھانا۔
پُھکنی۔ (پھُک۔نی) [ہ۔ا۔مث] دھونکنی۔پھُونک کر آگ جلانے کا آلہ۔
پھکیت۔ (پھَ۔کَیت) [ہ۔صف] پٹا کھیلنے والا۔گتکا باز۔لکڑی سے لڑنے والا۔گدکا پھری کا فن جاننے والا۔چالاک۔
پھکیتی۔ (پھَ۔کے۔تی) [ہ۔ا۔مث] پٹے کا کھیل۔ گدکا پھری کا ہنر۔
پھنگڑی۔ (پھِنگ۔ڑی) [ق۔ا۔مذ] ایک کھیل۔
پھگوا۔ (پھَگ۔وا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ہولی کی خوشی کا انعام (۲) بسنت۔ہولی۔

پھُنگی۔ (ق۔صف) مدھم۔
پھل۔ (ہ۔ا۔مذ] (۱) ثمر۔میوہ۔فروٹ۔کسی درخت یا پودے کی پیداوار (۲) فال۔شگون۔استخارہ (۳) نتیجہ۔ماحصل۔نفع (۴) نسل۔اولاد۔ (۵) دھار۔نوک۔انی (۶) اجر۔عوض (۷) بخشش۔انعام (۸) پھالا۔ (۹) خارج قسمت۔حاصل قسمت۔تقسیم کے سوال کا جواب۔
پھل آنا۔ (ا۔محاورہ) پھل پیدا ہونا۔
پھل اُترنا۔ (ا۔محاورہ) پھل تیار ہونا۔
پھل بجھول۔ (ا۔مذ) پھل بوجھنے کا کھیل۔
پھل پات۔ (ا۔مذ) میوہ۔ترکاری۔پھل پھلاری۔
پھل پانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) صلہ پانا۔بدلہ ملنا (۲) میوہ ہاتھ آنا۔ثمر ملنا (۳) بھلائی پانا۔کیے کی سزا پانا۔
پھل پھلاری۔ (ا۔مث) ترکاریاں۔پھل پھول۔سبزی ترکاری۔انواع و اقسام کے میوے۔قسم قسم کی ترکاریاں۔
پھل تاڑ۔ (ا۔مذ) تاڑ کا مادہ درخت۔
پھل چلنا۔ (ا۔محاورہ) پھل کا پک کر بازار میں آنا۔
پھل دار۔ (ا۔صف) باربردار۔ثمردار۔میوہ دار۔پھلا ہُوا۔پھل لانے والا۔
پھل کھانا آسان نہیں۔ (اِمثل) کامیابی محنت کے بغیر نہیں ہوتی۔
پھل لگنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پھل آنا۔بارآور ہونا (۲) نتیجہ نکلنا (۳) تلوار یا چاقو لگنا۔
پھل ملنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) نتیجہ حاصل کرنا۔صلہ پانا۔ثمرہ پانا (۲) کیے کی سزا پانا۔عوض پانا۔
پھُلا۔ (پھُل۔لا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) مکئی کی کھیل (۲) پھولا۔ٹینٹ۔جالا۔جھلی۔ آنکھ کی پھلی (۳) پھُولا ہوا۔
پھلا پھُولا۔ (پھَ۔لا۔پھُو۔لا) (ہ۔صف) نصیبے والا۔بھاگوان۔قسمت والا صاحبِ اولاد۔صاحبِ مال و دولت (۲) بھرا پُرا۔آباد و شاد۔خوش و خُرّم (۳) سرسبز و شاداب۔ہرا بھرا (۴) بسا ہوا۔
پھُلا سرا۔ (پھُ۔لاس۔را) (ہ۔ا۔مذ] پھُلاوا۔دھوکا۔فریب۔جُل۔جھانسہ دَم۔مکر۔
پھُلانا۔ (پھُ۔لا۔نا) (ہ۔مص] (۱) پھُونک بھرنا۔موٹا کرنا۔مغرور کرنا۔متکبّر کرنا۔
پھَلانگ۔ (پھَ۔لانگ) (ہ۔ا۔مث] چھلانگ۔ڈگ۔زغند۔جَست۔قلانچ
پھَلانگنا۔ (پھَ۔لانگ۔نا) (ہ۔مص] چھلانگ مارنا۔زغند بھرنا۔جست کرنا۔ قلانچ مارنا۔پھاندنا۔
پھُلاہی۔ (پھُ۔لا۔ہی) (ہ۔ا۔مذ) کیکر کی قسم کا ایک درخت جس کی مسواکیں بنتی ہیں۔
پھُلبہری۔ (ہ۔ا۔مث) دیکھیے برص۔
پھُل پھانک۔ (ق۔ا۔مث] پھُول کی پتّی۔برگِ گُل۔
پھُلپھُلا۔ (پھُل۔پھُ۔لا) (ہ۔صف] (۱) پھُسپھُسا۔پُلپُلا۔ملائم۔نرم (۲) پھُولا ہوا۔کم ظرف۔
پھُل پھُلالی۔ (ق۔ا۔مذ) پھل اور سبزی وغیرہ۔
پھلت۔ (پھَ۔لت) (س۔صف] (۱) پھل دینے والا (۲) ستاروں کی چال کا اثر۔
پھلتا۔ (پھَل۔تا) (ہ۔ا۔مذ] گدکا۔
پھُلٹی۔ (پھُ۔لٹ۔ٹی) (ہ۔ا۔مث] پھُولوں کی دُکان۔پھُولوں کا بازار۔
پھُلجھڑی۔ (پھُل۔جھَ۔ڑی) (ہ۔ا۔مث) (۱) وہ آتش بازی جس سے پھُول جھڑتے ہیں (۲) چغل خور عورت۔لڑائی جھگڑا کرا دینے والی۔فتنہ پرداز۔
پھُلجھڑی چھوڑنا۔ (ا۔محاورہ) پھلجھڑی کو آگ دکھانا۔ (۲) فتنہ و فساد کی بات کرنا۔
پھلڈا۔ (پھَل۔ڈا) (ق۔ا۔مذ) تلوار کا پھل۔
پھُلروا۔ (پھُ۔لر۔وا) (ہ۔صف] پھُول جیسا۔نازک۔خوبصورت۔ناز و نعمت میں پلا ہوا۔
پھلڑا۔ (پھَل۔ڑا) (ہ۔ا۔مذ) پھل کی تصغیر۔چاقو یا تلوار کا پھل۔
پھلسا۔ (پھَل۔سا) (ہ۔ا۔مذ] (۱) دروازہ۔پھاٹک (۲) گاؤں کا حصّہ۔
پھُلسرا۔ (پھُل۔سِ۔را) (ہ۔صف] وہ کبوتر جس کا سر سفید اور بقیہ جسم پر رنگین پر ہوں۔
پھُل سیجڑی۔ (پھُل۔سے۔جڑی) (ق۔ا۔مث] پھُولوں کی سیج۔
پھُل نیر۔ (پھُل۔نیر) (ق۔ا۔مذ) گلاب کا عرق۔
پھلک۔ (ق۔ا۔مذ) پھالا۔پھپھولا۔
پھلکا۔ (پھَل۔کا) (ہ۔ا۔مذ] (۱) چھالہ۔آبلہ۔پھپھولا (۲) پھل۔دھار۔نوک (۳) دنگل۔اکھاڑا (۴) نرم زمین۔
پھُلکا۔ (پھُل۔کا) (ہ۔ا۔مذ] (۱) ہلکا۔سُبک (۲) ہلکی پھُولی ہوئی چپاتی۔
پھُلکاری۔ (پھُل۔کا۔ری) (ہ۔ا۔مث] (۱) کپڑے پر بیل بوٹے بنانے کا کام۔ (۲) ایک قسم کا کپڑا جس پر بیل بوٹے بنے ہوتے ہیں۔
پھُلکی۔ (پھُل۔کی) (ہ۔ا۔مث] پھُلکا کی تصغیر۔پکوڑی۔
پھلنا۔ (پھَل۔نا) (ہ۔مص] (۱) پھل لگنا۔درخت کا باردر ہونا۔میوہ لگنا (۲) مبارک ہونا (۳) پکنا۔بدن پر بہ کثرت پھوڑے پھنسیاں نکلنا (۴) صاحبِ اولاد ہونا۔دولت مند ہونا (۵) خوش قسمت ہونا (۶) منافع ہونا (۷) پروان چڑھنا۔
پھلنا پھُولنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پھل لگنا (۲) نسل بڑھنا (۳) ترقّی کرنا۔ خوش حال ہونا۔
پھُلنگ۔پھُننگ۔ (پھُ۔لنگ) (پھُ۔ننگ) (ہ۔ا۔مث] (۱) درخت کی چوٹی (۲) چھلانگ۔جست (ق)۔
پھلوا۔ (پھَل۔وا) (ہ۔ا۔مذ] گرہ دار۔پھندنا۔جھالر۔گُچھا۔
پھُلوا۔ (پھُل۔وا) (ہ۔ا۔مذ] ایک قسم کا پان۔
پھُلواری۔پھُلواڑی۔ (پھُل۔وا۔ری) (پھُل۔وا۔ڑی) (ہ۔ا۔مث) (۱) پھُولوں کا باغ۔چھوٹا سا باغ (۲) بال بچّے۔
پھُلوری۔ (پھُ۔لَو۔ری) (ہ۔ا۔مث] پکوڑی۔پھُلکی۔
پھلی۔ (پھَ۔لی) (ہ۔ا۔مث) بیجوں کی قدرتی تھیلی جس میں دانے ہوتے ہیں۔
پھلی لگی نہ پا پڑی، پٹاک ہو آ پڑی۔ (ا۔مثل) بغیر محنت و مشقت کے کوئی کام ہو جانا۔

پَھلّی۔ (ق۔ا۔مث) ایک زیور یعنی ناک کی کیل۔

پُھلی۔ (پُھ۔لی) (ہ۔ا۔مث) (۱) پھولا کی تصغیر۔ ایک سفید داغ جو آنکھ کے اندر پڑ جاتا ہے (۲) بچّے کا آلۂ تناسل (۳) پھول کی شکل کا ایک زیور جو عورتیں ناک میں یا دوسرے زیور میں لگا کر پہنتی ہیں (۴) چائے میں ڈالنے کی ایک خوش بودار دوا۔

پھُلیاں دھرنا۔ (ا۔محاورہ) دانت نکلنے سے پہلے مسوڑھوں کا کھُجلی ہو کر بھر آنا۔

پھلیر۔ (پھَ۔لیر) (ہ۔صف) سفید رنگ میں سیاہ یا سیاہ میں سفید۔ گُل دار گائے یا بیل۔

پُھلیری۔ (پھُ۔لے۔ری) (ق۔ا۔مث) کلُیل۔

پھلیل۔ (پھُ۔یل) (ہ۔ا۔مذ) خوش بودار تیل۔ پھُولوں میں بسائے ہوئے تلوں کا تیل۔

پھلیندا۔ (پھَ۔لیں۔دا) (ہ۔ا۔مذ) بڑی جامن۔

پھن۔ (س۔ا۔مذ) سانپ کا پھیلا ہوا سر جو وہ غصّے کی حالت میں پھیلاتا ہے۔

پھن مارنا۔ (۱) سانپ کا اپنے پھن کو کسی چیز پر مارنا (۲) سانپ کا کاٹنا۔ ڈسنا (۳) سر مارنا۔ سخت کوشش کرنا۔

پھنپھنانا۔ (پھَن۔پھَ۔نا۔نا) (ہ۔مص) غصّہ کرنا۔ نہایت غضب ناک ہونا۔ سانپ کا پھنکارنا۔

پھَند۔ (ہ۔ا۔مذ) جھُوٹ۔ فند۔ فریب۔

پھَندا۔ (پھَن۔دا) (ہ۔ا۔مذ) رسّی، دھاگے یا تار کا حلقہ۔ گتھی (۲) فریب۔ (۳) قابو۔ بس (۴) تکلیف۔ مصیبت۔ قید۔

پھندا پڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) گرہ پڑ جانا۔ اُلجھنا (۲) حلق میں پھانسا پڑنا (۳) شادی ہو جانا۔

پھندا (دینا) لگانا۔ (ا۔محاورہ) گرہ دینا۔ پھانسا لگانا۔

پھندا کٹنا۔ (ا۔محاورہ) مصیبت سے نکلنا۔ قرضے سے نجات پانا۔

پھندے میں (پڑنا) پھنسنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) مصیبت میں مبتلا ہونا۔ بلا میں گرفتار ہونا (۲) قید ہو جانا۔

پھندے میں پھنسانا۔ (ا۔محاورہ) جال میں پھانسنا۔ قابو میں لانا۔ فریب دینا۔

پھندے میں لانا۔ جال میں پھانسنا۔ دم دینا۔

پھَندانا۔ (پھَن۔دا۔نا) (ہ۔مص) کُدانا۔ پار کرانا۔ پھاندنا کا متعدی۔

پھُندنا۔ (پھُند۔نا) (ہ۔مص) جھبّا۔ تاگے یا ریشم کا پھُول یا گچھا جو تسبیح۔ ٹوپی وغیرہ میں زینت کے لیے لگایا جاتا ہے۔

پھُندنا سا۔ (ا۔صف) ننھا سا۔ چھوٹے قد کا۔

پھندیت۔ (پھَن۔دیت) (ہ۔ا۔مذ) وہ پالتو جانور جو اپنی آواز سے اپنے ہم جنسوں کو جال میں پھنسائے۔

پھنسانا۔ (پھَن۔سا۔نا) (ہ۔مص) (۱) اُلجھانا۔ لپیٹنا (۲) اٹکانا (۳) پکڑوانا۔ (۴) جال میں پکڑنا (۵) قابو میں لانا (۶) فریب دینا۔

پھنساؤ۔ (پھَن۔سا۔او) (ہ۔ا۔مذ) اُلجھاؤ۔ اُلجھیڑا۔ بکھیڑا۔

پھنسنا۔ (پھنس۔نا) (ہ۔مص) (۱) اُلجھنا۔ اٹکنا (۲) گرفتار ہونا۔ پکڑا جانا۔

پھُنسی۔ (پھُن۔سی) (ہ۔ا۔مث) چھوٹا پھوڑا۔ دانہ جو جسم پر نکل آئے۔

پھَنکا۔ (پھَن۔کا) (ہ۔ا۔مذ) ایک دفعہ کے پھانکنے کی مقدار۔ پھکّا۔

پھنکا (لگانا) مارنا۔ (ا۔محاورہ) ایک ہی دفعہ پھانک جانا۔ کسی سُوکھی پسی ہوئی چیز کو یک بارگی منہ میں ڈال لینا۔

پھُنکار۔ (پھُن۔کار) (ہ۔ا۔مث) سانپ کے سانس چھوڑنے کی آواز۔ دَم۔ پھُونک

پھُنکانا۔ (ق۔مص) جدا کرنا۔

پھِنکنا۔ (پھِنک۔نا) (ہ۔مص) (۱) گِرنا۔ بکھرنا (۲) ضائع ہونا۔

پھُنکنا۔ (پھُنک۔نا) (ہ۔مص) جلنا۔ جھُلسنا۔

پھُنکنی۔ (پھُنک۔نی) (ہ۔ا۔مث) بانس کی سُوراخ دار نلی جس سے آگ پھُونکتے ہیں۔

پِھنکوانا۔ پِھکوانا۔ (پِھنک۔وا۔نا) (پِھک۔وا۔نا) (ہ۔مص) پھینکنا کا متعدی المتعدی۔

پھُنکوانا۔ پھُکوانا۔ (پھُنک۔وا۔نا) (پھُک۔وا۔نا) (ہ۔مص) پھونکنا کا متعدی المتعدی۔

پَھنکی۔ (پھَن۔کا) (ہ۔ا۔مث) (۱) ایک دفعہ پھانکنے کی مقدار (۲) سفوف۔

پھُنگی۔ (پھُن۔گی) (ہ۔ا۔مث) شاخ کا سِرا۔ ناک کی نوک۔

پھُنگنی۔ (پھُنگ۔نی) (ق) پھُنسی۔ پھوڑا۔

پھُننگ۔ (ہ۔مث) درخت کی چوٹی۔ شاخ کا سِرا (۲) کوڑے کا سِرا۔

پھنّو۔ (پھُن۔نو) (ہ۔ا۔مث) ننھے بچّوں کا عضوِ تناسل۔

پھنی۔ (پھَ۔نی) (ہ۔صف) (۱) پھَن والا (۲) ایک قسم کا سانپ (۳) گوٹا بُننے کا آلہ۔

پھُنّی۔ پھُنیا۔ (پھُن۔نی) (پھُن۔یا) (ہ۔ا۔مث) (۱) پھندنا (۲) گانٹھ (۳) بچّے کا آلۂ تناسل۔

پھَنّی۔ (پھَن۔نی) (ہ۔ا۔مث) مخروطی لکڑی یا کیل جو لکڑی چیرتے وقت جوف میں لگائی جائے۔ پھانہ۔

پھنیارا۔ (پھَن۔یا۔را) (ق۔ا۔مذ) فوارہ

پھُو۔ (ہ۔ا۔مث) پھُو نکنے کی آواز۔

پھُوا پھُو۔ (پھُ۔وا۔پھُو) (ہ۔ا۔مث) لڑکیوں کا ایک کھیل جس میں وہ باہم ہاتھ ملا کر حلقے میں چک پھیریاں لیتی ہیں۔

پھُوار۔ (پھُ۔وار) (ہ۔ا۔مث) (۱) ہلکا ہلکا مینہ (۲) ایک قسم کا جالی دار باریک کپڑا جس پر چھوٹی چھوٹی بُندکیاں بنی ہوتی ہیں۔

پھُوارا۔ (پھُ۔وا۔را) (ہ۔ا۔مث) فوارہ۔

پھُوپا۔ پھُوپھا۔ (ہ۔ا۔مذ) پھوپھی کا شوہر۔

پھُوپِس۔ (پھُو۔پِس) (ہ۔ا۔مث) پھُوپیا ساس۔

پھُوٹ۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) نااتفاقی۔ بگاڑ۔ عداوت (۲) خربوزے کی قسم۔ کا ایک پھل جو پک کر کھل جاتا ہے۔

پھُوٹ آنا۔ (ا۔محاورہ) باہر نکل آنا۔ نمودار ہونا (۲) کلا نکلنا۔

پھُوٹ بہنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) رو پڑنا۔ زار و زار رونا (۲) بھید کھول دینا۔ (۳) پھوڑا پھوٹ کر مواد جاری ہونا۔ سیّال مادے کا بند توڑ کر نکل جانا۔

پھُوٹ پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) نااتفاقی ہونا۔ دُشمنی ہونا۔ جُدائی ہونا۔

پھُوٹ پھٹک رہنا۔ (ا۔ محاورہ) اَن بن رہنا۔ نااتفاقی اور جھگڑا رہنا۔

پھُوٹ پھُوٹ کر رونا۔ (ا۔ محاورہ) زار زار رونا۔ بہت آنسو بہانا۔

پھُوٹ ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) باہم دُشمنی ڈال دینا۔ جُدائی کرانا۔

پھُوٹ سا کھل جانا۔ (ا۔ محاورہ) ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا۔ کھل جانا۔ شق ہونا۔

پھُوٹ کر نکلنا۔ درخت میں شاخ نکلنا۔ بیج میں انکھوا نکلنا۔

پھُوٹ نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جسم پر پھنسیاں ہو جانا (۲) توڑ کر نکل جانا۔ (۳) راز کھُلنا (۴) پھوڑے کا پک کر پھُوٹ بہنا۔

پھُوٹا۔ (پھُو۔ ٹا) (ہ۔ صف) ٹوٹا ہوا۔ شکستہ۔

پھُوٹانے۔ [ق۔ ا۔ مذ۔ جمع] بھُنے ہوئے چنے۔

پھُوٹک۔ (پھُوٹَک) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) ریزہ (۲) وہ چیز جو ریزہ ریزہ ہو جائے۔ ٹوٹا۔

پھُوٹن۔ (پھُوٹَن) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) ناراضی۔ نااتفاقی (۲) اعضا شکنی۔

پھُوٹنا۔ (پھُوٹ۔ نا) (س۔ مص) (۱) ٹوٹنا۔ تڑقنا (۲) شگفتہ ہونا۔ کھلنا (۳) پھنسیاں نکلنا (۴) ظاہر ہونا (۵) پتے نکلنا (۶) چھٹنا (۷) خبر پھیلنا۔ (۸) پکے یا کچے زخم کا پھٹ کر آلائش نکلنا (۹) فریق مخالف سے مل جانا (۱۰) رنگ نمایاں ہونا (۱۱) روشنی جاتی رہنا (آنکھ کے لیے) (۱۲) کوڑھ ہونا۔ (۱۳) توڑ کر نکل جانا۔ بعض جملوں میں ٹوٹنا کے معنی بھی دیتا ہے۔ بعض میں ٹوٹنا پھُوٹنا دونوں مستعمل ہیں۔

پھُوٹی۔ (پھُو۔ ٹی) (ہ۔ صف) ٹوٹی ہوئی۔ شکستہ۔ پھُوٹا کی تصغیر۔

پھُوٹی آنکھ کا تارا۔ پھُوٹی آنکھ کا دیدہ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) کئی بیٹوں میں ایک بیٹا جو زندہ رہا ہو۔ نہایت عزیز۔ بہت پیارا۔

پھُوٹی آنکھ نہ بھانا (نظروں۔ دیدوں)۔ (ا۔ محاورہ) ذرا بھی گوارا نہ ہونا۔ بُرا لگنا۔ بالکل پسند نہ آنا۔

پھُوٹی کوڑی۔ (ا۔ مث) نہایت حقیر رقم۔ ادنیٰ رقم۔

پھُوٹی کوڑی پاس نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کچھ بھی پاس نہ ہونا۔

پھُوٹی ہانڈی آواز سے پہچانی جاتی ہے۔ (ا۔ مثل) عیب یا نقص کا آسانی سے پتہ چل جاتا ہے۔

پھُوٹے منہ سے۔ بُرے منہ سے۔ بد دلی سے۔

پھوڑا۔ (پھو۔ ڑا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) دُنبل۔ گومڑ۔ بڑی اور موٹی پھنسی۔ زہریلے مادے کی تھیلی (۲) بہت تکلیف دہ خیال (۳) نالائق اولاد۔

پھوڑا پھُوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) پھوڑا پک کر مواد نکلنا۔

پھوڑا نکلنا۔ دُنبل نکلنا۔ گومڑ ظاہر ہونا۔

پھوڑنا۔ (پھوڑ۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) توڑنا۔ ٹکڑے کرنا (۲) ظاہر کرنا۔

پھُوس۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) وہ لمبی گھاس جس کا چھپّر بناتے ہیں۔ پرانی گھاس (۲) بہت ضعیف (۳) جلد جل جانے والا۔

پھُوس کا تاپنا۔ (ا۔ محاورہ) کمینے سے فائدے کی اُمید رکھنا (۲) فضول کام کرنا۔

پھُوس میں چنگاری ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) فساد کرانا۔ اشتعال دلانا۔

پھُوسرا۔ پھُوسڑا۔ (پھُوس۔ را) (پھُوس۔ ڑا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) ریشم یا کپڑے وغیرہ کا ریشہ (۲) بچہ۔ اولاد۔

پھُوسی۔ (پھُو۔ سی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) پھُوس (۲) پھُوسرا (۳) کوڑا کرکٹ۔

پھوک۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) فضلہ جو کسی چیز کے نچوڑ لینے کے بعد بچے (۲) خالی۔ کھوکھلا (۳) بد ذائقہ۔ سیٹھا۔

پھوکا۔ (پھو۔ کا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) ہلکا۔ سُبک (۲) جس میں کوئی طاقت نہ ہو۔

پھوکٹ۔ (پھو۔ کٹ) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) مُفت کی چیز۔ بے قیمت چیز (۲) نکمّا یا نالائق شخص۔ مُفلس آدمی۔

پھوکٹ کا۔ (ا۔ صف) مُفت کا۔ بے دام۔

پھوکل۔ پھوکلا۔ (پھو۔ کل) (پھوک۔ لا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) خالی (۲) مُفلس۔ کھوکھلا

پھُوگنا۔ [ق۔ مص] پھولنا۔

پھُول۔ [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) رنگین پتیوں کا وہ گچھا جس کے بعد میں پھل یا بیج نکلیں۔ گُل (۲) پتنگا۔ شرارہ (۳) نقش و نگار (۴) ہندو مُردے کی جلی ہوئی ہڈیوں کی راکھ (۵) ایک قسم کی مرکب دھات۔ کانسی (۶) حیض کا خون (۷) ہندوؤں کا تیجا۔ مُسلمان مُردوں کی فاتحہ خوانی کی رسم (۸) جسم پر سفید داغ (۹) ساگ کے سُوکھے ہوئے پتے (۱۰) شراب (۱۱) ہلکا۔ سُبک (۱۲) کسی پتلی چیز کے جما کر سُکھائے ہوئے ورق (۱۳) نوک۔ دھار۔

پھُول آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) درخت میں پھول لگنا۔ موسم بہار آنا (۲) حیض آنا۔

پھُول اُترنا۔ (ا۔ محاورہ) درخت سے پھُولوں کا چُنا جانا۔

پھُول پان۔ (ا۔ مذ) (۱) اہتمام۔ انجام کار۔ بُرائی بھلائی (۲) نازک۔ نازک اندام

پھُول پان دینا۔ (ا۔ محاورہ) خاطر مدارات کرنا۔

پھُول پان کی گدھی۔ (ا۔ مث) بچوں کا ایک کھیل۔

پھُول پتی۔ (ا۔ مث) بیل بوٹا۔ نقش و نگار۔

پھُول پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چنگاری پڑنا۔ آگ لگنا (۲) داغ پڑنا۔

پھُول جانا۔ (ا۔ محاورہ) (کنایتاً) خفا ہو جانا۔

پھُول جھڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پھُولوں کا درخت سے گرنا۔ خزاں ہونا (۲) خوش کلامی کرنا۔ فصاحت سے بولنا۔ میٹھے بول بولنا (۳) چراغ اور آتش بازی میں سے پھُول نکلنا۔

پھُول جھڑے تو پھل لگے۔ (ا۔ مثل) ایک کا نقصان ہوتا ہے تو دوسرے کو فائدہ ہوتا ہے۔

پھُول چڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) قبر یا مُورت پر پھُول رکھنا۔

پھُول چُننا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پھُول توڑنا (۲) ہندوؤں کی ایک رسم جس میں تیجے کے دن مُردے کی ہڈیاں چن کر دریا میں بہاتے ہیں۔

پھُول سُونگھ کے رہنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت کم کھانا۔

پھُول کاڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) کپڑے پر سُوئی تاگے سے پھُول بنانا۔

پھُول کا ہنسنا۔ (ا۔ محاورہ) پھُول کھلنا۔ پھُول کا شگفتہ ہونا۔

پھُول کترنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چراغ کا گُل کترنا (۲) انوکھا کام کرنا۔

پھُول کملانا۔ (ا۔ محاورہ) پھُول کا مرجھانا۔

پھُول کھلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بند کلی کا پھُول بننا۔ شگفتہ ہونا (۲) بیاہ ہونا۔

پھُول کی جگہ پنکھڑی۔ (ا۔ مثل) بہت چیز کی بجائے تھوڑی سی۔ بہت نہیں تھوڑا ہی سہی۔

پھُول کی چھڑی نہیں (لگائی) چھُوائی ۔ (ا۔ محاورہ) کبھی نہیں مارا۔ ہاتھ تک نہیں لگایا۔ بڑے ناز و نعمت میں رکھا۔
پھُول کے دن ۔ (ا۔ محاورہ) حیض کا زمانہ۔
پھُول کے کُپّا ہو جانا ۔ (ا۔ محاورہ) بہت موٹا ہو جانا۔ بہت پھُول جانا۔
پھُول گوبھی ۔ (ا۔ مث) وہ گوبھی جس میں بڑا پھُول آتا ہے۔ ایک قسم کا کرم کلّا۔
پھُول لانا ۔ (ا۔ محاورہ) درخت میں پھُول لگنا۔ پھُول نمودار ہونا۔ پھولوں سے لدنا۔
پھُول نہیں پنکھڑی سہی ۔ (مثل) جو مل جائے غنیمت ہے۔
پھُول والوں کی سیر ۔ (ا۔ مث) دہلی کا مشہور سالانہ میلہ جو برسات کے موسم میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے مزار پر پھول والے منعقد کرتے تھے۔
پھُول وہی جو ہمیش چڑھے ۔ (مثل) (۱) پھُول وہی جو کسی مقدس مقام پر چڑھائے جائیں یا کسی بڑے آدمی کی خدمت میں پیش ہوں (۲) تدبیر وہی ٹھیک ہے جو کام آجائے۔
پھُول ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) فاتحہ اور سوم کی رسوم کا ادا ہونا۔ تیجا ہونا۔
پھُولوں کا گہنا ۔ (ا۔ صف) (۱) پھُولوں کا زیور (۲) چیچک۔
پھولوں کی بدّھی ۔ (ا۔ مث) گلے میں ڈالنے والا پھولوں کا ہار۔
پھُولوں کی چادر ۔ (ا۔ صف) پھُولوں کی لڑیاں جو چادر کے طور پر گوندھ کر مزار پر چڑھاتے ہیں۔
پھُولوں کی چھڑی ۔ (ا۔ مث) (۱) وہ لکڑی جس میں پھُولوں کے ہار چوتھی کھیلنے کے لیے لگا دیتے ہیں (۲) معشوقوں کے ہاتھ کی مار۔
پھُولوں کی سیج ۔ (ا۔ مث) وہ پلنگ جو پھُولوں سے سجایا جائے۔ بستر راحت۔
پھُولوں میں تلنا ۔ (ا۔ محاورہ) نہایت نازک بدن ہونا (۲) بہت ہلکا ہونا
پھُول ۔ (ہ) سُوجی ہوئی جگہ۔
پھُول بیٹھنا ۔ (ا۔ محاورہ) ناراض ہو کر بیٹھنا۔ خفا ہو جانا۔
پھُول پھول کر بیٹھنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نہایت خوش ہو کر بیٹھنا (۲) مغرور ہونا۔
پھُول جانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سُوجنا۔ وَرَم ہو جانا (۲) موٹا ہونا (۳) ہوا بھر کر اُبھر جانا (۴) مغرور ہونا۔
پھولا ۔ (پھو۔ لا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) آنکھ کی پھُلی۔ آنکھ کی سیاہی پر ایک سفید دھبا پیدا ہو جانا (۲) پھپھولا (۳) کاجل۔
پھُولا ۔ (پھُو۔ لا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) پرندوں کا ایک مرض جس میں جانور پھُول جاتا ہے اور پھر کانٹا نکلنے سے مر جاتا ہے (۲) سفیدی کا نشان جو گھوڑوں کے پچھلی ٹانگوں یا ران پر ہوتا ہے۔ یہ نشان منحوس سمجھا جاتا ہے (۳) پھُولا ہوا۔
پھُولا پھلا رہے ۔ (ا۔ دُعا) سر سبز و شاداب اور خوش و خرّم رہے۔
پھُولا پھُولا پھرنا ۔ (ا۔ محاورہ) خوش خوش پھرنا۔ بے فکری سے گھومنا۔
پھُولا نہ سمانا ۔ (ا۔ محاورہ) نہایت خوش ہونا۔ خوشی کے مارے پھُول جانا۔
پھُولام ۔ (پھُو۔ لام) [ہ۔ ا۔ مذ] ایک قسم کا ریشمی کپڑا جس میں طرح طرح کے پھُول بنے ہوتے ہیں۔
پھُولنا ۔ (پھُول۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) سُوجنا۔ بھرا ہونا (۲) اُبھرنا (۳) شگفتہ ہونا۔ (۴) موٹا ہونا (۵) ظاہر ہونا (۶) مغرور ہونا (۷) خوش ہونا۔ سر سبز ہونا۔
پھُولنا پھلنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) درخت کا سر سبز اور بارآور ہونا (۲) انسان کا دولت مند اور صاحبِ اولاد ہونا۔ بامراد ہونا۔
پھُولو پھلو ۔ (پھُو۔ لُو۔ پھَ۔ لو) [ہ] (کلمۂ دعائیہ) خوش رہو۔ اقبال بڑھے۔
پھُولے پھلے ۔ (پھُو۔ لے۔ پھَ۔ لے) [ہ] سر سبز و شاداب ہو۔ خوش و خرّم اور با اولاد ہو۔
پھُوں پھاں ۔ (ا۔ مث) (۱) اکڑ۔ شیخی (۲) غصّہ۔ ناخوشی۔
پھُوں پھاں کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) سانپ کی طرح پھُنکارنا۔ غصّہ کرنا۔
پھونچڑا۔ پھونسڑا ۔ (پھُو نچ۔ ڑا) (پھُونس۔ ڑا) [ہ۔ ا۔ مذ] اُون پشم۔ لکڑی یا کاغذ کا ریشہ۔
پھُوندنے کی چال ۔ (ا۔ مث) اِترا کر چلنا۔ (ق)
پھُونس ۔ [ہ۔ ا۔ مذ] دیکھیے "پھوس"۔
پھُونک ۔ [ہ۔ ا۔ مث] وہ ہوا جو زور سے مُنہ سے نکالی جائے۔ سانس۔ نفس۔ (۲) منتر (۳) رُوح (۴) ہلکا۔ کھوکھلا۔
پھُونک پھُونک کر (پاؤں) قدم رکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) احتیاط سے آہستہ آہستہ چلنا (۲) بچ بچ کر کام کرنا۔ ڈرتے ڈرتے کچھ کرنا۔
پھُونک دینا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جلا دینا (۲) بھسم کر دینا (۳) بہکا دینا (۴) حُقّے کا پانی نکالنا (۵) مُشتہر کر دینا (۶) کچھ کہہ کر مغرور کر دینا (۷) دَم کر دینا (۸) کان میں کہہ دینا۔ بہکانا۔
پھُونک ڈالنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جَلا دینا (۲) تباہ کر دینا (۳) دولت اُڑا دینا (۴) منتر یا دَم کرنا۔
پھُونک سرک جانا ۔ (ا۔ محاورہ) گھبرا جانا۔ ڈر جانا۔ ہوش اُڑ جانا۔
پھُونک مارنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زور سے مُنہ سے ہوا نکالنا (۲) بجھانا۔ خاموش کرنا (۳) جادو کرنا (۴) جلانا۔ سُلگانا۔
پھُونک نکل جانا ۔ (ا۔ محاورہ) دَم نکل جانا۔ سانس نکل جانا۔
پھُونکنا ۔ (پھُونک۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) پھُونک مارنا (۲) جلانا۔ آگ لگانا (۳) بھسم کرنا (۴) دَم کرنا (۵) بہکانا۔ کان بھرنا (۶) شائع کرنا۔ پھیلانا (۷) ستانا (۸) برباد کرنا۔
پھُونکی چھُری ۔ (پھُوں۔ کی۔ چھُ۔ ری) [ہ۔ ا۔ مث] وہ چھُری جس پر کچھ پڑھ کر پھُونکا گیا ہو۔
پھوہا۔ پھویا ۔ (پھو۔ ہا) (پھو۔ یا) [ہ۔ ا۔ مذ] روئی کا وہ ٹکڑا جسے دُودھ یا شربت میں تر کر کے ننھے بچّوں کے مُنہ میں چوساتے ہیں۔ رُوئی کا ٹکڑا۔
پھوہار ۔ (پھو۔ ہار) [ہ۔ ا۔ مث] پھوار۔ مہین مہین بوندیں۔
پھُوہڑ ۔ (پھُو۔ ہڑ) [ہ۔ صف] (۱) سُگھڑ کی ضد۔ بدسلیقہ۔ بے ہنر (۲) وہ عورت جو اُمورِ خانہ داری کی سمجھ نہ رکھتی ہو (۳) بے وقوف۔
پھُوہڑ پن (پنا) ۔ (ا۔ مذ) (۱) بدسلیقگی۔ ناشائستگی (۲) بے ہُنری (۳) بیوقوفی۔ نادانی۔
پھوئی۔ پھُئی ۔ (پھُو۔ ای) (پھُ۔ ای) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) پھپھوندی (۲) گھی کا

پھُول جو تاؤ دیتے وقت اُوپر آجاتا ہے (۳) باریک بُوند۔ پھوار۔

پھُوئیاں پھُوئیاں۔ (پھُو۔ اِ۔ یاں۔ پھُو۔ اِ۔ یاں) (ہ) قطرہ قطرہ۔ کم کم۔ تھوڑا تھوڑا۔

پھُوئیاں پھُوئیاں تالاب بھر جاتا ہے۔ (مثل) تھوڑا تھوڑا کر کے بہت ہو جاتا ہے۔

پھپھّے۔ (ق۔ ا۔ مذ۔ جمع) پھپھولے۔

پھپا۔ (پھَ۔ پا) (ہ۔ ا۔ مذ) منافع یا سُود۔

پھیپھڑا۔ (پھیپھ۔ ڑا) (ہ۔ ا۔ مذ) سانس لینے کا عضو۔ وہ عضو جو دل کے قریب ہوتا ہے۔

پھیپھڑا جلانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی خیر خواہی کرنا۔

پھیپھڑی۔ (پھیپھ۔ ڑی) (ہ۔ ا۔ مث) ہونٹوں کی خشکی۔ پپڑی جو گرمی کی وجہ سے لبوں پر بندھ جاتی ہے۔

پھیپھڑی بندھ جانا۔ (ا۔ محاورہ) پیاس سے ہونٹوں کا خشک ہو جانا۔

پھیٹ۔ پھینٹ۔ (ہ۔ ا۔ مث) پیٹی۔ کمر بند۔ پٹکا۔

پھیٹا۔ پھینٹا۔ (پھے۔ ٹا) (پھیں۔ ٹا) (ہ۔ ا۔ مذ) سر سے باندھنے کا چھوٹا دوپٹہ چھوٹی پگڑی۔ دستار۔

پھیٹنا۔ پھینٹنا۔ (پھیٹ۔ نا) (پھینٹ۔ نا) (ہ۔ مص) ملانا۔ ایک جان کرنا۔ حل کرنا۔ مارنا۔

پھیر۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) چکر۔ موڑ۔ گھماؤ (۲) فاصلہ (۳) انقلاب (۴) راستے کی ٹیڑھ (۵) پیچ۔ فریب (۶) اُلجھاؤ۔ بکھیڑا (۷) فرق (۸) فکر (۹) حلقہ (۱۰) اندازہ۔ تخمینہ۔

پھیر باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) تار باندھنا (۲) محدود کرنا (۳) پگڑی باندھنا۔

پھیر بدل۔ (ا۔ مذ) عوض۔ معاوضہ۔ اَدل بدَل۔ انقلاب۔

پھیر بندھنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی چیز کا تسلسل بندھنا۔ دَور بندھنا۔

پھیر پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چکر پڑنا (۲) فرق ہونا۔

پھیر پھار۔ (ا۔ مث) (۱) ہیرا پھیری۔ اُلٹ پُلٹ (۲) پیچ۔ جال۔ فریب۔

پھیر دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) واپس کر دینا۔ لوٹا دینا (۲) رُخ موڑنا۔

پھیر کھانا۔ (ا۔ محاورہ) دُور کی راہ سے جانا (۲) مصیبت میں پھنسنا (۳) گھاٹا پڑنا۔

پھیر لینا۔ (ا۔ محاورہ) واپس کر لینا۔ لوٹا لینا۔

پھیر میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) چکر میں آنا۔ گردش میں آنا۔

پھیرا۔ (پھے۔ را) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) گشت۔ دورہ (۲) طواف (۳) موڑ۔ گھماؤ (۴) حلقہ۔ دائرہ (۵) گداگر فقیروں کا گشت (۶) آسیب کا خلل (۷) ناشتہ جو بچوں کو تیسرے پہر دیتے ہیں (۸) چونا ناپنے کا پیمانہ۔

پھیرے ڈالنا۔ (۱) نکاح کرنا۔ عقد کرنا (۲) کسی کام کے لیے بار بار جانا۔

پھیرنا۔ (پھیر۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) گھُمانا۔ چکر دینا۔ پھرانا (۲) واپس کرنا (۳) موڑنا۔ رُخ بدلنا (۴) سدھانا۔ نکالنا (۵) گھوڑے کو آگے یا پیچھے موڑنا (۶) رنگ چڑھانا۔ قلعی کرنا (۷) پلٹنا (۸) دُہرانا (۹) ناراض کرنا (۱۰) چھونا (۱۱) سیر کرانا (۱۲) پلٹنا۔ زبان بدلنا۔

پھیری۔ (پھے۔ ری) (ق۔ ا۔ مث) گنے کی پور۔

پھیری۔ (پھے۔ ری) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) طواف (۲) گشت۔ چکر (۳) گداگروں کا گشت (۴) خردہ فروش کا گشت۔

پھیری پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) بیچنے یا بھیک مانگنے جانا۔ گشت لگانا۔

پھیری والا۔ (۱) وہ شخص جو گلی کوچوں میں پھر کر سودا بیچے۔ بساطی۔ خوانچے والا (۲) وہ فقیر جو معمولاً پھیری لگائے۔

پھیڑنا۔ (پھیڑ۔ نا) (ق۔ مص) ادا کرنا۔

پھیکا۔ (پھی۔ کا) (ہ۔ صف) (۱) بے نمک۔ الونا۔ کم شیریں (۲) بدمزہ۔ بے ذائقہ (۳) ہلکا۔ مدھم (۴) اُداس (۵) رُوکھا۔ بداخلاق۔

پھیکا پڑ جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رنگ مدھم ہو جانا۔ بے آب ہو جانا (۲) شرمندہ ہو جانا۔

پھیکا پنڈا۔ (ا۔ مذ) خفیف سا بخار۔

پھیکا غمزہ۔ (ا۔ مذ) بے لطف نخرہ۔ شتر غمزہ۔

پھیکا مُنہ کرنا۔ (ا۔ مذ) افسردہ ہونا (ق)

پھیکی۔ (پھی۔ کی) (ہ۔ ا۔ مث) پھیکا کی تانیث۔ بے نمک۔ بدمزہ۔

پھیگڑا۔ (پھے۔ گڑا) (ق) ٹیڑھی ٹانگوں والا۔

پھیلانا۔ (پھے۔ لا۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) بچھانا (۲) لمبا کرنا (۳) کھولنا۔ بڑھانا۔ (۴) تقسیم کرنا۔ بانٹنا (۵) حساب کرنا (۶) مُشتہر کرنا (۷) بکھیرنا (۸) شروع کرنا۔ (۹) پڑتال کرنا۔

پھیلاوٹ۔ (پھے۔ لا۔ وَٹ) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) تقسیم۔ بانٹ (۲) حساب کا عمل۔

پھیلاؤ۔ (پھے۔ لا۔ او) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) چوڑائی۔ وُسعت (۲) درازی۔ اندازہ مقدار۔ تخمینہ۔

پھیل کر بیٹھنا۔ (ا۔ مص) فراغت سے بیٹھنا۔ کھُل کر بیٹھنا۔

پھیلنا۔ (پھیل۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) بچھنا۔ پسرنا (۲) فراخ ہونا (۳) مشہور ہونا (۴) بکھرنا (۵) چھانا (۶) بڑھنا (۷) ضد کرنا (۸) کثیر الاولاد ہونا (۹) موٹا ہونا (۱۰) حد سے بڑھنا (۱۱) بکثرت ہونا (۱۲) بے تکلف ہونا۔

پھین۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) جھاگ۔ کف (۲) رطوبت جو مُنہ سے نکلے۔

پھینٹی۔ (پھیں۔ ٹی) (ہ۔ ا۔ مث) سُوت کی اَنٹی۔

پھینچنا۔ (پھینچ۔ نا) (ہ۔ مص) صابن کے بغیر کپڑا دھونا۔ کھنگالنا۔

پھینک۔ (ہ۔ ا۔ مث) بکھیر۔ پھادر۔

پھینک پھانک۔ پھینک کر۔

پھینک دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) گرا دینا (۲) ضائع کر دینا (۳) اُچھال دینا۔ (۴) بکھیر دینا۔

پھینکنا۔ (پھینک۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) ڈالنا۔ گرانا (۲) بکھیرنا (۳) پٹخنا۔ دے مارنا (۴) سرپٹ دوڑانا (۵) اُچھالنا (۶) ضائع کرنا (۸) پٹہ کھیلنا۔

پھینی۔ (پھے۔ نی) (ہ۔ ا۔ مث) ایک قسم کی گھی میں تلی ہوئی لچھے دار میدے کی روٹی۔ جسے گرم دودھ میں بھگو کر کھاتے ہیں۔

پھیہا۔ (پھی۔ ہا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) پھاہا (۲) مرغی کی ایک بیماری جس میں پیٹ کے

نیچے ورم ہو جاتا ہے اور وہ انڈے نہیں دیتی ۔

پ ـــ ی

پی۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) پریتم ۔ پیارا ۔ معشوق (۲) شوہر (۳) پینا کا امر۔
پی کہاں۔ پپیہے کی آواز۔
پی۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) چربی ۔
پیپے۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) پٹھا (۲) تانت (۳) کھوج (۴) نشان (بطور صف) پیچھے ۔
پئے۔ (ف) لیے ۔ واسطے ۔ صدقے میں۔
پے۔ (Pay) (انگ ۔ ا ۔ مث) (۱) ادائی (۲) تنخواہ ۔ مشاہرہ (۳) مزدوری ۔ اُجرت ۔
پے در پے (پیا پے) لگاتار ۔ متواتر۔
پیا۔ (پِ ۔ یا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) محبوب ۔ معشوق (۲) شوہر۔
پیاپے مپے بہ پے سپے در پے۔ (ف) مسلسل ۔ لگاتار ۔ متواتر۔
پیا جسے چاہے وہی سہاگن۔ (مثل) (۱) سہاگن اصل میں وہی ہے جس سے خاوند محبت کرے۔
پیا پیتہ۔ (پِ ۔ یا) (پِ ۔ یَہ) (ہ ۔ ا ۔ مذ) گاڑی کا چکر ۔ وہ چرخی نما مدور پایہ جس کے ساتھ دُھرا لگا ہوتا ہے۔
پیا بانسا۔ (پِ ۔ یا ۔ باں ۔ سا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) ایک قسم کا بانس (۲) ایک پودا جس سے سُرخ رنگ نکالتے ہیں۔
پیادہ۔ (پِ ۔ یا ۔ دَہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) پیدل (۲) شطرنج کا مہرہ (۳) ہرکارہ چپراسی ۔ جمع : پیادگاں ۔
پیادہ پا۔ پیدل ۔ سوار کی ضد۔
پیادہ گرد۔ (ف ۔ صف) پیدل چلنے والا۔
پیادۂ محاصل۔ (۱) وہ چپراسی جو مقروض کے مکان پر مقرر کیا جائے ۔ اور اس کے قرض ادا کرنے تک اسی کے خرچ پر وہاں رہے (۲) وہ سپاہی جو مالیہ وصول کرنے کے لیے مقرر کیا جائے ۔
پیار۔ (پِ ۔ یار) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) محبت (۲) لاڈ ۔ دُلار (۳) ماما (۴) عشق ۔ (۵) بوسہ (۶) دوستی ۔ میل جول (۷) التفات ۔ مہربانی ۔
پیار آنا۔ (ا ۔ محاورہ) محبت کا جوش ہونا ۔ دل کا مائل ہونا ۔ فریفتہ ہونا ۔
پیار اخلاص۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) ربط ضبط ۔ میل جول۔
پیار کا نام۔ (ا ۔ مذ) وہ نام جو پیار سے رکھ لیتے ہیں۔
پیار کرنا۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) محبت کرنا (۲) چمکارنا (۳) بوسہ لینا (۴) عشق کرنا ۔
پیار کی آنکھ ۔ پیار کی نظر۔ (ا ۔ مث) محبت کی نگاہ ۔ محبت کا انداز۔
پیار نکالنا۔ (ا ۔ محاورہ) حسرت نکالنا ۔ چاؤ نکالنا ۔ ارمان نکالنا ۔
پیارا۔ (پیا ۔ را) (ہ ۔ صف) (۱) لاڈلا ۔ چہیتا (۲) دوست (۳) معشوق (۴) عزیز ۔ نزدیکی رشتہ دار (۵) خوب صورت (۶) قابلِ قدر۔
پیاروں پیٹی۔ وہ عورت جس کے عزیز مر گئے ہوں (بطور بد دُعا مستعمل ہے)

پیارانگا۔ (پِ ۔ یا ۔ راں ۔ گا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایک جڑ جو دوا کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔
پیاری۔ (پیا ۔ ری) (ہ ۔ صف) عزیزہ ۔ محبوبہ ۔ لاڈلی ۔ معشوقہ ۔
پیاری پیاری باتیں۔ (ا ۔ مث) میٹھی میٹھی باتیں ۔ بھولی بھولی باتیں۔
پیارے۔ (پیا ۔ رے) (ہ) معشوق کے لیے کلمۂ خطاب ۔
پیاز۔ (پِ ۔ یاز) (ہ ۔ ا ۔ مث) ایک بُودار گانٹھ والی جڑ جس میں تہ بہ تہ چھلکے ہوتے ہیں اور کھائی جاتی ہے (پ) گنڈا ۔
پیازا۔ (Piazza) (پِ ۔ یا ۔ زا) (انگ ۔ ا ۔ مذ) چوک منڈی (خصوصًا اطالوی شہروں میں)
پیازی۔ (پِ ۔ یا ۔ زی) (ف ۔ صف) (۱) پیاز سے منسوب (۲) شربتی ۔ گلابی (۳) ایک قسم کا نہایت قیمتی اور خوش رنگ لعل ۔
پیاس۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) تشنگی ۔ پانی پینے کی خواہش (۲) تمنا ۔ آرزو ۔ چاہت
پیاس بجھانا۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) تشنگی فرد کرنا ۔ پانی پلا کر تسلی دینا (۲) خواہش پوری کرنا۔
پیاس بھڑکنا۔ (ا ۔ محاورہ) پیاس کی شدت ہونا ۔
پیاس کا چسکا۔ (ا ۔ محاورہ) بار بار پیاس لگنے کی کیفیت ۔
پیاس لگنا۔ (ا ۔ محاورہ) پانی کی خواہش ہونا ۔ تشنگی ہونا۔
پیاس مارنا۔ (ا ۔ محاورہ) پانی کی خواہش کو روکنا ۔ تشنگی کو برداشت کرنا ۔
پیاس مرجانا۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) تشنگی از خود رفع ہو جانا (۲) خواہش باقی نہ رہنا۔
پیاسا۔ (پیا ۔ سا) (ہ ۔ صف) (۱) تشنہ (۲) خواہش مند (۳) مشتاق ۔ آرزو مند۔
پیاسا کنوئیں کے پاس جاتا ہے کنواں پیاسے کے پاس نہیں آتا۔ (مثل) طالب مطلوب کے پاس جاتا ہے ۔ مطلوب طالب کے پاس نہیں آتا۔
پیال۔ (پَ ۔ یال) (س ۔ ا ۔ مث) دھان کا سُوکھا ڈنٹھل ۔ پھوس ۔ پرال ۔
پیال کے پاؤں۔ (ا ۔ صف) ناپائدار۔
پیالا ۔ پیالہ۔ (پِ ۔ یا ۔ لا) (پِ ۔ یا ۔ لَہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) کٹورا ۔ ساغر (۲) توپ یا بندوق میں بارُود رکھنے کی جگہ (۳) بھیک کا ٹھیکرا (۴) عرس ۔ فاتحۂ سوم (۵) فقیروں کے ہاں فقیروں کی دعوت ۔
پیالہ اُٹھانا۔ (ا ۔ محاورہ) گداگری اختیار کرنا۔
پیالہ بجنا۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) دَور دورہ ہونا ۔ ترقی ہونا ۔ عیش ہونا (۲) جل ترنگ کے پیالوں کا بجنا ۔
پیالہ بھرنا۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) پیالے کا پُر ہونا (۲) زندگی کے دن پُورے ہونا۔
پیالہ بہنا۔ (ا ۔ محاورہ) اسقاطِ حمل ہونا ۔ حمل گرنا ۔
پیالہ پینا۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بھنگ یا شراب پینا (۲) مُرید ہونا ۔ آزادوں یا فقیروں کی صحبت میں رہنا۔
پیالہ ہونا۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) آزاد فقیروں کی اصطلاح میں فاتحۂ سوم کی ضیافت عرس ہونا (۲) مَرنا (۳) آزادوں کے تکیے میں آزادوں کی دعوت ہونا۔
پیالی۔ (پِ ۔ یا ۔ لی) (اُر ۔ ا ۔ مث) چھوٹا پیالہ۔
پیام۔ (پَ ۔ یام) (ف ۔ ا ۔ مذ) پیغام ۔ سندیسا ۔ جمع : پیامات۔
پیامِ اجل۔ (ف ۔ ع ۔ مذ) موت کا پیغام ۔ آفتِ ناگہانی ۔

پیام بَر (رساں) ۔ (ف ۔ صف) قاصد ۔ ایلچی ۔ سفیر۔
پیام سلام ۔ (ف ۔ ع ۔ مذ) (۱) دوسرے کی معرفت سوال جواب (۲) نسبت کا پیام۔
پیامی ۔ (پ ۔ یا ۔ می) (ف ۔ ا ۔ مذ) پیام لے جانے والا ۔ قاصد۔
پیانِسٹ ۔ (پ ۔ یا ۔ نِسٹ) (Pianist) (انگ ۔ ا ۔ مذ) پیانو بجانے والا۔
پیانو ۔ (پ ۔ یا ۔ نو) (Piano) (انگ ۔ ا ۔ مذ) ہارمونیم کی طرز کا ایک مغربی باجا
پیاؤ ۔ (پ ۔ یا ۔ او) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) پانی پینے کی جگہ (۲) سبیل۔
پیپ ۔ (س ۔ ا ۔ مث) مواد ۔ ریم سفید مادہ جو پھوڑوں اور زخموں میں پڑ جاتا ہے
پیپ پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) زخم کا پکنا ۔ روحانی اذیت ہونا۔
پیپا ۔ (پی ۔ پا) (اُر ۔ ا ۔ مذ) پرتگالی پپ یا سے بنا ہوا ۔ لکڑی یا دھات کا بڑا برتن ۔ کنستر۔
پیپا بن جانا ۔ پیپا ہو جانا ۔ بہت موٹا ہو جانا۔
پیپر ۔ (پے ۔ پَر) (Paper) (انگ ۔ ا ۔ مذ) (۱) کاغذ ۔ پرچہ ۔ پرچہ اخبار ۔ گزٹ۔
پیپر ویٹ ۔ (Paperweight) کاغذوں کو دبانے کا وزن کاغذ داب ۔ وزن۔
پیپرس ۔ (Papyrus) (انگ ۔ مذ) نرسل کی قسم کا پودا جو پانی میں ہوتا ہے ۔ اس کی چھال سے بنے ہوئے ورق جن پر قدیم مصری لکھا کرتے تھے (۲) کوئی تحریر یا کتاب جو ان اوراق پر لکھی ہو۔
پیپر منٹ ۔ (P&ppermint) ست پودینہ کی گولیاں۔
پیپل ۔ (پی ۔ پل) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) ایک سایہ دار درخت جس کے پتے چکنے ہوتے ہیں (۲) ایک پھل جو دوا کے طور پر کام آتا ہے ۔ فلفل دراز۔
پیپلا ۔ (پیپ ۔ لا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) تلوار کی نوک یا اَنی۔
پیپلا مُور ۔ پیپلا مول ۔ پیپلا مُونڈ ۔ (پیپ ۔ لا ۔ مُور) (پیپ ۔ لا ۔ مول) (پیپ ۔ لا ۔ مُونڈ) (ہ ۔ ا ۔ مث) پیپل یعنی فلفل دراز کی جڑ۔
پیپلی ۔ (پیپ ۔ لی) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) پیپل کا پھل (۲) پیپل کا چھوٹا درخت ۔
پیت ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) محبت ۔ دوستی ۔ عشق ۔ پیار ۔ اخلاص (۲) زرد۔
پیت کی ریت نرالی ۔ دوستی کا انداز ہی نرالا ہے ۔ محبت کا طریق ہی اور ہے۔
پیت نہ جانے جات کجات ۔ (مثل) محبت میں ذات نہیں دیکھی جاتی ۔ محبت میں ذات پات کی قید نہیں۔
پیتابا ۔ پیتاوا ۔ (پے ۔ تا ۔ با) (پے ۔ تا ۔ وا) (اُر ۔ ا ۔ مذ) (۱) چمڑا جس کو جوتے میں رکھتے ہیں (۲) پاتابہ ۔ موزہ۔
پیتام بَر ۔ (پی ۔ تام ۔ بَر) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) زرد رنگ کا ریشمی کپڑا (۲) زرد پوش (۳) ریشمی دھوتی۔
پینترا ۔ (پَینت ۔ را) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) کشتی کے داؤں کرتے وقت کا ٹھاٹھ (۲) پاؤں کا نشان ۔ کھوج ۔ سراغ ۔ اثر۔
پینترا بدلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ٹھاٹھ بدلنا ۔ قدم بدلنا (۲) کشتی کے وقت قاعدے کے موافق پاؤں رکھنا اور اٹھانا ۔ فن سپہ گری دکھانا۔

پیتس ۔ (پی ۔ تس) (ہ ۔ ا ۔ مث) خسر کے بھائی کی بیوی ۔ چچیا ساس۔
پیتسرا ۔ (پی ۔ تس ۔ را) (ہ ۔ ا ۔ مذ) خسر کا بھائی۔
پیتل ۔ (پی ۔ تل) (ہ ۔ ا ۔ مذ) برنج ۔ زرد رنگ کی دھات جو جست اور تانبا ملا کر بنائی جاتی ہے۔
پیتلی ۔ (پیت ۔ لی) (ہ ۔ صف) (۱) پیتل کا ۔ برنجی (۲) زرد ۔ پیلا۔
پیتم ۔ (پی ۔ تم) (ہ ۔ ا ۔ مذ) محبوب ۔ معشوق (۲) نہایت پیارا۔
پیتمبر ۔ (پی ۔ تم ۔ بر) (س ۔ ا ۔ مذ) (۱) زرد (۲) زرد رنگ کا ریشمی کپڑا۔
پیٹ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) چھاتی اور پیڑو کے درمیان کا حصہ جہاں کھانا ہضم ہوتا ہے (۱) شکم ۔ بطن (۲) رحم ۔ بچہ دان (۳) معدہ (۴) حمل (۵) خلا ۔ جوف (۶) توپ کا وہ حصہ جہاں گولہ رکھا جاتا ہے (۷) گنجائش ۔ سمائی (۸) حوصلہ ۔ ظرف (۹) اندرون ۔ باطن ۔ بھید (۱۰) دائرے کا اندرونی حصہ (۱۱) طمع ۔ ہوس (۱۲) خوراک۔
پیٹ اپھرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) پیٹ پھولنا ۔ نفخ ہونا۔
پیٹ باندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) خواہش سے کم کھانا ۔ بھوک ضبط کرنا۔
پیٹ بجانا ۔ (ا ۔ محاورہ) خوشی منانا ۔ خوش ہونا۔
پیٹ بری بلا ہے ۔ (ا ۔ محاورہ) بھوک بہت بری چیز ہے۔
پیٹ بڑا ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہوس کا زیادہ ہونا۔
پیٹ بڑھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) خوراک بڑھانا ۔ مقدار سے زیادہ کھانے کی عادت ڈالنا (۲) دوسرے کے حصے پر دانت رکھنا۔
پیٹ بڑھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) خوراک بڑھنا (۲) جلندھر یا استسقاء کے باعث پیٹ بڑھ جانا۔
پیٹ بولنا ۔ (ا ۔ محاورہ) قراقر ہونا ۔ ریح کے باعث پیٹ میں سے آواز نکلنا
پیٹ بھاری ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) گرانیِ شکم ہونا ۔ بدہضمی ہونا۔
پیٹ بھرا ۔ (ا ۔ صف) (۱) شکم سیر (۲) مال دار ۔ فارغ البال (۳) خود مختار ۔ آزاد۔
پیٹ بھر جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) سیر ہو جانا ۔ اکتا جانا (۲) ابھر جانا ۔ مغرور ہونا
پیٹ بھرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) سیر ہونا (۲) گزران کرنا (۳) دولت مند ہونا (۴) اکتانا ۔ طبیعت بھرنا۔
پیٹ بھرے رذالے اور بھوکے بھلے مانس سے ڈرے ۔ (مثل) مفلس دولتمندی کی حالت میں اور دولت مند غریبی کی حالت میں خطرناک ہوتا ہے۔
پیٹ بھرے کی باتیں ۔ دولتمندی کی باتیں ۔ متکبرانہ باتیں۔
پیٹ بھرے کے گُن ۔ (ا ۔ مذ) مغرورانہ کلام ۔ آزادانہ اطوار۔
پیٹ پاپی ہے ۔ (ا ۔ مذ) بھوک بہت سے گناہوں کا باعث بنتی ہے۔
پیٹ پالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) مشکل سے کما کر کھانا ۔ بدشواری گزر اوقات کرنا (۲) پیٹ بھرنا (۳) نفس پرستی کرنا۔
پیٹ پالنا کتا بھی جانتا ہے ۔ پیٹ پالنا ہی دنیا میں کام نہیں ۔ خود غرض آدمی کے متعلق کہا جاتا ہے۔
پیٹ پاؤ ۔ (ا ۔ صف) (۱) نفس پرست ۔ بندۂ شکم (۲) لالچی ۔ حریص۔
پیٹ پانی ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) دست آنا ۔ بدہضمی ہونا۔

پیٹ پٹاری مُنہ سپاری۔ (ا۔ مثل) بظاہر دُبلا پتلا مگر بہت کھانے والا۔
پیٹ پر پتھر باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) فاقے کی تکلیف برداشت کرنا۔
پیٹ پکار رہا ہے۔ (ا۔ محاورہ) بہت زور کی بھوک لگی ہے۔
پیٹ پکڑ کر بھاگنا۔ (۱) گھبرا کر بھاگنا (۲) دل کو لگنا۔
پیٹ پکڑ کر ہنسنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت ہنسنا۔
پیٹ پُوجا۔ (ا۔ مث) پیٹ بھرنا۔ شکم سیری۔
پیٹ (پکڑے) تھامے پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) پریشان پھرنا۔ آپے میں نہ رہنا۔
پیٹ پُونچھن۔ پیٹ کُھرچن۔ آخری اولاد۔
پیٹ پھاڑنا۔ (۱) شکم چاک کرنا (۲) حرص کرنا (۳) نظر لگانا (۴) کام میں جلدی کرنا (۵) حسد کرنا (۶) دل کا بھید ظاہر کرنا (۷) انکار کرنا (۸) لڑنے کو تیار ہونا (۹) حصّہ لینے میں جلدی کرنا۔
پیٹ پھٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) شکم چاک ہونا (۲) بے صبر ہونا (۳) ہنسی کے مارے بے تاب ہونا (۴) حسد اور رشک کرنا (۵) چاولوں کا پھول کر شق ہونا۔
پیٹ پھلانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پیٹ کو سانس سے اُونچا کرنا (۲) حاملہ ہونا (۳) کھانے کی آواز پر تیار ہو کر بیٹھنا (۴) بہت لالچ کرنا۔
پیٹ پھولنا۔ (ا۔ محاورہ) اُبھر جانا۔ نفخ ہونا (۲) بے چین ہونا۔ (۳) حمل سے ہونا۔
پیٹ پیٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پیٹ بجانا (۲) بھوک کے مارے شور مچانا (۳) بے قراری ظاہر کرنا (۴) ہوس کرنا۔
پیٹ پیٹھ سے لگنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت دُبلا ہونا۔ نہایت بھوکا ہونا۔
پیٹ تو سب کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ (ا۔ مقولہ) ہر ایک کو کھانے کی ضرورت ہے۔
پیٹ ٹھنڈا رہنا۔ (ا۔ محاورہ) اولاد سے خوش رہنا۔ اولاد کا زندہ رہنا
پیٹ جاری ہونا۔ پیٹ چھوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) دست آنا۔ دست کی بیماری
پیٹ جھاڑنی۔ جُلاب (ق)۔
پیٹ چپاتی ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پیٹ نہایت ملائم ہو جانا (۲) بھوک سے پیٹ بیٹھ جانا۔
پیٹ چوٹّی۔ (ا۔ صف۔ مث) وہ حاملہ عورت جس کا حمل ظاہر نہ ہو۔
پیٹ دکھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) افلاس اور بھوک کی شکایت کرنا (۲) دائی سے حمل کی شناخت کرانا۔
پیٹ ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) حمل گرانا۔
پیٹ رکھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) حاملہ کرنا (۲) حاملہ ہونا۔
پیٹ سے پاؤں نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بدراہ ہونا (۲) بڑھ چلنا۔ پر پُرزے نکالنا۔ بدوضعی ظاہر کرنا۔ چھپے ہوئے عیب یا ہنر ظاہر کرنا۔
پیٹ سے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) حمل ہونا۔
پیٹ کا بچہ۔ (ا۔ مذ) (۱) اپنی اولاد۔ سگا بچہ (۲) وہ بچہ جو ابھی تک پیدا نہ ہوا ہو۔
پیٹ کا بندہ۔ (ا۔ مذ) حریص۔ لالچی۔
پیٹ کا پانی نہ ہلنا۔ (ا۔ محاورہ) بے تکان جانا۔ سواری میں جنبش اور تکلیف نہ ہونا۔
پیٹ کا پردہ۔ (ا۔ مذ) آنتوں کی جھلی۔ اوجھڑی۔
پیٹ کاٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کفایت کرنا (۲) کم کھا کر گزر کرنا (۳) بھوکا مارنا۔
پیٹ کا جلا گاؤں جلائے۔ (ا۔ مثل) بھوکا آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔
پیٹ کا دھندا۔ (ا۔ مذ) محنت۔ مزدوری۔ فکرِ معاش۔
پیٹ کا کُتّا۔ (ا۔ صف) نہایت لالچی۔ کھانے پر جان دینے والا۔ بندۂ شکم۔
پیٹ کا کھایا کوئی نہیں دیکھتا۔ تن کا پہنا سب دیکھتے ہیں۔ (ا۔ مثل) ظاہر کو سب دیکھتے ہیں، لیکن باطن کو کوئی نہیں دیکھتا۔
پیٹ کا گہرا۔ (ا۔ محاورہ) راز چھپانے والا۔ بھید ظاہر نہ کرنے والا۔
پیٹ کا ہلکا۔ (ا۔ محاورہ) تنگ ظرف جو بھید کو چھپا نہ سکے۔
پیٹ کا گڑگڑانا۔ (ا۔ محاورہ) خوف سے پیٹ کا بولنا۔
پیٹ کی (آگ) آنچ۔ (۱) ماں کی محبّت (۲) اولاد۔ بال بچے (۳) بھوک۔ اشتہا۔
پیٹ کی آگ بجھانا۔ (ا۔ محاورہ) بھوک دُور کرنا۔
پیٹ کی مار دینا۔ (ا۔ محاورہ) بھوک کی سزا دینا۔
پیٹ کے لیے دوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) تلاش معاش میں پھرنا۔
پیٹ گدرانا۔ (ا۔ محاورہ) حمل کے آثار ظاہر ہونا۔
پیٹ گرنا۔ (ا۔ محاورہ) حمل جاتا رہنا۔ اسقاط حمل ہونا۔
پیٹ لگ جانا۔ (ا۔ محاورہ) بھوک کے مارے پیٹ کا اندر کو دھنس جانا۔
پیٹ مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کھانے میں کمی کرنا (۲) نفس کشی کرنا۔
پیٹ مزدورا۔ (ا۔ صف) مزدور۔ بھاڑے کا (ق)
پیٹ مسوس کر رہ جانا۔ (ا۔ محاورہ) پیچ و تاب کھانا۔
پیٹ میں آگ لگنا۔ (ا۔ محاورہ) بھوک سے بیقرار ہونا۔
پیٹ میں آنت نہ مُنہ میں دانت۔ (ا۔ مثل) نہایت ضعیف العمر۔ بُوڑھا پھونس۔
پیٹ میں انگارے بھرنا۔ (ا۔ محاورہ) حرام کا مال کھانا۔
پیٹ میں بات رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) راز چھپانا۔ بھید مخفی کرنا۔
پیٹ میں بات نہ سمانا۔ (ا۔ محاورہ) بھید نہ چھپا سکنا۔
پیٹ میں بل پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) ہنسی کے باعث پیٹ میں شکن پڑنا۔ ہنستے ہنستے پیٹ کا دُہرا ہو جانا۔
پیٹ میں (بیٹھنا) گھسنا۔ (ا۔ محاورہ) پیٹ میں گھسنا۔ دوست بن کر مطلب نکالنا۔ خوشامد کرنا۔
پیٹ میں پالنا۔ (ا۔ محاورہ) کوئی بات دل میں رکھنا۔ فکر ہونا۔
پیٹ میں پاؤں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بہت مکّار ہونا۔
پیٹ میں پڑا چارہ تو کُودنے لگا بچارا۔ (ا۔ مثل) (۱) کھا لیا تو طاقت آ گئی (۲) روٹی مل گئی تو شرارت کی سُوجھنے لگی۔
پیٹ میں پڑی جب دُور کی سُوجھی }
بھوک لگی تنّدور کی سُوجھی } (ا۔ مثل) پیٹ بھرا ہو تو عجیب عجیب باتیں سُوجھتی ہیں اور بھوکے کو روٹی کی فکر رہتی ہے۔

پیٹ پڑے تو عبادت کی سُوجھے۔ (ا۔مثل) بھوک سے عبادت بھی نہیں ہو سکتی۔
پیٹ میں چوہوں کا قلابازیاں کھانا۔ (مثل) بھُوک سے بیقرار ہونا۔
پیٹ میں چوُہے (چھُوٹنا) دَوڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) خوف کے باعث اضطراب و بیقراری کا ہونا (۲) بھُوک سے بیقرار ہونا۔
پیٹ میں چیونٹے کی گرہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) نہایت کم خوراک ہونا۔
پیٹ میں ڈاڑھی ہونا۔ (ا۔محاورہ) کمسنی میں عقلمندی کی باتیں کرنا۔
پیٹ میں رکھنا۔ (ا۔محاورہ) راز مخفی رکھنا۔ بھید ظاہر نہ کرنا۔
پیٹ میں سانس نہ سمانا۔ (ا۔ محاورہ) سانس پھُول جانا۔ تھک جانا۔ (۲) سخت گھبرانا۔
پیٹ میں سے پاؤں نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نو عمروں کا نئے نئے گُن سیکھنا (۲) بدراہی اور بداطواری۔
پیٹ میں کھلبلی (پڑنا) مچنا۔ (ا۔ محاورہ) گھبراہٹ ہونا۔ اضطراب ہونا۔ پریشان ہونا۔
پیٹ میں گُن بھرے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) باطن میں شرارت ہونا۔
پیٹ میں گھوڑے دوڑنا۔ (ا۔محاورہ) قراقر ہونا۔ پیٹ میں گڑ بڑ ہونا۔
پیٹ میں ہَول سمانا۔ پیٹ میں ہَول سی اُٹھنا۔ (ا۔محاورہ) پریشان ہونا۔ بہت گھبرانا۔
پیٹ والی۔ (ا۔صف) (۱) حاملہ۔ زنِ باردر (۲) کھانے پینے کی ہر چیز پر دل للچانے والی۔
پیٹ ہے یا بے ایمان کی قبر۔ (مثل) بہت بڑی خوراک کھانے والا۔
پیٹا۔ (پے۔ٹا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) گولائی۔ محیط۔ دَور (۲) تکل یا کنکوے کی ڈور کا جھُول (۳) تقریباً۔ تخمیناً (۴) دریا کے بہنے کا راستہ (۵) تفصیل حساب جو ایک مَد کے اندر لکھی جائے (۶) دریا کا پاٹ۔ (۷) اوجھڑی (۸) کتاب کا متن (۹) فاصلہ۔ دُوری (۱۰) قابو۔ بس۔ (۱۱) (بن) بانا۔
پیٹا چھوڑنا۔ (ا۔محاورہ) کنکوے کی ڈور کا جھُول دینا۔
پِیٹا۔ (پی۔ٹا) [ہ۔صف] (۱) نامناسب۔ بے جا (۲) پیٹنا کی ماضی۔
پیٹا پانی۔ زور شور کا مینہ۔
پیٹ پیٹ کر۔ [ہ] (۱) بڑی مُشکل سے (۲) مار مار کر۔
پیٹرن۔ (Patron) (پیٹ۔رَن) [انگ۔ا۔مذ] مربیّ۔ سرپرست۔ حامی۔
پیٹک پِیّا۔ (پی۔ٹک۔پی۔یا) [ہ۔ا۔مذ] نوحہ۔ ماتم۔ کہرام۔ جھگڑا۔
پیٹل۔ (پے۔ٹل) [ہ۔صف] بڑے پیٹ والا۔ توندل۔
پیٹنا۔ (پیٹ۔نا) [ہ۔مص] (۱) مارنا۔ چوٹ لگانا (۲) ماتم کرنا۔ رونا (۳) پوَرا کرنا۔ چپٹا کرنا (۴) سخت محنت کرنا (۵) حاصل کرنا (۶) اندیشہ کرنا (۷) بُرا چاہنا۔ کسی کی موت چاہنا (۹) مہرہ مارنا (۱۰) دکھڑا رونا۔
پیٹنٹ۔ (Patent) (پے۔ٹنٹ) [انگ۔ا۔مذ] رجسٹری شدہ ایجاد جس کو دوسرا نہ بنا سکے

پیٹو۔ (پے۔ٹو) [ہ۔صف] بہت کھانے والا۔ بسیار خور۔
پیٹو۔ (پی۔ٹو) [ہ۔صف] ماتم میں سینہ اور سر کو بہت کُوٹنے والا۔
پیٹھ۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) پُشت (۲) حمایت۔ مدد (۳) سہارا۔ پناہ (۴) پیچھے (۵) گردن اور کمر کے درمیان جسم کا پچھلا حصّہ۔ ہر چیز کا بالائی حصّہ۔
پیٹھ پر کا۔ (ا۔صف۔مذ) (۱) بعد کا۔ وہ بچّہ جو کسی بچّے کے بعد پیدا ہوا ہو (۲) چھوٹا بھائی۔
پیٹھ پر ہاتھ پھیرنا۔ (ا۔محاورہ) شاباش دینا۔ ہمّت بندھانا۔ حوصلہ بڑھانا تعریف کرنا۔
پیٹھ پر ہاتھ رکھنا۔ (ا۔محاورہ) سرپرستی کرنا۔ حمایت کرنا۔
پیٹھ پر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مددگار ہونا۔ حمایت کرنا (۲) ایک بچّے کے بعد دوسرے بچّے کا ہونا۔
پیٹھ پھیرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پیٹھ موڑنا۔ جانا (۲) مرنا۔ انتقال کرنا (۳) لڑائی سے بھاگنا (۴) بیزاری یا نفرت کے باعث دوسری طرف منہ کر لینا۔ (۵) دوسری طرف مُنہ پھیر کر بیٹھنا۔
پیٹھ پیچھا ہے۔ (ا۔محاورہ) مُنہ دیکھے کی خوشامد نہیں۔ موجود نہیں۔
پیٹھ پیچھے۔ (۱) غیبت میں۔ غیر حاضری میں (۲) مرنے کے بعد۔
پیٹھ پیچھے بادشاہ کو بھی بُرا کہتے ہیں۔ (ا۔مثل) لوگ بادشاہ کی غیبت بھی کرتے ہیں۔
پیٹھ پیچھے ڈال دینا۔ (ا۔محاورہ) بے پروائی کرنا۔
پیٹھ توڑنا۔ (ا۔محاورہ) مایوس کرنا۔ نااُمید کرنا۔ ہمّت توڑنا۔
پیٹھ ٹھوکنا۔ ٹھونکنا۔ (ا۔محاورہ) شاباش دینا۔ ہمّت بندھانا۔ دلاسا دینا۔
پیٹھ چارپائی سے لگ جانا۔ (ا۔محاورہ) بیماری یا کمزوری کے باعث چارپائی سے اُٹھ نہ سکنا۔ صاحبِ فراش ہو جانا۔
پیٹھ دکھانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) منہ موڑنا۔ لڑائی سے بھاگ جانا۔ چھوڑ دینا۔ (۲) سفر کو جانا۔
پیٹھ دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) منہ موڑنا۔ دغا دینا (۲) لڑائی سے بھاگ جانا۔ (۳) مر جانا۔
پیٹھ سیدھی کرنا۔ (ا۔محاورہ) لیٹنا۔ آرام کرنا۔ ذرا دیر ستانے کے لیے لیٹ جانا۔
پیٹھ کا کچّا۔ (ا۔محاورہ) وہ جانور جس کی پیٹھ سواری کرنے یا بوجھ لادنے سے جلد زخمی ہو جائے۔
پیٹھ لگنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پیٹھ میں زخم ہو جانا (۲) کُشتی میں چت ہو جانا۔ پچھڑنا۔
پیٹھ نہ لگنا۔ (ا۔محاورہ) آرام نہ پانا۔ تڑپنا۔ بے قرار رہنا۔
پیٹھ۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) دخل۔ رسائی (۲) وہ بازار جو آٹھویں دن مقررہ جگہوں پر لگتا ہے (۳) نقل۔ گم شدہ ہنڈوی کی نقل۔
پیٹھا۔ (پے۔ٹھا) [ہ۔ا۔مذ] گول کدو سے مشابہ ایک پھل جس کی مٹھائی اور مربّہ بناتے ہیں۔
پیٹھانا۔ (پے۔ٹھا۔نا) [ہ۔مص] بھیجنا۔ رخصت کرنا۔

پیٹھنا۔ (پیٹھ۔ نا) [ہ۔مص] (۱) گھسنا۔ داخل ہونا (۲) جنا۔ گڑنا۔
پیٹھی۔ (پی۔ٹھی) [ہ۔ا۔مث] ماش اور مونگ وغیرہ کی پانی میں پسی ہوئی دال۔
پیٹی۔ (پے۔ ٹی) [ہ۔ا۔ مث] (۱) پٹکا۔ کمربند (۲) نقدی وغیرہ رکھنے کا صندوقچہ (۳) خُرجی۔ جامہ دانی (۴) وہ ڈورا جو بلبل یا بٹیر کی کمر میں باندھتے ہیں (۵) بندوق کے سامان رکھنے کا بکس (۶) پینے کا استر (۷) وہ کپڑا جو بچہ ہونے کے بعد زچہ کی کمر سے باندھا جاتا ہے۔
پیٹی اُترنا۔ (ا۔محاورہ) سپاہی کا موقوف ہو جانا۔
پیٹی باندھنا۔ (۱) سپاہی کا کمر باندھ کر مستعد ہونا۔ کمر کسنا (۲) دست آموز جانور کی کمر میں ڈورا باندھنا۔
پیٹی لڑانا۔ (ا۔محاورہ) جماع کرنا۔
پیٹیا۔ (پیٹ۔یا) [ہ۔ا۔مذ] ایک آدمی کی کچی خوراک۔ رسد۔ روزانہ۔ روزینہ۔ وظیفہ۔
پیٹے میں آجانا۔ (ا۔محاورہ) زیر بار ہونا۔
پیٹے میں پڑنا۔ (ا۔محاورہ) قابو میں ہونا۔ بس میں ہونا۔ ذمے ہونا۔
پیج۔ (Page) [انگ۔ا۔مذ] (۱) صفحہ۔ ورق کا ایک رُخ۔
پیجامہ۔ (پے۔جا۔مہ) [ف۔ا۔مذ] پاجامہ۔ اِزار۔
پی جانا۔ [ہ۔مص] (۱) نوش کر لینا۔ چڑھا لینا (۲) چُپ ہو رہنا۔ ٹال جانا۔
پیچ۔ [ف۔ا۔مث] (۱) بل۔ لپیٹ (۲) چُوڑی۔ پرزہ۔ وہ کیل جس کی چوڑیاں کٹی ہوں (۳) چکر۔ پھیرا (۴) خم (۵) مروڑا۔ دردِ شکم (۶) رشک و حسد۔ (۷) عُقدہ (۸) ایک قسم کا کھیل (۹) مُشکل۔ دقّت (۱۰) فریب۔ دھوکا۔ (۱۱) کُشتی کا داؤ (۱۲) دبانے کی کل (۱۳) پگڑی کی لپیٹ (۱۴) کنکوے کی ڈور کا دوسرے کنکوے کی ڈور سے اُلجھنا (۱۵) گرہ۔ پھندا (۱۶) پتلی پگڑی۔ بتی۔
پیچ اُٹھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پیٹ میں پیچش سے درد ہونا (۲) کنکوے بڑھنا یا اُڑانا۔
پیچ باندھنا۔ (ا۔محاورہ) کُشتی کے داؤں کا توڑ کرنا۔ جواب دینا۔
پیچ پاچ کی باتیں۔ (ا۔مذ) چالاکی کی باتیں۔ شرارت کی باتیں۔
پیچ پر پیچ اُٹھانا۔ (ا۔محاورہ) رنج پر رنج سہنا۔ مشکل پر مشکل پیش آنا۔
پیچ پر پیچ پڑنا۔ (ا۔محاورہ) مشکل پر مشکل پڑنا۔
پیچ پر پیچ کھانا۔ (ا۔محاورہ) غصّے سے بیتاب ہونا۔
پیچ پر چڑھانا۔ (ا۔محاورہ) کُشتی کے داؤں میں دوسرے کو لانا۔
پیچ پڑنا۔ (۱) اُلجھنا۔ بکھیڑا پڑنا (۲) سخت مشکل پیش آنا (۳) ایک پتنگ کا دوسرے پتنگ سے اُلجھنا (۴) مزاحمت پیش آنا۔
پیچ چلنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) دھوکے یا فریب سے کامیاب ہونا (۲) دھوکا دینا۔
پیچ چُھٹنا۔ (ا۔محاورہ) کنکوے کی بازی میں ایک کی ڈور کا دوسرے کی ڈور سے علیحدہ ہونا۔
پیچ چُننا۔ (ا۔محاورہ) پگڑی کے پیچوں کو احتیاط سے درست کرنا۔

پیچ دار۔ (ف۔صف) (۱) بل دار (۲) پیچیدہ۔ مشکل۔ دقیق۔
پیچ در پیچ۔ (ف۔صفت) (۱) بل پر بل پڑا ہوا۔ نہایت پیچیدہ (۲) عقدۂ لاینحل۔ نہایت مشکل۔
پیچ ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) داؤں کرنا (۲) چال چلنا۔ اُلجھانا (۳) مشکل میں پھنسانا (۴) دوسرے کے کنکوے پر ڈور ڈالنا (۵) شرارت کرنا۔
پیچ کاٹنا۔ (ا۔محاورہ) کنکوے کی ڈور کاٹنا۔
پیچ کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کُشتی کا داؤں کرنا۔ دھوکا دینا (۲) پتنگ کا پیچ لڑانا۔
پیچ کھانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بل کھانا (۲) دل ہی دل میں غصّہ کرنا۔
پیچ کُھلنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بل دور ہونا۔ پگڑی کا پھیر کُھلنا (۲) مشکل حل ہونا (۳) بھید کُھلنا۔
پیچ کھیلنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) داؤں کرنا (۲) فریب دینا۔
پیچ کی بات۔ (ا۔بول چال) ذومعنی بات۔ ایسی بات جس سے کئی معنی نکلتے ہوں
پیچ لڑانا۔ (ا۔محاورہ) کنکوے لڑانا۔ ایک پتنگ کی ڈور کو دوسرے پتنگ کی ڈور سے اُلجھانا۔
پیچ میں آنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) مصیبت میں پھنسنا۔ پھیر میں آنا (۲) دھوکے میں پھنسنا (۳) پھندے میں آنا۔ جال میں پھنسنا۔
پیچ و تاب۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) بل (۲) غصّہ (۳) بے قراری۔ بے چینی۔ (۴) فکر و اندیشہ۔
پیچ و تاب کھانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پلٹنا۔ بل کھانا (۲) اندر ہی اندر غصّہ سے گھٹنا۔ حسد یا رشک سے جلنا (۳) بے قرار ہونا۔ مُضطرب ہونا۔
پیچ و خم۔ (ف۔مذ) چکر۔ بل۔ پھیر۔
پیچا۔ (ہ۔مذ) پتنگ کا پیچ (۲) لپیٹ۔ بل۔ چکر۔
پیچ پچھ۔ [ہ۔ا۔مث] اُبلے ہوئے چاولوں کا پانی۔ چاولوں کا پساؤ۔
پیچ پی ہزار نعمت کھائی۔ (مثل) کھانے کو جو کچھ مل گیا غنیمت ہے۔ اسی پر صبر شکر کرنا چاہیئے۔
پیچاک۔ (پے۔چاک) [ف۔ا۔مث] (۱) پیچ و خم (۲) طُرّہ ۔ زُلف۔ (۳) گھونگا۔
پیچاں۔ (پے۔چاں) (ف۔صف) بل کھایا ہوا۔ پیچیدہ۔
پیچش۔ (پے۔چش) [ف۔ا۔مث] مروڑ۔ درد ہو کر دست۔ پاخانہ یا آنو آنا۔
پیچک۔ (پے۔چک) [ف۔ا۔مث] (۱) پلٹے ہوئے سُوت کی ریل۔ (۲) پیچ دار۔ نال کا ٹھیپہ۔
پیچکش۔ (پیچ۔کش) [ف۔ا۔مذ] پیچ کھولنے کا آلہ۔
پیچو۔ (پی۔چو) [ہ۔ا۔مذ] ایک قسم کا آڑو۔ زرد آلو۔ کریل کا پکّا پھل۔
پیچواں۔ (پیچ۔واں) [ف۔ا۔مذ] ایک قسم کا حُقّہ جس کی نے لچکدار اور بہت لانبی ہوتی ہے۔
پیچھا۔ (پی۔چھا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) پچھلا حصّہ۔ پُشت۔ عقب (۲) پیروی۔ تعاقب۔
پیچھا بھاری ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پس پُشت امداد کا موجود ہونا (۲) بعد میں مشکل درپیش آنا (۳) دُشمن کی مدد آجانا۔
پیچھا پکڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ستانا۔ ایذا رسانی کے درپے ہونا (۲) ہر وقت

ساتھ رہنا۔

پیچھا چُھٹنا۔ (۱۔محاورہ) نجات ملنا۔ مُخلصی ہونا۔ جان بچنا۔

پیچھا چُھڑانا۔ (۱۔محاورہ) نجات حاصل کرنا۔ مخلصی پانا۔ چھٹکارا ہونا۔ جان بچانا۔

پیچھا کرنا۔ (۱۔محاورہ) (۱) تعاقب کرنا (۲) دق کرنا۔ستانا (۳) درپے ہونا۔

پیچھا نہ چھوڑنا۔ (۱۔محاورہ) ساتھ نہ چھوڑنا۔ سَر ہونا۔ جان کو آنا۔ ہمزاد کی طرح ساتھ رہنا۔ درپئے آزار ہونا۔

پیچھے۔ (پی۔ چھے) [ہ۔صف] (۱) بعد میں۔ عقب میں (۲) غیر حاضری میں۔ (۳) پھر (۴) وجہ سے (۵) ہر ایک۔ فی (۶) پچھلی طرف (۷) اس کے بعد (۸) مرنے کے بعد۔

پیچھے بلا لگنا۔ (۱۔محاورہ) مصیبت میں پڑنا۔

پیچھے پڑنا۔ (۱۔محاورہ) (۱) لپٹنا۔ سر ہونا (۲) ستانا۔ دق کرنا (۳) دشمنی کرنا (۴) بار بار مانگنا (۵) رسوائی چاہنا۔

پیچھے پھرنا۔ (۱۔محاورہ) لوٹنا۔ واپس ہونا۔ مُڑنا۔

پیچھے پیچھے۔ (۱) تھوڑی دیر بعد۔ عنقریب (۲) ساتھ ساتھ۔

پیچھے ڈالنا۔ (۱۔محاورہ) (۱) تعاقب کرنا (۲) پیچھے دوڑنا۔ پیچھے چھوڑنا۔ (۳) تھوڑا تھوڑا بچا کر جمع کرنا۔

پیچھے سے۔ (۱) پُشت سے (۲) بعد ازاں۔ تھوڑی دیر بعد۔

پیچھے لگا دینا۔ (۱۔محاورہ) مخالف بنا دینا (۲) ساتھ کر دینا۔

پیچھے ہو لینا۔ (۱۔محاورہ) (۱) پیروی کرنا (۲) عقب میں چلنا۔

پیچیدگی۔ (پے۔ چی۔ دَ۔ گی) [ف۔ا۔مث] (۱) لپیٹ۔ بل۔ مروڑ (۲) اُلجھیرا۔ اُلجھاؤ۔

پیچیدہ۔ (پے۔ چی۔ دَہ) [ف۔صف] (۱) لپٹا ہوا۔ ملفوف (۲) مُشکل۔ دقت طلب۔

پیخال۔ (پے۔ خال) [ف۔ا۔مث] بیٹ۔ پرند کا فضلہ۔

پیخانہ۔ (پے۔ خا۔ نہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) جائے ضرور۔ بیت الخلاء (۲) فضلہ۔ براز۔ گُو۔

پیدا۔ (پے۔ دَہ) [ف۔صف] (۱) ظاہر۔ موجود (۲) جنا ہوا۔ زائیدہ (۳) آمدنی۔ کمائی (۴) ایجاد۔ اختراع۔

پیداوار۔ (۱) زراعت وصنعت کا حاصل۔ محاصل (۲) وہ چیز جو کھیت میں اُگے یا کارخانے میں تیار ہو۔ فصل۔ زراعت۔

پیداوارِ خودرو۔ (۱۔صف) وہ پیداوار جو بوئے جوتے بغیر اُگ آئے۔

پیداواری۔ پیداوار۔

پیدائش۔ (پے۔ دا۔ اِش) [ف۔ا۔مث] جنم۔ خِلقت۔

پیدائشی۔ (پے۔ دا۔ اِ۔ شی) [ف۔صف] اصلی۔ فطری۔ خِلقی۔ ولادت کے وقت سے۔

پے درپے۔ [ف] (۱) متواتر۔ لگاتار۔ اُوپر تلے (۲) یکے بعد دیگرے۔ ایک کے بعد ایک۔

پیدل۔ (پے۔ دَل) [ہ۔صف] (۱) پیادہ۔ وہ شخص جو سوار نہ ہو (۲) شطرنج کا وہ ادنیٰ مہرہ جو ایک گھر سیدھا چلتا اور آڑا مارتا ہے (۳) پیادوں کی فوج

پیدل اور سوار کا کیا ساتھ۔ [مثل] امیر اور غریب کا کیا جوڑ۔

پیڈ۔ (Pad) [انگ۔ا۔مذ] (۱) سیاہی چُوس۔ جاذب (۲) جاذب رکھنے اور کاغذات رکھ کر لکھنے کا پٹھا (۳) بوٹ صاف کرنے کی چھوٹی گدی (۴) کپڑے کی گدی۔

پیڈ۔ (Paid) [انگ۔صف] ادا کردہ۔ وہ رقم یا محصول وغیرہ جو ادا کر دیا گیا ہو۔

پیڈل۔ (Paddle) (پے۔ ڈِل) [انگ۔ا۔مذ] بائیسکل۔ پیانو اور سینے کی مشین کا وہ نچلا حصّہ جسے پاؤں سے چلاتے ہیں۔

پیر۔ [ف۔صف] (۱) عمر رسیدہ۔ مُعمّر۔ بُوڑھا (۲) ہادی۔ رہنما۔ مُرشد (۳) ولی۔ بزرگ (۴) [اُر] شریروں کا اُستاد (۵) دوشنبہ۔ سوموار۔

پیر بھائی۔ (۱۔مذ) ایک پیر کے مُرید۔

پیر بھچکڑی۔ (۱۔مذ) ہجڑوں کا پیر۔

پیر بھچکڑی کی کڑھائی۔ (۱۔مث) ہجڑوں کے پیر بھچکڑی کے فاتحہ کا حلوا جو کسی کو ہجڑا بناتے وقت یہ لوگ بنا کر آپس میں تقسیم کرتے ہیں۔

پیر تسمہ پا۔ (ف۔صف) پیچھا نہ چھوڑنے والا۔

پیر تو آپ ہی درماندہ شفاعت کس کی کریں۔ (مثل) جو خود محتاج ہے وہ دوسروں کو کیا نفع پہنچائے گا۔

پیرِ خرابات۔ (ف۔مذ) (۱) شراب خانے کا مالک (۲) صوفیوں کی اصطلاح میں مُرشدِ کامل۔

پیر دیدار کا کونڈا۔ (۱۔مذ) ایک فرضی ولی کے نام کا کونڈا جسے عورتیں کسی عزیز کے سفر سے واپس آنے کے لیے مانتی ہیں۔

پیر زادہ۔ (ف۔مذ) (۱) مُرشد کا بیٹا (۲) وہ شخص جس کے ہاں بزرگوں سے پیری مریدی ہوتی چلی آ رہی ہو۔

پیر زال۔ بُوڑھی عورت۔ بُڑھیا۔

پیر زن۔ (ف۔مث) بُوڑھی عورت بڑھیا۔

پیر شو بیاموز۔ (مثل) انسان کو چاہیئے کہ ساری عُمر سیکھتا رہے۔ بڑھاپے میں بھی سیکھنا ضروری ہے۔

پیرِ طریقت۔ (ف۔مذ) صوفیوں کا پیر (مُرشد)۔

پیر فرتوت۔ (ف۔مذ) بہت بُوڑھا۔ شیخ۔

پیر فلک۔ (ف۔مذ) پُرانا ہونے کی وجہ سے آسمان کو کہتے ہیں۔

پیر کرنا۔ مرشد بنانا۔ ہادی تسلیم کرنا۔

پیر کنعان۔ (ف۔مذ) (کنایتاً) حضرت یعقوب علیہ السلام۔

پیر گو نہ فقیر کو، پہلے کانے چور کو۔ (مثل) اُس وقت کہتے ہیں جب کوئی غیر اپنے آپ کو حقداروں پر مقدّم رکھنا چاہے۔

پیر کی پیری سے کام پیر کے فعلوں سے کیا کام۔ (مثل) بزرگ کی بزرگی سے مطلب ہے اُس کے افعال کی تحقیقات بیکار ہے۔

پیر مرد۔ (ف۔ا۔مذ) بُوڑھا آدمی۔ ضعیف۔ عمر رسیدہ۔

پیرِ مغاں۔ (۱) آتش پرستوں کا پیشوا۔ آتش خانہ کا مجاور (۲) (طنزاً) گرگھنٹال مخدوم (۳) شراب بیچنے والا۔

پیرِ من خس است اعتقادِ من بس است۔ (مثل) پیر کچھ نہیں، نہ ہو اعتقاد بڑی چیز ہے۔

پیرِ نابالغ ۔ (ف۔ع۔ مذ) وہ بُوڑھا جو ناسمجھ بچّوں کی سی باتیں کرے۔ بے وقوف بُوڑھا۔
پیرومُرشد ۔ (۱) بزُرگ۔ اُستاد (۲) گُرُو (۳) بادشاہ اور رئیس کو تعظیماً اس لفظ سے خطاب کرتے ہیں۔
پیر ہیلے ۔ (ا۔ مذ) عورتوں کے ایک فرضی پیر کا نام۔
پَیر ۔ (ہ۔ا۔ مذ) (۱) قدم۔ پاؤں (۲) سُراغ۔ کھوج۔ پاؤں کا نشان (۳) اناج صاف کرنے کی جگہ (۴) صاف نہ کیے ہوئے غلّے کا ڈھیر (۵) حیض جاری رہنے کی بیماری (۶) بِیج۔ (ق)
پَیر بھاری ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) حاملہ ہونا۔
پَیر کا ناخن نہ دکھانا ۔ (ا۔ محاورہ) ذرا بھی سامنے نہ آنا۔
پیروں پڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پیروں پر سَر ہونا۔ منت خوشامد کرنا (۲) قدم لینا۔ آداب بجا لانا۔
پیروں پیروں چلنا ۔ (ا۔ محاورہ) اپنے پاؤں سے چلنا۔ سواری کے بغیر راستہ طے کرنا۔ پیدل چلنا۔
پیروں میں سَر دینا ۔ (ا۔ محاورہ) قدموں میں سَر رکھنا۔ نہایت عجز کرنا۔ ازحد خوشامد کرنا۔
پیروں میں مہندی لگنا ۔ (ا۔ محاورہ) عذرِ بے جا کرنا۔ نامناسب حیلہ تراشنا۔
پیرا ۔ (پے۔ را) (ہ۔ا۔ مذ) قدم کا شگون۔ آنے کا شگون۔
پیرا ۔ (پے۔ را) (ف۔ صف) سجانے والا۔ آراستہ کرنے والا۔ مرکبات کے آخر میں آتا ہے جیسے چمن پیرا۔ جمع : پَیرایان۔
پیرا ۔ (پی۔ را) (ہ۔ صف) زرد۔ پیلا۔
پیراستہ ۔ (پے۔ راس۔ تہَ) (ف۔ صف) سنوارا ہوا۔ سجا ہوا۔ آراستہ۔ مُزیّن۔
پیراشُوٹ ۔ (Parachute) (پے۔ رَا۔ شُوٹ) (انگ۔ا۔ مذ) محافظ چھتری، جس کی مدد سے انسان ہوائی جہاز سے کُود کر زمین پر پہنچتا ہے۔
پیرافین ۔ (Paraffin) (پے۔ را۔ فِین) (انگ۔ا۔ مث) ایک بے رنگ و بُو چکنی چیز جو پٹرول وغیرہ کو صاف کر کے بنائی جاتی ہے۔
پَیراک ۔ (پے۔ راک) (ہ۔ا۔ مذ) پانی میں پیرنے والا۔ شناور۔ تیراک۔
پیراک ہی ڈوبتا ہے ۔ (مثل) ہوشیار ہی نقصان اُٹھاتا ہے۔
پَیراکی ۔ (پے۔ را۔ کی) (ہ۔ا۔ مث) تیرنے کا فن۔ شناوری۔
پیراگراف ۔ (Paragraph) (پے۔ را۔ گِ۔ راف) (انگ۔ا۔ مذ) عبارت کا وہ ٹکڑا جس میں ایک ہی مضمون ہو۔ اُردو میں صرف پَیرا بھی مستعمل ہے۔
پیرامن۔ پیرامون ۔ (پے۔ رَا۔ مَن) (پے۔ را۔ مُوں) (ف۔ا۔ مذ) (۱) اِردگرد۔ اطراف (۲) دائرہ۔ گھماؤ (۳) کپڑے کا دامن۔
پیران ۔ (پی۔ ران) (ف۔ا۔ مذ) پیر کی جمع۔ بُوڑھے بزُرگ۔
پیرانِ پیر ۔ (ف۔ مذ) حضرت محی الدّین عبدالقادر جیلانی کا لقب۔
پیراں نمے پرند مریداں مے پرانند ۔ (مثل) پیر تو نہیں اُڑتے۔ مُرید اُڑاتے ہیں۔ پیروں کی کرامتیں مُرید مشہور کرتے ہیں۔ خوشامدی جھوٹی تعریفیں کرتے ہیں۔
پیرانہ ۔ (پی۔ را۔ نہَ) (ف۔ صف) پیر سے منسوب۔ بُوڑھوں کی طرح۔
پیرانہ سالی ۔ (ف۔ا۔ مث) بڑھاپا۔ پیری۔
پَیراہن۔ پَیرہن ۔ (پے۔ را۔ ہَن) (پے۔ رہ۔ ہَن) (ف۔ا۔ مذ) کپڑا۔ پوشاک لباس۔ جامہ۔ کرتا۔
پیراہنِ کاغذی ۔ (ف۔ا۔ مذ) فریادی کا لباس (۲) ناپائیدار چیز۔
پیراہنِ یوسف ۔ (ف۔ مذ) حضرت یوسف علیہ السّلام کا وہ کُرتا جو اُنہوں نے اپنے اندھے باپ یعقوب کے لیے بھیجا تھا۔ اسے جب حضرت یعقوب کے چہرے پر ڈالا گیا تو ان کی آنکھیں روشن ہوگئیں۔
پیرا ہُوا ۔ (پے۔ را۔ ہُو۔ آ) (ہ۔ صف) ماہر۔ ہوشیار۔ تجربہ کار۔
پیراؤ ۔ (پے۔ را۔ او) (ہ۔ صف) ڈُباڈُب پانی۔ تیرنے کے قابل پانی۔
پیرائی ۔ (پے۔ را۔ ای) (ہ۔ا۔ مث) (۱) تیرنے کا ڈھنگ (۲) تیرنا سکھانے کی اُجرت (۳) پیراکی۔
پیرائی ۔ (پی۔ را۔ ای) (ہ۔ا۔ مذ) ڈفالچی۔ ڈھولک مڑھنے اور گانے بجانے والی ایک قوم۔
پیرایہ ۔ (پے۔ را۔ یَہ) (ف۔ا۔ مذ) (۱) زینت۔ زیور (۲) لباس۔ پوشاک (۳) طرز۔ ڈھنگ۔ طریقہ۔
پیرکوا ۔ (پے۔ رَک۔ وا) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) مکّھی کے برابر کیڑا جو پانی میں پیدا ہوتا ہے اور کشتی کے نیچے چمٹا رہتا ہے (۲) چھوٹی جسے مچھلی کے شکاری بنسی کی ڈور میں باندھ دیتے ہیں جو پانی پر تیرتی رہتی ہے اور مچھلی کے پھنسنے کو بتاتی ہے۔
پیرنا ۔ (پیر۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) تیرنا۔ بہنا (۲) عبور کرنا (۳) کسی فن میں ماہر ہو جانا (۴) خنجر۔ تلوار۔ چھُری کا آرپار ہو جانا (۵) بیج بونا۔ (ق)
پیرو ۔ (پے۔ رَو) (ف۔ا۔ مذ) پیچھے چلنے والا۔ تقلید کرنے والا۔ مقلّد۔ مرید۔ چیلا۔
پیروکار ۔ (ف۔ صف) کسی معاملے میں کسی کی طرف سے پیروی کرنے والا وکیل۔ جمع : پیروکاراں۔
پیروکارِ سرکاری ۔ (ا۔ مذ) سرکاری وکیل۔ وہ وکیل یا پولیس افسر جو سرکار کی طرف سے مقدمات کی پیروی اور کارروائی کی نگرانی کرے۔
پیرُو ۔ (Peru) (پی۔ رُو) (انگ۔ا۔ مذ) (۱) فیل مُرغ۔ ایک قسم کا بڑا مُرغ (۲) ایک قسم کا میوہ۔
پیروڈی ۔ (Parody) (پے۔ رو۔ ڈی) (انگ۔ا۔ مث) مضحکہ خیز نقل۔ بھونڈی نقل۔ کسی مصنّف کی عبارت۔ نظم یا اسلوب بیان وغیرہ کی مضحک نقل۔
پیروز ۔ (پی۔ روز) (ف۔ا۔ مذ) (۱) مُبارک (۲) فتح مند۔ مظفر۔ منصور۔ فیروز۔
پیرول ۔ (Parole) (پے۔ رول) (انگ۔ مذ) کسی قیدی کو کسی ضرورت کے لیے کچھ وقت تک کے لیے رہا کر دینا۔
پَیروی ۔ (پے۔ رَ۔ وی) (ف۔ا۔ مث) (۱) تقلید۔ کسی کے قدم بقدم چلنا (۲) فرمانبرداری۔ اطاعت (۳) کوشش۔ جیسے مقدمے کی پیروی۔
پَیرہن ۔ (پے۔ رَ۔ ہَن) (ف۔ا۔ مذ) لباس۔ پوشاک۔ پیراہن کا مخفف۔

پیری - (پے - ری) [ہ - ا - مث] (۱) غلّہ جو صاف کرتے وقت باقی رہے ۔ اناج کا بھوسہ ملا ہوا ڈھیر (۳) پازیب ۔

پیری - (پی - ری) [ف - ا - مث] (۱) بڑھاپا (۲) مُرید بنانے کا پیشہ (۳) چالاکی اُستادی (۴) حکومت - دعویٰ (۵) کرامت ۔

پیری و صد عیب چنیں گفتہ اند - ف - مثل - بڑھاپا سو عیبوں کے برابر ہے ۔

پیرے کہ دم زعشق زند بس غنیمت است - (ف - مقولہ) اس بُوڑھے کی نسبت کہتے ہیں جو بڑھاپے میں جوانی کا دم بھرے ۔

پیریڈ - (Period) (پیریَڈ) [انگ - ا - مذ] (۱) مُدّت - دَوَر - زمانہ - وقت (۲) زمانہ کا کوئی حصّہ (صدی - سنہ - سال) ۔

پیڑ - [ہ - ا - مث] (۱) قدم کا نشان - چوری کا کھوج (۲) پاڑ - معماروں کی اُونچی نشست جو لکڑی تختہ گاڑ کر بناتے ہیں - گو ۔

پیڑ - [ہ - ا - مذ] (۱) درخت - شجر (۲) پودا - بُوٹا ۔

پیڑ بوئے ببول کے تو آم کہاں سے ہوں - (ا - مثل) بُرے کام کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں ہوتا ۔

پیڑ پھل ہی سے پہچانا جاتا ہے - (ا - مقولہ) انسان کی گفتگو سے پتہ چل جاتا ہے کہ وہ اچھا ہے یا بُرا ۔

پیڑ گننا یا آم کھانا - (ا - محاورہ) اپنی غرض سے مطلب رکھنا چاہیئے ۔ کہیں سے ہو اور کسی طرح ہو ۔

پیڑ - [ہ - ا - مث] (۱) درد - تکلیف (۲) دردِزہ - بچّہ پیدا ہونے کا درد ۔

پیڑیں لگنا - (ا - محاورہ) (۱) درد ہونا (۲) دردِزہ ہونا ۔

پیڑا - (پے - ڑا) [ق - صف] تکلیف پہنچانے والا ۔

پیڑا - (پے - ڑا) [ہ - ا - مذ] (۱) گُندھے ہوئے آٹے کا ایک روٹی کے برابر گولا (۲) ایک قسم کی مٹھائی (۳) گول - ختہ - گول مول ۔

پیڑا - (پی - ڑا) [ہ - ا - مذ] دُکھ - درد - تکلیف - دردِزہ ۔

پیڑکالا - (پیڑ - کا - لا) [ہ - ا - مذ] زینہ ۔

پیڑنا - (ہ - مص) (۱) دبانا (۲) بھینچنا (۳) نچوڑنا (۴) پیلنا - عرق نکالنا (۵) اذیت دینا (۶) پُرانے زمانے کی سزا ۔

پیڑُو - (پے - ڑُو) [ہ - ا - مذ] ناف سے نیچے کا حصّہ ۔

پیڑو کی آنچ - عورت کی خواہش نفسانی کی محبّت (مرد کے ساتھ) ۔

پیڑھا - (پی - ڑھا) [ہ - ا - مذ] کُرسی نما کھٹولا ۔

پیڑھی - (پی - ڑھی) [ہ - ا - مث] (۱) کھٹولی (۲) خاندان کا سلسلہ - نسل - پُشت (۳) قدامت (۴) بہت مُدّت کی جگہ ۔

پیڑھی در پیڑھی - (۱) نسلاً بعد نسل - باپ دادا سے (۲) موروثی - روایتی ۔

پیڑی - (پے - ڑی) [ہ - ا - مث] (۱) چڑھنے کی جگہ - کوٹھے پر چڑھنے کی جگہ (۲) زینہ ۔

پیڑی - (پی - ڑی) [ہ - ا - مث] (۱) ایک قسم کا پان - درخت کا تنا (۳) بیل کا درخت جب قلم ہو چکے اور صرف تنا رہ جائے ۔

پیز - [ہ - ا - مث] پیزار کا مخفف - ضد - دشمنی ۔

پیز پڑ جانا - (ا - محاورہ) ضد ہو جانا - دشمنی ہو جانا ۔

پیزار - (پے - زار) [ف - ا - مث] جوتی - کفش - پاپوش - نعلین ۔

پیزار پر مارنا - (ا - محاورہ) حقیر جاننا - بے حقیقت سمجھنا - پروا نہ کرنا ۔

پیزار دکھانا - (ا - محاورہ) (۱) جوتا دکھانا (۲) خاطر میں نہ لانا - بے پروائی جتانا ۔

پیزار سے - (ا - مقولہ) جوتی سے - بلا سے - کیا پروا ہے ۔

پیزار کی نوک پر - پیزار کی نوک سے - (ا - محاورہ) پاپوش سے - جُوتی سے - کیا پروا ہے ۔

پیسا - (پے - سا) [ہ - ا - مذ] (۱) روپے کا سولہواں حصّہ - مال وزر - دولت ۔

پیسا اُڑانا - (ا - محاورہ) روپیہ برباد کرنا - فضول خرچی کرنا ۔

پیسا پیسا کمایا چیونٹی بھر اُٹھایا - (ا - مثل) محنت کر کے تھوڑا تھوڑا جمع کیا - تھوڑے وقت میں لُٹا دیا ۔

پیسا ٹھیکری کر دینا - (ا - محاورہ) بیدریغ روپیہ صرف کر دینا ۔

پیسا جوڑنا - (ا - محاورہ) روپیہ پیسہ جمع کرنا - بخل کرنا ۔

پیسا ڈبونا - (ا - محاورہ) روپیہ کھونا - دولت برباد کرنا ۔

پیسا کھوٹا ہو جانا - (ا - محاورہ) اولاد کا بدچلن اور آوارہ ہو جانا ۔

پیسا ڈوبنا - (ا - محاورہ) نقصان ہونا - دولت کا برباد ہو جانا - قرض وصول نہ ہونا ۔

پیسا گانٹھ کا بیٹا پیٹ کا - (ا - مثل) سگا بیٹا اور اپنی جیب کا پیسا ہی کام آتا ہے ۔

پیسا گانٹھ کا اور جورو ساتھ کی - (ا - مثل) روپیہ اور بیوی اس کی ہے جس کے پاس ہو ۔

پیسا ہاتھ کی مَیل ہے - (مثل) دولت بے حقیقت چیز ہے ۔

پیسے دھڑی - (ا - مث) ایک پیسے کی دھڑی بھر - پیسے کی پانچ سیر بہت سستی ۔

پیسے کا پُوت (میت) - (ا - صف) حریص - لالچی - زر پرست ۔

پیسے کے کام کا نہ ہونا - (ا - محاورہ) نکمّا ہونا - بے حقیقت ہونا ۔

پیسے والا - (ا - صف) دولت مند - مال دار - امیر ۔

پیس - [ہ] (۱) تاش کھیلنے والوں کی اصطلاح میں پتے تقسیم کرنا (۲) محنت مشقت (۳) پیسنا کا امر ۔

پیس پاس کے - پیس کر ۔

پیس پاس منہاج مرے - کرامت محمد جھنڈے کو - (مثل) محنت کوئی کرے اور اس کا صلہ کوئی پائے ۔

پیس ڈالنا - (ا - محاورہ) (۱) چُورا کر دینا (۲) تباہ کر دینا - خاک کر دینا ۔

پیس لوں تو پیٹوں - (مثل) روزی کی فکر مُردے کے ماتم سے مقدم ہے ۔

پیس موئی، پکا موئی آٹے لونڈے کھا گئے - (مثل) ہم محنت کرتے کرتے تھک گئے اور فائدہ کسی اور نے اُٹھایا ۔

پیسٹری - (Pastry) (پیسٹ - ری) [انگ - ا - مث] ایک انگریزی مٹھائی ۔

پیسنا - (پیس - نا) (ہ - مص) (۱) ریزہ ریزہ کرنا - سفوف کرنا (۲) رگڑنا - گھسنا (۳) برباد کرنا - تباہ کرنا (۴) سخت کام کرنا ۔

پیسنجر - (Passenger) (پے - سن - جَر) [انگ - ا - مذ] مسافر ۔

پیسنجر ٹرین - (Passenger Train) [انگ - مث] مسافر گاڑی ۔

پیسندار - (پے - سن - دار) [ق] دولت مند ۔

پیسنی۔ (پِیس۔ نی) (ہ۔ا۔مث) سخت محنت۔ مصیبت۔

پیش۔ (ف۔صف) (۱) آگے۔ سامنے (۲) پہلے۔ قبل۔ آئندہ (۳) (ا۔مذ) ضمہ۔ وہ علامت جو کسی حرف کے اُوپر نصف واؤ کی آواز کے لیے لکھتے ہیں (۴) انگرکھے کی اگاڑی (۵) تسبیح کا وہ دانہ جو سب دانوں کے اُوپر ہوتا ہے۔

پیش آنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) آگے آنا۔ ظہور میں آنا (۲) برتاؤ کرنا۔

پیش از مرگ واویلا۔ (مثل) تکلیف سے پہلے ہی شور مچا دینا۔ کسی امر کے پیش آنے سے پہلے ہی پریشان ہونے لگنا۔

پیش ازیں۔ (ف) اس سے پہلے۔ اس سے آگے۔

پیش امام۔ (ف۔ا۔مذ) پیش نماز۔ امام۔ نماز پڑھانے والا۔

پیش بند۔ (ف۔ا۔مذ) زیر بند۔ وہ چمڑا یا نواڑ جو گھوڑے کی پوزی اور تنگ کے بیچ میں گردن جھکی رہنے کی غرض سے باندھتے ہیں۔

پیش بندی۔ (ف۔ا۔مث) دُور اندیشی۔ پہلے سے کسی بات کی تدبیر کرنا۔

پیش بیں۔ (ف۔مذ) دُور اندیش۔ عاقبت اندیش۔ کسی معاملے کو پہلے سوچ لینے والا۔

پیش بینی۔ (ف۔مث) مآل اندیشی۔ دُور اندیشی۔

پیش پا اُفتادہ۔ (ف۔صف) نہایت معمولی۔ سامنے کی بات۔ فرسودہ۔

پیش پیش۔ (ف) آگے آگے۔

پیشتر۔ (ف۔صف) پہلے۔ بہت پہلے۔

پیش (جانا) چلنا۔ (ا۔محاورہ) قابو چلنا۔ کارگر ہونا۔

پیش خدمت۔ (ف۔ا۔مث) (۱) خدمت گار (۲) بیگمات کی خدمت کرنے والی۔ خادمہ۔

پیش خیمہ۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) امیر کا خیمہ وہ سامان جو فوج کی روانگی سے پہلے اگلی منزل کو بھیجا جاتا ہے (۲) کسی واقعہ کی تمہید (۳) ہرکارہ۔ پیادہ۔ لازم (۴) مُقدمۃ الجیش۔ ہراول۔

پیش دست۔ (ف۔صف) (۱) آگے کام آنے والا۔ اسسٹنٹ۔ نائب (۲) سبقت کرنے والا۔

پیش دستی کرنا۔ (ا۔محاورہ) پہل کرنا۔ سبقت کرنا (۲) حملہ کرنا۔

پیش رفت۔ (ف۔صف) (۱) قابو۔ بس (۲) مؤثر۔ کارگر۔

پیش رَو۔ (ف۔صف) آگے آگے چلنے والا۔ آگے گزرنے والا۔

پیش قبض۔ (ف۔مذ) (۱) خنجر۔ چھرا۔ کٹار (۲) کُشتی کے ایک پیچ کا نام۔

پیش قدمی۔ (ف۔مث) (۱) بڑھ کے کام کرنا۔ پہل (۲) حملہ۔ چڑھائی (۳) دلیری۔ جرأت۔

پیش کار۔ (ف۔مذ) (۱) منیجر۔ مددگار۔ نائب (۲) نائب سررشتہ دار۔ مسل خواں۔

پیش کرنا۔ (ا۔مص) سامنے کرنا۔ حاضر کرنا۔ آگے رکھنا۔

پیش کش۔ (ف۔صف) (۱) بھینٹ۔ نذر (۲) ہدیہ۔ تحفہ (۳) محصول۔ خراج

پیش گاہ۔ (ف۔مث) (۱) سامنے۔ رُو برو۔ حضور (۲) دربار۔ صدر۔ اجلاس۔

پیش گوئی۔ پیشین گوئی۔ (ف۔مث) کسی بات کی پہلے سے خبر دینا۔

پیشگی۔ (ف۔ا۔مث) وہ اُجرت جو کام سے پہلے دی جائے۔ چیز خریدنے سے پہلے اس کی قیمت کا کچھ ادا کرنا۔

پیش لفظ۔ (ف۔مذ) آغاز کلام۔ کتاب کا دیباچہ (انگ: Forward)

پیش نظر۔ پیش نگاہ۔ نگاہ کے سامنے۔

پیش نماز۔ (ف۔مذ) امام۔ نماز پڑھانے والا۔

پیش نہاد۔ (ف۔مذ) (۱) مدِّ نظر۔ ارادہ (۲) نمونہ۔ مثال (۳) رسم۔ رواج۔

پیش و پس۔ (ف) آگے پیچھے۔

پیشاب۔ (پے۔شاب) (ف۔ا۔مذ) بَول۔ مُوت۔ قارورہ۔

پیشاب بند ہونا۔ (۱) مُوت بند ہونا (۲) کسی شخص سے ڈرنا۔

پیشاب بھی نہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) بہت حقیر سمجھنا۔

پیشاب خطا ہونا۔ (ا۔محاورہ) کسی شخص کا ڈر سے مُوت نکل جانا۔ بہت خوف کھانا۔

پیشاب سے چراغ جلتا ہے۔ (مثل) دھاک بیٹھی ہے۔ رُعب جما ہوا ہے۔

پیشاب کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) مُوتنا (۲) از حد حقیر سمجھنا۔ بالکل خاطر میں نہ لانا۔

پیشاب کی دھار پر مارنا۔ (ا۔محاورہ) بہت حقیر سمجھنا۔

پیشاب کی راہ بہانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) فضول خرچی کرنا (۲) بدچلنی میں صرف کرنا۔

پیشاب میں چراغ جلنا۔ (ا۔محاورہ) رعب ہونا۔ دھاک بیٹھنا۔

پیشاب (نکلنا) نکل جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) مُوت دینا (۲) ڈرنا۔ خوف سے کانپنا

پیشانی۔ (پے۔شا۔نی) (ف۔ا۔مث) (۱) ماتھا۔ جبیں (۲) قسمت۔ نصیب (۳) سرنامہ۔ القاب (۴) کاغذ کا بالائی حصّہ جو عبارت سے اُوپر خالی چھوڑ دیا جائے۔

پیشانی پر شکن (بل) پڑنا۔ (ا۔محاورہ) چہرے سے رنج ظاہر ہونا۔ ملال ہونا۔ غصّہ آنا۔

پیشانی پر لکھا ہونا۔ (ا۔محاورہ) نوشتۂ تقدیر ہونا۔ چہرے سے عیاں ہونا۔

پیشانی رگڑنا۔ (ا۔محاورہ) بہت خوشامد کرنا۔ فرماں برداری کرنا۔

پیشانی کا خط۔ پیشانی کی تحریر۔ تقدیر کا لکھا ہوا۔ نوشتۂ قسمت۔

پیشانی کا لکھا۔ (ا۔مثل) قسمت کی بات۔ نوشتۂ تقدیر۔

پیشوا۔ (پیش۔وا) (ف۔ا۔مذ) (۱) رہبر۔ رہنما۔ امام (۲) مرہٹوں کے سردار کا لقب۔ جمع: پیشوایان۔

پیشواز۔ (پیش۔واز) (ف۔ا۔مث) عورتوں کا ایک گھیردار لباس (۲) تلک (۳) سردار۔ (ق) دیکھیے پشواز۔

پیشوائی۔ (پیش۔وا۔ای) (ف۔ا۔مث) (۱) رہبری۔ رہنمائی (۲) استقبال۔

پیشہ۔ (پے۔شہ) (ف۔ا۔مذ) ہنر۔ فن۔ کام۔ دھندا۔ روزگار۔

پیشہ وَر۔ (ف۔مذ) (۱) کسی قسم کا کام کرنے والا (۲) تاجر۔ دکاندار (۳) اہل حرفہ۔ ہنروَر۔

پیشی۔ (پے۔شی) (ف۔ا۔مث) (۱) حضوری (۲) زیر تجویز مقدمے کی سماعت کی تاریخ۔

پیشی کا (محرّر یا) منشی۔ وہ شخص جو حاکم کے سامنے کاغذات پیش کرے مسل خواں۔ پیش کار۔

پیشین ۔ (پے ۔ شین) (ف ۔ ا ۔ مذ) پہلا ۔ قدیم زمانے کا ۔ اگلا ۔

پیشین گوئی ۔ کسی واقعہ کی قبل از وقت اطلاع ۔

پیغارہ ۔ (پے ۔ غا ۔ رَہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) طعنہ ۔ سرزنش ۔

پیغام ۔ (پے ۔ غام) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) سندیسا ۔ زبانی بات ۔ پیام (۲) شادی یا نسبت کی درخواست ۔ جمع : پیغامات ۔

پیغام دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی سے کوئی بات کہلا بھیجنا ۔ شادی کی درخواست کرنا ۔

پیغام ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) شادی یا نسبت کی درخواست کرنا ۔

پیغام سلام ۔ سوال و جواب ۔ بات چیت ۔

پیغا ما پیغامی ۔ (پے ۔ غا ۔ ما ۔ پے ۔ غا ۔ می) (اُر ۔ ا ۔ مث) اُدھر سے اِدھر اور اِدھر سے اُدھر پیام آنا جانا ۔ پیام سلام ۔

پَیغمبر ۔ (پَے ۔ غم ۔ بَر) (ف ۔ ا ۔ مذ) خدا کا حکم لانے والا ۔ پیشوائے دین ۔ قاصد ایلچی ۔ سفیر ۔ پیامبر ۔ نبی ۔ مرسل ۔ جمع : پیغمبراں ۔

پیغمبری ۔ (پَے ۔ غم ۔ بَ ۔ ری) (ف ۔ ا ۔ مث) نبوّت ۔ رسالت ۔ خدائی پیغام بندوں تک پہنچانے کی خدمت ۔

پیغمبری وقت پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سخت مصیبت پڑنا ۔

پیک ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) قاصد ۔ ہرکارہ ۔ نامہ بر ۔ چٹھی رساں ۔

پَیک ۔ (Pack) (انگ ۔ ا ۔ مذ) مال و اسباب کو باندھنا ۔

پِیک ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) پان کا رنگین تھوک (۲) کھیت کی تیار فصل (۳) برتنوں میں رقیق شے بھرنے کا آلہ ۔

پیکدان ۔ (ہ ۔ ف ۔ مذ) اُگال دان ۔ وہ برتن جس میں پان کا اُگال ڈال دیتے ہیں ۔

پَیکا ۔ (پَے ۔ کا) (ق ۔ ا ۔ مذ) پیسہ ۔

پیکار ۔ (پَے ۔ کار) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) جنگ ۔ لڑائی (۲) حاصل کرنے والا ۔ (۳) پھیری والا ۔

پیکان ۔ (پَے ۔ کاں) (ف ۔ ا ۔ مذ) برچھی یا بھالے وغیرہ کی انی ۔ نیزے کی نوک

پیکٹ ۔ (Pact) (انگ ۔ ا ۔ مذ) مُعاہدہ ۔ عہد نامہ ۔

پیکٹ ۔ (Packet) (انگ ۔ ا ۔ مذ) (۱) چھوٹا بنڈل ۔

پَیکر ۔ (پَے ۔ کَر) (ف ۔ ا ۔ مث) چہرہ ۔ شکل ۔ صورت ۔ جمع : پیکراں ۔

پَیکر ۔ (Packer) (پَے ۔ کَر) (انگ ۔ ا ۔ مذ) اسباب بند کرنے والا ۔ سامان پیک کرنے والا ۔

پیکڑا ۔ پیکڑی ۔ (پیک ۔ ڑا) (پیک ۔ ڑی) (ہ ۔ ا ۔ پہلا مذ ۔ دوسرا مث) (۱) قیدیوں کے پاؤں کی بیڑی (۲) عورتوں کے پاؤں کا ایک زیور ۔

پیکشتی ۔ (پَے ۔ گش ۔ تی) (ق ۔ ا ۔ مذ) رات کو پہرہ دینے والا ۔

پیل ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) دھکا ۔ ریلا ۔ جیسے دھکا پیل (۲) پیلنا کا اَمر ۔

پِیل ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) ہاتھی ۔ فیل (۲) شطرنج کا وہ مہرہ جو آڑا چلتا ہے اور آڑا مارتا ہے ۔ جمع : پیلاں ۔

پیلبان ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) فیل بان ۔ مہاوت ۔ ہاتھی چلانے والا ۔ جمع : پیلباناں

پیل بانی ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) مہاوت کا پیشہ ۔

پیلپا ۔ پاؤں پھول کر نہایت موٹے ہو جانے کی بیماری ۔ فیل پا ۔

پیلپایہ ۔ کھم ۔ تھم ۔ ستون ۔

پیل پیکر ۔ (ف ۔ ا ۔ صف) قوی ہیکل ۔ بڑے جُثّے کا (۲) رستم کا لقب ۔

پیل ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کچومر نکال دینا ۔ بہت ظلم و ستم کرنا ۔

پیلا ۔ (پی ۔ لا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) کیسری ۔ زرد ۔ زعفرانی (۲) شطرنج کا مہرہ ۔ پیل ۔

پیلرا ۔ پیلڑا ۔ پیلڑھ ۔ (پیل ۔ را) (پیل ۔ ڑا) (پے ۔ لڑھ) (ہ ۔ ا ۔ مذ) فوطہ ۔ خصیہ ۔ خایہ ۔

پیلنا ۔ (پیل ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) دھکیلنا ۔ آگے یا پیچھے ہٹانا (۲) کولھو میں پینا ۔ تیل نکالنا (۳) گھسیڑنا ۔ داخل کرنا (۴) ڈنڈ پیلنا ۔

پیلو ۔ (پی ۔ لو) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) ایک درخت جس کی جڑ اور شاخوں کی مسواک بناتے ہیں (۲) ایک راگنی (۳) فیل مرغ ۔

پَیلوَر ۔ (پَے ۔ لوَر) (ق) پرے ۔ آئندہ ۔ اُدھر ۔

پیلہ ۔ (پی ۔ لَہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) ریشم کا کیڑا (۲) کویہ ابریشم (۳) شطرنج کا مہرہ ۔

پیلی ۔ (پی ۔ لی) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) زرد (۲) اشرفی ۔

پیم ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) پریم ۔ محبّت ۔ یارانہ ۔ پریت ۔

پیما ۔ (ف ۔ لاحقہ) مصدر پیمودن کا صیغۂ اَمر جو اسم کے بعد آ کر اسم فاعل ترکیبی بنا دیتا ہے اور ناپنے والے کے معنی دیتا ہے جیسے حرارت پیما بارش پیما ۔

پیمان ۔ (پے ۔ مان) (ف ۔ ا ۔ مذ) عہد ۔ قسم ۔ شرط ۔ وعدہ ۔ اِقرار ۔

پیمان شکن ۔ (ف ۔ صف) عہد توڑنے والا ۔ عہد پر قائم نہ رہنے والا ۔

پیمانہ ۔ (پَے ۔ ما ۔ نہَ) (ف ۔ ا ۔ مذ) گلاس (۲) ناپنے کا آلہ ۔ پلڑا ۔ ترازو ۔

پیمانہ بھر جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) موت آ جانا ۔

پیمانہ چڑھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) شراب پینا ۔

پیمانہ چھلکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی سیال چیز کا لبریز ہو کر گرنا (۲) کم ظرفی ظاہر ہونا ۔ آنسوؤں کا تار بندھنا ۔

پیمانہ کش (گسار) ۔ (ف ۔ صف) شراب خور ۔

پیمانہ لبریز ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) پیالہ بھر جانا (۲) زندگی ختم ہونا ۔

پیمائش ۔ (پَے ۔ ما ۔ اِش) (ف ۔ ا ۔ مث) ناپ ۔ خصوصاً زمین کا ناپ ۔

پیمبر ۔ (پَ ۔ یَم ۔ بَر) (ف ۔ ا ۔ مذ) پیغمبر ۔ نبی ۔

پینک ۔ (پَے ۔ نَک) (ہ ۔ ا ۔ مث) سنہرا گوٹا جو کلابتوں سے بنایا اور انگرکھوں اور ٹوپیوں وغیرہ پر لگایا جاتا ہے ۔

پیں ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) باریک آواز ۔ باجے یا نفیری کی آواز ۔

پیں بولنا ۔ (ا ۔ محاورہ) عاجز ہونا ۔ تنگ آ جانا ۔

پَینا ۔ (پے ۔ نا) (ہ ۔ صف) (۱) تیز ۔ ترش ۔ نوکدار (۲) (ا ۔ مذ) آنکس ۔

پینا ۔ (پی ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) نوش کرنا ۔ کسی رقیق چیز کا حلق کے نیچے اُتارنا ۔ (۲) شراب نوشی کرنا (۳) حُقّے کا دَم لگانا (۴) چُوسنا (۵) جھیلنا ۔

پینتالیس ۔ (پیَں ۔ تا ۔ لیس) (ہ ۔ صف) پانچ اُوپر چالیس ۔ ۴۵ ۔

پینتیس ۔ (پیَں ۔ تیس) (ہ ۔ صف) پانچ اُوپر تیس ۔ ۳۵ ۔

پینٹ ۔ (Paint) (انگ ۔ ا ۔ مذ) رنگ ۔ روغن ۔

پینٹر ۔ (Painter) (پیَن ۔ ٹر) (انگ ۔ ا ۔ مذ) (۱) مصوّر ۔ نقّاش (۲) رنگ ساز ۔

پینٹری۔ (Pantry) (پینٹ - ری) (انگ ۔ ا ۔ مث) وہ کوٹھری جس میں کھانے پینے کی چیزیں اور برتن رکھے جاتے ہیں۔

پینٹنگ۔ (Painting) (انگ ۔ ا ۔ مث) (۱) مصوری ۔ نقاشی ۔ (۲) رنگ سازی ۔

پینٹھ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) آٹھویں روز کا بازار ۔ روز بازار ۔ ہاٹ ۔

پینٹھ ابھی لگی نہیں گٹھ کترے آموجود ہوئے ۔ (ا ۔ مثل) معاملہ ابھی طے نہیں ہوا ۔ خود غرض لوگ پہلے ہی آ گئے (۲) کام ابھی ہوا نہیں اور مانگنے والے آ گئے ۔

پینجن ۔ (پین - جن) (ہ ۔ ا ۔ مذ) پاؤں کا ایک زیور ۔

پینجنی ۔ (پینج - نی) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) کبوتروں کے پاؤں میں ڈالنے کا ایک جوف دار بجتا ہوا چھلا ۔ جھانجر (۲) گاڑی کی وہ خوشنما لکڑی جو پہیئے کی روک ہوتی ہے ۔ جس سے وہ دُھرے سے باہر نہیں نکلنے پاتا ۔

پینجنا ۔ (ا ۔ مص) روئی کو بنولوں سے الگ کرکے دھنکنا ۔

پیندا ۔ (پیں - دا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) تلا ۔ برتن کا نچلا حصّہ ۔ کسی چیز کے نیچے کا حصّہ ۔

پیندے کا ہلکا ۔ (ا ۔ محاورہ) بات کا کچا ۔ غیر مستقل مزاج ۔ کبھی اِدھر کبھی اُدھر ہونے والا ۔

پیندے کے بل بیٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) چوتڑوں کے بل بیٹھنا (۲) ڈوبنا ۔ غرق ہونا (۳) تھک جانا ۔ دیوالہ نکلنا (۴) گھبرا جانا ۔ بدحواس ہو جانا ۔

پیندی ۔ (پیں - دی) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) توپ یا بندوق کی کوٹھی (۲) گاجر یا مولی کی جڑ (۳) کسی چیز کا نچلا حصّہ ۔

پینڈ ۔ (ق) (۱) پکّا (۲) وہ رقم جو شادی کے موقع پر جہیز کی جگہ دی جائے ۔

پینڈا ۔ (پیں - ڈا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) راستہ ۔ پگڈنڈی ۔ قدم ۔ فاصلہ ۔

پینڈلم ۔ (Pendulum) (پیں - ڈُ - لم) (انگ ۔ ا ۔ مذ) گھڑی یا گھنٹے کا لٹکن یا لنگر ۔

پینڈی ۔ (پیں - ڈی) (ہ ۔ ا ۔ مث) لڈّو جو میوے گھی اور کھانڈ سے بنائے جاتے ہیں ۔

پینس ۔ (پی - نس) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) پالکی ۔ ایک قسم کا ڈولا ۔ فِنس (۲) ناک کی ایک بیماری ۔

پینسٹھ ۔ (پیں - سٹھ) (ہ ۔ صف) پانچ اُوپر ساٹھ ۔ ۶۵ ۔

پینک ۔ (پی - نک) (ہ ۔ ا ۔ مث) افیون یا پوست کی اونگھ ۔

پینک میں آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نشہ میں اونگھنا ۔ افیون کا نشہ چڑھنا ۔

پینک میں ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) بے خبر ہونا (۲) افیون یا پوست کے نشے میں ہونا

پیے نکالنا ۔ (اُر ۔ مص) نقص نکالنا ۔ عیب نکالنا ۔

پینگ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) جھُولے کا لمبا جھونک (۲) جھولے کی رسّی (۳) ایک قسم کی جڑ ۔

پینگ بڑھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) جھُولے کا لمبا جھونک لینا (۲) میل جول بڑھانا ۔ بے تکلفی بڑھانا ۔

پینگ دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) جھُولے میں جھونکا دینا ۔

پینگوئن ۔ (Penguin) (پینگ - وِن) (انگ ۔ ا ۔ مذ) ایک بحری پرندہ ۔

پینی ۔ (Penny) (پے - نی) (انگ ۔ ا ۔ مث) برطانیہ کا سب سے چھوٹا تانبے کا سِکّہ ۔ شلنگ کا بارھواں حِصّہ ۔

پیو ۔ (ق) پی ۔ پیارا ۔ محبوب خاوند ۔

پیوڑی ۔ (پ - یو - ڑی) (ہ ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کی زرد مٹّی ۔

پیوست ۔ (پے - وَست) (ف ۔ صف) (۱) ملا ہوا ۔ جڑا ہوا ۔ جوڑ ۔ ملاپ ۔

پیوست کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ملانا ۔ چسپاں کرنا ۔ چبھونا (۲) مضبوط کرنا (۳) جذب کر دینا ۔

پیوستگان ۔ (پے - وَس - تَ - گان) (ف ۔ ا ۔ مذ) اقربا ۔ عزیز و اقارب ۔

پیوستہ ۔ (پے - وَس - تَہ) (ف ۔ صف) (۱) ملا ہوا ۔ ملحق (۲) ایک جان (۳) ہمیشہ ۔ مدام (۴) گذشتہ ۔ گزرا ہوا ۔

پیوسی ۔ (پ - یُو - سی) (ہ ۔ ا ۔ مث) گائے بھینس کا گاڑھا دُودھ جو بچّہ جننے کے تین دن بعد تک رہتا ہے ۔ بولی ۔

پیون ۔ (Peon) (پی - ان) (انگ ۔ ا ۔ مذ) چپڑاسی ۔ ہرکارہ ۔ ڈاکیا ۔ چٹھی رساں

پیوند ۔ (پے - وَند) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) بندش ۔ بستگی (۲) چیپی ۔ جوڑ ۔ مناسبت ۔ میل (۳) عزیز و اقربا ۔ شوہر ۔ جورو (۴) ایک ہم جنس درخت کی شاخ کا دوسرے ہم جنس درخت سے جوڑ ۔

پیوند دار ۔ (ا ۔ مذ) جس چیز میں پیوند لگایا گیا ہو ۔ پیوند لگا ہوا ۔

پیوندِ زمین ۔ (ف ۔ صف) مرکر زمین میں دفن ۔

پیوند لگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) جوڑ لگانا ۔ گانٹھنا (۲) ایک درخت کی شاخ کا اُسی قسم کے دوسرے درخت کی شاخ میں قلم لگانا (۳) میل سے میل ملانا ۔

پیوند گانٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کپڑے میں جوڑ لگانا ۔ ایک درخت سے دوسرے درخت کی شاخ میں قلم لگانا ۔

پیوند میں پیوند مل جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) نسل میں نسل مل جانا ۔

پیوندی ۔ (پے - وَندی) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) پیوند لگایا ہُوا ۔ وہ درخت جس میں پیوند لگایا گیا ہو (۲) پیوند والے درخت کا پھل (۴) دوغلا ۔ دو رنگا ۔

پیوندی مونچھیں ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) وہ حلقہ نما مُونچھیں جنہیں بانکے آدمی اکثر گالوں سے چپکا لیتے ہیں ۔

پیویلین ۔ (Pavilion) (پے - وی - لی - اَن) (انگ ۔ ا ۔ مذ) (۱) شہ نشین (عمارت کا آگے کو نکلا ہوا حصّہ جو عموماً نقش و نگار سے آراستہ ہوتا ہے) (۲) خوش نما بنگلہ خصوصاً وہ جو کرکٹ کے میدان کے پاس کھلاڑیوں اور تماشائیوں کے لیے بنا دیا جاتا ہے (۳) بڑا چوبی دار خیمہ ۔

پیہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) چربی ۔

پیہر ۔ (پی - ہر) (ہ ۔ ا ۔ مذ) میکا ۔ ماں باپ کا گھر ۔

پیہم ۔ (پے - ہَم) (ف ۔ تابع فعل) لگاتار ۔ متواتر ۔ پے در پے ۔

پیہو ۔ (پی - ہُو) (ہ ۔ ا ۔ مذ) پپیہے کی آواز ۔

پیئی ۔ (پے - ای) (ہ ۔ ا ۔ مث) چھوٹا صندوق یا پٹارا ۔

پیئی ۔ (پے - ای) (ہ ۔ ا ۔ مث) پاؤ کا مخفف ۔ مرکبات میں مستعمل ہے ۔ جیسے ادھ پیئی ۔

پیے دودھ اور کھائے مال ۔ (مثل) اس شخص کی نسبت کہتے ہیں ۔ جو عیش و عشرت میں زندگی بسر کرتا ہو ۔

پیے ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) شراب کے نشے میں مدہوش ہونا ۔

ت

(تے) [ع۔مث] اُردو و فارسی حروفِ تہجی کا چوتھا عربی کا تیسرا اور ہندی کا سولھواں حرف۔ حسابِ ابجد میں اس کے چار سَو عدد مقرر ہیں۔

ت ۔ ا

تا۔(ف] (۱) تہ۔ بل۔ پیچ (۲) تک۔ جس وقت تک۔ جب تک۔ جب جب تک۔ تاکہ۔ اس لئے کہ۔ اگر (۳) بحثوں کا ایک کلمہ (۴) مانند۔

تاامکان۔ مقدور بھر۔ جہاں تک طاقت ہے۔

تاآں کہ۔ (ف) وہاں تک کہ۔

تااینکہ۔ (ف) یہاں تک کہ۔

تابہ اوجِ فلک۔ (ف۔ع) (۱) آسمان کی بلندی تک (۲) بہت اونچا۔

تابہ (حیات) زیست۔ (ع۔ف) جیتے جی۔ جنم بھر۔ زندگی بھر۔ عمر بھر۔ جب تک زندگی ہے۔

تابہ دامن۔ (ف) دامن تک۔

تابہ کجا۔ تاکجا۔ (ف) تابکے۔ تاکے۔ کب تک۔ کہاں تک۔

تابکے۔ (ف) کب تک۔

تابہ مقدور۔ تامقدور۔ (ف) جہاں تک ممکن ہو۔ حتی الامکان۔

تاتریاق ازعراق آوردہ شود، مارگزیدہ مُردہ شود (ف۔مثل) جب تک عراق سے تریاق آئے۔ سانپ کا کاٹا مر جائے گا۔ شدید انتظار کا کلمہ۔

تاتو بمن میرسی، من بخدا می رسم (ف۔مثل) جب تک تو میرے پاس پہنچے میں خدا کے پاس پہنچ رہوں گا، یعنی مر جاؤں گا۔ شدتِ انتظار کا اظہار۔

تاچند۔ (ف) کب تک۔

تاحال۔ (ف۔ع) اس وقت تک۔ اب تک۔

تاحینِ حیات۔ (ف۔ع) زندگی بھر۔ جب تک زندہ ہے۔

تادمِ زیست۔ (ف۔ع) تازندگی۔ تازیست۔ عمر بھر۔ زندگی تک۔

تاکہ۔ (حرف علت) کیونکہ۔ اس لئے کہ۔ اس واسطے کہ۔

تامردسخن نگفتہ باشد عیب وہُنرش نہفتہ باشد۔ (ف۔مثل) جب تک آدمی بات نہ کرے، اسکے عیب وہنر چھپے رہتے ہیں۔

تانباشد چیزکے مردم نگویند چیزہا۔ (ف۔مثل) جب تک کوئی اصلیت نہیں ہوتی۔ خواہ مخواہ لوگ بہت کچھ بڑھا کر نہیں کہتے۔

تاوقتیکہ۔ (ف) اس وقت تک۔ جب تک۔

تاہم۔ (ف) پھر بھی۔ اس پر بھی۔

تاب۔ (ف۔ ہ۔مث] (۱) روشنی۔ نور۔ چمک (۲) گرمی۔ حرارت (۳) پیچ وخم۔ بل۔ پیچیدگی (۴) طاقت۔ قدرت۔ مجال (۵) برداشت۔ صبر۔ تحمل (۶) رنج ومحنت (۷) آب۔ جلا (۸) (ف۔لاحقہ) چمکنے والا۔ روشن کرنے والا۔ جیسے شب تاب۔

تاب باقی نہ رہنا۔ (ا۔محاورہ) ضبط نہ ہوسکنا (۲) چمک نہ رہنا۔

تاب خانہ۔ (ف۔مذ) گرم کمرہ۔

تاب دادہ۔ (ف۔صف) مروڑا ہوا۔ بل دیا ہوا۔

تاب دار۔ (ف۔صف) (۱) تاباں۔ براق۔ روشن۔ چمکتا ہوا (۲) پیچ دار۔ خمدار۔

تاب دان۔ (ف۔مذ) روشن دان۔ روزن۔ کھڑکی۔

تاب دینا۔ (ا۔مص) (۱) روشن کرنا۔ چمک دینا (۲) تیز کرنا (۳) مروڑنا۔

تاب رہنا۔ برداشت کرنا۔ صبر کرنا۔ عموماً نفی کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جیسے تاب نہ رہنا۔

تاب ضبط نہ رہنا۔ (ا۔محاورہ) ضبط کی طاقت نہ رہنا۔

تاب کار۔ گرم تاب۔ شعاع زن جس میں گرم تابی سے برق پیما وغیرہ کو متاثر کرنے کی قوت ہو۔

تاب کاری۔ گرم تابی۔ شعاع زنی۔ (Radio-Activity)

تاب کھانا۔ مروڑ کھانا۔ بل کھانا۔

تاب گی۔ (ف۔مذ) چلم کا توا۔

تاب لانا۔ برداشت کرنا۔ متحمل ہونا۔

تاب مقاومت نہ لانا۔ (ا۔محاورہ) مقابلے کی طاقت نہ رکھنا۔

تابناک۔ (ف۔صف) (۱) روشن۔ چمکیلا (۲) پیچیدہ۔

تاب نہ رہنا۔ (ا۔محاورہ) برداشت نہ رہنا (۲) چمک کا جاتے رہنا۔ بے رونق ہونا۔

تاب نہ لانا۔ (ا۔محاورہ) برداشت نہ کرسکنا۔ گھبرا جانا۔

تاب وتب۔ سخت گرمی۔ جلن۔ بے قراری۔

تاب وتواں۔ (طاقت) (۱) مجال۔ قدرت (۲) ظرف۔ حوصلہ۔ صبر۔ تحمل۔ برداشت۔

تاباں۔ (تا۔باں) (ف۔صف) (۱) روشن۔ درخشاں۔ چمک دار۔ نورانی (۲) پیچیدہ۔ خمدار (۳) دہلی کے مشہور شاعر میر عبدالحی کا تخلص۔

تابانی۔ (تا۔با۔نی) (ف۔ا۔مث) روشنی۔ نور۔ چمک۔

تابڑتوڑ (تا۔بڑ۔توڑ) (ہ۔صف) متواتر۔ لگاتار۔ پیہم۔ اُوپر تلے۔

تابستان۔ (تا۔بس۔تان) (ف۔ا۔مذ) گرمی۔ موسم گرما۔

تابستانی (تا۔بس۔تانی) (ف۔صف) موسم گرما سے منسوب۔ موسم گرما کا۔

تابش (تا۔بش) (ف۔ا۔مث] (۱) حرارت۔ گرمی۔ تپش (۲) چمک۔ دھوپ کی چمک۔ روشنی۔ نور۔

تابشِ آفتاب (ف۔مث) سورج کی گرمی۔ دھوپ کی چمک۔

تابع۔ (تا۔بع) (ع۔صف] (۱) ماتحت۔ مطیع۔ فرماں بردار۔ (۲) ملازم۔ نوکر۔ جمع: اتباع۔ توابع۔

تابعدار۔ لغوی معنی "تابع رکھنے والا" مگر عام طور پر مطیع وفرمانبردار کے

معنی میں استعمال ہوتا ہے (غلط العام) جمع : تابعداران۔

تابعداری - (ف ۔ مث) (۱) فرمانبرداری ۔ اطاعت (۲) نوکری ۔ ملازمت

تابعداری کرنا (ا ۔ محاورہ) (۱) اطاعت کرنا حکم ماننا (۲) نوکری کرنا ۔ ملازمت کرنا۔

تابع فرمان (ف ۔ ع ۔ صف) حکم کا تابع ۔ فرمانبردار۔

تابع مرضی مالک (ف ۔ صف) (قانون) وہ کاشت کار جو مالک کی مرضی کے تابع ہو ۔ خود کسی امر کا مجاز نہ ہو۔

تابع مہمل (ف ۔ مذ) وہ بے معنی لفظ جو معنی دار لفظ کے ساتھ بطور ربط کے بولا جائے جیسے سچ مچ اور جھوٹ موٹ میں مچ اور موٹ۔

تابعی (تا ۔ بِ ۔ عی) (ع ۔ صف) محدثین کی اصطلاح میں وہ مسلمان شخص جس نے اصحاب رسول اللہ کو دیکھا ہو ۔ جمع : تابعین ۔

تابعین (تا ۔ بِ ۔ عین) (ع ۔ صف) (۱) تابع کی جمع (۲) مسلمانوں کا وہ گروہ، جس نے ایک یا ایک سے زیادہ مرتبہ اصحاب رسول اللہ کی زیارت کی ہو ۔ (محدثین کی اصطلاح)

تابلو ۔ (Tableau) (تاب ۔ لو) (انگ ۔ ا ۔ مذ) کسی واقعے یا کہانی کی خاموش اداکاری ۔

تابندہ ۔ (تا ۔ بِن ۔ دَہ) (ف ۔ صف) چمکتا ہوا ۔ روشن ۔ نورانی ۔

تابندگی (تا ۔ بن ۔ د ۔ گی) (ف ۔ ا ۔ مث) روشنی ۔ چمک ۔

تابوت (تا ۔ بوت) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) وہ صندوق جس میں مردے کی نعش رکھتے ہیں ۔ (۲) لاش ۔ جنازہ (۳) ایک قسم کا تعزیہ ۔

تابوت اٹھنا (ا ۔ محاورہ) جنازہ اٹھنا ۔

تابہ (تا ۔ بہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) پیچیدہ ۔ بل کھایا ہوا (۲) تاباں ۔ روشن (۳) توا وہ آہنی ظرف جس پر روٹی پکتی ہے اور جسے حمام میں بھی لگاتے ہیں ۔

تابیدہ (تا ۔ بی ۔ دہ) (ف ۔ صف) (۱) پیچیدہ ۔ بل کھایا ہوا (۲) تاباں ۔ روشن ۔ جمع : تابیدگان ۔

تاپ (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) حرارت ۔ گرمی (۲) تپ ۔ بخار ۔ سوزش ۔ مصیبت ۔ (۴) غصہ ۔ جوش ۔

تاپ تلی (ہ ۔ ا ۔ مث) ورم ۔ طحال ۔ تلی کا بڑھ جانا ۔

تاپ چڑھنا (ا ۔ محاورہ) بخار ہونا ۔

تاپ ٹھنڈ (ہ ۔ مث) پالے کا بخار ۔ لرزہ ۔

تاپا کرنا ۔ تاپتے رہنا (تا ۔ پا ۔ کر ۔ نا) (تاپ ۔ تے ۔ رہنا) (ہ ۔ محاورہ) سینکا کرنا سینکتے رہنا

تاپنا (تاپ ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) گرمی پہنچانا سینکنا ۔ گرم ہونا (۲) آگ سے ہاتھ پاؤں سینکنا (۳) دھوپ کھانا ۔

تاپیار (۔ مذ) ایک معدنی شے ۔ ہیراکسیس ۔

تات (س ۔ ا ۔ مذ) (۱) باپ (۲) معزز ۔ مکرم (۳) بزرگ ۔ بڑا (۴) پیارا ۔

تاتا ۔ (تا ۔ تا) (ہ ۔ صف) گرم ۔ گرماگرم ۔ گرم کیا ہوا ۔

تا تا تھئی ۔ تاتا تھیا (تا ۔ تا ۔ تھ ۔ ای ۔ تا ۔ تا ۔ تھی ۔ یا) (ہ ۔ ا ۔ مث) ایک کلمہ جس کو ناچنے والے تار پانے کے لئے زبان اور ہتھیلی سے ادا کرتے ہیں ۔

تاثر (تَ ۔ اَث ۔ ثُر) (ع ۔ ا ۔ مذ) اثر قبول کرنا ۔ اثر رہنا ۔

تاثیر (تا ۔ ثیر) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) نشان (۲) نتیجہ ۔ پھل (۳) اثر ۔ عمل ۔ خاصیت ۔ گن ۔

تاثیر کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) اثر کرنا ۔ سرایت کرنا ۔

تاج ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) شاہی ٹوپی ۔ مکٹ ۔ افسر (۲) پروں کا طرہ ۔ کلغی ۔ پرند کی چوٹی جیسے تاج ہدہد (۳) فقیروں کی خاص قسم کی ٹوپی (۴) گنجفے کا ایک رنگ (۵) دیوار کی کنگنی ۔ وہ گُٹی دار بُرجی جو کسی دیوار یا مکان کے اُوپر بنا دیتے ہیں ۔

تاج بخش ۔ شہنشاہ ۔ بڑا بادشاہ ۔ وہ بادشاہ جو اوروں کو بادشاہ بنا سکے ۔

تاج بخشی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سلطنت بخشنا ۔ بادشاہی دینا ۔

تاج پوشی ۔ (ف ۔ مث) تاج پہننا ۔

تاج خروس ۔ (ف ۔ مذ) (۱) مرغ کے سر کی کلغی (۲) ایک قسم کا سرخ پھول ۔

تاجدار ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) بادشاہ ۔ صاحب تاج ۔ تاج والا ۔ جمع : تاجداران ۔

تاجداری ۔ (ف ۔ مث) سلطنت ۔ ملک ۔ حکومت ۔

تاج رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بادشاہ بننا ۔ تاج پہننا ۔

تاج سر سے گرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بادشاہی جاتی رہنا ۔

تاج شمع ۔ (ف ۔ مذ) شمع کا شعلہ ۔

تاج فیروزہ ۔ (ف ۔ مذ) کیخسرو کا تاج ۔

تاجور ۔ (ف ۔ صف) بادشاہ ۔ صاحب تاج ۔ جمع : تاجوراں ۔

تاجوری ۔ (ف ۔ مث) بادشاہی ۔

تاج ہدہد ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) ہدہد کی کلغی ۔

تاجر ۔ (تا ۔ جر) (ع ۔ ا ۔ مذ) سوداگر ۔ تجارت کرنے والا ۔ بیوپاری ۔ جمع تجار

تاجری ۔ (تاج ۔ ری) (ف ۔ ا ۔ مث) سوداگری ۔ تجارت کا پیشہ ۔

تاجیل ۔ (ع ۔ صف) مہلت دینا ۔ مدت معین کرنا (۲) بند کرنا ۔ روکنا ۔

تاخت ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) لوٹ ۔ تباہی (۲) حملہ ۔ دھاوا ۔

تاخت و تاراج کرنا ۔ برباد کرنا ۔ تباہ کرنا ۔ لوٹ لینا ۔ ستیاناس کرنا ۔ تہس نہس کرنا ۔

تاخر ۔ (تَ ۔ اَخ ۔ خُر) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) پیچھے ہونا (۲) دیر کرنا (۳) عمر یا رتبے میں کم ہونا ۔

تاخیر ۔ (تا ۔ خیر) (ع ۔ ا ۔ مث) پیچھے چھوڑنا (۲) ڈھیل ۔ توقف ۔ وقفہ ۔

تادیب ۔ (تا ۔ دیب) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) تنبیہ ۔ چشم نمائی (۲) ادب سکھانا ۔ (۳) علم زبان سکھانا ۔

تادیبی ۔ (تا ۔ دی ۔ بی) (ع ۔ ف ۔ صف) تنبیہ سے متعلق ۔

تادیبی کارروائی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ صف) ایسی کارروائی جس سے نظم و ضبط قائم رہے ۔ انضباطی کارروائی ۔

تار ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) تاگا ۔ دھاگا (۲) کسی دھات وغیرہ کا لمبا اور گول ڈورا (۳) تانا بانا (۴) سلسلہ (۵) ریزہ ۔ پارہ (۶) قوام کا چیپ (۷) فائل ۔ خطوط پرونے کا تار ۔ (۸) تار برقی (۹) وہ خبر جو تار کے ذریعے آئے (۱۰) اندھیرا ۔ تاریک (۱۱) چھلا ۔ انگوٹھی ۔ زیور کا حصہ (۱۲) بادلا ۔

تار بابو ۔ (ا ۔ مذ) وہ اہلکار جو تار کے ذریعے خبر بھیجے اور وصول کرے ۔

تار باراں ۔ (ف ۔ مذ) مینہ کے پانی کا سلسلہ ۔

تار باقی نہ چھوڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ایک دھاگا نہ رہنے دینا ۔

تار باندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی کام کا مسلسل کرنا ۔ سلسلہ باندھنا ۔

تار بتار ہونا - (۱) پراگندہ ہونا۔ غیر مسلسل ہونا (۲) بُرا حال ہونا۔ پتلا حال ہونا۔ (۳) بنا بنایا کام بگڑ جانا۔

تار برقی - (۱) وہ تار جو بجلی کی قوت سے ایک جگہ سے دوسری جگہ خبر پہنچائے۔ (۲) وہ خبر جو تار کے ذریعے آئے۔

تار بندی - بجلی کی تار نصب کرنا۔

تار بندھنا - (محاورہ) (۱) کسی کام کا پے در پے ہونا (۲) قوام کا چیپ دار ہونا۔

تار بھیجنا - (محاورہ۔۱) تار برقی کے ذریعے خبر بھیجنا۔

تار بتار - تتر بتر۔ پریشان۔

تار تار - (ف۔ صف) (۱) ٹکڑے ٹکڑے۔ بوسیدہ۔ بہت زیادہ پھٹا ہوا کپڑا۔ ریزہ ریزہ (۲) ہر ایک تار۔ ذرا ذرا کپڑا (۳) تمام زیور (۴) صاف صاف مفصل کھل کر (ق)

تار تار بکنا - (۱۔ محاورہ) سارا زیور بک جانا۔

تار تار بولنا - (۱۔ محاورہ) ہر ایک لفظ جدا جدا بولنا۔

تار تار کرنا - (۱۔ محاورہ) کپڑا ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ پھاڑنا۔

تار تڑنگا - (۱۔ صف) چھر چھرا۔ نہایت پتلا۔ دُور دُور بناوٹ کا۔

تار تلا - (۱۔ مذ) پُرانی زری۔

تار تنویر - روشنی کی کرن۔

تار تور - (۱۔ صف) چوبی کام۔ ایک قسم کا سوئی کا کام جو کپڑے پر ہوتا ہے۔

تار ٹوٹنا - (۱۔ محاورہ) سلسلہ ٹوٹنا۔ سانس بند ہو جانا (۲) چلتے کام میں ہرج واقع ہونا۔ رخنہ پڑنا

تار چڑھانا - (۱۔ محاورہ) ستار کے تار کھینچنا۔ تار لگانا۔

تار دبکنا - (۱۔ محاورہ) تاروں کو کوٹ کر گوٹے کے لئے چوڑا کرنا۔

تار دیکھنا - (۱۔ محاورہ) قوام یا چاشنی کی تیاری کا حال معلوم کرنا۔

تار دینا - (۱۔ محاورہ) تار برقی کے ذریعے خبر بھیجنا۔

تار شعاع - (ف۔ ع۔ مذ) روشنی کی کرن۔

تار شمار - (ف۔ مذ) ایک کپڑے کا نام جس سے دُلہنوں کے دوپٹے بنائے جاتے ہیں

تار عنکبوت - (ف۔ ع۔ مذ) مکڑی کا جالا۔

تار کش - (ف۔ صف) (۱) سونے چاندی کے تاروں کو کھینچ کر لمبا اور باریک کرنے والا۔ (۲) سنہرے روپہلے تاروں والا ایک کپڑا۔

تار کشی - (ف۔ مث) تار کھینچنے کا کام یا پیشہ۔

تار کھینچنا - (۱۔ محاورہ) تار کا کشید ہونا۔ تار کو باریک کرنا۔

تار کھینچنا - (۱۔ محاورہ) تار نکالنا۔

تار گھر - ٹیلیگراف آفس۔ وہ جگہ جہاں سے تار کے ذریعہ خبر روانہ ہوتی ہے۔

تار لگانا - (۱۔ محاورہ) سلسلہ باندھنا (۲) لگاتار کیے چلا جانا (۳) بلّے کھڑے کرکے اس پر بجلی پہنچانے کے لئے تار باندھنا۔

تار لگا نہ رکھنا - (۱۔ محاورہ) تسمہ لگا نہ چھوڑنا۔ کسر باقی نہ رکھنا۔

تار لگا نہ رہنا - (۱۔ محاورہ) کسر باقی نہ رہنا۔

تار مسطر - (ف۔ مذ) وہ دھاگا جو مسطر میں لکیریں کھینچنے کے لئے لگاتے ہیں۔

تار نفس - (ف۔ مذ) سانس کا سلسلہ۔

تار نکالنا - (۱) کپڑے میں سے تاگے نکالنا (۲) پتہ لگانا۔ سراغ نکالنا (۳) باریک اور لمبی سویاں بٹنا۔

تار نکلنا - (۱۔ محاورہ) (۱) کسی کپڑے میں کشیدے کے واسطے دھاگے نکالنا (۲) پتہ لگنا (۳) باریک اور لمبی سویاں بٹنا۔

تارِ (نگہ) نگاہ - (ف۔ مذ) نظر۔ نگاہ کا سلسلہ۔

تار نہ ٹوٹے - (۱۔ محاورہ) کام نہ رُکے۔ سلسلہ نہ بند ہو۔

تار و پود - (ف۔ مذ) تانا بانا۔

تارا - (تا۔ را) (۔ ۱۔ مذ) (۱) ستارا (۲) آنکھ کی پُتلی (۳) نہایت بلند یا نیچے یا دُور فاصلے کی چیز، جو ذرا سی معلوم ہو (۴) ترمرا، جو کسی دماغی صدمے کے باعث آنکھ کے سامنے نظر آئے۔

تارا ٹوٹنا - رات کو کسی تارے سے روشنی نکل کر گرنا۔

تارا جھلملانا - برسات کے موسم میں ستاروں کا مدھم سا چمکنا۔

تارا چمکنا - (۱۔ محاورہ) (۱) ستارہ روشن ہونا (۲) عروج ہونا۔ ترقی ہونا۔

تارا ڈوبنا - (۱۔ محاورہ) (۱) ستارہ غروب ہونا (۲) بدقسمتی ہونا۔ نحوست چھانا (۳) زہرہ کا غروب ہونا (جوتشیوں کی اصطلاح)

تارا سی آنکھیں ہو جانا - (۱۔ محاورہ) آنکھوں کی بیماری جاتی رہنا۔ آشوب دُور ہونا۔

تارا منڈل - (ہ۔ مذ) (۱) تاروں کا حلقہ یا کنڈل (۲) ایک قسم کی آتش بازی۔

تارا ہو جانا - (۱۔ محاورہ) (۱) نہایت بلند اور اونچا ہو جانا (۲) بہت پیچھے چلے جانا (۳) کسی چیز کا اِسقدر دُور ہو جانا کہ بہت ہی چھوٹی نظر آنے لگے۔

تاروں کی انجمن - (۱۔ مث) بہت تارے، جو صاف رات میں دکھائی دیں۔ ستاروں کا جمگھٹا۔

تاروں کی چھاؤں - (۱۔ مث) (۱) تاروں کی روشنی (۲) پچھلی رات۔ نور کے تڑکے۔ علی الصباح۔ گجر دم۔

تاروں کی محفل - (۱۔ مث) (۱) تاروں کا جھنڈ (۲) نورانی محفل (۳) مجازاً حسینوں کا مجمع۔

تاروں کی گرہ - (۱۔ مث) چند ستاروں کے ایک جگہ جمع ہو جانے کا اثر، (نجومیوں کی اصطلاح)

تارے اتارنا - (۱۔ محاورہ) (۱) تارے توڑنا (۲) روشنی کرنا۔ غور کرنا (۳) آسمان میں ٹکٹکی لگانا (۴) (مجازاً) بہت مشکل کام انجام دینا۔

تارے توڑنا - (۱۔ محاورہ) (۱) ایسا کام کرنا، جو دوسروں سے نہ ہو سکے۔ (۲) عیاری کرنا۔ چالاکی کرنا۔

تارے ٹانکنا - (۱۔ محاورہ) سونے چاندی کے ستاروں کو کپڑے میں سینا۔

تارے چھٹکنا - (۱۔ محاورہ) (۱) تارے کھلنا۔ مطلع صاف ہو کر تاروں کا نکل آنا (۲) تارے چمکنا۔

تارے دار - وہ چیز جس میں تارے ٹکے ہوئے ہوں۔

تارے دکھانا - (۱) مسلمان عورتوں کی رسم ہے: چھٹی کے روز زچہ کو نہلا دُھلا کر دُلہن بناتے ہیں اور اسکی گود بھر کر چھلنی میں روشنی دکھاتے ہیں۔ سر پر قرآن مجید ہوتا ہے (۲) کبوتر بازوں میں دستور ہے کہ وہ کبوتر کو جو بلند پرواز ہوتا ہے اور رات بھر اڑتا رہتا ہے، تارے یا چراغ اس طرح دکھاتے ہیں کہ چھلنی اس کے منہ پر رکھ دیتے ہیں تاکہ تاروں میں اڑنے سے مانوس ہو جائے (۳) بدحواس کر دینا۔

تارے دکھائی دینا -(ا۔محاورہ)(۱) دماغی صدمے یا کمزوری کے باعث آنکھوں کے سامنے ترمرے نظر آنا (۲) مصیبت پڑ جانا۔ چھکّے چھوٹ جانا۔
تارے کھلنا -(ا۔محاورہ) صاف رات میں تارے نکلنا۔
تارے گن کر رات کاٹنا -(ا۔محاورہ) رات بھر بےچینی سے جاگتے رہنا۔
تارے گننا -(ا۔محاورہ)(۱) اختر شماری کرنا (۲) رات بھر جاگنا (۳) نہایت پریشانی میں رات کاٹنا۔
تارے نکل آنا - تارے نمودار ہونا۔ رات کی ابتداء ہونا۔
تاراج -(تا۔راج)(ف۔ا۔مذ) لُوٹ۔ غارت۔ بربادی۔
تاراجگاہ - لُوٹ کی جگہ۔
تاراج گر - غارت گر۔ لُوٹنے والا۔
تارامیرا -(ہ۔مذ) سرسوں سے مشابہ بیج جن سے تیل نکالتے ہیں۔
تارپیڈو -((Torpedo)) (تار۔پی۔ڈو)(انگ۔ا۔مذ) سگار کی شکل کا ایک اسلحہ، جو پانی کے نیچے تیرتا اور دشمن کے جہاز کو غرق کر دیتا ہے۔ تحت البحریہ۔ آب دوز۔
تارپین - (Turpentine) (تار۔پین)(انگ۔ا۔مذ) گندا بیروزا۔
تارپین کا تیل - گندے بیروزے کا تیل۔
تارخ -(تا۔رَخ)(ق۔ا۔مذ) تالو۔
تارک -(تا۔رِک)(ع۔صف) تیاگی۔ چھوڑنے والا۔ ترک کرنے والا۔ جمع: تارکین۔
تارکُ الدُّنیا -(ع۔صف) وہ شخص جس نے دنیوی تعلقات ترک کر دیئے ہوں۔ گوشہ نشین۔
تارکُ الصّلوٰۃ - بے نماز۔ نماز ترک کرنے والا۔
تارُک -(تا۔رُک)(ف۔ا۔مذ)(۱) مانگ (۲) ایک قسم کی ٹوپی (۳) سر کے اُوپر کا حصّہ (۴) پہاڑ کی چوٹی (۵) لوہے کا خود۔
تارکول -((Tarcoal)) (تار۔کول)(انگ۔ا۔مذ) رال۔ قیر۔ ٹلک کا تیل۔
تاریخ (تا۔ریخ)(ع۔ا۔مث)(۱) ایک دن رات۔ مہینے کا ایک دن (۲) کسی چیز کے ظہور کا وقت (۳) وہ فن یا کتاب جس میں بادشاہوں اور مشہور آدمیوں کے حالات پیدائش و وفات درج ہوں (۴) جملے۔ شعر یا فقرے جن کے عدد نکالنے سے مادۂ تاریخ نکل آئے (۵) روایات، قصّے، افسانے (۶) جنگ نامے۔ جمع: تواریخ۔
تاریخ ارجاع -(ع۔ا۔مث) مقدمہ دائر ہونے یا پہلی درخواست گزرنے کی تاریخ۔
تاریخ اسکندری -(ف۔مث) وہ سنہ جو ۳۱۲ قبل مسیح سے شروع ہوتا ہے۔
تاریخ پڑنا -(ا۔محاورہ) مقدمے کی سماعت کے لئے تاریخ مقرر ہونا۔
تاریخ ٹھہرانا - دن مقرر کرنا (خاص طور پر شادی کا)
تاریخ ٹھہرنا -(ا۔محاورہ) نسبت، بیاہ یا کسی اور تقریب کا دن مقرر ہونا۔
تاریخ چڑھانا (ا۔محاورہ) کاغذات پر تاریخ لکھنا۔
تاریخ چسپانی - مقدمات کی پیشی کی تاریخوں کا ترتیب وار بورڈ پر چسپاں کرنا۔
تاریخ دان -(ع۔ف۔صف) فن تاریخ سے واقف مؤرّخ۔
تاریخ دینا -(ا۔محاورہ) پیشکار عدالت کا کاغذ پر مقدمے کی تاریخ لکھ کر مقدمہ والوں کو دینا۔
تاریخ ڈالنا -(ا۔محاورہ) مقدمے کی سماعت کے لیئے دن مقرر کرنا۔
تاریخ ظہور بنائے دعویٰ - دعوے کا سبب قائم ہونے کی تاریخ۔
تاریخ کہنا -(ا۔محاورہ) کسی واقعے کو نظم یا نثر میں بہ حساب ابجد ظاہر کرنا جس سے واقعہ مذکور کا سن معلوم ہو سکے۔
تاریخ لکھنا -(۱) دیکھیے تاریخ کہنا (۲) کاغذات پر تاریخ تحریر کرنا (۳) کسی قوم یا ملک کے حالات و واقعات ترتیب وار لکھنا۔
تاریخ مقرر کرنا -(ا۔محاورہ) مقدمے کی سماعت کے لیے دن مقرر کرنا۔
تاریخ مقررہ -(ا۔ع۔صف) وہ دن جو کسی خاص کام کیلیئے مقرر کیا جائے۔
تاریخ وار -(ف) ہر تاریخ کا۔ تاریخ کے حساب سے۔ سلسلہ وار۔
تاریخی -(تا۔ری۔خی)(ع۔ف۔صف)(۱) تاریخ سے منسوب (۲) یادگار (۳) خاص۔ نمایاں۔
تاریخی واقعات -(ع۔ا۔مذ)(۱) واقعات، جو کتاب تاریخ میں آگئے ہوں اہم واقعات (۲) سچے واقعات۔
تاریک -(تا۔ریک)(ف۔صف)(۱) سیاہ۔ کالا۔ مکدّر (۲) دُھند۔ اندھیرا۔
تاریک چشم -(ف۔صف)(۱) کوتاہ نظر (۲) جسے رات کو دکھائی نہ دے۔
تاریک دل -(ف۔صف) سیاہ دل۔ بدباطن۔ کینہ پرور۔
تاریک کرنا -(مص۔مرکب) سیاہ کر دینا۔ اندھیرا کر دینا۔
تاریک ہونا - اندھیرا ہونا۔ کچھ نظر نہ آنا۔
تاریکی -(تا۔ری۔کی)(ف۔ا۔مث)(۱) ظلمت۔ سیاہی۔ اندھیرا (۲) دُھندلاپن۔
تاریکی آجانا۔ تاریکی چھا جانا۔ تاریکی چھانا -(ا۔محاورہ) اندھیرا ہو جانا۔
تاریکی دُور ہونا -(ا۔محاورہ) اندھیرا غائب ہونا۔ اُجالا ہونا۔ روشنی ہونا۔
تاریکیٔ شب -(ف۔صف) رات کا اندھیرا۔
تاڑ -(ہ۔ا۔مذ)(۱) کھجور کی قسم کا ایک درخت، جس سے تاڑی نکالتے ہیں (۲) فراست۔ سمجھ۔
تاڑباز -(ہ۔ف۔صف)(۱) زودفہم۔ سمجھدار (۲) عورتوں کو گھورنے والا۔
تاڑبازی (۱) فہم۔ فراست (۲) نظربازی۔ نظارہ بازی۔
تاڑ جانا، لینا -(ا۔محاورہ) بھانپ لینا۔ قیافے سے پہچان لینا۔
تاڑ کا سا قد -(ا۔صف) بہت لمبا قد۔
تاڑا -(تا۔ڑا)(ق۔ا۔مذ) طاقت۔ زور۔ شدّت (۲) غمزہ۔ نخرہ۔
تاڑا تنگا - ناز نخرہ (ق)
تاڑنا -(تا۔ڑ۔نا)(ہ۔مص)(۱) کسی علامت کے بغیر پہچاننا۔ سمجھ جانا۔ بھانپنا۔ (۲) قیافے یا علامت سے پہچاننا (۳) نکالنا۔ دھتکارنا (۴) دوسرے کی بات کا جانچنا (۵) ڈانٹنا۔ پیٹنا۔ مارنا۔
تاڑنی -(تا۔ڑ۔نی)(ہ۔ا۔مث) چابک۔
تاڑو -(تا۔ڑو)(ہ۔صف) تاڑنے والا۔ بھانپنے والا۔ قیافہ شناس۔
تاڑی -(تا۔ڑی)(ہ۔ا۔مث)(۱) تاڑ کا نشہ آور رس (۲) کٹار کا قبضہ۔
تاز -(ف)(۱) دوڑ۔ بھاگ (۲) حملہ۔ چڑھائی۔ لشکرکشی۔ دوسرے الفاظ سے مل کر اسم فاعل کے معنی دیتا ہے۔ جیسے ترکتاز۔
تازگی -(تا۔زِ۔گی)(ف۔ا۔مث)(۱) سرسبزی۔ طراوت (۲) جدّت۔ نیاپن۔ رَونق۔

تازہ۔ (تا۔ زَہ) (ف۔صف) (۱) نیا۔ جدید (۲) ہرا۔ سبز۔ تر۔ سرسبز (۳) ڈال کا ٹوٹا ہوا (۴) موٹا۔ فربہ (۵) تندرست۔ بے تکان (۶) گرماگرم۔ نو بنو۔ (۷) حال کا کیا ہوا (وضو)

تازہ بات۔ (ا۔مث) (۱) نئی بات (۲) عجیب بات۔

تازہ بدن۔ (ف۔ ا۔مذ) موٹا بدن۔ فربہ جسم۔

تازہ بہ تازہ۔ نو بہ نو۔ (ف۔صف) (۱) نیا۔ جدید (۲) گرماگرم (۳) ڈال کا ٹوٹا (۴) نیا سوجھا ہوا۔

تازہ بہار۔ (ف۔مث) تازگی۔ شگفتہ۔ جوبن۔

تازہ توانا۔ (ف۔صف) (۱) موٹا تازہ (۲) نوجوان اور مضبوط۔

تازہ خیال۔ (ف۔صف) وہ شخص، جسے ہر دفعہ نئی بات سوجھے۔ نئی بات نکالنے والا۔

تازہ دم۔ (ف۔صف) مستعد۔ چست۔ توانا۔ تکان اترا ہوا۔

تازہ دماغ۔ (ف۔صف) جس کا دماغ تھکا ہوا نہ ہو۔ عقل مند۔

تازہ دماغی۔ (ف۔ ا۔مث) دانائی۔

تازہ رُو۔ (ف۔صف) شگفتہ رُو۔ بشاش۔

تازہ شگوفہ۔ (ف۔ ا۔صف) (۱) نئی کلی (۲) نئی بات۔ انوکھی بات (۳) نئی شرارت۔

تازہ شگوفہ (پھولنا) کھلنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) نئی بات ہونا۔ انوکھی بات ہونا۔ (۲) بدنامی کی بات ہونا۔

تازہ شگوفہ چھوڑنا۔ (ا۔محاورہ) انوکھی بات کہنا۔

تازہ فقرہ۔ (ف۔مذ) نئی چال۔ فریب۔ دھوکا۔

تازہ کار۔ (ف۔صف) (۱) نیا کام کرنے والا (۲) عجیب۔

تازہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) تازگی بخشنا۔ پژمردگی دور کرنا (۲) یاد دلانا (۳) ہرا کرنا۔ جیسے غم تازہ کرنا (۴) حقے کا پانی بدلنا (۵) بہلانا۔ خوش کرنا (۶) تھکان اتارنا۔

تازہ گل (پھولنا) کھلنا۔ (ا۔محاورہ) نیا حادثہ واقع ہونا۔ نیا معاملہ پیش آنا۔ انوکھی بات ہونا

تازہ مشق۔ (ف۔صف) نو مشق۔ نوسیکھا۔ مبتدی۔

تازہ وارد۔ (ف۔مذ) نووارد۔ حال کا آیا ہوا۔

تازہ و تر۔ (ف۔صف) تروتازہ۔ ہرا بھرا۔ شاداب و شگفتہ۔

تازہ ولایت۔ (ف۔صف) (۱) نووارد۔ پردیسی (۲) وہ شخص جو دوسرے کی زبان نہ سمجھے (۳) بے وقوف۔ سادہ لوح۔

تازہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سرسبز ہونا (۲) جان آنا (۳) سستانا (۴) موٹا ہونا۔ (۵) گرماگرم ہونا۔ نیا ہونا۔

تازی۔ (تا۔زی) (ف۔صف) (۱) عربی (۲) عرب کا گھوڑا یا شکاری کتا (۳) عربی زبان (۴) وہ حروف، جو عجمی نہ ہوں (۵) تازہ کی تانیث۔ باسی کی ضد۔

تازی بات۔ (ا۔مث) نئی بات۔ نیا معاملہ۔

تازی پر نہ بس چلا۔ ترکی کے کان اینٹھے۔ (مثل) زبردست سے مجبور ہوکر کسی عاجز کو ستانے کے موقع پر بولتے ہیں۔

تازی خانہ۔ (ف۔ ا۔مذ) کتوں کا طویلہ۔

تازی کتا۔ (۱) پتلی کمر کا شکاری کتا (۲) حجازی کتا۔

تازی مارا، ترکی کانپا۔ (مثل) ایک کی سزا سے دوسرے کو عبرت ہوتی ہے۔

تازی مار کھائے، ترکی آتش پائے۔ (مثل) (۱) لیاقت والوں کی تباہی اور نالائقوں کی اقبالمندی پر بولتے ہیں۔

تازی نژاد۔ (ف۔صف) عربی نسل کا (گھوڑے کی تعریف میں کہا جاتا ہے)

تازیانہ۔ (تا۔زِ۔یا۔نَہ) (ف۔ ا۔مذ) کوڑا۔ چابک۔ قمچی۔

تازیانہ کھانا۔ (ا۔محاورہ) کوڑے کی مار کھانا۔

تازیانہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) تنبیہ ہونا۔ چابک پڑنا۔

تاس۔ (ف۔ ا۔مذ) بڑا طشت۔ تسلا۔

تأسف۔ (تَ۔ اَس۔ سُف) (ع۔ ا۔مذ) افسوس۔ حسرت۔ پچھتاوا۔ رنج۔ ملال۔

تاسنا۔ (تاس۔نا) (ق۔مص) (شراب) کشید کرنا۔

تاسہ (تا۔سَہ) (ف۔ ا۔مذ) ایک قسم کا دف۔

تاسیس (تا۔سیس) (ع۔ ا۔مث) (۱) جڑ۔ بنیاد۔ نیو (۲) علم عروض کی اصطلاح میں وہ الف ساکن جس کے اور روی کے درمیان ایک حرف متحرک واسطہ ہو جیسے "خادر" اور "بادر" کا الف (۳) علم معانی کی اصطلاح میں ایک ایسا لفظ لانا، جو پہلے لفظ سے زائد معنی رکھتا ہو۔ جیسے علیم و حکیم (علیم کے معنی جاننے والا۔ اور حکیم کے معنی جاننے والا اور کرنے والا) جمع: تاسیسات۔

تاش (ہ۔ ا۔مذ) (۱) ایک قسم کا ریشمی زری کا کپڑا۔ زربفت۔ بادلہ (۲) ایک قسم کے پتوں کا کھیل (۳) تشت۔

تاش پر مونج کا بخیہ۔ (مثل) بے جوڑ بات۔

تاشا۔ تاشہ۔ (تا۔شا۔ تا۔شَہ) (۔ا۔مذ) ایک قسم کے دف کا نام، جسے گلے میں ڈال کر بجاتے ہیں۔

تافتان۔ (تاف۔تان) (ف۔ ا۔مث) (۱) ایک قسم کے موٹے کناروں کی نہایت ملائم خمیری روٹی (۲) ہر وہ چیز جو آفتاب یا آگ سے گرم ہوگئی ہو۔

تافتہ۔ (تاف۔تَہ) (ف۔ ا۔مذ) (۱) ایک قسم کا چمکیلا ریشمی کپڑا۔ استبرق (۲) ایک خاص رنگ کا گھوڑا یا کبوتر (۳) روشن۔ منور (۴) گرم (۵) بل دیا ہوا۔ بٹا ہوا۔

تاقی۔ (تا۔قی) (ف صف) (۱) وہ گھوڑا جس کی دونوں آنکھیں ایک رنگ کی نہ ہوں (۲) عیب دار۔ منحوس (۳) ٹوپی۔

تاک۔ (ف۔ ا۔مذ۔مث) (۱) انگور کی بیل (ہ۔مث) (۲) نگاہ۔ ٹکٹکی (۳) گھات۔ کمین (۴) انتظار (۵) نشانہ (۶) دیکھ بھال۔ نگرانی۔

تاک باک (ہ۔مث) عین وقت یا موقع۔

تاک بازی۔ نظر بازی۔ (غلط ترکیب)

تاک باندھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) برابر دیکھے جانا۔ ٹکٹکی باندھنا (۲) نشانہ باندھنا۔

تاک پر آنا۔ (ا۔محاورہ) کسی امید یا توقع پر آنا۔

تاک پر ملنا۔ (ا۔محاورہ) کسی چیز کا ضرورت کے وقت ملنا۔

تاک جھانک۔ (ہ۔مث) نظر بازی۔ گھورا گھاری۔

تاک رکھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) گھات میں لگے رہنا۔ موقعہ ڈھونڈنا (۲) پہلے سے پہچان رکھنا (۳) جانچ رکھنا (۴) موقع تلاش کر رکھنا۔

تاک کر۔ (۱) سیدھ باندھ کر (۲) موقع دیکھ کر۔

تاک کر آنا۔ (ا۔محاورہ) غور کرکے آنا۔ کسی کو دیکھ کر آنا۔

تاک کر مارنا۔ (ا۔محاورہ) شست باندھ کر نشانہ لگانا۔ نشانہ نہ چوکنا۔
تاک لگانا۔ (ا) گھات لگانا۔ نظر رکھنا (۲) دانت رکھنا (۳) انتظار کرنا۔
تاک لگنا۔ (ا۔محاورہ) ٹکٹکی بندھنا۔
تاک لینا۔ (ا۔محاورہ) خبر لینا۔ وقت پر پہنچنا۔ وقت پر مہیا کرنا۔ نگرانی کرنا۔
تاک میں رکھنا۔ (ا۔محاورہ) کسی کو نظر میں رکھنا۔
تاک میں رہنا۔ (ا۔محاورہ) تلاش میں رہنا۔ وقت کا انتظار کرنا۔ گھات میں رہنا
تاک میں لگنا۔ (ا۔محاورہ) تلاش میں ہونا۔ گھات میں ہونا۔
تاک میں ہونا۔ (ا۔محاورہ) منتظر رہنا۔ داؤ لگائے رہنا۔
تاکا تاک۔ (تا۔کا۔تاک) (ہ۔امث) ایک دوسرے کی طرف دیکھنا۔ نگاہیں لڑانا۔ نظر بازی۔
تاکنا۔ (تاک۔نا) (ہ۔مص) (ا) گھورنا۔ ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا (۲) دیکھنا (۳) خیال کرنا۔ پہلے سے جان رکھنا (۴) جھانکنا۔ چھپ کر دیکھنا (۵) تاڑنا۔ پہچاننا۔ (۶) نشانہ باندھنا (۷) انتظار کرنا (۸) پسند کرنا۔ انتخاب کرنا (۹) کسی چیز کی خواہش کرنا (۱۰) تلاش کرنا۔
تاکُو۔ (تا۔کُو) (ہ۔صف) گھات میں رہنے والا۔ گھورنے والا۔
تاکُو لے بھاگُو۔ (امثل) موقع پاکر لے بھاگنے والا۔ اُچکا۔ چور۔ جیب کترا۔ اٹھائی گیرا۔
تاکید۔ (تا۔کید) (ع۔امث) (ا) اصرار۔ ضد۔ ہٹ (۲) تقاضا۔ کوشش۔ (۳) بار بار کہنا۔ زور دینا۔
تاکید اکید۔ (ع۔امث) سخت حکم۔ سخت اصرار۔
تاکید بلیغ۔ (ع۔امث) پوری تاکید۔ سخت تاکید۔
تاکید شدید۔ (ع۔امث) سخت تاکید۔
تاکیداً (تاکیدن) زور ڈال کر۔ بڑے اصرار سے۔
تاکید کرنا۔ (ا) اصرار سے کہنا۔ زور ڈالنا (۲) تقاضا کرنا (۳) سخت حکم دینا۔
تاکیدی۔ (تا۔کی۔دی) (ع۔ف۔صف) (ا) ضروری۔ سخت (۲) اصرار کا۔
تاکیدی حکم۔ (ف۔ا۔صف) ضروری حکم۔ سخت حکم۔
تاگا۔ (تا۔گا) (ہ۔ا۔مذ) ڈورا۔ دھاگا۔ سوت کا تار۔
تاگا (پرونا) ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) سینے کے لیے سوئی میں تاگا پرونا۔
تاگے ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) روئی دار یا دہرے کپڑے میں دھاگے اس غرض سے ڈالنا کہ روئی کی تہ جمی رہے، یا ابرا استر سے الگ نہ ہو جائے۔
تاگڑی۔ تکڑی۔ (تاگ۔ڑی)۔ (تگ۔ڑی) (ہ۔امث) (ا) تاگے کا بٹا ہوا ڈورا (۲) زنجیر کی قسم کا ایک زیور جسے کمر میں باندھتے ہیں۔
تاگنا۔ (تاگ۔نا) (ہ۔مص) (ا) دھاگا ڈالنا (۲) سینا پرونا (۳) کچی سلائی کرنا (۴) تاگے ڈالنا (۵) گتھنا۔
تال۔ (ہ۔ا۔مذ) (ا) تالاب (۲) عینک کا شیشہ۔ چشمہ (۳) گانے بجانے کا وزن۔ (۴) (مونث) مجیرے کی جوڑی۔ پیتل کی چھوٹی چھوٹی کٹوریاں جو ڈھولک یا طبلے کے ساتھ بجاتے ہیں۔ (۵) پہلوانوں کا خم ٹھونکنا۔
تال اُڑنا۔ (ا۔محاورہ) تال کا ساز کے مطابق نہ ہونا۔
تال بجا کے مانگے بھیک / اس کا جوگ رہا کے ٹھیک (مثل) ان منگتوں پر طنز ہے، جو گھنٹے بجا کر بھیک مانگتے ہیں۔

تال بے تال۔ (ہ۔صف) بے سُرا۔ لَے سے ہٹا ہوا۔
تال بے تال ہونا۔ (ا) بے سُرا ہونا (۲) کسی کام کا اپنے موقع و محل پر نہ ہونا۔
تال (پڑنا) دینا۔ (ا۔محاورہ) گانے وزن اور سُر قائم رکھنے کے لیے قاعدے سے تالی بجانا۔ سہارا دینا۔
تال ٹھونکنا۔ (ا۔محاورہ) خم ٹھونکنا۔
تال سے بے تال ہونا۔ (ا۔محاورہ) سُر تان سے اُکھڑ جانا۔ بے موقع تان لینا۔ سُر سے بے سُر ہو جانا۔
تال مار کر اُڑنا۔ (ا۔محاورہ) پھڑپھڑا کر ہوا میں بلند ہونا۔
تال مارنا۔ (ا۔محاورہ) (ا) خم ٹھونکنا (۲) خاموش رہنا (ق)
تال مکھانا۔ (ا۔مذ) کنول گٹے کا بیج۔
تال میل۔ (تال۔میل) (ہ۔ا۔مذ) (ا) موافقت۔ موزونیت (۲) راہ و رسم۔ میل۔ جول۔
تال میل کھانا۔ (ا۔محاورہ) (ا) موافقت ہونا۔ سنجوگ ہونا۔ موزوں ہونا۔ مناسبت ہونا (۲) تال کا سُر کے ساتھ مل جانا۔
تالا۔ (تا۔لا) (ہ۔ا۔مذ) قفل۔
تالا پڑنا۔ (ا۔محاورہ) (ا) قفل لگ جانا (۲) (مجازاً) گھر اُجڑنا۔
تالا توڑنا۔ (ا۔محاورہ) قفل توڑنا۔ قفل توڑنے کا جرم کرنا۔
تالا جڑنا۔ (ا۔محاورہ) قفل لگانا۔
تالا کنجی۔ قفل مع کلید (۲) بچوں کے ایک کھیل کا نام۔
تالا کھلنا۔ (ا۔محاورہ) قفل کھلنا۔
تالاب۔ (تا۔لاب) (ف۔ا۔مذ) پانی کا بڑا حوض۔ تال۔
تالُف۔ (تَ۔اَل۔لُف) (ع۔ا۔مذ) (ا) باہم محبت کرنا (۲) دوستی۔ اُلفت۔
تالُم۔ (تَ۔اَل۔لُم) (ع۔ا۔مذ) دکھ پانا۔ الم سہنا۔
تالو۔ (تا۔لُو) (ہ۔ا۔مذ) (ا) منہ کے اندر کی چھت (۲) دماغ کے اوپر کی سطح۔ چندیا (۳) گھوڑے کا ایک عیب۔
تالو آنا۔ (ا۔محاورہ) تالو میں ورم ہو جانا۔
تالو اُٹھانا۔ (ا۔محاورہ) جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ دائی انگلیوں سے اس کے تالو کو دبا کر درست اور با موقع کرتی ہے۔
تالو بگڑنا۔ (ا۔محاورہ) آواز کا تالو سے اچھی طرح نہ نکلنا۔
تالو سے زبان نہ لگنا۔ (ا۔محاورہ) چپ نہ رہنا۔ برابر باتیں کیے جانا۔ خاموش نہ رہنا۔ بکے جانا۔
تالو لٹکنا۔ (ا۔محاورہ) منہ کی بیماری کے باعث تالو کا اپنے مقام سے نیچے آجانا۔
تالی۔ (تا۔لی) (ہ۔امث) (ا) کنجی۔ چابی (۲) دونوں ہتھیلیوں کے بجانے کی آواز۔
تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی۔ (امثل) محبت یا لڑائی ایک طرف سے نہیں ہوتی۔
تالی بجانا۔ (ا۔محاورہ) (ا) ہاتھ پر ہاتھ مار کر آواز نکالنا (۲) دستک دینا۔
تالی بجنا (پٹنا) (ا۔محاورہ) بدنامی ہونا۔ رسوائی ہونا۔
تالی پیٹنا۔ (ا۔محاورہ) (ا) ہنسی اُڑانا۔ تضحیک کرنا (۲) شاباش دینا۔ تحسین کرنا۔ داد دینا۔
تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔ (امثل) لڑائی یا محبت دونوں طرف ہی

سے ہوتی ہے۔
تالی دینا۔ (ا۔ محاورہ) ذلیل کرنا، مضحکہ اُڑانا۔
تالیاں بجانے بنو بیاہ ہوگا۔ (ا۔ محاورہ) چھوٹی لڑکیوں کو کہتے ہیں۔ جب وہ خوشی میں تالیاں بجاتی ہیں۔
تالیاں بجانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خوشی منانا (۲) ذلیل کرنا۔ رسوا کرنا۔ ہنسی اُڑانا۔ تمسخر اُڑانا۔
تالیف۔ (تا۔ لیف) (ع۔ ا۔ مث) (۱) دو چیزوں کو باہم ملانا یا جمع کرنا (۲) مختلف کتابوں سے مضامین چن کر نئے پیرائے میں ترتیب دینا (۳) دوستی پیدا کرنا۔ جمع: تالیفات۔
تالیف قلوب۔ (ع۔ ا۔ مث) دل جوئی کرنا۔ آدمیوں کے دلوں کو ہاتھ میں لینا۔
تالیف کرنا۔ (ف۔ مرکب) کتاب مرتب کرنا۔
تالیفی۔ (تا۔ لی۔ فی) (ع۔ ف۔ صف) (۱) تالیفات سے منسوب (۲) ترکیبی (۳) کیمیاوی طریقے سے بنا ہوا۔
تالیفی قابلیت۔ کسی چیز میں ترکیب پانے کی استعداد۔
تالیفی قاعدہ۔ کسی چیز کو ترکیب دینے کا طریقہ۔
تام۔ (ع۔ صف) کل۔ پورا۔ تمام۔ مکمل۔
تام۔ (س۔ ا۔ مذ) (۱) شام۔ تاریکی (۲) گھبراہٹ (۳) (ہ) تانبا۔
تام چینی۔ (ہ۔ ا۔ مث) مینا کاری کیا ہوا تانبا۔
تامرس (۱) تانبا (۲) سونا (۳) کنول (۴) ہمت۔ طاقت۔
تام جان۔ تام جھام۔ تام دان۔ تان جان۔ (تام۔ جان) (تام۔ جھام) (تام۔ دان) (تان۔ دان) (اُر۔ ا۔ مذ) (۱) ہوادار۔ ایک قسم کی پالکی۔
تامڑا۔ (تام۔ ڑا) (ہ۔ ا۔ مذ) یاقوت کی قسم سے ایک ادنیٰ جواہر (Garnet) (۲) گنجے کی کھوپڑی (۳) تانبے کے رنگ کا (۴) تانبے کے رنگ کا کبوتر۔ (۵) صاف۔ مطلع (۶) ایک قسم کا کاغذ۔
تامڑا نکل آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تانبے کے رنگ کا ہو جانا۔ بدرنگ ہو جانا (۲) بال اُڑ کر کھوپڑی صاف ہو جانا۔ گنجا ہو جانا۔
تامل (تا۔ م ل) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) ایک زبان کا نام، جو علاقۂ مدراس میں بولی جاتی ہے (۲) ایک قوم، جو جنوبی ہند میں آباد ہے۔
تامّل۔ (تَ۔ اَم۔ مُل) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) سوچ بچار۔ فکر۔ اندیشہ (۲) (اُر) عرصہ۔ وقفہ (۳) صبر و تحمل۔ برداشت (۴) شبہ۔ شک۔ تذبذب۔
تام لوٹ۔ تام لیٹ۔ (تام۔ لوٹ) (تام۔ لیٹ) (اُر۔ ا۔ مذ) ٹین کا لوٹا، جس میں ٹونٹی نہیں ہوتی۔ ڈونگا۔
تامّہ (ع۔ صف) دیکھیے تام جس کی یہ تانیث ہے۔
تامیسری۔ (تا۔ میس۔ ری) (ہ۔ صف) (۱) ایک طرح کا گنجا (۲) تانبا ملا ہوا سونا چاندی (۳) تانبے کے رنگ کا۔ مسی۔
تامیسور۔ (تا۔ میس۔ وَر) (ہ۔ ا۔ مذ) تانبے کا کشتہ۔
تامین۔ (تا۔ مین) (ع۔ ا۔ مث) (۱) حفاظت (۲) سرپرستی (۳) بچاؤ۔ ملکی صنعت کی حفاظت (انگ۔ Protection) اصطلاح معاشیات
تامینی تجارت۔ ایسی ملکی تجارت، جس کے تحفظ کے لیے غیر ملکی اشیا کی درآمد پر پابندی لگا دی جائے۔

تامینی تدابیر (ع۔ ف۔ مث) حفاظتی تدابیر۔
تامینی محصولات۔ وہ محصولات، جو ملکی تجارت کے تحفظ کے لیے غیر ملکی اشیا پر عائد کیے جائیں۔
تان۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) الاپ۔ سُر۔ گت۔ تال (۲) پینگ۔ پالکی۔ گاڑی وغیرہ کی آہنی سلاخ (۳) ایک درخت (۴) تاننا کا امر۔
تان اُڑا لینا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کے گانے کی طرز سیکھ لینا۔
تان اُڑانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) گانے میں سُروں کو خوبصورت انداز سے ادا کرنا۔ (۲) مذاق کرنا۔ ہنسی اُڑانا۔ کوئی ایسی بات کہنا، جس سے جھگڑے کا اندیشہ ہو۔ (۳) تنبیہ کرنا۔ سرزنش کرنا۔
تان بھرنا۔ (ا۔ محاورہ) گانے میں خوبصورتی سے بعض سُروں کو مکرر سہ کرر زبان سے نکالنا
تان پلٹا۔ (ہ۔ مذ) علم موسیقی کی اصطلاح میں مختلف انداز سے تان لینا۔
تان پورا (ہ۔ مذ) مضراب کا ایک ساز۔ طنبورہ۔
تان توڑنا۔ (ا۔ محاورہ) گیت کا سم پر لاکر ختم کرنا (۲) طعنہ دینا (۳) ختم کرنا۔
تان کی جان۔ (ا۔ صف) (۱) سُریلی۔ رسیلی (۲) حاصل مدعا۔ خلاصۂ مقصد۔
تان کی لینا۔ (ا۔ محاورہ)۔ گانا۔ الاپنا۔
تان کے۔ (ہ۔ ا) کھینچ کر۔ خوب زور سے جما کے۔
تان لینا (مارنا) (ا۔ محاورہ) (۱) (موسیقی) تان بھرنا (۲) اوڑھ لینا (۳) کھینچ لینا۔ سیدھا کر لینا (۴) طعنہ دینا۔
تان میں تکلیں اُڑانا۔ (ا۔ محاورہ) بہت اُونچی تان لینا۔
تانوں کے لچھے۔ (ا۔ مذ) مسلسل گانا۔
تان۔ تانا۔ (تان۔ تا۔ نا) (ہ۔ ا۔ مذ) طعن۔ طعنہ کا بگڑا ہوا۔ آوازہ۔ طعنہ۔
تان ترُوز۔ آوازہ توازہ۔ اشارہ کنایہ بطریق تضحیک۔ طعنہ زنی۔
تان سین۔ (تان۔ سین) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) (مجازاً) بہت بڑا گویا (۲) عہد اکبری کا نامور موسیقار۔
تان سین کی قبر میں پسلی پھڑکی۔ (امثل) ایسا اچھا گایا کہ مشہور عالم موسیقار تان سین کی رُوح خوش ہوگئی۔
تانا۔ (تا۔ نا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) سُوت کے تاگے جو کپڑا بننے میں لمبائی کی طرف ہوں (۲) تاؤ دینا۔ تپانا (۳) جانچنا۔ آزمانا (۴) گرم کرنا۔ پگھلانا (۵) چھوٹا بچہ (ق)
تانا بانا۔ (ہ۔ مذ) وہ دھاگے جو کپڑا بننے میں عرض و طول میں بُنے جاتے ہیں۔ تار و پود
تانا بانا ادھیڑ دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کام خراب کر دینا (۲) لاجواب کر دینا۔ (۳) سارا بھید کھول دینا۔
تانا بانا سُوت پرانا (امثل) بے فائدہ محنت کرنا۔
تانا بانا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) بار بار آنا جانا۔ بے فائدہ چکر لگانا۔ ہیرا پھیری کرنا۔
تانا بھاری۔ (ہ۔ مث) پریشانی۔ ابتری۔
تانا تاننا۔ (ا۔ محاورہ) کپڑا بننے کے لیے لمبائی کے رُخ سُوت کو خاص طریقے سے پھیلانا
تانے گھاٹ کہ بانے گھاٹ (امثل) یعنی کسی طرح کی کمی نہیں ہے۔
تاناشاہ۔ (تا۔ نا۔ شاہ) (اُر۔ صف) (۱) مجازاً انتہائی نازک مزاج (۲) (ا۔ مذ) دکن کا ایک نہایت نازک مزاج بادشاہ: ابوالحسن تاناشاہ۔
تاناشاہ دیوانہ، جس کی چھٹی نہ پروانہ۔ (امثل) وہ شخص جو فضول جھگڑوں

میں پڑتا پھرے۔
تانبا۔(تاں۔با)(ہ۔ا۔مذ)(۱) ایک دھات۔مس (۲) گوشت کا تِکّا جو شکاری پرندوں کو کھلاتے ہیں۔
تانبا دیکھے جیتنا مُکھ دیکھے بیوپار۔(مثل) انسان نقد روپیہ دیکھنے سے ہوشیار ہوجاتا ہے اور خریدار کا منہ اور حیثیت دیکھ کر بیوپار کرتا ہے۔
تانبا سا۔تانبے کے رنگ کا۔(ہ۔صف) گلابی۔کم سُرخ۔سُرخی مائل۔
تانبا سا آسمان ہوجانا۔(ا۔محاورہ) بارش کا نہ ہونا۔قحط کے آثار نمودار ہونا۔
تانبا کار۔(ف۔مذ) ٹھٹھیرا۔
تانبے تاثیر۔(ہ۔ع۔صف) عورتیں اس چیز کو کہتی ہیں، جو کسی کے صرف اور خوراک کو کافی ہو اور اس سے کم و بیش نہ ہو۔بہت کم۔کم سے کم۔
تانبے کا تار نہیں۔(ا۔مقولہ) نہایت مفلس و مفلوک الحال ہے از حد تنگ دست اور قلاش ہے۔
تانبے کا چراغ۔(ہ۔ف۔صف)(کنایتاً) پیسہ جو فی سبیل اللہ خرچ کیا جائے۔
تانب چُون۔(تانب چُون)(ہ۔ا۔مذ) تانبے کا بُرادہ۔
تانبڑا۔(تانب۔ڑا)(ہ۔ا۔مذ) گنجی کھوپڑی۔
تانبڑی۔(تانب۔ڑی)(ہ۔صف) تانبے کے رنگ کی۔
تانت۔(ہ۔ا۔مث)(۱) بھیڑ بکری یا گائے وغیرہ کی وہ انتڑی، جو بٹ کر کمان، سارنگی وغیرہ میں لگاتے ہیں (۲) سارنگی وغیرہ کا تار (۳) جلاہے وغیرہ کا راچھ (۴) دھاگا۔تاگا۔ریشہ۔
تانت باجی، راگ بُوجھا۔(مثل) قرینے ہی سے مطلب پہچان لیا جاتا ہے۔
تانت باندھنا۔(ا۔محاورہ) بہت باتیں کرنے والے کو چُپ کرانا۔
تانت سا۔(ہ۔صف) تار کی طرح نہایت دُبلا۔مخنی۔
تانتا۔(تاں۔تا)(ہ۔ا۔مذ)(۱) قطار۔سلسلہ (۲) مجمع۔گروہ (۳) نسل۔خاندان۔اولاد۔
تانتا پنوارا۔(ہ۔مذ) طول طویل داستان۔شیطان کی آنت۔
تانتا لگنا۔(ا۔محاورہ)(۱) سلسلہ آمد و رفت شروع ہوجانا۔سلسلہ جاری ہونا (۲) قطار بندھنا۔
تانتڑی۔(تانت۔ڑی)(ہ۔صف)(۱) تانت کی تصغیر (۲) نہایت دُبلا پتلا۔مخنی۔
تانتڑی سا۔(ہ۔صف) تانت سا۔نہایت دُبلا۔مخنی۔
تانتوا۔(تانت۔وا)(ہ۔ا۔مذ) فتق۔آنت اُترنے کی بیماری (۲) بچے کی زبان کے نیچے کی باریک جھلی۔
تانتی۔(تاں۔تی)(ہ۔ا۔مث)(۱) سلسلہ۔قطار (۲) بال بچے (۳) جُلاہا۔
تانتیا۔(تانت۔یا)(ہ۔صف) دُبلا۔پتلا۔وہ جو لانبا اور دُبلا ہو۔
تانٹا۔(تاں۔ٹا)(ق۔ا۔مذ) چرچا۔
تاندرُکھ۔(تاند۔رُکھ)(ق۔ا۔مذ) بڑ کا درخت۔
تانس۔(ہ۔ا۔مث) دھمکی۔ڈر۔ڈانٹ ڈپٹ۔
تانسنا۔(تانس۔نا)(ہ۔مص)(۱) دھمکانا۔ڈانٹنا۔(۲) خوراک سے کم دینا۔(۳) بدسلوکی کرنا۔
تانگا۔تانگہ۔(تاں۔گا)(تاں۔گہ)(ہ۔ا۔مذ) دو پہیے کی سواری گاڑی۔
تانگر۔(تاں۔گر)(ق۔ا۔مذ) ہل۔

تاننا۔(تان۔نا)(ہ۔مص)(۱) پھیلانا۔بڑھانا (۲) کسنا۔جکڑنا۔جھول دور کرنا۔(۳) مقدمہ دائر کرنا (۴) قید کرنا۔(۵) روانہ کرنا (۶) ہتھیار اُٹھانا (۷) زور سے کھینچنا (۸) لمبے چوڑے کپڑے کو سر پر تان دینا۔
تانی۔(تا۔نی)(ہ۔ا۔مث) تنے ہوئے دھاگے جو بُننے کے لئے تیار کیے جاتے ہیں۔
تانیث۔(تا۔نیث)(ع۔ا۔مث)(۱) تذکیر کا نقیض (۲) مؤنث ہونا۔مؤنث کی علامت لگانا۔ جمع: تانیثات۔
تانے رتشنے۔(تا۔نے۔تش۔نے)(اُر۔ا۔مذ)(طعن و تشنیع کا مخرب) طعنے مہنے۔ادانے توازے۔
تاوا۔(تا۔وا)(ہ۔ا۔مذ)(۱) چکر۔گردش۔(۲) کبوتروں کا مکان کے گرد اُڑنا۔
تاوان۔(تا۔وان)(ف۔ا۔مذ)(۱) جُرمانہ۔ڈنڈ (۲) عوض۔ہرجانہ۔قصاص۔کفارہ (۳) وہ رقم جو مفتوح یا شکست خوردہ حکومت فاتح کو بطور ہرجانہ کے ادا کرتی ہے۔
تاوانِ جنگ۔(ا۔مذ) وہ رقم جو شکست خوردہ ملک فاتح ملک کو ادا کرتا ہے۔
تاوان (بھرنا) دینا۔(ا۔محاورہ) جرمانہ ادا کرنا۔
تاوان نامہ۔(ا۔مذ) وہ دستاویز جو ادائے تاوان کے سلسلے میں تحریر کی جائے۔
تاول۔(تا۔ول)(ہ۔ا۔مث)(اتاول کا مخفف) جلدی۔
تاولا۔(تاو۔لا)(ہ۔صف) مضطرب۔جلد باز۔
تاولا سو باولا۔(مثل) جلد باز دیوانہ ہوتا ہے۔
تاویل۔(تا۔ویل)(ع۔ا۔مث)(۱) شرح۔بیان (۲) ظاہری مطلب سے کسی بات کو پھیر دینا۔حیلۂ شرعی۔عذر بیجا۔بچاؤ کی دلیل۔ جمع: تاویلات۔
تاویل بن (آنا) پڑنا۔(ا۔محاورہ) کوئی عذر سوجھنا۔بچاؤ کی کوئی صورت نظر آنا۔
تاہّل۔(تَ۔اَہ۔ہُل)(ع۔ا۔مذ) شادی کرنا۔صاحب اہل و اطفال ہونا۔
تاہری۔(ہ۔مث) بڑیاں اور چاول ملاکر پکی ہوئی۔
تائب۔(تا۔ئب)(ع۔ا۔مذ) توبہ کرنے والا۔گناہ سے پلٹنے والا۔جمع: تائبین۔
تاؤ۔(تا۔اُو)(ہ۔ا۔مذ)(۱)(واؤ معروف کے ساتھ) باپ کا بڑا بھائی۔تایا۔(۲) بزرگ۔بڑا (۳) ہوشیار یا عقل مند شخص (۴) بدمعاش۔
تاؤ۔(تا۔اَو)(ہ۔ا۔مذ)(واؤ مجہول کے ساتھ)(۱) گرمی۔حرارت (۲) تیز آنچ۔(۳) کسی دھات کو آگ میں تپانا (۴) غصّہ۔غضب (۵)۔مروڑ۔خم۔پیچ (۶) کاغذ کا تختہ۔
تاؤ آنا۔(ا۔محاورہ)(۱) کسی دھات کا تپانے سے سُرخ ہوجانا (۲) جوش کھانا (۳) چاشنی کا پکنے پر آجانا (۴) غصّہ آنا۔
تاؤ بگڑنا۔(ا۔محاورہ)(۱) پکنے میں کسی چیز کا جوش خراب ہوجانا (۲)(مجازاً) موقع نکل جانا۔
تاؤ بند۔(ہ۔مذ) مہتوسوں کی اصطلاح میں وہ دوا، جس کے اثر سے چاندی یا سونے کو تاؤ دینے پر بھی کھوٹ ظاہر نہ ہو۔
تاؤ بھاؤ۔(تا۔اُو۔بھا۔اُو)(ہ۔صف) ذرا سا۔بہت کم۔ذرا سا۔کسی قدر خفیف۔
تاؤ بھاؤ کا فرق۔(ا۔محاورہ) تھوڑا سا فرق۔ذرا سا اختلاف۔
تاؤ پر تاؤ آنا۔(ا۔محاورہ) غصّے پر غصّہ آنا۔بہت غصّہ آنا۔
تاؤ پر ہونا۔(ا۔محاورہ) جوش پر ہونا۔
تاؤ پیچ۔(ا۔مذ) پیچ و تاب۔غم و غصّہ۔

تاؤ دیکھیں نہ بھاؤ ۔ (ا ۔ محاورہ) بغیر سوچے سمجھے کام کرتے ہیں

تاؤ دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) گرم کرنا ۔ آگ میں لال کرنا (۲) غصہ دلانا (۳) مونچھوں کو مروڑنا ۔

تاؤ کھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) سُرخ ہو جانا (۲) جوش کھانا (۳) چاشنی یا قوام کا جل جانا (۴) اینٹھنا ۔ بل کھانا (۵) پگھلنا ۔ رقیق ہونا (۶) کشتے کا آنچ کھا جانا (۷) غصہ کھانا

تاؤ لگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) آنچ لگنا ۔ خوب گرم ہونا (۲) زیادہ جل جانا ۔

تاؤ میں آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جوش میں آنا ۔ غصّے میں بھرنا ۔

تائی ۔ (تا ۔ ئی) (ہ ۔ امث) باپ کے بڑے بھائی کی بیوی ۔

تائے ۔ (تا ۔ ئے) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) کپڑا (۲) تہ (۳) کاغذ کا تختہ (۴) طاق ۔ (جفت کی ضد)

تائے تشریف ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک خلعت ۔ پورا خلعت ۔

تائید ۔ (تا ۔ ئید) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) تقویت (۲) حمایت ۔ مدد (۳) طرف داری ۔ رعایت (۴) استحکام دعویٰ کی دستاویز ۔ جمع : تائیدات ۔

تائید ایزدی ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) اللہ تعالیٰ کی مدد ۔

تائید ربانی ۔ (یزدانی) (ع ۔ ا ۔ مث) خدا کی مدد ۔

تائید غیبی ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) غیب سے مدد ۔ خدا کی مدد ۔

تائید کرنا ۔ مدد کرنا ۔ سہارا دینا ۔ ساتھ دینا ۔ حمایت کرنا ۔

تائید کلام ۔ (ع ۔ امث) سخن پروری ۔ بات کی پچ ۔

تائید مزید ۔ زیادہ مدد ۔ کسی بات کی موافقت جو ایک کے بعد دوسرا کرے ۔

تائیدی ۔ (تا ۔ ای ۔ دی) (ع ۔ ف ۔ صف) امدادی ۔

تائیدی شہادت ۔ (ع ۔ امث) وہ گواہ جو کسی کے بیان کی تائید کرے ۔

تائیرا ۔ (تا ۔ ئے ۔ را) (ہ ۔ صف) چچا سے منسوب ۔ بڑے چچا کا ۔

تائِل (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ مسافر جو قافلے سے بچھڑ گیا ہو اور اس کے ساتھیوں کو ٹھگوں نے مار ڈالا ہو ۔

تائیں ۔ (تا ۔ ایں) (ق) تئیں ۔ خاطر ۔ لیے ۔

تایا ۔ (تا ۔ یا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) تاؤ ۔ باپ کا بڑا بھائی ۔

تایا جانا ۔ (تا ۔ یا ۔ جا ۔ نا) (اُ ۔ مص) (۱) گرم کیا جانا ۔ جلایا جانا ۔ پگھلایا جانا ۔ (۲) آزمایا جانا ۔

تائیس ۔ (تا ۔ ئیس) (ہ ۔ امث) خسر کے بڑے بھائی کی بیوی ۔

تائیسرا ۔ (تا ۔ ئیس ۔ را) (ہ ۔ ا ۔ مذ) خسر کا بڑا بھائی ۔

تالیقہ ۔ (امث) عربی تعلیقہ کا بگڑا ہوا ۔ مال و اسباب کی ضبطی (۲) اسباب کی فہرست ۔

ت ۔ ب

تب ۔ (ہ) (۱) پھر (۲) بعد میں ۔ بعد ازاں (۳) اس وقت (۴) اس پر ۔ اس حالت میں (۵) اس لیے ۔ اس سبب سے (۶) تو ۔

تب بھی ۔ (۱) پھر بھی ۔ تاہم ۔ اس پر بھی (۲) اس کے باوجود ۔

تب تک ۔ جب تک ۔ اس وقت تک ۔

تب تو ۔ پھر تو ۔

تب سے ۔ اس وقت سے ۔

تب کا لیا گیا سرائے اب کا لیا دیکھو آسے ۔ (اثل) پُرانی بات کو جانے دیجیے ، نئی حالت کو دیکھیے ۔

تب لگ جھوٹ نہ بولیے ، جب لگ پار بسائے ۔ (اثل) جہاں تک ممکن ہو ، جھوٹ نہ بولنا چاہیئے ۔

تب ہی بھی ۔ (۱) اسی وقت ۔ اسی دم ۔ جب ہی فوراً (۲) اس لئے اس وجہ سے

تب ہی تک ۔ صرف اس وقت تک ۔

تب ہی تو ۔ اس لیئے ۔ اس وجہ سے ۔

تب ہی سے ۔ اس وقت سے ۔

تپ ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) تپ ۔ بخار ۔

تپ درول ۔ (ف ۔ امث) اندرونی گرمی ۔ دل کی سوزش ۔ عشق ۔

تپ کہنہ ۔ (ف ۔ امث) پرانا بخار ۔

تبادُر ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) سبقت ۔ مسابقت (۲) بازی لے جانا (۳) باہم دوڑنا ۔

تبادُل ۔ (تَ ۔ با ۔ دُل) (ع ۔ ا ۔ مذ) بدلنا ۔ تبدیل کرنا ۔ باہمی بدلہ ۔

تبادُلِ سزا ۔ (ع ۔ ف ۔ مذ) ایک سزا کا دوسری سزا سے بدل دینا ۔

تبادِلہ ۔ (تَ ۔ با ۔ دِ ۔ لہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) بدل ۔ عوض ۔ معاوضہ (۲) ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ۔ بدلی ۔

تبادلۂ خیالات ۔ (ع ۔ ف ۔ مذ) کسی بات کے متعلق دو یا زیادہ اشخاص کا باہم اظہارِ خیال (صحیح مبادلۂ خیالات)

تبار ۔ (تَ ۔ بار) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) خاندان ۔ گھرانا (۲) قوم ۔ ذات ۔ لوگ ۔ (۳) نسل ۔ اولاد ۔

تبارا ۔ (ت ۔ با ۔ را) (اُ ۔ صف) (۱) سہ بارہ ۔ تیسری دفعہ (۲) تین دروازوں کا کمرہ ۔

تبارَک ۔ (تَ ۔ با ۔ رَک) [ع ۔ صف] (۱) بڑا ۔ عالی ۔ بزرگ (۲) مسلمانوں کی ایک رسم ، رجب کے مہینے میں جمعرات یا جمعہ کو سورۂ تبارک چالیس مرتبہ پڑھ کر مُردوں کو بخشتے ہیں اور میدے کی روٹیاں تقسیم کرتے ہیں ۔

تبارک الذی ۔ (۱) بزرگ ہے وہ ذات (۲) کلام مجید کا ایک پارہ ۔

تبارک اللہ ۔ بزرگ ہے اللہ تعالیٰ (تعجب کے وقت کہتے ہیں) ۔

تبارک کی روٹی ۔ روٹی جو تبارک کے موقع پر تقسیم و خیرات کی جائے ۔

تباسی ۔ (تَ ۔ با ۔ سی) (ہ ۔ صف) تین روز کی رکھی ہوئی ۔ تین روز کی باسی ۔

تباشیر ۔ (تَ ۔ با ۔ شیر) [ف ۔ امث] (۱) ایک دوا ۔ بنسلوچن (۲) (مجازاً) صبح کا ذب کی روشنی ۔

تباغض ۔ (تَ ۔ با ۔ غُض) (ع ۔ ا ۔ مذ) باہم بغض رکھنا ۔ عداوت رکھنا ۔

تباکھیر ۔ (تَ ۔ با ۔ کھیر) (ہ ۔ امث) تباشیر سفید ۔

تباہ ۔ (تَ ۔ باہ) (ف ۔ صف) (۱) برباد ۔ ویران ۔ اُجڑا ہوا ۔ خستہ حال (۲) خراب بُرا ۔ شریر ۔ بدکار ۔

تباہ حال ۔ (ف ۔ صف) شکستہ حال ۔ ذلیل حالت ۔

تباہ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) برباد کرنا ۔ ویران کرنا ۔ اُجاڑنا (۲) لُٹانا ۔ ضائع کرنا ۔ فضول خرچ کرنا (۳) دیوالہ نکالنا ۔ مفلس بنا دینا (۴) غرق کرنا ۔ ڈبونا (۵)

بگاڑنا۔ ستیاناس کرنا (۶) کھوتا۔ گم کرنا (کبوتروں کی اصطلاح میں)۔

تباہ ہونا۔ (۱۔ محاورہ) (۱) برباد ہونا۔ اُجڑنا (۲) لُٹنا۔ غارت ہونا (۳) ضائع ہونا۔ (۴) مفلس ہونا (۵) ڈوبنا۔ غرق ہونا (۶) ستیاناس ہونا۔ بگڑنا (۷) عاشق ہونا۔ مرمٹنا (۸) کنکوا اکھڑنا (پتنگ بازی کی اصطلاح)

تباہی۔ (تَ۔ با۔ ہی) (۱۔ مث) (۱) بربادی۔ خرابی۔ ویرانی (۲) (اُر) ذلت۔ رسوائی (۳) مصیبت۔ بلا (۴) لُوٹ مار۔ غارت۔

تباہی آنا۔ (۱۔ محاورہ) آفت آنا۔ بلا نازل ہونا۔

تباہی کا مارا (تباہی زدہ)۔ (۱۔ محاورہ) مصیبت کا مارا۔ دُکھی۔ آفت زدہ۔ خراب وخستہ۔ تباہ حال۔ کم بخت۔

تباین۔ (تَ۔ با۔ یُن) (ع۔ ۱۔ مذ) (۱) فرق۔ تفاوت۔ اختلاف (۲) جُدائی (۳) ضد۔ مخالفت (۴) نامطابقت۔ ناموافقت۔

تبحر۔ (تَ۔ بَح۔ حُر) (ع۔ ۱۔ مذ) کسی علم یا فن میں سمندر کی طرح بے پایاں ہونا۔ کسی چیز میں کمال حاصل ہونا۔

تبحرِ علمی۔ (ع۔ ۱۔ مذ) نہایت وسعتِ علمی۔

تبخال۔ تبخالہ۔ (تَب۔ خال) (تَب۔ خا۔ لہٗ) (ف۔ ۱۔ مذ) چھالا، جو بخار کی گرمی سے ہونٹوں پر نکل آتا ہے۔

تبختر۔ (تَ۔ بَخ۔ تُر) (ع۔ ۱۔ مذ) (۱) ناز سے چلنا۔ غرور سے چلنا (۲) غرور۔ تکبر۔ فخر۔ اترانا۔

تبخیر۔ (تَب۔ خیر) (ع۔ ۱۔ مث) (۱) بھبک (۲) بھاپ (۳) خفیف سی حرارت۔ وہ بخارات، جو کھانا کھانے کے بعد دماغ کو چڑھتے اور جسم کو بھی قدرے گرما دیتے ہیں۔

تبدل۔ (تَ۔ بَد۔ دُل) (ع۔ ۱۔ مذ) بدل۔ تغیر۔ بدلنا۔

تبدیل۔ (تَب۔ دیل) (ع۔ ۱۔ مث) (۱) ایک جگہ سے دوسری جگہ کرنا۔ یا رکھنا۔ تغیر کرنا۔ پلٹنا (۲) تغیر۔ فرق۔ بدل (۳) پلٹ۔ پھیر پھار۔

تبدیلِ آب وہوا۔ (ع۔ ف۔ ۱۔ مث) بحالی صحت کے لیئے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا۔

تبدیلِ ناجائز۔ دستاویز وغیرہ میں جعل سے کچھ بدل دینا۔ جعلسازی۔

تبدیل ہونا۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا۔ بدلنا۔ بدلی ہونا۔

تبدیلِ ہیئت۔ (ع۔ ف۔ ۱۔ مث) صورت بدلنا۔ بھیس بدلنا۔

تبدیلی۔ (تَب۔ دی۔ لی) (ع۔ ف۔ ۱۔ مث) (۱) بدلی۔ ملازم کا ایک جگہ سے دوسری جگہ بدلا جانا (۲) نوکری پر ایک سپاہی یا پہریدار کی جگہ دوسرے کا آنا (۳) ایک حالت سے دوسری حالت ہونا (۴) تغیر۔ تبدل۔ فرق۔

تبذیر۔ (تَب۔ ذیر) (ع۔ ۱۔ مث) (۱) فضول خرچی کرنا (۲) پراگندہ کرنا۔ (۳) بیج بونا (۴) بھید ظاہر کرنا۔

تبر۔ (تَ۔ بَر) (ف۔ ۱۔ مذ) کلہاڑی۔ ایک قسم کا فولادی آلہ، جس سے لکڑی چیرتے اور درخت کاٹتے ہیں۔

تبرا۔ (تَ۔ بَر۔ را) (ع۔ ۱۔ مذ) (۱) نفرت۔ بیزاری (۲) لعن طعن۔

تبرا بھیجنا (کرنا)۔ (۱۔ محاورہ) نفرت کرنا۔ لعنت بھیجنا۔ گالیاں دینا۔

تبرے بازی۔ (۱) گالیاں دینا۔ لعن طعن کرنا (۲) جھگڑ بازی۔

تبرائی۔ (تَ۔ بَر۔ رَا۔ ای) (ع۔ صف) تبرا کرنے والا۔ لعن طعن کرنے والا۔

تبرج۔ (تَ۔ بَر۔ رُج) (ع۔ ۱۔ مذ) بناؤ سنگھار کرنا۔ آرائش کرنا۔ اپنے آپ کو سنوارنا۔

تبرع۔ (تَ۔ بَر۔ رُع) (ع۔ ۱۔ مذ) بخشنا۔ دینا۔ کسی کو ذاتی منفعت کی اُمید کے بغیر دینا۔

تبرک۔ (تَ۔ بَر۔ رُک) (ع۔ ۱۔ مذ) (۱) وہ چیز جس میں برکت ہونے کا اعتقاد ہو (۲) تحفہ۔ پرشاد (۳) نیاز فاتحہ کی چیز (۴) تھوڑا سا۔ قلیل۔ جمع: تبرکات۔

تبرک ہوجانا۔ (۱۔ محاورہ) کسی چیز کا ذرا ذرا کرکے تقسیم اور ختم ہوجانا۔

تبرکاً۔ (تَ۔ بَر۔ رُ۔ کن) (ع) برکت کے ساتھ۔ برکت کے طور پر۔

تبرکاً وتیمناً۔ خیر وبرکت کے لحاظ سے۔

تبرکات۔ (تَ۔ بَر۔ رُ۔ کات) (ع۔ ۱۔ مذ) بزرگانِ دین کی چیزیں، جو برکت کے طور پر رکھی جائیں۔ بزرگوں کے آثار۔ تبرک کی جمع۔

تبرکوں۔ (تَ۔ بَر۔ کوں) (ہ۔ ۱۔ مذ) گھوڑے کا ایک عیب۔

تبرید۔ (تَب۔ رید) (ع۔ ۱۔ مث) (۱) ٹھنڈا کرنا۔ تروتازہ کرنا (۲) ٹھنڈائی۔ (۳) ٹھنڈی دوا۔ وہ دوا یا شربت، جو مسہل کے بعد اس کی حرارت کو دُور کرنے کے لیے دیتے ہیں۔

تبرق۔ (ع۔ ۱۔ مث) تیز دیکھنا (۲) برقانا۔ کسی چیز میں برقی رو دوڑانا۔

تبریہ۔ (ع۔ ۱۔ مث) (۱) بری کرنا (۲) چھوڑنا۔ برأت۔ صاف کرنا۔

تبسط۔ (ع۔ مذ) پھیلاؤ۔ فراخی۔ کشادگی (۲) پھیلانا۔ کھُلنا۔

تبسم۔ (تَ۔ بس۔ سُم) (ع۔ ۱۔ مذ) مسکراہٹ۔ ایسی ہنسی جس میں ہونٹ نہ کھُلیں۔

تبسم (افشاں) پاش۔ (ف۔ ع۔ صف) مسکرانے والا۔ مسکراتا ہوا۔

تبسمِ برق۔ (ع۔ ف۔ مذ) بجلی کی چمک۔

تبسمِ گل۔ (ع۔ ف۔ مذ) کلی کا کھِلنا۔

تبسمِ مینا۔ (ف۔ مذ) صُراحی سے شراب نکلنے کی آواز۔

تبصرہ۔ (تَب۔ صِ۔ رَہ) (ع۔ ۱۔ مذ) (۱) تنقید۔ ریویو۔ نقد ونظر (۲) توضیح۔ جمع: تبصرہ جات۔

تبع۔ (تَ۔ بَع) (ع۔ ۱۔ مذ) (۱) پیروی کرنا (۲) پیروی کرنے والا۔ جمع: توابع۔ تُباع۔

تبع تابعین۔ (ع۔ مذ) مسلمانوں میں وہ لوگ جنہوں نے تابعین کو دیکھا۔

تبعیت۔ (تَب۔ عی۔ یت) (ع۔ ۱۔ مث) (۱) متابعت۔ اتباع۔ پیروی۔ تقلید (۲) نقل (۳) اطاعت۔ فرمانبرداری۔

تبغیض۔ (تَب۔ غیض) (ع۔ ۱۔ مث) (۱) دشمنی ڈال دینا۔ بغض پیدا کرنا۔ (۲) لڑائی کرا دینا۔

تبلق۔ (تَب۔ لُق) (ع۔ ۱۔ مث) طبلق کا بگڑا ہوا۔ کاغذوں کا بنڈل یا مٹھا۔

تبلی ۔ (تَب ۔ لی) [اُر ۔ امث] (۱) توشہ دان (۲) وہ چھوٹی سی تھیلی جس میں کارتوس وغیرہ رکھتے ہیں (۳) وہ تختہ جو ستار یا طنبورے کے تونبے پر لگایا جاتا ہے ۔ پردہ ۔

تِبلی ۔ (تِب ۔ لی) [ہ ۔ امث] ڈور جسے کئی دھاگے بٹ کر بناتے ہیں ۔

تبلیغ ۔ (تَب ۔ لیغ) [ع ۔ امث] (۱) پہنچانا ۔ (۲) (مجازاً) احکامِ شریعت پہنچانا ۔ خدا کا حکم پہنچانا ۔

تَبَنّی ۔ تبنیت ۔ (تَ ۔ بَن ۔ نی) (تب ۔ نِ ۔ یَت) [ع ۔ امث] متبنّٰی بنانا ۔ گود لینا لے پالک بنانا ۔

تبویب ۔ (تَب ۔ ویب) [ع ۔ امث] کتاب کو ابواب میں تقسیم کرنا ۔

تبہ ۔ (تَ ۔ بَہ) [ف ۔ صف] تباہ کا مخفف ۔ خراب ۔ اُجاڑ ۔ ویران ۔ برباد ۔

تبہ کار ۔ (ف ۔ صف) (۱) بدکار ۔ بدچلن (۲) برباد ۔ اُجاڑ ۔

تِبیان ۔ (تِب ۔ یان) [ع ۔ امث] (۱) ظاہر کرنا ۔ آشکارا ہونا (۲) ظہور ۔ پرکاش ۔

تبیچ ۔ (تَ ۔ بیچ) [ق] اسی وقت ۔

تبیین ۔ (تب ۔ یین) [ع ۔ امث] بیان کرنا ۔ تشریح ۔ توضیح ۔

ت ۔ پ

تپ ۔ [ف ۔ امث] (۱) گرمی ۔ حرارت ۔ جوش (۲) بخار ۔ بدن میں حرارت کا معمول سے زیادہ ہونا (۳) پرستش ۔ عبادت ۔ ریاضت ۔ تپسیا ۔ (۴) سخت گرمی ۔

تپ آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بخار آنا (۲) (مجازاً) ڈرنا ۔ خوف کھانا ۔

تپ اُترنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بخار زائل ہوجانا ۔

تپِ بلغمیہ ۔ (ف ۔ صف) وہ بخار جو بلغم کے تعفّن سے لاحق ہو ۔

تپ ٹوٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بخار اُتر جانا ۔

تپ چڑھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بخار چڑھنا ۔ بخار سے بدن جلنا (۲) مجازاً ڈرنا ۔ لرزاں ہونا ۔

تپ چہارم ۔ چوتھیا بخار ۔

تپ خالہ ۔ وہ چھالا جو ہونٹوں پر بخار کی گرمی سے پڑجائے ۔ دیکھئے تب خالہ ۔

تپِ خلطی ۔ (ف ۔ صف) وہ بخار جو اخلاط کی عفونت یا انکے جوش سے پیدا ہو ۔

تپِ درول ۔ (ف ۔ مذ) (۱) اندر کی گرمی (۲) عشق ۔

تپِ دِق ۔ (ف ۔ مذ) پرانا بخار جو عموماً پھیپھڑوں کے خراب ہونے کی وجہ سے آتا ہے ۔

تپ زدہ ۔ (ف ۔ صف) جس کو بخار آتا ہو ۔

تپِ زرد ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا بخار جس کے ہمراہ یرقان ہوجاتا ہے ۔

تپِ سُرخ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا بخار جو سخت متعدی ہوتا ہے ۔ اس میں گلا متورم ہوجاتا ہے اور دوسرے تیسرے روز بدن پر دھبّے پڑ جاتے ہیں ۔ لال بخار ۔

تپِ سوداوی ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ بخار جو سودا کی عفونت سے ہوتا ہے ۔

تپِ عشق ۔ (ف ۔ مذ) عشق کا جوش یا گرمی ۔

تپِ غم ۔ وہ بخار جو غم کی وجہ سے ہوجائے ۔

تپِ کاہی ۔ ایک قسم کا بخار جو پیٹ میں گرد و غبار اور خاک دھول پہنچنے سے ہوجاتا ہے اور اس میں دمے کی علامات بھی ہوتی ہیں ۔ (Hayfever)

تپِ کہنہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) پرانا بخار ۔

تپِ لرزہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ بخار جو لرزے کے ساتھ ہو ۔ یعنی جس کے چڑھتے ہوئے سردی لگے اور کپکپی آئے ۔

تپ (محرق) محرقہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) میعادی بخار ۔ وہ بخار جو ۱۴ ۔ ۲۱ ۔ یا ۲۰ دن کے بعد اُترے ۔

تپ (کا) مُوت جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بخار اُتر جانے کے بعد ہونٹوں پر چھالے پڑ جانا ۔

تپِ نزلی ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) نزلے کا بخار ۔

تپِ نزلی وبائی ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) انفلوئنزا ۔

تپِ نوبت ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) باری کا بخار ۔

تپِ وبائی ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وبائی بخار ۔ جنگی بخار ۔ انفلوئنزا ۔

تپ ہوجانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بخار آنا ۔

تپاس ۔ (تَ ۔ پاس) [ہ ۔ امث] (۱) دھوپ ۔ سورج کی کرنیں ۔ (۲) محنت ۔ مشقت (۳) جوگ ۔

تپاک ۔ (تَ ۔ پاک) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) گرم جوشی ۔ شوق (۲) آؤ بھگت ۔ خاطر مدارات (۳) اخلاص ۔ التفات (۴) محبت ۔ عشق ۔ پیار ۔ پریم (۵) (طنزاً) بے پروائی (۶) غصہ (ق)

تپاک سے (پیش آنا) ملنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گرمجوشی سے ملنا ۔ خوب آؤ بھگت کرنا ۔

تپاک ظاہر کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) محبت یا دوستی کا اظہار کرنا ۔

تپاں ۔ (تَ ۔ پاں) [ف ۔ صف] (۱) گرم ۔ جلتا ہوا (۲) تڑپنے والا ۔

تپانا ۔ (ت ۔ پا ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) گرم کرنا ۔ (۲) سونے چاندی کو تاؤ دینا ۔

تُپانا ۔ (تُ ۔ پا ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) دفن کرانا (۲) چھپوا دینا ۔

تپانچہ ۔ (تَ ۔ پاں ۔ چہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) تھپڑ ۔ کھلے ہاتھ کی ضرب جو منہ پر ماری جائے (۲) موجوں کا تھپیڑا ۔

تپانچہ پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تھپڑ لگنا ۔

تپانچہ جڑنا ۔ تپانچہ دینا ۔ تپانچہ لگانا ۔ تپانچہ مارنا ۔ تھپڑ مارنا ۔

تپانچہ کھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) منہ پر تھپڑ لگنا ۔

تپائی ۔ (ت ۔ پا ۔ ئی) [ہ ۔ ا ۔ مث] تین پایوں کی چوکی ۔ چھوٹی میز ۔

تپچانا ۔ (تپ ۔ چا ۔ نا) [ہ ۔ مص] کپڑے کے سرے سے سرا ملا کر سینا ۔

تپڑ ۔ (تپ ۔ پڑ) [ہ ۔ امث] ٹاٹ کی گدی جس پر بنیے بیٹھتے ہیں ۔

تپڑ الٹ دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) دیوالہ نکال دینا ۔

تپسیا ۔ تپشیا ۔ (ت ۔ پس ۔ یا) (تَ ۔ پش ۔ یا) [ہ ۔ امث] مشقّت کی عبادت سخت ریاضت ۔

تپش۔(تَ۔پِش)[ف۔ا۔مث](۱) گرمی۔حرارت۔آفتاب کی تمازت۔ (۲) سوزش۔جلن (۳) اضطراب۔بیقراری۔بے چینی۔

تپک۔(تَ۔پک)[ہ۔ا۔مث] پھوڑے کا درد۔ٹیس۔جلن۔

تُپک(تُ۔پک)[ت۔ا۔مث] چھوٹی توپ۔

تپکچی۔(تَ۔پک۔چی)[ت۔ا۔مذ] ایک افسر، جو مالگذاری کے کام پر لگایا جاتا تھا۔

تُپکچی۔(تُ۔پک۔چی)[ت۔ا۔مذ] توپچی۔گولنداز۔بندوق چلانے والا۔سپاہی

تپکنا۔(تَ۔پک۔نا)[ہ۔مص] ٹیس پڑنا۔لپک ہونا۔

تپن۔(تَ۔پَن)[س۔ا۔مث] جلن۔

تپنا۔(تپ۔نا)[ہ۔مص](۱) گرم ہونا (۲) جلنا۔دہکنا۔تمتمانا (۳) رعب بیٹھنا۔ (۴) صاحبِ نصیب ہونا (۵) دھونی رمانا۔

تپنچہ۔(تَ۔پَن۔چَہ)[ت۔ا۔مذ] پستول (دیکھیے طمنچہ)

تپنچہ باندھنا۔(ا۔محاورہ) تپنچہ کمر میں لگانا۔

تپنچہ بھرنا۔(ا۔محاورہ) تپنچے میں گولی بارُود بھرنا۔پستول بھرنا۔

تپنچہ چلانا۔(ا۔محاورہ) تپنچے کا گھوڑا دبانا۔تپنچہ سر کرنا۔

تپنچہ (چلنا) چھوٹنا۔تپنچہ سر ہونا۔

تپنچہ چھوڑنا۔(ا۔محاورہ) تپنچہ چلانا۔

تپنچہ خالی کرنا۔(ا۔محاورہ)(۱) تپنچے سے گولی بارُود یا کارتوس نکالنا (۲) تپنچہ چلانا۔

تپنچہ (داغنا) سر کرنا۔(ا۔محاورہ) تپنچہ چلانا۔

تپوبن۔(ہ۔صف) وہ جنگل جس میں جاکر جوگی تپ کرتے ہیں۔ہردوار کے قریب ایک تیرتھ جہاں جوگی اور سنیاسی جاکر تپسیا کرتے ہیں۔

تپولے۔(تَ۔پو۔لے)[ق۔ا۔مذ] پتیلے۔

تپیدہ۔(ف۔صف)(۱) تڑپا ہوا (۲) گرم کیا ہوا۔

ت۔ت

تت۔(ہ۔ا۔مذ)(۱) رُوح۔جان (۲) لب لباب۔ست (۳) سرمایہ۔پونجی راس المال (۴) پھل۔نتیجہ (۵) انجام۔آخیر (۶) خدائے تعالےٰ کی معرفت۔ماہیت خدا۔

تتا۔(تَت۔تا)[ہ۔صف](۱) گرم۔جلتا ہوا (۲) تیز مزاج۔تند (۳) بہادر شجاع (۴) جوشیلا۔سرگرم۔پُرجوش۔

تتا تاؤ۔(ہ۔مذ)(۱) جب تنور گرم کیا جائے تو اس کی ابتدائی گرمی کو تتا تاؤ کہتے ہیں۔اس میں روٹی اچھی طرح نہیں پکتی (۲) مجازاً۔فوراً۔جلد۔

تتا باؤلا۔(ہ۔صف) جلد باز۔تیز مزاج۔

تتا توا۔(ہ۔ا۔مذ)(۱) گرم توا (۲) بات بات پر لڑنے والا۔لڑاکا جھگڑالو۔

تتا کور نوالہ نہ نگلنے کا نہ اُگلنے کا۔(مثل) اس موقع پر کہتے ہیں جب کچھ بن نہ پڑے۔

تتا ہونا۔(ا۔محاورہ) گرم ہونا۔غضب ناک ہونا۔ناراض ہونا۔

تتے توے پر قسم کھانا۔(ا۔محاورہ) سخت قسم کھانا۔

تتے توے کی بوند۔(ہ۔مقولہ)(۱) بہت خرچ میں تھوڑی آمدنی کسی شمار میں نہیں۔(۲) چیز کم ہے جلد ختم ہو جائے گی۔

تتے توے کی بوند ہو گئی۔(ا۔محاورہ) ذرا سی آمدنی معلوم بھی نہ ہوئی۔بڑے خرچ میں تھوڑی آمدنی کسی شمار میں نہیں۔

تتار۔(تَ۔تار)[س۔ا۔مذ](۱) مالش کی دوا۔لیپ۔ضماد۔طلاء (۲) گرم پانی کی سینک (۳) گرم پانی سے دھارنا (۴) سُوجی ہوئی جگہ پر ٹھنڈا پانی ڈالنا (۵) تاتار کا مخفف۔

تتارنا۔(تَت۔تار۔نا)[ہ۔مص] سینکنا۔گرم کرنا۔

تتال۔(تِت۔تال)[ق۔صف] دھوکے باز۔بدمعاش۔مکّار۔

تتالی۔(تَت۔تا۔لی)[ق۔ا۔مث] مکّاری۔دھوکے بازی۔

تتبع۔(تَ۔تَب۔بُع)[ع۔ا۔مذ](۱) تقلید۔پیروی (۲) نقل۔ریس۔

تتر بتر۔(تِت۔تَر۔بِت۔تَر)[ہ۔صف] الگ الگ۔جُدا جُدا۔منتشر۔پراگندہ۔بے ترتیب۔بکھرا ہوا۔پریشان۔

تتری۔(تَ۔تَ۔رِی)[ف۔صف] تاتاری۔تاتار کا رہنے والا۔

تتری۔تترٹی۔(تَت۔رِی)(تَت۔رٹی)[ہ۔صف](۱) ناز نخرے کرنے والی عورت (۲) نہایت بخیل عورت (۳) تیز مزاج (۴) جنم جلی۔بدقسمت۔

تترٹی نے دیا جنم جلی نے کھایا ‖ نہ جیب جلی۔نہ سواد آیا(مثل)(۱) ایک بدقسمت شخص دوسرے بدقسمت کی مدد کرے۔تو کچھ نہیں ہوتا۔(۲) بہت تھوڑا کھانا دیا جائے تو اس وقت بھی کہتے ہیں۔

تتری۔تتلی۔(تِت۔ری)(تِت۔لی)[ہ۔ا۔مث] ایک نہایت خوبصورت پردار کیڑا۔

تتق۔(تُ۔تُق)[ف۔ا۔مذ] پردہ۔خیمہ۔سراپردہ۔

تتق گرد(ف۔ا۔مث) اُڑی ہوئی خاک۔اس قدر خاک کہ کچھ نظر نہ آئے۔

تتق نیلی۔(ف۔ا۔مذ) آسمان۔

تتک۔توتک۔(تُ۔تَک)(تو۔تَک)[ہ۔ا۔مذ] جہاز کا تختہ۔

تتلا۔(تُت۔لا)[ہ۔صف](۱) وہ جو صاف نہ بول سکے۔لکنت کرنے والا۔رُک رُک کر بات کرنے والا۔

تتلانا۔(تُت۔لا۔نا)[ہ۔مص](۱) لکنت کرنا۔صاف نہ بولنا۔رُک رُک کر بات کرنا۔ہکلانا (۲) ٹ۔ڈ وغیرہ کی جگہ ت۔د بولنا۔

تتمبا۔(تِ۔تَم۔با)[ہ۔ا۔مذ](۱) مشکل۔دِقت (۲) جھگڑا۔زبانی تکرار۔ (۳) روک۔ممانعت (۴) سازش۔جوڑ توڑ۔داؤں گھات (۵) بغاوت غدر (۶) دنگا فساد۔

تتمبے لگے ہونا۔(ا۔محاورہ) گھر کے جھگڑوں بکھیڑوں میں پھنسے ہونا۔

تتمہ۔(تَ۔تِم۔مَہ)[ع۔ا۔مذ](۱) بقیہ۔بچا ہوا۔کسی چیز کا آخری حصّہ (۲) ضمیمہ۔خاتمہ۔کتاب کا وہ زائد حصّہ جو آخیر میں لگا دیتے ہیں (۳) خط کا ضمیمہ (۴)(مذاقاً) بچہ۔ جمع: تتمہ جات۔

تتمہ بیان تحریری۔(ا۔مذ) تحریری بیان کا ضمیمہ۔

تتمہ چالان۔(ف۔ا۔مذ) وہ چالان، جو نامکمل چالان کے بعد مقدمے کی

تفتیش ختم ہونے پر عدالت میں پیش کیا جائے (قانون)

تتمہ وصیت نامہ۔ (ف۔ا۔مذ) وصیت نامے سے متعلق دستاویز۔ جس میں وصیت نامے کے مطالب کی توضیح یا اس میں اضافہ یا تبادلہ کیا جائے۔

تتمیم۔ (تَت۔میم) (ع۔ا۔مث) پورا کرنا۔ مکمل کرنا۔ تکمیل۔ اتمام۔

تتوتھمبو۔ (تت۔تو۔تھم۔بو) (ہ۔ا۔مث) روک تھام۔ دم دلاسا۔ بیچ بچاؤ۔

تتوتھمبو کر دینا۔ (ا۔محاورہ) بیچ بچاؤ کرا دینا۔ روک تھام کر دینا۔

تتھ۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) چاند کی تاریخ (۲) دن۔ تاریخ۔

تتھا۔ (تَ۔تھا) (ہ۔ا۔مث) (۱) طاقت۔ قوت۔ بل۔ زور (۲) لیاقت قابلیت (۳) اب۔ اس طرح کا۔

تتہرا۔ تتہڑا۔ تتیڑا۔ (تَ۔تہ۔را) (تَ۔تہ۔ڑا) (تَ۔تے۔ڑا) - (ہ۔ا۔مذ) پانی گرم کرنے کا برتن۔

تتئی۔ (تُ۔تَ۔ای) (ہ۔ا۔مث) چھوٹا سا لوٹا جس سے بچے پانی پیتے ہیں۔

تتی پر تین پال، وہ ناچیں بن تال۔ (ا۔مثل) بے مائیگی پر اترانا۔

تتیا۔ (تَ۔تی۔یا) (ہ۔ا۔مث) (۱) لال رنگ کی بھڑ (صف) (۲) تیز۔ چالاک (۳) ذہین۔ ذکی۔

تتیا کا ناچ نچانا۔ (ا۔محاورہ) ستانا۔ تنگ کرنا۔ مزا چکھانا۔

تتیا مرچ۔ (ا۔مث) ایک قسم کی چھوٹی سی نہایت تیز مرچ۔

تتے پڑنا۔ (تتَ۔تے۔پڑ۔نا) (ہ۔مص) رسوائی ہونا۔ بدنامی ہونا۔ ذلت ہونا

ت - ٹ

تٹ۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) ساحل۔ کنارہ (۲) ڈھال۔ اُتار۔ جھکاؤ (۳) اُفق۔ آکاس۔ (۴) کھیت۔

تٹپا۔ (تُ۔ٹا۔پا) (ق۔صف) (۱) کمزوری۔ لاچاری۔ بے بسی (۲) مفلسی۔ احتیاج۔

تٹالا۔ (تِ۔ٹا۔لا) (ق۔ا۔مذ) باجرے کا سرکنڈا۔ ڈنٹھل۔

تٹے۔ (تِٹ۔ٹے) (ق۔ا۔مذ) ٹکرے۔

تُٹے۔ (تُٹ۔ٹے) (ق۔ا۔مذ) لقمے۔

ت - ث

تثلیث۔ (تَث۔لیث) (ع۔ا۔مث) (۱) تین حصوں میں تقسیم کرنا۔ (۲) مسیحی مذہب کے مطابق خدا کی وحدانیت کی تین شاخیں یعنی (۱) باپ (۲) بیٹا (۳) روح القدس (۴) نجومیوں کی اصطلاح میں تیسرے گھر کے ستارے کا پہلے گھر کو دیکھنا۔

تثریب۔ (تَث۔ری۔نب) (ع) سرزنش۔ ملامت۔ طعنہ۔

تثنیہ۔ (تَث۔نِ۔یہ) (ع۔ا۔مذ) (۱) دوگنا۔ دونا کرنا (۲) صیغہ جس میں دو سمجھے جائیں (۳) دو نقطوں والا۔

تثویب۔ (ع۔مث) (۱) لوٹنا (۲) صبح کی نماز میں دو مرتبہ الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا۔

ت - ج

تج۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) ایک درخت جس کی چھال خوشبودار ہوتی ہے۔ دارچینی کا درخت (۲) دارچینی (۳) تجنا کا امر (۴) دست برداری۔ کنارہ کشی۔ دست کشی

تج چکنا۔ (ا۔مص) چھوڑ چکنا۔ دست بردار ہونا۔

تج دینا (تجنا) (ا۔مص) چھوڑنا۔ تیاگنا۔ دست بردار ہونا۔ کنارہ کش ہونا۔ باز رہنا۔

تجاذب۔ (تَ۔جا۔ذُب) (ع۔ا۔مذ) (۱) کشش۔ باہم جذب کرنا۔ ایک دوسرے کو کھینچنا۔ کشش ثقل (۳) (انگ) (Gravitation)

تجار۔ (تِج۔جار) (ع۔ا۔مذ) تاجر کی جمع۔ سوداگر۔

تجارب۔ (تَ۔جا۔رب) (ع۔ا۔مذ) تجربہ کی جمع۔

تجارت۔ (تِ۔جا۔رَت) (ع۔ا۔مث) سوداگری۔ بیوپار۔ دکان داری۔

تجارتی۔ (ت۔جا۔رَ۔تی) (ف۔صف) تجارت سے متعلق۔

تجارتی مال۔ (ا۔مذ) سوداگری کا سامان۔

تجارتی مارکہ۔ (ا۔مذ) تجارتی نشان (انگ) (Trade Mark)

تجارتی منڈی۔ وہ مقام جہاں کسی چیز کی خاص طور پر تجارت ہو۔

تجاسر۔ (ع۔ا۔مذ) دلیری۔ جسارت۔ جرأت۔

تجاوز۔ (تَ۔جا۔وُز) (ع۔ا۔مذ) حد سے بڑھنا یا گزرنا (۲) بے راہ ہو جانا (۳) اپنے اختیار سے بڑھ کر کام کرنا (۴) عدول حکمی۔ خلاف ورزی (۵) فرق (۶) گستاخی کرنا ہونے کے ساتھ (۷) معاف کرنا۔ جمع: تجاوزات۔

تجاہل۔ (تَ۔جا۔ہُل) (ع۔ا۔مذ) (۱) انجان بننا۔ ٹالنا (۲) چشم پوشی (۳) بے پروائی۔ جمع: تجاہلات۔

تجاہل عارفانہ۔ (ع۔مذ) (۱) جان بوجھ کر انجان بننا (۲) کسی معلوم بات کو نامعلوم کی طرح بیان کر کے اس کی تمیز میں اپنی حیرانی و عدم واقفیت کا اظہار کرنا۔ ارادتاً ناواقفیت ظاہر کرنا۔

تجدد۔ (تَ۔جَد۔دُد) (ع۔ا۔مذ) نیا ہونا۔ جدت۔ نیاپن۔ اختراع۔

تجدید۔ (تج۔دید) (ع۔ا۔مث) (۱) ایجاد۔ اختراع (۲) نئے سرے سے کام شروع کرنا (۳) کایا پلٹ۔ جمع: تجدیدات۔

تجدید بنائے دعوے۔ (ع۔ا۔مث) بنائے دعوے کو نئے سرے سے پیش کرنا۔

تجربہ۔ (تَج۔رِ۔بہ) (ع۔ا۔مذ) (۱) آزمائش۔ امتحان۔ جانچ۔ پرکھ (۲) کرنے کا طریقہ۔ واقفیت (۳) سائنس کا عمل۔ سائنس کے اصول کی آزمائش یا امتحان۔ جمع: تجربات۔

تجربہ حاصل کرنا۔ (ا۔محاورہ) کسی کام کو کر کے سیکھنا۔

تجربہ کار۔ (ع۔ ف۔ صف) واقف کار۔ ہوشیار۔ آزمودہ کار۔ ماہر۔
تجربہ کاری۔ (ع۔ ف۔ نث) واقفیت۔
تجربہ گاہ۔ (ف۔ مذ) مکان جس میں سائنس کے تجربے کیے جاتے ہیں۔ دارالتجربہ۔ معمل۔ تجربہ خانہ۔
تجرباتی نفسیات۔ (تج۔ رُ۔ با۔ تی۔ نَف۔ سی۔ یات) [ف۔ ا۔ مث] وہ نفسیات جو تجربے پر مبنی ہوں نہ کہ نقل و روایات یا قیاس پر۔
تجرّد۔ (تَ۔ جَر۔ رُد) [ع۔ ا۔ مث] (۱) عریانی (۲) تنہائی۔ خلوت۔ گزینی۔ اکیلا رہنا (۴) شادی نہ کرنا (۵) ترکِ دنیا۔ آزادی۔
تجرید۔ (تج۔ رید) [ع۔ ا۔ مث] (۱) برہنگی۔ عریانی۔ (۲) تنہائی۔ خلوت (۳) ایک چیز کو دوسری چیز سے جدا کرنا (۴) علم بیان کی ایک صفت جس میں نوائد کو دور کر کے صرف ایک معنی سے غرض رکھتے ہیں۔ جمع: تجریدات۔

تجریدی فن (آرٹ)۔ (ع۔ مذ) سنگ تراشی اور مصوری کا وہ انداز، جس میں فنکار اقلیدسی اشکال اور علامات کے ذریعے اظہارِ خیال کرتا ہے۔ (انگ) (Abstract Art)
تجزّی۔ (تَ۔ جز۔ زی) (ع۔ ا۔ مث) الگ الگ کرنا۔ فرد فرد کرنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ تقسیم کرنا۔
تجزیہ۔ (تج۔ زِ۔ یَہ) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) تقسیم کرنا (۲) تحلیل کرنا۔ کسی مرکّب کے عناصر ترکیبی جدا جدا کرنا۔ جمع: تجزیات۔
تجزیہ گاہ۔ (ع۔ مذ) وہ جگہ جہاں مرکبات کے تجزیہ و تحلیل کا کام کیا جائے۔
تجسّس۔ (تَ۔ جَس۔ سُس) [ع۔ ا۔ مذ] تلاش۔ جستجو۔ کھوج۔ دریافت۔ تحقیقات۔ جمع: تجسّسات۔
تجسّس کناں۔ (ع۔ ف۔ مذ) تلاش کرتا ہوا۔
تجسیم۔ (ع۔ مث) مجسم کرنا۔ خدا کے مجسم ہونے کا عقیدہ۔
تجلّا۔ (تَ۔ جَل۔ لا) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) چمک۔ روشنی (۲) جلوہ۔
تجلّی۔ (تَ۔ جَل۔ لی) [ع۔ ا۔ مث] (۱) پردہ ہٹنا۔ ظاہر ہونا (۲) چمک۔ روشنی۔ اُجالا (۳) جلال۔ عظمت (۴) جلوہ۔ جمع: تجلّیات۔
تجلّی ریز۔ (ع۔ ف۔ صف) نور اور روشنی بکھیرنے والا۔
تجلّی زار۔ تجلّی کدہ۔ تجلّی گاہ۔ (ع۔ ف۔ مث) وہ جگہ جہاں خوب روشنی ہو۔
تجلّیِ طور۔ (ع۔ ا۔ مث) وہ نور جو حضرت موسیٰؑ کو کوہِ طور پر نظر آیا تھا۔
تجمّل۔ (تَ۔ جَم۔ مُل) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) شان و شوکت۔ (۲) عظمت۔ وقار (۳) دھوم دھام۔ ٹھاٹ باٹ۔ جمع: تجمّلات۔
تجمّلِ شاہانہ۔ (ع۔ ف۔ صف) بادشاہی شان و شوکت۔
تجنا۔ (تج۔ نا) [ہ۔ مص] چھوڑنا۔ ترک کرنا۔ دست بردار ہونا۔
تجنّب۔ (ع۔ مذ) (۱) ہٹ جانا (۲) اجتناب کرنا (۳) کنارہ کشی (۴) پرہیز کرنا۔
تجنیس۔ (تج۔ نیس) [ع۔ ا۔ مث] (۱) ہم جنس ہونا (۲) مشابہت۔ مطابقت (۳) علم بدیع میں دو لفظوں کا تلفظ میں مشابہ اور معنی میں مختلف ہونا۔ جمع: تجنیسات۔
تجنیسِ تام۔ (ع۔ ا۔ مث) اس میں ایک قسم کے الفاظ مختلف معنی میں استعمال ہوتے ہیں جیسے آہنگ بمعنی آواز اور آہنگ بمعنی ارادہ۔

تجنیسِ خطی۔ تجنیسِ محرّف۔ (ع۔ ا۔ مث) اس میں الفاظ ایک قسم کے، مگر اعراب اور نقطے مختلف ہوتے ہیں۔ جیسے خام۔ جام۔
تجنیسِ زائد۔ (ع۔ ا۔ مث) جس کے ایک کلمہ میں دوسرے کلمہ سے کوئی حرف زائد جیسے جُود و وجود۔
تجنیسِ قلب۔ (ع۔ مث) جس میں دو الفاظ تعداد حروف اور نوعیت میں ایک جیسے ہوں مگر ترتیب میں مختلف ہوں جیسے رام۔ مار۔ محروم۔ مرحوم۔
تجنیسِ مرکّب۔ (ع۔ ا۔ مث) جس میں ایک کلمہ نصف لفظ سے بنے ایک میں ایک مفرد ہو دوسرے میں مرکب جیسے جانا۔ ایک جگہ مصدر ہو اور دوسری جگہ جا اور نا سے مرکب بمعنی (مت۔ جا)
تجنیسِ ناقص۔ (ع۔ ا۔ مث) جس میں تعداد حروف میں اختلاف ہو جیسے کوہ۔ شکوہ۔
تجوری۔ (تِ۔ جو۔ ری) [ہ۔ ا۔ مث] لوہے کی الماری جس میں زر و مال اور قیمتی چیزیں حفاظت کے لیے رکھی جائیں۔
تجوید۔ (تج۔ وید) [ع۔ ا۔ مث] (۱) حروف کو ان کے مخارج سے ادا کر کے پڑھنا (۲) قرآن شریف کو پڑھنے کا فن۔
تجویز۔ (تج۔ ویز) [ع۔ ا۔ مث] (۱) روا رکھنا (۲) رائے۔ صلاح۔ تدبیر (۳) فیصلہ۔ تصفیہ (۴) انتظام۔ بندوبست (۵) غور۔ فکر۔ سوچ بچار (۶) منصوبہ۔ ڈھنگ۔ متن (۷) دریافت۔ تفتیش (۸) وہ قانونی کارروائی جو فردِ قرارداد جرم کے لکھے جانے کے بعد عمل میں آئے (۹) وہ معاملہ جو کسی مجلس میں پیش کیا جائے تاکہ اس کی منظوری کے بعد اس پر عملدرآمد ہو۔
تجویزِ آخر۔ تجویزِ روئدادی۔ (ع۔ ا۔ مث) مقدمے کا اس کے واقعات کی رُو سے فیصلہ ہونا۔
تجویزِ اثباتِ جُرم۔ (ف۔ مث) جُرم کی نسبت فیصلہ۔ کہ کس نے کیا ہے۔
تجویز پاس کرنا۔ (ا۔ محاورہ) تجویز منظور کرنا۔
تجویز پیش کرنا۔ (ا۔ محاورہ) کوئی معاملہ کسی جلسے میں پیش کرنا۔
تجویزِ جدید۔ تجویزِ ثانی۔ (ع۔ ا۔ مث) مقدمہ کی سماعت کرنا۔ نئے سرے سے پھر مقدمہ سننا۔
تجویزِ ضمنی۔ (ع۔ ا۔ مث) عارضی فیصلہ۔ درمیانی فیصلہ۔
تجویز طلب۔ (ع۔ ف۔ مث) جس کا فیصلہ زیرِ غور ہو۔
تجویز کرنا۔ (مرکب مص) (۱) فیصلہ کرنا (۲) چُننا۔ منتخب کرنا (۳) مقرر کرنا۔ (۴) منصوبہ سوچنا (۵) قرار دینا (۶) معاملہ منظوری کے لیے کسی مجلس میں پیش کرنا۔
تجویز منظور کرنا۔ کسی مجلس میں معاملہ۔ بعد بحث و مباحثہ کے تسلیم کرنا کہ آئندہ اس تجویز کے مطابق عمل درآمد ہو۔
تجویف۔ (ع۔ مث) خالی کرنا۔ کھوکھلا کرنا۔
تجھ۔ (ہ۔ ض) "تو" "تیرے" کی بدلی ہوئی حالت میں۔ سے۔ پر۔ کو۔ تک۔ وغیرہ کے ساتھ تو کو تجھ سے بدل دیتے ہیں۔
تجھ (بن) بنا۔ بغیر تیرے۔
تجھ سے پھرے تو خدا سے پھرے۔ (مثل) تجھ سے دغا نہ کروں تو کافر ہوں۔

تجھ سے تو جاتے ضرور میں بھی پانی نہ رکھواؤں۔ (مثل) کسی سے تنفر دا کراہ کے اظہار کے لئے کہتے ہیں کہ ہم تجھ سے پاخانے میں لوٹا رکھوانا بھی پسند نہیں کرتے۔

تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو۔ (مثل) تو دوسروں کے کام میں کیوں ٹانگ اڑاتا ہے۔ اپنے کام سے کام رکھ۔

تجھ مجھ۔ (ا۔مذ) ہر کوئی۔ اپنا بیگانا۔ ہر کس دناکس۔

تجھے۔ (تُ۔جھے) (ہ۔ض) تجھ کو۔

تجھے کیا۔ تو کیوں دخل دیتا ہے۔

تجھے اکہری گور میں توپوں۔ (بددعا) تو مر جائے۔ دفن ہو جائے۔

تجہیز۔ (تج۔ہیز) (ع۔ا۔مث) (۱) تیار کرنا۔ مرتب کرنا۔ آراستہ کرنا (۲) مُردے کو دفن کرنے کے لیئے تیار کرنا۔

تجہیز و تکفین کرنا۔ (ع۔ا۔مث) مُردے کے کفن دفن کا انتظام کرنا۔ مُردے کی آخری رسومات ادا کرنا۔ گور گڑھا کرنا۔

تجہیل۔ (تج۔ہیل) (ع۔ا۔مث) نادان بنانا یا کہنا۔

ت۔چ

تچا۔ (تچ۔چا) (ق۔ا۔مذ) لُچا۔

تچانا۔ (تُ۔چا۔نا) (ہ۔مص) (۱) آگ پر رکھنا۔ سینکنا۔ گرم کرنا (۲) بھُوننا بھلسنا (۳) پگھلانا۔ تانا۔

تچنا۔ (تچ۔نا) (ہ۔مص) (۱) گرم ہونا (۲) پگھلنا۔ تپنا۔

پچھڑ۔ (ہ۔صف) (۱) خالی۔ کھوکھلا (۲) ادنیٰ۔ نکما (۳) حقیر۔ کمینہ۔

ت۔ح

تحارُج۔ (تَ۔حا۔رُج) (ع۔ا۔مذ) چند وارثوں میں سے ایک یا دو کا مال متروکہ میں سے کچھ لے کر سارے مال سے دست بردار ہو جانا۔

تحائف۔ (تَ۔حا۔ئِف) (ع۔ا۔مذ) تحفہ کی جمع (۱) ہدیئے۔ نذرانے۔ سوغاتیں (۲) نادر چیزیں۔ عمدہ اشیاء۔

تحت۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) نیچے کا حصّہ (۲) گہرائی (۳) (اُر) قبضہ۔ اختیار۔ قابو (۴) (صف) نیچے۔ تلے۔

تحت الارض۔ (ع۔صف) (۱) زمین کے نیچے (۲) زمین کے نیچے کا حصّہ

تحتُ الثریٰ۔ (ع۔ا۔مذ۔مث) زمین کا سب سے نیچے کا طبقہ۔ پاتال

تحت الشعاع۔ (ع۔مذ) قمری مہینے کے آخری دو یا تین دن جب چاند سُورج کے قریب ہونے کے باعث باریک ہو کر سُورج کی شعاع کے نیچے آجاتا ہے اور نظر نہیں آتا۔ یہ دن منحوس سمجھے جاتے ہیں۔

تحت الشعور۔ (ع۔مذ) نفس کا وہ طبقہ جس میں نفسی عمل واقع ہوتا ہے اور توجہ اور مشاہدہ سے باہر ہوتا ہے۔

تحت اللفظ۔ تحت لفظی۔ (۱) حرف بحرف (۲) لفظی ترجمہ (۳) ترنم کے بغیر شعر پڑھنا۔

تحت تصرف۔ تحت حکومت۔ تحت فرمان۔ (ع۔ف۔صف) (۱) زیرِ حکم۔ ماتحت (۲) محکومیت۔ تابعداری۔

تحت و تصرف میں لانا۔ (ا۔محاورہ) قبضہ کرنا اور خرچ کرنا۔ صرف کرنا۔ کام میں لانا۔

تحتانی۔ (تح۔تا۔نی) (ع۔صف) (۱) نیچے والا یا نیچے والی (۲) وہ حرف جس کے نیچے نقطے ہوں۔

تحجّر۔ (تَ۔حج۔جُر) (ع۔ا۔مذ) (۱) پتھر کی طرح سخت ہونا (۲) سختی۔ درشتی۔ کرختگی۔ سنگ دلی۔

تحدیث۔ (تح۔دیث) (ع۔ا۔مث) (۱) بات کہنا (۲) خبر کرنا۔

تحدّی۔ (تَ۔حَد۔دی) (ع۔ا۔مث) لڑائی کرنا۔ للکارنا۔

تحدید۔ (تح۔دید) (ع۔ا۔مث) (۱) حد باندھنا (۲) مجبوری۔ معذوری۔ پابندی۔

تحذیر۔ (تح۔ذِیر) (ع۔ا۔مث) (۱) ڈرانا۔ خوف دلانا (۲) ہوشیار کرنا۔ خبردار کرنا۔ جمع: تحذیرات۔

تحرّک۔ (تَ۔حَر۔رُک) (ع۔ا۔مذ) (۱) ہلنا۔ حرکت (۲) حرکت دینا۔ جمع: تحرّکات۔

تحرّی۔ (تَ۔حَر۔ری) (ع۔ا۔مث) (۱) بہترین کا انتخاب کرنا (۲) قبلہ کی سمت معلوم نہ ہونے پر اپنے خیال سے کسی سمت کو قبلہ جان کر اُدھر منہ کرنا۔

تحریر۔ (تح۔ریر) (ع۔ا۔مث) (۱) نوشت۔ لکھنا (۲) عبارت۔ مضمون (۳) خط۔ رقعہ۔ خط و کتابت (۴) دستاویز۔ نوشتہ (۵) ہلکی لکیر یا ہلکا نقش کھینچنا (۶) لکیر۔ خط جو موٹے قلم سے کھینچا جائے (۷) لکھنے کا ڈھنگ۔ مضمون نگاری کا انداز (۸) تصنیف۔ تالیف (۹) آزاد کرنا۔ رہا کرنا۔ چھوڑ دینا۔ جمع: تحریرات۔

تحریر اجازتی۔ (ع۔ف۔مث) (ع۔ف۔صف) مقروض اور قرض خواہ کے درمیان اس مطلب کا اقرار نامہ کہ مؤخر الذکر اپنا دعویٰ ملتوی رکھ کر مقدم الذکر کو اس کی رائے کے مطابق کاروبار جاری رکھنے کی اجازت دے۔

تحریر بین السطور۔ (ع۔ف۔مث) سطروں کے درمیان کی عبارت۔ (۲) وہ مفہوم جو عبارت میں مخفی ہو یعنی بظاہر کچھ اور معنی ہوں اور اصلاً کچھ اور۔

تحریر ظہری۔ (ع۔ف۔مث) وہ عبارت جو کسی کاغذ کی پُشت پر لکھ دیتے ہیں۔

تحریر کرنا۔ لکھنا۔ رقم کرنا۔ قلمبند۔

تحریری۔ (تح۔ری۔ری) (ع۔ف۔صف) لکھا ہوا۔ رقم کیا ہوا۔

تحریری حکم، فرمان۔ (ف۔ا۔مذ) وہ حکم جو لکھ کر دیا جائے۔

تحریص۔ (تح۔رِیص) (ع۔ا۔مث) (۱) لالچ دینا۔ حرص دلانا۔ (۲) ترغیب بہکاوا۔ جمع: تحریصات۔

تحریف۔ (تح۔ریف) (ع۔ا۔مث) (۱) بدل دینا۔ تحریر میں اصل الفاظ بدل کر کچھ اور لکھ دینا (۲) ترجمہ کرنے میں ارادتاً اصل معنوں سے مختلف

کرنا (۳) قلم کو ٹیڑھا قط لگانا۔

تحریک - (تَح - ریک) [ع - ا - مث] (۱) حرکت دینا - ہلانا (۲) جنبش (۳) سلسلہ جنبانی - کسی بات کو شروع کرنا (۴) اشتعال - ترغیب (۵) نزلے کی شکایت (۶) ہوا کا چلنا - (انگ) (Movement)
جمع : تحاریک - تحریکات -

تحریک اعتماد - (ع - ا - مث) کسی پارلیمانی ادارے کی طرف سے حکومت کی حکمت عملی کی تائید - اعتماد کا ووٹ -

تحریک التوا - (ع - ا - مث) مجلس قانون ساز کے کسی زیر بحث مسئلے کے متعلق کسی رُکن کی طرف سے احتجاجاً یہ تحریک کہ مجلس کے اجلاس کو معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جائے -

تحریم - (تَح - ریم) [ع - ا - مث] (۱) حرام کرنا - ممانعت کرنا (۲) عزت کرنا - حرمت کرنا - (۳) نیت باندھ کر پہلی دفعہ نماز میں اللہ اکبر کہنا -
جمع : تحریمات -

تحریمہ - (ع - ا - مث) نماز میں نیت باندھتے ہوئے پہلی تکبیر (۲) احرام کا لباس پہننا -

تحزن - (ع - ا - مذ) رنجیدگی - غمگینی -

تحسر - (تَ - حَس - سُر) [ع - ا - مذ] حسرت - غم - رنج - افسوس -

تحس نحس - دیکھئے تہس نہس -

تحسین - (تَح - سین) (ع - ا - مث) تعریف - آفرین - مرحبا -

تحسین ناشناس - (ع - ف - ا - مث) ناواقف کی واہ وا - ایسے شخص کی طرف سے شاباش - جسے کچھ واقفیت نہ ہو -

تحشم - (ع - ا - مذ) جاہ وحشم - رعب داب -

تحشیہ - (تَح - شِ - یَہ) [ع - ا - مذ] حاشیہ لکھنا - حاشیہ چڑھانا -

تحصن - (ع - ا - مذ) قلعہ بند کرنا - مستحکم کرنا -

تحصیل - (تَح - صیل) [ع - ا - مث] (۱) حاصل کرنا - وصول کرنا (۲) جمع کرنا - (۳) سیکھنا (۴) خراج - محصول - مال گزاری (۵) فائدہ (۶) محصول لینا - مال گزاری وصول کرنا (۷) تحصیل دار کا علاقہ (۸) تحصیل دار کی کچہری - (۹) تحصیل دار کی کچہری کی عمارت - جمع : تحصیلات -

تحصیل حاصل - (۱) موجود چیز کی تلاش (۲) بے سود بات - بے فائدہ تگ و دو -

تحصیلدار - محکمۂ مال کا ایک افسر جس کا کام مال گزاری وصول کرنا ہوتا ہے -

تحصیل علم - (ع - ا - مث) علم حاصل کرنا -

تحصیل کرنا - (مص - مرکب) (۱) حاصل کرنا - وصول کرنا (۲) جمع کرنا - اکٹھا کرنا - کمانا -

تحصیلنا - (تَح - صیل - نا) [اُ - مص] حاصل کرنا - وصول کرنا -

تحفجات - (تَح - فَ - جات) [ع - ف - ا - مذ] تحفہ کی جمع - تحفے - ہدیے

تحفظ - (تَ - حَف - فُظ) [ع - ا - مذ] بچاؤ - حفاظت - احتیاط - جمع : تحفظات

تحفگی - (تَح - فَ - گی) [ف - ا - مث] (۱) خوبی - عمدگی (۲) فوقیت - برتری -

تحفہ - (تُح - فہ) [ع - ا - مذ] (۱) ہدیہ - سوغات (۲) نذر - پیش کش (۳) انعام (۴) انوکھا - عجیب (۵) عمدہ - بہتر - نفیس - جمع : تحائف -

تحفۂ محقر - (ع - ا - صف) حقیر تحفہ - ناچیز تحفہ -

تحفۂ معجون - (ع - ا - مذ) انوکھا آدمی - عجیب شخص (طنزاً) نقل محفل - مسخرہ -

تحقق - (ع - ا - مذ) تصدیق - یقین - سچائی - اصلیت ثابت کرنا -

تحقیر - (تَح - قیر) (ع - ا - مث) (۱) حقیر سمجھنا (۲) نفرت - حقارت - بیقدری ذلت - بے حرمتی -

تحقیر عدالت - عدالت کی توہین - عدالت میں کوئی ایسی بات کرنا جس سے عدالت کے رُعب و داب میں فرق آئے -

تحقیق - (تَح - قیق) [ع - ا - مث] (۱) اصلیت معلوم کرنا - دریافت کرنا - (۲) درستی - صحت (۳) دریافت - تفتیش - جانچ پڑتال (۴) سچائی - صداقت - اصلیت (۵) یقین (۶) تصدیق - پایۂ ثبوت کو پہنچنا (۷) درست - ٹھیک - سچا - اصلی - یقینی - جمع : تحقیقات -

تحقیق کرنا - دریافت کرنا - حقیقت معلوم کرنا - کھوج لگانا -

تحقیقات - (تَح - قِی - قات) [ع - ا - مث] (۱) جانچ پڑتال - تحقیق کی جمع - (اُردو میں مفرد) (۲) سراغ رسانی - جھوٹ سچ کا ثبوت - قانونی تفتیش -

تحقیقات ابتدائی - (ع - ا - مث) بیانات وغیرہ کا تحریر کرنا - یہ دیکھنے کے لئے کہ مقدمہ کی سماعت کے لئے ثبوت کافی ہے یا نہیں -

تحقیقات مقدمہ - (ع - ا - مث) مقدمے کی تفتیش یا دریافت -

تحقیقات موقع - (ع - ا - مث) وہ تفتیش جو مقام وقوع پر ہو -

تحقیقی - (تَح - قی - قی) [ع - صف] یقینی - دریافت شدہ - سچا - ٹھیک - درست

تحکم - (تَ - حَک - کُم) [ع - ا - مذ] (۱) حکم کرنا - حکومت کرنا (۲) زبردستی کی حکومت - غلبہ (۳) زبردستی - جمع : تحکمات -

تحکم جتانا - (مرکب - مص) خواہ مخواہ حکومت جتانا - زبردستی کرنا - دبانا - رعب ڈالنا -

تحکیم - (تَح - کیم) [ع - ا - مث] (۱) حاکم بنانا (۲) حکم - طاقت - قوت (۳) ثالثی - پنچایت -

تحلیل - (تَح - لیل) [ع - ا - مث] (۱) گھلنا - علیحدہ علیحدہ ہونا (۲) گھل جانا - (۳) ہضم ہونا (۴) دُبلا ہونا (۵) ہضم - پچاؤ (۶) مرجانا (۷) سڑنا - گلنا - جمع : تحلیلات -

تحلیل نفسی - (ع - ا - مث) نفسیاتی طبیعات کی ایک شاخ جس کے ذریعے انسان کے ذہنی محرکات اور ان کے متعلق روزمرہ کے اعمال کا مشاہدہ اور تجزیہ کیا جاتا ہے (انگ) (Psychoanalysis)

تحلیل کرنا - (۱) پچانا - ہضم کرنا (۲) گھلانا (۳) حل کرنا (۴) دُبلا ہونا -

تحمل - (تَ - حَم - مُل) [ع - ا - مذ] (۱) برداشت - بُردباری - سہار (۲) نرمی - حلم - (۳) صبر سے برداشت کرنا - جمع : تحملات -

تحمل کا یارا نہ ہونا - (ا - محاورہ) برداشت کی طاقت نہ ہونا -

تحمید - (تَح - مید) (ع - ا - مث) (۱) تعریف - حمد - ثنا (۲) الحمد پڑھنا -

تحمید و تقدیس - (ع - ا - مث) (۱) تعریف کرنا اور پاکیزگی بیان کرنا (۲) حمد اور قدس کی آیتیں پڑھنا -

تحول - (ع - ا - مذ) ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھر جانا - منتقل ہونا -

تحویل - (تَح - ویل) [ع - ا - مث] (۱) بدلنا - نقل مکان کرنا - حالت بدلنا (۲) تبادلہ

بدل۔ تجدید۔ نیا کرنا (۳) سپردگی۔ حوالگی۔ قبضہ۔ امانت (۴) جمع۔ مال گذاری کا روپیہ (۵) نقدی۔ مال۔ دھن۔ پونجی (۶) ایک قسم کی رقم کو دوسری قسم کی رقم میں لے جانا۔ جیسے آنے کے روپے (۷) کسی ستارے کا ایک برج سے دوسرے برج میں آنا۔ جمع: تحویلات۔

تحویل امانتی۔ (ع۔ امث) وہ مال جو امانت کے طور پر رکھوایا جائے۔

تحویل تصرف۔ (ع۔ امث) امانت میں خیانت۔

تحویلدار۔ (ع۔ ف۔ مذ) خزانچی۔ امین۔ منیم۔ روکڑیا۔ جس کے پاس رقم رہے۔

تحویل صعودی۔ (ع۔ امث) چھوٹی رقم کو بڑی رقم میں تبدیل کرنا۔ جیسے پیسوں کو روپوں میں۔

تحویل نزولی۔ (ع۔ امث) بڑی رقم کو چھوٹی رقم میں تبدیل کرنا۔ جیسے روپوں کے پیسے بنانا۔

تحویل میں دینا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کے سپرد کرنا۔ امانت رکھنا۔

تحویل میں لینا۔ (ا۔ محاورہ) قبضے میں لینا۔

تحیات۔ (تَ حِی۔ یات) (ع۔ امث) تحیت کی جمع۔

تحیت۔ تحیہ۔ (تَ۔ حِی۔ یت) (تَ۔ حِی۔ یَہ) (ع۔ امث) (۱) سلام کہنا۔ سلام۔ تسلیمات۔ آداب (۲) دعا۔ برکت۔ جمع: تحیات۔

تحیۃ المسجد۔ (ع۔ امث) مسجد میں جا کر سب سے پہلے دو رکعت نماز نفل ادا کرنا۔

تحیۃ الوضو۔ (ع۔ امث) وضو کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھنا۔

تحیر۔ (تَ۔ حَی۔ یُر) (ع۔ امذ) (۱) حیرانی۔ تعجب۔ حیرت۔ اچنبھا (۲) حیران ہونا۔ گھبرانا۔ پریشان ہونا۔ جمع: تحیرات۔

تحیز۔ (ع۔ امذ) محدود ہونا (۲) سانپ کا کنڈلی مار کر بیٹھنا (۳) تحدید۔

ت ۔ خ

تخاطب۔ (ع۔ امذ) سامنے ہو کر باتیں کرنا۔ مخاطب ہونا (۲) مخاطبت

تخالف۔ (تَ۔ خا۔ لُف) (ع۔ امذ) (۱) باہم مخالف ہونا (۲) مخالفت۔ تنازعہ۔ خصومت۔ دشمنی۔ لاگ۔ بیر۔

تخت۔ (ف۔ امذ) (۱) بادشاہ کے بیٹھنے کی چوکی۔ گدی۔ مسند۔ سنگھاسن (۲) بڑی چوکی۔ چوبی تخت (۳) سلطنت۔ بادشاہی۔

تخت آبنوسی۔ (ف۔ ا) (۱) آبنوس کا بنا ہوا تخت (۲) کنایۃً رات۔

تخت آراستہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بادشاہ کے بیٹھنے کے لئے تخت کا لگایا یا سجایا جانا۔

تخت اترنا۔ (ا۔ محاورہ) پریوں کا تخت نیچے آنا۔

تخت الٹنا۔ (ا۔ محاورہ) انقلاب برپا کرنا۔ سلطنت درہم برہم کرنا۔ (۲) مصیبت آنا۔

تخت بخت۔ (ا) دعا (۲) راج سہاگ۔ سہاگ بھاگ۔ عیش و آرام۔ خوش نصیبی۔ اقبال مندی۔ شوہر اور اولاد۔

تخت پر بٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) بادشاہ بنانا۔ تخت نشین کرنا۔ برسرِ حکومت کرنا۔

تخت پر بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) تخت نشین ہونا۔ بادشاہ ہونا۔

تخت پوش۔ (ف۔ امذ) تخت پر ڈالنے کی چادر۔ تخت پر بچھانے کا فرش۔

تخت چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چارپائی پر چڑھنا۔ سونا۔ آرام کرنا۔ پلنگ پر لیٹنا (۲) شادی ہونا۔

تخت چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) بادشاہی ترک کرنا۔ سلطنت چھوڑنا۔

تخت رواں۔ (ف۔ امذ) (۱) ہوادار۔ وہ تخت جس پر بادشاہ سوار ہو کر نکلتا تھا (۲) اڑن کھٹولا (۳) وہ کاغذی گل بوٹوں کا باغ، جو رات کے ساتھ بطور آرائش لے جایا جاتا ہے (۴) وہ تخت جس پر شادیوں میں شہنائی بجتی یا طوائفیں ناچتی ہوئی نکلتی تھیں۔ تخت گڈوں پر یا آدمیوں کے مونڈھوں پر ہوتے تھے (۵) لمبے ڈنڈوں والی پالکی۔ جس پر امیر سوار ہوتے تھے۔

تخت (سلیماں) سلیمانی۔ (ا) وہ تخت جس پر حضرت سلیمانؑ بیٹھ کر اڑا کرتے تھے (۲) ایک پہاڑ۔

تخت سے اتارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بادشاہی سے ہٹا دینا (۲) طلاق دے دینا۔ زوجیت سے نکال دینا۔

تخت طاؤس۔ (ف۔ امذ) شاہجہان بادشاہ کا چھ کروڑ روپے کی لاگت سے بنوایا ہوا تخت۔ جسے ۱۱۵۱ھ میں نادر شاہ ہندوستان سے لوٹ میں ایران لے گیا تھا۔ اس تخت پر ایک مرصع مور، پر پھیلائے کھڑا تھا۔ جن کا سایہ بادشاہ کے سر پر ہوتا تھا۔

تخت عاج۔ (ف۔ امذ) (۱) ہاتھی دانت کا تخت (۲) کنایۃً دن۔ (۳) محبوب کی ساق بلوریں۔

تخت کا تختہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بادشاہی کا جاتا رہنا (۲) کچھ نہ رہنا۔

تخت کی رات۔ (ف۔ امث) بیاہ کی رات۔ شب زفاف۔

تخت کی لال کسوت۔ (امث۔ ق) شادی کا سرخ جوڑا، جو دلہن کو نکاح کے روز پہنایا جاتا ہے۔

تخت گاہ۔ (ف۔ امث) دار الخلافہ۔ دار السلطنت۔ وہ جگہ جہاں بادشاہ رہے۔

تخت نشیں۔ (ف۔ صف) تخت پر بیٹھنے والا۔ بادشاہ۔

تخت نشینانِ خاک۔ (ف۔ صف) (۱) خاک پر بیٹھنے والے (۲) فقراء۔

تخت نشینی۔ (ف۔ امث) راج گدی پر جلوس کرنا۔ تخت سلطنت پر بیٹھنا۔

تخت نے پاؤں چومے۔ (ا۔ محاورہ) تخت پر بیٹھا۔

تخت یا تختہ۔ (مثل) کامیابی یا موت۔ شاہی تخت یا میت کے غسل کا تختہ۔

تختہ۔ (تخ۔ تہ) (ف۔ امذ) (۱) پٹڑا۔ لکڑی کا مسطح ٹکڑا (۲) لوح تختی (۳) کاغذ کا تاؤ (۴) جہاز کی لکڑی کا ہر ٹکڑا۔ جہاز کا فرش (۵) وہ لکڑی کا پٹڑا، جس پر پتھر رکھ کر چھاپتے ہیں (۶) چوکی۔ میز۔ بنچ۔ لمبی تپائی (۷) زمین یا باغ کا ٹکڑا (۸) بورڈ۔ اشتہار لگانے کا لکڑی کا ٹکڑا (۹) چمن۔ کیاری۔ کھیت (۱۰) تابوت۔ ارتھی (۱۱) چبوترا (۱۲) وہ کاغذ یا کپڑا جس پر شطرنج کھیلتے ہیں (۱۳) کلدار پل۔ پل تختہ (۱۴) وہ لکڑی کا سیاہ ٹکڑا جس پر بچوں کو سکھاتے ہیں۔ بورڈ (۱۵) وہ لکڑی کا پٹڑا جس پر مردے کو نہلاتے ہیں

(۱۹) دھوبی کا کپڑا دھونے کا پٹڑا۔

تختہ اُلٹنا۔ (ا۔ محاورہ) آباد جگہ کا ویران و برباد ہونا۔ شہر اُجڑنا۔ تباہی۔

تختۂ اوّل۔ (ف۔ ع۔ مذ) (۱) بچوں کے لکھنے کی تختی (۲) لوحِ محفوظ۔

تختۂ بلور۔ (ف۔ ا۔ مذ) (استعارۃً) پیٹ۔ شکم۔

تختہ بند۔ (ف۔ صف) (۱) محبوس۔ قید کیا ہوا۔ قیدی (۲) قید۔ حبس (۳) وہ لکڑی کا پتلا ٹکڑا اور پٹی جو ٹوٹے ہوئے عضو پر باندھتے ہیں۔

تختہ بندی۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) لکڑی کے تختوں کا فرش یا دیوار۔ خاتم بندی (۲) چمن بندی۔ پھولوں کے تختوں کا قرینے سے بنا ہونا۔

تختہ پُل۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ پُل جو قلعے کی خندق پر بناتے ہیں کہ اسے جب چاہیں اپنی طرف کھینچ لیں۔ کل دار پُل۔

تختہ پھولنا۔ (ا۔ محاورہ) کیاری میں پھولوں کا بکثرت نکلنا۔ کیاری کا پھولوں سے بھرا ہونا۔

تختۂ تابوت۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ تختہ جس پر مُردے کو لیجاتے ہیں ارتھی

تختۂ تابوت پر سُلانا۔ (ا۔ محاورہ) قتل کر دینا۔ مار ڈالنا۔

تختہ (تعلیم) مشق۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) وہ تختی جس پر لڑکے مشق کرتے ہیں۔ لوح (۲) وہ سیاہ تختہ جس پر لکھ کر طالب علموں کو سمجھاتے ہیں (۳) وہ چیز جو بہت استعمال میں آئے۔

تختۂ خاک۔ (ف۔ ا۔ مذ) زمین۔

تختۂ سیاہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) بلیک بورڈ۔ لکڑی کا وہ چوکور ٹکڑا جس پر چاک سے لکھتے ہیں۔

تختۂ صندل۔ (ف۔ ع۔ مذ) (استعارۃً) پیٹ۔ شکم۔

تختہ لگانا۔ (ا۔ محاورہ) پھولوں کی کیاری تیار کرنا۔ ایک ٹکڑے میں پودے لگانا۔

تختۂ مرگ۔ (میت) (ف۔ ا۔ مذ) وہ تختہ جس پر مُردے کو نہلاتے ہیں۔

تختۂ مسطح۔ (ف۔ ا۔ مذ) ایک قسم کی میز جس پر کاغذ بچھا کر نقشہ کشی کرتے ہیں۔

تختۂ مشق بنانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی مقصد کے لیئے کسی کو بار بار استعمال کرنا

تختہ نرد۔ (ف۔ ا۔ مذ) لکڑی کا وہ چوکور ٹکڑا جس پر نردیں رکھ کر کھیلتے ہیں۔ شطرنج کی بساط۔

تختہ ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) اکڑ جانا۔ بدن کا سخت ہو جانا۔

تختی۔ (تخ۔ تی) (ا۔ امث) (۱) تخت کی تانیث و تصغیر۔ چھوٹا تختہ (۲) لوح۔ وہ لکڑی کا چھوٹا تختہ جس پر بچے مشق کرتے ہیں (۳) تانبے۔ چاندی۔ عقیق یا کسی اور چیز کا وہ نقشین کھُدا ہوا ٹکڑا، جو بچوں کے گلے میں نظرِ بد کے لیئے ڈال دیتے ہیں (۴) وہ دھات کا ٹکڑا۔ جس پر کوئی چیز کندہ ہو (۵) رنگین اور پھولدار شیشے کا ٹکڑا (۶) چھاتی۔ سینہ کمر (۷) چھب۔ جسم کی وضع اور انداز (۸) کبوتر کی چھاتی (۹) حروف جو خط صاف کرنے کے لیے لکھتے ہیں (۱۰) لوح۔ جس پر کچھ لکھ کر مزار یا کسی اور جگہ لگاتے ہیں (۱۱) تخت کا۔ تخت پر بیٹھنے والا۔ بیٹھنے والا (۱۲) سونے چاندی کے ورقوں سے سجا ہوا۔

تختی پر تختی۔ میاں جی کی آئی کم بختی۔ (مثل) تختی پر تختی رکھنا۔ میاں جی کے لئے منحوس سمجھا جاتا ہے۔

تخدیع۔ (تخ۔ دیع) (ع۔ امث) فریب دینا۔ دھوکا یا دغا دینا۔

تخرجہ۔ (تخ۔ رِ۔ جہ) (ع۔ ا۔ مذ) تاریخ گویوں کی اصطلاح میں کسی مادۂ تاریخ میں سے اعداد گھٹا کر ٹھیک تاریخ نکالنا۔ مادۂ تاریخ کی زیادتی کو درست کرنا۔ جمع : تخرجات۔

تخریب۔ (تخ۔ ریب) (ع۔ امث) (۱) ویرانی۔ بربادی۔ تباہی۔ خرابی۔ ابتری۔ بیخ کنی (۲) خراب کرنا۔ اجاڑنا۔ جمع : تخریبات۔

تخریج۔ (تخ۔ ریج) (ع۔ امث) خارج کرنا۔ نکالنا۔ جمع : تخریجات۔

تخصیص۔ (تخ۔ صیص) (ع۔ امث) (۱) خصوصیت۔ گُن۔ سبھاؤ (۲) محفوظ کرنا۔ محفوظ کیا جانا (۳) حق مخصوص۔ جمع : تخصیصات۔

تخطیہ۔ (تخ۔ طِ۔ یہ) (ع۔ ا۔ مذ) غلطی پکڑنا۔ کسی کے کام میں نقص نکالنا۔

تخفیف۔ (تخ۔ فیف) (ع۔ امث) (۱) کمی۔ گھٹاؤ (۲) ہلکا کرنا۔ (۳) حرف کے بولنے میں ہلکا یا کم کرنا (۴) مصارف میں کمی (۵) افاقہ۔ آرام (۶) موقوفی۔ برطرفی۔ جمع : تخفیفات۔

تخفیفِ اسلحہ۔ (ع۔ ا۔ مذ) ہتھیاروں میں کمی کرنا۔

تخفیفِ تصدیع۔ (ع۔ امث) ملاقات کے بعد رخصت ہونے پر یہ کلمہ کہتے ہیں۔ لفظی معنی : تکلیف کم کرنا۔

تخفیفِ جرم۔ جرم کا ہلکا کرنا۔ چھوٹے جُرم والی دفعہ عائد کرنا۔

تخفیفِ جمع۔ تخفیفِ لگان۔ (ع۔ امث) لگان میں کمی۔

تخفیف کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کمی کرنا۔ گھٹانا (۲) نوکروں کو کم کرنا۔ موقوف کرنا (۳) خرچ میں کمی کرنا۔

تخفیف میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کمی میں آنا۔ برخاستگی میں آنا۔ ملازموں میں کمی ہونے کی وجہ سے ملازمت سے ہٹ جانا (۲) ٹوٹ جانا (محکمہ کا)

تخفیف میں لانا۔ (ا۔ محاورہ) کمی کرنے کے لئے کسی ملازم کو برطرف کرنا۔

تخلخل۔ (تَ۔ خَل۔ خُل) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) کھوکھلاپن (۲) خلخال پہننا (۳) بکھرنا۔

تخلص۔ (تَ۔ خَل۔ لُص) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) چھٹکارا۔ بچاؤ (۲) شاعر کا وہ مختصر نام، جو اشعار میں مستعمل ہو۔ جمع : تخلصات۔

تخلف۔ (تَ۔ خَل۔ لُف) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) بدعہدی کرنا (۲) پیچھے رہ جانا (۳) دیر لگانا۔ واپس جانا۔ پھر جانا۔ جمع : تخلفات۔

تخلل۔ (تَ۔ خَل۔ لُل) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) جھگڑا۔ فساد۔ تنازعہ (۲) نااتفاقی۔ ناموافقت (۳) مزاحمت۔ روک (۴) چھید کرنا۔

تخلیص۔ (تخ۔ لیص) (ع۔ امث) (۱) خلاصی دینا (۲) بچانا۔ چھڑانا (۳) خلاصی۔ آزادی (۴) خلاصۂ مطلب جمع : تخلیصات

تخلیط۔ (تخ۔ لیط) (ع۔ امث) کلام میں باطل کا ملانا۔

تخلیف۔ (ع۔ امث) ممانعت۔ اختلاف۔

تخلیق۔ (ع۔ امث) پیدائش۔ پیدا کرنا (۲) طبع زاد فن پارہ۔

تخلیل۔ (تخ۔ لیل) (ع۔ امث) وضو کے وقت ڈاڑھی میں انگلیاں ڈالنا۔ خلال کرنا۔

تخلیہ۔ (تخ۔ لِ۔ یہ) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) خلوت۔ تنہائی۔ علاحدگی (۲) خالی کرنا۔

جمع : تخلیہ جات۔

تخم۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) بیج۔ دانہ (۲) انڈا۔ بیضہ (۳) گٹھلی (۴) اولاد۔ نسل (۵) نطفہ۔ جمع : تخمہا۔

تخم بالنگو۔ (ف۔ا۔مذ) تخم ملنگاں۔ تخم ریحان کے قسم کا ایک بیج جو پانی میں بھگونے سے پھول جاتا ہے۔ دواؤں اور ٹھنڈیائی کے لیے شربت وغیرہ میں ملا کر استعمال ہوتا ہے۔

تخم بد۔ (ف۔صف) بداصل۔ بدذات۔ کمینہ۔ حرامی۔

تخم پاشی۔ (ف۔ا۔مث) بیج بونا۔ بیج ڈالنا۔

تخم تاثیر صحبت کا اثر۔ (مثل) نطفہ اور صحبت اثر کیے بغیر نہیں رہتے۔

تخم حرام۔ (ف۔ا۔مذ) حرام زادہ۔

تخم ڈالنا۔ بیج بونا۔ تخم پاشی کرنا۔

تخم ریحان۔ (ف۔ا۔مذ) نیاز بو۔ تلسی کے بیج۔

تخم ریز۔ (ف۔صف) بیج بونے والا۔ کاشتکار۔ زراعت کرنے والا۔

تخم ریزی۔ بیج بونا۔ بیج ڈالنا۔

تخم کتان۔ (ف۔ا۔مذ) السی کا بیج۔ اس کا تیل بھی نکالا جاتا ہے۔

تخم مرغ۔ (ف۔ا۔مذ) مرغی کا انڈا۔

تخمہ۔ (تخ۔مہ) (ع۔ا۔مذ) (۱) ایک قسم کی قے جو بدہضمی یا غذا کے فساد سے ہوتی ہے (۲) بدہضمی۔ گرانی۔ سوءِ ہضم۔

تخمہ نکلنا۔ (ا۔محاورہ) کبوتر کے جسم پر پھنسیوں یا مسوں کا نکلنا۔

تخمی۔ (تخ۔می) (ف۔صف) بیج سے پیدا شدہ درخت یا پھل جو قلمی نہ ہو۔

تخمیر۔ (تخ۔میر) (ع۔ا۔مث) خمیر ہونا۔ خمیر اٹھانا۔

تخمیناً۔ (تخ۔می۔نن) (ع) (۱) اندازے سے۔ قیاس سے۔ اٹکل سے۔

تخمینہ۔ تخمین۔ (تخ۔می۔نہ) (تخ۔مین) (ع۔ا۔مذ) اندازہ۔ اٹکل۔ قیاس۔ سرسری حساب۔ جمع : تخمینہ جات۔

تخمینہ لگانا۔ سرسری طور پر حساب کرنا۔ اندازہ لگانا۔

تخویف۔ (تخ۔ویف) (ع۔ا۔مث) خوف دلانا۔ دھمکی دینا۔ ڈرانا۔

تخویف مجرمانہ۔ (ع۔ف۔ا۔مث) ناجائز دھمکی۔ بدنیتی سے ڈرانا۔

تخییل۔ (تخ۔ییل) (ع۔ا۔مث) خیال۔ جمع : تخییلات۔

تخیل۔ (تَ۔خَی۔یُل) (ع۔ا۔مذ) (۱) قوتِ متخیلہ۔ وہ قوت جو خیالی صورتیں بنا کر ذہن کے سامنے کھڑی کر دے (۲) قیاس۔ تصور۔ خیال (۳) شبہ۔ شک (۴) خیال کرنا۔ سوچنا۔ تصور کرنا۔ جمع : تخیلات۔

ت ــ د

تد۔ (ہ۔ق) (۱) تب۔ اس وقت (۲) اس صورت میں۔

تدابیر۔ (تَ۔دا۔بیر) (ع۔ا۔مث) تدبیر کی جمع۔ تدبیریں۔ ترکیبیں۔

تداخل۔ (تَ۔دا۔خُل) (ع۔ا۔مذ) (۱) ایک دوسرے میں داخل ہونا (۲) بار بار کھانے کی وجہ سے بدہضمی ہونا۔

تدارک۔ (تَ۔دا۔رُک) (ع۔ا۔مذ) (۱) گم شدہ چیز کا پانا (۲) تلافی۔ سزا۔ سرزنش (۳) انتظام۔ انسداد (۴) مرمت۔ درستی۔ اصلاح (۵) اُپائے۔ چارہ۔ علاج (۶) تیاری (۷) احتیاط (۸) کسی نقصان کو روکنے یا انصاف حاصل کرنے کے لیے احتیاط کیے جانے والے وسائل مثلاً وکیل۔ گواہ۔ تمسک۔ دستاویزیں وغیرہ (۹) تدبیر۔ بندوبست۔

تدارک باقیات۔ (ع۔ا۔مث) باقیات کا انتظام۔

تدارک خفیف۔ (ع۔ا۔مث) خفیف سزا دینا۔

تدارک کرنا۔ (۱) سزا دینا۔ تلافی کرنا (۲) تیاری کرنا۔ بندوبست کرنا۔

تدافع۔ (تَ۔دا۔فُع) (ع۔ا۔مذ) (۱) دفع کرنا۔ ہٹانا۔ روکنا۔ دور کرنا (۲) مدافعت۔ روک۔

تداول۔ (تَ۔دا۔وُل) (ع۔ا۔مذ) (۱) باری سے کرنا (۲) ایک دوسرے کو پکڑانا (۳) روایت۔ نقل۔

تداوی۔ (تَ۔دا۔وی) (ع۔ا۔مث) علاج کرنا۔ معالجہ کرنا۔

تدبر۔ (تَ۔دَب۔بُر) (ع۔ا۔مذ) انجام پر غور کرنا۔ دور اندیشی۔ عاقبت اندیشی۔ جمع : تدبرات۔

تدبیر۔ (تد۔بیر) (ع۔ا۔مث) (۱) ابتدا و انتہا سوچنا (۲) علاج۔ چارہ (۳) سوچ بچار (۴) کوشش (۵) تجویز (۶) بندوبست (۷) حکمت۔ چالاکی۔ فطرت۔ جمع : تدابیر۔

تدبیر (الٹنا) الٹی ہونا۔ (ا۔محاورہ) منصوبہ بگڑ جانا۔ انتظام برعکس ہونا۔ جو سوچا ہو اس کے برخلاف ہونا۔

تدبیر بتانا۔ تجویز بتانا۔ رائے دینا۔

تدبیر بننا۔ (ا۔محاورہ) تدبیر کارگر ہونا۔ تدبیر مفید ہونا۔

تدبیر بن نہ (آنا) پڑنا۔ (ا۔محاورہ) تدبیر کارگر نہ ہونا (۲) کچھ نہ سوجھنا۔

تدبیر پیش جانا۔ (ا۔محاورہ) تجویز کارگر یا باثر ہونا۔ بن آنا۔

تدبیر چلنا۔ (ا۔محاورہ) تدبیر کا اثر ہونا۔

تدبیر سوجھنا۔ (ا۔محاورہ) تجویز خیال میں آنا۔

تدبیر سوچنا۔ (ا۔محاورہ) تجویز نکالنا۔

تدبیر سے قسمت کی برائی نہیں جاتی
بگڑی ہوئی تقدیر بنائی نہیں جاتی } (مثل) اگر قسمت بری ہو تو انسان لاکھ تدبیر کرے کچھ نہیں ہوتا۔

تدبیر فاسد۔ (ع۔ا۔مث) شرارت۔ فریب۔ سازش۔

تدبیر کارگر ہونا۔ (ا۔محاورہ) تدبیر کا با اثر ہونا۔ ترکیب بن پڑنا۔

تدبیر کرنا۔ (ا۔محاورہ) بندوبست کرنا۔ انتظام کرنا۔

تدبیر کنندہ۔ تقدیر کند خندہ۔ (مثل) جو تقدیر میں ہے ضرور ہوگا۔ چاہے کتنا ہی انتظام کیا جائے۔

تدبیر گر۔ (ف۔صف) خوب فکر کرنے یا سوچنے والا۔ تجویز نکال لینے والا۔

تدبیر لڑانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ربط پیدا کرنا (۲) کوشش کرنا۔

تدبیر منزل۔ (ع۔ا۔مث) انتظام خانہ داری۔

تدرا۔ (تَ۔دَ۔رَا) (ہ۔صف) تین در کا دالان۔

تدرو۔ (تَ۔دَرْو) (ف۔ا۔مذ) دیکھیے تذرو۔

تدریج۔ (تَد۔ریج) (ع۔ا۔مث) (۱) آہستہ آہستہ ہونا۔ درجہ بدرجہ ہونا (۲) درجہ۔ سلسلہ۔ جمع : تدریجات۔

تَدرِیس ۔ (تَد۔ رِیس) (ع۔ ا۔ مث) (۱) تعلیم۔ پڑھائی (۲) درس دینا۔ تعلیم دینا۔ جمع: تدریسات۔
تَدفِین ۔ (تَد۔ فِین) (ع۔ ا۔ مث) (۱) دفن کرنا۔ زمین میں دبانا۔ گاڑنا (۲) گورگڑھا۔ کفن دفن۔
تَدقِیق ۔ (تَد۔ قِیق) (ع۔ ا۔ مث) غور و فکر۔ سوچ بچار۔ باریک بینی۔
تَدوِیر ۔ (تَد۔ وِیر) (ع۔ ا۔ مث) (۱) گول بنانا (۲) قرآن شریف کا نہ بہت آہستہ نہ بہت جلدی پڑھنا۔
تَدوِین ۔ (تَد۔ وِین) (ع۔ ا۔ مث) تالیف کرنا۔ جمع کرنا۔ مرتب کرنا۔
تِدھارا ۔ (تِ۔ دھا۔ را) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) تین دھاروں والا (۲) وہ جگہ جہاں تین دریا ملتے ہوں (۳) تھوہر کی قسم کا ایک پودا جس کی تین شاخیں ہوتی ہیں۔
تَدَاہُر ۔ (ع۔ ا۔ مذ) خدا کا منکر ہونا۔ بے دینی۔ الحاد۔
تَدہِین ۔ (تَد۔ ہِین) (ع۔ ا۔ مث) تیل لگانا یا ملنا۔
تَدَیُّن ۔ (تَ۔ دَی۔ یُن) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) دینداری (۲) دیانتداری۔

ت ــ ذ

تَذَبذُب ۔ (تَ۔ ذَب۔ ذُب) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) شک و شبہ (۲) تردد۔ دودلا ہونا (۳) بے چینی۔ اضطراب (۴) حیرانی۔
تَذَرو ۔ (تَ۔ ذَرو) (ف۔ ا۔ مذ) چکور کی طرح کا ایک نہایت خوبصورت اور خوش رفتار پرندہ جو ایران کے جنگلوں میں پایا جاتا ہے۔
تَذکار ۔ (تذکار) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) بیان۔ ذکر (۲) یاد۔ چرچا۔
تَذکِرَتاً ۔ (تَذ۔ کِ۔ رَ۔ تَن) (ع) ذکر کے طور پر۔ یاددہانی کے طور پر۔
تَذکِرہ ۔ (تَذ۔ کِ۔ رہ) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) ذکر۔ چرچا (۲) یادداشت۔ یادگار۔ بیان (۳) سرگزشت۔ سوانح عمری (۴) وہ کتاب جس میں کسی شخص کا حال لکھا جائے۔ جمع: تذکرہ جات۔
تَذکِیر ۔ (تَذ۔ کِیر) (ع۔ ا۔ مث) (۱) مذکر ہونا۔ مرد ہونا (۲) مذکر کا صیغہ۔
تَذَلُّل ۔ (تَ۔ ذَل۔ لُل) (ع۔ ا۔ مذ) عاجزی کرنا۔ فروتنی کرنا۔ اپنے آپ کو حقیر سمجھنا۔ (۲) عاجزی۔ خوشامد۔
تَذلِیل ۔ (تَذلِیل) (ع۔ ا۔ مث) ذلیل و رسوا کرنا۔ خوار کرنا۔ بے عزت کرنا۔ ذلت۔
تَذہِیب ۔ (تَذہِیب) (ع۔ ا۔ مث)۔ طلائی ملمع کا کام۔ سونے کا پانی چڑھانا۔

ت ــ ر

تَر ۔ (ف۔ صف) (۱) گیلا۔ بھیگا ہوا (۲) تازہ۔ نیا (۳) سبز۔ ہرا۔ رس دار (۴) نرم۔ ملائم (۵) بڑھا ہوا (۶) چکنا۔ گھی ٹپکتا ہوا (۷) لتھڑا ہوا (۸) عمدہ (۹) پُرلطف (۱۰) ڈھیلا۔ کشادہ۔ لاحقۂ تفضیل۔ جیسے خوشتر۔ بدتر۔ وغیرہ۔

تَر بَتَر ۔ (ف۔ صف) (۱) بالکل گیلا (۲) پانی ٹپکتا ہوا (۳) گھی ٹپکتا ہوا۔ (۴) پسینا ٹپکتا ہوا۔ شرابور (۵) خون میں لتھڑا ہوا۔
تَربَند ۔ (ف۔ ا۔ مذ) گیلی پٹی۔
تَربَندی ۔ (ف۔ ا۔ مث) گیلی پٹی باندھنا۔
ٹَرپ ۔ (ا۔ مذ) انگریزی ٹروپ کا بگڑا ہوا۔ فوج۔ ۶۰ یا ۸۰ سواروں کی جماعت۔
تَرتَرانا ۔ (ا۔ محاورہ) گھی میں ڈوبا ہوا۔ چرب۔
تَرتَرکاری ۔ (ا۔ مث) ترکاری بھاجی وغیرہ۔
تَردامَن ۔ (ف۔ صف) (۱) لتھڑے ہوئے دامن والا (۲) بدکار۔ گنہ گار۔ مجرم۔
تَردامَنی ۔ (ف۔ ا۔ مث) گنہ گاری۔
تَردَست ۔ (ف۔ صف) (۱) چالاک چست (۲) عمدہ کاریگر۔ ہاتھ سے اچھا کام کرنے والا
تَردَستی ۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) ہوشیاری۔ مہارت (۲) کاریگری۔ صناعی۔
تَردِماغ ۔ (ف۔ ا۔ صف) (۱) عقلمند۔ ہوشیار (۲) مسرور۔ مست۔
تَردِماغی ۔ (۱) سرور۔ فرحت۔ تازگی (۲) عقل۔ شعور۔ دانش مندی۔
تَرزَبان ۔ فصیح۔ خوش بیان۔
تَرزَبانی ۔ (ف۔ صف) خوش بیانی۔ فصاحت۔
تَرکَرنا ۔ (مص) بھگونا۔ گیلا کرنا۔
تَرلُقمہ۔ تَرمال۔ تَرنِوالہ ۔ (ا۔ صف) عمدہ غذا۔ کھانے کی اچھی چیز۔
تَروتازہ ۔ (ف۔ صف) (۱) تازہ اترا ہوا پھل یا ترکاری (۲) بارونق۔ آبدار (۳) سُرخ و سفید (۴) ہرا بھرا۔ سرسبز۔ شاداب۔
تَروخُشک زمانہ ۔ (ف۔ ا۔ مذ) دنیا کا نشیب و فراز۔ آرام اور تکلیف۔
تَرہونا ۔ (ا۔ مص) بھیگنا۔ گیلا ہونا۔
تَرا ۔ (تَ۔ را) (ہ۔ ا۔ مذ) سرسوں جیسا ایک بیج جس کا تیل نکالتے ہیں۔
تُراب ۔ (تُ۔ راب) (ع۔ ا۔ مث) مٹی۔ زمین۔
تَراہٹ اُٹھنا ۔ (تَ۔ راٹ۔ اُٹھ۔ نا) (ق۔ مص) بولنے لگنا۔
تَراجِم ۔ (تَ۔ رَا۔ جُم) (ع۔ ا۔ مذ) ترجمہ کی جمع۔ ترجمے۔
تَرادُف ۔ (تَ۔ را۔ دُف) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) یکے بعد دیگرے۔ ایک کے بعد دوسرے کا جانا (۲) سلسلہ۔ تسلسل (۳) ہم معنی ہونا۔ مترادف ہونا۔ (۵) سلسلہ وار۔ لگاتار۔ جمع: ترادفات۔
تَرارا ۔ (تَ۔ را۔ رَا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) چھلانگ۔ گھوڑے کی جست (۲) پھرتی۔ چستی (۳) شیخی (۴) نشہ۔ سرور۔
تَرارا بھرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جست لگانا۔ چھلانگ مارنا (۲) سرپٹ جانا۔
تَرارا مارنا ۔ (ا۔ محاورہ) شیخی مارنا۔ ڈینگ مارنا۔ گپ مارنا۔
تَراز ۔ (تَ۔ راز) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) کپڑے کے نقش (۲) زینت و آرائش۔ طراز۔
تَرازُو ۔ (تَ۔ رَا۔ زُو) (ف۔ ا۔ مث و مذ) وزن کرنے کا آلہ۔ کانٹا۔ تکڑی۔
تَرازو (ہو جانا) ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دونوں طرف برابر ہونا (۲) آر پار ہونا (۳) دو لشکروں کا تعداد میں اس طرح برابر ہو جانا کہ ایک دوسرے پر غلبہ نہ پا سکے۔
تَراسی ۔ (تَ۔ راسی) (ہ۔ صف) تین اُوپر اسّی۔ بیاسی کے بعد کا عدد۔ ۸۳۔
تَراش ۔ (تَ۔ راش) (ف۔ ا۔ مث) (۱) کتر بیونت۔ کانٹ چھانٹ۔

(۲) کاٹنے کا ڈھنگ (۳) اختراع۔ ایجاد (۴) ڈھنگ۔ طرز (۵) بناؤ سنگار۔ آرائش (۶) کسی پھل کی پھانک (۷) تاش یا گنجفے کے وہ پتے جو تراشنے کے بعد حاصل ہوں (۸) اسمائے فارسی سے مل کر اسم فاعل کے معنی دیتا ہے جیسے سنگ تراش۔

تراش خراش۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) قطع و برید۔ کانٹ چھانٹ (۲) طرز و انداز (۳) بناؤ سنگار۔ زیب و زینت۔

تراش خراش کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) اپنے آپ کو سجانا۔ اچھا لباس پہننا۔ (۲) کاٹنا یا چھیلنا۔

تراش خراش نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) نئی وضع اختیار کرنا۔ نیا انداز نکالنا۔

تراش ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) چھیلنا۔ کترنا۔

تراش نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) وضع پیدا کرنا (۲) بیونت ایجاد کرنا۔

تراشنا۔ (تَ۔ راش۔ نا) (اُ۔ مص) (۱) کاٹنا۔ چھیلنا۔ چھانٹنا۔ قطع کرنا (۲) قاش اُتارنا (۳) حجامت بنانا (۴) کاٹ کر کوئی صورت بنانا (۵) گنجفہ یا تاش کے پتے۔ کھلاڑی کے ہاتھ سے کچھ اُٹھانا (۶) بات بنانا (۷) اخبار یا رسالے سے کاٹا ہوا مضمون

تراشہ۔ (تَ۔ را۔ شہ) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) چھیلن۔ کترن (۲) فولادی اوزار جس سے سنگ تراش پتھر تراشتے ہیں (۳) پھانک۔

تراشی۔ (تَ۔ را۔ شی) (ف) چھیلنا۔ کاٹنا۔ مرکبات میں لاحقے کے طور پر آتا ہے۔ جیسے سنگ تراشی۔

تراشیدہ۔ (تَ۔ را۔ شی۔ دہ) (ف۔ صف) چھیلا ہوا۔ کاٹا ہوا۔

تراضی۔ (تَ۔ را۔ ضی) (ع۔ ا۔ مث) راضی ہونا۔ خوش ہونا۔ رضامندی۔

تراضیٔ طرفین۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) فریقین کا راضی ہونا۔

ترا کرنا۔ (تِ۔ را۔ کر۔ نا) (ہ۔ مص) تیرتے رہنا۔

تراکم۔ (تَ۔ را۔ کُم) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) ڈھیر لگنا۔ اکٹھا ہونا (۲) ڈھیر۔ تودہ۔ انبار۔

تراکیب۔ (تَ۔ را۔ کیب) (ع۔ ا۔ مذ و مث) ترکیب کی جمع۔ ترکیبیں۔ تدبیریں۔

ترانا۔ (تِ۔ را۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) پیرانا (۲) اُبھارنا۔ ڈوبتے کو نکالنا (۳) گناہوں سے بچانا۔

ترانوے۔ (تِ۔ رَا۔ نْ۔ وے) (ہ۔ صف) تین اُوپر نوّے۔ بانوے کے بعد کا عدد۔ ۹۳۔

ترانہ۔ (تَ۔ را۔ نہ) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) نغمہ۔ راگ (۲) وہ نغمہ جو کسی قوم یا ملک کے لیے سرکاری طور پر قومی ترانہ قرار دیا گیا ہو (۳) ایک سُر یا لے (۴) جوان۔ رعنا۔

ترانہ پرداز۔ ترانہ ریز۔ ترانہ زن۔ ترانہ ساز۔ ترانہ سنج۔ (ف۔ صف) (۱) ترانہ گانے والا (۲) گانے والا۔ موسیقار۔

تُرانا۔ (ق۔ ا۔ مذ) اُبلے ہوئے چاول۔

تراؤ۔ (ہ۔ مذ) تیر کر پار اُترنا۔ تیرنا۔

تراوت۔ (تَ۔ را۔ وَت) (ہ۔ ا۔ مث) (طراوت سے ہندی بنایا ہوا) تازگی۔ ٹھنڈک۔

تراوش۔ (تَ۔ را۔ وِش) (ف۔ ا۔ مث) (۱) ٹپکنا۔ چھڑکنا۔ پھوٹنا (۲) مجازاً اشارے کنائے سے ظاہر ہونا۔ اندازے سے معلوم ہونا۔ ترشح ہونا۔

تراوش پانا۔ (ا۔ محاورہ) ظاہر ہونا۔ معلوم ہونا۔ چھلکنا۔

تراوش کرنا۔ (ا۔ محاورہ) ٹپکنا۔ قطرہ قطرہ ہو کر گرنا۔

تراوش ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ٹپکنا (۲) ظاہر ہونا۔ معلوم ہونا (۳) اندازے سے پایا جانا (۴) برسنا۔

تراویح۔ (تَ۔ را۔ وِیح) (ع۔ ا۔ مث) (۱) راحت دینا (۲) نماز سنت کی وہ بیس رکعتیں جو ماہ رمضان میں نماز عشاء کے بعد اور وتروں سے پہلے پڑھی جاتی ہیں۔ چونکہ ہر چوتھی رکعت کے بعد تھوڑا وقفہ کرتے اور آرام لیتے ہیں۔ اس لئے یہ نام ہوا۔

تراہ۔ (تِ۔ راہ) (ہ) (۱) پناہ دو! رحم کرو! (۲) مدد (۳) دُہائی۔ فریاد۔ واویلا۔

تراہ تراہ کرنا۔ ترہ ترہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہائے ہائے کرنا (۲) توبہ توبہ کرنا (۳) کسی چیز کی کمی کے باعث پکار مچانا۔

تراہ تراہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) واویلا مچنا۔ توبہ تلا ہونا۔ قحط ہونا۔ پانی وغیرہ کی کمی کے باعث پکار پڑنا۔

تراہا۔ (تِ۔ را۔ ہا) (ہ۔ ا۔ مذ) وہ جگہ جہاں تین رستے آکر ملیں۔

تراہی۔ (تِ۔ را۔ ہی) (ہ۔ صف) تراہ (ایک شہر کا نام) کی بنی ہوئی تلوار کٹار وغیرہ۔

ترائی۔ (تِ۔ را۔ ای) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) وہ زمین جو کسی دریا یا ندی وغیرہ کے قریب ہو (۲) مرطوب زمین۔ دلدلی زمین (۳) وہ علاقہ جو کوہ ہمالیہ کے دامن میں پہاڑ کے ساتھ ساتھ جمنا سے برہم پتر تک چلا جاتا ہے۔

ترب۔ (تَ۔ رَب) (ہ۔ ا۔ مذ) وہ تار جو اصلی تار کی مدد کے لئے سارنگی وغیرہ میں ہوتا ہے۔

ترُ۔ (ہ۔ مذ) وہ گول لکڑی جس پر جولاہے کپڑا بُن کر لپیٹتے ہیں (۲) وہ بیلن جس پر گوٹا گناری لپیٹتے ہیں۔

ترا۔ (ف۔ ا۔ مذ) چنگیز خاں کا قانون۔ ترکی لفظ تورا کا مخفف۔

ترب۔ (تُ۔ رُب) (ف۔ ا۔ مث) مُولی۔

ترباچک۔ (تِر۔ با۔ چک) (ہ۔ ا۔ مث) تین دفعہ تصدیق کیا ہوا۔ عہد۔ طلاق۔

تُربت۔ (تُر۔ بَت) (ع۔ ا۔ مث) (۱) قبر۔ گور۔ مزار۔ جمع: تربتہا۔ تربتاں۔

تربت پر پھول چڑھانا۔ (محاورہ) بزرگوں کی قبر پر تعظیماً پھول رکھنا۔

تربُد۔ (تُر۔ بُد) (ف۔ ا۔ مث) ایک پودا جس کی جڑ مسہل کے طور پر دواؤں میں استعمال ہوتی ہے۔ نیتوڑی۔

تربوز۔ (تر۔ بُوز) (اُ۔ ا۔ مذ) موسم گرما کا ایک بڑا گول پھل جو بیل میں لگتا ہے۔ باہر سے سبز اور اندر سے سُرخ ہوتا ہے۔

تربوز کی بیل۔ (ا۔ مث) وہ بیل جس میں تربوز لگتا ہے۔

تربہ۔ (تُر۔ بہ) (ع۔ ا۔ مذ) قبرستان۔ گورستان۔ مدفن۔

تربھر۔ (تر۔ بھر) (ہ۔ صف) غصے سے بھرا ہوا۔ ناراض۔

تربھنگا۔ (تر۔ بھن۔ گا) (ہ۔ صف) ترچھا۔ جھکا ہوا۔

تربھون۔ (تر۔ بھُ۔ وَن) (س۔ ا۔ مذ) (۱) تینوں لوک۔ آسمان۔ زمین اور پاتال (۲) (مراداً) تمام جہاں۔

تربیت - (تر۔بِ۔یت) [ع۔ا۔مث] (۱) پرورش۔ پرداخت (۲) تعلیم و تہذیب۔ تعلیم اخلاق۔
تربیت پذیر - (ع۔ف۔صف) تربیت کا اثر لینا۔ اصلاح قبول کرنا۔
تربیت کرنا - (ا۔محاورہ) (۱) تعلیم دینا۔ سکھانا (۲) پرورش کرنا۔ پالنا۔
تربیت نااہل را چوں گردگاں بر گنبد است - (ف۔مقولہ) (۱) نالائق کو تربیت کرنا ایسا ہے جیسا کہ گنبد پر اخروٹ پھینکنا کہ نہیں ٹھہر سکتا (۲) کمینے پر تربیت کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔
تربیدی - (تر۔بے۔دی) [ہ۔صف] (۱) تین بیدوں کا جاننے والا (۲) برہمنوں کی ایک قوم۔ یہ لفظ اصل میں تریدی ہے۔
تربیع - (تَر۔بیع) [ع۔ا۔مث] (۱) چار میں تقسیم کرنا (۲) مربع یا مستطیل بنانا۔ (۳) سیاروں کی وہ ہیئت۔ جب ایک دوسرے سے چوتھائی دائرے کا فرق ہو (۴) نوّے درجے کا زاویہ۔ زاویۂ قائمہ۔
تربینی۔ تربہنی - (تر۔بے۔نی)، (تر۔بہ۔نی) [ہ۔ا۔مث] (۱) وہ جگہ جہاں تین دریا ملیں۔
ترپ - (انگریزی Troop) کا مورد۔ ساٹھ یا اسی سواروں کی جماعت (۲) ٹرمپ (Trump) کا مورد۔ تاش میں الگ مقرر کرکے کھیلنا۔
ترپال - (تر۔پال) [اُر۔ا۔مذ] (Tarpaulin) ٹارپالن کا بگڑا ہوا۔ وہ ٹاٹ جس پر رال چڑھائی گئی ہو اور بارش کے موقع پر مال اسباب کے اُوپر ڈالنے کے کام آئے۔ اس میں پانی سرایت نہیں کرتا۔
ترپائی - (تُر۔پا۔ای) [اُر۔ا۔مث] بخیئے کے اُوپر کی سیون۔
ترپائی کرنا - (ا۔مص) بخیئے کے اُوپر سلائی کرنا۔
تیر پڑیاں کھانا - (ق۔مص) بے قرار ہونا۔
ترپن - (ترَ۔پن) [س۔ا۔مذ] (۱) ہندو دیوتاؤں یا پتریوں کو پانی دینا (۲) تسلی تشفی (۳) خوشی۔ رضا (۴) سیری۔ آسودگی۔
ترپن - (تر۔پن) [ہ۔صف] پچاس اور تین۔ باون کے بعد کا ہندسہ۔ ۵۳۔
ترپین - (تر۔پن) [اُر۔ا۔مث] ایک قسم کی سلائی، جو اکثر کنارے پر کوریں دبانے کے لیے کی جاتی ہے۔
ترپنا - (تُ۔رپ۔نا) [ہ۔مص] دبا کر سینا۔ سیون پر ایک اور سلائی کرنا۔ کپڑے کے سرے کو اُلٹا کر سینا۔
ترپولیا - (تر۔پو۔لِ۔یا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) سہ درہ۔ تین در کی عمارت (۲) ایک سمت میں تین برابر بڑے دروازے، جو بازار میں بناتے ہیں۔
ترپھرنا - (ق۔مص) بے قرار ہونا۔
ترپھلا - (تر۔پھ۔لا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ہڑ، بہیڑا اور آملہ ان تینوں دواؤں کو ترپھلا کہتے ہیں (۲) تین پھل کا رچاقو۔
ترت - (تُ۔رت) [ہ۔صف] فوراً۔ جلد۔ ابھی۔ اسی وقت۔
ترت پھرت - (ہ۔ا۔مث) (۱) پھرتی۔ چالاکی۔ تیزی۔ طراری (۲) بہت جلد اور پھرتی سے۔ فوراً۔
ترت پھرت ہوں سگرے کام
جب ہو ویں مٹھی میں دام } (مثل) روپیہ پاس ہو تو ہر کام فوراً ہو جاتا ہے۔
ترت دام تہا پُن - (مثل) فوراً مزدوری یا قیمت دینا بڑا ثواب کا کام ہے

ترت دان مہا کلیان - (مثل) فوراً خیرات کرنا نجات کا باعث ہوتا ہے۔
ترت ماتھا ٹھنکا - (ہ۔ا۔محاورہ) اسی وقت شک پیدا ہو گیا۔
ترت ہی بوؤ۔ ترت ہی کھاؤ
باسی کھاؤ۔ اوجھ بڑھاؤ } (مثل) تازہ پکا کر فوراً ہی کھانا چاہیئے۔ باسی کھانے سے پیٹ بڑھ جاتا ہے۔
تُرتا تُرت - (تر۔تا۔تُ۔رت) (ہ) بہت جلد۔ فی الفور۔
ترترا۔ ترترِیا - (تُر۔تُ۔را)، (تُر۔تُ۔ری۔یا) [ہ۔صف] (۱) تیز طرار۔ چُست۔ پھرتیلا (۲) تیار۔ مستعد (۳) بہت باتیں بنانے والا۔
ترترانا - (ق) سُرسُرانا۔
ترتری - (ق۔ا۔مث) ترہی۔ بگل۔
ترتیب - (تر۔تیب) [ع۔ا۔مث] (۱) درجہ بدرجہ رکھنا۔ ٹھکانے سے رکھنا۔ چننا (۲) سجاوٹ (۳) بندوبست۔ صف بندی (۴) طریقہ۔ ڈھنگ (۵) جنس داری۔ سلسلہ بندی۔ تقسیم (۶) جبر و مقابلہ میں ہر قاعدے کا نام۔
ترتیب تہجی - (ع۔ا۔مث) حروفِ تہجی کا سلسلہ۔
ترتیب دینا - (ا۔محاورہ) (۱) سلسلہ دار رکھنا۔ درست کرنا۔ ٹھکانے سے رکھنا (۲) مرتب کرنا (۳) سجانا۔
ترتیب سے - قاعدے سے۔ قرینے سے۔ سلسلہ وار۔
ترتیب وار - سلسلہ وار۔ موقع بہ موقع۔ درجہ بدرجہ۔
ترتیل - (تر۔تیل) [ع۔ا۔مث] قرآن شریف کے حروف کو مخارج سے ادا کرکے پڑھنا۔ جمع: ترتیلات۔
ترجانا۔ ترنا - (تر۔جا۔نا)، (تر۔نا) [ہ۔مص] (۱) پیرنا۔ پانی کے اُوپر آنا۔ (۲) نیک نام ہونا (۳) مالا مال ہونا (۴) ثواب کا مستحق ہو جانا۔
ترجگ - (ق۔ا۔مذ) ترلوک۔ تین عالم۔
ترجمان - (تَر۔جُ۔مان) [ع۔ا۔مذ] (۱) شارح۔ مفسر۔ تعبیر کرنے والا (۲) کسی مقرر کی تقریر کا فی البدیہہ ترجمہ کرنے والا (۳) وہ شخص جو دو مختلف زبانیں بولنے والے افراد کے درمیان رابطہ کا کام کرے اور ایک کو دوسرے کا مفہوم و منشا سمجھائے۔
ترجمانی - (تَر۔جُ۔ما۔نی) [ع۔ف۔ا۔مث] (۱) شرح۔ تفسیر۔ تعبیر (۲) ترجمان کا کام۔
ترجمہ - (تَر۔جَ۔مہ) [ع۔ا۔مذ] ایک زبان سے دوسری زبان میں بیان کیا ہوا۔ جمع: تراجم۔
ترجمہ نویس - مترجم۔ ترجمہ لکھنے والا۔
ترجّی - (تَ۔رَج۔جی) [ع۔ا۔مث] ایسی چیز کی اُمید۔ جس کا حاصل ہونا آسان ہو۔
ترجیح - (تر۔جیح) [ع۔ا۔مث] فوقیت۔ فضیلت۔ برتری۔ جمع: ترجیحات۔
ترجیح بلا مرجح - (ع۔ا۔مث) بلا وجہ فوقیت دینا۔
ترجیح دینا - (عکس۔مرکب) فضیلت دینا۔ فوقیت دینا۔ بہتر سمجھنا۔
ترجیح رکھنا - (ا۔محاورہ) فضیلت رکھنا۔ اچھا یا بہتر ہونا۔ فوقیت رکھنا۔
ترجیع - (تر۔جیع) [ع۔ا۔مث] (۱) پھیرنا (۲) بازگشت (۳) ستاروں کا اپنی

حرکت سے مغرب سے مشرق کی طرف جانے میں رجعت کرنا (نجوم)

ترجیع بند۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) اصطلاح شعر میں شاعر کا چند ایسے بند، جو بحر میں موافق اور قافیے میں مختلف ہوں۔ اس طرح نظم کرنا کہ ایک ہی بیت ہر بند کے آخر میں آئے اور ہر بند کے آخری شعر کے مضمون سے موافقت کرے

ترچھا۔ (تِر۔چھا) (ہ۔صف) (۱) ٹیڑھا۔ کج۔ آڑا۔ بینڈا۔ اوریب (۲) مخالف۔ منحرف (۳) ناخوش (۴) بے وقوف۔ احمق (۵) بانکا۔ چھیلا (۶) ایک قسم کا ریشمی کپڑا جس کا اکثر استر لگایا جاتا ہے۔

ترچھاپن۔ (ہ۔ا۔مذ) بانکپن۔ ترچھا ہونا۔

ترچھا جوڑا۔ وہ جوڑا، جو سر کے ایک طرف بندھا ہو۔

ترچھا دیکھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ترچھی نظروں سے دیکھنا۔ کن انکھیوں سے دیکھنا (۲) بھینگا ہونا یا دیکھنا۔

ترچھا کرنا۔ (مص۔مرکب) ٹیڑھا کر دینا۔ ڈھلوان کرنا۔

ترچھا لگنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ٹیڑھا ہو کر لگنا (۲) آڑا لگنا (۳) ٹیڑھا معلوم ہونا۔

ترچھا ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ٹیڑھا ہونا (۲) ناخوش ہونا۔ غصّے ہونا۔

ترچھی۔ (تِر۔چھی) (ہ۔صف) ٹیڑھی۔ بانکی۔ ترچھا کی تانیث۔

ترچھی آنکھ۔ ترچھی نظر۔ ترچھی نگاہ۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) قہر کی نظر۔ غصّے کی نگاہ (۲) نگاہِ ناز۔ معشوقانہ انداز سے دیکھنا۔

ترحُّم۔ (تَ۔رَح۔حُم) (ع۔ا۔مذ) (۱) رحم۔ ترس (۲) شفقت کرنا۔
جمع: ترحمات۔

ترخنا۔ (تَ۔رَخ۔نا) (ہ۔مص) تڑکنا۔ شگاف ہونا۔ پھٹ جانا۔

ترخیص۔ (تَر۔خیص) (ع۔ا۔مث) رخصت۔ اجازت۔ جمع: ترخیصات۔

ترخیم۔ (تَر۔خیم) (ع۔ا۔مث) (۱) دُم کاٹنا (۲) اصطلاح نحو میں کسی کلمے کے آخر سے کسی حرف یا جز دلفظ کو دُور کرنا۔ جیسے مانند سے مان۔

تردُّد۔ (تَ۔رَد۔دُد) (ع۔ا۔مذ) (۱) سوچ۔ فکر۔ اندیشہ (۲) کشمکش۔ پیچ۔ پس و پیش۔ تذبذب (۳) گھبراہٹ۔ پریشانی (۴) انکار (۵) محنت مشقت (۶) کاشت کاری۔ جمع: تردّدات۔

تردُّدِ ناجائز۔ خلاف قانون کاشت۔ ناجائز کاشت۔

تردِید۔ (تَر۔دِید) (ع۔ا۔مث) رَدّ کرنا۔ جواب دینا۔ جمع: تردیدات۔

ترس۔ (ف۔ا۔مذ) ڈر۔ خوف۔ دہشت۔

ترسناک۔ ڈرا ہوا۔

ترَس۔ (تَ۔رَس) (ہ۔ا۔مذ) (۱) رحم۔ دیا (۲) درد۔ خوفِ خدا۔

ترس آنا۔ (ا۔محاورہ) رحم آنا۔

ترس جانا۔ (ا۔محاورہ) خواہش مند ہونا۔ کسی چیز کا بھوکا ہونا۔

ترس کھانا۔ (ا۔محاورہ) رحم کرنا۔

ترسا۔ (تر۔سا) (ف۔صف) (۱) ڈرانے والا۔ خوف کھانے والا (۲) (ا۔مذ) نصرانی (۳) آتش پرست (۴) ترسانا کا امر۔

ترسا ترسا کر دینا۔ (ا۔محاورہ) خواہش سے کم دینا۔ شوق دلا کر تھوڑا سا دینا۔

ترسا ترسا کر مارنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سخت شوق دلا کر نہ دینا۔ للچا للچا کر نہ دینا (۲) بڑی تکلیف سے مارنا۔

ترساں۔ (تر۔ساں) (ف۔صف) خوف زدہ۔ ڈرتا ہوا۔ خائف۔

ترسانا۔ (تر۔سا۔نا) (ہ۔مص) (۱) للچانا۔ جھوٹی اُمید دلا کر نااُمید کرنا (۲) خواہش سے کم دینا۔ ضرورت کے موافق نہ دینا۔

ترسٹھ۔ (تِر۔سَٹھ) (ہ۔صف) تین اوپر ساٹھ۔ باسٹھ کے بعد کا عدد۔ ۶۳۔

ترَسنا۔ (تَ۔رَس۔نا) (ہ۔مص) (۱) خواہش مند ہونا (۲) کسی چیز کا بھوکا ہونا۔ (۳) ایسی چیز کی اُمید رکھنا، جو ہاتھ نہ آسکے (۴) اشتیاق میں رہنا (۵) بے چین ہونا (۶) محتاج ہونا۔ تنگ ہونا۔

ترسُول۔ (تِر۔سُول) (ہ۔ا۔مذ) (۱) تین نوک کا نیزہ یا بھالا (۲) شوجی کا ہتھیار۔

ترسِیل۔ (تر۔سِیل) (ع۔ا۔مث) بھیجنا۔ روانہ کرنا۔

ترش۔ (ف۔صف) (۱) کھٹا۔ (۲) ناخوش (۳) بدمزاج۔ بددماغ۔

ترش رُو۔ (ف۔صف) (۱) ناخوش (۲) بددماغ۔ چڑچڑا۔ بدمزاج۔ بدخُو۔

ترش رُوئی۔ (ف۔ا۔مث) بدمزاجی۔

ترش مزاج۔ (ف۔صف) بدمزاج۔ بدخُو۔

ترش ہونا۔ (ا۔محاورہ) کھٹا ہونا۔ رنجیدہ ہونا۔ برہم ہونا۔

ترشاوا۔ (ا۔ہ۔صف) لیموں نارنگی وغیرہ کی قسم کے پھل یا درخت۔

ترشّح۔ (تَ۔رَش۔شُح) (ع۔ا۔مذ) (۱) ظاہر۔ آشکارا (۲) تقاطر۔ بوندا باندی۔
جمع: ترشحات۔

ترشّح ہونا۔ (مرکب۔مص) (۱) ٹپکنا (۲) ظاہر ہونا۔ پایا جانا۔

ترشن۔ (تَر۔شن) (ہ۔ا۔مث) چھیلن۔

ترشنا۔ (تَ۔رَش۔نا) (ہ۔مص) چاقو یا چھُری وغیرہ سے کٹنا۔ قلم ہونا۔

ترشی۔ (تُر۔شی) (ف۔ا۔مث) کھٹاس۔ کھٹائی۔

ترشیح۔ (تَر۔شیح) (ع۔ا۔مث) شاعری کی ایک صنعت جس میں شعر اس طرح لکھے جاتے ہیں کہ ترتیب وار تمام مصرعوں کے پہلے حرف ملانے سے کوئی نام یا عبارت بن جاتی ہے۔

ترصُّد۔ (تَ۔رَص۔صُد) (ع۔ا۔مذ) (۱) انتظار۔ اُمید۔ آس (۲) اُمید رکھنا۔ گھات لگانا۔

ترصیع۔ (تَر۔صیع) (ع۔ا۔مث) شاعری کی ایک صنعت، جس میں دونوں مصرعوں کے تمام الفاظ بالترتیب ہموزن ہوتے ہیں۔ جیسے ؎

نام تیرا ہے زندگی میری
کام میرا ہے بندگی تیری

ترطیب۔ (تَر۔طیب) (ع۔ا۔مث) رطوبت پہنچانا۔ تر کرنا۔ مزاج میں تری پیدا کرنا۔

ترغیب۔ (تَر۔غیب) (ع۔ا۔مث) (۱) رغبت دلانا۔ لالچ دلانا (۲) کسی کام کے کرنے پر آمادہ کرنا (۳) شوق۔ خواہش (۴) اغوا۔ بہکاوا۔
جمع: ترغیبات۔

ترغیب دینا۔ (ا۔محاورہ) لالچ دینا۔ رغبت دلانا۔ شوق دلانا۔

ترفان۔ (تَر۔فا۔ن) (اُر۔ا۔مذ) ایک تکونی لمبی سی ریتی۔ جس سے بندوق کی نالی اندر سے صاف کی جاتی ہے۔

ترفُّع۔ (تَ۔رَف۔فُع) (ع۔ا۔مذ) (۱) بلندی چاہنا (۲) غرور۔ تکبر۔ جمع: ترفعات

ترفہ۔ (تَ۔رَف۔فُہ) (ع۔ا۔مذ) دولتمندی۔خوشحالی۔آسودگی۔

ترقانا۔ (تَڑ۔قا۔نا) (اُر۔مص) توڑنا۔شق کرنا۔

ترقب۔ (تَ۔رَق۔قُب) (ع۔ا۔مذ) اُمید۔توقع۔

ترقنا۔ (تَ۔رَق۔نا) (اُر۔مص) پھٹنا۔شق ہونا۔بال آنا۔

ترقی۔ (تَ۔رَق۔قی) (ع۔ا۔مث) (۱) آگے بڑھنا (۲) اُونچا ہونا (۳) افزونی اضافہ (۴) بلندی۔برتری۔ جمع: ترقیات۔

ترقیٔ اقبال ہو۔ (دُعا) اقبال بڑھے! ترقی کرو!

ترقی بخش۔ (ف۔صف) اضافہ کرنے والا۔بڑھانے والا۔

ترقی پانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) عہدہ بڑھنا۔درجہ بڑھنا (۲) تنخواہ میں اضافہ ہونا۔ (۳) لڑکوں کا اُوپر کی جماعت میں چڑھایا جانا۔

ترقی پذیر۔ (ع۔ف۔صف) بڑھنے والا۔ترقی قبول کرنے والا۔

ترقی پر ہونا۔ (ا۔محاورہ) ترقی کرنا۔

ترقی پسند۔ (۱) آگے بڑھنے والا۔ترقی کا خواہاں۔جدید معاشی اور سائنسی نظریات کا حامی۔قدامت پسند اور رجعت پرست کی ضد (۲) (اصطلاحاً) اشتراکی۔اشتمالی۔ (انگ) (Progressive)

ترقی خواہ۔ (ف۔صف) ترقی چاہنے والا۔

ترقی دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) عہدہ یا درجہ بڑھانا (۲) تنخواہ بڑھانا۔

ترقی کرنا۔ (مص۔مرکب) (۱) مرتبہ زیادہ ہونا۔آگے بڑھنا (۲) عہدہ بڑھنا (۳) مال و دولت زیادہ ہونا (۴) کسی امر میں زیادہ واقفیت حاصل کرنا۔

ترقی یافتہ۔ (ع۔ف۔صف) ترقی پایا ہُوا۔

ترقیق۔ (تَر۔قیق) (ع۔ا۔مث) پتلا ہونا۔ہلکا ہونا۔پانی کی طرح ہونا۔

ترقیم۔ (تَر۔قیم) (ع۔ا۔مث) (۱) لکھنا۔تحریر کرنا (۲) تحریر۔

ترک۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) چھوڑنا۔درگزر (۲) بھُول چُوک (۳) دست برداری۔ (۴) وہ عبارت جو لکھنے سے رہ جائے اور حاشیے پر لکھ دی جائے۔

ترکِ ادب۔ (ع۔ا۔مذ) بے ادبی۔گستاخی۔بدتہذیبی۔

ترکِ اولیٰ۔ (ع۔ا۔مذ) اس فعل کا ترک جس کا کرنا افضل ہے۔

ترکِ حیوانات۔ (ع۔ا۔مذ) ان چیزوں کا ترک جو حیوانات سے پیدا ہوتی ہیں جیسے گوشت۔دودھ۔دہی وغیرہ۔

ترکِ دُنیا۔ (ع۔ا۔مذ) خلوت گزینی۔فقیر ہو جانا۔دنیا چھوڑ دینا۔

ترکِ سلطنت۔ (ع۔ا۔مذ) حکومت سے دست بردار ہونا۔تخت چھوڑنا۔

ترکِ شراب۔ (ع۔ا۔مذ) شراب نوشی چھوڑ دینا۔

ترکِ صحبت۔ (ع۔ا۔مذ) دوستی توڑ دینا۔قطع تعلق کر لینا۔

ترکِ عادت۔ (ع۔ا۔مذ) کسی عادت کو چھوڑ دینا۔

ترک کرنا۔ (مص۔مرکب) (۱) چھوڑ دینا۔تیاگنا (۲) کسی چیز سے باز آنا۔قطع تعلق کر لینا۔الگ ہو جانا۔

ترکِ لذات۔ (ع۔ا۔مذ) عیش و عشرت چھوڑ دینا۔آرام و آسائش کی چیزیں چھوڑ دینا۔

ترک لگانا۔ (ا۔محاورہ) اجزا کو ترتیب دینا۔

ترکِ موالات۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) کسی کے ساتھ مل کر کام نہ کرنا (۲) عدم تعاون۔نان کوآپریشن۔

ترکِ وطن۔ (ف۔ا۔مذ) ہجرت کرنا۔اپنا دیس چھوڑ دینا۔ہجرت۔

ترک ہونا۔ (ا۔محاورہ) چھوٹ جانا۔

تُرک۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) یافث بن نوح کے ایک بیٹے کا نام جس سے کہتے ہیں کہ ترکوں کا سلسلہ چلتا ہے (۲) تاتار یا ترکستان کا باشندہ (۳) معشوق (۴) سپاہی۔بہادر (۵) مسلمان۔ جمع: اتراک۔ترکان۔

ترک بچہ۔ (ف۔ا۔مذ) ترک کا لڑکا (۲) حسین نوجوان۔

ترک تاز۔ (ف۔صف) (۱) سپاہی۔لشکری۔عسکری۔تلنگا (۲) لٹیرا۔قزاق۔

ترک تازی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) لوٹ مار۔تاخت و تاراج۔حملہ۔ہلہ۔دھاوا (۲) دوڑ دھوپ۔

ترکِ چین۔ترکِ روز۔ترکِ روزگار۔ترکِ فلک۔ترکِ گردوں۔ترکِ نیمروز } آفتاب۔سُورج۔

ترکِ ستمگر۔ ظالم معشوق۔

ترک سوار۔ (ف۔ا۔صف) مسلمان سپاہی جو گھوڑے پر سوار ہو۔

ترکاری۔ (تَر۔کا۔ری) (اُر۔ا۔مث) (۱) بھاجی۔ساگ پات۔سبزی (۲) (ہندو) گوشت۔ماس۔

ترکاری بنانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سبزی کو پکانے کے لیے تیار کرنا (۲) سبزی پکانا (۳) گوشت پکانا۔

ترکاری چڑھانا۔ (ا۔محاورہ) ترکاری کو بنا کر چُولھے پر رکھنا۔

تُرکاں۔ (تُر۔کاں) (ف۔ا۔مث) تُرک کی جمع۔ترک قوم کے لوگ۔

ترکانِ چرخ۔ سات سیارے۔زہرہ۔مشتری۔زحل۔عطارد۔مریخ۔شمس۔قمر

ترکانہ۔ (تُر۔کا۔نہ) (ف۔صف) ترک کی طرح۔ترکی۔

ترکانی۔ (تُر۔کا۔نی) (ف۔ا۔مث) ایک ڈھیلا ڈھالا کپڑا، جو ترک عورتیں پہنتی ہیں۔

ترکٹا۔ (تِر۔کُٹا) (ہ۔ا۔مذ) سُونٹھ۔پیپل اور کالی مرچ کا سفوف جو بید لوگ ہاضمے کے لئے بناتے ہیں۔

ترکٹی۔ (تَر۔کُٹی) (س۔ا۔مث) تکلا۔سلائی۔

ترکس۔ (ق۔صف) ٹیڑھا۔آڑا۔

ترکش۔ (تَر۔کش) (ف۔ا۔مذ) تیر رکھنے کا خول۔تیردان۔تیرکش کا مخفف۔ جمع: ترکش ہا۔

ترکمان۔ (تُرک۔مان) (ف۔ا۔مذ) ترکوں کی ایک قوم۔

ترکم ترکا۔ (تُر۔کم۔تُر۔کا) (اُر۔ا۔مث) آن بن۔ملنا جُلنا موقوف کر دینا۔

تُرکن۔ (تُر۔کن) (ف۔ا۔مث) (۱) ترک کی بیوی (۲) ترک قوم کی عورت (۳) سپاہی کی جورو (۴) (گنوار) مسلمان عورت۔

ترکنی۔ (تُر۔کِ۔نی) (ف۔ا۔مث) وہ عورت جو شاہی محل میں چوکی پہرا دیا کرتی تھی۔قلماقنی۔

ترکہ۔ (تَر۔کہ) (ع۔ا۔مذ) (۱) مُردے کی جائیداد۔وہ جائیداد جو انسان مرنے پر چھوڑے (۲) ورثہ۔میراث۔ جمع: ترکہ جات۔

ترکہ بٹنا۔ (مص۔مرکب) جائیداد وارثوں میں تقسیم ہونا۔

ترکہ بلا وصیت نامہ - وہ ترکہ جس کے متعلق مُردے نے کوئی وصیت نہ کی ہو۔

ترکۂ پدری - باپ کا چھوڑا ہوا مال اسباب۔

ترکے میں آنا - (ا۔ محاورہ) ورثے میں ملنا۔

ترکے میں چھوڑنا - (ا۔ محاورہ) مرے پیچھے مال وجائیداد چھوڑنا۔

تُرکی - (تُر۔کی) (ف۔صف) (۱) ترکوں کی بولی (۲) ترکستان کا گھوڑا (۳) غرور نخوت (۴) ترکستان کا باشندہ (۵) ترکستان کا بنا ہوا (۶) ترکستان کے متعلق یا ترک کے متعلق۔

ترکی بہ ترکی جواب دینا - (ا۔ محاورہ) (۱) جیسا کوئی کہے۔ ویسا جواب دینا (۲) سخت جواب دینا۔

ترکی بیٹے۔ تازی (کا نپتے) کے کان ہوں - (مثل) ایک کو سزا کا دُوسروں پر اثر ہو۔

ترکی تمام ہونا - (ا۔ محاورہ) (۱) گھمنڈ جاتا رہنا۔ غرور نکلنا (۲) کچھ نہ باقی رہنا (۳) ساری بہادری نکلنا۔

ترکیب - (تر۔کیب) (ع۔ا۔مث) (۱) کئی چیزوں کو ملا کر ایک چیز بنانا۔ مرکب کرنا۔ (۲) بناوٹ۔ ساخت۔ ملاوٹ۔ تناسب (۳) ڈھنگ۔ طور۔ کسی چیز کے بنانے کا کوئی خاص طریقہ (۴) تدبیر۔ علاج (۵) اصطلاح نحو میں جملے کے ہر لفظ کے متعلق بتانا کہ وہ اسم، صفت، فعل وغیرہ کیا ہے اور ان کا باہمی تعلق۔ جمع : تراکیب۔

ترکیب بند - (ع۔ف۔ا۔مذ) نظم کی ایک قسم جس میں ہر بند کا آخری شعر جُداگانہ ہوتا ہے۔

ترکیب دینا - (ا۔ محاورہ) (۱) ملانا۔ بنانا (۲) مختلف اجزاء کو ملا کر تیار کرنا۔

ترکیب سُوجھنا - (ا۔ محاورہ) طریقہ خیال میں آنا۔ تدبیر سُوجھنا۔

ترکیب سے چلنا - (ا۔ محاورہ) کفایت شعاری برتنا۔ خاص اُصولوں پر کاربند ہونا۔

ترکیب کرنا - (ا۔ محاورہ) (۱) تدبیر کرنا۔ صورت نکالنا (۲) بنانا۔ ملانا۔ مرکب کرنا (۳) بندوبست یا انتظام کرنا (۴) جملے کے الفاظ کی اقسام اور تعلقات بتانا۔

ترکیب نکالنا - (ا۔ محاورہ) تدبیر بتانا۔ ڈھنگ نکالنا۔ طریقہ سوچنا۔

ترکیب نکلنا - (ا۔ محاورہ) طریقہ نکلنا۔ ڈھنگ معلوم ہونا۔

ترکیبی - (تر۔کی۔بی) (ع۔ف۔صف) (۱) مرکب۔ بنا ہوا۔ ملا ہوا (۲) بناوٹی۔ مصنوعی۔ ساختہ۔

ترگُن - (ق۔صف) تین گنا۔ سہ گنا۔

ترلوک - (تِر۔لوک) (س۔ا۔مذ) (۱) تین عالم۔ آسمان۔ زمین اور پاتال۔ (۲) کائنات۔

تُرم - (تُ۔رَم) (ہ۔ا۔مذ) ایک قسم کا باجا۔ بگل۔ تُرئی۔ منہ سے بجانے کا وہ آلہ جس میں فوج میں قواعد کا حکم سنایا جاتا ہے۔

تُرم باز خاں - (ہ۔ا۔مذ) شیخی باز شخص۔

ترمتی - (تُر۔مَ۔تی) (ہ۔ا۔مث) باز یا شکرے کی ایک قسم۔

ترمرا - (تِر۔مِ۔را) (ہ۔ا۔مذ) (۱) چکنائی کا دھبہ، جو پانی یا شوربے پر آجاتا ہے (۲) وہ تارے، جو صدمۂ دماغی یا کمزوری کے باعث آنکھ کے سامنے اُڑتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جمع : ترمرے۔

ترمراہٹ - (تِر۔مِ۔را۔ہٹ) (ہ۔ا۔مث) چندھیانا۔

ترمنڈ - (ق۔صف) مکار۔ حیلہ باز۔

ترمیم - (تَر۔میم) (ع۔ا۔مث) (۱) اصلاح۔ درستی۔ مرمت۔ سنوار (۲) تغیر و تبدل۔ جمع : ترامیم۔ ترمیمات۔

تُرنج - (تُ۔رَنج) (ف۔ا۔مذ) (۱) چکوترا۔ ایک قسم کا بڑا لیمو (۲) کارچوبی کام کے پان کی شکل جو شال وغیرہ کے کونوں پر بنا دیتے ہیں۔

تُرنجبین - (تُ۔رَنج۔بین) (ف۔ا۔مث) ایک قسم کی قدرتی شکر، جو اونٹ کٹارے کے کانٹوں پر شبنم کی طرح گر کر جم جاتی ہے۔ (۲) افشردۂ لیموں جس میں کھانڈ ملا کر پیتے ہیں۔

ترنڈا - (ق۔ا۔مذ) لکڑی کا وہ چھوٹا ٹکڑا، جو پانی پر تیرتا ہے۔

ترنڈی - (تُ۔رَن۔ڈی) (ق۔ا۔مث) آنت۔

ترنگ - (تَ۔رنگ) (ف۔ا۔مث) (۱) تیر کے چھوٹنے کی آواز (۲) ساز بجاتے وقت تار کی صدا۔

ترنگ - (تَ۔رنگ) (ہ۔ا۔مث) (۱) لہر۔ موج۔ اُمنگ۔ جوش۔ جذبہ۔ (۲) نشے کی حرکت (۳) وہم (۴) شیخی۔ تعلی۔ لاف و گزاف۔

ترنگ آنا - (ا۔ محاورہ) (۱) جوش پیدا ہونا۔ طبیعت میں لہر اُٹھنا۔

تُرنگ - (تُ۔رِنگ) (ہ۔ا۔مذ) گھوڑا۔

ترنم - (تَ۔رَن۔نُم) (ع۔ا۔مذ) (۱) گانا۔ الاپنا (۲) غنا۔ آلاپ۔ جمع : ترنمات۔

ترنم ریز - (ع۔ف۔صف) ترنم پیدا کرنے والا۔ گانے والا۔

ترنم سرا - (ع۔ف۔صف) گانے والا۔

تَروَٹ - (تَر۔وَٹ) (ہ۔ا۔مث) ایک قسم کا گانا۔ ترانہ (۲) فوراً۔ جلد (ق)

تَرور - (تَر۔وَر) (ہ۔ا۔مذ) ایک درخت جس کی چھال چمڑا رنگنے کے کام آتی ہے اور پھل اور بیج دوائیوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

ترویج - (تَر۔وِیج) (ع۔ا۔مث) رواج دینا۔ اشاعت کرنا۔

تِرویدی - (تِر۔وے۔دی) (س۔صف) (۱) تین وید جاننے والا (۲) (ا۔مذ) وہ برہمن۔ جس نے تین وید پڑھے ہوں (۳) برہمنوں کی ایک قوم۔

تِرویہ - (ع۔ا۔مذ) ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ اس دن حج شروع ہوتا ہے۔

ترہ - (تَ۔رہ) (ف۔ا۔مذ) ساگ۔ ترکاری۔ سبزی۔

ترہ فروش - (ف۔صف) سبزی یا ترکاری بیچنے والا۔ کنجڑا۔

تُرہی۔ تُرئی۔ تُری - (تُ۔رَ۔ہی)، (تُ۔رَ۔ای)، (تُ۔ری) (ہ۔ا۔مث) بگل۔ ترم۔ ایک قسم کی لمبی نفیری۔

تُرئی - (تُ۔رَ۔ای) (ہ۔ا۔مث) ایک ترکاری کا نام۔ توری۔

تُرئی کا سا پھول - (۱) تُرئی کے زرد پھول کی مانند جس کی زردی آنکھوں کو خوشنما معلوم ہوتی ہے (۲) روپے کا اس طرح خرچ ہونا کہ کم معلوم نہ ہو۔

تَری - (تَ۔ری) (ف۔ا۔مث) (۱) رطوبت۔ نمی (۲) بحر۔ سمندر۔

تری - (ت - ری) [ہ - صف] تیری کا مخفف۔
تریا - (تر - یا) [ہ - ا - مث] عورت۔ استری۔ لُگائی۔
تری آواز مکّے اور مدینے - (ا مثل) تیری شہرت دُور دُور ہو۔
تریا بید - [ہ - ا - مذ] علم نسواں۔ عورتوں کی واقفیت۔
تریا چرتر - (چلتر) عورتوں کے مکر و فریب۔
تریا راج - [ہ - ا - مذ] (۱) عورتوں کی حکومت (۲) بیوی کی حکومت۔ جورو کا دباؤ۔
تریا مت میں آنا - (ا - محاورہ) عورتوں کی عقل پر چلنا۔
تریا مت میں جو نر آوے / وہ تو اک دن لاج گنواوے } (مثل) جو مرد عورتوں کا کہنا مانے گا وہ ایک دن روئے گا۔
تریا ہٹ - [ہ - مث] عورت کی ضد۔
تریاق - (تر - یاق) [ع - ا - مذ] (۱) زہر مہرہ۔ زہر کی دوائی (۲) (کنایتہً) افیون (غم و رنج مٹانے کی وجہ سے)
تریاقی - (تر - یا - قی) [ف - صف] افیونی۔
تریاک - (تر - یاک) [ف - ا - مذ] (۱) تریاق۔ زہر کی دوا (۲) اصطلاحاً افیون۔
تریاں - [ق - ا - مث] مچھلیاں۔
تریانو - [ق] ترانوے۔ ۹۳
تری بری - (ت - ری - ب - ری) [ہ - صف] جدا جدا۔ منتشر۔
تریتا - (ت - رے - تا) [س - ا - مث] (۱) ہندوؤں کا دوسرا جُگ جو بارہ لاکھ چھیانوے ہزار برس کا بتایا جاتا ہے۔
تریڑا - (تَ - رے - ڑا) [ہ - ا - مذ] (۱) پانی کا دھار باندھ کر ڈالنا (۲) پانی کی دھار جو کسی اونچی جگہ سے پڑے۔
تریڑا دینا - دھار باندھ کر پانی ڈالنا۔
تریز - (تَ - ریز) [ف - ا - مث] کرتے کے جوڑے منہ کی کلی جو چو بغلے کے نیچے پڑتی ہے۔
تریسٹھ - (ا - عدد) ساٹھ اور تین۔ باسٹھ سے اگلا عدد۔ ۶۳
تریل - (تر - یل) [ہ - ا - مث] مست ہتھنی۔ جس پر چارہ لاد کر لاتے ہیں۔
ترینڈ۔ ترینڈا - (ت - رینڈ) (ت - ریں - ڈا) [ہ - ا - مذ] وہ ہلکی تیرتی ہوئی چیز جو مچھلی کے شکار کے لیے کانٹے سے کچھ اوپر لگا دیتے ہیں۔

ت ـــ ڑ

تڑ - [ہ - ا - مذ] (۱) چھپڑ کی آواز۔ ضرب کی آواز۔ چٹاخ۔
تڑا بھڑی - (تَ - ڑا - بھَ - ڑی) [ہ - ا - مث] (۱) جلدی۔ شتابی (۲) موت کی گرم بازاری (۳) گھبراہٹ۔ بے چینی (۴) افراتفری۔
تڑا پڑ - (تَ - ڑا - پڑ) [ا - ز] متواتر۔ پے در پے۔ فوراً۔
تڑا تڑ - (تَ - ڑا - تڑ) [ہ - ا - مث] (۱) متواتر آواز (۲) لگا تار مارنے کی آواز (۳) جوتی یا ہاتھ سے مارنے کی آواز۔ (۴) مینہ کی بڑی بڑی بوندیں پڑنے کی آواز (۵) چٹاخ۔ پٹاخ۔ جلد جلد۔

تڑاتڑ پڑنا - (ا - محاورہ) لگا تار مار پڑنا۔
تڑاتڑ جواب دینا - (ا - محاورہ) جلد جلد جواب دینا۔ دوبدو ہونا۔
تڑاخا (تڑاکا) - (تَ - ڑا - خا) (تَ - ڑا - کا) [ا ز - ا - مذ] (۱) کسی چیز کے ٹوٹنے کی آواز (۲) کسی چیز کا قحط (۳) شدت کی گرمی۔
تڑاڑنا - [ق - مص] گھوڑے کا پشتک مارنا۔
تڑاق - (تَ - ڑاق) [ا ز - ا - مذ] (۱) کسی سخت چیز کے ٹوٹنے کی آواز (۲) چٹاخ (۳) پٹاخے یا بندوق کی آواز۔
تڑاق (پڑاق) تڑاق - (۱) جلد جلد۔ برابر (۲) ٹوٹنے کی آواز (۳) تڑاتڑ سڑاسڑ (۴) منہ در منہ (۵) نڈر ہو کر بے باکانہ (۶) شوخ طبع۔ چلبلا۔
تڑاقا - (تَ - ڑا - قا) [ا ز - ا - مذ] (۱) کسی سخت چیز کے ٹوٹنے کی آواز (۲) چٹاخا۔ (۳) بندوق چلنے کی آواز (۴) ذائقے کی آواز۔ چٹخارا (۵) حقے کا دم لگانے کی آواز (۶) بجلی کا کڑاکا۔ صاعقہ (۷) گرمی کی شدت (۸) پیاس کی شدت۔ (۹) کسی چیز کا قحط۔
تڑاق (تڑاخ) سے جواب دینا - (ا - محاورہ) بے سوچے سمجھے جواب دینا۔ جو منہ میں آئے کہہ دینا۔
تڑاقا بیتنا - (ا - محاورہ) فاقہ گزرنا۔ کچھ نہ کھانا۔
تڑاقا کھا کر گرنا - (ا - محاورہ) غش کھا کر گرنا۔ صدمے یا فاقے کے باعث بیہوش ہو کر گرنا۔
تڑاقا کھانا - (ا - محاورہ) کمی ہونا۔ توڑا ہونا۔
تڑاقے بھرنا - پرند کا زور سے اُڑ جانا۔
تڑاقے سے ہونا - (ا - محاورہ) بناؤ سنگار سے ہونا۔
تڑاقے کا - (ا - صف) (۱) شدت کا۔ زور کا (۲) بھڑکیلا۔ چمکیلا (۳) مزے دار۔ چٹپٹا۔
تڑاقے کی دھوپ - بہت تیز دھوپ۔
تڑانا - (تُ - ڑا - نا) [ہ - مص] (۱) علاحدہ کرنا۔ چھڑانا (۲) توڑ ڈالنا (۳) روپیہ بھُنانا (۴) قیمت میں کمی کرانا۔
تڑاوا۔ تڑایا - (ت - ڑا - وا) (ت - ڑا - یا) [ہ - ا - مذ] (۱) خوش پوشاکی۔ بانکپن۔ رنگیلاپن (۲) دکھاوا۔ خودپسندی۔ نمائش۔
تڑائی - (تُ - ڑا - ای) [ہ - ا - مث] (۱) توڑنے کی اُجرت (۲) روپیہ خردہ کرنے کا بٹا۔
تڑپ - (تَ - ڑپ) [ہ - ا - مث] (۱) بے قراری۔ بے تابی (۲) پھرتی۔ چالاکی (۳) اُچھل کود (۴) جلدی۔ تیزی (۵) چمک۔ دمک (۶) بجلی چمکنا کوندنا (۷) دل کا پھڑکنا۔ دھڑک (۸) پرندے کا پھڑپھڑانا (۹) بے حد خواہش۔ تمنا۔ آرزو (۱۰) جوش۔ جذبہ (۱۱) وہ چمکدار چیز جو لیمپ کے پیچھے روشنی بڑھانے کو لگا دیتے ہیں۔ (۱۲) تڑپنا کا امر۔
تڑپ اٹھنا - (ا - محاورہ) بے چین ہو جانا۔ بے قرار ہو جانا۔
تڑپ تڑپ کر - (ا - ہ - صف) پھڑک پھڑک کر۔ بیتاب ہو کر۔ بے چین ہو کر۔
تڑپ جھڑپ - (ا - مث) (۱) پھرتی۔ چالاکی۔ شوخی (۲) جوش۔ زور۔ شور۔
تڑپ کر - (۱) گھبرا کر۔ بے قرار ہو کر۔ بے چین ہو کر (۲) جلدی سے۔ پھرتی سے۔

تڑپا دینا۔ (تڑ۔پا۔دے۔نا) [ہ۔مص] (۱) بے قرار کر دینا (۲) ہنسا دینا لٹا دینا۔
تڑپانا۔ (تڑپا۔نا) [ہ۔مص] (۱) پھڑکانا۔ بے قرار کرنا۔ بے چین کرنا۔ اضطراب میں ڈالنا (۲) ترسانا (۳) کُدانا (گھوڑے کا)
تڑپتا ہوا۔ (ا۔صف) گرم گرم۔ پُرمضمون۔ ایسا باموقع فقرہ یا عمدہ شعر جو سننے والے کو بے قرار کر دے یا شدت سے متاثر کرے۔
تڑ پڑ۔ (تڑ۔پڑ) [اُر۔ا۔مث] (۱) کسی کے جواب میں بغیر توقف کے کچھ کہنا (۲) گڑبڑ۔ جلد جلد۔
تڑپڑاہٹ۔ (تڑپ۔ڑا۔ہٹ) [ہ۔ا۔مث] تڑپنے کا عمل۔
تڑپڑی۔ (تڑپ۔ڑی) [ہ۔ا۔مث] (۱) بے قراری۔ بے چینی (۲) زبان پر مرچ وغیرہ کی تیزی کا اثر۔
تڑپڑیاں۔ [ق] پیچ و تاب۔
تڑپن۔ (تڑ۔پن) [ہ۔ا۔مث] بے چینی۔ بے کلی۔
تڑپنا۔ (تَ۔ڑپ۔نا) [ہ۔مص] (۱) بے قرار ہونا۔ بے کل ہونا۔ بے تاب ہونا (۲) پھڑکنا۔ لوٹنا (۳) پھاند جانا۔ جست لگانا (۴) دھڑکنا (۵) بے حد مشتاق ہونا (۶) پھڑپھڑانا۔
تڑتڑ۔ (تڑ۔تڑ) [اُر۔ا۔مث] (۱) بندوق یا پٹاخوں کی آواز (۲) خشک مکی یا کسی چیز کے بھُننے کی آواز (۳) جلتے ہوئے سرکنڈوں کی آواز۔ (۴) جلد جلد۔
تڑتڑانا۔ (تڑ۔تَ۔ڑا۔نا) [ہ۔مص] (۱) تڑتڑ کی آواز دینا۔ (۲) پھٹنے کی آواز دینا۔ تڑخنا (۳) متواتر بوندوں کے گرنے کی آواز ہونا۔ (۴) ناراض ہونا۔ غصّے ہونا (۵) شیخی یا ڈینگ مارنا (۶) درد کرنا۔ جلنا۔ ٹپکنا۔ ٹیس مارنا۔
تڑتڑاہٹ۔ (تڑ۔ت۔ڑا۔ہٹ) [ہ۔ا۔مث] (۱) بندوق یا پٹاخے کی آواز (۲) غصّہ (۳) شیخی (۴) درد۔ جلن۔ ٹیس۔
تڑخ۔ (تَ۔ڑخ) [ہ۔ا۔مث] (۱) دراز۔ شگاف۔
تڑخ تڑخ نور برستا ہے۔ [ا۔مثل] بدصورت کیلئے مذاقاً کہا جاتا ہے۔
تڑخ کر بولنا۔ [ا۔محاورہ] غصّے سے جواب دینا۔ چیخ کر بولنا۔
تڑخنا۔ تڑقنا۔ (تَ۔ڑخ۔نا)، (تَ۔ڑق۔نا) [اُر۔مص] (۱) پھٹنا۔ کھُل جانا (۲) زخم وغیرہ کا پھٹنا (۳) بگڑ کر بولنا۔
تڑواٹ۔ شگاف [ق]
تڑ سے۔ (تڑ۔سے) [ہ] (۱) فوراً۔ جلدی سے (۲) بے تابی سے۔
تڑکا۔ (تڑ۔کا) [ہ۔ا۔مذ] صبح۔ فجر۔ سویرا۔ علی الصباح۔
تڑکا ہونا۔ [ا۔محاورہ] (۱) فجر ہونا۔ صبح ہونا (۲) صدمۂ دماغی کی وجہ سے آنکھوں کے سامنے تارے نظر آنا (۳) بے حد مار کھانا۔ خوب پٹنا (۴) صفایا ہونا۔
تڑوانا۔ (تڑ۔وا۔نا) [ہ۔مص] توڑنا کا متعدی۔ جُدائی کر دینا۔
تڑی۔ (تَ۔ڑی) [ہ۔ا۔مث] (۱) مارپیٹ (۲) فریب۔ دھوکا۔ (۳) نقصان۔ گھاٹا (۴) دھمکی۔ دھونس۔
تڑی دینا۔ [ا۔محاورہ] (۱) دھمکانا۔ دھونس دینا (۲) دھوکہ دینا۔ (۳) احمق بنانا۔
تڑی میں آنا۔ [ا۔محاورہ] دھوکا کھانا۔ رُعب میں آنا۔
تڑیانا۔ (تڑ۔یا۔نا) [ہ۔مص] پر بندیا پر کٹے کبوتر کا دھیرے دھیرے اُڑ جانا۔
تڑی بڑی۔ (تِ۔ڑی۔بِ۔ڑی) [ہ۔صف] (۱) تتر بتر۔ منتشر۔ پریشان (۲) گڑبڑ [ق]
تڑیڑا۔ (تَ۔ڑے۔ڑا) [ہ۔ا۔مذ] پانی کی دھار جو اُونچی جگہ سے گرے۔

ت ــــ ز

تزائد۔ (تَ۔زا۔یُد) [ع۔ا۔مذ] (۱) بڑھنا (۲) زیادتی۔ بڑھوتری۔ افزونی۔
تزک۔ (تُ۔زُک) [ت۔ا۔مث] (۱) انتظام۔ ترتیب (۲) قاعدہ۔ قانون (۳) ضابطۂ لشکر۔ ضابطۂ مجلس (۴) شان و شوکت (۵) روزنامچۂ شاہی۔
تزک و احتشام۔ [ع۔ا۔مذ] شان و شوکت۔
تزکیہ۔ (تز۔کِ۔یَہ) [ع۔ا۔مذ] پاک کرنا۔ صاف کرنا (۲) پاکی۔ صفائی۔
تزکیۂ نفس۔ [ع۔ا۔مذ] نفس کو پاک کرنا۔
تزلزل۔ (تَ۔زَل۔زُل) [ع۔ا۔مث] (۱) ہلنا۔ حرکت کرنا (۲) زلزلہ۔ بھونچال (۳) لرزش۔ جنبش (۴) ہلچل۔ گڑبڑ۔
تزلزل (آشکارا ہونا) پڑنا۔ [ا۔محاورہ] (۱) زلزلہ آنا۔ بھونچال آنا (۲) شور مچنا۔ قیامت برپا ہونا۔ غضب ہونا۔
تزلزل بیانات۔ بیانات میں لغزشیں کھانا۔
تزلزل عقائد۔ عقیدے میں فرق آجانا۔
تزلزل میں پڑنا۔ ہلچل مچنا۔ کھلبلی ہونا۔
تزوّج۔ (تَ۔زَوْ۔وُج) [ع۔ا۔مذ] (۱) شادی کرنا۔ بیاہ کرنا۔
تزویج۔ (تز۔وِیج) [ع۔ا۔مث] (۱) شادی کرنا (۲) نکاح۔ شادی۔
تزویج بذریعۂ ازدواج قانونی۔ یورپ میں شادی کا طریقہ۔ دُولہا دلہن دونوں گرجے میں جاکر رجسٹر میں اپنا اپنا نام درج کرتے ہیں۔ کہ فلاں نے فلاں سے شادی کی۔ یہی اندراج ان کا جائز نکاح نامہ ہے۔
تزویج محرمات۔ [ع۔مث] ایسے رشتہ دار جن سے شادی کرنا شرعاً حرام ہے مثلاً ماں بہن
تزویر۔ (تز۔وِیر) [ع۔ا۔مث] (۱) مکر۔ فریب۔ دھوکا (۲) جھوٹ۔ دروغ۔ جمع : تزویرات۔
تزئین۔ (تز۔ئین) [ع۔ا۔مث] (۱) آرائش۔ زیب و زینت۔ سجاوٹ (۲) بناؤ سنگھار۔ جمع : تزئینات۔

ت ــــ س

تِس۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) پیاس۔ تشنگی (۲) سخت خواہش (۳) [اسم اشارہ۔ق] یہ۔ اِس۔
تِس پر۔ اس پر۔ باوجود اس کے۔ پھر بھی۔
تُس۔ [ہ۔ا۔مذ] ریشہ۔ جو اناج وغیرہ کے اوپر سے اترے۔ اناج کا چھلکا۔

تُسار۔ (تُ۔سار) (ہ۔ا۔مث) (۱) کُہر۔ پالا (۲) سردی۔ ٹھنڈ۔
تِسالا۔ (تِ۔سالا) (ہ۔صف) تین برس کا۔
تسامُح۔ (تَ۔سا۔مُح) (ع۔ا۔مذ) (۱) باہمی مہربانی۔ شفقت یا معافی۔ باہمی فیاضی (۲) چشم پوشی (۳) اس طرح بیان کرنا کہ مطلب صاف ظاہر نہ ہو (۴) ذومعنی بات کہنا (۵) سہو۔ غلطی۔ جمع: تسامحات۔
تَساوی۔ (تَ۔سا۔وی) (ع۔ا۔مث) (۱) برابری۔ مساوات۔ ہمسری۔ (۲) مشابہت۔ مطابقت۔ یکسانیت۔
تَساہُل۔ (تَ۔سا۔ہُل) (ع۔ا۔مذ) (۱) سُستی۔ غفلت۔ آلکس (۲) سہل انگاری۔ آسان سمجھنا۔ جمع: تساہلات۔
تسبیح۔ (تَس۔بیح) (ع۔ا۔مث) (۱) سَو دانوں کی مالا۔ سُبحہ (۲) اللہ اللہ کہنا۔ خدا کو یاد کرنا۔ سبحان اللہ کا وِرد کرنا (۳) وِرد۔ وظیفہ۔ جمع: تسبیحات۔
تسبیح پڑھتے رہنا۔ (ا۔محاورہ) ہر وقت کسی کی یاد میں رہنا۔ ہر وقت خدا کو یاد کرنا۔
تسبیح (پڑھنا) پھیرنا۔ (ا۔محاورہ) وظیفہ کرنا۔ مالا جپنا۔
تسبیح پڑھی جانا۔ (ا۔محاورہ) بار بار کسی کا نام لیا جانا۔
تسبیح پھیر دل کسی کو گھیر دل۔ (مثل) سخت ریاکار یا مکار کے متعلق کہتے ہیں۔
تسبیح خواں۔ (ع۔ف۔صف) تسبیح پھیرنے والا۔
تسبیح خوانی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) وظیفہ پڑھنا۔
تسبیح سلیمانی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) سنگِ سلیمانی کے دانوں کی تسبیح جن کی سیاہی کے درمیان سفید لکیر ہوتی ہے۔
تسبیح فاطمہ۔ (ع۔ا۔مث) وہ وظیفہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کو ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے کے لئے تعلیم فرمایا تھا۔ اس میں سبحان اللہ ۳۳ بار۔ الحمد للہ ۳۳ بار۔ اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ ہے۔
تَسبیع۔ (ع۔ا۔مث) سات حصّوں میں تقسیم کرنا۔ ہفت پہلو شکل بنانا۔
تسخیر۔ (تَس۔خیر) (ع۔ا۔مث) (۱) فرمانبردار بنانا۔ تابع کرنا (۲) گھیرنا۔ محاصرہ کرنا (۳) قابو میں لانا۔ جن یا پری کو قید کرنا (۴) کسی کا دل اپنی طرف مائل کرنا (۵) روحانیت کا ایک عمل۔ حاضرات کا علم۔ جمع: تسخیرات۔
تسخیرِ قلب۔ (ف۔صف) دل کو اپنی طرف مائل کرنا۔
تسدیس۔ (تَس۔دیس) (ع۔ا۔مث) (۱) چھ بنانا۔ چھ میں تقسیم کرنا (۲) شش پہلو شکل بنانا (۳) دو ستاروں کا منظر۔ جب ان کا فاصلہ ۶۰ درجے کا ہو۔
تسطیر۔ (تَس۔طیر) (ع۔ا۔مث) سطر بندی کرنا۔ قلمبند کرنا۔ لکھنا۔
تسکین۔ (تَس۔کین) (ع۔ا۔مث) (۱) آرام دینا (۲) تسلّی۔ دلاسا۔ اطمینان (۳) اطمینان۔ آرام (۴) اصطلاح قواعد میں حرف کو ساکن کرنا۔
تسکین بخش۔ (ع۔ف۔صف) تسلّی دینے والا۔ اطمینان دینے والا۔
تسکینِ دل۔ (ف۔ا۔صف) دل جمعی۔ ڈھارس۔
تسلا۔ (تَس۔لا) (ہ۔ا۔مذ) پرات۔ تانبے یا پیتل کا طشت۔
تَسلسُل۔ (تَ۔سَل۔سُل) (ع۔ا۔مذ) (۱) سلسلہ۔ لڑی (۲) جاری ہونا۔ جمع: تسلسلات۔
تَسلّط۔ (تَ۔سَل۔لُط) (ع۔ا۔مذ) (۱) حکومت۔ غلبہ۔ قابو۔ عمل (۲) (اُر) قبضہ۔ دخل۔
تسلّط (بٹھانا) جمانا۔ (ا۔محاورہ) حکومت قائم کرنا۔ قبضہ کرنا۔
تسلّی۔ (تَ۔سَل۔لی) (ع۔ا۔مث) دلاسا۔ خاطر جمع۔ تسکین۔
تسلیم۔ (تَس۔لیم) (ع۔ا۔مث) (۱) سلام کرنا (۲) سپرد کرنا۔ سونپنا (۳) قبول کرنا (۴) بندگی۔ آداب۔ کورنش۔ جمع: تسلیمات۔
تسلیم بجالانا۔ (ا۔محاورہ) سلام کرنا۔ آداب عرض کرنا۔
تسلیم عرض ہے۔ (ا۔محاورہ) سلام کرتا ہوں۔
تسلیم کرنا۔ (مص۔مرکب) (۱) ماننا۔ قبول کرنا (۲) آداب بجالانا۔ بندگی کرنا (۳) بڑے کو سلام کرنا۔
تسلیمات۔ (تَس۔لی۔مات) (ع۔ا۔مث) تسلیم کی جمع مگر اُردو میں مفرد استعمال ہوتا ہے۔ آداب۔ بندگی۔ کورنش۔ سلام۔
تسلیم و رضا۔ (ع۔ا۔مث) اپنے آپ کو خدا کے حوالے کرنا۔ اس کی رضا پر راضی رہنا۔
تَسمہ۔ (تَس۔مہ) (ف۔ا۔مذ) (۱) چمڑے کا پتلا۔ کم چوڑا اور لمبا ٹکڑا (۲) جوتے یا بوٹ کا چمڑے کا فیتا۔
تسمہ جمانا۔ (ا۔محاورہ) تسمے سے مارنا (۲) پتی لگانا۔ حصّہ لگانا۔
تسمہ کش۔ ٹھگ۔ وہ شخص جو لوگوں کا گلا گھونٹ کر مار ڈالے۔
تسمہ کھینچنا۔ (ا۔محاورہ) تسمے سے گلا گھونٹ کر مارنا۔ پھانسی دینا۔
تسمہ لگا نہ رکھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) صاف گردن اُڑا دینا (۲) ذرا کسر نہ رکھنا۔
تسمہ لنگوٹا باندھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) فقیر یا قلندر بن جانا (۲) جوگی کا چیلا ہونا۔
تسمے کے واسطے بھینس مارنا۔ (ا۔محاورہ) تھوڑی بات کے واسطے بہت نقصان کرنا۔
تَسمِیَہ۔ (تَس۔مِ۔یَہ) (ع۔ا۔مذ) (۱) نام رکھنا (۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہنا۔
تسمیہ خوانی۔ (ع۔ا۔مث) بچے کو بسم اللہ کرانے کی تقریب۔
تَسنّن۔ (تَ۔سَن۔نُن) (ع۔ا۔مذ) سُنّی ہونا۔ سُنّت کی پیروی کرنا۔
تسنیم۔ (تَس۔نیم) (ع۔ا۔مذ) بہشت کی ایک نہر کا نام۔
تسو۔ (تَس۔سُو) (ہ۔ا۔مذ) ڈیڑھ انچ۔ گز کا چوبیسواں حصّہ۔
تسوانسی۔ (تَس۔واں۔سی) (ہ۔ا۔مث) بسوانسی کا بیسواں حصّہ۔ کچوانسی۔
تسوید۔ (تَس۔وید) (ع۔ا۔مث) (۱) لکھنا۔ تحریر کرنا (۲) سیاہ کرنا۔ سیاہی لگانا (۳) مسودہ تحریر کرنا۔ خاکہ تیار کرنا۔ جمع: تسویدات۔
تَسوِیَہ۔ (تَس۔وِ۔یَہ) (ع۔ا۔مذ) برابر کرنا۔ سیدھا کرنا۔ ٹھیک کرنا۔
تسہیل۔ (تَس۔ہیل) (ع۔ا۔مث) (۱) سہل کرنا۔ آسان کرنا (۲) سہولت۔ آسانی۔ جمع: تسہیلات۔

ت ـ ش

تُش۔ (س۔ا۔مذ) (۱) اناج کا چھلکا (۲) خشک بھوسہ۔

تشابُہ - (تَ - شا - بُہ) (ع - ا - مذ) مطابقت - مشابہت - یکسانی - جمع : تشابہات -

تشابہ لگنا - (ا - محاورہ) حافظِ قرآن کا پڑھتے پڑھتے الفاظ یکساں ہونے کی صورت میں کچھ کا کچھ پڑھنا شروع کر دینا۔

تشاکُل - (تَ - شا - کُل) (ع - ا - مذ) باہمی مشابہت - ہم شکل ہونا -

تشبُّہ - (تَ - شَب - بُہ) (ع - ا - مذ) مانند ہونا - مثل ہونا - جمع : تشبہات -

تشبیب - (تش - بیب) (ع - ا - مث) (۱) آگ روشن کرنا (۲) جوانی کے زمانے کا ذکر کرنا - عاشقانہ مضامین بیان کرنا (۳) شعراء کی اصطلاح میں قصیدے کی ابتداء میں عاشقانہ مضامین نظم کرنا۔

تشبیہہ - (تش - بیہہ) (ع - ا - مث) مشابہت دینا - تمثیل - ایک چیز کو دوسری چیز کے مانند ٹھہرانا - جمع : تشبیہات -

تشت - (ف - ا - مذ) (۱) تسلا - پرات - برتن - بڑا لگن (۲) پاخانے کا برتن - پاٹ -

تشت از بام ہونا - (ا - محاورہ) (۱) مشہور ہونا - مشتہر ہو جانا (۲) بدنام ہونا - رسوا ہونا (۳) ظاہر ہونا - کھل جانا - بھانڈا پھوٹنا۔

تشت چوکی - (ف - ا - مث) وہ چوکی اور وہ طشت جو امیروں کے زچہ خانے یا پاخانے میں رکھا جاتا ہے -

تشت (از) زریں - (ف - ا - مذ) (کنایۃً) آفتاب - سورج -

تشتُّت - (تَ - شَت - تُت) (ع - ا - مذ) پراگندگی - پریشانی - بے اطمینانی - اضطراب - گھبراہٹ۔

تشتری - (تش - تَ - ری) (ف - ا - مث) چھوٹی رکابی۔

تشخُّص - (تَ - شَخ - خُص) (ع - ا - مذ) امتیاز - ممتاز ہونا - جمع : تشخصات

تشخیص - (تش - خیص) (ع - ا - مث) (۱) جاننا - پہچاننا (۲) ٹھہرانا - معین کرنا - مقرر کرنا (۳) مرض کا پہچاننا (۴) پہچان - شناخت - (۵) جانچ - تخمینہ - جمع : تشخیصات -

تشخیص جمع بندی - (ع - ف - ا - مث) مال گزاری کی رقم کا معین کرنا

تشخیصِ خام - (ف - ا - صف) کچا اندازہ۔

تشدُّد - (تَ - شَد - دُد) (ع - ا - مذ) سختی - زیادتی - جبر -

تشدید - (تش - دید) (ع - ا - مث) (۱) ایک جنس کے دو حرفوں کو ایک لکھنا اور دو پڑھنا - جیسے تکلّف کا لام (۲) حرف مشدد کی علامت (ّ)

تشرُّع - (تَ - شَر - رُع) (ع - ا - مذ) شرع کی پابندی - شرع کے مطابق کام کرنا۔

تشریح - (تش - ریح) (ع - ا - مث) (۱) بخوبی بیان کرنا - شرح کرنا (۲) تفصیل - تفسیر - وضاحت (۳) بدن کے اعضاء کا علم - جسم کی بناوٹ کا بیان - جمع : تشریحات -

تشریح الابدان - تشریح الابدانِ انسانی - انسانی جسم کی ساخت کا بیان۔

تشریح گاہ - جراحی اور طبابت کی عینی و عملی تعلیم کی جگہ۔

تشریف - (تش - ریف) (ع - ا - مث) (۱) عزت کرنا - بزرگ بنانا (۲) بزرگی - شرف - عزت (۳) خلعت - جمع : تشریفات -

تشریف آوری - (ع - ف - ا - مث) آنا - آمد -

تشریف ارزانی فرمانا - (ا - محاورہ) کسی امیر اور بزرگ کا آنا - قدم رنجہ فرمانا۔

تشریف رکھنا - (ا - محاورہ) (۱) بیٹھنا (۲) ٹھہرنا - قیام کرنا -

تشریف لے جانا - (ا - محاورہ) رخصت ہونا - سدھارنا - جانا -

تشریفات - (تش - ری - فات) (ع - ا - مث) تشریف کی جمع - عزتیں - شرف - خلعت -

تشریق - (ع - ا - مث) عید قربان کے تین دن (ایام کے ساتھ) (۲) مشرق کی طرف جانا - مشرق کی طرف منہ کرنا - عید کی نماز پڑھنا -

تشریک - (تش - ریک) (ع - ا - مث) (۱) شریک بنانا - ساجھی بنانا - (۲) شرکت - حصہ داری -

تشطُّط - (تَ - شَط - طُط) (ع - ا - مذ) حد سے بڑھ جانا - حد سے گزر جانا -

تشفّی - (تَ - شَف - فی) (ع - ا - مث) تسلی - تسکین - دلجمعی - ڈھارس - اطمینان - لغوی معنی شفا چاہنا -

تشکُّک - (تَ - شک - کُک) (ع - ا - مذ) (۱) شبہ کرنا (۲) شک - شبہ -

تشکُّل - (تَ - شک - کُل) (ع - ا - مذ) (۱) خوبصورت ہونا (۲) شکل پکڑنا - (۳) ترتیب اجزاء ہیئت - وضع (۴) علم ہیئت میں ستاروں کی مخصوص وضع و ترتیب - اجرام فلکی -

تشکیک - (تش - کیک) (ع - ا - مث) (۱) شک میں ڈالنا (۲) شک شبہ - جمع : تشکیکات -

تشکیل - (تش - کیل) (ع - ا - مث) (۱) شکل بنانا (۲) ساخت - ترکیب - بناوٹ - خاکہ بنانا - جمع : تشکیلات -

تشنا - (تش - نا) (ا - ا - مذ) تشنیع کا بگاڑا ہوا - طعنہ -

تشنُّج - (تَ - شَن - نُج) (ع - ا - مذ) اینٹھن - جکڑ جانا - عضلاتِ جسمانی کا کھنچنے لگنا۔

تشنگی - (تش - نَ - گی) (ف - ا - مث) (۱) پیاس (۲) شدتِ آرزو -

تشنہ - (تش - نہ) (ف - صف) (۱) پیاسا - (۲) خواہش مند - جمع : تشنگان -

تشنۂ (جگر) دل - (ف - صف) مشتاق - آرزومند -

تشنۂ خون - (ف - صف) جانی دشمن - خون کا پیاسا -

تشنۂ دیدار - (ف - صف) دیکھنے کا خواہش مند -

تشنہ کام - (ف - صف) پیاسا -

تشنہ کامِ محبت - (ف - صف) محبت کا پیاسا - عاشق -

تشنہ کامی - (ف - ا - مث) ناکامی -

تشنہ کرنا - (۱) پیاسا کرنا - خواہش مند کرنا (۲) کسی دھات میں قوتِ جاذبہ پیدا کرنا۔

تشنہ لب - (ف - صف) (۱) نہایت پیاسا (۲) ناکام -

تشنہ لبی - (ف - ا - مث) پیاس -

تشنۂ محبت - محبت کا پیاسا - عاشق -

تشنہ ہونا - (مص - مرکب) پیاسا ہونا -

تشنیع - (تش - نیع) (ع - ا - مث) طعنہ - ملامت - برا بھلا کہنا - لعن طعن -

جمع: تشنیعات۔

تشویش۔ (تَش۔وِیش) [ع۔ا۔مث] (۱) پریشانی۔ گھبراہٹ۔ بیقراری بےچینی (۲) سوچ۔ فکر۔ تردد۔ جمع: تشویشات۔

تشویش میں پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) فکر میں ہونا۔ سوچ میں پڑنا۔

تشویق۔ (تَش۔وِیق) [ع۔ا۔مث] (۱) شوق دلانا۔ اُکسانا۔ اُبھارنا۔ (۲) شوق۔ رغبت۔

تشویہ۔ (تَش۔وِ۔یَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) بھوننا (۲) طب میں دوا کو گرم بھوبل میں بھلسنا۔

تشہد۔ (تَ۔شَہ۔ہُد) [ع۔ا۔مذ] کلمۂ شہادت پڑھنا۔ جمع: تشہدات۔

تشہیر۔ (تَش۔ہِیر) [ع۔ا۔مث] (۱) مشہور کرنا۔ شہرت دینا۔ ڈھنڈورا پیٹنا (۲) بدنام کرنا۔ رسوا کرنا۔ جمع: تشہیرات۔

تشیخ۔ (تَ۔شَی۔یُخ) [ع۔ا۔مذ] (۱) اپنے آپ کو بوڑھا ظاہر کرنا۔ بزرگی جتانا (۲) عزت یا وقار کا اظہار کرنا۔

تشیع۔ (تَ۔شَی۔یُع) [ع۔ا۔مذ] شیعہ ہونا۔

ت ـــ ص

تصادم۔ (تَ۔صا۔دُم) [ع۔ا۔مذ] باہم ٹکرانا۔ ٹکر ہونا۔ دھکا لگنا۔ (۲) صدمہ دینا۔ جمع: تصادمات۔

تصاعد۔ (تَ۔صا۔عُد) [ع۔ا۔مذ] (۱) چڑھنا۔ اوپر جانا (۲) مشکل ہونا۔

تصانیف۔ (تَ۔صا۔نِیف) [ع۔ا۔مث] تصنیف کی جمع۔ تصنیفات تصنیف کی ہوئی کتابیں۔

تصاویر۔ (تَ۔صا۔وِیر) [ع۔ا۔مث] تصویر کی جمع۔ تصویریں۔

تصحیح۔ (تَص۔حِیح) [ع۔ا۔مث] (۱) صحیح کرنا۔ درست کرنا (۲) صحت۔ درستی۔ جمع: تصحیحات۔

تصحیف۔ (تَص۔حِیف) [ع۔ا۔مث] (۱) لکھنے میں عمداً غلطی کرنا۔ تحریر کی غلطی (۲) الفاظ کے اعراب اس طرح بدل دینا کہ ان کا تلفظ مختلف ہو جائے۔

تصدق۔ (تَ۔صَد۔دُق) [ع۔ا۔مذ] (۱) صدقہ دینا۔ کوئی چیز وار کر خیرات کرنا (۲) قربانی۔ صدقہ۔ خیرات (۳) صدقے۔ نثار (۴) بدولت طفیل۔ وجہ سے۔ جمع: تصدقات۔

تصدق اُتارنا۔ (ا۔ محاورہ) صدقہ اُتارنا۔ نچھاور کرنا۔

تصدق جانا۔ (ا۔ محاورہ) نثار ہونا۔ صدقے جانا۔

تصدق کا تیل۔ تصدق کے ماش۔ (ا۔ مذ) یہ دو چیزیں عموماً صدقہ دی جاتی ہیں۔

تصدق کرنا۔ (ا۔ محاورہ) صدقہ کرنا۔ کوئی چیز وارنا۔ خیرات دینا۔

تصدق ہونا۔ (ا۔ محاورہ) نثار ہونا۔ قربان ہونا۔

تصدیع۔ (تَص۔دِیع) [ع۔ا۔مث] (۱) دردِ سر (۲) دُکھ۔ تکلیف۔

تصدیعہ۔ (تَص۔دِی۔عہ) [ع۔ا۔مذ] تکلیف۔ دُکھ۔ زحمت۔

تصدیعہ اُٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) تکلیف اُٹھانا۔ دردِ سر مول لینا۔

تصدیق۔ (تَص۔دِیق) [ع۔ا۔مث] (۱) صداقت۔ سچ ہونے کی تائید (۲) ثبوت۔ اثبات (۳) منطق کے چند تصورات کے ساتھ حکم کا نام، جیسے حامد فیاض ہے۔ جمع: تصدیقات۔

تصدیق بلا تصور۔ (ع۔ا۔مث) پہلے ہی دل میں خیال بٹھا لینا۔ تصور پیش از وقوع۔

تصدیق نامہ۔ (ف۔ا۔مذ) سند۔ سارٹیفکیٹ۔

تصدی۔ (تَ۔صَد۔دی) [ع۔ا۔مث] درپیش ہونا۔ سامنے آنا۔

تصرف۔ (تَ۔صَر۔رُف) [ع۔ا۔مذ] (۱) دخل دینا (۲) قبضہ۔ تحت۔ اختیار (۳) صرف۔ خرچ (۴) کچھ کا کچھ کر دینا۔ اپنی طرف سے کچھ شامل کرنا یا بنا دینا (۵) خرق۔ عادت۔ کرامت (۶) استعمال۔ عمل (۷) غیر زبان کے لفظ میں کمی بیشی کر کے استعمال کرنا (۸) طاقت۔ اثر و رسوخ (۹) غبن خیانت۔ جمع: تصرفات۔

تصرف بیجا۔ (۱) ناجائز قبضہ (۲) غبن۔ تغلّب (۳) خورد برد۔

تصرف مجرمانہ۔ ناجائز قبضہ جو جرم ہو۔ کسی کی چیز بلا اجازت لے لینا۔

تصرف میں لانا۔ (۱) قبضے میں لانا۔ خرچ کرنا۔ صرف کرنا (۲) غبن کرنا (۳) استعمال کرنا۔ مصرف میں لانا۔

تصرف میں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) استعمال میں ہونا۔

تصریح۔ (تَص۔رِیح) [ع۔ا۔مث] (۱) واضح کرنا۔ صاف طور پر بیان کرنا (۲) تشریح۔ شرح۔ تفصیل۔ توضیح۔ جمع: تصریحات۔

تصریف۔ (تَص۔رِیف) [ع۔ا۔مث] (۱) مصدر کی گردان (۲) پھیرنا۔ بدلنا۔ جمع۔ تصاریف۔

تصعید۔ (تَص۔عِید) [ع۔ا۔مث] (۱) بلند ہونا۔ اُونچی جگہ پر چڑھنا (۲) کسی دوا کو آگ دے کر سرپوش پر منجمد کرنا۔

تصغیر۔ (تَص۔غِیر) [ع۔ا۔مث] (۱) چھوٹا کرنا (۲) تخفیف۔ تقلیل

تصفیہ۔ (تَص۔فِ۔یَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) صاف کرنا۔ واضح کرنا (۲) صفائی۔ رفع تکرار۔ صلح (۳) بے باقی (۴) فیصلہ۔

تصفیۂ حساب۔ حساب کی صفائی۔

تصفیہ طلب امور۔ وہ اُمور جن کا فیصلہ ابھی کرنا ہو۔

تصفیہ نامہ۔ (ف۔ا۔مذ) فیصلے کی تحریر۔

تصلیب۔ (تَص۔لِیب) [ع۔ا۔مث] (۱) صلیب پر چڑھانا۔ سُولی دینا (۲) صلیب کا نشان بنانا۔

تصمیم۔ (تَص۔مِیم) [ع۔ا۔مث] (۱) خالص کرنا۔ مضبوط کرنا (۲) مضبوطی۔ پختگی۔ جمع: تصمیمات۔

تصنع۔ (تَ۔صَن۔نُع) [ع۔ا۔مذ] (۱) بناوٹ۔ ساخت (۲) دکھلاوا۔ تکلف (۳) مکر۔ فریب (۴) تبدیل۔ تلبیس۔

تصنیف۔ (تَص۔نِیف) [ع۔ا۔مث] (۱) کتاب لکھنا۔ مضمون بنانا۔ طبیعت سے کوئی بات نکالنا (۲) ایجاد۔ بنایا ہوا۔

تصنیف را مصنف نیکو کند بیاں۔ مصنف ہی اپنی کتاب کو اچھی طرح ادا کر سکتا ہے۔

تصور۔ (تَ۔صَو۔وُر) [ع۔ا۔مذ] (۱) دل میں تصویر بنانا (۲) دھیان مراقبہ

خیال۔ منصوبہ۔ سوجھ (۳) منطق کی اصطلاح میں کسی چیز کی صورت کا حکم کے بغیر عقل میں آنا۔ جمع: تصورات۔

تصور سے لرز جانا۔ خیال کرنے سے ڈر جانا یا کانپ جانا۔

تصوف۔ (تَ۔صَو۔وُف) (ع۔ا۔مذ) (۱) صوفیوں کا عقیدہ (۲) علم معرفت (۳) دل سے خواہشوں کو دُور کر کے خدا کی طرف دھیان لگانا۔ (۴) تزکیۂ نفس کا طریقہ (۵) پشمینہ پہننا

تصویب۔ (تَص۔وِیب) (ع۔ا۔مث) (۱) ٹھیک رکھنا۔ سچا کہنا۔ (۲) منظوری۔ تصدیق۔

تصویب نامہ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) فیصلہ منظوری۔

تصویر۔ (تَص۔وِیر) (ع۔ا۔مث) (۱) صورت بنانا۔ صورت گری (۲) مُورت روپ۔ نقشہ۔ بُت۔ شبیہہ۔ نقش۔ فوٹو (۳) (صف) نہایت خوبصورت حسین۔ جمع: تصاویر۔

تصویر آنکھوں (کے تلے) میں پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) ہر وقت کسی کا خیال، تصور یا دھیان رہنا۔

تصویر (بن جانا) ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بُت بن جانا بے حس و حرکت ہو جانا۔ حیران ہو جانا۔ حیرت سے چُپ ہو جانا۔

تصویر بنا دینا۔ (ا۔ محاورہ) حیرت میں ڈال دینا۔ چُپ کرا دینا۔

تصویر خیالی۔ (ف۔ا۔مث) کسی کی شکل جو خیال میں دکھائی دے۔

تصویر عکسی۔ (ف۔ا۔مث) فوٹو۔ فوٹوگراف کیمرے سے لی ہوئی تصویر۔

تصویر (قالی) قالین۔ (ف۔صف) (۱) قالین کے نقش و نگار (۲) مجازاً خاموش۔

تصویر کا ابر۔ (ف۔ا۔مذ) تصویر کا سایہ۔ تصویر میں سائے کو ظاہر کرنا۔

تصویر کا دوسرا رخ۔ (ا۔مذ) (۱) تصویر کی دوسری طرف (۲) کسی چیز یا بات کا دوسرا پہلو۔

تصویر کھودنا۔ (اص۔مرکب) پتھر یا دھات پر تصویر کندہ کرنا۔

تصویر کھینچ دینا۔ (ا۔ محاورہ) واقعات بتا دینا۔ اس طرح بیان کرنا کہ واقعات کا نقشہ سامنے آ جائے۔

تصویر کھینچنا۔ (ا۔ محاورہ) مُورت بنانا۔ نقشہ بنانا۔ فوٹو لینا۔

تصویر کی حالت۔ (ا۔ف۔صف) نہایت خوبصورت۔ بے حد حسین۔

تصویر گِلی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) مٹی کی مُورتی۔ مٹی کا بُت۔

تصویر لگانا۔ (ا۔ محاورہ) تصویر نصب کرنا۔ دیوار پر تصویر لٹکانا۔

تصویر نیم رُخ۔ (ع۔ف۔ا۔مث) ایک طرف سے لی ہوئی تصویر۔ وہ تصویر جس میں چہرے کا ایک رُخ آئے۔

تصویر (ہو جانا) ہو کر رہ جانا۔ (ا۔ محاورہ) حیران ہو جانا۔ چُپ ہو جانا۔

ت ــــ ض

تضاد۔ (تَ۔ضاد) (ع۔ا۔مذ) (۱) ضد۔ مخالفت (۲) نظم یا نثر کی ایک صنعت جس میں مخالف الفاظ جمع کیے جاتے ہیں۔ جمع: تضادات۔

تضاعف۔ (تَ۔ضا۔عُف) (ع۔ا۔مذ) دوگنا ہونا۔ دوچند۔

تضحیک۔ (تَض۔حِیک) (ع۔ا۔مث) (۱) ہنسی اُڑانا (۲) ہنسی۔ ٹھٹھا۔ (۳) ذلت۔ رسوائی۔ جمع: تضحیکات۔

تضرع۔ (تَ۔ضَر۔رُع) (ع۔ا۔مذ) (۱) رونا۔ گڑگڑانا (۲) منت سماجت جمع: تضرعات۔

تضعیف۔ (تَض۔عِیف) (ع۔ا۔مث) (۱) دوگنا کرنا (۲) افزوں کرنا۔ زیادہ کرنا۔

تضلیل۔ (ع۔ا۔مذ) گمراہی سے منسوب کرنا۔ گمراہ قرار دینا۔

تضمین۔ (تَض۔مِین) (ع۔ا۔مث) (۱) ملانا۔ شامل کرنا (۲) ضامن لینا۔ ضمانت دینا (۳) اصطلاح شاعری میں دوسرے کے شعر پر مصرع یا بند لگانا۔ جمع: تضمینات۔

تضییع۔ (تَض۔یِیع) (ع۔ا۔مث) ضائع کرنا۔ گنوانا۔

تضییع اوقات۔ (ع۔ا۔مث) وقت گنوانا۔ عمر رائیگاں گزرنا۔

ت ــــ ط

تطابق۔ (تَ۔طا۔بُق) (ع۔ا۔مذ) مطابقت۔ مشابہت۔ یکسانی۔ مناسبت۔ موافقت۔ میل۔ لگاؤ۔

تطاول۔ (تَ۔طا۔وُل) (ع۔ا۔مذ) (۱) دست درازی (۲) ظلم۔ جور ستم۔ جفا (۲) گھمنڈ۔ غرور۔ نخوت۔

تطبیق۔ (تَط۔بِیق) (ع۔ا۔مث) (۱) مطابق کرنا۔ مقابل کرنا۔ برابر کرنا۔ (۲) میل۔ مطابقت۔ موافقت۔

تطوع۔ (تَ۔طَو۔وُع) (ع۔ا۔مذ) (۱) فرض سے زیادہ کام کرنا۔ ایسے حکم کی تعمیل کرنا جس کا کرنا فرض نہ ہو۔ مستحب و نوافل کا ادا کرنا۔

تطویل۔ (تَط۔وِیل) (ع۔ا۔مث) (۱) دراز کرنا۔ لمبا کرنا (۲) دیر لگانا۔ (۳) لمبائی۔ وسعت (۴) دیر۔ التوا۔

تطہیر۔ (تَط۔ہِیر) (ع۔ا۔مث) (۱) پاک کرنا (۲) تنقیہ۔ تزکیہ (۳) پاکی۔ طہارت۔ جمع: تطہیرات۔

ت ــــ ظ

تظاہر۔ (ع۔ا۔مذ) ہم پشتی کرنا۔ آپس میں مدد کرنا۔

تظلم۔ (تَ۔ظَل۔لُم) (ع۔ا۔مذ) (۱) ظلم و ستم کی فریاد کرنا (۲) فریاد (۳) ظلم۔ جور۔ جفا۔

ت ــــ ع

تعارض۔ (تَ۔عا۔رُض) (ع۔ا۔مذ) (۱) ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔ آپس میں جھگڑنا (۲) برابری کرنا۔ جمع: تعارضات۔

تعارف۔ (تَ۔عا۔رُف) (ع۔ا۔مذ) (۱) ایک دوسرے کو پہچاننا۔ (۲) شناسائی۔ واقفیت۔ جان پہچان۔ جمع: تعارفات۔

تَعاقُب - (تَ - عا - قُب) [ع - ا - مذ] پیچھے جانا یا دوڑنا - پیچھا کرنا۔
تَعال - (تَ - عال) [ع] بلند ہو - بزرگ ہو - برتر ہو۔
تَعالیٰ - (تَ - عا - لا) [ع - صف] بلند - برتر - عالی۔
تَعالَی اللہ - (کلمۂ تعجب و تحسین) (۱) اے خدائے بزرگ و برتر۔ (۲) سبحان اللہ - واہ وا۔
تَعاوُن - (تَ - عا - وُن) [ع - ا - مذ] (۱) ایک دوسرے کی مدد کرنا۔ (۲) باہمی امداد۔
تَعَب - (تَ - عَب) [ع - ا - مذ] (۱) رنج، دُکھ (۲) محنت، مشقت (۳) سختی - تکلیف (۴) تھکاوٹ - تکان - ماندگی۔
تَعَبُّد - (تَ - عَب - بُد) [ع - ا - مذ] (۱) عبادت کرنا - بندگی کرنا - پُوجا کرنا (۲) عبادت - بندگی - پُوجا - پرستش۔
تَعبیر - (تع - بیر) [ع - ا - مث] (۱) بیان کرنا - عبارت میں لانا (۲) خواب کا نتیجہ بیان کرنا (۳) تشریح - توضیح - جمع: تعبیرات۔
تعبیر کرنا - (ا - محاورہ) (۱) مراد لینا - مراد رکھنا (۲) خواب کا نتیجہ بتانا۔
تعبیر گو - (ع - ف - ا - مذ) خواب کا نتیجہ بتانے والا۔
تَعبِیَہ - (تَع - بِ - یَہ) [ع - ا - مذ] (۱) آراستہ کرنا - سجانا (۲) پچی کاری کرنا - جڑنا (۳) کسی چیز کا کسی چیز میں اس طرح مِل جانا کہ علیحدہ معلوم نہ ہو۔
تَعَجُّب - (تَ - عَج - جُب) [ع - ا - مذ] اچنبھا - تحیّر - حیرت - حیرانی۔
تَعجِیل - (تَع - جِیل) [ع - ا - مث] (۱) جلدی کرنا - جلدی - عُجلت۔
تَعجِیلی - (تَع - جی - لی) [ع - ف - صف] تعجیل سے متعلق - تیزی سے۔
تعجیلی تار - وہ تار جسے عام تاروں کے مقابلے میں جلدی بھیجا جائے۔ ارجنٹ تار
تعجیلی تقسیم - وہ ڈاک جو خاص ہرکارے کے ذریعے سے بہت جلد بھیجی جائے۔
تعجیلی مراسلہ - وہ مراسلہ جو بلا تاخیر فوراً بھیجا جائے۔
تَعداد - (تَع - داد) [ع - ا - مث] (۱) گنتی - شمار (۲) اندازہ - تخمینہ - مقدار۔
تَعَدُّد - (تَ - عَد - دُد) [ع - ا - مذ] (۱) تعداد میں زیادہ ہونا (۲) بہتات - کثرت (۳) اعداد، گنتی (۴) ضرب دینا - بڑھنا۔
تعدُّدِ ازدواج - تعدُّدِ ازواج - بیک وقت ایک سے زیادہ شادیاں کرنا - چند زنی - چند شوئی۔
تعدُّدِ شوہری - تعدُّدِ شوئی - ایک عورت کا بیک وقت کئی مردوں سے شادی کرنا - چند شوہری - (انگ) (Polygamy)
تَعَدّی - (تَ - عَد - دی) [ع - ا - مث] (۱) حد سے بڑھ جانا (۲) ظلم - ستم - جور - جفا (۳) ناانصافی - ناحق۔
تَعدِیل - (تَع - دِیل) [ع - ا - مث] برابر کرنا - درست کرنا - ٹھیک کرنا۔
تعدیلِ ارکان - فقہ میں ارکانِ نماز کا آہستہ آہستہ ٹھیک طور سے ادا کرنا
تَعدِیَہ - (تَع - دِیَہ) [ع - ا - مذ] فعلِ لازم کو متعدی بنانا۔
تَعَذُّر - (تَ - عَذ - ذُر) [ع - ا - مذ] (۱) عذر کرنا - حجت کرنا (۲) عذر - حجت - معذوری (۳) کسی کام کا دشوار ہونا۔
تَعذِیب - (تَع - ذِیب) [ع - ا - مث] عذاب کرنا - دُکھ دینا۔
تَعذِیر - (تَع - ذِیر) [ع - ا - مث] (۱) عذر پیش کرنا (۲) معذور رکھنا۔ جمع: تعذیرات۔
تَعَرُّض - (تَ - عَر - رُض) [ع - ا - مذ] (۱) سامنے آنا - پیش ہونا (۲) روکنا - مزاحمت کرنا (۳) مزاحمت - روک۔
تَعَرُّف - (تَ - عَر - رُف) [ع - ا - مذ] (۱) شناخت کرنا (۲) بتانا - جتانا۔
تَعرِیب - (تَع - رِیب) [ع - ا - مث] کسی غیر زبان کے لفظ کو عربی بنا لینا۔
تَعرِیض - (تَع - رِیض) [ع - ا - مث] (۱) چھیڑنا - کنائے سے بات کہنا (۲) اعتراض۔
تَعرِیف - (تَع - رِیف) [ع - ا - مث] (۱) واقفیت کرانا - شناسائی کرانا (۲) واقفیت - شناسائی (۳) ثنا - مدح (۴) بیان کرنا - شرح کرنا - کسی چیز کا حلیہ بیان کرنا - (۵) صفت - پہچان۔
تعریفُ المجہول بالمجہول - (ع - ا - مث) کسی نامعلوم بات کو اس طرح جتانا کہ سمجھ میں نہ آئے۔
تعریف کرتے منہ سوکھنا - (ا - محاورہ) بہت زیادہ تعریف کرنا۔
تعریف کے پُل (باندھ دینا) باندھنا - (ا - محاورہ) بے انتہا تعریف کرنا۔
تعریفی - (تَع - رِی - فی) [ع - ف - صف] قابلِ تعریف۔
تعزُّز - (ع - ف) عزیز ہونا (۲) عزت - اعزاز۔
تَعزِیَت - (تَع - زِ - یَت) [ع - ا - مث] ماتم پُرسی - مُردے کے پسماندوں سے اظہارِ ہمدردی - پُرسا - ماتم۔
تعزیت خانہ - (ع - ف - ا - مذ) ماتم پُرسی کرنے کی جگہ - ماتم کا گھر۔
تعزیت نامہ - (ع - ف - ا - مذ) ماتم پُرسی کا خط۔
تَعزِیر - (تَع - زِیر) [ع - ا - مث] (۱) سیاست - سزا - گوشمالی (۲) تنبیہہ کرنا - سرزنش کرنا - جمع: تعزیرات۔
تَعزِیرات - (تَع - زِی - رات) [ع - ا - مث] تعزیر کی جمع - سزائیں۔
تعزیراتِ پاکستان - (ہ - ا - مث) حکومتِ پاکستان میں فوجداری قانون کی سزائیں
تَعزِیری - (تَع - زِی - ری) [ع - ف - صف] سزا سے متعلق۔
تعزیری کارروائی - (ع - ف - ا - مث) ایسی کارروائی، جو سزا دینے کے لئے کی جائے۔
تَعزِیل - (تَع - زِیل) [ع - ا - مث] موقوف کرنا - عہدے سے ہٹانا۔
تَعزِیَہ - (تَع - زِ - یَہ) [ع - ا - مذ] (۱) ماتم پُرسی (۲) حضرت امام حسین اور اہل بیت علیہما السلام کی تربتوں کی نقل جو محرم کے دنوں میں بطور یادگار کاغذ اور بانس وغیرہ سے بناتے ہیں۔
تعزیہ اٹھانا - (ا - محاورہ) تعزیے کو گشت کرانا - ٹھنڈا کرنے یا دفن کرنے کے لیے لے جانا۔
تعزیہ ٹھنڈا ہونا - (ا - محاورہ) (۱) تعزیے کا دفن ہونا (۲) کسی مشہور اور بڑے آدمی کا مر جانا (۳) کوٹھی بیٹھ جانا - دیوالہ نکل جانا۔
تعزیہ دار - (ع - ف - صف) جو شخص تعزیہ بنا کر رکھے یا نکالے۔
تعزیہ داری - (تعزیہ بنانا اور ماتم وغیرہ کا انتظام کرنا۔

تعزیہ نکالنا۔ دیکھیے تعزیہ اُٹھانا۔
تعسیر۔ (تَ۔عَس۔سِیر) (ع۔ا۔مذ) (۱) مشکل ہونا۔ دشوار ہونا۔
تعشق۔ (تَ۔عَش۔شُق) (ع۔ا۔مذ) (۱) چاہ۔ عشق۔ پیار۔ محبت۔ پریم۔ (۲) شوق۔ اشتیاق۔ تمنا۔ آرزو۔
تعصب۔ (تَ۔عَص۔صُب) (ع۔ا۔مذ) (۱) حمایت۔ طرف داری۔ جو بیجا ہو۔ ہٹ (۲) بے جا حمایت۔ جمع۔ تعصبات۔
تعطف۔ (تَ۔عَط۔طُف) (ع۔ا۔مذ) (۱) مہربانی کرنا (۲) مہربانی۔
تعطل۔ (تَ۔عَط۔طُل) (ع۔ا۔مذ) بے کار رہنا۔ خالی ہونا۔
تعطیل۔ (تع۔طِیل) (ع۔ا۔مث) (۱) خالی کرنا۔ سنسان کرنا (۲) کام سے فارغ کرنا (۳) چھٹی۔ جمع: تعطیلات۔
تعطیل (عام) عامہ۔ ایسی چھٹی، جو پورے ملک میں ہو۔ عام چھٹی۔
تعظیم۔ (تع۔ظِیم) (ع۔ا۔مث) (۱) بڑا جاننا۔ عزت۔ حرمت۔ وقعت۔ توقیر۔ قدر و منزلت۔
تعظیم بجا لانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) عزت کرنا (۲) آداب بجالانا۔
تعظیم دینا۔ (ا۔محاورہ) کسی کے آنے پر کھڑے ہو جانا۔ استقبال کرنا استقبال کر کے بٹھانا (۲) سلامی اُتارنا۔
تعظیم سے پیش آنا۔ (ا۔محاورہ) عزت کرنا۔ اخلاق سے ملنا۔
تعظیم کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) عزت کرنا۔ آداب بجالانا (۲) سلامی اُتارنا۔
تعفف۔ (تَ۔عَف۔فُف) (ع۔ا۔مذ) (۱) پارسائی۔ پرہیزگاری۔ عفت۔ (۲) دین داری۔
تعفن۔ (تَ۔عَف۔فُن) (ع۔ا۔مذ) سڑاند۔ بدبو۔ عفونت۔
تعقب۔ (تَ۔عَق۔قُب) (ع۔ا۔مذ) پیچھا کرنا۔
تعقل۔ (تَ۔عَق۔قُل) (ع۔ا۔مذ) سمجھنا۔ سوچنا۔ غور کرنا۔
تعقیب۔ (تع۔قِیب) (ع۔ا۔مث) (۱) نماز پڑھنے کے بعد وظیفے کے لئے بیٹھنا۔ (۲) کسی چیز کو کسی چیز کے بعد کرنا۔
تعقید۔ (تع۔قِید) (ع۔ا۔مث) (۱) مضبوط باندھنا۔ گرہ دینا (۲) پوشیدہ بات کہنا (۳) اصطلاح علم معانی میں الفاظ کا اپنے صحیح مقام سے آگے پیچھے ہو جانا۔
تعقید لفظی۔ (ع۔ا۔مث) لفظوں کو آگے پیچھے کر دینا۔ جس سے معنی سمجھنے میں دقت ہو۔
تعقید معنوی۔ (ع۔ا۔مث) ایسا لفظ استعمال کیا جائے۔ جس سے جو شاعر کی مُراد کچھ اور ہو مگر محل استعمال میں کچھ اور معنی دے رہا ہو۔
تعلق۔ (تَ۔عَل۔لُق) (ع۔ا۔مذ) (۱) علاقہ۔ لگاؤ۔ مناسبت (۲) رشتے داری (۳) میلان۔ رجحان (۴) محبت (۵) سروکار۔ واسطہ (۶) ملازمت (۷) جاگیرداد۔ ملکیت (۸) آشنائی۔
تعلق خاطر۔ (ع۔ا۔مذ) دل کا لگاؤ۔ میلان طبع۔
تعلق دار۔ (ع۔ف۔صف) (۱) رشتے دار (۲) دوست۔ میل جول رکھنے والا۔
تعلق داری۔ (ع۔ف۔ا۔مث) رشتہ۔ تعلق۔ دوستی۔ میل جول۔
تعلق رکھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) میل جول رکھنا (۲) علاقہ رکھنا۔ سروکار رکھنا۔
تعلق رہنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) محبت رہنا۔ الفت رہنا (۲) دوستی رہنا۔

تعلق منقطع ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) دوستی جاتی رہنا۔ تعلق چھوٹ جانا۔
تعلق ناجائز۔ (ف۔صف) بغیر بیاہ شادی کے مرد و عورت کا جنسی تعلق۔
تعلق (ہو جانا) ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ملازمت ہو جانا۔ نوکر ہو جانا (۲) آشنائی ہو جانا۔ آنکھ لڑ جانا۔
تعلقات۔ (تَ۔عل۔لُ۔قات) (ع۔ا۔مذ) تعلق کی جمع۔ واسطے۔ مراسم عزیزداریاں۔
تعلقات اچھے ہونا۔ (ا۔محاورہ) یارانہ ہونا۔ آپس میں اُلفت پیار ہونا۔
تعلقہ۔ (تَ۔عَل۔لُ۔قہ) (ع۔ا۔مذ) (۱) ملکیت۔ جائیداد (۲) صوبے کا ایک حصہ۔ ضلع (۳) زمینداری۔ علاقہ۔ جاگیر۔ جمع: تعلقہ جات۔
تعلقہ دار۔ وہ رئیس، جو زمینداری میں حق اعلےٰ رکھتے تھے۔ جاگیر دار۔ زمیندار۔
تعلقہ داری۔ زمینداری میں حق اعلیٰ رکھنا۔
تعلل۔ (تَ۔عَل۔لُل) (ع۔ا۔مذ) (۱) دل بہلانا (۲) وقت گزارنا۔ (۳) عذر پیش کرنا (۴) عذر۔ بہانہ۔ حیلہ۔
تعلم۔ (تَ۔عَل۔لُم) (ع۔ا۔مذ) علم پڑھنا۔ سیکھنا۔
تعلی۔ (تَ۔عَل۔لی) (ع۔ا۔مث) (۱) بلندی۔ ترقی۔ برتری۔ بزرگی۔ (۲) بڑائی۔ شیخی۔ ڈینگ۔ جمع: تعلیات۔
تعلی پر آنا۔ تعلی کی لینا۔ (ا۔محاورہ) شیخی مارنا۔ ڈینگ مارنا۔
تعلیق۔ (تع۔لِیق) (ع۔ا۔مث) (۱) ایک چیز کو دوسری چیز کے متعلق کرنا (۲) لٹکانا۔ دیر لگانا (۳) ایک قسم کا خط جو ایرانی لکھتے ہیں (۴) ملتوی کرنا (۵) مشابہت (ق)
تعلیق بالمحال۔ (ع۔ا۔مث) کسی امر کو ناممکن الوقوع امر پر منحصر کرنا۔
تعلیقہ۔ (تع۔لی۔قہ) (ع۔ا۔مذ) (۱) مال و اسباب کی ضبطی۔ مکان کی قرقی۔ (۲) قرق شدہ اسباب کی فہرست۔ جمع: تعلیقات۔
تعلیل۔ (تع۔لِیل) (ع۔ا۔مث) (۱) وجہ بیان کرنا۔ علت بیان کرنا۔ (۲) توجہ دلانا (۳) قواعد میں اعراب و حروف تبدیل کرنا۔
تعلیم۔ (تع۔لِیم) (ع۔ا۔مث) (۱) سکھانا۔ بتانا (۲) تلقین۔ ہدایت۔ تربیت۔
تعلیم ابتدائی۔ (ع۔ا۔صف) کسی علم و فن کے شروعات کو پڑھنا پڑھانا (۲) پرائمری جماعتوں کی تعلیم۔
تعلیم اعلیٰ۔ (ع۔ا۔مث) (۱) اعلےٰ پائے کی تعلیم (۲) کالج کی تعلیم۔
تعلیم (پانا) حاصل کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) علم سیکھنا (۲) تربیت پانا۔ ہدایت پانا۔ تلقین حاصل کرنا۔
تعلیم گاہ۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) تعلیم پانے کی جگہ (۲) مکتب۔ اسکول۔ کالج وغیرہ۔
تعلیم لینا۔ (ا۔محاورہ) علم حاصل کرنا۔
تعلیم نسواں۔ (ع۔ا۔صف) عورتوں اور لڑکیوں کی تعلیم۔
تعلیم یافتہ۔ (ع۔ف۔صف) پڑھا لکھا۔ تربیت یافتہ۔
تعلیمی۔ (تع۔لی۔می) (ع۔ف۔صف) تعلیم کا۔ تعلیم سے متعلق۔
تعلیمی ادارہ۔ (ع۔ف۔مذ) وہ مجلس، جو لوگوں کی تعلیم کا انتظام کرے۔

تعمق۔ (تَ۔عَم۔مُق) [ع۔ا۔مذ] (۱) غور کرنا۔کسی چیز کی تہ کو پہنچنا۔ (۲) گہرائی۔باریک بینی۔
تعمیر۔ (تَع۔مِیر) [ع۔ا۔مث] (۱) مکان بنانا۔عمارت بنانا (۲) مرمت کرنا (۳) عمارت۔مکان۔گھر (۴) بناوٹ۔ساخت۔ جمع: تعمیرات
تعمیق۔ (تَع۔مِیق) [ع۔ا۔مث] غور کرنا۔سوچنا۔دُور اندیشی سے کام لینا۔
تعمیل۔ (تَع۔مِیل) [ع۔ا۔مث] (۱) عمل کرنا (۲) حکم بجا لانا (۳) بجا آوری عمل درآمد۔
تعمیل سمن۔ (قانون) سرکاری پروانۂ طلبی کی تعمیل۔
تعمیل کنندہ۔ تعمیل کرنے والا۔حکم بجا لانے والا۔
تعمیم۔ (تَع۔مِیم) [ع۔ا۔مث] (۱) عام کرنا۔ہر ایک کو شامل کرنا (۲) عمومیت۔کلیت۔ جمع: تعمیمات۔
تعمیہ۔ (تَع۔مِ۔یَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) اندھا کرنا (۲) معما کہنا (۳) مادۂ تاریخ کی کمی۔کسی حرف، لفظ یا فقرے سے پوری کر دینا۔
تعنت۔ (تَ۔عَن۔نُت) [ع۔ا۔مذ] عیب جوئی۔نکتہ چینی۔بدگوئی۔
تعوذ۔ (تَ۔عَو۔وُذ) [ع۔ا۔مذ] اعوذ باللہ کہنا۔ جمع: تعوذات۔
تعویذ۔ (تَع۔وِیذ) [ع۔ا۔مذ] (۱) پناہ دینا۔امان۔بچاؤ (۲) وہ کاغذ یا تختی جس پر اعداد یا اسمائے الٰہی کی خانہ پُری کر کے حصولِ مراد یا حفاظت کے لئے گلے میں ڈالتے یا کسی اور عضو پر باندھتے ہیں۔ (۳) اینٹوں یا پتھر کا نشان، جو قبر کے اُوپر بناتے ہیں (۴) گلے کا ایک زیور
تعویذ بخشنا۔ (امحاورہ) (۱) تعویذ دینا (۲) تعویذ لکھنے کی اجازت دینا۔
تعویذ بنانا۔ (امحاورہ) کسی کو ہر وقت پاس رکھنا۔
تعویذ بہانا۔ (امحاورہ) حصولِ مقصد کے لئے دریا میں تعویذ ڈالنا۔
تعویذ چاٹنا۔ (امحاورہ) ذہن بڑھنے یا دفع مرض کے لئے کوئی نقش یا کلامِ الٰہی کا لکھا ہوا پرزہ زبان سے چاٹنا۔
تعویذ دھو کے پینا۔ (امحاورہ) کاغذ کا یا قبر کا تعویذ برائے دفع بیماری دھو کر پیتے ہیں۔
تعویذ عمل میں ہونا۔ (امحاورہ) کسی شخص میں اتنی روحانی قوت ہونا کہ اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا تعویذ اثر دکھائے۔
تعویذ کرنا۔ (امحاورہ) کسی کاغذ کو بہت حفاظت سے رکھنا۔
تعویذ گاڑنا۔ (امحاورہ) حصولِ مقصد کے لئے تعویذ زمین میں دفن کر دینا۔
تعویذ گنڈے کے بھروسے پر نہ رہنا، کچھ کمر کا بھی زور لگانا۔ (مثل) کام محنت سے ہوتا ہے۔خود بھی کوشش کرنی چاہئے۔خالی توکل پر نہیں رہنا چاہیے۔
تعویذ لحد۔ [ع۔ا۔مذ] تعویذ کی شکل، جو قبر کے درمیان بنی ہوتی ہے۔
تعویذی۔ (تَع۔وِی۔ذی) [ع۔ف بصف] تعویذ سے متعلق۔تعویذ کی مانند۔
تعویذی گلوری۔ مربع پان کا بیڑا۔چوکھونٹا بیڑا۔
تعویذیا۔ (تَع۔وِیذ۔یا) [ع۔اُ۔صف] ایک قسم کا کبوتر۔جس کے گلے میں سفید پر تعویذ کی شکل کے ہوتے ہیں۔
تعویق۔ (تَع۔وِیق) [ع۔ا۔مث] (۱) ڈھیل۔دیر (۲) ٹال مٹول۔
تعہد۔ (تَ۔عَہ۔ہُد) [ع۔ا۔مذ] (۱) وعدہ۔عہد (۲) عہد نامہ۔پٹا۔اقرار نامہ

تعہد دار۔ [ع۔ا۔مذ] اقرار نامہ رکھنے والا۔پٹے دار۔
تعیش۔ (تَ۔عَی۔یُش) [ع۔ا۔مذ] عیش کا سامان مہیا کرنا۔عیش و عشرت۔
تعیشات۔ (تَ۔عَی۔یُ۔شات) [ع۔ا۔مذ] تعیش کی جمع (۱) تکلفات (۲) سامان عیش و راحت۔
تعین۔ (تَ۔عَی۔یُن) [ع۔ا۔مذ] (۱) ٹھہرانا۔مقرر کرنا۔معین کرنا۔مخصوص کرنا (۲) تقرری۔تعیناتی (۳) روک۔قید۔
تعین دعویٰ۔ دعوے کا مقرر کرنا۔
تعینات۔ (تَ۔عَی۔یُ۔نات) [ع۔ا۔مذ] تعین کی جمع۔تقرریاں تعیناتیاں۔نوکری۔فرض۔
تعیناتی۔ (تَ۔عَی۔نا۔تی) [اُ۔ا۔مث] تقرر۔
تعیین۔ (تَع۔یِین) [ع۔ا۔مث] مخصوص کرنا۔تخصیص۔مقرر کرنا۔تقرر۔

ت ـــ غ

تغابن۔ (تَ۔غا۔بُن) [ع۔ا۔مث] (۱) خسارہ۔نقصان (۲) دھوکا دینا۔غبن کرنا۔
تغادا۔ (تَ۔غا۔دا) [ق۔ا۔مذ] "تقاضا" کا قدیم تلفظ اور املا۔
تغار۔تغارا۔ (تَ۔غار۔تَ۔غا۔را) [ف۔ا۔مذ] (۱) مٹی کا کونڈا یا ناند (۲) وہ گڑھا جو گارا بنانے یا چونا بھگونے کے لیے بناتے ہیں۔
تغاری۔ (تَ۔غا۔ری) [ف۔ہ۔ا۔مث] (۱) آٹا گوندھنے کا برتن کونڈا۔ (۲) مٹی یا لوہے کا وہ برتن جس میں خمیر شدہ چونا رکھا جاتا ہے۔
تغافل۔ (تَ۔غا۔فُل) [ع۔ا۔مذ] (۱) جان بوجھ کر غفلت کرنا (۲) بے التفاتی۔کم توجہی۔بے پروائی۔
تغافل پسند۔تغافل پیشہ۔تغافل شعار، تغافل شیوہ۔تغافل کیش } غفلت شعار۔بے پروا عموماً معشوق کے متعلق استعمال ہوتا ہے۔
تغافل (پسندی) شعاری۔ [ع۔ف۔ا۔مث] بے التفاتی پسند کرنا۔کم توجہی اختیار کرنا۔
تغایر۔ (تَ۔غا۔یُر) [ع۔ا۔مذ] (۱) فرق۔تفاوت۔پھیر (۲) غیریت۔
تغذیہ۔ (تَغ۔ذِ۔یَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) غذا دینا۔پرورش کرنا (۲) خوراک۔غذا۔خورش۔
تغزل۔ (تَ۔غَز۔زُل) [ع۔ا۔مذ] (۱) غزل گوئی (۲) عشقیہ مضامین بیان کرنا۔
تغلب۔ (تَ۔غَل۔لُب) [ع۔ا۔مذ] (۱) غلبہ کرنا۔قبضہ کرنا (۲) غبن۔خیانت۔دغا۔
تغلیط۔ (تَغ۔لِیط) [ع۔ا۔مث] غلطی میں ڈالنا۔غلطی سے منسوب کرنا۔
تغما۔تغمہ۔ (تَغ۔ما) (تَغ۔مہ) [ت۔ا۔مذ] دیکھیے تمغہ۔اعزازی نشان۔
تغیر۔ (تَ۔غَی۔یُر) [ع۔ا۔مذ] (۱) بدلنا (۲) تبدیل حالت۔انقلاب۔ جمع: تغیرات۔
تغیر و تبدل۔ تبدیلیاں۔فرق۔

تغیراُت - (تَ - غَیْ - یُ - رات) [ع - ا - مذ] تغیر کی جمع - تبدیلیاں -
تغیرات ہر سالہ - ایک کتاب - جو تحصیلدار کے پاس رہتی ہے اور جس میں ہر سال کے تغیرات مثلاً نمبروں کا داخل خارج وغیرہ لکھے جاتے ہیں -
تغییر - (تَغ - یِیر) [ع - ا - مث] حالت بدل دینا -

ت ـــ ف

تف - (ف - ا - مذ) (۱) بخارات - بھاپ - دھواں (۲) گرمی -
تف - [ع] (۱) لعاب دہن - تھوک (۲) کلمۂ نفرین - لعنت - ملامت
تف نہ کرنا - (ا - محاورہ) پروا نہ کرنا - ادنیٰ توجہ بھی نہ کرنا -
تف ہے تیری اوقات پر - (ا - محاورہ) لعنت ہے تیرے اطوار پر -
تفاخر - (تَ - فا - خُر) [ع - ا - مذ] (۱) ڈینگ مارنا - فخر جتانا - غرور کرنا - اپنے آپ کو بڑا سمجھنا (۲) غرور - فخر -
تفاریق - (تَ - فا - رِیق) [ع - ا - مث] (۱) تفریق کی جمع - جدائیاں - تفرقے - فرق (۲) وقفے (۳) قسطیں -
تفاس - (تَ - فاس) [ع - ا - مث] تلاش - تحقیق -
تفاسیر - (تَ - فا - سیر) [ع - ا - مث] تفسیر کی جمع - تفسیریں -
تفاصیل - (تَ - فا - صیل) [ع - ا - مذ و مث] تفصیل کی جمع - تفصیلات -
تفاوت - (تَ - فا - وُت) [ع - ا - مذ] (۱) فاصلہ - دوری - فرق (۲) جدائی -
تفاوت ہونا - (ا - محاورہ) (۱) جدا ہونا - علیحدہ ہونا (۲) فرق ہونا -
تفاؤل - (تَ - فا - ؤُل) [ع - ا - مذ] فال نکالنا - شگون لینا -
تفتہ - (تَف - تہ) [ف - صف] (۱) بہت گرم (۲) جلا بھنا (۳) بے قرار - مضطرب (۴) مرجھایا ہوا - پیچیدہ (۵) عاشق -
تفتہ جاں - تفتہ جگر - تفتہ دل - (ف - صف) (۱) سوختہ جگر - دل جلا (۲) آتش عشق سے جلا ہوا -
تفتیدہ - (تَف - تی - دَہ) [ف - صف] جو چیز آفتاب یا آگ سے گرم ہوتی ہے -
تفتیش - (تَف - تیش) [ع - ا - مث] (۱) چھان بین - کھوج - تحقیقات - پوچھ پاچھ - اردو میں عام طور پر پولیس کی دریافت کے متعلق استعمال ہوتا ہے -
تفحص - (تَ - فَح - حُص) [ع - ا - مذ] جستجو - تلاش - ٹوہ - ڈھونڈ - جمع : تفحصات -
تفرج - (تَ - فَر - رُج) [ع - ا - مذ] (۱) کشائش - خوشحالی (۲) سیر - تماشا - تفریح - دل لگی -
تفرقہ - (تَف - رِ - قہ) [ع - ا - مذ] (۱) دو چیزوں میں فرق آنا (۲) فرق - اختلاف (۳) جدائی - فاصلہ - علیحدگی (۴) پھوٹ - نا اتفاقی -
تفرقہ اٹھ جانا - (ا - محاورہ) کوئی فرق نہ رہنا -
تفرقہ انداز ، پرداز - (ع - ف - صف) پھوٹ یا جدائی ڈالنے والا - عموماً آسمان کی صفت میں آتا ہے -

تفرقہ (اندازی) ، پردازی - (ع - ف - ا - مث) پھوٹ یا جدائی ڈالنے کا فعل
تفرقہ ڈالنا - (ا - محاورہ) مخالفت کرانا - پھوٹ ڈالنا - ان بن کرانا - فساد کرانا -
تفریح - (تَف - رِیح) [ع - ا - مث] (۱) غم دور کرنا (۲) دل لگی - خوش طبعی - (۳) ہوا خوری - سیر - دل بہلانا (۴) تازگی - فرحت -
تفریح طبع - (ع - ا - صف) دل بہلاوا - خوشی - دل لگی - ہنسی -
تفریحاً - (تَف - ری - حَن) [ع] از روئے تفریح ہنسی سے - مذاقاً - دل لگی سے -
تفرید - (تَف - رید) [ع - ا - مث] (۱) اکیلا رہ جانا - تنہا رہنا (۲) کسی بات میں فرد ہونا -
تفریس - (تَف - ریس) [ع - مث] (۱) پھاڑنا (۲) غیر زبان کے لفظ کو فارسی بنانا -
تفریط - (تَف - ریط) [ع - ا - مث] (۱) کمی کرنا - غفلت کرنا - کوتاہی - (۲) کسی کام میں کمی کرنا -
تفریق - (تَف - ریق) [ع - ا - مث] (۱) جدا کرنا - فرق ڈالنا (۲) جدائی - علیحدگی (۳) کسی بڑے عدد میں سے چھوٹے عدد کو گھٹانا (۴) تمیز - امتیاز (۵) (قانون) بٹائی - بانٹ - جمع : تفاریق -
تفریق نامہ - (ا) دستاویز جس میں ہر فریق کے حصے درج ہوں - (۲) اقرار نامہ - جو ان حصوں کا فیصلہ کردے - جن کا مختلف اشخاص نے دعویٰ کیا ہے -
تفسیدہ - (تَف - سی - دہ) [ف - صف] گرم - جلا ہوا -
تفسیر - (تَف - سیر) [ع - ا - ث] (۱) تشریح - تفصیل - توضیح - وضاحت - شرح کرنا - سمجھانا (۲) اصطلاحاً قرآن شریف کی شرح - جمع - تفاسیر
تفسیر دان - (ع - ا - مذ) علم تفسیر کا جاننے والا -
تفسیر کرنا - (ا - مص مرکب) واضح طور پر بیان کرنا - کھول کر بیان کرنا -
تفصیل - (تَف - صیل) [ع - ا - مث] (۱) جدا جدا کرنا - بیان کرنا (۲) تشریح - توضیح (۳) فہرست - فرد (۴) کیفیت - بیان - تذکرہ -
تفصیل وار - (ع - ا - مذ) مفصل طریقے سے -
تفصیلاً - (تَف - صی - لَن) [ع] مفصل طور پر - وضاحت سے -
تفصیلی - (تَف - صی - لی) [ع - صف] مفصل - مشرح -
تفضل - (تَ - فَض - ضُل) [ع - ا - مذ] (۱) زیادتی - بیشی (۲) برتری - فضیلت (۳) مہربانی - عنایت - لطف - کرم - کوئی مفاد پہنچانا -
تفضیح - (تَف - ضیح) [ع - ا - مث] رسوائی - بدنامی - فضیحت - بے عزتی -
تفضیل - (تَف - ضیل) [ع - ا - مث] ترجیح دینا - فوقیت دینا - فضیلت دینا
تفضیل بعض - (ع - ف - ا - مث) بعض پر ترجیح دینا - صفت کی وہ قسم جس میں موصوف کو بعض پر فضیلت دی جائے جیسے خوش تر - زیادہ تر
تفضیل کل - (ع - ف - ا - مث) سب پر فوقیت دینا - صفت کی وہ قسم جس میں موصوف کو سب پر ترجیح دی جائے جیسے بہترین - سب سے اچھا -
تفضیل نفسی - (ع - ف - ا - مث) ذاتی فضیلت - صفت کی وہ قسم - جس میں موصوف کی صرف صفت بیان کی جائے - کسی پر ترجیح نہ دی جائے جیسے اچھا
تفقد - (تَ - فَق - قُد) [ع - ا - مذ] (۱) مہربانی - دلجوئی (۲) تلاش - جستجو -
تفقہ - (تَ - فَق - قُہ) [ع - ا - مذ] (۱) علم فقہ جاننا (۲) عقلمند ہونا -

تفکّر۔ (تَ۔فک۔کُر) (ع۔ا۔مذ) سوچ بچار۔فکر۔اندیشہ۔ جمع: تفکرات۔
تفکّہ۔ (ع۔ا۔مذ) پھل کھانا۔میوہ کھانا۔لُطف۔مزہ۔
تفنگ۔ (تُ۔فنگ) (ف۔ا۔مث ومذ) (۱) ایک لمبی نالی جس میں سے پھونک کے ذریعے تیر یا کنکر پھینکتے ہیں (۲) ہوائی بندوق۔ توڑے دار بندوق۔
تفنگ انداز۔ (ف۔صف) (۱) تفنگ کے استعمال کا ماہر۔تیر انداز۔ بندوق چلانے والا (۲) وہ فاصلہ جہاں تک تیر، کنکر یا چھرا پہنچے۔
تفنگ کا پیالہ۔ (ف۔ا۔مذ) وہ مقام، جہاں بندوق کا گھوڑا گرتا ہے۔
تفنگ کا توتا۔ (ف۔ا۔مذ) توڑے دار بندوق کا وہ پُرزہ۔جس میں فیتہ رکھ کر بارُود کو آگ دیتے ہیں۔
تُفنگچی۔ (تُ۔فنگ۔چی) (ف۔ا۔مذ) بندوقچی۔ بندوق چلانے والا۔
تفنّن۔ (ت۔نن۔نُن) (ع۔ا۔مذ) (۱) طرح طرح کا ہونا۔ رنگ رنگ کا ہونا (۲) چہل۔ دل لگی۔خوش طبعی۔ہنسی مذاق۔
تفنّنِ طبع۔ (ع۔ا۔مذ) ہنسی۔ دل لگی۔تفریحی مشغلہ۔
تفوّق۔ (تَ۔فو۔وُق) (ع۔ا۔مذ) برتری۔فوقیت۔فضیلت۔بڑائی۔
تفویض۔ (تف۔ویض) (ع۔ا۔مث) سپردگی۔حوالگی۔تحویل۔ جمع: تفویضات۔
تَفَہُّم (تَ۔فَہ۔ہُم) (ع۔ا۔مذ) (۱) خود سمجھنا (۲) سمجھ۔عقل۔فہم۔ جمع: تفہمات۔
تفہیم۔ (تف۔ہیم) (ع۔ا۔مث) سمجھانا۔ جمع: تفہیمات۔

ت ـــ ق

تقابُل۔ (تَ۔قا۔بُل) (ع۔ا۔مذ) مقابلہ۔آمنے سامنے کھڑے ہونا۔
تقارُب۔ (تَ۔قا۔رُب) (ع۔ا۔مذ) (۱) باہم قریب ہونا۔ پاس پاس ہونا (۲) علم عروض کی ایک بحر کا نام۔
تقاریب۔ (تَ۔قا۔ریب) (ع۔ا۔مث) تقریب کی جمع۔موقعے۔رسمیں۔
تقاریر۔ (تَ۔قا۔ریر) (ع۔ا۔مث) تقریر کی جمع۔تقریریں۔ بیانات۔
تقاضا۔ (تَ۔قا۔ضا) (ع۔ا۔مذ) (۱) طلب۔تاکید۔تشدد۔عموماً دیا ہوا قرض واپس مانگنے کے متعلق استعمال ہوتا ہے (۲) خواہش۔ضرورت۔ احتیاج (۳) (قانون) دعوے کا مطالبہ۔
تقاضا اُترنا۔ (ا۔محاورہ) وہ چیز دی جانا یا وہ فعل کیا جانا۔جس کے لیے اصرار ہو۔
تقاضا اُٹھانا۔ (ا۔محاورہ) تقاضے کی برداشت کرنا۔
تقاضا کرنا۔ (ا۔مص مرکب) مطالبہ کرنا۔
تقاضائے بشریت۔ (ع۔ا۔مذ) انسانی ضرورت یا احتیاج۔
تقاضائے (سن) عمر۔ (ع۔ا۔مذ) عمر کی ضرورت کے لحاظ سے۔
تقاضائے وقت۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) وقت اور زمانے کے مناسب حال۔
تقاضے کا حقہ بھی نہیں پیا جاتا۔ (مثل) جس بات میں ذرا بھی جھگڑا ہو۔ وہ نہیں کرنی چاہیئے۔ قرض بالکل نہیں لینا چاہیئے۔

تقاطُر۔ (تَ۔قا۔طُر) (ع۔ا۔مذ) بوندا باندی۔پے در پے قطرے گرنا۔
تقاطُع۔ (تَ۔قا۔طُع) (ع۔ا۔مذ) منقطع ہونا۔ دو خطوں کا ایک دوسرے کو کاٹنا۔
تقاوی۔ (تَ۔قا۔وی) (ع۔ا۔مث) (۱) قوت دینا (۲) وہ روپیہ جو سرکار کی طرف سے زراعت کے لیے بطور امداد کاشتکاروں کو دیا جاتا ہے۔
تقاویم۔ (ت۔قا۔ویم) (ع۔ا۔مذ و مث) تقویم کی جمع: جنتریاں۔
تقبیل۔ (تق۔بیل) (ع۔ا۔مث) چومنا۔بوسہ دینا۔
تقدّس۔ (تَ۔قد۔دُس) (ع۔ا۔مذ) پاکیزگی۔ پاکی۔
تقدّس مآب۔ (ع۔صف) پاکیزہ۔پاک۔بزرگ۔پرہیزگار۔آدمی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔
تقدّم۔ (تَ۔قد۔دُم) (ع۔ا۔مذ) (۱) آگے بڑھنا۔پیش قدمی (۲) پہلے ہونا۔ (۳) فوقیت (کسی سے زمانے۔ سلسلے۔اہمیت میں) مقدم ہونا۔
تقدیر۔ (تق۔دیر) (ع۔ا۔مث) (۱) اندازہ۔مقدار۔قسمت۔مقسوم۔وہ اندازہ جو حق تعالیٰ نے روزِ اوّل ہر چیز کے لئے مقرر کر دیا ہے۔نصیب۔بخت۔ مقدر۔
تقدیر آزمانا۔ (ا۔محاورہ) قسمت کے بھروسے پر کوئی کام کرنا۔بخت آزمانا۔
تقدیر اُلٹنا۔تقدیر بگڑنا۔تقدیر پلٹنا۔ (ا۔محاورہ) مقدر کا برگشتہ ہونا۔ حالات کا موافق نہ رہنا۔
تقدیر اُونچی جگہ لڑنا۔ (ا۔محاورہ) امیر گھر میں شادی ہونا۔
تقدیر پر چھوڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کسی معاملے میں کوشش نہ کرنا۔راضی بہ رضائے خدا ہونا۔
تقدیر پھرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) اقبال نہ رہنا (۲) با اقبال ہونا۔ بھلے دن آنا۔
تقدیر پھوٹ جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) تقدیر کا بگڑ جانا (۲) بُری جگہ شادی ہونا (۳) معاملہ خراب ہو جانا۔مقدمہ بگڑ جانا۔
تقدیر (جاگنا) چمکنا۔ (ا۔محاورہ) وقت کا موافق ہونا۔بھلے دن آنا۔ بخت یاور ہونا۔
تقدیر سو جانا۔ (ا۔محاورہ) قسمت کا ناموافق ہونا۔
تقدیر سے۔ خوش قسمتی سے۔ اتفاقیہ۔
تقدیر سے زور نہیں چلتا۔ (ا۔مقولہ) قسمت میں جو ہے۔وہی ہوگا۔ تدبیر سے آدمی بُری بات کو روک نہیں سکتا۔
تقدیر سیدھی ہونا۔ (ا۔محاورہ) بخت یاور ہونا۔بھلے دن آنا۔
تقدیر کا بدا۔ (ا۔صف) نصیبوں کا لکھا۔نوشتۂ تقدیر۔
تقدیر کا برگشتہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) تقدیر کا اُلٹ جانا۔وقت پھر جانا۔
تقدیر کا بل۔ (ا۔محاورہ) قسمت کا پھیر۔تقدیر کی بُرائی۔
تقدیر کا بل نکل جانا۔ (ا۔محاورہ) بدبختی دُور ہونا۔ بُرے دن نکل جانا
تقدیر کا پلٹا کھانا۔ (ا۔محاورہ) اچھی سے بُری یا بُری سے اچھی حالت ہو جانا۔
تقدیر کا پھیر۔ (ا۔محاورہ) قسمت کا چکر۔بدنصیبی۔
تقدیر کا دامن پکڑنا۔ (ا۔محاورہ) کام قسمت پر چھوڑنا۔
تقدیر کا دھنی۔ (ا۔صف) خوش قسمت شخص۔صاحب نصیب۔
تقدیر کا سکندر۔ (ا۔صف) نہایت خوش قسمت۔ بہت خوش اقبال۔

تقدیر کا سو جانا۔ (ا۔ محاورہ) بدبختی آجانا۔ حالات کا موافق نہ رہنا۔

تقدیر کا کھوٹا۔ (ا۔ صف) بدقسمت۔ بدنصیب۔

تقدیر کا کھوٹا کیوں نہ اٹھائے ٹوٹا۔ (مثل) بدنصیب ہمیشہ نقصان اٹھاتا ہے۔

تقدیر کا کھیل۔ (ا۔ صف) قسمت کے کرشمے۔ قسمت کی باتیں۔

تقدیر کا لکھا۔ (ا۔ صف) نوشتۂ ازلی۔ کرم۔ لیکھ۔

تقدیر کا لکھا پورا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) جو قسمت میں ہو وہ ہو جانا۔

تقدیر کا لکھا یونہی تھا۔ (ا۔ مقولہ) اسی طرح ہونا تھا۔ قسمت میں اسی طرح تھا۔

تقدیر کا منہ پھیر لینا۔ (ا۔ محاورہ) تقدیر اُلٹنا۔ بدبختی آجانا۔

تقدیر کا موافق ہونا۔ (ا۔ محاورہ) اچھے دن ہونا۔ خوش اقبالی ہونا۔

تقدیر کا ہیٹا۔ (ا۔ صف) تقدیر کا کھوٹا۔ بدنصیب۔ بدبخت۔

تقدیر کو رونا۔ (ا۔ محاورہ) بدقسمتی کا شکوہ کرنا۔

تقدیر کو سونپنا۔ (ا۔ محاورہ) کام میں خدا سے بہتری کی امید رکھنا۔ قسمت پر چھوڑنا۔

تقدیر کھل جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تقدیر چمکنا۔ (۲) شادی ہو جانا۔

تقدیر کھوٹی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) قسمت بُری ہونا۔ بدقسمت ہونا۔ بدنصیب ہونا۔

تقدیر کی یاوری۔ نصیبے کی امداد۔ خوش قسمتی۔

تقدیر کے آگے تدبیر نہیں چلتی۔ (مثل) قسمت خراب ہو تو اس کا کوئی علاج نہیں۔

تقدیر کے لکھے کو کون میٹے۔ (مثل) تقدیر بدل نہیں سکتی۔ جو قسمت میں لکھا ہے ضرور ہو کر رہتا ہے۔

تقدیر کے ہاتھ بات ہے۔ (ا۔ محاورہ) جو ہونا ہے وہ ہوگا۔ معاملہ خدا کے سپرد ہے۔

تقدیر لڑنا۔ (ا۔ محاورہ) قسمت کا سازگار ہونا۔ تقدیر کا موافق آنا۔

تقدیر موافق ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بخت یاور ہونا۔

تقدیر میں لکھا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) قسمت میں ہونا۔

تقدیر میں لکھنا۔ (ا۔ محاورہ) خدا کا مقدر کرنا۔

تقدیر والا۔ (ا۔ صف) خوش نصیب۔

تقدیر یاور ہونا۔ (ا۔ محاورہ) قسمت مددگار ہونا۔

تقدیر یونہی تھی۔ (ا۔ محاورہ) قسمت میں اسی طرح لکھا تھا۔ نقصان کے موقع پر تسلی کے لیے کہتے ہیں۔

تقدیری۔ (تَق۔ دی۔ ری) (ع۔ ف۔ صف) تقدیر کے متعلق۔ قسمت کا۔

تقدیری (امر، معاملہ)۔ ہونی۔ ہونے والی بات۔ وہ بات جس میں تدبیر کو دخل نہ ہو اور ضرور پوری ہو کر رہے۔

تقدیس۔ (تَق۔ دیس) (ع۔ امث) (۱) پاکیزگی۔ پاکی۔ تقدس۔

تقدیس و تحمید۔ (ع۔ امث) خدا کی پاکی بیان کرنا۔ حمد کرنا۔

تقدیم۔ (تَق۔ دیم) (ع۔ امث) (۱) پیش کرنا (۲) مقدم سمجھنا (۳) ترجیح۔ فوقیت (۴) پیش قدمی (۵) آگے بھیجنا (۶) افضلیت۔ مقدم ہونا۔

تقدیم و تاخیر۔ (۱) پہلے کو پیچھے اور پیچھے کو پہلے کر دینا (۲) آگے پیچھے کرنا۔

تقرُّب۔ (تَ۔ قَر۔ رُب) (ع۔ امذ) (۱) نزدیکی ڈھونڈنا (۲) نزدیکی۔ قرب۔ جمع: تقربات۔

تقرُّر۔ (تَ۔ قَر۔ رُر) (ع۔ امذ) (۱) مقرر کرنا۔ تعین (۲) ملازم ہونا (۳) ملازمت۔ نوکری۔

تقریب۔ (تَق۔ ریب) (ع۔ امث) (۱) قریب کرنا۔ نزدیک آنا (۲) باعث۔ سبب۔ وجہ (۳) شادی۔ بیاہ یا اور کوئی رسم جب رشتے دار جمع ہوں (۴) مطلب۔ مقصد (۵) ملاقات کا ذریعہ نکالنا (۶) ذکر۔ تذکرہ (۷) موقع۔ محل (۸) قربت۔ پہنچ۔ رسائی (۹) قرینہ۔ قیاس۔ امتحان۔

تقریباً۔ (تَق۔ ری۔ بَن) (ع۔ م) تخمیناً۔ قریب قریب۔

تقریبات۔ (تَق۔ ری۔ بات) (ع۔ امث) تقریب کی جمع۔ رسوم۔ اجتماعات۔

تقریر۔ (تَق۔ ریر) (ع۔ امث) (۱) بیان۔ ذکر۔ گفتگو۔ بات چیت (۲) بحث مباحثہ۔ حجت (۳) وعظ۔ تذکرہ۔ جمع: تقاریر۔ تقریرات۔

تقریر کا شہد و شکر ہونا۔ (ا۔ صف) نہایت شیریں اور فصیح گفتگو ہونا۔

تقریر کا لچھا بندھ جانا۔ (ا۔ محاورہ) نہایت شستہ اور سلسلہ وار گفتگو ہونا۔

تقریریں چھٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) باتیں ہونا (۲) حجت ہونا۔ بحث مباحثہ ہونا۔

تقریراً۔ (تَق۔ ری۔ رَن) (ع) زبانی۔ تقریری۔

تقریری۔ (تَق۔ ری۔ ری) (ع۔ ف۔ صف) تحریری کے خلاف۔ زبانی۔

تقریظ۔ (تَق۔ ریظ) (ع۔ امث) کتاب اور مصنف کی تعریف۔

تقسیم۔ (تَق۔ سیم) (ع۔ امث) (۱) حصے کرنا۔ بانٹنا (۲) بانٹ۔ بٹوارا۔ حساب کا ایک قاعدہ۔ جس میں ایک عدد کو دوسرے پر تقسیم کرتے ہیں۔

تقسیم بھیا چاری۔ (ا۔ مث) ان حصے داروں میں زمین کی تقسیم جو کل مالگذاری کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں۔

تقسیم مختصر۔ چھوٹی تقسیم۔ لمبی تقسیم کے خلاف اعداد کی تقسیم کا ایک مختصر طریقہ۔

تقسیم مرکب۔ وہ تقسیم جس میں مقسوم کوئی رقم یا ناپ ہو۔

تقسیم مکمل۔ (۱) پوری پوری تقسیم (۲) اعداد کی وہ تقسیم جس میں کچھ باقی نہ بچے۔

تقسیم نامہ۔ (ف۔ امذ) وہ تحریر جس میں تقسیم جائداد کی تفصیل لکھی ہو۔

تقشُّف۔ (تَ۔ قَش۔ شُف) (ع۔ امذ) (۱) درویشی۔ غریبی۔ موٹا جھوٹا لباس پہننا۔ سخت زندگی بسر کرنا۔

تقشیر۔ (ع۔ امث) (۱) چھلکا اتارنا۔ چھیلنا۔ مقشر کرنا۔

تقصیر۔ (تَق۔ صیر) (ع۔ امث) (۱) کوتاہی۔ کمی (۲) خطا۔ قصور (۳) سہو۔ بھول چوک۔ جمع: تقصیرات۔

تقصیر وار۔ (ع۔ ف۔ امث) قصوروار۔ مجرم۔ گنہ گار۔ ملزم۔

تقطیر۔ (تَق۔ طیر) (ع۔ امث) (۱) قطرہ قطرہ ٹپکانا (۲) ٹپکنا۔

تقطیع۔ (تَق۔ طیع) (ع۔ امث) (۱) ٹکڑے ٹکڑے کرنا (۲) علم عروض کی اصطلاح میں شعر کے اجزا کو بحر کے اوزان پر وزن کرنا (۳) الف بے تے کے وہ معنے جن میں حرفوں کو ایک دوسرے سے ملانا سکھاتے ہیں (۴) کتاب کا سائز۔ جمع: تقطیعات۔

تقلّب۔ (تَ۔ قَل۔ لُب) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) پھیرنا۔ اُلٹنا (۲) تبدیلی۔ ترمیم۔ (۳) حیاتیات کی اصطلاح میں تبدیلِ نوع۔
تقلید۔ (تق۔ لید) (ع۔ ا۔ مث) نقل۔ پیروی۔ کسی کے قدم بقدم چلنا۔ کسی کی متابعت کرنا۔
تقلیدی۔ (تق۔ لی۔ دی) (ع۔ صف) نقل کیا ہوا۔ نقلی۔
تقلیل۔ (تق۔ لیل) (ع۔ ا۔ مث) (۱) کم کرنا۔ تھوڑا کرنا (۲) کمی۔ قلت۔
تقلیلِ قدرِ زر۔ زر (سکّہ) کی قیمت گھٹانا۔
تقوا۔ (تق۔ وا) (ق۔ ا۔ مذ) (۱) سہارا۔ بھروسہ۔ ہمت (۲) تسلی۔ اطمینان۔
تقویٰ۔ (تق۔ وی) (ع۔ ا۔ مذ) خدا کا خوف۔ پرہیزگاری۔ پارسائی۔ اپنے آپ کو گناہ سے بچانا۔
تقویت۔ (تق۔ وِ۔ یَت) (ع۔ ا۔ مث) (۱) مضبوط کرنا۔ طاقت دینا (۲) طاقت۔ قوت (۳) تسلی۔ تسکین (۴) پشتی۔ مدد۔
تقویم۔ (تق۔ وِیم) (ع۔ ا۔ مث) (۱) سیدھا کرنا (۲) قائم کرنا (۳) تخمینہ لگانا (۴) اندازہ (۵) جنتری۔ پترا۔ وہ کتاب جس میں سال بھر کی تاریخیں ستاروں کے مقامات اور گہن وغیرہ کا ذکر ہوتا ہے۔ کیلنڈر۔
جمع: تقاویم۔
تقویمِ پارینہ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) (۱) پرانی جنتری (۲) بیکار چیز۔ نکمی چیز (۳) (کنایۃً) بوڑھا۔
تقویمِ پارینہ بکار نمی آید۔ مثل۔ پرانی جنتری کسی کام نہیں آتی۔ فضول چیز کو سنبھال کر رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔
تقویمی۔ (تق۔ وِ۔ می) (ع۔ صف) جنتری سے متعلق۔
تقویمی مہینہ۔ (ع۔ ا۔ مذ) شمسی مہینہ۔
تقی۔ (تَ۔ قی) (ع۔ صف) خدا سے ڈرنے والا۔ پرہیزگار۔ پارسا۔
تقیّد۔ (تَ۔ قَی۔ یُد) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) قید کرنا (۲) تاکید۔ تنبیہہ۔
تقیہ۔ (تَ۔ قی۔ یہ) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) خدا کا ڈر۔ پرہیزگاری (۲) وہ راز جو دل میں ہو، مگر کسی کے خوف سے ظاہر نہ کیا جائے (۳) ڈر کی وجہ سے حق پوشی کرنا (۴) شیعہ مسلمانوں کے عقیدے میں کسی ظلم کے ڈر سے حق پوشی۔

ت ــ ک

تک۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) بڑی ترازو جس کو زمین پر نصب کرتے ہیں (۲) (حرفِ جار) پاس۔ نزدیک (۳) حد اور فاصلہ ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے۔
تُک۔ (ہ۔ ا۔ مذ و مث) (۱) قافیہ۔ سجع (۲) غزل یا نظم کا ایک شعر (۳) وہ بات، جو اپنی طرف سے بنائی جائے۔ زٹل۔
تُک بند۔ (ہ۔ ف۔ صف) (۱) تُک سے تُک ملانے والا (۲) بکواسی۔
تُک بندی۔ (۱) زٹل قافیے (۲) ایسے شعر جن کا وزن، ردیف، قافیہ درست نہ ہو (۳) بکواس۔
تُک (جوڑنا) ملانا۔ (۱) قافیہ ملانا (۲) گھٹیا شعر کہنا۔

تِکّا۔ (تِک۔ کا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) گوشت کا ٹکڑا۔ لمبی یا پتلی بوٹی (۲) لوتھڑا۔ (۳) بخیہ۔
تِکّا اُتارنا۔ (ا۔ محاورہ) گوشت کی بوٹیاں وار کر چیلوں کو ڈالنا۔
تِکّا بوٹی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ دھجیاں اُڑانا (۲) بانٹ لینا۔
تِکّے (پکانا) لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کباب لگانا (۲) چھیڑنا۔ طنز کرنا۔ (۳) طعن و تشنیع کرنا۔
تُکّا۔ (تُک۔ کا) (ہ۔ ا۔ مذ) وہ تیر جس میں بھال نہ ہو، بلکہ گھنڈی یا تکمہ ہو۔ بان۔ ناوک (۲) (بن) تکی کی گلی۔
تُکّا چلانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) اٹکل پچو تیر چلانا (۲) کوئی فضول کام کرنا۔
تُکّا سا۔ (ا۔ صف) تیر کی طرح سیدھا۔
تُکّا سا کھڑا رہنا۔ (ا۔ محاورہ) ہر وقت موجود کھڑا رہنا۔ سر پر کھڑا رہنا۔
تُکّا سی ڈاڑھی۔ تیر کی طرح داڑھی۔ چگی داڑھی۔
تُکّا سی سیدھی۔ (ا۔ صف) بہت سیدھی۔
تُکّا فضیحتی۔ تو تو۔ میں میں۔ ذلت و رسوائی۔ جھگڑا۔ تکرار۔
تکاسُل۔ (تَ۔ کا۔ سُل) (ع۔ ا۔ مذ) سستی۔ کاہلی۔ آرام طلبی۔
تکا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) حسرت سے دیکھنا۔
تکالیف۔ (تَ۔ کا۔ لیف) (ع۔ ا۔ مث) تکلیف کی جمع۔ تکلیفیں۔ مصیبتیں۔
تکان (سہ ریت۔ کان) (ا۔ ا۔ مث) تھکن۔ ماندگی۔ کسل مندی۔
تکان اُتارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تھکاوٹ رفع کرنا (۲) تازہ دم ہونا۔ (۳) ہم بستر ہونا۔
تکان اُترنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تھکاوٹ رفع ہونا (۲) سستی دور ہونا۔
تکان پہنچنا۔ (ا۔ محاورہ) صدمہ پہنچنا۔ تکلیف پہنچنا۔
تکان ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تھک جانا۔ تھکاوٹ ہونا (۲) سستی ہونا۔
تکبّر۔ (تَ۔ کَب۔ بُر) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) بڑائی کا اظہار (۲) غرور۔ گھمنڈ۔
تکبّر عزازیل را خوار کرد۔ بہ زندانِ لعنت گرفتار کرد } غرور نے شیطان کو ذلیل کیا اور لعنت کے طوق میں گرفتار کیا۔ تکبّر ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔
تکبکی۔ (تَک۔ بَ۔ کی) (ق۔ ا۔ مث) (۱) جلدی (۲) بے تابی۔ بے چینی۔
تکبیر۔ (تَک۔ بیر) (ع۔ ا۔ مث) اللہ اکبر کہنا۔ خدا کی بڑائی کرنا۔
تکبیرِ اُولیٰ۔ نماز کی پہلی تکبیر۔
تکبیرِ تحریمہ۔ وہ تکبیر جسے کہہ کر نماز شروع کرتے ہیں۔ اس کے پڑھنے سے سوائے ادائے نماز کے تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔
تِک تِک۔ (تِک۔ تِک) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) بیلوں کے ہانکنے کی آواز (۲) پاؤں کی چاپ۔
تکتکا۔ (تِک۔ تِ۔ کا) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا کریلا۔
تکثیر۔ (تَک۔ ثیر) (ع۔ ا۔ مث) زیادتی۔ افزونی۔ بہتات۔ افراط۔ کثرت۔
تکثیف۔ (تَک۔ ثیف) (ع۔ ا۔ مث) گاڑھاپن۔ کثافت۔
تکدّر۔ (تَ۔ کَد۔ دُر) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) مکدّر ہونا۔ پریشان ہونا (۲) گدلا ہونا۔

میلا ہونا (۳) مَیلاپن (۴) دل کی پریشانی۔

تَکدِمَہ ۔ (تَک ۔ دِ ۔ مَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) وہ روپیہ، جو کاری گردں کو پیشگی دیا جائے (۲) حساب کا تخمینہ ۔ بجٹ ۔ اندازہ ۔

تکذیب ۔ (تَک ۔ ذیب) (ع ۔ ا ۔ مث) جھٹلانا ۔ جھوٹ بولنے کا الزام لگانا

تکرار ۔ (تَک ۔ رار) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) بار بار کہنا ۔ دُہرانا (۲) حجّت ۔ بحث ۔ (۳) جھگڑا ۔ لفظی نزاع ۔ زبانی لڑائی ۔

تکرار کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جھگڑنا ۔ اُلجھنا ۔ سر ہونا ۔ بار بار کہنا ۔

تکرار نکالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جھگڑا پیدا کرنا ۔

تکراری ۔ (تَک ۔ رَا ۔ رِی) (اُ ۔ صف) جھگڑالو ۔ لڑاکا ۔ فسادی ۔ حجّتی ۔

تکرّر ۔ (تَ ۔ کَر ۔ رُر) (ع ۔ ا ۔ مذ) دُہرانا ۔ بار بار کہنا ۔

تکریم ۔ (تَک ۔ ریم) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) عزّت کرنا ۔ تعظیم کرنا ۔ ادب کرنا ۔ (۲) خاطر تواضع ۔ آؤ بھگت ۔ خاطر مدارات ۔

تَکڑا ۔ (تَک ۔ ڑا) (ہ ۔ صف) (۱) مضبوط ۔ قوی ۔ طاقت ور (۲) موٹا تازہ ۔

تکڑا ۔ (تِک ۔ ڑا) (ہ ۔ صف) مثلث ۔ تین مصرعوں کا بند ۔

تکڑی ۔ (تَک ۔ ڑی) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) چھوٹی ترازو (۲) مضبوط ۔ طاقت ور عورت ۔

تُکّس ۔ (تُک ۔ کَس) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) وہ پتّا ۔ جس میں پان رکھ کر مخروطی شکل کی پڑیا بنا دیتے ہیں (۲) تارکشی کی چند کڑیوں کا مٹھا ۔

تکسّل ۔ (تَ ۔ کَس ۔ سُل) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) سُست ہونا ۔ کاہل ہونا (۲) سُستی کاہلی (۳) بیماری ۔ مرض ۔ کسل مندی ۔

تکسیر ۔ (تَک ۔ سیر) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) توڑنا (۲) حساب میں حاصل آگے لے جانا (۳) اس طرح تقسیم کرنا کہ کسر آجائے (۴) اعداد کو تعویذ کے خانوں میں اس طرح لکھنا کہ مجموعہ ہر طرف برابر ہو ۔

تکش ۔ (تَک ۔ کش) (ہ ۔ ا ۔ مذ) ترکش ۔ تیروں کے رکھنے کا خانہ ۔ تیردان ۔

تکفّل ۔ (تَ ۔ کَف ۔ فُل) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) ذمّہ دار ہونا ۔ ضامن بننا (۲) ضمانت ۔ کفالت ۔

تکفیر ۔ (تَک ۔ فیر) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) کفر کا فتویٰ دینا ۔ کافر ٹھہرانا ۔ کافر کہنا کفر کا الزام لگانا ۔

تکفیل ۔ (تَک ۔ فیل) (ع ۔ ا ۔ مث) ضمانت دینا ۔ ضامن بننا ۔ کفالت کرنا ۔ ذمّہ دار ہونا ۔

تکفین ۔ (تَک ۔ فین) (ع ۔ ا ۔ مث) کفن دینا ۔

تُکّل ۔ (تُک ۔ کَل) (ہ ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کا پتنگ ۔

تکلا ۔ (تَک ۔ لا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) چرخے کی وہ آہنی سلاخ ۔ جس پر کاتتے وقت کُکڑی بنتی جاتی ہے ۔

تکلے کا بل ۔ (ا ۔ محاورہ) تکلے کا خم یا ٹیڑھا پن ۔

تکلے کا سا بل نکل گیا ۔ (ا ۔ محاورہ) درُست ہو گیا ۔ مار کھا کھا کر ٹھیک ہو گیا ۔ تکلا جب ٹیڑھا ہو جاتا ہے تو اسے ضربیں لگا لگا کر ٹھیک کرتے ہیں

تکلے کا گھاؤ ۔ (ا ۔ مذ) زخم، جو تکلے کی نوک سے ہو ۔

تُکلا ۔ (تُک ۔ کَل ۔ لا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) پتنگ کی وہ ڈور، جو ہاتھ کے انگوٹھے اور چھنگلی پر لپیٹ کر اکھٹی کرتے ہیں ۔

تکلّف ۔ (تَ ۔ کَل ۔ لُف) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) تکلیف اُٹھا کر کوئی کام کرنا (۲) تکلیف گوارا کرنا (۳) بناوٹ ۔ ظاہر داری ۔ نمائش (۴) آرائش آراستگی (۵) غیریت برتنا (۶) حجاب یا لحاظ کی وجہ سے تکلیف اُٹھانا (۷) تامّل ۔ ہچکچاہٹ ۔

تکلّف برتنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ظاہر داری برتنا ۔ مغائرت کا سا برتاؤ کرنا ۔

تکلّف برطرف ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) بے تکلّف ۔ بلا تصنّع ۔ صاف صاف ۔ کھلے طور پر ۔

تکلّف کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) آراستہ کرنا ۔ ٹھاٹ باٹ دکھانا (۲) شرم کرنا ۔ حجاب کرنا ۔

تکلّف میں ریل چل دی ۔ (ا ۔ محاورہ) لکھنؤ کے دو شریف آدمی کہیں جا رہے تھے ۔ ایک نے کہا ۔ حضرت ! سوار ہو جئے ۔ دوسرے نے کہا ۔ قبلہ ! پہلے آپ ۔ پہلے نے کہا ۔ نہیں قبلہ ! آپ ۔ دیر تک اسی طرح ہوتا رہا ۔ یہاں تک کہ ریل چل دی ۔

تکلّف نکلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) خوبی نکلنا ۔ لطافت نکلنا ۔

تکلّفات ۔ (تَ ۔ کَل ۔ لُ ۔ فات) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) تکلّف کی جمع (۲) آرائش و زیبائش ۔ ٹھاٹ باٹ ۔ امیرانہ ساز و سامان ۔

تکلّفاتِ رسمی ۔ ظاہری نمائش ۔ ظاہر داری کی باتیں ۔

تکلّفاتِ لایعنی ۔ فضول ٹھاٹ ۔ بیکار ظاہر داریاں ۔

تکلّم ۔ (تَ ۔ کَل ۔ لُم) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) بات کرنا ۔ بولنا ۔ کلام کرنا (۲) گفتگو ۔ بات چیت ۔

تکلیف ۔ (تَک ۔ لیف) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) دُکھ ۔ رنج ۔ درد (۲) مصیبت ۔ (۳) تنگی ۔ ناداری (۴) دشواری ۔ دقت ۔

تکلیف آنا ۔ (۱) مصیبت آنا (۲) بیماری آنا (۳) تنگی کی حالت ہونا ۔

تکلیف اُٹھانا ۔ تکلیف برداشت کرنا ۔ تکلیف سہارنا ۔ مصیبت جھیلنا ۔

تکلیف دینا ۔ (۱) دُکھ دینا (۲) کسی کام کو کہنا ۔ کسی بات کی درخواست کرنا ۔ وہ کام جس کے کرنے کو دل نہ چاہیے ۔

تکلیف (فرمانا) کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) تکلیف اُٹھانا (۲) تشریف لانا ۔ قدم رنجہ فرمانا ۔

تکلیف مالایطاق ۔ (ع ۔ صف) ایسی تکلیف، جو برداشت نہ کی جا سکے ۔

تکمِلَہ ۔ (تَک ۔ مِ ۔ لَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) ضمیمہ ۔ تتمہ ۔ جو اصل مضمون کو مکمل کر دے ۔ جمع ، تکملہ جات ۔

تُکمَہ ۔ (تُک ۔ مَہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) گھنڈی ۔ بٹن (۲) کبوتروں کا ایک مرض ۔ جس میں آنکھوں میں دانے نکل آتے ہیں ۔

تکمیل ۔ (تَک ۔ میل) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) پورا کرنا ۔ انجام دینا ۔ تمام کرنا ۔ (۲) تمام ۔ انجام ۔ کمال ۔

تکمیل پانا ۔ (ا ۔ محاورہ) مکمل ہو جانا ۔ ختم ہو جانا ۔

تکمیلِ تفتیش ۔ (ا ۔ محاورہ) مقدمے کے ہر پہلو کو دریافت کرنا ۔ مقدمے سے متعلق کوئی معاملہ دریافت کئے بغیر نہ چھوڑنا ۔

تکمیلِ تمسّک ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) تمسّک کی قانونی شرائط کا پورا ہو جانا ۔

تکمیل رہن۔ (ف۔ا۔مث) رہن کی میعاد کا پورا ہو جانا۔
تکمیل کو پہنچانا۔ (ا۔محاورہ) مکمل کرنا۔ پورا کرنا۔ انجام کو پہنچانا
تکنا۔ (تک۔نا) (ہ۔مص) (۱) دیکھنا (۲) ٹکٹکی باندھنا۔ غور سے دیکھنا (۳) اُمید رکھنا۔ آسرا رکھنا (۴) انتظار کرنا (۵) بُری نظر سے دیکھنا (۶) کوئی چیز اُڑانے یا چرانے کا موقع دیکھنا۔
تکنیک۔ (Technique) (دیکھیے ٹکنیک) (۱) فنون کا نظریہ۔ (۲) ہنر مندی (۳) فنی طریق اظہار۔
تکوا۔ (تک۔وا) (ہ۔ا۔مذ) تکلا۔
تکوری۔ (تَ۔کو۔ری) (ق۔ا۔مث) بے مروّتی۔
تکونا۔ (ت۔کو۔نا) (ہ۔صف) تین کونے والا۔ مثلث۔ تکھونٹا۔
تکوین۔ (تک۔وین) (ع۔ا۔مث) پیدا کرنا۔ عالم وجود میں آنا۔
تکھارنا۔ (تِ۔کھار۔نا) (ہ۔مص) (۱) دلیل سے ثابت کرنا (۲) اچھی طرح دریافت کرنا (۳) کسی فعل کو تین دفعہ کرنا (۴) تین مرتبہ ہل چلانا۔
تکھری۔ تکھڑی۔ (تکھ۔ری) (تکھ۔ڑی) (ہ۔ا۔مث) (۱) چھوٹی ترازو۔ (۲) ترازو کے پلڑے۔
تکھنٹا۔ تکھونٹا۔ (تِ۔کھن۔ٹا) (تِ۔کھون۔ٹا) (ہ۔صف) تکونا۔ تین کونے والے۔
تکی لگانا۔ (تک۔کی۔لَ۔گا۔نا) (ہ۔مص) گھورنا۔ ٹکٹکی باندھنا۔
تکیہ۔ (تک۔یہ) (ف۔ا۔مذ) (۱) آرام کی جگہ (۲) سرہانے رکھنے کی چیز (۳) بھروسہ۔ پورا اعتماد۔ (۴) فقیروں کے رہنے کی جگہ (۵) قبرستان۔ گورستان۔
تکیہ پروردگار پر ہونا۔ (ا۔محاورہ) خدا پر بھروسا ہونا۔
تکیہ دار۔ (ف۔ا۔مذ) وہ فقیر، جو تکیے میں رہے۔ قبرستان کا سجادہ نشین۔
تکیہ دھوپ میں رکھنا۔ (ا۔محاورہ) گردن کے درد کا علاج سمجھا جاتا ہے۔
تکیہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بھروسہ کرنا۔ اعتماد کرنا (۲) اُمید رکھنا۔ آس رکھنا۔
تکیہ کلام۔ (ف۔ا۔مذ) وہ لفظ، جو گفتگو کے دوران میں عادت کے طور پر بار بار بولا جائے۔
تکیہ گاہ۔ (ف۔ا۔مث) بھروسے کی جگہ۔
تکیہ لگا کر بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) تکیہ یا کسی اور چیز سے پیٹھ لگا کر بیٹھنا۔
تکیہ لگانا۔ (۱) دیوار یا کسی چیز کے سہارے بیٹھنا (۲) بھروسہ کرنا۔ آس لگانا۔
تکیہ نشین۔ (ف۔صف) تکیہ دار۔
تکیے سے سر نہ اٹھا سکنا۔ (ا۔محاورہ) بہت بیمار ہونا۔ بہت کمزور ہونا۔
تکیے کا کتا۔ (ا۔مذ) وہ شخص، جو دوسروں کے ٹکڑوں پر پڑا رہے۔

ت ـــ گ

تگ۔ (ف۔ا۔مث) دوڑنا۔ بھاگنا۔ مرکبات میں آتا ہے جیسے تگ و دو۔
تگ دپو۔ تگ وتاز۔ تگ و دَو۔ (۱) دوڑ دھوپ۔ کوشش۔ سعی۔ (۲) تلاش۔ جستجو۔
تگ و دو لگی رہنا۔ (ا۔محاورہ) دوڑ دھوپ جاری رہنا۔
تگا۔ (تگ۔گا) (ت۔ا۔مذ) دایہ کا شوہر۔ انا کا خاوند۔ انکہ۔
تگاہو۔ (تگ۔گا) (ہ۔صف) (۱) ٹیڑھا۔ خمیدہ۔ کبڑا۔
تگاپو۔ (تَ۔گا۔پو) (ف۔ا۔مث) تگ و دو۔ دوڑ دھوپ۔
تگانا۔ (تَ۔گا۔نا) (ہ۔مص) (۱) سلوانا۔ تاگا ڈلوانا (۲) رضائی سلوانا۔ تگندے ڈالنا۔
تگاور۔ (تَ۔گا۔وَر) (ف۔ا۔مذ) (۱) تیز رو گھوڑا (۲) گھوڑے کی ٹکر۔
تگائی۔ (تَ۔گا۔ای) (ہ۔ا۔مث) (۱) رضائی کی سلائی (۲) سلائی کی قیمت۔ تاگے ڈلوانے کی اجرت۔
تگپگ۔ (تگ۔پگ) (ق۔صف) پریشان۔ بے چین۔
تگنٹے۔ (تگ۔ٹے) (ق۔صف) زرق برق۔
تگڈا۔ تگڈم۔ (تِ۔گڈ۔ڈا) (تِ۔گڈ۔ڈم) (ہ۔ا۔مث) تین چیزوں یا آدمیوں کا میل۔
تگرگ۔ (تَ۔گرگ) (ف۔ا۔مذ) اولا۔ ژالہ۔
تگڑا۔ (تگ۔ڑا) (ہ۔صف) موٹا تازہ۔ ہٹا کٹا۔ توانا۔ مضبوط۔
تگڑی۔ (تگ۔ڑی) (ہ۔ا۔مث) تاگڑی کا مخفف۔ پٹکا۔ کمر بند۔ دھاگا یا سونے چاندی کی زنجیر، جو کمر میں باندھتے ہیں۔
تگنا۔ (تگ۔نا) (ہ۔مص) (۱) سیا جانا (۲) ڈورے ڈالے جانا۔
تگنا۔ (تگ۔نا) (ہ۔صف) سہ چند۔ تین گنا۔
تگنی۔ (تگ۔نی) (ہ۔صف) (۱) تگنا کی تانیث۔ تین گنی۔ (۲) (ہ۔مث) ایک سُر
تگنی کا ناچ نچانا۔ (ا۔محاورہ) حیران و پریشان کرنا۔ تنگ کرنا۔ ستانا
تگی۔ (تگ۔گی) (ہ۔ا۔مث) (۱) بٹے ہوئے دھاگے کا ہر ایک باریک دھاگا (۲) مچھلی پکڑنے کی ڈور۔
تگی۔ (تگ۔گی) (ہ۔ا۔مث) (۱) پیٹھ پر چڑھنا۔ چڈھی۔ آدمی پر سواری۔ (۲) تاش یا گنجفے کا وہ پتا، جس پر تین نشان ہوں۔
تگیانا۔ (تگ۔یا۔نا) (ہ۔مص) (۱) تاگے ڈالنا (۲) ڈور ڈور ڈورے ڈالنا۔
تگیڑنا۔ (تَ۔گیڑ۔نا) (ق۔مص) حملہ کرنا۔
تگین۔ (ف۔صف) (۱) بہادر۔ شجاع (۲) طاقت ور (۳) آگ (۴) چھوٹا حوض۔

ت ـــ ل

تل۔ (ہ۔ا۔مذ) تلے۔ نیچے۔ نیچے کا حصہ۔ نشیب (۲) لمحہ۔ ذرا سی دیر (ق)
تلپٹ۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) نیچے اُوپر۔ اُلٹ پلٹ (۲) تباہ۔ برباد۔
تلچھٹ۔ (ف۔ا۔مث) وہ چیز، جو مائع کی تہ میں بیٹھ جاتی ہے۔ گاد۔
تل دھار (موسلا دھار) برسنا۔ (ا۔محاورہ) زور شور سے بارش ہونا۔
تل کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) نیچے رکھنا (۲) چھپا دینا۔ قمار بازی میں کوڑی غائب کر دینا
تلکی تلکی مچ رہی ہے۔ (۱) کسی کے مرنے کی شہرت ہو رہی ہے (۲) کسی چیز کی بہت مانگ یا پکار ہو رہی ہے۔ قحط پڑ رہا ہے۔

تِل نظر۔ (۱) جو آنکھیں چار نہ کرے (۲) وہ بدنظر۔ جو چپکے چپکے دیکھے۔

تَیل۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) پہاڑی۔ ٹیلا (۲) ڈھیر۔ تودہ (۳) کھنڈروں کا ڈھیر۔

تِل۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) ایک قسم کا تخم۔ جس سے تیل نکلتا ہے (۲) خال۔ سیاہ نقطہ کاجل کا نقطہ (۳) آنکھ کی پتلی (۴) وہ نقطہ جہاں سورج کی کرنیں آتشی شیشے میں سے گزر کر جمع ہوتی ہیں (۵) ذرّہ۔ تھوڑی سی چیز (۶) تلے نیچے (ق)

تِل اوجھل پہاڑ اوجھل۔ (ا۔ مثل) ذرا سے پردے میں بڑی بات کا چھپانا۔

تِل برابر۔ (بھر) (ا۔ مذ) ذرّہ بھر۔ ذرا سا۔ تھوڑا سا۔ رائی برابر۔

تِل (بنانا) لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کاجل کی بندی لگانا (۲) بچّوں کو نظر بد سے بچانے کے لیے کاجل کا نشان لگا دینا۔

تِل بندھنا۔ (ا۔ محاورہ) آفتاب کی کرنوں کا آتشی شیشے سے نکل کر کسی چیز پر تل کی شکل کا بن کر پڑنا۔

تِل بھر لہو۔ پہاڑ بھر محبت۔ (مثل) جب کسی وقت اپنا دُور کا رشتہ دار دوست سے زیادہ کام آئے۔ اس موقع پر بولتے ہیں۔

تِل بھگا۔ (ا۔ مذ) ایک قسم کی مٹھائی، جو شکر اور تلوں کو کُوٹ کر بنائی جاتی ہے۔

تِل پیلنا۔ (مص مرکب) تلوں کا تیل کولھو میں نکالنا۔

تِل تِل (بھر)۔ (۱) تھوڑا تھوڑا کر کے۔ ذرا ذرا (۲) آہستہ آہستہ۔

تِل تِل بھر دھن جوڑے سا سُوم، پھوکے ٹھاوت جھڑے نہ آنسو۔ (مثل) کسی کی محنت کو خاطر میں نہ لانا۔ کسی کی محنت پر ذرا رحم نہ کھانا

تِل تِل کا (حساب) لیکھا۔ (ا۔ مذ) رتی رتی کا حساب۔

تِل چاٹنا۔ مسلمان عورتوں میں ایک رسم۔ کہ وہ دولہا کو وداع کے وقت دلہن کے ہاتھ میں کالے تل رکھوا کر دولہا سے چبواتی ہیں تاکہ وہ عمر بھر تابع رہے۔

تِل چور سو بجر چور۔ (مثل) تھوڑی چوری اور بہت چوری ایک برابر ہوتی ہے۔ جو تھوڑی چوری کرتا ہے وہ بہت بھی کرے گا۔

تِل (چاوَلی) چاوَلی۔ (ا۔ مث) (۱) تل اور چاول ملے ہوئے۔ (۲) سیاہ و سفید بال۔

تِل چاوَلی ڈاڑھی۔ (ا۔ مث) وہ ڈاڑھی۔ جس میں کالے اور سفید بال ہوں۔

تِل چٹا۔ (ا۔ مذ) ایک قسم کا جھینگر۔

تِل چوری۔ (۱) ایک قسم کی مٹھائی (۲) ایک قسم کی ڈوری جو دو رنگ کے دھاگوں سے بٹ کر بنائی جاتی ہے۔

تِل دھرنے کو جگہ نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بہت ہی بھرا ہوا ہونا۔ بالکل جگہ نہ ہونا۔

تِل رہے تو تیل نکلے۔ (مثل) اصل چیز ہونی چاہیئے۔ روپیہ ہو تو سب کام ہو جاتے ہیں۔

تِل شکری۔ (ا۔ مث) (۱) ایک قسم کی مٹھائی، جو تل اور شکر سے بناتے ہیں۔ گزک (۲) ایک رسم۔ دلہن کے ہاتھ پر تل اور شکر رکھ دیتے ہیں۔ اور دولہا سات مرتبہ چاٹتا ہے۔

تِل کالک۔ (ا۔ مذ) (۱) بدن کا سیاہ خال۔ مسّا (۲) وہ آدمی جس کے بدن پر سیاہ خال یا مسّا ہو۔

تِل کُٹ۔ (ا۔ مذ) تلوں کا آٹا۔

تِلوں میں تیل نہ کہنا۔ (ا۔ محاورہ) ظاہر بات کو چھپانا۔

تِلوں میں تیل نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مروّت نہ ہونا۔ محبت نہ ہونا۔

تِلوں (ہی) میں سے تیل نکلتا ہے۔ (ا۔ مثل) فائدہ اور خرچ اصل چیز ہی میں سے ہوتا ہے۔

تِلوں میں سے تیل نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کفایت شعاری کرنا (۲) اپنے مال کی زیادہ قیمت لگانا۔

تُل۔ (ہ۔ صف) (۱) برابر۔ یکساں۔ مانند (۲) ہم شکل۔ ہم صورت (۳) تُلنا کا امر۔

تُل بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ایسا سیدھا بیٹھنا کہ کسی طرف جھکاؤ نہ ہو۔ ہم وزن ہو کر بیٹھنا (۲) مستعد ہونا۔ آمادہ ہونا۔

تُل پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کام کے کرنے کے لیے مستعد ہو جانا۔

تُل رہنا۔ (ا۔ محاورہ) مقابلے میں کھڑا ہونا۔ سامنے ہونا۔ لڑائی کے لیے مقابلے میں کھڑے ہونا۔

تِل کی اوجھل (اوٹ) پہاڑ۔ (ا۔ مثل) ذرا سے پردے میں کسی بڑی بات کا پوشیدہ ہونا (۲) کسی انوکھی چیز کا ظاہر ہونا۔

تُل کی ترازو۔ (ا۔ مث) وہ ترازو۔ جس پر بادشاہ اور راجے تولے جاتے تھے۔

تَلا۔ (تَ۔ لا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) جوتی کا نچلا حصّہ (۲) تہ۔ پیندا۔

تلا دینا۔ (ا۔ محاورہ) ہانڈی یا پتیلی کے نیچے گیلی مٹی چڑھانا، تاکہ آگ کے اثر سے محفوظ رہے۔

تلا لگانا۔ (ا۔ محاورہ) جوتی کے نیچے کے حصے میں چمڑا لگانا۔

تِلّا۔ (تِل۔ لا) (ا۔ مذ) (۱) گوٹا کناری وغیرہ (۲) پگڑی کا زریں سہرا۔

تِلا گودن کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) طحال پر کچوکے لگانا (۲) طعنے دینا۔ کڑوی کسیلی باتیں کہنا (۳) ستانا۔ جلانا۔ دق کرنا۔

تُلا۔ (تُ۔ لا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) ترازو۔ تکڑی (۲) تُلنا کی ماضی (۳) برج میزان۔

تُلا بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) آمادہ ہونا۔

تُلا دان۔ وزن برابر خیرات۔ جس میں ہندو لوگ سونا، چاول اور بیش قیمت چیزیں وغیرہ اپنے برابر تول کر دان دیتے ہیں۔

تُلا ہُوا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) برابر۔ ہم وزن (۲) جو تولا جائے۔

تُلا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) جوش سے آمادہ ہونا۔

تَلابلی۔ (تَ۔ لا۔ بے۔ لی) (ا۔ مث) بے قراری۔ اضطراب۔

تِلاتا۔ (ق صف) (۱) نیچے (۲) مشرق۔

تِلاٹے اُپرائے۔ (ق) نیچے اُوپر۔

تُلاجی۔ (تُ۔ لا۔ جی) (ا۔ مث) سبزی ترکاری جسے گھی میں بھون کر کھائیں۔

تِلادانی۔ (تِ۔ لا۔ دا۔ نی) (ا۔ مث) تلے دانی۔ سوئی دھاگا رکھنے کی تھیلی۔

تَلازُم۔ (تَ۔ لا۔ زُم) (ع۔ ا۔ مذ) باہم لازم ہونا۔ ضروری ہونا۔

تَلازمہ۔ (تَ۔ لا۔ زَ۔ مہ) (ا۔ مذ) مضمون کی رعایت سے الفاظ کا استعمال۔ رعایتِ لفظی۔ جمع: تلازمات۔

تلاش۔ (تَ۔ لاش) (ت۔ ا۔ مث) (۱) سعی۔ کوشش (۲) ڈھونڈ ڈھانڈ۔

جستجو (۲) تحقیقات۔ کھوج۔

تلاش (روزگار) معاش - روزی تلاش کرنا۔ ملازمت وغیرہ ڈھونڈنا۔

تلاسی - (تَ۔ لا۔ شی) (ف۔ ا۔ مث) (۱) ڈھونڈنے والا (۲) گم شدہ چیز کے لیے کپڑوں یا گھربار کی ٹٹول (۳) قانون کی اصطلاح میں مال مسروقہ کے لئے کسی شخص کے کپڑوں یا مکان کی پڑتال یا دیکھ بھال۔

تلاطُم - (تَ۔ لا۔ طُم) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) موجوں کا زور۔ پانی کے تھپیڑے (۲) موج لہر (۳) جوش۔ ولولہ۔

تلاطُمِ امواج - (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) موجوں کا زور۔ طوفان۔

تلافی - (تَ۔ لا۔ فی) (ع۔ ا۔ مث) نقصان کا عوض۔ پاداش۔ مکافات۔

تلافیِ مافات - (ع۔ ف۔ ا۔ مث) ضائع شدہ امر کا معاوضہ۔

تلاقی - (تَ۔ لا۔ قی) (ع۔ ا۔ مث) (۱) ملاقات۔ میل جول (۲) باہم ملنا۔

تلامِذہ۔ تلامیذ - (تَ۔ لا۔ مِ ذہ) (تَ۔ لا۔ میذ) (ع۔ ا۔ مذ) تلمیذ کی جمع: شاگرد۔ طالب علم۔

تلام - (تَ۔ لام) (ع۔ ا۔ مذ) تلم کی جمع۔ خادم۔ ملازم۔

تلاملی - (تَ۔ لا۔ مَ۔ لی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) اضطراب۔ بے چینی۔ تلملاہٹ۔ گھبراہٹ (۲) جلدی۔ شتابی۔

تلانا - (تَ۔ لا۔ نا) (ہ۔ مص) تلنا کا متعدی۔ تلوانا۔

تُلانا - (تُ۔ لا۔ نا) (ہ۔ مص) تلنا کا متعدی المتعدی۔ تلوانا۔

تِلاوا - (تِ۔ لا۔ وا) (ہ۔ ا۔ مذ) طلایہ کا مخرب۔ فوج کا وہ دستہ جو رات کو لشکرگاہ یا شہر کی حفاظت کے لئے گشت کرے۔

تلُاوا - (تُ۔ لا۔ وا) (ہ۔ ا۔ مذ) گاڑی کی وہ لکڑی جس پر اس کا تمام بوجھ تلا رہتا ہے۔

تِلاوت - (تِ۔ لا۔ وَت) (ع۔ ا۔ مث) (۱) پڑھنا۔ مطالعہ کرنا (۲) اصطلاحاً قرآن شریف پڑھنا۔

تلاؤ - (تَ۔ لاؤ) (ہ۔ ا۔ مذ) تالاب۔ حوض۔ جوہڑ۔

تلائی - (تَ۔ لا۔ ای) (ہ۔ ا۔ مث) چھوٹا تالاب۔

تِلائی - (تِ۔ لا۔ ای) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) تیل ڈالنا (۲) مشعل کو کپی سے تیل پلانا (۳) تلنے کا چھوٹا سا برتن (۴) برات سے پہلے وہ دن۔ جس میں دُلہن کو تیل لگایا جاتا ہے۔

تُلائی - (تُ۔ لا۔ ای) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) تولنے کا کام (۲) تولنے کی اُجرت۔

تلبیس - (تَل۔ بیس) (ع۔ ا۔ مث) (۱) لباس پہنانا (۲) فریب۔ چھل۔ مکر۔ دغا۔ جمع: تلبیسات۔

تلبیسِ سکّہ - (ع۔ ا۔ مث) جھوٹا سکّہ بنانا۔

تلبیسِ شخصی - (ع۔ ف۔ ا۔ مث) بہروپ۔ بھیس۔ فریب دینے کے لئے کسی شخص کا روپ دھارنا۔

تلبیسِ لباس - (ع۔ ا۔ مث) دھوکا دینے کے لئے سرکاری وردی یا کوئی اور لباس پہننا۔

تلبیہ - (تَل۔ بِ۔ یہ) (ع۔ ا۔ مذ) حج میں لبیک کہنا۔

تلپٹ - (تَل۔ پَٹ) (ہ۔ صف) دیکھئے تل کے مرکبات میں۔ بربادی۔

تلپٹ کرنا - (ا۔ محاورہ) (۱) غائب کر دینا (۲) تباہ کرنا۔ اجاڑنا (۳) پامال کرنا (۴) کھودنا (۴) چھپا دینا۔ چرا لینا۔

تَل۔ تَل - (ق) لمحہ بہ لمحہ۔

تلتلی - (تَل۔ تَ۔ لی) (ہ۔ ا۔ مث) تھوڑی بلندی سے گرنے والے پانی یا پیچ خون وغیرہ کی دھار۔

تلتلی چلنا - دھار چلنا۔ پانی یا خون بہنا۔

تلچھٹ - (ا۔ مث) گاد۔ تہ نشین۔ (۲) وہ چیز جو نیچے بیٹھ جائے۔

تلچھنا۔ تلچھنا - (تَ۔ لچھ۔ نا) (تَ۔ لچھ۔ نا) (ہ۔ مص) بے چین ہونا۔ تڑپنا۔ بے تاب ہونا۔

تلچھو پلچھو کرنا۔ تلچھوں پلچھوں کرنا - (ہ۔ مص) بے تابانہ پھرنا۔ گھبرائے ہوئے پھرنا۔ نچلا نہ بیٹھنا۔ ناچتے پھرنا۔

تلخ - (ف۔ صف) (۱) کڑوا۔ تیز۔ ترش (۲) بدمزہ۔ بد ذائقہ (۳) ناگوار۔ ناپسندیدہ۔ ناملائم۔ سخت۔ تند۔

تلخ ابرو - (ف۔ صف) ترشرو۔ غصے والا۔ بد دماغ۔

تلخاب (تلخابہ) - (ف۔ ا۔ مذ) کڑوا پانی۔

تلخ بات - (ف۔ ا۔ مث) ناگوار بات۔

تلخ بولنا - (ف۔ ا۔ مذ) غصے سے بولنا۔ ناملائم الفاظ میں گفتگو کرنا۔

تلخ جواب - (ف۔ ا۔ مذ) سخت جواب۔ ناگوار جواب۔

تلخ رُو - بدمزاج۔ تند خُو۔

تلخ زبان - (ف۔ صف) بدزبان آدمی۔ وہ شخص جس کی باتیں طنز کی ہوں۔

تلخ عیش - (ف۔ صف) وہ شخص جس کی زندگی بُرے حالوں گزرے۔

تلخ کام - (ف۔ صف) (۱) بدمزہ (۲) ناکام۔ مجازاً عاشق۔

تلخ کامی - (ف۔ ا۔ مث) ناکامی۔ نامرادی۔

تلخ کرنا - (ا۔ محاورہ) (۱) کڑوا کرنا (۲) بدمزہ کرنا۔ ناگوار بنانا۔

تلخ (گو) گفتار - (ف۔ صف) سخت کلام۔ بدزبان۔

تلخ گوئی - (ف۔ صف) بدزبانی۔ سخت کلامی۔

تلخ مزاج - (ف۔ صف) بدخُو۔ تُند خُو۔ تیز مزاج۔

تلخ نگاہ - (ف۔ صف) جو بُری نظر سے دیکھے۔ تُند نگاہ۔

تلخ و ترش - (ف۔ صف) (۱) کڑوا کسیلا (۲) (مجازاً) دنیا کی محنت و مشقت۔

تلخ ہونا - (ا۔ محاورہ) ناخوش ہو جانا۔ بدمزہ ہونا۔ ناگواری ہونا۔

تلخانا - (تَل۔ خا۔ نا) (اُ۔ مص) کڑوا کرنا۔ تلخ بنانا۔

تلخہ - (تَل۔ خَہ) (ف۔ ا۔ مذ) خلط صفراوی کا تپ۔

تلخی - (تَل۔ خی) (ف۔ ا۔ مث) (۱) کڑواہٹ۔ ترشی (۲) شدت۔ سختی تیزی (۳) مخالفت۔ دشمنی۔

تلخیِ مرگ - (ف۔ صف) موت کی سختی۔ سکرات۔

تلخیص - (تَل۔ خیص) (ع۔ ا۔ مث) (۱) خلاصہ کرنا (۲) خلاصہ (۳) پاک و صاف کرنا۔ جمع: تلخیصات۔

تلذُّذ - (تَ۔ لذ۔ ذُذ) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) لذت حاصل کرنا۔ لطف اٹھانا۔ (۲) لذت۔ مزہ۔ لطف۔

تلڑ - (تَل۔ لَڑ) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) پیٹ۔ شکم (۲) قبضہ۔

تلڑا۔ تلڑی - (تِ۔ لَ۔ ڑا) (تِ۔ لَ۔ ڑی) (ہ۔ ا۔ پہلا مذ دوسرا مث)

تین لڑی کا گلے کا ہار۔

تُلسی ۔ (تُل ۔سی) [ہ ۔ا ۔مث] (۱) ایک پودا۔ جسے ہندو پوجتے ہیں۔ نازبو (۲) ایک عورت کا نام۔ جس پر کرشن جی عاشق تھے اور انہوں نے اسے پودا بنا دیا تھا (۳) مشہور ہندی شاعر تلسی داس مصنّف ہندی رامائن کا تخلص۔

تلسی پھول ۔ (ف ۔ا۔ مذ) ایک قسم کا خوشبو دار چاول۔ جس میں تلسی کے پتّوں کی سی خوشبو ہوتی ہے۔

تلسی دانہ ۔ (ف ۔ا۔ مذ) ہار کی قسم کا ایک گلے کا زیور۔

تلسی کا پتا، کون چھوٹا کون بڑا ۔ (مثل) وہاں کہتے ہیں، جہاں سب اعلےٰ درجے کے آدمی ہوں۔

تلسی کا ہیرا ۔ (ہ ۔ا ۔ مذ) تُلسی کی لکڑی کا بنا ہُوا دانہ۔

تلطّف ۔ (تَ ۔ لَط ۔ طُف) [ع ۔ ا ۔ مذ] مہربانی۔ عنایت۔ شفقت۔ لُطف۔ کرم

تلغراف۔ تلگراف ۔ (تَل ۔غ ۔راف) (تَل ۔گَ ۔راف) [ف ۔ا۔ مذ] انگریزی ٹیلیگراف کا مفرّس۔

تَلَف ۔ (تَ ۔لَف) [ع ۔صف] (۱) برباد۔ تباہ۔ رائیگاں (۲) گم۔ ضائع۔

تلف (کر دینا) کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) برباد کرنا۔ ضائع کرنا۔ نیست و نابود کرنا۔

تلفّظ ۔ (تَ ۔لَف ۔ فُظ) [ع ۔ا ۔ مذ] لفظ کا منہ سے ادا کرنا۔ لہجہ۔

تلقین ۔ (تَل ۔قین) [ع ۔ا ۔مث] (۱) تعلیم دینا۔ سکھلانا (۲) تعلیم و تربیت (۳) نصیحت ۔پند۔ ہدایت (۴) امامیہ مذہب میں مُردے کو قبر میں اتارنے کے وقت مخصوص آیتیں پڑھنا۔

تَلَک ۔ (تَ ۔لَک) [ہ ۔ق] تک۔

تِلَک ۔ (تِ ۔لَک) [ہ ۔ا ۔ مذ] (۱) ٹیکا۔ قشقہ (۲) ماتھے کا ایک زیور۔ (۳) گدی نشینی کی رسم کا ٹیکا (۴) وہ روپیہ، جو شادی سے پہلے دلہن کا باپ دُولہا کے گھر بھیجتا ہے۔

تِلک چڑھانا۔ تلک دھارنا۔ تلک دھارن کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) ٹیکا لگانا۔ قشقہ کھینچنا۔

تِلک دھاری ۔ (ہ ۔ا ۔مث) وہ شخص جو روزانہ تلک لگائے۔

تِلک کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تلک لگانا (۲) گدی پر بٹھانا۔ تخت نشین کرنا۔ (۳) شادی کرنا (۴) رخصت کرنا۔

تَلَکھ ۔ (تَ ۔ لَکھ) [ق ۔صف] بے تاب۔ بے قرار۔ پریشان۔

تُلَک ۔ [ق] فوراً۔ اس وقت۔

تُلّی ۔ (تُ ۔لّ ۔لی) [ہ ۔ا ۔مث] دھار۔

تَلَمُّذ ۔ (تَ ۔لَم ۔مُذ) [ع ۔ا ۔ مذ] شاگرد ہونا۔ شاگردی۔

تلملانا ۔ (تَل ۔مَ ۔لا ۔نا) [ہ ۔مص] مضطرب ہونا۔ بے چین ہونا۔ عام طور سے ت اور میم کے زیر سے بولتے ہیں۔

تلملاہٹ ۔ (تَل ۔مَ ۔لا ۔ ہَٹ) [ہ ۔ا ۔مث] گھبراہٹ۔ بے قراری۔ بے چینی۔ تڑپ۔ یہ لفظ عموماً ت اور میم کے زیر سے مستعمل ہے۔

تِلملا ہو جانا ۔ (تِل ۔م ۔لا ۔ ہو ۔جا ۔نا) [ہ ۔مص] ذرا سی دیر دکھائی دے کر چھپ جانا۔

تَلَمّلی ۔ (تَل ۔مَ ۔لی) [ہ ۔ا ۔مث] تلملاہٹ۔ ت اور میم کے زیر سے بھی بولا جاتا ہے۔

تلمیح ۔ (تَل ۔میح) [ع ۔ا ۔مث] (۱) اُچٹتی نگاہ ڈالنا (۲) کلام میں کسی قصّے کی طرف اشارہ کرنا۔ جمع : تلمیحات۔

تِلمیذ ۔ (تِل ۔میذ) [ع ۔ا ۔ مذ] شاگرد۔ چیلا۔ مرید۔ جمع : تلامیذ۔ تلامذہ۔

تلمیذُ الرحمٰن ۔ خدا کا شاگرد۔ مجازاً شاعر۔

تُلنا ۔ (ا ۔مص) (۱) وزن کیا جانا (۲) کسی کام پر آمادہ ہونا۔

تَلنا ۔ (تَل ۔نا) [ہ ۔مص] گھی یا تیل خوب گرم کرکے اس میں کوئی چیز ڈال کر پکانا۔

تَلَنگ ۔ (تَ ۔ لَنگ) [ق ۔ا ۔مث] رفتار۔ چال۔

تلنگ مارنا ۔ گھوڑا مارنا (شطرنج کی تلمیح)

تِلَنگ ۔ (تِ ۔ لَنگ) [ہ ۔ا ۔مث] ایک راگنی۔

تِلَنگا ۔ (تِ ۔لَن ۔گا) [ہ ۔ا ۔ مذ] (۱) انگریزی فوج کا باوردی سپاہی (۲) فوج کا سپاہی۔ پولیس کا سپاہی (۳) ایک قسم کا پتنگ (۵) بدتہذیب۔ اُجڈ۔

تِلَنگنی ۔ (تِ ۔لنگ ۔نی) [ہ ۔ا ۔مث] ایک قسم کی مٹھائی جو پتلے شیشے کی طرح کی بنائی جاتی ہے (۲) شاہی محلوں میں پہرہ دینے والی سپاہی عورت

تِلَنگی ۔ (تِ ۔لنگ ۔گی) [ہ ۔صف ۔و ۔ا ۔مث] (۱) تلنگانہ کا باشندہ (۲) تلنگانہ کی زبان۔

تَلوا ۔ (تَل ۔ وا) [ہ ۔ا ۔ مذ] ایڑی اور پنجے کے بیچ کا حصّہ۔ پاؤں کے نیچے کا حصہ۔ کفِ پا۔

تلوا (کھجانا) کھجلانا ۔ (ا ۔محاورہ) کفِ پا میں خارش ہونا، جو سفر کا شگون سمجھا جاتا ہے ؎

رخصت اے زنداں جنوں زنجیر در کھڑکائے ہے۔
مژدہ خارِ دشت پھر تلوا میرا کھجلائے ہے۔

تلوا نہ (ٹکنا) لگنا ۔ (ا۔ محاورہ) ایک جگہ جم کر نہ بیٹھنا۔ ایک جگہ نہ ٹھہرنا۔

تلووں تلے (ملنا) میٹنا ۔ (ا۔ محاورہ) روندنا۔ پامال کرنا۔

تلووں سے آگ لگنا ۔ (ا۔ محاورہ) سخت غصّہ آنا۔ بہت ناخوش ہونا۔ برافروختہ ہونا

تلووں سے آنکھیں ملنا ۔ (ا۔ محاورہ) نہایت عاجزی کرنا۔

تلووں سے لگنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بے قرار ہونا۔ مضطرب ہونا (۲) غصّہ آنا۔

تلووں سے لگنا۔ سر میں جا بجھنا ۔ (ا۔ محاورہ) سر سے پاؤں تک غصّہ میں جلنا۔ سخت غصّہ آنا۔ سخت برافروختہ ہونا۔

تلووں سے لگی سر میں سے نکل گئی ۔ (ا۔ محاورہ) سخت غصّہ آیا۔ نہایت ناخوش ہوا۔

تلووں سے ملنا ۔ (ا۔ محاورہ) پامال کرنا۔ روندنا۔ خاک میں ملانا۔

تلووں کا کچا ۔ (ف ۔صف) جلد تھک جانے والا۔ وہ جس کے پاؤں تھوڑا سا چلنے سے زخمی ہو جائیں۔

تلووں کی سی کہوں یا جیب کی سی ۔ (مثل) جہاں رشوت خوار تذبذب میں ہو، تو کہتے ہیں۔ سچی بات کہوں یا رشوت کی وجہ سے جھوٹ کہوں۔

تلووں میں لہو اُترنا ۔ (ا۔ محاورہ) زیادہ چلنے سے تلوے بھاری ہو جانا۔

تلوے تلے آنکھیں ملنا ۔ (ا۔ محاورہ) تلووں سے آنکھیں ملنا۔

تلوے تلے ہاتھ دھرنا - (ا۔ محاورہ) خوشامد کرنا۔
تلوے جلنا - (ا۔ محاورہ) تلووں میں سوزش ہونا۔ گرمی سے تلووں میں جلن ہونا۔
تلوے چاٹنا - (ا۔ محاورہ) نہایت خوشامد کرنا۔
تلوے چھلنی ہو جانا - (ا۔ محاورہ) (۱) بہت چلنے سے تلووں کا زخمی ہو جانا (۲) کسی کام کے لیے نہایت دوڑ دھوپ کرنا۔
تلوے دھو دھو کے پینا - (ا۔ محاورہ) (۱) نہایت اطاعت اور فرمانبرداری کرنا (۲) کمال قدر دانی کرنا۔
تلوے سہلانا - (ا۔ محاورہ) خوشامد کرنا۔
تلوے گرم کرنا - (ا۔ محاورہ) (کنایۃً) رشوت دینا۔ ہتھیلی گرم کرنا۔
تلوے گھس جانا - (ا۔ محاورہ) بہت پھرنا۔ بہت سفر کرنا۔
تلوے ملنا - (ا۔ محاورہ) تلووں پر تیل یا کسی اور چیز کی مالش کرنا۔
تِلوا - (تِل۔ وا) (ہ۔ ا۔ مذ) تیل کے لڈو۔
تلوار - (تل۔ وار) (ہ۔ ا۔ مث) تیغ۔ سیف۔ شمشیر۔
تلوار آزمانا - (ا۔ محاورہ) تلوار کی کاٹ کا امتحان کرنا۔
تلوار اُٹھانا - (ا۔ محاورہ) (۱) تلوار علم کرنا۔ تلوار ہاتھ میں لینا (۲) لڑائی کے لیے تیار ہونا۔
تلوار اُگلی پڑنا - (ا۔ محاورہ) (۱) تلوار میان سے نکلی رہنا (۲) ہر وقت لڑائی کے لیے تیار رہنا۔
تلوار باندھنا - (ا۔ محاورہ) تلوار کمر میں لگانا۔
تلوار بجنا۔ تلوار برسنا - (ا۔ محاورہ) تلوار چلنا۔ تلواروں کے ٹکرانے کی آواز آنا۔ شدت سے تلوار چلنا۔ سخت جنگ ہونا۔
تلوار بند - (ہ۔ ا۔ مذ) وہ شخص جو تلوار باندھے رہے۔
تلوار بندھنا - (ا۔ محاورہ) تلوار کمر میں لگنا۔
تلوار پٹ پڑنا - (۱) تلوار کا دھار کے رُخ نہ پڑنا (۲) تلوار کا وار خالی جانا۔
تلوار پر ناچنا - (ا۔ محاورہ) ایک ناچ جس میں دو آدمی تلوار دونوں طرف سے پکڑتے ہیں اور تیسرا ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کود کر تلوار پر ذرا سا تلوے رکھ دیتا ہے، جو حقیقت میں اس کو چھوتے نہیں۔ پھر پاؤں کو جنبش دیتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے تلوار پر ناچ رہا ہے۔
تلوار پر ہاتھ (رکھنا) دھرنا - (ا۔ محاورہ) (۱) تلوار مارنے کے ارادے سے قبضے پر ہاتھ رکھنا (۲) تلوار پر ہاتھ رکھ کر قسم کھانا۔
تلوار پڑنا - (ا۔ محاورہ) تلوار کا کاٹ کرنا۔
تلوار پکڑنا - (ا۔ محاورہ) لڑائی کی تیاری کرنا۔ تلوار کا قبضہ ہاتھ میں لینا۔
تلوار (پھینک دینا) پھینکنا - ہتھیار ڈال دینا۔ جنگ سے باز آنا۔
تلوار تو پٹ پڑی، نیچہ (کھاٹ) کام کر گیا - (مثل) جو کام بڑے سے نہ ہوا، وہ چھوٹے نے کر دیا۔
تلوار تولنا - (ا۔ محاورہ) (۱) تلوار کو وار کرنے سے پہلے جانچنا تاکہ وار درست پڑے (۲) لڑنے کو تیار ہونا۔ تلوار سنبھالنا۔
تلوار تھامنا - (ا۔ محاورہ) تلوار ہاتھ میں لینا۔
تلوار تیر جانا - (ا۔ محاورہ) تلوار کا کاٹ کر دوسری طرف نکل جانا۔

تلوار (جڑنا) جھاڑنا - (ا۔ محاورہ) (۱) تلوار لگانا (۲) تلوار مارنا۔
تلوار چلنا - (ا۔ محاورہ) جنگ ہونا۔ لڑائی ہونا۔ کشت و خون ہونا۔
تلوار چمکانا - (ا۔ محاورہ) تلوار میان سے نکال کر ہلانا۔ ننگی تلوار علم کرنا۔
تلوار چھوڑنا - (ا۔ محاورہ) تلوار کا وار کرنا۔
تلوار حلق پر پھیرنا - (ا۔ محاورہ) تلوار سے گلا کاٹنا۔
تلوار حمائل رکھنا - (ا۔ محاورہ) تلوار گلے میں لٹکانا۔
تلوار درمیان (میں) رکھ کر سونا - (ا۔ محاورہ) مرد کا اپنے اور عورت کے درمیان تلوار رکھ لینا تاکہ وصل میں روک رہے۔
تلوار دکھانا - (ا۔ محاورہ) تلوار سے ڈرانا۔ قتل کی دھمکی دینا۔
تلوار زیب کمر کرنا - (ا۔ محاورہ) تلوار کمر سے باندھنا۔
تلوار سونتنا - (ا۔ محاورہ) تلوار کھینچنا۔ قتل کا ارادہ کرنا۔
تلوار سے دو ٹکڑے کرنا - (ا۔ محاورہ) تلوار کا وار کر کے دو حصوں میں کاٹ دینا۔
تلوار عرش پر جھولنا - (ا۔ محاورہ) تیغ زنی کی شہرت ہونا۔
تلوار کا آری بننا - (ا۔ محاورہ) بہت دیر تک تلوار چلانے پر تلواروں پر دندانے پڑ جانا۔ مجازاً سخت جنگ ہونا۔
تلوار کا بال - (ا۔ مذ) تلوار کی دھار۔
تلوار کا بل - (ا۔ مذ) تلوار کی کج۔
تلوار کا پانی - (ا۔ مذ) (۱) تلوار کی کاٹ یا تیزی (۲) تلوار کی آب داری۔
تلوار کا پانی پلانا - (ا۔ محاورہ) تلوار سے زخمی کرنا۔
تلوار کا پیٹھا - (ا۔ مذ) تلوار کی دھار کی مخالف طرف۔ جو چوڑی ہوتی ہے۔
تلوار کا پھل - (ا۔ مذ) تلوار کا کاٹنے والا حصہ۔
تلوار کا جوہر - (ا۔ مذ) (۱) تلوار کے وہ نقوش جن سے اس کی عمدگی ظاہر ہوتی ہے (۲) تلوار کی خوبی۔
تلوار کا چھالا - (ا۔ مذ) داغ، جو تلوار میں پڑ جائے۔
تلوار کا دندانہ - (ا۔ مذ) تلوار کی دھار خراب ہو کر جو دانت خراب ہو جاتے ہیں۔
تلوار کا دونوں باگوں سے کسنا - (ا۔ محاورہ) تلوار کے دونوں سرے ملانا۔ جس تلوار کا لوہا نہایت عمدہ ہوتا ہے اُس کے دونوں سرے ملانے سے مل جاتے ہیں۔
تلوار کا دھنی - (ا۔ صف) تلوار سے بہت اچھی طرح لڑنے والا۔ بہادر۔ سورما۔
تلوار کا ڈورا - (ا۔ مذ) (۱) دھار۔ باڑھ (۲) دھار کا نشان جو بشکل خط دکھائی دیتا ہے۔
تلوار کا رومال - (ا۔ مذ) وہ کپڑا، جو تلوار کے قبضے پر سجاوٹ کے لیے باندھتے ہیں۔
تلوار کاری پڑنا - (ا۔ محاورہ) تلوار کا پوری طرح کاٹ کرنا۔
تلوار کا سبزہ - (ا۔ مذ) (۱) وہ سبزی، جو تلوار ہلانے سے پھل میں نظر آتی ہے۔
تلوار کا قبضہ - (ا۔ مذ) تلوار کا دستہ۔
تلوار کا قبضہ چومنا - (ا۔ محاورہ) تلوار چلانے والے کا تلوار نکال کر لڑنے سے پہلے قبضے کو بوسہ دینا۔

تلوار کا کسنا۔ (ا۔ محاورہ) تلوار کا خم ہونا۔ لچکنا۔ جھکنا۔

تلوار کا کھیت۔ لڑائی کا میدان۔ میدان جنگ۔

تلوار کا کھیت ہرا نہیں۔ (مثل) جس جگہ جنگ ہو چکی ہو۔ وہاں کاشت کاری نہیں ہو سکتی۔

تلوار کا گھاٹ۔ (ا۔ مذ) وہ جگہ۔ جہاں سے تلوار میں خم شروع ہوتا ہے۔

تلوار کا گھاؤ بھر جاتا ہے (بات) زبان کا نہیں بھرتا۔ (مثل) طعن و تشنیع کا اثر دل پر سے کبھی نہیں جاتا۔ کسی کی رنج دہ بات کبھی نہیں بھولتی۔

تلوار کا منہ۔ (ا۔ مذ) تلوار کی باڑھ۔

تلوار کا مینہ برسنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت شمشیر زنی ہونا۔

تلوار کا وار۔ تلوار کا حملہ۔

تلوار کا ہاتھ۔ (ا۔ مذ) تلوار کا حملہ۔

تلوار کرجانا۔ (ا۔ محاورہ) تلوار میں دندانے پڑ جانا۔

تلوار کرنا۔ (ا۔ محاورہ) تلوار سے حملہ کرنا یا لڑنا۔ شجاعت یا بہادری دکھانا۔ تلوار مارنا۔

تلوار (کسنا) کسانا۔ (ا۔ محاورہ) تلوار جھکا کر جانچنا۔

تلوار کو پتھر چٹانا۔ (ا۔ محاورہ) تلوار سان پر رکھنا۔ تلوار تیز کرنا۔

تلوار کو خالی دینا۔ (ا۔ محاورہ) تلوار کے وار سے بچنا۔

تلوار کھینچنا۔ (ا۔ محاورہ) تلوار سونتنا۔

تلوار کی آب۔ (ا۔ مث) تلوار کی چمک یا آب داری۔

تلوار کی آنچ۔ (ا۔ مث) تلوار کی چمک۔ گرمی یا تیزی۔

تلوار کی آنچ بُری ہوتی ہے۔ (مثل) تلوار سے سب ڈرتے ہیں۔ کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

تلوار کی آنچ کے سامنے کوئی برلا ہی ٹھہرتا ہے۔ (مثل) تلوار کے مقابلے پر کوئی بہادر ہی ٹھہرتا ہے۔

تلوار کی (باڑھ) دھار۔ (ا۔ مث) تلوار کا وہ باریک تیز کنارہ جو کاٹتا ہے۔

تلوار کی جھنکار۔ (ا۔ مث) تلواروں کے ٹکرانے کی آواز۔

تلوار کی چمک۔ (ا۔ صف) تلوار کی آب داری۔

تلوار کی موت۔ (ا۔ مث) تلوار سے قتل ہونا۔

تلوار کی ناپ۔ (ا۔ مث) تلوار کا وہ نشان، جو نوک سے قبضے تک دونوں طرف ہوتا ہے۔

تلوار کے (تلے) نیچے دم تو لینے دو۔ (مثل) (۱) ذرا انتظار کرو۔ (۲) جو دم بچے۔ وہی سہی۔

تلوار کے قبضے پر ہاتھ ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) تلوار نکالنے کے لیے اس کے قبضے کو پکڑنا۔ جنگ کا ارادہ کرنا۔

تلوار کے گھاٹ اتارنا۔ (ا۔ محاورہ) مار ڈالنا۔ تلوار سے قتل کر ڈالنا

تلوار کے منہ۔ تلوار کی باڑھ سے۔ تلوار سے۔

تلوار کے ہاتھ۔ (ا۔ محاورہ) تلوار چلانے کے طریقے۔ تلوار کے حملے۔

تلوار گر جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بہادری جاتی رہنا (۲) نامرد ہو جانا۔ (۳) ہار جانا۔

تلوار گری پر جا پڑی۔ (مثل) بزدل حاکم سے رعایا باغی ہو جاتی ہے۔ بغیر تلوار اور طاقت کے رعایا قابو میں نہیں رہتی۔ ریاست بے سیاست نہیں ہوتی۔

تلوار گھسیٹنا۔ (ا۔ محاورہ) تلوار میان سے نکالنا۔

تلوار لگانا۔ (ا۔ محاورہ) تلوار مارنا۔

تلوار لیے پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) لڑنے کے لیے آمادہ یا تیار رہنا۔

تلوار مارنا۔ (ا۔ محاورہ) تلوار کا وار کرنا۔

تلوار مارے ایک بار ۔ احسان مارے بار بار } (مثل) احسان کی مار تلوار سے بڑھ کر ہوتی ہے۔

تلوار منہ پر کھانا۔ (ا۔ محاورہ) تلوار کے وار سے منہ نہ پھیرنا۔

تلوار میان (نیام) سے کھینچنا۔ (ا۔ محاورہ) تلوار سونتنا۔ لڑنے کو تیار ہو جانا۔

تلوار میان (نیام) سے نکل پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) ہر وقت لڑنے کے لئے آمادہ و تیار رہنا۔

تلوار میان (نیام) میں کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تلوار کو غلاف میں رکھنا۔ (۲) لڑنے سے باز رہنا۔

تلوار میں بال آجانا۔ (ا۔ محاورہ) تلوار میں نقص ہو جانا۔

تلوار میں چھالے پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) تلوار میں جگہ جگہ داغ پڑنا۔

تلوار میں کاٹ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) تلوار کا اس قدر تیز ہونا کہ جس چیز پر پڑے۔ اس کو کاٹ دے۔

تلواروں پر رکھ لینا۔ (ا۔ محاورہ) تلواروں سے حملہ کرنا۔

تلواروں کا لہریں لینے لگنا۔ (ا۔ محاورہ) لڑائی میں تلواروں کا چلنا۔

تلواروں کی چھاؤں تلے۔ تلواروں کے سائے میں۔ (ا) (۱) دوران جنگ میں (۲) بہادر قوموں میں (۳) تلواروں کی حفاظت میں۔ تلواروں کے اثر میں (۴) کمال حفاظت میں۔

تلواروں کی محراب۔ (ا۔ محاورہ) یہ انگریزی محاورہ ہے۔ جب کسی فوجی افسر کی شادی ہوتی ہے تو رسم نکاح کے بعد جب دولہا دلہن گرجے سے نکلتے ہیں، تو دروازے پر بہت سے افسران تلواریں نکال کر آمنے سامنے کھڑے ہو کر۔ تلواروں کے کونوں کو اونچا ملا کر محراب سی بنا دیتے ہیں اور دولہا دلہن اس کے نیچے سے گزرتے ہیں۔

تلواریں نیام میں ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) صلح ہو جانا۔

تلواریا۔ تلوریا۔ (تل۔ وا۔ ر۔ یا) (تل۔ ور۔ یا) (ہ۔ صف) (۱) تلوار چلانے والا۔ تلوار سے لڑنے والا۔ شمشیر زن۔ تیغ زن (۲) بہادر۔ شجاع۔

تُلواس۔ تلواسہ۔ (تل۔ واس) (تل۔ وا۔ سہ) (ف۔ ا۔ مث) اضطراب۔ بیقراری۔

تِلوان۔ (تِل۔ وان) (ہ۔ صف) قیمتی۔ وزنی۔

تلوانا۔ (تل۔ وا۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) تلنا کا متعدی المتعدی (۲) تلوے میں چھالے پڑنا (ق)۔

تُلوانا۔ (تُل۔ وا۔ نا) (ہ۔ مص) تولنا کا متعدی المتعدی۔

تلوانسا۔ (تَل۔ وان۔ سا) (ہ۔ ا۔ مذ) تلوے کا زخم۔

تِلوانسا۔ (تِل۔ وان۔ سا) (ہ۔ صف) چراغ اس طرح رکھنا کہ تیل بتی کے قریب رہے۔

تلوائی۔ (تِل۔ وا۔ ای) (ہ۔ا۔مث) تُلائی۔ تولنے کی اجرت۔
تلوٹ۔ (تِل۔ وَٹ) (ق۔ا۔مذ) لڈو کی ایک قسم، جو تل اور گڑ سے بنائے جاتے ہیں۔
تلوری۔ (ت۔ لَو۔ ری) (ہ۔ا۔مث) ایک خوش آواز چڑیا۔
تلوار یا دہی بھلا، جو رن میں ہاتھ دکھائے۔ بیری کے ٹکڑے کرے اور آپ ترت بچ جائے۔ (مثل) تلوار یا وہ ہے جو لڑائی میں دشمن کو قتل کرے اور خود بچ جائے۔
تلون۔ (ت۔ لَو۔ وُن) (ع۔ا۔مذ) (۱) رنگ بدلنا (۲) ایک حالت یا بات پر قائم نہ رہنا (۳) چنچل پن، چھچھورپن۔ اوچھاپن۔
تلون خیز۔ (ع۔صف) ایسی طبیعت کے لیے آتا ہے جو ایک حالت پر نہ رہے۔
تلون مزاج۔ (ع۔صف) غیر مستقل مزاج شخص، جو ایک بات پر قائم نہ رہے۔
تلون مزاجی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) غیر مستقل مزاجی۔ بے استقلالی۔
تلوندا۔ (ت۔ لَوں۔ ڈا) (ہ۔صف) تیل کی طرف جھکا ہوا چراغ۔
تلویا۔ (تِل۔ وَی۔ یا) (ہ۔ا۔مذ) تولنے والا۔ تولا۔
تلیین۔ (تِل۔ یِن) (ع۔ا۔مذ) (۱) نرم کرنا۔ نرمی (۲) اصطلاح طب میں قبض دور کرنا۔ اجابت کھلنا۔
تلی۔ (تَ۔ لی) (ہ۔ا۔مث) پیندا۔ پیندی۔
تِلّی۔ تلی۔ (تَ۔ لی) (تِل۔ لی) (ہ۔ا۔مث) (۱) جسم میں ایک اندرونی عضو۔ طحال (۲) تل۔ ایک قسم کا دانہ۔ جس کا تیل نکالتے ہیں۔
تلی کا بڑھنا۔ بخار کی وجہ سے تلی بڑی ہو جانا۔
تلی کا تیل۔ میٹھا تیل۔
تُلی۔ (تُ۔ لی) (ہ۔ا۔مث) (۱) کٹھالی سے کی کوچی، مصور کی کوچی۔ ایک سلاخ جسے پگھلتی ہوئی دھات میں ڈال کر دیکھتے ہیں کہ اچھی طرح سب پگھل گئی ہے یا نہیں (۲) (صف) تولی ہوئی۔
تُلی بوٹی نپا شوربا۔ (مثل) خرچ میں روک ٹوک ہونے کے موقع پر بولتے ہیں۔ بڑی کفایت شعاری۔
تلے۔ (تَ۔ لے) (ہ) (۱) اُوپر کی ضد۔ نیچے۔ زیر۔ تحت۔ زمین پر۔
تلے آنا۔ (مص۔ مرکب) (۱) نیچے آنا۔ اُوپر سے اُترنا (۲) ماتحت ہونا (۳) نقصان اٹھانا (۴) کسی چیز کے نیچے دب جانا (۵) کسی چیز کے سائے میں آجانا (۶) زنا یا اغلام کرانا۔
تلے اُوپر۔ (ا۔صف) (۱) تہ و بالا۔ زیر و زبر۔ اُوپر نیچے (۲) پے درپے۔ لگاتار۔ متواتر (۳) ایک کے اُوپر ایک۔ یکے بعد دیگرے۔
تلے اُوپر کے۔ وہ بچے جو ایک دوسرے کے بعد پیدا ہوں۔
تلے پڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) زمین پر لیٹنا (۲) نیچے لیٹنا۔ آگے گرنا (۳) زنا یا اغلام کرانا۔
تلے پڑی کا مول کیا۔ (مثل) جو چیز قبضے میں ہو۔ اس کی قدر نہیں ہوتی۔
تلے دیکھنا۔ (ا۔محاورہ) نیچی نظروں سے دیکھنا۔ آنکھ چُرا کر دیکھنا۔
تلے تلیس اوپر بیس۔ (مثل) تہ و بالا ہونے کے موقع پر کہتے ہیں۔
تلے ٹانگ اوپر ٹانگ۔ (مثل) غریب بانکا۔ ٹانگوں سے ننگا۔ اوپر مانگ نکلی ہوئی۔
تلے دھرتی۔ اوپر رام۔ (مثل) قسم کھانے کے موقع پر کہتے ہیں۔
تلے کا پاٹ (پتھر) بھاری ہے۔ (مثل) بیوی زبردست ہے۔
تلے کا دم تلے رہ گیا، اوپر کا اوپر۔ (ا۔محاورہ) کوئی بُری یا دہشت ناک خبر سُن کر سکتے میں آجانا۔
تلے کی دنیا (زمین) اوپر ہونا۔ (ا۔محاورہ) انقلاب عظیم ہونا۔
تلے کی زمین اوپر کر دینا۔ (ا۔محاورہ) گڑبڑ مچا دینا۔ گھبرا دینا۔
تلے کے دانت تلے، اوپر کے اوپر رہ جانا۔ (ا۔محاورہ) حیرت سے منہ کھلا رہ جانا۔
تلے کے سانس تلے، اوپر کے سانس اوپر۔ (ا۔محاورہ) حیران رہ جانے کے موقع پر بولتے ہیں۔
تلے گھیرا اُوپر سہرا۔ (مثل) گھیرا اچھلنے کو کہتے ہیں۔ ایسی شادی پر طنز ہے۔ جس میں لڑکی کو کچھ نہ ملے۔
تِلے دانی۔ (ت۔ لے۔ دا۔ نی) (اُر۔ا۔مث) سینے پرونے کا سامان وغیرہ رکھنے کی چھوٹی تھیلی۔
تلیا۔ (تَ۔ لی۔ یا) (ہ۔ا۔مث) چھوٹا تالاب۔
تلیٹی۔ (تَ۔ لے۔ ٹی) (ہ۔ا۔مث) (۱) تلا۔ پیندا (۲) دامن کوہ (۳) پکا فرش (۴) نواحی۔ اطراف (۵) ہندوؤں میں مُردے کے کفن کا وہ کپڑا۔ جو اس کے نیچے بچھایا جاتا ہے۔
تلیر۔ (تِل۔ یَر) (ہ۔ا۔مذ) ایک چھوٹا سا پرندہ۔ ابلقہ۔
تلین۔ (تَ۔ لین) (ق) تلے۔ نیچے۔
تلیں تل۔ (تَ۔ لیں۔ تل) (ق) لمحہ بہ لمحہ۔
تلینچا۔ (تَ۔ لیں۔ چا) (ہ۔ا۔مذ) معماروں کی اصطلاح میں چھت کی اُونچان۔
تلیندو۔ (تَ۔ لیں۔ ڈو) فرمانبردار۔ مطیع۔ مغلوب۔
تلینڈی۔ (تَ۔ لیں۔ ڈی) (ہ۔ا۔مث) ہولی کا تیسرا دن۔

ت ـــ م

تُم۔ (ہ) ضمیر مخاطب۔ تُو کی جمع۔ تعظیماً واحد کو بھی کہتے ہیں۔
تم اور جلے گھاؤ میں مرچیں لگانے۔ (ا۔مثل) ایک تو پہلے ہی تکلیف تھی تم اور تکلیف دینے لگے۔
تم ایسے (جیسے) بہتوں کو میں چرا چکا ہوں۔ (ا۔مثل) میں نے تمہارے جیسے بہت دیکھے ہیں اور تم سے زیادہ چالاک ہوں۔
تم بھی کیا ہو۔ (ا۔محاورہ) عجیب آدمی ہو۔
تم بھی کہو گے کہ ہمیں چرخہ لے دو۔ (ا۔مثل) بے وقوفی کی بات کرنے پر کہتے ہیں۔
تم پوچھنے والے کون۔ (ا۔محاورہ) دخل در معقولات کرنے والے کو کہتے ہیں۔
تم تو مجھے چھیڑ دو گے۔ (مثل) دوسرے کو کسی بات کے لیے جو اس کے خیال میں بھی نہ ہو۔ اکسانے کی غرض سے کہتے ہیں۔

تم جانو تمہارا کام جانے ۔ (مثل) ہو چاہو کرو۔ میں دخل نہیں دینے کا۔

تم ڈال ڈال میں پات پات ۔ (ا۔مثل) میں تم سے زیادہ چالاک ہوں۔

تم روٹھے ہم چھوٹے ۔ (ا۔مثل) ناخوشی سے بے پروائی کے موقع پر کہتے ہیں۔ تم ناراض ہو تو ہمیں بھی پروا نہیں۔

تم سے اللہ کی پناہ ۔ (ا۔مثل) تمہاری شرارتوں سے خدا محفوظ رکھے!

تم سے پھرے تو خدا سے پھرے ۔ (مثل) تم سے برگشتہ ہونا خدا کے خلاف ہو جانے کے برابر ہے۔

تم کاٹو میری ناک اور کان / میں نہ چھوڑوں اپنی بان } (ا۔مثل) ضدی عورت کے متعلق کہتے ہیں کہ چاہے تم جو سزا دو، میں اپنی عادت سے باز نہ آؤں گی۔

تم کس کھیت کی مولی (کے بتھوے) ہو ۔ (ا۔مثل) تمہاری کیا حیثیت ہے۔ بالکل بے حقیقت اور بے حیثیت ہو۔

تم کو قسم ہے ۔ (روزمرہ) دوسرے سے کوئی بات کرانے یا کسی بات سے روکنے کے موقع پر کہتے ہیں۔

تم کہیں اور ہم کہیں ۔ (ا۔مثل) علیحدہ ہو جائیں گے۔ پھر ملنے کا موقع نہیں ملے گا۔

تم کیا ہو ۔ (روزمرہ) بے حقیقت ہو۔ کچھ بھی نہیں۔

تم نے اُڑائیں ہم نے بھون بھون کھائیں ۔ (مثل) ہم تم سے زیادہ چالاک ہیں۔ تمہاری چالیں سمجھتے ہیں۔ ہم سے تم چالیں نہیں چل سکتے۔

تم نے کہا اور (میں) ہم نے مان لیا ۔ (مثل) تمہارا کوئی اعتبار نہیں۔

تم ہمیں بلاؤ گے تو کیا کھلاؤ گے / تم ہمارے گھر آؤ گے تو کیا لاؤ گے } (مثل) ہر حال میں اپنے ہی فائدے کی سوچنا۔ خود غرض کے متعلق کہتے ہیں۔

تم ہو کس لائق ۔ (ا۔مثل) تمہاری کیا مجال۔ تمہاری حیثیت کیا ہے۔

تم ہی تم ہو ۔ (ا۔مقولہ) تمہارا بڑا رسوخ ہے۔ تم سب کچھ ہو۔

تماثُل ۔ (تَ۔ ما۔ ثُل) (ع۔ا۔مذ) (۱) برابر ہونا (۲) مشابہ ہونا۔ مانند ہونا۔

تماثیل ۔ (تَ۔ ما۔ ثیل) (ع۔ا۔مذ) تمثال کی جمع (۱) تصویریں۔ مورتیں (۲) فرمان شاہی۔

تماچا۔ تماچہ ۔ (تَ۔ ما۔ چا) (تَ۔ ما۔ چہ) (اُ۔ا۔مذ) طپانچہ۔ تھپڑ۔

تماچا اُٹھانا ۔ (ا۔محاورہ) تھپڑ مارنے کا قصد کرنا۔

تماچا مارے منہ لال رکھتے ہیں ۔ (مثل) (۱) جن کو نقصان پہنچایا گیا ہو وہ کبھی نہیں بولتے (۲) ان لوگوں کے متعلق بھی کہتے ہیں جو غربت میں آبرو بنائے رکھتے ہیں۔

تماخو ۔ (تَ۔ ما۔ خو) (ہ۔ا۔مذ) تمباکو۔ تماکو۔

تمادی ۔ (تَ۔ ما۔ دِی) (ع۔ا۔مث) (۱) مدت۔ عرصہ (۲) بہت وقت عرصۂ دراز (۳) قانون میں میعاد جس کے گزرنے کے بعد دیوانی نالش کا اختیار نہ رہے۔ حد سماعت مقدمہ دیوانی۔

تمادی عارض ہونا ۔ اتنی مدت گزر جانا کہ دعویٰ دائر کرنے کا حق نہ رہے۔

تمارُض ۔ (تَ۔ ما۔ رُض) (ع۔ا۔مذ) بیماری کا بہانہ کرنا۔ بیمار بننا۔

تمازت ۔ (تَ۔ ما۔ زَت) (ع۔ا۔مث) گرمی۔ شدت کی گرمی۔

تمازتِ آفتاب ۔ (ع۔ا۔مث) سورج کی گرمی۔

تماشا ۔ (تَ۔ ما۔ شا) (ع۔ا۔مذ) (۱) باہم مل کر پیدل چلنا (۲) سیر۔ تفریح۔ (۳) دید۔ نظارہ (۴) مزہ۔ لطف (۵) کھیل (۶) مجمع۔ ہجوم (۷) ہنگامہ (۸) مذاق۔ ٹھٹھا (۹) عجیب بات (۱۰) نمائش۔ دکھاوا۔ (۱۱) سوانگ۔ ناٹک۔ کرتب۔ لیلا۔

تماشا بنانا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہنسی اڑانا۔ مذاق اُڑانا (۲) سوانگ بنانا۔ نقل کرنا۔

تماشا بن جانا ۔ (ا۔محاورہ) ایسا ہو جانا کہ لوگ دیکھنے لگیں۔ قابلِ تضحیک ہو جانا۔

تماشابین ۔ (ف۔صف) تماشا دیکھنے والا۔

تماشا خانم ۔ (ا۔مث) مسخری عورت۔ انوکھی عورت۔ عجیب قسم کی عورت۔

تماشا خانہ۔ تماشا کدہ۔ تماشا گاہ ۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) تماشے کی جگہ۔ وہ جگہ جہاں بیٹھ کر تماشا دیکھیں۔ وہ مقام جہاں تماشا ہو۔ ناچ گھر۔ تھیٹر۔ اکھاڑا۔ نقل خانہ (۲) سیر گاہ۔ منظر۔

تماشا دکھانا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) سیر دکھانا۔ بہار دکھانا (۲) سزا دینا۔ مارنا۔ (۳) سر پیٹنا۔

تماشا دیکھنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) سیر دیکھنا۔ لطف دیکھنا (۲) ناٹک وغیرہ دیکھنا (۳) سزا پانا۔ مزہ چکھنا (۴) نظارہ دیکھنا۔

تماشا کرنا ۔ (ا۔محاورہ) ناٹک کرنا۔ سوانگ بھرنا۔ کرتب دکھانا۔

تماشا کناں ۔ (ف۔ا۔صف) تماشا دیکھتا ہوا۔ سیر کرتا ہوا۔

تماشا گاہِ عالم ۔ (ف۔ا۔مث) دُنیا۔

تماشاگر ۔ (۱) تماشا کرنے والا (۲) تماشا دیکھنے والا۔

تماشا ہونا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) انوکھی یا عجیب بات ہونا (۲) ناٹک وغیرہ ہونا (۳) مزہ ہونا۔ لطف ہونا (۴) مسخرہ ہونا۔ انوکھا بننا۔

تماشے تماشے کے چلے کرنا ۔ (ق۔محاورہ) طرح طرح کی چالیں چلنا۔

تماشے کا ۔ (ا۔مث) عجیب۔ انوکھا۔

تماشے کی بات ۔ (ا۔مث) عجیب یا انوکھی بات۔

تماشے کی باتیں ۔ (ا۔مث) بچے کی ایسی باتیں۔ جن سے جی خوش ہو۔

تماشائی ۔ (تَ۔ ما۔ شا۔ ای) (ف۔ا۔مذ) تماشا دیکھنے والا۔

تماش بین ۔ (تَ۔ ماش۔ بین) (ف۔صف) (۱) تماشا دیکھنے والا۔ تماشائی (۲) عیاش۔ بدکار۔ رنڈی باز۔ جمع: تماش بیناں۔

تماش بینی ۔ (تَ۔ ماش۔ بی۔ نی) (ف۔ا۔مث) عیاشی۔ بدکاری۔ رنڈی بازی۔

تماکو ۔ (تَ۔ ما۔ کو) (ہ۔ا۔مذ) (۱) تمباکو (۲) پان کے ساتھ کھانے والا تمباکو۔ زردہ۔

تمام ۔ (تَ۔ مام) (ع۔صف) (۱) کُل۔ سب (۲) مکمل۔ ختم۔ تیار (۳) کامل۔ خالص۔ پورا (۴) آخر۔ اخیر۔ خاتمہ۔

تمام تر ۔ (ف۔صف) (۱) مکمل طور پر (۲) مطلق۔ محض۔ بالکل۔

تمام شُد۔ ختم ہوگیا۔ عموماً کتاب کے خاتمے پر لکھتے ہیں۔
تمام عیار۔ (ع۔ صف) خالص۔ بے میل۔ جو کسوٹی پر پورا اُترے۔ (۲) مکّار۔
تمام کرنا۔ (مص۔ مرکب) (۱) ختم کرنا۔ پورا کرنا۔ مکمل کرنا (۲) مار ڈالنا۔
تمام و کمال۔ (ع۔ ف۔ صف) (۱) مکمل۔ کُل۔ سب کا سب۔ پورے طور سے (۲) کھول کے۔ پوست کندہ۔ واضح طور پر۔
تمام (ہو جانا) ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پورا ہونا۔ آخر ہونا (۲) مرجانا۔ (۳) خرچ ہو جانا (۴) بجھنا۔ ٹھنڈا ہونا۔
تمامی۔ (ت۔ ما۔ می) (ف۔ ا۔ مث) (۱) تکمیل (۲) کمال (۳) انجام۔ آخر۔ خاتمہ (۴) کُل۔ تمام (۵) ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔ اطلس۔
تمانا۔ (ت۔ ما۔ نا) (ہ۔ مص) گیلا کرنا۔ نم دینا۔
تُمانا۔ (تُ۔ ما۔ نا) (ہ۔ مص) رُوئی یا اُون کو صاف کرانا۔ پنجوانا۔
تُمائی۔ (تُ۔ ما۔ ای) (ہ۔ ا۔ مث) روئی صاف کرنے کی مزدوری۔
تمباکو۔ (تم۔ با۔ کُو) (انا۔ مذ) مشہور پودا جس کے پتّے حُقّے میں پیتے اور پان کے ساتھ کھانے میں کام آتے ہیں۔
تُمبالُو۔ (تُم۔ با۔ لُو) (ق۔ ا۔ مذ) لوٹا۔ بٹلوہی۔
تمبو۔ (تم۔ بُو) (ہ۔ ا۔ مذ) خیمہ۔ شامیانہ۔
تمبول۔ (تم۔ بول) (ف۔ ا۔ مذ) پان۔ دیکھیے تنبول۔
تمبولا۔ (Tombola) تم۔ بولا) (انگ۔ ا۔ مذ) مغربی طرز کا جوا۔ لاٹری۔
تمّت۔ (تم۔ مَت) (ع) ختم ہوئی۔ پوری ہوئی۔
تمتّع۔ (تَ۔ مت۔ تُع) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) فائدہ حاصل کرنا (۲) پھل پانا (۳) استعمال کرنا (۴) فائدہ۔ نفع۔
تمتّعاتِ دُنیوی۔ (تَ۔ مَت۔ تُ۔ عا۔ تِ۔ دُن۔ یَ۔ وِی) (ع۔ ا۔ مذ) دنیا کے فائدے۔
تمتماٹ۔ (تم۔ تَماٹ) (ق۔ ا۔ مذ) ہنگامہ۔ چہل۔
تمتمانا۔ (تَم۔ تَ۔ ما۔ نا) (ق۔ مص) (۱) دھوپ کی گرمی یا بخار کے باعث چہرہ سرخ ہو جانا (۲) چمکنا۔ جگمگاتا (۳) گرم ہونا۔
تمتماہٹ۔ (تم۔ تَ۔ ما۔ ہٹ) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) گرمی یا بخار کی وجہ سے چہرے کی سُرخی (۲) چمک دمک (۳) گرمی۔ حرارت۔
تمثال۔ (تِم۔ ثال) (ع۔ ا۔ مث) (۱) پیکر۔ صورت (۲) فرمانِ شاہی۔ جمع: تماثیل۔
تمثال گر۔ (ع۔ ف۔ صف) مصوّر۔ نقاش۔
تمثّل۔ (تَ۔ مَث۔ ثُل) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) مشابہ یا مطابق ہونا (۲) مثال دینا۔ ضرب المثل کہنا۔ تشبیہ دینا۔
تمثیل۔ (تم۔ ثیل) (ع۔ ا۔ مث) (۱) تشبیہ دینا۔ مشابہ کرنا (۲) تشبیہ۔ مثال نظیر (۳) مشابہت۔ مطابقت (۴) ڈراما۔ جمع: تمثیلات۔
تمثیلاً۔ (تم۔ ثی۔ لَن) (ع) مثال کے طور پر۔ تشبیہ کے طور پر۔
تمثیلچہ۔ (ع۔ ف۔ مذ) تمثیل کی تصغیر۔ مختصر ڈراما۔ چھوٹا ڈراما۔
تمجید۔ (تم۔ جید) (ع۔ ا۔ مث) بزرگی کرنا۔ خدا کی بزرگی کی تعریف کرنا۔
تمحیص۔ (ع۔ ا۔ مث) کم کرنا۔ پاک کرنا (۲) جانچ۔ بحث۔

تمدُّد۔ (تَ۔ مَد۔ دُد) (ع۔ ا۔ مذ) کشیدگی۔ کھچاؤ۔ رنجش۔
تمدّن۔ (تَ۔ مَد۔ دُن) (ع۔ ا۔ مذ) مِل کے رہنے کا طریقہ۔ طرزِ معاشرت۔
تمر۔ (تَ۔ مَر) (ع۔ ا۔ مذ) کھجور۔
تمرِ ہندی۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) اِملی (۲) اِملی کا درخت۔
تمرُّد۔ (تَ۔ مَر۔ رُد) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) سرکشی۔ بغاوت (۲) گستاخی۔ نافرمانی۔
تمرین۔ (تم۔ رین) (ع۔ ا۔ مث) عادت ڈالنا۔ خوگر کرنا (۲) مشق۔
تمسخُر۔ (تَ۔ مَس۔ خُر) (ع۔ ا۔ مذ) مسخرہ پن۔ ہنسی۔ مذاق۔ ٹھٹول۔ کھلّی۔
تمسّک۔ (تَ۔ مَس۔ سُک) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) گرفت۔ پکڑ (۲) اقرار نامہ۔ وہ تحریر جو قرض کی سند میں قرض دار۔ قرض خواہ کو لکھ دیتا ہے۔
تمسّکِ مناطِ دعویٰ۔ وہ تمسّک جس پر دعوے کی بنیاد ہو۔
تمغا۔ (تم۔ غا) (ت۔ ا۔ مذ) (۱) سونے چاندی وغیرہ پر مُہر (۲) مُہر سلطانی (۳) نشان۔ مُہر (۴) نشان جو جانوروں پر لگائے جاتے ہیں (۵) تجارتی نشان (۶) سند۔ معافی کی سند (۷) معافی یا انعامی رہن (۸) سونے اور چاندی کا بنا ہوا نشان، جو انعام کے طور پر دیا جاتا ہے (۹) سکّہ۔ ٹھپّا (۱۰) نشان علامت (۱۱) محصول چنگی (۱۲) ڈپلوما۔ نشان، جو حاکم، یونیورسٹی یا کالج وغیرہ کی طرف سے دیا جاتا ہے۔
تمغا بٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) سکّہ بٹھانا۔ رُعب جمانا۔
تمکُّن۔ (تَ۔ مَک۔ کُن) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) طاقت رکھنا۔ اختیار کرنا۔ قابو میں رکھنا (۲) طاقت۔ اختیار۔ قابو۔
تمکنت۔ (تم۔ کِ۔ نَت) (ع۔ ا۔ مث) (۱) قدرت۔ اختیار۔ حکومت زور (۲) غرور۔ گھمنڈ (۳) شان و شوکت۔
تمکین۔ (تم۔ کین) (ع۔ ا۔ مث) (۱) طاقت۔ زور (۲) مرتبہ۔ رُتبہ (۳) وقار۔ عزّت۔
تملُّق۔ (تَ۔ مَل۔ لُق) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) نرمی۔ ملائمت (۲) خوشامد۔ چاپلوسی لَلّو پَتّو
تملیک۔ (تم۔ لیک) (ع۔ ا۔ مث) کسی کو کسی چیز کا مالک کر دینا۔
تملیک نامہ۔ مالک بنانے کی تحریر۔ وصیت نامے کے سوا ہر تحریر۔ جس کے ذریعے کسی کو منقولہ یا غیر منقولہ جائداد کا مالک بنایا گیا ہو۔
تُمَن۔ (تُ۔ مَن) (ت۔ ا۔ مذ) (۱) تومان کا مخفف۔ دس ہزار (۲) رسالہ پلٹن (۳) سَو سواروں کا دستہ (۴) ایک طلائی سکّہ جو ساڑھے چار روپے کے برابر ہوتا تھا۔
تُمن باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) فوج جمع کرنا۔
تُمن دار۔ (ت۔ ف۔ صف) رسالدار۔ رسالے کا کمان دار۔
تُمن داری۔ (ت۔ ف۔ ا۔ مث) رسالے کی کمان۔ رسالداری۔
تمنّا۔ (تَ۔ مَن۔ نا) (ع۔ ا۔ مث) خواہش۔ آرزو۔ شوق۔ اشتیاق۔ درخواست۔ ارمان۔
تمنّائے دل بر آنا۔ (ا۔ محاورہ) دِل کی خواہش پوری ہونا۔
تمنچہ۔ (تَ۔ مَن۔ چہ) (ت۔ ا۔ مذ) (۱) پستول۔ ایک قسم کی چھوٹی بندوق۔ دیکھیے طمنچہ (۲) پکانہ۔ چھوٹا سا معشوق۔
تموّج۔ (تَ۔ مَو۔ وُج) (ع۔ ا۔ مذ) پانی کا موجیں مارنا۔ لہریں اُٹھنا۔ پانی کا جوش و خروش۔

تموج ہوا۔ (ع۔ا۔صف) ہوا کا زور۔

تموز۔ (تَ۔مُوز) [ع۔ا۔مذ] (۱) شامیوں کا ایک مہینہ۔ جو جولائی یا اساڑھ کے مطابق ہوتا ہے (۲) (مجازاً) گرمی کی شدت۔

تموّل۔ (تَ۔مَو۔وُل) [ع۔ا۔مذ] دولت مندی۔ مال داری۔

تمہارا۔ (تُ۔مہا۔را) [ہ۔ض] تم سب کا۔ آپ کا۔

تمہارا سر۔ تمہارا کلیجہ۔ (کلمہ تعریض) جب کوئی شخص کسی کے مزاج کے خلاف کوئی بات کہتا یا پوچھتا ہے تو اس کے جواب میں کہا جاتا ہے۔

تمہارا مال سو ہمارا۔ ہمارا مال سو ہیں ہیں۔ (امثل) خود غرض آدمی کی نسبت کہتے ہیں جو دوسروں کا مال تو لے لے اور اپنا مال دینا ہو تو ہنس کر ٹال دے۔

تمہارے فرشتوں کو بھی خبر نہیں۔ (ا۔محاورہ) تمہیں کچھ خبر ہی نہیں۔

تمہارے منہ کا اُگال ہمارے پیٹ کا ادھار۔ (امثل) تمہاری ذرا سی مدد ہمارے لیے بہت ہے۔

تمہارے منہ میں خاک۔ (ا۔روزمرہ) اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو کسی کا برا چاہے۔

تمہارے مرے دیس خاک۔ ہمارے مرے دیس پاک (مثل) فروتنی اور عاجزی ظاہر کرنے کو کہتے ہیں۔

تمہارے منہ میں گھی شکر۔ (امثل) کوئی حسب خواہش بات کرے تو کہتے ہیں

تمہاری۔ (تُ۔مہا۔ری) (ہ۔ض) تم سب کی۔ آپ کی۔

تمہاری ایڑی میں کیا لگا ہے۔ (ا۔مقولہ) نظر بد سے بچنے کے لیے عورتیں کہتی ہیں۔

تمہاری بات نہ اٹھائی جائے نہ دھری جائے۔ (امثل) تمہاری بات کا کوئی بھروسہ نہیں۔

تمہاری یہ راہ۔ ہماری وہ راہ۔ (امثل) (۱) ہمارا تمہارا کوئی تعلق نہیں (۲) ہمیں تمہاری کوئی پروا نہیں۔

تمہید۔ (تَم۔ہید) (ع۔ا۔مث) (۱) کسی مضمون کی اٹھان۔ کسی بات کا آغاز۔ کسی معاملے کی تقریب۔ کسی مضمون کا عنوان (۲) دیباچہ۔ مقدمہ۔ خطبۂ کتاب۔ جمع: تمہیدات۔

تمہید اٹھانا۔ (ا۔محاورہ) کسی مضمون یا کسی بات کا عنوان شروع کرنا۔

تمہید کرنا۔ (ا۔محاورہ) کسی بات کا پیش کرنا۔ کسی معاملے کی تقریب کرنا۔

تمہیدیں باندھنا۔ فضول باتیں پیش کرنا۔ بے معنی عذرات پیش کرنا۔

تمہیدی۔ (تم۔ہی۔دی) (ع۔ف۔صف) شروع کا۔ ابتدائی۔

تمیز۔ (تَ۔میز) (ع۔ا۔مث) تمییز کا مخفف۔ (۱) شناخت۔ جانچ۔ پہچان۔ (۲) فرق۔ تفاوت۔ امتیاز (۳) عقل۔ ہوش۔ دانش (۴) ادب۔ قاعدہ۔ اہلیت (۵) عقل سلیم (۶) علم نحو میں جو لفظ یا الفاظ کسی اسم یا فقرے سے شک یا ابہام رفع کریں۔

تمیزدار۔ ذی شعور۔ لائق۔ ہوشیار۔ باتہذیب۔

ت ـــ ن

تن۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) جسم۔ پنڈا (۲) شخص۔ آدمی۔ فرد۔

تن آساں۔ (ف۔صف) آرام طلب۔ تن پرور۔

تن آسانی۔ (ف۔امث) آرام طلبی۔ بدن کو تکلیف سے بچانا۔

تن اُجلا من سانولا بگلے کا سا بھیک ۔ توسے تو کاگا بھلا جو اندر باہر ایک (مثل) ریاکاروں پر طنز ہے۔ ریاکار۔ بگلے کی طرح ہے۔ ظاہر میں تو سفید اور بھگت بنا۔ مگر ہر وقت مچھلی پکڑنے کے لئے تیار۔ ریاکار سے کوا اچھا۔ جو اندر باہر سے کالا ہے۔ یعنی اس شخص سے جس کا اندر باہر ایک سا نہ ہو۔ وہ اچھا ہے۔ جو اندر باہر سے برا ہو۔

تن بدن۔ (ف۔ا۔مذ) سارا بدن۔ تمام بدن۔

تن بدن اولا ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) بدن ٹھنڈا ہو جانا۔ جسم سرد ہو جانا۔

تن بدن پھونک دینا۔ (ا۔محاورہ) جلا دینا۔ جلن پیدا کر دینا۔ بخار کی حالت پیدا کر دینا۔

تن بدن ڈھانک لینا۔ (ا۔محاورہ) کپڑے پہن لینا۔ ستر پوشی کرنا۔

تن بدن کا ہوش نہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) اپنے آپ سے بے خبر ہونا۔ مدہوشی رہنا (۲) پاگل اور دیوانہ ہونا۔

تن بدن کی خبر نہ رہنا۔ (ا۔محاورہ) محو ہو جانا۔ بے خبر ہو جانا۔

تن بدن میں آگ (پھنکنا) لگنا۔ (ا۔محاورہ) سخت غصہ آنا۔

تن بدن میں جان نہیں۔ نام زور آور خاں۔ (مثل) ناموزوں بات۔ طاقت ہونی چاہیئے۔ نام کا کیا فائدہ۔

تن بہ تقدیر۔ اپنے آپ کو تقدیر پر چھوڑنا۔ جب تدبیر کچھ بن نہ پڑے تو کہتے ہیں۔

تن بے جاں۔ (ف۔ا۔صف) مردہ۔ لاش۔ نعش۔

تن بے جان میں جان آنا۔ (ا۔محاورہ) نئے سر سے زندگی پیدا ہونا۔

تن پتلا ہے خاک کا اسے دیکھ مت بھول ۔ ایک دن ایسا ہوئے گا ملے دھول میں دھول (مثل) ہر ایک کو مرنا ہے اس بات کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔

تن پرست۔ (ف۔صف) جو ہر وقت کھانے پینے میں مشغول رہے۔

تن پرستی۔ (ف۔ا۔مث) ہر وقت کھانے پینے میں مشغول رہنا۔

تن پرور۔ (ف۔صف) تن کو پالنے والا۔ کھانے پینے میں مشغول رہنے والا۔

تن پروری۔ (ف۔ا۔مث) (۱) آرام طلبی۔ عیش پرستی (۲) خود غرضی۔

تن پہ نہیں لتّا۔ مستی ملے البتہ۔ (امثل) مفلسی میں آرائش کا خیال ہے۔

تن پھنکنا۔ (ا۔محاورہ) بدن جلنا۔ بخار ہونا۔

تن پیٹ کا مزہ۔ (ا۔مذ) اچھا پہننے اور کھانے کا مزہ۔

تن پیٹ کہاں رکھ آئیں۔ (امثل) کھانے پینے کا خرچ ضروری ہے۔ کوئی مفت خدمت لے تو کہتے ہیں۔

تن تا جا (تازہ) قلندر راجہ۔ (مثل) پیٹ بھرا ہوا ہو، تو قلندر بھی راجہ ہے۔ تن پرور کی نسبت کہتے ہیں۔

تن تکیہ من بسرام ۔ یہاں پڑ رہے وہاں آرام (مثل) فارغ شخص کے لئے ہر جگہ آرام ہے۔

تن تنہا۔ (ف۔صف) اکیلا۔ تنہا۔

تن درست۔ (ف۔صف) بھلا چنگا۔ صحیح و سالم۔ صحت مند۔ جسے کوئی

بیماری نہ ہو۔

تندرستی۔ (ف۔ا۔مث) صحت۔ سلامتی۔ خیریت۔ طبیعت کی درستی۔ آرام چین۔ عافیت

تندرستی ہزار نعمت ہے۔ (ا۔ مقولہ) صحت سے بہتر کوئی چیز نہیں۔

تن دہی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) سعی۔ کوشش (۲) محنت۔ جانفشانی۔ جفاکشی۔

تن دے من لے۔ (مثل) محنت کر اور کما۔

تن ڈھانکنا۔ (ا۔ محاورہ) ستر پوشی کرنا۔

تن زیب۔ (ا۔ مذ) (۱) ایک قسم کا کپڑا، جو نین سکھ سے زیادہ باریک ہوتا ہے (۲) ایک قسم کی صدری۔ جو قبا کے نیچے پہنتے ہیں۔

تن سکھی تو من سکھی۔ (مثل) بدن کو آرام ہو۔ یعنی صحت اچھی ہو اور کھانا پینا اچھا ملے تو دل بھی خوش رہتا ہے۔

تن سکھی تو چین ہے / نا تو دن دکھ رین ہے (مثل) اگر صحت ہو تو زندگی آرام سے گزرتی ہے ورنہ ہر وقت انسان تکلیف میں رہتا ہے۔

تن سیتل ہو میت سول / من سیتل ہو میت سول (مثل) دودھ بدن کو خوش کرتا ہے اور دوست دل کو۔

تن سے لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) فکر ہونا۔ خیال ہونا (۲) دل پر اثر ہونا۔

تن کو کپڑا نہ پیٹ کو روٹی۔ (مثل) بہت غریب ہے۔

تن کو لگنا۔ جزو بدن ہونا۔

تن کی تپت بجھانا۔ (ا۔ محاورہ) بھوکے کو کھانا کھلانا۔

تن کی سدھ نہ رہنا۔ (ا۔ محاورہ) ہوش و حواس قائم نہ رہنا۔

تن گھلنا۔ (ا۔ محاورہ) جسم لاغر یا دبلا ہونا۔

تن من۔ (ف۔ہ۔مذ) جسم و جان۔ روح و قالب۔

تن من ایک ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بہت دوست ہونا۔ بڑا یارانہ ہونا۔

تن من بھر جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سیری ہو جانا۔ دل بھر جانا (۲) خوش ہو جانا۔

تن من دھن وارنا۔ ہر چیز فدا کرنا۔ بدن۔ جان اور دولت نثار کر دینا۔

تن من سے۔ دل و جان سے۔ پوری کوشش سے۔

تن من کی سدھ بدھ نہ رہنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بد حواس ہو جانا۔ گھبرا جانا (۲) مدہوش ہو جانا۔ پاگل ہو جانا۔

تن من مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جسمانی اور نفسانی خواہشوں کو مارنا۔

تن من میں پھولے نہ سمانا۔ (ا۔ محاورہ) بہت خوشیاں منانا۔

تن من میں جان آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہوش و حواس درست ہونا (۲) فرحت ہونا۔ تازگی ہونا۔

تن و توش۔ (ا۔ مذ) بدن اور توانائی۔ قوت۔

تن و توش کا آدمی۔ (ا۔ صف) فربہ اور طاقتور شخص۔ مضبوط بدن کا آدمی۔

تِن۔ (ہ۔ا۔مث) گھاس جس سے چھپر بناتے ہیں۔

تُن۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) ایک درخت۔ جس کی لکڑی سرخ ہوتی ہے اور اس سے فرنیچر بناتے ہیں (۲) تُن کا پھول۔ جس سے زرد رنگ رنگتے ہیں۔

تَنا۔ (تَ۔نا) (ہ۔ا۔مذ) درخت کی جڑ سے اوپر کی شاخیں نکلنے تک کا حصہ۔

تَنا۔ تننا۔ (تَن۔نا) (ہ۔مص) (۱) کھنچنا (۲) سیدھا ہو کر بیٹھنا (۳) پھیلنا۔ دراز ہونا (۴) پھولنا (۵) اینٹھنا (۶) گھمنڈ کرنا (۷) سینہ ابھارنا (۸) روٹھنا۔

تناپا۔ (تَ۔نا۔پا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) جوانی۔ شباب (۲) جوش جوانی۔ غرورِ جوانی۔

تناتنی۔ (تَ۔نا۔تَ۔نی) (ہ۔ا۔مث) اَن بن۔ کشیدگی۔

تناخوری۔ (ف۔ا۔مث) تنہائی۔ تنہا خوری۔

تناریری۔ (تَ۔نا۔رِی۔رِی) (ہ۔مث) (۱) چند معین کلمے جو گویے گانا سیکھنے میں استعمال کرتے ہیں (۲) جھگڑا (۳) بے وقت کا گانا۔

تناریری (لگا رکھنا) لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بے وقت کا راگ گانا (۲) جھگڑا لگانا

تنازع۔ (تَ۔نا۔زُع) (ع۔ا۔مذ) (۱) جھگڑا۔ جھگڑا کرنا (۲) جھگڑا۔ فساد۔ تکرار (۳) رنجش۔ نفاق۔ عداوت۔ بغض۔ جمع: تنازعات۔

تنازع للبقا۔ (ع۔ا۔مذ) زندگی کی دوڑ دھوپ۔ کشمکش حیات۔

تنازعہ۔ (تَ۔نا۔زُ۔عَہ) (ع۔ا۔مذ) عوام تنازع کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔

تناسب۔ (تَ۔نا۔سُب) (ع۔ا۔مذ) (۱) باہم نسبت رکھنا (۲) باہمی تعلق۔ موافقت۔ مطابقت۔ حساب میں دو نسبتوں کا برابر ہونا۔

تناسب اعضاء۔ اعضاء کا اپنے اپنے موقع اور انداز سے ایک دوسرے کے مناسب ہونا۔

تناسخ۔ (تَ۔نا۔سُخ) (ع۔ا۔مذ) (۱) ایک صورت سے دوسری صورت اختیار کرنا۔ روح کا ایک قالب سے دوسرے قالب میں جانا (۲) آواگون۔

تناسل۔ (تَ۔نا۔سُل) (ع۔ا۔مذ) نسل پیدا کرنا یا بڑھانا۔ اولاد پیدا کرنا۔

تناظر۔ (ع۔ا۔مذ) باہم دیکھنا۔ منظر۔ حالت (۲) تناسب۔ نسبت۔ (انگ) (Perspective)

تنافر۔ (تَ۔نا۔فُر) (ع۔ا۔مذ) (۱) نفرت کرنا۔ بھاگنا (۲) علم معانی میں الفاظ کا جمع کرنا۔

تنافس۔ (ع۔ا۔مذ) سانس لینا۔ باہم فخر کرنا (۲) کسی چیز کی رغبت کرنا اور اس کے حصول میں مقابلہ کرنا۔

تناقض۔ (تَ۔نا۔قُض) (ع۔ا۔مذ) (۱) ایک دوسرے کی ضد یا مخالف ہونا۔

تناور۔ (تَ۔نا۔وَر) (ف۔صف) (۱) موٹا۔ فربہ (۲) مضبوط۔ قوی۔ طاقتور (۳) کوئی عظیم الجثہ چیز۔

تناول۔ (تَ۔نا۔وُل) (ع۔ا۔مذ) کھانا کھانا۔

تناول فرمانا۔ (ا۔ محاورہ) کھانا نوش فرمانا۔ طعام کھانا۔

تَنّانا۔ (تَن۔نا۔نا) (ہ۔مص) (۱) پھیلنا (۲) سیدھا ہونا۔ کھڑا ہونا (۳) ساز کے تار کا آواز دینا (۴) زخم کا پھٹا پڑنا (۵) جھنجھنانا۔ سنسنانا۔

تناہٹ۔ (تَن۔نا۔ہٹ) (ہ۔ا۔مث) وہ کھنچاؤ جو ورم کی وجہ سے ہوتا ہے۔

تناہونا۔ (تَ۔نا۔ہو۔نا) (ہ۔مص) (۱) کھنچا ہونا (۲) اکڑا ہونا (۳) ضد پر ہونا۔

تناؤ۔ (تَ۔نا۔اُو) (ہ۔ا۔مذ) کھنچاؤ۔ کسی چیز کی کھینچنے کی قوت۔

تنبا۔ (تَم۔با) (ہ۔ا۔مذ) ایک قسم کا ڈھیلا ڈھالا پاجامہ۔ غرارے دار پاجامہ۔

تنباکو۔ (تَم۔با۔کُو) (ہ۔ا۔مذ) تمباکو۔

تنباکو کا ہاتھی۔ عورتوں کا ایک ٹوٹکا جو بخار اترنے کے لیے کرتی ہیں۔ تنباکو کا ہاتھی بنا کر سرہانے رکھتی ہیں اور پانی اور انگارے وارتی ہیں۔

تنبو۔ (تَم۔بُو) (ہ۔ا۔مذ) خیمہ۔ شامیانہ۔

تنبور۔ تنبورا۔ تنبورہ۔ (تَم۔بُور) (تَم۔بُو۔را) (تَم۔بُو۔رہ) (ف۔ا۔مذ) ایک قسم کا

باجا۔ جس میں ستار کی طرح تین تار لگے ہوتے ہیں۔

تَنبُورچی ۔ (تَم ۔ بُور ۔ چی) [اُر ۔ ا ۔ مذ] تنبور بجانے والا۔

تَنبُول ۔ (تَم ۔ بُول) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) پان (۲) بیاہ شادی کی ایک رسم جس میں نیوتے کے طور پر عزیز و اقارب اور دوست احباب حسبِ مقدور نقدی دیتے ہیں۔

تنبول آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) لگام کے صدمے سے گھوڑے کے منہ سے خون نکلنا۔

تنبول (بانٹنا) دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) دیہاتی ہندوؤں میں بھانجے یا بھانجی کی شادی کے بعد رخصت ہوتے وقت بہن کی رشتے دار عورتوں کو نقدی دینا۔

تنبول پینا ۔ (ا ۔ محاورہ) پان کا عرق پینا۔

تَنبولَن ۔ (تَم ۔ بو ۔ لَن) [ہ ۔ ا ۔ مث] پنوارُن ۔ پان بیچنے والی عورت۔

تَنبولی ۔ (تَم ۔ بو ۔ لی) [ہ ۔ ا ۔ مذ] پان بیچنے والا ۔ پنواڑی۔

تَنْبِیہ ۔ (تَ ۔ نَب ۔ بِہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) نصیحت ۔ عبرت (۲) دھمکی ۔ تنبیہہ ۔ آگاہی ۔ خبرداری۔

تَنبیانا ۔ تنبیا جانا ۔ (تَنب ۔ یا ۔ نا ۔ تَنب ۔ یا ۔ جا ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) تانبے کا رنگ ہو جانا (۲) تانبے کے برتن میں رکھے ہوئے کھانے میں تانبے کا مزہ ہو جانا (۳) نمدار ہوا سے گوٹا کناری کا رنگ تانبے کا سا ہو جانا۔

تَنبِیلا ۔ (تَن ۔ بی ۔ لا) [ہ ۔ صف] (۱) تانبے کے رنگ کا (۲) چہرے کا رنگ، جو گرمی سے سُرخی مائل ہو جائے (۳) گندمی (۴) سُرخ رنگ کی گندم۔

تَنبِیہہ ۔ (تَم ۔ بیہہ) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) سرزنش ۔ جھڑکی ۔ فہمائش ۔ ملامت (۲) نصیحت ۔ پند ۔ عبرت (۳) واقفیت ۔ خبرداری ۔ آگاہی (۴) تاکید۔

تُن (پھُن) فُن ۔ (تُن ۔ (پھُن) فُن) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) اکڑفوں ۔ غصّے اور غرور کا انداز (۲) غصّے میں جلی کٹی باتیں کرنا۔

تَنت ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ٹھیک ۔ صحیح ۔ درست (۲) معین ۔ مقرر (۳) بروقت ۔ برمحل (۴) ہو بہو (۵) عین وقت (۶) ضروری حصّہ (۷) روح ۔ جوہر (۸) تانت کا مخفف ۔ تار دھاگا ۔ ساز کا تار۔

تنت کار ۔ مطرب ۔ گویا ۔ سازندہ۔

تنت کے تنت ۔ عین وقت پر ۔ کم فرصتی میں۔

تَناتوڑی ۔ (تَن ۔ تا ۔ تو ۔ ڑی) [اُر ۔ ا ۔ مث] کسی کا کسی سے غصّے کے ساتھ علیحدگی چاہنا۔

تَنتَر ۔ (تَن ۔ تر) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ایک شاستر (۲) منتر ۔ جادو ۔ ٹونا۔

تنتر منتر ۔ مکر ۔ فریب [ق]

تَنتَری ۔ (تَن ۔ تَ ۔ ری) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) قوال ۔ گویا ۔ مغنی (۲) ایک قسم کا باجا ۔ وہ جس میں تار لگے ہوتے ہیں۔

تُن تُن ۔ (تُن ۔ تُن) [ہ ۔ ا ۔ مث] ستار اور تنبور وغیرہ کی آواز۔

تَنتَنا ۔ (تَن ۔ تَ ۔ نا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) شان و شوکت ۔ کرّوفر ۔ دبدبہ ۔ طمطراق (۲) غصّہ ۔ خفگی (۳) غرور ۔ تکبّر ۔ عربی میں طنطنہ ہے۔

تنتنا پیٹنا ۔ تنتنا توڑنا ۔ تنتنا کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) فخر کرنا (۲) ناک بھوں چڑھانا۔

تنتنے باز ۔ (ا ۔ مذ) (۱) مغرور ۔ متکبّر (۲) نازک مزاج ۔ نازک دماغ۔

تَنتَنانا ۔ (تَن ۔ تَ ۔ نا ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) چنچنانا ۔ غصّے میں ہونا ۔ خفا ہونا (۲) شور و غل ہونا ۔ ہُلڑ ہونا ۔ کھڑکنا ۔ بجنا (۳) سنسنانا۔

تُنتُنانا ۔ (تُن ۔ تُ ۔ نا ۔ نا) [ہ ۔ مص] آواز نکالنا ۔ ستار یا سارنگ وغیرہ کے تار کو بجانا۔

تَنتَناہٹ ۔ (تَن ۔ تَ ۔ نا ۔ ہَٹ) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) ورم ۔ سوجن (۲) سوزش وہ درد ۔ تکلیف جو ورم کی وجہ سے ہو ۔ ٹپک ۔ جلن۔

تُنتُناہٹ ۔ (تُن ۔ تُ ۔ نا ۔ ہَٹ) [ہ ۔ ا ۔ مث] تار بجنے کی آواز ۔ تُن تُن۔

تُنتُنی ۔ (تُن ۔ تُ ۔ نی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) ایک قسم کا تار والا ساز ۔ دو تارا (۲) وہ بچوں کا ایک کھلونا جس میں ستار کی مانند تار لگا ہوتا ہے۔

**تُنتُنی بجاتے میاں کھاتے شکرگھی
نوکری کی ایسی تیسی اب کے بچے جی** } [مثل] بھکاریوں کو بہت آرام سے مانگ کھاتے اور عیش اُڑاتے ہیں ۔ نوکری میں دیر ہو جانے کا ڈر ہوتا ہے ۔ بے فکروں کی نسبت کہتے ہیں۔

تَنتھا ۔ (تَن ۔ تھا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] طاقت ۔ بل ۔ زور ۔ قوّت۔

تَنٹلماری ۔ (تَن ۔ ٹل ۔ ما ۔ ری) [ق ۔ صف] جھگڑالو ۔ فسادی۔

تَن جانا ۔ (تَن ۔ جا ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) کھچ جانا (۲) ناراض ہو جانا ۔ خفا ہو جانا۔

تَنجِیم ۔ (تَن ۔ جیم) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) ستاروں کے ذریعے پیشین گوئی کرنا ۔ ستارہ شناسی ۔ علمِ نجوم (۲) ستاروں سے سعد و نحس بتانا۔

تَنخواہ ۔ (تَن ۔ خواہ) [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) درماہہ ۔ مشاہرہ ۔ ماہانہ ۔ وظیفہ (۲) روپیہ جو ملازمت کے صلے میں دیا جائے۔

تنخواہ جاری ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) تنخواہ بحال ہونا ۔ تنخواہ ملنے لگنا۔

تنخواہ دار ۔ (ف ۔ صف) تنخواہ پانے والا ۔ ملازم ۔ نوکر۔

تنخواہ ذاتی ۔ ایک خاص رقم، جو کسی عہدے دار کو علاوہ تنخواہ کے ملے۔

تُند ۔ [ف ۔ صف] (۱) تیز ۔ جلّا (۲) غضب ناک ۔ غصیل (۳) سخت ۔ شدید ۔ وہ پُرزور (۵) تلخ ۔ کڑوا۔

تُند خو ۔ (ف ۔ صف) بدمزاج ۔ بدخو ۔ چڑچڑا ۔ جلد ناراض ہونے والا۔

تُند خوئی ۔ (ف ۔ مث) بدمزاجی ۔ تیز مزاجی۔

تُند رفتار ۔ (ف ۔ صف) تیز رفتار ۔ تیز قدم ۔ تیز چلنے والا۔

تُند زبان ۔ (ف ۔ صف) جلد جلد بولنے والا۔

تُند فہم ۔ (ف ۔ صف) تیز فہم۔

تُند مزاج ۔ (ف ۔ صف) تیز مزاج ۔ معمولی بات پر بھڑک اُٹھنے والا۔

تُند ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) تیز ہونا ۔ ناراض ہونا ۔ غصّہ ہونا۔

تَندُور ۔ (تَن ۔ دُور) [اُر ۔ ا ۔ مذ] روٹی پکانے کی بھٹی ۔ تنور۔

تندور بھرنا (یا پاٹنا) ۔ (ا ۔ محاورہ) پیٹ بھرنا ۔ اچھا بُرا کھانا۔

تندور جھونکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تندور گرم کرنا (۲) تندور میں ایندھن ڈالنا۔

تُندی ۔ (تُن ۔ دی) [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) تیزی (۲) چڑچڑاپن (۳) سختی ۔ غصّہ (۴) بدمزاجی (۵) شہوت۔

تُندَیل ۔ (تُن ۔ دَیل) [اُر ۔ صف] توند والا ۔ بڑے پیٹ والا۔

تَنڈا ۔ (تَن ۔ ڈا) [ق ۔ ا ۔ مذ] ہجوم ۔ بھیڑ۔

تنڈنا - (تن - ڈ - نا) (ق - مص) لڑنا - فساد کرنا۔

تنزّل - (تَ - نز - زُل) (ع - ا - مذ) (۱) زوال - گھٹاؤ - کمی - تخفیف - اُتار (۲) درجہ ٹوٹنا۔

تنزُّہ - (تَ - نز - زہ) (ع - ا - مذ) (۱) خالص ہونا - عیب سے پاک ہونا۔ (۲) باعصمت ہونا (۳) سیر - تفریح (۴) خوشی - فرحت - جمع : تنزہات۔

تنزیل - (تَن - زِیل) (ع - ا - مث) (۱) نازل کرنا - اُتارنا (۳) وحی - الہام - (۵) قرآن مجید - جمع : تنزیلات -

تنزیہہ - (تَن - زیہہ) (ع - ا - مث) (۱) بُری باتوں سے دُور رکھنا - عیب سے پاک کرنا - صاف کرنا (۲) پاکی - صفائی۔

تنسیخ - (تَن - سیخ) (ع - ا - مث) (۱) منسوخ کرنا - باطل کرنا (۲) منسوخی -

تنصّر - (تَ - نَص - صُر) (ع - ا - مذ) مذہب عیسوی اختیار کرنا۔

تنصیب - (ع - ا - مث) جمانا - نصب کرنا - لگانا - مقرر کرنا۔ (انگ) (Installation) جمع : تنصیبات۔

تنصیف - (تَن - صِیف) (ع - ا - مث) دو برابر حصوں میں تقسیم کرنا۔ دو برابر حصے کرنا۔

تنظیم - (تَن - ظِیم) (ع - ا - مث) (۱) شعر کہنا - نظم لکھنا (۲) موتی پرونا۔ (۳) درستی کرنا - انتظام کرنا (۴) انتظام - بندوبست (۵) ترتیب (۶) منظم جماعت - انجمن (۷) نظم و نسق (امورِ عامہ یا حکومت کا)

تنعّم - (تَ - نَع - عُم) (ع - ا - مذ) (۱) نازو نعمت سے زندگی بسر کرنا (۲) عیش - آرام۔

تنعیم - (تَن - عِیم) (ع - ا - مث) نازو نعمت میں پالنا - عیش و آرام سے رکھنا۔

تنغّص - (تَ - نَغ - غُص) (ع - ا - مذ) طبیعت مکدر ہونا۔

تنفّر - (تَ - نَف - فُر) (ع - ا - مذ) (۱) نفرت - بیزاری - کراہت - گھن۔

تنفّس - (تَ - نَف - فُس) (ع - ا - مذ) سانس لینا - دم لینا۔

تنفّسی - (تَ - نَف - فُ - سی) (ع - ف - صف) سانس سے متعلق۔

تنقّل - (تَ - نَق - قُل) (ع - ا - مذ) نقل کرنا - تھوڑا تھوڑا چکھنا۔

تنقیح - (تَن - قِیح) (ع - ا - مث) (۱) کسی چیز کو زوائد اور عیوب سے پاک کرنا۔ خالص کرنا (۲) تفتیش - تحقیق (۳) جھگڑے کا فیصلہ کرنا (۴) قانون میں وہ سوال جو اُمورِ متنازعہ کو فیصلہ کرنے کے لیے بنائے جاتے ہیں - جمع : تنقیحات -

تنقیحِ اُمورِ تصفیہ طلب - فیصلہ طلب اُمور کی صفائی و وضاحت -

تنقیح طلب - جس میں تفتیش کی ضرورت ہو - فیصلہ ہونے والا۔

تنقید - (تَن - قِید) (ع - ا - مث) (۱) جانچ - پرکھ - تمیز - ایسی جانچ جو اچھے برے - کھرے کھوٹے میں تمیز کرے (۲) تبصرہ - نقد - نکتہ چینی۔

تنقیص - (تَن - قِیص) (ع - ا - مث) (۱) کم کرنا - گھٹانا (۲) نقصان - کمی (۳) اعتراض - نقص نکالنا۔

تنقیہ - (تَن - قِ - یہ) (ع - ا - مذ) (۱) صاف کرنا - پاک کرنا (۲) فیصلہ مقدمات کا فیصلہ کرنا (۳) اناج کو بھوسے سے الگ کرنا (۴) آنتوں کو صاف کرنا۔ جلاب لینا۔

تنقیہ دماغ - (ع - ا - صف) دواؤں سے دماغ کو صاف کرنا۔

تُنُک - (تُ - نُک) (ہ - صف) (۱) تھوڑا - ذرا سا - چھوٹا۔

تُنُک - (تُ - نُک) (ف - صف) (۱) تھوڑا - چھوٹا - ذرا سا (۲) کمزور (۳) اوچھا - بے حقیقت۔

تُنک ظرف - (ف - ع - صف) (۱) کم ظرف - کمینہ - کم حوصلہ - اوچھا۔ (۲) پیٹ کا ہلکا، جسے بات نہ پچے۔

تُنک ظرفی - (ف - ع - ا - مث) کم حوصلگی چھچھورا پن۔

تُنک مایہ - (ف - صف) بے حیثیت - تھوڑی پونجی والا۔

تُنک مزاج - (ف - ع - صف) نازک مزاج - چڑچڑا - زُود رنج - تُند خُو - تیز مزاج۔

تُنک مزاجی - (ف - ع - ا - مث) نازک مزاجی - تُند خوئی - زود رنجی۔

تِنکا - (تِن - کا) (ہ - ا - مذ) (۱) سوکھی گھاس کا ٹکڑا (۲) کسی چیز کا چھوٹا سا ٹکڑا۔ (۳) (مجازاً) ذرا سی چیز (۴) ہلکا - برگِ کاہ۔

تنکا اُتارنا - (ا - محاورہ) تھوڑا سا احسان کرنا۔

تنکا اتارنا اور چھپّر رکھ دینا - (مثل) تھوڑا سا احسان کرنا اور اس کے عوض میں بہت کچھ وصول کر لینا۔

تنکا اتارنے کا احسان ماننا - (ا مثل) ذرا سے احسان کو بہت ماننا۔

تنکا اِدھر اُدھر ہونا - (ا - محاورہ) (۱) ذرا سی بے ترتیبی ہونا (۲) تھوڑا سا نقصان ہونا۔

تنکا بھی پاس نہ رہنا - (ا - محاورہ) بالکل مفلس ہوجانا - غریب ہوجانا۔ صفایا ہوجانا - کچھ باقی نہ رہنا۔

تنکا بھی نہ توڑ سکنا - (ا - محاورہ) (۱) نہایت کمزور ہونا (۲) کاہل ہو جانا - سُست ہوجانا۔

تنکا توڑنا - (ا - محاورہ) تھوڑا سا کام کرنا۔

تنکا دانتوں میں (پکڑنا) لینا - (ا - محاورہ) (۱) اطاعت کرنا - مغلوب ہونا - شکست ماننا (۲) پناہ یا امان مانگنا - (۳) گڑگڑانا - عاجزی کرنا۔

تنکا سا توڑنا - (ا - محاورہ) انکار کرنا - دو ٹوک جواب دینا۔

تنکا ناک میں (پڑنا) ڈالنا - (ا - محاورہ) عورتوں کا ناک کے چھید میں تنکا ڈالنا۔

تنکا نہ توڑنا - (ا - محاورہ) کچھ نہ کرنا۔

تنکا نہ رہنا - (ا - محاورہ) (۱) کچھ پاس نہ رہنا (۲) کنگال ہوجانا - مفلس ہوجانا۔

تنکا ہوجانا - (ا - محاورہ) بہت دُبلا ہوجانا۔

تنکوں کا کھیل - (ا - مذ) نکما اور فضول کام - کچا کام۔

تنکے اوٹ پہاڑ ہونا - (ا - محاورہ) (۱) ادنیٰ چیز کی اوٹ میں بڑی چیز کا ہونا (۲) مشکل چیز کا ذرا سی تدبیر سے حل ہوجانا۔

تنکے (چننا) چُننے لگنا - (ا - محاورہ) (۱) بدحواس ہوجانا - گھبرا جانا۔ (۲) پاگل ہوجانا۔

تنکے چُنوانا - (ا - محاورہ) (۱) بدحواس کر دینا (۲) دیوانہ بنا دینا۔

تنکے کا احسان - (ا - محاورہ) تھوڑا سا احسان۔

تنکے کا احسان بھی بہت ہوتا ہے - (ا مثل) تھوڑے سے احسان کا بوجھ بڑا ہوتا ہے - تھوڑا سا احسان بھی قابلِ شکر گزاری ہے۔

تنکے کا احسان ماننا - (ا - محاورہ) ذرا سے احسان کا بھی شکر گزار ہونا۔

تنکے کا سہارا۔ (ا۔ محاورہ) تھوڑی سی مدد۔ ذرا سی امداد۔
تنکے کا سہارا نہیں۔ (ا۔ محاورہ) آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں۔
تنکے کا پہاڑ کر دکھانا۔ (ا۔ محاورہ) بات کا بتنگڑ بنانا۔ مبالغہ کرنا۔
تُنکنا۔ (تُ۔ نَک۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) خفا ہونا۔ غصے ہونا (۲) بے قرار ہونا۔
تُنکی۔ (تُن۔ کی) (ہ۔ ا۔ مث) ایک قسم کی میٹھی پتلی روٹی۔
تنکیر۔ (تَن۔ کیر) (ع۔ ا۔ مث) (۱) اسم نکرہ بنانا۔ بُری حالت کرنا (۳) انجان بنانا۔
تَنگ۔ (ف۔ صف) (۱) سکڑا ہوا۔ بھچا ہوا (۲) چُست۔ پھنسا ہوا (۳) کم۔ تھوڑا (۴) محتاج (۵) عاجز۔ مغموم (۶) مشکل (۷) غمگین۔ رنجیدہ (۸) زین کسنے کا چوڑا تسمہ۔ (۹) غلیلا۔ بوری (۱۰) گھنٹہ۔ گھڑیال (۱۱) درہ (۱۲) مانی کا تصویر خانہ۔
تنگ آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) عاجز آنا۔ مجبور ہونا (۲) بیزار ہونا۔ گھبرا جانا۔ (۳) تھک جانا۔
تنگ بخت۔ (ف۔ صف) (۱) بدبخت (۲) مفلس۔ نادار۔
تنگ پکڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زچ کرنا۔ عاجز کر دینا۔ (۲) گھوڑے کی لگام کو کھچا ہوا رکھنا۔
تنگ پوش۔ (ف۔ صف) چُست کپڑے پہننے والا۔
تنگ پوشی۔ (ف۔ ا۔ مث) چُست کپڑے پہننا۔
تنگ ترش ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ناراض ہونا۔ رنجیدہ ہونا۔
تنگ ٹوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) گھوڑے کے تنگ کا دو ٹکڑے ہو جانا۔
تنگچائی۔ (ق) تنگی۔ سختی۔
تنگ چشم۔ (ف۔ صف) (۱) کینہ (۲) لالچی۔ حریص (۳) بخیل کنجوس (۴) کم ظرف۔ کم حوصلہ۔ اوچھا۔
تنگ چشمی۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) کمینگی (۲) اوچھا پن (۳) کم حوصلگی۔
تنگ حال۔ (ف۔ ع۔ صف) (۱) غریب مفلس۔ محتاج۔ نادار۔ تباہ حال۔
تنگ حال ہونا۔ (ا۔ محاورہ) غریب ہونا۔ نادار ہونا۔
تنگ حالی۔ (ا۔ مث) غربت۔ مفلسی۔ ناداری۔
تنگ حوصلگی۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) کم ظرفی۔ اوچھا پن۔ کمینگی (۲) پست ہمتی۔ کم ہمتی۔
تنگ حوصلہ۔ (ف۔ ع۔ صف) پست حوصلہ۔ کم ظرف۔ اوچھا۔
تنگ دست۔ (ف۔ صف) مفلس۔ غریب۔ محتاج۔ نادار۔
تنگ دستی۔ (ف۔ ا۔ مث) مفلسی۔ غربت۔ ناداری۔
تنگ دل۔ (ف۔ صف) (۱) کم ظرف۔ کینہ۔ اوچھا (۲) کنجوس۔ بخیل۔ (۳) کم حوصلہ۔
تنگ دلی۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) کم ظرفی (۲) بخل (۳) کم حوصلگی۔
تنگ دوزی۔ (ف۔ ا۔ مث) باریک سلائی۔
تنگ دہن۔ (ف۔ صف) (۱) چھوٹے منہ کا۔ غنچہ دہن مجازاً معشوق۔
تنگ ڈھیلا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) گھوڑے کی پیٹی پوری طرح کسی نہ ہونا۔
تنگ روزی۔ (ف۔ صف) مفلس۔ غریب۔
تنگ رہنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تہی دست ہونا۔ کم آمدنی زیادہ خرچ ہونا (۲) پریشان رہنا۔
تنگ زیست (عیش)۔ (ف۔ صف) تنگ دست۔ غریب۔
تنگ طلبی۔ (ف۔ ا۔ مث) زور دے کر مانگنا۔ سختی سے تقاضا کرنا۔
تنگ ظرف۔ (ف۔ ع۔ صف) کم ظرف۔ کم حوصلہ۔ اوچھا۔
تنگ فرصت۔ (ف۔ ع۔ صف) کم فرصت۔
تنگ کرنا۔ (مص۔ مرکب) (۱) ستانا۔ دق کرنا (۲) مجبور کرنا۔ عاجز کرنا (۳) چُست کرنا۔
تنگ کسنا۔ (مص۔ مرکب) زین کے تسمے کھینچ کر باندھنا کہ زین اپنی جگہ سے نہ ہلے
تنگ گیری۔ (ف۔ ا۔ مث) ظلم۔ جور۔ ستم۔ زیادتی۔
تنگ معاش۔ (ف۔ ا۔ مث) تنگ دست۔ کم آمدنی والا۔
تنگنائے۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) تنگ رستہ۔ تنگ کوچہ (۲) قبر۔
تنگ و تاریک۔ چھوٹی جگہ جہاں اندھیرا ہو۔
تنگ ورزی۔ (ف۔ ا۔ مث) کفایت شعاری
تنگ وقت۔ (ف۔ ع۔ ا۔ مذ) (۱) مشکل کا وقت (۲) ضرورت کا وقت (۳) مصیبت کا وقت (۴) بہت تھوڑا وقت۔
تنگ وقت پر۔ (ف۔ ع۔ ا۔ مذ) تھوڑا سا وقت رہ جانے پر۔ کافی وقت نہ ہونے پر۔
تنگ ہاتھ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مفلس ہونا۔ پیسہ پاس نہ ہونا۔
تنگ یاب۔ (ف۔ ا۔ صف) کمیاب۔ نادر۔
تُنگ۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) چھوٹے منہ کا برتن (۲) فوج کا ایک دستہ۔
تنگا۔ (تَن۔ گا) (ق۔ ا۔ مذ) غمزہ۔
تنگاتنگ۔ (تَن۔ گا۔ تنگ) (اُ۔) بھینچ کر۔ زور سے بغلگیر (کرنا ہونا) کسنا۔
تنگہ۔ (تَن۔ گہ) (ف۔ ا۔ مذ) ٹکا کا مفرس۔ روپے۔
تنگی۔ (تَن۔ گی) (ف۔ ا۔ مث) (۱) کوتاہی۔ کمی۔ قلت۔ چھوٹا پن (۲) مفلسی غربت۔ ناداری (۳) مشکل۔ دشواری۔ دِقت (۴) کنجوسی۔ بخل (۵) کم ظرفی (۶) غلیلا۔ بوری۔
تنگی ترشی۔ (ف۔ ا۔ مث) کفایت شعاری۔ تکلیف کے ساتھ۔
تنگی ترشی سے گزارا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بڑی کفایت شعاری سے گزارا ہونا۔
تنگی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تکلیف دینا (۲) سختی کرنا۔ جبر کرنا (۳) کنجوسی کرنا۔
تنگی کے ساتھ فراخی اور فراخی کیساتھ تنگی لگی ہوئی ہے (مثل) کوئی ہمیشہ امیر یا غریب نہیں رہتا۔ حالت بدلتی رہتی ہے۔ امیری اور غربت کا ساتھ ہے۔
تنگی گئی فراخی آئی۔ (مثل) بُرے دن گئے۔ بھلے دن آئے۔
تنگی و فراخی بدست خود۔ (مثل) تنگی اور فراخی اپنے ہاتھ ہے۔ مذاقاً مخلوق کی نسبت کہتے ہیں۔
تنگی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تکلیف ہونا (۲) آمدن کی کمی ہونا۔
تنگیانا۔ (تنگ۔ یا۔ نا) (اُ۔ مص) (۱) تنگ کسنا (۲) گھوڑا سرپٹ دوڑانا۔
تنور۔ تنُّور۔ (تَ۔ نوُر) (تَن۔ نوُر) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) ایک گول گڑھا جسے گرم کر کے اس میں روٹیاں پکاتے ہیں (۲) ایک گول لمبوترا کچی مٹی کا برتن

جسے گڑھے میں لگا کر یا زمین کے اُوپر رکھ کر روٹیاں پکاتے ہیں (۳) انگریزی طریقے کی ڈبل روٹی۔ کیک۔ مٹھائی وغیرہ بنانے کا بھٹ۔

تنور جھونکنا ۔ (ا۔ محاورہ) تنور گرم کرنا۔ تنور میں ایندھن ڈالنا۔

تنور خانہ ۔ (ف۔ا۔ مذ) باورچی خانہ۔

تنور سے بچنے کے لئے بھاڑ میں گرے ۔ (ا۔ مثل) تھوڑی مصیبت سے بچنے کے لیے بڑی مصیبت میں پڑے۔

تنور کی سُوجھنا ۔ (ا۔ محاورہ) تنور پر جا کر روٹی کھانا۔

تنوّع ۔ (تَ۔ نَو۔ وُّع) (ع۔ا۔ مذ) قسم قسم کا ہونا۔ مختلف رنگ کا ہونا۔ گوناگونی۔ جمع: تنوّعات۔

تنومند ۔ (تَ۔ نو۔ مَند) (ف۔ صف) مضبوط بدن۔ قوی جسم۔ ہٹا کٹا۔

تنومندی ۔ (تَ۔ نو۔ مندی) (ف۔ا۔ مث) (۱) قوّت۔ طاقت (۲) فربہی۔ موٹاپا

تنویر ۔ (تَن۔ وِیر) (ع۔ا۔ مث) روشنی۔ نور۔ چمک۔

تنوین ۔ (تَن۔ وِین) (ع۔ا۔ مث) کسی حرف پر دو زیر یا زبر یا پیش لگانے سے نون کی آواز پیدا کرنا۔

تنہ ۔ (تَ۔ نَہ) (ف۔ا۔ مذ) جڑ کے اُوپر سے شاخیں نکلنے تک درخت کا حصّہ۔ درخت کا دھڑ۔ تنا۔

تنہا ۔ (تَن۔ ہا) (ف۔ صف) (۱) اکیلا۔ فرد۔ مجرّد (۲) لاثانی۔ بےنظیر (۳) صرف فقط (۴) طاق (۵) الگ۔ جدا۔ علیحدہ۔

تنہا خوری ۔ (ف۔ا۔ مث) اکیلے کھا لینا۔

تنہائی ۔ (تَن۔ ہا۔ ای) (ف۔ا۔ مث) (۱) علاحدگی۔ گوشہ نشینی (۲) جدائی۔ مفارقت۔ اکیلا رہنا۔

تنی ۔ (تَ۔ نِی) (ہ۔ا۔ مث) (۱) ڈوری۔ کسی چیز کے باندھنے یا کَسنے کی ڈور۔ بند (۲) حصّہ۔ ساجھا۔

تنی رہنا ۔ (ا۔ محاورہ) جھگڑا رہنا۔ دانتا کلکل رہنا۔

تنی میں گانٹھ دینا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) منسوب کرنا۔ نسبت کرنا۔ منگنی کرنا۔ سگائی کرنا (۲) یاد رکھنا۔ یادداشت کے لیے بند میں گرہ لگانا۔

تنّی ۔ (تِن۔ نِی) (ہ۔ا۔ مذ) ایک قسم کا چاول۔

تنیا ۔ (تَن۔ یا) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) لنگوٹ۔ کپڑے کی دھجی جو رذیل قوموں کے مرد ستر پوشی کے لیے باندھتے ہیں۔

ت ـــــ و

تو ۔ (ہ) واؤ مجہول کے ساتھ (۱) تب۔ پس (۲) الحاصل۔ حاصل کلام (۳) اس وقت۔ پھر۔ اس حالت میں۔

تو بات ہے ۔ (متعلق فعل) تب مزہ ہے۔ تب لطف ہے۔

تو بھی ۔ باوجودیکہ۔ پھر بھی۔ تاہم۔

تو پھر ۔ اس وقت۔ اس حالت میں۔

تو سہی ۔ (۱) بالضرور یقینی (۲) بے شک (۳) سمجھوں گا۔ دیکھ تو۔

تو کیا ۔ (متعلق فعل) کچھ نہیں۔ کچھ نقصان نہیں۔ کچھ مضائقہ نہیں۔

تو کیا ہوتا ۔ (متعلق فعل) (۱) کچھ نقصان نہ ہوتا (۲) کسی صورت میں ہوتا۔ کیا شے ہوتا۔

تو کیا ہوا ۔ کچھ نہیں ہوا۔ کچھ فائدہ نہیں ہوا۔

تُو ۔ (ہ) واؤ معروف کے ساتھ (ف۔ ضمیر) (۱) حرفِ خطاب، جو ادنیٰ یا کم درجے والے کی نسبت بولا جاتا ہے (۲) کبھی پیار اور بےتکلفی سے بولا جاتا ہے (۳) خدائے تعالیٰ کو خطاب کرتے ہیں۔

تُو بھی رانی میں بھی رانی ٭ کون بھرے پن گھٹ پر پانی ۔ (مثل) عورتیں کاہل ملازمہ کو کہتی ہیں یا جہاں سب سُست ہوں اور کام نہ کرتے ہوں تو کہتی ہیں۔

تُو تڑاق کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بدزبانی کرنا۔ گالیاں دینا۔ زبان درازی کرنا

تُو تکار ۔ (ا۔ مث) بدزبانی۔ زبان درازی۔ گالی گلوچ۔

تُو تو ۔ (متعلق فعل) پہلا واؤ معروف دوسرا واؤ مجہول۔ خصوصیت کے موقع پر بولتے ہیں۔ جیسے تُو تو یہ کام نہ کر۔

تُو تُو کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) تُو تڑاق کرنا۔

تُو تُو میں میں ۔ (ا۔ مث) (۱) جھگڑا۔ فساد۔ لڑائی (۲) گالی گلوچ۔ زبان درازی۔ بدزبانی۔

تُو چل میں چل ۔ ایک ایک کرکے کھسکنے یا آنے کے موقع پر کہتے ہیں۔

تُو چھوئے (اور) کہ میں موئی ۔ (مثل) جھوٹی نزاکت پر طنز ہے۔

تُو دیورانی میں جیٹھانی، تیرے آگ نہ میرے پانی ۔ (ا۔ مثل) دونوں مفلس اور کنگال ہیں۔

تُو ڈال ڈال میں پات پات ۔ (مثل) دیکھیے تم ڈال ڈال۔

تو کارِ زمیں را نکو ساختی کہ با آسماں نیز پرداختی ۔ (ف۔ مثل) تم نے معمولی کام میں کیا کامیابی حاصل کی، جو اب بڑے کاموں میں ہاتھ ڈال رہے ہو۔

تُو کون ہے؟ (۱) استفہامیہ (۲) دخل در معقولات کرنے والے کو تنبیہ۔

تُو کو نہ مُو کو، چولھے میں جھونکو ۔ (مثل) چیز کو ایسا خراب کرنا کہ کسی کے کام کی نہ رہے۔

تُو کہاں اور میں کہاں ۔ (ا۔ مثل) تیرا میرا کیا مقابلہ ہے۔ اگر اعلیٰ سے خطاب ہے تو اپنے تئیں کم تر اور اگر ادنیٰ سے خطاب ہے تو اپنے آپ کو برتر ظاہر کرنے کے لئے مستعمل ہے۔

تُو کھول میرا مکنا میں گھر سنبھالوں اپنا ۔ (مثل) جب نئی دلہن گھر کے کاموں میں دخل دینے لگے، تو ساس کہتی ہے۔

تُو کیا ہے ۔ (ا۔ محاورہ) تیری کچھ ہستی نہیں۔ تیری حقیقت کیا ہے۔

تُو کیوں پیٹ پھاڑتا ہے ۔ تو کیوں نہیں مانتا۔ تیرا کیا نقصان ہے۔ تُو کیوں ہٹ کرتا ہے۔

تُو گدھی کمہار کی تجھے رام سے کام ۔ (مثل) تو اپنا کام کر۔ تجھے ایسی سے کیا تعلق۔ اسے کہتے ہیں جو باوجود کم لیاقت ہونے کے دوسرے کام میں رائے دے یا ٹانگ اڑائے۔

تُو گور کھود مو کو ٭ میں گاڑ آؤں تو کو ۔ (مثل) تو اگر میرا بُرا چاہے گا تو تیرا ہی بُرا ہوگا۔

تُو مجھ کو تو میں تجھ کو ۔ (مثل) (۱) تو میرا ساتھ دے گا تو میں تیرا ساتھ دونگا۔

تو نہیں تیرا بھائی سہی ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تو نہیں کرتا تو کوئی اور اس کام کو کریگا۔ (۲) اگر تو نے یہ کام نہیں کیا تو تیرے کسی بھائی نے کیا ہوگا۔

تو نہیں جانیا ۔ چلا جا ۔ نہیں تو تیرے واسطے اچھا نہ ہوگا۔

تو نہیں مانیا ۔ مان لے ! ورنہ تیرے واسطے بُرا ہوگا۔

تو نے کہی میں نے مانی ۔ (مثل) مجھے تمہارا اعتبار نہیں۔

تو نے کی رام جنی / میں نے کیا رام جنا } (مثل) بدکار عورت بدکار خاوند سے کہتی ہے چونکہ تو بدکاری کرتا ہے ۔ اس لئے میں بھی کرتی ہوں۔

تو ہو اور دُنیا ہو ۔ (کلمۂ دُعا) تو ہمیشہ زندہ رہے۔

تو ہی تو ہے ۔ تیرے سوا اور کوئی نہیں ۔ ہر جگہ تو ہی ہے ۔ خدا کو خطاب کرتے ہیں۔

تو ہے اور مَیں ہوں ۔ (۱) اب اور کوئی نہیں (۲) اب ایسا بدلہ لوں گا کہ تو بھی یاد کرے۔

توا ۔ (تَ ۔ وا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) لوہے کا گول ظرف جس پر روٹی پکاتے ہیں۔ (۲) ٹھیکرے کا گول ٹکڑا ۔ جسے چلم میں تمباکو کے اُوپر رکھ کر چلم بھرتے ہیں۔ (۳) بڑا لوہے یا شیشے کا گول ٹکڑا ۔ جس میں سوراخ ہوتے ہیں اور کنوئیں کی تہ میں رکھا جاتا ہے (۴) وہ لوہے کا گول ٹکڑا ، جسے پانی گرم کرنے کے لیے حمام یا سقاوے میں لگاتے ہیں ۔ اس کے نیچے آگ جلائی جاتی ہے اور یہ گرم ہو کر پانی کو گرم کرتا ہے (۵) دریا کی تہ (۶) (صف) بے حد سیاہ ۔ بہت کالا۔

توا چڑھا اور جی بڑھا ۔ (مثل) روٹی پکتے دیکھ کر بھوکے کو تسلی ہو جاتی ہے۔

توا چڑھا بیٹھی مسرانی / کھڑی ناچ اگن بانی } (مثل) ہے تو غریب مگر دکھاوے کو امیرانہ کام کرتی ہے۔

توا چڑھنا ۔ (ا۔ محاورہ) روٹی پکانے کے لیے توے کا چولھے پر رکھا جانا روٹی پکانے کی تیاری ہونا۔

توا سر پر (باندھنا ، رکھ لینا) ۔ (۱) (مثل) سر کی حفاظت کرکے جنگ کیلئے تیار ہونا (۲) اپنے تئیں مضبوط و مستحکم ہونا۔

توا لال ہونا ۔ آگ کی تیزی سے توے کا سُرخ ہو جانا۔

توا نہ تغاری کاہے کی بھٹیاری / تو اکو نڈا نہ چلہاری کہے نار میں ہوں بھٹیاری } (مثل) پاس کچھ نہ ہو اور ظاہر داری بہت ہو، تو کہتے ہیں۔

توا ہنسنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جلتے توے کے نیچے بہت سا کاجل جمع ہو کر ذرا ذرا سی روشنی کے ذرّات سلسلہ وار چمکنے لگتے ہیں ۔ اسے عورتیں توے کا ہنسنا کہتی ہیں اور اسے شادی اور رزق کی افزونی کا شگون سمجھتی ہیں۔ (۳) (مذاقاً) کالے آدمی کا پان کھا کر ہنسنا۔

توے پر کی بوند ۔ توے کی بوند ۔ (ا۔ محاورہ) ناپائدار چیز ۔ جلد فنا ہو جانے والی۔

توّاب ۔ (تو ۔ واب) (ع ۔ ا ۔ مذ) توبہ منظور کرنے والا ۔ خدائے تعالیٰ۔

توابع ۔ (تَ ۔ وا ۔ بِع) (ع ۔ ا ۔ مذ) تابع کی جمع ۔ پیرو ۔ ملازم ۔ ماتحت۔

تواتر ۔ (تَ ۔ وا ۔ تُر) (ع ۔ ا ۔ مذ) پے در پے ۔ برابر ۔ لگاتار ۔ تابڑ توڑ ۔ سلسلہ ۔ تسلسل۔

توارث ۔ (تَ ۔ وا ۔ رُث) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) ورثہ پانا (۲) وراثت۔

توارُد ۔ (تَ ۔ وا ۔ رُد) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) باہم ایک جگہ اُترنا (۲) دو شخصوں کو ایک ہی مضمون سُوجھنا (۳) ایک ہی بیت یا مصرع دو شاعروں کے ذہن میں آنا۔

تواری ۔ (تَ ۔ وا ۔ ری) (ہ ۔ ا ۔ مذ) برہمنوں کا ایک فرقہ ۔ جس کو تین وید پڑھنے کی اجازت ہے۔

تواریخ ۔ (تَ ۔ وا ۔ ریخ) (ع ۔ ا ۔ مث) تاریخ کی جمع (۱) مہینے کا دن (۲) سنوں کا علم (۳) قصے ۔ تذکرے ۔ واقعات (۴) واقعات کا علم۔

توازن ۔ (تَ ۔ وا ۔ زُن) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) ہم وزن ہونا (۲) موازنہ کرنا (۳) تناسُب۔

توازن حسابات ۔ فاضلات ادا کرکے جمع اور خرچ کو برابر کرنا۔

توازن داد و ستد ۔ لین دین کا مقابلہ۔

توازن درآمد و برآمد ۔ درآمد اور برآمد کا اعتدال۔

تواضع ۔ (تَ ۔ وا ۔ ضُع) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) خاطر مدارات ۔ آؤ بھگت (۲) مہمان داری ۔ مہمان نوازی۔

تواضع سمرقندی ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) جھوٹی خاطر تواضع ۔ ظاہر داری کی آؤ بھگت۔

تواضع کرنا ۔ (مص ۔ مرکب) خوش اخلاقی سے پیش آنا۔

توافق ۔ (تَ ۔ وا ۔ فُق) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) موافقت ۔ مطابقت ۔ یک جائی ۔ اتفاق ۔ میل (۲) علم حساب میں ایسے دو اعداد کا تعلق ۔ جن کو تیسرا عدد پورا تقسیم کر سکے۔

توالُد ۔ (تَ ۔ وا ۔ لُد) (ع ۔ ا ۔ مذ) اولاد پیدا کرنا۔

توالد و تناسُل ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) اولاد پیدا ہونا اور نسل چلنا۔

توالی ۔ (تَ ۔ وا ۔ لی) (ع ۔ ا ۔ مث) متواتر ۔ پے در پے ۔ لگاتار ۔ مسلسل۔

توام ۔ (تَو ۔ اَم) (ع ۔ ا ۔ مذ) جُڑواں ۔ ایک ساتھ کے پیدا شدہ بچے۔

تواماں ۔ (تَو ۔ ا ۔ ماں) (ع ۔ صف) وہ دونوں بچے ، جو اکٹھے پیدا ہوں۔

توان ۔ (تُ ۔ وان) (ف ۔ ا ۔ مذ) طاقت ۔ زور ۔ قوّت ۔ بل ۔ قدرت ۔ ہمت۔

توانا ۔ (تُ ۔ وا ۔ نا) (ف ۔ صف) (۱) زور آور ۔ طاقت ور (۲) تنومند ۔ ہٹا کٹا۔

توانائے مطلق ۔ قادر مطلق ۔ خدائے تعالےٰ۔

توانائی ۔ (تُ ۔ وا ۔ نا ۔ ای) (ف ۔ ا ۔ مث) طاقت ۔ زور ۔ قوّت۔

توانگر ۔ (تُ ۔ وَنگر) (ف ۔ صف) دولت مند ۔ امیر ۔ مالدار۔

توانگری ۔ (تُ ۔ وَن ۔ گ ۔ ری) (ف ۔ ا ۔ مث) دولتمندی ۔ امارت ۔ مالداری

توبرا ۔ توبرہ ۔ توبڑہ ۔ (تو ۔ بَ ۔ رَا) ۔ (تو ۔ بَ ۔ رَہ) ۔ (تو ۔ بَ ۔ ڑہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) وہ تھیلا جس میں گھوڑے کو دانہ کھلاتے ہیں (۲) (حقارتاً) منہ۔

توبڑہ چڑھائے رکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) ہر وقت منہ پھیلائے رکھنا ۔ ہر وقت چین بجبیں رہنا

توبہ ۔ (تَو ۔ بَہ) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) استغفار (۲) افسوس ۔ پچھتاوا ۔ ندامت ۔ پشیمانی (۳) کسی بُرے کام سے باز رہنے کا عہد (۴) زنہار۔

توبۃ النصوح ۔ (ع ۔ صف) سچی توبہ۔

توبہ بڑی سپر ہے گنہ گار کے لیے ۔ (مثل) توبہ کرنے سے گنہ گار سزا سے بچ جاتا ہے۔

توبہ بلوا دینا ۔ (ا۔ محاورہ) اتنا تنگ کرنا کہ دوسرا پناہ مانگنے لگے ۔ دق کرنا۔

توبہ بندے ۔ (ا۔ محاورہ) دق کر ڈالا ۔ بہت ستایا (بطور خطاب)

توبہ بھولی جانا۔ (ا۔ محاورہ) حواس گم ہونا۔ پریشان ہونا۔
توبہ تِلّا۔ (ا۔ مذ) شور و فغاں۔ واویلا۔ فریاد۔ ہائے وائے۔
توبہ توبہ۔ (حرف ندبہ) نفرت یا پکا عہد یا مقامِ عبرت و تاسف پر بولتے ہیں۔
توبہ توبہ مچا دینا۔ (ا۔ محاورہ) ایسا ظلم یا گناہ کا کام کرنا کہ ساری دنیا توبہ توبہ کرے۔
توبہ توڑنا۔ (ا۔ محاورہ) عہد شکنی کرنا۔ قول و قسم سے پھرنا۔
توبہ (ٹوٹ جانا) ٹوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) عہد ٹوٹ جانا۔ قسم ٹوٹ جانا۔
توبہ دھاڑ (کرنا) مچانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) شور و غل مچانا (۲) پناہ مانگنا (۳) زور شور سے شکوے شکایت کرنا۔
توبہ شکن۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) (۱) توبہ توڑنے والا (۲) توبہ تڑوانے والا۔
توبہ قبول فرمانا۔ (مص۔ مرکب) گناہ معاف کر دینا۔
توبہ کا در بند ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) استغفار کرنے کا وقت نہ رہنا یا گزر جانا۔ مسلمانوں کے عقیدے میں قیامت کے شروع ہونے کے بعد توبہ قبول نہ ہوگی۔
توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ (مثل) توبہ ہر وقت قبول ہو سکتی ہے۔
توبہ کرانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چیں بلوانا۔ عاجز کرنا (۲) بُری بات چھڑوانا (۳) معافی منگوانا۔
توبہ کر بندے۔ (ا۔ مقولہ) جب کوئی غرور کی بات کہے یا سزا پائے تو کہتے ہیں۔
توبہ کر کے کہنا۔ (ا۔ محاورہ) خدا سے معافی مانگ کر دعوے یا شیخی کی کوئی بات کہنا۔
توبہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) گناہ سے باز آنا (۲) قسم کھانا (۳) فریاد کرنا (۴) کوئی بُری بات چھوڑنے کا عہد کرنا۔
توبہ (کرو) کیجیے۔ (ا۔ مثل) کوئی غرور کا کلمہ کہے یا کسی پر ہنسے یا خلافِ مذہب کوئی بات کرے، تو کہتے ہیں۔
توبہ ہی بھلی۔ (ا۔ مثل) عورتیں توبہ کی جگہ بولتی ہیں۔
توبہ ہے۔ (ا۔ مثل) اب نہیں کروں گا۔ باز آتا ہوں۔
توبیخ۔ (تو۔ بیخ) (ع۔ ا۔ مث) ملامت۔ جھڑکی۔ سرزنش۔ طنز۔
توپ۔ (ت۔ ا۔ مث) (۱) گولہ چلانے کا آلہ (۲) بہت موٹا آدمی۔
توپ بھرنا۔ (مص۔ مرکب) توپ میں گولہ بارود ڈالنا۔
توپ پر رکھنا۔ کسی شخص کو توپ سے اُڑانے کے لیے توپ کے سامنے کرنا یا توپ کے منہ پر باندھ دینا۔
توپ (چلانا) چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) گولہ مارنا۔ توپ کی بارود کو آگ لگانا (۲) گولہ مارنا۔ پادنا (مذاقاً) بہت موٹا آدمی یا عورت۔
توپچی۔ (ف۔ صف) توپ چلانے والا۔ گولنداز۔
توپ خانہ۔ (ت۔ ف۔ مذ) وہ جگہ جہاں توپیں رکھی جائیں اور ان کے چلانے والے اور عملہ رہے۔
توپ داغنا۔ (ا۔ محاورہ) توپ چلانا۔
توپ دم (کر دینا) کرنا۔ (ا۔ محاورہ) توپ کے منہ پر باندھ کر اُڑانا۔
توپ سے اڑا دینا۔ (ا۔ محاورہ) توپ کے منہ پر باندھ کر اُڑا دینا۔
توپ کو بتی دکھانا۔ (ا۔ محاورہ) توپ کی بارود کو آگ لگانا۔
توپ کے منہ اُڑا دینا۔ (ا۔ محاورہ) توپ کے منہ پر باندھ کر توپ چلا کر مار ڈالنا۔
توپ کے مُہرے۔ مصیبت کے سامنے۔ مصیبت میں۔
توپ لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) توپ چلانا (۲) توپ کو ایک جگہ نصب کرنا۔
توپ لگنا۔ (ا۔ محاورہ) توپ کا نصب ہونا۔
توپ مارنا۔ (ا۔ محاورہ) توپ چلانا۔
توپوں کی کڑک۔ توپوں کے چلنے کی آواز۔
توپنا۔ (توپ۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) گڑھا بند کرنا (۲) زمین میں گاڑنا۔ دفن کرنا۔ (۳) چھپانا۔ ڈھانپنا۔
توُت۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) ایک درخت (۲) اس کا پھل شہتوت۔
توتا۔ (تو۔ تا) (اُر۔ ا۔ مذ) (۱) طوطا۔ مٹھو۔ ایک خوش رنگ مشہور پرندہ۔ سکھانے سے کچھ باتیں سیکھ جاتا ہے (۲) طفل۔ بچہ جو پیاری پیاری باتیں کرے۔ (۳) بھنگ کی لُگدی (۴) توڑے دار بندوق کا گھوڑا۔
توتا پالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کوئی ایسا کام کرنا جس کی وجہ سے کوئی اور کام نہ ہو سکے (۲) کوئی بیماری مول لے لینا (۳) آتشک یا سوزاک کی بیماری لگا لینا۔
توتا چشم۔ (ا۔ صف) بے مروت۔ بے وفا۔
توتا چشمی۔ (ا۔ مث) بے مروتی۔ بے وفائی۔
توتا سا (بولنا) پڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) بچوں کے بولنے یا پڑھنے کی تعریف میں کہتے ہیں۔
توتے اُڑ جانا۔ (ا۔ محاورہ) گھبرا جانا۔ حواس باختہ ہو جانا۔ اوسان خطا ہو جانا
توتے پڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ایسے شخص کو پڑھانا، جو سخت کُند ذہن ہو (۲) توتے کو بولنا سکھانا۔
توتے کی سی آنکھیں (بدلنا) پھیرنا۔ (ا۔ محاورہ) دفعتہً بے مروت ہو جانا۔ بے وفائی کرنا۔ محبت سے منہ موڑنا۔
توتے کی طرح (پڑھنا) یاد کرنا۔ (ا۔ محاورہ) بے سمجھے بوجھے پڑھنا۔ بے سمجھے بوجھے یاد کرنا۔
توتلا۔ (توت۔ لا) (ہ۔ صف) وہ آدمی۔ جس کی زبان موٹی ہونے کے باعث الفاظ صاف نہ نکل سکیں۔
توتلاپن۔ (ا۔ مذ) زبان موٹی ہونے اور الفاظ صاف نہ نکلنے کا مرض۔ تُتلا کر بولنا۔
توتو۔ (تو۔ تو) (دونوں واؤ مجہول) (ہ۔ مث) (۱) کتے کو بلانے کی آواز (۲) بولنا باتیں کرنا (۳) مجازاً زبان (ق)
توتیئ۔ (تو۔ ت۔ ای) (ہ۔ مث) بچوں کو پانی پلانے کی ٹونٹی دار چھوٹی لُٹیا۔
توتی۔ (تو۔ تی) (ف۔ ا۔ مذ) ایک چھوٹا سا خوش آواز پرند۔ طوطا۔
توتی (طوطی) بولنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی ہنر یا خوبی کی وجہ سے مشہور ہونا۔ شہرۂ آفاق ہونا (۲) دور دورہ ہونا۔ اقبال یاور ہونا (۳) کسی افسر یا امیر کے پاس رسوخ ہونا۔
توتی کی آواز نقار خانے میں کون سنتا ہے۔ (مثل) بڑے آدمیوں کی رائے کے سامنے چھوٹے آدمیوں کی رائے کو کوئی نہیں پوچھتا۔

تُوتیا - (تُوت-یا) [ہ-ا-مذ] نیلا تھوتھا۔
تُوتیا - (تُو-تِ-یا) [ع-ا-مذ] سُرمہ۔ سُرمے کا پتھر۔
تُوتیا - (تُو-تِ-یا) [اُر-ا-مذ] توطیہ کا بگڑا ہوا۔ الزام۔ تہمت۔ دوش۔ چھدا۔
تُوتیا باندھنا۔ توتیا طوفان جوڑنا - (ا-محاورہ) الزام لگانا۔
تُوتیے جوڑنا - (ا-محاورہ) الزام لگانا۔
تَوثیق - (تَو-ثیق) [ع-ا-مث] (۱) مضبوطی۔ پُختگی (۲) مضبوط کرنا (۳) تصدیق۔
تَوثیق کرنا - (ا-محاورہ) (۱) پکّا کرنا۔ مضبوط کرنا (۲) تصدیق کرنا۔
تُوجانا - (تُو-جا-نا) [ہ-مص] حیوان کا حمل گِر جانا۔
تَوَجُّہ - (تَ-وَج-جُہ) [ع-ا-مث] (۱) کسی کی طرف منہ کرنا (۲) رجحان۔ رغبت
میلان۔ رجوع (۳) خیال۔ لحاظ (۴) مہربانی۔ عنایت۔
توجہ باطن - (ع-ا-مث) دلی توجہ۔ کسی کی اصطلاح نفس کے لیے اُس
کے دل پر روحانی اثر ڈالنا۔
توجّہ پھیرنا - (ا-محاورہ) (۱) متوجّہ ہونا (۲) توجّہ ہٹا لینا۔
توجہ رہنا - (ا-محاورہ) (۱) خیال رہنا (۲) مہربانی رہنا۔
توجہ سے دیکھنا - (ا-محاورہ) غور سے ملاحظہ کرنا۔
توجہ کرنا - (ا-محاورہ) متوجہ ہونا۔ رجوع ہونا۔
توجہ کی نظر ہونا - (ا-محاورہ) مہربانی کی نگاہ ہونا۔ شفقت ہونا۔ لحاظ کرنا۔
توجہ مبذول ہونا - (ا-محاورہ) کسی طرف توجہ کرنا۔ متوجہ ہونا۔
توجہ نہ رہنا - (ا-محاورہ) دھیان ہٹ جانا۔ بے خیالی ہو جانا۔
تَوجیہہ - (تَو-جیہہ) [ع-ا-مث] (۱) وجہ بیان کرنا۔ باعث بتانا۔ دلیل لانا۔
(۲) دلیل۔ وجہ (۳) حلیہ۔ کیفیت۔
تَوجیہہ نویس - (ع-ف-ا-مذ) حلیہ لکھنے والا۔
تَوَحُّش - (تَ-وَح-حُش) [ع-ا-مذ] (۱) وحشت۔ نفرت (۲) وحشت ہونا۔
تَوحید - (تَو-حید) [ع-ا-مث] (۱) ایک ماننا۔ ایک جاننا (۲) خدا کے ایک
ہونے پر یقین کرنا (۳) وحدانیت۔ یکتائی۔
تُودَہ - (تُو-دَہ) [ف-ا-مذ] (۱) ڈھیر۔ انبار۔ پُشتہ۔ ٹیلا (۲) حد کا مٹی کا نشان
یا ڈھیر (۳) ہدف۔ نشانہ (ق)
تُودۂ بندی - (ف-ا-مث) حد بندی۔
تُودۂ خاک - (ف-ا-مذ) مٹی کا ڈھیر۔
تُودۂ طوفان - (ف-ا-مذ) (۱) بہت الزام۔ بہت جھوٹا الزام لگانے
والا۔ فتنہ انگیز۔ شریر۔ فسادی۔
تَودِیع - (تَو-دِیع) [ع-ا-مث] (۱) وداع کرنا۔ رخصت کرنا (۲) سپرد کرنا
سونپنا۔
تُوڈَر - [ق-ا-مذ] ہاتھی کے پاؤں کی زنجیر۔
تُوڑ - [ت-ا-مث] جالی کی پوشش جو پالکی یا پینس پر ڈالتے ہیں۔
تُور - [ہ-ا-مث] (۱) ایک غلہ جس کی دال پکاتے ہیں۔ ارہر (۲) روئی۔
تور تیل تاپنا۔ جاڑ مانس ہوا پنا - (مثل) اگر روئی۔ تیل اور ایندھن
ہو تو جاڑا بڑے آرام سے گزر جاتا ہے۔
تَورات - (تَو-رات) [ع-ا-مث] وہ آسمانی کتاب جو حضرت موسیٰؑ پر
نازل ہوئی تھی۔

تَوَرُّع - (تَ-وَر-رُع) [ع-ا-مذ] زہد۔ پرہیزگاری۔ اتقا۔
تُورَہ - (تُو-رہ) [ت-ا-مذ] (۱) قانون۔ طریق۔ رسم و رواج۔ دستور العمل (۲)
(مجازاً) وہ قانون جو چنگیز خاں نے وضع کیا تھا (۳) حکم شاہی۔
فرمانِ سلطان۔
تورَہ - (تو-رہ) [ہ-ا-مذ] (۱) مختلف کھانوں کے خوان، جو امیر لوگ تقریبات
کے موقع پر بھیجتے ہیں (۲) خوان میں لگے ہوئے قسم قسم کے کھانے (۳)
امیر۔ نواب۔ وزیر (۴) غرور۔ گھمنڈ (۵) عزّت۔ رُتبہ۔ حیثیت۔
تورہ بندی - (۱) مختلف کھانوں کے خوان بھیجنے کی تقریب۔
تورہ پوش - (ف-ا-مذ) (۱) بانس کی تیلیوں کا سرپوش، جو تورے کے
خوانوں پر رکھتے ہیں۔
تورہ پلٹی - (ا-مث) مغرور عورت۔ شیخی باز عورت۔
تورہ توڑنا - (ا-محاورہ) غرور توڑنا۔ گھمنڈ نکالنا۔
تورہ جتانا - (ا-محاورہ) (۱) فخر کرنا۔ غرور کرنا (۱) اپنی بڑائی دکھانا۔ شیخی مارنا۔
تورہ ڈھانا - (ا-محاورہ) غرور مٹانا۔
تورہ (لگ جانا) لگنا - (ا-محاورہ) غرور کرنا۔ اترانا۔ فخر کرنا۔
تورے والی - (ا-صف-مث) مغرور عورت۔
تورِی - (تو-رِی) [ہ-ا-مث] ایک قسم کی ترکاری۔
تورِیا - (تو-رِ-یا) [ہ-ا-مذ] سرسوں کا بیج یا پودا۔
تورَیت - (تَو-رَیت) [عبرانی-ا-مث] دیکھیے تورات۔
توڑ - [ہ-ا-مذ] (۱) شکستگی۔ ٹوٹ۔ پھوٹ (۲) رد۔ جواب (۳) علاج۔ چارہ۔ دفعیہ
(۴) پانی کے بہاؤ کا زور (۵) شگاف۔ درز (۶) گولی یا گولے کی توڑنے کی
قوت (۷) فاصلہ، جو تیر یا گولا طے کرے (۸) دہی کا پانی (۹) وہ رسی، جو
پالکی یا پینس وغیرہ کے گرد پردے کو اُڑانے سے روکنے کے لئے باندھتے
ہیں۔ تور (۱۰) چیز کی قیمت کا فیصلہ۔ چکوتا۔
توڑ پر - (ا-محاورہ) ضد پر۔
توڑ (پھوڑ) تاڑ - (ا-مث) (۱) ٹوٹ پھوٹ (۲) خرابی۔ پائمال (۳)
سازش۔ اغوا۔
توڑ جوڑ - (ا-مذ) (۱) تدبیر۔ سازش۔ داؤ پیچ۔ داؤ گھات (۲) کانٹ چھانٹ
قطع و بُرید (۳) چال بازی۔ مکاری۔ شرارت (۴) دانائی۔ عقل مندی (۵)
دو آدمیوں میں نااتفاقی ڈلوا دینے کا طریقہ (۶) تراش خراش۔
توڑ جوڑ چلنا - (ا-محاورہ) چال چلنا۔
توڑ جوڑ کا اُستاد (پورا) ہے - (ا-محاورہ) بڑا چلتا پُرزہ ہے۔ بڑا بدمعاش
ہے۔ لڑائی جھگڑا کرا دینے میں اُستاد ہے۔
توڑ (دینا) ڈالنا - (ا-محاورہ) توڑنا۔
توڑ کرنا - (ا-محاورہ) (۱) داؤ کا رد کرنا (۲) حساب صاف کرنا (۳) داؤں
کا رد کرنا (۴) جواب رد کرنا۔
توڑ کی صراحی - (ا-مث) وہ صراحی جس کے حصے الگ الگ ہو جائیں۔
توڑ کے نکل جانا - (ا-محاورہ) کسی مضبوط چیز کے آر پار ہونا۔
توڑ لانا - (ا-محاورہ) الگ کر لانا۔
توڑ لینا - (ا-محاورہ) (۱) الگ کر لینا۔ اپنی طرف کر لینا (۲) توڑنا۔

توڑا۔ (تو۔ڑا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) کمی۔ قلت۔ قحط (۲) نقصان۔ خسارا۔ ٹوٹا (۳) بندوق داغنے کا فتیلہ (۴) رسّی کا ٹکڑا (۵) ہل کی لمبی لکڑی۔ جس کے دونوں طرف بیل جُتتے ہیں (۶) ناچ میں گت کا سلسلہ توڑ کر کوئی اور حرکت کرنا (۷) اشرفیوں یا روپوؤں کی تھیلی (۸) سونے یا چاندی کی زنجیر، جو گلے میں پہنتے ہیں (۹) سونے یا چاندی کی زنجیر، جو پگڑی پر لپیٹتے ہیں (۱۰) ریت کا جزیرہ، جو دریا یا سمندر میں بن جائے (۱۱) توڑنا کا ماضی۔

توڑا پڑنا۔ (ا۔محاورہ) کمی ہونا۔ قحط ہونا۔

توڑا اُٹھانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ٹوٹنا (۲) کم غذا ملنا (۳) کم غذا سے طاقت گھٹانا۔

توڑا ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) کمی کرنا۔ تنگی دینا۔

توڑا لگنا۔ (ا۔محاورہ) گھاٹا پڑنا۔ خسارہ ہونا۔ نقصان ہونا۔

توڑا مروڑی۔ (ا۔مث) (۱) ہاتھا پائی۔ چھینا جھپٹی۔ ملنا۔ دَلنا (۲) توڑنا۔ مروڑنا۔

توڑا ہونا۔ (ا۔محاورہ) کمی ہونا۔

توڑے دار بندوق۔ (ا۔مث) وہ بندوق، جو فتیلے کے ذریعے سے چھوڑی جائے۔

توڑے کا منہ کھول دینا۔ (ا۔محاورہ) بہت بخشش اور فیاضی کرنا۔ روپیہ لٹانا۔

توڑے لینا۔ (ا۔مث) رقص میں گت کے سلسلے توڑ کر درمیان میں کوئی اور حرکت کرکے پھر گت کے اُسی سلسلے میں مل جانا۔

توڑنا۔ (توڑ۔نا) (ہ۔مص) (۱) ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ شکستہ کرنا (۲) جُدا کرنا۔ علیحدہ کرنا۔ (۳) چُور چُور کرنا۔ پاش پاش کرنا (۴) دُور کرنا۔ مٹانا (۵) گرانا۔ ڈھانا۔ منہدم کرنا (۶) بھانجی مارنا (۷) کمزور کرنا (۸) ہل سے جوتنا (۹) ورزش کرنا (۱۰) نفاق ڈالنا۔ لڑائی کرا دینا (۱۱) ازالۂ بکارت کرنا (۱۲) رد کرنا منسوخ کرنا (۱۳) کنوئیں میں سے اتنا پانی نکالنا کہ ریت آنے لگے۔ (۱۴) پانی بغیر باری کے لگا لینا (۱۵) نہر سے پانی لینا (۱۶) قطع تعلق کر لینا (۱۷) پھول وغیرہ چُننا۔ اکٹھا کرنا (۱۸) نقب لگانا (۱۹) (قلعہ) فتح کرنا۔ لے لینا (۲۰) (منہ) کچلنا (۲۱) ایسی بات کہنا کہ مخاطب جواب نہ دے سکے (۲۲) (گواہ) لا لینا۔ اپنی طرف کر لینا (۲۳) (قفل) شکستہ کرکے کھولنا۔ چوری کر لینا (۲۴) نقصان پہنچانا۔ دیوالہ نکلوا دینا۔ (۲۵) (روپیہ) بھنانا۔ خوردہ کرنا (۲۶) (دل) نا اُمید کرنا۔ شکستہ دل کرنا (۲۷) (ہمت) حوصلہ کم کر دینا (۲۸) (محکمہ) موقوف کر دینا (۲۹) (رُتبے) کم کر دینا۔ تنزل کر دینا۔ تنخواہ میں کمی کر دینا (۳۰) (دانت) ضرب سے توڑ دینا یا نکال دینا (۳۱) (روٹیاں) کام نہ کرنا اور مفت کھانا (۳۲) (قسم وعدہ وغیرہ) پورا نہ کرنا (۳۳) (قانون۔ رسم وغیرہ) برخلاف ان کے کام کرنا (۳۴) (اعضاء) بہت مارنا (۳۵) (پتھر) سخت مشکل کام کرنا (۳۶) (جان) بہت کام کرنا۔ محنت سے کام کرنا (۳۷) (ٹانگیں) بہت چلنا۔ بہت کام کرنا (۳۸) بلّی کا کسی پرندے کو زخمی کرنا (۳۹) علم حساب میں بڑی رقم کو چھوٹے اجزاء میں کرنا (۴۰) ٹوٹنا کا متعدی

توڑنا پھوڑنا۔ (ا۔محاورہ) ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ شکستہ کرنا۔

توڑنا جوڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بنانا (۲) بگاڑنا۔ سنوارنا۔

توڑنا مروڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہاتھا پائی کرنا۔ چھینا جھپٹی کرنا (۲) کسی شے کو بل دینا (۳) لوہے کے تار کو بَل دار کرنا۔

توڑوائی۔ (توڑ۔وا۔اِی) [ہ۔ا۔مث] توڑنے کی اُجرت۔

توڑی۔ (تو۔ڑی) (واؤ مجہول) [ہ۔ا۔مث] (۱) رائی کا پودا (۲) رائی کا بیج۔ (۳) سرسوں (۴) ایک راگنی کا نام۔

تُوڑی۔ (تُو۔ڑی) (واؤ معروف) [ہ۔ا۔مث] گیہوں یا جَو کا بھُس۔ چارہ۔

توزیع۔ (تَو۔زیع) [ع۔ا۔مث] (۱) پراگندہ کرنا۔ بانٹنا (۲) جمع بندی۔ فرد لگان (۳) حلیے کا نقشہ۔

توزیع حال۔ [ع۔ا۔ف] ہر مہینے کا حساب۔ جس میں ہر مالک کا زر مطالبہ اور تحصیل اور باقی درج ہو۔

توس۔ [انگریزی (Toast) کا مہنّد۔ا۔مذ] ڈبل روٹی کا پتلا ٹکڑا۔ جسے گھی لگا کر سینکتے ہیں۔

توسدان۔ (توس۔دان) [ف۔ا۔مذ] کارتوس رکھنے کا چھوٹا بکس۔ جو سپاہیوں کی کمر سے بندھا رہتا ہے۔

توسُّط۔ (تَ۔وَس۔سُط) [ع۔ا۔مذ] (۱) اعتدال۔ میانہ روی (۲) درمیان بیچ (۳) ذریعہ۔ وسیلہ۔

توسُّل۔ (تَ۔وَس۔سُل) [ع۔ا۔مذ] (۱) وسیلہ ڈھونڈنا۔ کسی کو بیچ میں ڈالنا (۲) ذریعہ۔ سفارش۔ وسیلہ۔

توسَن۔ (تو۔سَن) [ف۔ا۔مذ] گھوڑا۔ اسپ۔

توسن اُڑانا۔ (ا۔محاورہ) گھوڑا دوڑانا۔

توسن اُڑنا۔ (ا۔محاورہ) گھوڑے کا بہت تیز دوڑنا۔

توسن بھڑکنا۔ گھوڑے کا ڈر جانا۔

توسن چمکانا۔ (ا۔محاورہ) گھوڑا تیز کرنا۔

توسن چمکنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) گھوڑا تیز ہونا (۲) گھوڑے کا ڈر جانا۔

توسنِ قلم، کلک۔ (ف۔ا۔مذ) قلم کو توسن سے استعارہ کرتے ہیں۔

توسیع۔ (تو۔سیع) [ع۔ا۔مث] (۱) فراخ کرنا۔ وسعت کرنا۔ کشادہ کرنا۔ (۲) وسعت۔ کشادگی۔

توسیع اشاعت۔ کسی چیز کی اشاعت بڑھانا۔ زیادہ کرنا۔

توسیع زبان۔ زبان کو وُسعت دینا۔ زبان میں نئے الفاظ اور محاورات داخل کرنا۔

توسیع ملازمت۔ قانونی مدتِ ملازمت ختم ہو جانے پر کسی خاص ضرورت یا رعایت سے مدت میں اضافہ کر دینا۔

توَش۔ [ف۔ا۔مذ] (۱) طاقت۔ قوت (۲) بدن۔ تن (۳) ایک وقت کے کھانے کے لیے کافی خوراک۔ اُردو میں تن و توش کی ترکیب سے استعمال ہوتا ہے۔

توشدان۔ توشہ دان۔ وہ برتن جس میں سفر کی خوراک رکھتے ہیں۔

توَشک۔ (تو۔شک) [ف۔ا۔مث] روئی دار بستر۔ گدیلا۔ گدھا۔ نہالی۔

توشک خانہ۔ (۱) وہ مکان۔ جس میں امیروں کی پوشاک اور سامانِ متعلقہ رہتا ہے (۲) وہ جگہ جہاں سامان خانہ داری رہتا ہے۔

توَشہ۔ (تو۔شہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) زادِ راہ۔ وہ کھانا، جو مسافر ساتھ لے جائے۔

(۲) وہ کھانا جو مُردے کے ساتھ لے جاتے ہیں اور اُسے دفن کرنے کے بعد فقراء میں تقسیم کر دیتے ہیں (۳) کسی ولی یا بزرگ کی فاتحہ کا کھانا جو عرس کے دن تقسیم کیا جاتا ہے۔

توشہ خانہ۔ توشے خانہ۔ (ا۔مذ) وہ مکان جہاں کپڑے اور گھر کا سامان رکھا جائے۔

توشۂ عاقبت۔ (ف۔ع۔ا۔مذ) آخرت کا سامان۔ اعمال نیک۔

توشے کی روٹی۔ (ا۔مث) کھانا جو لاش کے دفن کرنے پر تقسیم کرتے ہیں۔

توشیح۔ (تو۔شیح) [ع۔ا۔مث] (۱) آرائش کرنا۔ سجانا (۲) علم بیان کی ایک صنعت جس میں شعروں کا پہلا حرف یا مصرعوں کے شروع کا ایک ایک لفظ لینے سے کوئی عبارت بن جائے۔

توصیف۔ (تو۔صیف) [ع۔ا۔مث] (۱) وصف کرنا۔ خوبی بیان کرنا (۲) صفت۔ خوبی۔

توضیح۔ (تو۔ضیح) [ع۔ا۔مث] (۱) واضح کرنا۔ کھول کے بیان کرنا (۲) شرح وضاحت (۳) (قانون) مالگذاری کا نقشہ۔ جمع: توضیحات۔

توضیع۔ (تو۔ضیع) [ع۔ا۔مث] (۱) رکھنا (۲) افسردہ کرنا۔ غمگین کرنا (۲) پست کرنا۔ عاجز کرنا۔ غرور ڈھانا۔

توطّن۔ (تَ۔وَط۔طُن) [ع۔ا۔مذ] وطن بنانا۔ وطن اختیار کرنا۔

توغّل۔ (تَ۔وَغ۔غُل) [ع۔ا۔مذ] (۱) ایک کام میں بہت لگا رہنا۔ پوری مشق کرنا (۲) دُھن۔ لے۔

توفان۔ (تو۔فان) [ف۔ا۔مذ] (۱) طوفان (۲) شور و غوغا (۳) الزام۔ بُہتان۔ چھدّا۔

توفانِ شیطان۔ (ف۔ا۔مذ) جھوٹ۔ بہتان۔

توفیر۔ (تو۔فیر) [ع۔ا۔مث] (۱) زیادتی۔ بہتات (۲) بچت۔ باقی۔

توفیق۔ (تو۔فیق) [ع۔ا۔مث] (۱) برابر اور موافق کرنا (۲) خدا تعالیٰ کا بندے کی خواہش کے موافق نیک اسباب بہم پہنچانا (۳) ہدایت۔ رہنمائی۔ خدا کی مہربانی (۴) ہمت۔ طاقت۔ حوصلہ۔ جمع: توفیقات۔

توفیقِ خیر۔ (ع۔ا۔مث) نیک کاموں کی ہمت۔

توفیق ہونا۔ (ا۔محاورہ) ہمت ہونا۔ حوصلہ ہونا۔

توقّع۔ (تَ۔وَق۔قُع) [ع۔ا۔مث] اُمید۔ بھروسا۔ آس۔ جمع: توقعات۔

توقّف۔ (تَ۔وَق۔قُف) [ع۔ا۔مذ] دیر۔ وقفہ۔ ڈھیل۔

توقیر۔ (تو۔قیر) [ع۔ا۔مث] عزت۔ وقعت۔ تعظیم و تکریم۔

توقیع۔ (تو۔قیع) [ع۔ا۔مث] (۱) شاہی دستخط (۲) شاہی مُہر لگا کر دستخط کرنا (۳) شاہی فرمان۔

توقیفی۔ (ع۔صف) جس میں اوقات یا وقفے کا التزام کیا گیا ہو (۲) شرعی اصطلاح، اللہ میاں کی ٹھہرائی ہوئی۔

توکّل۔ (تَ۔وَک۔کُل) [ع۔ا۔مذ] (۱) بھروسہ کرنا۔ اپنے کام کو کسی کے حوالے کرنا (۲) اپنے عجز کا اقرار کرنا (۳) کسی کو وکیل بنانا۔

توکّل بخدا۔ (ف۔ا۔مذ) خدا پر بھروسا کرنا۔

توکّل پر بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) توکّل پر گزارا کرنا۔ توکّل کر لینا۔ (۱) اپنے سب کام خدا پر چھوڑ دینا (۲) بیکار بیٹھنا۔ خالی بیٹھنا۔

توکّلتُ علی اللہ۔ میں نے خدا پر بھروسہ کیا۔ اس وقت بولتے ہیں جب سب کچھ چھوڑ کر، خدا پر بھروسہ کر کے صبر کر لیتے ہیں۔

توکیل۔ (تو۔کیل) وکیل کرنا۔ کام سپرد کرنا (۲) کسی پر کوئی کام چھوڑ دینا۔

تول۔ تَول۔ [ہ۔ا۔مذ و مث] (۱) وزن۔ جانچ۔ اندازہ (۲) مقررہ وزن۔ (۳) ہم سَر۔ برابر (ق)

تول کتا ہے۔ (ا۔محاورہ) روپیہ وزن میں پورا نہیں۔

تول لینا۔ تولنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) وزن کرنا۔ آزما لینا۔ جانچ لینا (۲) لیاقت اور قابلیت کی جانچ کرنا۔ امتحان کرنا (۳) تلوار کو ہاتھ میں لے کر جانچنا۔ (۴) محبت کی آزمائش کرنا (۵) بات کو اچھی طرح سمجھنا۔

تولا۔ (تو۔لا) [ہ۔ا۔مذ] بازار میں تولنے کا کام کرنے والا۔

تولّا۔ (تَ۔وَل۔لا) [ع۔ا۔مذ] (۱) محبت رکھنا (۲) محبت۔ اُلفت۔ پیار۔

تولا۔ (تو۔لا) [ہ۔ا۔مذ] بارہ ماشے کا وزن۔

تولا بھر۔ (ہ۔ا۔صف) وزن میں ایک تولا۔

تولا بھر کی آرسی
نانی بولے فارسی } (مثل) تھوڑا سلوک کر کے بہت احسان جتانے کے موقع پر کہتے ہیں۔ تعلّی یا شیخی کے موقع پر بھی کہتے ہیں۔

تولا ماشہ۔ (ہ۔ا۔صف) غیر مستقل مزاج۔ وہ جو گھڑی میں کچھ گھڑی میں کچھ ہو۔

تولّائی۔ (تَ۔وَل۔لا۔ای) [ع۔صف] (۱) محبت رکھنے والا شخص (۲) شیعوں کا وہ فرقہ جو تبرّا نہ کرے۔

تولّد۔ (تَ۔وَل۔لُد) [ع۔ا۔مذ] (۱) پیدا ہونا (۲) پیدائش۔ جنم۔

تولوان۔ (تول۔وان) [ہ] (۱) بھاری۔ وزنی (۲) جس پر بہت ساطلائی کام ہوا ہو (کپڑا)

تولہ۔ (تو۔لہ) [ہ۔ا۔مذ] دیکھیے تولا۔

تولیا۔ (تو۔ل۔یا) [اُر۔ا۔مذ] لمبا رومال جس سے ہاتھ پونچھتے یا نہا کر بدن خشک کرتے ہیں۔ (انگ) (Towel)

تولیت۔ (تو۔لِ۔یَت) (۱) حاکم بنانا۔ افسر کرنا (۲) سربراہی۔ نگرانی۔ انتظام۔

تولیت نامہ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) ولی بنانے کی تحریر۔

تولید۔ (تو۔لید) [ع۔ا۔مث] (۱) جنانا۔ پیدا کرنا (۲) پیداوار۔

تومار۔ (تو۔مار) [اُر۔ا۔مذ] دیکھیے طومار۔

تومان۔ (تو۔مان) [ف۔ا۔مذ] ایک ایرانی سِکّہ۔

تومڑا۔ (توم۔ڑا) [ق۔ا۔مذ] خول۔ (۲) فقیروں کا برتن جو کدو کو سُکھا کر اور اندر سے خالی کر کے بناتے ہیں۔

تومڑی۔ (توم۔ڑی) [ہ۔ا۔مث] ایک ساز جو تونبے کا بناتے ہیں (۲) چھوٹا تونبا۔ سوکھے ہوئے تونبے کا فقیروں کا برتن (۳) سپیروں کی بین (۴) نگر مچھ یا گھڑیال کی تھوتھنی (۵) چراغ جو تونبی یا تربوز کا بناتے ہیں (۶) ایک قسم کی آتش بازی (۷) ایک قسم کی سینگی جو چھوٹے کدو سے بناتے ہیں (۸) رسولی۔

تومڑی بھر دے۔ میرا برتن بھر دے۔ فقیروں کی صدا۔

تومنا۔ (توم۔نا) [ہ۔مص] (۱) رُواں رُواں جدا کرنا۔ روئی صاف کرنا۔ (۲) عیب کھولنا۔ قلعی کھولنا۔

توُمیا۔ (تُو۔مِ۔یا) (ہ۔ا۔مذ) بہت باریک اور عمدہ کتا ہوا سوُت۔

توُں تاں کرنا۔ (ا۔محاورہ) توُتُو مَیں مَیں کرنا۔ گالی گلوچ کرنا۔ لڑنا۔ جھگڑنا۔

توُن۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) رحم۔ بچہ دان (۲) حمام (۳) بھاڑ (۴) گھورا۔

توُنا۔ (توُ۔نا) (ہ۔مص) جانور کا حمل گر جانا۔

توُنبا۔ (تُوں۔با) (ہ۔ا۔مذ) ایک قسم کا تلخ کدو۔ جس کا چھلکا بہت موٹا ہوتا ہے اور فقیر سکھا کر کشکول بناتے ہیں۔

توُنبی۔ (توُں۔بی) (ہ۔ا۔مث) (۱) چھوٹا کشکول (۲) چھوٹا کدو۔

توُنبی ہاتھ میں لینا۔ (ا۔محاورہ) فقیر بننا۔ جوگی بننا۔

توُند۔ (ہ۔ا۔مث) بڑا پیٹ۔

توُندر۔ (ہ) توند۔ پیٹ کا ابھار۔

توُندالا۔ توُندل۔ توُندو۔ (ہ۔صف) بڑے پیٹ والا۔

توُنس۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) وہ پیاس، جو کسی طرح نہ بجھے (۲) دھوپ کی شدت۔

توُنسنا۔ (توُنس۔نا) (ہ۔مص) (۱) آفتاب کی گرمی سے بے تاب یا مضمحل ہونا (۲) سخت پیاس لگنا۔

توَنگر۔ (ف۔صف) مالدار۔ دولت مند۔ امیر۔

توَنگری۔ (ف۔ا۔مث) دولت مندی۔ خوشحالی۔

توَنگری بدل است نہ بمال۔ (ف۔مثل) امیری دل سے ہوتی ہے مال سے نہیں۔

توَہّم۔ (تَ۔وَہ۔ہُم) (ع۔ا۔مذ) وہم۔ وسواس۔ شک۔ گمان۔

توہین۔ (تو۔ہین) (ع۔ا۔مث) ہتک۔ بے عزتی۔ ذلت۔

توہین عدالت۔ (ع۔ا۔مث) عدالت کی ہتک۔ کوئی ایسا لفظ حاکم کے سامنے کہہ دینا یا کوئی ایسا کام کرنا۔ جس سے عدالت کی تحقیر پائی جاتی ہو۔

توُئی۔ (تو۔ای) (ہ۔ا۔مث) کپڑے پر بنی ہوئی ایک قسم کی بیل، جو دوپٹوں وغیرہ کے کنارے پر لگاتے ہیں۔

توی۔ (تَ۔وی) (ہ۔ا۔مث) بڑا توا جس پر ایک ہی وقت میں بہت سی روٹیاں پک سکتی ہیں۔

توے کی روٹی۔ وہ روٹی، جو توے پر پکائی جائے۔

توے کی تیری ہاتھ کی میری۔ (ا۔مثل) دوسرے کی جلدی کا اظہار کرنے کے لیے کہا جاتا ہے (۲) بہت فائدہ میرا تھوڑا تیرا۔

ت ــــ ہ

تہ۔ (ف۔ا۔مث) (۱) نچلا حصہ۔ تلی (۲) تھاہ۔ انتہا (۳) پیندا۔ تلا (۴) پرت (۵) نکتہ۔ باریکی۔ کنایہ۔ رمز (۶) فرش۔ سطح۔ زمین (۷) تلچھٹ (۸) جھلک۔ تحریر (۹) باریک اور پتلا ورق۔ بنیاد (۱۰) نیچے۔ تلے۔

تہ بازار۔ (ف۔ا۔مث) بازار کی زمین۔

تہ بازاری۔ (ف۔ا۔مث) (۱) وہ کرایہ، جو وہ لوگ دیتے ہیں۔ جن کی دکان بازار میں نہیں ہوتی بلکہ مال زمین وغیرہ پر رکھ کر بیچتے ہیں۔

تہ بہ تہ۔ (۱) ہر تہ میں (۲) ایک کے نیچے ایک تہ (۳) طبق در طبق (۴) تہ کے اندر تہ۔

تہ بند۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) پاجامے کی بجائے باندھنے کا کپڑا (۲) دھوتی۔ لُنگی۔

تہ بندی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) کتاب کی جزبندی (۲) وہ رنگ جو کپڑے کو اصلی رنگ سے پہلے دیتے ہیں۔

تہ پانا۔ (ا۔محاورہ) اصلی مطلب کو پالینا۔ حقیقت دریافت کرلینا۔

تہ پوشی۔ (ف۔ا۔مث) زنانہ پاجامہ، جو ساڑھی کے نیچے پہنا جاتا ہے۔

تہ پیچ۔ (ف۔ا۔مث) پگڑی کے نیچے کا کپڑا۔ بطانہ۔

تہ (توڑ دینا) توڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سب کھا جانا۔ کچھ نہ چھوڑنا۔ برتن چاٹ جانا (۲) سب کچھ صاف کردینا۔ کچھ باقی نہ رکھنا (۳) تھان کی تہیں کھول دینا۔

تہِ تیغ کرنا۔ (ا۔محاورہ) تلوار سے قتل کرنا۔

تہ (ٹوٹ جانا) ٹوٹنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) مفلس ہوجانا۔ دیوالہ نکلنا۔ (۲) کپڑے کا تھان کھل جانا۔

تہ جمانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ایک چیز کے اوپر دوسری چیز ملا کر رکھنا۔ اوپر تلے رکھنا۔ کھانے پر کھانا۔

تہ جمنا۔ (ا۔محاورہ) کسی رقیق چیز کے نیچے کے حصے کا جم جانا۔

تہ خاک۔ (ف۔صف) زمین کے نیچے۔

تہ خانہ۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) سرد خانہ (۲) وہ مکان۔ جو مکان کے اور سطح زمین کے نیچے بناتے ہیں۔

تہ دار۔ (ف۔صف) (۱) پیچیدہ۔ مشکل۔ دقیق (۲) ظاہر میں کچھ باطن میں کچھ۔

تہ داری۔ (ف۔ا۔مث) (۱) گہرائی (۲) دقت۔ مشکل۔ پیچیدگی۔

تہ دام آنا۔ (ا۔محاورہ) جال میں پھنسنا۔ پکڑا جانا۔ گرفتار ہونا۔ قابو میں آنا۔

تہ درز۔ (ا۔صف) (۱) بالکل نیا (۲) نیا کپڑا، جس کی تہ نہ ٹوٹی ہو۔

تہِ دل سے۔ نہایت خلوص سے۔ سچے دل سے۔

تہ دلی۔ اطمینان قلب۔

تہ (دیگ) دیگی۔ (ف۔ا۔مث) کھُرچن۔ نیچے کا کھانا۔ جس میں گھی زیادہ ہوتا ہے۔

تہ دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کسی چیز کا نیچے اوپر رکھنا (۲) اصلی رنگ سے پہلے ہلکا رنگ دینا۔ (۳) استر لگانا (۴) کچے پھلوں کو بھوسی کی تہ میں رکھنا۔

تہ کا۔ (ف۔ا۔صف) (۱) گہرا (۲) پیچیدہ۔ مشکل۔ دقت طلب۔

تہ کا سچا۔ (ف۔ا۔صف) وہ کبوتر جو گھر نہ بھولے۔

تہ کر رکھو۔ (ا۔مقولہ) بے غرضی اور بے پروائی کے موقع پر بولتے ہیں۔ رکھ چھوڑو۔ اب نہیں چاہیئے۔

تہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ٹھیک طور سے لپیٹنا (۲) فیصلہ کرنا۔ تصفیہ کرنا (۳) چھوڑنا۔ ترک کرنا۔

تہ کو (پانا) پہنچنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) اصل مطلب دریافت کرلینا (۲) کسی بات کی حقیقت کو سمجھ جانا۔

تہ کی بات۔ (ف۔ا۔مث) اصل بات۔ گُر۔

تہ لگانا۔ (ا۔محاورہ) کپڑے کو ٹھیک طور سے لپیٹنا۔

ته مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) گھوڑے کی ایک بیماری جس میں سخت پیاس لگتی ہے۔
ته ملانا۔ (ا۔ محاورہ) جوڑا لگانا۔ نر کے ساتھ مادہ کو ملانا۔
ته میں بیٹھ جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نیچے بیٹھ جانا۔ ڈوب جانا (۲) کسی کے دل میں گھر کرنا۔ بھید لے لینا۔
ته نال۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) لوہے کا ٹکڑا جو تلوار کے قبضے کے نیچے ہوتا ہے۔ (۲) نیام کے نیچے کا حصہ جس میں تلوار کا پیپلا رہتا ہے۔
ته نامہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) اقرار نامہ۔ عہد نامہ۔
ته نشان۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ سونے یا جواہرات کا کام جو تلوار کے قبضے پر ہوتا ہے
ته نشین۔ (ف۔ صف) (۱) نیچے یا تہ میں بیٹھنے والا (۲) ذہن میں آ جانے والا۔ دل میں بیٹھ جانے والا (۳) تلچھٹ۔
ته نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) اصل بات کو پا جانا۔ رمز پہچاننا۔
ته نہیں ٹوٹی۔ (ا۔ محاورہ) کپڑا بالکل نیا ہے۔
ته و بالا۔ (ف۔ صف) زیر و زبر۔ نیچے اوپر۔ اُلٹ پُلٹ۔
تہا ہی رکھ چھوڑنا۔ (اُر۔ محاورہ) احتیاط سے رکھنا۔ استعمال میں نہ لانا۔
تہاں۔ (تَ۔ ہاں) (ہ) (۱) وہاں۔ اُس جگہ۔ اُدھر (۲) تب۔ اس موقع پر۔
تہانا۔ (تَ۔ ہا۔ نا) (ہ۔ مص) تہ کرنا۔
تہاوُن۔ (تَ۔ ہا۔ وُن) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) نفرت۔ حقارت (۲) غفلت۔ لاپروائی۔ سستی۔
تہائی۔ (تِ۔ ہا۔ ای) (ہ۔ ا۔ مث) تیسرا حصہ۔ ⅓۔
تہبج۔ (تَ۔ ہَب۔ بُج) (ع۔ ا۔ مذ) چہرے کی بھر بھراہٹ۔ سوجن۔ ورم۔
تہتر۔ (تَ۔ ہت۔ تر) (ہ۔ صف) تین اُوپر ستر۔ بہتر کے بعد کا عدد۔ ۷۳۔
تہتک۔ (تَ۔ ہت۔ تُک) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) پردہ دری (۲) بے عزتی۔
تہجد۔ (تَ۔ ہج۔ جُد) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) رات کو جاگنا (۲) نماز جو آدھی رات ویر کے بعد پڑھی جاتی ہے۔
تہجد گزار۔ (ع۔ ف صف) (۱) آدھی رات کے بعد نماز پڑھنے والا (۲) (مجازاً) پرہیزگار۔
تہجی۔ (تَ۔ ہج۔ جی) (ع۔ ا۔ مث) ہجے کرنا۔ حرف مفرد کا پڑھنا۔
تہدید۔ (تَہ۔ دِید) (ع۔ ا۔ مث) (۱) تنبیہ۔ سرزنش۔ دھمکی۔ گھُرکی۔ (۲) ڈرانا۔ دھمکانا۔
تہذیب۔ (تَہ۔ ذِیب) (ع۔ ا۔ مث) (۱) آراستگی۔ صفائی۔ اصلاح۔ (۲) شائستگی۔ خوش اخلاقی۔ (انگ) (Culture)
تہذیب اخلاق۔ (ع۔ ا۔ ف) اخلاق کی دُرستی۔ خوش اخلاقی انسانیت
تہذیب یافتہ۔ (ع۔ ف۔ صف) تربیت یافتہ۔ تعلیم یافتہ۔ شائستہ۔ مہذب۔
تہرا۔ (تِہ۔ را) (ہ۔ صف) (۱) تگنا۔ سہ چند (۲) تین تہ کا (۳) تین لڑ کا۔ (۴) تین قسم کا۔ تین طرح کا۔
تہرانا۔ (تِہ۔ را۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) تیسری دفعہ کہنا (۲) کسی کام کو تیسری دفعہ کرنا (۳) تین تہیں کرنا۔
تہری۔ (تَہ۔ ری) (ہ۔ ا۔ مث) ایک مشہور کھانا جو چاولوں میں بڑی یا گوشت ڈال کر پکاتے اور ہلدی کا رنگ دیتے ہیں۔
تہری۔ (تِہ۔ ری) (ہ۔ صف) تہرا کا مؤنث۔ تین گُنی۔
تہری سواری۔ ڈولی۔ پالکی وغیرہ میں تین آدمیوں کا سوار ہونا۔
تہریج۔ (تَہ۔ رِیج) (ع۔ ا۔ مث) مال گزاری سے متعلق ایک قسم کا کاغذ۔
تہس نہس۔ (تَ۔ ہس۔ نَ۔ ہس) (ہ۔ صف) تباہ۔ برباد۔ خراب۔ اُجاڑ۔ ناس۔ غارت۔
تہس نہس گئی۔ (ہ۔ صف) خانہ خراب عورت۔ وہ عورت جس کا کہیں ٹھور ٹھکانا نہ ہو۔
تہلکہ۔ (تَہ۔ لُ۔ کَہ) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) ہلاکت۔ موت (۲) غارت ہونا۔ تباہی (۳) (اُر) شور۔ غوغا۔ کھلبلی۔ آفت۔ کہرام (۴) دہشت۔ خوف۔
تہلکہ (پڑنا) مچنا۔ (ا۔ محاورہ) کہرام مچنا۔ آفت بپا ہونا۔
تہلیل۔ (تَہ۔ لِیل) (ع۔ ا۔ مث) لا الٰہ الا اللہ کہنا۔
تہمت۔ (تُہ۔ مَت) (ع۔ ا۔ مث) الزام۔ بہتان۔ جھوٹا الزام۔
تہمت تراشنا۔ تہمت جوڑنا۔ تہمت دھرنا۔ تہمت دینا۔ تہمت رکھنا۔ تہمت لگانا } عیب لگانا۔ الزام لگانا۔ بہتان باندھنا۔
تہمت سر لگنا۔ (ا۔ محاورہ) الزام لگنا۔ متہم ہونا۔
تہمت کا گھر۔ تہمت کی ٹٹی۔ (ا۔ صف) (۱) بدنامی یا عیب کی جگہ۔ (۲) وہ چیز جس میں بدنامی کا اندیشہ ہو (۳) ایسا شخص جس کی ملاقات سے الزام لگے (۴) وہ شخص جو ہر ایک کو الزام لگائے۔
تہمت لے مرنا۔ (ا۔ محاورہ) الزام لگا دینا۔ عیب لگا دینا۔ بہتان باندھ دینا۔
تہمتن۔ (تَ۔ ہم۔ تَن) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) بڑے جُثّے یا بدن کا آدمی (۲) بہادر۔ دلیر۔ شجاع (۳) رُستم کا لقب۔
تہمتی۔ (تُہ۔ مَ۔ تی) (ف۔ صف) (۱) وہ شخص جس پر تہمت لگائی جائے (۲) تہمت لگانے والا۔
تہمتیں تراشنا۔ (ا۔ محاورہ) خواہ مخواہ تہمت لگانا۔ جھوٹی تہمت لگانا۔
تہمد۔ (تَہ۔ مَد) (اُر۔ ا۔ مذ) تہ بند کا بگڑا ہوا۔
تہنیت۔ (تَہ۔ نِ۔ یَت) (ع۔ ا۔ مث) مبارکباد۔ مبارکباد دینا یا لینا۔
تہنیت نامہ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) مبارکباد کا خط۔
تہنید۔ (تَہ۔ نِید) (ع۔ ا۔ مث) کسی غیر زبان کے لفظ کو ہندی بنا لینا۔
تہوار۔ (تِہ۔ وار) (ہ۔ ا۔ مذ) خوشی کا دن۔ مذہبی تقریب کا دن۔
تہوّر۔ (تَ۔ ہَو۔ وُر) (ع۔ ا۔ مذ) بہادری۔ مردانگی۔ دلیری۔ شجاعت۔
تہوّری۔ (تَ۔ ہَو۔ وُ۔ ری) (ع۔ ا۔ مث) بہادری۔ دلیری۔
تہی۔ (تِ۔ ہی) (ف۔ صف) خالی۔ جس میں کوئی چیز نہ ہو۔
تہی دست۔ (ف۔ صف) خالی ہاتھ۔ مُفلس۔ غریب۔
تہی دستاں قسمت۔ (ف۔ صف) بدقسمت لوگ۔
تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل۔ (ف۔ مثل) بدقسمت لوگوں کو کسی سے بھی فیض نہیں پہنچ سکتا۔
تہی دستی۔ (ف۔ ا۔ مث) مفلسی۔ ناداری۔ غربت۔
تہی دماغ۔ (ف۔ صف) جاہل۔ بے وقوف۔
تہی گاہ۔ (ف۔ ا۔ مث) کوکھ۔ سرین سے اوپر اور پہلو سے نیچے کا حصہ۔

تُہی مغز۔ احمق۔ بے وقوف۔ سادہ لوح۔
تُہیں۔ (تُہی۔ ں)، (ق) تو ہی۔
تہیّہ۔ (تَ۔ ہی۔ یَہ) [ع۔ا۔ مذ] (۱) مستعدی۔ آمادگی (۲) سامان۔ انتظام۔

تھ

تھا۔ (فعل ناقص) ماضی بعید کی علامت۔
تھاپ۔ [ہ۔ ا۔ مث] (۱) تھپڑ۔ طمانچہ۔ تھپکی (۲) طبلے کی آواز۔ ڈھولک کی آواز۔
تھاپ (پڑنا) لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) طبلے پر ہاتھ قاعدے سے پڑنا (۲) طبلہ بجنا۔ راگ رنگ ہونا۔
تھاپ دینا۔ (ا۔ محاورہ) ناچ گانا موقوف کرنے کے لیے طبلے پر زور سے ہاتھ مارنا۔
تھاپ سہارنا۔ (ا۔ محاورہ) سختی یا مصیبت اُٹھانا۔ تکلیف جھیلنا۔
تھاپ مارنا۔ (۱) شیر کا تھپڑ مارنا (۲) پہلوانوں کا ماتھے پر تھپکی دینا۔ (۳) طبلہ بجانا (۴) گوبر تھاپ کر دیوار پر مارنا۔
تھاپا۔ (تھا۔ پا) [ہ۔ا۔ مذ] (۱) چوپائے کے پاؤں کا نشان (۲) ہاتھ کا پُورا نشان، جو مہندی مل کر دیوار پر یا سمدھی کی کمر پر شادی کے موقع پر لگاتے ہیں (۳) مکان پر نشان، جو چور لگا دیتے ہیں، جہاں انھیں چوری کرنی ہو (۴) خون کے پنجے کا نشان، جو قاتل کے مکان پر لگا دیتے ہیں۔ (۵) نشان۔ مہر (۶) مٹّی کا وہ نشان، جو زمیندار کھلیان پر لگا دیتے ہیں تاکہ کوئی چوری کرے، تو معلوم ہو جائے۔
تھاپنا۔ (تھاپ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) پاتھنا۔ اُپلے بنانا (۲) مورتی کی پُوجا کرنا۔
تھاپی۔ (تھا۔ پی) [ہ۔ا۔ مث] (۱) تھپکی (۲) تھاپنے کی آواز (۳) کمہار کا اوزار، جس سے وہ برتن گھڑتا ہے (۴) معمار کا اوزار جس سے وہ مٹّی یا چونا کوٹتا ہے (۵) کرکٹ۔ ٹینس وغیرہ کا بلاّ (۶) چھوٹا اُپلا۔
تھاک۔ [ہ۔ا۔ مذ و مث] (۱) حد کی پکّی بُرجی (۲) تھکن (ق)
تھاک بست۔ (ہ۔ ف۔ا۔ مذ) حد بندی۔
تھاکا۔ [ق۔ مذ] تھکا ہوا۔
تھال۔ [ہ۔ا۔ مذ] (۱) دھات کا بڑا چپٹا یا گول برتن۔ خوان۔ طباق (۲) بعض تقریبوں کا خاص قسم کا کھانا (۳) لڑکیوں کا ایک کھیل۔
تھال کھلائی۔ چھٹی کے بعد ایک رسم۔ جس میں تھال میں خشکہ اور اس پر گھی، شکر اور میوہ ڈال کر زچہ کو کھلاتے ہیں۔ زچہ کے بعد سہاگنیں کھاتی ہیں
تھال لگانا۔ (ہ۔ محاورہ) تھال پر کھانا چُننا۔
تھالا۔ (تھا۔ لا) [ہ۔ا۔ مذ] (۱) درختوں کے گرد پانی دینے کا کم گہرا گڑھا۔ (۲) وہ گڑھا جس میں درخت لگایا جائے۔
تھالی۔ (تھا۔ لی) [ہ۔ا۔ مث] (۱) دھات کا چھوٹا، گول، چپٹا برتن، جس میں عموماً روٹیاں اور کھانا رکھتے ہیں (۲) تشتری۔ رکابی (۴) گلاس وغیرہ کے نیچے جو برتن رکھا جائے۔
تھالی بجانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تھالی پر ہاتھ یا کوئی چیز مار کر آواز پیدا کرنا (۲) سانپ کے کاٹے ہوئے کے آگے تھالی کی آواز کے ساتھ منتر پڑھا جانا (۳) بچہ پیدا ہونے پر اس کا ڈر نکالنے کے لیے تھالی سے آواز پیدا کی جانا۔
تھالی پر سے بھوکا نہیں اُٹھا جاتا۔ (مثل) کھانا سامنے ہو تو آدمی بغیر سیر ہوئے نہیں اُٹھتا۔
تھالی پھرانا۔ (ا۔ محاورہ) مداریوں کا ایک کرتب۔
تھالی پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) سخت ہجوم ہونا کہ تھالی پھینکی جائے تو سروں پر ہی رہے۔ زمین پر نہ گرے۔
تھالی پھوٹی تو پھوٹی جھنکار تو سنی۔ (مثل) نقصان ہوا، مگر مطلب تو حاصل ہو گیا۔ جب کوئی بے غیرت آدمی پردہ فاش ہونے پر خوش ہو تو کہتے ہیں۔
تھالی پھینکو تو زمین پر نہ گرے }
تھالی پھینکو تو سر ہی پر گرے } (ا۔ مثل) بہت ہجوم ظاہر کرنے کے موقع پر بولتے ہیں۔
تھالی کا بینگن۔ (ا۔ مذ) غیر مستقل مزاج شخص۔ رکابی مذہب۔ وہ جو لالچ کے باعث کبھی کسی طرف ہو، کبھی کسی طرف۔
تھالی گری جھنکار سب نے سنی۔ (مثل) جب کوئی بُری بات ہوتی ہے تو ہر کسی کو خبر ہو جاتی ہے۔
تھام۔ [ق۔ا۔ مذ] مقام۔
تھامنا۔ (تھام۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) ہاتھ سے پکڑنا۔ (۲) سہارا دینا۔ آسرا دینا۔ (۳) مدد دینا (۴) روکنا (۵) ٹھہرانا (۶) حفاظت کرنا۔ بچانا۔
تھان۔ [ہ۔ا۔ مذ] (۱) جگہ۔ موقع۔ مقام (۲) مکان۔ رہنے کی جگہ (۳) گھوڑے ہاتھی یا مویشی کا طویلہ۔ اصطبل (۴) گھاس جو گھوڑے کے نیچے بچھا دیتے ہیں۔ (۵) کپڑے۔ ریشم۔ گوٹے وغیرہ کا معینہ لمبائی کا ٹکڑا (۶) ایک عدد سکہ (۷) اکائی۔ ایک عدد۔
تھان پر باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) گھوڑے کو اس کی جگہ پر یا طویلے میں رسے سے باندھنا (۲) کسی شرارت یا بُرے کام سے روکنا۔
تھان کا ٹرّا۔ (ا۔ صف) (۱) تھان پر شرارت کرنے والا (۲) (مجازاً) وہ شخص جو گھر پر بہت شیخی بگھارے۔ گلی کا کتا۔
تھان کا سچّا۔ (ا۔ صف) گھوڑا جو چھُوٹ کر گھر آ جائے۔
تھان میں آنا۔ گھوڑے کا تکان اُتارنے کے لئے خاک میں لوٹنا۔
تھان سے تھان۔ (ا۔ محاورہ) سائیس اس وقت کہتے ہیں۔ جب گھوڑا سوتے ہوئے یکایک ڈر کر ہنہنائے۔
تھانب۔ [ق۔ا۔ مذ] کھمبا۔ ستون۔ تھم۔
تھانگ۔ [ہ۔ا۔ مث] (۱) ٹھیک جگہ یا گم شدہ چیز کا موقعہ (۲) چوروں کا مقام (۳) مال مسروقہ کا پتا (۴) کھوج۔ نشان (۵) سازش۔ بھید۔
تھانگ دار۔ (ہ۔ ف۔ صف) وہ شخص جو چوری کا مال لے کر چپ چاپ فروخت کرنے کا عادی ہو۔
تھانگ گیری۔ (ہ۔ ف۔ا۔ مث) چوری کا مال خریدنا۔
تھانگ لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چوروں کو پناہ دینا (۲) سراغ لگانا۔ چوروں کا پتا لگانا۔
تھانگنا۔ (تھانگ۔ نا) [ہ۔ مص] سراغ لگانا۔
تھانگی۔ تھانگیا۔ (تھاں۔ گی)، (تھاں۔ گِ۔ یا) [ہ۔ صف] (۱) چوروں کا

مددگار (۲) وہ شخص جو چوروں کو پناہ دے (۳) مالِ مسروقہ لینے والا شخص (۴) وہ شخص جو مالِ مسروقہ کا پتہ چلائے۔ سُراغی۔ کھوجی۔

تھانگی دار۔ چوری کا مال خرید کر فروخت کرنے والا۔

تھانگی داری۔ (۱) چوروں کی مدد کرنا (۲) مالِ مسروقہ لینا۔

تھانگی ہے۔ (ہ۔ محاورہ) (۱) چوروں کا معاون ہے (۲) بدمعاش ہے۔

تھانولا۔ (تھا۔ نُو۔ لا) بروزن سانولا [ہ۔ ا۔ مذ] درخت کا "تھالا"۔

تھانہ۔ (تھا۔ نہ) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) کوتوالی۔ پولیس کی چوکی (۲) گاؤں میں نمبردار کا مکان۔

تھانہ بٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) پہرا بٹھانا۔ چوکی بٹھانا۔

تھانہ چڑھ آنا۔ (ا۔ محاورہ) پولیس کا کسی جگہ برائے تفتیش یا گرفتاری یا تلاشی جانا۔

تھانے پر پکڑا جانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی جرم میں گرفتار ہو کر تھانے پر جانا۔

تھانے دار۔ (ا۔ ف۔ صف) تھانے کا افسر۔ سب انسپکٹر پولیس۔ کوتوال۔

تھانیداری۔ (ا۔ ف۔ مث) (۱) تھانیدار کا عہدہ یا منصب (۲) تھانیدار کا کام۔

تھاہ۔ [ہ۔ ا۔ مث] (۱) پانی کی تہ کی زمین (۲) گہرائی (۳) پتہ۔ ٹھکانا (۴) انتہا انجام۔ اخیر (۵) منشا۔ عندیہ۔ مرضی (۶) گھاٹ۔ پایاب۔

تھاہ پانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پانی کی گہرائی معلوم کرنا (۲) بات کی تہ تک پہنچنا۔ (۳) بھار کا معلوم کرنا۔

تھاہ لانا۔ (ا۔ محاورہ) گہرائی دریافت کرنا۔

تھاہ لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) عندیہ یا منشا معلوم کرنا (۲) بھید لینا۔

تھاہ مانگنا۔ (ا۔ محاورہ) پوچھنا کہ گہرائی کتنی ہے۔

تھاہ ملنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) گہرائی معلوم ہونا (۲) منشا معلوم ہونا (۳) کھوج یا پتا لگنا۔

تھپ جانا۔ تھپنا۔ (تھپ۔ جا۔ نا) (تھُپ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) گوبر گارے وغیرہ کا تھوپا جانا (۲) الزام لگنا۔ ذمے پڑنا۔

تھپیڑ۔ (تھَپ۔ پیڑ) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) تماچہ۔ دھپ۔ لپڑ (۲) تیز ہوا کا جھونکا۔

تھپیڑ دینا۔ تھپیڑ لگانا۔ تھپیڑ مارنا۔ (ا۔ محاورہ) تماچہ مارنا۔

تھپیڑ کھانا۔ (ا۔ محاورہ) تماچہ لگنا۔ مار کھانا۔

تھپڑی۔ (تھپ۔ پڑی) [ہ۔ ا۔ مث] تالی (دونوں ہاتھوں کو باہم ملا کر بجانا)

تھپڑی بجانا۔ تھپڑی پیٹنا۔ تھپڑی مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تالی بجانا۔ (۲) بے عزت کرنا۔ ٹھٹھا کرنا۔

تھپڑی بجنا۔ (ا۔ محاورہ) تالی پیٹنا۔ بے عزتی ہونا۔ بدنامی ہونا۔

تھپک۔ (تھَ۔ پک) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) تھپکی دینا (۲) تھاپ۔ تھپکی (۳) تھپکنا کا امر۔

تھپک تھپک (کر) کے رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) روک تھام کرنا (۲) دم دلاسے دے کر روکنا۔

تھپک تھپک کے سلانا۔ (ا۔ محاورہ) تھپکی دے کر بچوں کو سلانا۔

تھپک دو۔ تھپکی دے کر سلا دو۔

تھپکنا۔ (تھَ۔ پک۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) بچے کی پیٹھ پر آہستہ آہستہ تھپکی لگانا۔ تاکہ وہ سو جائے (۲) آہستہ آہستہ چوٹ لگانا (۳) پُچکارنا (۴) منانا۔ ٹھنڈا کرنا۔ (۵) ٹالنا۔ بہانہ کرنا۔

تھپکی۔ (تھَپ۔ کی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) وہ ضرب جو ہتھیلی سے ماتھے یا پیٹھ پر لگائیں (۲) کشتی کا ایک داؤں۔

تھپکی دینا۔ (ا۔ محاورہ) حریف کے ہتھیار پر اس طرح ہاتھ سے ضرب لگانا کہ ہتھیار پٹ پڑے (۲) کسی کے ماتھے پر ہتھیلی سے ضرب لگانا (۳) چمکارنا

تھپنا۔ (تھَپ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) تھپکی ملنا۔ تھپکی دیا جانا (۲) اُپلے بننا۔ (۳) لگانا۔ مقرر کرنا۔

تھُپنا۔ (تھُپ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) گوبر۔ گارے وغیرہ کا تھوپا جانا (۲) مٹی کا لیپ ہونا (۳) الزام لگنا۔ ذمے پڑنا۔

تھپیڑ۔ تھپیڑا۔ (تھَ۔ پیڑ) (تھَ۔ پے۔ ڑا) [ہ۔ ا۔ پہلا مث دوسرا مذ] (۱) تھپیڑ کی تصغیر (۲) تماچہ۔ لپڑ (۳) تیز ہوا کا جھونکا (۴) موجوں کی ضرب (۵) وہ ظرف جس پر آٹے کا پیڑا بڑھاتے ہیں۔

تھُتکار۔ (تھُت۔ کار) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) تھو تھو۔ نفرت (۲) تھوکنے کی آواز۔

تھتکار دینا۔ (ا۔ محاورہ) دھتکار دینا۔ نکال دینا۔

تھُتکار لینا۔ (ا۔ محاورہ) تھوکنے کی آواز نکالنا۔

تھتکارا۔ (تھُت۔ کا۔ را) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) تھوکنے کی آواز (۲) نام نہ لینے کے قابل (۳) بچوں کی ایک بیماری۔ مسان (۴) مردود۔ نالائق۔

تھتکارا ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) بچوں کو مسان کی بیماری ہو جانا۔

تھتکارنا۔ (تھُت۔ کار۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) تھو تھو کرنا (۲) نفرت ظاہر کرنا (۳) بار بار تھوکنا (۴) جھوٹی قسم یا غلطی کے بعد تھو تھو کرنا۔

تھُتکاری۔ (تھُت۔ کا۔ ری) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) زنجیر۔ بیڑی (۲) چڑیل۔ ڈائن۔ (۳) جوتی۔ پیزار۔

تھتھیانا۔ (تِھتھ۔ یا۔ نا) [ہ۔ مص] منہ سجانا۔ خفگی ظاہر کرنا۔

تھتھی۔ تھتی۔ (تھتھ۔ تھی) (تھت۔ تی) [ہ۔ ا۔ مث] انبار۔ ڈھیر۔ تودہ۔

تھج۔ (تِج۔ صف) بدحواس۔

تھجنا۔ (تِھج۔ نا) [ق۔ مص] حیران ہونا۔

تھِرانا۔ (تھِ۔ را۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) تہ سے اوپر آ جانا (۲) تہ بیٹھ جانا۔

تھرّانا۔ (تھر۔ را۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) کانپنا۔ لرزنا (۲) بہت خوف کھانا۔ بے حد ڈرنا۔

تھراہنا۔ (تھِ۔ راہ۔ نا) [ہ۔ مص] قائم رہنا۔ اٹل رہنا۔ بنا رہنا۔

تھرتھر۔ (تھَر۔ تھَر) [ہ۔ صف] کانپتا ہوا۔ لرزاں۔

تھرتھر کانپنا۔ (مص مرکب) سردی، خوف یا بخار سے جسم کا کپکپانا۔

تھرتھر پچی (ہ۔ ا۔ مث) ایک پرند۔ جو ہر وقت ہوا میں تھرتھراتا رہتا ہے

تھرتھر کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جاڑے سے کانپنا (۲) ڈر کر کانپنا۔

تھرتھرا دینا۔ (ا۔ محاورہ) (تھر۔ تھَ۔ را۔ دے۔ نا) [ہ۔ مص] لرزا پیدا کر دینا۔

تھرتھرانا۔ (تھر۔ تھَ۔ را۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) کانپنا۔ لرزنا (۲) خوف کھانا۔ ڈرنا۔

تھرتھرا۔ (تھر۔ تھَ۔ را) [ہ۔ صف] لرزاں۔ کانپتا ہوا۔

تھرتھراہٹ۔ (تھر۔ تھَ۔ را۔ ہٹ) [ہ۔ ا۔ مث] لرزہ۔ کپکپی۔

تھرتھری۔ (تھر۔ تھَ۔ ری) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) لرزہ۔ کپکپی۔ تھرتھراہٹ (۲) جاڑے کا بخار۔ لرزہ۔

تھرتھری چھُوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) کپکپانا۔ کانپنا۔ تھرتھرانا۔ لرزنا۔

تھرڈ۔ (انگ۔ صف) (Third) تیسرا۔ سوم۔

تھرڈ کلاس۔ (Third Class) تیسرا درجہ۔ درجۂ سوم۔

تھِرکنا۔ (تھِ۔ رک۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) پھڑکنا۔ اعضاء کا حرکت کرنا (۲) ناچنا مٹکنا (۳) بڑے نخرے سے چلنا (۴) پرند کا اُڑ جانا۔ منڈلانا۔

تھرمامیٹر۔ (Thermometer) (تھر۔ ما۔ می۔ ٹر) (انگ۔ ا۔ مذ)۔ مقیاس الحرارت۔ حرارت ماپنے کا آلہ۔

تھِرنا۔ (تھِر۔ نا) (ہ۔ مص) نتھرنا۔ میل کچیل کا پانی کی تہ میں بیٹھ جانا۔

تھُڑ۔ (ہ۔ صف) تھوڑا کا مخفف۔ ذرا کم۔ مرکبات میں استعمال ہوتا ہے۔

تھُڑ جانا (تھُڑنا)۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کم ہونا۔ ناکافی ہونا۔ توڑا ہونا (۲) تمام ہونا۔ ختم ہونا (۳) ناکام ہونا۔

تھُڑ جیا۔ (ا۔ صف) پست ہمت۔ کم حوصلہ۔

تھُڑ دِلا۔ (ا۔ صف) (۱) تنگ دل۔ کم ظرف (۲) بُزدل۔ ڈرپوک۔ کم حوصلہ

تھَڑا۔ (تھَ۔ ڑا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) چبوترہ۔ دُکان یا مکان کے آگے کا چبوترہ۔ پلیٹ فارم (۲) بیٹھنے کی اُونچی جگہ۔

تھُڑم تھُڑا کرنا۔ (تھُ۔ ڑم۔ تھُ۔ ڑا۔ کر۔ نا) (ہ۔ مص) لعنت ملامت کرنا تھوتھو کرنا۔ نفرین کرنا۔

تھُڑی۔ (تھُ۔ ڑی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) کمی۔ قلت۔ توڑا (۲) لعنت۔ تُف (۳) بے عزتی۔ بے حرمتی (۴) نفرت سے تھوکنا۔

تھُڑی تھُڑی ہونا۔ رسوائی ہونا۔ بدنامی ہونا۔ لعنت ملامت ہونا۔

تھک۔ (ہ۔ صف) (۱) ماندہ۔ عاجز۔ سُست۔ ہارا (۲) تھکنا کا امر۔

تھک جانا۔ (ا۔ محاورہ) ماندہ ہوجانا۔ عاجز ہوجانا۔

تھک کر بیٹھ رہنا۔ (ا۔ محاورہ) جی چھوڑ دینا۔ عاجز ہوکر کام چھوڑ دینا۔

تھک کر چوُر ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) بے حد مضمحل ہونا۔ تکان سے جوڑ جوڑ دُکھنا۔ بہت تھک جانا۔ شل ہوجانا۔

تھک مٹانا۔ تھکن دُور کرنا۔

تھُک۔ (ہ۔ ا۔ مث) تھوک کا مخفف۔

تھُک بند کام کرنا۔ (ا۔ محاورہ) تھوک سے جوڑ دینا۔ نہایت ناپائیدار کام بنانا۔ بودا کام کرنا۔

تھُک تھُک ہونا۔ (ہ۔ محاورہ) فضیحتی یا بے عزتی ہونا۔

تھکا۔ (تھَ۔ کا) (ہ۔ صف) ہارا۔ ماندہ۔ عاجز۔ سُست۔

تھکا اُونٹ سرائے کو (تکتا) دیکھتا ہے۔ (مثل) مصیبت زدہ خلصی کا طالب ہوتا ہے۔ تھکا ہوا آدمی چھٹکارا حاصل کرنے کی خواہش کرتا ہے۔

تھکا بیل۔ (ا۔ صف) (مجازاً) کام چور۔ مجہول۔ نکما۔ سُست۔

تھکا دینا۔ تھکانا۔ (مص) (۱) ماندہ کر دینا۔ ہرادینا۔ شل کر دینا (۲) دق کرنا۔ تنگ کرنا (۳) حیران کرنا۔ پریشان کرنا۔

تھکا مارا۔ (ا۔ صف) محنت اور مشقت کر کے تھکا ہوا۔ ہارا تھکا۔

تھکا مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تنگ کرنا۔ دق کرنا (۲) جی چھڑا دینا۔ عاجز کر دینا

تھکا ماندہ۔ تھکا ہارا۔ (ا۔ صف) بہت تھکا ہوا۔

تھکّا۔ (تھک۔ کا) (ہ۔ صف) (۱) جما ہوا (۲) کوئی جمی ہوئی چیز (۳) ڈلا۔ ڈھیلا۔ لونڈا (۴) ڈھیر۔ انبار۔

تھکّا (فضیحت) فضیحتی۔ (تھُک۔ کا۔ فَ۔ ضی۔ حَ۔ تی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) لعن طعن۔ گالی گلوچ (۲) بے عزتی۔ بے حُرمتی (۳) جھگڑا۔ لڑائی۔ فساد۔

تھکانا۔ تھکوانا۔ (تھُ۔ کا۔ نا) (تھُک۔ وا۔ نا) (ہ۔ مص) دوسرے سے تھوک ڈلوانا۔

تھکاوا۔ تھکاوٹ۔ (تھَ۔ کا۔ وا)۔ (تھَ۔ کا۔ وٹ) (ہ۔ ا۔ پہلا مذ دوسرا مث) تھکن۔ ماندگی۔

تھکاؤ۔ تھکائی۔ (تھَ۔ کا۔ اؤ)۔ (تھَ۔ کا۔ اِی) (ہ۔ ا۔ مث) تھکن۔ تکان۔

تھُکائی۔ (تھُ۔ کا۔ ای) (ہ۔ صف) (۱) تھوکنے کے قابل (۲) کمینہ۔ رذیل۔ قابلِ نفرین۔

تھَک تھَک۔ (تھک۔ تھَک) (ہ۔ صف) (۱) جما ہوا (۲) بہت تر۔ بہت گیلا۔

تھُکتھُکانا۔ (تھُک۔ تھُ۔ کا۔ نا) (ہ۔ مص) نظرِ بد سے بچنے کے لئے یا کسی بُری بیماری کا نام لینے پر عورتوں کا تھو تھو کرنا۔

تھُکم تھُکا۔ (تھُک۔ کم۔ تھُک۔ کا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) باہم تکرار ہونا۔ لڑائی جھگڑا۔

تھکَن۔ (تھَ۔ کن) (ہ۔ ا۔ مث) تکان۔ ماندگی۔

تھکن اُتارنا۔ (ا۔ محاورہ) تکان دُور کرنا۔ سستانا۔

تھکنا۔ (تھک۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) شل ہونا۔ محنت سے ماندہ ہونا (۲) عاجز ہونا۔ رہ جانا (۳) مایوس ہونا (۴) کام سے جاتا رہنا۔ بوڑھا ہونا۔ طاقت نہ رہنا۔ (۵) ہمّت ہارنا (۶) رُک جانا۔

تھکیا۔ (تھک۔ یا) (ق۔ صف) متحیر۔

تھکیل۔ (تھَ۔ کیل) (ہ۔ ا۔ مث) قابلِ نفرت عورت۔

تھکیل ماری۔ (ہ۔ صف) بے غیرت عورت۔

تھکی ہوئی آواز۔ (ہ۔ ا۔ مث) آواز۔ جو گانے یا چلانے سے بیٹھ گئی ہو۔

تھکّے کا تھکّا۔ تھکّے کے تھکّے۔ (ہ۔ ا۔ مذ) کسی چیز کا پورا جما ہوا ٹکڑا۔ پورے جمے ہوئے ٹکڑے

تھکّے کا دہی۔ (ہ۔ ا۔ مذ) جما ہوا دہی۔

تھِگلا۔ (تھگ۔ لا) (ق۔ ا۔ مذ) پیوند۔ جوڑ۔

تھِگلی۔ (تھگ۔ لی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) کپڑے کا ٹکڑا (۲) پیوند۔ جوڑ (۳) تھوڑی سی جگہ یا مکان۔ جھونپڑا۔

تھِگلی لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کپڑے میں پیوند لگانا۔ جوڑ لگانا (۲) رسائی حاصل کرنا (۳) دُور دراز مقام کی خبر لانا (۴) نہایت چالاکی یا دغابازی کا کام کرنا۔

تھل۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) خشک زمین (۲) خشکی (۳) جگہ۔ مقام (۴) شیر کے رہنے کی جگہ (۵) اُونچی زمین (۶) ریگستان (۷) دریائے جہلم اور اٹک کا درمیانی ریگستان (۸) معیش کے گول پھول۔ چکتی۔ جنہیں جہاں چاہیں ٹانک لیں۔

تھل اندر ودیا۔ (ہ۔ ا۔ صف) معدنیات کا علم۔

تھل بیڑا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) گھاٹ۔ ناؤ یا جہاز کے ٹھہرنے کی جگہ (۲) رہنے کی

جگہ۔مکان۔گھر (۳) سُراغ۔
تھل بیڑا تباہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) سارا خاندان اُجڑنا۔
تھل بیڑا لگانا۔ (ا۔محاورہ) ساحل مُراد پر پہنچانا۔ٹھکانا لگانا۔
تھل بیڑا ملنا۔ (ا۔محاورہ) سُراغ لگنا۔پتا لگنا۔ٹھکانا معلوم ہونا۔
تھل بیڑا نہ لگنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ٹھکانا نہ لگنا۔سہارا نہ ملنا (۲) پتا سراغ نہ ملنا۔
تھل بیڑے سے رکھ دینا۔ (ا۔محاورہ) ٹھکانے سے رکھ دینا۔
تھل (چڑھ جانا) چڑھنا۔ (ا۔محاورہ) ڈھیر یا انبار لگ جانا۔
تھل سے بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) اطمینان سے بیٹھنا۔ٹھور ٹھکانے سے بیٹھنا۔
تھل کترنا۔ (ا۔محاورہ) منقش کے گول گول پھول بنانا۔
تھلتھل۔ (تھَل۔تھَل) [ہ۔صف] (۱) ڈھیلا۔ پھسپھس۔موٹا (۲) ہلنے والا۔ لہر لینے والا۔
تھلتھل کرنا۔تھلتھلانا۔ (۱) ہلنا۔لرزنا (۲) مٹاپے کی وجہ سے جسم کے گوشت کا ہلنا (۳) مٹی۔ریت وغیرہ کا زیادہ پانی کی وجہ سے ہلنا۔
تھُل تھُل۔ (تھُل۔تھُل) [ہ] آہستہ آہستہ گرتا ہوا۔ٹپکتا ہوا۔چوتا ہوا۔
تھلتھلا۔ (تھَل۔تھَ۔لا) [ہ۔صف] نرم نرم گوشت۔موٹاپے کے مارے گوشت کا پھیل کر ہلنا۔
تھلتھلی۔ (تھَل۔تھَ۔لی) [ہ۔صف] تھلتھل کی تانیث۔
تھلکنا۔ (تھَ۔لک۔نا) [ہ۔مص] ہلنا۔تھلتھلانا۔لرزنا۔کانپنا۔
تھلی۔ (تھَ۔لی) [ہ۔ا۔مث] ریگستان کی زمین۔
تھلیا۔ (تھَل۔یا) [ہ۔ا۔مث] چھوٹی تھالی۔تشتری۔
تھلیاں (دھرنا) رکھنا۔ (تھَل۔یاں۔دھر۔نا۔رکھ۔نا) [ہ۔مص] دانت نکلنے سے پہلے بچوں کے مسوڑھوں کا پھُوٹنا۔
تھم۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) کھم۔ستون۔کھمبا (۲) درخت خصوصاً کیلے کے درخت کا تنا (۳) ایک مٹھائی بشکل ستون، جو ہندو عورتیں بتوں کو چڑھاتی ہیں۔ (۴) روک۔آڑ۔اٹکاؤ۔مزاحمت (۵) تھمنا کا امر۔
تھم تو سہی۔ (ا۔مقولہ) ذرا تو ٹھہر۔ایسی کیا جلدی ہے۔
تھم ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) پاؤں کا بہت سُوج جانا۔
تھما دینا۔تھمانا۔ (تھَ۔ما۔دے۔نا)۔(تھَ۔ما۔نا) [ہ۔مص] پکڑا دینا۔ حوالے کر دینا۔
تھما رہنا۔ [اُ۔مص] قائم رہنا۔
تھمڑا۔ (تھَم۔ڑا) [ہ۔صف] (۱) موٹا۔دبیز (۲) فربہ۔جسیم (۳) ستون کی شکل کا نشان۔
تھمنا۔ (ا۔مص) (۱) رُکنا (۲) ٹھہرنا۔وقفہ کرنا (۳) چُپ ہو جانا۔
تھن۔ [ہ۔ا۔مذ] گائے۔بھینس۔بکری وغیرہ کے پستان۔
تھن تلے کا دودھ۔ (ا۔مذ) تازہ دوہا ہوا دُودھ۔
تھن (ٹٹا) ٹوٹا۔ (ا۔صف) بچہ، جس نے دُودھ پینا قبل از وقت چھوڑ دیا ہو۔
تھن دار۔ (ا۔مذ) وہ جانور جس کا تھن ہو۔
تھنچنا۔ (تھنچ۔نا) [ق۔مص] دھوکا دینا۔

ٹھنڈ کالا۔ [ق۔ا۔مذ] سردی کا موسم۔
تھنی۔ (تھَ۔نی) [ہ۔ا۔مث] گھوڑوں کی ایک بیماری۔
تھنیلا۔ (تھَ۔نے۔لا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) سُوجن جو ضرب یا بیماری سے عورتوں کے پستان میں ہو جاتی ہے (۲) سُوجے ہوئے پستان۔
تھو۔ [ہ۔مث] (۱) تھُوکنے کی آواز (۲) تُف۔لعنت۔
تھو تھو۔ (ا۔صوت۔مث) (۱) بار بار تھُوکنے کی آواز (۲) کلمۂ نفرین تُف۔ لعنت (۳) نوج۔خدا نہ کرے۔خدا بچائے۔
تھُو تھُو ھدّا۔ (ا۔مث) جب کوئی بچہ ہارنے لگتا ہے۔تو عذر کے طور پر یہ لفظ کہتا ہے۔یعنی ابھی نہیں ہے۔
تھُو تھُو کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) تھُوکنا (۲) نفرت سے تھُو تھُو کی آواز نکالنا۔ (۳) نفرین کرنا (۴) کراہت ظاہر کرنا۔
تھُو تھُو دبا۔ (ا۔مث) عورتیں ہیضے کو دبا کہتی ہیں اور اس کا ذکر کرنے سے پہلے تھُو تھُو کہہ دیتی ہیں۔
تھُو تھُو ہونا۔ (ا۔نث) بدنامی ہونا۔رسوائی۔بے عزتی ہونا۔
تھُوا۔ (تھُ۔وا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) گیلی مٹی کا تودہ۔ڈھیر۔انبار (۲) مٹی کا ڈھیلا۔ (۳) مٹی کی بُرجی۔جو حدود پر بناتے ہیں۔
تھوبڑ۔تھوبڑا۔ (تھو۔بڑ)۔(تھو۔بڑا) [ہ۔ا۔مذ] منہ۔تھوتھنی۔توبڑا۔
تھوبڑا چڑھائے رکھنا۔ (ا۔محاورہ) توبڑا چڑھائے رکھنا۔
تھوبڑا سُجانا۔ (ا۔محاورہ) مُنہ سُجانا۔رُوٹھنا۔خفا ہونا۔بُرا ماننا۔
تھوپ۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) کوئی چیز جو دوسری چیز کے ڈھکنے کے لیے استعمال ہو (۲) ٹوپ۔ٹوپی (۳) چھڑی کا دستہ (۴) تمانچہ۔تھاپ (۵) جڑنا۔
تھوپ تھاپ دینا۔ (ا۔محاورہ) رفع دفع کر دینا۔دبا دینا۔مٹا دینا۔
تھوپ تھاپ کر حوالے کرنا۔ جلدی جلدی اور خراب طور پر مرمت کرکے یا بنا کر دینا۔
تھوپ دینا۔ (ا۔محاورہ) سر منڈھنا۔الزام لگا دینا۔
تھوپنا۔ (تھوپ۔نا) [ہ۔مص] (۱) ڈھیر لگا دینا۔انبار لگانا۔اکٹھا کرنا (۲) کسی کے ذمے ڈالنا (۳) کسی گاڑھی چیز کی موٹی تہ لگانا (۴) گنواروں کی طرح توے پر روٹی ڈال کر پکانا (۵) کوئی چیز جلدی جلدی خراب بنانا (۶) اُپلے تھاپنا (۷) الزام لگانا۔
تھوتر۔ (تھو۔تَر) [ہ۔صف] گھُن لگا ہُوا اناج۔کھوکھلا اناج۔
تھوترا۔تھوتڑا۔ (تھوت۔را)۔(تھوٹ۔ڑا) [ہ۔صف] (۱) جس کی دھار کاٹ نہ کرے (۲) ملادلا۔ (۳) گھِسا ہُوا۔پرانا (۴) بے دانت (۵) کھوکھلا۔اندر سے کھایا ہُوا۔گھُن لگا ہُوا۔
تھوتھنی۔تھوتنی۔ (تھوتھ۔نی)۔(تھوت۔نی) [ہ۔ا۔مث] گھوڑے یا اُونٹ کا منہ۔
تھوتھ۔ (واؤ مجہول) [ہ۔ا۔مذ] (۱) گھوڑے۔اُونٹ وغیرہ کی ناک یا منہ۔ (۲) سؤر کا منہ (۳) (تحقیراً) آدمی کا منہ یا چہرہ (۴) کھوکھلا پن۔تھوتھاپن (۵) غار۔گڑھا۔
تھوتھا۔ (تھو۔تھا) [ہ۔صف] (۱) کِرم خوردہ۔گھُن لگا ہُوا۔اندر سے خالی۔ (۲) کُند۔بلا نوک (۳) بلا دانت (۴) بے معنی۔لغو۔بے کار (۵) دُم کٹا

سانپ (۶) ایک دوا۔ جسے نیلا تھوتھا بھی کہتے ہیں۔
تھوتھا چنا۔ باجے گھنا۔ (مثل) کمینہ آدمی بہت شیخی مارتا ہے۔
تھوتھے پچھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) بے فائدہ باتیں کرنا۔ جھوٹے قول و قرار کرنا بے فائدہ کام کرنا۔
تھوتھے تیروں سے اُڑانا۔ (ا۔ محاورہ) کُند تیروں کی بارش کرنا۔ سخت سزا دینا۔ بہت صدمے پہنچانا۔ نہایت تکلیف سے کسی کو مارنا۔
تھوتھڑا۔ (تھو۔ تھ۔ ڑا) (ہ۔ ا۔ مذ) جانور کا مُنہ یا تھوتھنی (۲) (تحقیراً) آدمی کا مُنہ۔ چہرہ۔
تھوتھڑا سجائے رہنا۔ (ا۔ محاورہ) خفا رہنا۔ مُنہ پھُلائے رہنا۔
تھوتھلا۔ (تھو تھ۔ لا) (ہ۔ صف) کُند۔
تھوتھنی۔ (تھو تھ۔ نی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) جانور کا منہ (۲) (حقارت سے) انسان کا منہ۔
تھوتھنی (پھُلانا) سجانا۔ (ا۔ محاورہ) منہ سجانا۔ ناراض ہونا۔ خفا ہونا۔
تھوتھی۔ (تھو۔ تھی) (ہ۔ صف) (۱) تھوتھا کی تانیث۔ اندر سے خالی۔ بے مغز (۲) مہمل۔ بے کار۔ لغو۔
تھوتھی اڑانا۔ (ا۔ محاورہ) حال بتانا۔ جھوٹی خبریں پھیلانا۔
تھوتھی بات۔ (ا۔ محاورہ) بے معنی اور لغو بات۔
تھوٹا تھوٹ رونا۔ (ق۔ مص) زار زار رونا۔
تھوڑا۔ (تھو۔ ڑا) (ہ۔ صف) (۱) خفیف۔ ناکافی (۲) قدرے۔ قلیل۔
تھوڑا آپ کو بہت غیر کو۔ (مثل) اس کے متعلق کہتے ہیں۔ جو اپنوں کو کم دے اور غیروں کو زیادہ۔
تھوڑا بہت۔ (ا۔ صف) کم و بیش۔ کسی قدر۔ کچھ۔
تھوڑا تھوڑا۔ (ا۔ صف) بہت ذرا سا۔ ذرا ذرا۔ کم کم۔
تھوڑا تھوڑا کرکے۔ آہستہ آہستہ۔ رفتہ رفتہ۔ ذرا ذرا کرکے۔
تھوڑا تھوڑا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) خفیف ہونا۔ شرمندہ ہونا۔ نادم ہونا۔
تھوڑا تھوڑا ہی کرکے بہت ہوجاتا ہے۔ (ا۔ مقولہ) قطرے قطرے سے دریا بن جاتا ہے۔
تھوڑا (جاننا) سمجھنا۔ (ا۔ محاورہ) کم سمجھنا۔ بے وقعت سمجھنا۔
تھوڑا دینا بہت آرزو کرنا۔ (ا۔ محاورہ) معمولی کام پر بہت صلے کی اُمید کرنا۔
تھوڑا سا۔ (ا۔ صف) ذرا سا۔ نہایت قلیل۔
تھوڑا کرنا۔ (مص) کم کرنا۔ گھٹانا۔
تھوڑا کریں غازی میاں۔ بہت کریں ڈفالی۔ (مثل) تعریفیں کرنے والے زیادہ شہرت دیتے ہیں۔ خوشامدی جھوٹی تعریفیں کرتے ہیں۔
تھوڑا کھانا بنارس میں رہنا۔ (مثل) (۱) گھر کی آدھی۔ باہر کی ساری سے بہتر ہے۔ وطن کی کم تھوڑی۔ غریب الوطنی کی بہت سے اچھی ہے۔
تھوڑا کھانا جوانی کی موت۔ (مثل) جوان آدمی تھوڑا کھائے تو کمزور ہوجاتا ہے۔
تھوڑا کھانا سکھی رہنا۔ (مثل) تھوڑا کھانے سے آدمی تندرست رہتا ہے۔
تھوڑا کھانا عزت سے رہنا۔ (مثل) پیٹو شخص کی کوئی عزت نہیں کرتا۔ اس شخص کو کہا جاتا ہے۔ جو کھانے پر بہت خرچ کرے۔
تھوڑا لکھا بہت جاننا۔ (ا۔ محاورہ) تھوڑے لکھے کو بہت جاننا۔ خط کے اخیر میں اس وقت لکھتے ہیں۔ جب کسی آدمی کو کوئی کام کرنے کے لئے تاکید کی جائے۔
تھوڑا ہی۔ ہرگز نہیں۔ کبھی نہیں۔ بالکل نہیں۔
تھوڑا ہے۔ (۱) کم ہے (۲) (استفہامیہ) کم نہیں۔ کافی ہے۔
تھوڑے پانی کا بلا (بکُلا)۔ (ا۔ محاورہ) کم ظرف۔ کم حوصلہ۔ اوچھا۔
تھوڑے پانی میں اُبھرے پھرتے ہیں۔ (مثل) ذراسی بات پر اتراتے ہیں۔ کم ظرف ہیں۔
تھوڑے تیزاب سے یہ گلٹ اُتر سکتا ہے۔ (مثل) ذرا سی سختی سے اصل حال معلوم ہوجائے گا۔
تھوڑے دنوں سے۔ (ا۔ محاورہ) کچھ عرصے سے۔ حال میں۔ چند روز سے۔
تھوڑے دھن میں کھل اُترائے۔ (مثل) تھوڑا سا روپیہ مل جانے پر بے وقوف آدمی غرور کرنے لگتا ہے۔
تھوڑی۔ (تھو۔ ڑی) (ہ۔ صف) کم۔ ذرا۔
تھوڑی آس مدار کی۔ بہت آس گلگلوں کی۔ (مثل) شاہ مدار (مکھن پور) کے مزار پر شیرینی تقسیم ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پیروں کی قبروں پر چاہے کام ہونے کی اُمید کم ہو۔ مٹھائی ملنے کی اُمید پر کئی آدمی جاتے ہیں۔
تھوڑی پونجی خصموں کھائے۔ (مثل) تھوڑے روپے سے بیوپار کرنے میں گھاٹا رہتا ہے۔
تھوڑی سی۔ ذراسی۔ کسی قدر۔ مختصر۔
تھوڑی سی بچھیا بڑی سی ہتیا۔ (مثل) ہندوؤں میں بچھیا یا گائے کو مارنا مہا پاپ گِنا جاتا ہے: بچھیا تو ذراسی ماری مگر پاپ بڑا مول لے لیا۔
تھوڑی سی رہ گئی ہے۔ (ا۔ محاورہ) عمر کا بڑا حصّہ گذر چکا ہے۔ کم باقی ہے۔
تھوک۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) کثرت۔ افراط۔ بہتات (۲) ڈھیر۔ انبار (۳) جماعت جتھا۔ گروہ (۴) اکٹھا۔ یکمشت (۵) نقدی۔ جمع۔ روکڑ (۶) میزان۔ (۷) حصّہ۔ بخرہ۔ تقسیم (۸) پٹہ۔ سند۔ قبضہ۔ ملکیت (۹) آبادی۔ بڑا حصّہ جس میں کئی بستیاں ہوں (۱۰) وہ جگہ۔ جہاں تین سے زیادہ حدود ملیں (۱۱) وہ دھات کا خول جو بینس پالکی وغیرہ کے ڈنڈوں پر لگاتے ہیں۔
تھوک باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جماعت یا پارٹی بنانا (۲) حصّوں میں تقسیم کرنا (۳) زمین کی حد بندی کرنا۔
تھوک بست۔ (ا۔ مذ) پیمائش کرکے حد باندھنا۔ حد بندی۔
تھوک بندی۔ (ا۔ مث) اقرار نامہ۔ جو گاؤں کے برابر تقسیم کرنے پر لکھا جاتا ہے۔
تھوک دار۔ (ہ۔ ف۔ صف) (۱) سرکردہ۔ سردار (۲) پٹے دار (۳) اکٹھا بیچنے والا سوداگر۔
تھوک فروش۔ (ہ۔ ف۔ صف) اکٹھا مال بیچنے والا۔
تھوک فروشی۔ (ہ۔ ف۔ مث) اکٹھا مال بیچنا۔
تھوک قیمت۔ اکٹھے مال کی قیمت۔ جو خردہ مال کی قیمت سے کم ہوتی ہے
تھوک۔ (ہ۔ ا۔ مذ) پانی جو مُنہ سے نکلتا ہے۔ لعاب دہن۔
تھوک اُچھالنا۔ (ا۔ محاورہ) ناحق حجت کرنا۔ بکواس کرنا۔ بیہودہ بکنا۔

تھوک بلونا۔ (ا۔ محاورہ) فضول باتیں کرنا۔ بیہودہ بکنا۔ بے فائدہ باتیں کرنا۔
تھوک تیرے جنم میں۔ (ا۔ مثل) ادنیٰ آدمی کو شدید غصّے میں الزام دینے کے لیے کہتے ہیں۔
تھوک داڑھی پھٹے منہ۔ (مثل) لعنت ہے۔ نفرین ہے۔ تمہارے منہ پر لعنت کرتا ہوں۔
تھوک (دینا) ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) منہ سے تھوک زور سے پھینکنا (۲) چھوڑ دینا۔ نفرت سے ترک کرنا۔ عاق کر دینا (۳) معاف کر دینا۔
تھوک سے تیل بننا۔ (ا۔ محاورہ) تھوڑے خرچ سے بڑا کام نکالنا۔
تھوک کر چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) ذلیل کر کے چھوڑنا۔ بے عزت کر کے چھوڑنا۔
تھوک (کر) کے چاٹنا۔ (ا۔ محاورہ) اقرار سے پھر جانا۔ وعدہ کر کے مکر جانا کوئی چیز دے کر واپس لے لینا۔
تھوک سے ستو گھولنا۔ (ا۔ محاورہ) کچّا یا نکمّا کام کرنا۔ بودی یا ناپائدار چیز بنانا۔
تھوک لگا کر چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ذلیل کرنا۔ بے عزت کرنا (۳) نقصان پہنچانا۔
تھوک لگا کر رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بڑی حفاظت سے رکھنا (۲) بڑی کنجوسی سے جمع کرنا۔ جوڑ جوڑ کر رکھنا۔
تھوک لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) لعابِ دہن لگانا (۲) نیچا دکھانا۔ ذلیل کرنا (۳) ہرا دینا۔ مات دینا۔ فریب دینا۔
تھوک لگنا۔ (ا۔ محاورہ) دھوکا کھا جانا۔ فریب میں آجانا۔
تھوک میٹھا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تھوڑی سی میٹھی چیز کھانا۔ منہ میٹھا کرنا (۲) میٹھی میٹھی باتیں بنانا۔ جھوٹی باتیں ملانا۔
تھوک میں پکوڑے نہیں تلے جاتے۔ (ا۔ مثل) کام مفت سے نہیں ہو سکتا۔
تھوک میں ستو نہیں سنتے۔ تھوکوں ستو نہیں سنتے۔ (مثل) تھوڑے خرچ سے بڑا کام نہیں ہو سکتا۔
تھوک ہے۔ تف ہے۔ نفرین ہے۔ لعنت ہے۔
تھوکنا۔ (تھوک۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) لعابِ دہن پھینکنا۔ تھوک نکالنا۔ (۲) حقارت سے دیکھنا۔ ذلیل سمجھنا (۳) لعنت ملامت کرنا۔
تھوکوں بھی نہیں۔ (ا۔ مقولہ) مجھے اس سے سخت نفرت ہے میں اسے دیکھنا بھی نہیں چاہتا۔
تھول۔ (ق۔ صف) گندہ۔ غلیظ۔
تھولی۔ (تھو۔ لی) (ہ۔ ا۔ مث) میٹھا دلیا۔ دلیا۔
تھولے۔ (ق۔ ا۔ مث) منزیں۔ چوٹیں۔
تھونی۔ (تھو۔ نی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) کھمبا۔ تھم۔ کھم۔ ستون (۲) وہ لکڑی، جو چھپر یا چھت کے نیچے سہارا دینے کے لیے لگاتے ہیں۔
تھوہر۔ (تھو۔ ہر) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک خاردار زہریلا پودا۔ جس کے پتّے سبز اور پھول رنگ برنگے ہوتے ہیں۔ زقوم۔
تھئی۔ (تھ۔ ئی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) اوپر تلے رکھی ہوئی روٹیوں یا پانوں کا ڈھیر (۲) لادی۔ تہ بہ تہ رکھے ہوئے کپڑے۔
تھئی تھئی۔ (تھ۔ ئی۔ تھ۔ ئی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) تال سم۔ تالی۔ آواز جو گویے نکال لیتے ہیں (۲) گانا۔ ناچنا۔ ناچنے گانے کی آواز۔ تھاپ کی آواز۔
تھئی تھئی ناچ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ناچ رنگ ہونا۔
تھیئٹر۔ (Theatre) (تھ۔ اے۔ ٹر) (انگ۔ ا۔ مذ) (۱) تماشا گاہ۔ (۲) ناچ گھر (۳) ناٹک۔ تماشا۔
تھیئٹریکل۔ (Theatrical) (تھیٹ۔ ر۔ کل) (انگ۔ صف) تھیئٹر سے متعلق۔
تھیٹر۔ (ق) متواتر۔ مسلسل۔
تھیر۔ (ق۔ صف) سرد۔ ٹھنڈا۔
تھیرنا۔ (ق۔ مص) قائم کرنا۔
تھیلا۔ (تھے۔ لا) (ہ۔ ا۔ مذ) بڑی تھیلی۔ بورا۔
تھیلا (کر دینا) کرنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت مارنا۔ ہڈیاں پسلیاں توڑ دینا۔
تھیلی۔ (تھے۔ لی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) چھوٹا تھیلا (۲) توڑا۔ ہزار روپے کی تھیلی۔
تھیلی بردار۔ روپیوں کی تھیلی اٹھا کر ساتھ چلنے والا۔
تھیلی کا منہ کھول دینا۔ (ا۔ محاورہ) بہت خرچ کرنا۔ بہت فیاضی کرنا۔
تھیلیاں چڑھانا۔ انگور یا کھجور وغیرہ کے خوشوں پر تھیلیاں باندھنا تاکہ پرندے خراب نہ کریں۔
تھینکس۔ (Thanks) (انگ۔ ا۔ مذ) شکریہ۔ بہت سے شکریے۔
تھینک یو۔ (Thank You) (انگ۔ ا۔ مذ) آپ کا شکریہ۔
تھیوا۔ (تھے۔ وا) (ہ۔ ا۔ مذ) انگوٹھی کا نگینہ۔
تھیوری۔ (Theory) (تھ۔ یو۔ ری) (انگ۔ ا۔ مذ) قیاس۔ خیال۔ اندازہ۔ اصول۔ نظریہ۔
تھیوسوفی۔ (Theosophy) (انگ۔ ا۔ مذ) یہ عقیدہ یا اصول کہ ہر شخص بلا واسطہ خدا کی معرفت وجدان سے حاصل کر سکتا ہے۔

ت ــــ ئ

تئی۔ (تَ۔ ئی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) چھوٹا توا (۲) چوڑی کڑھائی۔ جس میں شامی کباب وغیرہ تلتے ہیں۔
تئی کی تیری کھچڑی کی میری۔ (مثل) انتہائی خود غرضی ظاہر کرنے کو کہتے ہیں۔
تئیں۔ (تَ۔ ئیں) (ہ۔ ق) (۱) آپ کو۔ خود کو (۲) کو۔ لیے۔ واسطے۔

ت ــــ ی

تے۔ (ق) سے۔
تِتیا۔ (تی۔ یا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) گنجفے کا وہ پتّا جس پر تین نشان بنے ہوتے ہیں۔ (۲) چوسر کا وہ داؤ جس میں تین پڑیں۔ تین کانے (۳) تین کی ضرب۔

تیا پانچا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بانٹنا۔ تقسیم کرنا۔ حصے بخرے کرنا (۲) جھگڑا پاک کرنا۔ جھگڑا چکانا (۳) بیچ ڈالنا۔ کوڑے کر ڈالنا۔

تیار۔ (تی۔ یار) [ع۔ صف] (۱) مستعد۔ موجود۔ آمادہ (۲) پورا۔ مکمل (۳) موٹا تازہ (۴) قابلِ استعمال (۵) پکا ہوا۔ پختہ (۶) پورے زوروں پر۔ جوان (۷) آراستہ۔

تیار کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) آمادہ کرنا (۲) درست کرنا۔ لیس کرنا (۳) بہم پہنچانا (۴) کھانا پکانا (۵) ہلانا۔ سدھارنا (۶) موٹا کرنا۔ فربہ کرنا (۷) پہلوان کو کسرت اور خوراک سے طاقت ور اور لڑنے کے قابل بنانا۔ (۸) گاڑی جوتنا۔ گھوڑے پر زین رکھنا۔

تیار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) آمادہ ہونا (۲) موٹا تازہ ہونا (۳) مکمل ہو جانا یا بن جانا۔ عمارت کا ختم ہو جانا (۴) پک جانا۔

تیاری۔ (تی۔ یا۔ ری) [ف۔ ا۔ مث] (۱) آمادگی۔ مستعدی (۲) درستی (۳) آرائش۔ آراستگی (۴) سامان کی درستی (۵) مٹاپا۔ فربہی (۶) انتظام۔

تیاری کا رنگ روغن۔ (ا۔ مذ) وہ وارنش یا رنگ جو گاڑی وغیرہ کے درست ہو جانے پر چمک دمک کے لیے کرتے ہیں۔

تیاری کرنا۔ (۱) کہیں جانے کا سامان کرنا۔ لیس ہونا (۲) کسی کی آؤ بھگت کا انتظام کرنا۔ کوئی کام کرنے کے لیے سامان مہیا کرنا۔

تیاگ۔ (تِ۔ یاگ) [ہ۔ ا۔ مذ] چھوڑنا۔ ہاتھ اٹھانا۔ کنارہ کش ہونا۔

تیاگ پتر۔ (ہ۔ ا۔ مذ) طلاق نامہ۔

تیاگ کرنا۔ چھوڑنا۔ دست بردار ہونا۔ دست کش ہونا۔

تیاگن۔ (تِ۔ یا۔ گن) [ہ۔ ا۔ مث] تیاگی کی تانیث۔

تیاگنا۔ (تِ۔ یاگ۔ نا) [ہ۔ مص] چھوڑنا۔ ترک کرنا۔

تیاگی۔ (تِ۔ یا۔ گی) [ہ۔ صف] (۱) چھوڑنے والا۔ ترک کرنے والا (۲) وہ شخص، جو مذہبی وجوہ سے دنیا چھوڑ دے (۳) سادھو۔ جوگی۔

تیپچی۔ (تیپ۔ چی) [ہ۔ ا۔ مث] کچی سیون۔ کھڑی سلائی۔

تیپچی بھرنا۔ کچی سیون کرنا۔

تیپچی کا نکاح۔ (ا۔ مذ) کچا نکاح۔ نکاح جس کے بعد جلد طلاق ہو جائے۔

تینتالیس۔ تینتالیس۔ (تے۔ تا۔ لیس)، (تیں۔ تا۔ لیس) [ہ۔ صف] تین اوپر چالیس۔ چہل و سہ۔ ۴۳۔

تیتر۔ (تی۔ تر) [ہ۔ ا۔ مذ] ایک قسم کا پرندہ جسے اکثر شوقین لڑانے کے لیے پالتے ہیں اور کھانے میں بھی آتا ہے۔ درّاج۔ تیہو۔

تیتر تو آپہی آئی مرا لو کیوں مرے بٹیر۔ [مثل] ایک تو اپنی خطا کی سزا پاتا ہے۔ دوسرا کیوں رنج کر کے مرا جاتا ہے۔

تیتر کے منہ لچھمی۔ [مثل] بعض وقت معمولی آدمیوں کی باتوں پر بڑے بڑے کاموں کا انحصار ہوتا ہے (۲) تیتر کی آواز سے چونکہ مال ہاتھ لگنے کا شگون لیتے ہیں۔ اس لئے قسمت آزمائی کے موقع پر بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔

تیترا۔ (تیت۔ را) [ہ۔ صف] تیسرا۔

تیترا بیٹا راج رجائے۔ تیتری بیٹی بھیک منگائے۔ [مثل] ہندوؤں کے خیال کے مطابق تیسرا بیٹا مسعود اور تیسری بیٹی منحوس ہوتی ہے۔

تیتری۔ (تیت۔ ری) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) تیتر کی تانیث (۲) ایک خوب صورت پروں والا کیڑا۔ بھنبیری۔ تتلی (۳) خوش پوشاک شوقین عورت۔

تی تی۔ (تی۔ تی) [ف۔ ا۔ مث] آواز جس سے مرغیوں کو بلاتے ہیں۔

تینتیس۔ تینتیس۔ (تے۔ تیس)، (تیں۔ تیس) [ہ۔ صف] تین اوپر تیس۔ سی و سہ۔ ۳۳۔

تیتوری۔ (تے۔ تو۔ ری) [ہ۔ ا۔ مذ] ایک پرندے کا نام۔

تیج۔ [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) کڑواہٹ۔ تلخی (۲) جوش۔ سرگرمی۔ کلیجا۔ گردہ۔ حوصلہ۔ (۳) ہمت۔ طاقت۔ قوت۔ بل۔ زور (۴) گرم جوشی۔ اشتیاق۔ لگن۔ (۵) غصہ۔ غضب (۶) شان و شوکت۔ جاہ و جلال۔ ٹھاٹھ (۷) رعب۔ ڈر۔ خوف (۸) ایک درخت۔

تیج۔ (تیج) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) مہینے کی تیسری تاریخ (۲) ایک ہندو تہوار، جو ساون سدی تیج کو ہوتا ہے۔

تیج پڑے کھیت میں بیج۔ [مثل] ساون کی تیسری تاریخ کو فصل کی کاشت شروع ہو جاتی ہے۔

تیج تہوار۔ (ہ۔ ا۔ صف) کوئی تہوار۔ تیوہار کی شیرینی۔

تیجا۔ (تی۔ جا) [ہ۔ صف] (۱) تیسرا (۲) مسلمانوں میں مرنے کے بعد تیسرا دن۔ فاتحہ سوم۔

تیج پات۔ (تیج۔ پات) [ہ۔ ا۔ مذ] ایک خوشبودار پتا۔

تیجنا۔ (تیج۔ نا) [ہ۔ مص] چھوڑنا۔ تجنا۔ تیاگ کرنا۔

تیخی۔ (تی۔ خی) [اُ۔ صف] (صحیح تیکھی) (۱) تیز۔ شوخ۔ تیکھا مرچ (۲) خام پارہ (۳) زبان دراز۔ بے حیا عورت۔ فتنہ پرداز۔

تیر۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) لکڑی کا پتلا۔ سیدھا اور لمبا ٹکڑا۔ ایک قسم کا جنگی ہتھیار جو کمان میں رکھ کر چلایا جاتا ہے۔ خدنگ۔ ناوک۔ بان (۲) ایرانیوں کا چوتھا مہینہ، جو ساون کے مقابلے پر ہے (۳) تیج کا تیوہار (۴) پتنگ کا گز۔ (۵) شہتیر۔ مستول (۶) عطارد۔ دبیر فلک (۷) طعن و تشنیع (۸) ہر شمسی مہینے کا تیرھواں دن۔

تیر آہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) ٹھنڈی سانس۔

تیر ادا۔ (ف۔ ا۔ مذ) ناز و انداز جو دل پر اثر کرے۔

تیر اڑنا۔ (ا۔ محاورہ) ہوا میں تیر کا جانا۔

تیر افگن۔ (ف۔ صف) تیر چلانے والا۔

تیر افگنی۔ (ف۔ ا۔ مث) تیر چلانے کا فن۔ تیر مارنا۔

تیر انداز۔ (ف۔ صف) تیر چلانے والا سپاہی۔ تیر چلانے کا ماہر۔ قدر انداز۔ کمان دار۔

تیر اندازی۔ (ف۔ ا۔ مث) تیر چلانے کا فن۔ ناوک افگنی۔ کمان داری۔ تیر چلانا۔

تیر باراں۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) تیر چلنے کی کثرت۔ تیروں کا مینہ (۲) ایک سزا جس میں ملزم کو تیروں سے مروایا جاتا تھا۔

تیر برسانا۔ (ا۔ محاورہ) بہت سے تیر چلانا۔

تیر بلا۔ (ف۔ ا۔ مذ) سخت مصیبت لانے والا تیر۔

تیر بن کر کلیجے میں اترنا۔ (ا۔ محاورہ) سخت رنج یا ایذا دینا۔

تیر بہدف۔ (ف ۔صف) (۱) عین نشانے پر ۔ ٹھیک جگہ پر ۔ بے خطا ۔ (۲) سریع التاثیر ۔

تیر بہدف ہونا۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) تیر کا نشانے پر لگنا (۲) تدبیر کا اثر ہونا (۳) دعا کا قبول ہونا (۴) مطلب کا خاطر خواہ پورا ہونا ۔

تیر بہک جانا۔ (ا ۔ محاورہ) تیر کا نشانے پر نہ لگنا ۔ اِدھر اُدھر نکل جانا ۔

تیر (بیٹھ جانا) بیٹھنا۔ (ا ۔ محاورہ) تیر کا نشانے پر جا لگنا ۔

تیر پار ہونا۔ (ا ۔ محاورہ) تیر کا نشانہ توڑ کر گزر جانا ۔

تیر پرتاب۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ فاصلہ جو تیر طے کرے ۔

تیر پڑنا۔ (ا ۔ محاورہ) تیر نشانے پر لگنا ۔

تیر پیٹھ جانا۔ (ا ۔ محاورہ) تیر بیٹھ جانا ۔

تیر پھینکنا۔ (ا ۔ محاورہ) تیر چلانا ۔ بان مارنا ۔

تیر تاک کر مارنا۔ (ا ۔ محاورہ) نشانہ لے کر مارنا ۔

تیر ترازو ہونا۔ (ا ۔ محاورہ) تیر کا نصف اندر نصف باہر ہونا ۔

تیر تظلم۔ (کنایتہً) مظلوم کی آہ ۔

تیر تفنگ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) تفنگ کا چھرا ۔

تیر تکوں پر گزارا (گزران) ہونا۔ (ا ۔ محاورہ) باقاعدہ روزگار نہ ہونا ۔ مشکل سے گزر ہونا ۔ در بدر پھر کر گزر ہونا ۔

تیر جوڑنا۔ (ا ۔ محاورہ) تیر کمان میں چلانے کے لیے لگانا ۔

تیر چلانا ۔ تیر چھوڑنا۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) تیر چھوڑنا ۔ تیر پھینکنا ۔ تیر اندازی کرنا ۔ تیر نشانے پر مارنا (۲) کارِ عظیم کرنا ۔

تیر چلنا ۔ تیر چھوٹنا۔ (ا ۔ محاورہ) تیر کا کمان سے نکلنا ۔ تیر اندازی ہونا ۔

تیر حکمی۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ تیر جو نشانہ خطا نہ کرے ۔ شرطیہ تیر ۔ دعوے کا نشانہ ۔

تیر خاکی۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک تیر ہلکا چھوٹے سرے کا ۔

تیر خدنگ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) درخت خدنگ کا بنا ہوا تیر ۔

تیر خوردہ۔ (ف ۔صف) (۱) تیر لگا ہُوا ۔ تیر کا زخمی ۔ (۲) (مجازاً) عاشق ۔

تیر دان۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ترکش ۔

تیر دُعا۔ تیر کا دعا سے استعارہ کرتے ہیں ۔

تیر دعا ہدف مُراد پر پہنچنا۔ (ا ۔ محاورہ) دعا قبول ہونا ۔

تیر دو پہلو۔ وہ تیر جس کے دونوں پہلو ہوں ۔

تیر ڈوب جانا۔ (ا ۔ محاورہ) تیر کا نشانے میں گھُسنا ۔

تیر ڈوب کے رہ جانا۔ (ا ۔ محاورہ) تیر کا نشانے میں گھُس کے رہ جانا یا باہر نہ نکلنا ۔

تیر رس۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ فاصلہ جہاں تک تیر جائے ۔ تیر کی مار ۔

تیر رہا کرنا۔ (ا ۔ محاورہ) تیر چلانا ۔ تیر کمان سے چھوڑنا ۔

تیر زن۔ (ف ۔صف) تیر چلانے والا ۔

تیر زنی۔ (ف ۔ ا ۔ مث) تیر اندازی ۔

تیر سا۔ تیر کی طرح ۔ سیدھا ۔

تیر سا لگنا۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) تیر کی طرح چُبھنا (۲) کسی بات کا سخت بُرا لگنا ۔

تیر سحر۔ (ف ۔ ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) صبح کی آہ (۲) بددُعا (۳) صبح کاذب کی روشنی ۔

تیر سہ پہلو۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ تیر جس کے تین پہلو ہوں ۔

تیر عشق سینے کے پار ہونا۔ (ا ۔ محاورہ) عاشق ہونا ۔

تیر غم۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) تیر کا غم سے استعارہ کرتے ہیں ۔

تیر فلک۔ (ف ۔ ع ۔ ا ۔ مذ) عطارد ۔ بُدھ ۔

تیر قضا۔ (ف ۔ ع ۔ ا ۔ مذ) قضا کا حملہ ۔ موت ۔

تیر کا خطا کرنا۔ (ا ۔ محاورہ) تیر کا نشانے پر نہ لگنا ۔ نشانہ چُوکنا ۔

تیر کا دستہ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) بہت سے تیروں کا مجموعہ ۔

تیر کمان سے نکلنا۔ (ا ۔ محاورہ) تیر کا چلنا ۔

تیر کھانا۔ (ا ۔ محاورہ) تیر کا زخم کھانا ۔ تیر لگنا ۔

تیر کی طرح سیدھا آنا۔ (ا ۔ محاورہ) بالکل سیدھا آنا ۔

تیر کی مار۔ (ا ۔ مث) اِتنا دُور جتنا کہ تیر جائے ۔

تیر گر۔ (ف ۔صف) تیر بنانے والا ۔

تیر گری۔ (ف ۔ ا ۔ مث) تیر بنانے کا پیشہ ۔

تیر لگانا۔ (ا ۔ محاورہ) تیر چلانا ۔

تیر لگنا۔ (ا ۔ محاورہ) تیر کا نشانے پر پہنچنا ۔ نشانہ لگنا ۔

تیر مار۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) سانپ کا دانت ۔ سانپ ۔

تیر مارنا۔ (ا ۔ محاورہ) تیر چلانا ۔

تیر مژگاں۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) مژگاں کا تیر سے استعارہ کرتے ہیں ۔

تیر ناوک۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) چھوٹا تیر (۲) تیر جو نالی سے چلایا جائے ۔

تیر نتھنوں میں دینا۔ (ا ۔ محاورہ) بہت دق کرنا ۔ سخت تنگ کرنا ۔ بے حد پریشان کرنا ۔

تیر نگاہ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) نگاہ کا تیر ۔ معشوق کی نگاہ کا تیر سے استعارہ کرتے ہیں ۔

تیر نگاہ کا صید بنانا۔ (ا ۔ محاورہ) عاشق بنا لینا ۔ فریفتہ کر لینا ۔

تیر نہ کمان کاہے کے پٹھان۔ (مثل) خود کچھ نہ ہونا آباؤ اجداد کے متعلق شیخی مارنا ۔

تیر نہ کمان ۔ میاں کا اللہ نگہبان۔ (مثل) حفاظت کی کوئی صورت نہیں ۔ خدا ہی بچائے ۔

تیر نہیں تکا ہی سہی۔ (ا ۔ مثل) اعلیٰ نہیں تو ادنیٰ ہی سہی ۔ اچھی چیز نہیں تو بُری ہی سہی ۔

تیر ہدف۔ (ف ۔صف) نشانے پر بیٹھنے والا تیر ۔ کامیاب تیر ۔

تیر ہدف پر بیٹھنا۔ (ا ۔ محاورہ) تیر نشانے پر لگنا ۔

تیر ہوائی۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) تیر جو نشانے پر نہ چلایا جائے بلکہ ہوا میں چھوڑا جائے (۲) بے کار ۔ فضول ۔ بے فائدہ ۔

تیر (ہو جانا) ہونا۔ (ا ۔ محاورہ) غائب ہو جانا ۔ گم ہو جانا ۔ بھاگ جانا ۔

تیروں کا چھننا۔ (ا ۔ محاورہ) تیروں سے زخمی ہونا ۔

تیروں کا مینہ برسانا۔ (ا ۔ محاورہ) بہت تیر چلانا ۔ کثرت سے تیر چلانا ۔

تیرا۔ (تے ۔ را) (ہ ۔ ض) (۱) ادنیٰ کے لیے کلمۂ خطاب (۲) اس سے خدا کو بھی خطاب کرتے ہیں ۔

تیرا بُرا نہ ہو۔ (ا ۔ کوسنا) عورتیں جب کسی عزیز سے ناراض ہوتی ہیں تو "تیرا بُرا ہو" کی بجائے کہتی ہیں ۔

تیرا بیڑا غرق ہو۔ (ا ۔ کوسنا) (بددعا) تو تباہ ہو جائے ۔

تیرا پانی میں بھروں۔ میرا بھرے کمہار۔ (مثل) (۱) شیخی خور خادمہ کہتی ہے (۲) دنیا میں ایک سے ایک بڑھ کر ہے۔
تیرا دامن میرا ہاتھ۔ (ا۔ مثل) تیرا دامن پکڑوں گا۔ تجھ سے لوں گا۔
تیرا دم رہے۔ (ا۔ دُعا) تو سلامت رہے۔
تیرا دھکا رہے۔ میرا بچے۔ (مثل) انتہائی خود غرضی کے موقع پر کہتے ہیں۔
تیرا حلوا اور بھی کھاؤں۔ (بددُعا) تو مر جائے۔
تیرا ستیاناس ہو جائے۔ (کوسنا) تو تباہ ہو۔
تیرا سر کھجلاتا ہے۔ (ا۔ مثل) تیرا مار کھانے کو جی چاہتا ہے۔
تیرا کیا تیرے آگے آئے۔ (بددُعا) جیسا تو نے میرے ساتھ کیا ہے ویسا ہی تیرے ساتھ ہو۔
تیرا مال سو میرا مال۔ میرا مال سو ہئی ہیں۔ (مثل) سخت خود غرضی کے موقع پر کہا جاتا ہے۔ جہاں کوئی دوسرے کی چیز تو استعمال کرے مگر اپنی چیز نہ دے۔
تیرا منہ کالا ہو۔ (ا۔ کوسنا) تجھ پر لعنت ہو۔ تو بدنام
تیرا منہ ہے۔ (ا۔ محاورہ) تیری وجہ سے یہ کام کر دیا (۲) تیرا حوصلہ ہے۔
تیرا میرا۔ (۱) اپنے بیگانے کا (۲) جھگڑا۔ تُو تُو۔ مَیں مَیں۔
تیرا میرا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی چیز کی بابت جھگڑا کرنا۔ غیریت اور بیگانگی کی باتیں کرنا۔
تیرا میرا منہ دیکھنا۔ (ا۔ محاورہ) دوسروں کا آسرا ڈھونڈنا۔
تیرا نور اُڑ جائے۔ (ا۔ کوسنا) (دعائے بد) تیرا منہ کالا ہو۔ تو تباہ و برباد ہو جائے۔
تیرا ہاتھ اور میرا مُنہ۔ (مثل) تو کما اور مَیں کھاؤں۔
تیرا ہوا جو میرا تھا۔ برائے خدا ٹک دیکھنے تو دے۔ (مثل) ساس اس بہو سے کہتی ہے، جو خاوند کو لے کر الگ ہو جائے۔
تیرا ہی کام تھا۔ (ا۔ مثل) (۱) تیرے سوا کسی سے نہ ہو سکتا تھا (۲) طنزاً بھی کہتے ہیں۔
تیرے باپ سے بھی لُونگا۔ (ا۔ مثل) کبھی نہ چھوڑوں گا۔
تیرے باپ کا کیا اجارہ ہے۔ (ا۔ محاورہ) تو کیوں دخل دیتا ہے؟ تو دخل دینے والا کون ہے؟
تیرے بینگن میری چھاچھ۔ (ا۔ مثل) اس شخص کے متعلق کہتے ہیں جو خود تھوڑا دے اور دوسرے سے زیادہ مانگے۔
تیرے توڑے (چھوئے) تو مَیں بیر بھی نہ کھاؤں۔ مجھے تجھ سے بہت نفرت ہے۔
تیرے جو تیری درانتی چاہے جیسے کاٹ۔ (مثل) جو مرضی ہے کر، میں دخل نہیں دیتا۔ شدید نفرت کا اظہار کرنا۔
تیرے جیسے کتا بھی نہ جیئے۔ (ا۔ مثل) تیری زندگی سے تو کتے کی زندگی بھی بہتر ہے۔
تیرے چاروں راہ موکلے ہیں۔ (ا۔ مثل) تیرا کوئی مزاحم نہیں۔ جہاں چاہے چلا جا۔
تیرے دیا دھرم نہیں من میں ۔ مکھڑا کیا دیکھے درپن میں (مثل) جس کے دل میں رحم اور ترس نہیں۔ وہ انسان نہیں۔

تیرے صدقے میں۔ (۱) تمہاری طفیل۔ تمہاری وجہ سے (۲) تم پر تصدق ہو کر۔
تیرے لیکھے۔ (ق) تیرے حسابوں۔
تیرے منہ میں خاک۔ (روزمرہ) عورتیں کسی کے منہ سے بُری بات یا فالِ بد سُن کر کہتی ہیں۔
تیرے منہ میں گوہ دیتا ہوں۔ (ا۔ مثل) تجھے جھوٹا ثابت کرتا ہوں۔
تیرے منہ میں گھی شکر۔ (روزمرہ) خوشی کی خبر سُن کر کہتے ہیں۔
تیرے میرے صدقے میں اس کی جورو بیٹا سے۔ (مثل) (۱) بدچلن عورت کے متعلق کہتے ہیں (۲) ایسے موقع پر بھی کہا جاتا ہے جب دوسرے کی محنت سے کسی کو فائدہ پہنچ جائے۔
تیرے نام کا کتا بھی نہیں پالتا۔ (ا۔ مثل) انتہائی نفرت کا اظہار ہے۔
تیرے ہاتھ ٹوٹیں۔ (بددُعا) عورتیں مارنے والے کو کہتی ہیں کہ جن ہاتھوں سے تو مار رہا ہے، یہ ٹوٹ جائیں۔
تیرے ہی تلے تو گنگا بہتی ہے۔ (مثل) تو ہی تو بڑا زردار اور مال دار اور حکومت والا ہے۔
تیراک۔ (تَے۔ راک) (ہ۔ ا۔ مذ) وہ شخص۔ جو اچھی طرح تیرنا جانتا ہو۔ شناور۔ پیراک۔
تیراک ہی ڈوبتے ہیں۔ (ا۔ مثل) جو آدمی کسی کام میں مہارت رکھتا ہے۔ اسی میں چوٹ کھاتا ہے۔
تیراکی۔ (تَے۔ را۔ کی) (ہ۔ ا۔ مث) تیرنے کا فن۔ شناوری۔
تیرانا۔ (تَے۔ را۔ نا) (ہ۔ مص) پانی پر چلانا۔
تیراؤ۔ (تَے۔ را۔ اُؤ) (ہ۔ صف) پانی کا تیرنے کے قابل ہونا۔
تیراؤ پانی۔ (ا۔ مذ) گہرا پانی۔ تیرنے کے قابل پانی۔
تیرا ہوا ہونا۔ (ہ۔ مص) کسی علم یا فن کا مکمل طور پر واقف ہونا۔ ماہر ہونا۔
تیرائی۔ (تَے۔ را۔ ای) (ہ۔ ا۔ مث) شناوری۔
تیرتا ہی ڈوبتا ہے۔ تیرے گا سو ڈوبے گا۔ (مثل) ہنرمند ہی سے غلطی ہوتی ہے۔
تیرتھ۔ (تی۔ رَتھ) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) نہانے کی جگہ (۲) مقدس مقام یا مندر جہاں لوگ جاترا کے لیے جائیں۔ ایسے مقام عموماً پوتر دریاؤں کے کنارے ہوتے ہیں (۳) درشن۔ زیارت۔ جاترا (۴) دریا۔ کنارِ دریا۔ گھاٹ۔ (۵) برہمنوں کی قوم (۶) سنیاسی فقیروں کا خطاب۔
تیرتھ جاترا۔ (ہ۔ ا۔ مث) کسی مقدس مقام پر جانا۔ زیارت۔
تیرتھ کرنا۔ (مص۔ مرکب) جاترا کے لیے جانا۔ زیارت کو جانا۔
تیر جانا۔ (تیر۔ جا۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) کسی دھار دار آلے کا جسم کے پار ہو جانا۔ (۲) گولی کا جسم سے پار ہو جانا (۳) گھس جانا۔ پار ہو جانا (۴) نگاہ کا ایک سرے سے دوسرے سرے تک چلا جانا۔
تیرگی۔ (تیر۔ گی) (ف۔ ا۔ مث) (۱) سیاہی۔ تاریکی۔ اندھیرا۔ دھندلاپن۔ (۲) دل کی کدورت۔ رنجش۔ گدلاپن۔
تیرگیٔ بخت۔ (ف۔ ا۔ مث) بدقسمتی۔ قسمت کی خرابی۔
تیرگی چھانا۔ (ا۔ محاورہ) اندھیرا ہونا۔

تیرگیِ شب۔ (ف۔مث) رات کی تاریکی۔

تیر میر۔ (تیر۔میر) (ہ۔ا۔مث) بیگانگی برتنا۔

تیرنا۔ (تیر۔نا) (ہ۔مص) (۱) پیرنا۔سطح پر آجانا (۲) شناوری (۳) ماہر ہونا۔ واقف ہونا۔

تیرہ۔ (تے۔رَہ) (ہ۔صف) تین اوپر دس۔ بارہ کے بعد کا عدد۔ ۱۳۔

تیرہ تالی۔ (۱) وہ عورت جو تیرہ تالوں پر ناچ سکے (۲) چالاک۔عیّار۔پُرفن۔

تیرہ تیزی۔ صفر کے مہینے کے پہلے تیرہ دن۔ جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سخت علیل ہوئے تھے۔ اس لئے عورتیں ان دنوں کو منحوس سمجھتی ہیں۔ صفر کا مہینہ۔

تیرہ۔ (تی۔رَہ) (ف۔صف) کالا۔سیاہ۔

تیرہ ابر۔ (ف۔ا۔صف) سیاہ بادل۔

تیرہ بخت۔تیرہ روز۔تیرہ روزگار۔ (ف۔ا۔صف) بدقسمت بدبخت۔ بدنصیب۔

تیرہ بختی۔ (ف۔ا۔مث) بدقسمتی۔ بدبختی۔

تیرہ دروں۔ (ف۔صف) سیاہ دل۔ بے ایمان۔ کافر۔

تیرہ دل۔ (ف۔صف) سیاہ دِل۔ظالم۔شریر۔شقی القلب۔

تیرہ رنگ۔ (ف۔صف) سیاہ۔ دھندلا۔میلا۔

تیرہ (سر) مغز۔ (ف۔صف) بے وقوف۔احمق۔

تیرہ وتار۔ (ف۔صف) بہت تاریک۔اندھیرا گھُپ۔

تیرھواں۔ (تیرھ۔واں) (ہ۔صف) تیرہ سے نسبت رکھنے والا۔تیرھویں نمبر یا درجے پر۔

تیرھویں۔ (تیرھ۔ویں) (ہ۔ا۔مث) ہندوؤں میں مرنے کے بعد تیرھویں دن کی رسم۔ جب تیرہ برہمن کھلائے جاتے ہیں اور مُردے کا سوگ ختم کرکے کاروبار شروع کیا جاتا ہے۔

تیرھویں صدی۔ سن ہجری کی تیرھویں صدی کا زمانہ۔ جسے خراب اور منحوس خیال کیا جاتا ہے۔ چودھویں صدی کے متعلق بھی یہی خیال ہے۔

تیرھویں صدی ہیں شرع کی باتیں کوئی نہیں مانتا۔کلجگ کا زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ بُری باتیں زیادہ ہیں۔ اچھی باتیں کم۔

تیری۔ (تے۔ری) (ہ۔ض۔مث) تیرا کی تانیث۔

تیری آواز مکے اور مدینے۔ (امثل) تیری بات مقبول بارگاہ ہو۔ اللہ تیری بات کو مُبارک کرے۔ ولی کی بات سُن کر کہتے ہیں۔

تیری ایڑی میں گہہ۔ (ا۔ٹوٹکا) عورتیں نظرِ بد سے بچانے کے لئے بولتی ہیں۔

تیری بات گدھے کی لات۔ (امثل) بے توقیر اور بے اعتبار ہے۔

تیری بات گڑ سے میٹھی۔ (امثل) تیری بات بہت پسند ہے۔

تیری باتیں تجھ ہی کو بن آئیں۔ (امثل) تیری چالاکی تجھی کو سازگار رہے۔

تیری دُم کو رستا (مندا) کسی کو دھمکانے کے لیے کہتے ہیں۔

تیری شامت (آئی ہے) نے دھکا دیا ہے۔ (امثل) تو سزا کا طالب ہو رہا ہے۔ تیری مار کھانے کی نیت ہے۔

تیری قدرت کے قربان۔ (کلمۂ تحسین واستعجاب) کوئی عجیب بات دیکھ کر یا سُن کر یا خوشی میں کہتے ہیں۔

تیری کرنی تیرے آگے۔میری کرنی میرے آگے۔ (مثل) جس کے ساتھ نیکی کی ہو۔ اگر وہ بُرائی کرے تو کہتے ہیں۔ جیسا تو نے کیا ہے اس کا تجھے بدلہ ملے۔ جیسا میں نے کیا ہے ویسا مجھے صلہ ملے۔

تیری گود میں بیٹھوں اور تیری داڑھی نوچوں۔ (مثل) ناشکرے کو کہتے ہیں کہ جس سے فائدہ اُٹھائے۔ اسی کو ذلیل کرے۔

تیرَڑ۔ (ق) تالی بجانے کی آواز۔شعور۔

تیز۔ (ف۔صف) (۱) دھاردار (۲) تلخ۔چڑچڑا (۳) زیادہ طاقت والا یا مقدار والا (۴) جلد۔شتاب (۵) چالاک۔ہوشیار۔ ذہین (۶) بدمزاج عصیل (۷) مضبوط۔قوی (۸) شدید۔سخت (۹) غالب۔فوقیت رکھنے والا (۱۰) گرم۔تتا (۱۱) سرگرم۔مستعد (۱۲) شریر۔شوخ (۱۳) (نظر کی صفت میں) باریک بیں۔دُور بیں۔غائر (۱۴) زخم یا آنکھ میں لگنے والا (۱۵) بہتر۔بڑھ کر (۱۶) جلا دینے والا۔زخم ڈالنے والا (۱۷) جوشیلا آتشیں مزاج (۱۸) مہنگا۔گراں۔

تیز بال۔تیز پر۔تیز پرواز۔ (ف۔صف) جلد اُڑنے والا۔

تیز (پروازی) پری۔ (ف۔ا۔مث) تیز اُڑنا۔

تیز چنگال۔ (ف۔صف) تیز پنجے والا۔

تیز دست۔ (ف۔صف) جلد جلد کام کرنے والا۔

تیز دستی۔ (ف۔ا۔مث) جلد جلد ہاتھ چلانا۔جلدی کام کرنا۔

تیز دستی دکھانا۔ (ا۔محاورہ) پھرتی دکھانا۔جلد کام کرنا۔

تیز دم۔ (ف۔صف) جوشیلا۔

تیز دنداں۔ (ف۔صف) (۱) تیز دانتوں والا (۲) (مجازاً) حریص۔لالچی۔

تیز (رفتار) رَو۔ (ف۔صف) (۱) جلد چلنے والا (۲) چالاک۔پھرتیلا۔

تیز (رفتاری) رَوی۔ (ف۔ا۔مث) جلد چلنا۔جلدی۔شتابی۔عجلت۔

تیز روی کرنا۔ جلدی چلنا۔

تیز زبان۔ (ف۔صف) (۱) جلدی جلدی گفتگو کرنے والا (۲) منہ پھٹ

تیز طبع۔ (ف۔صف) ذکی۔ ذہین۔ہوشیار۔

تیز طبعی۔ (ف۔ا۔مث) ذہانت۔ ذکاوت۔ہوشیاری۔

تیز فہم۔ (ف۔صف) جلدی سمجھنے والا۔ ذہین۔ ذکی۔

تیز فہمی۔ (ف۔ا۔مث) جلدی سمجھنے کی قوت۔

تیز قدم۔ (ف۔صف) تیز چلنے والا۔

تیز قدمی۔ (ف۔ا۔مث) جلد چلنا۔

تیز قلم۔ (ف۔صف) زود نویس۔جلدی لکھنے والا۔

تیز کرنا۔ (مص۔مرکب) (۱) باڑھ نکالنا۔دھار نکالنا (۲) زیادہ کرنا۔بڑھانا (۳) ناراض کرنا۔خفا کرنا (۴) طاقت یا قوت بڑھانا۔غصہ دلانا۔

تیز گام۔ (ف۔صف) جلد چلنے والا۔

تیز گامی۔ (ف۔ا۔مث) جلد چلنا۔

تیز گوش۔ (ف۔صف) تیز سننے والا۔

تیز مزاج ۔ (ف ۔ صف) تیز مغز ۔ تند ۔ غصیل ۔ زود رنج ۔
تیز مزاجی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) تُندی ۔ غصیلا پن ۔
تیز ناخن ۔ (ف ۔ ا ۔ صف) جس کے ناخن دھار دار ہوں ۔
تیز (نظر) نگاہ ۔ (ف ۔ صف) (۱) جس کو دُور تک نظر آئے (۲) دُور بین ۔ باریک بین ۔
تیز و تُند ۔ (ف ۔ صف) (۱) بہت تیز (۲) مدہوش کر دینے والی شراب ۔
تیز ہوش ۔ (ف ۔ صف) عقل مند ۔ صاحب لیاقت ۔
تیز ہونا ۔ (مص ۔ مرکب) (۱) دھار نکالی جانا ۔ باڑھ رکھی جانا (۲) خفا ہونا ۔ غصّے ہونا (۳) مہنگا ہونا ۔ گراں ہونا (۴) گرمی ہونا ۔ حدّت ہونا ۔
تیزاب ۔ (تے ۔ زاب) [ف ۔ ا ۔ مذ] ایک سیّال مرکب جو بدن پر لگے، تو اس کو جلا دیتا ہے اور کئی چیزوں کے رنگ کو بدل دیتا ہے ۔ نہایت تُرش ۔ ایسڈ ((Acid))
تیزی ۔ (تے ۔ زی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) تندی (۲) گرم مزاجی ۔ غضب ناکی (۳) گرمی ۔ حدّت (۴) ضرورت ۔ خواہش (۵) مہنگا پن (۶) لگنے والی دوا کا اثر (۷) دھار دار ہونا ۔
تیزی کا چاند ۔ (ا ۔ مذ) صفر کے مہینے کا چاند ۔
تیزی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) جلدی کرنا (۲) چالاکی کرنا (۳) شوخی کرنا ۔
تیزی ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) جلدی ہونا (۲) غصّے ہونا ۔ ناراض ہونا ۔
تیس ۔ (ا ۔ عدد) [ہ ۔ صف] دس اوپر بیس ۔ سی ۔ ۳۰ ۔
تیس دن ۔ تیسوں دن ۔ (ا ۔ مذ) (۱) مہینہ (۲) کنایۃً ۔ ہر روز ۔ روزمرّہ ۔ آئے دن ۔ تمام ماہ (۳) ہمیشہ ۔ مدام ۔ سدا ۔ نت ۔ دائم ۔
تیس روزہ ۔ (ا ۔ مذ) مہینہ ۔
تیس مار خاں ۔ (ا ۔ مذ) طنزاً بہادر آدمی ۔
تیس مار خاں بنے پھرتے ہیں ۔ (مثل) بڑے بہادر بنے پھرتے ہیں ۔ بہت اکڑتے ہیں ۔ بہت اکڑفوں دکھاتے ہیں ۔
تیسوں کلام ۔ (ا ۔ مذ) قرآن شریف ۔ جس کے تیس ۳۰ پارے ہیں ۔
تیسا ۔ (تے ۔ سا) [ہ ۔ صف] (۱) اسی طرح کا ۔ جیسے کے مقابل استعمال ہوتا ہے اور ایسا کے ساتھ (۲) اسی طرح پر ۔ سو (۳) اس وقت ۔ اس موقع پر ۔
تیسُّر ۔ (ع ۔ مذ) (۱) آسان ہونا (۲) آسانی ۔ سہولت ۔
تیسرا ۔ (تیس ۔ را) [ہ ۔ صف] (۱) دو کے بعد کا (۲) تین سے نسبت رکھنے والا ۔
تیسرا آنکھوں میں ٹھیکرا ۔ (مثل) دو شخص باتیں کرتے ہوں اور تیسرا آ جائے، تو بُرا معلوم ہوتا ہے ۔
تیسرا اُتار ۔ (ا ۔ مذ) (۱) جزو الکعب ۔ گھن ۔ مول (۲) کسی رقم کا تیسرا اُتار وہ عدد جس کو تین دفعہ ضرب دینے سے اصل رقم نکل آئے جیسے آٹھ کا تیسرا اُتار دو ہے ۔ دو کو تین دفعہ آپس میں ضرب دو تو آٹھ آ جائیگا ۔
تیسرا پہر ۔ (ا ۔ مذ) دوپہر کے بعد کا پہر ۔
تیسرا مجھ کو مارے گا ۔ (مثل) اس موقع پر بولتے ہیں ۔ جب کوئی بزدل شخص حوصلہ دلانے کے باوجود ہمّت ہار بیٹھے ۔
تیسری ۔ (تیس ۔ ری) [ہ ۔ صف] (۱) تیسرا کی تانیث (۲) تین دفعہ ہل چلی ہوئی زمین (۳) مہینے کا تیسرا دن ۔

تیسری تاریخ کا چاند ۔ (ا ۔ مذ) عورتیں اسے منحوس سمجھتی ہیں ۔
تیسرے ۔ (تیس ۔ رے) [ہ ۔ صف] (۱) تین کی تعداد ظاہر کرنے کو (۲) سوم ۔
تیسرے دن (فاقے) مُردہ بھی حلال ہے ۔ (مثل) (۱) مسلمانوں میں مُردار حرام ہے، مگر تین دن فاقے سے ہونے کے بعد اس کے کھانے کی اجازت ہے ۔ (۲) مجبوری کی حالت میں ناروا بات بھی روا ہے ۔
تیسرے فاقے سے ۔ (ا ۔ محاورہ) تین دن کے فاقے سے ۔
تیسی ۔ (تی ۔ سی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) السی ۔ کتان (۲) تیس برس کی (۳) تیس برس کا مجموعہ ۔
تیشہ ۔ (تے ۔ شہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] بڑھیوں کا ایک اوزار جس سے لکڑی تھوڑی تھوڑی چھیلتے ہیں ۔ بسولا ۔
تیشہ زن ۔ (ف ۔ صف) بسولا چلانے والا ۔
تیشہ مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بڑھئی کا کام کرنا ۔
تیغ ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) تلوار ۔ شمشیر ۔ جمع : تیغاں تیغہا ۔
تیغ آزمائی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) تلوار چلانا ۔ شمشیر زنی ۔
تیغ ابرو ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) ابرو کا استعارہ تیغ سے کرتے ہیں ۔
تیغ ابرو کا گھائل ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) عاشق ہونا ۔
تیغ انتقام کو نیام سے کھینچنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بدلہ لینے کے لیے تیار ہونا ۔
تیغ بُرّاں ۔ (ف ۔ صف) کاٹنے والی تلوار ۔
تیغ بردار ۔ وہ شخص، جو ننگی تلوار لے کر سوار کے ساتھ چلے ۔
تیغ بکف ۔ (ف ۔ صف) ہاتھ میں تلوار لیے ہوئے ۔ تلوار چلانے پر آمادہ ۔ لڑنے کو تیار ۔
تیغ بے پناہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) وہ تلوار جس سے بچنا ناممکن ہو ۔
تیغ بے دریغ ۔ تلوار جو فی الفور نکالی جائے ۔
تیغ جوہر دار ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) وہ تلوار جس میں جوہر کے نشان ہوں ۔
تیغ جہازی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) بھاری تلوار ۔
تیغ (دو دستی) دو دم ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) وہ تلوار جس کے دونوں طرف دھار ہو ۔ دو دھاری تلوار ۔
تیغ رواں ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) جلد کاٹنے والی تلوار ۔
تیغ زبان ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) زبان کی تلوار (۲) طنزیہ گفتگو ۔ رنجیدہ باتیں ۔
تیغ زبان سے زخمی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سخت یا طنزیہ باتوں سے رنج دینا ۔
تیغ زن ۔ (ف ۔ مذ) تلوار چلانے والا ۔ شمشیر زن ۔
تیغ زنی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) تلوار چلانا ۔ شمشیر زنی ۔
تیغ (ساز) گر ۔ (ف ۔ مذ) تلوار بنانے والا ۔
تیغ ستم ۔ (ف ۔ صف) ظلم کی تلوار ۔ ظلم و ستم ۔
تیغ فلک ۔ (ف ۔ صف) (۱) مریخ (۲) آسمان (۳) سورج کی کرنیں ۔
تیغ قلم ۔ قلم کی تیزی کو تلوار سے استعارہ کرتے ہیں ۔ سپاہی کی تلوار کی طرح اہل قلم اپنے مخالف کو قلم کے ذریعے نقصان پہنچاتے ہیں ۔
تیغ کج را نیام کج باشد ۔ (ف ۔ مثل) جیسے کو تیسا ۔ جیسا آدمی ویسا سلوک ۔ ویسے ہی دوست ۔
تیغ کوہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) پہاڑ کی چوٹی ۔

تیغ کے گلے ملنا ۔ (ا۔ محاورہ) تلوار کا مقابلہ کرنا۔
تیغِ گلو گیر ۔ (ف۔ ا۔ مث) گلا کاٹنے والی تلوار۔
تیغ لگانا ۔ (ا۔ محاورہ) تلوار کا وار کرنا۔
تیغِ مُحرّف ۔ (ف۔ ا۔ مث) خم دار تلوار۔
تیغ لپکنا ۔ (ا۔ محاورہ) تیغ چلنا۔
تیغِ مہنّد ۔ (ہندی) تیغ ہندی ہندوستان کی بنی ہوئی تلوار، جو تیزی اور عمدگی میں مشہور تھی۔
تیغِ ناز ۔ (ف۔ ا۔ مث) ناز و انداز کی تلوار۔ محبوب کے ناز و ادا کو تلوار سے استعارہ کرتے ہیں۔
تیغ و کفن باندھ کے جانا ۔ (ا۔ محاورہ) لڑنے مرنے کے لیے تیار ہو کر جانا
تیغِ ہلالی ۔ (ف۔ ا۔ مث) شمشیر ہلال کی طرح خمیدہ تلوار۔ اس سے ابرو کو تشبیہ دی جاتی ہے۔
تیغوں سے چنگاریاں اڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) ایک تلوار کے دوسری تلوار پر لگنے سے شرارے نکلنا۔
تیغا ۔ (تے۔ غا) [اُ۔ ا۔ مذ] (۱) کشتی کا ایک داؤ (۲) محراب یا دروازے کا چنا جانا (۳) چھوٹی چوڑی تلوار۔
تیغا (کرنا) لگانا ۔ (ا۔ محاورہ) بند کر دینا۔ چن دینا۔ کسی سوراخ یا دروازے یا محراب کو اینٹ پتھروں سے بند کر دینا۔
تیغہ ۔ (تے۔ غہ) [ف۔ ا۔ مذ] چھوٹی تلوار۔
تیغۂ آبدار ۔ (ف۔ ا۔ مذ) تیز تلوار۔ چمک دار تلوار۔ دھار دار تلوار۔
تیغۂ برق تاب ۔ (ف۔ ا۔ مذ) بجلی کی طرح چمکنے والی تلوار۔
تیقّن ۔ (تَ۔ یَق۔ قُن) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) یقین کرنا۔ اعتبار کرنا (۲) یقین۔ اعتبار
تیکھا ۔ (تی۔ کھا) [ہ۔ صف] (۱) تیز دھار والا۔ نوکدار (۲) ذہین (۳) تیز مزاج۔ (۴) چمک دار (۵) خوب صورت (۶) شوخ۔ چالاک (۷) بانکا۔ چست (۸) گانے میں تیز آواز (۹) معشوق۔
تیکھاپن ۔ (۱) شوخی۔ چلبلاہٹ۔ چنچلاہٹ (۲) کج ادائی۔ روکھاپن۔
تیکھی ۔ (تی۔ کھی) [ہ۔ صف] (۱) تیکھا کی تانیث (۲) البیلی۔ رعنا (۳) بانکی۔ ٹیڑھی۔ ترچھی۔
تیکھی چتون ۔ (ا۔ مث) ترچھی نظر (معشوق کی) ٹیڑھی نگاہ۔
تیکھی چتون کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) ترچھی نظر کر کے دیکھنا۔ کج نگاہی سے یا شوخی سے دیکھنا۔
تیل ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) روغن جو بیجوں سے نکالا جاتا ہے۔ چکنائی۔
تیل پان کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) مائیوں بیٹھنا۔ ہندوؤں کی ایک رسم جس میں دولہا دلہن کے سر، ہاتھ اور پاؤں میں تیل اور ہلدی ملی جاتی ہے۔
تیل پانی پر ڈالنا ۔ (ا۔ ٹوٹکا) (۱) عوام کا خیال ہے کہ مینہ برستے میں تیل پانی پر ڈالنے سے ابر کھل جاتا ہے (۲) یورپ کے ملاحوں کا خیال ہے کہ تیل پانی پر ڈالنے سے طوفان رک جاتا ہے۔
تیل پانی کا گلاس ۔ (ا۔ مذ) وہ گلاس جس میں نیچے پانی اور اوپر تیل بھر کر روشنی کی جاتی ہے۔ کنول۔
تیل پھل ۔ (ا۔ مذ) وہ ناریل اور تیل وغیرہ، جو دولہا کے ہاں سے دلہن کے لیے شادی سے چند روز پہلے بھیجا جاتا ہے۔
تیل پیلنا ۔ (مص۔ مرکب) کولہو میں بیج ڈال کر تیل نکالنا۔
تیل تلوں ہی میں سے نکلتا ہے ۔ [مثل] (۱) ہر ایک چیز کا خرچ اس کی آمدنی ہی میں سے نکالا جاتا ہے (۲) رعایا پر جو خرچ ہوتا ہے اسی سے وصول کیا جاتا ہے۔
تیل تلی نہ اُوپر پلی ۔ [مثل] نہایت کنگال۔
تیل توا ۔ (ا۔ صف) بہت کالا۔ ایسا کالا جیسے توے کی سیاہی تیل میں ملی ہو۔
تیل جل چلا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بوڑھا ہو گیا۔ ضعیفی آ گئی (۲) مال خرچ ہو چکا۔
تیل جلے بجھی گھی جلے تیل ۔ (ا۔ مثل) تیل تیز آگ پر گرم کرنے سے اچھا ہو جاتا ہے اور گھی خراب ہو جاتا ہے۔
تیل چڑھانا ۔ (ا۔ محاورہ) مائیوں بٹھاتے وقت ہندوؤں کی ایک رسم جس میں لڑکے اور لڑکی کے سر، ہاتھ، پاؤں میں مہندی ملی جاتی ہے۔
تیل چڑھنا ۔ (ا۔ محاورہ) شادی کی تیاری ہونا۔ تیل چڑھنے کی رسم ہونا۔
تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو ۔ [مثل] ابھی انتظار کرو۔ دیکھو کیا ہوتا ہے تعجیل کی برائی اور تاخیر کی تعریف میں کہتے ہیں۔
تیل ڈال کمبلی کا ساجا ۔ [مثل] ذرا سا کام کر کے ساری چیز کے دعویدار۔ کمبل بن کر اسے چمک دینے کے لیے تیل لگاتے ہیں۔
تیل ڈالنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تیل لگانا (۲) کسی چیز میں تیل ٹپکانا۔
تیل کی جلیبی مُوا دُور سے دکھائے ۔ [مثل] دھوکا دیتا ہے وعدہ کر کے پورا نہیں کرتا۔
تیل لگانا ۔ (ا۔ محاورہ) تیل لگانا۔ تیل سے چکنا کرنا۔
تیل ماش ۔ (ا۔ مذ) (۱) تیل اور ماش جن سے صدقہ اتارتے ہیں (۲) تصدق۔ صدقہ۔
تیل ماش اُتارنا ۔ (ا۔ محاورہ) ایک رسم ہے۔ جب کوئی مسافر گھر واپس آئے یا بیماری سے اٹھے تو اس کو تیل میں ماش ڈال کر منہ دکھاتے ہیں۔ پھر یہ بھنگی کو دے دیتے ہیں۔
تیل ماش ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) صدقے ہونا۔ قربان ہونا۔
تیل ملنا ۔ (مص۔ مرکب) تیل کی مالش کرنا۔
تیل ملوانا ۔ تیل کی مالش کرانا۔
تیل میں ہاتھ ڈالنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) اگلے زمانے میں دستور تھا کہ جب کوئی شخص کسی بات سے منکر ہوتا، تو وہ اپنی سچائی کے ثبوت میں جلتے تیل میں ہاتھ ڈال کر کہتا کہ اگر میں سچا ہوں، تو ہاتھ نہ جلے گا اور اگر جھوٹا ہوں تو جل جائے گا۔ چونکہ آگ کا کام جلانا ہے۔ اس لئے اکثر چور ڈر کے مارے اس قسم کا نام لیتے ہی اقرار کر لیا کرتے تھے (۲) (مجازاً) سخت قسم کھانا۔
تیل نکالنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) روغن کشی کرنا۔ بیجوں کو دبا کر تیل حاصل کرنا۔ تیل پیلنا (۲) سخت محنت سے کام لینا۔ بہت کام لینا (۳) ست نکال لینا۔
تیل (نکل جانا) نکلنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بیجوں سے تیل حاصل ہونا (۲) طاقت ضائع ہونا۔ سخت کمزور ہونا (۳) دوالہ نکل جانا۔
تیل نہ مٹھائی چولھے دھری کڑھائی ۔ [مثل] پاس کچھ نہیں اور شیخی بہت۔

تیل ہو کے بہ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) رقیق ہو کر نکل جانا (۲) ضائع ہو جانا ۔

تیلن ۔ (تے ۔ لن) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) تیلی کی بیوی (۲) تیلی قوم کی عورت ۔

تیلنی ۔ (تیل ۔ نی) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) تیلن (۲) بتی (۳) ایک قسم کا کیڑا جو تیل میں پایا جاتا ہے (۴) ایک قسم کی مکھی ۔

تیلی ۔ (تے ۔ لی) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) ایک قوم جو تیل نکالتی ہے (۲) اس قوم کا ایک فرد (۳) تیل بیچنے والا (۴) (مجازاً) نہایت گندا آدمی ۔ میلا شخص

تیلی جوڑے پلی پلی اور رام (رحمٰن) لڑھادے کپّا ۔ (مثل) دیکھیے "بنو جوڑے پلی پلی اور رام (رحمٰن) لڑھادے کپّا" ۔

تیلی خصم کرا (کیا) اور پھر بھی روکھا ہی کھایا ۔ (مثل) بُرا کام بھی کیا اور مراد پھر بھی نہ ملی ۔

تیلی راجا ۔ (ا ۔ مذ) (۱) فقیروں کا ایک فرقہ ۔ جو تیل مانگ کر اپنے کپڑوں اور سر پر ملتا ہے (۲) وہ شخص ۔ جو بہت میلے کپڑے پہنے ۔

تیلی کا بَیل ۔ (ا ۔ مذ) وہ شخص جو رات دن محنت کرتا ہے ۔

تیلی کا بیل کیا جانے جنگل کی سار ۔ (ا ۔ مثل) مقید آدمی کو آزادی کی قدر نہیں ہوتی ۔

تیلی کا بیل مرے کمہاری ستی ہو ۔ (ا ۔ مثل) کسی کے ساتھ بے قاعدہ ہمدردی یا بے جوڑ بات کے موقع پر کہتے ہیں ۔

تیلی کا تیل جلے مشعلچی مفت کڑھے
تیلی کا تیل جلے مشعلچی کا دل جلے
تیلی کا تیل جلے مشعلچی کا سر دُکھے
تیلی کا تیل جلے مشعلچی کی گانڈ پھٹے
(مثل) خرچ کسی کا ہو اور کُڑھے کوئی ۔

تیلی کے بیل کو گھر ہی کوس پچاس ۔ (مثل) غریب آدمی گھر میں ہی کام کرتے کرتے تھک جاتا ہے ۔

تیلی کے تینوں مریں اور پر سے ٹوٹے لٹھ ۔ (مثل) کسی کا نقصان ہو ہمیں کیا! لاپروائی جتانے کو کہتے ہیں ۔

تیلی کی جورو ہو کر پانی میں کیا نہادے ۔ (مثل) امیر آدمی کی ملازمت کر کے بھی فائدہ نہ اٹھایا، تو پھر کب موقع ملے گا ۔

تیلیا ۔ (تے ۔ لی ۔ یا) (ہ ۔ صف) (۱) تیل کے رنگ کا ۔ میلا (۲) چکنا ۔ چکنائی لئے ہوئے (۳) ایک سیاہی مائل رنگ ۔

تیلیا بھیس کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نہایت میلے کچیلے کپڑے پہننا ۔

تیلیا پانی ۔ (ا ۔ مذ) کھاری اور تیل ملا ہوا پانی ۔ جو پرانے کنوؤں میں سے نکلتا ہے ۔

تیلیا سرنگ ۔ (ا ۔ مذ) سیاہی مائل سُرخ رنگ کا گھوڑا ۔ کمیت گھوڑا ۔

تیلیا سہاگہ ۔ (ا ۔ مذ) ایک قسم کا سہاگہ جو دیکھنے میں چکنا ہوتا ہے ۔

تیلیا کاکریزی ۔ (ا ۔ مذ) گہرا اُودا رنگ ۔

تیلیا کتھا ۔ (ا ۔ مذ) کتھا ۔ جو اندر سے سیاہ نکلے ۔

تیلیا کمیت ۔ (ا ۔ مذ) سیاہی مائل کمیت گھوڑا ۔ اس کے بدن کا رنگ زیادہ تر سُرخ اور بال سیاہ ہوتے ہیں ۔

تیلیا مسان ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) خبیث تیلی کی روح، جو بھوت بنے (۲) بہت کالا آدمی ۔

تیلیا مونگیا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) بہت سیاہی مائل سبز رنگ ۔

تِیلی ۔ (تی ۔ لی) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) سلائی (۲) پنجرے کی تار ۔

تیم ۔ (تِی) (ہ ۔ ا ۔ مث) نمی ۔ رطوبت ۔ طراوت ۔

تیمار ۔ (تی ۔ مار) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) بیمار کی خبر گیری (۲) طبیعت کی ناسازی ۔ (۳) علاج معالجہ (۴) ہمدردی ۔ بیمار پُرسی ۔

تیماردار ۔ بیمار کی دیکھ بھال کرنے والا ۔

تیمارداری ۔ (۱) بیمار کی خدمت ۔ ہمدردی (۲) علاج معالجہ ۔

تیمم ۔ (تَ ۔ یَم ۔ مُم) (ع ۔ ا ۔ مذ) پاک کرنا ۔ طہارت کرنا ۔ مسلمانوں کو اگر پانی نہ ملے تو بجائے وضو کے دونوں ہتھیلیاں مع انگلیوں کے پھیلا کر پاک مٹی یا کسی اور چیز پر جس سے مٹی چھٹتی ہو مارتے ہیں اور اس کے بعد منہ اور بازوؤں پر پھیرتے ہیں ۔ خاک سے وضو کرنا ۔

تیمم کرنا ۔ (۱) پانی کے بغیر طہارت کرنا (۲) اصطلاحِ شرع میں خاک پر مار کر وضو کرنا ۔

تیمن ۔ (تَ ۔ یَم ۔ مُن) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) برکت (۲) کامیابی (۳) برکت لینا ۔

تیمناً و تبرکاً ۔ (ع) برکت اور تبرک کے طور پر ۔

تیمور ۔ (تی ۔ مُور) (ت ۔ ا ۔ مذ) (۱) فولاد (۲) ایک مشہور بادشاہ ______ بلا تلفظ واؤ بھی پڑھا جاتا ہے ۔

تیَن ۔ (ق) جتن ۔ کوشش (۲) تونے ۔

تین ۔ (ہ ۔ صف) دو اور ایک ۔ ۳ ۔

تین بلائے تیرہ آئے ۔ دے دال میں پانی ۔ (مثل) جب مطلوبہ تعداد سے زیادہ آدمی آجائیں تو اسی میں بٹنا پڑتا ہے ۔ (۲) کفایت شعاری کرنا ۔

تین بلائے تیرہ آئے دیکھو یہاں کی ریت
باہر والے کھا گئے اور گھر کے گاویں گیت
(مثل) جب کسی دعوت پر بتائی ہوئی مقررہ تعداد سے زیادہ آدمی کھانا کھانے کے لئے آجائیں ۔ میزبان کا سارا کھانا ختم ہو جائے اور وہ اور اس کے بیوی بچے سب کے سب بھوکے رہیں ۔ بے موقع اور بے مصرف خرچ کرنا ۔

تین پانچ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جھگڑا کرنا ۔ دغابازی کرنا ۔ دھوکا دینا ۔

تین پیڑ بکائن کے میاں (باغبان) باغ میں ۔ (مثل) غریب شیخی باز کے متعلق کہتے ہیں ۔

تین تفرقہ ۔ (ا ۔ صف) پریشان ۔ پراگندہ ۔ منتشر ۔ متفرق ۔ تتر بتر ۔

تین تلوک نظر آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) زمین ۔ آسمان اور پاتال کا دکھائی پڑنا (۲) بے حد پریشان ہونا ۔

تین تیرا ۔ (ا ۔ صف) تتر بتر ۔

تین تیرا آٹھ اٹھارہ ۔ (ا ۔ محاورہ) پریشان ۔ خراب خستہ ۔

تین تیرائیگی ۔ (ق) خرابی ۔ ابتری ۔

تین تیرہ بارہ باٹ ۔ (ا ۔ مثل) ضائع ۔ برباد ۔ تباہ ۔

تین تیرہ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) پریشان کرنا ۔ تتر بتر کرنا (۲) خرچ کرنا ۔ اُڑا دینا

تین ٹانگ کی گدھی (گھوڑی) نو من کی لادنی ۔ (مثل) طاقت سے زیادہ کام لینے کے موقع پر کہتے ہیں ۔

تین چپاتی تو براتی کھاؤ چور م چور۔ (مثل) جب کوئی عورت کسی دعوت وغیرہ کے موقع پر کنجوسی کرتی ہے تو عورتیں طعنے کے طور پر کہتی ہیں۔
تین حرف بھیجنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) لعنت بھیجنا (۲) ترک کرنا۔ چھوڑ دینا۔
تین دن قبر (گور) میں بھی بھاری ہیں۔ (ا۔مثل) مسلمانوں کے اعتقاد میں قبر میں تین دن تک حساب کتاب ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا کے معاملات بعدِ مرگ بھی پیچھا نہیں چھوڑتے۔
تین رقمی قانون۔ (ا۔مذ) (علم حساب) اربعہ متناسبہ۔
تین کانے۔ (ا۔مذ) (۱) پانسے کے تین نقطے۔ جب تین نشان ایک ایک کرکے اکٹھے پڑیں۔ یہ سب سے کم شمار ہوتے ہیں (۲) (مجازاً) ناکامی۔ نامرادی۔
تین روزہ زندگی۔ (ا۔مث) انسان کی عمر جو بہت مختصر ہے۔
تین گناہ خدا بھی بخشتا ہے۔ (ا۔مثل) جب کسی سے معافی مانگی ہو۔ تو کہتے ہیں۔
تین میں نہ تیرہ میں۔ (ا۔مثل) (۱) اس شخص کے متعلق کہتے ہیں، جو نہایت معمولی حیثیت کا ہو اور جس کی کوئی قدر نہ ہو (۲) نکما آدمی۔
تینترا۔ (تین۔تَ۔را) [ہ۔صف] وہ بیٹا جو تین بیٹوں کے بعد پیدا ہو۔
تینتری۔ (تین۔تَ۔ری) [ہ۔صف] وہ بیٹی جو تین بیٹوں کے بعد پیدا ہو۔
تیند۔ [ہ۔ا۔مذ] ایک جنگلی درخت کی لکڑی، جو جلنے میں چٹختی ہے۔
تیندُو۔ (تیں۔دُو) [ہ۔ا۔مذ] ایک درخت کا پھل۔
تیندُوا۔ (تیں۔دُ۔وا) [ہ۔ا۔مذ] ایک درندہ۔ جو چیتے کی قسم کا ہوتا ہے۔
تیندول۔ [ق۔ا۔مذ] ایک پھل کا نام۔
تینوں۔ (تی۔نوں) [ہ۔صف] تین کے تین۔
تیوَر۔ (تے۔وَر) [ہ۔ا۔مذ] (۱) نظر۔ چتون (۲) چہرے کا طور یا ڈھنگ (۳) بھوں (۴) بینائی۔ بصارت (۵) آنکھوں کے آگے اندھیرا آنا۔
تیور بدل جانا۔ (ا۔محاورہ) بے مروت ہو جانا۔ نگاہیں پھر جانا۔
تیور بُرے نظر آنا۔ (ا۔محاورہ) نگاہ بد معلوم ہونا۔ نقصان پہنچاتے معلوم ہونا۔
تیور بگڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پہلی سی نظر نہ رہنا۔ بے مروت ہو جانا (۲) نگاہوں سے خفگی ظاہر ہونا۔

تیور (پہچاننا) تاڑ جانا۔ (ا۔محاورہ) قیافے سے مزاج کا حال معلوم ہونا۔
تیور پُوچھنا۔ (ا۔محاورہ) نظر سے دل کا حال معلوم کرنا۔
تیور پر بل آنا۔ (ا۔محاورہ) غصے کے آثار ظاہر ہونا۔
تیور جلنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) چکا چوند ہونا۔ روشنی برداشت نہ کر سکنا (۲) بینائی کم ہو جانا۔ بصارت میں فرق آ جانا۔
تیور دیکھنا۔ (ا۔محاورہ) صورت یا نگاہ سے مزاج کی حالت دیکھنا۔ طبیعت کا رنگ دیکھنا۔
تیور میلے ہونا۔ (ا۔محاورہ) آنکھوں سے کدورت اور ملال ٹپکنا۔ چہرے یا نگاہ سے ناراضی ظاہر ہونا۔
تیورا کر گرنا۔ [ہ۔مص] چکرا کر گر پڑنا۔ بے ہوش ہو جانا۔
تیورانا۔ (تیو۔را۔نا) [ہ۔مص] آنکھوں کے آگے اندھیرا آنا۔ تیرگی چھانا۔ غشی کی حالت ہونا۔
تیورَس۔ (تیو۔رَس) [ہ۔ا۔مذ] آئندہ یا گزرا ہوا تیسرا برس۔
تیوری۔ (تِ۔یُو۔ری) [ہ۔ا۔مث] نظر۔ چتون۔ نگاہ۔ پیشانی (۲) ماتھے کی سلوٹ
تیوری (بدلنا) چڑھانا۔ تیوری میں بل ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) چیں بجبیں ہونا۔ غصے ہونا۔
تیوری پٹی۔ (ا۔صف۔مث) مغرور عورت۔ بد دماغ عورت۔
تیوری (پر چڑھنا) میں بل پڑنا۔ (ا۔محاورہ) ماتھے پر شکن پڑنا۔ آزردہ ہونا۔
تیوری کا بل کھلنا۔ (ا۔محاورہ) رنجش رفع ہونا۔
تیون۔ (تی۔وَن) [ہ۔ا۔مذ] چٹنی۔ اچار۔ سالن۔ ترکاری۔
تیون بن نہ روٹی سوہے، گوندھے بن نہ چوٹی سوہے۔ (ا۔مثل) سالن کے بغیر روٹی اچھی نہیں لگتی اور چوٹی بغیر گوندھے اچھی نہیں لگتی۔
تیوہار۔ (تِ۔یو۔ہار) [ہ۔ا۔مذ] خوشی کا دن۔ جشن۔ دیکھیے تہوار۔
تیوہاری۔ (تِ۔یو۔ہا۔ری) [ہ۔ا۔مث] (۱) تیوہار کا انعام۔ عیدی۔ تیوہار کے متعلق۔ تیوہار کا۔
تیہ۔ تیہا۔ (تیہ)۔ (تے۔ہا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) غصہ۔ غضب (۲) تیزی۔ جوش۔ حرارت۔
تیہُو۔ (تی۔ہُو) [ف۔ا۔مذ] تیتر کی قسم کا ایک چھوٹا سا پرندہ۔
تیئیس۔ (تے۔ایس) [ہ۔صف] تین اوپر بیس۔ ۲۳۔

ٹ

ٹے (ہ ۔ مث) اُردو حروفِ تہجی کا پانچواں اور ہندی زبان کا گیارھواں حرف ۔ فارسی اور عربی زبانوں میں نہیں ہے ۔ اِسے تائے ثقیلہ اور تائے ہندی بھی کہتے ہیں ۔ حسابِ ابجد میں اس کے اعداد چار سو ہیں ۔ بعض کلمات کے آخر میں آ کر مصدری معنی دیتا ہے (جیسے سجاوٹ ۔ بناوٹ) ۔

ٹ ــــ ا

ٹابَر ۔ (ٹا ۔ بَر) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ٹبّر ۔ خاندان ۔ کُنبہ (۲) چھوٹا سا گھر (۳) چھوٹی جھیل (۴) چھوکرا ۔ کم عُمر لڑکا ۔

ٹاپ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) گھوڑے کا سم (۲) گھوڑے کے اگلے پاؤں کی ضرب (۳) گھوڑے کے چلنے یا دوڑنے کی آواز (۴) تھاپ ۔ ہاتھ مارنے کی آواز (۵) مچھلیاں پکڑنے کا کھانچہ (۶) چارپائی کے پائے کا گردا ۔ جو زمین پر ٹکا ہوتا ہے (۷) مُگدر کا نچلا موٹا حصّہ (۸) فرشی حقّے کا نچلا حصّہ (۹) ڈھول بجانے کی چوٹ ۔

ٹاپ دار ۔ (ہ ۔ ف ۔ صف) آگے سے چوڑا پیچھے سے پتلا ۔ موٹے سرے کا ۔ گرہ دار ۔

ٹاپ سہارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تکلیف برداشت کرنا ۔ مصیبت جھیلنا ۔

ٹاپ مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گھوڑے کا چلتے یا دوڑنے میں زمین پر سم مار کر آواز پیدا کرنا ۔ بے کل ہونا ۔ چھلانگ مار کر کود جانا ۔

ٹاپا ۔ (ٹا ۔ پا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) مُرغیوں کا کھانچہ (۲) لکڑی کی جالی دار چوکھٹ ۔ جو بچوں کے پنگوڑے پر ڈھانکتے ہیں (۳) چوکھٹ دار ڈھکنا (۴) کپڑے کا غلاف (۵) ایک قسم کی کشتی ۔ جس پر چوکھٹ دار ڈھکنا ہو (۶) مچھلی پکڑنے کی ڈگن (ق) ۔

ٹاپا توڑ کر نکل جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) صاف نکل جانا (۲) بچ جانا ۔

ٹاپا ٹوہیا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) تلاش ۔ جستجو ۔

ٹاپا ٹوئی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ٹٹولنا ۔ ٹوہنا ۔ ڈھونڈھنا ۔ کھوجنا (۲) ٹپکتی چھت کی مرمّت کرنا ۔

ٹاپتا پھرنا ۔ (ٹاپ ۔ تا ۔ پھر ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) مارا مارا پھرنا (۲) حیران و پریشان پھرنا ۔ بھٹکتا پھرنا (۳) غصّے کی حالت میں اُچھلنا کودنا ۔

ٹاپتا رہ جانا ۔ (ٹاپ ۔ تا ۔ رہ ۔ جا ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) کسی چیز کی آرزو یا انتظار میں بیٹھا رہ جانا (۲) کوئی چیز نہ ملنے سے دل ہار کر بیٹھ جانا ۔ (۳) افسوس کرنا ۔

ٹاپتی ۔ (ٹاپ ۔ تی) [ہ ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کا ریشمی کپڑا ۔

ٹاپنا ۔ (ٹا ۔ پ ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) کسی چیز کی تلاش میں حیران و پریشان ہونا ۔ ڈھونڈنا ۔ کوشش کرنا (۲) انتظار کرنا (۳) بیکار پھرنا (۴) بے چین ہونا (۵) افسوس کرنا (۶) کودنا ۔ پھاندنا (۷) گھوڑے کا زمین پر پاؤں مارنا ۔

ٹاپو ۔ (ٹا ۔ پُو) [ہ ۔ ا ۔ مذ] جزیرہ ۔ خشکی کا قطعہ جو چاروں طرف پانی سے گھرا ہوا ہو ۔

ٹاٹ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) سَن کا بنا ہوا کپڑا ۔ بوری کا کپڑا (۲) ساہوکار کے بیٹھنے کی گدی (۳) بونٹ کا سبز خول جس کے اندر چنا ہوتا ہے (۴) چٹائی ۔

ٹاٹ اُلٹ جانا یا اُلٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) دیوالہ نکلنا ۔ دیوالیہ ہو جانا ۔

ٹاٹ باف ۔ (ہ ۔ ف ۔ مذ) جوتی پر سونے چاندی کے تار ٹانکنے والا ۔ زردوز ۔

ٹاٹ بافی جوتا ۔ (ہ ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) یہ دراصل تار بافی جوتا ہے ۔ یعنی وہ جوتا جس پر کلا بتون کا کام ہو ۔ کامدار جوتا ۔

ٹاٹ باہر ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) برادری سے خارج ہونا ۔

ٹاٹ کا لنگوٹا، نواب سے یاری ۔ (مثل) (۱) مفلسی میں امیروں سے دوستی (۲) اپنی حیثیت سے بڑھ کر قدم مارنے والے پر یہ مثل کہی جاتی ہے ۔

ٹاٹ، کاملا، ڈولرا تینوں جات کلام ۔ جت چاہے جت بیٹھ کر ترت کر وسرام ۔ (مثل) ٹاٹ کمبل اور دوہی یہ تینوں دیسے تو گھٹیا چیزیں ہیں مگر ان سے آرام بہت ملتا ہے ۔

ٹاٹ کا ملی گھر میں کھالے ۔ باہر بتاوے شال دوشالے ۔ (مثل) معمولی حیثیت کا آدمی اپنے بارے میں شیخیاں بگھارے تو اس پر یہ مثل کہتے ہیں ۔

ٹاٹ کی انگیا مُونجھ کی تنی ۔ دیکھ میرے دیورا میں کیسی بنی ۔ (مثل) غلط اور بے جا حرکت پر اترانا ۔

ٹاٹ میں مُونجھ کا بخیہ ۔ (مثل) جیسی چیز ویسا اس کا سازو سامان ۔ موزوں اور مناسب کام ۔

ٹاٹا ۔ (Tata) (ٹا ۔ ٹا) [انگ ۔ ا ۔ مذ] خدا حافظ ۔ فی امان اللہ ۔ (بچوں کی بولی) ۔

ٹاٹری ۔ (Tatri) (ٹا ۔ ٹ ۔ ری) [انگ ۔ ا ۔ مث] کریم آف ٹارٹر کا مخفف ۔ وہ مسالا جس سے خمیر اٹھاتے ہیں ۔

ٹار ۔ [انگ ۔ ا ۔ مذ] گندہ بروزا ۔ تارکول ۔ کول تار ۔ سیاہ رنگ کا مادہ جو پتھر کے کوئلے سے نکالا جاتا ہے ۔

ٹارا ۔ (ٹا ۔ را) [ہ ۔ ا ۔ مذ] وہ کبوتر، جو دیر تک اُڑتا رہے ۔

ٹاراٹوک ۔ وزن میں ٹھیک یا پُورا ۔

ٹارچ ۔ (Torch) [انگ ۔ ا ۔ مث] (۱) مشعل ۔ فلیتہ (۲) ایک نلکی جس کے اندر سیل (Cell) ہوتا ہے اور منہ پر بلب لگا ہوتا ہے ۔

ٹاس ۔ (Toss) [انگ ۔ ا ۔ مذ] سکّے کو اُچھال کر اس امر کا فیصلہ کرنا کہ کون کسی کام کو پہلے شروع کرے ۔

ٹافی ۔ (ٹا ۔ فی) (Toffee) [انگ ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کی انگریزی مٹھائی ۔

ٹاک ۔ [ق ۔ صف ۔ ط ۔ ا ۔ مذ] (۱) جلد (۲) گھونٹ ۔

ٹاکنا۔ (ٹاک۔نا) (ق۔مص) ٹھہرنا۔ رُکنا۔
ٹاکی۔ (Talkie) (ٹا۔کی) [انگ۔ا۔مث] بولتی فلم۔ ایسی فلم جس سے آواز آتی ہو۔
ٹال۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) جلانے کی لکڑی کی دوکان (۲) بانس یا گھاس کا انبار یا ڈھیر (۳) اناج یا بُھس کا ذخیرہ (۴) گائے یا ہاتھی کے گلے کی گھنٹی (۵) ٹال ٹول۔ بہانہ سازی۔ لیت و لعل۔
ٹال آنا۔ (۱) اونے پونے (جن داموں بک سکے انہی داموں) بیچ آنا (۲) کسی کو دم دلاسا دے کر رخصت کر دینا۔
ٹال بتا اس کو نہ تو جس سے کیا اقرار۔ چاہے ہووے بیری تیرا چاہے ہووے یار۔ (مثل) وعدہ جس سے کرو پورا کرو خواہ وہ دشمن ہو یا دوست۔
ٹال بجا کے مانگے بھیک، اس کا جوگ رہا کب ٹھیک۔ (مثل) گھنٹی بجا کے مانگنے والے سادھوؤں پر طنز ہے۔
ٹال بٹال۔ ٹال ٹول۔ حیلہ۔ بہانہ۔
ٹال جانا۔ (ا۔محاورہ) درگذر کرنا۔ طرح دینا۔ نظر انداز کرنا۔
ٹال دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کسی کو بہانہ بنا کر رخصت کر دینا (۲) کوئی بات سُنی اَن سُنی کر دینا (۳) کوئی کام دانستہ نہ کرنا (۴) بہلا دینا۔
ٹال کر دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کہیں جانے کا ارادہ چھوڑ دینا (۲) کوئی کام کرنے سے باز رہنا۔
ٹال مٹول کرنا۔ (۱) دیر لگانا (۲) بہانے کرنا (۳) حیلہ حوالہ کرنا۔
ٹال مٹول۔ وقت کا چور۔ (مثل) (۱) حیلے حوالے کر کے وقت گزارنے والا (۲) وقت پر جواب دینے والا (۳) سُست اور کام چور ملازم۔
ٹالا۔ (ہ۔ا۔مذ) حیلہ۔ حوالہ۔ بہانہ۔ ٹالنے کی ترکیب۔ تاویل۔
ٹالا بالا۔ (ہ۔ا۔مذ) آج کل۔ آج کل کرنا۔ بہانہ سازی۔
ٹالا بالا بتانا (دینا)۔ (ا۔محاورہ) (۱) ٹالنا (۲) دھوکا دینا (۳) حیلے حوالے کرنا (۴) دیر لگانا (۵) دائیں بائیں بتا کر نکل جانا۔
ٹالے نہ ٹلنا۔ (ا۔محاورہ) رخصت کرنے یا ٹالنے کی انتہائی کوشش کے باوجود نہ جانا۔
ٹالنا۔ (ٹال۔نا) (ہ۔مص) (۱) باز رکھنا (۲) ملتوی کرنا (۳) دفع کرنا (۴) انکار کرنا (۵) ہٹانا۔ سرکانا (۶) حیلے حوالے کرنا (۷) دیر لگانا۔ ڈھیل دینا (۸) وقت گزارنا (۹) بہکانا۔ فریب کرنا۔ دھوکا دینا۔
ٹالی۔ (ٹا۔لی) (ہ۔ا۔مث) (۱) چوپایوں کے گلے کی چھوٹی گھنٹی (۲) دلالوں کی اصطلاح میں نصف روپیہ۔ اٹھنی۔
ٹامک ٹوئیے مارنا۔ (ہ۔مص) (۱) اٹکل یا اندازے سے کام کرنا (۲) قیاس سے کام کرنا۔
ٹامی۔ (Tommy) (ٹا۔می) [انگ۔ا۔مذ] گورہ فوج کا سپاہی۔
ٹامی گن۔ (Tommy Gun) چھوٹی مشین گن۔
ٹامبرا۔ (ٹام۔بَ۔را) (ق۔ا۔مذ) پانی کا برتن۔
ٹانٹ۔ (ہ۔ا۔مث) آدمی کی کھوپڑی۔ چندیا۔
ٹانٹ پر ایک بال نہ رہنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) مفلس ہو جانا (۲) (کنایۃً) حوادث زمانہ کا شکار ہونا (۳) بہت جوتے لگنا۔
ٹانٹ پر بال نہ رہنا۔ (ا۔محاورہ) مزید مصیبتیں اور تکلیفیں اٹھانے کے قابل نہ ہونا۔ مزید چوٹیں کھانے سے پناہ مانگنا۔
ٹانٹ کھجانا (کھجلانا)۔ (ا۔محاورہ) (۱) سر میں کھجلی ہونا (۲) جوتے کھانے کو جی چاہنا (۳) گھاٹے یا نقصان کا کام کرنا۔
ٹانٹ کے بال اُڑا دینا۔ (ا۔محاورہ) جوتے مار مار کے کھوپڑی گنجی کر دینا۔
ٹانٹ گنجی ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سر پر بال نہ رہنا (۲) بوجھ اُٹھانے یا جوتی کھانے سے بال اُتر جانا (۳) فضول خرچی سے مفلس ہو جانا (۴) بہت زیادہ مصیبتیں پڑنا۔
ٹانٹا۔ ٹانٹھا۔ (ٹاں۔ٹا۔ ٹاں۔ٹھا) [ہ۔صف] (۱) مضبوط۔ توانا۔ قوی (۲) موٹا۔ مسٹنڈا (۳) سخت۔ کرخت۔ کڑا۔
ٹانٹا بنا ہونا۔ (ہ۔محاورہ) مضبوط ہونا۔ طاقتور ہونا۔
ٹانٹی۔ ٹانٹھی۔ (ٹاں۔ٹی۔ ٹاں۔ٹھی) [ہ۔صف] ٹانٹا یا ٹانٹھا کی تانیث۔
ٹانچ۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) جھگڑا۔ تکرار (۲) ضد (۳) دشمنی [صف] (۴) بدمزاج۔ (۵) ضدی۔ سرکش (۶) گستاخ (۷) دھوکا دے کر مطلب حاصل کرنے والا۔
ٹانچ کرنا۔ ٹانچ لانا۔ (ہ۔محاورہ) جھگڑا کرنا۔ تکرار کرنا۔
ٹانچ نہ اُٹھائی جانا۔ جھگڑا برداشت نہ ہونا۔ کسی کی اکڑفوں کو نہ سہارنا۔
ٹانچنا۔ (ٹانچ۔نا) [ہ۔مص] (۱) پھانسنا۔ دھوکا دینا (۲) وصول کرنا (۳) مزے اڑانا (۴) خراماں خراماں چلنا۔ چکر لگانا (۵) مقابلے پر آنا۔ (۶) کبوتروں کا سینہ ابھار کر چلنا۔
ٹانڈ۔ ٹانڈھہ۔ [ہ۔ا۔مث و مذ] (۱) مچان (۲) چبوترا (۳) دیوار میں لگا ہوا تختہ (۴) کڑا جو بازو پر پہنا جاتا ہے۔
ٹانڈا۔ (ٹاں۔ڈا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) قافلہ۔ سوداگروں کا گروہ (۲) بنجارے کا اسباب (۳) تجارت کا مال (۴) گھر کا سامان (۵) کنبہ۔ خاندان (۶) مویشیوں کی قطار۔
ٹانڈا بھانڈا۔ (ہ۔ا۔مذ) اسباب۔ سامان۔
ٹانڈا لادنا۔ ٹانڈا لدنا۔ ٹانڈا لد جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) مال تجارت لادنا (۲) سامان لد جانا۔ گھر کا سامان اور بیوی بچوں کو لے کر کہیں چلے جانا (۳) سفر پر روانہ ہو جانا (۴) مر جانا۔
ٹانسل۔ (Tonsil) (ٹان۔سِل) [انگ۔ا۔مذ] گلے کی گلٹی۔ کوّا۔ گوشت کے ان دو ٹکڑوں میں سے ایک جو حلق کے دونوں طرف لٹکے رہتے ہیں۔
ٹانک۔ (Tonic) (ٹا۔نِک) [انگ۔ا۔مذ] مقوی دوا۔
ٹانک۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) جواہرات تولنے کا وزن، جو چوبیس (۲۴) رتی کا ہوتا ہے۔ (مث) کمان جانچنے کا وزن جو ۲۴ - ۲۵ سیر کا ہوتا ہے۔ اس وزن کو کمان کے چلے میں لٹکا کر ایک تیر کی مار تک کھینچ لینے کو ٹانک کہتے ہیں (۳) حصہ۔ بٹی (۴) جانچ۔ اندازا۔ آنک (۵) درج کرنا۔ لکھنا کا فعل۔
ٹانک جانا۔ (۱) ٹانکنے کا کام یا عمل کر گزرنا یا ختم کر دینا (۲) جلدی جلدی ٹانکنا۔
ٹانک رکھنا۔ ٹانک لینا۔ یادداشت کے واسطے لکھ رکھنا۔ نوٹ کر لینا۔
ٹانک۔ (ق۔ا۔مذ) ٹانکنے یا سینے والا۔
ٹانکا۔ (ٹاں۔کا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) سیون۔ سلائی۔ سوئی کے دھاگے کا ایک

دفعہ کپڑے کے اندر گھس کر باہر نکلنا (۲) زخم کا ایک مرتبہ بخیہ (۳) دھات جوڑنے کا مسالہ (۴) کپڑے یا چمڑے یا دھات کا جوڑ یا پیوند (۵) حوض یا تالاب جس میں برساتی پانی پینے کے لیے اکٹھا کرتے ہیں۔ پیوند۔

ٹانکا اُدھڑ جانا یا اُدھڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سلائی کے ٹانکے اُدھڑ جانا۔ (۲) تباہ و برباد ہو جانا۔ مفلس ہو جانا (۳) بھید کھل جانا۔ حقیقت آشکار ہونا۔

ٹانکا اُدھیڑنا۔ (ا۔ محاورہ) بخیے کے دھاگے آہستہ آہستہ نکال دینا۔ سلائی اُدھیڑنا۔ سیون کھولنا (۲) راز ظاہر کرنا۔ قلعی کھولنا۔ شیرازہ بکھیر دینا۔ سب حال ظاہر کر دینا۔ پوست کندہ حالات بتا دینا (۳) تباہ و برباد کرنا (۴) عاجز کرنا چیں بلوانا۔ پُرانا۔

ٹانکا بھرنا (بھیرنا) (ا۔ محاورہ) (۱) سینا (۲) پھٹا پرانا مرمت کرنا (۳) زخم سینا (۴) عیب پوشی کرنا (۵) مصیبت میں تسلی دینا۔

ٹانکا ٹوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سیون اُدھڑنا (۲) سیون کا دھاگہ ٹوٹ جانا۔ (۳) زخم کی سیون کا دھاگہ ٹوٹنا (۴) ہمت ہار دینا۔ گھبرا جانا۔

ٹانکا جانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی جگہ اپنے مطلب کی تدبیر کرنا۔

ٹانکا جھالنا (لگانا)۔ (۱) ٹوٹے ہوئے زیور یا برتن کو ٹانکا لگا کر جوڑ دینا (۲) یارانہ گانٹھ لینا (۳) کپڑا سینا (۴) زخم سینا۔

ٹانکا کاٹ لینا۔ (ا۔ محاورہ) زیور سے ٹانکے کی قیمت کاٹ کر دام ادا کرنا۔

ٹانکا کھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ٹانکا لگنا (۲) ٹانکے لگنے کی صلاحیت ہونا (۳) زخم سلوانا۔

ٹانکا کھلنا۔ (ا۔ محاورہ) سیون کھل جانا۔ کپڑے یا چمڑے وغیرہ کا ادھڑ جانا (۲) عیب ظاہر ہونا۔ بھید کھل جانا۔ راز ظاہر ہو جانا۔

ٹانکا لگانا۔ (ا۔ محاورہ) کپڑا سینا۔ زخم سینا۔ ٹوٹے ہوئے برتن یا زیور میں ٹانکے سے جوڑ لگانا (۲) دوستی یا میل ملاپ کرانا۔ نسبت کرانا۔ شادی کرانا (۳) پرند کی آنکھیں سی دینا۔

ٹانکا مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) موٹی سلائی کرنا (۲) جلدی جلدی سینا (۳) گھونپنا۔

ٹانکے ڈھیلے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ہمت پست ہونا۔ ہمت ہار دینا۔ سستی آجانا (۲) عزت جاتی رہنا (۳) بدحواس ہونا۔ پریشان خیالی کا شکار ہو جانا (۴) ارادے میں ضعف آجانا۔

ٹانکے کاٹ ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) سیا ہوا قینچی یا نشتر سے کاٹ دینا۔

ٹانکے کا کچا۔ (ا۔ صف) (۱) ایسا درزی یا درزن جس کے ہاتھ کی سیون جلدی اُدھڑ جائے (۲) وہ زیور جس میں کمزور ٹانکا لگا ہو۔

ٹانکنا۔ (ٹانک۔نا) (ہ۔ مص) (۱) سینا (۲) موتی یا بٹنت یا پلکا سوئی تاگے سے لگانا (۳) زخم سینا (۴) جوتا سینا (۵) باندھنا۔ جوڑنا۔ ٹانکے لگانا (۶) نقشی کرنا (۷) ٹوٹے ہوئے برتن یا زیور کو جوڑنا (۸) لکھنا۔ یادداشت رکھنا۔ (۹) داخل کرنا۔ لگانا۔ دینا (۱۰) کھا جانا (۱۱) آویزاں کرنا (۱۲) بجنا۔ جھنکار ہونا (ق)

ٹانکھ۔ (ہ۔ا۔ مذ) زمین دوز تالاب۔ جس میں پانی کا ذخیرہ کیا جائے۔

ٹانکی۔ (ٹاں۔کی) (ہ۔ا۔ مث) (۱) خربوزے تربوز کی پھانک جس سے معلوم کیا جائے پھل میٹھا ہے یا نہیں (۲) سنگ تراشوں کا ایک اوزار۔ چھینی (۳) سوراخ۔ چھید (۴) آتشک یا سوزاک کا زخم (۵) آرے کا دندانہ (۶) لکڑی یا لوہے کا پانی رکھنے کا برتن۔

ٹانکی بجنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) عمارت کی تعمیر ہونا (۲) سنگ تراشی کا کام ہونا۔

ٹانکی لگانا۔ (ا۔ محاورہ) چھید کرنا۔ سوراخ کرنا۔ پھانک تراش کر خربوزے یا تربوز کی اندرونی کیفیت معلوم کرنا۔

ٹانگ۔ (ہ۔ا۔ مث) (۱) جسم کا وہ حصہ جو ران کی جڑ سے پاؤں تک ہے۔ لات (۲) دلالوں کی اصطلاح میں چوتھائی حصہ۔

ٹانگ اُٹھا کر موتنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کتے کی طرح پیشاب کرنا (۲) بدتمیزی اور بے حیائی پر اُتر آنا۔

ٹانگ اُٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ٹانگ اُونچی کرنا (۲) جماع کرنا (۳) جماع کے لیے تیار ہو جانا۔ (۴) آسن لینا۔

ٹانگ اُٹھے نہ چڑھا جائے ہاتھی پر۔ (مثل) طاقت کا تو یہ عالم ہے کہ ٹانگ اٹھتی نہیں، لیکن ہاتھی پر چڑھا چلا جا رہا ہے۔ اس شخص پر کہتے ہیں۔ جو اپنی طاقت اور بساط سے بڑھ کر کام کرنا چاہتا ہو۔

ٹانگ اَڑا دینا یا ٹانگ اَڑانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پاؤں پھنسانا (۲) بے ضرورت دخل دینا (۳) درمیان میں مداخلت کرنا (۴) روڑا اٹکانا۔ آگے چلنے نہ دینا۔

ٹانگ اڑانا۔ (ا۔ محاورہ) ایک پہلوان کا دوسرے پہلوان کو ٹانگ پکڑ کر چت کرنا (لنگڑی کا پیچ)

ٹانگ اوپل کے مرگیا۔ (ا۔ محاورہ) بے کسی کی حالت میں مرا۔ مرتے وقت کوئی خبر لینے والا نہ تھا۔

ٹانگ برابر۔ (ا۔ صف) چھوٹا سا۔ ذرا سا۔ گستاخ بچے کے بارے میں کہتے ہیں۔

ٹانگ پسار کے سونا۔ (ا۔ محاورہ) بے فکر یا بے چنت ہو کر سونا۔ بے فکری کی نیند سونا۔

ٹانگ پکڑ کے لائے اور بوجھ پکڑ کے بہا دیا۔ (مثل) کوئی عزت و احترام کے ساتھ کہیں لایا گیا ہو، مگر وہاں سے اسے بے عزت اور ذلیل کر کے نکالا جائے۔ اس وقت یہ مثل بولی جاتی ہے۔

ٹانگ پھنسنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کام میں شریک یا حصہ دار ہونا۔ اس سے قریبی تعلق ہونا۔ (۲) پابند یا مجبور ہونا۔

ٹانگ تلے (ٹانگ کے نیچے) سے نکل جانا (نکلنا) (ا۔ محاورہ) ہار مان لینا۔ مغلوب ہو جانا۔ شکست کا اقرار کر لینا۔

ٹانگ تلے (ٹانگ کے نیچے) سے نکال دینا (نکالنا) (ا۔ محاورہ) نیچا دکھانا۔ ہرانا۔ عاجز کر دینا (۲) اطاعت کروانا۔

ٹانگ توڑ کے بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) جم کے بیٹھنا۔ ایک جگہ بیٹھے رہنا۔ جہاں بیٹھ جانا، وہاں سے نہ اُٹھنا۔

ٹانگ توڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) اپاہج کر دینا۔ کسی کام کا نہ رہنے دینا (۲) کسی زبان کی معمولی شُد بُد پر وہ زبان لکھنے بولنے یا پڑھنے کی کوشش کرنا۔

ٹانگ دینا۔ (ا۔ محاورہ) لٹکا دینا۔ پھانسی پر چڑھا دینا۔

ٹانگ سے ٹانگ باندھ کر بٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) اپنے پاس اس طرح بٹھانا کہ وہاں سے ہلنے یا باہر نکلنے نہ دینا۔ پہلو میں بٹھانا۔

ٹانگ لگانا۔ (ا۔ محاورہ) کشتی میں ٹانگ کا پیچ لگانا۔

ٹانگ لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ٹانگ پکڑنا (۲) کتّے کا کاٹنے کے لیے لپکنا۔ (۳) پیچھے پڑنا ۔ سر ہونا۔

ٹانگ مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کشتی لڑنے میں ٹانگ کا داؤں کرنا۔

ٹانگوں کا جواب دے دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) آگے چلنے کی طاقت نہ رہنا۔ اتنی زیادہ تکان ہونا جو قابلِ برداشت نہ ہو ۔ تھک جانا۔

ٹانگوں میں ٹانگیں ڈال کر سونا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہم بغل ہو کر سونا۔ ہم بستر ہونا۔

ٹانگوں میں منہ ڈال کے چولہے کے آگے نام لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) عورتیں کسی کو جلانے بلانے کے لئے یہ ٹوٹکا کرتی ہیں۔

ٹانگیں توڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بہت زیادہ دوڑ بھاگ کرانا۔ پریشان کرنا (۲) بہت زیادہ دوڑتے پھرنا ۔ پریشان ہونا۔

ٹانگیں ٹوٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تھک کر چُور ہو جانا ۔ چلنے کی طاقت نہ رہنا۔

ٹانگیں رہ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) تھک کر چُور ہو جانا (۲) سُوکھے کی بیماری کی وجہ سے ٹانگیں بیکار ہو جانا۔

ٹانگیں لینا (اٹھانا) ۔ (ا ۔ محاورہ) جماع کا قصد کرنا۔

ٹانگڑی ۔ (ٹانگ ۔ ڑی) (ق ۔ ا ۔ مث) ٹانگ۔

ٹانگن ۔ (ٹاں ۔ گَن) (ہ ۔ ا ۔ مذ) پہاڑی ٹٹو۔

ٹانگنا ۔ (ٹانگ ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) لٹکانا ۔ آویزاں کرنا (۲) پھانسی دینا ۔ پھانسی پر چڑھانا۔

ٹاور ۔ (Tower) (ٹا ۔ ور) (انگ ۔ ا ۔ مذ) برج ۔ مینار ۔ لاٹھ۔

ٹائپ ۔ (Type) (ٹا ۔ ءِ ۔ پ) (انگ ۔ ا ۔ مذ) (۱) چھاپے کے ڈھلے ہوئے حروف جو سیسے کے ہوتے ہیں (۲) ٹھپّا (۳) وضع ۔ نمونہ ۔ نقشہ ۔ صورت۔

ٹائپ رائٹر ۔ ٹائپ کرنے والی مشین۔

ٹائپسٹ ۔ (Typist) (ٹائی ۔ پسٹ) (انگ ۔ ا ۔ مذ) ٹائپ کرنے والا۔ ٹائپ رائٹر پر کام کرنے والا۔

ٹائٹل ۔ (Title) (ٹا ۔ ءِ ۔ ٹل) (انگ ۔ ا ۔ مذ) (۱) عنوان (۲) سُرخی۔ (۳) پیشانی ۔ سَرورق ۔ سَرورق کا مضمون (۴) کتاب وغیرہ کا نام ۔ (۵) القاب ۔ خطاب ۔ منصب ۔ عہدہ۔

ٹائر ۔ (Tyre) (ٹا ۔ اِ ۔ ر) (انگ ۔ ا ۔ مذ) موٹر یا بائیسکل کے پہیوں پر چڑھانے کا ربڑ ۔ (۲) ربڑ کا خول جس کے اندر ٹیوب ہوتی ہے۔

ٹائل ۔ (Tile) (ٹا ۔ اِل) (انگ ۔ ا ۔ مث) پکّی مٹی کی پتلی تختی ۔ رنگین یا سفید، جو عمارت کی دیواروں اور فرش یا چھت پر لگائی جاتی ہے۔

ٹائم ۔ (Time) (ٹا ۔ اِم) (انگ ۔ ا ۔ مذ) (۱) وقت (۲) گھڑی کو بھی ٹائم کہہ دیتے ہیں (۳) بنکاری کی اصطلاح، پُوری مدت ۔ پورا وقفہ ۔ پوری میعاد میعادِ مطلق ۔ مدت لازمی۔

ٹائم بم ۔ (Time Bomb) ایسا بم جو مقررہ وقت پر پھٹے۔

ٹائم پیس ۔ (Time Piece) چھوٹا گھنٹہ۔

ٹائم ٹیبل ۔ (Time Table) نقشہ تقسیم اوقات ۔ نظام الاوقات۔

ٹائم کیپر ۔ وقت کا حساب رکھنے والا (مزدوروں یا ملازموں کا)

ٹاؤن ۔ (Town) (ٹا ۔ اُن) (انگ ۔ ا ۔ مذ) بلدیہ ۔ قصبہ ۔ بستی ۔ شہر۔

ٹاؤن ہال ۔ (Town Hall) (شہر کی وہ عمارت جس میں میونسپل کمیٹی وغیرہ کا دفتر ہو۔

ٹائی ۔ (Tie) (ٹا ۔ اِی) (انگ ۔ ا ۔ مث) خوشنما ۔ ریشمی ۔ اونی یا سوتی فیتہ جو مغربی لباس میں قمیص کے کالر کے ساتھ پہنتے ہیں۔

ٹائی فائیڈ ۔ (Typhoid) (ٹا ۔ ئی ۔ فا ۔ اِڈ) (انگ ۔ ا ۔ مذ) میعادی بخار۔

ٹائیں ٹائیں ۔ (ٹا ۔ ایں ۔ ٹا ۔ ایں) (ہ ۔ ا ۔ مث) بکواس ۔ کائیں کائیں ۔ طوطے کی آواز۔

ٹائیں ٹائیں فش ۔ بکواس بہت نتیجہ کچھ نہیں ۔ خرچ بہت حاصل کچھ نہیں۔

ٹایر ۔ (ٹا ۔ یَر) (ہ ۔ ا ۔ مذ) چھوٹا اور دُبلا گھوڑا۔

ٹایری ۔ (ٹا ۔ یَ ۔ ری) (ہ ۔ ا ۔ مث) ٹایر کا مونث ۔ دبلی گھوڑی۔

ٹ ـــ ب

ٹب ۔ (Tub) انگ ۔ ا ۔ مذ) ناند ۔ بڑا برتن ، جو کپڑے دھونے یا نہانے کے کام آئے۔

ٹبا ۔ (ٹَب ۔ با) (ہ ۔ ا ۔ مذ) ٹیلا ۔ اُونچی جگہ۔

ٹبر ۔ (ٹَب ۔ بَر) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) خاندان ۔ کنبہ ۔ قبیلہ ۔ اقربا ۔ اہل وعیال (۲) مال اسباب (۳) گھر کا خرچ (۴) انتظام کا بار یا ذمہ داری۔

ٹ ـــ پ

ٹپ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) ٹپکنے کی آواز (بارش کی ، بُوندیں گرنے کی آواز (۲) (مذ) گاڑی کا سائبان (ہڈ) جو دھوپ یا بارش روکنے کے لیے ہوتا ہے (۳) ٹھپے کی دو ہتوں میں سے ایک تہ۔

ٹپ ٹپ ۔ (۱) کسی سیال چیز کے بُوند بُوند گرنے کی آواز (۲) آنسوؤں کے گرنے کی آواز (۳) لگاتار بوندیں گرنے کی آواز۔

ٹپ ٹپ آنسو گرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) آنسوؤں کا تار بندھنا ۔ لگاتار رونا۔

ٹپ سے بول اٹھنا ۔ (۱) بے پُوچھے بول اُٹھنا (۲) جھٹ بول اُٹھنا۔

ٹپ (Tip) (انگ ۔ ا ۔ مذ) معمولی انعام یا بخشش ۔ جو قلی ، بیرے ، چپڑاسی وغیرہ کو دیا جاتا ہے۔

ٹپ دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی محنت پیشہ آدمی کو معمولی انعام دینا۔

ٹپا ۔ (ٹَپ ۔ پا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) کُود ۔ پھاند (۲) فاصلہ (بندوق کی گولی کی ، زد (۳) دور دور کا بخیہ یا ٹیپچی (۴) ایک قسم کا گیت (۵) دکنی بولی میں ڈاک خانہ (۶) ایک قسم کا ہنگ (۷) ضلع یا پرگنے کا حصہ (۸) ڈاک یا پالکی لے جانے والوں کی چوکی (۹) مقام ۔ مرحلہ ۔ پڑاؤ (۱۰) کشتی جو بادبانوں سے چلتی ہے۔

ٹپا بھرنا ۔ ٹپا ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) موٹی سلائی کرنا ۔ دُور دُور بخیہ کرنا ۔ کچی سلائی کرنا (ٹیپے ٹانکنا یا ٹپے بھرنا بولتے ہیں)۔

ٹپا کھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) گولی یا گیند وغیرہ کا کسی چیز سے ٹکرا کر اُچھلنا۔

ٹپّا گانا۔ (ا۔محاورہ) ٹپّا راگ گانا۔ بے کار بیٹھے رہنا۔ کچھ نہ کرنا۔
ٹپنے ٹوئی کرنا۔ (ا۔محاورہ) کسی چیز کی تلاش میں جا بجا مارا مارا پھرنا۔ کونا کونا چھان ڈالنا۔
ٹپنے ٹوئیے مارنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ڈھونڈنا۔ تلاش کرنا (۲) اندھوں کی طرح کسی چیز کو ٹٹولتے پھرنا۔
ٹپاٹپ۔ (ٹ۔پا۔ٹپ) [ہ۔ا۔مث] (۱) بوندوں کی آواز (۲) پانی گرنے کی آواز (۳) پھل کے درخت سے گرنے کی متواتر آواز۔
ٹپانا۔ (ٹَ۔پا۔نا) [ہ۔مص] کدانا۔ چھلانگ مروانا۔
ٹپانا۔ (ٹِ۔پا۔نا) [ہ۔مص] بوجھ نکالنے کے لیے گنجفے کے پتّوں کو بے ترتیب کر دینا۔
ٹپٹپانا۔ (ٹپ۔ٹَ۔پا۔نا) [ہ۔مص] بوندوں یا قطروں کا لگاتار گرنا۔
ٹپٹری۔ (ٹپ۔ٹَ۔رِی) [ق۔ا۔مذ] شکنجہ۔
ٹپّر۔ (ٹَپ۔پَر) [ہ۔ا۔مذ] چھپّر، جو پرانے چھپّر پر ڈال دیا جاتا ہے۔
ٹپس۔ (ٹِپ۔پَس) [ہ۔ا۔مث] (۱) وسیلہ۔ سہارا (۲) بنیاد۔ بنا (۳) اتفاق۔ میل جول (۴) غرور۔ فخر۔ تکبّر۔
ٹپس لگانا۔ ٹپس جمانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) تعلق پیدا کرنا (۲) وسیلہ ڈھونڈنا (۳) مطلب نکالنے کے لیے رسائی حاصل کرنا (۴) بنا ڈالنا۔
ٹپک۔ (ٹَ۔پک) [ہ۔ا۔مث] (۱) پانی کے قطرے لگاتار گرنے کی آواز (۲) زخم کی ٹیس یا چمک۔ تپک۔ دھڑک۔ پھڑک۔
ٹپک پڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پھسل پڑنا۔ گرویدہ ہونا۔ فریفتہ ہو جانا (۲) چونا۔ رِسنا (۳) پھوڑا پھوٹنا (۴) ظاہر ہو جانا۔ ضبط نہ ہو سکنا (۵) بوند گر پڑنا (۶) کود پڑنا (۷) یکایک اوپر سے آ گرنا (۸) انزال ہونا (۹) حیض آنا۔
ٹپکا۔ (ٹپ۔کا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) لگاتار بوندیں گرنا۔ تقاطُر (۲) چھت سے پانی ٹپکنا (۳) پیڑ کا پکا آم یا کوئی اور پھل، جو از خود گرے (۴) ایسا شخص، جو دوسروں کی باتوں میں دخل دے (۵) ٹھگوں کی ایک اصطلاح۔ پیتل کا کڑا اسڑک پر ڈال کر کسی سادہ لوح دیہاتی کو پھانسنے کی کوشش کرنا (۶) انگلی سے لگایا ہوا رنگ۔
ٹپکا پڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ظاہر ہوئے جانا۔ ضبط نہ ہو سکنا۔ نکلا پڑنا (۲) کسی چیز کا کثرت یا زیادتی کی وجہ سے رُک نہ سکنا (۳) مائل ہوئے جانا۔ گرا پڑنا۔
ٹپکا ٹپکی۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) بوندا باندی۔ ترشّح (۲) پھل گرنا یا جھڑنا۔ (۳) وبا کے زمانے میں ایک دو آدمیوں کا روز مرنا (۴) نئے دکاندار کے پاس اِکّا دُکّا گاہک آنا۔
ٹپکا لگنا۔ (ا۔محاورہ) چونا۔ رِسنا۔ قطرے ٹپکنا (۲) آموں کا لگاتار درختوں سے گرنا۔ جھڑی لگنا۔ آنسوؤں کا لگاتار گرنا۔
ٹپکے کا۔ (ا۔مذ) (۱) گرا ہوا۔ (۲) پکا ہوا۔
ٹپکے کا آم۔ وہ آم جو پک کر خود بخود درخت سے گر پڑے۔
ٹپکے کا ڈر۔ (مثل) اچانک نازل ہونے والی مصیبت یا آفت کا ڈر۔ ایک دفعہ ایک سپاہی ایک غریب عورت کے گھر ٹھہرا، تو اس سے پوچھا۔ یہاں کسی شیر وغیرہ کا ڈر تو نہیں۔ مجھے اپنا ٹٹو باہر باندھنا ہے۔ عورت نے کہا۔ شیر کا تو کوئی ڈر نہیں، میں تو ٹپکنے سے ڈر رہی ہوں (مطلب تھا اندیشہ ہے چھت نہ ٹپکنے لگے) اتفاقاً ایک شیر جھونپڑی کے باہر کھڑا سُن رہا تھا۔ وہ رعب میں آ گیا کہ خبر نہیں ٹپکا کتنا خونخوار حیوان ہے جس کا ڈر مجھ سے بھی زیادہ ہے۔ سپاہی کا ٹٹو شیر کی بو سونگھ کر ہنہنایا اور بھاگ کھڑا ہوا۔ سپاہی سونٹا لے کر باہر نکل کر شیر کو ٹٹو سمجھ کر پیٹنے لگا۔ شیر سمجھا کہ ٹپکا یہی ہے۔ چپ چاپ پٹتا رہا۔ پھر مسافر نے اس پر سواری کی اور ایک دوسرے مقام پر جا اُترا۔ لوگوں نے یہ حال دیکھ کر بادشاہ کو خبر کی۔ اس نے سپاہی کو بڑا انعام دیا۔ اس وقت سے یہ مثل مشہور ہو گئی۔ یعنی کسی بڑی آفت کے دھوکے میں مارکھا جانا۔
ٹپکا۔ (ٹِپ۔کا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) کسی رنگ کا دھبہ، جو انگلی سے لگایا گیا ہو (۲) آتشی شیشہ کا نقطۂ شعاعی (۳) قطرہ۔ بوند۔
ٹپکانا۔ (ٹپ۔کا۔نا) [ہ۔مص] (۱) گرانا (۲) قطرہ قطرہ یا بوند بوند کر کے پانی ڈالنا یا گرانا (۳) نچوڑنا۔ عرق نکالنا۔ مقطر کرنا (۴) گولی مارنا۔
ٹپکاؤ۔ (ٹپ۔کا۔اؤ) [ہ۔ا۔مذ] ٹپکنے کا عمل۔ عرق کشی۔
ٹپکنا۔ (ٹَ۔پک۔نا) [ہ۔مص] (۱) چونا۔ رِسنا۔ قطرہ قطرہ گرنا۔ چھننا (۲) عرق نکلنا۔ نچڑنا (۳) نظر آنا۔ واضح ہونا (۴) پکے پھل کا از خود زمین پر گرنا (۵) پھوڑا پھوٹنا (۶) سپاہیوں کا زخمی ہو کر گرنا (۷) پرندوں کا بلندی سے اُترنا (۸) کسی کی طرف مائل ہونا۔ پھسلنا (۹) فکر کے وقت شعر ہو جانا (۱۰) زخم میں ٹیس اُٹھنا (۱۱) انزال ہونا۔ پانی چھوڑنا۔ بیچ میں بول اُٹھنا۔
ٹپکی۔ (ٹپ۔کی) [ہ۔ا۔مث] شوخی۔ چلبلاپن۔ چالاکی۔
ٹپکی پڑنا۔ (ا۔محاورہ) شوخ ہونا۔ چالاک ہونا۔ عورت کا آوارہ ہونا۔
ٹپن۔ (ٹِ۔پَن) [مُہنّد۔ا۔مذ] دیکھئے تفنن۔
ٹپنا۔ (ٹپ۔نا) [ہ۔مص] (۱) اُچھلنا۔ کودنا (۲) اُچک جانا (۳) پھاند جانا۔ (۴) چھلانگ مارنا۔ اوپر چڑھنا (۵) پرندوں کا جفتی کرنا۔ جماع کرنا شوخی کرنا (۶) سرپوش رکھنا۔

ٹ ـــ ٹ

ٹٹّا۔ (ٹَٹ۔ٹا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) بانس کی کھپچیوں یا سرکنڈوں اور پھوس کی بنی ہوئی بڑی ٹٹی (۲) ٹٹی کا پردہ (۳) اوٹ۔ چھپنے کی جگہ۔ آڑ لینے کی جگہ۔
ٹٹّا لگانا۔ (۱) بڑی ٹٹی باندھنا (۲) بھیڑ لگانا (۳) گھیرا ڈالنا۔
ٹٹّا یا۔ (ٹُ۔ٹا۔یا) [ق۔ا۔مذ] مفلسی۔ غربت۔
ٹٹ پونجیا۔ (ٹُٹ۔پوں۔ج۔یا) [ہ۔صف و۔ا۔مذ] (۱) تھوڑی پونجی یا سرمائے والا (۲) دیوالیہ۔ چھوٹا سوداگر۔ تھوڑی پونجی اور سرمائے والا۔
ٹٹ خارنا۔ (ٹِٹ۔خار۔نا) [ہ۔مص] گدھے یا گھوڑے کو ہانکنے کے لیے منہ سے آواز نکالنا۔ دیکھئے ٹٹکارنا۔
ٹٹ خاری۔ (ٹِٹ۔خا۔رِی) [ہ۔ا۔مث] ٹٹ خارنے کی آواز۔ دیکھئے ٹٹکاری۔
ٹٹّر ٹیٹرا۔ (ٹٹ۔ٹر۔ٹٹ۔را) [ہ۔ا۔مذ] بانس کی ٹٹی۔ دیکھیے ٹٹّا۔
ٹٹر (ٹٹر) کھول، نکھٹو آئے۔ (مثل) (۱) شیخی بہت، مگر حقیقت میں کچھ نہیں (۲) اس موقع پر بھی بولتے ہیں۔ جب حاکم ناسمجھ ہو اور اس کے ہاتھوں

ظلم کا اندیشہ ہو۔

ٹٹروں ٹوں۔ (ٹٹ۔روں۔ٹوں) [ہ۔ا۔مذ] (۱) فاختہ اور ٹوٹروں کی آوازیں۔ (صفت) (۲) اکیلا۔ تن تنہا۔

ٹٹروں ٹوں رہ جانا۔ (ا۔محاورہ) اکیلا رہ جانا اور کوئی پاس نہ ہونا۔

ٹٹری۔ (ٹٹ۔ری) [ہ۔ا۔مث] (۱) کھوپڑی۔ چندیا (۲) ٹٹی۔ ڈھانچہ۔ باڑھ۔

ٹٹری پر بج رہی ہے۔ (ا۔مثل) کسی کام میں دشواری پیش آنا۔

ٹٹری گرم کر دینا یا چھیت دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بہت مارنا (۲) حیثیت سے زیادہ خرچ کروا دینا۔

ٹٹری گلنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) دبلا یا لاغر ہونا (۲) روپیہ زیادہ خرچ کرنا۔

ٹٹری گنجی ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بہت پٹنا (۲) مفلس ہونا۔

ٹٹری مونڈنا۔ (ا۔محاورہ) سر مونڈنا۔ حجامت کرنا۔ دھوکے یا فریب سے خوب لوٹنا۔

ٹٹڑی۔ (ٹٹ۔ٹ۔ری) [ہ۔ا۔مث] (۱) مذاق۔ ٹھٹھا۔ مزاح (۲) جھوٹ۔ دروغ گوئی (۳) نقارہ۔ دھونسا۔

ٹٹکارنا۔ (ٹٹ۔کار۔نا) [ہ۔مص] (۱) ٹٹ خارنا (۲) ایڑ لگانا۔ گھوڑے یا گدھے کو چلانے کے لیے منہ سے آواز نکالنا۔

ٹٹ کاری۔ (ٹٹ۔کا۔ری) [ہ۔ا۔مث] (۱) ٹٹ خاری۔ وہ آواز جو جانوروں کو ہانکتے وقت منہ سے نکالتے ہیں (۲) زبانی جمع خرچ (۳) اشارا۔ سیٹی۔ آواز۔

ٹٹ کاری پر لگنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) آواز پر لگنا۔ اشارے پر یا سیٹی کی آواز پر آنا (۲) مانوس ہونا۔ ہل جانا (۳) مطیع ہونا۔ تابع ہو جانا۔

ٹٹو۔ (ٹٹ۔ٹو) [ہ۔ا۔مذ] (۱) چھوٹے قد کا گھوڑا۔ ٹائیر۔ زور۔ طاقت۔ قابو۔

ٹٹو بڑھانا۔ (ا۔محاورہ) جانا۔ چلے جانا۔

ٹٹو بھڑکنا۔ (ا۔محاورہ) گھوڑے کا گھوڑی دیکھ کر اچھلنا۔ کودنا (۲) گھوڑے کا ڈر کر بھاگ جانا (۳) استادگی یا خواہش جماع ہونا۔

ٹٹو پار ہونا۔ (ا۔محاورہ) کامیابی ہونا۔ مقصد حاصل ہو جانا۔ بیڑا پار ہونا۔

ٹٹو سے۔ بلا سے (لاپرواہی کا اظہار)

ٹٹو کو کوڑا اور تازی کو اشارہ۔ (مثل) ٹٹو کو چلانے کے لیے اس پر کوڑے برسانے پڑتے ہیں۔ لیکن تازی گھوڑا اشارہ پر چلتا ہے مطلب یہ ہے کہ عقلمند اشارے پر کام کرتا ہے۔ بے وقوف کو مار کر سمجھانا پڑتا ہے۔

ٹٹوا۔ (ٹٹ۔وا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ٹٹو کی تصغیر (۲) دبلا کمزور اور حقیر ٹٹو۔

ٹٹوانی۔ (ٹٹ۔وا۔نی) [ہ۔ا۔مث] ٹٹو کی مادہ۔ چھوٹے قد کی گھوڑی۔

ٹٹول۔ (ٹ۔ٹو۔ل) [ہ۔ا۔مث] تلاش۔ ڈھونڈ۔ ٹمس ٹس۔

ٹٹول دیکھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ڈھونڈ لینا۔ تلاش کر لینا (۲) آزما لینا۔ امتحان کر لینا۔

ٹٹول کرنا۔ (ا۔محاورہ) چھان بین کرنا۔ تلاش کرنا۔ ڈھونڈنا۔

ٹٹول ہونا۔ (ا۔محاورہ) تلاش ہونا۔ ڈھونڈنا پڑنا۔

ٹٹولنا۔ (ٹ۔ٹو۔ل۔نا) [ہ۔مص] (۱) ہاتھ سے چھو کر معلوم کرنا۔ بے دیکھے ڈھونڈنا (۲) عندیہ لینا۔ خفیہ خفیہ دریافت کرنا (۳) مالی حیثیت کا اندازہ لگانے کی کوشش کرنا (۴) پرکھنا۔ آزمانا۔

ٹٹولواں۔ (ٹ۔ٹو۔ل۔واں) [ہ۔تابع فعل] اٹکل سے۔ اندازے سے۔

ٹٹی۔ (ٹٹ۔ٹی) [ہ۔ا۔مث] (۱) بانس یا سرکنڈوں کا بنا ہوا چھپر۔ جو دروازوں یا کھڑکیوں پر لگاتے ہیں یا چمن پر بیلیں چڑھاتے ہیں (۲) آڑ۔ پردہ۔ اوٹ حجاب (۳) پاخانہ۔ بیت الخلا (۴) شکار کھیلنے کی اوٹ یا آڑ جسے شکاری لوگ ساتھ رکھتے ہیں (۵) بانس کا ٹھاٹر جس پر چراغ رکھ کر روشنی کرتے ہیں (۶) بانس کی کھپچیوں کی دیوار جسے مناسب مقامات پر کھڑا کر کے اس پر آتش بازی رکھتے ہیں (۷) باغ یا چمن کے سرے پر مہندی وغیرہ کا جھاڑ (۸) بیاہ شادی کے موقع پر جو پھول وغیرہ سجا کر لے جاتے ہیں۔ (۹) لمبی ڈاڑھی۔

ٹٹی آنا۔ پاخانے جانے کی ضرورت ہونا۔ پاخانہ آنا۔

ٹٹی باندھنا۔ بانس یا سرکنڈوں کا چھوٹا ٹٹا بنا کر کہیں لگانا۔

ٹٹی بندھنا۔ (ا۔محاورہ) مجمع ہونا۔ لوگوں کا اکٹھا ہو جانا۔

ٹٹی جانا۔ (ا۔محاورہ) پاخانہ کرنے کے لیے بیت الخلا کے اندر جانا۔

ٹٹی کا آئینہ۔ (ا۔مذ) ایک قسم کا پتلا قلعی دار شیشہ۔

ٹٹی کترنا۔ (ا۔محاورہ) مہندی کی باڑھ کو تراش کر اس کی سطح برابر کرنا۔

ٹٹی کی آڑ۔ ٹٹی کا پردہ یا اوٹ یا حجاب۔

ٹٹی کی آڑ (اوٹ یا اوجھل) شکار کرنا (کھیلنا)۔ (ا۔محاورہ) کسی نیک کام کے پردے میں کوئی برا کام یا قابلِ اعتراض حرکت کرنا۔

ٹٹی کی اوٹ بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) پردے یا آڑ کے پیچھے بیٹھنا (۲) کمین گاہ میں بیٹھنا (۳) کوئی کام خفیہ طور پر کرنا۔

ٹٹی لگانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) قنات کھڑی کرنا (۲) پردہ ڈالنا (۳) باڑھ لگانا احاطہ بندی کرنا۔ بھیڑ کرنا۔ ہجوم کرنا۔

ٹٹی میں چھید کرنا۔ (ا۔محاورہ) کھل کھیلنا۔ عورت کا بدکار بن جانا۔

ٹٹیا۔ (ٹٹ۔یا) [ہ۔ا۔مث] کبھی تحقیر کے طور پر بھی کہتے ہیں (۲) ٹاٹ کی تصغیر (تحقیر کے طور پر)

ٹیٹری۔ (ٹٹ۔ٹی۔ری) [ہ۔ا۔مث] (۱) ایک پرند جس کی آواز اس لفظ جیسے نکلتی ہے۔ اپریل اور مئی کے مہینوں میں انڈے دیتی ہے۔ انہی مہینوں میں اس کی آواز بھی سنائی دیتی ہے (۲) ایک کھلونا جس کو چکر دینے سے ٹیٹری جیسی آواز نکلتی ہے (۳) (کنایۃً) لاغر آدمی۔

ٹیٹری سے آسمان نہیں تھمتا۔ کہیں ٹیٹری سے آسمان تھمے گا۔ (تھم جائے گا)۔ (مثل) جب کوئی اپنی طاقت یا حیثیت یا بساط سے زیادہ کام کرنے کی کوشش کرے تو اس کے لیے یہ مثل کہی جاتی ہے (مشہور ہے کہ ٹیٹری اپنی ٹانگیں اوپر اٹھا کر سوتی ہے تاکہ آسمان گرے تو ان پر سنبھال لے۔

ٹ ــــ چ

ٹچا۔ (ٹچ۔چا) [ہ۔صف] (۱) اوچھا۔ کم ظرف۔ چھچھورا۔ کم ہمت (۲) لچا۔

لفنگا۔ کمینہ۔ بیہودہ۔ پاجی۔
ٹچّی۔ (ہ۔صف) ٹچّا کا مؤنث۔

ٹ ـــ خ

ٹخنا سے دیدے کھلنا۔ (اُ۔مص) آنکھیں پوری کھلی ہونا۔
ٹخ ٹخ۔ (ہ۔ا۔مث) وہ آواز جو گھوڑے یا گدھے کو چلانے میں مُنہ سے نکلتی ہے۔ ٹٹ خاری۔ ٹٹکاری۔
ٹخر ٹخر۔ (ٹَ۔خر۔ٹَ۔خَر) (اُ۔صف) (۱) بوڑھوں کی سی چال۔ مری ہوئی چال۔ سست روی۔
ٹخنا۔ (ٹخ۔نا) (اُ۔ا۔مذ) گٹا۔ پاؤں کی وہ اُبھری ہوئی ہڈی جو پنڈلی یا ٹانگ اور پاؤں کے نیچے کے جوڑ پر ہوتی ہے۔
ٹخنوں ٹخنوں پانی۔ اتنا اُتھلا پانی کہ اس میں صرف پاؤں ڈوبیں۔

ٹ ـــ ڈ

ٹڈا۔ (ٹِڈ۔ڈا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) ایک قسم کا پر دار کیڑا جو گھاس میں اور آک کے درخت پر ہوتا ہے (۲) (مزاحاً) دُبلا پتلا آدمی۔
ٹڈی۔ (ٹِڈ۔ڈی) (ہ۔ا۔مث) ایک قسم کا پَر دار کیڑا، جو درختوں اور فصلوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔
ٹڈی دَل۔ اُڑتی ہوئی ٹڈیوں کی اتنی بھاری تعداد جس کا شمار نہ ہو سکے ٹڈیوں کا بھاری لشکر (۲) لوگوں کا ہجوم۔ بھیڑ بھاڑ۔
ٹڈی کا آنا کال کی نشانی۔ (مثل) ٹڈی آئے تو سمجھ لو کہ قحط پڑے گا کیونکہ وہ کھیتوں کو کھا جاتی ہے۔ ہر آفت کے آثار پہلے سے نظر آجاتے ہیں۔

ٹ ـــ ر

ٹر۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) زور کی آواز۔ چیخ (۲) مینڈک کی آواز (۳) بکواس۔ بیہودہ بات (۴) ہٹ۔ ضد۔ اکھڑپن (۵) عید کے دوسرے دن کا میلا (۶) شیخی۔ خودستائی (۷) خوشی کی آواز (۸) گستاخی۔ ٹراپن (مذ) (۹) بڑی قسم کا بگلا (صف) (۱۰) بے وقوف۔ احمق۔ کم ذہن (۱۱) لاپرواہ۔
ٹر ہانکنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) شیخی مارنا (۲) بیہودہ بکنا۔
ٹرّا۔ (ٹَر۔را) (ہ۔صف و۔ا۔مذ) (۱) بک بک کرنے والا (۲) اکھڑ۔ گستاخ (۳) شوخ۔ شریر۔ سرکش۔ ضدی (۴) مغرور۔
ٹرّاپن۔ بکواس۔ بک بک۔ اکھڑپن۔ بدمزاجی۔
ٹرّا۔ (ٹُر۔را) (ہ۔ا۔مذ) (۱) دانہ۔ بارود کا دانہ (۲) ایسا اناج، جو زیادہ خرچ ہوتا ہو جیسے جوار، باجرہ۔ موٹھ (۳) گھنگرو کے اندر کا دانا (۴) چھرّا۔ سنگریزہ (۵) چھالیا (۶) پیے ہوئے سگریٹ کا چھوٹا سا ٹکڑا۔
ٹرافی۔ (Trophy) (ٹَ۔را۔فی) (انگ۔ا۔مث) فتح کا نشان۔ کھیل یا مباحثہ کے مقابلے میں جیتا ہوا بڑا کپ۔
ٹرالی۔ (Trolley) (ٹَ۔را۔لی) (انگ۔ا۔مث) (۱) ٹھیلا۔ گاڑی پھیری والوں کا ٹھیلا (۲) وہ پھرکی جس سے بجلی کے تار لگا کر ٹرام وغیرہ چلاتے ہیں (۳) وہ گاڑی، جو ریل کی پٹڑی پر چلاتے ہیں۔ (۴) وہ پہیہ دار میز جس پر چائے کا سامان اور پھل وغیرہ رکھے جاتے ہیں۔
ٹرانا۔ (ٹَر۔را۔نا) (ہ۔مص) (۱) بک بک کرنا۔ ٹرٹر کرنا (۲) غل مچانا (۳) گستاخی کرنا (۴) مینڈک کا آواز نکالنا۔
ٹرانس پورٹ۔ (Transport) (ٹَ۔رانس۔پو۔ر۔ٹ)۔ (انگ۔ا۔مث) (۱) باربرداری۔ نقل و حمل۔ سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا۔
ٹرانس فارمر۔ (Transformer) (ٹَ۔رانس۔فار۔مر) (انگ۔ا۔مذ) برقی رو کی طاقت کو گھٹانے بڑھانے والی مشین۔
ٹرانسفر۔ (Transfer) (ٹَ۔رانس۔فَر) (انگ۔ا۔مذ) تبادلہ۔ نقل مکانی (۲) ایک چیز کو دوسری چیز پر اُتارنا۔
ٹرانس لیٹر۔ (Translator) (ٹَ۔رانس۔لے۔ٹر) (انگ۔ا۔مذ) ترجمہ کرنے والا۔ مترجم۔
ٹرانس لیشن۔ (Translation) (ٹَ۔رانس۔لے۔شن) (انگ۔ا۔مذ) ترجمہ۔
ٹرانس مٹ۔ (Transmit) (انگ۔مص) ارسال کرنا۔ منتقل کرنا۔ پیغام بھیجنا۔
ٹراؤٹ۔ (Trout) (ٹَ۔را۔اُٹ) (انگ۔ا۔مث) ایک قسم کی خوش ذائقہ مچھلی۔
ٹرائی سیکل۔ (Tricycle) (ٹَ۔را۔ای۔سِکل) (انگ۔ا۔مث) تین پہیوں کی گاڑی، جو بائیسکل کی طرح چلائی جاتی ہے۔
ٹربائن۔ (Turbine) (ٹر۔با۔ئن) (انگ۔ا۔مث) پہیہ یا چرخہ جو پانی، بجلی یا بھاپ سے چلتا ہے۔
ٹربنگا۔ ٹربنگا۔ (ٹر۔بنگا۔ٹِر۔بنگا) (ہ۔صف۔مذ) ٹیڑھا۔ خمیدہ۔ کج۔
ٹرپ۔ (Trip) (ٹَ۔رِپ) (انگ۔ا۔مث) سفر۔ سیر و سیاحت۔
ٹرپھس۔ (ٹر۔پھس) (ہ۔ا۔مث) (۱) شرارت (۲) اکھڑپن (۳) بدمزاجی۔
ٹرٹر۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) بک بک۔ ٹخ ٹخ۔ گستاخی (۲) مینڈک کی آواز۔
ٹرٹر چلی جانا۔ (ا۔محاورہ) بکواس یا جھک جھک جاری رہنا۔ بہت بک بک ہونا۔
ٹرٹرانا۔ ٹرٹر کرنا۔ (ہ۔مص) (۱) بک بک کرنا۔ جھک جھک کرنا۔ بکنا (۲) (حقارت سے) رونا۔ جھینکنا۔ بڑبڑانا (۳) گستاخی کرنا۔
ٹرخانا۔ (ٹر۔خا۔نا) (اُ۔مص) (۱) ٹالنا۔ بے دلی سے کام کرنا (۲) بہانہ کرنا۔ بالا بتانا۔ دیکھیے ٹرکانا۔
ٹرخل۔ (ٹر۔خل) (اُ۔ا۔مث) (۱) ذلیل اور بے ہودہ عورت (صف) (۲) بے وقوف۔ بدکار۔ فاحشہ۔
ٹرخو۔ (ٹر۔خو) (اُ۔صف) (۱) بوڑھی عورت (۲) ناپائے دار (۳) پوچ۔

(۴) تھوڑی سی (۵) بے تمیز۔

ٹرسٹ۔ (Trust) (ٹَ۔ رَسٹ) (انگ ۔ ا ۔ مذ) (۱) جائداد جو زیرِ تولیت ہو (۲) کئی تجارتی کمپنیوں کا مشترکہ کاروبار۔ وقف۔

ٹرسٹی۔ (Trustee) (ٹَ۔ رَس۔ ٹی) (انگ ۔ ا ۔ مذ) جس کے سپرد کسی وقف ادارے کا انتظام ہو۔ متولی۔

ٹَرف۔ (Turf) (انگ ۔ ا ۔ مذ) گھاس کا میدان ۔ وہ میدان، جہاں گھاس لگائی گئی ہو۔

ٹرک۔ (Truck) (انگ ۔ ا ۔ مذ) مال ڈھونے کی مضبوط لاری یا موٹر

ٹرکانا۔ (ٹر۔ کا۔ نا) (ہ۔ مص) ٹالنا۔ بہانہ کرنا۔ بالا بتانا۔ ٹرخانا۔

ٹرکش باتھ۔ (Turkish Bath) (ٹرکش۔ باتھ) (انگ ۔ ا ۔ مذ) گرم بھاپ کا غسل مع جسمانی مالش۔

ٹرم۔ (Term) (انگ ۔ ا ۔ مث) تعلیمی سال کے تین تین ماہ کے چار حصوں میں سے ایک حصہ۔ ایک مقررہ مدت۔

ٹرمپ (کارڈ) (Trumpcard) ۔ ا ۔ مذ) ترُپ۔ ترُپ کا پتہ۔

ٹرمی نَس۔ ٹرمی نل۔ (Terminal (Terminus) (انگ ۔ ا ۔ مذ) آخری منزل ۔ ریلوے یا موٹر بس کا آخری سٹیشن۔

ٹرن۔ (Turn) (انگ ۔ ا ۔ مذ) کھیل کی باری۔ باری۔

ٹرنک۔ (Trunk) (ٹَ۔ رنک) (انگ ۔ ا ۔ مذ) لوہے کا بکس جس میں کپڑے یا دوسرا سامان رکھیں۔

ٹرنک کال۔ (Trunk Call) (ٹَ۔ رنک۔ کال) (انگ ۔ ا مث) ٹیلیفون پر کسی دوسرے شہر یا ملک سے بلاواسطہ بیرونجات کو ٹیلیفون کرنا۔

ٹرو۔ (ٹر۔ رُو) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) مینڈک (۲) ایک کھلونا جسے گھمایا جائے تو اس میں سے مینڈک کی آواز نکلتی ہے۔

ٹرے۔ (Tray) (ٹَ۔ رے) (انگ ۔ ا مث) سامان کی کشتی ۔ سینی ۔ خوانچہ ۔ طباق ۔

ٹرِیانا۔ (ٹر۔ یا۔ نا) (ہ۔ مص) پر بندھے ہوئے کبوتر کا اُڑ جانا۔

ٹریجڈی۔ (Tragedy) (ٹ۔ رے۔ جے۔ ڈی) (انگ ۔ ا ۔ مث) (۱) المیہ نظم یا نثر (۲) ایسا ڈراما جس کا انجام اَلَم ناک ہو (۳) رقت انگیز واقعہ یا ڈرامہ وغیرہ (۴) مصیبت ۔ آفت۔

ٹریڈ۔ (Trade) (انگ ۔ ا مث) تجارت ۔ کاروبار ۔ لین دین۔

ٹریڈ مارک۔ (Trade Mark) (۱) تجارتی نشان جو موجد اپنی مصنوعات کے لیے مقرر کرے ۔ مہرِ تجارت (۲) کاروباری خصوصیت۔

ٹریڈ یونین۔ (Trade Union) کسی صنعتی یا کاروباری ادارے سے متعلق کارکنان کی انجمن ۔ جو وہ اپنے حقوق کی حفاظت کے لیے قائم کریں۔

ٹریس۔ (Trace) (انگ ۔ ا ۔ مذ) (۱) چربہ ۔ خاکہ (۲) کھوج ۔ نشان۔

ٹریسنگ۔ (Tracing) (ٹ۔ رے۔ سِنگ) (انگ ۔ ا ۔ مذ) چربہ اتارنا یا اتارنے کا فن۔

ٹریفک۔ (Traffic) (ٹِ۔ رَے۔ فِک) (انگ ۔ ا ۔ مث) آمدورفت آدمیوں اور گاڑیوں وغیرہ کا سڑکوں پر سے گزرنا۔

ٹریکٹر۔ (Tractor) (ٹریک۔ ٹر) (انگ ۔ ا ۔ مذ) زمین جوتنے کی مشین۔

ٹریلر۔ (Trailer) (ٹ۔ رے۔ لر) (انگ ۔ ا ۔ مذ) آنے والی فلم کے منتخب حصے، جو بطور اشتہار یا تعارف دکھائے جائیں (۲) پہیوں والا چھکڑا جو کسی گاڑی کے پیچھے لگا دیتے ہیں۔

ٹریم۔ (Tram) (ٹ۔ ریم) (انگ ۔ ا ۔ مث) بجلی یا تیل سے چلنے والی گاڑی جو شہروں میں سڑک پر ریل گاڑی کی طرح لوہے کی پٹڑی پر چلتی ہے۔

ٹرین۔ (Train) (ٹ۔ رین) (انگ ۔ ا ۔ مث) ریل گاڑی۔

ٹریننگ۔ (Training) (ٹِ۔ رے۔ ننگ) (انگ ۔ ا ۔ مث) سکھلائی ۔ تربیت۔

ٹریننگ اسکول۔ (Training School) وہ اسکول جس میں کسی پیشے یا حرفت کی تربیت دی جائے۔

ٹریننگ کالج۔ (Training College) اُستادوں کو پڑھانے کے طریقے سکھانے کا کالج ۔ استادوں کی تربیت گاہ۔

ٹرینڈ۔ (Trained) (انگ ۔ صف) تربیت یافتہ۔ سدھایا ہوا۔ مشاق

ٹ ـــ ڑ

ٹڑمُوہنا۔ ٹڑمُنہا۔ (ٹڑ۔ مُوں۔ ہا ۔ ٹڑ۔ مُن۔ ہا) (ہ ۔ صف) ٹیڑھے منہ والا۔ جس کا منہ ٹیڑھا ہو۔

ٹڑمُوہی۔ ٹڑمُنہی۔ (ہ ۔ صف) ٹڑمُوہنا کی تانیث۔

ٹ ـــ س

ٹسر۔ (ٹَ۔ سَر) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) کچا ریشم ۔ ایک قسم کا ادنیٰ درجے کا ریشم (۲) اس ریشم کا کپڑا۔

ٹسر ٹسر رونا۔ (ٹَ۔ سَر۔ ٹَ۔ سَر۔ رو۔ نا) (ا ۔ محاورہ) پھوٹ پھوٹ کر رونا زار و قطار رونا۔ بسورنا۔ ٹھنکنا (بچوں اور کم عمر لڑکیوں کے رونے کو کہتے ہیں۔

ٹسرمسر۔ (ٹَ۔ سَر۔ مَ۔ سَر) (ہ ۔ ا مث) (۱) ڈھیل ۔ توقف ۔ ہچر مچر۔

ٹس سے مس نہ ہونا۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) جنبش نہ کرنا (۲) اپنی بات پر اڑے رہنا (۳) کسی کام یا معاملے میں جو رویہ اختیار کر لینا اسے کسی طرح ترک نہ کرنا (۴) اثر نہ لینا (۵) کسی چیز کا تیز آنچ پر بھی نہ پگھلنا۔

ٹسک۔ (ٹَ۔ سَک) (ہ ۔ ا مث) (۱) ٹیس ۔ تپک ۔ درد ۔ کسک ۔ چبک (۲) ہوک۔

ٹسکا۔ (ٹس۔ کا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) بچوں کی کھانسی۔

ٹسکا لگنا۔ ایسی کھانسی ہونا جس میں گلے سے کھر کھر کی آواز نکلتی ہے۔

ٹسکانا۔ (ٹس۔ کا۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) درد ۔ ٹیس یا تپک دینا یا پیدا کرنا (۲) ہلانا ۔ حرکت میں لانا ۔ چلانا (۳) ٹیس اٹھانا ۔ تکلیف کے مارے بیقرار کر دینا۔

ٹسکنا۔ (ٹَ۔سَک۔نا) [ہ۔مص] (۱) ہلنا جُلنا (۲) نرم پڑنا۔ گداز ہونا (۳) چاول کا گل جانا (۴) درد محسوس ہونا (۵) متاثر ہونا۔
ٹُسکنا۔ (ٹُ۔سک۔نا) [ہ۔مص] چپکے چپکے رونا (بچوں کا)۔ بسورنا۔
ٹَسَن۔ (ٹَ۔سَن) [ہ۔ا۔مث] (۱) کسی چیز کا بہت زیادہ تن جانے یا کس جانے سے پھٹنا یا ٹکڑے ٹکڑے ہوجانا (۲) تکرار۔ جھگڑا۔ بے ایمانی۔ فرق۔ بگاڑ (۳) دراڑ۔ پھٹاؤ۔
ٹسن کرنا یا لانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جھگڑا کرنا۔ جھگڑٹنا۔ تکرار کرنا (۲) شرارت کرنا۔ بدمعاشی کرنا۔ بے ایمانی کرنا۔
ٹَسنا۔ (ٹَس۔نا) [ہ۔مص] (۱) بھر کر پھٹ جانا (۲) زیادہ دباؤ یا کھچاؤ سے کپڑے کا پھٹ جانا۔
ٹِسوے۔ (ٹِس۔وے) [ہ۔ا۔مذ] جھوٹ موٹ کے آنسو۔
ٹسوے بہانا۔ جھوٹ موٹ کا رونا۔ بلا وجہ آنسو بہانا۔ دکھاوے کا رونا۔

ٹ ــ ش

ٹِشو پیپر۔ (Tissue Paper) (ٹِ۔شُو۔ پے۔پَر) [انگ۔ا۔مذ] باریک کاغذ جو تصویر وغیرہ پر حفاظت کے لیے لگا دیتے ہیں۔

ٹ ــ ف

ٹِفن۔ (Tiffin) (ٹِ۔فَن) [انگ۔ا۔مذ] دوپہر کا کھانا۔
ٹِفن کیریر۔ Tiffin Carrier (انگ۔مذ) ناشتہ دان۔ ٹفن لے جانے کا ڈبہ۔

ٹ ــ ک

ٹک۔ (ہ۔ا۔مث) (ق) (۱) مزاج۔ طبیعت۔ خاصیت۔ سیرت (۲) نظر تاکنے کا عمل۔ ٹکٹکی۔
ٹِک۔ (انگ۔ا۔مث) (۱) گھڑی کی آواز (۲) گھڑی کی آواز جیسی آواز۔
ٹِک ٹِک کرنا۔ چلتی ہوئی گھڑی کا آواز دینا۔ گھڑی کی آواز ہونا۔
ٹک۔ (ہ۔صف اور تابع فعل) [ق] (۱) ذرا۔ کچھ۔ تھوڑا سا (۲) تھوڑی دیر رکھو لیے۔ ذراسی دیر کے لیے۔
ٹک ٹک دیدم۔ دم نہ کشیدم۔ (مثل) ایسے موقع پر بولتے ہیں جب کوئی شخص حیرت و شدت یا کسی اور وجہ سے تکتا رہ جائے اور جس کام پر اسے اعتراض کرنا چاہیئے وہ اس کی آنکھوں کے سامنے ہوجائے۔
ٹک ٹک کرکے من بھر کھاوے۔ تنک نیکاں نام بتاوے (مثل) تھوڑا تھوڑا کرکے ڈھیر ساری خوراک کھا لیتی ہے۔ ساتھ ہی ایسا کرتی جاتی ہے جیسے نخرے کرنے والی عالی خاندان رئیس عورت ہے۔ جو عورت کھانے میں نخرے کرے اس پر یہ مثل کہتے ہیں۔

ٹک جیا تو کیا جیا۔ ٹک جیے تو کیا جیے۔ (مثل) ذراسی راحت میں کیا مزہ! تھوڑے دن جینے میں کیا لطف!
ٹک جیے۔ اَمَر ہوئے۔ (ا۔محاورہ) جو آدمی تھوڑے عرصے زندہ رہتا ہے۔ برائیاں کم کرتا ہے چنانچہ اپنی نیکیوں کی وجہ سے غیر فانی (امر) ہوجاتا ہے یعنی لوگ اسے عرصے تک یاد کرتے رہتے ہیں۔
ٹک سا۔ (ا۔صف) ذراسا۔ رتی بھر۔
ٹکا۔ (ٹَ۔کا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) دو پیسے کا سکہ۔ ادھنا (۲) روپیہ۔ نقدی۔ دولت۔ مال و زر۔
ٹکا بھر۔ (ا۔صف) دو پیسے بھر۔ مقدار میں دو پیسے کے برابر وزن رکھنے والا یا والی (۲) ذراسا۔ کسی قدر۔
ٹکا پاس نہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) مفلس ہونا۔ کنگال ہونا۔ غریب ہونا۔ ننگا بھوکا ہونا
ٹکا روٹی اب لے چاہے تب۔ (مثل) جو کہہ دیا ہے اس سے زیادہ نہیں دیا جاسکتا۔
ٹکا سا جواب دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) صاف انکار کر دینا (۲) فوراً انکار کر دینا (۳) گستاخانہ جواب دینا۔ شوخی سے جواب دینا۔
ٹکا سا دم۔ ٹکا سی جان۔ (ا۔مذ،مث) اکیلا۔ یکہ و تنہا۔
ٹکا کرائی اور گنڈا دوائی۔ (مثل) کسی چیز کی قیمتِ خرید سے اس پر زیادہ خرچ کرنا۔
ٹکا گانٹھ میں ہونا۔ (ا۔محاورہ) روپیہ پاس ہونا۔ مالدار ہونا۔ آسودہ حال ہونا
ٹکا ہو جس کے ہاتھ میں۔ وہ بڑا ہے ذات میں۔ (مثل) دولتمند آدمی اپنی دولت کی وجہ سے اونچا کہلانے لگتا ہے۔
ٹکے بیتر مہنگا۔ پانچ روپے پر سستا۔ (مثل) غریبی یا مفلسی میں جو چیز ٹکے کو بھی مہنگی معلوم ہوتی ہے۔ دولت مندی کے زمانے میں وہ پانچ روپے کی بھی سستی نظر آتی ہے۔
ٹکے ٹکے بکنا۔ (ا۔محاورہ) بہت سستا یا کم قیمت ہونا۔
ٹکے دھڑی کرنا یا لگانا۔ (ا۔محاورہ) سستا بیچنا۔
ٹکے سیدھے کرنا۔ (ا۔محاورہ) کام پورا کیے بغیر معاوضہ یا اجرت لے لینا (۲) ادنا ریونا کام کرکے رقم بنا لینا۔
ٹکے سے کٹنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) فرفر پڑھنا۔ بہت روانی کے ساتھ پڑھنا فراٹے بھرنا (۲) کانپنا۔ بہت زیادہ سردی یا جاڑہ لگنا۔ سردی یا جاڑے سے دانت بجنا (۳) حقے کا کڑاکے کے ساتھ بولنا۔
ٹکے سیر مارے مارے پھرنا۔ (ا۔محاورہ) ناقدری ہونا۔ پوچھ نہ ہونا۔
ٹکے کا آدمی۔ ٹکے ٹکے کے آدمی۔ (صف) کم حیثیت۔ بے رتبہ آدمی۔
ٹکے کا ٹھرا پینا۔ (ا۔محاورہ) سستی شراب بھی تھوڑی ہی نصیب ہونا۔ جو آدمی مفلسی کی وجہ سے اپنے آرام و آسائش پر زیادہ نہ خرچ کر سکے اس کے بارے میں یہ محاورہ بولا جاتا ہے۔
ٹکے کا سارا کھیل۔ (ا۔مثل) دولت ہی سے سب کچھ ہوتا ہے۔ پیسہ سارے کام بناتا ہے۔

ٹکے کا کام کرنا۔ (ا۔ محاورہ) ایسا کام کرنا جس کا معاوضہ بہت تھوڑا ہو (۲) صرف وہ کام کرنا جس میں کچھ ملے۔

ٹکے کی اوقات۔ (ا۔ مث) مفلسی۔ غریبی۔ چھوٹی حیثیت۔

ٹکے کی بُڑھیا نو ٹکے سر منڈائی۔ (ا۔ مثل) سستی چیز یا تھوڑے فائدے کے لیے بہت خرچ کرنا۔

ٹکے کی مُرغی چھ ٹکے محصول۔ (مثل) دیکھیے ٹکے کی بُڑھیا نو ٹکے سر منڈائی۔

ٹکے کی نہاری میں ٹاٹ کا ٹکڑا۔ (مثل) تھوڑے یا کم دام خرچ کرکے اچھی چیز حاصل نہیں کی جا سکتی (۲) جب تک قسمت ساتھ نہ دے فائدہ نہیں ہوتا (ایک شخص نے نہاری منگوائی۔ اس میں ٹاٹ کا ٹکڑا نکلا۔ اس نے ملازم سے کہا تو اس نے جواب دیا کہ ٹکے کی نہاری میں سے کیا زربفت کا ٹکڑا نکلتا؟)۔

ٹکے کے واسطے مسجد ڈھانا۔ (ا۔ محاورہ) بہت تھوڑے فائدے کے لیے ایک نامعقول یا قابلِ اعتراض حرکت کرنا۔

ٹکے گز کی۔ (ا۔ صف) بہت سستی۔ معیار سے گری ہوئی۔

ٹکے گز کی چال چلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کفایت سے کام لینا۔ کم خرچ کرنا۔ (۲) میانہ روی اختیار کرنا (۳) عیاری اور چالاکی برتنا۔

ٹکے والی۔ (ا۔ مث) سستی قسم کی فاحشہ۔ رنڈی۔

ٹکا رہنا۔ (ہ۔ مص) اپنی جگہ نہ چھوڑنا (۲) سہارے سے کھڑا رہنا۔ (۳) کسی جگہ ٹھہرا رہنا۔

ٹِکانا۔ (ٹِ۔ کا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) کسی چیز کو کسی دوسری چیز کے سہارے کھڑا کرنا یا رکھنا (۲) کسی چیز کا ٹیکن لینا یا اسے ٹیکن بنانا (۳) مکان یا ہوٹل وغیرہ میں ٹھہرانا (۴) مارنا یا لگانا (۵) سہارا لینا۔

ٹِکانی۔ (ٹ۔ کا۔ نی) [ہ۔ ا۔ مث] وہ لکڑی جو گاڑی میں اس لیے لگاتے ہیں کہ چھتری کے ڈنڈوں کی جھونک سنبھالے۔

ٹِکاؤ۔ (ٹ۔ کا۔ او) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) قیام (۲) سکونت (۳) ٹھہراؤ (۴) پائداری۔

ٹِکاؤ۔ (ٹ۔ کا۔ اُو) [ہ۔ صف] پائدار۔ مضبوط۔ دیرپا۔

ٹِکائی۔ (ٹ۔ کا۔ ای) [ہ۔ ا۔ مث] ٹکنے۔ قیام کرنے۔ رُکنے یا ٹھہرنے کا کرایہ۔

ٹکٹ۔ (Ticket) ٹِ۔ کٹ) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) کاغذ کا وہ مستطیل ٹکڑا جو کسی چیز کے دام یا کرایہ لے کر بطور رسید دیا جائے اور جسے دکھا کر کہیں داخل ہوا جا سکے یا بس یا ٹریم یا ریل گاڑی میں سوار ہوا جا سکے (۲) تانگوں کا پتا (۳) ڈاک کا اسٹامپ (۴) اجازت نامہ (۵) پاس۔ پاسپورٹ لیبل۔ بیج (۶) نمبر یا نام کی آہنی تختی (۷) سوداگری کے مال کا پرچہ جس پر کارخانے کا نام لکھا ہوتا ہے (۸) الیکشن میں بطور امیدوار کھڑے ہونے کے لیے پارٹی کی طرف سے اجازت نامہ۔

ٹکٹ چسپاں۔ ٹکٹ دار۔ جس پر ڈاک کے ٹکٹ لگے ہوئے ہوں

ٹُک ٹُک کرنا۔ (ق۔ مص) گھورنا۔

ٹِکٹکی۔ (ٹِک۔ ٹِ۔ کی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) لکڑی یا لوہے کا ایک ڈھانچہ جس کے ساتھ مجرموں کے ہاتھ پاؤں باندھ کر کوڑے یا بید مارتے ہیں۔ وہ تین لکڑیاں جن سے ملزم کو باندھ کر سزائے تازیانہ دیتے ہیں (۲) چپکلی (۳) تاک۔ نظر۔ نظارہ۔ دونوں ٹ مکسور اور مفتوح دونوں طرح آتی ہیں۔

ٹکٹکی باندھنا (لگانا)۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی طرف برابر دیکھے جانا۔ گھورتے رہنا۔ تکے جانا۔ پلک جھپکائے بغیر دیکھے جانا۔ آنکھیں لڑانا۔

ٹکٹکی پر کھڑا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) مرغوں کی لڑائی میں کوئی بہادر مرغ دشمن کی ضرب سے مر جاتا ہے مگر میدان سے نہیں ہٹتا تو اس وقت زمین میں تین لکڑیاں گاڑ کر اس مرغ کی لاش ان لکڑیوں پر رکھ دیتے ہیں اور زندہ مرغ کو لاش پر لا کھڑا کرتے ہیں۔ اگر وہ لات مار کر لاش کو ٹکٹکی سے نیچے گرا دے تو قطعی طور پر فاتح مان لیا جاتا ہے لیکن اگر بھاگ نکلے تو بازی ہار جاتا ہے۔

ٹکٹکی سے باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) تپائی یا لکڑیوں کے ساتھ باندھ کر مارنا کوڑے لگانا۔

ٹکٹکی لگنا۔ ٹکٹکی لگ جانا۔ (ا۔ محاورہ) نظر جمنا۔ نظر لڑنا۔ غور سے دیکھنا۔

ٹک جانا۔ (ہ۔ مص) رُکنا۔ ٹھہر جانا (۲) کسی جگہ عارضی قیام کرنا (۳) صبر کرنا۔

ٹکر۔ (ٹک۔ کر) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) تصادم۔ دو چیزوں کا آپس میں لڑ جانا (۲) دھکا ٹھوکر۔ ٹھیس۔ صدمہ (۳) پیشانی پر پیشانی مارنا (۴) نقصان۔ گھاٹا (۵) ہمسر۔ برابر (۶) مقابلہ۔ مٹھ بھیڑ (۷) برابری۔ مشابہت۔

ٹکر اُٹھانا۔ ٹکر جھیلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چوٹ سہنا۔ مار برداشت کرنا۔ سختیاں اُٹھانا (۲) نقصان یا مصیبت برداشت کر لینا (۳) زبردست سے مقابلہ کرنا (۴) ڈراوے میں نہ آنا۔

ٹکر کھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) لڑ جانا۔ ٹکرا جانا (۲) مٹھ بھیڑ ہو جانا (۳) لڑکھڑانا۔ (۴) کسی سے مقابلہ کرنا (۵) چوٹ کھانا۔ مقابلے کا ہونا۔ ہم پلہ ہونا۔

ٹکر لڑنا۔ (ا۔ محاورہ) سر سے سر ٹکرا جانا۔ اپنی پیشانی دوسرے کی پیشانی پر مارنا۔

ٹکر لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پیشانی پر پیشانی مارنا (۲) در۔ دیوار یا ستون وغیرہ پر پیشانی مارنا (۳) سر سے ضرب لگانا۔ صدمہ پہنچانا۔

ٹکر لگنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی چیز سے ٹکرا جانا (۲) صدمہ یا تکلیف پہنچنا (۳) نقصان ہو جانا۔

ٹکر لینا۔ (ا۔ محاورہ) مقابلہ کرنا۔ ہمسری کرنا (۲) کشتی لڑنے میں پہلوانوں کا سر ٹکرانا (۳) ہاتھیوں کا لڑنے میں ایک دوسرے کے ٹکر مارنا (۴) صدمہ سہنا۔

ٹکر مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سر مارنا۔ اپنے سر سے دوسرے کے سر پر ضرب لگانا (۲) مقابلہ کرنا (۳) ٹکر لگانا۔

ٹکریں مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سر پٹخنا۔ کسی چیز (دیوار وغیرہ) سے سر ٹکرانا۔ دکھاوے کی نماز پڑھنا۔ بے دلی سے سجدے کرنا (۲) بے فائدہ کوشش کرنا (۳) تلاش اور تجسس کے باوجود مقصد حاصل نہ کر سکنا۔

ٹکرلتے پھرنا۔ (مص) تلاش کرتے پھرنا۔ ڈانواں ڈول پھرنا۔

ٹکرا جانا۔ (ہ۔ مص) (۱) مقابلہ ہو جانا (۲) اتفاقاً مل جانا (۳) دو چیزوں کا آپس میں ٹکر کھانا۔

ٹکرا دینا۔ (ہ۔ مص) (۱) کسی چیز کو کسی دوسری چیز پر مارنا یا اس سے بھڑانا (۲) دو آدمیوں کو ایک دوسرے سے لڑا دینا۔

ٹکرانا۔ (ٹک۔ را۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) ایک کی دوسرے سے ٹکر ہو جانا (۲) دو کی ٹکر کرا دینا (۳) دوسروں کو ٹکر کھلا دینا (۴) لڑ جانا۔ بھڑ جانا (۵) ڈھونڈنا

تلاش کرنا (۶) حیران و سرگردان پھرنا۔

ٹُکُر ٹُکُر۔ (ٹُکُر۔ ٹُکُر) (اُ۔ صف) حیرت سے۔ حیرانی سے۔ حسرت سے۔ شوق سے دیکھنا۔

ٹُکَّڑ۔ (ٹِک۔ کَر) (ہ۔ ا۔ مذ) موٹی اور بہت سخت روٹی۔

ٹُکڑ۔ (ٹُ۔ کَڑ) (ہ۔ ا۔ مذ) ٹکڑا کا مخفف (۱) روٹی کا ٹکڑا (۲) بہت تھوڑا سا۔

ٹُکڑ خور۔ (۱) دوسروں کا بچا کھچا کھا کر گذارا کرنے والا (۲) طفیلیہ (۳) دوسروں کا محتاج۔

ٹُکڑ گدا۔ وہ فقیر جو گھر گھر مانگ کر روٹیوں کے ٹکڑے اکٹھے کرے۔

ٹُکڑا۔ (ٹُک۔ ڑا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) حصّہ (۲) پھانک (۳) پُرزہ (۴) جُزو۔ (۵) ریزہ (۶) روٹی (۷) نوالہ۔ لقمہ۔ (۸) پارچہ (۹) تقسیم۔ کسر (۱۰) فصل فقرہ (۱۱) پارہ (۱۲) قطعہ (۱۳) روزی۔ رزق (۱۴) پیراگراف۔ (۱۵) شق۔

ٹکڑا توڑنا۔ (ا۔ محاورہ) روٹی کھانا۔

ٹکڑا ٹیڑا۔ روٹی کا ٹکڑا (ٹیڑا تابع مہمل ہے)۔

ٹکڑا چکھ لینا۔ (ا۔ محاورہ) تھوڑا سا کھا لینا۔ شریک طعام ہو جانا۔

ٹکڑا دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) فقیر کو روٹی کا ٹکڑا دینا (۲) کسی کو رزق دینا۔ روٹی دینا (۳) وظیفہ دینا۔ روزی دینا۔

ٹکڑا سا توڑ کر ہاتھ میں دینا۔ ٹکڑا سا توڑ کر ہاتھ پر دھر دینا (رکھ دینا) (مثل) صاف جواب دینا۔ کچھ لگی لپٹی نہ رکھنا۔ دو ٹوک جواب دینا۔

ٹکڑا مانگنا۔ (ا۔ محاورہ) بھیک مانگنا۔ گداگری کرنا۔

ٹکڑا میسر نہ آنا۔ (ا۔ محاورہ) روٹی نہ ملنا۔ بھوکوں مرنا۔

ٹکڑا نہ توڑنا۔ (۱) بالکل نہ کھانا۔ لقمہ نہ اٹھانا (۲) شرکت یا سہارے کے بغیر قدم نہ اٹھانا۔

ٹکڑوں پر پڑنا۔ ٹکڑوں پر پڑے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مُفت کی روٹیاں کھانا۔ دوسروں کی کمائی پر گذر کرنا۔ پرائی روٹی پر پڑا ہونا۔

ٹکڑوں پر پلا ہوا۔ (ا۔ صف) بچپن سے کسی غیر کے گھر پلا ہوا۔ غلام۔ نوکر۔

ٹکڑے اُڑانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پھاڑ کر دھجی دھجی کر دینا (۲) کھال اُڑا دینا۔ (۳) اعضائے جسمانی کو پارہ پارہ کر ڈالنا (۴) چونے یا مسالوں سے زبان کٹ جانا۔

ٹکڑے اُڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دھجی دھجی ہونا (۲) پارہ پارہ ہونا (۳) کھال یا زبان کٹنا۔ (۴) پاش پاش ہونا۔

ٹکڑے پکانا۔ (ا۔ محاورہ) سوکھی روٹی یا نان پاؤ (ڈبل روٹی) یا شیرمال کے ٹکڑے دودھ، گھی یا شکر میں پکانا۔

ٹکڑے توڑنا۔ (ا۔ محاورہ) مُفت کی روٹیاں توڑنا۔ پرائی کمائی پر گذارا کرنا۔ طفیلی ہونا۔

ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پُرزے پُرزے کرنا (۲) پارہ پارہ کرنا (۳) قیمہ کر دینا۔

ٹکڑے کرنا۔ (ا۔ محاورہ) حصّے کرنا۔ تقسیم کرنا۔ بانٹنا (۲) توڑنا (۳) پرزے پرزے کرنا۔

ٹکڑے کے کارن مارے مارے پھرنا۔ روٹی کھانے، پیٹ بھرنے یا روزگار ڈھونڈنے کے لیے جا بجا پھرنا (۲) بھیک مانگ مانگ کر گذارا کرنا

ٹکڑے لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) حصّے جوڑنا (۲) کسی قصّے یا داستان میں اپنی طرف سے اضافے کرنا۔

ٹکڑے دے (دے کے) بچھڑا پالا، سینگ (لگے جب) لے کر مارن آیا۔ (مثل) بچھڑے کو روٹی کے ٹکڑے کھلا کھلا کر بڑا کیا، مگر جب اس کے سینگ نکلے تو مارنے لگا۔ احسان فراموش انسان یا اس موقع پر کہتے ہیں جب کسی کو نیکی کے بدلے بُرائی ملے۔

ٹکڑے کھائے دن بہلائے۔ کپڑے پھٹے گھر کو آئے۔ (مثل) یہ مثل نکمّے اور نکھٹو آدمی پر کہی جاتی ہے جو کمانے کے ارادہ سے گھر سے نکلے، مگر مانگ تانگ کر وقت گزارتا ہے اور جب تن کے کپڑے پھٹنے لگیں تو گھر واپس آ جائے۔

ٹکڑے مانگ کھانا۔ پونجی گانٹھ باندھنا۔ (مثل) عقلمند کنجوس کی عادت بیان کی ہے کہ اپنا خرچ دوسروں سے مانگ تانگ کر پورا کر لیتا ہے اور جو کچھ اس کے پاس ہو اسے چھپا چھپا کر رکھتا ہے۔

ٹُکُر ٹُکُر۔ (ٹُ۔ کُر۔ ٹُ۔ کُر) (ہ۔ تابع فعل) حیرت سے۔ تعجب سے۔ حسرت سے۔

ٹُکُر ٹُکُر دیدم دم نہ کشیدم۔ دیکھیے ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم۔

ٹُکُر ٹُکُر دیکھنا۔ حیرت سے دیکھنا۔ حسرت یا شوق سے دیکھنا۔

ٹُکڑی۔ (ٹُک۔ ڑی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) شیشے کا یا آئینے کا ٹکڑا (۲) کبوتروں یا پرندوں کا غول یا جھنڈ (۳) گروہ۔ جماعت (۴) فوج کا دستہ (۵) کپڑے کا تھان (۶) جواریوں کا مجمع (۷) پوران ماشی کا میلا۔

ٹُکڑی لگنا۔ (ا۔ محاورہ) جواریوں کا ایک جگہ اکٹھے ہو کر جوا کھیلنا (۲) جمع ہونا۔

ٹِکس۔ (ٹِ۔ کَس) (انگ۔ ا۔ مذ) لفظ ٹیکس (Tax) کی بگڑی ہوئی شکل۔ محصول۔ لگان۔ مال گذاری۔

ٹِکسال۔ (ٹِک۔ سال) (ہ۔ ا۔ مث) وہ جگہ جہاں سکّے ڈھالے جائیں۔ دارالضرب۔

ٹکسال باہر۔ (۱) وہ سکّہ جو ٹکسال میں تیار نہ ہوا ہو (۲) وہ الفاظ جو مستند نہ ہوں مروّج نہ ہوں۔ متروک ہوں۔ غیر معتبر ہوں (۳) وہ محاورات جو اہلِ زبان نہ بولتے ہوں (۴) وہ اہلِ فن جو کسی فن میں کسی اُستادِ کامل کا شاگرد نہ ہو (۵) وہ شخص جو اَن پڑھ اور بدتمیز ہو۔

ٹکسال چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) روپے کا ٹکسال میں بننا یا پرکھا جانا۔ (۲) کسی علم یا فن میں کمال حاصل کر لینا۔ اُستاد مانا جانا (۳) بے حیائی میں پختہ ہو جانا۔ بدنامی کی آخری حد پر جا پہنچنا۔

ٹکسال کا چھوٹا۔ ٹکسال کا کھوٹا۔ (ا۔ صف) (۱) وہ روپیہ جو ٹکسال میں ٹوٹ پھوٹ یا خراب ہو گیا ہو (۲) لاڈ سے خراب ہوا ہو۔ مشہور بدمعاش۔ حرامی۔

ٹکسال میں دھکا لگ جانا۔ (ا۔ محاورہ) بہت خرچ ہو جانا۔

ٹکسال والی ۔ وہ طوائف جس کے ہاں دولت بہت ہو۔
ٹکسالی ۔ (ٹِک ۔ سالی) (ہ ۔ ا ۔ مذ) ٹکسال کا داروغہ۔ منٹ ماسٹر (Mint Master) (صف) جس پر ٹکسال کی ضرب لگی ہوئی ہو۔ کھرا۔ درست۔ آزمودہ۔ جانچا ہوا (۳) رائج۔ مانا ہوا۔
ٹکسالی آدمی ۔ (ا۔ مذ) ایماندار۔ کھرا (طنزاً) بدمعاش۔ چالاک۔ مکّار۔ بے حیا۔
ٹکسالی بات ۔ (ا۔ مث) کھری۔ پکّی۔ سچی۔ تلی بات۔
ٹکسالی روپیہ ۔ (ا۔ مذ) وہ روپیہ جو ٹکسال میں بنا ہو۔ کھرا روپیہ۔
ٹکسالی (بولی) زبان ۔ اہلِ زبان کی تسلیم کی ہوئی۔ فصیح اور مستند زبان
ٹِکلی ۔ (ٹِک ۔ لی) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) ماتھے کا ایک زیور۔ ٹیکا (۲) دھات کا چھوٹا سا گول ٹکڑا۔ چھوٹی سی روٹی۔
ٹُک ٹُک کرنا ۔ (ق ۔ مص) گھورنا۔ نظر جما کے دیکھنا۔
ٹُکنا ۔ (ٹُک ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) ٹانکا جانا۔ سیا جانا۔ جڑا جانا۔ پرویا جانا (۲) گوٹا موتی مقیش وغیرہ لگنا (۳) کندریتی اور کندسوہن کا تیز ہونا۔
ٹِکنا ۔ (ٹِک ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) ٹھہرنا۔ رکنا۔ رہ جانا۔ وقتی طور پر قیام کرنا۔ (۲) سہارے سے کھڑا ہونا۔ تہ نشین ہونا۔
ٹُکوا ۔ (ٹُک ۔ وا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایک اوزار جس سے چارہ کاٹتے ہیں۔
ٹُکوانا ۔ (ٹُک ۔ وا ۔ نا) (ہ ۔ مص) ٹانکنا کا متعدیُ المتعدی۔
ٹکور ۔ (ٹَ ۔ کور) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) بھوسی یا ریت کی گرم پوٹلی سے چوٹ کو سینکنے کا عمل (۲) پلٹس (۳) چوٹ دھکّا۔ ٹھیس۔ ہلکی ضرب۔ (۴) نقارے کی آواز۔
ٹکور کرنا ۔ (مص ۔ مرکب) چوٹ کو سینکنا۔
ٹکورا ۔ (ٹَ ۔ کو ۔ را) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (ق) ڈنکا۔ نوبت کی آواز۔
ٹکورنا ۔ (ٹَ ۔ کور ۔ نا) (ہ ۔ مص) سینکنا۔ پوٹلی یا گرم کپڑے سے چوٹ کو حرارت پہنچانا۔
ٹُکھائی ۔ ٹُکھیائی ۔ (ٹُک ۔ ہا ۔ ئی ، ٹُکھ ۔ یا ۔ ئی) (ہ ۔ ا ۔ مث) ادنیٰ درجے کی کسبی۔ گھٹیا قسم کی رنڈی۔
ٹِکی ۔ (ٹِک ۔ کی) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) ٹکیا۔ چھوٹی سی روٹی (۲) تھوڑی آمدنی۔ محدود ذریعۂ معاش (۳) پہنچ۔ رسوخ۔ اثر۔
ٹِکی لگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ننھی سی روٹی تنور میں لگانا (۲) وہ تھوڑا کام کیے جانا جس سے تھوڑی سی آمدنی ہوتی رہے (۳) کسی حق کی وجہ سے کچھ حاصل کرنا
ٹِکی لگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) فائدہ حاصل ہونا۔ کامیاب ہونا۔
ٹِکیا ۔ (ٹِک ۔ یا) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) چھوٹی روٹی (۲) قرص۔ چکتی (۳) تمباکو کی گولی جو چلم میں رکھ کر پی جاتی ہے (۴) لِٹّری۔ لگدی (۵) پیشانی کے اوپر کا حصہ (۶) دواؤں کی گولی (۷) انگریزی مٹھائی کی گولی (۸) کٹے ہوئے کوئلوں کی ٹکیا جسے چلم میں تمباکو کے اوپر رکھتے ہیں۔
ٹِکیا چور ٹی ۔ (ا ۔ مث) بد دیانت ملازمہ۔
ٹکیت ۔ ٹکیتا ۔ (ٹَ ۔ کیت ۔ ٹَ ۔ کے ۔ تا) (ہ ۔ صف) مال دار۔ دولتمند جس کے پاس ٹکا (روپیہ پیسہ) ہو۔
ٹکینا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا ٹیکس جو چرائی پر لیا جاتا ہے۔

ٹ ــــ گ

ٹگٹ ۔ (ق ۔ ا ۔ مذ) ورق۔
ٹگھلانا ۔ (ٹِگھ ۔ لا ۔ نا) (ہ ۔ مص) (ق) پگھلانا۔ پتلا کرنا۔
ٹِگھلنا ۔ (ٹِ ۔ گھَل ۔ نا) (ہ ۔ مص) (ق) گلنا۔ پگھلنا۔

ٹ ــــ ل

ٹل ۔ (ا ۔ فعل) ٹلنا مصدر کا صیغۂ امر۔
ٹل جانا ۔ (مص ۔ مرکب) (۱) جگہ سے ہٹنا (۲) کسی کام سے باز رہنا (۳) اِدھر اُدھر ہو جانا (۴) چشم پوشی کرنا (۵) بیت جانا (۶) آہستہ آہستہ کھسک جانا۔
ٹلّا ۔ (ٹَل ۔ لا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) دھکّا (۲) گھسّا (۳) رگڑا۔ جماع کے وقت کی ضرب۔
ٹلّے نویسی ۔ (ا ۔ مث) (۱) بے کاری (۲) بے فائدہ کام کرنا (۳) آوارگی۔ ناجائز کام۔
ٹلّے نویسی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بے کار پھرنا (۲) بے فائدہ کام کرنا (۳) بے کار کی خوشامد کرنا (۴) ناجائز خدمت کرنا۔
ٹلانا ۔ (ٹ ۔ لا ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) بہانے کرنا (۲) ہٹانا۔ سرکانا (۳) دیر کرنا۔ ڈھیل دینا (۴) ضائع کرنا (۵) بہکانا۔
ٹلب ۔ (ٹَ ۔ لَب) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (ق) پرزہ۔ ٹکڑا۔ حصّہ۔ ذرّہ۔
ٹلبلانا ۔ (ٹِل ۔ بَ ۔ لا ۔ نا) (ہ ۔ مص) آواز کے ساتھ دست آنا (۲) لڑکھڑانا۔ (۳) ترسانا۔ للچانا۔
ٹل ٹل کرنا ۔ (ہ ۔ مص) بدزبانی کرنا۔ گستاخی سے کلام کرنا۔ بک بک کرنا۔
ٹل جانا ۔ (ہ ۔ مص) (۱) اِدھر اُدھر ہو جانا (۲) گزر جانا (۳) بھاگ جانا (۴) چشم پوشی کرنا (۵) پرے چلے جانا (۶) کسی کام سے باز رہنا۔
ٹلکنا ۔ (ٹَ ۔ لَک ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) آہستہ آہستہ چلنا۔ سہج سہج چلنا (۲) بوڑھوں کی طرح لڑھکتے ہوئے چلنا (۳) پھل کا درخت سے گرنا (۴) گزر جانا۔ مر جانا (۵) ٹہلنا۔
ٹلّم ۔ (ٹَل ۔ لَم) (اُر ۔ صف) (۱) فضول۔ مہمل (۲) بے کار۔
ٹلنا ۔ (ٹَل ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) جگہ سے ہٹنا (۲) کسی کام سے باز رہنا (۳) ہٹ جانا (۴) حیلے بہانے سے اِدھر اُدھر ہو جانا (۵) کسی خاص وجہ سے موقع پر موجود نہ رہنا (۶) گزرنا۔ بیتنا۔
ٹلوا ۔ (ٹَل ۔ وا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) ٹال کا مالک یا چوکیدار۔
ٹلوا ۔ (ٹِل ۔ وا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) ٹیڑھی اور گٹھیلی لکڑی (۲) استرا (۳) خوشامدی (۵) چھوٹے قد کا ہیچ پوچ سا آدمی۔
ٹلی لِلی ۔ (ٹِ ۔ لی ۔ لِ ۔ لی) (ہ ۔ ا ۔ مث) ہاتھ کی درمیانی انگلی دوسرے کو چڑانے کے لیے نچاتے وقت چلا چلا کر بولتے ہیں۔ ٹلی لِلی لِلی لِلی۔
ٹلیا ۔ (ٹِل ۔ یا) (ہ ۔ ا ۔ مث) (ق) (۱) چوزہ۔ مرغی کا بچہ۔ چھوٹی مرغی (۲) (طنزاً)

ٹلیتیں - (ٹَل-لِیں) (ہ-ا-مث) گپیں۔ بے بنیاد باتیں۔
ٹلیتیں مارنا - (۱-محاورہ) گپیں ہانکنا (۲) فضول باتیں کرنا۔

ٹ ــــ م

ٹما - (ٹُم-ما) (ہ-ا-مذ) (۱) بونا۔ ٹھگنا (۲) دبلا پتلا آدمی۔
ٹما ٹھما - (ہ-صف) کمینے۔ رذیل۔ ایرے غیرے۔
ٹماخ۔ ٹماک - (ٹِ-ماخ۔ ٹِ-ماک) (ہ-ا-مث) (۱) عورتوں کا بناؤ سنگار۔ ٹیپ ٹاپ (۲) شان و شوکت (۳) نمود و نمائش۔
ٹمبر - (Timber) (ٹِم-بر) (انگ-ا-مث) عمارتی لکڑی۔ شہتیر۔ تنا۔
ٹمبر مرچینٹ - (Timber Merchant) سوداگر چوب عمارتی لکڑی بیچنے والا۔
ٹمپا - (ٹُم-پا) (ق-ا-مذ) کپّہ۔
ٹمپرنس - (Temperance) (انگ-ا-مث) پرہیز۔ پرہیزگاری اعتدال۔ میانہ روی (۲) شراب سے بچنا۔
ٹمپریچر - (Temperature) (ٹَم-پ-رے-چَر) (انگ-ا-مذ) (۱) درجۂ حرارت۔ گرمی اور سردی کی کیفیت یا درجہ (۲) موسم۔
ٹم ٹم - (ٹَم-ٹَم) (انگ-ا-مث) دو پہیوں کی انگریزی گاڑی جس پر ٹپ وغیرہ نہیں ہوتا (انگریزی لفظ (Tendem) کا ہند)
ٹِم ٹِم - (ٹِم-ٹِم) (ہ-ا-مث) (۱) ہلکی ہلکی بارش۔ پھوار (۲) ہلکی سی آواز۔
ٹمٹمانا - (ٹِم-ٹِ-ما-نا) (ہ-مص) (۱) ہلکی ہلکی روشنی دینا۔ جھلملانا (۲) مرنے کے قریب ہونا (۳) چراغ بجھنے کو ہونا (۴) ذرا ذرا آنکھیں کھولنا۔
ٹمٹماہٹ - (ٹِم-ٹِ-ما-ہٹ) (ہ-ا-مث) ہلکی روشنی۔ جھلملاہٹ۔
ٹمکی - (ٹُم-کی) (ق-ا-مذ) ایک چھوٹا سا نقارہ۔ ڈھنڈورا۔
ٹمکی پیٹنا - ڈھنڈورا پیٹنا۔
ٹمنا - (ٹُم-نا) (ق-مص) چھیڑنا۔

ٹ ــــ ن

ٹن - (ہ-ا-مث) گھنٹے یا دھات کے کسی برتن کی آواز۔ ٹن کار۔ جھن کار (۲) غرور۔ گھمنڈ (۳) شیخی۔ نمود و نمائش۔
ٹن (Ton) (انگ-ا-مذ) (۱) ۲۸ من کا ایک وزن۔ ۲۲۴۰ پونڈ وزنی سامان کو تولنے کا پیمانہ (۲) جہاز کی اندرونی وسعت اور باربرداری کی گنجائش کا پیمانہ۔
ٹن ٹن - (ہ-ا-مث) گھنٹے یا دھات کے ہر برتن سے بار بار نکلنے کی آواز۔
ٹن ٹن کرنا - (مص-مرکب) گھنٹا یا دھات کا برتن بجانا۔
ٹن ٹنانا - دیکھیے ٹن ٹن کرنا۔
ٹن - (Tin) (انگ-ا-مذ) ٹین۔ سفید رنگ کی ملائم دھات جس سے ڈبے برتن وغیرہ بنتے ہیں۔ دیکھیے ٹین۔

ٹنا - (ٹَ-نا) (ہ-ا-مذ) گوشت کا وہ بڑھا ہوا ٹکڑا جو عورت کی فرج میں ہوتا ہے۔
ٹنا - (ٹُن-نا) (ہ-ا-مذ) (۱) وہ پتلی سی مختصر لکڑی یا تنکا جو ترکاری یا پھل کے بالائی حصّے یا پینیدے میں لگا ہوتا ہے (۲) گھنڈی۔ عورت کی چھاتی کی گھنڈی۔ سرپستان (۳) ٹُن۔ دستی۔
ٹنانا - (ٹَ-نا-نا) (ہ-مص) تاننا۔ تننا۔ کھینچنا۔ کسنا۔ بڑھانا۔ پھیلانا۔
ٹنٹا - (ٹَن-ٹا) (ہ-ا-مذ) جھگڑا۔ فساد۔ لڑائی۔ تکرار۔ ردوکد۔ قضیہ۔
ٹنٹا مت کر جب تک بن ٹنٹے ہوئے کام۔ ٹنٹا بس کی بیل ہے یا کامت لے نام - (مثل) فساد جھگڑا نہ کر۔ جب تک جھگڑا کیے بغیر کام ہو اس وقت تک جھگڑا نہ کرنا ہی اچھا۔ جھگڑا زہر (بس) کی بیل ہے اس کا تو نام ہی نہ لے۔ مطلب یہ کہ جھگڑے میں نقصان ہی نقصان ہوتا ہے۔
ٹنٹے باز - فسادی۔ جھگڑالو۔ ردوکد کرنے والا۔
ٹنٹا - (ٹُن-ٹا) (ہ-صف-و-ا-مذ) ہاتھ کٹا آدمی۔ دیکھیے ٹنڈا۔
ٹن ٹن - (ٹُن-ٹُن) (ہ-ا-مث) ساز درست کرتے وقت تاروں کی آواز۔ ساز کی آواز جس وقت اسے ملایا جا رہا ہو۔
ٹنٹنا - (ٹُن-ٹُ-نا) (ہ-ا-مذ) (۱) بٹن (۲) سرپستان (۳) پھل یا ترکاری کے پینیدے میں لگا ہوا تنا۔ دیکھیے ٹنا۔
ٹنچ - (ہ-صف) (ق) (۱) بہت تھوڑا (۲) بہت چھوٹا (۳) حقیر (۴) کم ظرف۔
ٹنچ بھڑانا۔ ٹنچ لڑانا - (۱-محاورہ) (۱) جوئے میں بہت تھوڑی رقم لگانا۔ تھوڑی رقم سے کھیلنا (۲) آہستہ آہستہ جیتنا (۳) تھوڑے سرمائے سے بڑا کام کرنا (۴) تھوڑا لگا کر زیادہ کمانے کی کوشش کرنا۔
ٹنچ - (ہ-صف) (۱) مستعد۔ تیار۔ آمادہ (۲) سنگدل۔ بخیل (۳) چالاک۔
ٹنچ بنا ہونا - (۱-محاورہ) مستعد ہونا۔ تیار ہونا۔ کمربستہ ہونا۔
ٹنچ رہنا - (۱-محاورہ) آمادہ۔ تیار۔ مستعد رہنا۔ لیس رہنا۔
ٹنڈ - (ہ-ا-مث) لوٹا۔ بدھنا۔ وہ برتن جو رہٹ سے پانی نکالنے کے لیے لگایا جاتا ہے۔
ٹنڈ - (ہ-ا-مذ) (۱) وہ لکڑی یا ہاتھ جسے کاٹ دیا گیا ہو (۲) درخت کا ایسا تنا جس پر شاخیں نہ ہوں (۳) کٹا ہوا ہاتھ (۴) بازو کا وہ حصّہ جو ہاتھ کٹ جانے کے بعد باقی رہ جائے (۵) کٹی ہوئی دم۔
ٹنڈا - (ٹِن-ڈا) (ہ-ا-مذ) سبز رنگ کی ایک ترکاری۔ جو ٹماٹر کے برابر ہوتی ہے۔
ٹنڈا - (ٹُن-ڈا) (ہ-صف) (۱) وہ آدمی جس کے ہاتھ نہ ہوں۔ جس کا ایک ہی ہاتھ ہو۔ جس کے ہاتھ کاٹ ڈالے گئے ہوں (۲) سست اور نکما انسان۔
ٹنڈر - (Tender) (ٹِن-ڈَر) (انگ-ا-مذ) ٹھیکے کی درخواست جس میں نرخ کی تفصیل دی گئی ہو۔
ٹنڈوار - (ٹُنڈ-دار) (ہ-ا-مث) (ق) وہ لکڑیاں جو کمرے کی دیوار دل میں چھت کے نیچے اس لیے لگاتے تھے کہ ان میں چادر باندھی جائے۔ تاکہ چھت سے جو مٹی گرے وہ کمرے کے فرش پر نہ پڑے۔

ٹُنڈی۔ (ٹُن۔ڈی) (ہ۔ا۔مث) (۱) ناف (۲) بازو (۳) وہ عورت جس کا ایک ہاتھ ہو۔
ٹنڈیاں باندھنا۔ ٹنڈیاں کسنا۔ (۱۔محاورہ) ہاتھوں یا بازوؤں کو جکڑنا (۲) گرفتار کرلینا (۳) مجرم کے ہاتھ اس کی پشت کے پیچھے باندھنا۔ مشکیں باندھنا۔
ٹُنڈیاں کھینا۔ (۱۔محاورہ) پکڑا جانا۔ گرفتار ہونا۔
ٹنڈیانا۔ (ٹُنڈ۔یا۔نا) (ہ۔مص) (ق) ٹنڈیاں باندھنا۔ ہاتھ پیچھے باندھنا۔ مشکیں باندھنا۔
ٹنڈیرا۔ (ٹن۔ڈی۔را) (ہ۔ا۔مذ) سازوسامان۔ اسباب۔ وہ اسباب یا چیزیں جو کسی کی ملکیت ہوں (حقارت واستہزا سے)۔
ٹنڈیل۔ (ٹن۔ڈیل) (ہ۔ا۔مذ) قلیوں یا خلاصیوں کا افسر (۲) میگزین کا داروغہ۔
ٹنک۔ (ٹ۔نک) (ہ۔ا۔مث) (۱) سخت یا ناگوار آواز (۲) دھات کے اور چینی کے برتنوں کی جھنکار (۳) درد کی تپک۔ چوٹ کی کسک۔ ٹیس (۴) ہمت۔ دلیری۔ جوش۔
ٹنکار۔ (ٹن۔کار) (ہ۔ا۔مث) (۱) کمان کی تانت کی آواز (۲) غلیل کی آواز (۳) جھنکار
ٹنکارنا۔ (ٹن۔کار۔نا) (ہ۔مص) (۱) کمان کی تانت کھینچ کر آواز نکالنا (۲) چینی یا مٹی کے برتن کو بجا کر دیکھنا کہ ٹوٹا ہوا تو نہیں ہے۔
ٹنکانا۔ (ٹن۔کا۔نا) (ہ۔مص) ٹنکوانا۔ سلوانا۔ جُڑوانا۔
ٹنکائی۔ (ٹن۔کا۔ای) (ہ۔ا۔مث) (۱) ٹانکنے کی اُجرت یا مزدوری (۲) ٹانکنے کا عمل یا کام۔ سیا جانا۔ سلنا۔ جڑا جانا۔
ٹنکچر۔ (Tincture) (ٹنک۔چر) (انگ۔ا۔مث) ایک جراثیم کش دوا جو زخموں پر لگائی جاتی ہے۔
ٹنکنا۔ (ٹنک۔نا) (ہ۔مص) ٹانکا جانا۔ سیا جانا۔ جڑا جانا۔
ٹنگ۔ (س۔ا۔مذ) سہاگہ۔ ایک معدن۔
ٹنگ۔ (ہ۔ا۔مث) ٹانگ کا مخفف۔
ٹنگا۔ (ہ۔صف) پیروں والا۔ جس کے پیر ہوں (مرکبات میں استعمال ہوتا ہے "ایک ٹنگا" "ایک ٹانگ کا" "دو ٹنگا" دو ٹانگ کا) (مث) ایک قسم کی گھاس۔
ٹُنگا۔ (ہ۔ا۔مث) پونچھ۔ چھوٹی یا مختصر دم۔
ٹنگار۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) پھل توڑنا (۲) تھوڑا تھوڑا کھانا (۳) ٹھونگنا۔
ٹنگارنا۔ (ٹُن۔گار۔نا) (ہ۔مص) (۱) چونچ مارنا۔ پوری طرح نہ کھانا۔
ٹنگاری۔ (ٹن۔گاری) (ہ۔ا۔مث) کلہاڑی۔
ٹنگانا۔ (ٹن۔گا۔نا) (ہ۔مص) ٹنگوانا۔ لٹکوانا۔ آویزاں کروانا۔ پھانسی چڑھوانا۔
ٹنگڑی۔ (ٹنگ۔ڑی) (ہ۔ا۔مث) (۱) ٹانگ کی تصغیر۔ چھوٹی ٹانگ (۲) بطور تحقیر۔
ٹنگڑی پر اڑانا۔ اڑنگا لگانا یا مارنا۔ ٹانگ کے داؤں سے گرانا۔ ٹانگ مار کر گرا دینا۔
ٹنگنا۔ (ٹنگ۔نا) (ہ۔مص) (۱) لٹکنا۔ لٹکایا جانا (۲) پھانسی پر چڑھنا (ن) چھت سے لٹکتی ہوئی ایک لکڑی جس پر بستر رکھے جاتے ہیں۔
ٹِنگنا۔ (ٹِنگ۔نا) (ہ۔ا۔مث) ایک قسم کی چھوٹی مچھلی جس کے منہ کے پاس بڑے نکیلے کانٹے ہوتے ہیں۔
ٹنگنی۔ (ٹنگ۔نی) (ہ۔ا۔مث) ایک قسم کا پودا۔
ٹنگوانا۔ (ٹنگ۔وا۔نا) (ہ۔مص) لٹکوانا۔ بندھوانا۔ ٹنگنا کا متعدی المتعدی۔
ٹُنہایا۔ (ٹُن۔ہا۔یا) (ہ۔ا۔مذ) (اصل۔ٹونا ہایا) ٹونا کرنے والا۔ جادوگر۔
ٹُنہائی۔ ٹُنہیا۔ (ٹُن۔ہا۔ای۔ٹُن۔ہی۔یا) (ہ۔ا۔مث) (اصل۔ٹونا ہائی) جادوگرنی۔ ٹونا کرنے والی۔
ٹُنی۔ (ٹُن۔نی) (ہ۔ا۔مث) چھوٹا۔ مُنّا۔ گھنڈی۔
ٹنیاں۔ (ٹن۔یاں) (ہ۔صف) بہت چھوٹا۔ بونا۔ ٹھنگنا۔ پستہ قد۔
ٹنیاں طوطا۔ چھوٹی نسل کا طوطا۔ چھوٹے قد و قامت کا طوطا۔

ٹ ــــ و

ٹوا۔ (ٹ۔وا) (ہ۔ا۔مذ) (ق) ٹٹولنے کا فعل۔ چھونا۔
ٹوا ٹوئی۔ (ہ۔ا۔ث) ٹٹول۔ تلاش۔
ٹوبا۔ (ٹو۔با) (ہ۔ا۔مذ) (۱) لمبی سلائی۔ لمبا ٹانکا (۲) غوطہ خور جو کنوئیں میں اُتر کر چیز نکالے۔
ٹوبری۔ (ٹوب۔ری) (ق۔ا۔مذ) (۱) پھولوں کا گملا (۲) ایک قسم کی آتش بازی۔
ٹوپ۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) بڑی ٹوپی (۲) انگریزی ٹوپی (ہیٹ) (۳) لوہے کی ٹوپی جو لڑائی کے وقت پہنتے ہیں (خود) (۴) غلاف۔ پوشش۔ کور (۵) بدھ مذہب کی مقدس عمارت (۶) انگشتانہ۔
ٹوپا۔ (ٹو۔پا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) ٹانکا۔ سیون (۲) روئی دار ٹوپی۔ کنٹوپ (۳) اناج ناپنے کا ایک پیمانہ۔
ٹوپا بھرنا۔ (۱۔محاورہ) ٹانکا لگانا۔ ٹانکا بھرنا۔ سینا۔
ٹوپن۔ (ق۔ا۔مذ) ٹوپ۔ منہ بند کرنے کی چیز۔
ٹوپنا۔ (ٹوپ۔نا) (ہ۔مص) (۱) مٹی ڈال کر چھپانا۔ دفن کرنا (۲) درخت یا درخت کی شاخ زمین میں لگانا (۳) ہاتھ سے بیج بونا (۴) لٹکانا۔ آویزاں کرنا (۵) کچی سلائی کرنا۔ رکھنا۔ ٹھونسنا۔
ٹوپی۔ (ٹو۔پی) (ہ۔ا۔مث) (۱) سر کی پوشاک۔ کلاہ۔ تاج (۲) بندوق کا پٹاخا۔ جس پر گھوڑا لگنے سے آگ پیدا ہوتی ہے (۳) شکاری جانور کے منہ پر چڑھانے کی تھیلی (۴) پھل کے اُوپر کا خول (۵) دُور بین کے منہ کا ڈھکنا (۶) حشفہ۔ ذکر کا سر (۷) حقے پر رکھنے کا برتن (۸) کسی چیز کا بالائی حصہ۔
ٹوپی اتارنا۔ (۱۔محاورہ) (۱) ٹوپی سر سے جدا کرنا (۲) کسی کی بے عزتی یا توہین کرنا۔
ٹوپی اچھالنا۔ (۱۔محاورہ) (۱) خوشی ظاہر کرنا (۲) اظہارِ مسرت کرنا (۳) ہترے ہترے پکارنا۔
ٹوپی بدل بھائی۔ (۱۔مذ) ایسا دوست جس سے بہت گہرا تعلق ہو۔
ٹوپی بدلنا۔ (۱۔محاورہ) دو دوستوں کا آپس میں ٹوپی کا تبادلہ کرنا۔ بھائی چارہ قائم کرنا۔

ٹوپی پر ہاتھ ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) بے عزّتی یا توہین کرنا۔ پگڑی اُتارنا۔
ٹوپی چڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) شکاری پرندوں کے سروں پر ٹوپی چڑھانا۔ تاکہ ان کی آنکھیں بند رہیں۔
ٹوپی دار۔ (ا۔ مذ) وہ اسلحہ جس میں بارود ڈال کر اور ٹوپی چڑھا کر چلایا جائے۔
ٹوپی سے بھی مشورہ کرنا چاہیئے۔ (مثل) مشورے کے بغیر کوئی کام نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر اس کام کے لیے آدمی نہ ملے تو اپنی ٹوپی ہی سے صلاح مشورہ کرنا چاہیئے۔
ٹوپی والا۔ (ا۔ مذ) (۱) معشوق (۲) احمد شاہ ابدالی اور نادر شاہ درّانی کی فوج کے سپاہی جو سُرخ ٹوپی پہنتے تھے (۳) فرنگی۔
ٹُوتھ برش۔ (Tooth Brush) (انگ۔ ا۔ مذ) دانت صاف کرنے کا برش۔
ٹُوٹ۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) شکستگی۔ پھوٹ (۲) وہ عبارت یا فقرہ جو رہ گیا ہو اور بعد میں حاشیے پر درج کر دیا گیا ہو (۳) دوستوں میں پھوٹ یا ناراضی۔ (۴) ہرج۔ نقصان (۵) کمی۔ فرق۔ ناکامی۔
ٹُوٹ پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دفعتاً حملہ کرنا۔ اچانک حملہ کرنا (۲) کسی کام میں ہمہ تن مشغول ہونا (۳) دفعتاً آجانا۔ ہجوم کرنا۔ پل پڑنا۔ انتہائی شوق ظاہر کرنا (۴) گر پڑنا۔
ٹُوٹ پھُوٹ شکستگی۔ ٹوٹن پھوٹن۔ ٹکڑے۔ ریزے۔ چورا۔ ریزگی۔
ٹُوٹ پھوٹ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چیزوں کی تیاری یا لدائی میں کچھ کا ٹوٹ جانا (۲) اسباب وغیرہ رکھنے اُٹھانے میں کچھ ٹوٹ جانا۔
ٹُوٹ ٹوٹ کر (کے)۔ (ا۔ محاورہ) (۱) شدّت سے۔ کثرت سے (۲) تیزی سے۔ بہت جلد (۳) بڑی کوشش سے۔ سخت محنت سے (۴) کسی فریق سے کٹ کر۔
ٹُوٹ ٹوٹ کر (کے) آنا۔ (ا۔ محاورہ) لگاتار آنا۔ تار باندھ کر آنا۔ کسی فریق سے کٹ کر دوسرے فریق سے مل جانا۔
ٹُوٹ ٹوٹ کر (کے) برسنا۔ (ا۔ محاورہ) شدّت سے مینہ برسنا۔ موسلا دھار بارش ہونا۔
ٹُوٹ جانا۔ (۱) ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا۔ شکستہ ہو جانا (۲) بیماری کی وجہ سے نڈھال ہو جانا (۳) مفلس ہو جانا (۴) راستے میں ہمراہیوں سے چھوٹ جانا (۵) علیحدہ ہو جانا (۶) جوڑوں میں درد محسوس کرنا۔ کنویں میں پانی نہ رہنا۔
ٹُوٹ رہنا۔ (ا۔ محاورہ) کام کر کر کے تھک جانا (۲) ہڈیوں میں درد ہونا (۳) جدائی میں گھلنا (۴) غریب ہو جانا۔
ٹُوٹ کر (کے) آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی کی رفاقت یا کسی کا ساتھ چھوڑ کر آنا (۲) بے حد شوق کے ساتھ آنا۔
ٹُوٹ کر (کے) دل آنا۔ (ا۔ محاورہ) بُری طرح عاشق ہونا۔
ٹُوٹ کر (کے) گرنا۔ (ا۔ محاورہ) دیکھیے ٹوٹ پڑنا۔
ٹُوٹ نہ دکھ دے بالکے، سب سے مل کر چال۔ ٹوٹا ڈھوبر دیت ہیں گام گلی میں ڈال۔ (مثل) دوسروں سے الگ رہنے (ٹوٹنے) اور لڑنے جھگڑنے میں نقصان ہے۔ سب سے مل کر چل (چال) ٹوٹا برتن (ڈھوبر) گاؤں کی گلی (گام گلی) میں پھینک دیتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ لڑنے جھگڑنے اور کٹ کر الگ ہو جانے والے آدمی سے کوئی نہیں ملتا جُلتا۔
ٹُوٹا۔ (ٹُو۔ٹا) (ہ۔ صف) (۱) ٹوٹا ہُوا۔ پھُوٹا ہوا (۲) ناقص۔ جو مرمت چاہتا ہو (۳) تھکا ماندہ۔ خستہ حال (۴) مفلس۔ بے زر۔
ٹُوٹا باسن کسیرے کے سر۔ (مثل) جس چیز میں کوئی نقص ہو۔ وہ فوراً واپس کر دی جاتی ہے۔
ٹُوٹا پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) اوپر تلے گرنا (۲) کسی چیز پر بہت سے آدمیوں کا متوجہ ہو جانا۔ ہجوم ہونا۔ بھیڑ ہونا۔
ٹُوٹا پھُوٹا۔ (ا۔ صف) جو ٹوٹ پھوٹ گیا ہو۔ شکستہ۔ جس میں کوئی خرابی عیب یا نقص ہو (۲) معمولی درجے کا (۳) نامکمل۔
ٹُوٹا تیلی کمر میں ادّھے کی۔ (مثل) مفلس (ٹوٹا) تیلی صرف ایک ادّھا لیے ہوئے ہے۔ ظاہر ہے کیا بیچے گا اور کتنا نفع کمائے گا (عزیبت پر طنز)
ٹُوٹا مت رہ ٹول سوں، راہ پھیر کے بیچ۔ ایک اکیلے منکھ کو سوجھے او دخ نہ پیچ۔ (مثل) راستے (راہ پھیر) میں دوسروں سے الگ (ٹوٹا) نہ رہ۔ لڑائی (ٹول) میں اکیلا نہ لڑ۔ جو آدمی (منکھ) اکیلا ہو اُسے صحیح تدبیر (او دخ پیچ) نہیں سوجھا کرتی۔ مطلب یہ ہے کہ اکیلا آدمی بے یار و مددگار ہونے کی وجہ سے راستے میں لُٹ جاتا ہے اور لڑائی میں ہار جاتا ہے۔
ٹُوٹے بال۔ (ا۔ مذ) وہ بال جو سر میں کنگھی کرنے میں ٹوٹتے ہیں۔
ٹُوٹے بال کھونسنا۔ (ا۔ محاورہ) عورتیں کنگھی کرتے میں ٹوٹے ہوئے بالوں کو کسی سوراخ میں کھونس دیتی ہیں۔
ٹُوٹے سے پھر کے جوڑے گانٹھ، گھٹیلا ہو۔ ٹوٹی کا کیا جوڑنا۔ گانٹھ پڑے اور نا رہے۔ (مثل) تعلق توڑ لینے والے (ٹوٹے) آدمی کے ساتھ ایک بار پھر تعلق قائم کرنے (گانٹھ جوڑنے) سے انسان اُلجھ جاتا ہے (گھٹیلا ہو) توڑے ہوئے تعلق کو دوبارہ نہ جوڑ۔ کیا خبر وہ جڑنے ہی میں نہ آئے (مطلب) ایک دفعہ دوستی ٹوٹ جائے تو پھر پہلی سی دوستی نہیں ہوتی۔ بگاڑ کے بعد صلح صفائی کی کوشش کی جائے تب بھی پوری طرح صفائی نہیں ہوتی۔
ٹُوٹا۔ (ٹو۔ٹا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) نقصان۔ گھاٹا۔ خسارہ (۲) بانس کا ٹکڑا (۳) سگریٹ یا موم بتی کا بچا ہوا ٹکڑا (۴) کارتوس۔ پٹاخا (۵) کمی۔ توڑا۔ تجارت میں نقصان (۶) ہرجانہ۔ تاوان (۷) ایک قسم کی آتش بازی (۸) غریبی۔ مفلسی (۹) چاول کا چورا۔
ٹُوٹا اٹھانا۔ سہنا۔ (ا۔ محاورہ) خسارہ اُٹھانا۔ نقصان اٹھانا۔
ٹُوٹا بھر دینا۔ ٹوٹا دینا۔ (ا۔ محاورہ) خسارہ پورا کر دینا۔ نقصان پورا کرنا تاوان بھرنا۔ معاوضہ دینا۔
ٹُوٹا پڑنا۔ کو ٹوٹا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کمی ہونا (۲) نقصان ہونا۔ خسارہ ہونا
ٹُوٹا ٹالے نہ ٹلے جب تک مٹے نہ لیکھ۔ سادھ کہیں دے بالکے لاکھ جتن کر دیکھ۔ جب تک قسمت کا لکھا (لیکھ) نہ مٹے اس وقت تک نقصان (ٹوٹا) کوشش کرنے سے بھی نہیں ٹل سکتا (ٹالے نہ ٹلے) خواہ کتنی ہی کوشش (جتن) کی جائے۔ مطلب یہ کہ جب تک تقدیر یاور نہ ہو نقصان ہو کر رہتا ہے انسانی کوشش اسے روکنے کے معاملے میں بے بس ہے۔

ٹوٹا ٹاٹا مک۔ ٹوٹرو۔ چھپانے رہیں نہ مول۔ یوں پرگھٹ ہوں۔ جگت میں جوں لشکر کی دھول۔ (مثل) نقصان (ٹوٹا) ڈھول (ٹاٹا مک) اور فاختہ (ٹوٹرو) چھپائے نہیں چھپتے۔ یہ تینوں اس طرح ظاہر (پرگھٹ) ہو جاتے ہیں جیسے (جگ) فوج کی گرد اُڑتی ہوئی صاف دکھائی دیتی ہے۔

ٹوٹا کردے منہ کو کالا۔ ٹوٹے والا جگت کا سالا۔ (مثل) نقصان یا گھاٹا (ٹوٹا) انسان کو رسوا اور ذلیل کر دیتا ہے۔

ٹوٹے سے ہو گھر کا پٹیا۔ ٹوٹا گیا تو کھلا نصیبا۔ (مثل) نقصان گھر کا ستیاناس کر دیتا ہے۔ یہ حالت دُور ہو جائے تو گھر والوں کی قسمت کھل جاتی ہے

ٹوٹے مارا بانیا بھر جوگی کا بھیس۔ ہانڈے بجا مانگتا پھرے دیس بدیس۔ خسارہ اٹھایا ہوا بنیا جوگی بن کر جا بجا مانگتا پھرتا ہے۔ مطلب یہ کہ جو آدمی کبھی دولت میں کھیلتا ہے۔ اگر دیوالیہ ہو جائے تو مانگ تانگ کر گزارے پر اُتر آتا ہے۔ لوگوں کے خواہ مخواہ جوگی بننے پر طنز ہے۔

ٹوٹرو۔ (ٹوٹ ۔ رو) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ایک قسم کا پرندہ جو قد میں فاختہ سے چھوٹا اور جسم میں اس سے پتلا دُبلا ہوتا ہے۔ بھنگ کا پھوک۔

ٹوٹرو سا۔ (ا ۔ صف) اکیلا۔ تنہا۔ چھڑی جان یا چھڑا دم۔

ٹوٹرو سا دم۔ (ا ۔ مذ) اکیلا دم۔ تنہا۔ یکہ و تنہا۔

ٹوٹکا۔ (ٹوٹ ۔ کا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] جادو۔ ٹونا۔ طلسم۔ سحر۔ وہ لٹکا جو بعض عورتیں کسی بلا کو ٹالنے یا کسی کو اپنے اوپر مائل کرنے کے لیے کرتی ہیں۔

ٹوٹکا کرنا۔ (ا ۔ محاورہ) جادو۔ ٹونا کرنا۔ جتن کرنا۔

ٹوٹکا کرنے آنا۔ (ا ۔ محاورہ) کھڑے کھڑے کو آنا۔ آنے کے بعد فوراً ہی واپس چلا جانا۔ تھوڑی دیر رُکنا یا ٹھہرنا۔ آگ لینے آنا۔ جلدی چلے آنا۔

ٹوٹکا ہونا۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) جادو ہونا ۔ (۲) ٹونا ہونا (۳) کسی کام کا توقع سے زیادہ جلد ہو جانا۔

ٹوٹکوں سے گاجیں نہیں ٹلتی ہیں۔ (مثل) معمولی تدبیروں سے بڑے کام (گاجیں) انجام نہیں پایا کرتے۔

ٹوٹکے ہائی۔ (ا ۔ صف ۔ مث) وہ عورت جو بچوں پر اور بال بچے والی عورت پر جادو ٹونا کرتی پھرے۔

ٹوٹل۔ (Total) (ٹوٹل) [انگ ۔ ا ۔ مذ] مجموعہ۔ تمام۔ کُل۔ سب۔ میزان کل۔

ٹوٹن۔ (ٹوٹ ۔ ٹن) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) کسی چیز کا ٹوٹا ہوا حصّہ (۲) چورا ٹکڑے۔ (۳) اَن بن کے بعد میل جول کی بندش۔

ٹوٹن۔ (ٹو ۔ ٹن) [ہ ۔ ا ۔ مذ] مرغ بازی کے لیے تیار کیے ہوئے مرغ کی چونچ۔

ٹوٹنا۔ (ٹوٹ ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ پھوٹنا۔ شکستہ ہونا۔ پال پڑنے کے بعد کئی ٹکڑے ہو جانا (۲) پل کر حملہ کرنا (۳) زور شور سے مائل ہونا (۴) علیحدہ ہونا۔ الگ ہونا۔ کٹ جانا۔ رشتہ و تعلق توڑنا۔ اُکھڑ جانا۔ کم ہو جانا۔ تہ نکل آنا (۶) پھوٹنا (پانی کا نہر وغیرہ سے باہر نکل جانا) (۷) توڑا پڑنا قلت پیدا ہونا (۸) کمزور ہو جانا (۹) تنگ دست ہو جانا (۱۰) جوڑوں یا اعضا شکنی میں درد ہونا (۱۱) پھل اُترنا (۱۲) مرجانا (۱۳) رقم بقایا میں پڑنا۔ (۱۴) واقع ہونا۔ نازل ہونا (۱۵) تباہ و برباد ہونا (۱۶) پھٹنا (۱۷) زیربار ہونا (۱۸) (روزہ یا وضو) کا فاسد ہو جانا۔

ٹوٹنا پھوٹنا۔ (ا ۔ محاورہ) سالم نہ رہنا۔ شکستہ ہونا۔

ٹوٹی۔ (ٹو ۔ ٹی) [ہ ۔ صف] جو ٹوٹ گئی ہو۔ ٹوٹی ہوئی۔ ٹوٹا کی تانیث۔

ٹوٹی بانہہ گل جندڑی (گلے پڑنا)۔ (مثل) جب بانہہ ٹوٹتی ہے تو گلے میں رومال یا پٹی (گل جندڑی) ڈال کر بانہہ اس میں ڈالتے ہیں (۱) غریب یا اپاہج آدمی کو پالنے کا بوجھ اس کے بھائی بند پر ہی پڑتا ہے (۲) کوئی بُری چیز اپنے ساتھ وابستہ ہو جائے تو اسے چھوڑنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

ٹوٹی پھوٹی موگری کمہار کے برتنوں کے لیے کافی ہے۔ (مثل) تھوڑے سے کام کے لئے ذرا سی ہمت بھی کافی ہے۔

ٹوٹی ٹانگ، پاؤں نہ ہاتھ، کہے چلوں گھوڑوں کے ساتھ۔ (مثل) یہ مثل اس نادان اور بے وقوف آدمی پر کہی جاتی ہے۔ جس کے پاس نہ قابلیت ہو نہ سامان۔ مگر ایسے کام میں ہاتھ ڈال دے جو بڑے بڑوں سے بھی نہ ہو سکتا ہو۔

ٹوٹی کمان میں دونوں کو ڈر ہوتا ہے۔ (مثل) دشمن تیر سے ڈرتا ہے اور تیر چلانے والا اس لیے کہ تیر دشمن کو نہیں لگے گا (۱) ادنےٰ سے ادنےٰ کا بھی خوف ہوا کرتا ہے (۲) حملہ آور کے پاس پورا سامان نہ ہو تو وہ خود بھی خطرے میں ہوتا ہے۔

ٹوٹی کی بوٹی نہیں۔ (مثل) موت (ٹوٹی) کا کوئی علاج (بوٹی) نہیں۔

ٹوڈر۔ (ق ۔ ا ۔ مذ) حلقہ۔

ٹوڈی۔ (Toady) (ٹو ۔ ڈی) [انگ ۔ ا ۔ مذ] چاپلوس۔ ذلیل۔ خوشامدی۔ چمچہ۔ کاسہ لیس۔ جی حضوری۔ حاکموں کی ہاں میں ہاں ملانے والا۔

ٹوڈی بچہ۔ حاکموں کا جی حضوری۔ حکومت پرست۔ خوشامدی۔

ٹور۔ (Tour) [انگ ۔ ا ۔ مذ] دورہ۔ سیر و سیاحت۔

ٹورا۔ (ٹو ۔ را) [ہ ۔ صف] (۱) ٹھنگنا (۲) بونا۔ بدوضع۔ بدہیئت۔ بے ہنگم [ا ۔ مذ] پرند کا وہ بچہ جو پورا دانہ نہ ملنے کے باعث کمزور اور دُبلا پتلا ہو (۴) بٹیر سے چھوٹا۔

ٹورا۔ (ٹو ۔ را) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (ق) جھانجن۔ پاؤں کا ایک زیور۔ توڑا۔

ٹورسٹ۔ (Tourist) (ٹو ۔ رسٹ) [انگ ۔ ا ۔ مذ] سیاح۔ دوسرے ملکوں کا سیر و سیاحت کرنے والا۔

ٹورنامنٹ۔ (Tournament) (ٹور ۔ نا ۔ منٹ) [انگ ۔ ا ۔ مذ] ورزشی اور دیگر اقسام کے کھیلوں کا سالانہ مقابلہ۔

ٹوری۔ (Tory) [انگ ۔ ا ۔ مذ] برطانیہ کے قدامت پرست۔ قدامت پرست جماعت یا فرد۔

ٹوڑا۔ (ٹو ۔ ڑا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] لکڑی کا وہ ٹکڑا جو چھجے میں لگاتے ہیں۔

ٹوڑی۔ (ٹو ۔ ڑی) [ہ ۔ ا ۔ مث] ایک راگنی۔ جسے بود کا اور ٹوڈی بھی کہتے ہیں۔

ٹوسا۔ (ٹو ۔ سا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) آک کا پھل۔ ڈوڈا (۲) تس۔ پھوسڑا۔ ریشہ۔

ٹوسٹ۔ (Toast) [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ڈبل روٹی یا نان پاؤ کا سینکا ہوا ٹکڑا۔ توس۔ جام صحت۔

ٹوک۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) نظر گزر۔ ہونس (۲) پوچھ گچھ۔ سوال جواب (۳) روک۔ ممانعت۔ مزاحمت۔ تعرض۔

ٹوک ٹاک۔ ٹوکا ٹاکی۔ (ہ ۔ مث) روک ٹوک۔ مزاحمت۔ روک ٹوک

پوچھ گچھ ۔ دیکھ بھال ۔

ٹوک دینا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ٹوکنا ۔ روک ٹوک کرنا (۲) غلطی جتا دینا (۳) آنے جانے سے روک دینا (۴) ہوتے ہوئے کام میں خلل انداز ہونا ۔

ٹوک لگنا ۔ ٹوک میں آنا ۔ (ا۔ محاورہ) نظر لگنا ۔ حسد کیا جانا ۔ ہونسا جانا

ٹُوک ۔ (ہ ۔ا۔ مذ) (۱) ٹکڑا ۔ حصّہ ۔ پارچہ (۲) ذرہ ۔ ریزہ ۔

ٹُوک ٹُوک کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) ٹکڑے ٹکڑے کرنا ۔

ٹوکا ۔ (ٹو ۔ کا) (ہ ۔ا۔ مذ) (۱) ایک چھوٹا سا ٹکڑا ۔ ڈھول کی ایک ضرب (۲) نظر بد (ق) ۔

ٹوکا ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) نظر لگنا ۔

ٹوکا ۔ (ٹو ۔ کا) [انگ ۔ا۔ مذ] ایک آلہ جس سے چارہ کاٹتے ہیں ۔ گنڈاسا ۔

ٹوکرا ۔ (ٹوک ۔ را) (ہ ۔ا۔ مذ) (۱) بانس یا جھاؤ کا بنا ہوا چھابا یا جھلا (۲) کشتی ۔ ڈونگا (۳) بچیسی کی ہاری ہوئی بازی (۴) بوجھ ۔ بار ۔

ٹوکرا دینا ۔ (ہ ۔ محاورہ) بچیسی کے کھیل میں مخالف کو ہرا دینا ۔

ٹوکرا سر پر ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سر پر بوجھ ہونا ۔ ذمّہ داری ہونا ۔

ٹوکروں اترنا ۔ (ا۔ محاورہ) درخت سے پھل بکثرت حاصل ہونا ۔ پھل بہت زیادہ مقدار میں گرنا ۔

ٹوکرے پر ہاتھ (کا) رہ جانا (رہنا) ۔ (ا۔ محاورہ) بھرم رہنا ۔ آبرو رہ جانا ۔

ٹوکری ۔ (ٹوک ۔ ری) (ہ ۔ا۔ مث) چھوٹا ٹوکرا ۔ چھبڑی ۔ چھابڑی ۔

ٹوکری ڈھونا ۔ (ا۔ محاورہ) محنت مزدوری کرنا ۔ قلی کا کام کرنا ۔

ٹوکم ٹاک ۔ (ٹو ۔ کم ۔ ٹاک) [ا۔ صف] بالکل ٹھیک ۔ وزن میں پورا پورا ۔

ٹوکم ٹوکا ۔ (ا۔ مذ) لڑائی جھگڑے کی بات (۲) بار بار روکنا ۔

ٹوکن ۔ (Token) (ٹو ۔ کن) [انگ ۔ا۔ مذ] لکڑی یا دھات کا ٹکڑا جس پر نمبر لگے ہوتے ہیں اور شناخت یا حاضری کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔

ٹوکنا ۔ (ٹوک ۔ نا) (ہ ۔ مذ) (۱) روکنا ۔ کوئی بات یا کام نہ کرنے دینا (۲) پوچھنا سوال جواب کرنا ۔ پوچھ گچھ کرنا (۳) ایک پہلوان کا دوسرے پہلوان کو کشتی کے لئے للکارنا (۴) پیچھے سے آواز دے کر روکنا (۵) ثبوت طلب کرنا چیک کرنا ۔ بندش لگانا ۔ مزاحم ہونا (۶) معترض ہونا ۔ وجہ معلوم کرنا (۷) غلطی بتانا (۸) الزام دینا ۔ (۹) حسد کرنا ۔ نظر لگانا ۔ (۱۰) قرض دار سے تقاضا کرنا ۔

(ہ ۔ا۔ مذ) پانی بھرنے کا بڑا سا پتیلا ۔ برتن ۔ کلسا ۔

ٹوکنی ۔ (ٹوک ۔ نی) (ہ ۔ا۔ مث) پانی یا دودھ رکھنے کی کلسی ۔ ٹوکنا کی تانیث ۔

ٹوکی ۔ (ٹو ۔ کی) (ہ ۔ا۔ مث) انگیا کی کٹوریوں کا اُوپر کا ٹکڑا ۔

ٹول ۔ (ہ ۔ا۔ مذ) (۱) نطفہ ۔ منی ۔ بچہ ۔ لڑکا ۔ اولاد (۳) دھکا ۔ بدھی ۔ تھپیڑ ۔ ضرب صدمہ (۴) گروپ ۔ گروہ ۔ بھیڑ ۔ مجمع (۵) چھوٹا گاؤں ۔

ٹول مارنا ۔ (ا۔ محاورہ) ایک چیز کو دوسری چیز پر دے مارنا ۔

ٹول ۔ (Tool) [انگ ۔ا۔ مذ] (۱) اوزار ۔ میکانکی آلہ (۲) سٹرک کا محصول ۔

ٹول (Twill) (کابیگاڑ) [انگ ۔ا۔ مذ] دیکھیے ٹوِل ۔

ٹولا ۔ (ٹو ۔ لا) (ہ ۔ا۔ مذ) (۱) شہر کا ایک حصّہ (۲) محلہ ۔ کوچہ (۳) چیزوں کا سیٹ (۴) گروہ ۔ مجمع (۵) چیزوں کا مجموعہ ۔ نیل ۔ مار یا ضرب کا نشان ۔

ٹولا پڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) بدھی پڑنا ۔ نیل پڑنا ۔ نشان پڑنا ۔

ٹولیلاں ۔ (ٹو ۔ لی ۔ آں) [ق ۔ا۔ مث] نخرے ۔ غمزے ۔ ادائیں ۔

ٹولن میں گھر ٹول بھلا، سب باجن میں ڈھول بھلا ۔ (مثل) سب ٹولوں (ٹولن) میں گھر بہترین حصّہ شہر یا کوچہ ہے ۔ سب باجن (باجوں) میں ڈھول سب سے اچھا باجا ہے ۔

ٹولی ۔ (ٹو ۔ لی) (ہ ۔ا۔ مث) (۱) گروہ ۔ جتھا ۔ جماعت ۔ پرا ۔ منڈلی ۔ طائفہ (۲) پتھر کی سل ۔ بھاری پتھر ۔

ٹُوم ۔ (ہ ۔ا۔ مث) (۱) گہنا پاتا ۔ زیور (۲) خوبصورت عورت (۳) مال دار عورت سونے کی چڑیا (۴) چالاک آدمی ۔ چلتا پرزہ ۔ عیار (۵) انتڑیاں (۶) کبوتروں کے بیٹھنے کی چھتری (۷) نوچ (۸) بیلاوڑا ۔

ٹُوم بنا بیر ہے ایسی ۔ بن پانی کے کھیتی جیسی ۔ (مثل) زیور (ٹوم) کے بغیر عورت (بیر) ایسی ہوتی ہے ۔ جیسے پانی کے بغیر کھیتی ۔

ٹُوم بیر کی پت بڑھاوے ۔ ٹُوم تجھے دھن دنت کہاوے ۔ (مثل) عورت (بیر) کی عزت (پت) گہنے پاتے (ٹوم) سے ہوتی ہے گہنے پاتے کی وجہ سے انسان دولتمند (دھن دولت والا) کہلاتا ہے ۔

ٹُوم ٹام ۔ (ہ ۔ مث) (۱) گہنا پاتا (۲) کم قیمت چیز یا کوئی ہلکا زیور (۳) اکا دکا کوئی کوئی ۔

ٹُوم چھلا ۔ (ہ ۔ مذ) ادنیٰ قسم کا زیور ۔

ٹُوم دینا ۔ (ا۔ محاورہ) کبوتروں کو چھتری پر سے اُبھارنا (۲) کچوکا دینا ۔ کہنی مارنا ۔ ٹُومنا ۔

ٹُوم کپڑے جس گھر پاویں ۔ ایک چھوڑ دس بیر آویں ۔ (مثل) جس گھر میں گہنا پاتا اور کپڑا لتّا موجود ہو وہاں ایک چھوڑ دس عورتیں بیاہ کر لائی جا سکتی ہیں (مطلب) امیر آدمی جتنی شادیاں چاہے کر سکتا ہے ۔

ٹُومنی ۔ (ٹوم ۔ نی) (ق) کچوکا ۔ ضرب ۔ ٹھوکر ۔

ٹُوں ۔ [ہ ۔ا۔ مث] پوں ۔ ریاح خارج ہونے کی آواز ۔

ٹُونا ۔ (ٹو ۔ نا) (ہ ۔ا۔ مذ) (۱) جادو ۔ منتر ۔ جادوگری (۲) ایک قسم کا گیت، جو شادی کی تقریب میں ڈومنیاں گاتی ہیں ۔

ٹُونا ہائی ۔ ٹُونہائی ۔ دیکھیے ٹُنہائی ۔

ٹُونے باز ۔ (ا ۔ ف ۔ مذ) جادوگر ۔ ساحر ۔ منتری ۔

ٹُونے ٹوٹکے ۔ (ا۔ مذ) گنڈا تعویذ ۔ جنتر منتر ۔ جھاڑ پھونک ۔

ٹُونٹ ۔ (ہ ۔ا۔ مث) پرندے کی چونچ ۔

ٹُونٹا ۔ (ٹوں ۔ ٹا) (ہ ۔ا۔ مذ) (۱) بانس کا ٹکڑا (۲) ایک قسم کی آتش بازی (نیز دیکھیے ٹُنٹا) (صف) جس کا ہاتھ کٹا ہوا ہو ۔ (نیز دیکھیے ٹُنٹا اور ٹُنڈا) ۔

ٹُونٹی ۔ (ٹوں ۔ ٹی) (ہ ۔ا۔ مث) (۱) لوٹے یا بدھنے کا نلی دار منہ جس سے پانی باہر نکلتا ہے ۔

ٹُونڈی ۔ (ٹون ۔ ڈی) (ہ ۔ا۔ مث) (۱) ناف (۲) گاجر مولی کی نوک ۔

ٹُونگا ٹانگی ۔ (ہ ۔ا۔ مث) تھوڑا تھوڑا کھانے کا عمل ۔

ٹُونگنا ۔ (ٹونگ ۔ نا) (ہ ۔ مص) ایک ایک دانہ اُٹھا کے کھانا ۔ تھوڑا تھوڑا کھانا ۔

ٹوہ ۔ (ہ ۔ا۔ مث) (۱) تلاش ۔ جستجو ۔ کھوج ۔ ڈھونڈ (۲) ٹٹول ۔ دیکھ بھال ۔ نگرانی ۔

ٹوہ بوہ رکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خبر رکھنا (۲) حفاظت رکھنا ۔

ٹوہ رکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) حال معلوم کرتے رہنا (۲) خبر گیری کرنا (۳) تلاش میں رہنا۔

ٹوہ لگانا ۔ (ا۔ محاورہ) کھوج لگانا۔ پتا لگانا۔ سراغ لگانا۔

ٹوہ لینا ۔ (۱) کسی کا عندیہ معلوم کرنا (۲) کسی معاملے کا گہرا راز معلوم کرنا۔ (۳) پتا لگانا۔

ٹوہ میں رہنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تلاش میں رہنا (۲) عیب ڈھونڈنے کے درپے رہنا۔

ٹوہا ٹاہی ۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) تلاش۔ ٹٹول (۲) چھان بین (۳) دیکھ بھال۔

ٹوہنا ۔ (ٹوہ۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) تلاش کرنا (۲) کھوج لگانا۔ پتا چلانا (۳) عندیہ معلوم کرنا (۴) ٹٹولنا۔

ٹوہیا ۔ (ٹو۔ ہی۔ یا) (ہ۔ ا۔ مذ) تلاش کرنے والا۔ کھوجی۔ جاسوس۔

ٹوئل ۔ (Twill) (ٹو۔ وِل) (انگ۔ ا۔ مذ) دوسوتی کی طرح کا سوتی کپڑا۔

ٹوئی ۔ (ٹو۔ ئی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) قلم (۲) جوار باجرے کی پوری۔ نیزہ کی پوری۔

ٹویاں ۔ (ہ۔ صف) دیکھیے ٹٹیاں۔

ٹوئیڈ ۔ (Tweed) (ٹ۔ وِیڈ) (انگ۔ ا۔ مذ) کھُردرا یا موٹا اونی کپڑا۔

ٹ ـــ ہ

ٹہل ۔ (ٹ۔ ہَل) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) خدمت گزاری (۲) ملازمت (۳) خدمت۔ فرض (۴) محنت۔ مشقت (۵) چہل قدمی۔

ٹہل جانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چلا جانا (۲) ٹل جانا۔ بھاگ جانا (۳) مرجانا۔

ٹہل کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) خدمت کرنا۔ سیوا کرنا۔ آرام پہنچانا۔

ٹہل کرو فقیر کی جو دیوے تمہیں اسیس ۔ رَین دِنا راضی رہو جگ میں بسوا بیس ۔ (مثل) فقیروں کی خدمت کرو۔ وہ تمہیں دعائیں (اسیس) دیں گے۔ ان دعاؤں کی برکت سے تم رات دن (رین دنا) خوش رہو گے دنیا میں قطعی طور پر (بسوا بیس) خوش رہنے کا یہی طریقہ ہے۔ مطلب یہ کہ غریبوں کو دینے دلانے سے انسان کو دلی سکون ملتا ہے۔

ٹہل کرو ماں باپ کی جو ہوئیں سپورن آس ۔ یا ٹہل سوں جو پھریں نرک انہوں کی باس ۔ (مثل) ماں باپ کی خدمت (ٹہل) کرو تاکہ (جو) تمہاری امیدیں پوری ہوں (سپورن ہوئیں) (آس رہا) خدمت سے (سوں) جو برگشتہ ہوتے ہیں۔ ان کا ٹھکانا (باس) دوزخ (نرک) ہے مطلب یہ کہ والدین کی خدمت سے سب کچھ مل جاتا ہے اور جو ایسا نہ کریں ان کی عاقبت خراب ہو جاتی ہے۔

ٹہل نہ ٹکوری لاؤ مجوری موری ۔ (مثل) خدمت تو کچھ بھی نہیں کی (ٹہل نہ ٹکوری) معاوضہ مانگنے کو تیار ہیں۔ کام چور۔

ٹہلانا ۔ (ٹہ۔ لانا) (ہ۔ مص) (۱) پھرانا۔ چہل قدمی کرانا (۲) گھوڑوں کو پھیرا دینا۔ (۳) ٹالنا۔ ہٹانا (۴) غائب کرنا (۵) موقوف کرنا۔

ٹہلنا ۔ (ٹ۔ ہل۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) آہستہ آہستہ پھرنا۔ چہل قدمی کرنا۔ گشت لگانا پھیری کرنا (۲) رخصت ہونا۔ ٹلنا۔ جدا ہونا (۳) مرجانا (۴) سیر کرنا۔

ٹہلنی ۔ (ٹ۔ ہل۔ نی) (ہ۔ ا۔ مث) خدمت کرنے والی۔ ملازمہ۔

ٹہلوا ۔ (ٹ۔ ہَل۔ وا) (ہ۔ ا۔ مذ) خدمت گار۔ سیوک۔ ملازم۔ نوکر۔

ٹہنی ۔ (ٹہ۔ نی) (ہ۔ ا۔ مث) شاخ۔ ڈالی۔ ٹہنا کا مونث۔

ٹہنا ۔ (ٹہ۔ نا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) موٹی اور بڑی شاخ۔ گدّا۔

ٹہوکا ۔ (ٹ۔ ہو۔ کا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) دھکا (۲) ضرب (۳) تھپیڑ (۴) ریلا (۵) کہنی مارنا (۶) آنکھ مارنا۔ ہلانا۔

ٹہوکا دینا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہاتھ یا پاؤں سے دھکا دینا (۲) خبردار کرنا۔ جتانا آگاہ کرنا۔ ہوشیار کرنا۔ جھنجھوڑنا۔

ٹہوں ۔ (ٹ۔ ہوں) (ہ۔ ا۔ مث) نومولود کے رونے کی آواز۔

ٹھ

ٹھا ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) زور کی آواز۔ پٹاخے کی آواز (مونث) (۱) جگہ۔ مقام (۲) (موسیقی کی اصطلاح) مدھم آواز۔ درمیانے درجے کی آواز۔

ٹھاٹ ۔ ٹھاٹھ ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) فیشن۔ ڈھنگ۔ ناز و ادا۔ طور طریقہ۔ (۲) شان و شوکت۔ کرّوفر۔ آن بان۔ رعب داب۔ جاہ و حشم۔ جاہ و جلال (۳) سجاوٹ۔ آرائش (۴) بہتات۔ افراط (۵) ہجوم۔ جلوس۔ ہنگامہ دھوم دھام (۶) تکلفات۔ مال و متاع۔ لوازم زندگی۔ فرنیچر۔ سامان آسائش وغیرہ (۷) سکیم۔ پلان۔ منصوبہ۔ بندوبست۔ تجویز۔ تدبیر (۸) تراش۔ وضع۔ سانچا۔ فریم (۹) ٹھاٹر۔ بانس کا چوکھٹا جس پر چھپّر رکھتے ہیں۔ پنجر۔ ڈھانچہ (۱۰) پٹا بازوں کا پینترا (کھڑے ہونے، چوٹ لگانے یا بچنے کا انداز) (۱۱) کبوتر کا خوشی میں پر پھڑپھڑانا (۱۲) مرغ کی چال ڈھال جب وہ مقابل سے بھڑنے کے لیے قدم اٹھاتا ہے (۱۳) آرام و آسائش (۱۴) ستار نواز کا ستار کی کھونٹیاں کسنا (۱۵) راگ کا خاص انداز۔

ٹھاٹ باٹ ۔ (ا۔ مث) شان و شوکت۔ آن بان۔

ٹھاٹ باندھنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ٹٹی باندھنا۔ چھپّر کے لیے چوکھٹا باندھنا (۲) پٹا بازوں کا قاعدے سے کھڑا ہونا (۳) گانے والے کا راگ کو قاعدوں کے مطابق قائم کر لینا۔

ٹھاٹ بدلنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پینترا بدلنا۔ نئے انداز سے کھڑے ہونا (۲) نئی طرز سے آرائش کرنا (۳) نئی طرز اختیار کرنا۔ انداز بدلنا (۴) لباس تبدیل کرنا (۵) شان و شوکت کے اظہار کا نیا پیرایہ اختیار کرنا۔

ٹھاٹ پڑا رہ جانا ۔ (ا۔ محاورہ) سامان اور مال اسباب اس دنیا میں رہ جانا۔

ٹھاٹ پھیلانا ۔ (ا۔ محاورہ) کسی چیز یا کام کو صحیح طریق پر چلانے کی تدبیریں کرنا۔

ٹھاٹ سے آنا ۔ (ا۔ محاورہ) شان سے آنا۔ اہتمام سے آنا۔

ٹھاٹ سے پھرنا ۔ (ا۔ محاورہ) ناز و انداز سے چلنا۔ تمکنت سے قدم اٹھانا۔ شان و شوکت دکھانا۔

ٹھاٹ کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سجاوٹ یا آرائش کرنا (۲) کبوتر کا خوشی میں پر مارنا (۳) لڑائی کے وقت مرغ کا اکڑ اکڑ کر چلنا (۴) شان کے ساتھ زندگی بسر کرنا۔

ٹھاٹ مار کر (کے) اٹھنا ۔ (ا۔ محاورہ) پرند کا پر جھاڑ کر اڑنے کے لیے اٹھنا۔

ٹھاٹ مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پرندے کا اُڑنے سے پہلے پَر تولنا (۲) مرغوں کا بال و پَر ہلانا (۳) کبوتر کا جُفتی کر کے اُٹھنا (۴) مزے اُڑانا۔
ٹھاٹھیں مارنا۔ (ا۔ محاورہ) پانی کا اُونچی اُونچی، پُرشور موجیں مارنا۔
ٹھاٹھا۔ [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) بیل کا کوہان (۲) وہ کپڑا جو چور ڈاکو اُچکّا قاتل وغیرہ اس لیے منہ پر باندھتے ہیں کہ پہچانے نہ جائیں (۳) وہ کپڑا جو ڈاڑھی کی مانگ نکال کر اسے دائیں بائیں گلوں پر جمانے کے لیے باندھتے ہیں۔
ٹھاٹر۔ (ٹھا۔ ٹَر) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) بانس کا ڈھانچہ۔ ٹٹی (۲) کبوتروں اور مرغوں کا ڈربہ (۳) روشنیوں کی ٹٹی جو تقریبات پر کھڑی کی جاتی ہے۔
ٹھاٹر بندی۔ (ہ۔ ا۔ مث) روشنیوں کی ٹٹی یا ٹھاٹر باندھنا۔
ٹھاٹر کھول نکھٹو آیا۔ (مثل) نکمّے اور کمائی نہ کرنے والے شوہر کے گھر آنے پر بطور طنز یہ مثل کہتے ہیں۔
ٹھاڈا۔ ٹھارا۔ (ٹھا۔ ڈا) (ٹھا۔ را) [ہ۔ صف] (۱) طاقت ور۔ مضبوط۔ توانا قوی ہیکل۔ زور آور (۲) سیدھا کھڑا ہوا۔ عمودی۔ ایک جگہ قائم۔ گڑا ہوا (۵) ڈھلوان۔
ٹھاڈا مارے اور (آگے رکھ لے) رونے نہ دے۔ (مثل) زبردست زیادتی کرنے کے بعد فریاد بھی نہیں کرنے دیتا۔ غالب مغلوب کے ساتھ جو سلوک چاہے کرے۔
ٹھاڈے کی جورو سب کی دادی۔ غریب کی جورو سب کی بھابی۔ (۱) زبردست آدمی کی بیوی کی سب عزت کرتے ہیں مگر غریب کی بیوی سے بے تکلفی کا برتاؤ کرتے ہیں۔
ٹھار۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) برف۔ پالا (۲) ارادہ۔ قصد (۳) جگہ۔ ٹھکانا۔
ٹھاری۔ (ٹھا۔ ری) [ہ۔ ا۔ مذ] وہ لکڑی جو لکڑی پھینکنے والے دوسرے کے سر پر مارتے ہیں۔
ٹھاکر۔ (ٹھا۔ کُر) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) دیوتا۔ پرماتما (۲) مالک۔ آقا (۳) امیر۔ راجپوت (۴) زمیندار (۵) ہندوؤں کے جنگ جُو فرقے راجپوت کا فرد (۶) نائی حجام (۷) عزت و احترام کا لفظ جیسے حضرت جناب۔ صاحب۔ مسٹر وغیرہ (۸) دولت مند۔ مال دار۔ امیر۔
ٹھاکر پتھر، مالا لکڑ، گنگا جمنا پانی۔ جب تک من میں سانچ نہ آئے چاروں وید کہانی۔ (ہ۔ مثل) جب تک دل میں سچائی (سانچ) نہ ہو اس وقت تک بت (ٹھاکر) جسے بھگوان کی مورت سمجھ کر پوجا کی جاتی ہے۔ پتھر کے برابر ہے اور تسبیح (مالا) لکڑی کے دانے ہیں جو ایک ڈوری میں پرو دیئے گئے ہیں اور گنگا جمنا جنہیں مقدس سمجھا جاتا ہے محض دو دریا ہیں۔ یہاں تک کہ چاروں وید جو آسمانی صحیفے مانے جاتے ہیں وہ بھی قصّے کہانی سے زیادہ نہیں۔ مطلب یہ کہ جب تک دل میں ایمان نہ ہو اس وقت تک مذہبی باتیں بے اثر رہتی ہیں۔
ٹھاکر دوارہ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) مندر۔ پوجا کرنے کی جگہ۔
ٹھاکر سیوا۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) بُت کی خدمت (۲) بُت کی پوجا (۳) وہ جاگیر جو مندر کے لئے وقف کر دی گئی ہو۔
ٹھاکرانی۔ (ٹھا۔ کُ۔ را۔ نی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) ٹھاکر کی بیوی۔ ٹھاکرائن۔
ٹھال۔ [ہ۔ ا۔ مث] (۱) بے کاری بیروزگاری (۲) فرصت چھٹی۔ فراغت۔
ٹھالا۔ [ہ۔ صف] (۱) بے کار (۲) جسے فراغت ہو۔ فرصت ہو (۳) مفلسی۔ محتاجی۔
ٹھالا پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) آوارہ پھرنا۔ بے کار اِدھر اُدھر پھرنا۔
ٹھالی۔ (ٹھا۔ لی) [ہ۔ صف] (۱) خالی (۲) بے کار۔ بے روزگار (۳) جسے کام سے فراغت ہو۔ جو چھٹی پر ہو (۴) چھوٹی شاخ۔
ٹھالی بنیا تولے باٹ۔ (مثل) انسان بے کاری کی حالت میں فضول یا غیر ضروری کام کرتا ہے (بنیا خالی بیٹھے بیٹھے اپنے بٹے ہی تولنے شروع کر دیتا ہے)۔
ٹھالی بنیا کیا کرے۔ اس کوٹھی کے دھان اس کوٹھی دھرے۔ (مثل) ٹھالی (خالی) بنیا کیا کرے وہ ایک کوٹھی کے دھان دوسری کوٹھی میں رکھنے لگتا ہے۔ مطلب یہ کہ آدمی بے کاری کی حالت میں فضول کام کرنے لگتا ہے۔
ٹھام۔ (ق۔ ا۔ مذ) مقام۔
ٹھاں۔ (ہ۔ ا۔ مث) بندوق چلنے کی آواز۔ گولی چلنے کی آواز۔
ٹھاں ٹھاں۔ ٹھائیں ٹھائیں۔ بندوق کے فیروں کی لگاتار آوازیں۔
ٹھانس۔ [ق۔ ا۔ مث] کھانسی۔
ٹھانسا۔ (ٹھاں۔ سا) [ہ۔ ا۔ مذ] بندوق کی ڈاٹ یا وہ چیتھڑا جو اس کے اندر بھرا جاتا ہے۔
ٹھانسنا۔ (ٹھانس۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) ٹھونسنا۔ خوب دبا کے بھرنا۔ کھچا کھچ بھرنا۔ (۲) گھسیڑنا۔ داخل کرنا (۳) مضبوط یا پختہ کرنا (۴) گھوڑے کی لگام کھینچنا (ق)
ٹھان لینا۔ (ٹھان۔ لے۔ نا) [ہ۔ مص] پکا ارادہ کر لینا۔ عہد کر لینا۔
ٹھاننا۔ (ٹھان۔ نا) [ہ۔ مص] پکا ارادہ کرنا۔ نیت کر لینا۔ منصوبہ باندھنا۔
ٹھاؤں۔ (ٹھا۔ اوُں) [ہ۔ ا۔ مث] (ق) جگہ۔ ٹھکانا۔ استھان۔
ٹھادیں۔ ٹھاؤں۔ جگہ جگہ [ق]۔
ٹھپا۔ (ٹھپ۔ پا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) دھات کا بنا ہوا چھاپا۔ نقش کرنے۔ چھاپنے یا نشان لگانے کا آلہ (۲) سکہ۔ نقش (۳) مُہر۔ اُبھرا ہوا نقش۔ ڈائی (۴) سانچا۔ قالب (۵) وہ نشان یا نقش جو ٹھپے سے لگے یا چھپے (۶) ایسا نشان جو ہاتھ یا پنجے سے کسی چیز پر لگ جائے (۷) چوڑا گوٹا یا لیس۔
ٹھپا لگانا۔ (۱) نقش لگانا (۲) چھاپنا (۳) نشان لگانا۔
ٹھٹ۔ ٹھٹھ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) بھیڑ۔ ازدحام۔ جمگھٹ۔ ہجوم۔ انبوہ۔ مجمع۔
ٹھٹ کے ٹھٹ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) گروہ کے گروہ۔ زبردست بھیڑ۔ زبردست ہجوم۔ جمِ غفیر۔
ٹھٹا۔ ٹھٹھا۔ (ٹھٹ۔ ٹا۔ ٹھٹھ۔ ٹھا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) ہنسی مذاق۔ چُہل (۲) قہقہہ۔ آواز سے ہنسنا (۲) آسان کام۔
ٹھٹا اُڑانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہنسی اُڑانا (۲) کسی پر اس طرح ہنسنا جیسے اسے ذلیل کرنا ہے۔ تضحیک کرنا۔
ٹھٹا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہنسی کرنا۔ مذاق کرنا۔ مخول کرنا۔ ہنسنا۔ چہل کرنا۔ ہنسی اُڑانا۔ آوازہ کسنا (۲) آسان سمجھنا۔ کوئی اہمیت نہ دینا۔
ٹھٹا لگانا۔ ٹھٹا مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کھل کھلا کر ہنسنا۔ قہقہہ مارنا یا لگانا (۲) چھیڑنا۔ ہنسی اُڑانا۔ آوازہ کسنا۔

ٹھٹا (ٹھٹھے) مار کر - (ا۔ محاورہ) (۱) ہنسی میں۔ مذاق میں (۲) ہنسی اُڑاتے ہوئے۔ تضحیک کرتے ہوئے۔ ذلیل کرتے ہوئے۔

ٹھٹھے باز - (ہ۔ ا۔ مذ) ہنسوڑ۔ مسخرا۔ خوش طبع۔ ظریف۔

ٹھٹھے بازی - (ہ۔ ا۔ مث) (۱) ہنسی مذاق۔ مزاح۔ خوش مزاجی۔ مسخرہ پن (۲) آسان بات یا کام۔

ٹھٹھے میں اُڑانا (اُڑا دینا) - (ا۔ محاورہ) ہنسی میں اُڑا دینا۔ مذاق میں بات ختم کر دینا۔ کوئی اہمیت نہ دینا۔

ٹھٹر۔ ٹھٹھر - (ٹھٹ۔ ٹر۔ ٹھٹھ۔ ٹھر) (ہ۔ ا۔ مذ) چھپر کی چھت کا بانسوں کا چوکھٹا دیکھیے ٹھاٹ اور ٹھاٹر۔

ٹھٹرا۔ ٹھٹھرا - (ٹھٹ۔ را۔ ٹھٹھ۔ را) (ہ۔ ا۔ مذ) باڑھ۔

ٹھٹرا جانا - (ک۔ مص) دیکھیے ٹھٹرنا (۱) پالے سے مرجانا (۲) بڑھنے سے رُک جانا (۳) سردی سے اکڑ جانا۔

ٹھٹرانا۔ ٹھٹھرانا - (ٹھٹ۔ رانا۔ ٹھٹھ۔ رانا) (ہ۔ مص) (۱) سردی کی شدت سے بے سُدھ ہو جانا یا بے حس کر دینا (۲) بڑھنے نہ دینا (۳) پالے سے مروا دینا۔

ٹھٹراہٹ۔ ٹھٹھراہٹ - (ٹھٹ۔ را۔ ہٹ) (ٹھٹھ۔ را۔ ہٹ) (ہ۔ ا۔ مث) کپکپی۔ شدت کی ٹھنڈ۔ سردی سے سُن ہو جانا۔

ٹھٹرنا۔ ٹھٹھرنا - (ٹھ۔ ٹر۔ نا۔ ٹھ۔ ٹھر۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) سردی سے اکڑنا۔ ٹھنڈ سے اینٹھنا۔ سخت سردی لگنا (۲) سردی کی وجہ سے کپکپانا۔ لرزنا۔ ٹھنڈا ہو جانا (۳) سردی کے مارے بے حس ہو جانا (۴) بڑھنے سے رُک جانا قوتِ نامیہ کا ختم ہو جانا۔ سکڑنا۔ مرجھانا۔

ٹھٹری۔ ٹھٹھری - (ٹھٹ۔ ری۔ ٹھٹھ۔ ری) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) مکان کی چھت کے لیے بانس کا ڈھانچا (۲) چٹائی کے پردے کا فریم یا ڈھانچہ (۳) پنجر ڈھانچ (۴) دُبلا پتلا آدمی (۵) ارتھی۔ جنازہ۔

ٹھٹک۔ ٹھٹھک - (ٹھ۔ ٹک۔ ٹھ۔ ٹھک) (ہ۔ ا۔ مث) رُک جانے، تھم جانے، رُک کر کھڑے ہو جانے۔ اچانک رُک جانے، حیران کھڑے رہ جانے کی حالت یا کیفیت۔

ٹھٹک ٹھٹک کے - رُک رُک کے۔ بے دلی سے۔ نیم دلی سے۔ ہچکچاہٹ کے ساتھ۔

ٹھٹک جانا۔ ٹھٹک رہ جانا۔ ٹھٹک رہنا - (مص مرکب) چلتے چلتے کوئی کام کرتے کرتے یا کوئی بات کرتے کرتے اچانک رُک جانا (۲) ڈر یا حیرت کی وجہ سے شش و پنج میں پڑ جانا۔ حیرت یا خوف سے رُکنا۔

ٹھٹک کے - (۱) حیرانی کے عالم میں (۲) پس و پیش یا ہچکچاہٹ کے ساتھ۔

ٹھٹکنا۔ ٹھٹھکنا - (ٹھ۔ ٹک۔ نا) (ٹھ۔ ٹھک۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) اچانک رُکنا۔ (۲) حیران ہو کر رُکنا یا ٹھہر جانا۔ تعجب، حیرت یا شش و پنج کی حالت میں چلتے چلتے ٹھہر جانا۔ تامل کرنا۔ تردد کرنا۔ ڈر کر رکنا (۴) الگ ہونا (۵) ہچکچانا۔ پیچھے ہٹنا۔

ٹھٹھنا - (ٹھٹھ۔ نا) (ق۔ مص) ٹھاٹھ جمانا۔ رنگ جمانا۔ نقشہ جمانا۔

ٹھٹول - (ٹھ۔ ٹول) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) ہنسی۔ مذاق۔ چھیڑ۔ چھیڑ خانی۔ خوش طبعی۔ (صف) خوش طبع۔ ظریف۔ ٹھٹھے باز۔ مسخرا۔

ٹھٹولپن - (ہ۔ ا۔ مذ) ہنسی مذاق۔ دیکھیے ٹھٹول۔

ٹھٹولی - (ٹھ۔ ٹو۔ لی) (ہ۔ ا۔ مث) خوش طبعی۔ ظرافت۔ چھیڑ چھاڑ۔

ٹھٹولی کرنا۔ ٹھٹولیاں کرنا - مذاق کرنا۔ تمسخر کرنا۔ چہلیں کرنا۔

ٹھٹولیا - (ٹھ۔ ٹو۔ لی۔ یا) (ہ۔ صف) ظریف۔ خوش طبع۔ مسخرا۔

ٹھٹیرا۔ ٹھٹھیرا - (ٹھ۔ ٹے۔ را۔ ٹھ۔ ٹھے۔ را) (ہ۔ ا۔ مذ) پیتل تانبے وغیرہ کے برتن بنانے یا بیچنے والا (۲) جوار یا باجرے کا ڈنٹھل۔

ٹھٹیرا بازار - وہ بازار جس میں ٹھٹیروں کی دکانیں ہوں۔

ٹھٹیرے ٹھٹیرے کی بدلائی - (مثل) برابر کی ٹکر۔ دو ایسے آدمیوں کے درمیان معاملہ یا ٹکراؤ جو ہم پیشہ، ہم پلہ اور ذہانت میں برابر ہوں۔

ٹھٹیرے کی بلی - (ا۔ مثل) ڈھیٹ۔

ٹھٹیرے مارنا - (ا۔ محاورہ) جوار یا باجرے کے ڈنٹھل سے مارنا۔ عام خیال ہے کہ منگل کے دن بچے کو باجرے یا جوار کے ڈنٹھل سے مارنا اسے دُبلا کر دیتا ہے۔

ٹھٹیری - (ٹھ۔ ٹے۔ ری) (ہ۔ ا۔ مث) ٹھٹیرے کی بیوی (۲) کسیرن۔

ٹھُخ ٹھُخنی - (ق۔ صف) باتونی۔

ٹھڈا - (ٹھد۔ ڈا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) پتنگ یا کنکوے کی بیچ کی موٹی تیلی یا کھپچی۔ (۲) کمر کی ہڈی۔ پیٹھ یا پشت کی ہڈی۔ ریڑھ کی ہڈی۔

ٹھڈا ٹوٹی - (ا۔ صف۔ مث) (۱) جس کا ٹھڈا ٹوٹ گیا ہو (۲) جس کی کمر جھک گئی ہو۔ کمر ٹوٹی۔ کبڑی۔

ٹھڈی - (ٹھد۔ ڈی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) انسان کے چہرے کا سب سے نچلا حصہ۔ ٹھوڑی۔ زنخ دان۔ ذقن (۲) بھنے ہوئے اناج کا ایسا دانہ جو خستہ ہونے یا کھلنے سے رہ گیا ہو۔

ٹھڈی پر ہاتھ دھر کر بیٹھنا - (ا۔ محاورہ) سوچ میں پڑا ہونا۔ فکر مند یا غمگین ہونا۔

ٹھڈی پکڑنا۔ ٹھڈی میں ہاتھ دینا - (ا۔ محاورہ) (۱) خوشامد کرنا۔ منت سماجت کرنا (۲) غصہ ٹھنڈا کرنا۔ ناراضگی دُور کرنا۔

ٹھڈی کا گڑھا - (ا۔ مذ) چاہ ذقن۔

ٹھڈی کے نیچے ہاتھ رکھنا - (ا۔ محاورہ) حیران ہونا۔ شش و پنج میں پڑنا۔

ٹھٹر - (ہ۔ ا۔ مث) سخت سردی۔ پالا۔ انتہائی ٹھنڈ۔

ٹھرا - (ٹھر۔ را) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) گھٹیا دیسی شراب (۲) انگیا یا محرم کے بند (۳) کچی اینٹ۔ خراب اینٹ (۴) دہقانی جوتا (۵) سوت کی رسی۔

ٹھرنا - (ہ۔ مص) سردی لگنا۔ سردی کا اثر ہو جانا۔

ٹھس - (ہ۔ صف) (۱) کند ذہن۔ کودن (۲) سُست۔ جو اپنی جگہ سے نہ ہلے۔ (۳) ٹھوس۔ بھاری (۴) کھوٹا روپیہ جس میں جھنکار نہ ہو (۵) منڈی بیٹھلا (۶) جو ٹھونس ٹھونس کر بھرا گیا ہو (۷) پتنگ کے وہ کنے جو برابر نہ ہوں (ا۔ مذ) بندوق جیسی آواز جو منہ سے نکالی جائے۔

ٹھسا - (ٹھس۔ سا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) گھمنڈ۔ غرور۔ تکبر (۲) خاص انداز۔ نخرہ (۳) ٹھپا۔ سانچا۔ چھاپا (۴) شان و شوکت۔ ٹھاٹ باٹ۔

ٹھسا ڈالنا - (ا۔ محاورہ) (۱) سکہ بنانا (۲) نقش ڈالنا۔ مُہر لگانا۔

ٹھسّے سے چلنا۔ نازسے چلنا (۲) اِٹھلاکر چلنا۔ ٹھاٹ سے قدم اُٹھانا۔

ٹھساٹھس۔ (ہ۔صف) کھچاکھچ۔ بہت بھرا ہوا۔ ٹھونس ٹھونس کر بھرا ہوا۔

ٹھسا دینا۔ ٹھسانا۔ (ٹھُ۔سا۔دے۔نا۔ ٹھُ۔سانا) اصل میں ٹھونسا دینا اور ٹھونسانا ہے لیکن واؤ اور نون حذف کر دیتے ہیں۔ زیادہ کھلا دینا۔ اتنا کھلا دینا کہ ہضم نہ ہوسکے۔

ٹھسک۔ (ٹھُ۔سَک) [ہ۔ا۔مث] (۱) کھانسی کی آواز۔ خشک کھانسی (۲) ضرب (۳) شان وشوکت۔ دھوم دھام (۴) نازو انداز۔ خوش خرامی (۵) تکبر۔ غرور (۶) زکام کی وجہ سے گلے میں خراش۔

ٹھسکا۔ (ٹھَس۔کا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) کھانسی کی آواز (۲) تھوڑی تھوڑی کھانسی۔

ٹھسکنا۔ (ٹھَ۔سَک۔نا) [ہ۔مص] مٹی کے برتن کا دوسرے برتن سے ٹکرانے کی وجہ سے تھوڑا سا ٹوٹ جانا (۲) گرا دینا۔ مار دینا۔

ٹھسکنا۔ (ٹھُ۔سَک۔نا) [ہ۔مص] (۱) بچوں کا بے آواز رونا (۲) ہولے ہولے رونا۔

ٹھُسکی۔ (ٹھُس۔کی) [ہ۔ا۔مث] پھُسکی۔

ٹھُسنا۔ (ٹھُس۔نا) [ہ۔مص] (۱) پانی کا کسی جگہ جمع ہو جانا۔

ٹھگیا۔ (ٹھگ۔یا) [ہ۔ا۔مذ] دغاباز۔ فریب کار۔ قزاق۔ مکار۔ بٹ مار۔ راہزن

ٹھلیا۔ (ٹھِل۔یا) [ہ۔ا۔مث] پانی بھرنے یا رکھنے کا مٹی کا چھوٹا برتن۔ چھوٹا گھڑا۔ گگری۔

ٹھُمری۔ (ٹھُم۔ری) [ہ۔ا۔مث] (۱) ایک گیت جو دو بول کا ہوتا ہے (۲) افواہ۔ گپ۔ چھوٹی بات (۳) ہندی شاعری کی ایک بحر۔

ٹھُمری اُڑانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ٹھمری گانا (۲) گپ اڑانا۔ چٹکلہ چھوڑنا۔

ٹھُمک۔ (ٹھُ۔مک) [ہ۔ا۔مث] (۱) نازو انداز سے چلنا۔ مستانہ چال۔ (۲) ناچنے کی چال۔

ٹھُمک ٹھُمک کر۔ مٹک مٹک کر۔ نازو انداز سے۔ نخرے سے۔

ٹھُمک چال۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) معشوقانہ انداز رفتار۔ خرام ناز (۲) بن بن کر قدم اٹھانا۔

ٹھُمکا۔ (ٹھُم۔کا) [ہ۔ا۔صف] (۱) جسم کو مٹکانا یا جھٹکا دینا (۲) پستہ قد۔ ٹھنگنا۔

ٹھُمکانا۔ (ٹھُم۔کا۔نا) [ہ۔مص] (۱) مٹکانا (۲) نازو انداز سے چلانا (۳) باوقار انداز سے قدم اٹھوانا (۴) جھٹکا دینا (پتنگ کو) (۵) ایڑ لگانا۔

ٹھُمکنا۔ (ٹھُ۔مَک۔نا) [ہ۔مص] (۱) ٹھُمکنا۔ نازو انداز سے چلنا (۲) بن بن کر چلنا

ٹھُمکی۔ (ٹھُم۔کی) [ہ۔ا۔مث] (۱) چھوٹا سا جھٹکا۔ ہلکا سا جھٹکا۔ پتنگ کو ہوا میں ٹھہرا رکھنے کے لیے آہستہ جھٹکا (۲) ٹھُمکا کی صفت مؤنث۔

ٹھُمکی دینا۔ ٹھُمکی لگانا۔ (ا۔محاورہ) پتنگ کو جھٹکے دے دے کر ٹھہرا رکھنا۔

ٹھن۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) آواز (۲) شوروغل۔ گھنٹے کی آواز۔

ٹھن ٹھن۔ ٹھناٹھن۔ (ہ۔صوت۔صف) (۱) بار بار آنے والی آواز (۲) لگاتار شوروغل (۳) گھنٹے کی لگاتار آواز (۴) ہتھوڑے یا دھات کے بنے ہوئے کسی ہتھیار کی آواز (۵) جھنکار (۶) دھات کا سکہ کھنکنے کی آواز۔

ٹھن ٹھنانا۔ (مص) (۱) ٹھن ٹھن کرنا (۲) گھنٹہ یا گھنٹی بجانا (۳) مزے اڑانا۔ دندنانا۔ آنند کے تار بجانا (۴) کھنکنا۔ بجنا۔

ٹھن ٹھن گوپال۔ (مثل) بیوقوف۔ احمق۔ ناسمجھ۔ نادان۔

ٹھناک۔ ٹھناکا۔ (ٹھَ۔ناک۔ ٹھَ۔نا۔کا) [ہ۔ا۔مذ] وہ آواز جو کسی سخت چیز کے کسی بجنے والی چیز سے ٹکرانے سے ہوتی ہے۔

ٹھُنٹھ۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) ایسا درخت جو سوکھ چکا ہو (۲) کٹا ہوا ہاتھ۔

ٹھنڈ۔ (ہ۔ا۔مث) سردی۔ خنکی۔ گرمی نہ ہونا۔

ٹھنڈ پڑنا۔ (ا۔محاورہ) ہلکی ہلکی سردی ہونا۔ گلابی جاڑے ہونا۔ خنکی ہونا۔

ٹھنڈا۔ (ٹھَن۔ڈا) [ہ۔صف] (۱) سرد۔ خنک۔ برف میں لگا ہو۔ برف پڑا ہوا۔ مصنوعی ذرائع سے خنک کیا ہوا (۲) دھیما۔ غیر جذباتی۔ جو گرمی نہ کھائے۔ گرم نہ ہو۔ بُردبار۔ حلیم (۳) چپ رہنے والا۔ کم گو (۴) نامرد۔ کم شہوت۔ (۵) کاہل۔ سست (۶) مُردہ۔ بے جان (۷) (کاروبار) مندا (۸) جسے غصہ نہ آئے (۹) کٹھور۔ سنگ دل۔ نامعقول (۱۰) مطمئن (۱۱) بجھا ہوا (چراغ) (۱۲) ساکن۔ ساکت۔ خاموش (۱۳) جو بدسلوکی اور بدکلامی کو پی جائے۔

ٹھنڈا پڑنا۔ ٹھنڈا پڑ جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سرد ہونا (۲) (کاروبار) مندا ہونا (۳) غصہ دھیما ہونا۔

ٹھنڈا رکھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) خوش رکھنا (۲) غصے یا رنج کی نوبت نہ آنے دینا (۳) راحت دینا۔

ٹھنڈا رہنا۔ (ا۔محاورہ) خوش رہنا۔ رنج اور غم سے دُور رہنا۔

ٹھنڈا سانس۔ (ا۔مذ) آہِ سرد۔ ایسا سانس جو کسی غم یا فکر کی وجہ سے بھرا جائے۔

ٹھنڈا کرکے کھانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سوچ سمجھ کر کام کرنا (۲) آہستگی سے کام کرنا۔

ٹھنڈا کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سرد کرنا۔ خنک کرنا۔ برف ڈالنا (۲) چراغ یا روشنی (آگ وغیرہ) بجھانا (۳) غصہ دھیما کرنا (۴) مار ڈالنا (۵) دلاسا دینا (۶) ڈبونا (۷) دشمن کو نقصان پہنچا کر خوشی حاصل کرنا (۸) پیاس بجھانا۔ (۹) تعزیے کو دفن کرنا۔ علم کا پنجہ اور پٹکا اتار لینا (۱۰) توڑنا۔

ٹھنڈا کھائے گرم سے نہائے۔ سائے میں سوئے اس کا بیری پچھواڑے روئے۔ (مثل) ٹھنڈی خوراک کھانے، گرم پانی سے نہانے اور سائے میں سونے سے انسان کی تندرستی بنی رہتی ہے چنانچہ اس کے دشمنوں کو خوش ہونے کا موقع نہیں ملتا۔

ٹھنڈا گرم نہ دیکھنا۔ (ا۔محاورہ) کسی معاملے کے تمام پہلوؤں پر نظر نہ رکھنا۔ ناتجربہ کار آدمی کے بارے میں کہتے ہیں۔

ٹھنڈا لوہا کیوں کاٹتے ہو؟ (ا۔محاورہ) ایسے کام میں کیوں جان مارتے ہو جس سے حاصل کچھ نہیں۔ بے فائدہ محنت کیوں کرتے ہو۔

ٹھنڈا لوہا گرم لوہے کو کاٹتا ہے۔ (مثل) دھیمے مزاج کا آدمی تیز مزاج رکھنے والے آدمی کو زیر کرلیتا ہے۔

ٹھنڈا ملمع۔ (ا۔ع۔مذ) ایسا ملمع یا جھول جو آگ کے بغیر تیزاب کی لاگ یا برقی قوت سے چڑھایا جاتا ہے۔

ٹھنڈا ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سکون ہونا۔ خوش ہونا (۲) سرد یا خنک ہونا (۳) نرم پڑنا۔ غصہ تھوک دینا (۴) مرجانا۔ ذبح شدہ کا تڑپنا (۵) بجھ جانا (۵) افسردہ ہونا (۶) ڈوب جانا (۷) دفن ہونا (۸) ٹوٹنا (۹) گرنا

(۱۰) مندا ہونا (۱۱) دلی مقصد حاصل ہونا (۱۲) (کھانے کی) گرمی ختم یا نکل جانا (۱۳) سستانا۔ تازہ دم ہونا (۱۴) جوش کم ہونا (۱۵) (کپڑا) جل جانا۔

ٹھنڈائی۔ (ا۔مث) (۱) تبرید۔ وہ دَوا جو گرمی کے اثر کو دُور کرنے کے لیے پلائی جائے (۲) بھنگ۔ بُوٹی۔

ٹھنڈا ہے برف سے بھی۔ میٹھا ہے جیسے اولا۔ کچھ پاس ہے تو دے جا نہیں پی جا راہِ مولیٰ۔ (ا۔مثل) (ایک صدا) پُرانے وقتوں میں میلوں اور تقریبات میں اور گنجان اور بارونق بازاروں میں سقے شام کے وقت اپنی مشک کے پانی کی تعریف میں یہ صدا لگایا کرتے تھے

ٹھنڈک۔ (ا۔مث) (۱) سردی۔ خنکی (۲) فرحت۔ تازگی۔ تسلّی۔ خوشی۔

ٹھنڈک پڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جلن دُور ہونا (۲) کسی فتنہ کا دُور ہونا۔

ٹھنڈے پہرے۔ (ا۔مذ) صبح سویرے۔ صبح ہی صبح۔

ٹھنڈے پیٹوں۔ (۱) خوشی خوشی۔ آرام سے (۲) بغیر لڑے جھگڑے۔

ٹھنڈے ٹھنڈے۔ (۱) آرام سے۔ پُرامن طریقے سے۔ خیریت سے۔ (۲) صبح صبح یا شام پڑے۔

ٹھنڈے ٹھنڈے جانا (چلنا) (سدھارنا)۔ (ا۔محاورہ) (۱) صبح سویرے روانہ ہو جانا۔ (۲) آرام سے جانا (۳) دفع ہونا۔

ٹھنڈے ٹھنڈے گھر جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) (طنزاً) جان سلامت لے کر بچ نکلنا (۲) رخصت ہونا۔ دفع ہونا۔ ٹلنا۔

ٹھنڈے دل سے (سبھاؤ سے) صبر و سکون سے۔ غصّے کے بغیر۔

ٹھنڈے سانس بھرنا۔ (ا۔محاورہ) سرد آہیں بھرنا۔ غم یا رنج کی حالت میں سرد آہیں کھینچنا۔

ٹھنڈے لوہے بھی کہیں پٹنے سے ڈھیلے پڑے ہیں۔ (مثل) اصلاح اس وقت ہونی چاہیئے جب اصلاح کا موقع و محل ہو۔ وقت گزر جانے کے بعد اصلاح کی کوشش ایسی ہے جیسے ٹھنڈے لوہے کو کوٹ کر ڈھیلا کرنا۔ جو ناممکن ہے۔

ٹھنڈی۔ (ٹھن۔ڈی) [ہ۔ا۔مث] چیچک [صف] (۱) سرد۔ خشک (۲) بے رونق (۳) مراد۔ خوش۔

ٹھنڈی آگ۔ (ا۔مث) (مراداً) برف۔ اولا۔ یخ۔

ٹھنڈی آگ سے جلانا۔ (ا۔محاورہ) دغا سے مارنا۔ دھوکا دینا۔

ٹھنڈی ڈھلنا۔ ٹھنڈیاں ڈھلنا۔ (ا۔محاورہ) چیچک کے دانوں کا مُرجھانا۔ چیچک ڈھل جانا۔

ٹھنڈی کڑاہی۔ (ا۔مث) وہ حلوہ جو پکوان ختم ہونے کے بعد ٹھنڈی پڑی ہوئی کڑاہی میں بنایا جاتا ہے۔

ٹھنڈی گرمیاں۔ دکھاوے کی محبت۔ اُوپری محبت۔ ظاہری چاؤ۔

ٹھنڈی مار۔ (اندرونی ضرب۔ میٹھی مار (۲) وہ ضرب جس کا نشان نہ ہو۔ روحانی یا ذہنی اذیت۔

ٹھنڈی مٹی۔ (ا۔مث) (۱) بے حس۔ متحمل مزاج۔ نہ بھڑکنے والا (۲) طبعی رفتار سے نہ بڑھنے والا جسم (۳) ایسا لڑکا جو دیر میں بالغ ہو۔ زنانہ زنخا۔ ہیجڑا۔

ٹھنڈی نکلنا۔ (ا۔محاورہ) چیچک نکلنا۔ سیتلا نکلنا۔

ٹھُنسانا۔ ٹھُنسوانا۔ (ٹھُن۔سا۔نا۔ ٹھُنس۔وا۔نا) (ہ۔مص) دیکھیے ٹھُسانا۔ ٹھُسوانا۔

ٹھُنک۔ (ٹھُ۔نک) [ہ۔ا۔مث] ٹھن ٹھن کی آواز۔

ٹھُنک۔ ٹِھنک۔ (ٹھُ۔نک۔ ٹِھ۔نک) [ہ۔ا۔مث] بچے کی آہستہ آہستہ رونے کی آواز۔

ٹھنکار۔ (ٹھن۔کار) [ہ۔ا۔مث] دیکھیے ٹھناک۔ ٹھناکا۔ طبلے کی آواز۔

ٹھنکانا۔ (ٹھن۔کا۔نا) [ہ۔مص] ٹھن کی آواز پیدا کرنا۔ ضرب لگانا۔

ٹھُنکانا۔ ٹِھنکانا۔ (ٹھُن۔کا۔نا۔ ٹِھن۔کا۔نا) [ہ۔مص] (۱) بچے کو رُلانا (۲) ضد کرانا۔

ٹھنکنا۔ (ٹھ۔نک۔نا) [ہ۔مص] ٹھن ٹھن کی آواز پیدا ہونا۔

ٹھُنکنا۔ ٹِھنکنا۔ (ٹھُ۔نک۔نا۔ ٹِھ۔نک۔نا) (ہ۔مص) (۱) بچے کا آہستہ آہستہ رونا (۲) نخرے جتانے کے طور پر رونا یا ضد کرنا (۳) بچوں کی طرح رونا اور مچلنا۔

ٹھِنگنا۔ (ٹھِنگ۔نا) [ہ۔صف] چھوٹے قد کا۔ بونا۔ ناٹا۔ پستہ قد۔

ٹھِنگنی۔ (ٹھِنگ۔نی) [ہ۔صف] چھوٹے قد کی عورت۔ پستہ قد عورت۔

ٹھنگیر۔ (ٹھن۔گیر) [ہ۔ا۔مث] کسی خشک چیز کو دانہ دانہ کرکے کھانے کا شغل (جیسے چلغوزہ۔ چنا۔ ریوڑی وغیرہ)

ٹھنگیر لگانا۔ ٹھنگیرنا۔ ایک ایک کرکے کھانا (ٹھینکانہ لگانا)۔

ٹھننا۔ (ٹھن۔نا) [ہ۔مص] (۱) لڑائی ٹھہرنا۔ اَن بَن ہونا (۲) قرار پانا۔ مقرر ہونا (۳) دل میں پختہ ارادہ ہونا۔

ٹھو۔ (ٹھنگ۔صف) عدد۔ نمبر (جیسے ایک ٹھو۔ دو ٹھو)

ٹھوٹ۔ (ہ۔صف) (۱) احمق۔ بے وقوف (۲) جاہل۔ ناواقف۔

ٹھور۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) ٹھکانا۔ موقع۔ جگہ۔ مکان (۲) مقررہ جگہ۔ اڈہ۔ مسکن۔ (۳) پتہ۔ نشان۔ سُراغ۔ کھوج۔

ٹھور بے ٹھور۔ (ہ۔صف) موقع بے موقع۔ جا بے جا۔ مناسب نامناسب مقام۔

ٹھور ٹھکانا۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) وہ جگہ جہاں مسکن ہو۔ جہاں سکونت ہو۔ (۲) رہنے کی جگہ۔

ٹھور ٹھور پھرنا۔ (ا۔محاورہ) دربدر پھرنا۔ آوارہ پھرنا۔

ٹھور ٹھور توڑ دینا۔ (ا۔محاورہ) ہڈی ہڈی توڑ دینا۔ جوڑ جوڑ الگ کر دینا۔

ٹھور رکھنا۔ (ا۔محاورہ) جہاں پانا وہیں مار دینا۔ بچ کر نہ جانے دینا۔ کھیت رکھنا۔ جان سے مار دینا۔

ٹھور رہنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کسی جگہ رہنا۔ چپ کھڑے رہنا (۲) چپ یا مردہ پڑا ہونا (۳) قتل ہونا۔ مارا جانا۔ مار گرایا جانا۔

ٹھوڑا۔ (ق۔ا۔مذ) چشمہ۔ فوارہ۔

ٹھوڑی۔ (ٹھو۔ڑی) (ہ۔ا۔مث) ٹھڈی۔ ذقن۔ زنخداں۔

ٹھوڑی پر ہاتھ (دھر) رکھ کر بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) سوچ میں پڑا ہونا۔ فکرمند ہونا۔

ٹھوڑی پکڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) منانا۔ غصّہ دُور کرنا (۲) منت سماجت کرنا

ٹھوڑی تارا۔ ٹھوڑی کا تل۔

ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ دے کر بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) رنجیدہ ہونا۔ ملول ہونا

ٹھوڑی میں ہاتھ دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ناراضی دور کرنے کے لیے خوشامد کرنا (۲) منت سماجت کر کے غصہ دھیما کرنا۔

ٹھوس۔ (ہ۔ صف) (۱) بھرا ہوا۔ جس میں خول یا خالی جگہ نہ ہو۔ پُر۔ مجسّم۔ جگر۔ پُر مغز۔ بھاری۔ بوجھل (۲) ٹھس۔ کم ذہن۔ کند ذہن۔

ٹھوس۔ (ہ۔ ا۔ مث) دیکھیے ٹھونس۔ بھرتو۔ جامد۔

ٹھوس ٹھاس۔ دیکھیے ٹھونس ٹھانس۔ فاضل۔ زائد۔

ٹھوسا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) ہاتھ کا انگوٹھا۔ ٹھینگا۔

ٹھوسا بھی نہ دینا۔ (ا۔ محاورہ) کچھ بھی نہ دینا۔

ٹھوسا دکھلانا۔ (ا۔ محاورہ) ہاتھ کا انگوٹھا انکار کے طور پر ہلا کر دکھانا۔ ضِد یا ہٹ کرنا۔

ٹھوسے پر مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) اہمیت نہ دینا (۲) عزت نہ کرنا۔ جوتی پر مارنا

ٹھوسے سے۔ جوتی سے۔ بلا سے (بے پروائی کا اظہار)۔

ٹھوک۔ (ہ۔ ا۔ مذ) ضرب۔ صدمہ۔ ٹھوکر۔

ٹھوک بجا کے۔ (ا۔ محاورہ) (۱) اچھی طرح دیکھ بھال کے۔ کھرا کھوٹا۔ ٹوٹا پھوٹا دیکھ کے (۲) علانیہ۔ کھلم کھلا (۳) برتن کو انگلی سے بجا کے۔

ٹھوک بجا کے لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کھرا کھوٹا۔ ٹوٹا پھوٹا دیکھ کے خریدنا۔ پرکھنے کے بعد لینا (۲) علانیہ خریدنا۔ کھلم کھلا۔

ٹھوکا۔ (ٹھو۔ کا) (ق۔ ا۔ مذ) ٹھیس۔ ٹھوکر۔

ٹھوکا جانا۔ (ا۔ محاورہ) ٹھکنا۔

ٹھوکا دینا۔ (۱) ہاتھ پاؤں سے دھکا دینا (۲) جتانا۔ آگاہ کرنا۔

ٹھوکر۔ (ٹھو۔ کر) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) راستے میں پاؤں کو لگنے والی ضرب (۲) پاؤں سے لگائی جانے والی ضرب (۳) وہ ضرب جو پاؤں کے پنجے یا ایڑی سے کسی کو دانستہ یا قصداً ماریں (۴) گھوڑے کا پاؤں کسی روک سے ٹکرانا (۵) لات (۶) ضرر۔ گھاٹا۔ نقصان (۷) راستے کی خرابی (۸) جواریوں کی زبان میں جوتی (جیسے پاؤں کی ٹھوکر تک لگا دی) (۹) معشوق کا ناز سے قدم مارنا (۱۰) ناچنے والی کا فرش پر پاؤں مارنا (۱۱) بہلی جس میں تابوت رکھتے ہیں (۱۲) چوٹ۔ صدمہ (۱۳) پشتہ یا دیوار جو دریا کے پانی کو آگے بڑھنے سے روکے (۱۴) ریل کے انجن کے آگے لگا ہوا آہنی چھاج (۱۵) ریل گاڑی کے دونوں سروں پر لوہے کے دو آلے جن کی وجہ سے ٹکر کے وقت ڈبوں کو نقصان نہیں پہنچتا۔ (۱۶) ریلوے لائن کے سرے کا پشتہ (۱۷) خرابی تباہی (۱۸) نہر میں پانی کی روک۔

ٹھوکر اُٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نقصان برداشت کرنا۔ خسارہ اُٹھانا (۲) صدمہ اُٹھانا۔

ٹھوکر پر ٹھوکر اُٹھانا۔ ٹھوکر پر ٹھوکر لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) لگاتار صدمے اُٹھانا (۲) نقصان پر نقصان ہونا۔ ایک تکلیف کے بعد دوسری تکلیف اُٹھانا۔

ٹھوکر پر مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی چیز پر لات مارنا (۲) حقیر یا ذلیل سمجھنا۔

ٹھوکر کھانا۔ (۱) پاؤں میں کسی سخت چیز کی ٹکر لگنا (۲) اُلجھ کر گرنا (۳) صدمہ اُٹھانا۔ نقصان اُٹھانا (۴) دھوکا کھانا (۵) سبق ملنا۔

ٹھوکر کھا دے بُدھ پا دے۔ (مثل) نقصان اُٹھا کر عقل آتی ہے۔

ٹھوکر لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) لات مارنا۔ ٹھکرانا (۲) حقیر سمجھنا۔ بے حقیقت گردانا (۳) اڑ لگانا (۴) پاؤں کے پنجے سے کسی چیز کو ضرب لگانا۔

ٹھوکر لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پاؤں میں چوٹ آنا (۲) صدمہ پہنچنا (۳) نقصان اُٹھانا

ٹھوکر لگی پہاڑ کی گھر کی توڑیں سل۔ (مثل) زبردست سے چوٹ یا نقصان اُٹھانے کے بعد کوئی کمزوروں کو تنگ کرے تو اس پر یہ مثل کہتے ہیں

ٹھوکر لگی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مصیبت یا نقصان کا پہلے سے تجربہ ہونا۔

ٹھوکر لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) گھوڑے کا ٹھوکر کھانا (۲) غلطی کرنا۔ بھول ہونا (۳) اُلجھ کر گرنا

ٹھوکر مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) لات مارنا۔ ٹھکرانا (۲) حقیر سمجھنا (۳) ترک کر دینا۔ (۴) قبول نہ کرنا (۵) پاؤں سے ضرب لگانا۔

ٹھوکروں (پر) میں پڑا رہنا۔ (ا۔ محاورہ) بے عزتی اور ذلت کی حالت میں رہنا۔

ٹھوکریں چلنا۔ (ا۔ محاورہ) پاؤں کی ٹھوکریں لگنا۔

ٹھوکریں دینا۔ (ا۔ محاورہ) ایذا یا اذیت یا تکلیف دینا۔

ٹھوکریں کھا کر سنبھلنا۔ (ا۔ محاورہ) نقصان اٹھا کر ہوش میں آنا۔ کھو کر تجربہ حاصل کرنا۔

ٹھوکریں کھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رُکنا۔ جھٹکنا (۲) لاتیں کھانا (۳) روندن میں آنا (۴) در بدر پھرنا (۵) سختیاں اُٹھانا (۶) باتیں سننا (۷) ذلیل و رسوا ہونا (۸) کثرت سے نقصان اٹھانا۔ (۹) غلطی پر غلطی کرنا۔

ٹھوکریں کھلانا (کھلوانا)۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ذلیل کروانا (۲) در بدر پھرانا۔

ٹھوکنا۔ (ٹھوک۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) مارنا۔ زدوکوب کرنا۔ لاتیں اور مکے مارنا۔ (۲) گاڑنا (۳) کوٹنا (۴) سزا دینا (۵) پیٹھ تھپ تھپانا۔ شاباشی دینا۔ ہمت افزائی کرنا (۶) (دروازہ) کھٹکھٹانا (۷) دعوےٰ کرنا۔ مقدمہ دائر کرنا (۸) پاؤں میں بیڑیاں ڈالنا (۹) (طبلہ) بجانا (۱۰) (قفل) لگانا یا جڑنا (۱۱) (ڈنڈا) گھسیڑنا (۱۲) روڑے اٹکانا۔ رکاوٹ ڈالنا۔

ٹھولا۔ (ٹھو۔ لا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) وہ پیالہ جو پرندے کے پنجرے کے اندر رکھتے ہیں (۲) انگلی کے جوڑ کا بیرونی رُخ۔

ٹھولا مارنا۔ انگلی کے جوڑ کے بیرونی رُخ کو کسی چیز پر مارنا یا کھٹکھٹانا۔

ٹھونٹھ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) کٹا ہوا بازو (۲) درخت کا کٹا ہوا تنا۔ ٹنڈ۔ دیکھیے ٹھنٹھ اور ٹنڈ۔

ٹھونٹھا۔ (ٹھوں۔ ٹھا) (ہ۔ صف) دیکھیے ٹنڈا (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) ڈنڈا (۲) لمبی خشک لکڑی (۳) حقے کی سیدھی نے۔

ٹھونس ٹھانس۔ (ہ۔ ا۔ مث) کسی چیز کو زبردستی کسی ایسی چیز میں ڈالنا یا بھرنا یا رکھنا جس میں گنجائش کم ہو۔

ٹھونسنا۔ (ٹھونس۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) دبا کر بھرنا (۲) زور لگا کر بھرنا (۳) گھسیڑنا (۴) ندیدوں یا بھوکوں کی طرح کھانا (۵) زبردستی کھلانا۔

ٹھونکنا۔ (ٹھونک۔ نا) (ہ۔ مص) دیکھیے ٹھوکنا۔

ٹھونگ۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) چونچ۔ کوے کی چونچ (۲) بیچ کی انگلی دوہری کرنے کا عمل۔

ٹھونگ مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بیچ کی انگلی دوہری کر کے مارنا۔ ٹولا مارنا۔

(۲) چونچ مارنا۔

ٹھونگا۔ (ٹھُو ں۔ گا) [ہ۔ا۔مذ] چونچ۔ دیکھیے ٹھونگ۔

ٹھونگنا۔ (ٹھونگ۔نا) [ہ۔مص] دیکھیے ٹھنگیرنا۔

ٹھٹھاکا۔ (ٹھَ۔ٹھا۔کا) [ہ۔ا۔مذ] قہقہہ۔ ہنسی۔ دھماکا۔

ٹھٹھاکے کی ملاقات۔ ایسی ملاقات جس میں بڑی دوستی ظاہر کی جائے گرم جوشی کی ملاقات۔

ٹھہرانا۔ (ٹھہ۔را۔نا) [ہ۔مص] (۱) روکنا۔ تھامنا (۲) طے کرنا۔ مقرر کرنا۔ اندازہ لگانا (۳) کسی جگہ پر یا کسی مکان میں اُتارنا (۴) منصوبہ باندھنا۔ (۵) جمانا۔ منجمد کرنا (پارہ) قائم کرنا (۶) سگائی کروانا (۷) نرخ مقرر کرنا۔ بھاؤ تاؤ کرنا

ٹھہراؤ۔ (ٹھہ۔را۔او) [ہ۔ا۔مذ] (۱) مقام۔ ٹھکانا۔ قیام (۲) سکون۔ جوش کم ہونا (۳) وقفہ (۴) تجویز یا قرارداد۔

ٹھہر ٹھہر کے۔ (ٹھَ۔ہر۔ٹھ ہَر۔کے) [ہ۔تابع فعل]۔ رُک رُک کر۔ پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہوئے۔ احتیاط کے ساتھ۔ رُک رُک کے۔

ٹھہرنا۔ (ٹھ۔ہر۔نا) [ہ۔مص] (۱) رکنا۔ تھم جانا۔ عارضی قیام کرنا (۲) (پارہ) جمنا۔ قائم ہونا (۳) مقیم ہونا۔ مہمان ہونا (۴) (نسبت) قرار پانا (۵) (بھاؤ یا قیمت) طے ہونا (۶) دیر کرنا (۷) (نطفہ) قرار پانا۔ حمل ہونا (۸) تہ نشین ہونا (۹) (دل کا) اضطراب کم ہونا (۱۰) ثابت قدم رہنا (۱۱) کام کرتے کرتے رُک جانا (۱۲) خرچ نہ ہونا (۱۳) گواہ کا بیان پہ جمے رہنا (۱۴) نوبت آنا (۱۵) (طبیعت) بحال ہونا (۱۶) دیرپا ہونا۔ دیر تک چلنا (۱۷) صبر کرنا (۱۸) جلتے رہنا (۱۹) ہونا۔ سمجھا جانا۔

ٹھیا۔ (ٹھِ۔یا) [ہ۔ا۔مذ] اڈا۔ جگہ۔ مقام۔ گدی۔ تھڑا۔ سہارا۔ ستون۔ تودہ ڈھیر۔ ڈھیلا۔ حد۔

ٹھیپ۔ (ہ۔ا۔مث) فقیروں کا آگے رکھنے کا ٹھیکرا (۲) شمع دان۔ چراغ۔

ٹھیٹ۔ ٹھیٹھ۔ [ہ۔صف] (۱) خالص۔ اصلی۔ خاص الخاص (۲) روزمرہ کی بول یا زبان۔

ٹھی۔ ٹھی۔ [ہ۔ا۔مث] بیہودہ پن سے ہنسنے کی آواز۔

ٹھیس۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) ہلکی سی رگڑ (۲) ٹھوکر۔ ضرب۔ صدمہ۔ چوٹ۔

ٹھیس لگنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) رگڑ لگنا (۲) ہلکا سا صدمہ پہنچنا (۳) ٹھوکر لگنا اذیت ہونا۔

ٹھیس لگے بدھ بڑھے۔ (مثل) نقصان اُٹھانے یا مصیبتیں جھیلنے سے عقل بڑھتی ہے۔

ٹھیک۔ (ہ۔صف) (۱) صحیح۔ درست۔ سچ۔ قطعی۔ بجا۔ منصفانہ (۲) چست موزوں۔ فِٹ۔ برابر (۳) ہُو بہو۔ جوں کا توں۔ بعینہٖ (۴) پورا پورا۔ رتی بھر کم نہیں (۵) مرضی کے مطابق۔ حسب دل خواہ (۶) باون تولے پاؤ رتی۔ حقیقتہً۔ مسلمہ۔ طے شدہ (۷) قابلِ اعتماد (۸) معقول۔ مناسب (۹) مطابق۔ ضرورت۔ کام بنانے والا (۱۰) باقاعدہ۔ حسب قاعدہ (۱۱) مناسب شکل میں (۱۲) خوش نما (۱۳) سیدھا۔ مستقیم (۱۴) پورا۔ مکمل (۱۵) پتا۔ نشان (۱۶) ٹھور ٹھکانا۔ مکان۔ اڈا (۱۷) صحیح میزان (۱۸) یقینی علم۔ یقین (۱۹) وقت۔ خبر (۲۰) اعتبار۔ بھروسہ (۲۱) فقیروں کا آگ جلانے کا برتن (۲۲) عین موقعے پر۔ عین نشانے پر (۲۳) حد۔ انتہا۔

ٹھیک آنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) عین موقعے پر آنا (۲) (کپڑے کا بدن پر) موزوں ہونا (۴) (سوال کا) جواب درست ہونا (۵) صحیح راستے آنا (۶) صحیح جگہ پر آپہنچنا۔

ٹھیک بنانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سزا دینا۔ تنبیہہ کرنا (۲) درست کرنا۔ (۳) راہ پر لانا۔ اصلاح کرنا۔ کسی قابل بنانا۔

ٹھیک ٹھاک۔ (ا۔صف) (۱) ہر طرح سے درست۔ بالکل صحیح۔ موزوں و مناسب

ٹھیک ٹھور۔ (۱) مناسب جگہ (۲) وہ جگہ جہاں کوئی چیز مناسب طور سے رکھی جانی چاہیئے۔

ٹھیک ٹھیک۔ (ا۔صف) (۱) ہو بہو (۲) بالکل سچ۔ بے کم و کاست سچ سچ (۳) ٹھیک کام کرنے کی تاکید (۴) (ندا) ٹھیک ہے! ٹھیک ہے!!

ٹھیک دوپہر۔ (ا۔صف) دن کا وہ وقت جب سورج سر پر ہو۔

ٹھیک رہنا۔ (۱) نیک چلن رہنا (۲) کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہنا (۳) اچھی حالت میں رہنا۔ اپنے مرتبے سے نہ گرنا (۴) سڑ کر خراب نہ ہونا۔

ٹھیک کرنا۔ (۱) صحیح کرنا۔ درست کرنا (۲) موزوں بنانا (۳) تصحیح کرنا (۴) سزا دینا (۵) ہوش ٹھکانے لانا۔ فیصلہ کرنا۔ یقین کرنا۔

ٹھیک نہیں ٹھیکے کا کام۔ ٹھیکا دے کرمت کھو دام۔ (مثل) ٹھیکے پر کام کروانا مفید نہیں ہوتا۔ کسی کام کا ٹھیکا دینے سے روپیہ ضائع ہوتا ہے۔

ٹھیک ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) درست ہونا (۲) جسم پر لباس فٹ ہونا (۳) سزا مل جانا۔ درست ہو جانا۔ ہوش ٹھکانے آجانا۔ آدمی بن جانا۔

ٹھیک۔ (ہ۔امث) (۱) اڑواڑ۔ ٹیک۔ ڈاٹ (۲) پیندا۔ پیندی۔ تلا۔ جوتے کا تلا۔ ایڑی (۳) پیچر (۴) غلّے کا ڈھیر (۵) وہ چیز جس سے ٹکڑیں یا آتشبازی کے انار کے یا پھولوں کے گملوں کے پیندوں کے سوراخ بند کرتے ہیں (۶) تلوار کی تہ نال (۷) پلگ۔

ٹھیک نکل جانا۔ (۱) پیندا یا پیندی نکل جانا یا ٹوٹ جانا (۲) گھبرجانا

ٹھیکا۔ (ٹھے۔کا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ذمّے لیا ہوا کام۔ اجارہ۔ کنٹریکٹ (۳) کرایا۔ بھاڑا (۴) اجازت۔ لائسنس (۵) پٹا۔ سرخط۔ کرایہ نامہ (۶) گردی۔ گرد زمین (۷) تھکنے کے بعد آرام (۸) طبلے یا ڈھولک کی تھاپ سے راگ کا ساتھ دینا (۹) ٹھہرنے کی جگہ۔ (۱۰) کاگ (۱۱) پلگ۔

ٹھیکا بجانا، ٹھیکا بجنا۔ (ا۔محاورہ) طبلہ یا ڈھولک اس انداز سے بجنا یا بجانا کہ گانے والے کو سہارا ملے۔

ٹھیکا بندی۔ (ہ۔ا۔مث) کھیت پٹے پر لینا۔

ٹھیکا بھرنا۔ (ا۔محاورہ) گھوڑے کا کُد کڑے مارنا یا اُچھلنا کودنا۔

ٹھیکا بھینٹ۔ (ا۔مذ) وہ نذرانہ جو ٹھیکا لینے پر دیا جاتا ہے۔

ٹھیکا پٹا۔ (ہ۔ا۔مذ) پٹے پر کھیت لینے کا اقرار نامہ۔

ٹھیکا حین حیات۔ (ا۔مذ) ایسا پٹا جو زندگی بھر کے لیے ہو۔

ٹھیکا دینا۔ (ا۔محاورہ) کسی چیز یا زمین کو پٹے یا اجارے پر دینا۔

ٹھیکا لے اس کام کا جو تجھ سے ہووے ٹھیک۔ (مثل) انسان کو اسی کام کی ذمہ داری لینی چاہیئے جسے اچھی طرح کر سکتا ہو۔

ٹھیکا لینا۔ (۱) اجارہ لینا (۲) لائسنس لینا۔ اجازت لینا (۳) ذمّہ لینا۔

(۴) (طنزاً) کسی اور کو کسی کام میں دخل نہ دینے دینا کسی چیز پر تنہا اپنا حق جتانا (۵) زبردستی قبضہ کرنا۔

ٹھیکا مُستاجری ۔ (ا۔ مذ) کرائے پر لیا ہوا ٹھیکا۔

ٹھیکے دار ۔ (ف۔ مذ) (۱) وہ شخص جو ٹھیکا لے۔ اجارہ دار۔ مستاجر (۲) وہ دکاندار جس کو نشہ آور چیزوں کو بیچنے کی اجازت ہو۔

ٹھیکے کا ۔ (۱) کرائے پر لیا ہوا (۲) بے پروائی یا بے توجہی سے کیا ہوا۔

ٹھیکے کا کام پھیکا ۔ (مثل) جو کام ٹھیکے پر کرایا جائے وہ اچھا نہیں ہوتا۔

ٹھیکرا ۔ (ٹھیک۔ را) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) مٹی کے برتن کا ٹکڑا (۲) (حقارت سے) مٹی کے برتن بھانڈے یا پُرانے ٹوٹے پھوٹے برتن باسن (۳) (انکسار یا تحقیر سے) مکان یا جائداد (۴) روزی کا وسیلہ۔ اوزار (۵) گھٹیا زیورات (۶) بندوق کے گھوڑے کا اوپری حصہ۔

ٹھیکرا پھوڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) تہمت لگانا۔ الزام دینا۔ بہتان لگانا۔

ٹھیکرے بکوانا ۔ (ا۔ محاورہ) گھر کا سامان بکوانا یا نیلام کرانا۔

ٹھیکرے (ٹھیکری) کی مانگ (مانگی) ۔ (ا۔ مثل) ایسا رشتہ جو بچے کی پیدائش کے وقت ہو جائے (کسی بچے کا رشتہ منظور ہو تو اس کے پیدا ہونے پر دائی کے ٹھیکرے میں نقدی ڈال دیتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے اس بچے کی منگنی ہمارے بچے سے ہو گئی)۔

ٹھیکرے منہ پر لوٹنا ۔ (ا۔ محاورہ) بچپن کی سادگی اور بھولپن باقی نہ رہنا چہرے پر نحوست برسنا۔

ٹھیکرے میں دیا ساتھ کھانے لگا ۔ (مثل) (۱) کمینہ تھوڑی سی رعایت سے سر چڑھ جاتا ہے (۲) جس انسان کو تھوڑا سا سہارا دو وہ برابری کرنے لگتا ہے۔

ٹھیکرے میں ڈالنا ۔ (ا۔ محاورہ) ایک رسم ہے کہ جب زچہ جن کر فارغ ہوتی ہے تو جس ٹھیکرے میں بچے کی آنول نال وغیرہ ڈالی جاتی ہے اس میں دائی کے حق کے طور پر کنبے رشتے کی عورتیں تھوڑی بہت نقدی ڈالتی ہیں۔ اگر نومولود سے کسی بچے کی نسبت ٹھہر گئی ہو تو اس کے نام سے بھی کچھ نقدی ڈالی جاتی ہے۔

ٹھیکری ۔ (ٹھیک۔ ری) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) ٹھیکرا کی تانیث۔ ٹھیکرے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے (۲) مٹی کا توا (۳) مقام زیرناف (عورت کا)۔

ٹھیکری آنکھوں پر رکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) بے مروتی کرنا۔ آنکھ چرانا۔ بے وفائی کرنا۔ لاپروائی کرنا۔ غفلت برتنا۔

ٹھیکری چننا ۔ (ا۔ محاورہ) پاگل ہو جانا۔

ٹھیکری کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) روپے کو بے دردی سے خرچ کرنا (۲) جائداد برباد کرنا۔

ٹھیکم ٹھیک۔ ٹھیکوں ٹھیک ۔ (ٹھی۔ کم۔ ٹھیک۔ ٹھی۔ کوں۔ ٹھیک) [ہ۔ صف] (۱) ہوبہو۔ بعینہٖ (۲) موزوں۔ مناسب۔

ٹھیکی ۔ (ٹھے۔ کی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) ٹھیک کی مؤنث۔ سہارا (۲) بوجھ اُتار کر آرام لینا (۳) غلہ رکھنے کی جگہ (۴) بوجھ اُٹھانے والے دم لینے کے لیے بوجھ سر سے اُتار کر جس چیز کے سہارے رکھیں۔

ٹھیکی لگانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بوجھ سر سے اُتار کر دم لینا (۲) ڈھیر لگانا۔

ٹھیکیاں لینا ۔ (ا۔ محاورہ) دم لینے کے لیے بیٹھ جانا۔ دم لے کر چلنا۔

ٹھیکیں ۔ (ٹھے۔ کیں) [ہ۔ ا۔ مث] بالوں کی قلمیں۔ رخساروں کے وہ بال جو مونچھوں سے مل جاتے ہیں۔

ٹھیلا ۔ (ٹھے۔ لا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) دو پہیوں پر ایک تختہ رکھ کر بنائی ہوئی گاڑی، جس میں بیل جوتے جاتے ہیں (۲) ہاتھوں سے دھکیل جانے والی گاڑی۔

ٹھیلنا ۔ (ٹھیل۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) دھکیلنا۔ ریلا دینا (۲) ایک جگہ سے دوسری جگہ ہٹانا (۳) کہنی مارنا (۴) مسخروں جیسی حرکتیں کرنا (۵) رد کرنا۔ ٹھکرانا۔

ٹھیں ٹھیں ۔ (ٹھیں۔ ٹھیں) [ہ۔ ا۔ مث] بیہودہ ہنسی کی آواز۔

ٹھینٹی۔ ٹھینٹھی ۔ (ٹھیں۔ ٹی۔ ٹھیں۔ ٹھی) [ہ۔ ا۔ مث] کان کا میل یا گولی۔ (۲) کاک۔ ڈاٹ۔

ٹھینگا ۔ (ٹھیں۔ گا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) ہاتھ کا انگوٹھا۔ ٹھونسا (۲) لاٹھی۔ سونٹا (۳) عضو تناسل

ٹھینگا باجنا ۔ (ا۔ محاورہ) ہنسی اُڑنا۔ جگ ہنسائی ہونا۔ رسوائی ہونا۔ لڑائی دنگا ہونا۔ فساد ہونا۔ نیز دیکھیے "جس کا کام اُسی کو ساجے اور کرے تو ٹھینگا باجے"۔

ٹھینگا دکھانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) انگوٹھا دکھانا (۲) خاطر میں نہ لانا (۳) چڑانا۔ چھیڑنا

ٹھینگے سے ۔ بلا سے۔ کچھ پروا نہیں۔

ٹھینگو ۔ (ٹھیں۔ گو) [ہ۔ صف] پستہ قد۔ بونا۔

ٹ ـــــ ع

ٹئیاں ۔ (ٹ۔ ءِ۔ یاں) [ہ۔ صف] ننھا منا۔ چھوٹا سا۔ پستہ قد۔ بونا۔ ٹھنگنا۔ (ا۔ مذ) ایک قسم کا طوطا۔

ٹ ـــــ ی

ٹی ۔ (Tea) [انگ۔ ا۔ مث] چائے۔

ٹی۔ اے ۔ (Travelling Allowance) (انگ۔ مذ) کا مخفف۔ سفر خرچ۔

ٹی۔ بی ۔ (Tuberculosis) (انگ۔ مث) تپ دق۔

ٹی پارٹی ۔ (Tea-Party) چائے کی پارٹی۔

ٹی ٹی ۔ (Travelling Ticket Examiner) (انگ۔ مذ) کا مخفف۔ چلتی گاڑی میں ٹکٹوں کا معائنہ کرنے والا۔

ٹی۔ وی ۔ (Television) (انگ۔ مذ) کا مخفف۔ ٹیلی ویژن۔ وہ برقی سیٹ جس میں آواز کے ساتھ تصویر بھی نظر آتی ہے۔

ٹیاں ۔ (ٹی۔ یاں) [ہ۔ ا۔ مذ] لیہ۔ کوڑی۔ ایک قسم کی چھوٹی کوڑی۔

ٹیبا ۔ (ٹی۔ با) [ہ۔ ا۔ مذ] ٹیلا۔ تودہ۔

ٹیپا ۔ (ٹے۔ پا) [ہ۔ ا۔ مذ] لمبا ٹانکا بھرنا۔ تیپچی۔

ٹیپ ۔ (Tape) [انگ۔ ا۔ مذ] سُوت اور پلاسٹک وغیرہ کی باریک پٹی۔

ٹیپ ریکارڈر ۔ (Tap Recorder) (انگ۔ مذ) گراموفون کے وضع کی ایک مشین جس کی پٹیوں میں آواز بھری اور سنی جا سکتی ہے۔

ٹیپ - (ہ - ا - مث) (۱) دباؤ (۲) اُونچے سے نیچا سُر - اُونچی سے اُونچی الاپ (۳) چیک - تمسک - ہنڈی - اقرار نامہ (۴) یادداشت کے طور پر لکھ لینا (۵) مسدس کا تیسرا شعر - مخمس یا مثلث وغیرہ کا آخری شعر - بند - گرہ (۶) ماتھے کا زیور (۷) فوج کا دستہ (۸) گنجفے میں ایک پتے کو دو پتوں سے مارنا (۹) چپت (۱۰) پکی عمارت کی اینٹوں کی درزوں کو چونے یا سیمنٹ سے بھرنے کا عمل (۱۱) جنم پتری یا زائچہ (۱۲) (صف) عمدہ - اعلیٰ - منتخب۔

ٹیپ بھرنا - ٹیپ کرنا - (ا - محاورہ) پکی عمارت میں جو درزیں اینٹوں کے درمیان رہ جاتی ہیں ان کو چونے یا سیمنٹ سے پُر کرنا۔

ٹیپ ٹاپ - (ا - مث) (۱) آرائش - زیبائش - سنگار (۲) خود نمائی (۳) طمطراق - اکڑ فوں - شان و شوکت۔

ٹیپ ٹاپ کی پگڑی باندھی - وہ بھی جورو کا صدقہ - (مثل) شاندار بھڑکیلی دار پگڑی باندھی مگر بیوی نے بندھوائی تو بندھی - پرائے بل بوتے پر شان جتانا۔

ٹیپ جڑنا - ٹیپ مارنا - (ا - محاورہ) چپت یا دھول مارنا۔

ٹیپ کا بند - (ا - مذ) مسدس مخمس یا مثلث کی آخری بیت - اصل مطلب وہ بات جس کے لئے تمہید باندھی گئی ہو۔

ٹیپ لینا - (۱) نقل کر لینا (۲) گنجفے میں ایک پتے کو دو پتوں سے مارنا۔

ٹیپنا - (ٹیپ - نا) (ہ - مص) (۱) دبانا - بھینچنا (۲) لکھ لینا - یادداشت میں درج کر لینا (۳) الاپنا (۴) گنجفے میں دو پتوں سے ایک پتا جیتنا (۵) روپیہ وصول کرنا - روپیہ جیب میں رکھنا۔

ٹیٹا - (ٹی - ٹا) (ہ - ا - مذ) گالی کا لفظ - دیکھیے ٹٹا۔

ٹیٹک منجھا - (ٹی - ٹک - مَن - جھا) (ہ - ا - مذ) ٹیٹک بمعنی ٹوٹا ہوا - منجھا بمعنی چارپائی - ٹوٹی ہوئی چارپائی - مراد آ بکھیڑا - الجھاؤ - دقت۔

ٹیٹک منجھے میں پڑنا - (ہ - محاورہ) مخمصے میں پڑنا - الجھاؤ میں پڑنا۔

ٹیٹو - (ٹے - ٹو) (Tattoo) (انگ - ا - مذ) (۱) وہ نیلا یا سرخ نشان جو بدن کے کسی حصے میں گدوایا جاتا ہے (۲) حاضری کے لئے بگل یا ڈھول بجانا - طبل - نقارہ (۳) پولیس یا فوج کے کرتب۔

ٹیٹوا - ٹینٹوا - (ٹیٹ - وا - ٹینٹ - وا) (ہ - ا - مذ) (۱) گلا - نرخرا - حلق (۲) سانپ کا سر۔

ٹیٹوا دبانا - (۱) گلا گھونٹنا - گلا دبانا (۲) سخت تقاضا کرنا (۳) کڑی گرفت کرنا - ایسی غلطی پکڑنا جس سے انکار نہ کیا جا سکے - اس طرح پکڑ لینا کہ چھڑایا نہ جا سکے۔

ٹیچر (Teacher) (ٹی - چَر) (انگ - ا - مذ) اُستاد - مدرس - معلم - سکھانے والا۔

ٹیخنا - (ٹیخ - نا) (ا - مص) (۱) پرندوں کا چہچہانا (۲) تیتر کا بولنا یا تیتر کی طرح آواز نکالنا۔

ٹیر - (ہ - ا - مث) (۱) ترچھی کاٹ (۲) ترچھا کٹا ہوا کپڑا۔

ٹیر - (ہ - ا - مث) (۱) آواز - پکار - ہانک (۲) چیخ - چلانا (۳) (صف) گزرا ہوا - گذشتہ۔

ٹیرا - (ٹی - را) (ہ - ا - مذ) (ق) پردہ (صف) بھینگا۔

ٹیرنا - (ٹیر - نا) (ہ - مص) (۱) آواز دینا یا لگانا - پکارنا - بلانا (۲) چیخنا (۳) گانا - بجانا - سُر نکالنا - ساز چھیڑنا۔

ٹیروا - (ٹیر - وا) (ہ - ا - مذ) (ق) (۱) فوارہ (۲) حقے کی وہ نے جس پر چلم رکھتے ہیں۔

ٹیڑھ - (ہ - ا - مث) (۱) ٹیڑھا پن - غلط روی - کج روی (۲) کج - خم - خمیدہ (۳) اکڑ - غرور - تکبر (۴) شرارت - سرکشی۔

ٹیڑھ کی چلنا - (۱) اُلٹا راستہ اختیار کرنا - برا چلن رکھنا (۲) سب کے خلاف جانا (۳) سیدھے منہ بات نہ کرنا۔

ٹیڑھ کی لینا - (۱) شرارت کرنا - سرکشی کرنا - اکڑنا (۲) فیل گانٹھنا (۳) بدسلوکی کرنا۔

ٹیڑھ نکالنا - (۱) کجی یا خم دُور کرنا (۲) سزا کے ذریعے سرکشی ختم کرنا۔

ٹیڑھا - (ٹے - ڑھا) (ہ - صف) (۱) جو سیدھا نہ ہو - ترچھا - جھکا ہوا - خم دار - کج - خمیدہ (۲) پھرا ہوا - برگشتہ (۳) بدمزاج - غصیل (۴) خفا - ناراض (۵) اکھڑ - اجڈ - جاہل (۶) فسادی - بدخو۔

ٹیڑھا بانکا - (ا - مذ - صف) (۱) اکھڑ سپاہی وضع کا (۲) طرح دار - چھیل چھبیلا - شریر۔

ٹیڑھا بتلانا - (ا - محاورہ) اکڑنا - اینٹھ کر بولنا - الٹی الٹی باتیں کرنا۔

ٹیڑھا بیڑھا - ٹیڑھا میڑھا - (۱) کج - خم دار (۲) بل کھایا ہوا (۳) بگڑا ہوا۔

ٹیڑھا پڑنا - (ا - محاورہ) (۱) سیدھا نہ کرنا - ٹیڑھا ہو جانا (۲) برگشتہ ہو جانا۔

ٹیڑھا پن - دیکھیے ٹیڑھ پن۔

ٹیڑھا جانا - ٹیڑھا چلنا - (ا - محاورہ) (۱) سیدھا نہ چلنا - ترچھا چلنا (۲) غلط راستہ اختیار کرنا (۳) بات کا غلط مطلب نکالنا۔

ٹیڑھا جواب - (ا - مذ) ایسا جواب جس سے ناراضی یا بدظنی ٹپکے - تلخ جواب۔

ٹیڑھا رہنا - (ا - محاورہ) ناراض رہنا - بگڑے رہنا - مخالف بنے رہنا۔

ٹیڑھا سمجھنا - (ا - محاورہ) غلط فہمی میں پڑ جانا - غلط سمجھنا - الٹا مطلب نکالنا۔

ٹیڑھا سوال - (ا - مذ) مشکل سوال - ایسا سوال جس کا جواب دینا آسان نہ ہو۔

ٹیڑھا وقت - (ا - مذ) برا وقت - مصیبت اور پریشانی کا زمانہ۔

ٹیڑھا ہونا - (ا - محاورہ) (۱) خمیدہ ہونا - جھکا ہوا یا ترچھا ہونا (۲) خفا ہونا - بگڑنا - اکڑنا - اینٹھنا۔

ٹیڑھے بانکے - دیکھیے ٹیڑھا بانکا۔

ٹیڑھے تار کا جوتا - (ا - مذ) وہ جوتا جس میں سونے چاندی کے خمیدہ تار لگے ہوئے ہوں۔

ٹیڑھے توے کی روٹی - (ا - مث) بہت مشکل یا دشوار کام - کٹھن معاملہ۔

ٹیڑھے کو کھن بھی نہیں لگتا - (مثل) شریر اور فسادی آدمی پر حالات کی خرابی بھی اثر نہیں کرتی (۲) شریر قسم کے لوگوں کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

ٹیڑھی - (ٹے - ڑھی) (ہ - صف) (۱) ٹیڑھا کا مؤنث (ا - مث) (۲) ضد - ہٹ (۳) غرور - تکبر (۴) اینٹھن - اکڑ۔

ٹیڑھی آنکھ - (ا - مث) (۱) دشمنی کی نظر - غصے یا خفگی کی نظر (۲) ترچھی نظر۔

(۳) بھینگی آنکھ۔

ٹیڑھی آنکھ (سے) دیکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دشمنی یا مخالفت یا بغض وحسد کے جذبے سے دیکھنا (۲) بگڑ کر دیکھنا۔ خفگی سے دیکھنا۔

ٹیڑھی آنکھیں کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ناراض یا خفا ہونا (۲) بے مروّتی دکھانا (۳) کسی معاملے میں عدم رضامندی ظاہر کرنا۔

ٹیڑھی انگلی بغیر گھی نہیں نکلتا۔ (ا۔ محاورہ) اس دنیا میں سیدھی طرح کام نہیں نکلتا۔ نرمی سے یا اُصولوں اور قاعدوں کے مطابق چلنے سے کامیابی نہیں ہوتی۔

ٹیڑھی باتیں۔ (ا۔ محاورہ) اکھڑی اکھڑی باتیں کرنا۔ ایسی گفتگو جس سے ناراضی یا خفگی ظاہر ہو۔

ٹیڑھی ٹوپی۔ (۱) بانکپن کی نشانی (۲) غرور اور تکبّر کا اظہار (۳) سر پر آڑی رکھی ہوئی ٹوپی۔

ٹیڑھی (ترچھی) سنانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بُرا بھلا کہنا (۲) مخالفانہ جواب دینا۔ (۳) گستاخی یا سختی سے جواب دینا۔

ٹیڑھی چال چلنا۔ (ا۔ محاورہ) سب کے خلاف چلنا۔ بُری رسم اختیار کرنا۔

ٹیڑھی سیدھی۔ (ا۔ مث) کڑوی اور میٹھی باتیں۔ کڑی اور نرم باتیں۔

ٹیڑھی کھیر۔ (مثل) (۱) مشکل کام۔ جو کام ہو نہ سکے۔ کسی آدمی نے ایک اندھے سے پوچھا۔ کھیر کھاؤ گے؟ اندھا پوچھنے لگا "کھیر کیسی ہوتی ہے"؟ آدمی نے بتایا۔ سفید سفید سی! اندھے نے پوچھا "کیسی سفید"؟ آدمی نے جواب دیا۔ "ایسی جیسے بگلا ہوتا ہے" اور اپنا ہاتھ ٹیڑھا کرکے بگلے کے ڈھانچے جیسا بنا کر دکھایا۔ اندھا ہاتھ کو ٹٹولتا رہا۔ پھر بولا "نہیں بھئی! یہ تو ٹیڑھی کھیر ہے ہم سے نہیں کھائی جائے گی۔

ٹیڑھی نگاہ۔ (ا۔ مث) قہر کی نگاہ۔ خفگی کی نگاہ (۲) ترچھی نظر۔

ڈیڑی۔ (ٹی۔ ڑی) [ہ۔ ا۔ مث] ٹڈی۔

ٹیس۔ (ہ۔ ا۔ مث) وہ درد جو زخم یا پھوڑے میں ہوتا ہے۔ تپک۔

ٹیس اُٹھنا۔ ٹیس مارنا۔ ٹیسنا۔ (ا۔ محاورہ) درد کرنا۔ ٹپکنا۔ میٹھا میٹھا درد ہونا۔

ٹیسٹ۔ (Test)۔ [انگ۔ ا۔ مذ] امتحان۔ جانچ۔ معیار۔ آزمائش۔

ٹیسٹ میچ۔ (Test Match) دو ملکوں کی نمائندہ ٹیموں (کرکٹ۔ ہاکی) کے درمیان مقابلہ۔

ٹیسو۔ (ٹے۔ سُو) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) ڈھاک کا زرد پھول (۲) ایک خیالی بہادر کا مٹی کا سر۔ جسے دسہرے کے دنوں میں لکڑیوں پر چڑھا کر ہندو بچے اس کا گیت گاتے پھرتے ہیں اور خاص دسہرے کے دن توڑ پھوڑ کر ختم کر دیتے ہیں (۳) ٹیسو کا گیت۔

ٹیک۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) سہارا۔ پُشتی (۲) کھمبا۔ تھم۔ ستون (۳) وعدہ۔ قول و قرار (۴) (پوربی بولی) عہد۔ ارادہ (۵) عزّت۔ آبرو۔ بھرم (۶) ٹیپ کا مصرع۔ گیت یا گانے کا وہ ٹکڑا جو بار بار گایا جائے۔

ٹیک دھرنا۔ (ا۔ محاورہ) کوئی کام کرنے پر تلے ہونا۔ پکّا ارادہ کر لینا۔

ٹیک رہنا۔ (ا۔ محاورہ) بات رہنا۔ بھرم رہنا۔ ساکھ قائم رہنا۔ اعتبار رہنا

ٹیک لگانا۔ (ا۔ محاورہ) سہارا لینا۔ کسی چیز سے لگ کر یا اس کے سہارے کھڑا ہونا یا بیٹھنا۔

ٹیک۔ (Teak) (ملیالم۔ ا۔ مث) جنوب مشرقی ایشیا کی ایک قیمتی اور پائیدار لکڑی۔

ٹیکا۔ (ٹی۔ کا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) صندل یا سیندور وغیرہ کا وہ گول، لمبا یا کسی اور شکل کا نشان جو ہندو لوگ عبادت یا سفر، منگنی، تخت نشینی یا بچوں کو نظر بد سے بچانے کے لیے اور عورتیں سہاگ کی نشانی کے طور پر ماتھے پر لگاتی ہیں (۲) گدّی پر بٹھلانے کی رسم (۳) سرداری کا نشان (۴) دھبّا۔ داغ (۵) ماتھے کا ایک زیور (۶) شادی بیاہ کے موقع کی ایک خاص رسم (۷) مٹھائی جو اس موقع پر بھیجی جاتی ہے (۸) شادی کے موقع پر تحفہ (۹) خسر کی جانب سے داماد کو شادی کے موقع پر تحفہ (۱۰) شرح۔ تفسیر۔ (۱۱) گھوڑے کے ماتھے کا زیور (۱۲) خاص بات۔ خصوصیت (۱۳) بازو یا جسم کے کسی اور حصّے پر سوئی لگا کر دوا اندر داخل کرنا۔

ٹیکا بھیجنا۔ (ا۔ محاورہ) نشان چڑھانا۔ نسبت یا منگنی کے وقت مٹھائی وغیرہ بھیجنا۔ سگائی کرنا۔

ٹیکا کروانا۔ (ا۔ محاورہ) انجکشن لگوانا۔ سوئی لگوانا۔

ٹیکا لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ٹیکا ماتھے پر پہننا (۲) ماتھے پر بندی لگانا (۳) بیماری روکنے کے لیے سوئی لگانا (۴) دھبّا یا داغ لگانا۔

ٹیکر۔ ٹیکرا۔ (ٹی۔ کر۔ ٹیک۔ را) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) ٹیلا (۲) تودہ۔ ڈھیر۔ انبار (۳) پہاڑی کی ڈھلوان سطح۔

ٹیکس۔ (Tax) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) محصول (۲) لگان۔

ٹیکس بالواسطہ۔ ایسا ٹیکس جو براہِ راست وصول نہ کیا جائے۔ (Indirect Tax)

ٹیکس متزائد۔ ایسا ٹیکس جس میں اضافہ ہوتا رہے۔ (Progressive Tax)

ٹیکس متناسب۔ ایسا ٹیکس جو مقدار وغیرہ کے مطابق لگایا جائے یا وصول کیا جائے۔ (Proportionate Tax)

ٹیکسٹ بُک۔ (Text Book) [انگ۔ ا۔ مث] درسی کتاب۔ نصاب کی کتاب۔

ٹیکسٹ بُک بورڈ۔ (Text Book Board) [انگ۔ مذ] وہ ادارہ جو درسی کتابیں تیار کراتا اور منظور کرتا ہے۔

ٹیکسٹ بُک کمیٹی۔ (Text Book Committee) وہ کمیٹی یا جماعت جو درسی کتابیں منظور کرتی ہے۔

ٹیکسٹائل۔ (Textile) (ٹیکس۔ ٹا۔ ئل) [انگ۔ صف] کپڑا بننے سے متعلق کپڑا۔

ٹیکسٹائل مِل۔ (Textile Mill) کپڑے کا کارخانہ۔ کپڑا بُننے والی مل۔

ٹیکسی۔ (Taxi) (ٹیک۔ سی) [انگ۔ ا۔ مث] کرائے کی موٹر گاڑی۔

ٹیکن۔ (ٹے۔ کَن) [ہ۔ ا۔ مث] جس چیز کی ٹیک لگائی جائے۔ جس کے سہارے کھڑا ہوا جائے یا بیٹھا جائے۔ اڑواڑ۔ سہارا۔

ٹیکنا۔ (ٹیک۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) ٹکانا۔ رکھنا۔ سہارا لینا (۲) جوئے میں داؤں پر لگانا۔

ٹیکنالوجی۔ (Technology) (ٹیک۔ نا۔ لو۔ جی) [انگ۔ ا۔ مث] (۱) صنعتی فنون کا علم (۲) فنون کے ارتقا کا مطالعہ۔

ٹیکنیک۔ (Technique) (ٹک۔ نیک) [انگ۔ ا۔ مث] (۱) فنون کا

نظریہ (۲) طرزِ ادا (۳) ہنرمندی ۔ فنی طریقِ اظہار۔

ٹیک نی شین ۔ (Technician) (ٹیک ۔ نی ۔ شی ۔ اَن) [انگ ۔ ا ۔ مذ] ہنرور مستری ۔ کسی فن کا ماہر۔

ٹیکنیکل ۔ (Technical) (ٹیک ۔ نی ۔ کَل) [انگ ۔ صف] کسی خاص فن یا صنعت یا علم کے متعلق ۔ صنعت و حرفت کا۔

ٹیکنی کلر ۔ (Technicolour) (ٹیک ۔ نی ۔ کَ ۔ لَر) [انگ ۔ ا ۔ مذ] رنگین فلم سازی جس میں مختلف رنگ الگ الگ مگر بیک وقت نظر آئیں۔

ٹیگ ۔ (Tag) [انگ ۔ ا ۔ مذ] گھنڈیوں دار ڈورا جو دفتری فائلوں یا ان کے اندر رکھے گئے کاغذات میں پرویا جاتا ہے۔

ٹیلا ۔ (ٹی ۔ لا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] مٹی کا بڑا تودہ ۔ چھوٹی پہاڑی ۔ ٹبا ۔ ٹیکرا۔

ٹیلر ۔ (Tailor) (ٹے ۔ لَر) [انگ ۔ ا ۔ مذ] درزی ۔ کپڑے سینے والا ۔ خیاط۔

ٹیلرنگ ۔ (Tailoring) (ٹیل ۔ رِنگ) [انگ ۔ ا ۔ مث] درزی کا کام ۔ سینے پرونے کا کام ۔ خیاطی۔

ٹیلی پرنٹر ۔ (Teleprinter) (ٹے ۔ لی ۔ پ ۔ رِن ۔ ٹَر) [انگ ۔ ا ۔ مذ] برقی مشین جس کے ذریعہ پیغامات ٹائپ شدہ تحریر میں وصول ہوں۔

ٹیلی پیتھی ۔ (Telepathy) (ٹے ۔ لِ ۔ پَ ۔ تھی) [انگ ۔ ا ۔ مث] روحانی ربط ۔ اشراق۔

ٹیلی فون ۔ (Telephone) (ٹے ۔ لِی ۔ فون) [انگ ۔ ا ۔ مذ] ایک برقی آلہ جس کے ذریعے دُور دراز فاصلے تک گفتگو کر سکتے ہیں۔

ٹیلیگراف ۔ (Telegraph) (ٹے ۔ لِی ۔ گ ۔ راف) [انگ ۔ ا ۔ مذ] تار برقی ۔ تار برقی کے ذریعے اطلاع یا خبر بھیجنے کا ساز و سامان۔

ٹیلیگرام ۔ (Telegram) (ٹے ۔ لِی ۔ گ ۔ رام) [انگ ۔ ا ۔ مذ] برقیہ ۔ تار کی خبر ۔ خبر یا پیغام جو بذریعہ تار برقی بھیجا گیا ہو۔

ٹیلی وژن ۔ (Television) (ٹے ۔ لِی ۔ وِ ۔ ژن) [انگ ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کا ریڈیو جس میں گانے یا بولنے کی آواز کے ساتھ صورت بھی دکھائی دیتی ہے۔

ٹیم ۔ (Team) [انگ ۔ ا ۔ مث] (۱) مل کر کام کرنے والوں کی جماعت (۲) مل کر کھیلنے والوں کی جماعت یا ٹولی۔

ٹیم ورک ۔ (Team Work) (وہ کام جو مل کر کیا جائے ۔ متفقہ کوشش ۔ اتحادِ عمل۔

ٹیم ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] چراغ کی بتی کا وہ حصہ جو جل کر سیاہ ہو گیا ہو ۔ بتی کا گل۔

ٹیمپل ۔ (Temple) (ٹیم ۔ پَل) [انگ ۔ ا ۔ مذ] مندر ۔ معبد۔

ٹیم ٹام ۔ (ٹیم ۔ ٹام) [ہ ۔ ا ۔ مث] ٹیپ ٹاپ ۔ نمود و نمائش ۔ سج دھج ۔ زینت

ٹیمی ۔ (ٹی ۔ می) [ہ ۔ ا ۔ مث] چنگاری ۔ پرکالہ ۔ آتش۔

ٹین ۔ (Tin) [انگ ۔ ا ۔ مذ] ایک سفید نرم دھات ۔ لنگ قلعی ۔ لوہے کی پتلی پتلی چادریں جن پر قلعی کی گئی ہوتی ہے۔

ٹیں ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] طوطے کی آواز ۔ جب وہ کسی وجہ سے چیخے۔

ٹیں ٹیں ۔ [ا ۔ مث] (۱) طوطے کا بار بار چیخنا (۲) بکواس ۔ بیہودہ گفتگو۔

ٹیں ٹیں کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] لگاتار بکے جانا ۔ مہمل باتیں کیے جانا۔

ٹیں ہو جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] مر جانا۔

ٹینٹ ۔ (Tent) [انگ ۔ ا ۔ مذ] خیمہ ۔ ڈیرا ۔ شامیانہ ۔ چھولداری۔

ٹینٹ ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) کریل کا پھل (۲) آنکھ کی پھلی (۳) بیرونی چھلکا یا جھلّی (۴) کپاس کا ڈوڈا ۔ روئی کا پھل۔

ٹینٹ آنکھ میں ، منہ کھُردیلا ہے ، پیا مورا چھیل چھبیلا ۔ (مثل) آنکھ میں پھلی ہے ۔ منہ کھُردرا (کھردیلا) ہے ۔ مگر اس کی عورت اُس کے بارے میں یہ کہتی ہے کہ میرا خاوند بڑا بانکا اور طرح دار مرد ہے ۔ مطلب یہ کہ اپنی چیز چاہے کتنی بُری ہو ۔ اچھی ہی معلوم ہوتی ہے۔

ٹینٹ بارودا ۔ کال کے میت ۔ کھائیں اور گائیں گیت ۔ (مثل) کریل (ٹینٹ) اور جال (بارودا) قحط (کال) میں خوب ہوتے ہیں اور کسان انہیں کھا کھا کر خوش ہوتے ہیں کیونکہ قحط کے دنوں میں جس چیز سے پیٹ بھرے وہ اچھی لگتی ہے۔

ٹینٹ پکڑا ہو جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] مُنہ پُھلا لینا ۔ ناراض ہو جانا ۔ منہ سُوج جانا

ٹینٹا ۔ (ٹیں ۔ ٹا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (ق) (۱) کریل کا پھل (۲) پھلجڑی (۳) وہ بات جو سوچے سمجھے بغیر منہ سے نکال دی جائے۔

ٹینٹی ۔ (ٹیں ۔ ٹی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) کریل کا پھل (۲) فضول گفتگو۔

ٹینس ۔ (Tennis) (ٹے ۔ نِس) [انگ ۔ ا ۔ مث] ایک کھیل جو جال لگا کر ربڑ کی گیندوں اور تانت کے بلوں سے کھیلا جاتا ہے۔

ٹینک ۔ (Tank) [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) تالاب (۲) حوض ۔ انجن کا وہ حصہ جس میں پانی بھر لیتے ہیں (۳) آہن پوش موٹر گاڑی جس میں توپیں لگی ہوتی ہیں۔

ٹینکر ۔ (Tanker) (ٹیں ۔ کَر) [انگ ۔ ا ۔ مذ] تیل لانے یا لے جانے والا جہاز ۔ وہ جہاز جس میں تیل کے لیے بڑی سی ٹنکی لگی ہوتی ہے۔

ٹینکی ۔ [ا ۔ مث] انجن کا وہ حصہ جس میں تیل یا پانی بھرا جاتا ہے۔

ٹینی ۔ (ٹے ۔ نی) [ہ ۔ صف] (۱) پستہ قد ۔ بونا [ا ۔ مذ و مث] چھوٹے قد کی مُرغی یا مُرغا وغیرہ۔

ٹیو ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] (ق) (۱) ترنگ (۲) عادت (۳) رسم (۴) ترکیب ۔ ڈھنگ طریقہ (۵) کرتب (۶) فریب۔

ٹیوا ۔ (ٹے ۔ وا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (ق) (۱) مزہ ۔ چسکا (۲) زائچہ ۔ جنم پتری (۳) عادت رنگ ڈھنگ۔

ٹیوب ۔ (Tube) (ٹِ ۔ یُوب) [انگ ۔ ا ۔ مث] (۱) نلکا یا نلکی (۲) نال یا نالی۔

ٹیوب ویل ۔ (Tubewell) نل کنواں جس سے زمین کے اندر سے پانی نکالتے ہیں۔

ٹیوٹر ۔ (Tutor) (ٹ ۔ یُو ۔ ٹَر) [انگ ۔ ا ۔ مذ] گھر پر پڑھانے والا ۔ پرائیویٹ ٹیچر ۔ اتالیق۔

ٹیوشن ۔ (Tuition) (ٹِ ۔ یُو ۔ شَن) [انگ ۔ ا ۔ مث] گھر پر پڑھائی سکول کی باقاعدہ پڑھائی کے علاوہ پڑھائی۔

ٹیوکی ۔ (ٹِ ۔ یُو ۔ کی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) ٹیک (۲) چھپر کا تھم یا ستون۔

ٹیہلا ۔ (ٹیہ ۔ لا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) تہوار ۔ تقریب (۲) شادی بیاہ کی ہر ایک رسم (۳) نیگ۔

ٹیہلا پھیرنا ۔ ٹیہلا پھیلانا ۔ [ہ ۔ محاورہ] شادی رچانا۔

ث

ثے۔ (ع۔مؤنث) اُردو کا چھٹا۔ فارسی کا پانچواں اور عربی زبان کا چوتھا حرف۔ اس کو ثائے مثلثہ بھی کہتے ہیں۔ دیگر زبانوں میں نہیں پایا جاتا۔ حساب ابجد میں اس کے ۵۰۰ عدد ہیں۔

ث ـــ ا

ثابت۔ (ثا۔بت) (ع۔صف) (۱) پورا۔ سارا۔ جو ٹوٹا ہوا نہ ہو۔ جس کے سب اعضاء یا ٹکڑے یکجا ہوں (۲) قائم۔ برقرار۔ مستقل۔ جاری رہنے والا (۳) مضبوط۔ پائیدار (۴) مانا ہوا۔ تصدیق شدہ (۵) یقینی۔ جس کی تحقیق کی جا چکی ہو۔ (۶) سچا۔ صحیح۔ ٹھیک۔ درست (۷) وہ ستارہ جو گردش نہ کرے (۸) عاملوں نے سال کے مہینوں کو جن تین قسموں ثابت، منقلب۔ ذوجہتین میں تقسیم کیا ہے ان میں سے پہلی قسم کے مہینے۔ جمع: ثوابت۔

ثابت رہنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بات سے نہ پھرنا (۲) قائم رہنا جیسے رہنا ہٹ کرنا

ثابت شدہ۔ (ع۔صف) جسے ثابت کیا جا چکا ہو۔ جس کا ثبوت مل چکا ہو۔ یقینی۔ مصدقہ۔ مستند۔

ثابت قدم۔ (ع۔صف) (۱) مستقل مزاج۔ ارادے کا مضبوط۔ عہد کا پکا۔ بات سے نہ پھرنے والا (۲) باحوصلہ (۳) مضبوط۔ قائم۔ مستقل۔

ثابت قدم کو سب جگہ ٹھاؤں۔ (مثل) مستقل مزاج اور حوصلہ مند آدمی جہاں جاتا ہے اپنے لیے جگہ پیدا کر لیتا ہے۔

ثابت قدمی۔ (ع۔ا۔مث) مستقل مزاجی۔ استقلال۔

ثابت کرنا۔ (ا۔محاورہ) پایۂ ثبوت کو پہنچانا۔ تحقیق کرنا۔

ثابت مہینے۔ پھگن۔ بھاگن۔ جیٹھ۔ بھادوں۔ ان مہینوں کو عامل لوگ عمل پڑھنے کے لیے موافق اور سازگار مہینے خیال کرتے ہیں۔

ثابت نہیں کان بالیوں کا ارمان۔ (مثل) قابلیت کچھ بھی نہیں بڑے کام کرنے کا شوق۔ جب کوئی چھوٹی حیثیت کا آدمی بڑے عہدے یا منصب کی خواہش کرتا ہے تو اس پر یہ مثل کہتے ہیں۔

ثابت ہو جانا۔ ثابت ہونا۔ (مص۔مرکب) (۱) تحقیق ہو جانا۔ ثبوت مل جانا (۲) پورا ہو جانا۔ ٹوٹی ہوئی چیز جُڑ جانا۔

ثابوتی۔ (ثا۔بُو۔تی)۔ ثبات۔ (ق)

ثاقب۔ (ثا۔قب) (ع۔صف) چمکیلا۔ روشن۔ چمک دار۔ چمکتا ہوا۔ درخشاں۔

ثالث۔ (ثالِث) (ع۔ا۔مذ) (۱) پنچ۔ پنچولیا۔ منصف۔ امیر (صف) (۲) تیسرا۔

ثالث بالخیر۔ ایسا پنچ جو کسی کی طرف داری یا رو رعایت نہ کرے۔ غیر جانبدار

ثالث ثلاثہ۔ (۱) تین میں کا تیسرا (عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا، روح القدس اور مسیح تینوں معبود ہیں)

ثالث حصری۔ ایسا ثالث جس کو فریقین نے معاملے کے فیصلے کا پورا اختیار دے دیا ہو۔

ثالث نامہ۔ (قانونی اصطلاح) پنچ کا لکھا ہوا فیصلہ۔ وہ کاغذ جس میں فریقین کسی شخص کو اپنا ثالث ماننے کا اقرار کریں۔

ثالثی۔ (ثا۔لِ۔ثی) (ع۔ا۔مث) (۱) پنچایت (۲) کسی معاملے کا فیصلہ کرنے کی کارروائی۔

ثانوی۔ (ثا۔نَ۔وی) (ع۔صف) (۱) ثانی کی طرف منسوب۔ دوسرے والا دوئمی۔ سکنڈری۔ (Secondary)

ثانوی تعلیم۔ (ع۔ا۔مث) وسطانی درجہ کے اُوپر کی تعلیم۔ ہائی سکول کی تعلیم۔ (انگ) (Secondary Education)

ثانوی مدارس۔ (ع۔ا۔مذ) ہائی سکول۔

ثانی۔ (ثا۔نی) (ع۔صف) (۱) دوسرا (ا۔مذ۔مث) (۱) مانند۔ نظیر۔ مقابل۔ جوڑ ہم پلہ۔ ہم سر۔

ثانیاً۔ (ع) دوبارہ۔ مکرر۔

ثانی الحال۔ دوسرے وقت۔ پھر۔ دوسری دفعہ۔ بعد ازاں۔

ثانی ملاحظہ۔ نظر ثانی۔ دوسری دفعہ پڑتال۔

ثانیہ۔ (ثا۔نِ۔یہَ) (ع۔ا۔مذ) پل۔ سیکنڈ۔ منٹ کا ساٹھواں حصہ۔ دقیقہ۔

ث ـــ ب

ثبات۔ (ثَ۔بات) (ع۔ا۔مذ) (۱) قیام۔ قرار (۲) پائیداری۔ مضبوطی (۳) ثابت قدمی (۴) ارادہ۔ قصد۔

ثباتِ رائے۔ (ع۔ا۔مث) رائے کی مضبوطی یا پختگی۔ استحکام رائے۔

ثبت۔ (ع۔ا۔مث) (۱) نقش (۲) تحریر۔ نوشتہ۔

ثبت کرنا۔ (مص۔مرکب) (۱) دستخط کرنا (۲) درج کرنا۔ لکھنا۔ تحریر کرنا (۳) مہر لگانا۔

ثبوت۔ (ثُ۔بُوت) (ع۔ا۔مذ) (۱) دلیل۔ سچائی (۲) گواہی دلوا کر ثابت کرنا۔ شہادت۔ گواہی (۳) دوام۔ قیام (۴) مضبوطی۔ پائیداری۔

ثبوت استحقاق۔ (ع۔ا۔مذ) حق دار ہونے کا ثبوت۔

ثبوت بدیہی یا بادی النظر۔ (ع۔ا۔مذ) ایسا ثبوت جو ظاہر میں صحیح معلوم ہو۔

ثبوت تردیدی۔ (ع۔ا۔مذ) ایسا ثبوت جو گواہی کو جھٹلانے کے لیے پیش کیا جائے۔

ثبوت ضمنی۔ (ع۔ا۔مذ) وہ ثبوت جو دوسرے کسی ثبوت کے ضمن میں آجائے۔

ثبوت قانونی۔ (ع۔ا۔مذ) قانون کے مطابق۔ دعوے کی تصدیق کی شہادت

ثبوت لسانی۔ (ع۔ا۔مذ) زبانی ثبوت۔

ثبوتِ مسل۔ (ع۔ا۔مذ) جو ثبوت مقدمے کی مندرجہ کارروائی سے دیا جائے۔

ث ــــ ر

ثَرْوَت۔ (ثر۔ وَت) (ع۔ا۔مث) مال دولت کی فراوانی۔ تونگری۔ دولتمندی (۲) اقتدار۔ حکومت۔ رسُوخ۔
ثَرٰی۔ (ثَ۔ را) (ع۔ا۔مذ) (۱) زمین کے نیچے کی مٹی (۲) گیلی مٹی۔
ثُریّا۔ (ثُ۔ رَی۔ یا) (ع۔ا۔مذ) جُھمکا۔ وہ سات ستارے جو پاس پاس رہتے ہیں۔ پروین۔ سات سہیلیوں کا جُھمکا۔
ثریّا جاہ۔ (ع۔صف) بلند پایہ۔ عالی مرتبہ۔

ث ــــ ع

ثُعبان۔ (ع۔مذ) اژدھا۔ بڑا سانپ۔
ثعلبِ مصری۔ (ثَع۔ لَب مِص۔ ری) (ع۔ا۔مذ) ایک درخت کی جڑ جو لومڑی کے خصیے کے مشابہ ہے اور اطبا نے اِسے مغلظ و مبہی لکھا ہے۔

ث ــــ ق

ثِقات۔ (ثِ۔ قات) (ع۔ا۔مذ) ثقہ کی جمع۔ معتبر لوگ۔
ثقافت۔ (ثَ۔ قا۔ فت) (ع۔ا۔مث) (۱) عقلمند ہونا۔ نیک ہونا (۲) تہذیب۔ کلچر۔
ثقالت۔ (ثَ۔ قا۔ لَت) (ع۔ا۔مث) (۱) بدہضمی کی وجہ سے طبیعت بوجھل ہونا (۲) گرانی۔ بھاری پن۔
ثقاہت۔ (ع۔ا۔مث) متانت۔ سنجیدگی۔ قابلِ اعتبار ہونا۔
ثِقل۔ (ع۔ا۔مذ) گرانی۔ بوجھ۔ جمع: اثقال۔
ثقلِ سماعت۔ (ع۔ا۔مذ) اُونچا سننے کی بیماری۔
ثقلین۔ (ثَ۔ قَ۔ لَین) (ع۔ا۔مذ) دونوں جہان۔ انسان اور جن۔
ثِقہ۔ (ثِ۔ قہ) (ع۔صف) معتبر۔ معتمد (آدمی)۔ جمع: ثقات۔
ثقہ بدمعاش۔ (ع۔ا۔ف) جو شخص نیک انسانوں جیسی وضع قطع بنا کر بدمعاشی کرے۔
ثقیل۔ (ثَ۔ قیل) (ع۔صف) (۱) ناقابلِ ہضم۔ دیر ہضم (۲) بھاری۔ بوجھل۔ (۳) وہ لفظ جو مشکل سے ادا ہو۔
ثقیف۔ (ع۔صف) عقلمند اور چالاک آدمی (۲) بہت کھٹا سرکہ۔

ث ــــ ل

ثُلاثہ۔ (ع۔ف) تین۔
ثلاثی۔ (ثُ۔ لا۔ ثی) (ع۔صف) سہ حرفی۔ تین حرفوں سے مرکب۔ تین گنا۔

مثلث۔ تین پہلوؤں والا۔
ثُلُث۔ (ع۔ا۔مذ) تیسرا حصّہ۔ ایک تہائی۔ ایک خط کا نام جو تین خطوں سے مل کر بنتا ہے۔ موجد خواجہ یاقوت مستعصمی۔

ث ــــ م

ثُمّ۔ (ثُم۔ مَ) (ع۔حرفِ عطف) بعد۔ پیچھے۔ پھر۔
ثمار۔ (ثِ۔ مار) (ع۔ا۔مذ) ثمر کی جمع۔ پھل۔ میوے۔
ثمانیہ۔ (ع۔عدد) آٹھ۔
ثمر۔ (ثَ۔ مَر) (ع۔ا۔مذ) (۱) پھل۔ میوہ (۲) پیداوار۔ فائدہ۔ حاصل۔ آمد۔ (۳) نتیجہ (۴) بدلہ۔ عوض۔ جمع: اثمار۔ ثمرات۔
ثمرِ اُمید۔ ثمرِ مُراد۔ (ع۔ا۔صف) جس چیز کی آرزو ہو۔ جس کی خواہش ہو۔
ثمر بہشت۔ (ع۔ا۔مذ) آم کی ایک قسم۔
ثمر پانا۔ (ا۔ محاورہ) کوشش کا پھل ملنا۔ کامیابی حاصل کرنا۔
ثمرور۔ ثمردار۔ (ع۔ف۔صف) پھل دار۔ باردر۔
ثمرہ۔ (ثَ۔ مَ۔ رَہ) (ع۔ا۔مذ) (۱) حاصل۔ فائدہ (۲) بدلا۔ عوض۔ جمع: ثمرات۔
ثمن۔ (ثَ۔ مَن) (ع۔ا۔مذ) قیمت۔ قدر۔ مول۔ جمع: اثمان۔
ثُمن۔ (ثُمن۔ ثُ۔ مُن) (ع۔ا۔مذ) آٹھواں حصّہ۔
ثمین۔ (ع۔صف) (۱) قیمتی (۲) ہشت پہلو۔

ث ــــ ن

ثنا۔ (ثَ۔ نا) (ع۔ا۔مث) تعریف۔ ستائش۔ مدح۔ حمد و نعت۔ توصیف۔ جمع: اثنیہ۔ ثناہا۔
ثنا خواں۔ ثنا گر۔ ثنا گستر۔ ثنا گو۔ (ع۔ف۔صف) تعریف کرنے والا۔ مدّاح۔
ثنا خوانی۔ (ع۔ا۔مث) مدح کرنا۔ تعریف کرنا۔
ثنویت۔ (ع۔ا۔مث) دُوئی۔ دو ہونا (۲) دو خدا ہونے کا عقیدہ (انگ)
(Dualism)
ثنیہ۔ (ع۔مث) (۱) جوان گائے یا بیل (۲) آگے کے دانت (۳) گھاٹی۔

ث ــــ و

ثواب۔ (ثَ۔ واب) (ع۔ا۔مذ) نیک کام کا بدلہ جو دوسری دنیا میں ملے گا۔ انعام۔ اُجرت۔ جزا (۲) بھلائی۔ نیکی۔ جمع: ثوابات۔
ثواب بخشنا۔ (ا۔ محاورہ) اپنا کمایا ہوا ثواب دوسرے کو دے دینا۔
ثواب کمانا۔ (ا۔ محاورہ) نیک کام کرنا۔ ایسا کام کرنا جس سے ثواب ملے۔
ثواب لوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) ثواب حاصل کرنا۔ کام کا اچھا اجر پانا۔
ثواب نہ عذاب۔ کمر ٹوٹی مفت میں۔ (مثل) جب کوئی بے فائدہ کام

کرے تو یہ مثل کہتے ہیں۔

ثَوابِت۔ (ثَ - وا - بِت) (ع - ا - مذ) ثابت کی جمع۔ وہ ستارے جو گردش نہیں کرتے۔

ثَوب۔ (ع - ا - مذ) کپڑا۔ لباس - پوشاک۔

ثَور۔ (ع - ا - مذ) (۱) آسمان کا دوسرا برج جو گائے کی شکل کا ہے - بیل۔ بکہ معظمہ کے ایک پہاڑ کا نام ہے۔

ث ـــــ ی

ثِیاب۔ (ثِ - یاب) (ع - ا - مذ) ثوب کی جمع۔ پہننے کے کپڑے۔ لباس - پوشاک

ثَیِّب۔ (ع - صف) وہ مرد یا عورت جو کنوارا نہ ہو۔

ثَیِّبَہ۔ (ع - ا - مث) وہ عورت جو کنواری نہ ہو۔

ثَیُوبَت۔ (ع - ا - مث) رنڈاپا۔

ج

ج - (جیم) اُردو کا ساتواں، فارسی کا چھٹا، عربی کا پانچواں اور ہندی کا آٹھواں حرف۔ حساب ابجد میں اس کے تین عدد گنے جاتے ہیں۔ اس حرف کی تذکیر و تانیث میں اختلاف ہے۔ عربی کے قمری حروف میں شامل ہے۔ اگر اس سے پہلے "ال" آئے گا تو لام اپنی آواز دے گا جیسے "الجمل"۔ بعض اُردو کلمات کے آخر میں آکر ان کو حاصل مصدر یا اسم کیفیت بنا دیتا ہے جیسے گرج۔ اُپج

ج - ا

جا - [ف - ا - مث] جائے کا مخفف (۱) جگہ۔ مقام۔ ٹھکانہ۔ (۲) موقع۔ (۳) گنجائش۔ (۴) جانا کا امر۔

جا اپنا کام کر - (ا - مقولہ) چلے جاؤ۔ اس میں دخل نہ دو۔

جابجا - (ا - ف) ہر جگہ۔ جگہ جگہ۔ ہر کہیں۔ ہر مقام پر۔

جابجا کہنا - (ا - محاورہ) بُرا بھلا کہنا۔ بدنام کرنا۔

جا بےجا - (ف) - (۱) موقع بے موقع۔ درست نادرست۔ (۲) بُرا بھلا۔

جا جا - (ا - مقولہ) دُور ہو جا۔ چلا جا۔ نفرت اور غصے میں کہا جاتا ہے۔

جا چکے - (ا - مقولہ) کبھی نہ جائیں گے۔

جا لینا - (ملنا) (ا - محاورہ) پکڑ لینا۔ بعد میں چل کر ساتھ مل جانا۔

جا سے - (۱) سچی بات۔ (۲) برمحل بات۔ موقع کی بات۔

جا ضرور - (ف - ا - مذ) پے خانہ۔ ٹٹی۔ بیت الخلا۔ (۲) پنجانہ۔ براز

جا ضرور بند ہونا - (ا - محاورہ) قبض ہونا۔

جا ضرور خطا ہونا۔ جا ضرور نکل جانا - (ا - محاورہ) (۱) بے اختیار پاخانہ نکل جانا۔ (۲) ڈر کے مارے پاخانہ نکل جانا۔

جا ضرور میں پانی نہ رکھواؤں - (ا - مثل) شدید نفرت ظاہر کرنا۔

جانشین - (ا - صف) (۱) قائم مقام (۲) نائب سلطنت (۳) گدی نشین۔ ولی عہد۔

جانشینی - (ف - ا - مث) جانشین ہونے کا فعل۔ نیابت۔ ولی عہدی۔ قائم مقامی۔

جانماز - (ف - ا - مذ) نماز پڑھنے کا فرش۔ مُصلّٰی۔

جا - [ا] جانا مصدر سے صیغۂ امر۔

جا اُترنا - (ا - محاورہ) ٹھہرنا۔ فروکش ہونا۔

جا بھڑنا - (ا - محاورہ) لڑ پڑنا۔ مقابلہ کرنا۔

جا پڑنا - (ا - محاورہ) اچانک کہیں چلے جانا۔ (۲) حملہ آور ہونا۔

جا پھنسنا - (ا - محاورہ) قابو میں آجانا۔ دھوکے میں آنا۔

جا دھمکنا - (ا - محاورہ) اچانک کسی جگہ پہنچ جانا۔

جا رہنا - (ا - محاورہ) ٹھہرنا۔ قیام کرنا۔

جا گھسنا - (ا - محاورہ) زبردستی داخل ہو جانا۔

جا ملنا - (ا - محاورہ) پیچھے سے آکر مل جانا۔

جا نکلنا - (ا - محاورہ) اتفاقاً جا پہنچنا۔

جا کو راکھے سائیاں، مار نہ سا کے کوئے - (مثل) جس کو خدا بچائے اُسے کوئی نہیں مار سکتا۔ جسے خدا رکھے اُسے کون چکھے۔

جابٹ - [ہ - ا - مذ] (۱) مویشی کے منہ پر باندھنے کا چھینکا۔ (۲) میووں پر ڈالنے کا جال۔ [مؤنث] (۳) ایک قسم کی گھاس۔

جابٹ - [ق - ا - مذ] جواب۔

جاب - (Job) [انگ - ا - مث] کارِ خدمت۔ فرض منصبی۔ آسامی۔

جاب ورک - (Job Work) پھٹکل کام۔ متفرق کام جس کی اُجرت فوراً دے دی جائے۔

جابر - (جا - بِر) [ع - صف] (۱) جبر کرنے والا۔ ظالم۔ (۲) خود سر۔ مطلق العنان۔ مردم آزار۔ زیادتی کرنے والا۔ بدمزاج۔

جابوں - (جا - بوں) [ق - ا - مذ] جواب کی جمع۔

جا بھڑنا - (جا - بھڑنا) [ہ - مص] (۱) ٹکرانا۔ ٹکر لینا۔ (۲) مقابلہ کرنا۔ (۳) لڑ جانا۔

جابھی - [ہ] بیزاری، ناپسندیدگی یا شکایت کا کلمہ۔

جاپ - جپ۔ [ہ - ا - مث و مذ] وظیفہ۔ ورد۔ پاٹھ۔

جاپ کے بڑے نے پاپ - یہ سمجھ کر گناہ کرنا کہ عبادت کی وجہ سے معاف ہو جائیں گے۔

جاپا - [ہ - ا - مذ] (۱) بچہ جننا۔ (۲) بچے کی پیدائش یا زچگی۔

جاپانی - [جا - پا - نی] - [ا - صف] - جاپان سے نسبت رکھنے والا (مؤنث) جاپانی زبان۔

جات - [ہ - ا - مث] (۱) ذات (۲) قوم۔ فرقہ۔ قبیلہ۔ جماعت۔ (۳) نسل۔

جات پات - (ہ - ا - مذ) (۱) حسب نسب۔ ذات۔ پات۔ (۲) نسل۔ (۳) برادری۔

جات پات پوچھے نہ کوئے، ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئے - خدا کے ہاں ذات پات کی کوئی پرسش نہیں۔ جو خدا کی عبادت کرتا رہے وہ خدا کو پیارا ہوتا ہے۔

جاتا رہنا - [ہ - مص] (۱) کھو جانا۔ گم ہو جانا۔ (۲) پھیرے کرنا۔ (۳) بالکل دُور ہو جانا۔ (۴) رفع ہو جانا۔ (۵) مر جانا۔

جاترا - (جات - را) [ہ - ا - مث] (۱) مقدس مقامات کی زیارت کے لئے سفر۔ تیرتھ کو جانا (۲) مذہبی جلوس (۳) تیوہار۔ (۴) میل جول۔ (۵)

ذریعہ معاش۔ (۶) رسم و رواج۔ (۷) آمد و رفت۔

جاتری۔ (جات۔ رِی) [ہ۔ ا۔ مذ] جاترا یا تیرتھ پر جانے والا۔ زائر (۲) مسافر (۳) راہ رو۔ راہ گذر۔

جاتک۔ (جا۔ تک) [س۔ ا۔ مذ] بچے کی پیدائش کی ایک رسم۔ (۲) پیدائش۔ ولادت۔ (۳) جنم پتری۔ (۴) فقیر۔ سادھو۔

جاتی۔ (جا۔ تی) [س۔ ا۔ مث] ذات۔ دیکھیے جات۔

جاتی دنیا دیکھنا۔ (مثل) حالات یا زندگی کا بھروسہ نہ ہونے کی وجہ سے کسی ضروری کام کو نمٹا دینا۔

جاتے جاتے۔ [ہ] چلتے چلتے۔ رخصت ہونے کے موقع پہ (۲) رفتہ رفتہ۔ چلتے چلتے۔

جاٹ۔ [ہ۔ ا۔ مذ] ایک ذات جس کا پیشہ کاشتکاری ہے (۲) اس قوم یا ذات کا ایک فرد (۳) سیدھا اور بھولا بھالا آدمی۔

جاٹ رے جاٹ تیرے سر پر کھاٹ، تیلی رے تیلی تیرے سر پر کولھو۔ تک تو ملا ہی نہیں، تو کیا ہوا بوجھوں تو مرے گا۔ (ا۔ مثل)۔ بے معنی اور مہمل بات کے موقع پر بولتے ہیں۔

جاٹ کہے سن جاٹنی یا ہی گاؤں میں رہنا، اُونٹ بلبلاے گئی تو ہاں جی ہاں جی کہنا۔ (مثل) جن لوگوں میں رہنا، انہیں کی ہاں میں ہاں ملانا عقلمندی ہے۔

جاٹ مرا تب جانیے جب تیرھویں ہو جائے۔ (ا۔ مثل) شرارتی کے مر جانے کے بعد بھی خطرہ رہتا ہے۔

جاٹ نہ جانے گن کو اور چنا نہ جانے باہ۔ جاٹ کے سر گھونسڑا اور چنے کے سر چھاہ۔ (ا۔ مثل) جاٹ اچھی بات کو نہیں جانتا اور چنا سخت خشک ہوتا ہے۔ جاٹ جوتے سے درست ہوتا ہے اور چنے کھا کر چھاچھ پی جائے تو بہتر ہے۔

جاٹ کی بیٹی برہمن کے گھر آئی۔ (مثل) کم حیثیت انسان کا خاندانی آدمیوں جیسی عزت پانا۔

جاٹھ۔ [ہ۔ ا۔ مذکر] (۱) کولھو یا گنا بیلنے کی مشین کا دھرا۔ (۲) وہ لٹھ جو ہندو کسی تالاب میں کسی دیوتا کے نام پر گاڑتے ہیں۔

جاثیہ۔ (ع۔ مث) (۱) اندھی (۲) زانو کے بل بیٹھنے والی۔ (۳) قرآن مجید کی ایک سورت کا نام۔

جاجت۔ (جا۔ جت) [ہ۔ ا۔ مث] جیم کی تختی جو بچوں کو اس لئے پڑھائی جاتی ہے کہ جیم کو دوسرے حرفوں کے ساتھ ملانا سیکھیں۔

جاجم۔ (جا۔ جم) [ت۔ ا۔ مث] چھپا ہوا یا بیل بوٹے دار کپڑا۔ چھاپے کا فرش۔

جاج۔ [ف۔ ا۔ مث] (۱) ظلم و ستم۔ (۲) رنج و الم (۳) ضرورت۔ احتیاج۔

جاچک۔ (جا۔ چک) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) جانچنے والا (۲) درخواست دہندہ۔ (۳) مانگنے والا بھکاری۔ (۴) سازندہ۔ ڈوم۔ بھاٹ۔ مراثی۔

جاچکنا۔ (جا۔ چک۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) چلے جانا۔ کسی جگہ موجود نہ رہنا۔ کبھی نہ جانا۔ (طنزاً) یعنی جانے کا کوئی امکان ہی نہیں۔

جادَبوچنا۔ (جا۔ دَ۔ بوچ۔ نا) [اُر۔ مص] (۱) پکڑ لینا۔ قابو کر لینا (۲) ناجائز فائدہ اُٹھانے کی نیت سے گھیرنا۔

جادُو۔ [ف۔ ا۔ مذ] ا۔ منتر۔ افسوں۔ سحر۔ ٹونا (۲) اثر۔ تاثیر۔ کشش۔

جادُو اُتارنا۔ (ا۔ محاورہ) جادو منتر کا اثر دور ہونا۔

جادُو اثر۔ (ف۔ ا۔ صفت) جس کا اثر فوراً ہو۔ جو فوراً کارگر ہو۔

جادو اُلٹ دینا۔ (ا۔ محاورہ) ایسا منتر پڑھنا ایسا افسوں پھونکنا کہ جادو کا اثر جادو کرنے والے پر ہو۔

جادُو اُلٹنا۔ (ا۔ محاورہ) جادو کا اثر اسی پہ ہونا جو جادو کر رہا ہو۔

جادُو بھری آواز۔ (ا۔ مث) مؤثر آواز

جادُو برحق، کرنے والا کافر۔ (ا۔ محاورہ) جادو کے ثبوت میں کرنے والے کی مذمت میں کہا جاتا ہے۔

جادُو بیان۔ (ف۔ ا۔ صفت) جس کی بات، تقریر یا کلام میں تاثیر ہو۔ جو مؤثر انداز سے بیان کرے۔ سحر البیان۔

جادو پڑھ کر ماش مارنا۔ (ا۔ محاورہ) ماش کے دانے پہ منتر پڑھ کر مارنا۔ (جادوگروں کا ایک عمل)۔

جادُو پلٹ جانا۔ (ا۔ محاورہ) جادو منتر کا اُلٹا اثر ہونا۔

جادُو ٹونا۔ (ف۔ ا۔ مذ) افسوں۔ سحر۔ منتر۔

جادُو جگانا۔ (ا۔ محاورہ) جادو آزمانا۔ جادو کا عمل کرنا۔ (۲) جادو تازہ کرنا۔

جادو چلانا۔ (ا۔ محاورہ) جادو کرنا۔ منتر پڑھنا۔

جادو چلنا۔ (ا۔ محاورہ) سحر کا اثر ہونا۔

جادُو ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی کو اپنا بنا لینا (۲) فرماں بردار یا مُرید کر لینا۔ (۳) اثر میں لے لینا۔

جادُو رقم۔ (ف۔ صفت) جس کی تحریر میں جادو جیسا اثر ہو۔

جادو کا پُتلا۔ (ا۔ مذ) (۱) اس انسان یا حیوان کی آٹے کی صورت جس پہ جادو کرنا ہو۔ (کہتے ہیں اس پُتلے پہ کیے گئے عمل کا اثر اس کے ہم شکل پہ ہوتا ہے (۲) معشوق یا محبوب جو عاشق پہ اپنا جادو چلاتا ہے۔

جادو کی موٹھ۔ ایک قسم کا منتر جس سے انسان مر جاتا ہے۔

جادو کرنا۔ (ا۔ محاورہ) ٹونا کرنا۔ افسوں کرنا۔ سحر کرنا

جادو کی نظر (نگاہ)۔ (ا۔ محاورہ) پُرکشش نگاہ معشوق کی تسخیر کرنے والی نظر۔

جادُوگر۔ (ا۔ مذ) جادو کرنے والا۔ ساحر۔ سیانا (۲) جس کی باتوں میں اثر ہو۔ (۳) کاریگر۔

جادوگرنی۔ (ا۔ مث) جادوگر کی تانیث۔

جادوگری۔ (ا۔ صفت) (۱) جادو کرنے کا فن۔ جادو کا علم۔ ساحری۔

جادو نظر۔ جادو نفس۔ (ا۔ محاورہ) جادو نگاہ معشوق۔

جادُو نگار۔ (ا۔ صفت) جس کی تحریر تاثیر میں ڈوبی ہوئی ہو۔

جادو وہ جو سر چڑھ بولے۔ (مثل) بات وہ جس کا مخالف بھی اقرار

کرے۔ تدبیر وہ جو کارگر ہو کے رہے۔

جادو بنسی۔ (جا۔ دَو۔ بَن۔ سِی) [ہ۔ا۔ مذ] چندر بنسی راجپوتوں کے خاندان کی ایک شاخ۔ کرشن جی اسی خاندان سے تھے۔

جادہ (جا۔ دَہ) [ع۔ا۔ مذ] (۱) راستہ۔ راہ۔ سڑک۔ پگ ڈنڈی (۲) طریقہ۔ رواج۔ رسم۔ (عربی میں بتشدید دال مفتوح۔ فارسی اور اُردو میں بتخفیفِ دال۔)۔

جادۂ اطاعت سے قدم باہر رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) سرکشی کرنا۔ فرمانبرداری سے انکار کرنا۔

جادہ پیما۔ (ف۔ صف) راستہ چلنے والا۔

جادۂ مستقیم۔ (ف۔ صف) سیدھا راستہ۔ راہِ حق۔

جاذِب۔ (جا۔ ذِب) [ع۔ صف] (۱) جذب کرنے والا۔ چُوس لینے والا۔ (۲) پُرکشش۔ (۳) [مذکر] وہ کاغذ جو سیاہی چوس لے۔ سیاہی چٹ۔ بلاٹنگ پیپر۔

جاذِبہ۔ (جا۔ ذِ۔ بہ) [ع۔ صف۔ و۔ ا۔ مث] (۱) جذب کرنے والی۔ (۲) کشش۔ تاثیر۔ محبت (۳) حسن۔ خوبصورتی۔ (۴) فریفتگی۔ (۵) (قوت کے ساتھ) کھینچنے کی طاقت۔ ایک قوت جو اعضا میں موجود ہے، اور اپنے موافق مادّہ کو جذب کرتی ہے۔

جار۔ [ع۔ا۔ مذ] (۱) پڑوسی۔ ہم سایہ (۲) لفظ کے آخری حرف پر زیر یا کسرہ دینے والا۔ (۳) جوش۔ تیزی۔ تندی۔ زور۔

جار و مجرور۔ (۱) کھینچنے والا اور وہ جو کھینچے (۲) وہ حرف جو زیر یا کسرہ دے اور وہ حرف جس پر زیر یا کسرہ دیا جائے۔

جارِ ملحق۔ (ع۔ صف) وہ ہم سایہ جس کی جائیداد یا مکان حق شفع کی ہوئی جائیداد کے متصل ہو۔

جار۔ (Jar) [انگ۔ا۔ مذ] مٹی یا شیشے کا مرتبان۔

جارجیٹ۔ (Georgette) ۔ جار۔ جٹ) [انگ۔ا۔ مذ] باریک ریشمی کپڑا جس کے دوپٹے وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔

جارِح۔ (جا۔ رِح) [ع۔ صف]۔ نشتر لگانے والا۔ زخمی کرنے والا۔ (ا۔ مذ) حملہ کرنے والا۔ حملے میں پہل کرنے والا۔

جارِحانہ۔ (جا۔ رِ۔ حانہ) [ع۔ صف] جس سے زخم لگے یا نقصان پہنچے۔ (۲) آگے بڑھنے والا۔ (۳) شدت کا۔

جارِحہ۔ (جا۔ رِ۔ حہ) [ع۔ صف۔ ا۔ مذ و مث] (۱) زخم کرنے والی چیز۔ (۲) شکاری جانور۔ (۳) انسانی عضو جیسے ہاتھ پاؤں وغیرہ۔ جمع۔ جوارح۔

جارِحیّت۔ (جا۔ رِ۔ حی۔ یت) [ع۔ا۔ مث] دوسرے ملک پر بلا وجہ حملہ۔ ناجائز چڑھائی۔

جارُوب۔ (جا۔ رُوب) [ف۔ا۔ مث] جھاڑو۔ بہاری۔

جارُوب کش۔ (ف۔ صف) جھاڑو دینے والا۔ خاکروب۔ بھنگی۔ مہتر۔

جارُوب کشی۔ (ف۔ا۔ مث) جھاڑو دینا۔ خاکروب کا کام۔ جھاڑو دینے کا پیشہ۔

جاری۔ [ع۔ صف] (۱) رواں۔ بہتا ہوا۔ (۲) بڑھتا ہوا۔ (۳) رائج الوقت مروّجہ۔ (۴) لگاتار۔ مسلسل۔ برابر۔ صادر۔ مستعمل۔

جاری شدہ۔ (۱) جاری کیا ہوا۔ (۲) نافذ۔ رائج۔

جارِیہ۔ (جا۔ رِ۔ یہ) [ع۔ا۔ مث] (۱) لونڈی۔ باندی۔ کنیز۔ داسی۔ (۲) کشتی۔ (۳) آبِ رواں۔ (۴) نعمتِ خداداد۔

جاڑا۔ [ہ۔ا۔ مذ] (۱) سردی۔ خنکی۔ ٹھنڈ۔ (۲) سردی کا موسم۔ (۳) بخار۔ تپ لرزہ۔

جاڑا پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) سردی پڑنا۔ سردی کا زور۔ سردی چمکنا۔

جاڑا چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) کپکپی لگنا۔ سردی کے ساتھ بخار چڑھنا۔

جاڑا رُوئی سے جاتا ہے یا دُوئی سے۔ (مثل) جاڑے میں آدمی اسی حالت میں گرم رہتا ہے جب لحاف اوڑھے ہوئے ہو یا بیوی کے ساتھ سو رہا ہو۔

جاڑا کھانا۔ (ا۔ محاورہ) سردی برداشت کرنا۔

جاڑا لگنا۔ (ا۔ محاورہ) سردی یا ٹھنڈ معلوم ہونا۔ ٹھنڈ لگنا۔

جاڑا ماہ نہ پوہ۔ جاڑا ہوا کا ہو۔ (ا۔ مثل) جاڑے کے لیے ماگھ پوس (جو سردی کے مہینے ہوتے ہیں) کی قید نہیں بلکہ اصل جاڑا اس وقت پڑتا ہے جب سردیوں میں ہوا تیز چلنے لگے۔

جاڑے کی چاندنی۔ (ا۔ مث) بے فائدہ چیز۔

جاز۔ (Jazz) [انگ۔ا۔ مذ] ایک طرح کا نغمہ اور ناچ۔

جازم۔ (جا۔ زَم) [ف۔ا۔ مث] دیکھیے جاجم۔

جازِم۔ (ع۔ا۔ صف) [جا۔ زِم] (۱) جزم دینے والا۔ متحرک حرف کو ساکن کرنے والا۔ (۲) ارادہ مضبوط کرنے والا۔

جاسُوس۔ (جا۔ سُوس) [ع۔ا۔ مذ] مخبر۔ راز جُو۔ سراغرساں۔ خفیہ پولیس۔ وہ شخص جو ایک ملک کا سرکاری راز دوسرے ملک میں پہنچائے۔

جاسُوسی۔ (جا۔ سُو۔ سِی) [ع۔ ف۔ا۔ مث] مخبری۔ بھید معلوم کرنا۔ راز جوئی۔

جا کالا منہ کر [ہ۔ کلمۂ تنفر] دور ہو جا۔ جو جی چاہے کر۔ (غصے کا اظہار)

جاکٹ۔ (جا۔ کَٹ) [انگریزی (Jacket) کا بگاڑ۔ا۔ مث] چھوٹا کوٹ۔ کمری۔ کرتی۔ نیمہ آستین۔

جاکڑ۔ (جا۔ کڑ) [ہ۔ا۔ مذ] کوئی چیز جو اس شرط پر خریدی جائے کہ پسند آئی تو رکھی جائے گی ورنہ واپس کر دی جائے گی۔ (۲) واپسی کی شرط پر خریدی ہوئی چیز۔

جاکڑ بہی۔ (ہ۔ا۔ مث) وہ بہی جس میں واپسی کی شرط والی بکری کی یادداشتیں لکھی جائیں۔

جاکھن۔ (جا۔ کھن) [ہ۔ا۔ مث] وہ لکڑی جس پر کنوئیں کی بنیاد رکھتے ہیں۔ کنوئیں کا چاک۔

جاکی۔ (جا۔ کی) (Jockey) (انگ۔ا۔ مذ) پیشہ ور۔ چابک سوار۔ گھڑ دوڑ میں گھوڑے پر سوار ہونے والا۔

جاگ۔ [ہ۔ا۔ مث] (۱) جاگنا۔ شب بیداری۔ رت جگا (۲) بے خوابی (۳) ہوشیاری۔ (۴) بھاٹ قوم کا لقب۔ (۵) وہ آلہ جس سے

ٹائم پیس میں الارم بجتا ہے۔
جاگ اُٹھنا۔ جاگ پڑنا۔ جاگ جانا۔ (ا۔ محاورہ) سوتے سے اُٹھ جانا۔ بیدار ہو جانا۔ چونک پڑنا۔ چونک اُٹھنا۔
جاگا۔ جاگو۔ [ق۔ ا۔ مث] جگہ۔
جاگت۔ (جا۔ گت) [ہ۔ ا۔ مث] بیداری۔ جاگنا۔ ہوشیاری۔ پہرہ دینا۔ حفاظت رکھنا۔ چوکسی۔
جاگتا۔ (جاگ۔ تا) [ہ۔ ا۔ مذ] ہوشیار۔ سیانا۔ بیدار مغز۔ چوکس۔
جاگتا جادو۔ (ا۔ صف) ایسا جادو جو پورا پورا اثر دکھائے۔
جاگتے رہنا۔ (ا۔ محاورہ) بیدار رہنا۔ نہ سونا۔
جاگتے کو جگانا اس کو چھیڑنا ہے۔ (ا۔ مثل) دانا آدمی کو عقل سکھانا حماقت ہے۔
جاگتے کی کٹیا، سوتے کا کٹرا۔ (ا۔ مثل) ہوشیار آدمی فائدہ اٹھاتا ہے غافل نقصان میں رہتا ہے۔
جاگتی جوت۔ (ہ۔ ا۔ مث) ظاہر کرامت۔ ناقابلِ انکار معجزہ۔
جاگرتی۔ (جا۔ گر۔ تی) [س۔ ا۔ مث]۔ دیکھیے جاگت بیداری، شعور۔
جاگنا۔ (جاگ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) بیدار ہونا۔ سوتے سے اٹھنا۔ (۲) ہوشیار ہو جانا۔ متنبہ ہو جانا۔ (۳) روشن ہونا۔ مؤثر ہونا۔ (۴) تازہ ہو جانا۔
جاگو۔ (جا۔ گو) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) شب بیدار (۲) ہوشیار۔ بیدار مغز۔ (۳) جو جگانے سے فوراً جاگ جائے۔
جاگی۔ [ہ۔ ا۔ مث] بندوق کا فتیلہ۔
جاگیر۔ (جا۔ گیر) [ف۔ ا۔ مث] وہ زمین جو بادشاہ یا حکومت کی طرف سے انعام کے طور پر دی جائے۔
جاگیردار۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ شخص جسے حکومت کی طرف سے جاگیر ملے۔ تعلقدار۔
جاگیرداری۔ (ف۔ ا۔ مث) جاگیردار کا منصب۔
جاگیر دوام۔ وہ جاگیر جو نسلاً بعد نسل خاندان میں رہے۔
جاگیر محال۔ منظور شدہ جاگیر۔
جاگیر منصب۔ (ف۔ ا۔ صف) وہ جاگیر جو کسی عہدے کے ساتھ ملے۔
جاگے گا سو پاوے گا۔ سووے گا سو کھووے گا۔ (ا۔ مثل) ہوشیار اور بیدار مغز آدمی کامیاب رہے گا۔ غافل ناکام رہے گا۔
جال۔ [س۔ ا۔ مذ] (۱) پھندا۔ دام (۲) سوراخ دار چیز (۳) جالی کا کام جو دروازوں کھڑکیوں یا روشن دانوں میں ہو۔ (۴) پیلو کا درخت (۵) باریک کپڑوں پر جال کی شکل کے بیل بوٹے (۶) جالی دار کھڑکی۔ (۷) پرتلا۔ پیٹی۔ پٹکا۔ (۸) جادو۔ طلسم
جال بچھانا۔ جال ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) گرفتار کرنے کی تدبیر کرنا۔ مکر و فریب کا ڈھنگ ڈالنا۔ کسی کو پھانسنے کے لیے فریب کرنا۔
جال پھینکنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مچھلیاں پکڑنے کے لیے پانی میں جال ڈالنا (۲) کسی کو پھانسنے کے لیے چال چلنا۔
جال دار۔ (۱) پھندے دار۔ حلقوں والا۔ جس میں جالی ہو۔ (۲) ململ، نین سکھ یا کوئی اور ایسا نفیس کپڑا جس پر جالی کی شکل میں نفیس بیل بوٹے بنے ہوئے ہوں۔
جال لکڑی۔ ایک پودا۔ بلی لوٹن۔
جال لگانا۔ (ا۔ محاورہ) جانور یا پرندے کو پکڑنے کے لیے جال بچھانا۔
جال مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جال سے جانور یا پرندے کو پکڑنا (۲) کسی کو فریب دینا۔
جال میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) دھوکہ کھانا۔ دام میں آنا۔ پکڑا جانا۔
جال میں پھنسنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) گرفتار ہونا۔ (۲) دھوکے میں آنا۔
جالا۔ [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) باریک جھلی یا تار جو مکڑی تنتی ہے۔ تارِ عنکبوت۔ (۲) گھاس پات یا ترکاریاں باندھنے کا جال۔ (۳) آنکھ کی بیماری (۴) پانی پر جمی ہوئی پپڑی۔
جالا پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) آنکھ پر جھلی یا پردہ پڑنا۔
جالا (جالے) لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) آنکھ کا جالا چھڑانا۔ (۲) دیواروں پر سے مکڑی کے جالے صاف کرنا۔ مارے مارے پھرنا۔
جالنا۔ (جال۔ نا) [ق۔ مص]۔ جلانا۔
جالی۔ (جا۔ لی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) خانہ دار کپڑا یا ایسی چیز جس میں سوراخ ہوں۔ حلقہ دار چیز (۲) کشیدہ۔ (۳) لوہے کی باریک تاروں کا بنا ہوا جال جو دروازوں اور کھڑکیوں میں لگایا جاتا ہے۔ (۴) جھلی (۵) نقاب یا بنا ہوا کپڑا جو عورتیں بالوں پر ڈالتی ہیں (۶) چھینکا (۷) پردہ جو آم کی کیری میں گٹھلی پڑنے سے پڑ جاتا ہے۔ (۸) قبروں پر لگایا جانے والا پتھر یا لکڑی۔ رسی کا جال (۹) سوراخ دار توا جو چولھوں یا انگیٹھیوں میں راکھ گرنے کے لیے لگاتے ہیں۔ (۱۰) لٹو کا ڈورا۔ (۱۱) سخت ریشے جو کدو میں پکنے کے بعد پڑتے ہیں۔
جالی پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) آم کی کیری میں گٹھلی پڑنے سے پہلے ریشہ پیدا ہو جانا۔
جالی کاڑھنا۔ جالی نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) جالی کا کام کرنا۔ جالی کے کپڑے میں بیل بوٹے کاڑھنا۔
جالی لوٹ۔ ایک قسم کا باریک انگریزی کپڑا۔ بابی نٹ (Bobbinet)
جالینوس۔ (جا۔ لی۔ نوس) [ع۔ ا۔ مذ] (۱۳۱ء تا ۲۰۰ء) یونان قدیم کے ایک حکیم کا نام جو فن طبابت میں تمام حکمائے یونان پر فوقیت لے گیا تھا۔ اس کا اصلی نام کلاڈیس گیلن تھا۔
جام۔ [ف۔ ا۔ مذ] (۱) پیالہ۔ گلاس۔ ساغر۔ پیمانہ۔ شراب پینے کا برتن (۲) آئینہ۔ (۳) امرود (ق)
جام اُڑانا۔ جام اُڑنا۔ (ا۔ محاورہ) شراب پی جانا۔ شراب نوشی کرنا۔
جام پہ جام چڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) لگاتار شراب پینا۔ بکثرت شراب پینا۔

جام پیما۔ (ف۔صف) پیالہ ناپنے والا یعنی شرابی۔
جامِ جم۔ جامِ جمشید۔ جامِ جہاں نما۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) وہ روایتی پیالہ جس میں جمشید تمام حالات کا عکس دیکھ لیتا تھا۔
جام چڑھانا۔ (ا۔محاورہ) شراب پینا۔ شراب کا پیالہ حلق میں اُنڈیلنا۔
جام چلنا۔ (ا۔محاورہ) شراب کا دَور چلنا۔
جام خانہ۔ (ف۔ا۔مذ) شیش محل۔ وہ عمارت جس کے کمروں کے اندر آئینے لگے ہوں۔
جامِ سفال۔ (ف۔ا۔مذ) مٹی کا پیالہ۔
جامِ صحت پینا۔ (ا۔مذ) یورپ وغیرہ میں دستور ہے کہ اپنے دوستوں حاکموں یا مشاہیر کی صحت سلامتی اور کامیابی کے لیے محفلوں میں جام شراب پیتے ہیں۔
جام لبریز ہونا۔ (ا۔محاورہ) پیالہ بھر جانا۔ قریب المرگ ہونا۔
جام۔ (Jam) [انگ۔ا۔مذ] (۱) مربا (۲) رُب۔
جام۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) بیٹا۔ فرزند۔ (۲) بیج۔ تخم (۳) مہر۔
جام پھل۔ [ہ۔ا۔مذ] ایک پھل جو سیب کے برابر ہوتا ہے اور دوائیوں میں کام آتا ہے۔
جام خانہ۔ [ق۔ا۔مذکر] بڑا قالین۔
جامِد۔ (جا۔مِد) [ع۔صف] (۱) جما ہوا۔ (۲) ٹھوس۔ (۳) پتھر۔ بے حس و حرکت۔ (۴) وہ اسم جس سے نہ تو کوئی لفظ نکلے اور نہ وہ کسی لفظ سے نکلا ہو۔
جامدار۔ دیکھیے جامہ وار۔
جامدانی۔ (جام۔دانی) [ف۔ا۔مذ] جامہ دانی کا مخفف۔ (۱) کڑھا ہوا پھولدار کپڑا۔ (۲) کپڑوں کی پیٹی (۳) چمڑے کا صندوق جس میں پہننے کے کپڑے رکھتے ہیں (۴) شیشے یا ابرک یا کاغذ کی چھوٹی سی صندوقچی جس میں بچے محرم کے دنوں میں گوٹا بھر کر رکھتے ہیں۔
جامع (جا۔مِع) [ع۔صف] (۱) جمع کرنے والا۔ تکمیل کرنے والا۔ (۲) مکمل حامل۔ ہمہ گیر۔ پورا۔ (۳) وہ مسجد جس میں نمازِ جمعہ پڑھی جائے۔
جامع العلوم۔ (ع۔ا۔صف) انسائیکلوپیڈیا۔ مخزن العلوم۔ وہ کتاب جس میں تمام علمی و فنی معلومات درج ہوں۔
جامع الکمالات۔ (ع۔صف)۔ (۱) جس میں تمام خوبیاں جمع ہوں (۲) جو تمام علوم و فنون کا ماہر ہو۔
جامع اللغات۔ (ا۔صف) مکمل لغت جس میں کسی زبان کا ہر لفظ مل جائے۔
جامع المتفرقین۔ (ع۔ا۔ف۔صف) بچھڑوں کو ملانے والا۔ مجازاً خدا۔
جامع مسجد۔ (ع۔ا۔مث) وہ بڑی مسجد جس میں نمازِ جمعہ ہوتی ہے۔ شہر کی سب سے بڑی مسجد۔
جامعہ۔ (جا۔مِ۔عہ) [ع۔ا۔مث] دارالعلوم۔ یونیورسٹی۔ درس گاہ۔
جامعیت۔ (جا۔مِ۔عی۔یَت) [ع۔ا۔مث] ہمہ گیری۔ جس میں سب کچھ آگیا ہو۔ کاملیت۔

جامگی۔ (جا۔مَ۔گی) [ق۔ا۔مذ] بندوق کا توڑا۔
جامُن۔ (جا۔مُن) [ہ۔ا۔مث] (۱) اُودے رنگ کا ایک کسیلا پھل اور اس کا درخت۔ (۲) وہ دہی یا چھاچھ جسے دہی جمانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔
جامہ۔ (جا۔مَہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) پوشاک۔ لباس۔ پیراہن۔ (۲) ایک گھیردار چوغہ نما لباس جو دورِ قدیم میں اہلِ دربار پہنا کرتے تھے۔
جامۂ احرام۔ (ع۔ا۔مذ) وہ لباس جس کو حاجی حج سے پہلے خاص مقام سے پہن لیتے ہیں۔
جامہ پوش۔ (ف۔ا۔صف) لباس پہنے ہوئے۔
جامہ تلاشی۔ (ا۔مث) لباس کی تلاشی۔ ملزم یا مجرم کو جب پکڑتے ہیں تو ان کے لباس کی تلاشی لی جاتی ہے۔ جسے جامہ تلاشی کہا جاتا ہے۔
جامہ خانہ۔ کپڑے رکھنے کی الماری یا صندوق وغیرہ۔
جامہ دار۔ (۱) لباس وغیرہ کا منتظم۔ داروغہ لباس۔
جامہ زیب۔ (ف۔صف) وہ مرد یا عورت جس کے جسم پہ ہر وضع کا لباس بھلا معلوم ہو۔
جامہ قطع کرنا۔ (ا۔محاورہ)۔ (۱) کپڑے کو جامے کی شکل میں کترنا۔ (۲) کسی صفت یا عیب میں کامل کرنا۔
جامہ ندارم دامن از کجا آرم۔ (ف۔مثل) اصل چیز ہی نہیں ہے فروعات کا کیا ذکر۔
جامہ وار۔ (۱) ایک قسم کی پھولدار چھینٹ۔ (۲) پھول دار پشمینے کی چادر۔
جامے سے باہر ہو جانا (ہونا)۔ (ا۔محاورہ) (۱) خوشی یا غصے میں آپے سے باہر ہو جانا۔ (۲) بہت اترانا۔ فخر کرنا۔
جامے سے نکل پڑنا۔ (ا۔محاورہ) بہت زیادہ اِترانا۔ جب انسان اپنے قابو میں نہ رہے اس وقت بولتے ہیں۔
جامے سے نکل جانا۔ (ا۔محاورہ) دیکھیے جامے سے باہر ہو جانا۔
جامے میں پھولا نہ سمانا۔ (ا۔محاورہ) اتنا خوش ہونا کہ آپے سے باہر ہو جانا۔
جامے میں رہنا۔ (ا۔محاورہ) اپنے حواس میں رہنا۔
جامی۔ (جا۔مِی) [ف۔صف] (۱) خراسان کے شہر "جام" سے منسوب۔ اس شہر کا باشندہ یا اس سے متعلق کوئی چیز (۲) فارسی کے مشہور شاعر مولانا نورالدین عبدالرحمٰن ابن احمد جامی۔
جان۔ (ف۔ا۔مث) (۱) رُوح۔ آتما۔ (۲) زندگی۔ حیات۔ (۳) طاقت۔ قوت۔ (۴) ہمت۔ حوصلہ۔ تاب و تواں۔ (۵) جوہر۔ لُبِ لباب۔ مغز (۶) نہایت عزیز چیز (۷) پیارا بیٹا۔ (۸) معشوق (۹) خوبی۔ خوبصورتی۔ (۱۰) زیب و آرائش۔ (۱۱) پیار کا کلمہ۔ (۱۲) بچہ۔
جان آجانا۔ جان آنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) طاقت آنا۔ قوت آنا۔ (۲) پنپ جانا۔ (۳) تازگی پانا۔ (۴) تسکین یا تسلی پانا (۵) خوشی حاصل ہونا۔
جان آڑنا۔ (ا۔محاورہ) (ق) جان کی پروا نہ کرنا۔
جان آزاری۔ (ف۔ا۔مث) دکھ دینا۔ ستانا۔

جان آفرین۔ (ف۔ ا۔ صف) جان ڈالنے والا۔ خدا۔
جان آنکھوں میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مرنے کے قریب ہونا۔ (۲) شدید انتظار ہونا۔
جان اٹکنا۔ (ا۔ محاورہ) دم نکلتے نکلتے رک جانا۔ نزع کی حالت۔
جان اڑی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) پریشانی۔ بدحواسی۔ اضطراب۔
جان الجھنا۔ (ا۔ محاورہ) مصیبت میں پھنس جانا۔ آفت میں پڑ جانا۔
جان باختہ۔ (ف۔ صف) جسے جان کا ڈر نہ ہو۔ جان پر کھیلا ہوا۔
جاں باز۔ (ف۔ صف) (۱) جان پر کھیل جانے والا۔ (۲) غیر معمولی حوصلے کا انسان۔ (۳) بیباک۔ دلیر۔ شجاع۔
جاں بازی۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) جان پہ کھیلنا۔ دلیری۔ شجاعت (۲) غیر معمولی حوصلہ۔
جان بچا جانا۔ (ا۔ محاورہ) الگ ہو جانا۔
جان بچی لاکھوں پائے۔ (مثل) (۱) زندہ سلامت رہنا ہی بڑی دولت ہے (۲) مصیبت سے پیچھا چھوٹا۔ عذاب سے نجات ملی۔
جان بحق (تسلیم) ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مر جانا۔ فوت ہو جانا۔
جاں بخش۔ (ف۔ صف) تازگی دینے والا یا والی۔ جس سے جان سی پڑ جائے۔
جاں بخشی۔ (ف۔ ا۔ مث)۔ (۱) معافی۔ (۲) قتل یا پھانسی کے مستحق کو چھوڑ دینا۔
جاں بر۔ (ف۔ صف) محفوظ۔ زندہ سلامت۔ صحیح سلامت۔
جاں بر ہونا۔ (ا۔ محاورہ)۔ (۱) مرتے مرتے بچ جانا۔ (۲) محفوظ رہنا۔
جاں بلب۔ (ف۔ صف) مرنے کے قریب۔ قریب مرگ۔
جاں بلب (برلب) ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مرنے کے قریب ہونا۔ نزع میں ہونا۔
جان بھاری ہونا۔ (ا۔ محاورہ) زندگی سے تنگ آنا۔ مصیبتوں سے گھبرا جانا۔
جان بیچنا۔ (ا۔ محاورہ) طمع کی وجہ سے وہ کام کرنا جس میں جان جانے کا خطرہ ہو۔
جان بے کل ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بے چینی یا اضطراب ہونا۔ گھبراہٹ ہونا۔
جان بیمہ۔ زندگی کا بیمہ۔ (Life Insurance)
جان پانا۔ (ا۔ محاورہ) تازگی آجانا۔ نئی زندگی پیدا ہو جانا۔
جان پہ آبننا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سخت مصیبت ہونا۔ (۲) اتنی سخت تکلیف ہونا جس سے مر جانے کا اندیشہ ہو۔
جان پہ آسمان (فلک) ٹوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) بڑی سخت مصیبت آنا۔ آفت نازل ہونا
جان پر آنا۔ (ا۔ محاورہ) جان پر پڑنا۔ خطرہ قریب ہونا۔
جان پہ بن جانا۔ جان پہ بننا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جان خطرے میں ہونا۔ مصیبت میں پھنس جانا۔ (۲) سخت تکلیف میں مبتلا ہو جانا۔

جان پہ جوکھم آنا۔ (ا۔ محاورہ) مصیبت میں پھنسنا۔
جان پہ صبر۔ (ا۔ مقولہ) کسی کو بددعا دینے کے موقع پر کہتے ہیں۔ صبر کا اثر اس کی جان پہ پڑے۔
جان پر کھیلنا۔ کھیل جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ایسا کام کرنا جس میں جان جانے کا خطرہ ہو۔ (۲) کوئی مقصد حاصل کرنے کے لیے مرنے پہ آمادہ ہو جانا۔
جان پہ نوبت آنا۔ (ا۔ محاورہ) زندگی خطرے میں پڑ جانا۔ جان جانے کا خطرہ سامنے آجانا۔ جان لیوا مصیبت کا سامنا ہونا۔
جان پڑنا۔ (ا۔ محاورہ)۔ (۱) زندگی پیدا ہونا۔ زندگی کے آثار نظر آنا۔ (۲) طاقت آجانا۔ (۳) کام کی رفتار تیز ہو جانا۔ (۴) انڈے یا بچے میں روح پڑنا۔ (۵) ہرا ہونا۔ (۶) فرحت محسوس ہونا۔ (۷) بیماری سے پنپنا۔ (۸) آسودہ حال ہو جانا۔ (۹) رونق آجانا۔ (۱۰) خوش ہونا۔
جان پڑی ہونا۔ (ا۔ محاورہ)۔ (کسی شخص، چیز یا معاملے میں) (کسی کی) فکر لگی رہنا۔ (کسی کی طرف) خیال لگا ہونا۔ (کسی کا) ہر وقت دھیان آنا۔
جان پہ گذرنا۔ (ا۔ محاورہ) تکلیف یا اذیت میں ہونا۔ جان پہ بننا۔
جان پھڑکنا۔ (ا۔ محاورہ) بیتابی محسوس کرنا۔ گھبرانا۔
جان پھنسانا۔ (ا۔ محاورہ) جان پھنسنا۔ مصیبت میں جان ڈالنا۔ مشکل میں پھنسنا۔
جان پیاری ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مرنے کو جی نہ چاہنا۔ زندگی عزیز ہونا۔
جان تراش۔ (ف۔ صف) کم زور کرنے والا۔ (ق)
جان تصدق کرنا۔ (ا۔ محاورہ) دوسرے کو بچانے کے لیے خود مر جانا۔ دوسرے پر اپنی جان قربان کر دینا۔
جان توڑ کر۔ (ا۔ صف) نہایت محنت سے۔ بہت کوشش سے۔
جان توڑنا۔ جان ٹوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) نزع کی حالت میں ہونا (۲) سخت کوشش کرنا۔
جان جاتی رہنا۔ جان جانا۔ (ا۔ محاورہ) مر جانا۔ وفات پانا۔ گذر جانا۔
جانِ جاں۔ جانِ جاناں۔ (ف۔ صف) بہت عزیز۔ پیارا۔ معشوق۔
جان جائے پہ آن نہ جائے۔ (مثل) عزت میں کسی حالت میں فرق نہیں آنا چاہیے۔ آبرو ہر قیمت پر قائم رہنی چاہیے۔
جان جائے کہ رہے۔ (مثل) کتنا ہی نقصان کیوں نہ اُٹھانا پڑے۔ کتنی ہی مصیبت کیوں نہ آئے۔ کسی مقصد یا کام یا نظریہ کو کسی حالت میں نہ چھوڑنے کا اٹل ارادہ۔
جان جلانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رنج دینا۔ جی جلانا۔ دلی تکلیف یا اذیت دینا۔ (۲) غصہ دلانا۔ غصہ بھڑکانا۔ اشتعال دلانا۔
جان جلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رنج ہونا۔ (۲) غصہ آنا۔
جان جوکھوں۔ جان جوکھم۔ (ا۔ مث) (۱) خطرہ (۲) اندیشہ۔ خوف۔ ڈر۔ (۳) مصیبت۔ آفت۔

جانِ جہاں۔ (ف۔ صف) محبوب۔ معشوق۔
جان جھونکنا۔ (ا۔ محاورہ) دوسرے کے لیے مرجانا۔ قربان ہوجانا۔
جان چرانا۔ (ا۔ محاورہ) کام سے بچنا۔ ٹالنا۔ پہلوتہی کرنا۔ محنت سے گریز کرنا۔
جان چلی جانا۔ (ا۔ محاورہ) بے چینی، گھبراہٹ یا اضطراب ہونا۔
جان چھپانا۔ (ا۔ محاورہ) بہانے کرنا۔ حیلے حوالے کرنا۔ ٹال مٹول کرنا۔ چھپتے پھرنا۔
جان چھڑانا۔ (ا۔ محاورہ) پیچھا چھڑانا۔ پھندے یا گرفت سے بچ نکلنا۔ نجات پانا۔
جان چھڑکنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) فریفتہ ہونا۔ عاشق ہونا۔ دل وجان سے پیار کرنا۔ (۲) انتہائی شفقت دکھانا۔
جان چھوٹنا۔ (ا۔ محاورہ)۔ (۱) نجات ملنا۔ (۲) جھگڑے سے چھوٹ جانا۔ (۳) تکلیف دہ پابندی سے آزاد ہونا۔
جان چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) پیچھا چھوڑنا۔ واسطہ ختم ہونا۔ (۲) ہمت ہارنا۔ (۳) مرجانا۔
جان حاضر ہونا۔ (ا۔ محاورہ)۔ (۱) ہر طرح امداد کے لیے تیار ہونا۔ (۲) بڑی سے بڑی قربانی پر آمادہ ہونا۔
جان دار۔ (ف۔ صف)۔ (۱) ذی روح۔ حیوان۔ جان رکھنے والا۔ (۲) طاقت ور۔ قوی۔ مضبوط۔ (۳) باہمت۔ حوصلے والا۔ (۴) چست۔ چالاک۔ تیز۔ پھرتیلا۔ (۵) دولت مند۔ مال دار۔ صاحبِ حیثیت۔
جان دریغ نہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کے مقابلے میں اپنی جان کو بھی کچھ نہ سمجھنا۔
جان دُوبھر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) زندگی وبال معلوم ہونا۔ زندگی سے بیزار ہونا۔ موت چاہنا۔ زندگی اجیرن ہونا۔
جان دُھکدُھکی میں اٹکنا۔ (ا۔ محاورہ) سخت بے چینی۔ بے قراری یا گھبراہٹ۔
جان دینا۔ جان دے دینا۔ (ا۔ محاورہ)۔ (۱) مرجانا۔ (۲) خودکشی کرنا۔ (۳) کنجوسی کرنا۔ (۴) دوسرے کے لیے مرجانا۔
جان ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) رُوح ڈالنا۔ زندگی دینا۔ (۲) تازہ دم کرنا۔ (۳) ترقی دینا۔
جان رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) طاقت ور ہونا۔ قوی ہونا۔
جان رمقتے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) تھوڑی سی جان باقی ہونا۔
جان رہنا۔ (ا۔ محاورہ) زندگی برقرار رہنا۔
جان رہے یا نہ رہے۔ (دیکھیے جان جائے کہ رہے)۔
جاں سپار۔ (ف۔ صف) اپنی جان دوسرے کو سونپنے والا۔ اپنی زندگی یا موت دوسرے کی مرضی پر منحصر کرنے والا۔ عاشق۔
جان سپر کرنا۔ (ا۔ محاورہ) دوسرے کو بچانے کے لیے اپنی جان خطرے میں ڈالنا۔
جاں ستاں۔ (ف۔ صف)۔ جان لینے والا۔ معشوق۔

جاں ستانی۔ (ف۔ ا۔ مث) جان لینا۔ ہلاک کر دینا۔ ظلم وستم۔
جان سن سے ہوجانا۔ (ا۔ محاورہ) ڈر جانا۔ سہم جانا۔
جاں سوختہ۔ (ف۔ ا۔ صف) جان جلا ہوا۔ عاشق۔
جاں سوز۔ (ف۔ صف) دل جلانے والا۔ ایذا دینے والا۔ تکلیف دہ۔ (کنایتاً) معشوق۔
جاں سوزی۔ (ف۔ ا۔ مث) جان جلانا۔ دل جلانا۔ ایذا یا تکلیف دینا یا اٹھانا۔
جان سُوکھنا۔ (ا۔ محاورہ)۔ (۱) خوف معلوم ہونا۔ (۲) ڈر لگنا۔ دم خشک ہونا۔ ناگوار گزرنا۔
جان سُولی پر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی بات کا اندیشہ ہونا۔ (۲) خطرے میں ہونا۔ (۳) انتظار میں ہونا۔ (۴) تکلیف، بے چینی یا اضطراب میں ہونا۔
جان سے بیزار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) جان سے تنگ آنا (ہونا) دیکھیے جان دُوبھر ہونا۔
جان سے جانا۔ (ا۔ محاورہ)۔ (۱) مرنا۔ فوت ہونا۔ (۲) کسی بیماری یا حادثے کی نذر ہونا۔
جان سے دُور۔ (ا۔ محاورہ) جب کسی مرے ہوئے شخص سے کسی اپنے زندہ عزیزوں کو نسبت دیتے ہوتے کہتے ہیں۔
جان سے زیادہ عزیز رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت پیارا سمجھنا۔
جان سے گذرنا۔ جان سے گذر جانا۔ (ا۔ محاورہ) مرجانا۔ فنا ہوجانا۔
جان سے مار ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) قتل کرنا۔ ہلاک کرنا۔
جان سے مایوس ہونا۔ (ا۔ محاورہ) جینے کی اُمید نہ رہنا۔
جان سے ہاتھ اُٹھانا۔ جان سے ہاتھ دھو بیٹھنا (دھونا)۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مرنے پر آمادہ ہونا۔ (۲) زندگی سے مایوس ہوجانا۔
جانِ شیریں۔ (ف۔ ا۔ مث)۔ پیاری جان۔ زندگی۔
جانِ عالم۔ (۱) اُردو زبان کی مشہور داستان افسانۂ عجائب کا ہیرو۔ (۲) نواب واجد علی شاہ بادشاہ اودھ کا لقب۔
جان عذاب میں آنا۔ جان عذاب میں پڑنا۔ (پھنسنا)۔ (ا۔ محاورہ) سخت مصیبت میں پڑجانا۔
جان عذاب میں ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) جان مصیبت میں پھنسانا۔
جان غش ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کسی پر فریفتہ ہونا۔
جاں فرسا۔ (ف۔ صف) خون خشک کرنے والا۔ خوفناک۔ ڈراؤنا۔
جاں فزا۔ (ف۔ صف) فرحت انگیز۔ دل خوش کرنے والا۔ مسرت انگیز۔
جاں فشاں۔ (ف۔ صف) جان چھڑکنے والا۔ دوسرے کے لیے جان دینے والا۔ سرگرم۔ پُرشوق۔
جاں فشانی۔ (ف۔ ا۔ مث)۔ (۱) جان دینا۔ (۲) محنت۔ کوشش۔ (۳) سرگرمی۔ شوق۔
جان کا بیری۔ جان کا دشمن۔ جان کا لاگو۔ جان کا لیوا۔ (ا۔ صف)

(۱) سخت دشمن۔ جانی دشمن۔ ایسا شخص جو جان کے درپے رہے۔ (۲) ملک الموت۔ (۳) بدخواہ۔ حاسد۔

جان کا پیوند۔ جان کا ٹکڑا۔ (ا۔صف) جو اپنی جان جتنا عزیز ہو۔ آرامِ دل۔ معشوق۔ جگر پارہ۔

جان کا ٹکڑا۔ (ا۔صف) بہت پیارا۔ معشوق۔ فرزند۔

جان کا جنجال۔ (ا۔مذ) دُودھر۔ تکلیف دہ۔ وبالِ جان۔ مصیبت۔ بکھیڑا۔

جان کا خواہاں ہونا۔ (ا۔محاورہ) مارنے کے درپے ہونا۔ قتل کی فکر میں ہونا۔

جان کا دُشمن۔ (ا۔صف) سخت دشمن۔

جان کا روگ۔ جان کا عذاب۔ (ا۔مذ)۔ (۱) ایسا مرض جس میں ہلاکت کا خطرہ ہو۔ وہ آزار یا بیماری جس نے جینا وبال کر دیا ہو۔

جان کا صدقہ مال۔ (مثل) جان بچانے کے لیے مال قربان کر دینا چاہیے۔

جان کا کھٹکا۔ (ا۔مذ) ہلاکت یا قتل کا اندیشہ۔

جان کا کیا بھروسا۔ (ا۔مذ) زندگی کا کیا بھروسا۔

جان کا منہ نہیں کرتے، روپے کا منہ کرتے ہیں۔ (مثل) کنجوس آدمی روپیہ بچانے کے لیے اپنی جان کو بھی خطرے میں ڈال لیتے ہیں۔

جان کام آنا۔ (ا۔محاورہ) کسی کی خدمت میں مرجانا۔

جان کاہ۔ (ا۔صف)۔ (۱) محنت طلب (۲) جس سے جان گھُل جائے (۳) غم انگیز۔

جان کاہی۔ (ف۔ا۔مث) محنت۔ مشقت (۲) کوئی چیز جو زندگی کو کم کر دے۔

جان کا لاگو۔ (ا۔مقولہ) جان کا دشمن۔ جانی دشمن۔

جان کندنی۔ جاں کنی۔ (۱) نزع کی حالت۔ دم توڑنا۔ موت کے لمحات میں سانس اُکھڑنا۔ (۲) عذاب۔ اذیت۔

جان کو آجانا۔ جان کو آنا۔ (ا۔مث) سخت غصے ہونا۔ بہت ناراض ہونا۔

جان کو جان نہ سمجھنا۔ (ا۔محاورہ) حد سے زیادہ محنت کرنا۔ اپنی صحت کی طرف سے بے پرواہ ہو کر مشقت کرنا۔

جان کو رونا۔ جان کو کلپنا۔ (ا۔محاورہ) صبر کر بیٹھنا۔ جس سے تکلیف پہنچی ہے اُسے کوسنا۔

جان کھا جانا۔ جان کھانا۔ (ا۔محاورہ)۔ (۱) ستانا۔ تنگ کرنا۔ (۲) تھکانا۔ قابو پانا۔ (۳) ناک میں دم کرنا۔ (۴) بہت ستانا۔

جان کھا لینا۔ (۱) ناک میں دم کر دینا۔ (۲) تنگ کرنا۔ ستانا۔

جان کھپانا۔ (ا۔محاورہ) بہت زیادہ محنت کرنا۔ فکر کرنا۔ تردد میں رہنا۔

جان کھنچنا۔ (ا۔محاورہ) جان نکلنا۔ دم نکلنا۔

جان کھونا۔ (ا۔محاورہ)۔ (۱) رنج کرنا۔ غم کرنا (۲) مرجانا (۳) کسی خاص مقصد کے لیے جان دے دینا۔

جان کی امان۔ (ا۔مث)۔ (۱) جاں بخشی۔ معافی (۲) رہائی۔ (۳) نجات۔

جان کی پڑی ہونا۔ (ا۔محاورہ)۔ (۱) زندگی کی فکر ہونا۔ جان بچانے کی فکر ہونا۔

جان کی جان گئی ایمان کا ایمان گیا۔ (مثل) دین کے رہے نہ دنیا کے۔ دونوں طرف سے نقصان ہوا۔

جان کی خیر۔ جان کی سلامتی۔ (ا۔مث) جان بچی رہنے کی حالت۔

جان کی خیرات مال۔ (مثل) دیکھیے جان کا صدقہ مال۔

جان کی طرح رکھنا۔ (ا۔محاورہ)۔ (۱) بہت عزیز رکھنا۔ بہت اُنس رکھنا۔

جان کے برابر رکھنا۔ (ا۔محاورہ)۔ (۱) بہت زیادہ عزیز رکھنا۔ بہت زیادہ قدر کرنا۔ (۲) اپنے سے جُدا نہ کرنا۔

جان کے پیچھے پڑنا۔ (ا۔محاورہ) جان کے درپئے ہونا۔ قتل کرنے کے لیے پیچھے پڑ جانا۔

جان کے پیچھے عذاب لگانا۔ (ا۔محاورہ) کوئی بکھیڑا یا مصیبت اپنے سر لے لینا۔

جان کے ساتھ جیوڑا۔ وہ مصیبت جو عمر بھر ساتھ رہے (جیوڑا موٹی رسی کو کہتے ہیں)۔ یہ کہاوت بُری بیوی یا بُرے خاوند کے حق میں کہی جاتی ہے۔

جان کے لالے پڑنا۔ (ا۔محاورہ) جینے کی اُمید نہ رہنا۔

جاں گداز۔ (ف۔صف) جان کو گھُلانے والا۔ دل پر اثر کرنے والا۔

جاں گدازی۔ (ف۔ا۔مث) جان گھُلنا۔

جاں گزا۔ (ف۔صف) جان کو گھٹانے والا۔ جان کو اذیت یا تکلیف دینے والا۔

جاں گُسِل۔ (ف۔صف) دیکھیے جاں گزا۔ جان کو گھٹانے والا۔

جان گھُلانا۔ (ا۔محاورہ) فکر یا غم سے نڈھال ہونا۔ بہت تردد کرنا۔

جان گھُل جانا۔ (ا۔محاورہ) جان گھُلنا۔ کمزور ہو جانا۔ صحت تباہ ہو جانا۔

جان گنوانا۔ (ا۔محاورہ)۔ (۱) بے فائدہ جان دے دینا۔ (۲) مرنا۔

جان لبوں پہ آنا۔ (ا۔محاورہ) مرنے کے قریب ہونا۔ عالمِ نزع میں ہونا۔

جان لڑا دینا۔ جان لڑانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) مرنے کو تیار ہو جانا۔ (۲) دل سے کوشش کرنا۔ بے حد کوشش کرنا۔

جان لہرانا۔ (ا۔محاورہ) مائل ہونا۔ عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔

جان لینا۔ (ا۔محاورہ)۔ (۱) مار ڈالنا۔ ہلاک کرنا۔ قتل کر ڈالنا۔ (۲) تنگ کرنا۔ (۳) سمجھ لینا۔

جان لیوا۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) جو جان لے لے۔ (۲) جانی دشمن۔

جان مار کر کام کرنا۔ (ا۔محاورہ) بہت محنت اور کوشش سے کام کرنا۔

جان مارنا۔ (ا۔محاورہ)۔ (۱) بہت محنت سے کام کرنا۔ (۲) تکلیف پہنچانا۔ (۳) تنگ کرنا۔

جان مارے بنیا پہچان مارے چور۔ (ا۔ مثل) بنیا دوستوں سے مار کھاتا ہے اور چور جاننے والوں سے۔
جان مارے سے ٹکا پیدا ہوتا ہے۔ (ا۔ مثل) محنت اور لگن سے کام کیا جائے تو روپیہ حاصل ہوتا ہے۔
جانِ مَن۔ (ف۔ صف)۔ (۱) میری جان۔ (۲) کسی عزیز یا محبوب شخص کو خطاب کرنا ہو تو یہ ترکیب استعمال کرتے ہیں۔
جان میں جان آنا۔ جان میں جان پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) اطمینان ہونا۔ تسلی ہونا۔ (۲) حوصلہ ہونا۔ (۳) خوشی حاصل ہونا۔
جان میں جان نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بہت کمزور ہونا۔
جاں نثار۔ (ف۔ صف)۔ (۱) جان قربان کرنے والا۔ وفادار۔ جاں باز۔
جاں نثار کرنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کو بچانے کے لیے اپنی جان قربان کر دینا۔
جاں نثاری۔ (ف۔ ا۔ مث) جان فدا کرنا۔ جانبازی۔ جانفشانی۔ جفاکشی۔
جان نکلنا۔ (۱) دم نکلنا۔ مرنا۔ (۲) گھبرانا۔ (۳) بزدلی دکھانا۔ (۴) بے کل ہونا۔
جاں نواز۔ (ف۔ صف)۔ (۱) جان پر مہربانی کرنے والا۔ (۲) کنایتاً معشوق۔
جاں نوازی۔ (ف۔ ا۔ مث) جان پروری۔ جان پر مہربانی کرنا۔
جان نہ بچنا۔ (ا۔ محاورہ) موت سے نہ بچ سکنا۔ مر جانا۔ (۲) چھٹکارا نہ ہونا۔
جان نہ چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) مار ڈالنا۔ (۲) پیچھا نہ چھوڑنا۔
جان نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کمزور ہونا۔ طاقت نہ ہونا۔ سکت نہ ہونا۔
جان وارنا۔ (ا۔ محاورہ) جان قربان کرنا۔ جاں نثار ہونا۔
جان و دل سے۔ نہایت خوشی سے۔ بخوشی (پورے تعاون کا وعدہ)
جان و مال کو رونا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی جان اور مال کے نقصان کا رنج و ملال کرنا۔
جاں ہار۔ (ف۔ صف) (۱) جان پر کھیلنے والا۔ جان دینے والا۔ (۲) مرنے والا۔
جان ہلاک کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بہت زیادہ فکر ہونا (۲) حد سے زیادہ محنت و مشقت کرنا۔
جان ہلکان کرنا۔ (ا۔ محاورہ)۔ (۱) تھکا مارنا۔ بہت زیادہ کام لینا (۲) تکلیف دینا۔ تنگ کرنا۔ (۳) مصیبت جھیلنا۔
جان ہوا ہونا۔ (ا۔ محاورہ)۔ (۱) جان نکلنا۔ (۲) بہت زیادہ ڈرنا۔
جان ہونا۔ (ا۔ محاورہ)۔ (۱) طاقت۔ زور یا قوت ہونا۔ (۲) زندگی پائی جانا۔ (۳) بہت عزیز ہونا۔
جان ہونٹوں پہ آنا۔ دیکھیے جان لبوں پہ آنا۔
جان ہے تو جہان ہے۔ جان ہے تو سب کچھ ہے۔ (ا۔ مثل) دنیا کے سارے مزے جیتے جی کے ہیں۔
جان۔ [ہ۔ ا۔ مث]۔ واقفیت۔ پہچان۔ آگہی۔
جان بوجھ کر۔ (ا۔ محاورہ) عمداً۔ قصداً۔ دیدہ دانستہ۔ ارادتاً۔
جان بوجھ کر کنوئیں میں گرنا۔ (ا۔ محاورہ)۔ (۱) واقف ہوتے ہوئے نقصان اٹھانا۔ (۲) باخبر ہونے کے باوجود خطرے میں پڑنا۔
جان پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) معلوم ہونا۔ دھیان میں آنا۔ ظاہر ہونا۔ نظر آنا۔ محسوس ہونا۔
جان پہچان۔ (ا۔ مث)۔ (۱) واقفیت۔ آشنائی۔ جان شناسائی۔ صاحب سلامت۔ [ا۔ مذکر] (۲) واقف۔ دوست آشنا۔
جان جانا۔ (ا۔ محاورہ)۔ (۱) واقف ہونا۔ (۲) پہچان کر لینا۔ پہچان جانا۔
جان رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) یاد رکھنا۔ اچھی طرح سمجھ لینا۔ دل میں بٹھا لینا۔
جان کار۔ (ا۔ صف)۔ (۱) واقفیت رکھنے والا۔ ماہر (۲) شناسا۔ جان پہچان کا۔
جان کاری۔ (ا۔ مث) (۱) واقفیت۔ مہارت۔ (۲) شناسائی۔
جان کر۔ جان کے۔ دانستہ۔ عمداً۔ قصداً۔ جانتے بوجھتے۔
جان کر انجان بننا۔ (ا۔ محاورہ) واقف ہونے کے باوجود لاعلمی ظاہر کرنا۔ ناواقف بننا۔ دیدہ دانستہ انکار کرنا۔ تجاہل عارفانہ۔
جان کر دیکھے نہیں اس سے اندھا کون۔ (ا۔ مثل) دیدہ دانستہ غلطی کرنے والے سے بڑا احمق کون ہوتا ہے۔
جان کے۔ (ا۔ منقولہ) ارادتاً۔ عمداً۔
جان لینا۔ (۱) معلوم کر لینا۔ واقف ہو جانا۔ (۲) پہچان لینا۔ (۳) تسلیم کر لینا۔ (۴) قائل ہونا۔ (۵) خیال کرنا۔ (۶) تاڑ لینا۔
جان نہ پہچان بڑی خالہ سلام۔ (ا۔ مثل) کوئی شخص جان پہچان کے بغیر ہی واقفیت جتانے لگے تو اس موقعے پر یہ مثل کہی جاتی ہے۔ ناحق کا تپاک اور گرمجوشی۔ خواہ مخواہ دوستی جتانا۔
جان نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بہت کمزور ہونا۔
جانّ۔ [ع۔ ا۔ مذکر] (۱) جن (۲) جنوں اور پریوں کا جدِ اعلیٰ۔
جانا۔ [ہ۔ مص] روانہ ہونا۔ رخصت ہونا۔ چلنا۔ سدھارنا۔ سرکنا۔ ٹلنا۔
جانا اپنے بس۔ آنا پرائے بس۔ (ا۔ مثل) اپنی خوشی سے جانا۔ دوسرے کی مرضی سے واپس آنا۔
جانا ہے رہنا نہیں۔ (مثل) مستقل قیام نہیں کرنا ہے۔
جانا بوجھا۔ (جا۔ نا۔ بو۔ جھا)۔ [ہ۔ صف] جس سے اچھی طرح واقفیت ہو۔ دیکھا بھالا۔ جس کو اچھی طرح جانتے ہوں۔
جاناں۔ جانانان (جا۔ ناں۔ جا۔ نا۔ ناں) [ف۔ صف] (۱) محبوب۔ محبوبہ۔ جانی۔ پیارا۔ (۲) بعض صوفی شعرا نے خدا کے لیے بھی استعمال کیا ہے۔
جانب۔ (جا۔ نب) [ع۔ ا۔ مث] (۱) طرف۔ رُخ۔ سمت (۲) پہلو (۳) ایک طرف یا باہر کا حصہ (۴) فریق۔ دھڑا (۵) حصہ۔
جانب دار۔ (ف۔ صف) (۱) طرف دار۔ حمایتی۔ مددگار۔ بیچ کرنے والا۔
جانب دارانہ۔ (ف) وہ رویہ جس میں ایک فریق کی حمایت کی جائے۔
جانب داری۔ (۱) طرفداری۔ حمایت۔ (۲) ایک فریق کی پاسداری۔

جانب سے۔ طرف سے۔ بجائے۔ بطورِ وکیل یا ترجمان۔

جانِب۔ (جا۔ نِب) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) جان پہچان۔ (۲) رشتہ دار۔ (۳) وہ چیزیں یا لوگ جنہیں کوئی جانتا ہو۔

جانِب کار۔ (ا۔ صف) [واقف کار۔ جان پہچان کا آدمی۔

جان بُل۔ ((Jonn Bull) جان۔ بُل) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) انگریزی قوم۔ انگریز۔

جانبین۔ (جا۔ نِ۔ بین) [ع۔ ا۔ مذ] فریقین۔ دونوں طرف کے آدمی۔

جانبین سے۔ دونوں جانب سے۔ دونوں طرف سے۔ ہر دو جانب سے۔

جانتا۔ (جان۔ تا) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) آل اولاد۔ (۲) ایک قسم کی چکی۔

جانتا چور گاؤں اُجاڑے۔ (مثل) واقفیت رکھنے والا چور بہت زیادہ نقصان کرتا ہے۔

جانچ۔ [ہ۔ ا۔ مث] (۱) پرکھ۔ پڑتال۔ اندازہ۔ تخمینہ۔ شناخت۔ جانچنا کا امر۔

جانچ پرکھ کرنا۔ (ا۔ محاورہ)۔ آزمانا۔ آنکنا۔

جانچ پڑتال کرنا۔ (ا۔ محاورہ) اندازہ کرنا۔ گنتی کرنا۔

جانچ لینا۔ (مص۔ مرکب) تخمینہ کرلینا۔ تاڑلینا۔

جانچنا۔ (جانچ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) تخمینہ کرنا۔ (۲) آزمانا۔ پرکھنا۔ (۳) تاڑنا۔ معلوم کرنا۔ پہچاننا۔ (۴) حساب کی پڑتال کرنا۔ (۵) تولنا۔

جانکلنا۔ (جا۔ ن۔ کل۔ نا) [ہ۔ مص] اتفاقاً جا پہنچنا۔ اچانک پہنچ جانا۔

جانگ۔ جانگھ۔ [ہ۔ ا۔ مذ] ران۔ زانو۔

جانگل۔ (جان۔ گل) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) تیتر۔ (۲) ایک مچھلی پکڑنے والا پرند۔

جانگلو۔ (جانگ۔ لو) [ہ۔ صف] (۱) وحشی۔ غیر مہذب۔ اُجڈ۔ احمق۔

جانگلی۔ (جانگ۔ لی) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) جنگلی۔ وحشی۔ (۲) دیہاتی۔ گنوار (۳) ایک پرندہ۔ ایک درخت کا نام۔

جانگھیا۔ جانگیا۔ (جانگھ۔ یا)۔ (جانگ۔ یا) [ہ۔ ا۔ مذ] کچھا۔ لنگوٹ۔

جاننا۔ (جان۔ نا) [ہ۔ مص]۔ واقف ہونا۔ پہچاننا۔ آگاہ ہونا۔ آشنا ہونا۔ معلوم کرنا۔ تمیز کرنا۔ سمجھنا۔

جاننا بوجھنا۔ (ا۔ محاورہ) واقف ہونا۔ پوری معلومات رکھنا۔

جانوا۔ (جان۔ وا) [ف۔ ا۔ مذ] جنیو۔ زُنّار۔

جانور۔ (جان۔ وَر) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) جاندار۔ حیوان۔ [صف] بے وقوف۔ احمق۔

جانی۔ [ف۔ صف] (۱) پیار کے قابل۔ (۲) معشوق۔ (۳) اماں ابا جیسے الفاظ کے ساتھ بولا جانے والا محبت کا لفظ۔

جانی دشمن۔ (ف۔ صف) ایسا دشمن جو جان کے درپے ہو۔

جانی دوست۔ (ف۔ صف) دلی دوست۔ مخلص دوست۔

جانے۔ [ہ] (۱) گویا فرض کرو۔ یوں سمجھو (۲) خبر نہیں۔ پتہ نہیں۔

جانے کرم کی چھینٹ کس وقت آئے۔ (مثل) کوئی نہیں جانتا کہ قسمت کب جاگ اُٹھے۔

جانے میری بلا۔ (جُوتی) مجھے کیا خبر (ناگوار بات یا ناپسندیدہ شخص کے بارے میں پوچھے جانے پر جھنجھلاہٹ کا اظہار)

جانے۔ [ہ] جانا کی بدلی ہوئی شکل۔ آنے کی ضد۔

جانے دو۔ (ا۔ محاورہ)۔ (۱) درگزر کرو۔ معاف کرو۔ (۲) غصہ تھوک دو۔ (۳) رُکو نہیں۔

جانے دینا۔ (ا۔ محاورہ)۔ (۱) جانے سے نہ روکنا۔ (۲) درگذر کرنا۔ (۳) چھوڑ دینا۔

جانے کے لچھن۔ (ا۔ مذ) بگڑنے کے آثار۔ تباہی کی علامتیں۔

جانے میری جُوتی۔ (ا۔ مقولہ) مجھے کچھ پتہ نہیں۔

جانے والے کے ہزار رستے ڈھونڈنے والے کا ایک۔ (مثل) کسی شخص کے چلے جانے کے بعد اسے ڈھونڈنا بہت دشوار ہوتا ہے۔ جانے والے کے سامنے اَن گنت راستے کھلے ہوتے ہیں جدھر چاہے چلا جائے۔ ڈھونڈھنے والا ایک وقت میں ایک ہی راستے جا سکتا ہے۔

جاوِتری۔ (جا۔ وِت۔ تَ۔ ری) [س۔ ا۔ مث] جائفل کا پوست۔

جاوداں۔ (جا۔ وِ۔ داں) [ف۔ صف] ہمیشہ۔ دائم۔ مدام۔ سدا۔

جاودانی۔ (جا۔ وِ۔ دا۔ نی) [ف۔ صف] دوامی۔ سرمدی۔ ہمیشہ کے لیے۔ ازلی۔

جاوید۔ (جا۔ وید) [ف۔ صف] دائمی۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔

جاہ۔ [ف۔ ا۔ مث] (۱) مرتبہ۔ رتبہ۔ درجہ (۲) منصب۔ عزت۔ قدر و منزلت (۳) بزرگی۔ عظمت۔ شان۔

جاہ و جلال۔ (ف۔ ا۔ مذ) رعب داب۔ دبدبہ۔ شان و شوکت۔ عظمت۔

جاہ و حشم (ف۔ ا۔ مذ) (۱) شان و شوکت۔ ٹھاٹ باٹ۔ کرّوفر (۲) لاؤ لشکر۔

جاہ و منزلت۔ جاہ و منصب۔ (ف۔ ع۔ ا۔ مث) بزرگی۔ شان۔ عظمت۔ وقار۔ رتبہ۔

جاہل۔ (جا۔ ہِل) [ع۔ صف] (۱) اَن پڑھ۔ ناخواندہ (۲) وحشی۔ اُجڈ۔ بداخلاق۔ بے ادب۔ گستاخ۔ نادان۔ اناڑی۔ (۴) ناواقف۔ بے خبر۔ انجان۔

جاہل فقیر شیطان کا ٹٹّو۔ (مثل) بے علم فقیر شیطان کا آلۂ کار ہوتا ہے۔

جاہلیت۔ (جا۔ ہِ۔ لی۔ یَت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) جہالت (۲) زمانہ قبل از اسلام جب لوگ بُت پرستی کرتے تھے۔

جاہی جُوہی۔ (جا۔ ہی جُو۔ ہی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) ایک قسم کی چنبیلی (۲) ایک قسم کی آتشبازی۔

جائپھل۔ (جا۔ ءِ۔ پھل) [ہ۔ ا۔ مذ] جائفل۔ جوز۔ ایک مشہور پھل۔

جائداد۔ (جا۔ ءِ۔ داد) [ف۔ ا۔ مث] (۱) مکان۔ زمین۔ اراضی (۲) مال۔ اسباب۔ زیور۔ (۳) کھڑی فصل۔ (۴) پونجی۔ اثاثہ۔ چیز بست جو کسی کی ملکیت میں ہو۔

جائدادِ آبائی۔ (ف۔ا۔مث) باپ داد
جائدادِ اراضی۔ (ف۔ا۔مث) زمین یا مکانات جو قبضے میں ہوں۔
جائدادِ استمراری۔ (ف۔ا۔مث) جاگیر جو دائمی ہو۔
جائدادِ سکنی۔ (ف۔ا۔مث) رہنے کی جائداد۔ مکانات۔
جائدادِ غیر منقولہ۔ (ف۔ا۔مث) وہ جائداد جو ایک جگہ سے دوسری جگہ ہٹائی نہ جا سکے۔ جیسے مکان۔ زمین وغیرہ۔
جائدادِ متعلقۂ خاندان۔ (ف۔ا۔مث) وہ جائداد جو سارے خاندان کی ملکیت ہو۔ جدّی جائداد۔
جائدادِ مستغرقہ۔ (ف۔ا۔مث) وہ جائداد جو رہن وغیرہ میں ڈوب جائے۔
جائدادِ مشفوعہ۔ (ف۔ا۔مث) وہ جائداد جس پر حقِ شفع کا عمل کیا جائے۔
جائدادِ مکسوبہ۔ (ف۔ا۔مث) وہ جائداد جو مالک نے اپنی کمائی سے بنائی ہو۔
جائدادِ مکفولہ۔ (ف۔ا۔مث) ایسی جائداد جو رہن یا گروی ہو۔
جائدادِ منقولہ۔ (ف۔ا۔مث) وہ جائداد جو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا سکیں جیسے سامان روپیہ وغیرہ۔
جائز۔ (جا۔ اِز) [ع۔صف] (۱) صحیح۔ درست۔ بجا۔ برحق۔ روا۔ (۲) مطابقِ شرع۔ قانون کے حدود میں مباح۔ حسبِ ضابطہ (۳) (اولاد) سگا۔ صُلبی۔ (۴) مستند۔ مقبول۔ (۵) قابلِ قبول۔
جائز رکھنا۔ (ا۔محاورہ)۔ (۱) ماننا۔ صحیح قرار دینا۔ (۲) حلال جاننا۔ مُباح سمجھنا۔
جائز قرار دینا۔ (ا۔محاورہ) قانوناً جائز ہونے کا فیصلہ دینا۔
جائز وَلی۔ (ع۔ا۔مذ) جو شرعاً یا قانوناً سرپرست تسلیم کیا گیا ہو۔
جائزَہ۔ (جا۔ ءِ۔ زَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) صلہ۔ انعام۔ (۲) جانچ۔ پڑتال۔ مقابلہ۔ (۳) حاضری گِنتی۔ (۴) وہ نشانات جو رقومات پر پڑتال کے وقت لگایا جائے۔ درستی کا نشان۔ پڑتال کی علامت۔
جائزہ دینا۔ (ا۔محاورہ) حساب کتاب کی جانچ پڑتال کروانا۔
جائزہ گیری (Resuming Charges) دوبارہ از سرِ نو کام شروع کرنا۔
جائزہ لینا۔ (ا۔محاورہ)۔ (۱) پڑتالنا۔ جانچنا۔ (۲) ذہن میں تولنا۔ (۳) حساب کتاب چیک کرنا (۴) موجودہ سامان یا رقم وغیرہ کا شمار کرنا۔
جاؤ بیٹھو (بھی) دخل نہ دو۔ رہنے دو۔ اپنا کام کرو۔
جاؤ جھنگہ کھاؤ۔ (مثل) تم اس چیز کے اہل نہیں ہو۔ تم کو یہ چیز نہیں ملے گی۔
جاؤ دیوتا (پوت) دکھن۔ وہی کرم کے لچھن۔ (مثل) مقام یا جگہ بدلنے سے تقدیر نہیں بدلتی۔
جائی۔ [ہ۔ا۔مث] بیٹی۔ لڑکی۔ دُختر۔

جائی جوئی۔ (جا۔ اِی۔ جُو۔ اِی) [ہ۔ا۔مث] ایک قسم کا پھول اور آتشبازی۔
جائیّا۔ (جا۔ ئی۔ یا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) جانثار (۲) شریر۔ (۳) عیّار۔ چالاک۔ (۴) جو اپنی روشنی طبع کے باعث زیادہ دن جیتا نظر نہ آئے۔
جائے۔ [ف۔ا۔مث] (۱) جگہ (۲) گنجائش۔ سمائی۔ (۳) موقع محل۔
جائے اُستاد خالی است [مثل] استاد پھر بھی استاد ہے۔ اُستاد کی ہر وقت ضرورت رہتی ہے۔
جائے اعتراض۔ نقص نکالنے یا عیب نکالنے کی گنجائش۔
جائے اندیشہ۔ (۱) خطرے کا مقام (۲) اندیشے یا خوف کی وجہ۔
جائے پناہ۔ (ف۔ا۔مث)۔ امن کی جگہ۔
جائے تنگ است و مردماں بسیار [مثل] جگہ یا گنجائش کم۔ آدمی یا حاضرین زیادہ۔
جائے دم زدن نیست۔ (ف۔محاورہ) شکایت زُبان پر لانے کا موقع نہیں۔ اُف کرنے کی گنجائش نہیں۔
جائے سے۔ جائے سر۔ (ا۔صف) (۱) مناسب موقع پر (۲) صحیح مقام پر۔ بجا۔ ٹھیک۔ درست۔ مناسب۔ واجب۔ ناقابلِ اعتراض۔
جائے ضرور۔ دیکھیے "جاضرور"
جائے عامہ۔ (Public Place) وہ جگہ جو عوام کی تفریحات اور ان کے اجتماعات وغیرہ کے لیے مخصوص ہو
جائے عُذر۔ (ف۔ا۔مث) بہانہ کرنے یا ٹالنے کی گنجائش۔
جائے گُل گُل باش و جائے خار، خار۔ [ف۔مثل] نرمی کے موقعے پر نرمی اور سختی کے موقعے پر سختی سے کام لینا چاہیے۔
جائے ماجرا۔ (ف۔ع۔ا۔مث) جس جگہ جُرم ہوا ہو۔
جائے مکافات۔ (ف۔ع۔ا۔مث) (۱) بدلے کی جگہ (۲) بدلے کا موقع محل۔
جائے جان۔ رہے ایمان۔ ایمان کی حفاظت کے لیے جان بھی جاتی رہے تو پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔
جائے لاکھ۔ رہے ساکھ [مثل] کتنا ہی نقصان ہو مگر آبرو بنی رہے۔
جایا۔ [ہ۔ا۔مذکر] بیٹا۔ فرزند۔ پسر۔ لڑکا۔ ولد۔ پوت۔ خلف۔ ابن۔
جایا۔ ("جانا" مصدر کا امدادی فعل) جیسے جایا کرو۔ جایا چاہتا ہے۔
جایا چاہنا۔ جانے کے لیے تیار ہونا۔
جایا کرنا۔ عموماً جانا۔ عادتاً جانا۔

ج۔ب

جب۔ (ا۔حرفِ شرط) جس وقت۔ جس صورت میں۔ جُوں ہی۔ در حالے کہ۔ ہرگاہ۔
جب آنکھ بند کر لی پیچھے کچھ ہی ہو۔ (ا۔مثل) مرجانے کے بعد

جب آنکھیں چار ہوتی ہیں محبت آہی جاتی ہے۔ (۱۔مثل) آمنے سامنے ہونے سے محبت کا خیال آجاتا ہے۔

جب آنکھیں ہوئیں چار تو دل میں آیا پیار۔ جب آنکھیں ہوئیں اوٹ تو دل میں ہوئی کھوٹ۔ (۱۔مثل) سامنے محبت کا اظہار اور غیر حاضری میں پرواہ نہ کرنا بلکہ برائی سوچنا۔

جب آئے برس کا چاؤ تو بچھوا گئے نہ پر دابھاؤ۔ (۱۔مثل) جب خدا مہربانی کرتا ہے تو موقع بے موقع نہیں دیکھتا۔

جب اپنی اُتار لی تو دوسرے کی اُتارتے کیا دیر لگتی ہے (۱۔مثل) جو خود ذلیل ہے وہ دوسروں کو ذلیل کرنے سے کیوں ہچکچاتے گا۔

جب اوڑھ لی لوئی تو کیا کرے گا کوئی۔ (۱۔مثل) جب بے حیائی اختیار کر لی تو پھر کسی کی کیا پرواہ۔

جب باڑھ ہی کھیت کو کھائے تو رکھوالی کون کرے۔ (۱۔مثل) جہاں ستانے والے اپنے ہی ہوں وہاں یہ ضرب المثل کہی جاتی ہے۔

جب دادا مریں گے تب بیل بٹیں گے۔ (۱۔مثل) کسی کام کو کسی ایسے دوسرے کام پر موقوف رکھنا جس کے عمل میں آنے کا سر دست کوئی امکان نہ ہو۔

جب بھاگن کو ہوئے لگائی، تو ڑے کوٹ اور پھاندے کھائی۔ (۱۔مثل) عورت بھاگنے یا فرار ہونے کی ٹھان لے تو اُسے کوئی بڑی سے بڑی رُکاوٹ بھی نہیں روک سکتی۔

جب یار اُترے تو جوتی مار دی۔ (۱۔مثل) اگر مراد پوری ہوجائے تو اس کی نیت بدل جائے اور مانی ہوئی چیز کے بجائے کوئی معمولی سی چیز خیرات کر کے وبال ٹالے گویا اپنے دل کو تسلی دے لے کہ منت پوری ہوگئی۔

جب پرجا نہیں تو راجہ کہاں۔ (۱۔مثل) حاکم کو ظلم نہیں کرنا چاہیے رعایا نہ ہوگی تو وہ خود کہاں رہے گا۔

جب پھینکا تب پانچے تین۔ (۱۔محاورہ) سخت بدقسمت ہیں۔

جَب۔تَب۔ (۱۔تابع فعل)۔ (ہنـ) کبھی کبھی۔ گاہ۔ گاہ۔

جَب تک۔ جب تلک۔ جب تو ڑی۔ جب تئیں۔ جس وقت تک۔ تا وقتے کہ۔ ایسے وقت تک۔

جب تک اُونٹ پہاڑ تلے نہیں آتا سمجھتا ہے مجھ سے اُونچا کوئی نہیں۔ (۱۔مثل) جب تک اپنے سے زبردست سے پالا نہ پڑے انسان اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتا ہے۔

جب تک بچہ روتا نہیں ماں دودھ نہیں دیتی۔ (۱۔مثل) مانگے بغیر کچھ نہیں ملتا۔

جب تک بہو کواری تب تک ساس واری، بہو آئی گود میں لاڈ گیا حوض میں۔ (۱۔مثل) جب تک بیاہ کر نہیں لائی ہوتی ساس اپنی ہونے والی بہو کے واری صدقے ہوتی جاتی ہے مگر شادی کے بعد سب لاڈ پیار ختم ہو جاتا ہے

جب تک پہیہ لڑھکے لڑھکائے جاؤ۔ (۱۔مثل) جب تک کام چلتا رہے چلائے جاؤ۔ جب تک مطلب نکلے نکالے جاؤ۔

جب تک جینا تب تک سینا۔ (۱۔مثل) عمر بھر محنت مشقت کرنا ہے۔

جب تک دم ہے تب تک غم ہے۔ (۱۔مثل) رنج و غم انسان کو زندگی بھر رہتا ہے۔

جب تک رکابی میں بھات، تیرا میرا ساتھ۔ (۱۔مثل) جب دو آدمیوں میں مطلب کی دوستی ہو اس موقع پر یہ مثل کہتے ہیں۔

جب تک سانس، تب تک آس۔ (۱۔مثل) مرتے دم تک زندگی کی اُمید لگی رہتی ہے۔

جَبْ تو۔ (۱۔تابع فعل) اس لیے۔ اس وقت تو۔ تب۔

جَبْ جَبْ۔ ہر گاہ۔ جس وقت۔

جب چنے تھے تب دانت نہ تھے جب دانت ہوئے تب چنے نہیں۔ (۱۔مثل) ایسے موقع پر کہی جاتی ہے جب انسان کو یہ ملال ہو کہ چیز موجود تھی تو اس سے فائدہ اٹھانے کے ذرائع پاس نہ تھے جب ذرائع میسر آئے تو چیز نہیں جڑتی۔

جب خدا دیتا ہے تو چھپر پھاڑ کر دیتا ہے۔ (۱۔مثل) جب خدا دینے پر آتا ہے تو بے وسیلے اور بے ذریعے دیتا ہے۔ ایسی جگہ سے ملتا ہے جہاں سے کوئی اُمید نہیں ہوتی۔

جب دانت نہ تھے تب دُودھ دیو، اب دانت بھئے کا اَن نہ دیئے (دیوے)۔ (۱۔مثل) خدا انسان کو ہر حالت میں رزق دیتا ہے۔

جب سے۔ جس وقت سے۔

جب سے اُگے بال، تب سے یہی حال۔ (۱۔مثل) بچپن سے یہی کرتوت ہیں۔

جب کا۔ (۱۔صفت) (۱) اس وقت کا۔ (۲) گذشتہ (۳) آخر کا۔ آخری

جب کری آس، تب آئے تیرے پاس۔ (۱۔مثل) آدمی ضرورت پڑنے پر اسی کے پاس جاتا ہے جس سے کام بننے کی توقع ہوتی ہے۔

جب کمر میں زور ہوتا ہے تب مدار صاحب بھی بیٹا دیتے ہیں۔ (۱۔مثل) پیروں فقیروں کی دعا کا اثر بھی اسی حالت میں ہوتا ہے جب خود بھی کوشش کی جائے۔

جب کہ۔ (۱۔تابع فعل) جس وقت۔ جب

جب کہیں جا کے۔ (۱۔مقولہ) بڑی مشکل سے۔ سخت۔ دشواری سے

جب لگ پیسہ گانٹھ میں، تب لگ اُس کے یار۔ سائیں اس سنسار میں سوار تھ گا بیوپار۔ (۱۔مثل) جب تک دولت پاس ہو سب دوست بنے رہتے ہیں۔ دنیا میں سب مطلب سے ملتے ہیں۔

جب ناچنے نکلی تو گھونگھٹ کیا۔ (۱۔مثل) جب ایک دفعہ غلط کام

شروع کر دیا تو پھر اس میں شرم کیسی۔
جب نہ تب۔ (ا۔ تابع فعل)۔ (۱) وقتاً فوقتاً۔ وقت بے وقت۔ (۲) اکثر۔ ہمیشہ۔ عموماً۔ (۳) کبھی نہیں۔ (ق)
جب ہاتھ میں لیا کاسا تو روٹیوں کا کیا سانسا۔ (ا۔ مثل) (۱) جب بھیک مانگنی شروع کر دی تو روٹیوں کی کیا کمی۔
جب ہم جانتے۔ (ا۔ مقولہ) لطف تو جب تھا۔
جب ہی۔ جبھی۔ اسی وقت۔ عین اسی وقت۔ جوں ہی کہ۔
جب ہی تو۔ اسی لیے۔ اس وجہ سے۔ اسی باعث۔ اسی سے۔
جباب۔ (جَ۔ بَاب) [ق۔ ا۔ مذ] جواب۔
جَبّار۔ (جَب۔ بار) [ع۔ صف] (۱) جبر کرنے والا۔ ظالم۔ جابر۔ (۲) زبردست (۳) (ال کے سابقے کے ساتھ) خدا تعالیٰ کا ایک صفاتی نام۔
جبال۔ (جِ۔ بال) [ع۔ ا۔ مذ] جبل (پہاڑ) کی جمع۔
جبر۔ [ع۔ ا۔ مذ] (۱) ظلم۔ ستم۔ سینہ زوری۔ (۲) سختی۔ مجبور کرنا (۳) زور۔ طاقت۔ (۴) حساب میں کسروں کا اختصار کرنا۔ (۵) معاوضے کے طور پر کچھ زیادہ لینا۔ ڈنڈ۔
جَبر اُٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) سختی جھیلنا۔ دکھ اُٹھانا۔
جبر سے۔ زبردستی۔ بہ زور۔
جبر کرنا۔ (مص۔ مرکب) ظلم کرنا۔ سختی سے کام لینا۔ ستانا۔ دبانا۔ تنگ کرنا۔
جبر مجرمانہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) ایسا جبر جو قانوناً جائز نہ ہو۔
جبر و تعدی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) زبردستی۔ جور و جفا۔ ظلم و ستم۔
جبر و مقابلہ۔ ریاضی کی ایک شاخ جس میں علامات اور حروف کے ذریعہ عمل کیا جاتا ہے اور معلومہ مقداروں کے وسیلے سے مجہولہ مقداریں معلوم کی جاتی ہیں۔
جبر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ظلم ہونا۔ سختی ہونا۔
جَبرا۔ (جَب۔ را) [اُر۔ صف] زبردست۔ طاقت ور۔ قوی۔
جبراً۔ (جَب۔ رًا) [ع۔ تابع فعل] زبردستی۔ مجبور کر کے۔ بہ زور۔
جبراً بھرتی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) زبردستی فوج میں بھرتی کرنا۔
جَبراً و قہراً۔ (ع۔ مذ) چار و ناچار۔ مجبوراً۔
جبرائیل۔ جبریئل۔ جبریل۔ (جِب۔ را۔ ئیل) (جِب۔ رَ۔ ایل، جِب۔ ریل) [ع۔ ا۔ مذ] چار مقرب فرشتوں میں سے ایک فرشتے کا نام جو پیغمبروں کے پاس خدا کی طرف سے وحی لے کر آیا کرتے تھے۔
جبروت۔ (جَب۔ رُوت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) قدرت۔ بزرگی۔ عظمت۔ جاہ و جلال۔ اسم صفاتِ الٰہی۔
جبریہ۔ (جَب۔ رِی۔ یہ) [ع۔ صف] (۱) مجبور کر کے۔ زبردستی (۲) اسلام کا ایک فرقہ جس کا اعتقاد ہے کہ انسان کو اپنے اعمال و افعال پر کوئی اختیار نہیں ہے۔
جبڑا۔ (جَب۔ ڑا) [ہ۔ ا۔ مذ] منہ کی ہڈی کا وہ حصہ جس میں دانت جُڑے ہوتے ہیں۔ کلّہ۔
جبڑا توڑنا۔ (ا۔ محاورہ) ضرب سے منہ توڑ دینا۔
جبڑا چلانا۔ (ا۔ محاورہ) کوئی چیز کھانا۔ منہ چلانا۔
جبڑی۔ (جَب۔ ڑِی) [ہ۔ ا۔ مث] ایک مہلک بیماری جس میں جبڑے بند ہو جاتے ہیں۔ یا بتیسی جکڑی جاتی ہے۔
جَبَل۔ (جَ۔ بَل) [ع۔ ا۔ مذ] پہاڑ۔ کوہ۔ جمع: جبال۔
جبل بگردد جبلّت نمی گردد۔ (ف۔ مثل) پہاڑ بدل سکتے ہیں مگر انسان کی سرشت کبھی نہیں بدلتی۔
جبلّت۔ (جِ۔ بِل۔ لَت) [ع۔ ا۔ مث] سرشت۔ فطرت۔ اصلی طبیعت۔ خلقت۔
جبلّی۔ (جِ۔ بِل۔ لی) [ع۔ صف] فطری۔ پیدائشی۔ خلقی۔ طبعی۔ حقیقی۔
جُبُن۔ (جُ۔ بُن) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) بزدلی۔ کم ہمتی۔ (۲) وہ سفید مادہ جو دودھ پھاڑ کر نکالا جائے۔ پنیر۔
جبّو۔ (جِب۔ بُو) [ہ۔ ا۔ مث] جیبھ۔ زبان۔
جُبّہ۔ (جُب۔ بَہ) [ع۔ ا۔ مذ] چوغہ۔ ایک قسم کا ڈھیلا کوٹ جس کی آستین کلائی سے اوپر رہتی ہے۔ عالم لوگ پہنتے ہیں۔
جبھا۔ (جَ۔ بھا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) دلیری۔ حوصلہ۔ (۲) جبڑا۔
جبہہ۔ (جَب۔ ہَہ) [ع۔ ا۔ مذ] چہرے کا وہ حصہ جو ابروؤں کے درمیان ہوتا ہے۔ [ف] پیشانی۔ ماتھا۔ جبین۔
جبہہ سا۔ (ف۔ صف) ماتھا رگڑنے والا۔ منت سماجت کرنے والا۔
جبہہ سائی کرنا۔ (ف۔ ا۔ مث) ماتھا رگڑنا۔ منت سماجت کرنا۔ پاؤں پڑنا۔
جِبّھا۔ (جِب۔ بھا) [ہ۔ صف] زبان والا۔ مرکبات میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے گل جبھا (یعنی بُری بات منہ سے نکالنے والا۔
جَبین۔ (جَ۔ بِین) [ع۔ ا۔ مث] پیشانی۔ ماتھا۔
جبین سا۔ جبین فرسا۔ (ف۔ صف) ماتھا رگڑنے والا۔
جبین سائی۔ جبین فرسائی۔ (ف۔ ا۔ مث) ماتھا رگڑنا۔ عجز۔ انکساری کرنا۔ خوشامد۔

ج۔پ

جَپ۔ [س۔ ا۔ مث] (۱) پُوجا پاٹ۔ پرستش۔ وِرد۔ (۲) مالا پھیرنا۔ (۳) وظیفہ۔ (۴) کوئی لفظ یا کلمہ بار بار دُہرانا۔
جپ تپ۔ [ہ۔ ا۔ مث] عبادت۔ بندگی۔ پُوجا۔ ریاضت۔ پرستش۔
جپ جی۔ (ہ۔ ا۔ مث) سکھوں کی مقدس کتاب "گرنتھ صاحب" کا پہلا حصہ جس میں خُدا کی حمد ہے۔

جپ کرانا۔ (مص۔ مرکب) کسی مطلب یا مراد یا بیمار کی تندرستی کے لیے پوجا پاٹ کرانا یا منتر پڑھوانا۔

جپ کے برتنے پاپ۔ (مثل) پارسائی کی آڑ میں لوگوں کو ٹھگنا۔ نیک بن کر بدی کرنا۔

جپ مال۔ سمرن (ق) تسبیح۔

جپ مالا۔ (ہ۔مث) تسبیح۔

جپا کرنا۔ (جَ۔پا۔کر۔نا) [ہ۔مص] رٹنا۔ بار بار کہنا یا پڑھنا۔ مالا پھیرنا۔

جپ سم۔ (Jypsum) [انگ۔ا۔مذ] ایک پتھر یا دھات جس سے پلاسٹر آف پیرس تیار ہوتا ہے۔

جپسی (Gypsy) [جپ۔سی] (انگ۔ا۔مذ) خانہ بدوش۔

جپنا۔ (جَپ۔نا) [ہ۔مص] (۱) پوجا کرنا۔ تسبیح پڑھنا۔ خدا کو یاد کرنا۔

جپنا۔ (جِپ۔نا) [ق۔مص] چھپٹنا۔

جپنی۔ (جَپ۔نی) [س۔ا۔مث] (۱) مالا۔ تسبیح۔ سمرن۔ (۲) وظیفہ۔ ورد۔

جپی تپی۔ (جَ۔پی۔تَ۔پی) [ہ۔ا۔مذ] عابد۔ زاہد۔ پجاری۔ بھگت۔

ج۔ت

جت۔ (ہ۔مث) قسم۔ نوع۔ طریقہ۔ (۲) ہولی کا ایک گیت۔ (۳) آلہ۔ مشین۔ (۴) جیسا۔ جتنا۔

جت۔ (ہ۔مث) جہاں۔ جس جگہ۔ (۲) فتح کیا ہوا۔ کامیابی۔

جُت۔ (ہ۔صف) جُتا ہوا۔ (۲) جُڑا ہوا۔ قابض۔

جِتا۔ (جِت۔نا) [ہ۔صف] جتنا کی مختصر صورت۔ جتنا کا مخفف۔

جُتا۔ (جُ۔تا) [ہ۔ا۔مث] وہ رسی جو چرس اور اس کی لکڑی سے بندھی ہوتی ہے۔

جُتا ٹرا۔ (جُ۔تا۔ٹرا) [ق۔ا۔مذ] خاندان۔ گھرانا۔ نسل۔

جتنا ساری۔ (جَ۔تا۔سا۔ری) [ہ۔ا۔مث] وہ گیت جو عورتیں چکی پیستے میں گاتی ہیں۔ (جتا بمعنی چکی)

جَتانا۔ جتا دینا۔ جتلانا۔ (جَ۔تا۔نا، جَ۔تا۔دے۔نا، جَت۔لا۔نا) [ہ۔مص] (۱) آگاہ کرنا۔ خبردار کرنا۔ بتانا۔ ہوشیار کرنا (۲) تاکید کرنا۔ (۳) یاد دلانا (۴) اشارہ کرنا (۵) ہدایت کرنا۔ رہنمائی کرنا۔ (۶) ہوش کرانا۔ (۷) تنبیہ کرنا۔ کان کھولنا۔ فہمائش کرنا (۸) کسی جذبے کا اظہار کرنا۔

جِتانا۔ جتلانا۔ جتوانا۔ جتوا دینا۔ (جِ۔تا۔نا، جِت۔لا۔نا، جِت۔وا۔نا، جِت۔وا۔دے۔نا) [ہ۔مص] (۱) فتح دلوانا۔ جیت کروا دینا۔ غلبہ کروا دینا۔ بازی دلوانا۔ ہار سے بچانا۔ پانسہ پلٹ دینا۔

جُتانا۔ (جُ۔تا۔نا) [ہ۔مص] (۱) زمین میں ہل چلانا۔ اراضی کو کاشت کروانا (۲) گھوڑے یا بیل وغیرہ کو گاڑی میں لگوانا۔

جُتاو۔ (جُ۔تا۔او) [ہ۔ا۔مث] قابلِ کاشت۔ بونے جوتنے کے قابل۔

جُتائی۔ (جُ۔تا۔ای) [ہ۔ا۔مث] کھیت میں ہل چلانا۔ اراضی کی کاشت ہونا۔

جُتنبر۔ (جُت۔بَر) [ق] خانہ داری۔

جُتنبری۔ (جُت۔بَ۔ری) [ق۔ا۔مث] خانہ دار عورت۔ گھر گرہستن۔

جُت جانا۔ [ہ۔مص] (۱) گھوڑے کا گاڑی میں یا مویشی کا بیلے یا ہل میں جوت دیا جانا۔ (۲) کسی کام میں ہمہ تن لگ جانا۔

جُتنرب۔ (جُت۔رَب) [ق] شیوہ۔ شعار۔

جتن۔ (جَ۔تَن) [ہ۔ا۔مذ] (۱) کوشش۔ سعی۔ دوڑ دھوپ۔ (۲) تدبیر۔ تجویز۔ ترکیب۔ چال۔ (۳) علاج۔ دوا۔ (۴) محنت مشقت (۵) احتیاط۔ خبرداری۔ (۶) تکلیف دہ کام (۷) ڈھنگ۔ طریقہ (۸) بہانہ۔ مکروفریب (۹) کرتوت۔ افعال۔ (۱۰) دُنیا۔ خلائق۔ (۱۱) استقلال۔

جُتنا۔ (جُت۔نا) [ہ۔مص] گھوڑے بیل وغیرہ کا گاڑی یا ہل میں لگایا جانا۔ (۲) کھیت کا جوتا جانا۔ (۳) کسی کام میں مشغول ہونا۔ (۴) کسی کا کسی کام پر زبردستی لگایا جانا۔ (۵) جا لڑنا۔ جا بھڑنا۔ (۶) کوشش کرنا۔

جِتنا۔ (جِت۔نا) [ہ۔صف] (۱) جس قدر۔ جو کچھ (۲) سب۔ سارا۔ کُل۔ تمام۔

جتنا اُوپر ہے اُتنا ہی نیچے ہے۔ (مثل) شرارت پسند اور مفسد آدمی کے بارے میں کہتے ہیں۔

جتنا اوڑھنا اُتنے ہی پاؤں پھیلانا۔ (مثل) اپنی حیثیت اور بساط کے مطابق خرچ کرنا چاہیے۔ جتنی چادر ہو اُتنے پاؤں پھیلانا۔

جتنا بڑا اُتنا کڑوا۔ (مثل) جتنا عمر میں زیادہ اُتنا ہی زیادہ خراب۔

جتنا پھلے اُتنا جھکے۔ (مثل) آدمی کی حیثیت جتنی اونچی ہو اُسے اُتنا ہی جھک کر ملنا چاہیے۔

جتنا تپے گا اُتنا ہی برسے گا۔ (مثل) گرمیوں میں جتنی زیادہ گرمی پڑے گی برسات میں اُتنی ہی زیادہ بارش ہوگی۔

جتنا چھانو گے اُتنا ہی کرکرا۔ (مثل) جتنی زیادہ چھان بین کرو گے اُتنے ہی اور عیب کھلیں گے۔

جتنا چھوٹا اُتنا ہی کھوٹا۔ (مثل) (۱) چھوٹا دشمن اور بھی زیادہ نقصان پہنچاتا ہے۔ (۲) کم عمر یا پستہ قد شریر کی بابت کہتے ہیں۔

جتنا دے گا اُتنا پائے گا۔ (مثل) (۱) جتنا خدا کی راہ میں خرچ کرو گے اُتنا ہی مل جائے گا۔ (۲) جتنا خرچ کرو گے اُتنا پھر آجائے گا۔

جتنا سانپ لمبا اُتنی گوہ چوڑی۔ (مثل) ایک دشمن یا موذی میں جو کمی تھی وہ دوسرے نے پوری کر دی۔
جتنا سَر اُتنا ہی سَر واہ۔ (مثل) ہر چیز کی مقدار اس کی حیثیت کے مطابق ہوتی ہے۔
جتنا سیانا اُتنا دیوانہ۔ (مثل) بعض وقت عقلمند آدمی بیوقوفی کی بات کہہ جاتا ہے۔
جتنا قریب اُتنا رقیب۔ (مثل) رشتے دار اور آپس والے زیادہ جلتے ہیں۔
جتنا گڑ ڈالو گے اُتنا ہی میٹھا ہوگا۔ (مثل) کسی چیز پر یا کسی کام پر جتنا زیادہ خرچ کیا جائے گا وہ چیز یا کام اُتنا ہی اچھا ہوگا۔
جتناگی۔ (جت۔نا۔گی) [ق۔ا۔مث] نگرانی۔ دیکھ بھال۔
جِتنی۔ (جِت۔نی) [ہ۔ا۔مث] جس قدر۔ جو کچھ۔
جتنی (جتنا کپڑا) چادر دیکھو (دیکھیے) اُتنے پاؤں پسارو (پسارئیے) یا پھیلاؤ (پھیلائیے) دیکھیے جتنا اوڑھنا اُتنے پاؤں پھیلانا۔
جتنی دولت اُتنی ہی مصیبت۔ (مثل) امیروں کو زیادہ تفکرات رہتے ہیں۔
جتنی دیگ اُتنی کھرچن۔ (مثل) مال دولت زیادہ ہوتا ہے تو نفع بھی زیادہ ہوتا ہے۔
جتنی لابھ اُتنی لوبھ۔ (ا۔ محاورہ) جتنا زیادہ فائدہ ہو اُتنا ہی لالچ زیادہ ہوتا ہے۔
جِتنے۔ (جِت۔نے) [ہ۔ا۔مذ] جو کچھ۔ جس قدر۔
جتنے دَم اُتنے غم۔ (مثل) جتنی عیالداری ہوگی اُتنے ہی تفکرات بڑھیں گے۔ (۲) جتنی زندگی اُتنی تکلیفیں۔
جتنے کلے اُتنے میرے باپ کے سالے۔ (مثل) کوئی شخص بڑے آدمیوں سے اپنا رشتہ یا تعلق ظاہر کرے تو اس موقعے پر یہ مثل کہتے ہیں۔
جتنے گھنے اُتنے بھلے۔ (مثل) تعداد کی زیادتی اچھی ہوتی ہے۔
جتنے مُنہ اُتنی باتیں۔ (مثل) ہر شخص اپنی اپنی کہتا ہے۔
جَتنی۔ (جت۔نی) [ہ۔صف] (۱) سرگرم۔ جتن کرنے والا۔ (۲) احتیاط کرنے والا۔
جَتنی۔ (جت۔نی) [ہ۔ا۔مث] چرخے کا ڈورا۔
جتھا۔ (جَ۔تھا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) گروہ۔ دھڑا۔ دَل۔ ٹولی۔ جماعت (۲) بھیڑ۔ اژدحام۔ مجمع۔ ٹھٹ۔ (۳) اتفاق۔ اتحاد (۴) طاقت۔ قوت۔
جتھا باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) جماعت بنانا۔ گروہ بنانا۔ ایکا کرنا۔
جتّے۔ (جت۔تے) [ق] جتنے۔
جَتی۔ (جَ۔تی) [ہ۔صف] (۱) مجرّد۔ جس نے شادی نہ کی ہو۔ (۲) سنیاسی۔ جوگی۔ زاہد۔ مرتاض۔
جتی ستی۔ (ہ۔صف) نیک۔ پارسا۔ مجرّد۔ بے تعلق۔ تارک الدنیا۔

جُتیانا۔ (جُت۔یا۔نا) [ہ۔مص] جوتے مارنا۔

ج۔ٹ

جَٹ۔ [ہ۔ا۔مذ] جاٹ۔ اُجڈ۔
جُٹ۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) جوڑا۔ جُفت۔ زوج (۲) دو متحد اور متفق آدمی یا چیزیں (۳) ثانی۔ ہم سر۔
جَٹا۔ (جَ۔ٹا) [ہ۔ا۔مث] (۱) گندھے یا چپے ہوئے بال۔ (۲) برگد کی ڈاڑھی۔ (۳) جڑ۔ (۴) ہندو جوگیوں کے سر کے بٹے ہوئے بال۔
جٹا دھاری۔ جٹا دَھر (ہ۔صف) (۱) وہ شخص جس کے سر پر جٹا ہو۔ (۲) سادھو۔ جوگی۔ (۳) شو جی کا لقب۔ (۴) پرانا سانپ جس کے سر پر بال ہوں۔
جٹا ماسی۔ جٹا مانسی۔ بال چھڑ۔ سنبل الطیب۔
جُٹّا۔ (جُٹ۔ٹا) [ق۔ا۔مذ] بالشت بھر۔ (پیمانہ)
جُٹنا۔ (جُٹ۔نا) [ہ۔مص] (۱) جُڑ جانا۔ مل جانا۔ (۲) گتھ جانا۔ بھڑنا۔ (۳) پٹنا (۴) ہم بستر ہونا۔ (۵) پیوند ہو جانا۔ (۶) سیا جانا۔ (۷) انتظار کرنا (۸) سازش کرنا (۹) پیچھے پڑنا۔ سر ہونا۔ گرویدہ ہونا۔
جِٹھانی۔ (جِ۔ٹھا۔نی) [ہ۔ا۔مث] شوہر کے بڑے بھائی کی بیوی۔
جٹھانی کا بھینسا اگر دھوں دھوں۔ (مثل) جٹھانی کا بیٹا موٹا ہے۔ دوسرے کی اولاد ہمیشہ حسد کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ اپنا بچہ موٹا بھی ہو تو کمزور بتایا جاتا ہے۔
جُٹھ دینا۔ (جُٹھ۔دے۔نا) [ہ۔مص] جھوٹی باتیں بنانا۔ جُل دینا۔
جَٹھٹی۔ (جَ۔ٹھٹی) [ق۔ا۔مذ] پہلوان۔
جٹّی۔ (جَٹ۔ٹی) [ہ۔ا۔مث] جاٹ کی بیوی۔
جُٹّی۔ (جُٹ۔ٹی) [ہ۔ا۔مث] (۱) سوکھے تمباکو کی گڈی یا بنڈل (۲) روٹیوں کی تھئی (۳) اُوپر تلے رکھے ہوئے روپے پیسے۔ (۴) [صف] پیوستہ۔ پاس۔ پاس۔
جٹی بھویں۔ آبروئے پیوستہ۔ جُڑواں بھویں۔
جیٹی۔ (Getty) (جِ۔ٹی) [انگ۔ا۔مث] (۱) وہ بند یا پل جو بندرگاہ کی حفاظت کے لیے ستونوں پر سمندر کے اندر تک بنا دیا جائے۔ (۲) وہ پل جس پر جہاز سے اُتر کر کنارے پر آتے ہیں۔
جٹی بُوٹی۔ (جَ۔ٹی۔بُو۔ٹی) [ہ۔ا۔مث] جڑی بوٹی۔

ج۔ث

جُثّہ۔ (جُث۔ثہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) ڈیل۔ تن۔ قالب۔ جسم۔ پنڈا۔ کایا۔

(۲) کاٹھی۔ ڈھانچہ۔ (۳) لاش (۴) جسامت۔

ج ۔ ج

جَج۔ (Judge) (انگ۔ا۔مذ) (۱) منصف۔ قاضی۔ مُفتی۔ حاکمِ عدالت۔ انصاف کرنے والا۔ (۲) مُبصّر۔ پرکھنے والا۔

جج بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) کسی مقدمے کے سلسلے میں جج کا خاص طور سے تقرر ہونا۔

جج کرنا۔ (ا۔محاورہ) جانچ کرنا۔ سوچ بچار کے بعد فیصلہ کرنا۔

جج ہونا۔ (ا۔مذ) جج مقرر ہونا۔ منصب ملنا۔ پنچ بنایا جانا۔

جَجمان۔ (جَج۔مان) [ہ۔ا۔مذ] برہمنوں یا نائیوں کی آسامی جس کا وہ پشتوں سے کام کرتے آرہے ہوں۔ مخدوم۔ آقا۔ مربی۔

ججمان چاہے سُورگ کو جائے چاہے نرک کو۔ مجھے دہی پوری سے کام۔ (مثل) کوئی بنے یا بگڑے اپنے نفع اور فائدے سے کام۔ سنگ دلانہ خود غرضی پر طعن کرنے کے لیے بولتے ہیں۔

ججمانی۔ (جَج۔مانی) [ہ۔ا۔مؤنث] (۱) وہ رقم جو ججمان برہمنوں اور نائیوں وغیرہ کو دے۔ (۲) ججمان ہونے کی حیثیت (۳) ججمان کی بیوی۔

ججی۔ (جَ۔جی) [اُر۔ا۔مث] (۱) جج کا عہدہ (۲) جج کی کچہری۔

ج ۔ چ

جَچّا۔ (جَچ۔چا) [ہ۔ا۔مث] زچہ کا بگڑا ہوا۔

جچّا خانہ۔ (ہ۔مذ) زچہ خانہ۔

جچّا گیری۔ (ہ۔مث) وہ گیت جو زچہ خانے میں گایا جاتا ہے۔

جچانُلا۔ (جَ۔چا۔نُ۔لا) [ہ۔صف] ٹھیک۔ درست۔ پورے وزن کا۔ باون تولے پاؤ رتی۔ تجربے اور آزمائش کے موافق۔ [مؤنث] جچی تُلی۔

جَچائی۔ (ہ۔ا۔مث) امتحان۔ آزمائش۔ جانچ۔ پرکھ۔ کس۔ (۲) تشخیص۔ اندازا۔ تخمینہ۔

جَچگی۔ (جَچ۔گی) [ف۔ا۔مث] زچگی۔

جَچنا۔ (جَچ۔نا) [ہ۔مص] (۱) جانچا جانا۔ آزمایا جانا۔ امتحان ہونا۔ (۲) قیمت لگنا۔ انکنا۔ تلنا۔ (۳) وقعت ہونا۔ (۴) تخمینہ لگنا۔ نظر پر چڑھنا۔

ج ۔ ح

جحُود۔ (ع۔ا۔مذ) جان بوجھ کر انکار کرنا۔ تجاہلِ عارفانہ۔

جَحیم۔ (جَ۔حِیم) [ع۔ا۔مث] (۱) دہکتی ہوئی آگ۔ (۲) دوزخ۔ دوزخ کی آگ۔

ج ۔ د

جَد۔ [ق۔حرفِ شرط] جب۔

جَد نہ تَد۔ (حرفِ شرط) جب نہ اب۔ ہر وقت (ق)

جَدّ [ع۔ا۔مذ] باپ کا باپ۔ دادا۔ جمع۔ اجداد۔

جَدِّ اعلیٰ۔ (ع۔ا۔مذ) پردادا۔ پدرِ جَد۔

جَدِّ امجد۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) پردادا۔ (۲) حضرت آدمؑ۔

جِدّ۔ (ع۔ا۔مث) کوشش۔ دوڑ دھوپ۔ سعی۔ پیروی۔ جانفشانی۔

جدّ و جہد (جہُد) کوشش۔ دوڑ دھوپ۔ سعی۔ جتن۔ پیروی۔

جُدا۔ (جُ۔دا) [ف۔صف] (۱) علیحدہ (۲) الگ (۳) تنہا (۴) طرح طرح کا۔ (۵) انوکھا (۶) بچھڑا ہوا۔

جُدا جُدا۔ (ف۔صف) (۱) الگ الگ۔ علیحدہ علیحدہ۔ فرداً فرداً (۲) مختلف۔ متفرق۔ طرح طرح کے۔ (۳) ایک ایک کرکے۔ تفصیل وار۔ رقم رقم

جُدا جُدا کرنا۔ (مص۔ مرکب) (۱) ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ الگ الگ کرنا (۲) پھوٹ ڈالنا۔

جُدا جُدا کہنا۔ علیحدہ علیحدہ بیان کرنا۔ شرح کرکے بتانا۔ تفصیل وار بیان کرنا۔

جُداگانہ۔ (جُ۔دا۔گانہ) [ف۔صف] الگ الگ۔ منفرداً۔ علیحدہ علیحدہ۔

جِدال۔ (جِ۔دال) [ع۔ا۔مث] (۱) لڑائی۔ جنگ۔ معرکہ۔ (۲) جھگڑا۔ بحث۔ تکرار۔ قضیہ۔

جَدان۔ [ق] جب سے۔

جُدائی۔ جُدائیگی۔ (جُ۔دا۔ئی۔ جُدا۔اے۔گی) [ف۔ا۔مث] علیحدگی۔ مفارقت۔ تفرقہ۔ فراق۔

جَد باندَبا۔ (جَد۔با۔تَد۔با) [ق۔ا۔مذ] (۱) ایسا ویسا۔ (۲) فضول یا بے معنیٰ۔

جَدبَرَہ۔ [ق۔ا۔مذ] اسبابِ زندگی۔ سامانِ معیشت۔

جِدّت۔ (جِد۔دَت) [ع۔ا۔مذ] (۱) نیاپن۔ تازگی۔ نیا ہونا۔

جَدرُود۔ جدھر (ق)

جَدَل۔ (جَ۔دَل) [ع۔ا۔مذ] (۱) لڑائی۔ جنگ۔ دیکھیے "جدال"

جَدوار۔ (جَد۔وار) [ف۔ا۔مث] نربسی۔ دافع زہر بوٹی۔

جَدوَل۔ (جَد۔وَل) [ع۔ا۔مث] (۱) پانی کی نہر (۲) وہ خط جو صفحہ کے چوگرد کھینچا جائے۔ (۳) نالہ (۴) کھیتیوں کی کیاریاں (۶) محاورۃً حال میں بمعنی نقشہ۔ فہرست۔

جَدوَل بَندی۔ خانہ وار ترتیب۔ (Tabulation)

جدول کش۔ (ع۔ف۔صف) کتاب کے صفحات پر لکیریں کھینچنے کا

کا آلہ ۔ رُول ۔ فُٹہ ۔

جَدوَلی ۔ (جَد ۔ وَلی) [ع ۔ صف] لکیر وار ۔ لکیریں کھینچی ہوئیں ۔

جَدّہ ۔ (جَد ۔ دَہ) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) دادی (۲) نانی ۔ (۳) حجاز کے ایک شہر کا نام جو بندرگاہ بھی ہے ۔

جِدھر ۔ (ج ۔ دھر) [صف ۔ ہ] جہاں ۔ جس جگہ ۔ جس طرف ۔ جہاں کہیں ۔

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے ۔ (امثل) (۱) خدا کی قدرت کے کرشمے ہر طرف نظر آتے ہیں (۲) عاشق کو ہر جگہ محبوب کا جلوہ دکھائی دیتا ہے ۔

جدھر رب اُدھر سب ۔ (امثل) جس پر خدا مہربان ہوتا ہے اس پر سب مہربان ہو جاتے ہیں ۔ (خدا مہربان تو سب مہربان)

جدھر مولا اُدھر دولہ ۔ (امثل) جس پر خدا مہربان ہو اس پر بندے بھی مہربان ہوتے ہیں ۔ دولہ سے مراد حضرت شاہ دولہ جن کا مزار گجرات میں ہے ۔

جدھر نِوان اُدھر پانی ڈھلتا ہے ۔ (امثل) کمزوروں پر ہی مصیبتیں آتی ہیں ۔

جَدّی ۔ (جَد ۔ دی) [ع ۔ صف] (۱) ایک دادا کی اولاد ۔ (۲) آبائی ۔ موروثی ۔

جَدّی جائداد ۔ وہ جائداد جو بزرگوں سے ترکے میں چلی آرہی ہو ۔ موروثی جائداد ۔

جَدی ۔ (جَ ۔ دِی) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) زمین کے گرد ایک قیاسی دائرہ جو خطِ استوا کے متوازی اس سے ½ ۲۳ درجہ جنوب میں ہے اور خطِ جدی کہلاتا ہے ۔ قطبی تارا (۳) آسمان کا ایک برج جو بکرے کی شکل کا نظر آتا ہے ۔

جَدید ۔ (جَ ۔ دِید) [ع ۔ صف] (۱) نئی ۔ نیا ۔ تازہ ۔ اب کا (۲) عروض میں ایک بحر کا نام ۔

جدیدیت ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) نیاپن ۔ جدید ہونے کی کیفیت (انگ)
(Modernism)

ج - ذ

جُذام ۔ (جُ ۔ ذام) [ع ۔ ا ۔ مذ] کوڑھ ۔ فسادِ خون کی ایک بیماری ۔

جُذام خانہ ۔ (ع ۔ ف ۔ مذ) کوڑھیوں کی قیام گاہ ۔ کوڑھی گھر ۔

جُذامی ۔ (جُ ۔ ذا ۔ می) [ع ۔ صف] جو مرض جذام میں مبتلا ہو ۔ کوڑھی ۔

جذب ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) کشش ۔ کھچاوٹ ۔ کھینچنا ۔ (۲) چوسنا ۔ جذب کرنا ۔ (۳) وہ حالت جو مجذوب فقیروں کے لیے مخصوص ہے ۔

جَذب کرنا ۔ (۱) چوسنا ۔ کھینچنا ۔ کشش کرنا (۲) لبھانا ۔ مائل کرنا

جذبِ مقناطیسی ۔ (ع ۔ ا ۔ ف ۔ صف) مقناطیس کی کشش ۔

جذبات ۔ (جذ ۔ با ۔ ت) [ف ۔ ا ۔ مذ] جذبے کی جمع ۔

جذباتی ۔ (جذ ۔ با ۔ تی) [ف ۔ صف] (۱) جو دوسروں کی باتوں کا جلد اثر لے ۔ (۲) جو جلد غصے میں آجائے ۔ (۳) جذبات پرست ۔

جذبہ ۔ (جَذ ۔ بَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) دل کا جوش ۔ کشش ۔ ولولہ (۲) [اُردو] غصہ ۔

جَذر ۔ [ع ۔ ا ۔ مذکر] (۱) علم ریاضی میں کوئی عدد اس رقم کا جذر کہلاتا ہے جو اس کو اسی کے ساتھ ضرب دینے سے حاصل ہوتا ہے (۲) مادہ ۔ اصل ۔ (۳) بنیاد ۔ بنا ۔ مبدا ۔ اصلیت ۔

جذرِ اصم ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ عدد جس کا جذر نہ نکل سکے

جذر الکعب ۔ کوئی عدد اس رقم کا جذر الکعب کہلاتا ہے جو اس کو اُسی کے ساتھ تین دفعہ ضرب دینے سے حاصل ہو ۔

جذرُ المال ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ عدد اس رقم کا جذر المال کہلاتا ہے جو اس کو اُسی کے ساتھ چار دفعہ ضرب دینے سے حاصل ہو ۔ جیسے ۲×۲×۲×۲ = ۱۶ تو ۲ ، ۱۶ کا جذر المال ہے ۔

جذرِ ناطق ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) کسی رقم کا وہ جذر جو معلوم ہو سکے ۔

جذر نکالنا ۔ دوسرے درجے کا آنا کر معلوم کرنا ۔

ج - ر

جَرّ ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) کھنچاؤ (۲) کسرہ (۳) بنیاد ۔ (۴) نچلا حصہ ۔

جرِّ ثقیل ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] بھاری بوجھ کھینچنے اور اُٹھانے کا آلہ ۔

جُرّاب ۔ (جُر ۔ راب) [ع ۔ ا ۔ مث] موزہ ۔

جُرأت ۔ (جُر ۔ أت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) دلیری ۔ دلاوری ۔ شجاعت ۔ بے باکی ۔ جواں مردی ۔ (۲) چالاکی ۔ شوخی ۔ (۳) اُردو کے صاحب دیوان شاعر شیخ قلندر بخش کا تخلص ۔

جُرأت دکھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) دلیری یا بہادری کا کام کرنا

جراثیم ۔ (جَ ۔ را ۔ ثیم) [ف ۔ ا ۔ مذ] وہ چھوٹے چھوٹے کیڑے جو ہر چیز کے اندر موجود رہتے ہیں اور جن سے جسم میں مختلف بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ۔

جراثیم کُش ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) جس سے جراثیم ہلاک کیے جائیں ۔

جَرّاح ۔ (جَر ۔ راح) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) وہ شخص جو زخموں اور پھوڑے پھنسیوں کا علاج کرے ۔ زخموں کی چیر پھاڑ کرنے والا ۔ سرجن ۔

جَراحَت ۔ (جَ ۔ را ۔ حَت) [ع ۔ ا ۔ مث] زخم ۔ گھاؤ ۔

جرّاحی ۔ (جر ۔ را ۔ حی) [ع ۔ ا ۔ مث] جراح کا پیشہ ۔ زخموں کا علاج ۔ ڈاکٹری چیر پھاڑ ۔

جراحیات ۔ (جَ ۔ را ۔ حِ ۔ یات) [ف ۔ ا ۔ مث] ا (Surgery) زخم کے علاج کا پیشہ ۔ جراحی ۔ چیر پھاڑ ۔ فصّادی ۔

جَرّار ۔ (جر ۔ را ۔ ر) [ع ۔ صف] (۱) بہت بھاری یا کثیر لشکر ۔ (۲) بہادر ۔ دلیر ۔ دلاور ۔ (۳) کھینچنے والا ۔ تیز رفتاری سے روکنے والا ۔

جرائد ۔ (جَ ۔ را ۔ ئد) [ع ۔ ا ۔ مذ] جریدے کی جمع ۔ اخبارات ۔ رسالے ۔

جرائم - (جَ - را - اِم) [ع - ا - مذ] جریمہ کی جمع - بہت سے جُرم
جرائم پیشہ - (ع - ا - مذ) جو جُرم کرنے کو اپنا پیشہ بنالے - عادی مجرم
جَجِرت - جَجڑت - (جَ - رَت - جَ - ڑت) [ق - صف] جڑا ہوا - جڑاؤ -
جَرثُومہ - (جَر - ثُو - مَہ) [ع - ا - مذ] وہ چھوٹا کیڑا جو خوردبین کے بغیر نظر نہیں آتا - (Bacterium) جمع - جراثیم -
جرثومیات - (جر - ثو - م - یات) [ع - ا - مث] علم جراثیم - ((Bacteriology)
جرثومیات داں - ماہر علم جراثیم (Bacteriologist)
جرثومیاتی - (جر - ثو - م - یا - تی) [ع - صف] علم جراثیم سے متعلق (Bacteriological)
جَرَح - (ع - ا - مذ) (۱) زخم - گھاؤ - چیر - (۲) وہ سوالات جو ایک فریق دوسرے سے حقیقت یا سچائی معلوم کرنے کے لئے کرے -
جرح کرنا - (مص - مرکب) فریق مخالف کے وکیل یا گواہ سے سوالات کرنا -
جَرَس - (جَ - رَس) [ع - ا - مذ] (۱) گھنٹہ - گھڑیال (۲) وہ گھنٹہ جو قافلے کی روانگی کے وقت بجایا جاتا ہے - (۳) آواز - بانگ درا -
جَرسی - ((Jersey) (جَر - سی) [انگ - ا - مث] (۱) اُونی بنیان - جو ورزشی کھیلوں کے وقت پہنا جاتا ہے (۲) آستینوں کا اُونی بنیان -
جُرعَہ - (جُر - عَہ) [ع - ا - مذ] (۱) گھونٹ - اتنی مقدار جو ایک دفعہ میں پی جائے -
جُرعہ کش - (ف - صف) جُرعہ نوش - گھونٹ گھونٹ کر کے پینے والا -
جُرعہ کشی - (ف - ا - مث) گھونٹ گھونٹ کر کے پینا -
جُرعہ نوشی کرنا - (ا - محاورہ) گھونٹ گھونٹ کر کے پینا -
جرگہ - (جِر - گہ) [ف - ا - مذ] (۱) آدمیوں کا مجمع (۲) گروہ - جماعت (۳) پنچایت (۴) جانوروں کا گلہ - (۵) (سرحدی قبائلی علاقے میں) وہ جماعت جو سنگین مقدمات یا اہم معاملات کے بارے میں فیصلہ دیتی ہے -
جرگہ آنا - (ا - محاورہ) پٹھانوں کی جماعت یا گروہ یا وفد کا کسی کام کیلیے کسی افسر کے پاس آنا -
جرگہ بٹھانا - جرگہ بلانا - (ا - محاورہ) کسی مقدمے یا معاملے کے بارے میں فیصلہ طلب کرنے کے لیے جرگہ مقرر کرنا -
جرگہ بندی - جماعت قائم کرنا - پنچایت قائم کرنا - جرگہ بنانا -
جرگہ بیٹھنا - (ا - محاورہ) کسی مقدمے کے فیصلے کے لیے جرگہ اکٹھا ہونا -
جرگے جمع ہونا - (ا - محاورہ) پٹھانوں کے بہت سے گروہوں یا جماعتوں کا کسی اہم معاملے کے سلسلے میں اکٹھا ہونا یا سر جوڑ کر بیٹھنا -
جرگے میں بھیجنا - (ا - محاورہ) کوئی مقدمہ سماعت یا فیصلے کے لیے جرگے کے سپرد کرنا -

جَرم - ((Germ) [انگ - ا - مذ] (۱) حیوانات اور نباتات کی ابتدائی شکل - (۲) کسی بیماری کے بہت باریک کیڑے - (۳) اصل - آغاز -
جِرم - (ع - ا - مذ) (۱) جسم - بدن - دھڑ - تن - جثہ (۲) نورانی یا لطیف جسم - جمع اجرام - (ان معنوں میں علوم فلکیات - معدنیات - جمادات پر اطلاق ہوتا ہے - (۳) نگینے کا عیب -
جُرم - [ع - ا - مذکر] (۱) قصور - خطا - تقصیر - (۲) گناہ - پاپ - خلاف قانون حرکت - قابل سزا فعل -
جُرم خفیف - (ع - ا - صف) معمولی جُرم - ہلکا سا جُرم جو جُرمانہ بھرنے سے معاف ہو جاتا ہے -
جُرم سنگین - (ع - ا - صف) سخت جُرم - بڑا جُرم -
جُرم کا ارتکاب کرنا - (ا - محاورہ) جُرم کرنا - مجرم بن جانا - قابل سزا کام کرنا - جُرم کر بیٹھنا -
جُرم کا اقبال کرنا - (ا - محاورہ) قصور تسلیم کرنا - اپنے جُرم کو مان لینا -
جُرم کبیرہ - (ع - ا - ف) سنگین جُرم -
جرم واجب القتل - (ع - ا - مذ) جُرم جس کی سزا میں مجرم کو پھانسی دی جائے -
جُرمانا (نہ) (جُر - ما - نا) [ف - ا - مذ] وہ روپیہ جو کسی جُرم یا غلطی کی پاداش میں وصول کیا جائے - ڈنڈ - تاوان - مالی سزا -
جُرمانہ بھر دینا - جُرمانہ بھرنا - (ا - محاورہ) ڈنڈ دے دینا - تاوان کی رقم ادا یا داخل کر دینا -
جَرمن - (German) (جَر - مَن) [انگ - ا - مذ] جرمنی کا باشندہ - جرمنی کی ملکی زبان - جرمنی سے منسوب -
جرمن سلور ((Germansilver) ایک مرکب دھات جو چاندی کی مانند سفید ہوتی ہے -
جُرمیات - (جُر - می - یات) [ع - ا - مذ] علم تفتیش جرائم -
جَرنا - [ق - مص] جذب کر لینا - خشک ہو جانا -
جرنل ( ) (جَر - نَل) [انگ - ا - مذ] (۱) روزنامچہ (۲) روزنامہ یا روزانہ اخبار -
جَرنلزم - ((Journalism) (جَر - نَل - ازم) [انگ - ا - مذ] صحافت - اخبار نویسی -
جَرنلِسٹ - ( ) (جَر - نَ - لِسٹ) [انگ - ا - مذ] صحافی - اخبار نویس -
جَرنَیل - (ا - مذ) (General) [انگ - مذ] فوج کا اعلیٰ عہدیدار - سپہ سالار -
جرنیلی - (ا - صف) جرنیل سے منسوب - فوجی - بڑا - وسیع -
جَرو - [ق - ا - مذ] جھرنا - سوتا -
جَردا - [ق - صف] جذب کردہ -
جُروا - (جُر - وا) [ہ - ا - مونث] جورو کی تصغیر (۱) بیوی -
جِروا - [ق - صف] کشید کی ہوئی شراب -

جَرُدنا ۔ (جَ ۔ رُد ۔ نا) [ق ۔ مص] ضبط کرنا ۔

جَرُونا ۔ (ج ۔ رُو ۔ نا) [ق ۔ مص] ہضم ہونا ۔ پچنا ۔

جُرّہ ۔ (جُر ۔ رہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] باز ۔ ایک شکاری پرندہ ۔

جَری ۔ (جَ ۔ ری) [ع ۔ صف] نڈر ۔ شیر دل ۔ بہادر ۔ شجاع ۔ دلاور ۔ شیر مرد ۔

جُرِی جُمہ ۔ (جُ ۔ ری ۔ جُم) [ہ ۔ ا ۔ مث] دائمی بخار ۔ دبیمی حرارت ۔ تپ مزمنہ ۔

جَریان ۔ (جَر ۔ یان) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) بہاؤ ۔ رسنے کا عمل ۔ (۲) [اُردو] ایک مرض جس میں پیشاب کے ساتھ یا بعد میں یا پہلے منی نکلتی ہے ۔

جریانِ آب ۔ ایک زنانہ مرض ۔ پانی چھوٹنا ۔ سیلان الرحم ۔ لیکوریا ۔

جَریب ۔ (جَ ۔ ریب) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) زمین ماپنے کا ایک خاص پیمانہ ۔ (۲) عصا ۔ لاٹھی ۔ (۳) گیہوں تولنے کا پیمانہ جو چونسٹھ سیر کے برابر ہوتا ہے (۴) زمین کا ایک بیگھے کے برابر ماپ (۵) ریشم کی وہ ڈوری جس سے بادشاہوں کے جلوس کے ساتھ فاصلہ ماپا کرتے تھے ۔

جریب پھینکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جریب سے زمین کی پیمائش کرنا ۔

جریب پِلانا ۔ جریب ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) لاٹھی پھینکنا ۔ ایک کھیل ، جس شخص کی لاٹھی سب سے زیادہ دُور جاتی ہے وہی جیتتا ہے ۔

جریب کش ۔ (ف ۔ صف) وہ شخص جو جریب کھینچے ۔ پیمائش کرنے والا ۔ کھیت ماپنے والا ۔

جریب کشی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) جریب کش کا پیشہ یا کام یا عہدہ ۔ (۲) پیمائش اراضی ۔

جریب پَلنا ۔ جریب پِٹنا ۔ زمین کا جریب کے ذریعے ماپا جانا یا جانا ۔ (شاہانِ مغلیہ کی سواری کے آگے میر دہ زمین ماپتے ہوئے چلا کرتے تھے) ۔

جَرِیح ۔ (ع ۔ صف) زخمی ۔ گھائل ۔

جَرید ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) کھجور کی صاف ٹہنی ۔ (۲) ایک قسم کا نیزہ جو پھینکا جاتا ہے ۔

جَریدہ ۔ (جَ ۔ ری ۔ دہ) [ع ۔ صف] (۱) اکیلا ۔ مجرّد ۔ مفرد ۔ یہ تن واحد ۔ (۲) لکڑی جس پر شمار کے نشان بنے ہوئے ہوں ۔ (۳) حساب کا دفتر (۴) بہی ۔ حساب کی کتاب (۵) اخبار ۔ جمع جرائد ۔

جَریمانہ ۔ (جَ ۔ ری ۔ ما ۔ نہ) [اُر ۔ ا ۔ مذ] دیکھیے جرمانہ ۔

جَریمہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) گناہ ۔ خطا ۔ قصور ۔

ج ۔ ڑ

جَڑ [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) بیخ ۔ بُن ۔ مُول (۲) بنیاد ۔ بنا ۔ اصل ۔

جڑ اکھیڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تباہ کرنا ۔ برباد کرنا ۔ ملیا میٹ کرنا ۔ بیخ کنی کرنا ۔

جڑ بنیاد ۔ جڑ بیخ ۔ جڑ پیڑ ۔ جڑ سول ۔ (ا ۔ مث) بیخ و بن ۔ جڑ کی تمام رگیں ۔ بیخ و بنیاد ۔

جڑ پاتال تک پہنچنا (مثل) جڑ بہت گہرائی تک اُتر جانا ۔ پائدار ہو جانا ۔

جڑ پکڑنا ۔ (۱) جم جانا ۔ مضبوط ہو جانا (۲) پودے کا زمین میں جم جانا ۔

جڑ پیڑ سے اُکھاڑ دینا ۔ (اُکھاڑنا) **کھود کر پھینک دینا** ۔ (ا ۔ محاورہ) برباد کر دینا ۔ اُجاڑ دینا ۔ نام و نشان باقی نہ رکھنا ۔

جڑ جمانا ۔ (ا ۔ محاورہ) مضبوط کرنا ۔ استحکام دینا ۔ قائم کرنا ۔ ٹھیرانا ۔

جڑ جمنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مضبوط ہونا ۔ قائم ہونا ۔

جڑ سے بیر پتوں سے یاری ۔ (مثل) بزرگوں یا بڑوں سے دشمنی مگر اولاد سے دوستی ۔

جڑ سے ناک کاٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) پُوری ناک کاٹنا ۔ (۲) بہت زیادہ ذلیل و خوار کرنا ۔

جڑ کاٹنا ۔ (مص ۔ مرکب) (۱) برباد کرنا ۔ بنیادیں کھودنا (۲) کسی شخص یا کاروبار کی ترقی کے بنیادی ذرائع پر چوٹ لگانا ۔

جڑ کاٹے جائیں پانی دیے جائیں ۔ اندر خانے نقصان کرتے رہیں اور بظاہر ہمدرد بنے رہیں ۔

جڑ کو پکڑو ، شاخوں کو کیوں پکڑتے ہو ۔ (ا ۔ مثل) (۱) معاملے کی اصل کی طرف توجہ کرو ۔ فضول باتوں میں نہ پڑو ۔

جڑوں میں پانی دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) نقصان پہنچانا ۔ تباہی کی سازش کرنا ۔

جُڑات ۔ (جُ ۔ ڑا ۔ ت) [ق ۔ ا ۔ مث] جُڑنا ۔ وصل ۔

جَڑاوٹ (جَ ۔ ڑا ۔ وَٹ) [ہ ۔ ا ۔ مث] جڑنے کا کام ۔ مرصع کاری ۔

جَڑاور ، جڑاوَل ۔ (جَ ۔ ڑا ۔ ور ۔ جَ ۔ ڑا ۔ وَل) [ہ ۔ ا ۔ مث] جاڑے کے کپڑے ۔ گرم کپڑے ۔

جَڑاؤ ۔ (جَ ۔ ڑا ۔ اُو) [ہ ۔ صف] جواہرات سے جڑا ہوا ۔ مرصع ۔

جَڑائی ۔ (جَ ۔ ڑا ۔ اِی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) جڑوانے کا کام ۔ مرصع کاری (۲) جڑنے کی مزدوری ۔

جُڑپ ۔ (جُ ۔ ڑپ) [ق ۔ ا ۔ مث] جھاڑی

جَڑَت ۔ (جَ ۔ ڑَت) [ق ۔ ا ۔ مث] جڑاؤ ۔ مرصع ۔

جُڑی نہیں ڈھُر کی ٹوٹی ۔ دھری رہے سب دارُو بوٹی ۔ (۱) موت کے آگے کوئی تدبیر نہیں چلتی (۲) جسے خدا بگاڑ دے اسے کوئی امداد کام نہیں دیتی ۔

جَڑ دینا ۔ (جَڑ ۔ دے ۔ نا) [ہ ۔ مص] جڑنے کا کام ختم کر دینا ۔

جَڑنا ۔ (جَڑ ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) ملانا ۔ جوڑنا (۲) کسی چیز کو کسی چیز میں بٹھانا ۔ (۳) مارنا ۔ لگانا ۔ جمانا ۔ (۴) نالش کرنا ۔ (۵) غیبت کرنا (۶) شکایت کرنا ۔

جُڑنا (جُڑ ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) چپکنا ۔ چسپاں ہونا ۔ (۲) پیوند ہونا (۳) مباشرت کرنا ۔ (۴) شامل ہونا ۔ شریک ہونا ۔ (۵) حاصل ہونا ۔ ہاتھ لگنا ۔ (۶) جمع ہونا ۔ (۷) گاڑی وغیرہ میں جُتنا ۔

جُڑوات ۔ (جُڑ ۔ وات) [ق ۔ صف] جڑنا ۔ وصل ہونا ۔

جُڑوال۔ (جُڑ۔وال) [ہ۔صف] (۱) دو بچے جو اکٹھے پیدا ہوں۔ توام بچے (۲) دو چیزیں جو آپس میں ملی ہوئی ہوں۔
جَڑوانا۔ (جڑ۔وا۔نا) ۔ [ہ۔صف] جواہرات یا نگینے لگوانا۔ جُفت کاری کروانا۔
جَڑی۔ (جَ۔ڑی) [ہ۔ا۔مؤنث] (۱) وہ دوا جو کسی درخت کی جڑ ہو۔ (۲) مرچی کھنڈ کی جڑ جو سانپ کے کاٹے پر زہر مہرے کا کام دیتی ہے۔
جڑی بُوٹی۔ (ہ۔ا۔مث) کسی درخت کے وہ جڑ پھول اور پتے وغیرہ جو دوا کے کام آتے ہیں۔
جَڑیا۔ (جَڑ۔یا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) زیورات میں جواہرات وغیرہ جڑنے والا (۲) جوہری (۳) آشنا۔ یار۔
جَڑیلا۔ (جَ۔ڑی۔لا) [ہ۔صف] وہ مُولی شلغم یا چقندر جس میں جڑیں نکل آئی ہوں۔

ج ۔ ز

جُز [ف۔ا۔مذ] (جُزو کا مخفف) (۱) سوائے۔ علاوہ۔ بن۔ بدون۔ مادرا۔ قطع نظر۔ بغیر (۲) پارا۔ ٹکڑا (۳) سولہ صفحوں کا مجموعہ۔ جمع، اجزا۔
جُز بندی۔ [ف۔ا۔مث] کتاب کے اجزا کو جلد بندی کے لیے سینا۔
جُزدان۔ [ف۔ا۔مذ] بستہ جس میں کتابیں رکھی جاتی ہیں۔
جُزرس۔ [ف۔صف] (۱) بخیل۔ کنجوس (۲) کفایت شعار (۳) ذہین۔ نکتہ رس۔
جُزرسی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) کنجوسی (۲) کفایت شعاری (۳) ذہانت۔
جَزا (جَ۔زا) [ع۔ا۔مث] (۱) نیکی کا بدلہ جو آخرت میں ملے گا۔ ثواب۔ انعام۔ اجر۔ (۳) صرف و نحو میں فقرے کا شرط کے بعد آنے والا حصّہ۔
جَزاک اللہ۔ (۱) خدا تجھے اس نیکی کا صلہ دے (۲) شاباش! مرحبا! (ندائیہ) (۳) طنزاً واہ! شاباش!۔
جزائر (جَ۔زا۔اِر) [ع۔ا۔مذ] جزیرہ کی جمع۔ بہت سے جزیرے۔
جِز بِز ہونا۔ (جِز۔بِز۔ہو۔نا) [ہ۔مص] (۱) ناک بھوں چڑھانا۔ آزردہ ہونا۔ (۲) تنگ ہونا۔ (۳) جلنا۔ کڑھنا (۴) بدلہ لینے میں عاجز رہنا۔
جَزر [ع۔ا۔مذ] سمندر کے پانی کا اُتار۔
جَزر و مَد۔ جوار بھاٹا۔ چاند کی کشش کے سبب سمندر میں اُتار چڑھاؤ۔
جَزَع۔ (جَ۔زَع) [ع۔امث] بے صبری۔ اضطراب۔ گھبراہٹ۔
جَزَع فَزَع۔ (ع۔ا۔مث) رونا پیٹنا۔ گریہ وزاری۔
جَزم۔ [ع۔صف] (۱) پکا۔ مصمم۔ مضبوط۔ اٹل (۲) حرف کو ساکن کرنا (۳) حرف ساکن پر ڈالی جانے والی علامت (ۡ)
جُزو۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) حصہ۔ ٹکڑا۔ ریزہ۔ پارہ (۲) اصطلاحاتِ کتب فروشاں میں، ۱۶ صفحے یا ۸ ورق کا مجموعہ۔
جُزو بَدن ہونا۔ (ا۔محاورہ) خوراک کا ہضم ہو کر خون میں شامل ہونا۔

جزوِ عظیم۔ (ع۔ا۔مذ) بڑا حصہ۔
جزوِ کُل۔ (ع۔صف) (۱) کُل چیز۔ (۲) تفصیل۔ ہر ایک بات (۳) [صف] تمام پورے کا پورا۔ سب کا سب۔ سرتاسر۔
جُزو لایتجزیٰ۔ (ع۔ا۔مذ) وہ جز جس کے مزید ٹکڑے یا اجزا نہ ہو سکیں۔ مادے کا سب سے چھوٹا حصہ جو آگے تقسیم نہ ہو سکے۔ جوہر۔ ایٹم۔
جُزو لاینفک۔ (ع۔ا۔مذ) وہ حصہ جو علیحدہ نہ ہو سکے۔
جُزوی۔ جُزئی۔ (جُز۔وی۔جُز۔اِی) [ع۔صف] (۱) خال خال (۲) کچھ۔ چند (۳) خاص۔ مخصوص (۴) [مؤنث] بہت تھوڑی سی (۵) ایک خاص بات (۶) [مذ] تھوڑا سا۔ حقیر۔ خفیف۔ اَدنیٰ۔
جُزئیات۔ جُزویات۔ (جُز۔ای۔یات۔جُز۔وی۔یات) [ع۔ا۔مذ] جُزوی کی جمع (۱) فروعات (۲) افراد (۳) حصّے (۴) چھوٹے چھوٹے اُمور۔
جزیرہ۔ (جَ۔زی۔رَہ) [ع۔ا۔مذ] خشکی کا وہ قطعہ جس کے چاروں طرف پانی ہو۔ ٹاپُو۔ دیپ۔ جمع: جزائر۔
جزیرہ نما۔ خشکی کا وہ قطعہ جس کے تین طرف پانی اور چوتھی طرف خشکی سے ملی ہوئی ہو
جِزیہ۔ (جِز۔یَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) اسلامی حکومت میں غیر مسلم پر سالانہ محصول (۲) بدلے کا روپیہ (۳) خراج۔ وہ ٹیکس جو نوشیرواں کے وقت میں فوجی خدمت سے بچنے والوں سے لیا جاتا تھا اور اسلام کے عہد میں غیر مسلموں سے لیا جاتا تھا۔ مقدار ۳ روپے سالانہ سے انیس روپے سالانہ تک تھی۔ بچے۔ عورتیں۔ بوڑھے اور مذہبی پیشوا مستثنیٰ تھے۔

ج ۔ س

جَس۔ [س۔ا۔مذکر] (۱) گُن۔ وصف۔ خوبی (۲) اثر۔ برکت (۳) شکتی۔ طاقت۔ زور (۴) ناموری۔ شہرت۔ (۵) ساکھ۔ اعتبار (۶) آبرو۔ عزت۔ (۷) نیک نامی (۸) ثواب (۹) استعداد۔ لیاقت۔ صداقت۔
جَس پر مَرنا۔ (ا۔محاورہ) نیک نامی، ناموری اور شہرت کی تمنا رکھنا۔
جَس کرنا۔ (ا۔محاورہ) نام پیدا کرنا۔ شہرت حاصل کرنا۔
جَس ہونا۔ اثر ہونا۔ برکت ہونا۔ وصف یا جوہر ہونا۔
جَس [ہ۔صف] (۱) جیسا۔ جس قسم کا (۲) جیسے۔ جس طرح۔
جَس کیا تَس پایا۔ (مثل) جیسا تو نے کام کیا ویسا ہی بدل یا صلہ مل گیا۔
جِس [ہ۔ض] جو۔ وہ۔ جو۔ اس۔ جونسا۔
جس برتن میں کھائے اُسی میں چھید کرے۔ (مثل) کمینہ آدمی جس سے فائدہ اٹھاتا ہے اسی کے ساتھ بدی کرتا ہے۔
جِس بِس۔ (۱) جس کے قبضے میں۔ جس کے قابو میں۔
جِس پَر۔ (۱) تو بھی۔ (۲) پھر بھی (۳) بعد ازاں۔ تب۔ پھر

جس پر بھی۔ (۱) باوجود دیکھ تو بھی (۲) ساتھ اس کے۔ اس پر بھی۔
جس تس۔ ہر ایک یگانہ و بیگانہ۔ ادنیٰ و اعلیٰ۔ بھلا و بُرا۔ ہر قسم کا۔
جس تن لاگے وہ ہی جانے۔ (امثل) جس پر مصیبت پڑی ہو وہی اس کا حال جانتا ہے دوسروں کو کیا پتہ۔
جس ٹہنی پر بیٹھے اُسی کو کاٹے۔ (امثل) دیکھیے ضرب المثل "جس برتن میں کھائے اُسی میں چھید کرے"۔
جس جس۔ ہر شخص۔ ہر چیز۔ ہر ایک۔
جس جس جگہ۔ جہاں کہیں۔ جہاں۔
جس درخت کے سایے میں بیٹھے اُسی کی جڑ کاٹے۔ جس ڈالی بیٹھیں اُسی کی جڑ کاٹیں۔ (امثل) دیکھیے جس برتن میں کھائیں۔
جس دم۔ جب۔ جس وقت۔ جس گھڑی۔ ہر گاہ۔
جس راہ نہیں چلنا اس کے کوس کیا گننا۔ (امثل) جس کام کو کرنا ہی نہیں اس کے متعلق سوچنا بے فائدہ ہے۔
جس شہر میں پھول بیچے وہاں دھول نہ اُڑائیے۔ (امثل) جس جگہ عزت سے وقت گزارا ہو، بے عزتی کے وقت وہاں سے کنارہ کر جانا چاہیے۔
جس طرح بیٹھے ہو اُسی طرح چلے آؤ۔ (امثل) فوراً یا جلد از جلد آ جاؤ۔
جس طرح پیٹھ دکھائے جاتے ہو اُسی طرح مُنہ دکھانا۔ (امثل) کوئی عزیز سفر پر جا رہا ہو تو اُس کی واپسی کے بارے میں یہ کہہ کر نیک خواہشات کا اظہار کیا جاتا ہے۔
جس قدر۔ جتنا (مقدار ظاہر کرنے کے لیے کہا جاتا ہے۔
جس کا بنیا یار اس کو دشمن کیا درکار۔ (امثل) بنیا دوستی کے پردے میں لوٹتا ہے۔
جس کا جائے وہی چور کہائے۔ (امثل) جس کا نقصان ہوا ہو وہی ملزم ٹھہرے۔
جس کا چکنا دیکھا پھسل پڑے۔ (امثل) جہاں فائدہ دیکھا وہاں پہنچ گئے۔ ابن الوقت کی نسبت کہتے ہیں۔
جس کا حال دیکھیے، اس کا احوال کیا پوچھیے۔ (امثل) جس کی ظاہری حالت ہی سے تباہ حالی آشکارا ہو اُس سے حال چال دریافت کرنے کی کیا ضرورت؟
جس کا ڈر وہی نہیں گھر۔ (امثل) شوہر گھر میں موجود نہیں جس کا ڈر ہوتا ہے تو بیوی کے لیے کھلی چھٹی مل جاتی ہے۔
جس کارن مُونڈ مُنڈایا وہی دُکھ آگے آیا۔ (امثل) جس تکلیف کو دُور کرنے کے لیے ذلت آمیز کام کیا وہی دُور نہ ہوئی۔
جس کا کام اُسی کو ساجے اور کرے تو ٹھینگا باجے۔ (امثل) جو کام جانتا ہو وہی کر سکتا ہے۔ اناڑیوں کے کرنے سے جگ ہنسائی کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔
جس کا کوئی نہیں اُس کا خُدا۔ (امثل) غریبوں کا خدا مددگار ہے۔
جس کا کھانا، اُسی پہ غرّانا۔ (امثل) جس سے فائدہ اُٹھانا اُسی پہ غصہ کرنا۔
جس کا کھائے اُس کی واڑ وہیں دینا۔ (امثل) اچھائی کے عوض بُرائی کرنا (ق)۔
جس کا کھایئے اُس کا گایئے۔ (امثل) جس سے فائدہ پہنچے اُس کی خیر خواہی اور شکر گزاری کرنی چاہیے۔
جس کا منہ نہیں دیکھا اُس کے تلوے دیکھے۔ (امثل) جس سے نفرت تھی اُسی کی خوشامد کرنی پڑی۔
جس کا یار کوتوال اُس کو ڈر کاہے کا۔ (امثل) جس شخص کے افسروں سے تعلقات یا میل جول ہو اُسے کسی بات کا ڈر نہیں ہوتا۔
جس کر کے۔ (اتابع فعل) جس کی وجہ سے۔ جس کے لیے۔
جس کو پیا چاہے وہی سہاگن۔ (امحاورہ) (۱) جسے خاوند پسند کرے اُسے ہی سُہاگن سمجھنا چاہیے (۲) جسے حاکم لوگ پسند کرتے ہیں وہی مزے میں رہتا ہے۔
جس کو راکھے سائیاں مار نہ سا کے کوئے۔ بال نہ بیکا کر سکے سب جگ بیری ہو جائے۔ (امثل) جس کو خدا سلامت رکھے اُسے کوئی نہیں مار سکتا۔ جس کا اللہ نگہبان ہو اُسے کسی کی دشمنی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔
جس کی آنکھ نہیں اُس کی ساکھ نہیں۔ (امثل) جس کی آنکھ میں مروت نہیں اُس کا اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔
جس کی تیغ اُس کی دیگ۔ (امثل) مال و دولت اور عیش و نشاط زبردست کے لیے ہوتا ہے۔
جس کی جوتی اُس کے سر۔ (امثل) جس کی چیز تھی اُسی پر خرچ کر دی۔
جس کی جورو اندر اُس کا نصیبا سکندر۔ (امثل) جو عورت گھر گرہستن ہو اس کے گھر کا نصیبا اچھا ہوتا ہے۔
جس کی سیرت اچھی نہیں اُس کی صورت کا کیا دیکھنا۔ (امثل) بدخو یا بُرے انسان سے کیا ملنا جلنا۔
جس کی فکر اُس کا ذکر۔ (امثل) جس شخص یا معاملے کا خیال لگا ہو انسان اُسی کا بار بار ذکر کرتا رہتا ہے۔
جس کی گود میں بیٹھنا اُس کی ڈاڑھی کھسوٹنا۔ (امثل) جس سے فائدہ اُٹھانا اُسی کو نقصان پہنچانا۔
جس کی لاٹھی اُس کی بھینس۔ (امثل) جس کے پاس طاقت ہوتی ہے وہی قابض ہو جاتا ہے۔
جس کی نہ پھٹی ہو بوائی وہ کیا جانے پیڑ پرائی۔ (امثل) جس پر کبھی معمولی مصیبت بھی نہ پڑی ہو وہ دوسروں کی مصیبت اور تکلیف کا اندازہ نہیں کر سکتا۔
جس کی یہاں چاہ اُس کی وہاں بھی چاہ۔ (امثل) اچھوں کو جلد موت آ جاتی ہے۔ خدا بھی اچھوں ہی کو چاہتا ہے۔
جس کے پاس نہیں پیسا، وہ بھلا مانس کیسا۔ (امثل) ساری

عزت مال و دولت سے ہے۔

جس کے پَیسا نہیں ہے پاس اُس کو میلہ لگے اُداس۔ (ا۔مثل) نادار آدمی کو کچھ اچھا نہیں لگتا۔

جس کے پیٹے میں بان وہ بڑا شیطان۔ (ا۔مثل) اکثر گاڑیبان۔ فیل بان وغیرہ شرارتی ہوتے ہیں۔

جس کے چار بھیّا۔ ماریں ڈھول چھین لیں روپیّا۔ (ا۔مثل) جس کے کچھ ساتھی ہوں وہ جو چاہے کرے۔

جس کے دل میں رحم نہیں وہ قصائی ہے۔ (ا۔مثل) بے درد آدمی قصائی کے برابر ہوتا ہے۔

جس کے دیکھے تپ آوے وہی مو ہے بیاہن آوے۔ (ا۔مثل) جس کو دیکھنے سے بخار چڑھ آتا ہے وہی مجھے بیاہنے آتا ہے۔ جس سے نفرت ہے اُسی سے پالا پڑ رہا ہے۔

جس کے سر پر پڑتی ہے وہی جانتا ہے۔ (ا۔مثل) جس پر مصیبت پڑتی ہے اسی کو اس کا اندازہ ہوتا ہے۔

جس کے سر پہ جُوتا رکھ دیا وہی بادشاہ بن گیا۔ (ا۔مثل) اپنی یا کسی اور کی تعریف میں کہتے ہیں کہ جس پر نظر کی وہی عروج حاصل کر گیا۔

جس کے کارن جوگن بھئی وہ سیّاں پردیس۔ (ا۔مثل) (۱) جس سے محبت ہے اسے پرواہ نہیں جس کے لیے مصیبت اٹھائی پڑ رہی ہے وہ دُور ہے۔

جس کے گھر بھوج اُس کے بھات نہیں۔ (ا۔مثل) جب کوئی امیر آدمی غریب ہو جائے تو اس موقعے پر یہ کہتے ہیں۔

جس کے ماں باپ جیتے ہیں وہ حرامی نہیں کہلاتا۔ (ا۔مثل) (۱) جس کے پاس ثبوت ہوں اُس کی بات کیسے جھٹلائی جا سکتی ہے۔ (۲) ثبوت کے بغیر الزام نہیں لگانا چاہیے۔

جس کے منہ میں چاول ہوتے ہیں وہ خوب چبا چبا کر باتیں کرتا ہے۔ (ا۔مثل) جس کے پاس دولت ہوتی ہے وہ اِترا اِترا کر باتیں کرتا ہے۔

جس کے ہاتھ ڈوئی اُس کا سب کوئی۔ (ا۔مثل) جس سے فائدے کی اُمید ہو لوگ اسی کا ساتھ دیتے ہیں۔

جس گھر بوڑھا نہ بڑا وہ گھر ڈگمگ ڈگا۔ (ا۔مثل) جس گھر میں عمر رسیدہ یا تجربہ کار آدمی نہیں ہوتا وہ تباہ ہو جاتا ہے۔

جس گھر ناری پھوہڑی۔ اوہ گھر جانو کوڑی۔ جس گھر میں عورت پھوہڑ (بدسلیقہ) ہو گی وہ گندہ اور غلیظ رہے گا۔

جس منہ سے پان کھائیے اُس منہ سے کوئلے نہ چبائیے۔ (ا۔مثل) (۱) اپنی زبان سے جس کو ایک دفعہ اچھا کہہ دو اُسے پھر بُرا نہ کہو۔ جس سے نیکی کرتے رہو اس سے بدی نہ کرو۔

جس میں چمک نہیں وہ ہیرا نہیں جس میں ٹھمک نہیں وہ عورت نہیں۔ (ا۔مثل) کوئی چیز اپنی خوبیوں کے بغیر کچھ نہیں ہوتی۔

جس نے اپنی اُتار لی اُسے دوسروں کی اُتارتے کیا ڈر لگتا ہے۔ (ا۔مثل) شہدے اور لچے انسان جنہوں نے اپنی آبرو کی پروا نہ کی وہ دوسرے کی عزت کو کیا سمجھتے ہیں۔

جس نے بھونکنا سکھایا، اُسی کو کاٹنے دوڑے۔ (ا۔مثل) احسان فراموش اور محسن کش آدمی پر یہ مثل کہی جاتی ہے۔

جس نے بیٹی دی اُس نے رکھا کیا۔ (ا۔مثل) جب بیٹی بیاہ دی تو اس نے سب کچھ دے دیا۔ غریب سمدھی کے متعلق کہا جاتا ہے۔

جس نے چیرا اُس نے نیرا (وہی نیرے گا) (ا۔مثل) جس نے پیدا کیا ہے وہی کھانے کو بھی دے گا۔

جس نے دیا اُس نے پایا۔ (ا۔مثل) جو خدا کے نام پر دیتا ہے اُسے اجر ملتا ہے۔

جس نے رنڈی کو چاہا اُسے بھی زوال اور جس کو رنڈی نے چاہا اُس کی بھی تباہی۔ (ا۔مثل) فاحشہ عورتوں سے تعلق رکھنے والے ہر طرح نقصان میں رہتے ہیں۔

جس نے کوڑا دیا وہ گھوڑا بھی دے گا۔ (ا۔مثل) جس خدا نے تھوڑا دیا ہے وہ زیادہ بھی دے دے گا۔

جس نے کی بے حیائی، اُس نے کھائی دودھ ملائی۔ جس نے کی شرم، اُس کے پھوٹے کرم۔ (ا۔مثل) بے حیا انسان مزے میں رہتا ہے۔ جو شرم کرتا ہے وہ محروم رہ جاتا ہے۔ یہ مثل بے شرم آدمی پر طنز کے طور پر کہی جاتی ہے۔

جس نے لگائی وہی بجھائے گا۔ (ا۔مثل) (۱) جس نے شرارت کی ہے وہی اس کا اثر دُور کر سکتا ہے۔ (۲) جو تکلیف خدا نے دی ہے اسے وہی رفع کرے گا۔

جس نے نہ دیکھا ہو شیر (باگھ) وہ دیکھے بلائی۔ جس نے نہ دیکھی ہو بہن وہ دیکھے بھائی۔ جس نے نہ دیکھا ہو جَم وہ دیکھے جنوائی۔ (ا۔مثل) بلی شیر کی ہم شکل ہوتی ہے۔ بہن بھائی ہمشکلی اور داماد دوزخ کے دیوتا جیسا ہوتا ہے۔

جس نے نہ دیکھی ہو کنیّا، دیکھے کنیّا کا بھائی۔ (ا۔مثل) اپنی منگیتر کی شکل و صورت کا اندازہ کرنا ہو تو اُس کے بھائی کو دیکھ لو۔ (مگر یہ بات ہر جگہ درست نہیں ہوتی)

جس ہانڈی میں کھائیں اُسی میں چھید کریں۔ (ا۔مثل) جس سے فائدہ اٹھانا اسی کو نقصان پہنچانا۔

جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے۔ (ا۔مثل) جس پر خدا مہربان ہو اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

جسے کھانے کو ملے یُوں، وہ کمانے جائے کیوں۔ (ا۔مثل) بغیر مشقت مل رہی ہو تو مشقت کرنے کی کیا ضرورت۔

جسارت۔ (جَ۔ سا۔ رَت) [ع۔ ا۔ مث] مردانگی۔ دلیری۔

جُراَت۔ شجاعت۔ جواں مردی۔ بے باکی۔ دلاوری۔ حوصلہ۔

جَسامَت۔ (جَ۔سا۔مَت) [ع۔ا۔مث] (۱) جسیم ہونا (۲) موٹاپا۔ فربہی۔ (۳) عرض۔ طول۔ عمق (۴) ڈیل ڈول۔

جَسْت۔ [ہ۔ا۔مذ] ایک دھات کا نام۔ جستا۔

جَسْت۔ [ف۔ا۔مؤنث] چھلانگ۔ پھاند۔ چوکڑی۔ کُود پھاند۔ پھلانگ۔

جَست بھرنا۔ (ا۔محاورہ) چھلانگ مارنا۔ چوکڑی بھرنا۔

جَست وخیز۔ (ف۔ا۔مث) جست کرنا۔ اُچھلنا کُودنا۔ قلا نچ مارنا۔ طرارے بھرنا۔

جُستجو۔ (جُسْت۔جُو) [ف۔ا۔مث] ڈھونڈ ڈھانڈ۔ تلاش۔ تجسُّس۔

جَستہ جَستہ۔ (جَسْ۔تَہ۔جَسْ۔تَہ) [ف۔صف] کم۔ کم۔ کہیں کہیں سے۔

جِسٹس۔ (Justice) (جِسْ۔ٹِس) [انگ۔ا۔مذ] (۱) عدالت العالیہ کا جج۔ (۲) انصاف۔ عدل۔

جَسَد۔ (جَ۔سَد) [ع۔ا۔مذ] بدن۔ تن۔ جسم۔ جمع ا۔ اجساد۔

جِسم۔ [ع۔ا۔مذ] بدن۔ تن۔ پنڈا۔ ڈیل۔ جمع ا۔ اجسام۔

جسم کو آراستہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) بدن کی آرائش کرنا۔

جِسمانی۔ (جِسْ۔ما۔نی) [ع۔صف] (۱) جسم سے متعلق۔ بدنی (۲) مادّی۔

جسمانی سزا۔ (ا۔صف) ایسی سزا جس کا اثر جسم پر پڑے۔

جِسمانیت۔ (جِسْ۔ما۔نی۔یَت) [ع۔ا۔مث] جسم ہونے کی حالت۔ جسم پن۔ مادیت۔

جِسمی۔ (جِسْ۔مِی) [ع۔صف] جسم کے متعلق۔ بدنی۔ جسمانی۔

جَسُور۔ (ع۔صف) بہادر۔ دلیر۔ جرأت مند۔

جَسیلا۔ (جَ۔سے۔لا) [ق۔صف] جس والا۔ نامور۔

جَسِیم۔ (جَ۔سِیْم) [ع۔صف] تنومند۔ جسم والا۔ موٹا۔ فربہ۔ لحیم۔

ج - ش

جَشن۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) خوشی کا جلسہ یا محفل یا دعوت (۲) خوشی کا دن۔ روزِ عید۔ (۳) مسرت و شادمانی (۴) لہر بہر (۵) تہوار۔

جشن اُڑانا۔ (ا۔محاورہ) مزے اُڑانا۔ عیش کرنا۔ لُطف اٹھانا۔ (فعل لازم جشن اُڑنا)

جشن بزرگ۔ (ف۔ا۔مذ) پارسیوں میں فروردین کے مہینے کا چھٹا دن (۲) نوروز کا دن۔

جشنِ طلائی۔ (ف۔ا۔مذ) وہ جشن جو پچاس سال کے بعد ہو (Golden Jubilee) [انگ]

جشنِ سیمیں۔ (ف۔ا۔مذ) وہ جشن جو پچیس سال بعد منایا جائے۔ (Silver Jubilee) [انگ]

جشن کرنا۔ جشن منانا۔ جشن ہونا۔ (ا۔محاورہ) عیش و نشاط میں مشغول ہونا۔ خوشی منانا۔ ناچ رنگ کی محفل رچانا۔

ج - ع

جَعْد۔ (ع۔ا۔مث) (۱) سَر کے بالوں کی لِٹ (۲) چوٹی۔ جُوڑا (۳) گھنگریالے بال۔

جَعدِ مُشکیں۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) گھونگھریالے سیاہ بال۔ سیاہ چوٹی۔

جَعفَری۔ (جَعْ۔فَ۔رِی) [ع۔ا۔مث] (۱) ایک قسم کا گیندا۔ (۲) خالص سونا۔ (۳) گلِ اشرفی (۴) حضرت امام جعفرؓ سے منسوب۔ حضرت امام جعفرؓ کی اولاد (۵) مجازاً زرد رنگ۔

جَعل۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) دھوکا۔ فریب۔ دغا۔ (۲) بناوٹ (۳) نقلی چیز کو اصلی ظاہر کرنا۔ جھوٹ۔ کھوٹ۔

جَعل بنانا۔ جعل کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جھوٹی دستاویز تیار کرنا۔ (۲) جھوٹے دستخط یا مُہر بنانا۔ (۳) کسی چیز کی نقل کرنا (۴) جھوٹا مقدمہ کھڑا کرنا۔

جَعل ساز۔ (ع۔ف۔صف) (۱) دھوکے باز۔ دغاباز (۲) شریر۔ بدمعاش۔

جَعل سازی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) دھوکہ بازی۔

جَعْلی۔ (جَعْ۔لی) [ع۔صف] (۱) نقلی۔ مصنوعی (۲) جھوٹی۔

جَعلیا۔ (جَعْ۔لِ۔یا) [اُر۔صف] جعل ساز۔ فریبی۔

جَعلی دستاویز۔ (ع۔ا۔صف) جھوٹی دستاویز۔ جو جعلسازی کے ذریعے بنائی گئی ہو۔

ج - غ

جغادری۔ (ہ۔صف) دیکھیے "جگادری"۔

جُغزات۔ (جُغْ۔رات) [ف۔ا۔مذ] دہی۔ دوغ۔

جُغرافیائی۔ (جُغْ۔را۔فِ۔یا۔اِی) [ف۔صف] جغرافیہ کے متعلق۔

جُغرافِیہ۔ (جُغْ۔را۔فِ۔یَہ) [یو۔ا۔مذ] وہ علم جو سطح زمین، اُس کی آبادی، نباتات اور حیوانات اور طبعی تقسیم کے حالات بتائے۔

ج - ف

جَفا - (جَ - فا) [ف - ا - مث] (۱) ظلم - زیادتی - تشدد - ناانصافی -
جفاپیشگی (جُوئی - شعاری - کاری - گستری) (ف - ا - مث) (۱) وہ ہتھکنڈے جن سے ظلم زیادتی اور ناانصافی کی جاتے (۲) معشوق کی زیادتیاں -
جفاپیشہ (جُو - شعار - کار - گستر) (ف - صف) (۱) ظالم - زیادتی کرنے والا - انصاف نہ کرنے والا - ستانے والا - (۲) معشوق -
جفاجھیلنا - (ا - محاورہ) ظلم یا زیادتی برداشت کرنا -
جفاطلب - (ف - ا - مذ) محنت مشقت چاہنے والا - مشکل کام -
جفاکش - (ف - صف) (۱) محنتی - جو کڑا پال جھیلنے کا عادی ہو - جو بے تکان محنت مشقت کرے (۲) سختیاں برداشت کرنے والا -
جَفاکَفا - (ف - ا - مث) ظلم و ستم - محنت و مصیبت - آفت و سختی - (۲) فاقہ کشی -
جَفاکَفا اُٹھانا - (ا - محاورہ) (۱) سختیاں جھیلنا (۲) مصیبتیں اُٹھانا - ظلم اور زیادتی اُٹھانا -
جُفت - (ف - ا - مذ) (۱) دو چیزیں - جوڑا - جوڑ - طاق کی ضد - (۲) جوتوں کی جوڑی - جوتے - (۳) ہم سر - ہم پایہ - ثانی (۴) وہ عدد جو دو پر پورا تقسیم ہوجائے - (۵) مجیرا (کیونکہ دو ہوتے ہیں) -
جُفت ساز - (ف - صف) موچی - جُوتے بنانے والا -
جُفت سازی - (ف - ا - مث) (۱) جوتے بنانے کا پیشہ - موچی کا کام - (۱) مجیرا بجانا -
جَفتہ - (جَفت - تہ) [ف - صف] جُھکا ہوا - خمیدہ -
جُفتہ - (جُفت - تہ) [ف - ا - مذ] (۱) شکن - سلوٹ - چرس - جھری (۲) داغ - دھبہ (۳) دراڑ - شگاف -
جُفتے پڑنا - (ا - محاورہ) شکنیں پڑنا - سلوٹیں پڑنا (۲) دُھلے ہوئے کپڑے کا تار تار ہونا (۳) نام کو بٹا لگنا - سبکی ہونا (۴) باریک کپڑے کے دُھلنے میں چرسیں پڑ جانا -
جُفتی - (جُفت - تی) [ف - ا - مث] (۱) نر اور مادہ کا ملنا (۲) دو فُٹا جو درمیان سے دوہرا ہو جاتا ہے (غلط العام: چفتی)
جُفتی کرنا - جفتی کھانا - (ا - محاورہ) نر اور مادہ کا ایک دوسرے کو ملنا - جماع کرنا -
جَفَر - (جَ - فَر) [ع - ا - مذ] ایک علم جس سے غیب کا حال بتایا جاتا ہے - حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی منسوب کیا جاتا ہے -

ج - ک

جِکج - (جِ - کَج) [ق] جو کچھ -
جکڑ بند - (جَ - کَڑ - بَند) [ہ - صف] کسا ہوا - مضبوط بندھا ہوا - (۲) کھچا ہوا - تنا ہوا (۳) [ا - مذ] گرفت - پکڑ - روک (۴) گٹھیا - وجع المفاصل -
جکڑ جانا - (جَ - کَڑ - جا - نا) [ہ - مص] (۱) اینٹھنا - اکڑ جانا - سخت ہوجانا - (۲) قریبی تعلق ہونا -
جکڑنا - (جَ - کَڑ - نا) [ہ - مص] (۱) کس کر باندھنا - مضبوط باندھنا - ہتھکڑی لگانا - مشکیں باندھنا -

ج - گ

جَگ - (ہ - ا - مث) (۱) دنیا - سنسار - عالم - جہان - (۲) مخلوق - لوگ - (۳) ہندوؤں کی ایک مذہبی رسم - ہون - پوجا (۴) یگیہ - ضیافت -
جَگ اُجال - (ہ - صف) دنیا کو روشن کرنے والا - عالم افروز -
جَگ بیتی - (ہ - ا - مث) (۱) دنیا جہان کی سرگذشت (۲) زمانے کے حالات - قصہ - کہانی - دنیا کی سرگذشت -
جگ بیتی کہوں یا آپ بیتی - (ا - محاورہ) دوسروں کے حالات بیان کروں یا اپنے -
جگ جانی دیس بکھانی - (ا - محاورہ) بہت مشہور -
جگ جیتنا - (ا - محاورہ) دنیا کو فتح کرلینا - غالب آنا -
جگ درشن کا میلا ہے - (ا - مثل) (۱) یہ دنیا بس دیکھنے ہی میں خوبصورت معلوم ہوتی ہے (۲) ملتے جلتے رہنے سے ہی کام بنتے ہیں -
جگ کی ماں جہان کی خالہ - (ا - مثل) اس عورت کے بارے میں طنزاً کہتے ہیں جو گھر گھر پھرتی ہو اور لوگوں کی خوشامد کر کے کام نکالتی ہو -
جگ میں دیکھت ہی کا ناتا ہے - (ا - مثل) (۱) دنیا میں میل جول سے تعلق بڑھتا ہے - (۲) دنیا میں ظاہر داری ہی ظاہر داری ہے -
جگ ہنسائی - (ہ - ا - مث) دنیا کا ہنسنا - عام رسوائی - بدنامی -
جگ ہنسائی کرنا - جگ ہنسائی ہونا - (ا - محاورہ) کوئی ایسی حرکت سرزد ہونا جس پر لوگوں کو ہنسنے یا ذلیل و رسوا کرنے کا موقع مل جائے -
جَگ - ((Jug)) [انگ - ا - مذ] قرابہ - صراحی - پانی وغیرہ رکھنے کا دستے والا برتن -
جُگ - [ہ - ا - مذ] (۱) زمانہ - عہد - دور - قرن (۲) پیڑھی - پُشت - مدت - (۳) ہمیشہ - (۴) چوسر کے کھیل میں دو کا ایک خانے میں اکٹھے ہو جانا - (۵) وہ ڈورا جو گوٹا یا کپڑا بننے والے تاروں کو ایک دوسرے سے جُدا رکھنے کے لیے تانے میں ڈالتے ہیں (۶) ہندوؤں کے خیال کے مطابق دنیا کے چاروں زمانوں ست

جگ۔ ترتیا جگ۔ دواپر جگ اور کل جگ میں سے ایک زمانہ۔ (۷) پانچ ہزار سال کا عرصہ (۸) پیمائش کا ایک پیمانہ جو چار ہاتھ کے برابر ہوتا ہے۔ ۹-۴ یا ۱۲ کے عدد کا علامتی نشان۔

جُگ پھُوٹنا۔ جُگ ٹوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چوسر میں دو گوٹوں یا زردول کا جُدا ہونا۔ (۲) نااتفاقی ہونا۔ پھُوٹ پڑ جانا۔

جُگ پھوڑنا۔ جُگ توڑنا۔ (ا۔ محاورہ) ایسے حالات پیدا کرنا کہ نااتفاقی ہو جائے۔

جُگ جُگ۔ ہمیشہ۔ ہمیش۔ مدام۔ سدا۔

جُگ جُگ جیا کرو۔ دودھ نہاؤ پوتوں پھلو۔ دودھ بتاشے پیا کرو۔ (ا۔ مثل) بڑی عُمر پانے اور سُکھ میں رہنے کی دُعا۔ زندہ رہو اور خوش رہو۔

جُگ جُگ جیو۔ (کلمۂ دُعا) (۱) بڑی عمر ہو۔ ہمیشہ جیتے رہو۔

جُگ ڈالنا۔ جُگ ڈال دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) گوٹ ملتے میں دو گوٹ ڈالنا (۲) مطلب حاصل کرنے کے لیے کوئی تدبیر کرنا۔

جگا جوت۔ (جَ۔ گا۔ جوت) [ہ۔ صف] دنیا کو روشن کرنے والا جہاں فروز۔ (۲) چمکیلا۔

جُگا دَری۔ (جُ۔ گا۔ دَ۔ ری) [ہ۔ صف] (۱) بہت پرانا انسان یا حیوان۔ گھاگ۔ گرگِ باراں دیدہ (۲) پُرانا اور قدآور (عموماً بندر کے لیے بولتے ہیں)۔

جُگا جُگا کر رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) سجا کر۔ احتیاط سے یا سنبھال سنبھال کر رکھنا۔

جُگالنا۔ (جُ۔ گا۔ ل۔ نا) [ہ۔ مص] چوپایوں کا اپنے پیٹ میں سے چارہ منہ میں لا کر چبانا۔

جُگالی۔ (جُ۔ گا۔ لی) [ہ۔ ا۔ مث] حیوانات کا اپنے چارے کو معدے میں سے نکال کر مُنہ میں دوبارہ چُبانا۔

جُگان۔ (جُ۔ گان) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) دُھلے ہوئے کپڑوں کی گٹھڑی یا لادی (۲) مَیلے کپڑے دھونے کا عمل۔ دُھلائی (۳) دھلائی کا دِن۔

جَگانا۔ (جَ۔ گا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) نیند سے اُٹھانا (۲) خبردار کرنا۔ ہوشیار کرنا۔ (۳) اُکسانا۔ روشن کرنا (۴) پھیکے یا مدھم حروف یا ہلکی لکیر کو روشن کرنا (۵) سونے نہ دینا۔

جُگانا۔ (جُ۔ گا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) ترتیب سے رکھنا (۲) احتیاط سے رکھنا (۳) امداد کے بدلے میں امداد کرنا۔

جَگت۔ (جَ۔ گت) [س۔ ا۔ مذ] دُنیا۔ سنسار۔ جہان۔ عالم۔ زمانہ (۲) [مؤنث] کنوئیں کی مینڈھ (۳) انسان۔ حیوان (۴) بند۔ پُشتہ (۵) [صف] چلنے والا۔

جَگت آشنا۔ (ہ۔ ف۔ صف) لوگوں سے زیادہ میل جول رکھنے والا۔

جَگت اُستاد۔ (ہ۔ ف۔ صف) (۱) بہت بڑا کاریگر (۲) مانا ہوا اُستاد۔

جَگت سالا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) کسبی کا بھائی۔ ایک گالی۔ (۲) ذلیل شخص۔

جَگت سیٹھ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) بڑا بھاری ساہوکار (۲) بہت زیادہ مالدار۔

جگت سیٹھ کا سالا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) گالی۔ بڑے بھاری دولتمند کا رشتہ دار (۲) امیر کی بیوی کا بھائی۔

جگت گُرُو۔ (ہ۔ ا۔ مذ) دنیا کا اُستاد۔ بڑا عالم فاضل۔

جُگت۔ (جُ۔ گت) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) تدبیر۔ سازش۔ ہتھکنڈے۔ اُستادی۔ چالاکی۔ (۲) منصوبہ۔ ترکیب (۳) طرز۔ ڈھنگ۔ انداز۔ (۴) دانائی۔ حکمت۔ رسم۔ رواج۔ ذومعنی بات۔ لطیفہ۔ چٹکلہ۔ تلازمہ۔ طنز۔

جُگت باز۔ (ہ۔ ف۔ مذ) (۱) چٹکلے چھوڑنے والا۔ لطیفہ کہنے والا۔ (۲) صاحبِ تدبیر (۳) ایسا شخص جو ذُومعنی زُبان بولے۔

جُگت بازی۔ (ہ۔ ف۔ مث) لطیفہ گوئی۔ بذلہ سنجی۔ ذومعنی الفاظ بولنا۔

جُگت بولنا۔ دیکھیے "جُگت بازی"۔

جُگت لڑانا۔ جُگت لگانا۔ (ا۔ محاورہ) تدبیر چلانا۔ توڑ جوڑ بٹھانا۔ راہ و رسم پیدا کرنا۔ تعلق بنانا۔

جُگت لڑنا۔ (ا۔ محاورہ) تلازمہ میں بات چیت کرنا۔ تُک مِلانا۔

جُگت مِلانا۔ (ا۔ محاورہ) مطلب نکالنا۔

جَگتر۔ (جَگ۔ تَر) [ق۔ ا۔ مذ] جہان۔ دُنیا۔

جُگتی۔ جُگتیا۔ (جُگ۔ تی۔ جُگ۔ تِ۔ یا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) جُگت باز (۲) چالاک (۳) شرارتی (۴) کفایت شعار۔

جگمگا۔ (جگ۔ مَ۔ گا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) پیتل کا ورق۔ پنی۔

جگمگانا۔ (جگ۔ مَ۔ گا۔ نا) [ہ۔ مص] چمکنا۔ جھلکنا۔ ٹمٹمانا جگمگانا۔

جَگ جگی۔ (جگ۔ جَ۔ گی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) خوشامد۔ منت سماجت۔ عاجزی۔ (۲) میل جول۔

جِگر۔ (جِ۔ گر) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) کلیجہ۔ کلیجی (۲) دل۔ جان (۳) طاقت۔ حوصلہ۔ زور۔ بل (۴) اصل۔ حقیقت۔ جوہر (۵) پیارا۔ معشوق (۶) بیٹا۔ اولاد (۷) قریبی عزیز۔ یار۔ دوست احباب (۸) اُردو زبان کے مشہور غزل گو شاعر علی سکندر مراد آبادی کا تخلص۔

جگر آب ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی بات یا واقعے کا گہرا اثر لینا (۲) سخت صدمہ پہنچنا (۳) ہمت ٹوٹنا (۴) خوفزدہ ہونا۔

جگر اُچھلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بیتاب ہونا (۲) خوف کھانا۔ (۳) صدمہ محسوس کرنا۔

جگر افگار۔ جگر فگار۔ (ف۔ صف) جس کا دل دُکھا ہوا ہو۔ دل شکستہ۔ رنجیدہ خاطر۔

جگر بند۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) دل۔ تِلّی۔ پھیپھڑے اور کلیجے کا مجموعہ مراد فرزند۔ بیٹا۔ نورِ نظر۔ (۲) عزیز یا پیارا (۳) معشوق۔

جگر پارہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) کلیجے کا ٹکڑا (۲) بیٹا ۔ فرزند ۔
جگر پاش پاش ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) کلیجے کے ٹکڑے اُڑ جانا ۔ غم کی شدت ہونا ۔
جگر پانا ۔ (ا ۔ محاورہ) حوصلہ ہونا ۔ ہمت ہونا ۔
جگر پانی ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) خوف زدہ ہونا (۲) ہمت ٹوٹنا ۔ دیکھیے جگر آب ہونا ۔
جگر پر پتھر رکھ لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) صبر کر لینا (۲) جذبات ظاہر نہ کرنا ۔ ضبط کرنا ۔
جگر پر چھریاں چلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) انتہائی اذیت پہنچنا (۲) بہت بے چین ہونا ۔
جگر پر ہاتھ رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بے قراری کی حالت میں کلیجہ تھامنا ۔
جگر پک جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) برداشت کی حد ہو جانا ۔ بار بار کے صدموں سے قوّت برداشت باقی نہ رہنا ۔
جگر پھٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) صدمے سے دل کے ٹکڑے ہونا ۔ بےحد رنج و ملال ہونا ۔
جگر پھنکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دل جلنا ۔ رنج کرنا ۔
جگر پیٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) رنج کرنا ۔
جگر تاب ۔ (ف ۔ ا ۔ صفت) کلیجہ گرم کرنے والا (۲) عزیز ۔ معشوق یا اولاد
جگر تشنہ ۔ (ف ۔ صفت) بہت پیاسا
جگر تفتہ ۔ (ف ۔ صفت) جس کا کلیجہ جل چکا ہو (۲) جو عشق میں گرفتار ہو (۳) غمگین ۔ رنجیدہ ۔
جگر تھام کے بیٹھ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) صدمہ ہونے کے بعد دل کو پکڑ کر بیٹھ جانا
جگر تھام کے بیٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کوئی ایسی بات یا واقعہ سننے کے لیے خود پر قابو پانا جو بہت زیادہ رنج دینے یا صدمہ پہنچانے والی ہو ۔
جگر ٹکڑے (ٹکڑے ٹکڑے) ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) رنج یا صدمے سے دل ٹوٹنا ۔ (۲) دل پر کسی تیز چیز کا اثر ہونا (۳) کوئی بات بہت بُری لگنا ۔
جگر جگر دگر دگر ۔ (ا ۔ مثل) اپنا اپنا ہی ہے ۔ غیر پھر غیر ہوتا ہے ۔
جگر جلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) غصہ آنا (۲) جلن ہونا (۳) افسوس یا ملال ہونا ۔
جگر چاک ۔ (ف ۔ صفت) جس کا دل کسی صدمے سے ٹوٹ چکا ہو ۔
جگر چاک ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) دلی اذیت پہنچنا ۔ سخت صدمہ ہونا ۔
جگر خراش ۔ (ف ۔ صفت) کلیجہ چھیلنے والا ۔ بہت زیادہ افسوسناک ۔ نہایت رنج دہ ۔

جگر خوار ۔ (۱) جو جگر کھائے ۔ غمناک (۲) جادوگر ۔ جادو ٹونا کرنے والا ۔ جو جگر نکال لے ۔ ڈائن ۔ بلا ۔
جگر خون کر دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) روحانی یا دلی صدمہ پہنچانا ۔
جگر خون ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) سخت ترین قلبی صدمہ ہونا ۔
جگر دو ٹکڑے (دو نیم) ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) دل پر اذیت ناک صدمہ پہنچنا ۔
جگر دوز ۔ (ف ۔ صفت) کلیجہ چھلنی کرنے والا ۔ دل پر سخت اثر کرنے والا ۔
جگر (دل جانا) دہلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ڈرنا ۔ خوف کھانا ۔ (۲) گھبرا اٹھنا ۔
جگر دیکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) حوصلہ دیکھنا ۔
جگر رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) حوصلہ رکھنا ۔
جگر سوختگی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) دل جلاپن ۔
جگر سوختہ ۔ (ف ۔ صفت) جس کا دل جلا ہوا ہو ۔ دل جلا ۔
جگر سوز ۔ (ف ۔ صفت) اپنا دل جلانے والا ۔ غم گسار ۔ دل سوز (۲) رنج دینے والا (۳) دل جلا ۔ جسے رنج یا صدمہ پہنچا ہو ۔
جگر سوزی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) کلیجہ جلانا ۔ ہمدردی ۔
جگر سے دھواں اُٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بے حد صدمہ ہونا (۲) غمگین ہونا ۔
جگر شق ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) رنج یا خوف کی شدت سے کلیجہ پھٹ جانا (۲) سخت صدمہ پہنچنا ۔
جگر کاٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کوئی ایسی چیز (جیسے پسا ہوا شیشہ یا ہیرے کی کنی) کھلا دینا جس سے جگر کٹ جائے ۔
جگر کانپ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) خوف طاری ہو جانا ۔ ڈر جانا ۔
جگر کاوی ۔ (ف ۔ صفت) (۱) سخت الجھن (۲) محنت مشقت ۔ جانفشانی ۔
جگر کباب ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) دل جل جانا (۲) کسی ناپسندیدہ بات پر بہت زیادہ غصہ آنا ۔ (۳) صدمہ کی وجہ سے پیچ و تاب کھانا ۔
جگر کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) حوصلہ کرنا (۲) مقابلے کے لیے اُٹھ کھڑے ہونا ۔
جگر کو پیٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) آہ و زاری کرنا ۔
جگر کو دیکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دلیری اور حوصلے کی داد دینا ۔
جگر کھودنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) سخت الجھن ہونا ۔ پریشانی کی حالت میں ہونا ۔
جگر کی چوٹ ۔ (ا ۔ مث) (۱) زبردست صدمہ (۲) اولاد کا غم ۔
جگر کے پار ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بھرپور زخم لگنا (۲) کسی بات سے دل ٹوٹ جانا ۔
جگر کے ٹکڑے ٹکڑے ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) رنج و ملال سے دل

ٹوٹ جانا۔

جگر گوشہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) جگر کا کونہ یعنی فرزند ۔ بیٹا (۲) عزیز قریب۔

جگر لہو کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) شدید صدمہ پہنچانا ۔ (۲) ہمت توڑ دینا ۔ حوصلہ پست کرنا۔

جگر لہو ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) انتہائی صدمے سے طاقتِ برداشت کا جواب دے دینا۔

جگر مسوس لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) صدمہ اُٹھاتے وقت بے بس ہونا۔

جگر مُنہ کو آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ناقابلِ برداشت صدمہ ہونا ۔ سخت دُکھ ہونا۔

جگر میں چُٹکیاں لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) اندر ہی اندر تکلیف دینا ۔ در پردہ ایذا دینا۔

جگر ناسُور ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) ناقابلِ فراموش صدمہ پہنچنا۔

جگر ہِل جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) خوف یا صدمے سے دل پر گہرا اثر پڑنا۔

جگر ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) حوصلہ ہونا ۔ ولولہ پایا جانا۔

جِگرا ۔ (جِگ ۔ رَا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] ہمت ۔ حوصلہ ۔ جرأت ۔ دلیری ۔ دل ۔ گُردہ ۔ کلیجا۔

جگر جگر کرنا ۔ (جَ ۔ گَر ۔ جَ ۔ گَر ۔ کرنا) [ہ ۔ مص] اتنا زیادہ چمکنا کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں چُندھیانے لگیں۔

جِگری ۔ (جِگ ۔ رِی) [ف ۔ صف] (۱) جگر سے تعلق رکھنے والا ۔ (۲) اندرونی (۳) دِلی ۔ سچا (۴) رشتہ دار ۔ دوست (۵) سُرخی مائل سیاہ رنگ ۔ داغ۔

جگری داغ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) لاعلاج مصیبت یا صدمہ (۲) مستقل دلی صدمہ (۳) گوہر یا دھات کا عیب (۴) قدرتی داغ دھبہ۔

جگری دوست ۔ دلی دوست ۔ سچا دوست ۔ ہم راز ۔ گہرا یار۔

جگری ہی آڑے پر آڑے آتا ہے ۔ (مثل) مصیبت کے وقت اپنے ہی مدد کرتے ہیں۔

جُگل ۔ (جُ ۔ گَل) [ہ ۔ صف] دو ۔ جوڑا ۔ جُفت۔

جگ مگ ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] آنکھیں چوندھیانے والی روشنی ۔ چمک۔

جگ مگ جگ مگ کرنا ۔ بہت تیز روشنی دینا ۔ چمکنا ۔ دمکنا۔

جگمگانا ۔ (جگ ۔ مَ ۔ گا ۔ نا) [ہ ۔ مص] روشن کرنا ۔ چمکانا ۔ روشن ہونا۔

جگمگاہٹ ۔ (جگ ۔ مَ ۔ گا ۔ ہٹ) [ا ۔ مث] (۱) چمک دمک ۔ آب و تاب ۔ آبداری (۲) رونق ۔ تیز روشنی۔

جُگنا ۔ (جُگ ۔ نا) [ف ۔ ا ۔ مذ] جُگنو۔

جگن ناتھ ۔ (جَ ۔ گَن ۔ ناتھ) [س ۔ ا ۔ مذکر] (۱) دنیا کا مالک (۲) کرشن جی اور وشنو جی کا ایک نام۔

جُگنو ۔ (جُگ ۔ نُو) [ہ ۔ ا ۔ مذ] ایک اُڑنے والا کیڑا جس کے جسم سے رات کے وقت روشنی نکلتی ہے۔

جُگنو، بیئے کے گھر میں چراغ ۔ (مثل) چھوٹی حیثیت کے آدمی کو تھوڑی چیز بھی مل جائے تو اس کے لیے بہت ہوتی ہے۔

جُگنی ۔ (جُگ ۔ نی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) گلے کا ایک زیور (۲) پنجابی زبان کا ایک مشہور گیت۔

جگہ ۔ (جَ ۔ گَہ) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) ٹھکانہ ۔ مقام ۔ موقع ۔ (۲) گنجائش ۔ وسعت ۔ سمائی (۳) خدمت ۔ عہدہ ۔ نوکری (۴) علاقہ (۵) بجائے ۔ بِمثل ۔ مانند (۶) موزوں اور مناسب موقع (۷) بدن کا کوئی حصّہ (۸) شہر ۔ قصبہ ۔ گاؤں ۔ مکان ۔ جھونپڑی ۔ (۹) نشست گاہ۔

جگہ بنانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) گنجائش نکالنا ۔ (۲) اپنے لیے موقع پیدا کرنا ۔ (۳) مکان بنانا۔

جگہ بھر جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) گنجائش نہ رہنا (۲) خالی اسامی یا ملازمت پر کسی کا مقرر ہو جانا۔

جگہ جگہ ۔ (۱) ہر جگہ ۔ جہاں تہاں ۔ جابجا۔

جگہ جگہ درد کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بدن کے ہر حصّے میں درد رہنا

جگہ دل میں ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) محبت ہونا ۔ قدر ہونا۔

جگہ جگہ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہر جگہ ہونا ۔ کثرت سے ہونا۔

جگہ چھوڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) مقام چھوڑنا (۲) لکھتے لکھتے کاغذ میں خالی جگہ چھوڑ دینا (۳) ہٹنا ۔ سرکنا (۴) نوکری یا علاقہ چھوڑنا۔

جگہ خالی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کسی کا کسی جگہ سے اٹھ کر چلے جانا ۔ (۲) ملازمت چھوڑ دینا۔

جگہ دِلانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) نوکری دلانا (۲) رہنے کے لیے زمین دلوانا۔

جگہ دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ٹھہرانا ۔ بٹھانا ۔ (۲) عہدہ یا ملازمت دینا ۔ (۳) رہنے کو مکان دینا۔

جگہ رُکنا ۔ (۱) گنجائش نہ رہنا (۲) خالی ملازمت پر کسی اور کا تقرر ہو جانا۔

جگہ روکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) خالی جگہ پر بیٹھ جانا (۲) خالی جگہ پر کسی اور کو نہ بیٹھنے دینا۔

جگہ سِر خرچنا ۔ (ا ۔ محاورہ) موقع سے خرچ کرنا۔

جگہ سِر (سے) ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) صحیح مقام یا موقع پر ہونا ۔ مناسب جگہ ہونا۔

جگہ مِلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نوکری ملنا ۔ ملازمت مِلنا۔

جگہ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) گنجائش ہونا ۔ موقع ہونا۔

جَگہر ۔ (جَگ ۔ ہَر) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) بیداری ۔ جاگ (۲) بیماری یا تشویش کی وجہ سے جاگنا۔

جِگی جِگی ۔ (جِ ۔ گی ۔ جِ ۔ گی) [ف ۔ ا ۔ مث] کلمۂ حیرت کلمۂ مسرت ۔ اظہارِ عجز ۔ ہائے ہائے ۔ واہ واہ ۔ ارے ارے۔

ج - ل

جَل - [س - ا - مذ] پانی - آب [صفت] سردی (۲) اوچھل [ق]
جَل بانک - (ہ - ا - مذ) فنِ سپہگری، جس میں گہرے پانی کے اندر دشمن پر قابو پایا ہوتا ہے۔
جَل پان - (۱) ناشتہ - تھوڑا سا کھانا پینا۔
جَل پان کرنا - (ہ - ا - مذ) (۱) تھوڑا سا کھانا - ناشتہ کرنا۔
جَل پری - ایک روایتی یا خیالی مخلوق جس کا چہرہ عورت جیسا اور باقی جسم مچھلی کا سا ہوتا ہے۔
جَل پنچھی - پانی پر اُڑنے والے پرندے جو مچھلیاں کھا کر گذارہ کرتے ہیں - آبی پرندے۔
جَل ترنگ - جَل ترنگی - (۱) ایک باجا - دھات یا چینی کے پیالوں میں پانی بھر کر انہیں تیلیوں سے بجاتے ہیں (۲) پانی کی موج یا لہر۔
جَل تُرئی - جَل توری - (ہ - ا - مث) ایک قسم کی مچھلی۔
جَل تھل - (ہ - ا - مذ) وہ زمین جس پر بہت سا پانی ہو (۲) دلدل (۳) پانی کی چادر (۴) کوئی ایسی جگہ جہاں پانی بھرا ہوا ہو۔
جَل تھل (ایک ہونا) بھرنا - (ا - محاورہ) اتنا زیادہ مینہ برسنا کہ ہر طرف پانی ہی پانی دکھائی دینا - بارش کی کثرت سے زمین کا غرقاب ہو جانا - ہر جگہ پانی ہی پانی ہونا۔
جَل جوگنی - (ہ - ا - مث) (۱) جونک (۲) چیل (۳) وہ عورت جو بد مزاج ہو (ان معنوں میں یہ ترکیب لفظ جلنا سے مشتق ہے۔)
جَل چر - پانی پر چلنے والے جانور یا حیوانات۔
جَلکا - (ہ - ا - مث) جونک۔
جَل کاک - جَل کاگ (۱) آبی کوا (۲) ماہی گیر - غوطہ خور۔
جَل کر - (ہ - ا - مذ) (۱) وہ محصول یا ٹیکس جو مچھلی پکڑنے والوں پر لگایا جائے (۲) دیہات کے تالابوں اور جوہڑوں وغیرہ میں اُگنے والے سنگھاڑوں یا کنول کے پھولوں کا لگان۔
جَل ککڑ - (۱) پانی کا پرندہ - مُرغابی (۲) بات بات پر غصے ہونے والا۔
جَل کوا - پانی کا کوا - ایسا کوا جو دریاؤں اور سمندروں پر ہی دیکھا جاتا ہے۔
جل کی مچھلی جل ہی میں بھلی - [مثل] ہر شخص کا گذارہ اپنی ہی قوم میں ہو سکتا ہے - ہر چیز اپنی جگہ پر یا اپنے ماحول ہی میں اچھی معلوم ہوتی ہے۔
جل مانس - (۱) پانی کا آدمی - مرد آبی - (۲) ایک قسم کا بندر۔
جل میں کھڑی پیاسوں مرے - (مثل) ایسے شخص پر کہی جاتی ہے جس کو فائدہ اٹھانے کے تمام ذرائع میسر ہوں مگر فائدہ نہ اُٹھائے۔
جل اُٹھنا - (ا - محاورہ) یکایک جلنے لگنا۔

جَل بھُن کر بیٹھ رہنا - (ا - محاورہ) نا اُمید ہو کر غصے میں بیٹھا رہنا۔
جَل جانا - (ا - محاورہ) آگ لگ جانا - ناراض ہونا - حسد کرنا۔
جَل کر راکھ (خاک) ہونا - (ا - محاورہ) سخت ناراض ہونا۔
جَل کر کباب ہونا - (ا - محاورہ) ناراض رہنا - بہت ناخوش رہنا۔
جَل گیا - (ا - صف) بے نصیب - بدقسمت۔
جَلّ - (جَل - ل) [ع - صف] بڑا - عظیم - بزرگ۔
جَلّ تو جلال تو (صاحبِ کمال تو) آئی بَلا کو ٹال تو - (مثل) خدا سے دُعا کہ بلاؤں سے محفوظ رکھے - یہ ایسے موقعے پر وردِ زبان ہوتی ہے جب کوئی ایسی آفت آ پڑے جسے ٹالنا انسانی کوشش سے ناممکن ہو۔
جَلّ جلالہٗ - (ع - صف) اس خدا کی عظمت اور شان بڑی ہے۔
جَلّ شانہٗ - (ع - صف) دیکھیے جَلّ جلالہٗ
جَلّ وعلیٰ - (ع - صف) خدائے بزرگ و برتر۔
جُل - (ہ - ا - مذ) (۱) دھوکہ - دغا - فریب - مکر - چال بازی - دو رُخی بات - جھانسا - دم - چھل - بُتا - جھانسا۔
جُل باز - (ہ - ف - صف) دھوکہ دینے والا - فریبی - دغا باز
جُل دینا - (ا - محاورہ) فریب دینا - دھوکہ دینا - جھانسہ دینا - بُتا بتانا - دغا کرنا۔
جُل کھیلنا - (ا - محاورہ) دھوکے میں ڈالنا - فریب کا شکار بنانا - ٹھگنا - چھلنا۔
جُل میں آنا - (ا - محاورہ) فریب کھانا - دھوکہ کھانا - جھانسے میں آنا۔
جُلّ - [ع - ا - مؤنث] (۱) گھوڑے یا کسی جانور کا کمبل (۲) جھول - بادبان۔
جَلا - (ج - لا) [ہ - صف] (۱) جلا ہوا (۲) تنگ آیا ہوا (۳) غصے کی حالت میں۔
جَلا بُلا - جَلا بُھنا (ا - صف) غصے میں بھرا ہوا - ناراض - خلافِ توقع بات یا واقعہ ہونے کے بعد رنجیدہ یا جھنجھلایا ہوا۔
جلا تن (جلے تن) [ا - صف] (۱) بدمزاج - غصیل - جو ہر بات پر غصے میں آ جائے (۲) جس کا مزاج صدموں یا مایوسیوں کی وجہ سے چڑچڑا ہو گیا ہو - (۳) حاسد - جلنے والا (۴) اوروں سے بیزار۔
جَلا جَلا کر مارنا - (ا - محاورہ) (۱) غم دے دے کر جان گھلانا (۲) غصہ دلا دلا کر مار ڈالنا (۳) بہت زیادہ ستانا - از حد دق کرنا۔
جَلا دینا - (ا - محاورہ) (۱) آگ لگانا یا سلگانا (۲) غصہ دلانا (۳) چھیڑنا - ستانا (۴) چراغ روشن کرنا (۵) رنج دینا۔
جَلا کر خاک کرنا - (۱) اتنا زیادہ جلانا کہ چیز بالکل خاک ہو جائے (۲) تباہ کر دینا - برباد کر دینا - (۳) غصہ دلا کر یا پیچ و تاب کھانے پر مجبور کر کے مار ڈالنا۔
جلے پاؤں کی بلی - (ا - مث) وہ عورت جسے جگہ جگہ پھرنے کی عادت ہو۔
جلے پر نون چھڑکنا - جلے پر نون (نمک) لگانا - (ا - محاورہ)۔

تکلیف پہنچے ہوئے آدمی کو چڑا کر اور زیادہ تکلیف پہنچانا۔

جلے پھپھولے پھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) شکوے شکایت سے دل کا غبار نکالنا (۲) بدلہ لینا۔ عداوت نکالنا۔ دلی بغض یا عناد ظاہر کرنا۔

جلے جھونپڑے سے جو نکلے سو واہ۔ (مثل) نقصان ہونے میں جو بھی کچھ بچ جائے اُسے غنیمت جانو۔

جِلا۔ (جِ۔ لا) [ع۔ ا۔ مث] (۱) صفائی۔ روشنی۔ چمک۔ صیقل۔

جِلا دینا۔ جِلا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) چمکانا۔ اُجالنا۔ صیقل کرنا۔ سانجھنا۔

جِلا کار۔ چمکانے والا۔ اُجالنے والا۔ صیقل گر۔

جِلا کاری۔ (ع۔ ا۔ مث) زیورات یا برتنوں کو چمکانے کا پیشہ۔ صیقل گری۔

جُلّاب۔ (جُل۔ لاب) [ع۔ ا۔ مذ] ایسی دوائی جس سے دست آئیں مُسہل۔ دست آور دوا۔

جُلّاب سا لگ جانا۔ (ا۔ محاورہ) خوف یا تشویش سے دست چھوٹ جانا۔

جُلّاب لینا۔ مسہل لینا۔ دستوں کی دوائی استعمال کرنا۔

جُلّابی۔ (جُل۔ لا۔ بی) [اُر۔ ا۔ مذ] جلاب لینے والا۔ مسہل لینے والا۔

جَلابی۔ (جَ۔ لا۔ بی) [ق۔ ا۔ مث] ایک مٹھائی کا نام جلیبی۔

جَلاپا۔ (جَ۔ لا۔ پا) [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) رنج۔ غم۔ ملال۔ آزردگی۔ سوگ (۲) رشک۔ حسد (سوکن سے) جلن (۳) بَیر۔ دشمنی (۴) کسی کی ترقی یا کامیابی پر پیچ و تاب۔

جلاپے خور۔ (ا۔ مذ) حسد کرنے والا۔

جَلاٹ۔ (جَ۔ لاٹ) [ق۔ ا۔ مث] جلن۔

جِلاٹین۔ ((Gelatin)) [جَ۔ لا۔ ٹین] (انگ۔ ا۔ مث) ایک لیس دار مادہ جو جانوروں کی ہڈی، کھال وغیرہ سے نکلتا ہے۔ سریش ماہی۔

جَلاجِل۔ (جَ۔ لا۔ جِل) [ع۔ ا۔ مذ] جُل جل کی جمع (۱) جھانجھ۔ دف۔ دائرہ۔ منجیرہ۔ مال۔

جَلّاد۔ (جَل۔ لاد) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) کھال اُدھیڑنے والا۔ پھانسی دینے والا۔ جان لینے والا (۲) بے رحم۔ بے درد۔ ظالم۔ کٹھور۔

جلّاد صفت۔ (ع۔ ا۔ صف) بے رحم۔ سنگ دل

جلّادِ فلک۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) ستارہ مریخ۔ منگل جس سے نجومیوں کے نزدیک قتل و خون اور جنگ و جدل کا تعلق ہے۔

جَلادت۔ (جَ۔ لا۔ دَت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) بہادری۔ شجاعت۔ جوانمردی۔ چُستی۔ چالاکی۔ پھُرتی۔ طاقت۔ قوت۔ زور۔ بل۔

جَلّادنی۔ (جل۔ لا۔ د۔ نی) [ار۔ ا۔ مث] ایسی عورت جو بہت ہی بے رحم اور سنگ دِل ہو۔

جَلّادی۔ (جَل۔ لا۔ دی) [ف۔ ا۔ مث] (۱) بے رحمی۔ سنگ دلی۔

جَلال۔ (جَ۔ لال) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) بزرگی۔ عظمت۔ بڑائی (۲) شان و شوکت (۳) رعب داب (۴) طاقت۔ قوت (۵) غصہ۔ طیش (۶) تیزی۔ تندی۔ جوش۔

جلال آجانا۔ جلال آنا۔ (ا۔ محاورہ) غصہ آجانا۔ طیش آجانا (۲) جوش آجانا۔

جلال برسنا۔ (۱) دبدبہ یا رعب ظاہر ہونا۔ (۲) طیش یا غصہ ٹپکنا۔

جَلالت۔ (جَ۔ لا۔ لت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) بزرگی۔ عظمت۔ بڑائی (۲) شان و شوکت (۳) اختیار (۴) دبدبہ (۵) جوش۔

جَلالی۔ (جَ۔ لا۔ لی) [ع۔ صف] قہاری کی صفت (۲) درویشوں کا ایک سلسلہ جو سید جلال الدین بخاری سے شروع ہوا (۳) تمام شمسی مہینوں کا نام (جلال الدین ملک شاہ سلجوقی کے عہد سے شروع ہوتا ہے (۴) [صف] صاحب جلال۔ جلال والا۔ (۵) خوفناک۔ غضب ناک۔ ہیبت ناک (۶) وہ دعا یا نقش یا تعویذ یا عمل جس سے خدا کی شانِ قہاری ظاہر ہونے کی خواہش ہو۔

جَلّامیری۔ (جل۔ لا۔ می۔ ری) [اُر۔ ا۔ مذ] بچوں کا ایک کھیل جسے اُڑان جھلّا بھی کہتے ہیں۔

جَلانا۔ (جَ۔ لا۔ نا) [ھ۔ مص] آگ لگانا۔ سلگانا۔ آگ دینا۔ دہکانا۔ مہکانا۔ چراغ روشن کرنا۔ (۲) غصہ دلانا۔ جوش میں لانا۔ آگ بگولا کرنا۔ برانگیختہ کرنا (۳) حسد یا دشمنی کا جذبہ پیدا کرنا (۴) دق کرنا۔ تنگ کرنا۔ ستانا۔

جِلانا۔ (جِ۔ لا۔ نا) [ھ۔ مص] (۱) زندہ کرنا۔ جان ڈالنا (۲) تازگی بخشنا (۳) موت سے بچانا (۴) دھات کا کشتہ کر کے اسے اصلی حالت پر لے آنا۔

جَلا۔ (ع۔ ا۔ مذ) دیس نکالا۔ وطن یا گھر سے باہر نکال دینا۔

جَلا وطن۔ (جَ۔ لا۔ وَ۔ طَن) [ف۔ صف] جو وطن سے نکلا یا نکالا ہوا۔

جلا وطنی۔ (جَ۔ لا۔ وَط۔ نی) [ف۔ ا۔ مث] دیس نکالا۔ مُلک چھوڑنا۔

جُلاہا۔ (جُ۔ لا۔ ہا) [اُر۔ ا۔ مذ] (۱) برِعظیم پاک و ہند کی ایک مسلمان قوم جو کپڑا بُننے کا کام کرتی ہے (۲) کپڑا بُننے والا۔ پارچہ باف۔ بافندہ۔

جُلاہن۔ جُلاہی۔ (جُ۔ لا۔ ہَن۔ جُ۔ لا۔ ہی) [ھ۔ ا۔ مونث] جُلاہے کی بیوی۔ (۲) جُلاہہ قوم کی عورت۔

جُلاہے کا پٹھان بیگاری۔ (ا۔ مثل) جب کوئی چھوٹا آدمی بڑے آدمی کو کام کرنے کے لیے کہے تو اس وقت کہتے ہیں ایسا کبھی نہیں ہوسکتا۔

جُلاہے کی مسخری ماں بہن سے۔ (ا۔ مثل) سفلہ آدمی ہی بزرگوں کے ساتھ مسخری کرتا ہے۔ کوئی بے وقوفی کی یا نازیبا بات کہے تو کہتے ہیں۔

جَلاؤ۔ (جَ۔ لا۔ وَ) [ھ۔ صف] (۱) جلنے کے قابل اچھا ایندھن (۲) چڑچڑا۔ تنگ مزاج (۳) جلد ناراض ہو جانے والا

جَلْب ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] حاصل کرنا ۔
جَلْبِ زر ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] روپیہ حاصل کرنا ۔ روپیہ گھسیٹنا ۔ (جلب (ع) حاصل کرنا ۔ کھینچنا ۔ نفع اُٹھانا ۔
جَلْبِ منفعت ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) نفع حاصل کرنا ۔
جِل باب ۔ (جِل ۔ باب) [ع ۔ ا ۔ مث] چادر ۔ جمع ؛ جلابیب ۔
جَل بُجھنا ۔ (جَل ۔ بُجھ ۔ نا) [ہ ۔ مص] جل کر خاک ہو جانا ۔ بھسم ہو جانا ۔
جَل بَل ۔ (جَل ۔ بَل) [ہ ۔ صف] (۱) جلا بھُنا (۲) غصہ ۔ ناراضگی ۔ پیچ و تاب (۳) جلنا ۔ بل کھانا (ق)
جَلبَلانا ۔ (جَل ۔ بَ ۔ لا ۔ نا) [ہ ۔ مص] طیش میں آجانا ۔ غصے میں آجانا ۔
جَلتا جَلتا ۔ [ہ ۔ صف] (۱) جلتا ہوا جو جل رہا ہو (۲) بدنصیب ۔ مقدر کا کھوٹا ۔
جل نواہی ۔ جل نوائی ۔ (جَل ۔ نَ ۔ وا ۔ ای) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) فساد ۔ جھگڑا (۲) حسد کی وجہ سے جلن ۔
جَلتی ۔ (جَل ۔ تی) [ہ ۔ صف] جلنے والی ۔
جلتی آگ بُجھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) لڑنے والوں کو سمجھا بجھا کر لڑائی ختم کروانا ۔ جھگڑا مٹانا ۔
جلتی آگ پر تیل چھڑکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جھگڑا بڑھانا ۔ لڑائی کو ہوا دینا ۔ لگی میں لگانا ۔
جلتی آگ میں پانی ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) لڑائی یا فساد یا جھگڑے کی آگ بجھانا ۔
جلتی آگ میں کُودنا ۔ جلتی آگ میں گرنا ۔ (۱) خود کو دوسرے کی مصیبت میں ڈالنا (۲) دوسروں کی مصیبت کے وقت ان کا شریک حال ہونا ۔
جَل جانا ۔ (جَل ۔ جا ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) کسی چیز کا آگ پکڑ لینا (۲) بُرا ماننا ۔ ناگوار گذرنا (۳) جل کر راکھ ہو جانا ۔ (۴) سردی کی شدت یا پالے سے پودوں وغیرہ کا مرجانا (۵) حسد کرنا ۔
جَل جَلا ۔ (جَل ۔ جَ ۔ لا) [ہ ۔ صف] (۱) غصیل (۲) چڑچڑا ۔ زود رنج (۳) غضب آلود ۔ غصے میں بھرا ہوا ۔
جَل جلاٹ ۔ جَل جلاہٹ ۔ (جَل ۔ جَ ۔ لاٹ ۔ جَل ۔ جَ ۔ لا ۔ ہٹ) [ہ ۔ ا ۔ مونث] (۱) غصیل پن (۲) چڑچڑا پن ۔ تنک مزاجی ۔
جَلد ۔ [ف ۔ صف] (۱) فوراً ۔ تُرت ۔ جھٹ پٹ ۔ بلا توقف ۔
جلد باز ۔ (ف ۔ صف) جلدی کرنے والا ۔ تیزی سے کام لینے والا ۔ بے موقع عجلت کرنے والا ۔
جلد بازی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) جلدی کرنا (۲) تیزی ۔ پھُرتی ۔ شتابی ۔
جلد بازی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) گھبراہٹ سے کام لینا ۔ گھبراہٹ ظاہر کرنا (۲) کام وقت سے پہلے ختم کرنا یا کروانا (۳) کسی کام کے لیے اس کا مقررہ وقت یا مدّت نہ دینا ۔
جلد رَو ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) جلد قدم ۔ تیز چلنے والا ۔ تیز رفتار ۔
جلد مزاج ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کسی بات پر فوراً بھڑک اُٹھنے والا ۔
جِلد ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) کھال ۔ چمڑا ۔ پوست (۲) [ف] کتاب کا پٹھا (۳) کتاب کی جُزو بندی اور سلائی وغیرہ ۔ (۴) کوئی کتاب ۔ پوتھی یا کسی کتاب کا کوئی حصہ ۔
جلد ساز ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) کتابوں کی جلد باندھنے والا ۔
جلد سازی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) جلد باندھنے کا پیشہ ۔
جِلدی ۔ (جِل ۔ دی) [ع ۔ صف] جلد کے متعلق ۔ چمڑے کی بیماری یا اس کی کوئی شے ۔
جَلدی ۔ (جَل ۔ دی) [ف ۔ ا ۔ مونث] (۱) فوراً (۲) کم سے کم وقت میں ۔ (۳) پھُرتی سے ۔ تیزی سے ۔
جلدی پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) جلدی ہونا (۲) گھبراہٹ ہونا ۔
جلدی کا کام شیطان کا ۔ (ا ۔ مثل) کام کرنے کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ اس میں جلدی نہ کی جائے ۔
جلدی پکا سو کچا ...

جلدی مچانا ۔ (ا ۔ محاورہ) جلدی کی تاکید کرنا یا جلدی کرنے کے لیے شور مچانا ۔
جَلسہ ۔ (جَل ۔ سہ) [ع ۔ ا ۔ مذکر] (۱) مجمع ۔ جمگھٹا (۲) اجلاس ۔ بیٹھک ۔ نشست (۳) انجمن ۔ مجلس (۴) ملاقات (مث) (۵) نماز میں سجدہ کر کے پہلی مرتبہ بیٹھنا (۶) خطبہ دیتے ہوئے خطیب کا پہلے اور دوسرے خطبے کے درمیان بیٹھنا ۔
جلسۂ استراحت ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) نماز میں دو سجدوں کے بعد کھڑا ہونے سے پہلے ذرا دیر بیٹھنا ۔
جلسۂ خاص ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) ایسا جلسہ جس میں بلا اجازت شرکت نہ کی جاسکے ۔
جلسۂ خطیبی ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) خطیب کا پہلے اور دوسرے خطبے کے درمیان بیٹھنا ۔
جلسۂ عدالت ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) عدالت کا اجلاس ۔ عدالت کا کاروائی کرنا ۔
جلسہ گاہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) وہ جگہ جہاں جلسہ کیا جائے ۔
جلق ۔ (جَ ۔ لَق) [ع ۔ ا ۔ مذ] ہاتھ کی مدد سے انزال کرنا ۔ ہتھرس ۔ مُشت زنی ۔
جلق بے منتِ خلق ۔ (ا ۔ مثل) مشت زنی کے لیے کسی کی منت نہیں کرنی پڑتی ۔
جَلقی ۔ (جَل ۔ قی) [ف ۔ صف] ہاتھ سے منی نکالنے والا ۔ وہ

شخص جسے ہتھرس کی عادت ہو۔

جَل مرنا۔ (۱) اپنے کپڑوں میں آگ لگا کر خودکشی کر لینا (۲) رشک یا حسد سے بل کھانا۔

جَلَن۔ (جَ۔ لَن) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) جلنے کی حالت۔ سوزش۔ (۲) گرمی حدّت (۳) غصہ۔ رنج و غم (۴) کینہ۔ عداوت۔

جلن پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) سوزش ہونا۔ آگ سی لگی ہونا۔ مرچیں سی لگنا۔

جَلنا۔ (جَل۔ نا) [ھ۔ مص] (۱) آگ لگنا۔ (۲) آگ سُلگنا (۳) بُھننا، داغ لگنا۔ جُھلسنا (۴) راکھ ہونا (۵) سوزش یا جلن ہونا۔ تپکنا (۶) پودوں وغیرہ کا پالے سے مرجانا یا سوکھ جانا۔ (۷) رشک یا حسد کرنا (۸) ناراض ہونا۔ غصے ہونا (۹) رنج اٹھانا۔ دل شکستہ ہونا۔ غم میں گھُلنا (۱۰) مرچ یا کسی اور تیز چیز سے زبان کو تکلیف ہونا۔ جھلجھلانا (۱۱) روشن ہونا (۱۲) مشتعل ہونا۔

جلنا بلنا۔ جل جل کر خاک ہو جانا۔ جلنا۔ کڑھنا۔

جلنا بُھننا۔ پیچ و تاب کھانا۔ آزردہ ہونا۔ ناراض ہونا۔

جُلنا۔ (جُل۔ نا) [ہ۔ مص] ملنا کے ساتھ بطور تابع مہمل استعمال کیا جاتا ہے جیسے ملنا جُلنا (ملاقات کرنا)

جلندر۔ جلندھر۔ (جَ۔ لن۔ در۔ جَ۔ لن۔ دَھر) [ہ۔ ا۔ مذ] پیٹ میں پانی پڑ جانے کا مرض۔ استسقاء۔

جَلَو۔ (جَ۔ لَو) [ت۔ ا۔ مث] (۱) باگ۔ لگام (۲) کوتل گھوڑا۔ وہ خالی گھوڑا جو سواری کے ساتھ صرف زینت کے لیے سجا کر لے جاتے ہیں (۳) زینت۔ طمطراق۔ ماہی مراتب۔ شان و شوکت۔ تجمل۔ زیب و زینت۔ آن بان (۴) ہم رکابی۔ معیت۔

جلوخانہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) صحن، آنگن۔ پورچ۔ ڈیوڑھی (۲) وہ میدان جو صدر دروازے کے سامنے ہو۔ جہاں سے شاہی جلوس ترتیب دیا جائے۔

جلودار۔ (۱) وہ شخص جو گھوڑے کی باگ پکڑ کر چلے (۲) مصاحب۔ ہمراہی۔ ہمنشین۔ نوکر چاکر۔ خادم۔ حاضر باش۔

جلوریز۔ (ف۔ صف) (۱) تیز۔ سرپٹ۔ جو ڈھیلی باگ، ہلکی باگ یا سبک عنان کے ساتھ گھوڑا دوڑائے ہوئے ہو (۲) [مونث] جلدی۔ تیزی۔ چُستی۔

جَلوَت۔ (جَل۔ وَت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) باہر۔ عام جگہ۔ سب کے سامنے (۲) مجمع۔ بھیڑ (۳) اپنے آپ کو دکھانا۔ ظاہر کرنا۔

جُلوس۔ (جُ۔ لُوس) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) بہت سے لوگوں کا کسی خاص موقع پر اکٹھے ہو کر بازاروں سے گذرنا (۲) بادشاہوں یا امیروں کی سواری نکلنا (۳) تخت نشینی (۴) سازوسامان۔ کروفر۔ تزک و احتشام۔ (۵) بیٹھنا۔ نشست۔

جُلوسی۔ (جُ۔ لُو۔ سی) [ع۔ صف] (۱) شاہی تخت نشینی سے نسبت رکھنے والا۔ (۲) سامانِ جلوس (۳) وہ ملازم لوگ جو شاہی جلوس کے ساتھ ہوں۔

جَلوَہ۔ (جَل۔ وہ) [ع۔ ا۔ مذ] نمائش کرنا۔ خود کو دوسروں کو دکھانا۔ کسی خاص انداز سے سامنے آنا۔ نمودار ہونا۔ نظارہ کرنا (۲) [ف] تجلی۔ نور۔ رونق (۳) معشوق کا ناز و انداز سے چلنا (۴) دولہا دولہن کا آمنے سامنے بیٹھ کر آئینے میں ایک دوسرے کی صورت دیکھنا۔

جلوہ آرا ہونا۔ جلوہ افروز ہونا۔ جلوہ دکھانا۔ جلوہ فرما ہونا۔ جلوہ گر ہونا۔ جلوہ نما ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خاص بناؤ سنگھار یا سج دھج کے ساتھ سامنے آنا۔ (۲) اپنے کو کسی خاص انداز سے دکھانے کے لیے منظر عام پر نمودار ہونا۔

جلوہ آرائی۔ (ع۔ ا۔ مث) جلوہ آرا ہونے کی حالت یا کیفیت۔

جلوہ دکھانا۔ (ا۔ محاورہ) دیدار دکھانا۔ سج دھج دکھانا۔ نظر آنا۔

جلوۂ طور۔ (ع۔ ا۔ مذ) اللہ تعالےٰ کی تجلی جو حضرت موسیٰؑ نے کوہِ طور پر دیکھی تھی۔

جلوہ کناں۔ (۱) جو جلوہ دکھا رہا ہو (۲) ظاہر۔ نمایاں۔ نورانی۔ منوّر۔

جلوہ گاہ۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) وہ جگہ جہاں جلوہ دکھایا جائے یا دیکھا جائے (۲) تماشا گاہ (۳) حجلۂ عروسی۔

جلوہ گری۔ جلوہ نمائی۔ (ع۔ ا۔ مث) (۱) نمود۔ اظہار (۲) شان و شوکت (۳) ناز نخرے (۴) ظاہر ہونے کی حالت یا کیفیت (۵) اپنے آپ کو دکھانا۔

جَلی۔ (جَ۔ لی) [ع۔ صف] (۱) روشن۔ واضح۔ ظاہر (۲) موٹا لکھا ہوا۔

جلی قلم۔ (۱) موٹا قلم۔ موٹی نوک یا چوڑے قط والا قلم۔

جَلیا۔ (جَل۔ یا) [ہ۔ ا۔ مذ] مچھلی پکڑنے والا۔ مچھیرا۔ ماہی گیر۔

جَلیبا۔ (جَ۔ لے۔ با) [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) توت۔ شہتوت (۲) بڑی جلیبی۔

جَلیبی۔ (جَ۔ لے۔ بی) [ھ۔ ا۔ مث] ایک مشہور مٹھائی۔

جَلیری۔ (جَ۔ لے۔ ری) [ہ۔ ا۔ مث] لوہا ٹھنڈا کرنے کی ناند جو لوہاروں کے پاس ہوتی ہے۔

جَلیس۔ (جَ۔ لیس) [ع۔ ا۔ مذ] ساتھی۔ رفیق۔ ساتھ اٹھنے بیٹھنے والا۔ ہم نشین۔ مصاحب۔

جَلی کٹی۔ (جَ۔ لی۔ کَ۔ ٹی) [ہ۔ ا۔ مث] طعن و تشنیع۔ ایسی گفتگو جس سے عداوت اور دشمنی ٹپکے۔

جلی کٹی باتیں۔ (ا۔ مث) ایسی باتیں جن سے حسد کی بو آئے۔ دشمنی کی باتیں۔ غصے کی باتیں (۲) طعن تشنیع۔ طنز۔

جلی کٹی پر آنا۔ جلی کٹی کرنا۔ جلی کٹی سنانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) برا بھلا کہنا۔ طعنے دینا (۲) دشمنی اور عداوت ظاہر کرنا (۳) برائیاں کرنا۔

جلی کٹی رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) دشمنی رکھنا۔ عداوت رکھنا۔ اَن بَن رکھنا۔ یا عناد رکھنا۔

جلی کٹی ہونا۔ آپس میں نوک جھونک ہونا۔ ایک دوسرے کو طعنے دینا۔

جَلیل۔ (جَ۔ لِیل) [ع۔ صف] (۱) بڑا۔ بزرگ۔ اعلیٰ۔ افضل (۲) خدائے تعالیٰ کا ایک صفاتی نام۔

جلیلُ القدر۔ (ع۔صف) بڑی شان والا۔ نہایت معزز۔
جلیلہ۔ (جَ۔لی۔لَہ) [ع۔ا۔مث] (۱) جلیل کا مونث (۲) [صف] بڑا۔ بزرگ۔ اُونچا۔

ج - م

جَم [ف۔ا۔مذ] ایران کے ایک قدیم بادشاہ "جمشید" کا مخفف۔
جَم جاہ۔ (ف۔صف) جمشید بادشاہ کے مرتبے کا بڑا سخی۔ بڑے مرتبے والا۔
جَم۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) موت کا فرشتہ۔ ملک الموت (۲) موت۔ قضا (۳) ناگوار بات یا چیز (۴) جڑواں۔ توام (۵) جمنا کا امر۔
جم جنوائی ہو کر بیٹھنا۔ (۱۔محاورہ) چمٹ جانا۔ بغیر لیے نہ ٹلنا۔
جم دُوت۔ (ہ۔ا۔مذ) ملک الموت۔ موت کا فرشتہ۔
جم دَھر۔ جم (موت) اور دھر (دھار) کا مرکب (۱) دھار یا باڑھ دار ہتھیار چھری۔ کٹار۔ خنجر (۲) ایک قسم کا رنگین کنکوا۔ ایک قسم کا بادامی کاغذ۔
جم دِیا۔ (ہ۔ا۔مذ) جم دیوتا کے نام کا چراغ جو دیوالی سے دو دن پہلے جلایا جاتا ہے۔
جم راج۔ (ہ۔ا۔مذ) پاتال کا راجہ۔
جم کا سندیسہ۔ (ہ۔ا۔مذ) موت کا پیغام۔
جم ہو جانا۔ (۱۔محاورہ) موت کی طرح نہ ٹلنا۔ پیچھا نہ چھوڑنا۔ بھوت کی طرح چمٹ جانا۔
جَماد۔ (جَ۔ماد) [ع۔ا۔مذ] (۱) جس چیز میں بڑھنے کی قوت نہ ہو۔ بے جان چیز (۲) پتھر۔ معدنی۔
جمادات۔ (جَ۔ما۔دات) [ع۔ا۔مذ] جماد کی جمع۔ بے جان چیزیں، جیسے دھات۔ پتھر۔ پہاڑ وغیرہ۔
جمادی الآخرۃ۔ جمادی الاُخریٰ۔ (جُ۔ما۔دَل۔آ۔خِ۔رہ۔ جُ۔ما۔دل۔اُخ۔را) [ع۔ا۔مذ] اسلامی سال کا چھٹا مہینہ۔
جمادی الاُولیٰ۔ (جُ۔ما۔دَل۔اُو۔لا) [ع۔ا۔مذ] اسلامی سال کا پانچواں مہینہ۔
جِمار۔ (جِ۔مار) [ع۔ا۔مذ] وہ سنگ ریزے جو حاجی لوگ حج کے مناسک ادا کرتے وقت پھینکتے ہیں۔
جِماع۔ (جِ۔ماع) [ع۔ا۔مذ] مرد کا عورت سے صحبت کرنا۔ ہم بستر ہونا۔ مباشرت۔ مجامعت۔
جَماعت۔ (جَ۔ما۔عَت) [ع۔ا۔مث] (۱) پارٹی۔ گروہ۔ جتھا۔ ٹولی۔ تنظیم (۲) سوسائٹی۔ سبھا۔ مجلس (۳) سلسلہ۔ زمرہ۔ پرا (۴) فرقہ۔ فریق (۵) کلاس (۶) صفِ نماز (۷) ہجوم۔ بھیڑ۔ انبوہ۔
جماعت سے کرامت ہے۔ (مثل) (۱) اتفاق میں برکت ہے۔ (۲) جتنے رفیق زیادہ ہوں اتنا ہی زیادہ رعب رہتا ہے۔
جماعت کھڑی ہو جانا۔ ہونا۔ (۱۔محاورہ) نمازیوں کا امام کے پیچھے صف باندھ کر نماز شروع کر دینا۔
جماعت میں بیٹھنا۔ (۱۔محاورہ) اسکول میں تعلیم پانے والے بچوں کا درجے میں بیٹھ کر پڑھنا۔
جُماگی۔ جُمعگی۔ (جُ۔ما۔گی۔ جُ۔مع۔گی) [اُر۔ا۔مث] بچوں کا جمعہ کے دن کا خرچ۔ (۲) اُستاد کا نذرانہ جو بچے جمعہ کو ادا کرتے تھے۔
جَمال۔ (جَ۔مال) [ع۔ا۔مذ] حسن۔ جوبن۔ رُوپ۔ خوبصورتی۔
جَمال گوٹا۔ (جَ۔مال۔گو۔ٹا) [ہ۔ا۔مذ] ایک گرم اور خشک پھل جو دست آور ہوتا ہے۔
جَمالی۔ (جَ۔ما۔لی) [ع۔صف] (۱) شانِ رحمت کی تجلی (۲) وہ اسم جو جلالی نہ ہو۔ (۳) ایک قسم کا سردا یا خربوزہ (۴) عالموں اور صوفیوں کی اصطلاح میں نباتات جیسے سبزی وغیرہ۔ جمع:۔ جمالیات۔
جمالیات۔ (ع۔ا۔مذ) فلسفہ کی وہ شاخ جس میں حسن اور اس کے لوازم سے بحث کی جاتی ہے (۲) حسن شناسی (۳) فنونِ لطیفہ۔ (انگ) (Aesthetics)
جَمانا۔ (جَ۔ما۔نا) [ہ۔مص] (۱) مائع یا سیّال چیز کو ٹھوس کرنا۔ منجمد کرنا۔ (۲) پیوست کرنا۔ جوڑنا (۳) ڈھنگ سے رکھنا یا لگانا (۴) قائم کرنا (۵) دھرنا۔ رکھنا (۶) اکٹھا کرنا (۷) انبار کرنا (۸) شروع کرنا (۹) بنیاد مضبوط کرنا۔ (۱۰) ٹھاننا (۱۱) مارنا (۱۲) گاڑنا (۱۳) رسوخ پیدا کرنا (۱۴) رَوادار رکھنا (۱۵) آمادہ کرنا (۱۶) ذہن نشین کرنا (۱۷) مشق کرنا (۱۸) ہونٹوں پر مسّی لگانا۔
جِمانا۔ (جِ۔ما۔نا) [ہ۔مص] کھانا کھلانا۔ ضیافت کرنا۔
جما ہوا۔ (۱۔محاورہ) بستہ۔ منجمد (۲) کھڑا ہوا۔ غیر متحرک۔
جماوٹ۔ (جَ۔ما۔وَٹ) [ہ۔ا۔مث] (۱) جمنا۔ انجماد (۲) مسّی کا جمنا۔
جماہنا۔ (جَ۔ماہ۔نا) [ہ۔مص] جماہی لینا۔
جماہی۔ جمائی۔ (جَ۔ما۔ہی۔ جَ۔ما۔ای) [ہ۔ا۔مث] انگڑائی۔ جسم میں ذرا تناؤ آکر منہ کا کھل جانا۔
جماؤ۔ (جَ۔ما۔او) [ہ۔ا۔مذ] (۱) جمنے کی خاصیت۔ جمنے کی حالت یا کیفیت۔ انجماد (۲) ٹھہراؤ۔ قیام (۳) بھیڑ۔ ہجوم (۴) پختگی۔ پکنے پر آنے کی حالت (۵) لیس۔ چیپ۔
جماؤُ۔ (جَ۔ما۔اُو) [ہ۔صف] (۱) جمنے کے قابل (۲) مضبوط۔ پکا۔ پختہ۔ پائدار۔
جَمبُو۔ (جَم۔بُو) [س۔ا۔مذ و مث] (۱) جامن کا درخت (۲) جامن کا پھل (۳) [ہ۔مذکر] گیدڑ۔ بڑا۔
جمبوری۔ (Jamboree)۔ (جَم۔بو۔ری) [انگ۔ا۔مث] جشن۔ رنگ رلیاں۔
جم بیٹھنا۔ (ہ۔مص) پیوست ہو جانا۔ گڑ جانا۔
جمبیری۔ (جَم۔بے۔ری) [ہ۔ا۔مذ] ایک قسم کا نیبو یا لیموں۔
جمپ۔ (Jump) [انگ۔ا۔مونث] کُجست۔ چھلانگ۔
جمپر۔ (Jumper) (جَم۔پَر) [انگ۔ا۔مث] (۱) عورتوں کی ڈھیلی

ڈھالی کُرتی (۲) کریچ کی ڈھیلی ڈھالی کُرتی جو ملّاح پہنتے ہیں۔
جَم جانا ۔ [ہ ۔مص] دیر لگا دینا۔
جَم جَم ۔ [ہ ۔صف] (۱) سدا ۔ ہمیشہ ۔ لگاتار ۔ نِت (مث) (۲) خدا مبارک کرے۔ (۳) خدا ایسا ہی کرے ۔ خدا کرے روز ایسا ہوتا رہے ۔
جِمخانہ ۔ (Gymkhana) ۔ (جِم ۔ خا ۔ نَہ) [انگ ۔ ا ۔ مذ] کھیل اور تفریح کی جگہ ۔ گیند خانہ ۔ کلب ۔
جَمرَہ ۔ (جَم ۔ رَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) حج کے دوران میں کنکری مارنا (۲) آگ کی چنگاری ۔ (۳) آتشک ۔ جمع : جَمَرَ ۔
جَمشَید ۔ (جَم ۔ شید) [ف ۔ ا ۔ مذ] ایران کا ایک مشہور بادشاہ ۔ کہتے ہیں کہ اس نے ایک ایسا پیالہ (جامِ جَم) بنوایا تھا جس میں ساری دنیا کے حالات نظر آتے تھے ۔
جَمع ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ و مث) (۱) کُل ۔ تمام ۔ اکٹھا ۔ سب ۔ سارا ۔ جُملہ (۲) میزان ۔ چند رقموں کا مجموعہ (۳) اسم واحد کی جمع (۴) گروہ ۔ جماعت ۔ (۵) [جمع] اصل سرمایہ ۔ پونجی ۔ مال ۔ نقدی ۔ جما جتھا (۶) لاگت ۔ خرچہ (۷) محصولات ۔ پیداوار ۔ آمدنی (۸) مالگذاری (۹) حساب کتاب کے رجسٹر کا وہ صفحہ جس میں آمدنی کی رقم درج کی جاتی ہے (۱۰) ریاضی کے تین بنیادی قاعدوں جمع ۔ تفریق ۔ تقسیم میں سے ایک قاعدہ ۔ (جمع) (۱۱) ڈھیر ۔ انبار (۱۲) گودام ۔ خزانہ (۱۳) شاعری کی ایک صنعت جس سے شاعر ہم وصف چیزوں کو یکجا جمع کر دے ۔
جمعُ الجَمع ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) کسی لفظ کی دُہری جمع جیسے رقم کی جمع رقوم اور رقوم کی جمع رقومات ۔
جمع بندی ۔ (۱) لگان کا حساب کتاب ۔ فردِ لگان (۲) زمین کی آمدنی یا پیداوار (۳) سرکاری مال گذاری (۴) مال گذاری کا بندوبست ۔ تقسیم جمع ۔ نکاسی (۵) تخمینہ مال گذاری یا لگان ۔
جمع بندی کرنا ۔ زمین کی پیداوار یا آمدنی کی سرکاری طور پر تشخیص کرنا ۔
جمع بھرنا ۔ (ا ۔ مذ) مال گذاری کی رقم سرکاری خزانے میں داخل کرنا ۔
جمع خرچ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) آمدنی اور اخراجات (۲) آمد و خرچ کا حساب کتاب ۔
جمع صدر ۔ (ا ۔ مذ) وہ مال گذاری جو مالکان سرکار سے براہ راست مقرر کریں ۔
جمع ضِدّین ۔ (ع ۔ ا ۔ صف) دو ایسی چیزوں کا ایک جگہ جمع ہو جانا جو ایک دوسرے کی ضِد ہوں ۔
جمع کرنا ۔ جمع ہونا ۔ (مص ۔ مرکب) (۱) جوڑنا ۔ سمیٹنا ۔ اکٹھا کرنا ۔ ڈھیر کرنا ۔ اُگاہی کرنا (۲) ذخیرہ کرنا ۔ بھرتی کرنا (۴) رقم جوڑنا ۔ میزان کرنا ۔ (۵) فردِ حساب میں وصولی درج کرنا ۔ بہی پہ چڑھانا (۶) لگان کی رقم سرکاری خزانے میں داخل کرنا (۷) سپرد کرنا ۔ حوالے کرنا ۔ تحویل میں دینا ۔
جمع کُل ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) تمام ۔ ساری ۔
جمع کے ڈبو آنکھیں کھولو ۔ (امثل) ایسے موقعے پر بولتے ہیں جب کسی ایسے شخص کو غفلت سے جگانا ہو جو کسی عیار آدمی کے ہاتھوں لٹ کر اپنی ساری پونجی گنوا بیٹھا ہو ۔
جمع لگے سرکار کی اور مرزا کھیلیں پھاگ ۔ (امثل) کوئی شخص بددیانتی کر کے یا اوروں کے سرمائے پر عیش کر رہا ہو تو اس کے بارے میں یہ مثل کہتے ہیں ۔
جمع مرکّب ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) رقموں کی جمع ۔ اوزان ۔ پیمائش کی جمع ۔
جمع والا ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) دولت مند ۔ امیر جس کے پاس دولت ہو ۔ سرمایہ دار ۔
جمع ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) اطمینان ہونا ۔ (۲) دیکھو جمع کرنا ۔
جَمعدار ۔ (جَ ۔ مَعْ ۔ دار) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) (مزدوروں) گروہ سے کام لینے والا (۲) ایک فوجی عہدہ (۳) پولیس کا ہیڈ کانسٹیبل ، آب کاری کے محکمے کا کانسٹیبل (۴) بہشتی ۔ ماشکی (۵) بھنگی یا خاکروب اور ان کا نگران افسر ۔
جمعداری ۔ (جَ ۔ مَعْ ۔ دا ۔ ری) [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) جمع دار کا کام (۲) جمعداری کا عہدہ ۔
جُمعرات ۔ (جُ ۔ مُعْ ۔ رات) [اُر ۔ ا ۔ مث] جمعہ سے ایک دن پہلے کا روز ۔ پنجشنبہ ۔
جُمعراتی سیّد ۔ (جُ ۔ مُعْ ۔ را ۔ تی ۔ سی ۔ یَد) [اُر ۔ ا ۔ مذ] وہ شخص جو جمعرات کو پیدا ہونے کے سبب اپنے آپ کو سیّد کہے ۔
جُمعہ ۔ (جُ ۔ مُ ۔ عَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) جمعرات کے بعد کا دن ۔ یوم آدینہ شکروار (۲) جمعے کی نماز ۔ اُردو میں م ساکن ۔
جمعہ جمعہ آٹھ دن (روز) کی پیدائش ۔ (امثل) اُس موقع پہ کہتے ہیں جب کوئی چھوٹی عمر کا چالاکی یا گستاخی کرے ۔
جمعہ چھوڑ سنیچر نہلائے ۔ اُس کا سنیچر کبھی نہ جائے ۔ (امثل) جو آدمی جمعے کے مبارک دن کے بجائے ہفتے (سنیچر) کے روز نہلائے اس پر سے نحوست یا بدنصیبی (سنیچر) کا پھیرہ کبھی نہیں ٹلتا ۔
جمعے کو نکاح ، ہفتے کو طلاق ۔ (امثل) اس وقت بولتے ہیں جب کوئی کام شروع ہونے کے بعد بہت جلد جھگڑا یا فساد ہو جائے ۔
جَمعیّت ۔ (جَم ۔ عی ۔ یَت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) جماعت ۔ مجمع ۔ گروہ ۔ انبوہ ۔ (۲) فوج ۔ لشکر ۔ سپاہ (۳) اکٹھا ہونا (۴) اطمینان ۔ تسکین ۔
جمعیّت اکٹھا کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) لشکر جمع کرنا (۲) بہت سے آدمیوں کو اپنے ساتھ ملانا (۳) لوگوں کو جمع کر لینا ۔
جمعیّت خاطر ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) تسلی ۔ تشفی ۔ اطمینانِ دل ۔ بے فکری ۔ دل جمعی ۔
جَمِّ غَفیر ۔ (جَم ۔ مِ ۔ غَ ۔ فیر) [ع ۔ ا ۔ مذ] زبردست ہجوم ۔ بڑی بھاری بھیڑ ۔
جَم کر لڑنا ۔ (جَم ۔ کَر ۔ لَڑ ۔ نا) [ہ ۔ مص] لڑائی میں قدم پیچھے نہ ہٹانا ۔
جَم گھٹ ۔ جم گھٹا ۔ (جَم ۔ گھَٹ ۔ جَم ۔ گھَٹا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) انبوہ ۔ ہجوم ۔

کثیر مجمع ۔ بہت بڑا ہجوم ۔ بھیڑ بھڑ ۔ اژدحام ۔ (۲) ہندوؤں کے تہوار دیوالی کی آخری رات (۳) دیوالی کی رات کو جواریوں کا ہجوم ۔

جُمَل ۔ (جَ ۔ مَل) [ع ۔ ا ۔ مذکر] اُونٹ ۔ شُتر ۔ ناقہ ۔

جُمَّل ۔ (حسابِ جُمَّل) (جُ ۔ مَّل) [ع ۔ ا ۔ مذ] ابجد کے عددوں کا حساب ۔ حسابِ ابجد ۔

جُمْلگی ۔ (جُم ۔ لَ ۔ گی) [ف ۔ ا ۔ مث] تمامیت ۔ عمومیت ۔ پُورا کا پُورا ہونے کی حالت [صفت] سب ۔ کل ۔ تمام ۔ مجموع ۔

جُملَہ ۔ (جُم ۔ لَہ) [ع ۔ صفت ۔ و ۔ ا ۔ مذ] (۱) تمام ۔ سب ۔ کُل (۲) کلموں کا مجموعہ ۔ فقرہ جو مطلب ادا کرے ۔ جملہ کی مشہور قسمیں : جُملہ اسمیہ ۔ جُملہ انشائیہ ۔ جملہ خبریہ ۔ جملہ شرطیہ ۔ صفتیہ ۔ فعلیہ ۔ جملہ مستانفہ ۔ معترضہ ۔ معطوفہ ۔ مُعَلِّلَہ ۔

جُملۂ مُعترضہ (۱) وہ زائد فقرہ یا بات جسے ہٹا دینے سے مطلب میں کوئی فرق نہ آئے ۔ ابھی بات پوری نہ ہوئی ہو کہ دوسرا جُملہ درمیان میں بول دیا جائے اور وہ جملہ ایسا ہو کہ نہ بولیں تو بھی کلام میں خلل نہ پڑے ۔

جَمَن ۔ (جَ ۔ مَن) [ھ ۔ ا ۔ مذ] وہ ترشی جس سے دہی جماتے ہیں ۔

جَمنا ۔ (جَم ۔ نا) [ھ ۔ مص] (۱) سیال چیز کا ٹھوس بن جانا ۔ منجمد ہونا ۔ بستہ ہونا ۔ (۲) قائم ہونا یا ٹھیرنا (۳) چپکنا ۔ چسپاں ہونا (۴) جگہ پکڑ لینا (۵) مضبوط ہونا ۔ جڑ پکڑنا (۶) اٹل ہونا ۔ ڈٹنا ۔ اڑنا ۔ ایک ہی جگہ کھڑا ہو جانا ۔ (۷) قائم ہونا ۔ ٹکنا (۸) ٹھیک آنا (۹) تہ نشین ہونا (۱۰) لگنا ۔ پڑنا (۱۱) ذہن نشین ہونا (۱۲) دل پر اثر ہونا (۱۳) مشق ہونا ۔ رواں ہونا (۱۴) انبوہ رہنا ۔ اژدحام رہنا (۱۵) یقین ہو جانا (۱۶) (ا ۔ مث) ہندوستان کا ایک مشہور دریا ۔

جِمناسٹک ۔ ((Gymnastic)) ۔ (جِم ۔ ناس ۔ ٹِک) [انگ ۔ ا ۔ مذ] ورزش ۔ ورزشی کرتب ۔ ورزش سے متعلق ۔

جِمنازیَم ۔ (Gymnasium) ۔ جِم ۔ نا ۔ زِ ۔ یَم) [انگ ۔ ا ۔ مذ] ۔ جمناسٹک گھر ۔ ورزش گھر ۔ ورزش گاہ ۔

جَموٹ ۔ (جَ ۔ موٹ) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) کنوئیں کی بنیاد (۲) کنوئیں کی بنیاد رکھنے کی رسم ۔

جُمُود ۔ (جَ ۔ مُود) [ع ۔ مص] (۱) جم جانا (۲) کام رُک جانا ۔ تعطّل ۔ جبری التوار ۔

جَموگ دار ۔ (جَ ۔ موگ ۔ دار) [ہ ۔ ا ۔ مذ] قرقی کا پیادہ ۔

جَموگا ۔ (جَ ۔ مُو ۔ گا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) مرگی (۲) بچوں کی ایک بیماری ۔

جُمہور ۔ (جُم ۔ ہُور) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) پبلک ۔ عوام ۔ آدمیوں کا بہت بڑا گروہ ۔ باشندگانِ ملک (۲) ریت کا ڈھیر ۔

جمہوری ۔ (جُم ۔ ہُو ۔ رِی) (ع ۔ صفت) جمہور کی ۔ جس کا تعلق جمہور سے ہو ۔ عوامی ۔

جمہوری ریاست ۔ جمہوری حکومت ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) وہ ملک جس میں عوام کے چُنے ہوئے نمائندوں کی حکومت ہو ۔

جمہوریّت ۔ (جُم ۔ ہُو ۔ رِی ۔ یَت) [ع ۔ ا ۔ مث] وہ نظامِ حکومت جس میں عوام کے چُنے ہوئے نمائندوں کی اکثریت رکھنے والی سیاسی جماعت حکومت چلاتی ہے اور عوام کے سامنے جواب دِہ ہوتی ہے ۔ (انگ) ((Democracy))

جمہوریہ ۔ (ع ۔ صفت) جمہوری حکومت (انگ) ((Republik))

جَم ہی جَم ۔ جَمی جَم ۔ (ہ ۔ صفت) (۱) ہہنات سے ۔ کثرت سے (۲) نہیں کچھ نہیں (۳) مرحبا ۔ خدا رکھے (۴) ناگفتہ بہ ۔

جَمیع ۔ (جَ ۔ میع) [ع ۔ صفت] سب ۔ تمام ۔ کُل ۔

جَمیل ۔ (جَ ۔ میل) [ع ۔ صفت] حسین ۔ خوبصورت ۔ سُندر ۔ شکیل ۔

جَمیلہ ۔ (جَ ۔ مِی ۔ لَہ) [ع ۔ صفت] جمیل کا مونث ۔ خوبصورت ۔ حسین ۔ سندر ۔ عورت ۔ اچھی صورت والی ۔

ج - ن

جِن ۔ [ھ ۔ ض] (۱) جس کی جمع (۲) واحد کے لیے بطور تعظیم استعمال ہوتا ہے ۔

جن پائیں پنہی نہیں ، اُنہیں دیت گج راج ! بکھ دینے بیکھا ملے ، صاحب گریب نواج ۔ (مثل) جن کے پاؤں میں جُوتی نہیں ہوتی اُنہیں خدا ہاتھی دیتا ہے اور جن انسانوں کو زہر دیا جاتا ہے اُنہیں دولت اور حشمت مل جاتی ہے ۔ خدا جسے چاہے دے ۔

جن جائی اُنہیں لجائی ۔ (مثل) جن سے پیدا ہوئی اُن کو شرمندہ کیا ۔ ایسی لڑکی کے لیے کہتے ہیں جو ماں باپ کو رسوا کرے ۔

جن ڈھونڈا اُن پایا ۔ (ا ۔ محاورہ) جس نے محنت کی اُسے کامیابی حاصل ہوئی ۔

جن کا بیڑا اُن کا کھیڑا ۔ (ا ۔ محاورہ) جن کا کنبہ قبیلہ بڑا ہوگا ان ہی کا لوگوں پر رُعب ہوگا ۔

جن کو چاؤ (لاڈ) گھنیرے اُن کو دُکھ بہتیرے ۔ (مثل) جو لاڈ پیار سے پالے جاتے ہیں ان کو بہت زیادہ تکلیفیں اُٹھانی پڑتی ہیں ۔

جن کے بھاگ اُن کے سُہاگ ۔ (۱) وہی عورتیں سہاگن رہ کر راحت و آرام سے بسر کرتی ہیں جن کا مقدر اچھا ہو (۲) آرام خوش نصیبوں ہی کو ملا کرتا ہے ۔

جن گلیوں میں پھُول بکھیرے ، اُن میں دُھول کیا بکھیروں ۔ (مثل) جن لوگوں سے دوستی اور مروّت ہوتی ہے اب اُن سے لڑنے جھگڑنے کو جی نہیں چاہتا ۔

جن مُولوں آئی اُن مُولوں گئی ۔ (مثل) مُفت یا چوری یا لُوٹ کا مال چوری ہوتا ہے یا لُٹ جاتا ہے تو کہتے ہیں ۔ مفت کا مال مفت یُونہی گیا ۔

جِنّ ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) ایک پوشیدہ مخلوق جو مسلمانوں کے عقیدے کے

مطابق آگ سے پیدا کی گئی ہے (۲) بھوت پریت۔ دیو۔ آسیب (۳) رُوح۔ ہمزاد (۴) غصّہ۔ جلال۔ قہر [صف] (۵) ضدّی۔ سرکش۔ (۶) مضبوط۔ سخت۔ جفاکش۔ عام انسانوں سے زیادہ کام کرنے والا (۷) ثابت قدم (۸) شہ زور۔ سرکش۔

جن اُتار دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی پر جن آیا ہوا ہو تو اسے بھگا دینا۔ آسیب دُور کرنا (۲) غصّہ دُور کرنا (۳) سیدھا کر دینا۔ مرمّت کرنا۔

جن اُتارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جن یا آسیب دُور کرنے کا عمل پڑھنا (۲) ٹیڑھے یا سرکش آدمی کو ٹھیک کرنا۔

جن چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) آسیب کا اثر ہونا (۲) غصہ چڑھنا۔ طیش آنا (۳) چڑ ہونا۔ ضد ہونا۔ ہٹ پر آجانا۔ کج کرنا (۴) سودا ہونا۔ خبط ہونا

جن سوار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غصّہ ہونا (۲) آسیب ہونا (۳) دھُن یا خبط ہونا۔

جن شیشے میں اُتارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جن کو قابو کرنا (۲) ضدی یا سرکش آدمی کو قابو کر لینا

جن کا سایہ۔ (ا۔ مذ) جن کا اثر۔ جن کا سر پہ سوار ہونا۔ جن آنا۔ آسیب ہونا۔

جِن۔ (Gin) [انگ۔ ا۔ مث] ایک تیز سفید رنگ کی شراب جو اناج سے کشید کی جاتی ہے۔

جَنا۔ (جَ۔ نا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) آدمی۔ شخص۔ متنفّس۔ فرد (۲) [صف] پیدا شدہ۔

جَناب۔ (جَ۔ ناب) [ع۔ ا۔ مذ] [مث] (۱) حضرت۔ حضور۔ قبلہ (۲) آپ۔ صاحب۔ خود بدولت۔ خداوند (۳) درگاہ۔ آستانہ

جنابِ اقدس۔ (ع۔ ا۔ صف) عالی جناب۔ حضورِ پاک۔

جنابِ عالی۔ (ع۔ ا۔ صف) حضورِ اعلیٰ۔ عالی جناب۔ حضرت سلامت۔

جنابت۔ (جَ۔ نا۔ بَت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) ناپاکی۔ نجاست۔ آلُودگی (۲) خصوصاً وہ ناپاکی جو مرد عورت کے صحبت کرنے یا احتلام سے ہو۔

جِنّات۔ (جِن۔ نات) [ع۔ ا۔ مذ] جنّ کی جمع۔

جِنّاتی۔ (جِن۔ نا۔ تی) [ع۔ ف۔ صف] جنّات سے منسوب۔

جنّاتی زبان۔ ایسی زبان جو سمجھ میں نہ آئے۔

جَناح۔ (جَ۔ ناح) [ع۔ ا۔ مذ] بازو۔ پَر۔ پنکھ۔ جمع:۔ اَجنحہ۔

جُناح۔ (ع۔ ا۔ مذ) گناہ۔

جَنازہ۔ (جَ۔ نا۔ زہ) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) لاش۔ مُردہ جسم (۲) تابُوت۔

جنازہ دیکھے۔ (ا۔ قسم) اپنی جان کی قسم دینا۔

جنازہ رواں۔ (ع۔ ا۔ مذ) گھوڑا۔ گھوڑے کی سواری۔

جنازہ نکلے۔ (بددُعا) مرے۔ مرجائے۔

جِناں۔ (جِ۔ ناں) [ع۔ ا۔ مث] جنّت کی جمع۔ بہشتیں۔

جَنانا۔ جَنوانا۔ (جَ۔ نا۔ نا۔ جَن۔ وا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) بچّہ عورت کے پیٹ سے باہر نکالنا۔ دائی یا جنوائی کا کام کرنا۔

جَناور۔ (جَ۔ نا۔ وَر) [ہ۔ مذ] جانور۔ حیوان۔

جَنائی۔ (جَ۔ نا۔ ای) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) بچہ جنانے کی اُجرت (۲) بچّہ جنانے والی۔ دائی یا قابلہ وغیرہ۔

جَنب۔ (ع۔ ا۔ مث) پہلو۔ پسلی۔ طرف (۲) ملک کا ایک حصّہ۔

جُنُب۔ (ع۔ ا۔ مذ) وہ آدمی جسے جماع یا احتلام کی وجہ سے غسل کی حاجت ہو۔

جُنباں۔ (جُم۔ باں) [ف۔ صف] ہلتا ہوا۔ لرزاں۔

جُنبش۔ (جُم۔ بش) [ف۔ ا۔ مث] حرکت۔ گردش۔ ہلنا۔ جُلنا۔

جَنبہ۔ (جَم۔ بہ) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) حمایت۔ طرفداری۔ پناہ۔ (۲) طرف۔ پہلو۔

جنبہ داری۔ (ع۔ ا۔ مث) طرفداری۔ حمایت۔ پُشتی لینا۔

جَنّت۔ (جَن۔ نَت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) باغ (۲) بہشت۔ سورگ۔

جنّت آشیانی۔ جنّت مکانی۔ (ع۔ ا۔ صف) جس کو جنّت میں جگہ دی گئی۔ مرحوم۔

جنّت الحُمقا۔ (ع۔ ا۔ مث) خیالی جنّت۔ قیاسی خوشی۔ (انگ (Foots Paradise)) احمقوں کی جنّت۔

جنّت الماوےٰ۔ (ع۔ ا۔ مث) آرام کا باغ۔ بہشت۔

جنّت شدّاد۔ وہ جنّت جو بابل کے بادشاہ شدّاد نے بنوائی تھی۔

جنّت عدن۔ (ع۔ ا۔ مث) وہ باغ جنّت جس میں حضرت آدم علیہ السلام کو شجرِ ممنوعہ کا پھل کھانے سے پہلے رکھا گیا تھا۔

جنّت کی کھڑکی کھُلنا۔ (ا۔ محاورہ) ٹھنڈی ہوا کے جھونکے آنا۔

جنّت کی ہوا آنا۔ (ا۔ محاورہ) ٹھنڈی ٹھنڈی خوشگوار ہوا آنا۔

جنّت نشان۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) (۱) آنجہانی (۲) مرحوم (۳) جنّت جیسا دلکش۔

جَنتا۔ (س۔ ا۔ مث) گروہ۔ بہت سے آدمی۔ مجمع۔ بھیڑ (۲) فرقہ۔ (۳) قوم۔ (۴) انسان۔

جَنّتی۔ (جَن۔ نَ۔ تی) [ع۔ صف] جنّت سے منسوب (۱) جنّت میں جانے والا (۲) مرحوم (۳) سیدھا۔ بھولا (۴) بہرا۔

جَنتَر۔ (جَن۔ تَر) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) آلہ۔ اوزار۔ آلہ جرِّ ثقیل (۲) ایک قسم کا باجہ (۳) تعویذ گنڈا۔ جادو ٹونا۔ نقش (۳) روغن اور عرق نکالنے کا برتن (۴) رصدگاہ (۵) علم نجوم کا کوئی نقشہ (۶) دھوپ گھڑی۔

جَنتر مَنتر۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) بازی گری۔ شعبدہ بازی (۲) مکاری۔ فریب کاری (۳) ٹوٹکا (۴) رصدگاہ۔

جَنتری۔ (جَن۔ تَ۔ رِی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) تقویم (۲) لوہے کی سوراخ دار پلیٹ جس میں سونے یا چاندی کے تار ڈال کر انہیں لمبا کرتے ہیں (۳) وہ کتاب جس میں نجومی ستاروں کی گردش کا سالانہ حال تاریخ وار درج کرتے ہیں۔

جنتری میں کھینچنا۔ جنتری نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سونے یا چاندی کے تار کا جنتری میں کھینچنا (۲) کسی آدمی کے کس بل نکل جانا۔ سیدھا ہو جانا۔

جَنتُو۔ (جَن۔ تُو) [س۔ ا۔ مذ] (۱) جانور۔ حیوان (۲) رینگنے والے۔ کیڑے مکوڑے۔ حشرات الارض۔

جَنّتی۔ (جَن۔ نَ۔ تی) (ع۔ ا۔ صف) بہشت میں رہنے والا۔

جنٹلمین۔ ((Gentleman) جَن۔ ٹَل۔ مَین) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) شریف آدمی۔ باوقار شہری (۲) مغرب زدہ انسان۔

جَنجال۔ (جَن۔ جال) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) وبال۔ آفت۔ مصیبت۔ بلا (۲) بکھیڑا۔ پریشانی (۳) مشکل۔ دشواری (۴) حیرانی پریشانی (۵) وہ آدمی یا بات جس سے تکلیف ہو (۶) بوجھ۔ گلے کا ہار (۷) پاؤں کی بیڑی۔

جنجال میں پڑنا۔ جنجال میں پھنسنا۔ (۱) مصیبت میں پڑنا (۲) کسی جھگڑے میں اُلجھ جانا۔

جنجال ہو کر چمٹنا۔ (ا۔ محاورہ) بُری طرح پیچھے پڑنا۔

جَنجالی۔ (جَن۔ جا۔ لی) [ہ۔ صف] جھگڑالو۔ مصیبت ڈالنے والا۔

جنجر۔ ((Ginger) جِن۔ جَر) [انگ۔ ا۔ مث] ادرک۔

جَنچنا۔ (جَنچ۔ نا) [ہ۔ مص] دیکھیے جچنا۔

جَندا۔ جَندرا۔ (جَن۔ دا۔ جَن۔ دَ۔ را) [ہ۔ ا۔ مذ] گھاس وغیرہ اکٹھی کرنے کا آلہ جس سے آبپاشی کے دوران مٹی اکٹھی کر کے کیاریاں بناتے ہیں۔ (۲) قفل۔ تالا۔

جند بید ستر۔ (ع۔ ا۔ مذ) خُصیہ اود بلاؤ جو ادویات میں استعمال ہوتے ہیں۔

جندرے ڈھیلے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سُست ہو جانا۔ کاہل ہو جانا۔ اعضائے جسمانی کا ڈھیلا پڑ جانا (۲) چُستی یا پھُرتی نہ رہنا۔

جِندڑی۔ (جِند۔ ڑی) [ہ۔ ا۔ مث] زندگی۔ جان کی تصغیر۔

جندڑی گنوانا۔ (ا۔ محاورہ) جان کھونا۔ (۲) عاشق ہونا۔

جُنڈ۔ [ہ۔ ا۔ مذ] ایک جنگلی درخت جس کی لکڑی جلانے کے کام آتی ہے۔

جنرل۔ ((General) جَن۔ رَل) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) سب سے بڑا فوجی افسر۔ فوج کا کمانڈر (۲) عام (۳) بڑا۔

جنرل پوسٹ آفس ((General Post Office) بڑا ڈاکخانہ۔ مرکزی ڈاک خانہ۔

جنرل مرچنٹ۔ ((General Merchant) ایسا سوداگر یا دوکاندار جس کے ہاں استعمال کی ہر چیز ملتی ہو۔

جنریٹر۔ ((Generator) جَن۔ رَے۔ ٹَر) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) پیدا کرنے والا (۲) گیس۔ بجلی وغیرہ پیدا کرنے والی مشین۔

جِنس۔ (ع۔ ا۔ مث) (۱) ذات۔ نوع۔ صنف۔ جماعت (۲) چیز۔ شے (۳) اسباب۔ سودا (۴) سامان۔ اثاثہ یا اشیائے منقولہ (۵) پیداوار۔ اناج۔ غلّہ (۶) نسل (۷) علم قواعد میں تذکیر و تانیث (۸) منطق فلسفے میں جس کے تحت چند نوعیں (انواع) ہوں۔ نوع وہ جس کے تحت اصناف ہوں۔ صنف وہ جس کے تحت افراد ہوں۔ مثلاً حیوان جنس ہے اور انسان نوع۔ جیسے ہندی۔ جاپانی۔ چینی۔

جنس خانہ۔ (ع۔ ا۔ مذ) گودام۔ ڈپو۔

جنس وار۔ (ع۔ ف۔ صف) (۱) قسم یا نوع کے مطابق۔ قسموں کو سامنے رکھ کر فصلوں کی تقسیم (۲) وہ نقشہ جو پٹواری لوگ کاشتہ جنس کی اقسام کے متعلق تحصیل دار کو پیش کرتے ہیں۔

جِنسی۔ (جِن۔ سی) [صف] (۱) جنس کے متعلق (۲) مرد عورت کے باہمی جسمانی تعلق کے بارے میں۔

جنسی امراض۔ (ع۔ ا۔ مذ) وہ بیماریاں جن کا تعلق مرد یا عورت کے جنسی افعال سے ہے۔

جِنسیات۔ (جِن۔ س۔ یات) [ع۔ ا۔ مث] وہ علم جس میں مرد عورت کے جسمانی تعلق کی شرح کی جاتی ہے۔ شہوت یا اعضائے تولید کا علم۔

جنسیت۔ (جِن۔ سی۔ یت) [ع۔ ا۔ مذ] یکسانیت۔ ہم جنس ہونا۔ ایک میل کے ہونا۔

جَنکشن۔ ((Junction) جَنگ۔ شَن) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) ملنے کی جگہ (۲) ایسا ریلوے سٹیشن جہاں دو سے زیادہ لائنیں آ کر ملتی ہوں۔

جُنگ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) ایک جلد جس میں کئی کتابیں ہوں (۲) کتابوں کا پشتارہ۔ مٹھا (۳) بڑی بیاض (۴) [مث] جوش۔ دُھن (۵) بہی کھاتہ۔

جَنگ۔ (ف۔ ا۔ مث) لڑائی۔ معرکہ (۲) دشمنی۔ بیر۔ کینہ۔ عداوت۔

جنگ آزمودہ۔ (ف۔ صف) جس کو جنگ کا تجربہ ہو۔ جو جنگ میں شریک ہو چکا ہو۔ لڑائی کے طور طریق سے واقف۔ بہادر۔ دلیر۔

جنگ آور۔ (ف۔ صف) (۱) شجاع۔ دلیر۔ بہادر۔ لڑائی کرنے والا۔

جنگ جُو۔ (ف۔ صف) لڑاکا۔ لڑائی کے بہانے ڈھونڈنے والا۔ جھگڑالو۔

جنگ جُوئی۔ (ف۔ ا۔ مث) لڑائی جھگڑے کی عادت (۲) لڑنے کے بہانے ڈھونڈھنے کا چسکا

جنگ زرگری۔ (ف۔ ا۔ مث) مصنوعی لڑائی۔ دکھاوے کی لڑائی۔

جنگ سَر کرنا۔ (ا۔ محاورہ) لڑائی پر فتح پانا۔

جنگ گاہ (جنگاہ) [ف۔ ا۔ مث] میدانِ جنگ۔ لڑائی کا میدان۔

جنگ مغلوبہ۔ (ف۔ ع۔ ا۔ مث) (۱) دست بدست جنگ (۲) انبوہ کی لڑائی۔ شکست کے یقین ہو جانے پر بے جگری بہادری سے لڑنا۔

جنگ وجدال۔ جنگ وجدل۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) لڑائی۔ معرکہ۔ مارکٹائی (۲) جھگڑا۔ فساد۔

جَنگل۔ (جَن۔ گَل) [س۔ ا۔ مذ] (۱) درختوں کی کثرت کا مقام۔ درختوں کی افراط (۳) صحرا۔ میدان۔ جھاڑی۔ ریگستان (۴) بنجر اور ویران جگہ (۵) چراگاہ۔

جنگل بُری۔ (ف۔ ا۔ مث) جنگل کی کٹائی۔ جنگل کاٹنا۔

جنگل بیابان - (ف - ا - مث) ایسا جنگل جو بالکل ویرانہ ہو جہاں کسی بستی یا آدمی کا نام و نشان نہ ہو۔
جنگل پھرنا۔ جنگل جانا - (ا - محاورہ) پاخانے جانا - بیت الخلا جانا۔
جنگل جاٹ نہ چھیڑیے، ہٹی بیچ کراڑ کلال - بھوکا ترک نہ چھیڑیے ہو جائے جی کا جنجال - (ہ - مثل) جنگل میں جاٹ کو، دوکان پر بنیے کو اور بھوکے ترک کو نہ چھیڑنا چاہیے۔
جنگل صاف کرنا - جنگل کے جھاڑ جھنکاڑ کاٹ کر زمین کو صاف بنانا۔
جنگل کا تیتر - (ا - صف) ڈرپوک - بزدل۔
جنگل میں کھیتی نہیں، بستی میں نہیں گھر - (مثل) بالکل کنگال آدمی۔
جنگل میں منگل ہونا - (ا - محاورہ) ویرانے میں آبادی اور رونق ہونا - یا عیش و عشرت کا سامان ہونا، ویرانے میں چہل پہل (ہونا)
جنگل میں مور ناچا، کس نے دیکھا (تماشا) - (ا - مثل) (۱) کام ایسا ہونا چاہیے جسے سب دیکھیں۔ الگ تھلگ یا پردیس میں رہ کر کام کرنے سے کیا فائدہ (۲) نمود کا کام ایسی جگہ کرنا جہاں شہرت نہ ہو سکے۔
جنگل ہو جانا۔ جنگل ہونا - (ا - محاورہ) (۱) ویرانہ ہو جانا بستی یا شہر کا غیر آباد ہو جانا (۲) خودرو درختوں کا بکثرت اُگ آنا۔
جَنگلا - (جنگ - لا) [ہ - ا - مذ] (۱) لکڑی کی کھپچیوں یا لوہے کی سلاخوں کا وہ فریم جو دروازے یا باڑھ یا کٹہرے کے طور پر لگاتے ہیں (۲) گوٹے کناری کا حاشیہ جو دوپٹے وغیرہ پر ٹانکتے یا سیتے ہیں (۳) مختلف رنگوں کے بیل بوٹے (۴) ایک قسم کا پھول دار کپڑا (۵) اُجاڑ مکان (۶) جنگلی کبوتر (۷) ایک راگنی کا نام (۸) غیر مانوس (۹) بیابان - صحرا (۱۰) بن جھاڑی (۱۱) ویران جگہ۔
جَنگلی - (جنگ - لی) [اُر - صف] جنگل کا صحرائی وحشی - جنگل کے متعلق - (۲) وحشی - بھڑکنے والا - غیر مانوس (۳) بدتمیز - گنوار - غیر مہذب - اُجڈ۔
جنگلی آدمی - (ف - ا - مذ) (۱) وحشی آدمی (۲) غیر مہذب۔
جنگلی بلی - (ف - ا - مث) جنگلی بلا - بن بلاؤ۔
جنگلی بوٹی - (ف - ا - مث) خودرو پودا۔
جنگلی بیر - (ف - ا - مث) چھوٹا لال چھلکے کا بیر جو جھاڑی میں اُگتا ہے۔ جھڑ بیری۔
جنگلی چوہا - (ف - ا - مذ) کانٹے دار چوہا - سیہہ - موشا۔
جنگلی کبوتر ہونا - (ا - محاورہ) نامانوس ہونا - میل جول سے کترانا۔
جنگم سَد - (ق - ا - مذ) پیر و مرشد۔
جَنگی - (جن - گی) [ف - صف] (۱) جنگ کے متعلق (۲) قابل جنگ (۳) فوجی (۴) بہادر (۵) فسادی (۶) [مذ] سپاہی - لشکری۔
جنگی بیڑا - (ف - ا - مذ) بحری فوج کے جہاز۔
جنگی لاٹ - سپہ سالار - کمانڈر انچیف۔
جَنم - (جَ - نَم) [س - ا - مذ] (۱) پیدائش ہونا - پیدا ہونا - ولادت (۲) زندگی - زیست - عمر (۳) عادت - خصلت (۴) اصل - بنیاد - نسل - (۵) خلقت - آفرینش (۶) ہمیشہ - دوام (۷) شروعات۔
جَنم اشٹمی - ہندوؤں میں بھادوں بدی کی آٹھویں تاریخ جس دن کرشن جی کے جنم کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔
جنم اندھا۔ جنم کا اندھا - (۱) پیدائشی اندھا - مادرزاد اندھا۔
جنم بگاڑنا - (۱) زنا کرنا - بدکاری کر کے خراب کرنا - (۲) زندگی کو بے لطف بنا دینا۔
جنم بگڑنا - (۱) بیوہ ہونا (۲) زندگی برباد ہونا۔
جنم بھومی - (ہ - ا - مث) پیدائش کی جگہ - آبائی وطن۔
جنم پتر۔ جنم پترا۔ جنم پتری - (ہ - ا - مذ - مث) وہ کاغذ جس پر بچے کی پیدائش کا وقت دن اور مہینہ لکھا جاتا ہے (اس میں پیدائش کے وقت ستاروں کی حالت کا نقشہ بھی بنواتے ہیں اسی سے بچے کی تقدیر کا زائچہ تیار کیا جاتا ہے)
جَنم پتر سب دیکھتے ہیں کرم پتر کوئی نہیں دیکھتا - (مثل) حسب نسب پر زور دینا مگر چال چلن اور طور طریقوں کی چھان بین نہ کرنا۔
جَنم پتری کی بدھ تو ملا لو - (مثل) جلدی نہ کرو - سوچ سمجھ کر کام کرو۔
جَنم پٹا - (ہ - ا - مذ) عمر بھر کا اقرار نامہ۔
جَنم جنک - عمر بھر (ق)
جَنم جلا۔ جنم جلی - (ہ - صف) (۱) بدنصیب - بدقسمت (۲) مصیبت زدہ - دائم المریض۔
جَنم جَنم - سدا - ہمیشہ۔
جَنم داتا - (۱) پیدا کرنے والا - خدا (۲) باپ (۳) - آغاز کرنے والا - بانی۔
جَنم دن - (ف - ا - مذ) پیدائش کا دن - سالگرہ۔
جَنم ڈبونا - (ا - مص) (۱) گناہ کر کے اپنی زندگی خراب کر لینا (۲) مذہب بدلنا۔
جَنم روگی - (ہ - صف) پیدائشی بیمار - جو پیدا ہی مریض ہوا - دائم المریض۔
جنم سُدھر جانا - (سُدھرنا) (ا - محاورہ) زندگی بن جانا - حالت بہت اچھی ہو جانا۔
جنم کُنڈلی - (ہ - ا - مث) زائچہ - چھوٹی جنم پتری۔
جنم کے اندھے نام نین سکھ - (مثل) قابلیت صفر دعویٰ بہت۔
جنم کے ساتھی ہیں کرم کے ساتھی نہیں ہیں - (مثل) ایک ہی وقت میں پیدا ہوئے مگر مقدر الگ الگ لائے ہیں۔
جنم کے کم بخت نام بختاور سنگھ - (مثل) مقدر کے لحاظ سے پیدائشی بدنصیب ہیں مگر نام ایسا ہے کہ جیسے بڑے خوش نصیب ہیں۔
جَنم کے منگتا، نام داتا رام - (مثل) پیدائشی بھک منگے مگر نام

رہے، دینے والے۔ اصلیت شہرت کے بالکل برعکس ہے۔
جَنم گُھٹّی۔ (ہ۔ا۔ مث) (۱) وہ گھٹی جو پیدا ہوتے ہی بچے کو دی جاتی ہے (۲) وہ چیز جس کی کسی کو مدت سے عادت چلی آ رہی ہو۔
جنم لینا۔ (ہ۔ محاورہ) پیدا ہونا۔
جنم مرن۔ (ہ۔ا۔ مذ) پیدائش اور موت۔
جنم میں تھوکنا۔ (ہ۔ محاورہ) (۱) عیب لگانا، تہمت لگانا (۲) نام دھرنا (۳) لعنت ملامت کرنا۔ لعن طعن کرنا۔
جنم نہ دیکھا بوریا سُپنے آئی کھاٹ۔ (ا۔ مثل) غریبی میں امیروں کی ریس کرنا۔
جَنمی۔ (جَن۔ مِی) [ہ۔ صف] (۱) پیدائشی۔ قدرتی۔ (۲) زندہ چیز۔ جانور۔
جَننا۔ (جَن۔ نا) [ھ۔ مص] بچہ پیدا کرنا۔ بچے کو جنم دینا۔
جننا اور مرنا برابر (ہوتا ہے) (ا۔ مثل) (۱) بچہ پیدا ہوتے وقت عورت کو اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جتنی جان نکلنے میں ہوتی ہے۔ (۲) بچہ جننے میں جان جانے کا ڈر ہوتا ہے۔
جِننگ فیکٹری۔ ((Ginning Factory))۔ (جِ۔ ننگ۔ فیک۔ ٹ۔ رِی) [انگ۔ا۔ مث] روئی سے بنولے الگ کرنے کا کارخانہ۔
جِننگ مشین۔ ((Ginning Machine)) روئی اوٹنے کی کل۔ روئی سے بنولے الگ کرنے کی مشین۔
جَننی۔ (جَن۔ نِی) [ھ۔ صف] جننے والی۔ ماں۔
جَنواسا۔ (جَن۔ وا۔ سا) [ھ۔ا۔ مذ] وہ جگہ جہاں دلہن والوں نے دولہا اور براتیوں کو ٹھہرانے کا انتظام کیا ہو (۲) خار دار جھاڑی۔
جَنوائی۔ (جَن۔ وا۔ ئی) [ھ۔ا۔ مث] دائی کی فیس۔ دیکھیے جنائی۔
جَنوائی۔ جَوائی۔ (جَن۔ وا۔ ئی۔ جَ۔ وا۔ ئی) [ھ۔ا۔ مذ] (۱) بیٹی کا شوہر۔ داماد (۲) دشمن۔ (۳) ایک گالی۔
جَنُوب۔ (جَ۔ نُوب) [ع۔ا۔ مذ] دکھن۔ دکن۔
جَنُوباً۔ (جَ۔ نُو۔ بَن) [ع۔ صف] جنوب کی طرف۔ جنوب کی سمت۔
جَنُوبی۔ (جَ۔ نُو۔ بی) [ع۔ صف] دکھن سے متعلق۔ جنوب کی سمت۔
جُنُود۔ (ع۔ا۔ مذ) لشکر۔ شطرنج کے مہرے۔
جَنوری۔ ((January))۔ (جَن۔ وَ۔ رِی) [انگ۔ا۔ مذ] انگریزی سال کا پہلا مہینہ، جو اکتیس دن کا ہوتا ہے۔
جُنُون۔ (جُ۔ نُون) [ع۔ا۔ مذ] (۱) دیوانگی۔ پاگل پن۔ سودا۔ خبط۔ (۲) غصہ۔ طیش (۳) کسی چیز کی دُھن۔
جُنون آنا (ا۔ محاورہ) غصہ آنا۔ طیش آنا۔
جُنون اُچھلنا۔ (ا۔ محاورہ)۔ (۱) دیوانگی کا دورہ پڑنا۔ خبط سوار ہونا (۲) کسی چیز کی دُھن لگنا۔
جنون چڑھنا۔ (۱) محاورہ) پاگل پن سوار ہونا (۲) غصہ آنا۔ طیش آنا۔
جنون دَوری۔ ایسا جنون جو ہر وقت نہ رہتا ہو بلکہ کبھی مریض جنون کی حالت میں ہوتا ہو کبھی بالکل باحواس۔

جُنُونی۔ (جُ۔ نُو۔ نی) [اُر۔ صف] (۱) جس کو جنون ہو۔ دیوانہ۔ پاگل۔ سودائی۔ (۲) عفیل (۳) ظالم۔ سفاک۔
جِنہوں۔ (جِ۔ نہوں) [ہ۔ ض] جن کی جمع یا جس کی جمع الجمع (جس کی جمع جن۔ جن کی جمع جنہوں۔
جِنہیں۔ (جِن۔ نہیں) [ہ۔ ض] جن کو۔ جن لوگوں کو۔ جن باتوں کو۔
جِنّے۔ [ق] جس نے۔
جِنّے جانے [ق۔ صف] باخبر۔ واقف۔ سیانے۔
جَنِی۔ (جَ۔ نِی) [س۔ا۔ مث] (۱) عورت۔ زن (۲) بیوی (۳) ماں۔ (۴) بہو (۵) خادمہ۔ لونڈی (۶) بیٹی۔ سہیلی۔ گوئیاں۔
جُنّی۔ (جُ۔ نی) [ق۔ا۔ مث] پیاری۔
جِنّی۔ (جِن۔ نی) [ع۔ا۔ مذ] بھوت پریت اتارنے والا۔ سیانا۔ عامل۔
جَنے۔ (جَ۔ نے) [ہ] (۱) لفظ "جانے" کا مخفف۔ گویا۔ جیسے۔ فرض کرو۔ (۲) خبر نہیں۔ معلوم نہیں۔ خدا جانے (۲) جنا (بمعنی فرد) کی جمع کئی فرد۔ افراد۔
جَنے کوئی گوند مکھانے کھائے کوئی۔ (مثل) مصیبت کوئی اٹھائے اور فائدہ کوئی حاصل کرے (بچہ پیدا ہونے کے بعد زچہ کو طاقت کے لیے گوند مکھانے کھلاتے ہیں۔ لیکن زچہ کے ساتھ ساتھ اوپر والے بھی کھاتے ہیں حالانکہ انہوں نے بچہ جننے کی تکلیف نہیں اُٹھائی ہوتی۔
جَنیا۔ (جَن۔ ای۔ آ) [ہ۔ا۔ مذ] جانِ من۔ اے میری جان۔
جَنِین۔ (جَ۔ نِین) [ع۔ا۔ مذ] پیٹ کا بچہ۔ وہ بچہ جو رحم مادر میں ہو۔ ادھورا بچہ۔ مُضغہ (لوتھڑا)
جَنیو۔ (جَ۔ نیو) [ھ۔ا۔ مذ] (۱) وہ بٹا ہوا دھاگہ جسے ہندو لوگ بدھی کی طرح گلے میں ڈالے رہتے ہیں (۲) جواہرات میں پڑا ہوا بال یا لکیر۔
جنیو کا ہاتھ۔ پٹے یا تلوار کا وہ ہاتھ جو مقابل کے سینے پر آڑا یا ترچھا مارا جاتا ہے۔

ج - و

جَو [ف۔ا۔ مذ] (۱) ایک غلہ جو زردی مائل سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ (۲) [ع] شعیر۔ ذرا سا۔ قلیل (۳) انچ کا تیسرا حصہ۔
جَو بھر۔ (ا۔ صفت) ذرا سا۔ کچھ ہی۔ قدرے قلیل۔
جَو جَو۔ (ا۔ صفت) ذرا ذرا سا۔ رتی رتی۔ کم سے کم مقدار۔
جَو جَو حساب لینا۔ (ا۔ محاورہ) حساب لینے میں چھوٹی سے چھوٹی رقم کے بارے میں بھی دریافت کرنا۔ انتہائی سختی سے حساب لینا۔

جَوکوب ۔ (ف ۔ صف) کُوٹا ہوا جَو ۔ موٹا موٹا یا دَر دَرا کُٹا ہوا جَو (۲) جَو کے برابر ٹکڑوں میں کٹا ہوا ۔

جُو ۔ (ف ۔ ا ۔ مؤنث [۱) ندی ۔ نالا ۔ سوتا ۔ نہر [صف] ڈھونڈنے والا ۔ تلاش کرنے والا ۔ مرکبات کے ساتھ مل کر آتا ہے جیسے جنگجو ۔

جو ۔ [ہ ۔ حرفِ صلہ] جو شخص ۔ جو چیز ۔ جو بات (۲) [اسمِ ظرف] جس قدر (۳) [اسمِ موصول] جیسا ۔ (۴) [صف] جو کوئی ۔ جو کچھ (۵) [حرفِ شرط] اگر ۔ بشرطیکہ (۶) اچانک (۷) جس سبب سے ۔ جس بنا پر (۸) [ھ ۔ اسمِ موصول] جس وقت ۔ جب کہ ۔

جو آگ کھائے گا انگارے ہگے گا ۔ (ا ۔ مثل) جو بُرے کام کرے گا اُسے ان کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا ۔

جو اپنے کام نہ آئے وہ چولھے میں جائے ۔ (ا ۔ مثل) بے فیض آدمی کسی کام کا نہیں ہوتا ۔

جو بامن کی پوتھی میں ، سو یاروں کی زبان پر ۔ (ا ۔ مثل) جو بات پنڈت نے اپنی کتاب میں لکھی ہے (یعنی راز میں ہے) وہ ہم سمجھے بیٹھے ہیں ۔ اپنی عقل کی رسائی جتانا کہ ہم تمہارے دل کا راز جانتے ہیں ۔

جو بندھ گیا سو موتی ۔ (ا ۔ مثل) جو انسان تکلیفیں اور مصیبتیں اٹھا کر کچھ سیکھ لیتا ہے وہی کام کا آدمی بنتا ہے ۔

جو بولے سو کُنڈا کھولے ۔ (ا ۔ مثل) جو تجویز پیش کرے وہی اس پر عمل بھی کر کے دکھلائے ۔

جو بوؤگے وہی کاٹوگے ۔ (ا ۔ مثل) جیسا کرو گے ویسا ہی اس کا پھل ملے گا ۔

جو بہت قریب وہ زیادہ رقیب ۔ (ا ۔ مثل) اپنے رشتہ دار اور دوست اوروں سے زیادہ حسد اور مخالفت کرتے ہیں ۔

جو پھل چکھا نہیں وہی میٹھا ۔ (ا ۔ مثل) اَن دیکھی چیز کی قدر خواہی نخواہی ہوتی ہے ۔

جو پہلے مارے سو میر ی ۔ (ا ۔ مثل) جو موقع نکلتے ہی فائدہ اٹھا لے وہی کامیاب رہے گا (۲) جو مقابلے یا لڑائی میں چھوٹتے ہی مار بیٹھے گا وہ جیت جائے گا ۔

جو جاگے گا سو پائے گا ۔ (ا ۔ مثل) جو ہوشیار اور چوکنا رہے گا وہ فائدہ اٹھا جائے گا ۔

جو جو ۔ (کلمۂ تخصیص) بہت سی چیزوں میں سے چند چیزیں (جو پسند یا مطلوب یا درکار ہوں) ۔

جو جو کچھ ۔ جتنی قسم کے ۔ جیسے جیسے ۔

جو جو مرغی موٹی ہو وہ دُم چھوٹی ۔ (ا ۔ مثل) جس قدر دولت بڑھتی ہے اسی قدر بخل بڑھتا ہے ۔

جو جیت جائے وہی کھلاڑی ۔ (ا ۔ مثل) جو شخص کامیابی حاصل کر لے وہی قابل کہلاتا ہے ۔

جو چڑھے گا سو (ڈھے) گرے گا ۔ (ا ۔ مثل) جو کسی کام میں پڑتا ہے یا اس میں ترقی کرتا ہے وہ اس میں نقصان بھی اُٹھاتا ہے ۔

جو خال اپنی حد سے بڑھا سو مسا ہوا ۔ (ا ۔ مثل) جو چیز اپنی حد سے بڑھ جائے خواہ کتنی ہی خوبصورت ہو ، بدنما معلوم ہونے لگتی ہے ۔

جو درخت سامنے آئے وہی اُونٹ کا چارہ ۔ (ا ۔ مثل) ایسے شخص کے متعلق کہتے ہیں جو بلا تمیز بھلے بُرے سب کو نقصان پہنچائے ۔

جو دل میں ہے وہی زُبان پر ہے ۔ (ا ۔ مثل) ظاہر باطن کی یکسانیت ۔ صاف باطن ۔

جو دم ہے غنیمت ہے ۔ (ا ۔ مثل) کسی کی زندگی جیسے یا جس رنگ میں گذر رہی ہے ، اچھا ہے ۔

جو دَوڑ کر چلا وہی گرا ۔ (ا ۔ مثل) جو شخص کسی کام میں ضرورت سے زیادہ تیزی یا جلد بازی دکھاتا ہے وہ نقصان اُٹھاتا ہے ۔

جو دھرتی پہ آیا ، اُسے دھرتی نے کھایا ۔ (ا ۔ مثل) جو دنیا میں پیدا ہوا ہے وہ مرے گا ضرور ۔ دنیا فانی ہے ۔

جو راہ بتائے وہی آگے چلے ۔ (ا ۔ مثل) صلاح مشورہ بھی دے اور پھر اس کام کو سرانجام بھی دے ۔

جو ساون میں برکھا ہوئے ، کھوج کال کا بالکل کھوئے (ا ۔ مثل) ساون کے مہینے میں بارش (برکھا) ہو جائے تو قحط سالی ناممکن ہو جاتی ہے ۔

جو سحری کھائے وہی روزہ رکھے ۔ (ا ۔ مثل) جو فائدہ اُٹھا رہا ہو اُسی کو محنت بھی کرنی چاہیے ۔

جو سَر اُٹھا کے چلے گا وہی ٹھوکر کھائے گا ۔ (ا ۔ مثل) جو شخص غرور کرے گا وہ ذلیل ہو کر رہے گا ۔

جو سوئے گا وہ روئے گا ۔ (ا ۔ مثل) غافل شخص بالآخر پچھتاتا ہے ۔

جو کام حکمت سے نکلتا ہے حکومت سے نہیں نکلتا ۔ (ا ۔ مثل) جو بات حکمتِ عملی یا دانائی سے ہو سکتی ہے وہ زور اور طاقت سے نہیں ہو سکتی ۔

جو کچھ ۔ جس قدر ۔ جتنا ۔ جہاں تک ۔

جو کرے سو بھرے ۔ (ا ۔ مثل) (۱) جس نے نقصان کیا وہی ہرجانہ دے (۲) جو بُرا کرتا ہے وہی سزا پاتا ہے ۔

جو کسی کے لیے کنواں کھودتا ہے ، اس کے لئے کھائی تیار ہے ۔ (ا ۔ مثل) جو کوئی کسی اور کو نقصان پہنچانے کی سوچتا ہے قدرت اُس کو نقصان پہنچاتی ہے ۔

جو کل ہونا ہے آج ہو جائے ۔ (ا ۔ مثل) (۱) جلدی ہونا ۔ عجلت یا گھبراہٹ ہونا (۲) کام جلد ختم کرنے کی تاکید ۔

جو کوئی کلپائے ، وہ کیسے کل پائے ۔ (ا ۔ مثل) جو اوروں کو ستاتا ہے وہ خود بھی کبھی چین نہیں پاتا ۔

جو کوئی ۔ (۱) ہر ایک ۔ ہر کوئی ۔

جو کہ ۔ (۱) چونکہ ۔ اگرچہ (۲) کلمۂ وضاحت یا تفصیل ۔

جو کہو سو پھبتی ہے۔ (ا۔مثل) جتنا بُرا کہو ٹھیک ہے۔

جو گدھے جیتیں سنگرام، تو کا ہے تازی خرچیں دام۔ (ا۔مثل) اگر عربی گھوڑوں کی بجائے گدھوں سے لڑائی جیتی جاسکے تو عربی گھوڑوں پر کیوں زیادہ خرچ کیا جائے۔

جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں۔ (ا۔مثل) شیخی بگھارنے والے نکمے ہوتے ہیں۔

جو گُڑ دیے سے مرے اُسے زہر کیوں دیا جائے۔ (ا۔مثل) جو کام نرمی سے نکل سکتا ہو اس میں سختی نہیں کرنی چاہیے (۲) جو شخص اچھے سلوک سے رام ہو رہا ہو اس کے ساتھ بدسلوکی نہیں کرنی چاہیے۔

جو گُڑ کھائے کان چھدلائے۔ (ا۔مثل) انسان لالچ میں آکر نقصان اُٹھاتا ہے۔

جو ماں سے زیادہ چاہے وہ پھاپھا کٹنی کہلائے۔ (ا۔مثل) اولاد کی جتنی محبت ماں کے دل میں ہوتی ہے اور کسی کے دل میں نہیں ہوتی۔ کوئی اور عورت ماں سے زیادہ محبت جتائے تو وہ دھوکے باز ہے۔

جو مَن میں بسے۔ سو سپنے دِسے۔ (ا۔مثل) جو شخص یا چیز دل سے پسند ہو وہ خواب میں بھی دکھائی دیتی ہے۔

جو میرے سو تیرے، کاہے دانت نپوڑے۔ (ا۔مثل) میری اور تیری دونوں کی حالت ایک جیسی ہے پھر تو مجھ سے کیوں طیش میں آتا ہے۔

جو نہ بھائے آپ کو، وہ بڑی بہو کے باپ کو۔ (ا۔مثل) جو چیز یا کام اپنے لیے پسند نہ کرنا وہ اوروں کے لیے تجویز کرنا۔

جو وعدے سے پھرا سو خدا سے پھرا۔ (ا۔مثل) وعدہ پورا نہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے خدا سے باغی ہونا۔

جو ہانڈی میں سو ڈوئی میں۔ (ا۔مثل) (۱) جو دل میں ہوتا ہے وہی زبان پر آتا ہے (۲) اصلیت ظاہر ہو کر رہتی ہے۔

جو ہو سو ہو۔ (ا۔مقولہ) (۱) جو کچھ پیش آئے برداشت کریں گے (۲) جو کچھ ہونا ہے (ہو جائے گا) (۳) (ہم اپنی سی کر چکے اب) جو نتیجہ نکلے۔

جَوّ۔ [ع۔ا۔مذ] آسمان اور زمین کا درمیانی فاصلہ۔

جَوا۔ (جَ۔وا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) لہسن کی پوتھی کا ہر ایک جُزو یا پھانک۔ (۲) ایک قسم کا کام جو کارچوب یا کشیدے پر کاڑھا جاتا ہے۔

جُوا۔ (جُو۔آ) [ھ۔ا۔مذ] (۱) وہ لکڑی جو ہل یا گاڑی کھینچنے والے بیلوں کے کندھے پر رکھی جاتی ہے (۲) قمار بازی۔ شرط سے داؤں لگانا۔

جوا بڑا بیوپار جو اُس میں نہ ہوتی ہار۔ (ا۔مثل) اگر جوا کھیلنے میں ہار کی نوبت نہ آیا کرے تو یہ سب سے زیادہ نفع کا کاروبار ہے۔

جوا چور۔ (ا۔صف) وہ جواری جو اپنا داؤں جیت کر کھسک جائے۔

جوا ڈال دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہمت ہار دینا (۲) تھک جانا۔

جوا کھیلنا۔ (ا۔محاورہ) قمار بازی کرنا۔ داؤں لگانا۔ پانسہ لگانا۔

جوا ہارنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جوا گردن سے اُتار پھینکنا (۲) جوا گردن پر رکھے رکھے تھک جانا (۳) قمار بازی میں شکست کھانا۔ ہارنا۔

جوئے خانہ۔ (ا۔مذ) وہ جگہ جہاں جُوا ہوتا ہو۔ قمار خانہ۔

جَواب۔ (جَ۔وابْ) [ع۔ا۔مذ] (۱) سوال کی ضد۔ جو کچھ لکھ کر یا زبانی پوچھا جائے اس کے بارے میں بتائی گئی بات اُتر (۲) جوڑا۔ جُفت (۳) (ریاضی کی اصطلاح میں) سوال کا حل (۴) مقابل۔ ہم سر۔ جوڑ کا ثانی (۵) (سلام کیا جائے تو اس کے جواب میں) سلام (۶) پیغام ملنے پر پلٹ کر پیغام بھیجنا (۷) (قانونی اصطلاح میں) تردید (۸) نامنظوری (۹) بدلہ۔ عوض (۱۰) موقوفی۔ برطرفی۔ معزولی (۱۱) رشتہ واپس کرنا۔

جوابُ الجوَاب۔ جواب کا جواب۔ ایسا جواب جس سے موصولہ جواب رد ہو۔

جوابِ باصواب۔ (ع۔ا۔مذ) ایسا جواب جو حسبِ مُراد ہو۔ مناسب یا معقول جواب۔

جواب پانا۔ (ملنا) (۱) ملازمت سے علیحدہ ہونا (۲) سزا ملنا (۳) بدلہ ملنا (۴) سوال کا جواب ملنا۔ خط کا جواب آنا (۵) انکار ہونا۔ نامنظور ہونا۔

جواب پڑھنا۔ (مرثیہ خوانوں یا سوز خوانوں کا پہلے مصرع کو دُہرانا۔

جوابِ تُرکی بہ تُرکی۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) سخت بات کا سخت جواب دینا۔ کھری کھری سُنانا۔

جواب تک نہ دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بات تک نہ کرنا۔ (۲) چُپ سادھ لینا۔ ناراض ہونا۔

جوابِ تلخ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) جواب میں کڑوی یا ناگوار بات کہنا۔

جوابِ جاہلاں باشد خموشی۔ (ا۔مثل) (۱) جاہلوں کی باتوں کے جواب میں خاموش رہنا چاہیے۔

جوابِ دعویٰ۔ (ع۔ا۔مذ) دعویٰ کا قانونی جواب۔ مدعا علیہ کی جانب سے تحریری جواب۔

جواب دِہ۔ (۱) ذمہ دار۔ بازپرس کے قابل (۲) مدعا علیہ (جس پر مقدمہ دائر کیا گیا ہو)۔

جواب دِہی۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) (۱) ذمہ داری (۲) عدالت میں مدعا علیہ کی طرف سے پیروی۔

جواب دِہی سے بَری کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ذمہ دار قرار نہ دینا (۲) مقدمے کی پیروی کی پابندی ہٹا دینا۔

جواب دِہی کرنا۔ (ا۔محاورہ) مواخذہ کرنا۔ بازپرس کرنا۔

جواب دے جانا۔ (ا۔محاورہ) کسی چیز کا بے کار یا بے مصرف ہو جانا (۲) کسی آدمی کا کام کرنے سے انکار کر جانا (۳) عاجز ہو جانا۔

جواب دے دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) موقوف کر دینا (۲) چھوڑ دینا۔ (۳) قطعی انکار کر دینا۔

جواب دینا۔ (۱) جو بات (یا سوال) پوچھی جائے اُس کے بارے میں بتانا (۲) خط کا جواب لکھنا (۳) سلام کے جواب میں سلام کرنا (۴) پیغام کے جواب میں پیغام بھیجنا (۵) (عدالت میں فریقِ مخالف

کے) الزامات کا جواب دینا (۶) برطرف کرنا (۷) رشتہ واپس کرنا (۸) نامنظور کرنا۔ انکار کرنا۔ قبول نہ کرنا (۹) بیکار ہو جانا۔ رہ جانا (۱۰) مقابلے میں زبان کھولنا (۱۱) گستاخی یا بے ادبی سے کلام کرنا۔

جوابِ سوال۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) بحث مباحثہ۔ مناظرہ (۲) تکرار۔ ردّوکد۔ حجت بازی۔ کج بحثی۔

جوابِ شافی۔ (ع۔ ا۔ مذ) تسلی بخش جواب۔ پورا جواب۔

جوابِ شرط۔ (ع۔ ا۔ مذ) (صرف و نحو) جزا۔

جوابِ صاف۔ (ع۔ ا۔ ف) صاف انکار۔ مطلق انکار۔

جوابِ طلب۔ دریافت یا بازپرس کرنے کے قابل (۲) رسید کے قابل۔

جوابِ طلبی۔ (ع۔ ف۔ صف) (۱) بازپرس۔ مواخذہ۔ بازپرس کے سلسلے میں کی گئی کارروائی۔

جوابِ قطعی۔ (ع۔ ف۔ مذ) ایسا جواب جس کے بعد کچھ کہنے سننے کی گنجائش نہ رہے۔

جواب ملنا۔ (۱) انکار ہونا۔ قبول نہ کیا جانا (۲) ملازمت سے علیحدہ کیا جانا (۳) بدلہ ملنا (۴) خط یا سلام یا سوال کا جواب پانا۔

جواب نامہ۔ وہ کپڑا جس پر مسلمان کلمہ لکھ کر مُردے کے کفن میں رکھتے ہیں۔

جواب ندارد۔ (ف۔ مقولہ) جواب نہ ملنا۔ جواب نہ آنا۔

جواب نہ رکھنا۔ جواب نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) لاثانی یا بے مثل یا یکتا ہونا۔ خوبیوں کے لحاظ سے ہمسر نہ رکھنا۔ ایسا کام اچھا کرنا کہ اور کوئی برابری نہ کر سکے۔

جواب ہونا۔ (۱) مقابل ہونا۔ ہمسر ہونا۔ برابر ہونا۔ جیسے کو تیسا ہونا (۲) برطرف کیا جانا (۳) انکار ہونا (۴) سزا یا بدلہ ملنا۔

جَواباً۔ (جَ۔ وا۔ بَن) [ع۔ ا۔ مذ] جواب میں۔ جواب کے طور پر۔ بجواب

جوابی۔ (جَ۔ وا۔ بی) [اُر۔ ا۔ مذ] (مرثیہ خوانی کے دوران) جو شخص ہر بند پورا ہونے پر پہلا مصرعہ اُٹھائے (۲) (مقدمے میں) مدعا علیہ۔ فریقِ ثانی (۳) نظیر۔ مثال (۴) [صف] جھگڑالو۔ جواب طلب خط یا تار (دوہرا کارڈ یا تار کی ڈبل فیس برائے جواب)

جوابی حملہ۔ (ع۔ ا۔ مذ) دشمن پر پلٹ کر حملہ کرنا۔

جوابی کارروائی۔ (ع۔ ف۔ مث) وہ کارروائی جو کسی کارروائی کے جواب میں کی جائے۔

جَواد۔ (جَ۔ واد) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) سخی۔ داتا (۲) خدائے تعالیٰ کا ایک صفاتی نام۔

جِوار۔ (جِ۔ وار۔ جَ۔ وار) [ع۔ ا۔ مذ] پڑوس۔ ہمسایہ (اُردو میں ہجے جَوار ہیں)۔ قرب کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے قرب و جوار۔

جُوار۔ (جُ۔ وار) [ھ۔ ا۔ مث] ایک غلّے (مکئی) کا نام (۲) سمندر کی لہروں کا اُتار۔ جزر۔

جوار بھاٹا۔ سمندر کا اتار چڑھاؤ (جو چاند کی کشش کی وجہ سے ہوتا ہے)۔

جَوارِح۔ (جَ۔ وا۔ رِح) [ع۔ ا۔ مذ] جارحہ کی جمع (۱) انسان کے ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضا جن سے وہ کسبِ معاش کرتا ہے (اُردو میں تنہا استعمال نہیں ہوتا بلکہ اعضا و جوارح بولتے ہیں۔ (۲) شکاری جانور

جَوارِش۔ (جَ۔ وا۔ رِش) [ع۔ ا۔ مث] فارسی زبان کے لفظ گوارش کا مُعرّب۔ ہاضمے کی ایک خوش ذائقہ دوائی۔

جَواری۔ (جَ۔ وا۔ ری) [ھ۔ ا۔ مث] ایک ڈورا جو ستار یا طنبور کے اوپر تاروں کے نیچے بندھا ہوتا ہے تو جس سے سُر اچھے نکلتے ہیں) ستار کی کھرج (۲) ستار کی گھوڑی۔

جُواری۔ (جُ۔ وا۔ ری) [ھ۔ ا۔ مذ] جُوا کھیلنے والا۔ قمار باز۔

جواری کو اپنا ہی داؤ سوجھتا ہے۔ (ا۔ مثل) جواری کا خیال ہر وقت جوئے میں رہتا ہے۔

جواز۔ (جَ۔ واز) (۱) اجازت۔ منظوری (۲) جائز ہونا (۳) برداشت۔ تحمل (۴) قانونی اجازت (۵) تندرستی (۶) موزونیت۔

جواز ہونا۔ (۱) قانونی طور پر درست ہونا (۲) قابلِ اجازت ہونا۔

جَواکھار۔ (جَ۔ وا۔ کھار) [ھ۔ ا۔ مذ] جَو کی راکھ سے حاصل کیا ہوا شورہ۔

جوالا۔ (جَ۔ وا۔ لا) [س۔ ا۔ مذ] شعلہ۔ لپٹ۔ لُو۔ بھبکا (۲) روشنی۔ جوت (۳) آگ (۴) گرمی۔ حدّت (۵) سوزِ عشق۔

جوالا مکھی۔ (س۔ ا۔ مذ) وہ پہاڑ جس میں سے آگ نکلتی ہو۔ آتش فشاں پہاڑ۔

جوامرچ۔ (جَ۔ وا۔ مرچ) [ھ۔ ا۔ مث] چھوٹی مرچ

جَوامِع۔ (جَ۔ وا۔ مِع) [ع۔ ا۔ مذ] جامعہ کی جمع۔ یونیورسٹیاں۔

جَوان۔ (جَ۔ وان) [ف۔ صف] مرد یا عورت جو لڑکپن کے دور سے نکل چکا ہو (۲) مضبوط۔ طاقتور۔ (۳) دلیر (۴) سیانا (۵) بہادر سپاہی (۶) بالغ مرد یا عورت (۷) لڑکا۔ چھوکرا (۸) نیا تازہ۔ (۹) گبھرو۔

جواں بخت۔ (ف۔ صف) خوش نصیب۔ خوش قسمت۔ بھاگوان۔ اقبال مند (۲) آخری مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر کے ولیعہد کا نام۔

جوان جہاں۔ (ا۔ صف) بھرپور جوانی کا عالم۔ پوری طرح جوان۔

جواں دولت۔ (ف۔ صف) (۱) صاحبِ اقبال۔

جوان رانڈ بوڑھے سانڈ۔ (ا۔ مثل) جوان عورتیں تو بیوہ ہو رہی ہیں یعنی جوان مرد مر رہے ہیں مگر بوڑھے مرد موٹے ہو رہے ہیں جب حالات کا چکر اُلٹا چل رہا ہو تو یہ مثل کہتے ہیں۔

جواں سال۔ (ف۔ صف) وہ جس کی اُٹھتی جوانی ہو۔ نوعمر۔ نوجوان۔

جوانِ صالح۔ (ف۔ صف) نیک چلن اور پرہیزگار جوان۔

جواں مرد۔ (ف۔ صف) (۱) بہادر۔ سُورما۔ دلیر۔ مردِ میدان (۲) سخی۔ (۳) بلند حوصلہ۔

جواں مردی۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) بہادری (۲) جاں بازی۔ دلیری (۳) سخاوت۔ فیاضی۔

جواں مرگ ۔ جوانا مرگ ۔ (ف ۔ صف) (۱) جوانی میں مرنے والا (۲) (بددُعا)

جواں موت مرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) عین جوانی میں مرجانا ۔ بے وقت موت آنا ۔

جَوانا ۔ (جَ ۔ وا ۔ نا) [اُر ۔ ا ۔ مذ] اے جوان ! تحسین و آفرین کا اظہار (۲) دِل بڑھانے یا ہمت بندھانے کے لیے بھی کہتے ہیں ۔ مرکبات میں مستعمل ہے ۔

جِوانا ۔ [ق ۔ مص] زندہ کرنا ۔ جِلانا ۔

جوانانِ چمن ۔ (جَ ۔ وا ۔ نا ۔ نِ ۔ چَ ۔ مَنْ) [ف ۔ ا ۔ مذ] باغ کے نوخیز درخت ۔

جوانِب ۔ (جَ ۔ وا ۔ نِب) [ع ۔ ا ۔ مذکر] جانب کی جمع ۔ طرفین ۔

جوانوں کو آئی سُستی ، بڈھوں کو آئی مستی ۔ (ا ۔ مثل) ۔ اُلٹا زمانہ ہے ۔

جوانی ۔ (جَ ۔ وا ۔ نی) [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) جوان ہونے کا زمانہ ۔ شباب (۲) بلوغت ۔

جوانی اُبھرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) جوان ہونے کی علامتیں ظاہر ہونا ۔ جوانی شروع ہونا ۔ آغازِ شباب (۲) قد نکالنا ۔ بدن گدرانا ۔

جوانی اُترجانا ۔ جوانی اُترنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جوانی ختم ہو جانا ۔

جوانی اُٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جوان ہونا ۔ شباب کا آغاز ہونا ۔

جوانی پھٹ پڑنا ۔ جوانی پھٹی پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جوانی کا زوروں پر ہونا ۔

جوانی چڑھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بلوغت کی عمر کو پہنچنا ۔ شباب کا زوروں پر ہونا ۔

جوانی خاک کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جوانی مٹا دینا ۔ جوانی قربان کر دینا ۔

جوانی دِوانی ۔ جوانی دیوانی ۔ (مثل) جوانی کے زمانے میں انسان کو نشیب و فراز نہیں سُوجھتا ۔

جوانی ڈھل جانا ۔ جوانی ڈھلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دیکھیے جوانی اُترنا ۔

جوانی کا پھل ۔ (ا ۔ محاورہ) عیش و آرام ۔ جوانی کے مزے ۔

جوانی کا پھل پائے ، جوانی کا سُکھ دیکھے ۔ (دُعا) جوانی میں عیش کرے یا آرام سے زندگی گذارے ۔

جوانی کا عالم ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) جوانی کی حالت (۲) جوانی کا زمانہ ۔ شباب کا زمانہ ۔

جوانی کی اُمنگ ، جوانی کی ترنگ ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) جوانی کا جوش یا ولولہ ۔

جوانی کی باتیں ۔ (ا ۔ مث) (۱) وہ کارنامے جو کسی نے جوانی کے زمانے میں دکھائے ہوں (۲) جوانی کے واقعات یا قصّے ۔

جوانی کی نیند ۔ (ا ۔ مث) گہری نیند ۔ بے خبر سونا ۔

جوانی میں تسبیح بڑھاپے میں کسبی ۔ (ا ۔ مثل) جوانی کے دِنوں میں خدا کی عبادت کرتے رہے بڑھاپے میں فاحشہ سے تعلق پیدا کر لیا ۔ ہر بات اُلٹی ۔

جوانی میں گدھی پر بھی جوبن ہوتا ہے ۔ (ا ۔ مثل) بدصورت مرد عورت بھی جوانی میں بھلے معلوم ہوتے ہیں ۔ شباب میں بدشکل کی بھی شکل اچھی معلوم ہوتی ہے ۔

جوانی میں مانجھا ڈھیلا ۔ (ا ۔ محاورہ) جوانی میں سُستی اور کاہلی ۔

جَواہِر ۔ (جَ ۔ وا ۔ ہِر) [ع ۔ ا ۔ مذ] جوہر کی جمع ۔ اُردو میں واحد بھی بولا جاتا ہے ۔ قیمتی پتھر ۔ الماس ۔ یاقوت ۔ لعل ۔ ہیرا وغیرہ ۔ جمع ؛ جواہرات ۔

جواہر جڑنا ۔ (مص ۔ مرکب) (۱) کسی زیور یا کسی چیز میں جواہرات بڑی خوبصورتی سے لگانا (۲) بہت خوبصورتی سے لکھنا ۔

جواہر خانہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) وہ جگہ جہاں جواہرات رکھے جاتے ہیں ۔

جواہر میں تولنا ۔ (ا ۔ محاورہ) قدر کرنا ۔ وقعت کرنا ۔

جواہر نگار ۔ (ف ۔ صف) مرصّع ۔ جڑاؤ (۲) خوشخط خوبصورت لکھنے والا ۔

جَواہِرات ۔ (جَ ۔ وا ۔ ہِ ۔ رات) [ع ۔ ا ۔ مذ] جوہر کی جمع الجمع صرف اُردو میں مستعمل ہے ۔

جُوبلی ((Jubilee)) [جُو ۔ بِ ۔ لی] (انگ ۔ ا ۔ مذ) (۱) سالگرہ ۔ جشنِ سالگرہ (۲) جشنِ مسرت (۳) پچیس یا پچاس سال کے بعد منائی جانے والی تقریب ۔

جوبَن ۔ (جو ۔ بَن) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) خوبصورتی ۔ حُسن (۲) چڑھتی جوانی ۔ عنفوانِ شباب (۳) بلوغت (۴) طراوت ۔ شادابی ۔ سرسبزی ۔ (۵) رونق ۔ بہار (۶) کیفیت ۔ حالت ۔ (۷) عورت کا سینہ یا چھاتی ۔ پستان ۔

جوبن اُبھرنا ۔ اُٹھنا ۔ اُگنا ۔ اُمنڈنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) جوانی کا آغاز ہونا (۲) رونق یا بہار ہونا (۳) لڑکی کی چھاتیوں کا اُبھرنا یا گدرانا ۔

جوبن برسنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) رونق چھانا (۲) خوبصورتی ظاہر ہونا ۔

جوبن پہ آنا ۔ جوبن پہ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بارونق یا پُررونق ہونا (۲) حُسن کا زیادہ سے زیادہ دلکشی اختیار کرنا (۳) کھِلنا ۔ بہار پہ آنا ۔ شگفتہ ہونا ۔ سرسبز ہونا ۔ (۴) جوانی کا آغاز ہونا ۔

جوبن پھٹا پڑنا ۔ جوبن پھٹ پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جوانی یا خوبصورتی کا بہت دلکش بن جانا ۔ حُسن میں نہایت اضافہ ہونا ۔

جوبن تھا جب رُوپ تھا گاہک تھا سب کوئی ۔ جوبن رتن گنوا کے بات نہ پُوچھے کوئی ۔ (ا ۔ مثل) جن دنوں جوانی (جوبن) اور حُسن (رُوپ) تھا سب چاہتے تھے ، ہر کوئی گرویدہ تھا ۔ یہ جوانی اور حُسن نہ رہا تو کوئی منہ نہیں لگاتا ۔ لوگوں کی فطرت کی رمز بیان کی ہے کہ رونق پر منڈلاتے ہیں ۔ بے رونقی سے دُور دُور رہتے ہیں ۔

جوبن ٹپکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جوانی یا حُسن کا نمایاں ہونا ۔ جوانی ظاہر ہونا ۔

جوبن چمکانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) جوبن دکھانا (۲) جوبن کا اُبھار دکھانا ۔

جوبن دِکھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) حُسن کی بہار دِکھانا ۔ اینٹھ اینٹھ کر چلنا ۔ (۲)

سینہ تان کر یا سینہ نکال کر چلنا۔

جوبن ڈھلنا۔ (۱) جوانی ڈھلنا۔ حُسن کو زوال ہونا (۲) عورت کی چھاتیاں لٹک جانا (۳) رونق نہ رہنا۔

جوبن کا ماتا (جوبن کی ماتی) (ا۔مث) جوانی کے نشے میں جوانی کی مستی۔

جوبن لُٹنا۔ جوبن لُوٹنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بہار لُٹنا۔ رونق ختم ہونا (۲) حسن پر دست درازی کرنا (۳) مزے اُڑانا۔ حسین عورت کے ساتھ ہم بستر ہونا۔

جوبن نکالنا۔ جوبن نکلنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) رونق پر آنا (۲) بہار پہ آنا (۳) بلوغت کو پہنچنا (۴) جوانی یا حُسن کا دلکش شکل اختیار کرنا۔ (۵) خوبصورت بننا۔

جُونٹ۔ [ھ۔ا۔مذ] جوتا کا مخفف۔ بُرا جوتا۔

جوت۔ (واؤ مجہول) [ھ۔ا۔مث] (۱) روشنی۔ اُجالا۔ نُور (۲) آنکھ کی روشنی۔ نظر۔ بصارت (۳) رونق (۴) چمک۔ دمک (۵) شعلہ۔ لَو (۶) چراغ۔ دیا۔ لیمپ۔ بتی (۷) دھن۔ زر۔ مال۔ (۸) رُوح۔ جان۔

جوت بتی کرنا۔ جوت چڑھانا۔ (ا۔محاورہ) مندر میں دیا جلانا۔ دیوتا کے آگے چراغ یا دیا رکھنا۔

جوت پڑنا۔ (ا۔محاورہ) عکس پڑنا۔ روشنی پڑنا۔

جوت جگانا۔ (۱) چراغ یا لیمپ روشن کرنا (۲) کسی نیک کام یا اصلاحی تحریک کا آغاز کرنا۔ (۳) موکلوں کا حاضر ہونا۔

جوت۔ (واؤ مجہول) [ھ۔ا۔مذ] وہ تسمہ جس سے گھوڑے کو گاڑی کے ساتھ جوتا جاتا ہے (۲) ہل کے بیلوں کے گلے کا تسمہ جس سے جُوا دبا رہتا ہے (۳) آبپاشی کے ٹوکرے کی دستی کے پاس والا تسمہ (۴) ترازو کے پلڑوں کا تسمہ (۵) جہاز کے رسّے۔ (۶) ہل یا گاڑی میں بیلوں کا جوتنا (۷) زراعت۔ کھیتی باڑی۔ (۸) کاشت شدہ زمین (۹) وہ ٹکڑا جسے خود کاشت کیا جائے۔ (۱۰) لگان جو کاشتکار دیتا ہو (۱۱) دوکان کا سامان (۱۲) جوتنا کا امر۔

جوت جمع۔ (ا۔مث) لگان۔ وہ روپیہ جو کاشت کار ادا کرے۔

جوت دار۔ (ہ۔ف۔ا۔مذ) ہل چلانے والا کاشت کار۔ مزارع۔

جوت دینا۔ (۱) بیلوں کو گاڑی یا ہل میں لگانا (۲) گھوڑے کو گاڑی میں جوڑنا (۳) کام میں لگانا (۴) کاشت کرنا (۵) ڈھب پہ لانا۔

جوتے ہل نو پاوے پھل۔ (مثل) محنت اور کوشش سے کامیابی ہوتی ہے۔

جوتا۔ (جو۔تا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) مزارع۔ کاشت کار (۲) ہل جوتنے والا (۳) اسامی۔ کسان (۴) ہم بستر ہونے والا (۵) حد فاصل۔ تقسیم دیوار۔ (۶) گردن کے پاس کے پٹھے۔

جُوتا۔ (جُو۔تا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) پاؤں میں پہننے کی چیز جو چمڑے یا کپڑے اور ربڑ وغیرہ کی بنی ہوتی ہے۔ پاپوش۔ کفش (۲) مجازاً۔ نقصان۔ ٹوٹا گھاٹا (۳) (طنزاً) احسان۔ سلوک۔

جُوتا اُٹھانا۔ جُوتا اُٹھا لینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) مارنے کے ارادے سے جُوتا ہاتھ میں سنبھالنا۔ گستاخی کرنا (۲) جُوتا چرانا۔

جُوتا اُچھلنا یا چلنا۔ (ا۔محاورہ) جوتوں سے لڑنا (۲) دنگا فساد۔ لڑائی جھگڑا۔

جُوتا برسانا۔ (ا۔محاورہ) تڑا تڑ جُوتے مارے جانا (۲) جوتوں کی مار پڑنا (۳) جوتے مارنا۔

جُوتا برسنا۔ (ا۔محاورہ) جُوتے پڑنا۔ مارا پیٹا جانا۔

جُوتا پڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جوتوں کی مار پڑنا (۲) گھاٹا یا نقصان ہونا (۳) منہ توڑ جواب پانا۔ (۴) نہلے پہ دہلا پڑنا۔

جُوتا پہنے سائی کا بڑا بھروسہ بیاہی کا۔ جُوتا پہنے نری کا کیا بھروسہ کری کا۔ (ا۔مثل) سائی کا جُوتا اور بیاہتا عورت قابل اعتبار ہوتی ہے۔ بازاری جُوتے اور آشنا عورت کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔

جُوتا پیزار۔ جوتیوں سے لڑائی۔ لڑائی جھگڑا۔ دنگا فساد۔ مارپیٹ۔

جُوتا جاتی۔ (ا۔محاورہ) (۱) ایک دوسرے کو جوتیوں سے مارنا (۲) لڑائی جھگڑا۔

جُوتی چلانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کسی جوتے کو بہت عرصے تک ثابت رکھنا (۲) کسی خاص قسم کے جُوتے کی مانگ پیدا کر دینا۔

جُوتا چلنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جوت پیزار ہونا (۲) کسی جوتے کا کافی عرصے تک نہ ٹوٹنا۔

جُوتا چھپانا۔ (ا۔محاورہ) شادی کی تقریب میں دلہن کی رخصتی کے موقعے پر سالیوں کا نوشاہ کے جُوتے چھپانے کی رسم جس میں نیگ (یعنی نقدی) لے کر جُوتا دیا جاتا ہے۔

جُوتا دینا۔ (ا۔محاورہ) پہننے کے لیے جُوتا پیش کرنا (۲) جُوتا مارنا۔ (۳) بے عزتی کرنا۔

جُوتا سر پہ ٹوٹنا۔ (ا۔محاورہ) بہت زیادہ مارنا۔

جُوتا لگنا۔ (ا۔محاورہ) نقصان ہونا۔ گھاٹا یا خسارہ ہونا۔

جُوتا مارنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جوتے سے مارنا (۲) لعنت ملامت کرنا۔ (۳) احسان کر کے شرمندہ کرنا۔

جوتاؤ۔ (جو۔تا۔او) [ھ۔صف] جوتنے کے قابل۔ وہ زمین جو قابل کاشت ہو۔

جوتر۔ (ہ۔ا۔مذ) ساز کا وہ تسمہ جو گاڑی سے لگایا جاتا ہے۔

جوترنگی۔ (ج۔رَ۔ت۔رِی) [ھ۔ا۔مث] جائفل کا پھول۔

جوتش۔ (جو۔تِش) [ھ۔ا۔مث] ستاروں کا علم۔ علم نجوم۔

جوتشی۔ (جو۔تِ۔شی) [ھ۔ا۔صف] نجومی۔

جوتم جوتا۔ (جو۔تم۔جُو۔تا) [ھ۔ا۔مذ] فریقین کا ایک دوسرے کو جوتیوں سے مارنا پیٹنا۔

جوتنا۔ (جوت۔نا) (واؤ مجہول) [ھ۔مص] (۱) بیلوں کو ہل یا گاڑی میں لگانا (۲) گھوڑے کو گاڑی میں جوڑنا۔ (۳) مصروف کرنا۔ کام میں لگانا۔ (۴) ہل چلانا (۵) عوامی زبان اپنے ڈھب پر لے آنا۔

جوتی۔ (جو۔تی۔واؤ مجہول) [ھ۔ا۔مث] (۱) ترازو کی رسی یا وہ رسی جس میں ترازو کے پلے اور ڈنڈی بندھی ہوتی ہے (۲) وہ رسی جو بیل کی گردن میں جوئے کے روکنے کے واسطے بندھی جاتی ہے (۳) روشن۔چمکیلا۔(ق)

جُوتی۔ (جُو۔تی) [ھ۔ا۔مث] جُوتا کا مؤنث۔پیزار۔

جوتی پر جوتی چڑھنا۔ (ا۔محاورہ) ایک جوتی پر دوسری جوتی رکھی جانا۔ جس سے سفر کا شگون لیتے ہیں۔

جوتی پر رکھ کر روٹی دینا۔ (ا۔محاورہ) حقارت سے روٹی دینا۔ ذلیل کرکے روٹی کھلانا۔

جوتی پر کاجل پاڑنا۔ جاہل خاندانوں میں شادی کے موقعے پر عورتیں یہ ٹوٹکا کرتی ہیں۔ کہ دولہن کی جوتی پر کاجل پاڑ کر دولہا کی آنکھوں میں لگاتی ہیں تاکہ وہ بیوی کے ساتھ اچھا رہے۔

جوتی پر مارنا۔ (ا۔محاورہ) ذلیل یا حقیر سمجھنا۔

جوتی خورا۔ (ا۔صف) وہ شخص جو مار پیٹ سے راضی رہے۔

جوتی سے۔ (۱) جوتی کی نوک سے۔ بلا سے کچھ پرواہ نہیں۔

جوتی کاری۔ (ا۔مث) مار پیٹ۔ جوتیوں سے مارنا۔

جوتی کو غرض پڑی ہے۔ (ا۔محاورہ) یہ کہنے کے لیے کہ انہیں یہ کام کرنے کی ضرورت یا پرواہ ہی نہیں۔

جوتی کی نوک پر مارنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ٹھکرانا (۲) ذلیل سمجھنا۔ حقیر جاننا۔ (۳) خاطر میں نہ لانا۔ پرواہ نہ کرنا (۴) نفرت کا اظہار۔

جوتی کے برابر نہ سمجھنا۔ (ا۔محاورہ) ذرا بھی خاطر میں نہ لانا۔

جوتی کے تلے سے ناک کاٹ لینا۔ (ا۔محاورہ) بہت ذلیل کرنا۔

جُوتے اُٹھانا۔ (ا۔محاورہ) اطاعت کرنا۔ تابعداری کرنا۔

جوتے سے خبر لینا۔ (ا۔محاورہ) جوتوں سے مارنا۔ کفش کاری کرنا۔

جوتے کاری۔ (ا۔مث) جوتوں سے مارنا۔

جوتے کا یار۔ (ا۔صف) جس سے ڈانٹ ڈپٹ کر کام لیا جائے۔

جوتیاں اُٹھانا۔ (۱) کسی بزرگ یا کامل کی خدمت کرنا (۲) ذلیل خدمت کرنا۔

جوتیاں بغل میں (دبانا) مارنا۔ (۱) بھاگ جانا۔ کھسک جانا۔ (۲) دبک کر نکل جانا۔

جوتیاں توڑنا۔ (ا۔محاورہ) دوڑ دھوپ یا کوشش کرنا۔

جوتیاں چٹخاتے پھرنا۔ (ا۔محاورہ) آوارہ پھرنا (۲) مارے مارے پھرنا (۳) ذلیل و رسوا ہوتے پھرنا۔

جوتیاں سر پر رکھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) عقیدت کا اظہار کرنا (۲) احترام کرنا (۳) خوشامد کرنا۔

جوتیاں سیدھی کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بزرگوں یا بڑوں کی خدمت کرنا (۲) تعظیم بجا لانا۔

جوتیاں سی گانٹھنا۔ (ا۔محاورہ) بہت بڑی سلائی کرنا۔ موٹا موٹا سی دینا۔

جوتیاں کیا سونپیں خان ساماں بن گئے۔ (مثل) ادنیٰ سی التفات سے مغرور ہو گئے۔

جوتیاں کھانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جوتیوں سے پٹنا (۲) طعنے سہنا۔ بُرا بھلا سُننا۔ ذلیل و خوار ہونا۔

جوتیاں گانٹھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جوتیوں کی مرمت کرنا۔ (۲) ذلت کا کام کرنا۔

جوتیاں مارنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) طعنے دینا۔ ذلیل کرنا (۲) جوتیوں کی مار مارنا۔

جوتیوں سمیت آنکھوں میں (گھسنا) بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ناقابلِ انکار بات کی ڈھٹائی سے انکار کئے جانا (۲) خواہ مخواہ جھٹلاتے جانا (۳) آنکھوں میں دھول جھونکنا۔

جوتیوں سے لگا ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) مطیع اور فرمانبردار ہونا (۲) ہر وقت ساتھ ہونا۔

جوتیوں کا صدقہ۔ (ا۔محاورہ) کسی کی توجہ سے کام ہونے پر اس وقت کہتے ہیں جب کسی کا احسان ماننے کا اظہار کیا جائے۔ اپنے بارے میں کہیں تو اپنی بڑائی کرنی مقصود ہوتی ہے۔

جوتیوں میں بیٹھنا۔ (۱) سب سے خراب جگہ ملنا (۲) محفل میں ادنےٰ ترین سمجھا جانا۔

جوتیوں میں دال بٹنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پھوٹ پڑنا (۲) لڑائی جھگڑا ہونا۔

جوتیوں میں ڈال دینا۔ (ا۔محاورہ) ذلیل کرنا۔ حقیر کرنا۔ بے عزت کرنا۔ قدر گھٹانا۔

جوٹ۔ (واؤ مجہول) [ھ۔ا۔مذ] (۱) جوڑا۔ جُفت (۲) برابر کا۔ ہم سر۔ (۳) ساتھی۔ رفیق (۴) ہم شکل (۵) بیلوں کی جوڑی جو ہل میں جوتی جاتی ہے۔

جوٹ باندھنا (۱) ہم عمر یا ہم قد سے جوڑا لگانا (۲) جوڑا بنانا۔ ملانا۔

جُوٹھا۔ (جُو۔ٹھا) [ہ۔صف] پس خوردہ۔ مستعمل۔ بچا ہوا کھانا۔

جُوٹیا۔ (جُو۔ٹِ۔یا) [ہ۔صف] (۱) مددگار (۲) رہٹ ہانکنے والا۔

جُوجُو۔ (جُو۔جُو) [اُر۔ا۔مذ] ایک فرضی نام جس سے بچوں کو ڈراتے ہیں (بیچا؟ ہاؤ؟)

جُوجھَن۔ [ق۔ا۔مث] لڑائی۔ جنگ۔

جوجھنا۔ (جوجھ۔نا) واؤ مجہول) [ھ۔مص] (۱) لڑنا۔ جنگ کرنا (۲) قتل کرنا۔

جُود۔ [ع۔ا۔مذ] بخشش۔ سخاوت۔ فراخ دلی۔ کرم۔

جَودَت۔ [ع۔ا۔مث] (۱) عقل کی تیزی۔ ذکاوت۔ ذہانت (۲) لیاقت۔ گُن۔

جُودوسخا۔ (ع۔ ا۔ مث) بخشش۔ سخاوت۔

جودھا۔ (جو۔ دھا۔ واؤ مجہول) [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) بہادر سپاہی (۲) شجاع آدمی۔

جوڈیشل۔ (Judicial) ۔ (جو۔ ڈی۔ شَل) [انگ۔ صف] عدالتی۔ متعلق بہ عدالت۔ عدالت کا۔

جوڈیشل اختیارات۔ (انگ۔ ا۔ صف) دیوانی و فوجداری اختیارات۔

جوڈیشل کارروائی۔ (انگ۔ ا۔ مث) دیوانی و فوجداری مقدمات کی کارروائی۔

جَور [ع۔ ا۔ مذ] ظلم۔ ستم۔ سختی۔ زبردستی۔ بے رحمی۔ جفا۔

جورِ اُستاد بہ ز مہرِ پدر (مثل۔ ف) استاد کی سختی باپ کے پیار سے اچھی ہے۔ کیونکہ اُس سے بچہ سیکھتا ہے

جورُو۔ (جو۔ رُو۔ پہلا واؤ مجہول۔ دوسرا معروف) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) بیوی۔ گھر والی عورت۔ رفیقہ حیات۔ زوجہ۔ استری۔

جورو ٹٹولے پھینٹ اور ماں ٹٹولے پیٹ۔ (مثل) بیوی کو شوہر کی گانٹھ کی فکر ہوتی ہے جب کہ ماں کو یہ فکر ہوتی ہے کہ میرا بیٹا بھوکا تو نہیں ہے۔ مطلب۔ بیوی کی محبت غرض کی ہوتی ہے اور ماں کی بے غرض۔

جورو چکنی میاں مزدور۔ (مثل) میاں غریب ہے مگر بیوی بنی ٹھنی رہتی ہے۔

جورو خصم کی لڑائی، دودھ کی سی ملائی۔ میاں بیوی کی شکر رنجی بھی مزا دیتی ہے۔

جورُو کا بھائی (۱) سالا (۲) ایک قسم کی گالی۔

جورو کا غلام۔ جورُو کا مزدور۔ جورُو کا مُرید۔ (ف۔ صف) وہ شخص جو بیوی کا ہر کہنا مانے۔

جورو کا مرنا گھر کا خرابہ۔ (ا۔ محاورہ) بیوی کے مرجانے سے گھر اُجڑ جاتا ہے۔

جورُو نہ جاتا اللہ میاں سے ناتا۔ (ا۔ مثل) ایسا شخص جس نے شادی نہ کی ہو۔ جس کا آگے پیچھے کوئی نہ ہو۔

جوڑ۔ [ھ۔ ا۔ مذکر و مؤنث] (۱) دو۔ جُفت (۲) برابر کا۔ ہم پلہ۔ مقابل (۳) ساتھی (۴) ہم شکل (۵) گرہ (۶) سلسلہ۔ ملنا۔ ستاروں کا میل۔ قِران (۷) میزان۔ کل تعداد (علم حساب کا) جمع کا قاعدہ (۸) فریب۔ چھل۔ جعل سازی (۹) تہمت۔ بہتان (۱۰) ثبت (منفی کی ضد) (۱۱) ہم رنگ اور ہم سلسلہ برتن (۱۲) مرثیہ خوانوں کی جماعت (۱۳) ایک قسم کی جھلی (۱۴) ملاوٹ۔ آمیزش (۱۵) من گھڑت واقعہ (۱۶) ایک قسم کے چھتے (۱۷) وہ جگہ جہاں دو ٹکڑے ملیں۔ پیوند۔ سلائی۔ ٹانکا۔ جھال (۱۸) پور۔ پوری۔ عضو (۱۹) اعضا کے ملنے کی جگہ (۲۰) ایک بیلہ (۲۱) پہلوان کا مقابل۔

جوڑ باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کشتی کے لیے دو برابر کے پہلوان مقرر کرنا (۲) کسی کام پر دو دو آدمی مقرر کرنا۔

جوڑ بٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چول بٹھانا۔ جوڑ ملانا (۲) ٹوٹی ہوئی ہڈی کو اس کی جگہ پر بٹھانا (۳) (حساب کی) میزان درست کرنا۔

جوڑ بند۔ (ا۔ ف۔ مذ) بندھن۔ بندش۔ عضو۔

جوڑ توڑ۔ (ا۔ مذ) (۱) ساز باز۔ داؤں پیچ۔ سازش (۲) بہتان۔ بے بنیاد بات (۳) ترکیب۔ تدبیر۔

جوڑ توڑ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ساز باز کرنا (۲) تدبیر کرنا۔ جوابی کارروائی کرنا (۳) فریب کرنا (۴) کسی خاص مقصد سے کوئی سازش کرنا۔

جوڑ جوڑ۔ ہر ایک جوڑ۔ ہر ایک عضو۔ بند بند۔ تمام بدن۔

جوڑ جوڑ شرارت بھری ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بہت زیادہ شریر ہونا۔

جوڑ جوڑ کے مرجانا۔ (ا۔ محاورہ) کنجوسی سے روپیہ جمع کرنا مگر اس سے فائدے اٹھائے بغیر مرجانا۔

جوڑ جوڑ مرجائیں گے مال جوائی کھائیں گے جو جوائی نہ ہونگے تو خالصے لگ جائیں گے۔ کنجوس کا مال ضائع ہی جاتا ہے۔

جوڑ جوڑ میں شرارت بھری ہے۔ (ا۔ مثل) بہت شریر ہے۔

جوڑ چلنا۔ (۱) داؤں پیچ کرنا۔ چالیں چلنا (۲) تدبیر کارگر ہونا۔

جوڑ دار۔ (ا۔ ف۔ مذ) جُڑا ہوا یا پیوند لگا ہوا۔ جس میں جوڑ ہو۔

جوڑ کا۔ (ا۔ صف) برابر کا۔ مقابلے کا۔

جوڑ کا توڑ۔ (ا۔ مث) (۱) سازش کو توڑنے کی تدبیر۔

جوڑ کو جوڑ ملنا۔ جیسے کو تیسا ملنا۔

جوڑ گانٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) چالاکی سے کام لینا۔

جوڑ گر تی۔ (ا۔ صف) ہم سر۔ ہم مرتبہ۔ برابر (ق)

جوڑ گر تیان۔ (ا۔ صف) بہت سے ساتھی۔ (ق)

جوڑ لگانا۔ جوڑ لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پیوند لگانا۔ جوڑنا۔ ٹانکا جانا (۲) میزان لگنا۔ ٹوٹل (۳) جوڑا لگانا۔ جوڑ باندھنا۔

جوڑ ملنا۔ (ا۔ محاورہ) برابر کا ہونا (۲) پیوند مل جانا (۳) ٹُک ملنا۔

جوڑا۔ (جو۔ ڑا) واؤ مجہول [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) ایک سی دو چیزیں۔ جفت (۲) پرندوں میں نر اور مادہ (۳) (انسانوں میں) میاں بیوی (۴) ساتھی۔ رفیق۔ دوست (۵) مقابل کا آدمی (۶) پوری پوشاک (۷) دونوں جوتے (۸) وہ پوشاک جو دولہا یا دولہن کو بھیجی جاتی ہے (۹) (علم کیمیا کی اصطلاح میں) کھوٹ ملی ہوئی دھات (۱۰) [صف] دوہرا۔ ثانی۔

جوڑا بڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) پوشاک اتار کر رکھنا۔

جوڑا (جوڑی) بنا رہے۔ میاں بیوی یا دو دوستوں کو یک جا دیکھ کر یہ دُعا دی جاتی ہے۔ یعنے دونوں سلامت رہیں۔

جوڑا بنانا (۱) پوشاک تیار کرنا یا جوتیاں یا چوڑیاں بنانا (۲) کھوٹی چاندی یا کھوٹا سونا بنانا۔

جوڑا لگانا۔ نر اور مادہ کو ہلانا۔

جُوڑا۔ (جُو۔ ڑا) [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) سر کے بالوں کی وہ گانٹھ جو عورتیں اور سادھو وغیرہ گدی پر دے لیتے ہیں (۲) پرندکی کلغی (۳) بٹی ہوئی

رسی جو برتنوں کے نیچے گھیرے کی شکل میں رکھی جاتی ہے۔
اینڈوی۔

جُوڑا باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) بالوں کو اکٹھا کر کے سر کے پیچھے گرہ دے لینا۔

جُوڑا کھولنا۔ (ا۔ محاورہ) بالوں کی گرہ جو گدی پہ باندھی گئی ہو کھول دینا۔

جوڑنا۔ (جوڑ۔ نا) [ھ۔ مص] ملانا۔ گانٹھنا۔ پیوند لگانا۔ سینا۔ چپکانا۔ (۲) جمع کرنا (۳) میزان دینا (۴) شمار کرنا۔ حساب لگانا۔ (۵) پس انداز کرنا (۶) تصنیف کرنا۔ شعر کہنا (۷) جوتنا۔ ساز ڈالنا (۸) آگ دیا جلانا۔ (۹) پارنہ گانٹھنا (۱۰) گرہ لگانا (۱۱) جتھا بنانا۔ گروہ بندی کرنا (۱۲) شامل کرنا (۱۳) لگانا۔ دھرنا (۱۴) ٹوٹی ہوئی ہڈی باندھنا۔ (۱۵) دلاسا دینا۔

جوڑواں۔ (جوڑ۔ واں) [ہ۔ا۔ مذ] دو بچے جو اکٹھے پیدا ہوں۔ توام (۲) ہم رتبہ۔ ہمسر (دق)

جوڑی۔ (جو۔ ڑی) [ھ۔ا۔ مث] (۱) برابر کے دو شخص یا چیزیں (۲) دو گھوڑوں کی گاڑی۔ وہ مجیرے جو طبلے کے ساتھ بجائے جاتے ہیں (۳) طبلے کی جوڑی۔

جوڑی دار۔ (ا۔ ف۔ مذ) (۱) دوست (۲) دو ایسے آدمی جو کسی کام کو مل کر کرتے ہوں۔

جوڑی والا۔ (ا۔ مذ) طوائفوں کے مجرے میں طبلہ بجانے والا۔

جوڑی ہانکنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دو گھوڑوں یا بیلوں کی گاڑی چلانا (۲) (مزاحاً) دو بیویوں کا خاوند ہونا۔

جوڑی ہلانا۔ (ا۔ محاورہ) مگدر ہلانا۔

جوز۔ [ع۔ا۔ مذ] (۱) اخروٹ (۲) ناریل۔ (۳) جائفل۔

جوزا۔ [ع۔ا۔ مذ] تیسرا آسمانی برج جو دو جُڑواں لڑکوں کی شکل کا ہے۔

جوس۔ (Juice) [انگ۔ا۔ مذ] رس۔ عرق۔ افشردہ۔

جوسی [ق۔ا۔ مذ] جوتشی

جوش۔ [ف۔ا۔ مذ] (۱) اُبال۔ کھدبداہٹ (۲) ہیجان۔ جذبات کا بے قابو ہونا۔ (۳) ولولہ۔ لہر۔ موج (۴) حرارت۔ تیزی (۵) زیادتی۔ کثرت۔ زور (۶) مستی۔ شہوت۔ (۷) غصہ (۸) تعصب (۹) سرگرمی شوق (۱۰) طغیانی۔

جوش آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) اُبال آنا (۲) غصہ آنا (۳) لہر آنا یا اُٹھنا۔ ولولہ پیدا ہونا۔ منفرق ہونا۔

جوشِ جوانی۔ (ف۔ا۔ مذ) جوانی کا ولولہ یا زور۔

جوشِ جنوں۔ (ف۔ا۔ صفت) دیوانگی کا زور۔

جوشِ خون۔ (ف۔ا۔ مذ) (۱) باپ ماں بھائی بہن یا رشتہ داروں کی محبت (۲) خون کی زیادتی۔

جوشِ دہن۔ (ف۔ا۔ مذ) منہ آنا۔ منہ کے اندر چھالے پڑنا۔

جوش دینا۔ اُبال دینا۔ کھولانا۔ اونٹانا۔

جوش کھانا، مارنا۔ (ا۔ محاورہ) اُبلنا۔ کھولنا (۲) زیادتی ہونا۔

جوش میں آنا۔ (۱) اُبلنا۔ کھدبدی آنا (۲) چڑھاؤ یا طغیانی پہ آنا (۳) غصے میں آنا۔ بھڑکنا (۴) سوج جانا (۵) لہریں مارنا (۶) ولولہ یا شوق پیدا ہونا۔

جوش میں لانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غصہ دلانا، بھڑکانا۔ اُکسانا۔ برانگیختہ کرنا۔

جوش و خروش۔ (ف۔ا۔ مذ) (۱) ہیجان (۲) بہت زیادہ غصہ (۳) غل شور۔

جوشاندہ۔ (جو۔ شاں۔ دہ) [ف۔ا۔ مذ] ایک مرکب جوش دی ہوئی دوائی جو نزلہ دُور کرنے کے لیے دی جاتی ہے۔ کاڑھا۔

جوشش (جو۔ شش) [ف۔ا۔ مث] دیکھیے جوش۔

جوشن (جو۔ شن) [ف۔ا۔ مذ] (۱) زرہ۔ بکتر (۲) بازو کا ایک زیور۔

جُوع۔ [ع۔ا۔ مث] بھوک۔ گرسنگی۔

جوع الارض۔ (ع۔ا۔ مث) زمین کی ہوس۔ زیادہ سے زیادہ ملک اپنے قبضے میں رکھنے کی ہوس۔

جُوع البقر۔ (گائے جیسی بھوک) ایک بیماری جس میں بے ضرورت بہت زیادہ بھوک لگتی ہے اور کھانے کے باوجود بھوک محسوس ہوتی ہے۔

جوع الکلب (کتے جیسی بھوک) زیادہ کھانے کی بیماری۔ پیٹو۔

جَوف۔ [ع۔ا۔ مذ] (۱) پیٹ۔ شکم (۲) اندرونی خلا۔ کھوکھلا پن۔ (۳) برچھی کا زخم جو پیٹ کے اندر لگے (۴) غار۔ گڑھا۔

جوق۔ [ت۔ا۔ مث] (۱) آدمیوں کا گروہ۔ انبوہ۔ بھیڑ (۲) پرندوں کا پرا۔ جھنڈ۔ جھلڑ۔ غول۔

جُوق جُوق۔ جوق در جوق۔ گروہ کے گروہ۔ پرے کے پرے۔

جوکر۔ (Joker) - جو۔ کر) [انگ۔ا۔ مذ] (۱) مسخرہ۔ ہنسوڑ۔ دل لگی باز (۲) تاش کا (جوکر) پتا جو زائد ہوتا ہے۔

جوکھ [ھ۔ا۔ مث] (۱) پرکھ۔ جانچ۔ اندازہ (سونا یا چاندی) کسوٹی پر لگا کر دیکھنا (۲) تول۔ وزن۔

جوکھم۔ (جو۔ کھم) [ھ۔ا۔ مث] (۱) مشکل کام (۲) خطرہ۔ اندیشہ۔ ڈر (۳) قیمتی چیزیں (۴) نقصان۔ گھاٹا (۵) مصیبت۔

جوکھم میں پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) خطرے میں پڑنا۔ مصیبت میں پکڑا جانا۔

جوکھنا۔ (جوکھ۔ نا) [ہ۔ مص] تولنا۔ وزن کرنا (۲) جانچنا۔ آزما کر دیکھنا۔ کسنا۔

جوکھوں۔ (جو۔ کھوں) [ھ۔ا۔ مث] نقصان (۲) مشکل کام۔ مصیبت۔

جوکھوں اُٹھانا۔ (ہ۔ محاورہ) نقصان برداشت کرنا۔ خسارا اٹھانا۔

جوکھوں کا کام۔ (ہ۔ا۔ مذ) نقصان یا خطرے کا کام (۲) دلیری کا کام۔

جوکھوں میں پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خطرے میں پڑنا (۲) اپنا نقصان کرنا۔

جوکھوں میں ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) آفت میں پھنسانا۔ نقصان کے کام میں الجھانا۔

جوگ۔ [ھ۔ا۔ مذ] (۱) موقع محل صحیح وقت۔ نیک ساعت (۲) چاند کی منزلیں (جو ۲۷ ہیں) (۳) ستاروں کا ملاپ۔ قِران (۴) تعلق۔ جوڑ۔ پیوستگی۔ ملانا (۶) جوڑا ڈالنا۔ جوتنا (۷) سانٹھ گانٹھ۔ اتحاد (۸) طریقہ۔

ذریعہ (۹) موزوں ہونا۔ مناسبت رکھنا (۱۰) ثمرہ۔ پھل (۱۱) تیر کمان میں جوڑنا (۱۲) سمت (۱۳) دائرے کے ان بہت سے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا جو منطقۃ البروج سے ناپے جاتے ہیں (۱۴) ریاضت (۱۵) کفارہ (۱۶) (ریاضی میں) میزان۔ (۱۷) وہ شخص جس کے نام کی ہنڈی کی جائے (۱۸) دوائی (۱۹) یک سوئی (۲۰) [صفت] قابل۔ لائق (۲۱) مناسب، موافق (۲۲) وجہ سے، ذریعے سے۔

جوگ آسن۔ (ہ۔ا۔ مذ) جوگ کے لیے بیٹھنے کا طریقہ۔

جوگ ابھیاس۔ (ہ۔ا۔ مذ) جوگیوں کا طریقہ۔

جوگ سادھنا۔ (۱) جوگی بننا (۲) حبس دم کی مشق کرنا۔ (۳) ایک چیز پر خیال جمانے کی کوشش کرنا۔

جوگ لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جوگی بننا۔ فقیری لینا۔ ترک دنیا کرنا۔

جوگا۔ (جو۔ گا) [ہ۔ صفت] (۱) لائق۔ قابل (۲) موافق۔ مناسب۔ موزوں (۳) برمحل۔ بروقت (۴) [ا۔ مذ] افیون کا فضلہ جو گھولنے کے بعد نکلتا ہے

جوگن۔ (جو۔ گن) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) وہ عورت جو ترک دنیا کر کے فقیری اختیار کر لے (۲) جوگی کی تانیث۔

جوگنی۔ (جوگ۔ نی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) بھوتنی (۲) ہندوؤں کی درگا دیوی کی ۶۴ سکھیاں (۳) جوگ یا یوگ جاننے والی عورت (۴) جادوگرنی۔ ساحرہ۔

جوگی۔ (جو۔ گی) [ہ۔ ا۔ مذ] ہندو فقیر (۲) پجاری (۳) جادوگر۔ شعبدہ باز۔

جوگی تھا سو اُٹھ گیا آسن رہی بھبھوت۔ (مثل) جوگی تو چلا گیا اب اس کے بیٹھنے کی جگہ (آسن) پر راکھ رہ گئی ہے۔ اصل چیز (روح) جاتی رہی راکھ باقی رہ گئی۔

جوگی جگت جانے نہیں، کپڑے رنگے تو کیا ہوا۔ (ا۔ مثل) جوگ کی باتیں (جگت) جانتے نہیں صرف کپڑے جوگیا رنگ لیے ہیں۔ اصلیت کچھ ہے نہیں ظاہری وضع سے کیا ہوگا۔

جوگی جوگی لڑیں کھپروں کا نقصان۔ (ا۔ مثل) بڑے آدمی لڑیں تو چھوٹوں کا نقصان ہوتا ہے۔

جوگی کا لڑکا کھیلے کا تو سانپ سے۔ (ا۔ مثل) ہر کوئی اپنی تربیت کے مطابق کام کرتا ہے۔

جوگی کس کے میت۔ (ا۔ مثل) جن لوگوں کا کوئی ٹھکانہ نہ ہو یا جن کو کسی سے تعلق یا وابستگی نہ ہو وہ کسی کے دوست نہیں بنتے۔

جوگی کی بیت کیا۔ (ہ۔ مقولہ) جوگی کی دوستی کا کوئی اعتبار نہیں۔

جوگی ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) جوگ لے لینا۔ فقیری لے لینا۔

جوگیا۔ (جو۔ گ۔ یا) [ہ۔ صفت] (۱) گیروا رنگ (۲) ایک راگنی (۳) ایک قسم کا کبوتر (۴) ایک قسم کی قمری۔

جُول۔ [ق۔ ا۔ مث] قطار۔

جولاں۔ (جو۔ لاں) [ف۔ ا۔ مث] بیڑی یا زنجیر جو مجرم کے پاؤں میں ڈالتے ہیں۔

جَولاں۔ (جو۔ لاں) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) کود پھاند (۲) گھوڑے کی دوڑ یا چکر کھانا۔ (۳) کاوا دینا۔ (۴) گھوڑے کو کُدانا۔ چکر دینا (۵) حرکت۔ گردش۔

جولاں گاہ۔ (۱) گھوڑوں کا میدان (۲) گھوڑے کُدانے یا چکر دینے کی جگہ

جَولانی۔ (جو۔ لا۔ نی) [ف۔ ا۔ مث] (۱) گھوڑے کی دوڑ (۲) طبیعت کی روانی۔ تیز فہمی (۳) رفتار کی تیزی۔ پھرتی۔ چستی۔

جولانیوں پر آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تیزی یا جوش میں آنا۔ ترنگ میں آنا۔

جولانیوں پر رہنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غل شور یا اچھل کود میں مصروف رہنا۔ (۲) جوش میں بھرے رہنا۔

جولائی۔ (July) (جو۔ لا۔ ای) [انگ۔ ا۔ مذ] انگریزی سال کا ساتواں مہینہ۔ ماہ جولائی۔

جولگن۔ (ق) جب تک۔

جُون۔ (June) [انگ۔ ا۔ مذ] انگریزی سال کا چھٹا مہینہ۔ ماہ جون۔

جُون۔ [ہ۔ ا۔ مؤنث] (۱) وضع۔ صورت۔ بھیس (۲) جنم۔ پیدائش۔ ولادت۔ (۳) زمانہ۔ وقت۔ عرصہ۔

جُون بدلنا (پلٹنا)۔ (ہ۔ محاورہ) (۱) ظاہری شکل تبدیل کرنا (۲) ہندوؤں کے عقیدے میں انسان کا ایک قالب سے دوسرے قالب میں جانا (۳) صورت بدلنا۔ حالت بدلنا (۴) غیر معمولی طور پر موٹا یا دُبلا ہو جانا (۵) غیر معمولی ترقی یا تنزل کرنا۔

جُون پُوری کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دن پورے کرنا۔ زندگی گزارنا۔

جُوں۔ [ہ۔ ا۔ مث] وہ کیڑے جو بالوں یا کپڑوں میں میل سے پیدا ہو جاتے ہیں۔

جُوں کی چال۔ (ا۔ مث) نہایت آہستہ یا سُست چال۔

جوئیں پڑنا۔ (مص۔ مرکب) سر کے بالوں یا کپڑوں وغیرہ میں جوئیں ہو جانا۔

جوئیں (دکھانا) نکلوانا۔ کسی دوسرے سے سر کے بالوں کی جوئیں چُنوانا۔

جوئیں (دیکھنا) نکالنا۔ کسی کے سر کی جوئیں چن چن کر مارنا۔

جُوں۔ (ہ۔ حرف تشبیہ) جیسے۔ مانند۔ مثل۔ زبان۔

جُوں توں۔ (۱) جس طرح بھی ہو سکا، یا ہو سکے۔ کسی نہ کسی طرح۔ بہر صورت۔ (۲) نہایت مشکل سے۔ بہ ہزار دقت۔

جُوں توں کر کے (۱) کسی نہ کسی طرح سے۔ (۲) بڑی مشکل سے۔

جُوں جُوں۔ (۱) جس قدر۔ جہاں تک۔ جب تک (۲) جیسے جیسے۔

جُوں جُوں چِڑیا موٹی، اتنی چونچ چھوٹی۔ (ا۔ مثل) چھوٹے دل کا آدمی جتنا امیر ہوتا ہے اتنا ہی اور زیادہ بخیل بن جاتا ہے۔

جوں جوں کملی بھیگے توں توں بھاری ہو۔ (ا۔ مثل) زمانے کے نشیب و فراز انسان کو تجربہ کار بنا دیتے ہیں۔

جُوں کا توں۔ جُوں کی توں۔ ویسے کا ویسا ہی۔ وہ کا وہ ہی۔ جیسا پہلے تھا ویسا ہی۔ سابقہ یا اصلی حالت پر۔ (۲) پورا۔ تمام۔ کامل۔

جُوں کا توں رکھنا۔ جس حالت میں ہو اسی حالت میں رکھنا۔ احتیاط

باحفاظت سے سنبھال کر رکھنا۔

جوؤں کے ڈر سے گدڑی نہیں پھینکی جاتی۔ (ا۔ مثل) معمولی نقصان کے ڈر سے زیادہ نقصان نہیں برداشت کیا جا سکتا۔

جُوں ہی۔ (جوں ہی) جیسے ہی۔ جس وقت۔ اسی وقت۔ فوراً۔ معاً

جُونا۔ جُوناں۔ (جو۔ نا۔ جو۔ ناں) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) دعوت۔ ضیافت (۲) شادی بیاہ (۳) زمین جو بیج ڈالنے کے لیے تیار ہو۔

جُونا۔ (جو۔ نا) [ھ۔ ا۔ مذ] گھاس یا بان کا مٹھا جو برتن مانجھنے کے کام آتا ہے (۲) لکڑیوں یا گھاس کا گٹھا باندھنے کے کام آنے والی گھاس کی رسی۔

جونا۔ [ق۔ مص] ڈھونڈنا۔

جون پور کا قاضی۔ (جون۔ پور۔ کا۔ قا۔ ضی) [اُر۔ ا۔ مذ] بیوقوف یا احمق آدمی۔ جون پور کا ایک قاضی جو احمق مشہور تھا۔

جُوں سا۔ (جُوں۔ سا) [ہ۔ ض] جو۔ جو کوئی۔ جو شخص۔

جونک۔ (جواؤ مجہول) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) پانی کا وہ چار پانچ انچ لمبا کیڑا جسے فاسد خون نکالنے کے لیے آدمی کے جسم پر لگاتے ہیں (۲) کوئی ایسا شخص جو کسی کے لیے باعثِ تباہی بن جائے۔

جونک پتھر میں لگنا۔ (ا۔ محاورہ) کنجوس آدمی سے کام لینا۔

جونک مٹی میں رہے تو بھی لہو پیتی ہے۔ (ا۔ مثل) بُرا آدمی کبھی برائی سے باز نہیں رہتا۔

جونک ہو کے (پٹنا) چمٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جونک کی طرح چمٹنا۔ اس طرح چمٹنا کہ چھڑانا مشکل ہو جائے (۲) کسی کے پیچھے پڑ جانا۔

جونکیں لگوانا۔ اپنے جسم سے جونکیں چمٹا کر فاسد خون خارج کر دینا۔

جونی۔ (جو۔ نی) [ھ۔ ا۔ مث] ترازو کے پلڑوں کی رسی۔

جونیئر۔ (Junior)۔ (جو۔ نِ۔ یَر) [انگ۔ صف] (۱) چھوٹا سا چھوٹی (۲) ادنیٰ (۳) عہدے یا مرتبہ میں دوسروں سے کم۔

جودنا۔ [ق۔ مص] روشن کرنا۔

جوہر۔ (جو۔ ہر) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) قیمتی پتھر (۲) خلاصہ۔ لُبِ لباب۔ عطر۔ ست (۳) وہ چیز جو بذاتِ خود قائم ہو (۴) [ف] تلوار یا فولاد کے نقوش جن سے ان کی خوبی یا عمدگی ظاہر ہوتی ہے۔ (۵) خاصیت۔ خوبی۔ گُن (۶) ہُنر۔ کمال۔ لیاقت۔ استعداد (۷) بھید۔ راز۔ اصل حقیقت (۸) چالاکی۔ چترائی (۹) آئینے کی آب و تاب (۱۰) نفیس لکڑی کی رگیں (۱۱) [س] خودکشی (۱۲) لڑتے لڑتے مارے جانا۔ راجپوت جب دشمن سے مغلوب ہونے لگتے تھے تو بیوی بچوں کو ہلاک یا نذرِ آتش کر کے خود بھی ہلاک ہو جاتے تھے (۱۳) ایٹم (Atom) تقسیم نہ ہونے والا ذرہ۔

جوہر اُڑانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی چیز کی خوبی کی نقل کرنا (۲) آگ پر رکھ کر کسی دوا کا ست نکالنا۔

جوہر دار۔ (ف۔ صف) (۱) جس میں کوئی خاص خوبی ہو (۲) وہ تلوار جس میں ایک خاص قسم کے نقوش ہوں جو اصیل ہونے کا ثبوت دیں۔

جوہر دکھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہنر یا لیاقت یا فضیلت ظاہر کرنا (۲) شرافت کا مظاہرہ کرنا (۳) چالاکی یا عیاری سے کام لینا۔ کسی کا اپنا عیب یا مخصوص برائی ظاہر کرنا۔

جوہر فرد۔ (ع۔ ا۔ ف) (۱) مادے کا سب سے چھوٹا ٹکڑا (۲) بے نظیر موتی۔ وہ جوہر جس کا ثانی نہ ہو۔

جوہر کرنا۔ (ا۔ محاورہ) راجپوتوں کا جنگ میں اپنی بیوی بچوں کو ہلاک کر کے دشمن سے لڑتے ہوئے جان دے دینا۔

جوہر کھلنا۔ جوہر کھل جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خوبیاں یا ہنر یا قابلیت کا اظہار ہونا (۲) اصلیت یا بھلائی برائی معلوم ہو جانا (۳) (طنزاً) نالائقی ظاہر ہونا۔

جوہر لطیف۔ (ع۔ ا۔ ف) (۱) پاکیزہ جوہر (۲) ایسا نفیس مادہ جو انسانی آنکھ کو نظر نہ آ سکے (۳) عقل۔

جوہر نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ست نکالنا (۲) عیب و ہنر ظاہر کرنا۔

جوہری۔ (جو۔ ہَ۔ ری) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) جواہرات کا سوداگر (۲) کسی چیز کی خوبی یا عیب کی پرکھ رکھنے والا (۳) [ف۔ صف] جوہر سے متعلق۔ ایٹمی۔ ایٹم کا۔

جوہری توانائی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) دیکھیے ایٹمی طاقت۔

جوہڑ۔ (جو۔ ہڑ) [ھ۔ ا۔ مذ] بارانی تالاب۔ کچا تالاب۔ جھیل۔

جوہڑ میں منہ دھو آؤ۔ (ا۔ مثل) یہ مراد پوری نہ ہوگی۔

جُوہی۔ جُوئی۔ (جُو۔ ہی) (جُو۔ ای) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) چنبیلی جیسے خوشبو دار پھول جو اس سے ذرا چھوٹے ہوتے ہیں (۲) ایک قسم کی آتشبازی۔ (۳) ایک قسم کا کیڑا جو کھیتی کو نقصان پہنچاتا ہے۔

جوئندہ۔ (جو۔ اِن۔ دَہ) [ف۔ صف] ڈھونڈنے والا۔ تلاش کرنے والا، جو کسی کی کھوج میں ہو۔ متلاشی۔ کھوجی۔

جوئندہ یابندہ۔ (مثل) جو ڈھونڈتا ہے وہ پا لیتا ہے۔

جُوئے۔ جُو۔ (جُو۔ اے۔ جُو) [ف۔ ا۔ مث] ندی۔ نہر۔

جُوئبار۔ ایک ایسی بڑی نہر جس میں بہت سی نہریں آ کر مل جاتی ہوں۔ پہاڑ کا دامن۔ نہروں کا خطہ۔

جوئے شیر۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ نہر جو فرہاد (کوہکن) نے اپنی محبوبہ شیریں کے لیے پہاڑ میں کھود دی تھی۔ اس کے ذریعے بکریوں کا دودھ شیریں کے محل کے ایک حوض میں پہنچتا تھا۔

جوئے شیر لانا۔ مشکل یا ناممکن کام سرانجام دینا۔

جوئی۔ [ق۔ صف] نرالی۔ جدا۔ علیحدہ۔

جویا۔ جویاں۔ (جو۔ یا۔ جو۔ یاں) [ف۔ صف] ڈھونڈنے والا۔ تلاش کرنے والا۔

جوین۔ [ف۔ صف] جو کی۔ جو سے بنی ہوئی۔

ج ۔ ہ

جہات ۔ (جَ ۔ ہات) (ع ۔ ا ۔ مذ ۔ مث) جہت کی جمع ۔ سمتیں ۔ طرفین ۔
جہاد ۔ (جِ ۔ ہاد) (ع ۔ ا ۔ مذکر) (۱) کوشش ۔ جدوجہد (۲) دین کی حمایت کے لیے ہتھیار اُٹھانا ۔
جہادِ اصغر ۔ کافروں کے خلاف ہتھیار اُٹھانا ۔
جہادِ اکبر ۔ نفس کو مارنا ۔ ریاضت ۔
جہاد بالسیف ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) حق کی حمایت میں ہتھیاروں سے جنگ کرنا ۔
جہاد بالقلم ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) حق کی حمایت میں قلم اُٹھانا ۔ باطل کے خلاف مضامین لکھنا ۔
جہاز ۔ (جَ ۔ ہاز) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) بہت بڑی کشتی ۔ اسباب تجارت لادنے اور انسانوں کے سوار ہو کر بحری سفر کرنے کی بہت بڑی ناؤ ۔ (۲) (صفت) بہت بڑا ۔ بہت وسیع ۔ فراخ ۔ کشادہ ۔
جہاز رانی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) جہاز چلانے کا پیشہ ۔
جہاز کا جہاز ۔ (ا ۔ مذ) بہت بڑا ۔ وسیع ۔ فراخ ۔ کشادہ ۔
جہاز کا کوا ۔ (ا ۔ مذ) وہ کوا جو جہاز کے ساتھ ساتھ اُڑتا رہتا ہے اور سمندر میں کہیں بیٹھنے کی جگہ نہ ملنے کی وجہ سے جہاز کے گرد منڈلاتا رہتا ہے (۲) ایسا شخص جسے کہیں ایک جگہ کے سوا اور کہیں ٹھکانہ نہ ملے ۔ (۳) ایک آدھ جو کوے جیسا بدنما ہوتا ہے ۔
جہاز کا لنگر انداز کرنا (ہونا) (مص ۔ مرکب) جہاز کا رُکنا یا ٹھہرنا ۔
جہازراں ۔ (جَ ۔ ہاز ۔ راں) (ف ۔ ا ۔ مذ) جہاز چلانے والا ۔ ملاح ۔
جہازی ۔ (جَ ۔ ہا ۔ زی) (ف ۔ ا ۔ مذ) جو لوگ جہاز چلانے کے ذمہ دار ہوں یا وہ لوگ جو جہاز میں بیٹھے ہوں ۔
جُہّال ۔ (جُہ ۔ ہال) (ع ۔ ا ۔ مذ) جاہل کی جمع ۔ اَن پڑھ لوگ ۔ اُجڈ ۔ بے وقوف ۔
جہالت ۔ (جَ ۔ ہا ۔ لت) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) بے علمی ۔ نادانی ۔ ناواقفیت (۲) بے وقوفی ۔ حماقت (۳) بے رحمی ۔ سنگ دلی ۔ کٹھورپن ۔
جہاں ۔ (جَ ۔ ہاں) (ہ ۔ حرف شرط ۔ اسم موصول) (۱) جس جگہ ۔ جس مقام پر (۲) جس وقت ۔ جس گھڑی ۔
جہاں اور درخت نہیں وہاں ارنڈ ہی پردھان ہے ۔ (مثل) جہاں بڑے نہیں ہوتے وہاں چھوٹے ہی بڑے سمجھے جاتے ہیں ۔
جہاں پھول وہاں کانٹا ۔ (ا ۔ مثل) جہاں آرام وہاں تکلیف بھی ہوتی ہے ۔ جہاں فائدہ ہو وہاں نقصان بھی ہوتا ہے ۔
جہاں ساس کا پلینا وہیں سُسر کی کھاٹ ۔ (ا ۔ مثل) بے حیائی اور عزیز واجب بے تکلفی کی مذمت میں کہتے ہیں ۔
جہاں تک ۔ جب تک ۔ جس حد تک ۔ جتنا مقدور ہو ۔
جہاں تک (بنے) ہو سکے ۔ جب تک یا جس حد تک ممکن ہو ۔ اپنے مقدور بھر ۔ جہاں تک یا جب تک اپنے حالات ساتھ دیں ۔
جہاں تمہارا پسینہ گرے وہاں خون گرائیں ۔ (ا ۔ مثل) وفاداری اور جاں نثاری کا اظہار کرنے کے لیے کہتے ہیں ۔
جہاں تہاں ۔ ہر جگہ ۔ ہر کہیں ۔ جگہ جگہ ۔ ادھر اُدھر ۔
جہاں جائے بھوکا وہاں پڑے سوکھا ۔ (مثل) بدقسمت آدمی جہاں کہیں بھی چلا جائے پریشان اور محروم رہتا ہے ۔
جہاں ججمان وہاں پروہت ۔ (ا ۔ مثل) جو لوگ جن کے سر کھاتے ہیں وہ ہر جگہ ان کے ساتھ لگے رہتے ہیں ۔ جہاں سردار وہاں خدمتگار ۔
جہاں جہاں ۔ جابجا ۔ جگہ جگہ ۔ جس جس جگہ ۔ جون جون سے مقام پر ۔
جہاں چار برتن ہوتے ہیں کھٹکتے (کھنکتے) بھی ہیں ۔ (مثل) جہاں چند آدمی ہوتے ہیں وہاں تکرار ہو ہی جاتی ہے ۔
جہاں دَل وہاں بادَل (مثل) (۱) جہاں بہت سے لوگ (دَل) ہوں وہاں بارش بھی ہوتی ہے (۲) جہاں لوگوں کی بھیڑ ہو وہاں گرد و غبار بہت ہوتا ہے ۔
جہاں دولہا وہاں برات ۔ (ا ۔ مثل) بڑا آدمی یا مرکزی شخصیت رکھنے والا جس جگہ قیام کرے اس کے متعلقین بھی وہیں ڈیرا جماتے ہیں ۔
جہاں دیکھے توا پرات وہیں گاوے ساری رات (مثل) مطلبی آدمی جہاں فائدہ دیکھتا ہے وہیں بیٹھا رہتا ہے ۔
جہاں دیکھی روٹی وہاں منڈائی چوٹی ۔ (مثل) فائدہ ہوتے دیکھ کر ذلت یا بے عزتی برداشت کر لینا ۔
جہاں راجہ میٹھ بولنا وہیں گھنیرے لوگ ۔ (مثل) خوش اخلاقی لوگوں کے رجوع ہونے کا باعث ہوتی ہے ۔ بڑے لوگ اچھی طرح پیش آئیں تو لوگ ان کے سائے میں رہتے ہیں ۔
جہاں ستیاناس وہاں سوا ستیاناس ۔ (مثل) جہاں بربادی ہو ہی گئی ہے تو اس کا کیا رونا کہ تھوڑی ہوئی یا بہت ہوئی ۔
جہاں سوئی نہ جائے وہاں موسل گھسیٹرنا ۔ (مثل) جھوٹ بولنا جو وہم و گمان میں نہ آ سکے ۔
جہاں سینگ سمائیں چلے جاؤ ۔ (ا ۔ مثل) جہاں پناہ ملے چلے جاؤ ۔ دور ہو جاؤ ۔
جہاں کا پیوے پانی تہاں کی بولے بولی ۔ (ا ۔ مثل) احسان کرنے والے کی حمایت ضروری ہوتی ہے ۔
جہاں کا مُردہ تہاں کی گور ۔ جہاں کا مُردہ وہیں گڑتا ہے (مثل) جہاں کا جھگڑا ہوتا ہے وہیں طے ہوتا ہے ۔
جہاں کانسا وہاں بجلی کا سانسا ۔ (مثل) (۱) جہاں کسی چیز میں کانسی کی دھات لگی ہو گی جس پر بجلی گر سکتی ہے وہاں بجلی گرنے کا اندیشہ (سانسا) ضرور رہے گا ۔ (۲) جہاں مال ہو وہیں چور آتے ہیں ۔
جہاں کہیں ۔ جس جگہ ۔ جس مقام پر ۔ جس مقام پر ۔
جہاں کی تہاں ۔ (۱) کہیں کی کہیں ۔ بے جگہ (۲) اسی جگہ ۔ وہیں اپنے خاص مقام پر ۔

جہاں گُڑ ہوگا وہاں مکھیاں بھی آئیں گی ۔ (مثل) (۱) جہاں کھانے کو ملے وہاں کھانے والے ضرور آئیں گے (۲) اپنی مرغوب چیز پر سبھی ٹوٹ کر گرتے ہیں ۔ (۳) کامل کے شاگرد بہت ۔

جہاں گُل (ہوگا) ہے وہاں خار بھی (ہوگا) ہے ۔ (مثل) راحت کے ساتھ تکلیف اور خوشی کے ساتھ رنج لگا ہُوا ہے ۔

جہاں گنج وہاں رنج ۔ (مثل) مالدار لوگوں کو دولت کی وجہ سے تکلیف پہنچتی ہے ۔

جہاں مرغا نہیں ہوتا وہاں صُبح نہیں ہوگی جہاں مُلّا نہیں ہوگا وہاں سویرا نہ ہوگا ۔ (ا ۔ مثل) کسی کے نہ ہونے سے دنیا کے کام بند نہیں ہو جاتے ۔

جہاں نشیب (ہوتا ہے) ہوگا وہیں پانی (مرتا ہے) مرے گا ۔ (مثل) جہاں نقص ہوتا ہے وہیں اعتراض کرتا ہے ۔

جہاں ننانوے گھڑے دودھ کے ہونگے وہاں ایک گھڑا پانی کا کیا جانا جائے گا ۔ (مثل) امیروں اور مالداروں میں غریبوں کی کیا پرسش ۔

جہاں ۔ جہان ۔ (جَ ۔ ہاں ۔ جَ ۔ ہان) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) دنیا ۔ عالَم ۔ سنسار ۔ تمام مُلک ۔

جہاں آرا ۔ (ف ۔ صف) (۱) دنیا کو آراستہ کرنے والا (۲) مغل شہنشاہ شاہ جہاں کی بڑی بیٹی کا نام ۔

جہاں آفریں ۔ جہان کو پیدا کرنے والا ۔ خدائے تعالیٰ ۔

جہاں آنکھوں میں اندھیر ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) کچھ سجھائی نہ دینا ۔ سخت گھبراہٹ اور پریشانی ہونا ۔

جہانبان ۔ (ف ۔ صف) (۱) دنیا کی حفاظت کرنے والا (۲) دنیا کا بڑا یا زبردست حکمران ۔

جہاں بانی ۔ (ف ۔ مث) (۱) بادشاہت (۲) نگہداشت ۔

جہاں بین ۔ (ف ۔ صف) دنیا دیکھے ہوئے ۔ تجربہ کار ۔

جہاں پناہ ۔ (ف ۔ صف) جس کی پناہ میں دنیا ہو ۔ بادشاہ ۔ حاکمِ وقت

جہاں تاب ۔ (ف ۔ صف) دنیا کو روشن کرنے والا (مجازاً) سورج

جہان تنگ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) مصیبتوں کا ہجوم ہونا ۔ دنیا میں رہنا مشکل ہونا ۔

جہاں دار ۔ (ف ۔ صف) بادشاہ ۔ حاکمِ وقت ۔

جہاں داری ۔ (ف ۔ مث) بادشاہت ۔ حکومت ۔ انتظامِ سلطنت ۔

جہاں دیدہ ۔ (ف ۔ صف) جہاں دیکھا ہوا ۔ تجربہ کار ۔ آزمودہ کار ۔

جہاں دیدہ بسیار گوید دروغ ۔ [ف ۔ مثل] تجربہ کار آدمی دوسروں کو بے وقوف بنانے کے لیے بہت جھوٹ بولا کرتے ہیں ۔

جہاں سوز ۔ (ف ۔ صف) دنیا کو جلانے والا ۔

جہاں سے اُٹھ جانا ۔ جہاں سے گزر جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) مر جانا ۔

جہاں سے ہاتھ اُٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) گوشہ نشینی اختیار کر لینا ۔ تارک الدنیا ہو جانا ۔

جہاں سیاہ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) رنج و غم کی شدت ہونا ۔ مصیبتوں کی زیادتی سے دنیا سے بیزاری ۔

جہاں کا چکر ۔ (ا ۔ محاورہ) دنیا بھر میں پھرنا ۔

جہاں گرد (گشت ۔ نورد) ۔ (ف ۔ صف) دنیا بھر میں پھرنے والا ۔ ملک ملک گھومنے والا ۔ سیّاح ۔

جہاں گیر ۔ (ف ۔ صف) (۱) دنیا کو فتح کرنے والا (۲) ہند کے مغل بادشاہ اکبر کے بیٹے شہنشاہ نورالدین کا لقب ۔

جہاں گیری ۔ (ف ۔ مث) (۱) ہاتھوں میں پہننے کا ایک جڑاؤ زیور (۲) لاکھ یا کانچ کی چوڑی جو نور جہاں کی ایجاد بتائی جاتی ہے (۳) حکومت ۔ سلطنت ۔

جہاں نما ۔ (ف ۔ صف) (۱) دُنیا کو دکھانے والا ۔ آئینہ ۔ اونچا مینار ۔ اونچا شاہی خیمہ ۔

جہانیاں ۔ جہاں گشت ۔ (ف ۔ ا ۔ صف) ساری دنیا کی سیر کرنے والا (۲) ایک ولی کا لقب ۔

جہت ۔ (جِ ۔ ہَت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) سمت ۔ طرف ۔ جانب ۔ (۲) وجہ ۔ سبب ۔ باعث ۔ جمع : جہات ۔

جَہد ۔ جُہد ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) کوشش ۔ سعی ۔ دوڑ دھوپ بضم اوّل نیز بفتح اوّل ۔

جہد للبقا ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) زندگی کی کشمکش ۔ زندہ رہنے کے لئے کوشش ۔

جہر ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) اُونچی آواز سے پڑھنا ۔

جہل ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ و مث) (۱) جہالت ۔ بے علمی ۔ بے وقوفی ۔ (۲) جاہلانہ ہٹ یا ضد (۳) تکرار ۔

جہل مرکّب ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) دوہری جہالت ۔ جاہل ہونا مگر خود کو عالم فاضل سمجھنا ۔

جُہلا ۔ (جُ ۔ ہَ ۔ لا) [ع ۔ ا ۔ مذ] جاہل کی جمع ۔

جہندہ ۔ (ف) کودنے والا ۔ پھاندنے والا ۔

جہنّم ۔ (جَ ۔ ہَن ۔ نَم) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) گہرا کنواں (۲) دوزخ (اردو میں معنی نمبر ۲ میں مستعمل ہے) ۔

جہنّم کا نمونہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) دوزخ کی مثال (۲) مصیبت کی جگہ ۔

جہنّم میں (پڑے) جائے ۔ (۱) کوسنا (۲) بیزاری کے موقعے پر بددُعا دیتے ہیں ۔

جہنّم میں ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) عذاب میں مبتلا کرنا ۔

جہنّم واصل کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دشمن کو قتل کر دینا ۔

جہنّمی ۔ (جَ ۔ ہَن ۔ نَ ۔ مِی) [ع ۔ صف] دوزخ میں جلنے والا ۔ دوزخی

جہول ۔ (جَ ۔ ہُول) [ع ۔ ا ۔ صف] سخت جاہل ۔ نادان ۔ جمع : جُہلا ۔

جہیر ۔ (ع ۔ صف) بلند آواز (۲) آواز کو بلند کرنے والا (۳) خوبصورت آدمی ۔

جہیز ۔ (جَ ۔ ہیز) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) اسباب ۔ سامان (۲) وہ سامان جو بیٹی

کی شادی میں ماں باپ کی طرف سے دیا جائے۔
جہیز میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) لڑکی کو شادی پر ماں باپ کی طرف سے سامان و اسباب ملنا۔

جھ

جھاب ۔ جھابا۔ (جھا۔ با) [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) تیل یا گھی رکھنے کا چمڑے کا برتن (۲) تیل یا گھی ناپنے کا چمڑی برتن ۔ پلی (۳) چمڑے کا گول خوان جس میں آٹا چھانتے یا رکھتے ہیں (۴) تنگ منہ کا دودھ کا برتن ۔ بلوٹی (۵) جھاڑ فانوس (۶) روٹیاں رکھنے کا خوانچہ۔
جھابر ۔ جھابڑ۔ (جھا۔ بر) (جھا۔ بڑ) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) دلدلی زمین۔ (۲) جوہڑ (۳) بڑے چہرے والا شیر (۴) نری الجثہ۔
جھابڑ جھلا۔ (ا۔ صف۔ مذ) (۱) ڈھیلا ڈھیلا بدنما۔ (۲) بدہیئت آدمی۔
جھاپا۔ (جھا۔ پا) [ھ۔ مث] تنگ منہ کی ٹوکری۔
جھاپڑ۔ (جھا۔ پڑ) [اُر۔ ا۔ مذکر] تھپڑ۔ طمانچہ۔
جھاجھا۔ (جھا۔ جھا) [ھ۔ ا۔ مذ] گانجا جو بھنگ سے تیار کیا جاتا ہے۔
جھاجھر۔ (جھا۔ جھر) [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) جھانجھ ۔ مجیرا (۲) پاؤں کا ایک زیور جو چھن چھن بولتا ہے ۔ جھانجن۔
جھارا۔ (جھا۔ را) [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) پتلی چھنی ہوئی بھنگ (۲) گیہوں پھٹکنے کا چھاج (۳) ہلکی ہلکی بارش ۔ پھوار۔
جھارنا۔ (جھار۔ نا) [ھ۔ مص] چھاننا ۔ پھٹکنا۔
جھاری۔ (جھا۔ ری) [ھ۔ ا۔ مث] لمبی گردن کی صراحی جو ٹونٹی دار بھی ہوتی ہے۔
جھاڑ۔ [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) جھاڑی (۲) جھڑبیری کا سوکھا ہوا درخت (۳) فانوس (۴) ایک قسم کی آتش بازی (۵) پنج شاخہ ۔ مشعل ۔ باتوں کا سلسلہ (مینہ کی) جھڑی (۶) درخت [ق] (۷) سب کل۔
جھاڑ باقی۔ (ا۔ مث) حساب صاف کر دینا ۔ پوری ادائیگی ۔ بالکل بے باق۔
جھاڑ باندرا۔ (ا۔ مذ۔ ق) بچوں کا ایک کھیل جو وہ درختوں پر چڑھ کر کھیلتے ہیں۔ (ق)
جھاڑ باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) لگاتار بولے جانا ۔ مسلسل کہے جانا (۲) لگاتار مینہ برسنا۔
جھاڑ بسانا۔ (ا۔ محاورہ) لڑائی یا جھگڑا مول لینا۔
جھاڑ بوٹے۔ (ا۔ مذ) بیل بوٹے۔
جھاڑ پچھوڑ دیکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بڑی توجہ اور سرگرمی سے تلاش کرنا (۲) جانچ تول کرنا ۔ آزمانا
جھاڑ پونچھ۔ (ا۔ مث) صفائی ۔ جھاڑنا ۔ پونچھنا۔
جھاڑ پونچھ برابر کرنا۔ (ا۔ محاورہ) سب کھا اُڑا دینا ۔ سب خرچ کر ڈالنا۔

جھاڑ پہاڑ۔ (ا۔ مذ) بات کا بتنگڑ ۔ غیر ضروری بات ۔ فضول بات۔
جھاڑ پھونک۔ (ا۔ مث) (۱) پڑھ کر پھونکنے یا دم کرنے یا جادو ٹونا کرنے کا عمل (۲) شعبدہ بازی (۳) مکاری ۔ عیاری۔
جھاڑ جانا۔ (ا۔ محاورہ) کھا جانا ۔ چٹ کر جانا۔
جھاڑ جھٹک۔ اچھی طرح جھاڑنا ۔ پوری طرح صفائی کرنا۔
جھاڑ جھنکاڑ۔ (ا۔ مذ) (۱) جنگل کے خاردار درخت اور جھاڑیاں ۔ گھاس پھوس کوڑا کرکٹ (۲) شکستہ خط۔
جھاڑ دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) منتر پڑھ کر پھونکنا۔ (۲) صفائی کرنا ۔ جھاڑو بہارو کرنا (۳) مار دینا (۴) ناراض ہونا ۔ بولنے سے روک دینا ۔ غصہ نکالنا۔
جھاڑ ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غصہ اُتارنا (۲) فہمائش کرنا ۔ پھٹکارنا (۳) وصول کر لینا ۔ سارا برتن خالی کر دینا۔
جھاڑ سا ۔ جھاڑ جیسا ۔ جھاڑ جھنکاڑ کی مانند ۔ پھیلے ہوئے کانٹے دار درختوں اور جھاڑیوں وغیرہ کی طرح۔
جھاڑ کا ازار بند۔ (ا۔ مذ) ایک قسم کا ازار بند جس میں بڑے بڑے پھندنے ہوتے ہیں۔
جھاڑ کا کانٹا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جھاڑی کا کانٹا (۲) لڑاکا انسان (۳) جس سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو جائے۔
جھاڑ کھنڈ۔ (ا۔ مذ) جھاڑ دار جنگل ۔ ایسا جنگل جو گھنے خاردار درختوں اور جھاڑیوں سے پٹا پڑا ہو۔ (۲) بن۔
جھاڑ کے پر نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) کثرت سے پر نکالنا۔
جھاڑ لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نفع کما لینا (۲) صفائی کر لینا (۳) برتن میں سے چیز کی پوری مقدار نکال لینا۔
جھاڑ ہو کر لپٹنا۔ (ا۔ محاورہ) جھاڑ ہو جانا ۔ پیچھا نہ چھوڑنا ۔ چمٹ جانا۔
جھاڑا۔ (جھا۔ ڑا) [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) کانٹے دار درخت ۔ کوڑا کرکٹ۔ (۲) پاخانہ (۳) جامہ تلاشی ۔ تفتیش (۴) منتر پڑھ کر پھونکنے کا عمل۔
جھاڑا (پھرنا) جانا۔ (ا۔ محاورہ) پاخانہ پھرنا ۔ ٹٹی کرنا۔
جھاڑا لینا۔ (ا۔ محاورہ) تلاشی لینا۔
جھاڑن۔ (جھا۔ ڑن) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) گرد و غبار جھاڑنے کا کپڑا (۲) جھاڑنے کا عمل (۳) چھلنی (۴) [مذکر] کوڑا کرکٹ۔
جھاڑن پوچھن۔ (۱) وہ چیز جو صفائی کرنے سے نکلے (مجازاً) (۲) آخری بچہ۔
جھاڑنا۔ (جھاڑ۔ نا) [ھ۔ مص] (۱) صاف کرنا ۔ جھاڑ دینا ۔ پونچھنا۔ (۲) جھٹکنا ۔ پھٹکنا (۳) پیڑ پر سے پتے پھول یا پھل گرانا یا توڑنا (۴) مارنا ۔ لگانا (۵) (بندوق) چھوڑنا ۔ فیر کرنا (۶) کنگھی کرنا ۔ بال صاف کرنا (۷) دم کرنا ۔ پھونکنا (۸) چقماق سے آگ پیدا کرنا (۹) پرندے کا پر گرانا۔ (۱۰) پھٹکارنا ۔ سرزنش کرنا ۔ آڑے ہاتھوں لینا ۔ لتاڑنا ۔ ذلیل کرنا۔
جھاڑنا جھٹکنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جھاڑ دینا ۔ صفائی کرنا (۲) جو کچھ کسی کے پاس ہو اس سے لے لینا۔

جھاڑُو۔ (جھا۔ ڑُو) [ہ۔ا۔ مذ] (۱) تنکوں یا تیلیوں کو ایک طرف سے باندھ کر بنایا ہوا آلہ جس سے کوڑا کرکٹ وغیرہ صاف کرتے ہیں۔ جاروب۔ (۲) دُم دار ستارہ۔

جھاڑُو پھرنا (پھر جانا)۔ (ا۔ محاورہ) بربادی۔ صفایا ہو جانا۔

جھاڑُو (پھیر دینا) پھیرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) صفایا کرنا۔ کچھ نہ چھوڑنا۔ سب چڑا لینا یا اُڑا دینا (۲) برباد کرنا۔ لُوٹ لینا۔

جھاڑُو تارا۔ (ا۔ مذ) دُم دار ستارہ۔ دنبالہ دار ستارہ۔

جھاڑُو دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) صفائی کرنا (۲) صفایا کرنا (۳) سب چٹ کرجانا (۴) اپنی نحوست سے تباہ کردینا۔

جھاڑُو مارنا۔ (ا۔ محاورہ) نفرت کا اظہار۔ انتہائی تنفر۔

جھاڑ ہو کر لپٹنا۔ (ا۔ محاورہ) سر ہو جانا۔ پیچھے پڑ جانا۔ ایسا لپٹنا کہ پیچھا چھڑانا مشکل ہو۔

جھاڑی۔ (جھا۔ ڑِی) [ہ۔ا۔ مث] (۱) چھوٹے کانٹے دار درخت (۲) وہ جگہ جہاں چھوٹے قد کے کانٹے دار درخت ہوں۔ جنگل۔ بن (۳) جھڑبیری۔

جھاڑی بُوٹی کا بیر۔ (ا۔ مذ) چھوٹے چھوٹے سُرخ جنگلی بیر۔

جھاسنا۔ (جھاس۔ نا) [ق۔ مص] خواہش کرنا۔

جھاگ۔ (ہ۔ا۔ مذ) وہ سفید سفید بلبلے جو پانی کے زور یا اُبال آنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور بہت زیادہ غصے اور جوش کی حالت میں آدمی کے منہ سے بھی نکلا کرتے ہیں۔ کف۔ پھین۔

جھاگ لانا۔ (ا۔ محاورہ) غصے یا جوش کی حالت میں مُنہ سے تھوک اُڑانا۔

جھال۔ (ہ۔ا۔ مث) مرچ وغیرہ کی تیزی۔ جلن (۲) لپٹ (۳) موج۔ ترنگ ہلکورا۔ تلاطم۔ (۴) بڑی اور چوڑی ٹوکری۔ جھل (۵) مینہ یا اُولوں کی یکبارگی ہلکی سی بوچھاڑ (۶) [مذ] دھات کا جوڑ۔ ٹانکا (۷) حسد۔ غصہ (۸) [صف] تیز۔ کڑوا۔

جھال آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رَو آنا۔ طوفان آنا (۲) دفعۃً مینہ پڑنا یا اولے گرنا۔

جھالا۔ (جھا۔ لا) [ہ۔ا۔ مذ] (۱) ایسا مینہ جو ایک جگہ برسے مگر اس کے قریب کے دوسرے مقامات پر نہ برسے۔ مقامی بارش۔ (۲) عورتوں کا کانوں کا ایک زیور۔

جھالر۔ (جھا۔ لر) [ہ۔ا۔ مث] حاشیہ۔ کنارا۔ پلّہ۔

جھالر دار۔ (ا۔ ف۔ صف) وہ چیز جس میں جھالر لگی ہوئی ہو۔

جھالرا۔ (جھال۔ را) [ہ۔ا۔ مذ] (۱) پکا کنواں (۲) پانی کا بڑا کنڈ (۳) جھرنا۔ چشمہ۔ گول پکی باؤلی۔

جھالنا۔ (جھال۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) جھال لگانا۔ ٹانکا لگانا۔ جوڑ لگانا (۲) پانی یا شراب کو برف میں لگا کر ٹھنڈا کرنا (۳) جھیلنا (ق)

جھام۔ (ہ۔ا۔ مذکر) پھاوڑے کی شکل کا ایک آلہ جس سے کنویں میں سے مٹی نکالتے ہیں۔

جھامر۔ [ہ۔ا۔ مذ] (۱) سوئیاں اور ٹکلے وغیرہ تیز کرنے کا پتھر [مؤنث] (۲) دَل دَل (۳) سراب۔

جھانپ۔ [ہ۔ا۔ مذکر] (۱) بانس کا ٹوکرا یا خوان پوش (۲) ڈیوڑھی کے آگے کا سائبان (۳) بانس کے چوکھٹے کا پردہ (۴) بانس کا ٹھاٹر جس پر ٹاٹ لگا دیا گیا ہو (۵) بانس کی کھپچیوں کا ڈربا (۶) مکھی کا ٹب (۷) لکڑی کا پتلا چوڑا تختہ جس کا چھت پر ٹپاؤ کیا جاتا ہے (۸) چھپا ہوا۔ پوشیدہ (ق) (۹) چھلانگ (ق)

جھانپل۔ (ا۔ مث) ایک سیاہ رنگ کا چالاک پرندہ کال کلیچی۔

جھانپنا۔ (جھانپ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) پردہ ڈالنا۔ چھپانا (۲) بند کرنا۔ دروازہ لگانا (۳) غلاف چڑھانا۔

جھانپُو۔ (جھان۔ پُو) [ہ۔ا۔ مث] (۱) ایک چڑیا جو اپنی دُم اُٹھاتی اور گراتی رہتی ہے (۲) چھنال۔ فاحشہ۔

جھانٹ۔ [ہ۔ا۔ مذکر] (۱) انسانی جسم کے وہ بال جو زیرِ ناف ہوتے ہیں (۲) ادنیٰ یا بے حقیقت چیز (۳) ادنیٰ آدمی۔

جھانٹ اپاڑے سے مُردہ ہلکا نہیں ہوتا۔ (مثل) تھوڑی سی مدد سے کام نہیں بنا کرتا۔ امداد ہو تو بھرپور ہونی چاہیے۔

جھانٹ برابر۔ (ا۔ صف) (۱) بہت ذرا۔ بہت چھوٹا (۲) بے حقیقت۔ بے وقعت۔ جس کی کوئی حیثیت نہ ہو۔ ادنیٰ۔

جھانٹ برابر نہ سمجھنا۔ (ا۔ محاورہ) کچھ بھی وقعت نہ ہونا۔

جھانٹ بھی نہ اکھاڑ سکنا۔ (ا۔ محاورہ) ذرا سا بھی نقصان نہ پہنچا سکنا۔ کسی قابل نہ ہونا۔

جھانٹ کی جھٹلی۔ (ا۔ صف) نہایت ادنیٰ۔ بالکل ذرا سا بہت چھوٹا سا۔ بے حقیقت۔

جھانٹیں اکھاڑنا۔ (ا۔ محاورہ) طنزاً کچھ نہ کر سکنے کے موقع پر بولتے ہیں۔ پشم کندہ کرنا۔

جھانٹیں مُونڈنا۔ (۱) اُسترے سے زیرِ ناف کے بال صاف کرنا (۲) کوئی کام اتنا تھوڑا کرنا کہ کیا نہ کیا برابر ہو۔

جھانج۔ جھانجھ۔ [ہ۔ا۔ مث] (۱) غصہ۔ طیش (۲) تیزی۔ تندی (۳) بے صبری۔ بے تابی (۴) خواہش۔ شہوت (۵) پاؤں کا ایک زیور (۶) وہ طشتریاں یا تھالیاں جن کے نیچے ڈورا باندھا جاتا ہے اور ڈھول کے ساتھ ساتھ بجائی جاتی ہیں۔

جھانجھ لانا۔ (ا۔ محاورہ) لڑنا۔ غصہ دکھانا۔ تکرار کرنا۔

جھانجن۔ جھانجھن۔ (جھاں۔ جن۔ جھاں۔ جھن) [ہ۔ا۔ مث] عورتوں کا پاؤں کا ایک زیور جو کھوکھلا ہوتا ہے اور اندر پڑے ہوئے کنکر یا دانوں کی وجہ سے جھن جھن بولتا ہے۔

جھانسا۔ (جھاں۔ سا) [ہ۔ا۔ مذ] (۱) دھوکہ۔ فریب۔ چَل۔ (۲) آس۔

جھانسا بتانا یا دینا۔ (ا۔ محاورہ) دھوکہ دینا۔ فریب کرنا۔ چال کھیلنا

جھانسے میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) دھوکہ کھا جانا۔ فریب میں آجانا۔

جھانسے باز۔ (ا۔ مذ) دھوکے باز۔ فریبی۔ دغا باز۔

جھانسیا ۔ (جھاں ۔ سِ ۔ یا) [اُر ۔ صفت] جھانسا دینے والا فریبی ۔ دھوکے باز ۔

جھانک ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) چوری چوری دیکھنا ۔ دُزدیدہ نظر ۔

جھانکا جھانکی ۔ جھانکا جھونکی ۔ (جھاں ۔ کا ۔ جھاں ۔ کی) (جھاں ۔ کا ۔ جھوں ۔ کی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) دروازے، کھڑکی یا روزن میں سے دیکھ کر جلدی سے ہٹ جانا ۔ تاک جھانک ۔

جھانکڑ ۔ (جھاں ۔ کڑ) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) کانٹے دار درخت یا جھاڑی (۲) درخت کا سُوکھا ہوا تنا (۳) دُبلا ۔ کم زور ۔

جھانکنا ۔ (جھانک ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) چھُپ کر دیکھنا (۲) دروازے یا کھڑکی سے مُنہ باہر نکال کر دیکھنا ۔ (۳) لمحہ بھر کے لیے آنا ۔

جھانکی ۔ (جھاں ۔ کی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) نظارہ ۔ دیکھن ۔ دید (۲) جھلک ۔ لمحہ بھر کے لیے دیکھنا یا دکھانا (۳) سوانگ ۔ تماشا ۔ نمائش ۔ کوئی چیز پردے کے اندر سے جھلکانا (۴) چھید ۔ روزن ۔ رخنہ ۔ سُوراخ ۔

جھانواں ۔ (جھاں ۔ واں) [ہ ۔ ا ۔ مث] کھُردری اینٹ یا پتھر کا ٹکڑا جس سے ہاتھ پاؤں کو رگڑ کر مَیل اُتارتے ہیں ۔

جھانولی ۔ (جھاں ۔ وَ ۔ لی) [ہ ۔ ا ۔ مث (۱) آنکھ ذرا ذرا بند کر کے دیکھنا ۔ ترچھی نظر ۔ آنکھ مارنا (۲) آنکھوں آنکھوں میں بات کرنا ۔ غمزہ ۔ عشوہ ۔ کرشمہ (۳) نازو ادا (۴) جھانسہ ۔ فریب (۵) گرم ہوا ۔ لُو ۔

جھانولی باز ۔ (ا ۔ مذ) (۱) غمزے کرنے والا (۲) چھل کرنے والا ۔ چھلیا ۔

جھانولی دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) معشوق کی نظر سے دیکھنا (۲) ناز بھری نگاہ ڈالنا ۔

جھاؤ ۔ (جھا ۔ اُو) [ہ ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کا پودا جو دریاؤں کے کنارے پر اُگتا ہے اور جس سے ٹوکریاں وغیرہ بنائی جاتی ہیں (پ) پلچھی ۔

جھائیاں ۔ (جھا ۔ اِ ۔ یاں) [ہ ۔ ا ۔ مث] دھبّے ۔ داغ ۔ چھینپ کے نشان ۔

جھائیاں (پڑجانا) پڑنا ۔ ہلکے ہلکے سیاہ دھبّے پڑ جانا ۔

جھائیں ۔ (جھا ۔ ایں) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) سایہ ۔ پرچھائیں (۲) وہ عکس جو شیشے کو سورج کے سامنے کرنے سے پڑتا ہے (۳) مٹیالا رنگ (۴) آئینے کا داغ جو کسی جگہ سے قلعی اُتر جانے سے پیدا ہوتا ہے (۵) چہرے کا داغ (۶) چاند کے دھبّے (۷) سیاہی کے دھبّے ۔

جھائیں جھپا ۔ (۱) جلدی سے جھلک دکھا کر چھُپ جانا (۲) دھوکا ۔ فریب ۔

جھائیں مائیں ۔ بچوں کا ایک کھیل جس میں وہ چک پھیرتے جاتے ہیں اور کوّوں کی طرح کائیں کائیں کرتے جاتے ہیں ۔

جھائیں جھائیں ۔ (جھا ۔ ایں ۔ جھا ۔ ایں) [اُر ۔ ا ۔ مث] تکرار ۔ جھک جھک ۔ بے معنی شور و غوغا (جھیں جھیں بھی بولتے ہیں)

جَھبّا ۔ (جھَب ۔ با) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) پھندنا (۲) گچھا (۳) آویزہ (۴) بڑے بڑے کان (۵) جُبّہ دق ۔

جَھبرا ۔ (جھَب ۔ را) [ہ ۔ ا ۔ مذ] بڑے بڑے بالوں والا (حیوان) لمبے لمبے بالوں والا ۔

جَھپ ۔ [ہ] (۱) فوراً ۔ جلد سے جلد (۲) اُچھلنا ۔ کُودنا ۔ جھپٹنا (۳) جھٹکا کھانا (۴) کُود ۔ چھلانگ [صفت] جلد باز ۔

جَھپ جالیا ۔ (ا ۔ مذ) جال ڈال کر مچھلی پکڑنے والا (۲) (مزاحاً) فریبی جعل ساز ۔

جھپ جھپ ۔ جھپا جھپ ۔ (ا ۔ مذ) جلدی جلدی ۔ بڑی تیزی سے ۔

جھپ سے ۔ (ا ۔ مذ) فوراً ۔ چٹکی بجانے میں ۔

جھپ کھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) پتنگ کا جلد پیندی کے بل گر پڑنا ۔ کنکوے کا اُلٹ کر گرنا ۔

جھپاٹا ۔ (جَھ ۔ پا ۔ ٹا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] جلدی سے کوئی کام کر گزرنا ۔

جھپاک ۔ (جَھ ۔ پاک) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) جلدی ۔ پھُرتی (۲) چالاکی ۔ (۳) جلد ۔ فوراً ۔

جھپاک جھپاک ۔ جلدی جلدی ۔ لپک کر ۔

جھپاک سے ۔ (۱) تُرت ۔ تُرت پھُرت ۔ جلدی سے ۔ جھٹ پٹ ۔ فوراً ۔

جھپاکا ۔ (جھَ ۔ پا ۔ کا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] جلدی جلدی ہاتھ چلانا یا آنا جانا ۔

جھپاکا مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کوئی کام بہت جلد کرنا ۔

جھپّان ۔ (جھَپ ۔ پان) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ایک قسم کی عماری یا پالکی جس کا پہاڑی علاقوں میں رواج ہے (۲) مریض کی کمزوری ۔

جَھپّانا ۔ (جھَپ ۔ پا ۔ نا) [ہ ۔ مص] پتنگ کا اُلٹ جانا ۔

جَھپانا ۔ (جھَ ۔ پا ۔ نا) [ہ ۔ مص] آنکھ جھپانا ۔ اُونگھ لینا ۔ سونا (۲) شرمندہ کرنا ۔

جَھپّانی ۔ (جھَپ ۔ پا ۔ نی) [ہ ۔ ا ۔ مذکر] جھپّان اُٹھانے والا ۔ کہار ۔

جھپٹ ۔ (جھَ ۔ پَٹ) [ہ ۔ ا ۔ مث] جلدی کا حملہ ۔ دوڑ ۔ زقند ۔ چھلانگ ۔

جھپٹ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) تیز جانا ۔ جلدی جانا ۔ دوڑ کر جانا ۔

جھپٹ کر آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) حملہ کرنا ۔

جھپٹ لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) زبردستی لے لینا ۔ ہاتھ سے چھین لینا ۔ (۲) کوئی چیز ہتھیانے میں غیر معمولی پھُرتی سے کام لینا ۔

جھپٹ میں آجانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بھاگتے ہوئے آدمی یا جانور سے ٹکرا کر گرنا ۔

جَھپٹّا ۔ (جھَ ۔ پَٹ ۔ ٹا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] کسی پرند یا حیوان کا اچانک کسی چیز پر آ گرنا اور اسے چھین کر لے جانا ۔ چنگل یا پنجہ مارنا ۔

جھپٹّا مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کوئی چیز اچانک حملہ کر کے چھین لینا ۔ چنگل مارنا ۔ پنجہ مارنا ۔

جھپٹانا ۔ (جھَپ ۔ ٹا ۔ نا) [ہ ۔ مص] جلدی سے روانہ کرنا یا دوڑانا ۔ جلدی بھیجنا ۔

جھپٹنا ۔ (جھَ ۔ پٹ ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) حملہ کرنا (۲) دوڑانا ۔ جلد جانا (۳) چھینا ۔ (۴) درمیان ہی سے لے لینا (۵) ہاتھ مارنا ۔

جَھپک ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) حیا ۔ شرم (۲) پلکوں کا کھُلنا اور بند ہونا ۔

جھپک آنا۔ (ا۔ محاورہ) آنکھ لگ جانا۔ شرم آنا۔
جھپک جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نیند کی وجہ سے آنکھیں بند ہو جانا (۲) شرما جانا۔
جھپک دکھانا۔ (ا۔ محاورہ) صورت دکھانا۔
جھپکا۔ (جھپ ۔ کا) [ق ۔ ا ۔ مذ] ہوا کا جھونکا۔
جُھپکنا۔ (جھ ۔ پک ۔ نا) [ہ ۔ مص] آنکھیں بند ہونا۔ (۲) شرمندہ ہونا۔ جھینپنا۔ (۳) ڈرنا (۴) چھپنا (۵) آنکھ مارنا (۶) لہرانا۔ جھلانا۔
جھپکی۔ (جھپ ۔ کی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) اُونگھ۔ غنودگی۔ نیند (۲) ذرا سی دیر کے لیے آنا۔ (۲) جھپٹنا۔
جھپکی لینا۔ (ا۔ محاورہ) تھوڑی دیر کے لیے سو رہنا۔
جھپیٹ۔ (جھ ۔ پیٹ) [اُر ۔ ا ۔ مث] (۲) جن پری کا سایہ۔ بھوت پریت کا اثر۔ آسیب (۲) دھکا۔ صدمہ (۳) دوڑ۔ تاخت۔
جھپیٹ کھانا۔ (ا۔ محاورہ) دھکا لگنا۔ چوٹ کھانا۔
جھپیٹ میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی دوڑتے ہوئے انسان یا حیوان کی زد میں آنا (۲) دھکا لگنا۔ (۳) بھوت پریت یا جن پری کا سایہ ہونا جادو کیا جانا (۴) کسی کے قابو میں آنا۔ زیرِ اثر ہونا۔
جھپیٹا۔ (جھ ۔ پے ۔ ٹا) [اُر ۔ ا ۔ مذ] آسیب کا سایہ۔ جن پری کا اثر۔ جادو کے اثر میں ہونا۔
جھپیٹے میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زد میں آنا (۲) بھوت پریت یا جن پری کا سایہ ہونا۔
جھپیٹے میں لانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) قابو میں لانا (۲) زد میں لانا۔
جھٹ۔ (ہ ۔ صف) (۱) جلدی سے۔ فوراً۔ دفعتاً (۲) عادت۔ لت (ق) (۳) جھگڑا (ق)
جھٹ پٹ۔ (ف ۔ صف) بہت جلد۔ فوراً۔ بلا توقف۔
جھٹ پٹ کی گھانی آدھا تیل آدھا پانی۔ (مثل) غیر ضروری جلدی کرنے سے چیز یا کام بگڑ جاتا ہے۔
جھٹ سے۔ (فوراً) پھرتی سے۔ جلدی سے۔
جُھٹال دینا۔ (جھُ ۔ ٹال ۔ دے ۔ نا) [ہ ۔ محاورہ] (۱) جھوٹا کر دینا (۲) خوراک جھوٹی کر دینا (۳) تھوڑا سا کھا لینا۔
جُھٹال لینا۔ (جھُ ۔ ٹال ۔ لے ۔ نا) [ہ ۔ محاورہ] چکھ کر جھوٹی کر دینا۔
جُھٹالنا۔ (جھُ ۔ ٹال ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) جُھٹلانا۔ جھوٹا کرنا۔ بات جھوٹی کرنا۔ بیان غلط ثابت کرنا۔ (۲) چکھ کے چھوڑ دینا (۳) جھوٹا کر دینا۔
جُھٹانا۔ [جھُ ۔ ٹا ۔ نا] [ق ۔ مص] جُھٹلانا۔
جھٹ پٹا۔ (جھٹ ۔ پ ۔ ٹا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] صبح یا شام کی سیاہی۔ دونوں وقت ملنا۔ غروبِ آفتاب۔
جھٹ پٹا وقت۔ جھٹ پٹے کا وقت۔ (ا۔ مذ) صبح یا شام کا وقت جب کسی قدر اندھیرا ہو۔
جَھٹک۔ (جھ ۔ ٹک) [ہ ۔ ا ۔ مث] ہچکولا۔ جنبش۔ صدمہ۔
جھٹک جانا۔ (ا۔ محاورہ) دُبلا ہو جانا۔ لاغر ہو جانا۔
جھٹک دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) گرد وجھاڑ دینا (۲) جھٹکے سے پرے ہٹا دینا۔
جھٹک لینا۔ (ا۔ محاورہ) چھین لینا۔ اُچک لینا۔
جھٹکا۔ (جھٹ ۔ کا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) دھکا۔ صدمہ (۲) مکر (۳) مصیبت۔ آفت۔ (۴) تلوار مار کر جانور کی گردن کاٹنا جو مسلمانوں کے نزدیک حرام ہے (۵) نقصان۔ خسارہ۔
جھٹکا اُٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) صدمہ اُٹھانا۔ مصیبت اُٹھانا (۲) خسارہ برداشت کرنا۔
جھٹکا پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) دھکا لگنا۔ صدمہ پہنچنا۔
جھٹکا دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی کو زور سے ہلانا یا جھٹکنا۔ (۲) صدمہ پہنچانا۔
جھٹکا کرنا۔ (۱) جانور کی گردن پر تلوار کا ہاتھ مار کر ذبح کرنا (۲) [ق] چوری کرنا۔
جھٹکا کھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مصیبت اُٹھانا۔ تکلیف سہنا (۳) جھٹکے کا گوشت کھانا۔
جھٹکے پانا۔ (ا۔ محاورہ) صدمے اُٹھانا۔ اذیتیں ہونا۔
جھٹکے کا مال۔ (ا۔ محاورہ) چوری کا مال۔ ڈاکے کا مال۔
جھٹکنا۔ (جھ ۔ ٹک ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) جھاڑنا (۲) زور سے ہلانا یا جنبش دینا۔ دھکا دینا (۳) صدمہ پہنچانا (۴) دُبلا یا لاغر ہونا (۵) چھیننا۔ بالا بالا ہتھیانا۔
جُھٹّل۔ (جھُٹ ۔ ٹل) [اُر ۔ ا ۔ مذ] جھوٹ موٹ کا۔ دکھاوے کا۔
جُھٹلانا۔ (جھُٹ ۔ لا ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) جھوٹ ثابت کرنا (۲) جُھٹالنا۔
جُھٹنا۔ (جھُٹ ۔ نا) [ق ۔ مص] (۱) دُبلا ہونا (۲) کم ہونا (۳) مناظرہ کرنا۔ بحث کرنا۔
جُھٹنت۔ [ق ۔ ا ۔ مذ] سمٹ جانا۔ جُھٹنا۔
جُھٹیا۔ (جھُٹ ۔ یا) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) عورت کے سر کے بال (۲) جھونٹا کی تصغیر۔
جُھٹیل۔ (جھُٹ ۔ ٹ ۔ یل) [ہ ۔ صف] (۱) جھوٹا۔ آگے کا بچا ہوا (۲) باسی (۳) [مث] بدکار اور فاحشہ عورت۔
جھجا۔ [ق ۔ ا ۔ مث] گذشتہ۔ گزرا ہوا۔
جھجاؤ۔ (جھ ۔ جا ۔ اُو) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (ق) پہننے کے کپڑوں میں سے جو کپڑا لمبا چوڑا ہو۔
جھجّر۔ (جھج ۔ جر) [ہ ۔ ا ۔ مذ] پانی رکھنے کا مٹی کا بڑا سا برتن جو صُراحی جیسا ہوتا ہے۔
جھجّری۔ (جھج ۔ ری) [ہ ۔ ا ۔ مث] پانی رکھنے کا مٹی کا ایک برتن۔ چھوٹا برتن۔
جھجک جھجک۔ (جھ ۔ جک ۔ جھ ۔ جک) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) شرم حجاب (۲) خوف۔ وہم (۳) رُکنا۔ ہچکچاہٹ۔ تامل۔
جھجک جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ایک دم چونک پڑنا (۲) ڈر جانا (۳) رُک جانا۔ (۴) وہم کرنا۔
جھجک نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مانوس ہو جانا (۲) حجاب جاتا رہنا۔ بے

تکلف ہوجانا (۳) خوف یا وہم نہ رہنا۔ (۴) رُکاوٹ نہ رہنا۔
جِھجک ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) حجاب ہونا۔ شرم ہونا (۲) تکلیف ہونا (۳) رُکنا۔ ہچکچانا۔
جِھجکنا۔ جِھِچکنا۔ (جھ۔ جک۔ نا۔ جھ۔ چک۔ نا) [ہ۔ مص] ڈرنا۔ خوف کرنا۔ شرم کرنا۔ حیران ہونا۔
جھنجکونہ۔ (جھنج۔ کو۔ نہ) [ق۔ ا۔ مث] دھینگا مُشتی۔ ہاتھا پائی۔
جِھجکی۔ (جھج۔ کی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) خوف۔ ڈر (۲) شرم۔ حجاب۔
جُھنڈو۔ (جھنڈ۔ ڈو) [ہ۔ صف] (۱) بے کار رہنے والا۔ نکما (۲) فضول قسم کا آدمی (۳) بے وقوف (۴) تحقیر کے طور پر بُوڑھا۔ جھڑوس۔ زن مُرید۔
جھر۔ [ہ۔ ا۔ مث] (۱) کپڑا یا کاغذ پھٹنے کی آواز (۲) بچے کسی کو چڑانے کے لیے بھی یہی لفظ بولتے ہیں (ٹلی۔ ٹلی جھر)
جھر جھر کر ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) دھجیاں کر دینا۔ ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنا۔
جھر مٹانا۔ (ق) (۱) لپٹنا (۲) پژمردہ ہونا۔
جھرّا۔ (ق) جھرنا۔
جھرّاٹا۔ (جھر۔ را۔ ٹا) کاغذ یا کپڑے کے پھاڑے جانے کی آواز
جھر جھر۔ (جھر۔ جھر) [س۔ ا۔ مث] (۱) پانی کے گرنے کی آواز (۲) چھوٹی دھار میں بہنے والا پانی۔
جھر جھرا۔ (جھر۔ جھ۔ را) [ہ۔ صف] (۱) ایسا کپڑا جس کے تار ایک دوسرے سے فاصلہ پر ہوں (۲) پتلا۔ باریک۔
جُھر جُھری۔ (جھر۔ جھر۔ ری) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) وہ کپکپی جو سردی کے ساتھ بخار چڑھنے سے پہلے معلوم ہو۔ لرزہ۔ کپکپی۔
جُھر جُھری آواز۔ (ا۔ مث) ایسی آواز جو صاف نہ نکلے۔
جُھرکُٹ۔ (جھر۔ کُٹ) [ہ۔ صف] (۱) مُرجھایا ہوا۔ پژمردہ (۲) دُبلا۔ پتلا۔
جُھرکُٹ ہوجانا۔ (ا۔ محاورہ) سُوکھ کر دُبلا یا لاغر ہوجانا۔ پنجر رہ جانا۔
جُھرمٹ۔ (جھر۔ مٹ) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) بھیڑ۔ انبوہ۔ ہجوم۔ جمگھٹ۔ ازدحام۔ جمِ غفیر (۲) عورتوں کا حلقہ (۳) جلسہ۔ جلسہ رقص (۴) فوجوں کی صف بندی (۵) مصنوعی جنگ (۶) مُکل مارنا (۷) تمام بدن چھپانا۔
جُھرمٹ مارنا۔ (۱) حلقہ باندھ کر یا اکٹھے ہو کر یا جمع ہو کر جانا (۲) دوپٹہ شال یا چادر سے منہ اور سر ڈھک لینا (۳) تمام بدن ڈھک لینا۔
جِھرنا۔ (جھر۔ نا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) پانی کی چادر۔ آبشار۔ ٹپکتے پانی کا چشمہ۔ (۲) ایک قسم کی بڑی چھلنی (۳) حلوائیوں کا سوراخ دار کفگیر۔
جَھرنا۔ (جھر۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) ٹپکنا۔ رِسنا (۲) بہنا۔ جاری ہونا۔
جُھرنا۔ (جھر۔ نا) [ہ۔ مص] مُرجھانا۔ بیماری یا کسی اور تکلیف کی وجہ سے کمزور اور زرد رُو ہونا۔
جَھروکا۔ جَھروکھا۔ (جھ۔ رو۔ کا۔ جھ۔ رو۔ کھا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) کھڑکی۔ دریچہ۔ روشن دان۔ ایسی کھڑکی جو پُر منظر اطراف میں سیر یا نظارے کی غرض سے رکھی گئی ہو۔
جَھری۔ (جھ۔ ری) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) درز۔ شگاف (۲) پانی کا وہ گڑھا جس میں اِدھر اُدھر سے رِس کر پانی جمع ہوجاتے۔
جُھرّی۔ (جھر۔ ری) [ہ۔ ا۔ مث] وہ شکن یا سلوٹ جو لاغری یا بڑھاپے میں کھال ڈھیلی ہونے سے پڑتی ہے۔
جُھرّیاں پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) دُبلاپنے یا بڑھاپے سے کھال کے مُرجھانے کی وجہ سے سلوٹیں پڑنا
جُھریانا۔ (جھر۔ یا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) کملانا۔ مُرجھانا (۲) جُھریاں نمودار ہونا۔
جَھڑ۔ [ہ۔ ا۔ مؤنث] (۱) لگاتار۔ بارش۔ جھڑی (۲) قفل کا کھٹکا (۳) جھاڑی (۴) آنسوؤں کی جھڑی (۵) گالیوں کی بھرمار (۶) مسلسل باتیں (۷) پتے گرنا۔ (بن) بادل
جَھڑ بَدلی۔ (ا۔ مث) وہ بادل جس سے مینہ کی جھڑی لگے۔ ساون کی بدلی۔
جَھڑبیر۔ (ا۔ مذ) جھاڑی بُوٹی کے بیر چھوٹے چھوٹے سُرخ بیر۔
جَھڑبیری۔ (ا۔ مث) ایک جنگلی جھاڑی جس میں چھوٹے چھوٹے سُرخ بیر لگتے ہیں۔
جَھڑبیری کا کانٹا۔ (ا۔ مذ) (کنایۃً) جھگڑالو۔ ایسا شخص جو گلے پڑ جاتے۔
جَھڑ پکنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پک کر جھڑ جانا (۲) بُوڑھا ہو کر کام کے قابل نہ رہنا۔
جَھڑ لگنا۔ (ا۔ محاورہ) مینہ کی جھڑی بندھنا۔ لگاتار یا مُوسلا دھار بارش ہونا۔
جَھڑا۔ (جھ۔ ڑا) [ہ۔ صف] (۱) جھڑا ہوا گرا ہوا (۲) کُل۔ تمام۔ بالکل۔
جھڑا جھڑ۔ (ا۔ صف) (۱) لگاتار۔ متواتر۔ پے درپے (۲) بکثرت۔
جھڑا جھڑ روپیہ برسنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت زیادہ آمدنی ہونا۔
جھڑا جھڑ ہاتھ مارنا۔ (ا۔ محاورہ) لگاتار تھپیڑ مارنا۔ تھپیڑوں کا تار باندھ دینا۔
جھڑاکا۔ (جھ۔ ڑا۔ کا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) جلدی۔ پھرتی۔ تیزی (۲) جھپٹ۔ جھڑپ۔ دو دو ہاتھ۔ ہلکی لڑائی (۳) زور کی بارش۔ جھڑی۔
جھڑپ۔ (جھ۔ ڑپ) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) ہلکی سی لڑائی۔ جھپٹ۔ تکرار (۲) تیزی۔ گرمی۔ غصہ (۳) شعلہ۔ لَو۔ جوت (۴) ایک چیز کو دوسری چیز کا صدمہ پہنچنا۔
جھڑپ کرا دینا۔ (ا۔ محاورہ) آپس میں لڑا دینا۔
جھڑپ ہوجانا (ہونا) (ا۔ محاورہ) (۱) دو آدمیوں میں تکرار ہونا (۲) دو مرغوں کا لڑنا۔
جھڑپ۔ (ق۔ ا۔ مث) جُھنڈ۔ جھاڑی۔
جَھڑپانا۔ (جھڑ۔ پا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) دو آدمیوں کو باہم لڑوانا (۲) پرندوں کو لڑانا۔
جَھڑپنا۔ (جھ۔ ڑپ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) پرندوں کا لڑنا (۲) انسانوں کا آپس میں لڑنا جھگڑنا۔
جَھڑت۔ [ف۔ مص] باڑ مارنا۔
جَھڑتی۔ [ف۔ ا۔ مث] بدلہ۔
جھڑتی دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) حساب دینا۔ جائزہ لینا (۲) تلاشی دینا۔
جھڑتی لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مواخذہ کرنا (۲) تلاشی لینا۔
جِھڑ جِھڑات (جھڑ۔ جھ۔ ڑات) [ف۔ مص] ملامت کرنا۔ بُرا بھلا کہنا۔
جِھڑ جِھڑانا۔ (جھڑ۔ جھ۔ ڑا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) جھنجھوڑنا۔ ہلانا (۲) کھڑکھڑانا۔

(۳) ناراض ہونا۔ جھنجھلانا (۴) دھمکانا۔ لتاڑنا

جَھَڑ جَھَڑاہٹ۔ (جھَڑ۔ جھڑا۔ ہَٹ) [ہ۔ ا۔ مث] جھڑ جھڑا کا عمل یا آواز۔ جھنجھلاہٹ۔ تیز مزاجی۔ غصّہ۔ جوش۔

جِھَڑک۔ (جھ۔ ڑک) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) دھمکی۔ خفگی (۲) ڈانٹ ڈپٹ۔

جھڑک دینا۔ (ا۔ محاورہ) ڈانٹ دینا۔ ملامت کرنا۔

جِھَڑکا جِھَڑکی۔ (جھڑ۔ کا۔ جھڑ۔ کی) [ہ۔ ا۔ مث] ایک دوسرے سے ناراض ہونا یا خفا ہونا۔

جِھَڑکنا۔ (جھ۔ ڑک۔ نا) [ہ۔ مص] گھُرکنا۔ دُھتکارنا۔ ڈانٹنا ڈپٹنا۔ بُرا بھلا کہنا۔

جِھَڑکی۔ (جھڑ۔ کی) [ہ۔ ا۔ مث] گھرکی۔ ڈانٹ ڈپٹ۔ لعنت۔ ملامت۔

جھڑکیاں پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) لتاڑنا۔ سرزنش ہونا۔

جھڑکیاں کھانا۔ (ا۔ محاورہ) گھرکیاں سُننا۔ عتاب سہنا۔ لتاڑ پڑنا۔

جَھَڑن۔ (جھ۔ ڑن) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) درخت سے پھل گرنا۔ (۲) پرندے کے پر جھڑنا (۳) آدمی یا جانور کے بال گرنا (۴) جو کچھ جھاڑنے کے بعد ہاتھ آئے (کوڑا کرکٹ) چھلن۔ کترن وغیرہ۔ (۵) نفع۔ فائدہ۔ (۶) کھُرچن۔ تل چھٹ (۷) اُوپر کی آمدنی۔ سُود (۸) چراغ کا گُل۔

جَھَڑنا۔ (جھڑ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) گرنا۔ ٹپکنا (۲) بچت ہونا۔ نفع ہونا (۳) جھاڑو دی جانا (۴) دم ہونا۔ منتر پھُونکا جانا (۵) انزال ہونا۔

جھڑوتا۔ (جھَ۔ ڑو۔ تا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) وہ پھل جو آخر فصل میں درخت پر لگا رہے (۲) [صف] بے موسم۔

جھڑوس۔ (جھَ۔ ڑُوس) [اُر۔ ا۔ مذ] (۱) بدنما بُوڑھا (۲) بے غیرت۔ (۳) دیّوث۔

جھڑی۔ (جھ۔ ڑی) [ہ۔ ا۔ مؤنث] (۱) لگاتار بارش (۲) متواتر پڑنا۔ (۳) آنسوؤں کی قطار۔

جھڑی باندھنا، لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) لگاتار رونا (۲) مینہ کا برسے جانا۔ تار نہ ٹوٹنا۔

جَھڑَبِل۔ (جھڑ۔ بِل) [ہ۔ صف] پوچ۔ لُچر۔ بے ہُودہ۔

جھک۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) بکواس۔ بک بک۔ فضول باتیں۔ خبط۔ بڑ۔ ایسی باتیں جو سمجھ میں نہ آئیں (۲) جنون۔ دیوانگی۔ ہذیان (۳) بیہودگی۔ واہیات۔ لغویت (۴) [مذکر] غصّہ۔ جوش (۶) تکرار۔ جھگڑا۔

جھک مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بکواس کرنا۔ بیہودہ بکنا (۲) بیوقوفی کرنا (۳) جھُوٹ بولنا۔

جَھک جَھک۔ (ا۔ مث) جھگڑا۔ تکرار۔ بک بک۔

جَھکانا۔ (ا۔ مص) حیران کرنا۔ ستانا (۲) ہیرا پھیری کرنا۔ (۳) ٹالے بالے کرنا۔

جَھک۔ [ہ۔ صف] (۱) صاف۔ اُجلا (۲) زرق برق۔ چمکدار۔ روشن۔ منوّر۔

جَھک کر دینا۔ (۱) خوب چمکا دینا (۲) بہت اُجلا کر دینا (۳) صاف کر دینا۔

جَھکا جھک۔ (جھَ۔ کا۔ جَھک) [ہ۔ صف] (۱) صاف۔ اُجلا۔ خُوب سفید۔ سُتھرا (۲) روشن۔ چمکیلا۔ دمکتا ہوا۔ چمکدار۔

جُھکانا۔ (جھُ۔ کا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) خم کرنا۔ کج کرنا۔ ٹیڑھا کرنا۔ ترچھا کرنا (۲) شرمندہ کرنا۔ لجانا (۳) تول میں پلڑا نیچا کرنا (۴) سرنگوں کرنا۔

جھُکاؤ۔ (جھُ۔ کا۔ او) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) جھکاوٹ۔ خم (۲) میلان۔ رجحان۔

جُھکاوٹ۔ (جھُ۔ کا۔ وَٹ) [ہ۔ ا۔ مث] خم ہونے کی حالت۔ خمیدگی۔

جُھک پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (جھُک۔ پڑ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) متوجہ ہونا۔ (۲) خمیدہ ہونا۔ اپنی کمتری کا اقرار کر لینا۔

جُھکتا۔ (جھُک۔ تا) [ہ۔ صف] جھُکتا ہوا۔ نیچا ہوتا ہوا۔

جُھک چلے تو ٹوٹے کا ہے۔ (مثل) جو انسان غرور اور اکڑ نہ دکھلائے اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔

جُھک کر ملنا۔ (جھُک۔ کر۔ مِل۔ نا) [ہ۔ مص] عجز و انکسار سے ملنا تواضع سے پیش آنا۔

جھکّڑ۔ (جھَک۔ کَڑ) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) آندھی۔ تیز ہوا (۲) جھک۔ بک بک۔

جھکّڑ چلنا۔ (ا۔ محاورہ) آندھی آنا۔ گرد و غبار اُڑنا۔

جُھکنا۔ (جھُک۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) خمیدہ ہونا۔ خم ہونا۔ نیچا ہونا۔ مُڑنا۔ ٹیڑھا ہونا۔ ترچھا ہونا۔ بل کھانا (۲) منکسر المزاج ہونا۔ عاجزی سے ملنا (۳) متوجہ ہونا (۴) مشغول ہونا۔ خیرات کرنا (دینا) (۶) خرچ ہونا (۷) گرنا۔ پڑنا (۸) تعظیم کرنا۔ برتری ماننا (۹) (نیند سے آنکھیں) بوجھل ہونا (۱۰) تسلیم کرنا۔ (۱۱) تول میں پلّہ جھُکنا۔

جُھکنی۔ (جھُک۔ نی) [ق۔ ا۔ مث] غم۔

جھکور۔ (جھَ۔ کور) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) ڈھل جانا (۲) نقصان (۳) آفت۔ (۴)

جھکورا (جھَ۔ کو۔ را) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) ہلنا لہرانا۔ تھرتھرانا (۲) ہوا کا تیز جھونکا۔ (۳) پانی کی لہر جس سے کنارے کی چیزوں میں حرکت آ جائے (۴) بارش کا تیز چھینٹا۔

جھکولا۔ (جھَ۔ کو۔ لا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) ہلنا جُلنا۔ حرکت کرنا۔ جگہ سے ہل جانا (۲) لہر اُٹھنا۔ ہکورا (۳) غوطہ۔ ڈبکی (۴) تلخ تجربہ۔ جھٹکا۔

جھکولے دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غوطے دینا (۲) اِدھر اُدھر پھرانا۔

جھکولے کھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غوطے کھانا۔ پانی میں کبھی ڈوبنا کبھی اُبھرنا۔ (۲) زمانے کا گرم و سرد چکھنا۔

جھکولے لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تلخ تجربے ہونا (۲) معمولاتِ زندگی میں فرق آنا۔

جھکولے لینا۔ (ا۔ محاورہ) غوطے کھانا۔ ڈبکیاں لگانا۔

جھکولنا۔ (جھَ۔ کول۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) پانی کو اِدھر اُدھر ہٹانا۔ ہلانا۔ حرکت دینا۔ پانی کو کھنگالنا (۲) پانی میں دوڑنا۔ غوطہ مارنا۔

جَھکّی۔ (جھَک۔ کی) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) بکواسی۔ زیادہ بولنے والا (۲) ضدی۔ اَڑیَل۔

جُھکے جو کوئی اُس سے جُھک جایئے۔ رُکے آپ سے اس سے

رُک جاتی ہے۔ (مثل) جو شخص اچھی طرح یا اخلاق سے ملے اس سے اچھی طرح ملنا چاہیے مگر جو اکڑے یا غیریت برتے اس سے اکڑ کر ہی ملنا چاہیے۔

جھگڑا۔ (جھگ۔ڑا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) دنگا۔ فساد (۲) تکرار (۳) حجت۔ بحث (۴) تنازعہ (۵) بکھیڑا (۶) خلجان۔ کھٹ پٹ۔

جھگڑا (اُٹھانا) پیدا کرنا۔ (ا۔محاورہ) تنازعہ شروع کرنا۔ لڑائی کی نیت سے چھیڑ چھاڑ کرنا۔

جھگڑا (پاک ہونا) چکانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جھگڑا ختم کرنا (۲) کسی معاملے کا بخیر و خوبی طے ہو جانا۔ (۳) قرضہ ادا کر دینا۔

جھگڑا پاک ہونا۔ جھگڑا چکنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) فساد مٹ جانا (۲) مر جانا (۳) کوئی معاملہ طے ہو جانا۔ تصفیہ یا فیصلہ ہو جانا۔

جھگڑا جانا۔ (ا۔محاورہ) نزاع ختم ہو جانا۔ فساد رفع ہونا۔

جھگڑا جھوٹا قبضہ سچا۔ (ا۔مثل) جو کسی چیز پر قابض ہو اس کے خلاف جھگڑا کر کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

جھگڑا چکانا۔ (ا۔محاورہ) فیصلہ کر لینا۔ قضیہ حل کرنا۔ فساد رفع کرنا (۲) قرض ادا کرنا

جھگڑا چھیڑنا۔ (ا۔محاورہ) لمبی کہانی یا قصہ شروع کرنا۔

جھگڑا کوتاہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) جھگڑا چکانا۔

جھگڑا کھڑا کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) لڑنے کا موقع پیدا کرنا (۲) جھگڑے کے لیے راستہ نکالنا۔ (۳) دعوے دار بننا۔

جھگڑا مول لینا۔ (ا۔محاورہ) جھگڑے میں پڑنا۔ کسی تنازعے میں اُلجھ جانا۔

جھگڑے میں پڑنا۔ (ا۔محاورہ) دوسرے کے قضیے میں دخل دینا۔ جھگڑے میں حصہ لینا۔

جھگڑا نکالنا۔ (ا۔محاورہ) فساد کی بات پیدا کرنا۔

جھگڑے کی بائیں تین۔ زن۔ زر۔ زمین۔ (ا۔مثل) اکثر فساد انہی تین چیزوں سے ہوتا ہے۔

جھگڑے لگے ہونا۔ (ا۔محاورہ) بہت سے خرخشے اور کاروبار پیچھے لگے ہونا۔

جھگڑالو۔ (جھگ۔ڑا۔لو) [ہ۔ا۔مذ] (۱) فسادی (۲) حجتی۔ تکرار کرنے والا شریر۔ بدخو۔

جھگڑ بیٹھنا۔ (جھ۔گڑ۔بیٹھ۔نا) [ہ۔مص] لڑائی کر لینا۔ لڑ پڑنا۔

جھگڑ پڑنا۔ (جھ۔گڑ۔پڑ۔نا) [ہ۔مص] تکرار کر لینا۔

جھگڑ جھگڑ کر لینا۔ (جھ۔گڑ۔جھ۔گڑ۔کر۔لے۔نا) [ہ۔مص] تکرار کر کے زیادہ لینا۔

جھگڑنا۔ (جھ۔گڑ۔نا) [ہ۔مص] (۱) فساد کرنا (۲) تکرار کرنا (۳) ضد کرنا۔

جُھگّی۔ [ق۔ا۔مث] جامہ۔

جُھگّی۔ (ا۔مث) جھونپڑی۔

جَھل۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) غصہ۔ خفگی۔ طیش۔ جوش (۲) حسد۔ رشک۔ بدخواہی۔ کھسیانا (۳) شہوت کی زیادتی (۴) تیز روشنی (۵) آگ کی حرارت۔ تپش (۶) [صف] روشن۔ چمک دار (۷) [ق] محبت۔ ہمدردی۔

جَھل بُجھانا۔ جَھل مٹانا۔ (ا۔محاورہ) خواہش پوری کرنا۔ شہوت مٹانا۔

جَھل ہائی۔ بدمزاج عورت۔ رشک کرنے والی۔ چھنال۔

جَھلّا۔ (جَھل۔لا) [ہ۔صف] (۱) غصیل۔ بدمزاج (۲) احمق۔ پاگل۔ (۳) تیز۔ کڑوا (۴) شہوت پرست (۵) [ا] بڑا ٹوکرا۔ جھابا۔

جَھلّا بُوڑ۔ (جَھل۔لا۔بُوڑ) [ہ۔صف] (ق) (۱) چمکتا دمکتا (۲) چڑھا طوفان۔

جَھلاجَھل۔ (جھَ۔لا۔جھل) [ہ۔صف] چاندی سونے کی چمک دمک۔ روشنی۔ جگ مگ۔

جُھلانا۔ (جھُ۔لا۔نا) [ہ۔مص] (۱) جھولے میں بٹھا کر جھونٹے دینا۔ (۲) حرکت دینا۔ ہلانا (۳) ٹالنا۔ جھوٹی اُمید دلانا۔

جَھلّانا۔ (جَھل۔لا۔نا) [ہ۔مص] غصے ہونا۔ جلنا (۲) جلن ہونا۔ تپکنا۔ سوزش ہونا (۳) کسی بات کا دیر تک اثر رہنا۔

جَھلجَھل۔ (جَھل۔جَھل) [ہ۔ا۔مذ] روشنی۔ چمک دمک۔

جَھلجَھلانا۔ (جَھل۔جَھلا۔نا) [ہ۔مص] (۱) چمکنا۔ دمکنا (۲) سوزش کرنا۔ جلنا (۳) دیر تک صدمہ رہنا۔

جَھلجَھلاہٹ۔ (جَھل۔جھَ۔لا۔ہَٹ) [ہ۔ا۔مث] (۱) چمک (۲) وہ کیفیت جو زخم پر نمک وغیرہ چھڑکنے یا تیز مرچ چکھنے سے محسوس ہوتی ہے۔ چرچراہٹ۔ سوزش۔ جلن۔

جُھلّڑ۔ (جُھل۔لڑ) [ہ۔ا۔مذ] پرندوں کا غول۔ جھنڈ۔ پرا۔ ٹکڑی۔

جُھلسا۔ (جھُل۔سا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) شعلہ۔ آگ (۲) جلا ہوا (۳) بدنصیب۔ کم نصیب۔ مقدر کا کھوٹا۔

جُھلسا دینا۔ جُھلسا لگانا۔ (ا۔محاورہ) جلانا۔ آگ میں رکھ دینا۔ نذرِ آتش کر دینا۔

جُھلسنا۔ (جُھ۔لس۔نا) [ہ۔مص] (۱) جلنا۔ آگ لگنا۔ پُھنکنا (۲) جلانا۔ آگ لگانا (۳) تھوڑا سا جلنا (۴) رشوت دینا۔ کچھ دے کر راضی کرنا۔ ٹالنا (۵) شادی کرنا (۶) ناراض ہو کر گھر سے نکالنا (۷) غصے ہونا۔

جَھلک۔ (جھَ۔لک) [ہ۔ا۔مث] (۱) چمک۔ جلوہ۔ تجلی (۲) آب و تاب۔ رونق (۳) پرتو۔ عکس (۴) اثر (۵) مشابہت (۶) دُور سے پانی کی چمک (۷) تھوڑی دیر کے لیے دکھانا۔

جھلک دکھانا۔ (ا۔محاورہ) دم بھر کے لیے شکل دکھانا۔ ایک لمحے کے لیے نظر آنا۔

جَھلکا۔ (جَھل۔کا) [ہ۔ا۔مذکر] عکس۔ جھلک۔ روشنی۔ جلوہ۔ پرتو (۲) شوق (ق)

جھلکاٹ۔ (جَھل۔کاٹ) [ق۔ا۔صف] جھلک

جھلکار۔ (جھل۔کار) [ف۔صف] چمک دمک۔

جھلکنا۔ (جھ۔لک۔نا) [ہ۔مص] (۱) کچھ کچھ چمکنا۔ کسی چیز کے اندر سے چمک دکھانا۔ عکس ظاہر ہونا (۲) جھلملانا۔ چمکنا۔ جلوہ دکھانا (۳) ظاہر ہونا۔ نمایاں ہونا۔

جھل کھانا۔ [ف۔مص] رشک کرنا۔

جھلکی۔ (جھل۔کی) [ہ۔ا۔مث] ادھوری جھلک۔ ہلکی سی جھلک۔ وہ جلوہ جو پوری طرح نہ دکھایا گیا ہو۔

جھلم۔ (جھ۔لم) [ہ۔ا۔مث] زرہ کی طرح کی نقاب جو جنگی آدمی لڑائی کے وقت منہ پر ڈال لیتے ہیں۔

جھلماں۔ (جھل۔ماں) [ف۔صف] جھل مل۔

جھل مرے۔ (ف۔صف) ہیبت زدہ۔ خوف زدہ۔

جھلمل۔ (جھل۔مل) [ہ۔ا۔مث] (۱) ٹمٹماہٹ۔ جگمگاہٹ (۲) پانی پر چراغوں کی روشنی یا سورج کی شعاعیں پڑنے کی کیفیت۔ (۳) ستاروں کا کم کم چمکنا۔

جھلمل جھلمل کرنا۔ (ا۔محاورہ) جگمگانا۔ ٹمٹمانا۔

جھلملانا۔ (جھل۔م۔لا۔نا) [ہ۔مص] چراغ یا ستاروں کا ٹمٹمانا اور دھندلانا اور چمکنا۔

جھلملی۔ (جھل۔م۔لی) [ہ۔ا۔مث] (۱) جھری دار کواڑ یا کھڑکی (۲) کان کا ایک زیور۔ (۳) دھیمی دھیمی چمک۔ ملگجی چاندنی (۴) چلمن۔ چق۔

جھلنا۔ (جھل۔نا) [ہ۔مص] (۱) پنکھا کرنا (۲) جھال لگنا۔ ٹانکا یا پیوند لگنا (۳) برف یا شورے میں لگا کر ٹھنڈا کرنا (۴) جھیلا جانا۔۔۔ برداشت کیا جانا۔

جھلنگ۔ (ف۔صف) سوراخ دار۔

جھلنگا۔ (جھ۔لن۔گا) [ہ۔ا۔مذکر] (۱) ٹوٹی ہوئی چارپائی کا جھولا (۲) لاغر۔ دُبلا۔

جھلوانا۔ (جھل۔وا۔نا) [ہ۔مص] (۱) ہوا کرانا (۲) برتن یا زیور میں ٹانکا یا جوڑ لگوانا۔

جھلوائی۔ (جھل۔وا۔ای) [ہ۔ا۔مث] جھلوانے کی اُجرت۔ زیور یا برتن میں ٹانکا لگوانے کی مزدوری۔

جھلون۔ (جھ۔لون) [ف۔صف] قدرے۔

جھلّی۔ (جھل۔لی) [ہ۔ا۔مث] (۱) غصیل عورت (۲) ٹوکرا۔

جھلّی۔ (جھل۔لی) [ہ۔ا۔مؤنث] (۱) انسان اور حیوان کے گوشت کا باریک پوست جس میں آر پار نظر آتا ہے (۲) پیٹ کے اندر باریک پوست یا چمڑا۔ غشا (۳) آنکھ کا باریک جالا (۴) [صف] باریک۔ پتلا۔

جھماجھم۔ (جھ۔ما۔جھم) [ھ۔ا۔مؤنث] (۱) مینہ برسنے کی آواز (۲) گوٹا کناری کے بڑھیا لباس کی چمک دمک (۳) چھم چھم ناچنے کی آواز۔

جھما دینا۔ (ا۔محاورہ) وجد میں لانا۔ مست کرنا۔

جھماکا۔ (جھ۔ما۔کا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) دھماکا (۲) موسلادھار بارش۔ تریڑا۔ بھاری چھینٹا (۳) چمک۔

جھم جھم۔ [ھ۔ا۔مذکر] (۱) بارش کے لگاتار تریڑے پڑنے کی آواز (۲) گوٹا کناری کے بڑھیا لباس کی چمک دمک۔

جھمجھماتا۔ (جھم۔جھ۔ما۔تا) [ھ۔صف] چمکتا ہوا۔ جگمگاتا ہوا۔

جھمجھمانا۔ (جھم۔جھ۔ما۔نا) [ھ۔مص] چمکنا۔ آب و تاب دکھانا۔ جگمگانا۔ جھلک مارنا۔

جھمر جھمر۔ (جھ۔مر۔جھ۔مر) [ھ۔ا۔مث] ہلکی ہلکی بارش۔

جھمک۔ (جھ۔مک) [ھ۔ا۔مث] (۱) چمک دمک۔ درخشانی۔ بھڑک۔

جھمکا۔ (جھم۔کا) [ھ۔ا۔مذ] حسین عورت کا دیدار۔

جھمکّا۔ (جھ۔مک۔کا) [ھ۔ا۔مذکر] (مت) انبوہ۔ بھیڑ۔

جھمکا۔ (جھم۔کا) [ھ۔ا۔مذکر] (۱) خوشہ (۲) وہ سات ستارے جو آسمان پر لٹکے نظر آتے ہیں، عقدِ ثریا (۳) کانوں کا ایک زیور۔

جھمکانا۔ (جھم۔کا۔نا) [ھ۔مص] (۱) چمکانا (۲) شان و شوکت دکھانا۔

جھمکڑا۔ (جھ۔مک۔ڑا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) چمک دمک۔ جھلک جھمک (۲) خوبصورتی۔ جلوہ۔ شان و شوکت۔ کرّوفر۔

جھمکنا۔ (جھ۔مک۔نا) [ھ۔مص] چمکنا دمکنا۔ جھلکنا۔

جھموُرا۔ (جھ۔موُ۔را) [ھ۔ا۔مذ] (۱) بالوں والا حیوان (۲) وہ بچہ جو مداریوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

جھمیل۔ (جھ۔میل) [ھ۔ا۔مث] (۱) دبیہ۔ اٹکاؤ (۲) بکھیڑا۔ جھگڑا۔ الجھاؤ۔

جھمیلا۔ (جھ۔مے۔لا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) جھگڑا۔ بکھیڑا۔ فساد (۲) ناپسند حالات۔

جھمیلیا۔ (جھ۔مے۔ل۔یا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) جھگڑالو (۲) بکھیڑا کرنے والا۔

جھن۔ [ھ۔ا۔مث] (۱) دھات کے برتن بجنے کی آواز (۲) جھنکار (۳) تلواروں کے ٹکرانے یا گرنے کی آواز۔

جھنانا۔ (جھن۔نا۔نا) [ھ۔مص] (ہاتھ یا پاؤں) سُن ہو جانے سے سُوئیاں سی چبھنے لگنا۔

جھنج۔ [ف۔ا۔مؤنث] قضیہ۔ جھگڑا۔ لڑائی۔

جھنجٹ۔ جھنجھٹ۔ (جھن۔جٹ۔جھن۔جھٹ) [ھ۔ا۔مذ] (۱) جھگڑا۔ تکرار (۲) قضیہ۔ حجّت (۳) بکھیڑا۔ اُلجھن۔ دقّت۔ وبال۔

جھنجٹ لانا۔ (ا۔محاورہ) جھگڑا کھڑا کرنا۔ تکرار شروع کرنا۔

جھنجر۔ (جھن۔جر) [ف۔ا۔مذ] (۱) خنجر (۲) سویا۔ تڑکا۔

جھنجھلاہٹ۔ (ہ۔ا۔مث) غصّہ۔ خفگی۔ ناراضگی۔

جھنجلانا۔ جھنجھلانا۔ (جھن۔جھ۔لا۔نا) [ہ۔مص] غصّہ ہونا۔ خفا ہونا۔ ناراض ہونا۔ پیچ و تاب کھانا۔

جھنجوٹی۔ جھنجھوٹی۔ (جھن۔جو۔ٹی۔جھن۔جھو۔ٹی) [ھ۔ا۔مث] (۱)

پہاڑی علاقوں کی ایک راگنی (۲) تکرار۔ جھگڑا (۳) خفگی۔

جَھنجوڑنا۔ جَھنجھوڑنا ۔ (جھن۔ جوڑ۔ نا) [ھ۔ مص] (۱) کسی کو جگانے کے لیے زور سے ہلانا (۲) تکلیف دینا۔ تنگ کرنا (۳) نوچنا۔ کھسوٹنا (۴) لعنت ملامت کرنا۔

جَھنجوڑی ۔ (جھن۔ جو۔ ڑی) [ھ۔ ا۔ مؤنث] جھنجھوڑنے کا فعل۔

جھنجوڑیاں دینا ۔ (ا۔ محاورہ) جھنجوڑنا۔ جگانے کے لیے زور زور سے ہلانا۔

جھنجھ ۔ [ق۔ ا۔ مذکر] غصّہ

جھنجھٹیا ۔ (جھن۔ جھٹ۔ یا) [ھ۔ صف] جھگڑالو۔ فسادی۔ بکھیڑیا۔

جَھنجھری ۔ (جھنجھ۔ ری) [ھ۔ ا۔ مث] سوراخ دار توا یا آہنی جالی جو انگیٹھی میں راکھ گرنے کے لیے لگاتے ہیں۔ (۲) شبکہ۔ جالی (۳) سوراخ دار دیوار جو مساجد اور کمروں میں ہوا اور روشنی کی غرض سے بناتے ہیں۔

جَھن جَھن ۔ (جھن۔ جھن) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) دھات کے برتن کھڑکنے کی آواز۔

جُھنجُھنا ۔ (جھن۔ جھُ۔ نا) [ھ۔ ا۔ مذ] بچّوں کا ایک کھلونا جس میں کنکر پڑے ہوتے ہیں۔

جَھنجھنانا ۔ (جھن۔ جھ۔ نا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) بجنا۔ کھڑکنا۔ جھنکار پیدا ہونا۔ ٹھنٹھنانا۔ کسی عضو کے سو جانے یا سُن ہو جانے سے سُوئیاں سی چُبھنا۔

جُھنجھنانا ۔ (جھن۔ جھ۔ نا۔ نا) [ھ۔ مص] (۱) غصّے ہو جانا۔ ناراض ہونا۔ (۲) جوش میں آنا۔

جَھنجھناہَٹ ۔ (جھن۔ جھ۔ نا۔ ہٹ) [ھ۔ ا۔ مث] جھن کار۔ جھن جھن ہونا (۲) غصّہ۔ ناراضگی (۳) سنسناہٹ۔ سوزش۔ جلن۔

جُھنجھناہٹ ۔ (جھن۔ جھ۔ نا۔ ہٹ) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) غصّہ۔ ناراضگی۔ (۲) جھنجھلاہٹ۔

جُھنجُھنیاں ۔ (جھن۔ جھن۔ یاں) [ھ۔ ا۔ مث] بیڑیاں۔

جھنجھنیاں پہنانا ۔ (ا۔ محاورہ) پاؤں میں بیڑیاں ڈالنا۔ قید کرنا۔

جِھنجھی ۔ (جھن۔ جھی) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) وہ کوڑی جس میں اُوپر کا حصّہ گھس جانے کی وجہ سے چھید ہو گیا ہو (۲) وہ عورت جس کی ناک چپٹی یا چھدی ہو۔

جھنجھی کوڑی نہ ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) مفلس یا قلاّش ہونا۔

جِھنجھیا ۔ (جھنجھ۔ یا) [ھ۔ ا۔ مؤنث] (۱) چھوٹا مجیرا (۲) وہ سوراخ دار برتن جس میں ہندو لڑکیاں کنوار کے شروع میں چراغ جلا کر گھر گھر مانگتی پھرتی ہیں۔

جُھنڈ ۔ (ھ۔ ا۔ مذ) (۱) آدمیوں کی بھیڑ۔ حیوانات کا گلّہ (۲) بہت سے درخت جو ایک جگہ اُگے ہوئے ہوں (۳) سر کے بڑے بڑے اور گھنے بال جو کھڑے رہتے ہوں۔

جُھنڈ کے جُھنڈ ۔ (ا۔ مذ) (۱) بہت سے جُھنڈ (۲) غول کے غول۔ ٹھٹ کے ٹھٹ۔ پرے کے پرے۔ ڈھیر کے ڈھیر۔

جَھنڈا ۔ (جھن۔ ڈا) [ھ۔ ا۔ مذ] عَلَم۔ نشان۔ پرچم۔

جھنڈا اُڑانا ۔ (ا۔ محاورہ) جھنڈا اونچا کرنا۔ جھنڈے کو فضا میں لہرانا۔

جھنڈا اکھڑا کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) لوگوں کو جمع کرنے یا فوج کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کے لیے جھنڈا گاڑنا۔ بغاوت یا فتح یا خوشی کا جھنڈا بلند کرنا۔

جھنڈا گاڑنا (ا۔ محاورہ) (۱) جھنڈا زمین میں اُتارنا (۲) فتح کرنا۔ قبضہ کرنا۔

جھنڈا گڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) فتح یا قبضہ ہونا (۲) شہرت ہونا۔ دھوم مچ جانا۔

جھنڈا نیچا کرنا۔ جھنڈا جُھکانا ۔ (ا۔ محاورہ) بادشاہِ وقت یا کسی بڑے افسر کی موت کے موقع پر ماتم کے لیے جھنڈا نیچا کر دینا یا جھنڈے کا کپڑا نیچے اُتار دینا۔

جھنڈے پر چڑھانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رُسوا کرنا۔ بدنام کرنا (۲) کسی خاص مقصد سے مشہور کرنا یا شہرت یا اہمیت دینا۔

جھنڈے پر چڑھنا ۔ (ا۔ محاورہ) بدنام ہونا۔ رُسوا ہونا۔

جھنڈے تلے کا ۔ (ا۔ صف) چیدہ۔ چھٹا ہوا (۲) چالاک (۳) مشہور بدمعاش۔

جھنڈے تلے کی دوستی ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) اتفاقی دوستی، راستے کی دوستی (۲) عارضی تعلق۔

جَھنڈُو ۔ (جھن۔ ڈو) [ق۔ ا۔ مذکر] زہریلا۔ جھاگ۔ کف۔

جھنڈولا۔ جھنڈولنا ۔ (جھن۔ ڈو۔ لا۔ جھن۔ ڈول۔ نا) [ھ۔ صف] (۱) نوزائیدہ بچّہ جس کے سر پہ بال ہوں (۲) ایسا درخت جو گھن دار ہو (۳) گھونگھر والے بالوں والا۔

جَھنڈی ۔ (جھن۔ ڈی) [ھ۔ ا۔ مؤنث] (۱) چھوٹا کپڑا۔ کپڑا لگی ہوئی چھڑی۔

جھنڈی دکھانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) لائن کلیر دینا (۲) انکار کرنا۔

جُھنڈی ۔ (جھن۔ ڈی) [ھ۔ ا۔ مؤنث] (۱) جھاڑی (۲) گھاس کا گٹھا (۳) درختوں کا چھوٹا جُھنڈ (۴) گنّے یا اناج کی جڑ۔ وہ کھونٹی جو پودے کٹ جانے کے بعد زمین میں رہ جاتی ہے (۵) کنڈے میں پڑا ہوا قلابہ۔ وہ کنڈے جن میں حلقے پڑے ہوتے ہوں۔ چلمن اور پردہ باندھنے کا قلابہ

جَھنَک ۔ (جھ۔ نک) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) وہ آواز جو گھونگھرو وغیرہ بجنے سے پیدا ہوتی ہے۔

جَھنکار ۔ (جھن۔ کار) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) شیشے یا چینی وغیرہ کے برتن ٹوٹنے کی آواز (۲) دھات کے برتن ٹکرانے کی آواز (۳) تلواریں ٹکرانے کی آواز (۴) پازیب یا جھانجن کی جھن جھن (۵) زنجیر یا گھوڑے کے ساز کی آواز (۶) کوئی ایسی آواز جس سے جھن کی آواز ہو (۷) جھینگر کا بولنا (۸) مور کا کوکنا۔

جَھنکار ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) بغیر پتّوں کے درخت۔ اُردو میں صرف جھاڑ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جیسے جھاڑ جھنکار۔

جَھنکارنا ۔ (جھن۔ کار۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) مور کا کوکنا (۲) جھینگر کا بولنا (۳) میٹھے

میٹھے سُروں میں گانا۔
جھنکوائی۔ (جھنک۔ وا۔ ای) [ق۔ا۔مث] گٹھیا۔
جھنگار۔ (جھن۔گار) [ھ۔ا۔مث] (۱) جھنخ (۲) نوبت کی آواز (۳) چنگھاڑنا۔
جھنکارنا۔ (جھن۔گار۔نا) چنگھاڑنا۔
جھنگریاں۔ (جھن۔گز۔یاں) [ق۔ا۔مؤنث] مچھلی کے بچے۔
جھنوان۔ (جھن۔وان) [ھ۔ا۔مذ] ایک قسم کا عُمدہ چاول۔
جھوّا۔ (جھو۔وا) [ہ۔ا۔مذ] بڑا ٹوکرا۔
جھوپا۔ (جھو۔پا) [ہ۔ا۔مذ] پھلوں یا غلّے کے پُولوں کا ڈھیر۔
جھُوت۔ [ھ۔ا۔مث] دو مکانوں کی دیواروں کے درمیان کی گلی جس میں دونوں کے پرنالے گرتے ہوں۔
جھُونرسے۔ (جھُوت۔رسے) [اُر۔ا۔مذ] سَر کے ایسے بال جنہیں بنایا سنوارا نہ گیا ہو۔
جھُوٹ۔ [ہ۔صف] (۱) جو سچ نہ ہو۔ واقعے کے خلاف۔ حقیقت کے برعکس۔ غلط (۲) دھوکا۔ بہانہ۔ مکر۔ فریب۔ دغا (۳) کھوٹ (۴) پس خوردہ۔
جھُوٹ برابر پاپ نہیں۔ (مثل) جھُوٹ سب سے بڑا گناہ ہے۔
جھُوٹ بَکنا۔ (ا۔محاورہ) نقصان پہنچانے یا بدنام کرنے کے لیے جھُوٹ بولنا۔
جھُوٹ بنانا۔ (ا۔محاورہ) بات گھڑنا۔ تہمت تراشنا۔ اِتہام لگانا۔
جھُوٹ بولنا۔ (ا۔محاورہ) غلط کہنا۔ واقعے کے خلاف بیان کرنا۔
جھُوٹ پکڑنا۔ (ا۔محاورہ) جھوٹی بات تاڑ لینا۔ جھُوٹ کی گرفت کر لینا۔
جھُوٹ جاننا۔ (ا۔محاورہ) سچ نہ سمجھنا۔ اعتبار نہ کرنا۔ باور نہ کرنا۔
جھُوٹ سچ۔ (ا۔مذ) ایسی سچی بات جس میں جھُوٹ ضرور شامل ہو۔
جھوٹ سچ لگانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جھُوٹی سچی جڑنا (۲) تہمت لگانا (۳) کان بھرنا (۴) بدی کرنا (۵) بدگُمان کرنا۔
جھُوٹ کا پُتلا۔ (ا۔مذ) ایسا شخص جو بہت زیادہ جھُوٹ بولتا ہو۔ مہا جھُوٹا۔
جھوٹ کا پُل باندھنا۔ (ا۔محاورہ) کثرت سے جھُوٹ بولنا۔ بہت زیادہ جھُوٹ بولنا۔
جھُوٹ کا دفتر۔ (ا۔مذ) (۱) جھُوٹی باتیں (۲) جھوٹے اِلزامات۔ (۳) جھوٹے قصّوں کا طویل بیان۔
جھوٹ کو سچ کر دکھانا۔ (ا۔محاورہ) جھُوٹی بات کو بیان یا عمل کے ذریعے سچ ثابت کرنا۔
جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ (مثل) جھوٹی بات بے بُنیاد ہوتی ہے، اس لیے جلدی ظاہر ہوتی ہے۔
جھُوٹ کے پُل باندھنا۔ (ا۔محاورہ) جھُوٹ پر جھُوٹ بولنا۔ بہت زیادہ جھُوٹ بولنا۔
جھُوٹ کے دفتر۔ (ا۔مذ) لمبے چوڑے ذکر اذکار جو سب جھُوٹ ہوں۔
جھُوٹ کی پوٹ۔ (۱) ایسا شخص جو بڑی کثرت سے جھُوٹ بولتا ہو۔ (۲) بالکل جھوٹ۔ سراسر جھُوٹ۔
جھُوٹ کی ناؤ نہیں چلتی۔ (مثل) جھوٹ بولنے والے کامیاب نہیں ہوتے۔
جھوٹ لگانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) تہمت لگانا (۲) غلط بیانی کر کے کان بھرنا۔ (۳) بدگمان ہونا۔ بھڑکانا۔
جھُوٹ مُوٹ۔ (ا۔مذ) یُوں ہی۔ ہنسی سے۔ مذاق سے۔
جھُوٹ مُوٹ کے۔ (ا۔صف) جھُوٹے۔ ظاہری۔ دکھاوے کے لیے۔
جھُوٹ نہ بولے تو پیٹ اُپھر جائے۔ (مثل) جسے جھُوٹ بولنے کی عادت پڑ جائے وہ جھوٹ بولے بغیر نہیں رہ سکتا۔
جھُوٹا۔ (جھُو۔ٹا) [ا۔صف] (۱) جھُوٹ بولنے والا۔ سچ نہ بولنے یا بتانے والا۔ واقعے کے خلاف بیان کرنے والا (۲) دھوکے باز۔ مکّار۔ فریبی۔ دغاباز (۳) بے ایمان۔ کھوٹا (۴) جعلی۔ نقلی۔ مصنوعی (۵) بیکار۔ کام نہ دینے والا (۶) کسی کے آگے کی بچی ہوئی خوراک (۷) برتا ہوا (۸) (ہاتھ کے لیے) بایاں۔
جھُوٹا بنانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جھُوٹا قرار دینا (۲) جھوٹ پکڑ کر دکھانا۔
جھُوٹا بننا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بات سچ نہ نکلنا (۲) دروغ گو قرار پانا۔
جھُوٹا پڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) وعدہ خلاف ہونا (۲) استعمال کے قابل نہ رہنا۔
جھُوٹا ٹھہرنا۔ (ا۔محاورہ) غلط بیانی ثابت ہو جانا۔
جھوٹا جوڑا۔ (ا۔مذ) جھوٹے کام کا چوڑیوں کا جوڑا (۲) وہ عروسی پوشاک جس پر جھوٹا گوٹا لگا ہُوا ہو۔
جھُوٹا چاٹنا۔ (ا۔محاورہ) کسی کے آگے کی بچی ہوئی چیز چٹ کر جانا۔
جھُوٹا کاغذ۔ (ا۔مذ) بناوٹی تحریر۔ جعلی دستاویز۔
جھُوٹا کام۔ (ا۔مذ) زری کا وہ کام جو کھرے مسالے سے نہ بنایا گیا ہو۔
جھوٹا کرنا۔ (۱) جُھٹلانا (۲) کسی چیز میں سے تھوڑا سا کھا لینا۔
جھُوٹا کوئی کھاتا ہے تو میٹھے کے لیے۔ (مثل) آدمی کوئی غلط کام نفع کی خاطر کرتا ہے۔
جھُوٹا لپاٹیا۔ (ا۔مذ) (۱) سخت جھُوٹ بولنے والا (۲) مکّار۔ دغاباز۔
جھُوٹا مرے نہ شہر پاک ہوئے۔ (مثل) جھُوٹے آدمی کی مذمت کرنی ہو تو اس موقعے پر کہتے ہیں۔
جھُوٹا موتی۔ (ا۔مذ) مصنوعی موتی۔ مومی موتی۔
جھُوٹا ہونا۔ (ا۔محاورہ) کسی کی بات سچ یا صحیح نہ نکلنا۔
جھُوٹوں کا بادشاہ۔ (ا۔مذ) وہ شخص جو بہت زیادہ جھوٹ بولتا ہو۔
جھُوٹے کا منہ کالا سچے کا بول بالا۔ (مثل) جھوٹے آدمی کی ہر جگہ بے عزتی ہوتی ہے۔ سچے کی عزت ہوتی ہے۔
جھُوٹے کو گھر تک پہنچانا۔ (ا۔محاورہ) جھُوٹے آدمی کو قائل کر دینا۔ جھوٹ ثابت کر دینا۔ کسی کو منوا دینا کہ وہ جھُوٹ بول رہا ہے۔
جھُوٹے کے آگے سچا رو مرتا ہے۔ (مثل) جھُوٹے کے آگے سچے کی پیش نہیں جاتی۔
جھُوٹے مُنہ پُوچھنا۔ (ا۔محاورہ) ظاہرداری سے دریافت حال کرنا۔
جھُوٹے ہاتھ سے کُتّا نہ مارنا۔ (مثل) بہت زیادہ کنجوس یا پرلے درجے

کا بخیل ہونا۔

جھُوٹوں۔ (جھُو۔ ٹوں) [اُر] (۱) جھُوٹ مُوٹ۔ یُوں ہی (۲) ظاہرداری یا بناوٹ یا سُخن سازی کے لیے۔

جھُوٹوں (بات) نہ پُوچھنا۔ (ا۔ محاورہ) ظاہرداری یا دکھاوے کے لیے بھی نہ پُوچھنا۔ ظاہری مدارات بھی نہ کرنا۔ اُوپری دل سے بھی توجہ نہ کرنا۔

جھُوٹوں مُنہ نہ چھُوانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نام کو بات نہ کرنا (۲) ذرا بھی پُرسانِ حال نہ ہونا (۳) خاطر میں نہ لانا۔ بالکل توجہ نہ کرنا۔

جھُوٹھ۔ جھوٹھا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) بچی کھُچی خوراک۔ پس خوردہ۔

جھُوٹی۔ (جھُو۔ ٹی) [ہ۔ صف] (۱) ایسی بات جو سچ نہ ہو۔ خلافِ واقعہ بات (۲) جھُوٹ بولنے والی عورت۔

جھُوٹی بات بنا لے پانی میں آگ جلا لے۔ جھوٹی بات بنا دے پانی میں آگ لگا دے۔ (ا۔ مثل) عیار آدمی کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ جھوٹ بول کر ناممکن کو بھی ممکن بنا سکتا ہے۔

جھُوٹی زبان دینا۔ (ا۔ محاورہ) جھُوٹا وعدہ کرنا۔

جھُوٹی سچی (کہنا) ہانکنا۔ (ا۔ محاورہ) جھُوٹی باتیں بیان کرنا۔

جھُوٹی قسم۔ (ا۔ ع۔ مث) غلط سوگند۔ حلفِ دروغ۔

جھُوٹی مہندی۔ اُتری ہوئی یا استعمال شدہ مہندی۔ ایک دفعہ کی لگائی ہوئی مہندی۔

جھُوجھا۔ (جھُو۔ جھا) [ہ۔ ا۔ مذ] معدہ (۲) موٹا آدمی۔

جھُوجھرا۔ جھُوجھرا۔ (جھُو۔ جھ۔ را) (جھُو۔ جَ۔ را) [ہ۔ صف] ٹوٹا پھوٹا۔ بال پڑا ہُوا۔ شکستہ۔

جھُوجھرُو۔ (جھُو۔ جھ۔ رُو) [ہ۔ ا۔ مذ] ایک پودا جسے اُونٹ بڑی خوشی سے کھاتا ہے۔

جھُوجھری آواز۔ (ا۔ مث) پھٹی ہوئی آواز۔

جھُور۔ (ق۔ ا۔ مذ) چھالہ جو پھُوٹ گیا ہو۔

جھُورا۔ (ہ۔ صف) مُرجھایا ہُوا۔ خُشک۔ پژمُردہ۔

جھُورنا۔ (ہ۔ مص) مُرجھانا۔ خُشک ہونا۔

جھُوڑ۔ (ھ۔ ا۔ مث) (۱) لڑائی جھگڑا (۲) تکرار۔ رَدّوبدل۔

جھُوڑپ۔ [ق۔ ا۔ مث] جھاڑی۔

جھوک۔ [ہ۔ ا۔ مث] (۱) جھکاؤ۔ ٹیڑھاپن۔ خمیدگی (۲) دھکا۔ ہچکولا۔ ریلا۔ لچک (۳) (جھُولے کی) پینگ۔ نشے کی غفلت۔ (۴) ترازو کا ایک پلڑا جھُکنا۔ (۵) تول۔ وزن۔

جھوک دینا۔ (ا۔ محاورہ) خرچ کرنا۔ لگا دینا (۲) آگ میں ڈالنا۔ (۳) ہچکولا دینا۔

جھوک سنبھالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی چیز کی لچک کو روکنا۔ ہچکولے کو سہارنا (۲) (ہوا کے) ریلے کو روکنا (۳) نقصان برداشت کرنا (۴) (کسی شخص کا) خرچ اُٹھانا۔

جھوک کھانا۔ (ا۔ محاورہ) اپنی جگہ سے ہٹ جانا (۲) گر پڑنا۔

جھوک مارنا۔ (ا۔ محاورہ) تولتے ہیں ترازو کی ڈنڈی کو چیز کی طرف جھُکانا۔ کم تولنا۔

جھوکا۔ (جھو۔ کا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) ہوا کا ایسا ریلا جس سے دھکے لگیں۔ نیند کی وجہ سے گرنے لگنا۔ غنودگی۔

جھوکا۔ [ق۔ ا۔ مذ] خوشہ۔

جھوکنا۔ (جھوک۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) ڈالنا۔ پھینکنا۔ تنور یا بھاڑ کو ایندھن ڈال کر گرم کرنا (۲) برباد کرنا۔ فضول خرچ کرنا۔ (۳) بُری جگہ شادی کرنا (۴) ہلاکت میں ڈالنا (۵) نشانہ باندھنا۔ (۶) لڑکھڑانا۔ ڈگمگانا۔

جھُوکے۔ جھُوک۔ جھینک جھینک کر (ق)

جھول۔ [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) ڈھیلاپن۔ چرس۔ سلوٹ۔ چُست یا موزُوں نہ ہونا۔ پُورا نا اُترنا یا نہ ہونا (۲) ہاتھی کا جھُومتے جھُومتے چلنا۔ سیدھا نہ چلنا (۳) ملمع۔ گلٹ (۴) ایک دفعہ میں کئی بچّوں کا جننا۔

جھول آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ڈھیلا پڑنا۔ چُست نہ رہنا (۲) بھینس کا بیانے کے قریب ہونا۔

جھول بٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) مُرغی کے نیچے بچے نکلنے کے لیے انڈے بٹھانا۔

جھول پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) کپڑے کا جسم پر ٹھیک نہ آنا۔ (۲) کسی چیز کا ڈھیلا پڑ جانا۔

جھول پھیرنا۔ (ا۔ محاورہ) ملمع کرنا۔ ملمع چڑھانا۔

جھول جھال۔ (ا۔ مذ) (۱) ڈھیل ڈھال۔ التوا (۲) وقفہ۔

جھول دار۔ (ا۔ ف۔ صف) جس میں جھول ہوں۔ جس میں شکنیں یا ڈھیلاپن ہو۔

جھول ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بُننا (۲) شکنیں ڈالنا (۳) ڈھیلا کرنا۔

جھول نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مُرغی کا بچے نکالنا (۲) شکن یا ڈھیلاپن دُور کرنا۔

جھُول۔ [ہ۔ ا۔ مث] (۱) ہاتھی یا دُوسرے حیوانات پر ڈالنے کا کپڑا (۲) ڈھیلی ڈھالی پوشاک۔

جھُولا۔ (جھُو۔ لا) [ہ۔ ا۔ مذ] درخت یا کسی چیز میں پڑی ہوئی رسّی جس پر بیٹھ کر جھُولیں (۲) جھونکا۔ جھکولا (ق)

جھُولا جھُلانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کو جھُولے پر بٹھا کر پینگ دینا۔

جھُولا جھُولنا۔ (ا۔ محاورہ) جھُولے پر بیٹھ کر پینگ بڑھانا۔

جھولا ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) جھُولنے کے لیے رسّی درخت یا کسی چیز میں ڈالنا۔

جھولا۔ (جھو۔ لا۔ واؤ معروف مجہول) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) تھیلی یا تھیلا (۲) ڈھیلاپن۔ (۳) فالج۔ رعشہ (۴) ہاتھ کا اشارہ (۵) گرم ہوا یا لُو جس سے پھلوں اور اناج کو نقصان پہنچتا ہے۔

جھولا مار جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) فالج گرنا (۲) جسم کا ڈھیلا پڑ جانا۔

جھُولنا۔ (جھُول۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) جھُونٹے لینا۔ پینگ بڑھانا (۲) لٹکنے

کی حالت میں جھومنا) ہلنا (۳) اُمیدوار رہنا (۴) (ایک ہی کام میں) پڑا رہنا۔ ترقی رُکی رہنا (۵) ہنڈولا۔

جھولنا۔ (جھول۔نا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) تھیلا۔ خورجی (۲) فقیروں کا تھیلا جس میں وہ روٹی وغیرہ رکھتے ہیں (۳) پہلو کا گوشت۔

جھولی۔ (جھو۔لی) [ہ۔ا۔مؤنث] (۱) چھوٹی تھیلی (۲) دامن جو کچھ مانگنے کے لیے کسی کے سامنے پھیلایا جائے (۳) وہ کپڑا جس کے چاروں کونے باندھ کر (فقیر وغیرہ) گلے میں ڈال لیتے ہیں۔

جھولی بھرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کوئی چیز جھولی میں ڈالنا۔ (۲) مُراد پوری کرنا۔

جھولی بھری ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جھولی میں بہت سی چیزیں پڑی ہونا (۲) کامیاب ہونا۔ بامُراد ہونا۔

جھولی چھوڑنا۔ (ا۔محاورہ) بدن ڈھیلا پڑ جانے سے پہلوؤں کا گوشت لٹک جانا۔

جھولی ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بھیک مانگنا۔ فقیری کرنا (۲) نوزائیدہ بچے کو کسی بزرگ کی گود میں دینا۔

جھُوم۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) حرکت۔ ہلنا (۲) لہرانا (۳) پتّوں کی بہتات۔ (۴) جھُومنا کا امر۔

جھُوم جھُوم کر۔ جھُوم جھام کر (۱) لہرا لہرا کر۔ ہل ہل کر (۲) زور سے۔

جھُوما جھوم۔ (ا۔مذ) ہاتھا پائی۔ چپقلش (ق)

جھُومر۔ (جھُو۔مَر) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ماتھے کا ایک زیور (۲) ایک قسم کا ناچ جو ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر اور حلقہ بنا کر ناچا جاتا ہے (۳) ایک گیت (۴) مجمع۔

جھُومر کا چاند۔ (ا۔مذ) سونے یا چاندی کا وہ گول مرصّع ٹکڑا۔ جو جھُومر میں لگا ہوتا ہے۔

جھُومنا۔ (جھُوم۔نا) [ہ۔مص] (۱) ہلنا۔ جسم اور سر کو ہلانا۔ لہرانا (۲) لڑکھڑانا۔ ہاتھی کی طرح ہلتے جُھلتے چلنا (۳) اُونگھنا (۴) نشے کی حالت میں آہستہ آہستہ چلنا (۵) (بادلوں کا) جمع ہونا (۶) مستانہ چال چلنا۔

جھونا۔ (جھو۔نا (واؤ مجہول) [ہ۔ا۔مذ] (۱) جھِدرا بُنا ہوا کپڑا (۲) عُمدہ قسم کی چھالیا۔

جھونا۔ (جھو۔نا بواؤ مجہول) [ہ۔مص] (۱) چلانا (۲) مارنا (۳) بیان کرنا۔ دُکھڑا رونا (۴) (پن) دھان۔

جھونپڑا۔ (جھونپ۔ڑا) [ہ۔ا۔مذ] چھپّر یا پھُوس کا کچا مکان۔

جھونپڑوں میں رہنا محلّوں کے خواب دیکھنا۔ (مثل) حیثیت نیچی، خیالات اُونچے۔

جھونپڑی۔ (جھونپ۔ڑی) [ہ۔ا۔مث] جھونپڑا کی تصغیر۔ چھپّری۔ پھُوس کا چھوٹا سا گھر (پن) جُھگی۔

جھُونٹا۔ (جھُون۔ٹا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) پینگ یا جھُولے کا آگے پیچھے حرکت کرنا (۲) عورت کے سر کے بال (۳) بھینس کا بچّہ۔

جھونٹا لینا۔ (ا۔محاورہ) پینگ لینا۔ جھولے میں بیٹھنے کے بعد پاؤں کا پنجہ زمین پہ مار کر زور سے جھُولنا۔

جھُونٹے پکڑنا۔ عورت کے سر کے بال پکڑنا۔ بال نوچنا (لڑنے کے لیے)

جھُونٹے کھسوٹنا۔ سر کے بال نوچنا۔ سر کے بال پکڑ کر جھٹکے دینا۔

جھُونٹم جھاٹا۔ (جھُون۔ٹَم۔جھا۔ٹا) [ہ۔ا۔مذ] عورتوں کا ایک دوسرے کے بال پکڑ کر کھینچنا۔

جھونٹی کاٹی۔ (ا۔مث) منڈی کاٹی۔ عورتوں کی گالی۔

جھُونج۔ جھُونجھ۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) خواہش۔ چسکا (۲) کھُجلی۔ خارش۔ (۳) گھونسلا۔

جھُونج مارنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کھُجلی ہونا۔ (۲) چُل ہونا۔ خواہش کا ستانا۔

جھُونجل۔ جھُونجھل۔ (جھُون۔جَل۔ جھُون۔جھَل) [ہ۔ا۔مث] خفگی۔ غصّہ۔ جھنجلاہٹ۔

جھُونجل اُتارنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) غصّہ اُتارنا۔ (۲) عداوت نکالنا۔

جھونک۔ (ہ۔ا۔مث) دیکھیے "جھوک"۔

جھونک آنا۔ (۱) نیند یا اُونگھ آنا۔ (۲) لڑکھڑانا۔ ڈگمگانا (۳) نشے میں ہونا۔

جھونکا۔ (جھون۔کا) [ہ۔ا۔مذ] دیکھیے جھوکا۔

جھونکے آنا۔ (ا۔محاورہ) نیند آنے کی وجہ سے سر کا بار بار جُھکنا۔ نیند کے جھُونٹے آنا۔

جھونکے چلنا۔ (ا۔محاورہ) ہوا کا تیز چلنا۔

جھونکے کھانا۔ (ا۔محاورہ) لغزش کھانا۔

جھونکے لینا۔ (ا۔محاورہ) ہلنا۔ جنبش کرنا۔

جھونکیا۔ (ا۔صفت) بھٹی میں ایندھن ڈالنے والا۔

جھینپ۔ (ہ۔ا۔مث) شرمندگی۔ ندامت۔ شرمساری۔

جھینپ چڑھنا۔ (ا۔محاورہ) شرمندگی محسوس کرنا۔

جھینپ مٹانا۔ (ا۔محاورہ) شرمندگی دُور کرنا۔

جھینپنا۔ جھیمپنا۔ (جھینپ۔نا۔ جھیمپ۔نا) [ہ۔مص] شرمانا۔ لجانا۔ آنکھ چُرانا۔

جھیجنا۔ (جھِی۔جَ۔نا) [ق۔مص] (۱) کم ہونا۔ گھٹنا (۲) کمزور ہونا۔ (۳) پیلا پڑ جانا۔

جھیرا۔ (جھِی۔را) [ہ۔ا۔مذ] (۱) چشمہ۔ سوتا (۲) وہ غار یا سُوکھا کنواں جس میں اکثر کبوتر رہتے ہیں۔

جھیر جھیر۔ [ہ۔صفت] ٹکڑے ٹکڑے۔ پارہ پارہ۔ دھجی دھجی۔ پُرزے پُرزے۔

جھَبِل [ق۔ا۔مذ] مجمع۔ جمگھٹ۔

جھیل ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) (۱) پانی کا وہ قطعہ جو چاروں طرف خشکی سے گھرا ہوا ہو (۲) دَلدَل ۔ (۳) نیچی زمین جس پہ پانی کھڑا ہو ۔ (۴) گیت کے وہ بول جو مدھم آواز سے ادا کیے جاتے ہیں ۔

جَھیلا ۔ (جھے ۔ لا) [ق ۔ ا ۔ مذ] مالا ۔

جھیلنا ۔ (جِھیل ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) برداشت کرنا ۔ اُٹھانا ۔ سہارنا (۲) پچانا ۔ ہضم کرنا ۔

جھیلنی ۔ (جِھیل ۔ نی) [ھ ۔ ا ۔ مث] ایک زیور جو لڑی دار ہوتا ہے اور سر کے بالوں میں اس لیے اٹکایا جاتا ہے کہ کانوں کے زیور کو سنبھالے رہے ۔

جھیلنی دینا ۔ (جِھیل ۔ نی ۔ دے ۔ نا) [ھ ۔ محاورہ] بچّہ ہوتے وقت زچہ کو ایک خاص ترکیب سے ہلانا جُلانا ۔

جھینکنا ۔ (جھینک ۔ نا) [ھ ۔ مص] (۱) شکایت کرنا (۲) دُکھڑا رونا ۔ مصیبت کا حال بیان کرنا (۴) رونا دھونا ۔ ماتم کرنا (۵) پچھتانا ۔

جِھینگا ۔ (جِھینں ۔ گا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کی چھوٹی مچھلی ۔

جھینگر ۔ (جھینں ۔ گر) [ھ ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کا کیڑا جو نمی کی وجہ سے کونوں کھدروں میں پیدا ہو جاتا اور کپڑے وغیرہ کو چاٹ جاتا ہے ۔

ج - ۶

جیئ ۔ (جَ ۔ اِی) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) چھوٹا جو (۲) چاول کی پھوٹتی ہوئی پَود ۔

ج - ی

جی ۔ [ھ] (۱) ہاں ۔ بلے (۲) جناب ۔ صاحب ۔ حضرت (۳) درست ۔ بجا ۔ (کسی نام کے بعد) بطورِ تعظیم یا اظہارِ قربت و محبّت (۵) طنزاً بیشک ایسا ہی ہے (جب کہنے والے کا خیال یہ ہوتا ہے کہ نہیں ہے)

جی حضور ۔ (کلمۂ ایجاب) بڑے یا بزرگ آدمی کے بلانے پہ جواب میں کہتے ہیں ۔

جی حضوری ۔ (ا ۔ صف) خوشامدی ۔ کاسہ لیس ۔ ہاں میں ہاں ملانیوالا ۔

جی کہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہر معاملے میں اتفاق رائے ۔ خوشامد ۔

جی کہو جی سنو ۔ (مثل) عزت کرنے سے عزت ہوتی ہے ۔

جی ہاں ۔ (۱) یہ کلمہ کسی کے جواب میں کہتے ہیں ۔ (۲) (طنزاً) "ہم اصل حقیقت جانتے ہیں"

جی ۔ [ھ ۔ ا ۔ مذکر] (۱) جان ۔ رُوح ۔ دم ۔ سانس ۔ پران (۲) زندگی ۔ عمر (۳) دل ۔ من طبیعت (۴) خود ۔ آپ ۔ شخصیت (۵) جرأت ۔ دلیری ۔ حوصلہ ۔ مردانگی (۶) جانور ۔ حیوان ۔ ذی روح ۔ (۷) طاقت ۔ قوت (۸) محبت ۔

جی آجانا ۔ جی آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) دل آجانا ۔ عاشق ہونا ۔ دل مائل ہونا ۔

جی اَٹکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) محبت ہونا ۔ دل کا کسی کی محبت میں اُلجھ کر رہ جانا ۔

جی اُٹھا لینا ۔ اُٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بیزار ہونا (۲) محبت ترک کرنا ۔

جی اُٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) زندہ ہو جانا (۲) بیزار ہونا (۳) کسی کام کے لیے دل نہ چاہنا ۔

جی اُچٹ جانا ۔ جی اُچاٹ ہو جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی کام سے بیزار ہو جانا ۔ دل نہ لگنا ۔ دل برداشتہ ہونا ۔

جی اچھا ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) طبیعت اچھی ہونا (۲) بیمار کا رُو بہ صحت ہونا ۔

جی اُداس ہونا ۔ (ف ۔ صف) (۱) دل گھبرانا (۲) افسردہ ہونا ۔

جی اُکتا جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) دل بے زار ہو جانا ۔ طبیعت نہ لگنا ۔ کسی کام سے دل ہٹ جانا ، کوئی کام اتنی زیادہ مرتبہ کرنا کہ اس کام کو مزید کرنے کو جی نہ چاہے ۔

جی اُلٹ جانا ۔ جی اُلٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) دل گھبرانا ۔ دل پریشان ہونا ۔ (۲) دیوانہ یا پاگل ہو جانا ۔

جی اُمنڈ آنا ۔ دیکھیے جی بھر آنا ۔

جی اُلجھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) اُلجھن محسوس کرنا ۔ گھبرانا ۔ پریشان ہونا ۔

جی اندر سے بیٹھا جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) طبیعت کا گرا جانا ۔ دل گھبرانا ۔

جی اُوپر تلے ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) متلی ہونا ۔ قے آنے کو ہونا ۔ (۲) دل کا گھبرانا ۔

جی باغ باغ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) دلی خوشی ہونا ۔

جی بٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) دل بہلنا (۲) دھیان اور طرف ہو جانا ۔

جی بجھ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) افسردہ ہونا ۔ دل سرد ہونا ۔ ولولہ باقی نہ رہنا ۔ کوئی خواہش یا ارمان دل میں نہ رہنا ۔

جی بچنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بیماری یا کسی حادثے سے مرتے مرتے بچ جانا ۔

جی بحال ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) طبیعت ٹھیک ہونا ۔ بیماری کا اثر دُور ہونا ۔

جی بُرا کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ناخوش ہونا ۔ ناراض ہونا ۔ بُرا ماننا ۔ (۲) قے کرنا ۔ اُگلنا ۔

جی بُرا ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) طبیعت بگڑنا ۔ دل بگڑنا (۲) ناخوش یا رنجیدہ ہونا ۔

جی بڑھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہمت افزائی کرنا ۔ حوصلہ بڑھانا ۔

جی بڑھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) جُرأت ہونا (۲) دل خوش ہونا ۔

جی بکھرنا ۔ جی بکھرانا ۔ جی بگڑا جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) متلی معلوم ہونا ۔ دل بیٹھنا ۔ غش آنا ۔

جی بند ہونا۔ (ا۔ محاورہ) گھبراہٹ ہونا۔ دل رُکنا۔

جی بھاری کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رنجیدہ ہونا۔ غمگین ہونا (۲) دل پر بوجھ ڈالنا (۳) رونا دھونا۔

جی بھٹکنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دل کو کسی چیز کی تلاش یا خواہش ہونا (۲) یکسوئی یا قرار نہ ہونا۔

جی بھر آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رونا آجانا (۲) ترس یا رحم آنا (۳) دل کا دردمند ہونا۔

جی بھر بھر آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بار بار رونے کو جی چاہنا (۲) آنکھوں میں آنسو بھر بھر آنا (۳) بہت زیادہ ترس یا رحم آنا۔

جی بھربھرانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی چیز کے لیے دل للچانا۔ رغبت محسوس کرنا۔

جی بھر جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سیر ہوجانا (۲) اُکتا جانا۔

جی بھر کر۔ سیر ہو کر۔ حسب خواہش۔ پوری طرح۔

جی بہلنا۔ (ا۔ محاورہ) دل لگنا۔ مشغول ہوجانا۔ دلچسپی ہوجانا۔

جی بیٹھا جانا۔ (ا۔ محاورہ) نڈھال ہونا۔ اُداس ہونا۔

جی بیزار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) زندگی سے تنگ ہونا

جی پر بن جانا۔ (ا۔ محاورہ) سخت تکلیف ہونا۔ شدید اضطراب ہونا۔ صدمہ ہونا۔

جی پر کھیلنا۔ (ا۔ محاورہ) جان خطرے میں ڈالنا۔ جوکھوں میں پڑنا۔

جی پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جان پڑنا (۲) کیڑے پڑنا (۳) خیال لگا رہنا۔ (۴) تسلی ہونا۔

جی پک جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) برداشت کی حد ہوجانا۔ عاجز یا تنگ آجانا (۲) دُکھی ہونا۔

جی پکڑ لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دل تھام لینا (۲) کسی چیز کا اپنی طرف متوجہ کر لینا۔

جی پگھلنا۔ (ا۔ محاورہ) دل آنا۔ مائل ہونا۔

جی پھٹ جانا۔ (ا۔ محاورہ) سخت صدمہ پہنچنا۔ نفرت ہوجانا (۲) محبت میں فرق آجانا۔

جی (پھر جانا) پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) اُکتا جانا۔ بیزار ہوجانا۔ نفرت کرنے لگنا۔ گھِن آنے لگنا۔

جی پھسلنا۔ (ا۔ محاورہ) دل آنا۔ طبیعت کا مائل ہوجانا۔ عاشق ہونا۔

جی پھیکا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بیزار ہونا۔ گرم جوشی گھٹنا۔

جی ترسنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی چیز کے لیے دل چاہنا (۲) جو نہ ملا ہو اس کی آرزو رکھنا۔

جی تلے اُوپر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) گھبراہٹ محسوس کرنا۔ متلی ہونا۔

جی ٹوٹ جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بددل ہونا۔ ناامید ہوجانا۔ حوصلہ پست ہوجانا۔

جی ٹھکانے لگنا۔ (ا۔ محاورہ) تسلی ہونا۔

جی ٹھنڈا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خوش ہونا (۲) تسلی یا اطمینان ہونا۔ (۳) آرزو یا ہوس پوری ہوجانا (۴) خاطر جمع ہوجانا۔

جی جان سے (فدا) قربان۔ نثار۔ (ا۔ محاورہ) شیفتگی یا پسندیدگی کی انتہا ہونا (۲) (صفت) عاشق۔ شیدا۔

جی جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جان جانا۔ مرجانا (۲) زندہ ہوجانا۔ کام بن جانا۔

جی جانتا ہے۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دل ہی کو معلوم ہے کہ کیا گزری ہے (۲) جو تکلیف یا آرام پہنچا اس کا دل پر گہرا اثر ہے۔

جی جائے گھی نہ جائے۔ (مثل) اتنی زیادہ کنجوسی کہ خرچ بچانے کے لیے جان دینے یا مرنے پر آمادہ ہو۔

جی جلانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دل جلانا۔ رنجیدہ ہونا (۲) ستانا۔ تنگ کرنا۔ (۳) غصہ دلانا (۴) ناپسند بات یا حرکت سے چڑانا۔

جی جلانے سے ہاتھ جلانا بہتر ہے۔ (مثل) جسم کی تکلیف رُوح کی تکلیف سے آسان ہوتی ہے۔

جی جلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غصہ آنا (۲) حسد ہونا (۳) کبیدہ ہونا

جی جی اُٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) باغ باغ ہوجانا۔ بہت خوش ہونا۔

جی جی نکال لینا۔ (ا۔ محاورہ) اچھی اچھی چیز الگ چھانٹ لینا۔

جی چاہنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) للچانا (۲) کسی چیز کی خواہش ہونا۔ مشتاق ہونا۔

جی چاہے۔ (ا۔ روزمرہ) اگر مرضی ہو۔ اگر پسند ہو۔

جی چرانا۔ جی چھپانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کام سے بچنا۔ حیلے حوالے کرنا۔

جی چلا۔ (ا۔ صفت) (۱) مَن چلا۔ بہادر (۲) سخی۔ باہمت (۳) پاگل۔

جی چلا بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) حوصلہ یا ہمت کر گزرنا۔ دل کر جانا۔

جی چلا جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دل کھو بیٹھنا (۲) دل بیٹھ جانا۔

جی چلانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خواہش کرنا (۲) ہمت کرنا۔ دلیری دکھانا۔ رغبت ظاہر کرنا۔

جی چلنا۔ (ا۔ محاورہ) خواہش پیدا ہونا۔ رغبت ہونا (۲) گھبرانا (۳) پاگل ہونا۔

جی چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہمت توڑنا (۲) ناامید کرنا (۳) عاجز کرنا۔ (۴) اُکتانے والا رویہ اختیار کرنا۔

جی چھوٹ جانا۔ جی چھوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) مایوس ہونا۔ ہمت ہار دینا۔ بددل ہوجانا۔ ناامید ہوجانا۔

جی چھوڑ دینا۔ جی چھوڑنا۔ (۱) ناامید ہونا۔ ہمت ہار دینا۔

جی چھیننا۔ (ا۔ محاورہ) دل لینا۔ عاشق بنا لینا۔

جی دار۔ (ا۔ صفت) (۱) بہادر۔ مَن چلا (۲) دم خم رکھنے والا۔ مضبوط ہمت والا۔

جی داری۔ (ا۔ مث) (۱) ہمت۔ حوصلہ۔ جرأت۔ بہادری۔ دلیری۔

جی دُکھانا۔ (ا۔ محاورہ) رنج یا صدمہ پہنچانا۔

جی دھڑکنا۔ (۱) خوف ہونا (۲) اختلاج قلب کا دورہ پڑنا۔

جی دھک دھک کرنا۔ (۱) گھبراہٹ ہونا (۲) خوف ہونا۔ ڈرنا۔

جی دھکڑ پکڑ ہونا۔ (۱) کسی کام کے کرتے ہوئے ہچکچانا۔ تردد ہونا۔

جی دہلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ڈرنا۔ خوف کھانا (۲) دل دھڑکنا۔

جی دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جان دینا (۲) پیار کرنا۔ عشق کرنا۔

جی ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جان ڈالنا۔ زندہ کرنا (۲) محبت کرنا۔ اپنیت کرنا۔
جی ڈوبنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نڈھال ہو جانا۔ غشی طاری ہونا (۲) دل کا کمزوری یا شدّتِ غم سے کمزور ہو جانا۔ (۳) دل کا بے قابو ہونا۔
جی رُکنا۔ (۱) دل گھبرانا (۲) دم رُکنا (۳) آزردہ ہو جانا۔
جی رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خوش رکھنا۔ (۲) تسلّی دلاسا دینا (۳) لحاظ یا پاسداری کرنا۔
جی سائیں سائیں کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غشی کے آثار ظاہر ہونا (۲) دل کی حالت بگڑنا۔
جی سنسانا۔ (ا۔ محاورہ) کمزوری کی وجہ سے نڈھال ہونا۔ دِل بیٹھنا۔ دل پریشان ہونا۔
جی سے اُتر جانا (اُترنا) (ا۔ محاورہ) نظروں سے گر جانا۔ قدر نہ ہونا۔ بے وُقعت ہو جانا۔
جی سے بیزار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) زندگی سے تنگ ہونا۔
جی سے جانا۔ (ا۔ محاورہ) مر جانا۔ دم نکل جانا۔ انتقال ہو جانا۔
جی سے جی ملنا۔ (ا۔ محاورہ) دو آدمیوں میں اٹوٹ رشتہ، دوستی قائم ہونا۔
جی سے گزر جانا۔ (ا۔ محاورہ) مر جانا۔ جان دے دینا۔
جی سے گھڑنا۔ (ا۔ محاورہ) کوئی بات اپنی طرف سے بنا کر کہنا۔ من گھڑت بات کہنا۔
جی سینے میں بھٹکنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی بات کی خواہش ہونا۔
جی شاد ہونا۔ جی شادماں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) خوش ہونا۔ مگن ہونا۔ مسرور ہونا۔
جی شگفتہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دل خوش و خرّم ہونا۔ طبیعت کھُلی کھُلی ہونا۔ فرحاں و شادماں ہونا۔
جی غش ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کسی پر فریفتہ ہونا۔
جی کا بخار نکالنا (ا۔ محاورہ) دل کی بھڑاس نکال لینا۔ رونے یا غصّہ کرنے سے دل کی رنج دُور کرنا۔
جی کا جنجال۔ (ا۔ محاورہ) دل کا روگ۔ وہ کام یا بات جس سے دل گھبراتا ہو۔
جی کا دُشمن۔ (ا۔ مذ) جان کا بیری۔
جی کا زیاں۔ (ا۔ مذ) جان کا نقصان
جی کا مختار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) آزاد ہونا (۲) کسی کا عاشق ہونا
جی کا غبار۔ (ا۔ مذ) دل کی کدورت۔ ملال۔ غبارِ خاطر
جی کا کہنا۔ (ا۔ محاورہ) دل میں خود بخود کوئی بات آنا۔
جی کانپنا۔ دل کا خوف یا اندیشے کی وجہ سے دھڑکنا۔ خوف معلوم ہونا۔
جی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہمّت کرنا۔ حوصلہ کرنا (۲) کسی چیز کو جی چاہنا۔
جی کڑا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہمّت کرنا (۲) ناگوار بات کو دل پر جبر کرکے جھیل جانا۔

جی کُڑھانا۔ (۱) رنج دینا۔ رنجیدہ کرنا۔ ملول ہونا۔
جی کُڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) رنج یا غم ہونا۔
جی کو بھلی لگنا۔ (ا۔ محاورہ) اچھی معلوم ہونا۔ پسند آنا۔
جی کو روگ لگنا۔ (ا۔ محاورہ) کوئی فکر یا روگ لے لینا۔ کسی اُلجھن میں پڑ جانا۔
جی کو لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دل پر اثر ہونا (۲) اچھا معلوم ہونا۔ پسند ہونا۔ چوٹ لگنا۔
جی کو مارنا۔ (ا۔ محاورہ) خواہشات کو ضبط کرنا۔ من مارنا۔ قناعت سے کام لینا۔
جی کھپانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) محنت سے کام کرنا (۲) مر مٹنا۔
جی کھٹا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دل بے زار ہونا (۲) متنفّر کر دینا۔
جی کھٹا میٹھا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دل للچانا۔ کسی کو دیکھ کر خواہشات اُمنڈ آنا۔
جی کھٹا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بیزاری ہونا (۲) نفرت ہونا (۳) مایوسی ہونا۔
جی کھرا کھوٹا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) نیّت میں فتور آنا۔ بے ایمانی پر اُتر آنا۔
جی کھلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) شرم و حجاب دُور ہونا۔ بے باک ہونا۔
جی کھول کر۔ (ا۔ محاورہ) فیاضی سے۔ بے دریغ۔ افراط سے۔ خوب اچھی طرح
جی کھول کر خرچ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) للّے تلّے سے خرچ کرنا۔ کھُلے ہاتھ سے خرچ کرنا۔
جی کھونا۔ (ا۔ محاورہ) جان ہلکان کرنا۔ جان ضائع کرنا۔ تکلیفیں اُٹھانا۔
جی کی آفت۔ (ا۔ مث) دل کے لیے مصیبت۔
جی کی امان (پانا) مانگنا۔ (ا۔ محاورہ) جان بخشی چاہنا (شاہی زمانے کے آدابِ گفتگو میں بطور تکیہ کلام استعمال ہوتا تھا)
جی کی جی میں رہنا۔ (ا۔ محاورہ) دل کی حسرت یا ارمان نہ نکلنا۔ آرزو پوری نہ ہونا۔
جی کی لگی۔ (ا۔ مث) دل میں کسی بات کا دھیان ہونا۔ فکر۔ دُھن۔
جی گرا جانا۔ (ا۔ محاورہ) طبیعت سُست ہونا۔ دل بیٹھنا۔
جی گنوانا۔ (ا۔ محاورہ) جان کھو دینا۔ برباد ہو جانا (۲) عاشق ہونا۔
جی گھبرانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دل پریشان ہونا (۲) وحشت ہونا۔ (۳) دِل نہ لگنا۔
جی گھُٹ جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غش آنا (۲) نفرت کرنا۔
جی لبھانا۔ (ا۔ محاورہ) دل کو اپنی طرف مائل کرنا۔ دل موہ لینا۔ اپنے پر فریفتہ کرنا۔
جی لڑا دینا۔ جی لڑانا۔ (ا۔ محاورہ) پُوری توجّہ سے کام کرنا۔ جان کھپا دینا۔
جی لرزنا۔ (ا۔ محاورہ) خوف یا اندیشہ ہونا۔ ڈرنا۔
جی لگانا۔ جی لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دِل بہلنا (۲) کسی کام میں دلچسپی لینا (۳) محبّت ہو جانا۔

جی لگا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کسی طرف خاص طور سے دھیان ہونا۔

جی للچانا۔ (ا۔ محاورہ) مائل ہونا۔ خواہش ہونا۔ رغبت ہونا۔

جی لوٹ جانا۔ جی لوٹنا۔ (۱) کوئی چیز حاصل کرنے کے لیے دل پھڑکنا (۲) ازحد اشتیاق یا آرزو ہونا۔

جی لُوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) دل چھین لینا۔ عاشق کر لینا۔ فریفتہ کر لینا۔

جی لہرانا۔ (ا۔ محاورہ) جی للچانا۔ دل میں ترنگ پیدا ہونا۔

جی سے لینا۔ جی لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دوسرے کے خیالات یا اس کا عندیہ معلوم کر لینا (۲) دل پر قابو کر لینا (۳) خواہشات کو بھڑکا دینا۔

جی مار۔ (ا۔ صفت) (۱) سنگین جرم۔ قتل وغیرہ (۲) خواہشات کو بجھانے والا (۳) قاتل۔

جی مارنا۔ (ا۔ محاورہ) خواہشوں کو ضبط کرنا۔ خواہشات کو کچل دینا۔

جی متلانا۔ (ا۔ محاورہ) قے آتی ہوئی معلوم ہونا۔ اِمتلا ہونا۔

جی مرجانا۔ جی مرنا۔ (ا۔ محاورہ) خواہش یا تمنا باقی نہ رہنا۔ دل مُردہ ہو جانا۔

جی مِلملانا۔ (ا۔ محاورہ) افسوس ہونا۔ دریغ ہونا۔

جی مِلنا۔ (ا۔ محاورہ) دل مل جانا۔ طبیعتیں مل جانا۔ ایک دِل ہو جانا۔

جی میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ذہن میں آنا (۲) جی چاہنا۔ کوئی بات خیال میں آنا۔

جی میں اُتارنا۔ جی میں اُترنا۔ (ا۔ محاورہ) دل میں بٹھانا۔ ذہن نشین کرانا۔ دل پر اثر کرنا۔

جی میں ارمان رہنا۔ (ا۔ محاورہ) حسرت نہ نکلنا۔ آرزو پوری نہ ہونا۔

جی میں بس رہنا۔ (ا۔ محاورہ) ہر وقت کسی کا خیال رہنا۔

جی میں بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) دل پر اثر کرنا۔ دل میں اُتر جانا۔

جی میں ٹھاننا۔ (ا۔ محاورہ) ارادہ کرنا۔ قصد کرنا۔

جی میں جل جانا۔ (ا۔ محاورہ) رشک کرنا۔ حسد کرنا۔

جی میں جگہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) عزت ہونا۔ وقعت ہونا۔

جی میں جی آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تسلی ہونا۔ جان میں جان آنا۔ دم میں دم آنا۔ بچنے کی اُمید ہونا۔

جی میں جی ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) یقین دلانا۔ اپنی بات دوسرے کے دل میں اُتارنا۔

جی میں ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) دل میں خیال پیدا کرنا۔ بات دِل میں اُتارنا۔

جی میں رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خُفیہ رکھنا۔ پوشیدہ رکھنا (۲) عداوت یا بغض یا کینہ رکھنا۔

جی میں کہنا۔ (ا۔ محاورہ) دل ہی میں کوئی بات سوچنا یا منصوبہ باندھنا۔

جی میں کھُبنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دل میں پیوست ہو جانا۔ دل پر اثر کر جانا (۲) بہت پسند آنا۔

جی میں گھر کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دل پر اثر کر جانا۔ دل میں چُبھ جانا (۲) دل موہ لینا۔

جی میں لگنا۔ (ا۔ محاورہ) اثر کرنا۔ ذہن نشین ہونا۔ دل میں بیٹھنا۔

جی میں مزے لینا۔ (ا۔ محاورہ) خیال ہی خیال میں لُطف اُٹھانا۔

جی نڈھال ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دل کا گرا گرا ہونا۔ دل کا مضمحل ہونا۔ دل پریشان ہونا۔

جی نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دم نکل جانا۔ مرنا (۲) بے چین ہونا۔ عاشق ہو۔

جی ہاتھ میں (رکھنا) لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خوش رکھنا۔ تسلی دینا۔ ملول یا افسردہ نہ ہونے دینا (۲) قابو میں رکھنا۔

جی ہارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دل چھوڑ دینا۔ ہمت ہارنا (۲) کسی کام سے عاجز رہ کر باز رہنا۔

جی ہٹ جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نفرت ہو جانا (۲) توجہ ہٹ جانا (۳) محبت نہ رہنا۔

جی ہِلنا۔ (ا۔ محاورہ) خوف یا رحم سے دل کا کانپنا۔

جی ہوا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دل گھبرانا (۲) جان نکلنا۔ دم نکلنا۔

جی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خواہش یا ارادہ ہونا (۲) زندگی باقی ہونا۔

جی ہونٹوں پر آنا۔ (ا۔ محاورہ) نزع کی حالت میں ہونا۔ دم آخر۔

جی ہی بھاگتا ہوگا۔ (ا۔ روزمرّہ) دل میں ہی سمجھتے ہوں گے۔

جی ہی جانتا ہے۔ (ا۔ روزمرّہ) تم ہمارے ساتھ جو بدسلوکی کر رہے ہو اس کو ہم خوب جانتے ہیں بیان کرنے سے فائدہ؟

جی ہی جی میں باتیں کرنا۔ (ا۔ محاورہ) دل ہی دل میں خیالات پکانا۔ آپ ہی آپ باتیں کرنا۔

جی ہے تو جہان ہے۔ (ا۔ روزمرّہ) زندگی ہے تو سب کچھ ہے۔

جی۔ او۔ سی۔ ((G.O.C.) جنرل آفیسر کمانڈنگ کا مخفف۔ فوج کا اعلیٰ افسر۔

جی۔ پی۔ او۔ ((G.P.O.)) جنرل پوسٹ آفس کا مخفف۔ شہر کا سب سے بڑا ڈاک خانہ۔

جے۔ [ہ۔ ا۔ مؤنث] (۱) فتح۔ نصرت۔ جیت۔ ظفرمندی (۲) ترقی۔ عروج۔ اقبال (۳) توکل۔ تسلیم۔ ترکِ علائق (۴) [ندائیہ] شاباش۔ زندہ باد! ہُرّے۔ (۵) مسرت۔ شادمانی۔

جے۔ [ہ۔ صفت] جتنے۔ جس قدر (تعداد ظاہر کرنے کے لیے)

جے پتر۔ (ہ۔ ا۔ مذ) فتح نامہ۔ ڈگری۔

جے جے کار۔ (ہ۔ مث) فتح کے نعرے۔ فتح کی خوشی۔

جے جے ونتی۔ (ہ۔ ا۔ مث) ایک راگنی جو موت کے وقت گائی جاتی ہے۔

جِیا۔ (جِ۔ یا) [ہ۔ ا۔ مذ و مث] (۱) جان۔ زندگی۔ جی (۲) پیارا۔ محبوب (۳) دائی کھلائی۔ دودھ پلانے والی۔

جیاگریفی۔ ((Geography)) [جِ۔ یا۔ گِ۔ رے۔ فی] (انگ۔ ا۔ مذ) وہ علم جس میں زمین کی قدرتی حالت اور سیاسی تقسیم کا حال بیان کیا جاتا ہے۔ جُغرافیہ۔

جیاگریفیکل۔ ((Geometrical)) [جِ۔ یا۔ گِ۔ رے۔ فی۔

کل) [انگ ۔ صف] جغرافیے سے متعلق ۔

جیالا ۔ (ا ۔ صف) بہادر ۔ دلیر ۔ جرأت مند ۔

جیالوجسٹ ((Geologist)) (جی ۔ آ ۔ لو ۔ جسٹ) (انگ ۔ ا ۔ مذ) علم زمین کا ماہر ۔

جیالوجی ۔ ((Geology)) (جی ۔ آ ۔ لو ۔ جی) [انگ ۔ ا ۔ مث] وہ علم جس سے زمین کی بناوٹ اور اس کے ڈھانچے کا حال معلوم ہوتا ہے ۔

جیالوجیکل ۔ (Geological) (جِ ۔ یا ۔ لو ۔ جی ۔ کَل) [انگ ۔ صف] زمین کے متعلق ۔ زمین کی بناوٹ اور اس کے ڈھانچے سے تعلق رکھنے والا ۔

جیامیٹری ۔ ((Geometry)) (ج ۔ یا ۔ میٹ ۔ ری) [انگ ۔ ا ۔ مذ) وہ علم جس میں لائنوں ۔ زاویوں اور سطحوں اور جسموں کے تعلق ۔ خصوصیتوں اور پیمائش کا حال بیان کیا جاتا ہے ۔ علم اقلیدس ۔

جیامیٹریکل ۔ ((Geometrical)) ج ۔ یا ۔ میٹ ۔ ری ۔ کَل) [انگ ۔ صف] علم اقلیدس کے متعلق ۔

جَیب ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] گریبان ۔ سینہ ۔ پیراہن ۔

جیب ۔ [اُر ۔ ا ۔ مث] پاکٹ ۔ وہ تھیلی جو کرتے ، کوٹ یا واسکٹ میں لگاتے ہیں ۔ کیسہ ۔ دامن ۔

جیب خاص ۔ (ا ۔ مذ) بادشاہ کا ذاتی خرچ ، خزانے کی وہ رقم جو صرف بادشاہ کے مصرف میں آئے ۔

جیب خالی ہوجانا ، ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) کچھ پاس نہ رہنا ۔ ساری نقدی ختم ہوجانا ۔

جیب خرچ ۔ (ا ۔ مذ) اُوپر کا خرچ ۔ ایسا خرچ جو مقررہ اخراجات کے علاوہ ہو ۔ چھوٹے موٹے اخراجات کی رقم ۔

جیب کُترا ۔ (ا ۔ مذ) دوسروں کی جیبیں کاٹ کر نقدی نکالنے والا ۔

جیب کُترنا ۔ (۱) کسی کی جیب کاٹ کر رقم نکالنا (۲) ناجائز نفع لینا ۔

جیب گھڑی ۔ (ا ۔ مث) جیب میں رکھنے کی چھوٹی گھڑی ۔ جیبی گھڑی ۔

جیب میں پڑے ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) قابو میں ہونا ۔ کوئی اہمیت نہ رکھنا ۔

جیب میں نہیں دانے بڑھیا چلی بھنانے ۔ جیب میں نہیں کھیلی ، چھیلا پھرے گلی گلی ۔ (مثل) غریبی یا مفلسی یا تنگ دستی میں خود کو امیر ظاہر کرنا ۔

جیبی ۔ (جے ۔ بی) [ف ۔ اُر ۔ صف] (۱) جیب کا ۔ جیب کے متعلق ۔ (۲) چھوٹی ۔

جیبی رُومال ۔ (ا ۔ مذ) جیب میں رکھنے کا رُومال ۔ چھوٹا سا رومال ۔

جیبی کُتا ۔ ایک قسم کا بہت چھوٹا کتا ۔

جیبی کتاب ۔ اتنی چھوٹی کتاب کہ جیب کے اندر آجائے ۔

جِیبھ ۔ جیبھہ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) زبان ۔

جیبھ اَٹکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بچے کا لفظوں کو صحیح یا پوری طرح ادا کرنا

جیبھ بڑھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ضرورت سے زیادہ باتیں کرنا (۲) گالیاں دینا ۔ (۳) اپنی حیثیت یا بساط سے زیادہ عیش و عشرت میں پڑنا ۔

جیبھ پکڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) خاموش کرنا (۲) بات کاٹنا ۔ گفتگو میں خلل انداز ہونا ۔

جیبھ جلی سواد نہ آیا ۔ (مثل) چیز اتنی تھوڑی اور قلیل تھی کہ پوری طرح مزہ نہ آیا ۔ زبان ہی خراب ہوئی ۔

جیبھ جنے ایک بار ۔ ماں جنے بار بار ۔ (مثل) جو بات کہو ، پکی کہو ۔

جیبھ چاٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) زبان چاٹنا (۲) چٹخارے لینا (۳) حرص کرنا (۴) کسی ایسی چیز کی خواہش رکھنا جس کا ملنا ممکن نہ ہو ۔

جیبھ چلانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) زبان درازی کرنا (۲) شیخی مارنا ۔

جیبھ چلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ضرورت سے زیادہ باتیں کرنا (۲) مُنہ چلنا ۔ کھانا ۔

جیبھ چلے ستر بلا ٹلے ۔ (مثل) جو ہر وقت کچھ نہ کچھ کھاتا ہی رہے اس پر طنزاً یہ بات کہی جا سکتی ہے ۔

جیبھ چھلنی ۔ (ا ۔ مث ۔ ق) زبان صاف کرنے کا آلہ ۔

جیبھ داب کے بات (کرنا) کہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بات کہتے ہوئے ہچکچانا (۲) پوری بات ظاہر نہ کرنا ۔

جیبھ دیوانی اپنے کاموں سیانی ۔ (مثل) باتیں پاگلوں کی سی مگر اپنے مطلب میں ہوشیار ۔

جیبھ کاٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کسی اشارے سے بات کرنے سے روکنا (۲) حیران ہونا (۳) خوفزدہ ہونا ۔

جیبھ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) گستاخی یا بے ادبی سے کلام کرنا ۔ جواب دینا ۔ بڑھ کے بات کہنا (۲) زبان درازی کرنا ۔ زبان چلانا (۳) گالیاں دینا ۔

جیبھ نکالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) مذاق کے طور پر زبان منہ کے باہر نکالنا ۔ (۲) زبان گدی سے کھینچ لینا ۔ (۳) تکان یا پیاس کی شدت سے زبان باہر نکالنا ۔

جیبھ کے تلے جیبھ ہونا ۔ بات پر قائم نہ رہنا ۔ بات کہہ کے مکر جانا

جِیپ ۔ ((Jeep)) [انگ ۔ مث] ایک قسم کی چھوٹی ہلکی پھلکی موٹر گاڑی ، جو مضبوط اور طاقتور ہوتی ہے ۔

جِیت ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) کامیابی (۲) فتح (۳) نفع ۔ فائدہ (۴) غلبہ فوقیت ۔

جیت تمہاری ہار میری ۔ (ا ۔ مثل) جب کوئی شخص کسی سے ہر شرط پر معاملہ رکھنے کو تیار ہو جائے تو یہ محاورہ استعمال کرتا ہے ۔

جیت کی ہوا بھی اچھی ۔ (مثل) کامیابی خواہ کتنی ہی معمولی ہو اچھی معلوم ہوتی ہے ۔

جیت ہمت کے ہاتھ ہے ۔ (مثل) کامیابی ہمت کرنے سے ہوتی ہے ۔

جیت ہونا۔ (ا۔ محاورہ) فتح حاصل کرنا۔ کامیابی ہونا۔

جِیتا۔ (جی۔تا) [اُر۔ صف] (۱) زندہ (۲) جاندار (۳) زیادہ۔ بیش۔

جیتا جاگتا۔ (ا۔ صف) صحیح سلامت۔ زندہ۔ تندرست۔

جیتا جھُوٹ۔ (ا۔ مذ) کھلا جھوٹ۔ صریح غلط بیانی۔ صاف دروغ گوئی۔

جیتا چمڑا چیرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چیرا دینا (۲) ازالۂ بکارت کرنا۔

جیتا چنوانا۔ (ا۔ محاورہ) آدمی کو دیوار میں زندہ چنوا دینا۔ ایک سزا جو پُرانے وقتوں میں دی جاتی تھی۔

جیتا رہنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زندہ رہنا۔ سلامت رہنا (۲) لمبی عمر پانا۔

جیتا گاڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زندہ دفن کرنا (۲) سخت ترین تکلیف میں مُبتلا کرنا۔

جیتا گڑنا۔ (ا۔ محاورہ) زندہ دفن ہونا۔ پُرانے وقتوں میں سادھو لوگ سانس روک کر خود کو زمین کے اندر دفن کروا لیتے تھے اور کافی عرصے بعد زندہ نکلتے تھے۔

جیتا لہو۔ (ا۔ مذ) تازہ خون۔ تازہ تازہ لہو۔

جیتا ناخن۔ (ا۔ محاورہ) ناخن جو ابھی کھال یا گوشت سے الگ نہ ہوا ہو۔ جو ابھی کاٹنے کے لائق نہ ہو۔

جیتا نہ چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) زندہ نہ رہنے دینا۔ کسی نہ کسی ترکیب سے ہلاک کر دینا۔

جیتا ہی زمین کا پیوند کر دینا۔ جیتا ہی زمین میں گاڑ دینا۔ (ا۔ محاورہ) انتہائی اذیت دینا۔ شدید نقصان پہنچانا۔

جیتے آسا موئے نراسا۔ (اِمثل) جب تک زندگی ہے اُمید ہے مر جانے پر کچھ نہیں۔

جیتے پِتا کی پوچھی نہ بات۔ مرے پِتا کو دودھ اور بھات۔ (اِمثل) زندگی میں باپ کی خبر نہ لی، مرے پر دودھ اور چاول پر اس کے نام کا فاتحہ دیتے ہیں۔

جیتے تھے تو ٹیکوں بھرے، مر گئے تو موتیوں جڑے۔ (اِمثل) جب زندہ تھے تو عیب ہی عیب بھرے تھے مرنے کے بعد قابلِ تعریف سمجھے جانے لگے، باکمال انسان کی قدر اس کے مرنے کے بعد ہی ہوتی ہے۔

جیتے جی۔ (۱) زندگی میں (۲) عمر بھر۔ تا حیات۔ تمام عمر جب تک جیے۔

جیتے جی جہنم میں جانا۔ (ا۔ محاورہ) زندگی ہی میں دوزخ جیسی تکلیف اُٹھانا۔ انتہائی تکلیف یا اذیت میں ہونا۔

جیتے جی قبضہ۔ (ا۔ محاورہ) زندگی بھر کا ٹھیکہ یا کرایہ داری۔

جیتے جی کا میلا ہے۔ (اِمثل) زندگی کی ساری سرگرمیاں زندہ رہنے تک ہی ہیں۔

جیتے جی کا ناتا ہے۔ (ا۔ محاورہ) سب رشتے اور تعلق زندگی تک ہیں۔

جیتے جی مٹی میں ملنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خواہشات ترک کر دینا (۲) عاجزی اور انکسار کو اپنا شعار بنا لینا۔

جیتے جی مر جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تباہ ہو جانا۔ برباد ہو جانا (۲) سخت ترین صدمہ یا رنج پہنچنا۔ (۳) بے فیض ہونا۔ فائدہ نہ پہنچانا (۴) زندگی ہی میں چھوٹ جانا۔ (۵) کسی کام کا نہ رہنا۔ قدرتی صلاحیتوں سے محرومی۔

جیتے چاب چاب ہوئے داب داب۔ (اِمثل) زندگی بھر چنے چبا کر گزارہ کیا اور دبی ہوئی دولت چھوڑ کر چل بسا۔ کنجوس آدمی کے بارے میں کہتے ہیں۔

جیتے مرتے۔ (ا۔ روزمرّہ) (۱) جوں توں۔ کسی نہ کسی طرح کسی صورت سے۔

جیتے ہیں نہ مرتے ہیں۔ (اِمثل) زندگی کشمکش میں ہے جوں توں زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں۔

جِیتا۔ (جی۔تا) [اُر۔ صف] (۱) جو جیت لیا گیا (۲) جس نے بازی جیت لی۔

جیتا سو ہارا، اور ہارا سو مُوا۔ (اِمثل) جس نے مقدمہ جیت لیا وہ تباہ ہوا اور جو ہار گیا وہ تو سمجھو مر گیا۔

جیتنا۔ (جیت۔نا) [ہ۔ مص] (۱) فتح کرنا۔ (۲) غالب آنا (۳) کامیاب ہونا۔

جیتی مانی نہ ہاری مانی۔ (ا۔ محاورہ) کسی طرح کوئی بات نہ ماننا۔

جیتی مکھی نگلنا۔ (اِمثل) جان بوجھ کر تکلیف اُٹھانا۔ کسی شخص کا دیدہ و دانستہ آفت یا مصیبت میں مبتلا ہو جانا۔

جیتی مکھی نہیں نگلی جاتی (اِمثل) جان بوجھ کر ایسا کام نہیں کیا جاتا جس میں نقصان ہو۔

جَیٹ طیّارہ۔ (جَیٹ۔ طی۔یا۔رہ) (Jet) [انگ۔ اُر۔ ا۔ مذکر] ایک خاص ہوائی جہاز۔

جیٹھ۔ [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) شوہر کا بڑا بھائی (۲) ہندی سال کا دوسرا مہینہ جو ۱۵ مئی سے ۱۵ جون تک ہوتا ہے (۳) اوپر تلے رکھی ہوئی بہت سی روٹیاں (۴) پہلے پیدا ہوا ہوا۔

جیٹھ جیٹھانی دیورا سب مطلب کے میت۔ مطلب بن کوئی بھی رکھے نہیں پریت۔ (اِمثل) دنیا میں سب اپنی غرض سے اُنسیت اور محبت ظاہر کرتے ہیں۔

جیٹھ جیٹھے اساڑھ ہیٹھے۔ (ہ۔ اِمثل) فصل الثانی میں جیٹھ کا مہینہ اچھا ہوتا ہے مگر اساڑھ اتنا اچھا نہیں ہوتا۔

جیٹھ کی جیٹھ۔ بہت سی روٹیاں۔ تھئی کی تھئی۔

جیٹھ کے بھروسے پیٹ۔ (اِمثل) پرائے بھروسے کام کرنا۔

جیٹھا۔ (جے۔ٹھا) [ہ۔ صف] (۱) جیٹھ کے مہینے کی پیدائش (۲) پہلوٹھی کا بچّہ (۳) سب سے اونچا یا سب سے بڑا۔

جیٹھانی۔ (جے۔ٹھا۔نی) [ہ۔ ا۔ مث] شوہر کے بڑے بھائی کی بیوی۔

جیجا۔ (جی۔جا) [ہ۔ ا۔ مث] بہن کا خاوند۔ بہنوئی

جیجا کے مال پہ سالے متوالے۔ (اِمثل) دوسرے کے مال پر

فیضی نکھارنا۔

جیجی ۔ (جی ۔جی) [ہ ۔ا ۔مث] (۱) بہن ۔ہمشیرہ ۔خواہر (۲) پستان ۔ چھاتی ۔

جَیّد ۔ (جَیْ ۔یَدْ) [ع ۔صف] (۱) خالص ۔کھرا (۲) زبردست ۔ زورآور ۔

جِیدھر ۔ (جِیْ ۔ دَھر) [اَر] (ق) جدھر ۔جس طرف ۔جس کسی سمت ۔

جَیسا ۔ (جے ۔ سا) [ہ ۔صف] (۱) جس طرح کا ۔جس صورت کا (۲) جس ڈھنگ کا ۔جس طریقے کا ۔ ایسا کی ضد ۔

جَیسا باپ وَیسا بیٹا ۔ (ا ۔مذ) اولاد پر خاندان کا اثر ہوتا ہے ۔

جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے ۔ (ا ۔مثل) جیسے کام کرو گے ویسا ہی ان کا پھل ملے گا

جَیسا تیسا ۔جس طرح یا قسم یا وضع کا ممکن ہو ویسا ہی نہ بھلا نہ بُرا ۔

جَیسا تیرا لینا دینا ویسا میرا کام کاج ۔ (ا ۔مثل) جیسی مزدوری دو گے ویسا ہی کام ہوگا ۔

جیسا چاہیے ۔ (۱) پسند کے مطابق ۔ جیسے کی خواہش تھی (۲) کما حقہ یا موزوں (۳) موقع محل کے مطابق (۴) جیسے ہونا چاہیے ، بھرپور ۔

جَیسا دُودھ وَیسی بُدھ ۔ (ا ۔مثل) عقل (بُدھ) دُودھ (خاندان) کے مطابق ہوتی ہے ۔

جَیسا دیس ویسا بھیس ۔ (مثل) جس ملک میں رہنے کا اتفاق ہو وہاں کے طور طریقے کی پابندی کرنی چاہیے ۔

جیسا راجا ویسی پَرجا ۔ (مثل) جیسا حاکم وقت ہوتا ہے ویسی اُس کی رعایا ہوتی ہے ۔

جیسا سُوئی چور ویسا بَجَر چور ۔ (مثل) چوری ہر صُورت میں بُری ہے خواہ چھوٹی سے چھوٹی چیز کی ہو یا بڑی سے بڑی چیز کی چوری ہی ہے (بَجَر جواہرات کو کہتے ہیں) ۔

جیسا کا تیسا ۔ (۱) ہُوبہُو ۔نقل مطابق اصل (۲) جُوں کا تُوں ۔

جیسا کرنا ویسا بھَرنا ۔ جیسا کرو گے وَیسا بھرو گے (پاؤ گے) جیسا کیا وَیسا پایا (مثل) انسان جیسا کرتا ہے ویسا ہی نتیجہ نکلتا ہے بدی کا بدلہ بد اور نیکی کا نیک ۔

جیسا کَن بھر ویسا مَن بھر (ا ۔مثل) تھوڑی سی چیز دیکھ کر اس کی پُوری مقدار کی اچھائی بُرائی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے ۔

جیسا کہ ۔جس طرح کہ ۔

جیسا مُنہ ویسا تھپّڑ (ا ۔مثل) کوئی جیسا کام کرتا ہے ویسا ہی پھل ملتا ہے ۔

جیسا مُنہ ویسی بات ۔ (مثل) انسان اپنی قابلیت اور صلاحیت کے مطابق بات کرتا ہے ۔

جَیسی ۔ (جے ۔سی) [ہ ۔صف] جس طرح ۔جس طرح کی ۔جس موقع کی ۔

جیسی پڑی ویسی سہی ۔ (ا ۔مثل) ہر طرح کی تکلیف اور مصیبت برداشت کرنا پڑی ۔

جیسی دائی آپ چھنال ویسے جانے سب سنسار (ا ۔مثل) بُرے آدمی کو دُوسرے لوگ بھی بُرے نظر آتے ہیں ۔

جَیسی رُوح وَیسے فرشتے ۔ (ا ۔مثل) انسان خود بُرا ہو تو اپنے ہی جیسے بُرے لوگ اور بُری چیزیں پسند کرتا ہے ۔

جَیسی کرنی وَیسی بھَرنی (ا ۔مثل) جیسا کام کرو گے ویسا نتیجہ نکلے گا ۔

جَیسی کہیے وَیسی سُنیے ۔ انسان اچھی بات کا اچھا جواب اور خراب بات کا خراب جواب پاتا ہے ۔

جیسی گئی تھیں ویسی آئیں ، حق مہر کا بوریا لائیں ۔ (ا ۔مثل) شادی ناکام ہوئی مقدر پھوٹا ہے ۔

جیسی مائی ویسی جائی ۔ (ا ۔مثل) جیسی ماں ویسی بیٹی ۔

جیسی نیت ویسی مُراد ۔ (ا ۔مثل) بُری نیت سے کیا ہوا کام بگڑ جاتا ہے ۔ اچھی نیت سے کیا جائے تو سنورتا ہے ۔

جَیش ۔ (ع ۔ا ۔مذ) لشکر ، فوج ۔سپاہ ۔ دَل ۔جمع ، جیوش ۔

جِیغہ ۔ (جی ۔غہ) [ت ۔ا ۔مذ] ایک مرصّع زیور جو پگڑی پہ باندھا جاتا ہے ۔ کلغی ۔

جِیفہ ۔ (ع ۔ا ۔مذ) مُردار ۔سڑا ہوا ۔

جی گڑ ۔ جی گھڑ ۔ (جی ۔گڑ ۔جی گھڑ) [ہ ۔ا ۔مؤنث] پانی رکھنے کا گھڑا ۔

جیل ۔ ((Jail)) [انگ ۔ا ۔مذ] قید خانہ ۔ زندان ۔ بندی خانہ ۔ محبس ۔

جیل خانہ ۔ (ہ ۔ا ۔مذ) قید خانہ ۔ زندان ۔

جیلر ۔ ((Jailer)) [انگ ۔ا ۔مذ] جیل کا داروغہ ۔جیل خانہ کا سب سے بڑا افسر ۔

جیلی ۔ (جے ۔ لی) ۔[انگ ۔ا ۔مث] ایک قسم کی غذا جو گوشت اور پھلوں سے تیار کی جاتی ہے (Jelly)

جیلی ۔ (جے ۔لی) [ہ ۔ا ۔مث] (۱) گھاس اکٹھی کرنے کا تین شاخوں والا آلہ (۲) معدے یا پیٹ کے اُوپر کی چربی دار جھلی ۔

جین ۔ [س ۔ا ۔مذکر] ہندوستان کے ایک مذہب کا نام جو پانچویں صدی قبل مسیح میں نکلا تھا ۔

جِینا ۔ (جی ۔نا) [ہ ۔مص] (۱) زندہ رہنا (۲) زندگی گزارنا ۔ زندگی ۔ زیست ۔ حیات ۔

جینے سے تنگ (آنا) ۔ ہونا ۔ (ا ۔محاورہ) زندہ رہنے کو جی نہ چاہنا ۔ مصیبتوں کی وجہ سے زندگی سے بیزار ہو جانا ۔

جینے کے لالے پڑنا ۔ (ا ۔محاورہ) زندگی کی اُمید نہ رہنا ۔

جینی ۔ (جے ۔ نی) [س ۔ا ۔مذکر] جین مت کا ماننے والا ۔

جینیس ۔ ((Genius)) (جی ۔ نی ۔ اَس) [انگ ۔صف] نابغہ ، اعلٰے ذہانت ۔ نہایت ہوشیار اور ذہین ۔ اعلٰے تخلیقی صلاحیتوں کا مالک ۔

جیو ۔ (س ۔ا ۔مذ) (۱) زندگی ۔حیات (۲) رُوح (۳) جاندار ۔ زندہ ۔(۴) محبُوب ۔

جیو آتما - رُوح - جان -
جیوتش - (س - ا - مذ) علم نجوم -
جیودان - جان کی قربانی -
جیوٹ - (جی - وَٹ) [ہ - صف] (۱) دلیر - بہادر - جی دار (۲) شجاعت -
جیوٹ کرنا - (ہ - محاورہ) ہمت کرنا - دلیری دکھانا -
جیُوٹ - (Jute) - (ج - یُوٹ) [انگ - ا - مذ کر] پٹ سن -
جیُوری - (Jury) (جیو - ری) [انگ - ا - مث] چیدہ اشخاص کی وہ جماعت جو مقدمے کی سماعت میں عدالت کی امداد کرتی ہے -
جیوڑا - (جیو - ڑا) [ہ - ا - مث] (۱) دِل - جی (۲) مرضی - خوشی - منشا - (۳) وہ اناج جو کمیروں کو دیا جاتا تھا -

جیوڑا جانا - جیوڑا نکلنا - (ہ - محاورہ) (ق) مرجانا -
جیوڑا دہل جانا - (ہ - محاورہ) [ق] ڈر جانا -
جیوڑی - (جیو - ڑی) [ہ - ا - مث] رسّی - ڈوری -
جیوش - (ع - ا - مذ) دیکھیے جیش، جس کی یہ جمع ہے -
جیومیٹری - (Jeometry) ( ) [انگ - مث] علم ریاضی کی ایک شاخ -
جیوں - (حرفِ تشبیہ) مانند - مثل - جُوں -
جیوَن - (جی - وَن) (ہ - ا - مذ) (۱) زندگی - وجُود -
جیوے میرا بھائی - گلی گلی بھر جائی - (مثل) بھائی زندہ رہے - بھاوجوں کی کمی نہیں -

چ

چ - (چے) (ف - ا - مث) اُردو کا آٹھواں فارسی کا ساتواں اور ہندی کا چھٹا حرف۔ اسے جیم فارسی بھی کہتے ہیں۔ عربی میں یہ حرف نہیں ہے۔ حروفِ ابجد میں یہ جیم سمجھا جاتا ہے اور اس کے تین عدد ہی شمار کیے جاتے ہیں۔ اس کی آواز تالو سے نکلتی ہے۔

چ — ا

چا - (ہ - ا - مذ) چاؤ۔ چاہ۔
چاب - (ہ - ا - مث) رواج تھا کہ جب کوئی سفر سے واپس آتا تو اس کے کنبے والے دھوئے تل، چاول اور شکر سینیوں میں لگا کر بھیجتے تھے اور اسے چاب کہا کرتے تھے (۲) چبائی جانے والی چیز (۳) منہ کا چڑھاوا (۴) چبانا کا امر۔
چابک - (چا بُک) (ف - صف و - ا - مذ) (۱) تیز۔ پھرتیلا۔ چست۔ چالاک ہشیار۔ چوکنا (۲) کوڑا۔ تازیانہ۔ ہنٹر۔ قمچی۔
چابک خرام - تیز رفتار۔ تیز رو۔
چابک دست - (۱) وہ آدمی جو ہاتھ کے کام میں چالاک ہو مشاق (۲) خوبصورت
چابک دستی - چالاکی۔ ہشیاری۔ کاریگری۔
چابک سوار - گھوڑا سدھانے والا۔ گھوڑا درست کرنے والا۔ ماہر اور مشاق گھڑسوار۔
چابک سواری - گھوڑے پھیرنے یا سدھانے کا ہُنر یا پیشہ۔
چابک عناں - (۱) تیز رو سوار (۲) تیز گھوڑا۔
چابکوں سے اُڑا دینا - چابک سے بہت مارنا۔
چابکی - (چا بُ - کی) (ف - ا - مث) چالاکی۔ تیزی۔ پھرتی۔ جلدی۔ چستی۔
چابنا - (چاب - نا) (ہ - مص) چبانا۔
چابی - (چا - بی) (ہ - ا - مث) کنجی۔ تالی۔ کلید۔
چاپ - (ہ - ا - مث) پاؤں کی آہٹ یا آواز۔ کمان۔
چاپ - (ف - ا - مذ) چھاپا۔ چھپنا۔ چھاپ۔
چاپاتی - (چا - پا - تی) (ہ - ف - ا - مث) چپاتی۔ روٹی۔
چاپار - (چا - پار) (ف - ا - مذ) ڈاکیا۔ ڈاک۔
چاپٹ - (چا - پٹ) (ہ - ا - مث) غلّے کے وہ ٹکڑے جو پسنے سے رہ جائیں۔ بھوسی۔ چوکر۔ چھیری۔
چاپچی - (چاپ - چی) (ف - صف) چھاپنے والا۔ طابع۔ پرنٹر۔
چاپلوس - (چاپ - لُوس) (ف - صف) خوشامدی۔
چاپلوسی - (چاپ - لُو - سی) (ف - ا - مث) خوشامد۔ بے جا تعریف کرنا
چاتر - (چا - تُر) (ہ - صف) (۱) چالاک۔ قابل۔ کاریگر۔ ہنرمند (۲) چار۔ بچار کے متعلق (۳) دانا۔ عقلمند (۴) بہادر۔ دلیر۔
چاتر تو بیری بھلا، مورکھ بھلا نہ میت - (ا - مقولہ) دانا دشمن نادان دوست سے بہتر ہوتا ہے۔

چاٹ - (ہ - ا - مث) (۱) زبان کا ذائقہ تبدیل کرنے کی غرض سے کسی چٹ پٹی یا لذیذ چیز کا استعمال۔ چسکا (۲) عادت۔ لپکا (۳) خواہش۔ آرزو (۴) چاٹنا کا امر۔
چاٹ پر لگانا - کسی کو مزے سے آگاہ کرنا۔ کسی چیز کا عادی بنا دینا۔
چاٹ پڑنا - چسکا پڑ جانا۔ لت پڑنا۔
چاٹ جانا - زبان سے چاٹ چاٹ کر کھا جانا۔ صاف کر دینا۔ سب کھا جانا۔ ختم کر دینا۔
چاٹ دینا - لالچ دینا۔
چاٹ لگنا - چسکا پڑنا۔ عادت پڑنا۔
چاٹنا - (چاٹ - نا) (ہ - مص) (۱) کسی رقیق چیز کو زبان سے اُٹھا اُٹھا کر کھانا۔ (۲) پونچھنا۔ چٹ کرنا۔
چاٹی - (چا - ٹی) (ہ - ا - مث) دودھ کی ہانڈی۔ مٹی کا بڑا برتن جس میں دہی بلوتے ہیں۔
چاٹیا - (چاٹ - یا) (ہ - صف) (۱) چٹورا (۲) بہت کھانے والا (۳) حریص۔ لالچی۔
چاچا - (ہ - ا - مذ) باپ کا چھوٹا بھائی۔ چچا۔
چاچر - (چا - چَر) (ہ - ا - مذ) (۱) خوشی کا گانا اور ناچ (۲) خوشی کے گیت۔ (۳) ہولی کے موقع پر ڈنڈے بجانا اور اس کی آواز کے ساتھ ناچنا اور گانا (۴) ایک میلہ جو ہولی کے بعد ہوتا ہے۔
چاچی - (چا - چی) (ہ - ا - مث) چچا کی بیوی۔ چچی۔
چادر - (چا - دَر) (ف - ا - مث) (۱) مستطیل اور مربع مگر دبیز کپڑا جو سر کے اُوپر یا دوپٹے کی جگہ لیا جائے (۲) پلنگ پر بچھانے کا کپڑا (۳) شال (۴) چادر کی شکل کی لڑیوں میں گندھے ہوئے پھول جو قبر پر ڈالے جاتے ہیں (۵) کسی دھات کے لمبے چوڑے اور پتلے ٹکڑے یا پترے (۶) پانی کی چوڑی دھار۔
چادر اُتارنا - (ا - محاورہ) عزت اُتارنا۔ عورت کو بے پردہ کرنا۔
چادر اُڑھانا - (ا - محاورہ) (۱) کسی کے سر پر چادر ڈالنا (۲) بیوہ سے نکاح کرنا۔
چادر بچھانا - (مص - مرکب) فرش یا پلنگ پر چادر ڈالنا۔
چادر پڑنا - (ا - محاورہ) پوشیدہ ہونا۔
چادر تان کر سونا - (ا - محاورہ) (۱) بے فکر ہو کر سونا (۲) اطمینان سے زندگی گزارنا۔
چادر تھوڑی پاؤں پھیلائے بہت - (ا - مثل) آمدنی کم اور خرچ زیادہ ہونا۔
چادر جوڑا - (۱) پشمینے کی دو چادریں (۲) دہری شال۔
چادر چڑھانا - (ا - محاورہ) کسی بزرگ کے مزار پر کپڑے یا پھولوں کی چادر ڈالنا۔
چادر چھپول - (ا - مذ) بچوں کا ایک کھیل جس میں دو گروہ بنتے ہیں۔ ایک گروہ کے کسی لڑکے کو چادر میں لپیٹ کر بٹھا دیتے ہیں اور دوسرے گروہ کے لڑکوں سے اس کا نام دریافت کرتے ہیں اگر ٹھیک بتا دیے جاتے تو بتلنے

والا لپٹے ہوئے لڑکے کو بورو بنا کر لے جاتا ہے اور اس کے ساتھی دوسرے لڑکوں کی پیٹھ پر چڑھ لیتے ہیں۔

چادر چھت۔ (ا۔مث) (۱) چھت کا کپڑا (۲) جستی چادر کی چھت۔

چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانا۔ (ا۔محاورہ) اپنی حیثیت کے مطابق وقت گزارنا۔

چادر ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) دیکھیے چادر اُڑھانا۔

چادر سے باہر پاؤں پھیلانا۔ (ا۔محاورہ) بساط سے بڑھ کر کام کرنا۔

چادر ہلانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) لڑائی کی حالت میں مغلوب فوج کا چادر ہلا کر اشارتاً اعتراف شکست کرنا اور پناہ چاہنا (۲) فریاد کرنا (۳) لوگوں کو جمع کرنے کی نشانی۔

چادرا۔ (چا۔ دَ۔ را) (اُ۔ا۔ مذ) بڑا اور چوڑا دو پاٹ کا دوپٹہ۔ بڑی چادر۔

چار۔ (ف۔صف) (۱) تین اور ایک یا دو اور دو (۲) چند۔

چار آدمی۔ چند آدمی۔ دو چار بھلے مانس۔ پنچ۔

چار آنکھیں کرنا۔ (ا۔محاورہ) آنکھیں ملانا۔ سامنے آنا۔ مقابل ہونا۔

چار آنکھیں ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) زیادہ واقفیت ہونا۔ محبت ہونا (۲) سامنا ہونا۔

چار آئینہ۔ (ف۔ا۔ مذ) ایک قسم کی زرہ بکتر۔

چار ابرو کا صفایا۔ (ا۔محاورہ) سر، بھوؤں، مونچھوں اور داڑھی کا منڈا دینا۔

چار (اجساد) ارکان۔ (ا۔ مذ) (۱) چار عنصر۔ مٹی۔ ہوا۔ پانی اور آگ (۲) اربعہ عناصر

چار اسباب۔ (ا۔مذ) چار علتیں۔ مادّی۔ فاعلی۔ صوری۔ غائی۔

چار انگل کا (پرچہ) پُرزہ۔ (ا۔ مذ) چھوٹا سا پرچہ۔ رقعہ۔ خط۔

چار انگلیاں اُٹھانا۔ (ا۔محاورہ) اشارے سے سلام کرنا۔ سلام کا جواب دینا۔

چار اُنگلیاں سر پر نہ رکھنا۔ (ا۔محاورہ) سلام تک نہ کرنا۔ سلام کے لیے ہاتھ تک نہ اُٹھانا۔

چار باغ۔ (ف۔ا۔ مذ) وہ شالی رومال جس کے چاروں گوشوں پر چار رنگ کے گُل بُوٹے بُنے یا کڑھے ہوتے ہیں۔ چوکھونٹا باغ۔

چار (بالش) بالشت۔ (ا۔ مذ) (۱) گاؤ تکیہ (۲) تخت۔ گدی۔ مسند (۳) کُرنج (۴) کرسی (۵) عناصر اربعہ۔

چار بانگ۔ (۱) ہوشیار۔ عقل مند (۲) چُست۔ چالاک۔

چار بند۔ (۱) پُشت کے چاروں جوڑ (۲) پشت کا دایش بایش۔ نیچے اور اوپر کا حصّہ۔

چار بیتی۔ رباعی۔ شاعری کی ایک صنف جو چار مصرعوں پر مشتمل ہوتی ہے۔

چار بیسی۔ اسّی۔ ۸۰۔ بیس کم سَو۔

چار پانچ۔ (۱) چند (۲) جھگڑا۔ حیل و حجّت۔ عُذر۔

چار پانچ (کرنا) لانا۔ (ا۔محاورہ) حیلہ حجّت کرنا۔ بد ذاتی کرنا۔ شرارت کرنا۔

چار پارچے کا خلعت۔ (ا۔مذ) وہ خلعت جس میں چار قیمتی کپڑے ہوتے ہیں۔

چارپائی۔ (۱) کھاٹ۔ سنجی۔ چھوٹا پلنگ۔ پلنگڑی (۲) (مجازاً) لاش۔ جنازہ زخمی۔ مجروح۔ گھائل۔

چارپائی پر پڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) چارپائی پر لیٹنا (۲) بیمار ہونا۔ صاحب فراش ہونا

چارپائی سے پیٹھ لگ جانا۔ (۱) کھاٹ پر پڑے پڑے پیٹھ میں زخم ہو جانا۔ (۲) بیمار کا بہت کمزور ہو جانا۔

چارپائی کا بولنا۔ بیٹھنے یا اُٹھنے سے چارپائی سے آواز نکلنا۔

چارپائی کاٹ دینا۔ (ا۔محاورہ) بیمار اُٹھنے بیٹھنے سے معذور ہو جائے تو اس کے پاخانہ پھرنے کے لیے چارپائی کا بان کاٹ دینا۔

چارپائی کے بان توڑنا۔ (ا۔محاورہ) ہر وقت پلنگ پر لیٹے رہنا۔ کاہل اور سُست ہونا۔

چارپائی میں کان نکلنا۔ چارپائی میں سیل یا نمی کے باعث خم آجانا۔

چارپائی والا۔ (کنایتاً) کھٹمل۔

چارپایہ۔ چوپایہ۔ چار پاؤں کا جانور۔ ڈھور ڈنگر وغیرہ۔

چارپایہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) مزاح کے طور پر شادی ہونے پر دولھا سے کہتے ہیں۔ جورو والا۔ عیال دار ہونا۔

چار پہر دن۔ (ا۔ مذ) پورا دن۔

چار پہر رات۔ (ا۔مث) پوری رات۔

چار پیر۔ (۱) امام حسنؑ (۲) امام حسینؑ (۳) خواجہ حسن بصریؒ (۴) کمیل ابنِ زیاد۔

چار پیسے۔ (ا۔مذ) مال۔ دولت۔

چار پیسے پاس ہونا۔ (ا۔محاورہ) امیر ہونا۔ آسودہ حال ہونا۔

چار پیسے سے خوش۔ (ا۔صف) کھاتا پیتا۔ آرام سے زندگی گزارنے والا۔

چار پیسے کے لیے۔ تھوڑے مال کے لیے۔

چار تار۔ (ا۔ مذ) (۱) چار جوڑے۔ چار کپڑے (۲) چار گہنے۔ چار زیور۔

چار تال۔ (ا۔ مذ) چوتالا۔ طبلہ بجانے میں ایک تال۔

چار تخم۔ (ف۔ا۔ مذ) ریحان۔ اسبغول۔ بالنگو اور خرفہ کے بیج جو پیچش میں استعمال کیے جاتے ہیں۔

چار تکبیر۔ (ف۔ا۔مث) نماز جنازہ۔

چار تگ۔ (ف۔ا۔ مذ) (۱) چار قدم (۲) سرپٹ۔

چار ٹوک۔ (ا۔ مذ) چار ٹکڑے والا۔ چوکھنڈا۔ چار پھانک۔

چار جامہ۔ (ا۔ مذ) (۱) کپڑے کا زین جس میں لکڑی نہیں ہوتی (۲) تہ بند باندھے ہوئے اور باقی بدن ننگا۔

چار جائی۔ فاحشہ۔ بدکار۔

چار چالے۔ (ا۔ مذ) نئی دُلھن شادی کے بعد چار مرتبہ پہلے مہینے میکے میں مختلف رشتے داروں کے یہاں مہمان ہوتی ہے۔ ہر ایک پھیرے میں کپڑوں کا جوڑا اور کچھ نقدی دیتے ہیں۔

چار چاند لگانا۔ (ا۔محاورہ) عزّت بڑھانا۔ شان و شوکت بڑھانا۔ خوبصورتی بڑھانا۔ آنکھوں پر بٹھانا۔

چار چاند لگنا۔ (ا۔محاورہ) عزّت بڑھنا۔ شان و شوکت بڑھنا۔ خوبصورتی بڑھنا

چار چشم۔ (ف۔ا۔مث) (۱) بے حیا۔ بے مروّت۔ بے وفا۔ بے دید۔ توتا چشم وہ جانور جس کی آنکھوں کے اُوپر کی طرف سیاہ رنگ کے نشان ہوں خصوصاً کُتّا (۲) منتظر۔ نہایت آرزومند۔

چار چلو خون (لہو) بڑھنا۔ (ا۔محاورہ) نہایت خوش ہونا۔

چار چوٹ کی مار۔ (ا۔مث) (عو) سخت مار دینا۔ شدید ضرب پہنچانا۔ لات مُکے لکڑی اور کوڑے سے مارنا۔

چار (چول) چولی برابر ہونا۔ (ا۔محاورہ) چوکور۔

چار چھینٹوں میں دھو دینا۔ (ا۔محاورہ) ذراسی دیر میں کام کر دینا۔ تھوڑی

سی توجہ میں کام بنا دینا۔

چار حرف بھیجنا۔ (ا۔ محاورہ) لعنت کرنا (لعنت میں چار حرف ہیں)۔

چار خانہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) خانہ دار کپڑا (۲) شطرنج کی بساط میں درمیان کے چار خانے (۳) مویشی کا معدہ۔

چار دانت۔ (ا۔ مذ) چار سال کا جوان مویشی یا گھوڑا کیوں کہ اس عمر میں سامنے کے چار دانت نکل آتے ہیں۔

چار دانگ۔ (ا۔ مذ) (۱) چاروں طرف۔ کل۔ تمام (۲) دنیا کی چار طرفیں (۳) دنیا کا چھٹا حصہ۔

چار دانے۔ (ا۔ مذ) تھوڑا سا غلہ۔

چار دن۔ (ا۔ مذ) تھوڑے دن۔ چند روز۔ ذرا سی مدت۔

چار دن اور ہوا کھا لو۔ تھوڑی مدت اور جی لو۔

چار دن چلنا۔ (ا۔ محاورہ) تھوڑے دن باقی رہنا۔ کمزور۔

چار دن کی بادشاہی۔ (ا۔مث) چند روزہ۔ حکومتِ چند روزہ۔ چار دن کی بہار۔ چند روزہ رونق۔

چار دن کی بہار۔ (ا۔مث) چند روزہ رونق۔

چار دن کی چاندنی۔ (ا۔مث) چند روزہ بہار۔ عارضی رونق۔

چار دن کی چاندنی پھر اندھیرا پاکھ (رات)۔ چند روزہ عیش ہے اور پھر وہی تکلیف۔ چند روز کی رونق پھر وہی بے رونقی۔

چار دن کی کوتوالی پھر وہی کھرپا وہی جالی۔ (ا۔مثل) اس موقع پر بولتے ہیں جب کسی نالائق شخص کو عارضی رتبہ مل جائے۔

چار دیوار۔ (ف۔ ا۔ مذ) کسی رقبے یا احاطے کے چاروں طرف کی دیواریں۔

چار دیواری۔ (ف۔ ا۔مث) شہر پناہ فصیل۔ گھیرا۔ احاطہ۔

چار روز۔ چند روز۔

چار روزہ۔ (ا۔صف) چند دن کی۔

چار زانو بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) آلتی پالتی مار کر بیٹھنا۔

چار سُو۔ (ف۔ تابع فعل) چاروں طرف۔ شمال جنوب۔ مشرق۔ مغرب۔

چار (چہار) شنبہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) بدھ۔

چار ضرب۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) صوفیہ کے ایک شغل کا نام جس میں ذکر نفی اثبات کے وقت۔ دل۔ جگر۔ دماغ اور سینہ پر اللہ اللہ کے لفظ کی ضرب۔ نوبت بہ نوبت زور سے لگاتے ہیں (۲) چوتالا رقص (۳) بیعت کے وقت جو قلندر لوگ چار ابرو کا صفایا کراتے ہیں۔

چار عنصر۔ (ف۔ ا۔ مذ) چاروں اصل جُز جن سے موجودات کی ظاہری صورت نمودار ہوئی۔ آگ۔ پانی۔ ہوا۔ مٹی (زمانہ قدیم میں انہیں کو اصل اور بنیادی جُزو مانا جاتا تھا)۔

چار قدم۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) تھوڑا فاصلہ (۲) بہت نزدیک۔ تھوڑے فاصلے پر۔

چار قدم آگے چلنا۔ (ا۔ محاورہ) غالب رہنا۔ بڑھا رہنا۔

چار قُل۔ قرآن مجید کے تیسویں پارے کی چار سورتیں جو لفظ قُل سے شروع ہوتی ہیں (۱) سورۃ الکافرون (۲) سورۃ الاخلاص (۳) سورۃ الفلق (۴) سورۃ الناس۔

چار کانے۔ (ا۔ مذ) (۱) چوسر بازوں کی اصطلاح میں ایک داؤ کا نام۔ یعنی جب تینوں پاسوں میں چار نقطے اس طرح بر آتے ہیں کہ ایک پاسے میں دو صفر اور دو پاسوں میں ایک ایک آئے تو اُس کو چار کانے کہتے ہیں۔

چار کانے (آنا) پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) داؤں کا حسبِ مراد نہ پڑنا۔

چار کپڑے زیادہ پھاڑے ہیں۔ (ا۔مثل) (۱) زیادہ تجربہ حاصل کیا ہے (۲) زیادہ جینا۔

چار کھونٹ۔ (ا۔مث) (۱) چار طرف (۲) دنیا کے چاروں طرف (۳) چار سُو۔

چار کی مرضی۔ (ا۔مث) چند آدمیوں کی خوشی۔

چار کے کان آواز پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) شہرہ ہونا۔ چرچا ہونا۔

چار کے کاندھے پر (جانا) چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) مرنے کے بعد جنازہ چار آدمیوں کے کاندھوں پر جانا۔

چار (گام) گامہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) تیز رفتار گھوڑا۔

چار گُنا۔ (ا۔ عدد) چوگنا۔

چار گوشہ۔ چوکھونٹی چیز (۲) تابوت (۳) تختِ شاہی۔

چار مذہب۔ (ف۔ ا۔ مذ) اہلِ سنت کے چار مسلک (۱) حنفیؒ (فقہ امام ابوحنیفہؒ کے پیروکار) (۲) حنبلیؒ (فقہ امام احمد بن حنبلؒ کے پیروکار) (۳) شافعیؒ (فقہ امام شافعیؒ کے پیروکار) (۴) مالکیؒ (فقہ امام مالکؒ کے پیروکار)۔

چار مغز۔ (ف۔ ع۔ ا۔ مذ) خربوزہ۔ کدو۔ کھیرا اور تربوز کے بیجوں کا مغز۔

چار منزل۔ (ف۔ ا۔مث) شریعت۔ طریقت۔ حقیقت۔ معرفت۔

چار (موج) موجہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) بھنور۔ گرداب۔

چار میخ۔ (ف۔ ا۔مث) زمانہ قدیم کی ایک عبرت ناک سزا جس میں ہاتھوں پیروں میں چار میخیں ٹھونک دی جاتی تھیں۔

چار میخا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) اوندھا یا چت لٹا کر چاروں ہاتھ پاؤں میخوں سے باندھ کر سزا دینا۔

چار میں۔ (ا۔ تابع فعل) غیروں میں۔ لوگوں میں۔

چار میں ہانڈی پکنا۔ (ا۔ محاورہ) راز فاش ہونا۔

چار ہاتھ۔ (ا۔ مذ) (۱) دو اور دو ہاتھ لمبائی میں چار ہاتھ (۲) قیاسی پیمائش۔

چار ہاتھ اُچھلنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت بے چین ہونا۔

چار ہاتھ کی زُبان ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بہت زبان دراز ہونا۔ گستاخ ہونا۔

چار یار۔ (ف۔ ا۔ مذ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چار بڑے صحابی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ حضرت عمر فاروقؓ۔ حضرت عثمان غنیؓ۔ حضرت علی مرتضیٰؓ۔

چار یاری۔ (ف۔ ا۔مث) (۱) چار یار سے منسوب (۲) خاص دوستوں کا مجمع (۳) کلمہ کا روپیہ جو چوکور ہوتا ہے اور برکت کے لیے روپوں کی تھیلی میں رکھتے ہیں۔

چارا۔ (چا۔را) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) چوپایوں کی سبز خوراک۔ گھاس وغیرہ (۲) وہ چیز جو مچھلی شکار کرنے کی غرض سے کانٹے میں لگائی جاتی ہے (۳) چھوٹا پودا۔

چارا ڈالنا۔ مویشی کے آگے گھاس وغیرہ ڈالنا۔

چارا لگانا۔ (مص۔ مرکب) مچھلی شکار کرنے کو کانٹے میں کوئی چیز لگانا۔

چاراپچورا۔ (چا۔را۔ پچو۔را) (ق۔ ا۔ مذ) (۱) زیور (۲) اسباب۔

چارٹ ۔ (Chart) (انگ ۔ ا ۔ مذ) نقشہ ۔ خاکہ ۔ جدول ۔
چارٹر ۔ (Charter) (چار ۔ ٹر) (انگ ۔ ا ۔ مذ) سند ۔ پروانہ ۔ منشور ۔ فرمان ۔
چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ ۔ سند یافتہ محاسب ۔
چارج ۔ (Charge) (انگ ۔ ا ۔ مذ) (۱) خدمت ۔ کارِ متعلقہ ۔ فرض ۔ سپردگی ۔ (۲) الزام ۔ تہمت ۔ جُرم (۳) حملہ ۔ دھاوا ۔
چارج شیٹ ۔ فردِ جُرم ۔
چارکول ۔ (Charcoal) (چار ۔ کول) (انگ ۔ ا ۔ مذ) لکڑی کا کوئلہ ۔
چارُولی ۔ (چا ۔ رُو ۔ لی) (ق ۔ ا ۔ مث) مغز ۔ گری (اخروٹ وغیرہ کی) ۔
چار و ناچار ۔ (ف ۔ تابع فعل) مجبوراً ۔ قہراً ۔ زبردستی ۔
چاروں ۔ (چا ۔ روں) (ہ ۔ صف) چار کے چار ۔
چاروں آشرم ۔ ہندوؤں کے چار بڑے فرقے ۔
چاروں پہر ۔ (ا ۔ مذ) ہر وقت ۔ اکثر اوقات ۔
چاروں جُگ ۔ (ا ۔ مذ) چاروں زمانے (۱) ست جُگ (۲) تریتا جُگ (۳) دواپر جُگ (۴) کل جُگ ۔
چاروں چُول برابر ہے ۔ (ا ۔ مثل) چاروں طرف سے ایک جیسا ہے ۔ مربع ٹکڑے ۔ موٹا تازہ ۔
چاروں چولوں سے ٹھیک کر لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) معاملے کو پورے طور سے درست کر لینا ۔
چاروں (خانے) شانے چت ۔ (ا ۔ مقولہ) (۱) پوری طرح پچھڑ جانا ۔ کشتی میں حریف کا پیٹھ کے بل گر جانا (۲) شکست کھانا ۔
چاروں شانے چت ہو گیا ۔ (ا ۔ مثل) بدحواس ہو کر رہ گیا ۔ ہار گیا ۔
چاروں طرف ۔ ہر طرف ۔
چاروں مت ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) علم موسیقی کے چار رُکن ۔
چاروں درن ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) ہندوؤں کی چار ذاتیں ۔ برہمن ۔ چھتری ۔ دیش ۔ شُودر ۔
چاروں وید ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) ہندوؤں کی چار مذہبی کتابیں ۔ رگ ۔ یجر ۔ سام ۔ اتھروید ۔
چارہ ۔ (چا ۔ رَہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) علاج ۔ تدبیر ۔ درد ۔ دوستی ۔ سرانجام ۔
چارہ پرداز ۔ (ف ۔ صف) چارہ کرنے والا ۔
چارہ پزیر ۔ (ف ۔ صف) جس کا چارہ ہو سکے ۔ قابلِ علاج ۔
چارہ جوئی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) استغاثہ یا دعوےٰ کرنا ۔ نالش و فریاد کرنا ۔
چارہ (ساز) گر ۔ (ف ۔ صف) مشکل آسان کرنے والا ۔ کام بنانے یا کرنے والا ۔ معالج ۔
چارہ (سازی) گری ۔ (ف ۔ مث) (۱) امداد ۔ یاری (۲) علاج معالجہ ۔
چاڑ ۔ (ق ۔ ا ۔ مذ) (۱) شکوہ (۲) صدمہ (۳) چوٹ (۴) زخم (۵) خواہش (۶) داغ (۷) سہارا (۸) پروا ۔ پاس ۔
چاڑی ۔ (چا ۔ ڑی) (ق ۔ ا ۔ مث) چغلی ۔ الزام ۔ چاشنی ۔
چاڑی خور ۔ چغل خور (ق) ۔
چاش ۔ (ہن ۔ ا ۔ مث) شیرا ۔ قوام ۔ چاشنی ۔
چاش نکالنا ۔ قوام بنانا ۔
چاشت ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) پہر دن چڑھے کا وقت (۲) صبح کا کھانا ۔ حاضری (۳) ایک نماز جو پہر دن چڑھے پڑھتے ہیں ۔
چاشت خور ۔ (ف ۔ صف) مفت خورا ۔ جسے کھانے کی چیزیں بغیر کوشش کے حاصل ہو جائیں ۔
چاشنی ۔ (چاش ۔ نی) (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) مزہ ۔ ذائقہ (۲) پَت ۔ شربت کا تار ۔ شربت کے پکنے کا اندازہ (۳) تھوڑی سی ملاوٹ (۴) تھوڑا سا پگھلا کر سونے یا چاندی کی اصلیت معلوم کرنا (۵) ثبوت (۶) مٹھاس اور کھٹاس ملی ہوئی (۷) ذرا سی شیرینی (۸) آم کے پودے میں جو پہلا پھل نکلتا ہے ۔
چاشنی دار ۔ کھٹ مٹھا ۔ ترش و شیریں ۔
چاشنی گیر ۔ (ف ۔ صف) باورچی ۔ بکاول ۔ بادشاہوں یا امیروں کے وہ ملازم جن کا کام یہ ہوتا ہے کہ ہر کھانے کو پیش کرنے سے پہلے چکھیں ۔ تاکہ زہر کا اندیشہ نہ رہے ۔
چاق ۔ (ت ۔ صف) (۱) صحیح ۔ تن درست (۲) چالاک ۔ چُست ۔ پھرتیلا ۔ ہوشیار (۳) ترو تازہ ۔
چاق چوبند ۔ (ف ۔ صف) تیز طرار ۔ ہوشیار ۔ تن درست ۔
چاقو ۔ (چا ۔ قو) (ت ۔ ا ۔ مذ) قلم تراش ۔ کاٹنے والا ایک آلہ ۔
چاک ۔ (ف ۔ صف) (۱) کٹا ہوا ۔ پھٹا ہوا ۔ دریدہ (۲) دامن یا آستین کا کھلا ہوا حصہ ۔
چاک چاک ٹکڑے ٹکڑے ۔ اسلحہ کا آپس میں ٹکرا کر آواز پیدا کرنا ۔
چاک داماں (دامن) ۔ دامن وغیرہ کا کھلا ہوا حصہ ۔ پھٹا ہوا پلو ۔
چاک دینا ۔ (ق) پھاڑنا ۔ چیرنا ۔ ٹکڑے کرنا ۔
چاک کا ہنسنا ۔ (ا ۔ محاورہ) شگاف کھلنا ۔
چاک کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) پھاڑنا ۔ چیرنا ۔ پُرزے کرنا ۔ چیتھڑے اُڑانا ۔
چاک ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) پھٹنا ۔ چِرنا ۔
چاک ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) کمہار کا پہیہ جسے چکر دے کر برتن بناتے ہیں (۲) چرخے دار کوئیں کی چرخی (۳) لکڑی کا چکر جو کوئیں کی تہ میں رکھتے ہیں (۴) گول کونڈا جس میں مصری یا قند جماتے ہیں (۵) وہ چیزیں جس سے کھلیان پر چھاپ لگاتے ہیں (۶) چکی ۔ چکی کا پتھر ۔
چاک اُترا ہوا پھر نہیں چڑھتا ۔ (ا ۔ مثل) بگڑا ہوا کام پھر نہیں بنتا ۔
چاک کی طرح پھرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) چرخ کی طرح گھومنا ۔ چکر کھانا ۔
چاک ۔ (Chalk) (انگ ۔ ا ۔ مذ) کھریا مٹی ۔ کھریا ۔
چاکر ۔ (چا ۔ کر) (ف ۔ ا ۔ مذ) نوکر ۔ خادم ۔ ملازم ۔ خدمت گار ۔ نوکر کا نوکر ۔ اہل کار ۔ جمع : چاکراں ۔
چاکری ۔ (چاک ۔ ری) (ف ۔ ا ۔ مث) ملازمت ۔ نوکری ۔ خدمت گاری ۔ ٹہل ۔ سیوا ۔ ملازمت کرنا ۔ نوکری کرنا ۔
چاکری میں آکری کیا ۔ (ا ۔ مقولہ) نوکری میں اکڑ نہیں چاہیئے ۔
چاکسو ۔ (چاک ۔ سُو) (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کے سیاہ بیج جنہیں اُبال کر سفوف بناتے ہیں اور آشوبِ چشم کے لیے آنکھوں میں ڈالتے ہیں ۔
چاکلیٹ ۔ (Chocolate) (چاک ۔ لیٹ) (انگ ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کی مغربی مٹھائی ۔
چاکنا ۔ (چاک ۔ نا) (ق ۔ مص) چکھنا ۔

چاکی ۔ (چا۔کی) (ہ۔ا۔مث) (۱) پٹے بازوں کی ایک اصطلاح (۲) چکی۔

چاکی پھیری ہوئی چون کی ڈھیری ۔ (ا۔مثل) محنت کرنے کا صلہ مل کر رہتا ہے۔ چکی چلانے سے آٹا نکل آتا ہے۔

چاکی کا ہاتھ مارنا ۔ (ا۔محاورہ) بدن پر خالی جگہ دیکھ کر وار کرنا۔

چال ۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) رفتار۔ حرکت۔ چلنے کا انداز (۲) گھوڑے کی رفتار۔ گھوڑے کا قدم (۳) روش ۔ رویّہ (۴) طرز۔ طور و طریق (۵) عادت ۔ سبھاؤ (۶) شطرنج کے مہرے یا چوپڑ کی نرد کو ایک گھر سے دوسرے گھر میں لے جانا (۷) مکر۔ فریب۔ دھوکا۔ گھات۔ تجویز (۸) عادت ۔ رواج ۔ رسم (۹) ایک بحر یا وزن۔ ایک سُر (۱۰) ایک قسم کی مچھلی۔

چال اُڑانا ۔ (ا۔محاورہ) پیروی کرنا۔ نقل کرنا۔ رنگ اُڑانا۔

چال باز ۔ (ف۔ا۔صف) چالاک۔ ہوشیار۔ عیار۔ فریبی۔

چال بازی ۔ (ف۔ا۔مث) چالاکی۔ عیاری۔ فریب۔ شرارت۔ چھل۔

چال بتلانا ۔ (ا۔محاورہ) شطرنج میں مہرے کو خاص انداز سے چلنے کا مشورہ دینا۔

چال پڑنا ۔ (ا۔محاورہ) داؤں چل جانا۔ فریب یا دھوکا کامیاب ہونا۔ تدبیر بن پڑنا۔

چال چلن ۔ (ا۔مذ) طور طریقہ۔ رنگ ڈھنگ۔ روش۔ رویہ۔ عادت۔ خصلت۔

چال چلنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) برتاؤ کرنا۔ پیش آنا (۲) فریب دینا۔ جُل دینا (۳) صورت یا وضع اختیار کرنا (۴) شطرنج یا چوسر وغیرہ میں مُہرہ چلنا (۵) تدبیر کارگر ہونا۔ چال کا کامیاب ہونا۔

چال چُوکنا ۔ (ا۔محاورہ) تدبیر غلط ہو جانا۔ سہو ہو جانا۔

چال دکھانا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) چلا جانا۔ سدھارنا (۲) گھوڑے کا رفتار یا قدم دکھانا۔

چال ڈھال ۔ (ا۔مث) رفتار۔ گفتار۔ طرز و روش۔ طور طریقہ۔ انداز۔

چال ڈھال میں بیس ہونا ۔ (ا۔محاورہ) طرز و روش میں بہتر ہونا۔

چال سوجھنا ۔ (ا۔محاورہ) تدبیر یا منصوبہ ذہن میں آنا۔

چال سوچنا ۔ (ا۔محاورہ) شطرنج کا مُہرہ چلنے کے لیے دیر تک غور کرنا۔

چال سیکھنا ۔ (ا۔محاورہ) کسی کی وضع اختیار کرنا۔ کسی کے چلنے کا طریقہ اختیار کرنا۔

چال سے نہ چُوکنا ۔ (ا۔محاورہ) دھوکا دینے سے باز نہ آنا۔ شرارت کرنا۔

چال کرنا ۔ (ا۔محاورہ) دھوکا دینا۔ فریب کرنا۔ چالاکی کرنا۔ داؤں کرنا۔

چال میں آنا ۔ (ا۔محاورہ) دھوکے میں آنا۔

چال ہونا ۔ (ا۔محاورہ) دیکھیے چال کرنا۔ شطرنج یا جوئے میں اچھی چال پڑنا۔

چالیں (بھُول جانا) بھُولنا ۔ (ا۔محاورہ) گھبرا جانا۔ سٹ پٹا جانا۔ کچھ نہ سوجھنا۔

چالیں چلنا ۔ (ا۔محاورہ) دھوکا دینا۔ فریب دینا۔

چالا ۔ (چا۔لا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) روانگی۔ رخصت۔ کوچ (۲) نئی دلھن کا سسرال سے شادی کے بعد اوّل چار بار میکے جانا (۳) روانگی۔

چالا دیکھنا ۔ (ا۔محاورہ) صورت دیکھنا۔ نجوم کے قاعدے کے مطابق سفر کا وقت مقرر کرنا۔

چالاک ۔ (چا۔لاک) (ف۔صف) (۱) محنتی۔ جفاکش۔ کام کرنے میں چست پھرتیلا۔ تیز رفتار (۲) زیرک۔ ہوشیار۔ ذہین (۳) مکار۔ فریبی (۴) کاری گر۔ ہنرمند۔

چالاک دست ۔ (ف۔صف) ہوشیار۔ ہاتھ کی صفائی دکھانے والا۔

چالاک دستی ۔ (ف۔مث) چالاکی۔ ہوشیاری۔ ہاتھ کی صفائی۔

چالاکی ۔ (چا۔لا۔کی) (ف۔ا۔مث) (۱) چستی۔ پھرتی۔ تیزی (۲) ہوشیاری۔ دانائی (۳) عیاری۔ مکاری۔

چالاکی کرنا ۔ (ا۔محاورہ) دھوکا دینا۔ دھوکا کرنا۔ کھسک جانا۔ دھوکا دے کر نکل جانا۔

چالان ۔ (چا۔لان) (ہ۔ا۔مذ) (۱) بیجک۔ بھیجی ہوئی اشیاء کی فہرست (۲) مُرسلہ اشیاء کی رسید (۳) رسیدِ زر (۴) پروانہ راہ داری۔ پاس۔ پاسپورٹ (۵) روانگی۔ انتقال (۶) روداد تفتیش یا ملزم کو منصف کے رُوبرو پیش کرنا۔ قانون کی خلاف ورزی پر بازپُرس (۷) ایک محکمے سے دوسرے محکمے کو منتقلی۔

چالان ہونا ۔ (ا۔محاورہ) قانون کی خلاف ورزی پر عدالت میں حاضر ہونے کا حکم ملنا۔

چالُو ۔ (چا۔لُو) (ہ۔صف) چلنے والا۔ رواں۔ رواج۔

چالی ۔ (چا۔لی) (ہ۔ا۔مث) (۱) گھوڑے کی زین (۲) بانس کی تیلیوں کا ڈھانچا جو کشتی کی تہ میں لگاتے ہیں (۳) گارو جو کسی نوکری کے لیے لگایا جائے (۴) شریر۔

چالیا ۔ (چا۔لِ۔یا) (ہ۔صف) چال باز۔ فریبی۔ شرارت کرنے والا بچہ۔

چالیس ۔ (چا۔لیس) (ہ۔صف) بیس اور بیس ۔ ۴۰ ۔

چالیس سیرا ۔ (ا۔صف) (۱) چالیس سیر کا۔ من بھر کا (۲) بھاری۔ وزنی (۳) من کی پوری تول کا (۴) ٹھیک۔ درست۔ خالص۔ بے میل۔

چالیس سیرا اُوت ۔ (ا۔مقولہ) پورا احمق۔ نہایت بے وقوف۔

چالیس سیری بات ۔ (ا۔مث) نپی تلی بات۔

چالیس سیری تول ۔ (ا۔مث) پُورا تول۔ من کی پوری تول۔

چالیس قدم ساتھ آنا ۔ (ا۔محاورہ) کچھ دُور ساتھ جانا۔ عموماً جنازے کے ساتھ کم از کم چالیس قدم جاتے ہیں۔

چالیسا۔ چالیسیا ۔ (چا۔لی۔سا) (چالی۔س۔یا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) چالیس برس کی عمر کا آدمی (۲) پہلوان جس نے چالیس پہلوانوں کو پچھاڑا ہو (۳) چالیس آدمیوں سے مقابلہ کرتے یا چالیس آدمیوں کو مار ڈالنے والا بہادر (۴) ۱۸۴۰ء کا قحط جو ابھی تک فراموش نہیں ہو سکا۔ عبرت کے طور پر بیان کرتے ہیں (۵) ایک چُورن جس میں چالیس دوائیں استعمال کرتے ہیں (۶) چہلم کا فاتحہ۔

چالیسواں ۔ (چا۔لیس۔واں) (ہ۔صف) (۱) وہ چیز جس پر چالیس کی گنتی پوری ہو (۲) چالیس سے نسبت رکھنے والا (۳) چہلم۔ فاتحہ چہلم مُردے کے سوا مہینے کا فاتحہ۔

چام ۔ (ہ۔ا۔مذ) چمڑا۔ کھال۔

چام پیارا نہیں کام پیارا ہے ۔ (ا۔مثل) کسی کو صورت عزیز نہیں ہوتی کام اور خدمت سے وقعت اور عزت ہوتی ہے۔

چام کے دام ۔ (ا۔تلمیح) (۱) چمڑے کا روپیہ (۲) وہ چمڑے کا روپیہ جو نظام سقّے نے اپنے نہایت مختصر عہدِ حکومت میں شہنشاہ ہمایوں کی جان بچانے کے صلے میں شہنشاہ کی اجازت سے سونے کی کیل جڑ کر چلایا تھا (۳) کوئی چیز جو سستی خریدی جائے۔

چانپ ۔ (ہ۔ا۔مذ) بندوق کا وہ پُرزہ جو کندے اور نال کو باہم جوڑتا ہے۔ (۲) مصنوعی دانتوں کی کمانی (۳) کمان (۴) شکنجہ۔

چانپیں (چڑھانا) چڑھوانا۔ (ا۔ محاورہ) قدیم ایام میں ملزموں کو سخت اذیت پہنچانے کی غرض سے ان کے کانوں پر چانپیں چڑھائی جاتی تھیں۔

چانپ۔ (اُ۔ ا۔ مث) سینے یا پُشت کے گوشت کے لوتھڑے مع ہڈی کے جنہیں بھُون کر کھاتے ہیں (انگریزی) (Chap)

چانٹا۔ (چاں۔ ٹا) (ہ۔ ا۔ مذ) تھپّڑ۔ دھول۔ دھپّا۔ تمانچہ۔

چانٹا (رسید کرنا) مارنا۔ تھپّڑ مارنا۔

چانٹا (کھانا) لگنا۔ تھپّڑ پڑنا۔

چانٹی۔ (چاں۔ ٹی) (ہ۔ ا۔ مث) وہ محصول جو پیشہ وروں سے وصول کیا جائے۔

چاند۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) قمر۔ ماہ تاب۔ ماہ۔ مہ۔ چندرماں (۲) ڈھال کا آہنی یا برنجی پھُول (۳) ایک زیور جو ہلال نما ہوتا ہے (۴) جانوروں کی پیشانی کا سفید بڑا ٹیکا (۵) تاج (۶) چاند کی شکل جو رومال پر بناتے ہیں (۷) وہ گول نشان جو چاند ماری کے واسطے لگایا جاتا ہے (۸) ایک پُورا مہینہ (۹) (مث) کھوپڑی۔ چندیا۔

چاند آسمان پر چڑھا سب نے دیکھا۔ (ا۔ مثل) ظاہر بات چُھپ نہیں سکتی۔ تمام دنیا پر روشن ہو جاتی ہے۔

چاند بھر۔ (ا۔ تابع فعل) پورا مہینہ۔

چاند بھر جانا۔ (ا۔ محاورہ) مہینہ ختم ہونا۔

چاند پر خاک پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) بے عیب۔ نیک یا خوبصورت آدمی یا چیز میں عیب نکالنا۔ کسی بے عیب کو عیب دار ٹھہرانا۔

چاند پر خاک ڈالو اپنے مُنہ پر پڑے۔ (ا۔ مثل) اگر کسی معصوم پر عیب لگاؤ گے تو خود ذلیل ہو گے۔ ایک نہ ایک دن پول کھُل کر رہے گا۔

چاند پر خاک نہیں پڑتی۔ (ا۔ مثل) بھلے بُرے نہیں ہو سکتے۔ اچھوں کو عیب نہیں لگ سکتا۔ ہُنر مند چھپائے نہیں چھپتے۔

چاند تارا۔ (ا۔ مذ) (۱) ہلال اور ستارے کی تشبیہہ (۲) پھُول دار ململ۔ ایک قسم کا کپڑا جس پر چاند اور ستارے کی شکل بنی یا کڑھی ہوتی ہے (۳) ایک قسم کا کنکوا جس پر چاند ستارے کی شکل بنی ہوتی ہے۔

چاند ٹیکا۔ (ا۔ مذ) پیشانی کا ایک زیور۔

چاند چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چاند کا اُونچا ہونا (۲) چاند کا بلند ہونا (۳) مہینہ پورا ہونا (۴) چاند دکھائی دینا (۵) غرّہ نظر آنا (۶) ایّام حیض کا ٹل جانا حیض کا وقت گزر جانا۔ حمل ٹھہرنے کی علامت کا ظاہر ہونا (۷) مہینے کی تنخواہ چڑھنا۔ مہینہ چڑھنا۔

چاند چڑھے کُل عالم دیکھے۔ (ا۔ مثل) دیکھیے چاند آسمان پر چڑھا سب نے دیکھا۔

چاند چھُپنا۔ (ا۔ محاورہ) چاند کا غروب ہو جانا۔

چاند دار۔ (ا۔ مذ) پتنگ یا تکل جس میں چاند بنا ہوا ہو۔

چاند دیکھنا۔ (ا۔ محاورہ) پہلی رات کا چاند دیکھنا۔

چاند رات۔ (ا۔ مث) وہ رات جس میں ہلال نکلتا ہے۔

چاند سا چہرہ۔ چاند سا مکھڑا۔ چاند سا مُنہ۔ (ا۔ صف) (۱) چاند سی شکل یا صورت (۲) نہایت خوبصورت شکل۔

چاند سُورج۔ (ا۔ مذ) (۱) سلمے کے چاند اور سُورج جو ٹوپیوں پر لگائے جاتے ہیں (۲) ایک زیور جو عورتیں چوٹیوں میں لگاتی ہیں۔

چاند کا ٹکڑا۔ (ا۔ صف) نہایت حسین انسان۔ ماہ پارہ۔

چاند کا کھیت کرنا۔ (ا۔ محاورہ) چھٹکی ہوئی چاندنی ہونا۔

چاند کدھر سے نکلا۔ (کلمۂ تعجب اور حیرت) آج تم کدھر بھُول پڑے۔ کسی محبوب ہستی کے دیر بعد آنے پر کہتے ہیں۔

چاند کو (گہن) گرہن لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چاند کا نور کم ہونا (۲) اچھی چیز میں عیب کا پیدا ہو جانا (۳) حُسن میں نقص واقع ہو جانا (۴) خوبصورت کی شادی بدصُورت سے ہو جانا (۵) بہت سی خوبیوں کے باوصف ایک آدھ عیب کا موجود ہونا

چاند کھِلانا۔ (ا۔ محاورہ) دھوپ کھانے کو جی چاہنا۔

چاند گزرنا۔ (ا۔ محاورہ) مہینہ گزرنا۔

چاند گنجی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سر پر بال نہ رہنا۔

چاند (گہن) گرہن۔ (ا۔ محاورہ) چاند پر زمین کا سایہ پڑنے کے باعث چاند پر سُورج کی روشنی نہ پڑنا۔

چاند گہن چھُٹنا۔ چاند کا زمین کے سائے سے نکل جانا۔ چاند کا گہن صاف ہو جانا۔

چاند گہن میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) چاند کو گہن لگنا۔

چاند ماری۔ (ا۔ مث) (۱) بندوق یا تیر چلانے کی مشق (۲) وہ جگہ جہاں یہ مشق کی جاتی ہے (۳) وہ نشانہ جس پر نشانہ بازی کی مشق کی جاتی ہے۔

چاند محاق میں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) چاند کا گھٹنا۔ یہ پندرھویں رات سے شروع ہوتا ہے۔

چاند ہونا۔ (ا۔ محاورہ) رویت ہلال ہونا۔ پہلی رات کا چاند نظر آنا۔

چاندا۔ (چاں۔ دا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) پیمائش کا وہ خاص مقام جہاں سے حدّ بندی ہوتی ہے (۲) پھیر کا چاند۔ پھیر کا پاکھا۔

چاندن۔ (چاں۔ دَن) (ہ۔ ا۔ مذ) چاندنی رات کے پندرہ دن۔

چاندنا۔ چاننا۔ (چاند۔ نا) (چان۔ نا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) روشنی۔ اُجالا (۲) پاکھ۔ سُدی (۳) چاندنی رات کا زمانہ۔ زیبائش۔ رونق (۴) ایک قسم کا سفید بازو یا پردل والا کبوتر۔

چاندنا (کر دینا) کرنا۔ چوری کرکے سب کچھ لے جانا (۲) صفائی کر دینا۔

چاندنا (چاننا) ہو جانا (ہونا)۔ (ا۔ محاورہ) (۱) روشنی کا ظاہر ہونا۔ دن نکل آنا۔ پو پھٹنا (۲) آنکھوں کا چندھیا جانا۔ دماغی کمزوری یا صدمے کے سبب آنکھوں کے آگے تارے چھُوٹنے لگنا (۳) صفایا ہو جانا ایسی چوری ہونا کہ گھر میں کچھ باقی نہ رہنا (۴) رونق ہو جانا (۵) کسی مصیبت میں پھنس جانا۔

چاندنی (چاننی)۔ (چاند۔ نی) (چان۔ نی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) چاند کی روشنی (۲) ایک قسم کا سفید پھُول (۳) سفید فرش۔ وہ سفید چادر جو دری پر بچھائی جاتی ہے۔

چاندنی آنا۔ (ا۔ محاورہ) چاند کی روشنی کا کسی جگہ پڑنا۔

چاندنی اُترنا۔ (ا۔ محاورہ) چاند کا بلندی سے سرک کر پستی کی طرف آنا۔

چاندنی پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) چاند کی روشنی پڑنا۔

چاندنی پھیلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چاندنی بڑھنا۔ چاندنی ہو جانا (۲) رونق ہونا۔

چاندنی چھِٹنا۔ چاندنی چٹکنا۔ چاندنی چھٹکنا۔ (ا۔ محاورہ) چاندنی پھیلنا روشنی پھیلنا۔

چاندنی چھُپنا۔ (ا۔ محاورہ) چاندنی کا ڈھل ہو جانا۔

چاندنی ڈھلنا۔ (ا۔ محاورہ) چاندنی کا ہلکا ہونا یا زوال پر آنا۔

چاندنی رات۔ (ا۔مث) وہ رات جب تقریباً ساری رات چاندنی رہے۔ قمری مہینے کی چودھویں۔ پندرھویں اور سولھویں رات۔ شب ماہ۔ شب مہتاب۔

چاندنی صاف ہونا۔ (ا۔ محاورہ) چاندنی کا نکھرنا۔

چاندنی کا اثر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) چاندنی پڑجانے سے زخم کا اچھا نہ ہونا۔ زخم کا ہرا رہنا۔

چاندنی کا پھول۔ (ا۔مذ) ایک قسم کا سفید پھول۔

چاندنی کا کھیت۔ (ا۔مذ) چھٹکی ہوئی چاندنی۔

چاندنی (کا) مارا جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چاندنی کا اثر کرنا (۲) فالج ہو جانا (۳) چاندنی کا زخم کو بگاڑ دینا۔

چاندنی گرن۔ برہمنوں یا فقیروں کا مانگنے یا قرضہ معاف کرانے کی غرض سے اپنے آپ کو زخمی کرنا۔

چاندنی کو سونپنا۔ (ا۔ محاورہ) چاندنی مرطوب مزاج ہوتی ہے اور زخم کے حق میں مُضر ہوتی ہے اور زخم دیر میں مندمل ہوتا ہے۔ اگر کوئی زخمی یا زچہ کسی ایسی جگہ ہو جہاں چاندنی پہنچتی ہو اور مریض کو وہاں سے منتقل نہ کیا جا سکتا ہو تو سات پولے جلا کر ایک آدمی کو گواہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں "ہم نے اس زخمی کو تیرے سپرد کیا" دوسرا آدمی کہتا ہے "میں اس بات کا گواہ ہوا"۔ یہ ایک ٹوٹکا تھا جو کسی زمانے میں مروج تھا۔

چاندنی کھلنا۔ (ا۔ محاورہ) چاندنی پھیلنا۔ چاندنی چٹکنا۔

چاندنی میں جوت پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) ایسا چمکدار ہونا کہ چاندنی پر بھی اپنی چمک نمایاں کرے۔

چاندنی نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) چاندنی کا ظاہر ہونا۔

چاندنی نکھرنا۔ (ا۔ محاورہ) بارش کے بعد چاندنی کا صاف ہونا۔

چاندوا (چندوا)۔ (چاند۔ وا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) ایک قسم کا شامیانہ یا سائبان۔ (۲) کپڑے کی چھت (۳) شیشے کی بندی یا ستارہ جو عورتیں ماتھے پر لگاتی ہیں (۴) ٹوپی کا بالائی گول حصہ۔

چاندی۔ (چاں۔ دی) (ہ۔ا۔مث) (۱) نقرہ۔ سیم (۲) ایک سفید دھات جس سے روپیہ اور زیورات وغیرہ بنائے جاتے ہیں (۳) کامیابی۔ فائدہ۔ نفع (۴) مال۔ دھن۔ دولت۔

چاندی بنانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہوس کا رانگے یا کسی ہلکی دھات کو چاندی کر دینا (۲) کام درست کرنا (۳) فائدہ کرنا۔

چاندی خانہ۔ وہ مکان جہاں چاندی کے برتن بنتے ہیں۔

چاندی کا پہرہ۔ (ا۔مذ) اقبال مندی کا زمانہ۔ نیک ساعت۔

چاندی کا پیرا۔ (ا۔مذ) مبارک قدم۔

چاندی کا تار۔ (ا۔مذ) چاندی سے بنایا ہوا تار (تحقیراً) معمولی زیور۔

چاندی کا جوتا سر پر۔ (ا۔ محاورہ) روپیہ دینے پر کام نکلتا ہے۔

چاندی کا ورق۔ (ا۔مذ) چاندی کا کُٹا ہوا نہایت باریک پتر۔

چاندی (کر دینا) کرنا۔ (ا۔ محاورہ) سفید کر دینا۔ جلا کر راکھ کر دینا۔

چاندی کی ریت نہیں۔ سونے کی توفیق نہیں۔ (ا۔مثل) نہ یہ کر سکتے ہیں نہ وہ اختیار میں ہے۔

چاندی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جل کر راکھ ہو جانا (۲) کامیابی ہونا۔

چانڈو۔ (چاں۔ ڈو) (ہ۔ا۔مذ) دیکھیے چنڈو۔

چانس۔ (Chance) (انگ۔ا۔مذ) اتفاق۔ موقع۔ امکان۔ احتمال۔ باری

چانسلر۔ (Chancellor) (چانس۔لر) (انگ۔ا۔مذ) یونیورسٹی کا سب سے اعلیٰ عہدہ دار۔

چانک۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) ٹھپہ۔ ٹھپا (۲) لکڑی کی چھاپی جس پر حروف کندہ ہوتے ہیں اور اس سے کھلیان پر ٹھپا لگا دیتے ہیں (۳) جھاڑ پھونک کرنے کے واسطے درد کے چاروں طرف حلقہ کھینچ دینا۔

چانگلا۔ (چانگ۔لا) (ہ۔صف) (۱) تندرست۔ بھلا چنگا۔ صحت مند۔ مضبوط۔ (۲) چالاک۔ چُست۔ ہوشیار (۳) گھوڑوں کا ایک رنگ۔

چاوَل۔ (چا۔وَل) (ہ۔ا۔مذ) (۱) سفید غلہ جسے اُبال کر کھاتے ہیں۔ دھان۔ برنج (۲) وہ ذرہ یا گری جو کسی نباتات یا غلے سے نکالی جائے (۳) ایک رتی کا آٹھواں حصہ۔

چاول چبوانا۔ (ا۔ محاورہ) مشتبہ لوگوں کو کچے چاول کھلانا۔ یہ کہنا کہ جو چور ہوگا اس کے منہ سے خون نکل آئے گا۔ اس تدبیر سے کچے چور قبول دیتے ہیں۔

چاہ۔ (ف۔ا۔مذ) کنواں۔ غار۔ گڑھا۔

چاہِ بابل۔ (ا۔مذ) شہر بابل کا ایک کنواں جس کی بابت کہتے ہیں کہ ہاروت ماروت دونوں فرشتے وہاں قید ہیں۔

چاہِ بیژن۔ (ف۔ا۔مذ) وہ کنواں جس میں شاہنامہ فردوسی کی تحریر کے مطابق افراسیاب نے بیژن کو قید کیا تھا۔

چاہِ خس پوش۔ (۱) وہ کنواں جسے چھپانے کے لیے گھاس پھوس سے ڈھک دیا گیا ہو (۲) مکر۔ فریب۔

چاہِ ذقن، زنخداں۔ (ف۔مذ) ٹھوڑی کا گڑھا۔

چاہِ رستم۔ (ف۔مذ) وہ کنواں جس میں رُستم قتل کیا گیا تھا۔

چاہِ غبغب۔ (ف۔مذ) رُخساروں کا گڑھا۔

چاہ کن را چاہ درپیش۔ (ف۔مثل) برائی کرنے والا خود برائی کا شکار ہوتا ہے۔

چاہِ نخشب۔ (ف۔مذ) وہ کنواں جس سے روایت ہے کہ حکیم عطا ابن مقنع نے اپنی حکمت سے چاند نکالا تھا۔ یہ چار فرسنگ تک روشنی پہنچاتا تھا۔

چاہِ یوسف۔ (ف۔مذ) ملک شام میں طبریہ کے قریب وہ کنواں جس میں حضرت یوسفؑ کے سوتیلے بھائیوں نے انہیں پھینکا تھا۔

چاہ۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) خواہش۔ آرزو (۲) محبت۔ اُلفت۔ عشق۔ دوستی۔ (۴) اشتیاق۔ شوق (۵) مزہ۔ لطف۔ بھوک (۶) ضرورت حاجت (۷) مانگ (۸) چاہنا کا امر۔

چاہا (چہا)۔ (ہ۔ا۔مذ) ایک پرندہ۔

چاہت۔ (چا۔ہَت) (ہ۔ا۔مث) (۱) خواہش۔ طلب۔ ضرورت (۲) عشق۔ محبت۔ پیار۔

چاہنا۔ (چاہ۔ نا) (ہ۔مص) (۱) محبت کرنا (۲) پسند کرنا۔ قبول کرنا (۳) قصد کرنا۔ ارادہ کرنا (۴) مانگنا۔ درخواست کرنا۔

چاہنے کے نام سے گدھی نے گھاس کھانا چھوڑ دیا تھا۔ (ا۔مثل) اگر کسی سے محبت ظاہر کی جائے تو وہ بھاگتا ہے اور عاشق کے نزدیک نہیں ہوتا یا

عزدر کرنے لگتا ہے۔

چاہو۔ (چا۔ہُو) (ہ۔صف) محبت کرنے والا۔مشتاق۔خواہش مند۔آرزومند۔

چاہی۔ (چا۔ہی) (ف۔صف) وہ زمین جسے کنوئیں کا پانی سیراب کرتا ہے۔کنوئیں سے منسوب۔

چاہیتی۔ (چا۔ہے۔تی) (ہ۔صف) پیاری۔معشوقہ۔محبوبہ۔

چاؤ۔ (چا۔او) (ہ۔ا۔مذ) جوشش۔ارمان۔شوق۔آرزو (۲) نازو نخرہ۔لاڈ۔

چاؤ چوچلا۔ نازنخرہ۔لاڈ پیار۔

چاؤ چوچلوں سے پالنا۔ (ا۔مثل) لاڈ پیار سے پرورش کرنا۔

چاؤ میں آنا۔ کسی سے محبت کے سبب مغرور ہو جانا۔نخرے کرنا۔مزے میں آنا۔

چاؤ نکالنا۔ ارمان نکالنا۔حسرت نکالنا۔خواہش پوری کرنا۔

چاؤش۔ (چا۔اُوش) (ف۔ا۔مذ) چوب دار۔عصا بردار۔نقیب۔

چاؤں چاؤں۔ (چا۔اوں۔چا۔اوں) (ہ۔ا۔مث) چڑیوں کی دہشت کی آواز۔

چاؤں چاؤں کرکے پیچھے پڑنا۔ (ا۔محاورہ) شور مچاکر گرد ہو جانا۔

چائے۔ (چا۔اے) (ف۔ا۔مث) ایک پودا جس کے پتّوں کو جوش دے کر اور عرق نکال کر پیتے ہیں۔

چائے پانی۔ (ا۔مذ) (۱) ہلکا ناشتہ (۲) رشوت۔

چائے (دانی) پوچی۔ (ا۔مث) وہ برتن جس میں چائے کا عرق رکھا جاتا ہے

چائیں چائیں۔ (چا۔ایں۔چا۔ایں) (ہ۔ا۔مث) چڑیوں کی آواز۔بے کار شور۔

چائیں مائیں۔ (چا۔ایں۔ما۔ایں) (ہ۔ا۔مذ) لڑکوں کا ایک کھیل۔

چ — ب

چبا جانا۔ (چ۔با۔جا۔نا) (ہ۔مص) کھا جانا۔دانتوں میں کچل ڈالنا۔

چبا چبا کر باتیں کرنا۔ (ا۔محاورہ) تکلف سے باتیں کرنا۔

چبا ڈالنا۔ (چ۔با۔ڈال۔نا) (ہ۔مص) کاٹ کھانا۔دانتوں سے پیس ڈالنا۔

چبانا۔ (چ۔با۔نا) (ہ۔مص) دانتوں سے پیسنا۔دانتوں سے کچلنا۔

چبڑ چبڑ۔ (چَ۔بَڑ۔چَ۔بَڑ) (ہ۔ا۔مث) بک بک۔بکواس۔

چبڑ چبڑ باتیں کرنا۔ (ا۔محاورہ) بے سوچے سمجھے باتیں کرنا۔

چُبک۔ (چُ۔بک) (ہ۔ا۔مث) ٹیس۔درد۔ہول۔پیڑ۔

چُبکنا۔ (چُ۔بک۔نا) (ہ۔مص) ٹیس مارنا۔زخم کا درد کرنا۔

چبل۔ (چ۔بَل) (ہ۔صف) دیکھیے چبلا۔

چبلا۔ (چ۔بَل۔لا) (ہ۔صف) (۱) چھچھورا۔سفلہ (۲) مسخرا۔شرارتی۔

چبلا پن۔ چھچھوراپن۔سفلہ پن۔مسخراپن۔شرارت۔

چبلانا۔ چب۔لا۔نا) (ہ۔مص) (۱) چبانا (۲) بات منہ میں کرنا۔صاف نہ بولنا۔

چبلی۔ (چ۔بَل۔لی) (ہ۔صف) چبلا کی تانیث۔شریر۔مسخری۔

چبنی۔ (چب۔نی) (ہ۔صف) جو چبائی جائے۔

چبنی ہڈی۔ (ہ۔مث) کُرکُری ہڈی۔وہ ہڈی جو بھربھری اور پتلی ہو۔

چبوانا۔ (چب۔وا۔نا) (ہ۔مص) چبانا کا متعدی المتعدی۔

چبوترا۔ (چ۔بُو۔تَ۔را) (ہ۔ا۔مذ) (۱) مربع یا مستطیل اُونچی بنائی ہوئی جگہ جس پر لوگ بیٹھتے ہیں۔چوترا (۲) کوتوالی۔

چبوترا باندھنا۔ (ا۔محاورہ) چبوترا بنانا۔

چبوترا (چڑھانا) پڑھنا۔ (ا۔محاورہ) کوتوالی پہنچانا۔معاملہ کی کوتوالی میں رپورٹ ہونا۔

چُبھانا۔ (چُ۔بھا۔نا) (ہ۔مص) چبھونا۔نوک دار چیز کو جسم کے اندر گھسیڑنا۔

چُبھتی بات۔ (چُبھ۔تی۔بات) (ہ۔ا۔مث) ایسی بات جو دوسرے کے دل کو ناگوار گزرے چبتے یا بھید کی بات۔

چُبھتی ہوئی سُنانا۔ (ا۔محاورہ) کھری کھری سُنانا۔

چُبھن۔ (چُ۔بھن) (ہ۔ا۔مث) کھٹک۔درد۔

چُبھنا۔ (چُبھ۔نا) (ہ۔مص) (۱) چھدنا۔(۲) کھٹکنا۔درد ہونا۔ناگوار گزرنا۔(۳) دِل لگنا۔دِل پر اثر کرنا۔

چبھونا۔ (چ۔بھو۔نا) (ہ۔مص) کسی نوک دار شے کا بھونکنا۔پیوست کرنا۔

چبینا۔ (چ۔بے۔نا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) غلّے کے بھُنے ہوئے دانے (۲) کوئی چبائی جانے والی چیز۔

چبینی۔ (چ۔بے۔نی) (ہ۔ا۔مث) (۱) چبینا کی تانیث (۲) بھُنے ہوئے دانے۔جو مزدور یا غریب کھاتے ہیں (۳) بھُنے ہوئے دانے اور مٹھائی جو ہندو لوگ دوپہر کے وقت برات کو دیتے ہیں (۴) خشک خوراک جیسے تل۔دال۔شکر پارے۔مٹھائی وغیرہ۔

چ — پ

چَپ۔ (ف۔صف) (۱) بایاں۔بائیں طرف۔اُلٹے ہاتھ کی طرف (۲) دو رنگ کا۔دورنگا (۳) پاؤں کی آواز۔چاپ۔

چپ وراست۔ وائیں بائیں۔ہرطرف۔اِدھراُدھر۔

چُپ۔ (ہ۔ا۔مث) خاموشی۔سکوت۔نہ بولنا (۲) خاموش رہو۔

چُپ آدمی اور بندھے پانی سے ڈرنا چاہیئے۔ (ا۔مثل) آدمی کی خاموشی اور بند پانی دونوں سے ڈرنا چاہیئے۔

چُپ آدھی مرضی۔ (ا۔مثل) جواب میں کوئی اگر نہ بولے تو سمجھا جاتا ہے کہ وہ راضی ہے۔

چُپ باندھنا۔ خاموشی اختیار کرنا۔ساکت ہونا۔جواب نہ بن پڑنا۔نہ بول سکنا۔

چُپ (چاپ) چپاتے۔ خاموشی سے۔آہستہ آہستہ۔چپکے چپکے۔خفیہ۔

چُپ (چُپ) گپ۔ (۱) خاموش۔کم گو (۲) خاموش رہ۔مت بول۔

چپ چھنال۔ (ا۔صف) غریب صورت۔بدکار عورت۔

چُپ رہ جانا (سادھنا)۔ (ا۔محاورہ) خاموشی اختیار کرنا۔

چُپ شاہ کا روزہ۔ (ا۔محاورہ) ایک منت جس میں چُپ رہا جاتا ہے۔
چُپ کرنا۔ (۱) خاموش ہونا۔ بات کرنے سے رُکنا۔ لاجواب ہونا۔
چُپ کی داد خُدا دیتا ہے۔ (ا۔مثل) صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔
چُپ لگانا۔ (ا۔محاورہ) سکوت اختیار کرنا۔
چُپ لگ جانا۔ (ا۔محاورہ) اُداسی کے ساتھ خاموش ہوجانا۔ کسی بات کا جواب نہ دینا اور نہ بات کرنا۔
چُپ لگنی چُپکی لگنی۔ خاموش رہنا۔
چُپ ناندھنا۔ (ا۔محاورہ) خاموشی اختیار کرنا۔ ساکت ہوجانا۔
چُپ ہوجانا۔ (ا۔محاورہ) خاموش ہوجانا۔ جواب نہ دے سکنا۔
چپّا۔ (چپ۔پا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) بالشت بھر (۲) چار اُنگل کی چوڑائی (۳) چار بالشت۔
چپّا بھر۔ (۱) چار اُنگل (۲) چار بالشت۔ تھوڑا سا۔ ذرا سا۔
چپّا چپّا زمین چھان ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) ہر جگہ تلاش کرنا۔
چپّے جتنی کوٹھڑی اور میاں محلّے دار۔ (ا۔مثل) معمولی حیثیت اور اکڑ فوں اتنی۔
چپّا۔ (چپ۔پا) (ہ۔ا۔مذ) کاغذ کا چھوٹا ٹکڑا۔
چپاتی۔ (چَ۔پا۔تی) (ہ۔ا۔مث) پتلی روٹی۔ پھلکا۔
چپاتی بڑھانا۔ (ا۔محاورہ) چپاتی کو مٹھی کے زور سے بڑا کرنا۔
چپاتی سا پیٹ۔ (ا۔مذ) نرم اور پیٹھ کے ساتھ لگا ہوا پیٹ۔
چپاتی سا پیٹ لگ جانا۔ (ا۔محاورہ) خالی پیٹ کا چپک جانا۔
چُپا چُپ۔ (چُ۔پا۔چُپ) (ہ۔صف) خاموش۔
چپاڑ۔ (ہ۔صف) چوسر باز (۲) چوپال۔
چپانا۔ (ہ۔مص) شرمندہ کرنا۔ نادم کرنا (۲) شرمانا۔ جھینپنا۔
چپت۔ (چَ۔پَت) (ہ۔ا۔مث) طمانچہ۔ تھپڑ۔ دھول۔ چانٹا۔ دھپا۔
چپت رسید کرنا چپت دھرنا چپت لگانا چپت مارنا۔ چانٹا مارنا تھپڑ مارنا۔
چپت گاہ۔ چانٹے کی جگہ۔ جہاں چانٹا مارا جائے۔ ٹانٹ۔ سر۔
چپت لگنا۔ تھپڑ لگنا۔ چانٹا جڑا ہونا۔
چپٹ۔ (چَ۔پَٹ) (ہ۔ا۔مث) چپٹی کا مخفف۔ صرف مرکبات میں استعمال ہوتا ہے۔
چپٹ باز۔ (ہ۔صف) چپٹی کھیلنے والی عورت۔ فرج سے فرج لڑانے والی۔ طبق زن۔
چپٹ بازی۔ چپٹی کھیلنا۔ فرج سے فرج لڑانا۔ طبق زنی۔ غلط ترکیب۔
چپٹا۔ (چپ۔ٹا) (ہ۔صف) اندر کو بیٹھا ہوا۔ چوڑا۔ چکلا۔ دبا ہوا۔ برابر (۲) وہ شخص جس کی ناک بیٹھی ہوئی ہو۔
چپٹا کرنا۔ اندر کو بٹھا دینا۔ برابر کرنا۔ چوڑا اور پتلا کرنا۔ دبا دینا۔
چپٹا۔ (چپ۔ٹا) (ہ۔صف) چیپ دار۔ لیس دار۔ چپکنے والا۔
چپٹانا۔ (چپ۔ٹا۔نا) (ہ۔مص) (۱) لپٹا لینا۔ گلے سے لگا لینا (۲) چپکانا۔
چپٹ جانا۔ چپٹنا۔ (چ۔پٹ۔جا۔نا) (چ۔پٹ۔نا) (ہ۔مص) (۱) لپٹ جانا (۲) چپکنا۔ مل جانا۔
چپٹنا۔ (چَ۔پٹ۔نا) (ہ۔مص) چپکنا۔ لپٹنا۔

چپٹی۔ (چپ۔ٹی) (۱) فرج سے فرج لڑانا۔ طبق زنی (۲) (صف) اندر کو بیٹھی ہوئی۔ پچکی ہوئی۔
چپٹی لڑانا۔ طبق زنی کرنا۔
چپٹی ناک۔ بیٹھی ہوئی ناک۔
چپٹیا۔ (چپ۔ٹِ۔یا) (ہ۔ا۔مث) چپٹا کی تانیث۔
چپ چپا۔ (چپ۔چ۔پا) (ہ۔صف) لیس دار، چیپ دار۔ چپکنے والا۔
چپ چپانا۔ (چپ۔چ۔پا۔نا) (ہ۔مص) چپکنا۔ لیس دار ہونا۔
چپ چپاہٹ۔ (چپ۔چ۔پا۔ہَٹ) (ہ۔ا۔مث) چیپ۔ لیس۔
چپچخ۔ چپنگ۔ (چپ۔چخ) (چپ۔نِک) (ہ۔ا۔مث) (۱) ایک قسم کی ابابیل (۲) (صف) دُبلا۔ پتلا۔
چپچخ سا مُنہ نکل آنا۔ (ا۔محاورہ) دُبلا ہوجانا۔ مُنہ کا لاغر ہوجانا۔
چپرا۔ (چَپ۔را) (ہ۔صف) (۱) مُکر جانے والا (۲) زبردستی سے۔ سینہ زوری سے (۳) ناگہاں۔ یکایک۔
چپرا چپرا کر باتیں کرنا۔ (ا۔محاورہ) اصل بات کو چھپا کر باتیں کرنا۔
چپرا لینا۔ (ا۔محاورہ) جھوٹا کر دینا۔
چپرا۔ (چپ۔را) (ہ۔ا۔مذ) (۱) گوند (۲) وہ میل جو آنکھوں سے نکلے۔
چپراس۔ چپڑاس۔ (چَپ۔راس) (چپ۔ڑاس) (ہ۔ا۔مث) (۱) چپراسی کی پیٹی (۲) چوڑی دھجی جو کرتے میں مونڈھے پر ڈالی جاتی ہے۔ (۳) چوڑی گوٹ (۴) کشتی کا ایک داؤں (۵) قصابوں کی اصطلاح میں ران کے نیچے کا گوشت۔
چپراس (پہننا) لگانا۔ (ا۔محاورہ) چپراسی ہونا۔ چپراسی کا عہدہ حاصل ہونا۔
چپراس مارنا۔ (ا۔محاورہ) حریف کی پنڈلی پر پاؤں کی ضرب لگانا۔
چپراسی۔ (چپ۔را۔سی) (ہ۔ا۔مذ) وہ شخص جو چپراس پہنے۔ اردلی۔ پیادہ۔ سپاہی۔
چپرانا۔ (چپ۔را۔نا) (ہ۔مص) جھٹلانا۔ چندرانا۔
چپرنا۔ (چَ۔پَر۔نا) (ہ۔مص) چلا جانا۔ بھاگ جانا۔ پوشیدہ ہوجانا۔
چپڑا۔ (چپ۔ڑا) (ہ۔ا۔مث) صاف کی ہوئی لاکھ۔ عمدہ لاکھ۔
چپڑا۔ (چپ۔ڑا) (ہ۔صف) وہ شخص جس کی آنکھوں میں کیچڑ بھرا رہے۔
چپڑا کر دینا۔ برباد کر دینا۔ تباہ کر دینا۔
چپڑاس۔ (چپ۔ڑاس) (ہ۔ا۔مذ) وہ پیٹی یا پٹکہ جسے چپڑاسی پہنتے ہیں اور جس پر محکمہ کا نشان ہوتا ہے۔ دیکھیے چپراس۔
چپڑ چپڑ۔ (چَ۔پڑ۔چَ۔پڑ) (ہ۔ا۔مث) کھانے کی آواز۔ کُتّے کے پانی پینے کی آواز۔
چپڑ چپڑ باتیں کرنا۔ (ا۔محاورہ) بے سمجھے بُوجھے گفتگو کرنا۔ بغیر ادب و لحاظ کے باتیں کرنا۔ بک بک کرنا۔ یاوہ گوئی کرنا۔
چپڑ چپڑ کھانا۔ (ا۔محاورہ) بدتمیزی سے آواز پیدا کرکے کھانا۔
چپڑ خندی۔ (چَ۔پڑ۔خَن۔دی) (ا۔ا۔مث) آوارہ گرد۔ بازاری عورت۔
چپڑ دینا۔ چپڑنا۔ (چَ۔پڑ۔دے۔نا) (چُ۔پڑ۔نا) (ہ۔مص) روغن لگا دینا۔ چکنا کرنا۔
چپڑ غٹو۔ (چَ۔پڑ۔غَٹ۔ٹُو) (ا۔صف) (۱) بے ہوش۔ مدہوش (۲)

اسیر۔گرفتار (۳) گتھم گتھا۔ عنٹ۔ پٹ۔

چپڑ قناتیا۔ (چَ۔پَڑ۔ق۔نا۔ت۔یا) (اُردو۔صف) (۱) خوشامدی۔کمینہ۔ ذلیل۔ تماش بین۔ رنڈی کے ہاتھ سے مار کھانے والا۔

چپڑنا۔ (چَ۔پڑ۔نا) (ہ۔مص) بھاگنا۔ دوڑنا۔ کھسک جانا۔ فرار ہونا۔

چپڑنا۔ (چُ۔پڑ۔نا) (ہ۔مص) (۱) چرب کرنا۔گھی لگانا (۲) روغن کرنا۔ پالش کرنا (۳) عیب چھپانا (۴) خوشامد کرنا۔

چپڑی۔ (چپ۔ڑی) (ہ۔صف) چپڑا کی تانیث۔ وہ عورت جس کی آنکھوں میں میل بھرا رہے۔چُندھی۔

چپڑی۔ (چُپ۔ڑی) (ہ۔صف) (۱) روغن لگی ہوئی (۲) خوشامدانہ۔

چپڑی اور دو دو۔ (ا۔مثل) اچھی چیز اور زیادہ مقدار میں۔

چپڑی چکنی۔ (ا۔مث) خوشامد کی میٹھی میٹھی باتیں۔

چپڑی روٹی۔ (ا۔مث) وہ روٹی جس پر گھی لگا ہو۔

چپقلش۔ (چپ۔قَ۔لش) (ت۔ا۔مث) (۱) تلوار کی لڑائی (۲) جھگڑا۔ تکرار۔ دنگا۔ فساد (۳) بھیڑ۔ ہجوم (۴) جگہ کی تنگی۔ لام کی زیر اور زبر دونوں مستعمل ہیں۔

چپک۔ (چ۔پک) (ہ۔ا۔مث) چپ چپاہٹ۔لیس۔چیپ۔

چپک۔ (ا۔مث) تپک۔ درد۔

چپک ہونا۔ (ا۔محاورہ) پیٹ میں میٹھا میٹھا درد ہونا۔

چپک جانا۔چپکنا۔ (۱) لپٹ جانا (۲) آشنائی ہو جانا۔اُلجھنا۔ پھنسنا۔ (۳) روزگار سے لگنا۔نوکر ہونا (۴) جُڑنا۔

چُپکا۔ (چُپ۔کا) (ہ۔صف) (۱) چُپ۔خاموش (۲) عیّار۔ فریبی۔

چپکانا۔ (چپ۔کا۔نا) (ہ۔مص) (۱) چسپاں کرنا۔لیس دار چیز سے جوڑنا۔ (۲) نوکری دلانا۔کسی کام میں اٹکا دینا (۳) تعلق یا آشنائی پیدا کر دینا۔

چپکن۔ (چپَ۔کَن) (ہ۔ا۔مث) ایک قسم کی قبا جس میں گریبان نہیں ہوتا نہ بغلوں کے نیچے سلائی ہوتی ہے اور آستین لٹکتی رہتی ہے۔

چپکن (چنوانا) چُننا۔ چپکن کی آستینوں پر شکنیں ڈالنا۔

چپکنا۔ (چ۔پک۔نا) (ہ۔مص) (۱) لس سے جڑنا (۲) روزگار سے لگ جانا (۳) جُڑنا۔چٹنا۔چسپاں ہونا (۴) آشنائی ہونا۔

چپکوانا۔ (چ۔پک۔وا۔نا) (ہ۔مص) چپکانا کا متعدی المتعدی۔

چُپکی۔ (چُپ۔کی) (ہ۔ا۔مث) (۱) خاموشی۔سکوت (۲) جھینپنا۔ کنیانا۔

چُپکی سادھنا۔ (ا۔محاورہ) خاموشی اختیار کرنا۔

چُپکی لگ جانا۔ (ا۔محاورہ) خاموش ہو جانا۔

چُپکے۔ (چُپ۔کے) (ہ) آہستہ سے۔ خاموشی سے۔

چُپکے چُپکے رونا۔ یوں رونا کہ آواز نہ نکلے۔ آہستہ آہستہ رونا۔

چُپکے سے کہنا۔ آہستہ سے کہنا۔

چپل۔چپلی۔ (چپ۔پَل) (چپ۔لی) (ہ۔ا۔مث) ایک قسم کا جوتا۔

چپّن۔ (چُپ۔پَن) (ہ۔ا۔مذ) (۱) ہانڈی کا ڈھکنا۔ سرپوش (۲) بیوقوف (۳) رشوت۔ بالائی آمدنی۔

چپنا۔ (چپَ۔نا) (ہ۔مص) (۱) دبنا۔پچنا (۲) شرمندہ ہونا۔جھینپنا۔ (۳) ڈر سے کانپنا۔ ہار ماننا۔

چپنی۔ (چپ۔نی) (ہ۔ا۔مث) (۱) ہانڈی کا مٹی کا سرپوش (۲) چھوٹا چپّن۔ (۳) ڈھکنی (۴) گھٹنے کے سامنے کی ہڈی۔

چپنی بھر پانی میں ڈوب مرنا۔ (ا۔محاورہ) نہایت شرمندہ ہونا۔ شرم اور غیرت دلانے کے موقع پر کہتے ہیں۔

چپنی چاٹ کر گزران کرنا۔ (ا۔محاورہ) نہایت قناعت اور صبر سے گزارا کرنا۔

چپّو۔ (چپ۔پُو) (ہ۔ا۔مذ) (۱) کشتی کھینے کا ڈنڈا جو آگے سے چوڑا ہوتا ہے۔ (۲) ایک قسم کا جوتا۔ چپل۔

چپّو (چلانا) مارنا۔ کشتی کھینا۔

چپوٹا۔ (چَ۔پو۔ٹا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) تمانچا۔ تھپڑ۔ دھپ۔

چپوٹی۔ (چ۔پو۔ٹی) (ہ۔ا۔مث) (۱) چھوٹی سی ٹوپی۔ادنیٰ۔گھٹیا ٹوپی۔ (۲) پھٹی ہوئی پرانی پگڑی۔

چپّی۔ (چپَ۔پی) (ہ۔ا۔مث) اعضا کی مالش۔ ہاتھ پاؤں دبانا۔

چپّی۔ (چپ۔پی) (ہ۔ا۔مث) کاغذ کا چھوٹا سا ٹکڑا۔

چُپّی۔ (چُپ۔پی) (ہ۔ا۔مث) خاموشی۔

چپیٹ۔ (چ۔پیٹ) (ہ۔ا۔مذ) دھول۔ تمانچا (۲) (مث) جھپیٹ (۳) خفیف چوٹ۔ دھکا۔جھڑپ (۴) ناگہانی آفت (۵) نقصان۔ گھاٹا۔

چپیٹا۔ (چَ۔پے۔ٹا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) تھپڑ۔ دھول (۲) بدروحوں کا اثر۔ (۳) حرامی بچہ (۴) (صف) حرامی (۵) چھینا ہوا۔

چپیکنا۔ (چَ۔پیک۔نا) (ہ۔مص) (۱) چپکانا۔چمٹانا (۲) گلے مڑھنا۔ (۳) روزگار سے لگا دینا۔ نااہلی کے باوجود نوکر کرا دینا۔

چ — ت

چِت۔ (ہ۔صف) پشت کے بل۔ سینے کے رُخ۔

چت بھی میری پٹ بھی میری۔ (ا۔مثل) ہر طرح اپنا ہی فائدہ ڈھونڈنا۔

چت پٹ۔ (ہ۔مث) کسی چیز کے چت یا پٹ گرنے پر ایک قسم کا کھیل جس میں شرط لگاتے ہیں۔جس کا کہا ہو جاتا ہے وہ جیت جاتا ہے۔

چت پڑنا۔ (ا۔محاورہ) پیٹھ کے بل لیٹنا۔ اوندھا پڑنا۔

چت کرنا۔ (۱) پچھاڑنا (۲) پیٹھ کے بل گرانا۔

چت لیٹنا۔ (ا۔محاورہ) پیٹھ کے بل لیٹنا۔

چت (ہو جانا) ہونا۔ (۱) پچھڑنا (۲) مرجانا (۳) نشے میں بے ہوش ہونا (۵) غشی میں ہونا (۶) مات کھانا۔ ہار جانا۔

چِت۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) نظر۔چتون (۲) خیال۔ دھیان۔توجہ (۳) دل جی (۴) سمجھ۔عقل۔تمیز۔شعور (۵) حافظہ۔ یاد۔

چت بٹانا۔ (ا۔محاورہ) توجہ ہٹانا۔ خیال دوسری طرف کرنا۔

چت بھنگ ہونا۔ (ا۔محاورہ) عقل و ہوش کھو دینا۔خیال بٹ جانا۔

چت پر چڑھنا۔ (ا۔محاورہ) ذہن نشین ہونا۔ خیال میں جمنا۔ دل میں کھبنا۔

چت چور۔ (۱) معشوق (۲) دل موہ لینے یا چرانے والا (۳) کرشن جی کا ایک لقب۔

چِت سے اُتر جانا (اُترنا)۔ (ا۔ محاورہ) بھُول جانا۔ دھیان میں نہ رہنا۔ یاد نہ رہنا
چِت لگانا۔ (۱) کسی کام میں دل لگانا۔ متوجّہ ہونا (۲) خواہش کرنا۔ محبت کرنا۔
چِت لگَن۔ خوش کُن۔ دِل فریب۔
چِت میں بیٹھنا۔ دل میں اثر کرنا۔ دل میں گھر کرنا۔
چِت ہٹانا۔ دھیان ہٹانا۔ توجّہ دوسری طرف کرنا۔
چِتا۔ (چِ۔ تا) (س۔ ا۔ مث) لکڑیوں کا ڈھیر جس پر ہندو مُردے کو جلاتے ہیں۔
چِتا پنڈ۔ (۱) دُودھ۔ روٹی۔ چاول وغیرہ جو مُردہ جلاتے وقت پتروں کو چڑھاتے ہیں (۲) چاول اور دُودھ یا آٹے کا پنڈ جسے ہندو توشۂ عاقبت خیال کرکے تیجے کے دن بہاتے ہیں۔
چِتا چُننا۔ (ا۔ محاورہ) مُردہ جلانے کے لیے لکڑیاں ڈھیر کرنا۔
چِتا میں بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) ستی ہونے کے لیے چِتا پر چڑھنا۔
چِتانا۔ (چِ۔ تا۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) جتانا۔ ہوشیار کرنا (۲) نصیحت کرنا۔ (۳) توجّہ دلانا (۴) ڈرانا۔
چِتاوَنی۔ (چِ۔ تا۔ اُو۔ نی) (۱) نشان۔ علامت (۲) اطلاع۔ آگاہی (۳) ڈر۔ خوف (۴) یاد دہانی۔
چَتر۔ (ف۔ ا۔ مذ) چھاتا۔ بڑی چھتری۔
چَترِ شاہی۔ بادشاہی چھتری۔
چَتُر۔ (چَ۔ تُر) (س۔ صف) (۱) چالاک۔ تیز۔ چُست (۲) کاری گر۔ ماہر دانا۔ عقل مند (۳) مکّار۔ عیّار (۴) متقی۔
چتر بھدرا۔ انسان کی زندگی کے چار مقاصد۔ دھرم (نیکی)، کام (خوشی)، ارتھ (دولت)، مکش (مکتی)۔
چتر وِدّیا۔ (ہ۔ مث) چار ویدوں کا علم۔
چتر وید۔ (ہ۔ مذ) (۱) چاروں ویدوں کا مجموعہ (۲) چاروں وید (۳) ایک قسم کے پتر۔
چتر ہوتر۔ (ہ۔ مذ) کرشن جی۔
چتر ہوتری۔ ایک منتر جو نئے چاند یا پورے چاند کے موقع پر پڑھا جاتا ہے۔
چِترا۔ (چِت۔ را) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) چودھواں یا بارھواں نچھتر (۲) ایک پودے کا نام (۳) ایک سانپ کا نام (۴) ایک بحر یا وزن (۵) ایک ساز (۶) ارجن کی بیوی اور کرشن جی کی بہن سبھدرا (۷) کرشن جی کی ایک بیٹی (۸) غیر حقیقی حالت۔ مصنوعی چیز۔ دھوکا کھانا (۹) ایک اپسرا (۱۰) ایک دریا۔ ایک چٹان۔
چَترا۔ (چَت۔ را) (ہ۔ صف) چالاک۔ عقل مند۔
چَترائی۔ (چَ۔ تُ۔ را۔ اِی) (ہ۔ ا۔ مث) ہوشیاری۔ دانائی۔ چالاکی۔ تیزی۔ ہُنر مندی۔
چترنگ۔ (چت۔ رَنگ) (ہ۔ ا۔ مث) وہ فوج جس میں رتھ۔ ہاتھی۔ گھوڑے۔ سوار اور پیادے شامل ہوں۔ چار رنگ کی فوج (۲) شطرنج کا قدیم ہندی نام (۳) ایک قسم کا گیت۔
چترنگی۔ (چت۔ رَن۔ گی) (ہ۔ صف) (۱) کئی رنگ کا (۲) بہت قابل آدمی۔

چترنی۔ (ہ۔ ا۔ مث) عورت کی چار قسموں میں سے ایک قسم۔ نازک عورت۔
چِت کبرا۔ (چِت۔ کَب۔ را) (ہ۔ صف) (۱) دھبّے دار۔ داغ دار (۲) سفید و سیاہ رنگ۔ ابلق۔
چِتلا۔ (چِت۔ لا) (ہ۔ صف) چت کبرا۔ داغ دار۔
چِتنا۔ (چِت۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) دیکھنا۔ نظر کرنا۔ نظر ڈالنا (۲) ظاہر ہونا۔ معلوم ہونا (۳) نقش و نگار کرنا۔ تصویر بنانا۔
چِتوَن۔ (چِت۔ وَن) (ہ۔ ا۔ مث) نظر۔ نگاہ۔ تیوری۔
چِتون بنانا۔ (ا۔ محاورہ) تیوری چڑھانا۔ غصّے کی نظر سے دیکھنا۔
چِتون پر میل آنا۔ (ا۔ محاورہ) خفا ہونا۔ ناگوار گزرنا۔
چِتون پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) نگاہ کا غصّے سے بھرا ہونا۔
چِتون چڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) تیوری چڑھانا۔
چِتون کہے دیتی ہے۔ (ا۔ مثل) نگاہ سے معلوم ہوتا ہے۔ نظر سے ظاہر ہے۔
چُھتّا۔ (چُھت۔ تا) (ہ۔ صف) (۱) جو کسی دوسرے کے مذاق کا مرکز بنا ہو۔ (۲) وہ جسے کوئی زخمی کرے (۳) دوسروں کا ستایا ہوا۔
چُھتّا بلیر۔ (ہ۔ مذ) وہ آدمی جسے ہر ایک پریشان کرے۔
چُھتّا بنانا۔ (ا۔ محاورہ) ذلیل کرنا۔ رسوا کرنا۔ بُرائی کرنا۔
چِھتاڑ۔ (چِ۔ تاڑ) (ہ۔ ا۔ مث) رُسوائی۔ خواری۔ ذلّت۔
چِھتاڑنا۔ (چِ۔ تاڑ۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) پھاڑنا۔ چیرنا۔ چیتھڑے چیتھڑے کرنا (۲) ذلیل کرنا۔ رسوا کرنا۔
چھتڑا۔ چیتھڑا۔ (چھت۔ ڑا۔ چیتھ۔ ڑا) (ہ۔ ا۔ مذ) دھجّی۔ پُرانے کپڑے کا ٹکڑا۔ گُودڑ۔ لیرا۔ لوگرا۔ لیر۔
چھتڑے (چیتھڑے) اُڑانا (بکھیرنا)۔ (ا۔ محاورہ) لتّے لینا۔ درست کرنا۔ آڑے ہاتھوں لینا۔
چھتڑے کرنا۔ پُرزے پُرزے کرنا۔
چھتڑے لگانا۔ (ا۔ محاورہ) پیوند پر پیوند لگانا۔ گودڑ یا فقیر بنا پھرنا۔
چھتڑے لگنا۔ (ا۔ محاورہ) مفلسی کے مارے ثابت کپڑے نہ پہن سکنا۔
چھتڑیا۔ (چھت۔ ڑِ۔ یا) (ہ۔ صف) پھٹے پُرانے کپڑے پہنے ہوئے۔ پھٹے حال۔
چھتڑیا پیر۔ (۱) ایک پیر جس کو پھٹے پُرانے کپڑے چڑھاتے ہیں (۲) وہ درخت جس پر پیر کے نام پر کپڑے چڑھائے جائیں (۳) بہت مفلس۔
چُھتّل۔ (چُھت۔ تَل) (ہ۔ صف) مسخرا۔ ٹھٹھے باز۔ ٹھٹھولیا۔ ظریف۔
چُھتّل بازی۔ (ا۔ ف۔ مث) ٹھٹھے بازی۔ ہنسی۔ بیہودہ ہنسی۔ تمسخر۔
چھتّل پنا دکھانا۔ (ا۔ محاورہ) مزاحاً کچھ کہنا۔ ہنسی اُڑانا۔ ٹھٹّھا اُڑانا۔
چُھتّلا۔ (چُھت۔ لا) (ہ۔ صف) دیکھیے چُھتّا۔
چِتّی۔ (چِت۔ تی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) بُندکی۔ دھبا۔ داغ۔ نشان۔ مُہاسا۔ (۲) سانپ کی ایک قسم جس پر چتّی ہوتی ہے (۳) کوڑی جس پر چتّیاں ہوتی ہیں۔
چتّی پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) روٹی کا سِکنا۔ روٹی پر پک جانے کی علامت کا ظاہر ہونا۔ سُرخ نشان پڑنا۔ لال لال بُندکیاں پڑ جانا۔
چتّی دار۔ داغ دار۔

چتیرا۔ (چِ ۔ تے ۔ را) [ہ ۔ا۔ مذ] دھات کے برتن کو مل کر صاف کرنے یا ان پر نقش و نگار بنانے والا۔

چ ـــــ ٹ

چٹ۔ (ہ ۔ تابع فعل) (۱) فوراً ۔ اسی وقت ۔ تُرت ۔ اُسی دم ۔ اُسی گھڑی ۔ فی الحال (۲) آتشک کا زخم ۔ رگڑ (۳) کسی سخت چیز کے دفعتہً ٹوٹنے سے آواز پیدا ہونا (۴) چاٹ لینا (۵) چٹنا کا امر ۔ نگل جانا ۔

چٹ ھَسَم۔ سب کچھ کھا جانا ۔ کچھ نہ چھوڑنا ۔

چٹ پَٹ۔ (ا۔ تابع فعل) (۱) فی الفور (۲) بہت جلد ۔ تُرت ۔ معاً ۔ (۳) یکایک ۔ یک بیک ۔ ناگاہ ۔ دفعتہً ۔

چٹ پَٹ (ہونا) ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) جلدی مر جانا ۔ ناگہانی موت ہو جانا ۔ اچانک واقع ہونا ۔

چٹ پٹی۔ (۱) جلدی ۔ تیزی ۔ سُرعت (۲) ناگہانی موت (۳) کئی موتیں اُوپر تلے ہو جانا (مث) خوب کراری چیز جس میں خوب نمک مرچ پڑا ہو ۔

چٹ چٹ بلائیں لینا۔ (ا۔ محاورہ) دونوں ہاتھوں سے اس طرح بلائیں لینا کہ دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں کے چٹخنے سے آواز پیدا ہو ۔

چٹ چٹ چوڑیاں ٹوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) متواتر چوڑیاں ٹوٹنا ۔ پے در پے آواز سے چوڑیاں ٹوٹنا ۔

چٹ سے ٹوٹنا۔ آواز سے کسی چیز کا ٹوٹنا ۔

چٹ (کر جانا یا) کرنا۔ (۱) سب کچھ کھا جانا (۲) تباہ کرنا ۔ برباد کرنا ۔ (۳) ہضم کر جانا ۔ اڑا لینا ۔ تغلب کر لینا ۔

چٹ منگنی ، پٹ بیاہ۔ (ا۔ مثل) کسی کام کے کرنے میں جلدی کرنے کے موقع پر کہتے ہیں ۔

چٹ مری منگنی پٹ مرا بیاہ ۔ ٹوٹ گئی منگڑی رہ گیا بیاہ۔ (ا ۔مثل) انسانی کاموں کی بے ثباتی اور بے اعتباری ثابت کرنے کو کہتے ہیں ۔

چٹ ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) دیکھیے چٹ کر جانا ۔

چِٹ۔ [ہ ۔ا۔ مث] (۱) کپڑے یا کاغذ کی دھجی ۔ کاغذ کا پرچہ ۔ کاغذ کا مستطیل یا چوکور پرچہ جو دواؤں کی شیشیوں وغیرہ پر چسپاں کیا جاتا ہے (۳) ورزش کرنے والوں کا لنگوٹ (۴) زمین جو مستطیل شکل کی ہو ۔

چِٹ لگانا۔ (ا ۔ محاورہ) کسی چیز پر کاغذ وغیرہ کا ٹکڑا لگانا ۔

چَٹّا۔ (چَٹ ۔ ٹا) [ہ ۔ا۔ مذ] (۱) چیلا ۔ شاگرد ۔ طالب علم (۲) الزام ۔ تہمت (۳) ڈھیر ۔ اینٹوں کا ڈھیر (۴) کمان کا غلّہ جو کم مشقی سے ہر بار اس کے قبضہ پر پڑے ۔

چِٹّا۔ (چِٹ ۔ ٹا) [ہ ۔ صف] سفید ۔ گورا ۔ اُجلا [ا۔ مذ] چاندی کا سکہ روپیہ ۔

چٹا پٹی۔ (چَ ۔ ٹا ۔ پَ ۔ ٹی) [ہ ۔ا۔ مث] (۱) مارا مار ۔ دھڑا دھڑی ۔ (۲) تاش کا ایک کھیل (۳) موت پر موت ۔

چٹا پٹی پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) کثرت سے موتیں واقع ہونا ۔

چٹا پٹی کی گوٹ۔ مختلف رنگوں کا حاشیہ یا گوٹ ۔

چٹاچٹ۔ (چَ ۔ ٹا ۔ چَٹ) [ہ ۔ا۔ مث] اُنگلیوں کے پے در پے چٹخنے کی آواز ۔

چٹاخ ۔ چٹاک۔ (چَ ۔ ٹاخ ۔ چ ۔ ٹاک) [اُر ۔ا۔ مث] کسی چیز کے ٹوٹنے کی آواز ۔ اُنگلیوں کے چٹخنے کی آواز ۔

چٹاخ پٹاخ۔ (چَ ۔ ٹاخ ۔ پَ ۔ ٹاخ) [اُر ۔ تابع فعل] تڑاق ۔ پڑاق تڑاتڑ (۲) چالاک عورت ۔

چٹاخا ۔ چٹاکا۔ (چَ ۔ ٹا ۔ خا ۔ چ ۔ ٹا ۔ کا) [اُر ۔ا۔ مذ] (۱) وہ آواز جو لکڑی کے ٹوٹنے یا بلائیں لینے سے ظاہر ہو (۲) (صف) شدّت ۔ کثرت (۳) فاحشہ ۔ بدکار عورت ۔

چٹان۔ (چ ۔ ٹان) [ہ ۔ا۔ مث] (۱) بڑی سِل ۔ بڑا اور چوڑا پتھر (۲) پتھریلی زمین ۔

چٹانا۔ (چَ ۔ ٹا ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) بچّے کو پہلی مرتبہ کوئی چیز کھلانا (۲) (کنایتہً) رشوت دینا ۔

چٹائی۔ (چَ ۔ ٹا ۔ ای) [ہ ۔ا۔ مث] بوریا (صف) گھاس یا کھجور کے پتوں کا فرش ۔

چُٹ پُٹ۔ (چُٹ ۔ پُٹ) [ہ ۔ا۔ مث] (۱) متفرق خرچ ۔ چھوٹی چھوٹی چیزوں کا خرچ ۔ متفرّقات (۲) کم قیمت دوائیں جو تجربہ کار عورتیں بیماروں اور بچّوں کو دیتی ہیں ۔

چُٹ پُٹ ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) خرچ ہو جانا ۔ صرف ہو جانا ۔ چھوٹے چھوٹے کاموں میں لگ جانا ۔

چَٹ پٹا۔ (چَٹ ۔ پَ ۔ ٹا) [ہ ۔ صف] نمک ۔ مرچ اور کھٹائی پڑا ہُوا مزیدار ۔ چٹکیلا ۔

چٹ پٹی۔ (چٹ ۔ پَ ۔ ٹی) چٹ پٹا کے تحت دیکھیے ۔

چِٹ چِٹا۔ (چِٹ ۔ چِ ۔ ٹا) [ہ ۔ا۔ مذ] ایک پودا جس کی بالیں کپڑوں میں چمٹ جاتی ہیں ۔ چرچٹا ۔

چِٹ چِٹانا۔ (چِٹ ۔ چِ ۔ ٹا ۔ نا) [ہ ۔ مص] چٹخنا ۔

چٹخارا۔ (چٹ ۔ خا ۔ را) [اُر ۔ا۔ مذ] وہ آواز جو زبان اور تالو سے کسی خوش ذائقہ چیز کے مزا لینے سے نکلتی ہے ۔

چٹخارے بھرنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی خوش ذائقہ چیز کا مزہ لینا ۔ زبان چاٹنا ۔ ہونٹ چاٹنا ۔

چٹخارے کا۔ (ا۔ صف) چَٹ پٹا ۔ تیز نمک مرچ کا ۔

چٹخارے لینا۔ (ا۔ محاورہ) لطف لینا ۔ خوش ہونا ۔ مزہ لینا ۔

چٹخانا۔ (چَٹ ۔ خا ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) اُنگلیوں کی آواز پے در پے نکالنا ۔ (۲) کسی چیز کو پتھر یا دیوار پر مار کر آواز نکالنا (۳) علیحدہ کرنا ۔ جدا کرنا ۔ ترک کرنا ۔ الگ کرنا (۴) توڑنا ۔ تڑقانا ۔

چٹخ (چٹک) جانا۔ (چَ ۔ ٹخ (چ ۔ ٹک) جا ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) اَن بَن ہونا ۔ بگڑ جانا ۔ ناراض ہو جانا ۔ دوستی جاتی رہنا (۲) جدا ہو جانا ۔ چلا جانا ۔

(۳) درز پڑ جانا - ٹوٹنا۔

چٹخ کر (بات کرنا) بولنا۔ (ہ۔مص) بگڑ کر بات کرنا۔ خفا ہو کر بولنا۔

چٹخنا۔ (چ۔ٹَخ۔نا) (ہ۔مص) (۱) کلی کا کھلنا (۲) چلا جانا۔ غائب ہو جانا۔ بھاگ جانا (۳) کالے دانے کو آگ پر ڈالنے کے بعد آواز کا پیدا ہونا (۴) سخت چیز پر گر کر اُچھل کر دُور جا پڑنا (۵) کڑکنا۔ شق ہو جانا۔ پھُوٹ جانا۔

چٹخنا۔ (چَٹ۔خَ۔نا) (اُر۔ا۔مذ) چاپٹا۔ تھپڑ۔ دھول۔ دھبّا۔

چٹخنی۔ (چَٹ۔خَ۔نی) (ہ۔ا۔مث) (۱) دروازے کے روکنے کی چیز (۲) پرندے پکڑنے کی خاطر جو چیز جال میں لگائی جاتی ہے۔

چٹر پٹر۔ (چَ۔ٹَر۔پَ۔ٹَر) (ہ۔صف) متفرّق۔

چٹک۔ (چَ۔ٹَک) (ہ۔ا۔مث) (۱) روشنی۔ چمک دمک۔ بھڑک۔ آرائش (۲) رنگ کی تیزی۔ تیز رنگ (۳) دھوپ کی تیزی (۴) پھُرتی۔ جلدی تیزی (۵) ٹوٹنے کی آواز۔

چٹک دار۔ (ا۔صف) روشن۔ چمک دار۔ چٹکیلا۔

چٹک سے۔ چُستی سے۔ پھُرتی سے۔

چٹک مٹک۔ (ا۔مث) (۱) غرور۔ نخوت (۲) ناز نخرا۔ کرّ و فر۔ نخرے کی چال۔

چٹک مٹک سے بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) بن سنور کے بیٹھنا۔ ناز و انداز سے بیٹھنا۔

چٹک مٹک سے چلنا۔ (ا۔محاورہ) اترا کر چلنا۔ ناز و انداز سے چلنا۔

چٹکا۔ (چَٹ۔کا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) چاٹ۔ مزہ۔ چسکا۔ وہ ذائقہ جس کا زبان کو مزہ پڑا ہو (۲) پیاس کی شدّت (۳) تیز دھوپ۔

چُٹکا۔ (چُٹ۔کا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) مُٹھی بھر آٹا۔ لپ بھر کے۔ (۲) چٹکی۔

چٹکے کا کھائیے۔ اکٹے کا نہ کھائیے۔ مانگ کھانا بہتر ہے۔ اس کا احسان لینے سے جو احسان جتائے۔

چٹکارا۔ (چَٹ۔کا۔را) (ہ۔ا۔مذ) (۱) دیکھیے چٹخارا (۲) چارپایوں کے ہنکارنے کی آواز (۳) (ہ) دھبّا۔ داغ۔

چٹکاری۔ (چَٹ۔کا۔ری) (ہ۔ا۔مث) بیلوں کو ہانکنے کی آواز۔ ٹٹکاری۔

چٹکاری بھرنا۔ (ا۔محاورہ) زبان کا مزہ۔ مزے مزے سے چٹ چٹ کرنا۔

چُٹکلا۔ (چُٹ۔کَ۔لا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) مذاق۔ لطیفہ۔ دل چسپ فقرہ یا چھوٹی سی بات (۲) کم قیمت۔ تھوڑی سی پُر اثر دوا (۳) عجیب چیز۔ نادر چیز۔

چٹکلا چھوڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) لطیفہ کہنا۔ کوئی ہنسی کی بات سُنانا (۲) شگوفہ چھوڑنا۔ کوئی بات گھڑ کر کہنا (۳) شرارت آمیز چھوٹی سی کہانی سنانا۔

چٹکنا۔ (چ۔ٹَک۔نا) (ہ۔مص) (۱) ٹوٹنا۔ تڑقنا۔ پھٹنا۔ رنگ اُڑنا۔ پھیکا پڑنا (۲) ناراض ہو کر بات کرنا۔ بگڑنا۔ خفا ہونا۔ جھنجھلانا (۳) کالے دانے یا کوئلے کا آگ پر آواز دینا۔ (۴) انگلیوں کا بلائیں لیتے وقت یا موڑتے وقت اور خمیدہ کرتے وقت آواز دینا (۵) کلی کا کھلنا۔ دیکھیے چٹخنا۔

چُٹکنا۔ (چُ۔ٹُک۔نا) (ہ۔مص) (۱) کاٹنا۔ سانپ کا کاٹنا (۲) پھُول توڑنا۔ اُوپر سے توڑ لینا۔ ترکاری ساگ وغیرہ کا توڑنا۔

چٹکنی۔ (چَٹ۔کَ۔نی) (ہ۔ا۔مث) چٹخنی۔ دروازے کو بند کرنے کی چیز۔

چُٹکی۔ (چُٹ۔کی) (ہ۔ا۔مث) (۱) اُنگلیوں سے پکڑ کر گوشت ملنا۔ بکٹّا (۲) مٹھی بھر آٹا۔ مُٹھی بھر چیز چُٹکنا (۳) گوکھرو۔ گوٹے اور لچکے کو موڑ کر جو کنگرے دار بناتے ہیں اُسے چٹکی کہتے ہیں (۴) بندوق کے پیالے کا سرپوش (۵) کنارہ دار گلبدن۔ خنجری دار مشروع (۶) پاؤں کا ایک زیور جو اُنگلیوں میں پہنا جاتا ہے (۷) کپڑا چھاپنے کا طریقہ (۸) انگشتِ نر کو انگشت وسطی کے ساتھ ملا کر آواز نکالنا (۹) دوا کا سفوف جو بچوں کو دیتے ہیں (۱۰) قبضہ۔ گرفت (۱۱) کپڑے سینے کے بعد تاننا۔

چٹکی بجاتے میں۔ (ا۔تابع فعل) ذرا سی دیر میں۔ آن کی آن میں۔ فوراً۔

چٹکی بجانا۔ (ا۔محاورہ) انگوٹھے کو بیچ کی اُنگلی سے ملا کر آواز نکالنا۔

چٹکی بھر۔ جتنا چٹکی میں سما جائے۔ تھوڑا سا۔

چٹکی بھر میں۔ (ا۔تابع فعل) فوراً۔ لمحہ بھر میں۔

چٹکی بھرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) انگوٹھے اور انگلی سے جسم کا گوشت ملنا (۲) چبھتی ہوئی بات کہنا۔ طعنہ زنی کرنا۔ سرکو چٹکیوں سے دبانا۔

چٹکی پر اُڑا دینا۔ (ا۔محاورہ) دھوکا دینا۔ جُل دینا۔

چٹکی چٹکی۔ (ا۔تابع فعل) تھوڑا تھوڑا۔

چٹکی چڑھانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سکّے کو سفوف کی چٹکی ڈال کر پرکھنا (۲) سکّے کو اُنگلی پر رکھ کر اور اُنگلی سے اچھال کر اس کی آواز سے کھوٹا کھرا پرکھنا۔

چٹکی کاٹنا۔ (ا۔محاورہ) چٹکی بھرنا یا لینا۔

چٹکی لگانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کپڑے کا اُنگلی یا چٹکی سے پھاڑنا (۲) دونا بنانا پتّے کے کنارے چٹکی سے مروڑ کر تنکے سے جوڑنا (۳) چٹکی کے ذریعے سے جیب سے مال نکال لینا (۴) سکّے کا کھوٹا کھرا پرکھنا۔

چٹکی مارے لہو ٹپکتا ہے۔ (ا۔مثل) بدن میں اس قدر خون ہے کہ چٹکی لو تو خون جھلکتا ہے۔ نہایت سُرخ و سفید۔

چٹکی میں۔ (ا۔تابع فعل) فوراً۔ آناً فاناً۔

چٹکیاں لینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) چبھتی ہوئی بات کہنا (۲) اُبھارنا۔ خیال پیدا کرنا (۳) ایسا کام کرنا جس سے دوسروں کو ایذا ہو۔

چٹکیوں پر اُڑانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) حقیر خیال کرنا (۲) روپے کا پرکھنا۔

چٹکیوں میں۔ (ا۔تابع فعل) بہت جلد۔ آناً فاناً۔

چٹکیوں میں اُڑانا۔ (ا۔محاورہ) خاطر میں نہ لانا۔ ہنسی اُڑانا۔ باتوں میں اُڑانا۔ ٹھٹھے میں اُڑانا۔ ذلیل و خوار کرنا۔

چٹکیوں میں کام کرنا۔ (ا۔محاورہ) آناً فاناً کام کرنا۔ بہت جلد کوئی کام کرنا۔

چٹکیوں میں کام ہونا۔ (ا۔محاورہ) بہت جلد کام کرنا۔

چٹکیلا۔ (چَٹ۔کی۔لا) (ہ۔صف) (۱) بھڑک دار۔ چمک دار۔ بھڑکیلا شوخ رنگ (۲) خوش ذائقہ۔ چٹ پٹا۔ خوب نمک مرچ پڑا ہوا۔

چٹکیلی دھوپ۔ (چَٹ۔کی۔لی۔دُھوپ) (ہ۔ا۔مث) گرم اور تیز دھوپ چلچلاتی دھوپ۔

چُٹلا - (چُٹ - لا) (ہ - ا - مذ) (۱) سونے چاندی کا گُچھا سا جو عورتیں پیچھے چوٹی پر باندھتی ہیں (۲) مصنوعی بال جو عورتیں جوڑے میں لگاتی ہیں (۳) چونڈا۔

چٹنی - (چَٹ - نی) (ہ - ا - مث) (۱) چاٹنے کی چیز۔ چاٹنے کی دوا (۲) چٹ پٹی چیز جس میں دھنیا۔ انار دانہ۔ پودینہ۔ نمک۔ مرچ وغیرہ ڈال کر پیستے ہیں اور کھانے کے ساتھ کھاتے ہیں۔

چٹنی (کر دینا) کرنا - (ا - محاورہ) (۱) کھا جانا۔ نگل جانا (۲) پیس ڈالنا۔ مار ڈالنا

چٹو - (چَٹ - ٹُو) (ہ - ا - مذ) لکڑی کا ہاون جس میں مصالحہ وغیرہ ڈال کر لوہے کے دستے سے کوٹتے ہیں۔

چٹوا - (چَٹ - وا) (ہ - ا - مذ) بچوں کا ایک کھلونا۔

چٹوانا - (چَٹ - وا - نا) (ہ - مص) (۱) چاٹنے کا متعدی (۲) تلوار کھُرپا وغیرہ کو سان دھروانا۔ دھار نکلوانا۔ باڑھ رکھوانا۔

چٹور - چٹورا - (چَ - ٹُور - چَ - ٹُو - را) (ہ - صف) (۱) پیٹو۔ طامع۔ اڑاؤ۔ کھاؤ (۲) لذیذ کھانوں کا شوقین یا عادی (۳) روپیہ اُڑا دینے والا۔ (۴) آٹا۔ چاول رکھنے کا برتن۔

چٹوراپن - چٹورپن - چٹوروں کی سی عادت۔ کھانے کا شوق۔ زبان کا مزہ۔

چٹوری - (چ - ٹو - ری) (ہ - صف) چٹورا کی تانیث۔ لذیذ چیزوں کی شوقین۔ کھانے میں فضول خرچی کرنے والی۔

چٹوری زبان دولت کا زیان - (ا - مثل) چٹورا انسان کبھی دولت مند نہیں ہو سکتا۔

چٹھا - (چَٹھ - ٹھا) (۱) وہ دھبے جو بدن پر خون کی خرابی کے سبب پڑ جاتے ہیں (۲) نفیس کھانا۔ لذیذ چیز۔ مٹھائیاں۔

چٹھے مٹھوں کا مزہ پڑنا - (ا - محاورہ) زبان کا مزہ پڑنا۔ دُونوں کی چاٹ لگنا۔ کھٹے میٹھے کا مزہ پڑنا۔

چٹھا - (چِٹھ - ٹھا) (ہ - ا - مذ) (۱) فہرست تنخواہ۔ قبض الوصول۔ تنخواہ کی کتاب (۲) چندے یا روزنامچوں کی کتاب (۳) تنخواہ یا اُجرت جو روزانہ یا ہر ماہ تقسیم کی جائے (۴) مسودہ۔ کچا حساب (۵) کاغذ کا پلندہ۔

چٹھا بانٹنا - (ا - محاورہ) تنخواہ یا مزدوری تقسیم کرنا۔

چٹھا باندھنا - (ا - محاورہ) (۱) فہرست۔ حساب مرتب کرنا۔ اسباب کی فرد بنانا (۲) اندازہ کرنا۔ تخمینہ کرنا یا لگانا۔

چٹھا تیار (مرتب) ہونا - (ا - محاورہ) سزا کی مسل تیار ہونا۔

چٹھا بٹنا - تنخواہ یا مزدوری تقسیم ہونا۔

چٹھی - (چِٹھ - ٹھی) (ہ - ا - مث) (۱) خط۔ پتر۔ مراسلہ۔ رُقعہ شُقّہ۔ (۲) سرٹیفکیٹ سند۔ کارگزاری و نیک نامی کا پرچہ (۳) چٹ (۴) لاٹری۔ قرعہ۔

چٹھی بھیجنا - (مص - مرکب) خط بھیجنا۔

چٹھی پڑنا - (ا - محاورہ) کسی چیز پر قرعہ پڑنا۔ لاٹری پڑنا۔

چٹھی ڈالنا - (ا - محاورہ) (۱) خط کو ڈاک کے بکس میں ڈالنا (۲) خط بھیجنا (۳) قرعہ بازی یا لاٹری میں شریک ہونا۔

چٹھی راہداری - راہداری کا پروانہ۔ پاسپورٹ۔

چٹھی رساں - (ا - مذ) ڈاکیا۔

چٹھی کرنا - (ا - محاورہ) کسی کے نام کی ہنڈی کرنا۔ ہنڈی لکھنا۔

چٹھی گیرنا - (ا - محاورہ) چٹھی ڈالنا۔

چٹھی نویس - (ا - مذ) خط لکھنے والا۔

چٹھی نہ پروانہ مار کھائیں ملک بیگانہ - (ا - مثل) حاکم کی بد انتظامی کے سبب بدمعاش لوگ خواہ مخواہ لوٹتے پھرتے ہیں۔

چٹی - (چَٹ - ٹی) (ہ - ا - مث) (۱) دھونس۔ ڈنڈ۔ ٹیکس۔ جرمانہ۔ تاوان (۲) نقصان۔ ضرر۔ خسارہ۔ (۳) خرچ۔ صرف اُٹھاؤ۔

چٹی بھرنا - (ا - محاورہ) (۱) تاوان دینا۔ ڈنڈ بھگتنا (۲) نقصان اُٹھانا۔ ضرر اُٹھانا۔ جرمانہ دینا۔

چٹی دھرنا - (ا - محاورہ) ڈنڈ ڈالنا۔ تاوان بھرنا۔

چٹی - (چِٹ - ٹی) (ہ - صف) چٹا کی تانیث۔ سفید چیز۔ گوری چیز۔

چُٹیا - (چُٹ - یا) (ہ - ا - مث) (۱) چوٹی کی تصغیر۔ لمبے بال جو ہندو سر مُنڈانے یا بال کٹوانے پر درمیان میں یا ایک طرف چھوڑ دیتے ہیں (۲) چونڈا۔ جوڑا

چُٹیا سے جانا - (ا - محاورہ) بچپن میں مر جانا۔

چُٹیانا - (چُٹ - یا - نا) (ہ - مص) زخم دینا۔ کاٹنا۔ ڈسنا۔ زخمی کرنا۔ گھائل کرنا۔

چُٹیایا ہوا - (چُٹ - یا - یا - ہُو - آ) (ہ - صف) (۱) زخم رسیدہ۔ خستہ۔ زخمی۔ گھائل۔ مجروح۔

چٹے بٹے - (چَٹ - ٹے - بَٹ - ٹے) (ہ - ا - مذ) (۱) بچوں کے کھلونے۔ (۲) وہ چھوٹے چھوٹے گولے اور گولیاں جو مداری تماشے میں دکھاتا ہے۔

چٹے بٹے لڑانا - (۱) مداری کا گولیوں کو غائب کرنا۔ شعبدہ بازی دکھانا (۲) لگائی بجھائی کرنا۔

چٹے بٹے ہونا - (ا - محاورہ) ایک جیسا ہونا۔

چٹیل - (چَٹ - ٹیل) (ہ - صف) وہ میدان جہاں کوئی سایہ دار درخت نہ ہو۔ صاف میدان۔ کف دست۔ ہموار و یکساں میدان۔

چُٹیل - (چُٹ - ٹیل) (ہ - صف) مجروح۔ چوٹ کھایا ہوا۔

چُٹیلا - (چُ - ٹے - لا) (ہ - صف) چوٹ کھایا ہوا۔ صدمہ پہنچا ہوا۔

چُٹیلنا - (چُ - ٹیل - نا) (ہ - مص) زخمی کرنا۔

چ ــــ ج

چجّی - (چَج - جی) (ہ - ا - مث) بچوں کی زبان میں مٹھائی۔ چیزی سے بگڑا ہوا۔

چ ــــ چ

چچا - (چَ - چا) (ہ - ا - مذ) باپ کا چھوٹا بھائی۔

چچا بنا کے (کر کے) چھوڑنا - (ا - محاورہ) سزا دے کر یا بدلہ لے کر دم لینا۔

چچا بنانا - (ا - محاورہ) ٹھیک کرنا۔ سزا دینا۔

چچا چور بھتیجا قاضی ۔ (ا۔مثل) گھر کا معاملہ ہے ۔ حاکم ملزم ایک ہی خاندان کے ہیں ۔ سب یکساں ہیں ۔

چچازاد بھائی ۔ (ا۔مذ) چچیرا بھائی ۔ چچا کا بیٹا ۔

چچازاد بہن ۔ (ا۔مث) چچیری بہن ۔ چچا کی بیٹی ۔

چچڑی ۔ (چ ۔ ڑی) (ہ۔ا۔مث) خون پینے والا کیڑا ۔ جو اکثر کُتے، بکری، گائے بھینس کے جسم سے چمٹا رہتا ہے ۔

چچڑی ہو کر (چمٹنا) لپٹنا ۔ (ا۔محاورہ) پیچھا نہ چھوڑنا ۔ ہر وقت ساتھ لگے رہنا

چچکارنا ۔ (چ ۔ کار ۔ نا) (ہ۔مص) پچکارنا ۔ پیار کرنا ۔

چچکاری ۔ (چ ۔ کا ۔ ری) (ہ۔ا۔مث) پیار کی آواز ۔

چچوڑنا ۔ (چ ۔ چوڑ ۔ نا) (ہ۔مص) (۱) چوسنا (۲) بچے کا چھاتیوں کو چوسنا ۔ (۳) گوشت یا ہڈی کو چوسنا ۔

چچی ۔ (چ ۔ چی) (ہ۔ا۔مث) چچا کی بیوی ۔

چچیا ۔ (چ ۔ یا) (ہ۔صف) چچا سے منسوب ۔

چچیا ساس ۔ (ا۔مث) خاوند یا بیوی کی چچی ۔

چچیا سسر ۔ (ا۔مذ) خاوند یا بیوی کا چچا ۔

چچیرا ۔ (چ ۔ چے ۔ را) (ہ۔صف) (۱) چچا کا، چچا کے تعلق سے (۲) چچازاد بھائی ۔

چچیری ۔ (چ ۔ چے ۔ ری) (ہ۔صف) چچازاد بہن ۔

چچیرے ۔ (چ ۔ چے ۔ رے) (ہ۔صف) وہ رشتے دار جو چچا کی اولاد ہوں ۔

چچینڈا ۔ (چ ۔ چین ۔ ڈا) (ہ۔ا۔مذ) ککڑی کی شکل کی ایک ترکاری ۔

چ ـــ خ

چخ ۔ (ف۔ا۔مث) (۱) زبانی جھگڑا ۔ تکرار (۲) دشمنی ۔ مخالفت ۔

چخ چخ ۔ (۱) جھک جھک ۔ لفظی تکرار (۲) لڑائی میں بٹیروں کے بولنے کی آواز ۔

چخ چخی ۔ (۱) دو لکڑیاں جن کو فقیر بجاتے ہیں (۲) دو لکڑیاں یا دو پتھر جسے سینہ زنی کے وقت ہاتھوں میں لے کر بجاتے ہیں (۳) ایک قسم کا خنجر ۔

چخاچخ ۔ (چ ۔ خا ۔ چخ) (ف۔ا۔مث) تلواروں کی جھنکار ۔ چقاچق ۔

چخوانا ۔ (چخ ۔ وا ۔ نا) (ہ۔مص) چکھنا کا متعدی ۔

چخے ۔ (چ ۔ خے) (ا۔ کلمۂ نفرت) چل دُور ہو ۔ پرے ہٹ ۔ باتیں نہ بنا ۔

چخیا ۔ (چخ ۔ یا) (ہ۔صف) تکراری ۔ حجتی ۔ جھگڑالو ۔ بکّی ۔

چ ـــ د

چُداس ۔ (چُ ۔ داس) (ہ۔ا۔مث) چُدانے کی خواہش ۔ شہوت ۔ عورت کی خواہش جماع ۔

چُدانا ۔ (چُ ۔ دا ۔ نا) (ہ۔مص) عورت کا جماع کرانا ۔

چدّر ۔ (چد ۔ در) (ا۔ا۔مث) چادر کا مخفف ۔

چدریا ۔ (چ ۔ در ۔ یا) (ا۔ا۔مث) چادر کی تصغیر ۔

چُدنا ۔ (چُد ۔ نا) (ہ۔مص) جماع ہونا ۔ زنا ہونا ۔

چُدوانا ۔ (چُد ۔ وا ۔ نا) (ہ۔مص) کسی عورت کا جماع کرانا ۔

چ ـــ ڈ

چڈا ۔ (چڈ ۔ ڈا) (ہ۔ا۔مذ) ران کے اوپر کا جوڑ ۔ ران ۔ جانگھ (۲) مسخرہ آدمی ۔

چڈا گل خیرو ۔ نقل مجلس ۔ مسخرہ ۔ ماٹھو ۔ چوتیا ۔ احمق ۔

چڈو ۔ (چڈ ۔ ڈو) (ہ۔ا۔مث) (۱) چھنال ۔ قحبہ ۔ زانیہ (۲) عورت کے بارے میں ایک گالی ۔

چڈھا ۔ (چڈ ۔ ڈھا) (ہ۔ا۔مذ) دیکھیے چڈا ۱

چڈھی ۔ (چڈ ۔ ڈھی) (ہ۔ا۔مث) پیٹھ کی سواری ۔

چڈھی توڑنا ۔ (ا۔محاورہ) پشت کی سواری لینا ۔ پشت پر چڑھنا ۔

چڈھی چڑھانا ۔ (ا۔محاورہ) پیٹھ پر لینا ۔ پیٹھ کی سواری دینا ۔

چڈھی چڑھنا ۔ (ا۔محاورہ) پشت کی سواری لینا ۔

چڈھی دینا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) پیٹھ کی سواری دینا (۲) (بازاری) اغلام کرانا ۔ لواطت کرانا ۔

چڈھی لینا ۔ (ا۔محاورہ) پیٹھ کی سواری لینا ۔

چ ـــ ر

چر ۔ (ہ۔ا۔مث) کسی چیز کے پھٹنے کی آواز ۔ چِر ۔

چرمر ۔ چلنے میں جوتے کی آواز ۔

چُر ۔ (ہ۔ا۔مث) سوکھے ہوئے پتوں کے ٹوٹنے یا مڑنے کی اچانک آواز ۔

چرمرا ۔ بھنے ہوئے چاول جن کو دبا کر چپٹا کر دیا جائے ۔

چرمر ہونا ۔ (ا۔محاورہ) سوکھی ہوئی چیز کا ٹوٹ پھوٹ کر چورا چورا ہو جانا ۔ مرجھا کر چھوٹا سا ہو جانا ۔ جھریاں پڑ جانا ۔

چرا ۔ (چ ۔ را) (ف ۔ تابع فعل) کیوں ۔ کس لیے ۔ کس طرح ۔

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ۔ (ف ۔ مثل) دانا آدمی کو ایسا کام کرنا چاہیے جس سے پچھتانا نہ پڑے ۔

چراٹا ۔ (چر ۔ را ۔ ٹا) (ہ۔ا۔مذ) کاغذ یا کپڑا پھٹنے کی آواز ۔

چراغ ۔ (چ ۔ راغ) (ف ۔ا۔مذ) (۱) وہ برتن جس میں تیل اور بتی ڈال کر روشن کریں (۲) دیا ۔ لیمپ ۔ شمع ۔ بتی (۳) بیٹا ۔ فرزند ۔ لڑکا (۴) گھوڑے کا پچھلے پاؤں پر کھڑا ہونا (۵) رہنما ۔

چراغ آسمان ۔ (ف ۔ مذ) سورج ۔ آفتاب ۔

چراغ اُف کر دینا ۔ (ا۔محاورہ) دیا بجھا دینا ۔

چراغ اکسانا ۔ (ا۔محاورہ) چراغ کی بتی اونچی کرنا ۔

چراغ بتی کا وقت ۔ (ا۔مذ) شام کا وقت ۔

چراغ بتی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دیا جلنا۔ روشنی کا سامان ہونا۔
چراغ بُجھانا۔ چراغ بڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) چراغ گُل کرنا۔ چراغ ٹھنڈا کرنا۔
چراغ بڑا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) چراغ بُجھ جانا۔
چراغ پا ہونا۔ (ا۔ مذ) (۱) گھوڑے کا الف ہونا (۲) خفا ہونا۔ ناراض ہونا۔
چراغِ تربت (گور۔ مزار)۔ (ا۔ مذ) چراغ جو قبر پر جلایا جائے۔
چراغ تلے اندھیرا۔ (ا۔ مثل) منصف حاکم کے قریب ظلم ہونا۔ عزیزوں کو فائدہ پہنچانا اور اپنوں کو محروم رکھنا۔
چراغِ تہ (داماں) دامن۔ (ا۔ مذ) (۱) چراغ کو ہوا سے یا ویسے ہی بُجھنے سے بچانے کے لیے دامن کے نیچے کر لینا (۲) محفوظ۔
چراغ ٹمٹمانا۔ (ا۔ محاورہ) چراغ کا تھوڑی روشنی دینا۔ چراغ کا بُجھنے کے قریب ہونا۔
چراغ ٹھنڈا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) چراغ بُجھانا۔
چراغ جلانا۔ (ا۔ محاورہ) چراغ روشن کرنا۔
چراغ جلے۔ (ا۔ مذ) سرِ شام۔ جھُٹ پٹے کے وقت۔
چراغِ چرخِ چہارم۔ (ف۔ مذ) آفتاب۔ حضرت عیسیٰ۔
چراغِ چشم۔ (ا۔ مذ) بیٹا۔
چراغ خاموش کرنا۔ (ا۔ محاورہ) چراغ بُجھانا۔
چراغ دان۔ (ا۔ مذ) شمع دان۔ لکڑی کا ایک پایہ جس پر چراغ رکھ کر جلایا جاتا ہے۔
چراغ (دکھانا) دِکھلانا۔ (ا۔ محاورہ) رستے میں روشنی دکھانا۔ چراغ ہمراہ لے کر جانا۔
چراغِ سحر۔ (ا۔ مذ) صبح کا تارا۔ ناپائیدار۔ زوال کے قریب۔
چراغِ سحری۔ (ا۔ مذ) (۱) چراغ جو صبح کو بُجھنے کے قریب ہو (۲) قریب مرگ۔ چند دن کا مہمان۔
چراغ سدھارنا۔ (ا۔ محاورہ) دیا بُجھ جانا۔
چراغ سے پھُول جھڑنا۔ (ا۔ محاورہ) چراغ سے جلتا ہوا تیل ٹپکنا (خوشی کا شگون لیا جاتا ہے)۔
چراغ سے چراغ جلتا ہے۔ (ا۔ مثل) ایک دوسرے سے کسبِ فیض کیا جاتا ہے۔
چراغِ عالم افروز۔ (ف۔ صف) دیا جو ساری دنیا کو روشن کرے۔ مراد سُورج۔
چراغ کا ہنسنا۔ (ا۔ محاورہ) چراغ کی لَو سے چنگاریاں نکلنا۔ چراغ سے جلتے تیل کا ٹپکنا۔
چراغ کو ہاتھ دینا۔ (ا۔ محاورہ) چراغ بجھانا۔
چراغ گُل پگڑی غائب۔ (ا۔ مثل) آنکھ بچی اور مال اُڑا لیا۔ (مذاق کے طور پر)۔
چراغ گُل کرنا۔ (ا۔ محاورہ) چراغ بُجھانا (۲) گھر تباہ کرنا۔
چراغ گُل ہونا۔ (ا۔ محاورہ) چراغ بُجھنا۔ گھر تباہ ہونا۔
چراغ لے کر ڈھونڈنا۔ بہت تلاش کرنا۔ جستجو کرنا۔
چراغ میں بتی آنکھ پہ پٹی۔ (ا۔ مثل) شام ہوتے ہی سونے کی تیاری۔
چراغ میں بتی پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) چراغ جلنا۔ شام ہونا۔

چراغ میں بتی پڑی۔ لاڈو میری سیج چڑھی۔ (ا۔ مثل) شام ہوتے ہی سونے کے لیے بے تاب ہونا۔
چراغ نبڑ جانا۔ (ا۔ محاورہ) چراغ بُجھ جانا۔
چراغا۔ (چ۔ را۔ غا) (اُر۔ ا۔ مذ) نذرانہ۔ پیسہ (آزادوں اور فقیروں کی اصطلاح)
چراغاں۔ (چَ۔ را۔ غاں) (ف۔ ا۔ مذ) بہت روشنی۔ چراغوں کا اکٹھا جلنا۔ بہت سے چراغ جلنا۔
چراغی۔ (چَ۔ را۔ غی) (ف۔ ا۔ مث) (۱) وہ نقدی جو کسی بزرگ کے مزار پر روشنی کے لیے دی جائے (۲) نذرانہ۔ بھینٹ۔ رشوت۔
چراغی چڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بھینٹ چڑھانا۔ فاتحہ دلاتے وقت کچھ نقدی چراغ کے نیچے رکھ دینا (۲) رشوت دینا۔
چراغی لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نذر لینا (۲) رشوت لینا۔
چراگاہ۔ چراگہ۔ (چَ۔ را۔ گاہ، چَ۔ را۔ گہ) (ف۔ ا۔ مث) وہ جگہ جہاں جانوروں کو چرایا جاتا ہے۔ گھاس کا میدان۔ سبزہ زار۔
چُرالینا۔ چُرانا۔ (چُ۔ را۔ لے۔ نا، چُ۔ را۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) چوری کرنا۔ اُڑا لینا (۲) موہ لینا (۳) آنکھ چُرانا۔ اغماض کرنا۔ توجہ نہ کرنا۔
چرانا۔ (چَ۔ را۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) جانوروں کو جنگل میں لے جا کر گھاس کھلانا (۲) زیرِ حکم رکھنا (۳) دھوکا دینا۔ فریب دینا۔ بے وقوف بنانا۔ (۴) کسی سے مجبوراً کام کرانا۔
چرّانا۔ (چَر۔ را۔ نا) (ہ۔ مص) زخم کا پھٹنا۔ خشک زخم کا درد کرنا۔ دوا خشک ہو جانے سے زخم کا درد کرنا۔
چِرانا۔ (چِ۔ را۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) لکڑی کٹوانا (۲) چاقو سے پھوڑے وغیرہ کو چیرا دلانا۔
چراند۔ چراہند۔ (چِ۔ راند، چِ۔ راہند) (ہ۔ ا۔ مث) چمڑے، بال یا ہڈی وغیرہ کے جلنے کی بدبُو۔
چراندہ۔ چراہندہ۔ (چِ۔ راں۔ دہ، چِ۔ راہَن۔ دَہ) (ہ۔ صف) (۱) بدبودار (۲) بدمزاج۔
چرائتا۔ (چِ۔ را۔ اے۔ تا) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کی کڑوی لکڑیاں جو مصفیٔ خون ہوتی ہیں۔
چراؤ۔ (چ۔ را۔ او) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) مویشیوں کو گھاس کھانے کے لیے بھیجنا (۲) چرانے کی اُجرت۔ چرائی۔
چِراؤ۔ (چِ۔ را۔ اُو) (ہ۔ ا۔ مذ) درز۔ شگاف۔ چیر۔
چرائی۔ (چ۔ را۔ ای) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) مویشی چرانے کے لیے جنگل بھیجنا یا لے جانا (۲) چراگاہ (۳) محصول یا مزدوری جو چرائی کے لیے دی جائے۔
چِرائی۔ (چِ۔ را۔ ای) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) لکڑی کا کٹنا (۲) لکڑی کٹوانے کی مزدوری۔
چرب۔ (ف۔ صف) (۱) فربہ۔ موٹا۔ لحیم شحیم۔ جسیم۔ جس کے جسم میں بہت چربی ہو (۲) چکنا۔ مُرغن (۳) غالب۔ زیادہ۔ تیز۔
چرب دست۔ (ف۔ صف) (۱) چالاک۔ ہوشیار (۲) دست کار۔

کاری گر (۳) چور۔ گٹھ کترا۔

چَرب زُبان۔ (ف۔صف) (۱) چکنی چپڑی باتیں کرنے والا۔ تیز زبان۔ (۲) شیریں زبان (۳) خوشامدی۔

چَرب زبانی۔ (ف۔ا۔مث) چاپلوسی۔ خوشامد۔ شیریں کلامی۔

چَرب غذا۔ (ف۔صف) وہ غذا جس میں چربی یا گھی زیادہ ہو۔

چَرب کرنا۔ (مص۔مرکب) گھی یا تیل لگانا۔ گھی میں بھوننا۔ نرم کرنا۔ چکنا کرنا۔ چکنانا۔

چَرب گوشت۔ (ا۔صف) جس گوشت پر چربی زیادہ ہو۔

چرب (ہوجانا) ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہوشیار ہوجانا (۲) بھُن جانا۔ تیز ہوجانا۔

چربانا۔ (چر۔با۔نا) (ہ۔مص) چرب کرنا۔

چربانک۔ چرباک۔ (چر۔بانک۔چرَ۔باک) (ہ۔صف) چالاک۔ عیار۔ ہوشیار۔ گستاخ۔ زبان دراز۔

چربانک دیدہ۔ نڈر عورت۔ شوخ چشم۔ ہوشیار۔ دیدہ دلیر۔

چربنا۔ (چرب۔نا) (اُر۔مص) (۱) بھن جانا (۲) تیز ہوجانا (۳) چالاک ہونا۔ ہوشیار ہونا۔ مدِمقابل ہونا۔ کاری گر ہونا (۴) جیت لینا۔ غلبہ پالینا۔

چَربہ۔ (چرَ۔بہَ) (ف۔ا۔مذ) (۱) روغنی کاغذ۔ موم جامہ (۲) خاکہ۔ کاغذ یا پوست آہو کو چرب کرکے کسی نقش یا تصویر پر رکھ کر اس کی ہو بہو نقل اُتارنا۔

چربہ اُتارنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) خاکہ اُتارنا۔ ہو بہو نقل کرنا یا اُتارنا۔ (۲) انداز اُڑانا۔ ڈھنگ سیکھنا۔

چربی۔ (چرَ۔بی) (ف۔ا۔مث) (۱) وہ سفید چکنا مادہ جو بدن میں گوشت پر جم جاتا ہے (۲) چکنائی۔ روغن۔

چربی اُتارنا۔ (ا۔محاورہ) گوشت سے چربی علیحدہ کرنا۔

چربی اُترنا۔ (ا۔محاورہ) دُبلا ہو جانا۔

چربی چھائی آنکھن میں تو ناچن لاگی آنگن میں۔ (ا۔مثل) پیٹ بھر گیا تو کمینہ پن پر اُتر آئی۔

چربی کی باتیں۔ (ا۔مث) چکنی چپڑی باتیں کرنا۔

چربیانا۔ (چرَ۔بِ۔یا۔نا) (اُر۔مص) فربہ ہونا۔ موٹا ہونا۔

چرپرا۔ (چرَ۔پَ۔را) (ہ۔صف) تیز۔ تند۔ گرم۔ مصالحہ دار۔ مرچوں والا۔ چٹ پٹا۔

چرپرانا۔ (چرَ۔پَ۔را۔نا) (ہ۔مص) تیزی کرنا۔ مرچیں لگنا۔

چرپراہَٹ۔ (چرَ۔پَ۔را۔ہَٹ) (ہ۔ا۔مث) (۱) تندی۔ تیزی مرچوں کا لگنا (۲) سوزش۔ جلن۔

چرپُوز۔ (چرَ۔پُوز) (ف۔صف) کمینہ۔ رذیل۔ سفلہ۔ لچر۔ بے ہودہ۔

چرتر۔ چلتّر۔ (چَ۔رِت۔ترَ، چَ۔لِت۔ترَ) (س۔ا۔مذ) چھل۔ چال بازی۔ عورتوں کا مکر یا فریب۔

چُرُٹ۔ (انگ۔ا۔مذ) سگار۔

چرجانا۔ (چرَ۔جا۔نا) (اُر۔مص) (۱) کھانا (۲) رگ رگ میں سرایت کر جانا۔

چرچ۔ (Church) (انگ۔ا۔مذ) گرجا۔ کلیسا۔ عیسائیوں کی عبادت گاہ۔

چرچ آف انگلینڈ۔ برطانیہ کا کلیسا جو پوپ کے اقتدار کا منکر ہے۔

چرچا۔ (چرَ۔چا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) تذکرہ۔ شہرت (۲) گفتگو۔ صلاح۔ مشورہ (۳) بحث مباحثہ۔

چرچا پھیلنا۔ (ا۔محاورہ) کسی بات کا مشہور ہونا۔

چرچا کرنا۔ (مص۔مرکب) ذکر کرنا۔

چرچا ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) افواہ اُڑانا۔ شہرت ہونا (۲) برائی کے ساتھ ذکر ہونا (۳) کسی علمی کام کی طرف توجہ ہونا۔

چرچے میں رہنا۔ مشغول رہنا۔ لگاتار مصروف رہنا۔ کسی کام میں لگے رہنا۔

چرچبینا۔ (چرَ۔چَ۔بی۔نا) (ہ۔ا۔مذ) بھُنا ہوا غلہ جس کو مزدور کھاتے ہیں۔

چرچٹا۔ (چرَ۔چٹ۔ٹا) (ہ۔ا۔مذ) ایک گھاس جس میں جو کی طرح بالیں لگتی ہیں اور غربا کی غذا بنتی ہے اس کی بالیں اکثر چمٹ جاتی ہیں۔

چرچَر۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) لکڑی ٹوٹنے کی آواز (۲) نئی جوتی کی آواز (۳) بک بک۔ بکواس۔ گپ۔ گپ شپ۔

چرچر۔ (ہ۔ا۔مث) تیتر کی آواز۔

چرچَرا۔ (چرَ۔چَ۔را) (ہ۔صف) (۱) بہت باتیں کرنے والا۔ گپی (۲) تیز۔

چرچَرانا۔ (چرَ۔چَ۔را۔نا) (ہ۔مص) (۱) لکڑی کا ٹوٹنا۔ چٹکنا (۲) ٹپکنا۔ جلن کرنا۔ سوزش کرنا۔

چرچراہَٹ۔ (چرَ۔چَ۔را۔ہَٹ) (ہ۔ا۔مث) چرچرانے کا فعل۔ آواز۔

چرچنا۔ (چَ۔رَچ۔نا) (ہ۔مص) (۱) بدن پر خوشبو یا اُبٹنا ملنا (۲) پُوجا کرنا۔

چرچنا۔ (چرَچ۔نا) (ہ۔مص) (۱) سمجھنا سوچنا۔ خیال کرنا۔ دھیان کرنا۔ (۲) احتیاط سے پڑھنا۔

چرخ۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) کنوئیں یا پن چکی کا پہیا (۲) کمہار کا چاک (۳) خراد (۴) آسمان (۵) گردش۔ چکر (۶) گردش کرنے والی چیز (۷) وہ آلہ جس پر ظروف کو چڑھا کر صاف کرتے ہیں (۸) وہ لکڑی جس پر اُونی کپڑے کو چڑھاتے ہیں (۹) ایک سفید رنگ کا باز (۱۰) لگڑ بگڑ (۱۱) کھنچی ہوئی کمان۔

چرخ انداز۔ (ف۔صف) تیر کمان چلانے والا۔

چرخ بے پیر۔ (ف۔ا۔مذ) اپنی بدنصیبی کا باعث آسمان کو خیال کرتے ہیں اس لیے بے پیر کا لفظ تحقیراً اضافہ ہے۔

چرخ پوجا۔ (۱) جب سُورج بُرج حمل میں داخل ہوتا ہے تو نیچی ذات کے ہندو گناہوں کی معافی کے لیے ایک رسم ادا کرتے ہیں (۲) ایک تماشا۔

چرخ پیر۔ آسمان۔ فلک۔ بوڑھا آسمان۔

چرخ چڑھانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سان چڑھانا۔ سان پر رکھنا (۲) دھات کے برتن کو خراد چڑھانا۔

چرخ چڑھنا۔ (ا۔محاورہ) خراد چڑھنا۔

چرخ چلنا۔ (ا۔محاورہ) کنواں چلنا۔ کنوئیں سے پانی نکلنا۔

چرخ چوں۔ چرخ چون۔ (ا۔صوت) پہیے کی آواز۔ آہستہ آواز۔ دھیمی آواز۔

چرخ خیاطی۔ سینے کی مشین۔

چرخ دوّار۔ پھرنے والا آسمان۔

چرخِ دولابی۔ (ف ۔ مذ) آسمان۔
چرخِ زرّیں۔ (ا۔ مذ) چوتھا آسمان جہاں روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ کا قیام ہے اور جس پر سورج ہے۔
چرخ زن۔ (ا۔صف) (۱) گھومنے والا (۲) وہ آدمی جو چرخ چلائے۔
چرخ سے مہتاب توڑ لانا۔ (ا۔ محاورہ) نہایت چالاکی سے کام کرنا۔
چرخِ فلک۔ (ا۔ مذ) عرش۔
چرخِ کبود۔ (ف۔ مذ) نیلا آسمان۔
چرخ کھانا۔ (۱) چکّر کھانا۔ گردش کرنا۔ پھرنا (۲) دھات کا پگھل جانا۔ تاؤ کھانا (۳) پارے کی طرح قطرے بنانا (۴) آگ میں سونے چاندی کو ڈال کر امتحان کرنا۔
چرخ مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چکّر کھانا۔ پھرنا (۲) حرکت کرنا (۳) ناچنا۔
چرخ میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) پھرنا۔ گردش کرنا۔
چرخ ہنڈولا۔ ایک آلہ جس پر بچوں کو بٹھا کر چکّر دیتے ہیں۔
چرخاب۔ (چَر۔ خاب) (ف۔ ا۔ مث) ایک قسم کی پن چکّی جس سے بجلی پیدا کی جاتی ہے۔ ٹربائن۔ (Turbine)
چرخل۔ (چَر۔ خل) (ہ۔ صف) بُوڑھا۔ کھوسٹ۔
چرخہ۔ (چَر۔ خَہ) (ف۔ ا۔ مذ و صف) (۱) سُوت کاتنے کا آلہ چکّر کھانے والا آلہ (۲) ایک قسم کا ناچ (۳) پُرانی چیز (۴) کمزور۔ دُبلا۔ لاغر۔ بوڑھا۔ بوڑھی۔
چرخہ پُونی۔ (۱) چرخہ اور اس کے کاتنے کا سامان (۲) عورت کا ہُنر۔
چرخہ پونی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) چرخہ کات کر گزارا کرنا۔ چرخہ کاتنا۔
چرخہ سا پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت پھرنا۔ آوارہ پھرنا۔
چرخہ کاتنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چرخے پر تاگا بنانا (۲) چرخہ چلانے کا کام کرنا۔
چرخہ ہو جانا۔ ضعیف اور فرتوت ہو جانا۔ پیر و نحیف ہو جانا۔
چرخے کی مال (ماہل) (۱) ڈورا جو چرخے پر چلتا ہے (۲) در بدر پھرنے والا۔ خستہ حال (۳) دُبلا۔ کمزور۔ لاغر۔
چرخی۔ (چَر۔ خی) (ف۔ ا۔ مث) (۱) روئی کو بنولوں سے صاف کرنے کا آلہ۔ چکّر کھانے والی چیز (۲) ایک قسم کی آتش بازی (۳) چاک۔ پانی کھینچنے کا پہیّا (۴) پھرتی (۵) ڈور یا بادلہ بٹنے کا اوزار (۶) ایک چھوٹا پرندہ۔
چرز۔ (ف۔ ا۔ مذ) ایک صحرائی پرندہ۔
چرَس۔ (ع۔ رَس) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) چمڑے کا بڑا ڈول (۲) ایک نشہ جو بھنگ کے پتوں اور افیون سے تیار کیا جاتا ہے اسے تباکو کی طرح پیتے ہیں۔
چرُس۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) شکن۔ بٹ۔ جھُرّی۔ سلوٹ (۲) رشک۔
چرسا۔ (چَر۔ سا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) بیل یا بھینسے کا چمڑا (۲) موٹا چمڑا۔ ادھوڑی۔
چرسا بھر زمین۔ (ا۔ مث) تھوڑی سی زمین۔ اتنی زمین جس پر بیل کا چمڑا آ سکے۔
چرسی۔ (چَر۔ سی) (ہ۔ ا۔ مذ) چرس کا نشہ کرنے والا۔
چرسی یار کس کے دم لگایا کھسکے۔ (ا۔ مثل) مطلب حاصل ہوا اور آنکھ پھیر لی۔

چرسیا۔ (ع۔ رَس۔ یا) (ہ۔ صف) چرس پینے والا۔
چرغ۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) لگڑ بگڑ (لگڑ بھگا) یا تیندوا (۲) شکرے یا باز کی مانند ایک شکاری پرندہ۔
چُرغم چُرغم کرنا۔ (چُر۔ غم۔ چُر۔ غم۔ کرَ۔ نا) (اُر۔ مص) کھُسر پھُسر کرنا۔ بک بک کرنا۔ چخ چخ کرنا۔
چرغہ۔ (چَر۔ غَہ) (اُر۔ ا۔ مذ) کوئلے پر سینکا ہوا مُرغِ مسلّم۔
چرغیں۔ چرغینہ۔ (چَر۔ غین۔ چَر۔ غی۔ نَہ) (ف۔ صف) (۱) کمینہ۔ سفلہ۔ رذیل۔ ہیچ (۲) بھینگا (۳) بدمعاش۔ بدچلن۔
چرک۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) پاخانہ۔ گوہ۔ غلاظت (۲) پیپ (۳) زنگ۔
چرک آلود۔ (ف۔ صف) غلاظت سے بھرا ہوا۔
چرک دھانس میں رہنا۔ (ا۔ محاورہ) ہمیشہ کسی نہ کسی مرض میں مبتلا رہنا۔
چرکا۔ (چَر۔ کا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) ہلکا سا زخم (۲) نقصان (۳) گرم لوہے سے داغ دینا۔
چرکا (دینا) لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زخم لگانا ہلکا سا (۲) داغ دینا (۳) نقصان پہنچانا (۴) دھوکا دینا۔ جُل دینا۔
چرکا کھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زخم کھانا (۲) نقصان اُٹھانا۔
چرکٹا۔ (چَر۔ کَ۔ ٹا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) چارہ کاٹنے والا۔ ہاتھی کا چارہ لانے والا۔ ہاتھی کا گھسیارہ۔ فیلبانوں کا پیش خدمت (۲) کمینہ۔ رذیل۔
چِرکنا۔ (ع۔ رَک۔ نا) (فارسی سے ہند۔ مص) تھوڑا سا ہگنا۔
چُرکنا۔ (حُ۔ رَک۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) چہچہانا۔ پرندوں کا بولنا۔ باتیں کرنا۔ (۲) انسان کے بولنے کے لیے حقارتاً کہتے ہیں۔ گپ شپ ہانکنا۔
چرکین۔ (چِر۔ کین) (ف۔ صف) میلا۔ گندہ۔ غلیظ۔
چرم۔ (ف۔ ا۔ مذ) چمڑہ۔ کھال۔ پوست۔ ادھوڑی۔
چرمرانا۔ (چِر۔ م۔ را۔ نا) (ہ۔ مص) جلن ہونا۔ ٹیس مارنا۔ تپکنا۔
چرمراہٹ۔ (چِر۔ م۔ را۔ ہَٹ) (ہ۔ ا۔ مث) جلن۔ سوزش۔ تپک۔
چرمی۔ (چَر۔ می) (ف۔ صف) (۱) چمڑے کا (۲) چمڑے کا بنا ہوا۔
چرمینہ۔ (چَر۔ می۔ نَہ) (ف۔ صف) کھال کا بنا ہوا۔ چرمی۔
چرن۔ (س۔ ا۔ مذ) (۱) پاؤں۔ قدم (۲) پاپوش (۳) ستون۔ تھم (۴) فرقہ۔ (۵) چلن۔ طریقہ۔ عمل۔
چرن بردار۔ (ہ۔ ف۔ صف) (۱) امیروں کی جُوتیاں اُٹھانے والا (۲) نیازمند۔
چرن سیوا۔ (ہ۔ صف) خدمت۔ ملازمت۔
چرن سیوک۔ (ہ۔ مذ) خدمت گزار۔
چرن لینا۔ (ہ۔ محاورہ) (۱) پاؤں چھونا (۲) پاؤں پڑنا۔
چرنوں سے لگنا۔ (ا۔ محاورہ) خدمت میں رہنا۔ حفاظت میں رہنا۔
چرنوں میں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) خدمت میں رہنا۔
چرنا۔ (چَر۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) جانوروں کا گھاس کھانا۔ چُگنا۔ پرورش کرنا (۲) اُونچا پاجامہ جو نوکروں یا ملازموں کو پہناتے ہیں۔ گھٹنا۔
چرنا۔ (چِر۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) دو ٹکڑے ہو جانا (۲) کپڑے پھٹ جانا۔
چُرُنا۔ (چُر۔ نا) (ہ۔ مص) چوری ہونا۔
چرند۔ چرندہ۔ (ع۔ رَند، چَ۔ رَن۔ دَہ) (ف۔ ا۔ مذ) چرنے والا جانور۔

مویشی۔ چوپایہ۔ بفتح دوم نیز بکسر دوم۔
چرندم۔ خُورندم ۔ (چَ۔ رَن۔ دَم ۔ خُ۔ رَن۔ دَم) (اُر۔ا۔ مذ) کھانے پینے کا مشغلہ۔
چرندم خُورندم کرجانا ۔ (ا۔ محاورہ) کھا جانا۔ خُورد بُرد کرنا۔
چرنی ۔ (چَرَ۔ نی) (ہ۔ا۔ مث) وہ برتن جس میں جانوروں کو چارہ دیا جاتا ہے۔
چُرنے ۔ (چُرَ۔ نے) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) بچوں کے معدے میں جو کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔
چُرنے لگنا ۔ (۱) مقعد میں کیڑوں کا رینگنا جس سے بچوں کو تکلیف ہوتی ہے (۲) بُرا لگنا۔ ناگوار گزرنا۔
چروا ۔ (چَرَ۔ وا) (ہ۔ا۔ مذ) بڑی ہنڈیا۔ دیگچہ۔ دیگ۔
چَروانا ۔ (چَرَ۔ وا۔ نا) مویشیوں کو چرائی پر بھیجنا۔
چِروانا ۔ (چِر۔ وا۔ نا) (ہ۔مص) لکڑیاں دو ٹکڑے کروانا۔
چُروانا ۔ (چُرَ۔ وا۔ نا) (ہ۔مص) چوری کرانا۔
چرواہا ۔ (چَرَ۔ وا۔ ہا) (ہ۔ا۔ مذ) مویشی چرانے والا۔
چرواہی ۔ (چَرَ۔ وا۔ ہی) (ہ۔ا۔ مث) چرواہا کی تانیث۔
چَروائی ۔ (چَر۔ وا۔ ای) (ہ۔ا۔ مث) مویشی چَرانے کی اُجرت۔
چِروائی ۔ (چِر۔ وا۔ ای) (ہ۔ا۔ مث) لکڑی چِرانے کی مزدوری۔
چِرونجی ۔ (چِر۔ رَوں۔ جی) (ہ۔ا۔ مث) (۱) ایک درخت اور اس کا پھل۔
چَرہی ۔ (چَرَ۔ ہی) (ہ۔ا۔ مث) بڑا برتن جس میں چوپاؤں کو کھلاتے پلاتے ہیں۔
چَری ۔ (ہ۔ا۔ مث) (۱) باجرا۔ مکی۔ جوار کے ہرے پودے جو جانوروں کو کتر کر کھلائے جاتے ہیں (۲) جانوروں کا گھاس کھلانا (۳) انسان کا بے وقت کھانا۔
چیری ۔ (Cherry) (انگ۔ا۔ مث) آلو بالو۔ شاہ دانہ۔

چ ــــ ڑ

چَڑ ۔ (ہ۔ا۔ مث) پھٹنے یا چرنے کی آواز۔
چِڑ۔ چِڑھ ۔ (ہ۔ا۔ مث) ناگوار بات یا کوئی ایسی چیز جس کا سننا دیکھنا بہت ناگوار ہو۔
چِڑ (چِڑھ) نکالنا ۔ (ا۔ محاورہ) چھیڑ نکالنا۔ غصّہ دلانا۔
چُڑ ۔ (ہ۔ا۔ مث) فَرج۔ عورت کی شرم گاہ۔
چِڑا ۔ (چِ۔ ڑا) (ہ۔ا۔ مذ) ایک چھوٹا سا پرندہ۔ چڑیا کا مذکر۔
چِڑانا ۔ (چِ۔ ڑا۔ نا) (ہ۔مص) دِق کرنا۔ غصّہ دلانا۔
چَڑ بَڑ ۔ (چَڑَ۔ بَڑ) (ہ۔ا۔ مث) بڑ بڑ۔ بکواس۔
چڑ بڑ چڑ بڑ کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) بڑبڑانا۔ بک بک کرنا۔
چڑ چڑ ۔ (چِڑ۔ چِڑ) (ہ۔ا۔ مث) (۱) چٹخنے کی آواز (۲) بک بک۔
چِڑچِڑا ۔ (چِڑ۔ چِ۔ ڑا) (ہ۔صف) تنگ مزاج۔ زود رنج۔ بدخو۔ وہ آدمی جس کا مزاج بیماری یا مفلسی وغیرہ سے بگڑا ہُوا ہو۔
چڑچڑاپن ۔ چڑچڑاہٹ۔ بدخوئی۔ بدمزاجی۔
چِڑچِڑاہٹ ۔ (چِڑ۔ چِ۔ ڑا۔ ہَٹ) (ہ۔ا۔ مث) غصیلاپن۔ بدمزاجی۔
چِڑنا ۔ (چِڑ۔ نا) (ہ۔مص) خفا ہونا۔ طیش میں آنا۔
چِڑوے ۔ (چِڑ۔ وے) (ہ۔ا۔ مذ) گیلے کیے ہوئے چاولوں کو بھُون کر بنایا ہوا چبینا عام طور پر ریوڑیوں کے ساتھ کھاتے ہیں۔
چڑھ ۔ (ہ۔ا۔ مث) (۱) اُونچائی۔ بلندی (۲) حملہ۔
چڑھ آنا ۔ (ا۔ محاورہ) چڑھائی کرنا۔ حملہ کرنا۔
چڑھ بیٹھنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سوار ہو جانا (۲) قابو پانا۔
چڑھ جا بیٹا سُولی، رام بھلی کرے گا ۔ (ا۔ مثل) جو دوسروں کو غلط راستے چلائے اس کے متعلق کہتے ہیں۔
چڑھ جانا ۔ (۱) حملہ کرنا (۲) زنا کرنا۔ جماع کرنا (۳) رُعب دینا۔
چڑھ چڑھ کے بولنا ۔ (ا۔ محاورہ) اُونچے بولنا۔ زور سے بولنا۔
چڑھ دوڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) فوراً جانا (۲) حملہ کرنا۔
چڑھ مارگولر پکتے ۔ پورا قابو ہے۔ مطلب حاصل ہے۔
چڑھا جانا ۔ (چَ۔ ڑھا۔ جا۔ نا) (ہ۔مص) سب پی جانا۔
چڑھا دینا ۔ (چَ۔ ڑھا۔ دے۔ نا) (ہ۔مص) (۱) مغرور کر دینا۔ عزّت دینا (۲) لگا دینا (۳) گراں کرنا (۴) سوار کر دینا۔
چڑھا لانا ۔ (چَ۔ ڑھا۔ لا۔ نا) (ہ۔مص) فوج لے کر یا بہت سے آدمی لے کر آنا۔
چڑھا لینا ۔ (چَ۔ ڑھا۔ لے۔ نا) (ہ۔مص) سارا پی لینا۔
چڑھانا ۔ (چَ۔ ڑھا۔ نا) (ہ۔مص) (۱) نیچے سے اُوپر لے جانا (۲) تعریف میں مبالغہ کرنا (۳) پی جانا (۴) گستاخ کرنا (۵) سوار کرنا (۶) کسی بزرگ کے مزار پر رکھنا (۷) لگانا۔ جوڑنا۔
چڑھاوا ۔ (چَ۔ ڑھا۔ وا) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) نذر۔ نیاز۔ بھینٹ (۲) بری کا زیور کپڑا۔
چڑھاوے بڑھاوے دینا ۔ (ا۔ محاورہ) بہت تعریف کرنا۔
چڑھا ہُوا ہونا ۔ (ہ۔مص) (۱) اُونچا ہونا۔ عشق ہونا۔ عادی ہونا۔ مہنگا ہونا۔ (۲) دریا میں پانی کا زیادہ ہونا (۳) آسیب ہونا۔
چڑھاؤ ۔ (چَ۔ ڑھا۔ اُو) (ہ۔صف) (۱) چڑھنے کے قابل (۲) کشتی کا کرایہ لینے والا۔
چڑھاؤ ۔ (چَ۔ ڑھا۔ او) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) چڑھائی (۲) قیمت کی زیادتی (۳) بڑھاؤ (۴) عروج (۵) طغیانی (۶) پیشگی (۷) دریا کے اُوپر کی طرف (۸) حملہ۔ دھاوا۔
چڑھاؤ اُتار ۔ (۱) مدوجزر (۲) ترقی و تنزل (۳) زیروبم۔
چڑھائی ۔ (چَ۔ ڑھا۔ ای) (ہ۔ا۔ مث) (۱) بلندی (۲) حملہ۔ دھاوا (۳) روانگی۔
چڑھتا ۔ (چڑھ۔ تا) (ہ۔صف) بڑھتا ہُوا۔ ترقی کرتا ہُوا۔ جوش پر آتا ہوا۔
چڑھتا بھاؤ ۔ (ا۔ مذ) قیمت کی زیادتی۔ گرانی۔
چڑھتا پٹا ۔ (ا۔ مذ) جس زمین کا لگان بڑھتا جائے۔

چڑھتا جوبن۔ (ا۔ مذ) بڑھتا ہوا حسن۔
چڑھتا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ترقی کرنا۔ بہتر ہونا۔ اعلیٰ ہونا۔
چڑھتے اُترتے۔ ملتے جُلتے۔ کسی قدر۔ کم و بیش۔ تھوڑے فرق سے۔
چڑھتے چاند۔ (ا۔ مذ) (۱) مہینے کا شروع (۲) اگلے مہینے کے شروع میں۔
چڑھتی۔ (چڑھ۔ تی) (ہ۔ صف) چڑھنا کی تانیث (۱) زیادتی (۲) برتری (۳) فائدہ۔
چڑھتی جوانی۔ جوانی کی ابتدا۔
چڑھتی کلا جاگتی جوت۔ (دُعا) چاند کی طرح چمکو اور روشن رہو۔
چڑھنا۔ (چڑھ۔ نا) (ہ۔ مص) نیچے سے اُوپر جانا (۲) سوار ہونا (۳) موزوں ہونا (۴) بڑھنا (۵) حملہ کرنا۔ دھاوا کرنا (۶) ابھرنا (۷) ترقی کرنا (۸) گراں ہونا (۹) اُڑنا (۱۰) طغیانی ہونا (۱۱) بہتر ہونا (۱۲) بخار ہونا (۱۳) ڈھول وغیرہ کَس جانا (۱۴) ہڈی کا جگہ پر آنا۔ (۱۵) سانس پھُولنا (۱۶) مہارت ہونا (۱۷) نشہ ہونا (۱۸) قرض بڑھنا (۱۹) سُورج کا طلوع ہونا (۲۰) پھانس لگنا۔
چڑھوال۔ (چڑھ۔ وال) (ہ۔ صف) کھڑی جوتی۔ مردانہ جُوتی۔ کھڑی ایڑی کی جوتی۔
چڑھی۔ (چَ۔ڑھی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) بڑھی ہوئی (۲) بھری ہوئی۔ (۳) کسی ہوئی۔
چڑھی بارگاہ۔ (ا۔ مث) بلند مرتبہ۔ عروج۔ انتہائی ترقی۔
چڑھی کھانا۔ (ا۔ محاورہ) کبوتر کا دوسرے کے کبوتروں میں بار بار جانا۔
چڑھی گنگا اُترنا۔ (ا۔ محاورہ) بڑا کام کرنا۔
چڑھی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نشہ ہونا (۲) غرور کا نشہ ہونا۔
چڑھیت۔ (چَ۔ ڑھیت) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) چڑھنے والا (۲) اچھا سوار۔ (۳) وہ سوار جو گھوڑے کا مالک نہ ہو۔
چڑھیتا۔ (چَ۔ ڑھے۔ تا) (ہ۔ ا۔ مذ) وہ شخص جو دوسرے کے گھوڑے پر نوکر ہو۔ بارگیر۔
چڑی۔ (چَ۔ ڑی) (ہ۔ ا۔ مث) لات۔ اڑنگا۔
چڑی دینا۔ چڑی مارنا۔ (مص۔ مرکب) لات مارنا۔ اڑنگا دینا۔ اُچھل کر لات مارنا۔
چڑی۔ (چِ۔ ڑی) (ہ۔ ا۔ مث) چڑیا۔
چڑی مار۔ (ا۔ مذ) صیاد۔ پرندے پکڑنے والا۔
چڑی مار ٹولہ بھانت بھانت کا پنچھی بولا۔ (ا۔ مثل) اس مجلس کے متعلق کہتے ہیں جہاں ہر ایک کی رائے مختلف ہو۔
چڑی مار ہمیشہ بھُوکے ننگے رہتے ہیں۔ (ا۔ مثل) ظالم کبھی سر سبز نہیں رہتے۔
چڑی مار ٹولا۔ (ا۔ مذ) پرندوں کی منڈی۔
چڑیا۔ (چڑ۔ یا) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) چڑے کی مادہ۔ پرندہ (۲) چو بغلا (۳) ازار بند ڈالنے کی جگہ (۴) انگیا کی کٹوریوں کے درمیان کی سلائی۔ (۵) بیڈمنٹن کے کھیلنے کی چیز جو پروں کی بنی ہوئی ہوتی ہے۔
چڑیا خانہ۔ (ا۔ مذ) جہاں پرندے رکھے جاتے ہیں۔
چڑیا کا دُودھ۔ (ا۔ مثل) ناممکن بات۔ عنقا چیز۔
چڑیا کے چھنالے میں پکڑے جانا۔ (ا۔ محاورہ) مفت میں بدنام ہونا۔
چڑیا گھر۔ (ا۔ مذ) جہاں قسم قسم کے جانور ہوں۔
چڑیا نوچن۔ (ا۔ مذ) بوٹیاں توڑنا۔ عذاب۔ تکلیف۔
چُڑیل۔ (چُ۔ڑَیل) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق اس عورت کی روح جو حمل یا نجس حالت میں مرجائے (۲) بھتنی۔ ڈائن (۳) لڑاکا عورت (۴) گندی عورت (۵) بدصورت عورت۔

چ — س

چُسانا۔ (چُ۔ سا۔ نا) (ہ۔ مص) دُودھ پلانا۔ کسی چیز کا رَس زبان یا ہونٹوں سے کھچوانا۔
چسپاں۔ (چَس۔ پاں) (ف۔ صف) (۱) چپکا ہوا (۲) موزوں۔ ٹھیک۔
چسپاں کرنا۔ لگانا۔ چپکانا۔ موزوں کرنا۔
چسپیدگی۔ (چَس۔ پید۔ گی) (ف۔ ا۔ مث) (۱) چپکنا (۲) محبت۔
چسپیدہ۔ (چَس۔ پی۔ دَہ) (ف۔ صف) چپکا ہوا۔ چمٹا ہوا۔ جمع، چسپیدگان۔
چُست۔ (ف۔ صف) (۱) پھُرتیلا۔ چالاک۔ تیز۔ ہوشیار (۲) تنگ (۳) موزوں (۴) مضبوط۔ محکم۔
چُست و چالاک۔ دیکھیے چُست۔ تندرست اور ہوشیار۔
چُستہ۔ (چُس۔ تہ) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) جما ہوا دودھ۔ شیر دان (۲) بڑی آنت کا آخری تیسرا حصہ۔
چُستی۔ (چُس۔ تی) (ف۔ ا۔ مث) (۱) پھُرتی۔ چالاکی (۲) دلیری۔ جرأت۔
چسٹر۔ (Chester) (چِس۔ ٹر) (انگ۔ ا۔ مذ) بڑا کوٹ جو سردیوں میں استعمال کرتے ہیں۔
چس جانا۔ (چِس۔ جا۔ نا) (ہ۔ مص) کپڑے کا تنگ ہو کر مسک جانا (۲) انگیا کا پھٹ جانا۔
چُس جانا۔ (چُس۔ جا۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) نچُڑ جانا (۲) دُبلا ہونا۔ رَس نکل جانا۔
چسک۔ (چَ۔ سَک) (ہ۔ ا۔ مث) ہلکا درد۔ ٹیس (۲) گوٹا کناری کی باریک تحریر جو گوٹ کے نیچے ٹانکتے ہیں۔
چسکا۔ (چَس۔ کا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) زبان کا مزہ۔ چاٹ۔ چٹورپن (۲) خواہش شوق (۳) عادت۔ لت۔
چسکنا۔ (چَ۔ سَک۔ نا) (ہ۔ مص) میٹھا میٹھا درد ہونا۔
چُسکی۔ (چُس۔ کی) (ہ۔ ا۔ مث) گھونٹ۔ جُرعہ۔ کش (۲) گھُلی ہوئی افیون کا گھونٹ۔ جو خلاف وقت پیا جائے۔
چُسکی لگانا۔ (مص۔ مرکب) سُڑک جانا۔ افیون پینا۔
چُسنا۔ (چُس۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) چُوسا جانا (۲) طاقت ضائع ہونا (۳) (ا۔ مذ) بچوں کا چُوسنے کا کھلونا۔
چُسنی۔ (چُس۔ نی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) چُوسنی۔ بچوں کے چوسنے کا کھلونا۔ دُودھ پلانے کی بوتل۔
چُسوانا۔ (چُس۔ وا۔ نا) (ہ۔ مص) چُسانا۔

چ ـــ ش

چشتی ۔ (چِش ۔ تی) (ف ۔ صف) (۱) چشت کا باشندہ (۲) صوفیا کا ایک مشہور سلسلہ جو خواجہ معین الدین چشتی سے چلتا ہے۔

چشک ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) زیادتی (۲) خاصے سے بچا ہوا کھانا۔

چشم ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) آنکھ ۔ دیدہ ۔ نین ۔ نیتر ۔ عین (۲) آس ۔ اُمید ۔ جمع ۔ چشمان ۔ چشمہا۔

چشم آشنا ۔ (ف ۔ صف) شناسا ۔ واقف۔

چشمِ بد ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) بُری نظر ۔ لگ جانے والی نظر۔

چشم بد دُور ۔ (ف ۔ ا ۔ مث ۔ دعا) نظر بد دُور ہو ۔ نظر نہ لگے۔

چشم براہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) منتظر ۔ نگراں۔

چشم بُلبل ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کا کپڑا۔

چشم بندک ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) آنکھ مچولی۔

چشم بوسی ۔ آنکھوں کو بوسہ دینا ۔ دیدہ بوسی۔

چشمِ بے آب ۔ (ف ۔ صف) بے حیا۔

چشمِ بیمار ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) آنکھ جو بند ہوکر دیکھتی ہو (شرم یا ناز سے) خوبصورت اور مست آنکھ کو اس سے تشبیہہ دی جاتی ہے (۲) نشیلی آنکھ ۔ خمار آلود آنکھ۔

چشمِ بینا ۔ (ف ۔ صف) ہوشیار ۔ تیز فہم ۔ تیز نظر۔

چشمِ پُرآب یا چشمِ پُرنم ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) روتی ہوئی آنکھ ۔ آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھ۔

چشم پوشی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) دیکھ کر ٹال جانا ۔ درگزر کرنا۔

چشمِ تر ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) رونے والی آنکھ۔

چشمِ خوں آلود ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) قہر بھری آنکھ ۔ سُرخ آنکھ۔

چشم داشت ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) اُمید ۔ آس ۔ توقع۔

چشم دید ۔ (ف ۔ صف) آنکھوں دیکھا۔

چشم زخم ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) آنکھ کا دُکھنا (۲) بُری نظر کا دُکھ یا نقصان۔

چشم زدن ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) پلک جھپکتے ۔ فوراً ۔ لمحہ بھر میں۔

چشم زدن میں ۔ بہت جلد ۔ فوراً۔

چشم ماروشن ۔ دلِ ماشاد ۔ (ف ۔ شل) بسر و چشم ۔ مین راحت ہے ۔ آنکھوں سُکھ کلیجے ٹھنڈک ۔ اظہار خوشنودی۔

چشم نمائی ۔ تنبیہہ ۔ جھڑکی ۔ سرزنش ۔ ملامت۔

چشم نیم باز ۔ چشم نیم خواب ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) ادھ کھُلی یا شرمیلی آنکھ۔

چشم و ابرو ۔ (ف ۔ مث) اشارے ۔ انداز۔

چشم و ابرو سے جان لینا ۔ (۱ ۔ محاورہ) اشارے سے پہچان لینا۔

چشم و چراغ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) عزیز ۔ بڑا پیارا۔

چشمک ۔ (چِش ۔ مک) (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) آنکھ کا اشارہ ۔ آنکھ مارنا (۲) رنجش ۔ مخالفت (۳) چھوٹی آنکھ۔

چشمک زن ۔ (ف ۔ صف) آنکھ سے اشارہ کرنے والا ۔ طعنہ دینے والا۔

چشمک زنی ۔ (ف ۔ مث) طعنہ زنی ۔ طنز کرنا۔

چشمہ ۔ (چِش ۔ مَہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) پانی کا سوتا (۲) عینک ۔ جمع ۔ چشمہ ہا۔

چشمۂ آفتاب ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) سُورج۔

چشمۂ حیواں ۔ چشمۂ خضر ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) آبِ حیات کا روایتی چشمہ۔

چشمہ زار ۔ چشمہ سار ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) جس علاقے میں چشمے بہت ہوں۔

چشمۂ سلسبیل ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) بہشت میں ایک نہر۔

چشیدہ ۔ (چَ ۔ شی ۔ دَہ) (ف ۔ صف) چکھا ہوا (۲) تجربہ کار۔

چ ـــ غ

چغا ۔ (ت ۔ ا ۔ مذ) عبا ۔ جُبّہ۔

چغتائی ۔ (چُغ ۔ تا ۔ ای) (ف ۔ صف) (۱) چغتا سے منسوب جو چنگیز خاں کا بیٹا تھا (۲) چغتا کی اولاد میں سے ۔ خاندان مُغلیہ۔

چُغد ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) اُلّو ۔ اُلّو کی ایک چھوٹی قسم۔

چُغد بول جانا ۔ (۱ ۔ محاورہ) برباد ہو جانا ۔ تباہ ہو جانا۔

چُغل ۔ (چُ ۔ غل) (ف ۔ ا ۔ مذ) پیٹھ پیچھے کسی کی بدگوئی کرنے والا ۔ لُترا ۔ برائی کرنے والا (۲) وہ کنکر جسے چلم میں تمباکو کے نیچے رکھتے ہیں۔

چُغل خور ۔ (ف ۔ صف) غیبت کرنے والا ۔ غمّاز۔

چُغل خور خدا کا چور ۔ (۱ ۔ شل) چُغل خور کی مذمت کے لیے کہا جاتا ہے۔

چُغل خوری ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) غیبت ۔ لُترا پن۔

چُغلی ۔ (چُغ ۔ لی) (ف ۔ ا ۔ مث) غیبت ۔ کسی کی بُرائی کرنا۔

چغلی کھانا ۔ (۱) غمازی کرنا ۔ غیبت کرنا ۔ بُرائی کرنا۔

چ ـــ ف

چفت ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) سُست ۔ کاہل۔

چفتہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) لکڑی کا بنا ہوا کمرہ جس کی چھت لکڑی کے ستونوں پر ہو (۲) پایہ ۔ تھونی (۳) منڈپ ۔ منڈوا (۴) جالی (۵) انگور کی ٹٹی۔

چفتی ۔ (چَف ۔ تی) (ف ۔ ا ۔ مث) وہ چپٹی لکڑی جس سے سیدھی لکیریں کھینچتے ہیں ۔ مسطر (۲) خوشامدی۔

چ ـــ ق

چِق ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) چلمن ۔ چک ۔ بانس یا سرکنڈے کی تیلیوں کا پردہ۔

چقاچاق ۔ (چِ ۔ قا ۔ چاق) (ت ۔ ا ۔ مث) تلواروں وغیرہ کے چلنے کی آواز۔

چقر ۔ (چَ ۔ قَر) (ف ۔ ا ۔ مذ) چشمہ ۔ تالاب۔

چق ماق ۔ چق مق ۔ (چَق ۔ ماق ۔ چَق ۔ مَق) (ت ۔ ا ۔ مذ و مث) ایک پتھر جس سے آگ نکلتی ہے۔

چق ماق جھاڑنا - (ا۔ محاورہ) چق ماق سے آگ نکالنا۔
چُقندر - (چُ - قن - دَر) (ف - ا - مذ) ایک ترکاری جو شلجم سے مشابہ اور نہایت سُرخ ہوتی ہے۔
چُقندر سا - (ا۔ تابع فعل) بہت سُرخ۔ موٹا تازہ۔ لال انگارہ۔
چُقندر سا بن رہا ہے - (ا۔ مقولہ) سُرخ و سفید ہو رہا ہے۔ موٹا تازہ ہو رہا ہے۔
چُقندر کاشتم زردک برآید - (ف۔ مثل) بدقسمتی کے اظہار کے طور پر کہتے ہیں۔

چ ــ ک

چک - (ہ - ا - مذ) (۱) اراضی۔ جائداد غیر منقولہ۔ کاشت۔ قطعہ۔ پٹی۔ قطعۂ زمین (۲) زمین کا جھگڑا (۳) پنجاب کی نہری آبادی میں گاؤں جہاں مربع بندی ہوتی ہو (۴) پھیر۔ جھاؤ۔
چک - (ہ - ا - مذ) گڈریا (۲) آنکھ۔
چُک - (ہ - ا - مث) کمر کا درد۔
چک برار - (ا - ف - مذ) لگان وصول کرنے والا۔
چک بست - (۱) چکوں میں تقسیم شدہ ریاست (۲) گاؤں کے کھیت (۳) چک کا مالک۔
چک بندھنا - (۱) کسی چیز کا زیادہ ہونا (۲) پھیر پڑنا۔
چک بندی - اراضی کی حد بندی۔ پیمائش کی سہولت کے لیے حدبست کے نقشے کے اندر کئی مناسب حصے کرنا۔
چک ٹکڑا - زمین کا ایک خاص حصہ۔
چک نامہ - (ا - ف - مذ) (۱) ایک دستاویز جس میں اراضی کا حدود اربعہ اور کھیتوں کی فہرست ہوتی ہے۔
چِک - (ہ - ا - مث) (۱) لچکا۔ دھچکا۔ جھٹکا (۱) چلمن (۲) کمر کا درد۔ چِک (۳) قصاب۔ چھوٹا گوشت بیچنے والا۔
چُک آنا - (ا - محاورہ) کمر میں جھٹکا آنا۔
چِک - (Cheque) (انگ - ا - مذ) درشنی ہنڈوی۔ نقدی ملنے کا پرچہ جو کسی بینک وغیرہ کے نام لکھا جائے۔
چک (دینا) کاٹنا - (ا - محاورہ) چک لکھ کر دینا۔
چُک - (ہ - ا - مث) (۱) کمر یا ریڑھ کی ہڈی میں درد ہونا (۲) کم۔
چِکا - (چِک - کا) (ہ - ا - مذ) (۱) پتھروں وغیرہ کی ناپ کے لیے گول یا چوکور (۲) جما ہوا۔ منجمد۔
چکا باندھنا - اینٹوں کا چبوترا بنانا۔
چکا چک - (ف - ا - مث) تلواروں کے متواتر پڑنے کی آواز۔ تیل یا گھی میں ڈوبا ہوا۔
چکا چاندھ (چوندھ) - (ا - مث) تیز روشنی کے باعث آنکھوں کا جھپکنا۔ خیرگی۔ آنکھ چوندھیانے کی حالت (۲) تعجب۔ حیرت۔ گھبراہٹ۔

چکا دہی - جما ہوا دہی۔
چُکا - (چُک - کا) (ہ - ا - مذ) (۱) دھوکا۔ فریب (۲) بہانہ کرکے بھاگ جانا۔
چُکا لگانا - غیر حاضر ہونا۔
چکارا - (چَ - کا - را) (ہ - ا - مذ) (۱) ایک قسم کا چھوٹا ہرن (۲) چھوٹی سارنگی۔
چکاری - (چَ - کا - ری) (ہ - ا - مث) (۱) چاکری (۲) چوری کا تابع مہمل۔
چِکاری - (چِ - کا - ری) (ہ - ا - مث) (۱) شکاری چاقو (۲) پچھڑ (۳) نخش۔
چکاں - (چَ - کاں) (ف - صف) گرانے والا۔ چھڑکنے والا۔ اُردو میں مرکبات کے آخر میں آتا ہے جیسے خوں چکاں۔
چکتان - (چک - کان) (ہ - صف) (۱) گاڑھا۔ جما ہوا (۲) داغ دار (۳) زخم کا نشان۔
چُکانا - (چُ - کا - نا) (ہ - مص) (۱) قیمت ٹھہرانا۔ بھاؤ کرنا۔ فیصلہ کرنا۔ حساب بے باق کرنا۔ بھگتانا۔ پورا کرنا۔
چکاوک - (چَ - کا - وَک) (ف - ا - مذ) (۱) چنڈول (۲) مُرغاب۔
چُکاؤ - (چُ - کا - او) (ہ - ا - مذ) فیصلہ۔
چُکائی - (چُ - کا - ای) (ہ - ا - مث) (۱) چُکانے کا کام (۲) فیصلہ (۳) دھوکا۔ فریب (۴) اُکساہٹ۔
چکائی دینا - (ا۔ محاورہ) (۱) دھوکا دینا (۲) فریب دینا (۳) اُکسانا۔ آمادہ کرنا۔
چک بچک - (چَک - بَ - چَک) (ہ - صف) تیل یا گھی میں ڈوبا ہوا۔
چک پھیری - (چک - پھے - ری) (ہ - ا - مث) چکر باندھ کر حلقے میں پھرنا۔
چکت - (چَ - کَت) (ہ - ا - مث) کسی کو دانتوں سے کاٹنا۔
چکت مارنا - (ا۔ محاورہ) دانتوں سے کاٹ کھانا۔ مُنہ مارنا۔ دانت مارنا۔
چکتا - (چَ - کَت - تا) (ہ - ا - مذ) (۱) گول ٹکڑا۔ گوشت کا ٹکڑا (۲) گول نشان (۳) زخم کا نشان (۴) کاٹے کا نشان (۵) گھاس کی جڑوں کا ڈھیلا۔
چُکتا - (چُک - تا) (ہ - صف) (۱) مقررہ۔ فیصل شُدہ (۲) معینہ۔
چُکتا کر لینا - (ا۔ محاورہ) چُکانا - بے باق کرنا۔
چکتی - (چک - تی) (ہ - ا - مث) (۱) چمڑے کا چھوٹا گول ٹکڑا (۲) ٹکیا۔ قرص (۳) دُنبے کی چوڑی دُم۔
چکٹ۔ چکٹا - (چک - کٹ) (چک - ٹا) (ہ - صف) (۱) نہایت میلا۔ میلا کچیلا (۲) لیس دار (۳) چکنا (۴) جما ہوا۔
چکٹ جانا۔ چکٹنا - (مص) میلا ہونا۔ چکنا ہٹ اور میل سے بھرا ہونا۔
چکٹ لگائے (پھرنا) رہنا - (ا۔ محاورہ) میلے کچیلے رہنا۔
چکٹا چکیٹھا - (چک - ٹا) (چک - ٹھا) (ہ - مص) میلا کچیلا۔ تیل اور مٹی سے بھرا ہوا۔
چُکٹا چُکٹی - (چُک - ٹا) (چُک - ٹی) (ہ - ا - مذ) مُٹھی بھر۔ چٹکی بھر۔
چک چک - (ا - ا - مث) (۱) جسم پر تلواروں کے متواتر پڑنے کی آواز (۲) روغن میں تر بتر۔
چک چک لوندے (چکھنا) کھانا - گھی میں تر بتر نوالے اُڑانا۔
چک چکا - (چک - چَ - کا) (ہ - صف) روشن۔ چمک دار۔
چک چکی - (چک - چَ - کی) (ہ - ا - مث) (۱) ایک قسم کا خنجر یا چاقو (۲) چپٹی سی لکڑیوں کی جوڑی جو فقیر اور جوگی ہاتھ میں لے کر بجاتے ہیں۔

چک چوندھلا۔ (چک۔ چُوندھ۔ لا) [ہ۔ صف] (۱) روشنی سے چندھا یا ہوا (۲) جس کی نظر کمزور ہو۔ نیم اندھا۔

چک چوندھی۔ (چک۔ چوں۔ دھی) [ہ۔ا۔ مث] چکاچوند۔

چک چوہی۔ (چک۔ چُوہی) [ہ۔ا۔ مث] چمڑے کا ایک کھلونا۔

چُک داڑھیا۔ (چُک۔ دَاڑھ۔ یا) [ہ۔ صف] چُگی داڑھی والا۔ وہ شخص جس کی داڑھی کے بال صرف ٹھوڑی کے نیچے اُگے ہوں۔

چکّر۔ (چک۔کر) [ہ۔ا۔ مذ] (۱) دائرہ۔ حلقہ۔ گھیرا (۲) گاڑی کا پہیا (۳) کمہار کا چاک (۴) ایک گول ہتھیار جو سکھ پگڑی پر باندھتے ہیں۔ (۵) بھنور (۶) بگولا (۷) کولہو (۸) گول سڑک (۹) گردش (۱۰) سر کا گھومنا (۱۱) حیرت۔

چکّر آنا۔ (ا۔ محاورہ) سر گھومنا۔ غش آنا۔

چکّر باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) حلقہ باندھنا (۲) کسی چیز کو اس طرح گھمانا کہ دائرے کی شکل بن جائے۔

چکّر دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پھرانا (۲) لمبے راستے سے چلانا (۳) حیران کرنا پریشان کرنا۔ جُل دینا (۴) گھوڑے کو پھیرنا۔

چکّر کاٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بار بار آنا جانا۔ پھیرے کرنا (۲) گردش کرنا۔

چکّر کرنا۔ (ا۔ محاورہ) پھرنا۔ پھیرے کرنا۔

چکّر کھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) گھومنا (۲) تیورانا (۳) گھبراجانا (۴) آوارہ پھرنا۔

چکّر کی سڑک۔ (ا۔ مث) وہ سڑک جو شہر کے گرداگرد ہوتی ہے (سرکلر روڈ)

چکّر لانا۔ (ا۔ محاورہ) شرارت کرنا۔ فساد اُٹھانا۔

چکّر (لگانا) مارنا۔ (ا۔ محاورہ) پھرنا۔ گردش کرنا۔ گشت کرنا۔ بار بار آنا جانا۔

چکّر میں (آنا) ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مصیبت میں پھنسنا۔ پریشان ہونا۔

چکّر میں ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مصیبت میں پھنسانا (۲) حیران کرنا (۳) راستہ بھلانا۔

چکرا جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) گھبرا جانا (۲) سر کا چکّر کھانا۔

چکرا دینا۔ (چک۔ را۔ دے۔ نا) [ہ۔ مص] پریشان کر دینا۔

چکرانا۔ (چک۔ را۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) گردش کرنا۔ گھومنا (۲) گھبرانا۔ غش کھانا۔

چکرانہ۔ [ہ۔ا۔ مذ] ایک دوا کا بیج جو دواؤں میں کام آتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔

چکر مکر۔ (چَ۔ کر۔ مَ۔ کَر) [ہ۔ا۔ مذ] دغا۔ فریب۔ دھوکا۔

چکر مکر لگانا۔ (ا۔ محاورہ) حیلہ حوالہ کرنا۔

چکری۔ (چک۔ ری) [ہ۔ا۔ مث] چرخی۔ گھرنی۔ پھرکی۔

چکریا۔ (چَ۔ کَر۔ یا) [ہ۔ا۔ مذ] نوکری پیشہ۔ چاکر باش۔

چکڑ۔ (چک۔ کڑ) [ق۔ا۔ مذ] کیچڑ۔

چکڑی۔ (چک۔ ڑی) [ہ۔ا۔ مث] ایک قسم کی زرد لکڑی جس کی کنگھیاں بنتی ہیں۔

چکس۔ (چَ۔ کس) [ف۔ا۔ مذ] پالتو پرندوں کے بٹھانے کی لکڑی۔

چکسا۔ (چک۔ سا) [ق۔ا۔ مذ] ایک قسم کا سفوف جو عورتیں بال صاف کرنے کے لیے استعمال کرتی ہیں۔

چکش۔ (چَ۔ کِش) [ف۔ا۔ مث] پانی کا ٹپکنا۔ ٹپکا۔

چکل۔ (چک۔ کَل) [ہ۔ا۔ مذ] کسی پودے کی جڑوں سمیت وہ مٹی جو ایک جگہ سے اُکھاڑ کر دوسری جگہ لگانے کے لیے پودے کے ساتھ لگائی جاتی ہے۔

چکل۔ (چِ۔ کَل) [ق۔ا۔ مذ] دباؤ۔

چکلا۔ (چک۔ لا) [ہ۔ صف] (۱) گول۔ مدور (۲) چوڑا۔ فراخ (۳) [ا۔ مذ] وہ گول پتھر جس پر روٹی بیلتے ہیں (۴) علاقہ۔ صوبہ۔ جاگیر۔ (۵) رنڈیوں کے رہنے کا مقام (۶) دانہ دلنے کی چکی۔ چکی کا پاٹ۔

چکلا بندی۔ (۱) حد بندی (۲) صوبے کو حصّوں میں تقسیم کرنا۔

چکلے دار۔ (ا۔ مذ) (۱) صوبے یا چکلے کا حاکم۔ جاگیردار (۲) طوائفوں کے محلے کا چودھری۔

چکلے میں بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) رنڈی کا پیشہ اختیار کرنا۔

چکلاٹ۔ (چک۔ لاٹ) [ق۔ا۔ مذ] دباؤ۔

چکلان۔ (چک۔ لان) [ہ۔ا۔ مث] چوڑائی۔

چکلانا۔ (چک۔ لا۔ نا) [ہ۔ مص] چوڑا کرنا۔ بڑا کرنا۔

چکلس ہونا۔ (چَ۔ کَل۔ لَس۔ ہو۔ نا) [اُرْ۔ مص] تھوڑی جگہ پر بڑی بھیڑ ہونا۔

چکلنا۔ (چِ۔ کَل۔ نا) [ق۔ مص] دبانا۔ بھینچنا۔

چکلی۔ (چک۔ لی) [ہ۔ صف] (۱) چوڑی۔ فراخ (۲) [ا۔ مث] چرخی۔ (۳) صندل گھسنے کا چھوٹا پتھر۔

چکمہ۔ (چک۔ مَہ) [ہ۔ا۔ مذ] (۱) دھوکا۔ فریب (۲) نقصان (۳) ایک کھیل۔

چکمہ (چل جانا) چلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) داؤں چلنا (۲) فریب کی چال چلنا۔

چکمہ دینا۔ (ا۔ محاورہ) دھوکا دینا۔

چکمہ کھانا۔ (ا۔ محاورہ) دھوکا کھانا۔ فریب میں آنا۔

چک ماک۔ چک مک۔ (چک۔ ماک) (چک۔ مک) [ہ۔ا۔ مث] چق ماق اور چق مق کا بگڑا ہوا۔ آگ نکالنے کا پتھر۔

چک مک دیدہ کھائے بلیدہ۔ (ا۔ مثل) بدچلن عورت عیش کرتی ہے۔

چکن۔ (چِ۔ کَن) [ف۔ا۔ مث] (۱) بیل بوٹے کا کام۔ کشیدہ کاری یا سوزن کاری (۲) بیل بوٹوں والا کام۔

چکن دوز (کار)۔ (ف۔ا۔ صف) چکن بنانے والا۔

چکن (دوزی) کاری۔ (ف۔ا۔ مث) چکن بنانے کا کام۔

چکنا۔ (چک۔ نا) [ق۔ مص] بہنا۔ گڑنا۔ ٹپکنا۔

چکنا۔ (چک۔ نا) [ہ۔ صف] (۱) تیل لگا ہوا۔ روغنی (۲) چربی دار۔ موٹا۔ (۳) بہت صاف۔ پالش کیا ہوا (۴) خوبصورت (۵) رونق دار (۶) بے حیا۔ بے غیرت (۷) تیل گھی چربی وغیرہ (۸) پھسلواں۔

چکنا چپڑا۔ (۱) چرب۔ تیل لگا ہوا (۲) خوش پوش (۳) بنا ٹھنا۔

چکنا دیکھ پھسل پڑے۔ (ا۔ مثل) دولت دیکھ کر ریجھ گئے۔ خوبصورت دیکھ کر مر مٹے۔

چکنا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چکنائی پہنچانا۔ تیل لگانا (۲) صاف کرنا۔

چکنا گھڑا۔ (ا۔ صف) بے حیا۔ بے غیرت۔ بے شرم۔

چکنا گھڑا بوند پڑی پھسل (پڑی) گئی۔ (ا۔ مثل) بے غیرت پر لعنت ملامت

کا بھی کوئی اثر نہیں ہوتا۔
چکنا مُنہ، پیٹ خالی۔ (ا۔مثل) ٹیم ٹام بہت مگر پیٹ خالی۔
چکنے مُنہ کو سب چُومتے ہیں۔ (ا۔مثل) دولتمند کی سب خوشامد کرتے ہیں۔
چکنا چُور۔ (چِک۔نا۔چُور) (ہ۔صف) (۱) ٹکڑے ٹکڑے۔ پُرزے پُرزے (۲) تھکان۔
چکنا چُور کرنا۔ (ا۔محاورہ) ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ ریزہ ریزہ کرنا۔
چکنانا۔ (چِک۔نا۔نا) (ہ۔مص) (۱) روغن لگانا (۲) میٹھی باتیں کرنا۔
چکناوٹ۔ چکناہٹ۔ (چِک۔نا۔وَٹ) (چِک۔نا۔ہَٹ) (ہ۔ا۔مث) چکناپن۔
چکنائی۔ (چِک۔نا۔ای) (ہ۔ا۔مث) (۱) تیل۔گھی۔روغن۔چربی۔ (۲) بے شرمی۔
چکنی۔ (چِک۔نی) (ہ۔صف) چکنا کی تانیث (۱) روغن (۲) صاف ستھری۔ چمکدار۔
چکنی باتیں۔ (ا۔مث) خوشامد کی باتیں۔
چکنی چپڑی باتیں کرنا۔ (ا۔محاورہ) خوشامد یا چاپلوسی کی باتیں کرنا۔
چکنی ڈلی۔ (ا۔مث) ایک قسم کی چھالیہ جسے دودھ میں پکا کر بناتے ہیں۔
چکنی مٹی۔ (ا۔مث) ایک قسم کی مٹی جو لیپنے کے کام آتی ہے۔
چکنیا۔ (چِ۔کَن۔یا) (ہ۔صف) البیلا۔ بانکا۔ چھیلا۔
چکو۔ (چِک۔کُو) (ہ۔ا۔مذ) چاقو کا بگڑا ہوا۔
چکوا۔ (چِک۔وا) (ہ۔ا۔مذ) سُرخاب۔ ایک پرند جو دریا کے کنارے رہتا ہے۔
چکوا چکوی۔ سُرخاب کا جوڑا مشہور ہے کہ چکوا چکوی دن بھر ساتھ رہتے ہیں۔ رات کو جُدا ہو کر نر اور مادہ ندی کے دونوں کناروں کے ایک ایک درخت پر بیٹھ جاتا ہے اور صبح تک ایک دوسرے کو پکارتے رہتے ہیں۔
چُکوتا۔ (چُ۔کَو۔تا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) فیصلہ (۲) بے باقی۔
چکوتا۔ (چَ۔کَو۔تا) (ہ۔ا۔مذ) ایک مرض جس میں گھٹنے کے نیچے پھُنسیاں نکل آتی ہیں اور تمام ٹانگ پر پھیل جاتی ہیں۔
چکوترا۔ (چَ۔کو۔تَ۔را) (ہ۔ا۔مذ) نارنج کی قسم کا ایک پھل۔ بڑا نیمبو۔
چکوٹ۔ (چِک۔وَٹ) (ق۔صف) (۱) چکنی۔فربہ (۲) لذیذ۔خوش ذائقہ۔مزیدار۔
چکور۔ (چَ۔کور) (ہ۔ا۔مذ) تیتر کے قسم کا ایک پہاڑی خوشنما و خوش آواز پرند۔ یہ چاندنی رات میں خوب چہچہاتا ہے۔ اس لیے اسے چاند کا عاشق کہتے ہیں۔
چکور۔ (چِک۔وَر) (ق) ممنون۔
چکور۔ (چ۔کُور) (ق۔ا۔مذ) بالوں کا بجڑا۔
چکوری۔ (چ۔کو۔ری) (ہ۔ا۔مث) چکور کی مادہ۔
چکولیاں۔ (چَ۔کول۔یاں) (ق۔ا۔مذ) ایک قسم کا کھانا۔
چکھ۔ (ق۔صف) ذرا۔
چکھا چکھی کرنا۔ (ا۔محاورہ) (چکھ۔کھا۔چکھ۔کھی۔کرنا) (ہ۔مص) تھوڑا سا چکھ لینا۔
چکھا دینا۔ چکھانا۔ (چ۔کھا۔دے۔نا) (چَ۔کھا۔نا) (ہ۔مص) تھوڑا سا کھلا دینا۔
چکھ (جانا) ڈالنا۔ (ہ۔مص) (۱) کھا جانا۔ ہضم کر جانا (۲) خورد بُرد کر جانا۔ مال اُڑا دینا۔
چکھنا۔ (چکھ۔نا) (ہ۔مص) (۱) ذرا سا کھانا (۲) ذائقہ یا چاشنی دیکھنا۔ لذت اُٹھانا۔ مزہ اُڑانا (۳) سزا پانا۔
چکھوتی۔ (چَ۔کھَو۔تی) (ہ۔ا۔مث) لذیذ کھانا۔
چکھوتیاں کرنا۔ بازار کے سودے سُلف کھانا۔ چٹورا پن کرنا۔
چکھی۔ (چکھ۔کھی) (ہ۔ا۔مث) (۱) چاٹ۔چسکا (۲) کسی کا مال کھانا۔ بٹیر کو لڑائی سے پہلے تھوڑا سا دانا کھلانا۔
چکئی۔ (چَ۔کَ۔ای) (ہ۔ا۔مث) (۱) ایک کھلونا (۲) پھرکی۔نارنگی۔ (۳) چکوا کی مادہ۔
چکئی آڑو۔ (ا۔مذ) گول آڑو۔
چکّی۔ (چَک۔کی) (ہ۔ا۔مث) (۱) آٹا پیسنے کا آلہ (۲) گھٹنے کی ہڈی۔ (۳) بندوق کے نیچے لگائی جانے والی لکڑی (۴) لکڑی یا دھات کا گول ٹکڑا۔
چکّی پھیرنا۔ چکّی چلانا۔
چکّی پیس کر گزارا کرنا۔ (ا۔محاورہ) نہایت غریب ہونا۔ محنت مزدوری کر کے پیٹ پالنا۔
چکّی پیسنا۔ (مص۔مرکب) (۱) چکّی چلانا (۲) مصیبت بھگتنا (۳) کسی کام کو مدت تک کیے جانا۔
چکّی تلنا۔ (ا۔محاورہ) چکّی کا کھُردرا کیا جانا۔
چکّی جھونا۔ (۱) چکّی چلانا۔ آٹا پیسنا (۲) طویل قصّہ شروع کرنا۔ دُکھڑا رونا۔
چکّی رہا۔ (۱) وہ شخص جو چکّی کو کھُردرا کرتا ہے۔
چکّی کا پاٹ۔ چکّی کا ہر ایک حصّہ۔
چکّی نامہ۔ وہ گانا جو شادی کے موقع پر اُبٹنا پیستے وقت عورتیں گایا کرتی تھیں۔
چُکّی۔ (چُک۔کی) (ہ۔ا۔مث) فریب۔ دغا۔
چکّی دینا۔ دھوکا دینا۔
چُکّی چُکّی۔ (چُک۔کی۔چُک۔کی) (ہ۔ا۔مث) بچّوں کی زبان میں ختم ہوگئی۔
چکیدہ۔ (چَ۔کی۔دَہ) (ف۔صف) ٹپکا ہوا۔

چ ــ گ

چُگانا۔ (چُ۔گا۔نا) (ہ۔مص) پرندوں کو دانہ کھلانا۔
چُگانی۔ (چُ۔گا۔نی) (ق۔ا۔مذ) سراب۔
چُگائی۔ (چُ۔گا۔ای) (ہ۔ا۔مث) (۱) چُگانے کی اُجرت (۲) چُگنا (۳) چگنے کی چیز۔
چُگ ڈڑھیا۔ (چُگ۔ڈڑھ۔یا) (ہ۔صف) چُگی داڑھی والا۔ چھوٹی سی داڑھی والا۔

چگر۔ (چَ۔گر) [ق۔ا۔مذ] ایک پرندہ۔
چُگ لینا۔ (چُگ۔لے۔نا) [ہ۔مص] (۱) اُٹھا لینا۔ چُن لینا۔ منتخب کر لینا (۲) تہ کرنا (۳) چُگنا۔
چُگّو۔ (چُگ۔گُو) [ہ۔ا۔مث] وہ داڑھی جس میں صرف ٹھوڑی کے نیچے بال نکلیں اور وہ لمبے ہوں۔
چِگونگی۔ (چِ۔گو۔نَ۔گی) [ف۔ا۔مث] (۱) کیفیت۔ اصلیت (۲) خاصیت (۳) حقیقت۔
چِگونہ۔ (چِ۔گو۔نَہ) [ف] کِس طرح۔

چ — ل

چل۔ [ہ۔مث] (۱) برہمی۔ پراگندگی (۲) اختلاف۔ فرق۔ دھوکا۔ جھُوٹ (۳) ڈگمگاہٹ (۴) ہٹ دُور ہو (۵) روانگی۔ رُخصت۔ کُوچ (۶) چلتا ہوا۔ حرکت کرتا ہوا (۷) ہَل کے ساتھ بطور تابع (۸) چلنا کا امر۔
چل بسنا۔ (ا۔محاورہ) مرجانا۔
چل پڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) روانہ ہونا (۲) چلنے لگنا (۳) شروع ہونا۔ (۴) رواج ہوجانا۔
چل پھر۔ (ا۔مث) (۱) گردش (۲) چالاکی (۳) آمد و رفت۔
چل جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سَرک جانا۔ پھَٹ جانا (۲) بسر ہوجانا۔ گزر جانا۔
چل چنخ۔ چل چخے۔ (کلمۂ نفرت) چل دُور۔ ہَٹ۔ دُور ہو۔ چلا جا۔
چل چلاؤ۔ (ا۔مذ) (۱) رواروی (۲) سفر۔ کُوچ۔
چل دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) رفوچکر ہوجانا۔ بھاگ جانا (۲) فوت ہوجانا۔
چل کھڑا ہونا۔ (ا۔محاورہ) روانہ ہونا۔
چل نکلنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) حد سے بڑھنا (۲) اِترا جانا۔ گھمنڈ میں آجانا۔ (۳) گستاخ اور بے ادب ہوجانا (۴) بڑھ جانا۔ آگے نکل جانا (۵) چل پڑنا۔ روانہ ہوجانا۔
چل نہ سکوں مرا گُدن نام۔ (ا۔مثل) ہمّت اور حوصلے سے زیادہ دعویٰ کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔
چل ہوا بن۔ (ا۔محاورہ) دُور ہو جا۔ چلا جا۔
چُل۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) خارش۔ کھُجلی (۲) باہ کی مستی۔ شہوت (۳) بیقراری۔ بے کلی۔ بے چینی۔
چُل اُٹھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کھُجلی ہونا (۲) شہوت ہونا (۳) چھیڑ چھاڑ کی خواہش ہونا
چُل مٹانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) خارش دُور کرنا (۲) خواہش پوری کرنا۔
چُل ہائی۔ (ا۔مث) مست عورت۔ شوخ اور شریر عورت۔
چلا۔ [ہ۔فعل] (۱) روانہ ہُوا (۲) قابو سے نکلا۔
چلا آنا۔ (ا۔محاورہ) لگا تار آنا۔
چلا جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) روانہ ہونا۔ رُخصت ہونا (۲) جاری رہنا۔ بڑھنا کام کرتے رہنا (۳) دیر تک رہنا۔ دیرپا ہونا۔ سلسلہ نہ ٹوٹنا۔
چلا چاہنا۔ (ا۔محاورہ) چلنے کے لیے تیار ہونا۔ چلنے کا ارادہ کرنا۔

چلاچل۔ (ا۔صف) (۱) ساکن و غیر ساکن (۲) اِدھر اُدھر جانا (۳) حرکت کرنا (۴) بے قیام۔ بے ثبات۔
چلا چلنا۔ (ا۔محاورہ) چلتے رہنا۔
چلاچلی۔ (ا۔مث) (۱) ہل چل (۲) سفر کی تیاری (۳) سفر پر روانگی (۴) موت کی گرم بازاری۔
چلاچکتی۔ (چَ۔لا۔چک۔تی) [ق۔ا۔مث] آنکھ۔
چلان۔ (چَ۔لان) [ہ۔ا۔مذ] چالان۔
چلانا۔ (چَ۔لا۔نا) [ہ۔مص] (۱) ہانکنا۔ روانہ کرنا (۲) جاری کرنا۔ بہانا۔ (۳) کاروبار جاری کرنا۔ بندوبست کرنا (۴) ہلانا۔ حرکت دینا۔ (۵) پھیلانا (۶) سود پر دینا (۷) استعمال کرنا (۸) نکالنا۔ رُخصت کرنا۔
چِلّانا۔ (چِل۔لا۔نا) [ہ۔مص] (۱) چیخنا۔ شور مچانا۔ پُکارنا (۲) رونا فریاد کرنا (۳) غصّہ کرنا۔
چلاؤ۔ (چَ۔لا۔اُو) [ہ۔صف] عارضی قِسم کا ناپائدار۔ فانی۔
چلاؤ۔ (چَ۔لا۔او) [ہ۔ا۔مذ] (۱) روانگی۔ حرکت (۲) رسم۔ رواج۔ چلن۔
چُلاؤ۔ (چُ۔لا۔ؤ) [ف۔ا۔مذ] بے گوشت کا پلاؤ۔ نمکین خشکہ۔
چِلّاہَٹ۔ (چِل۔لا۔ہَٹ) [ہ۔ا۔مث] چیخ۔ پکار۔ فریاد۔
چِلائی۔ (چِ۔لا۔ئی) [ق۔ا۔مث] چیخ۔
چِل پِل۔ (چِل۔پِل) [ہ۔ا۔مث] (۱) کُتّے کے پِلّے کی آواز (۲) بچّوں کی گھبرائی ہوئی آواز۔
چُلبُلا۔ (چُل۔بُ۔لا) [ہ۔صف] نچلا نہ رہنے والا۔ شوخ۔ چالاک۔
چُلبلا پن۔ چُلبلاہَٹ۔ (ا۔صف) بیقراری۔ شوخی۔ چنچل پن۔
چُلبلاگی۔ (چُل۔بُ۔لا۔گی) [ق۔ا۔مث] چُلبلاہَٹ۔
چُلبلانا۔ (چُل۔بُ۔لا۔نا) [ا۔مص] بے چین ہونا۔ بے قرار ہونا۔
چِلپاسہ۔ (چِل۔پا۔سہ) [ف۔ا۔مث] چھپکلی۔
چِلپرا۔ (چِل۔پَ۔را) [ہ۔ا۔مذ] ایک قِسم کا کبوتر جس میں تھوڑی سی سفیدی دوسرے رنگ کے ساتھ رلی ہوئی ہو۔
چَلتا۔ (چَل۔تا) [ہ۔صف] (۱) بہتا ہُوا۔ رواں۔ جاری (۲) مروّج (۳) چالاک۔ ہوشیار (۴) بھاگتا ہوا (۵) کارگر۔ پُراثر۔
چلتا بننا۔ چلتا ہونا۔ (ا۔محاورہ) چلتا ہونا۔ بھاگ جانا۔
چلتا پُرزہ۔ (ا۔صف) بڑا چالاک اور متفنّی آدمی۔
چلتا زمانہ (سماں)۔ (ا۔مذ) بڑھاپے کا زمانہ۔
چلتا کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) روانہ کرنا (۲) ہلاک کرنا (۳) کارروائی کے قابل کرنا (۴) کسی کا کام نکال دینا (۵) تیز کرنا۔
چلتا ہُوا۔ (ا۔صف) (۱) کارگر۔ پُراثر۔ کامیاب (۲) چالاک۔ ہوشیار۔
چلت پھرت۔ (چَ۔لَت۔پھِ۔رَت) [ہ۔ا۔مث] (۱) پھرتی۔ چالاکی۔ (۲) رفتار۔ گردش (۳) حرکات۔
چلتّر۔ (چَ۔لِت۔تَر) [ہ۔ا۔مذ] فریب۔ مکر۔ چال۔ چھَل۔
چلتّر بازی۔ (ہ۔ا۔مث) چالاکی۔ فریب۔ دھوکا بازی۔
چِلتہ۔ (چِل۔تَہ) [ف۔ا۔مذ] زرہ بکتر۔ لڑائی کے وقت کی ایک پوشاک۔

چلتی - (چل - تی) (ہ - صف) (۱) چلنے والی (۲) بھاگتی ہوئی۔

چلتی (ڈھلتی) پھرتی چھاؤں - (ا - مثل) دنیا کی دولت ناپائدار اور چند روزہ جاہ و مراتب سے مراد ہے جو کبھی اس کے اور کبھی اُس کے پاس ہے (۲) جلد ختم یا گزرنے والی چیز۔

چلتی کا نام گاڑی ہے - (ا - مثل) جب تک کام بنا رہے اس وقت تک نام رہتا ہے۔

چلتی گاڑی میں روڑا اٹکانا - (ا - محاورہ) ہوتے ہوئے کام کو روکنا۔

چلتی ہوا سے لڑنا - (ا - محاورہ) نہایت بدمزاج ہونا۔ خواہ مخواہ لڑائی کرنا۔

چلتی ہوئی بات - (ا - مث) وہ بات جو سرسری طور پر کہی جائے۔

چلتے - (چل - تے) (ہ - تابع فعل) چلنا کی صورت مغیرہ۔ کام کرتا ہوا۔ بھاگتا ہوا۔

چلتے بیل کے آر لگانا - (ا - محاورہ) کام کرنے والے کو روکنا۔ ناحق کسی کو تنگ کرنا

چلتے پھرتے نظر آؤ - (ا - محاورہ) رخصت ہو جاؤ۔ رفوچکر ہو جاؤ۔ چلے جاؤ۔

چلتے چلتے - (ا - تابع فعل) عین جانے کے وقت۔ روانہ ہوتے وقت۔ دوران سفر میں۔

چلتے چور لنگوٹی لابھ - (ہ - ا - مثل) بہت سا نقصان ہونے پر جو کچھ بھی مل جائے غنیمت ہے۔

چلتے ہاتھ - (ا - تابع فعل) جب تک ہاتھ میں کام کرنے کی طاقت ہے۔ جب تک قابو حاصل ہے۔

چلچل - (چل - چل) (ہ - ا - مث) ابرق۔ ابرک۔ ایک کانی جو ہر جو اکثر بجری میں چمکتا ہوا نکلتا ہے۔

چلچلاتا - (چل - چ - لا - تا) (ہ - صف) سخت گرم۔ جلانے والا۔

چل چلاتی - (چل - چ - لا - تی) (ہ - صف) چل چلاتا کی تانیث۔ نہایت گرم جلانے والی۔

چلچلاتی دھوپ - (ا - صف) سخت تیز دھوپ۔

چلچلانا - (چل - چ - لا - نا) (ہ - مص) (۱) چیل کا بولنا (۲) بے فائدہ شور و غوغا کرنا۔

چُلچُلانا - (چُل - چُ - لا - نا) (ہ - مص) (۱) کلبُلانا (۲) جماع کرانے کو دل چاہنا۔

چل چلاؤ - (چل - چ - لا - او) (ہ - ا - مذ) (۱) رَوا رَوی - چلا چلی (۲) سفر۔ کوچ۔

چلچلی - (چل - چ - لی) (ق - ا - مث) چرخ۔

چل سیں - (چل - سیں) (ق) چلیں یا چلیں گے۔

چلتر۔ چلطر - (چل - لتر) (چل - لطر) (ہ - ا - مذ) جوں۔

چلغوزہ - (چل - غو - زہ) (ف - ا - مذ) ایک قسم کا خشک میوہ، جو مقوی دماغ ہوتا ہے۔ صنوبر کا پھل۔

چلک - (چ - لک) (ہ - ا - مث) چمک۔ جھلک۔ تابش۔ تاب۔

چلکا - (چل - کا) (ہ - ا - مذ) چاندی کا سکہ۔ روپیہ۔

چلکنا - (چ - لک - نا) (ہ - مص) چمکنا۔ روشن ہونا۔ دمکنا۔

چُلکنا - (چُ - لک - نا) (ہ - مص) خارش ہونا۔ چُل اُٹھنا۔

چلم - (چ - لم) (ہ - ف - ا - مث) آگ اور تمباکو رکھنے کا ظرف جسے حُقے پر رکھ کر دم لگاتے ہیں۔

چلم بردار - (ا - مذ) حقہ پلانے والا ملازم۔

چلم بھرنا - (ا - محاورہ) (۱) چلم پر تمباکو اور آگ رکھنا (۲) گھٹیا خدمت کرنا۔

چلم پینا - (ا - محاورہ) (۱) حُقہ پینا (۲) گانجا یا چرس پینا۔

چلم چٹ - (ا - صف) بہت حُقہ پینے والا۔

چلمچی - (چ - لم - چی) (ت - ا - مث) طشت۔ ہاتھ مُنہ دھونے کا برتن۔ جس کے سرپوش میں چھید ہوتے ہیں۔

چلمن - (چل - مَن) (ہ - ا - مث) چق۔ تیلیوں کا بنا ہوا پردہ۔

چلمن چھوڑنا - (ا - محاورہ) چلمن کا پردہ ڈالنا۔

چلَن - (چ - لَن) (ہ - ا - مذ) (۱) چال۔ رفتار۔ وضع رفتار (۲) دستور۔ رسم۔ رواج (۳) عادت۔ برتاؤ (۵) کفایت شعاری۔

چلن بگڑنا - (ا - محاورہ) رفتار ناموزوں ہونا۔ سلامت روی میں فرق آنا عادات و اطوار خراب ہونا۔

چلن چلنا - (ا - محاورہ) رفتار اختیار کرنا۔

چلن سیکھنا - (ا - محاورہ) دوسرے کی وضع اختیار کرنا۔

چلن سے چلنا - (ا - محاورہ) کفایت شعاری سے گزارا کرنا۔ وضع داری سے گزر بسر کرنا۔

چلن مند - سُست رفتار (ق)

چلن ہار - (ا - صف) (۱) مرنے جوگا۔ مرن ہار (۲) مسافر۔ پا در رکاب۔

چلن ہونا - (ا - محاورہ) سکے کا رواج ہونا۔

چلنا - (چل - نا) (ہ - مص) (۱) حرکت کرنا۔ ہلنا (۲) روانہ ہونا۔ سفر کرنا۔ رُخصت ہونا (۳) رواج پانا (۴) جاری ہونا۔ بہنا۔ رواں ہونا۔ (۵) نکلنا (۶) چھٹنا۔ سکنا (۷) نشہ ہونا (۸) مرنا (۹) لڑائی ہونا۔ (۱۰) فریب دینا (۱۱) ترقی کرنا۔ آگے بڑھنا (۱۲) بندوق یا توپ چھٹنا (۱۳) کارگر ہونا (۱۴) پیا جانا (۱۵) رُت آنا۔ بازار میں آنا (۱۶) رواں ہونا (۱۷) اثر کرنا (۱۸) شراب کا دور ہونا (۱۹) لباس کا دیر تک کام آنا (۲۰) رسائی ہونا (۲۱) کہنے پر عمل کرنا۔

چلنت - (چ - لنت) (ق - ا - مث) چال۔ چلن۔

چُلّو - (چُل - لُو) (ہ - ا - مذ) ہاتھ کی اس طرح کی سطح جس میں پانی یا کوئی اور رقیق چیز لی جا سکے۔

چلّو بھر - (ا - صف) تھوڑا سا۔ ذرا سا۔

چلّو بھر پانی میں ڈوب مر - (ا - محاورہ) غیرت دلانے کا کلمہ۔

چلّو لینا - (ا - محاورہ) کلی کرنا۔ کھانے کے بعد منہ صاف کرنا۔

چلّو میں اُلّو ہونا - (ا - محاورہ) ذرا سی نشہ آور چیز پی کر بیہوش ہونا۔

چلّو میں سمندر نہ سمانا - کوزے میں سمندر نہ آنا۔ چھوٹے ظرف والے سے بڑا کام نہ ہونا۔ کم حوصلہ آدمی سے بڑے کام کا انصرام نہ ہونا۔

چلّوؤں رونا - (ا - محاورہ) زار قطار رونا۔ بہت رونا۔

چلّوؤں لہو بڑھنا - (ا - محاورہ) بہت خوش ہونا۔

چلّوؤں لہو پینا - (ا - محاورہ) بہت ستانا۔ خوب مارنا۔

چلّوؤں لہو خشک ہونا - (ا - محاورہ) بہت رنج ہونا۔ سخت صدمہ ہونا۔

چلوا - (چل - وا) (ہ - ا - مث) ایک چھوٹی اور چپکلی مچھلی۔

چلوا۔ (چل۔ وا) (ہ۔ا۔مذ) ایک قِسم کی جوُں۔
چلوانا۔ (چل۔ وَا۔ نا) (ہ۔مص) چلنا کا متعدی المتعدی۔
چِلوانا۔ (چِل۔ وا۔ نا) (ہ۔مص) چِلانا کا متعدی۔
چِلوانس۔ (چِل۔ وانس) (ہ۔ا۔مث) (۱) چِلاہَٹ (۲) اُم الصبیان کی بیماری میں بچّے کی چِلاہَٹ۔
چلوُنا۔ (چَ۔ لوُ۔ نا) (ہ۔ا۔مذ) ڈوئی۔ چمچہ۔ کف گیر (۲) چھوٹا دستہ جس سے چرخہ چلاتے ہیں۔
چلوَئے۔ (چلَ۔ وَئے) (ق۔ا۔مذ) چلوَیا کی جمع چلنے والے (تیز رفتار)۔
چلوَیا۔ (چل۔ وَ۔ یا) (ق۔ا۔مذ) چلنے والا۔
چِلّہ۔ (چِل۔ لَہ) (ف۔ا۔مذ) (۱) کمان کی تانت (۲) چالیس دن کا عرصہ (۳) چالیس روز کا عمل (۴) وہ جگہ جہاں کسی بزرگ نے چلّہ کشی کی ہو (۵) زچہ کا چالیسویں دن نہانا۔
چِلّہ بیٹھنا۔ چِلّہ کاٹنا۔ چِلّہ کھینچنا۔ (ا۔محاورہ) چالیس دن کسی گوشہ میں بیٹھ کر کوئی عمل یا وظیفہ پڑھنا۔
چِلّہ چڑھانا۔ (ا۔محاورہ) تانت کو تان کر کمان کے اوُپر لگانا۔ تیر کو تانت میں رکھنا۔
چِلّے کی سردی۔ (ہ۔ا۔مث) سخت سردی۔ پوس ماگھ کی سردی۔
چِلھوا۔ (چِلھ۔ وا) (ہ۔ا۔مث) چیل کے بُلانے کی آواز۔
چلیپا۔ (چَ۔ لی۔ پا) (ف۔ا۔مث وصف) (۱) صلیب۔ دار۔ سُولی (۲) ٹیڑھا۔ خمیدہ۔
چل چلی بی ماکھو آئی۔ (ہ۔ا۔مثل) (۱) بڑھتے بڑھتے بات یہاں تک پہنچ گئی (۲) لڑکوں کا ایک کھیل۔
چَلی۔ (چَل۔ لی) (ق۔ا۔مذ) سوراخ۔

چ — م

چم۔ (ہ۔ا۔مذ) چمڑا۔ کھال۔ چرم۔
چماچم کرنا۔ (چَ۔ ما۔ چَم۔ کرنا) (اُر۔مص) خوب چمکنا۔
چمار۔ (چَ۔ مار) (ہ۔ا۔مذ) (۱) چمڑا بنانے والا (۲) موچی (۳) جوتیاں سینے یا گانٹھنے والا (صف) (۴) کمینہ۔ سفلہ۔ ہیچ۔
چمار چوَدس۔ (ہ۔مث) (۱) چماروں کا بڑا تہوار (۲) کم ظرفی کے باعث چندروزہ خوش حالی پر اترانا۔
چمار، چمڑے کا یار۔ (ا۔مقولہ) چمار جوتوں سے ہی سیدھا ہوتا ہے۔
چمار کو عرش پر بھی بیگار۔ (ا۔مثل) غریب کی ہر جگہ کم بختی ہے۔
چمار کی جورو اور ٹوٹی جوتی۔ (ا۔مثل) نازیبا بات۔ ناموزوں بات۔
چمار کے کوسے سے ڈھور نہیں مرتے۔ (ا۔مثل) بد دُعا دینے سے کسی کو نقصان نہیں پہنچتا۔
چمارن۔ چمارنی۔ چماری۔ (چَ۔ ما۔ رِن) (چَ۔ مار۔ نی) (چ۔ ما۔ ری) (ہ۔ا۔مث) (۱) چمار کی بیوی (۲) چمار برادری کی عورت۔
چمارسے۔ (چَ۔ ما۔ رسے) (ق۔ا۔مذ) آیئنہ۔

چمالی۔ (چَ۔ ما۔ لی) (ف۔ا۔مذ) شراب پلانے والا۔ ساقی۔
چمال۔ (ف۔ا۔مذ) ہل ہل کر چلنا۔ اکڑ کر چلنا۔
چمائے۔ (چ۔ ما۔ ئے) (ق۔ا۔مذ) نعلین۔ جوُتا۔
چمبرلین۔ (Chamberlam) (چَم۔ بر۔ لین) (انگ۔ا۔مذ) بادشاہ یا امیر کے اُمور خانہ داری کا منتظم۔
چُمبک۔ (چُم۔ بک) (س۔ا۔مذ) (۱) کتاب کا خلاصہ (۲) خارجِ قسمت۔ (۳) عالم و فاضل (۴) ترازو کا درمیانی حِصّہ (۵) بدمعاش۔ دغا باز۔
چُمبک پتھر۔ (چُم۔ بک۔ پَتھ۔ تھَر) (اُر۔ا۔مذ) مقناطیس۔ آہن رُبا۔
چمپا۔ (چَم۔ پا) (ہ۔ا۔مث) ایک قِسم کا درخت جس کا پھول سفیدی لیے زرد رنگ کا اور نہایت خوشبودار ہوتا ہے۔
چمپا کے دس پھوُل، چنبیلی کی ایک کلی۔ } (ہ۔مثل) تھوڑی اور
موُرکھ کی ساری رات چاندکی ایک گھڑی } اچھی چیز گھٹیا مگر بہت سی چیز سے بہتر ہوتی ہے۔
چمپا کلی۔ گلے کا ایک زیور جس کے دانے چمپا کے پھوُل سے مشابہ ہوتے ہیں۔
چمپَت۔ (چَم۔ پَت) (ہ۔صف) چھپا ہُوا۔ غائب۔
چمپت ہونا۔ رُخصت ہونا۔ جلد چلا جانا۔ ہوا ہو جانا۔
چمپو۔ (چَم۔ پو) (ہ۔ا۔مث) بڑی کشتی۔
چمپئی۔ (چَم۔ پَ۔ ای) (ہ۔صف) سونے یا چمپا کی سی رنگت کا۔
چم پنیزی۔ (Chimpanzee) (چِم۔ پین۔ زی) (انگ۔ا۔مذ) (۱) بوزنہ (۲) افریقہ کا لنگور جو انسان سے مشابہ ہوتا ہے۔
چِمٹا۔ (چِم۔ ٹا) (ہ۔ا۔مذ) دست پناہ۔ آگ پکڑنے کا آلہ۔
چِمٹانا۔ (چِم۔ ٹا۔ نا) (ہ۔مص) (۱) چسپاں کرنا۔ چپکانا (۲) پیچھے لگانا (۳) لپٹانا۔ گلے سے لگانا۔
چِمٹنا۔ (چِ۔ مَٹ۔ نا) (ہ۔مص) (۱) چپکنا۔ چسپاں ہونا (۲) پیچھے پڑنا۔ (۳) لپٹنا۔
چِمٹی۔ (چِم۔ ٹی) (ہ۔ا۔مث) (۱) چھوٹا چمٹا (۲) چٹکی۔
چمٹی لینا۔ چٹکی کاٹنا۔
چُمٹی۔ (چُم۔ ٹی) (ق۔ا۔مث) چیونٹی۔ چُٹکی۔
چمچ۔ (چَم۔ چُ) (ہ۔ا۔مث) (۱) بڑی چونچ والی ایک سفید چڑیا (۲) (مذ) چمچہ۔
چمچچڑ۔ (چَم۔ چَ۔ چَڑ) (ہ۔صف) چیچڑی کی طرح چمڑے سے چمٹ جانے والا۔ پیچھا نہ چھوڑنے والا۔
چمچمانا۔ (چَم۔ چ۔ ما۔ نا) (اُر۔مص) چمکنا۔ جھلکنا۔
چمچماہَٹ۔ (چَم۔ چَ۔ ما۔ ہَٹ) (ہ۔ا۔مث) چمک۔
چمچہ۔ (چَم۔ چَہ) (ف۔ا۔مذ) کوئی رقیق چیز پینے کا آلہ۔ ڈوئی۔ کفچہ۔
چمچی۔ (چَم۔ چی) (اُر۔ا۔مث) چھوٹا چمچہ۔ کتھا چونا لگانے کا چھوٹا سا آلہ۔
چم خم۔ (چَم۔ خَم) (ف۔ا۔مذ) (۱) چمک دمک (۲) پیچ و خم۔
چمر۔ (چَ۔ مَر) (ہ۔ا۔مذ) چمار کا مخفف۔
چمر توحید۔ خدا کی وحدت کی گھٹیا دلیلیں۔ بے سمجھے بوُجھے ہمہ اوست کا

دم مارنا۔
چمر ڈھینگ۔ (ہ۔ مذ) بگدھ۔ کرگس۔
چمرخ۔ (چَم۔ رَخ) (اُر۔ ا۔ مث وصف) (۱) وہ چمڑے یا مونجھ کی پتلی سی چیز جس کے اندر تکلا پھرتا ہے (۲) دُبلا۔ پتلا۔ کمزور۔
چمرس۔ (چَم۔ رَس) (ہ۔ ا۔ مذ) وہ زخم جو جوتی کی رگڑ سے پڑ جائے۔
چمڑا۔ (چَم۔ ڑا) (ہ۔ ا۔ مذ) کھال۔ پوست۔ جلد (ہ۔ صف) نہ گلنے کے قابل سخت گوشت۔
چمڑا اُتارنا (اُدھیڑنا، چھڑانا، کھینچنا، نکلنا)۔ (ا۔ محاورہ) چمڑا یا کھال بدن سے جُدا کرنا۔
چمڑی۔ (چَم۔ ڑی) (ہ۔ ا۔ مث) کھال۔ پوست (چمڑے کی تصغیر)۔
چمڑی جائے دمڑی نہ جائے۔ (ا۔ مثل) اس بخیل کی نسبت بولتے ہیں جو پیسہ دینے کی جگہ جسمانی سزا بُھگتنے کو ترجیح دے۔
چمڑے کے جہاز چلانا۔ (ا۔ محاورہ) قرمساقی کا پیشہ کرنا۔ زنا کا پیشہ کرنا۔ کُٹنا پا کرنا۔
چمڑے کی زبان ہے۔ (ا۔ مثل) بھُول چُوک ہو ہی جاتی ہے۔
چمک۔ (چَ۔ مَک) (ف۔ ا۔ مث) (۱) روشنی۔ جھلک۔ بھڑک۔ آب و تاب (۲) ترقی کرتا ہُوا دور۔
چمک اُٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غصّے ہو جانا۔ جوش میں آ جانا۔ برافروختہ ہونا۔ (۲) درد اُٹھنا (۳) روشن ہو جانا۔
چمک (چاندنی) چاننی۔ (ا۔ مث) وہ عورت جو اوباش عورتوں کی طرح نہایت بنی ٹھنی رہتی ہو۔
چمک دار۔ (ف۔ صف) چمکیلا۔ درخشاں۔ جگمگاتا۔
چمک دمک۔ (ف۔ ا۔ مث) جھلک۔ آرائش۔ زیب و زینت۔ تابش۔
چمکاٹ۔ (چَم۔ کاٹ) (ق۔ ا۔ مث) چمک۔
چمکار۔ (چُم۔ کار) (ھ۔ ا۔ مذ) پیار۔ دلاسا۔
چمکارا۔ (چَم۔ کا۔ را) (ہ۔ ا۔ مذ) چمک۔ روشنی۔
چمکارنا۔ (چُم۔ کار۔ نا) (ہ۔ مص) پیار کرنا۔ دلاسا دینا۔ تھپکانا۔
چمکانا۔ (چَم۔ کا۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) آب دینا۔ صیقل کرنا (۲) بھڑکانا۔ برافروختہ کرنا (۳) گھوڑے کی رفتار کو تیز کرنا (۴) رونق بڑھانا۔
چمکنا۔ (چَ۔ مَک۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) روشنی دینا۔ کوندنا (۲) نام پانا۔ رونق پانا (۳) جھلکنا۔ جگمگانا۔ دمکنا (۴) بھڑکنا۔ ڈرنا (۵) عروج پکڑنا۔ بلند ہونا (۶) زور پکڑنا (۷) لڑائی ہونا۔ جنگ ہونا۔ جھگڑا ہونا (۸) گرم بازاری ہونا خوب بکری ہونا (۹) گھوڑے کا خوب دوڑنا۔
چمکو۔ (چَ۔ مَک۔ کو) (ہ۔ صف) (۱) چھنال۔ فاحشہ۔ بدکار (۲) شوخ۔ چنچل عورت (۳) لڑاکا۔ جھگڑالو عورت۔
چمکوانا۔ (چَ۔ مَک۔ وا۔ نا) (ہ۔ مص) صیقل کرنا۔ آب دلوانا۔
چمکول۔ (چَم۔ کو۔ وَل) (ہ۔ صف) چمکتا ہُوا۔ چمک والا۔ روشن (۲) عورتوں کی لفظی نزاع۔
چمکی۔ (چَم۔ کی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) جھوٹا کام۔ جھوٹا مقیش (۲) وہ ستارے جو سلمے وغیرہ میں پرو کر ٹانکے جاتے ہیں۔
چمکی کا دستہ۔ خالص ستاروں کی بیل جس میں گھوکھرو نہ ہو۔
چمکیلا۔ (چَم۔ کی۔ لا) (ہ۔ صف) چمک دار۔ جگمگاتا۔
چمگادڑ۔ چمگیدڑ۔ (چَم۔ گا۔ دَڑ) (چم۔ گی۔ دڑ) (ہ۔ ا۔ مث) ایک پرند جو دن بھر چھتوں یا درختوں کی شاخوں میں اُلٹا لٹکا رہتا اور رات کو اُڑتا ہے۔ شپّرہ۔
چمگادڑ کے گھر خان آئے ہم بھی لٹکیں تم بھی لٹکو۔ (ا۔ مثل) جیسا میزبان ہو گا ویسی ہی مہمان کی تواضع ہو گی۔
چمگدل۔ (چَم۔ گ۔ دَل) (ق۔ ا۔ مذ) چمگادڑ۔
چمل۔ چملا۔ چملی۔ (چَم۔ مل) (چَم۔ لا) (چَم۔ لی) (ہ۔ ا۔ پہلے دو مذ چملی مث) چھوٹا کاسہ جس میں اکثر فقرا اور غریب لوگ کھانا، پانی رکھتے ہیں۔
چمن۔ (چَ۔ مَن) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) وہ جگہ جہاں سبزہ پھُول وغیرہ بوئیں (۲) باغ کے قطعات۔ گلزار۔ پھلواری۔
چمن آرا۔ چمن بند۔ چمن پیرا۔ چمن طراز۔ (ف۔ مذ) باغبان۔ مالی۔
چمن بندی۔ (ف۔ ا۔ مث) باغ لگانا۔
چمن زار۔ چمنستان۔ پھُولوں کا قطعہ۔ پھلواری۔ گلزار۔
چمنی۔ (Chimney) (چِم۔ نی) (انگ۔ ا۔ مث) دھات یا شیشے کی لمبی نالی۔ دُودکش۔ فانوس۔
چموٹا۔ (چَ۔ مو۔ ٹا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) چمڑے کا وہ ٹکڑا جس پر نائی اُسترا صاف کرتے ہیں (۲) (صف) بیوقوف۔
چموٹی۔ (چَ۔ مو۔ ٹی) (ہ۔ ا۔ مث) وہ چمڑا جو قیدیوں کے پاؤں میں زنجیر کی رگڑ سے بچنے کے لیے لگا دیتے ہیں۔
چمورّانی۔ (چَم۔ مو۔ را۔ نی) (ہ۔ ا۔ مث) بچوں کا ایک کھیل۔

چ ـــ ن

چنا۔ (چَ۔ نا) (ہ۔ ا۔ مذ) نخود۔ بونٹ۔ ایک اناج جو فصلِ ربیع میں پکتا ہے۔
چنا اور چغل مُنہ لگا بُرا۔ (ا۔ مثل) چنے کھانے کی عادت پڑ جائے تو چھوٹتی نہیں اور چغل خور کے ساتھ مہربانی کی جائے تو وہ دوسروں سے لڑا دیتا ہے۔
چنا بھٹ کو نہیں پھوڑ سکتا۔ (ا۔ مثل) کمزور زبردست کا کچھ نہیں کر سکتا۔
چنے چبا لو یا شہنائی بجا لو۔ (ا۔ مثل) دو کام ایک ساتھ نہیں ہو سکتے۔
چنے سے بُھن رہے ہیں۔ (ا۔ مثل) آدمی چٹ پٹ مر رہے ہیں۔
چِنّا۔ (چِن۔ نا) (ق۔ ا۔ مث) چاندنی۔
چنار۔ (چ۔ نار) (ف۔ ا۔ مذ) ایک بے ثمر درخت جس کی پتیاں پنجۂ انسان کے مشابہ ہوتی ہیں۔
چُنال۔ (چُ۔ نال) (ق۔ ا۔ مث) ایک قسم کی جُوتی۔
چُنّا مُنّا۔ (چُن۔ نا۔ مُن۔ نا) (ہ۔ صف) بچوں کی زبان میں بہت چھوٹا۔
چُنانا۔ (چ۔ نا۔ نا) (ق۔ مص) مشہور کرنا۔
چُناں چُنیں۔ چُنان وچُنیں۔ (چُ۔ ناں۔ چُ۔ نیں) (چُ۔ نا۔ نو۔ چُ۔ نیں) (ف۔ ا) (۱) ایسا ویسا۔ اِس طرح اُس طرح (۲) لسانی (۳) مین میخ۔ نقص۔ عیب (۴) بحث بحثی۔ تکرار۔

چناں چنیں کرنا۔ (ا۔ محاورہ) باریکیاں چھانٹنا۔ بحث کرنا۔ تکرار کرنا۔ نقص نکالنا۔

چُنانچہ۔ (چُ۔ ناں۔ چہ) (ف) جیساکہ۔ مثلاً۔ اس طرح۔ اس طور سے۔

چُناوٹ۔ (چُ۔ نا۔ وَٹ) (ہ۔ ا۔ مث) کپڑے کی چنائی (۲) اینٹ کا چُننا۔

چُناؤ۔ (چُ۔ نا۔ او) (ہ۔ ا۔ مذ) انتخاب۔ الیکشن۔

چُنائی۔ (چُ۔ نا۔ ای) (ہ۔ ا۔ مث) اینٹ، پتھر سے دیوار اُٹھانا۔

چنبر۔ (چَم۔ بَر) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) سرپوش۔ حلقہ۔ گھیرا (۲) چلم کا سرپوش یا ڈھکنا (۳) گردن کی ہنسلی۔

چنبر چرخ۔ آسمان کا دَور۔

چنبری۔ (چَم۔ بَ۔ ری) (ف۔ صف) گول۔ دائرہ نما۔

چُمبک۔ (چُم۔ بَک) (ہ۔ ا۔ مذ) مقناطیس۔

چنبل۔ (چَم۔ بَل) (اُر۔ اسم۔ مذ) (۱) بھیک کا پیالہ (۲) حُقّے کا سرپوش (۳) ایک بیماری۔

چنبلی۔ (چمب۔ لی) (ہ۔ ا۔ مث) ایک قسم کا چوڑا پیالہ۔

چنبیلی۔ (چَم۔ بے۔ لی) (ہ۔ ا۔ مث) ایک خوشبودار پھول۔ سمن۔

چنبیلی چاؤ میں آئی لڑکے بالے ساتھ لائی۔ (ا۔ مثل) مُنہ لگایا کمینہ سر پر چڑھا۔

چنبیلیا۔ (چَم۔ بے۔ ل۔ یا) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا بُھورے رنگ کا کبوتر۔

چُنَت۔ (چُن۔ نَت) (اُر۔ ا۔ مث) سلوٹ۔ کپڑے وغیرہ کی شکن۔

چِنتا۔ (چِن۔ تا) (ہ۔ ا۔ مث) فکر۔ اندیشہ۔ ڈر۔

چنچل۔ (چَن۔ چَل) (ہ۔ صف) پُھلانہ بیٹھنے والا۔ شوخ۔ بےچین۔

چِنچنا۔ (چِن۔ چ۔ نا) (ہ۔ صف) بدمزاج۔ چڑچڑا۔ بات بات پر بگڑنے والا۔

چنچنانا۔ (چِن۔ چ۔ نا۔ نا) (ہ۔ مص) ٹھنکنا۔ چیں چیں کرنا۔ بچّے کا رونا۔

چُن چُن (کر) کے۔ (اُر) انتخاب کرکے۔ چھانٹ چھانٹ کر۔

چُن چُن کے نام رکھنا۔ (۱) بات بات پر بُرا کہنا۔ چھانٹ چھانٹ کر عیب نکالنا (۲) ہر بات پر طعنہ دینا۔

چِنچنی۔ (چِن۔ چ۔ نی) (ہ۔ صف) (۱) بدمزاج۔ چڑچڑی (۲) وہ عورت جس کی آواز صاف اور باریک ہو۔

چِنچنی آواز۔ (۱) صاف اور باریک آواز (۲) بچّوں کے بولنے کی آواز جب وہ جھنجھلاہٹ میں بولیں۔

چُنچُنے۔ (چُن۔ چ۔ نے) (ہ۔ ا۔ مذ) وہ کیڑے جو بچّوں کے پیٹ میں معدے کی خرابی سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ چُرنے۔

چُنچُنے لگنا۔ (ا۔ محاورہ) ناگوار گزرنا۔ مرچیں لگنا۔

چند۔ (ف۔ صف) (۱) کس قدر۔ کتنے۔ کچھ۔ قلیل۔ محدود۔ تھوڑے۔

چند بار۔ (ا) کئی بار۔ کئی مرتبہ۔

چند روزہ۔ ناپائدار۔ بےثبات۔ فانی۔ عارضی۔

چندا۔ (چَن۔ دا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) چاند۔ مہتاب (۲) مور کی دُم کا چاند۔

چندا ماموں۔ بچّے چاند کو کہتے ہیں۔

چنداں۔ (چَن۔ داں) (ف) اس قدر۔ اتنی۔ ایسی۔

چندانکہ۔ جس قدر۔ جتنا۔

چندر۔ (س۔ ا۔ مذ) چاند۔ ماہ۔ مہتاب (۲) مور کی دُم پر جو چاند ہوتا ہے۔

چندربنسی۔ (س۔ ا۔ مذ) آریوں کے ایک مشہور خاندان کا نام جو اپنے آپ کو چاند دیوتا کی اولاد سمجھتے ہیں۔

چندر جوت۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) چاندنی (۲) (ق) آتش بازی کی ایک قسم۔

چندر کلا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) چاند کے تکڑ کا سولھواں حصّہ (۲) ایک زیور کا نام جو خاص کر مندروں کی عورتوں کے سر پر بندھتا ہے۔

چندر گرہن۔ (ہ۔ ا۔ مذ) چاند گہن۔

چندرمال۔ (ہ۔ ا۔ مذ) چاند۔ ماہ۔ مہتاب۔

چندرہار۔ (ہ۔ ا۔ مذ) گلے کا ایک زیور۔

چندرا۔ (چَند۔ را) (ہ۔ صف) (۱) وہ شخص جس کی کھوپڑی پر بال نہ ہوں۔ (۲) عقل مند۔ دانا (۳) منحوس۔ بدنصیب۔

چندرانا۔ (چَند۔ را۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) جھٹلانا (۲) جان بوجھ کر کوئی بات پوچھنا۔ تجاہل عارفانہ کرنا۔

چندراولی۔ (چَند۔ را۔ وَ۔ لی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) کرشن جی کی ایک گوپی (۲) ایک مشہور ناٹک۔

چندرکی۔ (چَن۔ دَر۔ کی) (ق۔ ا۔ مث) بھُٹنی۔

چُندری۔ (چُند۔ ری) (ہ۔ ا۔ مث) رنگ برنگ کا دوپٹہ۔ چُنری۔

چندماری۔ (چَند۔ ما۔ ری) (ہ۔ ا۔ مث) ایک پرند جس کی چونچ گردن اور پاؤں لانبے ہوتے ہیں اور چونچ کے نیچے ایک تھیلی سی ہوتی ہے۔

چندن۔ (چَن۔ دَن) (س۔ ا۔ مذ) صندل۔ صندل کی لکڑی۔

چندن کی چٹکی بھلی، گاڑی بھرا نہ کاٹھ۔ (ا۔ مثل) تھوڑی اچھی چیز اُس زیادہ سے بہتر ہے جو خراب ہو۔ ذرا سا صندل گاڑی بھر ایندھن سے بہتر ہے۔

چندنا۔ (چَن۔ دَ۔ نا) (ق۔ ا۔ مث) چاندنی۔

چندوا۔ (چَند۔ وا) (ہ۔ ا۔ مذ) ٹوپی کے اُوپر کا حصّہ۔ گول ٹوپی کے اُوپر کا گِردہ۔ چھوٹا شامیانہ۔

چندوٹی۔ (چَند۔ وَ۔ ٹی) (ق) چندی۔ چھوٹا ٹکڑا۔

چَندہ۔ (چَن۔ دَہ) (ف۔ ا۔ مذ) وہ روپیہ جو مختلف آدمیوں سے لے کر کسی کام کے لیے جمع کیا جائے۔

چُندھا۔ (چُن۔ دھا) (ہ۔ صف) وہ شخص جس کی آنکھیں روشنی کی تاب نہ لاسکیں۔

چُندھیانا۔ (چُندھ۔ یا۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) تیز روشنی کے باعث آنکھیں جھپکنا (۲) آنکھوں کی کمزوری کے سبب کم نظر آنا (۳) حیرت زدہ ہونا۔ (۴) گھبرا جانا۔

چِندی۔ (چِن۔ دی) (ہ۔ ا۔ مث) چھوٹا ٹکڑا۔ پُرزہ۔

چَندیا۔ (چَن۔ دِ۔ یا) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) سر۔ کھوپڑی (۲) چھوٹی سی روٹی۔ بچے ہوئے آٹے کی ٹکیا (۳) روٹی بڑھاتے وقت بیچ میں جو ٹکیا سی رہ جائے۔

چندیا پر بال نہ چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) لُوٹ لُوٹ کر کھا جانا۔ مفلس کر جانا۔

چندیا سے پرے سرک ۔ (ا ۔ مقولہ) پاس سے ہٹ ۔ سر کے اُوپر سے الگ جا کر کھڑا ہو ۔
چندیا کھُجانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) سر کھُجانا ۔ جُوتیاں کھانے کو جی چاہنا ۔
چندیا مُونڈنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) سر مُونڈنا (۲) لُوٹ کر کھانا (۳) سخت سزا دینا ۔
چندیاں لے ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بہت لعنت ملامت کرنا ۔
چندیں ۔ (ف ۔ صف) اتنا ۔ اتنی ۔ کس قدر ۔ کتنے ۔
چندیں مدت خدائی کردی گاؤ و خر نہ شناسی ۔ (ف ۔ مثل) جب کوئی شخص کسی کام میں ماہر بن کر معمولی بات میں تمیز نہ کر سکے ۔ اس وقت کہتے ہیں ۔
چندے ۔ (چن ۔ دے) (ف) (۱) کچھ دیر (۲) کچھ روز (۳) کچھ عرصہ ۔
چندے آفتاب، چندے ماہتاب ۔ (ف ۔ صف) حسن و جمال میں سوُرج اور چاند کے برابر ۔
چُن دینا ۔ (چُن ۔ دے ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) ترتیب دینا (۲) موکھا یا در بند کر دینا ۔
چنڈال ۔ (چن ۔ ڈال) (س ۔ صف) (۱) کمینہ ۔ ادنٰے ذات کا (۲) بدنصیب بدبخت (۳) بخیل ۔ کنجوس ۔ مُمسک ۔
چنڈال بال ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایک بڑا بال جو ماتھے پر نکل آتا ہے اور اسے منحوس سمجھتے ہیں ۔
چنڈال چوکڑی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) چند مفسدوں کا گروہ جو جمع ہو کر فتنہ و فساد برپا کریں ۔
چنڈالنی ۔ (چن ۔ ڈال ۔ نی) (ہ ۔ صف) کمینی ۔ سفلی ۔ صندن ۔
چنڈاول ۔ (چن ۔ ڈا ۔ وَل) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) لشکر کی آخری فوج (۲) سنتری ۔ چوکیدار ۔ پاسبان ۔
چنڈو ۔ (چن ۔ ڈُو) (ہ ۔ ا ۔ مذ) چانڈُو ۔ ایک قسم کا نشہ جو افیون پانی میں پکا کر اور حقہ کی طرح پیا جاتا ہے (۲) گیند (ق) ۔
چنڈو باز ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) چنڈو پینے کا عادی (۲) زرد رنگ آدمی ۔
چنڈول ۔ (چن ۔ ڈُول) (ق ۔ ا ۔ مذ) گیند ۔
چنڈول ۔ (چن ۔ ڈُول) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) ایک خوش آواز پرندہ (۲) بدصورت اور بے ہنگم آدمی (۳) ایک زنانہ سواری جسے کہار اُٹھاتے ہیں ۔ (۴) مٹی کا ایک کھلونا ۔
چُنری ۔ (چُن ۔ ری) (ہ ۔ ا ۔ مث) رنگ برنگ دوپٹہ ۔
چنک ۔ (چ ۔ نک) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) ایک قسم کی بٹیر جو گرمی کے موسم میں نکلتی ہے (۲) کمر کی چک ۔ کمر کا جھٹکا ۔
چنکب ۔ (چن ۔ کُب) (ق ۔ ا ۔ مث) چبھن ۔
چُن کھاؤ ۔ (چُن ۔ کھا ۔ اُو) (ق ۔ ا ۔ مذ) (۱) فقیر ۔ بھکاری ۔ (۲) پرندہ ۔
چنک ۔ (چ ۔ نک) (ہ ۔ ا ۔ مث) سوزش ۔ جلن ۔
چنگ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) ستار کی قسم کا ایک باجہ (۲) کوئی چیز جو ٹیڑھی اور جھکی ہوئی ہو (۳) پنجہ (۴) ایک قسم کا کنکوا جس میں دیا روشن کر کے اُڑاتے ہیں ۔
چنگ نواز ۔ چنگ بجانے والا ۔
چنگا ۔ (چن ۔ گا) (ہ ۔ صف) اچھا ۔ تندرست ۔ توانا ۔

چنگا ہے گر ننگا ۔ (ا ۔ مثل) صاحب استطاعت تو ہے گر بے حد کفایت شعار ہے ۔
چنگاری ۔ (چن ۔ گا ۔ ری) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) آگ کا شرارہ ۔ ایسی بات جو رنجش کا باعث ہو ۔
چنگاری جھڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) آگ کے پھُول جھڑنا ۔
چنگاری چھوڑنا، ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ایسی بات کرنا جس سے لوگوں کو رنج ہو ۔ فتنہ انگیزی کرنا ۔ آگ لگانا ۔ لڑائی کرنا ۔
چنگاریاں چھُوٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) آگ کے شرارے نکلنا ۔ آگ کی لپٹیں اُٹھنا (۲) کمال جلال ظاہر ہونا ۔ خونخواری برسنا ۔
چنگال ۔ (چن ۔ گال) (ف ۔ ا ۔ مذ) درندوں اور شکاری پرندوں کا پنجہ ۔
چنگل ۔ (چن ۔ گل) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) آدمی یا جانور کا پنجہ (۲) مٹھی ۔ ہاتھ ۔
چنگل مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) پنجہ مار کر پکڑنا ۔
چنگل میں آ جانا ۔ قابو میں آ جانا ۔ پھنس جانا ۔
چِنگنا ۔ (چِنگ ۔ نا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) چوزہ ۔ مُرغی کا بچہ ۔
چنگنا ۔ (چ ۔ نگ ۔ نا) (ہ ۔ مص) ناراض ہونا ۔
چُنگنا ۔ (چُن ۔ گ ۔ نا) (ق ۔ مص) چُوسنا ۔
چنگھاڑ ۔ (چن ۔ گھاڑ) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) ہاتھی کی آواز (۲) شور و غل (۳) فریاد و فغاں کی آواز ۔
چنگھاڑ مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مہیب آواز نکالنا ۔ ہاتھی کا چیخنا ۔
چنگھاڑنا ۔ (چن ۔ گھاڑ ۔ نا) (ہ ۔ مص) ہاتھی کا گرجنا ۔ دھاڑنا (۲) مور کا بولنا ۔
چنگھوٹیاں ۔ (چن ۔ گھو ۔ ٹِ ۔ یاں) (ا ۔ ا ۔ مث) بچوں یا نئے سیکھنے والوں کے آڑے ٹیڑھے حروف ۔
چنگی ۔ (چن ۔ گی) (ق ۔ ا ۔ مث) چنگاری ۔
چِنگی ۔ (چِن ۔ گی) (ہ ۔ ا ۔ مث) تھوڑی آگ ۔ آگ کا شرارہ ۔
چنگی ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) چنگاری ڈالنا ۔
چُنگی ۔ (چُن ۔ گی) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) چٹکی بھر ۔ چُنگل بھر (۲) شہری محصول جو باہر سے مال آنے پر لگایا جاتا ہے ۔ ٹیکس ۔
چنگیاں ۔ (چن ۔ گ ۔ یاں) (ق ۔ ا ۔ مث) چنگی کی جمع ۔ چنگاریاں ۔
چنگیر ۔ (چن ۔ گیر) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) پھُول رکھنے کا برتن ۔ پھُولوں کی ٹوکری (۲) خوان کا سرپوش (۳) روٹیاں رکھنے کا برتن ۔
چنگیری ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) روٹیوں کی ٹوکری ۔ ایک قسم کی پھیلی ہوئی پیندی والی ٹوکری ۔
چُننا ۔ (چُن ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) انتخاب کرنا ۔ چھانٹنا ۔ پسند کرنا (۲) دیوار بنانا ۔ ردہ رکھنا (۳) ترتیب دینا ۔ سلیقہ سے رکھنا (۴) نوچنا (۵) چُگنا ۔ دانہ اُٹھانا (۶) کپڑے میں چنت ڈالنا ۔
چُنندہ ۔ (چ ۔ نن ۔ دہ) (ہ ۔ صف) چیدہ ۔ منتخب ۔ چُنا ہوا ۔ اچھے سے اچھا ۔ جمع : چُنندگان ۔
چننگ ۔ (چ ۔ ننگ) (ہ ۔ ا ۔ مث) پیشاب کی سوزش ۔ پیشاب کرتے وقت کی جلن ۔
چُن لینا ۔ (چُن ۔ لے ۔ نا) (ہ ۔ مص) انتخاب کر لینا ۔
چنواں ۔ (چُن ۔ واں) (ہ ۔ صف) چیدہ ۔ چُنا ہوا ۔

چُنوانا۔ (چُن۔وا۔نا) (ہ۔مص) بنوانا۔ اکٹھا کرانا۔ کٹوانا۔ تعمیر کروانا۔
چُنَوٹی۔ (چُ۔نَو۔ٹی) (ہ۔ا۔مث) پان کا چونہ رکھنے کی ڈبیا۔
چنور۔ (چَن۔ور) (ہ۔ا۔مذ) مورچھل۔ مگس ران۔ بالوں کا گچھا جس سے مکھیاں اُڑاتے ہیں۔
چُنّی۔ (چُن۔نی) (ہ۔ا۔مث) (۱) سُرخ چھوٹا سانگ۔ ریزۂ یاقوت (۲) چھوٹا دوپٹہ (۳) لالڑی۔
چُنّی مُنّی۔ (چُن۔نی۔مُن۔نی) (ہ۔صف) (بچّوں کی زبان) بہت چھوٹی سی۔
چُنیا۔ (چُن۔یا) (ہ۔صف) چھوٹی۔ ذراسی۔
چنیا بطخ۔ (ا۔مث) ایک قسم کی چھوٹی بطخ۔
چنیا بیگم۔ (ہ۔ا۔مث) افیون۔
چنیا گوند۔ ڈھاک کا گوند۔
چُنیدہ۔ (چُ۔نی۔دَہ) (ف۔صف) چیدہ۔ منتخب۔ چُنا ہوا۔
چُنیں۔ (چُ۔نیں) (ف) ایسا۔ ایسی بات۔

چ ــــ و

چَو۔ (ہ۔صف) چار۔ چہار۔ مرکبات میں بطور سابقہ استعمال ہوتا ہے۔
چوالیس۔ چار اُوپر چالیس۔ ۴۴۔
چوبارا۔ (ا۔مذ) کوٹھا۔ مکان کے اُوپر کا وہ کمرہ جس کے چار دروازے ہوں یا چاروں طرف کھڑکیاں ہوں۔
چَوبائی۔ چوطرفی ہوا۔ چاروں طرف کی ہوا۔
چوبائی ہوا چلا دو۔ (ا۔مثل) نہایت عقل مندی اور عیاری سے کوئی تعجب انگیز تدبیر کرکے کامیاب ہو جاؤ۔
چَوبرسی۔ (ہ۔ا۔مث) مردہ کی ایک رسم جو چار سال بعد ہندوؤں میں ادا کی جاتی ہے۔
چوبغلا۔ (ا۔مذ) چوغے یا انگرکھے کے بغل کے نیچے کا حصّہ جس میں چار جوڑ ہوتے ہیں۔
چوبندی۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) جانور کے چاروں نعل باندھنا۔ نعل بندی (۲) خراج۔
چوبندی باندھنا۔ (ا۔محاورہ) نعل بندی کرنا۔
چوبندی جکڑنا۔ چوبندی کسنا۔ (ا۔محاورہ) مجرم کے ہاتھ پاؤں باندھنا۔ چومیخا کرنا۔
چَوبولا۔ (ہ۔ا۔مذ) ہندی گیت۔ چار مصرعوں کا۔
چوبیس۔ (ا۔حرفِ عدد) چار اُوپر بیس۔ ۲۴۔
چوبیسا۔ (ا۔مذ) (۱) چوبیس گاؤں کا پرگنہ (۲) ایک قسم کا تعویذ جس کو چوبیس کا نقش کہتے ہیں۔
چَوپال۔ (ہ۔ا۔مث) چوپہل کا بگڑا ہوا۔ بیٹھک۔ نشست گاہ۔ گاؤں کا وہ پنچائتی مکان جس میں لوگ مل کر بیٹھتے ہیں یا مسافر ٹھہرتے ہیں۔
چَوپالا۔ (ہ۔ا۔مذ) ایک قسم کا ڈولا۔ جس کے چاروں پہلو برابر ہوتے ہیں۔ چوپہلا۔ ہوا دار ڈولا۔
چوپائی۔ چوپئی۔ (ہ۔ا۔مث) چار مصرعوں کی نظم۔ رُباعی۔
چوپایہ۔ (ہ۔ا۔مذ) چار پاؤں کا مویشی۔ حیوانِ مطلق۔

چَوپٹ۔ (ہ۔صف) (۱) چاروں دروازے کھلے ہوئے۔ کھُلا ہوا۔ فراخ۔ کشادہ (۲) جاہل مطلق (۳) ویران۔ برباد۔ اندھا۔
چوپٹ کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) اُجاڑنا۔ ویران کرنا۔ لُوٹنا۔ غارت کرنا۔ خراب کرنا (۲) پڑھا لکھا بھلا دینا (۳) چت کر دینا۔
چَوپڑ۔ (ہ۔ا۔مث) چوسر۔ نرد بازی۔ پچیسی (۲) چوسر کی بساط جو چہار سر اور چہار کونہ ہوتی ہے۔ چوسر کا وہ کپڑا جس پر گوٹیں رکھتے ہیں۔
چَوپڑ کا بازار۔ (ہ۔ا۔مذ) چار راستوں کا بازار۔ وہ بازار جس کے چاروں طرف دکانیں ہوں۔ چار بازار۔
چَوپڑا۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) مربع جگہ جو کوٹھے کے چند زینوں کے بعد بنا دیتے ہیں (۲) مربع کنواں یا باؤلی۔
چَوپن۔ چوَن۔ ۵۴ (ق)۔
چوپہرا۔ (ہ۔ا۔مذ) چار پہر کا۔ چار پہروں میں یا چار پہروں کے لیے۔
چوپہل۔ (ہ۔ا۔صف) چار پہلو کا۔
چوپہلا۔ (ہ۔ا۔مذ) ایک قسم کا مربع ڈولا۔ محافہ جس کو کہار اُٹھاتے ہیں۔
چَوپھلا۔ (ہ۔ا۔مذ) چار پھل کا (عموماً چاقو کے لیے استعمال ہوتا ہے)
چوپھیر۔ (ہ۔ا۔مث) چاروں طرف کا۔ گرداگرد کا۔
چوپہیا۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) چار پہیوں کا (۲) چار پہیوں کی گاڑی۔
چَوتارا۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) چار تار کا بنا ہُوا (۲) ایک قسم کا باجا۔
چوتالا۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) چار تال کا۔ چار ضرب کا۔ طبلہ بجانے کا ایک طریق (۲) ایک قسم کا گیان۔
چَوترا۔ (ہ۔ا۔مذ) چبوترا۔ مربع یا مستطیل اُونچی بنائی ہوئی جگہ جس پر لوگ بیٹھتے اُٹھتے ہیں۔
چَوتہ۔ (ہ۔ا۔صف) چار تہوں کا۔
چَوتہی۔ (ہ۔ا۔مث) ایک قسم کا سُوتی بستر جس کو چار تہہ کرکے بچھاتے ہیں۔
چَوچند۔ چار چند۔ چوگنا۔ چار گنا۔
چَوحاشیہ۔ (ہ۔ع۔صف) جس کے چاروں طرف حاشیہ ہو۔
چَوحدّہ۔ (ہ۔ف۔صف) وہ نشان جو چار گاؤں کی زمین ملنے کی جگہ بنایا جاتا ہے۔
چَوحدی۔ (ہ۔ف۔مث) چاروں حدیں۔
چَوخانہ۔ (ہ۔ف۔صف) وہ کپڑا جس میں مربع خانے بنے ہوئے ہوں۔
چَوخانی۔ کبوتروں کی چار خانوں والی کابک۔
چَودانی۔ (ہ۔ف۔مث) کان کا ایک زیور جس میں چار موتی لگے ہوتے ہیں۔
چَودس۔ (ہ۔ا۔مث) چاند کی چودھویں تاریخ۔ ہندی مہینہ کے ہر پاکھ کی چودھویں تاریخ۔
چَودہ۔ (ا۔عدد) چار اُوپر دس۔ ۱۴۔
چَودہ بدیا۔ (س۔ا۔مذ) چودہ علم یعنی چار وید۔ چھ وید انگ۔ دھرم۔ میمانسا۔ نیائے۔ پُران۔
چَودہ بدیا ندھان۔ (س۔ا۔مذ) (۱) چودہ علموں کا عالم۔ بڑا بھاری فاضل (۲) پختہ کار۔ تجربہ کار۔
چَودہ خانوادے۔ سلسلۂ صوفیا کی چودہ شاخیں جو چار پیروں کے سلسلے سے نکلی ہیں۔

چَودہ طبق۔ (ہ۔ ع۔ مذ) سات طبقے زمین اور سات طبقے زمین۔
چودہ طبق روشن ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) عقل اور فراست بڑھ جانا۔ معلومات زیادہ ہونا۔
چودہ معصوم۔ (ہ۔ ع۔ مذ) شیعوں کے فرقہ امامیہ کے نزدیک رسولِ اکرمؐ حضرت فاطمہؓ اور بارہ امام۔
چودھواں۔ چودہ سے نسبت رکھنے والا۔ چودھویں نمبر کا۔
چودھواں معصوم۔ (ا۔ مذ) حضرت امام مہدی۔
چودھویں۔ (ا۔ عدد ترتیبی) چودہ سے نسبت رکھنے والی۔
چودھویں رات۔ (ا۔ مث) چاند کی وہ رات جس میں چاند پورا ہو جاتا ہے۔ شب ماہ۔
چودھویں کا چاند۔ (ا۔ مذ) (۱) بدر۔ ماہِ کامل۔ ماہ تمام (۲) نہایت خوبصورت۔
چَودَھیر۔ چاروں طرف۔ چاروں اطراف (ق)
چَوراسی۔ (۱) چار اُوپر اسّی۔ ۸۴ (۲) ایک قسم کا زیور۔ جھانجھن (۳) گھنگھروؤں کا ہار جو بیلوں کی گردن میں ڈالا جاتا ہے۔
چَوراسی بھوگنا۔ (ہ۔ محاورہ) ہندوؤں کے عقیدے میں مرنے کے بعد (چوراسی لاکھ قالبوں میں جانا) آواگون کے چکر میں پڑنا۔ کیے کی سزا پانا۔
چَوراسیا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) چوراسی برس کا۔ ہشتاد و چہار سالہ (۲) برہمنوں کی ایک قوم۔
چَورانوے۔ چار اُوپر نوّے۔ ۹۴۔
چَوراہا۔ (ا۔ مذ) وہ جگہ جہاں سے چار راستے نکلتے ہوں۔
چَوراہے میں۔ (ا۔ تابع فعل) سب کے سامنے۔ کھُلم کھُلا۔ بیچ بازار۔ سرِ بازار۔
چَورس۔ (ا۔ صف) (۱) ہموار مسطح (۲) مربع چوکور۔
چورسانا۔ (ا۔ مص) ہموار کرنا۔ چوکور کرنا۔ مسطح کرنا۔
چورسائی۔ (ا۔ مث) ہمواری۔ برابری۔
چورسی۔ (ا۔ مث) ترکھانوں کا ایک اوزار۔
چورنگ۔ (ا۔ مذ) (۱) وہ چیز جس پر تلوار کا ہاتھ صاف کریں (۲) ایک وار میں تلوار سے چار ٹکڑے کرنا۔ تلوار کا وار۔ تلوار کا ہاتھ۔
چورنگ کاٹنا۔ (ا۔ محاورہ) تلوار کے ایک ہاتھ میں چار ٹکڑے کرنا۔
چوریانو۔ (ہ۔ عدد) چورانوے۔ ۹۴ (ق)
چَوسٹھ۔ چَونسٹھ۔ چار اُوپر ساٹھ۔ ۶۴۔
چَوسَر۔ (ا۔ مذ) (۱) نرد بازی۔ پچیسی۔ چارگوشہ (۲) بساط جس پر گوٹیں لکھی جاتی ہیں
چَوسَر باز۔ (ا۔ مذ) چوسر کا کھلاڑی۔ نرد باز۔
چَوکا۔ (۱) اگلے چار دانتوں کی لڑی (۲) مربع پتھر۔ سنگِ مرمر کی مربع سِل (۳) پکانے اور کھانے کا مقام (۴) چار یکساں چیزیں جو باہم پیوستہ اور برابر کی ہوں (۵) ایک قسم کا موٹا کپڑا جس سے مکان کا فرش بناتے ہیں (۶) ایک قسم کا برتن (۷) ایک پیمانہ
چوکا برتن کرنا۔ (ا۔ محاورہ) پکانے کھانے کی جگہ کو تیار کرنا۔ کھانے پینے کے برتنوں کو مانجھنا
چَوکدن۔ چاروں طرف (ق)۔
چوکڑی۔ (ا۔ مث) (۱) ہرن کی قلانچ۔ زقند۔ چھلانگ (۲) چار گھوڑوں کی بگھی (۳) ایک زیور (۴) حد۔ حدبست (۵) ایک قسم کی چار چیزیں (۶) گلے کا ایک زیور۔
چوکڑی بھرنا۔ (ا۔ محاورہ) ہرن یا گھوڑے کا اُچھلنا۔ کُودنا۔ قلانچیں مارنا۔

چوکڑی بھُول جانا۔ (ا۔ محاورہ) سٹ پٹا جانا۔ گھبرا جانا۔ ہوش نہ رہنا۔
چوکس۔ (ا۔ صف) چاروں طرف سے خبردار۔ چوکنا (۲) وہ شخص جو اپنے کام میں ہوشیار ہو (۳) تول میں پورا۔ ٹھیک۔
چوکس رہنا۔ (ا۔ محاورہ) خبردار رہنا۔ ہر طرف سے ہوشیار رہنا۔
چوکسی۔ (ا۔ مث) ہوشیاری۔ نگہبانی۔ خبرداری۔
چوکنّا۔ (ا۔ صف) ہوشیار۔ خبردار۔ بیدار مغز۔ باخبر۔
چوکنّا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہوشیار ہونا۔ بیدار ہونا (۲) بھڑکنا۔ بدکنا۔ تیز ہونا۔
چوکور۔ چوکون۔ چوکونا۔ (ا۔ صف) (۱) مربع چورس (۲) نہایت موٹا آدمی۔
چوکھٹ۔ (ا۔ مث) دروازہ کی چار لکڑیاں جس میں پٹ لگائے جاتے ہیں۔
چوکھٹ نہ جھانکنا۔ (ا۔ محاورہ) کبھی نہ آنا۔ کسی کے گھر نہ جانا۔
چوکھٹا۔ آئینہ دار گھر۔ وہ چار لکڑیاں جن میں آئینہ جڑا جاتا ہے۔ تصویر یا قطعہ وغیرہ کا فریم۔
چوکھُونٹ۔ (ا۔ مذ) (۱) چاروں طرف (۲) دنیا۔ عالم (۳) ہر طرف۔ ہر سمت۔
چوکھُونٹا۔ (ا۔ صف) چارگوشہ۔ چار پہلو۔ مربع۔
چوگڈ۔ (ہ۔ مذ) (۱) وہ جگہ جہاں چار گاؤں کی حدیں ملیں (۲) چار کنکوّوں کا گچھا۔
چوگڈی۔ بانس کی پتلی چھڑیوں کا چوگوشہ آلہ جس سے پرندے پکڑتے ہیں۔
چوگرد۔ (ا۔ مذ) چاروں طرف۔
چوگلّا۔ (ہ۔ ا۔ صف) چار پنکھڑی کا پھُول۔
چوگنا۔ (ا۔ صف) چہار چند۔
چوگوشیا۔ (ا۔ مث) (۱) چار کونوں والی (۲) ایک قسم کی ٹوپی جس کے چار گوشے ہوتے ہیں (۳) ترکی گھوڑا۔
چوگھڑا۔ (۱) چار خانوں کا سونے چاندی یا تانبے وغیرہ کا بکس جس میں الائچی وغیرہ رکھتے ہیں (۲) بچوں کے کھیلنے کا ایک بکس (۳) ساچق کی آرائش کی ٹھلیاں جو ایک ایک ٹٹّی پر چار چار میوؤں وغیرہ سے بھری ہوئی رکھی جاتی ہیں (۴) سفید بڑی الائچی۔
چولادا۔ (ا۔ مذ) ایک کنواں جس میں چار رسیاں پڑتی ہیں۔
چولڑا۔ (ا۔ مذ) گلے کا ایک ہار جس میں چار لڑیاں ہوتی ہیں۔
چوماس۔ چوماسا۔ (ا۔ مذ) برسات کے چار مہینے۔ برسات۔
چومُکھ۔ (ا۔ مذ) چار بتّی کا چراغ۔ وہ چراغ جس کے چاروں طرف بتیاں روشن کی جائیں۔ چار رُخ والی۔
چومُکھ جلانا۔ (ا۔ محاورہ) منّت کا چومُکھا چراغ جلانا۔ صدقہ یا نیاز کا چراغ جلانا۔
چومُکھا۔ (۱) چار مُنہ کا (۲) چار بتّی کا چراغ (۳) پٹے کا وہ ہاتھ جو چاروں طرف اِس طرح پھرایا جائے کہ کسی طرف سے حریف قابو نہ پائے (۴) وہ پھکڑّ باز جو اکیلا چار کو جواب دے۔
چومُکھی۔ (ا۔ صف۔ مث) (۱) چومُکھا کی تانیث (۲) ہندوؤں کی ایک دیوی (۳) ایک درخت کا بیج۔
چومُکھی لڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) حریف سے چاروں طرف لڑنا (۲) کئی آدمیوں کی بات کا جواب دینا۔
چومنزلا۔ (ہ۔ صف) چار منزل کا مکان۔

چَومیخا۔ (ا۔ مذ) ایک قسم کی سزا جس میں چار میخیں گاڑ کر مُجرم کے ہاتھ پاؤں رسیوں سے ان کے ساتھ باندھ دیئے جاتے تھے۔

چَومیخا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) چت یا اوندھا لٹا کر چاروں ہاتھ پاؤں میخوں سے باندھ کر سزا دینا۔

چَونتیس۔ (ا۔ عدد) چار اُوپر تیس۔ ۳۴۔

چَونسٹھ۔ (ا۔ عدد) چار اُوپر ساٹھ۔ ۶۴۔

چَوہتّر۔ (ا۔ عدد) چار اُوپر ستّر۔ ۷۴۔

چَوہٹّا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) چوک (۲) وہ بازار جس کے چاروں طرف دکانیں ہوں

چَوہرا۔ (ا۔ صف) چار تہوں کا۔

چُو۔ (ف۔ حرفِ شرط) اگر۔

چُو کُفر از کعبہ برخیزد کُجا مانَد مسلمانی۔ (ف۔ مثل) جس سے فریاد کی جائے اگر وہی زیادتی کرے تو اس موقع پر کہتے ہیں۔

چُوا۔ (چُ۔ وا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) خوشبو کی ایک چیز جو مشک۔ صندل۔ زعفران۔ اور عنبر ملا کر بناتے ہیں (۲) پانی کی سوت (۳) بھیگی دال کا چھلکا۔

چَوا چندن۔ ایک قسم کا کبوتر۔

چَوا۔ (چَو۔ وا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) گنجفہ اور تاش کا وہ ورق جس پر چار نشان ہوں (۲) چار چیزوں کا ڈھیر۔

چُوانا۔ (چُ۔ وا۔ نا) (ہ۔ مص) ٹپکانا۔ نچوڑنا۔

چُواؤ۔ (چُ۔ وا۔ ؤ) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) رساؤ۔ ٹپکاؤ۔ چکیدگی (۲) قند وشکر کا شیرہ۔

چوب۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) لکڑی۔ عمارتی لکڑی (۲) شامیانہ یا ڈیرے کی لکڑی (۳) ڈھول وغیرہ بجانے کی لکڑی۔ لاٹھی۔ چھڑی۔

چوبِ چینی۔ (ف۔ ا۔ مث) لکڑی کی قسم کی ایک خوشبو دار دوا۔

چوب دار۔ (ف۔ ا۔ مذ) نقیب۔ عصا بردار۔ وہ نوکر جو سونے یا چاندی کا خول چڑھا ہُوا عصا لے کر امیروں کے آگے آگے چلتا ہے۔

چوب دستی۔ (ف۔ ا۔ مث) ہاتھ کی لکڑی۔ چھڑی۔

چَوبا۔ (چَو۔ با) (ہ۔ ا۔ مذ) چار ویدوں کا عالم برہمن۔ برہمنوں کی ایک قوم جو بہت کھانے میں مشہور ہے۔

چَوبے گئے تھے چھبّے ہونے دُوبے ہو آئے۔ (ہ) جب کوئی شخص کسی فائدے کی اُمید پر کہیں جائے لیکن اُلٹا گرہ کا بھی کھو آئے تو کہتے ہیں۔

چوبا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) میخ۔ کھونٹا۔ کیل (۲) میٹھے چاول جن میں میوہ وغیرہ لگا کر شادی میں بھیجتے ہیں۔ شکرانہ۔

چَوبچہ۔ (چو۔ بَچ۔ چہَ) (اُر۔ ا۔ مذ) (چاہ بچہ) چھوٹا حوض۔ گندے پانی کا گڑھا۔

چوبی۔ (چو۔ بی) (ف۔ صف) لکڑی کا بنا ہُوا۔

چوبی دار نقش ونگار۔ (ف۔ ا۔ صف) لکڑی پر کھُدے ہوئے بیل بوٹے لکڑی پر کھُدائی کا کام۔

چوبیں۔ (چو۔ بیں) (ف۔ صف) لکڑی کا۔

چوپ۔ (ق۔ ا۔ مذ) بندوبست۔

چوپان۔ (چو۔ پان) (ف۔ ا۔ مذ) چرواہا۔ گڈریا۔ پاسبان۔

چوپانی۔ (چو۔ پا۔ نی) (ف۔ ا۔ مث) چرواہے کا کام۔

چُوپُلی کی چپی۔ (چُو۔ پلی۔ کی۔ چَ۔ پی) (ق۔ صف) (۱) خاموش (۲) بلا ارادہ۔ یوں ہی۔

چُوت۔ (ہ۔ ا۔ مث) فرج۔ عورت کا اندام نہانی۔

چُوتڑ۔ (چُو۔ تڑَ) (ہ۔ ا۔ مذ) کُولا۔ پُٹھا۔ سُرین۔

چُوتڑ بجانا۔ (ا۔ محاورہ) خوش ہونا۔ بغلیں بجانا۔

چُوتڑ (پیٹنا) پیٹ لینا۔ (ا۔ محاورہ) نہایت خوش ہونا (۲) افسوس کرنا۔

چُوتڑ دکھانا۔ (ا۔ محاورہ) پیٹھ دکھانا۔ بے شرمی سے بھاگنا۔

چُوتڑ مٹکانا۔ (ا۔ محاورہ) ناچ میں کولھوں کو ہلانا۔

چُوتڑوں پر پیاز کترنا۔ (ا۔ محاورہ) سامنے دھوکا دینا۔ رُوبرو فریب دینا۔

چُوتڑوں پر پیاز کتروانا۔ (ا۔ محاورہ) رُو برو فریب کھانا۔ چکمہ کھانا۔ چُونہ لگوانا۔

چُوتڑوں پر کھانا۔ بے عزتی سے شکست کھانا۔ بے غیرتی کی مات کھانا۔

چُوتڑوں سے (کان کاٹنا) سُپاری توڑنا۔ (ا۔ محاورہ) انوکھی بات کرنا۔

چُوتڑوں سے گھاس کاٹنا۔ (ا۔ محاورہ) بے پروائی کرنا۔ محنت نہ کرنا۔ دل لگا کر کام نہ کرنا۔ بے دل سے کام کرنا۔

چُوتڑوں کا لہو مرنا۔ (ا۔ محاورہ) جم کر بیٹھنے کی عادت ہو جانا۔

چُوتڑوں کے بل بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) گھبرا کر بیٹھنا۔ حیران وششدر ہونا۔

چُوتڑوں کے بل گرنا۔ اوندھا گرنا۔

چوتھ۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) چوتھا حصّہ (۲) ہندی مہینہ کی چوتھی تاریخ (۳) آمدنی کا چوتھائی جو مرہٹے بطور خراج وصول کرتے تھے۔

چوتھا۔ (چَو۔ تھا) (ہ۔ صف۔ ا۔ مذ) (۱) چہارم (۲) میّت کے چوتھے دن کی رسم

چوتھے پانچویں۔ گاہ بگاہ۔ کبھی کبھی۔

چوتھائی۔ (چو۔ تھا۔ ای) (ہ۔ ا۔ مث) چوتھا حِصّہ۔

چوتھی۔ (چَو۔ تھی) (ہ۔ ا۔ مث) بیاہ کی ایک رسم جو ساچق کے چوتھے روز ہوتی ہے۔

چوتھی کا جوڑا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) وہ بھاری جوڑا جو دُلھن چوتھی کے دن پہنتی ہے۔

چوتھی کھیلنا۔ چوتھی کے روز دُلھن کے گھر جا کر پھولوں کی چھڑیوں۔ سبزی ترکاریوں اور میووں کو ایک دوسرے پر پھینکنا۔

چوتھیا۔ (چَو۔ تھی۔ یا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) چوتھے روز کا بخار (۲) نمبردار۔ زمیندار۔

چُوتیا۔ (چُو۔ تِ۔ یا) (ہ۔ صف) احمق۔ بے وقوف۔ گاؤدی۔

چُوتیا بنانا۔ (ا۔ محاورہ) بے وقوف بنانا۔ ہنسی اُڑانا۔ تمسخر اُڑانا۔

چُوتیا پن۔ (ہ۔ ا۔ مذ) بے وقوفی۔ حماقت۔

چُوتیا چکّر۔ (ہ۔ ا۔ مذ) احمق۔ بے وقوف۔

چُوتیا شہید۔ (ہ۔ ا۔ مذ) وہ شخص جو اس قدر زیادہ جماع کرے کہ اس کے ضعف سے جان دے دے۔ بہت زیادہ جماع کرنے والا۔

چُوتیا مر گئے اولاد چھوڑ گئے۔ (ا۔ مثل) ایسے بے وقوف کے متعلق کہتے ہیں

جو کام خراب کرے۔

چوٹ - (ہ - ا - مث) (۱) ضرب۔ مار (۲) دُکھ۔ تکلیف۔ (۳) حربہ۔ حملہ۔ (۴) طعن۔ تشنیع (۵) عشق و محبت کا صدمہ (۶) خواہش۔ آرزو (۷) جوڑ۔ مقابل (۸) داؤ۔ گھات (۹) نقصان۔ ضرر۔

چوٹ آنا - (ا - محاورہ) (۱) ضرب آنا (۲) صدمہ پہنچنا۔ طنز ہونا۔ طعن تشنیع ہونا۔

چوٹ اُبھرنا - (ا - محاورہ) (۱) لگی ہوئی ضرب کا ظاہر ہونا (۲) دُکھ کا دوبارہ ظاہر ہونا۔

چوٹ اُٹھانا - (ا - محاورہ) (۱) ضرب برداشت کرنا (۲) صدمہ سہنا۔

چوٹ بچانا - (ا - محاورہ) ضرب خالی دینا۔ حریف کی ضرب کو اپنے اُوپر نہ آنے دینا۔

چوٹ پر چوٹ پڑنا - (ا - محاورہ) صدمے پر صدمہ پہنچنا۔ ضرب کے بعد ضرب لگنا۔

چوٹ پڑنا - (ا - محاورہ) (۱) ضرب پہنچنا (۲) صدمہ پہنچنا۔ دھکا لگنا۔

چوٹ پھیٹ۔ چوٹ چپیٹ - (ا - مث) ضرب۔ زخم۔ صدمہ۔

چوٹ پیدا کرنا - (ا - محاورہ) کسی کے مدِمقابل دوسرا بہم پہنچانا۔

چوٹ چلنا - (ا - محاورہ) (۱) وار چلنا۔ حملہ ہونا (۲) آوازہ کسنا۔ طنز کرنا (۳) دو حریفوں کا لڑنا۔ داؤں کرنا۔

چوٹ خالی جانا - (ا - محاورہ) وار خالی جانا۔ نشانہ چُوکنا۔

چوٹ دُکھنا - (ا - محاورہ) اس مقام پر درد ہونا جہاں چوٹ لگی ہو۔

چوٹ رُکنا - (ا - محاورہ) حملہ رُکنا۔ ضرب رُکنا۔

چوٹ سہنا - (ا - محاورہ) ضرب برداشت کرنا۔

چوٹ کرنا - (ا - محاورہ) (۱) کاٹنا۔ ڈسنا۔ ضرب پہنچانا (۲) حریف پر وار کرنا۔ حملہ کرنا (۳) داؤں کرنا۔ دھوکا کرنا۔ طعنہ دینا۔ طنز کرنا۔

چوٹ کھانا - (ا - محاورہ) زخم کھانا۔ زخمی ہونا۔ مار کھانا۔ صدمہ اُٹھانا۔ نقصان اُٹھانا۔

چوٹ لگنا - (ا - محاورہ) صدمہ پہنچنا۔ ضرب لگنا۔ رنج پہنچنا۔

چوٹ لگی پہاڑ کی، توڑیں گھر کی سِل - (ا - مثل) زبردست حریف سے بس نہیں چلے تو بیوی پر غصّہ نکالنا۔

چوٹالنا - (چو - ٹال - نا) (ہ - مص) کوٹنا۔ ضرب لگانا۔

چوٹٹا - (چوٹ - ٹا) (ہ - ا - مذ) چور۔ اٹھائی گیرا۔

چوٹٹی - (چوٹ - ٹی) (ہ - ا - مث) چور عورت۔

چوٹٹی کُتیا جلیبیوں کی رکھوالی - (ا - مثل) کسی خائن کے سپُرد امانت اور دیانت کا کام کرنا۔

چوٹٹی والا - (ہ - صف) حرامی۔ بدذات۔

چوٹی - (چو - ٹی) (ہ - ا - مث) (۱) چونڈا۔ سر کے بال جو مونڈنے سے چھوڑ دیئے جاتے ہیں (۲) عورتوں کے گندھے ہوئے سر کے بال (۳) وہ چند بال جو بچوں کے سر پر بطور نذر چھوڑ دیتے ہیں (۴) پہاڑ کی سب سے اُونچی جگہ۔ قلّۂ کوہ (۵) وہ پَر جو پرندوں کے سر پر اُبھرے (۶) عروج (۷) کلس کنگرہ۔

چوٹی دبنا - (ا - محاورہ) مغلوب ہونا۔ مجبوری ہونا۔

چوٹی رکھنا - (ا - محاورہ) سَر پر منت کے بال رکھنا۔

چوٹی کا - (ا - صف) اوّل درجہ کا۔ چیدہ۔ چُنا ہُوا۔

چوٹی کترنا - (ا - محاورہ) زیر کرنا۔ عاجز کرنا۔

چوٹی کٹ - (ہ - ا - مذ) غلام۔ جو شخص قابو میں ہو۔

چوٹی کرنا۔ چوٹی گوندھنا - (ا - محاورہ) بال گوندھنا۔ بال سنوارنا۔

چوٹی کی بات - (ا - مث) نہایت عمدہ بات۔ اعلےٰ درجے کی بات۔

چوٹی والا - (ا - مذ) بھُوت۔ ہمزاد۔ سایہ۔ بلا۔

چوٹی ہاتھ ہونا - (ا - محاورہ) قابو اور اختیار ہونا۔

چوج - (ہ - ا - مذ) (۱) عجوبہ۔ انوکھا (۲) نفاست۔ نزاکت (۳) حسُن و خوبصورتی (۴) وصف۔ گُن (۵) تیز فہمی (۶) شرارت۔ شوخی۔ مکر۔ عیاری۔ چالاکی (۷) آرزو۔ تمنّا۔

چوجی - (ہ - صف) عجیب۔ انوکھا۔

چوچ - (س - ا - مذ) (۱) چھال۔ چھلکا۔ کھال۔ چمڑا (۲) میوے کا وہ حِصّہ جو کھایا نہ جائے (۳) آدھا کھایا ہُوا پھل (۴) تاڑ کا پھل (۵) ناریل (۶) کیلا (۷) دارچینی۔

چوچک - (ہ - ا - مذ) دارچینی۔

چُوچڑ - (چُو - چڑ) (ہ - صف) (۱) بیوقوف (۲) کم دُودھ دینے والی گائے۔

چوچلا۔ چونچلا - (چو چ - لا)، (چو نچ - لا) (ہ - ا - مذ) (۱) نخرہ (۲) نازکی باتیں۔ لاڈ۔ پیار۔

چوچلا (بگھارنا) کرنا - (ا - محاورہ) (۱) نازکرنا۔ نخرہ کرنا (۲) محبت جتانا۔

چوچل ہائی - (چَو - چَل - ہا - ای) (ہ - صف) (نخرے پیٹی) نازک مزاج۔ اِترانے والی

چوچل ہایا - (چَو - چَل - ہا - یا) (ہ - صف) لاڈلا۔ نخریلو۔ نخرے باز۔

چُوچی - (چُو - چی) (ہ - ا - مث) پستان۔ چھاتی۔ تھن۔

چودنا - (چود - نا) (ہ - مص) جماع کرنا۔ مجامعت کرنا۔ ہمبستر ہونا۔

چودھر - (چَو - دھر) (ہ - ا - مث) شاہی کا ایک عہدہ۔ چودھری کا عہدہ یا منصب یا رتبہ

چودھرات - (چَو - دھ - رات) (ہ - ا - مث) چودھری کا عہدہ۔ نمبرداری۔ سرداری۔ چوہدری کا حق یا فیس۔

چودھری - (چَو - دھ - ری) (ہ - ا - مذ) (۱) سرغنہ (۲) نمبردار۔ مقدم۔ گاؤں کا سردار۔ میر محلّہ (۳) زمینداروں کا ایک خطاب۔

چوڈھل - (چَو - ڈھل) (ق - ا - مث) چنڈول۔ عماری۔

چور - (ہ - ا - مذ) (۱) دُزد۔ سارق۔ دوسروں کا مال چھُپ کر اُٹھا لے جانے والا (۲) ناسُور۔ زخم کے اندر کا حِصّہ جو اچھا ہونے سے باقی رہ جائے (۳) خفیہ درز۔ پوشیدہ سوراخ (۴) وہ سفیدی جو مہندی لگانے کے بعد چھُوٹ جائے (۵) بدگمانی۔ برائی (۶) اندیشہ۔ خوف خطر (۷) گنجفہ بازوں کی اصطلاح میں وہ پتا جسے کھلاڑی سے چھپائے رکھتے ہیں (۸) (صف) خفیہ۔ پوشیدہ۔

چور انعام - (ا - مذ) وہ زمین جسے مالگزاری ادا کیے بغیر کاشت کیا جائے۔

چور اور چتر - (ا - صف) خود ہی چور اور خود ہی شاہد۔

چور بازاری - (ا - مث) خفیہ طور پر مہنگے داموں بیچنا۔

چور بالو - (ا - مث) ریگِ رواں۔ سراب۔

چور بدن - (ا - مذ) وہ جسم جس کی موٹائی معلوم نہ ہو۔

چور بن کر آنا - (ا - محاورہ) چھُپ کر آنا۔

چور بیٹھنا۔ بدگمانی ہونا۔ خوف ہونا۔ بُرائی ہونا۔

چور پانی۔ (ا۔ مذ) وہ پانی جو دریا کے کنارے پر یا خشک تہ میں ریت کھود کر نکالا جائے۔

چور پر مور پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) چور کے گھر میں خود ہی چوری ہونا۔ ٹھگ کا ٹھگا جانا

چور پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چوروں کا کسی کے گھر میں اُترنا (۲) ناسُور پڑنا۔ (۳) مہندی لگانے سے کچھ جگہ چھُوٹ جانا۔

چور پہرا۔ (ا۔ مذ) (۱) خفیہ پہرا۔ پوشیدہ پاسبانی (۲) (ق) ہراول۔

چور پیٹ۔ (ا۔ مذ) وہ پیٹ جس کا حمل عرصہ تک دکھائی نہ دے۔

چور پیسا۔ (ا۔ مذ) پیسا جو خاک میں گر کر مشکل سے پایا جاتا ہے۔

چور تھانگ۔ (ا۔ مذ) وہ شخص جو چوری کا مال لیتا ہو۔

چور جاتے رہے کہ اندھیاری۔ (ا۔ مثل) نہ چور ہی دنیا سے غائب ہوںگے نہ تاریکی ہی چلی جائے گی جب اندھیری آئے گی چور آموجود ہوں گے بدکار موقع پاکر پھر بدکاری کرتا ہے۔

چور جانے چور کی سار۔ (ا۔ مثل) چور کو چور ہی پہچان سکتا ہے۔

چور کا حال سو میرا حال۔ (ا۔ مقولہ) اپنی صفائی ظاہر کرنے کے لیے کہا جاتا ہے۔

چور چرا دے اور گردن ہلا دے۔ (ا۔ مثل) بُرا کام کرکے مُکر جانے والے کے متعلق بولتے ہیں۔

چور چکار۔ (ا۔ مذ) چور۔ اُچکا۔ بدمعاش۔ گرہ کٹ۔

چور چوری سے جاتا ہے ایرا پھیری سے نہیں جاتا۔ (ا۔ مثل) عادت چھُوٹنے پر بھی کچھ نہ کچھ اثر رہ جاتا ہے۔ بُری عادت نہیں جاتی۔

چور خانہ۔ (ا۔ مذ) (۱) صندوقچہ کا پوشیدہ خانہ (۲) پنجرے کے اندر کا خانہ جو دوسرے خانے میں ہو (۳) خلوت خانہ۔

چور دروازہ۔ (ا۔ مذ) گھر کا وہ راستہ جو عام لوگوں کو معلوم نہ ہو۔

چور دَہج۔ (ا۔ مذ) (تلوار سے کھیلنے والوں کی اصطلاح) حریف کا میدان میں آکر آگے پیچھے ہٹنا اور تلوار اور ڈھال کو اُوپر لے جاکر حریف پر وار کرنا۔

چور راستہ۔ (ا۔ مذ) غیر متعارف راستہ۔ پوشیدہ راستہ۔

چور زمین۔ (ا۔ مث) دُلدل۔ دھساؤ۔

چور سے کہے چوری کر ساہ سے کہے تیرا گھر لٹا۔ (ا۔ مثل) اُس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو خود ہی نقصان کرائے اور خود ہی ہمدرد بنے۔

چور کا بھائی گھٹ کترا۔ (ا۔ مثل) جب کوئی شخص عیب دار کی طرف داری کرتا ہے تو اس کی نسبت بولتے ہیں۔ بد کا ساتھی بد۔

چور کا جی کتنا۔ (ا۔ مقولہ) چور ذرا سی بات پر ڈر جاتا ہے۔

چور کا شاہد چراغ۔ (ا۔ مثل) جب کوئی رازدار کسی کا بھید کھول دے۔ اس موقع پر بولتے ہیں۔

چور کا مال سب کوئی کھائے چور کی جان اکارت جائے۔ (ا۔ مثل) بُرے کو سوا ضرر کے کچھ فائدہ نہیں ملتا۔ چور کے مال میں کئی حصّہ دار ہوتے ہیں، مگر سزا میں کوئی حصّہ دار نہیں ہوتا۔

چور کچہری۔ (ا۔ مث) وہ محکمہ جو بدمعاشوں اور چوروں کی سُراغرسانی پوشیدہ طور سے کرے۔ خفیہ پولیس۔

چور کو چور ہی سُوجھتا ہے۔ (ا۔ مثل) جیسے کو ویسا ہی پہچانتا ہے۔ دل را دل مے شناسد۔ ہر شخص دوسرے کو اپنا ہی جیسا سمجھتا ہے۔

چور کو گھر تک پہنچانا۔ (ا۔ محاورہ) معاملہ کو انتہا تک پہنچانا۔

چور کھڑکی۔ (ا۔ مث) پوشیدہ دریچہ۔

چور کی داڑھی میں تنکا۔ (ا۔ مثل) چور خود اپنے چوکنا پن سے پہچانا جاتا ہے۔

چور کی ماں کوٹھی میں سر دے کر روتی ہے۔ (ا۔ مثل) بُرے کا بھیدی دل ہی دل میں گھٹتا ہے۔ چور کی ماں اپنے رنج پر چھُپ کر بھڑاس نکال لیتی ہے۔ کسی کے سامنے کیا کہے۔

چور کے پیر کہاں۔ (ا۔ مثل) چور میں استقلال نہیں ہوتا۔ ذرا کھٹکا پاکر بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔

چور کے گھر مور۔ چور کے گھر میں مور پڑے۔ (ا۔ مثل) اس موقع پر بولتے ہیں جب کوئی شخص چالاک کو بھی دھوکا دے یا کوئی شخص کسی سے کوئی چیز اڑا لائے اور اس چیز کو اس سے کوئی دوسرا جھپٹ لے جائے۔

چور گلی۔ (ا۔ مث) (۱) وہ گلی جو ایک طرف سے بند ہو (۲) پاجامہ کی میانی۔

چور محل۔ (۱) وہ بیوی جو بیاہتا نہ ہو (۲) وہ محل جہاں امیر لوگوں کی آشنائیں رہیں۔

چور منڈلی۔ (ا۔ مث) (۱) بچّوں کا ایک کھیل جس میں وہ ایک لکڑ کو گوبر کے کسی ڈھیر میں چھپا دیتے ہیں جو اسے ڈھونڈ پائے۔ وہ سارا گوبر لے جاتا ہے۔

چور مُونگ۔ چور اُرد۔ (ا۔ مث) وہ چھوٹے چھوٹے سخت مُونگ یا اُرد کے دانے جو گلنے سے رہ جاتے ہیں۔

چور ہٹیا۔ (ا۔ مذ) وہ دکاندار جو چوروں سے مال خریدے۔

چُور۔ (ہ۔ صف) (۱) ریزہ ریزہ۔ ٹکڑے ٹکڑے (۲) بدمست۔ متوالا۔ سرشار۔

چُور ہوجانا۔ چُور چُور ہوجانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی چیز کا ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہوجانا (۲) تھک جانا۔

چُورا۔ (چُو۔ را) (ہ۔ ا۔ مذ) بُرادہ۔ ریزہ۔

چُورا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ پیسنا (۲) خوب مارنا۔ زدوکُوب کرنا۔

چورا کاری۔ (چو۔ را۔ کا۔ ری) (ہ۔ ا۔ مث) چوری۔ چوری کا شہرہ

چُورما۔ (چُور۔ ما) (ہ۔ ا۔ مذ) ملیدہ۔

چُورن۔ (چُو۔ رَن) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) ایک قِسم کا سفوف جو بدہضمی کے لیے بنایا جاتا ہے (۲) چُٹکی۔ چُٹکی۔

چُورنا۔ (چُور۔ نا) (اُر۔ مص) ٹکڑے ٹکڑے کرکے گھی یا کسی رقیق چیز میں ڈبونا۔

چوری۔ (چو۔ رِی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) سَرَقہ۔ دُزدی۔ دوسرے کا مال چھُپ کر حاصل کرنا۔

چوری اور چترائی۔ ایک تو چوری کرنا دوسرے حیلہ بازی دکھانا۔

چوری اور (سر) سینہ زوری۔ (ا۔ مثل) اپنے قصور پر نادم نہ ہو کر اُلٹے سرکشی کرنا۔

چوری جانا۔ (ا۔ محاورہ) سَرَقہ ہو جانا۔

چوری چوری۔ (ا۔ تا۔ تابع فعل) چھُپے چھُپے۔ درپردہ۔

چوری چھپے ۔ (ا۔ تابع فعل) درپردہ۔ خفیہ طور پر۔ چپکے سے۔ بے خبری میں۔

چوری سے ۔ (۱) چھپا کر (۲) چپکے سے۔ بے خبری سے۔

چوری کا کپڑا لاٹھیوں (ڈانگوں) کے گز ۔ (ا۔ مثل) چور کو چوری کے مال کی قدر نہیں ہوتی وہ اسے اونے پونے بیچ ڈالتا ہے۔

چوری کا گڑ میٹھا ہوتا ہے ۔ (ا۔ مثل) مفت کا مال سب کو پیارا ہوتا ہے۔

چوری کا مال ۔ (ا۔ مذ) چرایا ہوا مال۔ مالِ مسروقہ۔

چوری لگانا ۔ (ا۔ محاورہ) چوری کا الزام لگانا۔

چوڑ ۔ [ق۔ا۔ مذ] نقصان۔

چوڑا ۔ (چو۔ڑا) [ہ۔ صف] فراخ۔ کشادہ۔ وسیع۔ چکلا۔

چوڑا ۔ (چو۔ڑا) [ہ۔ا۔ مذ] (۱) مویشی کے گوبر پیشاب وغیرہ سے بھیگی ہوئی کیچڑ (۲) گیلا۔ بھیگا ہوا (۳) کلائی سے کہنی تک۔ لاکھ۔ کانچ۔ یا سونے چاندی کی چوڑیاں (۴) بھنگی۔

چوڑا کر دینا ۔ (ا۔ محاورہ) گیلا کر دینا۔ بھگو دینا۔

چوڑان ۔ (چو۔ڑان) [ہ۔ا۔ مث] چوڑائی۔ عرض۔ فراخی۔ وسعت۔ کشادگی۔

چوڑانا ۔ (چو۔ڑا۔نا) [ہ۔ مص] پھیلانا۔ فراخ کرنا۔ کشادہ کرنا۔

چوڑاؤ ۔ (چو۔ڑا۔او) [ہ۔ا۔ مذ] پاٹ۔ پھیلاؤ۔

چوڑائی ۔ (چو۔ڑا۔ای) [اُر۔ا۔ مث] چوڑان۔ عرض۔ فراخی۔ وسعت۔ کشادگی

چُوڑھا ۔ (چُو۔ڑھا) [ہ۔ا۔ مذ] (۱) خاکروب۔ بھنگی (۲) چمار۔ کمینہ۔ رذیل۔

چُوڑھی ۔ (چُو۔ڑھی) [ہ۔ا۔ مث] خاکروبن۔ بھنگن۔ چوڑھے کی بیوی۔

چوڑی ۔ (چو۔ڑی) [ق۔ا۔ مث] جنتری۔

چُوڑی ۔ (چُو۔ڑی) [ہ۔ا۔ مث] (۱) لاکھ۔ کانچ یا سونے چاندی کا حلقہ جو عورتیں ہاتھ میں پہنتی ہیں (۲) وہ پیچ جو کسی پُرزے میں کٹا ہو۔

چُوڑی دار پاجامہ ۔ وہ تنگ پائجامہ جس کی موریاں لمبی ہونے سے ٹخنوں پر سلوٹیں پڑ جاتی ہیں۔

چُوڑیاں بڑھانا ۔ (ا۔ محاورہ) چوڑیاں اُتارنا۔ چوڑیاں اُتار کر رکھنا۔

چُوڑیاں پہنانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہاتھوں میں چوڑیاں ڈالنا۔ عورت کی شادی کرنا۔

چُوڑیاں پہننا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہاتھوں میں چوڑیاں ڈالنا (۲) نامردی اختیار کرنا (۳) شادی کرنا۔

چُوڑیاں ٹھنڈی کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چوڑیاں توڑنا (۲) خاوند کے مر جانے پر چوڑیاں اُتار کر سُہاگ اُتارنا۔

چُوڑیا ۔ (چُو۔ڑ۔یا) [ا۔ مذ] ایک قسم کا دھاری دار کپڑا۔

چُوزہ ۔ (چُو۔زہ) [ہ۔ا۔ مذ] (۱) مُرغی کا بچہ۔ پٹھا (۲) نوعمر۔ خورد سال لڑکا جوان لڑکی۔

چُوزہ باز ۔ (ا۔ صف۔ مث) وہ کسبی جو نوجوانوں سے زیادہ رغبت رکھے۔

چوسا ۔ (چو۔سا) [ہ۔ا۔ مذ] وہ آلہ جس سے بُرادہ کرتے ہیں۔ ریتی۔

چوسار ۔ (چو۔سار) [ق۔ صف] ہوشیار۔

چوساراں ۔ (چو۔سا۔راں) [ق۔ا۔ مذ] چوسار کی جمع۔ ہوشیار لوگ۔

چوساری ۔ (چو۔سا۔ری) [ق۔ا۔ مث] خبرداری۔ چوکسی۔

چوس ڈالنا ۔ [ہ۔ مص] (۱) اس قدر چوس لینا کہ خشک ہو جائے (۲) پوری طرح جذب کر لینا۔

چوسری ۔ (چو۔سِ۔ری) [ق۔ا۔ مث] گلے کا ایک زیور۔

چُوسنا ۔ (چُوس۔نا) [ہ۔ مص] (۱) ہونٹ اور زبان سے کسی چیز کا عرق نکالنا۔ جذب کرنا۔ دودھ پینا۔ نچوڑنا۔ عرق نکالنا۔

چُوسنی ۔ (چُوس۔نی) [ہ۔ا۔ مث] (۱) بچوں کے چُوسنے کا کھلونا۔ دودھ پلانے کی شیشی۔ چُسنی۔

چوغہ ۔ (چو۔غہ) [ف۔ا۔ مذ] (۱) عبا۔ لبادہ (۲) جُبّہ۔ ایک قسم کا نیچا لباس۔

چوک ۔ [ہ۔ا۔ مذ] (۱) مربع میدان (۲) انگنائی۔ صحن (۳) وہ بڑا بازار جس کے چار راستے ہوں (۴) سامنے کے چار دانتوں کی لڑیاں۔

چُوک ۔ [ہ۔ا۔ مث] (۱) بھول۔ خطا۔ قصور (۲) ایک قِسم کا کھٹا ساگ۔ (۲) [صف] نہایت کھٹا۔

چُوک جانا ۔ (ا۔ محاورہ) بھول جانا۔ سہو کرنا۔

چُوکا ۔ [ہ۔ا۔ مذ] ایک قسم کا کھٹا ساگ۔

چوکر۔ چوکڑ ۔ (چو۔کر) (چو۔کڑ) [ہ۔ا۔ مذ] بھُوسی۔ چوکھر۔

چُوکنا ۔ (چُوک۔نا) [ہ۔ مص] (۱) بھُولنا۔ غلطی کرنا (۲) نشانے پر نہ بیٹھنا۔ نشانہ نہ لگنا۔

چُوکھا ۔ (چو۔کھا) [ہ۔ صف] (۱) خالص۔ کھرا۔ اصل۔ صاف (۲) اچھا۔ خوب (۳) عمدہ۔ نادر۔ پسندیدہ۔

چوکھاٹ ۔ (چو۔کھاٹ) [ہ۔ صف] طاقت ور۔

چوکیے ۔ (چو۔کہ۔اے) [ق۔ا۔ مذ] چوکیدار۔

چوکی ۔ (چو۔کی) [ہ۔ا۔ مث] (۱) چھوٹا تخت۔ کرُسی (۲) پہرا۔ پاسبانی (۳) سٹیشن۔ پڑاؤ (۴) باری (۵) خدمت۔ سیوا۔ نوکری (۶) نیاز۔ نذر فاتحہ (۷) مؤکل۔ جادُو۔ لڑنا (۸) قوالوں کا گروہ (۹) گلے کا ایک طلائی زیور (۱۰) چھوٹا تھانہ (۱۱) محصول وصول کرنے کی جگہ (۱۲) پاخانہ کا چھوٹا تخت۔ کموڈ۔

چوکی بٹھانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پہرا بٹھانا۔ نگہبانی کرنا (۲) جادو کرنا۔ مؤکل بٹھانا۔

چوکی بھرنا ۔ (۱) باری باری پہرہ دینا (۲) گھر میں یا کسی قبر پر قوالی کرنا (۳) دیوی دیوتا کے استھان پر بھینٹ چڑھانا (۴) نوچندی جمعرات کو قبرستان میں جا کر دُعا مانگنا۔

چوکی پر جانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تھانے جانا (۲) صحت خانہ میں جانا۔

چوکی پر لوٹا نہ رکھواؤں ۔ (ا۔ محاورہ) حقارت ظاہر کرنے کے لیے کہتی ہیں کہ اس سے کوئی ادنیٰ کام بھی نہ کراؤں۔

چوکی پہرا ۔ (ا۔ مذ) گارد۔ پہرا۔ پہرے کی باری۔

چوکی جانا ۔ (ا۔ محاورہ) کسبی یا زانی عورت کا خرچی پر جانا۔

چوکی خانہ ۔ (ا۔ مذ) وہ مکان جہاں امیروں کے درباری اور حاضر باشی والے لوگ رہتے ہیں۔

چوکی دار ۔ (ا۔ مذ) پاسبان۔ محافظ۔ نگہبان۔

چوکیدارا ۔ (چو۔کی۔دا۔را) [ہ۔ا۔ مذ] حقِ پاسبانی۔ چوکیداروں کا ٹیکس۔ چوکیداری۔

چوکی دینا ۔ (۱) پہرا دینا۔ حفاظت کرنا (۲) کرُسی پر بٹھانا (۳) قوالوں کا کسی درگاہ پر جا کر قوالی کرنا۔

چوکیا سہاگا۔ (چو۔کِ۔یا۔سُ۔ہا۔گا) [ہ۔ا۔مذ] ایک قسم کا عمدہ سہاگا۔
چوکیداری۔ (چو۔کی۔دا۔ری) [اُر۔ا۔مث] (۱) پاسبانی۔نگہبانی (۲) چوکیدارا
چوکی مالا۔ (ا۔مذ) وہ شخص جو محصول دیسے بغیر چوری چھپے مال لے جائے۔محصول چور
چوکی مارنا۔ (ا۔محاورہ) محصول چنگی کی چوری کرنا۔
چوگا۔ (چو۔گا) [ہ۔ا۔مذ] پرندوں کی غذا۔ دانہ۔
چوگان۔ (چو۔گان) [ف۔ا۔مذ] (۱) گیند کا بلّا۔ گُلی ڈنڈا۔چوب۔ نقارہ۔ (۲) گھوڑے پر چڑھ کر گیند کا کھیل۔پولو۔
چوگانی۔ (چَو۔گا۔نِی) [ہ۔ا۔مذ] وہ گھوڑا جو چوگان بازی میں خوب دوڑے۔
چوگرڑا۔ (چو۔گ۔ڑا) [ہ۔ا۔مذ] خرگوش۔
چُول۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) لکڑی کا وہ سرا جو دوسری لکڑی میں داخل کیا جائے (۲) لکڑی کا چھید جس میں دوسری لکڑی لگائی جائے (۳) وہ چھید جس میں کواڑ پھرتا ہے۔
چُول بیٹھ جانا (بیٹھنا)۔ (ا۔محاورہ) بدھ مل جانا۔زائچے کا مطابق ہونا۔متفق ہونا۔
چُولیں ڈھیلی کرنا۔ مارتے مارتے بھُرکس نکال دینا۔بہت مارنا۔
چُولیں ڈھیلی ہوجانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) زیادہ کام کرنے یا زیادہ دوڑنے سے مضمحل ہوجانا (۲) سُست ہوجانا۔تھک جانا۔انجر پنجر ڈھیلے ہوجانا۔
چُول۔ [ق۔ا۔مذ] چُلّو۔ ایک گھونٹ۔جرعہ۔
چولا۔ (چو۔لا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) جسم۔ قالب (۲) ایک قسم کی پوشاک جو دُلہن کو برات کے روز پہناتے ہیں (۳) چولی۔ انگرکھے کا بالائی حِصّہ۔
چولا بدلنا۔ (ا۔محاورہ) قالب بدلنا۔ ایک قالب سے دوسرے قالب میں جانا۔ رُوح کا ایک جسم سے دوسرے جسم میں حلُول کرنا۔وضع قطع میں فرق آنا۔
چولا چھوڑنا۔ (ا۔محاورہ) قالب چھوڑنا۔ مرجانا۔
چولائی۔ (چَو۔لا۔اِی) [ہ۔ا۔مث] ایک قِسم کا ساگ۔
چُولھا۔ (چُو۔لھا) [ہ۔ا۔مذ] دیگدان۔آتش دان۔آگ رہنے کی جگہ۔
چُولھا (پھُونکنا) جھونکنا۔ (ا۔محاورہ) (حقارت یا غصّہ سے) اپنے ہاتھ سے پکانا۔آگ جلانا۔چُولھا گرم کرنا۔
چُولھے آگ نہ گھڑے پانی۔ (ا۔مثل) نہایت افلاس۔کھانے پینے کا کوئی سامان نہ ہونا۔
چُولھے چکی سبھی کام پکّی۔ (ا۔مثل) اس عورت کی نسبت بولتے ہیں جو بہت سگھڑ ہو۔ہر کام جانتی ہو۔
چُولھے سے نکلا کڑاہی میں گرا۔ (ا۔مثل) ایک مصیبت سے چھُوٹا دوسری میں پڑا۔آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔
چُولھے کی تیری توے کی میری۔ (ا۔مثل) اچھی چیز اپنے لیے بُری دوسروں کے لیے۔
چُولھے میں (پڑے) جائے۔ (ا۔مثل) آگ لگے۔خاک میں ملے۔ ہمیں اس سے سروکار نہیں۔ بلا سے۔
چولی۔ [ہ۔ا۔مث] انگرکھے کے دامن سے اُوپر کا حِصّہ۔اُوپر کے دھڑ کا حِصّہ۔انگیا۔ ایک قِسم کی کُرتی جو عورتیں پہنتی ہیں۔
چولی دامن کا ساتھ۔ (ا۔مثل) لازم و ملزوم۔ لازمی ساتھ۔ وہ دو آدمی یا چیزیں جو ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ رہیں۔

چولی مسکنا۔چولی نکل جانا۔ (ا۔محاورہ) چولی کا ندر پڑنے سے چاک ہوجانا۔
چولیا۔ (چو۔ل۔یا) [ق۔ا۔مذ] جانگیہ۔
چُوما۔ (چُو۔ما) [ہ۔ا۔مذ] بوسہ۔ پیار۔
چُوما چاٹی۔ بوس وکنار۔ نازو نیاز۔ اختلاط۔
چُومتے ہی گال کاٹا۔ (ا۔مثل) ابتدا ہی میں نقصان پہنچایا۔
چُوم چاٹ کے چھوڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) اپنے قابو اور تصرف سے باہر چیز کو بوسہ دے کر اس کے خیال سے باز آنا (۲) کام نکال کے چھوڑنا۔
چُومک۔ (چُو۔مک) [ق۔ا۔مذ] چق ماق۔
چُومنا۔ (چُوم۔نا) [ہ۔مص] (۱) بوسہ لینا۔ پیار کرنا۔چمکارنا۔
چُومنا چاٹنا۔ (۱) چُوما چاٹی کرنا۔ پیار کرنا (۲) خوشامد درآمد کرنا۔ تلو پتّو کرنا (۳) تعظیم کرنا۔
چُوں۔ [ف] (۱) جب (۲) مانند (۳) کس طرح (۴) کِس لیے۔
چُونکہ۔ (حرفِ شرط) کیونکہ۔ اس لیے۔
چُون وچرا۔ (ف۔حرفِ استفہام) حیلہ بہانہ۔ اگرمگر۔ بحث تکرار۔
چُون۔ [ہ۔ا۔مث] آٹا۔آرد۔
چُون کا حاکم بھی بُرا ہوتا ہے۔ (ا۔مثل) ادنٰے حاکم سے بھی ڈرنا چاہیئے۔
چُون کر ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) پیس ڈالنا۔آٹا کردینا۔
چُون ہوجانا۔ (ا۔محاورہ) گل جانا۔ آٹا ہوجانا۔
چُوں۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) خفیف آواز جو کسی چیز سے نکلے۔آوازِ گوز (۲) چمڑے وغیرہ کی آواز۔
چُوں چُوں۔ (۱) چڑیوں کی آواز (۲) گاڑی کے چلنے کی آواز۔بچوں کا ایک کھلونا جو دبانے سے چُوں چُوں کرتا ہے۔
چُوں چُوں کا مربّہ۔ (ا۔مذ) مختلف چیزوں کا مجموعہ۔
چُوں نہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) اُف نہ کرنا۔ انکار نہ کرنا۔خاموش رہنا۔
چوَن۔ (چوَ۔وَن) [ہ۔صف] چار اُوپر پچاس۔ ۵۴۔
چوَنا۔ (چو۔نا) [ق۔مص] چوانا۔ٹپکانا۔
چونا۔ (چو۔نا) [ہ۔مص] (۱) رِسنا۔ٹپکنا (۲) پھل کا پک کر آپ سے آپ زمین پر گر پڑنا (۳) حیض کا خون آنا۔
چُونا۔ (چُو۔نا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) قلعی۔ سفیدی۔ وہ پتھر یا کنکر جو جلا لیا جائے (۲) (صفت) تیز۔تُند (صرف کھٹاس کی تیزی پر مستعمل ہے)۔
چُونا چُونا ہونا۔ (ا۔محاورہ) کپڑے یا لکڑی کا پُرانا ہو کر پارہ پارہ ہوجانا۔
چُونا گچ۔ ایک قسم کا مضبوط چُونا جو معمولی چونے میں ملا کر پلستر کے کام میں لاتے ہیں۔
چُونا لگانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پان میں چُونا لگانا (۲) زک دینا۔مغلوب کرنا۔چکمہ دینا۔
چونپ۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) شوق۔ چاؤ۔ خواہش۔اُمنگ (۲) بڑھاوا (۳) سونے کی کیل جو دانت میں لگائی جاتی ہے (۴) ضد۔ ہٹ۔
چونپ دینا۔ (ا۔محاورہ) بڑھاوا دینا۔کسی کام پر آمادہ کرنا۔مستعد کرنا۔
چُونٹنا۔ (چوں۔ٹَ۔نا) [ق۔مص] نوچنا۔
چونچ۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) منقار۔ پرندوں کا مُنہ (۲) نوک۔ سرا (۳) زبان یا جیبی۔

چونچ سنبھالو۔ (ا۔مقولہ) زبان روکو۔ بدزبانی نہ کرو۔
چونچ مارنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ٹھونگ مارنا (۲) بیہودہ بکنا۔ واہی تباہی زبان سے نکالنا۔
چونچال۔ (چوں۔ چال) (ہ۔صف) ہوشیار۔ چالاک۔ مستعد۔
چونچیانا۔ (چوں۔ چ۔ یا۔ نا) (ہ۔مص) ٹھونگیں مارنا۔
چوندلا۔ (چوں۔ دَ۔ لا) (ق۔صف) بیہودہ گو۔ ناپختہ باتیں کرنے والا۔
چوندھ۔ (ہ۔ا۔مث) چندھیاہٹ۔ خیرگیٔ چشم۔
چوندھر۔ (چوں۔ دَھر) (چوں۔ دھیر) (ق) چاروں طرف۔
چوندھیانا۔ (ہ۔مص) چمک دار چیز دیکھ کر آنکھیں خیرہ ہو جانا۔
چوندھیل۔ (چوں۔ دَھیل) (ق) چاروں طرف۔
چوندی۔ (چوں۔ دی) (ق۔ا۔مذ) دھوکا۔ فریب۔
چوندیاں۔ (چوں۔ دِ۔ یاں) (ق۔ا۔مث) ترکیبیں۔
چونڈا۔ (چوں۔ ڈا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) سر کے لمبے بالوں کا گچھا جو عورتیں سر پر لاکر باندھ لیتی ہیں (۲) پرندوں کی چھوٹی کلغی (۳) کچا کنواں۔
چونڈا دھوپ میں سفید نہیں کیا۔ (ا۔مثل) ناتجربہ کار نہیں۔
چونڈے پر ڈولا اُچھلنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بڑھاپے میں ڈولی پر سوار ہونا (۲) دوسری عورت کے خاوند سے آشنائی کرنا۔
چونڈھل۔ (چوں۔ ڈھل) (ق۔ا۔مذ) ہوادار کی طرح کی ایک سواری جسے اُٹھانے کے لیے دو بانس لگائے جاتے ہیں۔
چونر۔ (چوُ۔ نَر) (ہ۔ا۔مث) رنگ برنگ کا رنگا ہوا دوپٹہ۔ چُنری۔
چونری۔ (چوُ۔ نَ۔ ری) (ہ۔ا۔مث) ایک خاص ترتیب سے کئی رنگوں میں رنگا ہوا دوپٹہ۔
چونری۔ (چوں۔ ری) (ہ۔ا۔مث) مورچھل۔
چونک۔ (ہ۔ا۔مث) وحشت۔ بھڑک۔ جھجک۔ چونکنا کا اثر۔
چونک اُٹھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) دفعتہً گھبرا کر جاگ اٹھنا۔ سوتے سوتے اُچھل پڑنا (۲) چوکنا ہو جانا۔ بدک جانا۔ گھبرا جانا۔
چونک پڑنا۔ (ا۔محاورہ) یکایک خواب سے بیدار ہونا۔ غفلت سے ہوشیار ہونا۔
چونکنا۔ (چونک۔ نا) (ہ۔مص) (۱) سوتے سوتے جاگ پڑنا (۲) بھڑکنا (۳) غفلت سے ہوشیار ہونا۔ جاگنا۔ بیدار ہونا۔ چوکنا ہونا (۴) گھبرانا۔ ہکا بکا ہونا۔ حیرت ہونا
چونکیل۔ (چوں۔ کیل) (ہ۔صف) (۱) ڈرپوک (۲) جھجکنے والا (۳) ڈرنے یا جھجکنے والا جانور یا آدمی۔
چونگا۔ (چوں۔ گا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) خوشامد۔ چاپلوسی (۲) بانس کا نل۔ نلی (۳) احمق۔ بے وقوف۔
چونگے باز۔ (ہ۔ا۔مذ) وہ شخص جو چرب زبانی سے دوسروں کی چیزیں لے لے۔
چونگلا۔ (چونگ۔ لا) (ہ۔ا۔مذ) جوف دار بانس کا ٹکڑا جس کے اندر کاغذات رکھتے ہیں۔
چونّی۔ (چوَ۔ نّی) (ہ۔ا۔مث) روپے کا چوتھا حصہ۔ چار آنے۔ چاندی یا نکل کا وہ سکہ جو چوتھائی روپے میں چلے۔
چونی۔ (چوُ۔ نی) (ہ۔ا۔مث) دال کا بُرادہ۔ وہ موٹا موٹا آٹا جو دال دلنے میں نکلتا ہے۔
چونی بھوسی کھا کر گزر کرنا۔ (ا۔محاورہ) نہایت تنگی سے اوقات بسر کرنا۔
چونی بھی کہے مجھے گھی سے کھاؤ۔ (ا۔مثل) ادنے آدمی بھی بڑوں کی برابری کرنے لگا۔ لیاقت سے بڑھ کر دعوے کرنے کی جگہ بولتے ہیں۔
چونے والیاں۔ (ہ۔ا۔مث) ایک قسم کی ڈومنیاں جو بچہ پیدا ہونے پر ناچنے گانے آتی ہیں۔
چوہا۔ (چوُ۔ ہا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) موش۔ نیولے سے ملتا جلتا ایک چھوٹا جانور۔ موسا (۲) ناک کا سوکھا ہوا میل۔
چوہا بل میں سماتا نہیں دُم سے باندھا چھاج۔ (ا۔مثل) اپنی تو گزر ہوتی نہیں دوسروں کا بوجھ سر پر اُٹھا لیتے ہیں۔
چوہا بلی کا شکار ہے۔ (ا۔مثل) کمزور کو زبردست قابو میں کر لیتا ہے۔
چوہا کنی۔ (ہ۔ا۔مث) ایک گھاس جس کی پتیاں چوہے کے کان کی مانند ہوتی ہیں
چوہے دان۔ (ہ۔ا۔مذ) چوہے پکڑنے کا پنجرہ۔
چوہے سے کپڑے۔ (ا۔مقولہ) نہایت میلے کچیلے کپڑے۔
چوہے کا بچہ بھی نہیں۔ (ا۔مثل) بالکل بے اولاد ہے۔
چوہے کا بل ڈھونڈتے پھروگے۔ (ا۔مثل) امن کی جگہ تلاش کروگے۔ بھاگنے کا راستہ نہیں ملے گا۔
چوہے کا جنا بل ہی ڈھونڈتا ہے۔ (ا۔مثل) ہر شخص اپنی اصل پر جاتا ہے۔
چوہے کے ہاتھ ہلدی لگی وہ بھی پنساری بن بیٹھا۔ (ا۔مثل) کم ظرف تھوڑی سی پونجی مل جانے پر اترانے لگتا ہے۔
چوہے مار۔ (ہ۔ا۔مذ) ایک پرند جو چوہے پکڑ کر کھا جاتا ہے۔
چوہان۔ (چو۔ ہان) (ہ۔ا۔مذ) سورج بنسی راجپوتوں کی ایک گوت۔
چوہڑا۔ (چوُہ۔ ڑا) (ہ۔ا۔مذ) خاکروب۔ چمار۔ کمینہ۔
چوہڑی۔ (چوُہ۔ ڑی) (ہ۔ا۔مث) خاکروبن۔ بھنگن۔ بھنگی کی بیوی۔ چوڑھی۔
چوہی۔ چوہیا۔ (چوُ۔ ہی) (چوُ۔ ہی۔ یا) (ہ۔ا۔مث) چوہا کی تانیث۔
چوہیا سے دانت۔ (ا۔مذ) چھوٹے چھوٹے دانت۔
چویا۔ (چو۔ یا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) دریا وغیرہ کے پاس کا وہ گڑھا جس میں پانی جھر جھر کر ٹھہر جائے (۲) دال کا چھلکا۔

چ — ہ

چہ۔ (ف۔ حرفِ استفہام و استعجاب) کیا۔
چہ خوش چرا نباشد۔ (ف۔ کلمۂ طنز) کیوں نہیں۔ اچھے رہے۔ کیا کہنا ہے۔ بے شک اسی قابل ہو۔
چہ داند بوزنہ لذّاتِ ادرک۔ (ف۔مثل) بندر کیا جانے ادرک کا مزہ۔ ناقدر شناس اچھی چیز کی قدر نہیں جانتا۔
چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ (ف۔مثل) وہ چور کتنا دلیر ہے جو ہاتھ میں چراغ لیے ہو۔ چوری اور سینہ زوری۔
چہ کند بے نوا ہمیں دارد۔ (ف۔مثل) کسی چیز کو پیش کرتے وقت انکسار

کے طور پر کہتے ہیں۔
چہ معنی دارد۔ (ف۔ مقولہ) کیا سبب ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کیا باعث ہے۔
چہ میگوئیاں۔ (ف۔ ا۔ مث) قیاس آرائیاں۔ رائے زنی۔ گپ شپ۔
چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ (ف۔ مثل) چھوٹے کا بڑے سے کیا مقابلہ۔
چہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) چاہ کا مخفف۔ کنواں۔ گڑھا (۲) پُل کے دونوں سرے۔
چہ بچہ۔ (۱) کنوئیں کے مشابہ چھوٹا گڑھا (۲) چھوٹا حوض۔ دیکھیے چو بچہ۔
چہا۔ (چَ۔ ہا) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا چھوٹا آبی پرندہ۔
چہار۔ (چَ۔ ہار) (ف۔ صف) چار۔ ۴۔
چہار چند۔ چوگنا۔
چہاردہ۔ (ف۔ ا۔ عدد) چودہ۔
چہاردہم۔ (ف۔ عدد) چودھواں۔ چودھویں۔
چہار سُو۔ (ف۔ تابع فعل) چاروں طرف۔
چہار شنبہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) بُدھ کا دن۔
چہارم۔ (چَ۔ ہا۔ رُم) (ف۔ صف) چوتھا۔ چوتھائی۔
چہتاپن۔ (چہَ۔ تا۔ پَن) (ق۔ ا۔ مث) (۱) خواہش۔ محبت (۲) ارادہ۔
چہچہا۔ (چہَ۔ چَ۔ ہا) (ہ۔ ا۔ مذ) خوش الحانی۔ پرندوں کا خوشی میں آکر بولنا۔
چہچہوں میں گزرنا۔ (۱۔ محاورہ) عیش وعشرت میں بسر ہونا۔
چہچُہا۔ (چہَ۔ چُ۔ ہا) (ہ۔ صف) نہایت شوخ اور سُرخ رنگ۔ چمکیلا رنگ۔
چہچُہاتا رنگ۔ (چہُ۔ چُ۔ ہا۔ تا۔ رنگ) (ہ۔ ا۔ مذ) سُرخ شوخ رنگ۔ پھولوں کا جوبن پر آنا۔
چہچہانا۔ (چہَ۔ چَ۔ ہا۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) نغمہ سرائی کرنا۔ چہکنا (۲) خوشی میں آکر بولنا (۳) پرندوں کا گانا۔
چہچُہانا۔ (چہُ۔ چُ۔ ہا۔ نا) (ہ۔ مص) سُرخی ٹپکنا۔ شوخی برسنا۔
چہچہاہٹ۔ (چہَ۔ چَ۔ ہا۔ ہَٹ) (ہ۔ ا۔ مث) نغمہ سرائی۔ نواسنجی۔ پرندوں کا رانا
چہرہ۔ (چہ۔ رہ) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) صُورت۔ مُکھڑا (۲) سامنے کا رُخ۔ جُبہ (۳) حُلیہ۔ خدوخال۔
چہرہ اُتارنا۔ (۱۔ محاورہ) خطّ وخال کا نقشہ لینا۔ عکس لینا۔
چہرہ اُتر جانا (اُترنا)۔ (۱۔ محاورہ) چہرہ بے رونق ہو جانا۔ اُداس ہونا۔
چہرہ بحال ہونا۔ (۱۔ محاورہ) بیمار کے چہرے پر صحت کے آثار نمایاں ہونا۔
چہرہ بگاڑنا۔ (۱۔ محاورہ) صُورت مسخ کر دینا۔ بدصُورت بنا دینا۔ ایسا مارنا کہ شکل پہچانی نہ جائے۔
چہرہ بگڑنا۔ (۱۔ محاورہ) چہرہ کی شکل بگڑ جانا۔
چہرہ بنانا۔ (۱۔ محاورہ) مُنہ بنانا۔ مُنہ چڑانا۔
چہرہ بھبھوکا ہونا۔ (۱۔ محاورہ) مُنہ سُرخ ہونا۔
چہرہ پر تلوار کھانا۔ (۱۔ محاورہ) بہادری کرنا۔ تلوار سے مُنہ نہ پھیرنا۔
چہرہ پر مہتاب چھُٹنا۔ چہرہ پر ہوائیاں اُڑنا۔ (۱۔ محاورہ) چہرہ کا رنگ زرد ہو جانا۔ ہکا بکا ہو جانا۔ گھبرا جانا۔
چہرہ پرداز۔ (ف۔ صف) نقاش۔ مصوّر۔ تصویر کھینچنے والا۔
چہرہ پھیکا پڑنا۔ (۱۔ محاورہ) چہرہ بے رونق ہو جانا۔

چہرہ تمتانا۔ (۱۔ محاورہ) چہرہ کا گرمی، بخار یا غصّہ سے سُرخ ہو جانا۔
چہرہ چمکنا۔ (۱۔ محاورہ) چہرہ پر رونق اور جلال معلوم ہونا۔
چہرہ زرد ہو جانا۔ (۱۔ محاورہ) کمزوری یا بیماری کی وجہ سے مُنہ کا پیلا پڑ جانا۔ ڈر جانا۔ خوف زدہ ہو جانا۔
چہرہ سے نقاب اُٹھانا۔ (۱۔ محاورہ) مُنہ کھولنا۔ چہرہ ننگا کرنا۔
چہرہ شاہی روپیہ۔ (ف۔ صف) سرکاری سکّہ جس پر بادشاہِ وقت کا چہرہ منقّش ہو۔ چہرہ دار روپیہ۔
چہرہ کٹنا۔ (۱۔ محاورہ) نوکری سے برطرف ہونا۔
چہرہ کشا۔ (ف۔ صف) نقاب اُٹھانے والا۔ تصویر بنانے والا۔
چہرہ کشائی۔ (ف۔ ا۔ مث) مجسمے سے نقاب ہٹانے کی رسم۔ مُنہ کھولنا۔ (۲) نقاشی۔ مصوّری۔
چہرہ لکھنا۔ (۱۔ محاورہ) بھرتی کرنا۔ نئے ملازم کا حُلیہ لکھنا۔
چہرہ لکھوانا۔ (۱۔ محاورہ) نوکری کرنا۔ دفتر میں حُلیہ درج کرانا۔
چہرہ مُہرہ۔ (ف۔ ا۔ مث) شکل صُورت۔ خدوخال۔
چہرہ مُہرہ سے ٹھیک (درست) ہونا۔ (۱۔ محاورہ) خوبصورت ہونا۔
چہرہ نویس۔ ملازموں کا حُلیہ لکھنے والا۔
چہرہ ہونا۔ (۱۔ محاورہ) رجسٹر میں نام لکھا جانا۔ ملازم ہونا۔ بھرتی ہونا۔ دفتر یا فوج میں نام لکھا جانا۔
چہرے پر ہوائیاں اُڑنا۔ (۱۔ محاورہ) رنگ فق ہو جانا۔ رنگ زرد ہو جانا (۲) گھبرا جانا۔ ہکا بکا رہ جانا۔
چہرے کا رنگ اُڑنا۔ (۱۔ محاورہ) خوف، رنج، شرم یا غصّہ کی وجہ سے چہرے کا رنگ بدل جانا۔
چہرے کی لینا۔ (۱۔ محاورہ) مُنہ بنانا۔ مُنہ چڑانا۔ ٹھٹھا کرنا۔
چہکا۔ (چہَ۔ کا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) اینٹوں اور پتھروں وغیرہ کا فرش جو اکثر چھتوں اور صحنوں وغیرہ میں لگایا جاتا ہے (۲) داغ۔ چرکا (۳) جلن۔ سوزش۔
چہکا (دینا) لگانا۔ (۱۔ محاورہ) (۱) آگ سے جلا دینا۔ لوکا لگا دینا (۲) اینٹوں کا فرش جمانا۔
چہکا لگنا۔ (۱۔ محاورہ) آگ سے بدن کا جل جانا۔
چہکار۔ (چہَ۔ کار) (ہ۔ ا۔ مث) چڑیوں کے بولنے کی آواز۔ چہچہاہٹ۔
چہکارنا۔ (چہَ۔ کار۔ نا) چہکنا۔ چہچہانا۔
چہکنا۔ (چَ۔ ہک۔ نا) (اُ۔ مص) چہچہانا۔ خوش الحانی کرنا۔ نواسنجی کرنا۔
چہُل۔ (چ۔ ہُل) (ہ۔ ا۔ مث) ہنسی۔ خوش طبعی۔ دل لگی۔ خوش مزاجی۔
چہُل باز۔ (ا۔ ف۔ مذ) ظریف۔ خوش مزاج۔ زندہ دل۔
چہل۔ (چِ۔ ہل) (ف۔ صف) چالیس۔ ۴۰۔
چہل ابدال۔ وہ چالیس نفوس زکیّہ جنہیں خدا نے انتظام عالم کی دیکھ بھال کے لیے مقرر کیا ہے۔
چہل چراغ۔ (ف۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا برنجی جھاڑ جس میں چالیس چراغ جلتے ہیں۔
چہل ستون۔ (ف۔ ا۔ مذ) ایک قسم کی عمارت جس میں چالیس ستون ہوتے ہیں۔
چہل قدمی۔ (ف۔ ا۔ مث) ٹہلنا۔ ہوا خوری کرنا۔ تفریح طبع کے واسطے تھوڑا سا پھرنا۔

چہل کاف۔ ایک دُعا کا نام جس میں چالیس کاف ہیں۔

چہلا۔ (چہ۔ لا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) وہ زمین جو پانی اور دلدل سے پُر ہو (۲) (صف) گیلا (۳) (ق) چہالا۔

چہلے کی بھینس۔ موٹا آدمی جس کو حرکت کرنا دشوار ہو۔ بھول آدمی۔

چہل پہل۔ (چَ۔ہَل۔ پَ۔ہَل) (ہ۔ا۔مث) (۱) رونق۔ آبادی (۲) خوشی خرمی ہنسی ٹھٹھا

چہلم۔ (چِہ۔لُم) (ف۔صف) (۱) چالیسواں۔ چالیس سے نسبت رکھنے والا۔ (۲) (ا۔مذ) چالیسویں کا فاتحہ اور کھانا (۳) شہدائے کربلا کا چالیسواں۔

چہلی۔ (چِہ۔لی) (ہ۔ا۔مث) کوئیں کی چرخی۔

چہنوڑ۔ (چِہَن۔وَڑ) (ق۔ا۔مذ) ایک بیماری جس کے سبب بچہ پیٹ میں نہیں ٹھہرتا۔

چہیتا۔ (چَ۔ہی۔تا) (ہ۔صف) پیارا۔ عزیز۔ محبوب۔

چہیتی۔ (چَ۔ہی۔تی) (ہ۔صف) پیاری۔ عزیزہ۔ محبوبہ۔

چہیر۔ (چِہ۔یر) (ہ۔ا۔مذ) لال کی قسم کا ایک چھوٹا سا پرندہ۔

چہیل۔ (ہ۔صف) گیلا۔ نمدار۔

چھ

چھ (چھے) (ہ۔صف) پانچ اور ایک۔ تین کا دُگنا (۶)۔

چھ (بُونڈیا) بُندکیا۔ (ہ۔ا۔مذ) ایک زہریلا کیڑا جس کے بدن پر چھ داغ ہوتے ہیں۔

چھ پانچ کرنا۔ (ا۔محاورہ) باتیں بنانا۔ شرارت کرنا (۲) حیران ہونا۔ ششش و پنج میں ہونا۔

چھ ماہی۔ (ا۔مث) مُردے کا فاتحہ اور کھانا جو مرنے کے چھ ماہ بعد یا چھٹے مہینے ہوتا ہے۔

چھاپ۔ (ہ۔ا۔مث) مہر۔ ٹھپّہ۔ نشان۔ علامت۔ ایڈیشن۔

چھاپ لگانا۔ (ا۔محاورہ) مہر لگانا۔ ٹھپّا لگانا۔ نقش کرنا۔

چھاپا۔ (چھا۔پا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) مہر۔ ٹھپّا (۲) چھاپنے کا آلہ (۳) شبخون رات کو غنیم پر اچانک حملہ (۴) نقشہ۔ صورت۔ تصویر (۵) سانچہ ڈھالنے کا ظرف (۶) کھلیان پر ٹھپّا لگانے کا آلہ (۷) اخبار۔ چھپی ہوئی چیز۔

چھاپا مارنا۔ شبخون مارنا۔ رات کو غنیم پر چڑھ کر قتلِ عام کرنا۔

چھاپنا۔ (ا۔مص) طبع کرنا۔ مہر لگانا۔ نقش کرنا۔ ٹھپّا لگانا (۲) شائع کرنا۔ مشہور کرنا۔

چھاپے خانہ۔ (ا۔مذ) مطبع۔ پریس۔

چھاپے خانے والا۔ (ا۔مذ) مطبع کا مالک۔

چھاتا۔ (چھا۔تا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) چھتری (۲) بڑا سینہ۔ چوڑا سینہ (۳) پتنگ کا سینہ۔

چھاتا بردار فوج۔ (ا۔ف۔مث) پیراشوٹ یا ہوائی چھتری کے ذریعے اُترنے والی فوج (انگ) (Para Troop)

چھاتم چھاتا۔ (چھا۔تم۔چھا۔تا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) سینے کو سینے سے کوٹنا (۲) ہوا میں ایک پتنگ کا دوسرے پتنگ سے لڑنا۔

چھاتی۔ (چھا۔تی) (ہ۔ا۔مث) (۱) سینہ۔ صدر۔ پستان (۲) جرأت۔ حوصلہ دل (۳) استقلال۔ مضبوطی (۴) فیاضی۔ سخاوت۔

چھاتی اُبھار کر چلنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سینہ تان کر چلنا (۲) اِترا کر چلنا۔

چھاتی اُبھر آنا (اُبھرنا)۔ (ا۔محاورہ) لڑکی کے پستانوں کا بڑھنا۔ بالغ ہونا۔

چھاتی اُمنڈ آنا (اُمنڈنا)۔ (ا۔محاورہ) دل بھر آنا۔ غم و رنج کے باعث رونے کو دل چاہنا۔

چھاتی بھر آنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) آنسو بھر آنا (۲) چھاتی کا گوشت سے پُر ہونا (۳) رحم آنا۔ ترس آنا (۴) چھاتی میں مادری محبت کے باعث دُودھ اُتر آنا۔

چھاتی بھر جانا۔ گھوڑے کے سینے پر ورم ہو جانا۔

چھاتی بڑھ جانا۔ (ا۔محاورہ) خوشی سے حوصلہ بڑھ جانا۔

چھاتی بیٹھ جانا۔ (ا۔محاورہ) کھانسی یا زُکام سے آواز کا بھاری ہو جانا۔

چھاتی پتھر کر لینا۔ (ا۔محاورہ) سنگدل ہو جانا۔

چھاتی پر بال ہونا۔ (ا۔محاورہ) شجاعت، رحمدلی اور مروّت کا نشان ہونا۔ عالی حوصلہ ہونا۔

چھاتی پر پتھر رکھنا۔ (ا۔محاورہ) سخت دلی اختیار کرنا۔ صبر کرنا۔

چھاتی پر پھرنا۔ (ا۔محاورہ) ہر وقت یاد آنا۔

چھاتی پر چڑھ کر ڈھائی چلّو لہو پینا۔ (ا۔محاورہ) سخت سزا دینا۔ جان سے مار ڈالنا۔

چھاتی پر چڑھے رہنا۔ (ا۔محاورہ) سامنے موجود رہنا۔

چھاتی پر دھر کے لے جانا۔ (ا۔محاورہ) مال و دولت کو اپنے ساتھ قبر میں لے جانا۔

چھاتی پر سانپ (پھرنا) لوٹنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سخت افسوس آنا۔ حسرت آنا (۲) نہایت رنج و صدمہ گزرنا (۳) رشک آنا۔

چھاتی پر سِل دھرنا۔ (ا۔محاورہ) سینے پر بوجھ رکھ دینا (۲) صبر کرنا۔ (۳) سنگدلی اختیار کرنا۔

چھاتی پر کالا پہاڑ ہونا۔ (ا۔محاورہ) بہت ناگوار ہونا۔

چھاتی پر مُونگ دَلنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) رشک دلانا۔ آتشِ غیرت سے جلانا (۲) عذاب دینا۔ سزا دینا۔

چھاتی پر ہاتھ رکھنا۔ (ا۔محاورہ) دلجوئی کرنا۔ محبت کا اظہار کرنا۔

چھاتی پر ہاتھ دھر کے دیکھو۔ (ا۔محاورہ) اپنے دل کی حالت سے دوسرے کے دل کی حالت کا اندازہ کرو۔

چھاتی پک جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) چوچی میں زخم آ جانا (۲) دق ہو جانا۔ ناک میں دم آ جانا۔

چھاتی پکڑ کر رہ جانا۔ (ا۔محاورہ) دل مسوس کر رہ جانا۔ دل ہی دل میں غم و افسوس کر کے بیٹھ رہنا۔

چھاتی پہاڑ ہونا۔ (ا۔محاورہ) دل سخت ہونا۔ (۲) حوصلہ ہونا۔ ہمت ہونا۔

چھاتی پھٹنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سینے کا شق ہونا۔ دل پر صدمۂ عظیم گزرنا (۲) کسی کی دولت دیکھ کر رشک ہونا۔ حسد ہونا۔

چھاتی پھٹی جانا۔ (ا۔محاورہ) بے حد صدمہ ہونا۔

چھاتی پیٹنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سینہ کوبی کرنا۔ ماتم کرنا (۲) کسی کی دولت دیکھ کر حسد کرنا (۳) غصّے میں پیٹنا۔

چھاتی تلے رکھنا۔ (ا۔محاورہ) پاس رکھنا۔ جان کے برابر رکھنا۔ اپنی بغل میں رکھنا۔ حفاظت سے رکھنا۔

چھاتی ٹھنڈی کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) دل خوش ہونا (۲) سُکھ دینا۔ تسلّی دینا (۳) ارمان نکالنا (۴) بُغض نکالنا۔

چھاتی ٹھونکنا۔ (ا۔محاورہ) اطمینان کرنا۔ دل مضبوط کرنا۔

چھاتی جلانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) دِق کرنا۔ ستانا (۲) رشک دلانا۔

چھاتی جلنا۔ (۱) سینہ میں سوزش ہونا (۲) غم یا حسد یا رشک سے دل جلنا۔

چھاتی چڑھنا۔ (ا۔محاورہ) پستانوں میں دُودھ بڑھ آنا۔ جو بچے کے مرنے یا دودھ چھڑانے کے بعد ہوتا ہے۔

چھاتی چھننا۔ چھاتی چھن جانا۔ چھاتی چھنی ہونا۔ صدموں کے باعث سینہ کا پُرداغ اور پاش پاش ہوجانا۔

چھاتی دَرکنا۔ (ا۔محاورہ) سینہ شق ہونا۔ سخت صدمہ ہونا۔

چھاتی دھڑکنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) دِل کانپنا۔ دِل لرزنا (۲) خوف چھانا۔ (۳) دِل دُکھنا۔ دِل پر صدمہ گزرنا۔

چھاتی دینا۔ بچّے کو دُودھ پلانا۔

چھاتی سراہنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بُرد باری اور تحمّل کی تعریف کرنا (۲) تحسین و آفرین کرنا۔ شاباش دینا۔

چھاتی سُلگانا۔ (ا۔محاورہ) ستانا۔ دق کرنا (۲) رشک دلانا۔

چھاتی سے پتھر ٹلنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) دِل کا بوجھ دُور ہونا (۲) بیٹی کا بیاہا جانا۔

چھاتی سے لگانا۔ (ا۔محاورہ) جوشِ محبت کے باعث سینہ سے چمٹانا۔ پیار کرنا۔ گلے سے لگانا۔

چھاتی کا اُبھار۔ (ا۔مذ) بلوغت کے باعث عورت کی چھاتیوں کا اُوپر کو اُبھرنا

چھاتی کا (پتھر) پہاڑ۔ (ا۔مذ) (۱) دِل کی گرانی۔ بارِ خاطر (۲) بارِ غم۔ (۳) جوان بِن بیاہی بیٹی یا رانڈ بیٹی جس کا خرچ ماں باپ کے سر ہو۔

چھاتی کا پھوڑا۔ (ا۔مذ) جان کا عذاب۔ وبالِ جان۔

چھاتی کا یم۔ (ا۔مذ) (۱) جان قبض کرنے والا۔ فرشتہ موت (۲) ناگوار طبع۔ بارِ خاطر (۳) وہ ناگوار آدمی جو ہر وقت چھاتی پر موجود رہے۔

چھاتی کا سودا ہے۔ (ا۔مثل) حوصلے کا کام ہے۔

چھاتی کرنا۔ (ا۔محاورہ) جرأت دکھانا۔ فیاضی دکھانا۔

چھاتی کُوٹنا۔ (ا۔محاورہ) سینہ کوبی کرنا (۲) کسی کی دولت دیکھ کر ہونسنا۔

چھاتی کھول کر ملنا۔ (ا۔محاورہ) فراخدلی سے ملنا۔ بغیر رنجش ملنا۔

چھاتی کے کواڑ۔ (ا۔مذ) سینہ کے دونوں پہلو۔

چھاتی کے کواڑ کھولنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سینہ چاک کرنا (۲) دِل کو کدورت سے پاک کرنا۔

چھاتی گدرانا۔ (ا۔محاورہ) عورت کے پستانوں کا اُبھرنا شروع ہونا۔

چھاتی گز بھر ہوجانا (ہونا)۔ (ا۔محاورہ) خوش ہوجانا (۲) حوصلہ بڑھ جانا۔

چھاتی مسلنا۔ (ا۔محاورہ) عورت کے پستانوں کو مرد کا ہاتھوں سے ملنا۔ مساس کرنا۔

چھاتی مسوسنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) افسوس کرنا۔ دِل پکڑ کر رہ جانا۔ صدمہ اُٹھانا (۲) صدمہ دینا۔ دِل دُکھانا۔

چھاتی میں دُودھ اُتر آنا۔ (ا۔محاورہ) ماں مدّت کے بعد بھی اولاد کو ملے اور وہ اُسے پہچان بھی نہ سکے تو ماتا بتا دیتی ہے کہ یہ تیری اولاد ہے۔ (۲) دُودھ پلاتے وقت چھاتیوں میں دُودھ اُتر آنا۔

چھاتی نکال کر چلنا۔ (ا۔محاورہ) اکڑ کر چلنا (۲) سینہ اُبھار کر چلنا (۳) عورت کو اپنے پستانوں کی نمائش کرتے ہوئے چلنا۔

چھاتیاں اُبھرنا۔ (ا۔محاورہ) لڑکی میں بلوغت کے آثار پیدا ہونا (۲) پستانوں کا نمودار ہونا۔

چھاج۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) غلّہ پھٹکنے کا آلہ (۲) بگھی کے آگے کا وہ حصّہ جس کے نیچے کوچوان کے پاؤں اور اُوپر گھوڑے کی راس رہتی ہے۔

چھاج بولے تو بولے چھلنی بھی بولی جس میں ستّر چھید۔ (ا۔مثل) جو خود عیب دار ہے وہ بے عیب کی کیا بُرائی کرے گا۔

چھاج سی داڑھی۔ بڑی اور گھنی داڑھی۔ (طنزیہ)

چھاج میں ڈال کر چھلنی میں اُڑانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) اُلٹا کام کرنا۔ کسی کو رُسوا کرنا (۲) بات کا بتنگڑ بنانا۔

چھاجوں برسنا۔ (ا۔محاورہ) کثرت سے بارش ہونا۔ موسلا دھار مینہ برسنا۔

چھاجوں پانی پڑ گیا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بہت سا مینہ برس گیا (۲) نہایت شرمندگی اُٹھانا پڑی۔

چھاچھ۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) وہ سفید پانی جو دہی کو بلو کر مکھن نکالنے کے بعد باقی رہ جاتا ہے۔ لسّی (۲) وہ ترش سفید دُودھ جو گھی گرم کرنے میں نیچے بیٹھ جاتا ہے۔

چھاڈنا۔ (چھاڈ۔نا) (ہ۔مص) قے کرنا۔ اُلٹی کرنا۔

چھار۔ (ہ۔صف) (۱) جلا دینے والا (۲) تیز۔ چڑچڑا۔ کڑوا (۳) نمکین۔ تیزابی (۴) مٹّی کا بڑا ڈھیلا (۴) (ق) درخت۔

چھارو۔ (ہ۔ا۔مذ) چھالا۔ آبلہ۔ پھپھولا (۲) ناسعد (۳) تبخالہ۔ مُنہ کے چھالے۔ مُنہ آنا۔

چھاری۔ (ہ۔ا۔مث) سونے چاندی وغیرہ کا ڈلا۔

چھاڑ۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) دریا کا کنارہ (۲) زمین جو دریا چھوڑے۔ مٹّی کا ٹکڑا۔ (۳) درخت (۴) ترک۔ تیاگ (۵) جھاڑی۔

چھاڑ چیٹھی۔ (ہ۔ا۔مذ) پروانۂ راہداری۔

چھاڑ چھڑیلا۔ (ہ۔ا۔مذ) ایک پودا۔ بالچھڑ۔ سنبل الطیب۔

چھاڑنی۔ (چھاڑ۔نی) (ق۔ا۔مذ) عذر۔ بہانہ۔

چھاک۔ (ہ۔ا۔مث) دُودھ دینے کا وقت (۲) دُودھ دوہنا (۳) دن کا پہلا کھانا (۴) کھانا جو مزدور لوگ صبح اپنے ساتھ لے جاتے ہیں (۵) بڑے بڑے پراٹھے جو دُلھن کے گھر سے دُولھا کو شادی کے موقع پر بھیجے جاتے ہیں۔

چھاکا۔ (ہ۔ا۔صف) بدمست۔ مدہوش۔ نشے میں۔

چھاگل۔ (چھا۔گل) (ہ۔ا۔مث) (۱) چھوٹی سی مشک (۲) مٹّی کا وہ برتن جس میں مسافر پانی بھر لیتے ہیں (۳) جھانجن۔ پاؤں کا ایک زیور۔

چھال۔ (ہ۔ا۔مث) درخت کے اُوپر کا پوست۔ چھلکا۔

چھالا۔ (چھا۔لا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) آبلہ۔ پھپھولا (۲) وہ داغ جو تلوار کے

لوہے پر یا شیشے میں ہوتا ہے ۔ (۳) کھال کے حصّوں میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے مرگ چھالا (۴) نشان جو ہرن کی پیٹھ پر پڑ جاتا ہے ۔

چھالا پھُوٹنا ۔ (ا۔ محاورہ) آبلے کا پھَٹ کر رطوبت بہنا ۔

چھالیا ۔ (چھا۔ لِ۔ یا) (ہ۔ ا۔ مث) سپاری ۔ ڈلی

چھال ۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) سایہ ۔ پرچھائیں (۲) خفیف اثر ۔

چھان ۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) تحقیقات (۲) چھانن ۔ بھُوسی ۔

چھان بچھان ۔ (ق) چھان بین ۔

چھان بین ۔ چھان پھٹک ۔ (ہ۔ ا۔ مث) تحقیق ۔ تجسّس ۔ دریافت ۔ کھوج

چھان ڈالنا (مارنا) ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ڈھونڈ ڈالنا ۔ کمال تلاش اور جستجو کرنا ۔

چھانا ۔ (چھا۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) پاٹنا ۔ پھونس یا کھپریل کی پوشش کرنا (۲) اندھیرا کرنا ۔ سایہ کرنا (۳) بادلوں کا ہجوم کرنا (۴) غالب ہونا ۔ طاری ہونا (۵) گھِرنا ۔ محیط ہونا ۔

چھانپ ۔ (ق۔ صف) پوشیدہ ۔

چھانٹ ۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) فضلہ (۲) ریزگی (۳) چھیچھڑے جو گوشت صاف کرنے کے بعد رہ جاتے ہیں (۴) کترن (۵) انتخاب (۶) کتر بیونت ۔ قطع و بُرید (۷) درختوں کی شاخیں کاٹنا ۔

چھانٹن ۔ چھٹن ۔ (چھاں۔ ٹن) (چھَ۔ ٹن) (ہ۔ ا۔ مث) وہ چیز جو چھانٹنے سے بچ رہے ۔

چھانٹنا ۔ (چھانٹ۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) چُننا ۔ انتخاب کرنا (۲) شاخ کاٹنا (۳) سر کے بال کترنا (۴) مختصر کرنا (۵) گوشت کے ٹکڑے کرنا (۶) چرب زبانی کرنا ۔

چھاننا ۔ (چھان۔ نا) (ہ۔ مص) چھلنی سے آٹا نکالنا (۲) صاف کرنا ۔ نتھارنا ۔ رولنا (۳) جانچنا ۔ پرکھنا (۴) تحقیقات کرنا ۔ کھوج لگانا (۵) ڈھونڈنا ۔

چھالوا ۔ (چھان۔ وا) (ق۔ ا۔ مذ) بھوت پریت ۔ آسیب ۔

چھاؤنی ۔ (چھا۔ او۔ نی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) چھاؤں کرنے کی چیز ۔ کھپریل (۲) لشکر گاہ ۔ کیمپ ۔ سپاہیوں کی بارکیں ۔

چھاؤنی چھانا ۔ چھاؤنی ڈالنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ڈیرہ ڈالنا (۲) مسکن بنا لینا ۔ مقام کرنا ۔ کیمپ ڈالنا ۔

چھائی ۔ (ہ۔ ا۔ مث) راکھ ۔

چھائیں ۔ (چھا۔ ئیں) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) سایہ ۔ چھاؤں (۲) داغ ۔ دھبّہ ۔ (۳) روح ۔ بھُوت ۔

چھائیں پھُوئیں ۔ (۱) خدا بچائے ۔ خدا نہ کرے (۲) جِن و پری ۔ بھُوت پریت ۔

چھائیں مائیں ۔ بچوں کا ایک کھیل جو چکّر کھا کر کھیلا جاتا ہے ۔

چھائیاں ۔ (ا۔ مث) کلف ۔ سیاہ داغ دھبّے جو چہرے پر پڑ جاتے ہیں ۔

چھایا ۔ (چھا۔ یا) (ہ۔ ا۔ مث) سایہ ۔ چھاؤں (۲) سایہ دار جگہ (۳) پرتو ۔ عکس (۴) تھوڑی سی مشابہت ۔

چھایا بڑی مایہ ہے ۔ (ا۔ مثل) سایہ بہت اچھی چیز ہے ۔ اپنا مکان ہونا بہت اچھا ہے ۔

چھب ۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) آرائش ۔ زیب زینت (۲) ناز و انداز ۔ معشوقانہ انداز (۳) خوبصورتی ۔ تناسبِ اعضا ۔ جسامت ۔

چھب تختی ۔ (ہ۔ ا۔ مث) سینے اور جسم کی خوبصورتی ۔ گات اور جسامت کی خوش وضعی ۔

چھب گٹھڑی میں اور صورت طباق میں ۔ (ا۔ مثل) عزت عمدہ پوشاک سے اور رنگ رُوپ عمدہ غذا سے ۔

چھبڑا ۔ (چھَب۔ ڑا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) ٹوکرا جس کا پیندا چپٹا ہو (۲) چھابا ۔

چھبڑی ۔ (چھَب۔ ڑی) (ہ۔ ا۔ مث) چھوٹا ٹوکرا ۔ چھابڑی ۔

چھبّی ۔ (چھَب۔ بی) (ہ۔ ا۔ مث) (دلالوں کی اصطلاح میں) پیسہ ۔ فلوس ۔

چھبّیس ۔ (چھَب۔ بیس) (ہ۔ صف) چھ اور بیس (۲۶)

چھبیلا ۔ (چھَ۔ بی۔ لا) (ہ۔ صف) چھَب والا ۔ خوش وضع ۔ چنچل ۔ رنگیلا ۔ خوش اندام ۔

چھَپ ۔ (ہ۔ ا۔ مث) پانی کی آواز ۔ پانی پر ہاتھ مارنے یا کسی چیز کے گرنے کی آواز ۔

چھَپ چھَپ ۔ (ا۔ مث) پانی پر ہاتھ مارنے کی آواز ۔ پانی کے مُنہ پر ڈالنے کی آواز ۔

چھُپا ۔ (چھُ۔ پا) (ہ۔ صف) پوشیدہ ۔ مخفی ۔ نہاں ۔ پنہاں ۔ گپُت ۔

چھُپا (چھُپے) رُستم ۔ (ا۔ صف) (۱) وہ شخص جو اپنے ہُنر اور کمال میں پُورا ہو مگر لوگوں پر ظاہر نہ ہو ۔ کامل فن (۲) چھُپا بدمعاش ۔ چھُپا شریر ۔

چھُپا رکھنا ۔ (مص ۔ مرکب) پوشیدہ رکھنا ۔ پنہاں رکھنا ۔

چھُپاکا ۔ (چھُ۔ پا۔ کا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) پانی کے مُنہ پر ڈالنے کی آواز (۲) پانی کا بڑا چھینٹا ۔

چھُپانا ۔ (چھُ۔ پا۔ نا) (ہ۔ مص) پوشیدہ رکھنا ۔ مخفی کرنا ۔ ڈھانکنا ۔

چھپاؤ ۔ (چھُ۔ پا۔ او) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) پوشیدگی ۔ پردہ (۲) راز ۔ بھید ۔

چھپائی ۔ (چھَ۔ پا۔ ای) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) چھاپا (۲) چھاپنے کی اُجرت ۔

چھپٹی ۔ (چھپ۔ ٹی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) لکڑی کی چھیلن (۲) (صف) دُبلا ۔ پتلا ۔ لاغر ۔

چھپٹی سا ۔ (ہ۔ صف) دُبلا ۔ پتلا ۔

چھپّر ۔ (چھَپ۔ پَر) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) پھوس کا سائبان (۲) بوجھ (۳) برساتی پانی کا گڑھا جس میں سنگھاڑے اور کنول گٹے بو دیتے ہیں (۴) لمبی چوڑی داڑھی (۵) اُڑنے والے کبوتروں کا غول یا جھُنڈ ۔

چھپّر بند ۔ (ا۔ صف) سائبان چھانے والا ۔ چھپّر بنانے والا ۔

چھپّر پر پھُوس نہ ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) نہایت مفلس ہونا ۔

چھپّر پر پھُوس نہیں ڈیوڑھی پر نقارہ ۔ (ا۔ مثل) مفلس اور کنگال ہو کر اپنی نمود اور بڑائی دکھانا ۔

چھپّر پر رکھنا (دھرنا) ۔ (ا۔ محاورہ) طاق میں رکھنا ۔ پروا نہ کرنا ۔ خاطر میں نہ لانا ۔

چھپّر پھاڑ کر دینا ۔ (ا۔ محاورہ) بے وسیلے رزق پہنچانا ۔ اس جگہ سے دلانا جہاں سے اُمید نہ ہو ۔ گھر بیٹھے دینا ۔

چھپّر ٹوٹ پڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) یکایک مصیبت آ جانا ۔

چھپّر رکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بار احسان رکھنا ۔ بھاری احسان کرنا ۔ بوجھ رکھنا ۔ الزام رکھنا ۔

چھپّر کھٹ ۔ (ہ۔ ا۔ مث) وہ پلنگ جس کے اُوپر چھتری اور پوشش ہو ۔ دُلہن کا چھتری دار پلنگ ۔ امیروں کے سونے کا پلنگ ۔

چھپرا۔ (چھَپ۔را) (ہ۔ا۔مذ) چھوٹا چھپّر۔
چھپک۔ (چھِ۔پک) (ہ۔ا۔مث) پانی کی آواز۔
چھپکا۔ (چھَپ۔کا) (۱) پانی کا بڑا چھینٹا۔ تڑیڑا (۲) کبوتر پکڑنے کا چھوٹا سا جال (۳) ایک زیور جو عورتیں بالوں میں باندھ کر ماتھے پر لٹکاتی ہیں۔ (۴) پگھلائی ہوئی رانگ کا چوڑا ٹکڑا (۵) لوہے کا وہ چوڑا پترا جو کنڈی میں لگاکر بند کر دیا جاتا ہے۔
چھپکلی۔ (چھِپ۔کَ۔لی) (ہ۔ا۔مث) (۱) ایک رینگنے والا جانور جو اکثر دیواروں پر رہتا ہے۔ چلپاسہ (۲) دبلی پتلی عورت۔
چھپن۔ (چھَپ۔پَن) (ہ۔صف) چھ اُوپر پچاس (۵۶)
چھپنا۔ (چھپ۔نا) (ہ۔مص) طبع ہونا۔ مُہر لگنا۔
چھُپنا۔ (چھُپ۔نا) (ہ۔مص) (۱) پنہاں ہونا۔ مخفی ہونا (۲) آنکھ بچانا۔ (۳) پردہ کرنا۔
چھپوال۔ (چھِپ۔وال) (ہ۔صف) پوشیدہ چھپے چھپے۔
چھت۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) سقف۔ پٹاؤ۔ سائبان (۲) کوٹھا۔ بام (۳) چھت گیری۔
چھت پاٹنا۔ (مص۔مرکب) چھت پر کڑیاں تختے اور مٹی وغیرہ ڈالنا۔
چھت ٹپکنا۔ (ا۔محاورہ) چھت چونا۔ چھت سے پانی ٹپکنا۔
چھت گیری۔ (ا۔مث) وہ کپڑا جو چھت کے نیچے خاک وغیرہ کے نہ گرنے کے لیے لگاتے ہیں۔
چھت لگانا۔ (ا۔محاورہ) چھت کے عرض و طول کے موافق کوئی رنگین یا منقش یا کسی قسم کا کپڑا چھت کے نیچے کڑیوں سے ملاکر لگانا۔
چھتّا۔ (چھت۔تا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) دُور تک پٹا ہوا راستہ۔ مکھیوں یا بھڑوں وغیرہ کا گھر (۲) گھاس کا پھیلاؤ۔
چھتاپنا۔ (چھَ۔تا۔پَ۔نا) (ق) مہربانی۔
چھتارا۔ (چھَ۔تا۔را) (ہ۔ا۔مذ) وہ درخت جس میں کثرت سے پتے اور شاخیں ہوں۔ گھنا درخت۔
چھتانا۔ (چھ۔تا۔نا) (ہ۔ا۔مذ) بھڑوں کا بہت بڑا چھتّا۔
چھتر۔ (چھَ۔تَر) (ہ۔ا۔مذ) (۱) بڑا چھاتا۔ نم گیرہ (۲) شامیانہ (۳) جائے پناہ۔
چھترانا۔ (چھَت۔رانا) (ہ۔مص) بکھیرنا۔
چھتراؤ۔ (چھت۔را۔او) (ہ۔ا۔مذ) پراگندگی۔ تتر بتر ہونا۔
چھترپتی۔ (ا۔مذ) راجا۔ نواب۔ والیٔ ریاست (۲) وہ افسر جس کے سپرد چتر شاہی ہو۔
چھتری۔ (چھَت۔ری) (ہ۔ا۔مث) (۱) چھوٹا چھاتا (۲) کبوتروں کے بیٹھنے کا اڈّا (۳) ایک قسم کا گنبد دار محل (۴) ڈولی کے اُوپر کا ٹھٹھر (۵) سر کے بڑے اور گھنے بال (۶) ہندوؤں کی ایک قوم کا نام۔
چھتنا۔ (ا۔مص) پٹنا۔ مار کھانا (۲) لُوٹنا۔ کٹنا۔ پسنا (۳) ہموار کیا جانا۔
چھتنا۔ (ہ۔صف) چھاتے کی شکل کا (۲) گھنا۔ ہموار۔ برابر۔
چھتوانا۔ (ا۔مص) پٹوانا۔ مروانا۔
چھتور۔ (ہ۔ا۔مذ) گھر۔ مکان۔ محل۔ بنگلہ۔
چھتوڑنا۔ (چھُ۔تو۔ڑ۔نا) (ق۔مص) چھڑکنا۔
چھتیانا۔ (چھت۔یا۔نا) (ہ۔مص) بندوق سے شست باندھنا۔ بندوق کو چھاتی سے لگانا۔

چھتیس۔ (چھَت۔تیس) (ہ۔صف) چھ اُوپر تیس (۳۶)
چھتیسا۔ (چھَت۔تی۔سا) (ہ۔صف) مکّار۔ عیّار۔ چھتیس ہنر جاننے والا۔
چھتیسی۔ (چھت۔تی۔سی) (ہ۔صف) اوباش عورت۔ نہایت چالاک اور ہوشیار عورت۔
چھُٹ۔ (ہ۔ا۔حرف استثناء) (۱) بجز۔ سوا (۲) چھُوٹا ہوا۔ علیحدہ (۲) چھوٹا کا مخفف۔
چھُٹ بھیّا۔ (ا۔مذ) ادنیٰ دکاندار۔ نیچ قوم کا آدمی۔
چھُٹ پن۔ چھُٹ پنا۔ (ا۔مذ) خردی۔ بچپن۔ لڑکپن۔
چھٹا۔ (چھَ۔ٹا) (ہ۔صف) (۱) چُنا ہوا۔ منتخب (۲) چھ سے نسبت رکھنے والا۔ ششم۔ چھیواں۔
چھٹا ہوا۔ (ا۔محاورہ) منتخب۔ علیحدہ (۲) بدمعاش۔
چھٹاپا۔ (چھَ۔ٹا۔پا) (ق۔ا۔مث) رہائی۔ نجات۔
چھُٹاپا۔ (چھُ۔ٹا۔پا) (ہ۔ا۔مذ) خُردگی۔ چھوٹاپن۔
چھٹانک۔ (چھَ۔ٹانک) (ہ۔ا۔مث) سیر کا سولھواں حصّہ۔ پانچ تولہ۔
چھٹانک دھنیا خیر آبادی کوٹھی۔ (ا۔مثل) ذرا سے سرمایہ پر بہت شیخی مارنے والے کے متعلق بولتے ہیں۔
چھٹاون۔ (چھَ۔ٹا۔وَن) (ہ۔ا۔مذ) پھٹکن۔ اناج کی صفائی۔
چھُٹکا۔ (چھُٹ۔کا) (ہ۔صف) چھوٹا۔
چھٹکا۔ (چھِٹ۔کا) (ہ۔ا۔مذ) پینس کا رنگین و منقش پردہ۔
چھُٹکارا۔ (چھُٹ۔کا۔را) (ہ۔ا۔مذ) رہائی۔ خلاصی۔ فرصت۔ مہلت۔
چھٹکال۔ (چھِٹ۔کال) (ق۔ا۔مث) چھینٹیں۔
چھٹکانا۔ (چھِٹ۔کا۔نا) (ہ۔مص) پراگندہ کرنا۔ پھیلانا۔ بکھیرنا۔ سرکانا۔ منتشر کرنا۔ اپنی جگہ پر واپس کرنا۔
چھٹکنا۔ (چھَ۔ٹک۔نا) (ہ۔مص) (۱) بکھرنا۔ پھیلانا (۲) تاروں کا کھلنا۔ تارے چمکنا۔
چھُٹکی۔ (چھُٹ۔کی) (ق۔صف) چھوٹی۔ بہت کم۔
چھٹنا۔ (چھَٹ۔نا) (ہ۔مص) (۱) صاف ہونا۔ مواد یا ملبہ نکلنا (۲) دُبلا ہونا (۳) منتخب ہونا (۴) قلم ہونا۔ ترشنا (۵) جُدا ہونا۔ اناج کو بھوسی سے الگ کرنے کا آلہ۔
چھُٹنا۔ (چھُٹ۔نا) (ہ۔مص) (۱) رہا ہونا۔ آزاد ہونا (۲) پیٹ جاری ہونا۔ دست لگنا (۳) برطرف ہونا۔ موقوف ہونا (۴) بچنا۔ باقی رہنا (۵) دَغنا۔ سَر ہونا (۶) علیحدہ ہونا۔ جدا ہونا (۷) چلنا۔ روانہ ہونا۔
چھٹنکی۔ (چھَ۔ٹن۔کی) (ہ۔ا۔مث) پانچ تولہ کا باٹ۔
چھُٹوانا۔ (چھُٹ۔وا۔نا) (ہ۔مص) (۱) رہا کرانا (۲) جدا کرنا۔ موقوف کرانا۔
چھٹوتی۔ (چھَ۔ٹو۔تی) (ہ۔ا۔مث) رعایت۔ تخفیف۔ کمی۔
چھٹولا۔ (چھَ۔ٹَو۔لا) (ہ۔ا۔مذ) وہ لباس جو بچہ پیدا ہونے کے زمانے میں عورتیں پہنتی ہیں۔
چھُٹولا۔ (چھُ۔ٹو۔لا) (ہ۔صف) چھ دن یا چھ مہینے کا بچہ۔
چھٹھ۔ (ہ۔ا۔مث) ہندی مہینہ کے ہر پاکھ کی چھٹی تاریخ۔
چھٹی۔ (چھَ۔ٹی) (ہ۔صف) (۱) چھ سے نسبت رکھنے والی (۲) (ہ۔ا۔مث) بچہ پیدا ہونے کے چھ دن بعد کی رسم۔
چھٹی حس۔ (ا۔مث) انسان کی وہ حس جو کسی خطرے کے وقت پیدا ہوتی ہے۔ اور انسان کسی آنے والے خطرے سے چونک اُٹھتا ہے۔

چھٹی کا جوڑا۔ (ا۔ مذ) وہ کپڑے جو زچہ کو چھٹی کے موقع پر میکے سے آتے ہیں۔
چھٹی کا دُودھ زبان پر آنا۔ (ا۔ محاورہ) سخت مصیبت پڑنا۔ مصیبت کے وقت گزشتہ عیش و آرام یاد آنا۔
چھٹی کا دُودھ یاد دلانا۔ (ا۔ محاورہ) بہت مارنا۔
چھٹی کا دُودھ نکلنا۔ چھٹی کا کھایا پیا نکلنا۔ (ا۔ مثل) گزشتہ آرام و راحت کی کسر نکلنا۔
چھٹی کا دُودھ یاد آنا۔ (ا۔ مثل) مصیبت میں آرام و عیشِ گذشتہ کا یاد آنا۔ امن کا زمانہ افسوس کے ساتھ یاد آنا۔
چھٹی کا (راجا) رجبہ۔ پوتڑوں کا امیر۔ خاندانی امیر۔ وہ شخص جس کی چھٹی میں ننھیال سے اس قدر دولت آئے کہ پُشتوں تک کافی ہو (۲) (طنزاً) غریب۔ مفلس۔ جنم کا دلدری۔
چھٹی کے پوتڑے اب تک نہیں سوکھے۔ (ا۔ مثل) اس وقت تک بچہ اور نا تجربہ کار ہے۔
چھٹی نہانا۔ (ا۔ محاورہ) بچہ ہونے کے چھ روز بعد کا غسل۔
چھٹی نہ چِلّا، حرام کا پِلّا۔ (ا۔ مثل) اگر کوئی بچے کی ولادت پر دعوت نہ کرے تو طنزاً کہتے ہیں۔
چھٹی نہ ستوانسا امیر الامرا کا نواسا۔ (ا۔ مثل) ہو معمولی حیثیت کا، مگر اپنے آپ کو بڑا سمجھے۔
چُھٹی۔ (چھُٹ۔ ٹی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) تعطیل۔ رخصت۔ فرصت۔ اجازت (۲) موقوفی۔ برطرفی (۳) مرنا (۴) چھٹکارا۔
چُھٹی دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رُخصت دینا۔ اجازت دینا (۲) موقوف کرنا۔ برطرف کرنا (۳) تعطیل دینا۔
چُھٹی مِلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) فراغت پانا۔ رخصت ملنا (۲) موقوف ہونا۔ برخاست ہونا۔
چُھٹی ملی۔ (ا۔ روزمرہ) چلو فراغت پائی۔ خُوب چھُوٹے۔
چھٹے چھ ماہے۔ (ہ) گاہے گاہے۔ کبھی کبھی۔
چُھٹیا۔ (چھُٹ۔ یا) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا لنگ۔
چُھٹیاں۔ (چھُٹ۔ ٹ۔ یاں) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) نقالوں کے چٹکلے اور لطیفے (۲) ایامِ رُخصت۔ تعطیلیں۔
چھجّا۔ (چھج۔ جا) (ہ۔ ا۔ مذ) چھت کے آگے بڑھا ہوا حصّہ جو بارش سے حفاظت یا دھوپ سے بچاؤ کے لیے ہوتا ہے۔
چھجانا۔ (چھَ۔ جا۔ نا) (ہ۔ مص) کم کرنا۔ گھٹانا۔
چھچّا۔ (چھچ۔ چا) (ق۔ صف) اوچھا۔ کمینہ۔ چھچھورا۔
چھچھڑا۔ (چھچھ۔ ڑا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) گوشت کا نکما پتلا ٹکڑا (۲) لجلجا۔ چپچپا۔ نرم۔
چھچکارنا۔ (چھچھ۔ کار۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) سیٹی بجا کر کتّے کو بلانا (۲) کسی کے پیچھے کتّا دوڑانا۔
چھچھلا۔ (چھچھ۔ لا) (ہ۔ صف) کم گہرا پانی یا برتن۔
چھچھلتی ہوئی۔ (چھ۔ چھل۔ تی۔ ہُ۔ ای) (ہ۔ صف) (۱) دوسری چیز کو چھُو کر گزرتی ہوئی (۲) سرسری۔
چھچھلنا۔ (چھ۔ چھل۔ نا) (ہ۔ مص) کسی چیز کا بغیر توقف کسی چیز کو چھوتے گزر جانا۔

چھچھلی۔ (چھچھ۔ لی) (ہ۔ صف) (۱) کم گہری طشتری (۲) گول ٹھیکری جسے زور سے پانی پر مارتے ہیں اور جب تک ہاتھ کی قوت کا اثر باقی رہتا ہے ٹھیکری پانی پر تیرتی چلی جاتی ہے۔
چھچھلیاں کھلانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کو حیران کرنا۔
چھچھو۔ (چھچھ۔ چھو) (ہ۔ ا۔ مذ) (بچوں کی زبان میں) پیشاب۔
چھچھورا۔ (چھچھ۔ چھو۔ را) (ہ۔ صف) کم ظرف۔ کمینہ۔ پیٹ کا ہلکا۔ رذیل۔
چھچھوراپن۔ چھچھورپن۔ (ا۔ مذ) سفلہ پن۔ کمینہ پن۔
چھچھوندر۔ (چھچھ۔ چھوں۔ دَر) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) ایک قسم کا چوہا جس کے جسم سے بُو آتی ہے (۲) ایک قسم کی آتش بازی (۳) وہ عورت جو اِدھر اُدھر لڑائی کراتی پھرے۔
چھچھوندر چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) آتش بازی کی چھچھوندر کو آگ لگانا (۲) لڑائی کرانا (۳) بہتان لگانا۔ جھوٹ بات مشہور کرنا۔
چھچھوندر چھوٹ گئی۔ پتنگ کی ڈور کی نسبت کہتے ہیں جب وہ بودی ہو جاتی ہے اور ہر جگہ سے بآسانی ٹوٹ جاتی ہے۔
چھچھوندر کے سر میں چنبیلی کا تیل۔ (ا۔ مثل) کم رُتبہ آدمی کا اچھی چیز استعمال کرنا۔
چھچھّی۔ (چھچھ۔ چھی) (ہ۔ ا۔ مث) بچوں کا پیشاب یا پاخانہ۔
چھچّی۔ (چھچھ۔ چی) (ق۔ صف) اوچھی۔ کمینی۔ چھچھوری۔
چھدّا۔ (چھِد۔ دا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) الزام۔ تہمت۔ بہتان (۲) گلہ۔ شکوہ۔ (۳) بارِ احسان۔
چھدّا اُتارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) شکوہ مٹانا (۲) الزام اُتارنا (۳) جلد آکر چلا جانا۔
چھدّا دھرنا (رکھنا)۔ (ا۔ محاورہ) الزام دینا۔ بہتان لگانا۔
چھدام۔ (چھَ۔ دام) (ہ۔ ا۔ مث) دمڑی۔
چھدرا۔ (چھِد۔ را) (ہ۔ صف) جھرجھرا۔ چھید دار۔ فرق فرق سے۔
چھدرا کر چلنا۔ (ا۔ مص۔ مرکب) ٹانگیں کھول کر چلنا۔ ٹانگوں کو پھیلا کر چلنا۔
چھدنا۔ (چھِد۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) سوراخ دار ہونا (۲) چبھنا۔ زخمی ہونا۔
چھدے مدّے۔ (چھِد۔ دے۔ مَد۔ دے) (ہ۔ ا۔ مذ) پیار کا کلمہ جو ماں صدقے قربان کی جگہ بچّے کو کہتی ہے۔
چھر۔ (ق۔ ا۔ مذ) دھیان۔ خیال۔
چھر۔ (ق۔ ا۔ مذ) زہر۔
چھرّا۔ (چھَر۔ را) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) چھوٹی گولی (۲) سنگریزے جو گھنگرو وغیرہ میں ڈالتے ہیں (۳) طعن و طنز کی بوچھاڑ۔
چھرّا چلنا۔ (۱) سنگریزوں کی بوچھاڑ ہونا (۲) گالیوں اور آوازوں توازوں کا متواتر پڑنا (۳) فائر ہونا۔
چھُرا۔ (چھُ۔ را) (ہ۔ ا۔ مذ) بڑا چاقو۔ گوشت کاٹنے کا ہتھیار۔
چھرنا۔ (چھر۔ نا) (ہ۔ مص) اناج صاف کرنا۔ چھلکا اُتارنا۔
چھروا۔ (چھر۔ وا) (ق۔ ا۔ مذ) بچہ۔ چھوکرا۔
چھُری۔ (چھُ۔ ری) (ہ۔ ا۔ مث) لمبا چاقو جو بند نہ ہو سکے۔ چھوٹا چھرا۔
چھُری بند بھائی۔ (ا۔ مذ) (۱) قصائی (۲) بوچڑ (۳) ہم قوم۔ ہم پیشہ۔
چھُری بھلی نہ کٹاری۔ (ا۔ مثل) نقصان دہ چیز کوئی ہو اچھی نہیں۔

چھُری بھونکنا۔ (ا۔ محاورہ) چھُری گھسیڑنا۔ چھُری مارنا۔
چھُری پھیرنا۔ (۱) ذبح کرنا۔ قتل کرنا۔ جان سے مارنا (۲) سخت آزار پہنچانا۔ رنج دینا۔
چھُری تلے دَم لینا۔ (ا۔ محاورہ) تکلیف سہارنا۔ مصیبت برداشت کرنا۔
چھُری تیز رہنا۔ (ا۔ محاورہ) مارنے کو مستعد رہنا۔
چھُری چلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چھُریوں سے لڑائی ہونا (۲) اَن بن رہنا۔ (۳) رنج پہنچنا۔ صدمہ پہنچنا۔
چھُری خربوزے پر گرے یا خربوزہ چھُری پر نقصان خربوزے کا ہی ہو گا۔ (ا۔ مثل) زبردست کے مقابلے میں نقصان غریب کا ہی ہوتا ہے۔
چھُری کٹاری۔ (ا۔ مث) جانی دُشمن (۲) بحث و تکرار (ہ۔ صف) لڑنے پر آمادہ۔ فساد کے لیے تیار (۳) لڑاکا۔ وہ لڑائی جس میں ہتھیاروں کی نوبت پہنچے۔
چھُری کٹاری ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سخت دشمنی ہونا۔ لڑائی جھگڑے کی باتیں ہونا۔ لڑائی ہونا۔
چھریرا۔ (چھَ۔ رے۔ را) (ہ۔ صف) دُبلا۔ پتلا۔ لمبا۔
چھڑ۔ (ہ۔ا۔ مث) پتلا اور لمبا بانس۔
چھڑا۔ (چھَ۔ ڑا) (ہ۔ صف) (۱) تنہا۔ اکیلا (۲) (ا۔ مذ) ایک قسم کا پاؤں کا کڑا (۳) کان کا ایک موتیوں کا زیور۔
چھڑے چھٹانک۔ (ا۔ مذ) تنہا۔ اکیلا۔
چھُڑانا۔ (چھُ۔ ڑا۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) رہا کرانا۔ آزاد کرانا (۲) جدُا کرانا۔ علیحدہ کرانا (۳) ترک کرانا (۴) کھولنا۔
چھُڑائی۔ (چھُ۔ ڑا۔ ای) (ہ۔ا۔ مث) (۱) رہائی کا عوضانہ۔ جرُمانہ (۲) وہ نقدی جو چڑیمار کو پرندوں کو چھوڑنے کے لیے دی جائے۔
چھِڑرا۔ (چھِڑ۔ را) (ق۔ا۔ مذ) چھِلکا۔
چھڑکاؤ۔ (چھڑ۔ کا۔ او) (ہ۔ا۔ مذ) پانی کا زمین پر چھڑکن۔ آب پاشی۔
چھڑکائی۔ (چھڑ۔ کا۔ ای) (ہ۔ا۔ مث) پانی چھڑکنے کی اُجرت۔
چھڑکنا۔ (چھ۔ ڑک۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) تھوڑا تھوڑا پانی ڈال کر زمین تر کرنا (۲) تصدق کرنا۔
چھڑکوانا۔ (چھ۔ ڑک۔ وا۔ نا) (ہ۔ مص) چھڑکنا کا متعدی المتعدی۔
چھِڑلا۔ (چھِڑ۔ لا) (ق۔ا۔ مذ) چھاج۔
چھڑنا۔ (چھڑ۔ نا) (ہ۔ مص) غلہ کوٹ کر صاف کرنا۔ اوکھلی میں غلہ کوٹنا۔
چھِڑنا۔ (چھِڑ۔ نا) (۱) شروع ہونا۔ آغاز ہونا (۲) بجنا۔
چھُڑوانا۔ (چھُڑ۔ وا۔ نا) (ہ۔ مص) رہا کرانا۔ جدُا کرانا۔
چھِڑی۔ (چھ۔ ڑی) (ق۔ا۔ مذ) چوبدار۔
چھَڑی۔ (چھَ۔ ڑی) (ہ۔ا۔ مث) (۱) پتلی لکڑی۔ قمچی (۲) وہ جھنڈی جو کسی بزرگ کے نام کی بنائی جائے (۳) چوتھی کھیلنے کی پھولوں کی قمچی (۴) گوکھرُو اور چنکی وغیرہ کی سیدھی تکن جو عورتیں اکثر پاجامے وغیرہ میں ٹانکتی ہیں (۵) (صف) تنہا۔ اکیلی۔
چھڑیوں کا میلہ۔ (ا۔ مذ) درگاہوں کا میلہ جہاں ان بزرگوں کے نام کی جھنڈیاں لے کر جاتے ہیں۔

چھڑیلا۔ (چھ۔ ڑے۔ لا) (ہ۔ا۔ مذ) ایک خوشبودار دوا۔
چھکا۔ (چھک۔ کا) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) چھ سے نسبت رکھنے والا (۲) گنجفے یا تاش کا وہ پتہ جس پر چھ نقطے یا علامتیں ہوں (۳) (کرکٹ) وہ ہٹ جس میں چھ رنز بنیں (۴) پاسے کا چھ نقطے والا داؤ۔
چھکے پنجے بھُول جانا۔ (ا۔ محاورہ) کوئی تدبیر نہ بن پڑنا۔ حواس جاتے رہنا۔
چھکے چھُوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) گھبرا جانا۔ حواس باختہ ہونا۔
چھکا چھک۔ (چھَ۔ کا۔ چھک) (ہ۔ صف) (۱) سب بھرا ہوا (۲) سیر (۳) مدہوش۔ بدمست۔ نشے میں چوُر۔
چھکا دینا۔ (چھَ۔ کا۔ دے۔ نا) (ہ۔ مص) خوب سیر کر دینا۔ غنی اور بے پروا کر دینا۔
چھکانا۔ (چھ۔ کا۔ نا) (ہ۔ مص) سیر کرنا۔ پیٹ بھرنا۔ بے پروا کرنا۔
چھکائی۔ (چھَ۔ کا۔ ای) (ہ۔ا۔ مث) آسودگی۔ سیری۔
چھکڑ۔ (چھک۔ کڑ) (ہ۔ا۔ مذ) چھتڑ۔ پتڑ۔
چھکڑا۔ (چھک۔ ڑا) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) گڈا۔ اسباب لادنے کی بڑی گاڑی۔ (۲) وہ چیز جس کے انجر پنجر ڈھیلے ہوں۔
چھکڑا ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی سواری کا تیز نہ چل سکنا۔ نکما ہو جانا۔ انجر پنجر ڈھیلے ہو جانا۔
چھکڑی۔ (چھک۔ ڑی) (ہ۔ا۔ مث) (۱) چوسر کا داؤں تینوں پانسوں میں دو دو صفر آنا (۲) وہ چھ گھوڑے جو ایک ساتھ گاڑی میں جُتتے ہوں (۳) چھوٹا چھکڑا۔
چھل۔ (ہ۔ا۔ مث) (۱) دیوار کا کوئی ٹکڑا جو گر پڑا ہو۔ دیوار کی چند گری ہوئی اینٹیں۔ (۲) (مذ) مکر۔ فریب۔ دھوکا۔
چھَل بٹا۔ چھَل بٹے۔ (ا۔ مذ) فریب۔ دم۔ دھوکا۔
چھَل بٹوّل میں آجانا۔ (ا۔ محاورہ) دھوکے میں آجانا۔
چھَل بٹے دینا۔ (ا۔ محاورہ) دھوکا دینا۔
چھَل بل۔ (ا۔ مث) (۱) فریب۔ حیلہ (۲) شوخی۔ چالاکی۔
چھَل کرنا۔ (ا۔ محاورہ) دھوکا دینا۔ چالاکی کرنا۔ فریب دینا۔
چھلاّ۔ (چھل۔ لا) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) حلقہ۔ کنڈلی۔ کڑا (۲) انگشتری۔ سونے یا چاندی کا حلقہ جو اُنگلی میں پہنا جاتا ہے (۳) وہ نشان جو کلابتون یا ریشم سے گول گول بنائے جاتے ہیں (۴) ایک قسم کا پنجابی گیت (۵) گھر کی وہ دیوار جو ایک طرف سے پختہ اور دوسری طرف سے کچی ہو۔
چھلاّ پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) پانی کا اُچھوَنگ جانا۔
چھلاّ چڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) اوباش عورتوں کا کسی خاص غرض سے اپنے مقامِ مخصوص میں چھلاّ رکھنا۔
چھلاّ چھپوّل۔ شوخ طبع لوگوں کا ایک کھیل ہے کہ ہاتھ کا چھلاّ اُتار کر کسی کی مٹھی میں چھُپا کر مٹھیاں بند کر لیتے ہیں۔ جو شخص چھلے والی مٹھی پکڑ لیتا یا اس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اسی کا چھلاّ ہو جاتا ہے۔
چھلاّ دھو کر اُٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) منّت کا چھلاّ پاک کر کے رکھنا تاکہ کامیابی پر للّٰہ دیا جائے۔
چھلّے کا گُل۔ (ا۔ مذ) وہ داغ جو محبت جتانے کے لیے معشوق کا چھلاّ لال کر کے اپنے جسم پر لگایا جائے۔

چھلاّ۔ (چھل۔لا) (ق۔ا۔مذ) چھلاّ۔
چھلانگ۔ (چھ۔لانگ) (ہ۔ا۔مث) جست۔ زقند۔ چوکڑی۔ پھلانگ۔
چھلاؤ۔ (چھ۔لا۔ؤ) (ق۔ا۔مذ) شوخی۔ چُلبلاپن۔
چھلاوا۔ (چھ۔لا۔وا) (ہ۔ا۔مذ) چھل دینے والا۔ آسیب۔ غول۔ بیابانی۔ شہابہ (۳) شعبدہ باز۔ طلسم دکھانے والا (صف) شوخ۔ طرار۔
چھلاوا سا پھرنا۔ (ا۔محاورہ) شوخی دکھانا۔
چھلاوا کھیلنا۔ (ا۔محاورہ) چھلاوے کا دوڑا دوڑا پھرنا۔ شہابہ کا کبھی اِدھر کبھی اُدھر چمکنا۔
چھلاوا ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) غائب ہو جانا چمپت ہو جانا۔ قابو میں نہ آنا۔
چھلبدار۔ (چھ۔لب۔دار) (ہ۔ا۔مذ) ایک قسم کے ڈوم جو دائرہ بجا کر پیروں کے گیت گاتے ہیں۔
چھل پلانا۔ (چھل۔پ۔لا۔نا) (ہ۔مص) بازار میں کھڑے ہو کر کٹورے بجا بجا کر پانی پلانا۔
چھلٹا۔ (چھل۔ٹا) (ق۔ا۔مذ) چھلکا۔
چھلچھل۔ (چھل۔چھل) (ہ۔ا۔مث) زور سے مُوتنے کی آواز۔
چھلچھلانا۔ (چھل۔چھ۔لا۔نا) (ہ۔مص) (۱) پانی چھوڑنا۔ پیشاب کرنے کی آواز (۲) اِترانا۔
چھلکا۔ (چھل۔کا) (ہ۔ا۔مذ) پوست۔ چھال۔
چھلکانا۔ (چھل۔کا۔نا) (ہ۔مص) بھری ہوئی چیز کو حرکت دے کر گرانا۔ ڈھلکانا۔
چھلکتا ہوا۔ (چھ۔لک۔تا۔ہُ۔وا) (ہ۔صف) لبریز۔ بھرا ہوا۔
چھلکنا۔ (چھ۔لک۔نا) (ہ۔مص) (۱) رقیق چیز کا لبالب ہو کر بہنا (۲) تھوڑی سی جاہ وحشمت پر غرور کرنا۔
چھُلکنا۔ (چھُ۔لک۔نا) (ہ۔مص) عورت کا مُوتنا۔ بغیر ارادہ، خوف یا کسی اور وجہ سے مُوت نکل جانا۔
چھلکیوں مُوتنا۔ (ہ۔مص) چُلوؤں مُوتنا۔ از حد رُعب میں آنا۔
چھلنا۔ (چھل۔نا) (ہ۔مص) فریب دینا۔ دھوکا دینا (۲) (مذ) بڑی چھلنی۔
چھِلنا۔ (چھِل۔نا) (ہ۔مص) کسی چیز کا پوست اُتر جانا۔ کھال اُدھڑنا۔ رگڑ لگنا۔
چھلنی۔ (چھل۔نی) (ہ۔ا۔مث) چھاننے کا آلہ۔ غربال۔
چھلنی کیا بولے جس میں بہتر سو چھید۔ (ا۔مثل) جس میں خود نقص ہو وہ دوسروں میں کیا نقص نکالے گا۔
چھلنی میں ڈال چھاج میں اُڑانا۔ (ا۔مثل) رُسوا کرنا۔ ڈونڈی پیٹنا۔ ذرا سی بُرائی کو بڑھا کر بیان کرنا۔
چھلنی ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) بہت سے سُوراخ ہو جانا۔ چھِد جانا۔
چھلوری۔ (چھ۔لو۔ری) (ہ۔ا۔مث) وہ چھالا جو اُنگلی یا ناخن کے اندر ہو جاتا ہے۔
چھلی۔ (چھل۔لی) (ہ۔ا۔مث) (۱) پوست۔ چھلکا (۲) مکئی کا بھٹا (۳) سُوت کی لُگڑی
چھلی چھلیا۔ (چھ۔لی۔چھ۔لی۔یا) (ہ۔ا۔مث) لڑکوں کا ایک کھیل۔
چھلیا۔ (چھل۔یا) (ہ۔صف) فریبیا۔ دھوکے باز۔
چھما۔ (چھ۔ما) (ہ۔ا۔مث) (۱) عفو۔ درگزر۔ معافی (۲) مہربانی۔ رحم۔
چھما چھم ناچ ہونا۔ (ا۔محاورہ) خوب ناچ ہونا۔

چھمّا۔ (چھم۔ما) (ہ۔ا۔مث) شگوفہ۔ لطیفہ۔ انوکھی بات۔
چھم چھم۔ (چھم۔چھم) (ہ۔ا۔مث) (۱) مینہ کے برسنے کی آواز (۲) گہنے کی آواز۔ گھنگھرو کی آواز۔ جھنکار۔
چھم چھمانا۔ (چھم۔چھ۔ما۔نا) (ہ۔مص) چھم چھم کی آواز دینا۔
چھن۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) جلتی ہوئی چیز پر پانی پڑنے کی آواز (۲) روپے کی آواز (۳) گھنگرو کی آواز (۴) سنگریزہ۔ کنکر (۵) کنگن۔ وہ زیور جو ہاتھ میں چوڑیوں کے درمیان پہنتے ہیں (۶) ایک قسم کے تُک جو دولھا سسرال میں سنا کر انعام لیتا ہے۔
چھن چھن۔ (۱) لوہے کی زنجیر کی آواز (۲) روپے کی آواز۔
چھِن۔ (ہ۔ا۔مث) پل۔ لمحہ۔ سیکنڈ۔ ثانیہ۔
چھُن۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) تلنے کی آواز۔ کڑکڑاتے تیل میں کوئی چیز پڑ جانے کی آواز (۲) گھنگروؤں کی آواز۔
چھُن چھُن۔ گھنگرو بجنے کی آواز۔ گھی داغ ہونے کی آواز۔
چھُن مُن چھُنن مُنن۔ گھنگرو کے یا تلے جانے کی آواز۔
چھننا۔ (چھن۔نا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) بڑی چھلنی (۲) کسی چیز کا چھلنی سے نکلنا۔ چھانا جانا (۳) سوراخ سوراخ ہونا (۴) بگاڑ ہونا۔ لڑائی ہونا (۶) تحقیقات ہونا (۷) روشنی کا باہر نکلنا۔
چھِننا۔ (چھِن۔نا) (ہ۔مص) زبردستی لیا جانا۔ محروم کیا جانا۔
چھناک۔ (چھ۔ناک) (ہ۔ا۔مث) گرم چیز پر پانی گرنے کی آواز۔
چھناکا۔ (چھ۔نا۔کا) (ہ۔ا۔مذ) جھنکار۔ روپے کی آواز۔
چھنال۔ (چھ۔نال) (ہ۔صف) (۱) بدکار و فاحشہ عورت۔ زانیہ (۲) شہوت پرست (۳) شوخ۔ بے شرم (۴) عیّارہ۔ چالاک۔ بدذات۔
چھنال پن (پنا)۔ (ا۔مذ) اوباشی۔ زناکاری۔ بدکاری۔ شرارت۔ بے شرمی۔ عیّاری۔ مکّاری۔
چھنالا۔ (چھ۔نا۔لا) (ہ۔ا۔مذ) عورت کی بدکاری۔
چھنالا کرنا۔ (ا۔محاورہ) بدکاری کرنا۔ زنا کرنا۔ کسب کمانا۔
چھنٹاؤ۔ (چھن۔ٹا۔او) (ہ۔ا۔مذ) چھانٹ۔ تراش۔ چھٹن۔
چھنٹنا۔ (چھنٹ۔نا) (ہ۔مص) چُنا جانا۔ منتخب ہونا۔
چھنٹیل۔ (چھن۔ٹیل) (ہ۔ا۔مث) باقی بچی ہوئی خراب چیز جس سے اچھا حصّہ نکال لیا گیا ہو۔
چھنچھنانا۔ (چھن۔چھ۔نا۔نا) (ہ۔مص) چھن چھن کی آواز نکالنا۔ جھنکارنا۔
چھنچھناہٹ۔ (چھن۔چھ۔نا۔ہٹ) (ہ۔ا۔مث) لوہے کی زنجیر کی آواز روپے اشرفی وغیرہ کی آواز۔
چھند۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) مکر۔ فریب۔ چھل (۲) (مث) ہندی نظم (۳) (ق) مانند
چھند بند۔ (ہ۔ا۔مذ) فریب۔ مکر۔ چالاکی۔ عیّاری۔
چھند بھری۔ فریبی۔ عشوہ گر۔ (ق)
چھند چھوندے۔ (ہ۔ا۔مذ) فریب۔ مکر (ق)
چھند ماترا۔ (ہ۔ا۔مذ) تقطیع۔ اوزان و بحور۔ شعر کا وزن۔
چھنڈنا۔ (چھن۔ڈ۔نا) (ق۔مص) قے کرنا۔
چھنرا۔ (چھن۔را) (ہ۔صف) (۱) زانی۔ بدکار (۲) شہدا۔ لُچا۔

چھنکارنا۔ (ا۔مص) دوا کو آگ پر نیم گرم کرنا۔
چھنک جانا۔ (ا۔محاورہ) بارود کم ہونے کی وجہ سے آتش بازی کا نہ چلنا۔
چھنکنا۔ (چھ۔نک۔نا) (ہ۔مص) ناک صاف کرنا (۲) چھڑکنا (۳) چھانتا۔
چھنگا۔ (چھن۔گا) (ہ۔ا۔مذ) چھ اُنگلیوں والا آدمی۔
چھنگلی۔ چھنگلیا۔ (چھنگ۔لی) (چھنگ۔ل۔یا) (ہ۔ا۔مث) سب سے چھوٹی اُنگلی۔
چھنوانا۔ (چھن۔وا۔نا) (ہ۔مص) چھاننے کا متعدی المتعدی۔
چھنوانا۔ (چھن۔وا۔نا) (ہ۔مص) چھینا کا متعدی المتعدی۔
چھو۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) کچھ پڑھ کر پھونکنے کی آواز (۲) جادو۔ افسوں۔ منتر۔ دَم دُعا
چھو بننا۔ چھو ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہوا ہونا۔ رخصت ہونا۔ چلتا بننا۔ چپت ہونا
چھو کرنا۔ (ا۔محاورہ) دَم کرنا۔ دُعا پڑھ کر پھونکنا۔
چھومنتر۔ (ہ۔ا۔مذ) جادو۔ ٹونا۔
چھوا چھو۔ (چھو۔آ۔چھو) (ہ۔ا۔مث) دھوبیوں کے کپڑا دھونے کی آواز۔
چھوٹک۔ (چھو۔ٹک) (ق۔ا۔مث) رہائی۔ چھٹکارا۔
چھوارا۔ چھہارا۔ (چھو۔وا۔را) (چھو۔ہا۔را) (ہ۔ا۔مذ) ایک قسم کی بڑی اور سوکھی کھجور۔
چھوارا بیر۔ سُرخ اور شیریں لمبا بیر۔
چھوانا۔ (چھو۔وا۔نا) (ہ۔مص) لگانا مَس کرنا۔
چھوپ۔ (ہ۔ا۔مث) وہ دوائیں جو گھوڑے کے زخم پر ضماد کی طرح لگائی جائیں یا باندھی جائیں۔
چھوپ چھاپ۔ دیوار کا رخنہ بند کرنا۔ پلستر۔ کہگل۔
چھوپا۔ (چھو۔پا) (ہ۔ا۔مذ) گیلی مٹی جس سے دیوار کا سوراخ بند کرتے ہیں۔
چھوپنا۔ (چھوپ۔نا) (ہ۔مص) گیلی مٹی سے دیوار وغیرہ کے سوراخوں کا بھرنا۔ کچی دیوار کی مرمت کرنا۔
چھوت۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) چھوا۔ مَس (۲) ناپاک آدمی کا سایہ (۳) ناپاکی۔ پلیدی۔
چھوٹ۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) رہائی۔ آزادی (۲) فرصت۔ چھٹکارا (۳) کمی۔ تخفیف (۴) بے تکلفانہ پھکڑ۔ گالی گفتار (۵) طلاق (۶) مستثنیٰ۔ (۷) وہ مقام جہاں سے کبوتروں کو چھوڑنے کی شرط ہو (۸) انزال۔
چھوٹ پڑنا۔ (ا۔محاورہ) کسی چیز کا کسی چیز پر عکس پڑنا۔
چھوٹ چھٹاؤ۔ (ا۔مذ) علیحدگی۔ جُدائی (۲) بیچ بچاؤ۔
چھوٹ لڑنا۔ (۱) چوب بازی میں ایک شخص کا متعدد لکڑی پھینکنے والوں سے مقابلہ کرنا (۲) باہم کھلی کھلی گالیاں دینا (۳) اس طرح لڑنا کہ حریف کو موقع نہ ملے۔
چھوٹ ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) فرصت ہونا۔ وقت ملنا (۲) پھکڑ ہونا۔ بے تکلف مزاج ہونا (۳) چوب بازی میں بے قید ہو کر پھری گدکوں سے لڑنا۔
چھوٹا۔ (چھو۔ٹا) (ہ۔صف) (۱) کوتاہ۔ تنگ (۲) خُرد۔ عمر میں کم (۳) کم۔ قلیل (۴) کمینہ۔ نیچ۔ (۵) ادنےٰ۔
چھوٹا استنجا۔ (ا۔مذ) (۱) پیشاب کر کے مٹی کے ڈھیلے سے بقیہ تری خشک کرنا (۲) پیشاب کرنا (۳) صرف پیشاب کرنے کے بعد عضو کا دھونا۔ بڑا استنجا کے مقابل آتا ہے جو پاخانہ پھرنے کے بعد کیا جاتا ہے۔
چھوٹا پا۔ (ا۔مذ) چھوٹاپن۔ چھٹاپا۔

چھوٹا چِلّا۔ (ا۔مذ) دسواں۔ بیسواں اور چھینے کا غسل جو زچہ کو دیا جاتا ہے۔
چھوٹا سب سے کھوٹا۔ (ا۔مثل) چھوٹے قد کا آدمی بڑا شریر ہوتا ہے۔
چھوٹا صاحب۔ (ا۔مذ) بڑے افسر سے چھوٹا افسر۔
چھوٹا کپڑا۔ (ا۔مذ) انگیا۔
چھوٹا گھر بڑا سمدھیانہ۔ (ا۔مثل) نام بڑا اور حیثیت کچھ نہیں۔
چھوٹا منہ بڑی بات۔ (ا۔مثل) اپنی لیاقت سے زیادہ بڑی بات کرنا۔ حوصلہ سے زیادہ دعویٰ۔
چھوٹے بڑے۔ (ا۔مذ) امیر غریب۔ اعلےٰ ادنےٰ۔ بچے بوڑھے۔
چھوٹے دل کا۔ (ا۔صف) پست ہمت۔ کم حوصلہ۔
چھوٹتے ہی۔ (چھوٹ۔تے۔ہی) (ہ۔ا۔تابع فعل) فوراً۔ اسی وقت۔
چھوٹنا۔ (چھوٹ۔نا) (ہ۔مص) (۱) کھُلنا۔ آزاد ہونا۔ رسی تڑانا (۲) گھوڑے کا جُفتی کرنا (۳) نکلنا (۴) انزال ہونا۔
چھوٹی۔ (چھو۔ٹی) (ہ۔صف) چھوٹا کی تانیث۔
چھوٹی الائچی۔ (ا۔مث) سفید الائچی۔
چھوٹی اُمّت۔ (ا۔مث) کمینے لوگ۔ نیچ آدمی۔
چھوٹی بات۔ (ا۔مث) خفیف معاملہ۔ گھٹیا بات۔
چھوٹی بوٹ۔ (ا۔مث) چھوٹی اُنگلی۔ (ق)
چھوٹی کھونٹی کا۔ (ا۔صف) (گھوڑے اور آدمی کے لیے مستعمل ہے) پست قد۔ ٹھگنا۔ کم درجہ۔ کم حیثیت۔
چھوٹی گولی کا روپیہ۔ (ا۔مذ) شاہی زمانے کا روپیہ جس کی چاندی خالص ہوتی تھی
چھوٹی مائیں۔ ایک دوا کا نام۔
چھوچھا۔ (چھو۔چھا) (ق۔صف) اوچھا۔ کمینہ۔ چھچھورا۔
چھوچھک۔ (چھو۔چھک) (ہ۔ا۔مث) زچہ خانے کی ایک رسم۔ چھچھ۔
چھوچھو۔ (چھو۔چھو) (ار۔ا۔مث) دایہ۔ کھلائی وہ عورت جو لڑکیوں کی خدمت کے لیے مقرر ہوتی ہے۔
چھوچھی۔ (ا۔مث) نَے یا بانس کا کھوکھلا ٹکڑا۔ ٹیوب۔ نالی (۲) حقہ کی نے (۳) سوئیاں رکھنے کی نلکی۔
چھور۔ (ہ۔ا۔مث) ساحل۔ کنارا (۲) سرحد (۳) پہلو۔ طرف (۴) چوٹی۔ کلاؤ کوہ (۵) وہ کشتی جو دوسری کشتی کو کھینچ کر لے جائے۔
چھورا۔ (چھو۔را) (ہ۔ا۔مذ) چھوکرا۔ لڑکا۔ غلام۔
چھوری۔ (ہ۔ا۔مث) چھورا کی تانیث۔
چھوڑ آنا۔ (ہ۔مص) کسی کو کسی مقام پر چھوڑ کر آپ چلے آنا۔
چھوڑ بلی چوہا لنڈورا ہی بھلا۔ (ا۔مثل) جو نقصان کر دیا سو کر دیا۔ اب تو پیچھا چھوڑو۔
چھوڑنا۔ (چھوڑ۔نا) (ہ۔مص) (۱) نجات دینا (۲) بخشنا۔ معاف کرنا (۳) ترک کرنا۔ رد کرنا (۴) رہا کرنا۔ آزاد کرنا (۵) بچانا (۶) استعفا دینا۔ علیحدگی اختیار کرنا (۷) طلاق دینا (۸) دوڑانا (۹) مکان خالی کرنا۔ (۱۰) بچا رکھنا (۱۱) پانی بہانا (۱۲) بندوق یا آتش بازی چلانا (۱۳) درگزر کرنا (۱۴) شکاری جانور کو شکار پر جھپٹانا (۱۵) باقی چھوڑنا۔ (۱۶) ہمت ہارنا۔ بزدلی دکھانا۔

چھوکرا - (چھوک - را) (ہ - ا - مذ وصف) (۱) لڑکا (۲) کم سن نوکر۔ چیلا (۳) نادان ناتجربہ کار۔
چھوکری - (چھوک - ری) (ہ - ا - مث) (۱) لڑکی۔ چھوری (۲) لونڈی۔
چھول - (ق - ا - مث) (۱) خواہش (مذ) (۲) ناز (۳) (مث) چہل۔ خوشی۔ تفریح۔
چھول - (ق - ا - مث) چھوٹی موج۔
چھولا - (س - ا - مذ) چنا۔
چھولداری - (چھول - دا - ری) (اُ - ا - مث) چھوٹا سا ڈیرہ، خیمہ۔
چھولنا - (چھول - نا) (ہ - مص) چھیلنا۔ چھلکا اُتارنا۔
چھولنی - (چھول - نی) (ہ - ا - مث) کھرپی۔
چھونا - (چھو - نا) (ہ - مص) مس کرنا۔ ہاتھ لگانا۔
چھونہ جانا - (ا - محاورہ) بالکل نہ ہونا۔ قریب نہ پھٹکنا۔
چھونچھا - (چھوں - چھا) (ہ - صف - ا - مذ) (۱) مفلس۔ تہی دست۔ ہر خالی چیز۔
چھونچھی - (چھوں - چھی) (ہ - ا - مث) (۱) نرکل کی نلی (۲) سوئیوں کی نکی (۳) سُوا۔ بڑی سُوئی (۴) بچوں کے لیے چھوٹا پیالہ۔
چھونک - (ہ - ا - مذ) بگھار - داغ۔
چھونکن - (چھوں - کن) (ہ - ا - مذ) بگھارنے کا آلہ۔
چھونکنا - (چھونک - نا) (اُ - مص) بگھارنا۔ گھی داغ کرنا۔
چھوہارا - (چھو - ہا - را) (ہ - ا - مذ) ایک قسم کی خشک کھجور۔
چھوئی موئی - (چھو - ای - مو - ای) (ہ - ا - مث وصف) (۱) ایک قسم کی بوٹی جس کے پتے آدمی کے ہاتھ لگانے سے مُرجھا جاتے ہیں (۲) نہایت نازک۔ حساس۔
چھہتر - (چھ - ہت - تر) (ہ - صف) چھ اُوپر ستر (۷۶)
چھئی - (چھ - ای) (ہ - ا - مث) ایک پرند کا نام۔
چھی - (ہ - ا - مث) (حرفِ تنفر) (۱) تف۔ تھو تھو۔ بُرا۔ خراب۔ نکما۔ گندا۔ (۲) چھینکنے کی آواز۔
چھی چھی - (۱) بچے کا پاخانہ۔ گُو - براز (۲) نفرت کا کلمہ۔
چھیاسٹھ - (چھ - یا - سٹھ) (ہ - صف) چھ اُوپر ساٹھ (۶۶)
چھیاسی - (چھ - یا - سی) (ہ - صف) چھ اُوپر اسی (۸۶)
چھیالیس - (چھ - یا - لیس) (ہ - صف) چھ اُوپر چالیس (۴۶)
چھیانوے - (چھ - یان - وے) (ہ - صف) چھ اُوپر نوّے (۹۶)
چھیبلی - (چھے - ب - لی) (ق - ا - مذ) جوہڑ۔ پانی سے بھرا ہُوا گڑھا۔
چھیپ - (ہ - ا - مث) (۱) بدن کا سفید داغ۔ چھائیں۔ دھبا (۲) ایک قسم کا میوہ (۳) مچھلیاں پکڑنے کی چھڑی (۴) زین کا تسمہ۔
چھیپی - (چھی - پی) (ہ - صف) (۱) کپڑا چھاپنے والا (۲) (ا - مث) وہ کپڑا بندھی ہوئی چھڑی جس سے کبوتر اُڑاتے ہیں۔
چھیج - (ہ - ا - مث) کمی۔ نقصان - زوال۔ کسی چیز کے بار بار تولنے، سوکھنے، رگڑنے سے کمی واقع ہونا۔
چھی جانا - (ا - مص - مرکب) سُوراخ ہو جانا۔ پھٹنا۔ کان کا سُوراخ زیور کے بوجھ سے بڑا ہو جانا۔
چھیجنا - (چھیج - نا) (ہ - مص) (۱) کم ہونا۔ گھٹنا (۲) مرنا (۳) ضائع ہونا۔ خراب ہونا (۴) اُترنا - ہٹنا۔

چھیچھڑا۔ چھیچڑا - (چھیچھ - ڑا) (چھیچ - ڑا) (ہ - ا - مذ) پھچڑا - گوشت کا نکما حصّہ - لجلجا۔
چھید - (ہ - ا - مذ) (۱) سُوراخ - رخنہ (۲) بل - گڑھا۔ بھٹ۔
چھید ڈالنا - (ا - محاورہ) (۱) سوراخ کرنا (۲) لعن وطنز کی گفتگو کرنا - رنج پہنچانا۔
چھیدنا - (چھید - نا) (ہ - مص) سُوراخ کرنا۔
چھیر - (ق - ا - مذ) زخم - شگاف۔
چھیڑ - (ہ - ا - مث) آدمیوں کی کمی - ہجوم کا زوال۔
چھیڑ - (ہ - ا - مث) (۱) چھونا (۲) گدگدی (۳) ہنسی - ٹھٹھا (۴) مخالفت - فساد۔ (۵) چڑانے کی بات (۶) نشتر زنی (۷) کسی باجے کی حرکت۔
چھیڑ چھاڑ - (ا - مث) (۱) ہنسی - مذاق - طعن (۲) بات چیت (۳) خط و کتابت (۴) لڑائی بھڑائی۔
چھیڑ خانی - (ا - مث) (۱) دل لگی - ٹھٹھا - ہزل (۲) رنج - کاوش (۳) اشتعالِ طبع۔
چھیڑ نکالنا - (ا - محاورہ) طعنہ زنی کرنا - چڑ نکالنا۔
چھیڑنا - (چھیڑ - نا) (ہ - مص) (۱) چھونا - ہاتھ لگانا (۲) گدگدانا (۳) بھڑکانا۔ چڑ چڑانا۔ اِشتعال دینا (۴) گھوڑا دوڑانا (۵) مذاق کرنا۔ ٹھٹھا کرنا (۶) ذکر کرنا - کوئی بات یاد دلانا (۷) ستانا - دق کرنا (۸) جتانا - آگاہ کرنا (۹) نشتر لگانا - زخم کو چیرا لگانا (۱۰) باجا بجانا (۱۱) ابتدا کرنا (۱۲) گانا - الاپنا۔
چھیک - (ق - ا - مذ) چھید - سوراخ - رخنہ۔
چھیکتوت - (چھی - ک - توت) (ق - صف) (۱) آوارہ (۲) پریشان۔
چھیل - (ہ - صف) رنگیلا - اچھا لباس پہن کر بنا ٹھنا رہنے والا - حسین - خوبصورت۔
چھیل چھبیلا - (ہ - ا - صف) (۱) رنگیلا - چھیلا - بانکا (۲) ایک قسم کی خوشبودار گھاس جس سے کپڑے رنگتے ہیں۔
چھیلا - (چھے - لا) (ہ - صف) (۱) رنگیلا - بانکا (۲) (ا - مذ) بکرا۔
چھیلا پھرے گلی گلی، جیب میں نہیں کھیل کی ڈلی - (ا - مثل) پاس کچھ نہیں، شیخی اور نمود بہت۔
چھیلن - (چھی - لن) (ہ - ا - مث) تراشہ جو کوئی چیز چھیلنے سے نکلے۔
چھیلنا - (چھیل - نا) (ہ - مص) (۱) پوست اُتارنا - کھرچنا (۲) خراش کرنا - کھجلی کرنا (۳) حرف اُڑانا۔
چھیلی - چھیری - (چھے - لی - چھے - ری) (ہ - ا - مث) بکری - گوسفند۔
چھین - (ق - ا - مذ) لمحہ - آن۔
چھینا جھپٹی، چھین جھپٹ - (چھی - نا - جھپ - ٹی، چھین - جھ - پٹ) (ہ - ا - مث) زبردستی چھیننا - نوچا کھسوٹی - کشمکش۔
چھینٹ - (ہ - ا - مث) (۱) بُوند - قطرہ (۲) ایک قسم کا بیل بُوٹے دار کپڑا۔ رنگین چھپا ہوا کپڑا (۳) داغ - دھبا۔
چھینٹا - (چھیں - ٹا) (ہ - ا - مذ) (۱) پانی کا چُلّو (۲) ہلکی بارش - خفیف سا مینہ (۳) فریب - دھوکا (۴) مدک یا چنڈو کا ایک دم (۵) طعنہ - نوکا جھونکی (۶) بیج جو ہاتھ سے بکھیر کر بویا جائے۔
چھینٹا پڑنا - (ا - محاورہ) خفیف سا مینہ برسنا - ہلکی سی بارش ہونا۔

چھینٹا دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی پر چلّو بھر پانی وغیرہ چھڑکنا (۲) چیچک کے مُرجھانے پر سونے کے پانی کا چھینٹے پر چھڑکنا (۳) فریب دینا۔ لالچ دینا۔
چھینٹا مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پانی یا رنگ وغیرہ کا چھینٹا دینا (۲) سرد کرنا۔ تسکین دینا۔
چھینٹوں میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) دَم میں آنا۔ فقروں میں آنا۔
چھینٹے پھینکنا۔ (ا۔ محاورہ) الزام لگانا۔ بُہتان لگانا۔
چھینٹے دینا۔ (ا۔ محاورہ) فریب دینا۔ دھوکا دینا (۲) اشتعال دینا۔ اُکسانا۔
چھینٹیں اُڑانا۔ (ا۔ محاورہ) لگاتار ہاتھ سے پانی پھینکنا۔ کسی چیز کا پانی سے اس طرح گزرنا کہ اس سے پانی کے قطرے اُڑیں۔
چھینک۔ (ہ۔ ا۔ مث) وہ آواز جو ناک سے زکام یا کسی سلسلاہٹ کے باعث نکلے۔
چھینک آنا۔ (ا۔ محاورہ) ناک سے خود بخود آواز نکلنا۔
چھینک ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بُراشگون ہونا۔
چھینک مارنا۔ (ا۔ محاورہ) چھینک کا آنا۔
چھینکتے ہی ناک کٹی۔ (ا۔ مثل) ابتدا ہی خراب ہوگئی۔
چھینکا۔ (چھیں۔ کا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) وہ جالی یا ڈھکن جو کھانا وغیرہ رکھنے کے واسطے چھت میں لٹکا دیتے ہیں (۲) وہ جالی جو چوپایوں کے مُنہ پر لگا دیتے ہیں۔
چھینکنا۔ (ا۔ مص) ناک کی خراش کی وجہ سے ہوا کا زور سے ناک سے نکلنا۔ چھینک آنا۔
چھینکیں لینا۔ (ا۔ محاورہ) ناک میں کوئی دوائی (ہلاس) وغیرہ رکھنا تاکہ چھینکیں آئیں۔
چھین لینا۔ (چھین۔ لے۔ نا) (ہ۔ مص) زبردستی لے لینا۔ جھپٹ لینا۔
چھیننا۔ (چھین۔ نا) (ہ۔ مص) زبردستی لے لینا۔ چھین لینا۔ جھپٹا مارنا۔
چھینی۔ (چھے۔ نی) (ہ۔ ا۔ مث) ٹانکی۔ لوہا کاٹنے کا اوزار۔

چ ــــ ی

چی۔ (ف۔ لاحقہ) اُردو اور فارسی میں اسم کے ساتھ مل کر بناتا ہے جیسے مشعلچی۔ باورچی۔ تصغیر بناتا ہے جیسے دیگچی۔
چیاں۔ (چ۔ یاں) (ہ۔ ا۔ مذ) املی کا بیج۔ تخم تمر ہندی۔
چیاں سا۔ چیاں سی۔ چھوٹا سا۔ چھوٹی سی۔
چیانٹی۔ (Chianti) (چ۔ یاں۔ تی) (انگ۔ ا۔ مث) سرخ اطالوی شراب
چیپ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) لیس (۲) لاسا۔ چپکنے والی (۳) زخم کی پیپ (۴) رطوبت جو پکے ہوئے آموں سے نکلتی ہے۔
چیپ دار۔ (ہ۔ ف۔ صف) لَس دار۔ چپکتا ہوا۔
چیپ۔ (ہ۔ ا۔ مث) ٹکڑا جو دانت۔ پتھر یا لکڑی سے ٹوٹ کر الگ ہو جائے۔
چیپڑ۔ (چی۔ پڑ) (ہ۔ ا۔ مذ) آنکھ کا میل کچیل۔ وہ رطوبت جو آنکھ سے نکلے۔
چیپڑ بہنا۔ (ا۔ محاورہ) آنکھوں کا میل کچیل کا رواں ہونا۔
چیپلین۔ (Chaplain) (چیپ۔ لین) (انگ۔ ا۔ مذ) پادری۔ کسی خاندان کا پادری۔

چیپنا۔ (چیپ۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) چپکانا۔ جوڑنا (۲) سرمنڈھنا (۳) نوکر رکھا دینا۔
چیپی۔ (چے۔ پی) (ہ۔ ا۔ مث) کاغذ کی دھجی جو چپکائی جائے۔
چیت۔ (ہ۔ ا۔ مذ) ہندی سال کا بارھواں مہینہ۔
چیتا۔ (چے۔ تا) (ہ۔ ا۔ مذ) خیال۔ فہم۔ سمجھ۔ حافظہ۔
چیتا۔ (چی۔ تا) (ہ۔ ا۔ مذ) شیر کی قسم کا ایک درندہ جس کی کمر پتلی اور جسم پر چتیاں ہوتی ہیں۔ گُل دار۔ (۲) ایک دوا کا نام۔
چیتے کی کمر۔ (ا۔ صف) پتلی کمر۔ معشوق کی کمر۔
چیتل۔ (چی۔ تل) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) ایک قسم کی نیل گاؤ (۲) ایک قسم کا ابلق موٹا سانپ (۳) (صف) داغ دار۔
چیتنا۔ (چیت۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) ہوشیار ہونا۔ جاگنا (۲) سمجھ میں آنا۔ یاد کرنا (۳) چراغ کا تیز ہونا۔
چیتنا۔ (ا۔ مص) چتیاں ڈالنا۔ منقش کرنا۔ تصویر کھینچنا۔
چیتھڑا۔ (چیتھ۔ ڑا) (ہ۔ ا۔ مذ) کپڑے کا ٹکڑا۔ لیر۔ لتّہ۔
چیتھڑے لگنا۔ (ا۔ محاورہ) مفلسی کے مارے کپڑے پھٹے ہونا۔
چیٹک۔ (چے۔ ٹک) (ہ۔ ا۔ مث) لگن۔ دُھن۔ شوق۔
چیچا۔ (چی۔ چا) (ہ۔ ا۔ مذ) فرج کے اندر کا اُبھرا ہوا گوشت۔
چیچڑی۔ (چیچ۔ ڑی) (ہ۔ ا۔ مث) کیڑا جو کتّے، گائے، بھینس وغیرہ کے بدن میں لگ جاتا ہے۔
چیچک۔ (چے۔ چک) (ہ۔ ا۔ مث) سیتلا۔ ماتا۔ ایک بیماری جس میں جسم پر دانے پڑ جاتے ہیں۔
چیچک رُو۔ (ف۔ صف) وہ شخص جس کے چہرہ پر چیچک کے نشان ہوں۔
چیخ۔ (اُر۔ ا۔ مث) (۱) زور کی آواز۔ چلاّہٹ (۲) درد کی آواز (۳) غل شور (۴) چنگھاڑ۔
چیخ اُٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چلاّ اُٹھنا۔ درد سے چلاّنا (۲) یکایک زور کی آواز نکالنا۔
چیخ مارنا۔ (ا۔ محاورہ) درد سے زور کی آواز نکالنا۔
چیخم چاخ مچنا۔ (چی۔ خم۔ چاخ۔ مچ۔ نا) (ہ۔ مص) غل شور پڑنا۔ پُکار پڑنا۔
چیخم دھاڑ مچانا۔ (ہ۔ مص) ہنگامہ برپا کرنا۔ دھوم مچانا۔
چیخنا۔ (چیخ۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) چلاّنا۔ شور کرنا (۲) پکارنا۔ فریاد کرنا۔
چیدہ۔ (چی۔ دہ) (ف۔ صف) چُنا ہوا۔ انتخاب کیا ہُوا۔
چیدہ چیدہ۔ اچھے اچھے۔ عُمدہ۔ منتخب۔
چیر۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) شگاف۔ زخم (۲) دھجی۔ کپڑے کی پٹی۔ کترن (۳) دوپٹہ
چیر آنا۔ (ا۔ محاورہ) شگاف ہو جانا۔ زخم آ جانا۔
چیر پھاڑ۔ (ا۔ مذ) عمل جراحی۔
چیئر۔ (Chair) (چے۔ اَر) (انگ۔ ا۔ مث) کُرسی۔ کُرسی اجلاس۔ کُرسیٔ صدارت۔
چیئرمین۔ (Chairman) صدر۔ میر مجلس۔
چیرا۔ (چی۔ را) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) شگاف۔ زخم (۲) ایک قسم کی منقش پگڑی۔ (۳) دوشیزگی (۴) نوکر۔ ملازم۔
چیرا اُتارنا۔ چیرا توڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ازالۂ بکارت کرنا۔ کنوارپن اُتارنا (۲) بے عزت کرنا۔ عزت لینا۔

چیرا بند۔ (ف۔ا۔ صف) (۱) باکرہ ۔ دوشیزہ ۔ کنواری (۲) چیرا باندھنے والا۔ دستار بند۔

چیرا دینا۔ چیرا لگانا۔ (ا۔ محاورہ) شگاف دینا ۔ زخم لگانا۔ نشتر مارنا۔

چیرنا۔ (چیر ۔ نا) (ہ۔مص) پھاڑنا۔ ٹکڑے کرنا۔ شگاف دینا۔ شق کرنا۔

چیرُو۔ (چے۔ رُو) (اُر۔ا۔ مذ) (۱) سُرخ رنگ کا کچا سُوت (۲) جنگلی قوم۔

چیرو چار بگھارو پانچ۔ (ہ۔ مثل) بہت موٹے تازے کی نسبت عورتیں تحقیر سے بولتی ہیں۔

چیرہ۔ (چی ۔ رَہ) (ف۔ صف) زور آور۔ بہادر۔ غالب۔

چیرہ دست۔ (ف۔ صف) غالب ۔ زور آور ۔ زبردست۔

چیرہ دستی۔ (ف۔ صف۔ مث) غلبہ۔ طاقت ۔ قوت۔ برتری۔

چیرہ۔ (چی۔ رَہ) (ہ۔ا۔ مث) ایک قسم کی منقش پگڑی۔

چیرے والا۔ (ا۔ مذ) (۱) پگڑی باندھنے والا (۲) حکیم۔ طبیب۔ معالج۔

چیری۔ (چے ۔ ری) (ہ۔ا۔ مث) باندی۔ کنیز۔ ملازمہ (۲) دھجی۔ کترن۔

چیری لگانا۔ (ا۔ محاورہ) بھیڑ بکری کے تھنوں پر گوبر لگا کر کپڑے کی دھجی لپیٹنا تاکہ بچے دُودھ نہ پی سکیں۔

چیڑ۔ (ہ۔ا۔ مذ) (۱) ایک اُونچا جنگلی درخت (۲) دیار، دیودار کی قسم کا درخت۔

چیز۔ (ف۔ا۔مث) (۱) شے۔ اسباب۔ جنس (۲) زیور گہنا پاتا (۳) گیت راگ (۴) اصل۔ حقیقت (۵) مٹھائی۔ شیرینی (۶) امانت۔

چیز بست۔ (ا۔مث) اسباب۔ اثاثہ۔ اٹالہ۔

چیزی۔ (چی۔ زی) (اُر۔ا۔مث) بچوں کی زبان میں مٹھائی۔ شیرینی عموماً چیجی بولتے ہیں

چیس۔ (ہ۔ا۔مث) ٹیس۔ درد۔

چیستان۔ (چیس۔تان) (ف۔ا۔مث) پہیلی۔ معمّہ۔ بُجھارت۔ چیست اس سے بنایا ہوا

چیسی۔ (چی۔سی) (ہ۔ا۔مث) خوش وضع عورت۔

چیف۔ (Chief) (انگ۔ صف) (۱) اعلےٰ۔ افضل (۲) خاص۔

چیف جسٹس۔ (Chief Justice) عدالتِ عالیہ کا بڑا جج۔

چیف کورٹ۔ (Chief Court) عدالتِ عالیہ۔ بڑی عدالت۔

چیک۔ (ق۔ا۔ مث) وہ مادہ جو لکڑی کے جلتے وقت اس کے آخری سرے پر ظاہر ہوتا ہے۔

چیک (Cheque) (انگ۔ مذ) بنک سے روپیہ نکلوانے کا تحریری حکم۔

چیک۔ (Check) (انگ۔ ا۔ مذ) چارخانہ کپڑا۔ چار خانہ دار۔

چیکٹ۔ چکٹ۔ (چی ۔کٹ) (چک۔کٹ) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) چراغ کی گاد۔ تیل کی گاد۔ وہ مٹی جو تیل کے باعث سیاہ اور چکنی ہو جائے (۲) کالا۔ سیاہ۔ چکنا۔

چیکٹ اُتروائی۔ وہ جوڑا جو بھانجی کی شادی میں نکاح کے دوسرے دن بہن کے میلے کپڑے اُتروا کر بھائی کی طرف سے پہنایا جاتا ہے۔

چیکڑ۔ (چی۔کڑ) (ہ۔ا۔ مذ و مث) (۱) کیچڑ (۲) چکنی مٹی۔

چیل۔ (ہ۔ا۔ مث) ایک مشہور پرندہ۔ زغن۔

چیل انڈا چھوڑتی ہے۔ (ا۔ مثل) ایسی گرمی ہے کہ اس کی تاب نہ لاکر چیل انڈوں سے اُڑ جاتی ہے۔ سخت گرمی کے اظہار کے لیے کہتے ہیں۔

چیل جھپٹا۔ (ا۔ مذ) (۱) چیل کا جھپٹنا (۲) کسی چیز کا اس طرح لے جانا جس طرح چیل جھپٹا مار کر لے جاتی ہے (۳) لڑکوں کا ایک کھیل (۴) چوہے پکڑنے کا ایک آلہ۔

چیل جھپٹا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) چھین لینا۔ چھینا جھپٹی کرنا۔

چیل چکھور۔ (۱) چیلوں کے بلانے کا ایک کلمہ ہے جس سے چیلیں آکر گوشت لے جاتی ہیں (۲) بچوں کے ایک کھیل کا نام۔ جس میں بچے دو گروہ بنا کر اپنی اپنی حد میں کوئلوں سے لکیریں بناتے ہیں۔ مقررہ وقت ختم ہونے پر ہر ایک اپنے گروہ کی لکیریں گنواتا ہے جس کی لکیریں زیادہ ہوں۔ وہ دوسرے یعنی ہارنے والے گروہ کے لڑکوں کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ کی دو انگلیوں زائد لکیروں کے مطابق ضرب لگاتے ہیں۔

چیل کا پٹھا۔ (ا۔ مذ) (۱) چیل کا بچّہ (۲) احمق ۔ بیوقوف۔

چیل کا مُوت۔ (ا۔ مذ) نایاب چیز۔

چیل کوّوں کو دُوں۔ (ا۔ محاورہ) بوٹی بوٹی کر کے چیلوں کو دے دُوں۔

چیل کی طرح منڈلانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی چیز کی خواہش میں بیتاب پھرنا۔

چیل کے گھونسلے میں ماس کہاں۔ (ا۔ مثل) کھانے اُڑانے والے کے پاس روپیہ کہاں۔ مُسرف ہمیشہ تہی دست رہتا ہے۔

چیلا۔ (چے۔ لا) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) جلانے کی لکڑی کا ٹکڑا (۲) ایک قسم کی روٹی۔

چیلا۔ (چے۔ لا) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) غلام۔ داس (۲) شاگرد (۳) مُرید۔ پیرو۔

چیلا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مُرید ہونا۔

چیل پن۔ (چیل۔ پن) (ق۔ا۔ مث) ہوشیاری۔ چالاکی۔

چیلک۔ (چی۔لک) (ہ۔ا۔ مث) نظر ثانی کرنے کی علامت ناپسندیدگی کا نشان جو کسی لفظ یا شعر پر لگایا جائے۔

چیلکا۔ (چے۔ ل۔ کا) (ق۔ا۔ مذ) غلام۔ شاگرد۔ چیلا۔

چیلنج۔ (Challenge) (چے۔ لنج) (انگ۔ا۔ مذ) (۱) مقابلے کے لیے بلانا۔ دعوتِ مبارزت (۲) سنتری کا پُکارنا۔

چیلو۔ (چی۔ لو) (ہ۔ا۔ مذ) زردآلو۔ ایک پہاڑی میوے کا نام جو آڑو سے مشابہ ہے۔

چیلھڑ۔ (چی۔ لھڑ) (ہ۔ا۔ مث) ایک قسم کی جُوں جو میلے کپڑے میں پیدا ہوتی ہے۔

چیلی۔ (چے۔ لی) (ہ۔ا۔مث) مُریدنی۔ عورت شاگرد۔

چیلی چاپڑ۔ (۱) شاگرد۔ مُرید۔ معتقد (۲) نوکر چاکر۔

چیمبر۔ (Chamber) (چیم۔ بر) (انگ۔ا۔ مذ) کمرہ۔ حجرہ۔ ایوان۔ ادارہ۔

چیمبر آف کامرس۔ (Chamber of Commerce) ایوان تجارت۔

چیمپئین۔ (Champion) (چیم۔ پی۔ ان) (انگ۔ا۔ مذ) میر میدان۔ کھیل میں سب پر سبقت لے جانے والا۔ ٹورنامنٹ جیتنے والا۔ اوّل آنے والا (۲) حمایتی۔ مددگار۔

چین۔ (ہ۔ا۔ مذ) راحت۔ آرام۔ سُکھ۔ عیش۔ اطمینان۔ قرار۔

چین آنا۔ (ا۔ محاورہ) قرار آنا۔ آرام کرنا۔

چین اُڑانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بے قرار کرنا۔ راحت سے محروم کر دینا (۲) چین کرنا۔ مزے اُڑانا۔

چین پانا۔ (ا۔ محاورہ) قرار آنا۔ آرام پانا۔

چین پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) کل پڑنا۔ اطمینان ہونا۔

چین چمن۔ خدمت۔ (ق)۔

چین سے ۔ (ا۔ تابع فعل) آرام سے۔ بے فکری سے۔
چین سے کٹنا۔ چین سے گزرنا ۔ (ا۔ محاورہ) زندگی عیش سے گزرنا۔ راحت اور سکون سے اوقات بسر ہونا۔
چین لینا ۔ (ا۔ محاورہ) دَم لینا۔ سستانا۔ آرام کرنا۔
چین ۔ (Chain) (انگ ۔ ا۔ مث) زنجیر۔
چِیں ۔ (ف ۔ ا۔ مث) شکن۔ بَل۔ سلوٹ۔
چیں بجبیں ہونا۔ چیں بر ابرو ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) تیوری پر بل ڈالنا۔ ماتھے پر شکن ڈالنا۔ ناراض ہونا۔
چیں ۔ (ہ ۔ ا۔ مث) چڑیا کی آواز۔
چیں بُلا دینا ۔ (ا۔ محاورہ) ہرا دینا۔ عاجز کر دینا۔
چیں (بول جانا) بولنا ۔ (ا۔ محاورہ) ہار ماننا۔ مات کھانا۔ عاجز آجانا۔
چیں چپڑ کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) جھگڑا کرنا۔ تکرار کرنا۔
چیں چیں ۔ (ا۔ مث) چوں چوں۔ غل شور (۲) لفظی تکرار (۳) پرندوں کے چلّانے کی آواز۔
چیں چیں کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) چوں چوں کرنا۔ غل مچانا۔ تکرار کرنا۔
چینا ۔ (چی ۔ نا) (ہ ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کے چھوٹے غلّہ کا نام۔
چیناگوند ۔ (ا۔ مث) ڈھاک کا گوند۔
چینٹ ۔ (ہ ۔ ا۔ مث) کھرسینچ۔ رگڑ۔ خراش۔
چینٹا ۔ (چیں ۔ ٹا) (ہ ۔ ا۔ مذ) بڑی چیونٹی۔ چیونٹا۔
چینٹی ۔ (چیں ۔ ٹی) (ہ ۔ ا۔ مث) چیونٹی۔
چینچ ۔ (ہ ۔ ا۔ مذ) کبوتروں کو کھلانے کا چھوٹا سا دانہ۔
چینچلا ۔ (چینچ ۔ لا) (ہ ۔ ا۔ مذ) (۱) پرند کا وہ بچّہ جس کے پر نہ نکلے ہوں (۲) اُلجھا ہوا سُوت (۳) ٹوٹی ہوئی لکڑی۔
چیند ۔ (ہ ۔ ا۔ مث) بدمعاملگی۔ گڑبڑ۔
چیند بازی ۔ (ا۔ مث) بدمعاملگی۔
چیندی ۔ (چیں ۔ دی) (ہ ۔ ا۔ مث) (۱) چھوٹا سا ٹکڑا (۲) چمڑے کے گول ٹکڑے جو گاڑی کے دُھرے پر چڑھاتے ہیں۔
چینڈکی ۔ (چیں ۔ ڈَ ۔ کی) (ق ۔ ا۔ مث) چوٹی جو ہندو مرد (سر پر) رکھتے ہیں۔
چینگنا ۔ (چینگ ۔ نا) (ہ ۔ مص) پُکارنا۔ چلّانا۔
چینگی پوٹے ۔ (چیں ۔ گی ۔ پو ۔ ٹے) (ہ ۔ ا۔ مذ) (۱) چڑیا کے چھوٹے چھوٹے بچے (۲) بال بچے۔
چینی ۔ (چی ۔ نی) (ہ ۔ ا۔ مث) (۱) سفید شکر (۲) ایک قسم کا سفید کبوتر جس پر جا بجا سیاہ رنگ ہوتے ہیں (۳) چین کی مٹی کا برتن (۴) چین کا رہنے والا۔ ملک چین سے منسوب
چینی کا بال ۔ لکیر جو چینی کے برتن میں پڑ جاتی ہے۔
چیولی ۔ (چِ ۔ یُو ۔ لی) (ہ ۔ ا۔ مث) ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔
چیونٹا ۔ (چ ۔ یُوں ۔ ٹا) (ہ ۔ ا۔ مذ) چینٹا۔
چیونٹے کی گرہ پیٹ میں ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) نہایت کم خوراک ہونا۔ پھول سونگھ کر جینا۔
چیونٹی ۔ (چ ۔ یُوں ۔ ٹی) (ہ ۔ ا۔ مث) چینٹی۔ مور۔
چیونٹی کا پَر نکالنا ۔ (ا۔ محاورہ) زوال کا زمانہ قریب آنا۔ موت کا وقت آنا۔
چیونٹی کی آواز عرش تک ۔ (ا۔ مثل) غریب مظلوم کی آہ آسمان تک پہنچتی ہے۔
چیونٹیاں لگنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چیونٹیاں چمٹنا (۲) دھوپ کی تیزی کے باعث بدن سے چنگاریاں نکلنا۔
چیونٹیوں بھرا کباب ۔ (ا۔ مثل) (۱) جھگڑے کی چیز (۲) آل اولاد والا مرد (۳) مصیبت زدہ آدمی۔
چیہُر ۔ (ق ۔ ا۔ مث) انتہا۔ اخیر۔

ح

ح - (حے) [ع - مث] اُردو کا نواں - فارسی کا آٹھواں اور عربی کا چھٹا حرف - اِسے حائے حُطّی حائے مُہملہ اور حائے غیر منقوط بھی کہتے ہیں - ابجد کے حساب میں اس کے آٹھ عدد مقرر ہیں - یہ قمری حرف ہے یعنی اس سے پہلے ال آئے گا تو آواز دے گا جیسے الحکیم۔

ح ــــــ ا

حاتم - (حا - تم) [ع - ا - مذ] (۱) قبیلۂ طے کا مشہور سخی اور بہادر سردار (۲) سخی فیاض - بلند حوصلہ۔

حاتم کی گور (قبر) پر لات مارنا - (ا - محاورہ) حاتم کو سخاوت میں مات دینا (۲) بخیل سے اتفاقیہ سخاوت کا کوئی کام ہو جانا - طنزاً کہا جاتا ہے۔

حاج - (ع - صف - مذ) دیکھیے حاجی جو زیادہ مشہور ہے۔

حاجات - (حا - جات) [ع - ا - مث] (۱) حاجت کی جمع - حاجتیں - ضروریات۔

حاجِب - (حا - جب) [ع - ا - مذ] نگہبان - ڈیوڑھی کا محافظ - پاسبان (۲) چوبدار (۳) پردہ (۴) ابرُو - بھوَں - جمع : حواجب۔

حاجَت - (حا - جَت) [ع - ا - مث] خواہش - ضرورت - مطلب (۲) اُمید آرزو - التجا (۳) ضرورت کی چیز (۴) پاخانہ - جمع : حاجات -

حاجت بَر آنا - (مص - مرکب) مُراد پوری ہونا۔

حاجت برار - (ع - ف - صف) حاجت پوری کرنے والا - کنایتاً - خدا۔

حاجت برآری کرنا - (ع - ف - ا - مث) ضروریات پُوری کر دینا۔

حاجت خواہ - (ع - ف - صف) حاجت مانگنے والا - سائل - فقیر - محتاج -

حاجت رفع کرنا - (ا - محاورہ) کسی کا کام نکالنا (۲) ضرورت پُوری کرنا (۳) پاخانے جانا۔

حاجت روا - (ع - ف - صف) ضرورت پُوری کرنے والا - کنایتاً خدا۔

حاجت روائی - (ع - ف - مث) حاجت پُوری کر دینا - کسی کا کام کر دینا۔

حاجت مشاطہ نیست روئے دِلآرام را - (ف - مثل) خوبصورت کو بناؤ سنگار کی ضرورت نہیں ہوتی۔

حاجت مند - (ع - ف - صف) محتاج - ضرورت والا - خواہش مند۔

حاجت ہونا - (ا - محاورہ) (۱) ضرورت ہونا (۲) پاخانہ آنا۔

حاجز - (ع - صف) روکنے والا - حائل - مانع (۲) پردہ - روک - آڑ۔

حاجَتی - (حا - جَ - تی) [ا - مث] وہ برتن جس میں بیمار چارپائی پر لیٹے لیٹے پیشاب کر لیتے ہیں یا پلنگ کے پاس بوقتِ شب رکھا جاتا ہے - [مذ] (۲) ضرورت مند - مُراد چاہنے والا۔

حاجی (حاجی الحرمین) - (حا - جی) [ع - ا - مذ] (۱) وہ شخص جو مقررہ شرائط کے مطابق کعبۃُ اللہ کا حج اور مدینہ منورہ کی زیارت کر کے آیا ہو۔

حاد - (ع - صف) تیز - نوکیلا (۲) کٹنا - جوشیلا - تیز مزاج -

حادِث - (حا - دِث) [ع - صف] (۱) قدیم کی ضد نئی چیز جو پہلے نہ ہو - فانی۔

حادث ہونا - (ا - محاورہ) ظاہر ہونا - نکلنا - واقع ہونا۔

حادِثہ - (حا - دِ - ثہ) [ع - ا - مذ] (۱) واردات - واقعہ - صدمہ - سانحہ - نئی بات -

حادّہ - (حاد - دَہ) [ع - صف] (۱) تیکھا ہوا - اقلیدس کی اصطلاح میں وہ زاویہ جو زاویہ قائمہ سے چھوٹا یعنی نوّے درجے سے کم ہو۔

حاذِق - (حا - ذِق) [ع - صف] دانا - کامل - اپنے فن میں ماہر - اُستاد - تجربہ کار - عموماً طبیب کی صفت کے طور پر مستعمل ہے۔

حارّ - [ع - صف] گرمی کرنے والا - حرارت رکھنے والا۔

حارِث - (حا - رِث) [ع - ا - مذ] کاشتکار - کھیتی باڑی کرنے والا۔

حارِج - (حا - رِج) [ع - ا - مذ] روکنے والا - مزاحمت کرنے والا - جمع : حارِجین۔

حارَز - [ق - ا - مذ] انڈوں سے بنا ہوا کھانا۔

حارُونی - (حا - رُو - نی) [ا - صف] سرکش - نافرمان - شریر۔

حارّہ - (حار - رَہ) [ع - صف] گرم۔

حاسِد - (حا - سِد) [ع - صف] (۱) حسد کرنے والا - بدخواہ - دشمن - دوسرے شخص کے فائدے سے جلنے والا۔

حاسّہ - (حاس - سَہ) [ع - ا - مذ] محسوس کرنے کی قوت - جمع : حواس۔

حاشا - [ع] (۱) حرفِ تردید (۲) ہرگز نہیں - بالکل نہیں - پناہ (۳) انکار اور لاعلمی کے لیے بطور قسم استعمال ہوتا ہے۔

حاشا ثم حاشا - (۱) نہیں اور پھر نہیں (۲) ہرگز نہیں - ہرگز نہیں۔

حاشا للہ - حاشا للرحمان - حاشا و کلاّ - (۱) خدا نہ کرے - خدا کی پناہ - ہرگز نہیں (۲) کسی کام کے نہ کرنے کا عہد - ہم نے کبھی ایسا نہیں کیا۔

حاشِیہ - (حا - شِ - یَہ) [ع - ا - مذ] (۱) کنارہ - گوٹ - سنجاف (۲) کتاب یا ورق کے چاروں طرف خالی حصّہ (۳) شرح یا یادداشت جو کسی کتاب کے متن سے باہر لکھی جائے - نوٹ - جمع : حواشی۔

حاشیہ آرا - (ع - ف - صف) حاشیہ چڑھانے والا - مبالغہ کرنے والا۔

حاشیہ بردار - (ع - ف) امیر کی پوشاک کے کناروں کو اٹھا کر چلنے والا - خادم خوشامدی - چاپلوسیا - جھولی چُک۔

حاشیہ بنانا - (ا - محاورہ) رومال یا چادر کے کنارے پر بیل بُوٹے بنانا۔

حاشیہ چڑھانا - (ا - محاورہ) (۱) گوٹ لگانا - نئے سرے سے سنجاف لگانا (۲) کسی کتاب کی شرح یا تفسیر لکھنا (۳) کسی بات کو بڑھا کر بیان کرنا (۴) نمک مرچ لگا کر بیان کرنا۔

حاشیہ چھوڑنا - (ا - محاورہ) لکھتے وقت چاروں طرف کاغذ پر خالی جگہ چھوڑنا۔

حاشیہ کا گواہ - (ا - مذ) (۱) وہ گواہ جو کسی دستاویز کے حاشیے پر دستخط کرے (۲) اہم گواہ۔

حاشیہ لکھنا - (ا ۔ محاورہ) حاشیہ چڑھانا (۲) سبقت لے جانا ۔ اضافہ کرنا ۔
حاشیہ لگانا - (ا ۔ محاورہ) لکھتے وقت چاروں طرف جگہ چھوڑنے کے لیے کاغذ پر سطریں کھینچنا ۔
حاشیہ نشین - (ا ۔ مذ) (۱) پاس بیٹھنے والا (۲) مصاحب ۔ معزّز ملازم ۔
حاصل - (حا ۔ صِل) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) کسی چیز کا بقیہ (۲) آمدنی ۔ نقدی ۔ بکری (۳) پیداوار ۔ نتیجہ ۔ پھل (۴) مطلب ۔ خلاصہ (۵) منافع ۔ فائدہ ۔
حاصل بازار - (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) آمدنی جو منڈی یا میلے کی دوکانوں سے بطور محصول وصول ہو ۔
حاصل تفریق - (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) منہائی کے بعد باقی رہنے والی رقم ۔
حاصل تقسیم - (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) خارج قسمت (۲) وہ رقم جو تقسیم کے بعد باقی رہے ۔
حاصل جمع - (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) میزان ۔ وہ رقم جو جمع کرنے سے آئے ۔
حاصل خیز - (ع ۔ ف ۔ صف) زرخیز ۔ زرریز ۔
حاصل دار - (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) اکٹھا کرنے والا ۔ کلکٹر ۔ افسر مال ۔
حاصل زمین - (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) وہ زمین جس پر مالگذاری دی جائے (۲) وہ زمین جس سے پیداوار یا آمدن حاصل ہو ۔
حاصل ضرب - (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) وہ رقم جو ضرب دینے سے حاصل ہو ۔
حاصل کرنا - (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) پانا ۔ بہم پہنچانا (۲) کمانا ۔ پیدا کرنا (۳) جمع کرنا ۔ اکٹھا کرنا ۔
حاصل کلام - (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) القصّہ ۔ الغرض ۔ خلاصہ کلام ۔ حاصل مقصد ۔
حاصل مصدر - (ا ۔ مذ) قواعد زبان کی اصطلاح میں وہ لفظ جو کسی فعل کی کیفیت اثر یا نتیجہ ظاہر کرے ۔ عموماً مصدر میں بعد حذف علامت مصدر کچھ تغیّر کر کے بناتے ہیں ۔ مثلاً جلنا مصدر سے حاصل مصدر جلن ۔
حاصل مطلب - (ا ۔ مذ) نتیجہ ۔
حاصل نہ حصول - (ا ۔ مذ) بے فائدہ ۔ فضول ۔ بے نتیجہ ۔
حاصل ہونا - (ا ۔ محاورہ) (۱) وصول ہونا (۲) بہم پہنچنا ۔ ہاتھ لگنا ۔ فائدہ ہونا ۔
حاضر - (حا ۔ ضِر) [ع ۔ صف] موجود ۔ تیار ۔ آمادہ ۔ جو سامنے موجود ہو ۔
جمع : حاضرین ۔ حضرات ۔ حضّار ۔
حاضر باش - (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) حاضر رہنے والا ۔ موجود رہنے والا ۔
حاضر باشی - (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) موجودگی ۔ حاضری ۔
حاضر جواب - (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) بات سنتے ہی فوراً معقول جواب دینے والا (۲) فی البدیہہ جواب دینے والا ۔
حاضر جوابی - (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) موزوں جواب دینے کی صلاحیت ۔
حاضر رہنا - (ا ۔ محاورہ) موجود رہنا ۔ سامنے کھڑے رہنا ۔ پاس رہنا ۔
حاضر ضامنی - (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) کسی شخص کو عدالت میں پیش کر دینے کی ضمانت ۔
حاضر کرنا - (ا ۔ محاورہ) لانا ۔ پیش کرنا ۔ بلا کر لانا ۔
حاضر میں حجت نہیں غیب کی تلاش نہیں - (مثل) جو موجود ہے اس کے دینے سے انکار نہیں لیکن کہیں اور سے لا کر دینے کی ذمہ داری نہیں ۔
حاضر و ناظر - (ع ۔ ف ۔ صف) موجود اور دیکھنے والا ۔ خدا کی صفت ۔
حاضر ہونا - (ا ۔ محاورہ) موجود ہونا ۔ پیش ہو جانا ۔ سامنے ہونا ۔

حاضرات - (حا ۔ ضِ ۔ رات) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) حاضر کی جمع مؤنث ۔ حاضر عورتیں (۲) جن بھوت وغیرہ جمع کرنے کا جلسہ جو عامل کیا کرتے ہیں ۔
حاضرات کرنا - (ا ۔ محاورہ) بھوت پریت کو جمع کر کے اُن سے پوشیدہ حال معلوم کرنا ۔
حاضراتی - (حا ۔ ضِ ۔ را ۔ تی) [اُ ۔ ا ۔ مذ] جن ۔ بھوت ۔ پریت کو بلانے والا عامل ۔
حاضری - (حا ۔ ضِ ۔ ری) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) موجودگی (۲) وہ کھانا یا نقدی جو میت والوں کو اُن کے رشتے دار دیتے ہیں (۳) ناشتہ (۴) کباب شیرمال حلوہ جس پر شہدائے کربلا خصوصاً حضرت عباس کی فاتحہ دلاتے ہیں (۵) نام کا پکارا جانا ۔ گنتی ہونا (۶) عدالت یا مدرسہ میں حاضر ہونا ۔
حاضری اصالتاً - (ع ۔ ا ۔ مث) خود حاضر ہونا ۔
حاضری دینا - (ا ۔ محاورہ) (۱) میت کے گھر کھانا یا نقدی پہنچانا (۲) ناشتہ کھانا (۳) کچہری، دفتر یا مدرسہ میں حاضر باش لکھوانا ۔
حاضری لگانا / لینا - (ا ۔ محاورہ) موجود اشخاص کے نام کے سامنے اُن کی موجودگی کا نشان لگانا (۲) دفتر یا کچہری میں حاضر باشی لکھوانا ۔
حاضری میں کھڑا رہنا - (ا ۔ محاورہ) خدمت میں ہر وقت موجود رہنا ۔ خدمت کے لیے ہر وقت تیار رہنا ۔
حاضرین - (حا ۔ ضِ ۔ رین) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) موجود لوگ (۲) حاضر کی جمع ۔
حاطب اللیل - (ع ۔ صف) رات کو لکڑیاں جمع کرنے والا (۲) اچھے بُرے میں تمیز نہ کرنے والا ۔
حاطہ - (حا ۔ طہ) [اُ ۔ ا ۔ مذ] احاطہ کا بگڑا ہوا ۔ دیواروں سے گھرا ہوا قطعہ زمین ۔
حافظ - (حا ۔ فِظ) [ع ۔ صف] نگہبان ۔ حفاظت کرنے والا ۔ پاسبان ۔ (۲) وہ شخص جسے قرآن پاک حفظ ہو (۳) نابینا (کنایتہً) (۴) ایران کے مشہور صوفی شاعر شمس الدین محمد شیرازی کا تخلص (۵) خدائے تعالیٰ کا صفاتی نام ۔ جمع : حُفّاظ ۔ حافظین ۔
حافظ حقیقی - (ع ۔ ا ۔ مذ) اصلی نگہبان ۔ خدائے تعالیٰ ۔
حافظہ - (حا ۔ فِ ۔ ظہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] قوت یادداشت ۔ چیتا ۔ یاد (۲) (مؤنث) عورت جس نے قرآن پاک حفظ کر لیا ہو ۔
حاکم - (حا ۔ کِم) [ع ۔ ا ۔ مذ] حکومت کرنے والا ۔ سردار ۔ عامل ۔ ناظم (۲) فرمان روا ۔ بادشاہ (۳) آقا ۔ مالک (۴) زمیندار ۔ نمبردار (۵) محکم کرنے والا ۔ جمع : حکام ۔ حاکمین ۔
حاکم اعلیٰ (بالا) - (ع ۔ ا ۔ مذ) خدائے تعالیٰ ۔ بڑا افسر ۔
حاکم با اختیار - پُورے اختیار والا حاکم ۔ اعلیٰ مجسٹریٹ ۔
حاکم چونی کا بھی بُرا - (مثل) چھوٹے سے چھوٹے افسر سے بھی ڈرنا چاہیے ۔
حاکم دیوانی - (ا ۔ مذ) لین دین کے مقدمات سننے والا حاکم ۔ سب جج ۔
حاکم ضلع - (ف ۔ ا ۔ مذ) ضلع کا سب سے بڑا حاکم ۔ ڈپٹی کمشنر ۔
حاکم کی اگاڑی اور گھوڑے کی پچھاڑی سے ڈرنا چاہیے - (مثل) خواہ مخواہ حاکم کے سامنے نہیں آنا چاہیے ۔ نہیں معلوم کس بات پر بگڑ جائے اسی طرح گھوڑے کے پیچھے کھڑے ہونا بھی خطرے سے خالی نہیں ہوتا ۔ نہیں

معلوم کب دولتی مار دے۔

حاکم کے تین شحنہ کے نو - (ا۔مثل) حاکم کم لیکن اُس کے ماتحت اُس سے زیادہ رشوت لیتے ہیں۔

حاکمِ فوجداری - (ف۔ا۔مذ) لڑائی جھگڑے اور دنگا فساد کے مقدمات سننے والا حاکم۔مجسٹریٹ۔

حاکم مارے اور مُنہ ہی مُنہ مارے - افسر کی غلطی بھی ہو تو ماتحت ہی کو نقصان اُٹھانا پڑتا ہے۔

حاکمانہ - (حا۔ک۔ما۔نَہ) [ف۔صف] حاکم کی طرح (۲) اختیارات سے۔

حاکمی (حاکمیت) - (حا۔کِ۔می) (حا۔کمی۔یت) [اُر۔ا۔مث] حکومت۔ سرداری۔حکمرانی (۲) قانونی اختیارات۔ قوت یا طاقت (۳) حاکم کا کام یا عہدہ

حال - [ع۔ا۔مذ] موجودہ زمانہ (۲) حالت۔کیفیت (۳) حیثیت۔اسلوب۔ طور طریق (۴) وَجد۔بیخودی۔دِقت (۵) ذکر۔بیان (۶) طاقت۔سکت دَم (۷) اِس وقت (۸) فی الحال۔اسی وقت (۹) مجذوب ہونے کی کیفیت

حال آبادی - (ف۔ا۔صف) جو زمین ابھی ابھی کھیتی باڑی کے قابل بنائی گئی ہو (۲) جو علاقہ حال ہی میں آباد ہوا ہو۔

حال آنا۔حال کھیلنا - (ا۔محاورہ) قوالی یا نعت سُن کر وجد آنا۔گانا سُن کر بے خود ہوجانا۔

حال آنکہ۔حالانکہ - (ع۔ف) حالت تو یہ ہے کہ۔باوجودیکہ۔یہ حال ہوتے ہوئے بھی۔

حال آئینہ ہونا - (ا۔محاورہ) صحیح حالت معلوم ہوجانا۔

حال ابتر کرنا (ہونا) - (ا۔محاورہ) بُری حالت ہونا۔

حال بے حال ہونا - (ا۔محاورہ) بُری حالت ہونا۔خراب خستہ ہونا۔

حال پتلا ہونا - (ا۔محاورہ) خراب حالت ہونا۔ مالی حالت خراب ہونا۔ صحت خراب ہونا۔

حال پر رونا آنا - (ا۔محاورہ) کسی کی خراب حالت دیکھ کر افسوس ہونا۔

حال پُرسی - (ع۔ف۔ا۔مث) عیادت۔بیمار پُرسی۔

حال پُوچھنا - مزاج پُرسی کرنا۔حقیقت یا سرگذشت دریافت کرنا۔ خیریت معلوم کرنا۔

حال حال ہونا - (ا۔محاورہ) پریشان ہونا (ق)

حال دِگرگوں ہونا - (ا۔محاورہ) حالت خراب ہونا۔

حال روشن ہونا - (ا۔محاورہ) حالت ظاہر ہونا۔

حال سے بے حال ہونا - (ا۔محاورہ) اچھی حالت سے بُری حالت ہو جانا۔حیثیت بگڑ جانا۔

حال غیر ہونا - (ا۔محاورہ) حالت خراب ہونا۔مریض کی حالت خطرناک ہونا

حال کا نہ قال کا۔ روٹی چمچہ دال کا - (ا۔مثل) نکما آدمی۔جو کام نہ کرے بلکہ مفت پیٹ بھرنا چاہے۔

حال کرنا - (ا۔محاورہ) کسی حالت کو پہنچانا۔

حال کُھل جانا (کُھلنا) - (ا۔محاورہ) اصل حالت ظاہر ہوجانا۔راز افشا ہو جانا۔قلعی کُھل جانا۔

حال گیا احوال گیا۔ دِل کا خیال نہ گیا - [ا۔مثل] حالت خراب ہوگئی۔ سب کچھ تباہ ہوا لیکن جو بات دل پر نقش ہوگئی۔ وہ نہ مٹ سکی۔

حال میں - ان دنوں۔موجودہ زمانے میں۔

حال میں قال دہی میں موسل - (ا۔مثل) بے محل دخل دینے والے کے متعلق کہتے ہیں۔

حالا - ابھی۔اسی وقت (۲) مالگزاری کی قسط۔

حالات - (حا۔لات) [ع۔ا۔مذ] حالت کی جمع۔

حالَت - (حا۔لَت) [ع۔ا۔مث] (۱) گت۔درجہ۔کیفیت (۲) جان۔طاقت دَم (۳) واردات جو انسان پر گزرے۔

حالت ابتر ہونا - (ا۔محاورہ) حالت خراب ہونا۔بگڑنا۔

حالتِ اضافی - (ع۔ا۔مث) مضاف الیہ ہونے کی حالت۔

حالت بدلنا - (مص۔مرکب) اچھی سے بُری اور بُری سے اچھی حالت ہونا۔

حالت غیر ہونا - (ا۔محاورہ) بُری حالت ہونا۔غربت۔افلاس (۲) پریشان ہونا (۳) بیمار کی حالت بہت بگڑنا۔

حالتِ فاعلی - (ع۔ا۔مث) کسی اسم کی وہ حالت جب وہ فاعل کی حیثیت سے کام کرے۔

حالتِ مفعولی - (ع۔ا۔مث) کسی اسم کی وہ حالت جب وہ بحیثیتِ مفعول کام کرے۔

حالتِ نزع - مرتے دم کی حالت۔جان کنی کا عالم۔

حالی - (حا۔لی) [ف۔صف] (۱) حال کا۔وقتی۔اب (۲) اُردو کے مشہور شاعر خواجہ الطاف حسین کا تخلص۔

حالی موالی - (ع۔ا۔مذ) ہم نشین۔ساتھی۔

حالیہ - (حا۔لِ۔یَہ) [ع۔صف] کوئی واقعہ یا مسئلہ جو حال ہی میں پیش آیا ہو۔فعل کی ایک قسم۔

حامِد - (حا۔مِد) [ع۔صف] تعریف کرنے والا۔

حامِض - (حا۔مِض) [ع۔صف] تُرش۔کھٹا۔

حامِل - (حا۔مِل) [ع۔ا۔مذ] بوجھ اُٹھانے والا۔کسی چیز کو لے جانے والا۔مزدور

حاملِ وَحی - (ع۔ا۔مذ) وحی پہنچانے والا۔حضرت جبریلؑ۔

حامِلہ - (حا۔مِ۔لَہ) [ع۔صف] عورت جس کے پیٹ میں بچہ ہو۔

حامی - (حا۔می) [ع۔ا۔مذ] حمایتی۔مددگار۔

حامی بھرنا - (ا۔محاورہ) (۱) ہمت کرنا۔ارادہ کرنا (۲) ہاں کرلینا۔اقرار کرنا۔

حامی کار - (ع۔ف۔ا۔مذ) کسی کام کی حمایت کرنے والا۔مددگار۔

حانث - (ع۔صف) قسم توڑنے والا۔گنہگار۔

حانصیر - (حان۔صِیر) [ق۔ا۔مث] حصیر کا بگاڑ۔چٹائی۔

حاوی - (حا۔وی) [ع۔صف] گھیرنے والا۔احاطہ کرنے والا (۲) غالب۔قابو پانے والا۔چھایا ہوا (۳) کسی فن میں ماہر۔

حائضہ - (ع۔مث) حیض والی عورت۔

حائک - (ع۔ا۔مذ) جولاہا۔نوربات۔

حائل - (حا۔اِل) [ع۔صف] بیچ میں آنے والا۔روکنے والا۔روک۔آڑ۔پردہ۔

ح ـــ ب

حَب - [ع - ا - مث] گولی - دانہ (۲) تخم - بیج - جمع : حُبُوب -
حُب - [ع - ا - مث] محبّت - الفت - اُنس - پیار (۲) دوستی - آشنائی -
(۳) توفیق - مرضی (۴) شوق - آرزو -
حُبُّ الوطن - (ع - ا - مث) وطن کی محبّت -
حُبُّ الوطن مِنَ الایمان - (ع - مقولہ) وطن کی محبّت ایمان کا جزو ہے -
حُبّ کا عمل - (ع - ا - مذ) موہنی منتر - وہ دُعا یا عمل جس سے باہم محبّت پیدا ہو
حَباب - (حَ - باب) [ع - ا - مذ] (۱) پانی کا بُلبُلہ (۲) ایک زیور جو ہاتھ میں پہنا جاتا ہے (۳) شیشے کے گولے جو آرائش کے لیے مکانوں میں لگاتے ہیں (۴) روشنی کے باریک کنول -
حَباب آسا - (ع - ف - صف) بُلبلے کی طرح ناپائدار - بُلبلے جیسا - فانی -
حَباب سا - (ف - ا - صف) باریک - پتلا - ذرا سا -
حِبالہ - (حِ - با - لہ) [ع - ا - مذ] رسّی - جال - پھندا -
حَبّذا - (حَب - بَ - ذا) [ع] کلمۂ تحسین - واہ وا - مرحبا - شاباش -
حَبس - [ع - ا - مذ] قید - بند (۲) قید خانہ (۳) گھٹن - ہوا کا بند ہو جانا -
حَبسُ البول - (ع - ا - مذ) پیشاب کا بند ہو جانا یا تکلیف سے آنا -
حبسِ بے جا - (ع - ف - ا - مذ) ناجائز قید - خلاف قانون گرفتاری -
حَبسِ دَم - (ع - ف - ا - مذ) سانس روکنا - سانس کو قابو میں رکھنا (۲) دمہ کا مرض -
حبسِ دوام بعبورِ دریائے شور - (ع - ف - ا - مذ) عمر قید -
حَبس ہونا - (ا - محاورہ) ہوا کا بند ہو جانا -
حَبسیات - (حب - سی - یات) [ع - ا - مث] قید سے نسبت رکھنے والی اشیاء - خصوصاً وہ نظمیں جو قید خانے میں کوئی شاعر لکھے -
حَبَش (حبشہ) - (ع - ا - مذ) افریقہ کا ایک ملک - ایتھوپیا - زنگ بار - زنجبار -
حبشن - (حَب - شَن) [اُر - ا - مث] حبشہ کی رہنے والی عورت (۲) کالی کلوٹی -
حَبَشی - (حَ - بَ - شی) [ع - ا - مذ] حبش کا رہنے والا (۲) کالا کلوٹا -
حبشی حلوہ - (ع - ا - مذ) ایک قسم کا سوہن حلوہ جو سیاہ ہوتا ہے -
حَبل - [ع - ا - مث] رسّی (۲) موٹا دھاگا (۳) رگ - جوڑ - اتفاق - اتحاد -
حَبلُ الشیطان - (ع - ا - مث) شیطان کی رسّی (۲) کنایتاً عورت -
حَبلُ المتین - (۱) مضبوط رسّی (۲) پکا وسیلہ -
حَبلُ المساکین - (ع - ا - مذ) عشق پیچاں - ایک بیل -
حَبلُ الوَرید - (ع - ا - مث) شہ رگ (۲) مجازاً بہت قریب -
حُبُوب - (حُ - بُوب) [ع - ا - مذ] حَب کی جمع - گولیاں - دانے -
حُبُوبات - (حُ - بُو - بات) [ع - ا - مذ] اناج - غلّہ - جنس (۲) وہ جنس اور دیگر اشیا جو مزارعہ زمیندار کو مفت نذر کرتا ہے -
حَبّہ - (حَب - بہ) [ع - ا - مذ] دانہ - غلّہ (۲) رتی - ذرا سا -
حبّہ بھر - بالکل ذرا سا - قلیل مقدار -
حبّہ حبّہ وصول پانا - (ا - محاورہ) کوڑی کوڑی وصول ہو جانا - بالکل کچھ بقایا نہ چھوڑنا -
حَبیب - (حَ - بیب) [ع - ا - مذ] دوست - پیارا - معشوق -
حبیبِ خدا - (ع - ا - صف) خدا کا پیارا مُراد حضور رسولِ خدا محمد مصطفےٰ صلعم -

ح ـــ ت

حَتّٰی - (حَت - تا) [ع] یہاں تک - اِس قدر - جب تک - جہاں تک -
حتّی الامکان - حتّی المقدور - حتّی الوسع - (ع) بساط بھر - جہاں تک ہو سکے -
حَتم - (ع - ا - مذ) پختگی کار - قانونی فیصلہ (۲) ارادہ -
حَتمی - (حَت - می) [ع - ف - صف] مستقل - مضبوط - پکا -

ح ـــ ج

حَج - [ع - ا - مذ] (۱) لغوی معنی - ارادہ کرنا (۲) وقت مقررہ پر مکّہ معظمہ میں بیت اللہ کی زیارت کرنا اور خاص شرائط عبادت بجا لانا (۳) ارکانِ اسلام کا ایک رُکن -
حجِ اصغر - (ع - ا - مذ) چھوٹا حج - جو ایّام حج کے علاوہ اور دنوں میں ادا ہو عمرہ - صوفیوں کی اصطلاح میں عام حج -
حجِ اکبر - (ع - ا - مذ) بڑا حج - جس حج کا بڑا ثواب ہو - وہ حج جو جمعہ کے دن ہو -
حج کا حج - بنج کا بنج - (مثل) کارِ خیر سے مالی فائدہ بھی حاصل ہونا - بنج بیوپار اور ساتھ ہی کارِ ثواب -
حِجاب - (حِ - جاب) [ع - ا - مذ] پردہ - اوٹ - نقاب (۲) حیا - شرم - لحاظ -
حجاب آنا - (ا - محاورہ) شرم آنا - حیا آنا -
حجاب اُٹھنا - (ا - محاورہ) پردہ اُٹھنا - روک ہٹ جانا (۲) غیرت - شرم نہ ہونا -
حجاب ٹوٹنا - (ا - محاورہ) شرم دور ہونا - لاج نہ رہنا -
حجابِ حاجز - (ع - ا - مذ) پردۂ شکم -
حجاب کرنا - (ا - محاورہ) پردہ کرنا - چھپنا - لحاظ کرنا -
حِجابی - (حِ - جا - بی) [ق - صف] شرمیلا - حجاب سے منسوب -
حُجّاج - (حُج - جاج) [ع - ا - مذ] حاجی کی جمع - حاجی لوگ -
حِجار - (ع - ا - مذ) حجر کی جمع - دیکھیے حجر -
حِجاز - (ع - ا - مذ) عرب کا وہ حصّہ جس میں مکّہ، مدینہ اور طائف شامل ہیں - مجازاً مرکزِ اسلام -
حجازی - (حِ - جا - زی) [ع - صف] مُلکِ عرب کے صوبہ حجاز کا رہنے والا -

حَجّام - (ح - جام) [ع - ا - مذ] نائی - حجامت کرنے والا - باربر -
حَجامت - (حَ - جا - مت) [ع - ا - مث] سر مونڈنے کا عمل - بال کاٹنے کا عمل - ڈاڑھی مونڈنے کا عمل (۲) نائی کا پیشہ (۳) صفائی - درستی -
حجامت بنانا - (ع - ا - مث) سر مونڈنا - بال کاٹنا (۲) لوٹ لینا - ٹھگ لینا -
حَجامی - (حَ - جا - می) [ع - ا - مث] سر مونڈنے کا کام - نائی کا پیشہ -
حَجب - [ع - ا - مث] (۱) چھپاؤ - پوشیدگی (۲) ورثہ سے محرومی -
حُجُب - (حُ - جُب) [ع - ا - مذ] حجاب کی جمع - پردے -
حُجَّت - (حُ - جَت) [ع - ا - مث] دلیل - بُرہان (۲) بحث - تکرار - جھگڑا -
حُجَّتُ الاسلام - (ع - ا - مذ) (۱) اسلام کی دلیل (۲) حضرت امام غزالی کا لقب -
حُجّت تمام کرنا - (ا - محاورہ) اعتراض کی گنجائش نہ چھوڑنا -
حُجّت قاطع - (ع - ا - مث) مضبوط دلیل -
حُجّت کرنا - (ا - محاورہ) تکرار کرنا - بحث کرنا -
حُجّت لاطائل - (ع - ا - مث) فضول دلیل - فضول جھگڑا -
حُجّت محکم - (ع - ا - مث) مضبوط دلیل -
حُجّت متوجّہ - (ع - ا - مث) کافی دلیل - قوی سند -
حُجّت نکالنا - (ا - محاورہ) نئی بات نکالنا - اعتراض کرنا -
حجتی - (حُج - جَ - تی) (اُ - صف) جھگڑالو - لڑاکا -
حجتی لا امتی - (ا - مثل) مذہب پر اعتراض کرنے والا کافر ہو جاتا ہے - تکرار بری چیز ہے -
حَجَر - (حَ - جَر) [ع - ا - مذ] پتھر - سنگ - جمع : حجار -
حَجرِ اسود - خانہ کعبہ کی دیوار میں نصب سیاہ پتھر جس کو حاجی بوسہ دیتے ہیں -
حجرُ الیہود - (ع - ا - مذ) ایک قسم کا پتھر جو زخموں کے بھرنے اور ٹھیک ہونے کے لیے بطور دوا استعمال کیا جاتا ہے -
حُجرَہ - (حُج - رَہ) [ع - ا - مذ] کوٹھڑی - مسجد کے متصل چھوٹا کمرہ - خلوت خانہ -
حجری - (ع - صف) پتھریلا - پتھر کا بنا ہوا - سنگین -
حجریات - (ع - ا - مذ) پتھروں کا علم -
حجلہ عروسی - [ع - ف - ا - مذ] دُلہن کا چھپر کھٹ - پردۂ عروس - جمع : حجال -
حجم - [ع - ا - مذ] جسامت - موٹائی - ضخامت -

ح ـــــ د

حَد - [ع - ا - مث] کنارا - اُفق - سرحد (۲) انتہا (۳) اقلیدس کے مقررہ اصول (۴) روانہ ہونے کی جگہ (۵) احاطہ - باڑہ (۶) سزا جو شریعت اسلامیہ کے مطابق دی جائے (۷) بہت - زیادہ - جمع : حدود -
حَد باندھنا - (ا - محاورہ) حد بندی کرنا - سرحد مقرر کرنا - حد بست کرنا - حد بندی -
حَدِ بلوغ - (ف - ا - مث) بالغ ہونے کی عمر -
حدِ بلوغ کو پہنچنا - (مص - مرکب) بالغ ہونا - سیانا ہو جانا -
حد بھر کرنا - (ا - محاورہ) اپنی طاقت کے مطابق کرنا -
حد پار - (ع - ا - مذ) واجب القتل - جو شخص قانوناً حفاظت کا مستحق نہ ہو -

حَد جاری کرنا - (مص - وصلی) شرعی احکام کے مطابق سزا دینا -
حَدِ سماعت - مقدمہ سننے کا اختیار - وہ زیادہ سے زیادہ مالیت یا سزا جس کے مقدمات فیصل کرنے کا کسی عدالت کو اختیار ہو -
حَد سے بڑھنا - حیثیت سے بڑھ چلنا - اپنی حد سے باہر قدم رکھنا -
حَد سے زیادہ - حد سے باہر - حد سے سوا - بہت زیادہ - از حد -
حَد شکنی - (ا - مث) مداخلتِ بے جا - حد سے بڑھنا - ہمسائے کی حَد توڑ دینا -
حَدِ فاصل - وہ حد جو دو چیزوں کے درمیان آکر ان کو ایک دوسرے سے علیٰحدہ کر دے -
حَد کرنا - ایسی بات یا ایسا کام کر گذرنا کہ جس سے زیادہ ممکن نہ ہو -
حَدِ وصیّت - وصیّت کی حد جو صرف تہائی مال تک ہو سکتی ہے -
حَد ہو جانا - (ا - محاورہ) کسی کام کی انتہا ہو جانا -
حَداثت - (حَ - دا - ثَت) [ع - ا - مث] (۱) نیا پن - نوجوانی (۲) شروع - آغاز -
حَدّاد - (حَد - داد) [ع - ا - مذ] (۱) لوہار (۲) جیل کا داروغہ -
حدائق - (ع - ا - مذ) حدیقہ کی جمع - باغات -
حَدَب - (ع - ا - مذ) ٹیلا - اونچی زمین (۲) کبڑا پن -
حِدّت - (حِد - دَت) [ع - ا - مث] (۱) گرمی کی تیزی (۲) تلوار کی تیزی (۳) طبیعت کی تیزی - تُندی (۴) زور - جوش -
حَدَث - (حَ - دَث) [ع - ا - مذ] وضو ٹوٹ جانا (۲) نئی چیز - ایجاد - اعجوبہ (۳) وضو توڑنے والا - پاخانہ - جمع : احداث -
حَدَرنا - (حَ - دَر - نا) (ق - مص) کاٹنا -
حَدقہ - (حَد - قہ) [ع - ا - مذ] آنکھ کا حلقہ - جمع : حدقات - اِحداق -
حُدُوث - (حُ - دُوث) [ع - ا - مذ] قدیم کا ضد - پیدائش - وجود میں آنا - جمع : اِحداث - حوادث -
حُدُود - (حُ - دُود) [ع - ا - مذ و مث] حد کی جمع - حدیں -
حُدُودِ اربعہ - (ع - ا - مث) (۱) چار سمتیں یعنی مشرق - مغرب - شمال - جنوب (۲) وہ علاقے جو کسی علاقے کے چاروں طرف واقع ہوں -
حُدُودِ ارضی - (ع - ا - مث) زمین کی حد بندی -
حُدُودِ شرعی - (ع - ا - مث) شرع اسلام کے مطابق سزائیں -
حُدی - (حُ - دی) (ع - ا - مذ) عرب شتربانوں کا نغمہ -
حَدیث - (حَ - دیث) [ع - ا - مث] لغوی معنی بات - نئی چیز - بیان - ذکر - قصہ - کہانی - تاریخ - سند لیا (۲) اصطلاح شرع میں حضور رسولِ خدا صلعم کے قول اور فعل کی خبر - جمع : احادیث -
حدیثِ حسن - (ع - ا - مث) وہ حدیث جس کے راوی صحیح حدیث کے راوی سے درجہ حفظ و یاد میں کم ہوں -
حدیث سمجھنا - کسی کی بات کو صحیح سمجھ لینا - خواہ مخواہ کسی کی بات کا یقین کر لینا -
حدیثِ صحیح - (ع - ا - مث) معتبر حدیث - وہ حدیث جو قرآن اور عقل کے مطابق ہو اور جس کے راوی معتبر ہوں -
حدیثِ ضعیف - (ع - ا - مث) وہ حدیث جس کے راوی معتبر نہ ہوں اور جو مشکوک سمجھی جاتی ہو -

حدیثِ فعلی۔ (ع۔ ا۔ مث) اس کام کی حدیث جو پیغمبر اسلام صلعم نے کیا ہو۔
حدیثِ قولی۔ (ع۔ ا۔ مث) اس کام یا بات کی حدیث جس کے متعلق پیغمبر صلعم نے حکم دیا ہو۔
حدیث (کرنا) کھینچنا۔ (ا۔ محاورہ) توبہ کرنا۔ عہد کرنا۔ کسی کام کو ترک کرنا۔
حدیثِ متصل۔ (ع۔ ا۔ مث) وہ حدیث جس کی سند میں اوّل سے آخر تک ایک بھی راوی ساقط نہ ہوا ہو۔
حدیثِ متواتر۔ (ع۔ ا۔ مث) وہ حدیث جسے وہ بکثرت لوگ بیان کریں۔ جن کے لیے جھوٹ بولنا امر محال ہو۔
حدیثِ مرسل۔ (ع۔ ا۔ مث) وہ حدیث جس کا تابعی سے اوپر راوی ساقط ہو
حدیثِ مرفوع۔ (ع۔ ا۔ مث) وہ حدیث جس کی سند رسولِ کریم تک پہنچے
حدیثِ مشہور۔ (ع۔ ا۔ مث) وہ روایت صحیح جس کو ہر طبقہ میں کم سے کم تین راویوں نے ضرور بیان کیا ہو۔ اس میں یہ ضروری نہیں کہ راویوں کا سلسلہ اوّل سے آخر
حدیثِ منقطع۔ (ع۔ ا۔ مث) وہ حدیث جس کی سند میں ایک یا زیادہ راوی مختلف مقامات سے ساقط ہوں۔
حدیثِ موضوع۔ (ع۔ ا۔ مث) بنائی ہوئی حدیث جس کی کوئی حقیقت نہ ہو۔
حدید۔ (حَ۔ دِید) (ع۔ ا۔ مذ) لوہا۔
حدیقہ۔ (حَ۔ دِی۔ قَہ) (ع۔ ا۔ مذ) چار دیواری والا باغ (۲) کھجوروں کا باغ۔

ح ــــ ذ

حذاقت۔ (حَ۔ ذا۔ قَت) (ع۔ ا۔ مث) عقلمندی۔ دانائی (۲) چالاکی۔
حذر۔ (حَ۔ ذَر) (ع۔ ا۔ مذ) پرہیز۔ انکار۔ احتیاط۔ بچاؤ
حذف۔ (ع۔ ا۔ مذ) دُور کرنا۔ الگ کرنا۔ نکالنا۔ عبارت سے کسی لفظ کو ہٹا یا گرا دینا۔

ح ــــ ر

حُر۔ (ع۔ ا۔ مذ) آزاد۔ جو کسی کا غلام نہ ہو۔ جمع: احرار۔
حِرا۔ (حِ۔ را) (ع۔ ا۔ مث) مکّے کے نزدیک ایک پہاڑی جہاں پیغمبر خدا صلعم عبادت کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اسی جگہ پہلے پہل آپ پر وحی نازل ہوئی۔
حرارت۔ (حَ۔ را۔ رَت) (ع۔ ا۔ مث) (۱) گرمی۔ حِدّت (۲) جوش۔ تحیر۔ (۳) غصہ (۴) بخار ہونا۔
حرارتِ دین (دینی)۔ مذہبی جوش۔ مذہبی غیرت۔
حرارتِ غریبی۔ (ع۔ ا۔ مث) بیرونی حرارت۔ غیر طبعی حرارت۔
حرارتِ غریزی۔ (ع۔ ا۔ مث) بدن کی قدرتی گرمی۔
حرارت ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ہلکا بخار ہونا۔ جسم کا گرم ہونا۔
حرارہ۔ (حَ۔ را۔ رَہ) (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) جوش۔ گرمی۔ غلبہ شوق۔ غصہ۔ تیزی۔ تندی۔ (سائنس) حرارت کی اکائی۔ حرارت کی وہ مقدار جو ایک گرام پانی کو ایک درجہ سینٹی گریڈ تک کر سکے (انگ) (Calorie)۔
حرارہ دینا۔ (ا۔ محاورہ) جُل دینا۔ فریب دینا۔ چال چلنا۔
حرارہ لاتا۔ حرارہ لینا۔ (ا۔ محاورہ) غصہ دکھانا۔ گرم ہونا۔ جوش دکھانا۔ تیزی دکھانا۔
حراست۔ (حِ۔ را۔ سَت) (ع۔ ا۔ مث) نگرانی۔ نگہبانی۔ محافظت (۲) نظربندی۔ قید۔
حراست میں دینا۔ (ا۔ محاورہ) پولیس کے حوالے کر دینا۔ گرفتار کرا دینا۔
حراستِ ناجائز۔ (ف۔ ا۔ مث) خلاف قانون گرفتاری یا قید۔
حرّاف۔ (حَرّ۔ راف) (ع۔ صف) (۱) مکّار۔ فریبی۔ چالاک (۲) عیّار۔ شوخ دیدہ۔
حرّافہ۔ (ع۔ ا۔ مث) چالاک اور شوخ دیدہ عورت۔
حرام۔ (حَ۔ رام) (ع۔ صف) حلال کی ضد (۱) حُرمت والا۔ عظمت والا۔ بڑائی والا (۲) خلافِ شرع۔ ناجائز۔ ناروا۔ گناہ۔ غیر مباح (۳) ناپاک۔ پلید۔ نجس (۴) بدکاری۔ زنا۔
حرام چالیس گھر لے ڈوبتا ہے۔ (ا۔ مثل) حرام کاری کا اثر دُور تک پہنچتا ہے۔
حرام خور۔ (ع۔ ف۔ ا) مُردار خوار۔ رشوت خوار (۲) مُفت خور (۳) نمک حرام بے وفا۔ بے مروّت۔
حرام خوری۔ نمک حرامی۔ بدذاتی۔ بے وفائی۔ مُفت خوری۔ رشوت ستانی۔
حرام زادہ۔ حرام کا۔ (ع۔ ا۔ صف) وَلَدُ الزِّنا۔ وہ شخص جو بے نکاحی ماں سے پیدا ہوا ہو (۲) شریر۔ بدذات۔ فسادی۔ فتنہ پرداز۔
حرام زادے کی رسّی دراز (ا۔ مثل) بدمعاش بہت دیر تک زندہ رہتا ہے۔
حرام زدگی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) حرام زادہ ہونے کی حالت (۲) شرارت۔ فتنہ پردازی۔
حرام کار۔ (ع۔ ف۔ صف) زانی۔ بدکار۔ بدفعل۔
حرام کاری۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) زنا۔ بدکاری۔ بدفعلی۔
حرام کا مال۔ ناجائز ذرائع سے حاصل شدہ مال (۲) رشوت یا حرام کی کمائی۔
حرام کر دینا۔ (ا۔ محاورہ) تلخ کر دینا۔ بدمزہ یا ناگوار کر دینا۔
حرام کرنا۔ (ا۔ محاورہ) زنا کرنا۔ بدکاری کرنا۔
حرام کوٹھے پر پکارتا ہے۔ (مثل) بُری بات خود بخود دُور دُور تک مشہور ہو جاتی ہے۔
حرام کھانا۔ (ا۔ محاورہ) زنا کی کمائی کھانا (۲) رشوت لینا۔
حرام کی کمائی حرام میں گنوائی۔ (مثل) حرام کا مال ضائع ہو جاتا ہے اور بُرے کاموں میں صرف ہوتا ہے۔
حرام مغز۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) وہ گُودا جو ریڑھ کی ہڈّی یا مہرہ ہائے پشت میں ہوتا ہے۔
حرام موت مرنا۔ (ا۔ محاورہ) خودکشی کرنا۔ اپنی جان آپ لینا۔
حرام میں بڑا مزہ ہے۔ (ا۔ مقولہ) ممنوع کام میں بڑی لذت ہوتی ہے۔
حرام ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) تلخ ہونا۔ ناگوار ہونا۔

حرام ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ناجائز ہونا۔ ممنوع ہونا (۲) تلخ ہونا۔ نفرت اور پرہیز کے قابل ہونا۔

حرامی۔ (حَ۔ را۔ می) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) چور۔ شریر۔ بدذات (۲) نطفۂ حرام۔ زنا کی اولاد۔

حرب۔ [ع۔ ا۔ مث] لڑائی۔ جنگ۔ کارزار۔

حرب گاہ۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مث] میدانِ جنگ۔

حِربا۔ (حِر۔ با) [ع۔ ا۔ مذ] گرگٹ۔

حَربَہ۔ (حَر۔ بَہ) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) آلۂ جنگ۔ جنگی ہتھیار (۲) چوبدستی۔ تازیانہ۔

حربہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) وار کرنا۔ حملہ کرنا۔

حربے ضربے۔ ہر وقت۔ گھڑی گھڑی۔ بار بار۔

حَرَج۔ (حَ۔ رَج) [ع۔ ا۔ مذ] تنگی۔ سختی (۲) نقصان۔ ضرر (۳) تضیع اوقات۔ دیر۔ کمی۔

حِرز۔ [ع۔ ا۔ مذ] (۱) جائے پناہ۔ ملجا (۲) تعویذ۔ جنتر۔ منتر۔ جمع: اَحراز۔

حِرزِ جاں بنانا۔ (ا۔ محاورہ) بہت عزیز سمجھنا۔ بے حد احتیاط سے رکھنا۔

حِرص۔ [ع۔ ا۔ مث] لالچ۔ طمع (۲) خواہش۔ تمنا۔ رغبت۔ ہوس۔

حرص کرنا۔ (ا۔ محاورہ) لالچ کرنا۔ خواہش کرنا۔ تمنا رکھنا۔

حِرصا حِرصی۔ (حِر۔ صا۔ حِر۔ صی) [اُ۔ ا۔ مث] دیکھا دیکھی۔ اوروں کو دیکھ کر خود بھی وہی کام کرنے لگنا یا اُس چیز کی خواہش کرنا۔

حِرصی۔ (حِر۔ صی) [ف۔ ا۔ مذ] لالچی۔ طامع۔ حریص۔

حرصی ٹٹّو۔ (ا۔ مذ) دوسروں کی دیکھا دیکھی لالچ میں آجانے والا۔

حَرف۔ [ع۔ ا۔ مذ] لغوی معنی طرف۔ کنارہ۔ پہاڑ کی چوٹی (۲) آواز کو ظاہر کرنے والا نشان۔ حرفِ ہجی (۳) علمِ صرف میں وہ کلمہ جس کے معنی دوسرے لفظ کے ساتھ ملے بغیر پورے سمجھ میں نہ آئیں (۴) بات۔ لفظ۔ سخن (۵) نقص۔ عیب۔ طنز۔ جمع: حروف۔

حَرف آشنا۔ [ع۔ ف۔ صف] جو تھوڑا بہت پڑھ سکے۔ مبتدی۔ نوآموز۔

حَرف آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) الزام لگنا۔ عیب لگنا (۲) تھوڑا سا لکھنا پڑھنا آنا۔

حَرف اُٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) پڑھ لینا۔ شناخت میں آنا (۲) حرف کو اس طرح چھیلنا کہ نشان باقی نہ رہے۔

حَرف اُڑانا۔ (ا۔ محاورہ) حرف کو مٹانا۔

حَرف انداز۔ [ع۔ ف۔ صف] فریبی۔ مکار۔ چالاک۔

حَرفِ استثنا۔ [ع۔ ا۔ مذ] وہ لفظ جو ایک چیز کو دوسری سے جُدا کرے۔ مثلاً جز۔ سوا۔

حَرفِ استدراک۔ [ع۔ ا۔ مذ] وہ لفظ جو پہلے جُملے کے شبہ کو دُور کرے۔ جیسے لیکن۔ البتہ۔

حَرفِ استفہام۔ [ع۔ ا۔ مذ] سوال کے لیے استعمال ہونے والا لفظ جیسے کیا۔ کب۔

حَرف بحَرف۔ ایک ایک حرف۔ لفظ بلفظ۔

حَرف بنانا۔ حرف کو درست کرنا۔ حروف کو قاعدے کے مطابق کرنا۔ (۲) چھاپے کے پتھر پر حروف درست کرنا (۳) حروف کھودنا (۴) حروف بدلنا۔ جعل سازی کرنا۔ خط میں تبدیلی کرنا۔

حَرف پکڑنا۔ (ا۔ محاورہ) غلطی پکڑنا۔ ٹوکنا۔ نکتہ چینی کرنا۔

حرف پہچاننا۔ (ا۔ محاورہ) حروف میں تمیز کرنا۔ پڑھ لینا۔ حروفِ تہجی کو ذہن نشین کرنا۔

حرفِ تاکید۔ [ع۔ ا۔ مذ] وہ لفظ جو کلام پر زور دینے کے لیے آئے۔ جیسے ضرور۔ ہرگز۔

حرفِ تردید۔ [ع۔ ا۔ مذ] وہ لفظ جو کسی بات کو رد کرنے کے لیے آئے۔ جیسے چاہے۔ خواہ۔

حرفِ تشبیہ۔ [ع۔ ا۔ مذ] وہ لفظ جو ایک چیز سے دوسری چیز کی مانند ظاہر کرے مثلاً ایسا۔ ویسا۔ جیسا۔

حرفِ جار (جر) ربط۔ [ع۔ ا۔ مذ] وہ لفظ جو کسی فعل کو اسم سے ملائے جیسے سے۔ پر۔ میں۔ تک۔

حرف چین۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] نکتہ چین (۲) حرف شناس۔ ابجد خوان۔

حرف رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) الزام لگانا۔

حرف زن۔ [ع۔ ف۔ صف] باتیں کرنے والا۔ بولنے والا۔

حرفِ ساکن۔ [ع۔ ا۔ مذ] وہ حرف جس پر اعراب نہ ہو۔

حرفِ شرط۔ [ع۔ ا۔ مذ] وہ لفظ جو کسی کام کو دوسرے کام پر موقوف کرنے کے لیے لایا جائے جیسے اگر۔ جب۔ ہرچند۔

حرفِ شکایت۔ [ع۔ ا۔ مذ] شکوہ شکایت کی بات۔

حرف شناس۔ ابجد خواں۔ حروفِ تہجی کو پہچان لینے والا۔

حرف شنوا۔ [ع۔ ف۔ صف] وہ شخص وہ سنے جو اُس سے کہا جائے۔

حرفِ عطف۔ [ع۔ ا۔ مذ] وہ حرف جو دو کلموں یا جملوں کو باہم ملائے۔ مثلاً اور۔ و۔ پھر۔

حرفِ علت۔ تین حروف ہیں۔ واؤ۔ الف۔ یا۔

حرف گیری۔ [ع۔ ف۔ مث] نکتہ چینی۔ عیب نکالنا۔

حرف لانا۔ (ا۔ محاورہ) الزام رکھنا۔ عیب لگانا۔

حرفِ متحرک۔ [ع۔ ا۔ مذ] وہ حرف جس پر اعراب ہوں۔

حرفِ مطلب۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] مطلب کی بات۔

حرفِ ندا۔ (ا) وہ لفظ جو بلانے کے لیے استعمال ہو جیسے اے۔ او۔

حرفِ ندبہ۔ [ع۔ ا۔ مذ] وہ حرف جو افسوس کے لیے بولا جائے مثلاً ہائے۔ وائے۔ آہ۔

حرفِ نفی (نہی)۔ [ع۔ ا۔ مذ] جس میں انکار پایا جائے جیسے نہ۔ نہیں۔

حرف نہ اُٹھ سکنا۔ (ا۔ محاورہ) پڑھ نہ سکنا۔ پڑھا نہ جانا۔

حرف و حکایت۔ گلہ شکوہ۔ بات چیت۔

حِرفَت۔ (حِر۔ فت) [ع۔ ا۔ مث] پیشہ۔ کسب۔ کاریگری (۲) ہُنر۔ علم۔ (۳) چالاکی۔ عیاری۔ مکاری۔

حِرفت باز۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] چالاک۔ عیار۔ مکار۔

حِرفتی۔ (حِر۔ فَ۔ تی) [ع۔ ف۔ صف] چالاک۔ عیار۔

حِرفہ۔ (حِر۔ فہ) [ع۔ ا۔ مذ] پیشہ۔ صنعت۔ ہُنر۔ کاری گری۔

حُرقَت۔ (حُر۔ قَت) [ع۔ ا۔ مث] جلن۔ سوزش (۲) جوش۔ حرارت۔

حرکات۔ (حَ۔ رَا۔ کات) [ع۔ ا۔ مذ و مث] حرکت کی جمع۔ حرکتیں۔

حرکات و سکنات۔ [ع۔ ا۔ مث] (۱) اُٹھنا۔ بیٹھنا۔ چلنا پھرنا (۲) عادات و اطوار

حرکت ۔ (حَ ۔ رَ ۔ کَت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) جُنبش ۔ رفتار ۔ چال ۔ گردش (۲) دھڑکن ۔ تڑپ ۔ اضطراب (۳) زبر ۔ زیر ۔ پیش ۔ اعراب (۴) کام ۔ کردار فعل (۵) ناپسندیدہ بات ۔ بے جا کام ۔ گناہ (۶) سفر ۔ کوچ ۔ آمد و رفت (۷) بدفعلی

حرکت کرنا ۔ حرکت دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہلانا ۔ جُنبش دینا ۔ اعراب لگانا ۔ ہلنا جُلنا ۔ چلنا (۲) بُرا کام کرنا ۔ خطا کرنا (۳) نقصان کرنا ۔ دیر کرنا ۔ ہرج کرنا (۴) جماع کرنا

حرکت مذبُوحی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) ذبح ہونے والے جانور کی طرح بے اختیاری کی حرکت ۔ بے فائدہ حرکت ۔ اضطراری حرکت ۔

حرکت میں بَرکت ہے ۔ [مثل] کام کرنے میں ہی فائدہ ہوتا ہے ۔ کام کرتے رہیں تو خدا مدد کرتا ہے ۔

حرکتی ۔ (حَ ۔ رَ ۔ کَ ۔ تی) [اُر ۔ ا ۔ مذ] شرارت کرنے والا ۔ حرکت والا ۔

حرکی ۔ (حَ ۔ رَ ۔ کی) [ع ۔ صف] حرکت سے منسوب ۔

حرکی توانائی ۔ وہ طاقت یا قوت جو کسی شے کے حرکت میں آنے سے پیدا ہو

حرکی نظریہ ۔ حرکت کا قانون ۔

حرم ۔ (حَ ۔ رَم) [ع ۔ ا ۔ مذ] خانہ کعبہ کی چاردیواری ۔ احاطہ جہاں جاندار کا مارنا حرام ہے (۲) شرفاء کا زنانخانہ ۔ گھر والی منکوحہ بیوی (۳) وہ کنیز جس سے صحبت کی گئی ہو (۴) باندی ۔ لونڈی ۔

حرم (خانہ) سرا ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) زنانخانہ ۔ بیگموں اور حرموں کے رہنے کا مکان ۔

حرمان ۔ (حِر ۔ مان) [ع ۔ ا ۔ مذ] ناامیدی ۔ مایوسی ۔ بدقسمتی ۔

حرماں نصیب ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) بدقسمت ۔ جس کی قسمت میں محرومی ہو

حُرمت ۔ (حُر ۔ مت) [ع ۔ ا ۔ مث] عزت ۔ آبرو ۔ عظمت ۔ بڑائی (۲) مذہب کی رُو سے حرام ہونا ۔

حُرمت اُتارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) آبرو لینا ۔ عصمت پر دھبہ لگانا ۔

حُرمت بہا ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) ہتک عزت کا تاوان ۔ ہرجانہ ازالہ حیثیت عرفی ۔

حُرمت جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) عزت میں فرق آنا ۔ عظمت اور عفت میں فرق آنا ۔

حُرمت کا لاگو ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) عزت و آبرو کے درپے ہونا ۔

حُرمت لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) عزت بگاڑنا ۔ گستاخی کرنا ۔ عصمت پر دھبہ لانا ۔

حرمل ۔ (حَر ۔ مَل) [ع ۔ ا ۔ مذ] کالا دانہ ۔ اسپند ۔ ایک جنگلی پودا ۔

حرمین شریفین ۔ (حَ ۔ رَ ۔ مَین ۔ شَ ۔ ری ۔ فَین) [ع ۔ ا ۔ مذ] مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ دونوں کو حرمین شریفین کہتے ہیں ۔

حُروف ۔ (حُ ۔ رُوف) [ع ۔ ا ۔ مذ] حرف کی جمع ۔

حروفِ تہجی ۔ حروفِ ہجا ۔ الف ۔ ب ۔ ت وغیرہ ۔

حروف چین ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) حروف ترتیب دینے والا ۔ (انگ) (Composer)

حروفِ شمسی ۔ وہ حروف جن سے پہلے ال بولنے میں نہ آئے جیسے عبدالرحیم میں رَ اور والشمس میں ش ۔

حروفِ قمری ۔ وہ حروف جن سے پہلے ال تلفظ میں آئے جیسے ابوالبرکات میں بَ اور عبدالحبیب میں حَ جس طرح چاند نکلا ہو تو ستارے بھی نظر آتے ہیں اسی طرح حروف قمری کے ساتھ ال پڑھا جاتا ہے ۔

حروفِ تشابہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ حروف جن کی شکل ایک جیسی ہو جیسے ب ۔ ت ۔ ث ۔

حروفِ معجمہ ۔ حروف منقوطہ وہ حروف جن پر ایک یا زیادہ نقطے ہوں جیسے جابر میں ج اور ب ۔

حروفِ مغیرہ ۔ وہ حروف جو اپنے ساتھ آنے والے الفاظ میں تبدیلیاں کر دیں ۔ "لڑکے نے" میں لڑکا کی جگہ لڑکے ہوگیا ہے ۔ ہو نے کے ۔ آنے سے ۔

حروفِ مقطعات ۔ وہ حروف جو قرآن پاک کی بعض سورتوں کے شروع میں آتے ہیں اور علیحدہ علیحدہ پڑھے جاتے ہیں اور جن کے معنی کسی کو معلوم نہیں ۔ (ا ۔ ل ۔ م) الم ۔ (حا ۔ میم)

حروفِ مہملہ ۔ حروفِ غیر منقوطہ وہ حروف جن پر کوئی نقطہ نہ ہو جیسے طمع میں طَ ۔ مَ اور ع ۔

حرّہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) پیاس (۲) پتھریلی زمین ۔

حُرّیت ۔ (حُر ۔ ری ۔ یَت) [ع ۔ ا ۔ مث] آزادی ۔ غلامی کے بعد آزادی ۔

حریر ۔ (حَ ۔ ری ۔ ر) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) ریشم (۲) ریشمی کپڑا ۔

حریرہ ۔ (حَ ۔ ری ۔ رَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] میٹھی اور گاڑھی چیز جو میدے کو کھانڈ میں گھول کر پکائی جاتی ہے ۔

حریری ۔ (حَ ۔ ری ۔ ری) [ع ۔ صف] (۱) ریشمی ۔ ریشم کا (۲) باریک ۔ پتلا ۔ مہین جیسے حریری کاغذ (۲) دُبلا پتلا آدمی ۔

حریص ۔ (حَ ۔ ریص) [ع ۔ صف] لالچی (۲) حاسد (۳) پیٹو ۔ کھاؤ (۴) دیکھا دیکھی کام کرنے والا ۔ حرصی ۔

حریف ۔ (حَ ۔ ریف) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) ہم پیشہ (۲) دشمن ۔ بدخواہ (۳) چالاک ۔ ہوشیار (۴) مقابلہ کرنے والا ۔ جمع : حُرَفا ۔

حریق ۔ (حَ ۔ ریق) [ع ۔ صف] (۱) جلی ہوئی چیز ۔ سوختہ (۲) آگ ۔ شعلہ ۔

حریم ۔ (حَ ۔ ریم) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) گھر کی چار دیواری (۲) خانہ کعبہ کی بیرونی دیوار (۳) مکان ۔ گھر ۔

ح ـــ ز

حزب ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) جتھہ ۔ گروہ ۔ جماعت (۲) وظیفے یا وِرد کا حصہ ۔ (۳) تقسیم ۔ جمع : احزاب ۔

حزبُ الاحرار ۔ آزادوں کی جماعت ۔ لبرل پارٹی ۔

حزبُ العُمّال ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) مزدوروں کی جماعت ۔

حزبِ اقتدار ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) اسمبلی میں اکثریت رکھنے والی جماعت جو حکومت کا کام سرانجام دیتی ہے ۔

حزبُ اللہ ۔ اللہ والوں کی جماعت ۔

حزبُ المستبدین ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) قدامت پسند جماعت ۔

حزبِ مخالف ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) پارلیمنٹ یا اسمبلی میں حکومت کی مخالف جماعت ۔

حَزم۔ (ع۔ا۔ مذ) احتیاط۔ مآل اندیشی۔ مستعدی۔ خبرداری۔
حُزنیہ (ع۔ صف) دیکھیے المیہ (دردناک المیہ)
حُزن۔ (ع۔ا۔ مذ) رنج۔ ملال۔ غم۔ جمع: احزان۔
حَزِین۔ (حَ۔زِین) (ع۔ صف) غمگین۔ رنجیدہ۔ ملول۔ جمع: حُزَنا۔ حِزان۔

ح ــــ س

حِس۔ (ع۔ا۔ مث) (۱) محسوس کرنے کی قوت (۲) جنبش۔ حرکت۔ جمع: حواس۔
حِسِ باطنی۔ (ع۔ا۔مث) محسوس کرنے کی اندرونی قوت۔
حِسِ ظاہری۔ (ع۔ا۔مث) محسوس کرنے کی بیرونی قوت جیسے باصرہ دیکھنے کی اور سامعہ سُننے کی قوت۔
حِسِ مشترک۔ (ع۔ا۔مث) ایک قوت جو حواس خمسہ کے ذریعے محسوس کی ہوئی صورتوں کو قبول کرکے ایک خزانے میں جمع کر دیتی ہے۔ یہ خزانہ خیال ہے۔ عقل عامہ۔
حساب۔ (حِ۔ساب) (ع۔ا۔مذ) (۱) گنتی۔ شمار (۲) علم ریاضی کی ایک شاخ (۳) نرخ۔ بھاؤ۔ قیمت (۴) قاعدہ۔ ڈھنگ۔ طَور (۵) لین دین (۶) سمجھ (۷) میزان۔ جوڑ (۸) حالت۔ کیفیت۔ جمع: حسابات۔
حساب برابر کرنا۔ (ا۔ محاورہ) جمع خرچ نکالنا۔ فیصلہ ہونا۔ کام ختم کر دینا۔
حساب بنانا۔ (ا۔ محاورہ) آمد و خرچ کا حساب تیار کرنا۔ بل بنانا۔
حساب بے باق کرنا۔ (ا۔ محاورہ) لین دین کا فیصلہ کر دینا۔ اگلا پچھلا سب حساب چکا دینا۔ پورا قرضہ اُتار دینا۔
حساب پُوچھنا۔ (ا۔ محاورہ) حساب مانگنا۔ آمد و خرچ کا حساب لینا۔ محاسبہ کرنا۔ پُوچھ گچھ کرنا۔
حساب پھیلانا۔ (ا۔ محاورہ) شمار کرنا۔ حساب لگانا۔
حساب جوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) جوڑ لگانا۔ جمع کرنا۔ میزان دینا۔ متفرق رقوم کو ایک جگہ لے آنا۔
حساب جَو جَو۔ بخشش سَو سَو۔ (مثل) معاملہ صاف ہونا چاہیے۔ حساب کوڑی کوڑی کا ہونا چاہیے۔ بخشش اور انعام کا اختیار ہے جس قدر چاہیں دے دیں۔
حساب دار۔ (ع۔ ف۔ صف) اکاؤنٹنٹ۔ کسی دوکان یا بنک میں حساب رکھنے والا (۲) وہ شخص جس نے بنک میں اپنا حساب کھولا ہوا ہو۔
حساب دان۔ (ع۔ ف۔ صف) علم حساب کا ماہر۔
حساب دوستاں دردل۔ (ف۔ مثل) دوست دل ہی میں حساب کر لیتے ہیں۔ زبان پر نہیں لاتے۔ جو دے دیا سو دے دیا اور جو مل گیا سو مل گیا۔
حساب دینا۔ (ا۔ محاورہ) حساب سمجھانا۔ چارج دے دینا۔ آمد و خرچ بتا دینا۔
حساب رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) آمد و خرچ لکھتے رہنا۔ رجسٹر میں درج کرتے رہنا (۲) آشنائی رکھنا۔
حساب سے۔ خیال سے۔ رائے میں۔ بھاؤ یا شرح سے۔ انداز سے۔
حساب سے باہر۔ (ا۔ صف) بے شمار۔ اَن گِنت۔ بے انتہا۔
حساب کتاب۔ (ع۔ا۔ مذ) لین دین۔ رَبط ضبط۔ میل ملاپ۔
حساب کتاب میں رہنا۔ (ا۔ محاورہ) آمدنی سے زیادہ خرچ نہ کرنا۔
حساب کرنا۔ (ا۔ محاورہ) حساب سمجھنا (۲) بے باق کرنا۔
حساب لڑانا۔ آشنائی ہونا۔ آنکھ لڑ جانا۔
حساب لگانا۔ (ا۔ محاورہ) حساب پھیلانا (۲) آشنائی کرنا۔ دوستی گانٹھنا۔ (۳) نوکری کرنا (۴) سازش کرنا (۵) حساب کرنا۔
حساب لینا۔ (ا۔ محاورہ) حساب پُوچھنا۔ پڑتال کرنا۔ آمد و خرچ کا جائزہ لینا۔
حساب میں جمع کرنا۔ (ا۔ محاورہ) جس نے ادائیگی کی ہے اس کے حساب میں لکھ لینا۔ کھاتے میں چڑھانا۔
حساب میں لینا۔ (ا۔ محاورہ) حساب میں شمار کرنا۔ معاملے کے سب پہلوؤں پر غور کرکے سمجھ لینا۔
حساب میں نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کوئی حیثیت نہ رکھنا۔
حساب نویس۔ (ع۔ ف۔ صف) حساب رکھنے والا۔ اکاؤنٹنٹ۔
حساب نویسی۔ (ع۔ ف۔ا۔ مث) حساب کتاب لکھنا۔
حساب ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) نوکری سے برطرف ہو جانا۔
حساب ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بقایا نکال لینا۔ از روئے حساب یہ معلوم کرنا کہ کیا لینا دینا ہے (۲) قیامت کے دن اچھے بُرے اعمال کی جانچ ہونا۔
حِسابی۔ (حِ۔سا۔بی) (ع۔ صف) (۱) حساب کی بات۔ حساب کے متعلق۔ قاعدے کی بات (۲) حساب میں ماہر۔
حُسّاد۔ (حُس۔ساد) (ع۔ا۔ مذ) حاسد کی جمع۔ بہت سے حاسد۔
حسّاس۔ (حَس۔ساس) زیادہ محسوس کرنے والا (۲) ہوشیار۔ زیرک۔ ذکی الحس۔
حُسام۔ (حُ۔سام) (ع۔ا۔مث) تلوار۔ شمشیر بُرّاں۔
حسّان۔ (حَس۔سان) (ع۔ا۔ مذ) (۱) بہت اچھا۔ بڑا عقلمند (۲) عہد رسالتؐ کے مشہور شاعر حضرت حسّان بن ثابت۔
حَسَب۔ (ع) بموجب۔ مطابق۔ موافق۔
حَسَبِ اتفاق۔ (ع) اتفاقاً۔ ناگہاں۔ اچانک۔
حَسَبِ ارشاد۔ حسبُ الامر۔ حسبُ الحکم۔ (ع) کہنے کے مطابق۔ حکم کے بموجب۔
حَسَبِ توفیق۔ (ع) اپنی حیثیت کے مطابق۔
حَسَبِ حال۔ (ع) حال کے مطابق۔ موقع کے مناسب۔
حَسَبِ دستور۔ (ع۔ ف) قاعدے کے مطابق۔ رسم و رواج کے مطابق۔
حَسَبِ دلخواہ۔ (ع۔ف) جیسا کہ دل چاہتا ہے۔ دلی منشا کے مطابق۔
حَسَبِ ذیل۔ (ع) نیچے دی ہوئی تفصیل کے مطابق نیچے لکھے ہوئے کے مطابق۔
حَسَبِ ضابطہ۔ حسبِ قاعدہ۔ (ع) قاعدے کے مطابق قانون کی رُو سے جیسا کہ قانون اور قاعدے کا منشا ہے۔
حَسَبِ فرمائش۔ (ع۔ ف) کہنے کے مطابق۔ فرمائش کے مطابق۔

حَسَبِ مُراد۔ (ع۔ف) آرزو و خواہش کے مطابق۔
حَسَبِ معمول۔ (ع۔ف) دستور کے مطابق۔ جیسا کہ روزانہ کوئی کرتا ہے۔
حَسَبِ مقدور۔ اپنی بساط اور حیثیت کے مطابق۔
حَسَبِ موقع۔ موقع کے مطابق۔ جیسا موقع ہو۔
حَسَب۔ (حَ۔سَب) [ع۔ا۔مذ] نسل۔ سلسلۂ خاندان (۲) ماں کی طرف کا سلسلہ (۳) مال و جاہ کا شرف (۴) دینی بزرگی۔
حَسَب نَسَب۔ (ع۔ا۔مذ) ماں باپ کا خاندانی سلسلہ۔
حَسَد۔ (حَ۔سَد) [ع۔ا۔مذ] جلن۔ کسی کا زوال چاہنا (۲) عداوت۔ بُغض۔ کینہ۔
حَسرَت۔ (حَس۔رَت) [ع۔ا۔مث] افسوس۔ کسی چیز کے نہ ملنے کا افسوس۔ پشیمانی (۲) آرزو۔ ارمان۔ شوق۔
حسرت آلُودہ۔ (ع۔ف۔صف) حسرت بھرا۔ غمزدہ۔
حسرت آنا۔ (ا۔محاورہ) آرزو ہونا۔ افسوس آنا۔
حسرت آیات۔ (ع۔صف) رنج دِہ۔ افسوسناک۔
حسرت انگیز۔ (ع۔ف۔صف) جس کو دیکھ کر دل کے ارمان اُبھر آئیں۔ جس کو دیکھ کر افسوس ہو۔
حسرت باقی رہنا۔ (ا۔محاورہ) ارمان پُورا نہ ہونا۔ دِل کی دل ہی میں رہ جانا۔
حسرت برسنا۔ حسرت ٹپکنا۔ (ا۔محاورہ) حسرت ظاہر ہونا۔ افسوس کے آثار پائے جانا۔
حسرت بھرا۔ (ا۔صف) پُرارمان۔ پُرشوق۔
حسرت لے جانا۔ (ا۔محاورہ) دل کی آرزو دل میں ہی رہنا۔ خواہش پوری نہ ہونا۔
حسرت نکالنا۔ (ا۔محاورہ) ارمان پُورے کرنا۔ خواہش یا آرزو پوری کرنا۔
حَسَن۔ (حَ۔سَن) [ع۔صف۔و۔ا۔مذ] نیک۔ اچھا۔ خوب صورت (۲) خوبصورتی۔ نیکی۔ بھلائی (۳) حضرت علیؓ کے بڑے صاحبزادے کا نام۔
حَسَنات۔ (حَ۔سَا۔نات) [ع۔ا۔مث] نیکیاں۔ بھلائیاں۔
حُسن۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) خُوبی۔ عمدگی۔ بھلائی (۲) خوش نمائی۔ دل رُبائی (۳) خوبصورتی۔ جمال (۴) رونق۔ جوبن۔ بہار۔
حُسن آرا۔ حُسن کی شان بڑھانے والی۔
حُسنِ اتفاق۔ (ع۔ا۔مذ) خوش قسمتی۔ اچھا موقع۔
حُسنِ اخلاق۔ (ع۔ا۔مذ) خوش خُلقی۔ ملنساری۔ تواضع۔
حُسنِ انتظام۔ (ع۔ا۔مذ) انتظام کی خوبی۔ خوش انتظامی۔
حُسنِ بیان۔ (ع۔ا۔مذ) خوش بیانی۔ کسی واقعہ یا منظر کو موثر طریق سے بیان کرنے کا وصف۔
حُسنِ تدبیر۔ (ع۔ا۔مذ) خوش تدبیری۔ عمدہ مشورہ۔
حُسنِ تعلیل۔ (ع۔ا۔مذ) ایک صنعت کا نام ہے۔ شاعر اپنے تخیل سے کوئی ایسی وجہ (علت) کسی چیز کی یا امر کی پیش کرتا ہے جو دراصل اُس کی وجہ نہیں ہوتی۔
حُسنِ خداداد۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) قدرتی حُسن۔
حُسنِ خطاب۔ خوش کلامی۔ خوش بیانی۔ موثر تقریر کرنے کی خوبی۔
حُسن خیز۔ (ع۔ف۔صف) حُسن پیدا کرنے والا۔ وہ خطّہ جہاں حسین لوگ پیدا ہوتے ہوں۔
حُسن دان۔ (ا۔مذ) چھوٹا پاندان۔ چھوٹی سی پٹاری۔
حُسن ڈھلنا۔ (ا۔محاورہ) حُسن میں زوال آجانا۔ جوانی کا گزر جانا۔
حُسنِ سُلوک۔ (ع۔ا۔مذ) برتاؤ کی اچھائی۔ اچھا رویّہ۔ اچھا اخلاق۔
حُسنِ صبیح۔ (ع۔ا۔مذ) دلکش گورا رنگ۔
حُسنِ طلب۔ (ع۔ا۔مذ) لطیف اشارہ کرکے کوئی شے مانگنا (۲) مانگنے کا اچھا پیرایہ۔
حُسنِ ظن۔ (ع۔ا۔مذ) نیک گمان۔ کسی کے متعلق اچھا خیال۔
حُسنِ قبول۔ (ع۔ا۔مذ) اچھے طریقے سے قبول کرنا۔ پسندیدہ۔ من بھاؤنا۔
حُسنِ گلوسوز۔ (ع۔ا۔مذ) نہایت اعلےٰ حُسن۔
حُسنِ گندم گُوں۔ گورا۔ گیہوں کی سی رنگت والا۔
حُسنِ محفل۔ محفل کی رونق۔ (۲) حقہ۔
حُسنِ مطلع۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) غزل یا قصیدے کا دوسرا مطلع۔
حُسنِ مُطلق۔ (ع۔ا۔مذ) جمال خداوندی۔
حُسنِ ملیح۔ (ع۔ا۔مذ) نمکین۔ ملاحت والا حُسن۔ گندم گوں حُسن۔
حُسنِ معاملہ۔ (ف۔ا۔صف) لین دین کی صفائی۔
حُسنِ یوسف۔ حد درجے کا حسین۔ حضرت یوسف کا حُسن۔
حَسَنَہ۔ (حَ۔سَ۔نَہ) [ع۔ا۔مث] نیک۔ نیکی۔ بھلائی۔ جمع: حَسَنات۔
حَسَنی۔ (حَ۔سَ۔نی) [ع۔ا۔مذ] امام حَسَن سے نسبت رکھنے والا۔
حُسنیٰ۔ (حُس۔نا) [ع۔ا۔مث] حَسَن کا مونث۔ اچھی۔ خوب صورت۔
حَسَنین۔ (ع۔ا۔مذ) امام حسنؑ اور امام حسینؑ۔
حَسُود۔ (حَ۔سُود) [ع۔ا۔مذ] بدخواہ۔ بڑا حسد کرنے والا۔
حُسُود۔ (حُ۔سُود) [ع۔ا۔مذ] حاسد کی جمع۔
حَسِیب۔ (حَ۔سِیب) [ع۔صف] حساب کرنے والا۔ بزرگوار۔ حساب لینے والا۔ خدا تعالیٰ کا صفاتی نام۔
حَسِین۔ (حَ۔سِین) [ع۔صف] خوبصورت۔ شکیل۔
حُسَینؓ۔ (حُ۔سَین) [ع۔ا۔مذ] حضرت علیؓ کے چھوٹے صاحبزادے، جنہوں نے ۱۰ محرّم الحرام کو میدانِ کربلا میں شہادت پائی۔
حُسین بند۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) چاندی کی بے نگینہ دو انگوٹھیاں جو روز عاشورہ بچوں کے ہاتھ میں پہناتے ہیں۔
حَسِینَہ۔ (حَ۔سِی۔نَہ) [ع۔ا۔مث] خوبصورت عورت۔
حُسَینی۔ (حُ۔سَے۔نی) [ع۔ا۔مذ] حضرت امام حسین سے منسوب۔
حُسینی بُلبُل۔ ایک خاص قسم کی بُلبل جس کا جسم سفید اور سر پر سیاہ رنگ کی چوٹی ہوتی ہے۔
حُسینی کانہڑا۔ (ا۔مذ) کانی ٹھاٹھ کا ایک راگ جس میں ساتوں سُر لگتے ہیں۔

ح ـــ ش

حَشر۔ [ع۔ا۔مذ] ایک مقام پر اجتماع (۱) قیامت۔ روزِ حساب (۲) شور و غل۔ غوغا۔ ہنگامہ۔ فتنہ۔ آفت۔
حَشر برپا کرنا۔ حَشر توڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) آفت ڈھانا۔ فساد اُٹھانا۔ اُدھم مچانا۔ (۲) نہایت خفا ہونا۔ جھنجلانا (۳) بہت رونا پیٹنا۔ کہرام مچانا۔
حَشر توڑنا۔ (ا۔محاورہ) جھنجلانا (۲) آفت ڈھانا۔
حَشر ڈھانا۔ (ا۔محاورہ) آفت برپا کرنا۔
حَشر کا وَعدہ۔ جس وعدے کی زندگی بھر پُورا ہونے کی اُمید نہ ہو۔
حَشر میں اُٹھنا۔ (ا۔محاورہ) اسلامی عقیدے کے مطابق قیامت کے دن مُردوں کا زندہ ہو کر اُٹھنا۔
حَشر ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) قیامت بپا ہونا۔ شور و غل ہونا (۲) انجام ہونا۔ نتیجہ نکلنا۔
حَشَرات۔ (حَ۔شَ۔رات) [ع۔ا۔مذ] چھوٹے چھوٹے رینگنے والے کیڑے مکوڑے (۲) ہنگامہ۔ شور و غل۔
حَشَرات الاَرض۔ (ع۔ا۔مذ) برساتی کیڑے۔ کیڑے مکوڑے۔ سانپ۔ بچھو وغیرہ۔
حَشَرہ۔ (ع۔ا۔مذ) رینگنے والا کیڑا۔
حَشری۔ (حَش۔ری) [ف۔صف] ہیبت ناک (۲) شریر گھوڑا۔
حَشری باغی۔ (ع۔ا۔مذ) وہ باغی جو اوروں کی دیکھا دیکھی بغاوت کر دے۔
حَشریات۔ (حَش۔ری۔آت) [ع۔ا۔مذ] کیڑوں مکوڑوں کا علم۔ (انگ) (Entomology)
حَشفَہ۔ (حَش۔فہ) (حَ۔شَ۔فَہ) [ع۔ا۔مذ] آلۂ تناسل کی سپاری۔
حَشَم۔ (حَ۔شَم) [ع۔ا۔مذ] نوکر چاکر۔ خدمت گار۔
حَشَم و خَدَم۔ (ع۔ا۔مذ) نوکر چاکر۔ ملازمان۔
حَشمَت۔ (حَش۔مَت) [ع۔ا۔مث] (۱) نوکر چاکر۔ خدمت گاروں کا انبوہ۔ (۲) بزرگی۔ عظمت۔ مرتبہ (۳) دبدبہ۔ شان و شوکت (۴) سازو سامان فوج و لشکر۔ جلوس۔ سواری۔
حُشمَت۔ (حُش۔مَت) [ع۔ا۔مث] (۱) جورُو۔ قبیلہ (۲) اُونٹ کی مُہار۔
حَشو۔ [ع۔ا۔مذ] بھرتی۔ اندر بھرنے کی چیز (۲) زائد کلام۔ بیہودہ کلام۔ بے ضرورت گفتگو۔
حَشیش۔ (حَ۔شیش) [ع۔ا۔مث] سُوکھی گھاس (۲) بھنگ۔

ح ــــــ ص

حِصار۔ (حِ۔صار) [ع۔ا۔مذ] احاطہ۔ گھیرا۔ چار دیواری۔ شہر پناہ (۲) قلعہ (۳) وہ دائرہ جو عامل اپنے گرد حفاظت کے لیے کھینچ لیتے ہیں۔
حِصار باندھنا۔ قلعہ باندھنا۔ چاروں طرف سے گھیرا ڈالنا۔ کوئی دُعا یا افسون پڑھ کر چاروں طرف خط کھینچ کر بلاؤں کی روک کر دینا۔
حِصاری۔ (حِ۔صا۔ری) [ف۔صف] قلعہ بند۔
حَصانَت۔ حِصانت۔ (ع۔ا۔مذ) پائیداری۔ مضبوطی (۲) پاک دامنی۔ عفت (بکسرِ اوّل)
حَصر۔ [ع۔ا۔مذ] گھیرنا۔ احاطہ کرنا۔ منحصر کرنا۔
حِصَص۔ (حِ۔صَص) [ع۔ا۔مذ] حِصّہ کی جمع۔ حِصّے۔
حِصن۔ [ع۔ا۔مذ] قلعہ۔ جائے پناہ (۲) حراست (۳) ہتھیار (۴) تباہی۔
حِصنِ حَصین۔ (ع۔ا۔مذ) مضبوط قلعہ (۲) وظیفوں اور دُعاؤں کی ایک کتاب کا نام۔
حُصُول۔ (حُ۔صُول) [ع۔ا۔مذ] حاصل۔ فائدہ۔ نفع۔
حُصُولِ بالجَبر۔ (ع۔ا۔مذ) زبردستی لینا۔
حُصُولِ مرام۔ (ع۔ا۔مذ) خواہش کا پورا ہونا۔ مُراد پوری ہونا۔
حِصّہ۔ (حِص۔صَہ) [ع۔ا۔مث] (۱) ٹکڑا (۲) بانٹ۔ تقسیم (۳) بخرہ۔ بھاجی۔ (۴) کرہ۔ درجہ (۵) جزوِ کتاب (۶) علاقہ۔ صیغہ۔ جمع: حِصص۔
حِصّہ بخرہ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) (۱) تقسیم۔ بانٹ (۲) کسی کی چیز کا حِصّہ۔ میل ملاپ۔
حِصّہ ٹھہر جانا۔ (مص۔مرکب) باہم تقسیم کا معاہدہ ہو جانا۔ طے ہو جانا کہ اتنا اتنا حِصّہ
حِصّہ دار۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) شریک۔ ساجھی۔
حِصّہ داری۔ (ع۔ف۔ا۔مث) ساجھا۔ شرکت۔ زمین کی پتّی۔
حِصّہ رَسَد۔ حِصہ رَسدی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) جتنا جتنا حِصّے میں آئے تقسیم کے موافق۔ بانٹ کے مطابق۔
حِصّہ لگانا۔ (ا۔محاورہ) ڈھیری لگانا۔ تقسیم کرنا۔ بانٹنا۔
حِصّہ لینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بانٹ کے مطابق لینا (۲) شرکت کرنا۔
حِصّے کرنا۔ (ا۔محاورہ) تقسیم کرنا۔ بانٹنا۔ ٹکڑے کرنا۔
حِصّے میں آنا۔ (ا۔محاورہ) بانٹ میں آنا۔ از روئے تقسیم کوئی شے ملنا۔
حَصیر۔ (حَ۔صیر) [ع۔ا۔مذ] بوریا۔ چٹائی۔ جمع: حَصائر۔
حَصین۔ (حَ۔صین) [ع۔صف] مضبوط۔ محفوظ۔

ح ــــــ ض

حُضّار۔ (حُض۔ضار) [ع۔ا۔مذ] حاضرین۔ موجود لوگ۔
حضارت۔ (ع۔ا۔مث) شہر میں رہنا۔ شہری زندگی۔
حِضانت۔ (ع۔ا۔مث) بچے کی پرورش کی ذمہ داری۔
حَضَر۔ [ع۔ا۔مث] ایک جگہ قیام۔ پڑاؤ۔ اقامت۔ سفر کا متضاد۔
حَضَرات۔ (حَ۔ضَ۔رات) [ع۔ا۔مذ] حضرت کی جمع۔ بزرگ۔ مخدوم۔
حَضرَت۔ (حَض۔رَت) [ع۔ا۔مذ] (۱) قُرب۔ نزدیکی۔ درگاہ (۲) جناب۔ حضور۔ قبلہ۔ تعظیم و عزت کا لقب (۳) چالاک۔ بدمعاش۔ بدذات۔ چلتا ہوا۔ بے ڈھب۔ ذات شریف۔
حضرت پسند۔ (ع۔ف۔صف) جو شے بادشاہوں کو پسند آ جائے۔
حضرت سَلامت۔ (ع۔ا۔مذ) حضور۔ عالی جناب۔ یار۔ دوست یہ لفظ تعظیماً اور طنزاً برابر والوں کے لیے بھی بولا جاتا ہے۔
حضرت فاطمہؓ کی جھاڑُو پھرے۔ (بددُعا) تباہ ہو جائے۔ کوئی باقی نہ رہے

پکھ نہ رہے۔
حَضرَمی۔ (حَ۔ض۔رَ۔می) [ع۔صف] حضر موت کا باشندہ۔
حَضَری۔ (ع۔صف) شہری لوگ۔ بدوی کی ضد۔ عرب کے وہ لوگ جو ایک جگہ مستقلاً آباد ہوں۔
حُضُور۔ (حُ۔ضُور) [ع۔ا۔مذ] موجودگی۔ حاضری۔ حاضر باشی (۲) جناب۔ حضرت۔ قبلہ (تعظیماً) (۳) دربار۔ مجلس۔ اجلاس (۴) روبرو۔ سامنے۔
حضور کا نوکر ہوں بینگن کا نوکر نہیں۔ [مثل] میں تو حضور کی ہاں میں ہاں ملانا جانتا ہوں۔
حضور والا۔ (ع۔ا۔مذ) جناب عالی۔ حضور اقدس۔
حُضُوری۔ (حُ۔ضُو۔ری) حاضری۔ قربت۔ نزدیکی۔ بادشاہی دربار۔ اجلاس۔
حَضِیض۔ (حَ۔ضِیض) [ع۔ا۔مذ] پستی۔ گڑھا نشیب۔

ح ــــ ط

حَطّاب۔ (ع۔مذ) لکڑ ہارا۔ لکڑیاں بیچنے والا۔
حَطَام۔ (ع۔ا۔مذ) شیر ببر۔
حُطَام۔ (ع۔ا۔مذ) کوئی ٹوٹی پھوٹی چیز (۲) کوڑا کرکٹ۔
حَطَب۔ (ع۔ا۔مذ) لاغر۔ بہت دُبلا۔
حَطَب۔ (۱) ایندھن (۲) تہمت۔ الزام۔
حُطَمَہ۔ (ع۔ا۔مذ) تیز آگ (۲) دوزخ کا تیسرا طبقہ۔
حَطِیم۔ (حَ۔طِیم) [ع۔ا۔مذ] کعبہ کا وہ پتھر جو رُکن اور زمزم کے درمیان ہے۔ (۲) پچھلے سال کا پودا (۳) [مث] خانہ کعبہ سے باہر مغرب کی جانب ایک دیوار۔

ح ــــ ظ

حَظّ۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) لُطف۔ مزہ (۲) خوشی (۳) لذّت۔ ذائقہ۔ (۴) عیش و نشاط (۵) خوش قسمتی۔
حَظ اُٹھانا۔ (ا۔محاورہ) لُطف اُٹھانا۔ لذّت پانا۔ عیش کرنا۔ مزے لُوٹنا۔ خوشی کرنا۔
حَظِ نفسانی۔ حیوانی مزہ۔ جماع۔ بدنی خوشی۔
حُظُوظ۔ (حُ۔ظُوظ) [ع۔ا۔مذ] حَظّ کی جمع (۲) مزے۔ لطف۔
حَظِیرَہ۔ (حَ۔ظِی۔رَہ) [ع۔ا۔مذ] احاطہ جو لکڑی یا بانس سے بنا لیا گیا ہو۔ (۲) قبرستان کی چار دیواری (۳) مقبرے کا گنبد۔

ح ــــ ف

حَفّ۔ [ع۔ا۔مذ] گھاس کا خشک ہو جانا (۲) کسی چیز کا بے کار ہو جانا۔ (۳) گھیرا ڈالنا (۴) خدمت اور مہربانی کرنا (۵) ڈاڑھی مُونچھ کے بال کم کرانا۔
حَفّ نَظَر۔ (ع۔ا۔مذ) چشمِ بد دُور۔ ایک تعریفی کلمہ۔
حُفّاظ۔ (حُف۔فاظ) [ع۔ا۔مذ] حافظ کی جمع۔ وہ لوگ جنہیں قرآن شریف زبانی یاد ہو۔
حِفَاظَت۔ (حِ۔فا۔ظَت) [ع۔ا۔مث] (۱) نگرانی۔ پاسبانی (۲) بچاؤ۔ سلامتی
حِفاظتِ خود اختیاری۔ (ع۔ا۔مث) (۱) اپنے آپ کو بچانا (۲) اپنی جان بچانے کے لیے دوسرے کو مار دینا یا زخمی کر دینا۔
حِفظ۔ [ع۔صف] (۱) ازبر۔ زبانی یاد (۲) پاس۔ ادب۔ لحاظ (۳) حفاظت۔
حِفظِ امن۔ (ع۔ا۔مذ) امن قائم رکھنا۔
حِفظ پڑھنا۔ (ا۔محاورہ) حفظ کرنا۔ بے دیکھے پڑھنا۔ ازبر پڑھنا۔ یاد کرنا۔
حِفظِ جان۔ (ع۔ا۔مذ) جان کی حفاظت۔ بچاؤ۔
حِفظِ صحت۔ حِفظانِ صحت۔ (ع۔ا۔مذ) تندرستی کی محافظت صحت کا بچاؤ اور قیامِ صحت کو برقرار رکھنے اور بیماری سے بچنے کے قواعد کا علم۔
حِفظِ ماتقدم۔ (ع۔ا۔مذ) وہ بچاؤ جو پہلے سے کر لیا جائے (۲) کسی امر کی پیش بندی۔
حِفظِ مراتب۔ (ع۔ا۔مذ) مرتبے کا لحاظ۔ پاس ادب۔
حِفظ ہونا۔ (ا۔محاورہ) زبانی یاد ہونا۔
حَفِیظ۔ (حَ۔فِیظ) [ع۔ا۔مذ] (۱) محافظ۔ نگہبان (۲) خدائے تعالیٰ کا صفاتی نام۔

ح ــــ ق

حَق۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) سچ۔ صدق (۲) لائق۔ واجب (۳) درُست۔ بجا۔ ٹھیک (۴) ثابت۔ قائم (۵) فرض۔ ذمہ داری (۶) جائز۔ مباح (۷) انصاف (۸) صِلہ بدلہ۔ معاوضہ (۹) مزدوری (۱۰) انعام۔ نیگ (۱۱) عدل۔ انصاف (۱۲) اصلیت واقعہ (۱۳) منصب اختیار (۱۴) ملکیت (صف) درُست۔
حَقِ آسائش۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) آرام و آسائش کا وہ حق جس کی رُو سے کسی کا کوئی ہمسایہ اپنے ملک یا زمین پر کوئی ایسا فعل نہیں کر سکتا جس سے اُسے تکلیف یا نقصان پہنچے۔
حَق آشنا۔ (ع۔ف۔صف) خدا پرست۔ سچی اور حق بات کہنے والا۔
حق ادا کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) فرض ادا کرنا (۲) نوکری یا خدمت بجا لانا (۳) کسی کام کو ویسا ہی کرنا جیسا کہ کرنا چاہیئے تھا۔ بہترین طور سے انجام دینا۔
حَقِ ارجاعِ نالِش۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) نالش یا استغاثہ دائر کرنے کا حق۔
حق اللہ پاک ذات اللہ۔ خدا برحق ہے اور اس کی ذات پاک ہے۔ یہ جملہ اکثر طوطوں کو یاد کراتے ہیں۔
حَق التحصیل۔ (ع۔ا۔مذ) مال گذاری وصول کرنے کا حق جو نمبردار کو ملتا ہے۔

حقُ السّعی ۔ حقُ المحنت ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) محنت کا حق ۔ مزدوری ۔
حقُ العباد ۔ (ع ۔ ا ۔ ف) بندوں کا حق ۔ انسان کا انسان پر حق ۔
حقُ الیقین ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) تصوّف کی اصطلاح ۔ اللہ تعالیٰ کو دل کی آنکھ سے دیکھنا ۔ اللہ پر پورا پورا یقین ۔
حق بالذّات ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) خلقی یا پیدائشی حق ۔
حق بجانب ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) سزاوار ۔ لائق ۔ حق پر ۔
حق بحقدار رسید ۔ (مثل) جس کا حق تھا اُسے مل گیا ۔
حق بین ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ صف) سچی بات پر نظر رکھنے والا ۔ دوسرے کے حقوق کو پہچاننے والا ۔
حق پرست ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) حق کی بات کرنے والا ۔ سچا آدمی ۔
حق پژوہ ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) حق تلاش کرنے والا ۔ سچ کا طالب ۔
حق پہنچنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی کا حق دار ہونا ۔ اپنا حصّہ مل جانا ۔
حق تصنیف (تالیف) ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) کتاب لکھنے کا معاوضہ ۔ وہ رقم جس کے عوض مصنّف کسی کو اپنی کتاب چھاپنے کا حق دے دے ۔
حق تعالےٰ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) خدائے بزرگ و برتر ۔
حق تلفی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) کسی کا حق مار لینا ۔ بے انصافی ۔
حق ٹھہرانا ۔ (مص ۔ مرکّب) حق مقرر کرنا ۔ حق کا فیصلہ کرنا ۔ کسی بات کو سچا مان لینا ۔
حق ثابت کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دعویٰ کا ثابت کرنا ۔ اپنے حق کو منوا لینا ۔
حق حق کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) خدا کا نام لینا (۲) انصاف کرنا ۔
حق حلال ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) جائز ۔ مباح (۲) صحیح ۔ دُرست ۔
حقدار ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) مستحق ۔ حق رکھنے والا ۔
حق دبانا ۔ (ا ۔ محاورہ) حق نہ دینا ۔ کسی کا حق مار لینا ۔
حق ڈُباؤ ۔ دوسرے کا حق مارنے والا ۔ (ق)
حق رسی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) حق کو پہنچنا ۔ انصاف ۔ عدل ۔ نیاؤ ۔
حق شفعہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) اپنے مکان سے ملے ہوئے مکان یا زمین سے ملی ہوئی زمین خریدنے کا قانونی طور پر فائق حق ۔
حق شناسی ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) حق پہچاننا (۲) خدا شناسی ۔ حق خدمت سے واقف ہونا ۔ قدردانی ۔ جوہر شناسی ۔ انصاف ۔ سچائی کی پہچان ۔
حق فراموش ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) دوسرے کا حق بھول جانے والا ۔
حق فروشی ۔ (ا ۔ محاورہ) سچائی کا سودا کرنا ۔ بے ایمانی ۔ رشوت لے کر بے انصافی کرنا ۔ بد دیانتی ۔
حق کڑوا ہوتا ہے ۔ (ا ۔ مثل) سچی بات بُری لگتی ہے ۔
حق گو ۔ (ف ۔ ا ۔ صف) سچ کہنے والا ۔
حق گوئی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) سچ کہنا ۔ انصاف کی بات کہنا ۔
حق میں کانٹے بونا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی کے ساتھ بُرائی کرنا ۔ ایسے کام کرنا جس سے کسی کو نقصان ہو ۔
حق ناحق ۔ بے سبب ۔ خواہ مخواہ ۔ یونہی ۔
حق ناشناس ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) ناشکر گزار ۔
حق نمک ادا کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نوکر کا آقا سے وفاداری کرنا ۔ مالک کی خدمت بجا لانا ۔
حق نیوش ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) سچی بات سُننے والا حق جاننے والا ۔ حق پسند ۔
حقّا ۔ (حَق ۔ قا) (ف) سچ ہے ۔ قسم ہے خدا کی ۔
حقّا کہ با عقوبت دوزخ برابر است ۔ رفتن بپائے مردیِ ہمسایہ در بہشت ۔ (ف ۔ مثل) خدا کی قسم ہمسائے کی مدد سے بہشت میں جانا دوزخ میں چلے جانے کے برابر ہے ۔ کسی کا احسان نہ لینا چاہیئے ۔
حقارت ۔ (حَ ۔ قا ۔ رت) (ع ۔ ا ۔ مث) ذلّت ۔ ہتک ۔ بے عزّتی ۔ خفت ۔ نفرت
حقارت کی نظر سے دیکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ذلیل سمجھنا ۔ کم درجے کا سمجھ کر توجّہ نہ دینا ۔
حقّانی ۔ (حَق ۔ قا ۔ نی) (ف ۔ صف) حق سے نسبت رکھنے والا ۔
حقّانیت ۔ (حَق ۔ قا ۔ نی ۔ یَت) (ف ۔ ا ۔ مث) خدا کی طرف منسوب ہونا ۔ سچائی ۔ راستی ۔ صداقت ۔
حقائق ۔ (حَ ۔ قا ۔ ءِق) (ع ۔ ا ۔ مذ) حقیقت کی جمع ۔ حقیقتیں ۔ اصل حالات ۔ سچی باتیں ۔ اصل کیفیت ۔
حُقنہ ۔ (حُق ۔ نَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) کسی دوا کی بتی یا پچکاری پاخانے کے مقام میں چڑھانا تاکہ پاخانہ آجائے ۔
حُقنہ کرنا ۔ پاخانہ آنے کے لیے سُفرے میں دوا کی پچکاری یا بتی چڑھانا ۔
حُقوق ۔ (حُ ۔ قوق) (ع ۔ ا ۔ مذ) حق کی جمع ۔ فرائض ۔ ذمّہ داریاں ۔
حُقّہ ۔ (حُق ۔ قہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) ڈبّہ ۔ جواہرات رکھنے کی ڈبیا (۲) تمباکو پینے کا آلہ ۔ گڑگڑا ۔
حُقّہ باز ۔ (ف ۔ صف) (۱) بازی گر ۔ بھان متی ۔ مداری (۲) بہت حقّہ پینے والا ۔
حُقّہ باشد کہ دَم بدم باشد ۔ نہ کہ میراث جدّ دام باشد ۔ (ف ۔ مثل) حقّہ پینے کا طریقہ یہ ہے کہ کش لگایا اور آگے بڑھا دیا نہ کہ باپ دادا کی میراث سمجھ کر اکیلے ہی پیتا رہے ۔ خود غرض کے متعلق کہا جاتا ہے ۔
حُقّہ بجانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کثرت سے حقّہ پینا ۔
حُقّہ بلانا ۔ (ا ۔ محاورہ) حقّے میں سے آواز نکالنا ۔
حُقّہ بھرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) چلم میں تمباکو جما کر آگ رکھنا ۔ پینے کے لیے حقّہ تیار کرنا ۔
حُقّہ پانی بند کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ذات برادری سے خارج کرنا ۔ تکلیف پہنچانا ۔
حُقّہ پانی پلانا ۔ (ا ۔ محاورہ) آؤ بھگت کرنا ۔ خاطر تواضع کرنا ۔
حُقّہ تازہ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) حقّے کا پانی بدلنا اور نیچے کو اور نے کو تر کرنا ۔
حُقّے کا پانی اور سو جوتے ۔ (ا ۔ مثل) ایک قسم کی سزا ۔ کوئی بات منوانے کے لیے کہتا ہے کہ اگر ایسا نہ ہوا تو یہ سزا ۔
حُقّے کی ماری آگ ۔ باقی کا مارا گاؤں ۔ (ا ۔ مثل) جس آگ میں سے بار بار حقّہ بھرا جائے وہ بجھ جاتی ہے ۔ جس گاؤں کی مال گذاری بقایا رہے اور وقت پر ادا نہ ہو وہ تباہ ہو جاتا ہے ۔
حقیّت ۔ (حَق ۔ قی ۔ یَت) (ع ۔ ا ۔ مث) حق ۔ حق داری ۔ ملکیت ۔
حقیّت اظہاری ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) حق یا دعویٰ کا ثبوت ۔
حقیّت شکمی ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) پٹہ ۔ جو پٹہ دار سے لیا جائے ۔
حقیر ۔ (حَ ۔ قیر) (ع ۔ صف) چھوٹا ۔ ادنےٰ (۲) ذلیل ۔ خوار ۔ اوچھا ۔ بے قدر (۳)

خفیف۔ ہلکا (۴) دُبلا۔
حقیقت - (حَ - قی - قت) [ع - ا - مث] (۱) اصل - جڑ - بنیاد (۲) اصلیت ماہیت (۳) حالت - کیفیت - حال (۴) سچائی - سچ - صداقت (۵) ماجرا - سرگذشت (۶) مجاز کی ضد۔ جمع : حقائق۔
حقیقت کُھل جانا - (ا - محاورہ) بھید ظاہر ہو جانا - اصل حال معلوم ہو جانا مزہ آجانا۔
حقیقت کیا ہے ؟ (ا - محاورہ) کوئی حیثیت نہیں - ناچیز ہے - کوئی اہمیت نہیں۔
حقیقت معلوم کرنا - (ا - محاورہ) اصل حال یا بھید معلوم کرنا۔
حقیقت میں - اصل میں - واقعی - دراصل۔
حقیقت نفس الامری - (ع - ف - ا - مث) وہ حقیقت جس کو سب تسلیم کرتے ہوں۔
حقیقت نہ ہونا - (ا - محاورہ) اصلیت نہ ہونا - بے وقعت ہونا۔
حقیقتاً - (حَ - قی - قَ - تَن) [ع] واقعی - فی الحقیقت۔
حقیقی - (حَ - قی - قی) [ف - صف] اصلی - جو بناوٹی نہ ہو - بلا آمیزش (۲) کھرا - صاف - بے ملاوٹ (۳) سگا - اپنا جیسے سگا بھائی۔

ح ـــ ک

حَک - [ع - ا - مذ] مِٹانا - کھُرچنا - چھیلنا - دُور کرنا - رگڑ - خراش۔
حَکّاک - (حَک - کاک) [ع - ا - مذ] مہر کن - حرف کھودنے والا - نگینہ ساز - موتی میں چھید کرنے والا۔
حُکّام - (حُک - کام) [ع - ا - مذ] حاکم کی جمع - حکومت کرنے والے افسران۔
حِکایَت - (حِ - کا - یَت) [ع - ا - مث] کہانی - داستان - قِصّہ - بات - بیان
حکایتیں کرنا - (ا - محاورہ) مفت کی حجتیں کرنا - دلیلیں چھانٹنا۔
حِکایتاً - (حِ - کا - یَ - تَن) [ع] ذکر کے طور پر - برسبیل تذکرہ۔
حِکایتی - (حِ - کا - یَ - تی) [ا/ر - صف] بات بات پر بحث کرنے والا - حُجتی۔
حَکَم - (حَ - کَم) [ع - ا - مذ] ثالث - پنچ - فیصلہ کرنے والا - منصف۔
حِکَم - (حِ - کَم) [ع - ا - مذ] حکمت کی جمع - حکم - دانائی۔
حُکم - [ع - ا - مذ] (۱) فرمان - پروانہ - ارشاد - ہدایت (۲) شرعی فیصلہ - فتویٰ (۳) اجازت - پروانگی (۴) تاش کے پتوں میں کالے رنگ کے پان کے نشان (۵) سختی - جبر۔ جمع : احکام۔
حُکمِ آخر - (ع - ا - مذ) آخری فیصلہ - قطعی فیصلہ۔
حُکم اُٹھانا - (ا - محاورہ) (۱) حکم ماننا - فرمان بجالانا (۲) گنجفے کے کھیل میں سرکا پتا لینے کے واسطے حکم کا پتا ڈالنا۔
حُکمِ امتناعی - (ع - ا - مذ) کسی کام سے باز رکھنے کا حکم جو عدالت جاری کرتی ہے۔
حُکم انداز - (ع - ف - صف) وہ تیرانداز جس کا نشانہ کبھی نہ چُوکے - کہہ کر صحیح نشان لگانے والا تیرانداز۔

حُکم بجا لانا - (ا - محاورہ) کہنا ماننا - حکم کی تعمیل کرنا۔
حُکم بردار - (ع - ف - صف) بات ماننے والا - فرمانبردار - نمک حلال۔
حُکم بھیجنا - (ا - محاورہ) سرکاری طور پر اطلاع دینا - ہدایت بھیجنا۔
حُکم پر چلنا - (ا - محاورہ) حکم کی تعمیل کرنا - ہدایت کے مطابق کام کرنا۔
حُکم توڑنا - (ا - محاورہ) حکم نہ ماننا - نافرمانی کرنا۔
حُکم جاری کرنا - (ا - محاورہ) حکم صادر کرنا - اشتہار دینا - ڈونڈی پٹوانا۔
حُکم چلانا - (ا - محاورہ) حکومت کرنا - بیٹھے بیٹھے دوسروں سے کام لینا اور خود کام نہ کرنا - سختی کرنا۔
حُکمِ حاکم مرگِ مفاجات - (ف - مقولہ) حاکم اچانک جو حکم چاہے دے دیتا ہے اور وہ موت کی طرح اٹل ہوتا ہے۔
حُکم دینا - (ا - محاورہ) ارشاد فرمانا - ہدایت دینا (۲) فتویٰ دینا (۳) فیصلہ کرنا (۴) اشتہار دینا (۵) اجازت دینا۔
حُکم ران - (ع - ف - صف) حکم چلانے والا - بادشاہ - فرمانروا۔
حُکم رانی - (ع - ف - امث) فرمانروائی - حکومت - بادشاہی سلطنت۔
حُکمِ شرعی - (ع - ا - مذ) وہ حکم جو شرع اسلامی کے مطابق دیا جائے۔
حُکمِ ظہری - (ع - ا - مذ) وہ حکم جو کسی رپورٹ یا درخواست کی پُشت پر لکھا جائے۔
حُکمِ قطعی - (ع - ا - مذ) آخری فیصلہ - حکم ناطق۔
حُکمِ گشتی - (ع - ا - مذ) سرکاری مراسلہ - وہ حکم جو مختلف دفتروں کو بھیجا جائے پھر کر۔
حُکم لگانا - پختہ رائے ظاہر کرنا - دعوے جتانا (۲) قانونی دفعہ لگانا۔
حُکمِ مطلق - (ع - ف - مذ) حکم قطعی (۲) عام حکم۔
حُکمِ ناطق - (ع - ا - مذ) قطعی حکم - آخری فیصلہ - اٹل فیصلہ۔
حُکم نامہ - (ع - ف - مذ) وہ حکم جو کسی با اختیار حاکم کی طرف سے لکھا جائے تحریری حکم - فرمان۔
حُکَما - (حُ - کَ - ما) [ع - ا - مذ] حکیم کی جمع - دانا لوگ - فلسفی۔
حُکماً - (ع - مذ) حکم کے مطابق - حکم سے۔
حِکمَت - (حِک - مَت) [ع - ا - مث] دانائی - عقل - (۲) ہر چیز کی حقیقت دریافت کرنے کا علم (۳) تدبیر - ترکیب (۴) علاج معالجہ (۵) مطلب۔
حکمت آمیز - حکمت سے بھرا ہوا - عاقلانہ۔
حکمتِ الٰہی - اللہ کی مرضی۔
حکمت بہ لقمان آموختن - (ف - مثل) دانا کو دانائی سکھانا - فضول بات کرنا۔
حکمت چلنا - (ا - محاورہ) چالاکی کامیاب ہونا۔
حکمت چین و حجت بنگالہ - (ف - مثل) عقلمندی اور دانائی چین سے اور جھگڑا فساد بنگال سے منسوب ہے۔
حکمت عملی - (ع - ا - مث) تدبیر - ہوشیاری - دُوراندیشی - پالیسی - ملکی مصلحت - چھل بل۔
حکمت مدنی - (ع - ا - مث) شہری انتظام کے قوانین - انتظام شہری۔
حکمت کرنا - (ا - محاورہ) (۱) طبابت کرنا (۲) تدبیر کرنا - دانائی کرنا۔

حِکمَتی۔ (حِک۔مَ۔تی) [اُر۔صف] (۱) چالاک۔ہوشیار (۲) فلسفی۔

حُکمی۔ (حُک۔می) [ع۔ف۔صف] (۱) یقینی (۲) بے خطا (۳) فرمانبردار (۴) شرطی۔ضروری۔(۵) ہمیشہ۔

حکومَت۔ (حَ۔کو۔مَت) [ع۔ا۔مث] ملک کا انتظام کرنے والا ادارہ۔راج فرماں روائی۔سلطنت۔حکمرانی (۲) سختی۔جبر۔زبردستی (۳) اختیار۔

حکومَتِ آزاد۔ (ع۔ف۔مث) خود مختار حکومت۔

حکومَتِ آمِرانہ۔ (ع۔ف۔ا۔مث) شخصی حکومت۔ایک شخص کی حکومت۔

حکومَتِ اُمَرائی۔ (ع۔ف۔مث) امیر لوگوں کی کونسل کی حکومت۔

حکومَت جتانا۔ (ا۔محاورہ) سختی کرنا۔رعب ڈالنا۔تندی دکھانا۔

حکومَتِ جمہوری۔ کسی ملک کے بالغ باشندوں کی رائے سے چُنی ہوئی حکومت عوام کی منتخبہ حکومت۔

حکومَتِ خود اختیاری۔ (ع۔ف۔ا۔مث) وہ حکومت جو خود مختار ہو۔ آزاد حکومت۔

حکومَتِ شخصی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) ایک شخص کی مطلق العنان حکومت۔

حَکیم۔ (حَ۔کیم) [ع۔ا۔مذ] (۱) دانا۔عقلمند۔ہوشیار (۲) فلسفی (۳) طبیب۔ وید۔ جمع: حُکَمَا۔

حَکیمی۔ (حَ۔کی۔می) [اُر۔ا۔مث] طبابت۔حکیم کا پیشہ۔

ح ـــ ل

حَل۔ (ع۔ا۔مذ) کھولنا۔عقدہ کشائی۔انکشاف۔مشکل کام کو آسان کرنا۔سلجھاؤ۔ (۲) تحلیل ہونا۔گھلنا۔ہلنا (۳) حساب کے سوال کا عمل۔

حَل پذیر۔ (ع۔ف۔صف) حل ہو جانے والا۔گھل جانے والا۔

حَل پذیری۔ (ع۔ف۔ا۔مث) کسی مادے کے گھلنے کی صلاحیت۔

حَل کاری۔ (ع۔ف۔ا۔مث) ملمع سازی۔سونے چاندی کو پگھلا کر پھول پتے بنانا۔

حَل کرنا۔ (ا۔محاورہ) سلجھانا۔کھولنا۔آسان کرنا (۲) اجزا علیحدہ کرنا (۳) ملانا۔پینا (۴) حساب کا سوال نکالنا۔معمہ یا پہیلی بوجھنا (۵) ملمع کرنا۔ (ق)

حَل و عقد۔ (ع۔ا۔مذ) کھولنا باندھنا۔انتظام۔لگانا اور برطرف کرنا۔اُدھیڑبُن

حَلّاج۔ (حَل۔لاج) [ع۔ا۔مذ] دُھنیا۔رُوئی دھننے والا۔منصور کا لقب۔

حَلّاف۔ (ع۔مبالغہ) قسمیں اُٹھانے کا عادی۔

حَلّاق۔ (ع۔مذ) بال مونڈنے والا۔نائی۔حجام۔

حَلال۔ (حَ۔لال) [ع۔صف] حرام کی ضِد۔مُباح۔جائز۔درُست (۲) ذبح کیا ہوا۔ذبیحہ (۳) شرع کے مطابق۔

حَلال خور۔ (ع۔ف۔صف) جائز روزی کمانے والا (۲) خاکروب۔مہتر۔بھنگی۔

حَلال کا۔ (ع۔ا۔صف) وہ بچّہ جو نکاحی ماں باپ سے پیدا ہوا ہو۔

حَلال کرنا۔ (ا۔محاورہ) شریعت کے مطابق ذبح کرنا۔بُری طرح مارنا پیٹنا۔ (۳) قتل کرنا۔کاٹنا (۴) جائز قرار دینا۔

حَلال کرکے کھانا۔ (ا۔محاورہ) محنت کرکے کھانا۔جائز کمائی کرنا۔

حَلال میں حرکت حرام میں برکت۔ (مثل) دیانتدار تکلیف اُٹھاتے ہیں بے ایمان مزے اُڑاتے ہیں۔

حَلالہ۔ (حَ۔لا۔لہ) [ع۔ا۔مث] طلاق دی ہوئی عورت کا عارضی نکاح کرنا تاکہ دوسرے شخص سے نکاح کرنے کے بعد اپنے پہلے خاوند سے پھر نکاح کر سکے۔

حَلاوَت۔ (حَ۔لا۔وَت) [ع۔ا۔مث] مٹھاس۔شیرینی۔پکّے پھل کی مٹھاس (۲) لذت۔مزہ۔ذائقہ (۳) راحت۔آرام۔سُکھ۔

حِلّت۔ (حِل۔لَت) [ع۔ا۔مث] حلال ہونا۔روا ہونا۔مُباح ہونا۔ حُرمَت کی ضد۔

حَلوان۔ (حَل۔وان) [اُر۔ا۔مث] شادی کے بعد بی بی کا مہمانوں سے پیسے جمع کرکے اُن کی دعوت کرنا۔

حَلف۔ (حَ۔لَف) [ع۔ا۔مذ] قسم کھانا۔قسم۔عہد۔پیمان۔جمع: احلاف

حَلف اُٹھانا۔ (ا۔محاورہ) قسم کھانا۔قرآن اُٹھانا۔مذہبی کتاب کی قسم کھانا۔

حَلفِ دروغی۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) جھوٹی قسم کھانا۔

حَلف دینا۔ (ا۔محاورہ) قسم دینا۔قرآن اُٹھانا۔

حَلفِ منصب۔ (ع۔ا۔مذ) کسی عہدے کا چارج لیتے وقت ادائیگی فرض کا عہد کرنا۔

حَلف نامہ۔ (ع۔ا۔مذ) لکھا ہوا حلفی بیان۔

حَلفاً۔ (حَل۔فن) [ع۔صف] قسمیہ۔ازروئے قسم۔

حُلَفا۔ (ع) حلیف کی جمع۔دوست۔ساتھی۔

حَلفی بیان۔حلفیہ بیان۔ (ف۔ا۔مذ) قسم کھا کر دیا ہوا بیان۔

حَلق۔ [ع۔ا۔مذ] گلا۔ٹینٹوا (۲) ناڑ۔گردن (۳) منہ۔زبان۔

حَلق بند کرنا۔ (ا۔محاورہ) خاموش رہنا۔زبان بندی کرنا۔

حَلق پر چھُری پھیرنا۔ (ا۔محاورہ) ذبح کرنا۔حلال کرنا (۲) ظلم کرنا۔جبر کرنا۔ستم کرنا (۳) کسی کا حق مار لینا۔سخت نقصان پہنچانا۔

حَلق تک بھرنا۔ (ا۔محاورہ) بہت کھا لینا۔بھُوک سے زیادہ کھانا پینا۔

حَلق خشک ہونا۔ (ا۔محاورہ) گلا سُوکھ جانا۔گھبرا جانا۔ڈر جانا۔پیاس لگنا۔

حَلق دبانا۔ (ا۔محاورہ) گلا دبانا۔بولنے سے زبردستی روک دینا۔گلا گھونٹنا۔

حَلق سے اُترنا۔ گلے سے نیچے جانا۔گوارا ہونا۔

حَلق سے نکلی خلق میں پڑی۔ (مثل) بات منہ سے نکلی اور مشہور ہوئی۔

حَلق کا دربان۔ (ا۔مذ) وہ شخص جو کھانے پینے سے روکے۔وہ شخص جو کھانے پینے کے وقت آموجود ہو (۲) وہ شخص جو بات بات پر ٹوکے۔

حَلق کا نہ تالو کا۔یہ مال میاں لالو کا۔ (مثل) جو چیز استعمال نہ کی جائے بلکہ ضائع جائے (۲) بدتمیز آدمی کے بدتمیزی سے کھانے کے وقت بھی بولتے ہیں۔

حَلق میں پانی چوانا۔ (ا۔محاورہ) حلق میں پانی ٹپکانا۔

حَلق میں نوالہ پھنسنا یا اٹکنا۔ (ا۔محاورہ) اچھی چیز کھاتے وقت اپنے عزیز یا دوست کا یاد آجانا۔گلے سے لُقمہ نہ اُترنا۔

حُلقُوم۔ (حُل۔قُوم) [ع۔ا۔مذ] گلا۔ٹینٹوا۔ناڑ۔نرخرہ۔سینے اور گلے کے بیچ کا گڑھا۔

حَلقَہ۔ (حَل۔قَہ) [ع۔ا۔مذ] دائرہ۔گھیرا۔احاطہ (۲) مجلس۔جماعت (۳) لوہے یا لکڑی وغیرہ کا گول کنڈا (۴) تکمہ۔گھنڈی کا گھر (۵) علاقہ۔ضلع۔
حَلقۂ انتخاب۔ (ع۔ا۔مذ) وہ علاقہ جسے پارلیمنٹ۔اسمبلی یا کسی دوسرے انتخابی ادارے کے انتخاب کے موقع پر ایک وحدت قرار دیا جاتا ہے۔
حَلقہ باندھنا۔ (ا۔محاورہ) گھیرا ڈالنا۔دائرے میں کھڑا ہونا۔چاروں طرف سے گھیر لینا۔
حلقہ بگوش۔ (ع۔ف۔صف) غلام۔فرمانبردار۔مطیع۔پرانے زمانے میں غلاموں کے کانوں میں کڑا ڈال دیتے تھے۔
حلقہ بگوشی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) غلامی۔اطاعت۔
حَلقہ بندی۔ (ا۔مث) چند علاقوں کو کسی مقصد کے تحت یکجا کر دینا۔
حلقۂ در۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) دروازے کا کُنڈا۔
حلقہ ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) چاروں طرف سے روک لینا۔حصار باندھنا۔گھیرا ڈالنا۔
حَلقی۔ (ع۔صف) حلق سے منسوب۔وہ چھ حروف جن کا مخرج حلق ہے۔ ح۔خ۔ع۔غ ہمزہ۔ ہ۔
حلقے کا ماتم۔ (ع۔ا۔مذ) وہ ماتم جو حلقہ باندھ کر کیا جائے۔
حَلکَم ڈالنا۔ (حَل۔کَم۔ڈال۔نا) [اُ۔مص] جلدی کرنا۔ہلچل ڈالنا۔
حُلَل۔ (حُ۔لَل) [ع۔ا۔مذ] حُلّہ کی جمع۔بہشتی لباس۔
حِلم۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) بُردباری۔برداشت (۲) نرمی۔نرم دِلی۔
حَلوا۔ (حَل۔وا) [ع۔ا۔مذ] میٹھا۔نرم شیرینی۔جو سُوجی کو گھی میں بھونتے اور پھر چاشنی میں پکانے سے بنتا ہے (۳) نرم چیز (۴) آسان کام۔
حلوا خاتون۔ (ع۔ا۔مث) حلوا خور بیگم۔اختو بختو۔کاٹھ کی بلیاں۔
حَلوا خوردن را رُوئے باید۔ (ف۔مثل) عزت کے لیے لیاقت ضروری ہے۔اچھی چیز کے لیے اس کا اہل ہونا بھی ضروری ہے۔
حَلوا سمجھنا۔ (ا۔محاورہ) کسی شخص کو کمزور سمجھنا (۲) کسی کام کو آسان سمجھنا۔
حَلوا سوہن۔ (ا۔مذ) اصل میں حلوا سوہان ہے۔ایک قسم کا سخت حلوا جو ٹکیوں کی شکل میں ہوتا ہے۔پہلے سختی کی وجہ سے یہ نام رکھا گیا تھا۔
حَلوا کھائیے۔ایک سخت قسم ہمیں مُردہ دیکھے۔
حَلوا نکل جانا۔ (ا۔محاورہ) حال پتلا ہونا۔سختیوں سے بدحال ہونا۔
حَلوائے بے دود۔ (ع۔ف۔مذ) پیڑ کا پکا میوۂ شیریں۔نرم چارہ ملائم مال۔
حَلوائے تر۔ (ع۔ف۔مذ) شیریں میوے (۲) وہ مزے دار چیز جو آسانی سے مل جائے (۳) لبِ معشوق۔
حَلوائے مَرگ۔ (ع۔ف۔مذ) موت کا حلوا۔بھتی۔حاضری۔کڑوی کھچڑی۔
حَلوائے مغزی۔ (ع۔ف۔مذ) ایک قسم کا حلوا جس میں کثرت سے مغز بادام اور پستے ڈالے جاتے ہیں۔
حلوائے مِقراضی۔ (ع۔ف۔مذ) حلوا جس میں میوہ باریک باریک کتر کر ڈالتے ہیں۔
حلوے مانڈے سے کام رکھنا۔ (ا۔محاورہ) ہر حالت میں اپنا فائدہ مدِنظر رکھنا۔کوئی مرے یا جیوے حلوے مانڈے سے کام۔

حَلوان۔ (حَل۔وان) [اُ۔ا۔مذ] ملائم گوشت۔بّرے یا لیلے کا گوشت۔بھیڑ یا بکری کا دُودھ پیتا بچہ (۲) رشوت (۳) جہیز (۴) ایک قسم کا کپڑا۔
حَلوائی۔ (حَل۔وا۔ای) [ع۔ا۔مذ] مٹھائی بنانے اور بیچنے والا۔
حَلوائی کی دوکان اور دادا جی کا فاتحہ۔ (ا۔مثل) پرائے مال کو اپنا سمجھ کر بیدریغ خرچ کرنا۔دوسرے کی دولت پر مزے اُڑانا۔
حُلُول۔ (حُ۔لُول) [ع۔ا۔مذ] ایک چیز کا دوسری چیز میں اس طرح داخل ہونا کہ دونوں میں تمیز نہ ہو سکے (۲) تناسخ۔آواگون۔
حُلّہ۔ (حُل۔لہ) [ع۔ا۔مذ] بہشتی لباس۔جامہ۔چادر۔جُبّہ۔چُغہ۔
حَلیف۔ (حَ۔لیف) [ع۔ا۔مذ] (۱) مددگار۔رفیق۔ساتھی (۲) وہ فریق جنہوں نے ایک دوسرے کی امداد کا معاہدہ کیا ہو۔ جمع: حُلفَا۔
حَلیم۔ (حَ۔لیم) [ع۔صف۔و۔ا۔مذ] (۱) بُردبار۔متحمل مزاج۔نرم۔ملائم (۲) ایک قسم کا کھانا جو اناج، گوشت اور مسالے ڈال کر پکایا جاتا ہے۔کھچڑا یا کھچڑا
حُلیَہ۔ (حُل۔یَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) سراپا۔شکل وصورت خط وخال جو شناخت کے لیے لکھے جاتے ہیں (۲) زیور۔گہنا۔
حُلیہ بگاڑ دینا۔ (ا۔محاورہ) مُنہ پر ایسا مارنا کہ صورت بگڑ جائے۔چہرہ بگاڑ نا بُری حالت کر دینا۔
حُلیہ بگڑنا۔ (ا۔محاورہ) گت بننا۔بُری حالت ہونا۔
حُلیہ بنانا۔ (ا۔محاورہ) شکل اختیار کرنا۔صورت بنانا۔
حُلیہ تحریر کرنا۔کسی کی شکل وصورت اور خط وخال پہچان کے لیے تحریر کرنا۔

ح ـــ م

حَمّاد۔ (ع۔ا۔مبالغہ) بہت زیادہ تعریف کرنے والا۔
حِمار۔ (حِ۔مار) [ع۔ا۔مذ] گدھا۔خر (۲) احمق۔
حَماسہ۔ (ع۔مذ) رزمیہ نظم۔
حَماقت۔ (حَ۔ما۔قت) [ع۔ا۔مث] بے وقوفی۔نادانی۔احمق پن۔بے عقلی۔
حَمّال۔ (حَم۔مال) [ع۔ا۔مذ] بوجھ اُٹھانے والا۔پلّے دار۔قلی۔مزدور۔
حَمّالہ۔ (ع۔ا۔مث) حمّال کی واحد (۲) بڑے بڑے بوجھ اُٹھانے والی مشین۔کرین۔
حَمام۔ (ع۔ا۔مذ) ہر وہ پرندہ جس کے گلے میں کنٹھی ہو فاختہ وغیرہ۔خاص طور پر کبوتر۔
حَمّام۔ (حَم۔مام) [ع۔ا۔مذ] گرمابہ۔نہانے کی جگہ۔
حمام کی لنگی۔ (ا۔مث) وہ شے جو عام اور ہر شخص کے استعمال میں آئے۔ (۲) رنڈی۔کسبی۔بازاری عورت بیسوا۔
حمام میں سب ننگے۔ (ا۔مثل) ایک ہی بُرائی میں سب مبتلا۔
حَمّامی۔ (حَم۔ما۔می) [ع۔ا۔مذ] نہلانے والا۔غسل کرانے والا۔حجام۔
حَمائل۔ (حَ۔ما۔ئِل) [ع۔ا۔مث] گلے میں ڈالنے کی چیز۔پرتلا تلوار کا (۲) چھوٹی تقطیع کا قرآن شریف جسے گلے میں لٹکا سکیں (۳) ایک زیور۔
حِمایت۔ (حِ۔ما۔یت) [ع۔ا۔مث] طرفداری۔امداد۔نگہبانی۔سایہ۔محافظت

حِمایتی۔ (حِ-ما-یَ-تی) [ع-ف-صف] طرفداری۔حامی۔معاون۔مددگار۔
حمایتی کا ٹٹو۔ (ا-محاورہ) دوسرے کے بل پر کودنے والا۔کسی کی مدد پر کام کرنے والا۔
حمایتی کی گھوڑی عراقی کے لات مارتی ہے۔ (ا-مثل) جس کا کوئی مددگار ہو وہ ادنٰی ہونے کے باوجود بڑوں کا سامنا کر بیٹھتا ہے۔
حَمد۔ [ع-ا-مث] خدا کی تعریف۔
حَمرا۔ (حَم-را) [ع-صف] سُرخ رنگ کی۔
حُمق۔ (حُ-مُق) [ع-ا-مذ] بے وقوفی۔نادانی۔
حُمَقا۔ (حُ-مَ-قا) [ع-صف] احمق کی جمع۔بیوقوف۔
حَمل۔ [ع-ا-مذ] (۱) بوجھ (۲) پیٹ۔گربھ (۳) عورت کے پیٹ میں جو بچہ ہو۔
حَمل اِسقاط (ساقط) ہونا۔ (ا-محاورہ) پیٹ گرنا۔قبل از وقت بچے کا رحم سے نکل جانا۔
حَمل ٹھہرنا۔حَمل رہنا۔حَمل ہو جانا۔ (ا-محاورہ) عورت کے رحم میں نطفہ پڑ کر بچہ بننا۔
حَمل گرانا۔پیٹ گرانا۔اسقاط کرنا۔مضغہ کا قبل از وقت پیٹ سے نکال دینا
حَمَل۔ (ع-ا-مذ) آسمان کا پہلا بُرج۔جس کی شکل مینڈھے کی ہے۔
حَملہ۔ (حَم-لَہ) [ع-ا-مذ] چڑھائی۔یورش۔ہلّہ۔دھاوا (۲) وار۔حربہ۔چوٹ۔
حملہ آور۔ (ع-ف-صف) چڑھ کر آنے والا۔حملہ کرنے والا۔
حَموضت۔ (ع-مث) کھٹائی۔ترشی۔کڑواہٹ۔
حَمول۔ (ع-مذ) اندام نہانی میں رکھنے کی دوا۔
حُمّیٰ۔ (ع-مذ) تپ۔بخار۔
حَمیّت۔ (حَ-مِی-یَت) [ع-ا-مث] غیرت۔شرم۔ننگ۔
حَمید۔ (حَ-مِید) [ع-صف] تعریف کیا ہوا (۲) خدا کا ایک صفاتی نام۔
حُمَیرا۔ (حُ-مَے-را) [ع-ا-مث] سُرخ رنگ کی۔
حَمیم۔ (حَ-مِیم) [ع-صف] گرم پانی (۲) دوست۔رشتہ دار (۳) موسم گرما کا درمیانی حصّہ (۴) گرمیوں کی بارش (۵) وہ گرم پانی جو دوزخیوں کو پلایا جائے گا۔

ح ــــ ن

حِنا۔ (حِ-نا) [ع-ا-مث] مہندی۔
حِنا بند۔ وہ کاغذ جس میں مہندی کی پُڑیاں باندھتے ہیں (۲) مہندی لگا ہوا۔
حِنا بندی۔ شادی کی ایک رسم جو ساچق سے ایک دن پہلے عمل میں آتی ہے اُسے مہندی بھی کہتے ہیں (۲) مہندی لگانا۔
حِنا کا چور۔ (ف-ا-مذ) وہ جگہ جہاں مہندی کا رنگ نہ چڑھے۔ہاتھ کا وہ سفید حصّہ جہاں مہندی نہ لگی ہو۔
حِنائی۔ (حِ-نا-ای) [ف-صف] گیرُوا۔زردی مائل۔سُرخ رنگ۔مہندی کے رنگ کا۔
حِنائی کاغذ۔ (ف-ا-مذ) ایک قسم کا کاغذ جس کا رنگ حنا کے پھیکے اور ہلکے رنگ سے ملتا ہے۔
حَنبلی۔ (حَم-بَ-لی) [ع-ا-مذ] امام حنبل کا پیرو۔
حَنّان۔ (حَن-نان) [ع-ا-مذ] بے حد رحمت والا بخشنے والا۔اللہ تعالٰے کا صفاتی نام۔
حَنجَرہ۔ (حَن-جَ-رَہ) [ع-ا-مذ] نرخرہ۔حلق۔گلو۔
حَنظَل۔ (حَن-ظَل) [ع-ا-مذ] اندرائن کا پھل جو سخت کڑوا ہوتا ہے۔ (پ) تُماں۔
حُنَفا۔ (ع-مذ) حنیف کی جمع۔حضرت ابراہیمؑ کے مذہب کے پیرو لوگ۔
حَنَفی۔ (حَ-نَ-فی) [ع-صف] سُنّی مسلمانوں کی وہ جماعت جو امام ابوحنیفہؒ کی پیرو ہے۔لفظی معنی۔صادق۔سچا۔ جمع؛ احناف۔حنفیہ۔
حُنُوط۔ (حُ-نُوط) [ع-ا-مذ] چند خوشبودار چیزوں کا ایک مرکّب جو مُردے کو غسل دینے کے بعد اُس پر ملتے ہیں۔
حَنیف۔ (حَ-نِیف) [ع-ا-مذ] حضرت ابراہیمؑ کے دین کا ماننے والا۔ (۲) پکا مُسلمان (۳) مذہبی عقیدے کا پختہ۔دین میں سچا (۴) پکا۔صادق۔حضرت ابراہیمؑ کا لقب۔ جمع ؛ حُنفاء۔

ح ــــ و

حَوّا۔ (حَو-وَا) [ع-ا-مث] باوا آدم کی بیوی کا نام۔سب انسانوں کی ماں۔
حَواجِب۔ (حَ-وا-جِب) [ع-ا-مذ] حاجب کی جمع۔دربان۔
حَوادِث۔ (حَ-وا-دِث) [ع-ا-مذ] حادثہ کی جمع۔مصیبتیں۔تکلیفیں۔حادثے
حَواری۔ (حَ-وا-رِی) [ع-ا-مذ] (۱) حضرت عیسےٰؑ کے اصحاب (۲) حضرت مسیح کے شاگرد جو تعداد میں بارہ تھے۔ (۳) وفاداری سے کام کرنے والے (۴) دوست۔مددگار (۵) برگزیدہ۔
حَواس۔ (حَ-واس) [ع-ا-مذ] وہ قوت جس سے ادراک ہوتا ہے (۲) ہوش۔اوسان۔عقل۔سمجھ۔حاسّہ کی جمع۔
حَواس باختہ۔ (ع-ف-صف) بے اوسان۔گھبرایا ہوا۔مخبوط الحواس ہکا بکا۔
حَواس پر سے صدقہ دینا۔ (ا-محاورہ) ہوش درست کرنا۔عقل کی خبر لینا۔عقل کے ناخن لینا۔
حَواس جانا۔ (ا-محاورہ) اوسان نہ رہنا۔گھبرا جانا۔
حَواسِ خمسہ۔ (ع-ا-مذ) پانچ حواس دیکھنے۔سُننے۔سونگھنے۔چکھنے اور چھُونے کی پانچ قوتیں۔
حَواس میں آکر بات کرو۔ (ا-محاورہ) نامعقول بات مت کرو۔
حَواشی۔ (حَ-وا-شی) [ع-ا-مذ] حاشیہ کی جمع۔کنارے (۲) مصاحب۔ہم نشیں۔یادداشتیں۔جو کتاب کے حاشیے پر لکھی جائیں۔
حَواصِل۔ (حَ-وا-صِل) [ع-ا-مذ] ایک سفید آبی پرندہ۔ماہی خور (۲) حوصلہ کی جمع۔پوٹے۔پرندوں کے معدے (۳) ذخیرہ۔میگزین۔

حوالات - (حَ - وَا - لات) [ع - ا - مث] وہ اشیاء جو قبضے میں دی جائیں - امانتیں - ادھار (۲) تحویل - قید - حراست - نگرانی (۳) وہ جگہ جہاں ملزم کو تافیصلۂ مقدمہ نظربند رکھا جائے -

حوالاتی - (حَ - وا - لا - تی) [اُر - ا - مذ] حوالات میں رہنے والا - ملزم -

حوالہ - (حَ - وا - لہَ) [ع - ا - مذ] سپردگی - تحویل (۲) پتہ - نشان - جمع: حوالہ جات

حوالہ دار - حوالدار - ہیڈ کانسٹیبل - پولیس اور فوج کا ایک عہدہ دار - سپاہی جس کے ماتحت کئی سپاہی ہوں -

حوالے کرنا - (ا - محاورہ) سپرد کر دینا - سنبھالنا -

حوالی - (حَ - وا - لی) [ع - ا - مث] گرد و نواح - آس پاس -

حوالیِ شہر - (ع - ف - ا - مذ) شہر کے اِرد گرد کا علاقہ -

حوالی موالی - (ع - ف - ا - مذ) دوست - ساتھی - ہمراہی -

حوائج - (حَ - وا - اِج) [ع - ا - مذ و مث] حاجت کی جمع - ضرورت -

حوائج ضروری (ضروریہ) - (ع - ا - مث) ضروری حاجتیں - خاص طور پر پاخانہ - پیشاب -

حوت - [ع - ا - مذ و مث] (۱) بڑی مچھلی (۲) نظامِ شمسی کا بارھواں بُرج - جو مشتری کا گھر ہے (۳) وھیل -

حور - [ع - ا - مث] حوراء کی جمع - خوبصورت عورتیں جو بہشت میں نیک آدمیوں کی خدمت گار ہوں گی - بہت خوبصورت - شکیلہ - جمیلہ -

حور کا بچہ - (ا - صف) بہت خوبصورت - پری زاد -

حورِ عین - (ع - ا - مث) فراخ چشم عورت اور بڑی بڑی آنکھوں والی عورت - حور -

حوصلہ - (حَو - صَ - لہَ) [ع - ا - مذ] جرأت - دلیری - ہمت - مقدور (۲) سمائی - بُردباری (۳) ارمان - آرزو (۴) جانور کا پوٹا -

حوصلہ افزا - (ع - ف - صف) ہمت دلانے والا - حوصلہ بڑھانے والا -

حوصلہ افزائی - (ع - ف - ا - مث) شاباش دینا - ہمت بڑھانا -

حوصلہ تنگ ہونا - (ا - محاورہ) پست ہمت ہونا - کمینے خیالات کا ہونا -

حوصلہ رکھنا - (ا - محاورہ) کسی کام کی ہمت رکھنا -

حوصلہ مند - (ع - ف - صف) بلند ہمت - ہمت والا - اولوالعزم -

حوصلہ نکالنا - (ا - محاورہ) ارمان پورے کرنا (۲) خوب خرچ کرنا (۳) ہمت کرنا -

حوصلے سے باہر - (ا - صف) ہمت سے زیادہ -

حوض - [ع - ا - مذ] چھوٹا تالاب - پانی جمع کرنے کا پکا گڑھا (۲) حاشیے کے اندر کی جگہ - متن -

حوض بھرے تو فوارہ چھوٹے - (اشل) آمدنی ہو جبھی تو خرچ ہو سکتا ہے

حوضہ - (حَو - ضہَ) [ع - ا - مذ] ہودہ - ہودج - ہاتھی کے اوپر رکھنے کی عماری -

حونق - (حَ - وَن - نَق) [اُر - ا - مذ] بیوقوف - احمق - دیکھئے ہونق -

حویلی - (حَ - وے - لی) [اُر - ا - مث] بڑا مکان - عالی شان مکان - محل سرا -

ح — ی

حَیّ - [ع - صف] زندہ رہنے والا - خدا تعالےٰ کا ایک نام -

حیا - (حَ - یا) [ع - ا - مث] شرم - حجاب - لحاظ - غیرت -

حیا آنکھوں سے دھو ڈالنا - (ا - محاورہ) دیدہ دلیر ہو جانا - بے شرم ہو جانا

حیادار - حیامند - (ع - ف - صف) غیرت مند - لحاظ والا - نیک بخت - شرمیلا -

حیا والا اپنی حیا سے ڈرا - بے حیا جانے مجھ سے ڈرا - (اشل) شریف آدمی کا اپنی عزت کی خاطر بدمعاش سے پہلو تہی کرنا اور بدمعاش کا اُسے دبا جان کر زیادہ سر چڑھنا -

حیات - (حَ - یات) [ع - ا - مث] زندگی - زیست - عمر - جان - روح -

حیاتِ ابدی - حیاتِ جاودانی - (ع - ا - مث) ہمیشہ کی زندگی - نجات -

حیات بخش - زندگی دینے والا -

حیات پیمائی - شماریاتی طریقہ کار کو حیاتیاتی اُمور پر استعمال کرنے کا علم - (انگ) (Biometry)

حیات تازہ پانا - (ا - محاورہ) نئی زندگی پانا - خطرناک بیماری سے اچھا ہونا -

حیاتِ جاوید - (ع - ف - ا - مث) ہمیشہ کی زندگی -

حیاتِ مستعار - مانگے کی زندگی - بے بنیاد زندگی - ناقابلِ اعتبار زندگی -

حیاتی - (حَ - یا - تی) [ق - ا - مث] زندگی - حیات -

حیاتیات - (حَ - یا - تی - آت) [ع - ا - مث] جانوروں اور پودوں کا علم - بیالوجی (Biology)

حیاتین - (حَ - یا - تِین) [ع - ف - ا - مث] وہ کیمیاوی اجزاء جو انسان اور جانوروں کی غذا میں ہوتے ہیں اور جن کی کمی خرابیِ صحت یا بیماری کا باعث ہوتی ہے - (انگ) (Vitamin)

حیثیت - (حے - ثی - یت) [ع - ا - مث] بساط - قدرت - مقدور (۲) آبرو - عزت (۳) جائداد - ملکیت - آمدنی - دولت (۴) رتبہ - درجہ - پایہ (۵) اسلوب وضع - طرز - ڈھنگ - جمع: حیثیات -

حیثیت بگاڑنا - بے عزت کر دینا -

حیثیت بگڑنا - غریب ہو جانا - دیوالہ نکالنا - عزت جاتی رہنا - بے عزت ہونا

حیثیت رکھنا - (ا - محاورہ) قابلیت ہونا - گنجائش رکھنا - ملکیت ہونا - سمانا -

حیثیت سے بڑھ کر - (ا) بساط سے زیادہ - مقدور سے باہر -

حیثیتِ عرفی - (ع - ا - مث) بنی ہوئی عزت - مانی ہوئی حیثیت - ساکھ - اعتبار -

حیثیت ہونا - (ا - محاورہ) لیاقت ہونا - بساط ہونا -

حیدر - (حے - دَر) [ع - ا - مذ] شیر - حضرت علیؓ کا لقب -

حیدری - (حے - دَ - ری) [ف - صف] حیدر سے منسوب - شیعوں کا ایک فرقہ -

حیران - (حے - ران) [ع - صف] ہکا بکا - حیرت زدہ - دنگ - متحیر - متعجب -

حیرانی - (حے - رانی) [اُر - ا - مث] پریشانی - حیرت - تحیر -

حیرت - (حے - رَت) [ع - ا - مث] اچنبھا - تعجب - حیرانی -

حیرت آفرین - حیرت انگیز - (ع - ف - صف) حیرت پیدا کرنے والا - دنگ کر دینے والا -

حیرت افزا - (ع - ف - صف) حیرانی بڑھانے والا -

حَیرت زَدَہ ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) حیران ۔ بھونچکا ۔ حیرت کا مارا ہوا ۔
حَیص بَیص ۔ (حیص ۔ بیص) (ع ۔ ا ۔ مث) شور غوغا ۔ تکرار ۔ لڑائی جھگڑا ۔
حَیض ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ خون جو عورتوں کو ہر مہینے آتا ہے ۔ ماہواری ۔
حَیض سے پاک ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) عورت کا حیض سے فارغ ہوکر نہانا ۔
حَیض سے ہونا ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) ماہواری ہونا ۔ حیض کا خون آنا ۔
حَیض کا لَتّہ ۔ (ا ۔ مذ) حیض کی گدی ۔ وہ کپڑا جس سے خونِ حیض صاف کریں (۲) ذلیل ۔ قابلِ نفرت شخص ۔
حَیضی بچّہ ۔ (حے یضی ۔ بَچ ۔ چَہ) (ا ۔ صف) حرامی ۔ ولدالحرام (۲) شریر ۔
حِیطَہ ۔ (حی ۔ طہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) چار دیواری ۔ احاطہ ۔
حَیف ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) دریغ ۔ افسوس ۔ ہائے (۲) ظلم و ستم ۔ جبر ۔ تعدی ۔
حَیفی ۔ (حَے ۔ فی) (ق ۔ ا ۔ مذ) حیف ۔ رنج ۔ افسوس ۔
حَیفی کھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) تاسف کرنا ۔ پشیمان ہونا (ق)
حِیَل ۔ (ح ۔ یَل) (ع ۔ ا ۔ مذ) حیلہ کی جمع ۔ بہانے ۔
حِیلَہ ۔ (حی ۔ لَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) بہانہ ۔ فریب ۔ دھوکا ۔ مکر (۲) روزگار ۔ کام ۔ نوکری ۔
حِیلہ باز ۔ حِیلہ ساز ۔ حِیلہ گر ۔ حِیلہ جُو ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) مکار ۔ فریبی ۔ دغا باز ۔ کام چور ۔
حِیلہ حَوالہ ۔ ٹال مٹول ۔ لیت ولعل ۔ ہیرا پھیری ۔
حِیلہ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بہانہ کرنا ۔ فریب کرنا (۲) روزگار کرنا ۔ نوکر ہونا ۔ روزی کمانے کے لیے کچھ کام کرنا ۔
حِیلے رِزق ۔ بہانے موت ۔ (مثل) رزق کوئی نہ کوئی کام کرنے سے ملتا ہے ۔ موت کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے ۔
حِین ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وقت ۔ زمانہ ۔ عرصہ ۔
حِینِ حَیات ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) عمر بھر ۔ تابہ زندگی ۔ جب تک زندہ ہے ۔ جیتے جی ۔
حَیوان ۔ (حَے ۔ وان) (ع ۔ ا ۔ مذ) جاندار ۔ ذی رُوح (۲) مویشی ۔ چوپایہ (۳) نادان ۔ بے وقوف ۔ وحشی ۔ جمع ، حیوانات ۔
حَیوانِ مُطلَق ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) جانور ۔ بے سلیقہ ۔ بدتمیز ۔ بالکل گنوار ۔
حَیوانِ ناطِق ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) بولنے والا جانور یعنی انسان ۔
حَیوانی ۔ (حے ۔ وا ۔ نی) (ع ۔ صف) انسانی کا ضد ۔ حیوان سے منسوب (۲) نفسانی شہوانی
حیوانیات ۔ (حَے ۔ وا ۔ نی ۔ آت) (ع ۔ ا ۔ مث) جانوروں کی تاریخ ۔ جسم کی ساخت اور عادات و اطوار کا علم ۔ (انگ) (Zoology)
حَیوانِیت ۔ (حَے ۔ وا ۔ نی ۔ یَت) (ع ۔ ا ۔ مث) حیوان کی خاصیت ۔ بے شرمی بے حیائی ۔ بے وقوفی ۔
حَیَّ علی الصَّلوٰۃ ۔ اذان کا ایک حصّہ ۔ نماز کے لیے جلدی آؤ ۔
حیّ و قیوم لایموت ۔ (ع ۔ مذ) قائم رہنے والا ۔ نہ مرنے والا ۔ خدا تعالٰے کی صفت ۔

خ

خ (خے) [ع-مؤنث] (۱) اُردو کا دسواں۔ فارسی کا نواں۔ عربی کا ساتواں حرف۔ (۲) حساب ابجد میں اس کے چھ سو عدد مقرر ہیں۔ حلقی حرف ہونے کی وجہ سے اس کی آواز حلق سے نکلتی ہے۔ علم نجوم میں یہ سیارۂ مریخ کی علامت ہے یہ قمری حرف ہے اس سے پہلے "ال" آئے تو آواز دے گا

خ-۱

خَاتِم (خا-تِم) [ع-صف] ختم کرنے والا۔ اخیر یا انجام کو پہنچانے والا۔ جمع خواتِم

خاتَم الانبیاء۔ خاتَم المرسلین۔ خاتَم النبیّین۔ تمام نبیوں کی نبوت ختم کرنے والے۔ آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خَاتَم (خا-تَم) [ع-ا-مث] (۱) انگوٹھی۔ انگشتری (۲) چھاپ۔ مُہر جمع خواتِم

خاتمُ الانبیاء۔ خاتمُ النبیّین (ع-ا-مذ) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب۔ کیونکہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ آپ نبوت کے اختتام پر مُہر کی حیثیت رکھتے ہیں

خاتم بندی۔ خاتم کاری (ع-ف-ا-مث) ہاتھی دانت۔ ہڈی یا لکڑی پر پھول پتی بنانے کا فن۔

خاتمِ سلیمان (ع-ف-ا-مث) حضرت سلیمان کی انگوٹھی جس پر کہتے ہیں کہ اسمِ اعظم لکھا ہوا تھا اور اس کے باعث تمام مخلوقات آپ کی مطیع تھی۔

خاتمہ (خا-تِ-مَہ) [ع-ا-مذ] (۱) انجام۔ عاقبت۔ اخیر۔ نتیجہ (۲) موت رحلت۔ انتقال (۳) وہ عبارت جو اختتام پر لکھی جائے۔

خاتمہُ بالخیر (ع-ا-مذ) (۱) نیک انجام (۲) اخیر وقت ایمان کی سلامتی اور دینداری کے ساتھ گزرنا۔ کنایۃً مرجانا۔

خاتمہ ہونا۔ (۱) انجام کو پہنچنا۔ تمام ہونا۔ پورا ہونا (۲) فوت ہونا۔ گزر جانا۔

خاتُون (خا-تُو-ن) [ت-ا-مث] بیوی۔ امیرزادی۔ معزز عورت۔ بیگم جمع خواتین۔

خاتونِ جنّت (ف-ا-ع-مث) جنّت کی شہزادی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا لقب

خاتونِ عرب (ف-ع-ا-مث) (۱) لقب حضرت فاطمہؓ (۲) کعبہ

خاتونِ فلک (ف-ع-ا-مث) آسمان کی شہزادی (۱) چاند (۲) زہرہ۔ (۳) ناہید۔

خادِم (خا-دِم) [ع-ا-مذ] (۱) خدمت کرنے والا۔ نوکر۔ ملازم۔ انکسار کے طور پر اپنے لیے بھی کہا جاتا ہے۔

خادم درگاہ (ف-ع-ا-مذ) کسی درگاہ کی خدمت کرنے والا۔ مجاور۔

خادمان (خا-دِ-مَا-ن) [ع-ف-ا-مذ] ایک سے زیادہ ملازم۔ خادم کی جمع

خادِمانہ (خا-دِ-مَا-نَہ) [ف-صف] خادم کی مانند۔

خادِمہ۔ (خا-دِ-مَہ) [ع-ا-مث] ملازمہ۔ خادم کی تانیث۔ جمع خادمات

خار [ف-ا-مذ] کانٹا۔ پھانس (۲) مرغ کے پاؤں کا کانٹا جو ٹخنے کے اوپر ہوتا ہے (۳) حسد۔ رشک۔ جلن (۴) ڈاڑھی کے سخت بال۔

خاربست۔ خاربند (ف-ا-مذ) کانٹوں کی باڑھ۔

خارپُشت (ف-ا-مذ) (۱) ساہی ایک جنگلی جانور جسم کے جسم پر لمبے لمبے کانٹے ہوتے ہیں۔ خاردار جنگلی چوہا۔

خارخار۔ (ف-صف) (۱) بے چینی۔ پریشانی۔ بیکلی۔ رنج۔ رشک یا حسد کے موقع پر آتا ہے (۲) [صف] بکثرت۔

خاردار (ف-صف) کانٹوں والا (۲) ڈاڑھی والا۔ وہ لڑکا جس کے ڈاڑھی نکل آئے۔

خار دینا (ا-محاورہ) رنج دینا۔ ستانا۔ تکلیف پہنچانا۔ ایذا دینا۔

خارزار۔ خارستان (ف-ا-مذ) کانٹوں کا جنگل۔

خارکش (ف-ا-مذ) لکڑہارا۔

خار کھانا (ا-محاورہ) حسد کرنا۔ جلنا۔ دشمنی کرنا۔

خار گزرنا۔ خار لگنا۔ خار معلوم ہونا۔ خار ہونا (ا-محاورہ) بُرا لگنا۔ کھٹکنا ناگوار ہونا۔

خارِ ماہی (ف-ا-مذ) مچھلی کا کانٹا

خارِ مغیلاں (ف-ا-مذ) ببول یا کیکر کا کانٹا

خار نکالنا (ا-محاورہ) عداوت پوری کرنا۔ انتقام لینا

خاروخس۔ خاروخاشاک (ف-ا-مذ) کانٹا اور گھاس۔ کوڑا کرکٹ۔ کچرا

خارِ وطن از سنبل وریحان خوشتر (ف-مثل) اپنے وطن کے کانٹے بھی دوسری جگہ کے پھولوں سے بہتر ہوتے ہیں۔

خار ہونا (ا-محاورہ) ناگوار گزرنا۔ بُرا معلوم ہونا (۲) حسد ہونا۔ جلن ہونا رشک ہونا۔

خارا (ف-ا-مذ) سخت پتھر۔ نیلا پتھر

خاراتراش (ف-ا-صف) پتھر کاٹنے والا۔ سنگ تراش۔

خاراشگاف (ف-صف) پتھر میں شگاف ڈالنے والا۔

خارِج (خا-رِج) (ع-صف) نکالا ہوا۔ علٰحدہ۔ باہر۔ نکلا ہوا (۲) کافر مرتد

خارج آہنگ (ف-صف) بے سُرا

خارج از بحث (ف-ا-مذ) جس کا بحث سے تعلق نہ ہو۔ بحث سے الگ (۲) جملہ معترضہ۔ فضول بات۔

خارج از عقل (ع-ف-صف) (۱) عقل کے خلاف۔ بعید از عقل (۲) (صف) احمق۔ گاؤدی۔

خارج قسمت (ع-ا-مذ) وہ عدد جو مقسوم کو مقسوم علیہ پر تقسیم کرنے سے حاصل ہو۔ حاصل قسمت۔

خارج کرنا۔ (مص-مرکب) (۱) نکالنا۔ باہر نکالنا۔ علیحدہ کرنا (۲) مقدمہ کے دعوے کو رد کر دینا۔

خارج ہونا۔ (مص-مرکب) نکلنا۔ باہر ہونا۔ جدا ہونا (۲) مقدمہ کا ڈِسمِس ہونا

خارجاً (خا-رِ-جن) [ع-صف] بالا بالا- ظاہراً- باہر سے
خارجہ- (خا-رِ-جہ) [ع-صف] (۱) باہر کا- خارج شدہ- دوسرے ملک کا (۲) (ا- مذ) وہ شخص یا چیز جو نکال دی جائے- داخلہ کی نقیض
خارجی [ع-ا-مذ] (۱) مسلمانوں کا وہ فرقہ جو جنگ صفین کے موقع پر حضرت علی کا اس وجہ سے مخالف ہوگیا تھا کہ انہوں نے امیر معاویہ سے لڑنے کے بجائے ثالثی قبول کر لی تھی (۲) (صف) بیرونی- باہر کا- باہر سے متعلق- جمع خوارج-
خارجیّت (ع-ا-مث) ظاہر داری- ظاہر پرستی- مادی وظاہری زور دینے کا مسلک-
خارچنگ (خار-چنگ) [ف-ا-مذ] کیکڑا- دیکھیے خرچنگ
خارش- خارِشت (خا-رش- خا-رشت) [ف-ا-مث] کھجلی- کھاج (۲) ایک جلدی بیماری جس میں بدن پر پھنسیاں نکل آتی ہیں اور کھجلی ہوتی ہے
خارشی- خارشتی (خا-رِ-شی- خا-رش-تی) [ف-صف] کھجلی والا- جسے خارش ہو-
خارشی کُتیا مخمل کی جھُول (مثل) بدصورت آدمی جو قیمتی کپڑے پہنے- اس موقع پر بولتے ہیں- جب کوئی بدشکل آدمی عمدہ لباس پہنے جو اس پر زیب نہ دے
خارِق (خا-رق) [ع-صف] پھاڑنے والا- کرامت- جمع خوارق
خارق عادات- عادت اور قدرتی قاعدے کو توڑنے والا- انبیا کے معجزے اولیا کی کرامات-
خارہ سَنگ- (خا-رہ-سَنگ) [ف-ا-مذ] سیاہ پتھر- سنگِ مرمر کی ایک قسم
خازِن- (خا-زِن) [ع-ا-مذ وصف] (۱) خزانچی (۲) محافظ- نگہبان جمع کرنے والا
خاستہ (ف-صف) اُٹھایا ہوا- مرکبات کے آخر میں آتا ہے جیسے نوخاستہ-
خاستائی (خاس-تا-ای) [ف-صف] کبوتر کا ایک رنگ-
خاسِر (ع-صف) گھاٹا کھانے والا- نقصان اُٹھانے والا-
خاشاک (خا-شاک) [ف-ا-مذ] خاروخس- کوڑا کرکٹ-
خاشع- (خا-شع) [ع-صف] عاجزی کرنے والا-
خاص (ع-صف) عام کی ضد- نج کا- ذاتی- اپنا (۲) صرف- فقط- محض- (۳) عمدہ- منتخب (۴) ٹھیک- ٹھیٹ- مرغوب- پیارا- منظورِ نظر- چہیتا
خاص بازار (ع-ف-ا-مذ) شاہی بازار- وہ بازار جو شاہی محلے کے قریب ہو
خاص بردار (ع-ف-ا-مذ) سپاہی جو بادشاہوں اور نوابوں کی سواری کے آگے کندھوں پر بندوقیں رکھ کر چلتے تھے- بندوقچی (۲) وہ شخص جس کے پاس شاہی رئیسوں کا پاندان ہو-
خاص تحصیل- (۱) وہ تحصیل جس میں حاکم ضلع کا اجلاس ہوتا ہے (۲) وہ تحصیل جس کی مالگذاری سرکار براہِ راست وصول کرے-
خاص تراش (ع-ا-ف-مذ) امیروں کا حجام- بادشاہ اور امیروں کی حجامت بنانے والا-

خاص خاص لوگ- (ع-صف) ذی عزت اور رئیس آدمی- منتخب آدمی- چیدہ چیدہ لوگ-
خاص الخاص- (ع-ا-صف) نہایت چیدہ یا منتخب- بہت منظورِ نظر بہت مرغوب-
خاص دان- (ف-ا-مذ) گلوریاں رکھنے والا برتن-
خاص کر- بالخصوص- خصوصاً- خصوصیت سے- خاص طور پر-
خاص محال (ع-ف-ا-مذ) وہ جائداد جس کا انتظام خود حکومت کرے-
خاص محل (ع-ف-ا-مذ) بادشاہ کی پہلی بیوی- بڑا محل-
خاص نویس (ع-ف-ا-مذ) ذاتی منشی- نج کا منشی- پرائیویٹ سیکرٹری
خاص وعام (ع-ا-مذ) چھوٹے بڑے امیر و غریب- ادنیٰ- اعلیٰ- تمام- سب لوگ-
خاصا- (اُر-صف) (۱) خوب- اچھا- موزوں- خوشنما (۲) بُرا نہ بھلا- درمیانی متوسط (۳) ایک قسم کا سوتی کپڑا (۴) امیروں کا کھانا (۵) بادشاہوں کی سواری کا گھوڑا-
خاصا چننا (ا- محاورہ) دسترخوان پر کھانا چننا- قسم قسم کے کھانے لگانا-
خاصا رہا (ا- محاورہ) خاصے رہے- اچھے نکلے- خوب رہا- نتیجہ خراب رہا-
خاصان (خا-صان) [اُر-ا-مذ] خاص لوگ- خاص کی جمع-
خاصگی (خاص-گی) [ع-ف-ا-مذ] (۱) بادشاہ اور امراء کا مصاحب- (۲) رسالدار- خزانچی (۳) (مث) مالک کی مدخولہ لونڈی (۵) عمدہ چیز
خاصّہ (خاص-صَہ) [ع-ا-مذ] (۱) عادت- خو- خصلت (۲) صفت- وصف- خاصیت (۳) نج کا- ذاتی (۴) اعلیٰ- نفیس- موزوں (۵) بھلا- خوب (۶) خصوصیت- خاص وصف جو کسی میں پایا جائے-
خاصی (خا-صی) [اُر-صف] (۱) اچھی (۲) بری نہ بھلی- متوسط درجہ کی (۳) امیروں کی بندوق-
خاصی پیاری (ا-مث) (۱) زنخہ- زنانہ- وہ مرد جو عورتوں کی سی حرکات و سکنات کرے- (۲) بی بی- بہو-
خاصیّت (خا-صِی-یت) [ع-ا-مث] (۱) مزاج- طبیعت- خصلت عادت (۲) تاثیر (۳) وصف- صفت- گُن-
خاضع (خا-ضع) [ع-صف] عاجزی کرنے والا- منکسر المزاج-
خاطب (خا-طب) [ع-ا-مذ] خطیب- مقرر (۲) وہ جو شادی کی درخواست کرے
خاطر (خا-طر) [ع-ا-مث] (۱) جو دل میں گزرے (۲) دل- من (۳) جگر کلیجہ (۴) چت- خیال (۵) ارادہ (۶) مرضی- پاس- لحاظ (۷) تواضع آؤ بھگت (۸) مزاج- (۹) واسطے (۱۰) طرفداری-
خاطر آزاری (ع-ف-ا-مث) ناپسندیدگی- رنجیدگی- صدمہ پہنچانا- دل دکھانا
خاطر آزردہ (ع-ف-ا-مث) رنجیدہ- ناراض- ملول- کبیدہ خاطر
خاطر آشفتہ (ع-ف-ا-صف) پریشان- گھبرایا ہوا-
خاطر پذیر/ پسند (ع-ف-ا-صف) مناسب- دل پسند- اچھی-
خاطر میں لانا (ا- محاورہ) پسندیدہ ہونا- باوقعت ہونا-
خاطر توڑنا (ا- محاورہ) دل شکنی کرنا- رنج دینا-
خاطر جمع (ع-ا-مث) دل جمعی- اطمینان- تسکین- تسلی-

خاطر خواہ (ف ۔ صف) موافقِ طبع ۔ حسبِ مرضی ۔ حسبِ منشا ۔ خواہش کے مطابق ۔

خاطرداری (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) تواضع ۔ مدارات ۔ مہمان نوازی ۔ آؤ بھگت

خاطرداشتی (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) [ق] خاطر مدارات ۔

خاطر سے (ع ۔ ا) لحاظ سے ۔ پاس سے ۔

خاطر عاطر (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) پاکیزہ طبیعت

خاطر کرنا (ا ۔ محاورہ) آؤ بھگت کرنا ۔ مہمان نوازی کرنا ۔ (۲) دِل جوئی کرنا ۔

خاطر کی لینا (ا ۔ محاورہ) طرفداری کرنا ۔

خاطر مدارات (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) آؤ بھگت ۔ مہمان نوازی ۔

خاطر میں آنا (ا ۔ محاورہ) خیال میں آنا ۔ عزت ہونا ۔

خاطر میں رکھنا (ا ۔ محاورہ) دھیان رکھنا ۔ خیال رکھنا ۔

خاطر میں گزرنا (ا ۔ محاورہ) دل میں خیال گزرنا ۔ خیال گزرنا ۔

خاطر میں نہ لانا (ا ۔ محاورہ) خیال نہ کرنا ۔ عزت نہ کرنا ۔ بات نہ پوچھنا ۔ پرواہ نہ کرنا ۔

خاطر نشان ہونا (ا ۔ محاورہ) بات کا دل میں بیٹھ جانا

خاطر نشین (ع ۔ ف ۔ صف) دل میں اترنے والی ۔ ذہن نشین ۔ جو دل میں بیٹھ جائے (۲) کنایۃً ۔ پسندیدہ ۔ پیارا ۔

خاطر ہونا (ا ۔ محاورہ) آؤ بھگت ہونا ۔ مدارات ہونا ۔

خاطراً (خا ۔ طِ ۔ رن) [ع ۔ صف] (۱) دل سے (۲) کسی کا لحاظ کرتے ہوئے ۔ پاس کرتے ہوئے ۔

خاطِف (خا ۔ طِف) [ع ۔ صف] اُچک لے جانے والا ۔ چھین لینے والا ۔ بجلی کی صفت ۔

خاطی (خا ۔ طی) [ع ۔ صف] گناہگار ۔ خطاکار ۔ پاپی ۔ مجرم

خافی (خا ۔ فی) [ع ۔ صف] ۔ پوشیدہ ۔ چھپا ہوا ۔ خفیہ ۔

خاقان (خا ۔ قان) [ت ۔ ا ۔ مذ] سلطان ۔ بڑا بادشاہ ۔ چین اور ترکستان کے سابق بادشاہوں کا لقب ۔

خاقانی (خا ۔ قا ۔ نی) [ت ۔ صف و ا مذ] (۱) شاہی (۲) ایران کے ایک مشہور قصیدہ گو شاعر کا تخلص ۔

خاک (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) مٹی ۔ دُھول (۲) زمین ۔ دھرتی (۳) کچھ ۔ ذرا ۔ (۴) کچھ نہیں ۔ بالکل نہیں (۵) راکھ ۔ بھبھوت (۶) کیونکر ۔ کس طرح ۔ (۷) خمیر ۔ سرشت ۔

خاک آلودہ (ف ۔ صف) مٹی سے بھرا ہوا ۔

خاک اڑانا (ا ۔ محاورہ) گرد اُڑانا (۲) بدنام کرنا ۔ (۳) آوارہ پھرنا ۔

خاک اُڑنا (ا ۔ محاورہ) دُھول اُڑنا ۔ گرد اُڑنا ۔ (۲) رُسوا ہونا ۔ مٹی پلید ہونا (۳) تباہ ہونا ۔ برباد ہونا ۔ کچھ نہ رہنا (۴) پریشان نظر آنا ۔ رونق نہ ہونا ویران ہونا ۔

خاک انداز (ف ۔ ا ۔ مذ) کوڑا کرکٹ ڈالنے کا برتن (۲) قلعہ یا مکان میں وہ سوراخ جس سے کوڑا کرکٹ پھینکتے ہیں یا دشمن پر تیر یا پتھر برساتے ہیں یا بندوق چلاتے ہیں ۔ (۳) پھاوڑا ۔ بیلچہ (۴) حقے کا حاشیہ (۵) وہ برتن جس سے چولھے کی راکھ نکالتے ہیں ۔

خاک ایسی زندگی پر (ا ۔ مثل) جب زندگی بُرے حالوں گزر رہی ہو تو اس موقع پر بولتے ہیں ۔ تُف ہے ایسے جینے پر

خاکباز (ف ۔ ا ۔ صف) کھلنڈرا ۔

خاکبازی (ف ۔ ا ۔ مث) مٹی سے کھیلنا ۔ ایک دوسرے پر خاک ڈالنا ۔

خاک بہ دہن (ف) منہ میں خاک ۔ منہ سے بُری بات نکالنے پر کہتے ہیں

خاک برسنا (ا ۔ محاورہ) دُھول اُڑنا ۔ گرد اُڑنا (۲) ویرانی برسنا ۔ بے رونقی ہونا

خاک بسر (ف ۔ صف) پریشاں حال ۔ خراب و خستہ

خاک پا (ف ۔ صف) (۱) پاؤں کے نیچے کی مٹی (۲) نہایت حقیر چیز ۔ عاجز ۔ مسکین ۔

خاک پھانکنا (ا ۔ محاورہ) (۱) آوارہ پھرنا ۔ (۲) جھوٹ بولنا (۳) بہتان لگانا ۔

خاک تودہ (ف ۔ ا ۔ مذ) نشانہ لگانے کا مٹی کا ڈھیر ۔ آماجگاہ ۔ چاند ماری کی دیوار

خاک جھڑ جانا (ا ۔ محاورہ) مار پیٹ کا کوئی اثر نہ ہونا ۔

خاک جھونکنا (ا ۔ محاورہ) دھوکا دینا ۔ خاک ڈالنا ۔

خاک چاٹ کر بات کہنا (ا ۔ محاورہ) گڑگڑا کر بولنا ۔ عجز و انکسار سے کچھ کہنا ۔ دعوے کی بات کو عجز کے ساتھ ظاہر کرنا ۔

خاک چاٹنا (ا ۔ محاورہ) عجز و انکسار کا اظہار کرنا ۔

خاک چھاننا (ا ۔ محاورہ) آوارہ پھرنا ۔ سرگرداں پھرنا (۲) تباہ و برباد ہونا (۳) خوب تلاش کرنا ۔

خاک دان (ف ۔ ا ۔ مث) مٹی اور کوڑا کرکٹ ڈالنے کی جگہ (۲) راکھدان (۳) دنیا ۔

خاک دھول (ا ۔ مث) (۱) کچھ نہیں ۔ (۲) گھٹیا اور بے کار چیز

خاک ڈالنا (ا ۔ محاورہ) (۱) رفع دفع کرنا ۔ لعنت بھیجنا ۔ چھوڑنا (۲) کنایۃً عیب پوشی کرنا ۔

خاک ڈالے چاند نہیں چھپتا (ا ۔ مثل) بُرائی کرنے سے کسی کی خوبی نہیں چھپتی

خاک راہ (ا ۔ مث) ذلیل ۔ حقیر ۔ ہیچ ۔

خاک روب (ف ۔ ا ۔ مذ) مہتر ۔ بھنگی ۔ حلال خور

خاکسار (ف ۔ صف) مثل خاک ۔ فروتن ۔ عاجز ۔ متکلم اپنے لیے اظہار فروتنی کے واسطے استعمال کرتا ہے (۲) علامہ مشرقی کی قائم کردہ ایک سیاسی جماعت ۔

خاکساری (ف ۔ مث) فروتنی ۔ عجز ۔ انکسار ۔ عاجزی ۔

خاک سیاہ ہو جانا (ا ۔ محاورہ) جل کر راکھ ہو جانا ۔ تباہ و برباد ہو جانا ۔

خاک سے پاک کرنا (ا ۔ محاورہ) ادنیٰ رتبے سے اعلیٰ رتبے پر پہنچانا ۔

خاک شفا (ف ۔ ع ۔ ا ۔ مث) (۱) شفا بخشنے اور تندرست کر دینے والی مٹی (۲) کربلا کی خاک ۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی خاک ۔

خاک شو پیش ازاں کہ خاک شوی (ف ۔ مقولہ) مرنے سے پہلے مرجا ۔ مرنے سے پہلے عاجزی اور فروتنی کی عادت ڈالنی چاہیے ۔

خاک کا پتلا (ا ۔ مذ) آدمی ۔ انسان ۔

خاک کا پیوند ہونا (ا ۔ محاورہ) زمین میں دفن ہونا ۔ خاک میں ملنا ۔ مرجانا

خاک کالے جانا (ا ۔ محاورہ) جہاں کی مٹی ہوتی ہے ۔ وہیں دفن ہوتا ہے

خاک کرنا ۔ کر دینا (ا ۔ محاورہ) (۱) جلا کر راکھ کرنا ۔ برباد کرنا (۲) کچھ نہ کرنا

خاک کے گھر کو لاکھ بنانا (۱. محاورہ) غریب کو امیر بنانا۔
خاک کے مول (۱. صف) بہت سستا۔ نہایت ارزاں۔
خاک لے ڈالنا (۱. محاورہ) بار بار جانا۔ اپنے مطلب سے کسی کے پاس بار بار جانا۔
خاکم بدہن (۱. محاورہ) میرے مُنہ میں خاک۔ کوئی بری بات کہنی ہو تو کہتے ہیں۔
خاک میں ملانا (۱. محاورہ) (۱) برباد کرنا (۲) ضائع کرنا۔ رائیگاں کرنا (۳) مار ڈالنا۔ (۴) ذلیل و رسوا کرنا (۵) زمین کا پیوند کرنا۔ ناپید کرنا۔
خاک میں مل جائے (۱. کوسنا) مر جائے۔ تباہ ہو جائے۔
خاک میں ملنا (۱. محاورہ) تلف ہونا۔ ضائع ہونا (۲) دفن ہونا (۳) پریشان ہونا۔ برباد ہونا۔
خاک نائے۔ خشکی کا وہ تنگ قطعہ جو خشکی کے دو بڑے قطعات کو ملائے
خاک نہ دھول بکائن کے پھول (امثل) کام کے نہ کاج کے نکمے۔ مفت کے شیخی خورے۔
خاک نشین (ف. صف) خاکسار۔ منکسر المزاج۔ متواضع۔ خلیق۔ زمین پر بیٹھنے والا۔
خاک نہیں (۱) کچھ نہیں۔
خاک و خون میں ملانا (۱. محاورہ) برباد کرنا۔ مٹانا۔ فنا کرنا۔
خاک ہاتھ نہ آنا - (۱. محاورہ) کچھ نہ ملنا۔
خاک ہو جانا۔ خاک ہونا (۱. محاورہ) گل کر مٹی ہو جانا۔ بوسیدہ ہو جانا۔ کچھ نہ ہونا۔ تباہ ہونا۔ برباد ہونا۔
خاکستر (خا. کس. تَر) [ف. ۱. مث] راکھ۔ بھبھوت۔
خاکستری (ف. صف) مٹی کے رنگ کا۔ مٹیالا
خاکسی (خاک. سی) [اُ. ۱. مث] خوب کلاں۔ ایک نہایت باریک تخم جو بخار کی دوا ہے۔
خاکش بدہن (خا. کَش. بَہ. دَ. ہن) (۱) اس کے منہ میں خاک۔ کسی نے کوئی بُری بات کہی ہو تو اس کے متعلق کہتے ہیں (۲) اس کا ستیاناس ہو۔ اپنے منہ سے کوئی بُری بات نکلے یا نکلنے کا ارادہ ہو تو خاکم بدہن کہتے ہیں
خاکہ۔ خاکا (خا. کہ۔ خا. کا) [ف. ۱. مذ] (۱) وہ نقشہ جو صرف حدود کی لکیریں کھینچ کر بنایا جائے (۲) ڈھانچہ۔ چربہ۔
خاکہ اتارنا (۱. محاورہ) (۱) کچا نقشہ کھینچنا۔ کاغذ وغیرہ پر حدود کے نشان ڈالنا (۲) مشورہ کرنا (۳) رسوا کرنا۔ بدنام کرنا۔ مضحکہ اُڑانا۔
خاکہ اُڑانا (۱. محاورہ) (۱) نقل اتارنا۔ نقشہ کھینچنا (۲) بدنام کرنا۔ رسوا کرنا مضحکہ اُڑانا۔
خاکہ کھینچنا۔ خاکہ بنانا (۱. محاورہ) کچا نقشہ بنانا۔ مسوّدہ تیار کرنا۔
خاکی (خا. کی) (ف. صف) (۱) خاک کا۔ خاک کی پیدائش۔ مجازاً انسان۔ (۲) مٹیالا۔ خاک کے رنگ کا۔ (۳) [۱. مذ] فقیروں کا ایک فرقہ جو خاکی شاہ کا پیرو ہے (۴) وہ پلٹنی کے سپاہی جن کو ۱۸۵۷ء کی جنگ میں انگریزوں نے خاکی وردی دی تھی۔
خاکی انڈا (۱. مذ) وہ انڈا جو مرغی جوڑا کھائے بغیر دے۔ ایسے انڈے سے بچہ نہیں نکل سکتا۔ (۲) حرامی۔ حرام کا۔
خاکی انڈوں سے بچے پیدا نہیں ہوتے (۱. مثل) کمینے سے فائدے کی کوئی امید نہیں ہوتی۔
خاکی نہاد (ف. صف) بہت خلیق۔ نرم دل۔
خاگیاں (خا. گ. یاں) [ف. ۱. مذ] مسلمان درویشوں کی ایک برادری۔
خاگ (ف. ۱. مذ) انڈا۔
خاگینہ (خا. گی. نہ) [ف. ۱. مذ] تلے ہوئے انڈے۔ انڈوں کا سالن تلے ہوئے انڈے۔ اور کتری ہوئی پیاز ملا کر قیمہ کی طرح پکایا ہوا سالن۔
خال (ع. ۱. مذ) (۱) وہ قدرتی سیاہ نقطہ جو چہرے یا جسم پر ہوتا ہے۔ تل (۲) دو رنگا کبوتر۔ سفیدی کے ساتھ اور رنگ ملا ہوا کبوتر (۳) کاجل کا وہ نشان جو نظر بد سے بچانے کے لیے خوبصورت یا کم سن بچوں کے چہرے پر لگاتے ہیں (۴) ماموں۔ خالو۔
خال جو بڑھا مسا ہوا (۱. مثل) اپنی حد سے بڑھی ہوئی چیز بدنما ہوتی ہے
خال خال (۱) اِکا دُکا۔ بہت کم۔ کہیں کہیں۔ شاذ و نادر۔ کوئی کوئی۔
خالائی (خا. لا. ئی) [ع. صف] خالہ کی طرف منسوب۔
خالائی (خا. لا. ای) (ق. ۱. مذ) خالو۔
خالص (خا. لِص) [ع. صف] اصل۔ کھرا۔ جس میں میل نہ ہو۔ نرمل۔
خالصاً للہ۔ خالصاً لوجہ اللہ۔ بالکل خدا کے لیے۔
خالصہ (خا. لِ. صَہ) [ع. صف] (۱) خالص۔ جو کسی سے ملا ہوا نہ ہو (۲) سرکاری زمین جس میں کسی اور کا حق نہ ہو (۳) [پن. ۱. مذ] سکھ سردار سکھوں کی فوج
خالصے لگنا (۱) سرکار میں ضبط ہونا۔ (۲) ضائع ہونا۔ برباد ہونا۔ تلف ہونا۔
خالع (خا. لِع) [ع. ۱. مث] خلع حاصل کرنے والی عورت۔
خالف (ع. صف) پیچھے آنے والا۔ خلاف کرنے والا۔
خالق (خا. لِق) [ع. صف] (۱) پیدا کرنے والا (۲) خدا کا ایک صفاتی نام
خالو (خا. لو) (اُ. ۱. مذ) خالہ کا خاوند۔ ماں کی بہن کا خاوند۔
خالہ (خا. لَہ) [ع. ۱. مث] ماں کی بہن۔ ماؤسی۔
خالہ جایا (۱. مذ) خالہ کا بیٹا۔ خالہ زاد بھائی۔ موسیرا۔
خالہ جی کا گھر نہیں (۱. محاورہ) آسان کام نہیں۔ معمولی بات نہیں ہنسی ٹھٹھا نہیں۔
خالہ جاندنی کا کنبہ (امثل) اس موقع پر بولتے ہیں۔ جب گھر کا گھر نالائق ہو
خالہ زاد بھائی (۱. مذ) خالہ کا بیٹا۔
خالہ زاد بہن (۱. مث) خالہ کی بیٹی۔
خالہ کا دم اور کواڑ کی جوڑی (۱. مثل) تنہائی کی حالت کو کہتے ہیں۔
خالہ کی خل بچی (طنزاً) یا حقارتاً خالہ کی بیٹی۔ خالہ جائی۔
خالہ کی مہمانی ہاتھ ڈال پچتائی (امثل) غیر جگہ دست اندازی میں افسوس ہی افسوس ہوتا ہے۔
خالی (خا. لی) [ع. صف] (۱) جو بھرا ہوا نہ ہو۔ کھوکھلا۔ تہی (۲) صرف محض (۳) اکیلا۔ تنہا (۴) بے کار۔ نکما (۵) بے روزگار (۶) سُونا (۷) غیر مقبوضہ۔ غیر آباد (۸) فارغ۔ بے مشغلہ (۹) مسلمانوں کا گیارہواں

مہینہ ذیقعد۔ یہ نام نور جہاں بیگم نے رکھا تھا۔ عورتیں اس مہینہ کو منحوس سمجھتی ہیں (۱۰) غیر موثر۔ بے اثر (۱۱) عاری۔ مبرّا۔

خالی بنیا کیا کرے اس کوٹھی کے دھان اس میں کرے (مثل) کام کرنے والا بے کار بیٹھ نہیں سکتا خواہ اسے فضول ہی کام کرنا پڑے

خالی بیٹھنا (ا۔ محاورہ) بے کار رہنا۔ بغیر ملازمت کے ہونا۔ بے روزگار رہنا۔

خالی پھرنا (ا۔ محاورہ) محروم واپس ہونا۔ کچھ نہ پانا۔

خالی پیٹ (ا۔ مذ) نہار مُنہ۔ بھوکا جس نے صبح سے کچھ نہ کھایا ہو۔

خالی جانا (ا۔ محاورہ) (۱) نشانہ پر بیٹھنا۔ گولی نہ لگنا (۲) بے اثر ہونا۔

خالی خریطی پوری فضیحتی (مثل) جب آدمی کی جیب میں کچھ نہیں ہوتا تو ذلیل ہی رہتا ہے۔ مفلسی بہت بری ہوتی ہے۔

خالی خولی (ا۔ صف) جس کی حقیقت کچھ نہ ہو۔ کھوکھلا۔

خالی دینا (ا۔ محاورہ) (۱) حریف کی ضرب بچا جانا۔ دشمن کے وار سے اپنے آپ کو بچا لینا۔ ٹال جانا۔

خالی سے بیگار بھلی (ا۔ مثل) بیکار بیٹھنے سے کسی کا کام مُفت کرنا اچھا ہوتا ہے

خالی کا چاند (ا۔ مذ) ماہ ذیقعد۔ گیارہواں قمری مہینہ

خالی کرنا (ا۔ محاورہ) انڈیلنا۔ نکالنا۔ تہی (۲) بندوق چھوڑنا (۳) مکان کا قبضہ چھوڑنا۔

خالی ہاتھ (ا۔ صف) (۱) مفلس۔ نادار۔ تہی دست (۲) محروم (۳) بلا ہتھیار (۴) بغیر کوئی چیز لیے

خالی ہاتھ منہ کو نہیں جاتا (ا۔ مثل) بغیر فائدے کے کوئی کام نہیں کیا جاتا۔

خام [ف۔ صف] (۱) کچا۔ ناپختہ۔ سبز۔ ہرا۔ ادھ کچرا (۲) بودا۔ کمزور (۳) ناتجربہ کار۔ ناواقف۔ ناآزمودہ کار۔ اناڑی (۴) فضول۔ بے ہودہ۔ (۵) بند۔ (۶) خالص۔

خام آمدنی (ا۔ مث) کل آمدنی جس میں خرچ وضع نہ کیا گیا ہو۔

خام پارہ (ا۔ مث) (۱) کچی ٹوٹی ہوئی۔ چھنال (۲) مکار عورت (۳) ایک قسم کی چھوٹی توپ۔

خام تحصیل (ا۔ مث) زمیندار یا ٹھیکیدار کے توسط کے بغیر سرکاری لگان کی وصولی۔

خام خیالی (ا۔ مث) غلط گمان۔ غلط خیال۔ جھوٹا خیال۔ وہم

خام دست (ف۔ صف) فضول خرچ۔ ناتجربہ کار۔ اناڑی۔

خام ریش (ف۔ صف) بے عقل مسخرا۔

خام کار (ا۔ صف) نادان۔ ناآزمودہ۔ ناتجربہ کار

خام کرنا (ا۔ محاورہ) بند کرنا۔ آٹا لگا کر ہانڈی کا مُنہ بند کرنا۔

خام کو کام سکھا لیتا ہے (مثل) ناواقف آدمی کام کرتے کرتے سیکھ جاتا ہے۔

خامِس (خا۔ مِس) [ع۔ صف] پانچواں۔

خامُش (خا۔ مُش) (ف۔ صف) خاموش۔ چپ

خامشی (خا۔ مُ۔ شی) [ف۔ ا۔ مث] خاموشی۔ چپ

خامنا (خام۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) برتن کے منہ کو مٹی یا آٹے سے بند کرنا (۲) مہر لگانا۔ بند کرنا

خاموش (خا۔ موش) [ف۔ صف] چپ۔ ساکت (۲) بجھا ہوا (۳) مردہ

خاموش کرنا (ا۔ محاورہ) (۱) چُپ کرنا۔ بولنے سے روکنا (۲) چراغ بجھانا

خاموشی (خا۔ مو۔ شی) [ف۔ ا۔ مث] چپ۔ سکوت۔ سکون۔ سناٹا۔

خاموشی نیم رضا (ا۔ مقولہ) خاموشی سے رضامندی کا اظہار ہوتا ہے۔

خامہ (خا۔ مہ) [ف۔ ا۔ مذ] قلم۔ کلک۔ جمع: خامہ ہا

خامہ آرائی (ف۔ ا۔ مث) لکھنا۔ عمدہ عبارت تحریر کرنا۔

خامہ فرسا (ف۔ صف) لکھنے والا۔

خامہ فرسائی کرنا (ف۔ ا۔ مث) لکھنا۔

خامی (خا۔ می) [ف۔ ا۔ مث] کچاپن۔ ناپختگی۔ ناتجربہ کاری (۲) نقص کمی

خان [خا۔ ن] (ت۔ ا۔ مذ) سردار۔ رئیس (۱) ہر امیر رئیس کا لقب۔ پٹھانوں کا لقب۔

خان بہادر۔ ایک عزت کا خطاب جو برطانوی سرکار کی طرف سے دیا جاتا تھا۔

خانخانان (ف۔ ا۔ مذ) سرداروں کا سردار۔ امیروں کا امیر (۲) مغلیہ خاندان کے عہد میں سپہ سالار کا لقب۔ اکبر بادشاہ کے اتالیق بیرم خاں اور اس کے بیٹے عبدالرحیم خاں کا لقب۔

خانخاناں جن کے کھانے میں بطانہ (ا۔ مثل) (بطانہ چھپی ہوئی چیز) اس موقع پر بولتے ہیں جب کوئی شخص پوشیدہ طور سے کسی پر احسان کرے (خانخاناں جب کسی غریب کو کھانا بھیجتے تو اس میں پوشیدہ طور پر اشرفیاں رکھ دیتے تھے۔

خاندان (ف۔ ا۔ مذ) نسل۔ قبیلہ۔ گھرانا۔ کنبہ

خاندانی (ف۔ ا۔ مث) اچھے گھرانے کا۔ نسبی پرانا رئیس۔ قدیم۔ شریف۔

خان زادہ (ف۔ ا۔ مذ) خان کا بیٹا۔ شہزادہ۔

خانساماں (ف۔ ا۔ مذ) (۱) گھر کا سامان کرنے والا۔ داروغہ۔ میر سامان (۲) صاحب لوگوں کو کھانا کھلانے والا۔ خدمت گار۔ میز لگانے والا۔ باورچی

خان صاحب (ف۔ ا۔ مذ) انگریزوں کے عہد کا خان بہادر سے چھوٹا خطاب۔ عزت کا کلمہ۔

خانقاہ (ع۔ ا۔ مث) درویشوں اور مشائخ کے رہنے کی جگہ۔ صومعہ (۲) کسی درویش یا پیر کا مقبرہ۔

خانگی (خا۔ نَ۔ گی) [ف۔ صف] (۱) گھریلو۔ گھر کا (۲) نج کا۔ ذاتی۔ خاص۔ اپنا (۳) [اُ۔ ا۔ مث] وہ خانہ نشین عورت جو گھر بیٹھے کسب کرائے

خانگی جھگڑا (ا۔ محاورہ) خاندانی فساد۔ آپس کا جھگڑا۔ اندرون خانہ ناچاقی آپس کی تکرار۔

خانم (خا۔ نم) [ف۔ ا۔ مث] (۱) اعلیٰ خاندان کی عورتوں کا لقب۔ امیرزادی بیگم۔ بیوی (۲) خان کی عورت۔

خانماں (خان۔ ماں) [ف۔ ا۔ مذ] گھر کا اسباب۔ مال و متاع۔ اثاث البیت

خانماں آوارہ (ف۔ ا۔ صف) گھر سے نکلا ہوا۔ گھر سے بے گھر۔ بے ٹھکانہ

خانماں خراب (ف۔ ا۔ صف) تباہ۔ برباد۔ پریشان۔ ویران۔

خانوادہ (خان۔ وا۔ دہ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) خاندان۔ گھرانہ (۲) مشائخ یا درویشوں کا وہ خاندان جس سے انہیں توسل ہو۔ فقرا کا سلسلہ

خانہ (خا۔ نہ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) گھر۔ مکان۔ بیت (۲) کبوتروں یا مرغیوں

کا ڈربہ (۳) آشیانہ۔ گھونسلا (۴) صندوقچہ کے اندر کا حصہ (۵) شطرنج کی بساط کا ایک حصہ (۶) پیٹ۔ شکم (۷) انگوٹھی میں وہ جگہ جہاں نگینہ رکھتے ہیں۔

خانہ آباد۔ دولت زیادہ (ا۔ کلمۂ دُعا) دولت وافر اور گھر بھرا ہے۔ (۲) تم اپنے گھر خوش ہم اپنے گھر خوش۔

خانہ آبادی (ف۔ا۔ مث) خوشحالی۔ گھر کا بسنا۔ شادی۔

خانہ باغ (ف۔ا۔ مذ) مکان کی چار دیواری کے اندر کا باغ

خانہ بدوش (ف۔ صف) (۱) آوارہ۔ پریشان بے ٹھکانہ (۲) وہ قوم یا آدمی جو گھر کو ساتھ ساتھ لیے پھرے۔ جس کا کوئی مستقل گھر نہ ہو بنجارہ

خانہ بَر انداز (ف۔ صف) (۱) گھر بار اُجاڑ دینے والا (۲) کنایۃً معشوق

خانہ بربادی (ف۔ا۔ مث) گھر کی تباہی۔ کنایۃً بیوی کا مر جانا۔

خانہ پُری (ف۔ا۔ مث) نقشہ بھرنا۔ سرکاری مقررہ نقشوں کا پُر کرنا۔ (۲) کسی کام کو فقط رسمی طور پر کرنا۔

خانہ تلاشی (ف۔ا۔ مث) گھر کی تلاشی۔ کسی قابلِ اعتراض چیز کے ڈھونڈنے کے لیے حکومت کی طرف سے مکان کا سارا سامان الٹ پلٹ کر دینا

خانہ جنگی (ف۔ا۔ مث) گھر کے جھگڑے۔ آپس کی لڑائی۔ ملک کے اندر مختلف گروہوں۔ جماعتوں یا فرقوں کی لڑائی۔

خانۂ خالی را دیو می گیرد (ف۔ مثل) خالی گھر پر دیو قبضہ کر لیتے ہیں گھر کو خالی نہیں چھوڑنا چاہیے۔

خانہ خانہ (ا۔ مذ) ایک ایک خانہ۔ ایک ایک گھر۔

خانۂ خدا (ف۔ا۔ مذ) خدا کا گھر۔ مسجد

خانہ خراب (ف۔ ع۔ صف۔ا) (۱) اجڑا ہوا۔ تباہ و برباد۔ خستہ حال (۲) آوارہ۔ بدوضع۔

خانہ خرابی (ف۔ا۔ مث) بربادی۔ تباہی۔ ستیاناس

خانہ خرابی برپا کرنا (ا۔ محاورہ) بربادی لانا۔

خانۂ خمار (ف۔ا۔ مذ) شراب خانہ۔ مے خانہ۔ خرابات۔

خانہ داری (ف۔ا۔ مث) گھر بار کا کام کاج۔ گھر کے معاملات انتظام نہانہ

خانہ داماد (ف۔ا۔ مذ) گھر داماد۔ داماد جو سسرال میں رہتا ہو۔

خانہ زاد (ف۔ صف) مالک کے گھر میں پیدا ہونے والا غلام۔ لونڈی کا بچہ۔ پرستار زادہ۔ انکساری کا کلمہ۔

خانۂ زنجیر (ف۔ا۔ مذ) زنجیر کا حلقہ۔ قیدخانہ۔ پاگل خانہ

خانہ ساز (ف۔ صف) گھر کا بنا ہوا۔

خانہ شماری۔ (ف۔ا۔ مث) گھروں اور مکانوں کا شمار کرنا۔

خانۂ شیر (ف۔ا۔ مذ) بُرج اسد

خانۂ عنکبوت (ف۔ ع۔ا۔ مذ) مکڑی کا جالا

خانۂ کمان (ف۔ا۔ مذ) کمان کے دونوں بازو۔

خانہ ملاح دریں است و کشتی در فرنگ (ف۔ مثل) جب کوئی تدبیر سمجھ میں آئے مگر اس عمل کرنا ممکن نہ ہو تو کہتے ہیں۔

خانہ نشین (ف۔ صف) (۱) گھر بیٹھنے والا۔ گوشہ نشین (۲) معطل۔ بیکار

خانہ ولد سمجھنا۔ اپنا ہی گھر سمجھنا۔ بے تکلفی سے کام لینا۔

خانہ ویران (ف۔ صف) خانہ برباد۔

خانہ ویرانی (ف۔ا۔ مث) گھر کی تباہی بربادی۔

خانے دار (ف۔ا۔ صف) وہ چیز جس میں خانے بنے ہوئے ہوں۔

خاور (خا۔ وَر) [ف۔ا۔ مذ] (۱) مشرق۔ پورب (۲) سورج۔

خاوران (خا۔ وَ۔ راں) [ف۔ا۔ مذ] مشرق اور مغرب۔

خاوری (خا۔ وَ۔ ری) [ف۔ صف] مشرقی۔ مغربی۔ سورج سے منسوب۔

خاوند (خا۔ وَنْد) [ف۔ا۔ مذ] آقا۔ مالک (خداوند کا مخفف) (۲) شوہر

خاوند کرنا (ا۔ محاورہ) عورت کا اپنے آپ شادی کرنا۔

خاوندی (خا۔ وَنْ۔ دی) [ف۔ا۔ مث] بندہ نوازی۔ مہربانی۔ عنایت

خائب (ع۔ا۔ مث) محروم۔ ناامید (مذ) نادار۔ غریب۔

خائض (ع۔ صف) غور کرنے والا۔

خائف (خا۔ اِف) [ف۔ صف] ڈرنے والا۔ خوف کھانے والا۔

خائن (خا۔ اِن) [ع۔ صف] خیانت کرنے والا۔ بددیانت

خائنہ (ع۔ صف۔ مث) خائن کی تانیث۔

خایہ (خا۔ یَہ) [ف۔ا۔ مذ] (۱) بیضہ۔ انڈا (۲) خُصیہ۔ فوطہ

خایہ بردار۔ خایہ بوس (ف۔ صف) خوشامدی۔ چاپلوس۔

خایہ غلاماں (ف۔ا۔ مذ) انگور کی ایک قسم۔

خ۔ب

خباثت (خ۔ با۔ ثت) [ع۔ا۔ مث] (۱) ناپاکی۔ گندگی (۲) بدباطنی۔ شرارت۔

خبّاز (خَبْ۔ باز) [ع۔ا۔ مذ] نانبائی۔ آٹا گوندھنے والا۔

خبائث (خ۔ با۔ ئِث) [ع۔ا۔ مث] خبث کی جمع (۲) گندگیاں۔ ناپاکیاں (۳) برائیاں۔ بُرے کام۔

خُبث (ع۔ا۔ مذ) (۱) پلیدی۔ گندگی (۲) بدباطنی۔ برائی۔ شرارت۔

خبث الحدید (ع۔ا۔ مذ) لوہے کا میل

خبث باطن (ع۔ ف) بدباطنی۔ شرارت۔

خبر (خ۔ بَر) [ع۔ا۔ مث] (۱) اطلاع۔ آگاہی۔ واقفیت (۲) پیغام سندیسا (۳) افواہ (۴) حدیث نبوی۔ (۵) پتہ۔ نشان۔ سراغ (۶) ہوش سُدھ بُدھ (۷) حال (۸) سناؤنی۔ موت کی اطلاع۔ جمع: اخبار

خبر آنا (ا۔ محاورہ) اطلاع آنا۔ موت کی سناؤنی کا آنا۔

خبر اڑانا (ا۔ محاورہ) جھوٹی بات مشہور کرنا۔ افواہ اڑانا۔

خبر بھی ہے (ا۔ محاورہ) تم نہیں جانتے۔ الزام دیتے وقت کہتے ہیں۔

خبر پر خبر دینا (ا۔ محاورہ) متواتر اطلاع بھیجنا۔

خبر پڑنا (ا۔ محاورہ) معلوم ہونا۔ اطلاع ہونا۔

خبر پوچھنا (ا۔ محاورہ) حال دریافت کرنا۔ خیر و عافیت دریافت کرنا۔

خبر پھیلنا (ا۔ محاورہ) کسی واقعہ کی اطلاع کا عام ہونا۔

خبر دار (ع۔ صف) (۱) خبر رکھنے والا۔ واقف۔ آگاہ۔ (۲) ہوشیار۔ چوکس۔ چوکنا (۳) [تنبیہ کا کلمہ ہے] ہرگز۔ زنہار (۴) مخبر۔ جاسوس

خبردار ہونا (مص ۔ مرکب) آگاہ ہونا۔ ہوشیار ہونا۔
خبرداری (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) (۱) نگہبانی ۔ حفاظت ۔ ہوشیاری ۔ احتیاط
خبررساں (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) خبر پہنچانے والا۔
خبر دہندہ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) اطلاع دینے والا ۔ خبررساں ۔ ایلچی
خبر رکھنا (ا ۔ محاورہ) واقف ہونا ۔ خیال رکھنا ۔ آگاہ رہنا
خبر گرم ہونا (ا ۔ محاورہ) کسی بات کا مشہور ہونا۔
خبرگیری (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) دیکھ بھال ۔ خبرداری (۲) دستگیری ۔ اعانت
خبر لگانا (ا ۔ محاورہ) سراغ لگانا ۔ پتہ لگانا ۔ ٹھکانہ معلوم کرنا۔
خبر لینا (ا ۔ محاورہ) (۱) مدد کو آنا ۔ دستگیری کرنا (۲) پوچھنا ۔ دریافت کرنا (۳) مارنا ۔ سزا دینا (۴) نگرانی کرنا (۵) لعنت ملامت کرنا ۔ آزاد رہنا (۶) حالت پر غور کرنا۔
خبر ہونا (ا ۔ محاورہ) آگاہی ہونا ۔ اطلاع ہونا ۔ معلوم ہونا۔
خبط (ع ۔ ا ۔ مذ) سودا ۔ جنوں ۔ دیوانگی۔
خبط اُچھلنا (ا ۔ محاورہ) سودا ہونا ۔ جنون ہونا ۔ خفقان ہونا۔
خبط سوار ہونا (ا ۔ محاورہ) بے ہودہ خیال دل میں سمانا۔
خبط ہو جانا ، ہونا (ا ۔ محاورہ) جنون ہونا ۔ غلط دُھن سمانا۔
خبطی (خَب ۔ طی) (ع ۔ صف) پاگل ۔ سودائی ۔ دیوانہ ۔ مجنون۔
خبیث (خ ۔ بیث) (ع ۔ صف) (۱) ناپاک ۔ پلید ۔ گندہ (۲) بُرا ۔ بدباطن ۔ شریر۔
خبیثہ (خ ۔ بی ۔ ثہ) (ع ۔ صف) خبیث کا مؤنث ۔ بدذات عورت۔
خبیر (خ ۔ بیر) (ع ۔ صف) (۱) خبر رکھنے والا ۔ جاننے والا ۔ دانا (۲) خدا تعالیٰ کا صفاتی نام۔

خ ۔ ت

خُتک ۔ خُتکا (خ ۔ تک ، خُت ۔ کا) (ف ۔ ا ۔ مذ) (فارسی لفظ کُتک یا کُتک کی بگڑی ہوئی صورت) (۱) سونٹا ۔ گدکا (۲) بھنگ گھوٹنے کا ڈنڈا ۔ (۳) لنگوٹا ۔ بھٹنگا (۴) آلہ تناسل
ختم (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) خیر ۔ انجام ۔ انتہا ۔ اتمام (۲) قرآن شریف کے ختم ہونے کی رسم (۳) فاتحہ ۔ نذر ۔ نیاز ۔ جمع ، خواتم
ختّام ، ختامہ (ع ۔ ا ۔ مث) چیڑ کی لاکھ یا چپڑا۔
ختّان (ع ۔ ا ۔ مذ) ختنہ کرنے والا۔
ختم الانبیاء ، ختم المرسلین ، الرسل (ع ۔ ا ۔ مذ) دیکھیے خاتم الانبیاءؑ
ختم خواجگان (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا خاص عمل جس کا ثواب خواجگان چشت و نقشبند کو پہنچایا جائے۔
ختم کرنا (ا ۔ محاورہ) تمام کرنا ۔ قتل کرنا ۔ فاتحہ دلوانا ۔ نیاز دلوانا ۔ قرآن تمام کرانا ۔ قرآن شریف پڑھنا۔
ختم ہونا (ا ۔ محاورہ) (۱) انجام کو پہنچنا ۔ تمام ہونا ۔ فاتحہ ہونا (۲) نیاز ہونا (۳) کسی ہنر یا عیب میں بے مثل ہونا (۴) ایک ہی کے حصہ میں ہونا ۔ (۵) مرجانا ۔ قرآن پاک ختم کرانا۔
ختمہ (ا ۔ مذ) عبارت میں وقفہ لگانے کی علامت۔
ختمی مرتبت (ع ۔ صف) دیکھیے خاتم الانبیاء۔
ختن (خ ۔ تَن) (ف ۔ ا ۔ مذ) ترکستان میں ایک علاقہ جہاں کا مُشک مشہور ہے۔
ختنہ (خَت ۔ نَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) (عربی میں ختن کاٹنا) مسلمانوں اور یہودیوں کی ایک رسم جس میں بچّہ کے عضو تناسل کا زائد چمڑا کاٹا جاتا ہے ۔ یہ سُنّت ابراہیم علیہ السلام ہے۔

خ ۔ ٹ

خُٹّا (خُٹ ۔ ٹا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) خایہ ۔ عضو تناسل۔
خُٹّے سہلانا (ا ۔ محاورہ) خوشامد و چاپلوسی کرنا ۔ خایہ بوسی کرنا۔

خ ۔ ج

خجالا (خ ۔ جا ۔ لا) (اُر ۔ صف) بے ہودہ ۔ بکواسی ۔ یاوہ گو۔
خجالت (خ ۔ جا ۔ لت) (ع ۔ ا ۔ مث) عربی لفظ خجلت کا بگڑا ہوا ۔ شرمندگی ۔ ندامت ۔ (۲) شرم ۔ حیا ۔ انفعال۔
خجالت کھینچنا (ا ۔ محاورہ) شرمندہ ہونا ۔ نادم ہونا۔
خجستگی (خ ۔ جِس ۔ تَ ۔ گی) (ف ۔ ا ۔ مث) سعادت ۔ مبارک پن۔
خجستہ (خُ ۔ جَس ۔ تہ) (ف ۔ صف) مبارک ۔ فرخندہ ۔ مسعود۔
خجستہ اختر (ف ۔ صف) خوش قسمت
خجستہ پے (ف ۔ صف) مبارک قدم والا۔
خجل (خ ۔ جِل) (ع ۔ صف) شرمندہ ۔ نادم ۔ شرمسار
خجلت (خ ۔ لت) (ع ۔ ا ۔ مث) شرمندگی ۔ شرمساری ۔ ندامت ۔ خجالت
خجلت زدہ (ع ۔ ف ۔ صف) شرمندہ

خ ۔ چ

خچاخچ (خ ۔ چا ۔ خچ) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) تلواریں چلنے کی آواز ۔ کیچڑ میں چلنے کی آواز۔
خچر (خ ۔ چَر) (ہ ۔ ا ۔ مذ) وہ دوغلا جانور جو گدھے اور گھوڑی کے ملاپ سے پیدا ہوتا ہے۔

خ ۔ د

خد (ع ۔ ا ۔ مذ) گال ۔ رخسار ۔ چہرہ۔
خد و خال (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) شکل و صورت ۔ چہرہ مہرہ۔
خدا (خ ۔ دا) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) اللہ تعالیٰ ۔ (۲) مالک ۔ آقا ۔ حاکم

خداوند۔ مرکبات کے آخر میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً نا خدا۔ کتخدا

خدا اُٹھا لے (بددعا) خدا مار ڈالے۔ موت آجائے۔ مرجائے۔

خدا امیر کے پڑوس فقیر بھی نہ بسوائے (ا۔ مثل) امیر آدمی کی ہمسائگی غریب کے لیے تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔

خدا اس کا سہرا دکھائے (ا۔ مقولہ) بیٹے کی شادی کے لیے دعا۔

خدا بچھڑی رات نہ کرے لڑتی رات کرے (ا۔ مثل) اکٹھے رہیں خواہ لڑتے ہی رہیں۔

خدا بخشے (کلمۂ دعا) خدا گناہوں کو معاف کرے۔ دعائے مغفرت جو کسی مُردے کا ذکر کرتے وقت زبان پر لاتے ہیں۔

خدا بھرے کو بھرتا ہے (ا۔ مثل) جو دولتمند ہو اس کو خدا اور بھی دیتا ہے

خدا بھوکا اٹھاتا ہے بھوکا سلاتا نہیں (ا۔ مثل) خدا ہر ایک کو رزق دیتا ہے

خدا پر تکیہ (توکل) خدا پر بھروسا۔ خدا پر سہارا۔

خدا پر چھوڑ دینا۔ خدا پہ چھوڑنا (ا۔ محاورہ) کسی کام کو خدا کی مرضی پر چھوڑنا۔ توکل کرنا۔ خدا پر بھروسہ کر لینا

خدا پرست (ف + ا۔ مذ) خدا کو پوجنے والا۔ زاہد۔ عابد۔ حق پرست۔

خدا پناہ میں رکھے (دعا) خدا بچائے۔

خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد (ف۔ مثل) سب برابر نہیں ہوتے ایک سے ایک جدا ہے۔

خدا جھوٹ نہ بلوائے (ا۔ مثل) کوئی غیر معمولی بات کہنے سے پہلے کہتے ہیں کہ سچ کہہ رہا ہوں۔

خدا چاہے۔ اگر خدا کو منظور ہو۔ اگر اللہ نے چاہا۔ انشاء اللہ

خدا حافظ۔ کلمۂ دعا جو کسی کو رخصت کرتے وقت کہتے ہیں اللہ نگہبان۔

خدا ترس (ف۔ صف) (۱) خدا سے ڈرنے والا (۲) رحمدل۔ نرم دل۔

خدا جانے۔ دیکھیے اللہ جانے۔

خدا خدا کرو (ا۔ روزمرہ) اللہ سے ڈرو۔ توبہ کرو۔

خدا خود میر ساماں است ارباب توکل را (ف۔ مثل) اللہ توکل کرنے والوں کی خود مدد کرتا ہے۔

خدا خدا کر کے۔ مشکل سے۔ دقت سے۔ دشواری سے۔

خدا خدا کر کے کفر ٹوٹا (ا۔ محاورہ) بڑی مشکل سے راضی کیا۔

خدا خدا کرنا (ا۔ محاورہ) (۱) خدا کا نام لینا۔ عبادت کرنا۔ اللہ اللہ کرنا

خدا خیر کرے (ا۔ دعا) خطرے کے موقع پر بولتے ہیں (اللہ بچائے۔ اللہ محفوظ رکھے۔

خداداد (ف۔ صف) خدا کی دی ہوئی۔ منجانب اللہ۔ قدرتی فطرتی۔

خدا داری چہ غم داری (ف۔ مثل) خدا پر بھروسہ ہو تو کیا غم ہے۔

خدا دیتا ہے تو چھپر پھاڑ کر دیتا ہے (مثل) خدا جب دیتا ہے تو بے سبب بھی دے دیتا ہے۔

خدا دے کھانے کو بلا جائے کمانے کو (ا۔ مثل) مفت میں مل جائے تو کمانے کی کیا ضرورت ہے۔

خدا را۔ خدا کے لیے۔ اللہ کے واسطے۔

خدا رسیدہ (۱) اللہ تک پہنچا ہوا۔ اللہ والا (۲) نیک پرہیزگار۔ بزرگ

خدا رکھے (کلمۂ دعا) کسی زندہ عزیز کا ذکر کرتے وقت یہ لفظ زبان پر لاتے ہیں کہ یعنی خدا اسے زندہ رکھے۔

خدا ساز (ف۔ صف) خدا کا بنایا ہوا۔

خدا سب کی محنت سوارت کرتا ہے (ا۔ مثل) اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کی محنت کا پھل دیتا ہے۔

خدا سلامت رکھے (ا۔ کلمۂ دعا) خدا زندہ رکھے۔

خدا سمجھے (ا۔ کلمۂ بددعا) خدا سزا دے۔ خدا بدلہ دے۔

خدا سے پھرنا (ا۔ محاورہ) خدا کو نہ ماننا۔ کافر ہونا۔

خدا سے خیر مانگو (کلمۂ ندا) بری بات کی پیش گوئی کی جائے تو اس وقت کہا جاتا ہے۔

خدا سے ڈرو (کلمۂ ندا) توبہ کرو۔ اللہ سے خوف کھاؤ۔

خدا سے کیا پانا (ا۔ محاورہ) بدی کا بدلا ملنا۔

خدا سے لڑنا (ا۔ محاورہ) اللہ کی مرضی سے مقابلہ کرنا۔ ناشکری کرنا۔

خدا سے لو لگانا (ا۔ محاورہ) اللہ کی یاد کرنا۔ (۲) مرنے کے قریب ہونا۔

خدا شرّے برانگیزد کہ خیرے ما دراں باشد (ف۔ مثل) بعض اوقات ایسے واقعات پیش آتے ہیں کہ بظاہر وہ مضرت رساں نظر آتے ہیں۔ مگر ان میں بھلائی ہوتی ہے۔

خدا شکر خورے کو شکر ہی دیتا ہے (ا۔ مثل) خدا ہر شخص کو اس کے حوصلے کے مطابق دیتا ہے۔

خدا شناس (ف۔ صف) خدا کو پہچاننے والا۔ عارف۔ نیک۔ پارسا۔

خدا طلبی (ف + ا۔ مذ) خدا کو چاہنا۔ خدا کی تلاش

خدا ظالم سے پالا نہ ڈالے (کلمۂ دعا) اللہ ظالم سے بچائے۔

خدا کا دیا سر پر (ا۔ مثل) جو مصیبت اللہ کی طرف سے آئے اسے صبر شکر سے برداشت کرنا چاہیئے۔

خدا کا نام لو (۱) اللہ اللہ کرو (۲) سچ بولو۔ انصاف کرو۔

خدا کا غضب (قہر) ٹوٹے (ا۔ محاورہ) مصیبت پڑے۔ آفت نازل ہو۔

خدا کا نام لے کر (ا۔ روزمرہ) اللہ پر بھروسہ کر کے۔ اللہ کا نام لے کر۔

خدا کسی کو کسی کا محتاج نہ کرے (ا۔ محاورہ) خدا کسی سے کوئی کام نہ ڈالے۔

خدا کو سونپنا (ا۔ محاورہ) اللہ کے حوالے کرنا۔ کسی عزیز کے سفر جانے پر عورتیں کہتی ہیں

خدا کو کیا جواب دوگے (ا۔ مثل) خدا سے ڈرو۔ انصاف کرو۔

خدا کو مان (ا۔ محاورہ) اللہ سے ڈر۔ انصاف کر۔

خدا کی باتیں خدا ہی جانے (ا۔ مثل) خدا کے بھیدوں کی کسی کو خبر نہیں خدا کی حکمت خدا ہی کو معلوم ہے۔

خدا کی جب نہیں چوری تو بندے کی کیا چوری (ا۔ مثل) گستاخ لوگوں کا مقولہ کہ جب گناہ کرتے وقت خدا کا خوف نہیں تو پھر بندوں سے کیوں شرم کی جائے

خدا کی خدائی میں کیسے دخل (ا۔ مقولہ) خدا کے کاموں میں کوئی دخل نہیں دے سکتا۔ وہ جو چاہے کرے۔

خدا کی دین (ا۔ مث) ۔ اللہ کی بخشش ۔ عطائے الٰہی
خدا کی سنوار (ا۔ محاورہ) خدا تجھے عقل دے (۲) خدا سمجھے ۔ خدا کی مار
خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی (ا۔ مثل) غیب کی سزا کہہ کر نہیں آتی خدا ناگہانی سزا دیتا ہے ۔
خدا کی مار (کلمۂ بددعا) (۱) غیب کی سزا ۔ خدا کا غضب (۲) خدا کی لعنت جب کسی سے تکلیف پہنچے تو عورتیں یہ کلمہ زبان پر لاتی ہیں ۔
خدا کے گھر سے پھرنا (ا۔ محاورہ) مرتے مرتے بچنا ۔ سخت مہلک بیماری سے نجات پانا ۔
خدا گنجے کو ناخن نہ دے (ا۔ مثل) خدا کم حوصلہ اور کمینے کو صاحب اختیار نہ کرے ۔
خدا گواہ ہے ۔ سچ کہتا ہوں ۔
خدا لگتی کہنا ۔ حق بات کہنا ۔ طرفداری نہ کرنا ۔ سچی بات کہنا ۔
خدا مارے یا چھوڑے ۔ کچھ بھی ہو ۔ ہرچہ بادا باد ۔
خدا مالک ہے (ا۔ مقولہ) خدا پر بھروسا ہے ۔
خدا مست (ف ۔ صف) خدا کی محبت میں محو ۔
خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے (دعا) خدا ہر مصیبت سے بچائے ۔
خدا معلوم ۔ خدا جانے ۔ بخدا نے ۔ نہیں معلوم ۔ مجھے پتہ نہیں (کسی معاملہ میں لاعلمی کے موقع بولتے ہیں)
خدا منہ نہ دکھائے ۔ خدا صورت نہ دکھائے ۔
خدا مہربان تو جگ (کل) مہربان (ا۔ مثل) خدا کی عنایت ہو تو سب خیر خواہ بن جاتے ہیں ۔ جدھر رب ادھر سب ۔
خدا نہ کردہ ۔ خدا نہ کرے (کسی امر کے واقع نہ ہونے کی خواہش ظاہر کرنے کے لیے کہتے ہیں ۔
خدا واسطے ۔ بے سبب ۔ یونہی ۔ ناحق ۔ بلا وجہ ۔ خواہ مخواہ
خدا واسطے کا بیر (ا۔ مذ) ناحق کی دشمنی ۔ بے جا عداوت ۔
خدا ہی ہے (مقولہ) مشکل ہے ۔ شاید ہی ہو
خدا یاد آنا (۱) سخت مصیبت میں گرفتار ہونا (۲) خدا کی قدرت نظر آنا
خُدّام (خُد ۔ دام) [ع ۔ ا ۔ مذ] خادِم کی جمع ۔ خدمت کرنے والا ۔ نوکر ۔ خدمت گار ۔ نوکر چاکر
خُداوَند (خُ ۔ دا ۔ وَند) [ف ۔ ا ۔ مذ] مالک ۔ آقا ۔ صاحب (خدا اور وند سے مرکب ہے ۔ وند نسبت اور تشبیہ کا ہے) اللہ تعالیٰ
خُداوَند زادہ (ف ۔ ا ۔ مذ) مالک کا بیٹا ۔ صاحب زادہ ۔ رئیس کا بچہ ۔
خداوندگار (ف ۔ ا ۔ مذ) مالک ۔ آقا ۔
خداوندِ مجازی (ف) شوہر (۲) حاکم ۔ بادشاہ
خداوندِ نعمت (ف ۔ ا ۔ مذ) امیر ۔ رئیس (۲) بڑے لوگوں کو بلانے کا ایک طریقہ
خداوندی (ف ۔ ا ۔ مث) ملکیت ۔ بادشاہت ۔ خدا کی طاقت ۔ مہربانی
خدایگاں (خُ ۔ دا ۔ ی ۔ گاں) [ف ۔ ا ۔ مذ] بڑا بادشاہ ۔ بڑا آدمی ۔
خدائی (خُ ۔ دا ۔ ئی) [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) خدا سے منسوب ۔ خدا کا ۔ (۲) شانِ عظمت خدا ۔ (۳) دُنیا ۔ جہان ۔
خدائی خوار (۱) دنیا بھر میں ذلیل (۲) آوارہ ۔ سرگشتہ ۔ ذلیل و رسوا خستہ خراب

خدائی خوار گدھے سوار (ا۔ مثل) خراب خستہ ۔ آوارہ ۔ سرگرداں
خدائی رات (ا۔ مث) رت جگا ۔ (کسی مراد کے پورا ہونے پر عورتیں رات بھر جاگتی ہیں اور نذر و نیاز کے لیے پکوان پکاتی ہیں ۔
خدائی فوجدار (ا۔ مذ) ہر بات میں ٹانگ اڑانے والا آدمی (مثلاً زبردستی لوگوں کی اصلاح کے درپے
خدائے مجازی (خُ ۔ دا ۔ اے ۔ م ۔ جا ۔ زی) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) بادشاہِ وقت ۔ حاکم وقت (۲) خاوند ۔ شوہر
خَدَشَہ (خَد ۔ شَہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] ڈر ۔ خوف ۔ اندیشہ ۔ خطرہ ۔
خدشے میں ڈالنا (ا ۔ محاورہ) خطرے میں پھنسانا ۔
خَدَعْ (خَ ۔ دَعْ) [ع ۔ مص] فریب کرنا ۔ دغا کرنا ۔
خُدْکا (خُد ۔ کا) [اُر ۔ ا ۔ مذ] دیکھیے خِتکا ۔
خَدَمْ (خَ ۔ دَم) [ع ۔ ا ۔ مذ] خادم کی جمع ۔ نوکر چاکر ۔ ملازم ۔
خِدَمات (خِد ۔ مات) [ع ۔ ا ۔ مث] خدمت کی جمع ۔ کارگزاریاں ۔
خِدمَتْ (خِد ۔ مَتْ) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) نوکری ۔ چاکری ۔ ملازمت ۔ ٹہل ۔ سیوا (۲) سلامنے ۔ پاس ۔ روبرو (۳) کام کاج ۔ جمع ؛ خدمات
خدمت سے عظمت ہے (ا۔ مثل) محنت کے ساتھ کام کرنے سے کامیابی ہوا کرتی ہے ۔ کارگزاری سے مرتبہ ملتا ہے ۔
خدمت گار ۔ خدمت کرنے والا ۔ نوکر چاکر ۔ ٹہلوا ۔ سیوک ۔
خدمت گاری ۔ نوکری ۔ چاکری ۔
خدمت گزار (ف ۔ صف) خدمت ادا کرنے والا ۔ کارگزار ۔ محنتی ۔ نوکر ۔ ملازم
خدمت منصبی (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) جو کام عہدہ کی وجہ سے کرنا پڑے ۔ کار متعلقہ
خدمتی (خِد ۔ مَ ۔ تی) [ف ۔ ا ۔ مذ] خدمتگار ۔ نوکر (۲) کارکن ۔ کارپرداز ۔ (۳) تحفہ ۔ پیشکش ۔ نذرانہ ۔ جو کسی بڑے آدمی کو دیا جائے ۔
خَدَنگ (خَ ۔ دَنگ) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) ایک قسم کا چھوٹا تیر (۲) ایک مضبوط درخت کا نام جس کی لکڑی سے تیر بناتے ہیں ۔
خَدیجہ (خَ ۔ دی ۔ جہ) [ع ۔ ا ۔ مث] ام المومنین ۔ رسول مقبولؐ کی پہلی بیوی
خِدیو (خ ۔ دِیوْ) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) بادشاہ (۲) انیسوی صدی میں مصر کے بادشاہوں کا لقب ۔ اردو میں بفتح اول مستعمل ہے ۔

خ ۔ ذ

خُذ ما صَفا دَعْ ما کَدِرْ (مثل) جو صاف ہے ۔ وہ لے لے ۔ اور جو گدلا ہے وہ چھوڑ دے ۔ معقول بات اختیار کرو اور بری بات ترک کرو

خ ۔ ر

خر (ف ۔ ا ۔ مذ) گدھا (۲) بے وقوف آدمی ۔
خرِ بے دم (ف ۔ صف) بیوقوف آدمی ۔ احمق انسان ۔
خرِ دجال (ف ۔ ع ۔ ا ۔ مذ) ۔ دجال کا گدھا ۔ مشہور ہے کہ دجال کے گدھے

پر سوار ہو کر آئے گا

خر دماغ (ف۔ ع۔ صف) (۱) ضدی۔ ہٹیلا (۲) مغرور۔ متکبر۔ بد دماغ

خر دماغی (ف۔ ع۔ ا۔ مث) غرور۔ تکبر۔ اکڑپن۔

خرِ عیسیٰ (ف۔ ع۔ ا۔ مذ) حضرت عیسیٰ کی سواری کا گدھا۔ وہ گدھا جس پر حضرت عیسیٰ سوار ہوتے تھے۔

خرِ عیسیٰ اگر بمکہ رود۔ چوں بیاید ہنوز خر باشد اف۔ مثل حضرت عیسیٰ کا گدھا مکّہ میں بھی ہو آئے اس کی صورت و سیرت نہیں بدلے گی۔ نااہل کمینے کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ اچھی سے اچھی صحبت میں رہے

خرمست۔ خرمستا اف۔ صف (۱) نشۂ جوانی سے مست (۲) شہوت پرست (۳) بے وقوف۔ احمق۔

خرمستی (۱۔ مث) بدمستی۔ شہوت پرستی۔ نفس پرستی (۲) گدھے کی سی کود پھاند۔

خرِ نامشخص (ف۔ ع۔ صف) احمق۔ بے ہودہ۔

خروار (ف۔ ا۔ مذ) گدھے کا بوجھ۔ بارِ خر۔

خراب (خ۔ راب) [ع۔ صف] (۱) ویران۔ غیر آباد۔ اُجڑا ہوا۔ (۲) ضائع۔ اکارت (۳) بُرا۔ نکما (۴) مست

خراب آباد (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) تباہی کی جگہ (۲) دنیا۔

خراب حال (ع۔ صف) بُرے حال۔ پریشان حالی۔ بدحالی۔

خراب خستہ (ع۔ ف۔ صف) تباہ حال۔

خرابات (خ۔ را۔ بات) [ع۔ ا۔ مث] (۱) شراب خانہ (۲) قمار خانہ فسق و فجور کا اڈا (۴) بت خانہ۔

خراباتی (خ۔ را۔ با۔ تی) (ف۔ صف) (۱) شراب خوار (۲) جواری۔

خرابہ (خ۔ را۔ بہ) [ف۔ ا۔ مذ] ویران مکان۔ ویرانہ۔ وہ زمین جس میں کاشت نہ ہوتی ہو۔ وہ فصل جو خراب ہو گئی ہو۔

خرابی (خ۔ را۔ بی) [ف۔ ا۔ مث] (۱) ویرانی۔ تباہی۔ بربادی۔ (۲) برائی۔ نقص (۳) بگاڑ (۴) مشکل

خرابی میں پڑنا (۱۔ محاورہ) مصیبت میں مبتلا ہونا۔ آفت میں پھنسنا۔

خراٹا (خر۔ را۔ ٹا) [ہ۔ ا۔ مذ] خرخر کی وہ آواز جو اکثر بلغمی مزاجوں کے حلق سے سوتے وقت نکلتی ہے۔

خراٹے بھرنا۔ خراٹے (مارنا) لینا (۱۔ محاورہ) سونے میں خرخر کی آواز نکالنا۔

خراج (خ۔ راج) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) زمین کا محصول۔ مالگزاری (۲) وہ روپیہ جو والی ریاست بادشاہ کو دے۔ باج۔ نعل بندی۔

خراج گزار (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) (۱) خراج دینے والا۔ باج گزار (۲) ماتحت بادشاہ یا رئیس

خراج لینا (۱۔ محاورہ) محصول وصول کرنا۔

خراد (خر۔ راد) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) آلہ جس سے لوہے یا لکڑی کو چھیل کر صاف کرتے ہیں اور گول بناتے ہیں۔ اردو میں تشدید کے بغیر بھی مستعمل ہے

خراد پر چڑھنا (۱۔ محاورہ) لکڑی کا خراد پر چڑھ کر ہموار اور درست ہونا۔ (۲) انسان کا تعلیم و تربیت پاکر شائستہ ہونا۔ منجھ جانا۔

خراد چڑھنا۔ اُترنا (۱۔ محاورہ) (۱) درست ہونا۔ سنورنا (۲) تجربہ کار ہونا

خرادنا (خ۔ راد۔ نا) [اُر۔ مص] خراد پر چڑھا کر درست کرنا۔

خرادی (خر۔ را۔ دی) [ف۔ ا۔ مذ] خرادنے والا۔ خراد کا کام کرنے والا۔

خرادی مرادی۔ خود غرض۔ مطلبی۔ اپنی غرض اور اپنے کھانے پینے سے مطلب رکھنے والا۔

خراس (خر۔ راس) [ف۔ ا۔ مذ] آٹا پیسنے کی بڑی چکی جس کو بیل یا اونٹ وغیرہ چلاتے ہیں۔

خراش (خ۔ راش) [ف۔ ا۔ مث و مذ] (۱) چھیلن۔ رگڑ (۲) کھجلی۔ (۳) زخم کی ہلکی سی لکیر

خرافات (خ۔ را۔ فات) [ع۔ ا۔ مث] (خرافۃ کی جمع) بے ہودہ باتیں فضول بکواس۔ یاوہ گوئی۔

خرافات بکنا (۱۔ محاورہ) گالی گلوچ کرنا۔ بے ہودہ باتیں کرنا۔

خرافت (ع۔ مث) واہی تباہی۔ بے ہودہ بات۔

خرافیات (ع۔ مث) خیالی۔ قصہ۔ کہانیاں۔ دیومالا۔ علم الاصنام۔ (Mythology)

خرام (خ۔ رام) [ف۔ ا۔ مذ] وہ چال جو مٹک مٹک کر چلی جائے۔ ناز و ادا کی چال۔ مٹک چال۔

خرام ناز (ف۔ ا۔ صف) نخرے کی چال۔ معشوقہ کی چال۔

خراماں خراماں (خ۔ را۔ ماں، خ۔ را۔ ماں) [ف۔ صف] آہستہ آہستہ چلتے ہوئے۔ ٹہلتے ہوئے۔ ٹہلتے ٹہلتے۔

خرامی (خ۔ را۔ می) [ف۔ ا۔ مث] آہستہ چلنے یا ٹہلنے کا عمل۔

خرانٹ (خر۔ رانٹ) [اُر۔ صف] (۱) تجربہ کار (۲) بوڑھا آدمی۔

خربوزہ۔ خربزہ (خر۔ بُو۔ زہ، خر۔ ب۔ زہ) [ف۔ ا۔ مذ] (خر بمعنی بڑا اور بزہ بمعنی میٹھا خوشبودار میوہ) ایک بڑا اور مشہور شیریں پھل۔

خربوزہ چھری پر گرے یا چھری خربوزے پر، نقصان خربوزے ہی کا ہے (امثل) کمزور کی ہر طرح شامت ہے۔

خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے (امثل) آدمی کو دیکھ کر آدمی ڈھنگ اختیار کرتا ہے۔ صحبت کا بڑا اثر ہے۔

خرجی۔ خرجین (خر۔ جی، خر۔ جی۔ ن) [اُر۔ ا۔ مث] جھولا۔ زنبیل۔ وہ تھیلا جو ٹٹو کی پیٹھ پر ضروری سامان کے لیے باندھتے ہیں۔

خرچ [اُر۔ ا۔ مذ] (۱) صرف۔ لاگت (۲) روپیہ۔ زر

خرچ اٹھانا (۱۔ محاورہ) خرچ برداشت کرنا۔

خرچ اخراجات (۱۔ مذ) روپیہ جو خرچ کیا جائے۔ مصارف۔

خرچ بالائی (۱۔ مذ) وہ خرچ جو عام خرچ سے زیادہ ہو۔

خرچ چلانا (۱۔ محاورہ) خرچ برداشت کرنا۔ گزر بسر کرنا۔

خرچ دینا (۱۔ محاورہ) خرچ کے لیے روپیہ دینا۔ (۲) مزدوری دینا۔ روزینہ دینا

خرچ روزمرہ (۱۔ مذ) روزانہ خرچ۔ روز کا حساب

خرچ گھٹا اور پیدا تھوڑی کس پر باندھوں گھوڑا گھوڑی (امثل) آمدنی کم ہے اور خرچ زیادہ کیا کروں اس موقع پر مستعمل ہے جب کوئی بنا خرچ برداشت کرنے کے لیے کہے۔

خَراچ (خَر۔ راچ) [اُر۔ صف] فضول خرچ (غلط العوام)
خَرچنگ (خَر۔ چنگ) [ف۔ ا۔ مذ] کیکڑا۔ سرطان
خرچہ (خَر۔ چہ) [ار۔ ا۔ مذ] مقدمہ کا صرف۔ لاگت۔ صرف۔
خرچہ دلانا (ا۔ محاورہ) از روئے انصاف مدعی یا مدعا علیہ کو اس کا صرف جو قانوناً جائز ہے دلایا جانا۔
خرچی (خَر۔ چی) [اُر۔ ا۔ مث] زنا کی اُجرت۔
خُرخُر (ار۔ ا۔ مث) (۱) بلی کی آواز جو اکثر خود بخود نکلتی رہتی ہے
خرخرانا (خَر۔ خَ۔ را۔ نا) [اُر۔ مص] زور سے خراٹے لینا۔
خرخشہ (خَر۔ خَ۔ شہ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) جھگڑا، بکھیڑا (۲) پریشانی۔ خلجان (۳) فضول بحث۔
خُرد (ف۔ صف) ۱۔ چھوٹا۔ کم عمر (۲) کم قدر۔ کم جُثہ
خُرد بین (ا۔ آلہ) وہ آلہ جو چھوٹی چیز کو بڑا دکھاتا ہے۔
خُرد سال (ا۔ صف) کم عمر۔ کم سن
خُرد سالی (ا۔ مث) کم عمری۔ کم سنی۔ بچپن۔ لڑکپن
خِرَد (خِ۔ رَد) [ف۔ ا۔ مث] عقل۔ دانائی۔ سمجھ۔
خِرد مند (ف۔ صف) عقل والا۔ دانا۔ سمجھ دار۔ جمع خرد منداں
خِرد مندی (ف۔ ا۔ مث) دانائی۔ عقلمندی۔ دانشمندی۔
خُرداد (خُر۔ داد) [ف۔ ا۔ مث] ایرانیوں کا تیسرا شمسی مہینہ جو ہندی میں اساڑھ سے ملتا ہے۔
خَردَل (خَر۔ دَل) [ع۔ ا۔ مث] رائی
خُردہ (خُر۔ دہ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) ٹکڑا۔ ریزہ۔ پارچہ (۲) (۱) چھوٹن چھٹن (۳) (۱) ریزگاری (۴) (۱) نکتہ۔ باریکی۔ عیب
خُردہ بیں (ف۔ صف) عیب دیکھنے اور نکالنے والا
خردہ بینی (ف۔ ا۔ مث) عیب جوئی۔ نکتہ چینی۔
خردہ فروش (ف۔ صف) بساطی۔ پرچون بیچنے والا
خردہ فروشی۔ پھٹکل بیچنا۔
خردہ کرنا (ا۔ محاورہ) روپیہ بھنانا۔ روپیہ یا پیسہ تڑوانا (۲) بیچنا۔ فروخت کرنا
خردہ گیر (ف۔ صف) نکتہ چین۔ عیب جُو۔
خُردہ گیری (ف۔ ا۔ مث) نکتہ چینی۔
خِرس (ف۔ ا۔ مذ) ریچھ۔ بھالو۔
خُرسَند (خُر۔ سَند) [ف۔ صف] خوش۔ شادماں۔ شاد۔ آنند
خُرسندی (ف۔ ا۔ مث) خوشی۔ شادمانی۔
خُرطوم (خُر۔ طوم) [ع۔ ا۔ مث] ہاتھی کی سونڈ
خَرِف (خَ۔ رِف) [ع۔ صف] (۱) بوڑھا کھوسٹ۔ وہ بوڑھا جو پیرانہ سالی سے بدحواس ہوگیا ہو۔ (۲) مہمل۔ بے ہودہ۔
خُرفہ (خُر۔ فہ) [ع۔ ا۔ مذ] ایک بیج جو اکثر ٹھنڈائی میں ڈالتے ہیں سبز خرفہ کا ساگ پکاتے ہیں۔
خَرق [ع۔ مص] (۱) پھاڑنا۔ جھوٹ بولنا۔ جمع خوارق۔
خرقِ عادت (ع۔ ا۔ مذ) (۱) عادت اور قانون قدرت کے خلاف انوکھی بات (۲) (کنایتہً) ولی کی کرامت۔ نبی کا معجزہ۔

خِرقہ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) پیوند لگا ہوا کپڑا۔ گدڑی۔ درویشوں کا لباس۔
خرقہ پوش (ع۔ ف۔ صف) گدڑی پہننے والا۔ درویش۔ صوفی۔
خرقۂ سالوس (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) مکاری کا لباس۔ دھوکے کا بھیس۔
خَرگاہ۔ خَرگہ (خَر۔ گاہ، خر۔ گہ) [ف۔ ا۔ مذ] بہت بڑا خیمہ۔ سلاطین اور امراء کا خیمہ۔
خَرگوش (خَر۔ گوش) [ف۔ ا۔ مذ] گدھے کے سے کان والا۔ ایک تیز رفتار بلی کے برابر جانور
خُرّم (خُر۔ رم) [ف۔ صف] (۱) خوش۔ شادمان۔ شاداب۔ سرسبز۔
خُرما (خُر۔ ما) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) کھجور۔ چھوہارا (۲) کھجور کی شکل کی ایک مٹھائی۔
خِرمَن (خِر۔ مَن) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) کھلیان۔ انبار۔ غلے کا وہ ڈھیر جس سے بھوسا الگ نہ کیا گیا ہو۔ (۲) چاند کا ہالہ (۳) وہ روشنی جو آفتاب کے قریب دکھائی دیتی ہے۔
خرمنِ ہستی (ف۔ ا۔ مذ) زندگی۔ حیات۔ زیست۔
خَرمُہرہ (خَر۔ مُہ۔ رہ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) سنکھ۔ ناقوس (۲) کوڑی (۳) گھونگھا
خُرّمی (خُر۔ رَ۔ می) [ف۔ ا۔ مث] خوشی۔ شادمانی۔ فرحت۔ انبساط۔
خُروج (خُ۔ رُوج) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) نکاس۔ برآمد۔ باہر نکلنا۔ (۲) شورش۔ بغاوت۔ فتنہ
خروج کرنا (امحاورہ) بغاوت کرنا۔
خروس (خُ۔ رُوس) [ف۔ ا۔ مذ] مرغا
خروسِ بے ہنگام (ف۔ ا۔ صف) بے وقت بانگ دینے والا مرغ۔ (مجازاً) بکواسی۔
خروش (خُ۔ رُوش) (مُ۔ ردش) [ف۔ ا۔ مذ] شور۔ غل۔
خروشاں (خ۔ رو۔ شاں) [ف۔ ا۔ صف] شور مچانے والا۔ روتا ہوا۔
خَری (خَ۔ ری) [ف۔ ا۔ مث] بے وقوفی۔ حماقت۔
خریت (ق) گدھا پن۔ حماقت۔
خرید (خ۔ رید) [ف۔ ا۔ مث] خریدی ہوئی۔ مول لی ہوئی۔
خرید لینا (ا۔ محاورہ) (۱) مول لینا (۲) اپنے ذمہ لینا۔
خرید و فروخت (ف۔ ا۔ مث) لین دین۔ بیع و شرا۔
خریدار (خَ۔ ری۔ دار) [ف۔ صف] (۱) مول لینے والا۔ گاہک (۲) طلب گار۔ خواہاں۔
خریداری (خ۔ ری۔ دا۔ ری) [ف۔ ا۔ مث] گاہکی۔ بکری
خریدنا (خَ۔ رید۔ نا) [اُر۔ مص] مول لینا۔ خرید کرنا۔
خریطہ (خَ۔ ری۔ طہ) [ع۔ ا۔ مذ] تھیلی۔ کیسہ (۲) وہ تھیلی جس میں سرکاری حکم جاتا ہے۔
خریطی (خَ۔ ری۔ طی) [اُر۔ ا۔ مث] چھوٹی تھیلی (۲) تلے دانی۔
خریف (خَ۔ ریف) [ع۔ ا۔ مث] (۱) خزاں (۲) ساونی۔ وہ فصل جس میں جوار۔ مکئی وغیرہ پیدا ہوتی ہے۔

خ۔ز

خز (ف-ا-مذ) ریشم - ریشم کا کچا سوت
خزادہ - خوزادہ (خ-زا-دہ، خو-زا-دہ) [ف-ا-مذ] خواجہ زادہ کا مخفف (۱) صاحب زادہ (۲) سردار زادہ - سردار۔
خزاں (خ-زاں) [ف-ا-مث] (۱) پت جھڑ۔ فصل خریف۔ وہ موسم جس میں پتے جھڑ جھڑ کر گر پڑتے ہیں۔ (۲) بے رونقی۔ زوال۔
خزاں آنا (۱) محاورہ - (۱) خزاں کا موسم آنا (۲) بے رونق ہونا۔ زوال آنا۔ حسن نہ رہنا۔
خزاں دیدہ (رسیدہ) بے رونق۔ پرانا۔ مایوس
خزانچی (خ-زان-چی) [ف-ا-مذ] خزانہ رکھنے والا۔ تحویل دار۔ خزانے کا نگران
خزانہ (خ-زا-نہ) [ع-ا-مذ] (۱) وہ جگہ جہاں خزانہ جمع رہے۔ بنک (۲) ذخیرہ - گودام (۳) روپیہ۔ مال و دولت۔ نقدی۔
خزائن (ع-ا-مذ) خزانہ کی جمع۔
خزانۂ عامرہ (ع-ا-مذ) بھرا ہوا خزانہ۔ شاہی خزانہ
خزف (خ-زف) [ع-ا-مث] ٹھیکری
خزینہ (خ-زی-نہ) [ف-ا-مذ] خزانہ - مخزن۔

خ - س

خس (ف-ا-مث) (۱) سوکھی گھاس - کوڑا کرکٹ۔ پھوس۔ خاشاک (۲) ایک خاص قسم کی خوشبودار گھاس کی جڑ جو گرمی کے موسم میں ٹٹیاں بنانے کے کام آتی ہے۔ جنہیں دروازوں پر لگا کر پانی چھڑک دیتے ہیں۔
خس خانہ۔ خس کی ٹیٹیوں سے گھرا ہوا مکان۔ خس کی ٹیٹیوں سے بنا ہوا مکان۔
خس کم جہاں پاک (ضرب المثل) نالائق شخص کے کہیں چلے جانے یا مرنے پر کہتے ہیں۔ یعنی کوڑا اٹھا تو صفائی ہو گئی۔
خس کی ٹٹی۔ خس کی جڑوں سے بنا ہوا چھپر یا پردہ۔
خس و خاشاک (۱) کوڑا کرکٹ۔ خار و خس (۲) بڑا بھلا
خسارہ (خ-سا-رہ) [ع-ا-مذ] نقصان۔ گھاٹا۔ ٹوٹا۔ زیاں
خسارہ اٹھانا۔ نقصان برداشت کرنا
خساست (خ-سا-ست) [ع-ا-مث] (۱) کمینہ پن۔ کمینگی (۲) بخیلی۔ کنجوسی۔
خساندہ (خ-ساں-دہ) [ف-ا-مذ] پانی بھگو کر اور نتھار کر پینے کی دوا
خسیت (خس-ست) دیکھیے خساست (۱) کنجوسی۔ (۲) کمی (ق)
خستگی (خس-ت-گی) [ف-ا-مث] (۱) زخمی ہونا (۲) شکستگی۔ شکستہ حالی (۳) مفلسی۔ ناداری۔ افلاس۔ تنگ دستی (۴) تھکن
خستہ (خس-تہ) [ف-صف] (۱) زخمی۔ گھائل (۲) خراب۔ بدحالی (۳) مفلس۔ نادار۔ تنگ دست (۴) بھربھرا۔ مُرمُرا (۵) ایک قسم کی گری جو بادام کی گری کے مشابہ ہوتی ہے۔
خستہ جگر۔ خستہ حال۔ خستہ دل۔ خستہ خاطر۔ خستہ رواں (ف-صف) پریشان۔ آزردہ دل۔ دل شکستہ۔ رنجیدہ۔ ناخوش۔
خُسُر (خ-سُر) [ف-ا-مذ] سُسر۔ سُسرا۔ خاوند یا بیوی کا باپ
خسر پورہ (ف-ا-مذ) سُسر کا بیٹا۔ جورو کا بھائی۔ سالا۔
خسران (خس-ران) [ع-ا-مذ] نقصان۔ گھاٹا۔ زیاں۔
خسرو (خس-رُو، خس-رو) [ف-ا-مذ] (۱) خوبصورت۔ خوبرو (۲) خسرو پرویز ہرمز کا بیٹا اور نوشیروان کا پوتا جو شیریں کا عاشق تھا (۳) خواجہ ابوالحسن امیر خسرو ہندی اور فارسی کے مشہور شاعر۔ جمع خسروان
خسرو انجم (ف-مذ) ستاروں کا بادشاہ۔ کنایۃً سورج
خسروانہ (خس-رَ-وا-نہ) [ف-صف] شاہانہ۔ بادشاہانہ۔ بادشاہی طریقے سے۔
خسروی (خس-رَ-وی) [ف-ا-صف] بادشاہی۔ خسرو سے منسوب۔
خسرہ (خس-رہ) [ا-ا-مذ] گاؤں کے کھیتوں کی فہرست۔ جس میں ہر نمبر کے مقابل کھیت کا رقبہ۔ کاشت کار کا نام۔ قسم زمین اور جنس درج کی جاتی ہے (۲) بچوں کی ایک بیماری جس میں بدن پر دانے سے نکلتے ہیں۔
خسرہ آبادی۔ گاؤں کے مکانات اور ان کے مالکوں کی فہرست۔
خسک (خَ-سک) [ف-ا-مذ] (۱) کوڑا کرکٹ۔ خس و خاشاک۔ (۲) ایک خاردار جھاڑی۔ (۳) گوکھرو۔ لوہے کے کانٹے جو دشمن کے راستہ میں بچھائے جاتے ہیں۔
خسوف (خ-سُوف) [ع-ا-مذ] چاند گرہن۔
خسی (ا-مث) وہ سیون جو انگیا کی کھوڑیوں کو انگیا کی آستینوں سے جوڑتی ہے۔
خسیر (خ-سیر) [ف-صف] نقصان اٹھانے والا۔ دیوالیہ
خسیس (خ-سیس) [ع-صف] (۱) کمینہ (۲) بخیل۔ کنجوس۔ تنگ دل۔ نالائق۔

خ - ش

خشت (خش-ت) [ف-ا-مث] اینٹ
خشت اندازی (باری) [ف-ا-مث] اینٹیں مارنا۔ روڑے اور پتھر پھینکنا۔
خشت پز (ف-مذ) اینٹیں پکانے والا۔
خشتک (خش-تک) [ف-ا-مث] (۱) چھوٹی اینٹ۔ چوبغلا۔ میانی۔ چڑیا۔ سنگھاڑا (۳) گھٹنے کی چپنی
خشخاش۔ (خشخش) (خش-خاش) (خش-خش) [ف-ا-مث] (۱) پوست کے دانے۔ تخم افیون۔ (۲) چاول کا آٹھواں حصہ۔
خشخاش کے دانے کے برابر (ا-مذ) بہت تھوڑا۔ بہت چھوٹا۔ کچھ بھی نہیں۔
خشک [ف-صف] (۱) سوکھا۔ بلا پانی (۲) روکھا۔ کج اخلاق۔

(۳) رُوکھا۔ پھیکا۔ بے لطف۔ بے مزہ (۴) صرف۔ محض (۵) بغیر بارش کے (۶) بے سمجھ۔ بے مغز (۷) تشنہ (۸) بلا سالن۔ بلا روٹی۔

خشک دماغ۔ خشک مغز (ف۔ صف) (۱) بے مروت (۲) کوڑ مغز (۳) دیوانوں کی سی طبیعت والا۔ پاگل۔ دیوانہ۔ مجنون۔ سودائی۔

خشک سالی (۱) قحط۔ کال (۲) سوکھا۔ بارش کا نہ ہونا۔

خشک لب (ف۔ صف) پیاسا۔

خشک و تر (ف۔ صف) بُرا بھلا۔ خوب و زشت۔ مجازاً تمام دنیا

خشک ہونا (محاورہ) (۱) سُوکھنا۔ مرجھانا (۲) بغیر دودھ کے ہونا۔ دودھ سے بند ہو جانا (۴) بارش نہ ہونا۔ (۵) رُوکھا ہونا۔

خُشکہ (خُش۔ کہ) [ف۔ ا۔ مذ] پھیکے اُبلے ہوئے چاول۔ سُوکھا آٹا جو روٹی پکانے میں پیڑے کو لگاتے ہیں۔ پلیتھن۔

خشکہ کھاؤ (ا۔ محاورہ) جب کوئی ٹُتے جا خواہش کرے تو کہتے ہیں خشکہ کھاؤ یعنی جاؤ رخصت ہو۔

خشکہ کھاؤ پنیر کے ساتھ (ا۔ مثل) اپنا راستہ لو۔ چلو ہٹو۔ (۲) خود کماؤ خود کھاؤ۔ بے محل بات کا جواب۔

خشکی (خُش۔ کی) [ف۔ ا۔ مث] (۱) سُوکھا پن۔ نمی نہ ہونا (۲) یبوست (۳) رُوکھا پن (۴) کال قحط (۵) خشک زمین (۶) وہ میل کچیل جو پوست سے سر میں پیدا ہو جاتا ہے (۷) [صف] خشک مزاج۔ رُوکھا۔

خَشم (ف۔ ا۔ مذ) غصہ۔ خفگی۔ ناراضگی۔ غضب۔ طیش۔ عتاب

خشم آلود۔ خشم ناک (گین) [ف۔ مث] خشمگین۔ خشمناک۔ غصہ سے بھرا ہوا۔ غضب ناک

خُشُوع (خُ۔ شُوع) [ع۔ ا۔ مذ] عاجزی۔ فروتنی۔ گڑگڑانا۔

خُشُونت (خُ۔ شُو۔ نت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) سختی۔ درشتی۔ تلخی (۲) دشمنی۔ عداوت (۳) نفرت۔ کراہت۔ (۴) غصہ۔

خَشیت (خَ۔ شی۔ یت) [ع۔ ا۔ مث] ڈر۔ خوف۔

خ۔ص

خِصال (خِ۔ صال) [ع۔ ا۔ مث] خصلت کی جمع۔ عادتیں۔

خَصائِص (خَ۔ صا۔ ئص) [ع۔ ا۔ مذ] خاصیت کی جمع۔ خاصیتیں۔ عادات۔

خَصائِل (خَ۔ صا۔ ئل) [ع۔ ا۔ مذ] خصلت کی جمع۔ خصلتیں۔ عادتیں۔

خَصلت (خص۔ لت) [ع۔ ا۔ مث] خو۔ عادت (۲) سیرت۔ مزاج

خَصم [ع۔ ا۔ مذ] (۱) دشمن۔ مخالف۔ بیری۔ مالک۔ آقا (۳) (اردو) خاوند شوہر

خصم پٹی۔ خصم رَدی۔ خصم موئی (ا۔ مث) (۱) رانڈ۔ بیوہ (۲) ایک قسم کا کوسنا ہے کہ تو اپنے خاوند کا ماتم کرے۔

خصم جورو کی لڑائی کسی کو نہ بھائی (ا۔ مثل) میاں بیوی کی لڑائی سب کو ناپسند ہے۔

خصم سے چھوٹے تو یاروں کے جائے (ا۔ مثل) بد چلن عورت کے متعلق کہا جاتا ہے۔

خصم کا کھائیں بھائی کا گائیں (ا۔ مثل) فائدہ کسی سے اُٹھانا اور تعریف کسی اور کی کرنا۔

خصم کرنا (ا۔ محاورہ) خاوند کر لینا۔ اپنا بیاہ کر لینا۔

خصم کیا بُرا کیا، کر کے چھوڑ دیا اس سے بھی بُرا کیا (ا۔ مثل) عیب ہر ایک بُرا ہے۔ اس سے بچنا چاہیئے۔

خصم مار کر ستی ہوئی (مثل) دغا کر کے بعد میں ظاہری افسوس کرنے کے موقع پر بولتے ہیں۔ عورتوں کے مکر و فریب کے متعلق کہتے ہیں۔

خصموں جلی (ا۔ صف) وہ عورت جس نے خاوند کا سُکھ نہ دیکھا ہو۔ مصیبت کی ماری۔ شوہر سے نالاں۔

خصوص (خُ۔ صوص) [ع۔ ا۔ مذ] خاص کام۔ نرالا پن۔ خصوصیت۔

خصوصاً (خُ۔ صُو۔ صَن) [ع] خاص کر۔ علی الخصوص۔

خصوصیت (خُ۔ صو۔ صی۔ یت) [ع۔ ا۔ مث] خاص بات۔ خاص خوبی (۲) ذاتی تعلق۔ جمع خصائص۔ خصوصیات۔

خصوم (ع۔ مذ) خصم کی جمع۔ دشمن۔

خصومات (خُ۔ صُو۔ مات) [ع۔ ا۔ مث] خصومت کی جمع (۱) دشمنیاں عداوتیں (۲) جھگڑے۔

خُصُومَت (خُ۔ صُو۔ مَت) [ع۔ ا۔ مث] عداوت۔ دشمنی (۲) جھگڑا۔

خَصِیّ (خَ۔ صی۔ خص۔ صی) [ع۔ صف] وہ جانور جس کے فوطے نکال دیے گئے ہوں۔ آختہ (۲) نامرد۔ زنخہ۔ ہیجڑا۔ مخنث (۳) وہ عورت جس کے پستان نہ ہوں۔ اردو میں بلاتشدید صاد مستعمل ہے۔

خصّی پرنالا (ا۔ مذ) وہ پرنالہ جو دیوار کے اندر ہو۔ بازاری عورت کی شرمگاہ۔

خصی کرنا۔ جانور کے فوطوں کو کچل دینا یا نکال دینا (۲) درخت کا چھانٹنا (ق)

خصیم (ع۔ ف) جھگڑالو۔ لڑاکا (۲) حریف۔ دشمن۔

خُصیَہ (خص۔ یَہ) [ع۔ ا۔ مذ] فوطہ۔ خایہ۔ بیضہ۔

خصیہ بردار (ع۔ ف۔ صف) خوشامدی۔ چاپلوس۔

خصیہ سہلانا۔ خوشامد کرنا۔ چاپلوسی کرنا۔

خ۔ض

خِضاب (خِ۔ ضاب) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) کوئی تیل یا سفوف جو بالوں کو سیاہ کرے۔ سفید بالوں کو سیاہ کرنے کی دوا۔

خضاب (کرنا) لگانا (ا۔ محاورہ) بال سیاہ کرنا۔ وسمہ لگانا۔

خِضر۔ خِضَر (ع۔ ا۔ مذ) (۱) روایتاً ایک پیغمبر جن کی نسبت مشہور ہے کہ انہوں نے آب حیات پیا ہے اور وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ (۲) رہنما۔ رہبر (۳) سبز ہونا۔

خضر راہ (ع۔ ا۔ مذ) رہبر۔ رہنما۔

خضر صورت (ع۔ صف) سفید اور دراز ریش۔

خضر ملے (ا۔ مقولہ) رہنما مل گیا۔ مراد حاصل ہوئی۔ کام بن گیا۔

خضری (خض۔ ری) [ف۔ صف] خضر سے منسوب۔ بڑی عمر

خضوع (خُضُوع) [ع ۔ ا ۔ مذ] عاجزی ۔ گڑگڑانا ۔

خضیب (ع ۔ ف) خضاب شدہ ۔ رنگین ۔

خ ۔ ط

خط (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) نوشتہ ۔ تحریر (۲) لکیر ۔ نشان (۳) نامہ ۔ مکتوب (۴) نیا سبزہ جو مرد کے چہرہ پر آتا ہے (۵) ہاتھ کا لکھا ۔ انداز تحریر ۔ سواد تحریر (۶) حجامت (۷) اصلاح (۸) لکیر ۔ لائن ۔ جمع خطوط ۔

خطِ آزادی (ع ۔ ا ۔ ف ۔ مذ) وہ نوشتہ جو غلام کو آزاد کرتے وقت لکھا جائے ۔ آزادی کی سند ۔

خط آنا (ا ۔ محاورہ) (۱) رخساروں پر داڑھی مونچھوں کا نمودار ہونا (۲) چٹھی آنا ۔

خطِ استوا (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ فرضی لکیر جو زمین کے گرد قطبین کے درمیان تسلیم کی جاتی ہے یہ خط مشرق سے مغرب تک فرض کیا گیا ہے ۔ جب سورج اس خط پر آتا ہے تو دن رات برابر ہوتے ہیں ۔

خطِ اُفق (ف ۔ ع ۔ ا ۔ مذ) ایک فرضی دائرہ جو قطبین میں سے گزرتا ہے

خطِ امان (ع ۔ ا ۔ مذ) پروانۂ راہداری (۲) حفاظت کا حکم ۔

خط بڑھ جانا (ا ۔ محاورہ) رخساروں کے بالوں کا معمول سے زیادہ بڑا ہوجانا

خط بگڑنا (ا ۔ محاورہ) بدخط لکھنے لگنا ۔ تحریر کا بگڑنا ۔

خط بنانا (ا ۔ محاورہ) حجامت بنانا ۔ رخساروں کے بال مونڈنا (۲) خوشخطی کی مشق کرنا ۔ خط درست کرنا ۔

خطِ بندگی (ا ۔ ف ۔ مذ) غلامی کی تحریر ۔

خطِ پرکار (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) وہ خط جو پرکار سے کھینچا جائے ۔ دائرے کا ایک حصہ ۔ دائرہ ۔

خطِ پیشانی ۔ خطِ جبیں ۔ خطِ سرنوشت (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) تقدیر ۔ تقدیر کا لکھا ۔ نوشتۂ تقدیر ۔

خطِ تراش (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) حجام ۔ نائی ۔ مُوتراش

خطِ تقدیر (ع ۔ ا ۔ مذ) تقدیر کا نوشتہ ۔ قسمت کا لکھا ۔

خطِ تیغ (ع ۔ ا ۔ مذ) تلوار کا زخم

خطِ جام (جامِ جم) (ف ۔ ا ۔ مذ) جام جمشید کے پیالے کی سات لکیریں ۔ (۱) خطِ جور (۲) خط بغداد (۳) خط بصرہ (۴) خطِ ازرق (۵) خطِ اشک (۶) خطِ کاسغر (۷) خط فرودینہ

خطِ جدی (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) وہ خط جو خط استوا سے ۲۳ ½ درجے جنوب کی طرف واقع ہے ۔ جب آفتاب اس پر پہنچتا ہے تو شمال کی طرف دن چھوٹا رات بڑی ہوجاتی ہے اور وہاں سردی زیادہ پڑنے لگتی ہے

خطِ جلی (ع ۔ ا ۔ مذ) موٹی تحریر ۔ روشن تحریر ۔ موٹے حروف

خطِ چلیپا ۔ صلیب نما خط ۔ جمع کے نشان جیسا +

خطِ حصار (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ دائرہ جو عامل لوگ اپنے گرد کھینچ لیتے ہیں

خطِ خوانا ۔ وہ تحریر جو آسانی سے پڑھی جا سکے ۔

خطِ خفی (ع ۔ ا ۔ مذ) باریک تحریر ۔

خطِ ریحان (گلزار) (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) وہ جلی خط جس کے موٹے حروف میں نقش و نگار بنے ہوتے ہیں ۔

خطِ سرطان ۔ وہ خط جو خطِ استوا سے ۲۳ ½ درجہ شمال کی طرف واقع ہے ۔ جب آفتاب ادھر جاتا ہے تو وہاں گرمی اور خط جدی کی طرف سردی ہوجاتی ہے ۔

خطِ سُرمہ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) سرمہ کی لکیر جو آنکھوں میں بن جاتی ہے ۔

خطِ شعاع (شعاعی) سورج کی کرنیں ۔

خطِ شکستہ (ع ۔ ا ۔ ف ۔ مذ) ایک قسم کا خط جو نستعلیق کے برخلاف گھسیٹ کر لکھا جاتا ہے اور جس کے حرف شکستہ ہوتے ہیں ۔

خطِ عمود (خطِ عمودی) (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) وہ سیدھی لکیر جو دوسری سیدھی لکیر کے ساتھ زاویہ قائمہ بنائے ۔

خطِ غبار (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) نستعلیق تحریر کا ایک انداز جس میں جلی حرف کے درمیان باریک باریک نقطے لگائے جاتے ہیں ۔

خط کش (ف ۔ ا ۔ ع ۔ مذ) وہ لکڑی یا پیمانہ جس سے لکیریں لگاتے ہیں ۔ مِسطر (۲) کاتب

خط کشیدہ (ع ۔ ف ۔ صف) وہ الفاظ جس کے اوپر یا نیچے لکیر کھینچ دی گئی ہو

خط کھینچنا (ا ۔ محاورہ) لکیر کھینچنا ۔ قلمزد کرنا (۲) نشان کرنے کے لیے لکیر کھینچنا ۔

خط کی پیشانی (ا ۔ مث) وہ جگہ جو خط کے اوپر خالی چھوڑ دی جاتی ہے ۔

خطِ متارکۂ جنگ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) جنگ بندی کی حد ۔

خطِ متوازی (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ دو خط کہ انہیں جہاں تک چاہیں سیدھا کھینچتے چلے جائیں مگر وہ آپس میں نہ ملیں ۔

خطِ محور (ع ۔ ا ۔ مذ) زمین کا وہ فرضی خط جو اس کے مرکز سے گزر کر محیط کے دونوں طرف پہنچتا ہے ۔ اور زمین اس کے گرد چکر کاٹتی ہے ۔

خطِ مستقیم (ا ۔ ع ۔ مذ) سیدھی لکیر ۔ دو نقطوں کے درمیان چھوٹے سے چھوٹا خط ۔

خطِ منحنی (ع ۔ ا ۔ مذ) ٹیڑھی لکیر ۔

خطِ میخ (میخی) [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] وہ خط جس میں اہل بابل کے خط اور کتبے لکھے جاتے تھے ۔ یہ تکونے قلم سے لکھا جاتا تھا ۔

خطِ نستعلیق (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ ایرانی خط جو خطِ نسخ اور نستعلیق سے ملا کر نکالا گیا جس میں حروف کے دائرے گول اور خوبصورت ہوتے ہیں ۔

خطِ نسخ (ع ۔ ا ۔ مذ) ایک عربی خط کا نام ۔

خطِ نصف النہار (ع ۔ ا ۔ مذ) ایک فرضی خط جو زمین پر سے گزر کر قطبین کو ملاتا ہے ۔ خط استوا پر ان لکیروں کا درمیانی فاصلہ ۶۹ میل کا ہوتا ہے

خط نکلنا (ا ۔ محاورہ) رخساروں پر سبزہ کا آغاز ہونا ۔

خط و کتابت (ع ۔ ا ۔ مث) مراسلت ۔ چٹھیاں جو ایک دوسرے کو لکھی جاتی ہیں ۔

خطا (خ ۔ طا) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) قصور ۔ گناہ ۔ جرم ۔ تقصیر (۲) غلطی ۔ سہو بھول ۔ چُوک (۳) چین کا ایک شہر جو مشک کے لیے مشہور ہے ۔

خطا اگر راست آید تاہم خطا است (ف ۔ مقولہ) بے جا کام کرنے سے

اگر کوئی فائدہ بھی ہوتا ہو تو نہیں کرنا چاہیے۔
خطا کار۔ خطا گر۔ خطا وار (ع۔ف۔صف) قصوروار۔ تقصیروار۔ گنہگار۔ مجرم۔
خطا کرے بیوی پکڑی جاوے باندی (امثل) امیر قصور کرے غریب کو سزا ملے۔
خطا وار (ع۔ا۔مذ) گنہگار۔ مجرم۔
خطا ہونا (ا۔محاورہ) (۱) بھول جانا۔ غلطی ہونا۔ قصور ہونا (۲) بے ارادہ نکل جانا۔ جیسے پیشاب خطا ہونا۔ چوک جانا جیسے نشانہ خطا ہونا
خطائے بزرگاں گرفتن خطا است (مثل) بزرگوں پر اعتراض کرنا بڑی بے ادبی ہے۔
خطاب (خِ۔طاب) [ع۔ا۔مذ] گفتگو۔ کلام۔ بات چیت (۲) کسی کی طرف مخاطب ہونا (۳) سرکار یا بادشاہ کی طرف سے اعزازی نام۔ (۴) تعریف کے طور پر اچھا نام (۵) طنزاً بُرا نام۔ جمع خطابات۔
خطابت (خِ۔طا۔بت) [ع۔ا۔مث] خطبہ پڑھنا۔ وعظ کرنا۔ تقریر کرنا تقریر۔
خطابی (خِ۔طا۔بی) [ع۔ا۔مث] زبانی بات چیت۔
خطاط (خط۔طاط) [ع۔صف] خوش نویس۔ کاتب
خطاطی (خط۔طا۔طی) [ع۔ا۔مث] خوش نویسی کا فن یا پیشہ۔ کتابت
خطائی (ا۔مث) ایک قسم کی مٹھائی۔
خطبہ (خُط۔بَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) وہ وعظ و نصیحت جو نماز جمعہ و عیدین میں سنائی جاتی (۲) تقریر۔ ایڈریس (۳) کتاب کا دیباچہ۔ جمع خطبات۔
خطبہ (پڑھنا) دینا (۱) مجمع کے سامنے تقریر کرنا۔ وعظ و نصیحت کی تقریر کرنا۔ (۲) بادشاہ کا نام خطبے میں داخل ہونا۔
خطر۔ خطرہ (خَ۔طَر) (خط۔رہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) خوف۔ اندیشہ۔ ڈر (۲) دشواری۔ آفت۔
خطف (ع۔صف) بجلی کا ایک مرتبہ چمکنا جس سے آنکھیں چندھیا جائیں
خطرناک (ع۔ف۔صف) خوفناک۔ ڈراؤنا۔ جس سے نقصان کا ڈر ہو۔
خطرہ ٹل جانا (۱) اندیشہ دور ہو جانا۔
خطرے میں ڈالنا (پڑنا) جوکھوں میں ڈالنا۔ ہلاکت میں ڈالنا۔ آفت میں پھنسانا۔
خطمی (خط۔می) [ع۔ا۔مث] گُل خیرو
خطوط (خُ۔طوط) [ع۔ا۔مذ] خط کی جمع۔ متعدد خط (۲) لکیریں۔
خطوط وحدانی۔ (ہلالی) (ع۔ا۔مذ) دو نصف دائرے جن کے اندر کچھ لکھا جائے۔ ہلالین۔ قوسین۔ بریکٹ
خِطّہ (خِط۔طہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) زمین کا گھرا ہوا حصّہ۔ ملک کا خِطّہ۔ (۲) ملک سرزمین۔
خَطّی (خط۔طی) [ع۔صف] (۱) خط کی طرف منسوب (۲) سیدھا (۳) ایک قسم کا نیزہ۔
خطیب (خَ۔طیب) [ع۔صف] خطبہ پڑھنے والا۔ وعظ سنانے والا لکچر دینے والا۔ مقرّر۔
خطیر (خَ۔طیر) [ع۔صف] بڑا۔ کثیر۔ بہت۔

خ۔ف

خِفّ (ع۔صف) ہلکا۔
خُفّ (ع۔ا۔مذ) پاؤں کا تلوہ۔ جوتا۔ موزہ۔ جراب
خِفا (خِ۔فا) [ع۔ا۔مث] پوشیدگی۔ راز۔ پوشیدہ ہونا۔
خَفا (خَ۔فا) [ف۔ا۔مذ وصف] (۱) ناراض۔ ناخوش۔ برہم۔
خُفّاش (خُف۔فاش) [ع۔ا۔مذ] چمگادڑ۔
خِفّت (خِف۔فَت) [ع۔ا۔مث] سبکی۔ ہلکا پن۔ خجالت۔ شرمساری۔ ندامت
خفتان (خف۔تان) [ع۔ا۔مذ و مث] ایک قسم کا کرتا جو زرہ کے اندر پہنا جاتا ہے۔
خفتہ (خُف۔تہ) [ف۔صف] سویا ہوا۔ خوابیدہ۔ جمع خفتگان۔
خفتہ بخت (ف۔صف) بدنصیب، بدقسمت۔
خفتہ را خفتہ کے کند بیدار (ف۔مثل) سوتے ہوئے کو سویا ہوا کب بیدار جگا سکتا ہے۔ غافل، غافل کی اصلاح نہیں کر سکتا۔
خَفَقان۔ خفقان (خَ۔فَ۔قان) (خف۔قان) [ع۔ا۔مذ] (۱) دل کا دھڑکنا۔ ایک بیماری کا نام جس میں دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے (۲) جنون۔ سوداء۔ گھبراہٹ۔ وحشت۔ مالیخولیا۔
خفقانی (خ۔ف۔قا۔نی) [ع۔صف] خفقان میں مبتلا۔ مجنون۔ گھبرایا ہوا۔ وحشت زدہ۔
خفگی (خَ۔فَ۔گی) [ف۔ا۔مث] ناراضی۔ ناراضگی۔ غصہ
خَفہ (ف۔صف) گلہ گھونٹا ہوا۔ نیز دیکھیے خَفا۔ جو اسی کی ایک شکل ہے
خفی (خ۔فی) [ع۔صف] پوشیدہ۔ چھپا ہوا۔ مخفی (۲) باریک۔ مہین
خفیف (خ۔فیف) [ع۔صف] (۱) ہلکا۔ سُبک (۲) اوچھا۔ کم ظرف (۳) ذلیل۔ رسوا (۴) کم۔ تھوڑا۔ (۵) شرمندہ۔ نادم (ا۔مث) عروض میں ایک بحر، جس کے ارکان فاعلاتن، مستفعلن فاعلاتن ہیں۔
خفیف ہونا (۱) ذلیل ہونا۔ شرمندہ ہونا۔
خفیفہ (خَ۔فی۔فہ) [ع۔صف] چھوٹی۔
خفیفہ عدالت (ع۔ا۔صف) چھوٹی عدالت۔ وہ عدالت جس میں دیوانی کے چھوٹے چھوٹے مقدمات کا فیصلہ ہو۔
خُفیہ (خُف۔یہ) [ع۔صف] پوشیدہ۔ در پردہ۔ چھپا ہوا۔
خفیہ پولیس (ع۔ا۔مذ) وہ محکمہ سراغرسانی جس کا کام در پردہ خبر لگانا ہے۔ سی۔ آئی۔ ڈی۔
خفیہ راز (ع۔ف۔ا۔مذ) پوشیدہ خبر۔ راز کی بات۔
خفیہ کارروائی کرنا (ع۔ا۔مث) چھپ چھپ کر کام کرنا۔
خفیہ نویس۔ خفیہ نگار (ع۔ف۔صف) جاسوس۔ مخبر۔ پوشیدہ خبر دینے والا۔

خ - ل

خلا (خُ۔لا) [ع۔ا۔مذ] (۱) خالی جگہ (۲) زمین سے اوپر کا وہ خِطّہ جہاں زمین کی کششِ ثقل کا اثر نہیں ہوتا (انگ (Space Vacom)
(۳) خلوت (۴) پاخانہ۔
خلاباز (ع۔ف۔صف) خلا میں سفر کرنے والا۔ ہوا کا وہ خطہ جہاں کشش ثقل اثرانداز نہیں ہوتی۔
خلاص (خ۔لا۔س) [ع۔ا۔مذ] رہائی۔ آزادی۔ چھٹکارا۔ خلاصی۔ نجات
خلاص کرنا (مص۔مرکب) رہا کرنا۔ آزاد کرنا۔
خلاص ہونا (ع۔ا۔مذ) آزاد ہونا۔ ختم ہونا (۲) بچہ جننا (۳) انزال ہونا
خلاصہ (خ۔لا۔صہ) [ع۔ا۔مذ] (صف) (۱) پاک۔ صاف (۲) کسی چیز کا بہترین حصہ۔ نچوڑ۔ جوہر۔ (۳) چیدہ۔ چُنا ہوا (۴) مختصر مجمل (۵) [اُر] لب لباب۔ جمع۔ خلاصہ جات۔
خلاصہ کرنا (۱۔محاورہ) واضح کرنا۔ صاف صاف کہنا۔
خلاصۂ کلام (ع۔ا۔مذ) مختصر بات۔ حاصل کلام۔
خلاصہ یہ ہے (۱) اصل مطلب یہ ہے۔ حاصل کلام یہ ہے۔ مختصر یہ ہے
خلاصی (خ۔لا۔صی) [ف۔ا۔مذ] رہائی۔ آزادی۔ چھٹکارا۔ نجات۔
(۲) (ا۔مذ) خیمہ استادہ کرنے والا ملازم (۳) توپ خانہ یا جہاز کے کارندے۔ مزدور۔ قلی۔ جمع: ۲،۳ خلاصیاں۔
خلاصی پانا (۱۔محاورہ) چھٹکارا پانا۔ رہائی ہونا۔ نجات پانا
خِلاف (خ۔لاف) [ع۔صف] (۱) الٹا۔ مخالف۔ ناسازگار۔ ناموافق (۲) جھوٹ (۳) اختلاف (۴) مخالف۔ دشمن۔
خلافِ آئین (ع۔ف۔ا۔صف) ملک کے بنیادی قانون کی کسی دفعہ سے انحراف۔ آئین کے برعکس۔
خلافِ بیانی (ع۔ف۔ا۔مث) جھوٹ۔ دروغ گوئی۔ غلط بیانی۔ دروغ حلفی
خلاف دستور (ع۔ف۔صف) رواج یا معمول کے برعکس۔
خلاف شرع (ع۔صف) قانون محمدی کے خلاف۔ شریعت کے برعکس
خلاف طبع (مزاج) (ع۔صف) طبیعت کے خلاف۔ مزاج کے خلاف
خلافِ عقل (ع۔صف) خلاف قیاس۔ بعید از عقل۔ عقل کے خلاف
خلافِ قانون ہونا (۱۔محاورہ) حکومت کی طرف سے کسی جماعت، گروہ یا کتاب کو ناجائز قرار دیا جانا۔
خلاف کہنا (۱۔محاورہ) مخالفت کی بات کہنا (۲) طبیعت کے خلاف کہنا
خلاف ورزی (ع۔ف۔ا۔مث) برخلاف کام کرنا۔ توڑنا۔ مخالفت۔
خلافِ وضع (ع۔صف) طریقے اور عادت کے برعکس۔
خلافِ وضع فطری (ع۔صف) اغلام۔ بدفعلی۔ لونڈے بازی۔
خلاف ہونا (۱۔محاورہ) مخالفت کرنا۔ دشمن ہوجانا۔
خلافت (خ۔لا۔فت) [ع۔ا۔مث] (۱) نیابت نبی یا بادشاہ کی۔ خلیفہ کا عہدہ (۳) اللہ والے کی جانشینی۔
خلافت راشدہ (ع۔ا۔مث) سچی خلافت (۲) رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ حضرت عمر فاروقؓ۔ حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ کا دورِ حکومت۔
خَلّاق (خَل۔لاق) [ع۔صف] بہت پیدا کرنے والا (مبالغہ کا صیغہ) (۲) اللہ تعالٰی کا صفاتی نام۔
خلال (خِ۔لال) [ع۔ا۔مث۔مذ] دو چیزوں کا درمیانی فاصلہ یا فرق (۲) دانت کریدنے کا آلہ یا تنکا۔ (۳) گنجفے یا تاش کی بازی میں مات یا شکست۔
خلال کرنا (۱۔محاورہ) (۱) دانت کریدنا (۲) مات یا شکست دینا۔
خلائق (خ۔لا۔ئق) [ع۔ا۔مث] خلق کی جمع۔ مخلوقات۔ آفرینش لوگ۔
خُلّت (خُل۔لت) [ع۔ا۔مث] بے حد دوستی۔ محبت (۲) دوست (۳) سبز خوراک۔
خَلجان (خَل۔جان) [ع۔ا۔مذ] (۱) تردّد۔ فکر۔ اندیشہ (۲) چبھن۔ خلش۔
خَلخال (خَل۔خال) [ع۔ا۔مث] پازیب۔ پائل۔
خلخل۔ خلخلا (خُل۔خَل) (خل۔خ۔لا) [اُر۔صف] ڈھیلا۔ ڈھالا۔
خلخول (خَل۔خول) [اُر۔صف] ڈھیلا۔ ڈھالا۔
خُلد [ع۔ا۔مذ] بہشت جنت۔ فردوس۔ ہمیشہ رہنے والی چیز۔
خُلد آشیاں۔ خلد مکاں [ع۔صف] بہشت میں سکونت رکھنے والا۔ تعظیماً بڑے بڑے متوفی لوگوں کے متعلق کہتے ہیں۔
خُلد بریں (ع۔ا۔مذ) فردوس اعلیٰ جنت کا سب سے اونچا طبقہ
خُلد مکانی (ع۔صف) دیکھیے خلد آشیاں۔
خلش (خَ۔لِش) [ف۔ا۔مث] (۱) چبھن۔ کھٹک (۲) جھگڑا۔ مناقشہ مخاصمت (۳) رنجش۔ بغض
خَلط (ع۔ا۔مذ) آمیزش۔ ملاوٹ۔
خلطِ مبحث (ع۔ا۔مذ) گفتگو کے درمیان غیر متعلق بات لے آنا۔
خلط ملط (ع۔صف) خلا ملا۔ میل جول (۲) گڈمڈ۔ درہم برہم۔
خِلط (ع۔ا۔مذ) (۱) آمیزش۔ ملی ہوئی چیز (۲) جسم کی چار خلطیں۔ صفراء۔ سودا۔ خون۔ بلغم۔
خَلکطہ (خَل۔کطہ) (ا۔ا۔مذ) لمبا کرتا۔ پیراہن۔
خَلطہ (خَل۔طہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) میل جول۔ ربط و ضبط۔ حصہ داری۔
خُلع (خُ۔لع) [ع۔ا۔مذ] عورت کا مہر معاف یا معاوضہ ادا کرکے طلاق لے لینا۔
خِلعت (خِل۔عت) [ع۔ا۔مذ] (۱) وہ پوشاک جو بادشاہ یا امرا کی طرف سے بطور عزت افزائی ملے۔ (۲) وہ نشان جو استاد اصلاح دیتے وقت عمدہ حرف پر لگا دیتے ہیں۔ (۳) تحفہ۔ عطیہ تحسین۔ آفریں۔
خلعت فاخرہ (ف۔ا۔صف) خلعت جو باعث فخر ہو۔
خَلَف (خَ۔لَف) [ع۔ا۔مذ] پیچھے آنے والا (۲) جانشین۔ وارث۔ (۳) نیک لڑکا۔ سعادت مند بیٹا۔
خَلَفُ الرّشید۔ خلفُ الصدیق (ع۔ا۔مذ) فرمانبردار بیٹا۔ سچا جانشین
خُلَفاء (خُ۔لَ۔فاء) [ع۔ا۔مذ] خلیفہ کی جمع۔ مسلمانوں کے بادشاہ۔ امیر المومنین۔

خلفائے راشدین۔ ہدایت پانے والے خلیفے۔ رسول اللہؐ کے چار خلیفے حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ۔
خلفشار (ع۔ا۔مذ) اگر بڑ۔ کھل بلی۔
خَلق [ع۔ا۔مذ] خلقت۔ دنیا کے لوگ۔ مخلوق۔ آفرینش۔ جمع: خلائق
خلق کا حلق کس نے بند کیا ہے (ا۔ مثل) لوگوں کی باتوں کو کوئی نہیں روک سکتا۔
خُلق (ع۔ا۔مذ) خُو۔ عادت۔ خصلت۔ جمع: اخلاق۔ خوش مزاجی
خلق محمدی۔ حضرت محمد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق۔ بے مثل اخلاق
خِلقت (خل۔ قت) [ع۔ا۔مذ] فطرت۔ پیدائش۔ سرشت۔ ضمیر
خَلقت (ع۔ا۔مذ) مخلوق۔ لوگ۔
خلقی (ع۔ صف) پیدائشی۔ قدرتی۔ فطرتی۔
خلل (خَ۔ لَل) [ع۔ا۔مذ] (۱) رخنہ۔ سوراخ۔ درز۔ دراز۔ (۲) خرابی۔ بگاڑ۔ فتور۔ ضرر۔ نقصان۔
خلل آنا، پڑنا (ا۔ محاورہ) خرابی پیدا ہونا۔
خلل انداز (ع۔ صف) (۱) خلل ڈالنے والا۔ رخنہ انداز (۲) بے جا مداخلت کرنے والا۔ مزاحم۔
خلل دماغ (ع۔ا۔مذ) دماغ کی خرابی۔ سودا۔ مالیخولیا۔ دیوانگی
خلُو (خُ۔ لُو) [ع۔ا۔مذ] خالی ہونا (۲) خلا۔ جوف۔
خلوئے معدہ (ع۔ا۔مذ) پیٹ کا خالی ہونا۔
خَلوت (خَل۔ وت) [ع۔ا۔مث] تنہائی۔ علیحدگی۔ گوشہ نشینی (۲) خالی جگہ۔ تنہائی کی جگہ (۳) سونے کا کمرہ۔ خواب گاہ۔
خلوت پسند (ع۔ صف) تنہائی چاہنے والا۔ گوشہ نشین۔
خلوت خانہ، خلوت کدہ، خلوت سرا، خلوت گاہ (ع۔ا۔مذ) تنہائی کی جگہ۔ علیحدگی کا مقام۔
خلوت صحیحہ (ا۔ مث) بیوی خاوند کا ہم بستری کے لیے تنہا ہونا۔ جائز جنسی تعلقات۔
خلوت گزیں، خلوت نشین (ع۔ف۔ مث) تنہائی میں بیٹھنے والا۔ اکیلا رہنے والا۔ گوشہ نشین۔
خلوت وجلوت میں۔ خفیہ یا اعلانیہ
خلوت ہونا (ا۔ صف) اکیلا ہونا۔ تنہائی ہونا۔
خَلوتی (خَل۔ وتی) (ع۔ صف) (۱) اکیلا رہنے والا۔ تنہا۔ (۲) گوشہ نشین راہب (۳) رازدار۔ دوست۔ جمع: خلوتیاں۔
خلود (خُ۔ لُود) [ع۔ا۔مذ] ہمیشگی۔ دوام۔
خلوص (خُ۔ لوص) [ع۔ا۔مذ] (۱) پاک صاف ہونا (۲) اخلاص۔ بے ریائی۔ سچی دوستی۔
خلوص قلب (ع۔ا۔مذ) سچے دل سے۔
خلوص نیت (ع۔ا۔مث) نیک نیتی۔ خالص نیت۔
خلیا ساس (خَل۔ یا۔ ساس) [اُ۔ا۔مث] ساس کی بہن۔
خلیا ساس کن ساسوں میں، کودوں کا بھات کن بھاتوں میں۔ (مثل) خلیا ساس کوئی رشتہ نہیں۔ اور کودوں کا بھات فضول کھانا ہے۔ دور کے رشتوں کے متعلق کہتے ہیں۔

خَلیتا (خَ۔ لی۔ تا) [ا۔ا۔مذ] (عربی خریطہ کا بگڑا ہوا) (۱) تھیلا۔ تھیلی۔ (۲) لمبا کرتا۔
خلیتی (ع۔ا۔مث) چھوٹی تھیلی۔ بقچی۔ جس میں سوئی دھاگہ رکھا جاتا ہے
خلیج (خ۔ لی۔ ج) [ع۔ا۔مث] پانی کا وہ حصہ جو زمین طرف خشکی سے گھرا ہوا اور ایک طرف سمندر سے ملا ہوا۔
خلیج (پڑ جانا، ہو جانا) (ا۔ محاورہ) رنجش ہونا۔ اختلاف پیدا ہونا۔
خلیدہ (ف۔ صف) چبھا ہوا۔ سوراخ دار۔
خلیرا بھائی (خ۔ یے۔ را۔ بھا۔ ئی) [اُ۔ا۔مذ] خالہ جایا۔ خالہ زاد بھائی
خلیفہ (خَ۔ لی۔ فَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) پیغمبر صلعم کا قائم مقام بعد میں آنے والا قائم مقام۔ نبی کا جانشین۔ نائب (۲) [ا] مانیٹر (۳) [اُ] نائی۔ درزی۔ باورچی۔ (۴) استاد کا بیٹا۔
خلیفۃ اللہ (ع۔ا۔مذ) خدا کا نائب (۲) حضرت آدمؑ کا لقب
خلیفۃ المسلمین (ع۔ا۔مذ) مسلمانوں کا خلیفہ۔
خلیق (خ۔ لی۔ ق) [ع۔ صف] اچھے اخلاق والا۔ خوش خلق۔ اچھے سبھاؤ والا۔
خلیقہ (ع۔ا۔مث) پیدا کی ہوئی چیز۔ مخلوق۔
خلیل (خ۔ لیل) [ع۔ا۔مذ] سچا دوست۔ یار صادق (۲) حضرت ابراہیمؑ کا لقب۔
خلیل اللہ (۱) خدا کا دوست (۲) حضرت ابراہیمؑ کا لقب۔
خلیہ (خَل۔ یہ) [ع۔ا۔مث] جسم کا مختصر ترین خانہ۔ (انگ) (Cell)

خ - م

خَم [ف۔ا۔مذ] ٹیڑھا۔ کجی۔ جھکاؤ۔ ترچھا پن (۲) بل۔ پیچ (۳) موڑ۔ حلقہ۔ پھیر۔ گھماؤ (۴) اوپر کا بازو۔
خم ابرو (ف۔ا۔مذ) بھووں کی کجی۔ یہ ایک قسم کی خوبصورتی ہے۔
خم ٹھونک کر سامنے آنا (ا۔ محاورہ) بے باک ہو کر مقابلہ کرنا۔
خم ٹھونکنا (ا۔ محاورہ) کشتی کے وقت بازو یا پٹھوں پر اس طرح ہاتھ مارنا کہ آواز نکلے (۲) لڑنے کے لیے تیار ہو جانا۔
خم چوگاں (ف۔ا۔مذ) لکڑی جس سے چوگاں (پولو) کھیلتے ہیں۔
خم دار (ف۔ صف) ٹیڑھا۔ ترچھا۔ کج۔ جھکا ہوا۔
خم کوم (ف۔ا۔مذ) ہمت۔ جوش۔
خم دینا (ا۔ محاورہ) ٹیڑھا کرنا۔
خم بخم (ف۔ صف) حسین رفتار۔ خرام ناز۔ اترا ہٹ۔ غرور۔
خُم [ف۔ا۔مذ] شراب کا مٹکا یا پیپا۔ مٹکا (۲) گنجفہ کے کھیل میں دہ پتے جو تقسیم سے پہلے چھپا لیتے ہیں۔ اور ایک ایک کر کے نکالتے ہیں (۳) خمبیر (۴) بڑی ہانڈی۔
خم اٹھنا (ا۔ محاورہ) خمیر تیار ہونا۔
خم کپڑا بٹھانا (ا۔ محاورہ) دھونے سے پہلے کپڑوں کو ابالنا (۲) بہت شراب

پینا۔ مٹکا بھر پی جانا۔
خم خانہ۔ خم کدہ۔ (ف۔ا۔مذ) شراب خانہ، مے خانہ۔ خرابات۔
خم عیسیٰ (ف۔ا۔مذ) حضرت عیسیٰ کا ایک معجزہ۔ رنگدار کپڑے ایک مٹکے میں ڈال دیتے تھے جو سفید یا سیاہ ہو جاتے تھے
خم کے خم اڑانا (چڑھانا۔ لنڈھانا) (ا۔محاورہ) بہت شراب پینا
خم گردوں۔ آسمان۔
خمار (خ ُ۔مارَ) [ع۔ا۔مذ] (۱) نشہ۔ سرشاری، کیف (۲) نشہ اُترنے کے قریب جو دردِ سر ہوتا ہے اور ہاتھ پاؤں ٹوٹتے ہیں۔
خمار آلود۔ آلودہ۔ متوالا۔ مست۔ مخمور
خمار شکنی (ع۔ف۔ا۔مث) خمار توڑنا۔ نشہ اُترنے کی تکلیف کو روکنے کے لیے پھر تھوڑی سی شراب پینا۔
خمّار (خم۔مار) [ع۔صف] (۱) مے فروش۔ شراب بیچنے والا (۲) بہت شراب پینے والا۔
خُماری (خ ُ۔ما۔ری) [ار۔مث] خمار۔ نشہ
خُماسی (خ ُ۔ما۔سی) [ع۔ا۔مث] پانچ حرفی لفظ، پانچ حرفوں والا۔
خمر (ع۔ا۔مث) شراب
خمرا (خم۔را) [ف۔ا۔مذ] (۱) ایک فرقے کا نام جو چٹائی بناتے ہیں (۲) مسلمان فقیروں کا ایک فرقہ جو اکثر میلوں تماشوں میں مانگتا پھرتا ہے (۳) مسلمان کہار۔ ایک چھوٹا سا پرندہ۔
خمریات (ع۔ا۔مث) خمر سے متعلق (۲) ایسے اشعار یا شاعری جس میں شراب اور اس کے لوازمات کا ذکر ہو۔
خُمس [ع۔مث] پانچ۔ پنج۔
خُمس (۱) پانچواں حصہ۔ پنجم (۲) مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ جو غرباء اور لاوارثوں کے لیے وقف کیا جائے۔
مُخمّسہ (خم۔سہ) [ع۔صف] (۱) پانچ سے نسبت رکھنے والا (۲) وہ نظم جس میں ہر بند پانچ پانچ مصرعوں کا ہو۔
خمسہ متحیرہ (ع۔ا۔مذ) پانچ سیارے یعنی مشتری۔ زحل۔ عطارد۔ زہرہ اور مریخ جو کبھی سیدھی اور کبھی اُلٹی رفتار سے چلتے ہیں۔
خموش (خَ۔موش) [ف۔صف] خاموش۔ چُپ
خموشاں (خ۔مو۔شاں) [ف۔صف] چُپ لوگ، مُردے۔
خموشی (خَ۔مو۔شی) [ف۔ا۔مث] چُپ۔ خاموشی۔
خمول (خُ۔مول) [ع۔ا۔مذ] گمنامی۔
خمی (خ۔می) [ف۔ا۔مث] جھکاؤ۔ ٹیڑھاپن۔ کجی۔
خمیازہ (خم۔یا۔زہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) بدلہ۔ مکافات (۲) انگڑائی۔ بدن تاننا (۳) شکنجہ میں دے کر اعضاء کو کھینچنا (۴) رنج۔ تکلیف (۵) پشیمانی۔ افسوس
خمیازہ اٹھانا۔ خمیازہ بھرنا۔ خمیازہ بھگتنا۔ خمیازہ کھینچنا (ا۔محاورہ) (۱) بدلہ ملنا۔ سزا بھگتنا (۲) نقصان اٹھانا۔ تکلیف پانا۔ (۳) پشیمان ہونا۔ شرمندہ ہونا۔
خمیازہ لینا (ا۔محاورہ) انگڑائی لینا۔

خمیدہ (خ۔می۔دہ) [ف۔صف] جُھکا ہوا۔ ٹیڑھا۔
خمیر (خَ۔میر) [ع۔ا۔مذ] (۱) گندھے ہوئے آٹے کو کچھ عرصہ تک گرمی میں رکھ کر یا کسی ترش چیز سے پھُلا لینا۔ (۲) سرشت فطرت۔ مزاج۔ طبیعت۔
خمیر اُٹھانا (ا۔محاورہ) خمیر تیار کرنا۔ جوش میں لانا۔
خمیر اُٹھنا (ا۔محاورہ) خمیر کا تیار ہونا۔
خمیر بگڑنا (ا۔محاورہ) سرشت میں فرق آنا۔ ترکیب میں فرق ہو جانا۔ شامت آ جانا۔
خمیرہ (خ۔می۔رہ) [ع۔صف] (۱) خمیر اُٹھا کر تیار کیا ہوا (۲) مصری۔ یا کھانڈ میں پکائی دوا (۳) ایک قسم کا خوشبودار پینے کا تمباکو۔
خمیری (خ۔می۔ری) [ع۔ا۔مث] وہ روٹی جو خمیر اٹھا کر پکاتے ہیں
خمیس (خَ۔میس) [ع۔ا۔مذ] جمعرات (۲) پانچواں۔ پانچواں دن۔

خ ۔ ن

خن [ق۔ا۔مذ] خوان
خنا (خَن۔نا) [ع۔ا۔مذ] (۱) فحش۔ بے ہودہ بات (۲) غرور۔ تکبر۔ [ار۔صف] (۱) بے وقوف آدمی۔ بدمزاج یا مسخری عورت (۲) [ار۔ا۔مذ] گاؤ۔ قصاب۔ بوچڑ۔ قصائی۔
خنا بھکنا (ا۔محاورہ) دماغ بگڑنا۔ اترانا۔ تکبر کرنا۔
خناث (خِ۔ناث) [ع۔ا۔مذ] خُنثٰی کی جمع۔ ہیجڑے۔
خنازیر (خ۔نا۔زیر) [ع۔ا۔مذ] (۱) خنزیر کی جمع: سؤر (۲) ایک مرض جس سے گلے میں گلٹیاں ہو جاتی ہیں۔ کنٹھ مالا۔
خنّاس (خن۔ناس) [ع۔صف] (۱) شیطان مردود۔ سرکش دیو۔ وسوسہ ڈالنے اور بہکانے والا۔ شریر۔
خُناق (خُ۔ناق) [ع۔ا۔مذ] گلے کی ایک بیماری کا نام۔ کنٹھ روگ
خُنثیٰ (خُن۔ثیٰ) [ع۔ا۔مذ] وہ شخص جس کی مردانہ یا زنانہ دونوں علامات ناقص ہوں۔ ہیجڑا۔ مخنث۔
خنجر (خن۔جر) [ف۔ا۔مذ] ایک ہتھیار جو چھرے کی قسم کا ہوتا ہے۔ کٹار۔
خنجر اُٹھانا (ا۔محاورہ) خنجر ہاتھ میں لینا
خنجر باندھنا (ا۔محاورہ) خنجر کمر سے لٹکانا۔
خنجر بیک (ف۔ا۔مذ) ایک مہلک پھوڑے کا نام جو اکثر پیٹھ پر ہوتا ہے۔
خنجر پھیرنا (ا۔محاورہ) خنجر چلانا۔ گلے پر خنجر رواں کرنا۔
خنجر تلے ٹک دم لیا تو پھر کیا (ا۔مثل) مصیبتوں میں تھوڑا سا آرام ملا تو کونسی بڑی بات ہے۔
خنجر تیز کرنا (ا۔محاورہ) قتل کے لیے تیار ہونا۔
خنجر چلانا (ا۔محاورہ) خنجر سے ذبح کرنا۔ خنجر کی لڑائی لڑنا۔
خنجر کا پانی۔ خنجر کی آب یا دھار۔
خنجری (خن۔ج۔ری) [ف۔ا۔مث] (۱) چھوٹی دف۔ ڈفلی (۲) [ار]

مشروع یا گلبدن کی دھاریاں۔
خنجر کھینچنا (ا۔ محاورہ) لڑائی کے لیے تیار ہونا۔
خنخنانا (خن۔ خ۔ نا۔ نا) [اُر۔ مص] ناک میں بولنا۔ منمنانا۔ غنغنانا۔
خنداں (خن۔ داں) [ف۔ صف] (۱) ہنستا ہوا (۲) شگفتہ۔ کھِلا ہوا۔
خندق (خن۔ دَق) [ف۔ ا۔ مث] کھائی۔ گڑھا۔
خندہ (خن۔ دہ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) ہنسی (۲) شوخ۔ شریر (ق)
خندۂ آفتاب (ف۔ ا۔ مذ) آفتاب کا ہنسنا۔ سورج کا نکلنا۔ طلوعِ آفتاب
خندہ برق (ف۔ ا۔ مذ) بجلی کی چمک۔
خندہ پیشانی (ف۔ صف) خندہ رو۔ ہنس مُکھ۔ خوش مزاج۔ شگفتہ رو
خندہ دنداں نما (ف۔ ا۔ مذ) ایسی ہنسی جس میں دانت نظر آئیں۔
خندہ سوگندہ (مثل) جو ہر وقت ہنسے وہ نیک چلن نہیں۔
خندۂ صبح (ف۔ ا۔ مذ) طلوعِ صبح۔ صبح ہونا۔
خندۂ گل (ف۔ ا۔ مذ) پھُول کا کھِلنا۔
خندہ مینا (ف۔ ا۔ صف) وہ آواز جو شیشے سے شراب انڈیلتے وقت نکلتی ہے۔
خندہ رو (ف۔ ا۔ مث) ہنس مُکھ۔ شگفتہ چہرہ۔ شگفتگی۔
خندہ زخم (ف۔ ا۔ مذ) زخم کا کھُل جانا
خندہ زن (ف۔ صف) ہنسنے والا۔
خندہ زیرلبی (ف۔ ا۔ مذ) ہلکی سی مسکراہٹ۔ تبسم۔
خندی (خن۔ دِی) [اُر۔ ا۔ مث] (۱) وہ عورت جو مردوں سے ہنسے (۲) قحبہ۔ فاحشہ۔ بے حیا۔
خنزیر (خن۔ زیر) [ع۔ ا۔ مذ] جنگلی سؤر۔ جمع: خنازیر
خنصر (خن۔ صَر) [ع۔ ا۔ مث] سب سے چھوٹی اُنگلی۔ چھنگلیا۔
خُنک (خُ۔ نک) [ف۔ صف] ٹھنڈا۔ سرد
خُنکی (خُن۔ کی) [ف۔ ا۔ مث] ٹھنڈک۔ سردی۔
خِنگ (ف۔ ا۔ مث) سفید سبزہ۔ سفید گھوڑا۔ نقرہ گھوڑا۔ تیز گھوڑا
خِنگا (خِن۔ گا) [ف۔ صف] (۱) موٹا تازہ۔ ہٹا کٹا۔ (۲) موٹا مسخرا آدمی
خُنیا (خُن۔ یا) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) گانا۔ نغمہ۔ راگ۔ سرود (۲) [اُر] ڈومنی۔ میراثن
خُنیاگر (ف۔ صف) گویّا۔ مطرب۔

خ۔ و

خُو (ف۔ ا۔ مث) عادت۔ خصلت۔ سوبھاؤ (۲) ڈھنگ (۳) طور طریقہ (۴) رسم و رواج۔ چلن۔
خُو بُو (ف۔ ا۔ مث) عادت۔ خصلت۔ رنگ۔ ڈھنگ۔ طور طریق۔
خُو پذیر۔ خُو کردہ۔ خوگر۔ خوگرفتہ (ع۔ ف) عادی۔ جسے کسی بات کی عادت پڑی ہو۔
خُو پڑنا (ا۔ محاورہ) عادت پڑنا
خوئے بد را بہانہ بسیار (مثل) کام کرنے کی نیت نہ ہو تو بہت سے بہلنے بنائے جاتے ہیں۔
خواب (خا۔ ب) [ف۔ ا۔ مذ] وہ بات جو انسان نیند میں دیکھے۔ رویا۔ سُپنا (۲) نیند (۳) خیال۔ وہم۔ جمع: خوابہا۔
خواب آلودہ (ف۔ صف) نیند میں بھرا ہوا
خواب آور (ف۔ صف) نیند لانے والی (دوا) سلانے والی۔
خواب پریشاں (ف۔ ا۔ مذ) بے آرامی کی نیند (۲) ڈراؤنا خواب
خواب خرگوش (ف۔ ا۔ مذ) خرگوش کی سی نیند۔ غفلت کی گہری نیند۔ غفلت۔
خواب دیکھنا (ا۔ محاورہ) سوتے میں کسی بات کو دیکھنا۔ سُپنا دیکھنا
خواب شیریں (ف۔ ا۔ مذ) میٹھی نیند۔ گہری نیند۔
خواب غفلت (ف۔ ا۔ مث) غفلت کی نیند (۲) گہری نیند
خواب کی باتیں (ف۔ ا۔ مث) خیالی باتیں۔ بے اصلی باتیں۔ موہوم باتیں
خواب گاہ (ف۔ ا۔ مث) سونے کا کمرہ۔ خلوت گاہ۔
خواب گراں (ف۔ ا۔ مذ) غفلت کی نیند (۲) گہری نیند۔
خواب میں نہ دیکھنا (ا۔ محاورہ) کبھی نیند میں نہ آنا۔
خواب نوشیں (ف۔ ا۔ صف) میٹھی نیند۔
خواب و خور۔ سونا اور کھانا۔
خواب و خور تلخ / حرام ہونا (ا۔ محاورہ) کسی تکلیف یا فکر میں نیند نہ آنا۔ اور کھانا پینا چھُوٹ جانا۔
خواب و خیال (ف۔ ا۔ مذ) بے اصل باتیں جو خواب میں گزریں یا خواب میں نظر آئیں۔ بھُولی ہوئی بات۔
خواب ہوجانا (ا۔ محاورہ) خیال سے جاتا رہنا۔ محض وہمی ہوجانا۔ گزرے دنوں کی یاد آنا۔
خواب ہونا (ا۔ محاورہ) نیند میں بشارت ہونا۔
خوابیدہ (خا۔ بی۔ دہ) [ف۔ صف] سویا ہوا۔ جمع: خوابیدگان۔
خواتم (ع۔ ا۔ مذ) خاتم کی جمع۔ دیکھیے خاتم۔
خواتین (خ۔ وا۔ تین) [ع۔ ا۔ مث] خاتون کی جمع عورتیں۔ بیگمات۔
خواجگان (خاج۔ گان) [ف۔ ا۔ مذ] خواجہ کی جمع۔ مالک۔ آقا۔ سردار لوگ۔
خواجہ (خا۔ جَہ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) خداوند۔ صاحب۔ سردار۔ آقا (۲) توران میں سادات کا لقب (۳) کشمیریوں کا لقب (۴) ہیجڑا۔ مخنث۔ جمع: خواجگان۔
خواجہ تاش (ف۔ ا۔ مذ) ایک آقا کے نوکر۔ ایک مالک کے ۲ نوکر ہوں تو ان میں سے ہر ایک "خواجہ تاش" کہلاتا ہے۔
خواجہ سرا (ف۔ ا۔ مذ) زنان خانے میں کام کرنے والا مخنث (۲) ہیجڑا۔
خواجہ معین الدین کا چاند۔ خواجہ معین الدین کا مہینا (ا۔ مذ) رجب کا مہینہ جس میں خواجہ صاحب کا عرس ہوتا ہے۔
خوار (خا۔ رْ) [ف۔ صف] (۱) ذلیل۔ رسوا (۲) آوارہ۔ سرگرداں۔ پریشاں۔ خراب خستہ (۳) بے اعتبار۔ مرکبات میں کھانے والا۔ پینے والا۔ جیسے غمخوار۔ خونخوار۔

خواری (خا۔ری) [ف۔ا۔مث] ذلت۔ رسوائی۔ پریشانی۔
خوارج (خ۔وا۔رج) [ع۔ا۔مذ] خارجی کی جمع۔ حضرت علی کے مخالفین
خوارق (خ۔وا۔رِق) [ع۔ا۔مذ] خارق کی جمع۔ خلاف عادت باتیں معجزے۔ کرامتیں۔
خواست (خاست) [ف۔ا۔مث] خواہش۔ چاہ (۲) التجا۔ التماس
خواست گار۔ طلب گار (ف۔صف) امیدوار۔ سائل۔ مستغیث
خواست گاری (ف۔ا۔مث) (۱) درخواست۔ عرض۔ التماس۔ خواہش تمنا۔ طلب (۲) نسبت کی درخواست پیغام شادی۔
خواص (خ۔واص) [ع۔ا۔مذ] (۱) خاص کی جمع۔ بڑے لوگ (۲) خاصیتیں اثرات تاثیرات (۳) ممتاز نوکر۔ اعلیٰ درجہ کے خدمت گار (۴) صاحب (۵) [ا۔مث] لونڈی۔ کنیز۔ ملازمہ (۶) سہیلی۔ مصاحب عورت۔ (۷) مدخولہ۔
خواص و عام (ع۔ا۔مذ) خاص و عام کی جمع۔ ہر قسم کے لوگ۔ امراء و غرباء۔ اعلیٰ و ادنیٰ۔
خواصی (خ۔وا۔صی) [ع۔ا۔مث] (۱) خدمت گاری۔ ملازمت۔ (۲) مصاحبت۔ ہم نشینی (۳) عماری کی پچھلی نشست (۴) (۱) انگیا کا وہ جوڑ جو بغل کی طرف ہوتا ہے۔
خواصی میں بیٹھنا (۱۔محاورہ) کسی بادشاہ یا امیر کے پیچھے سواری میں بیٹھنا
خواصیں (خ۔وا۔صیں) [ا۔ا۔مث] خواص کی جمع (۲) لونڈیاں۔ خدمتگارنیاں جو امیر عورتوں کے ہمراہ ہوتی ہیں (۳) سہیلیاں ہمجولیاں
خوان (خان) (ف۔ا۔مذ) دسترخوان۔ سفرہ۔ (۲) سینی۔ کھانے لانے اور لے جانے والے برتن۔ تھال۔ طشت۔ طبق
خوان بڑا۔ خوان پوش بڑا۔ کھول کے دیکھو تو آدھا بڑا }
خوان پاک۔ خوان پوش پاک کھول کے دیکھو تو خاک ہی خاک }
(مثل) ظاہری ٹیپ ٹاپ تو بہت اور اندر کچھ بھی نہیں۔ ظاہر آراستہ باطن خراب۔
خوان پوش (ف۔ا۔مذ) خوان ڈھکنے کا کپڑا۔
خوانچہ (ف۔ا۔مذ) چھوٹا خوان یا سینی۔
خوانچہ اٹھانا (۱۔محاورہ) تھال میں رکھ کر بیچتے پھرنا۔
خوانِ خاص (ف۔ا۔مذ) بادشاہوں یا امیروں کے غلام
خوانچہ فروش (ف۔ا۔مذ) وہ پھیری والا جو تھال میں چیزیں رکھ کر بیچے
خوانِ کرم۔ خوان یغما (ف۔ا۔مذ) عام لنگر
خوانِ نعمت (ف۔ا۔مذ) لذیذ قسم کے کھانوں کا خوان۔
خواندگی (خان۔د۔گی) [ف۔ا۔مث] (۱) لکھنے پڑھنے کی قابلیت حرف شناسی۔ (۲) پڑھائی۔
خواندہ (خان۔دہ) [ف۔صف] (۱) پڑھا لکھا۔ حرف شناس (۲) بلایا ہوا۔ مدعو۔ جمع: خواندگاں۔
خوانی (ف۔ا۔مث) پڑھنا۔ دوہرانا۔ گانا۔ مرکبات کے آخر میں آنا جیسے مرثیہ خوانی۔ نعت خوانی۔ شعر خوانی۔
خوانین (خ۔وا۔نین) [ف۔ا۔مذ] خان کی جمع۔ بڑے لوگ

خواہ (خاہ) [ف۔کلمہ تردید] (۱) یا۔ چاہے۔ چاہو (۲) خواہش درخواست۔ چاہ۔
خواہ مخواہ۔ خواہ نخواہ۔ خواہی۔ نخواہی (ف) ناچار۔ زبردستی۔
خواہاں (خا۔ہان) [ف۔صف] چاہنے والا۔ خواہشمند۔ طالب۔
خواہر (خا۔ہر) [ف۔ا۔مث] بہن۔ ہمشیرہ۔ جمع: خواہران۔
خواہرانہ (ف۔صف) بہن کی طرح۔
خواہش (خا۔ہش) [ف۔ا۔مث] (۱) آرزو۔ تمنا۔ ارمان (۲) رغبت شوق (۳) مرضی (۴) مطلب۔ مدعا۔ مراد۔ جمع: خواہشات۔
خواہش پوری ہونا (۱۔محاورہ) تمنا بر آنا۔ آرزو پوری ہونا۔
خواہش مارنا (۱۔محاورہ) تمنا کا ضبط کرنا۔
خواہشمند (ف۔صف) آرزومند۔ خواہاں۔ طالب۔ شائق۔
خواہشات (خا۔ہ۔شات) [ف۔ا۔مث] خواہش کی جمع۔ آرزوئیں تمنائیں۔
خوب (ف۔صف) (۱) اچھا۔ عمدہ (۲) خوبصورت (۳) نفیس (۴) زیبا۔ پسندیدہ (۵) ہر دلعزیز۔ مرغوب۔ (۶) ہاں (جواب میں کہا جاتا ہے (۷) عمدہ کلام کی تعریف کرتے ہوئے بھی کہتے ہیں۔ (۸) طنزاً بھی کہا جاتا ہے۔
خوب آؤ بھگت کرنا (۱۔محاورہ) بڑی تعظیم و تواضع کرنا۔
خوب تر (ف۔صف) زیادہ اچھا۔
خوب ٹھوک بجا لو (۱۔محاورہ) اچھی طرح تسلی کر لو۔
خوب رُو۔ خوبصورت (ف۔صف) حسین۔ شکیل۔ جمیل۔ سُندر
خوبصورتی (خوب۔صو۔رتی) [ف۔ا۔مث]
خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو (م۔مثل) جب دو ہم خیال مل جاتے ہیں تو وقت اچھا گزر جاتا ہے۔
خوباں (خو۔باں) [ف۔ا۔صف] خوب کی جمع۔ خوبصورت۔ حسین (۲) خوبصورت عورتیں۔
خوبانی (خو۔با۔نی) [ف۔ا۔مث] زرد آلو۔ ایک میوہ (۲) خوب۔ خوبصورت
خوب کلاں (خو۔ک۔لاں) [ف۔ا۔مث] ایک قسم کی گھاس جس کا بیج دوائیوں میں کام آتا ہے۔ خاکسی۔
خوبی (خو۔بی) [ف۔ا۔مث] (۱) عمدگی۔ خوبصورتی (۲) ہنر۔ جوہر۔ گن (۳) بڑائی۔ شرف۔ ترجیح۔ فوقیت۔ جمع: خوبیہا۔
خوجہ (خو۔جہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) ہیجڑا۔ مخنث۔ زنانہ۔ (۲) مسلمانوں کی ایک تجارت پیشہ قوم۔
خوخیانا (خو۔خِ۔یا۔نا) [ار۔مص] (۱) بھبکی دینا۔ چیخنا۔ (۲) خفا ہونا بندر یا ریچھ کا چیخنا۔
خُود (ف۔ا۔مذ) لوہے کی ٹوپی جو لڑائی میں پہنتے ہیں۔
خُود (خُد) (ف۔ص) (۱) آپ۔ اپنے آپ۔ بذات خاص۔ ذاتی۔
خود آرا (۱) اپنے آپ کو سنوارنے والا۔ (۲) مغرور۔ متکبر۔
خود آرائی (۱) اپنے آپ کو بنانا سنوارنا۔ بناؤ سنگار۔ (۲) غرور۔ گھمنڈ

خود آہنگی (ف۔مث) ارادہ۔ قصد (۲) حرص۔ لالچ
خود اختیار (ف۔مذ) آزاد جس کے ہاتھ میں اختیار ہو۔
خود اختیاری حکومت (ف۔ا۔مث) حکومت جس میں اختیار لوگوں کے ہاتھ میں ہو۔ جمہوری حکومت۔
خود ارادیت (ف۔ع۔ا۔مث) عمل و ارادہ کی آزادی۔ اپنے معاملات خود سنبھالنا۔ (انگ) (Self-determinasim)
خود اعتمادی (ف۔ع۔ا۔مث) اپنی ذات پر بھروسہ
خود بخود (ا) آپ ہی آپ۔ از خود۔ بے کہے۔
خود بدولت (ا۔صف) حضور۔ جناب۔ عالی جناب۔
خود بیں (ف۔صف) خود پرست۔ مغرور۔ گھمنڈی۔ متکبر۔ خود پسند
خود بینی (ف۔ا۔مث) غرور۔ تکبر۔ نخرہ۔ گھمنڈ۔
خود پرست (ف۔صف) مغرور۔ متکبر
خود پسند (ف۔صف) اپنے آپ کو بہتر سمجھنے والا شخص۔ اپنی رائے کو ترجیح دینے والا۔
خود پسندی دلیل نادانی است (ف۔ مثل) اپنی ہر بات کو اچھا سمجھنا عقل مندی نہیں ہے۔
خود خو (ف۔صف) متلون مزاج۔ وہمی (۲) بدتمیز
خود دار (ف۔ا۔مث) رکھ رکھاؤ والا (۲) غیور۔ غیرت مند (۳) قانع۔ صابر
خود داری (ا) رکھ رکھاؤ (۲) غیرت۔ عزت۔ نفس
خود را فضیحت دیگراں را نصیحت (۱۔ مثل) خود بڑے کام کرنا اور دوسروں کو نصیحت کرنا۔
خود رائی (ف۔ا۔مث) خود سری۔ سرکشی۔ اپنی مرضی کے مطابق کوئی کام کرنا۔
خود رائے (ف۔صف) اپنی رائے پر چلنے والا۔ کسی کی نہ ماننے والا خود سر۔
خود رفتگی (ف۔ا۔مث) بیخودی۔ مدہوشی۔ بے خبری۔
خود رفتہ (ف۔صف) بے خبر۔ بے خود۔ جسے اپنے آپ کی خبر نہ ہو۔
خود رنگ (ف۔صف) طبعی رنگ والا۔ جس میں قدرتی رنگ ہو۔
خود رَو (ف۔صف) (۱) بے بوئے اُگا ہوا۔ اپنے آپ اُگا ہوا جنگلی (۲) بے قاعدہ۔ بدتمیز۔
خود ساختہ (ف۔صف) اپنا بنایا ہوا۔ اپنا گھڑا ہوا۔
خود ستا (ف۔صف) اپنی تعریف آپ کرنے والا۔ اپنے منہ میاں مٹھو بننے والا۔
خود ستائی (ف۔ا۔مث) اپنی آپ تعریف کرنا۔ اپنے منہ میاں مٹھو بننا
خود سر (ف۔صف) (۱) خود رائے۔ سرکش۔ ضدی۔ ہٹھیلا
خود سری (ف۔ا۔مث) خود رائی۔ سرکشی۔ نافرمانی۔ (۲) ضد۔ ہٹ
خود سے۔ اپنے آپ۔ از خود۔ خود بخود۔
خود غرض۔ (ف۔صف) اپنی غرض کا آشنا۔ مطلبی۔ خود کام۔ مطلب پرست۔ مطلبیا۔
خود غرضی (ف۔ا۔مث) خود کامی۔ مطلب پرستی۔ آپا دھاپی۔ نفسا نفسی

خود غلط، انشاء غلط۔ املا غلط (ف۔ مثل) جو ہر طرح سے غلط ہو اس کے متعلق کہتے ہیں
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم (ف۔ مثل) ہم جو سمجھتے تھے خود ایک غلطی تھی
خود فراموش (ف۔صف) اپنے آپ کو بھولنے والا۔ غافل۔
خود فروش (ف۔صف) گھمنڈی۔ شیخی مارنے والا۔ اپنی تعریف آپ کرنیوالا۔
خود کار (ف۔صف) اپنے آپ کام کرنے والی مشین۔ آٹومیٹک (انگ) (Automatic)
خود کاشت (ا) وہ زمین جسے مالک خود جوتے، بوئے۔
خود کام (ف۔صف) خود غرض۔ مطلب پرست۔ مطلبی۔
خود کردہ (ف۔صف) اپنا کیا ہوا۔ اپنا کام۔
خود کفیل (ف۔ع۔صف) اپنے وسائل پر گزارا کرنے والا۔
خود کوزہ، خود کوزہ گر و خود گِلِ کوزہ (ف۔ مقولہ) جہاں ایک آدمی تمام انتظامات کرے۔
خود کردہ را علاجے نیست (ف۔ مثل) اپنے کیے کا کوئی علاج نہیں۔
خود کشی (ف۔ا۔مث) اپنے آپ کو ہلاک کرنا
خود مختار (ف۔صف) آزاد۔ بااختیار
خود نما (ف۔صف) (۱) اپنی نمائش کرنے والا۔ (۲) متکبر۔ شیخی خورہ۔ خود پسند۔
خود نمائی (ف۔ا۔مث) (۱) اپنی نمود و نمائش (۲) شیخی۔ خود پسندی۔
خودی (خُ۔دی) [ف۔ا۔مث] اپنا آپ۔ انانیت۔ غرور۔ تکبر۔ (۲) خود شناسی۔ معرفت نفس۔
خودی اور خدائی میں بیر ہے (ا۔ مثل) خدا غرور کو پسند نہیں کرتا۔
خودی میں نہ رہنا (ا۔ محاورہ) اپنے آپ میں نہ رہنا۔
خُور (خُر) [ف۔ا۔مذ] (۱) خورشید کا مخفف ہے۔ سورج (۲) گرگٹ (۳) مشرق۔ (۴) ہر شمسی ایرانی مہینے کا گیارہواں دن۔
خور (ف۔صف) کھانے والا۔ مرکبات میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے بسیار خور۔ حلال خور
خورد و نوش (ف۔ا۔مذ) (۱) کھانا پینا۔ دانا پانی۔
خوراک (خُو۔راک) [ف۔ا۔مث] (۱) کھانے کی چیز۔ کھانا۔ غذا۔ (۲) رسد۔ راشن۔ (۳) دوائی کی وہ مقدار جو ایک وقت پی جائے ایک مرتبہ کا کھانا (۴) کھانے کے قابل چیز
خوراکی (خو۔را۔کی) [ا۔ا۔مث] کھانے پینے کی چیز (۲) روزینہ۔ وظیفہ۔ بڑی خوراک والا۔ بہت کھانے والا۔
خورد برد (ف۔ا۔مذ) (۱) کھانا اُڑانا۔ غبن۔ تغلب۔ خیانت۔ بددیانتی بے جا تصرف۔ رشوت۔
خورد برد کرنا (ا۔ محاورہ) کھانا اُڑانا۔ غبن کرنا۔ کھا جانا۔ تغلب کرنا
خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است۔ (ف۔ مثل) کھانا زندہ رہنے اور عبادت کرنے کے لیے کھانا چاہیے۔ یہ درست نہیں کہ زندگی محض کھانے کیلیے ہے

خوردنی (خر۔ د۔ نی) [ف۔صف] کھانے کے قابل۔ کھانے کی چیز
خوردہ (خر۔ دہ) [ف۔صف] کھایا ہوا۔
خوردہ نہ بردہ ناحق درد گردہ (مثل) کچھ کیا نہیں مفت کی تکلیف ہوئی۔ بے کیے دھرے جانے کی مصیبت۔
خورسند (ف۔صف) خوش۔ شادماں۔
خورش (خُ۔ رش) [ف۔ا۔مث] کھانا۔ طعام۔ خوراک۔
خورشید (خرُ۔ شید) [ف۔ا۔مذ] سورج۔ آفتاب۔
خورشید لبِ بام (ف۔ا۔مذ) ڈھلتا ہوا سورج۔ کنایۃً مرنے کے قریب
خورشید لقا (رد۔ طلعت۔ چہرہ۔ رخ) [ف۔صف] حسین و جمیل۔ معشوق
خورندہ (خُ۔ رن۔ دہ) [ا۔ ف۔صف] کھانے والا۔
خوش (خش) [ف۔صف] (۱) مسرور۔ شاداں۔ شادماں۔ خورسند خرم۔ (۲) (۱) چنگا بھلا۔ تندرست۔ راضی۔ (۳) ہرا۔ تازہ۔ شاداب سرسبز (۴) مقصدور۔ بامراد (۵) اچھا۔ عمدہ
خوش آب (ف۔صف) آب دار۔ شفاف۔ چمکدار۔ رس دار پرنم۔ تازہ۔
خوش آمدید (ف۔ا۔مث) آپ اچھے آئے۔ استقبالیہ الفاظ
خوش آنا (۱۔ محاورہ) اچھا لگنا۔ پسند آنا۔ مرغوب ہونا۔
خوش آواز۔ خوش آہنگ (ف۔صف) اچھی آواز والا۔
خوش آئند (ف۔صف) بھلا معلوم ہونے والا۔ خوشگوار۔ خوش کن
خوش ادا (ف۔صف) پسندیدہ طور طریقوں والا (۲) خوش آواز۔
خوش اسلوب (ف۔ع۔صف) خوش طرز۔ خوش وضع۔ اچھے طریقے والا
خوش اطوار (ف۔ع۔صف) اچھے طور طریقے والا۔ مہذب۔ شائستہ۔ باسلیقہ
خوش اقبال (ف۔صف) خوش نصیب۔ بختاور۔ اقبال مند۔
خوش الحان (ف۔صف) اچھی آواز والا۔ سریلا۔ خوش گلو
خوش انتظامی (ف۔ا۔مث) عمدہ بندوبست۔ خوش نظمی۔
خوش اندام (ف۔ا۔صف) خوبصورت سڈول۔ متناسب الاعضاء
خوش اوقات (ف۔ع۔صف) جس کا وقت باعزت طریق سے گزرے۔
خوش باش (ف۔صف) (۱) خوش رہنے والا۔ بے فکر۔ آزاد۔ (۲) وہ شخص جو مزے کی زندگی بسر کرے۔
خوش بخت (ف۔صف) اچھی قسمت والا۔ خوش اقبال۔
خوشبو (ف۔صف) اچھی بو۔ مہک۔ سگند
خوشبودار (ف۔صف) اچھی بو والا۔ معطر۔ مہک والا۔
خوش بیان (ف۔صف) خوش کلام۔ خوش تقریر۔ خوش گفتار۔
خوش پوش (ف۔صف) خوش پوشاک۔ خوش لباس۔ عمدہ پوشاک پہننے والا۔
خوش تدبیر (ف۔صف) اچھی تدبیر والا۔ منتظم۔ مدبر۔
خوشتر آں باشد کہ سرِ دلبراں گفتہ آید در حدیث دیگراں } جب کسی کا کوئی راز کہنا ہو تو اشارے کنائے میں دوسروں کا نام لے کر کرنا چاہیے۔

خوش تقریر (ف۔صف) اچھا بیان کرنے والا۔ خوش گفتار۔
خوش حال (ف۔صف) آسودہ حال۔ کھاتا پیتا۔ تونگر۔ مال دار
خوش خبری (ف۔ا۔مث) اچھی خبر۔ مژدہ۔ بشارت۔ نوید۔
خوش خرام (ف۔صف) اچھی چال والا۔ معشوق۔
خوش خصال (ف۔صف) صاحب اخلاق۔ بامروت۔ مہذب۔ باسلیقہ
خوش خط (ف۔صف) (۱) عمدہ لکھا ہوا (۲) عمدہ لکھنے والا۔
خوش خلق (ف۔صف) اچھی خصلت والا۔ خلیق۔ خندہ رو۔
خوش خیال (ف۔صف) عمدہ خیالات والا۔ خوش فکر۔ عالی فکر۔
خوش دامن (ف۔ا۔مث) ساس۔
خوش دل (ف۔صف) شاد۔ شادماں۔ بشاش۔
خوش ذائقہ (ف۔صف) لذیذ۔ مزیدار۔ خوش مزہ۔
خوش رفتار (ا۔ر) اچھی چال والا۔ خوش خرام۔
خوش رنگ (ف۔صف) پسندیدہ رنگ والا۔ اچھے رنگ والا۔ سہاونا رنگ
خوش رو (ف۔صف) خوبصورت چہرے والا۔ حسین۔
خوش سلیقہ (ف۔صف) اچھے سلیقہ والا۔ باتمیز۔ سلیقہ شعار۔ مہذب شائستہ
خوش سواد (ف۔صف) جہاں اردگرد کا علاقہ سرسبز و شاداب ہو۔
خوش سیر (ف۔صف) اچھی عادتوں والا۔ نیک سیرت۔
خوش طالع (ف۔صف) خوش نصیب۔ اقبال مند۔ اچھی تقدیر والا۔ قسمت کا دھنی۔
خوش طبع (ف۔صف) زندہ دل۔ ظریف۔ بامذاق۔ جو ہر وقت خوش رہے۔
خوش طبعی (ف۔ا۔مث) ظرافت۔ دل لگی۔ ہنسی مذاق۔
خوش نصیب۔ نیک خصلت۔ اچھی سرشت والا۔ خوش خو۔
خوش عقیدہ (ف۔صف) اچھے عقیدہ والا۔
خوش عیار (ف۔صف) خالص بے میل۔ جو کسوٹی پر اچھا رنگ دے (سونا۔ چاندی)
خوش غلاف (ف۔صف) وہ تلوار جو اشارے سے میان سے نکل آئے (۲) (۱) آزار بند کی ڈھیلی عورت۔ وہ عورت جسے کسی سے انکار نہ ہو۔ بدچلن
خوش فعل (ف۔صف) موزوں چلن یا کام کا۔ اچھا کام کرنے والا۔
خوش فعلی (ف۔ا۔مث) چہل۔ مذاق۔ (۲) موزوں کام کرنا۔
خوش قامت (قد) [ف۔صف] موزوں قد کا۔ سڈول۔
خوش قدم (ف۔صف) اچھی چال والا۔ خوش رفتار۔
خوش قسمت (ف۔صف) اچھی قسمت والا۔
خوش گپیاں (ف۔ا۔مث) ہنسی مذاق کی باتیں۔
خوش گزران (ف۔صف) اچھی طرح گزر اوقات کرنے والا مزے سے زندگی بسر کرنے والا۔
خوش گلو (ف۔صف) خوش الحان۔ سریلا۔ اچھی آواز والا۔ خوش نوا۔
خوش گوار (ف۔صف) (۱) خوش آئند۔ دل پسند (۲) خوش ذائقہ پسندیدہ۔
خوش نما (ف۔صف) خوبصورت۔ دلچسپ۔ زیبا۔ خوش منظر۔
خوشنودی (ف۔ا۔مث) رضامندی۔ خوشی۔

خوش نویس (۱) اچھا لکھنے والا (۲) کاتب۔ خوشخط۔ خوش رقم
خوش نہاد (ف۔صف) (۱) ہنس مکھ۔ (۲) نیک طینت۔
خوش و خرم (ف۔صف) دلشاد۔ شاداں۔ مسرور
خوش وقتی (ف۔ا۔مث) خوش نصیبی۔ خوشی کا زمانہ۔ شادمانی خوشحالی
خوشا (ف) مسرت کا کلمہ۔ بہت اچھا۔ خوب۔
خوشامد (خُ۔ شا۔مَد) [ف۔ا۔مث] چاپلوسی۔ جھوٹی تعریف
خوشامد درآمد (ف۔ا۔مث) چاپلوسی۔
خوشامد سے آمد ہے (مثل) خوشامد سے اکثر فائدہ ہوا کرتا ہے۔
خوشامد کا منہ کالا (مثل) خوشامدی آدمی بے عزت ہوتا ہے۔
خوشامدی (خُ۔ شا۔م۔دی) [ف۔صف] جھوٹی تعریفیں کرنیوالا۔
خوشہ (خو۔شہ) [ف۔ا۔مذ] گچھا۔ اناج کی بالی۔
خوشہ چیں (ف۔صف) (۱) وہ شخص جو کھیت کٹنے کے بعد گرے ہوئے خوشے چن لیتا ہے۔ (۲) فیض حاصل کرنے والا (۳) دوسروں کی تخلیق سے فائدہ اٹھانے والا۔
خوشی (خُ۔شی) [ف۔ا۔مث] (۱) سرور۔ نشاط۔ شادمانی (۲) مرضی (۳) جشن۔ شادی۔
خوشی سے۔ اپنی مرضی سے۔ رضامندی سے۔
خوشی سے کھلے جانا (ا۔محاورہ) مسرت کی وجہ سے ہنستا۔
خوشی (کرنا) منانا (ا۔محاورہ) خوش ہونا۔
خوشی کے مارے باچھیں کھل جانا (ا۔مثل) بہت خوش ہونا خوشی سے کھلکھلا کر ہنس پڑنا۔
خَوض [ع۔ا۔مذ] غور۔ سوچ۔ فکر۔
خوف [ع۔ا۔مذ] ڈر۔ دہشت۔ ہراس۔ ہول۔
خوف کرنا، کھانا (ا۔محاورہ) (۱) اندیشہ کرنا۔ ڈرنا (۲) رحم کھانا ترس کھانا
خوفناک (ع۔صف) ڈراؤنا۔ بھیانک۔ خطرناک
خوک (ف۔ا۔مذ) سوّر۔ خنزیر
خوگیر (خو۔ گیر) [ف۔ا۔مذ] (۱) زین کی بھرتی۔ (۲) گدیلا۔ گدا (۳) زین کے نیچے کا کپڑا۔ نمدہ۔
خوگیر کی بھرتی (ا۔محاورہ) (۱) نکما اسباب (۲) بے کار اور نکمے آدمی۔ (۳) بھرتی کے شعر
خول (ف۔ا۔مذ) (۱) چھلکا (۲) اُوپر کا غلاف (۳) نیام۔ میان۔
خول چڑھانا (ا۔محاورہ) غلاف چڑھانا۔ بترا چڑھانا
خول دار (ف۔صف) وہ چیز جس میں بیچ کا حصہ خالی ہو۔
خولنجان (خو۔لن۔جان) [ف۔ا۔مث] پان کی جڑ۔
خُوَن (ف۔ا۔مذ) خوان کا مخفف۔ سینی جس پر برتنوں میں کھانا چنتے ہیں۔
خُون (ف۔ا۔مذ) (۱) لہو (۲) قتل (۳) نسل (۴) وہ سُرخ رطوبت جو حیوانی جسم میں گردش کرکے اسے زندہ رکھتی ہے۔
خون آشام (ف۔صف) خون پینے والا۔ خونخوار۔
خون آلودہ (ف۔صف) لہو میں بھرا ہوا۔ لہو لہان

خون آنکھوں میں اُترنا (ا۔محاورہ) غصے کے مارے آنکھوں کا سُرخ ہوجانا۔ کسی کو دیکھ کر غضبناک ہوجانا۔
خون اُچھلنا (ا۔محاورہ) قتل کی شہرت ہونا۔
خون افشاں (ف۔صف) خون چھڑکنے والا۔ خون بہانے والا۔
خون بار (ف۔صف) خون برسانے والا۔
خونباری (ف۔ا۔مث) آنکھوں سے خون کے آنسو بہانا۔
خون بدن میں نہ ہونا (ا۔محاورہ) خون بہت گھٹ جانا۔ بہت کمزور ہونا۔ بہت ڈر جانا۔
خون بگڑنا (ا۔محاورہ) خون کا خراب ہوجانا۔ کوڑھ یا جذام ہوجانا
خون بہا (ف۔صف) خون کی قیمت۔ وہ نقدی جو مقتول کے وارث بعوض خون لیں۔ دیت۔
خون بہانا (ا۔محاورہ) خون گرانا۔ (۲) کشت و خون کرنا۔ قتل کرنا۔ خون نکالنا۔
خون پانی ایک کرنا (ا۔محاورہ) بہت سخت مشقت کرنا۔
خون پانی ہونا۔ (ا۔محاورہ) بے حد تکلیف پہنچنا
خون پینا (ا۔محاورہ) (۱) خون چوسنا۔ (۲) مارنا۔ قتل کرنا (کنایتاً) ستانا۔ دق کرنا۔
خون تھوکنا (ا۔محاورہ) کسی صدمے یا مرض سے لہو کی قے کرنا۔ بہت صدمہ برداشت کرنا۔ تپ دق کا آخری درجہ۔
خون جگر پینا (ا۔محاورہ) (۱) غم و غصہ ضبط کرنا (۲) سخت مصیبت اٹھانا
خون جوش کھانا (ا۔محاورہ) نہایت غصے میں آنا۔ بہت برافروختہ ہونا
خون چاٹنا (ا۔محاورہ) تلوار کا خون آلود کرنا۔
خون چکاں (ف۔صف) جس سے خون ٹپکتا ہو۔ خون ٹپکتا ہوا۔
خون خرابا (ف۔ا۔مذ) کشت و خون۔ خون ریزی۔ خون خچر
خون خشک ہونا (ا۔محاورہ) دم خشک ہونا۔ خوف چھانا۔ سہم جانا۔ ڈر جانا۔ خوف سے دُبلا ہوجانا۔
خونخوار (ف۔صف) (۱) خون پینے والا۔ ظالم۔ جلاد۔ ستمگر۔ (۲) خونریز
خونخواری (ف۔ا۔مث) ظلم و ستم۔ بے رحمی (۲) قتل۔
خون دامن سے نہ چھوٹنا (ا۔محاورہ) قتل کا الزام قائم رہنا۔
خون دل پینا (ا۔محاورہ) اندر ہی اندر غم کرنا۔ غصہ کھانا۔ پیچ و تاب کھانا۔ نہایت افسوس کرنا۔
خون دوڑنا (ا۔محاورہ) خون کا حرکت کرنا۔ خون رگوں میں پھرنا۔
خون رُلانا (ا۔محاورہ) انتہا سے زیادہ رلانا۔ خون کے آنسو رلانا۔ بہت ستانا۔
خُون رونا (ا۔محاورہ) بہت رونا۔ اتنا رونا کہ آنسوؤں کی جگہ خون نکلنے لگے۔
خون ریز (ف۔صف) خون بہانے والا۔ قاتل۔ خونی۔
خونریزی (ف۔ا۔مث) کشت و خون، جنگ و جدل۔ قتل و غارت۔ لڑائی
خون سر پر چڑھنا (ا۔محاورہ) خون سر پہ سوار ہونا۔ کسی کے قتل پر آمادہ ہونا۔ کسی کے مار ڈالنے پر تل جانا۔

خون سر پر چڑھ کر بولتا ہے (ا۔ مثل) قتل چھپا نہیں رہتا
خون سر پر لینا (ا۔ محاورہ) قتل کا الزام لینا۔
خون سفید ہونا (ا۔ محاورہ) مہر و محبت نہ رکھنا۔ محبت جاتی رہنا۔
خون سوار ہونا (ا۔ محاورہ) قتل پر آمادہ ہونا۔
خون کا پیاسا (ف۔ صف) جان کا لاگو۔ جانی دشمن۔ تشنۂ خون
خون کا جوش (ا۔ مذ) وہ محبت جو خون کے رشتہ سے عزیزوں، رشتہ داروں میں ہوتی ہے۔
خون کا بدلہ خون (ا۔ مقولہ) جیسی خطا ویسی سزا۔ قصاص۔
خون کا دریا (ا۔ مذ) بہت خون ریزی۔
خون کا دورہ (ا۔ مذ) خون کا جسم میں گردش کرنا۔ خون کا چکر۔ دوران خون
خون کا عوض (ا۔ مذ) قصاص۔ خون کا بدلہ۔
خون کرنا۔ قتل کرنا۔
خون کبوتر (ا۔ مذ) کبوتر کے خون جیسی شراب سرخ۔ نہایت سرخ
خون کی بو آنا (ا۔ محاورہ) کشت و خون کی علامت ظاہر ہونا۔ دشمنی کی علامت ظاہر ہونا۔
خون کے گھونٹ پینا (ا۔ محاورہ) غم و غصہ کو برداشت کرنا۔ بڑے ضبط سے کام لینا۔
خون گردن پر ہونا (ا۔ محاورہ) قتل کا ذمہ دار ہونا۔ قتل کرنا۔
خون گردن پر سوار ہونا (ا۔ محاورہ) ہاتھ دھو کر کسی کی جان لینے کے درپے ہونا۔
خون گرفتہ (ف۔ صف) اجل رسیدہ۔ قتل کرنے کے قابل
خون گشتہ (ف۔ صف) خون میں ڈوبا ہوا۔ ناکام۔
خون لگا کے شہیدوں میں داخل ہونا (مثل) اپنے عمل سے بڑے درجے کا طالب ہونا۔
خون لینا (ا۔ محاورہ) فصد کرنا۔
خون ملنا (ا۔ محاورہ) ایک خاندان یا کنبے سے ہونا۔
خون منہ کو لگ جانا (لگنا) (ا۔ محاورہ) مزا پڑ جانا۔
خون میں نہانا (ا۔ محاورہ) کثرت سے خون نکلنا۔ زیادہ زخمی ہونا۔
خون نکلوانا (ا۔ محاورہ) فصد کھلوانا۔
خون ہلکا ہونا (ا۔ محاورہ) عورتیں اس بچے کے متعلق کہتی ہیں۔ جس کو بُری نظر لگ جائے (۲) خون دیکھ کر گھبرا جانا۔
خون ہونا (ا۔ محاورہ) زخمی ہونا۔ مجبور ہونا۔ رنجیدہ ہونا۔ قتل ہونا۔
خوناب۔ خونابہ (خُو۔ ناب، خُو۔ نا۔ بہ) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) خالص خون۔ (۲) خون کے آنسو۔ پانی ملا ہوا خون۔ (۳) لال۔ سرخ۔
خونابہ فشانی (ف۔ ا۔ مث) خون کے آنسو برسانا۔ خون رونا۔
خونی (خُو۔ نی) [اُر۔ صف] (۱) وہ جس نے کسی کو مار ڈالا ہو (۲) قاتل سفاک۔ ظالم۔ جلاد۔
خونی دست (ا۔ مذ) لہو کے دست۔ خونی پیچش۔
خونین (خو۔ نین) [ف۔ صف] خون آلود۔ سرخ۔ لال۔
خوید (خ۔ وید) [ف۔ ا۔ مث] ہرے جو یا گیہوں۔

خویش (خیش) [ف۔ صف] (۱) قریب کا۔ رشتہ کا۔ اپنا (۲) [ض] خود آپ (۳) [اُر] داماد۔ جوائی۔
خویش و اقارب (ف۔ ا۔ مذ) قریبی رشتہ دار
خویشاوند (خے۔ شا۔ وند) [اُر۔ ی۔ ا۔ مذ] خویش و اقارب۔

خ۔ ہ

خہے (خ۔ ہے) [ف۔ کلمۂ تحسین] واہ۔ مرحبا۔ آفرین۔ سبحان اللہ۔ زہے

خ۔ ی

خیاباں (خِ۔ یا۔ باں) [ف۔ ا۔ مذ] پھلواڑی۔ کیاری۔ (۲) باغ کے درمیان سے گزرتا ہوا راستہ
خیار (خِ۔ یار) [ع۔ ا۔ مذ] کھیرا۔ ککڑی۔ (۲) خیر کی جمع۔ نیک لوگ۔
خیارین (خِ۔ یا۔ رین) [ع۔ ا۔ مذ] خیار کا تثنیہ۔ کھیرے ککڑی دونوں کو کہتے ہیں۔
خیاط (خَ۔ یاط) [ع۔ ا۔ مذ] کپڑے سینے والا۔ درزی۔
خیاطی (ع۔ ا۔ مذ) درزی کا پیشہ
خیال (خَ۔ یال) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) تصور۔ وہ صورت جو آدمی بے داری میں تصور کرے۔ یا خواب میں دیکھے (۲) فکر۔ اندیشہ (۳) دھیان۔ غور و خوض (۴) [اُر] سمجھ۔ رائے۔ (۵) منشا۔ ارادہ (۶) توجہ۔ التفات (۷) وہم۔ گمان۔ (۸) ایک راگ کا نام (۹) مضمون (۱۰) پاس۔ لحاظ۔ جمع، خیالات
خیال آنا (ا۔ مقولہ) کچھ یاد آنا۔
خیال باطل (ع۔ صف) جھوٹا خیال۔
خیال باندھنا (ا۔ محاورہ) تصور کرنا۔ منصوبہ باندھنا سوچنا۔ کسی بات کا برابر خیال کرنا۔
خیال بندی (ع۔ ف۔ ا۔ مث) سلسلۂ خیالات۔ خیالی تصویر۔ سوچ۔
خیال پر چڑھنا (ا۔ محاورہ) یاد آنا۔ کسی بات کا یاد رہنا۔ ذہن نشین ہونا
خیال پڑنا (ا۔ محاورہ) خیال ہونا۔ یاد آنا۔ شبہ گزرنا۔
خیال چھوڑنا (ا۔ محاورہ) کسی دھیان کو ترک کرنا۔
خیال خام (ف۔ مذ) کچا خیال۔ بیہودہ خیال۔ وہ خیال جس کے پورا ہونے کی امید نہ ہو۔
خیال دوڑنا (ا۔ محاورہ) یکایک خیال کسی امر کی طرف جانا۔
خیال رکھنا (ا۔ محاورہ) دھیان رکھنا۔ نہ بھولنا۔ یاد رکھنا۔ لحاظ رکھنا۔ توجہ رکھنا۔ کسی کام کی فکر رکھنا۔
خیال سے اُتر جانا (ا۔ محاورہ) یاد سے اُتر جانا۔ بھول جانا۔ فراموش کر دینا۔
خیال سے باہر (ا۔ صف) دُور از خیال۔ جو سمجھ میں نہ آسکے۔
خیال فاسد (ف۔ ا۔ مذ) بُرا خیال۔ بے ہودہ خیال۔

خیال کرنا (۱۔ محاورہ) (۱) سوچنا۔ فکر کرنا (۲) قیاس کرنا۔ لحاظ کرنا (۴) دھیان کرنا۔
خیال میں نہ لانا (۱۔ محاورہ) (۱) دھیان میں نہ لانا۔ پروا نہ کرنا۔ کچھ نہ سمجھنا۔ (۲) نہ ڈرنا۔
خیالی (خَ۔ یا۔ لی) [ف۔ صف] وہمی۔ قیاسی۔ ظنی۔
خیالی پلاؤ پکانا (۱۔ محاورہ) ایسی باتیں سوچنا جو ممکن نہ ہوں۔
خیّام (خَی۔ یام) [ع۔ ا۔ مذ] خیمہ بنانے والا۔ خیمہ دوز۔ ایک مشہور فارسی شاعر کا تخلص۔
خیانت (خِ۔ یا۔ نت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) دغا۔ دھوکا۔ (۲) غبن۔ تغلب بددیانتی۔ بے ایمانی۔ امانت میں چوری
خیانت مجرمانہ (قانون) وہ خیانت جو سرکاری جرم میں داخل ہو۔ اس مال کو دبا لینا جو کسی نے بطور امانت رکھا ہو۔
خیبر (ع۔ ا۔ مذ) حجاز کے ایک قلعہ کا نام جسے حضرت علیؓ نے فتح کیا تھا۔ (۲) پاکستان اور افغانستان کو ملانے والا پہاڑی راستہ۔
خیبر شکن (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) قلعہ خیبر کے فاتح۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔
خَیر (ع۔ ا۔ مث) نیکی۔ بھلائی۔ اچھائی (۲) برکت (۳) سلامتی۔ تندرستی۔ عافیت (۴) (طنزاً) ٹھیک۔ بجا۔ درست۔
خیرالامور اوسطہا (مثل) ہر کام کا اوسط بہتر ہوتا ہے۔ ہر کام میں میانہ روی بہتر ہوتی ہے۔
خیرالانام (خیر البشر) مخلوقات میں سب سے بہتر۔ بہترین انسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے القاب۔
خیرالنساء (ع۔ مث) عورتوں میں سب سے بہتر۔ حضرت فاطمہؓ کا لقب
خیرالوریٰ (ع۔ مذ) بہترین مخلوق۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب
خیر اندیش (ع۔ ف۔ صف) بھلائی چاہنے والا۔ خیر خواہ۔ بہی خواہ
خیر باد (کلمہ رخصت) خدا حافظ۔ اللہ بیلی۔
خیر باد کہنا (۱۔ محاورہ) (۱) رخصت کرنا (۲) کسی چیز کو ترک کرنا۔ چھوڑ دینا۔
خیر باشد (۱) خیر تو ہے؟ خیر ہے؟ کسی کو گھبرایا ہوا دیکھ کر کہتے ہیں۔ تجاہل عارفانہ یا شکایت دوستانہ کے موقع پر بھی استعمال کرتے ہیں۔
خیر باشد کدھر کرم کیا۔ خیر تو ہے۔ کیونکر آنا ہوا (۱۔ محاورہ) کیا رستہ بھول گئے۔ خلاف عادت آنے کا سبب کیا ہے۔
خیر برکت (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) (۱) برکت (۲) خوشحالی۔
خیر تو ہے (کلمہ تعجب) دیکھیے خیر باشد
خیر جو ہوا سو ہوا (۱۔ مقولہ) اچھا ہوا۔ اب پچھلی باتوں کو چھوڑ دو۔ صلح کے بعد اگر کوئی فریق شکایت کرے تو کہتے ہیں۔
خیر چاہنا (۱۔ محاورہ) بھلائی یا سلامتی چاہنا۔
خیر خبر (ع۔ ف۔ ا۔ مث) (۱) اچھی خبر۔ نیک خبر (۲) خیریت۔ خیر و عافیت خیر سلّا۔
خیر خواہ (ع۔ ف۔ صف) بھلائی چاہنے والا۔ خیر اندیش۔ بہی خواہ
خیر خواہی (ع۔ ف۔ ا۔ مث) بھلائی چاہنا۔ بہتری چاہنا۔ خیر اندیشی۔

خیر سگالی (ع۔ ف۔ ا۔ مث) بھلائی سوچنا۔
خیر سلّا (عربی خیر و صلاح سے بگڑا ہوا ہے) (۱) خیریت۔ خیر و عافیت (۲) مزاج پرسی۔
خیر سے (۱) خیر و عافیت سے۔ صحیح و سلامت۔ (۲) (طنزاً) ماشاءاللہ۔
خیر سے کٹنا۔ خیر سے گزرنا (۱۔ محاورہ) سلامتی سے بسر ہونا۔
خیر گزرنا۔ خیر ہونا (۱۔ محاورہ) آفت سے بچنا (ناگہانی صدمے یا حادثے سے بچنے کے موقع پر بولتے ہیں)
خیر گزری (۱۔ محاورہ) آفت سے بچ جانے پر کہا جاتا ہے۔
خیر مانگنا (۱۔ محاورہ) (۱) سلامتی چاہنا۔ بھلائی چاہنا (۲) توبہ کرنا۔ مغفرت چاہنا۔
خیر مقدم (ع۔ ا۔ مذ) (۱) استقبال (۲) وہ کلمہ جو کسی بزرگ یا عالی مرتبہ کے تشریف لانے کے وقت کہا جاتا ہے۔ خوش آمدید۔ آپ کا آنا مبارک بہت اچھے آئے۔
خیر منانا (۱۔ محاورہ) بھلائی چاہنا۔ سلامتی چاہنا۔ دعائے نیک کرنا۔
خیر و عافیت (ع۔ ا۔ مث) خیر سلّا۔ خیریت۔ سلامتی۔ تندرستی۔
خیر ہے۔ خیر تو ہے (کلمۂ تعجب) اُس جگہ بولتے ہیں جب کوئی بے محل یا بے وقت کوئی کام کرتا ہے
خیرات (خَے۔ رات) [ع۔ ا۔ مث] خیر کی جمع۔ نیکیاں۔ بھلائیاں۔ (۲) [اُر] صدقہ۔ دان۔
خیرات خانہ۔ محتاج خانہ۔ لنگر خانہ۔
خیرات داخل (۱) خیرات میں شامل۔ مثل خیرات کے صرف ہوا۔
خیرات دافع آفات ہے (۱۔ مقولہ) صدقہ بلاؤں کو دور کرتا ہے۔
خیرات دینا (۱۔ محاورہ) خدا کی راہ میں دینا۔ صدقہ دینا۔ دان دینا۔
خیرات کے ٹکڑے اور بازار میں ڈکار (۱۔ مثل) مانگ کر گزر بسر کرے اور اس پر شیخیاں مارے اس کے متعلق کہتے ہیں۔
خیراتی (خَے۔ را۔ تی) [ف۔ صف] خیرات سے منسوب مُفت کا۔
خیرہ (ف۔ مث) آنکھوں کے آگے اندھیرا (صف) حیران۔ پریشان (۲) بے شرم۔ گستاخ۔ (۳) بے فائدہ۔ بے وجہ۔
خیرگی (خی۔ رَ۔ گی) [ف۔ ا۔ مث] (۱) چکا چوند۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے کی کیفیت (۲) بے حیائی۔ شوخ چشمی۔
خیرالامم (ع۔ مث) بہترین اُمت۔ اُمت مُسلمہ۔
خیرو (خَے۔ رُو) [ف۔ ا۔ مذ] خطمی۔
خیرہ (خی۔ رَہ) [ف۔ صف] (۱) تاریک (۲) بے حیا۔ شوخ چشم (۳) حیران و پریشان۔
خیرہ چشم (ف۔ صف) جس کی آنکھ میں چکا چوند ہو۔ چندھیا یا ہوا۔ شوخ چشم۔ بے حیا۔ گستاخ۔ حیران۔ پریشان۔
خیرہ سر (انگاہ) (ف۔ صف) بے باک۔ سرکش۔ شوخ۔ گستاخ۔ مغرور۔ بیہودہ
خیرہ سری (ف۔ ا۔ مث) بے باکی۔ سرکشی۔ شوخی۔ گستاخی۔ بے حیائی۔
خیریت (خَے۔ ری۔ یت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) نیکی۔ بھلائی (۲) تندرستی۔ سلامتی۔ صحت۔

خیز (ف) فارسی مصدر خاستن کا امر۔ اُٹھ (۲) [مذ] اُٹھنا۔ کُودنا۔ دوڑنا۔ جست لگانا۔ (۳) اُٹھانا۔ پیدا کرنا۔ (۴) چھلانگ (۵) پیدا کرنے والا۔ مرکبات میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے حیرت خیز۔ مردم خیز وغیرہ

خیزاں (فے۔ زاں) [ف۔ صف] اٹھا ہوا۔ کھڑا ہوا۔ نکلتا ہوا۔

خیزش۔خیزی (خے۔ زش، خے۔ زی) [ف۔ا۔ مث] (۱) اُٹھنا۔ کودنا (۲) مرکبات میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے فتنہ خیزی (۳) مجازاً عضو تناسل کی اِستادگی۔

خیساندہ (خے۔ ساں۔ دہ) [ف۔ا۔ مذ] دوا جو بھگو کر پی جائے۔

خیط (ع۔ مذ) دھاگا۔

خیط الابیض (ع۔ مذ) سفید دھاگا (۲) صبح کا اُجالا۔

خیط الاسوذ (ع۔ مذ) سیاہ دھاگا۔ (۲) شام کے بعد کی تاریکی۔

خیف (ع۔ مذ) باپ کی جانب سے سوتیلا بھائی۔

خیفا (خی۔ فا) [ع۔ا۔ مث] (۱) نظم یا نثر میں ایک لفظ نقطہ دار اور دوسرا بغیر نقطہ کے لانا (۲) وہ گھوڑی جس کی ایک آنکھ نیلی اور ایک سیاہ ہو۔

خیل [ع۔ا۔ مذ] (۱) گروہ۔ جماعت (۲) بہت سے سوار (بہت سے گھوڑے۔ (۳) گھوڑوں کا گلہ۔

خیل، خیل (ع۔ مذ) گروہ۔ گروہ۔ جماعت۔ جماعت۔

خیل خانہ [ق۔ا۔ مذ] خاندان۔ ہجوم۔

خیلا (خے۔ لا) [اُر۔ صف] لغو۔ بے ہودہ۔ احمق۔ بے وقوف۔

خیلا بنانا (ا۔ محاورہ) بے وقوف بنانا۔

خیلا بائینچا (ا۔ مث) پھوہڑ عورت۔

خیلا پن (پنا) بے سلیقگی۔ بے وقوفی۔ حماقت۔ نادانی۔ پھوہڑ پنا۔

خیلے (خے۔ لے) [ف۔ صف] بہت زیادہ۔

خیم (ع۔ مذ) خیمہ کی جمع۔

خیمہ (خَے۔ مَہ) [ع۔ا۔ مذ] تمبو۔ ڈیرہ۔ خرگاہ

خیمہ ازرق (ع۔ مذ) نیلا خیمہ۔ آسمان۔

خیمہ استادہ ہونا (ا۔ محاورہ) خیمہ کھڑا ہونا۔ خیمہ لگانا۔

خیمہ دوز (ع۔ف۔ مذ) تمبو سینے اور بنانے والا۔ خیام

خیمہ زن (ع۔ ف۔ صف) خیمہ لگانے والا۔

خیمہ گاہ (ع۔ف۔ا۔ مذ) لشکرگاہ۔ ڈیرا۔ پڑاؤ۔ کیمپ

خیمے ڈال دینا (ا۔ محاورہ) اُتر پڑنا۔ چھاؤنی چھا دینا۔

خیول (ع۔ مذ) خیل کی جمع۔ دیکھیے خیل

د

د۔ (دال) [ع۔مث] (۱) اُردو کا گیارھواں۔ فارسی کا دسواں۔ عربی کا آٹھواں اور ہندی کا اٹھارھواں حرف (۲) اسے دال مُعجمہ بھی کہتے ہیں (۳) ابجد کے حساب میں اس کے چار عدد ہیں۔ اس کی آواز دانتوں سے نکلتی ہے۔ عربی میں شمسی حرف ہے۔ اس کے پہلے "ال" آئے تو آواز نہیں دیتا۔ بلکہ دال کو مشدد کر دیتا ہے۔ جیسے الداخل۔ تقویم میں بُدھ کے دن کی اور علم نجوم میں عطارد کی علامت۔

د ــــــ ا

داب۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) بوجھ۔ وزن۔ دباؤ (۲) چھاپے کا نشان (۳) کل یا مشین سے ایک بار نکلنا (۴) خو خصلت۔ عادت (۵) درخت یا پودے کی ٹہنی جو جڑ پکڑنے کے لیے دبائی جائے۔

داب بٹھانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) زور دینا۔ دباؤ ڈالنا (۲) رُعب ڈالنا (۳) بے جا حکومت کرنا۔

داب بیٹھ جانا۔ (ا۔محاورہ) سکہ بیٹھ جانا۔

داب بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) زبردستی قبضہ کر لینا (۲) نیچے دبانا (۳) خیانت کرنا (۴) زنا وغیرہ کے لیے پکڑ لینا (۵) رُعب پڑنا (۶) چڑھ بیٹھنا۔

داب جمانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) داب بٹھانا (۲) رعب بٹھانا۔

داب جمنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) داب کا اپنی صحیح جگہ بیٹھ جانا (۲) رُعب پڑنا۔ ڈر بیٹھنا۔

داب چوک جانا۔ (ا۔محاورہ) چھپائی میں کاغذ کا چھپنے سے رہ جانا۔

داب دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) دفن کر دینا۔ دبا دینا (۲) چھپا دینا (۳) رعب ڈالنا۔

داب رکھنا۔ (۱) دبانا۔ دبا کر روکنا (۲) دبا کر نیچے رکھنا (۳) نہ دینا (۴) چھپانا۔ (۵) چرانا (۶) ناجائز طور پر قبضے میں رکھنا (۷) روپیہ مار لینا۔

داب لینا۔ (۱) روپیہ مار لینا۔ غصب کر لینا (۲) دبوچنا۔ قابو کر لینا (۳) بھینچنا۔ دبانا (۴) مغلوب کر لینا۔ دبانا (۵) عاجز کرنا۔ مجبور کرنا۔ (۸) مغلوب کرنا (۹) مجبور کرنا۔

داب۔ [ف۔ا۔مذ] (۱) شان و شوکت (۲) نمود و نمائش (۳) رُعب۔ دبدبہ۔ دھاک۔

داب۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) آداب۔ طور۔ طریق (۲) رسم۔ رواج (۳) عادت۔ (۴) کام۔ کاج۔ دھندا (۵) حالت۔ کیفیت (۶) زور سے چلانا۔

داب سلطنت۔ (ع۔ف۔مذ) طریق سلطنت۔ آدابِ حکومت۔

داب صحبت۔ (مجلس محفل) (۱) تہذیب۔ شائستگی (۲) آداب۔ اخلاق۔ لوگوں میں اُٹھنے بیٹھنے۔ بولنے۔ گفتگو کرنے کے آداب۔

دَابا۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) بیمار کو لحافوں یا کمبلوں سے ڈھانپنا تا کہ پسینہ آ جائے۔ (۲) بوجھ (۳) رُعب۔ زبردستی (۴) استحصال بالجبر (ف) سونا۔ اشرفی

دابا دینا۔ (ا۔محاورہ) رعب ڈالنا۔ دھمکانا۔

دابنا۔ (داب۔نا) [ہ۔مص] (۱) کسی شے کو زور سے نیچے بٹھانا (۲) چپی کرنا۔ بدن دبانا (۳) دفن کرنا (۴) روکنا (۵) بھینچنا (۶) حکومت کرنا (۷) دھمکانا۔

دابّہ۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) زمین پر چلنے والا جانور (۲) چوپایہ (۳) لادُو جانور۔

داتا۔ [ہ۔صف] (۱) دینے والا۔ سخی۔ فیاض (۲) رزاق۔ خدا (۳) درویش فقیر۔ سائیں۔

داتا پن کرے کنجوس جھُر جھُر مرے۔ (ا۔مثل) سخی خیرات کرتا ہے اور بخیل حسد سے مرا جاتا ہے۔

داتا داتا مر گئے اور رہ گئے مکھی چوس۔ لین دین کو کچھ نہیں لڑنے کو موجود۔ (ا۔مثل) سخی مر گئے اور کنجوس رہ گئے۔ دیتے دلاتے کچھ نہیں لڑنے کو تیار رہتے ہیں۔

داتا دان کرے بھنڈاری کا پیٹ پھٹے۔ (ا۔مثل) سخی سخاوت کرتا ہے اور شوم بخیل حسد سے جل جل مرتا ہے۔

داتا کا دان غریب کا اشنان۔ (ا۔مثل) سخی کے خیرات کرنے سے غریب کا کام چل جاتا ہے۔

داتا کے دینے کے سو ہاتھ۔ (ا۔مثل) خدا جب دینے پر آتا ہے تو سو طرح سے دیتا ہے۔

داتا کی ناؤ پہاڑ چڑھے۔ (ا۔مثل) (۱) سخی ہمیشہ کامیاب رہتا ہے (۲) سخی کی مشکلات آسان ہوتی ہیں۔

دَاتاپن۔ (دا۔تا۔پن) [ہ۔ا۔مذ] (۱) فیاضی۔ سخاوت (۲) بخشش کرنے کی عادت۔

داتار۔ (دا۔تار) [س۔ا۔مذ] داتا۔ سخی۔

داترہ۔ (دا۔تر) [س۔ا۔مذ] ایک اوزار جس سے فصل کاٹنے کا کام لیا جاتا ہے بڑی درانتی۔

داتن۔ (دا۔تن) [ہ۔ا۔مث] دانتوں کو صاف کرنے کی لکڑی۔ مسواک۔

دَاٹ۔ [ق۔ا۔مث] (۱) انبوہ۔ ہجوم (۲) گہرا (۳) سخت (۴) مضبوط۔

دَاٹ پڑنا۔ (ا۔محاورہ۔ق) مُسلّط ہونا۔

داٹا داٹ۔ ہجوم۔ بھیڑ۔ (ق)۔

داٹن۔ گھناپن۔ (ق)۔

داٹنا۔ (داٹ۔نا) [ق۔مص] (۱) ہجوم کرنا۔ اکٹھا ہونا (۲) بھرپور ہونا۔

داٹی۔ [ق۔ا۔مث] ڈانٹ۔ ڈپٹ۔

داج۔ [ہ۔ا۔مذ] جہیز [ع] تاریکی۔ تاریک۔ گھٹا ٹوپ اندھیرا۔

داخل۔ (دا۔خل) [ع۔صف] (۱) اندر جانے والا۔ گھسنے والا (۲) پہنچنے والا۔

(۳) گھسا ہوا۔ اندر گیا ہوا (۴) شامل۔ ملحق (۵) بڑی زمین کے ساتھ تھوڑی زمین کی شمولیت (۹) ادائیگی۔ سپردگی۔

داخلِ حَسَنات ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کسی اچھے کام میں شرکت کرکے ثواب حاصل کرنا۔

داخِل خارِج۔ (ع۔ ا۔ مذ) سرکاری رجسٹر میں جائداد کے نئے مالک کے نام کا اندراج۔

داخِل دفتر۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) شامل مِسل (۲) نامنظور۔ التوا (۳) مقدمہ یا درخواست کا خارج ہونا۔

داخِل کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) اندر کرنا گھسیڑنا (۲) شامل کرنا۔ ملانا (۳) سپرد کرنا۔ سونپنا (۴) روپیہ ادا کرنا یا پہنچانا (۵) نام لکھوانا۔ درج کرنا۔ بھرتی کرنا (۶) قبضہ دلانا۔ حوالہ کرنا۔

داخِل کُنندہ۔ (۱) داخل کرنے والا (۲) ادا کرنے والا۔

داخِلہ۔ (دا۔ خِ۔ لَہ) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) سپردگی۔ حوالگی۔ تفویض (۲) روپیہ کی رسید مالگذاری کی رسید۔ محصول یا چنگی کی رسید (۳) باریابی۔ گذر۔ دخل۔ رسائی۔ پہنچ (۴) داخل کرنے کی فیس۔ اُجرت (۵) مدرسے یا جماعت میں داخل ہونا۔ (۵) ملک کے اندرونی معاملات۔

داخلہ بہی۔ (ع۔ ا۔ مث) وہ رجسٹر یا کتاب جس میں داخلہ یا وصولی کی رقوم درج ہوتی ہیں۔

داخِلی۔ (دا۔ خِ۔ لی) (ع۔ ا۔ مث) (۱) اندرونی۔ اندر سے متعلقہ (۲) مشمولہ ملحقہ (۳) جبلی۔ قدرتی (۴) کسی مقدس جگہ یا مقبرہ میں داخل ہونے کا دن۔

داخلی موضع۔ (ع۔ ا۔ مذ) چھوٹا موضع جو کسی بڑے موضع کا حصّہ ہو۔

داخِلیہ۔ (دا۔ خِ۔ لی۔ یَہ) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) وہ درس گاہ جس میں بورڈنگ ہاؤس بھی ہو۔

داد۔ (ہ۔ ا۔ مذ) پھنسیوں کا وہ چھتے جو فسادِ خون کے باعث جسم پر ظاہر ہوجاتے ہیں اور اُن میں کھجلی ہوتی ہے۔

داد۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) عدل۔ انصاف (۲) عطا۔ بخشش (۳) آفرین۔ تحسین واہ وا (۴) فریاد۔ نالش (۵) سزا۔ پاداش۔

دادبخش (گر)۔ (ف۔ صف) عادل۔ منصف۔

دادبخشی۔ (ف۔ ا۔ مث) عدل وانصاف۔

دادبیداد۔ (ف۔ ا۔ مث) فریاد۔ نالش۔ انصاف کے لیے شور۔ دُہائی۔

داد پانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) انصاف کو پہنچنا (۲) تحسین حاصل کرنا۔

داد چاہنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) انصاف چاہنا (۲) تحسین چاہنا۔ آفرین کا خواہاں ہونا۔

دادخواہ۔ (ف۔ صف) فریادی۔ مستغیث۔

دادخواہی۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) فریاد۔ استغاثہ (۲) انصاف چاہنا (۳) نالش۔ دعویٰ۔

داد دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی کے ہنر کمال یا خوبی کی تعریف کرنا (۲) انصاف کرنا۔

دادرَس۔ (ف۔ صف) (۱) فریاد سننے والا (۲) انصاف کرنے والا۔

دادرَسی۔ (ف۔ مث) (۱) فریادرسی۔ چارہ سازی (۲) انصاف۔ حق رسی

دادِسخن۔ (ف۔ صف) بات یا شعر کی تعریف۔

دادِشجاعت دینا۔ (ا۔ محاورہ) بہادری دکھانا۔ جنگ میں دلیری سے لڑنا

دادطلب۔ (ف۔ صف) (۱) مُستغیث۔ فریادی (۲) تعریف کا خواہش مند۔

دادِعیش ونشاط دینا۔ (ا۔ محاورہ) خوب عیش کرنا۔ عیش وعشرت میں مشغول ہونا۔

دادفرما۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) خدا (۲) منصف بادشاہ۔

دادفریاد۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) نالش۔ استغاثہ (۲) فریاد۔ داویلا۔

داد کو پہنچنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) فریادرسی کرنا (۲) انصاف پانا (۳) صلہ پانا۔ ہنر یا کمال کی تعریف حاصل کرنا۔

دادگاہ۔ (ف۔ ا۔ مث) کچہری۔ عدالت۔ انصاف کی جگہ۔

دادگستر۔ (ف۔ صف) (۱) منصف۔ عادل (۲) خدا تعالےٰ (۳) منصف بادشاہ۔

دادگستری۔ (ف۔ ا۔ مث) انصاف۔ دادرسی۔

داد لینا۔ (ا۔ محاورہ) تحسین حاصل کرنا۔

داد مانگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) انصاف کا خواہاں ہونا (۲) تعریف کا خواہاں ہونا۔

داد نہ فریاد۔ (ا۔ تف) (۱) اندھیر۔ ظلم۔ ناشنوائی۔

دادودہش۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) عطا بخشش (۲) فیاضی۔ سخاوت۔ خیرات۔

دادوستد۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) لین دین (۲) باہمی حساب کتاب۔ معاملہ (۳) خرید فروخت۔

دادا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) باپ کا باپ (۲) گرو۔ اُستاد (۳) بڑا بھائی (۴) بڑی عمر والا۔ بوڑھا۔

دادا پردادا کے راج کی باتیں کرنا۔ (ا۔ مثل) پُرانے زمانے کے حالات کا ذکر کرنا۔

داداجان پرائے بُردے آزاد کرتے تھے۔ (ا۔ مثل) شیخی مارنے والے کے متعلق کہتے ہیں۔

دادا کہنے سے بنیا گُڑ دیتا ہے۔ (ا۔ مثل) خوشامد سے کچھ نہ کچھ مل ہی جاتا ہے۔

دادا مریں گے جب بیل بٹیں گے۔ (ا۔ مثل) دادا کے مرنے پر جائداد تقسیم ہوگی۔ یہ ضربُ المثل اُس وقت بولی جاتی ہے جب کسی معاملہ میں تاخیر ظاہر کرنا مُراد ہو۔

دادُر۔ (دا۔ دُر) (ہ۔ ا۔ مذ) مینڈک۔

دادرا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) ایک قسم کا گیت (۲) بتیسی (۳) حلق۔ تالو۔ حلق کا کوّا۔

دادرا بیٹھ جانا۔ (ا۔ محاورہ) غش آجانا۔ بتیسی جکڑ جانا۔

دادس۔ (دا۔ دَس) (ہ۔ ا۔ مث) ساس کی ساس۔ ددیا ساس۔

دادسرا۔ (دا۔ دَس۔ را) (ہ۔ ا۔ مذ) سُسر کا باپ۔

دادی۔ (دا۔ دی) (ہ۔ ا۔ مث) باپ کی والدہ۔ بوڑھی عورت۔

دار۔ (ع۔ ا۔ مذ) خانہ۔ گھر۔ محلہ۔ سرا۔ جگہ۔ مقام۔

دارُالابتلا۔ (ع۔ ا۔ مذ) مصیبت کا گھر۔ مُراد دنیا۔

دارُالآخرت۔ (ع - ا - مذ) دوسرا عالم۔ عاقبت۔
دارُالادب۔ (ع - ا - مذ) تعلیم گاہ۔ درس گاہ۔ یونیورسٹی۔
دارُالاسلام۔ (ع - ا - مذ) وہ ملک جس میں اسلامی سلطنت ہو۔
دارُالاقامہ۔ (ع - ا - مذ) (۱) رہنے کی جگہ (۲) کالج کا ہوسٹل۔ بورڈنگ ہاؤس
دارُالامارت۔ دارالخلافہ۔ دارالسلطنت۔ دارالحکومت۔ (ع - ا - مذ) پایۂ تخت۔ راجدھانی حکومت کا صدر مقام۔
دارُالامان۔ دارُالامن۔ (ع - ا - مذ) وہ مقام جہاں امن ہو۔
دارُالبقا۔ (ع - ا - مذ) ہمیشہ رہنے کا گھر۔ اگلا جہان۔ آخرت۔
دارُالبوار۔ (ع - ا - مذ) (۱) ہلاکت کا گھر (۲) دوزخ۔
دارُالتشخیص۔ (ع - ا - مذ) شفاخانہ کا وہ مقام جو خاص مریضوں کو دیکھنے کے لیے ہوتا ہے۔
دارُالجزا۔ (ع - ا - مذ) عالم مکافات۔ اگلا جہان۔
دارُالحرب۔ (ع - ا - مذ) وہ ملک جہاں غیر مسلموں کی حکومت ہو اور مسلمانوں کو مذہبی فرائض ادا کرنے سے روکا جائے۔
دارُالحکومت۔ دارُالسلطنت۔ (ع - ا - مذ) راجدھانی۔ حکومت کا صدر مقام۔ پایۂ تخت۔ بادشاہ کے رہنے کی جگہ۔
دارُالخلافت۔ دارُالخلافہ۔ (ع - ا - مذ) مسلمانوں کے خلیفہ کا صدر مقام خلافت کا مرکزی مقام۔
دارُالسرور۔ (ع - ا - مذ) (۱) خوشی کا گھر (۲) بہشت۔
دارُالسلام۔ (ع - ا - مذ) (۱) سلامتی کا گھر (۲) بہشت۔
دارُالشرع۔ (ع - ا - مذ) عدالت۔ کچہری۔
دارُالشفا۔ (ع - ا - مذ) ہسپتال۔ شفاخانہ۔
دارُالشوریٰ۔ (ع - ا - مذ) (۱) دربارِ عام (۲) جلسہ عام کی جگہ (۳) لوگوں کے ایک جگہ بیٹھ کر باہم مشورہ کرنے کی جگہ۔
دارُالصحت۔ (ع - ا - مذ) شفاخانہ۔ صحت گاہ۔
دارُالصفا۔ (ع - ا - مذ) صفائی کا گھر مُراد خانہ کعبہ۔
دارُالضرب۔ (ع - ا - مذ) ٹکسال۔
دارُالعلوم۔ (ع - ا - مذ) (۱) تعلیم گاہ (۲) کالج (۳) یونیورسٹی۔
دارُالعمل۔ (ع - ا - مذ) عمل کی جگہ (مراد) دنیا۔
دارُالعوض۔ (ع - ا - مذ) سزا کی جگہ۔
دارُالعیار۔ (ع - ا - مذ) وہ جگہ جہاں کھرا کھوٹا روپیہ پرکھا جاتا ہے دنیا
دارُالفنا۔ (ع - ا - مذ) موت کا گھر مُراد دنیا۔
دارُالفنون۔ (ع - ا - مذ) کالج۔ یونیورسٹی۔
دارُالقرار۔ (ع - ا - مذ) (۱) ٹھہرنے کی جگہ (۲) بہشت۔ جنت۔ فردوس۔
دارُالقضا۔ (ع - ا - مذ) قاضی کی کچہری۔ عدالت۔
دارُالقمار۔ (ع - ا - مذ) (۱) چکلا۔ قحبہ خانہ۔ کسبیوں کے رہنے کا مقام (۲) وہ جگہ جہاں میلا ڈالا جائے۔
دارُالکتب۔ (ع - ا - مذ) کتاب گھر۔ کتب خانہ۔ لائبریری۔
دارُالمحن۔ (ع - ا - مذ) رنج و الم کا گھر مُراد دنیا۔
دارُالمطالعہ۔ (ع - ا - مذ) مطالعہ کرنے کی جگہ۔ ریڈنگ روم۔

دارُالمکافات۔ (ع - ا - مذ) (۱) بدلہ ملنے کا گھر۔ عاقبت۔ مقام جزا و سزا (۲) دنیا۔
دارُالنعیم۔ (ع - ا - مذ) نعمتوں کا گھر مُراد بہشت۔
دارُالیتامیٰ۔ (ع - ا - مذ) یتیموں کے رہنے کی جگہ۔ یتیم خانہ۔
دارِ شش در۔ (۱) چھ دروازوں والا گھر (۲) دنیا جس کے چھ دروازے مشرق مغرب شمال جنوب اوپر اور نیچے ہیں۔
دار۔ (ف - ا - مث) (۱) سُولی۔ وہ نوکدار لکڑی جسے زمین میں میخ کی طرح گاڑ کر اُس پر مجرم کی جان لیا کرتے تھے (۲) فارسی لاحقہ بمعنی رکھنے والا۔ جیسے آبدار۔ دلدار (۳) پھانسی۔
دارباز۔ (ف - صف) (۱) نٹ (۲) بازی گر۔ جو بانس پر چڑھ کر تماشا کرتا ہے۔
داربست۔ (ف - ا - مث) (۱) لکڑی کا باڑ جس پر بیٹھ کر معمار کام کرتے ہیں۔ (۲) ٹھاٹھر جس پر انگور کی بیل چڑھاتے ہیں۔
دار پر چڑھانا۔ (ا - محاورہ) سولی پر چڑھا کر قتل کرنا۔ پھانسی دینا۔
دار و گیر۔ (ف - ا - مث) (۱) پکڑ دھکڑ۔ پرسش۔ مواخذہ (۲) لڑائی کا شور یا ہو (۳) مشکل۔ وقت۔ اُلجھیڑا۔
دار و گیر کی صدا بلند ہونا۔ (ا - محاورہ) لڑائی کا شور ہونا۔
دار و مدار۔ (ف - ا - مذ) (۱) بیچ بچاؤ۔ تصفیہ (۲) انحصار۔ قرار۔ موقوف قرارداد۔
دارا۔ (دا - را) (ف - ا - مذ) (۱) رکھنے والا (۲) بڑا بادشاہ (۳) ایران کا مشہور شہنشاہ جو سکندر اعظم کے ساتھ لڑتا ہوا مارا گیا۔
دارای۔ (دا - را - ی) (ف - ا - مث) رسّی جس سے توپ کھینچتے ہیں۔
دارائی۔ (دا - را - ای) (ف - ا - مث) (۱) ایک قسم کا کپڑا جسے دریائی بھی کہتے ہیں (۲) حکومت (۳) خدائی۔
دارچینی۔ (دار - چی - نی) (ف - ا - مث) ایک درخت کی چھال جو دوا اور مسالے کے طور پر کام آتی ہے۔
دار فلفل۔ (دار - فِل - فِل) (ع - ا - مث) دیکھیے فلفل دراز۔
دارکش۔ (ف - ا - مذ) سُولی پر چڑھانے والا۔ جلّاد۔
دارو۔ (دا - رُو) (ف - ا - مذ) (۱) دوائی (۲) علاج۔ درماں۔ معالجہ (۳) بارود (۴) شراب۔
دارو درمن۔ (ف - ا - مذ) علاج معالجہ۔ دوا علاج۔
داروئے بے ہوشی۔ (ف - ا - صف) بے ہوشی کی دوا۔ وہ دوا جسے سُنگھا کر بے ہوش کرتے ہیں۔
داروغگی۔ داروغائی۔ (دا - رو - غ - گی) - (دا - رو - غا - ای) (ف - ا - مث) (۱) داروغہ کے عہدہ کا کام (۲) محافظت۔ نگہبانی (۳) افسری۔ سرداری۔ (۴) انتظام حکومت۔
داروغہ۔ (دا - رُو - غہ) (ف - ا - مذ) (۱) محافظ۔ نگران (۲) کسی جماعت کا سردار۔ ملازموں کا سردار (۳) تھانہ دار۔ سب انسپکٹر پولیس۔
داروغہ آبکاری۔ (ف - ا - مذ) مسکرات کا داروغہ۔ نشے والی اشیاء کی نقل و حرکت۔ خرید و فروخت کی نگرانی کرنے والا افسر۔

داروغۂ پولیس۔ (ف۔ا۔مذ) کوتوال یا تھانہ دار جسے کسی شہر یا تھانہ سے متعلقہ علاقہ کا انتظام سپرد ہو۔

داروغۂ توپ خانہ۔ (ف۔ا۔مذ) توپ خانے کا افسر۔ اسے میر آتش بھی کہتے ہیں۔

داروغۂ جیل۔ (ف۔ا۔مذ) قید خانے کا افسر۔ جیلر۔

داروغۂ صفائی۔ بھنگیوں کا داروغہ۔ وہ افسر جس کے سپرد صفائی کا انتظام ہو۔

داری۔ (دا۔ری) (ہ۔ا۔مث) (۱) لونڈی جو لڑائی میں ہاتھ آئی ہو۔ باندی کنیز (۲) فاحشہ عورت۔ چھنال (۳) فارسی لاحقہ جس کے معنی رکھنا۔ لینا وغیرہ ہیں۔ جیسے جہاں داری۔ جنبہ داری وغیرہ۔

داری جار۔ (ہ۔ا۔مذ) کنیز بچہ۔ حرام زادہ۔

دارَین۔ (دا۔رَین) (ع۔ا۔مذ) دونوں جہان۔ دنیا وعقبیٰ۔

داڑھ۔ (ہ۔ا۔مث) دائیں اور بائیں جانب کے بڑے دانت جن سے انسان اور حیوان خوراک چبانے کا کام لیتے ہیں۔ صحیح ڈاڑھ۔

داڑھا۔ (دا۔ڑھا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) بڑی داڑھی۔

داڑھی۔ (ہ۔ا۔مث) رخساروں اور ٹھوڑی پر اُگنے والے بال۔ ڈاڑھی۔

داس۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) غلام (۲) نوکر۔ ملازم (۳) چیلا۔

داسا۔ (دا۔سا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) پتھر یا لکڑی کا چوڑا اور لمبا ٹکڑا۔ سردل۔ (۲) لکڑی جو دیوار سے نکلی ہوئی ہو اور چھپر وغیرہ باندھنے کے کام آئے۔

داستان۔ (داس۔تان) (ف۔ا۔مث) (۱) قصہ۔ کہانی۔ حکایت۔ طویل افسانہ (۲) سرگذشت۔ تاریخ (۴) شہرت۔

داستان چھیڑنا۔ (ا۔محاورہ) لمبا قصہ شروع کر دینا۔ سرگذشت سنانا شروع کر دینا۔

داستان گو۔ (ف۔ا۔مذ) قصہ خوان۔ وہ شخص جو قصہ سُنانے کا پیشہ اختیار کرے۔

داستان میں ٹکڑا لگا دینا۔ (ا۔محاورہ) قصہ میں قصہ جوڑ دینا۔

داستانہ۔ (داس۔تا۔نہ) (ف۔ا۔مذ) ہاتھ پر پہننے کی چیز۔ دستانہ۔

داسی۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) لونڈی۔ باندی۔ کنیز (۲) ملازمہ۔

داشت۔ (ف۔ا۔مث) (۱) خبرگیری۔ نگرانی (۲) رکھ رکھاؤ (۳) تحفہ (۴) گھوڑے کی مالش۔ گھمار کی بھٹی۔

داشتنی۔ (داش۔ت۔نی) (ف۔ا۔مث) رکھنے کے لائق۔

داشتہ۔ (داش۔تہ) (ف۔ا۔مذ) (۱) رکھا ہوا۔ رکھی ہوئی شے (۲) خانگی۔ مدخولہ۔ بے نکاحی عورت۔

داشتہ آید بکار گرچہ باشد سر مار۔ (مثل) رکھی ہوئی شے کام آ ہی جاتی ہے چاہے وہ سانپ کا سر ہی کیوں نہ ہو۔

داعِی۔ (دا۔عی) (ع۔صف۔مذ) (۱) بلانے والا۔ دعوت دینے والا۔ (۲) دعا کرنے والا (۳) وہ شخص جو دوسروں کے لیے دعا کرے (۴) مدعی۔ مستغیث (۵) دوسروں کو کسی کام کے لیے اُکسانے والا (۶) وجہ۔ موجب۔ بانی (۷) ذریعہ۔ سبب۔ وسیلہ۔

داعیِ اجل کو لبیک کہنا۔ (ا۔محاورہ) مرجانا۔ وفات پانا۔

داعِیَہ۔ (دا۔عِ۔یَہ) (ع۔ا۔مذ) (۱) خواہش (۲) مرضی۔ اجارہ۔ دعوے۔ زور۔ استدعا۔ درخواست۔ نالش۔ استغاثہ۔ دعوے کرنے والی عورت۔

داغ۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) دھبا۔ نشان۔ چتی۔ جھائیں (۲) عیب۔ کلنک کا ٹیکا (۳) رنج۔ غم۔ صدمہ (۴) رشک۔ حسد (۵) نقص۔ عیب (۶) اُردو شاعر نواب میرزا خاں دہلویؒ کا تخلص۔

داغ اُبھرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) زخم تازہ ہونا (۲) صدمہ تازہ ہونا۔

داغ اُٹھانا۔ (ا۔محاورہ) رنج یا صدمہ برداشت کرنا۔

داغ بربالائے داغ۔ (ف) صدمے پر صدمہ۔

داغ بیل۔ (ا۔مث) وہ نشان جو سڑک یا روش کھودنے یا عمارت کی حدود قائم کرنے کے لیے لگاتے ہیں۔

داغ بیل ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) کسی کام کی ابتدا کرنا۔ کسی کام کی بنیاد رکھنا۔ کسی کام کو ایک خاص طریق پر کرنا۔

داغ پر داغ۔ (ا۔مذ) صدمے پر صدمہ۔

داغ پڑنا۔ (ا۔محاورہ) دھبا پڑنا۔ نشان پڑنا۔

داغ تازہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) زخم ہرا ہونا (۲) پُرانا صدمہ یاد آنا۔

داغ جگر۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) جگر کا زخم (۲) اولاد کے مرنے کا غم۔ اولاد کا غم۔

داغ جگر کھانا۔ صدمہ پہنچنا۔ رنج پہنچنا۔

داغ چھڑانا۔ (ا۔محاورہ) دھبا مٹانا۔

داغ چھوٹنا۔ (ا۔محاورہ) نشان رہ جانا۔

داغ خاطر (دل)۔ (ف۔ا۔مذ) دل کا داغ۔ غم۔ صدمہ۔

داغ دار۔ (ف۔صف) جس پر داغ ہو۔ پھل یا کوئی اور شے (۲) جس پر کوئی الزام لگ چکا ہو۔

داغ دیکھنا۔ (ا۔محاورہ) صدمہ اُٹھانا۔

داغ دینا۔ (۱) صدمہ پہنچانا۔ رنج دینا (۲) لوہے کو گرم کر کے جسم پر نشان بنانا (۳) جلانا (۴) نقصان پہنچانا (۵) توپ۔ بندوق۔ پستول کو سر کرنا۔ (۶) چغلی کھانا۔ شکایت کرنا۔

داغ کرنا۔ (ا۔محاورہ) گرم کرنا۔ بگھارنا۔ کڑکڑانا۔

داغ کھانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) رنج اُٹھانا۔ صدمہ اُٹھانا (۲) رشک کھانا۔ (۳) دھبا لگنا۔ نشان پڑنا۔ (۴) گُل کھلانا۔

داغ کھلانا۔ (ا۔محاورہ) صدمہ دینا۔

داغ لگانا۔ داغ لگ جانا۔ داغ لگنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جلنا۔ جل جانا (۲) بدنام ہونا۔ الزام لگنا (۳) نشان لگنا۔ عیب دار ہونا۔

داغ لے جانا۔ (ا۔محاورہ) کسی بات کا رنج مرتے ہوئے ساتھ لے جانا۔

داغ مٹانا۔ (ا۔محاورہ) کسی چیز کا نشان دُور کرنا۔

داغ نکلے۔ (۱) ایک کوسنا (۲) پھوٹ نکلے۔ جل کر نکلے۔

داغ ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بگھارا جانا۔ گرم ہونا (۲) نشان ہونا (۳) گرم لوہے کا نشان لگنا (۴) رنج ہونا۔ صدمہ ہونا (۵) رشک ہونا۔

داغا جانا۔ (دا۔غا۔جا۔نا) (اُ۔مص) (۱) لوہے سے نشان کیا جانا (۲) توپ یا بندوق کا سَر ہونا۔ چلایا جانا۔
داغنا۔ (داغ۔نا) (اُ۔مص) (۱) چرکا دینا (۲) جلاکر گُل دینا (۳) گرم لوہے سے نشان ڈالنا (۴) توپ۔ بندوق یا پستول چھوڑنا۔ توپ سَر کرنا۔ فیر کرنا (۵) چغلی کھانا۔
داغنی۔ (داغ۔نی) (ف۔ا۔مث) وہ لوہا یا لوہے کا وہ ٹھپّہ جس سے جانوروں کے بدن پر نشان ڈالا جاتا ہے۔
داغی۔ (ف۔صف) (۱) داغدار۔ دھبّے دار۔ جلایا ہوا (۲) معیوب۔ عیب دار (۳) سزایاب۔ سزایافتہ۔ قید بُھگتا ہوا (۴) شرمندہ۔
داغی غلام۔ وہ غلام جس کے بدن پر لوہے سے داغا ہوا ملکیتی نشان ہو۔
دافِع۔ (دا۔فِع) (ع۔صف۔مذ) دفع کرنے والا۔ دُور کرنے والا۔ ہٹانے والا۔ باز رکھنے والا۔
دافعُ البلیات۔ (ع۔ا۔مذ) بلاؤں کو دفع کرنے والا۔ کنایۃً خدا تعالےٰ۔
دافِعہ۔ (دا۔فِ۔عَہ) (ع۔صف) دُور کرنے والی۔ غذا کے فضلہ کو دُور کرنے والی قوت۔
داکھ۔ (ہ۔ا۔مث) انگور کی ایک قسم جس کا رنگ سیاہ یا سُرخی مائل سیاہ ہوتا ہے۔
دال۔ (ہ۔ا۔مث) دَلا ہوا اناج جو سالن کے طور پر پکایا جاتا ہے جیسے چنے کی دال (۲) کھرنڈ۔ زخم کا انگور (۳) آتشی شیشہ کا وہ عکس جس سے آگ لگتی ہے۔
دال بندھنا۔ (۱) کھرنڈ بندھنا (۲) شعاعوں کا ایک جگہ اکٹھا ہونا۔
دال جوتیوں میں بٹنا۔ (ا۔محاورہ) لڑائی ہونا۔ فضیحتا فضیحتی ہونا۔ خانگی جھگڑا ہونا۔
دال چپاتی۔ (ا۔مث) (۱) دال روٹی (۲) بچوں کو ڈرانے کا ایک فرضی نام
دال چپّو ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) گُتھم گُتھا ہونا۔ باہم لپٹنا (۲) دو پتنگوں کا باہم لپٹ کر گر جانا۔
دال خور۔ (ا۔مذ) دال کھانے والا۔ (کلمۂ تحقیر) بُزدل۔
دال دلیا۔ (ا۔مذ) (۱) معمولی خوراک۔ غریبوں کا سا کھانا (کلمۂ انکسار) (۲) ماحضر۔ رُوکھی سوکھی روٹی (۳) تھوڑا سا۔
دال دلیا ہونا۔ (ا۔محاورہ) کچھ نہ کچھ کام بن جانا۔
دال روٹی۔ (ا۔محاورہ) (۱) غریبانہ خوراک (۲) رزق۔ روزی۔
دال روٹی سے (آسودہ) خوش۔ (ا۔صف) آسودہ حال۔ خوش حال۔
دال روٹی کر دینا۔ (ا۔محاورہ) ہر وقت استعمال کرکے بے وقعت کر دینا۔
دال روٹی کھاتے ٹوٹا تو بھاڑ میں پڑے۔ (ا۔مثل) اگر کفایت شعاری کے باوجود گذارا نہیں ہوتا تو مر جانا بہتر ہے۔
دال فے عین۔ (ا۔مث) دفع۔ دُور کرنا۔ (ہونا کے ساتھ)۔
دال گلنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) دال پک جانا (۲) کامیاب ہونا۔ کام بن جانا۔ (۳) کسی جگہ دخل ہونا (۴) تباہ ہونا۔
دال میں کچھ کالا ہے۔ کچھ خرابی ہے۔ شک و شبہ کی بات ہے۔ مشکوک معاملہ ہے۔

دال نہ گلنا۔ (ا۔محاورہ) کامیابی نہ ہونا۔
دالّ۔ (ع۔صف) (۱) دلالت کرنے والا (۲) راہ دکھانے والا (۳) معنی خیز پُرمعنی (۴) علامت۔ نشان۔
دالان۔ (دا۔لان) (ف۔ا۔مذ) بڑا اور لمبا کمرہ جس میں محراب دار دروازے ہوتے ہیں۔
دالان در دالان۔ دوہرا دالان۔ آگے پیچھے دو برابر کے کمرے۔
دام۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) دمڑی۔ چھدام۔ کوڑی (۲) گنڈا۔ پیسے کا پچیسواں چوبیسواں حصّہ۔ چار کوڑیاں (۴) قیمت۔ مول۔ نرخ۔ بھاؤ (۵) نقدی۔ رقم دولت۔ روپیہ۔
دام آوے کام۔ (ا۔مثل) روپیہ بہت فائدہ مند ہوتا ہے۔
دام اُٹھانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) خرچ کرنا (۲) اونے پونے قیمت لے لینا۔
دام اُٹھنا۔ (ا۔محاورہ) چیز بِک جانا۔ قیمت حاصل ہونا۔
دام بھر پانا۔ (ا۔محاورہ) قیمت وصول ہونا۔ روپیہ وصول ہونا۔
دام بھرنا۔ (ا۔محاورہ) تاوان دینا۔ قیمت ادا کرنا۔
دام پٹ جانا۔ (ا۔محاورہ) قیمت طے ہو جانا۔
دام پھیر لینا۔ (ا۔محاورہ) قیمت واپس لے لینا۔
دام چکانا۔ (ا۔محاورہ) بھاؤ ٹھیرانا۔ قیمت طے کرنا۔
دام دام۔ کوڑی۔ کوڑی۔ پیسہ۔ پیسہ۔ کل رقم۔
دام دام ادا کیا۔ کُل رقم ادا کی۔
دام دیجیے کام لیجیے۔ (ا۔مثل) جو روپیہ خرچ کرتا ہے۔ اس کا کام ہو جاتا ہے۔
دام دینا۔ (ا۔محاورہ) قیمت ادا کرنا۔ مول ادا کرنا۔
دام کرائے کام۔ (ا۔مثل) جو روپیہ خرچ کرے اُسی کا کام ہوتا ہے۔
دام کھرے کرنا۔ (ا۔محاورہ) نقد قیمت وصول کرنا۔
دام لگانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) قیمت مقرر کرنا (۲) رقم صَرف ہونا۔
دام۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) جال۔ پھندا (۲) گھاس کھانے والے صحرائی چوپائے (۳) روپے کا چالیسواں حصّہ۔ دواؤں کے تولنے کا ایک وزن (۴) ایک قدیم سکّہ۔ (۵) دھوکا۔ فریب۔
دام بچھانا۔ (ا۔محاورہ) پھندا لگانا۔ جال لگانا۔
دامِ بلا۔ (ف۔صف) مصیبت کا پھندا۔ مصیبت۔
دامِ بلا سے رہائی پانا۔ (ا۔محاورہ) مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرنا۔
دامِ تزویر۔ مکر کا جال۔ فریب کا پھندا۔
دام میں آنا۔ (ا۔محاورہ) فریب کھانا۔ دھوکا کھانا۔
دام میں پھنسانا۔ دام میں لانا۔ جال میں پھنسانا۔ بس میں لانا۔
دام و دد۔ (ف۔مذ) چرندے اور درندے۔
دامے۔ درمے۔ قدمے۔ سخنے۔ (ف۔ مقولہ) ہر طرح امداد کرنا۔ روپیہ پیسہ۔ جان اور زبانی ہر طریقہ سے مدد کرنا۔
دامَ۔ (ع) ہمیشہ رہے۔ دائم رہے۔
دامَ اقبالہٗ۔ (ع۔ کلمۂ دعا) اُس کا اقبال ہمیشہ رہے۔
دامَ برکاتہٗ۔ (کلمۂ دعا) اُس کی برکتیں ہمیشہ رہیں۔

دامَ ظِلُّکُم - (ع - کلمۂ دُعا) آپ کا سایہ ہمیشہ رہے - دام ظِلّہٗ - اس کا سایہ ہمیشہ رہے -

دامَ عنایتہٗ - دامَ لُطفہٗ - (ع - کلمۂ دُعا) اُس کی عنایات ہمیشہ رہیں -

دامَ مُلکہٗ - (ع - کلمۂ دُعا) اُس کا مُلک ہمیشہ قائم رہے -

داماد - (دا - ماد) (ف - ا - مذ) بیٹی کا شوہر - جنوائی -

داماں - (دا - ماں) (ف - ا - مذ) (۱) دامن - آنچل (۲) انگرکھے یا قبا کا وہ حِصّہ جو نیچے لٹکتا رہتا ہے (۳) کور - کنارہ - لب - حاشیہ (۴) تلیٹی - پہاڑ کے نیچے کی زمین - پائین کوہ کا علاقہ -

دامَن - (دا - مَن) (ف - ا - مذ) (۱) داماں (۲) جہاز کا پال (۳) فارسی لاحقہ جو آنچل یا پلّو کے معنوں میں آتا ہے - جیسے پاک دامن - تردامن (۴) فارسی سابقہ جو کنارہ کے معنوں میں آتا ہے جیسے دامنِ کوہ - دامنِ صحرا - دامنِ دل - دامنِ دولت وغیرہ -

دامَن آلودہ - (ف - صف) گناہ گار - مجرم -

دامَن اٹکنا - دامَن اٹک جانا - (ا - محاورہ) گرفتار ہو جانا - پھنس جانا -

دامن اُٹھا کر چلنا - (ا - محاورہ) آنچل سنبھال کر چلنا - دامن سمیٹ کر چلنا - آنچل اونچا کرنا -

دامن افشاں - (ف - صف) (۱) دامن جھٹکتے ہوئے (۲) غرور سے چلتے ہوئے ناز سے چلتے ہوئے (۳) بے تعلق - تارک الدنیا -

دامن اُلجھنا - (ا - محاورہ) (۱) کسی چیز میں دامن اٹک جانا (۲) پابند ہو جانا - (۳) جھگڑے میں پھنس جانا -

دامنِ اُمید - (ف - ا - مذ) خواہش - آرزو -

دامنِ اُمید گوہرِ آرزو سے مالا مال ہونا - (ا - محاورہ) آرزو پوری ہونا اُمید بر آنا -

دامن بچانا - (ا - محاورہ) (۱) الگ رہنا - علیٰحدگی اختیار کرنا (۲) بے تعلق رہنا (۳) سلامت رَوی -

دامن بدنداں - (ف - صف) عاجز - بے چارہ -

دامن بھرنا - (ا - محاورہ) (۱) جھولی بھرنا (۲) مُراد حاصل کرنا -

دامن پاک ہونا - (ا - محاورہ) معصوم ہونا - بے گناہ ہونا -

دامن پر دھبّا لگنا - (ا - محاورہ) الزام لگنا -

دامن پر فرشتے نماز پڑھتے ہیں - (ا - مثل) بہت پاک دامن ہے بہت نیک ہے - بہت پارسا ہے -

دامن پسارنا - دامن پھیلانا - (ا - محاورہ) سوال کے لیے ہاتھ پھیلانا - مانگنا

دامن پکڑنا - دامن لینا - (ا - محاورہ) (۱) مانگنا (۲) تقاضا کرنا (۳) پناہ میں آنا - سہارا لینا (۴) روکنا - تعرّض کرنا -

دامن پھیلانا - (ا - محاورہ) پلّو آگے کرنا (۲) کچھ مانگنا -

دامن تار تار کرنا - (ا - محاورہ) دھجّیاں اُڑانا -

دامنِ تر - (ف - صف) گناہ گار - مجرم -

دامن تلے چھپانا (ڈھانکنا) - (ا - محاورہ) (۱) پناہ میں لینا (۲) عیب ڈھانکنا (۳) حفاظت کرنا -

دامن تھام لینا - روکنا -

دامن جھاڑنا - (ا - محاورہ) (۱) دامن کو گرد و غبار سے صاف کرنا (۲) کچھ پاس نہ رکھنا - خالی ہاتھ ہونا (۳) محاسبہ سے پاک ہونا (۴) آزاد ہونا - تعلقات چھوڑ دینا -

دامن جھٹک کر چلے جانا - دامن چھڑا کر جانا - (ا - محاورہ) ناراض ہو کر چلے جانا - بیزار ہو کر چلے جانا -

دامن جھٹک کر کھڑا ہونا - (ا - محاورہ) نفرت کرنا - بیزار ہونا -

دامن جھٹکنا - (ا - محاورہ) الگ ہونا - تعلق ترک کرنا -

دامن چلنا - دامن نکلنا - دامن پھٹ جانا -

دامن چھٹنا - چھوٹنا - (ا - محاورہ) (۱) آزاد ہونا - تعلق نہ رہنا - بری الذّمہ ہونا (۲) علیٰحدہ ہونا -

دامن چھڑانا - (ا - محاورہ) پیچھا چھڑانا - قطع تعلق کرنا -

دامن دار - (ف - صف) (۱) چوڑا (۲) دامن والا -

دامن دراز - (ف - صف) بے وقوف - احمق -

دامنِ دولت - (ف - ا - مذ) بادشاہ یا امیر کا سہارا یا پناہ

دامن دھونا - دامن پاک کرنا - بدنامی دُور کرنا -

دامن سمیٹنا - سنبھالنا - (ا - محاورہ) (۱) دامن کو ہاتھ سے اکٹھا کرنا (۲) کنارہ کشی کرنا -

دامن سے بندھنا - (ا - محاورہ) (۱) کسی کا ہو رہنا (۲) کسی سے شادی ہو جانا -

دامن سے لگا رہنا - (ا - محاورہ) (۱) ہر وقت ساتھ رہنا (۲) کسی سے وابستہ رہنا (۳) کسی کا حاجت مند رہنا -

دامن سے مُنہ چھپانا (ڈھانکنا) - (ا - محاورہ) شرمانا - شرمندہ ہونا -

دامنِ شب - شب کا آخری نصف حِصّہ -

دامنِ صبر - (ف - صف) صبر - صبر کی طاقت -

دامنِ قیامت - دامنِ محشر - (ف - ا - مذ) قیامت کا میدان -

دامن کشاں - (ف - صف) (۱) فخریہ انداز سے چلتے ہوئے (۲) ٹھکراتے ہوئے - چھوڑتے ہوئے -

دامن کمر سے باندھنا - (ا - محاورہ) کام کرنے کے لیے آمادہ ہو جانا -

دامنِ کوہ - (ف - ا - مذ) پہاڑ سے ملا ہوا میدان یا وادی -

دامن کھینچنا - (ا - محاورہ) روکنا - مزاحم ہونا - جانے نہ دینا -

دامن کی ہوا دینا - (ا - محاورہ) کسی بے ہوش کو دامن سے پنکھا کرنا -

دامن گردانا - (ا - محاورہ) (۱) دامن اکٹھا کرنا (۲) توجہ ہٹا لینا -

دامن گیر - (ف - صف) (۱) مدد چاہنے والا (۲) حمایت چاہنے والا (۳) مستغیث - مدّعی (۴) مزاحم - روکنے والا (۵) چُپ کرانے والا -

دامن گیر ہونا - (ا - محاورہ) (۱) مزاحم ہونا - معترض ہونا (۲) سَر ہونا - پیچھا کرنا (۳) گردیدہ ہونا (۴) دادخواہ ہونا (۵) تنگ کرنا - دُکھ دینا -

دامن گیری - (ف - ا - مث) (۱) حمایت چاہنا - مدد چاہنا (۲) دوستی - محبت (۳) استغاثہ - دعوٰے -

دامن لینا - (ا - محاورہ) سہارا لینا - پناہ لینا -

دامنِ محشر - (ف - مذ) قیامت کا میدان -

دامنِ مریم - (ف - ا - مذ) کنایہ ہے عصمت سے -

دامنِ مژگاں۔ (ف۔ ا۔ مذ) پلکوں کا آخری حصّہ۔ سامنے والی نوکیں۔
دامنِ مقصود۔ (ف۔ ا۔ مذ) ارادہ۔ مقصود کا دامن سے استعارہ۔
دامن میں چھپا لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پناہ دینا (۲) سہارا دینا۔
دامن میں لہو لگنا۔ (۱) دامن کا خون آلود ہونا (۲) قاتل پر قتل ثابت ہونا۔
دامنِ ناز کو سنبھالنا۔ (ا۔ محاورہ) نخروں کو زیادہ کرنا۔ عشوہ گری میں زیادتی کرنا۔
دامن نہ چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) ہر وقت ساتھ رہنا۔ ساتھ ساتھ پھرنا۔
دامنی۔ (دا۔ مَ۔ نی) (ف۔ ا۔ مث) (۱) وہ کپڑا جو گھوڑے کے پٹھے پر پڑا رہتا ہے۔ زین پوش (۲) باریک چادر جو عورت کے جنازے پر ڈالتے ہیں (۳) فارسی لاحقہ جیسے پاکدامنی۔ تردامنی (۴) عورت کی پوشاک کا ایک حصّہ۔ نقاب۔ چُغہ (۵) ایک زیور جو عورتیں ماتھے پر پہنتی ہیں۔
دامنی۔ (دام۔ نی) (ہ۔ ا۔ مث) بجلی۔ برق۔ صاعقہ۔ شاعر۔ کوی۔
دان۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) نذر۔ خیرات (۲) تحفہ۔ نذرانہ۔ چندہ۔ عطیہ (۳) محصول (۴) فارسی لاحقہ جو کلمۂ ظرف کے طور پر استعمال ہوتا ہے بمعنی گھر۔ جگہ۔ مقام۔ مکان وغیرہ جیسے پاندان۔ نمک دان وغیرہ (۵) جاننے والا۔ جیسے نکتہ دان۔ زبان دان۔
دان پُن۔ دان پُنیہ۔ صدقہ و خیرات۔
دان دِتار۔ (ہ۔ ا۔ مذ) دان کرنے والا۔ خیرات کرنے والا۔
دان پُن۔ (ہ۔ ا۔ مذ) فیاضی۔
دان دَہیز۔ (ہ۔ ا۔ مذ) جہیز۔
دان دینا۔ (مص۔ مرکب) پُن کرنا۔ خیرات کرنا۔
دانا۔ (دا۔ نا) (ف۔ صف) عقل مند۔ ہوشیار۔ دانش مند۔ جاننے والا۔
دانا بینا۔ (ف۔ صف) جاننے والا۔ دیکھنے والا۔ عاقل۔ ہوشیار۔ کار آزمودہ۔
دانا جلد بازی نہیں کرتے۔ (ا۔ مثل) عقلمند آدمی کسی کام میں جلد بازی سے کام نہیں لیتے۔
دانا دشمن نادان دوست سے بہتر ہے۔ (ا۔ مثل) بے وقوف دوست کے ہاتھوں عموماً نقصان پہنچتا ہے۔
داناؤں کی دُور بَلا۔ (مثل) عقلمند انسان مصیبت میں نہیں پھنستے۔
دانایانِ فرنگ۔ (ف۔ صف) یورپ کے عقلمند آدمی۔
دانائی۔ (ف۔ ا۔ مث) عقل۔ دانش۔ سمجھ بوجھ۔
دانائی ٹپکنا۔ (ا۔ محاورہ) عقلمندی ظاہر ہونا۔ ہوشیاری ظاہر ہونا۔
دانت۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) دندان۔ چبانے اور کاٹنے کا عضو (۲) میل۔ رغبت۔ خواہش۔ قصد۔ ارادہ (۳) دندانہ۔ دانتا۔
دانت بٹھا دینا۔ (ا۔ محاورہ) عاجز کر دینا۔ مجبور کر دینا۔
دانت بجانا۔ (مص۔ مرکب) دانتوں سے آواز نکالنا۔
دانت بجنا۔ (ا۔ محاورہ) دانت کڑکڑانا (۲) دانتوں کا باہم ٹکرا کر آواز دینا
دانت بیٹھ جانا۔ دانتوں کا جکڑ جانا۔ بے ہوش ہو جانا۔
دانت پر میل نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) نہایت غریب ہونا۔ مفلس ہونا۔

فاقوں مرنا۔
دانت پیسنا۔ (ا۔ محاورہ) نہایت غصّہ ہونا۔ غصّہ دکھانا (۲) اوپر اور نیچے کے دانتوں کو آپس میں رگڑنا۔
دانت تلے انگلی دبانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) حیران ہونا (۲) تعجب کرنا۔ (۳) افسوس کرنا۔
دانت تلے جیبھ دینا۔ (ا۔ محاورہ) ٹھہرنا۔ تحمل کرنا۔ تامل کرنا۔ صبر کرنا۔
دانت تلے ہونٹ دبانا۔ (ا۔ محاورہ) غصّہ میں ہونا۔ غصّہ کرنا۔
دانت توڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دانت اکھاڑنا۔ دانت کے ٹکڑے کر دینا۔ (۲) عاجز کرنا۔ کسی کام کا نہ رکھنا۔
دانت تیز کرنا۔ (ا۔ محاورہ) لالچ کرنا۔ حرص کرنا (۲) ایذا رسانی کا قصد کرنا
دانت ٹوٹنا۔ (مص۔ مرکب) (۱) دانت کا گر جانا۔ دانت کا شکستہ ہو جانا (۲) پوپلا ہو جانا۔
دانت ٹوٹے، کھُر گھِسے اور پیٹھ بوجھ نہ لے
ایسے بوڑھے بیل کو کون باندھ بھُس دے } (ا۔ مثل) بوڑھا ہو جانے پر جب اس سے کسی مفاد کی توقع نہ ہو تو کوئی اُسے منہ نہیں لگاتا۔
دانت جھڑ جانا۔ (ا۔ محاورہ) دانت ٹوٹ جانا۔ دانت گرنا۔
دانت چوہے کی نذر کر دینا۔ (ا۔ محاورہ) دانت گر جانا۔ بچوں کی بابت کہتے ہیں۔
دانت دکھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ڈرانا (۲) عظمت ظاہر کرنا۔ شیخی مارنا۔ اکڑنا (۳) کھسیانی ہنسی ہنسنا۔
دانت دیکھنا۔ (ا۔ محاورہ) عمر کی شناخت کرنا۔
دانت رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی چیز کی خواہش کرنا۔ کسی چیز کو لینے کا ارادہ رکھنا (۲) بدلہ یا انتقام لینے کا ارادہ رکھنا۔
دانت سلسلانا۔ دانتوں میں ہلکا سا درد ہونا۔
دانت سے دانت بجنا۔ (ا۔ محاورہ) سردی یا لرزے سے دانتوں کا آپس میں ٹکرا کر آواز دینا۔
دانت سے زبان کاٹنا۔ (ا۔ محاورہ) کوئی بات کہہ کر پچھتانا۔
دانت کاٹی روٹی۔ (ا۔ مث) بے حد دوستی۔
دانت کٹکٹانا۔ دانت کچکچانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نہایت خفا ہونا (۲) غصّے سے دانت پیسنا۔
دانت کرکرے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کرکراہٹ کے سبب دانتوں کا کام نہ دینا (۲) عاجز ہونا۔ ہار ماننا۔ زک اُٹھانا۔
دانت کریدنے کو تنکا نہ بچنا۔ (ا۔ مثل) گھر میں کچھ نہ رہنا۔ سب اسباب جاتا رہنا۔
دانت کڑکڑانا۔ (ا۔ محاورہ) دیکھیے دانت بجنا۔
دانت کُند ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کاٹنے والی شے کے دندانوں کا سخت چیز کو کاٹنے کے قابل نہ رہنا۔
دانت کھٹے کر دینا۔ (ا۔ محاورہ) عاجز کر دینا۔ ہمت توڑ دینا۔
دانت کھٹے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ہمت ہارنا۔ عاجز ہونا۔ جی چھوٹ جانا۔
دانت لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زخم لگانا۔ منہ مارنا (۲) لالچ کرنا۔ تاک لگائے رکھنا

دانت مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کاٹنا (۲) بھانجی مارنا۔ کسی شے کا حاصل کر لینا۔ قابو میں لانا۔

دانت نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) شرمندہ ہو کر ہنسنا (۲) بے موقعہ ہنسنا (۳) جوتی کے پھوسڑے نکل آنا۔ ٹانکے ٹوٹ جانا (۴) منّت سماجت کرنا۔ عجز ظاہر کرنا (۵) (بچّوں کے لیے) دانت پیدا کرنا۔

دانت نکلنا۔ بچّے کے دانت نمودار ہونا۔

دانت نکوسنا۔ (ا۔ محاورہ) دانت نکالنا۔ درندے کا غصّے یا عاجزی سے دانت نکالنا

دانت نہ لگانا۔ (ا۔ محاورہ) ثابت نگل جانا۔ بغیر چبائے نگل جانا۔

دانت ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی چیز کی بہت خواہش ہونا (۲) صدمہ پہنچانے کا ارادہ ہونا (۳) دانتوں کا موجود ہونا (۴) تاک میں ہونا۔ (۵) عداوت ہونا۔

دانتوں اُنگلی کاٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ناراض ہونا۔ غصّے ہونا (۲) افسوس کرنا تاسف کرنا (۳) حیران ہونا۔ متوجہ ہونا۔

دانتوں پر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بچّے کا دانت نکلنے کے قریب ہونا۔

دانتوں تلے انگلی دابنا (کاٹنا)۔ (ا۔ محاورہ) متعجب ہونا۔ حیرت میں آنا۔

دانتوں چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) کوسے سُننا (۲) ٹوک میں آنا (۳) موجب رشک ہونا۔

دانتوں سے پکڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سخت کنجوسی کرنا (۲) حصول مطلب کے لیے بے حد کوشش کرنا۔

دانتوں سے پسینہ آنا۔ (ا۔ محاورہ) مشکل کام کرنے سے عاجز آنا۔ چیں بول جانا۔ تھک جانا۔

دانتوں سے زمین پکڑنا۔ (ا۔ محاورہ) اپنی جگہ سے نہ ہلنا۔ زمین کو مضبوط پکڑنا۔

دانتوں سے کوڑی اُٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) سخت کنجوسی کرنا۔

دانتوں سے ہاتھ کاٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سخت افسوس کرنا (۲) سخت غصّے میں ہونا۔

دانتوں سے ہونٹ چبانا۔ افسوس، حیرت یا غصّے میں ہونا۔

دانتوں کا چوکا۔ (ا۔ مذ) نیچے کے اگلے چار دانت جو ایک جیسے ہوتے ہیں

دانتوں کے نیچے زبان دبانا۔ (ا۔ محاورہ) کہتے کہتے زبان روک لینا حیرت، تعجب اور افسوس ظاہر کرنا۔

دانتوں میں انگلی دبانا۔ (ا۔ محاورہ) حیرت۔ افسوس۔ گھبراہٹ یا شرم ظاہر کرنا۔

دانتوں میں تنکا لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) عاجزی کرنا (۲) امان مانگنا۔ (۳) اطاعت کرنا۔

دانتوں میں زبان کی طرح رہنا۔ (ا۔ محاورہ) دشمنوں میں رہ کر بچے رہنا۔

دانتا۔ (داں۔تا) [س۔ا۔مث] فیاضی۔ داد و دہش۔ دان پُن [ہ۔ا۔مذ] دندانہ۔ خار۔

دانتا باجے گھر پڑے اور کھانڈا باجے رَن پڑے۔ (مثل) زبان درازی سے گھر میں لڑائی رہتی ہے اور ہنسی مذاق میں دوستوں سے دشمنی ہو جاتی ہے۔

دانتا کِلکِل۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) جھگڑا۔ تکرار۔ لڑائی۔ ٹنٹا۔ قضیہ۔ مناقشہ۔ دنگہ فساد (۲) کج بحثی۔ نکتہ چینی۔ حرف گیری۔ عیب جوئی۔

دانتن۔ (داں۔تن) [ہ۔ا۔مث] مسواک۔

دانتو۔ (داں۔تو) [ہ۔ا۔مذ] آگے کو نکلے ہوئے یا بڑے بڑے دانتوں والا مَرد۔

دانتو۔ (داں۔تو) [ہ۔ا۔مث] آگے کو نکلے ہوئے یا بڑے بڑے دانتوں والی عورت۔

دانتوا۔ (دانت۔وا) [ہ۔ا۔مذ] چھکڑے کے پچھلے حصے میں اسباب رکھنے کی جگہ۔

دانتی۔ (داں۔تی) [ہ۔ا۔مث] (۱) بتیسی۔ دانتوں کا چوکا (۲) درانتی یعنی گھاس کاٹنے کا اوزار۔ ہنسیا (۳) آرے کا دندانہ۔

دانتے۔ (داں۔تے) [ہ۔ا۔مذ] دندانے۔

دانتے پڑ جانا۔ دندانے پڑ جانا۔ دھار گر جانا۔

دانتیا۔ (داں۔تِ۔یا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ایک قسم کا نمک جو تمباکو کو تیز کرنے کے کام آتا ہے (۲) دانتوں کا منجن۔

دانست۔ (دا۔نِست) [ہ۔ا۔مث] (۱) دانش۔ واقفیت۔ علم۔ شناخت سمجھ۔ ادراک۔

دانستہ۔ (دا۔نِس۔تہ) [ف۔صف] جانا ہوا۔ پہچانا ہوا۔ جان بوجھ کر۔

دانش۔ (دا۔نِش) [ف۔ا۔مث] علم۔ عقل۔ دانائی۔ حکمت۔ ادراک۔

دانش مند۔ (ف۔صف) عالم۔ فاضل۔ عاقل۔ ہوشیار۔ سمجھ دار۔ زیرک۔

دانش مندانہ۔ (ف۔صف) عقل مندوں کی طرح۔

دانش مندی۔ (ف۔ا۔مث) دانائی۔ عقل مندی۔ فہم و فراست۔ حکمت۔

دانش ور۔ (ف۔صف) عقل مند۔ اہل علم۔ ذہین (انگ (Intelligent)

دانش وری۔ (ف۔ا۔مث) عقل مندی۔ دانائی۔ حکمت۔

دانگ۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) چھ رتی کا وزن۔ مثقال یا درم کا چوتھائی حصّہ (۲) طرف۔ سمت۔ جانب (۳) کسی شے کا چھٹا حصّہ (۴) حصّہ۔ ٹکڑا [ہ۔ا۔مث] (۱) پہاڑی چٹان (۲) چوٹی (۳) دریا کا اُونچا کنارہ۔

دانوری۔ (داں۔وَ۔ری) [ہ۔ا۔مث] وہ رسّی جس سے غلہ اُڑاتے وقت بَیل باندھتے ہیں۔

دانہ۔ (دا۔نہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) اناج۔ غلّہ (۲) بیج۔ تخم (۳) گول ٹکڑا۔ (۴) انگور یا آم کا پھل (۵) چھوٹی پھُنسی (۶) چھوٹے اور گول کنکر پتھر (۷) پالنہ۔ چھوٹی چھوٹی کوڑیاں (۸) خشخاش (۹) چنا (۱۰) گھی وغیرہ کا ذرّہ۔

دانہ اُٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) پرندوں کا دانہ چُگنا۔

دانہ اُگلنا۔ (ا۔ محاورہ) پرندہ کا پوٹے سے دانہ نکالنا۔

دانہ بچھانا۔ (ا۔ محاورہ) پرندوں کو پکڑنے کے لیے جال کے نیچے دانہ ڈالنا۔

دانہ بدلنا۔ (ا۔ محاورہ) پرندوں کا ایک دوسرے کو منہ سے دانہ نکال کر کھلانا۔

دانہ بدلی۔ (ا۔مث) (۱) پرندوں کا ایک دوسرے کو دانہ کھلانا (۲) دونوں کا باہم اختلاط۔

دانہ بدلی کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پیار کرنا۔محبت کرنا (۲) بوس و کنار کرنا۔

دانہ بندی۔ (ا۔مث) کھڑی کھیتی کی پیداوار جانچنا۔پیمائش کرنا۔تخمینہ لگانا

دانہ بھرانا۔ (ا۔محاورہ) پرندوں کا اپنے بچوں کے منہ میں دانہ دینا۔چوگا دینا۔

دانہ پانی۔ (ا۔مذ) (۱) آب و دانہ۔رزق (۲) قسمت۔نصیب (۳) بود و باش قیام۔

دانہ پانی اُٹھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) رزق ختم ہونا (۲) آمادۂ سفر ہونا۔سفر پر مجبور ہونا

دانہ پانی حرام ہونا۔ (ا۔محاورہ) کھانا پینا چھوٹ جانا۔

دانہ پانی کھینچ لایا ہے۔ (مثل) رزق مقدر میں تھا مجبوراً آنا پڑا ہے۔

دانہ پانی کے ہاتھ ہونا۔ (ا۔محاورہ) قسمت کے اختیار میں ہونا۔

دانہ پڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بوئے ہوئے اناج میں بیج پیدا ہونا (۲) آگ سے پک کر کسی چیز کا دانہ دانہ ہو جانا۔

دانہ تک حرام ہونا۔ (ا۔محاورہ) کچھ نہ کھانا۔

دانہ جمانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جال بچھانا۔پھندا لگانا۔دھوکہ دینا (۲) بونا۔بیج ڈالنا۔

دانہ جمنا۔ (ا۔محاورہ) بیج پھوٹ آنا۔

دانہ خور۔ (ف۔صف) دانہ کھانے والے۔چنا کھانے والا (جانور)۔

دانہ دار۔ (ا۔صف) وہ شے جس میں گول گول دانے پیدا ہو جائیں۔

دانہ دانہ است غلہ درانبار۔ (مثل) ایک ایک دانہ جمع ہو کر انبار ہو جاتا ہے۔

دانہ دانہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) دانہ دانہ ہونا۔بکھر جانا۔

دانہ دُنکا۔ (ا) (۱) تھوڑا سا دانہ (۲) ایک آدھا دانہ (۳) ٹکڑے۔گرا پڑا دانہ۔

دانہ دینا۔ (ا۔محاورہ) دانہ ڈالنا۔پالتو جانوروں کو دانہ کھلانا۔

دانہ ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) کبوتروں اور مرغیوں وغیرہ کو دانہ کھلانا (۲) کسی کو پھنسانے کے لیے کوئی فعل کرنا (۳) دو آدمیوں کو لڑانے کے لیے لگائی بجھائی کرنا۔

دانہ زد۔ (ف۔صف) سفلہ۔کمینہ۔گھٹیا شخص (۲) مفلوک الحال۔مفلس (۳) کنجوس۔

دانہ زنجیر۔ زنجیر کا ایک حلقہ۔زنجیر کی کڑی۔

دانہ کھائے نہ پانی پیوے۔وہ آدمی کیسے جیوے۔ (مثل) جو شخص کھاتا پیتا نہیں وہ زندہ کیسے رہ سکتا ہے (رنج و الم کے باعث)

دانہ نہ گھاس پانی چھڑ چھڑ وقت } (مثل) آدمی خاطر داری تو بہت کرے
دانہ نہ گھاس کھریرا تین تین بار } مگر نقد کچھ نہ دے۔

دانہ نہ گھاس کھوکرے تیری آس۔ (مثل) دیتا دلاتا کچھ نہیں، مفت میں کام لیتا ہے۔

دانۂ یاقوت۔ (ف۔مذ) یاقوت کا ریزہ۔

دانی۔ (ہ۔صف) فیاض۔سخی (۲) ظرف کا لاحقہ جیسے سرمہ دانی۔

دانے پانی کے اختیار ہے۔ (مثل) قسمت کے بس میں ہے۔تقدیر کے ہاتھ میں ہے۔

دانے پر لگانا۔ (ا۔محاورہ) اجنبی پرند کو دانہ کھلا کر رام کرنا۔

دانے دانے پر مہر ہے۔ (مثل) (۱) جو دانہ جس کی قسمت کا ہو اُسی کو ملتا ہے (۲) جو رزق تقدیر میں لکھا ہو وہی ملتا ہے۔

دانے دانے کو محتاج۔ (مثل) بالکل مفلس۔

دانے کا اُڑ کر پہنچنا۔ (ا۔محاورہ) قسمت میں لکھے ہوئے رزق کا ملنا۔

دانے کے ساتھ گھن پس جانا۔ (ا۔محاورہ) امیر کے ساتھ کسی غریب کا مصیبت میں پھنس جانا۔

دانے کو تاپے سواری کو پا دے۔ (ا۔مثل) کھانے پینے کو تیار مگر کام سے جی چرانا۔

دانے مانگنا۔ (ا۔محاورہ) بھیک مانگنا۔

دانے نبڑ جانا۔ (ا۔محاورہ) آب و دانہ ختم ہو جانا۔

دانے نکلنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکلنا (۲) چیچک نکلنا۔

دانے نہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کھانے پینے کے لیے کچھ نہ ہونا (۲) سخت غریب ہونا۔

دانے زاد۔ بخیل۔کنجوس (ق)۔

داوا۔ (دا۔وا) (ہ۔ا۔مذ) انّا کا خاوند۔

داوان۔ (ق۔ا۔مذ) (۱) گود (۲) جوڑا۔

داور۔ (دا۔وَر) (ف۔مذ) (۱) خدائے تعالیٰ (۲) منصف یا عادل بادشاہ۔ حاکم یا جج (۳) علاج۔ (دا) (۴) مخالف۔مقابل۔

داورِ محشر۔ (ف۔مذ) قیامت کے دن انصاف کرنے والا۔مُراد خدا تعالیٰ:

داوری۔ (دا۔وَ۔ری) (ف۔ا۔مث) (۱) بادشاہت۔سلطنت (۲) عدالت انصاف (۳) عدالت کا حکم (۴) مقدمہ۔جھگڑا۔دعوے۔ عدالت میں۔

داہ۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) جلانا۔مُردے کو جلانا (۲) داغ دینا (۳) آگ۔ اندرونی گرمی۔جلنے کا احساس۔جلن (۵) رشک۔حسد۔

داہ دینا۔ (ہ۔محاورہ) مُردے کو جلانا۔

داہنا۔ (داہ۔نا) (ہ۔صف) سیدھا ہاتھ۔دایاں۔یمین۔راست۔

داہنا قدم لینا۔ چالاکی اور شرارت کا قائل ہونا۔تعظیم کرنا۔(طنزاً)

داہنا دھوئے بائیں کو اور بایاں دھوئے دائیں کو۔ (مثل) ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے۔

داہنے ہاتھ کا کھانا حرام ہے۔ (ا۔محاورہ) ایک قسم جو کسی کام کے کرنے کے لیے کھائی یا کھلائی جائے۔

داہنی۔ (داہ۔نی) (ہ۔صف) سیدھی۔متعلق یہ جانب۔راست۔دائیں۔

داہنی آنکھ پھڑکنا۔ (ا۔محاورہ) داہنی آنکھ کی رگوں کا حرکت کرنا (مرد کے لیے اچھا اور عورت کے لیے بُرا شگون)

دائر۔ (دا۔اِر) (ع۔صف) (۱) چلنے والا (۲) پھرنے والا۔دورہ کرنے والا (۳) زیر تجویز۔درپیش۔

دائر کرنا۔ (ا۔محاورہ) چلانا۔سلسلہ شروع کرنا۔رجوع کرنا۔

دائر و سائر۔ (۱) پھرنے والا (۲) اپنے حلقۂ اثر پر چھا جانے والا۔دخیل (۳) نافذ۔جاری۔

دائرہ ۔ (دا۔ ءِ۔ رہ) (ع ۔ ا۔ مذ) (۱) حلقہ۔ کنڈل۔ چکّر۔ دَور۔ محیط (۲) منڈلی۔ مجلس (۳) اقلیدس کی شکل (۴) خانقاہ۔ ڈیرہ۔ محلّہ۔ ٹولہ (۵) ڈفلی۔ ایک باجہ کا نام جو ایک طرف سے کُھلا ہوا ہوتا ہے۔ چنگ (۶) حرفوں کی گولائی جیسے ج یا ع کا دائرہ۔ جمع : دَوائر۔

دائرہ اختیار ۔ (ع ۔ ا۔ مذ) حلقۂ اختیار۔ وہ علاقہ جس میں کسی کو کسی قسم کا اختیار حاصل ہو۔ حدود اختیارات۔

دائرۃ المعارف ۔ (ع۔ مذ) معلوماتِ عامہ کی کتاب۔ وہ کتاب جس میں بترتیب حرُوف تہجی مختلف موضوعات یا کسی خاص موضوع کے متعلق تمام معلومات جمع کر دی گئی ہوں۔ مخزن العلوم۔

دائرہ قطبی ۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ فرضی خط جہاں سے قطب شمالی اور جنوبی کی حد شروع ہوتی ہے۔

دائرہ کش ۔ (ع ۔ ف ۔ آلہ) پرکار۔

دائرہ کھینچنا ۔ (ع۔ ا۔ صف) پرکار سے دائرہ بنانا۔

دائرہ وسیع ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) رسوخ زیادہ ہونا۔ بہت سے لوگوں سے ملاقات ہونا

دائم ۔ (دا۔ ءِم) (ع۔ صف) ہمیشہ۔ بت۔ سدا۔ مدام۔

دائم الحبس ۔ (ع ۔ صف) عُمر بھر کی قید۔

دائم الخمر ۔ (ع ۔ صف) ہر وقت شراب پینے والا۔ بڑا شرابی۔

دائم الصّوم ۔ (ع ۔ ف) ہمیشہ روزہ رکھنے والا۔

دائم المرض۔ دائم المریض ۔ (ع ۔ صف) ہمیشہ بیمار رہنے والا۔

دائماً ۔ (دا۔ ا۔ مَن) (ع) ہمیشہ سے۔ لگاتار۔

دائمی ۔ (دا۔ ا۔ می) (ع۔ صف) سدا کا۔ ابدی (۲) ثبات والا۔

دائن ۔ (دا۔ اِن) (ع ۔ صف) قرض دینے والا۔ قرض خواہ۔

داؤ (داؤں) ۔ (دا۔ او۔ دا۔ اوں) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) شطرنج، جوئے وغیرہ کی چال (۲) چالبازی ۔ فریب (۳) قابو۔ موقعہ۔ گھات۔ چال (۴) نوبت باری (۵) وہ چیز جو جواری نشان ظاہر کرنے کو رکھ دیتے ہیں (۶) شرط وہ چیز یا رقم جو جیتنے پر لی جاتی ہے (۷) پانسہ۔ قرعہ (۸) گورکھوں اور عربوں کا قوس نما چھرا (۹) کُشتی کا پیچ۔

داؤ آنا (پڑنا) ۔ (ا۔ محاورہ) جوئے میں حسبِ مُراد پانسہ پڑنا (۲) باری آنا۔ نوبت آنا۔

داؤ بیٹھنا ۔ (ا۔ محاورہ) گھات لگنا۔ موقع ملنا۔

داؤ پر چڑھانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) قابو میں لانا۔ بس میں کرنا (۲) دھوکہ دینا۔ فریب دینا۔ پیچ پر چڑھانا۔

داؤ پر رکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) بازی پر لگانا۔ شرط پر رکھنا۔

داؤ پر لگانا ۔ (ا۔ محاورہ) شرط پر رکھنا۔

داؤ پھینکنا ۔ (ا۔ محاورہ) پاسہ پھینکنا۔ کوڑیاں پھینکنا۔

داؤ پیچ ۔ (ا۔ مذ) (۱) کُشتی کے بند۔ بازی کے ڈھنگ (۲) چال۔ مکر و فریب

داؤ چلنا ۔ (ا۔ محاورہ) فریب دینا۔ چال چلنا۔ دھوکہ دینا۔

داؤ دینا ۔ (ا۔ محاورہ) فریب دینا۔

داؤ کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دھوکہ دینا۔ فریب کرنا (۲) کُشتی میں پیچ کرنا۔

داؤ کھا جانا (کھانا) ۔ (ا۔ محاورہ) فریب کھانا۔ دھوکہ کھانا۔

داؤ کھیلنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جُل دینا۔ دھوکہ دینا (۲) گھات لگانا۔

داؤ گھات ۔ (ا۔ مث) خفیہ تدبیر۔ گھات۔ حیلہ۔ پیچ۔ تاک۔

داؤ گھاؤ ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) فریب کا دُکھ (۲) جوئے کی ہار کا رنج (۳) فریب دھوکہ۔ چال۔ مکر۔

داؤ لینا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) اپنی باری لینا (۲) موقعہ پاکر فائدہ اُٹھانا۔

داؤ مارنا ۔ (ا۔ محاورہ) نفع کثیر اُٹھانا۔ دھوکہ دینا۔

داؤد ۔ (دا۔ اُود) (ع ۔ ا۔ مذ) (۱) محبوبِ الٰہی۔ عزیز (۲) ایک مشہور پیغمبر جن پر کتاب زبور نازل ہوئی تھی۔

داؤدی ۔ (دا۔ اُو۔ دی) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) ایک زردی مائل سفید پھول۔ گُلِ داؤدی (۲) سفیدی مائل گیہوں (۳) (صفت) حضرت داؤدؑ سے منسوب (۴) ایک قسم کی آتشبازی۔

داؤنی ۔ (دا۔ او۔ نی) (ق۔ ا۔ مث) بُرقع۔ عورت کی چادر۔ اوڑھنی۔

دائی ۔ (دا۔ ئی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) دوُدھ پلانے والی۔ اَنّا (۲) بچہ جنانے کا پیشہ کرنے والی عورت۔ دایہ۔ قابلہ (۳) وہ جگہ جہاں آنکھ مچولی کھیلنے کے لیے بچے جمع ہوتے ہیں۔

دائی پلائی ۔ (ا۔ مث) انّا۔ دوُدھ پلانے والی۔

دائی جنائی ۔ (ا۔ مث) (۱) جنانے والی عورت (۲) ہوشیار عورت۔

دائی چنبیلی کے گھر مرنا موگرا ۔ (مثل) ادنےٰ ذات کا ہو کر شیخی بگھارنے والے پر طنز۔

دائی سے پیٹ چھپانا ۔ (ا۔ محاورہ) رازداروں سے عیب چھپانا۔

دائی کے سر پان پھوُل ۔ (ا۔ مثل) غریب کو ہر طرح کا الزام لگ جاتا ہے

دائی گیری ۔ (ا۔ مث) جنانے کا پیشہ یا کام۔

دائیں ۔ (دا۔ ایں) (ہ۔ تابع فعل) سیدھے ہاتھ کی طرف۔ داہنی طرف۔

دائیں بائیں ۔ (ا) (۱) چپ و راست (۲) اِدھر اُدھر۔

دائیں بائیں دے کر نکل جانا ۔ (ا۔ محاورہ) دھوکہ دے کر نکل جانا۔

دائیں بائیں دیکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) اِدھر اُدھر دیکھنا۔ ہوشیار ہونا۔

دائیں بائیں (کرنا) کر دینا ۔ (ا۔ محاورہ) چُھپا دینا۔ اِدھر اُدھر کر دینا۔

دائیں بائیں کے ہیں ۔ (ا۔ مقولہ) دونوں مساوی درجے کے ہیں۔

دائیں ۔ (دا۔ ایں) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) توپ۔ بندوق۔ پٹاخہ چھُوٹنے کی آواز (۲) بیلوں کو گاہنے کے لیے باندھنا (۳) بیلوں سے اناج گاہنا۔

دائیں چلانا ۔ (ا) اناج گاہنا۔ کھلیان پر بیلوں کو چلانا۔

دائیں دائیں ۔ توپ۔ بندوق یا پٹاخے چھٹنے کی آواز۔ دنا دن۔

دایاں ۔ (دا۔ یاں) (ہ۔ صف) داہنا۔

دایاں بازو ۔ (ا۔ مذ) (سیاست) اعتدال پسند جماعت (۲) سیدھا بازو۔

دایاں پیر ہلاؤں گی تو گھر ہی پیر مناؤں گی ۔ (مثل) محنتی آدمی ہر جگہ کما لیتا ہے۔

دایہ ۔ (دا۔ یہ) (ہ۔ ا۔ مث) بچے کو پرُورش کرنے والی۔ اَنّا۔ پلائی۔ کھلائی۔ خادمہ۔ ماما۔

دایہ گیری ۔ (ف۔ ا۔ مث) دایہ کا پیشہ۔ دایہ کا کام۔

د ـــ ب

دُب۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) ریچھ (۲) قطب شمالی کے قریب ریچھ سے مشابہ کچھ ستاروں کے مجموعے جن میں سے بڑے کو دُبِ اکبر اور چھوٹے کو دُبِ اصغر کہتے ہیں۔

دُبِ اکبر۔ دُبِ اصغر۔ (ع۔ا۔مذ) دیکھیے دُب نمبر ۲۔

دَب۔ (ق۔صف) (۱) دباؤ (۲) دبنا کا امر۔

دَب آنا۔ (ا۔محاورہ) بڑھ آنا۔ آگے بڑھنا۔

دَب جانا۔ (ا۔محاورہ) کسی چیز کے نیچے آجانا۔ مغلوب ہوجانا۔

دَب دبا جانا۔ (ا۔محاورہ) معاملہ رفت گذشت ہوجانا۔

دَب کر (کے)۔ (ا) مرعوب ہوکر۔ ڈر کر۔

دَب کے چلنا۔ (ا۔محاورہ) کتراکے چلنا۔ رُک کے چلنا۔

دَب نکلنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) عاجز ہوجانا۔ پست ہوجانا (۲) مغلوب ہوجانا (۳) ڈر جانا۔

دَبا۔ (دَ۔با) (ہ۔صف) (۱) گڑا ہوا (۲) تاک لگائے ہوئے (۳) ڈرا ہوا۔ رُعب میں آیا ہوا (۴) قابو میں آیا ہوا (۵) رُکا ہوا (۶) زیر۔

دَبا بنیا پورا تولے۔ (مثل) جب کسی پر دباؤ پڑے تو وہ حق ادا کرتا ہے۔

دَبا بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) دبوچ لینا (۲) مال مار لینا۔ زبردستی قبضہ کرلینا۔

دَبا جانا۔ (ا۔محاورہ) چھپا جانا۔ نظروں میں نہ آنے دینا۔

دَبا دبایا۔ (ا۔صف) دبا ہوا۔ گڑا ہوا۔ چھپا ہوا (۲) مغلوب ہوجانا۔

دَبا دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) گاڑ دینا (۲) فرو کردینا۔ روک دینا (۳) چھپا دینا۔

دَبا ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) کسی بات کو چھپا دینا (۲) کسی تحریک کو کچل دینا۔

دَبا رہنا۔ (ا۔محاورہ) مغلوب رہنا۔ دبکا رہنا۔ چھپا رہنا۔

دَبا کر۔ جبر سے۔ زبردستی سے۔ تحکّم سے۔

دَبا لینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) مال مار لینا (۲) دبوچ لینا (۳) مغلوب کرلینا۔

دَبّا۔ (دَب۔با) (ہ۔ا۔مذ) (۱) درخت کی شاخ جس کو مٹی میں دبا دیتے ہیں کہ جڑیں نکال کر نیا پودا بن جائے (۲) گھات۔ تاک (۳) غوطہ۔ ڈبکی۔

دَبّا مارنا۔ (ا۔محاورہ) گھات لگانا۔ تاک میں بیٹھنا۔

دَبازت۔ (ع۔ا۔مث) (۱) گندگی۔ گندا پن (۲) موٹا پن۔ موٹائی۔ حجم۔

دُباشی۔ (ق۔ا۔مذ) دو زبانیں جاننے والا۔ دوبھاشی۔ ترجمان۔

دَبّاغ۔ (دَب۔باغ) (ع۔ا۔مذ) چمڑہ بنانے والا۔ چرم ساز۔

دِباغت۔ (دِ۔با۔غت) (ع۔ا۔مث) چمڑہ کمانا۔ چمڑہ کمانے کا فن۔ چرم سازی۔

دَبانا۔ (دَ۔با۔نا) (ہ۔مص) (۱) گاڑنا۔ چھپانا۔ دفن کرنا (۲) بیج بونا (۳) مغلوب کرنا۔ مال مارنا۔ زبردستی قبضہ کرنا (۴) تنگ کرنا (۵) دباؤ ڈالنا (۶) ناراض ہونا (۷) ٹھونسنا۔ زور سے بھرنا (۸) کمی کرانا۔ (۹) بدن کو چپی کرنا (۱۰) شکست دینا (۱۱) تعاقب کرنا (۱۲) دبوچنا۔ (۱۳) بھینچنا۔

دَباؤ۔ (دَ۔با۔او) (ہ۔صف) (۱) بوجھ۔ بار۔ وزن۔ زور۔ غلبہ (۲) خوف۔ دہشت (۳) رعب (۴) روک۔ پابندی (۵) عزت۔ حرمت (۶) اطاعت۔ رضاجوئی (۷) جھکاؤ۔

دباؤ پڑنا۔ دباؤ ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بوجھ ڈالنا۔ زور ڈالنا (۲) جبر کرنا سختی کرنا (۳) رُعب ڈالنا۔

دباؤ کھانا۔ (ا۔محاورہ) رُعب ماننا۔

دباؤ ماننا۔ (ا۔محاورہ) (۱) اطاعت کرنا (۲) رُعب ماننا۔

دباؤ ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بوجھ ہونا۔ زور ہونا (۲) رُعب ہونا۔ اثر ہونا۔ (۳) روک ہونا۔ پابندی ہونا۔

دَباڑ۔ (ا۔صف) بھاری۔ بوجھل۔

دَباتے رکھنا۔ (ا۔محاورہ) چھپا کر رکھنا۔ ظاہر نہ ہونے دینا۔

دَبتے کو سب دباتے ہیں۔ (مثل) غریب کو سب ستاتے ہیں۔

دَبدبہ۔ (دَب۔دَ۔بہ) (ف۔ا۔مذ) (۱) شور۔ آواز (۲) رُعب۔ شان و شوکت۔

دَبدبہ بٹھانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) رُعب جمانا (۲) خوف زدہ کرنا۔

دَبدبہ دکھانا۔ (ا۔محاورہ) رُعب دکھانا۔

دُبدھا۔ (دُب۔دھا) (ہ۔ا۔مث) (۱) تذبذب۔ شک۔ شبہ۔ پس و پیش۔ (۲) گھبراہٹ۔ پریشانی (۳) وہم۔ وسوسہ۔

دُبدھا میں دونوں گئے۔ مایا ملی نہ رام۔ (مثل) شکی آدمی ہمیشہ نقصان اُٹھاتا ہے۔

دُبُر۔ (دُ۔بُر) (ع۔ا۔مث) (۱) پیٹھ۔ پیچھا۔ پُشت (۲) کسی چیز کا پچھلا حصّہ۔ (۳) چوتڑ۔ گانڈ۔ مقعد۔ سُفرہ۔ کُون۔

دُبڑو گھُسڑو۔ (دُب۔ڑُو۔گھُس۔ڑُو) (ہ۔صف) (۱) مخفی (۲) بزدل۔ ڈرپوک (۳) شکی (۴) زبردستی گھُسا ہوا۔

دَبستان۔ (دَ۔بس۔تان) (ف۔ا۔مذ) سکول۔ مدرسہ۔ مکتب۔

دَبستانی۔ (دَ۔بس۔تا۔نی) (ف۔ا۔مذ) (۱) طالب علم (۲) سکول کے متعلق۔

دِبق۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) لاسہ جس سے جانوروں کو پکڑتے ہیں (۲) سریش۔

دَبک۔ (دَ۔بک) (ہ۔ا۔مث) (۱) ڈانٹ۔ دھمکی (۲) دبکنا کا امر۔

دبک آنا۔ دبک بیٹھنا۔ دبک (جانا) رہنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پیٹ زمین سے لگا کر بیٹھنا۔ گھات میں بیٹھنا (۲) چھپنا۔ چُپ کر چلے آنا۔

دبک شیر کے مٹکے میں۔ (مثل) موقع ہاتھ سے نہ جانے دینا۔

دبکا۔ (دَب۔کا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) چوہے مارنے کا آلہ (۲) ڈرا ہوا (۳) کسی کو ڈرا دھمکی دے۔

دبکانا۔ (دَب۔کا۔نا) (ہ۔مص) (۱) چھپانا۔ پوشیدہ کرنا (۲) روکنا۔ (۳) دبانا۔ ناراض ہونا (۴) دھمکانا۔ ڈرانا (۵) سینے سے لگانا۔

دبکنا۔ (دَ۔بک۔نا) (ہ۔مص) (۱) چھپنا۔ رُوپوش ہونا (۲) ڈرنا۔ مُنہ پھیرنا (۳) سونے چاندی کے تاروں کو کوٹ کوٹ کر چوڑا کرنا۔

دَبکَئی ۔ (دَب۔کَ۔ای) [ہ۔ا۔مث] سلمہ بنانے کے لیے تار کے کوٹنے کا کام۔ تار کے کُوٹنے کا پیشہ۔

دُبکی ۔ (دُب۔کی) [ہ۔ا۔مث] (۱) چھُپنے کا فعل (۲) گھات۔ تاک۔

دُبکی لگانا۔ دُبکی مارنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کمین گاہ میں بیٹھنا (۲) گھات لگانا۔

دَبکیا ۔ (دَب۔کی۔آ) [ہ۔ا۔مذ] وہ شخص جو سلمے کے لیے تار کو کوٹتا ہے۔ (۲) دبکئی۔

دُبکیل۔ دُبکیَل۔ (دُب۔کیل)۔ (دُب۔کیَل) [ہ۔صف] تاک لگانے والا۔

دَبگر۔ (دَب۔گر) [ہ۔ا۔مذ] (۱) وہ شخص جو چمڑے کی بوتلیں۔ ترازو۔ پیپے بنائے (۲) ڈھالیں بنانے والا (۳) کُپّے بنانے والا۔

دُبلا ۔ (دُب۔لا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) پتلا۔ لاغر۔ منحنی۔ کمزور۔ ضعیف۔

دُبلاپا۔ دُبلاپَن۔ دُبلاپنا۔ (ا۔مذ) (۱) لاغری۔ پتلاپن۔ کمزوری۔ ضعف۔

دُبلا کرنا۔ دُبلانا یا دُبلا ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) لاغر ہونا۔ کمزور ہونا۔ کمزور کرنا۔

دُبلی ۔ (دُب۔لی) [ہ۔ا۔مث] پتلی۔ کمزور۔ چھریرے بدن کی۔

دُبلی بلی چوہوں سے کان کٹواتی ہے۔ (مثل) زبردست قابو میں آکر کمزور کا تابع ہوجاتا ہے۔

دَبنا۔ (دَب۔نا) [ہ۔مص] (۱) بوجھ کے نیچے آنا (۲) دفن ہونا۔ گڑنا۔ (۳) پوشیدہ ہونا۔ زیر ہونا (۴) سُکڑنا۔ سمٹنا (۵) ہٹنا۔ بچنا (۶) عجز و انکسار کرنا (۷) پسنا۔ بھینچنا (۸) شرمانا (۹) کسی چیز کے اجزاء کا متصل ہوجانا (۱۰) فرو ہونا۔ رفع ہوجانا۔

دَبنگ۔ دَبنگا۔ (دَ۔بنگ)۔ (دَ۔بَن۔گا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ہٹا کٹا۔ زبردست (۲) بے رحم (۳) فربہ۔ قوی ہیکل (۴) بے باک۔

دَبو۔ (ا۔صف) دَبنے والا۔

دَبوچنا۔ (دَ۔بوچ۔نا) [ہ۔مص] (۱) پکڑ لینا (۲) قابو میں کرلینا۔ (۳) دبانا بھینچنا (۴) چھُپا لینا۔

دَبُو دبُو کرنا۔ (ہ) (۱) کسی بات کو چھُپا دینا۔ کسی معاملہ کو دبا دینا۔

دَبُور۔ (دَ۔بُور) [ع۔ا۔مث] پچھوا ہَوا۔ بادِ صبا۔ بادنسیم۔

دَبُوس۔ (دَ۔بوُس) [ف۔ا۔مذ] (۱) عصا۔ گرز آہنی۔

دَبُوسہ۔ (دَ۔بُو۔سہ) [ف۔ا۔مذ] جہاز کا کمرہ (۲) اسباب کی کشتی۔

دَبُوسنا۔ (دَ۔بُوس۔نا) [ہ۔مص] نشّی چیز پینا۔ مدہوش ہونا۔

دَبَہ۔ (دَب۔بَہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) چمڑے کا کپّا۔ کُپّا۔

دَبی۔ (۔دَ۔بی) [ہ۔صف] گڑی ہوئی۔

دَبی آگ اُکھیڑنا (کریدنا)۔ (ا۔محاورہ) پُرانے جھگڑے کو تازہ کرنا۔

دَبی بلی چوہوں سے کان کٹواتی ہے۔ (کہاوت) دبے ہوئے زبردست پر زیردست بھی حکم چلاتے ہیں۔

دبی دبی ہنسی نکلنا۔ (ا۔محاورہ) پُوری طرح کھُل کر نہ ہنسنا۔

دبی زُبان سے کہنا۔ (ا۔محاورہ) آہستہ سے کہنا۔ رُکتے رُکتے کہنا۔ ڈرتے ڈرتے کہنا۔

دبے پاؤں جانا۔ ڈرتے ڈرتے جانا۔ چھُپ کر جانا۔

دبنے پڑنا۔ عاجز آکر۔ جب اور کچھ نہ ہوسکے۔

دبے پر چیونٹی بھی کاٹتی ہے۔ (مثل) تنگ آکر کمزور بھی حملہ کر دیتا ہے۔

دبے پر سب شیر ہیں۔ (مثل) کمزور پر سب حُکم چلاتے ہیں۔

دبے رہنا۔ (ا۔محاورہ) بوجھ کے نیچے رہنا۔ مغلوب رہنا۔

دُبِے ۔ (دُب۔بے) [ہ۔ا۔مذ] دو وید جاننے والا برہمن۔

دَبیر۔ (دَ۔بیر) [ع۔ا۔مذ] (۱) مصنف۔ مؤلف۔ انشاپرداز (۲) منشی۔ محرر۔ راقم۔ سیکریٹری (۳) ہُنڈیاں تصدیق کرنے والا افسر (۴) مشہور شاعر مرزا سلامت علی لکھنوی کا تخلص۔

دَبیرُ المُلک ۔ (ع۔صف) (۱) سیکرٹری آف سٹیٹ (۲) شاہی محرر۔ (۳) عہدِ مغلیہ کا ایک خطاب۔

دَبیرِ فلک ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) سیارہ عطارد۔

دَبیز۔ (دَ۔بیز) [ف۔صف] موٹا۔ گف۔ مضبوط۔

دَبیل ۔ (دَ۔بیل) [ہ۔صف] (۱) ماتحت۔ تابع (۲) کمزور۔ ضعیف۔

د ـــــ پ

دِپانا۔ (ق۔مص) روشن کرنا۔ چراغ جلانا۔

دَپَٹ ۔ (دَ۔پَٹ) [ہ۔ا۔مث (۱) دوڑ (۲) جھپٹ۔ حملہ (۳) گھُرکی۔

دُپٹانا ۔ (دُپ۔ٹا۔نا) [ہ۔مص] سرپٹ دوڑانا (۲) حملہ کرنا۔ ڈانٹنا۔

دَپٹنا۔ (دَ۔پٹ۔نا) [ہ۔مص] (۱) حملہ کرنا۔ ہلّہ کرنا (۲) ڈانٹنا۔ دھمکانا۔ (۳) تیز چلانا۔

د ـــــ ت

دَت ۔ [ہ۔صف و۔ا۔مذ] (۱) عطا کیا ہوا۔ ہبہ کیا ہوا (۲) دیش قوم کے ہندوؤں کا نام۔

دُت ۔ (ہ۔ کلمۂ تحقیر) (۱) دُور۔ پرے۔ ہٹ (۲) کُتّے کو بھگانے کی آواز

دُت تیرے کی ۔ (کلمۂ تحقیر) ہت تیرے کی۔

دُتکار۔ (ا۔مث) دھتکار۔ لعنت۔ ملامت۔ گھُرکی۔

دُتکارنا۔ (ہ۔مص) جھڑکنا۔ دھتکارنا۔ گھُرکنا۔ لعنت ملامت کرنا۔

دَترا۔ (دَ۔تَ۔را) [ہ۔ا۔مذ] لکڑی کا بڑا پنجہ جس سے گھاس اکٹھی کرتے ہیں۔

دَتّوُ۔ (دَت۔تو) [ہ۔ا۔مث] بچوں کا ایک دُہرا روئی والا کپڑا۔

دَتوَن۔ (دَ۔توَن) [ہ۔ا۔مث] داتن۔ مسواک۔

د ـــــ ث

دِثار۔ (دِ۔ثار) [ع۔ا۔مذ] (۱) وہ کپڑا جو دوسرے کپڑوں کے اُوپر پہنا

جاتا ہے جیسے چُغہ۔ چادر (۲) عادت۔ معمول۔ رسم۔
دَثَر۔ (ع۔ مذ) کپڑوں کا میل کچیل۔
دَثُور۔ (ع۔ صف) گمنام آدمی (۲) نیند کا ماتا۔ متوالا۔

د ــــ ج

دَجَاج۔ (ع۔ مذ) مُرغا۔
دَجّال۔ (دَج۔ جال) (ع۔ صف) (۱) جھُوٹا۔ سچائی کو چھپانے والا۔ کاذب۔ (۲) طلا۔ سونا۔ زر (۳) تیغ جوہردار (۴) مخالف مسیح۔ روایت کے مطابق ایک جھوٹا شخص جو اخیر زمانہ میں پیدا ہوگا۔ مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق حضرت مسیح اسے قتل کریں گے۔
دَجَل۔ (دَ۔ جَل) (ع۔ ا۔ مذ) فریب۔ دھوکہ۔ جھوٹ (۲) ادجھل (ق)
دُجیٰ۔ (ع۔ مث) تاریکی۔ اندھیرا۔

د ــــ چ

دَچ۔ (ہ۔ مذ) مکان۔ جھونپڑا۔
دُچِت۔ (دُ۔ چِت) (ہ۔ ا۔ مذ) دودلا۔ مذبذب۔
دَچکنا۔ (دَ۔ چک۔ نا) (ق۔ مص) دہشت زدہ ہونا۔ ڈرنا۔
دَچھنا۔ (دَچھ۔ نا) (ہ۔ ا۔ مث) تحفہ۔ عطیہ۔ انعام (۲) دَکشنا۔

د ــــ خ

دُخ۔ (ف۔ مث) دُختر کا مخفف بیٹی (۲) ایک آبی پودا جس کی چٹائیاں بنتی ہیں۔
دُخّ۔ (ع۔ مذ) (۱) دھواں (۲) اگلا (۳) شہاب ثاقب۔ آتشبازی کی ہوائی۔
دُخان۔ (دُ۔ خان) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) دُھواں (۲) بھاپ (۳) تمباکو کا دھواں۔
دُخانی۔ (دُ۔ خا۔ نی) (ع۔ صف) (۱) دھوئیں کا۔ دھوئیں سے متعلق (۲) بھاپ سے چلنے والا۔
دُخانی جہاز۔ (ع۔ ا۔ مذ) وہ جہاز جو بھاپ کی طاقت سے چلے۔ سٹیمر۔
دُخت۔ (ف۔ ا۔ مث) دُختر کا مخفف۔ بیٹی۔ لڑکی۔ کنیا۔
دُختِ رَز (تاک۔ عنب)۔ (ف۔ ا۔ مث) انگور کی بیٹی یعنی انگوری شراب۔
دُختر۔ (دُخ۔ تَر) (ف۔ ا۔ مث) لڑکی۔ بیٹی۔ جمع: دُختران۔
دُخترِ آفتاب۔ (ف۔ صف) سُرخ شراب۔
دُخترِ روزگار۔ (ف۔ صف) (۱) دُنیا (۲) زمانے کے نشیب و فراز۔
دُخترِ خانہ۔ (ف۔ مث) کنواری لڑکی۔
دُخترِ رُبیبہ۔ (ف۔ مث) سوتیلی بیٹی۔ لے پالک۔
دُخترک۔ (ف۔ مث) دُختر کی تصغیر۔
دُخترِ عم۔ (ف۔ مث) چچازاد بہن۔
دُخترِ عمران۔ حضرت مریمؑ۔
دُخترِ نیک اختر۔ (ف۔ صف) نیک نصیبے والی بیٹی۔
دُختری۔ (دُخ۔ تَ۔ ری) (ف۔ صف) دوشیزگی۔ کنوارپن (۲) لڑکی کا حصّہ۔
دَخل۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) رسائی۔ پہنچ (۲) قبضہ۔ تصرّف (۳) تعلیمی ترقی۔ استعداد سمجھ۔ فہم (۴) امکان (۵) مجال۔ طاقت۔ قوّت (۶) اثر۔ تاثیر (۷) مہارت قابلیت۔ واقفیت (۸) اختیار (۹) مداخلت۔ دست اندازی (۱۰) آمدنی یافت۔ حصول۔ فائدہ۔ نفع۔
دَخل انداز۔ (ع۔ ف۔ صف) دخل دینے والا۔ مداخلت کرنے والا۔
دَخلِ بے جا۔ (ع۔ ف۔ مذ) بے اجازت کسی کے مکان میں چلے جانا۔ مداخلت ناجائز۔
دَخل پانا۔ (۱۔ محاورہ) رسائی ہونا۔ باریابی ہونا (۲) زمین کا قبضہ ملنا۔
دَخل تام رکھنا۔ (۱۔ محاورہ) مکمل طور پر جاننا۔ پورا ماہر ہونا۔
دَخل در معقولات۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) کسی معاملہ میں خواہ مخواہ مداخلت۔ بیچ میں بولنا۔
دَخل دہانی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) قبضہ دلانا۔ قابض کرانا۔
دَخل دینا۔ (۱۔ محاورہ) (۱) بیچ میں بولنا (۲) دست اندازی کرنا۔ مداخلت کرنا (۳) بیچ میں پڑنا (۴) قبضہ دینا۔
دَخل رکھنا۔ (۱۔ محاورہ) ماہر ہونا۔ کامل ہونا۔
دَخل فی الحال۔ موجودہ قبضہ۔
دَخل لینا۔ (۱۔ محاورہ) قبضہ لینا۔
دَخل نامہ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) قبضے کی سند یا حکم۔ قابض ہونے کا سرکاری حکم۔
دَخل و خرچ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) آمدنی اور خرچ۔
دَخل یابی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) (۱) قبضہ۔ تصرّف (۲) رسائی۔ پہنچ۔
دَخمہ۔ (دَخ۔ مَہ) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) پارسیوں کا قبرستان۔ مقبرہ (۲) تابوت (۳) وہ گوشت جو اونٹ کے منہ سے مستی کے وقت نکلتا ہے۔
دُخول۔ (دُ۔ خُول) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) درآمد۔ دخل۔ گزر۔ رسائی (۲) اندر گھسنا۔ فرج یا جائے مخصوص میں گھسیڑنا۔ داخل کرنا۔
دَخیل۔ (دَ۔ خیل) (ع۔ صف) (۱) دخل دینے والا۔ مداخلت کرنے والا۔ (۲) باریاب۔ پہنچنے والا (۳) قابض۔ متصرف (۴) بے تکلف۔ واقف کار (۵) مستعمل۔ اختیار کردہ (۶) اصطلاح علم عروض میں وہ حرف جو الف تاسیس کے بعد نظم میں آئے۔
دَخیل کار۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) (۱) کاروبار میں دخل دینے والا۔ سربراہ کار (۲) صلاح کار۔ شریک رائے۔ مصاحب (۳) کاشت کار جس کا قبضے کا حق ہو۔
دَخیل کاری۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) قبضہ۔ تصرّف۔
دَخیل کرنا۔ (مص۔ مرکب) قبضہ کرنے کی اجازت دینا۔ قبضہ دلانا۔

دُخیل ہونا۔ (۱) قبضہ ہونا (۲) مداخلت کرنا (۳) کسی غیر زبان کے لفظ کا مستعمل ہونا (۴) مزاج پر قابو پانا۔

د ــــ د

دَد۔ (ف۔ا۔ مذ) درندہ۔ پھاڑنے والا جانور۔
دَد و دام۔ (ف۔ا۔ مذ) درند و چرند۔
دَدا۔ (دَ۔دَا) (ف۔ا۔ مذ) ملازمہ جو بچوں کی پرورش کرے۔ کھلائی۔ اَنّا۔
دَدَرا۔ (س۔ مذ) داد۔ ایک بیماری۔
دَدُوڑا۔ (دَ۔دُو۔ڑا) (ہ۔ا۔ مذ) آماس یا دانے جو مچھروں کے کاٹنے یا جوشِ خون کے باعث جلد پر نمایاں ہوں۔
دُدھار۔ دُدھاری۔ (دُ۔دھار) (دُ۔دھا۔ری) (ہ۔صف) دُودھ دینے والی۔
دُدھڑ۔ (دُد۔دھڑ) (ہ۔ا۔مث) (۱) دوطرفہ کارروائی (۲) تذبذب۔
دُدھی۔ (دُدھ۔دِہی) (ہ۔ا۔مث) (۱) شیر گیاہ (۲) ایک بُوٹی جس کے توڑنے سے دُودھ نکلتا ہے (۳) ایک قسم کا سفید اور سُرخ پتھر۔ چاک کی پنسل (۴) چُوچی۔ چھاتی۔ پستان۔
دَدھیال۔ (دَدھ۔یال) (ہ۔ا۔ مذ و مث) دادا کا گھر۔ دادا کا خاندان۔ دادا کی اولاد۔
دُدھیل۔ (دُ۔دھیل) (ہ۔صف) دُودھ دینے والی۔
دُدھیل گائے کی دو لاتیں بھی بھلی۔ (مثل) جس سے نفع ہو اُس کی سختی بھی برداشت کی جاتی ہے۔
دَدیا۔ (دَ۔دِیا) (ہ۔صف) دادا کا۔ دادا سے متعلق۔ دادا کا رشتہ دار۔
دَدیا خُسر۔ دَدیا سُسر۔ دَدیا سُسرا۔ بیوی یا شوہر کا دادا۔
دَدیا ساس۔ بیوی یا شوہر کی دادی۔

د ــــ ڈ

دِڈی۔ (ق۔ا۔ مذ) چھوٹا دروازہ۔
دُڈی۔ (ق۔ا۔ مذ) خرگوش کا ڈربہ۔

د ــــ ر

دَر۔ (ف۔ا۔ مذ) (۱) دروازہ۔ پھاٹک۔ چوکھٹ۔
دَرِ بچہ۔ (ف۔ا۔ مذ) دروازے کے اندر چھوٹا دروازہ۔
دَر بدَر۔ (مث۔صف) (۱) آوارہ (۲) سرگشتہ (۳) ہر ایک کے دروازے پر۔
دَر بدَر پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) آوارہ پھرنا۔ سرگرداں ہونا۔ کہیں ٹھکانا نہ ہونا۔
دَر بر۔ (ف۔ا۔ مذ) پہن کر۔
دَر بند کرنا۔ دَر بند ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دروازہ بند ہونا۔
دَر بندی۔ (ف۔ا۔ مث) تلاشی لینے کے لیے دروازہ بند کرنا (۲) قید۔ حراست۔
دَر پر پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کے پاس پناہ لینا۔
دَر دَر۔ (ف۔ مذ) (۱) دَر بدَر۔ دروازہ بہ دروازہ (۲) جگہ جگہ۔
دَر دَر پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) دنیا بھر میں مارا مارا پھرنا۔
دَرِ توبہ باز ہے (امثل) توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے۔
دَر دَر کی ٹھوکریں کھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مارا مارا پھرنا (۲) دُنیا بھر میں ذلیل ہونا۔
دَر دَر مانگنا۔ (ا۔ محاورہ) لوگوں کے دروازوں پر بھیک مانگتے پھرنا۔
دَرِ دولت۔ (ف۔ا۔ مذ) (۱) رئیس کا مکان (۲) دوسرے کے مکان کو عزت افزائی کے طور پر کہتے ہیں۔
دَر کا بندہ۔ (ف۔ا۔ مذ) ہر وقت حاضر رہنے والا نوکر۔ غلام۔
دَر کا کتّا۔ (ف۔ا۔ مذ) کسی کے گھر سے لے کر کھانے والا شخص۔ یہ محاورہ انتہائی عجز کے مقام پر بولتے ہیں۔
دَر و دیوار پر نظر (دیکھنا) کرنا۔ سخت گھبراہٹ میں ہونا۔ گھبرا کر چاروں طرف دیکھنا۔
دَر و دیوار سے باتیں کرنا۔ (ا۔ محاورہ) دیوانوں کی طرح خود بخود بکنا۔
دَر و دیوار کان رکھتے ہیں۔ (ا۔ محاورہ) ہر طرح بھید حاصل کرنے والے تاک میں ہیں۔ یہ محاورہ انتہائی اخفا کے لیے بولتے ہیں۔
دَر۔ (ف) بیچ۔ اندر۔ میں۔
درآمد۔ (۱) اندر آنا (۲) اندرون ملک آنے والی بیرونی اشیاء (۲) (انگ) امپورٹ۔ (Import)
درآمد برآمد۔ (ف۔ا۔مث) (۱) آنا جانا۔ آمد و رفت (۲) اندرونِ ملک آنے اور جانے والی چیزیں۔ (انگ) (Import Export)
درآمد برآمد کے دن۔ تبدیلیٔ موسم کے ایام۔ موسم بدلنے کے دن۔
درآمد ہونا۔ (۱) آنا۔ پہنچنا۔ داخل ہونا (۲) آمدنی ہونی (۲) باہر سے آنے والی اشیاء کا اندرون ملک میں آنا۔
درآنا۔ (ا۔ محاورہ) اندر آنا۔ داخل ہونا۔
درآنجا۔ (ف) اس جگہ میں۔ وہاں۔
درآں حالیکہ۔ (ف) اُس صورت میں۔ اُس حال میں۔ حالانکہ۔
دراجارہ۔ (ف۔ا۔ مذ) شکمی۔ پٹّا۔
دراصل۔ (ف) اصل میں۔ واقعی۔
درانداز۔ (ف۔ا۔ مذ) (۱) دو آدمیوں میں لڑائی کرا دینے والا (۲) بدگو۔ چغل خور۔
دراندازی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) دو آدمیوں میں لڑائی کرا دینا (۲) بدگوئی۔ چغل خوری (۳) بے جا مخالفت۔
درائی۔ (ف۔ا۔مث) اندر آنا۔ گفتگو۔ بات چیت شروع کرنا۔ مرکبات میں جیسے ہرزہ درائی وغیرہ۔
درایں ولا۔ (ف) اس اثناء میں۔ اس دوران میں۔
درباب۔ (ف) (۱) نسبت۔ بابت (۲) سبب۔

دَربارہ۔ (ف) نسبت۔ بابت۔
دَربستہ۔ (ف۔صف) بندھا ہوا۔ جکڑا ہوا۔
دَرپَردہ۔ (ف) (۱) خفیہ طور پر۔ پوشیدہ (۲) غائبانہ۔ پیٹھ پیچھے۔
دَرپے۔ (ف) (۱) گھات میں (۲) خواہاں۔ پیچھے۔
دَرپے آزار۔ (ف۔صف) تکلیف پہنچانے کے خیال میں، صدمہ پہنچانے کا خواہاں۔
دَرپے جان۔ (ف۔ع۔صف) کسی کی جان لینے کے لیے اسکے پیچھے لگا ہوا
دَرپے ہونا۔ (۱۔محاورہ) پیچھا کرنا۔ گھات میں ہونا۔
دَرپیش۔ (۱) سامنے۔ رُوبرُو۔ آگے (۲) زیر بحث۔ زیر تجویز۔
دَرپیش آنا۔ (۱۔محاورہ) لاحق ہونا۔ واسطہ پڑنا۔
دَرحالیکہ۔ (ف) اس صورت میں۔ اس حال میں۔ یہ لحاظ کرکے۔
دَرحقیقت۔ (ف) حقیقت میں۔ اصل میں۔
دَردست۔ (۱) ہاتھ میں (۲) قبضہ میں۔
دَرعمل کوش ہرچہ خواہی پوش (ف۔مثل) اعمال اچھے ہونا لازم ہے لباس چاہے کیسا ہی ہو۔
دَرکار۔ (ف۔صف) ضروری۔ مطلوب۔
دَرکار ہونا۔ (ف۔صف) مطلوب ہونا۔
دَرکارِ خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست۔ (ف۔مثل) اچھے کام میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔
دَرکنار۔ (ف۔صف) (۱) علاوہ (۲) جدا۔ الگ (۳) بغل میں۔ ہم بغل۔
دَرگرفت۔ (ف۔صف) (۱) قبضہ میں (۲) پکڑ میں۔
دَرگور۔ (ف۔صف) (۱) لبِ مرگ (۲) مریض جو کچھ عرصے کا مہمان ہو۔
دَرلانا۔ (ف۔صف) (۱) اندر یا نیچے لانا (۲) شامل کرنا۔
دَرمیان۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) بیچ۔ وسط (۲) بیچ میں۔ وسط میں (۳) سامنے خیال میں (۴) دوران میں۔ میں۔ متعلق۔ اندر۔
دَرمیان آنا۔ (۱۔محاورہ) (۱) بیچ میں پڑنا (۲) واقعہ ہونا (۳) مداخلت کرنا
دَرمیان دینا۔ (۱۔محاورہ) (۱) ضامن دینا۔ بیچ میں ڈالنا۔
دَرمیان لانا۔ (۱۔محاورہ) (۱) بیچ میں لانا۔ گفتگو میں ذکر کرنا۔ پیش کرنا۔
دَرمیانی۔ (ف۔صف) (۱) بیچ کا۔ جو بیچ میں آجائے (۲) معمولی۔ اچھا (۳) اندرونی۔ اندر کا (۴) جو اندر ہو (۵) صلح کرانے والا۔
دَروبست۔ (ف۔ا۔مذ) بالکل۔ تمام۔ انتظام۔
دَریافت۔ (۱) تفتیش۔ تحقیق۔ ٹوہ (۲) جانچ۔ پڑتال۔
دَریافت طلب اَمر۔ (ف۔ا۔مذ) پوچھنے والی بات۔
دَریافت کرنا۔ (۱۔محاورہ) تحقیق کرنا۔ معلوم کرنا۔ پتا لگانا۔ کھوج لگانا استفسار کرنا۔ پوچھنا۔
دَریافت کنندہ۔ (ف۔ا۔مذ) دریافت کرنے والا۔ تفتیش کرنے والا
دَریں۔ اس میں۔
دَریں اثنا۔ اسی عرصے میں۔
دَریں چہ شک۔ (ف۔محاورہ) اس میں کیا شک ہے۔
دَریں صورت۔ (ف۔ا۔مث) اس صورت میں۔ اس حالت میں۔

دَر۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) نرخ۔ بھاؤ (۲) عزت۔ آبرو۔ قدر۔
دَر پڑنا۔ (۱۔محاورہ) نرخ مقرر کرنا۔ قیمت مقرر کرنا۔
دُر۔ (س۔صف) خراب۔ بُرا۔ بدقسمت۔ گھٹیا (۲) دُور ہٹ۔ پرے ہٹ۔ کلمۂ تحقیر (۳) زیادہ (ق)
دُربچن۔ (۱) کھوٹی بات۔ بُری بات۔ بدکلامی۔ بدزبانی (۲) بدلگام۔ مُنہ پھٹ۔ مُنہ کا پھوڑا۔ دریدہ دہن۔
دُر دُر کرنا۔ (۱۔محاورہ) دھتکارنا۔
دُر دُر پھٹ پھٹ کرنا۔ (۱۔محاورہ) لعنت ملامت کرنا۔ دُھتکارنا۔
دُر دُر ہونا۔ (۱۔محاورہ) (۱) دھتکار پڑنا (۲) نکالا جانا (۳) نفرت کرنا۔
دُرکامی۔ (ہ۔صف) بدچلن۔ بدکار۔
دُرگند۔ (ہ۔مث) بُوئے بد۔ بدبُو۔ عفونت۔
دُرمتی۔ (ہ۔صف) (۱) کوڑھ مغز (۲) بے وقوف۔ نادان (۳) احمق (۴) بُری سمجھ والا۔
دُرموئے۔ (کلمۂ حقارت) دُور ہو کم بخت۔
دُرّ۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) موتی۔ گوہر (۲) کان میں پہننے کا ایک زیور۔
دُرافشاں۔ (ع۔ف۔صف) (۱) موتی بکھیرنے والا (۲) خوش بیان۔
دُرافشانی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) موتی بکھیرنا (۲) خوش بیانی۔
دُربار۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) موتی برسانے والا۔
دُربچہ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) کان میں پہننے کا ایک موتی۔ گوشوارہ۔
دُرِخوش آب۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) بہت قیمتی موتی (۲) عمدہ شعر۔
دُردانہ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) موتی کا ایک دانہ۔
دُرریز۔ (ع۔ف۔ا۔صف) (۱) موتی بکھیرنے والا (۲) خوش بیان۔
دُرریزی۔ خوش بیانی۔
دُرِشہوار۔ (ع۔ف۔ا۔صف) (۱) بہت بڑا موتی (۲) بادشاہوں کے قابل موتی۔
دُرِناسُفتہ۔ (ع۔ف۔ا۔صف) (۱) بغیر سُوراخ کے موتی (۲) کنواری عورت دوشیزہ۔
دُرِنایاب۔ (ع۔ف۔ا۔صف) (۱) بے مثل موتی (۲) فرزندِ ارجمند۔
دُرِنجف۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) (۱) ایک قسم کا سفید پتھر (۲) نجیب۔ شریف۔ اصلی نسلی سید۔
دُرِیتیم۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) وہ موتی جو سیپ کا پیٹ چاک کرکے نکالتے ہیں
دُریکتا۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) اکیلا موتی۔
دَرا۔ (دَ۔رَا) (ف۔ا۔مذ) (۱) گھنٹہ۔ گھنٹی۔ جرس۔
دَرا۔ (ق۔ا۔مذ) آقا۔ مالک۔
دُرّاج۔ (دُر۔راج) (ع۔ا۔مذ) تیتر۔
دَراڑ۔ (دَ۔راڑ) (ہ۔ا۔مث) شگاف۔ درز۔ رخنہ۔
دَراز۔ (دَ۔راز) (ف۔صف) (۱) لمبا۔ طویل (۲) پھیلا ہوا (۳) میز یا الماری کا لمبا خانہ جسے کھینچ کر نکالا جاتا ہے۔
دَرازدست۔ (ف۔صف) (۱) لمبے ہاتھوں والا (۲) ظالم۔ سفاک زبردست۔

دَراز دستی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) ظلم و ستم ۔ بے انصافی ۔ زبردستی ۔
دَراز قد ۔ (ف ۔ صف) لمبے قد والا ۔ طویل القامت ۔
دَراز کرنا ۔ (مص مرکب) پھیلانا ۔
دَراز گوش ۔ (ف ۔ صف) (۱) گدھا (۲) خرگوش ۔
دَراز نفسی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) بہت کہنا ۔ کلام کو طول دینا (۲) سانس کو روکنا ۔ دَم بڑھانا ۔
دَراز ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) لیٹنا ۔ سونا ۔
دَرازی ۔ (دَ ۔ را ۔ زی) (ف ۔ ا ۔ مث) لمبائی ۔ طوالت ۔
دَرّاک ۔ (دَر ۔ راک) (ع ۔ صف) ذہین ۔ ہشیار ۔ بڑی سمجھ بوجھ والا ۔ بات کی تہ پانے والا ۔
دَرّاں ۔ (دَر ۔ راں) (ف ۔ صف) پھاڑنے والا ۔
دَرّانا ۔ (دَر ۔ را ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) بے دھڑک چلے آنا (۲) بغیر اجازت کسی کے گھر میں داخل ہونا (۳) (صف) بے دھڑک ۔ بےخوف بےخطر ۔ بلا اجازت ۔
دَرانتی ۔ (دَ ۔ راں ۔ تی) (ہ ۔ ا ۔ مث) گھاس کاٹنے کا اوزار ۔
درانتی پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) فصلوں کی کٹائی شروع ہونا ۔
دُرّانی ۔ (دُر ۔ را ۔ نی) (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک افغان قبیلہ ۔
دَراوڑ ۔ (دَرا ۔ وڑ) (س ۔ ا ۔ مذ) ہندوستان کے قدیم باشندے جو جنوب میں آباد ہیں ۔
دَراہم ۔ (دَرا ۔ ہم) (ع ۔ ا ۔ مذ) دِرہم کی جمع ۔
دُراہی ۔ (ا ۔ مث) آقائی ۔ حکومت (ق) ۔
دِرایت ۔ (دِ ۔ را ۔ یَت) (ع ۔ ا ۔ مث) عقل ۔ سمجھ ۔ دانش ۔ (حدیث) وہ اصول جن کا مقصد کسی روایت کو عقلی طور پر پرکھنا ہے ۔
دَربار ۔ (دَر ۔ بار) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) بادشاہ کی مجلس جشن (۲) شاہی عدالت یا کچہری (۳) بادشاہوں کی ملاقات (۴) وہ مکان جہاں بادشاہوں کی مجلس ہو (۵) آستانہ ۔ بارگاہ ۔ محل ۔ قصر (۶) حاضری ۔ حاضر باشی ۔ مجلس جو بڑے افسر سرکاری طور پر منعقد کریں (۷) امرتسر میں سکھوں کا مشہور و معروف مذہبی مقام ۔
دربار باندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) رشوت دینا ۔ رشوت دے کر کام نکالنا ۔
دربار برخاست ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) دربار ختم ہونا ۔
دربارِ خاص ۔ (ف ۔ ع ۔ مذ) وہ دربار جس میں امراء رؤسا حاضر ہوں یا وہ عمارت جس میں اس قسم کا دربار لگے (۲) ملاقات شاہی ۔
دربارِ خداوندی ۔ (ف ۔ صف) بارگاہِ الٰہی ۔ خدا کے سامنے ۔
دربار داری کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) سخت خوشامد کرنا (۲) حاضری دینا ۔ حاضر باشی ۔
دربارِ رسالت ۔ (ف ۔ ع ۔ مذ) حضور نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس
دربارِ عام ۔ (ف ۔ ع ۔ ا ۔ مذ) شاہی مجلس جس میں عام لوگوں کو اپنی فریاد پیش کرنے کی اجازت ہو ۔
دربار کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بادشاہ کا وزیروں اور امیروں کا سلام لینا (۲) عدالت کرنا ۔ اجلاس کرنا (۳) مصاحبت کرنا (۴) حاضر باشی کرنا ۔

دربار لگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) مجرائیوں کا مجلس میں اکٹھا ہونا (۲) بھیڑ یا مجمع ہونا ۔
دربار معاف کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دربار سے غیر حاضر ہونے کی اجازت دینا ۔
دربار موقوف رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بادشاہ کا دربار نہ لگانا ۔
درباری ۔ (دَر ۔ با ۔ ری) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) ملازمان شاہی ۔ سلام کرنے والے (۲) ندیم ۔ مصاحب ۔ دربار سے نسبت رکھنے والا ۔
درباری زبان ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) وہ زبان جو دربار، عدالت میں بولی جائے (۲) فصیح اور شائستہ زبان ۔
دربان ۔ (دَر ۔ بان) (ف ۔ ا ۔ مذ) چوکیدار ۔ پہرے دار ۔ سنتری ۔
دربانی ۔ (دَر ۔ با ۔ نی) (ف ۔ ا ۔ مث) پہرہ داری ۔ چوکیداری ۔
دربند ۔ (دَر ۔ بَند) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) وہ پہاڑی درّہ جس سے گزرنا بہت مشکل ہو (۲) وہ سڑک جس پر ڈاکے پڑیں (۳) وہ علاقہ جو سرحد کے قریب واقع ہو اور وہاں حفاظتی فوج رکھی جائے (۴) پُل (۵) قلعہ کا دروازہ ۔
دربندی ۔ (دَر ۔ بَن ۔ دی) (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) تلاشی سے پہلے مکان کے دروازے بند کر دینا (۲) قید ۔ حراست (۳) فیکٹری کو مزدوروں کی مرضی کے خلاف بند کر دینا ۔
(۴) (ہ ۔ ا ۔ مث) گاؤں کے مختلف نرخوں کی فہرست (۵) نرخ جن پر مالگذاری کی تجویز ہو (۶) فصل کی قیمت مقرر کرنا ۔
دربندی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تلاشی کے لیے کسی جگہ یا مکان کا محاصرہ کر لینا ۔
دربہشت ۔ (ق ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کی مٹھائی ۔ شیرینی ۔
درپن ۔ (دَر ۔ پَن) (س ۔ ا ۔ مذ) (۱) آئینہ ۔ آرسی (۲) ایک وزن ۔
درج ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) تحریر ۔ لکھائی (۲) وہ چیز جس پر لکھا جائے ۔ (۳) تحریر جس کو لپیٹا جائے ۔
درج کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) شاملِ فہرست کرنا ۔ رجسٹر پر چڑھانا ۔
دَرَج ۔ (دَ ۔ رَج) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) راہ (۲) میز کی دراز ۔ میز کا خانہ (۳) سیڑھی کا ڈنڈا (۴) مرتبہ ۔
دُرج ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) زیور رکھنے کا ڈبہ ۔
درجات ۔ (دَ ۔ رَا ۔ جات) (ع ۔ ا ۔ مذ) درجہ کی جمع ۔
درجن ۔ (دَر ۔ جَن) (انگ ۔ ا ۔ مث) (۱) بارہ (۲) بارہ کا مجموعہ ۔ ایک جنس کی بارہ چیزیں (۳) انگریزی ڈزن (Dozen) کا بگاڑا ہوا ۔
دُرجن ۔ (ق ۔ صف) بُرا آدمی ۔ دشمن ۔
درجہ ۔ (دَر ۔ جہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) سیڑھی (۲) قدم (۳) چھت ۔ منزل (۴) چبوترا (۵) کمرہ ۔ کوٹھڑی (۶) تماشا گاہ کا ایک حصہ (۷) قسم ۔ نوع ۔ (۸) مرتبہ ۔ رُتبہ (۹) عہدہ ۔ منصب (۱۰) جماعت ۔ زُمرہ (۱۱) منٹ ۔ دقیقہ (۱۲) کلاس ۔
درجہ اُترنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ایک جماعت نیچے ہو جانا (سکول میں) (۲) مرتبہ گھٹ جانا
درجۂ اشتعال ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) وہ درجہ یا مقام جس پر پہنچ کر کوئی خاص مادہ مشتعل ہو جائے ۔
درجہ بدرجہ ۔ (ع ۔ ف) رفتہ رفتہ ۔ آہستہ آہستہ ۔ ترتیب وار ۔
درجہ برابر ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) ایک جیسی عزت یا قدر ہونا ۔
درجہ بندی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) خاص درجہ یا مقام متعین ہونا ۔

(۲) چیزوں کو قسم دار کرنا۔
دَرَجہ ٹُوٹنا۔ (ا۔محاورہ) تنزّل ہونا۔
دَرَجہ دینا۔ (ا۔محاورہ) ترقّی دینا۔
دَرَجہ کرنا۔ (۱) عزّت دینا۔ (۲) ترقّی دینا۔
دَرَجہ گھٹانا۔ (ا۔محاورہ) تنزّل کرنا۔
دَرَجہ مِلنا۔ (ا۔محاورہ) مرتبہ حاصل ہونا۔
دَرَجہ دار۔ (ع۔ف) (۱) سِلسلہ دار (۲) رُتبے کے مطابق (۳) درجہ بدرجہ۔
دَرَجہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) عزّت ہونا۔ قدر ہونا (۲) گت ہونا۔ بے عزتی ہونا۔

دَرَخت۔ (دَ۔رَخت) (ف۔ا۔مذ) پیڑ۔ شجر۔ نہال۔ بوٹا۔
دَرَخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ (ا۔مثل) انسان اپنے عمل و کردار سے بھلا یا بُرا ہوتا ہے۔ ہر چیز اس کے نتیجے سے ظاہر ہوتی ہے۔
دَرَخت بوئے تھے آم کے ہو گئے بَبُول۔ (ا۔مثل) نفع کی اُمید تھی مگر نقصان ہوا۔
دُرَخش۔ (ف۔مذ) چمک۔ روشنی۔ بجلی۔
دَرَخشاں۔ (دَ۔رَخ۔شاں) (ف۔صف) چمکتا ہوا (۲) تاباں۔ روشن۔
دَرَخشانی۔ (دَ۔رَخ۔شا۔نی) (ف۔ا۔مث) چمک۔ دمک۔ روشنی۔
دَرَخشندہ۔ (دَ۔رَخ۔شَن۔دَہ) (ف۔صف) چمکتا ہوا۔ تاباں۔ نورانی۔
دَرخواست۔ (دَر۔خاست) (ف۔ا۔مث) (۱) التماس۔ گزارش (۲) عرضی عرضداشت۔ سوال (۳) خواست گاری۔ آرزو۔ تمنّا۔
دَرخواست دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) عرضی بھیجنا (۲) نالش کرنا۔
دَرخواست کُنندہ۔ (ف۔ا۔مذ) عرضی بھیجنے والا۔ درخواست کرنے والا
دَرخور۔ (دَر۔خُر) (ف۔صف) (۱) لائق۔ قابل۔ سزاوار (۲) رسائی پہنچ۔ دخل۔
دَرخورِ اعتنا۔ (ف۔صف) توجّہ کے قابل۔
دَرد۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) تکلیف۔ دُکھ (۲) ٹیس۔ ہُوک۔ کسک (۳) افسوس۔ سوزوگداز (۵) رحم۔ ترس۔ ہمدردی (۶) غم۔ رنج (۷) خواجہ میر دہلوی کا تخلص۔
دَرد آشنا۔ (ف۔صف) دَرد سے واقف۔ ہم درد۔
دَرد آگیں۔ (ف۔صف) (۱) دَرد سے بھرا ہوا۔ (۲) تکلیف دہ۔
دَرد آلود۔ (ف۔صف) (۱) غمزدہ (۲) جسے سخت تکلیف ہو (۳) تکلیف دِہ۔
دَرد آمیز۔ (ف۔صف) رِقّت انگیز۔ دردناک۔ قابلِ رحم۔
دَرد آنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) افسوس آنا۔ رحم آنا۔ ترس آنا۔
دَرد اُٹھنا۔ (ا۔محاورہ) کسی عضو میں درد محسوس ہونا۔ ٹیس پڑنا۔
دَرد انگیز۔ (ف۔صف) (۱) درد پیدا کرنے والا (۲) درد آمیز۔
دَرد بٹانا۔ (ا۔محاورہ) ہمدردی کرنا۔ دُکھ میں شریک ہونا۔
دَرد پُوچھنا۔ (ا۔محاورہ) ہمدردی کرنا۔ غمگساری کرنا۔
دَرد جانا۔ (ا۔محاورہ) دَرد رَفع ہونا۔
دَرد جاننا۔ (ا۔محاورہ) کسی کی تکلیف کو محسوس کرنا۔
دَرد چھیننا۔ (ا۔محاورہ) دَرد کو کم کرنا یا رفع کرنا۔

دَرد خوردہ۔ (ف۔ا۔مذ) وہ جسے تکلیف ہو۔
دَردِ دِل۔ (ف۔ا۔مذ) رنج وغم۔ دِلی صدمہ۔
دَرد رَس۔ (ف۔ا۔مذ) غم زدہ۔ مصیبت زدہ۔
دَرد زِہ۔ (ف۔ا۔مذ) بچّہ پیدا ہونے کا دَرد۔ جننے کا دَرد۔
دَردِ سَر۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) سَر کا دَرد (۲) تکلیف (۳) دِقّت۔ مشکل۔
دَردِ سَر اُٹھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سَر کا دَرد شروع ہونا (۲) تکلیف برداشت ہونا (۳) ذمّہ داری لینا۔
دَردِ سَر جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جھگڑا مٹ جانا (۲) مصیبت رفع ہو جانا۔ (۳) سَر کا دَرد جاتا رہنا۔
دَردِ سَر خریدنا۔ (ا۔محاورہ) کسی جھگڑے میں پڑنا۔
دَردِ سَر دینا۔ (ا۔محاورہ) دِق کرنا۔ تنگ کرنا۔ تکلیف دینا۔
دَردِ سَر کرنا۔ (ا۔محاورہ) محنت یا مشقّت کرنا۔ کسی کام کی انجام دہی کی فکر کرنا۔
دَردِ سَر مُول لینا۔ (ا۔محاورہ) دردسری مُول لینا۔ کوئی کام اپنے ذمّہ لینا۔
دَردسَری۔ (ا۔محاورہ) (۱) تکلیف۔ مصیبت (۲) محنت مشقّت کا کام۔
دَرد شریک۔ (ف۔صف) (۱) ہمدرد (۲) غم گُسار۔ غم خوار۔
دَردِ قولنج۔ (ف۔ا۔مذ) پسلی کا دَرد۔
دَرد کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) تکلیف ہونا (۲) ہمدردی کرنا۔
دَرد کھانا۔ (ا۔محاورہ) رحم کھانا۔ ترس کھانا۔ افسوس کرنا۔
دَرد کے مارے۔ (۱) درد یا تکلیف کی وجہ سے (۲) مصیبت زدہ۔
دَردگیں۔ (ف۔صف) تکلیف دِہ۔
دَردِ لا دوا۔ (ف۔ا۔مذ) ایسی تکلیف جس کا کوئی علاج نہ ہو۔
دَرد لگنا۔ (ا۔محاورہ) درد ہونا۔ بچّہ جننے کی تکلیف شروع ہونا۔
دَردمَند۔ (ف۔صف) ہمدرد۔ غم گُسار۔ غم خوار۔
دَردمَندی۔ (ف۔ا۔مث) ہمدردی۔ غمگساری۔ رحم دلی۔ ترس۔
دَردناک۔ (ف۔صف) (۱) درد بھرا (۲) رنج دہ۔
دَردیں لگنا۔ (ا۔محاورہ) دردِ زہ ہونا۔ بچّہ جننے کی تکلیف میں مبتلا ہونا۔
دُرد۔ (ف۔ا۔مث) تلچھٹ۔
دُرد آشام یا دُرد کش۔ (ف۔صف) (۱) تلچھٹ پینے والا (۲) خوشہ چین (۳) بڑا شرابی۔
دُرد خوار۔ (ف۔صف) (۱) غریب۔ عاجز۔ بے چارہ۔
دَردا۔ (دَر۔دَا) (ف) افسوس۔ آہ۔ ہائے۔
دَردَرا۔ (دَر۔دَ۔را) (ہ۔صف) (۱) موٹا موٹا۔ پسا ہوا۔ کٹا یا دلا ہوا۔ دانہ دار۔ (۲) دندانہ دار۔
دَرز۔ (ف۔ا۔مث) (۱) دراڑ۔ شگاف (۲) چہرے اور کھوپڑی کی ہڈیوں کا جوڑ (۳) سیون۔ کپڑے کی کھونچ جو سِلی ہوئی ہو۔
دَرزَن۔ (دَر۔زَن) (ف۔ا۔مث) درزی کی بیوی۔ کپڑا سینے کا کام کرنے والی عورت (مذ) کھٹکا۔ کنڈی۔
دَرزی۔ (دَر۔زی) (ف۔ا۔مذ) کپڑا سینے کا کام کرنے والا مَرد۔
درزی کی سُوئی کبھی ٹاٹ میں کبھی کمخواب میں۔ (ا۔مثل) انسان کو ہر کام کرنا چاہیے چاہے ادنیٰ ہو چاہے اعلیٰ۔

دَرس ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) سبق ۔ تعلیم (۲) وعظ ۔ نصیحت ۔ لیکچر ۔ کتھا۔
دَرس دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) دَرس پڑھانا ۔ سبق دینا۔
دَرس کہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) وعظ کہنا ۔ نصیحت کرنا (۲) لیکچر دینا ۔ سبق پڑھانا۔
دَرس و تَدریس ۔ (ع ۔ ف ۔ مذ) پڑھنا پڑھانا۔
دَرس ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) سبق پڑھایا جانا ۔ پڑھائی ہونا۔
دَرَس ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) نظارہ (۲) درشن ۔ دیدار۔
دَرَس دکھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) دیدار کرانا ۔ درشن دینا۔
دُرست ۔ (دُ ۔ رُست) (ف ۔ صف) (۱) ٹھیک ۔ بجا ۔ صحیح ۔ موزوں۔
دُرست آنا ۔ دُرست ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ٹھیک ہونا ۔ صحیح ہونا۔ موزوں ہونا ۔ مناسب ہونا (۲) عاید ہونا۔
دُرست بنانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ٹھیک بنانا ۔ گوشمالی کرنا۔
دُرست فرمانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (تعظیماً) ٹھیک بات کہنا ۔ صحیح کہنا۔
دُرست پیماں ۔ (ف ۔ صف) وعدے کا پکّا۔
دُرست رہنا ۔ بجا رہنا ۔ ٹھیک رہنا۔
دُرست کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ٹھیک کرنا ۔ سیدھا کرنا (۲) سنوارنا ۔ سُدھارنا (۳) گوشمالی کرنا ۔ تادیب کرنا (۴) انتظام کرنا (۵) مرمّت کرنا۔
دُرست لگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) قاعدے سے لگانا (۲) سجانا (۳) قرینے سے لگانا۔
دُرست ہو رہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) آراستہ ہونا ۔ بناؤ سنگار کر لینا۔ (۲) تیار ہو جانا۔
دُرست ہے ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) ٹھیک ہے ۔ بجا ہے۔
دُرُستی ۔ (دُ ۔ رُس ۔ تی) (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) سچائی ۔ راستبازی (۲) معقولیت موزونیت ۔ صحت ۔ تصحیح ۔ اِصلاح (۳) مرمّت ۔ ترتیب ۔ ترمیم۔ (۴) گوشمالی ۔ تادیب۔
دَرسی ۔ (ع ۔ صف) (۱) پڑھانے سے متعلق (۲) نصابی کُتب۔
دَرسیات ۔ (دَر ۔ سی ۔ یات) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) اسکولوں میں پڑھنے پڑھانے سے متعلقہ اشیاء ۔ کتابیں۔
دُرشت ۔ (دُ ۔ رُشت) (ف ۔ صف) سخت ۔ کرخت ۔ کھُردرا ۔ بھاری
دُرشت مِزاج ۔ (ف ۔ صف) تُند مزاج۔
دُرشتی ۔ (دُ ۔ رُش ۔ تی) (ف ۔ ا ۔ مث) سختی ۔ بے رحمی ۔ بدخُلقی۔
دُرشتی سے پیش آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سختی سے پیش آنا ۔ بدخُلقی سے ملنا۔
دَرشن ۔ (دَر ۔ شن) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) دیدار ۔ نظارہ ۔ زیارت ۔ ملاقات۔
دَرشن (پانا) کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) دیدار کرنا (۲) ملاقات ہونا ۔ ملنا۔
دَرشن تھوڑے نام بہت ۔ (اِمثل) شہرت تو بہت ہے مگر حقیقت کچھ بھی نہیں۔
دَرشن کے نیناں لوبھی ۔ (اِمثل) دیکھنے کو آنکھیں ترستی ہیں۔
دَرشنا ۔ (ف ۔ مص) نظر ۔ روشن۔
دَرشنی ۔ (دَر ۔ شَ ۔ نی) (ہ ۔ صف) (۱) قابلِ دید (۲) خوبصورت ۔ حسین ۔ جوان (۳) فوراً قابلِ ادائیگی (۴) تحفۂ ملاقات۔
دَرشنی جوان ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) خوبصورت آدمی ۔ خوبصورت مگر بُزدل جوان۔

دَرشنی ہنڈی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) وہ ہنڈی جس کا روپیہ ہنڈی دکھاتے ہی مِل جائے۔
دِرْع ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) پیرہن ۔ لباس ۔ پوشاک (۲) زِرہ جو لڑائی کے وقت پہنتے تھے۔
دِرع پوش ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) زرہ پوش ۔ سپاہی۔
دِرعہ ۔ (دِر ۔ عہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) کپڑا یا زمین ناپنے کا آلہ ۔ گز۔
دَرَفش ۔ (دُ ۔ رَفش) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) جھنڈا ۔ پرچم ۔ عَلَم ۔ پھریرہ (۲) رومال جو سر پر لڑائی کے وقت باندھ لیتے تھے (۳) روشنی ۔ چمک ۔ دمک۔ بجلی ۔ کوئی چمکنے والی چیز۔
دُرفشِ کاویانی ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ضحاک بادشاہ کے عہد میں ایران کے لوہار کاوہ کا انقلابی جھنڈا (۲) سہ گوشہ کپڑا جو جھنڈے کے سرے پر لگایا جاتا تھا (۳) ایران کے ساسانی بادشاہوں کا جھنڈا۔
دَرک ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) عقل ۔ سمجھ ۔ تمیز ۔ واقفیت (۲) دخل۔
دَرک دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) دخل دینا ۔ بیچ میں بولنا (۲) مزاحمت کرنا (۳) دست اندازی کرنا۔
دَرک ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) واقفیت ہونا ۔ علم ہونا ۔ مہارت ہونا۔
دَرکات ۔ (ق ۔ ا ۔ مث) دوزخ کی منزلیں۔
دَرکنا ۔ (ہ ۔ مص) تڑکنا ۔ پھٹنا ۔ شگاف پڑنا۔
دَرگاہ ۔ (دَر ۔ گاہ) (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) آستانہ ۔ چوکھٹ (۲) خانقاہ ۔ روضہ مزار ۔ دربارِ شاہی ۔ خدا کا دربار۔
دُرگا ۔ (دُر ۔ گا) (س ۔ ا ۔ مث) (۱) ہندوؤں کی دیوی بھوانی (۲) بدصورت عورت۔
دُرگت ۔ (دُر ۔ گت) (ہ ۔ ا ۔ مث) خراب حالت ۔ پتلا حال۔
دُرگت کرنا ۔ دُرگت بنانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بُری حالت کرنا ۔ ذلیل کرنا ۔ مارنا پیٹنا۔
دُرگتی ۔ (دُر ۔ گَ ۔ تی) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) بُری حالت ۔ پتلا حال (۲) انجامِ بد۔
دَرگزر ۔ (دَر ۔ گُ ۔ زَر) (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) معافی ۔ چشم پوشی (۲) ٹال مٹول ۔ اِغماض (۳) بھُلانا ۔ بسرانا ۔ چھوڑنا۔
دَرگزر کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) چشم پوشی کرنا (۲) باز آنا (۳) معاف رکھنا۔ (۴) بھُلانا۔
دَرگزرنا ۔ (اُر ۔ مص) (۱) معاف کرنا (۲) باز آنا (۳) چھوڑنا۔
دِرَم ۔ دِرہم ۔ (دِ ۔ رَم) (دِر ۔ ہم) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) چاندی کا ایک سکّہ جو دو آنے کے برابر ہوتا ہے (۲) ۲ ماشے ۱½ رتی وزن (۳) نقدی ۔ روپیہ۔
دِرم خریدہ ۔ (ع ۔ ف ۔ مذ) (۱) قیمت دے کر خریدا ہوا (۲) زرخرید غلام۔
دَرماں ۔ (دَر ۔ ماں) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) علاج ۔ دوا دارو ۔ چارہ گری۔
دَرماندگی ۔ (دَر ۔ ماں ۔ دَ ۔ گی) (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) مجبوری ۔ عاجزی (۲) تکلیف ۔ مصیبت۔
دَرماندہ ۔ (دَر ۔ ماں ۔ دَہ) (ف ۔ صف) (۱) مصیبت زدہ (۲) بیچارہ۔ (۳) لاعلاج۔

دَرماہ۔ (ق۔ا۔مث) تنخواہ۔
دُرمٹ (دامس)۔ (ہ۔ا۔مذ) کنکر/روڑی کوٹنے کا آلہ۔
دُرمَن۔ (ف۔ا۔مذ) دیکھیے درمان جس کا یہ مخفف ہے۔
دُرمکھی۔ (ق۔صف) بُری شکل والا۔ بدصورت۔
درندگی۔ (ف۔ا۔مث) وحشت۔ ظلم۔ درندہ پن۔
دَرندہ۔ (دَ۔رن۔دہ) (ف۔صف) (۱) پھاڑنے والا۔ چیرنے والا۔ خونخوار۔ پھاڑ کھانے والا جانور۔
دَرنگ۔ (دَ۔رنگ) (ف۔ا۔مث) دیر۔ توقف۔ تاخیر۔ وقفہ۔
دَرَو۔ (دَ۔رَو) (ف۔ا۔مذ) فصل کا کاٹنا۔ کٹائی۔
دَروازہ۔ (دَر۔وا۔زَہ) (ف۔ا۔مذ) دَر۔ کسی عمارت میں داخل ہونے کا راستہ۔ پھاٹک۔
دَروازہ بند ہوجانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) وقت ختم ہوجانا (۲) ملاقات کا وقت نہ رہنا (۳) گھر پر نہ ہونا۔
دَروازہ بھیڑنا۔ (ا۔محاورہ) دروازے کے پٹ بند کردینا لیکن کُنڈی نہ لگانا۔
دَروازہ تنگ ہونا۔ (ا۔محاورہ) رزق کم ہونا۔ آمدن کم ہونا۔
دَروازہ تیغا کرنا۔ (ا۔محاورہ) دروازہ چُننا۔ دروازہ بند کردینا۔
دَروازہ ٹھوکنا۔ (ا۔محاورہ) دروازے پر ہاتھ مارنا تاکہ وہ کھُل جائے۔
دَروازہ چُننا۔ (ا۔محاورہ) اینٹیں چُن کر دروازے کو بند کردینا۔
دَروازہ زنجیر کرنا۔ (ا۔محاورہ) دروازے کی زنجیر لگانا۔ دروازہ بند کرنا۔
دَروازہ کھٹکھٹانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) دروازہ پر کوئی چیز مارنا تاکہ وہ کھولا جائے (۲) مانگنا۔ درخواست کرنا۔
دَروازہ کھُلنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) دروازے کی زنجیر اُترنا (۲) آمدنی بڑھ جانا آمدنی ہونا۔
دَروازہ معمور ہونا۔ (ا۔محاورہ) دروازہ بند ہونا۔
دَروازے پر آئی برات۔ سمدھن کو لگی ہگاس۔ (ا۔مثل) عین وقت پر گھبراہٹ۔
دَروازے پر کھڑا رہنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) منتظر رہنا (۲) مہربانی کا اُمیدوار
دَروازے پر ہاتھی جھومنا۔ (ا۔محاورہ) دولت مند ہونا۔
دَروازے کی مٹی لے ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) بار بار آنا۔ پھیرے کرنا۔ سخت تقاضا کرنا۔
دُرُود۔ (دُ۔رُود) (ف۔ا۔مذ) (۱) صلوات۔ رحمت (۲) تحسین و آفرین۔ شاباش۔ (۳) استغفار (۴) تعریف۔ سلام۔ دُعا (۵) تسبیح اصطلاحاً وہ دُعا اور سلام جو حضور نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر پڑھا جائے۔
دُرُود بھیجنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) صلوات پڑھنا (۲) تعریف کرنا۔ تحسین کرنا (۳) کسی خوبصورت شے کو دیکھ کر خدا کو یاد کرنا (۴) پیغمبر کی تعریف کرنا۔
دُرُود پڑھنے کے قابل۔ (ا۔صف) (۱) نہایت نفیس (۲) قابل تعریف۔
دُرُوز۔ (دُ۔رُوز) (ف۔ا۔مذ۔ج) درز کی جمع۔ بہت سے شگاف۔ دراڑیں
دروغ۔ (دَ۔روغ) (ف۔ا۔مذ) جھوٹ۔ کذب۔ بہتان۔

دروغ بافی۔ (ف۔ا۔صف) جھوٹ کا تانا بانا بُننا۔ جھوٹی بات بنانا۔
دروغ برگردن راوی۔ (ا۔مثل) جھوٹ کا گناہ اصل بیان کنندہ کے سر ہوتا ہے۔
دَروغ بیانی۔ (ف۔ا۔مث) جھوٹ بولنا۔
دروغ حلفی۔ (ف۔ا۔مث) جھوٹی قسم۔ قانون کے خلاف جھوٹ بولنا۔
دروغ گو فروغ نہیں۔ (ا۔مثل) جھوٹ میں کامیابی نہیں ہوتی۔
دروغ گو (راف)۔ جھوٹا۔ کاذب۔
دروغ گو را حافظہ نہ باشد۔ (ف۔مثل) جھوٹے کا حافظہ نہیں ہوتا۔ جھوٹ بولنے والا اپنے بیان کی خود تردید کردیتا ہے۔
دروغ گوئم برروئے تو۔ (ف۔مقولہ) جب کوئی واضح طور پر جھوٹ بولے تو اس وقت کہتے ہیں۔
دروغ گوئی (رباف)۔ (ف۔ا۔مث) جھوٹ بولنا۔ بہتان تراشی۔
دروغِ مصلحت آمیز بہ از راستیٔ فتنہ انگیز۔ (ف۔مقولہ) جس سچ سے فساد بڑھے اس سے وہ جھوٹ جس سے فساد مٹے بہتر ہے۔
درون۔ (دَ۔رُون) (ف۔ا۔مذ) (۱) اندرونی حصہ (۲) دل باطن (۳) میں۔ بیچ۔ اندر۔
درون بین۔ (ف۔صف) دل کی کیفیت دیکھنے والا۔
درون بینی۔ (ف۔ا۔مث) داخلی کیفیت یا حالت کی تحقیق۔
درُون خانہ۔ (ف۔مذ) (۱) گھر کا اندرونی حصہ (۲) زنانخانہ (۳) اندر ہی اندر
درونا۔ (دَ۔رُو۔نا) (ف۔ا۔مذ) وہ زخم یا پھوڑا جس کا مُنہ اندر کی طرف ہو۔ باطن۔ اندرونی (ق)
دَرُونہ۔ (دَ۔رُو۔نہ) (ف۔ا۔مذ) سینہ۔ دل۔
درویش۔ (دَر۔ویش) (ف۔ا۔مذ) (۱) فقیر۔ بھکاری (۲) فقیر۔ صاحبِ معرفت (۳) خدا رسیدہ (۴) غریب۔ مفلس۔ مسکین۔
دَرویش خصلت۔ (ف۔ا۔صف) سادہ مزاج۔ قلندر۔
دَرویش خیال۔ (ف۔ا۔صف) نیک خیال۔
دَرویش صفت۔ (ف۔ا۔صف) وہ شخص جس میں درویشوں کی سی خوبیاں ہوں
دَرویش صفت باش، کلاہ تتری دار۔ (ف۔مثل) انسان میں اچھی صفتیں ہونی چاہئیں۔ لباس چاہے کیسا ہی ہو۔
دَرویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست۔ (مثل) فقیر جہاں پڑ رہے وہی اس کا گھر ہے۔
دَرویشانہ۔ (دَر۔وے۔شا۔نہ) (ف۔صف) غریبانہ۔ درویشوں کی مانند۔
دَرویشی۔ (دَر۔وے۔شی) (ف۔ا۔مث) (۱) درویشوں کا طریق (۲) فقیروں کی طرح رہنا (۳) غربت۔ مفلسی (۴) گدائی۔
دَرّہ۔ (دَر۔رَہ) (ف۔ا۔مذ) (۱) دو پہاڑوں کے درمیان کا راستہ (۲) گھاٹی
دُرّہ۔ (دُر۔رَہ) (ع۔ا۔مذ) (۱) چمڑے کا چابک۔ تازیانہ۔ کوڑا۔
دُرّے پڑنا۔ (ا۔محاورہ) کوڑے لگنا۔ شرعی سزا عائد ہونا۔
دُرّے (لگانا) مارنا۔ (ا۔محاورہ) کوڑے مارنا۔
دَرہم۔ (ف۔صف) گڑبڑ۔ تتربتر۔ الٹ پلٹ۔ گڈمڈ۔ تہ وبالا۔ خلط ملط۔
درہم برہم ہونا۔ (ا۔محاورہ) اُلٹ پلٹ ہونا۔ خلط ملط ہونا۔ گڑبڑ ہونا۔

دَری ۔ (دَ۔رِی) [ہ۔ا۔مث] (۱) شطرنجی (۲) موٹے سوتی کپڑے کا فرش (۲) غار۔ وادی (ف) (۱) ایران کی ایک علاقائی زبان (۲) فارسی کا حصّہ جو پھاڑنے اور چاک کرنے کے معنوں میں آتا ہے جیسے عصمت دری۔
دُری ۔ (دُ۔ری) [ہ۔ا۔مث] تاش میں دُکا پتہ۔ دُکی۔ دو کا پانسہ۔
دَریا ۔ (دَر۔یا) [ف۔ا۔مذ] (۱) پانی کی بڑی دھار جو پہاڑ یا جھیل سے نکل کر کسی بڑی جھیل، ندی یا سمندر میں مل جائے (۲) (صف) وسیع۔ بہت۔
دَریا بار ۔ (ف۔صف) بہت برسنے والا (۲) سخی۔ فیاض۔
دَریا اُترنا ۔ (ا۔محاورہ) دریا کا گھٹنا۔ دریا کا پانی کم ہونا۔
دَریا اُبلنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) دریا کا جوش میں آنا (۲) کسی چیز کا بہت زور ہونا۔
دَریا برآر۔ دَریا برآمد ۔ (ف۔ا۔مث) وہ زمین جو دریا ہٹ جانے سے نکل آئے۔
دَریا بُرد ۔ (ف۔صف) وہ زمین جو دریا کی طغیانی سے ڈوب گئی ہو اور دریا کا حصّہ بن گئی ہو۔
دَریا بُرد ہونا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) غرق ہونا۔ ڈوبنا (۲) نیست و نابود ہونا یا مٹ جانا۔
دَریا بہانا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) بہت پانی بہانا (۲) خوب آنسو بہانا۔ بہت رونا۔
دَریا پار ۔ (ف۔ا۔مذ) دریا کے دوسرے کنارے پر۔
دَریا پر جانا اور پیاسے آجانا ۔ (ا۔محاورہ) بدقسمت کے لیے کہا جاتا ہے کہ موقع ملا بھی مگر فائدہ نہ اُٹھایا۔
دَریا چڑھنا ۔ (ا۔محاورہ) دریا کا طغیانی پر آنا۔ سیلاب آنا۔
دَریا دِل ۔ (ف۔صف) فیاض۔ سخی۔
دَریا دِلی ۔ (ف۔ا۔مذ) فیاضی۔ سخاوت۔
دَریا دِلی دکھانا ۔ (ا۔محاورہ) بہت خرچ کرنا۔ خُوب فیاضی کرنا۔
دَریا کا پھیر ۔ (ف۔ا۔مذ) دریا کا چکر۔
دَریا کا پھیر کِس نے پایا ہے ۔ (ا۔مثل) دانا آدمی کی بات کسی کی سمجھ میں نہیں آتی۔
دَریا کش ۔ (ف۔ا۔صف) بے حد پینے والا شرابی۔
دَریا کو کوزے میں بند کرنا ۔ (ا۔محاورہ) ناممکن یا محال کام کو کرنا۔ کسی بہت بڑے بیان کو تھوڑے لفظوں میں بیان کرنا۔ چھوٹی سی کتاب میں بہت سی باتیں لکھ دینا۔
دَریا کو ہاتھ سے روکنا ۔ (ا۔محاورہ) مشکل کام کا ارادہ کرنا۔
دَریا میں رہنا اور مگرمچھ سے بیر ۔ (ا۔مثل) جہاں رہنا وہاں کے زبردست آدمیوں سے مخالفت رکھنا۔
دَریائے آہن میں ڈوبا ہونا ۔ (ا۔محاورہ) سرتاپا مسلح ہونا۔
دریائے اشک بہانا ۔ (ا۔محاورہ) خوب جی بھر کر رونا۔ آنسوؤں کا دریا بہانا
دریائے ذخار ۔ (ف۔صف) موجیں مارتا ہوا دریا۔
دریائے رحمت ۔ (ف۔صف) خدا تعالیٰ کی مہربانی۔
دریائے شور ۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) کالا پانی (۲) نمکین پانی کا دریا۔
دریائے قیر ۔ (ف۔ا۔صف) (۱) سخت کالی رات (۲) سیاہی کی دوات
دریائی ۔ (دَر۔یا۔ای) [ف۔صف] (۱) دریا کا۔ دریا سے منسوب۔ آدمی۔ حیوان پری۔ گھوڑا (۲) ایک قسم کا ریشمی کپڑا (۲) پتنگ کو دُور لے جاکر ہوا میں چھوڑ دینا۔
دَریائی آدمی ۔ (۱) جَل مانس (۲) آدمی کی صورت کا بحری جانور (۳) دریا میں رہنے والا آدمی۔
دَریبہ ۔ (دَ۔رِی۔بہ) [ہ۔ا۔مذ] (۱) پانوں کا بازار (۲) پنواڑیوں کا محلّہ۔
دَریتی ۔ (دَ۔رے۔تی) [ہ۔ا۔مث] باریک پیسنے کی چھوٹی چکّی۔
دَریچہ ۔ (دَ۔رِی۔چہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) چھوٹا دروازہ۔ کھڑکی (۲) موکھا۔
دَریدگی ۔ (ف۔ا۔مث) (۱) پھاڑنا (۲) چیر۔ شگاف۔ پھٹی ہوئی جگہ۔
دَریدہ ۔ (دَ۔رِی۔دَہ) [ف۔تابع فعل] (۱) پھٹا ہوا (۲) چیرا ہوا (۳) شگاف دیا ہوا۔
دَریدہ دہن ۔ (ف۔صف) گُستاخ۔ بدزبان۔
دَرِیس ۔ (دَ۔رِیس) [انگ۔تابع فعل] (۱) تیار۔ آراستہ۔ باقاعدہ (۲) سطح۔ سیدھا (۳) ہوشیار۔ کیل کانٹے سے درُست۔
دَرِیس کرنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) پوشاک پہننا (۲) سیدھا کرنا (۳) درست کرنا ٹھیک کرنا (۴) ہموار کرنا (۵) زخموں کو صاف کرکے باندھنا۔
دَریسی کرنا ۔ (انگ۔مص) ہموار کرنا۔ زمین کو برابر کرنا۔
دَریغ ۔ (دَ۔ریغ) [ف۔ا۔مذ] (۱) انکار۔ تامل۔ بخل (۲) نفرت (۳) افسوس۔ رنج۔ غم (۴) آہ۔
دَریغ آنا ۔ (ا۔محاورہ) افسوس آنا۔ رنج ہونا۔
دَریغ رکھنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) کنجوسی کرنا۔ بخل کرنا (۲) تامل کرنا۔ کوتاہی کرنا (۳) افسوس کرنا۔
دَریغا ۔ (دَ۔رے۔غا) [ف۔کلمۂ تاسف] افسوس ہے۔ غم ہے۔
دَریوزہ ۔ (دَر۔یوُ۔زَہ) [ف۔ا۔مذ] گدائی۔ فقیری۔ بھیک۔
دَریوزہ گر ۔ (ف۔ا۔مذ) بھکاری۔ گداگر۔ فقیر۔ جمع: دَریوزہ گراں۔
دریوزہ گری ۔ (ف۔ا۔مث) گداگری کا پیشہ۔ بھیک مانگنا۔

د ـــــ ڑ

دڑاڑ ۔ (ہ۔مث) دیکھیے دراڑ۔
دَڑبا ۔ (دَڑ۔با) [ہ۔ا۔مذ] (۱) کابک۔ کبوتروں یا مرغیوں کا گھر۔
دُڑبا کھول دینا ۔ (ا۔محاورہ) کسی کام کی آزادی دینا۔ کوئی کام بے روک ٹوک کرنا
دَڑبے دَڑبے کرنا ۔ مُرغیوں کو آواز دے کر دڑبے میں بند کرنا۔
دَڑبڑانا ۔ (دَڑ۔بَ۔ڑا۔نا) [ہ۔مص] (۱) جھوٹا ٹھہرانا (۲) ڈرا کر گھبرا دینا۔ خوف دلانا۔ دھمکانا۔ جھڑکنا (۳) مغلوب کرنا۔
دَڑچنا ۔ (دَڑ۔چَ۔نا) [ق۔مص] دَبا دَبا کر بھرنا۔ ٹھونس ٹھونس کر بھرنا۔
دَڑَڑ ۔ (دَ۔ڑَ۔ڑ) [ہ۔ا۔مذ] سخت بے وقوف (۲) نالے یا دریا کا سیلاب کی حالت میں ہونا (۳) آبشار۔
دُڑکنا ۔ (دَ۔ڑک۔نا) [ہ۔مص] ڈکارنا (۲) چٹ کر جانا۔ بہت کھانا۔
دُڑکی ۔ [ق۔ا۔مث] دُلکی۔ دَدڑ۔
دَڑنگا ۔ (دَ۔ڑَن۔گا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) لمبا قدم۔ ڈگ (۲) لمبا ٹانگا۔

دڑنگے لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) لمبے لمبے ڈگ بھرنا۔ آوارہ پھرنا۔ اُچھلتے کودتے پھرنا (۲) لمبے لمبے ٹانگے بھرنا۔
دَڑُوکنا۔ (دَ۔ڑو۔ک۔نا) [ہ۔مص] دھاڑنا۔ گرجنا۔ چنگھاڑنا۔ ڈکارنا۔
دَڑھ۔ [ہ۔ا۔مث] ڈاڑھی کا مخفف۔
دڑھیل۔ (د۔ڑھ۔یل) [ہ۔صف] لمبی ڈاڑھی والا۔
دَڑیڑا۔ (دَ۔ڑے۔ڑا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) پہاڑ کا زور (۲) زور کا مینہ (۳) سخت حملہ۔
دَڑیلا۔ (دَ۔ڑے۔لا) [ق۔ا۔مذ] آبشار۔ جھرنا۔
دَڑی مارنا۔ [ق۔مص] چھُپ کر بیٹھ رہنا۔

د ــــ ز

دَز۔ [ف۔ا۔مذ] (۱) قلعہ (۲) شہر (۳) محل۔ بلاخانہ۔
دُزد۔ [ف۔ا۔مذ] چوری کرنے والا۔ چور۔
دُزدِحنا۔ (ف۔ا۔مذ) وہ سفیدی جو مہندی لگانے کے بعد رہ جاتی ہے۔ مہندی کا چور۔
دُزدی۔ (دُز۔دی) [ف۔ا۔مث] چوری۔
دُزدیدہ۔ (دُز۔دِی۔دَہ) [ف۔تابع فعل] چُرایا ہوا۔ چُرائی ہوئی۔ جمع: دُزدیدگان۔
دُزدیدہ نظر (نگاہ)۔ (ف۔ا۔مث) کن انکھیوں سے دیکھنا (صف) نظر چُرانے والا۔
دُزدیدہ (نظر) نگاہ سے دیکھنا۔ (ا۔ محاورہ) کنکھیوں سے دیکھنا۔

د ــــ س

دَس۔ [ہ۔صف] نو سے اگلا عدد۔ ۱۰۔ دَہ۔ عَشر۔
دَس آنا دَس جانا۔ (ا۔ محاورہ) آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہنا۔
دَس اُنگلی دَس چراغ۔ (ا۔مثل) ہر فن میں کامل۔
دَس باتیں سنانا۔ (ا۔ محاورہ) بُرا بھلا کہنا۔
دَس کماتے تھے بیس کھاتے تھے برسات کے بعد گھر آتے تھے (مثل) بہت فضول خرچی کرتے تھے۔
دَس کی دو کہنا۔ (ا۔ محاورہ) زیادہ تعداد کو گھٹا کر بیان کرنا۔
دس (جنے) کی لاٹھی ایک (جنے) کا بوجھ۔ (ا۔مثل) بہت سے آدمی تھوڑا تھوڑا سلوک کریں تو ایک کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔
دَس گز کی زبان۔ (ا۔مث) بہت زبان دراز۔
دَس گنا۔ (ا۔صف) دہ چند۔
دَس گھرا۔ لڑکیوں کا ایک کھیل۔
دَس گھر مانگنا۔ (ا۔ محاورہ) دربدر بھیک مانگنا۔

دِس۔ [ق۔ا۔مذ] دن۔
دس نکٹوں میں ایک ناک والا بھی نکو ہو جاتا ہے۔ (ا۔مثل) بہت سے بُروں میں ایک اچھا بھی بُروں میں شمار ہونے لگتا ہے۔ بے عزتوں میں عزت دار بھی بدنام ہو جاتا ہے۔
دِسا۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) طرف۔ جانب۔ سمت (۲) فراغت۔ باہر۔ ٹٹی۔ پاخانہ۔ جنگل۔
دِسا جانا۔ ٹٹی پیشاب کے لیے جنگل میں جانا۔
دَسا۔ [ہ۔ا۔مث] حالت۔ نیچ قوم۔
دُسا۔ دُسّہ۔ (دُس۔سا) [ہ۔ا۔مذ] ایک قسم کا اُونی گرم کپڑا۔ ایک قسم کی چادر۔ پشمینہ۔ دُھسا۔
دَساتیر۔ (دَ۔سا۔تیر) [ف۔ا۔مذ] دستور کی جمع (۲) نقول۔ نمونے۔ آئین۔ قانون (۳) پارسیوں کی مقدس کتابیں (۴) پارسیوں کے پیشوا۔
دُسائد۔ [ہ۔ا۔مذ] ایک نیچ ہندو قوم جو سُوٴر پالتی ہے۔
دِساسُول۔ (دِ۔سا۔سُول) [س۔ا۔مذ] رجالُ الغیب۔ غائب وجود۔
دِساوَر۔ (دِ۔سا۔وَر) [ہ۔ا۔مذ] (۱) غیر مُلک یا غیر ممالک (۲) غیر مُلک کی منڈی (۳) سوداگری کا مال جو غیر مُلک سے آئے (۴) وہ جگہ جہاں ہر ایک چیز فروخت کے لیے جمع کریں۔
دِساور آنا۔ (ا۔ محاورہ) باہر سے مال کا آنا۔ غیر ملکی مال آنا۔
دِساور بھرنا۔ (ا۔ محاورہ) مال باہر بھیجنا۔
دِساور چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غیر ممالک سے کسی چیز کی مانگ ہونا۔ (۲) گرانی ہونا۔
دِساوَر کی مانگ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ممالکِ غیر سے کسی چیز کی مانگ ہونا
دِساوَری۔ (دِ۔سا۔وَ۔ری) [ہ۔صف] (۱) بدیسی۔ باہر سے آیا ہوا (۲) غیر ملکی آدمی (۳) ایک قسم کا کبوتر (۴) ایک قسم کا پان۔
دِساوَری مال۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) باہر جانے والا تجارتی مال (۲) بھرتی کا مال۔
دَسپنا۔ (دَس۔پَ۔نا) [ف۔ا۔مذ] دست پناہ۔ چمٹا۔ آگ پکڑنے کا آلہ۔

دَست۔ [ف۔ا۔مذ] (۱) ہاتھ۔ پنجہ (۲) قدرت۔ طاقت۔ قابو۔ غلبہ۔ نصرت۔ فتح (۳) پتلا پاخانہ۔ اسہال (۴) عدد۔ تعداد۔ مُرغانِ شکاری کی گنتی کی اکائی جیسے یک دست جُرّہ باز (۶) تمام۔ بالکل۔ پوری شے۔
دَست آزما۔ (ف۔صف) ہاتھ کو آزمانے والا۔ تجربہ کار۔
دَست آزمائی۔ (ف۔ا۔مث) مشق۔ تجربہ۔
دَست آشنا۔ (ف۔صف) بیچ میں پڑنے والا۔ بچولیا۔
دَست آموز۔ (ف۔صف) (۱) ہاتھ پر سکھایا ہوا، ملایا ہوا۔ پالتو۔ (۲) کام کا۔ آرام کا (۳) کاریگر۔ دست کار۔
دَست آنا۔ (ا۔ محاورہ) پتلے پاخانے آنا۔ اسہال ہونا۔ بدہضمی ہونا۔
دَست آور۔ (ف۔صف) دست لانے والی دوا۔
دَست اَبرنجن۔ (ف۔ا۔مذ) کنگن۔ ہاتھوں میں پہننے کا زیور۔
دَست ادب باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) ادب سے ہاتھ باندھنا۔

دَست افسوس مَلنا ۔ (ا۔ محاورہ) پچھتانا ۔ افسوس کرنا۔
دَستَ افشاں ۔ (ف ۔صف) ناچنے والا ۔ رقّاص۔
دَست اَفگَن ۔ (ف۔ا۔ مذ) (۱) نوکر (۲) نشانی (۳) مشغول (۴) کمزور۔
دَست انداز ۔ (ف ۔صف) (۱) کسی کام میں دخل دینے والا ۔ خلل انداز (۲) مزاحم۔
دَست اَندازی ۔ (ف ۔ا۔مث) (۱) دخل ۔ مداخلت (۲) مزاحمت ۔ تعرّض۔
دَست اَندازی کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہاتھ ڈالنا ۔ مداخلت کرنا ۔ دخل دینا۔ (۲) مزاحمت کرنا ۔ رکاوٹ ڈالنا ۔ تعرّض کرنا۔
دَستَ بادپیما ۔ (ف۔ا۔ مذ) ہاتھ جو ہوا میں ہلے جیسے شرابی کا ہاتھ۔
دستَ باز ۔ (ف ۔صف) (۱) چالاک ۔ ہوشیار ۔ کاریگر (۲) وہ جو سب کچھ خرچ کر دے (۳) شطرنج کا کھلاڑی۔
دَست بَدست ۔ (ف ۔صف) ہاتھوں ہاتھ ۔ بہت جلد۔
دَست بَدُعا ۔ (ف ۔صف) دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے ہوئے ۔
دَست بُرد ۔ (ف ۔ا۔مث) (۱) غبن ۔ خیانت (۲) لُوٹ مار ۔ لُوٹ کھسوٹ (۳) تصرّفِ بے جا۔
دَست بَردار ۔ (ف ۔صف) چھوڑنے والا ۔ باز آنے والا ۔
دَست برداری ۔ (ف ۔ا۔مث) (۱) علیحدگی ۔ برطرفی (۲) چھوڑ دینا ۔ ترک کرنا۔
دَست بَستہ ۔ (ف ۔صف) ہاتھ باندھ کر ۔ ہاتھ جوڑ کر ۔ منّت کر کے ۔
دَست بقبضہ ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) لڑنے کے لیے تیار ہونا ۔
دَست بُقچہ ۔ (ف ۔ا۔ مذ) (۱) چھوٹا تھیلا ۔ ہینڈ بیگ ۔
دَست بکار دِل بیار ۔ (ف ۔مثل) کام کرتے ہوئے بھی محبوب کی یاد دل میں رہتی ہے ۔ اچھی چیز کا خیال کسی وقت دل سے دُور نہیں ہوتا ۔
دَست بند ۔ (ف ۔ا۔ مذ) (۱) موتی اور جواہرات کا گچھا جو عورتیں ہاتھوں میں پہنتی ہیں (۲) سونے چاندی کے زیور جو ہاتھ کی پُشت پر پہنا جاتا ہے ۔ (۳) ایک قسم کے کڑے (۴) ایک ناچ جس میں ہاتھ ہلاتے ہیں ۔
دَست بندھک ۔ (ہ ۔صف) رہن ۔ گرو۔
دَست بوس ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہاتھ چُومنا (۲) ملاقات کرنا۔
دَست بیع ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) مرید ہونا ۔ چیلا بننا۔
دَست پاچہ ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) سَٹ پٹانا ۔ گھبرانا ۔
دَست پاک ۔ (ف ۔ا۔ مذ) (۱) رومال (۲) تولیا ۔ انگوچھا۔
دَست پناہ ۔ (ف ۔ا۔ مذ) چمٹا۔
دَست پرور (پروَردہ) (ف ۔صف) ہاتھ کا پلا ہوا ۔ نازو نعمت کا پلا ہوا
دَست پیرہن ۔ (ف ۔ا۔ مذ) آستین ۔
دست پیمان ۔ (ف ۔ا۔ مذ) مہرِ مُعجّل ۔ وہ نقد جنس یا زیور جو شبِ عروسی دُولہا دُولہن کو بطور تحفہ دیتا ہے ۔
دَست تاسف مَلنا ۔ (ا۔ محاورہ) افسوس سے ہاتھ مَلنا ۔ افسوس کرنا۔
دَستَ تہی ۔ (ف ۔ا۔ مذ) خالی ہاتھ۔
دَست جامہ ۔ (ف ۔ا۔ مذ) مکمل خلعت۔

دَستَ چالاک ۔ (ف ۔صف) چور ۔ آنکھ بچا کر چُرا لینے والا ۔
دَستِ چالاکی ۔ (ف ۔ا۔مث) (۱) ہاتھ کی چالاکی ۔ چوری ۔ ہاتھ کی صفائی (۲) داؤں کرنے کی پھُرتی ۔ (۳) خانہ جنگی (۴) دو شخصوں کی لڑائی ۔
دَست چھُوٹنا ۔ (ا۔ محاورہ) دَست آنا ۔ اسہال لگنا ۔
دَست چیر ۔ غالب ۔
دَست خط ۔ دستخط ۔ (ف ۔ا۔ مذ) اپنے ہاتھ کی علامت یا نشانی ۔ اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا نام ۔
دَستِ خطر ۔ (ف ۔ا۔ مذ) پلنے کا ہاتھ جس پر بہت سامان لگا ہو (۲) اونچی اور خطرناک جگہ
دَست خطی ۔ (ف ۔صف) ہاتھ کا لکھا ہوا ۔ ہاتھ کے دستخطوں کے ساتھ۔
دَست خود دہان خود (ف ۔مثل) خود مختار رہتے ہوئے نہ کھانا اپنا نقصان آپ کرنا ہے ۔ اپنا ہاتھ اور اپنا منہ ہے خوب کھاؤ۔
دَست دَراز ۔ (ف ۔صف) (۱) بے باک ۔ نڈر (۲) ہر کسی کو دُکھ دینے والا (۳) ظالم (۴) بے رحم۔
دَست درازی ۔ (ف ۔ا۔مث) (۱) مار پیٹ (۲) بے باکی (۳) مداخلتِ بے جا ۔ بے جا دخل اندازی (۴) زیادتی (۵) ظلم و ستم ۔
دَستِ دُعا دراز کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھانا۔
دَستَ دہی ۔ (ف ۔ا۔مث) (۱) امداد ۔ مدد (۲) اقرار یا وعدے پر ہاتھ دینا ۔
دَستِ راست ۔ (ف) (۱) دایاں ہاتھ (۲) فوج کا دایاں بازو (۳) حامی ۔ مددگار۔
دَست رَس ۔ دَسترس ۔ (ف ۔ا۔ مذ و مث) (۱) پہنچ ۔ رسائی (۲) بساط ۔ حیثیت ۔ طاقت ۔ قدرت ۔ مقدور ۔ قابلیت (۳) مہارت ۔ مشق چابک دستی (۴) مدد (۵) (صف) طاقت میں (۶) ملا ہُوا ۔
دَسترس پہنچنا (چلنا) (ا۔ محاورہ) قابو پانا ۔ قابو چلنا ۔
دَسترس حاصل ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) مہارت ہونا ۔ مشق ہونا ۔ رسائی ہونا۔
دَستِ رنگین ۔ (ف ۔ا۔صف) مہندی لگے ہاتھ۔
دَستَ سِلح ۔ (ف ۔ا۔ مذ) مکمل زرہ ۔
دَستَ سوال دَراز کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) مانگنے کے لیے ہاتھ بڑھانا ۔ اپنی حاجت کسی کے سامنے لانا ۔
دَستَ شانہ ۔ (ف ۔ا۔ مذ) ایک قِسم کی کنگھی جس سے ریشم صاف کرتے ہیں ۔
دستِ شفا ۔ (ف ۔ا۔ مذ) وہ ہاتھ جو صحت بخشے ۔ اچھے طبیب کے لیے کہتے ہیں۔
دَستِ شفا پھیرنا ۔ (ا۔ محاورہ) اچھا کر دینا۔
دَستَ شفقت ۔ (ف ۔ا۔ مذ) (۱) پیار کا ہاتھ (۲) مہربانی ۔ عنایت ۔ لُطف
دَستَ طلب ۔ (ف ۔ا۔ مذ) مانگنا ۔ حاجت ۔ ضرورت ۔
دَستَ طلب دَراز کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) مانگنے کے لیے ہاتھ بڑھانا ۔
دَستَ غیب ۔ (ف ۔ا۔ مذ) وہ آمدنی جو بغیر کسی ظاہری ذریعے کے حاصل ہو (۲) حرام کی کمائی ۔
دَست فروش ۔ (ف ۔ا۔ مذ) وہ شخص جو چیزیں ہاتھ میں لے کر بازار میں بیچتا پھرے ۔ خوردہ فروش ۔

دَست قُدرت ۔ (ف ۔ ا ۔ صف) طاقت ۔ قدرت ۔ مقدور ۔ اختیار ۔ بس ۔ قابُو ۔
دَست کار ۔ (ف ۔ صف) (۱) کاریگر (۲) وہ شخص جس کے ہاتھ میں کوئی ہُنر ہو ۔
دَست کاری ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) ہُنر ۔ کاری گری ۔ ہاتھ کا کام (۲) عمل جراحی ۔ چابک دستی ۔
دَست کَش ۔ (ف ۔ صف) (۱) کسی کام سے ہاتھ کھینچ لینے والا ۔ الگ ہوجانے والا (۲) باز رہنے والا ۔ تعلق نہ رکھنے والا ۔
دَست کَشی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) ہاتھ کھینچ لینا ۔ تعلق نہ رکھنا ۔
دَست کوتاہ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہاتھ روک لینا ۔
دَست گاہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) طاقت ۔ قدرت (۲) مہارت ۔ مشق ۔
دَست گرداں ۔ (ف ۔ صف) بغیر تحریر کے قرضہ ۔ بغیر کسی لکھت کے اُدھار ۔
دَست گرفتہ ۔ (ف ۔ صف) جس کی مدد کی جائے ۔
دَست گیر ۔ (ف ۔ صف) مددگار ۔ حامی ۔
دَست گیری ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) مدد ۔ معاونت ۔ حمایت ۔
دَست لگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) متواتر دست آنا ۔ اسہال ہونا ۔
دَست مال ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) برتن صاف کرنے کا کپڑا ۔ صافی ۔ رومال ۔
دَست نگر ۔ (ف ۔ صف) مُحتاج ۔ حاجت مند ۔
دَست و بغل ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) بغل گیر ہونا ۔
دَست و پا بھول جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہوش و حواس گُم ہوجانا ۔
دَست و پا شکستہ ۔ (ف ۔ صف) بے یار و مددگار ۔ کمزور ۔ ناتواں ۔
دَست و پا مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جان توڑ کوشش کرنا ۔
دَست و گریباں ہوجانا ۔ (ا ۔ محاورہ) لڑنا ۔ ہاتھا پائی کرنا ۔
دَست یاب ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) حاصل ہونا ۔ وصول ہونا ۔ میسّر آنا ۔
دست یاری ۔ (ا) مدد ۔ امداد (۲) بچاؤ ۔ حفاظت ۔ قوت ۔ طاقت ۔
دَستا ۔ (دَس ۔ تا) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) رُومال ۔ تولیہ ۔ سنجاف (۲) ایک کپڑا جو پگڑی کے گرد باندھتے ہیں (۲) جست (۳) لوہے کا ایک گول اوزار جو کوٹنے کے کام آتا ہے ۔
دَستار ۔ (دَس ۔ تار) (ف ۔ ا ۔ مث) پگڑی ۔ عمامہ ۔ پھینٹا ۔ چیرا ۔
دستار باندھنا ۔ سر پر خوبصورتی سے پگڑی لپیٹنا (۲) جانشین بنانا ۔
دستار بدل ۔ آپس میں پگڑیاں بدل کر بھائی بھائی بننے والے ۔
دستار بند ۔ (۱) پگڑی باندھنے کا پیشہ کرنے والا شخص ۔ چیرا بند ۔
دستار بندی ۔ (۱) مسلمان روسا کی ایک رسم جس میں مرنے والے رئیس کے بڑے بیٹے یا وارث کو پگڑی بندھاتے ہیں (۲) دینی مدرسہ کے فارغ التحصیل طلبہ کو فضیلت کے طور پر پگڑی بندھانا ۔
دَستار چہ ۔ چھوٹی پگڑی ۔ رومال (۲) کمر بند ۔
دَستار فضیلت ۔ وہ پگڑی جو تعلیم کی تکمیل پر باندھی جاتی ہے ۔ علمِ فضیلت
دَستار کرنا ۔ پگڑی باندھنا ۔
دستار گفتار اپنے ہی کام آتی ہے ۔ (ا ۔ مثل) اپنی پگڑی اور اپنی گفتگو اپنے مطلب کے موافق ہوتی ہے ۔
دَستان ۔ (دَس ۔ تان) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) نغمہ ۔ آواز (۲) ساز کی چابی (۳) دھوکا دغا ۔ فریب (۴) رستم کے باپ زال کا لقب ۔
دَستانہ ۔ (دَس ۔ تا ۔ نہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) ہاتھ میں پہننے کا بُنا ہوا یا چمڑے کا غلاف (۲) ایک لوہے کی زرہ جو ہاتھ پر پہنتے تھے (۳) تلوار کا قبضہ ۔
دَستانہ مارنا ۔ چھپی ہوئی تلوار کو ہاتھ سے الگ کرنا ۔
دَستاویز ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) تمسّک ۔ قبالہ ۔ نوشتہ (۲) کسی اَمر کا تحریری ثبوت (۳) وہ سند جس سے اپنا حق ثابت کرسکیں ۔
دَستر ۔ (دَس ۔ تر) (ق ۔ ا ۔ مذ) دستر خوان ۔
دَسترخوان ۔ (دَس ۔ تر ۔ خان) (ف ۔ ا ۔ مذ) رُومال یا چادر جس پر کھانا چنتے ہیں ۔
دَسترخوان بچھانے میں سو عیب نہ بچھانے میں ایک عیب (ا ۔ مثل) اگر لوگوں کو کھانا کھلایا جائے تو سینکڑوں نقص نکالتے ہیں ۔ اگر نہ کھلایا جائے تو ایک ہی نقص ہے نہ کھلانا (کنجوسی) ۔
دَسترخوان بڑھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کھانے کے بعد دسترخوان اُٹھانا ۔
دَسترخوان چُننا ۔ دسترخوان پر کھانے کی چیزیں رکھی جانا ۔
دَسترخوان کا توبہ توبہ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جب کھانا چُنا ہوا ہو اور کوئی کھانے پر نہ بیٹھے تو کہتے ہیں ۔
دَسترخوان کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بزرگانِ دین کی نیاز کرنا ۔ فاتحہ کا کھانا کھلانا ۔
دَسترخوان کی بلی ۔ (ا ۔ مث) (۱) کام چور ۔ جو کام سے تو جی چرائے لیکن کھانے پر آموجود ہو ۔
دَسترخوان کی مکھی ۔ (ا ۔ مث) ہر وقت کھانے پر موجود ہونے والا ۔ بن بُلایا مہمان ۔
دَستک ۔ (دَس ۔ تک) (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) تالی ۔ ہاتھ پر ہاتھ مارنا (۲) کسی چیز پر ہاتھ مارنا کہ آواز نکلے (۳) دستہ (۴) پروانہ راہداری (۵) محصول (۶) مہری کاغذ جو حاکم کے حکم سے لکھا جائے (۷) سمن ۔ وارنٹ ۔ حکم نامہ (۸) فیس جو سمنوں کی تعمیل کے لیے دی جائے (۹) کمیشن ۔ دستوری (۱۰) قُرقی ۔
دَستک آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) قُرقی کا حکم نامہ آنا ۔
دستک باندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) محصول لگانا (۲) بے ضرورت خرچ کرنا ۔
دَستک دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) تالی بجانا (۲) بُلانا (۳) دروازہ کھٹکھٹانا ۔
دستک لگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) محصول لگانا (۲) سمن دروازے پر چسپاں کرنا ۔
دَستکی ۔ (دَس ۔ تَ ۔ کی) (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) پاکٹ بُک ۔ یادداشت کی چھوٹی کتاب یا ڈائری (۲) شکرے بازوں کا دستانہ ۔
دَستگی ۔ (دَست ۔ گی) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) دستہ دار لُٹیا (۲) تلوار کا تسمہ جو دستے سے لٹکا رہتا ہے (۳) وہ چیز جو گرفت کے واسطے لگی ہو ۔ دستہ (۴) کپڑا جو حقے میں منہال سے بالشت تک باندھتے ہیں (۵) دستانہ جس پر شکاری پرند کو بٹھاتے ہیں (۶) تھیلا جس میں کاغذات رکھتے ہیں ۔
دَستنبو ۔ (دَس ۔ تم ۔ بو) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) چھوٹا پھل جو خوشبو کے لیے ہاتھ میں رکھتے ہیں (۲) میرزا غالب کا تحریر کردہ مشہور رسالہ ۔

دَستوانہ۔ (دَس۔تَ۔وا۔نہ) [ف۔ا۔مذ] ہاتھ میں پہننے کا زیور۔کنگن۔
دَستور۔ (دَس۔تُو۔ر) [ف۔ا۔مذ] (۱) طرز۔ رَوِش۔آئین۔ قانون (۳) رسم و رواج (۴) عادت۔ ڈھنگ (۵) کمیشن۔دستوری (۶) پارسیوں کا مذہبی پیشوا (۷) بُنیادی اُصول جن کے مطابق ملکی قوانین بنائے جاتے ہیں۔ (انگ) (Constitution)
دَستورالعمل۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) قانون۔ قاعدہ (۲) رواج (۳) قانون کی کتاب (۴) سلطنت کا طریقۂ اُصول۔
دَستور باندھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) قاعدہ مقرر کرنا۔ قانون ٹھہرانا (۲) معمول باندھنا۔
دستور جاری کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) قاعدہ مقرر کرنا (۲) رواج ڈالنا یا نکالنا۔
دَستور ہونا۔ (ا۔محاورہ) رواج ہونا۔
دَستوری۔ (دَس۔تُو۔رِی) [ف۔ا۔مث] (۱) فیس۔کمیشن۔ دلالی (۲) اجازت رخصت (۳) وزارت۔
دَستوری حکومت۔ آئینی حکومت۔ مُلکی آئین یا دستور کے مطابق ملک کا نظم ونسق۔
دَستوری کا ٹکا مِل گیا۔ (ا۔مثل) سزا پائی۔ اپنی سزا کو پہنچ گیا۔
دستوریہ۔ (ع۔ا۔مث) مجلس دستور ساز۔ آئین و قوانین بنانے والی مجلس۔ اسمبلی۔
دَستہ۔ (دَس۔تہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) لکڑی کا ٹکڑا جو کسی اوزار کے ساتھ پکڑنے کے لیے لگا ہو (۲) کوئی چیز جو کسی دوسری چیز کے ساتھ پکڑنے کے لیے لگی ہو (۳) فوج کا ایک حِصّہ (۵) کاغذ کے چوبیس تختوں کی اکائی (۶) ۲۴ تیروں کا مُٹھا (۷) ایک قسم کی گھُنڈی جو اکثر قبا پر لگاتے ہیں (۸) سنجاف (۹) پھُولوں کا گچھا (۱۰) آہنی مُوسل (۱۱) لوگوں کا گروہ۔
دَستۂ ریسمان۔ (ف۔ا۔مذ) ریل جس پر دھاگا لپیٹتے ہیں۔
دَستۂ ساعت۔ (ف۔ا۔مذ) گھڑی کے بارہ نشان۔
دَستۂ گُل۔ (ف۔ا۔مذ) گُل دستہ۔
دَستی۔ (دَس۔تی) [ف۔صف] (۱) ہاتھ کے متعلق (۲) ہاتھ کے ذریعہ۔ہاتھ سے (۳) مشعل۔ فلیتہ (۴) چھوٹا دستہ۔ چھوٹا قبضہ (۵) کشتی کا ایک داؤں (۶) چھوٹا سا قلمدان جو ہاتھ میں رہے (۷) پیالہ یا مٹی کا گلاس جس کے دو دستے ہوتے ہیں (۸) چھوٹا رومال (۹) مدد۔ امداد۔
دَستی بھیجنا۔ (ا۔محاورہ) کسی کے ہاتھ کچھ بھیجنا۔
دَستی پَروانہ۔ (ف۔ا۔مذ) جو پروانہ کسی کے ہاتھ بھیجا جائے۔
دَستی کرنا۔ (ا۔محاورہ) ہاتھ سے ہاتھ ملا کر زور کرنا۔
دَستیاں پھُونکنا۔ (ا۔محاورہ) مشعلیں جلانا۔
دَہَم۔ (دَ۔ہَم) [ہ۔صف] دَسواں۔عَشرہ۔
دِسمبر۔ (دِ۔سَم۔بَر) [انگ۔ا۔مذ] (December) انگریزی سال کا بارھواں مہینہ، جو اکتیس دن کا ہوتا ہے۔
دَسمی۔ (دَس۔می) [ہ۔ا۔مث] قمری مہینے کی دسویں تاریخ۔
دِسَن۔ [ق۔ا۔مذ] دانت۔

دِسنا۔ (دِس۔نا) [ق۔مص] دکھائی دینا۔
دَسواں۔ (دَس۔واں) [ہ۔صف] (۱) نویں کے بعد کا درجہ۔ دس سے متعلق (۲) میّت کے دسواں دن کا فاتحہ۔
دَسوانا۔ (دَس۔وا۔نا) [ہ۔ا۔مذ] دسواں حِصّہ جو مالگذاری کے ساتھ جمع کیا جائے۔
دَسوترا۔ (ہ۔صف) دس فیصدی۔
دَسُوٹھ۔ (دَ۔سُوٹھ) [ہ۔ا۔مذ] زچہ کا بچّہ پیدا ہونے کے دسویں دن نہانا۔
دَسوکھا۔ (دَ۔سُو۔کھا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) پرندوں کا پَر جھاڑنا (۲) اُڑنے کا پَر۔
دَسوں۔ (دَ۔سوں) [ہ۔صف] پورے یا تمام۔ دس کے دس۔
دَسوں انگلیاں دَسوں چراغ۔ (ا۔مثل) بہت ہنرمند۔
دَسویں۔ (دَس۔ویں) [ہ۔صف] (۱) نویں کے بعد کی۔ دس سے تعلق رکھنے والی (۲) اسکول کی دسویں جماعت (۳) محرّم کی دسویں تاریخ۔
دَسہرا۔ (دَ۔سَہ۔را) [ہ۔ا۔مذ] ہندوؤں کا تیوہار جو اسوج کی دسویں تاریخ کو راجہ رام چندر جی کے راون پر فتح پانے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔
دسیسہ (ع۔ا۔مذ) سازش۔ مکّاری۔ فریب۔
دسیسہ کار۔ (ع۔ف۔صف) سازش کرنے والا۔ مکّار۔ فریبی۔

د ــــــ ش

دَشا۔ (س۔ا۔مث) (۱) کیفیت۔ حالت۔ گت (۲) زندگی کا زمانہ (۳) عمر (۴) قسمت (۵) کپڑے کا کنارہ۔ حاشیہ (۶) دل۔جی۔
دَشت۔ [ف۔ا۔مذ] (۱) جنگل۔ صحرا۔ بیابان۔ میدان (۲) شطرنج کا تختہ۔ (۳) مُشک نافہ۔
دَشت پیما۔ (ف۔ا۔مذ) جنگلوں میں پھیرنے والا۔ بادیہ گرد۔
دَشت پیمائی۔ (ف۔ا۔مث) جنگلوں میں پھرنا۔ صحرانوردی۔
دَشت سواراں۔ (ف۔ا۔مذ) وہ لوگ جو صحرا میں زندگی بسر کرتے ہیں۔
دشت کربلا۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) وہ صحرا جہاں امام حسینؑ شہید ہوئے۔ (۲) سخت مصیبت کی جگہ۔
دشت (گرد) نورد۔ (ف۔صف) جنگلوں میں پھرنے والا۔
دشت نوردی۔ (ف۔ا۔مث) جنگلوں میں پھرنا۔ دَربدر پھرنا۔
دِشٹ۔ [ق۔ا۔مث] نظر۔
دَشتی۔ (دَش۔تی) [ف۔صف] جنگلی۔ صحرائی۔
دُشٹ۔ [س۔صف] (۱) خراب (۲) بدچلن (۳) شریر (۴) قصوردار (۵) جھُوٹا (۶) بے رحم (۷) ضدی۔ کینہ۔ رذیل۔
دُشمن۔ (دُش۔من) [ف۔ا۔مذ] (۱) بیری۔ مخالف۔ بدخواہ۔ عدو (۲) حریف۔ رقیب۔
دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تراست۔ [ف۔مثل] دشمن اگر

زبردست ہے تو خدا جو نگہبان ہے اُس سے بھی زبردست ہے۔
دُشمنِ ایمان۔ (ع-ف) (۱) جو کسی کے مذہب کو زبردستی بدلوانا چاہے (۲) جو کسی سے بددیانتی کرنا چاہے (۳) معشوق۔
دُشمنِ جان (جانی)۔ (ف-صف) جان کا دشمن۔ سخت دشمن۔
دُشمن چہ کُند جو مہرباں باشد دوست۔ (ف-مقولہ) اگر خدا مہربان ہو تو دشمن کچھ نہیں کر سکتا۔
دشمن کو بھی خدا نصیب نہ کرے۔ (کلمۂ دُعا) انتہائی مصیبت کے وقت کہتے ہیں کہ اتنی بڑی مصیبت میں خدا دُشمن کو بھی نہ ڈالے۔
دشمن کو کم نہ سمجھے۔ (ا-مثل) دشمن چاہے کتنا ہی حقیر کیوں نہ ہو اس کی طرف سے لاپرواہ نہیں ہونا چاہیئے۔
دشمن کون ؟ ماں کا پیٹ۔ (ا-مثل) بھائیوں میں اگر دشمنی ہو جائے تو سخت ہوتی ہے۔
دشمن نتواں حقیر و بے چارہ شمرد۔ (ف-مثل) دشمن کو کبھی کمزور اور حقیر نہ سمجھنا چاہیئے۔
دشمنوں کی طبیعت ناساز ہے۔ (ا-مثل) خود بیمار ہیں۔
دشمنوں کے کان بہرے۔ (ا-مقولہ) خدا نخواستہ۔
دشمن کی نگاہ سے۔ تیز نگاہ سے۔ غصّے کی نظر سے۔
دُشمنگی۔ (دُش-مَ-نَ-گی) (ق-ا-مث) دُشمنی۔
دُشمنی۔ (دُش-مَ-نی) (ف-ا-مث) بَیر۔ بدخواہی۔ عداوت۔ مخالفت۔
دشمنی رکھنا۔ (ا-محاورہ) دشمن ہونا۔ عداوت رکھنا۔ بَیر رکھنا۔
دشمنی نکالنا۔ (ا-محاورہ) دشمن کو تکلیف دینا۔ بدلہ لینا۔
دُشنام۔ (دُش-نام) (ف-ا-مث) گالی۔ گالی گلوچ۔
دُشنام طرازی کرنا۔ (ا-محاورہ) گالی بکنا۔
دَشنَہ۔ (دَش-نَہ) (ف-ا-مذ) خنجر۔ کٹاری۔
دُشوار۔ (دُش-دار) (ف-صف) مشکل۔ کٹھن۔ دُوبھر۔ بھاری۔ سخت۔
دُشوار پسند۔ (ف-صف) وہ جو مشکل اور دقیق باتوں کو پسند کرے۔
دُشوار گذار۔ (ف-صف) وہ راستہ یا جگہ جہاں سے گذرنا مشکل ہو۔
دُشوار ہونا۔ مشکل ہونا۔
دُشواری۔ (دُش-وا-ری) (ف-ا-مث) دِقّت۔ مُشکل۔ سختی۔
دُشواری پڑنا۔ (ا-محاورہ) دِقّت پڑنا۔ مشکل پڑنا۔
دِشیا۔ (دِش-یا) (ق-ا-مذ) اچھے دن۔ مبارک دن۔

د — ع

دُعا۔ (ع-ا-مث) (۱) خدا سے مانگنا۔ التجا۔ التماس۔ استدعا (۲) دُعا کی عبارت (۳) مناجات۔ مغفرت کی طلب۔ کسی کی بہتری کی خواہش۔ مُراد (۲) سلام۔ مبارک۔ اشیرباد۔ جمع : اَدعیہ۔
دُعا اُلٹنا۔ (ا-محاورہ) دُعا کا اُلٹ نتیجہ نکلنا۔
دُعا چلنا۔ (ا-محاورہ) دُعا کا اثر ہونا۔
دُعائے حرزِ جاں۔ (دُعائیہ) ایک دُعا جو کسی کے سفر جانے پر پڑھتے ہیں
دُعا دینا۔ (ا-محاورہ) برکت کے الفاظ کہنا۔ اسیس دینا۔
دُعا سلام کہنا۔ (ا-محاورہ) کسی کے ذریعہ دُعائیہ پیغام بھیجنا۔
دُعا قبول ہونا۔ (ا-محاورہ) مُراد پوری ہونا۔
دُعا کرنا۔ (ا-محاورہ) خدا سے درخواست کرنا۔ دُعا مانگنا۔
دُعا گو۔ (ع-ف-صف) (۱) دُعا کرنے والا (۲) خیر خواہ۔ بہتری چاہنے والا۔
دُعا لگنا۔ (ا-محاورہ) دُعا کا اثر ہونا۔
دُعا مانگنا۔ (ا-محاورہ) خدا سے بھلائی کی التجا کرنا۔
دُعا مستجاب ہونا۔ (ا-محاورہ) دُعا قبول ہونا۔
دُعادی۔ (ع-ا-مذ) دعویٰ کی جمع۔
دُعائے خیر۔ (ع-ف-ا-مث) اچھی دُعا۔ فاتحہ۔ ایصالِ ثواب۔
دُعائے دولت۔ کسی کے لیے ترقی اور اقبال کی دُعا۔
دُعائے عافیت۔ (ع-ا-مث) صحت و تندرستی کی دُعا۔
دُعائے قنوت۔ دُعا جو نمازِ عشاء میں وِتروں کی تیسری رکعت میں پڑھتے ہیں
دُعائیں دینا۔ (ا-محاورہ) کسی کے حق میں بہت سے کلماتِ خیر کہنا۔
دُعائیہ۔ (دُعا-ای-یَہ) (ع-صف) دُعا سے منسوب۔
دَعوت۔ (دَع-وَت) (ع-ا-مث) (۱) کھانے کے واسطے بُلانا (۲) کسی مذہب کی طرف بُلانا (۳) کھانا۔ ضیافت (۴) طلبی۔
دَعوتِ اسلام۔ (ع-ا-مث) کسی کو مسلمان ہونے کی ترغیب دینا۔
دَعوت پر بُلانا۔ (ا-محاورہ) کھانے پر بُلانا۔
دعوتِ جنگ۔ (ع-ف-ا-مث) لڑائی کے لیے بُلانا۔ اعلانِ جنگ۔
دَعوت دینا۔ (ا-محاورہ) (۱) کھانے کے لیے بُلانا (۲) کھانا۔ ضیافت (۴) طلبی۔
دَعوتِ سمرقند۔ (ع-ف-ا-مث) ایک دن پُرتکلّف دعوت۔ دوسرے دن فاقہ۔
دَعوتِ شیراز۔ (ع-ف-ا-مث) سادہ کھانا۔ بے تکلّفی کی دعوت۔
دَعوت کے لقمے۔ (ا-مذ) دوسرے کے گھر کا کھانا۔
دعوتِ ولیمہ۔ (ع-ف-ا-مث) وہ ضیافت جو مسلمانوں میں نکاح کے دُوسرے دن بعد ہوتی ہے۔
دعویٰ۔ (دَع-وا) (ع-ا-مذ) درخواست۔ خواہش۔ مطالبہ۔ مانگ۔ استحقاق (۲) استغاثہ (ق) دُشمن۔
دعویٰ اُٹھنا۔ (ا-محاورہ) دعوے کا ثابت ہونا یا جواب دیا جانا۔
دعویٰ باطل۔ (ع-ف-ا-مذ) جھوٹا دعویٰ۔
دعویٰ باندھنا۔ (ا-محاورہ) دعویٰ کرنا۔ شرطیہ کوئی کام کرنے کا دعویٰ کرنا۔
دعویٰ پیش ہونا۔ (ا-محاورہ) حاکم کے سامنے مطالبہ کا پیش ہونا۔
دعویٰ جمانا۔ (ا-محاورہ) مقدمہ جمانا۔ دلیل قائم کرنا۔ ملکیت ظاہر کرنا۔ قبضہ جتانا۔
دعویٰ چلنا۔ (ا-محاورہ) دعوے کا قابلِ سماعت ہونا۔
دعوائے خدائی۔ (ع-ا-مذ) خدا ہونے کا دعویٰ کرنا جیسے فرعون نے کیا تھا

دعویٰ دار۔ دعوے دار۔ (ع۔ ف۔ صف) (۱) مُدّعی۔ نالشی۔ مستغیث فریادی۔ داد خواہ۔ حق طلب (۲) دشمن۔ رقیب۔ دعویٰ کرنے والا۔
دعوے کرنا۔ (۱۔ محاورہ) (۱) مطالبہ کرنا۔ نالش کرنا۔ استغاثہ کرنا۔ درخواست کرنا (۲) اپنے آپ کو کسی شے کا مالک جتانا۔
دعویٰ مہر۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) عورت کی طرف سے مہر کی رقم کا مطالبہ۔

د ــــ غ

دَغا۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) دھوکا۔ فریب (۲) مکاری۔ بے ایمانی۔
دَغاباز۔ (ف۔ صف) مکار۔ دھوکے باز۔ فریبی۔
دَغابازی۔ (ف۔ ا۔ مث) مکاری۔
دَغاپیشہ۔ (ف۔ صف) (۱) دغاباز۔ مکار۔ عیار (۲) معشوق کو بھی کہتے ہیں۔
دَغا دینا۔ (۱۔ محاورہ) دھوکا دینا۔ فریب دینا۔
دَغاشعار۔ (ف۔ ا۔ صف) دھوکا دینے کا عادی۔ فریبی۔ مکار۔ معشوق کو بھی کہتے ہیں۔
دَغائی۔ (دَ۔ غا۔ ای) (ہ۔ ا۔ مث) داغ لگانے کی اُجرت۔
دَغدغا۔ (دَغ۔ دَ۔ غا) (اُر۔ ا۔ مذ) (۱) ایک قسم کی چھوٹی قندیل (صف) (۲) روشن۔ چمکتا ہوا۔
دَغدغانا۔ (دَغ۔ دَ۔ غا۔ نا) (اُر۔ مص) (۱) چمکنا۔ روشن ہونا (۲) سُرخ ہونا۔ دہکنا۔
دَغدغاہٹ۔ (دَغ۔ دَ۔ غا۔ ہَٹ) (اُر۔ ا۔ مث) (۱) چمک۔ دمک۔ (۲) سُرخی۔ تمتماہٹ۔
دَغدغہ۔ (دَغ۔ دَ۔ غہ) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) خوف۔ ڈر۔ تشویش۔ خدشہ۔ کھٹکا (۲) گُدگُدی۔
دَغَل۔ (دَ۔ غَل) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) مکر۔ فریب۔ عیب (۲) کھوٹا چاندی کا سکہ۔
دَغنا۔ (دَغ۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) سَر ہونا۔ چھوٹنا۔ بندوق یا توپ کا چلنا (۲) داغ دیا جانا (۳) چرکا لگنا۔
دَغوانا۔ (دَغ۔ وا۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) کسی چیز کو داغ دلوانا (۲) کسی بندوق یا توپ کو چلوانا یا سَر کرانا۔
دَغیلا۔ (دَ۔ غی۔ لا) (ہ۔ صف) (۱) داغ دار۔ چتی دار (۲) چوٹ لگا یا گرا ہوا پھل (۳) عیب دار۔ دھوکے باز۔ مکار

د ــــ ف

دَف۔ (ف۔ ا۔ مذ) ڈفلی۔ ایک ہاتھ سے بجانے والا ایک ساز۔
دَف نواز۔ (ف۔ صف) ڈفلی بجانے والا۔
دَف۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) گرمی۔ حرارت (۲) جوش۔ تیزی (۳) غصہ (۴) زیادتی۔ چڑھاؤ۔
دَف مرنا۔ (۱۔ محاورہ) (۱) جوش کم ہونا۔ تیزی ختم ہونا (۲) غصہ دُور ہونا۔
دَفاتر۔ (دَ۔ فا۔ تر) (ع۔ ا۔ مذ) دفتر کی جمع۔ آفس۔
دِفاع۔ (ع۔ ا۔ مذ) روک۔ بچاؤ۔ حفاظت (انگ) (Defence)
دفالی۔ (دَ۔ فا۔ لی) (ہ۔ ا۔ مذ) دف بجانے والا۔
دفان۔ (دَ۔ فان) (اُر۔ ا۔ مذ) دفع۔ دُور۔
دفان ہونا۔ (۱۔ محاورہ) دُور ہونا۔ دفع ہونا۔
دَفائن۔ (دَ۔ فا۔ اِن) (ع۔ ا۔ مذ) دفینہ کی جمع۔ خزانے۔
دَفتر۔ (دَف۔ تر) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) کاغذ۔ حساب کتاب کے کاغذ۔ کچہری کے کاغذات (۲) بہت سے کاغذات جو گٹھے میں بندھے ہوں (۳) کتاب بہی۔ کاپی۔ رجسٹر (۴) مجموعہ حساب۔ مجموعہ اشعار (۵) وہ جگہ جہاں کسی محکمے کے کاغذات یا کتابیں رکھی جائیں۔ (۶) وہ جگہ جہاں کسی محکمے کے کاغذ یا کتابیں رکھی جائیں (۷) طومار (۸) لمبی کہانی۔ لمبا چوڑا خط (۹) محکمہ۔ سررشتہ۔
دَفترِ اعمال۔ (ع۔ ا۔ مذ) اعمال نامہ۔ وہ کتاب جس میں اعمال کی تفصیل درج ہو۔
دفتر اُلٹ جانا۔ (۱۔ محاورہ) سارا مال برباد ہو جانا۔ سخت نقصان ہونا۔
دفتر برہم ہونا۔ (۱۔ محاورہ) دفتر کے کاغذات کا بے ترتیب ہونا۔
دَفترِ بے معنی۔ (ع۔ ا۔ مذ) فضول کاغذات۔
دفتر تہ کرنا۔ (۱۔ محاورہ) ختم کرنا۔ مختصر کرنا۔
دفتر چڑھانا۔ (۱۔ محاورہ) مشہور کرنا۔ شہرت دینا۔
دفتر خانہ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) محافظ خانہ۔ وہ محکمہ جہاں سرکاری کاغذات محفوظ رہتے ہیں۔
دفتر دار۔ (ع۔ ف۔ صف) ناظر مالیہ۔ اکونٹنٹ جنرل۔
دفتر روزگار۔ روزگار دلانے کا ادارہ (انگ) (Employment Exchange)
دفتر کاٹ کر رکھ دینا۔ (۱۔ محاورہ) سب کا سب منسوخ کر دینا۔
دفتر کھلنا۔ (۱۔ محاورہ) ضرورت سے زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان دینا۔
دفتر کھولنا۔ (۱) دفتر کا کام جاری کرنا (۲) نیا دفتر بنانا (۳) سارا گذرا ہوا قصہ بیان کرنا۔
دَفتر گاؤ خورد ہونا۔ (۱۔ محاورہ) دفتر کا نیست و نابود ہونا۔ کارخانہ درہم برہم ہونا۔
دفتر موقوفات۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) حساب کا کمرہ۔ مالگذاری کا دفتر۔
دفتر نگار (نویس)۔ (ع۔ ف۔ صف) دُفتر کا منشی۔ محرّر۔
دَفتری۔ (دَف۔ تَ۔ ری) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) دفتر کو درست کرنے والا (۲) جلد بنانے والا (۳) چاندی سونے کے درختوں کا گٹھا۔
دَفتی۔ (دَف۔ تی) (ف۔ ا۔ مث) (۱) جلد کے پٹھے (۲) کاغذ رکھنے کے پٹھے (۳) جولاہے کی کنگھی۔
دَفتر تلیہ۔ (دَف۔ تر۔ تل۔ یہ) (اُر۔ ا۔ مذ) خراب پکا ہوا تلیہ۔ وہ تلیہ جس میں بہت سی چیزیں ملا کر پکائی جائیں۔
دَفع۔ (ع۔ ا۔ مث) (۱) دُور کرنا۔ ہٹانا۔ پرے کرنا (۲) رد کرنا۔
دَفع الوقتی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) وقت ٹالنا۔ حیلے حوالے کرنا۔

دَفعدار ۔ (ع - ف - ا - مذ) (۱) دیسی فوج کا ایک افسر جس کے ماتحت تھوڑی سی گھوڑ سوار فوج ہوتی ہے (۲) چوکیداروں کا افسر۔
دَفعِ دَخل کرنا ۔ (ا - محاورہ) اعتراض کا جواب دینا۔
دفعِ غم ۔ (ع - ا - مذ) غم کو بھلانا۔ غم کو دُور کرنا۔
دفع ہونا ۔ (ا - محاورہ) (۱) دُور ہونا۔ ہٹ جانا (۲) زایل ہونا۔ جاتے رہنا (۳) چلا جانا۔ رخصت ہونا۔ نکلنا۔
دفعتہً ۔ (دَف - عَ - تَن) [ع] (۱) یکایک - یکبارگی - فوراً (۲) اچانک ناگہاں
دَفعہ ۔ (دَف - عَہ) [ع - ا - مث] (۱) باری - نوبت (۲) قانونی شق - قانون کا فقرہ یا نمبر (۳) مجموعہ - جماعت - زُمرہ - جمع : دفعات۔
دَفعہ (عاید کرنا) لگانا ۔ (ا - محاورہ) کوئی جُرم قائم کرنا۔
دَفعیہ ۔ (دَف - عی - یَہ) [ع - ا - مذ] (۱) توڑ - روک - علاج (۲) دفع کرنے کی تدبیر۔
دَفن ۔ [ع - ا - مذ] (۱) زمین میں چھپانا - گاڑنا (۲) گڑا ہوا - زمین میں چھپا ہوا۔
دَفن کرنا ۔ (مص - مرکب) زمین میں دابنا - گاڑنا - دفنانا - قبر میں رکھنا تجہیز و تکفین کرنا۔
دَفنانا ۔ (دَف - نا - نا) [ا - مص] مُردے کو گاڑنا - مُردے کو دفن کرنا۔
دَفینہ ۔ (دَ - فی - نَہ) [ف - ا - مذ] (۱) دَفن کیا ہوا مال - خزانہ - گڑا ہوا خزانہ (۲) دفن کی ہوئی شے۔

د ـــ ق

دِق ۔ [ع - ا - مث] ایک بیماری جو پھیپھڑوں کے خراب ہونے سے لگ جاتی ہے (۲) باریک - پتلا - چھوٹا (۳) تنگ - ناراض - آزردہ۔
دِق کرنا ۔ (ا - محاورہ) چھیڑنا - ستانا - تنگ کرنا - تکلیف دینا - حیران کرنا۔
دِق ہونا ۔ (ا - محاورہ) (۱) تنگ ہونا (۲) دِق کے مرض میں مبتلا ہونا۔
دَقائق ۔ (دَ - قا - اِق) [ع - ا - مذ] (۱) دقیقہ کی جمع - باریکیاں - نکتے۔
دِقت ۔ (دِق - قت) [ع - ا - مذ] (۱) باریکی (۲) مشکل - دشواری - تکلیف عُسرت - تنگی - عذاب۔
دِقت پڑنا ۔ (ا - محاورہ) مشکل پیش آنا - دُشوار ہونا۔
دِقت پسند ۔ (ع - ف - صف) مشکل بات کو پسند کرنے والا۔
دِقت طلب ۔ (ع - ف - صف) (۱) مشکل - دشوار (۲) قابلِ غور - توجہ طلب۔
دِقت میں پڑنا ۔ (ا - محاورہ) (۱) تکلیف میں ہونا - مصیبت میں پھنسنا (۲) مشکل میں ہونا - دقت ہونا - مشکل ہونا۔
دقیانوس ۔ (دَق - یا - نُوس) [ع - ا - مذ] ایک ظالم حکمران جس کے عہد میں اصحاب کہف ہوئے (۲) پرانے خیال کا - پرانے رسم و رواج کا پابند۔
دقیانوسی ۔ (دَق - یا - نُو - سی) [ع - صف] پرانا - قدیم - فرسودہ۔
دقیانوسی باتیں کرنا ۔ پُرانی باتیں کرنا - ماضی پرستی۔
دقیانوسی خیال ۔ پُرانا اور فرسُودہ خیال - رجعت پرستی۔
دَقیق ۔ (دَ - قیق) [ع - ا - مذ] (۱) باریک - نازک - کومل (۲) مشکل کٹھن۔
دَقیقہ ۔ (دَ - قی - قَہ) [ع - ا - مذ] (۱) کوئی بہت چھوٹی چیز (۲) معمولی بات - خفیف معاملہ (۳) لطیف سوال (۴) باریکی (۵) گھنٹے کا ساٹھواں حصہ منٹ۔ جمع : دقائق۔
دَقیقہ اُٹھا نہ رکھنا - دقیقہ فروگذاشت نہ کرنا ۔ (ا - محاورہ) کسر نہ چھوڑنا - سخت کوشش کرنا - سب کچھ کہہ دینا۔
دَقیقہ رَس - دَقیقہ شناس ۔ (ع - ف - صف) زود فہم - نکتہ سنج - باریک بین - تیز طبع - ہوشیار - زیرک۔

د ـــ ک

دَک ۔ [ق - صف] بہت۔
دِک ۔ [ق - ا - مث] حد - سمت (۲) وسعت - کشادگی۔
دُکّا ۔ (دُک - کا) [ہ - ا - مذ] (۱) تاش میں دو کا پتہ۔
دُکال ۔ [ق - ا - مذ] قحط۔
دُکّان ۔ (دُک - کان) [ع - ا - مث] ہٹی - ہاٹ - سودا بیچنے کی جگہ - بکری کی جگہ - فارسی اُردو میں بلا تشدید مستعمل ہے۔
دُکان بڑھانا ۔ (ا - محاورہ) دُکان بند کرنا۔
دُکان جمنا ۔ (ا - محاورہ) دُکان قائم ہونا - دُکان چلنا۔
دُکان چلنا ۔ (ا - محاورہ) خوب بکری ہونا - خریداری ہونا - گرم بازاری ہونا
دُکان دار ۔ (ع - ف - صف) دکان کا مالک - تاجر۔
دُکان داری ۔ (ع - ف - ا - مث) (۱) سودا بیچنے کا پیشہ (۲) چرب زبانی (۳) روپیہ بٹورنے کا کاروبار۔
دُکان داری کی باتیں کرنا ۔ (ا - محاورہ) چرب زبانی کرنا۔
دُکان کرنا ۔ (ا - محاورہ) اشیاء بیچنا - بیچنے کا کام یا پیشہ کرنا۔
دُکان گرم ہونا ۔ (ا - محاورہ) خوب بکری ہونا۔
دُکان لگنا ۔ (ا - محاورہ) (۱) دُکان کھُلنا (۲) بکری کے لیے چیزیں رکھی جانا
دُکانچہ ۔ (دُک - کان - چَہ) [ع - ا - مذ] (۱) چھوٹی سی دُکان۔
دُکھ بسانا ۔ [ق - مص] دُکھ مول لینا۔
دِکَد ۔ [ق - ا - مث] دقت - مشکل - دقت کا بگڑا ہوا۔
دُکتر - دُکتور ۔ (دُک - تَر) (دُک - تُو - ر) [ف - مذ] (۱) ڈاکٹر - طبیب - حکیم جرّاح (۲) علامہ - علمی خطاب۔
دُکڑا ۔ (دُک - ڑا) [ہ - ا - مذ] پیسے کا چوتھا حصہ - دَمڑی - چھدام۔
دُکڑی ۔ (دُک - ڑی) [ہ - ا - مث] (۱) دو کا پتہ - دُکّی (۲) دو گھوڑوں کی بگھی۔
دَکشنا ۔ (دَک - ش - نا) [س - ا - مث] نذر یا انعام جو برہمن کو دیا جائے۔
دُکھ ۔ [ہ - ا - مذ] (۱) درد - تکلیف - رنج - عذاب - بیماری - مصیبت - ظلم - محنت - تنگی۔

دُکھ اُٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) تکلیف اُٹھانا۔ مصیبت بھرنا۔ بیماری بھگتنا۔ ایذا پانا
دُکھ ہٹانا۔ (ا۔ محاورہ) ہمدردی کرنا۔ غم خواری کرنا۔
دُکھ بسرانا۔ (مص۔ مرکب) رنج بھلانا۔
دُکھ بھرنا۔ دُکھ بھگتنا۔ (ا۔ محاورہ) مصیبت اُٹھانا۔ تکلیف سہنا۔
دُکھ بھریں بی فاختہ کوّے انڈے کھائیں۔ (ا۔ مثل) مصیبت کوئی اُٹھائے۔ فائدہ کوئی حاصل کرے۔
دُکھ پر دُکھ بھرنا۔ (ا۔ محاورہ) سخت تکلیف اُٹھانا۔ تکلیف پر تکلیف اُٹھانا
دُکھ دَرد۔ (ا۔ مذ) آفتیں۔ مصیبتیں۔
دُکھ دَرد کا شریک (ساتھی)۔ (ا۔ صف) رنج و غم کا ساتھی۔ ہمدرد۔
دُکھ دَرد میں شریک ہونا۔ (ا۔ محاورہ) رنج و غم کا ساتھ دینا۔ دُکھ بٹانا۔
دُکھ دَھندہ۔ (ا۔ مذ) دُنیا کی تکلیفیں اور کام۔
دُکھ دینا۔ (ا۔ محاورہ) تکلیف دینا۔
دُکھ رونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) گِلہ شکوہ کرنا (۲) دُکھ کا حال بتانا۔
دُکھ سَاگر۔ (ہ۔ ا۔ مذ) مصیبت کا گھر۔ دُنیا۔
دُکھ سُکھ۔ (ف۔ ا۔ مذ) رنج و راحت۔
دُکھ سُکھ بھائی بہن ہیں۔ [ا۔ مثل] دُکھ کے ساتھ سُکھ اور سُکھ کے ساتھ دُکھ ضرور ہوتا ہے۔
دُکھ سُکھ سب کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ [ا۔ مثل] ہر شخص کو تکلیف بھی ہوتی ہے اور سُکھ بھی ملتا ہے۔
دُکھ کا مارا۔ (ا۔ محاورہ) مصیبت زدہ۔
دُکھ کی پوٹ۔ (ا۔ مث) سرتاپا دُکھ۔ دائم المرض۔
دُکھ کی ماری۔ (ا۔ محاورہ) مصیبت زدہ (عورت)۔
دُکھ لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) روگ لگنا۔ روگی ہونا (۲) مصیبت پڑنا۔
دُکھ میں سُکھ کی قدر ہوتی ہے۔ [ا۔ مثل] جب تک تکلیف نہ ہو آدمی آرام کی قدر نہیں کرتا۔
دُکھ ہرتا۔ دُکھ دُور کرنے والا۔ غم مٹانے والا۔ مصیبت سے نجات دلانیوالا
دُکھ ہرَن۔ دُکھ دُور کرنے والا (ق)۔
دُکھال۔ (ق۔ ا۔ مث) قے۔ متلی۔
دِکھانا۔ (دِ۔ کھا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) آنکھوں کے سامنے کرنا۔ رُوبرُو کرنا۔ پیش کرنا (۲) ملاحظہ کرانا۔
دِکھانے کے دانت ہیں۔ نمائشی باتیں ہیں۔
دُکھانا۔ (دُ۔ کھا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) تکلیف دینا۔ ایذا دینا (۲) رنج دینا۔ غم دینا (۳) زخم کو چھیڑنا۔ دَرد کی جگہ کوئی چیز مارنا۔
دِکھاوا۔ (دِ۔ کھا۔ وا) [ہ۔ ا۔ مذ] نمُود۔ نمائش۔ تکلّف۔ تصنّع۔ بناوٹ۔ ظاہری ٹیپ ٹاپ (۲) ظاہر ہونا۔ معلوم دینا۔ نمودار ہونا۔
دِکھاوٹ۔ (دِ۔ کھا۔ وٹ) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) نمود۔ نمائش۔ ظاہرداری۔ (۲) تکلّف۔ بناوٹ (۳) ظہور۔ درشن۔
دِکھاؤ۔ (دِ۔ کھا۔ اُؤ) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) دُور کی چیز کا نظر آنا (۲) سامنا ہونا۔ (۳) دیدارُو۔ خوشنما۔
دِکھائی۔ (دِ۔ کھا۔ ای) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) خود نمائی (۲) ظہور۔ درشن (۳) نمائش۔ نمود (۴) معاینہ۔ معاینہ کرنے کی اُجرت۔
دِکھائی پڑنا۔ دِکھائی دینا۔ (مص۔ مرکب) (۱) نظر آنا۔ سُجھائی دینا۔ (۲) معلوم ہونا۔ احتمال ہونا۔
دُکھت۔ (دُ۔ کھت) [ہ۔ صف] دُکھیا۔ مصیبت کا مارا۔
دُکھتی۔ (دُکھ۔ تی) (ہ۔ صف) (۱) تکلیف دینے والی۔ دُکھ دینے والا۔
دُکھتی چوٹ کی ٹیس۔ (ا۔ مث) پتے کی بات۔
دُکھتی رَگ۔ (۱) اخلاقی کمزوری (۲) دِلی اِحساس۔
دُکھتی رگ پر ہاتھ رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کے عیب یا کمزوری پر گرفت کرنا۔
دُکھتی رَگ چھیڑنا (دبانا)۔ تکلیف دہ بات شروع کرنا۔ ناگوار بات چھیڑنا۔
دُکھتی کہنا۔ (ا۔ محاورہ) ایسی بات کہنا جو مخاطب کو ناگوار گزرے۔
دُکھتے دانت کو اکھیڑنا چاہیئے۔ [ا۔ مثل] دُکھ دینے والی شے کو دُور ہی کر دینا بہتر ہے۔
دُکھڑا۔ (دُکھ۔ ڑا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) بیماری۔ مرض (۲) رنج و غم کا بیان۔ دَرد بھرا قِصّہ (۳) گِلہ شکوہ (۴) محنت و مشقّت۔
دُکھڑا پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مصیبت یا بپتا کا آنا (۲) خاوند کا مر جانا۔
دُکھڑا پیٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) محنت مشقت کرنا (۲) مصیبت میں زندگی گذارنا۔
دُکھڑا رونا۔ (ا۔ محاورہ) مصیبت بیان کرنا۔
دِکھلانا۔ (دِکھ۔ لا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) ملاحظہ کرانا۔ دکھانا (۲) آگاہ کرنا (۳) پیش کرنا (۴) رہنمائی کرنا۔ راستہ بتانا۔
دَکھن۔ (دَکھ۔ کھن) (ہ۔ ا۔ مذ) جنوب کی سمت۔
دَکھن پَٹ۔ دکن کا پتی یعنی حاکم۔ (ق)۔
دُکھن۔ [ہ۔ ا۔ مث] دَرد۔ تکلیف۔
دَکھنا۔ (دَکھ۔ نا) [ہ۔ ا۔ مث] جنوبی ہوا۔
دِکھنا۔ (دِکھ۔ نا) [ہ۔ مص] دکھائی دینا۔ نظر آنا۔
دُکھنا۔ (دُکھ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) دَرد کرنا۔ دَرد ہونا (۲) غمگین ہونا۔ غم ہونا۔ (۳) تھک جانا۔
دُکھنے آنا۔ (ا۔ مص) آنکھ کی تکلیف ہونا۔
دَکھنی۔ (دَکھ۔ کھ۔ نی) [ہ۔ صف] دکھن سے منسوب۔ دکھن کا۔ جنوبی ہند میں اُردو زبان کی ابتدائی صورت۔
دُکھی۔ (دُکھ۔ کھی) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) بیمار (۲) مصیبت زدہ۔ رنجیدہ۔
دُکھی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رنجیدہ ہونا۔ عاجز آنا۔ نہایت تکلیف میں ہونا (۲) مریض ہونا۔ روگی ہونا۔
دُکھیا۔ (دُکھ۔ یا) [ہ۔ ا۔ مث] دردمند عورت۔ غموں کی ماری عورت۔
دُکھیا دُکھ رووے سُکھیا کمر ٹوڑوے۔ [ا۔ مثل] مصیبت زدہ اپنا دُکھ بیان کرتا ہے۔ سُکھی اس سے فائدہ اُٹھانے کی سوچتا ہے۔
دُکھیا رووے سُکھیا سووے۔ [ا۔ مثل] مصیبت زدہ تکلیف میں اور خوش قسمت مزے میں زندگی گذارتا ہے۔

دُکھیارا۔ (دُکھ۔یا۔را) [ہ۔صف] دُکھوں کا مارا ہوا۔
دُکھیاری۔ (دُکھ۔یا۔ری) [ہ۔صف] دُکھوں کی ماری ہوئی۔آفت کی ماری
دُکی۔ (ہ۔ا۔مث) تاش یا گنجفے میں دو کا پتّا۔

د ـــــ گ

دُگاڑا۔ (دُ۔گا۔ڑا) [ہ۔ا۔ مذ] دونالی بندوق۔ دوہری گولی۔ دو گولیاں بھر کر مارنا۔
دُگانہ۔ (دُ۔گا۔نہَ) [ف۔ا۔مذ] (۱) جڑواں چیز (۲) دوہری چیز (۳) دو رکعت نماز شکرانہ (۴) وہ عورت جو کسی دوسری عورت سے چپٹی لڑاتی ہو (۵) [ہ۔ا۔مث] بہناپا۔
دُگانہ پھَل۔ جُڑواں پھَل۔
دُگدانا۔ (دُگ۔دا۔نا) [ق۔مص] پریشان کرنا۔شک میں ڈالنا۔
دگدگا۔ (دَگ۔دَ۔غا) [ہ۔صف] دیکھیے دغدغا۔
دگدگانا۔ (دَگ۔دَ۔غا۔نا) [ہ۔مص] دیکھیے دغدغانا۔
دگدگاہٹ۔ (دَگ۔دَ۔گا۔ہٹ) [ہ۔ا۔مث] دیکھیے دغدغاہٹ۔
دُگدگی۔ (دُگ۔دُ۔گی) [ہ۔ا۔مث] (۱) حلقوم۔سینہ اور گلُو کے بیچ کا گڑھا۔ نرکسی۔حلق۔گلا (۲) جگنی۔گلے کا ایک زیور جو سینہ سے اوپر لٹکتا رہتا ہے (۳) سینہ کی ہڈی۔ہانس۔
دُگدگی میں دَم ہونا۔ (ا۔محاورہ) گلے میں سانس ہونا۔سینہ میں دَم ہونا گھنگرو بولنا۔اخیر وقت ہونا۔
دُگدھا۔ (دُگ۔دھا) [ہ۔ا۔مث] دیکھیے دغدغہ۔
دِگر۔ (دِ۔گر) [ف۔صف] (۱) دیگر۔دوسرا (۲) ایک بار اور۔
دگر دگر است جگر جگر۔ (ف۔مثل) غیر اپنوں کے برابر نہیں ہوسکتا۔
دِگرگوں۔ (ف۔صف) (۱) اُلٹا۔سرنگوں (۲) اُلٹ پلٹ۔ تہ و بالا۔ تغیر و تبدّل۔
دِگرگوں ہونا۔ (ا۔محاورہ) رنگ بدلنا۔تہ و بالا ہونا۔ اُلٹ پُلٹ ہونا۔تغیّر و تبدّل ہونا۔
دَگڑا۔ (دَگ۔ڑا) [ہ۔ا۔مذ] سڑک۔رستہ۔شارع عام۔
دَگلا۔ (دَگ۔لا) [ہ۔ا۔مذ] روئی دار انگرکھا۔لبادہ۔اوورکوٹ۔
دَگلا سب سے اگلا نِچھاوُ نرم۔اوڑھو گرم۔گٹھڑی میں بھرم دے دو کرم۔ (اشل) دگلے میں یہ سب صفات پائی جاتی ہیں۔
دُگن۔ (دُ۔گن) [ہ۔ا۔مث] (۱) دُگنی آواز (۲) دوسری آواز لگانا۔موسیقی میں دوسرے درجہ کی آواز۔دُون۔
دُگنا۔ (دُگ۔نا) [ہ۔صف] دوچند۔دوہرا۔دُونا۔
دُگنی۔ (دُگ۔نی) [ہ۔صف] دوچند۔دوہری۔دُونی۔

د ـــــ ل

دَل۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) جسامت۔موٹائی (۲) فوج۔لشکر۔انبوہ (۳) پتّا۔شگوفہ (۴) جنگلی چادل (۵) ڈھیر۔تودہ۔تعداد (۶) تباہی۔برَبادی۔ (۷) دَلنا کا امر۔
دَل بادل۔ (ا۔مذ) (۱) بہت گہرا ابر (۲) بہت سی فوج (۳) بڑا خیمہ۔
دَل بندھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پھوڑے پھنسی کی جسامت بڑھنا (۲) فوج کا انبوہ کرنا۔
دَل دار۔ (ہ۔ف۔صف) موٹا۔دبیز۔
دَل دینا۔ (ا۔محاورہ) سخت صدمہ پہنچانا۔
دِل۔ [ف۔ا۔مذ] (۱) ایک اندرونی عضو جس کا کام رگوں میں خون پہنچانا ہے۔اس کی حرکت بند ہو جائے تو انسان فوراً مر جاتا ہے۔قلب (۲) کسی شے کا باطن (۳) حوصلہ۔کلیجہ (۴) جرأت۔دلیری۔ہمت (۵) خواہش۔رغبت۔ہوس (۶) رُخ۔عندیہ۔توجّہ (۷) مرضی۔خوشی۔ (۸) سخاوت۔فیاضی (۹) وسط۔درمیان۔مرکز۔
دِل آب آب ہونا۔ (ا۔محاورہ) دِل کا نرم ہونا۔
دِل آجانا۔ (ا۔محاورہ) محبت ہو جانا۔
دِل آرا۔ (ف۔صف) دِل کو آراستہ کرنے والا معشوق۔
دِل آرام۔ (ف۔صف) دل کو آرام دینے والا معشوق۔
دِل آرائی۔ (ف۔ا۔مث) دِل ربائی۔دل کو لبھانا۔
دِل آزار۔ (ف۔صف) دِل کو ستانے والا۔دِل کو دُکھانے والا۔ظالم۔
دِل آزاری۔ (ف۔ا۔مث) دِل دُکھانا۔ظلم و ستم۔ایذارسانی۔
دِل آزُردہ۔ (ف۔صف) رنجیدہ۔ناخوش۔
دِل آزردہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) ناخوش ہونا۔افسردہ ہونا۔
دِل آزمانا۔ (ا۔محاورہ) حوصلے کی آزمائش کرنا۔
دِل آگاہ۔ (ف۔صف) دانا۔ہوشیار۔ بیدار دِل۔
دِل آنا۔ دِل آجانا۔ (ا۔محاورہ) عاشق ہونا۔محبت کرنا۔
دِل آویز۔ (ف۔صف) دِل لبھانے والا۔
دِل آویزی۔ (ف۔ا۔مث) دِل لبھانا۔
دِل آہن ہونا۔ (ا۔محاورہ) دل سخت ہونا۔
دِل آئینہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) دِل پر نیک و بد خود بخود ظاہر ہو جانا۔
دِل اٹکنا۔ (ا۔محاورہ) عشق ہونا۔محبت ہونا۔
دِل اُٹھانا۔ (ا۔محاورہ) قطع تعلق کر لینا۔
دِل اُٹھنا۔ (ا۔محاورہ) دل اُچٹ جانا۔ جی نہ لگنا۔
دِل اُچاٹ ہونا۔ (ا۔محاورہ) جی اُکتانا۔جی نہ لگنا۔
دِل اُچٹ جانا۔ (ا۔محاورہ) گھبرا جانا۔
دِل اُچھلنا۔ (ا۔محاورہ) دل دھڑکنا۔
دِل اختیار میں ہونا۔ (ا۔محاورہ) دِل قابو میں ہونا۔
دِل اُداس ہونا۔ (ا۔محاورہ) افسردہ ہونا۔غمگین ہونا۔
دِل اُڑا لینا۔ (ا۔محاورہ) فریفتہ کر لینا۔
دِل اُڑ چلنا۔ (ا۔محاورہ) دل کا بے قابو ہونا۔
دِل افتادہ۔ (ف۔صف) بددل۔شکستہ خاطر۔

دِل افروز ۔ (ف ۔ صف) دل کو روشن کرنے والا۔
دِل افگار ۔ (ف ۔ صف) رنجیدہ ۔ غمگین۔
دِل انگندم بسم اللہ مجریہا و مرسیٰہا ۔ (ف ۔ ع ۔ مقولہ) جب کوئی کام شروع کرتے ہیں تو یہ مصرعہ پڑھا جاتا ہے (ترجمہ) اب تو ارادہ کر لیا ہے اللہ مالک ہے۔
دِل اُکتانا ۔ (ا ۔ محاورہ) دِل اُچاٹ ہو جانا ۔ جی بھر جانا۔
دِل اُکھڑ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) طبیعت کا اُچاٹ ہو جانا ۔ دِل نہ لگنا۔
دِل اُلٹ پلٹ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) دل کا گھبرانا ۔ بے چین ہونا۔
دِل اُلٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دیوانہ ہونا ۔ پاگل ہونا (۲) دل گھبرانا ۔ نقصان ہونا
دِل اُلجھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) عاشق ہونا (۲) بیزار ہونا ۔ اُکتانا۔
دِل اُمنڈ آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) رقت طاری ہونا ۔ رونے کے قریب ہونا۔
دِل اور ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) خیال مختلف ہونا۔
دِل اُمڈ آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دِل بھر آنا ۔ رونے کے قریب ہونا۔
دِل ایک ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہم خیال ہونا۔
دِل اینٹھ لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) فریفتہ کر لینا۔
دِل باختہ ۔ (ف ۔ صف) پریشان ۔ گھبرایا ہوا ۔ بدحواس۔
دِل باغ باغ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) بہت خوش ہونا۔
دِل باندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دِل کو مائل کر لینا۔
دِل بٹورنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہمت توڑنا ۔ بے دل کرنا۔
دِل بجھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہمت توڑ دینا ۔ افسردہ کر دینا۔
دِل بجھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) اُمنگ جاتی رہنا۔
دِل بحال ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) دِل کی کدورت دُور ہونا (۲) دِل کو چین آنا۔
دِل بدست آور کہ حج اکبر است ۔ (ف ۔ مثل) دلجوئی کرنا حج اکبر کے برابر ہے۔
دِلبر ۔ (ف ۔ صف) دل لے لینے والا (۲) پیارا ۔ محبوب ۔ معشوق۔
دِلبری ۔ (ف ۔ امث) (۱) دِل کو موہ لینا ۔ دلکشی (۲) محبوبیت ۔ معشوقیت ۔ پیارا ہونا۔
دِل بُرا کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) رنجیدہ ہونا۔
دِل بُرا ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) دل ناراض ہونا ۔ جی کھٹا ہونا ۔ متلی ہونا ۔ قے ہونا۔
دِل برداشتگی ۔ (ف ۔ امث) (۱) نفرت ۔ کراہیت ۔ تنفر (۲) دل کا ہٹ جانا۔
دِل برداشتہ ۔ (ف ۔ صف) دل ہٹ جانا ۔ غمگین ۔ آزردہ۔
دِل برشتہ ۔ (ف ۔ صف) غمگین ۔ رنجیدہ۔
دِل برمانا ۔ (ا ۔ محاورہ) فریفتہ کرنا ۔ رنج دینا۔
دِل بڑھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) حوصلہ دلانا ۔ ہمت بندھانا۔
دِل بڑھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) حوصلہ بڑھنا ۔ دلیر ہونا۔
دِل بستگی ۔ (ف ۔ امث) دل لگنا ۔ جی بہلنا۔
دِل بکھرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) افسردہ خاطر ہونا۔

دِل بَلّیوں اُچھلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بہت بے تاب ہونا ۔ گھبرانا۔
دِل بند ۔ (ف ۔ صف) (۱) پیارا ۔ محبوب (۲) بیٹا۔
دِل بند ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) دم گھٹنا ۔ دل گھبرانا۔
دِل بودا ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) دِل کمزور ہونا ۔ تکلیف نہ اُٹھا سکنا۔
دِل بھاری ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) رنجیدہ ہونا ۔ مغموم ہونا۔
دِل بھٹکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دِل کا کبھی کسی طرف کبھی کسی طرف مائل ہونا۔
دِل بھچنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ڈرنا ۔ ہچکچانا۔
دِل بھر آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) آنکھوں میں آنسو آنا ۔ رقت ہونا۔
دِل بھر بھرانا ۔ (ا ۔ محاورہ) لالچ پیدا ہونا ۔ جی للچانا ۔ شوق پیدا ہونا۔
دِل بھر جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) سیر ہو جانا۔
دِل بھر دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) دل پھیر دینا ۔ لگائی بجھائی کر کے نفرت پیدا کر دینا۔
دِل بھر کے ۔ (ا) جی بھر کے ۔ اچھی طرح سیر ہو کر۔
دِل بہلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) دِل کا کسی کام میں مشغول ہونا (۲) پریشانی دُور ہونا۔
دِل بے ایمان ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بددیانتی کرنا (۲) دِل میں بُرا خیال آنا۔
دِل بیٹھا جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کمزوری محسوس ہونا ۔ اختلاجِ قلب کی حالت ہونا۔
دِل بیٹھ جانا (بیٹھنا) ۔ (ا ۔ محاورہ) ہمت نہ رہنا ۔ افسردہ ہونا ۔ خوشی نہ رہنا۔
دِل بے چین (بے کل) ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) مضطرب ہونا۔
دِل پارہ پارہ (پاش پاش) ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) روحانی صدمہ ہونا۔
دِل پانا ۔ (ا ۔ محاورہ) عندیہ معلوم کرنا ۔ خوشی پانا ۔ حوصلہ ہونا۔
دِل پانی پانی ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) دل نرم ہونا۔
دِل پتھر ہو جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) مصیبتیں جھیل جھیل کر دل کا سخت ہو جانا
دِل پر اختیار رہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دِل قابو میں ہونا۔
دِل پر بار ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) دل پر بوجھ معلوم ہونا۔
دِل پر پتھر رکھ لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) صبر کر لینا ۔ دل سخت کر لینا۔
دِل پر چوٹ لگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) صدمہ پہنچنا ۔ دِل پر اثر ہونا۔
دِل پر چھُریاں چلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) اندرونی صدمہ پہنچنا۔
دِل پر سانپ لوٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) افسوس ہونا ۔ پچھتاوا ہونا ۔ صدمہ ہونا ۔ رشک ہونا ۔ حسد ہونا۔
دِل پر قفل لگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) دل کے راز کو پوشیدہ رکھنا۔
دِل پرکندہ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی بات کا دِل میں اثر ہونا ۔ دِل میں بیٹھ جانا۔
دِل پر کھیلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جان جوکھوں میں ڈال کر کوئی کام کرنا۔
دِل پر گھونسا پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) اچانک کوئی صدمہ پہنچنا۔
دِل پر مہر ہو جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) دل ایسا مسخ ہو جانا کہ اس پر کسی بات کا اثر ہی نہ ہو۔
دِل پر میل آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دِل کو ناگوار گزرنا ۔ کسی کی بات کو پسند نہ کرنا۔

دِل پر مَیل نہ لانا۔ (ا۔محاورہ) خیال نہ کرنا۔ بُرا نہ منانا۔
دِل پر نشتر مارنا۔ (ا۔محاورہ) چبھتی ہوئی بات کہنا۔ تکلیف دہ بات کہنا
دِل پر نقش ہونا۔ (ا۔محاورہ) بات کا دل میں بیٹھ جانا۔
دِل پر ہاتھ رکھ کے دیکھو۔ (ا۔محاورہ) اپنی حالت کا اندازہ کرکے دوسرے کی نسبت کچھ کہو۔
دِل پر ہاتھ رکھنا۔ (ا۔محاورہ) تسلی اور تسکین دینا۔
دِل پر چانا۔ (ا۔محاورہ) دل بہلانا۔
دِل پریشان ہونا۔ فکر ہونا۔ رنج ہونا۔
دِل پذیر۔ (ا۔صف) مرغوب۔ پسندیدہ۔
دِل پذیری۔ (ف۔ا۔مث) رغبت۔ پسندیدگی۔
دِل پژمُردہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) افسردہ ہونا۔ غمگین ہونا۔
دِل پِسنا۔ (ا۔محاورہ) فریفتہ ہونا۔
دِل پسند۔ (ف۔صف) مرغوب۔ پسندیدہ۔
دِل پسندی۔ (ف۔ا۔مث) چاہت۔ رغبت۔
دِل پسیجنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) رحم آنا (۲) سخاوت پر آمادہ ہونا۔
دِل پکا کرنا۔ (ا۔محاورہ) دل مضبوط کرنا۔ حوصلہ کرنا۔
دِل پک جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) صدموں سے دل کو سخت رنج ہونا (۲) طعنے سُن سُن کر دل کو تکلیف ہونا۔
دِل پکڑا جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) شبہ پڑنا۔ شک پڑنا (۲) ارادہ ظاہر ہو جانا۔ عندیہ معلوم ہونا۔
دِل پکڑ کر اُٹھنا۔ (ا۔محاورہ) بے قرار ہوکر اُٹھنا۔
دِل پکڑ کر بیٹھ جانا۔ (ا۔محاورہ) صدمے کی وجہ سے بول نہ سکنا یا گھبرا جانا۔
دِل پکڑ لینا۔ (ا۔محاورہ) صدمے کی تاب نہ لا سکنا۔
دِل پکڑے پھرنا۔ (ا۔محاورہ) بے تاب ہونا۔ مضطرب ہونا۔
دِل پک کے پھوڑا ہونا۔ (ا۔محاورہ) صدموں کی وجہ سے زیادہ برداشت کی طاقت نہ ہونا۔
دِل پگھلنا۔ (ا۔محاورہ) رحم آنا۔ ترس آنا۔
دِل پھاڑنا۔ (ا۔محاورہ) دل کا بیزار کرنا۔ طبیعت کو متنفر کرنا۔
دِل پھٹا جانا۔ (ا۔محاورہ) ہمدردی کی وجہ سے صدمہ ہونا۔
دِل پھٹ جانا (پھٹنا)۔ (ا۔محاورہ) دل متنفر ہونا۔ دل بیزار ہونا۔
دِل پھر جانا (پھرنا)۔ (ا۔محاورہ) بیزار ہونا۔ کراہت ہونا۔
دِل پھڑکانا۔ (ا۔محاورہ) خوشی سے بے تاب ہو جانا۔
دِل پھسلنا۔ (ا۔محاورہ) دل کا بے اختیار مائل ہونا۔
دِل پھنسنا۔ (ا۔محاورہ) عاشق ہونا۔ مائل ہونا۔
دِل پھنک جانا۔ (ا۔محاورہ) جل جانا۔ دل میں جلن ہونا۔
دِل پھیر لینا۔ (ا۔محاورہ) دل ہٹا لینا۔ نفرت کرنا۔
دِل پھیکا ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) توجہ ہٹ جانا۔ کسی چیز کا خیال جاتا رہنا۔
دِل تازہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) خوش ہونا۔ دِل کو فرحت ہونا۔

دِل تڑپنا۔ (ا۔محاورہ) بے تاب ہونا۔ مضطرب ہونا۔
دِل تفتہ۔ (ف۔صف) مصیبت زدہ۔ دل جلا۔ عاشق
دِل تلملانا۔ (ا۔محاورہ) دل کا بے قرار ہونا۔
دِل تلے اُوپر ہونا۔ (ا۔محاورہ) دِل گھبرانا۔ پریشان ہونا۔
دِل تنگ۔ (ف۔صف) ملول۔ رنجیدہ۔ ناخوش۔
دِل تنگ ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) مضطرب ہونا۔ پریشان ہونا (۲) خسیس ہونا۔ بخیل ہونا۔
دِل توڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) مایوس کرنا۔ نا اُمید کرنا (۲) بے تعلق ہو جانا۔
دِل تولنا۔ (ا۔محاورہ) آزمائش کرنا۔
دِل تونگر ہونا۔ (ا۔محاورہ) سخی ہونا۔ غربت کا رنج نہ ہونا۔
دِل تھام لینا۔ (ا۔محاورہ) ضبط کرنا۔ دِل کو قابو میں رکھنا۔
دِل تھر تھرانا۔ (ا۔محاورہ) ڈرنا۔ خوف کھانا۔
دِل تھوڑا ہونا۔ (ا۔محاورہ) ہمت نہ ہونا۔ ہمت ٹوٹ جانا۔
دِل ٹٹولنا۔ (ا۔محاورہ) مرضی دریافت کرنا۔
دِل ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ (ا۔محاورہ) سخت صدمہ ہونا۔
دِل ٹوٹ جانا۔ (ا۔محاورہ) ہمت ٹوٹ جانا۔ مایوس ہو جانا۔
دِل ٹوٹ کر آنا۔ (ا۔محاورہ) سخت فریفتہ یا مائل ہونا۔
دِل ٹھکانے ہونا۔ (ا۔محاورہ) اطمینان ہونا۔ تسکین ہونا۔
دِل ٹھکنا۔ (ا۔محاورہ) اطمینان ہونا۔ تسکین ہونا۔
دِل ٹھنڈا ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) خوش ہونا (۲) تسلی ہونا۔ اطمینان ہونا۔
دِل ٹھوکنا۔ (ا۔محاورہ) اطمینان کر لینا۔
دِل ٹھہرنا۔ (ا۔محاورہ) تسکین ہونا۔ صبر آجانا۔ دل جمعی ہونا۔
دِل جانا۔ (ا۔محاورہ) عاشق ہونا۔
دِل جانتا ہے۔ (ا۔روزمرہ) دل واقف ہے۔ حقیقت معلوم ہے۔
دِل جگر دیکھنا۔ (ا۔محاورہ) حوصلہ یا ہمت دیکھنا۔
دِل جلا۔ (ف۔ا۔صف) عاشق۔ فریفتہ۔ غمزدہ۔ دِل سوختہ۔
دِل جلا کر خاک کرنا۔ (ا۔محاورہ) سخت صدمہ پہنچانا۔ سخت رنج دینا۔
دِل جلانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سخت رنج دینا (۲) رشک دلانا۔ رنج اُٹھانا۔
دِل جل کر کباب ہونا۔ (ا۔محاورہ) سخت رنج یا صدمہ ہونا۔ رشک سے جلنا۔
دِل جلنا۔ (ا۔محاورہ) رنج ہونا۔ غم ہونا۔
دِل جمنا۔ (ا۔محاورہ) دِل لگنا۔ کسی کام کو توجہ سے کرنا۔
دِل جمعی۔ (ف۔ا۔مث) تسلی۔ اطمینان۔ بے فکری۔
دِل جوان رہنا۔ (ا۔محاورہ) ہر وقت خوش رہنا۔
دِل جُو۔ (ف۔صف) پیارا۔ محبوب۔
دِل جوئی۔ (ف۔ا۔مث) تسلی۔ تسکین۔
دِل جوئی کرنا۔ (ا۔محاورہ) دل ہاتھ میں لینا۔ تسلی دینا۔
دِل جھکنا۔ (ا۔محاورہ) مائل ہونا۔
دِل جھُومنا۔ (ا۔محاورہ) وجد میں آنا۔
دِل جینے سے خفا ہونا۔ (ا۔محاورہ) زندگی سے بیزار ہونا۔

دِل چار چار ہاتھ اُچھلنا۔ (ا۔ محاورہ) بے تاب ہونا۔ گھبرانا۔
دِل چاک کرنا۔ (ا۔ محاورہ) صدمہ پہنچانا۔ رنج دینا۔
دِل چاہتا ہے۔ (ا۔ محاورہ) دل میں آرزو ہے۔
دِل چاہیئے۔ (ا۔ محاورہ) حوصلہ یا ہمّت درکار ہے۔
دِل چُرانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) فریفتہ کر لینا (۲) کام کرنے کو جی نہ چاہنا (۳) کوتاہی کرنا۔
دِل چسپ۔ دِلچسپ۔ (ف۔ صف) دل لُبھانے والا۔ خوشنما۔ خوبصورت۔ مزیدار۔
دِل چسپی۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) شوق۔ رغبت۔ چاہت (۲) مزہ۔ خوشی۔ لطف
دِل چلا۔ (ف۔ ا۔ صف) دلیر۔ بہادر۔ منچلا۔ جری (۲) صاحبِ ہمّت۔ (۳) سخی۔ فیاض (۴) پاگل۔ دیوانہ۔
دِل چلنا۔ (ا۔ محاورہ) خواہش کرنا۔ چاہنا۔
دِل چور۔ (ف۔ صف) کم ہمّت۔ بُزدل۔
دِل چھان دینا۔ (ا۔ محاورہ) سخت رنج پہنچانا۔
دِل چُھپانا۔ (ا۔ محاورہ) پہلوتہی کرنا۔
دِل چھلنی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) سخت رنج دینا۔
دِل چھوٹا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) پست ہمّت ہو جانا۔
دِل چھوٹ جانا۔ (ا۔ محاورہ) ہمّت ٹوٹ جانا۔ گھبرا جانا۔
دِل چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا (۲) ہمّت ہارنا۔
دِل چھیدنا۔ (ا۔ محاورہ) دل کو زخمی کرنا۔ عاشق بنا لینا۔
دِل چھین لینا۔ (ا۔ محاورہ) عاشق بنا لینا۔
دِل چیر کر دکھانا۔ (ا۔ محاورہ) راز ظاہر کرنا۔
دِل چیر کر دیکھنا۔ (ا۔ محاورہ) دل کا حال معلوم کرنا۔
دِل حاضر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) متوجّہ ہونا۔ دلچسپی لینا۔
دِل حزیں۔ (ف۔ ا۔ مذ) غم زدہ دل۔ مغموم دل۔
دِل خاک ہونا۔ (ا۔ محاورہ) شگفتگی جاتی رہنا۔ آرزو نہ رہنا۔
دِل خالی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) رو دھو کر یا غصّہ نکال کر دل کا غبار نکالنا۔
دِل خانۂ خدا ہے۔ (ا۔ محاورہ) دل اللہ کا گھر ہے کیونکہ دل میں اللہ کی یاد رہتی ہے۔
دِل خراش۔ (ف۔ صف) جانکاہ۔ تکلیف دہ۔
دِل خستہ۔ (ف۔ صف) کبیدہ۔ رنجیدہ خاطر۔ مصیبت زدہ۔
دِل خنک ہونا۔ (ا۔ محاورہ) راحت پانا۔ خوش ہونا۔
دِل خواہ۔ (ف۔ صف) مرضی کے موافق۔ پسندیدہ۔
دِل خوش کرنا۔ (ا۔ محاورہ) راضی کرنا۔ آنند کرنا۔
دِل خوش کُن۔ (ف۔ صف) دل کو مسرّت اور خوشی بخشنے والا۔
دِل خون کرنا۔ (ا۔ محاورہ) بے حد محنت و مشقّت کرنا۔
دِل خون ہو کے بہ جانا۔ (ا۔ محاورہ) اُمنگ جاتی رہنا۔ شوق نہ رہنا۔
دِل خون ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سخت رنجیدہ ہونا۔
دِل دادہ۔ (ف۔ صف) عاشق۔ فریفتہ۔
دِل دار۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) تسلّی دینے والا (۲) معشوق۔ پیارا۔ محبوب۔

دِل داری۔ دِلداری۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) تسلّی۔ تشفّی۔ تسکین (۲) ہمدردی وفاداری۔
دِل داغدار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دل پر بہت صدمے پہنچنا۔ مغموم ہونا۔
دِل دریا۔ (ف۔ صف) فیاض۔ سخی۔
دِل دریا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بہت سخی یا فیاض ہونا۔
دِل دُکھنا (دُکھنا)۔ (ا۔ محاورہ) غم ہونا۔ تکلیف ہونا۔
دِل دوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بے اختیار دل چاہنا۔ بے اختیار فریفتہ ہونا۔
دِل دوز۔ (ف۔ ا۔ صف) دل پر اثر کرنے والا۔ پسندیدہ۔ مرغوب۔
دِل دو نیم ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سخت صدمہ ہونا۔
دِل دھڑکنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دل کی حرکت کا تیز ہو جانا (۲) وسوسہ پیدا ہونا۔ خوف ہونا۔ اضطراب ہونا۔ وسوسہ پیدا ہونا۔
دِل دھک دھک کرنا۔ (ا۔ محاورہ) بیماری، ڈر یا اضطراب سے دل کی حرکت تیز ہو جانا۔
دِل دھکڑ پکڑ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) خوف کھانا۔ ڈرنا۔ اضطراب ہونا۔
دِل دھک سے ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) اچانک صدمہ ہونا۔
دِل دہل جانا (دہلنا)۔ (ا۔ محاورہ) خوف کھانا۔ ڈرنا۔
دِل دہی۔ (ف۔ ا۔ مث) تسلّی۔ تشفّی۔ دلاسا۔
دِل دیکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) حوصلے کی آزمائش کرنا (۲) منشا دریافت کرنا۔
دِل دینا۔ (ا۔ محاورہ) فریفتہ ہونا۔ عاشق ہونا۔
دِل ڈانواں ڈول ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دل بے اختیار ہونا۔ دل قابو میں نہ ہونا۔
دِل ڈوبنا۔ (ا۔ محاورہ) غشی طاری ہونا۔ کمزوری کی وجہ سے دل گرنا۔
دِل ذرا سا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دل کا نازک ہونا۔ دل میں برداشت کی طاقت نہ ہونا۔
دِل رُبا۔ (ف۔ صف) دل لُبھانے والا۔ دلبر۔ معشوق۔
دِل ربائی۔ (ف۔ ا۔ مث) دلبری۔ معشوقیت۔ محبوبیت۔
دِل رَچنا۔ (ا۔ محاورہ) مانوس ہونا۔
دِل رفتہ۔ (ف۔ صف) جس کا دل گیا ہوا ہو۔ عاشق۔ فریفتہ۔
دِل را بدل راہیست۔ (ف۔ مقولہ) دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ ایک طرف محبّت ہو تو دوسری طرف بھی ہو جاتی ہے۔
دِل رُکنا۔ آزردہ ہونا۔ رنجیدہ ہونا۔
دِل رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) آرزو پوری کرنا (۲) تسلّی کرنا (۳) حوصلہ رکھنا۔
دِل رُندھنا۔ (ا۔ محاورہ) غمگین ہونا۔
دِل روشن ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) معلوم ہونا۔ واقفیت ہونا (۲) دل کا نورِ عرفان سے منوّر ہونا۔
دِل روندنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) صدمہ پہنچانا (۲) فریفتہ کرنا۔
دِل ریش۔ (ف۔ صف) زخمی دل۔ کنایتاً عاشق۔
دِل زار۔ (ف۔ صف) پریشان دل۔ تکلیف میں۔
دِل زندگی سے بُجھ جانا۔ (ا۔ محاورہ) ناامید ہو جانا۔ مایوس ہو جانا۔
دِل زندہ ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) بہت خوش ہونا۔

دِل سِتاں۔ دل چھین لینے والا۔ خوبصورت۔ دِلرُبا۔ معشوق۔
دل ستانی۔ (ف۔ا۔مث) دل موہ لینا۔ فریفتہ کرلینا۔
دل سخت کرلینا۔ (ا۔محاورہ) بے رحم اور سنگ دِل ہوجانا۔
دل سرد ہوجانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) متنفر ہوجانا (۲) ولولہ اور جوش جاتا رہنا۔
دل سُلگنا۔ (ا۔محاورہ) دل میں جلن ہونا۔ سوز و گداز ہونا۔
دل سنبھالنا۔ (ا۔محاورہ) ہمت کرنا۔ تیار ہونا۔
دل سنبھلنا۔ (ا۔محاورہ) دل کو قرار یا تسکین ہونا۔
دل سوختہ۔ (ف۔صف) دل جلا۔ غم زدہ۔ مصیبت زدہ۔
دل سوز۔ (ف۔صف) (۱) رُلانے والا۔ رِقّت انگیز۔ درد انگیز (۲) ہمدرد۔ غم خوار (۳) سرگرم۔ پُرجوش۔ مشتاق (۴) دِل کو جلانے والا۔ (۵) دوست۔ معشوق۔
دل سوزی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) ہمدردی۔ غم خواری (۲) اشتیاق۔ سرگرمی (۳) دل کا جلنا۔
دل سے۔ (ا) (۱) شوق سے۔ رغبت سے (۲) توجّہ سے۔
دل سے اُتارنا۔ (ا۔محاورہ) نظروں سے گرنا۔ بے وقعت کردینا۔
دل سے اُتر جانا۔ (ا۔محاورہ) بے وقعت ہوجانا۔ بھُول جانا۔
دل سے باتیں کرنا۔ (ا۔محاورہ) خود بخود کچھ کہنا۔ سوچتے رہنا۔
دل سے بھلا دینا۔ (ا۔محاورہ) خیال چھوڑ دینا۔ بالکل یاد نہ رکھنا۔
دل سے تنگ آنا۔ (ا۔محاورہ) عاجز آنا۔ دُکھی ہوجانا۔
دل سے دل اٹکنا۔ (ا۔محاورہ) آپس میں محبت ہوجانا۔
دل سے دل ملنا۔ (ا۔محاورہ) دو شخصوں میں بہت محبت ہونا۔ ایک دوسرے کا عاشق ہونا۔
دل سے دھواں نکلنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) آہ نکلنا (۲) بے حد غم ہونا۔
دل سیر ہونا۔ (ا۔محاورہ) دِل بھر جانا۔
دل سے صاف ہونا۔ (ا۔محاورہ) رنج و ملال جاتا رہنا۔
دل سے غبار نکلنا۔ (ا۔محاورہ) ملال نہ رہنا۔ غصّہ اُتر جانا۔
دل سے کانٹا نکلنا۔ (ا۔محاورہ) دل کی خلش جاتی رہنا۔
دل سے لگنا۔ (ا۔محاورہ) بہت خیال ہونا۔ فکر ہونا۔ دُھن ہونا۔
دل سے مجبور ہونا۔ (ا۔محاورہ) دل پر قابو نہ ہونا۔
دل سے ملنا۔ خلوص اور محبت سے ملاقات کرنا۔
دل سے نکال دینا۔ (ا۔محاورہ) بھُلا دینا۔ دل سے محو کردینا۔
دل سے نہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) ظاہر طور پر ہونا۔ نام کو ہونا۔
دل سیاہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) بے رحم ہونا۔
دل سینے میں اُلجھنا۔ (ا۔محاورہ) دل گھبرانا۔ اضطراب ہونا۔
دل شاد۔ (ف۔صف) خوش۔ بشاش۔
دل شکستہ۔ (ف۔صف) رنجیدہ۔ افسردہ۔ مایوس۔ کنایۃً عاشق۔
دل شکن۔ (ف۔صف) دِل توڑنے والا۔ ہمت پست کرنے والا۔ ناراض کرنے والا۔
دل شکنی۔ (ف۔ا۔مث) دل توڑنا۔ ہمت توڑنا۔
دل شگفتہ۔ (ف۔ا۔صف) خوش۔ بشاش۔

دل شیر ہونا۔ (ا۔محاورہ) دل مضبوط ہونا۔ حوصلہ ہونا۔
دل صاف ہوجانا۔ (ا۔محاورہ) کدورت دُور ہوجانا۔ ملال نہ رہنا۔ صلح ہوجانا۔
دل صد چاک۔ (ف۔صف) دل جس کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے ہوں۔ سخت زخمی دل۔ مایوسی۔
دل صفا ہونا۔ (ا۔محاورہ) دل صاف ہونا۔
دل غمگین۔ (ف۔ا۔صف) رنجیدہ یا مغموم ہونا۔
دل غنی ہونا۔ (ا۔محاورہ) سخی ہونا۔ دِل کا امیر ہونا۔
دل فروش۔ (ف۔صف) دل بیچنے والا۔ عاشق۔
دل فریب۔ (ف۔صف) (۱) دِل کو لُبھا لینے والا۔ من موہن۔ دلرُبا (۲) خوبصورت۔ حسین۔
دل فریبی۔ (ف۔ا۔مث) خوبصورتی۔ دلربائی۔ دل کو لبھانا۔ مَن موہ لینا۔
دل فگار۔ (ف۔صف) جس کا دل زخمی ہو۔ غمگین۔ محزون۔
دل قابو میں ہونا۔ (ا۔محاورہ) دل کا اپنے بس میں ہونا۔
دل قوی کرنا۔ (ا۔محاورہ) حوصلہ کرنا۔ دِل کو مضبوط کرنا۔
دل کا آجانا۔ (ا۔محاورہ) عاشق ہونا۔
دل کا ارمان نکلنا۔ (ا۔محاورہ) آرزو پوری ہونا۔ حوصلہ نکلنا۔
دل کا بادشاہ۔ (ا۔مذ) آزاد۔ خود مختار۔
دل کا بخار۔ (ا۔مذ) غصّہ۔ رنج۔ کدورت۔ ملال۔
دل کا بودا۔ (ا۔صف) کم ہمّت۔ بُزدل۔ پست حوصلہ۔
دل کا ٹکڑا۔ (ا۔مذ) بہت پیارا۔ لختِ جگر۔
دل کا حوصلہ نکلنا۔ (ا۔محاورہ) آرزو یا خواہش پوری ہونا۔
دل کا خون پینا۔ (ا۔محاورہ) غم کھانا۔ رنج کرنا۔
دل کا دل آئینہ ہے۔ (ا۔مثل) جیسا کوئی کسی کے متعلق سوچے گا ویسا ہی اُسے اُس سے جواب بھی ملے گا۔
دل کا دو دو ہاتھ اُچھلنا۔ (ا۔محاورہ) بہت بے قرار ہونا۔ مضطرب ہونا۔
دل کا دھڑکا۔ (ا۔مذ) اختلاج قلب۔ خفقان۔
دل کا عالم۔ (ف۔ا۔مذ) دِل کی حالت۔
دل کا غبار۔ (ا۔مذ) رنج۔ غصّہ۔ کدورت۔ ملال۔
دل کا غبار نکلنا۔ (ا۔محاورہ) کدورت دُور ہونا۔
دل کا غبار دھل جانا۔ (ا۔محاورہ) دِل صاف ہوجانا۔ غصّہ دُور ہوجانا کدورت ختم ہوجانا۔
دل کا کانٹا۔ (ا۔مذ) دل کی خلش۔ رنج۔ ملال۔
دل کا کچا۔ (ا۔صف) کم ہمت۔ بُزدل۔ بودا۔
دل کا کچھ اور نقشہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) مضطرب ہونا۔ پریشان ہونا۔ گھبرانا
دل کا کرارا۔ (ا۔صف) دِل پکا رکھنے والا۔ وہ جس کے دِل پر اثر نہ ہو۔
دل کا کنول کھلنا۔ (ا۔محاورہ) خوش ہونا۔ شگفتہ خاطر ہونا۔
دل کا کھوٹا۔ (ا۔صف) دغا باز۔ فریبی۔
دل کا گھاؤ رائی جانے یا راؤ۔ (ا۔مثل) رنج و الم کا اُسے ہی پتہ

ہوتا ہے جو اس میں مبتلا ہوتا ہے۔

دِل کا لہری۔ دِل کا موجی۔ (ا۔صف) (۱) آزاد۔ بے پروا (۲) خوش مزاج۔

دِل کا پلنا۔ (ا۔ محاورہ) دل گھبرانا۔ ڈرنا۔

دِل کباب ہونا۔ (ا۔ محاورہ) جلنا۔ رنجیدہ ہونا۔ غمگین ہونا۔

دِل کبیدہ۔ (ا۔صف) رنجیدہ۔ غمگین۔

دِل کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) فیاضی کرنا۔ سخاوت کرنا (۲) بہادری کرنا۔ جرأت کرنا۔ ہمت کرنا (۳) خواہش کرنا۔

دِل کڑا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دِل کو سخت کر لینا (۲) جرأت کرنا (۳) صبر سے برداشت کرنا۔

دِل کڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) افسوس ہونا۔ غم ہونا۔ جلنا۔

دِل کش۔ (ف۔صف) (۱) دِل کو کھینچنے والا۔ دِل لبھانے والا (۲) دِل پسند۔ مرغوب۔ پسندیدہ (۳) خوبصورت۔ خوش نما۔

دِل کشا۔ (ف۔صف) (۱) دِل کو خوش کرنے والا۔ دل شگفتہ کرنے والا۔ (۲) روشن۔ فراخ۔

دِل کشائی۔ (ف۔ امث) خوشی۔ فرحت۔ شگفتگی۔

دِل کشی۔ (ف۔ امث) دل کو لبھانا۔ دِل کو اپنی طرف متوجہ کرنا۔

دِل کشیدہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بیزار ہونا۔ رنجیدہ ہونا۔

دِل کملانا۔ (ا۔ محاورہ) مغموم ہونا۔ نااُمید ہونا۔ افسردہ ہونا۔

دِل کو پامال کرنا۔ (ا۔ محاورہ) عاشق پر ستم کرنا۔

دِل کو پانی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) مائل کرنا۔ فریفتہ کرنا۔

دِل کو پتھر کرنا۔ (ا۔ محاورہ) دل کو سخت کر لینا۔

دِل کو پتنگا لگنا۔ (ا۔ محاورہ) بے قرار ہونا۔ بے چین ہونا۔

دِل کو پھوڑا بنانا۔ (ا۔ محاورہ) بہت رنج دینا۔

دِل کو تاب آنا (ہونا)۔ (ا۔ محاورہ) اطمینان ہونا۔ سکون ہونا۔ تسکین ہونا

دِل کو تھامنا۔ (ا۔ محاورہ) صبر کرنا۔ ضبط کرنا۔

دِل کو چوٹ لگنا۔ (ا۔ محاورہ) صدمہ پہنچنا۔

دِل کو خون کرنا۔ (ا۔ محاورہ) غمگین کرنا۔ سخت رنج دینا۔ جلانا۔

دِل کو دِل سے راہ ہوتی ہے۔ (ا۔مثل) محبت دونوں طرف سے ہوتی ہے۔

دِل کو سمجھانا۔ (ا۔ محاورہ) تسلی دینا۔

دِل کو سنبھالنا۔ (ا۔ محاورہ) ضبط کرنا۔ صبر کرنا۔

دِل کو قرار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) اطمینان و تسلی ہونا۔ صبر ہونا۔ دلجمعی ہونا۔

دِل کو لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دُھن ہونا (۲) خواہش ہونا (۳) صدمہ ہونا۔

دِل کو لَو لگنا۔ (ا۔ محاورہ) دُھن لگ جانا۔ ایک ہی طرف توجہ ہو جانا۔ محبت ہو جانا۔

دِل کو مسوسنا۔ (ا۔ محاورہ) بیقراری کی حالت میں دِل پر ہاتھ رکھ کر تسلی حاصل کرنا۔

دِل کو نشانہ بنانا۔ (ا۔ محاورہ) مائل کرنا۔ فریفتہ کرنا۔

دِل کو ہاتھوں سے مسلنا۔ (ا۔ محاورہ) سخت رنج پہنچانا۔ خوب ستانا۔

دِل کو ہو قرار تو سب کو سوجھیں تیوہار۔ (ا۔مثل) جسے کوئی فکر نہ ہو وہ ہی ہر بات میں لطف اُٹھا سکتا ہے۔

دِل کھٹا میٹھا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) جی ملچانا۔ بہت رغبت ہونا۔

دِل کھٹا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دل بیزار ہونا۔ حوصلہ نہ ہونا۔

دِل کھٹک جانا۔ (ا۔ محاورہ) شبہ پڑنا۔ شک پڑنا۔

دِل کھٹکنا۔ (ا۔ محاورہ) ڈرنا۔ کھٹکا ہونا۔

دِل کھرا کھوٹا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) نیت میں فرق آنا۔ خیال فاسد پیدا ہونا۔

دِل کھلنا۔ (ا۔ محاورہ) شگفتہ ہو جانا۔ خوش ہونا۔

دِل کھُلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خوش ہو جانا۔ رنج دُور ہو جانا (۲) خوف جاتا رہنا (۳) حوصلہ بڑھنا۔ ہمت پیدا ہونا (۴) روشن ضمیر ہو جانا۔

دِل کھول کر۔ دِل کھول کے۔ بے دھڑک۔ خاطر خواہ۔

دِل کیے میں نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دِل کا قابو میں نہ ہونا۔

دِل کھینچ لینا۔ (ا۔ محاورہ) دل کو فریفتہ کر لینا۔ مائل کر لینا۔

دِل کی۔ (ا۔مث) رازِ دل۔ خواہش۔

دِل کی آگ بجھانا۔ (ا۔ محاورہ) خواہش پُوری کرنا۔ تسکین پانا۔

دِل کی اُڑا لینا۔ (ا۔ محاورہ) دِل کا مطلب سمجھ لینا۔

دِل کی بھڑاس۔ (ا۔مث) رنج۔ غم۔ غصہ۔

دِل کی بے تابی۔ (ا۔مث) گھبراہٹ۔ بے چینی۔ بے قراری۔

دِل کی پھانس۔ (ا۔مث) خلش۔ رنج۔ غم۔ صدمہ۔

دِل کی جلن۔ (ا۔مث) رنج۔ غم۔

دِل کی حسرت نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) خواہش پُوری ہونا۔ مُراد حاصل ہونا۔

دِل کی دِل میں رہنا۔ (ا۔ محاورہ) خواہش پُوری نہ ہونا۔

دِل کی رُکاوٹ۔ (ا۔مث) آزردگی۔ افسردگی۔

دِل کی سادگی۔ (ا۔صف۔مث) بھولی۔ صاف دل۔

دِل کی صفائی۔ (ا۔مث) دِل کا بُری باتوں سے مُبرّا ہونا۔

دِل کی طرح رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) عزیز رکھنا۔

دِل کی کلی کھلنا۔ (ا۔ محاورہ) آرزو پُوری ہونا۔

دِل کی کنجی۔ (ا۔مث) ہم راز۔ صلاح کار۔ مشیر۔

دِل کی کہنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) صاف بات ظاہر کر دینا (۲) وہ بات جو دوسرے کے دل میں ہو بتا دینا۔

دِل کی گانٹھ۔ دِل کی گرہ۔ (ا۔مث) رنج۔ شکوہ۔ شکایت۔

دِل کی گانٹھ کھولنا۔ (ا۔ محاورہ) عداوت دُور کرنا۔ چھپے ہوئے کینے کو دفع کرنا۔

دِل کی گرہ (گھنڈی) کھلنا۔ رنجش دُور ہونا۔ عقدہ کشائی ہونا۔ (۲) ظاہر ہونا۔

دِل کی لگن۔ دِل کی لاگ۔ (ا۔مث) عشق۔ محبت۔ عاشقی۔

دِل کی لگی۔ (ا۔مث) غم۔ رنج۔ عشق۔ دِل کی چوٹ۔

دِل کی لگی بجھنا۔ (ا۔ محاورہ) حسرت نکلنا۔

دِل کے پار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دل پر اثر کرنا۔ پُورا اثر کرنا۔

دِل کے پُرزے پُرزے ہونا۔ دِل کے ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سخت

صدمہ ہونا۔ بے حد رنج ہونا۔

دِل کے پھپھولے (آبلے) پھوڑنا۔ (۱) بُرا بھلا کہہ کر دِل کا غصہ نکالنا۔ رنج و غم کے باعث جلی کٹی باتیں کرنا (۲) بدلہ لینا۔ زہر اُگلنا (۳) دردِ دل ظاہر کرنا۔

دِل گداز۔ (ف۔ صف) دل کو نرم کرنے والا۔

دِل گداز ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دل نرم ہونا۔

دِل گردہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) حوصلہ۔ جرأت (۲) تاب۔ طاقت (۳) صبر برداشت۔

دِل گرفتگی۔ (ف۔ ا۔ مث) غم۔ رنج۔

دِل گرفتہ۔ (ف۔ صف) غمگین۔ مغموم۔ عاشق۔

دِل گرم۔ (ف۔ صف) (۱) پُرجوش۔ شائق (۲) پُرآرزو (۳) بہادر۔

دِل گرم ہونا۔ (ا۔ محاورہ) اُمنگ پیدا ہونا۔ جوش پیدا ہونا۔

دِل گرما جانا۔ اُمنگ پیدا ہونا۔ خواہش پیدا ہونا۔

دِل گرمی۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) شوق۔ جوش (۲) دُرستی۔

دِل گمراہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) نیت میں فرق آنا۔ دِل بھٹکنا۔

دِل گواہی دیتا ہے۔ (ا۔ محاورہ) دل تائید کرتا ہے۔

دِل گھبرانا۔ (مص۔ مرکب) (۱) دل بے قرار ہونا۔ دِل مضطرب ہونا (۲) دِل نہ لگنا۔

دِل گیر۔ (ف۔ صف) مغموم۔ غمگین۔

دِل لُبھانا۔ (ا۔ محاورہ) دل کو مائل کرنا۔ دِل کو فریفتہ کرنا۔

دِل لٹّو ہونا۔ (ا۔ محاورہ) فریفتہ ہونا۔

دِل لرزنا۔ (ا۔ محاورہ) ڈرنا۔ خوف کھانا۔

دِل لگا بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) عاشق ہونا۔ محبت کرنے لگنا۔

دِل لگا رہنا۔ (ا۔ محاورہ) فکر رہنا۔ تشویش ہونا۔

دِل لگا کر۔ (ا۔ تابع فعل) توجہ سے۔

دِل لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) عاشق ہونا۔ محبت کرنا (۲) کسی کام پر متوجہ ہونا۔

دِل لگ جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جی بہلنا (۲) کسی کام میں مشغول ہوجانا (۳) عشق ہونا۔ محبت ہونا۔

دِل لگی۔ (ا۔ مث) (۱) ہنسی۔ مذاق۔ چُہل (۲) معمولی بات۔ آسان بات (۳) مشغلہ۔ دِل چسپی (۴) عشق۔ محبت۔ لگاؤ۔

دِل لگی باز۔ (ا۔ مذ) ظریف۔ مسخرا۔

دِل لوٹ پوٹ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) فریفتہ ہونا۔ عاشق ہونا۔ شیدا ہونا

دِل لوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) مائل کرنا۔ فریفتہ کرنا۔

دِل لہرانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دِل خوش کرنا (۲) اُمنگ پیدا ہونا۔ دِل خوش ہوجانا۔

دِل لہو ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سخت رنج ہونا۔ سخت صدمہ گذرنا۔

دِل لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مائل کرلینا۔ عاشق بنالینا (۲) منشار دریافت کرنا۔ عندیہ معلوم کرنا۔

دِل مارنا۔ (ا۔ محاورہ) خواہشوں کو روکنا۔ ضبط کرنا۔

دِل مُٹھی میں لینا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کو قابو کرنا۔ گرویدہ کرلینا۔

دِل مٹی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) خواہش نہ رہنا۔

دِل مچلنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی خواہش پر بضد ہونا۔

دِل مرجھانا۔ (ا۔ محاورہ) دِل میں کوئی خواہش نہ رہنا۔ افسردہ ہونا۔

دِل مرحوم۔ (ف۔ ا۔ مذ) عاشق کا دل۔ نامُراد دل۔

دِل مسلنا۔ (ا۔ محاورہ) دل کو ایذا پہنچانا۔ رنج دینا۔

دِل مسوس کر رہ جانا۔ (ا۔ محاورہ) دِل پکڑ کر رہ جانا۔ کسی صدمہ کے باعث چُپ رہ جانا۔

دِل مضبوط رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) پروا نہ کرنا۔ حوصلہ رکھنا۔

دِل مضطر۔ (ف۔ ا۔ مذ) بے چین دل۔

دِل مکدّر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دل میں ملال آجانا۔ دِل صاف نہ رہنا۔

دِل ملا۔ بہناپا۔ وہ باہمی رشتہ جو دو سہیلیاں آپس میں جوڑلیتی ہیں۔

دِل مَلنا۔ (ا۔ محاورہ) دِل مسوسنا۔ دِل مروڑنا۔

دِل مِلنا۔ (ا۔ محاورہ) دل کا موافق ہونا۔ یک جان دو قالب ہونا۔

دِل موم ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ترس آنا۔ رحم آنا۔ دِل کا نرم ہونا۔

دِل موہ لینا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کا دل اپنی طرف مائل کرلینا۔ عاشق بنالینا۔ فریفتہ کرلینا۔

دِل میلا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) رنج کرنا۔ دِل اُداس کرنا۔ دل کو متفکر کرنا۔ دِل پر غم لانا۔

دِل میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) خیال گزرنا۔

دِل میں بال لانا۔ (ا۔ محاورہ) بدگمان ہونا۔ بدظن ہونا۔ تذبذب میں پڑنا۔

دِل میں تو سمجھو۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کبھی تو شرمایا کرو (۲) دل میں قائل تو ہو۔

دِل میں ٹھننا۔ (ا۔ محاورہ) پکا ارادہ ہونا۔ قائم رہنا۔

دِل میں جگہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) راہ و رسم بڑھانا۔ دوست ہونا (۲) خصوصیت پیدا کرنا۔

دِل میں چُبھنا۔ (ا۔ محاورہ) اثر کرنا۔ پسند آنا۔

دِل میں چٹکیاں لینا۔ (ا۔ محاورہ) طعنے دینا۔ درپردہ آزار پہنچانا۔ دل دُکھانا۔

دِل میں چوٹ لگنا۔ (ا۔ محاورہ) صدمہ پہنچنا۔ رنج ہونا۔

دِل میں چور بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) بدگمانی ہونا۔ بدظنی ہونا۔

دِل میں چھید ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سخت صدمہ پہنچنا۔

دِل میں داغ پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) صدمہ ہونا۔ رنج ہونا۔

دِل میں دِل ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) اپنی بات کا دوسرے کو یقین دلانا۔

دِل میں ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) دوسرے کے ذہن میں ڈالنا۔ خدا کی طرف سے الہام ہونا۔ القا ہونا۔

دِل میں ڈرنا۔ (ا۔ محاورہ) اندر ہی اندر خوف کھانا۔

دِل میں راہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) دوست بننا۔ رسائی پیدا کرنا۔

دِل میں رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) پوشیدہ رکھنا۔ ظاہر نہ کرنا۔ کپٹ رکھنا۔

دِل میں زہر بھرا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دل میں کسی کے متعلق دُشمنی یا بدی ہونا

دِل میں سمانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی بات کا یقین ہونا (۲) ہر وقت خیال

میں رہنا (۳) ارادہ ہونا۔
دِل میں شرمانا۔ (ا۔ محاورہ) شرمندگی ظاہر نہ ہونے دینا۔
دِل میں غبار آنا۔ (ا۔ محاورہ) کدورت رکھنا۔
دِل میں فرق آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) شبہ پڑنا۔ گمان گذرنا۔ اعتبار اُٹھنا۔ (۲) شکر رنجی ہونا۔
دِل میں کانٹا سا کھٹکنا۔ (ا۔ محاورہ) ناگوار گزرنا۔ بارِ خاطر ہونا۔
دِل میں کپٹ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کینہ ہونا۔ دشمنی ہونا۔
دِل میں کڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) رنج کرنا مگر ظاہر نہ ہونے دینا۔
دِل میں کھُبنا۔ (ا۔ محاورہ) دِل پر اثر ہونا۔
دِل میں کھٹک جانا۔ (ا۔ محاورہ) شبہ پڑ جانا۔ اثر کر جانا۔
دِل میں کھوٹ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دغا ہونا۔ نیت ٹھیک نہ ہونا۔
دِل میں گرہ پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) رنج و ملال ہونا۔
دِل میں گڑ جانا۔ (ا۔ محاورہ) پسند آنا۔ اثر ہونا۔
دِل میں گھاؤ پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) صدمہ پہنچنا۔
دِل میں گھر کر جانا۔ (ا۔ محاورہ) دوستی پیدا کرنا۔ محبت کرنا۔
دِل میں گھونسا لگنا۔ (ا۔ محاورہ) اچانک کوئی صدمہ پہنچنا۔
دِل میں لانا۔ (ا۔ محاورہ) دل نشین کرنا۔
دِل میں لڈو پھوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت خوش ہونا۔
دِل میں لگن لگنا۔ (ا۔ محاورہ) شوق پیدا ہونا۔
دِل میں لہر آنا۔ (ا۔ محاورہ) خیال آنا۔ اُمنگ اُٹھنا۔
دِل میں ناسور پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) سخت صدمہ پہنچنا۔ بے حد رنج ہونا۔
دِل میں نقش ہونا۔ (ا۔ محاورہ) نہ بھولنے والا اثر ہونا۔
دِل میں نیت کرنا۔ (ا۔ محاورہ) ارادہ کرنا۔
دِل میں وسوسے اُٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) بُرے بُرے خیالات آنا۔
دِل میں ہوک اُٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) رنج و غم کی بات یاد آنا۔
دِل میں ہول سمانا۔ (ا۔ محاورہ) خوف زدہ ہو جانا۔ گھبراہٹ ہونا۔
دِل میں ہونا۔ (۱) ارادہ ہونا۔ قصد ہونا (۲) خواہش ہونا۔ تمنا ہونا (۳) خیال ہونا۔
دِل ناصبور۔ (ا۔ محاورہ) بے قرار دل۔ بے چین دل۔ نہ صبر کرنے والا دل۔
دِل نشین۔ (ف۔ صف) دل میں بیٹھنے والا۔ دِل پر اثر کرنے والا۔ دِل پر نقش ہو جانے والا۔
دِل نشین کرنا۔ (ا۔ محاورہ) دِل میں بٹھانا۔ دل پر نقش کرنا۔ دِل میں جمانا
دِل نواز۔ (ف۔ صف) دِل کو تسلی دینے والا۔ دوست۔ یار۔
دِل نوازی۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) تسلی۔ تشفی (۲) مہربانی۔ عنایت۔ (۳) ناز و نخرے۔
دِل نہاد۔ (ف۔ صف) جس پر دِل مائل ہو۔ توجہ۔ معشوق۔
دِل وابستہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ مطیع ہونا۔
دِل والا۔ (ا۔ صف) (۱) سخی۔ فیاض (۲) بہادر۔ دلیر۔ جری۔ سورما۔ باہمت
دِل و جان۔ (ف۔ صف) پیارا۔ عزیز۔ محبوب۔
دِل و جان سے۔ بڑی خوشی سے۔ شوق سے (۲) بخوبی۔ نہایت۔ بے حد۔

دِل و جگر پر چھُریاں چلنا۔ (ا۔ محاورہ) سخت رنج اور تکلیف پہنچنا۔
دِل و دماغ۔ (ف۔ ا۔ مذ) عقل و خرد۔ علم۔
دِل و دماغ نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) عقل نہ ہونا۔
دِل ہاتھ بھر بڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) حوصلہ زیادہ ہونا۔ ہمت ہونا۔
دِل ہاتھ میں رکھنا۔ دِل ہاتھ میں لینا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کو خوش اور راضی رکھنا۔ تسلی دیتے رہنا۔
دِل ہارنا۔ (ا۔ محاورہ) گھبرا جانا۔ ہمت ہار دینا۔
دِل ہِل جانا۔ (ا۔ محاورہ) خوف۔ دہشت یا رحم سے دل کا کانپ اُٹھنا دِل کا لرز جانا۔
دِل ہلکا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) رونے دھونے سے رنج و غم کا کم ہونا۔
دِل ہوا ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) ڈر سے گھبرا جانا۔
دِل ہی جانتا ہے۔ دل ہی کو معلوم ہے۔ (ا۔ محاورہ) بیان نہیں ہو سکتا۔
دِل ہی دِل میں۔ اندر ہی اندر۔ چُپکے چُپکے۔
دُلار۔ (دُ۔ لار) [ہ۔ ا۔ مذ] لاڈ۔ پیار۔ محبت۔
دُلارا۔ (دُ۔ لا۔ را) [ہ۔ صف] پیارا۔ عزیز۔ لاڈلا۔
دُلاری۔ (دُ۔ لا۔ ری) [ہ۔ صف] پیاری۔ عزیزہ۔ لاڈلی۔ دُلارا کی تانیث۔
دِلاسا۔ (دِ۔ لا۔ سا) [ف۔ اُر۔ ا۔ مذ] تسلی۔ تشفی۔ تسکین۔
دِلاسا دینا۔ تسلی دینا۔ ہمت بندھانا۔ جی بڑھانا۔
دَلّاک۔ (دَل۔ لا۔ ک) [ع۔ ا۔ مذ] وہ شخص جو حمام میں بدن ملتا ہے۔ مالشیا
دَلّال۔ (دَل۔ لا۔ ل) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) سودا کرانے والا۔ آڑھتیا (۲) بھڑوا۔ (۳) وہ شخص جو خریدار اور بیچنے والے کو ملائے۔
دَلالت۔ (دَ۔ لا۔ لت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) علامت۔ نشان (۲) پتا۔ سُراغ (۳) دلیل۔ ثبوت (۴) ہدایت۔ راہنمائی (۵) اِطلاق۔ عاید ہونا (۶) دبدبہ۔ رُعب۔ شان۔ عظمت۔
دَلالت برسنا۔ (ا۔ محاورہ) رُعب و داب ہونا۔ شان و شوکت ظاہر ہونا۔
دَلّالہ۔ (دَل۔ لا۔ لہ) [ع۔ ا۔ مث] کُٹنی۔ مشّاطہ۔
دَلّالی۔ (دَل۔ لا۔ لی) [ع۔ ا۔ مث] (۱) سودا کرانے کی اُجرت (۲) دَلّال کا پیشہ (۳) کُٹناپہ۔
دِلاور۔ (دِ۔ لا۔ وَر) [ف۔ صف] بہادر۔ شجاع۔ جمع: دِلاوران۔
دِلاوری۔ (دِ۔ لا۔ وَ۔ ری) [ف۔ ا۔ مث] بہادری۔ شجاعت۔
دَلائل۔ (دَ۔ لا۔ اِل) [ع۔ ا۔ مث] حجت۔ وجہ۔ سبب۔ ثبوت۔ شہادت (۲) دلیل کی جمع۔
دُلائی۔ (دُ۔ لا۔ اِی) [ہ۔ ا۔ مث] رضائی۔ رُوئی کی فرد۔
دَلبا۔ (دَل۔ با) [ہ۔ ا۔ مذ] دُبیل۔ بھگوڑا۔ وہ پرندہ جس کو پٹوا پٹوا کر دوسرے لڑنے والے پرندوں کو دلیر بناتے ہیں۔
دُلتّی۔ (دُ۔ لت۔ تی) [ہ۔ ا۔ مث] جانور کی پچھلی دونوں لاتیں۔
دُلتّی چلانا۔ دُلتّی مارنا۔ جانور کا پچھلی دونوں ٹانگیں ایک ساتھ اُٹھا کر مارنا۔
دَلِدّر۔ (دَ۔ لِد۔ دَر) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) افلاس۔ محتاجی۔ تنگ دستی (۲) نحوست۔

تنگ حالی (۳) نحس چیز۔ منحوس چیز (۴) پلید آدمی۔
دَلِدّر بھاگنا۔ (ا۔ محاورہ) افلاس دُور ہونا۔ نحوست ٹلنا۔
دَلِدّر دُور ہونا۔ (ا۔ محاورہ) تنگ حالی کا خوش حالی سے بدل جانا۔ افلاس یا نحوست کا جاتا رہنا۔
دَلِدّر نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) گھر کو صاف ستھرا کرنا۔
دَلِدّری۔ (دَ۔لِد۔دَ۔ری) [ہ۔ا۔مذ] (۱) مُفلِس (۲) غریب (۳) منحوس (۴) میلا کچیلا آدمی۔
دَلدَل۔ (دَل۔دَل) [ہ۔ا۔مث] کیچڑ۔ گلابہ۔ دَھسان۔
دَلدَل میں پھنسنا۔ (ا۔ محاورہ) کیچڑ میں پھنسنا۔ مشکل یا دِقّت میں پڑنا۔
دُلدُل۔ (دُل۔دُل) [ع۔ا۔مذ] سیاہی مائل خچر جو حاکمِ اسکندریہ مقوقس نے رسول اللہؐ کی خدمت میں بھیجا اور آپؐ نے حضرت علیؓ کو عطا فرمایا (۲) ذوالجناح۔
دُلدُل سوار۔ (ع۔ا۔مذ) حضرت علیؓ کا لقب۔
دُلدُل نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) محرّم میں گھوڑے کا ماتمی جلوس نکالنا۔
دُلڑا۔ (دُل۔ڑا) [ہ۔صف] دو لڑی والا۔ دُوہرا (۲) دُبلا۔
دَلق۔ [ع۔ا۔مث] گُدڑی۔ پشمینے کا لباس جو درویش پہنتے ہیں۔
دَلق پوش۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) گُدڑی پہننے والا۔ فقیر۔ درویش۔
دَلک۔ (دَ۔لک) [ہ۔ا۔مث] (۱) چمک۔ جھلک۔ دمک (۲) کپکپی۔ لرزش۔ جنبش۔
دَلکنا۔ (دَ۔لک۔نا) [ہ۔مص] (۱) چمکنا۔ دمکنا (۲) تھرتھرانا۔ لرزنا۔ کانپنا۔ ہلنا۔
دُلکھنا۔ (دُ۔لکھ۔نا) [ہ۔مص] (۱) بات کاٹنا۔ ٹوکنا۔ اعتراض کرنا۔ انکار کرنا۔ منع کرنا۔
دُلکی۔ (دُل۔کی) [ہ۔ا۔مث] گھوڑے کی ایک چال جس میں ایک وقت میں تین پاؤں اُٹھتے ہیں۔
دُلمہ۔ (دُل۔مہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) سالن (۲) ایک سالن جس میں قیمہ اور پنیر بینگن یا گاجر میں بھر کر پکاتے ہیں (۳) ایک قسم کی زہریلی مکڑی۔
دَلنا۔ (دَل۔نا) [ہ۔مص] موٹا موٹا پیسنا۔ دردرا کرنا۔ دال کو چکی میں پیس کر نصف نصف کرنا۔
دَلو۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) ڈول (۲) آسمان کا گیارھواں بُرج۔
دِلوانا۔ (دِل۔وا۔نا) [ہ۔مص] کسی سے دلانا۔ عطا کرانا۔ سپرد کرانا۔
دَلوانا۔ (دَل۔وا۔نا) [ہ۔مص] موٹا موٹا پسوانا۔ دردرا کرانا۔ دانہ کرانا۔ نصف نصف کرانا۔
دَلوائی۔ (دَل۔وا۔ای) [ہ۔ا۔مث] دلوانے کی اُجرت۔
دِلوائی۔ (دِل۔وا۔ای) [ق۔ا۔مذ] ایلچی۔ سفیر۔ وکیل۔
دُلہا۔ دُولہا۔ (دُل۔ہا۔ دُو۔لہا) [ہ۔ا۔مذ] وہ مرد جس کی شادی ہو۔ بنا۔ نوشہ (۲) داماد۔
دُلھن۔ (دُل۔ہن۔ دُلھَن) [ہ۔ا۔مث] (۱) وہ عورت جس کی شادی ہو۔ عروس (۲) زوجہ۔ بیوی (۳) بہو (۴) عزیزہ۔ پیاری (۵) آراستہ۔
دُلھن بن کے چلنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بن ٹھن کے چلنا۔ سُرخ لباس پہن کر چلنا (۲) معشوقانہ انداز سے چلنا۔
دُلھنڈی۔ (دُ۔لھن۔ڈی) [ہ۔ا۔مث] ہولی کا دوسرا دن۔
دِلّی۔ (دِل۔لی) [ہ۔ا۔مث] ہندوستان کا دارالحکومت۔ دہلی۔
دِلّی دکھانا۔ (ا۔محاورہ) بچے کو کھلاتے ہوئے بغلوں میں ہاتھ دے کر سر سے اونچا کر دینا۔
دِلّی دُور ہے۔ (ا۔مثل) ابھی منزلِ مقصود دُور ہے۔
دِلّی کا روڑا۔ (ا۔صف) بہت چالاک آدمی۔
دِلّی میں رہ کر بھاڑ ہی جھونکا کیے۔ (ا۔مثل) لائقوں کی صحبت میں بیٹھ کر بھی نالائق ہی رہے۔
دَلیا۔ (دَل۔یا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) دَلا ہُوا اناج (۲) موٹا پسا ہوا غلّہ۔ کچّا یا پکا ہُوا۔
دَلیر۔ (دَ۔لیر) [ف۔صف] (۱) بہادر۔ شجاع۔ سُورما (۲) بےخوف نڈر (۳) گستاخ۔
دَلیرانہ۔ (دَ۔لے۔را۔نہ) [ف۔صف] (۱) جوانمردی سے۔ جرأت سے (۲) بےباکانہ (۳) گستاخانہ۔
دَلیری۔ (دَ۔لے۔ری) [ف۔ا۔مث] (۱) بہادری۔ شجاعت۔ جرأت (۲) بےباکی۔
دَلیل۔ (دَ۔لیل) [ع۔ا۔مث] (۱) حجّت (۲) وجہ (۳) ثبوت۔ شہادت۔
دَلیلِ کامل۔ (ف۔ا۔مث) پُورا ثبوت۔
دَلیل لانا۔ ثبوت دینا۔ حجت پیش کرنا۔
دَلیلِ ناقص۔ بودی بات۔ کمزور ثبوت۔
دَلیل۔ (دَ۔لیل) [انگ۔ا۔مث] سزا۔ بیگار۔ سپاہیوں کی سزا۔
دَلیل بولنا۔ کھڑا رہنے یا ٹہلنے اور قواعد کرنے کی سزا ملنا۔

د ـــ م

دَم۔ [ف۔ا۔مذ] (۱) سانس۔ نفس (۲) پل۔ منٹ۔ لحظہ۔ وقت (۳) زندگی (۴) روح۔ جان (۵) ذات (۶) حُقّے کا کش (۷) بھٹی یا تنور کی ہوا (۸) پانی کا گھونٹ (۹) کھانے کو دھیمی آگ پر رکھنا (۱۰) طاقت۔ قوت۔ زور (۱۱) تلوار کی دھار (۱۲) نیزے کی نوک (۱۳) مضبوطی۔ خوبی (۱۴) لپک (۱۵) خوشی۔ فرحت (۱۶) اولوالعزمی بلند حوصلگی (۱۷) دھوکہ۔ فریب۔ دغا (۱۸) افسون۔ منتر۔ دعا جو پڑھ کر پھونکی جائے (۱۹) غرور۔ تکبّر (۲۰) شیخی (۲۱) گھر۔ خانہ (۲۲) وطن (۲۳) [ع۔مذ] خون۔ لہو (۲) جان۔ روح۔
دَمِ آب۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) پانی کا گھونٹ (۲) تھوڑا سا پانی۔
دَم آجانا۔ (ا۔محاورہ) جان آجانا۔ زندگی پیدا ہونا۔
دَم آخر ہوجانا۔ (ا۔محاورہ) مرجانا۔

دَمِ آخریں۔ (ف۔ا۔مذ) نزع کا وقت۔ آخری سانس۔
دَم آنا۔ (ا۔محاورہ) تھک جانا۔
دَم آنکھوں میں اٹکنا۔ (ا۔محاورہ) کچھ زندگی باقی رہنا۔
دَم آنکھوں میں ہونا۔ (ا۔محاورہ) حالت نزع میں ہونا۔
دَم اٹکا ہونا۔ (ا۔محاورہ) دَم رُکا ہونا۔ ذرا سی سانس باقی رہنا۔
دَم اٹک کر رہ جانا۔ (ا۔محاورہ) سانس کا سینے میں رُک کر رہ جانا۔
دَم اٹکنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سانس کا سینے میں رُکنا (۲) وقتِ نزع آہستہ آہستہ جان نکلنا۔
دَمِ اختصار۔ (ف۔ع۔ا۔مذ) نزع کا عالم۔
دَم اُکھڑ جانا۔ (ا۔محاورہ) تھکاوٹ کی وجہ سے سانس کا بہت تیز چلنا۔ سانس چڑھ جانا۔
دَم اُکھڑنا۔ (ا۔محاورہ) سانس کا بے قاعدہ چلنا۔
دَم اُلٹنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سانس رُکنا (۲) وقتِ نزع سانس کا بے قاعدہ بھرنا (۳) دل گھبرانا۔
دَم اُلجھنا۔ (ا۔محاورہ) جی گھبرانا۔ جی اُکتانا۔
دَم اُوپر کو کھینچنا۔ (ا۔محاورہ) زور سے سانس لینا۔
دَم باز۔ (ف۔صف) (۱) مکار۔ فریبی۔ دھوکہ باز (۲) حیلہ ساز۔ حیلہ گر (۳) حُقے کا دم لگانے والا۔
دَم بازی۔ (ف۔ا۔مث) دھوکہ بازی۔ دغا بازی۔ مکاری۔
دَم باقی نہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہکا بکا رہ جانا۔ سانس باقی نہ رہنا۔ (۲) حوصلہ نہ رہنا۔
دَم باندھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سانس روک لینا (۲) متوجہ ہونا۔
دَم بخود۔ (ف۔صف) چُپ چاپ۔ ساکت و صامت۔
دَم بدم۔ (ف) (۱) ہر گھڑی۔ ہر وقت۔ برابر (۲) متواتر۔ پے در پے۔
دَم بڑھانا۔ (ا۔محاورہ) لمبے لمبے سانس لینے کی مشق کرنا۔
دَم بڑھ جانا۔ (ا۔محاورہ) قوت زیادہ ہونا۔
دَم بنا رہے۔ (کلمہ دُعا) جیتے رہو۔ سلامت رہو۔
دَم بند ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) چُپ ہونا۔ ساکت ہونا۔ خاموش ہونا (۲) سانس رُکنا (۳) تنگ ہونا۔ عاجز ہونا (۴) گھبرانا۔ جی گھبرانا۔
دَم بولانا۔ (ا۔محاورہ) جی گھبرانا۔ وحشت ہونا۔
دَم بھر۔ (ا۔تابع فعل) ذرا۔ لحظہ بھر۔ تھوڑی دیر کے لیے۔
دَم بھر آنا۔ دَم بھر جانا۔ (ا۔محاورہ) سانس پھول جانا۔
دَم بھر آنا۔ (۱) کبوتر کے پوٹے میں ہوا بھرنا (۲) پہلوانوں کا اپنے شاگردوں کو زور کر کے تھکا دینا۔
دَم بھرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سانس چڑھنا یا پھُولنا (۲) ہر وقت کسی کی تعریف کرنا (۳) محبت کا دعویٰ کرنا (۴) کبوتر کا بولنا (۵) یقین کرنا۔ ایمان لانا۔
دَم پُخت۔ (ف۔ا۔مذ) بھاپ میں پکا ہوا کھانا۔
دَم پُخت ہو کر رہ جانا۔ (ا۔محاورہ) ناراض ہو کر یا غصہ ضبط کر کے چُپ ہو رہنا۔
دَم پر آنا۔ (ا۔محاورہ) پکنے کے قریب ہونا۔
دَم پر بننا۔ دَم پر بن جانا۔ (ا۔محاورہ) مرنے کے قریب ہونا۔ مصیبت پڑنا۔
دَم پر چڑھنا۔ (ا۔محاورہ) دھوکے میں آجانا۔
دَم پر چھوڑ دینا۔ (ا۔محاورہ) کھانے کو دھیمی آنچ پر رکھ دینا۔
دَم پر لانا۔ (ا۔محاورہ) فریب میں پھنسانا۔
دَمِ پسیں۔ (ف۔ا۔مذ) حالتِ نزع۔ آخری دَم۔
دَم پھڑکنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا (۲) خواہش سے بے تاب ہونا۔ مضطرب ہونا۔
دَم پھُولنا۔ (ا۔محاورہ) سانس چڑھنا۔
دَم پھونکنا۔ (ا۔محاورہ) رُوح ڈالنا۔ جسم میں جان ڈالنا۔
دَم تک۔ (ا) جیتے جی۔ زندگی میں۔
دَم توڑنا۔ (ا۔محاورہ) نزع کی حالت میں ہونا۔ جان کنی کی حالت میں ہونا۔ سانس اُکھڑنا۔
دَمِ تیغ۔ (ف۔مذ) تلوار کی کاٹ۔ تیزی یا دھار۔
دَمِ تیغ پر راہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) موت کا خطرہ ہونا۔
دَم ٹوٹنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) تیراک یا بھاگنے والے کا سانس پھُولنا۔ (۲) سانس اُکھڑنا (۳) حالتِ نزع میں ہونا۔
دَم ٹھہرنا۔ (ا۔محاورہ) سانس کا ٹھکانے سے ہونا یا قرار پکڑنا۔
دَم جھانسا دینا۔ (ا۔محاورہ) دھوکہ دینا۔ فریب دینا۔ جُل دینا۔
دَم چرانا۔ (ا۔محاورہ) اپنے تئیں مُردہ ظاہر کرنا۔ دم روک لینا (۲) پہلو تہی کرنا۔ ٹالنا۔ کسی کام کے کرنے سے کترانا۔
دَم چڑھنا۔ (ا۔محاورہ) سانس چڑھنا۔ ہانپنا۔
دَم چلا جانا۔ (ا۔محاورہ) فریفتہ ہونا۔ عاشق ہونا۔
دَم چھوڑنا۔ (ا۔محاورہ) مر جانا۔
دَم خشک ہونا۔ (ا۔محاورہ) ڈرنا۔ خوف کھانا۔
دَم خفا ہونا۔ (ا۔محاورہ) جی گھبرانا۔ سانس رُکنا۔
دَم خم۔ (ف۔مذ) (۱) طاقت۔ قوت۔ اُستواری۔ مضبوطی (۲) تلوار کی دھار اور خمیدگی (۳) اوسان۔ ہوش۔ حواس۔
دَمِ خنجر۔ (ف۔ا۔مذ) خنجر کی دھار۔
دَم دار۔ (ف۔صف) (۱) جاندار۔ مضبوط۔ طاقت ور۔ مدتوں رہنے اور چلنے والی چیز۔ (۲) باڑھ دار۔ دھار دار۔
دَم داعیہ۔ (ف۔ع۔ا۔مذ) دعویٰ۔ حوصلہ۔
دَم درود نہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) مُردہ ہونا (۲) مرنے کے قریب ہونا (۳) طاقت نہ ہونا۔
دَم دلاسا۔ (ف۔ا۔مذ) چکنی چپڑی باتیں۔ تسلی۔ تشفی۔ بہلاوا۔ پھُسلاوا۔ خوشامد۔
دَم دم کی۔ ہر وقت کی۔ ہر لحظہ کی۔
دَم دھاگہ۔ (ا۔مذ) فریب۔ دھوکہ۔ جھانسا۔
دَم دھاگے بتانا۔ (ا۔محاورہ) دھوکہ دینا۔ جھانسا دینا۔
دَم دُھکڑ کی میں ہونا۔ (ا۔محاورہ) جانکنی کا عالم ہونا۔ نزع میں ہونا۔

دَم دیکھنا۔ (ا۔محاورہ) تیزی کی جانچ کرنا۔ نزع کے وقت سانس دیکھنا
دَم دینا۔ (۱) مرجانا (۲) فریب دینا (۳) فریفتہ ہونا (۴) کھانے کو ہلکی آنچ پر رکھنا۔ تلوار کو خم کرکے دیکھنا۔ کسی لچکی ہوئی شے میں ہوا بھرنا (۵) تلوار کو آب دینا (۶) حقہ کی ہوا خارج ہونا۔
دَمِ رُخصت۔ (ف۔ا۔مذ) رُخصت کا وقت۔ ہنگام موت۔
دَمِ رفتار۔ چلنے کے وقت۔
دَم رُکنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سانس رُک رُک کے آنا (۲) ضیق النفس کا عارضہ ہونا (۳) دِل گھبرانا (۴) عاجز ہونا۔ تنگ آنا۔
دَم روکنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) حبس دَم کرنا (۲) عاجز کرنا۔
دَم رکھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) طاقت رکھنا (۲) چُپ رہنا (۳) حرکت نہ کرنا۔
دَم زدن۔ (ف۔محاورہ) (۱) دَم مارنا۔ سانس لینا (۲) کچھ کہنا۔
دَم زدن میں۔ (ف۔ا۔مذ) فوراً۔ بہت جلدی۔
دَم زنی۔ (ف۔صف) چُپ رہنا۔
دَم سادھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) حبسِ دَم کرنا (۲) چُپ رہنا (۳) حرکت نہ کرنا۔
دَم ساز۔ (ف۔صف) (۱) رازدار۔ ہمراز (۲) آس دینے کے لیے ساتھ گانے والا۔ شاملِ آواز (۳) متفق۔ موافق (۴) دوست۔ ہمدم۔ یار۔
دَم سازی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) دوستی۔ بے تکلفی (۲) اِتفاق (۳) میل۔ سُروں کا میل۔
دَمِ سحر۔ (ف۔ا۔مذ) صُبح کے وقت۔
دَمِ سرد۔ (ف۔ا۔مذ) ٹھنڈی سانس۔ آہِ سرد۔
دَم سکھانا۔ (ا۔محاورہ) ڈرانا۔ دھمکانا۔
دَم سُوکھنا۔ (ا۔محاورہ) ڈرنا۔ خوف کھانا۔ کنجوسی کرنا۔
دَم سُولی پر ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بہت پریشان ہونا۔ جان کو خطرہ ہونا۔
دَم سینڈنا۔ (ا۔محاورہ) دَم سادھنا۔ خاموشی اختیار کرنا (ق)۔
دَم شماری۔ (ف۔ا۔مث) مرتے وقت کے سانس گِننا۔
دَمِ صبح۔ (ف۔ع۔ا۔مذ) (۱) صبح کا وقت (۲) پَو پھٹنا۔
دَم ضیق میں کرنا۔ (ا۔محاورہ) تنگ کرنا۔ زِچ کرنا۔
دَمِ عیسیٰؑ۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) حضرت عیسیٰؑ کی پھونک جس سے مُردہ زندہ ہو جاتا تھا (۲) صحت بخش۔ جان ڈالنے والا۔
دَم غنیمت ہونا۔ (ا۔محاورہ) متبرک ہونا۔ قابلِ قدر ہونا۔
دَم فنا ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) مَرجانا (۲) ڈرنا۔ خوف کھانا۔ رعب غالب ہونا۔
دَم قدم۔ (ف۔ع۔ا۔مذ) (۱) سانس اور چلنے کی طاقت (۲) زندگی۔ ذات ہستی۔ دَم خود (۳) سلامتی۔
دَم قدم کی برکت۔ (ا۔مث) کسی کی ذات کی وجہ سے بہتری ہونا۔
دَم قدم کی خیر۔ (ا۔مث) جان کی سلامتی۔ فقیروں کی دُعا۔
دَم کا دمامہ ہے۔ [مثل] زندگی کے ساتھ دُنیا کی رونق ہے۔
دَم کا کیا بھروسہ۔ [ا۔مثل] زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔

دَم کا مہمان۔ (ا۔صف) (۱) جلد جانے والا شخص۔ مرنے کے قریب شخص۔
دَم کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) چاولوں کا پکانا (۲) دُعا یا افسوں پڑھ کر پھونکنا۔ (۳) آگ بُجھانا۔
دَم کش۔ (ف۔صف) (۱) گویّے کی آواز کے ساتھ آواز ملانے والا (۲) دَم کھینچنے والا یا دَم لینے والا (۳) ہانپنے والا۔
دَم کشی۔ (ف۔ا۔مث) ضیق النفس کی بیماری۔ دَمہ (۲) چُپ۔ (۳) دَم لینا۔
دَم کولے رہنا۔ دم لے کر بیٹھ جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سانس نہ لینا (۲) چُپ ہو جانا (۳) ٹال جانا (۴) سُنی اَن سُنی کرنا۔
دَم کھانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) دھوکہ کھانا (۲) تنگ کرنا (۳) بار بار تقاضا کرنا (۴) کھانے کا ہلکی آنچ پر چھوڑا جانا (۵) خاموش رہنا (۶) صبر کرنا۔ (۷) دَم لینا۔
دَم کھٹکے میں پڑنا۔ (ا۔محاورہ) تذبذب میں پڑنا۔
دَم کھچنا۔ (ا۔محاورہ) نزع کے وقت سانس کا اُوپر کو چڑھنا۔ دم ٹوٹنا۔ دَم اُکھڑنا۔
دَم کھینچنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) چُپ رہنا (۲) حقّے کا گھونٹ لینا۔
دَم کی روشنی۔ (ا۔مث) ذات کا فیض۔
دَم کے دَم میں۔ تھوڑی سی دیر میں۔ فوراً۔
دَم کے ساتھ۔ زندگی بھر۔ تاحیات۔
دَم کے ساتھ لگا ہونا۔ (ا۔محاورہ) ہر وقت ساتھ رہنا۔ پیچھا نہ چھوڑنا۔
دَم گلے میں اٹکنا۔ (ا۔محاورہ) نزع کی حالت میں سانس رُکنا۔
دَم گھبرانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) وحشت ہونا (۲) خفقان ہونا۔
دَم گھٹنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سانس رُکنا۔ دَم بند ہونا (۲) گھبراہٹ ہونا۔ جی گھبرانا۔
دَم گھونٹ گھونٹ کر رکھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) زبردستی رکھنا (۲) تنگی میں رکھنا۔
دَم گھونٹ گھونٹ کر مارنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جلا جلا کر مارنا (۲) سخت تنگ کرنا۔
دَم گھونٹنا۔ (ا۔محاورہ) سانس روکنا۔
دَم لبوں پر آجانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جاں بلب ہونا۔ سخت تکلیف میں ہونا
دَم لگانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) حُقّہ پینا (۲) چرس پینا۔
دَم لگنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) حُقّہ کا دھواں دماغ کو چڑھنا (۲) چرس کے نشے کا اثر ہونا (۳) حُقّہ کا پیا جانا۔
دَم لو۔ (ا۔محاورہ) جلدی نہ کرو۔ صبر کرو۔
دَم لے لو۔ (ا۔محاورہ) آرام کرو۔ سستا لو۔
دَم لینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سانس لینا (۲) سستانا۔ ٹھہرنا (۳) باز رہنا (۴) چپکا ہو رہنا۔
دَم لینے کی فرصت نہیں۔ (ا۔مث) بہت کم فرصت ہے۔
دَم مارنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بولنا (۲) شیخی مارنا۔ دعویٰ کرنا۔
دَم مارنے کی بات نہیں۔ (ا۔محاورہ) عذر کرنے کا محل نہیں۔
دَم مارنے کی جگہ نہیں۔ (ا۔محاورہ) کچھ بس نہیں چلتا۔ کچھ کہا نہیں جاتا۔

دَم مارنے والا۔ (اِ۔صف) دخل دینے والا۔ بولنے والا۔ منہ سے بات نکالنے والا۔
دَم مُردن۔ (ف۔ مذ) مرنے کے وقت۔ نزع کے وقت۔
دَم مست قلندر دھر رگڑا۔ (ا۔ مقولہ) قلندر بھنگ گھوٹتے وقت کہتے ہیں۔
دَم میں۔ (ا) فوراً۔ فی الفور۔ پل بھر میں۔ لمحہ بھر میں۔ لحظہ بھر میں۔
دَم میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) دھوکہ کھانا۔
دَم میں دَم آنا۔ (ا۔ محاورہ) اطمینان ہونا۔ جان میں جان آنا۔ زندگی کی اُمید ہونا۔ تسلّی ہونا۔
دَم میں دَم رہنا۔ (ا۔ محاورہ) جیتے رہنا۔ زندگی رہنا۔
دَم میں دَم نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سکت نہ ہونا۔ قوت نہ ہونا۔
دَم میں لانا۔ (ا۔ محاورہ) فریب دینا۔ بہکانا۔
دَم ناک میں کرنا۔ (ا۔ محاورہ) تنگ کرنا۔ عاجز کرنا۔ ستانا۔
دَم ناک میں ہے۔ (ا۔ محاورہ) سخت تنگ ہے۔ عاجز ہے۔
دَم نکالنا۔ (ا) جان نکالنا (۲) ڈرا دینا۔
دَم نکل جانا۔ (ا۔ محاورہ) (ا) جان نکلنا (۲) نزع میں ہونا (۳) ڈر جانا۔
دَم نہ مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (ا) کچھ نہ بولنا۔ چُپ رہنا (۲) مان کر قائل ہو جانا (۳) اُف نہ کرنا۔
دَم نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (ا) طاقت نہ ہونا (۲) جان نہ ہونا۔
دَم نہیں بدن میں نام زور آور خاں۔ (ا۔ مثل) دیکھیے برعکس نام نہند زنگی کا فور۔
دَم واپسیں۔ (ف۔ ا۔ مذ) نزع کا وقت۔ آخری وقت۔
دَم ہانپنا۔ (ا۔ محاورہ) دَم چڑھنا۔
دَم ہوا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (ا) جان نکلنا (۲) ڈرنا۔
دَم ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (ا) ہمّت ہونا (۲) دَم پخت ہونا۔ چاولوں کا پکنا۔
دَم ہونٹوں پر آنا۔ (ا۔ محاورہ) نزع کا عالم ہونا۔
دَم ہی دَم میں رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) ٹال مٹول کرنا۔ حیلے حوالے بتانا۔ دھوکے میں رکھنا۔
دَم ہے تو کیا غم ہے۔ (ا۔ محاورہ) زندگی ہے تو کوئی پروا نہیں۔
دَم۔ [ع۔ ا۔ مذ] (ا) خون۔ لہو (۲) جان۔ رُوح۔ زندگی۔
دَمُ الاَخوین۔ (ا) دو بھائیوں کا خون (۲) سُرخ رنگ کا ایک گوند جو اکثر رنگنے اور دوا کے کام آتا ہے۔
دُم۔ (ف۔ ا۔ مث) (ا) پونچھ۔ دُنبالہ (۲) پچھلا حصّہ (۳) انجام (۴) پیرو۔ (۵) سفید لکیر جو دُم دار ستارے کے پیچھے ہو۔
دُم بُریدہ۔ (ف۔ صف) دُم کٹا ہوا۔
دُم پر پاؤں رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) تنگ کرنا۔ تکلیف دینا۔ چھیڑنا۔
دُم جھاڑنا۔ (ا۔ محاورہ) دُم ہلانا۔
دُم چنور کرنا۔ (ا۔ محاورہ) گھوڑے کا دُم اُٹھا کر چلنا۔
دُم چھلا۔ (ا۔ مذ) (ا) وہ لمبا کاغذ جو کنکوے کے پچھلے سرے پر لگاتے ہیں (۲) وہ شخص جو کسی کے ساتھ ساتھ رہے (۳) چھوٹی دُم۔ پونچھڑی۔
دُم دار۔ (ف۔ صف) پونچھ والا۔
دُم دار تارا۔ (ا۔ مذ) وہ سیارا جس کے پیچھے روشن لکیر ہوتی ہے۔
دُم دبا کر بھاگنا۔ (ا۔ محاورہ) ڈر کر بھاگ جانا۔
دُم دبانا۔ (ا۔ محاورہ) (ا) بھاگنا (۲) مغلوب ہونا۔
دُم ریز۔ آخر موسم پر یا دوسری بار پھل دینے والا درخت۔
دُم سَم سے اچھا ہے۔ (ا۔ مقولہ) (ا) موٹا تازہ ہے۔ فربہ ہے۔ اچھی حالت میں ہے۔
دُم علم کرنا۔ (ا۔ مذ) (ا) ہاتھی کا بھاگتے ہوئے دُم اُونچا کرنا (۲) بچھو کا ڈنک کو اونچا رکھنا۔
دُم کٹا بھینسا۔ (ا۔ صف) فربہ اور سیاہ فام آدمی۔
دُم کے پیچھے پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) ساتھ ساتھ لگا پھرنا۔ پیچھے پیچھے پھرنا۔
دُم گزا۔ (ا۔ مذ) (ا) وہ جگہ جہاں سے دُم نکلی ہو (۲) کپڑے یا کاغذ کی دھجی جو چھوٹی کنکیا میں لگاتے ہیں (۳) (کنایتہً) جو ہر وقت ساتھ رہے۔
دُم لگ گئی۔ (ا۔ محاورہ) نئی بات پیدا ہوگئی۔
دُم میں گھُسنا۔ (ا۔ محاورہ) (ا) پناہ لینا (۲) خوشامد میں ہر وقت ساتھ رہنا (۳) بچّے کا ماں کے پیچھے رہنا۔
دُم میں نمدا باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) مضحکہ اُڑانا۔ مذاق اُڑانا۔
دُم ہلانا۔ (ا۔ محاورہ) دُم کو حرکت دینا (۲) خوشامد کرنا۔ چاپلوسی کرنا۔
دُمادُم۔ (دُ۔ما۔دُ۔م) (ف) پے در پے۔ متواتر۔
دِماغ۔ (دِ۔ ماغ) [ع۔ ا۔ مذ] (ا) سر کا گُودا۔ بھیجا۔ مغز (۲) عقل۔ فہم۔ دانائی (۳) برداشت۔ تاب۔ طاقت (۴) اَوسان۔ ہوش حواس (۵) غرور۔ تکبّر۔ گھمنڈ۔
دِماغ آسمان پر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مغرور ہونا۔ خود پسند ہونا۔
دِماغ اُٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) ناز اُٹھانا۔
دِماغ اُٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) ناز برداری ہونا۔
دِماغ اور ہونا۔ (ا۔ محاورہ) غرور ہونا۔
دِماغ بڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) (ا) زیادہ مغرور ہونا (۲) نازک دماغ ہونا۔
دِماغ بہکنا۔ (ا۔ محاورہ) پاگل ہو جانا۔
دِماغ بھونک بھونک کے خالی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) بک بک کرکے تھک جانا یا دوسرے کو تھکا دینا۔
دِماغ پریشان کرنا۔ (ا۔ محاورہ) بک بک کرکے یا شور مچا کر تنگ کرنا۔ (۲) حواس باختہ کرنا۔
دِماغ پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) (ا) دماغ پریشان ہونا (۲) سڑی ہونا۔ باؤلا ہونا۔
دِماغ تر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دماغ کو تازگی اور آرام پہنچنا۔
دِماغ تیز ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دماغی قوت زیادہ ہونا۔
دِماغ جھڑنا۔ (ا۔ محاورہ) غرور دُور ہونا۔ گھمنڈ نکلنا۔

دِماغ چاٹنا۔ (ا۔ محاورہ) بکواس کرنا۔ بہت بولنا۔
دِماغ چٹ۔ (ا۔ صف) بکواسی۔ بکی۔
دِماغ چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) دولت کی فراوانی سے مغرور ہونا۔
دِماغ چلا۔ (ا۔ صف) مغرور۔
دِماغ چوتھے آسمان (فلک) پر ہونا۔ بہت مغرور ہونا۔ کسی کو خاطر میں نہ لانا۔
دِماغ چل جانا۔ (ا۔ محاورہ) پاگل ہو جانا۔ سڑی ہو جانا۔
دِماغ دار۔ (ف۔ صف) مغرور۔ متکبر۔ خود پسند۔ گھمنڈی۔
دِماغ داری۔ (ف۔ ا۔ مث) غرور۔ خود پسندی۔ تکبر۔
دِماغ درست ہونا۔ (ا۔ محاورہ) غرور و تکبر دُور ہو جانا۔ غصّہ دُور ہونا۔
دِماغ رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) مغرور ہونا۔ اترانا۔
دِماغ روشن۔ (ا۔ مث) نسوار۔ ہلاس۔
دِماغ ساتویں آسمان پر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بہت مغرور اور متکبر ہونا۔
دِماغ سوزی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) دماغی محنت۔
دِماغ سے نئی اُترنا۔ (ا۔ محاورہ) نئی بات سُوجھنا۔
دِماغ (ساتویں آسمان) عرش پر ہونا۔ مغرور ہونا۔ خود پسند ہونا۔
دِماغ کا خلل۔ (ا۔ مذ) جنون۔ سودا۔ پاگل پن۔
دِماغ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) غرور کرنا۔ اترانا۔ کسی کو خاطر میں نہ لانا۔
دِماغ کو چڑھ جانا۔ (ا۔ محاورہ) تمباکو۔ شراب یا کسی دوسری نشہ آور شے کے اثر سے سر گھومنے لگنا۔
دِماغ کو سردی چڑھ جانا۔ (ا۔ محاورہ) زکام ہو جانا۔
دِماغ کو گرمی چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت غرور ہونا۔ گرمی ہونا (۲) سڑی ہونا۔ پاگل ہونا
دِماغ کھا لینا۔ (ا۔ محاورہ) زیادہ باتیں کرکے پریشان کرنا۔
دِماغ کی گرمی اُتارنا۔ (ا۔ محاورہ) غرور مٹا دینا۔
دِماغ کی لینا۔ (ا۔ محاورہ) غرور کرنا۔
دِماغ کے کیڑے جھاڑنا۔ (ا۔ محاورہ) سمجھاتے سمجھاتے یا باتیں کرتے ہوئے تھک جانا۔
دِماغ لوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کوئی چیز نظر میں نہ سمانا (۲) گھبراہٹ ہونا۔
دِماغ مغز سے خالی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دماغ کمزور ہونا (۲) بے وقوف ہونا۔
دِماغ میں بسنا۔ (ا۔ محاورہ) ذہن پر دیر تک اثر رہنا۔
دِماغ میں خلل ہونا۔ (ا۔ محاورہ) جنون ہونا۔
دِماغ میں ہوا بھرنا۔ (ا۔ محاورہ) کوئی دُھن سما جانا۔
دِماغ نکل جانا۔ (ا۔ محاورہ) غرور و تکبر نکل جانا۔
دِماغ نہ ملنا۔ (ا۔ محاورہ) غرور و تکبر کی وجہ سے کسی طرف متوجہ نہ ہونا۔
دِماغ نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) برداشت نہ ہونا۔ گوارا نہ ہونا۔
دِماغی۔ (ف۔ صف) (۱) دِماغ سے نسبت رکھنے والا (۲) مغرور۔ متکبر۔ (۳) خود پسند (۴) نازک مزاج۔ تنک مزاج۔
دَمامہ۔ (دَ۔ مَا۔ مَہ) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) نقارہ (۲) شور (۳) رونق۔ چہل پہل۔

دَماں۔ (دَ۔ ماں) (ف۔ صف) (۱) تیز چلنے والا (۲) طاقت ور (۳) خونخوار (۴) ڈراؤنا۔
دَمانا۔ (دَ۔ ما۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) لچکدار ہونا۔ ملائم ہونا (۲) تلوار کو دبا کر یا ٹیڑھا کرکے لچک دیکھنا۔
دَمانک۔ (ق۔ ا۔ مث) تیز چلنا۔ جلد روی۔
دَمانک۔ (دَ۔ ما۔ نک) (ف۔ ا۔ مث) ایک قسم کی چھوٹی بندوق۔ قرابین
دُمچی۔ (دُم۔ چی) (اُر۔ ا۔ مث) گھوڑے کے ساز کا وہ چمڑا جو دُم کے نیچے رہتا ہے۔
دمدمہ۔ (دَم۔ دَ۔ مَہ) (ف۔ ا۔ مذ) مصنوعی قلعہ۔ مورچہ۔ دُھس۔
دمدمہ باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) مورچہ بندی کرنا۔
دمدمے میں دَم نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) طاقت ختم ہو جانا۔
دَمرک۔ (دَم۔ رَک) (ہ۔ ا۔ مذ) چمڑے کا وہ ٹکڑا جس میں تکلا لگاتے ہیں (۲) دمرکا۔ دمکڑا۔
دَمریزی۔ (ا۔ مث) وہ پھل جو درخت میں موسم کے بعد یا توڑنے کے بعد آئے۔
دَمڑچا۔ (دَ۔ مڑ۔ چا) (ہ۔ ا۔ مذ) پتنگ جو دمڑی میں بکتا ہے۔
دَمڑی۔ (دَم۔ ڑی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) چھدام۔ پیسے کا چوتھا حصّہ (۲) چوتھائی۔ چوتھا حصّہ (۳) زمین کا ایک ماپ۔ کچے پچیس بیگھے۔
دمڑی۔ دمڑی۔ (ا۔ مث) کوڑی کوڑی۔ کم سے کم مکمل رقم۔
دمڑی کا۔ (ا۔ صف) دمڑی کی۔ بہت کم قیمت کی۔ معمولی۔
دمڑی کا پوستی۔ (ا۔ مثل) کھلونا جس کا سر ہوا سے ہلتا رہتا ہے۔ نکما آدمی۔
دمڑی کی بڑھیا ٹکا سر منڈائی۔ (ا۔ مثل) اصل قیمت کم اور خرچ زیادہ وہ شے جس کے اوپر قیمت سے زیادہ خرچ بیٹھے۔
دمڑی کی ہانڈی بھی ٹھوک بجا کر لیتے ہیں۔ (ا۔ مثل) ہر کام خوب سوچ بچار کے بعد کرنا چاہیئے۔
دمڑی کی ہانڈی گئی۔ کتے کی ذات پہچانی گئی۔ (ا۔ مثل) تھوڑا سا نقصان تو ہوا مگر تجربہ ہو گیا۔
دمڑی کے تین تین۔ (ا۔ مثل) نہایت ارزاں۔ کوڑیوں کے مول۔
دمڑی نہ جائے چاہے چمڑی جائے۔ (ا۔ مثل) تکلیف ہو مگر خرچ نہ ہو
دمڑے۔ (دَم۔ ڑے) (ہ۔ ا۔ مذ) دام۔ روپے۔
دمڑے خرچنا۔ (ا۔ محاورہ) مول لینا۔ خریدنا۔
دَمک۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) چمک۔ درخشانی (۲) سُرخی۔ چہرے یا سونے کی تمتماہٹ (۳) گرمی۔ گرم ہوا (۴) جوش۔ جذبہ۔
دَمکلا۔ (دَم۔ کَ۔ لا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) پانی چڑھانے کی کل (۲) پچکاری۔ پمپ (۳) دُخانی کل (۴) آگ بجھانے کا انجن۔
دَمکنا۔ (دَ۔ مَک۔ نا) (ہ۔ مص) چمکنا۔ جھلکنا۔
دُمّل۔ (دُم۔ مَل) (ع۔ ا۔ مذ) پھوڑا۔ دنبل۔
دَمَن۔ (دَ۔ مَن) (ف۔ ا۔ مذ) ٹیلا۔ مٹی کا بڑا تودہ۔ چھوٹی پہاڑی (ہ۔ ا۔ مث) راجہ نل کی محبوبہ کا نام۔
دَمنا۔ (دَم۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) چمکنا۔ دمکنا (۲) لوہے کا ملائم ہونا۔ (۳) مُرجھانا

دُہرا ہوجانا (۴) اُگنا۔"دمیدن" سے

دُمُہنا۔ (دُ-مُنہ-ہا) [ہ-ا-مذ] دو منہ کا۔ دو مُنہ والا سانپ۔

دَمَوی۔ (دَ-مَ-وی) [ع-صف] خونی۔ خون کا۔ منسوب بہ خون۔

دَموی مزاج۔ (ع-صف) وہ شخص جس میں خون کی خِلط بڑھ جائے۔

دَمَہ۔ (دَ-مَہ) [ف-ا-مذ] (۱) دھونکنی۔ دھونکنی کا جوڑا (۲) سانس کا روگ۔ ضیق النفس۔ وہ بیماری جس میں سانس رُک رُک کر آئے۔

دَمہ دَم کے ساتھ۔ (مثل) دَمہ کا مَرض مرتے دَم تک نہیں جاتا۔

دَمی۔ (ف-ا-مث) چھوٹی سی گڑگڑی۔ ایک قسم کا چھوٹا حقہ۔

دَمیتا۔ (دَ-مے-تا) [ق-صف] مال دار۔ امیر۔

دَمیدگی۔ (دَ-می-دَ-گی) [ف-ا-مث] (۱) ہوا کا چلنا۔ پھولوں کا کِھلنا پودوں کا پھوٹنا۔ شاخوں کا نکلنا۔ خوشبوؤں کا پھیلنا (۲) خارش۔ مہاسے۔ کوئی چیز جو بدن پر پھوٹے۔

دَمیدہ۔ (دَ-می-دَہ) [ف-صف] کِھلا ہوا۔ پھوٹا ہوا۔ پھوٹنے والا کِھلنے والا۔

د ـــــــ ن

دَن۔ [ہ-ا-مث] پٹاخہ۔ بندوق یا توپ کی آواز۔

دَن سے۔ (ا۔متعلق فعل) تڑاق سے۔ زور کی آواز کے ساتھ۔

دِن۔ [ہ-ا-مذ] (۱) سُورج کے نکلنے سے غروب ہونے کا عرصہ (۲) روز۔ (۳) روشنی کا وقت (۴) صبح۔ تڑکا (۵) زمانہ۔ دور۔ وقت۔ (۶) ساعت۔ گھڑی (۷) موسم۔ رُت (۸) واقعات (۹) بخت۔ نصیب۔

دِن آنا۔ (ا-محاورہ) (۱) رُت آنا (۲) موت کا وقت آنا (۳) حیض آنا۔ (۴) شامت آنا۔ بُرے دن آنا۔

دِن بدن۔ روز بروز۔ ہر روز۔ رفتہ رفتہ۔ شدہ شدہ۔

دِن بدنا۔ (ا-محاورہ) تاریخ مقرر کرنا۔

دِن بھاری (ہونا) رہنا۔ (ا-محاورہ) سختی کے دن آنا تنگ دستی ہونا۔

دِن بھر۔ تمام دِن۔ تمام روز۔

دِن بھرنا۔ (ا-محاورہ) مصیبت کے دن پُورے کرنا۔ مصیبت میں بسر کرنا۔

دِن بہُرنا۔ (ا-محاورہ) اچھے دن آنا۔ قِسمت کھُلنا۔

دِن پڑا ہے۔ (ا-محاورہ) ابھی بہت وقت باقی ہے۔

دِن پڑنا۔ (ا-محاورہ) (۱) مصیبت آنا۔ بُرا وقت آنا (۲) رانڈ ہونا۔ بیوہ ہونا۔

دِن پورے کرنا۔ (ا-محاورہ) مصیبت کے دن کاٹنا۔ زندگی جوں توں بسر کرنا۔

دِن پہاڑ ہو جانا۔ (ا-محاورہ) دِن کاٹنا دشوار ہو جانا۔

دِن پھرنا۔ (ا-محاورہ) اچھے دن آنا۔ خوش حال ہونا۔ مصیبت کے بعد راحت ہونا۔

دِن پھیرنا۔ (ا-محاورہ) بُرے اور منحوس دنوں کو دُور کرنا۔

دِن ٹلنا۔ (ا-محاورہ) حیض کا نہ آنا۔ معمول کے دن گذر جانا۔

دِن جاتے دیر نہیں لگتی۔ (مثل) وقت جلد گزر جاتا ہے۔

دِن چڑھانا۔ (ا-محاورہ) دیر کرنا۔ دھوپ چڑھانا۔ صبح کا وقت گذارنا

دِن چڑھے۔ سُورج نکلنے پر۔ آفتاب کے بلند ہو جانے پر۔

دِن چھپنا۔ (ا-محاورہ) سُورج ڈوبنا۔ شام ہونا۔

دِن دکھانا۔ (ا-محاورہ) خوشی کا موقع نصیب کرنا۔

دِن دِکھلوانا۔ (ا-محاورہ) نجومی سے ساعت معلوم کرانا۔

دِن دُونا رات چوگنا۔ (ا-محاورہ) زیادہ سے زیادہ۔ بہت زیادہ۔

دِن دہاڑے۔ (ا) دن میں۔ سب کے سامنے۔ کھُلے بندوں۔ علانیہ۔

دِن دیکھا نہ رات۔ (ا-روزمرہ) وقت بے وقت کا خیال نہ کرنا۔

دِن ڈھلنا۔ سُورج کا زوال شروع ہو جانا۔ دن گھٹنا۔

دِن ڈھلے۔ (ا) دوپہر کے بعد۔

دِن رات۔ (ا) شب و روز۔ چوبیس گھنٹے۔ ہر وقت۔

دن رات کا بکھیڑا۔ (ا-مثل) ہر وقت کا جھگڑا

دِن رہے۔ (ا) شام سے کچھ پہلے۔

دِن سن۔ سِن و سال۔

دِن سدھارنا۔ (ا-محاورہ) زمانہ چلا جانا۔

دِن سے۔ (ا) دن چھپنے سے پہلے۔ سرِ شام۔

دِن سیدھے ہونا۔ (ا-محاورہ) فارغ البالی ہونا۔ بھلے دن آنا۔

دِن صاف گذر جانا۔ (ا-محاورہ) کھانے کو کچھ نہ مِلنا۔ فاقہ ہونا۔

دِن عید رات شب برات۔ (ا-مثل) رات دِن عیش و نشاط۔

دِن قرار پانا۔ (ا-محاورہ) کسی کام کے لیے دن مقرر ہونا۔ دن ٹھہرنا۔

دِن کاٹنا۔ (ا-محاورہ) مصیبت سے بسر کرنا۔

دِن کٹنا۔ (ا-محاورہ) وقت گزرنا۔

دِن کڑا ہونا۔ (ا-محاورہ) مصیبت کا زمانہ ہونا۔

دِن کو اُدنی اُدنی رات کو چرخہ پونی۔ بے موقع کام کرنے کی نسبت کہتے ہیں۔

دِن کو تارے دکھانا۔ صدمہ دماغی پہنچانا جس سے سر چکرا جائے (۲) خوب مارنا۔

دِن کو تارے نظر آنا۔ (۱) بہت تیز نظر ہونا (۲) سخت تاریکی ہو جانا۔

دِن کو دن رات کو رات نہ جاننا۔ (ا-محاورہ) کسی کام میں بہت مشغول ہونا۔ دن رات کام کرنا۔

دِن کو رات کہنا۔ (ا-محاورہ) اُلٹی بات کہنا۔

دِن کی پوچھی رات کی کہی۔ (ا-مثل) جب کوئی بے تکی بات جواب میں کہے تو اس وقت کہتے ہیں۔

دِن کے دن۔ (ا) اسی دن۔ جلدی۔

دِن گننا۔ (ا-محاورہ) انتظار کرنا۔

دِن گنوانا۔ (ا-محاورہ) وقت ضائع کرنا۔ عمر برباد کرنا۔

دِن گئے۔ (ا۔محاورہ) وہ موقع گذر گیا۔
دِن لگنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) اترانا۔ گھمنڈ ہونا۔ نخوت و غرور پیدا ہونا۔
دن مان۔ مقدار یوم۔ دن کا بڑھنا۔ دن کا انداز۔
دِن منانا۔ (ا۔محاورہ) یادگار کے طور پر تقریب منانا۔
دِن میں سوئے۔ روزی کھوئے۔ [مثل] جو دن کو کام نہ کرے۔ اس کی زندگی تنگی میں گذرتی ہے۔
دِن نکلنا۔ (ا۔محاورہ) سُورج نکلنا۔ صُبح ہونا۔
دِن ہوا ہونا۔ (ا۔محاورہ) اچھا وقت گذر جانا۔ بھلا زمانہ گذر جانا۔
دِن ہوگئے۔ (ا۔محاورہ) کافی مُدّت ہوگئی۔ بہت زمانہ گذرگیا۔
دِنوں سے اُتر جانا۔ عُمر سے ڈھلنا۔ جوانی کا گذرنا۔
دِنوں کا پھیر۔ (۱) زمانے کی گردش (۲) ایّامِ حیض کا گھٹنا بڑھنا۔
دَنّا۔ (دَن۔نا) [ہ۔صف] موٹا۔ مضبوط۔ لمبا۔ بڑا۔ نڈر۔
دَنّا بیل۔ (ہ۔مذ) قوی ہیکل۔ مضبوط۔
دُنّاب۔ (دُن۔ناب) [ہ۔صف] موٹا۔ سُوجا ہوا۔ پھُولا ہوا۔ فربہ۔
دَنادَن۔ (دَ۔نا۔دَن) [ہ۔امث] چوٹ۔ ضرب۔ توپ۔ بندوق۔ پٹاخہ کی پے در پے آواز۔
دَنانیر۔ (دَ۔نا۔نیر) [ع۔ا۔مذ] دینار کی جمع۔
دناؤں۔ [ق۔ا۔مذ] نشان۔
دِنایت۔ (دِ۔نا۔یَت) [ع۔ا۔مث] کمینہ پن۔ رذالت۔
دُنبالہ۔ (دُم۔با۔لَہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) دُم۔ پیچھا (۲) آنکھ کا کویہ۔ سُرمہ کی لمبی لکیر (۳) پتوار۔ کشتی یا جہاز کا پچھلا حصّہ۔
دُنبالہ دار۔ (ف۔ا۔مذ) دُم دار۔ گچھے دار۔
دُنبل۔ (دُم۔بل) [ف۔ا۔مذ] پھوڑا۔ دیکھیے دُمل۔
دُنبہ۔ (دُم۔بہ) [ف۔ا۔مذ] چکی کی وضع کی گول۔ موٹی اور بھاری دُم والا مینڈھا۔
دَنت۔ [ہ۔ا۔مذ] دانت کا مخفف۔
دَنت کریدنی۔ دنت کھودنی۔ (ہ۔ا۔مذ) خلال۔
دَنتو۔ (دَن۔تو) [ہ۔ا۔مذ] وہ شخص جس کے آگے کے دانت بڑے بڑے ہوں۔
دَنتیلا۔ (دَن۔تی۔لا) [ہ۔صف] بڑے بڑے دانتوں والا۔
دَند۔ [ف۔ا۔مذ] (۱) جولاہے کا راچھ (۲) دشمنی (ق)۔
دند سارنا۔ (ہ۔ا۔محاورہ) دشمنی پھیلانا۔
دُند۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) بڑا نقارا۔ دمامہ (۲) غُل۔ شور (۳) اندھیر ظلم۔
دُند مچانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) شور مچانا (۲) ظلم ڈھانا۔
دَندان۔ (دَن۔دان) [ف۔ا۔مذ] دانت۔
دَندانِ آز تیز کرنا۔ (ا۔محاورہ) لالچ کرنا۔ حرص کرنا۔
دَندانِ خِرد۔ (ف۔ا۔مذ) عقل داڑھیں۔
دندانِ دراز۔ (ف۔صف) لالچی۔ حریص۔
دندانِ ساز۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) مصنوعی دانت بنانے والا (۲) ڈینٹسٹ۔

دندان شکن جواب دینا۔ (ف۔صف) منہ توڑ جواب دینا۔
دندانِ شیر۔ (ف۔ا۔مذ) دوُدھ کے دانت۔
دندانِ گیر۔ (ف۔ا۔مذ) سامنے کے دانت۔
دندانِ مِصری۔ (ف۔امث) ایک قسم کی ولائتی مٹھائی جس کی شاخیں سی بنی ہوئی ہوتی ہیں۔
دَندانہ۔ (دَن۔دا۔نہ) [ف۔ا۔مذ] آرے کا خار۔
دَندن۔ (دَن۔دَن) [ق۔امث] دُشمن۔
دَندنانا۔ (دَن۔دَ۔نا۔نا) [ہ۔مص] خوشی منانا۔ مزے اُڑانا۔ عیش کرنا۔
دنڈارس۔ (دَن۔ڈا۔رَس) [ق۔ا۔مذ] مختلف رنگوں میں رنگے ہوئے کپڑے کا نام۔
دَنڈلنا۔ (دَن۔ڈل۔نا) [ق۔مص] مارے مارے پھرنا۔
دَنڈنا۔ [ق۔مص] سزا دینا۔ جُرمانہ کرنا۔
دَنڈ مُنڈیاں۔ سر اور بازوؤں کی کوشش سے کوئی کام کرنا۔
دَنڈے مُنڈے۔ [ق] سر اور بازوؤں کی کوشش۔
دُنکا۔ (دُن۔کا) [ہ۔ا۔مذ] اناج کا دانہ۔
دَنگ۔ [ف۔صف] حیران۔ متحیّر۔ متعجب۔ ششدر۔ ہکا بکا۔
دَنگ چوُر۔ (ا۔صف) غمگین۔ رنجیدہ۔ (ق)
دنگ رہ جانا۔ دَنگ ہونا۔ (ا۔محاورہ) حیران رہنا۔ متحیّر ہونا۔ متعجب ہوجانا۔
دَنگا۔ (دَن۔گا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) لڑائی۔ جھگڑا۔ فساد۔ بلوہ۔ ہنگامہ۔ شور۔ شرارت۔
دَنگل۔ (دَن۔گل) [ف۔ا۔مذ] (۱) کُشتی کرنے کی جگہ۔ اکھاڑہ (۲) بھیڑ۔ انبوہ (۳) پہلوان کی جائے نشست۔
دنگل باندھنا۔ دنگل جمانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) لوگوں کا حلقہ باندھنا۔ کُشتی کے واسطے مجمع کرنا۔
دَنگل ٹوٹ جانا۔ (ا۔محاورہ) مجمع تتر بتر ہوجانا۔
دَنگل مارنا۔ (ا۔محاورہ) کُشتی جیتنا۔ فتح پانا۔
دَنگل میں اُترنا۔ (ا۔محاورہ) کُشتی کے لیے میدان میں آنا۔
دنگئی۔ (دَن۔گ۔ای) [اُ۔صف] لڑاکا۔ جنگجو۔ شریر۔
دِنوں کا پھیر۔ (ا۔محاورہ) قسمت کا چکر۔ گردشِ زمانہ۔ ایامِ حیض کا گھٹنا بڑھنا
دِنوندا۔ (دِ۔نوَن۔دا) [ہ۔ا۔مذ] ایک مرض جس میں دِن کو کم دکھائی دیتا ہے۔
دَنی۔ (دَ۔نی) [ع۔صف] (۱) کمینہ۔ رذیل۔ سفلہ۔
دُنی۔ [ق۔ا۔مث] دُنیا۔
دُنیا۔ (دُن۔یا) [ع۔ا۔مث] (۱) کُرۂ ارض۔ عالم۔ کائنات۔ جہان۔ (۲) موجودہ زندگی (۳) لوگ (۴) بہت سی چیزیں (۵) دولت۔ جائداد (۶) دنیا کے مزے۔
دُنیا آباد ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) لوگوں کا کسی جگہ بسنا (۲) لوگوں کی اچھی حالت ہونا (۳) خوشحال ہونا۔
دُنیا آنکھوں میں اندھیر ہوجانا۔ (ا۔محاورہ) سخت گھبرا جانا۔ کچھ نہ سوجھنا

دُنیا اِدھر کی اُدھر ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) انقلاب عظیم ہونا۔
دُنیا اندھیر ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) غم کے باعث کچھ نہ سُوجھنا۔ سخت گھبراہٹ ہونا
دُنیا بہ اُمید قائم۔ (مثل) اِنسان اُمید کے سبب زندگی بسر کرتا ہے۔
دُنیا بھر کی خاک چھاننا۔ (ا۔محاورہ) بہت تلاش و جستجو کرنا۔
دُنیا بھر کے۔ (ا) بہت سے۔ نہایت۔ کمال۔ بے انتہا۔
دُنیا بھر کے جتن۔ (ا۔مذ) ہر قسم کی تدبیریں۔
دُنیا پرست۔ (ف۔صف) دُنیا دار۔ لالچی۔
دُنیا پر لات مارنا۔ (ا۔محاورہ) دنیا کو ترک کر دینا۔ گوشہ نشین ہو جانا۔
دُنیا جہان۔ (ف۔ا۔مذ) تمام عالم۔
دُنیا چھاننا۔ (ا۔محاورہ) بہت تلاش کرنا۔
دُنیا چھوڑنا۔ (ا۔محاورہ) فقیر ہو جانا۔ گوشہ نشینی اختیار کرنا۔
دُنیا دار۔ (ف۔صف) (۱) دُنیا کے دھندوں میں پھنسا ہوا آدمی (۲) ظاہری اخلاق کا آدمی۔ ملنسار آدمی (۳) چالاک آدمی۔ امیر آدمی۔
دُنیا داری۔ (ف۔ا۔مث) (۱) دنیا کے دھندے۔ تعلقات (۲) کنبہ۔ بال بچے۔ رشتہ داریاں (۳) خانہ داری (۴) ملنساری۔ میل جول۔
دُنیا دیکھنا۔ (ا۔محاورہ) تجربہ کار ہونا۔
دُنیا ساز۔ (ف۔صف) ظاہر داری کرنے والا۔ دُنیا دار۔
دُنیا سازی۔ (ف۔ا۔مث) ظاہر داری کی باتیں۔ بناوٹ۔ نمائش۔
دُنیا سازی کی باتیں۔ (ا۔محاورہ) ظاہر داری کی باتیں۔
دُنیا سے اُٹھ جانا۔ (ا۔محاورہ) سدھارنا۔ کوچ کرنا۔ مرجانا۔
دُنیا سے اُڑ جانا۔ (ا۔محاورہ) معدوم ہونا۔ غائب ہونا۔
دُنیا سے الگ ہونا۔ (ا۔محاورہ) سب سے بے تعلق ہونا۔
دُنیا سے دِل اُٹھانا۔ (ا۔محاورہ) دُنیا چھوڑ دینا۔
دُنیا سے روانہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) مرجانا۔
دُنیا سے ہاتھ دھونا۔ (ا۔محاورہ) دُنیاوی معاملات سے دست بردار ہونا
دُنیا غرض کی ہے۔ (ا۔مقولہ) مطلب نکل جانے کے بعد کوئی کسی کو نہیں پُوچھتا۔
دُنیا کا ابھی کیا دیکھا۔ (ا۔محاورہ) کم عمر ہے۔ ناتجربہ کار ہے۔
دُنیا کا کتا۔ (ا۔محاورہ) طالبِ دُنیا۔ لالچی۔ ذلیل۔ دنیاوی فائدوں کو عاقبت پر ترجیح دینے والا۔
دُنیا کا کہنا۔ (مص۔مرکب) سب لوگوں کا کہنا۔
دُنیا کا لہو سفید ہونا۔ (ا۔محاورہ) لوگوں میں محبت نہ رہنا۔
دُنیا کی ٹھوکریں کھانا۔ (ا۔محاورہ) مارا مارا پھرنا۔
دُنیا کی ہوا کھانا۔ (ا۔محاورہ) مزے اُڑانا۔
دُنیا کی ہوا لگنا۔ (ا۔محاورہ) دُنیا کا اثر ہونا۔ دنیا کا مزہ پڑنا۔
دُنیا کے عیب۔ (ا۔مذ) ہر قسم کی بُری باتیں۔
دُنیا میں نام کر جانا۔ (ا۔محاورہ) کوئی بڑا کام کر کے اچھی شہرت حاصل کرنا
دُنیا و مافیہا۔ (ع۔ا۔مث) دنیا اور جو کچھ اس میں ہے۔
دُنیا و مافیہا کی خبر نہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) کسی چیز کا ہوش نہ ہونا۔
دُنیائے بے ثبات۔ (ع۔ا۔صف) یہ عالم جو فانی ہے۔

دُنیائے دَنی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) کمینی دُنیا۔
دُنیاوی۔ (دُن۔یا۔وِی) (ع۔صف) دُنیا کا۔ دُنیا سے نسبت رکھنے والا۔
دُنیوی۔ (دُن۔یَ۔وِی) (ع۔صف) دِینی کا نقیض۔ دُنیا سے منسوب۔ دُنیا کا۔

د ــــــ و

دو۔ (ف۔صف) (۱) ایک اور ایک کا مجموعہ (۲) جوڑا۔ جُفت (۳) الگ۔ جُدا غیر (۴) چند۔
دوآب۔ دوآبہ۔ (ف۔ا۔مذ) زمین جو دو دریاؤں کے درمیان ہو۔
دوآتشہ۔ (ف۔صف) (۱) وہ عرق یا شراب جو دو دفعہ آگ پر رکھ کر کشید کی جائے (۲) تیز و تند۔
دوآتشہ پلانا۔ (ا۔محاورہ) اشتعال دینا۔
دوآشیانہ۔ ایک قسم کا خیمہ جس میں دو کمرے ہوتے ہیں۔
دوآنسو گرانا۔ (ا۔محاورہ) تھوڑا سا رونا۔
دواسپہ۔ (ف۔صف) (۱) دو گھوڑوں کے جوت کی سواری (۲) دو گھوڑوں کی ڈاک (۳) جلد۔ فوراً۔
دواک۔ دوایک۔ (ا۔صف) چند۔ تھوڑے۔ دوتین۔
دوانگل کی بچی۔ (ا۔مث) چھوٹی سی لڑکی۔
دوانگلیاں ماتھے پر رکھنا۔ (ا۔محاورہ) لاپرواہی سے سلام کرنا۔
دو بادشاہ در اقلیمے نہ گنجند
وده درویش در گلیمے بخسپند } (ف۔مثل) ایک ملک میں دو بادشاہ ہوں تو ان میں ہمیشہ لڑائی جھگڑا رہتا ہے مگر دس فقیر ایک گدڑی میں سو جاتے ہیں۔
دو باتوں میں۔ (ا) چند فقروں میں۔
دو بار۔ (ا) دو دفعہ۔
دوبارہ۔ (ف۔صف) دوسری مرتبہ یا دوسری دفعہ۔ مکرر۔
دوباز۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) کنکوا جس کے دو کنڈے رنگ دار ہوں (۲) ایک قسم کا باز (۳) دو رنگے بازو کا کبوتر۔
دوبالا۔ (ف۔صف) دُگنا۔ دوچند۔ دُونا۔
دوبر۔ دوبرا۔ (ف۔صف) دو پاٹ کا۔
دوبلدا۔ (ا۔مذ) دو بیلوں کا چھکڑا۔
دو بول پڑھانا۔ (ا۔محاورہ) نکاح پڑھانا۔ لڑکی کا عزیبی بموجب نکاح کر دینا۔
دوبھیلی یا دوبھیسیا۔ (ا۔صف) (۱) دو رنگی (۲) منافق۔
دوبھیلی بات۔ (ا۔مث) پہلو دار بات۔
دوبیتی۔ (ا۔صف) رُباعی۔
دوپاٹی۔ (ہ۔ا۔مث) دو عرض کا۔ دو پاٹ کا۔
دوپارہ۔ (ف۔صف) دو ٹکڑے۔ ٹکڑے ٹکڑے۔ پھٹا ہوا۔

دوپاڑا۔ کام کرتے ہوئے لہنگا ٹانگوں کو لپیٹ لینا۔

دو پائے پر چڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) داڑھی چڑھا لینا (۲) بندوق کے دونوں گھوڑے انتہائی حد پر چڑھا لینا۔

دو پائے کا تعویذ۔ دو پائے کا نقش۔ (ا۔ مذ) ایک قسم کا نقش مثلث

دوپٹا۔ (ا۔ مذ) (۱) دو پاٹ کا چادر (۲) عورتوں کی اوڑھنی (۳) وہ چادر جو مَرد کمر میں باندھتے ہیں۔

دوپٹا اٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) عورتوں کا کوسنے یا دُعا دینے کے لیے دونوں ہاتھوں سے دوپٹے کو اونچا کرنا۔

دوپٹا بدلنا۔ (ا۔ محاورہ) بہنا پا کرنا۔

دوپٹا تان کے سونا۔ (ا۔ محاورہ) بے فکری سے سونا۔

دوپٹا ڈھلنا۔ ڈھلکنا۔ (ا۔ محاورہ) دوپٹے کا سینے سے سرک جانا۔

دوپٹا گردن میں ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) پکڑ لینا۔ گرفتار کر لینا۔

دوپٹا ہلانا۔ (ا۔ محاورہ) پناہ مانگنا۔ ہار ماننا۔ صلح کا خواہاں ہونا۔

دوپٹیا۔ (ا۔ مذ) (۱) کبوتر جس کا پیٹ سفید ہو (۲) ایک قسم کا پتنگ جس میں دو رنگ کی پٹیاں ہوں (۳) دوپٹا کی تصغیر۔ اوڑھنی۔ چُنری۔

دوپرتا۔ (ف۔ صف) دوَہرا۔ دو تہہ کا۔

دوپُشتہ۔ (ف۔ صف) دونوں طرف چھپا ہوا (۲) دو رُخہ۔ دو طرفہ۔

دوپُشتہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کاغذ کو ایک طرف چھاپ کر دوسری طرف چھاپنا۔ دو رُخہ بنانا۔

دوپلڑی۔ (ا۔ مث) دو پلڑوں کی چھوٹی ٹوپی۔

دوپلکا۔ (ا۔ مذ) (۱) ایک قسم کا کبوتر (۲) ایک قسم کا پتنگ (۳) ایک قسم کا نگینہ۔

دوپنیھی۔ (ا۔ مث) ایک قسم کی جالی جس کا دوہرا خانہ ہوتا ہے۔ اس کی کرتیاں بنتی ہیں۔

دوپہر۔ (ا۔ مث) (۱) بارہ بجے دن کا وقت، جب سُورج عین سر پر ہو۔ (۲) ایک پہر کا دوگنا۔

دوپہر آنا۔ (ا۔ محاورہ) سُورج کا عین سر پر ہونا۔ نصف دن کا گذر جانا۔

دوپہر بجنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دن کے بارہ بجنا (۲) دوپہر کا گھنٹہ بجنا۔

دوپہر ڈھلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زوال کا وقت ہونا (۲) دن ڈھلنا۔

دوپہر کی چیل۔ وہ لڑکا جو دوپہر کو مارا مارا پھرے۔

دوپہریا۔ (ا۔ صف) (۱) ایک پھول جو اکثر دوپہر کو کھلتا ہے (۲) بچہ جو دن کے بارہ بجے پیدا ہو (۳) دوپہر کا وقت۔

دوپیازہ۔ (۱) سالن جس میں دو دفعہ پیاز ڈالتے ہیں اور ترکاری نہیں ڈالتے۔

دوَتا۔ (ف۔ صف) (۱) دُگنا۔ دُہرا (۲) ٹیڑھا (۳) کُبڑا۔

دوتارا۔ (ا۔ مذ) ایک قسم کی چھوٹی سی سارنگی جس میں دو تار ہوتے ہیں۔

دوتہی۔ (ہ۔ مث) وہ موٹا کپڑا جو بستر کی بجائے دہرا بچھایا جاتا ہے۔

دوٹوک۔ (ا۔ صف) (۱) دوپارہ۔ دو ٹکڑے (۲) صاف۔ کھرا (۳) فیصلہ کُن۔

دوٹوک جواب دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) صاف انکار کرنا۔ صاف جواب دینا (۲) مختصر جواب دینا۔

دوٹوک ہونا۔ (۱) فیصلہ ہونا (۲) رشتہ یا دوستی ٹوٹنا۔

دوجہاں۔ (ف۔ مذ) دنیا اور آخرت۔

دوجہاں سے جانا۔ (ا۔ محاورہ) دین و دنیا سے جانا۔ دین و دُنیا برباد ہو جانا۔

دوجہاں سے کھونا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کام کا نہ رکھنا۔ بیکار کر دینا۔

دوجیبھا۔ (ف۔ ہ۔ صف) (۱) دو زبانوں والا (۲) بد عہد۔ منافق۔

دوجورو کا خصم چوسر کا پانسا۔ (ا۔ مثل) دو بیویوں والا ہمیشہ تکلیف میں رہتا ہے۔

دُوجیا۔ حاملہ عورت۔

دوچار۔ (ف۔ ہ۔ صف) (۱) چند۔ دو ایک۔ دو تین (۲) آمنے سامنے۔ ملاقی۔

دوچار گھڑی رات رہے۔ (ا۔ محاورہ) سحری کے وقت۔

دوچار ہاتھ رہ جانا۔ (ا۔ محاورہ) تھوڑا سا فاصلہ رہ جانا۔ تھوڑی سی کسر رہ جانا۔

دوچار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ملاقات ہونا۔ سامنا ہونا (۲) آنکھیں ملنا۔

دوچِت۔ دوچِتا۔ (ہ۔ ا۔ صف) (۱) خیالات کی یکسوئی نہ رکھنے والا متذبذب (۲) پریشان۔ مضطرب۔

دوچشمی۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) وہ تصویر جس میں پورے چہرے کا عکس ہوتا ہے (۲) ہائے ہوز۔ مخلوط (ھ)

دوچُلّو۔ (ف۔ ہ۔ صف) تھوڑا سا۔ ذرا سا۔

دوچُلّو میں (اُلّو ہونا) بہک جانا۔ (ا۔ محاورہ) تھوڑی سی شراب پی کر بہک جانا۔

دوچِنتا۔ (ف۔ ہ۔ صف) دودلا۔ پریشان (ق)

دوچند۔ (ف۔ صف) دُگنا۔ دُونا۔ دوہرا۔

دوچوبہ۔ (ف۔ صف) (۱) دو چوب والا (۲) ایسا خیمہ جس میں دو ڈنڈے ہوں۔

دوچھتا۔ (ا۔ مذ) وہ مکان جس کی اُوپر تلے دو چھتیں ہوں۔

دوحرف۔ (ف۔ ا۔ مذ) مختصر۔ تھوڑا سا۔

دوحرف بھیجنا۔ (ا۔ محاورہ) لعنت بھیجنا۔ نفرین بھیجنا۔

دوحرفی۔ (ف۔ صف) بہت مختصر۔

دوخصمی۔ وہ عورت جس نے دوسرا بیاہ کیا ہو۔ دو خاوند والی۔

دودامہ۔ (ف سا۔ مذ) (۱) ایک قسم کا بیل (۲) ایک بیل دار کپڑا۔

دودانے کو محتاج ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سخت مفلس ہونا۔

دودستہ۔ (ف۔ صف) دونوں طرف۔

دودستہ خلال۔ (ف۔ ا۔ مث) وہ بازی جس میں دو آدمیوں کو ایک ساتھ شکست دی جائے۔

دودستی۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) کشتی کا ایک پیچ (۲) دو ہاتھ کا تلوار کا وار۔

دودل راضی تو کیا کرے گا قاضی۔ (ا۔ مثل) فریقین کی رضامندی میں حاکم دخل نہیں دے سکتا۔

دودل ملنا۔ (ا۔ محاورہ) دو شخصوں کا اتحاد۔ دو طرفہ محبت ہونا۔

دو دِلا۔ (ف۔صف) (۱) شکّی۔ وہمی (۲) متفکّر۔ حیران (۳) متذبذب۔

دو دِن۔ (ف۔ا۔مذ) قلیل عرصہ۔ تھوڑا سا زمانہ۔

دو دِن بہار دس دِن پت جھڑ۔ (مثل) عیش کم تکلیف زیادہ۔

دو دِن کا مہمان۔ (ف۔صف) (۱) عارضی۔ فانی۔ ناپائیدار (۲) مرنے کے قریب۔

دو دِن کی بات ہے۔ (ف۔ا۔مث) چند روز کا معاملہ ہے۔

دو دِن کی چاندنی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) حسن چند روزہ (۲) عارضی خوبی۔

دو دِن (ہی) میں۔ (۱) تھوڑی سی مُدّت میں۔

دو دِن پہ پکڑنا۔ (ا۔محاورہ) جلد مر جانا۔ جوان مر جانا۔

دو دو باتیں۔ (ا۔مث) مختصر سوال و جواب۔ چند باتیں۔

دو دو ہاتھ اچھلنا۔ (ا۔محاورہ) سخت مضطرب ہونا۔ بہت بے تاب ہونا۔ کلیجے کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

دو دو ہاتھ کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) لڑائی کرنا (۲) آزمائش کے لیے تھوڑی سی لڑائی کرنا۔

دو دھارا۔ (ا۔صف) (۱) تیغ دودم۔ دہری دھار کی (۲) وہ جگہ جہاں سے دریا کی دو شاخیں ہوں (۳) ایک قسم کا تھوہر جس کی دہری شاخیں ہوتی ہیں۔

دو دھاری تلوار۔ (ا۔مث) وہ سیدھی تلوار جس کے دونوں طرف باڑھ ہو۔

دو راہا۔ (ا۔مذ) وہ جگہ جہاں دو راستے ملیں یا نکلیں۔

دو رُخا۔ (ا۔صف) (۱) دو رویہ (۲) دو پہلو والا (۳) منافق۔ دو رنگا۔

دو رُخی۔ (ا۔صف) (۱) تصویر جس میں دونوں رُخ نظر پڑیں (۲) ایک قسم کی کمان (۳) منافقانہ۔

دو رَسا۔ (ا۔مذ) (۱) دو قسم کا ملا ہوا تمباکو (۲) خمیرہ تمباکو۔

دو رَگا۔ (ا۔صف) (۱) دوغلہ آدمی (۲) دو نسل کا مُرغ (۳) دو نسل کا گھوڑا۔

دو رَنگا۔ (ف۔صف) (۱) دو رنگ کا (۲) ابلق (۳) منافق (۴) تلوّن مزاج۔

دو رنگی۔ (ف۔ا۔مث) بیگانگی۔ دُوئی۔ مغایرت۔ مکاری۔ منافقت۔

دو رُو۔ (ف۔صف) (۱) دو رُخ کا (۲) منافق (۳) ایک پھول جس کا ایک رُخ سُرخ اور دوسرا زرد ہوتا ہے۔ گُلِ رعنا۔

دو روز۔ (ف۔ا۔مذ) چند روز۔

دو روز کا مہمان۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) تھوڑا قیام کرنے والا شخص (۲) فانی۔

دو روزہ۔ (ف۔صف) مختصر وقفہ کا۔ تھوڑی مدت کا۔

دو رویہ۔ (ف۔صف) (۱) دونوں جانب سے۔ دونوں طرف سے (۲) منافقانہ۔

دو زانو۔ (ف) گھٹنوں کے بَل۔

دو زانو بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) گھٹنوں کے بَل بیٹھنا۔ ادب سے بیٹھنا۔

دو سار ہونا۔ (ا۔محاورہ) تیر یا نیزے کا کسی چیز یا بدن کے پار ہونا۔

دو ساکھی۔ دو ساہی۔ دو سائی۔ (ا۔صف) دو فصلی۔ وہ زمین جس میں دو فصلیں ہوں۔ وہ زمین جس کے نیچے سخت مٹی اور اوپر ریت ہو۔

دو سالہ۔ (ف۔صف) (۱) دو سال کی عمر کا (۲) وہ زمین جو دو سال بوئی گئی ہو (۳) وہ طالب علم جو فیل ہو کر دوسرے سال پھر اسی درجہ میں پڑھ رہا ہو۔

دو سخنہ۔ (ف۔ا۔مذ) ایسے مصرعے (چٹکلے) جن کا جواب ایک ہو۔ امیر خسرو کی ایجاد ہے جیسے ڈوم کیوں نہ گایا۔ گوشت کیوں نہ کھایا جواب گلا نہ تھا۔

دو سرا۔ (ف۔ا۔مذ) دونوں جہان۔

دو سری۔ (ا۔مث) وہ زمین جس میں دو مرتبہ ہل چلایا گیا ہو۔

دو سر ملوا دینا۔ (ا۔محاورہ) نکاح کرا دینا (۲) صُلح کرا دینا۔

دو سوتی۔ (ا۔مث) دو سُوت کا بنا ہوا کپڑا۔ ایک قسم کا موٹا کپڑا جو فرشوں خیموں وغیرہ کے بنانے میں کام آتا ہے۔

دو سے تین بھلے۔ (ا۔مثل) مشورے کے لیے جتنے آدمی زیادہ ہوں اچھے ہوتے ہیں۔

دو سیرا (دو سیری)۔ (۱) دو سیر کا باٹ (۲) روپے کا دو سیر والا۔

دو شاخہ۔ (ف۔صف) (۱) دو شاخ والا (۲) دو شاخوں کی لکڑی (۳) دو شاخوں کا درخت (۴) دو شاخوں کا شمع دان (۵) دو شاخوں کی مشعل (۶) بھنگ چھاننے کی لکڑی جس کی دو شاخیں ہوتی ہیں۔

دو شالہ۔ (ف۔ا۔مذ) پشمینے کی دوہری چادر۔

دو شالے میں لپیٹ کر (لگانا) مارنا۔ (ا۔محاورہ) ہجو ملیح کرنا۔ در پردہ ذلیل کرنا۔

دو شنبہ۔ (ف۔ا۔مذ) پیر کا دن۔ سوموار۔

دو طرفہ۔ دو طرفی۔ (ف۔ا۔صف) دو رویہ۔ دونوں طرف۔ دونوں جانب۔

دو عالم۔ (ف۔ع۔مذ) دونوں جہان۔

دو عالم لُٹ جانا۔ (ا۔محاورہ) سخت تباہی ہونا۔ قیامت آ جانا۔

دو عالم سے گذر جانا۔ (ا۔محاورہ) دُنیا اور عقبےٰ کی پروا نہ کرنا۔

دو عالم فراموش ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) محویت میں سب کچھ بھول جانا۔ دین و دُنیا کا ہوش نہ رہنا۔

دو عملہ۔ (ف۔ع۔مذ) وہ چیز یا مکان جو دو آدمیوں کی ملکیت ہو۔ دو شخصوں کی حکومت۔

دو عملی۔ (ف۔ع۔مث) (۱) دو شخصوں کی حکومت (۲) بدانتظامی (۳) اختلاف رائے۔

دو غزلہ۔ (ع۔ف۔مذ) ایک بحر اور ایک ہی ردیف و قافیہ کی دو غزلیں۔

دو غلہ۔ (ا۔صف) دو نسل کا۔ جس کے ماں باپ کی نسل الگ الگ ہو (۲) کمینہ۔ بد اصل۔ بدذات۔

دو فٹہ۔ (ا۔مذ) ایک پیمانہ جس سے دو فٹ تک ناپا جاتا ہے۔

دو فصلہ۔ (ف۔ع۔صف) (۱) یکسوئی نہ رکھنے والا۔ دو رنگا (۲) وہ درخت جس میں سال میں دو بار پھل لگے۔

دو فصلی۔ (ف۔ع۔صف) (۱) وہ زمین جو سال میں دو بار بوئی جائے (۲) دو فصلہ (۳) گول مول۔ دو پہلو کی۔

دو فصلی باتیں۔ (ا۔مث) ایسی باتیں جن کے دو مطلب ہوں۔ ظاہر کچھ اور

باطن کچھ ہو۔
دو قدم۔ (ف۔ ع۔ مذ) (۱) تھوڑی دُور۔ چند قدم (۲) قریب۔ نزدیک۔
دو قدم آگے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سبقت لے جانا کسی سے بڑھ جانا۔
دو قدم بڑھ جانا۔ (ا۔ محاورہ) تھوڑا سا آگے بڑھ جانا۔
دو قدم چلنا۔ (ا۔ محاورہ) تھوڑی دُور چلنا۔
دو قلم کرنا۔ (ا۔ محاورہ) دو ٹکڑے کرنا۔
دو قولی۔ (ا۔ مث) جھوٹ۔ دھوکہ۔ دو رنگی بات۔
دو کرنا۔ (ا۔ محاورہ) کاٹ دینا۔ دو حصّے کرنا۔ دو ٹکڑے کرنا۔
دو کَن۔ (صف) (۱) دُگنا (ق) (۲) دونوں طرف (۳) ہر طرف۔
دو کوڑی کا۔ (ا۔ صف) بے وُقعت۔ گھٹیا۔ ذلیل۔
دو کوڑی کو نہ پُوچھنا۔ (ا۔ محاورہ) قدر نہ کرنا۔ بالکل خاطر میں نہ لانا۔
دو کوڑی کی آبرو کر دینا۔ (ا۔ محاورہ) ذلیل کر دینا۔ عزت بگاڑ دینا۔
دو کوڑی کی بات۔ (ا۔ مث) نہایت گھٹیا بات۔
دو کوڑی کی حیثیت نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سخت مفلس ہونا۔ بے وقعت ہونا
دو کوڑی کی عزت ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) بے عزتی ہونا۔
دو گاڑا۔ (ا۔ مذ) دونالی بندوق۔ وہ بندوق جس میں دو گولیاں بھری جاتی ہیں۔
دو گاڑا مارنا۔ (ا۔ محاورہ) ایک ہی دفعہ دو گولیاں بھر کر چلانا۔
دو گامہ چلنا۔ (ا۔ محاورہ) گھوڑے کا آہستہ آہستہ چلنا۔
دوگانہ۔ (۱) جڑواں یا دُہری چیز (۲) نماز کی دو رکعتیں۔ نمازِ شکرانہ۔
دو گز زمین۔ (ف۔ ا۔ مذ) قبر۔
دو گُونہ۔ (ف۔ صف) (۱) دو قسم کا (۲) دو طرح کا۔
دو گھروں کا چراغ۔ (ا۔ مذ) دو گھروں کی آبادی اور رونق کا باعث۔ ددھیال اور ننھیال میں ایک ہی لڑکا۔
دو گھڑی۔ (ا۔ مث) تھوڑی دیر۔
دو گھڑی بجنا۔ (ا۔ محاورہ) رات کے دو بجے کا گھنٹہ بجنا۔
دو گھڑی دن رہنا۔ (ا۔ محاورہ) تھوڑا سا دن باقی رہنا۔
دو گھڑی کا تڑکا۔ (ا۔ مذ) صبحِ کاذب۔ پَو پھٹنے سے پہلے کا وقت۔
دو گھڑی کی بے حیائی، سارے دن کا آدھار۔ (ا۔ مثل) انسان ذرا سی بے مروتی سے بہت سے نقصان سے بچ جاتا ہے۔
دو گیتی۔ (ف۔ مث) دو جہان۔ دُنیا اور عقبیٰ۔
دو لتّی۔ (ا۔ مث) چوپائے خصوصاً گھوڑے یا گدھے کا دونوں پچھلی ٹانگیں اُٹھا کر مارنا۔
دو لتّی پھینکنا۔ دو لتّی جھاڑنا۔ دو لتّی چلانا۔ دو لتّی مارنا۔ (ا۔ محاورہ) لاتیں مارنا۔ لاتیں چلانا۔
دو لخت۔ (ف۔ صف) دو ٹکڑے۔ دو پارہ۔ بے جوڑ مصرے۔
دو لڑا۔ (۱) دو دھاگوں والا (۲) دو قطاروں والا (۳) دو رنگا۔ لگائی بجھائی کرنے والا (۴) ہار جس کی دو لڑیاں ہوں۔
دو مٹ۔ (ہ۔ مث) وہ زمین جس میں مٹی اور ریت ملی ہوئی ہو۔
دو مُلّاں میں مُرغی حرام۔ (ا۔ مثل) دو دعویداروں میں کام بگڑ جاتا ہے۔

دو منزلہ۔ دو درجے کا مکان۔
دو مُنہا۔ دو مُنہی۔ (ا۔ مذ۔ مث) دو مونہی۔ دو مُنہ کا سانپ۔
دو مُنہ ہنس لینا۔ (ا۔ محاورہ) ذرا ہنس لینا۔ قدرے ہنسنا۔
دو میں تیسرا آنکھوں میں ٹھیکرا۔ (ا۔ مثل) صحبت دو ہی کی بھلی۔ تیسرے کی شرکت ناگوار ہوتی ہے۔
دونالی۔ (ا۔ صف۔ مث) وہ بندوق جس کی دو نالیاں ہوں۔
دونالی چھتیانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بندوق چلانے کے لیے چھاتی پر رکھنا۔ (۲) لڑنے کے لیے تیار ہو جانا۔
دو نوالے۔ (ا۔ مذ) تھوڑی سی خوراک۔
دونوں۔ (عددِ استغراقی) ہر دو۔ دو کے دو۔
دونوں آنکھیں برابر ہیں۔ (ا۔ مقولہ) دونوں فریق میں سے کسی کو ترجیح نہیں دی جا سکتی۔
دونوں پلّے برابر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دونوں ایک جیسے ہونا۔
دونوں ٹانگوں میں سر کر دینا۔ (ا۔ محاورہ) سزا دینا۔ ٹھیک بنانا۔
دونوں جہاں سے کھونا۔ (ا۔ محاورہ) کہیں کا نہ رکھنا۔
دونوں جہاں میں بھلا ہو۔ (ا۔ محاورہ) دین و دُنیا میں بہتری ہو۔
دونوں جہاں میں مُنہ کالا ہو۔ (بددُعا) دنیا اور عاقبت میں رسوائی ہو۔
دونوں دین سے گئے پانڈے حلوا ملا نہ مانڈے۔ (ا۔ مثل) جو بہت لالچ کرے اُسے کچھ بھی نہیں ملتا۔
دونوں طرف۔ (ا۔ مث) (۱) فریقین (۲) ہر دو جانب۔
دونوں میٹھے۔ (ا۔ مذ) ہر طرح فائدہ۔
دونوں وقت ملنا۔ (ا۔ محاورہ) شام ہونا۔ جھٹ پٹا ہونا۔
دونوں ہاتھ سے تالی بجنا۔ (ا۔ مثل) ہر دو فریقین کی مرضی سے جھگڑا یا صلح ہونا۔
دونوں ہاتھوں سے پگڑی تھامنا۔ (ا۔ مثل) بہت کوشش سے عزت بچانا
دونوں ہاتھوں سے سلام کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نہایت تعظیم کرنا (۲) بیزاری ظاہر کرنا۔
دونوں ہاتھوں سے سلام لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) عاجزی ظاہر کرنا۔ (۲) پیچھا چھڑانا۔
دونوں ہاتھوں سے کلیجہ تھام لینا۔ (ا۔ محاورہ) صبر کرنا۔ بہت ضبط کرنا
دو وَرقی۔ (ا۔ مث) (۱) چھوٹی سی کتاب (۲) فرُج۔
دو وَرقی کا سبق پڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) عیاشی کرنا۔ زنا کرنا۔
دو وَقتہ۔ دو وقتی۔ (ا۔ صف) دونوں وقت۔ صبح شام۔
دو ہاتھ اُچھلنا۔ (ا۔ محاورہ) سخت بے تاب ہونا۔ بہت تڑپنا۔
دو ہاتھ چلنا۔ (ا۔ محاورہ) تھوڑی سی لڑائی ہونا۔
دو ہاتھ کا کلیجہ ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) حوصلہ بڑھ جانا۔
دو ہاجن۔ (ہ۔ صف) وہ عورت جس نے دوسرا خاوند کر لیا ہو۔
دو ہاجو۔ (ہ۔ صف) وہ مرد جس نے دوسری شادی کی ہو۔
دوہتّڑ یا دوہتھڑ۔ (ا۔ مذ) دو ہاتھ جو اپنے یا کسی کے سینے یا مُنہ پر مارے جائیں۔

دوہتی تالی بجنا - (امثل) دیکھیے دو ہاتھ سے تالی بجنا۔

دوَہر - (ہ۔مث) (۱) دُہری چادر۔ دولائی (۲) دریا کی قدیم تہ (۳) وہ اراضی جس میں دو فصلیں ہوں۔

دو ہی دن میں - (۱) عرصۂ قلیل میں۔ کم وقفہ میں۔

دُوآ - (دُو۔آ) (اُ۔ا۔مذ) (۱) دوجا۔ دوسرا (۲) تاش کا وہ پتہ جس میں دو نشان ہوں۔ دُکی (۳) جُوئے کے ایک داؤ کا نام (۴) دو کا ہندسہ۔

دَوا - (ع۔ا۔مث) دارُو۔ درماں۔ دوائی۔ علاج معالجہ۔

دَوا آنا - (ا۔محاورہ) دوا یا علاج معلوم کرنا۔

دوا پذیر - (ع۔ف۔صف) دوا کا اثر قبول کرنے والا۔

دَوا خانہ - (ع۔ف۔ا۔مذ) (۱) شفاخانہ (۲) وہ کمرہ یا الماری جس میں دوائیں رکھی جاتی ہیں (۳) دوا کی دُکان۔

دَوا دارُو - (درمن) علاج معالجہ۔ تیمار داری۔

دَوا راس ہونا - (ا۔محاورہ) دوا کا موافق ہونا۔

دوا کو نہ ملنا - (ا۔محاورہ) کسی چیز کا بالکل دستیاب نہ ہونا۔ ذرا نہ ملنا۔

دَوا لگانا - دوا کا ضماد کرنا۔

دَوا نکلنا - (ا۔محاورہ) تدبیر نکلنا۔ علاج نکلنا۔

دِوا - (ق۔ا۔مذ) دِیا۔ چراغ۔

دَوَاب - (دَ۔واب) (ع۔ا۔مذ) چوپائے۔ حیوان۔ مویشی۔

دَواپَر - (دَ۔وا۔پَر) (س۔ا۔مذ) (۱) وہ پانسہ یا پانسے کا پہلو جس پر دو نشان بنے ہوں (۲) تیسرا جُگ جو آٹھ لاکھ ۶۴ ہزار برس کا سمجھا جاتا ہے۔

دَوات - (دَ۔وات) (ع۔ا۔مث) سیاہی رکھنے کا ظرف۔

دَوات آشوُر - (ف۔مذ) وہ لکڑی جس سے صوف کو ہلاتے ہیں۔

دَوات قلم - (ف۔ع۔مذ) نقد کچھ نہیں۔ صرف ساکھ ہی ہے۔

دَوادشی - (دَ۔وا۔دَ۔شی) (ہ۔ا۔مث) ہر پاکھ کی بارھویں تاریخ۔ بڑھتے اور گھٹتے چاند کی بارھویں رات۔

دَوادَوِش - (دَ۔وا۔دَ۔وِش) (ف۔ا۔مث) دوڑ دھوپ۔ پیروی۔ کوشش۔ سعی۔ مجاہدہ۔

دَوّار - (دَوّ۔وار) (ف۔صف) (۱) گردش کرنے والا۔ پھرنے والا (۲) بدلنے والا۔

دُوار۔ دوارا - (دُ۔وار۔ دُ۔وا۔را) (ہ۔ا۔مذ) (۱) دروازہ۔ ڈیوڑھی۔ راستہ گذر (۲) وسیلہ۔ ذریعہ (۳) آستانہ۔ چوکھٹ۔

دَوازدہ - (دَ۔واز۔دہ) (ف۔عدد) بارہ۔

دوازدہ امام - (ف۔ا۔مذ) بارہ امام جنہیں اہل تشیع معصوم مانتے ہیں (۱) حضرت علی مرتضےٰؑ (۲) امام حسنؑ (۳) امام حسینؑ (۴) امام علی زین العابدینؑ (۵) امام محمد باقرؑ (۶) امام جعفر صادقؑ (۷) امام موسیٰ کاظمؑ (۸) امام علی رضا (۹) امام محمد جواد التقیؑ (۱۰) امام علی نقیؑ۔ (۱۱) امام حسن عسکریؑ (۱۲) امام محمد مہدیؑ۔

دَوازدہ مقام - (ف۔ا۔مذ) اصطلاح موسیقی میں گانے کے پردے جو بارہ ہوتے ہیں۔

دوازدہم - (ف) بارھواں۔ بارھویں۔

دِوال - (دِ۔وال) (ہ۔صف) دینے والا۔ دیوار۔

دوال نہ ہونا - (ا۔محاورہ) نادہند ہونا۔ نہ دینا۔

دُوال - (دُ۔وال) (ف۔ا۔مذ) (۱) تسمہ۔ رکاب کا تسمہ۔ نقارہ بجانے کا تسمہ (۲) دھوکا۔ دغا (۳) چمکتی ہوئی تلوار (۴) زمرّد۔

دُوال مارنا - (ا۔محاورہ) نقارے پر تسمہ مارنا۔

دِوالا - (دِ۔وا۔لا) (ہ۔ا۔مذ) دیوالہ۔

دِوالا پیٹنا۔ دِوالا پِٹنا۔ دِوالا نکل جانا - (ا۔محاورہ) دیوالیہ ہونا۔

دِوالا نکال دینا - (ا۔محاورہ) (۱) قرض کی ادائیگی کے ناقابل ہو کر دوالے کی درخواست دے دینا (۲) زیر بار کرنا (۳) دوسرے کا بہت خرچ کرا دینا۔

دِوالا نکل جانا - سخت نقصان ہونا۔

دِوالی - (دِ۔وا۔لی) (ہ۔ا۔مث) ہندوؤں کا ایک تہوار ۱۵ کاتک کو ہوتا ہے جس میں دولت کی دیوی لچھمی کی پوجا ہوتی ہے اور گھر گھر دیپ جلائے جاتے ہیں۔

دِوالی بھرنا - (ا۔محاورہ) دوالی کی پُوجا کرنا اور مٹھائی چڑھانا۔

دُوالی - (دُ۔وا۔لی) (اُ۔ا۔مث) (۱) چمڑے کا تسمہ۔ پٹہ (۲) چپڑاس۔ پیٹی۔

دِوالیا - (دِ۔وا۔لِ۔یا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) وہ شخص جس کا دوالا نکل جانے کے باعث کاروبار بند ہو گیا ہو (۲) مفلس۔ قلاش۔

دِوالیں - (دِ۔وا۔لیں) (اُ۔ا۔مث) انگیا کی کٹوریوں کے نیچے کے ٹکڑے۔

دَوام - (دَ۔وا۔م) (ع۔ا۔مذ) (۱) ہمیشگی۔ مداومت۔

دَوامی - (دَ۔وا۔می) (ف۔صف) دائمی۔ ہمیشہ کے لیے۔

دوامی بندوبست - (ف۔ا۔مذ) زمین کی مالگذاری کی وہ تشخیص اور اُس سے متعلقہ انتظامات جو ہمیشہ کے لیے ایک ہی دفعہ کر دیئے جائیں۔

دَوامی پٹہ - (ا۔مذ) ایسا پٹہ یا اجارہ جو ہمیشہ کے لیے ہو۔

دَوال - (دَ۔وال) (ف۔صف) (۱) دوڑتا ہوا۔ بھاگتا ہوا (۲) حیران۔ سرگرداں۔

دِوانہ - (دِ۔وا۔نہ) (اُ۔ا۔مذ) (۱) سودائی۔ پاگل۔ مجنون (۲) احمق۔ بے وقوف۔ دیوانہ۔

دَواوین - (دَ۔وا۔وِین) (ع۔ا۔مذ) دیوان کی جمع۔ شاعروں کے کلام کے مجموعے۔

دَوائر - (دَ۔وَا۔اِر) (ع۔ا۔مذ) دائرہ کی جمع۔ حلقے۔

دُوب - (ہ۔ا۔مث) نرم اور عمدہ گھاس۔

دُوبدُو - (ف) آمنے سامنے۔ بِالمقابل۔ رُوبرو۔

دُوبدُو ہونا - (ف۔صف) مقابل ہونا۔ سامنے ہونا۔ رُوبرُو۔

دُوبھر - (دُو۔بھَر) (ہ۔صف) (۱) دُشوار۔ مُشکل (۲) ناگوار (۳) بوجھ۔ مشکل۔

دُوتن - (ق۔ا۔مث) (۱) کٹنی (۲) دلالہ (۳) رقیب (۴) سوکن۔

دُوتی - (دُو۔تی) (ہ۔ا۔مث) (۱) قاصدہ (۲) دلالہ۔ کٹنی۔ نائکہ (۳) شرارتی عورت

(۴) چنچل خور عورت (۵) باز (شکاری پرندہ) ق۔

دُوج ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) قمری ماہ کی دوسری اور سترھویں تاریخیں۔

دُوجا ۔ (دُو ۔ جا) (ہ ۔ صف) دوسرا ۔ ثانی۔

دُوخت ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) سلائی ۔ سیون۔

دُود ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) دھواں (۲) دُھند ۔ غبار (۳) بُخارات ۔ بھاپ۔

دُودِ چراغ ۔ (ف ۔ ا ۔ صف) دیئے کی سیاہی۔

دُودکش ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) دُھواں نکلنے کا سُوراخ ۔ چمنی۔

دُودمان ۔ (دوُد ۔ مان) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) بڑا قبیلہ ۔ خاندان ۔ کُنبہ (۲) نسل ۔ قوم (۳) خوشبو۔

دُودہ ۔ (دُو ۔ دہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) قوم ۔ قبیلہ (۲) کُنبہ ۔ خاندان (۳) چمنی (۴) بڑا لڑکا (۵) گول جھونپڑی (۶) چراغ کی سیاہی ۔ کاجل۔

دُودھ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) شیر ۔ لبن ۔ وہ سفید سیال چیز جو مادہ کے پستانوں سے نکلتی ہے (۲) درخت یا پودے کا گاڑھا رَس۔

دُودھ اُترنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دُودھ پیدا ہونا ۔ دُودھ کا تھن یا پستان میں آجانا۔

دُودھ اَدھاری ۔ (ہ ۔ صف) صرف دُودھ پر گزارہ کرنے والا ۔ وہ شخص جو اناج چھوڑ کر صرف دُودھ پر گزارہ کرے۔

دُودھ اُگلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بچوں کا منہ سے دُودھ پھینکنا۔

دُودھ بچا کر ۔ (ا) دُودھ کا رشتہ چھوڑ کر۔

دُودھ بخشنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دُودھ پلانے کا حق معاف کرنا۔

دُودھ بڑھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بچے کا دُودھ چھُڑانا۔

دُودھ بڑھائی ۔ (ا ۔ مث) بچوں کا دُودھ چھُڑانے کی رسم۔

دُودھ بڑھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) دُودھ زیادہ ہونا (۲) دُودھ چھُوٹنا۔

دُودھ بھائی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) وہ اشخاص جنہوں نے ایک عورت کا دُودھ پیا ہو ۔ رضاعی بھائی ۔ دُودھ شریک ۔ کوکا۔

دُودھ بھر آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مامتا سے چھاتیوں میں دُودھ اُتر آنا ۔ مادری محبت کا جوش میں آنا۔

دُودھ بھری کٹوریاں ۔ (ا ۔ مث) دُودھ کی بھری ہوئی چھاتیاں۔

دُودھ بہن ۔ (ا ۔ مث) وہ لڑکی جس نے کسی بچے کے ساتھ ایک ہی عورت کا دُودھ پیا ہو ۔ رضاعی بہن۔

دُودھ پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) اناج میں رَس پیدا ہونا (۲) چیچک کے دانوں میں پیپ پڑنا۔

دُودھ پلانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بچے کو دُودھ چُسانا۔

دُودھ پلائی ۔ (ا) دایہ (۲) وہ نقدی جو دُولہا کو دلہن کے گھر سے ساچق کے روز آتی ہے یا دُلہن کے رشتہ دار دُولہا کو دیتے ہیں۔

دُودھ پُوت ۔ (ا ۔ مذ) دھن دولت ۔ آل اولاد۔

دُودھ پُوت والی ۔ (ا ۔ مث) آل اولاد والی ۔ صاحب نصیب۔

دُودھ پھاڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) اُبلتے دُودھ میں کھٹی چیز ڈال کر دُودھ سے پانی الگ کر دینا۔

دُودھ پھٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) دُودھ کے اجزا الگ الگ ہونا (۲) دُودھ کا خراب ہو جانا۔

دُودھ پیتا ۔ (ا ۔ صف) (۱) شیر خوار (۲) ننھا ۔ نادان ۔ بے سمجھ۔

دُودھ پیتے روپے ۔ (ا ۔ مذ) (۱) روپے مع بیاج (۲) سُود کے روپے۔

دُودھ جاتا رہنا ۔ دُودھ کا خشک ہو جانا۔

دُودھ چڑانا ۔ (ا ۔ محاورہ) گائے بھینس کا دوہتے وقت تھنوں میں سے دُودھ اُوپر کو چڑھانا۔

دُودھ چڑھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) دُودھ خشک ہونا (۲) چھاتیوں کا دُودھ سے تن جانا۔

دُودھ دوہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گائے بھینس وغیرہ کا دودھ نکالنا ۔ دُودھ کی دھار نکالنا

دُودھ دیا مینگنوں بھرا ۔ (ا ۔ مثل) کام کرنا مگر خراب طریقے سے۔

دُودھ ڈالنا ۔ بچے کا دُودھ کی قے کرنا۔

دُودھ سا ۔ نہایت سفید ۔ دُودھ کی مانند۔

دُودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک کر پیتا ہے ۔ (ا ۔ مثل) ایک چیز سے ڈرا ہوا اُس کی ہم شکل چیز سے بھی ڈرتا ہے۔

دُودھ کا دُودھ پانی کا پانی ۔ (ا ۔ مثل) جھوٹ اور سچ الگ الگ ۔ پورا پورا انصاف۔

دُودھ کا سا اُبال ۔ (ا ۔ مذ) جلد رفع ہو جانے والا جوش یا غصہ۔

دُودھ کی بُو منہ سے آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بچہ اور ناتجربہ کار ہونا۔

دُودھ کی طرح اُپھان آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) غصے کا سخت جوش تھوڑی دیر کے لیے آنا۔

دُودھ کی مکھی کی طرح نکال کر پھینک دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) بے دخل کر دینا ۔ نکال دینا ۔ بے تعلق کر دینا۔

دُودھ کی مکھی کس نے چکھی ۔ (ا ۔ مثل) خراب چیز کوئی استعمال نہیں کرتا۔

دُودھ کے دانت ۔ شیر خوارگی کا زمانہ۔

دُودھ کے دانت نہ ٹوٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کم عمر ہونا۔

دُودھ ماں ۔ (ا ۔ مث) انّا۔

دُودھ مُسہری ۔ (ا ۔ مث) ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔

دُودھ ملیدہ کھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) عمدہ اور نرم غذا کھانا۔

دُودھ مُوت کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بچے کی پرورش اور خدمت کرنا۔

دُودھ نہ بخشنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دُودھ کا حق معاف نہ کرنا ۔ ماں کا اولاد سے سخت ناراض ہونا۔

دُودھوں کلیاں کرو ۔ (دُعا) خدا تمہیں اتنی دولت دے کہ پانی کے بجائے دُودھ سے کلیاں کرو۔

دُودھوں نہاؤ پُوتوں پھلو ۔ (کلمۂ دعا) ہمیشہ دولت اور اولاد میں کھیلتی رہو۔

دُودھنگ ۔ (ق ۔ ا ۔ مث) چمنی ۔ دھواں نکلنے کا روزن جو گھروں میں بنایا جاتا ہے۔

دُودھی ۔ (دُو ۔ دھی) (ہ ۔ صف) (۱) دودھ والی ۔ دُودھ دینے والی (۲) جس میں دُودھ یا رَس ہو (۳) چھاتی ۔ پستان ۔ تھن (۴) ایک بُوٹی۔

دُودھیا ۔ (دُو ۔ دھ ۔ یا) (ہ ۔ صف) (۱) دُودھ سے بھرا ہوا (۲) دُودھ کا سا رنگ (۳) کچا ۔ سبز (۴) ایک قسم کا پتھر۔

دُودھیل۔ (دُو۔دھیل) (ہ۔صف) دُودھ دینے والی۔
دُودھیل گائے کی لاتیں بھی بھلی۔ (ا۔مثل) جس سے فائدہ ہو۔ اُس کی کڑوی بات بھی سہنی پڑتی ہے۔
دَوْر۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) چکر۔گردش (۲) رفتار۔چال (۳) حاشیہ۔کنارہ (۴) باری۔نوبت (۵) حلقہ۔گھیرا (۶) چاروں طرف (۷) شراب کے پیالے کی گردش (۸) انقلاب (۹) زمانہ۔عہد (۱۰) سبق کو بار بار دہرانا (۱۱) حافظ کا قرآن شریف حفظ کرنا (۱۲) محیط۔پھیلاؤ (۱۳) رسی کا بل۔ جمع : اَدوار۔
دَور آنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) باری آنا (۲) شراب کا پیالہ آنا (۳) وقت آنا۔
دَور باندھنا۔ دَور بندھنا۔ (ا۔محاورہ) شراب کا گردش کرنا۔
دَور چلنا۔ (ا۔محاورہ) شراب کا باری باری ہر ایک کے رُوبرو آنا۔
دَور دَورا۔ (ا۔مذ) (۱) حکومت۔سلطنت (۲) رواج۔طریقہ۔طور۔
دَور کرنا۔ (ا۔محاورہ) دو شخصوں کا باری باری سے ایک دوسرے کو قرآن کا سبق سنانا۔
دَور میں آنا۔ (ا۔محاورہ) گردش میں آنا۔
دُور۔ (ف۔صف) (۱) بعید۔فاصلے پر (۲) علیٰحدہ۔الگ۔جُدا۔پرے (۳) دُشوار۔
دُور اَز حال۔ (ف۔ع) اب سے دُور۔خدا نہ کرے۔خدا محفوظ رکھے۔
دُور اَز کار۔ (ف۔صف) (۱) مخالف (۲) مرضی کے خلاف (۳) مطلب سے دُور۔بیکار۔
دُور اُفتادہ۔ (ف۔صف) جو فاصلے پر واقع ہو۔بہت دُور کے۔توجہ سے محروم
دُور اندیش۔ (ف۔صف) عقلمند۔دانا۔
دُور اندیشی۔ (ف۔ا۔مث) عقلمندی۔دانائی۔
دُور باد۔ (ف) خدا نہ کرے۔اب سے دُور۔
دُور باش۔ (ف۔کلمۂ ندا) (۱) دُور ہو۔بادشاہوں کے آگے چوبدار۔ "دُور باش! دُور باش!!" پکارا کرتے تھے (۲) ایک دو شاخہ نیزہ جو بادشاہوں کی سواری کے آگے لے کر چلتے تھے (۳) میر کارواں (۴) چھڑی۔لاٹھی۔
دُور بھاگنا۔ (ا۔محاورہ) پرہیز کرنا۔نفرت کرنا۔الگ رہنا۔دُور رہنا۔
دُور بین۔ (۱) دُور اندیش۔بات کو تاڑ جانے والا (۲) آلہ جس میں دُور کی چیز بڑی اور نزدیک نظر آتی ہے۔
دُور بینی۔ (ف۔ا۔مث) دُور اندیشی۔
دُور پار۔ (ا۔مقولہ) (۱) خدا نہ کرے۔خدا نخواستہ (۲) ہیجڑا۔زنانہ۔زنخا۔
دُور پہنچنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) دُور چلا جانا (۲) بلند پروازی۔باریک بات خیال میں آنا (۳) درجۂ کمال کو پہنچنا۔دُور اندیشی کرنا (۴) حسب نسب کو گالی دینا (۵) شہرت ہونا۔
دُور پھینکنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) فاصلے پر پہنچا دینا (۲) علیٰحدہ کر دینا۔نکال دینا
دُور تک پہنچنا (چلا جانا)۔ (ا۔محاورہ) بزرگوں کو گالی دینا (۲) فاصلے پر چلا جانا۔
دُور دُبک۔ (ا۔مث) ڈانٹ ڈپٹ۔دھتکار۔

دُور دراز۔ (ف۔صف) بہت فاصلے پر۔کالے کوسوں۔بعید از قیاس۔
دُور دست۔ (ف۔صف) بہت دُور۔کالے کوسوں پر۔دور جگہ جہاں پر پہنچنا دُشوار ہو۔
دُور دفان۔ (ا۔صف) (۱) دُور۔غائب (۲) الگ۔علیٰحدہ۔
دُور دُور۔ (۱) کافی فاصلے کے مقامات تک۔
دُور دُور پہنچنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) شہرت ہونا (۲) دُور کی سوچنا۔بلند پروازی۔
دُور دُور رہنا۔ (ا۔محاورہ) کھنچے کھنچے رہنا۔الگ رہنا۔
دُور رَس۔ (ف۔صف) (۱) دُور تک پہنچنے والا (۲) بلند خیال۔
دُور رَسی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) بلند خیالی (۲) دُور تک پہنچنے کی قوت۔
دُور سے ترسانا۔ (ا۔محاورہ) دُور سے کوئی چیز دکھا کر نہ دینا۔
دُور سے تماشا دیکھنا۔ (ا۔محاورہ) کسی جھگڑے میں دخل نہ دینا۔ پاس نہ جانا۔
دُور سے معلوم کرنا۔ (ا۔محاورہ) بیزاری ظاہر کرنا۔دُور رہنا۔
دُور سے لینا۔ (ا۔محاورہ) پاس آنے سے پہلے ہی لعنت ملامت شروع کر دینا۔
دُور کا۔ (ا۔صف) (۱) بعید (۲) ایسا رشتہ جو قریب کا نہ ہو (۳) گہرا۔عمیق (۴) بعید از قیاس۔بعید الفہم۔
دُور کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) الگ کرنا۔علیٰحدہ کرنا (۲) دفع کرنا۔
دُور کھینچنا۔ (ا۔محاورہ) نخوت وغرور کرنا۔دُور دُور رہنا۔
دُور کی بات۔ (ا۔مث) نکتہ۔باریک بات۔
دُور کی سنانا۔ (ا۔محاورہ) بزرگوں کو گالیاں دینا۔
دُور کی سُوجھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) خیال میں کوئی باریک بات آنا (۲) کوئی نکتہ سُوجھنا۔
دُور کی صاحب سلامت۔ (ا۔مث) معمولی واقفیت۔
دُور کی کوڑی لانا۔ (ا۔محاورہ) باریک بینی۔کوئی نئی اور باریک بات سُوجھنا
دُور کی کہنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) معمولی سمجھ سے باہر کی بات کہنا (۲) سمجھ یا عقل کی بات کہنا۔
دُور کی ہانکنا۔ (ا۔محاورہ) شیخی مارنا۔ڈینگ مارنا۔دون کی لینا۔
دُور کے ڈھول سہانے۔ (ا۔مثل) دُور کی سُنی ہوئی بات اچھی معلوم ہوتی ہے۔دیکھنے پر چیز اچھی ثابت نہ ہونا۔حالانکہ پہلے بہت تعریف سُنی ہو۔
دُور کیوں جاؤ۔ (ا۔محاورہ) ایسے موقع پر کہا جاتا ہے۔جہاں قریب کی مثال موجود ہو۔دُور نہ جاؤ۔
دُور نکل جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) فاصلے پر چلا جانا (۲) موضوع سے ہٹ جانا۔
دُور ہو سامنے سے۔ (کلمۂ تحقیر) دفع ہو۔چل ہٹ یہاں سے۔
دُور ہی سے سلام کرنا۔ (ا۔محاورہ) بیزار ہونا۔پناہ مانگنا۔
دَوْرا۔ (دَو۔رَا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) بڑا ٹوکرا (۲) بڑا کونڈا۔
دُوْرَا۔ (ق۔صف) دوہرا۔
دَوْران۔ (دَو۔ران) (ع۔ا۔مذ) (۱) گردش۔چکر۔دورہ (۲) وقت۔زمانہ

عمر (۳) انقلاب (۴) ہیر پھیر (۵) قسمت ۔ نصیب (۶) اثنا میں۔

دورانِ خون ۔ (ف ۔ مذ) جسم میں خون کی گردش۔

دورانِ سر ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) سر کا گھومنا ۔ سر کا چکر۔

دُوراڈ ۔ (ق ۔ صف) اُبھارنے والا۔

دُورائی ۔ (ق ۔ ا ۔ مث) خداوندی ۔ بادشاہی۔

دَورہ ۔ (دَو ۔ رَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) چکر ۔ گردش (۲) نوبت ۔ باری (۳) شراب کا دور (۴) گشت یعنی حکام کا اپنے اپنے علاقہ میں پھر کر حالات کا جائزہ لینا۔

دَورہ باندھنا ۔ دورہ بندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) چکر باندھنا ۔ حلقہ بنانا۔

دورہ پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مرض کا رہ رہ کر عود کر آنا ۔ بیماری کی تکلیف کا انتہا پر پہنچنا۔

دورہ تمام کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جس قدر گشت مقرر ہو اُس کو پورا کرنا۔

دورہ سپرد کرنا ۔ دورہ سپرد ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) مقدمہ کا سیشن جج کے سپرد ہونا۔

دورہ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) حکام کا اپنے علاقے میں پھرنا ۔ گشت کرنا۔

دَوری ۔ (دَو ۔ ری) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) چھوٹی ٹوکری (۲) کونڈی۔

دُوری ۔ (دُو ۔ ری) (ف ۔ ا ۔ مث) بُعد ۔ فاصلہ۔

دَوری نظام ۔ (Periodic System) ایسا نظام جو زمانی و مکانی بُعد و فاصلہ سے متعلقہ سائنسی حقائق پر مبنی ہو۔

دَوڑ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) بھاگ (۲) پہنچ ۔ رسائی (۳) کوشش ۔ سعی ۔ (۴) حملہ ۔ دھاوا ۔ چڑھائی (۵) جلدی سے ۔ سُرعت سے ۔ تیزی سے ۔ فوراً ۔ شوق سے (۶) بھاگنا۔

دوڑا دوڑی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) بھاگم بھاگ ۔ تیزی جلدی ۔ مقابلہ کی دوڑ۔

دَوڑ بھیجنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ملزم کی گرفتاری کے لیے پولیس کے سپاہیوں کو بھیجنا۔

دَوڑ پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) جلدی کرنا (۲) کسی مقام پر جلدی جانا یا جلدی سے جمع ہونا۔

دَوڑ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) منتشر ہو جانا ۔ پھیل جانا (۲) مشتہر ہو جانا (۳) پولیس کا گرفتاریٔ ملزمان کے لیے جانا۔

دَوڑ چلنا ۔ دوڑ کر چلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) رفو چکر ہونا ۔ بھاگ چلنا۔

دَوڑ دوڑ آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) باربار آنا ۔ جلد جلد آنا۔

دَوڑ دھوپ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) محنت ۔ مشقت (۲) کوشش ۔ سعی۔

دوڑ چلے نہ گر پڑے ۔ (ا ۔ مثل) اس وقت بولتے ہیں جب کوئی آدمی حدِ اعتدال سے بڑھ کر کوئی کام کرے اور کامیاب نہ ہو۔

دَوڑ لے کر دوڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ملزموں کی گرفتاری کے لیے بہت جلد سپاہی لے کر جانا۔

دَوڑ مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بے خبری میں حملہ کرنا ۔ تاخت و تاراج کرنا (۲) چھاپہ مارنا ۔ دھاوا کرنا (۳) بہت کوشش یا محنت کرنا (۴) لمبا سفر کرنا ۔ مسافت طے کرنا۔

دَوڑا ۔ (دَو ۔ ڑا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) دوڑنے والا (۲) سوار ۔ ڈاکو۔

دَوڑا دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بہت جلدی بھیجنا (۲) بھگا دینا۔

دَوڑاک ۔ (دَو ۔ ڑاک) (ہ ۔ ا ۔ مذ) بہت دوڑنے والا۔

دَوڑانا ۔ (دَو ۔ ڑا ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) بھگانا ۔ جلدی چلانا (۲) پھرانا ۔ حیران کرنا (۳) محنت کرانا ۔ مشقت لینا (۴) روانہ کرنا ۔ بھیجنا (۵) پھیلانا ۔ بچھانا (۶) لگانا ۔ چپکانا۔

دَوڑنا ۔ (دَو ۔ ڑ ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) بھاگنا ۔ جلدی جلدی قدم اُٹھانا (۲) پھیلنا ۔ پہنچنا (۳) حملہ کرنا (۴) سرایت کرنا ۔ اثر کرنا۔

دوز ۔ (ف ۔ لاحقہ) دوختن مصدر کا صیغۂ امر ۔ اسم کے بعد آکر فاعل ترکیبی بنا دیتا ہے اور سینے والے کے معنی دیتا ہے جیسے خیمہ دوز ۔ کفش دوز۔

دوزخ ۔ (دَو ۔ زَخ) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) جہنم ۔ نرک (۲) وہ جگہ جہاں گناہ گار قیامت کے بعد رکھے جائیں گے (۳) (کنایتہً) پیٹ ۔ شکم۔

دوزخ بھرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) پیٹ بھرنا۔

دوزخ کا کُندہ (ایندھن) ۔ (ا ۔ مذ) بڑا گنہگار۔

دوزخ کا نمونہ ۔ (ا ۔ مذ) بڑی تکلیف کی جگہ۔

دوزخ کی آنچ ۔ (ا ۔ مث) آتشِ جہنم ۔ تیز آگ۔

دوزخ کی لگی ۔ (ا ۔ محاورہ) پیٹ کی فکر۔

دوزخ میں پڑنا (جانا) ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) جہنم میں داخل ہونا (۲) مصیبت میں پڑنا۔

دوزخ میں پڑے (جائے) (بددعا) بھاڑ میں جائے۔

دوزخ میں ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) عذابِ جہنم میں گرفتار کرنا۔

دوزخ میں گھر کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گناہ کر کے سزا کا مستحق ہونا۔

دوزخی ۔ (دَو ۔ زَ ۔ خی) (ف ۔ صف) (۱) جہنمی ۔ گناہگار (۲) سخت پیٹو۔

دوس ۔ دوش ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) قصور ۔ خطا ۔ عیب ۔ گناہ (۲) علی الصبح۔

دوس دینا ۔ (ا ۔ مص) (۱) الزام لگانا (۲) قصور وار ٹھہرانا۔

دوست ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) آشنا ۔ یار ۔ خیر خواہ ۔ محبوب۔

دوست آں باشد کہ گیرد دستِ دوست ۔ در پریشاں حالی و در ماندگی ۔ (ف ۔ مثل) دوست وہ ہوتا ہے جو مصیبت کے وقت کام آئے۔

دوست بنانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) یار بنانا ۔ ہمراز بنانا ۔ طرفدار بنانا (۲) گانٹھنا ملانا ۔ سازش کرنا۔

دوست دار ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) دوست ۔ خیر خواہ ۔ ہمراز۔

دوست داری ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) دوستی۔

دوست رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) عزیز سمجھنا ۔ پسند کرنا۔

دوست شاد ہوں دشمن پامال ہوں ۔ (کلمۂ دُعا) بڑے آدمیوں کو دی جانے والی دُعا۔

دوست کا دشمن دشمن، دشمن کا دشمن دوست ۔ (ا ۔ مقولہ) دوست کے دشمن کو دشمن اور دشمن کے دشمن کو دوست سمجھنا چاہیئے۔

دوست کامی ۔ (۱) اپنا حصہ دوسرے کو دینا (۲) شراب سے دوست کی تواضع کرنا۔

دوست نما ۔ (ف ۔ صف) (۱) ظاہر میں دوست (۲) اپنے آپ کو

دوست ظاہر کرنے والا۔
دوست نواز۔ (ف۔صف) دوست پر مہربانی کرنے والا۔
دوستانہ۔ (دوس۔تا۔نَہ) (ف۔ا۔مذ) یارانہ۔ دوستی۔ یاری۔ محبّت۔ اُلفت۔
دوستی۔ (دوس۔تی) (ف۔ا۔مث) یارانہ۔ آشنائی۔ اُلفت۔
دوستی کا دَم بھرنا (مارنا)۔ (ا۔محاورہ) اپنے آپ کو دوست ظاہر کرنا۔
دوستی کرنا۔ دوستی ہونا۔ (ا۔محاورہ) دوستی پیدا کرنا۔ بے تکلفی کرنا۔ اُلفت ہونا۔
دُوسرا۔ (دُوس۔را) (ہ۔صف) (۱) پہلے کے بعد کا۔ دُوم۔ ثانی (۲) ایک اور اُس سے اگلا (۳) برابر کا۔ مقابل کا (۴) غیر۔ اجنبی۔
دُوسری۔ (دُوس۔ری) (ہ۔مث) (۱) دیگر۔ ثانی (۲) دوسری تاریخ (۳) اور۔
دُوسری بات۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) اور بات (۲) جماع۔ ہم بستری۔ زنا۔
دُوسری بات نہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) قیمت کا کم و بیش نہ ہونا۔ (۲) زیادہ گفتگو نہ ہونا۔
دُوسری صُورت پکڑنا۔ (ا۔محاورہ) حالات کا بدل جانا۔ مختلف ہو جانا۔
دُوسری ماں۔ (ا۔مث) سوتیلی ماں۔
دُوسرے۔ (ا۔مذ) غیر اجنبی۔
دوسرے تیسرے۔ (ا۔مقولہ) کبھی کبھی۔
دُوسی۔ (ق۔ا۔مث) داسی۔ لونڈی۔ باندی۔
دوش۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) کندھا۔ شانہ (۲) گذری ہوئی رات۔ کل رات۔
دوش بدوش۔ (ف) (۱) کندھے سے کندھا مِلا کر (۲) متحد ہو کر۔ اتفاق کے ساتھ۔
دوش پر لینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کندھے پر لینا (۲) کندھے پر سوار ہونا۔
دوشالہ۔ (دَو۔شا۔لہ) (اُ۔ا۔مذ) پشمینہ کی دوُہری چادر۔
دوشیزگی۔ (دُو۔شی۔زہ۔گی) (ف۔ا۔مث) (۱) کنوارپن۔ بکارت (۲) کنوارا ہونے کا زمانہ۔
دوشیزہ۔ (دُو۔شی۔زَہ) (ف۔ا۔مث) کنواری۔ باکرہ۔ بن بیاہی۔ کنیّا ناکتخدا لڑکی۔ جمع : دوشیزگان۔
دوشینہ۔ (دُو۔شی۔نَہ) (ف۔صف) پچھلی رات کا۔
دوغ۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) دہی (۲) چھاچھ (۳) مکھن نِکلا ہوا دودھ۔
دوغلا۔ (دوغ۔لا) (اُ۔صف) (۱) دونسلا۔ وہ شخص جس کے ماں باپ ایک قوم کے نہ ہوں (۲) کمینہ۔ کم ذات۔ گھٹیا۔
دوغلی۔ (دوغ۔لی) (اُ۔صف) (۱) دونسلی۔ وہ عورت جس کے ماں باپ ایک قوم کے نہ ہوں (۲) کم اصل۔ کمینی۔ کم ذات۔
دوغلی بات۔ (ا۔مث) دورُخی بات۔ بات جو صاف نہ ہو۔
دُوک۔ (ف۔ا۔مذ) تکلا (ہ۔ا۔مذ) دو سالہ بچھڑا جس کے دو دانت نکلے ہوں۔
دُوکال۔ (ق۔ا۔مذ) بُرا وقت۔
دُوکھنا۔ (دُوکھ۔نا) (ہ۔مص) (۱) عیب لگانا۔ طعنہ دینا (۲) الزام دینا۔ (۳) پوشیدہ عیب کو ظاہر کرنا (۴) بُرا کہنا (۵) بات کاٹنا۔

دُوَل۔ (دُ۔وَل) (ع۔ا۔مذ) (۱) دولت کی جمع (۲) بہت سی سلطنتیں۔ (دال کی زبر اور پیش دونوں مستعمل ہیں)۔
دُولاب۔ (دُو۔لاب) (ف۔ا۔مذ) (۱) رہٹ۔ چرخ (۲) ذخیرہ نعمت خانہ (۳) بھول بھلیاں (۴) دھوکہ۔ دغا۔ فریب (۵) ڈھول۔ نقارہ (۶) کمائی (۷) سوداگری۔ تجارت۔ نفع (۸) استعمال (۹) ذیابیطس۔
دولامولا۔ (ا۔صف) بڑی ہمت والا۔ سخی (۲) نیک۔ سیدھا سادا۔
دولائی۔ (دو۔لا۔اِی) (ہ۔ا۔مذ) جاڑوں میں اوڑھنے والا ایک دوہرا کپڑا۔
دَولت۔ (دَو۔لَت) (ع۔ا۔مث) (۱) دھن۔ مال۔ زر نقد (۲) اقبال نصیبا۔ خوش قسمتی (۳) سلطنت۔ حکومت۔ طاقت۔ (۴) ظفرمندی فتح (۵) خوشی (۶) اولاد۔ جمع : دُوَل۔
دَولت اُڑانا۔ (ا۔محاورہ) روپیہ ضائع کرنا۔ فضول خرچی کرنا۔
دَولت اندھی ہوتی ہے۔ (ا۔مثل) دَولت انسان کی شکل و شباہت دیکھ کر نہیں آتی۔
دَولتِ ایمان۔ (ا۔صف) ایمان کی نعمت۔
دَولت برسنا۔ (ا۔محاورہ) کثرت سے روپیہ مِلنا۔
دَولت بہانا۔ (ا۔محاورہ) بے دریغ روپیہ خرچ کرنا۔
دَولتِ بیدار۔ (ف۔مث) وہ دولت جس سے فائدہ حاصل کریں خوش قسمت۔
دَولت پناہ۔ (ف۔صف) سلطنت کو محفوظ رکھنے والا۔ یہ لقب بادشاہوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
دَولتِ حُسن۔ (ف۔صف) خوب صورتی۔
دولت خانہ۔ دَولت سرا یا دَولت کدہ۔ (ف۔ا۔مذ) محل قصر بمکان
دَولتِ خدا داد۔ (ف۔صف) خدا کا دیا ہوا ملک۔
دَولت خواہ۔ (ف۔صف) بہتری چاہنے والا۔
دَولت خواہی۔ (ف۔ا۔مث) خیر خواہی۔
دَولتِ دارَین۔ دَولتِ کونین۔ (ف۔ا۔مث) دونوں جہان کی نعمت۔
دَولتِ دنیا۔ (ف۔ا۔صف) مال و دولت۔ دنیاوی شان و شوکت۔
دَولت ڈھلتی چھاؤں ہے۔ (مثل) دَولت زوال پذیر شے ہے۔
دَولتِ عظمیٰ۔ (ف۔ا۔صف) بڑی سلطنت۔
دَولت کھونا۔ (ا۔محاورہ) دَولت ضائع کرنا۔
دَولت کی گنگا بہانا۔ (ا۔محاورہ) بے دریغ روپیہ خرچ کرنا۔
دَولت گڑی ہونا۔ (ا۔محاورہ) دَولت کا ذخیرہ ہونا۔
دَولت لٹے کوئلوں پر مُہر۔ (ا۔مثل) جائز خرچ میں کفایت شعاری اور بے جا خرچ پر بے دریغ روپیہ خرچ کرنا۔
دَولت لُوٹنا۔ (ا۔محاورہ) دِل کھول کر دولت حاصل کرنا۔
دَولت مارنا۔ (ا۔محاورہ) دَولت چھین لینا۔ دھوکہ سے دَولت حاصل کرنا۔
دَولت مدار۔ (۱) خوشی کا گھر (۲) وہ جگہ یا شخصیت جس پر دَولت کا

اِنحصار ہو۔

دَولت مَند۔ (ف۔صف) (۱) امیر۔ مالدار (۲) خوش قسمت خوش نصیب

دَولت مَندی۔ (ف۔ا۔مث) امیری۔ مالداری۔

دَولت مُنڈیر کا کوّا ہے۔ (۱۔مثل) دولت کبھی ایک جگہ نہیں رہتی۔

دُولھا۔ (دُو۔لھا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) وہ شخص جس کی نئی نئی شادی ہوئی ہو۔ نوشاہ۔ بنڑا (۲) خاوند۔ شوہر۔ بَر۔

دُولھا بنے بیٹھے رہنا۔ (ا۔محاورہ) عزت و وقار کے ساتھ بیٹھے رہنا۔ کچھ کام نہ کرنا۔

دُولھا بھائی۔ (ا۔مذ) بہن کا شوہر۔ بہنوئی۔

دُولھن۔ (دُو۔لھن) (ہ۔ا۔مث) وہ عورت جس کی نئی نئی شادی ہوئی ہو عروس۔

دُوُم۔ (دُ۔وُم) (ف۔صف) دوسرا۔ دیگر۔ ثانی۔

دَون۔ (ہ۔ا۔مث) آگ جو جنگل میں لگ جائے۔ آگ۔ سخت گرمی۔ پیاس یا گرمی کی شدت۔ سوزش۔ جلن۔ جوش۔

دَون لگنا۔ (ا) سخت گرمی لگنا (۲) عشق کے جوش میں جلنا (۳) کسی چیز کے لیے خواہش یا غم کرنا۔

دُون۔ (ہ۔صف) (۱) دُگنا (۲) اُونچے سُر کی آواز۔ تیز گت (۳) شیخی ڈینگ۔ لاف و گزاف (۴) پہاڑی تلیٹی۔

دُون پر آنا۔ (ا۔محاورہ) شیخی مارنا۔ ڈینگ مارنا۔

دُون کی (اُڑانا) لینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) شیخی بگھارنا (۲) خودستائی کرنا۔

دُوں۔ (ع۔صف) (۱) حقیر۔ کمینہ۔ ادنیٰ۔ پاجی (۲) رُسوا۔ غیر۔

دُوں ہمت۔ (ف۔صف) کم ہمت۔ پست ہمت۔

دَونا۔ (دو۔نا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) پتوں کا پیالہ۔ پتل (۲) نیاز کی چیز جو دونوں میں لائی جاتی ہے۔

دَونا باندھنا۔ (ا۔محاورہ) دُونا بنانا۔ پتوں کا ظرف بنانا۔

دَونا چڑھنا۔ (ا۔محاورہ) مزار پر پھول یا شیرینی کا چڑھاوا چڑھنا۔

دَونا دینا۔ (ا۔محاورہ) حضرت علیؓ یا حضرت فاطمہ کی نیاز دینا۔

دَونا ماننا۔ (ا۔محاورہ) نذر ماننا۔ منّت ماننا۔

دُونا۔ (دُو۔نا) (ہ۔صف) (۱) دُگنا۔ دوچند۔ دوبالا (۲) دوہرا۔

دُونا دُوں۔ (ا۔عدد) دوچند۔ زیادہ۔ بہت زیادہ۔

دَوند۔ (دَ۔وَند) (س۔ا۔مذ) (۱) جوڑا۔ جگ۔ جوت۔ ڈکڑا (۲) دو ج۔ جوڑا ہونا (۳) دو مختلف خاصیتوں کی چیزیں جن کا اکٹھا ذکر کیا جائے جیسے گرمی سردی۔ خوشی رنج۔

دَونکنا۔ (دَوں۔ک۔نا) (ہ۔مص) دھاڑنا۔ غرّانا۔ چنگھاڑنا۔

دَونگڑا۔ (دَوں۔گ۔ڑا) (ہ۔ا۔مذ) زور کی بارش۔

دَہ۔ (ف) دس (۱۰)

دَہ دُنیا ستر در آخرت۔ (ف۔مثل) نیک کام کا صلہ دنیا میں دس گنا اور آخرت میں ستر گنا ملے گا۔

دوہا۔ (دو۔ہا) (ہ۔ا۔مذ) دو مصرعوں کا ہندی شعر۔

دوہائی۔ (دو۔ہا۔ای) (ہ۔ا۔مث) (۱) شور و غوغا (۲) چیخ۔ پکار۔ (۳) کسی کو پکار کر مدد کے لیے بُلانا (۴) دادخواہی۔ استغاثہ (۵) مُنادی اعلان (۶) حلف۔ قسم۔

دُوہائی پکارنا۔ (ا۔محاورہ) فریاد کرنا۔

دوہائی پھیرنا۔ (ا۔محاورہ) منادی کرنا۔ ڈھنڈورا پیٹنا۔ اشتہار کرنا۔

دوہائی تہائی مچانا۔ (ا۔محاورہ) امداد کے لیے فریاد کرنا۔

دوہائی دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کسی کا نام لے کر فریاد کرنا (۲) شور کرنا۔ غل مچانا۔

دوہائی مانگنا۔ (ا۔محاورہ) پناہ مانگنا۔

دوہائی ہونا۔ (ا۔محاورہ) فریاد ہونا۔ دوہائی! دوہائی! کی آواز ہونا۔

دوہائی ہے۔ (کلمۂ مدد) فریاد ہے!

دوہتا۔ (دُوہ۔تا) (ہ۔ا۔مذ) بیٹی کا بیٹا۔ نواسا۔

دوہتی۔ (دُوہ۔تی) (ہ۔ا۔مث) بیٹی کی بیٹی۔ نواسی۔

دوہر۔ (دُو۔ہر) (ہ۔ا۔مذ) (۱) ریتلی زمین کا کھیت (۲) دولائی۔ دوہری چادر۔

دوہرا۔ (دوہ۔را) (ہ۔صف) (۱) دو تہہ کا۔ دُگنا (۲) ٹیڑھا۔

دوہرا ہونا۔ (ا۔محاورہ) ٹیڑھا ہونا۔ دُونا ہونا۔

دوہری۔ (دوہ۔ری) (ہ۔صف) دوہرا کا مؤنث۔ ٹیڑھی۔

دوہلی۔ (دوہ۔لی) (ہ۔ا۔مث) وہ زمین جس کی مالگذاری معاف کر کے مذہبی اداروں کو دی جائے۔

دُوہنا۔ (دُوہ۔نا) (ہ۔مص) تھن سے دودھ نکالنا۔

دوہنی۔ (دُوہ۔نی) (ہ۔ا۔مث) دُودھ دوہنے کا برتن۔

دوئی۔ (دُو۔ای) (ہ۔ا۔مث) (۱) غیریت (۲) جُدائی (۳) اَن بَن۔ جھگڑا۔ (۴) دو سمجھنا۔ شرک۔

دوئی ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) لڑائی کرانا۔ جُدائی ڈالنا۔ غیریت پیدا کرنا۔

دوئی کا پردہ اُٹھنا۔ (ا۔محاورہ) غیریت مٹنا۔ ایک ہونا۔

د ـــــ ہ

دِہ۔ (ف۔ لاحقہ) دادن مصدر کا صیغہ امر۔ اسم کے بعد آ کر اسے اسم فاعل ترکیبی بناتا ہے اور دینے والا کے معنی دیتا ہے جیسے تکلیف دِہ۔

دَہ۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) بہت گہرا پانی (۲) گہرائی۔

دَہ۔ (ف۔صف) دس (۱۰)۔

دہ چند۔ (ف۔صف) دس گنا۔

دہ در دنیا ستر در آخرت۔ (ف۔مقولہ) نیک کام کا بدلہ دُنیا میں دس گنا اور آخرت میں ستر گنا ملتا ہے۔

دَہ در دَہ۔ (ف۔ا۔مذ) دس گز لمبا، دس گز چوڑا اور دس گز گہرا تالاب جس کا پانی شرعاً پاک ہوتا ہے۔

دہ حواس۔ (ف۔صف) پانچ ظاہری حواس اور پانچ باطنی حواس۔

دہ سیری۔ (ف۔ا۔مث) دس سیر کا وزن۔

دہ منی ۔ (ف ۔ا ۔مث) جس میں دس من سما جائیں۔

دہ یک ۔ دہ یکی ۔ (۱) دسواں حصّہ۔ دس میں سے ایک (۲) دس فیصدی۔

دِہ ۔ (ف ۔ا ۔مذ) گاؤں ۔ قریہ ۔ جمع : دہات ۔ دیہات۔

دِہ بندی ۔ گاؤں کی مکمل فہرست اور مالگذاری کی تفصیل۔

دِہ خدا ۔ گاؤں والا ۔ زمیندار۔

دِہ ۔ (ہ ۔ا ۔مث) جسم ۔ بدن۔

دِہ دھارنا ۔ (ہ ۔محاورہ) (۱) صورت اختیار کرنا (۲) جنم لینا (۳) بیدار ہونا۔

دِہ ڈنڈ ۔ (ہ ۔ا ۔مث) بدنی سزا ۔ جسمانی سزا۔

دِہا ۔ (دِ ۔ہا) (دَہ ۔ا ۔مذ) (۱) مہینے کے ہر دس دن ۔ عشرہ (۲) محرم کی دسویں تاریخ (۳) دہائی کا ہندسہ۔

دِہات ۔ دیہات ۔ (دِ ۔ہا ۔ت) (دیے ۔ہا ۔ت) (ف ۔ا ۔مذ) دِہ کی جمع (۱) بہت سے گاؤں (۲) غیر شہری علاقہ ۔ دیہات۔

دِہاتی ۔ (دِ ۔ہا ۔تی) (ہ ۔صف) (۱) گاؤں سے متعلقہ (۲) کسان ۔ گاؤں میں رہنے والا ۔ دیہاتی۔

دِہار ۔ (دَ ۔ہار) (ہ ۔ا ۔مذ) زمین جس پر بارش کے بعد پانی کھڑا رہے۔ دلدلی زمین۔

دہاڑ ۔ (دَ ۔ہاڑ) (ہ ۔ا ۔مث) (۱) شور ۔ غُل (۲) گرج ۔ شیر کی آواز۔

دہاڑیں مارنا ۔ (ا ۔محاورہ) زور زور سے رونا ۔ چیخنا ۔ چلّانا ۔ چیخ چیخ کر رونا۔

دِہاڑا ۔ (دِ ۔ہا ۔ڑا) (ہ ۔ا ۔مذ) (۱) درجہ ۔ گت (۲) بُرا حال ۔ دُرگت ۔ (۳) دن ۔ دوپہر جیسے "دن دہاڑے"۔

دِہاڑی ۔ (دِ ۔ہا ۔ڑی) (ہ ۔ا ۔مث) (۱) روزینہ (۲) یومیہ (۳) ایک دن کی مزدوری۔

دِہاکا ۔ (دَ ۔ہا ۔کا) (ہ ۔ا ۔مذ) (۱) دس ۔ دس کا مجموعہ (۲) دہائی (۳) دس روپے کا نوٹ (۴) نقصان (۵) صدمہ ۔ غم ۔ رنج (۶) رُعب خوف ۔ ڈر۔

دہاکا بیٹھنا ۔ (ا ۔محاورہ) (۱) صدمہ گزرنا (۲) دہشت بیٹھنا ۔ خوف طاری ہونا۔

دہاکے دینا ۔ (۱) دھمکی دینا ۔ ڈرانا ۔ خوف دلانا (۲) فریب دینا۔

دہانا ۔ (دَ ۔ہا ۔نا) (ہ ۔مص) (۱) مُردہ جلانا ۔ چتا میں رکھنا ۔ پھونکنا (۲) ڈسنا۔

دُہانا ۔ (دُ ۔ہا ۔نا) (ہ ۔مص) گائے بھینس وغیرہ کا دُودھ نکلوانا۔

دہانہ ۔ (دَ ۔ہا ۔نہ) (ف ۔ا ۔مذ) (۱) ایسی شے جو مُنہ کے مشابہ ہو (۲) مُنہ ۔ دہن (۳) سمندر یا جھیل میں دریا کے گرنے کا مقام (۴) موری یا بدرو کا مُنہ (۵) وادی کا آغاز (۶) لوہے کا ساز جو گھوڑے کے مُنہ میں دیتے ہیں (۷) جولاہوں کا ایک اوزار۔

دہانہ کھلنا ۔ (ا ۔محاورہ) (۱) مشک کا مُنہ کھلنا (۲) موری کا مُنہ کھلنا (۳) پیشاب نکلنا ۔ پانی نکلنا۔

دہائی ۔ (دَ ۔ہا ۔ئی) (ہ ۔ا ۔مث) دس کے عدد کا مرتبہ ۔ دس کی وحدت۔

دُہائی ۔ (دُ ۔ہا ۔ای) (ہ ۔ا ۔مث) (۱) فریاد (۲) التجا (۳) مدد طلب کرنا۔

دہچک ۔ (دہ ۔چک) (ت ۔صف) دہشت۔

دَہر ۔ (ع ۔ا ۔مذ) (۱) وقت ۔ زمانہ (۲) مدت العمر (۳) قسمت ۔ نصیب (۴) اتفاق ۔ بدقسمتی ۔ مصیبت ۔ خطرہ (۵) طرز ۔ طریقہ ۔ رسم ۔ رواج (۶) حفاظت ۔ تردد ۔ فکر (۷) دُنیا [ہ] (۸) چکنی مٹی۔ جمع : دُہُور۔

دُہرا ۔ (دُہ ۔را) (ہ ۔صف) (۱) دوچند ۔ دُگنا (۲) دو تہہ کا (۳) ٹیڑھا ۔ خمیدہ (۴) سُپاری کا ٹکڑا (۵) پتنگ بازی کا ایک پیچ۔

دُہرا بدن ۔ (ا ۔مذ) موٹا بدن ۔ بھرا جسم۔

دُہرا ہترا ۔ دوچند ۔ سہ چند ۔ دُگنا ۔ تگنا۔

دُہرا ہو جانا ۔ (۱) جُھکنا ۔ ٹیڑھا ہونا (۲) دُونا ہو جانا۔

دُہرانا ۔ (دُہ ۔را ۔نا) (ہ ۔مص) (۱) کسی عبارت کو بار بار پڑھنا ۔ دوبارہ کہنا (۲) دو تہہ کرنا (۳) کوئی کام دوبارہ کرنا (۴) کسی بات کی نقل کرنا۔

دُہرائی ۔ (دُہ ۔را ۔ای) (ہ ۔ا ۔مث) سبق یا کتاب کو دُوسری بار پڑھ لینا ۔ تکرار

دُہرم ۔ (دُہ ۔رَم) (ہ ۔ا ۔مذ) پتنگ کا دوہرا پیچ۔

دُہری ۔ (دُہ ۔ری) (ہ ۔صف) (۱) دو تہہ کی (۲) دُگنی (۳) موٹی۔

دُہری بات ۔ (ا ۔مث) پہلو دار بات ۔ ذومعنی بات۔

دَہریت ۔ (دَہ ۔ری ۔یَت) (ع ۔ا ۔مث) الحاد ۔ خدا کو نہ ماننا۔

دَہریہ ۔ (دَہ ۔ریہ) (ع ۔ا ۔مذ) خدا کو نہ ماننے والا ۔ مُلحد ۔ لامذہب۔

دَہش ۔ (دَ ۔ہَش) (ع ۔ا ۔مذ) (۱) حیرانگی ۔ تحیّر ۔ حیرت ۔ تعجب (۲) حیران متحیّر ۔ متعجب ۔ گھبرایا ہوا۔

دِہش ۔ (دِ ۔ہش) (ف ۔ا ۔مث) بخشش ۔ انعام۔

دَہشت ۔ (دَہ ۔شت) (ف ۔ا ۔مث) ڈر ۔ خوف ۔ خطرہ۔

دَہشت انگیز ۔ ڈراؤنا ۔ خوفناک ۔ بھیانک۔

دَہشت پسند ۔ (ف ۔صف) خوف و ہراس پھیلا کر حکومت تبدیل کرنے والا۔

دَہشت زدہ ۔ خوف کا مارا ۔ ڈرا ہوا۔

دَہشت سمانا ۔ (ا ۔محاورہ) دل میں خوف سمانا۔

دَہشت کھانا ۔ (ا ۔محاورہ) (۱) خوف کھانا ۔ ڈرنا (۲) رُعب میں آنا۔

دَہشت گردی ۔ (ف ۔ا ۔مث) خوف و ہراس پھیلانا۔

دَہشت لگنا ۔ (ا ۔محاورہ) خوف معلوم ہونا۔

دہشت ناک ۔ (ف ۔صف) بھیانک ۔ ڈراؤنا۔

دِہقان ۔ (دِہ ۔قان) (ف ۔صف ۔ د ۔ا ۔مذ) (۱) دیہات یا گاؤں کا باشندہ کسان ۔ کاشت کار (۲) گنوار ۔ اُجڈ ۔ ناشائستہ ۔ جاہل (۳) نمبردار ۔ قاضی۔

دِہقانیت ۔ (دِہ ۔قا ۔نی ۔یَت) (ف ۔ا ۔مث) گنوار پن۔

دَہک ۔ (دَ ۔ہک) (ہ ۔ا ۔مث) (۱) سوزش ۔ تپش ۔ آگ کی روشنی (۲) جوش ۔ شوق ۔ گرمجوشی۔

دہکانا ۔ (دہ ۔کا ۔نا) (ہ ۔مص) (۱) جلانا ۔ بھڑکانا (۲) آگ روشن کرنا۔

دِہ کدہ ۔ دِہکدہ ۔ (دِہ ۔کَ ۔دَہ) (ف ۔ا ۔مذ) گاؤں کا مکان۔

دہکنا ۔ (دہک ۔نا) (ہ ۔مص) (۱) جلنا ۔ بھڑکنا ۔ آگ کا روشن ہونا ۔ بدن کا گرم ہونا (۲) افسوس کرنا ۔ پشیمان ہونا ۔ تباہ ہونا۔

دَہل۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) خوف۔ ڈر۔ تردّد۔ گھبراہٹ (۲) دَلدَل۔
دَہل جانا۔ (ا۔محاورہ) ڈر جانا۔ رُعب کھا جانا۔
دُہل۔ [ف۔ا۔مذ] ڈھول۔ نقارہ۔
دُہل زنی ہونا۔ ڈھول بجنا۔
دَہلا۔ (دَہ۔لا) [ہ۔ا۔مذ] تاش کا پتّہ جس پر دس نشان ہوں۔
دَہلنا۔ (دَہ۔ل۔نا) [ہ۔مص] (۱) رُعب کھانا۔ ڈرنا (۲) زمین کا پھٹ جانا یا جنبش میں آنا۔
دِہلوی۔ (دِہ۔لَ۔وی) [اُ۔صف] دہلی کا باشندہ۔ دہلی سے متعلق۔ دہلی سے نسبت رکھنے والا۔
دِہلی۔ (دِہ۔لی) [ہ۔ا۔مث] (۱) گنوار۔ چوکھٹ۔ دہلیز (۲) ہندوستان کا دارالحکومت۔ دیکھیے دِلّی۔
دِہلی کا کوتوال۔ (ا۔مذ) (۱) مغرور آدمی (۲) نازک مزاج۔
دِہلی کے لیوے لے ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کسی کے ہاں بار بار جانا۔ (۲) بے حد تقاضے کرنا۔
دَہلیز۔ (دَہ۔لیز) [ف۔ا۔مث] (۱) چوکھٹ (۲) ڈیوڑھی۔ دروازہ۔
دہلیز الانگنا۔ (ا۔محاورہ) چوکھٹ کو عبور کرنا۔ دروازے میں سے نِکلنا۔
دہلیز جھانکنا۔ کسی کے پاس کسی کام کے لیے جانا۔
دہلیز چومنا۔ (ا۔مث) بے حد عزّت کرنا۔ قدم بوس ہونا۔
دہلیز کا کُتا۔ (ا۔مذ) (۱) پالتو کُتّا۔ گھر کا کتّا (۲) مُفت خورا۔
دہلیز کھندلانا۔ (ا۔محاورہ) منگنی کے بعد لڑکے کے اپنے سُسرال جانے کی ایک رسم۔
دہلیز کی مٹّی لے ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) بہت سے پھیرے کرنا۔ کِسی چیز یا کِسی کام کے تقاضے کے لیے کِسی کے گھر بار بار آنا۔
دہلیز کے لگے سے بَیر نہیں جاتا۔ (ا۔مثل) بے وقوفی کی حرکتوں سے دشمنی نہیں جاتی۔
دہلیز لانگھنا۔ دہلیز نانگھنا۔ دروازے سے باہر قدم رکھنا۔ ایک گھر سے دوسرے گھر جانا۔
دہلیز نہ جھانکنا۔ (ا۔محاورہ) دروازے تک نہ جانا۔ پردے میں رہنا۔
دہُم۔ (دَ۔ہُم) [ف۔صف] (۱) دسواں (۲) محرّم کی دسویں تاریخ۔
دَہَن (دہان)۔ [ف۔ا۔مذ] مُنہ۔
دَہَن بند۔ نقاب۔ مُنہ پر باندھنے کا چھینکا۔
دَہَن بندی۔ (ف۔ا۔مث) تقریر کی ممانعت۔ زبان بندی۔
دَہَن تنگ۔ (ف۔ا۔صف) چھوٹا مُنہ۔
دَہَن تیغ۔ (ف۔ا۔مذ) تلوار کی دھار۔
دَہَن دریدہ۔ (ف۔صف) مُنہ پھٹ۔ گستاخ۔ بے شرم۔
دَہَن زخم۔ (ف۔ا۔مذ) زخم کا مُنہ یا سُوراخ۔
دَہَن زخم کا ہنسنا۔ (ا۔محاورہ) زخم کا کھل جانا۔
دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ۔ (ف۔مثل) کسی شخص کی ایذا دہی سے بچنے کے لیے کچھ دے دینا اچھا ہوتا ہے۔ کُتّے کا مُنہ روٹی کا ٹکڑا ڈال کر سی دینا چاہیے۔
دَہَن کھولنا۔ (ا۔محاورہ) مُنہ کھولنا۔ بات کرنا۔
دَہنا۔ (دَہ۔نا) [ہ۔صف] راست۔ سیدھا ہاتھ۔
دہنا قدم لینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) چالاکی یا شرارت کا قائل ہونا (۲) طنزاً تعظیم کرنا۔
دِہند۔ (دِ۔ہَند) [ف۔صف] دہندہ کا مخفف۔ دینے والا۔ ادا کرنے والا۔
دِہندگان۔ (دِ۔ہن۔دَ۔گان) [ف۔صف۔ج] دِہندہ کی جمع۔ دینے والے۔
دِہندہ۔ (دِ۔ہَن۔دَہ) [ف۔صف] ادا کرنے والا۔ دینے والا۔
دُہنی۔ (دُہ۔نی) [ہ۔ا۔مث] دُودھ کا برتن۔
دُہنیّت۔ (دُہ۔نی۔یَت) [ع۔ا۔مث] چکنائی۔ چکناہٹ۔ روغن۔ چربی۔
دہی۔ (دَ۔ہی) [ہ۔ا۔مذ] جما ہوا دُودھ۔
دہی جمانا۔ (ا۔محاورہ) دُودھ میں تھوڑی کھٹائی ڈالنا تاکہ وہ جم جائے۔
دہی دہی کرنا۔ (مثل) کسی پوشیدہ بات کو جا بجا مشتہر کرتے پھرنا۔
دہی مچھلی۔ نیک شگون۔
دہی مچھلی کی مٹکی۔ (ا۔مث) ساچق کے روز مٹکی میں دہی بھر کر اور ساتھ ایک مچھلی لٹکا کر دُولھا کے گھر لے جانے کی رسم۔
دَہے۔ (دَ۔ہے) [ہ۔ا۔مذ] (۱) محرّم کے پہلے دس دن (۲) تعزیئے۔
دُہیا۔ (دُہ۔یا) [ہ۔ا۔مث] دُودھ دینے والا جانور۔
دہیج۔ (دَ۔ہیج) [ہ۔ا۔مذ] دہیز کا بگڑا ہوا لفظ۔ جہیز۔
دہیز۔ (دَ۔ہیز) [ہ۔ا۔مذ] (۱) جہیز (۲) لڑکی کو رخصت کرتے وقت جو سامان دیتے ہیں۔
دُہیلا۔ (دُ۔ہے۔لا) [ق۔صف] (۱) سختی جھیلنے والا (۲) نیند بھرا۔
دِہیم۔ (دِ۔ہیم) [ف۔ا۔مذ] شاہانِ ایران کا تاج۔
دہینڈی۔ (دَ۔ہیں۔ڈی) [ہ۔ا۔مث] وہ برتن جس میں دُودھ جمائیں مٹّی کی بڑی سی ہانڈی۔
دہینگر۔ (دَ۔ہیں۔گر) [ہ۔ا۔مذ] وہ برتن جس میں دہی رکھتے ہیں۔

د ــــــ ھ

دھا۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) ترانہ۔ لَے۔ سُر۔ آہنگ (۲) چھٹا سُر (۳) دُودھ پلانے والی۔
دھابا۔ (دھا۔با) [ہ۔ا۔مذ] (۱) مٹّی کی ہموار چھت (۲) مکان جس کی چھت ہموار ہو اور مٹّی کی بنی ہو (۳) پہلی نظر (ق)۔
دھاپ۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) وہ فاصلہ جو انسان بغیر ٹھہرنے کے دوڑے (۲) فاصلہ۔ دُوری (۳) میدان (۴) گھات۔ رستہ (۵) بارہ انچ۔
دھاپنا۔ (دھاپ۔نا) [ہ۔مص] (۱) تسلّی کرنا (۲) سیر کرنا (۳) بھرنا۔
دھات۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) وہ معدنی جوہر جس میں پگھلنے کی خصوصیت ہو۔ جیسے سونا۔ چاندی (۲) پیشاب کے ساتھ خارج ہونے والا سفید مادہ۔

(۳) طریقہ ۔ طور (ق) ۔
دھات آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) پیشاب کے ساتھ منی نکلنا ۔
دھاچک ۔ (دھا ۔ چک) [ق ۔ ا ۔ مذ] اندیشہ ۔ دہشت ۔ خوف ۔
دھار ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) کسی گرتی ہوئی سیال چیز کا تار (۲) خط ۔ لکیر (۳) تلوار کی باڑھ یا تیزی (۴) دریا کا وسط یا بہاؤ (۵) پہاڑوں کا سلسلہ ۔ (۶) دودھ یا شراب جو دیوتا کو چڑھائی جائے (۷) بارش کا چھینٹا (۸) حد ۔
دھار اُلٹ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) باڑھ کُند ہو جانا ۔
دھار باندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سحر یا افسوں کے زور سے تلوار کی دھار کُند کر دینا (۲) پانی یا کسی سیال چیز کو لگاتار گرانا ۔
دھار بیٹھ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) باڑھ کُند ہو جانا ۔
دھار پر مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) پروا نہ کرنا ۔ خاطر یا خیال میں نہ لانا ۔ (۲) نالائق سمجھنا ۔
دھار چڑھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) دیوتا یا گنگا جمنا پر منت مان کر دُودھ کی دھار ڈالنا ۔
دھار چھوٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) زور سے دھار نکلنا ۔
دھار دار ۔ (ف ۔ صف) تیز ۔ باڑھ دار ۔
دھار دھرنا (رکھنا) ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) تیز کرنا (۲) پھینکنا ۔
دھار کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کُند ہونا ۔ دانتے پڑنا ۔
دھار لگانا ۔ دھار مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مُوتنا ۔ پیشاب کرنا ۔
دھار لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) مُنہ میں دُودھ کی دھار لینا (۲) تھنوں سے مُنہ لگا کر دُودھ پینا ۔
دھار نکالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) دُودھ دوہنا ۔ دُودھ نکالنا (۲) تیز کرنا ۔
دھار نہ مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) پروا نہ کرنا ۔
دھاروں رونا ۔ (ا ۔ محاورہ) بہت رونا ۔ آنسوؤں کا تار لگانا ۔
دھارا ۔ (دھا ۔ را) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) چشمہ ۔ سوتا ۔ بہاؤ ۔ منبع ۔ آبشار ۔ پانی بہنے کی جگہ (۲) دریا کے وسط میں پانی کا بہاؤ ۔
دھارمک ۔ (دھار ۔ مک) [ہ ۔ صف] (۱) صالح ۔ نیک چلن (۲) مذہبی ۔
دھارن ۔ (دھا ۔ رَن) [س ۔ ا ۔ مذ] (۱) پکڑ (۲) برداشت (۳) قبضہ (۴) حصول (۵) ذمّہ (۶) بچاؤ (۷) پہناوا (۸) سوچ ۔
دھارن کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) اختیار کرنا (۲) قبول کرنا (۳) تولنا ۔
دھارنا ۔ (دھار ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) اختیار کرنا (۲) رکھنا (۳) کسی عضو پر گرم پانی کی دھار ڈالنا (۴) پرورش کرنا ۔ پالنا ۔ سنبھالنا ۔
دھاری ۔ (دھا ۔ ری) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) لکیر ۔ خط (۲) نالی (۳) چھوٹا پُشتہ (۴) فوج (۵) حد ۔ کنارہ [س ۔ صف] (۶) پکڑنے والا ۔
دھاری دار ۔ (ہ ۔ ا ۔ صف) وہ شے جس پر خط پڑے ہوئے ہوں ۔
دھاڑ ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) ہجوم ۔ انبوہ ۔ مجمع ۔ چوروں کا جتھا (۲) جلدی ۔ اشد ضرورت (۴) مشکل ۔ مصیبت (ق) ۔
دھاڑ پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) چوروں کے گروہ کا حملہ آور ہونا ۔ (۲) جلدی ہونا ۔

دھاڑ کی دھاڑ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) مجمع ۔ انبوہ ۔ جمّ غفیر ۔
دھاڑ مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ڈاکہ مارنا (۲) دھاوا کرنا ۔ حملہ کرنا ۔
دھاڑا ۔ (دھا ۔ ڑا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ظلم ۔ زبردستی (۲) ڈاکہ ۔
دھاڑنا ۔ (دھاڑ ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) شیر کا گرجنا (۲) چلّانا ۔ غُل مچانا (۳) بچوں کا تیز آواز سے رونا ۔
دھاڑی ۔ (دھا ۔ ڑی) [ہ ۔ ا ۔ مذ] نامی چور ۔ لُٹیرا ۔ ڈاکو ۔
دھاک ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) شہرت ۔ شہرہ ۔ غلغلہ ۔ دھوم (۲) ڈر ۔ خوف ۔ (۳) رُعب داب ۔ دبدبہ (۴) شان و شوکت ۔
دھاک بندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) رُعب ہونا ۔ سِکّہ بیٹھنا ۔
دھاک بیٹھنا ۔ دھاک جمنا ۔ (ا ۔ محاورہ) رُعب قائم ہونا ۔
دھاک ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) شہرہ ہونا (۲) رُعب ہونا ۔
دھاگا ۔ (دھا ۔ گا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ڈور ۔ سوت ۔ تاگا ۔ تاگہ (۲) دھوکا ۔ فریب ۔
دھام ۔ [س ۔ ا ۔ مذ] (۱) گھر ۔ خانہ ۔ مکان (۲) بہشت ۔
دھامن ۔ (دھا ۔ من) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ایک قسم کا اژدھا (۲) ایک قسم کا بانس جس کی کمان اور غلیل بناتے ہیں (۳) ایک قسم کی عمدہ گھاس (۴) قاصد ۔
دھان ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) چاول کا پودا (۲) چھلکے دار چاول ۔
دھان پان ۔ (ا ۔ مذ) نازک اندام ۔ دُبلا پتلا ۔
دھان کا گاؤں پوال سے پہچانا جاتا ہے ۔ (ا ۔ مثل) آثار سے ہی کسی کی خصلت کا اندازہ ہو جاتا ہے ۔
دھان کُٹا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) دھان کوٹنے کا مُوسل ۔
دھاندل ۔ (دھاں ۔ دَل) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) جھگڑا ۔ تکرار (۲) بے ایمانی دھوکا ۔ فریب ۔
دھاندل کرنا ۔ دھاندل مچانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) جھگڑا کرنا (۲) زبردستی کرنا بے ایمانی کرنا ۔ بدمعاملگی کرنا ۔
دھاندلی ۔ (دھاں ۔ دَ ۔ لی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) جھگڑا (۲) بے ایمانی ۔ فریب (۳) ناحق کام ۔
دھاندلی کرنا ۔ (ا ۔ مذ) دغابازی کرنا ۔ زبردستی کوئی چیز چھین لینا ۔
دھاندلیا ۔ (دھاں ۔ دَل ۔ یا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) دھاندلی کرنے والا ۔ دھوکا دینے والا ۔
دھانس ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) مرچ یا تمباکو کی تیز بُو جس سے کھانسی آنے لگے ۔ (۲) کسی تیز بُو سے گلے میں پیدا ہونے والی خراش (۳) ہلکی کھانسی ۔
دھانسنا ۔ (دھانس ۔ نا) [ہ ۔ مص] گھوڑے یا بیل کا کھانسنا ۔
دھانسی ۔ (دھاں ۔ سی) [ہ ۔ ا ۔ مث] گھوڑے وغیرہ کی کھانسی ۔
دھانک ۔ (دھا ۔ نک) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) تیر انداز ۔ کمان دار (۲) تیر کمان سے مسلح چوکیدار ۔
دھانگڑ ۔ (دھاں ۔ گڑ) [ہ ۔ ا ۔ مذ] ایک قوم جو کنوئیں اور تالاب کھودتی ہے ۔
دھانوک ۔ [ق ۔ ا ۔ مذ] (۱) دھاوا (۲) دوڑ ۔ راستہ (۳) عزم ۔ ارادہ ۔
دھانی ۔ (دھا ۔ نی) [ہ ۔ صف] (۱) دھان کے رنگ کا (۲) ہلکا سبز رنگ

(۳) ایک قسم کا چاول (۴) وہ زمین جس میں چاول بوئے جائیں۔

دھاوا۔ (دھا-وا) [ہ-ا-مذ] (۱) حملہ۔ چڑھائی۔

دھاوا (بول دینا) کرنا۔ (ا-محاورہ) حملہ کر دینا۔ چڑھائی کرنا۔

دھاوا مارنا۔ (ا-محاورہ) (۱) دُور تک یورش کرنا۔ حملہ کرنا (۲) لمبا سفر طے کرنا (۳) یکایک حملہ کرنا۔

دھاوت۔ (دھا-وَت) [ہ-ا-مذ] (۱) شہدوں کا سرگروہ (۲) چُست و چالاک آدمی۔

دھاوَنا۔ (دھا-وَ-نا) [ہ-مص] (۱) دوڑنا۔ جلدی کرنا۔ (۲) آوارہ پھرنا (۳) حملہ کرنا۔ پیچھا کرنا (۴) پوجا کرنا۔

دھائیں۔ دھائے۔ (دھا-ایں- دھا-اے) [ہ-ا-مث] توپ کی آواز۔ شور و غل۔

دھائیں دھائیں۔ (ا-صوت) توپوں یا بندوقوں کی لگاتار آواز۔

دھائیں دھائیں کرنا۔ (ا-محاورہ) (۱) شور مچانا (۲) اپنے مطلب کی بات کیے جانا۔

دھب دھب۔ [ہ-ا-مث] (۱) پاؤں کی آواز (۲) آدمی کے پاؤں کی آواز۔

دَھبّا۔ (دَھب-با) [ہ-ا-مذ] (۱) نشان۔ داغ۔ ٹِکا (۲) تہمت۔ بہتان۔ عیب۔

دَھبّا پڑنا۔ (ا-محاورہ) داغ لگنا۔

دَھبّا دینا۔ داغ ظاہر کرنا۔

دَھبّا لگنا۔ (۱) داغ لگنا (۲) عیب لگنا۔ تہمت لگنا (۳) عیب دار ہونا۔

دھبدھبانا۔ (دَھب-دھ-با-نا) [ہ-مص] پاؤں سے دھب دھب کی آواز نکالنا۔

دَھبدھباہٹ۔ (دَھب-دَھ-با-ہٹ) [ہ-صوت] دھب دھب کی آواز

دَھبڑ دُھبڑ۔ (دَھ-بَڑ-دَھ-بَڑ) [ہ-ا-مث] بھاری بھرکم پاؤں کی آواز۔ دھب دھب۔

دَھبلا۔ (دَھب-لا) [ہ-ا-مذ] عورتوں کا موٹا اور ڈھیلا ڈھالا تہ بند۔ لہنگا ڈھیلا اور بھدا پاجامہ۔

دَھپ۔ [ہ-ا-مث] (۱) آواز۔ شور۔ دھب دھب (۳) بھاری بدن کے گرنے کی آواز (۴) تھپڑ۔ دھول (۵) نقصان۔ گھاٹا۔ خسارہ۔

دَھپّا۔ (دَھپ-پا) [ہ-ا-مذ] (۱) تھپڑ۔ چانٹا۔ طمانچہ۔ دَھول (۲) دھوکا۔ دغا (۳) فاصلہ۔ دُوری۔ بُعد۔

دَھپّا لگنا۔ دَھپّا مارنا۔ (۱) طمانچہ لگنا (۲) نقصان پہنچنا (۳) خسارہ ہونا (۴) صدمہ پہنچنا۔ تھپڑ مارنا۔

دَھپاڑ۔ (دَھ-پاڑ) [ہ-ا-مث] دوڑ۔

دھپیانا۔ (دَھ-پیا-نا) [ہ-مص] (۱) طمانچہ مارنا (۲) تھپڑ مارنا۔

دَھپنا۔ (دَھپ-نا) [ہ-مص] (۱) پھرنا (۲) دَھپ مارنا (۳) اُکتانا۔ تھکنا۔

دَھت۔ [ہ-ا-مث] (۱) خراب عادت۔ لت۔ دُھن۔ عیب۔

دَھت پڑنا۔ (ا-محاورہ) بُری عادت پڑنا۔ لت پڑنا۔

دھت کرنا۔ (ا-محاورہ) دُھتکارنا۔ ذلیل کرنا۔ جھڑکنا۔

دُھت۔ (ا-صوت-مث) ہاتھی کو چلانے کی آواز۔

دُھت۔ (ہ-صفت) نشے میں چور۔ مخمور۔

دُھت تیرے کی۔ (ا-محاورہ) دُور ہو جا۔ چلا جا۔

دھتّا۔ (دھت-تا) [ہ-ا-مذ] (۱) دُھتکار (۲) اِخراج (۳) ٹال مٹول۔ حیلے حوالے۔

دھتّا بتانا۔ (ا-محاورہ) (۱) نکال دینا۔ علیحدہ کرنا (۲) حیلے حوالے کرنا۔ ٹال مٹول کرنا۔

دُھتّا۔ (دُھت-تا) [ہ-ا-مذ] دھوکا۔ دغا۔ فریب۔

دُھتّا دینا۔ (ا-محاورہ) دھوکا دینا۔

دُھتکار۔ (دُھت-کار) [ہ-ا-مث] لعنت ملامت۔

دُھتکار بتانا۔ (ا-محاورہ) ذلیل کرنا۔ نکال دینا۔

دُھتکارنا۔ (دُھت-کار-نا) [ہ-مص] (۱) نکالنا۔ ذلیل کرنا (۲) لعنت ملامت کرنا۔ گھُرکنا۔ جھڑکنا۔

دھتورا۔ (دھَ-تُو-را) [ہ-ا-مذ] (۱) ایک پودا جس کا بیج نشہ آور ہوتا ہے (۲) فریب (ق)۔

دھتوریا۔ (دھَ-تُو-ری-آ) [ہ-ا-مذ] (۱) دھتورا کھلا کر لوٹنے والا ٹھگ (۲) دغاباز۔ دھوکا باز۔

دَھتیا۔ (دَھت-یا) [ہ-ا-مذ] عادی۔ لتیا۔ جسے کوئی بُری عادت یا لت پڑ جائے۔

دُھتیا۔ (دُھت-یا) [ہ-ا-مث] چھوٹی دھوتی۔

دُھتیا پرشاد۔ دھوتی پہننے والے کو مزاح سے کہتے ہیں۔

دَھتیارے۔ (دَھت-یا-رے) [ق-صف] دھوکے باز۔ دغاباز۔

دَھٹّی۔ [ق-ا-مث] عَلَم کو آراستہ کرنے کا کپڑا۔ پٹکا۔

دھٹینگر۔ (دھَ-ٹیں-گر) [ہ-صف] (۱) مضبوط۔ تنومند۔ بھاری بدن کا (۲) متکبر۔ گھمنڈی۔

دَھج۔ [ہ-ا-مذ و مث] (۱) انداز۔ روش۔ طرز (۲) وضع۔ پوشاک (۳) نشست۔ آسن۔

دھج بدلنا۔ (ا-محاورہ) (۱) صُورت بدلنا۔ طرز بدلنا (۲) پوشاک بدلنا۔

دھج بنانا۔ (ا-محاورہ) کوئی وضع بنانا۔

دھج بھنگ۔ [ہ-ا-مذ] نامردی۔ کمزوری۔

دھج پلٹنا۔ (ا-محاورہ) صورت بدلنا۔ طرز بدلنا۔

دھج نکالنا۔ (ا-محاورہ) نئی وضع پیدا کرنا۔

دھجا۔ (دھَ-جا) [ہ-ا-مذ] (۱) پھریرا۔ جھنڈے کا کپڑا (۲) جھنڈا۔ علم۔ نشان [مث] (۳) ردپ (۴) کترن۔ دھجی۔

دھجّی۔ (دھج-جی) [ہ-ا-مث] کپڑے یا کاغذ کی کترن۔ پُرزہ۔ ٹکڑا۔ چیتھڑا۔

دھجّی ہو جانا۔ (ا-محاورہ) بہت لاغر یا دُبلا ہونا۔ ضعیف یا کمزور ہونا۔

دھجّیاں اڑنا۔ (ا-محاورہ) (۱) ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ پُرزے پُرزے ہونا۔ (۲) سخت سزا ملنا (۳) ذلیل ہونا۔ رُسوا ہونا۔

دھجّیاں بکھیر دینا۔ (ا-محاورہ) (۱) اُدھیڑ دینا (۲) ذلیل کرنا۔ توہین کرنا۔ (۳) افشائے راز کرنا (۴) منتشر کر دینا۔

دَھجیاں کرنا۔ دھجیاں اُڑانا۔
دھجیاں لگانا۔ (ا۔ محاورہ) پھٹے ہوئے کپڑے پہننا۔
دھجیاں لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نہایت مفلس یا غریب ہونا (۲) کپڑے پھٹ جانا۔
دھجیاں لینا۔ (ا۔ محاورہ) کپڑوں کا پھاڑنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ شرمندہ کرنا۔
دھجیاں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) پُرزہ پُرزہ ہونا۔ ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔
دَھجیر۔ (دَھ۔ جیر) [ہ۔ ا۔ مث] دھجی۔ کاغذ یا کپڑے کی لمبی کترن۔
دَھجیلا۔ (دَھ۔ جی۔ لا) [ہ۔ صف] (۱) خوش اندام۔ سجیلا۔ جامہ زیب۔
دَھچکا۔ (دَھچ۔ کا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) صدمہ۔ دھکا (۲) جھٹکا۔ ہچکولا (۳) نقصان۔ گھاٹا۔
دَھچکا دینا۔ (ا۔ محاورہ) نقصان پہنچانا۔
دَھچکا لگنا۔ (ا۔ محاورہ) صدمہ ہونا۔ نقصان ہونا (۲) ہچکولا لگنا۔ دھکا لگنا۔
دِھچکانا۔ (دھچ۔ کا۔ نا) [ق۔ مص] ڈرانا۔ ڈرنا۔
دَھدھک۔ (دَھ۔ دَھک) [ہ۔ ا۔ مث] جلتی ہوئی آگ کا شُعلہ۔
دَھر۔ [ہ] حرفِ اختصاص (۱) مصدر دھرنا کا صیغۂ اَمر جو دوسرے مصدروں کے ساتھ مل کر معنوں میں زور پیدا کر دیتا ہے جیسے دَھر گھسیٹنا (۲) طرف۔ نزدیک (ق)۔
دَھر پکڑ۔ (ا۔ مث) گرفتاری۔
دَھر پکڑ کے۔ (ا۔ مث) زبردستی۔
دَھر پکڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) گرفتار کر لینا۔ جلدی سے پکڑ لینا (۲) پھانس لینا
دَھر چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) رکھ لینا۔
دَھر دبانا۔ (ا۔ محاورہ) دبوچ لینا۔ مغلوب کر لینا۔
دَھر دَھر پھُولو۔ (کلمۂ دُعا) بہت دولت مند ہو۔ بہت امیر ہو۔ خوب دولت بڑھے۔
دَھر دَھر کے پِیسنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زور سے پیسنا (۲) ظلم کرنا۔
دَھر رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رکھ چھوڑنا۔ نہ دینا (۲) تھام لینا۔ پکڑ رکھنا۔
دَھر رگڑنا۔ (ا۔ محاورہ) بُری طرح رگڑنا۔ خوب ذلیل کرنا۔
دَھر کے کَسنا۔ (ا۔ محاورہ) سخت قابو کرنا۔
دَھر کے مروڑنا۔ (ا۔ محاورہ) زور کر کے مروڑنا۔
دَھر گھسیٹنا۔ (ا۔ محاورہ) زور سے گھسیٹنا۔
دَھر لیگنا۔ (ا۔ محاورہ) سب کام چھوڑ چھاڑ کر بھاگنا۔
دَھر لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رکھ لینا (۲) خوب خبر لینا (۳) قائل کرنا (۴) متواتر حملہ کرنا۔ پکڑ لینا۔
دُھر۔ [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) اختتام۔ اخیر۔ انتہا (۲) سیدھا رستہ جو منزلِ مقصود پر پہنچ جائے (۳) فاصلہ۔ حد (۴) شروع۔ ابتدا۔
دُھر درگاہ۔ (ا۔ مث) منزلِ مقصود۔
دُھر سے۔ (۱) ابتدا سے۔ شروع سے۔

دُھر سے دُھر تک۔ (۱) شروع سے آخر تک۔
دُھر کی ٹوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) شروع سے ہی کام خراب ہو جانا (۲) زندگی کا خاتمہ ہو جانا۔
دُھر کی ٹوٹی نہیں جُڑتی۔ [ا۔ مثل] تقدیر ہی خراب ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔
دَھرا۔ [ہ] رکھا۔
دَھرا جانا۔ (ا۔ محاورہ) پکڑا جانا۔ مصیبت میں پھنسنا۔
دَھرا ڈھنگا۔ (ا۔ محاورہ) رکھا رکھایا۔ بچا کھچا۔
دَھرا رہنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رکھا رہنا (۲) بیکار ہونا۔
دھرا کیا ہے۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کیا خاص بات ہے (۲) کچھ طاقت نہیں (۳) کچھ موجود نہیں۔
دُھرا۔ (دُھ۔ را) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) لوہے کی سلاخ جس پر پہیا پھرتا ہے۔ (۲) زمین کا محور جس پر زمین گردش کرتی ہے (۳) ڈانڈا۔
دُھرّا۔ (دُھر۔ را) [ہ۔ ا۔ مث] دھجی۔ چیتھڑا۔
دُھرّے اڑانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بہت مار پڑنا۔ رُسوا ہونا (۲) دھجیاں اُڑنا۔
دُھرا دُھر۔ (ہ) شروع سے آخر تک۔
دُھرپت۔ دُھرپد۔ (دُھر۔ پت۔ دُھر۔ پَد) [ہ۔ ا۔ مث] کلاسیکی موسیقی کا ایک قدیم انداز یا انگ۔
دَھرَت۔ (دَھ۔ رَت) [ق۔ ا۔ مث] دھرتی۔ زمین۔
دَھرتا۔ (دَھر۔ تا) [س۔ ا۔ مذ] (۱) مددگار۔ بچانے والا۔ محافظ (۳) مقروض (۴) پکڑنے والا [ہ۔ ا۔ مث] بٹائی۔ کٹوتی۔ کمیشن۔
دَھرتری۔ (دَھر۔ تَ۔ ری) [ق۔ ا۔ مث] (۱) دھرتی۔ زمین (۲) دُنیا۔
دَھرتی۔ (دَھر۔ تی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) زمین (۲) مٹی۔ اراضی (۳) دُنیا۔
دَھرتی کا پھُول۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) مینڈک (۲) ککرمتا۔ کھُمبی (۳) نو دولت۔
دَھرتی کے پَردے پر۔ زمین کے اُوپر۔ اس دنیا میں۔
دَھر کار۔ (دَھر۔ کار) [ہ۔ ا۔ مذ] وہ شخص جو نرکل سے چیزیں بناتا ہے۔
دَھرکت۔ [ق۔ صف] خیر۔ اچھائی۔ بھلائی۔
دَھرم۔ (دَھ۔ رَم) [س۔ ا۔ مذ] (۱) پکا حکم یا قانون (۲) رسم۔ رواج (۳) مذہب۔ ملت (۴) ایمان۔ عقیدہ (۵) دستور۔ قاعدہ (۶) حق۔ انصاف (۷) نیکی۔ نیک کام (۸) خصوصیت۔ نشان (۹) ایک خاص رسم (۱۰) بھینٹ۔
دَھرم آتما (دھرماتما)۔ (ہ۔ صف) سخی۔ فیاض۔ نیک۔
دَھرم اُپدیش۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) مذہبی وعظ (۲) اخلاق و ادب۔
دَھرم اُٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) قسم کھانا۔
دَھرم ارتھ۔ خیراتی روپیہ۔ مال وقف۔
دَھرم اوتار۔ (ہ۔ ا۔ مذ) مقدّس۔ پاک۔ پوتر۔
دَھرم باپ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) وہ شخص جو متبنیٰ بنائے۔ مُنہ بولا باپ۔
دَھرم بگاڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ایمان کھونا (۲) دوسرے کا ایمان خراب کرنا (۳) عورت سے زبردستی زنا کرنا۔

دَھرم بیٹا۔ (ہ۔ا۔مذ) متبنّیٰ۔ چیلا۔
دَھرم بھرشٹ کرنا۔ (ا۔محاورہ) دین کو بگاڑ دینا۔
دھرم پُتر۔ (ہ۔ا۔مذ) وہ بیٹا جو فریضۂ مذہبی کی ادائگی کے لیے پیدا کیا جائے۔
دَھرم پتنی۔ (ہ۔ا۔مث) دھرم کے بموجب بیاہی ہوئی عورت۔ بیوی۔
دَھرم پتی۔ دھرم کے بموجب شادی شدہ مرد۔
دَھرم تیاگ دینا۔ (ا۔محاورہ) دھرم چھوڑ دینا۔ دوسرا مذہب اختیار کر لینا۔
دَھرم چاری۔ (ہ۔ا۔صف) نیک۔ صالح۔ پارسا۔
دَھرم دھکّا۔ (ہ۔ا۔مذ) وہ صدمہ جو مذہب کے باعث پہنچے۔ ناحق کا دُکھ۔
دَھرم راج۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) عادل اور منصف بادشاہ (۲) وہ حکومت جہاں پورا پورا انصاف ہو۔
دَھرم رکھشا۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) دھرم یا قانون کی حفاظت کرنا۔
دَھرم رکھشک۔ (ہ۔صف) مذہب، انصاف یا قانون کا محافظ۔
دَھرم ریت۔ (ہ۔ا۔مث) مذہبی رسم۔
دَھرم سالہ۔ دھرم شالہ۔ (ہ۔ا۔مث) مفت کا مسافر خانہ۔ خیراتی سرائے۔
دَھرم سماج۔ (ہ۔ا۔مث) مذہبی سوسائٹی۔ مذہبی انجمن۔
دَھرم سے۔ (ہ) (۱) ایمان سے (۲) دیانت داری سے (۳) قسم سے۔
دَھرم شاستر۔ (ہ۔ا۔مذ) مذہبی قوانین کا مجموعہ۔ منو کی کتاب قوانین۔
دَھرم کرنا۔ (ہ۔محاورہ) (۱) کوئی فرض ادا کرنا (۲) انصاف کرنا (۳) نیک کام کرنا (۴) خیرات کرنا۔
دَھرم کمانا۔ (ہ۔محاورہ) (۱) نیک کام کرکے اگلے جنم کے لیے پُن (ثواب) جمع کرنا (۲) مُکتی (نجات) حاصل کرنا۔
دَھرم گُرو۔ (ہ۔ا۔مذ) مذہبی اُستاد۔
دَھرم گیانی۔ (ہ۔ا۔مذ) عالمِ دین۔ مذہبی علم رکھنے والا۔
دَھرم لگتی کہنا۔ (ہ۔محاورہ) ایمان سے کہنا۔
دھرم مُول۔ (ہ۔ا۔مذ) اُصولِ دین۔
دَھرم یُدھ۔ (ہ۔ا۔مث) مذہبی جنگ۔
دَھرما دَھرمی۔ (دَھر۔ما۔دَھر۔می) [ہ۔ا۔مذ] (۱) قسما قسمی (۲) عہد پیمان۔
دَھرمی۔ (دَھر۔می) [ہ۔صف] (۱) قانون کی پابندی کرنے والا (۲) نیک (۳) متقی۔ پرہیزگار (۴) مقدس۔ پاک۔ پوتر۔
دَھرن۔ (دَھ۔رَن) [ہ۔ا۔مث] (۱) زمین (۲) بچہ دان۔ رحم (۳) ناف۔ (۴) شہتیر (۵) آواز کا اُتار چڑھاؤ۔
دَھرن ٹلنا۔ (ہ۔محاورہ) ناف کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔
دَھرنا۔ (دَھر۔نا) [ہ۔مص] (۱) رکھنا۔ جمانا۔ ٹکانا۔ قائم کرنا (۲) امانت رکھنا (۳) رہن کرنا۔ ضمانت میں دینا (۴) قبضہ کرنا۔ گرفتار کرنا (۵) حاصل کر لینا (۶) غور سے سُننا۔ کسی کام میں دِل لگانا (۷) بہتان لگانا (۸) نام رکھنا۔ (۹) کسی جگہ زبردستی بیٹھ جانا۔
دَھرنا (دینا) دے کر بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) جم کر بیٹھنا۔ مضبوط ارادہ کرکے بیٹھنا۔
دُھرن ہار۔ (دَھ۔رَن۔ہار) [ق۔صف] دھرنے والا۔
دَھروا دینا۔ (دَھر۔وا۔دے۔نا) [ہ۔مص] رکھوا دینا۔ گرفتار کروا دینا۔
دَھروانا۔ (دَھر۔وا۔نا) [ہ۔مص] رکھوانا۔ پکڑوانا۔
دَھرگُوٹ۔ (دَھ۔رُوٹ) [ق۔ا۔مث] پُونجی۔
دُھری۔ (دُھ۔ری) [ہ۔ا۔مث] (۱) محور (۲) لوہے کی وہ سلاخ جس پر پہیہ گھومتا ہے۔
دَھڑ۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) بدن۔ جسم (۲) بدن کا بلا سَر کا حصّہ (۳) طرف۔ جانب (۴) ایک قسم کا ڈھول (۵) پہلو۔ چہرہ (۶) جماعت۔ فریق۔ (۷) گرنے کی آواز (۸) پھڑ کی آواز (صف) (۹) مضبوط۔ پکّا (۱۰) حد سے زیادہ (۱۱) تند و تیز
دَھڑ توڑ۔ (ہ۔ا۔مذ) کُشتی کا ایک داؤ۔
دَھڑ جیو کو لڑانا۔ (ا۔محاورہ) سوچنا۔ غور کرنا۔ فکر کرنا۔
دَھڑ دَھڑ۔ (۱) سخت شور یا کھڑکھڑاہٹ (۲) دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز (۳) آگ جلنے کی آواز (۴) کانپنا۔ تھرتھرانا (۵) زور سے۔ تیزی سے۔ شور کے ساتھ۔
دَھڑ دَھڑ جلنا۔ (ہ۔محاورہ) بہت تیزی سے جلنا۔ اس طرح جلنا کہ شعلوں سے آواز نکلے۔
دَھڑ دَھڑ رہنا۔ (ا۔محاورہ) دھڑکنا۔ پھڑکنا۔ پھڑپھڑانا۔
دَھڑ دَھڑ کانپنا۔ (ا۔محاورہ) بہت کانپنا۔ تھرتھرانا۔
دَھڑ دَھڑ کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) زور سے دروازہ کھٹکھٹانا (۲) ڈھول بجانا۔
دَھڑ رہ جانا۔ (ا۔محاورہ) جسم کا حرکت نہ کرسکنا۔ فالج ہونا۔
دَھڑ سے گرنا۔ (ا۔محاورہ) کسی بھاری چیز کا زور سے گرنا۔
دَھڑ کے اندر لینا۔ (ا۔محاورہ) ہضم کر لینا۔
دَھڑ میں پڑنا۔ (ا۔محاورہ) پیٹ میں جانا۔
دَھڑا۔ (دَھ۔ڑا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) وزن۔ بوجھ (۲) پانچ سیر کا وزن (۳) پاسنگ۔ برابر کرنے کا وزن (۴) جماعت۔ فریق۔
دَھڑا اُٹھانا۔ (ا۔محاورہ) تولنا۔ وزن کرنا۔
دَھڑا باندھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پاسنگ سے کسی چیز کا وزن برابر کرنا۔ (۲) گروہ بندی کرنا۔ کسی کی جانب داری کرنا۔
دَھڑا بندی۔ (ا۔مث) گروہ بندی۔ جانب داری۔
دَھڑا دھڑ۔ (ا۔صف) (۱) کسی چیز کے برابر گرنے کی آواز۔ ماتم کی آواز۔ پتھروں اور مکانوں کے گرنے کی آواز (۲) پے در پے۔ متواتر۔
دَھڑا دھڑی۔ (ا۔مث) (۱) توپوں بندوقوں کی آواز۔ دھماکا (۲) سب مال لُوٹ لینا۔
دَھڑا دھڑی بجنا۔ (ا۔محاورہ) کثرت سے بجنا۔
دھڑا دھڑی کا ماتم۔ (ا۔مذ) سخت ماتم جس میں سینہ کوبی بہت ہو۔
دھڑے بندھ جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) دو گروہ یا فریق ہو جانا (۲) بگاڑ یا

نفاق ہو جانا۔

دھڑاکا۔ (دَھ۔ڑا۔کا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) زور کی آواز۔ دھماکا (۲) حملے کا زور۔ لڑائی کا شور (۳) جوش۔ تیزی۔

دھڑاکے سے۔ جلدی سے۔ پھُرتی سے۔ تیزی سے۔

دھڑام۔ (دَھ۔ڑام) (ہ۔ا۔مث) بھاری چیز کے زمین یا پانی میں گرنے کی آواز۔

دھڑام سے۔ (ہ) زور سے۔ آواز کے ساتھ۔

دھڑ دھڑانا۔ (دھڑ۔ دَھ۔ڑا۔نا) (ہ۔مص) (۱) دروازہ کھٹکھٹانا (۲) ڈھول بجانا (۳) کسی چیز پر کوئی چیز مار کر آواز نکالنا (۴) پھڑکنا۔ دھڑکنا۔ پھڑپھڑانا۔

دھڑک۔ (دَھ۔ڑک) (ہ۔ا۔مث) (۱) پھڑک۔ بے چینی (۲) خوف۔ ڈر۔

دھڑکا۔ (دھڑ۔کا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) خوف۔ ڈر (۲) دل کی دھڑکن (۳) زور کی آواز۔ دھماکا۔ کڑک (۴) دھکا۔

دھڑکا دینا۔ (ا۔محاورہ) ڈرانا۔ دہلانا۔

دھڑکا رہنا۔ (ا۔محاورہ) خوف ہونا۔ کھٹکا ہونا۔

دھڑکا لگا رہنا۔ (ا۔محاورہ) ہر وقت خوف ہونا۔ کھٹکا ہونا۔

دھڑکوں میں جان دینا۔ (ا۔محاورہ) ہر وقت خوف رہنا۔

دھڑکانا۔ (دھڑ۔کا۔نا) (ہ۔مص) (۱) ڈرانا۔ خوف دلانا (۲) رُعب ڈالنا۔

دھڑکن۔ (دھڑ۔کَن) (ہ۔ا۔مث) ہَول۔ اختلاج۔ بے چینی۔ بے قراری۔ خوف۔

دھڑکنا۔ (دَھ۔ڑک۔نا) (ہ۔مص) (۱) خوف کھانا۔ ڈرنا۔ دہلنا (۲) بے قرار ہونا (۳) جلنا (۴) غصّے یا جوش میں ہونا۔

دھڑلّا۔ (دَھ۔ڑل۔لا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) شان و شوکت۔ رُعب داب۔ (۲) انبوہ۔ ہجوم۔ بھیڑ (۳) زور۔ بہادری۔

دھڑلّے سے۔ (ہ) زور سے۔ اعلانیہ۔ بے باکانہ۔

دھڑلّے کا۔ (ہ) انبوہ و اژدہام کا۔ زور شور کا۔

دَھڑی۔ (دَھ۔ڑی) (ہ۔ا۔مث) (۱) ایک وزن جو عموماً پانچ سیر کا ہوتا ہے۔ (۲) لکیر۔ مسّی کی تہہ جو عورتیں ہونٹوں پر جماتی ہیں۔ (۳) کپڑے کا کنارہ یا جھالر۔

دھڑی اُڑ جانا۔ (ا۔محاورہ) مسّی کی تہہ کا زائل ہونا۔

دھڑی بھرنا۔ (ا۔محاورہ) تولنا۔

دھڑی جمنا۔ (ا۔محاورہ) ہونٹوں پر مسّی کی تہہ جمنا۔

دھڑی دھڑی کرکے لوٹنا۔ (ا۔محاورہ) سب کچھ لُوٹنا۔ کچھ نہ چھوڑنا۔

دھڑیوں۔ (ہ۔تابع فعل) بہت۔ کثرت۔ افراط۔

دُھس۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) دریا کے کنارے یا پہاڑ کی ڈھلوان (۲) کوئی ڈھلوان جگہ (۳) قلعہ۔ پُشتہ (۴) ریت کا اُونچا میدان۔

دُھس بنانا۔ (ا۔محاورہ) پُشتہ بنانا۔ مٹی چڑھا دینا۔

دُھسّا۔ (دُھس۔سا) (ہ۔ا۔مذ) موٹی اُون کی چادر۔

دَھسان۔ (دَھ۔سان) (ہ۔ا۔مث) دلدل۔ کیچڑ۔

دَھسانا۔ (دَھ۔سا۔نا) (ہ۔مص) (۱) بھرنا۔ ٹھونسنا (۲) دلدل میں پھنسانا۔

دَھساؤ۔ (دَھ۔سا۔او) (ہ۔ا۔مذ) (۱) دلدل (۲) نشیبی زمین۔

دَھسک۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) خفیف کھانسی (۲) دھنسنا۔ بیٹھ جانا۔

دَھسک جانا۔ (ہ۔محاورہ) دیوار کا پھٹ جانا۔

دَھسکا۔ (دَھس۔کا) (ہ۔ا۔مذ) کھانسی۔

دَھسکنا۔ (دَھ۔سک۔نا) (ہ۔مص) (۱) بیٹھ جانا۔ دَھس جانا۔ گر جانا۔ اپنی جگہ سے ہٹ جانا (۲) کھانسنا (۳) داخل ہونا۔ گھُسنا۔

دَھسنا۔ (دَھس۔نا) (ہ۔مص) گھُسنا۔ گھُس جانا۔ دلدل میں پھنسنا۔

دَھک۔ (ہ۔صف۔ و۔ا۔مث) (۱) حیران۔ متحیّر (۲) صدمہ۔ خوف۔ ڈر (۳) چھوٹی جوں۔ لیکھ (۴) آگ۔ شعلہ (ق)

دَھک رہنا۔ (ا۔محاورہ) حیران رہنا۔ دنگ رہنا (ق)

دَھک سے رہ جانا۔ (ا۔محاورہ) حیران رہ جانا۔ بھونچکا رہ جانا۔

دِھک۔ (س۔ا۔مث) (۱) لعنت۔ پھٹکار (۲) سراپ۔ بد دُعا (۳) شرم۔ حیا۔

دِھک کرنا۔ (ا۔محاورہ) ملامت کرنا۔ تنبیہہ کرنا۔ لعنت کرنا۔ بد دُعا دینا۔

دَھکّا۔ (دَھک۔کا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) صدمہ (۲) ریلا (۳) آفت۔ بلا (۴) حادثہ۔ ٹکر (۵) ضرر۔ ٹوٹا (۶) ہچکولا۔

دھکّا پڑنا۔ (ا۔محاورہ) صدمہ پہنچنا۔ ہچکولا پڑنا۔

دھکّا پیل۔ دھکّا پیلی۔ (ا۔مذ۔مث) دھکم دھکّا۔ ریلا پیلی۔ ہجوم میں بہت دھکّے لگنا۔

دھکّا دھکّی۔ (ا۔مث) دھکّا پیلی۔ ہجوم میں اِدھر اُدھر سے دھکّے لگنا۔

دھکّا دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہچکولا دینا۔ دھکیلنا (۲) صدمہ پہنچانا۔

دھکّا شیطان کا۔ (ا۔مذ) شیطان کا ورغلا کر خراب کرنا۔ شیطان کی مار۔

دھکّا لگنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) نقصان ہونا۔ صدمہ پہنچنا۔ مصیبت آنا۔ آفت آنا۔

دھکّے دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) گردن سے پکڑ کر نکال دینا (۲) ہچکولے دینا۔

دھکّے کھانا۔ (ا۔محاورہ) مارا مارا پھرنا۔

دِھکار۔ (دِھک۔کار) (س۔ا۔مذ) (۱) لعنت۔ پھٹکار (۲) سراپ۔ بد دُعا (۳) نفرت۔ حقارت۔ ملامت۔ زجر و توبیخ۔

دھکار دینا۔ (۱) پھٹکار دینا (۲) لعنت کرنا۔

دَھک۔ دُھک۔ (ہ۔ا۔مث) دل کی دھڑکن۔ گھبراہٹ۔ بے چینی۔

دَھک دَھکا۔ (ہ۔ا۔مذ) اختلاجِ قلب۔ دل کی دھڑکن۔

دَھک دُھکی۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) سوچ۔ غور۔ فکر (۲) دل کی دھڑکن۔

دُھک دُھکانا۔ (دُھک۔ دُھ۔کا۔نا) (ہ۔مص) (۱) تیز جلنا۔ چمکنا۔ روشن ہونا۔ ٹمٹمانا (۲) دھڑکنا۔ تھرتھرانا (۳) گھبرانا۔ بے چین ہونا۔

دُھک دُھکی۔ (دُھک۔ دُھ۔کی) (ہ۔ا۔مث) (۱) گلے کے نیچے کا گڑھا۔ (۲) گلے کا ایک زیور۔

دُھک دُھکی میں دم ہونا۔ (ا۔محاورہ) نزع کی حالت ہونا۔ دم توڑنا۔

دُھکڑ پکڑ۔ (دُھ۔کڑ۔پُ۔کڑ) (ہ۔ا۔مث) (۱) پس و پیش۔ تذبذب۔ اُمید و بیم (۲) دھڑکن۔ بے قراری۔

دھکم دھکا۔ (دَھک۔کَم۔دھک۔کا) (ہ۔ا۔مذ) دھکے پہ دھکا۔ دھکا پیل۔ ریلا پیل۔

دھکے کھاتے پھرنا۔ (ا۔محاورہ) مارے مارے پھرنا۔

دھکیانا۔ (دَھک۔یا۔نا) (ہ۔مص) دھکا دینا۔ ریلنا۔

دھکیل۔ (دَھ۔کیل) (ہ۔ا۔مذ) دھکا۔ صدمہ۔

دھکیلنا۔ (دَھ۔کیل۔نا) (ہ۔مص) دھکا دینا۔ ریلنا۔ پیلنا۔

دھکیلو۔ (دَھ۔کے۔لُو) (ہ۔ا۔مذ) (۱) دھکا (۲) دھکا دینے والا (۳) آشنا۔ یار۔

دھکیلواں۔ (دَھ۔کیل۔واں) (ہ۔تابع فعل) (۱) دھکا دیتے ہوئے۔ (۲) افراط سے۔ بہتات سے۔ بہت۔

ڈھکڈھگی۔ ڈھگ ڈھگی۔ (ڈُھگ۔ڈُھ۔گی) (ہ۔ا۔مث) (۱) ڈھکڈھکی (۲) غور و فکر (۳) گلے کا ایک زیور۔

ڈھگڑا۔ (ڈھگ۔ڑا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) شوہر۔ خاوند (۲) یار۔ آشنا (۳) زن فاحشہ سے ناجائز تعلق رکھنے والا۔

دھگی۔ (دَھ۔گی) (ق۔ا۔مث) آتش زن۔ آگ لگانے والا۔

دُھلانا۔ (دُھ۔لا۔نا) (ہ۔مص) کپڑے یا کسی شے کو پانی سے صاف کرانا۔

دُھلنا۔ (ا۔مص) دھویا جانا۔ پانی سے کپڑے یا کسی اور شے کا صاف کیا جانا۔

دُھلائی۔ (دُھ۔لا۔ای) (ہ۔ا۔مث) کپڑے یا کسی دوسری شے کے دُھلانے کی اُجرت۔

دَھل دَھل۔ (ہ۔صف) زور سے بہنے والا۔

دُھلوانا۔ (دُھل۔وا۔نا) (ہ۔مص) صاف کروانا۔

دُھلوائی۔ (دُھل۔وا۔ای) (ہ۔ا۔مث) کپڑے دُھلوانے کی اُجرت۔

دُھلے دُھلائے۔ (ا۔صف) دھوئے ہوئے۔ صاف کیے ہوئے۔

دُھلینڈی۔ (دُھ۔لیں۔ڈی) (ہ۔ا۔مث) (۱) چیت کا پہلا دن جب لوگ ایک دوسرے پر دھول پھینکتے ہیں (۲) ہولی کا دوسرا دن۔

دُھم۔ (ق۔ا۔مث) دھوم۔

دَھم۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) آواز۔ شور۔ زور کی آواز۔ ڈھول کی آواز۔ گرنے یا کُودنے کی آواز (۲) پھونک مارنے والا (۳) پگھلانے والا (۴) چاند۔

دَھم دَھم۔ (ا۔صوت) (۱) زور سے زمین پر مارنے کی آواز (۲) ڈھول کی آواز۔

دَھم دَھمانا۔ (ہ۔مص) (۱) پاؤں کو کھوکھلی زمین پر مار کر آواز نکالنا۔ (۲) ڈھول بجانا (۳) دروازے پر ہاتھ مارنا۔

دَھم دھماہٹ۔ (ا۔صوت۔مث) سر کے اُوپر کوئی آواز۔

دَھم سے۔ (ا) (۱) زور کی آواز کے ساتھ۔ شور کرتے ہوئے۔ (۲) یکایک۔ فوراً۔

دَھم سے آموجود ہونا۔ (ا۔محاورہ) فوراً آجانا۔

دَھم سے کُودنا۔ (ا۔محاورہ) زور سے یا آواز کے ساتھ کُودنا۔

دَھما چوکڑی۔ (دَھ۔ما۔چوک۔ڑی) (ہ۔ا۔مث) (۱) شور و غل۔ ہنگامہ کُود پھاند۔

دَھما دَھم۔ (دَھ۔ما۔دَھم) (ہ۔ا۔مث) متواتر زور کی آواز۔

دَھماکا۔ (دَھ۔ما۔کا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) گرنے یا کُودنے کی آواز (۲) توپ۔ پٹاخے یا بم کی آواز (۳) دیوار گرنے کی آواز (۴) زور کا طمانچہ (۵) ایک قسم کی توپ جو ہاتھیوں پر لادی جاتی تھی۔ (۶) پتھر۔ بندوق۔

دَھماکو۔ (دَھ۔ما۔کُو) (ہ۔صف) (۱) دھماکے سے پھٹنے والا (۲) آتش گیر مادہ۔

دَھمال۔ (دَھ۔مال) (ہ۔ا۔مث) (۱) اُچھل۔ کُود۔ شور و غل۔ دھما چوکڑی (۲) ایک قسم کا راگ۔ دھلینڈی کے دن کا راگ (۳) قلندروں اور فقیروں کا ایک رقص (صف) (۴) موٹا۔ ہٹا کٹا۔

دَھمالیا۔ (ا۔صف) دھمال کھیلنے والا۔

دَھمپال۔ (دَھم۔پال) (ق۔صف) بہت موٹا۔

دَھمک۔ (دَھ۔مک) (ہ۔ا۔مث) (۱) آہٹ (۲) پاؤں کی آواز (۳) صدمہ جو سخت آواز سے دماغ کو پہنچے (۴) ہلکا دردِ سر۔ ٹیس۔ (۵) دھڑکن (۶) گرم ہوا (۷) چمک (۸) دھمکی۔ خوف (۹) زمین کی ناہمواری۔

دَھمکانا۔ (دَھم۔کا۔نا) (ہ۔مص) (۱) ڈرانا۔ خوف دلانا۔ ڈانٹنا۔

دَھمکنا۔ (دَھ۔مک۔نا) (ہ۔مص) (۱) خفیف دردِ سر ہونا (۲) کوئی چیز کوٹنا (۳) یکایک کہیں پہنچ جانا۔

دَھمکی۔ (دَھم۔کی) (ہ۔ا۔مث) (۱) خوف۔ ڈر (۲) گھُرکی۔

دَھمکی میں آنا۔ (ا۔محاورہ) ڈر جانا۔ رُعب مان جانا۔

دُھملا۔ (دُھم۔لا) (ہ۔صف) (۱) دُھندھ۔ غبار آلود۔ تاریک۔

دھموکا۔ (دَھ۔مو۔کا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) مُکا۔ گھونسا (۲) ایک قسم کا دَف۔

دَھن۔ (س۔ا۔مذ) (۱) مال۔ دولت۔ جائداد (۲) قسمت (۳) منطقۃ البروج کا نواں بُرج (۴) عورت۔ محبوب (ق)

دَھن آنجن۔ (ہ۔ا۔مذ) وہ سُرمہ جسے آنکھوں میں لگانے سے پوشیدہ خزانے نظر آئیں۔

دھن باد۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) شکریہ (۲) تعریف۔ حمد۔

دھن بھاگ۔ (کلمۂ تحسین) خوش قسمتی۔ خوش نصیبی۔

دھنپال۔ (ا۔صف۔ق) (۱) شہوت پرست (۲) عورتوں کا شیدائی۔

دَھن پیاسی۔ (ا۔صف۔ق) جو دولت کے خیال میں مست رہے۔

دَھن دولت چلتی پھرتی چھاؤں ہے۔ (ا۔مثل) دولت کا کوئی بھروسہ نہیں۔ آج ہے تو کل نہیں۔

دَھن ماننا۔ (ہ۔محاورہ) شکریہ ادا کرنا۔ شکرگزار ہونا۔

دَھن دان۔ (ہ۔صف) دولت مند۔ امیر۔

دَھن ہے۔ (ہ۔کلمۂ تحسین) (۱) آفرین ہے شاباش (۲) طنزاً۔ یہ کیا کیا۔ کام خراب کردیا۔

دُھن۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) دھیان۔ خیال (۲) شوق۔ سرگرمی (۳) عادت۔ (۴) خواہش (۵) گانے کی طرز (۶) لے (۷) گھبراہٹ (۸) تیز درد۔

دُھن باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) خیال جانا۔ تصوّر کرنا۔
دُھن سمانا۔ (ا۔ محاورہ) خیال بندھنا۔
دُھن کا پکّا۔ (ا۔ مذ) وہ شخص جو کسی خیال یا بات کے پیچھے لگ جائے۔
دُھن لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دھیان لگنا (۲) دھت ہونا۔
دُھن ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) شوق ہونا (۲) خیال ہونا۔
دُھنّا۔ (دُھن۔نا) (ہ۔ا۔مذ) رُوئی دُھننے والا۔ دُھنیا۔ ندّاف۔
دھنا سری۔ (دَھ۔نا۔سَ۔ری) (ہ۔ا۔مث) (۱) ایک راگنی کا نام۔ (۲) تھپڑ یا ضرب (۳) کشتی کا ایک داؤ۔
دَھنّا سیٹھ۔ (دَھن۔نا۔سیٹھ) (ہ۔ا۔مذ) (۱) نہایت دولت مند۔ امیر۔ (۲) مُفسد۔ شریر۔ سرکش۔
دُھند۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) کُہر۔ غبار (۲) اندھیرا (۳) ضعفِ بصارت (۴) ابر آلود موسم (۵) طوفانِ خاک۔
دُھند کا پسارا۔ (ہ۔ا۔مذ) اندھیری جگہ۔ دُنیا۔
دُھند کار۔ (ا۔مذ) اندھیرا۔
دُھند ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) اندھیرا ہونا (۲) مدہوش ہونا۔
دُھند۔ (ق۔صف) دُھت۔ شراب کے نشے میں چُور۔
دھندا۔ (دھن۔دا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) کام۔ کاروبار (۲) مصروفیت۔ (۳) پیشہ۔ ہُنر۔
دَھندلا۔ (دَھند۔لا) (ہ۔ا۔مذ) دھوکا۔ فریب۔ حیلہ۔
دُھندلا۔ (دُھند۔لا) (ہ۔صف) (۱) تاریک۔ اندھیرا (۲) ناصاف۔ گدلا۔
دُھندلاپن۔ (ا۔مذ) (۱) اندھیرا۔ تاریکی (۲) گدلاپن۔ کُہر کا سا عالم۔
دُھندلا دکھائی دینا۔ (ا۔محاورہ) صاف نظر نہ آنا۔ کم نظر آنا۔
دَھندلانا۔ (دَھند۔لا۔نا) (ہ۔مص) دھاندلی کرنا۔ دھوکا کرنا۔
دُھندلاہٹ۔ (دُھند۔لا۔ہَٹ) (ہ۔ا۔مث) تاریکی۔ اندھیرا۔
دُھندلکا۔ (دُھوں۔دَل۔کا) (ہ۔ا۔مذ) علی الصباح۔ نور کا تڑکا۔ شام کا وقت۔
دَھند ھیلا۔ (دَھن۔دھے۔لا) (ا۔مذ) دھوکے باز۔ مکّار۔
دھنسنا۔ (دھنس۔نا) (ہ۔مص) (۱) گھسنا۔ گھس جانا (۲) دلدل میں پھنسنا۔
دَھنک۔ (دَھ۔نک) (ہ۔ا۔مث) (۱) کمان۔ قوس (۲) قوسِ قزح (۳) پتلا لیس۔ گوٹا (۴) ایک قسم کی اوڑھنی (۵) کشیدے کا کام۔
دَھنک دھاری۔ (ا۔صف) کماندار۔ تیر و کمان سے مسلح آدمی۔
دُھنکار۔ (دُھن۔کار) (ہ۔ا۔مث) شور۔ گرج۔ دھماکا۔
دَھنکارنا۔ (دَھن۔کار۔نا) (ہ۔مص) (۱) دھاڑنا۔ چنگھاڑنا۔ ڈکارنا۔ (۲) شکار کرنا۔ گرجنا۔
دُھنکنا۔ (دُھ۔نک۔نا) (ہ۔مص) (۱) رُوئی صاف کرنا (۲) خوب مارنا (۳) مہیب آواز نکالنا۔ گرجنا۔
دُھنکوانا۔ (دُھ۔نک۔وا۔نا) (ہ۔ا۔مث) دُھنکنے کی اُجرت۔
دُھنکی۔ (دُھن۔کی) (ہ۔ا۔مث) روئی دُھنکنے کی آواز۔
دُھنکیا۔ (دُھ۔نک۔یا) (ہ۔ا۔مذ) روئی دُھنکنے کا پیشہ کرنے والا۔

دِھنگا۔ (دِھن۔گا) (ق۔صف) قوی ہیکل۔
دُھنگار۔ (ا۔مذ) بگھار۔
دِھنگانا۔ (دِھن۔گا۔نا) (ق۔ا۔مث) چہل پہل۔
دِھنگر۔ (دِھن۔گر) (ق۔ا۔مذ) چرواہا۔ گھوسی۔
دُھننا۔ (دُھن۔نا) (ہ۔مص) مارنا پیٹنا۔ تنبیہ کرنا۔ ذلیل کرنا۔ بہت سوچنا کوشش کرنا۔ (۲) روئی دھنکنا۔
دَھنور۔ (دَھن۔وار) (ق۔صف) سیاہ۔
دَھنی۔ (دَھ۔نی) (ہ۔صف) (۱) خوش قسمت۔ صاحبِ نصیب۔ دولتمند۔ (۲) آقا۔ مالک۔
دَھنیا۔ (دَھن۔یا) (ہ۔ا۔مذ) ایک خوشبودار پودا جس کے پتے اور بیج کوٹ کر سالن میں ڈالے جاتے ہیں۔ کشنیز۔
دُھنیا۔ (دُھن۔یا) (ہ۔ا۔مذ) روئی دُھنکنے والا۔
دُھنیس۔ (دَھ۔نیس) (ہ۔ا۔مذ) ایک بڑی چونچ کا پرندہ۔
دُھنیلا۔ (دُھ۔نے۔لا) (ق) دُھن والا۔
دَھنیہ۔ (دَھن۔نَ۔یَ) (س۔صف) (۱) دولت لانے والا (۲) نیک۔ مُبارک۔ اچھا۔ خوش نصیب (۳) پرہیزگار (۴) شاباش۔ مرحبا۔
دَھنیہ کہنا۔ (ہ۔محاورہ) دُعا دینا۔ برکت ماننا۔
دَھنیہ ماننا۔ (ہ۔محاورہ) شکریہ ادا کرنا۔
دَھنیہ واد۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) شکریہ (۲) تعریف۔ حمد۔
دُھواں۔ (دُھوں۔آں) (ہ۔ا۔مذ) دُخان۔ دُود۔ وہ بخارات جو کسی چیز کے جلنے سے پیدا ہوتے ہیں۔
دُھواں اُٹھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) دھواں پیدا ہونا یا بلند ہونا۔ دُھواں نکلنا (۲) آہ نکلنا۔
دُھواں اُڑنا۔ (ا۔محاورہ) تباہ ہونا۔ برباد ہونا۔
دُھواں بکھیر دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) شکست دینا (۲) شیرازہ بکھیر دینا۔
دُھواں پھیلنا۔ (ا۔محاورہ) کسی جگہ کا دھوئیں سے بھر جانا۔
دُھواں جانا۔ (ا۔محاورہ) کھانے میں دھوئیں کی بُو پیدا ہونا۔
دُھواں چھوڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) انجن کا دُھواں نکالنا (۲) حُقّہ پی کر مُنہ سے دُھواں نکالنا۔
دُھواں دھار۔ (ا۔صف) (۱) پُرجوش (۲) نہایت سیاہ۔ تیرہ و تار (۳) دھوئیں سے بھرا ہوا۔ دھوئیں کا بادل۔ نہایت غلیظ بادل۔
دُھواں دھار برسنا۔ (ا۔محاورہ) سخت بارش ہونا۔
دُھواں دھار تقریر۔ (ا۔محاورہ) پُرجوش تقریر۔
دُھواں دھار گھٹا۔ (ا۔مث) کالی گھٹا۔
دُھواں دھار ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) سخت اندھیرا ہو جانا۔
دُھواں کرنا۔ (ا۔محاورہ) کوئی چیز جلانا جس سے دُھواں پھیل جائے۔
دُھواں کش۔ (ا) دھوئیں کے نکلنے کی جگہ۔ چمنی۔ دُودکش۔
دُھواں گھٹنا۔ (ا۔مذ) دھوئیں کا کسی بند مکان میں جمع ہو جانا۔
دُھواں لیک۔ (ا۔مذ) (۱) بہت حُقّہ پینے والا۔ وہ جو حُقّے کی بُو پر دوڑا جائے (۲) حریص۔ لالچی۔

دُھواں نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) جلنا۔ سُلگنا۔ دھواں اُٹھنا۔
دُھواں ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بھاپ بن کر اُڑ جانا (۲) رنگ کالا ہو جانا۔
دُھواں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دھوئیں کا پیدا ہونا۔
دُھوئیں اُڑانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جلا کر خاکِ سیاہ کر دینا (۲) دھجیاں اُڑانا۔
دُھوئیں بکھیرنا۔ (۱) تباہ کرنا (۲) تاڑنا۔
دُھوئیں پانی کا شریک۔ (ا۔ مذ) ہمسایہ۔ پڑوسی۔
دُھوئیں کے بادل اڑانا۔ (۱) حُقّے یا سگرٹ کا کش لگا کر مُنہ سے بہت سا دھواں نکالنا (۲) بے سروپا خبر میں مشہور کرنا۔
دُھوالسا۔ (دُھو۔ واں۔ سا) (ہ۔ صف) جس میں دھواں اثر کر گیا ہو۔
دُھوانا۔ (دھو۔ آنا) (ہ۔ مص) (۱) کھانے میں دھوئیں کی بُو آ جانا (۲) دھوئیں کی سیاہی جم جانا۔
دُھوب۔ (ہ۔ ا۔ مذ) دھونا۔ شُوب۔
دھوبن۔ (دھو۔ بَن) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) کپڑے دھونے والی عورت۔ دھوبی کی بیوی (۲) ایک قسم کا پرند۔
دھوبی۔ (دھو۔ بی) (ہ۔ ا۔ مذ) کپڑے دھونے والا۔
دھوبی پاٹ۔ دھوبی پٹڑا۔ (ا۔ مذ) (۱) وہ سِل یا لکڑی کا تختہ جس پر دھوبی کپڑے دھوتے ہیں (۲) کُشتی کا ایک داؤں۔
دھوبی پر بس نہ چلا گدھیا کے کان مروڑے (اینٹھے)۔ (ا۔ مثل) زبردست سے بس نہیں چلتا۔ کمزور کو دباتے ہیں۔
دھوبی کا چھیلا آدھا اُجلا آدھا میلا۔ (ا۔ مثل) غیروں کا لباس موزوں نہیں ہوتا۔
دھوبی کا کتّا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ (مثل) جس کا کوئی ٹھکانا نہ ہو۔ نکمّا اور بیکار آدمی۔ نہ اِدھر کا نہ اُدھر کا۔
دھوبی کے گھر پڑے چور } وہ نہ لُٹے لُٹے اور } (ا۔ مثل) دوسرے کا مال لُٹانے والے کو کہتے ہیں۔
دُھوپ۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) سُورج کی تیز روشنی (۲) ایک قسم کی خوشبو۔
دُھوپ آنا۔ (ا۔ محاورہ) دُھوپ پہنچنا۔ سُورج کا سامنے آ جانا۔
دُھوپ اُترنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دھوپ کا کسی بلند جگہ سے نیچے آنا۔ (۲) دھوپ کی تیزی کم ہونا۔
دُھوپ اُٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تکلیف برداشت کرنا (۲) دُھوپ میں سفر کرنا
دُھوپ اُداس ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دُھوپ کی تیزی کم ہونا۔
دُھوپ پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) گرمی ہونا۔ سخت دھوپ ہونا۔
دُھوپ پھیلنا۔ (ا۔ محاورہ) سُورج کی روشنی پھیلنا۔
دُھوپ ٹلنا۔ (ا۔ محاورہ) دُھوپ کا کسی جگہ سے ہٹ جانا۔
دُھوپ جلانا۔ (ا۔ محاورہ) خوشبو جلانا۔
دُھوپ چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دِن چڑھنا (۲) دھوپ کا کسی بلند مقام پر پہنچ جانا۔
دُھوپ چڑھے۔ (۱) دِن چڑھے۔

دُھوپ چھاؤں۔ (ا۔ مث) ایک قسم کا ریشمی کپڑا جس میں دو رنگ ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ اندھیرا اُجالا۔
دُھوپ چھپنا۔ (ا۔ محاورہ) شام ہونا۔ بادل گھِر آنا۔
دُھوپ چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) سُورج کے آگے سے ہٹ جانا۔ دُھوپ پڑنے دینا۔
دُھوپ دان۔ دُھوپ دانی۔ (ا۔ مذ۔ مث) وہ برتن جس میں دُھوپ یا خوشبودار چیزیں ڈال کر جلاتے ہیں۔
دُھوپ دکھانا۔ دھوپ دینا۔ (ا۔ محاورہ) کسی چیز کو دھوپ میں رکھ کر سکھانا۔
دُھوپ ڈھل جانا۔ (ا۔ محاورہ) زوالِ آفتاب ہونا۔
دُھوپ سہنا۔ (ا۔ محاورہ) دُھوپ میں کام کرنا۔ دھوپ برداشت کرنا۔
دُھوپ کھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دُھوپ میں بیٹھا رہنا۔ دھوپ میں گرمی برداشت کرنا (۲) کسی چیز کو دھوپ لگنا۔
دُھوپ کھلنا۔ (ا۔ محاورہ) دُھوپ پھیلنا۔
دُھوپ گھڑی۔ ایک آلہ جس پر دھوپ پڑے تو مختلف نشانات مختلف اوقات ظاہر کرتے ہیں۔ یہ گھڑی مقامی وقت بتلاتی ہے۔
دُھوپ لگنا۔ (ا۔ محاورہ) دُھوپ کا اثر ہونا۔
دُھوپ لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دُھوپ کھانا (۲) دھوپ کا اثر حاصل کرنا۔
دُھوپ میں بال سفید کرنا۔ (ا۔ محاورہ) بڑھاپے تک ناتجربہ کار رہنا
دُھوپ نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سُورج چڑھنا (۲) سُورج کا بادلوں میں سے نکلنا (۳) روشنی پھیلنا۔
دُھوت۔ (ہ) کُتّے کو ہٹانے کی آواز۔ دور۔ بھاگ۔ ہٹ۔
دھوتر۔ (ا۔ مث) ایک قسم کا موٹا اور چھدرا کپڑا۔
دُھوتو۔ (دُھو۔ تُو) (ہ۔ ا۔ مذ) بگل۔ تُرئی۔ نرسنگھا۔ بگل کی آواز۔
دُھوتو بیگ۔ موٹا۔ بھُسپُھسا آدمی۔
دھوتی۔ (دھو۔ تی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) باریک لمبا کپڑا جو کمر سے باندھا جائے (۲) لُنگی۔
دھوتی پرشاد۔ (۱) ہندوؤں کو حقارت سے کہتے ہیں (۲) بنیا۔ بقال
دھوتی میں سب ننگے۔ (مثل) اندرونی حالت سب کی ایک جیسی ہے۔
دھور۔ (ہ۔ ا۔ مث) دھول (۲) ایک بسوئے کا بیسواں حصّہ۔ ایک قسم کی ناقص گھاس۔
دُھورا۔ (دُھو۔ را) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) دُھرا۔ دھوکہ۔ دَغا (۲) پسی ہوئی دوا جو کسی زخم وغیرہ پر چھڑکی جائے۔ دُھوڑا۔
دھورے۔ (دھو۔ رے) (ہ) (۱) نزدیک۔ قریب۔ سامنے۔ تقریباً قریب۔ قریب۔
دُھوسنا۔ (دُھو۔ س۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) ٹھونسنا۔ گھسیڑنا۔ بھرنا (۲) مویشی کا ٹکر مار کر زخمی کرنا۔
دھوک۔ (ہ۔ ا۔ مث) کلابتون بٹنے کی سلائی۔
دھوکا۔ (دھو۔ کا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) دَغا۔ فریب۔ مکر (۲) غلط فہمی۔ شبہ۔ ہچکچاہٹ (۳) پرندوں کو ڈرانے کا پُتلا (۴) سراب (۵) ڈر۔

گھبراہٹ۔ مایوسی (۶) ظاہری صورت (۷) کوئی چیز جو دُور سے صاف نظر نہ آئے۔

دھوکا اُٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) دھوکا کھانا۔

دھوکا دَھڑی۔ (ا۔مث) دَغا۔ فریب۔

دھوکا دہی۔ (ا۔ف۔مث) فریب دینا۔

دھوکا دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) فریب دینا۔ چھل کرنا (۲) مغالطہ دینا۔

دھوکا کھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غلطی کرنا۔ چُوکنا (۲) فریب میں آنا۔

دھوکا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غلطی ہونا۔ سہو ہونا (۲) شُبہ ہونا۔ شک ہونا۔

دھوکے باز۔ (ا۔ مذ) دغاباز۔ مکّار۔ فریبی۔

دھوکے بازی۔ (ا۔ف۔مث) فریب۔ دَغابازی۔

دھوکے کی ٹٹی۔ (ا۔مث) (۱) فریب میں لانے والی یا مغالطہ دینے والی شے (۲) وہ ٹٹی جس کی اوٹ میں شکار کھیلتے ہیں۔

دھوکے میں۔ (ا) (۱) دھوکا کھاکر (۲) کسی اور کے گمان سے۔

دھوکے میں آنا۔ (ا۔محاورہ) دھوکا کھانا۔

دھوکے میں رہنا۔ (ا۔محاورہ) جھوٹی اُمید میں رہنا۔ مغالطہ ہونا۔ جھوٹے وعدے پر یقین کرنا۔

دھوکر پینا۔ (اُ۔مص) صاف کرکے پینا۔

دَھول۔ (ہ۔ا۔ مذ و مث) (۱) جَوار کا ہرا پتّا جسے چوُستے ہیں (۲) ایک قِسم کا گنّا (۳) دَھپ۔ تھپڑ۔ چانٹا۔

دَھول دھپّا۔ (ا۔مذ) (۱) ایک دوسرے کو تھپڑ مارنا (۲) چھیڑ چھاڑ۔

دُھول۔ (ہ۔ا۔مث) خاک۔ گرد۔ راکھ۔ مٹّی۔

دُھول اُڑا دینا۔ (ا۔محاورہ) مٹا دینا۔ خاک میں ملا دینا۔

دُھول اُڑانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خاک اُڑانا (۲) بدنام کرنا۔ رسوا کرنا۔ (۳) آوارہ پھرنا۔

دُھول اُڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) خاک اُڑنا (۲) تباہی مچنا۔

دُھول جھڑنا۔ (۱) گرد دُور ہونا (۲) پٹنا۔ پٹائی ہونا۔

دَھولا۔ (دَھو۔لا) (ہ۔صف) سفید۔ روشن۔ چمکدار۔ کوئی سفید چیز۔

دَھولا پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) رنگ سفید یا زرد ہوجانا۔

دَھولا پَن۔ (ا۔ مذ) سفیدی۔ چمک۔ صفائی۔

دَھولے آجانا۔ (ا۔محاورہ) سفید بال نکلنے شروع ہونا۔

دَھولانا۔ (دَھو۔لا۔نا) (ہ۔مص) دھول مارنا۔ چانٹا رسید کرنا۔

دَھولی۔ (ق۔ا۔مث) شرمندگی۔

دُھولیا۔ (دُھول۔یا) (ہ۔صف) (۱) دُھول یا خاک کا بنا ہوا (۲) مٹی کی بنی ہوئی کوئی شے۔ مٹی۔

دُھولیا مِٹیا کرنا۔ کسی معاملہ کو دبا لینا یا ملیامیٹ کرنا۔

دُھوم۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) شور وغل۔ افواہ۔ ہنگامہ (۲) شہرت۔ غلغلہ۔ شان وشوکت (۳) ایک قِسم کا چکن کا کام۔

دُھوم اُٹھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) دُھوم ہونا (۲) شور مچ جانا۔

دُھوم اُڑنا۔ (ا۔ محاورہ) شہرت ہونا۔

دُھوم پڑنا۔ (ا۔محاورہ) شہرت ہونا۔

دُھوم دھام۔ (ا۔مث) زور شور۔ دھام تابع موضوع ہے۔

دُھوم دھامی۔ (ا۔صف) (۱) بھڑکیلا۔ خوب صورت (۲) بڑی دھوم دھام سے۔

دُھوم دھڑکا۔ (ا۔ مذ) ہنگامہ۔ شور۔ غلغلہ۔

دُھوم ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) شور مچانا۔ ہنگامہ برپا کرنا۔

دُھوم کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہنگامہ برپا کرنا (۲) مشہور کرنا۔

دُھوم مچانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) شور کرنا۔ غل کرنا (۲) فریاد کرنا۔

دُھوم مچنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) شہرت ہونا (۲) ہنگامہ برپا ہونا۔

دُھوم ہونا۔ (ا۔محاورہ) شہرت ہونا۔

دُھوما۔ (دُھو۔ما) (ہ۔ا۔مذ) (۱) دُھوئیں کا رنگ۔ سُرخ اور سیاہ مِلا ہوا رنگ۔ اَودا رنگ۔ سیاہ رنگ (۲) ایک قِسم کا کبوتر۔

دُھومک دھیّا۔ (دُھو۔مک۔دَھی۔یا) (ہ۔ا۔مث) غُل۔ شور۔ واویلا۔ شور وغوغا۔

دَھون۔ (ہ۔ا۔مذ) بیس سیر کا وزن۔ آدھا من۔

دَھوں۔ (ہ۔ا۔مث) کھانسنے کی آواز۔

دَھوں دَھوں کرنا۔ (ا۔ محاورہ) بار بار کھانسنا۔ کھانسی کا عارضہ ہونا۔

دُھوں۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) توپ یا بندوق کی آواز۔ پٹاخے یا بمب کے چلنے کی آواز۔ دھماکا۔ ڈھول کی آواز۔

دُھوں دُھوں۔ (ا۔صوت۔مث) توپ یا بندوق کی متواتر آواز۔

دھونا۔ (دھو۔نا) (ہ۔مص) (۱) پانی سے صاف کرنا۔

دُھونا۔ (دُھو۔نا) (ہ۔ا۔مذ) رال۔ ایک قِسم کا گوند جو بہت جلد آگ پکڑ لیتا ہے۔

دَھونتال۔ (دَھوں۔تال) (ہ۔صف) (۱) دَولت مند (۲) فیّاض۔ دانا (۳) طاقت وَر۔ بہادر (۴) عیّاش۔ شریر۔

دَھونٹی۔ (دَھوں۔ٹی) (ق۔ا۔مث) چرواہے کی لکڑی۔

دَھوندھا۔ (دَھوں۔دھا) (ہ۔ا۔مذ) ٹیلہ۔ ٹبہ۔ تودہ۔

دَھونس۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) دھمکی۔ ڈراوا (۲) دھوکا۔ فریب۔

دَھونس پٹی۔ (ا۔مث) دھوکا۔ جھانسا۔ دم دلاسا۔

دَھونس دینا۔ (ا۔محاورہ) دھمکی دینا۔

دَھونس میں آنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ڈر جانا (۲) فریب میں آنا۔

دَھونسا۔ (دَھوں۔سا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) بڑا نقارہ (۲) صدمہ۔

دَھونسا کھانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) شامت آنا (۲) صدمہ اُٹھانا۔

دَھونسنا۔ (دَھونس۔نا) (ہ۔مص) (۱) ٹھونسنا۔ دبانا (۲) سزا دینا۔ پیٹنا۔ مارنا۔

دَھونسیا۔ (دَھوں۔سی۔آ) (ہ۔ا۔مذ) مکّار۔ فریبی (۲) مالگذاری وصول کرنے والا۔

دَھونک (دھونکن)۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) پیاس کی شدّت (۲) دَمہ کا مرض۔

دھونکنا۔ (دَھوں۔کَ۔نا) (ہ۔مص) دھونکنی سے پھونکنا۔ ہوا دے کر آگ تیز کرنا۔

دَھونکنی۔ (دَھوں۔کَ۔نی) [ہ۔ا۔مث] آگ پھُونکنے کا چمڑے کا مشک کی شکل کا آلہ۔
دَھونکنی لگنا۔ (ا۔محاورہ) سانس پھُولنا۔
دُھونی۔ (دُھو۔نی) [ہ۔ا۔مث] (۱) خوشبو جلانا۔ دُھوآں اُٹھنے کے لیے کوئی چیز آگ میں ڈالنا (۲) سادھوؤں کا الاؤ۔
دُھونی جگانا۔ (ا۔محاورہ) سادھوؤں کا آگ کے الاؤ کے سامنے بیٹھ کر تپسیا کرنا۔
دُھونی رمانا۔ (ا۔محاورہ) آگ کا الاؤ جلا کر سادھوؤں کی طرح بیٹھ جانا۔ کسی جگہ بیٹھ جانا۔
دُھونی لگا کر بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) کسی پر پختہ اعتماد کرنا۔
دُھونی لینا۔ (ا۔محاورہ) ناک میں دھواں لینا۔
دھووَن۔ (دَھو۔وَن) [ہ۔ا۔مذ] وہ پانی جس میں کوئی چیز دھوئی گئی ہو اور اس میں کثافت آگئی ہو۔
دھوئی۔ (دھو۔ای) [ہ۔صف] دُھلی ہوئی۔ پاک کی ہوئی۔ صاف کی ہوئی۔
دھوئی دھلائی آنکھ۔ (ا۔مث) بے شرم آنکھ۔
دھوئی ہوئی زبان۔ (ا۔مث) (۱) پاک کی ہوئی زبان۔ شُستہ زبان۔ فصیح زبان۔
دھویا جانا۔ (ا۔محاورہ) بے شرم ہونا۔ بے باک ہونا۔
دھویا دھایا۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) صاف سُتھرا۔ پاک و صاف (۲) بے شرم۔ بے غیرت۔
دھویا دیدہ۔ [اُر۔صف] بے غیرت۔ بے حیا۔
دِھی۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) بیٹی (۲) سمجھ۔ عقل۔
دِھی دھیانی۔ (ہ۔مث) بیٹی۔ خاندان کی بیٹی۔ محلہ یا گاؤں کی بیٹی۔
دِھی چھوڑ داماد پیارا۔ (ا۔مثل) بیٹی کی نسبت داماد کی زیادہ خاطر ملحوظ رکھی جاتی ہے۔
دِھیان۔ (دِھ۔یان) [ہ۔ا۔مذ] خیال۔ توجّہ۔ فکر۔ سوچ۔ لحاظ۔
دِھیان آنا۔ (ا۔محاورہ) خیال آنا۔ یاد آنا۔
دِھیان بٹنا۔ (ا۔محاورہ) دوسری طرف متوجّہ ہونا۔ خیال کا پراگندہ ہونا
دِھیان بندھنا۔ (ا۔محاورہ) کسی کا تصوّر بندھنا۔ کسی کا خیال آنا۔
دِھیان پر چڑھنا۔ (ا۔محاورہ) کسی بھُولی بسری بات کا یاد آجانا۔
دِھیان پھر جانا۔ (ا۔محاورہ) طبیعت کا مَیلان ہٹ جانا۔ توجہ نہ رہنا۔
دِھیان دوڑانا۔ (ا۔محاورہ) یاد کرنا۔ یاد کرنے کی کوشش کرنا۔ ہر پہلو پر نگاہ کرنا۔
دِھیان دَھرنا۔ (ا۔محاورہ) تصوّر جمانا۔ مراقبہ میں بیٹھنا۔
دِھیان دینا۔ (ا۔محاورہ) توجہ سے کام کرنا۔ خیال کرنا۔
دِھیان رکھنا۔ (ا۔محاورہ) خیال رکھنا۔ نگاہ میں رکھنا۔
دِھیان رہنا۔ (ا۔محاورہ) خیال رہنا۔ یاد رہنا۔
دِھیان سے۔ (۱) توجہ سے۔ سوچتے ہوئے۔
دِھیان سے اُترنا۔ (ا۔محاورہ) یاد نہ رہنا۔ بھُول جانا۔
دِھیان کرنا۔ (ا۔محاورہ) سوچنا۔ فکر کرنا۔ مراقبہ میں جانا۔ توجہ کرنا۔

دِھیان لڑانا۔ (ا۔محاورہ) غور کرنا۔ فکر کرنا۔ یاد کرنے کی کوشش کرنا۔
دِھیان لگانا۔ (ا۔محاورہ) توجہ کرنا۔ خیال کرنا۔
دِھیان میں آنا۔ (ا۔محاورہ) سمجھ میں آنا۔ خیال میں آنا۔ یاد آجانا۔
دِھیان میں لانا۔ (ا۔محاورہ) خاطر میں لانا۔ قابل توجہ۔ خیال کرنا۔
دِھیان میں ہونا۔ (ا۔محاورہ) یاد ہونا۔
دِھیانی۔ (دِھ۔یا۔نی) [ہ۔ا۔مذ] خدا سے لَو لگانے والا۔ گیانی [ہ۔ا۔مث] (۱) بیٹی۔ بیٹی یا بہن کی بیٹی۔
دِھیر۔ [ہ۔صف] (۱) صبر۔ تحمل۔ ثابت قدم۔ مستقل مزاج (۲) دلیری۔ حوصلہ
دِھیرا۔ (دِھی۔را) [ہ۔صف] (۱) آہستہ چلنے والا۔ نرم مزاج (۲) وحشی جانور جسے رام کر لیا گیا ہو (۳) وہ شخص جس کا غصّہ اُتر چکا ہو۔
دِھیرا سو گھَیرا۔ (ا۔مثل) نرم مزاج گہرا ہوتا ہے جو پانی آہستہ چلے وہ گہرا ہوتا ہے۔ مستقل مزاج آدمی کامیاب رہتا ہے۔
دِھیرج۔ (دِھی۔رَج) [ہ۔صف] حوصلہ۔ جرأت۔ استقلال۔ مضبوطی۔
دِھیرج بندھانا۔ (ا۔محاورہ) حوصلہ افزائی کرنا۔ تسلی دینا۔
دِھیرج کرنا۔ (ا۔محاورہ) صبر کرنا۔ ہمت کرنا۔
دِھیرک۔ (دِھی۔رَک) [ق۔ا۔مث] تسلی۔ سہارا۔
دِھیری۔ (دِھی۔ری) [ہ۔ا۔مث] (۱) آنکھ کی پُتلی (۲) مستقل مزاجی (۳) پتنگ بازی میں ہارنے والا شخص۔
دِھیری دِھیری پُکارنا۔ (ا۔محاورہ) پتنگ بازی میں اپنی فتح کا اعلان کرنا۔ دِھیری دھیری کہنا۔
دِھیرے دِھیرے۔ (۱) [ہ] آہستہ آہستہ۔
دِھیرے سے۔ (۱) آہستہ سے۔ دبی آواز سے۔
دھیلا۔ (دھے۔لا) [ہ۔ا۔مذ] آدھا پیسہ۔
دھیلا دمڑی۔ (ا۔مث) قلیل رقم۔
دَھیلاؤ۔ (دھے۔لا۔او) [ق۔صف] ڈھلان۔ نشیب۔
دھیلی۔ (دھے۔لی) [ہ۔ا۔مث] اٹھنّی۔
دِھیم۔ [ہ۔صف۔ د۔ا۔مذ] (۱) آہستگی۔ سُستی۔ تاخیر (۲) حلم۔ شرافت۔
دِھیما۔ (دِھی۔ما) [ہ۔ا۔مذ] (۱) سُست۔ کاہل (۲) نرم۔ آہستہ۔ مدھم۔
دِھیما بازار۔ (ا۔مذ) (۱) مندہ بازار (۲) ایسی منڈی جس کے نرخ آہستہ آہستہ گر یا چڑھ رہے ہوں۔
دِھیما پڑ جانا۔ (ا۔محاورہ) کم ہو جانا۔
دِھیما کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) گھٹانا۔ نرم کرنا (۲) غصّہ ٹھنڈا کرنا۔
دِھیمر۔ (دِھی۔مَر) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ہندو کہاروں کی ایک ذات (۲) ماہی گیر (۳) کالا آدمی۔
دِھین دَھوکڑ۔ [ہ۔صف] (۱) موٹا اور سُست (۲) بے فکرا۔ خود رائے۔
دِھین دَھوکڑ۔ اللہ میاں کے نوکر۔ (ہ۔مثل) آزاد اور خود سَر کی نسبت بولتے ہیں۔
دِھین دَھوکڑی۔ [ہ۔ا۔مث] زبردستی۔ خود سَری۔
دِھینگ۔ دِھینگا۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) موٹا تازہ آدمی (۲) بدمعاش عورت کا آشنا۔ مسٹنڈا۔

دِھینگا دھانگی - (ہ۔ا۔مث) دست درازی۔ گتھم گتھا۔ ہاتھا پائی۔
دِھینگا مُشتی - (ہ۔ا۔مث) ہاتھا پائی۔ دَست درازی۔ دنگا فساد۔
دِھینور - (دِھیں۔ وَر) [ہ۔ا۔مذ] مچھیرا۔ ایک ذات۔
دھیوَت - (دھے۔ وَت) [ہ۔ا۔مذ] سات سُروں میں سے ایک کا نام

د ــــــ ء

دَئی - (دَ۔ای) [ہ۔ا۔مذ] (۱) خدا۔ بھگوان (۲) دیوتا۔ پیغمبر۔
دَئی مارا - (۱) اللہ مارا (۲) بدقسمت۔

د ــــــ ی

دِی - [ف۔ا۔مذ] گزرا ہوا کل۔
دِیرُوز - (ف۔ا۔مذ) گزرا ہوا کل۔
دِیرُوزہ - (ف۔صف) گذرے ہوئے کل سے متعلق۔ گذشتہ۔
دِیشب - (ف۔ا۔مث) گذرے ہوئے کل کی رات۔
دَے - [ف۔ا۔مذ] شمسی سال کا دسواں مہینہ۔ ماگھ۔
دَیا - [ہ۔ا۔مث] (۱) بخشش۔ عطا (۲) ہمدردی۔ رحمدلی۔ مہربانی۔
دیا کرنا - (ا۔محاورہ) مہربانی کرنا۔ عطا کرنا۔
دِیا (دِیوا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) چراغ (۲) دینا کا ماضی مطلق۔ دیا ہوا۔
دِیا بتی کرنا - (ا۔محاورہ) چراغ جلانا۔ چراغ روشن کرنا۔
دِیاسلائی - (ا۔مث) (۱) چراغ جلانے کی تیلی۔ جس میں مسالا لگا ہوتا ہے (۲) وہ عورت جو لڑائی کی آگ لگاتی پھرے۔
دِیا کھانا - (ا۔محاورہ) کسی کی امداد پر بسر اوقات کرنا۔ کسی کا محتاج ہونا۔
دِیا لیا - خدا کی راہ پر دیا ہوا۔ بھلائی۔ نیک سلوک۔
دِیا لیا آڑے آنا - (ا۔محاورہ) خیرخیرات کی وجہ سے کسی مصیبت سے بچ جانا۔
دیے کا چراغ نہیں بڑھتا - (ا۔محاورہ) سخاوت کی یادگار کبھی نہیں مٹتی۔
دیے کی روشنی محشر تلک - (ا۔مثل) خیرات اور بخشش کرنے والے کا نام ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔
دِیار - (دِ۔یار) [ع۔ا۔مذ] شہر۔ علاقہ۔ ملک۔
دیارا - (دِ۔یا۔را) [ہ۔ا۔مذ] دریا برآمد۔ وہ زمین جو دریا کے ہٹ جانے سے نکل آئے۔
دیاقوزہ - (دَ۔یا۔قو۔زَہ) [ہ۔ا۔مث] (۱) ایک مرکب دوا (۲) خشخاش کا شربت۔
دَیال - (دَ۔یال) [ہ۔صف] رحمدل۔ مہربان۔
دَیالو - (دَ۔یا۔لُو) [ہ۔صف] سخی۔ ہمدرد۔ فیاض۔
دیانا - [ق۔مص] روشن کرنا۔

دیانت - (دِ۔یا۔نَت) [ع۔ا۔مث] (۱) ایمانداری۔ راستی (۲) امانت۔
دیانتدار - (ع۔ف۔صف) ایماندار۔ راستباز۔
دیانتداری - (ف۔ا۔مث) ایمانداری۔ راستی۔
دیاونت - (دَ۔یا۔وَنت) [ہ۔صف] رحمدل۔ مہربان۔
دِیبا - (دی۔با) [ف۔ا۔مذ] ایک قسم کا ریشمین کپڑا۔
دِیباجہ۔ دیباچہ - (دی۔با۔جہ، چہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) کتاب کا مقدمہ۔ پیش لفظ۔ تمہید (۲) آراستہ۔
دِیبی - (ہ۔ا۔مث) ملکہ۔ رانی۔ دیوی۔
دِیپ - [ہ۔ا۔مذ] (۱) چراغ۔ روشنی۔ چمک (۲) چھوٹی دیوالی (۳) ایک راگ۔ دیپک۔
دِیپ مالا - (ہ۔ا۔مث) چراغوں کی قطار۔ چراغاں۔
دیپک - (دی۔پَک) [س۔ا۔مذ] (۱) روشنی۔ چراغ (۲) ایک قسم کی آتش بازی (۳) ایک قسم کا راگ کہتے ہیں اس کی تاثیر سے آگ لگ جاتی ہے۔
دیپنا - (دی۔پَ۔نا) [ق۔مص] (۱) روشن کرنا (۲) چمکنا۔
دِیَت - (دِ۔یَت) [ع۔ا۔مث] (۱) خون بہا (۲) جرمانہ۔
دیتا بھولے نہ لیتا - [مثل] معاملہ صاف اور سیدھا ہے۔
دیے پٹکنا - (دے۔پَ۔ٹک۔نا) [مص] اُوپر سے نیچے گرانا۔
دِیجور - (دِی۔جُور) [ف۔صف] (۱) سیاہ۔ تاریک (۲) اماوس کی رات۔ (۳) سیاہ چیز۔ سیاہی۔
دِید - [ف۔ا۔مث] نگاہ۔ نظر (صف) دیکھا ہوا۔ مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے چشم دید۔
دِید باز - (ف۔صف) دیکھنے والا۔ تاک جھانک کرنے والا۔
دِید بازی - (ف۔ا۔مث) آنکھیں لڑانا۔ تاک جھانک کرنا۔
دِید بان - وہ سُوراخ جس میں سے تاک کر نشانہ باندھتے ہیں۔
دِید بانی - (ف۔ا۔مث) محافظت۔ نگہداشت۔
دِید خواہ - (ف۔صف) ملاقات کا خواہش مند۔
دِید شنید - (ف۔صف) جان پہچان۔ واقفیت۔
دِید نہ شنید - (ف۔صف) دیکھی نہ سُنی۔ عجیب۔ انوکھا۔ نادر۔ نایاب۔
دِید و باز دید - (ف۔ا۔مث) آمد و رفت رکھنا۔ ایک دوسرے سے ملنے کے لیے جانا۔
دیدار - (دی۔دار) [ف۔ا۔مذ] جلوہ۔ درشن۔ نظارہ۔ صورت۔ چہرہ۔
دِیدار بازی - (ف۔ا۔مث) نظر بازی۔ تاک جھانک۔
دِیدار پانا - (ا۔محاورہ) محبوب کی صورت دیکھنا۔
دِیدار دکھانا - (ا۔محاورہ) صورت دکھانا۔ محبوب کا آنا۔
دِیدار کا بھوکا ہونا - (ا۔محاورہ) محبوب کی صُورت دیکھنے کے لیے ترس جانا
دِیدار کرنا - (ا۔محاورہ) محبوب کی صُورت دیکھ پانا۔
دِیدار ہونا - (ا۔محاورہ) محبوب سے اتفاقیہ ملاقات ہو جانا یا اُسے دیکھ پانا۔
دِیدارُو - (دی۔دا۔رُو) [اُ۔صف] شکیل۔ وجیہہ۔
دِیدنی - (دِید۔نی) [ف۔صف] (۱) دیکھنے کے قابل (۲) دیکھا ہوا۔

دِیدوں سے کاجل چرانا۔ (ا۔محاورہ) صفائی سے چوری کرنا۔
دِیدوں میں چربی چھانا۔ (ا۔محاورہ) اصلیت نظر نہ آنا۔ بُرائی بھلائی نہ سُوجھنا۔
دِیدوں کی صفائی۔ (ا۔محاورہ) بے شرمی۔ بے حیائی۔
دِیدوں کی قسم۔ (ا۔مث) آنکھوں کی قسم۔
دِیدوں میں سرسوں پھُولنا۔ (ا۔محاورہ) گھبراہٹ میں کچھ نظر نہ آنا۔
دِیدہ۔ (دی۔ دہٗ) [ف۔ا۔مذ] (۱) آنکھ۔ چشم (۲) دلیری۔ بے باکی۔ جرأت۔
دِیدہ بڑا ہے۔ (ا۔محاورہ) بہت ڈھیٹ ہے۔
دِیدۂ بینا۔ (ف۔ا۔مذ) گہرائی تک دیکھنے والی آنکھ۔ دیکھیے چشمِ بینا۔
دِیدہ بیٹھ جانا۔ (ا۔محاورہ) آنکھ کا ضائع ہوجانا۔ بصارت جاتی رہنا۔
دِیدہ پھٹا ہونا۔ (ا۔محاورہ) گستاخ ہونا۔ بے باک ہونا۔
دِیدہ پھٹ جانا۔ (ا۔محاورہ) حیرت سے آنکھیں کھُلی رہ جانا۔
دِیدہ پھٹی۔ (ا۔صف) بڑی بڑی اور بے رس آنکھوں والی۔
دِیدہ درائی۔ (ف۔ا۔مث) دلیری۔ بے باکی۔ بے لحاظی۔
دِیدہ جوہر۔ (ف۔ا۔مذ) وہ حلقے جو تلوار کی آب میں نظر آتے ہیں۔
دِیدۂ دل۔ (ف۔ا۔مذ) دل کی آنکھ۔ باطنی آنکھ۔
دِیدہ دلیر۔ بے باک۔ بے حیا۔
دِیدہ دلیری۔ (ف۔ا۔مث) بے باکی۔ بے حیائی۔
دِیدہ دلیل۔ (ف۔ا۔صف) (۱) بے حیا۔ نڈر۔ بے باک (۲) دلیر۔
دِیدہ دلیلی۔ (ف۔ا۔مث) بے باکی۔ دلیری۔
دِیدہ دھوئی۔ (ف۔ا۔مث) بے حیا عورت۔ بے غیرت۔
دِیدہ ریزی۔ مینا کاری۔ باریک کام جس میں آنکھوں پر زور ڈالنا پڑے۔
دِیدہ وا ہونا۔ (ا۔محاورہ) آنکھ کھُلی ہونا۔
دِیدہ نہ ٹکنا۔ (ا۔محاورہ) دل نہ لگنا۔
دِیدہ نہ لگنا۔ (ا۔محاورہ) توجّہ نہ کرنا۔ دل نہ لگانا۔
دِیدہ و دانستہ۔ (ف) جان بُوجھ کر۔
دِیدہ و دل فرش کرنا۔ (ا۔محاورہ) تواضع کرنا۔ بہت آؤ بھگت کرنا۔
دِیدہ وَر۔ (ف۔صف) دانا۔ ہوش مند۔ صاحبِ نظر۔
دِیدہ وری۔ (ف۔ا۔مث) دانائی۔ عقلمندی۔
دیدہ ہوائی ہونا۔ (ا۔محاورہ) بے باک اور چالاک ہونا۔
دِیدے اُلٹ جانا۔ (ا۔محاورہ) نزع کی کیفیت طاری ہونا۔
دِیدے بدلنا۔ (ا۔محاورہ) بے مروتی کرنا۔ بے رُخی اختیار کرنا۔
دِیدے بھر آنا۔ (ا۔محاورہ) آنکھوں میں آنسو آنا۔
دِیدے پتھرا جانا (پٹم ہونا)۔ (ا۔محاورہ) آنکھوں کی روشنی جاتی رہنا۔ اندھا ہوجانا۔
دِیدے پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا۔ (ا۔محاورہ) گھُورنا۔ غور سے دیکھنا۔
دِیدے پھرانا۔ (ا۔محاورہ) لحاظ نہ کرنا۔ بے مروّت ہونا۔
دِیدے پھوڑنا۔ (ا۔محاورہ) دیدہ ریزی کرنا۔ باریک کام محنت سے کرنا۔
دِیدے تلوؤں سے ملنا۔ (ا۔محاورہ) کمال درجہ خوشامد کرنا۔
دِیدے چار ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہوشیار اور چالاک ہونا (۲) ملاقات ہونا۔

دِیدے چمکانا۔ (ا۔محاورہ) ناز و ادا سے آنکھوں کو گردش دینا۔ دیدے مٹکانا۔
دِیدے دکھانا۔ (ا۔محاورہ) آنکھیں دکھانا۔ غصّے کا اظہار کرنا۔
دِیدے سفید ہونا۔ (ا۔محاورہ) اندھا ہوجانا۔
دِیدے کا پانی ڈھل جانا۔ (ا۔محاورہ) بے حیا اور بے غیرت ہوجانا۔
دِیدے مٹکانا۔ چشم و ابرو کے اشاروں سے باتیں کرنا۔
دِیدے نکالنا۔ (ا۔محاورہ) خشم گیں نگاہوں سے دیکھنا۔ آنکھوں ہی آنکھوں میں خفگی کا اظہار کرنا۔
دِیدے نیلے پیلے کرنا۔ (ا۔محاورہ) دیکھیے دیدے نکالنا۔
دِیدے دھویا۔ (ا۔مثل) بے لحاظ۔ مروّت۔
دے دے پٹکنا۔ دے دے مارنا۔ [ہ۔مص] کسی چیز کو متواتر گرانا۔
دے ڈالنا۔ (دے۔ ڈال۔ نا) [ہ۔مص] دے دینا۔ بخش دینا۔ عطا کرنا۔

دَیر۔ [ف۔ا۔مذ] مندر۔ بُت خانہ۔
دَیرِ کہن۔ دَیرِ مکافات۔ (کنایۃً) دُنیا۔
دیر۔ [ف۔ا۔مث] وقفہ۔ عرصہ۔ مدّت۔
دیر آشنا۔ (ا۔صف) مدّت کے بعد بے تکلّف ہونے والا شخص۔
دیر آید درُست آید۔ (ف۔صف) جو کام آہستہ اور سہولت سے ہو وہ اچھا اور درُست ہوتا ہے۔
دیر پا۔ (ف۔صف) پائیدار۔ مضبوط۔
دیر سویر۔ (ا۔مث) وقفہ۔ دیر۔
دیر (کرنا) لگانا۔ (ا۔محاورہ) تاخیر کرنا۔ ڈھیل ڈالنا۔
دیر ہونا۔ وقت زیادہ لگ جانا۔ مقررہ وقت سے زیادہ عرصہ ہوجانا۔
دیرا۔ (دے۔ را) [ہ۔ا۔مذ] (۱) خیمہ۔ رہنے کی جگہ۔ مکان (۲) مکان سے ملا ہوا چھوٹا مکان جہاں مہمان وغیرہ ٹھہرائے جاتے ہیں۔ ڈیرا۔
دیرانہ۔ (دے۔ را۔ نہٗ) [ف۔ا۔مذ] دیر کے بعد عاید ہونے والی فیس۔
دیری۔ (دے۔ ری) [اُر۔ا۔مث] تاخیر۔ توقف۔ دیر۔
دیرینہ۔ (دے۔ ری۔ نہ) [ف۔صف] قدیم۔ پُرانا۔ بزرگ۔ بُوڑھا۔ تجربہ کار۔
دَیڑہ۔ (دَے۔ ڑہ) [ق۔ا۔مذ] بڑا پیٹ۔ حمل۔
دَیز۔ [ق۔ا۔مذ] جہیز۔
دیس۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) مُلک۔ وطن۔ علاقہ (۲) ایک راگ کا نام جو نِصف شب کے وقت گایا جاتا ہے۔
دِیس انتر۔ دیس نکالا۔ جلا وطنی (ق)۔
دِیس بدیس پھرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سیر و سیاحت کرنا (۲) مارا مارا پھرنا۔
دِیس بھاشا۔ (ہ۔ا۔مث) اپنے وطن کی زبان۔
دِیس بھائی۔ (ہ۔ا۔مذ) ہم وطن۔ اپنے مُلک کا رہنے والا۔
دِیس چوری پردیس بھکشا۔ (ا۔مثل) اپنے وطن اور جان پہچان والوں میں وضع اور وقار قائم رکھنا اتنا ضروری ہے کہ اس کی خاطر لوگ چوری تک کرنے پر آمادہ ہوجاتے ہیں، لیکن پرائے ملک میں جہاں کوئی جاننے والا نہیں ہوتا بھیک تک مانگنے میں عار نہیں ہوتی۔
دِیس نکالا۔ (ا۔محاورہ) جلا وطن کر دینا۔
دیسا۔ (دے۔ سا) [ہ۔ا۔مذ] مُردے کی سال بسال یادگار۔ برسی۔

دیسی۔ (دے۔سی) [ہ۔صف] دیس سے متعلقہ۔ وطنی۔ وطن کی بنی ہوئی اپنے مُلک کی شے۔
دیغ۔ (دائ) [ا۔مث] دیگ۔ پکانے کا بڑا برتن۔
دَیک۔ [ق] دے کر۔ دے کے۔
دَیکھ۔ [ق۔صف] فریاد رس۔
دیکھ۔ (۱) دیکھنا کا امر۔ کلمہ تاکید و تنبیہہ۔ مخاطب کو کسی امر کی طرف متوجہ کرنے، خبردار کرنے اور دھمکانے کے لیے کہتے ہیں۔
دیکھ بھال۔ [ہ۔امث] (۱) نگرانی۔ بغور دیکھنا (۲) تلاش۔
دیکھ بھال کرنا۔ (ا۔محاورہ) نگرانی کرنا۔
دیکھ بھال لینا۔ (ا۔محاورہ) اچھی طرح دیکھ لینا۔ غور کرنا۔
دیکھ پانا۔ [ہ۔مص] دیکھ لینا۔ اچانک نظر پڑنا۔
دیکھ داکھ۔ (۱) دیکھ کر۔
دیکھ دیکھ۔ (کلمہ تنبیہہ) کیا کرتا ہے۔ ہوش میں آ۔
دیکھ ڈالنا۔ [ہ۔مص] پڑھ کر ختم کر دینا۔ پڑھ لینا۔
دیکھ کر جینا۔ (ا۔محاورہ) بہت محبت کرنا۔ کسی کے دیدار کو اپنی زندگی بنا لینا
دیکھ کیسا علاج کرتا ہوں۔ (ا۔محاورہ) قرار واقعی سزا دینے کی جگہ کہتے ہیں
دیکھ لینا۔ (ا۔محاورہ) آزمانا۔ دیکھنا۔ سمجھنا۔
دیکھا۔ (دے۔کھا) [ہ] (۱) یہ دیکھ لیا۔ کسی کو کسی بات سے منع کیا جائے اور وہ اسے کرے تو بُرا نتیجہ نکلنے پر کہتے ہیں (۲) دیکھنا کی ماضی (۳) آزمایا ہوا۔
دیکھا آؤ نہ دیکھا تاؤ۔ (ا۔محاورہ) موقع محل نہیں دیکھا۔
دیکھا بھالا۔ (ا۔صف) آزمودہ۔ جانا پہچانا۔ تجربہ کیا ہوا۔
دیکھا بھالی۔ (ا۔مث) تلاش۔ جستجو۔ کسی چیز کو غور سے دیکھنا۔
دیکھا جائے گا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پھر غور کیا جائے گا (۲) بدلہ لیا جائے گا۔ خیال رہے گا (۳) کوئی پروا نہیں۔
دیکھا چاہیئے۔ (ا۔محاورہ) (۱) اُمید نہیں دیکھیے شاید۔ دیدہ باید (۲) قابلِ تعریف۔ سراہنے کے قابل۔ قابلِ دید۔
دیکھا دیکھی۔ (۱) ایک دوسرے کی ریس سے کوئی کام کرنے لگنا۔
دیکھا کرنا۔ (ا۔محاورہ) لگاتار دیکھنا۔ دیکھنے کی عادت ہونا۔
دیکھا کرے۔ (کلمہ تمنا) ہر وقت دیکھتا رہے کسی چیز کی تعریف میں کہا جاتا ہے۔
دیکھا نہ بھالا۔ (ا۔صف) دیدہ نہ شنیدہ۔ جان نہ پہچان۔
دیکھا نہ بھالا صدقے گئی خالہ۔ (مثل) خواہ مخواہ واقفیت جتانا اور خوشامد کرنا۔
دیکھا نہ سُنا۔ (ا۔صف) لاثانی۔ عجیب۔ بے نظیر۔ انوکھا۔ دیدہ نہ شنیدہ۔
دیکھا نہیں جاتا۔ (ا۔محاورہ) برداشت نہیں ہوتا۔ دیکھ کر رنج ہوتا ہے۔
دیکھا ہوا۔ (ا۔صف) آزمایا ہوا۔ نظر آیا ہوا۔
دیکھا ہے۔ (ا۔محاورہ) دیکھ لیا ہے۔ تنبیہہ کے طور پر۔
دیکھتا کیا ہے۔ (ا۔محاورہ) [ہ] کیا تامل ہے۔ کیا سوچ رہا ہے۔
دیکھتے دیکھتے۔ [ہ] آنکھوں کے سامنے۔ آن کی آن میں۔ آناً فاناً۔
دیکھتے رہ جانا۔ [ہ۔مص] حیران رہ جانا۔ ہکا بکا رہ جانا۔

دیکھتی آنکھوں مکھی نہیں نگلی جاتی۔ (ا۔مثل) جان بُوجھ کر نقصان نہیں اٹھایا جاتا۔
دیکھتے جاؤ۔ (کلمہ تنبیہہ) آگاہ رہو۔ خیال رکھو۔
دیکھتے دیکھتے۔ (۱) بہت جلد۔ فوراً (۲) آنکھوں کے سامنے موجودگی میں (۳) لگاتار دیکھنے کی وجہ سے۔
دیکھتے رہ جانا۔ (ا۔محاورہ) حیران رہ جانا۔ ہکا بکا رہ جانا۔
دیکھتے کا دیکھتا رہ جانا۔ (ا۔محاورہ) حیرت میں رہ جانا۔
دیکھتے ہی۔ (۱) فوراً۔ نظر ڈالتے ہی۔
دیکھنا۔ (دیکھ۔نا) [ہ۔مص] (۱) نظر ڈالنا۔ نگاہ کرنا۔ خیال رکھنا۔ غور کرنا۔ سوچنا سمجھنا (۲) ڈھونڈنا (۳) آزمانا۔ جانچنا (۵) لحاظ کرنا (۶) معائنہ کرنا۔ (۷) خبردار ہونا۔ ہوشیار ہونا (۸) بدلہ لینا۔
دیکھنا بھالنا۔ (ا۔محاورہ) غور کر کے دیکھنا۔ تلاش کرنا۔
دیکھنے کو۔ [ہ] برائے نام۔ بہت کم۔
دیکھنے کو نہیں۔ کم یاب۔ نایاب۔
دیکھنے کی۔ [ہ۔صف] نمائشی۔ مصنوعی۔ بیکار۔
دیکھنے میں آنا۔ [ہ۔مص] تجربہ ہونا۔ ظاہر ہونا۔
دیکھنے والا۔ [ہ۔صف] صحبت یافتہ۔ فیض یافتہ۔ ہم عصر۔ مُعتقد۔
دیکھو دیکھو۔ [ہ۔کلمہ ندا] خبردار رہو۔ ہوشیار رہو۔
دیکھیں۔ آزمانے یا تجربہ کرنے کی جگہ بولتے ہیں۔
دیکھیے۔ (دے۔کھ۔یے) [ہ] (۱) شاید۔ خدا جانے۔ واللہ اعلم (۲) دیکھنا چاہیے۔
دیکھیے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ (مثل) خدا جانے نتیجہ کیا ہو۔
دیکھیے شیر کی نظر کھلایئے سونے کا نوالہ۔ (مثل) اولاد کے متعلق کہتے ہیں کہ اچھا سے اچھا کھلائیں، مگر اپنے زیرِ اثر اور رُعب کے نیچے رکھیں۔
دیکھیے قسمت میں کیا بدا ہے۔ (ا۔مثل) اللہ ہی جانے کیا ہوگا۔
دیکھیے یہ بجلی کہاں گرتی ہے۔ (ا۔مثل) خدا جانے یہ مصیبت کس پر پڑتی ہے۔
دیکھیے۔ (۱) نظر آنا (۲) (امر) سامنے آ کے نظر آئیے۔
دیکھیں۔ (۱) آزمائیں۔ تجربہ کریں۔
دیگ۔ [ف۔امث] کھانے پکانے کا بہت بڑا برتن۔ دیغ۔
دیگ کی کھرچن بھی بہت ہے۔ (مثل) بڑی مقدار میں سے بچا بچایا بھی بہت ہوتا ہے۔
دیگ میں سے ایک ہی چاول دیکھتے ہیں۔ دیگ میں سے ایک ہی دانہ ٹٹولتے ہیں۔ (مثل) ایک سے سب کی جانچ ہو جاتی ہے۔
دیگیں کھنکنا۔ (ا۔محاورہ) دیگیں پکنا۔ دیگوں میں چمچہ چلنے کی آواز۔
دیگ گیر۔ (ا۔مذ) وہ کپڑا جس سے دیگ اٹھاتے ہیں۔
دیگچہ۔ (دیگ۔چہ) [ف۔ا۔مذ] دیگ سے چھوٹا پکانے کا برتن۔ پتیلا۔

دیگچی۔ (دیگ۔چی) [ف۔ا۔مث] پکانے کا چھوٹا برتن۔پتیلی۔
دیگدان۔ (دیگ۔دان) (ف۔ا۔مذ) چُولھا۔
دِیگَر۔ (دی۔گر) (ف۔صف) (۱) دُوسرا (۲) اَور (۳) بعد دوپہر کا وقت۔عصر۔
دیگر بخود مناز کہ تُرکی تمام شُد۔ (ف۔مثل) اب اترانے سے کیا فائدہ وقت گزر چکا ہے۔
دِیمک۔ (دی۔مک) (ا۔مث) (۱) چیونٹی کی شکل کا سفید کیڑا جو لکڑی کتابوں وغیرہ کو کھا جاتا ہے (۲) سیونک۔
دِیمک کھایا (خوردہ)۔ (۱) جسے دیمک نے چاٹ لیا ہو (۲) چیچک دار چہرہ۔
دِیمک کے سے دانت۔ (ا۔مثل) تیز دانت۔
دِیمک لگنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کسی چیز میں دیمک کا داخل ہونا (۲) گھُن لگنا (۳) کوئی خرابی شروع ہونا (۴) صحت میں فتور پڑنا۔
دِین۔ (ع۔ا۔مذ) مذہب۔مسلک۔دھرم۔ایمان۔ جمع: اَدیان۔
دِین پناہ۔ دین کا حامی۔وہ حاکم جو دین کا معاون و محافظ ہو۔
دینِ حنیفی۔ (ع۔صف) حضرت ابراہیمؑ کا دین۔دینِ اسلام۔
دِین دار۔ (ع۔ف۔صف) مذہب کا پابند۔متقی۔پرہیزگار۔پابندِ شرع۔
دِین داری۔ (ع۔ف۔ا۔مث) مذہبی عقائد کی پابندی۔پرہیزگاری شریعت کی پابندی۔
دِین دُنیا۔ (ع۔ف۔ا۔مث) دونوں جہان۔دُنیا اور عاقبت۔
دِین دُنیا سے جانا۔ (ا۔محاورہ) دونوں جہان کے فائدے سے محروم ہونا (۲) کسی کام کا نہ رہنا۔
دِین دُنیا کی خبر نہیں۔ بالکل لاپرواہ ہے۔بے ہوش ہے۔
دِین دِین پُکارنا۔ (ا۔محاورہ) مذہب کے نام پر اعلانِ جنگ کرنا۔ دین کا دعوےٰ کرنا۔
دِین کا جھنڈا۔ مذہبی جھنڈا۔مذہب کی عظمت۔
دِین کا نہ دُنیا کا۔ (ا۔صف) کسی کام کا نہیں۔نکما۔
دین۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) بخشش۔عطیہ۔احسان (۲) دینا۔
دَین۔ (ع۔ا۔مذ) قرض۔اُدھار۔ جمع: دُیُون۔
دینا۔ (دے۔نا) (ہ۔مص) (۱) بخشنا۔عطا کرنا۔سونپنا (۲) بیچنا (۳) مقرر کرنا۔پیش کرنا (۴) جننا۔بچے نکالنا (۵) ادا کرنا۔بیباق کرنا۔ (۶) بھرنا۔تاوان دینا (۷) مارنا۔
دینا بھلا نہ باپ کا، بیٹی بھلی نہ ایک۔ (ا۔مثل) قرض اور بیٹی اچھے نہیں ہوتے۔
دینا نہ لینا۔ (ا۔مذ) مُفت میں۔ناحق۔بے فائدہ۔
دینے کے ہزاروں ہاتھ ہیں۔ (ا۔مثل) خدا ہزاروں حیلوں سے دیتا ہے۔
دِینار۔ (دی۔نار) (ع۔ا۔مذ) عرب میں سونے کا ایک سکّہ جو تقریباً تین روپے کے برابر ہوتا ہے (۲) ایک دوا کا نام (۳) ۱½ درہم کے برابر ایک وزن (۴) اسی کی بگڑی ہوئی شکل ڈالر ہے۔
دینارِ سُرخ۔ (ع۔ف۔ا۔مث) اشرفی۔سونے کا سکّہ۔

دِینی۔ (دی۔نی) (ف۔صف) مذہبی۔دین سے تعلق رکھنے والا۔
دِینی باپ۔ (ا۔مذ) وہ شخص جسے عیسائی بچے کو اصطباغ دینے کے وقت مذہبی لحاظ سے باپ بنائیں۔پادری۔روحانی باپ۔
دِینی بھائی۔ (ا۔مذ) ہم مذہب۔ہم مسلک۔اپنے مذہب کا۔
دینیات۔ (دی۔نی۔یات) (ع۔ا۔مث) دین کے متعلق۔مذہب سے تعلق رکھنے والی باتیں۔مذہبی علم۔
دیو۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) بھوت۔ایک ڈراؤنا پیکرِ خیالی (۲) قوی ہیکل۔ (۳) پہلوان۔ جمع: دیواں۔
دیو پیکر۔ (ف۔ا۔مذ) دیو کی مانند بھاری بھرکم۔دیو کا سا جسم رکھنے والا۔
دیودار۔ (ف۔ا۔مذ) چیڑ کی قسم کا ایک درخت جس کی لکڑی عمارت کے کام آتی ہے۔
دیوزاد۔ (ف۔ا۔صف) دیو کا بیٹا۔بلند قامت۔پہلوان۔
دیوزدہ۔ (ف۔ا۔صف) آسیب زدہ۔جس پر بھوت کا سایہ ہو۔
دیوسار۔ (ف۔ا۔صف) دیو کی مانند۔قوی ہیکل۔بلند قامت۔
دیو۔ (ہ۔ا۔مذ) دیوتا۔بزرگ۔مقدس۔قابلِ پرستش۔
دیو بانی۔ دیوتاؤں کی زبان۔مقدس زبان۔سنسکرت۔
دیوداسی۔ مندر میں رہنے والی کنواری پجارن۔
دیو مالا۔ (ہ۔ا۔مث) دیوتاؤں کے قصے۔خیالی کہانیاں۔علم الاَصنام۔
دیو ناگری۔ (ہ۔ا۔مث) سنسکرت رسم الخط۔
دِیوا۔ (دی۔وا) (ہ۔ا۔مذ) دِیا۔چراغ۔
دِیوار۔ (دی۔وار) (ف۔ا۔مث) (۱) اوٹ۔پردہ۔پختہ پردہ۔مکان یا چہار دیواری کا ایک پہلو (۲) حد۔رکاوٹ۔
دیوار اٹھانا۔ (ا۔محاورہ) اینٹ۔پتھر۔مٹی وغیرہ سے دیوار کھڑی کرنا (صف) نابینا (۳) کنایۃً متحیر (۴) انگیا کے پان۔
دیوار بن جانا۔ (۱) دیوار تیار ہو جانا (۲) بے حس و حرکت ہو جانا۔
دیوار بہ دیوار۔ (ا۔صف) متصل۔قریب۔ملا ہوا۔
دیوار بیچ۔ (ا۔صف) پڑوس۔بہت قریب۔
دیوار چننا۔ (ا۔محاورہ) دیوار بنانا۔
دیوار چین۔ مُلکِ چین کی مشہور دیوار جو شمال میں واقع ہے۔
دیوار سے لڑنا۔ (ا۔محاورہ) اکیلے بیٹھے شور مچانا۔تنہائی میں خفا ہونا۔
دیوارِ قہقہہ۔ (ف۔ا۔مث) ایک روایتی دیوار جس کے متعلق کہتے ہیں جو اس کے اُوپر سے نیچے کی طرف دیکھے بے اختیار ہنسنے لگتا ہے۔
دیوار کھل جانا۔ (ا۔محاورہ) دیوار میں آپ ہی آپ شگاف ہو جانا۔
دیوار کھینچنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) حدبندی کرنا۔پردہ یا علیحدگی کے لیے دو قطعوں کے درمیان دیوار بنا دینا (۲) حائل ہونا۔جدا کرنا۔
دیوار کے بھی کان ہوتے ہیں۔ (ا۔مثل) راز کی بات اکیلے میں بھی آہستہ کہنی چاہیئے۔شاید کوئی دیوار کے پار سُن رہا ہو۔
دیوارگیری۔ (۱) دیوار میں لگانے کا لیمپ (۲) خوشنمائی کے لیے دیوار پر لگانے کا کپڑا۔
دیوار میں چنا جانا۔ (ا۔محاورہ) پُرانے زمانے کی ایک سزا جس میں مجرم کو زندہ دیوار میں چن دیا جاتا تھا۔

دردو دیوار سے برسنا۔ (ا۔ محاورہ) کوئی کیفیت ہر گوشے سے ظاہر ہونا۔
دیوار ہم گوش دارد۔ (ف۔ محاورہ) دیکھیے دیوار کے بھی کان ہوتے ہیں
دیواریں چاٹنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت مشکل سے گذارہ ہونا۔
دِیوالہ۔ (دِی۔ وا۔ لہٗ) [ہ۔ ا۔ مذ] بیوپاری کا قرض نہ ادا کر سکنے کا اعلان۔ مفلسی۔
دِیوالہ نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) قرض ادا نہ کرنے کا اعلان کر دینا (۲) مفلس ہو جانا۔
دِیوالی۔ (دِی۔ وا۔ لی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) دِیپ مالا۔ چراغاں (۲) ہندوؤں کا ایک تہوار جب لکشمی کی پوجا کرتے اور خوب روشنی کرتے ہیں۔ دِوالی۔
دِیوالیہ۔ (دِی۔ وا۔ لِی۔ یہٗ) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) وہ شخص جس نے دیوالہ نکال دیا ہو (۲) مفلس۔ غریب (۳) ٹٹ پونجیا۔
دِیوان۔ (دِی۔ وان) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) دربارِ شاہی۔ عدالت (۲) وزیر۔ رُکنِ حکومت۔ محکمۂ مال کا بڑا افسر (۳) دفترِ محاسبہ۔ مقامِ اجلاس لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ۔ نشست گاہ (۴) شاعر کے کلام کا مجموعہ۔
دِیوانِ اعلیٰ۔ (ف۔ ع۔ ا۔ مذ) وزیرِ اعلیٰ۔ وزیرِ اعظم۔
دِیوانِ خاص۔ (ف۔ ع۔ ا۔ مذ) (۱) شاہی خلوت خانہ (۲) شاہی دربار جہاں خاص خاص لوگوں کو جمع کیا گیا ہو۔
دِیوانِ خالصہ۔ (ف۔ ع۔ ا۔ مذ) مہرِ سلطانی کا محافظ۔ معتمد الدّولہ۔
دیوان خانہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) نشست گاہ۔ ڈرائینگ روم۔
دِیوانِ عام۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) عام دربار (۲) وہ مقام جہاں عام دربار منعقد کیا جاتا ہے۔
دِیوانگی۔ (دِی۔ وان۔ گی) [اُ۔ صف] پاگل پن۔ جنون۔
دِیوانہ۔ (دِی۔ وا۔ نہٗ) [ف۔ ا۔ مذ] پاگل۔ مجنون۔ باؤلا۔ خبطی۔ عاشق۔
دِیوانہ باش تا غمِ تو دیگراں خورند۔ (ف۔ مثل) ایسا بے فکرا جس کی فکر دوسروں کو کرنی پڑتی ہے۔
دِیوانہ ہوا ہے۔ پاگل ہو گیا ہے۔ عقل ماری گئی ہے۔ بے وقوفی کی بات کہنے پر کہا جاتا ہے۔
دیوانہ بکارِ خویش ہوشیار۔ [مثل] دیوانہ اپنے مطلب کے لیے ہوشیار ہوتا ہے۔
دِیوانہ راہوئے بس است۔ [ف۔ مثل] دیوانے کو چھیڑنے کے لیے صرف ہُو کہہ دینا کافی ہے۔
دیوانہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پاگل ہو جانا (۲) عاشق ہونا (۳) کسی خبط میں حد سے گذر جانا۔

دِیوانی۔ (دِی۔ وا۔ نی) [ف۔ ا۔ مث] (۱) دیوان کا عہدہ۔ وزارت (۲) عدالتِ خفیفہ۔ وہ عدالت جس میں مال وزر، جائداد اور قرضہ وغیرہ کے مقدمات کی سماعت ہو (۳) پاگل عورت۔
دیوانی ہانڈی۔ (ا۔ مث) وہ ہانڈی جس میں سب قسم کی سبزیاں ترکاریاں اکٹھی پکائی جائیں۔
دِیوانی آدمی کو دیوانہ کر دیتی ہے۔ (ا۔ مثل) دیوانی مقدمہ انسان کو بہت پریشان کرتا ہے کیونکہ اس کے فیصلہ ہونے میں بڑا وقت اور روپیہ خرچ ہوتا ہے۔
دیوانے کی بڑ۔ (ا۔ مث) مُہمل بات۔ بکواس۔
دیوتا۔ (دیو۔ تا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) فرشتہ۔ بزرگ۔ مقدّس۔ بھگوان کا اوتار (۲) معصوم۔ بھلائی کرنے والا (۳) طنزاً۔ مکّار۔ شریر (۴) ناگ۔ سانپ۔
دِیوٹ۔ (دِی۔ وَٹ) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) شمع دان۔ شمع گیر۔ طاق جس پر دیا رکھا جائے (۲) کالا کلوٹا (ق) (۳) چراغ۔ مشعل۔
دیُوث۔ (دَی۔ یُوث) [ع۔ ا۔ مذ] بے غیرت۔ بے حمیّت۔ بے حیا مرد۔ بھڑوا۔ بدکاری سے دیدہ دانستہ چشم پوشی کرنے والا۔
دیور۔ (دے۔ وَر) [ہ۔ ا۔ مذ] شوہر کا چھوٹا بھائی۔
دیورانی۔ (دیو۔ را۔ نی) [ہ۔ ا۔ مث] شوہر کے چھوٹے بھائی کی بیوی۔ دیور کی بیوی۔
دیول۔ (دے۔ وَل) [ہ۔ ا۔ مذ] چھوٹا مندر۔
دیوَنی۔ (دے۔ وَ۔ نی) [ہ۔ ا۔ مث] دیو کی بیوی۔ گراں ڈیل عورت۔ بے ڈھنگے پن سے لمبی اور جسیم عورت۔
دیوہارا۔ [ق۔ ا۔ مذ] مندر۔
دیوی۔ (دے۔ وی) [ہ۔ ا۔ مث] دیوتا کی تانیث۔ رانی۔ پاک باز عورت۔ خاتون۔ عزّت دار عورت۔
دِیہ۔ [ہ۔ ا۔ مث] (۱) جسم۔ تن۔ بدن (۲) چولا۔ وجود۔
دیہہ۔ [ف۔ ا۔ مذ] گاؤں۔ جمع: دیہات۔
دیہات۔ (دے۔ ہات) [ف۔ ا۔ مث] جمع دیہہ کی۔ بہت سے گاؤں۔ مُراد غیر شہری علاقہ۔
دیہات خالصہ۔ (ف۔ صف) سرکاری گاؤں۔
دیہاتی۔ (دے۔ ہا۔ تی) [اُ۔ صف] دیہات کا رہنے والا۔
دیہانت۔ (ہ۔ مذ) موت۔ مرگ۔ انتقال۔
دیہی۔ (دے۔ ہی) [ف۔ صف] غیر شہری علاقہ سے متعلقہ۔ گاؤں سے متعلق۔
دیہی۔ [ہ۔ ا۔ مث] جسم۔ تن۔ بدن۔
دَیہیم۔ (دے۔ ہیم) [ف۔ ا۔ مذ] تاجِ شاہی۔ افسر۔ کلغی۔

ڈ

ڈ۔ ڈال [ہ۔ مث] اُردو کا بارھواں اور ہندی کا تیرھواں حرف۔ ابجد کے حساب میں ڈ کے تحت اس کے چار عدد مقرر ہیں۔ زبان کی نوک تالو سے لگ کر اس آواز کو ادا کرتی ہے یہ حرف عربی اور فارسی میں نہیں ہے۔

ڈ ـــــ ا

ڈا۔ [ہ۔ا۔مث] ستار کی گت کا ایک توڑا۔

ڈاب۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) ایک قسم کی لمبی گھاس جس کا بان بٹا جاتا ہے۔ پرتلا (۲) کچا ناریل (۳) کمربند۔

ڈابر۔ (ڈا۔ بَر) [ہ۔ا۔مث] (۱) چھوٹی سی جھیل (۲) جوہڑ (۳) تالاب (۴) نشیب جہاں پانی جمع ہو جاتا ہے (۵) ہاتھ دھونے کا برتن۔ سلفچی۔

ڈابک۔ (ڈا۔ بَک) [ہ۔ا۔ مذ] کنوئیں کا تازہ پانی (۲) خوف۔ ڈر۔

ڈاٹ۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) سُوراخ بند کرنے کی چیز۔ کاک (۲) محراب دار پختہ دروازہ (۳) میخ۔ کیل (۴) محراب کے درمیان کا پتھر (۵) لداؤ کی روک (۶) محراب (۷) ہجوم۔ گہرا۔ سخت۔ گھنا (ق)

ڈاٹ لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) روکنا۔ بند کرنا (۲) محراب بنانا۔ لداؤ کی چھت کے نیچے عارضی دیوار یا ستون بنانا۔

ڈاٹنا۔ (ڈا۔ٹ۔نا) [ہ۔ مص] (۱) ڈاٹ لگانا۔ بند کرنا (۲) کسنا۔ خوب بھرنا (۳) گھوڑے کو روکنا۔ لگام کھینچنا (۴) ڈرانا۔ دھمکانا۔

ڈار۔ [ہ۔ا۔مث] پرندوں کا پرا (۲) جانوروں کا جُھنڈ (۳) ہرنوں کی قطار۔

ڈارلنگ۔ (Darling) (ڈار۔ لِنگ) [انگ۔ صف] پیارا۔ پیاری محبوب۔

ڈاڑھ۔ [ہ۔ا۔مث] جبڑے کے موٹے دانت، دانت جن سے غذا چبائی جاتی ہے۔

ڈاڑھ گرم ہونا۔ ڈاڑھ گرم کرنا۔ (ا۔ محاورہ) کچھ کھانے کو مل جانا۔ رشوت ملنا۔

ڈاڑھ نہ لگنا۔ (ا۔ محاورہ) بغیر چبائے نگل جانا۔

ڈاڑھیں مار مار کر رونا۔ بلند آواز سے رونا۔

ڈاڑھا۔ (ڈا۔ ڑھا) [ہ۔ا۔ مذ] لمبی اور بڑی ڈاڑھی (۲) بڑھی ہوئی اینٹیں جو آئندہ بننے والی دیوار کو ساتھ ملانے کے لیے کھلی چھوڑ دی جاتی ہیں۔ (۳) باہر کو نکلا ہوا دانت (۴) زیادتی۔

ڈاڑھی۔ (ڈا۔ ڑھی) [ہ۔ا۔مث] (۱) ٹھوڑی اور رخساروں کے بال۔ ریش (۲) بڑ یا پیپل کے درخت کی جٹائیں۔

ڈاڑھی پھٹکارنا۔ ڈاڑھی صاف کرنا۔ ڈاڑھی کے بالوں کو ہاتھ سے جھٹکنا۔

ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی اہم یا بڑے کام پر تیار ہونا۔ مستعد ہونا۔ بعض اوقات کسی پختہ ارادہ کا اظہار کرتے ہوئے ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرا جاتا ہے۔

ڈاڑھی پیٹ میں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کم سِنی میں عقلمند ہونا۔ چھوٹی عمر میں بڑوں جیسی باتیں کرنا۔

ڈاڑھی پیشاب سے مُنڈوانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ذلت اُٹھانا۔ ذلیل ہونا بے عزت ہونا یا کرنا۔ بطور شرط بھی آتا ہے۔

ڈاڑھی چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) ڈاڑھی بڑھانا۔ لمبی ڈاڑھی رکھنا۔

ڈاڑھی خدا کا نور ہے۔ (ا۔ مقولہ) ڈاڑھی کی تعریف میں کہا جاتا ہے۔

ڈاڑھی دھوپ میں سفید کرنا۔ (ا۔ محاورہ) ناتجربہ کار یا کم عقل ہونا۔

ڈاڑھی رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) ڈاڑھی مُنڈوانا ترک کر دینا۔

ڈاڑھی رنگنا۔ (ا۔ محاورہ) ڈاڑھی کو مہندی یا خضاب سے سُرخ یا سیاہ کرنا۔

ڈاڑھی کا ایک ایک بال کرنا۔ ڈاڑھی نوچنا۔ بے عزتی کرنا۔

ڈاڑھی نوچنا۔ (ا۔ محاورہ) بے عزتی کرنا۔

ڈاک۔ [ہ۔ا۔مث] چٹھی رسانی کا محکمہ۔ پٹا (۲) سواری بدلنے کے مقامات (۳) خبر رسانی کا سلسلہ (۴) گھوڑے یا پالکی وغیرہ کی چوکی (۵) لگاتار سلسلہ (۶) قے۔ اُلٹی۔

ڈاک آنا۔ (ا۔ محاورہ) خطوط آنا۔ متواتر خبر ملنا۔

ڈاک بٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) چوکی بٹھانا۔ ہرکاروں کی بند آمد و رفت کا جاری رہنا۔ تقاضے پر تقاضے کرنا۔

ڈاک بنگلہ۔ (ا۔ مذ) سرکاری افسروں کے ٹھہرنے کی جگہ۔

ڈاک بولنا۔ (ا۔ محاورہ) نیلام کی بولی دینا۔

ڈاک چوکی۔ (ا۔ مث) وہ جگہ جہاں ہرکارہ گھوڑا بدلے۔

ڈاک خانہ۔ (ا۔ ف۔ مذ) پوسٹ آفس۔ ڈاک گھر جہاں ڈاک کی آمد و رفت کا انتظام کیا جائے۔

ڈاک کا ٹکٹ۔ (ا۔ مذ) وہ سرکاری مُہر شدہ کاغذ کا پُرزہ جو ڈاک کا محصول ادا کرنے کے لیے چٹھیوں پر لگایا جاتا ہے۔

ڈاک گاڑی۔ (ا۔ مث) وہ گاڑی جس میں ڈاک جاتی ہے۔ میل گاڑی۔ تیز رو گاڑی۔

ڈاک لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خطوں اور خبروں کا متواتر آنا (۲) بار بار قے آنا

ڈاک محصول۔ (ا۔ مذ) ڈاک کا محصول۔ ڈاک کے ٹکٹ۔ ڈاک کا خرچ۔

ڈاک والا۔ (ا۔ مذ) پوسٹ مین۔ چٹھی رساں۔ قاصد۔ ہرکارہ۔ ڈاکیا۔

ڈاک۔ (Dock) [انگ۔ا۔ مذ] گودی۔ بندر۔

ڈاک یارڈ۔ (Dockyard) بندرگاہ کے قریب کھلی جگہ جہاں جہاز کھڑے رہتے اور اُن کی مرمت وغیرہ ہوتی ہے۔

ڈاکا۔ (ڈا۔کا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) ڈاکوؤں کا حملہ۔ قزاقوں کا دھاوا (۲) غارت گری۔
ڈاکا پڑنا۔ (ا۔محاورہ) چوروں کا یکدم حملہ آور ہونا۔ ٹوٹ پڑنا۔
ڈاکا ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) ڈاکہ مارنا۔ چھیننا۔ لُوٹ کر لے جانا۔
ڈاکا زنی۔ (ا۔مث) لوٹ مار۔ غارت گری۔
ڈاکٹر۔ (Doctor) (ڈا ک۔ٹَر) [انگ۔ا۔مذ] معالج۔ طبیب۔ جرّاح (۲) فاضل۔ عَلاّمہ (۳) تعلیمی اعزاز۔
ڈاکٹرنی۔ (ڈا ک۔ٹَر۔نی) [اُر۔ا۔مث] علاج کرنے والی ماہر عورت۔
ڈاکن۔ (ڈا۔کن) [ھ۔ا۔صف] زیادہ کھانے والی۔ پیٹو۔
ڈاکو۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) چور۔ لٹیرا۔ راہزن۔ غارت گر۔ ڈکیت۔ قزاق۔
ڈاکیا۔ [ہ۔ا۔مذ] ڈاک والا۔ پوسٹ مَین۔ چٹھی رساں۔ ہرکارہ۔
ڈال۔ [ھ۔ا۔مث] (۱) شاخ۔ ٹہنی (۲) آبپاشی کا ڈول (۳) تلوار کا پھل۔ تیغ بے قبضہ (۴) ڈالنا کا امر۔
ڈال دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پھینک چھوڑنا۔ گرا دینا (۲) متوجہ کر دینا۔ لگا دینا۔
ڈال رکھنا۔ (ا۔محاورہ) رکھ چھوڑنا۔ دیر لگانا۔ ملتوی رکھنا۔
ڈال کا پکا۔ (ا۔مذ) پیڑ کا پکا ہوا پھل۔
ڈال کا ٹوٹا۔ (ا۔مذ) ڈال سے خود بخود گرا ہوا پھل۔ تازہ اور عمدہ پھل۔
ڈال والا۔ (ا۔مذ) شاخوں پر رہنے والا یعنی بندر۔ بوزنہ
ڈال۔ [ق۔ا۔مذ] وہ چھلا جو فقیر اپنے دائیں پاؤں کے انگوٹھے میں پہنتے ہیں۔
ڈالا۔ (ڈا۔لا) [ہ۔ا۔مذ] موٹی شاخ۔ ٹہنا۔
ڈالر۔ (Dollar) (ڈا۔لَر) [انگ۔ا۔مذ] ریاستہائے متحدہ امریکہ کا سکہ۔
ڈالنا۔ (ڈال۔نا) [ہ۔مص] (۱) گرانا۔ پھینکنا (۲) رکھنا دھرنا۔ بنیاد رکھنا۔ ڈول ڈالنا (۳) جوڑنا۔ جمع کرنا (۴) حمل گرانا۔ قے کرنا۔ پرونا۔ (۶) پہننا (۷) اوڑھانا (۸) ڈھانکنا (۹) آشنائی سے بیوی بنا کر گھر لے آنا (۱۰) ملانا۔ لگانا۔
ڈالی۔ (ڈا۔لی) [ہ۔ا۔مث] (۱) شاخ۔ ٹہنی (۲) ٹوکری جس میں پھول یا پھل سجا کر امرا کو پیش کیے جاتے ہیں (۳) چمڑے کی پیٹی۔ (ق)
ڈالی دینا۔ (ا۔محاورہ) حاکموں اور امیروں کو نذر دینا۔
ڈامچا۔ (ڈا م۔چا) [ہ۔ا۔مذ] مچان جو کھیتوں کی رکھوالی کے لیے بناتے ہیں۔
ڈانٹ۔ [ہ۔ا۔مث] جھڑکی۔ دھمکی۔ گھرکی۔ ڈانٹنا کا صیغۂ امر۔
ڈانٹ بتانا۔ ڈانٹ دینا۔ (ا۔محاورہ) گھرکنا۔ بلند آواز سے روکنا دھمکی دینا۔
ڈانٹ ڈپٹ۔ (ا۔مث) جھڑکی۔ دھمکی۔
ڈانٹنا۔ (ڈانٹ۔نا) [ہ۔مص] جھڑکنا۔ گھرکنا (۲) روکنا (۳) ڈرانا۔
ڈانڈ۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) تاوان (۲) ناؤ کھینے کا بانس (۳) بغیر چمڑے کا گدکا۔
ڈانڈا۔ (ڈا ں۔ڈا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) سرحد (۲) لکڑی۔ چھڑی۔ نیزے کی لکڑی۔ (۳) چپّو۔ ناؤ کھینے کا بانس (۴) ریڑھ کی ہڈی (۵) کھیت کی مینڈھ۔ (۶) ناپنے کا لمبا پیمانہ (۷) ہولی جلانے کی جگہ۔

ڈانڈا مینڈا۔ (ا۔مذ) (۱) میل ملاپ۔ ربط ضبط (۲) دو ملکوں کی درمیانی سرحد (۳) دو ہمسروں کی باہمی دشمنی اور عداوت۔ آویزش۔
ڈانڈی۔ (ڈا ں۔ڈی) [ھ۔ا۔مث] (۱) ملاح مانجھی۔ کھویا (۲) ایک قسم کی پہاڑی سواری، جس کے دونوں طرف لکڑی اور بیچ میں دری لگی ہوتی ہے (۳) ترازو کی ڈنڈی۔
ڈانس۔ [ھ۔ا۔مذ] ایک قسم کا بڑا مچھر۔
ڈانس۔ (Dance) [انگ۔ا۔مذ] رقص۔ ناچ۔
ڈانسر۔ (Dancer) (ڈان۔سَر) [انگ۔ا۔مذ و مث] رقاص۔ رقاصہ ناچنے والا یا ناچنے والی۔
ڈانک۔ [ق۔ا۔مث] ڈنک۔
ڈانک جڑنا۔ (ا۔محاورہ) سونے چاندی کے ورق کو نگینے کے نیچے رکھنا۔
ڈانکی۔ (ڈاں۔کی) [ق۔صف] پیٹو۔ بسیار خور۔
ڈانگ۔ [ھ۔ا۔مث] سب سے اونچی پہاڑی (۲) پہاڑ کی اونچی چوٹی (۳) لاٹھی۔ ڈنڈا۔
ڈانگا۔ (ڈاں۔گا) [ق۔صف] مضبوط۔ موٹا تازہ۔
ڈانگر۔ (ڈاں۔گر) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ہند کی ایک قدیم قوم (۲) غیر مہذب قوم (۳) مویشی۔
ڈانگڑا۔ (ڈاں۔گڑا) [ق۔ا۔مذ] دُبلا جانور۔ بوڑھا جانور۔
ڈانواں ڈول۔ (ڈاں۔واں۔ڈول) [ہ۔صف] آوارہ۔ سرگرداں۔ پریشان ڈگمگاتا ہوا۔ مذبذب۔
ڈانواں ڈول پھرنا۔ (ا۔محاورہ) آوارہ اور بیکار پھرنا۔ مارے مارے پھرنا۔
ڈاہ۔ [ہ۔ا۔مث] حسد۔ کینہ۔ عداوت۔ دشمنی۔
ڈائجسٹ۔ (Digest) (ڈا۔ای۔جیسٹ) [انگ۔ا۔مذ] خلاصہ انتخاب۔ مجموعہ مضامین۔
ڈائریکٹ۔ (Direct) (ڈا۔اے۔ریکٹ) [انگ۔صف] سیدھا راست۔ مستقیم۔ بخطِ مستقیم۔
ڈائریکٹ ایکشن۔ (Direct Action) راست اقدام۔ عملی احتجاج
ڈائریکٹر۔ (Director) (ڈا۔اے۔ریک۔ٹَر) [انگ۔ا۔مذ] (۱) ناظم۔ مہتمم۔ نگران۔ تجارتی کمپنی کی جماعت منتظمہ کا رکن (۲) ہدایت کار (فلم، تھیٹر وغیرہ)
ڈائریکٹری۔ (Directory) (ڈا۔اے۔ریک۔ٹ۔ری)۔ [انگ۔ا۔مث] (۱) دستور العمل (۲) کسی مقام کے باشندوں وغیرہ کے حالات کی کتاب (۳) [فرانس میں] پانچ حاکموں کی انقلابی مجلسِ عاملہ جو ۱۷۹۵ء سے ۱۷۹۹ء تک حکومت کرتی رہی۔
ڈائری۔ (Diary) (ڈا۔اِ۔ری) [انگ۔ا۔مث] روزنامچہ۔
ڈائس۔ (Dias) (ڈا۔اِس) [انگ۔ا۔مذ] چبوترا۔ شہ نشین۔
ڈائل۔ (Dial) (ڈا۔اِل) [انگ۔ا۔مذ] گھڑی کا چہرہ (۲) ٹیلی فون کا نمبر ملانے کا حلقہ یا چکر۔
ڈائلاگ۔ (Dialogue) (ڈا۔اے۔لاگ) [انگ۔ا۔مذ] مکالمہ۔ گفت گو۔

ڈائمنڈ۔ (Diamond) (ڈا۔اِ۔منڈ) (انگ۔ا۔مذ) الماس ہیرا۔
ڈائمنڈ جوبلی۔ (Diamond Jubilee) ساٹھ سالہ جشن۔
ڈائن۔ (ڈا۔اِن) (ہ۔ا۔مث) جادوگرنی۔ جو خیال ہے کہ بچوں کا کلیجہ کھا جاتی ہے۔ بدصورت عورت۔
ڈائن بھی دس گھر چھوڑ کر کھاتی ہے۔ (مثل) ظالم اور بدمعاش بھی پڑوسیوں کا کچھ لحاظ رکھتا ہے۔
ڈائنمو۔ (Dynamo) (ڈا۔اے۔نَ۔مو) (انگ۔ا۔مذ) برقی رو پیدا کرنے والی مشین۔
ڈائننگ ہال۔ (Dining Hall) (ڈا۔اِ۔ننگ۔ہال) (انگ۔ا۔مذ) کھانا کھانے کا وسیع کمرہ۔
ڈاؤ۔ (ق۔ا۔مذ) بایاں ہاتھ۔ بائیں طرف۔
ڈایاگرام۔ (Diagram) (ڈا۔یا۔گ۔رام) (انگ۔ا۔مذ) (۱) (ہندسہ) شکل (۲) خاکہ۔ نقشہ۔

ڈ ــــ ب

ڈب۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) جیب۔ تہ بند کا اوپر کا سرا جو کمر میں اڑس لیتے ہیں (۲) قابو۔ قبضہ (۳) گھتے بنانے کا چمڑا۔ گردن کا پچھلا حصّہ۔ ڈور۔
ڈبا۔ (ڈَب۔با) (ہ۔ا۔مذ) ڈھکنے والا چھوٹا صندوقچہ (۲) پسلی کا عارضہ جو اکثر بچوں کو ہوتا ہے۔
ڈبانا۔ (ق۔مص) ڈبونا۔
ڈباؤ۔ (ڈُ۔با۔او) (ہ۔صف) ڈبو دینے کے قابل۔ آدمی کے قد سے زیادہ پانی
ڈبڈبانا۔ (ڈَب۔ڈَبا۔نا) (ہ۔مص) آنکھوں میں آنسو بھر آنا۔
ڈبرا۔ (ڈَب۔را) (ہ۔ا۔مذ) (۱) پانی جمع ہونے کی نشیبی جگہ (۲) گڑھا۔
ڈبکا۔ (ڈُب۔کا) (ہ۔ا۔مذ) کنوئیں سے نکلا ہوا تازہ پانی۔
ڈبکا۔ (ڈُب۔کا) (ہ۔ا۔مذ) خوف خطرہ۔ ڈر۔ اندیشہ۔
ڈبکانا۔ (ڈُب۔کا۔نا) (ق۔مص) دبانا۔ زیر کرنا۔
ڈبکی۔ (ڈُب۔کی) (ہ۔ا۔مث) غوطہ۔
ڈبگر۔ (ہ۔ا۔مذ) چمڑے کے ترازو بنانے والا (۲) ایک قوم۔
ڈبل۔ (Double) (ڈَ۔بل) (انگ۔صف) دوچند۔ دوگنا۔ دوہرا۔ موٹا۔ دیرپا
ڈبل پیسہ۔ (ا۔مذ) دو پیسے کے برابر تانبے کا بڑا سکہ جو انگریزی عہد میں رائج تھا
ڈبل روٹی۔ (ا۔مث) نان پاؤ۔ خمیری روٹی۔
ڈبل کوچ۔ (ا۔مذ) جلد جلد چلنا۔ دگنی منزل طے کرنا۔
ڈبل مارچ۔ (Doublemarch) فوجی قواعد کے مطابق تیز چلنا۔
ڈبونا۔ (ڈُ۔بو۔نا) (ہ۔مص) غوطہ دینا۔ پانی میں غرق کرنا (۲) تباہ و برباد کرنا۔
ڈبی۔ (ڈِب۔بی) (ہ۔ا۔مث) چھوٹی ڈبیا۔ ڈبا کی تصغیر۔
ڈبیا۔ (ڈِب۔یا) (ہ۔ا۔مث) چھوٹی سی صندوقچی۔ چھوٹا ڈبا۔

ڈ ــــ پ

ڈپارٹمنٹ۔ (Department) (ڈی۔پارٹ۔منٹ) (انگ۔ا۔مذ) محکمہ۔ سررشتہ۔ شعبہ۔
ڈپازٹ۔ (Deposit) (ڈِ۔پا۔زِٹ) (انگ۔ا۔مذ) امانت۔ جمع کرنا۔
ڈپٹ۔ (ڈ۔پَٹ) (ہ۔ا۔مث) (۱) دھمکی (۲) تیز رفتاری (۳) حملہ (۴) گھوڑے کی دوڑ۔
ڈپٹانا۔ (ڈَپ۔ٹا۔نا) (ہ۔مص) تیز گھوڑا دوڑانا۔ پویہ دوڑانا۔
ڈپٹنا۔ (ڈ۔پَٹ۔نا) (ہ۔مص) (۱) دوڑنا (۲) تیز دوڑنا (۳) غصہ ظاہر کرنا۔ (۴) دھمکانا (۵) حملہ کرنا (۶) ڈانٹنا۔
ڈپٹی۔ (Deputy) (ڈِپ۔ٹی) (انگ۔ا۔مذ) نائب۔ مددگار۔
ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل۔ (Deputy Post Master General) ڈاکخانہ کے صوبائی افسر اعلیٰ کا نائب جو بالعموم صوبائی صدر مقام پر ہی رہتا ہے۔
ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ (Deputy Superintendent Police) ضلعی حاکم پولیس کا نائب۔ پولیس کا ایک افسر اعلیٰ جو محکمہ پولیس کے ایک سب ڈویژن کا حاکم ہوتا ہے۔
ڈپٹی کمشنر۔ (Deputy Commissioner) ضلع کا افسر اعلیٰ۔ کلکٹر۔
ڈپلوما۔ (Diploma) (ڈِپ۔لو۔ما) (انگ۔ا۔مذ) (۱) سند۔ جامعہ کی سند (۲) اعزازی سند۔
ڈپلومیٹ۔ (Diplomate) (انگ۔ا۔مذ) فن سفارت کا ماہر۔ موقع شناسی سے کام لینے والا۔ زمانہ ساز۔
ڈپلومیسی۔ (Diplomacy) (ڈِپ۔لو۔مے۔سی) (انگ۔ا۔مث) فن سفارت۔ سیاسی حکمت عملی۔ جوڑ توڑ۔
ڈپو۔ (Dipot) (ڈِ۔پو) (انگ۔ا۔مذ) گودام۔ کوٹھی۔
ڈپّو۔ (ڈَپ۔پُو) (ہ۔ا۔مذ) بہت بڑا۔ بہت موٹا (۲) امین گماشتہ (۳) مددگار۔ معاون۔
ڈپوٹیشن۔ (Deputation) (ڈِ۔پو۔ٹے۔شن) (انگ۔ا۔مذ) وفد۔ وہ جماعت جو کسی خاص مقصد کے لیے بھیجی جائے (۲) وہ عہدہ دار جو اپنے محکمہ سے کسی دوسری جگہ عارضیتاً بھیجا جائے۔

ڈ ــــ ٹ

ڈٹ۔ (ق۔صف) زور۔ شدت۔
ڈٹ جانا۔ (ا۔محاورہ) جم کر بیٹھ جانا۔ مقابلہ پر تیار ہو جانا۔
ڈٹ کر کھانا۔ (ا۔محاورہ) خوب سیر ہو کر کھانا۔
ڈٹنا۔ (ڈَٹ۔نا) (ہ۔مص) ٹھہرنا۔ رکنا۔ دیر تک ٹھہرے رہنا۔ مقابلہ پر جم جانا۔
ڈٹھ بند۔ (ڈِٹھ۔بند) (ہ۔ا۔مذ) جادوگر۔ ساحر۔ کرتب دکھانے والا۔
ڈٹھیارا۔ (ڈِٹھ۔یا۔را) (ہ۔ا۔مذ) بینا۔ جو دیکھ سکے۔

ڈھیاری۔ (ڈِھ۔یا۔ری) [ہ۔ا۔مث] آنکھوں والی عورت۔بینا (۲) ایک قسم کی بیل۔
ڈِٹیکٹو۔ (Detective) (ڈِ۔ٹیک۔ٹو) [انگ۔صف] سُراغ رساں۔جاسوس۔
ڈیٹیکٹو پولیس۔ خفیہ پولیس۔پولیس کا محکمۂ سُراغ رسانی۔
ڈٹے رہنا۔ (ا۔محاورہ) جگہ سے نہ ہٹنا۔جم کر بیٹھ جانا۔

ڈ ـــــ ر

ڈر۔ [ہ۔ا۔مذ] خوف۔اندیشہ۔خطرہ۔
ڈر ٹوٹ جانا۔ (ا۔محاورہ) جھجک مِٹ جانا۔خوف دُور ہونا۔
ڈر دِکھانا۔ (ا۔محاورہ) خوف دلانا۔رُعب جمانا۔
ڈر ڈر کے پاؤں رکھنا۔ (ا۔محاورہ) جھجکتے ہوئے آگے بڑھنا۔
ڈراپ سین۔ (Dropscene) (انگ۔مذ) ایکٹ کے خاتمے کا پردہ (۲) ڈرامے کا خاتمہ یا آخری منزل۔
ڈراپر۔ (Droper) (انگ۔مذ) شیشے کی نلی جس کے ایک طرف ربڑ کی ٹوپی ہوتی ہے اس سے سیال چیز خاص طور پر دوا قطرہ قطرہ ٹپکاتے ہیں
ڈراسومرا۔ (ا۔مثل) ڈرنے والا نقصان اُٹھاتے ہیں۔
ڈرافٹ۔ (Draft) (ڈِ۔رافٹ) [انگ۔ا۔مذ] (۱) خاکہ۔مسودہ۔ بینک سے روپیہ نکالنے کا تحریری حکم۔چیک۔ہنڈی (۳) ایک کھیل۔
ڈرافٹسمین (ڈرافسمین)۔ (Draftsman) نقشہ نویس۔خاکہ بنانے والا۔مسودہ نویس۔
ڈرالو۔ (ڈ۔را۔لو) [ق۔صف] ڈرپوک۔
ڈراما۔ (Drama) (ڈِ۔را۔ما) [انگ۔ا۔مذ] سوانگ۔ناٹک۔تمثیل۔
ڈرامائسٹ۔ (Dramatist) ڈرامہ نویس۔ڈرامہ لکھنے والا۔ڈرامہ نگار۔
ڈرامائی۔ (ا۔مث) ڈراما سے منسوب۔حیرت انگیز۔خلافِ توقع۔
ڈرانا۔ (ڈ۔را۔نا) [ہ۔مص] دھمکانا۔دھمکی دینا۔خوف دلانا۔
ڈراوا۔ (ڈ۔را۔وا) [ہ۔ا۔مذ] خوف۔ڈر۔دھمکی۔
ڈرائنگ۔ (Drawing) (ڈِ۔را۔انگ) [انگ۔ا۔مث] نقشہ کشی نقشہ۔خاکہ۔تصویر (جو بے رنگ یا اکرنگی ہو)۔
ڈرائنگ رُوم (ہال)۔ (Drawing Room) (انگ۔مذ) گول کمرہ۔دیوان خانہ۔ملاقات کا کمرہ۔
ڈرائنگ ماسٹر۔ (Drawing Master) نقشہ کشی یا تصویر کشی سکھانے والا اُستاد۔
ڈراؤنا۔ (ڈرا۔او۔نا) [ہ۔صف] خوفناک۔بھیانک جسے دیکھ کر ڈر آئے۔
ڈرائی۔ (Dry) (ڈرا۔ای) [انگ۔صف] سُوکھا۔خشک۔پیاسا۔
ڈرائی کلین۔ (Dryclean) (انگ۔مث) پانی کے بغیر کیمیاوی ادویہ کی مدد سے صاف کرنا۔
ڈرائیور۔ (Driver) (ڈا۔را۔ای۔وَر) [انگ۔ا۔مذ] گاڑی چلانے والا۔گاڑی ہانکنے والا۔گاڑیبان۔کوچ بان۔
ڈربی۔ (Derby) (ڈَر۔بی) [انگ۔ا۔مث] انگلستان کی سالانہ گھوڑ دوڑ۔
ڈرپوک۔ (ڈَر۔پوک) [ہ۔صف] بزدل۔کم ہمت۔بودا۔
ڈرگ۔ (Drug) (ڈ۔رگ) [انگ۔ا۔مذ] مفرد دوا۔
ڈرگسٹ۔ (Druggist) (ڈر۔گِسٹ) [انگ۔ا۔مذ] دوافروش دواساز۔عطار۔
ڈرِل۔ (Drill) (ڈِ۔رِل) [انگ۔ا۔مث] فوجی تربیت۔قواعد۔
ڈرل ماسٹر۔ (Drill Master) قواعد سکھانے والا اُستاد۔
ڈرَم۔ (Drum) (ڈَ۔رَم) [انگ۔ا۔مذ] (۱) ڈھول۔ڈھولک۔نقارہ تاشہ (۲) کان کا پردہ (۳) بڑا پیپا۔
ڈرنا۔ (ڈر۔نا) [ہ۔مص] خوف کھانا۔دھمکی میں آنا۔
ڈری۔ (ڈ۔ری) [ہ۔ا۔مث] خوف۔ڈر۔خوف کھائی ہوئی۔
ڈریرا۔ (ڈ۔رے۔را) [ہ۔ا۔مذ] مینہ کی بوچھاڑ۔بہت زور کی بارش۔
ڈریس۔ (Dress) (ڈِ۔ریس) [انگ۔ا۔مذ] لباس۔پوشاک۔
ڈریسنگ۔ (Dressing) (ڈِ۔رے۔سِنگ) [انگ۔ا۔مث] (۱) آراستگی (۲) مرہم پٹی۔
ڈریسنگ ٹیبل۔ (Dressing Table) (انگ۔مذ) سنگار میز۔
ڈریسنگ رُوم (Dressing Room) (انگ۔مذ) کپڑے پہننے کا کمرہ۔
ڈریسنگ گون (Dressing Gown) (انگ۔مذ) ایک ڈھیلا ڈھالا چُغہ جو صبح اُٹھ کر یا نہانے کے بعد پہنا جاتا ہے۔
ڈریسی۔ (ا۔مث) روڑی ایک جیسا کر کے بچھانا۔(۲) نہر کے کناروں پر مٹی کو درست طریقے سے جمانا (پ) دریسی۔
ڈریں لومڑی سے نام دلیر خاں۔ (ا۔مثل) شہرت کے برعکس بزدلی اور خوف۔

ڈ ـــــ ڑ

ڈِڑھ۔ [ہ۔صف] ڈیڑھ کا مخفف۔
ڈِڑھ پوا (پئی)۔ ڈیڑھ پاؤ کا باٹ۔
ڈڑھیالا۔ ڈڑھیل۔ (ڈِڑھ۔یالہ۔ڈ۔ڑھیل) [ہ۔صف] باریش۔ بڑی ڈاڑھی والا۔

ڈ ـــــ ز

ڈز۔ (ا۔مث) پستول یا بندوق چلنے کی آواز۔
ڈز کرنا (کر دینا)۔ (ا۔ محاورہ) گولی مار دینا۔ بندوق چلانا۔

ڈ ــــ س

ڈَس۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) ترازو کی ڈوری جس میں پلڑے بندھے ہوتے ہیں۔
(۲) ڈسنا کا امر۔
ڈسا ہوا پانی نہیں مانگتا۔ (ا۔مثل) بڑا ظالم ہے جس کو نقصان پہنچائے تباہ کر دیتا ہے۔
ڈسپلن۔ (Discipline) [انگ۔ا۔مذ] انضباط۔ ضبط و نظم۔
ڈسپنسر۔ (Dispenser) [انگ۔مذ] نسخے کے مطابق دوا بنانے والا۔ دواساز۔
ڈسپنسری۔ (Dispensary) [انگ۔ا۔مث] (۱) چھوٹا شفا خانہ (۲) دواخانہ۔
ڈِسپیچ۔ (Despatch) [انگ۔ا۔مذ] (۱) روانگی۔ ارسال۔ (۲) مراسلہ۔ سرکاری رُوبکار۔
ڈِسپیچ رجسٹر۔ (Despatch Register) وہ رجسٹر جس میں باہر بھیجنے والی چٹھیوں کا اندراج ہو۔
ڈِسٹرکٹ۔ (District) [انگ۔ا۔مذ] ضلع۔
ڈِسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر۔ (انگ۔مذ) ضلع کے محکمہ تعلیم کا افسرِ اعلیٰ۔
ڈِسٹرکٹ فنڈ۔ (District Fund) وہ روپیہ جو ڈسٹرکٹ بورڈ کے کاموں کے لیے ڈسٹرکٹ بورڈ کی تحویل میں رہتا ہے۔
ڈِسٹرکٹ کونسل۔ (انگ۔مث) ضلع کا انتظام کرنے والی نمائندہ جماعت نئے نظام کے مطابق ڈسٹرکٹ بورڈ کی بجائے کام کرنے والی جماعت۔
ڈِسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ (District Magistrate) پورے ضلع کا حاکمِ اعلیٰ۔ ڈپٹی کمشنر۔
ڈِسٹری بیوٹر۔ (Distributor) [انگ۔ا۔مذ] تقسیم کار وہ شخص یا وہ ادارہ جو تقسیم کاری کا کام کرے۔
ڈِسٹلری۔ (Distillery) [انگ۔ا۔مث] شراب کا کارخانہ۔ بھٹی۔
ڈِسٹمپر۔ (Distemper) [انگ۔ا۔مذ] رنگ و روغن کرنا (دیوار وغیرہ پر)۔
ڈسچارج۔ (Discharge) [انگ۔ا۔مذ] (۱) برطرفی۔ موقوفی۔ (۲) رہائی۔ خلاصی۔ چھٹکارا (۳) اِخراج نکاس۔
ڈسک۔ (Desk) [انگ۔ا۔مذ] ڈھلوان میز۔
ڈسکاؤنٹ۔ (Discount) [انگ۔ا۔مذ] کمیشن۔ کٹوتی۔ بٹہ۔
ڈِسمس۔ (Dismiss) [انگ۔صف] خارج۔ معزول۔ برطرف۔
ڈَسنا۔ (ڈس۔نا) [ہ۔مص] کسی زہریلے جانور کا کاٹنا۔ سانپ کا کاٹنا۔

ڈ ــــ ش

ڈِش۔ (Dish) [انگ۔ا۔مث] (۱) رکابی۔ قاب۔ تھالی۔ طشتری۔ (۲) کھانا۔ طعام۔ خاص قسم کا کھانا۔
ڈُشٹ۔ [س۔ا۔مذ] جان کا دُشمن (۲) بُرا۔ بدکردار۔

ڈ ــــ ف

ڈَف۔ (اُر۔ا۔مذ) ڈفلی۔ ڈھولک۔
ڈفالی۔ (ڈفا۔لی) [اُر۔ا۔مذ] ڈف بجانے والا۔ ڈفالچی۔
ڈفر۔ (Duffer) (ڈ۔فر) [انگ۔صف] نالائق۔ بے کار۔ بے وقوف۔
ڈفلی۔ (ا۔مث) چھوٹا دف۔

ڈ ــــ ک

ڈک۔ [ق۔ا۔مث] نظر۔ نگاہ۔
ڈُک۔ [ہ۔ا۔مذ] مُکا۔ گھونسا۔
ڈکار۔ (ڈ۔کار) [ہ۔ا۔مث] معدہ کی وہ ہوا جو مُنہ کے راستے خارج ہو۔
ڈکار جانا۔ (ا۔محاورہ) کسی کے مال کو ہضم کر جانا۔ خیانت کرنا۔
ڈکار نہ لینا۔ (ا۔محاورہ) ہضم کر جانا۔ کسی چیز کا پتہ نہ لگنے دینا۔ سراغ نہ پانے دینا۔
ڈکارنا۔ (ڈ۔کار۔نا) [ہ۔مص] (۱) معدہ کی ہوا مُنہ سے خارج کرنا۔ ہضم کرنا۔ (۳) دھاڑنا۔ گرجنا۔ شیر کا بولنا۔
ڈکیٹر۔ (Dictator) [انگ۔ا۔مذ] آمر۔ حاکم مطلق۔ مطلق العنان حکمران۔
ڈکٹیشن۔ (Dictation) [انگ۔ا۔مث] (۱) ہدایت (۲) اِملا۔
ڈکرا۔ (ڈک۔را) [ہ۔ا۔مذ] بوڑھا۔
ڈکرانا۔ (ڈک۔را۔نا) [ہ۔مص] (۱) کراہنا۔ چلانا۔ فریاد کرنا (۲) پھوٹ پھوٹ کر رونا (۳) شیر کا ڈکارنا۔
ڈکریا۔ (ڈ۔کر۔یا) [ہ۔ا۔مث] بوڑھی عورت۔ ضعیفہ۔
ڈکشنری۔ (Dictionary) [انگ۔ا۔مث] لُغت۔ فرہنگ۔ قاموس
ڈکوت۔ (ڈ۔کوت) [ہ۔ا۔مذ] ایک ہندو قوم جس کے افراد باپ کی طرف سے برہمن اور ماں کی طرف سے گوالے ہوتے ہیں (۲) نیچ برہمن۔
ڈِکُورا۔ (ڈِ۔کُو۔را) [ق۔صف] بائیں ہاتھ سے کام کرنے والا۔
ڈکوری۔ [ق۔صف] (۱) بائیں ہاتھ سے کام کرنے والی (۲) بھڑ۔ زنبور۔
ڈکوسنا۔ (ڈ۔کوس۔نا) [ہ۔مص] غٹاغٹ پی جانا۔ کلمۂ تحقیر۔
ڈکی۔ [ق۔ا۔مذ] حملہ۔ ہلہ۔ دھاوا۔ یورش۔

ڈکیت۔(ڈ۔کیت) [ہ۔ا۔مذ] لُٹیرا۔رہزن۔ڈاکو۔
ڈکیتی۔(ڈ۔کے۔تی) [ہ۔ا۔مث] قزاقی۔رہزنی (۲) چار سے زیادہ۔ چوروں کا ڈاکہ ڈالنا۔سرقہ بالجبر۔

ڈ ــــ گ

ڈگ۔[ہ۔ا۔مذ] لمبا قدم۔
ڈگ بھرنا۔(ا۔محاورہ) لمبے قدم اُٹھانا۔تیز چلنا۔
ڈگ۔(ہ۔ا۔مذ) مُکّا۔گھونسا۔
ڈگانا۔(ڈِ۔گا۔نا) [ہ۔مص] جگہ سے ہٹانا۔جگہ سے بے جگہ کرنا۔پھسلانا۔
ڈگڈگا کر پانی پینا۔[اُر۔مص] ایک دم میں بہت سا پانی پینا۔بڑے بڑے گھونٹ لے کر پانی پینا۔
ڈگڈگانا۔(ڈگ۔ڈ۔گا۔نا) [ہ۔مص] بڑے بڑے گھونٹ لینا۔ایک سانس میں پی جانا۔
ڈُگڈگی۔(ڈُگ۔ڈُ۔گی) [ہ۔ا۔مث] (۱) بندر والوں کی ڈُفلی۔ڈُورُد۔ (۲) ڈونڈی۔ڈھنڈورا۔کھنجری۔
ڈگڈگی بجانا۔(ا۔محاورہ) ڈھنڈورا پیٹنا۔تشہیر کرنا۔
ڈگر۔(ڈ۔گر) [ہ۔ا۔مث] راستہ۔راہ۔سڑک (۲) روش۔انداز۔طرز۔
ڈگر بتانا۔(ا۔محاورہ) راستہ بتانا۔روش پر ڈالنا۔ہدایت کرنا۔
ڈگرا۔(ڈگ۔را) [ہ۔ا۔مذ] ٹوکرا۔بانس کا بڑا سا چھابہ۔
ڈگرنا۔(ڈ۔گر۔نا) [ہ۔مص] چلا جانا۔رفوچکر ہونا۔
ڈِگری۔ (Degree) [انگ۔ا۔مث] (۱) کامیابی کی سند۔ درجہ۔منزل۔
ڈگری کالج۔وہ کالج جہاں بی۔اے اور اس سے اُوپر کی تعلیم دی جاتی ہو۔
ڈِگری۔(ڈگ۔ری) [اُر۔ا۔مث] انگریزی (Decree) کا بگڑا ہوا حکم۔سرکاری فیصلہ۔جیت۔
ڈگری اجمالی۔(ا۔مث) مشترک ڈگری۔
ڈگری اقبالی۔(ا۔مث) اقبال پر دی ہوئی ڈگری۔
ڈگری پانا۔(ا۔محاورہ) مقدمہ جیتنا۔فتح پانا۔قطعی فیصلہ حاصل کرنا۔
ڈگری جاری کرنا۔(ا۔محاورہ) حکم دینا۔فیصلہ کرنا۔
ڈگری دار۔(ا۔مذ) وہ شخص جس نے مقروض پر ڈگری حاصل کی ہو۔
ڈگمگ۔(ڈگ۔مگ) [ہ۔صف] ہلتا ہوا۔ڈولتا ہوا۔لرزاں۔کانپتا ہوا۔
ڈگمگانا۔(ڈگ۔مَ۔گا۔نا) [ہ۔مص] ڈولنا۔کانپنا۔ہلنا۔لرزنا۔لڑکھڑانا۔
ڈگن۔[ہ۔ا۔مذ] مچھلی کے شکار کا ایک آلہ۔
ڈِگنا۔(ڈِگ۔نا) [ہ۔مص] سرکنا۔ہٹنا۔جگہ سے کھسکنا۔بے جگہ ہونا۔ پھسل کر نیچے گرنا۔
ڈُگی۔(ڈُگ۔گی) [ہ۔ا۔مث] اعلان۔ڈھنڈورا۔
ڈگے ڈگ۔[ق] قدم قدم۔قدم قدم پر۔

ڈ ــــ ل

ڈل۔[ہ۔ا۔مذ] دستہ۔گروہ (۲) کشمیر کی ایک مشہور جھیل (۳) دولت (۴) سوکھا کنواں
ڈلا۔(ڈ۔لا) [ہ۔ا۔مذ] بڑا سا ٹکڑا (۲) بڑے حجم کی چیز (۳) ڈھیلا۔
ڈلاسا۔(ہ۔ا۔مذ) (۱) بڑا سا (۲) سونے کے ڈلے جیسا (۳) خالص (۴) چمکدار رنگ والا۔
ڈلّا۔(ڈل۔لا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) شاخوں کا بنا ہوا ٹوکرا (۲) ٹوکرا جو شادی کے دن دولہا کے ساتھ دلہن کے ہاں آتا ہے۔[مث] کُٹنی۔فریبی عورت۔
ڈُلانا۔(ڈُ۔لا۔نا) [ھ۔مص] ہلانا۔جنبش دینا۔پھرانا (۲) حیران کرنا۔
ڈلاؤ۔(ڈَ۔لا۔اُو) [ہ۔ا۔مذ] غلاظت پھینکنے کی جگہ۔گھورا۔
ڈلک۔(ڈ۔لک) [ہ۔ا۔مث] چمک دمک۔آب و تاب۔
ڈلکنا۔(ڈ۔لک۔نا) [ھ۔مص] چمکنا۔دمکنا۔جگمگانا۔
ڈُلنا۔(ڈل۔نا) [ہ۔مص] گرنا۔کسی چیز میں پڑنا۔
ڈِلوری۔ (Delivery) [انگ۔مث] (۱) وضعِ حمل (۲) ڈاک کی تقسیم (۳) کسی چیز کی تفویض۔
ڈلی۔(ڈَ۔لِی) [ہ۔ا۔مث] (۱) کسی چیز کا ٹکڑا (۲) خرما۔بالوشاہی یا مصری کا ٹکڑا۔
ڈلیا۔(ڈل۔یا) [ہ۔ا۔مث] (۱) چھوٹی ٹوکری (۲) ذرا سا ٹکڑا۔

ڈ ــــ م

ڈِم۔ (Dim) [انگ۔صف] دُھندلا۔پھیکا۔بے نور۔دھیمی۔مدھم۔
ڈمرُو۔(ڈَم۔رُو) [ہ۔ا۔مذ] ڈُگڈگی۔ڈُورُو۔
ڈمی۔ (Dummy) (ڈ۔می) [انگ۔ا۔مذ] (۱) جعلی یا مصنوعی چیز جھوٹ موٹ کا پلندہ (۲) [تاش] فرضی کھلاڑی جس کی بازی کھول دی جاتی ہے اور اس کا ساتھی اُسے کھیلتا ہے (۳) اخبار یا کتاب کا نمونہ۔

ڈ ــــ ن

ڈینٹسٹ۔ (Dentist) [انگ۔ا۔مذ] دندان ساز۔مصنوعی دانت بنانے والا۔دانتوں کے علاج کا ماہر۔
ڈِنٹل ہاسپٹل۔ (Dental Hospital) (ڈن۔ٹل۔ہاس۔پِ۔ٹل) [انگ۔ا۔مذ] دانتوں کے امراض کا ہسپتال۔
ڈنٹھل۔(ڈن۔ٹھل) [ہ۔ا۔مذ] جڑدں والی سبزی کی وہ شاخ جس پر پھول آجاتے ہیں (۲) ٹہنی۔شاخ۔
ڈنڈ۔[ہ۔ا۔مذ] (۱) ڈنٹر۔بازو (۲) ایک قسم کی ورزش جو پہلوان کرتے ہیں (۳)

جرمانہ ۔ تاوان ۔

ڈنڈ بھرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جرمانہ دینا ۔ تاوان بھرنا ۔

ڈنڈ پیل ۔ (ا ۔ مذ) ڈنڈ پیلنے والا ۔ وہ شخص جو صرف ڈنڈ پیلنے کی ورزش کرتا ہو ۔ پہلوان ۔

ڈنڈ پیلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ڈنڈوں کی ورزش کرنا ۔

ڈنڈ ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) محصول لگانا ۔ ٹیکس عائد کرنا (۲) کسی کے ذمّہ جرمانہ اور تاوان ڈالنا ۔

ڈنڈا ۔ (ڈن ۔ ڈا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ہاتھ میں رکھنے کا سونٹا (۲) جنڈ کی لکڑی (۳) چار دیواری (۴) احاطہ ۔ لاٹھی ۔ گدکا ۔

ڈنڈا ڈولی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہاتھ پاؤں پکڑ کر زمین سے اوپر اٹھا لینا ۔

ڈنڈا کھینچنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) دیوار کھینچنا (۲) جُدا کرنا (۳) حد مقرر کرنا ۔

ڈنڈے بجاتے پھرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) آوارہ اور بیکار پھرتے رہنا ۔ مارے مارے پھرنا ۔ بے مقصد پھرنا ۔

ڈنڈوت ۔ (ڈن ۔ ڈوت) [ہ ۔ ا ۔ مذ] سجدہ ۔ جبہ سائی یا ماتھا ٹیکنا ۔ (۲) آداب ۔ تسلیم ۔ بندگی ۔

ڈنڈوکا ۔ (ڈن ۔ ڈو ۔ کا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] ٹوٹی ہوئی تلوار ۔ جس کے پھل کا ذرا سا ٹکڑا دستے میں لگا رہ جائے ۔

ڈنڈی ۔ (ڈن ۔ ڈی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) دستہ ۔ قبضہ ۔ ہتھی (۲) وہ لکڑی جس میں ترازو کے دونوں پلڑے ڈوری سے آویزاں ہوتے ہیں ۔ (۳) ہارسنگار کے پھولوں کا سُرخی مائل حصّہ (۴) آلۂ تناسل (۵) ایک قسم کی بالی (۶) چھوٹا راستہ (۷) لکیر ۔ دھاری ۔

ڈنڈی مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) چالاکی سے ترازو کی ڈنڈی کو جھکا دینا اور وزن کم تولنا ۔

ڈنڈیا ۔ (ڈنڈ ۔ یا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] بازار کی آمدنی وصول کرنے والا ۔

ڈنڈیر ۔ (ڈن ۔ ڈیر) [ہ ۔ ا ۔ مث] سیدھی لکیر ۔ سیدھا ۔

ڈنر ۔ (Dinner) (ڈِ ۔ نَر) [انگ ۔ ا ۔ مذ] عشائیہ ۔ رات کا کھانا ۔

ڈنٹر ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] ڈنڈ ۔ بازو ۔ ورزش کی ایک قسم ۔

ڈنک ۔ [ھ ۔ ا ۔ مذ] خار ۔ بچھڑ ۔ بچھو وغیرہ کا زہریلا کانٹا (۲) نیش ڈنگ (۳) نِب ۔ لوہے کا قلم ۔

ڈنک مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کسی زہریلے جانور کا کاٹنا (۲) کسی دشمن کا آزار پہنچانا ۔

ڈنکا ۔ (ڈن ۔ کا) [ا ۔ ا ۔ مذ] (۱) نقارہ بجانے کی لکڑی (۲) نقارہ ۔ شہرت

ڈنکا بجنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دھوم مچنا ۔ شہرت ہونا ۔

ڈنکا ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مرغ لڑانا ۔ مُرغ کا دُوسرے مرغ کو چونچ مارنا ۔

ڈنکا ہونا ۔ نقارہ بجنا ۔

ڈنکے کی چوٹ کہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کھلم کھلا کہنا ۔ صاف صاف کہہ دینا ۔

ڈنکنی ۔ (ڈنک ۔ نی) [ہ ۔ ا ۔ مث] ڈائن ۔ جھگڑالو عورت ۔

ڈنگر ۔ (ڈن ۔ گر) [ہ ۔ ا ۔ مذ] مویشی ۔ حیوان ۔ چوپائے ۔

ڈنگیا ۔ (ڈنگ ۔ یا) [ہ ۔ ا ۔ مث] پانی نکالنے کا دستے والا برتن (۲) چھوٹی کشتی ۔ ڈونگا ۔

ڈ ـــ و

ڈوآ ۔ (ڈو ۔ وا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] لکڑی کا بڑا چمچہ ۔ بڑی ڈوئی ۔

ڈوائڈر ۔ (Divider) [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) قاسم ۔ تقسیم کار (۲) [ریاضی] مقسوم علیہ (۳) پرکار جو ناپنے کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔

ڈوب ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) غوطہ ۔ ڈبکی (۲) شوب (۳) کپڑے کو رنگ میں ڈبونا (۴) قلم کو سیاہی میں بھرنا (۵) ڈوبنا کا امر (۶) غشی (۷) تباہ ۔ برباد (۸) ڈوبا ہوا آدمی (۹) نشیب کی زمین جو پانی میں ڈوبی رہتی ہے ڈوبنا کا امر ۔

ڈوب جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) غرق ہوجانا ۔ دریا میں بہہ جانا (۲) غائب ہو جانا (۳) روپیہ ضائع ہو جانا (۴) تباہ و برباد ہو جانا (۵) رسوا ہونا ۔ ناکام ہونا

ڈوب کر اُچھلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) غوطہ کھا کر ابھرنا ۔

ڈوب مَر ۔ (کلمۂ امر) (۱) دفان ہو ۔ منہ نہ دکھا (۲) خجالت سے مر جا ۔

ڈوب مرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) شرم و غیرت سے مرجانا (۲) پانی میں ڈوب کر مر جانا ۔

ڈوبا ۔ (ڈو ۔ با) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ڈبکی (۲) قلم کو روشنائی میں ڈبونا (۳) نشیب کی زمین جو پانی میں ڈوبی رہے ۔

ڈوبا بنس کبیر کا ۔ ہائے پوُت کمال ۔ (ا ۔ مثل) نالائق بیٹے نے خاندان کا نام ڈبو دیا ۔

ڈوبا بھرنا ۔ قلم کو سیاہی میں ڈبونا ۔

ڈوبا نام اُچھالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) از سرِ نو عزت اور ناموری پیدا کرنا ۔ (۲) نام روشن کرنا (۳) گم نامی کی حالت سے شہرت پانا ۔

ڈوبا ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی خیال میں محو ہونا ۔ نشے میں چُور ہونا ۔

ڈوبتی ناؤ ترانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بگڑی حالت درست کرنا ۔

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ۔ [ا ۔ مثل] مصیبت زدہ ذرا سے سہارے کو غنیمت جانتا ہے ۔ مایوس آدمی کو ذرا سی مدد بھی کام دے جاتی ہے ۔

ڈوبنا ۔ (ڈوب ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) غرق ہونا (۲) دریا بُرد ہونا (۳) چھپنا ۔ غروب ہو جانا (۴) ضائع ہونا ۔ روپیہ وصول نہ ہونا (۵) نیست و نابود ہونا (۶) تباہ و برباد ہونا ۔ دیوالہ نکلنا ۔ نقصان ہونا (۷) ذلیل و خوار ہونا (۸) بُرے خاندان سے سابقہ پڑنا (۹) ناکام رہنا (۱۰) کسی خیال میں محو ہونا (۱۱) رسوا ہونا ۔ بدنام ہونا (۱۲) پسینہ میں غرق ہونا ۔

ڈوبتی ہوئی اسامی ۔ (ا ۔ صف) ایسا مقروض جو غریبی کی وجہ سے رقم ادا کرنے کے قابل نہ ہو ۔

ڈوبتی ہوئی رقم ہری ہونا ۔ ایسی رقم واپس مل جانا جس کے ملنے کی اُمید جاتی رہی ہو ۔

ڈوڈا ۔ (ڈو ۔ ڈا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] خول ۔ سخت چھلکا جس کے اندر بیج ہوتے ہیں ۔ (۲) پوست ، کپاس وغیرہ کا پھل ۔

ڈور ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] دھاگہ جس سے پتنگ اُڑاتے ہیں ۔ سوُت کی باریک رسی (۲) بٹا ہوا مضبوط دھاگہ ۔

ڈور پر لگانا۔ (ا۔ محاورہ) راہ پر لانا۔ ڈھب پر لانا۔ مانوس کرنا۔ ہلانا۔ سدھانا۔

ڈور کو مانجھا دینا۔ (ا۔ محاورہ) پسا ہوا شیشہ چاولوں کی پیچ میں ملا کر دھاگے ملنا۔

ڈور کو سلجھانا۔ (ا۔ محاورہ) اُلجھی ہوئی ڈور کے پھندے نکالنا (۲) کسی مشکل کے حل کی تدبیر سوچنا۔

ڈور ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ عاشق ہونا۔ مائل ہونا (۲) غالب ہونا۔

ڈورا۔ (ڈو۔ را) [ہ۔ا۔ مذ] (۱) دھاگا (۲) تار (۳) خط۔ لکیر (۴) تلوار کی دھار (۵) ڈنڈی والا کٹورا (۶) وہ ناپ جو ڈورے سے لیتے ہیں (۷) گرم گھی کو پکے ہوئے چاولوں میں ڈالنا (۸) آنکھ کی سُرخ رگیں (۹) کسی کو محبت کی نظر سے دیکھ کر اپنی طرف مائل کرنا (۱۰) سُرمہ کی لکیر (۱۱) جال۔ دام۔ فریب

ڈورا ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دامِ محبت میں پھنسانا (۲) مائل کرنا (۳) دھاگا پردنا۔

ڈورے چھوٹنا۔ خمار یا بیداری سے آنکھوں کا سُرخ ہو جانا۔

ڈورے چھوڑنا۔ کاجل یا سُرمہ کی لکیر آنکھ کے کویا سے باہر تک کھینچنا۔

ڈورے ڈالنا۔ (۱) لحاف میں تاگے ڈالنا (۲) فریب دے کر آمادۂ محبت کرنا (۳) بال گوندھنا (۴) چڑیا یا مینا کا پے در پے چہچہانا۔

ڈورا۔ [ق۔ا۔ مث] مہک۔ خوشبو۔

ڈورا۔ [ق۔ا۔ مذ] آنکھ کا ڈھیلا۔

ڈورُو۔ (ڈو۔ رُو) [ہ۔ا۔ مذ] ڈگڈگی۔ ڈمرو۔

ڈوری۔ (ڈو۔ ری) [ہ۔ا۔ مث] رسّی دھاگا (۲) پانی بھرنے کی رسّی (۳) چارپائی کی پائنتی (۴) جریب (۵) وہ فیتہ جس سے کاغذ باندھتے ہیں۔

ڈوری ڈھیلی چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی طرف سے غفلت برتنا (۲) بے توجہ ہو جانا۔

ڈوری کھینچنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) یاد کرنا۔ طلب کرنا۔ بلانا۔

ڈوریا۔ (ڈو۔ ریا) [ہ۔ا۔ مذ] ایک قسم کا باریک دھاری دار کپڑا (۲) کُتّوں کا محافظ۔ شکاری کُتّوں کو سدھانے والا۔

ڈوسا۔ [ق۔ صف] بُوڑھا۔

ڈوک۔ [ہ۔ا۔ مث] حیوانات میں پھیپھڑوں کی ایک بیماری (۲) بڑا سا گہرا گڑھا۔

ڈوکر۔ [ق۔ صف] کمینہ۔

ڈوکرا۔ (ڈوک۔ را) [ہ۔ا۔ مذ] بُوڑھا۔ ضعیف آدمی۔

ڈوکنا۔ (ڈوک۔ نا) [ہ۔ مص] قے کرنا۔ واپس پلٹ دینا (۲) پینا۔ بہت سا پانی یکدم پی جانا۔ چوسنا۔ برتن۔

ڈول۔ [ہ۔ا۔ مذ] کنوئیں سے پانی نکالنے کا برتن جو لوہے یا چمڑے کا ہوتا ہے۔

ڈَول۔ [ہ۔ا۔ مذ] (۱) ڈھنگ۔ طور۔ طریقہ انداز۔ وضع۔ قطع ڈھانچہ۔ کسی چیز کا کچا نقشہ (۳) نمونہ۔ شکل و صورت (۴) تخمینہ خاکہ۔ (۵) کھیت کی اونچی حد۔ باڑھ (۶) جماع۔ مباشرت۔

ڈول پر لانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سڈول بنانا (۲) ڈھب پر لانا (۳) کام کے قابل بنانا۔ راہ پر لے آنا۔

ڈول ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بنیاد قائم کرنا۔ ڈھانچہ تیار کرنا (۳) ڈھب نکالنا۔

ڈول سے لگانا۔ موقع سے لگانا۔ ڈھنگ سے لگانا۔ ترتیب سے کرنا

ڈَولا۔ (ڈَو۔ لا) [ہ۔ا۔ مذ] (۱) کھیت کی باڑھ۔ مینڈھ۔ کھیت کی چار دیواری (۲) خراج کا تخمینہ (۳) ایک قسم کی مچھلی (۴) شانے اور کہنی کا درمیانہ حصّہ۔

ڈولا۔ (ڈو۔ لا) [ہ۔ا۔ مذ] زنانی سواری کا نام (۲) ایک قسم کی گول پالکی۔ سُکھپال (۳) جھولا۔

ڈولا اُچھلنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی عورت کا دوسری عورت کے شوہر سے آشنائی یا شادی کر لینا (۲) ڈولی میں بیٹھنے کو طنزاً اور حقارت سے کہتے ہیں۔

ڈولا جانا۔ (ا۔ محاورہ) دُلہن کی سواری جانا۔

ڈولا دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی بادشاہ یا امیر کی زوجیت میں فخر کے ساتھ بیٹی دینا (۲) غریب آدمی کا کسی امیر سے بیٹی بیاہنا۔

ڈولچی۔ (ڈول۔ چی) [ہ۔ا۔ مث] (۱) ڈول کی تصغیر (۲) پانی کھینچنے کا چھوٹا برتن

ڈولن ہار۔ [ق۔ صف] ڈولنے والا۔

ڈولنا۔ (ڈول۔ نا) [ہ۔ مص۔ و۔ا۔ مذ] (۱) چلنا پھرنا۔ ٹہلنا (۲) آوارہ پھرنا منڈلانا۔ بھٹکنا (۳) حرکت کرنا (۴) ڈولا۔ گہوارہ۔ ایک قسم کا برتن۔ گھی ڈالنے کا مٹّی کا برتن۔

ڈَولنا۔ (ڈَو ل۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) گھڑنا۔ ڈول بنانا (۲) ڈھانچہ تیار کرنا۔ خاکہ بنانا۔

ڈولی۔ (ڈو۔ لی) [ہ۔ا۔ مث] پردوں والی زنانہ سواری۔ محافہ (۲) جہاز کا مستول (ق)۔

ڈولی نہ کہار بی بی بیٹھی ہیں تیار۔ (ا۔ مثل) سامان کچھ نہیں ارادے بڑے بڑے۔

ڈُوم۔ [ہ۔ا۔ مذ] (۱) مغنّی۔ میراثی۔ قوال۔ کنجر ایک قوم جس کا پیشہ گانا بجانا ہے۔

ڈوم اور حِنا مُنہ لگا بُرا۔ (ا۔ مثل) دونوں کا شوق پڑ جائے تو چھوٹتا نہیں۔

ڈُوم پَنا۔ ڈوم کا پیشہ (۲) ڈوم جیسی حرکات و عادات (۳) بے جا خوشامد اور چاپلوسی۔

ڈُومنی۔ (ڈوم۔ نی) [ہ۔ا۔ مث] (۱) مغنّیہ۔ میراثن۔ ڈوم کی بیوی (۲) ایک قسم کا پرندہ۔ مٹیالے رنگ کی چڑیا جسے ڈھڈو بھی کہتے ہیں۔

ڈومنی کا پوت چینی بجائے ⁓ اپنی ذات آپ ہی بتائے۔ (ا۔ مثل) آدمی کی اصلیت اس کے قول و فعل سے ظاہر ہو جاتی ہے۔

ڈُونڈا۔ (ڈُوں۔ ڈا) [ہ۔ا۔ مذ] (۱) مُڑے ہوئے سینگوں والا بیل یا گائے (۲) ایک سینگ والا بیل۔

ڈُونڈی۔ (ڈُوں۔ ڈی) [ہ۔ا۔ مث] ڈھنڈورا۔ مُنادی۔ شہرت۔

ڈُونڈی پیٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی چھپے معاملے کو شہرت دینا (۲) مُنادی کرنا۔ ڈھنڈورا پیٹنا۔ اعلان کرنا۔

ڈونگا (ڈونگھا)۔ (ہ۔صف) عمیق۔ گہرا۔

ڈونگا۔ (ڈوں۔گا) [اُر۔ا۔مذ] (۱) چھوٹی کشتی۔ بجرا۔ چھوٹی سی ناؤ (۲) پانی بھرنے کا ڈنڈی دار برتن۔ ڈوئی (۳) سالن رکھنے کا برتن۔

ڈونگائی (ڈونگھائی)۔ گہرائی۔ عمق۔

ڈونگر۔ (ڈوں۔گر) (ہ۔ا۔مذ) (۱) اونچی زمین۔ ٹیلا (۲) پہاڑ۔ پہاڑی علاقہ پہاڑی ملک۔

ڈونگر پھل۔ (ا۔مذ) کڑوی گھاس کا پھل جو گھوڑوں کو کھلایا جاتا ہے۔ سنگ بیرہ۔

ڈونگری۔ (ڈون۔گ۔ری) (ہ۔ا۔مث) چھوٹی پہاڑی۔

ڈونگی۔ (ڈوں۔گی) [ہ۔ا۔مث] (۱) ڈوئی (۲) وہ چھوٹی سی کشتی جو بڑی کشتی یا جہاز کے ساتھ بندھی رہتی ہے۔

ڈونگی (ڈونگھی)۔ گہری۔ ڈونگھا کی تانیث۔

ڈوہ۔ [ق۔ا۔مذ] چشمہ (۲) گہرا پانی (۳) گڑھا۔

ڈوئٹ۔ (Duet) [انگ۔ا۔مث] ڈول گان۔ دوگانا۔ دو آوازی گیت۔ وہ گانا جسے دو آدمی مل کر گائیں۔

ڈوئل۔ (Duel) [انگ۔ا۔مث] جھگڑا نمٹانے کے لیے دو شخصوں کی لڑائی (تلوار، پستول وغیرہ سے)

ڈوئی۔ (ڈو۔ای) [ہ۔ا۔مث] لکڑی کا بڑا چمچہ جس سے ہنڈیا پکاتے ہیں۔ کفگیر۔

ڈویژن۔ (Division) [انگ۔ا۔مذ] (۱) فوج کا حصہ (۲) علاقہ۔ حصہ (۳) تقسیم۔

ڈویژنل جج۔ (Divisional Judge) ایک علاقے کا جج۔

ڈ ــــــ ہ

ڈہڈہا۔ (ڈہ۔ڈہا) [ہ۔صف] (۱) سرسبز۔ تروتازہ۔ سیراب (۲) خوش و خرم (۳) بھڑکیلا۔ چمکدار (۴) چہچہاتا ہوا۔ شوخ رنگ۔

ڈہڈہانا۔ (ڈہ۔ڈہ۔نا) (ہ۔بفق) (۱) چمکنا (۲) سرسبز ہونا۔ پھولنا۔ پھلنا۔ کھلنا۔

ڈہر۔ (ڈہر) [ہ۔ا۔مذ] (۱) جوہڑ۔ برساتی پانی کا تالاب (۲) نشیب۔ نیچی زمین (۳) جہاز یا کشتی کا پیندا (۴) کُسم کا وہ زرد رنگ جو شہاب سے پیشتر نکلتا ہے۔

ڈہرا۔ (ڈہ۔را) [ہ۔ا۔مذ] کشتی کی وہ جگہ جہاں تختوں کی درزوں سے پانی آکر جمع ہوگیا ہو (۲) گڑھا جو پانی کے لیے کھودا جائے (۳) نشیبی زمین۔

ڈہکانا۔ (ڈہ۔کا۔نا) [ہ۔مص] ترسانا۔ دھوکا دینا۔

ڈہکاؤنا۔ (ڈہ۔کا۔اُو۔نا) [ق۔مص] ترسانا۔ دھوکا دینا۔

ڈہگان۔ (ڈہ۔گان) [ق۔ا۔مذ] ڈھیر۔ انبار۔

ڈ ــــــ ھ

ڈھ۔ [ق۔ا۔مث] (۱) گہرا پانی (۲) گہرا گڑھا۔

ڈھا۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) دریا کی تباہ کاری۔ دریا کا کنارے پر کی زمین کو بہالے جانا (۲) زمین کا زیر آب ہونا (۳) ڈھانا کا امر۔

ڈھا دینا۔ (ا۔محاورہ) گرا دینا۔ منہدم کر دینا۔

ڈھابا۔ (ڈھا۔با) [ہ۔ا۔مذ] (۱) اولتی (۲) جال۔ دام (۳) پرچھتی (۴) ہندوؤں کا مطبخ (۵) مرغوں کو بند کرنے کا ٹاپا۔

ڈھابلی۔ (ہ۔ا۔مث) کبوتروں یا مرغیوں کا ڈربا۔

ڈھاپنا۔ (ڈھاپ۔نا) [ہ۔مص] ڈھانپ دینا۔ چھپا دینا۔ اوپر سے کپڑا یا برتن ڈال دینا۔ فصیح ڈھانپنا۔

ڈھاٹا۔ (ڈھا۔ٹا) (ہ۔ا۔مذ) کپڑے کی پٹی جو منہ چھپانے یا ڈاڑھی بٹھانے کے لیے چہرے پر باندھی جائے (۲) کپڑا جو مُردے کے منہ پر باندھا جائے۔

ڈھاٹی۔ (ڈھا۔ٹی) (ہ۔ا۔مث) (۱) وہ پٹی جو لگام کی بجائے گھوڑے کے منہ میں دی جاتی ہے (۲) پھانسی۔ پھندا

ڈھاٹی (چڑھانا) (دینا) لگانا۔ (ا) گھوڑے کے منہ میں لگام کی بجائے کپڑا دینا (۲) کسی کا منہ بند کرنا۔ میت کے منہ کو کپڑے سے باندھنا۔

ڈھار۔ (ہ۔ا۔مث) ایک قسم کی بالی (۲) ڈھال (۳) (ا۔مذ) اناج کا ڈھیر۔

ڈھارس۔ (ڈھا۔رَس) [ہ۔ا۔مث] (۱) تسلی۔ تشفی (۲) سہارا۔ (۳) استقلال صبر (۴) جرأت۔ ہمت۔ آسرا۔

ڈھارس بندھنا۔ (ا۔محاورہ) ہمت قائم ہو جانا۔ دل مضبوط ہونا۔

ڈھارس دینا۔ حوصلہ افزائی کرنا۔ تقویت دینا۔ دلاسا دینا۔ ہمت بندھانا۔

ڈھاڑی۔ (ڈھا۔ڑی) [ہ۔ا۔مذ] میراثی۔ ڈوم۔ گویّا۔ سازندہ۔

ڈھاک۔ [ہ۔ا۔مذ] ایک درخت جس کے بڑے بڑے پتے اور سرخ رنگ کے پھول ہوتے ہیں۔ پلاس۔ چھیولا۔

ڈھاک پھولنا۔ (ا۔محاورہ) ڈھاک میں پھول آنا جس سے تمام جنگل سرخ نظر آتا ہے۔

ڈھاک کے تین پات۔ [ا۔مثل] (۱) سدا ایک حال پر رہنا (۲) ہمیشہ مفلس نظر آنا (۳) جب کوئی شخص اپنی بات پر اڑا رہے اس وقت کہتے ہیں

ڈھال۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) نشیب۔ نیچی جگہ۔ ڈھلوان (۲) سپر۔ تلوار۔ تیر۔ نیزے کا وار روکنے کا ایک چوڑا ہتھیار (۳) طور طریقہ۔ وضع (۴) رسم و رواج (۵) (ق) سایہ۔

ڈھال دینا۔ (ا۔محاورہ) پلٹ کر وہی الزام دینا۔ آوازہ کسنا (۲) کسی دھات کو پگھلا کر سانچے میں ڈالنا (۳) انسان یا جانور کو کسی ڈھب پر لے آنا۔

ڈھال کر گالیاں دینا۔ (ا۔محاورہ) ظاہری طور پر کسی کو لیکن حقیقت میں کسی اور کو گالیاں دینا۔

ڈھال ہونا۔ (ا۔محاورہ) پناہ ہونا۔

ڈھالنا۔ (ڈھال۔نا) [ہ۔مص] (۱) دھات کو پگھلا کر سانچے یا قالب میں ڈالنا (۲) لٹانا۔ ارزاں بیچنا (۴) اپنی طرف مائل کرنا (۵) شرارت کرنا۔ ضرر پہنچانا (۶) گرانا۔ بکھیرنا (۷) سکہ بنانا۔

ڈھالو (ڈھالواں)۔ (ڈھا۔لو۔ ڈھال۔واں) [ہ۔صف] ترچھا۔ ڈھلوان ایک طرف کو پستی رکھنے والا۔

ڈھانا۔ (ڈھا-نا) [ہ۔مص] (۱) گرانا۔ مسمار کرنا (۲) مٹانا۔ برباد کرنا۔ ظلم کرنا۔ آفت برپا کرنا۔
ڈھانپنا۔ (ڈھانپ-نا) [ہ۔مص] چھپانا۔ ڈھانکنا۔
ڈھانچ۔ ڈھانچا۔ (ڈھاں-چا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) بغیر بُنی ہوئی چارپائی کرسی وغیرہ کی چوکھٹ (۲) خاکہ۔ ڈول۔ قالب۔ ہڈیوں کا پنجر۔
ڈھانڈا۔ (ڈھاں-ڈا) [ہ۔ا۔مذ] بُوڑھا بیل۔
ڈھانڈا چلنا۔ پیٹ چلنا۔ بدہضمی ہونا۔ دست آنا۔
ڈھانڈنا۔ (ڈھانڈ-نا) [ہ۔ا۔مذ] جوان کبوتر۔
ڈھانکنا۔ (ڈھانک-نا) [ہ۔مص] چھپانا۔ ڈھانپنا۔ پردہ ڈالنا۔
ڈھائی۔ (ڈھا-ای) [ہ۔صف] اڑھائی۔ دو اور آدھا۔
ڈھائی اکھر پریم کے، پڑھے سو پنڈت ہو۔ (ہ۔مثل) محبت کے چند حروف ہیں جو ان پر عمل کرے گا وہی عالم فاضل ہوگا۔
ڈھائی پیڑ بکائن کے میاں باغبان۔ (ا۔مثل) کم حیثیت پر شیخی مارنا۔ کم حیثیت ہوتے ہوئے بلند مرتبہ کی خواہش کرنا۔
ڈھائی چلو لہو پینا۔ (ا۔محاورہ) غضب ناک ہونا۔ اگلے زمانے میں دشمن کو قتل کر کے اُس کا ڈھائی چلو لہو پیتے تھے۔
ڈھائی دن کی بادشاہت کرنا۔ (مثل) (۱) دُولہا بننا۔ نوشہ بننا۔ (۲) چند روزہ حکومت کرنا۔ تھوڑے دنوں عروج پر رہنا۔ عارضی عروج پانا
ڈھائی گھڑی کی آنا۔ (ا۔محاورہ) ایک دم موت آنا۔ ڈھائی گھڑی کے اندر مر جانا۔
ڈھائیں۔ (ڈھا-ایں) [ہ۔ا۔مذ] بیل چڑھانے کے واسطے لکڑی کی جعفری
ڈھب۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) ڈھنگ۔ طور۔ طریقہ۔ روش (۲) موقع۔ صورت (۳) لپکا۔ عادت (۴) قسم۔ طرز۔
ڈھب آنا۔ (ا۔محاورہ) طریقہ معلوم ہونا۔
ڈھب پر چڑھانا (لانا) لگانا۔ (ا۔محاورہ) قابو میں لانا۔ اپنے مطلب کا بنانا۔
ڈھب پر چڑھنا۔ (ا۔محاورہ) ہتھے چڑھنا۔ قابو میں آنا۔ بس میں آنا۔
ڈھب ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) عادت ڈالنا (۲) تربیت دینا (۳) راستہ نکالنا۔ رسائی پیدا کرنا۔
ڈھب ڈھب قلیہ۔ (ا۔مذ) پتلا اور بدمزہ سالن۔
ڈھب ڈھب کی بات۔ (ا۔مث) معقول بات۔ موزوں بات۔
ڈھب سے۔ (ا) موقع سے۔ قرینہ اور موقع سے۔
ڈھب کا ہونا۔ (ا۔محاورہ) حسب مطلب ہونا۔
ڈھب لگ جانا۔ (ا۔محاورہ) موقع مل جانا۔ فائدہ رہنا۔
ڈھب ہونا۔ (ا۔محاورہ) سلیقہ ہونا۔ طریقہ ہونا۔
ڈھبڈ بانا۔ (ڈھب-ڈ-با-نا) [ہ۔مص] تیرنے میں ہاتھ پاؤں مارنا۔
ڈھبری۔ (ڈھب-ری) [ہ۔ا۔مث] پیچ کے اُوپر کا لوہا جس کو پھیر کر پیچ کو کس دیتے ہیں۔
ڈھبس۔ (ڈھب-بس) [ہ۔صف] بدقطع۔ بدوضع۔
ڈھبوس۔ (ڈھ-بُوس) [ہ۔صف] موٹا۔ بھدا۔ بدوضع۔

ڈھبیلا۔ (ڈھ-بی-لا) [ہ۔صف] سڈول۔ سجیلا۔ خوش وضع۔
ڈھپ۔ [ہ۔ا۔مذ] دف یا ڈف۔
ڈھپالی۔ (ڈھ-پا-لی) [ہ۔ا۔مذ] دف بجانے والا۔ ڈفالچی۔
ڈھپڈ پانا۔ (ڈھپ-ڈ-پا-نا) [ہ۔مص] ڈھول پر ہاتھ مارنا۔
ڈھپنا۔ (ڈھپ-نا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ڈھکن۔ ڈھانپنے کا برتن [مص] ڈھانپنا۔
ڈھپو۔ (ڈھپ-پو) [ہ۔صف] موٹا۔ بے ڈھنگا۔ بھدا۔
ڈھٹ۔ [ہ۔صف] (۱) مضبوط۔ کڑا (۲) موٹا کپڑا۔
ڈھٹارا۔ (ڈھ-ٹا-را) [ق۔صف] دغا باز۔ فریبی۔
ڈھٹائی۔ (ڈھ-ٹا-ای) [ہ۔ا۔مث] بے حیائی۔ بے شرمی (۲) ہٹ۔ ضد (۳) گستاخی۔ بے ادبی۔
ڈھٹ بند۔ [صف] دغا باز۔
ڈھٹ بندی۔ (ڈھٹ-بن-دی) [ہ۔ا۔مث] نظر بندی۔ جادوگری۔
ڈھٹینگڑا۔ (ڈھ-ٹیں-گ-ڑا) [ہ۔ا۔مث] موٹا تازہ۔ مسٹنڈا۔
ڈھچر۔ (ڈھ-چر) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ہڈیوں کا ڈھانچ (۲) بوڑھا۔ نحیف و کمزور۔ مریل۔
ڈھڈا۔ (ہ۔ا۔مذ) نشیبی زمین جہاں پانی جمع ہو جائے۔
ڈھڈو۔ (ڈھڈ-ڈو) [ہ۔ا۔مث] (۱) بوڑھی عورت۔ بکواسی عورت۔ شور مچانے والی (۲) مٹیالے رنگ کی ایک چڑیا۔
ڈھڈوکا۔ ڈھڈو والا۔ (ہ۔صف) احمق۔ بے وقوف۔ گدھا۔
ڈھڈھ۔ [ہ۔ا۔مث] پرندوں کی دُم کے پر نکلنے کی جگہ۔
ڈھڈی۔ ڈھڈھی۔ (ڈھڈ-ڈی) [ہ۔ا۔مث] مقعد کے اُوپر کی ہڈی (۲) ایک قسم کا حقہ۔
ڈھرا۔ (ڈھر-را) [ہ۔ا۔مذ] راستہ۔ شاہراہ۔ وہ راستہ جو رات دن چلتا رہے۔ شارع عام۔
ڈھرے پر چلنا۔ (ا۔محاورہ) ایک خاص طریقے یا اُصول پر عمل کرنا۔
ڈھرے پر لگا لینا۔ (ا۔محاورہ) راہ پر لے آنا۔ ٹھیک راستے پر لگا لینا۔
ڈھڑ۔ [ہ۔ا۔مذ] کُولا۔ پٹھا۔ چُوتڑ کے اُوپر کا وہ حصہ جس پر پہلوان حریف کو چڑھا کر دے مارتے ہیں۔
ڈھسلنا۔ (ڈھ-سل-نا) [ہ۔مص] (۱) پھسلنا۔ ڈھلنا (۲) جھکنا۔ مائل ہونا۔
ڈھسنی۔ (ڈھس-نی) [ہ۔ا۔مث] بیہودہ عورت۔ کمین عورت۔
ڈھکنا۔ (ڈھک-نا) [ہ۔ا۔مذ] سرپوش۔ چپنی۔ ڈھکن [مص] چھپانا۔ ڈھانکنا۔ پوشیدہ رکھنا۔
ڈھکنا۔ (ہ۔مص) مائل ہونا۔ جھکنا۔ گھسنا۔
ڈھکوس۔ (ڈھ-کوس) [ہ۔ا۔مث] (۱) پیاس (۲) ڈھکوسنا کا امر۔
ڈھکوسلا۔ (ڈھ-کوس-لا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) فریب۔ دھوکا (۲) بیہودہ اور مہمل بات۔ بہانہ۔
ڈھکوسنا۔ (ڈھ-کوس-نا) [ہ۔مص] اندازے سے زیادہ کھانا یا پینا۔
ڈھکھنا۔ (ڈھکھ-نا) [ق۔مص] (۱) دیکھنا (۲) رجوع کرنا (۳) قبول کرنا۔
ڈھکی۔ (ڈھک-کی) [ہ۔ا۔مث] وہ جگہ جہاں شکاری تاک میں چھپ کر

بیٹھتے ہیں۔

ڈھگ۔ (ق۔ا۔ مذ) ڈھیر۔ انبار۔

ڈھگ۔ (ہ۔ا۔مث) نزدیک۔ قریب۔ پاس۔

ڈھگا۔ (ڈھگ۔گا) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) دُبلا اور پتلی ٹانگوں والا گھوڑا (۲) بے وقوف۔ احمق۔ بیل

ڈھگار۔ (ڈھ۔گار) (ق۔ا۔ مذ) ڈھیر۔ انبار۔

ڈھلان۔ (ڈھ۔لان) (ہ۔ا۔مث) (۱) ڈھال۔ نشیب۔ نیچی زمین (۲) میلانِ طبع۔ رجحان۔

ڈھلانا۔ (ڈھ۔لانا) (ھ۔مص) سانچے یا قالب میں بنوانا۔

ڈھلا ہوا۔ (ا۔صف) وہ مضمون یا شعر جو بے ساختہ ہو۔

ڈھلائی۔ ڈھلوائی۔ (ا۔مث) ڈھلوانے کی اُجرت۔

ڈھلت۔ (ڈھ۔لت) (ھ۔ا۔مث) قالب یا سانچے میں ڈھلی ہوئی چیز۔

ڈھلتی پھرتی چھاؤں۔ (ا۔مثل) زمانہ اور دولت کبھی ایک حالت پر نہیں رہتے۔ کبھی ایک کے پاس کبھی دوسرے کے۔

ڈھل جانا۔ (ہ۔مص) مائل بہ زوال ہونا۔ کم ہونا۔

ڈِھلڑ۔ (ڈھل۔لڑ) (ہ۔ا۔ مذ) ڈھیلا۔ ڈھالا۔ سُست۔ کاہل۔

ڈھلک۔ (ڈھ۔لک) (ق۔ا۔مث) توجہ۔

ڈھلکا۔ (ڈھل۔کا) (ہ۔ا۔ مذ) آنکھ سے پانی بہتے رہنے کا مرض۔

ڈھلکانا۔ (ڈھل۔کا۔نا) (ھ۔مص) (۱) لنڈھانا (۲) لڑھکانا۔ بہانا (۳) رغبت دلانا۔ خواہش پیدا کرنا۔ (ق)

ڈِھل کمرا۔ (ڈھل۔کم۔را) (ہ۔صف) نامرد۔ مخنث۔

ڈھلکنا۔ (ڈھ۔لک۔نا) (ھ۔مص) اُوپر سے نیچے آنا۔ ٹپکنا۔ بہنا۔

ڈُھلکنا۔ (ڈُھ۔لک۔نا) (ھ۔مص) لڑھکنا۔

ڈِھلمِل۔ (ڈِھل۔مِل) (ہ۔صف) (۱) ہلتا ہوا (۲) لڑکھڑاتا ہوا (۳) مذبذب۔

ڈِھلمِل یقین۔ (ا۔صف) (۱) مذبذب (۲) متلون مزاج۔ ضعیف الاعتقاد ڈانواں ڈول۔ غیر یقینی۔ ایمان کا کچا۔

ڈِھلملانا۔ (ڈِھل۔مِ۔لا۔نا) (ہ۔مص) (۱) ڈگمگانا۔ لڑکھڑانا (۲) ڈانواں ڈول ہونا (۳) پس و پیش کرنا۔ مذبذب ہونا۔ متردد ہونا۔

ڈھلنا۔ (ڈھل۔نا) (ھ۔مص) (۱) رواں ہونا۔ بہنا۔ گرنا (۲) گھٹنا اُترنا۔ کم ہونا (۳) جھول جانا (۴) لڑھکنا۔ گزرنا (۵) سانچے یا قالب میں تیار ہونا۔ انڈیلا جانا (۶) پلپلے ہونا۔ گل جانا۔

ڈُھلنا۔ (ڈُھل۔نا) (ہ۔مص) (۱) نیچے کی طرف جانا۔ پھسلنا (۲) مائل ہونا۔ متوجہ ہونا (۳) لادا جانا۔

ڈھلوان۔ (ڈھل۔وان) (ہ۔صف) پھسلواں۔ جھکواں۔ ڈھلوان۔

ڈھلوانا۔ (ڈھل۔وا۔نا) (ھ۔مص) سانچے یا قالب میں بنوانا۔

ڈُھلوانا۔ (ڈُھل۔وا۔نا) (ھ۔مص) اسباب اُٹھوانا۔ بوجھ ایک سے دوسری جگہ منتقل کروانا۔ لدوانا۔

ڈِھلوانس۔ (ڈِھل۔وانس) (ہ۔ا۔مث) ڈھیلا یا پتھر کے ٹکڑوں کا پھینکنا۔ ڈھیلے پھینک کر مارنا۔

ڈھلوانسی۔ (ڈھل۔وان۔سی) (ھ۔ا۔مث) گوپیا۔ فلاخن۔

ڈھلوائی۔ (ڈھل۔وا۔ئی) (ہ۔ا۔مث) بوجھ اُٹھوا کر لے جانے کی مزدوری۔

ڈھلیا۔ (ڈھ۔لی۔یا) (ھ۔ا۔ مذ) ڈھالنے والا۔

ڈھلیت۔ (ڈھ۔لیت) (ھ۔ا۔ مذ) وہ شخص جو ہر وقت ڈھال تلوار باندھے رہے (۲) گاؤں کا چوکیدار (۳) سانچے میں ڈھالنے والا۔

ڈھمڈھمی۔ (ڈھم۔ڈھ۔می) (ھ۔ا۔مث) ڈفلی۔ چھوٹا دف۔

ڈھنڈار۔ (ڈھن۔ڈار) (ھ۔ا۔ مذ) ویران مکان۔ ڈراؤنا کھنڈر۔

ڈُھنڈلاٹ۔ (ق۔ا۔مث) آوارہ گردی۔ بے مقصد آمد و رفت۔

ڈُھنڈلنا۔ (ڈھنڈل۔نا) (ق۔مص) ڈھونڈنا۔ تلاش کرنا۔

ڈُھنڈنا۔ (ڈھنڈ۔نا) (ھ۔مص) تلاش کرنا۔ جستجو کرنا۔

ڈھنڈوانا۔ (ڈھنڈ۔وا۔نا) (ہ۔مص) تلاش کرانا۔

ڈھنڈورا۔ (ڈھن۔ڈو۔را) (ہ۔ا۔مذ) (۱) ڈگڈگی۔ ڈھول (۲) منادی تشہیر

ڈھنڈورا پیٹنا۔ (ا۔محاورہ) منادی کرنا۔ تشہیر کرنا۔ جا بجا کہتے پھرنا۔

ڈھنڈورا شہر میں لڑکا بغل میں۔ (ا۔مثل) چیز پاس ہوتے ہوئے ادھر اُدھر تلاش کرتے پھرنا۔

ڈھنڈورچی۔ ڈھنڈوریا۔ (ڈھن۔ڈور۔چی) (ڈھن۔ڈو۔ر۔یا) منادی کرنے والا۔ ڈھنڈورا دینے والا۔

ڈُھنڈ ہالنا۔ (ڈھوں۔ڈھال۔نا) (مص) آوارہ پھرنا۔ مارے مارے پھرنا۔

ڈُھنڈیا۔ (ڈھنڈ۔یا) (ہ۔ا۔مث) تلاش۔ جستجو۔

ڈھنگ۔ (ہ۔ا۔ مذ) (۱) طریقہ۔ طرز۔ طور (۲) روش۔ چال چلن۔ رویہ (۳) وضع قطع (۴) سیرت۔ عادت (۵) ہنر۔ سلیقہ (۶) انداز۔

ڈھنگ اڑانا۔ (ا۔محاورہ) رنگ اختیار کرنا۔ نقل کرنا۔

ڈھنگ برتنا۔ (ا۔محاورہ) وضع داری نباہنا۔ چال چلنا۔ برابر برتاؤ کرنا۔

ڈھنگ بگڑنا۔ (ا۔محاورہ) طور طریقے بدلنا۔ حال خراب ہونا۔

ڈھنگ پر لانا۔ (ا۔محاورہ) موافق بنانا۔ کسی راستہ پر لانا۔

ڈھنگ ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) بنیاد ڈالنا۔ کوئی نیا کام شروع کرنا۔ راستہ پیدا کرنا۔ طریقہ وضع کرنا۔

ڈھنگ سیکھنا۔ (ا۔مذ) کسی کی روش اختیار کرنا۔

ڈھنگ نکالنا۔ (ا۔محاورہ) طرز نکالنا۔

ڈھنگ کی بات۔ (ا۔مث) موزوں و مناسب بات۔

ڈھنگ ملنا۔ (مص۔ مرکب) یکساں طریقہ ہونا۔ ایک ہی طرح کے انداز ہونا۔

ڈھنگ نرالے۔ (ا۔صف) (۱) عجیب عادات (۲) انوکھے اور ناقابلِ فہم طریقے (۳) قابل اعتراض چال چلن۔

ڈھنگار۔ (ڈھن۔گار) (ق۔ا۔ مذ) ڈھیر۔ انبار۔

ڈھنگڑا۔ (ڈھنگ۔ڑا) (ہ۔صف) جوان۔ مضبوط۔

ڈُھنگی۔ (ا۔ مذ) چالاک۔ فریب کرنے والا۔

ڈھو۔ (ق۔ا۔ مذ) دلدل۔ گہرا پانی۔

ڈُھو۔ (ہ۔صف) قوی۔ تنومند (۲) کبڈی۔

ڈھوانا۔ (ڈھ۔وا۔نا) (ھ۔مص) مسمار کرنا۔ گروانا۔ منہدم کرانا۔

ڈھوائی۔ (ڈھ۔وا۔ای) [ہ۔ا۔مث] ڈھونے کی اُجرت۔ سامان اُٹھانے کا معاوضہ۔

ڈھوبرا۔ (ڈھُوب۔را) [ھ۔ا۔مذ] (۱) مٹی کا بڑا پیالہ (۲) پُرانا برتن۔ (۳) پُرانا اور کچا مکان۔

ڈھوٹا۔ (ڈھو۔ٹا) [ہ۔ا۔مذ] لڑکا۔ بیٹا۔ مضبوط اور موٹا تازہ بچہ۔

ڈھوڈا۔ (ڈھو۔ڈا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ڈھانچا۔ قالب (۲) گھر۔ جھونپڑا۔ (۳) کارخانہ۔ کاروبار (۴) دکھاوا۔ ظاہری ٹیپ ٹاپ۔

ڈھوڈا بنائے رکھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) قدیمی عزت یا حالت کو بنائے رکھنا (۲) ظاہری حالت درست رکھنا۔ ٹیپ ٹاپ رکھنا۔

ڈھور۔ [ہ۔ا۔مذ] مویشی۔ چوپائے۔

ڈھور مرے نہ کوا کھائے۔ (ا۔مثل) فضول اُمید کی توقع پر کہتے ہیں

ڈھورا۔ (ہ۔ا۔مذ) ایک کیڑا جو چنے کو لگ جاتا ہے (۲) مٹی کا بند جو کسی نالی کے کنارے بنایا جائے۔

ڈھوسَر۔ (ڈھو۔سَر) [ہ۔ا۔مذ] ہندوؤں کی ایک ذات۔ ویش۔ بنیا۔

ڈھوک۔ [ہ۔ا۔مث] ٹال مٹول۔ تذبذب۔

ڈھوکا۔ (ڈھو۔کا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) پانچ گنڈوں کا مجموعہ۔ نقدی کی ایک قدیم اکائی (۲) چھپنے کی جگہ۔ غار (۳) دھکا۔ گھات۔

ڈھوکنا۔ (ڈھوک۔نا) [ھ۔مص] چھُپ کر شکار کرنا۔

ڈھول۔ [ہ۔ا۔مذ] طنبور۔ ایک مشہور ساز۔ طبل۔ مردنگ۔

ڈھول ڈھمکا۔ (ا۔مذ) دُھوم دھام۔ دھوم دھڑکا۔ باجا گاجا۔

ڈھول کی آواز دُور سے سہانی دیتی ہے۔ (ا۔مثل) دیکھیے دُور کے ڈھول سہانے۔

ڈھول کے اندر پول۔ (ا۔مثل) اصل میں کچھ نہیں نرا دکھاوا اور رُعب۔

ڈھولا۔ (ڈھو۔لا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) کھیت اور زمین کی سرحد دکھانے کا نشان (۲) طاق یا گنبد کا قالب (۳) احمق آدمی۔

ڈھولابندی۔ [ہ۔ا۔مث] حد بندی۔ کھیت یا زمین کی سرحد کا نشان بنانا۔

ڈھولا۔ (ڈھو۔لا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) مشہور پنجابی عاشق (۲) ایک پنجابی عشقیہ گیت (۳) عاشق۔ دھوکا دینے والا عاشق (۴) پیارا (۵) محبوب (۶) بچہ۔ لڑکا۔

ڈھولک۔ (ڈھو۔لک) [ھ۔ا۔مث] چھوٹا ڈھول۔ ڈھولکی۔

ڈھولکی۔ (ڈھول۔کی) [ہ۔ا۔مث] ڈھولک۔

ڈھولکیا۔ (ڈھو۔لک۔یا) [ہ۔ا۔مذ] ڈھول بجانے والا۔

ڈھولنا۔ (ڈھول۔نا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ڈھول کی شکل کا گلے میں پہننے کا ایک زیور (۲) چھوٹی حمائل۔ چھوٹی تقطیع کا قرآن شریف جو بطور تعویذ گلے میں ڈالا جاتا ہے۔

ڈھولنا ہاتھوں پر ہونا۔ (ا۔محاورہ) ہر گھڑی قرآن شریف کی قسم کھانا۔

ڈھولی۔ (ڈھو۔لی) [ہ۔ا۔مث] پانوں کا مُٹھا جس میں زیادہ سے زیادہ ہزار اور کم سے کم دوسو پان ہوتے ہیں۔

ڈھونا۔ (ڈھو۔نا) [ہ۔مص] (۱) بوجھ اُٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا۔ لادنا۔ اُٹھا کر لے جانا (۲) چوری لے جانا۔

ڈھونچا۔ (ڈھوں۔چا) [ھ۔ا۔مذ] ساڑھے چار کا پہاڑا۔

ڈھونڈ۔ [ہ۔ا۔مث] تلاش۔ سُراغ۔ جستجو۔ کھوج۔

ڈھونڈ پھرنا۔ (ا۔محاورہ) تلاش کر کے ناکام آنا۔

ڈھونڈ ڈھانڈ۔ (ا۔مث) تلاش۔ جستجو۔ سُراغ۔ کھوج۔

ڈھونڈ ڈھانڈ کر۔ (ا) دیکھ بھال کر۔ سُراغ لگا کر۔ تلاش کر کے۔

ڈھونڈ نکالنا۔ (ا۔محاورہ) سُراغ لگا لینا۔

ڈھونڈنا۔ (ڈھُونڈ۔نا) [ہ۔مص] تلاش کرنا۔ کھوج لگانا۔ پتہ لگانا۔

ڈھونڈے نہ پانا۔ (ا۔محاورہ) بہت تلاش کے باوجود نہ پانا۔

ڈھونگ۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) تماشا (۲) فریب۔ ریاکاری۔ بناوٹی۔ باتیں۔

ڈھونگ رچانا۔ (ا۔محاورہ) فریب کا جال پھیلانا۔

ڈھونگی۔ (ڈھوں۔گی) [ہ۔صف] ڈھونگ رچانے والا۔ مکار۔

ڈُھوہ۔ [ہ۔ا۔مذ] ٹیلہ، تودہ (۲) گراں ڈیل آدمی۔

ڈھویا۔ (ڈھو۔یا) [ہ۔ا۔مذ] پھل، پھول اور موسمی سبزی کی ڈالی۔

ڈھئی۔ (ڈھَ۔اِی) [ہ۔ا۔مث] ایک جگہ جم کر بیٹھ جانا۔ دھرنا دے کر بیٹھ جانا۔

ڈھئی دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جم کر بیٹھنا (۲) ایسا بیٹھنا کہ اُٹھنے کا نام نہ لینا (۳) کسی کے ہاں کھانے کے خیال سے اڑ بیٹھنا (۴) زبردستی رہ پڑنا۔

ڈھی۔ [ہ۔ا۔مث] دریا کا اُونچا کنارہ۔ تودہ۔ انبار

ڈھے پڑنا۔ ڈھے جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) گر پڑنا۔ مکان کا مسمار ہو جانا (۲) رہ پڑنا۔ اتر پڑنا۔

ڈھَیا۔ (ڈھَی۔یا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) اڑھائی سیر کا باٹ (۲) گاؤں۔ پاس کا گاؤں۔

ڈھیٹ۔ ڈھیٹھ۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) ضدی۔ سرکش۔ اَڑیل (۲) بیباک۔ ڈھیٹھ۔

ڈھیر۔ [ہ۔ا۔مذ] تودہ۔ انبار (۲) کھلیان (۳) انبوہ۔ ہجوم۔ بھیڑ۔ مجمع۔ (۴) قبر (۵) بہتات۔ کثرت۔ افراط۔

ڈھیر کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جمع کرنا۔ فراہم کرنا (۲) مار ڈالنا (۳) مٹی کا تودہ بنانا۔

ڈھیر ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) تھک جانا (۲) مکان کا ٹوٹ پھوٹ کر گر پڑنا (۳) انبار لگ جانا (۴) مر کر قبر میں جانا۔ بیجان ہو کر گر پڑنا۔

ڈھیرا۔ (ڈھی۔را) [ہ۔ا۔مذ وصف] (۱) بھینگا۔ احول (۲) جمع کا نشان۔ الجبرے میں (۳) موٹی جُوں۔

ڈھیری۔ (ڈھے۔ری) [ھ۔ا۔مث] (۱) بھینگی عورت (۲) چھوٹا سا انبار (۳) گاؤں یا جائداد میں حصہ۔

ڈھیڑ۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) کوا (۲) ہندوؤں کی ایک نیچ قوم چمار (۳) احمق۔ بے وقوف۔

ڈھیل۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) دیر۔ وقفہ۔ تامل۔ سستی۔ کاہلی (۲) فرصت۔

مُہلت (۳) بے توجہی - لاپروائی (۴) جھُول ۔

ڈِھیل دینا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ڈور دے کر پتنگ کو بڑھانا (۲) بے پروائی برتنا ۔ توجہ نہ دینا (۳) دانستہ چشم پوشی کرنا (۴) مہلت دینا ۔

ڈِھیل کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دیر کرنا ۔ تامّل کرنا (۲) وقت گذارنا ۔ تضیع اوقات کرنا ۔

ڈِھیلا ۔ (ڈِھی ۔ لا) [ہ ۔ صف] (۱) سُست ۔ کاہل (۲) کھُلا کپڑا (۳) نامرد ۔

ڈِھیلا پاجامہ ۔ (ا۔ مذ) کھُلا ہوا پاجامہ ۔ غرارہ ۔ کھُلے پائنچوں کا پاجامہ ۔

ڈِھیلا پڑ جانا (ہو جانا) ۔ (۱) چُست یا تنگ نہ رہنا (۲) نرم پڑ جانا غصّہ کم ہو جانا (۳) شہوت نہ رہنا (۴) سُست یا کمزور ہو جانا ۔

ڈِھیلا پن ۔ (ا۔ مذ) (۱) سُستی ۔ کاہلی (۲) نامرد ہو جانا ۔

ڈِھیلا پیچ ۔ (۱) وہ گُندھے ہوئے بال جو بھوؤں تک ہوں (۲) پگڑی کا وہ پیچ جو بھوؤں پر پڑے (۳) پُرزہ جو کسا ہوا نہ ہو ۔

ڈھیلا ۔ (ڈھے ۔ لا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ڈلا ۔ مٹّی کا بڑا ٹکڑا ۔ کلوخ (۲) آنکھ کے اندر کا گول حصّہ ۔

ڈھیلا لینا ۔ (ا۔ محاورہ) پیشاب کرنے کے بعد ڈھیلے سے نمی خشک کرنا ۔ استنجا کرنا ۔

ڈِھیلی ۔ (ڈِھی ۔ لی) [ہ ۔ صف] (۱) کُشادہ ۔ فراخ (۲) سُست ۔ کاہل (۳) نازک ۔ کمزور ۔ ناتواں ۔

ڈھیلی (چھوڑنا) دینا ۔ ڈالنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مُہلت دینا (۲) خبر نہ لینا (۳) تاخیر کرنا ۔ بے توجہی برتنا (۴) آزادی دینا ۔

ڈھیلی (ڈھیلے) زناخ ۔ (ا۔ صف ۔ مث) (۱) سُست اور کاہل عورت (۲) زنانہ عادات کا مرد ۔

ڈِھیم ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] کلوخ ۔ مٹّی کا بڑا ڈلا ۔

ڈھینا ۔ (ڈھے ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) گِرنا ۔ مسمار ہونا ۔ منہدم ہونا (۲) اینٹ سے اینٹ بجنا (۲) ہارنا ۔ دل چھوڑ دینا (۳) دُبلا اور کمزور ۔

ڈِھینڈا ۔ (ڈھیں ۔ ڈا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) توند ۔ حمل ۔ بڑا پیٹ ۔ ناجائز حمل ۔

ڈھینڈا اچھلانا ۔ (ا۔ محاورہ) حاملہ ہونا ۔ حمل رکھوانا ۔

ڈھینڈا پھولنا ۔ (ا۔ محاورہ) پیٹ رہنا ۔

ڈِھینڈس ۔ (ڈِھیں ۔ ڈَس) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ایک قسم کا گول کدّو (۲) خایہ ۔ خُصیہ (۳) موٹا آدمی ۔

ڈِھینک ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ایک آبی پرندہ سارس ۔ لم ڈھینگ کا مخفف

ڈِھینکا ۔ (ڈِھیں ۔ کا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) کولھو کی لاٹھ ۔ آب کش (۲) سارس ایک بڑی ٹانگوں والا مُردار خور جانور ۔ کلنگ ۔

ڈِھینکلی ۔ (ڈھینک ۔ لی) [ہ ۔ ا ۔ مث] پانی کھینچنے کی لمبی لکڑی ۔ آب کش (۲) آڑی سِلائی ۔ کپڑے سینے کا ایک خاص طریقہ (۳) دھان کوٹنے کا آلہ (۴) قلا بازی ۔

ڈھینکلی کھانا ۔ (ا۔ محاورہ) قلا بازی کھانا ۔

ڈِھینگ ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] سارس کلنگ ایک لمبی ٹانگوں والا آبی پرندہ ۔ لم ڈھینگ

ڈِھینگر ۔ (ڈِھیں ۔ گر) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) کمزور ۔ دُبلا پتلا (۲) کانٹے دار سوکھی لکڑی ۔

ڈ ــــ ی

ڈی ۔ ایس ۔ پی ۔ (D.S.P.) [انگ ۔ ا ۔ مث] ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ۔ چھوٹا پولیس کپتان ۔

ڈی ۔ سی ۔ (D'C') [انگ ۔ ا ۔ مذ] ڈپٹی کمشنر ۔ ضلع کا حاکم ۔

ڈیپارٹمنٹ ۔ (Department) [انگ ۔ ا ۔ مذ] محکمہ ۔ شعبہ ۔ صیغہ

ڈِیٹھ ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] نظر ۔ نگاہ ۔ بینائی ۔

ڈِیٹھ بند ۔ (ہ ۔ صف) نظر باندھنے والا ۔ جادوگر ۔ شعبدہ باز ۔ ساحر ۔

ڈیڈ لیٹر آفس ۔ (Dead Letter Office) [انگ ۔ ا ۔ مذ] ڈاک کا وہ دفتر جہاں لاوارث یا واپسی چٹھیاں بھیجدی جاتی ہیں اور پڑتال کے بعد جلا دی جاتی ہیں ۔

ڈیڈی ۔ (Daddy) [انگ ۔ ا ۔ مذ] باپ ۔ ابّا ۔

ڈیڈی کیٹ ۔ (Dedicate) [انگ ۔ ا ۔ مذ] کسی چیز یا کتاب کو کسی کے نام کرنا ۔

ڈیڈی کیشن ۔ (Dedication) [انگ ۔ ا ۔ مذ] نامزدگی نذر گزارنا ۔

ڈیئر ۔ (Dear) [انگ ۔ صف] (۱) پیارا ۔ عزیز (۲) قیمتی ۔ گراں ۔ مہنگا ۔

ڈیرا ۔ (ڈے ۔ را) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) خیمہ ۔ تنبو (۲) عارضی قیامگاہ (۳) گھر ۔ مکان ۔

ڈیرا ڈالنا ۔ (ا۔ محاورہ) رہائش کر لینا ۔ چھاؤنی ڈال لینا ۔ رہ پڑنا ۔

ڈیرا کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) اُترنا ۔ رہنا ۔ ٹھہرنا ۔ عارضی قیام کرنا ۔

ڈیرے دار ۔ (ا۔ صف) ڈیرے وال ۔ خوشحال طوائف ۔

ڈیری ۔ (Dairy) [انگ ۔ ا ۔ مث] شیر خانہ ۔ دُودھ ، مکھن ، پنیر تیار کرنے کا کارخانہ ۔

ڈیری فارم ۔ (Dairyfarm) دُودھ دینے والے جانور پالنے کی جگہ ۔

ڈیڑھ ۔ [ہ ۔ صف] ایک پُورا اور آدھا ۔ $1\frac{1}{2}$ ۔

ڈیڑھ اچھر پڑھانا ۔ (ہ ۔ محاورہ) ترکیبیں بتانا ۔ ہوشیار کر دینا ۔

ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانا ۔ (۱) تھوڑا سا کام کر کے دل کا حوصلہ نکالنا ۔ (۲) کسی کی رائے سے متفق نہ ہونا اور اپنی الگ رائے قائم کرنا (۳) کسی کے ساتھ شرکت پسند نہ کرنا ۔ اپنے طور پر الگ کام کرنا ۔

ڈیڑھ بکائن میاں باغ میں ۔ (ا۔ مثل) تھوڑی سی پُونجی پر اِترانا کم ظرف اور کم حوصلہ کی نسبت کہتے ہیں ۔

ڈیڑھ پاؤ ۔ ایک پاؤ اور آدھ پاؤ ۔

ڈیڑھ پاؤں چُون چوبارے رسوئی ۔ (ا۔ مثل) ذرا سے کام کے لیے بڑا اہتمام ۔

ڈیڑھ چُلّو لہو پینا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غصّہ کھا کر برداشت کر جانا (۲) دل ہی دل میں کُڑھ کر رہ جانا ۔

ڈیڑھ گرہ ۔ (۱) ایک اور آدھی گرہ (۲) وہ گرہ جو آسانی سے کھُل سکے ۔

ڈیڑھ گز کی زبان ۔ (ا۔ صف) گستاخی ۔ زبان درازی ۔ بدزبانی ۔

ڈیزائن۔ (Design) [انگ۔ا۔مذ] نقشہ۔خاکہ۔ نقش و نگار۔ ترکیب۔ڈول۔ڈھانچا۔

ڈیزائنر۔ (Designer) [انگ۔ا۔مذ] خاکہ تیار کرنے والا۔نقشہ کش۔

ڈیسک۔ (Desk) [انگ۔ا۔مذ] سکول کے بچوں کی ڈھلوان میز۔

ڈیفنس۔ (Defence) [انگ۔ا۔مذ] (۱) بچاؤ۔مدافعت (۲) حفاظت مقابلہ

ڈیک۔ (Deck) [انگ۔ا۔مث] عرشۂ جہاز۔تختۂ جہاز۔

ڈیک آنہ۔ (ڈیک۔آ۔نہ) [ھ۔ا۔مذ] چھ آنہ۔ دلالوں کا محاورہ۔

ڈیک روپن۔ (ڈیک۔رُو۔پن) [ھ۔ا۔مذ] (۱) چھ روپے دلالوں کی زبان میں محاورہ۔

ڈیکلریشن۔ (Declaration) [انگ۔ا۔مذ] (۱) بیان۔اقرار (۲) اعلان (۳) اقرار نامہ (۴) عرضی دعویٰ (۵) اخبار یا رسالہ جاری کرنے کا اجازت نامہ

ڈیل۔ [ھ۔ا۔مذ] (۱) جسم۔پنڈا۔تن۔کاٹھی۔قد و قامت۔جسامت (۲) گٹا۔

ڈیل ڈول۔ [ہ۔مذ] (۱) قد و قامت۔تن و توش (۲) جسامت۔

ڈیلا۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) ڈھیلا (۲) ایک قسم کا گھاس (۳) ناگر موتھا (۴) کریر کا پھل۔

ڈیلٹا۔ (Delta) [انگ۔ا۔مذ] تکونی زمین جو کسی دریا کے دہانہ پر واقع ہو

ڈیلر۔ (Dealer) [انگ۔ا۔مذ] (۱) تقسیم کرنے والا (۲) بیوپاری۔ کاروباری۔سوداگر۔فروشندہ۔

ڈیلی۔ (Daily) [انگ۔صف] (۱) روزانہ۔روزمرّہ کا (۲) [انگ۔ا۔مذ] روزنامہ۔روزانہ اخبار۔

ڈیلیا۔ (ڈے۔ل۔یا) [ھ۔ا۔مذ] ایک بوٹا جس میں زرد اور سُرخ پھول ہوتے ہیں۔

ڈیلی گیٹ۔ (Delegate) [انگ۔ا۔مذ] مختار۔وکیل۔ نمائندہ۔مندوب۔

ڈیلی گیشن۔ (Delegation) [انگ۔ا۔مذ] جماعتِ مندوبین نمائندوں کی جماعت۔

ڈیم۔ (Dame) [انگ۔ا۔مذ] (۱) پُشتہ۔بند۔روک۔پینڈھ (۲) پانی جو بند باندھ کر روک دیا جائے۔

ڈیم فول۔ (Damn Fool) [انگ۔ا۔مذ] پاجی۔احمق۔نالائق

ڈیمانسٹریٹر۔ (Demonstrator) [انگ۔ا۔مذ] مثال اور تجربے کے ذریعے۔عملی تعلیم دینے والا۔

ڈیمرج۔ (Demurrage) [انگ۔ا۔مذ] ریل یا جہاز کے حدود سے وقتِ مقررہ کے بعد مال لے جانے کا محصول۔

ڈیموکریٹ۔ (Democrat) [انگ۔ا۔مذ] (۱) جمہوریت پسند۔ جمہوریت کا حامی (۲) [امریکہ میں] جمہوری پارٹی کا نام۔

ڈیموکریسی۔ (Democracy) [انگ۔ا۔مث] جمہوری مملکت۔جمہوریت

ڈیمی۔ (Demy) [انگ۔صف] آدھا۔نیم۔نصف۔

ڈیمی آفیشل۔ (Demy Official) نیم سرکاری خط۔اِسے مختصر کر کے ڈی۔او (D–O) بھی کہتے ہیں۔

ڈین۔ (Dean) [انگ۔ا۔مذ] (۱) بڑے گرجا کا افسرِ اعلیٰ۔بڑا پادری۔ (۲) کالج کا مقیم رفیق جس کے سپرد طلبہ کی نگرانی کی خدمت ہو (۳) یونیورسٹی کے کسی شعبہ کا صدر۔

ڈینا۔ (ڈی۔نا) [ہ۔ا۔مذ] وہ ڈنڈا جو بیل کی گردن میں باندھ دیتے ہیں۔

ڈینگ۔ [ہ۔ا۔مث] شیخی۔تعلّی۔لاف زنی۔

ڈینگ ہانکنا۔ڈینگ کی لینا۔ڈینگ مارنا۔ (ا۔محاورہ) شیخی بگھارنا۔اترانا۔

ڈینگیا۔ (ڈیں۔گ۔یا) [ہ۔ا۔مذ] شیخی خورا۔بڑبولا۔لاف زن۔ اترانے والا۔

ڈیو۔ (Due) [انگ۔صف] (۱) واجب الادا (۲) لازم۔ضروری (۳) درست۔

ڈیوٹ۔ (ہ۔ا۔مذ) پُرانی قسم کا چوبی چراغدان (۲) [صف] بے وقوف۔احمق۔

ڈیوٹی۔ (Duty) [انگ۔ا۔مث] (۱) فرضِ منصبی۔کام۔خدمت (۲) چنگی کا محصول۔

ڈیوڑھا۔ (ڈیو۔ڑھا) [ھ۔صف] (۱) ایک اور آدھا۔یک و نیم (۲) ایک قسم کا سُود جو پچاس فیصد لیا جاتا ہے (۳) ریل کا درمیانہ درجہ۔انٹر کلاس۔

ڈیوڑھا لیکھا برابر ہونا۔ (ا۔محاورہ) حساب بیباق ہونا۔

ڈیوڑھی۔ (ڈیوڑ۔ھی) [ہ۔ا۔مث] ڈیڑھ حصّہ۔ ۱½۔یک و نیم۔

ڈیوڑھی۔ (ڈیو۔ڑھی) [ہ۔ا۔مث] (۱) مکان میں داخل ہونے کا کمرہ۔ صدر دروازہ کے سامنے کا کمرہ (۲) دہلیز۔آستانہ۔درگاہ (۳) دخل باریابی۔آمدورفت۔درباداری۔

ڈیوڑھی بند ہونا۔ (ا۔محاورہ) دربارِ شاہی یا کسی امیر کے سامنے باریابی نہ پا سکنا۔ڈیوڑھی پر روک دیا جانا۔

ڈیوڑھی دار۔ (ا۔ف۔صف) دربان۔پہرہ دار۔حاجب۔

ڈیوڑھی کھلنا۔ (ا۔محاورہ) باریاب ہونا۔باریابی کی اجازت ملنا۔سرکار میں آمدورفت کی اجازت پانا۔

ڈیوک۔ (Duke) [انگ۔ا۔مذ] (۱) نواب۔بڑے درجے کا امیر۔ رئیسِ اعظم۔(۲) انگریزی خطاب۔

ڈیہ۔ [ہ۔ا۔مذ] کھنڈروں کا ٹیلا۔

ڈیری۔ (ہ۔ا۔مث) دلدلی زمین۔

ذ

ذ ۔ (ذال) [ع ۔ مذ] اُردو کا تیرھواں ۔ فارسی کا گیارھواں اور عربی کا نواں حرف ۔ ہندی اور سنسکرت میں استعمال نہیں ہوتا ۔ اِسے ذال معجمہ یا منقوط بھی کہتے ہیں ۔ ابجد کے حساب میں اس کے ۷۰۰ عدد ہیں ۔ عربی کا مخصوص حرف ہے ۔ یہ شمسی حرف ہے جس میں لام آواز نہیں دے گا جیسے الذِّکر ۔

ذ ـــــ ا

ذاب ۔ [ع ۔ صف] (۱) پیاسا (۲) پگھلا ہوا ۔
ذابِح ۔ (ذا ۔ بِح) [ع ۔ صف] ذبح کرنے والا ۔ قربانی کرنے والا ۔
ذابِر ۔ (ذا ۔ بِر) [ع ۔ صف] عالم ۔ فاضل ۔
ذابِع ۔ (ذا ۔ بِع) [ع ۔ صف] (۱) فاش (۲) پراگندہ ۔
ذات ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) حقیقت ۔ اصلیت ۔ ماہیت ۔ مادہ ۔ روح ۔ (۲) بدن ۔ شخصیت (۳) وجہ ۔ (۴) قِسم ۔ نوع ۔ (۵) عزت ۔ آبرو (۶) حیثیت ۔ وقعت (۷) قوم ۔ جمع : ذوات ۔
ذاتُ البین ۔ (ع ۔ مث) (۱) دوستی ۔ اتفاق (۲) معاملہ جو دو شخصوں کے مابین ہو ۔
ذاتُ الجنب ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) پسلی کا درد ۔ پہلو کا درد ۔
ذاتُ الذوائب ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) برگد ۔ بڑ کا پیڑ ۔
ذاتُ الرِّقاع ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا استخارہ ۔ کاغذ کے پُرزوں پر اِفعَل ولاتفعَل لکھ کر جا نماز کے نیچے رکھ دیتے اور بعد نماز ایک پُرزہ اُٹھاتے ہیں اگر اِفعَل نکل آئے تو اجازت سمجھتے ہیں (۲) ایک غزوہ جو سنہ ۴ھ کو پیش آیا ۔
ذاتُ الرِّیح ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) نمونیہ کا مرض ۔
ذاتِ الشِّمال ۔ (ع ۔ ا ۔ صف) بائیں جانب ۔
ذاتُ الصَّدر ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) سینے کا درد ۔ سینے کا ورم ۔
ذاتُ العِماد ۔ (ع ۔ مذ) باغ اِرم ۔ وہ باغ جسے کہتے ہیں کہ شدّاد نے بنوایا تھا
ذات النطاقین ۔ (ع ۔ صف) حضرتِ اسماء بنتِ ابوبکر صدّیق کا لقب ہے
ذاتِ الیمین ۔ (ع ۔ ا ۔ صف) داہنی طرف ۔
ذات باہر ۔ (ا ۔ صف) ذات سے نکالا ہوا ۔
ذات پات ۔ (ا ۔ مث) قوم ۔ قبیلہ ۔ گُٹھ ۔
ذات پر جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی سے ذلیل حرکت کا اُس کے کمینہ ہونے کے باعث سرزد ہونا ۔
ذات دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی کے ساتھ کھا پی کر ذات کو خراب کرنا (۲) کسی کو ذات میں شامل کرنا ۔
ذات رات ۔ (ا ۔ مث) حسب ونسب ۔
ذات سے گرا ہوا ۔ (ا ۔ محاورہ) ذات سے خارج ۔ برادری سے نکالا ہوا
ذات سے نکال دینا ۔ برادری سے خارج کر دینا ۔
ذات شریف ۔ (ا ۔ صف) چالاک ۔ مفسد ۔ شرارتی ۔
ذات کی بیٹی ذات میں جاتی ہے ۔ (ا ۔ مثل) شریف کا پیوند شریف سے ہوتا ہے ۔
ذات میں بٹا لگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نسل میں عیب لگنا ۔
ذات میں مِلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) برادری میں شامل ہونا ۔
ذات ونتا ۔ ذات ونتی ۔ (ا ۔ صف) اچھی ذات والا ۔ اچھی ذات والی ۔
ذات ہمایوں ۔ (ع ۔ صف) (۱) مبارک شخصیت (۲) بادشاہ سلامت بادشاہ کی اپنی شخصیت ۔
ذاتی ۔ [ا ۔ صف] (۱) اصلی ۔ حقیقی (۲) شخصی ۔ نجی ۔ اپنی ۔
ذاتی حقوق مِلکِ غیر ۔ (ا ۔ مقولہ) وہ حقوق جو کسی شخص کو ایک شے بلکہ دوسری شے کی ملکیت سے تعلق کے بغیر حاصل ہوں ۔
ذاتی حیثیت ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) اصل پونجی ۔ خاص سرمایہ ۔
ذاتی معاملات ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) گھر کے معاملے ۔ خانگی اُمور ۔
ذاتیات ۔ (ذا ۔ تِی ۔ یات) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) عینیت (۲) شخصیت ۔ (۳) کسی ذات سے متعلقہ باتیں ۔
ذاکِر ۔ (ذا ۔ کِر) [ع ۔ صف] (۱) ذِکر کرنے والا (۲) وہ شخص جو مجلس میں مصائب اہل بیتؑ بیان کرتا ہے ۔
ذانِب ۔ (ذا ۔ نِب) [ع ۔ صف] پیچھے چلنے والا ۔
ذائِقہ ۔ (ذا ۔ ءِ ۔ قہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) مزہ ۔ لذّت (۲) لطف ۔ چسکا (۳) چکھنے کی قوت ۔
ذائقہ پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) چسکا پڑنا ۔
ذائقہ چکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) مزہ چکھنا (۲) سزا بُھگتنا ۔
ذائقہ دار ۔ (ا ۔ صف) مزیدار ۔ لذیذ ۔
ذائقہ شناس ۔ (ا ۔ صف) مزہ پہچاننے کا ماہر ۔

ذ ـــــ ب

ذبح ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] شرعی طور پر جانور کو حلال کرنا ۔ گلا کٹنا ۔
ذبح ہونا ۔ (۱) شرعی طور پر حلال ہونا (۲) قتل ہونا ۔ نقصان پہنچانا ۔
ذبیح ۔ (ذَ ۔ بِیح) [ع ۔ صف] (ع) ذبح کیا ہوا ۔ حلال کیا ہوا ۔
ذبیح اللہ ۔ اللہ کے راستے میں ذبح کیا ہوا ۔ حضرت اسماعیل کا لقب ۔
ذبیح فرات ۔ حضرت امام حسین کا لقب ۔ آپ دریائے فرات کے

کنارے کربلا میں شہید کیے گئے تھے۔
ذبیحہ۔ (ذَ۔بی۔حَہ) [ع۔ا۔مذ] قربانی کا جانور۔ شرعی طور پر ذبح کیا ہوا جانور۔

ذ ـــ خ

ذخائر۔ (ذَ۔خا۔اِر) [ع۔ا۔مذ] وہ جگہ جہاں اشیاء کا ذخیرہ کیا گیا ہو۔ ذخیرہ کی جمع۔
ذخیرہ۔ (ذَ۔خی۔رَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) خزانہ (۲) گودام (۳) پُونجی۔ جمع جتھہ۔ (۴) وہ جگہ جہاں پودوں کی پنیریاں اکٹھی کی جاتی ہیں۔ جمع : ذخائر۔
ذخیرہ اندوزی۔ (ع۔ا۔صف) اشیاء کا ذخیرہ کر لینا تاکہ مانگ زیادہ ہونے پر انہیں مہنگے داموں بیچا جا سکے۔
ذخیرہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جمع ہونا (۲) گودام میں رکھا جانا (۳) پونجی ہونا

ذ ـــ ر

ذرا۔ (ذَ۔را) [ع۔ا۔مذ] (۱) تھوڑا [صف] (۲) بہت کم۔ تھوڑا۔
ذرا خشکا کھاؤ۔ (ا۔محاورہ) چلتے پھرتے نظر آؤ۔
ذرا دانتوں تلے زبان دے۔ (ا۔محاورہ) کچھ تامّل کر۔
ذرا ذرا۔ [ا] (۱) تھوڑا تھوڑا (۲) کُل۔ تمام۔
ذرا ذرا کر کے۔ (ا) تھوڑا تھوڑا کر کے۔
ذرا سا۔ (ا۔صف) چھوٹا۔ تھوڑا سا۔
ذرا سا مُنہ نکل آنا۔ (ا۔محاورہ) بیماری، گھبراہٹ یا خوف سے چہرہ اُتر آنا
ذرا سی بات ہے۔ (ا۔محاورہ) بہت آسان کام ہے۔ معمولی کام ہے۔
ذرا ظہور۔ (ا۔صف) تھوڑا۔ کچھ۔ کسی قدر۔
ذرا عقل کے ناخن لو۔ (ا۔محاورہ) سوچ سمجھ کر بات کرو۔
ذرا کی ذرا۔ (ا) تھوڑی دیر کے لیے۔
ذرا مُنہ دھو رکھو۔ (ا۔محاورہ) ایسی بات کی اُمید نہ رکھو۔
ذرا مُنہ سنبھالو۔ (ا۔محاورہ) جب کوئی شخص بدزبانی کرتا ہو تو اُسے بطور دھمکی کے کہتے ہیں۔
ذرا میں۔ (ا) تھوڑی سی دیر میں۔
ذرا ہوش میں آؤ۔ (ا۔محاورہ) سوچ سمجھ کر باتیں کرو۔ عقل کے ناخن لو۔
ذرّات۔ (ذر۔رات) [ع۔ا۔مذ] ذرّہ کی جمع۔ چھوٹے چھوٹے ریزے جو قابلِ تقسیم نہ ہوں۔
ذِراع۔ (ذِ۔راع) [ع۔ا۔مذ] (۱) بازو، درمیانی اُنگلی کے سرے سے کہنی تک (۲) ایک ہاتھ۔ ایک گز (۳) گھوڑے کی اگلی ٹانگ ٹخنے سے اُوپر (۴) نشان جو اُونٹ کی ٹانگ پر لگاتے ہیں (۵) نیزے کا حصہ سرے سے لے کر درمیان تک۔
ذرائع۔ (ذَ۔را۔ئع) [ع۔ا۔مذ] ذریعہ کی جمع طریقے۔ راستے۔ وسائل۔

ذرُوت۔ (ذُر۔دَت) [ع۔ا۔مث] (۱) اُونچی چیز (۲) پہاڑ کی چوٹی۔
ذرّہ۔ (ذَر۔رَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) مادے کا نہایت چھوٹا ٹکڑا۔ ریزہ (۲) تھوڑا۔ قلیل۔ جمع : ذرّات۔
ذرّہ بھر۔ (ع۔ا۔مذ) تھوڑا سا۔ ذرا سا۔
ذرّۂ بے مقدار۔ (ع۔صف) بے وقعت شے۔
ذرّہ بین۔ (ا۔مذ) وہ آلہ جس سے ذرّات کی شناخت کی جاتی ہے۔
ذرّہ پرور۔ (ع۔ف۔صف) ناچیز کی قدر کرنے والا۔ معمولی آدمی کا خیال کرنے والا۔
ذرّہ ذرّہ۔ تفصیل کے ساتھ۔ سب کچھ۔
ذرّہ صفت۔ ذرّہ وَر۔ (ع۔ف۔صف) ذرّے کی طرح چھوٹا سا۔ بے وقعت۔ ناچیز۔
ذرّہ نواز۔ دیکھیے ذرّہ پرور۔
ذرّے کو آفتاب بنانا۔ (ا۔محاورہ) ناچیز کو اعلیٰ مرتبہ پر پہنچانا۔
ذروہ۔ (ذِر۔دَہ) [ع۔ا۔مث] (۱) پہاڑ کی بلندی۔ پہاڑ کی چوٹی کنگرہ۔ اُونچی جگہ۔ جمع : ذُریٰ۔
ذری۔ (ذُر۔ا۔مث] ذرا کے بجائے استعمال ہوتا ہے۔ تھوڑی۔
ذرّیت۔ (ذر۔ری۔یَت) [ع۔ا۔مث] اولاد۔ نسل۔ تخم۔ جمع : ذرّیات
ذریعہ۔ (ذری۔عَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) وسیلہ۔ واسطہ (۲) طفیل۔ معرفت (۳) موقع۔ پہنچنے کا طریقہ۔ تعلق۔ سبب۔ وجہ۔ جمع : ذرائع۔
ذریعہ بنانا۔ (ا۔محاورہ) وسیلہ پیدا کرنا۔
ذریعہ پیدا ہونا۔ (ا۔محاورہ) وسیلہ پیدا ہونا۔ طریقہ نکل آنا۔ موقعہ ہونا۔
ذریعہ رکھنا۔ (ا۔محاورہ) دلچسپی لینا۔
ذریعہ نکالنا۔ (ا۔محاورہ) وسیلہ پیدا کرنا۔
ذریعہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) ذریعہ بننا۔ وسیلہ ہونا۔

ذ ـــ ق

ذقن۔ (ذَ۔قَن) [ع۔ا۔مذ] ٹھوڑی۔ جمع : اذقان۔

ذ ـــ ک

ذَکا (ذَ۔کا) [ع۔ا۔مث] ذکاوت۔ ذہانت۔ دانائی۔ فراست۔ عقلمندی۔
ذُکا (ذُ۔کا) [ع۔ا۔مذ] سُورج۔ آفتاب۔
ذکاوت۔ (ذ۔کا۔وَت) [ع۔ا۔مث] ذہن کی تیزی۔ ذہانت۔ تیزیٔ طبع۔ تیز فہمی۔
ذَکر۔ (ذَ۔کر) [ع۔ا۔مذ] (۱) نَر۔ مَرد (۲) آلۂ تناسل (۳) فولاد (۴) فولاد کی بنی ہوئی تلوار۔ جمع : ذکور۔
ذِکر۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) تذکرہ۔ چرچا۔ بیان (۲) زبان اور دل سے خُدا کی یاد

(۴) قرآن پاک کی تلاوت (۵) تعریف۔ شہرت۔ حمد۔ خدا کا شکر ادا کرنا۔ دُعا۔ نماز۔ جمع: اذکار۔
ذِکر آنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی بابت کچھ گفتگو ہونا۔ تذکرہ ہونا۔
ذِکرِ ارّہ۔ صوفیوں کا ایک ذکر جس میں حق حق کی آواز حلق سے نکالی جاتی ہے۔
ذِکرُ العیش نصفُ العیش۔ (مثل) عیش و عشرت کے تذکرے سے بھی بہت سا لطف حاصل ہوتا ہے۔
ذِکر بالخیر۔ ذِکرِ جمیل۔ ذِکرِ خیر۔ (ا۔ مذ) کسی کے متعلق اچھی بات کہنا۔ کسی کا تذکرہ جو نیک بات سے کیا جائے۔
ذِکر چلنا۔ (ا۔ محاورہ) تذکرہ ہونا۔ بات چھڑنا۔
ذِکر چھیڑنا۔ (ا۔ محاورہ) بات چیت ہونا۔ کسی بات کی ابتدا ہونا۔
ذِکرِ حبیب۔ (ا۔ مذ) معشوق کی باتیں۔ معشوق کا تذکرہ۔
ذِکرِ حق۔ (ا۔ مذ) زبان و دل سے خدا کی یاد۔
ذِکر خواں۔ (ع۔ ا۔ صف) خدا کا ذکر کرنے والا۔
ذُکُور۔ (ذُ۔ کُور) [ع۔ ا۔ مذ] ذکر کی جمع۔ بہت سے مرد۔
ذکی۔ [ع۔ صف] تیز فہم۔ ذہین۔ ہوشیار۔ زیرک۔ زُود فہم۔ جمع: اذکیا۔
ذِکّیر۔ (ذِ۔ کّیر) [ع۔ صف] بہت یاد کرنے والا۔
ذکیہ۔ (ذَ۔ کی۔ یہَ) [ع۔ ا۔ مث] تیز فہم عورت۔

ذ ـــ ل

ذَل۔ (ع۔ مذ) رذالت۔ کمینہ پن۔
ذلالت۔ (ذُ۔ لا۔ لت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) ذلت۔ رسوائی۔ خواری (۲) ہتک۔ توہین (۳) کمینہ پن۔ رذالت (۴) حقارت۔
ذِلّت۔ (ذِل۔ لت) [ع۔ ا۔ مث] رسوائی۔ توہین۔ بدنامی۔
ذِلّت اُٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) ذلیل و خوار ہونا۔ شرمندہ ہونا۔
ذِلّت چھانا۔ (ا۔ محاورہ) نحوست برسنا۔ نکبت چھانا۔
ذِلّت دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) شرمندہ کرنا۔ خفیف کرنا۔
ذِلّت ہونا۔ (ا۔ محاورہ) رسوائی ہونا۔ ہتک ہونا۔ شرمندگی ہونا۔
ذلیل۔ (ذَ۔ لیل) [ع۔ صف] (۱) خوار۔ خستہ (۲) رُسوا۔ بدنام (۳) کمینہ۔ رذیل۔ پاجی۔ سفلہ۔ جمع: اَذِلّہ۔
ذلیل کرنا۔ (ا۔ محاورہ) رُسوا کرنا۔ خفیف کرنا۔ شرمندہ کرنا۔

ذ ـــ م

ذم۔ [ع۔ ا۔ مث] مذمت۔ ہجو۔ بُرائی۔
ذم کا پہلو نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) بُرائی یا مذمت کی صورت ہونا۔
ذِمام۔ (ذِ۔ مام) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) حق (۲) عزت۔ جمع: اَذِمّہ۔
ذِمّہ۔ (ذِم۔ مہَ) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) ضمانت۔ کفالت۔ ضامنی (۲) عہد پیمان (۳) سپردگی۔ تحویل۔ امانت (۴) جواب دہی۔ مواخذہ۔ بار (۵) فرض۔ نوکری (۶) وفاداری۔ پناہ۔
ذِمّہ دار۔ (ع۔ ف۔ صف) (۱) ضامن۔ کفیل۔ جوابدہ۔ فرض شناس۔
ذِمّہ دارانہ۔ (ع۔ صف) ذمہ داری کے ساتھ۔
ذِمّہ داری۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) (۱) ضمانت۔ کفالت۔ فرض شناسی۔ جواب دہی۔
ذِمّہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ذمہ لینا۔ سپرد کرنا۔ تحویل میں دینا (۲) حامی بھرنا۔
ذِمّی۔ (ذِم۔ می) [ع۔ ا۔ مذ] غیر مسلم جو اسلامی سلطنت میں رہے اور جزیہ ادا کرے۔
ذمیمہ۔ (ذَ۔ می۔ مہَ) [ع۔ ا۔ مث] بُرائی۔ خرابی۔ جمع: ذمائم۔

ذ ـــ ن

ذَنب۔ (ذَنب) [ع۔ ا۔ مذ] گناہ۔ قصور۔ جرم۔ بُرا کام۔
ذُنُوب۔ (ذُ۔ نُوب) [ع۔ ا۔ مذ] ذنب کی جمع۔ گناہ

ذ ـــ و

ذُو۔ [ع۔ ا۔ مذ] مالک۔ آقا۔ والا۔ صاحب۔
ذُوالاربعۃ الاضلاع۔ (ع۔ ا۔ مث) چار پہلوؤں یا چار اضلاع والی شکل
ذُواضعاف۔ (ع۔ ا۔ مذ) جب ایک عدد کئی عددوں پر پُورا تقسیم ہو سکے تو اسے اُن عددوں کا ذُواضعاف کہتے ہیں۔
ذُواضعافِ اَقل۔ (ع۔ ا۔ مذ) سب سے چھوٹا ذواضعاف۔ وہ عدد جو کئی عددوں پر پُورا تقسیم ہو سکے اور اُس سے کوئی چھوٹا عدد ایسا نہ ہو کہ اُن عددوں پر پُورا تقسیم ہوتا ہو۔ اس عدد کو اُن عددوں کا ذواضعاف اَقل کہتے ہیں۔
ذُوالاحترام۔ (ع۔ صف) صاحبِ احترام۔ مرتبے والا۔ صاحبِ عزت۔
ذُوالجلال۔ (ع۔ صف) صاحبِ جلال۔ مرتبے والا۔ دبدبے والا۔ خدائے تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام۔
ذُوالجناح۔ (ع۔ ا۔ مذ) پَروں والا۔ حضرت امام حسینؑ کے اُس گھوڑے کا نام جس پر آپ معرکۂ کربلا میں سوار تھے۔
ذُوالحال۔ (ع۔ صف) بدمزاج۔ سخت دل۔
ذوالحج۔ ذوالحجہ۔ قمری سال کا بارھواں مہینہ جس میں حج بیت اللہ اور عید الاضحیٰ کی تقاریب ہوتی ہیں۔
ذُوالفقار۔ (ع۔ ا۔ مث) حضرت علیؓ کی تلوار کا نام۔
ذُوالقرنین۔ (ع۔ ا۔ مذ) دو گیسوؤں یا دو سینگوں والا۔ ایک بادشاہ کا نام جس کا ذکر قرآن پاک میں بھی آیا ہے۔ اسکندر۔ لیکن یہ تحقیق نہیں ہو سکا کہ وہ سکندر کون تھا۔

ذُوالکفل۔ (ع۔مذ) کلام پاک میں ایک پیغمبر کا نام۔
ذُوالمنن۔ (ع۔صف) بخشش اور احسان کرنے والا۔ خدا کی صفت ہے۔
ذُوالنّورین۔ (ع۔صف) دو نوروں والا۔ حضرت عثمانؓ کا لقب کیونکہ رسول اللہؐ کی دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے ان کے نکاح میں آئیں۔
ذُوالنّون۔ (ع۔مذ) حضرت یونسؑ کا لقب کیونکہ آپ مچھلی کے پیٹ میں رہے تھے۔ نون بمعنی مچھلی۔ ایک مسلمان بزرگ کا نام۔ ذوالنون مصری۔
ذُوذُنابہ۔ (ع۔ا۔مذ) دُم دار ستارہ۔
ذُوفنون۔ (ع۔صف) (۱) وہ جو کئی فن جانتا ہو۔ عالم۔ فاضل (۲) پُرفن عیار۔ چالاک۔
ذُومعنی۔ (ع۔صف) بامعنی۔ عموماً ذومعنین کے بجائے استعمال ہوتا ہے یعنی دو معنوں والا۔ وہ بات جس میں کئی پہلو یا معنی نکلتے ہوں۔
ذُومعنی کہنا۔ (ا۔محاورہ) ایسی بات کہنا جس کے کئی معنی نکلتے ہوں۔
ذوات۔ (ذَ۔وات) (ع۔ا۔مذ) جمع ذات کی بمعنی صاحبان۔ مالکان۔
ذَوق۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) مزہ۔ لطف (۲) شوق۔ خوشی (۳) شیخ محمد ابراہیم دہلوی کا تخلص۔
ذوق رکھنا۔ (ا۔محاورہ) شوق رکھنا۔
ذوق سلیم۔ (ا۔صف) صحیح ذوق۔ دُرست ذوق۔
ذوق وشوق۔ (ع۔ا۔مذ) اُمنگ۔ رچاؤ۔ خوشی۔
ذوی۔ (ع۔ا۔مذ) ذُو کی جمع۔ مالکان۔ صاحبان۔
ذوی الارحام۔ (ع۔صف) رحموں والے۔ وہ رشتہ دار جو باپ کی طرف منسوب نہ ہوں۔ وہ رشتہ دار جو ماں، بہن، بیوی یا لڑکیوں کی طرف سے منسوب ہوں۔ ذوالفرائض اور عصبہ نہ ہوں۔
ذوی الاکرام۔ (ع۔ا۔صف) وہ جن کی عزت کی جائے۔ معززین۔
ذوی الفرائض۔ (ع۔صف) شرعی وارث جن کے حصے مقرر ہیں۔
ذوی القربیٰ۔ قرابت والے لوگ یعنی جدی رشتہ دار۔

ذ ـــ ہ

ذہانت۔ (ذ۔ہا۔نت) (ع۔ا۔مث) ذہن کی تیزی فوراً سمجھ جانے کا ملکہ۔
ذَہَب۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) سونا۔ طلا۔ انڈے کی زردی۔ جمع: اَذہاب۔
ذِہن۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) حافظہ۔ یاد (۲) ادراک یا سمجھ کی قوت (۳) زیرکی دانائی سمجھ (۴) قابلیت۔ ذکا۔ جمع: اَذہان۔
ذہن رسا۔ (ع۔ا۔صف) تیز ذہن۔
ذہن سے اُتر جانا۔ (ا۔محاورہ) بھول جانا۔ دھیان نہ رہنا۔
ذہن کُند ہونا۔ (ا۔محاورہ) غبی ہونا۔
ذہن کھلنا۔ (ا۔محاورہ) عقل کا تیز ہونا۔
ذہن لڑانا۔ (ا۔محاورہ) سوچنا۔ غور کرنا۔
ذہن لڑنا۔ (ا۔محاورہ) خیال کی رسائی ہونا۔
ذہن منتقل ہونا۔ (ا۔محاورہ) کسی بات کی طرف خیال جانا۔
ذہن میں نہ بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) کسی بات کا سمجھ میں نہ آنا۔
ذہن نشین۔ (ع۔ف۔صف) سمجھا ہوا۔ یاد رکھا ہوا۔ سمجھ میں آیا ہوا۔
ذہن نشین کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سمجھانا (۲) تشفی کر دینا۔
ذہن نشین ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سمجھ میں آنا (۲) یاد ہو جانا (۳) تشفی ہو جانا۔
ذِہنی۔ (ذِہ۔نی) (ع۔صف) (۱) ذہن کے متعلق (۲) دماغی۔ عقلی۔
ذہنیات۔ (ذِہ۔نی۔یات) (ع۔ا۔مث) ذہن سے تعلق رکھنے والی چیزیں۔
ذہنیت۔ (ذِہ۔نی۔یت) (ع۔ا۔مث) طبیعت کا رجحان۔ تیزی طبع۔ طبیعت کا میلان۔ مزاج۔
ذَہیب۔ (ذَ۔ہیب) (ع۔صف) سنہرا۔ سونے کا۔
ذَہین۔ (ذَ۔ہین) (ع۔صف) وہ شخص جس کا ذہن تیز ہو۔ ذکی۔ ہوشیار۔ تیز فہم۔

ذ ـــ ی

ذی۔ (ع۔ا۔مذ) دیکھیے "ذُو" صاحب۔ مالک۔ رکھنے والا۔
ذی آبرو۔ (ع۔صف) آبرو والا۔ عزت دار۔
ذی اختیار۔ (ع۔صف) اختیار والا۔ حکمت والا۔ حاکم۔
ذی استعداد۔ (ع۔صف) (۱) قابل۔ لائق (۲) امیر۔ دولتمند۔
ذی اقتدار۔ (ع۔صف) حکومت والا۔ اقتدار والا۔ حاکم۔
ذی جاہ۔ (ع۔صف) مرتبے والا۔ افسر۔
ذی الحج۔ (ع۔ا۔مذ) قمری سال کا بارہواں مہینہ جس میں مسلمان حج ادا کرتے ہیں۔
ذی القعدہ۔ (ع۔ا۔مذ) قمری سال کا گیارہواں مہینہ۔
ذی حرمت۔ (ع۔صف) عزت دار۔ باعزت۔
ذی حس۔ (ع۔صف) جاندار۔ احساس رکھنے والا۔
ذی حشم۔ (ع۔صف) حشمت والا۔
ذی حیات۔ (ع۔صف) (۱) جاندار۔ زندہ۔
ذی خرد۔ (ع۔صف) عقلمند۔ دانا۔
ذی رُتبہ۔ (ع۔ف۔صف) عہدہ دار۔ صاحب منصب۔ افسر۔ حاکم۔
ذی رُوح۔ (ع۔صف) جاندار۔
ذی شان۔ (ع۔صف) شان و شوکت والا۔
ذی شعور۔ (ع۔صف) عقلمند۔ دانا۔ ہوشیار۔ سمجھدار۔
ذی عزت۔ (ع۔صف) عزت دار۔ معزز۔
ذی قعدہ۔ (ع۔مذ) سن ہجری کا گیارہواں مہینہ۔
ذی وقار۔ (ع۔صف) معزز۔ صاحب وقار۔
ذی ہوش۔ سمجھدار۔ ہوشیار۔ ذہین۔ عاقبت اندیش۔ ہوشمند۔
ذیابیطس۔ (ذِ۔یا۔بی۔طس) (ع۔ا۔مذ) پیشاب کی بیماری جس میں پیشاب کے ساتھ شکر آتی ہے۔
ذَیل۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) دامن۔ نیچے کا حصہ (۲) وہ جو نیچے درج ہو (۳) علاقہ۔ حلقہ (۴) گروہ۔ زمرہ (۵) واسطہ۔ آڑ۔
ذَیل دار۔ (ع۔ف۔صف) ایک سرکاری عہدہ دار جس کے حلقہ میں

کئی گاؤں ہوتے تھے۔

ذَیل گھر۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) ایک مکان جس میں معزز آدمی نمبردار ذیلدار وغیرہ آکر ٹھہرتے رہیں۔

ذَیل میں۔ تحت میں۔ نیچے۔

ذَیل وَار۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) ذیل کے حساب سے۔

ذَیلی۔ (ذَے۔لی) (ع۔ف۔صف) نیچے کی۔ ضمنی۔ ماتحت۔

ذیلی تقسیم۔ (۱) نیچے کی تقسیم (۲) کمتر درجہ کی تقسیم انگریزی اصطلاح میں اسے سب ڈویژن (Sub Division) کہتے ہیں۔

ذیلی حاشیہ۔ (ع۔ا۔مذ) پائے ورق پر لکھی ہوئی عبارت (انگ) (Foot Note)

ذیلی دَفعہ۔ قانونی دفعات کی مزید وضاحت کے لیے چھوٹی چھوٹی ضمنی دفعات۔ (انگ) (Sub clause)

ذیلی طفیلی۔ (ع۔ف۔صف) ماتحت۔

ذیلی گرفت۔ اے۔سی۔ بجلی کی متبادل برقی رو کی گرفت کو کہتے ہیں۔ جس کی لہریں ایک دوسری کی معاونت کرتی ہیں۔ انگریزی میں اُسے سبسڈیری ویلنسی (Subsidiary Yalency) بھی کہتے ہیں

ذیلی عنوان۔ (ع۔ا۔مذ) کسی مضمون کی بغلی سُرخی۔

ذیلی قواعد۔ (ع۔ا۔مذ) قوانین کی مزید وضاحت کے لیے چھوٹے بڑے قاعدے۔

ذیلی مُمتحن۔ ماتحت مُمتحن۔ (انگ) (Sub Examiner)

ر

ر (رے) [ع۔ا۔مث] (۱) اُردو کا چودھواں، فارسی کا بارھواں، عربی کا دسواں اور ہندی کا ستائیسواں حرف اِسے رائے مہملہ اور رائے غیر منقوطہ بھی کہتے ہیں (۲) حساب ابجد میں اس کے دو سو عدد مقرر ہیں۔ یہ شمسی حرف ہے۔ علمِ نجوم میں چاند کی علامت ہے۔

ر ــــ ا

را ۔[ف۔حرف] (۱) کا۔کو (۲) سے لیے۔ اُردو میں اس کے مرکبات قضارا بمعنی اتفاقاً۔ ناگہانی۔ خدارا بمعنی خدا کے لیے مستعمل ہیں۔

راب ۔[ہ۔ا۔مث] شیرہ۔ پتلا گُڑ جو اکثر تمباکو میں پڑتا ہے (۲) گنّے کا رَس۔

راب نہ رابڑی لے اُٹھے کھابڑی ۔ (ا۔مثل) کوئی اچھی یا بُری بات نہیں کی اور یونہی تلوار نکال لی۔ خواہ مخواہ ناراض ہو گئے۔

رابڑی ۔ (راب۔ڑی) [ہ۔ا۔مث] (۱) شکر ملا ہوا گاڑھا دُودھ۔ ربڑی۔ (۲) جُوار۔ باجرے یا مکئی کا نمکین کھٹّی چھاچھ میں پکا ہوا آٹا۔

رابطہ ۔ (رَا۔بِ۔طَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) لگاؤ۔ عِلاقہ۔ واسطہ۔ تعلق۔ میل جول (۲) قرابت۔ رِشتہ۔ جمع: رَوَابِط۔

رابع ۔ (را۔بِع) [ع۔صف] چوتھا۔

رابعاً ۔ (را۔بِ۔عَن) [ع۔تابع فعل] چوتھی بار۔ چوتھے۔

رابعہ ۔ (را۔بِ۔عَہ) [ع۔صف] چوتھی۔

راپٹا ۔ (راپ۔ٹا) [اُر۔ا۔مذ] تھپڑ۔

راپڑ ۔ (را۔پَڑ) [ہ۔صف] بنجر (زمین)

راپی ۔ (را۔پی) [ہ۔ا۔مث] چمڑا تراشنے کا اوزار۔ چمڑا چھیلنے اور صاف کرنے کی کھُرپی۔ راپنی۔

رات ۔[ہ۔ا۔مث] (۱) سُورج کے غروب ہونے سے طلوع ہونے تک کا وقت (۲) رین۔ شب۔ مغرب (۳) اندھیرا۔ سیاہی۔ تاریکی۔

رات آنا ۔ (ا۔محاورہ) رات کا ہونا۔ رات گزرنا۔

رات آنکھوں میں کاٹنا (کٹنا) ۔ (ا۔محاورہ) رات آنکھوں میں گزارنا۔ انتظار میں ساری رات جاگتے رہنا۔ نیند نہ آنا۔

رات اخیر ہونا ۔ (ا۔محاورہ) رات کٹنا۔ رات ختم ہونا۔

رات بس کر ۔ (ا) رات کو قیام کرکے۔

رات بسے کا رَستہ ۔ (ا۔مذ) وہ رستہ جس کو طے کرنے میں رات کو درمیان میں رہنا پڑے۔ دو پڑاؤ کا رستہ۔

رات بولنا ۔ (ا۔محاورہ) رات کا سناٹا ہونا۔ آدھی رات کو ہوا کا سائیں سائیں کرنا۔

رات بھاری ہونا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) تکلیف اور مصیبت کی رات کا کاٹے نہ کٹنا (۲) رات کا منحوس اور خطرناک ہونا۔

رات بہت آنا ۔ (ا۔محاورہ) رات کو دیر ہو جانا۔ بہت رات گزرنا۔

رات بھر ۔ (ا۔صف) تمام شب۔ ساری رات۔

رات بھر بٹیا بیائی اور ایک بچہ بیائی ۔ (ا۔مثل) محنت تو بہت کی مگر فائدہ نہ ہونے کے برابر ہوا۔

رات بھیگنا ۔ (ا۔محاورہ) رات کو خنکی ہو جانا۔ رات کا سرد ہو جانا۔ آدھی رات گزرنا۔

رات پڑی ہے ۔ (ا۔محاورہ) بہت رات باقی ہے۔

رات پڑی بوند۔ نام رکھا محمود ۔ (ا۔مثل) کام مشکل سے شروع ہوا ہے خوشی ابھی سے شروع کر دی ہے۔

رات پڑے اُپاسی، دن کو کھائے (کھوجے) باسی ۔ (ا۔مثل) بہت غریب ہے رات کو بھوکا سوتا ہے دن کو باسی کھاتا ہے۔

رات پکڑنا ۔ (ا۔محاورہ) رات ہو جانا۔ رات پا لینا۔ کام کا سلسلہ رات تک پہنچنا۔

رات پہاڑ ہونا ۔ (ا۔محاورہ) تکلیف وغیرہ کی وجہ سے رات لمبی ہونا۔ رات کاٹے نہ کٹنا۔

رات تو اپنی ہے ۔ (ا۔محاورہ) یہ وقت تو اپنا ہے۔

رات تھوڑی سوانگ بہت۔ رات تھوڑی کہانی بہت ۔ (ا۔مثل) (۱) فرصت کم ہے اور کام زیادہ (۲) عمر کم اور دنیا کے بکھیڑے بہت۔

رات تھوڑی ہونا ۔ (ا۔محاورہ) رات کا کم باقی رہنا۔ صبح ہونے کے قریب ہونا۔

رات تیر کرنا ۔ (ا۔محاورہ) رات گزارنا۔ بسر کرنا۔

رات جانا ۔ (ا۔محاورہ) رات گزرنا۔ رات تمام ہو جانا۔

رات چلنا ۔ (ا۔محاورہ) رات گزرنا۔ رات رخصت ہونا۔

رات دن ۔ ہر وقت۔ شب و روز۔ آٹھوں پہر۔

رات دن اُس کی تسبیح ہے ۔ (ا۔مقولہ) ہر وقت اُس کو یاد کرتا ہے۔

رات دن برابر ہونا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) ۲۱ مارچ اور ۲۱ ستمبر کو دن اور رات کی لمبائی پورے بارہ گھنٹے کی ہوتی ہے (۲) دن اور رات میں کوئی فرق نہ سمجھنا۔ جو کام دن کو ہونا چاہیے وہی رات کو بھی کرنا۔

رات دن پیسا اور چینی بھر اُٹھایا ۔ (مثل) محنت بہت فائدہ کم۔

رات دن شیر کا سامنا ہے ۔ (ا۔مثل) ہر روز نئی مصیبت ہے۔

رات ڈھلنا ۔ (ا۔محاورہ) رات کا زوال پر آنا۔ آدھی سے زیادہ رات گزر جانا۔

رات رہنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) رات باقی ہونا (۲) رات کو قیام کرنا (۳) عورت کا مرد کے پاس رات کو سونا۔

رات رہے (رسے)۔ (۱) ایسے وقت جب تھوڑی رات باقی ہو۔

رات زیادہ آنا۔ (ا۔محاورہ) رات کا بڑا حِصّہ گزر جانا۔

رات کا بڑھ جانا۔ (ا۔محاورہ) رات کا موسم سرما میں لمبا ہونا (۲) تکلیف یا انتظار کی وجہ سے رات کا لمبا معلوم ہونا۔

رات کا پیٹ بھاری ہے۔ (ا۔مثل) رات سب عیبوں کو چھپا لیتی ہے

رات کاٹے کھانا۔ (ا۔محاورہ) رات کو تنہائی میں فرقت کی تکلیف ہونا

رات کا کھایا یاد نہیں رہتا۔ (ا۔مثل) بہت بھول جانے والا آدمی ہے

رات کٹ جانا۔ (ا۔محاورہ) رات بسر ہو جانا۔

رات کو جمائی آئے، دن کو مُنہ پھیلائے۔ (ا۔مثل) کام میں عجلت کرنے والا۔

رات کو مچھر کی ٹانگ پکڑیں، دن کو اُونٹ نہ سجھائی دے۔ (ا۔مثل) اُس شخص کے متعلق کہتے ہیں جسے رات کو زیادہ نظر آتا ہے اور دن میں کم۔

رات کی رات۔ (ا۔مث) صرف ایک رات۔

رات کی نیت حرام۔ (مثل) عورتوں کا خیال ہے کہ رات کو کوئی تجویز کرنا منحوس ہوتا ہے۔

رات گئی بات گئی۔ (مثل) موقع نکل جانے کے بعد کچھ نہیں ہو سکتا۔

رات گئے۔ ایسے وقت جب رات کا بڑا حِصّہ گزر چکا ہو۔

رات ماں کا پیٹ ہے۔ (مثل) رات کو سب آرام پاتے ہیں رات کو عیب چھپے رہتے ہیں۔

رات نزدا اتری، صبح (اُٹھ کوئیں سے ڈری) کواں دیکھ ڈری۔ (مثل) خواہ مخواہ نخرے بگھارتی ہے۔ دکھانے کو ڈرتی ہے۔ خطرناک کام کر جائے اور تھوڑے خطرے سے ڈر جائے۔

رات نہ پکڑنا۔ (ا۔محاورہ) رات ہونے سے پہلے مَر جانا۔ رات تک زندہ نہ رہنا۔

رات والا۔ (ا۔مذ) (۱) الّو (۲) ہیضہ (۳) چاند۔

رات ہٹائی تڑکے آئی۔ بھوک بیدنا بُری رے بھائی (ہ۔مثل) بھوک بُری بلا ہے ہر وقت لگی رہتی ہے۔

راتوں رات۔ (رامارات۔ (۱) رات ہی رات میں۔ ایک رات میں۔

راتوں روئی ایک ہی مَرا (موا)۔ (مثل) بہت محنت کی فائدہ تھوڑا ہوا۔

راتوں کا نا کاتنا۔ سَر پر نہیں ناتنا۔ (ہ۔مثل) بہت محنت کرتی ہے۔ پھر بھی گذارا نہیں ہوتا۔

راتا۔ (را۔تا) [س۔صفت] (۱) سُرخ۔لال۔قِرمزی (۲) سُرخ رنگا ہوا۔

راتِب۔ (را۔تِب) [ع۔ا۔مذ] (۱) کُتّے۔بلّی، ہاتھی کی روزانہ خوراک (۲) گھوڑے کو جو چیز معمولی دانے گھاس کے علاوہ دی جائے (۳) تنخواہ۔ روزینہ۔پنشن۔وظیفہ۔راشن۔

راتب باندھنا۔ (ا۔محاورہ) معمول مقرر کر لینا۔

راتب لگانا۔ (ا۔محاورہ) راتب مقرر کرنا۔ کُتّے بلی کا راتب مقرر ہونا۔

راتنا۔ (رات۔نا) [س۔مص] (۱) رنگنا۔ سُرخ رنگنا (۲) سخت جوش آنا (۳) نہایت شائق ہونا۔ عاشق ہونا۔

راتی۔ (را۔تی) [ہ۔ا۔مث] (۱) رات (۲) [صف] رات کا۔

راتی راتا۔ (ا۔صف) مارا مار۔ دِن رات چل کر۔ رات کے وقت۔

راٹھور۔ (را۔ٹھور) [س۔ا۔مذ] (۱) راجپوتوں کا ایک خاندان (۲) [صف] مضبوط۔پکّا۔سخت۔کھُردرا۔

راج۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) سلطنت۔حکومت۔بادشاہی۔گورنمنٹ۔سرکار (۲) اختیار۔ خودمختاری (۳) معمار۔عمارت بنانے والا۔ (۴) وقت۔زمانہ۔

راج آرہا ہے۔ (ا۔محاورہ) خوب بے فکری میں گذرتی ہے۔

راج استھان۔ (ف۔ا۔مذ) شاہی محل۔ دارالحکومت۔ راج دھانی۔ راج منڈل۔

راج بنسی۔ (ہ۔صف) (۱) شاہی خاندان کا آدمی۔ راجہ کے خاندان کا (۲) سانپ۔ناگ (۳) ایک راجپوت قوم۔

راج بہا (راجباہ)۔ (ہ۔ا۔مذ) نہر کی چھوٹی شاخ۔ چھوٹی نہر جو کسی نہر یا منبع سے نکالی جائے۔

راج بھنڈار۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) خزانۂ عامرہ۔ بیت المال۔ خزانۂ شاہی سرکاری مال خانہ۔

راج بھنگ ہونا۔ (ا۔محاورہ) سلطنت کا تہ و بالا ہونا۔ سلطنت پر زوال ہونا۔ حکومت پامال ہونا۔

راج پاٹ۔ (ہ۔ا۔مذ) حکومت۔ بادشاہت۔ سلطنت۔ سُہاگ۔

راج پتی۔ (ہ۔ا۔مذ) راجکماروں کا لقب۔ راج کنور۔

راج پتنی۔ (ہ۔ا۔مث) ملکہ۔رانی۔

راج پوت۔ (۱) شاہزادہ۔ بادشاہ زادہ (۲) چھتری۔ ہندو راجہ کی اولاد۔ ایک ذات جو راجگانِ قدیم کی اولاد سے کئی شاخوں اور گوتوں میں ہندو اور مسلمان دونوں میں موجود ہے۔

راج پھوڑا۔ (ہ۔ا۔مذ) وہ بڑا پھوڑا جو اکثر پیٹھ پر ہوتا اور اس سے آدمی کم ہی بچتا ہے۔ اِسے بعض مغلئی پھوڑا بعض ملتانی اور بعض لاہوری پھوڑا بھی کہتے ہیں۔ کاربنکل۔

راج تِلک۔ (ہ۔ا۔مث) بادشاہت کا ٹیکا۔ وہ قشقہ جو راج گدی یا ولی عہدی ظاہر کرنے کے لیے لگایا جاتا ہے۔

راج دَربار۔ (ہ۔ا۔مذ) دربارِ شاہی۔ بارگاہِ خسروی۔

راج دُلاری۔ (ہ۔ا۔مث) شہزادی۔ راجکماری۔

راج دُوت۔ (ہ۔ا۔مث) راجہ کا ایلچی۔ کسی مُلک کا سفیر۔

راج دھانی۔ (ہ۔ا۔مث) پایۂ تخت۔ دارالحکومت۔

راج ڈنڈ۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) ٹیکس۔ سرکاری رسوم (۲) سرکاری جرمانہ محصول۔

راج رانی۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) راج پتنی (۲) [تعظیماً] دیوی۔ درگا۔ کالکا۔ دیوتا کی اِستری۔

راج روگ۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) تپ دِق۔ مرض مہلک۔ کوڑھ (۲) عرصہ تک زیرِ تجویز رہنے والا مقدمہ (۳) عمارت بنوانے کی لت۔

راج سبھا۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) راجہ کا دربار (۲) شاہی مجلس۔
راج سہاگ۔ (ہ۔ا۔مذ) وہ زمانہ جس میں عورت کا خاوند زندہ ہو۔
راج سہاگ قائم رہے۔ (ا۔محاورہ) شادی شدہ عورت کے لیے دُعا۔
راج کا راج میں۔ تاج کا تاج میں۔ بیاج کا بیاج میں۔ سماج کا سماج میں۔ (مثل) جس قسم کی آمدنی ہو ویسا ہی خرچ ہوتا ہے۔ راجا کا سلطنت کے کاموں میں۔ ساہوکار کا قرضہ دینے میں اور غلہ فروش کا اناج خریدنے میں (۲) ہر بات اپنے محل پر ہونی چاہیئے۔
راج کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) حکومت کرنا (۲) عیش میں زندگی بسر کرنا۔ خوش ہونا۔
راج کمار۔ (ہ۔ا۔مذ) راجہ کا بیٹا۔ راجپوت۔ کنور۔ شہزادہ۔
راج کماری۔ (ہ۔ا۔مث) راجا کی بیٹی۔ شہزادی۔
راج کوی۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) درباری شاعر۔ ملک الشعراء۔ تمام شاعروں سے بلند پایہ شاعر۔
راج گدی۔ (ہ۔ا۔مث) تختِ شاہی۔ تختِ سلطنت۔
راج گری۔ راج گیری۔ (ہ۔ا۔صف) معماری۔ عمارت یا تعمیر کا کام۔
راج گھاٹ۔ (ہ۔ا۔مذ) راجا کے نہانے کا گھاٹ۔ بہت بڑا گھاٹ۔
راج نیتک۔ (ہ۔ا۔صف) سیاسی۔
راج نیتی۔ (ہ۔ا۔مث) سیاست۔ نظام حکومت۔
راج ہٹ۔ بالک ہٹ۔ تریا ہٹ۔ جوگی ہٹ۔ (ہ۔مثل) راجہ۔ بچہ۔ عورت اور فقیر جو دل میں آٹھے کرتے ہیں۔ کسی کی نہیں مانتے۔
راج ہنس۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) ایک قسم کی مُرغابی۔ بڑی بط۔
راجا۔ (را۔جا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) بادشاہ۔ فرماں روا۔ حکمران (۲) سخی۔ فیاض۔
راجا آگے راج۔ پیچھے نہ چھلنی نہ چھاج۔ (مثل) بیوہ عورت کہتی ہے کہ خاوند کی زندگی میں بڑے مزے تھے اسکی وفات کے بعد کچھ بھی نہیں
راجا اِندر کا اکھاڑہ (مجلس)۔ (ہ۔ا۔مذ و مث) راجا اِندر کی محفل رقص و سرود جو تمام دیوتاؤں اور پریوں کا بادشاہ مانا جاتا ہے (۲) عیش و نشاط (۳) خوبصورت عورتوں کا مجمع۔
راجا ادھیراج۔ (ہ۔ا۔مذ) راجوں کا راجا۔ شہنشاہ۔
راجا بلاوے ٹھاڑے آوے۔ (ہ۔مثل) راجا بلائے تو جلدی آتا ہے۔ حاکم کی بہت تابعداری کرتا ہے۔
راجا بھئے تو کیا ہوا انت جاٹ کے جاٹ۔ (مثل) باوجود نو دولتی کے قدیم عادت نہ بدلی۔
راجا جوگی کس کے میت۔ (مثل) بادشاہ اور جوگی کسی کے دوست نہیں ہوتے۔
راجا چھوڑے نگری جو بھاوے سو لے۔ (مثل) راجا سلطنت چھوڑ دے تو جو چاہے کرے (۲) راجا اگر شہر چھوڑ دے تو جس کا دل چاہے قبضہ کرلے۔
راجا راج پرجا چین (سکھی)۔ (مثل) حاکم اچھا ہو تو رعیت آرام سے رہتی ہے۔
راجا رکھے رانی کھاوے۔ (مثل) کماتا کوئی ہے۔ اُڑاتا کوئی ہے۔
راجا روٹھے گا اپنی نگری لے گا۔ (مثل) راجا ناراض ہو گا تو شہر بدر کر دے گا وہاں کہتے ہیں جہاں کسی کی ناراضی کی پروا نہیں ہوتی۔
راجا کا پرچانا اور سانپ کا کھلانا برابر ہے۔ (مثل) بادشاہوں کی صحبت میں ہر وقت خطرہ ہوتا ہے۔
راجا کا دان پرجا کا اشنان۔ (مثل) خیرات اپنی حیثیت کے موافق ہونی چاہیئے۔ غریب نہالے تو وہی اس کی خیرات ہے۔
راجا کا دوجا بکری کا تیجا دونوں خراب۔ (مثل) راجا کا دوسرا بیٹا سلطنت کے لیے جھگڑا کرتا ہے اور بکری کا تیسرا بچہ بھوکا رہتا ہے کیونکہ بکری کے دو ہی تھن ہوتے ہیں۔
راجا کو موتی کا دُکھ۔ (مثل) جہاں افراط ہونی چاہیئے وہاں کوئی چیز نہ ملے تو کہتے ہیں۔
راجا کیا جانے بھوکے کی سار۔ (مثل) بھوک کی قدر امیر آدمی نہیں جان سکتا۔
راجا کی بیٹی۔ قسمت (کرم) کی ہیٹی۔ (مثل) امیر کی لڑکی غریب کے گھر بیاہی جائے تو کہتے ہیں۔
راجا کے گھر کاج۔ ہمارے گھر ٹھک ٹھکا۔ (مثل) بادشاہوں کے اخراجات کا بوجھ رعیت پر پڑتا ہے۔ بادشاہ مزے اڑائیں۔ غریب بھوکے مرتے ہیں۔
راجا کے گھر آئی، گئی ترت رانی کہلائی۔ (مثل) جب غریب کی بیٹی امیر کے گھر بیاہی جائے تو کہتے ہیں۔
راجا کے گھر موتیوں کا کال۔ (مثل) (۱) کیا پروا ہے۔ کیا کمی ہے۔ (۲) جس کے پاس کوئی چیز کثرت سے ہو اور وہی نہ ملے، تو تعلیماً جھلاتے ہوئے کہتے ہیں۔ بھلا یہ بھی کیا بات ہے کہ یہ چیز آپ کے بس کی نہیں۔
راجا نل پر بپتا پڑی بھونی مچھلی جل میں پڑی۔ (مثل) بُرے دن آئیں تو ہر کام میں نقصان ہوتا ہے۔
راجا ہو کر چوری کرے نیاؤ کون کرے۔ (مثل) حاکم ہی ظلم کرے تو انصاف کہاں ؟
راجائی۔ (را۔جا۔ای) (ہ۔ا۔مث) (۱) سلطنت۔ بادشاہی۔ فرمانروائی حکومت (۲) امیری۔ دولتمندی۔
راجح۔ (را۔جح) (ع۔صف) بہتر۔ غالب۔ فائق۔ پسندیدہ۔
راجس۔ (را۔جس) [راجرس (Rogers) کا مُخفّف۔ا۔مذ] لوہے کے ایک انگریزی کارخانے کا مالک جس کے چاقو مشہور ہیں۔
راجع۔ (را۔جع) [ع۔صف] رجوع کرنے والا۔ پھرنے والا (۲) وہ عورت جو مر جانے کے بعد اپنے والدین کے گھر واپس آجائے (۳) وہ اونٹنی جو حاملہ نہ ہو مگر حاملہ معلوم ہو۔
راجل۔ (ع۔صف) پیادہ۔ سوار کی ضد۔
راجُوٹ۔ (را۔جُوٹ) [ق۔ا۔مذ] حکومت۔ حکمرانی۔

راجی۔ (را۔جی) [ع۔صف] اُمیدوار۔ سائل۔
راجے۔ (را۔جے) [ق۔ا۔مذ] (۱) مزدور (۲) راجا۔
راجیو۔ (را۔ج۔یُو) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ایک قسم کی مچھلی (۲) ایک قسم کا ہرن (۳) بگلا (۴) ہاتھی (۵) نیلا کنول (۶) وِشوا ناتھ کا ایک شاگرد (۷) دھاری دار (۸) راجا کے وظیفے پر گزارہ کرنے والا۔
راجیہ۔ (س۔ا۔مذ) حکومت۔ بادشاہت۔ حکومت سلطنت (۲) بادشاہی فرمانروائی (۳) اختیار۔ عملداری (۴) انتظامِ سلطنت۔
راجیہ سبھا۔ (ہ۔ا۔مث) ایوان بالا۔ مجلسِ اعلیٰ۔
راچھ۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) جُلاہوں کی دندانے دار کنگھی (۲) آلہ۔ اوزار (۳) بڑھئی اور دیگر پیشہ وروں کے اوزار (۴) لوہے کا ٹکڑا جس کے گرد چکی پھرتی ہے (۵) درخت یا لکڑی کے اندر کا سخت حصّہ۔
راچھ رچھندے۔ (۱) اوزار۔ آلات (۲) برتن۔ بھانڈے۔
راچھس۔ (را۔چھس) [ہ۔ا۔مذ] (۱) راکشش۔ زبردست۔ سرکش لوگ۔ ظالم۔ جن بھوت۔ پریت (۲) ہندوؤں کے اعتقاد کے مطابق ایک سینگوں والی قوم جو راجاؤں کے خلاف رہتی تھی۔
راح۔ [ع۔ا۔مذ و مث] مزے اُڑانا۔ مطلب حاصل کرنے کے قریب ہونا (۲) شراب (۳) راحت کی جمع۔ ہتھیلیاں۔
راحت۔ (را۔حت) [ع۔ا۔مث] (۱) آرام۔ آسائش۔ آسودگی۔ قرار۔ سُکھ۔ استراحت (۲) محنت۔ تکلیف یا بے آرامی کا ختم ہو جانا (۳) محنت سے آزادی (۴) امن۔ چین۔ سکون۔ کل (۵) خوشی۔ مسرت۔
راحت افزا (رساں)۔ (ع۔صف) آرام پہنچانے والا۔
راحت جان۔ (۱) دِل خوش کرنے والا۔ معشوق۔ بیوی اور اولاد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔
راحت رساں۔ (ف۔ا۔صف) آرام پہنچانے والا۔
راحتی۔ (راح۔تی) [ف۔ا۔مث] (۱) وضو کا طشت۔ چلمچی (۲) جھاڑ (۳) کیف۔
راحل۔ (را۔حِل) [ع۔ا۔مذ] کوچ کرنے والا۔ مسافر۔
راحلہ۔ (را۔ح۔لہ) [ع۔ا۔مذ] سواری کا جانور۔ جمع: رواحل۔
راحم۔ (را۔حم) [ع۔صف] رحم کرنے والا۔
راد (رادھ)۔ (ھ۔ا۔مث) پیپ۔ مواد۔ زخم کی پکی ہوئی آلائش۔
رادِفت۔ (را۔دِ۔فت) [ع۔ا۔مث] (۱) جو بعد میں آئے (۲) صُورِ اسرافیل کی دوسری آواز۔
رادھا۔ (را۔دھا) [ھ۔ا۔مث] (۱) رادھکا۔ کرشن جی کی ایک پیاری گوپی۔ (۲) (مجازاً) قدرت۔ فطرت (۳) کامیابی۔ اقبال مندی۔
رادھا کو یاد کرو۔ (مثل) جاؤ ہوا کھاؤ۔ اپنا کام کرو۔ ہمیں کچھ پروا نہیں۔
راڑ۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) شور و غل۔ جھگڑا۔ ٹنٹا۔ فساد۔ لڑائی۔ دنگا (۲) بچوں کی ہٹ۔
راڑیا۔ (را۔ڑی۔یا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) لڑاکا یا جھگڑالو شخص (۲) ضدی۔ بچّہ۔ ضِدی فقیر۔

راز۔ (ف۔ا۔مذ) بھید۔ خفیہ یا پوشیدہ بات۔
راز افشا کرنا۔ (ا۔محاورہ) خفیہ بات ظاہر کر دینا۔ بھید کھول دینا۔
راز جُو۔ (ف۔صف) تلاش کرنے والا۔ تفتیش کرنے والا۔
راز دار۔ (ف۔صف) بھیدی۔ واقف کار۔ معتمد۔
راز داری۔ (ف۔ا۔مث) بھید چھُپانا۔ اِخفائے راز۔
راز داں۔ (ف۔صف) بھید جاننے والا۔ واقف کار۔ دوست۔ محرمِ راز۔
رازِ سر بستہ۔ رازِ نہفتہ۔ (ف۔ا۔مذ) ایسا راز جو ابھی ظاہر نہ ہوا ہو۔
راز فاش کرنا (کھُلنا)۔ بھید کھولنا۔ پوشیدہ بات بیان کرنا۔
راز و نیاز۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) عاشق و معشوق کی پوشیدہ باتیں۔ پیار اور اخلاص۔ رمز و کنایہ۔
راز و نیاز کی باتیں۔ (ا۔مث) پیار و اخلاص کی باتیں۔ عاشق و معشوق کے رموز و کنایات۔
رازِ نہاں۔ (ف۔ا۔صف) چھُپا ہوا بھید۔
رازق۔ (را۔زِق) [ع۔صف] رزق دینے والا۔ پروردگار۔ خدا تعالیٰ کا صفاتی نام۔
راس۔ [ف۔ا۔مث] (۱) خشکی کا وہ حصّہ جو دُور تک پانی میں چلا گیا ہو (۲) [صف] راست کا مخفف۔ دایاں۔ درُست۔ ٹھیک موافق۔ سازگار۔
راس آنا۔ (ا۔محاورہ) موافق آنا۔ ٹھیک ہونا۔
راس نہیں۔ (۱) نامبارک ہے۔ ناموافق ہے۔
راس۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) سر (۲) سردار۔ حاکم۔ سرگروہ (۳) فرد۔ نفر (۴) راہو نیم ستارے کا عربی نام جس کی مدّت دورہ ہر بُرج میں ۱۸ ماہ قرار دی گئی ہے (۵) آسمانی بُرج (۶) (قصابوں کی اصطلاح) بکریوں اور بھیڑوں وغیرہ کی تعداد ظاہر کرنے کو استعمال کرتے ہیں۔ (۷) (ہندسہ) زاویے کی نوک۔ جمع: رُؤس۔
راسُ الجدی۔ (ع۔ا۔مذ) خطِ جدی کا وہ نقطہ جب سورج ۲۲ دسمبر کو وہاں پہنچتا ہے تو ہمارے ہاں سردیوں کا موسم ہوتا ہے۔
راسُ السرطان۔ خطِ سرطان کا وہ نقطہ جب سُورج وہاں ۲۱ جون کو پہنچتا ہے تو ہمارے ہاں گرمی کا موسم ہوتا ہے۔
راسُ المال۔ (ع۔ا۔مذ) پُونجی۔ سرمایہ۔ اصلی رقم جو کسی تجارت میں لگائی جائے۔
راس چکر۔ (ہ۔ا۔مذ) منطقۃ البروج۔ آسمان پر ایک خیالی دائرہ جس میں بارہ بُرج واقع ہیں۔
راس۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) ڈھیر۔ انبار۔ کھلیان (۲) طالع۔ نصیب۔ قسمت (۳) سُود۔ بیاج (۴) بچّے کو گود لینا۔ متبنیٰ بنانا (۵) کھیل۔ تماشا (۶) باگ۔ ڈور۔ لگام۔
راس اُٹھانا۔ (ا۔محاورہ) فصل کے بعد اناج گھر لے جانا۔
راس بٹھانا۔ راس لینا۔ (ا۔محاورہ) گود لینا۔ متبنیٰ کرنا۔
راس دھاری۔ (ہ۔ا۔مذ) ناچنے والا شخص جو کرشن جی اور ان کی گوپیوں کے کھیل کی نقل کرے۔

راس لیلا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) کرشن جی اور ان کی گوپیوں کا کھیل ۔

راس مِلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) دو شخصوں کے طالع کا یکساں ہونا (۲) متفق ہونا ۔ موافقت ہونا ۔

راس نشین ۔ (ہ ۔ ا ۔ صف) گود لیا ہوا لڑکا ۔

راس نہ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) موافق نہ ہونا ۔ مزاج کے خلاف ہونا (۲) کاروبار کے لیے روپیہ نہ ہونا ۔

راست ۔ [ف ۔ صف] (۱) سیدھا ۔ دایاں (۲) سچ ۔ ٹھیک ۔ درست ۔ (۳) سازگار ۔ موافق ۔

راست آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سازگار ہونا ۔

راست اقدام ۔ (ف ۔ ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) صحیح اقدام (۲) براہ راست کارروائی جو کسی مطالبہ کے منانے کے لیے کی جائے (انگ) (Direct Action)

راست باز ۔ (ف ۔ صف) سچا ۔ ایماندار ۔ دیانت دار ۔

راست بازی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) ایمانداری ۔ سچائی ۔ دیانت داری ۔

راست رَو ۔ (ف ۔ صف) (۱) سیدھا چلنے والا (۲) ایماندار ۔

راست گفتار ۔ راست گو ۔ (ف ۔ صف) سچ بولنے والا ۔ صاف گو ۔

راست گفتاری ۔ راست گوئی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) سچ بولنا صاف گوئی

راست معاملہ ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) وہ جو لین دین میں صاف یا ایماندار ہو ۔

راستہ ۔ (راس ۔ تہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) سڑک ۔ رستہ ۔ راہ (۲) رسم ۔ رواج ۔ دستور قاعدہ (۳) ڈھنگ ۔ طریقہ ۔

راستہ بتانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) راستہ دکھانا ۔ رستے پر ڈالنا (۲) ہدایت کرنا ۔ (۳) ٹال دینا ۔ حیلے حوالے کرنا ۔

راستہ بچانا ۔ راستہ کترانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ایک طرف ہو کے نکل جانا ۔

راستہ بھٹکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بے راہ ہو جانا ۔ سیدھے راستے پر نہ رہنا ۔

راستہ دکھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) راہ بتانا ۔ راہنمائی کرنا (۲) انتظار کروانا ۔

راستہ دیکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) انتظار کرنا ۔

راستہ کاٹ کے چلنا ۔ راستہ کترانا ۔ (ا ۔ محاورہ) راستہ بچا کر نکل جانا ۔

راستہ لو (ناپو) ۔ (ا ۔ مقولہ) چلے جاؤ ۔ چلتے بنو ۔

راستہ لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) روانہ ہونا ۔ چلے جانا ۔

راستہ ناپنا ۔ (ا ۔ محاورہ) چلے جانا ۔ تھوڑی دیر کے لیے آنا ۔

راستی ۔ (راس ۔ تی) [ف ۔ ا ۔ مث] سچائی ۔ صدق (۲) ایمانداری ۔ دیانتداری (۳) سیدھا ہونا (۴) درست ہونے کی حالت ۔

راستی پر آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) سچ بولنا (۲) سیدھے راستے پر آنا ۔

راستی سے ۔ (ا) (۱) نرمی سے (۲) ایمانداری سے ۔ دیانت داری سے (۳) انصاف سے ۔ سچائی سے ۔

راستی کا چلن ۔ (ا ۔ مذ) نیک چلنی ۔

راستی موجب رضائے خدا است ۔ (ف ۔ مثل) سچائی سے خدا خوش ہوتا ہے ۔

راسِخ ۔ (را ۔ سِخ) [ع ۔ صف] پکا ۔ مضبوط ۔ اٹل ۔

راسخ الاعتقاد ۔ (ع ۔ ا ۔ صف) پکے ارادے کا ۔ مضبوط ایمان کا ۔

راسو ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) نیولا ۔

راسی ۔ (را ۔ سی) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) اوسط نسل کا گھوڑا (۲) بے پروا (۳) [صف] معمولی ۔

راشِد ۔ (را ۔ شِد) [ع ۔ صف] ہدایت پانے والا ۔ ہدایت یافتہ ۔

راشن ۔ (Ration) (را ۔ شن) [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) راتب ۔ خوراک (۲) مقررہ مقدار جو ایک بار ملے ۔

راشن ڈپو ۔ (Ration Depot) [انگ ۔ ا ۔ مذ] راشن کی دکان ۔

راشن کارڈ ۔ (Ration Card) [انگ ۔ ا ۔ مذ] وہ پروانہ جس پر راشن کی مقدار اور کارڈ والے کا نام و پتہ درج ہو ۔

راشی ۔ (را ۔ شی) [ع ۔ صف] رشوت دینے والا (عام بول چال میں رشوت لینے والا ۔

راضی ۔ [ع ۔ صف] (۱) شاد ۔ خوش ۔ رضامند (۲) [اُر] صابر ۔ شاکر ۔ (۳) تندرست ۔

راضی برَضا ۔ (ع ۔ صف) خدا کے حکم پر راضی ۔ خدا کی مرضی کو تسلیم کرنے والا ۔

راضی خوشی ۔ (ا) ٹھیک ٹھاک ۔ تندرست ۔ رضامندی سے ۔

راضی نامہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) باہمی فیصلے کی وہ تحریر جو سرکار میں فریقین کی رضامندی سے داخل کی جاتی ہے ۔ صلح نامہ ۔

راعی ۔ (را ۔ عی) [ع ۔ ا ۔ مذ] چرواہا (کنایتاً) بادشاہ ۔

راغ ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) پہاڑ کے نیچے کا میدان (۲) سبزہ زار (۳) جنگل ۔

راغِب ۔ (را ۔ غِب) [ع ۔ صف] مائل ۔ خواہش مند ۔

رافت ۔ (را ۔ فت) [ع ۔ ا ۔ مث] مہربانی ۔ رحمت کی شدت ۔

رافِضی ۔ (را ۔ فِ ۔ ضی) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) وہ گروہ جو اپنے سردار کو چھوڑ دے (۲) [مراداً] وہ پیروانِ زید بن علی بن حسین جنہوں نے آپؑ کا ساتھ چھوڑ دیا تھا ۔ جمع : روافض

رافِع ۔ (را ۔ فع) [ع ۔ صف] (۱) بلند کرنے والا (۲) حرف کو پیش دینے والا

راقِب ۔ (ع ۔ صف) رقیب (۲) دیکھنے والا ۔ نگاہ رکھنے والا ۔

راقِم ۔ (را ۔ قِم) [ع ۔ ا ۔ مذ] کاتب ۔ لکھنے والا ۔ نویسندہ ۔

راقم الحروف ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) حروفوں کا لکھنے والا ۔ نویسندہ ۔

راکِب ۔ (را ۔ کِب) [ع ۔ ا ۔ مذ] جانور یا جہاز پر سوار ہونے والا ۔ سوار ۔

راکِٹ ۔ (Raket) (را ۔ کِٹ) [انگ ۔ ا ۔ مذ] ہوائی ۔ بان ۔ گول اور مخروطی شکل کا خود کار بم ۔

راکڑ ۔ (را ۔ کڑ) [ہ ۔ ا ۔ مث] کم درجے کی زمین جس میں صرف خریف کی فصل بوئی جاتی ہے ۔

راکِد ۔ (ع ۔ صف) رُکا ہوا پانی ۔ بند پانی ۔

راکِھس ۔ (راک ۔ ھِس) [ہ ۔ ا ۔ مذ] جنگلوں میں رہنے والا وحشی آدمی ۔

راکِع ۔ (را ۔ کِع) [ع ۔ صف] رکوع کرنے والا ۔ عبادت کرنے والا ۔

راکھ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) خاکستر ۔ بھسم ۔ بھبوت ۔ بھوبل ۔ کسی جلی ہوئی چیز کی خاک

راکھ جھاڑنا۔ کوئلوں یا اُپلوں سے راکھ علیحدہ کرنا۔
راکھ سر پر ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) سخت غم کا اظہار۔
راکھی۔ (را۔کھی) [ہ۔ ا۔مث] ہاتھ رکھشا یعنی محافظت کرنے والا ڈورا۔ ہندو یہ رنگین ڈورا سلونو کے تہوار میں کلائی پر باندھتے ہیں۔ رکھڑی۔
راگ۔ [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) نغمہ۔ ترانہ۔ لَے۔ سُر (۲) قِصّہ۔ کہانی (۳) جھگڑا۔ فساد (۴) رنگ۔ برن (۵) جوش۔ ولولہ (۶) محبّت۔ اُلفت۔ شفقت (۷) رنج و غصّہ (۸) خواہش۔
راگ الاپنا۔ (ا۔ محاورہ) راگ گانا۔ اپنی ہی کہے جانا۔
راگ دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دم دینا۔ دھوکا دینا (۲) بیٹھک دینا۔ کسی کے نام کا گانا کرانا۔
راگ رنگ۔ (ا۔ مذ) رنگ رلیاں۔ عیش و عشرت۔ کھیل۔ تماشا۔
راگ گانا۔ (ا۔ محاورہ) گیت گانا۔ قِصّہ سُنانا۔ سرگزشت سنانا۔ بچّوں کا رونا۔
راگ لانا۔ (ا۔ محاورہ) جھگڑا نکالنا۔ ستانا۔ بکھیڑا پھیلانا (۲) کھیلنا (۳) جوش اور ولولے میں آنا۔
راگ مالا۔ (ہ۔ ا۔ مث) وہ کتاب جس میں راگ کے اصُول اور مختلف راگنیوں کا بیان درج ہو (۲) لمبا قِصّہ۔
راگنی۔ (راگ۔نی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) راگ کی ایک شاخ (۲) راگ کا ہر شعبۂ (کل راگوں کی چھتیس راگنیاں ہیں (۳) بدکار عورت۔
راگی۔ (را۔گی) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) کلاسیکی موسیقی کا ماہر۔ گویّا۔
رال۔ [ہ۔ ا۔ مث] لُعابِ دہن۔ مُنہ کا چیپ (۲) چیڑ کا گوند۔
رال بہنا۔ (ا۔ محاورہ) مُنہ سے لُعاب نکلنا۔
رال ٹپکنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مُنہ سے رطوبت کا نِکلنا (۲) مزے کے مارے مُنہ میں پانی بھر آنا۔ (۳) عاشق ہونا۔
رام۔ [ف۔ صف] تابع۔ مطیع۔ فرمانبردار
رام کرنا۔ (ا۔ محاورہ) تابع کرنا۔ قابو میں لانا۔ راضی کرنا۔
رام۔ [س۔ ا۔ مذ] (۱) پرمیشور۔ پروردگار (۲) پرسرام۔ وشنو اور رام چندرجی کا خطاب (۳) [صف] خوشگوار (۴) خوبصورت (۵) سیاہ۔
رام بھجن۔ (ہ۔ ا۔ مذ) یادِ خدا۔ مناجات۔
رام بھجو۔ (ہ۔ روزمرّہ) خدا کا نام لو۔ باز آؤ۔
رام بنا دکھ کون ہرے۔ برکھا بن ساگر کون بھرے
پھمی بن آدر کون کرے۔ ماتا بن بھوجن کون دھرے
(امثل) خدا دُکھ کو دُور کرتا ہے۔ بارش سمندر کو بھرتی ہے۔ دولت عزّت کراتی ہے۔ اور ماں کھانے کو دیتی ہے۔
رام بھروسا بھاری ہے۔ (امثل) خدا پر بھروسا کرنا بہت اچھی بات ہے
رام پھل۔ (ہ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا سُرخ رنگ۔ ترشی مائل شریفہ جو رام چندرجی کو بہت مرغوب تھا۔
رام ترئی۔ (ہ۔ ا۔ مث) ایک قسم کا کدو۔ گھیا۔
رام جنی۔ (ا) (ہندو) رنڈی۔ کسبی۔ بیسوا۔
رام بھروسے بیٹھ کے سب کا مجرا لیت جیسی جا کی چاکری دیسیا اس کو دیت۔ (مثل) خدا ہر ایک کو اس کی کوشش کے مطابق دیتا ہے۔
رام چھوڑی اجودھیا من بھاوے سو لے۔ (مثل) جو چیز چھوڑ دی اس سے کچھ مطلب نہیں۔ خواہ اسے کوئی لے لے۔
رام دانہ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا بیج جس کی مالا بناتے ہیں۔
رام دُہائی۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) خدا کی قسم (۲) خدا کی پناہ۔
رام راج۔ (ہ۔ ا۔ مذ) ہندوؤں کی مذہبی حکومت۔
رام رام۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) ہندوؤں کا باہمی سلام (۲) صاحب سلامت (۳) توبہ توبہ۔
رام رام جپنا۔ پرایا مال اپنا۔ (ا۔ مثل) بظاہر پرہیزگاری اور باطن میں بے ایمانی۔
رام رس۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) ذوقِ الٰہی (۲) نمک۔
رام رنگی۔ (ہ۔ ا۔ مث) شراب۔ شراب کو یہ نام جہانگیر نے دیا تھا۔
رام رَولا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) مذہبی جوش (۲) مناجات خوانی (۳) غُل شور۔
رام کلی۔ (ہ۔ ا۔ مث) ایک راگنی کا نام جو صبح کے وقت گائی جاتی ہے۔
رام کی مایا۔ (ہ۔ ا۔ مث) قدرت کے کھیل۔
رام کی مایا کہیں دھوپ کہیں چھایا۔ (امثل) خدا کی قدرت ہے۔ کہیں دھوپ ہے کہیں چھاؤں۔ کہیں دُکھ ہے کہیں سُکھ۔
رام لیلا۔ (ہ۔ ا۔ مث) دسہرے کا میلا۔ رام چندرجی کی فتوحات کی نقل جو ہندو دسہرے کے موقع پر کرتے ہیں۔
رام مِلائی جوڑی۔ ایک اندھا ایک کوڑی۔ (ا۔ مثل) دونوں ایک جیسے بدمعاش۔
رام نومی۔ (ہ۔ ا۔ مذ) رام چندرجی کا جنم دن۔ ہندوؤں کا وہ تہوار جو چیت کے پچھلے پاکھ کی نویں تاریخ کو منایا جاتا ہے۔
رامانندی۔ (را۔ ما۔ نن۔ دی) [ہ۔ ا۔ مذ] ہندو فقیروں کا وہ گروہ جو رام کے سوا دوسرے کو نہیں مانتا۔
رامائن۔ (را۔ ا۔ ئن) [ہ۔ ا۔ مث] نظم کی کتاب جو پہلے بالمیک جی نے سنسکرت میں اور پھر تلسی داس نے ہندی میں رام چندرجی کے حالات میں لکھی۔
رامش۔ (را۔ مش) [ف۔ ا۔ مث] (۱) آرام۔ آسائش۔ استراحت (۲) خوشی۔ مسرّت (۳) خوشی میں گانا (۴) صلاح۔ مشورہ (۵) سُروں کا میل۔ ہم سازی۔
رامش جان۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) ایک سُر کا نام (۲) تیس میں سے آٹھویں نغمے کا نام جو بارہد نے ایجاد کیے تھے۔
رامش گر۔ (ف۔ صف) (۱) گویّا۔ مُطرب۔ گانے والا (۲) عیّاش۔
رامش گری۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) گانا بجانا (۲) گفتگو۔
رامش و رنگ۔ (ف۔ ا۔ مذ) ناچ گانا۔ عیش و عشرت۔
ران۔ [ف۔ ا۔ مث] ٹانگ کا گھٹنے سے اُوپر کا حِصّہ (۲) [اُر] آسن۔ بیٹھک۔
ران اُکھڑنا۔ (ا۔ محاورہ) گھوڑے پر سوار کی ران کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔
ران تلے آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زانو کے نیچے آنا۔ سواری دینا (۲) قابو میں آنا۔

ران جمانا ۔ (ا۔ محاورہ) سوار کا ران کو مضبوطی سے جما لینا۔ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا

ران سے ران باندھنا ۔ (مثل) زانو سے زانو باندھ کر بٹھانا۔ گھٹنے سے لگا کر بٹھانا (۲) دُور نہ ہونے دینا۔

رانا ۔ (را۔نا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) چھوٹا سا راجا۔ ٹھاکر (۲) راجپوتوں کا ایک فرقہ (۳) راجپوتوں کا ایک خطاب جو راجا کے بیٹے کو ملتا ہے۔

رانبھنا ۔ (رانبھ۔نا) [ہ۔مص] گائے کا چلانا۔ گائے کا صبح کے وقت بولنا۔

رانپی ۔ (راں۔پی) [ہ۔ا۔مث] دیکھیے راپی۔

رانجھا ۔ (پ۔ا۔مذ) ایک پنجابی عاشق جس کی محبوبہ ہیر تھی۔

رانجھن ۔ (راں۔جھن) [ہ۔ا۔مذ] مٹی کا بڑا مٹکا۔

رانجھن۔ رانجھنا ۔ (راں۔جھن۔رانجھ۔نا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) عاشق۔ محبوب۔ پیارا۔ معشوق (۲) عزت والا شخص۔

راند۔ راندھ ۔ [ہ۔ا۔مث] جھگڑا۔ ٹنٹا۔ بکھیڑا۔

راندھ کاٹنا ۔ (ا۔ محاورہ) جھگڑا ختم کرنا۔ فیصلہ کرنا۔

راندہ ۔ (راں۔دَہ) [ف۔صف] نکالا ہوا۔ دھتکارا ہوا۔ خارج۔

راندۂ درگاہ ۔ (ا۔مذ) وہ شخص جو درگاہِ الٰہی یا دربار بادشاہی سے نکالا گیا ہو۔ مردُود۔

راندھنا ۔ (راندھ۔نا) [ہ۔مص] پکانا۔ رِیندھنا (۲) چرخہ چلانا۔

رانڈ ۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) بیوہ عورت۔ وہ عورت جس کا خاوند مر گیا ہو (۲) محتاج۔ دست نگر (۳) رنڈی۔ کسبی۔ بیسوا (۴) لونڈی۔ کنیز۔

رانڈ اور کھانڈ کا جوبن رات کو ۔ (ا۔مثل) عورت اور کھانڈ رات کے وقت اچھی معلوم ہوتی ہیں۔

رانڈ رہے جو رنڈوے رہنے دیں ۔ (ا۔مثل) عورتیں بدچلن نہ ہوں اگر مرد ان کا پیچھا کرنا چھوڑ دیں۔

رانڈ۔ بھانڈ۔ سانڈ۔ بگڑے بُرے ۔ (ا۔مثل) ان تینوں کے ساتھ دشمنی نہیں رکھنی چاہیئے۔ رانڈ بھاگ جاتی ہے۔ بھانڈ بدنام کرتا ہے۔ سانڈ مارتا ہے۔

رانڈ رونا ۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) عورتوں کا سا رونا۔ بیوہ کی طرح رونا (۲) بے لُطف اور بے مزہ کہانی (۳) قصۂ غم۔ بپتا۔

رانڈ رووے۔ کواری رووے۔ ساتھ لگی سَت خصمی رووے (مثل) رانڈ روتی ہے اس کا خاوند مر گیا۔ کنواری روتی ہے اس کا باپ مر گیا۔ سَت خصمی کیوں روتی ہے وہاں کہتے ہیں جہاں کوئی دکھانے کے لیے ہمدردی ظاہر کرے۔

رانڈ کا سانڈ ۔ (ا۔صف) (۱) وہ شخص جو بیوہ ماں کی کمائی کھا کر پلا ہو۔ نالائق بیٹا (۲) بے پروا۔ نڈر۔ بے باک۔ آوارہ۔

رانڈ کا سانڈ سوداگر کا گھوڑا۔ کھاوے بہت چلے تھوڑا (ا۔مثل) خودسَر اور نازپروردہ آدمی اور سوداگر کا گھوڑا دیکھنے کی چیزیں ہیں۔ کام کی نہیں۔

رانڈ کی گانٹھ میں مال کا ٹوک ۔ (ا۔مثل) رانڈ کے پاس روپے پیسے کی بہت کمی ہوتی ہے۔

رانڈ کے چرخے کی طرح چلا ہی جا رہا ہے ۔ (ا۔مثل) بہت بک بک کرتا ہے۔ بڑا بکواسی ہے۔

رانڈا ۔ (راں۔ڈا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) بنجر زمین (۲) وہ شخص جس کی بیوی مر گئی ہو۔ رنڈوا (۳) درخت جو پھل نہ دے۔

رانڈا گیا سگائی کو۔ آپ کو لائے یا بھائی کو (ا۔مثل) جہاں کوئی کام کرنے والا پہلے اپنے لیے کرے اور پھر دوسرے کے لیے وہاں کہتے ہیں۔ ایسے آدمی کو کام نہیں کہنا چاہیئے۔

رانگ ۔ [ھ۔ا۔مذ] ایک نرم دھات۔ قلعی۔ رانگا (۲) ایک قسم کا عمدہ سیسہ

رانگ بھریا۔ رنگ بھریا ۔ (ہ۔ا۔مذ) وہ شخص جو رانگ کا زیور اور کھلونے بنا کر بیچتا ہے۔

رانگ ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نرم ہونا۔ پگھلنا (۲) غصہ دُور ہونا۔

رانگ ہیرے کو کاٹتا ہے ۔ (ا۔مثل) کبھی ناتواں زبردست پر غالب آ جاتا ہے

رانگا ۔ (ہ۔ا۔مذ) قلعی۔ رانگ۔

رانگھڑ ۔ (راں۔گھڑ) [ھ۔ا۔مذ] ایک نومسلم قوم جو پہلے راجپوتوں میں شمار کی جاتی تھی۔

رانواں۔ راواں۔ راوَن ۔ [ق۔ا۔مذ] طوطا۔

رانوں پر ہاتھ مارنا ۔ (ا۔ محاورہ) افسوس کرنا۔ ماتم کرنا۔

رانی ۔ (را۔نی) [ھ۔ا۔مث] (۱) ملکہ۔ راجا کی بیوی (۲) معزز ہندو عورتوں کا خطاب۔

رانی خاں کا سالا ۔ (ا۔مذ) (حقارتاً) زبردست۔ متکبر۔ مغرور۔ شیخی باز۔

رانی دیوانی ہوئی اوروں کو پتھر اپنوں کو لڈو مارے ۔ (ا۔مثل) دیوانہ بکارِ خویش ہوشیار۔ ان کی دیوانگی میں بھی اپنا ہی فائدہ ہے۔

رانی روٹھے گی۔ اپنا سہاگ لے گی۔ کیا کسی کا بھاگ لے گی (ا۔مثل) رانی ناراض ہو گی تو اپنا ہی نقصان کرے گی۔ کسی کا نصیبہ نہیں چھین سکتی۔ کسی کے روٹھ جانے کی پروا نہ ہونے کے موقع پر یہ مثل کہتے ہیں۔

رانی کو باندی کہا ہنس دی۔ باندی کو باندی کہا۔ رو دی ۔ (ا۔مثل) شریف کو کمینہ کہو تو وہ پروا نہیں کرتا، لیکن کمینے کو کمینہ کہو تو اسے بُرا معلوم ہوتا ہے۔

رانی کو رانا پیارا۔ کانی کو کانا پیارا ۔ (ا۔مثل) ہر شخص کو اپنا ہم جنس پیارا ہوتا ہے۔

رانی کو کون کہے آگا ڈھک ۔ (ا۔مثل) بڑے آدمیوں کو غلطی کرتے ہوئے دیکھ کر کون ٹوک سکتا ہے۔

رانی کھیت ۔ (ہ۔ا۔مذ) مُرغیوں کی ایک عام بیماری۔

رانی گھَن ۔ وہ خانگی لڑائی جو مدت تک گھر میں رہے (رچانا کے ساتھ)۔

رانی گئیں ہاٹ۔ لائیں ریچھ کر چکی کے پاٹ ۔ (مثل) بڑے آدمی بعض وقت فضول چیزیں خرید لیتے ہیں۔

راوَت ۔ (را۔وَت) [ھ۔صف] (۱) بہادر۔ شجاع۔ سورما (۲) راجپوتوں کی ایک قوم (۳) خاکروبوں کی ایک اعلیٰ قوم جو دوسروں کا جوٹھا نہیں کھاتی۔

راول ۔ (را۔ وَل) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) سردار۔ افسر۔ زور آور (۲) سپاہی۔ پیادہ۔ (۳) (دکن) جوگی (۴) رَمّال۔ جوتشی۔

راوی ۔ (را۔ وی) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) روایت کرنے والا۔ سُن کر کہنے والا۔ ناقل۔ مورخ۔ مصنف۔

راہ ۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) راستہ۔ سڑک۔ طریق (۲) غرض۔ مطلب (۳) ڈھب۔ وضع (۴) میل جول۔ آشنائی۔ دوستی (۵) خبر۔ آگاہی (۶) موقع۔ محل۔ تدبیر (۷) حیلہ۔ بہانہ۔

راہ باندھنا ۔ (ا۔ محاورہ) راستہ روکنا۔ داخل نہ ہونے دینا۔ روکنا۔

راہ بتانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) راستہ دکھانا۔ ہدایت کرنا۔ طریقہ بتانا (۲) ٹال دینا (۳) نکال دینا۔ موقوف کر دینا (۴) دھوکا دینا۔ دم دینا (۵) ڈھنگ سکھانا (۶) رخصت کرنا۔ ٹالنا۔

راہ بَر ۔ راہنما۔ (۱) ہادی۔ راہنما۔ پیشوا (۲) سردار۔

راہ بَری ۔ (ا۔ مث) راہنمائی۔ ہدایت۔ راستہ دکھانا۔

راہ بند کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) راستہ روکنا۔ کوئی طریقہ باقی نہ رہنے دینا۔

راہ بھٹکنا ۔ (ا۔ محاورہ) غلط راستے پر چل نکلنا۔

راہ پانا ۔ (ا۔ محاورہ) موقع پانا۔ گنجائش پانا۔

راہ پر آنا ۔ (ا۔ محاورہ) کہنا ماننا۔ موافق ہو جانا۔ نیک بننا۔ سیدھے راستے پر آ جانا۔

راہ پر لانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سیدھا راستہ بتانا۔ ڈھب پر لانا (۲) اصلاح کرنا۔ نیک بنانا (۳) راضی کرنا۔ یار بنانا۔

راہ پر لگانا ۔ (ا۔ محاورہ) اپنے ڈھب پر لے آنا۔ اپنی مرضی کے مطابق بنا لینا۔

راہ پڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) درست راستے پر آ جانا۔ ایک دوسرے پر اعتبار کرنا۔

راہ پھٹنا ۔ (ا۔ محاورہ) ایک راستے کا دوسرے سے علیحدہ ہو جانا۔

راہ پڑے جانیے یا باہ پڑے جانیے ۔ (مثل) نئے آدمی کی اصلیت ہم سفر ہونے یا واسطہ پڑنے سے معلوم ہوتی ہے۔

راہ پیدا کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) راستہ دریافت کرنا۔ دوستی پیدا کرنا۔ کسی کام میں واقفیت حاصل کرنا۔

راہ پیما ۔ (ف۔ صف) راہ رَو۔ راستہ چلنے والا۔ مسافر۔

راہ تکنا ۔ (ا۔ محاورہ) انتظار کرنا۔ دیکھیے راہ دیکھنا۔

راہ چینی ۔ (ہ۔ ا۔ مث) نوشتۂ آخرت۔ وہ مٹھائی جو ہندو مُردے کی نجات کے لیے برہمنوں کو دیتے ہیں۔

راہ چلتا ۔ (ا۔ مذ) راہ گیر۔ مسافر۔ راہ رو۔ راستے میں گزرنے والا۔

راہ چلتوں کا پلّہ پکڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) راہ گیروں کے سر ہونا۔ خواہ مخواہ کسی سے لڑنا۔

راہ چلنا ۔ (ا۔ محاورہ) راستے پر چلنا۔ طریقہ یا ڈھنگ اختیار کرنا۔

راہ چھوڑ کر گمراہ چلنا ۔ (ا۔ محاورہ) راہِ راست سے بھٹکنا۔ گمراہ ہونا۔ بُرے ڈھنگ سے چلنا۔

راہ چلے یا پاس بسے جب جانیے ۔ (مثل) دیکھیے راہ پڑے جانیے یا باہ پڑے جانیے۔

راہِ حقیقت ۔ (ف۔ ع۔ ا۔ مذ) سچائی کا راستہ۔ درُست راستہ۔

راہ دار ۔ چوکیدار۔ سڑک کا رکھوالا۔ راستے کا محصول لینے والا۔

راہ داری ۔ (ف۔ ا۔ مث) راستے پر چلنے کا اجازت نامہ (۲) پاسپورٹ (۳) راستے کا محصول۔

راہ داری کا پروانہ ۔ وہ اجازت نامہ جو کسی حاکم کی طرف سے کسی شخص کے لیے راستے سے گزر جانے کی غرض سے محافظانِ راہ کے نام لکھا جائے۔

راہ درپیش ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) سفر آگے ہونا۔

راہ دکھانا ۔ **راہ دکھلانا** ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) انتظار کرانا (۲) راستہ بتانا۔

راہ دیکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) انتظار کرنا۔ آسرا کرنا۔

راہ دینا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) آنے جانے کے لیے راستہ چھوڑنا (۲) فال یا استخارے کی اجازت دینا۔

راہِ راست ۔ (ا۔ مث) سیدھا راستہ۔ صراطِ مستقیم۔ نیک چلنی۔

راہ راہ جانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سیدھے رستے جانا (۲) چال چلن نیک رکھنا (۳) متوسط طریقہ اختیار کرنا۔

راہ رسم کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) دوستی پیدا کرنا۔ شناسائی کرنا۔

راہ رکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) تعلق رکھنا۔ دوستی رکھنا۔ میل جول رکھنا۔

راہ رَو ۔ (ا۔ مذ) راہ گیر۔ مسافر۔ راہی۔

راہ رَوِش ۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) چال چلن۔ برتاؤ (۲) ڈھنگ (۳) ادب (۴) قاعدہ (۵) خصلت۔

راہ رِیت ۔ (ا۔ مث) (۱) راہ و رواج (۲) ضابطہ (۳) معمول۔

راہ زَن ۔ (ف۔ ا۔ مذ) لٹیرا۔ ڈاکو۔ بٹ مار۔ قزاق۔

راہ زَنی ۔ (ف۔ ا۔ مث) قزاقی۔ ڈکیتی۔

راہ سر ۔ راہ سے۔ ڈھنگ سے۔ سیدھی طرح۔ انصاف سے۔

راہ سوجھنا ۔ (ا۔ محاورہ) سمجھ میں آنا۔ تدبیر سوجھنا۔

راہ سے بے راہ ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) سیدھا راستہ چھوڑ کر دوسری راہ چلنا۔ راستہ تبدیل کرنا۔ بدوضع و اوباش ہونا۔ گمراہ ہونا۔

راہ سے پھرنا ۔ (ا۔ محاورہ) آتے آتے راستے میں سے لوٹ جانا۔ کسی مسلک یا نظریہ کو چھوڑ دینا۔

راہ طے کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) راستہ چلنا۔

راہِ فرار اختیار کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) بھاگ جانا۔

راہ کاٹنا ۔ راستہ چلتے کے آگے سے نکل جانا۔ ایک راستہ چھوڑ کر دوسرے سے جانا۔ راہ چلتے میں مانع ہونا۔

راہ کترا کر نکل جانا ۔ (ا۔ محاورہ) کسی کو دیکھ کر دوسرے راستے کی طرف چلے جانا۔

راہ کٹنا ۔ (ا۔ محاورہ) منزل طے ہونا۔ راستہ پورا ہونا۔

راہ کھلنا ۔ راستہ پیدا ہونا۔ تدبیر نکلنا۔

راہ کھوٹی کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چلنے میں دیر لگانا (۲) چلتے کام میں روڑا اٹکانا۔ حرج کرنا۔ خلل انداز ہونا۔ کسی کا کام بگاڑنا۔

راہ کی بات ۔ (ا۔ مث) (کنایۃً) واجبی بات۔ سخن شائستہ۔

راہ گریز اختیار کرنا۔ (ا۔ محاورہ) بھاگ جانا۔ فرار ہونا۔
راہ گزر۔ (ا۔ مذ) راستہ۔ سڑک۔ شارع۔
راہ گلی میں۔ (ا۔ مث) راستے میں۔
راہ گیر۔ (ا۔ مذ) راہی۔ راہ رَو۔ مسافر۔
راہ لگانا۔ (ا۔ محاورہ) رہنمائی کرنا۔ ڈھنگ پر لانا۔ اپنے موافق کر لینا۔
راہ لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چل دینا۔ راستہ پکڑنا (۲) اپنا کام کرنا (۳) پرے سرکنا۔
راہ مار۔ (ا۔ مذ) راہ زن۔ لٹیرا۔ قزاق۔
راہ ملنا۔ (ا۔ محاورہ) کوئی تدبیر نکل آنا۔ راستہ پانا۔
راہ میں آنکھیں بچھانا۔ (ا۔ محاورہ) پذیرائی کرنا۔ نہایت عجز و تواضع سے استقبال کرنا۔
راہ میں بچھ جانا۔ (ا۔ محاورہ) بہت تواضع کرنا۔ بڑی عاجزی سے استقبال کرنا
راہ میں ٹھوکریں کھانا۔ (ا۔ محاورہ) بھٹکنا۔ منزل پر نہ پہنچ سکنا۔
راہ میں حائل ہونا۔ (ا۔ محاورہ) راستہ روکنا۔ راستے میں آجانا۔
راہ میں رہ جانا۔ (ا۔ محاورہ) ساتھ چھوڑ دینا۔ تھک کر رہ جانا۔
راہ میں کانٹے بچھانا۔ (ا۔ محاورہ) رستہ دشوار گزار ہونا (۲) دشمنی یا تکلیف کی بات ہونا۔
راہ میں لینا۔ (ا۔ محاورہ) راستے میں آکر مل جانا۔ پیشوائی کرنا۔
راہ ناپنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جلد چلے جانا۔ کھڑے کھڑے آنا (۲) مارے مارے پھرنا (۳) بے فائدہ پھرنا۔
راہ نامہ۔ (ا۔ مذ) سڑکوں کا نقشہ یا کتاب۔
راہِ نجات۔ (ا۔ مث) (۱) مکتی کا طریقہ۔ چھٹکارے کا ڈھنگ (۲) بخشش کا ذریعہ۔
راہ نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) راستہ بنانا۔ سڑک نکالنا (۲) تدبیر یا تجویز نکالنا (۳) وسیلہ پیدا کرنا (۴) رسائی حاصل کرنا۔
راہ نما۔ (ا۔ مذ) ہادی۔ راستہ دکھانے والا۔ رہبر۔
راہ نمائی۔ (ف۔ ا۔ مث) ہدایت۔ رہبری۔
راہ نَوَرد۔ (ف۔ صف) راستہ چلنے والا۔ تیز چلنے والا (۲) مسافر۔ راہ رَو۔
راہ نَوَردی۔ (ف۔ ا۔ مث) سفر۔ مسافت۔
راہ وار۔ (ا۔ مذ) (۱) گھوڑا۔ تیز چلنے والا گھوڑا (۲) اچھا گھوڑا۔
راہ وا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) رستہ کھلنا۔
راہ و رَبط (رسم)۔ (ف۔ ا۔ مث) واقفیت۔ صاحب سلامت میل جول۔ آمد و رفت۔
راہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) محبت ہونا۔ دوستی ہونا (۲) معاملہ ہونا (۳) چلنے کو جگہ ہونا۔ راستہ ہونا۔
راہیں بتانا۔ تدبیریں بتانا۔ مشورے دینا۔
راہِب۔ (را۔ ہِب) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) عیسائی عابد یا زاہد (۲) تارک الدنیا۔
راہِبہ۔ (را۔ ہِ۔ بہ) (ع۔ ا۔ مث) عیسائی تارک الدنیا عورت۔
راہِن۔ (را۔ ہِن) (ع۔ ا۔ مذ) رہن کرنے والا۔ گروی رکھنے والا شخص۔
راہنا۔ (راہ۔ نا) (ہ۔ مص) چکی کے پاٹوں کو لوہے کے اوزار سے کھُردرا کرنا۔

راہو۔ (را۔ ہو) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) دیو۔ بھوت۔ جن (۲) ایک ستارہ۔ راس۔
راہی۔ (را۔ ہی) (ف۔ ا۔ مذ) مسافر۔ راہ رَو۔ راہ گیر۔
رائتا۔ (را۔ ءِ۔ تا) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کی خوراک جو بینگن۔ کدو وغیرہ کو گرم راکھ میں جھلس کر یا اُبال کر دہی میں ڈال کر بناتے ہیں۔
رائتا بنانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بھرتا بنانا (۲) خوب مارنا پیٹنا۔ کچومر نکالنا۔
رائٹر۔ (Writer) (انگ۔ ا۔ مذ) محرّر۔ منشی۔ کلرک۔ کاتب۔ راقم (۲) مصنف۔ ادیب۔
رائج۔ (را۔ اِج) (ع۔ صف) (۱) جاری۔ رواں۔ عام (۲) رسمی۔ دستور کے مطابق۔
رائج الوقت۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) زمانے کا دستور یا فیشن (۲) سکہ جو جاری ہو۔
رائج کرنا۔ (مص۔ مرکب) جاری کرنا۔ رواج دینا۔
رائض۔ (ع۔ ا۔ مذ) چابک سوار۔ گھوڑے کو سدھانے والا۔
رائحہ۔ (را۔ ءِ۔ حہ) (ع۔ ا۔ مذ) خوشبو۔ جمع: رائحات۔
رائفل۔ (Rifle) (را۔ اے۔ فل) (انگ۔ ا۔ مث) ایک نالی بندوق جس کے اندرونی حصے میں چھریاں بنی ہوتی ہیں جن سے گولی چکر کھاتی ہوئی نکلتی ہے۔
رائگان۔ (را۔ اے۔ گان) (ف۔ صف) (۱) بے کار۔ فضول۔ اکارت (۲) (اُر) ضائع۔ لاحاصل۔ عبث۔
رائلٹی۔ (Royalty) (را۔ ال۔ ٹی) (انگ۔ ا۔ مث) معاوضہ جو ناشر مصنف کو یا کان کنی کا ٹھیکیدار زمیندار کو دے۔
راؤ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) کنور۔ راجا کا بیٹا (۲) ہندوؤں کے لیے ایک سرکاری خطاب (۳) بڑا (۴) سردار۔
راؤ چاؤ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) لاڈ پیار۔ اخلاص۔ ناز و نخرا۔ چہل۔ مزاح۔ دل لگی۔
راوٹی۔ (را۔ اُ۔ ٹی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) چھوٹا تنبو۔ چھولداری (۲) بالاخانہ۔ چوبارا۔
راؤنڈ۔ (Round) (را۔ اُنڈ) (انگ۔ ا۔ مذ) (۱) دَور۔ پھیرا (۲) چکر۔ دائرہ۔ گھیرا۔ حلقہ (۳) (صف) گول۔ مدور۔ بیضوی۔
راؤنڈ اباؤٹ۔ (Round About) وہ جگہ جہاں سے گاڑیوں کو چکر کاٹ کر جانا پڑتا ہے۔ چکر۔ چوک۔
رائی۔ (را۔ ای) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) ایک قسم کی سرسوں۔ خردل (۲) ذرا سی مقدار۔
رائی اُتارنا (جلانا)۔ (ا۔ محاورہ) کسی کو نظرِ بد سے محفوظ رکھنے کے لیے اس کے سر پر سے رائی اُتار کر جلانا۔
رائی بھر۔ (ا۔ صف) ذرا سا۔ قدرے۔ قلیل۔
رائی بھر سگائی۔ پیٹھا بھر پریت۔ رائی بھر ناطہ گاڑی بھر آشنائی۔ (ا۔ مثل) ذرا سا رشتہ بہت سی محبت سے بہتر ہے۔
رائی سے پربت ہونا۔ (ا۔ محاورہ) نہایت چھوٹے سے بہت بڑا ہو جانا۔ بڑھ جانا۔

رائی کا پہاڑ (پربت) بنانا۔ (ا۔ محاورہ) بات کا بتنگڑ بنانا۔ چھوٹی سی بات کو بہت بڑھا دینا۔

رائی کائی۔ (ا۔مث) ریزہ ریزہ۔ چورا چورا۔ گلا ہوا۔

رائی نون تیرے دیدوں میں۔ (امثل) چشمِ بد دور۔ جب کوئی کسی کی تعریف کرے تو اسے نظرِ بد سے بچانے کے لیے کہتے ہیں۔

رائے۔ (را۔اے) (ع۔ا۔مث) (۱) تجویز (۲) دانائی۔ عقل (۳) خیال (۴) مشورہ (۵) قیاس۔

رائے دہندہ۔ (ع۔ف۔صف) رائے دینے والا ووٹر۔ ووٹ دینے والا۔

رائے دہی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) رائے دینے کا فعل۔

رائے دینا۔ (ا۔ محاورہ) صلاح دینا۔ مشورہ دینا۔ تجویز بتانا۔

رائے زنی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) کسی امر کے بارے میں اظہارِ رائے۔

رائے عامہ۔ (ع۔ف۔ا۔مث) پبلک کی رائے۔ عوام کا خیال۔ جماعت کی صلاح۔

رائے۔ (را۔اے) (ہ۔ا۔مذ) (۱) راؤ (۲) راجا (۳) شہزادہ (۴) سردار (۵) ایک سرکاری خطاب۔

رائے بیل۔ (ہ۔ا۔مث) ایک قسم کی چنبیلی کے پھول اور اس کی بیل۔

رائے جامن۔ (ہ۔ا۔مث) بڑی اور موٹی جامن۔

رائے رایان۔ (ہ۔ا۔مذ) راجا دھیراج۔ شہنشاہ

رائے رایاں رائے گھن چکر۔ آدھی روٹی ڈیڑھ پاؤ شکر۔ (امثل) (۱) باوجود مرتبے والے ہونے کے عقل ندارد (۲) بے میل کام۔

رائے مینا کی چوڑیاں۔ (ہ۔ا۔مث) ایک قسم کی عمدہ چوڑیاں۔

رایت۔ (را۔یت) (ع۔ا۔مذ) جھنڈا۔ علَم۔ جمع : رایات۔

ر ــــ ب

رب۔ (ع۔صف) (۱) پالنے والا۔ پروردگار (۲) مالک۔ صاحب (۳) خدائے تعالیٰ۔ جمع : ارباب۔

ربُّ الارباب۔ (ع۔صف) تمام پالنے والوں کا پالنے والا۔

ربُّ العالمین۔ (ع۔صف) جہانوں کا پالنے والا۔ کل عالم کا پروردگار

ربِّ یسّر و تمّم بالخیر۔ (ع۔ کلمۂ دعا) اے رب آسان اور اچھی طرح انجام دے کتاب شروع کرتے وقت بچوں کو پڑھائی جاتی ہے۔

رُب۔ (ع۔ا۔مذ) پکا کر گاڑھا کیا ہوا شربت جو جما لیا جائے۔

ربا۔ ربو۔ (ر۔با۔ ر۔بو) (ع۔ا۔مذ) سود۔ بیاج۔

رُبا۔ (رُ۔با) (ف۔صف) چھیننے والا (مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے دل رُبا)۔

رباب۔ (رَ۔باب) (ع۔ا۔مذ) ایک قسم کی سارنگی (فارسی میں بالضم ہے۔

ربابی۔ (ف۔صف) رباب بجانے والا۔

رباط۔ (رِ۔باط) (ع۔ا۔مذ) سرائے۔ مسافر خانہ۔

رُباعی۔ (رُ۔با۔عی) (ع۔ا۔مث) وہ چار مصرعے جو اوزان مخصوص پر ہوں اس میں پہلے اور چوتھے مصرعے کا ہم قافیہ ہونا ضروری ہے۔ رُباعی کے چوبیس اوزان ہیں۔

رُباعی ترانہ۔ وہ رُباعی جس کے چاروں مصرعے ہم قافیہ ہوں۔

ربانا۔ (رَ۔با۔نا) (اُر۔ا۔مذ) ایک قسم کا چھوٹا دف یا دائرہ جس میں جھانجھ وغیرہ لگے ہوتے ہیں۔

ربّانی۔ (رَب۔با۔نی) (ع۔صف) (۱) رب کا۔ رب کی طرف منسوب (۲) علمِ الٰہی جاننے والا۔

ربّیڑ۔ (رَب۔بیڑ) (ہ۔ا۔مذ) قصاب۔ بوچڑ۔ قصائی۔

رُبڑ۔ (رَ۔بڑ) (ہ۔ا۔مث) (۱) محنت۔ مشقت (۲) تھکاوٹ۔ ماندگی۔ (۳) بے فائدہ محنت۔ لاحاصل دوڑ دھوپ۔

رُبڑ۔ (رَ۔بڑ) (انگریزی۔ رَبَر (Rubber) کا ہند۔ا۔مذ) حرف مٹانے کی چیز جو ایک درخت کا دودھ پکا کر جما لیتے ہیں۔ یہ لچکدار شے کچی سیاہی اور پنسل کے نشانات مٹا دیتی ہے اور مشینری وغیرہ سینکڑوں اشیاء میں استعمال کی جاتی ہے۔

رَبڑی۔ (رَب۔ڑی) (ہ۔ا۔مث) رابڑی۔ گاڑھا کیا ہوا دودھ۔

رَبط۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) بندش۔ لگاؤ۔ تعلق (۲) میل ملاپ۔ راہ و رسم۔ (۳) نسبت۔ تناسب۔ محبت۔ دوستی (۴) پیار۔ اخلاص۔

رَبط بڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) تعلق پیدا کرنا۔ دوستی بڑھانا۔ مشق بڑھانا۔

رَبط ضبط۔ (ع۔ا۔مذ) میل ملاپ۔ آمد و رفت۔ راہ و رسم۔

رَبط ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) آشنائی ہونا۔ دوستی ہونا (۲) عادت ہونا مشق ہونا۔

رَبطی۔ (رَب۔طی) (اُر۔ا۔مث) جوڑ۔ تعلق (مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے بے ربطی)۔

رُبع۔ (ع۔صف۔ و۔ا۔مذ) چوتھا۔ چہارم۔ ¼۔ چہاریک۔

رُبع دائرہ۔ (۱) شکل جو قوس اور ان دو نصف قطروں سے محصور ہو جو ایک دوسرے کو زاویہ قائمہ بنا کر کاٹتے ہوں (۲) کوئی چیز خصوصاً دھات کا ڈھلواں ٹکڑا جس کی شکل ربع دائرہ کی سی ہو۔

رُبع مسکون۔ (ع۔ا۔مذ) دنیا کا چوتھا حصہ جو خشکی پر ہے اور آباد خیال کیا جاتا ہے۔

ربقہ۔ (ع۔ا۔مذ) طوق۔

رِبن۔ (رِ۔بَن) (انگ۔ا۔مذ) (Ribbon) فیتہ۔ پتلی لمبی پٹی۔ دھجی۔

رُبُوبیت۔ (رُ۔بُو۔بی۔یت) (ع۔ا۔مث) پروردگاری۔

رُبودگی۔ (رُ۔بُو۔دَ۔گی) (ف۔ا۔مث) غنودگی یا غفلت جو بیمار کو ہوتی ہے (۲) لوٹ کھسوٹ۔

رَبوہ۔ (رَب۔وَہ) (ع۔ا۔مذ) (۱) تودہ۔ اونچی زمین۔ ٹیلا (۲) (مرادًا) بیت المقدس۔ (۳) ضلع جھنگ (پنجاب) میں مرزائیوں کا بسایا ہوا ایک شہر۔

رَبیب۔ (رَ۔بیب) (ع۔ا۔مذ) سوتیلا بیٹا۔ بیوی کا بیٹا جو پچھلے خاوند سے۔

رَبیبہ۔ (رَ۔بی۔بہ) (ع۔ا۔مث) (۱) سوتیلی بیٹی (۲) بیوی کی بیٹی۔

رَبیع۔ (رَ۔بیع) (ع۔ا۔مث) (۱) موسم بہار (۲) ساڑھی۔ وہ فصل جو

اکتوبر اور نومبر میں بوئی اور مارچ اور مئی میں کاٹی جاتی ہے۔
رَبیعُ الآخر۔ ربیع الثانی۔ (ع۔ا۔مذ) عربی سال کا چوتھا مہینہ۔
ربیعُ الاَوّل۔ (ع۔ا۔مذ) عربی سال کا تیسرا مہینہ۔

ر ــــ پ

رَپ۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) تیز چلنے میں پاؤں کی آواز (۲) قینچی سے کسی شے کے کاٹنے کی آواز۔
رُپا۔ [ق۔ا۔مث] چاندی۔
رَپَٹ۔ (رَ۔پَٹ) [ہ۔ا۔مث] (۱) پھسلن۔ پھسلاہٹ (۲) انگریزی لفظ رپورٹ (Report) کا بگاڑ۔ خبر۔ اطلاع۔ کسی جُرم یا وقوعہ کی خبر جو پولیس کو دی جائے۔
رِپٹ۔ (Rivot) [ہ۔ا۔مث] کیل یا ٹوپی جس کی بلا ٹوپی والی سمت کو پیٹ کر چوڑا کر دیا جائے۔
رَپٹانا۔ (رَپ۔ٹا۔نا) [ہ۔مص] پھسلانا۔ دوڑانا۔
رَپٹنا۔ (رَ۔پٹ۔نا) [ہ۔مص] پھسلنا۔ لڑھکنا۔ کھسکنا۔
رَپ رَپ۔ [ہ۔ا۔مث] دُلکی چال۔
رُپلّی۔ (رُ۔پل۔لی) [ہ۔ا۔مث] روپے کی تصغیر بالتحقیر۔
رپورتاژ۔ (ا۔مذ) کسی واقعہ کو دلچسپ اور افسانوی انداز میں لکھنا (انگ) (Repartage) کا مورّد
رَپورٹ۔ (Report) (رَ۔پورٹ) [انگ۔ا۔مث] (۱) باضابطہ بیان۔ رُوداد (۲) اِطلاع۔ خبر۔ رپٹ (۳) اخباری بیان۔
رَپورٹر۔ (Reporter) (رَ۔پور۔ٹرَ) [انگ۔ا۔مذ] اطلاع دینے والا۔ خبر نگار۔ نامہ نگار (اخبار کا)۔
رُپہلی۔ (رُ۔پہہ۔لی) [ہ۔صف] دیکھیے روپہلی۔
رُپیَہ۔ (رُ۔پی۔یَہ) [ہ۔ا۔مذ] دیکھیے روپیہ۔

ر ــــ ت

رَت۔ (ہ۔مث) (۱) خوش۔ مسرور (۲) رات کا مخفف۔ (مرکبات میں استعمال ہوتا ہے۔
رَت جگا (۱) شب بیداری۔ خوشی یا عبادت میں رات بھر جاگنا۔ (۲) ایک قسم کی خوشی کی نیاز جو عورتیں دلواتی ہیں (۳) ہندوؤں کی ایک عبادت جو رات بھر جاگنے اور کتھا کے ذریعے سے کی جاتی ہے۔
رُت۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) موسم۔ سماں۔ زمانہ۔ فصل (۲) عورت کے ماہواری ایام (۳) جانوروں کی جفتی کا موسم۔
رُت آنا۔ (ا۔محاورہ) موسم آنا۔ بہار آنا۔ زمانہ آنا۔
رُت بدلنا۔ پھرنا۔ (ا۔محاورہ) موسم کا تبدیل ہونا۔
رُت کڑی ہونا۔ موسم خراب ہونا۔
رَتا۔ (رَ۔تا) [ہ۔ا۔مذ] ایک قسم کا کیڑا جو گیہوں وغیرہ کو لگ جاتا ہے۔
رَتالُو۔ (رَ۔تا۔لُو) [ہ۔ا۔مذ] اروی کی مانند ایک قسم کی جڑ۔
رتاوا۔ (رَ۔تا۔وا) [ہ۔ا۔مذ] حملہ۔
رتائی۔ (رِ۔تا۔ای) [ہ۔ا۔مث] ریتنے کی اُجرت۔
رُتبہ۔ (رُت۔بَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) عہدہ۔ درجہ۔ مرتبہ (۲) عزت۔ حرمت (۳) قدر۔ منزلت۔ پایہ۔
رُتبہ بڑھانا۔ (ا۔محاورہ) ترقی دینا۔ درجہ زیادہ کرنا۔
رُتبہ پانا۔ (ا۔محاورہ) عزت حاصل کرنا۔ مرتبہ حاصل کرنا۔
رُتبہ دار۔ (ف۔صف) مرتبے والا۔ صاحبِ حیثیت۔ ممتاز۔ اعلیٰ عہدہ دار۔
رَتق و فتق۔ (رَت۔ق۔و۔فَ۔تق) [ع۔ا۔مذ] باندھنا اور کھولنا۔ بست و کشاد۔ انتظام۔
رَتن۔ (رَ۔تن) [ہ۔ا۔مذ] (۱) جواہرات۔ قیمتی پتھر۔ نگ (۲) آنکھ کی پتلی (۳) منی۔ دھات۔ نطفہ (۴) عطر۔ ست۔ نچوڑ۔ خلاصہ۔ لُبِّ لباب (۵) جوبن۔
رَتن پاک۔ اعلیٰ جواہر۔
رَتن جوت۔ (ہ۔ا۔مذ) ایک پودا جس کے پتے یا لکڑی تیل میں ڈالنے سے تیل سُرخ ہو جاتا ہے (۲) آنکھوں کی ایک دوا۔
رَتن دیپ۔ (ہ۔ا۔مذ) چراغ جس میں جواہرات جڑے ہوں اور روشنی دیتے ہوں۔
رَتن مالا۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) ہیروں کا ہار (۲) ایک قسم کا پھول۔ علم نجوم پر ایک کتاب کا نام۔
رِتنا۔ (رِت۔نا) [ہ۔مص] (۱) ریتی سے رگڑا جانا (۲) خالی ہونا۔ (۳) سارنگی بجنا۔
رَتناوَلی۔ (رَت۔نا۔وَ۔لی) [ہ۔ا۔مث] مرصع ہار۔ ہیروں کا ہار۔
رَتنیاں۔ (رَت۔نِ۔یاں) [ہ۔ا۔مذ] ایک قسم کا چاول۔
رَتوا۔ (رَت۔وا) [ہ۔ا۔مذ] ایک سُرخ پتھر جو بچوں کو بخار وغیرہ سے بچانے کے لیے گلے میں لٹکاتے ہیں (۲) ایک قسم کا سُرخ کیڑا۔
رِتوانا۔ (رِت۔وا۔نا) [ہ۔مص] ریتی سے صاف کرانا۔ کسی سخت چیز کو خاردار آہنی اوزار سے چھلوانا۔
رَتواہی۔ (رَت۔وا۔ہی) [ہ۔ا۔مث] (۱) رات کا حملہ (۲) رات کو آنے والی سہیلی۔
رَتوندھا۔ (رَ۔توں۔دھا) [ہ۔ا۔مذ] شب کوری۔ آنکھ کی ایک بیماری جس کے سبب رات کو دکھائی نہیں دیتا۔
رَتوندھیا۔ (رَ۔توں۔دِھ۔یا) [ہ۔صف] رتوندھے کا مریض۔ شب کور۔
رَتھ۔ (ہ۔ا۔مذ و مث) (۱) ایک قسم کی دیسی گاڑی جس کے اوپر بُرجی

سی بنی ہوتی ہے۔ دیوتاؤں کی ایک قسم کی عمدہ گاڑی کی سواری (۲) قلعہ۔ کوٹ۔ حصار۔

رتھ بان۔ رتھ دان۔(ہ۔صف) گاڑی بان۔ رتھ ہانکنے والا۔

رتھ یاترا۔(ہ۔ا۔مث) (۱) گاڑیوں کی دھوم دھام جو کسی دیوتا کی سواری میں ہو (۲) ہندوؤں کا ایک میلہ جو دوسری اساڑھ کو جگن ناتھ جی کے نام سے ہوا کرتا ہے۔

رَتّی۔(رَت۔تی) (ہ۔ا۔مث) (۱) بھاگ۔ نصیب۔ قسمت۔ تقدیر (۲) گھونگچی، چرمٹی۔ ایک وزن جو آٹھ چاول کے برابر ہوتا ہے۔ ماشے کا آٹھواں حصہ (۳) مقدارِ قلیل۔ ذرّہ۔

رَتّی بھر۔(۱) ذرا سا۔ قدرے۔ قلیل۔

رَتّی بھر دھن ساتھ نہ جاوے۔ جب تو مر کر جیو گنوا دے (مثل) مرنے کے وقت ذرا سی دولت بھی ساتھ نہیں جاتی۔

رَتّی بھر کی تین چپاتی۔ کھانے والے سات سنگھاتی (مثل) انتظام تھوڑا اور مہمان بہت۔

رَتّی بھر ناتا گاڑی بھر آشنائی۔ (مثل) تھوڑا رشتہ بہت سی دوستی سے اچھا ہوتا ہے۔

رَتّی جاگنا۔ رتّی چمکنا۔ (۱۔محاورہ) نصیبہ جاگنا۔ اقبال یاور ہونا۔ قسمت کھلنا۔ پھلنا پھولنا۔

رَتّی دان نہ دھی کو دیا۔ دیکھو ری سمدھن کا بیاہ (مثل) جب جہیز تھوڑا ہو تو عورتیں کہتی ہیں۔

رَتّی دے کر مانگے تولہ۔ واکو کون بتاوے بھولا (مثل) جو تھوڑا دیے کر بہت لے اسے کون بے وقوف کہہ سکتا ہے۔

رَتّی رَتّی۔(۱) ذرا ذرا۔ ایک ایک حبّہ۔ بالکل۔ تمام۔ سَراسَر۔ سر تا پا۔

رتیوں جوڑے تولوں کھووے۔ واکو لابھ کہاں سے ہووے۔ (مثل) فضول خرچ آدمی کو کبھی فائدہ نہیں ہوتا۔

رِتیلا۔(رِ۔تی۔لا) (ہ۔صف) ریت ملا ہوا۔

رِتیلی۔(رِ۔تی۔لی) (ہ۔صف) رتیلا کی تانیث۔

ر ـــ ٹ

رَٹ۔(ہ۔ا۔مث) تکرار۔ ہر وقت ایک ہی بات کیے جانا۔ تکرار لفظی۔

رٹ لگنا۔(۱۔محاورہ) کسی کام کا بار بار نام لینا۔ اصرار کرنا۔ ایک بات کو بار بار کہنا۔

رِٹ۔ (Writ) (انگ۔ا۔مث) عدالت کا حکم نامہ۔ اجرائے پروانہ کی درخواست جو ہائی کورٹ میں دائر کی جاتی ہے۔

ریٹرننگ آفیسر۔ (Returning Officer) (رِ۔ٹر۔ننگ۔آ۔فی۔سر) (انگ۔ا۔مذ) ناظمِ انتخابات۔

رَٹنا۔(رَٹ۔نا) (ہ۔مص) جپنا۔ بار بار کہنا۔ کسی چیز کو زبانی یاد کرنا۔

رٹو۔(رَٹ۔ٹو) (ہ۔صف) رٹنے والا۔ رٹ کر یاد کرنے والا۔

ر ـــ ج

رَج۔(ہ۔ا۔مث) (۱) دریا کا ریتا (۲) بالو۔ ریت۔ ریگ (۳) حیض۔ ایام (۴) دَلدَل (۵) پھولوں کا زیرہ۔

رَجا۔(ہ۔صف) (۱) سیر۔ پیٹ بھرا (۲) دولت مند۔ مال دار۔

رَجا پُجا۔(ہ۔صف) (۱) رجا ہوا (۲) بھرا پُرا (۳) آباد (۴) دولت مند۔ دھنی۔

رَجا کیا جانے بھوکے کی سار۔ (مثل) پیٹ بھرے کو بھوکے کی تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔

رَجا۔(ع۔ا۔مث) اُمید۔ آس۔ آسرا۔ آرزو۔ تمنا۔ خواہش۔

رِجال۔(رِ۔جال) (ع۔ا۔مذ) رَجُل کی جمع۔ لوگ۔ بہت سے مرد۔

رِجالُ الغیب۔(ع۔ا۔مذ) مردانِ غیب۔ دساسول۔ ایک غیبی ہستی جو زمین کے گرد پھرتی ہے۔

رجائی۔(رَ۔جا۔ای) (ع۔صف) پُراُمید۔ تصویر کا روشن پہلو دیکھنے والا۔ (انگ) (Optimist)

رجائیت۔(رَ۔جا۔ای۔یَت) (ع۔ا۔مث) (۱) اچھے خیال رکھنا۔ تصویر کا روشن پہلو دیکھنا (۲) آرزو سے پُر ہونا۔ (Optimism)

رَجَب۔(رَ۔جَب) (ع۔ا۔مذ) قمری سال کا ساتواں مہینہ۔

رُجحان۔(رُج۔حان) (ع۔ا۔مذ) میلان۔ توجّہ۔

رُجحانات۔(رُج۔حا۔نات) (ع۔ا۔مذ) رُجحان کی جمع۔

رَجَز۔(رَ۔جز) (ع۔ا۔مث) (۱) جنگ میں پڑھنے کے اشعار (۲) وہ فخریہ اشعار جس میں سپاہی کی بہادری کی تعریف ہوتی ہے اور میدانِ جنگ میں پڑھے جاتے ہیں۔

رِجس۔(ع۔مذ) پلیدگی۔ گندگی۔

رَجِسٹر۔ (Register) (رَ۔جِس۔ٹَر) (انگ۔ا۔مذ) یادداشت کی کتاب۔ حاضری کی کتاب۔ دفتر کی کتاب۔

رَجسٹرار۔ (Registrar) (رَ۔جِس۔ٹ۔رار) (انگ۔ا۔مذ) (۱) رجسٹر میں درج کرنے والا (۲) رجسٹری کرنے والا (۳) محافظ دفتر۔

رَجسٹرڈ۔ (Registered) (رَ۔جِس۔ٹرڈ) رجسٹری کیا گیا۔ رجسٹر میں درج وہ چیز جس کی قانون کے مطابق رجسٹری ہوئی ہو۔

رَجسٹری۔(رَ۔جِس۔ٹ۔ری) انگ رجسٹریشن (Registration) (ا۔مث) (۱) ڈاک کے دفتر میں زائد محصول دے کر خط وغیرہ درج کرانا اور رسید لینا (۲) داخلہ۔ اندراج فہرست۔

رجسٹری شدہ۔ دیکھیے رجسٹرڈ۔

رَجعت۔(رَج۔عَت) (ع۔ا۔مث) (۱) واپسی۔ عود۔ بازگشت۔ اعادہ (۲) عورت کو طلاق دینے کے بعد پھر اپنی زوجیت میں لانا (۳) چاند اور سورج کے سوا کسی اور سیارے کا اپنی معمولی گردش سے پھرنا (۴) اَڑ۔ ضد۔ ہٹ۔

رَجعت قہقری۔(ع۔ا۔مث) اُلٹے پاؤں واپس ہونا۔ سابقہ حالت

کی طرف لوٹنا۔

رَجُل۔ (رَ۔جُل) [ع۔ا۔مذ] آدمی۔ مرد۔ جمع: رجال۔

رَجلے بَجلے۔ (رَج۔لے۔بَج۔لے) [اُ۔صف] کمینے۔ رذیل۔

رَجم۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) پتھر مار مار کر ہلاک کرنا۔ سنگ ساری (۲) شہابِ ثاقب۔ جمع: رُجوم۔

رَجماً بالغیب۔ (رَج۔مَن۔بِل۔غَیب) [ع۔تابع فعل] بغیر سوچے سمجھے۔ اٹکل سے۔

رُج مان۔ [ق۔ا۔مث] شرم و حیا۔ خودداری۔

رجمنٹ۔ (Regiment) (رَج۔مَنٹ) [انگ۔ا۔مث] پیدل سپاہیوں کا دستہ۔ پلٹن۔ رجمنٹ میں عام طور پر آٹھ سو سے ایک ہزار تک سپاہی ہوتے ہیں۔

رَجنا۔ (رَج۔نا) [ہ۔مص] سیر ہونا۔ پیٹ بھرنا۔

رجنی۔ (رَج۔نی) [ہ۔ا۔مث] (۱) سیاہ رنگ کی چیز (۲) رات (۳) املی (۴) نیل کا پودا (۵) لاکھ (۶) دُرگا جی (۷) ایک اپسرا (۸) ایک دریا۔

رَجو۔ (رَج۔جُو) [ہ۔ا۔مث] (۱) رسّی۔ دھاگا۔ ڈور (۲) گانٹھ (۳) پینڈھی۔

رجواڑہ۔ (رَج۔وا۔ڑہ) [ہ۔ا۔مذ] راجا کا ملک۔ راجہ کی عملداری۔

رُجوع۔ (رُ۔جوع) [ع۔ا۔مذ و مث] (۱) واپس ہونا۔ مُڑنا۔ لوٹنا۔ مائل ہونا۔ راغب ہونا (۲) رغبت۔ میل میلان (۳) ظاہر ہونا۔ حاضر ہونا (۴) التجا۔ نظرِ ثانی۔ گزارش یا اپیل عدالت میں (۵) توجہ۔

رُجوع کرنا۔ (مص۔مرکب) (۱) مُڑنا۔ پلٹ جانا (۲) معالجہ کرنے کے لیے حکیم کے پاس جانا (۳) مخاطب ہونا (۴) کسی طرف متوجہ ہونا (۵) عدالت میں دعویٰ کرنا۔

رُجوع ہونا۔ مائل ہونا۔ متوجہ ہونا۔ پیش ہونا۔

رُجُولَت۔ رُجُولِیَت۔ (رُ۔جُو۔لت) (رُ۔جُو۔لی۔یَت) [ع۔ا۔مث] مردمی۔ باہ۔ قوتِ تولید۔

رُجُوم۔ (رُ۔جُوم) [ع۔ا۔مذ] رَجم کی جمع۔ شہابِ ثاقب۔ وہ ستارے جن سے شیطان بھگائے جاتے ہیں۔

رِجھانا۔ (رِ۔جھا۔نا) [ہ۔مص] (۱) مائل کرنا۔ فریفتہ کرنا۔ لبھانا (۲) خوش کرنا۔ مسرور کرنا۔

رُجھنا۔ (رُجھ۔نا) [ہ۔مص] (۱) رُکنا۔ ٹھہرنا۔ بند ہونا (۲) مشغول ہونا۔ تنگ ہونا۔ گھبرانا۔ ستایا یا چھیڑا جانا۔

رَجیم۔ (رَ۔جیم) [ع۔صف] (۱) مردود۔ ہنکایا ہوا (۲) پتھر مارا ہوا۔

ر ـــــ چ

رُچ۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) رغبت۔ چاہ۔ خواہش (۲) بھوک۔ اشتہا۔

رَچانا۔ (رَ۔چا۔نا) [ہ۔مص] (۱) مقرر کرنا۔ شروع کرنا۔ پھیلانا (۲) خوشی منانا (۳) مہندی سے ہاتھ رنگنا (۴) معطر کرنا۔ بسانا۔

رَچاؤ۔ (رَ۔چاؤ) [ہ۔ا۔مذ] رچنے کا عمل۔

رَچاوَٹ۔ [ا۔مث] رنگت کی شوخی۔ اچھا رنگ۔

رَچنا۔ (رَچ۔نا) [ہ۔مص] (۱) سرایت کرنا۔ اثر ہونا (۲) مہندی کا رنگ لانا۔ (۳) شروع ہونا۔ پھیلنا۔ سامان مہیا کرنا شادی کا (۴) جزوِ بدن ہونا (۵) کبوتر کا خانے میں جانا (۶) کھانا ہضم ہونا (۷) بننا۔ مرتب ہونا (۸) ایجاد ہونا (۹) کام پر لگنا (۱۰) استعمال ہونا (۱۱) متعلق ہونا (۱۲) واقف ہونا۔ مانوس ہونا (۱۳) گانے میں سَم جانا (۱۴) قسمت میں ہونا (۱۵) محبت کرنا (مث) (۱۶) فطرت (۱۷) شکل۔ صورت۔ بناوٹ (۱۸) نظم۔ گیت۔

رَچنا پچنا۔ [ا۔صف] خوشگوار۔ جزوِ بدن ہونے والا۔

رُچنا۔ (رُچ۔نا) [ہ۔مص] پسند ہونا۔ اچھا لگنا (۲) خواہش ہونا۔ میلان ہونا

رَچنی مہندی۔ (رَچ۔نی مہن۔دی) [ہ۔ا۔مث] رنگ دار مہندی۔ وہ مہندی جو رنگ اچھا دے۔

رِچھا۔ رِچھیا۔ (رِچھ۔چھا۔ رِچھ۔چھ۔یا) [ہ۔ا۔مث] (۱) محافظت۔ پناہ۔ (۲) مدد۔ سرپرستی۔ حمایت (۳) امن۔ چین۔ آرام۔ صلح (۴) مہربانی۔ عنایت۔

ر ـــــ ح

رَح۔ (رح) رحمۃ اللہ علیہ کا مخفف۔

رَحل۔ [ع۔ا۔مث] (۱) مسکن۔ منزل (۲) اسباب (۳) کوچ۔

رِحل۔ [ع۔ا۔مث] لکڑی کی چیز جس پر قرآن شریف رکھ کر پڑھتے ہیں۔

رِحلت۔ (رِح۔لت) [ع۔ا۔مث] (۱) کوچ۔ روانگی (۲) موت۔ انتقال۔

رحم۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) کرم۔ مہربانی۔ دیا (۲) بخشش۔ عفو (۳) ترس۔ دردمندی۔ ہمدردی (۴) [اُر] چاولوں کا کچا حلوہ جو خاص اللہ میاں کی نیاز کے لیے کسی خوشی کی تقریب یا بیاہ میں بنایا جاتا ہے۔

رحم دل۔ [ع۔ف۔ا۔صف] مہربان۔ ہمدرد۔ رقیق القلب۔

رحم دلی۔ [ع۔ف۔ا۔مث] مہربانی۔ دردمندی۔ ہمدردی۔

رحم کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ترس کھانا (۲) [اُر] گلگلے پکا کر مسجد کا طاق بھرنا۔

رحم کھانا۔ (ا۔محاورہ) ترس کھانا۔ خوفِ خدا کرنا۔

رِحم۔ [ع۔ا۔مذ] بچہ دان۔ گربھ۔ جمع: ارحام۔

رحمان (رحمٰن) [ع۔صف] (۱) مہربانی کرنے والا۔ شفیق۔ رحیم۔ غفور۔ (۲) خدا تعالیٰ کا اسم صفاتی۔

رَحمت (رَح۔مَت) [ع۔ا۔مث] (۱) کرم۔ مہربانی (۲) [اُر] بارش۔ مینہ (۳) درود و سلام۔ صلوٰۃ (۴) کلمۂ تحسین و آفرین۔ شاباش۔

رَحمۃ اللہ عَلَیہ۔ [ع۔کلمۂ دعا] اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ مرحوم بزرگان دین کے نام کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ جمع کی صورت علیہم یعنی دو کی صورت علیہما اور تانیث میں علیہا۔

رحمتِ حق بہانہ می جوید (ف۔مثل) خدا کی رحمت بہانہ تلاش کرتی ہے۔

رحمت خدا کی ۔ (کلمۂ تحسین) آفریں ہے شاباش ۔ آپ کا کیا کہنا ۔
رحیق ۔ (رَ-حِیق) [ع ۔ ا ۔ مث] خالص شراب ۔
رَحِیل ۔ (رَ-حِیل) [ع ۔ ا ۔ مذ] کوچ ۔ کوچ کرنا ۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ۔
رَحِیم ۔ (رَ-حِیم) [ع ۔ صف] مہربانی فرمانے والا ۔ مہربان (۲) [مذ] خدا کا ایک صفاتی نام ۔

ر ــــ خ

رُخ ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) رُخسار ۔ مُنہ ۔ گال (۲) طرف ۔ جانب ۔ سمت (۳) ایک فرضی جانور جو بہت بڑا ہوتا ہے اور جس کا ذکر الف لیلہ میں آتا ہے ۔ سیمرغ (۴) ایک تاج جو شاہانِ ایران پہنا کرتے تھے (۵) [اُر] کنارہ ۔ حاشیہ ۔ اُفق (۶) شطرنج کا ایک مہرہ (۷) توجہ التفات ۔ رجحان (۸) سامنا ۔ آگا ۔
رُخ بدلنا ۔ رُخ پھیرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) مُنہ نہ لگانا ۔ کم توجہی کرنا (۲) سمت بدلنا (۳) دوسری طرف ہو جانا (۴) رُکھائی کرنا ۔
رُخ دے کر بات نہ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) توجہ سے بات نہ کرنا ۔ دِل دے کر نہ بولنا ۔ خاطر میں نہ لانا ۔
رُخ دیکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) توجہ دیکھنا ۔
رُخ زرد ہو جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ڈر جانا ۔ خوف کھانا ۔
رُخ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) مُنہ کرنا (۲) توجہ کرنا (۳) پھرنا ۔ لوٹنا ۔
رُخام ۔ (رُ-خام) [ع ۔ ا ۔ مذ] سنگ مرمر ۔
رَخت ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) اسباب ۔ اثاثہ (۲) لباس ۔ پوشاک جامہ (۳) لازمہ ۔ سازوسامان (۴) [اُر] جوتی کا چمڑا (۵) ٹھاٹ ۔ دھج ۔ ہیئت ۔
رَخت سفر باندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سفر کی تیاری کرنا ۔ مرنے کی تیاری کرنا ۔
رَختِ سلامی ۔ (ف ۔ ع ۔ ا ۔ مذ) درباری لباس ۔
رَختِ عروس ۔ (ف ۔ ع ۔ ا ۔ مذ) جہیز ۔
رَختِ عُریانی پھاڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بدن کو زخمی کرنا ۔
رَختِ ہستی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) عقل ۔ سمجھ ۔
رُخسار ۔ (رُخ-سار) [ف ۔ ا ۔ مذ] گال ۔ عذار ۔
رُخسارہ ۔ (رُخ-سا-رہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] رُخسار کا بالائی حصّہ ۔
رَخش ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) گھوڑا (۲) رستم کا گھوڑا (۳) سُرخ اور سفید مِلا ہوا رنگ (۴) کرن (۵) چمک ۔
رَخشاں ۔ (رَخ-شاں) [ف ۔ صف] چمکنے والا ۔ چمکیلا ۔ منور ۔
رَخشندگی ۔ (رَخ-شن-دَ-گی) [ف ۔ ا ۔ مث] چمک ۔ درخشانی ۔
رَخشندہ ۔ (رَخ-شن-دَہ) [ف ۔ صف] چمکیلا ۔ روشن ۔
رُخصَت ۔ (رُخ-صَت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) اجازت ۔ منظوری ۔ رضا ۔ (۲) [اُر] روانگی ۔ کوچ ۔ چلنا ۔ جانا (۳) وداع ۔ جنازہ اُٹھنے کا وقت ۔ (۴) وقفہ ۔ مُہلت ۔ فرصت (۵) جائیں ؟ اجازت ہے ؟

رُخصتِ اتفاقی ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) غیر مقررہ رخصت ۔ ہنگامی رخصت ۔
رُخصتِ استحقاقی ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) وہ چھٹی جس کا حق ہو ۔
رُخصت دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) اجازت دینا ۔ چھٹی دینا ۔
رُخصت طلبی ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) جانے کی اجازت چاہنا ۔ چھٹی مانگنا ۔
رُخصت کرنا ۔ (۱) اجازت دینا (۲) روانہ کرنا ۔ بھیجنا (۳) موقوف کرنا (۴) ٹالنا
رُخصت لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) اجازت لینا ۔ چھٹی لینا ۔
رُخصتانہ ۔ (رُخ-صَ-تا-نہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] وہ نقدی جو چلتے وقت کسی رئیس کے دربار سے عطا ہو ۔ انعام رُخصت ۔
رُخصتی ۔ (رُخ-ص-تی) [اُر ۔ ا ۔ مث] (۱) وداع ۔ دُلہن کی روانگی (۲) وہ روپیہ جو وداع ہوتے وقت دیا جائے ۔ سلامی (۳) [صف] چھٹی پر ۔
رَخنہ ۔ (رَخ-نَہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) چھید ۔ سوراخ (۲) روزن ۔ شگاف ۔ دریچہ ۔ کھڑکی (۳) ہڈی کا ٹوٹنا (۴) تلوار کا نشان (۵) نقص ۔ عیب (۶) فتنہ ۔ فساد (۷) خلل ۔ مزاحمت ۔
رَخنہ انداز ۔ (ف ۔ صف) مزاحمت کرنے والا ۔ بھانجی مارنے والا ۔
رَخنہ اندازی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) بھانجی ۔ تعرض ۔ مزاحمت ۔ خلل ۔
رَخنہ پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) خلل پڑنا ۔ جھگڑا پڑنا ۔ عیب نکلنا ۔
رَخنہ ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) خلل پیدا کرنا ۔ روڑا اٹکانا ۔ بھانجی مارنا ۔
رَخنہ (رَخنے) نکالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نقص نکالنا ۔ عیب نکالنا ۔ (۲) نکتہ چینی کرنا (۳) حیلہ حوالا کرنا ۔ عُذر کرنا ۔

ر ــــ د

رَدّ ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] واپس کرنا ۔ موڑنا ۔ پھیرنا (۲) انکار ۔ تردید ۔ دلیل توڑنا ۔ (۳) [اُر] قے ۔ الٹی ۔
رَدِّ بلا ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) مصیبت کا دُور ہونا ۔
رَدِّ ثبوت ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) تردید ۔ ثبوت کو توڑنا ۔
رَدِّ خلق ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) مردود ۔
رَدِّ دعوت ۔ دعوت نامنظور کرنا ۔
رَدِّ سلام ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) سلام کا جواب ۔
رَدِّ عمل ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) جوابی عمل ۔ تاثیر د تاثر ۔ الٹ کر اثر کرنا ۔
رَدّ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) واپس کرنا ۔ پھیرنا (۲) تردید کرنا ۔ اعتراض اُٹھانا ۔ (۳) ترک کرنا ۔ نامنظور کرنا (۴) قے کرنا ۔ اُلٹی کرنا ۔
رَدّ و بدل ۔ (ع ۔ ا ۔ مث ۔ مذ) (۱) اُلٹ پلٹ (۲) تکرار (۳) واپس کرنا (۴) بدلنا (۵) دفع کرنا (۶) تبدیلی (۷) لڑائی میں حملہ اور اس کا توڑ ۔
رَدّ و قدح ۔ رَدّ و کد ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) حُجّت ۔ بحث ۔ تکرار ۔
رَدّ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) منسوخ ہونا ۔ دفع ہونا ۔ باطل ہونا ۔
رِدا ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) چادر ۔ اوڑھنی ۔
رِدایت ۔ (رَ-دا-یَت) [ع ۔ ا ۔ مث] فاسد ہونا ۔ خراب ہونا ۔
رَدّوا کھدوا ۔ (رَد-دَا-کھَد-وا) [اُر ۔ ا ۔ مذ] (۱) برادری سے نکالا ہوا ۔

(۲) خراب (۳) کمینہ۔

رَدَہ ۔ رَدَّہ ۔ (رَدَہ ۔ رَدْ۔دَہ) [ف۔ا۔مذ] ایک چنائی کے بعد دوسری چنائی کے لیے اینٹ رکھنا۔

رَدّے جمانا ۔ رَدّے رکھنا۔ (ا۔محاورہ) اینٹیں اوپر تلے رکھنا (۲) ایک دفعہ کھا کر دوسری دفعہ کھانا (۳) پے در پے تہمت لگانا۔

رَدّی ۔ رَدِی ۔ (رَ۔دِی) [ع۔صف] (۱) خراب ۔ ناکارہ ۔ نکما ۔ بگڑا ہوا۔ (۲) [مث] خراب کاغذ۔ نکما کاغذ۔ اردو میں تشدید دال مستعمل ہے۔

رَدّی کرنا۔ (ا۔محاورہ) بیکار کرنا۔

رَدیف ۔ (رَ۔دِیف) [ع۔ا۔مث] (۱) وہ شخص جو گھوڑے یا اونٹ وغیرہ پر کسی سوار کے پیچھے بیٹھے (۲) اصطلاح شعر میں وہ لفظ جو غزل یا قصیدہ وغیرہ کے مصرعوں یا بیتوں کے اخیر میں قافیے کے پیچھے بار بار آئے (۳) پیچھے کی فوج۔

ردیف چمکنا۔ ردیف کا لطف دینا۔

ردیف وار۔ حروفِ تہجی کی ترتیب سے۔

ر ـــ ذ

رَذالپن ۔ (رَ۔ ذال۔پن) [ا۔مذ] سفلہ پن۔ کمینگی۔ پاجی پن۔

رَذالت ۔ (رَ۔ذا۔لَت) [ع۔ا۔مث] کمینہ پن۔ اوچھاپن۔

رَذالہ ۔ (رَ۔ذا۔لَہ) [ع۔صف] کمینہ۔ کم ذات (۲) شریر۔ بدذات۔ بدمعاش۔ بے شرم۔

رَذالہ مست ہوا خدا کو بھول گیا۔ (مثل) رذیل آدمی امیر ہو جانے تو بہت مغرور ہو جاتا ہے۔

رذالوں کی دوستی پانی کی لکیر، شریفوں کی دوستی پتھر کی لکیر۔ (مثل) کمینوں کی دوستی کا کوئی اعتبار نہیں۔

رذالے کا لٹھ ۔ (ا۔مذ) منہ پھٹ۔ بے شرم۔ بے باک۔ گستاخ۔ بے حیا۔

رذالے کی جورو کو سدا طلاق۔ (مثل) کمینے اور سفلے کو اپنے عہد کا کچھ پاس نہیں ہوتا۔ کمینہ قابلِ اعتبار نہیں ہوتا۔

رذالے کے ناخن ہوئے۔ (مثل) کمینہ صاحبِ اختیار ہو گیا۔

رذیل ۔ (رَ۔ ذِیل) [ع۔صف] سفلہ۔ فرومایہ۔ کمینہ۔ پاجی۔ جمع: رُذَلاء۔

رذیل کی دو نہ اشراف کی سو۔ (مثل) کمینے کی دو گالیاں بھی اشراف کی سو گالیوں سے بڑھ کر ہوتی ہیں۔

رذیلہ ۔ (ع۔ا۔مث) کمینگی۔ اوچھاپن۔ جمع: رذائل۔

ر ـــ ر

رِریانہ ۔ (رِ۔ریا۔نہ) [ہ۔مص] گڑگڑانا۔

ر ـــ ڑ

رَڑک ۔ (ہ۔ا۔مث) خلش۔ چبھن۔ کھٹک۔

رِڑکا ۔ (ہ۔ا۔مذ) جھاڑو (۲) ذرّہ۔ ریزہ۔

رَڑکنا۔ (رَ۔ڑَک۔نا) [ہ۔مص] کھٹکنا۔ چبھنا۔

رِڑکنا۔ (رِ۔ڑَک۔نا) (ہ۔مص) بلونا۔

ر ـــ ز

رَز۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) انگور (۲) انگور کی بیل۔

رَزّاق ۔ (رَز۔زاق) [ع۔صف] (۱) رزق پہنچانے والا۔ روزی رساں (۲) خدا تعالیٰ کا صفاتی نام۔

رَزّاقی ۔ (رَز۔زا۔قی) [ع۔ا۔مث] رزق رسانی۔ رزق دینا۔

رزانت ۔ (ع۔ا۔مث) بھاری پن۔ بوجھل پن (۲) سکھ۔ آہستگی۔

رِزَروڈ ۔ (Reserved) (رِ۔زَر۔وِ۔ڈ) [انگ۔صف] مخصوص۔ محفوظ جسے کوئی دوسرا استعمال میں نہ لا سکے۔

رِزَرویشن ۔ (Reservation) تخصیص۔ خاص کرنے کا عمل۔

رِزق ۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) روزی۔ خوراک۔ کھانا۔ اناج (۲) وظیفہ۔

رزق اُترنا۔ (ا۔محاورہ) از خود سامانِ رزق ہو جانا۔ غیب سے رزق کا بندوبست ہو جانا۔

رزق اُٹھ جانا۔ (ا۔محاورہ) کھانے کو دانہ پانی میسر نہ آنا۔

رزق کا کیڑا ۔ (ا۔مذ) اناج کھانے والا (کنایتہً) انسان۔

رزق نہ پلے باندھتے پنچھی اور درویش۔ جن کا تکیہ رب ہے ان کا رزق ہمیش۔ (مثل) جانور اور فقیر رزق پلے باندھ کر نہیں پھرتے جو خدا پر بھروسا کرتے ہیں۔ انہیں مل ہی جاتا ہے۔

رزق ہے نہ موت۔ (مثل) بڑا بدقسمت ہے۔

رِزَلٹ ۔ (Result) (رِ۔زَلٹ) [انگ۔ا۔مذ] نتیجہ۔ انجام۔ حاصل

رَزم ۔ (ف۔ا۔مث) جنگ۔ معرکہ۔

رَزم گاہ ۔ (ف۔ا۔مث) میدانِ جنگ۔

رَزم و بَزم ۔ (ف۔ا۔مث) میدانِ جنگ اور محفل۔ لڑائی اور عیش و عشرت کی جگہ۔

رَزمیہ ۔ (رَز۔مِ۔یَہ) [ف۔صف] رزم سے نسبت رکھنے والا (مث) جنگی داستان یا نظم۔

ر ـــ س

رَس ۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) شیرہ۔ عرق۔ دودھ۔ گنے کا شیرہ (۲) جوہر۔ ست۔

(۳) دھات کے کُشتے کو بھی رَس کہتے ہیں (۴) منی ۔ نطفہ (۵) آواز کی نرمی ۔ آواز کی شیرینی (۶) نشیلاپن (۷) محبت ۔ عشق ۔ جوش (۸) (رقص کی اصطلاح) لوچ۔

رَس اُترنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گھوڑے کے سُم سے مواد کا پانی نکلنا۔

رَس بھری ۔ (ا ۔ صف) (۱) رس دار ۔ شیریں ۔ مزے دار ۔ خوش ذائقہ (۲) نشیلی ۔ خمار آلودہ (۳) پیلی بیر جیسا مزہ رکھنے والا ایک پھل ۔ توُت فرنگی (Raspberry)

رَس بھری باتیں ۔ (ا ۔ صف) میٹھی میٹھی باتیں۔

رَس ٹپکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جوش جوانی میں بھرنا ۔ دُودھ ٹپکنا۔

رَس چوس لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) جوہر نکال لینا۔

رَس دیئے مرے تو بس کیوں دیجئے (مثل) جو کام نرمی سے ہو سکتا ہے اس میں سختی نہیں کرنی چاہیئے۔

رَس کپور ۔ رس کرپور ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) پارے کا جوہر جو پارے سے گندھک اور نمک سے بنایا جاتا ہے۔

رَس کھائے رَسائن بنتی ہے ۔ (مثل) تکلیف اُٹھانے سے فائدہ ہوتا ہے

رَس کی باتیں ۔ (۱) عشق و محبت کی باتیں ۔ میٹھی میٹھی باتیں (۲) لگاوٹ کی باتیں۔

رَس مارے رَسائن ہو ۔ (مثل) پارے کو جلاؤ تو چاندی ہو جاتا ہے ۔ تکلیف اُٹھا کر انسان ترقی کرتا ہے۔

رَس میں بِس ملانا ۔ (ا ۔ محاورہ) خوشی میں رنج پیدا کرنا۔

رَس ۔ (ف ۔ لاحقہ) رسیدن مصدر کا صیغۂ امر جو کسی اسم کے بعد آ کر اسے اسم فاعلی ترکیبی بنا دیتا ہے جیسے دادرس۔

رِس ۔ (س ۔ ا ۔ مث) غضب ۔ غصہ ۔ ضِد۔

رَسا ۔ (رَ ۔ سا) (ف ۔ صف) (۱) پہنچنے والا (۲) بلند ہونے والا ۔ دُور جانے والا (۳) کامل (مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے ذہن رسا)

رَسا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) شوربا ۔ یخنی ۔ عرق۔

رَسّا ۔ (رَس ۔ سا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) موٹی رسّی ۔ ریسماں۔

رسّوں جکڑے اب نہیں ٹھہرے ۔ (مثل) چاہے کچھ ہی کرو اب وہ نہیں ٹھہرنے کے۔

رَسّاکشی ۔ (ا ۔ ف ۔ مث) کھینچا تانی ۔ کشاکش۔

رَسّاگیر ۔ (ا ۔ ف ۔ صف) مویشیوں کا چور۔

رَسال ۔ (رَ ۔ سال) (ہ ۔ صف) (۱) رس دار ۔ رس سے بھرا ہوا (۲) (مذ) آم (۳) گنّا۔

رَسالا ۔ (رَ ۔ سا ۔ لا) (س ۔ ا ۔ مث) چھاچھ جس میں قند اور گرم مسالا پڑا ہو۔

رِسالت ۔ (رِ ۔ سا ۔ لت) (ع ۔ ا ۔ مث) پیغام بری ۔ ایلچی گری ۔ سفارت۔

رسالت پناہ، رسالت مآب ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) مراد پیغمبر صلعم۔

رِسالدار ۔ (رِ ۔ سال ۔ دار) (اُ ۔ ا ۔ مذ) ایک رسالے کا افسر ۔ سو سواروں کا افسر۔

رِسالداری ۔ (رِ ۔ سال ۔ دا ۔ ری) (اُ ۔ ا ۔ مث) رسالے کی افسری ۔ رسالداری کا عہدہ۔

رِسالہ ۔ (رِ ۔ سا ۔ لہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) نامہ ۔ مکتوب (۲) چھوٹی سی کتاب ۔ (۳) مختلف حضرات کے مضامین کا مجموعہ جو مقررہ وقت پر شائع ہوتا ہے (۴) آٹھ سو یا ہزار سواروں کا دستہ۔

رَساں ۔ (ف ۔ اسم حالیہ) پہنچنے والا ۔ پہنچانے والا ۔ مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے خبر رساں ۔ چٹھی رساں۔

رَسان ۔ (رَ ۔ سان) (اُ ۔ ا ۔ مث) آہستگی ۔ نرمی۔

رَسانا ۔ (ا ۔ مص) جوڑنا ۔ ٹانکا لگانا (برتن وغیرہ)

رُسانا ۔ (رُ ۔ سا ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) غصہ دلانا (۲) خفا کرنا ۔ ناراض کرنا۔

رَسائیا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) کیمیا گر۔

رَساول ۔ (رَ ۔ سا ۔ وَل) (ہ ۔ ا ۔ مث) گنّے کے رس کی کھیر۔

رَسائل ۔ (رَ ۔ سا ۔ اِل) (ع ۔ ا ۔ مذ) رسالہ کی جمع۔

رَسائی ۔ (رَ ۔ سا ۔ اِی) (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) پہنچ ۔ دخل ۔ گزر (۲) (اُ) ربط ضبط ۔ میل ملاپ (۳) واقفیت ۔ شناخت (۴) آہستگی ۔ دھیرج۔

رَسائی پانا ۔ (ا ۔ محاورہ) باریاب ہونا۔

رسائی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مہارت ۔ واقفیت یا رسوخ حاصل کرنا ۔ میل ملاپ کرنا۔

رَسائن ۔ (رَ ۔ سا ۔ ئن) (س ۔ ا ۔ مذ) وہ دوا جو پارہ یا کوئی اور دھات مار کر بنائی جائے ۔ کیمیا ۔ اکسیر۔

رَسائن وِدیا ۔ (س ۔ ا ۔ مث) علم کیمیا۔

رِسپانڈنٹ ۔ (Respondent) (رِس ۔ پان ۔ ڈِنٹ) (انگ ۔ ا ۔ مذ) جواب دِہ ۔ اپیلانٹ کا فریق ثانی۔

رُستا خیز ۔ رُستخیز ۔ (رُس ۔ تا ۔ خیز ۔ رُست ۔ خیز) (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) قیامت (۲) ہنگامہ۔

رُستگار ۔ (رُست ۔ گار) (ف ۔ صف) رہائی پانے والا ۔ نجات پانے والا۔

رُستگاری ۔ (رُست ۔ گا ۔ ری) (ف ۔ ا ۔ مث) رہائی ۔ نجات۔

رُستم ۔ (رُس ۔ تم) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) فارس کا ایک مشہور بہادر پہلوان جس کی بہادری کی داستانیں شاہ نامہ میں درج ہیں (۲) (مجازاً) ہر بہادر ۔ شجاع ۔ زبردست۔

رُستم خاں ۔ رُستم خان کا بچہ ۔ رُستم کا سالا ۔ (ا ۔ مذ) بہادر یا بڑے آدمی کی رشتے داری پر شیخی مارنے والا ۔ راتی خان کا سالا۔

رُستمی ۔ (رُس ۔ تَ ۔ مِی) (اُ ۔ ا ۔ مث) (۱) مردانگی ۔ بہادری ۔ جُرأت ۔ شجاعت (۲) زبردستی ۔ زور آوری۔

رَستہ ۔ (رَس ۔ تہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) راستہ کا مخفف۔

رَستہ بتانا ۔ (ا ۔ محاورہ) رخصت کرنا ۔ ٹالنا۔

رَستہ بھُول کے نکل آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جو شخص اتفاقیہ آ جائے اس سے بطور شکوہ کہتے ہیں کہ کیا تم رستہ بھول کے ادھر آ نکلے ۔

رَستہ پانا ۔ (ا ۔ محاورہ) تدبیر سوجھنا ۔ جانے کے لیے رَستہ ملنا۔

رَستہ پکڑو ۔ (ا ۔ روزمرہ) راہ لو ۔ چلتے پھرتے نظر آؤ۔

رَستہ پہاڑ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) راستہ دوبھر ہونا ۔ رستہ نہ کٹنا۔

رَستہ پھٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ایک راستے سے دوسرا راستہ نکل آنا ۔ راستہ بدلنا ۔

رَستہ چلتا ۔ راہ چلتا مسافر ۔ راہ گیر ۔ جاتری ۔

رَستہ سُوجھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تدبیر سُوجھنا ۔

رستے پر آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) درست ہو جانا ۔ نیک بن جانا ۔ سیدھی راہ پر آنا ۔

رستے لگا دینا ۔ کام پر ڈال دینا ۔ کسی مشغلے میں لگا دینا ۔ راستہ بتانا ۔

رِسٹوران ۔ (Restaurant) (انگ ۔ مذ) طعام خانہ ۔

رَسَد ۔ (رَ ۔ سَد) (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) حِصّہ ۔ نصیب ۔ بھاگ ۔ قسمت (۲) جنس غلّہ (۳) لائق ۔ مناسب (۴) (اُر) ذخیرہ ۔ آذوقہ ۔ جو لشکر یا قافلے کے ہمراہ ہو (۵) راشن ۔ راتب ۔ خوراک ۔ بھوجن ۔ زادِ راہ ۔

رَسَد رسانی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) غلّہ رسانی ۔ غلّہ اور اجناس وغیرہ کا کسی لشکر یا محکمے میں پہنچانا ۔

رَسَد ملنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مزدوری سامان بہم پہنچانا ۔

رَسَدی ۔ (ف ۔ صف) حِصّے کے مطابق ۔

رَسری ۔ (رَس ۔ ری) (ق ۔ ا ۔ مث) رَسّی ۔

رِسک ۔ (Risk) (انگ ۔ ا ۔ مذ) خطرہ ۔ خوف ۔ جوکھوں ۔

رُسُل ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) رسُول کی جمع ۔

رسل و رسائل ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) نقل و حمل ۔ نقل و حرکت ۔ آمد و رفت ۔

رَسم ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) نقش ۔ نشان ۔ تحریر ۔ نوشت (۲) (مجازاً) دستور قانون ۔ رواج (۳) (اُر) عادت ۔ چال چلن ۔ طور و طریق (۴) تنخواہ ۔ وظیفہ (۵) محنتانہ ۔ اُجرت (۶) (منطق) عرضیات کے ساتھ کسی چیز کی تعریف (۷) بچوں کا کھیل ۔ جمع : رُسُوم ۔

رسم اُٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) عادت اور رواج کے خلاف کرنا ۔

رسم اُٹھ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) چلن باقی نہ رہنا ۔ طریقہ متروک ہو جانا ۔

رسم الخط ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) طرز تحریر ۔

رسم و رواج ۔ دستور ۔ قاعدہ ۔ ریت ۔ رسم ۔

رسم و راہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) میل جول ۔ ربط ضبط ۔ برتاؤ ۔ دستور ۔ ڈھنگ ۔

رَسماً ۔ (ع) رسم کے طور پر ۔

رَسمسا ۔ (رَس ۔ مَ ۔ سا) (ہ ۔ صف) پانی وغیرہ سے تر ۔ گیلا ۔

رُسمسانا ۔ (رُس ۔ مَ ۔ سا ۔ نا) (ق ۔ مص) انگڑائی لینا ۔ ناز سے اینڈنا ۔

رَسمسی ۔ (رَس ۔ مَ ۔ سی) (ہ ۔ صف) رَسمسا کی تانیث ۔

رسمی ۔ (رس ۔ می) (ع ۔ صف) عام ۔ معمولی ۔ درمیانی ۔ رواجی ۔

رَسَن ۔ (رَ ۔ سَن) (ف ۔ ا ۔ مث) رَسّی ۔

رسنا بسنا نصیب ہو ۔ (اُر ۔ مثل) رہنا سہنا ۔ پھولنا پھلنا نصیب ہو ۔

رِسنا ۔ (رِس ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) ٹپکنا (۲) خفا ہونا ۔ ناراض ہونا ۔

رُسوا ۔ (رُس ۔ وا) (ف ۔ صف) ذلیل ۔ خوار ۔ بے عزّت ۔ بے غیرت ۔

رُسوائی ۔ (رُس ۔ وا ۔ ای) (ف ۔ ا ۔ مث) بدنامی ۔ بے عزّتی ۔ ذلّت ۔ فضیحت

رُسوائی سی رُسوائی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) حد سے زیادہ بدنامی ۔

رُسُوب ۔ (رُ ۔ سُوب) (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ چیز جو پانی شراب اور پیشاب وغیرہ کی تہ میں بیٹھ جائے ۔ دُرد ۔ تلچھٹ ۔ گاد ۔

رَسَوت ۔ (رَ ۔ سوت) (ہ ۔ ا ۔ مث) ایک تلخ دوا جو اکثر آنکھوں یا پھنسیوں کی دوا میں پڑتی ہے ۔

رُسُوخ ۔ (رُ ۔ سُوخ) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) مضبوطی ۔ استواری (۲) قیام ۔ ثبات ۔ استقلال (۳) (اُر) رسائی ۔ ربط ضبط ۔ اعتماد ۔ اعتبار ۔

رَسُول ۔ (رَ ۔ سُول) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) بھیجا ہوا (۲) (اصطلاحاً) خدا کی طرف سے بھیجا ہوا پیغمبر جو کتابِ الٰہی بھی لائے (۳) قاصد ۔ پیغمبر ۔ ایلچی (۴) ہادی ۔ پیشوا ۔ جمع : رُسُل ۔

رَسُول شاہی ۔ آزاد منش فقراء کا ایک فرقہ جس کے بانی رسُول شاہ نامی ایک درویش کامل تھے ۔ یہ لوگ چار ابرو کا صفایا کرتے ۔ صرف ایک لنگوٹی باندھتے اور شراب کو حلال سمجھتے ہیں ۔

رَسُولی ۔ (رَ ۔ سو ۔ لی) (ہ ۔ ا ۔ مث) گلٹی ۔ وہ گرہ جو مواد سے ہو جاتی ہے ۔

رُسُوم ۔ (رُ ۔ سُوم) (ع ۔ ا ۔ مذ و مث) رَسم کی جمع (۱) نشان ۔ نقوش (۲) آئین ۔ قوانین ۔ عادتیں (۳) (اُر) اسٹامپ کی فیس ۔ کورٹ فیس (۴) کسی حصّہ زمینداری سے واجب الوصول محصول (۵) بکے ہوئے مال پر کمیشن یا دستوری ۔

رُسُومِ اعلیٰ نمبردار ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) نمبردار کا کمیشن اور رعایت ۔

رُسُومِ عدالت ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) سرکاری خرچہ (۲) کورٹ فیس (۳) اسٹامپ ۔

رُسُومِ محترفہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) تجارت اور حرفہ کا محصول ۔

رَسوئی ۔ (رَ ۔ سو ۔ ای) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) کھانا ۔ طعام ۔ بھوجن (۲) چوکا ۔ باورچی خانہ ۔

رسوئیا ۔ (رَ ۔ سو ۔ ای ۔ یا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) باورچی ۔ کھانا پکانے والا ۔ برہمن ۔

رَسّی ۔ (رَس ۔ سی) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) رَسَن ۔ ریسمان ۔ موٹی اور لمبی ڈوری (۲) ایک پیمانہ جو سو فٹ لمبا ہوتا ہے (۳) (کنایتہً) سانپ ۔ ناگ ۔

رَسّی بٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مُونج یا سن وغیرہ کو بل دے کر رسّی بنانا (۲) حیلے بہانے بنانا

رَسّی تڑانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بھاگنا ۔ سُرعت سے جانے کی کوشش کرنا ۔ آزادی کو چاہنا ۔

رَسّی جل گئی پر بل نہیں گیا ۔ (مثل) (۱) دَولت اور عزّت جاتی رہی مگر غرور نہ گیا (۲) سزا بھگتنے پر بھی بُری عادت نہ گئی ۔

رَسّی دراز ہونا ۔ (مثل) رسّی کا طویل اور لمبا ہونا (۲) دور تک پہنچ جانا (۳) مہلت ملنا (۴) بڑی عمر والا ہونا ۔

رَسّی ڈھیلی چھوڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) آزادی دے دینا (۲) نگرانی کم کرنا (۳) چشم پوشی کرنا (۴) لگام ڈھیلی کر دینا ۔

رَسّی کا سانپ بنانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بے اصل بات کی دھوم مچانا ۔ غلط خیال کو فروغ دینا ۔

رَسّی کوتاہ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (کنایتہً) عمر کم ہونا ۔

رَسیا ۔ (رَس ۔ یا) (ہ ۔ صف) (۱) رس لینے والا ۔ مزہ لوٹنے والا (۲) شوقین رنگیلا ۔ وضعدار (۳) مسٹنڈا ۔

رَسید۔ (رَ۔سید) [ف۔ا۔مث] (۱) پہنچ۔ رسائی (۲) کسی چیز کے وصول ہونے کی دستخطی نوشت پہنچنے کا اقرار (۳) پتا۔ خبر۔ سُراغ (۴) گنجفے کی بازی میں کسی کو سر پہنچنا۔

رَسید تک نہ دینا۔ (ا۔محاورہ) اقرار نہ کرنا۔ اقراری نہ ہونا۔ توجہ نہ دینا۔

رَسید کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) لگانا۔ مارنا۔ جڑنا (۲) دخول کرنا۔ پہنچانا۔

رَسیدہ۔ (رَ۔سی۔دَہ) [ف۔صف] (۱) پہنچا ہوا (۲) بالغ (۳) خدا کو پہنچا ہوا (۴) پختگی پر پہنچا ہوا میوہ یا پھل (۵) مبتلا (مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے اجل رسیدہ)۔

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گزشت۔ [ف۔مثل] مصیبت تو آئی تھی مگر بچ گئے۔ اس وقت کہتے ہیں جب انسان کسی ناگہانی مصیبت سے بچ جائے۔

رَسیلا۔ (رَ۔سی۔لا) [ہ۔صف] (۱) رَس بھرا۔ عرق دار (۲) شیریں اور مزے دار۔ خوش ذائقہ۔ لذیذ (۳) بانکا۔ شیریں ادا۔ رنگیلا۔

رَسیلی۔ (رَ۔سی۔لی) [ہ۔صف] رسیلا کی تانیث۔

رَسیلی آنکھ۔ (ا۔صف) چشمِ مے گوں۔ چشمِ مخمور۔ نشیلی آنکھ۔ خوش وضع آنکھ۔ چشم مست۔

رِسیور۔ (Receiver) (رِ۔سی۔وَر) [انگ۔ا۔مذ] (۱) کسی جائداد کا سرکاری نگراں (۲) ٹیلی فون کا وہ حصّہ جس سے آواز سنتے ہیں۔

ر ـــ ش

رَش۔ (Rush) [انگ۔ا۔مذ] اژدحام۔ انبوہ کثیر۔

رِشتہ۔ (رِش۔تہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) تاگا۔ ڈورا۔ کاتا ہوا سُوت (۲) قرابت۔ رشتے داری۔ ناتا (۳) سلسلہ۔ تعلق۔ لگاؤ۔ واسطہ۔ (۴) [اُر] لڑی۔ نظم۔ سِلک (۵) نسل۔ خاندان (۶) [ف] ایک بیماری جس میں پاؤں میں سے تاگے کی مانند ایک باریک سا جاندار کیڑا نکلتا رہتا ہے۔

رِشتۂ اُلفت۔ (ف۔ا۔مذ) دوستی۔ محبّت کا تعلق۔

رِشتہ بَرپا۔ (ف۔ا۔مذ) پاؤں میں ڈورا بندھا ہوا۔ مقیّد۔ پابہ زنجیر۔

رِشتہ ٹوٹنا۔ (ا۔محاورہ) بے تعلق ہوجانا۔ تعلق منقطع ہونا۔

رِشتۂ جان وحیات۔ (ع۔ا۔مذ) سانس لینے کا سلسلہ۔

رِشتہ جوڑنا۔ (ا۔محاورہ) شادی کرنا۔ نسب کا سلسلہ چلانا۔

رِشتۂ حیات منقطع ہونا۔ (ا۔محاورہ) مرجانا۔

رِشتہ دار۔ (ف۔ا۔مذ) قریبی۔ اہلِ برادری متعلقین۔ بھائی بند۔

رِشتہ داری۔ قرابت۔ برادری۔

رِشتۂ دنداں۔ دانتوں کی قطار۔

رِشتۂ شمع۔ (ف۔ا۔مذ) وہ ڈورا جو شمع کے اندر ہوتا ہے اور جلایا جاتا ہے

رِشتۂ عُمر۔ (ف۔ا۔مذ) ایک دھاگا جس میں سال گزرنے پر ایک گرہ دے دیتے ہیں۔

رِشتہ قطع کرنا۔ (ا۔محاورہ) تعلق توڑ دینا۔ دوستی ختم کر دینا۔

رِشتہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) نسبت کرنا۔ شادی کرنا۔ تعلق پیدا کرنا۔

رِشتۂ مَریم۔ (ف۔ا۔مذ) ایک نہایت باریک دھاگا جو کہتے ہیں کہ حضرت مریم نے کاتا تھا۔

رِشتہ ناتا۔ (ف۔ا۔مذ) میل جول۔ تعلق۔ قرابت۔

رَشحات۔ (رَش۔حات) [ع۔ا۔مذ] رشحہ کی جمع۔ بوند۔ رَس۔

رَشحہ۔ (رَش۔حَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) ٹپکن۔ پانی کا ٹپکنا (۲) بوند (۳) رَس۔ (۴) پسینہ۔ جمع : رشحات۔

رَشحاتِ قلم۔ (ع۔ا۔مذ) تحریر۔ مضمون۔ جو کچھ قلم سے لکھا جائے۔

رُشد۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) ہدایت (۲) ہوش سنبھالنا۔ بالغ ہونا (۳) سچائی۔

رَشک۔ [ف۔ا۔مذ] (۱) حَسَد۔ جلن (۲) رقابت (۳) یہ آرزو کہ جو چیز دوسرے کو حاصل ہے مجھے بھی مل جائے۔

رَشک آنا۔ (ا۔محاورہ) کسی کے برابر ہونے کی خواہش ہونا۔ کسی عروج کو دیکھ کر کڑھنا۔

رَشکِ پری۔ رَشکِ حُور۔ رَشکِ یوسفؑ۔ (ف۔ا۔صف) ایسا خوبصورت جس کے حُسن وجمال پر پری حور اور حضرت یوسفؑ کو بھی رشک آئے۔ نہایت خوبصورت۔

رَشکِ قمر۔ (ف۔ا۔صف) ایسا خوبصورت جس پر چاند کو بھی رشک آئے۔

رِشوَت۔ (رِش۔وَت) [ع۔ا۔مث] ناجائز نذرانہ۔ ظلم سے لینا۔

رِشوَت خوار۔ رِشوت خور۔ (ع۔ف۔صف) رِشوت کھانے والا۔ رشوت لینے والا۔

رِشوَت ستانی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) رشوت لینا۔ ناجائز طریقے سے روپیہ حاصل کرنا۔

رِشی۔ [س۔ا۔مذ] خدا پرست۔ سادھو۔ عابد۔ جوگی۔ درویش۔

رَشید۔ (رَ۔شید) [ع۔صف] (۱) ہدایت یافتہ۔ ہدایت کیا ہوا (۲) تعلیم یافتہ۔ تربیّت یافتہ (۳) سیدھی راہ دکھلانے یا پانے والا (۴) خدائے تعالیٰ کا صفاتی نام۔

ر ـــ ص

رَصاص۔ (رَ۔صاص) [ع۔ا۔مذ] قلعی۔ سیسہ۔ ٹین۔

رَصَد۔ [ع۔ا۔مذ] مشاہدہ کرنا۔ ملاحظہ کرنا۔ دیکھ بھال۔ مشاہدہ۔

رَصَد بندی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) مشاہدۂ سیارگاں۔ سیاروں کا مشاہدہ۔

رَصَد گاہ۔ ستاروں کی گردش دیکھنے کی جگہ۔ جنتر منتر۔ (انگ) (Observatory)

ر ـــ ض

رضؓ۔ (ع) رضی اللہ عنہ کا اِختصار۔ خدا اُن سے راضی ہوا۔

رِضا ۔ (رِ۔ضا) [ع ۔ا۔ مث] (۱) خوشنودی ۔ خوشی ۔ مرضی (۲) اجازت ۔ مُہلت ۔ رُخصت (۳) وہ چھٹی جس کی تنخواہ نہیں کاٹی جاتی ۔
رَضا ۔ (رَ۔ضا) [ع ۔ا۔ مث] راضی ہونا ۔ خوش ہونا ۔
رَضا بہ قضا ۔ (ف۔ مثل) جو خدا کی مرضی ہے اس پر راضی ہیں ۔ تقدیر پر راضی ہونا
رَضا پانا ۔ (ا۔ محاورہ) اجازت پانا ۔
رَضا جُو ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) دوسرے کی رضامندی چاہنے والا ۔ دوسروں کو خوش کرنے والا ۔
رَضا کار ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) اپنی مرضی سے اپنے آپ کو خدمتِ مُلک و قوم کے لیے پیش کرنے والا ۔ والنٹیر ۔ (Volunteer)
رَضا کارانہ ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) اپنی مرضی سے ۔ بلا جبر و اکراہ ۔
رَضا مند ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) راضی ۔ خوش ۔ منظور کرنے والا ۔
رَضا مندی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) خوشنودی ۔ منظوری ۔
رَضائے مولیٰ از ہمہ اولیٰ (ف ۔ مثل) خدا کی مرضی سب سے بہتر ہے ۔
رَضاعت ۔ (رَ۔ضا۔عَت) [ع ۔ا۔ مث] شیر خواری ۔ دُودھ پلانا ۔ بچوں کے دودھ پلانے کا زمانہ جو دو سال کا ہے ۔
رَضاعی ۔ (رَ۔ضا۔عی) [ع ۔صف] دُودھ شریک ۔ وہ بچے جنہوں نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا ہو ۔
رَضاعی بھائی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ صف) دُودھ شریک بھائی ۔ کوکا ۔
رَضائی ۔ (رَ۔ضا۔ای) [اُ ۔ ا ۔ مث] (۱) رنگے ہوئے کپڑے کی رُوئی والی دُلائی (۲) چھوٹا لحاف (۳) گدڑی ۔
رِضوان ۔ (رِض۔وان) [ع ۔ا۔ مذ] (۱) ایک فرشتہ جو بہشت کا دربان اور مؤکل ہے (۲) بہشت (۳) برکت (۴) رضامندی ۔
رِضوی ۔ رِضویہ ۔ (رِض۔وی ۔ رِض۔وِی۔یَہ) [ع ۔صف] امام علی رضا سے نسبت رکھنے والا ۔ اُن کی اولاد ۔
رَضی ۔ (ع ۔صف) (۱) پسندیدہ (۲) خوشنود ۔
رضی اللہ عنہ ۔ (ع ۔ کلمۂ دُعا) کلمۂ دُعا جو صرف صحابہ رسُول کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔ اللہ ان سے راضی ہو
رَضیع ۔ (رَ۔ضِیع) [ع ۔ صف] (۱) دُودھ شریک (۲) دُودھ پیتا بچہ ۔
رضینا بالقضا ۔ (ع ۔ مقولہ) ہم اللہ کے حکم پر راضی ہوئے ۔

ر ـــــ ط

رَطب ۔ (ع ۔ صف) تر ۔ تازہ ۔ نرم ۔ گیلا ۔
رَطب اللسان ۔ (ع ۔ صف) بہت تعریف کرنے والا ۔ مدّاح ۔ تر زبان ۔
رَطب و یابس ۔ (ع ۔ صف) تر و خشک ۔ بُرا بھلا ۔ نیک و بد ۔
رُطب ۔ (رُ۔طَب) (ع ۔ا۔ مذ) تازہ اور تر کھجور ۔
رَطل ۔ [ع ۔ا۔ مذ] (۱) جامِ شراب (۲) آدھے سیر کا وزن ۔ جمع : اَرطال ۔
رُطوبت ۔ (رُ۔طو۔بَت) [ع ۔ا۔ مث] (۱) تری ۔ نمی ۔ سیل (۲) تھوک ۔ (۳) نرمی ۔ تازگی ۔
رُطوبتِ اصلیہ ۔ وہ تری جو خلقی طور پر عضو بدن میں ہوتی ہے ۔
رُطوبت پیما ۔ رطوبت کا اندازہ کرنے والا آلہ ۔ (Hygrometre)

ر ـــــ ع

رُعایا ۔ (رَ۔عا۔یا) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) رعیت کی جمع ۔ محکوم لوگ (۲) اسامی ۔ کاشت کار ۔
رِعایت ۔ (رِ۔عا۔یَت) [ع ۔ا۔ مث] (۱) پاس ۔ نگہبانی ۔ لحاظ ۔ خیال ۔ نگہداشت (۲) مناسبت (۳) طرفداری (۴) مہربانی (۵) توجہ (۶) کمی ۔ تخفیف ۔ (۷) رحم ۔ نرمی (۸) ایک قسم کی تحریر جس میں الفاظ تشبیہات اور استعارے پہلے لفظ کی مناسبت سے آتے ہیں ۔
رِعایت کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) طرفداری کرنا ۔ کسی بات کا خیال یا لحاظ رکھنا ۔
رِعایتی ۔ (رِ۔عا۔ی۔تی) [ع ۔صف] (۱) وہ شخص جس کے ساتھ کچھ لحاظ کیا جائے ۔ آوردہ (۲) سفارشی ۔
رِعایتی پٹا ۔ (ع ۔ف ۔ا ۔مذ) کاشتکاروں کو دی ہوئی رعایتی تحریر جس میں لگان کی تخفیف درج کی جاتی ہے ۔
رِعایتی رُخصت ۔ (ع ۔ ف ۔ا ۔ مث) ایک قسم کی رُخصت جو گیارہ مہینے کی نوکری کے بعد پوری تنخواہ پر ملتی ہے ۔
رُعب ۔ [ع ۔ا ۔ مذ] ڈر ۔ خوف ۔ ترس (اُر) دبدبہ ۔ شان و شوکت ۔ شکوہ ۔ دھاک ۔ جلال ۔
رُعب باندھنا ۔ رُعب بٹھانا ۔ (ا۔ محاورہ) خوف بٹھانا ۔ ہیبت بٹھانا ۔ دھاک باندھنا ۔
رُعب چھانا ۔ (ا۔ محاورہ) خوف غالب ہونا ۔ دہشت غالب ہونا ہیبت آنا ۔
رُعبِ حُسن ۔ (ع ۔ ف ۔ا ۔ مذ) حُسن کی دھاک ۔ حُسن کا دبدبہ ۔
رُعب داب ۔ (ع ۔ف ۔ا ۔ مذ) دبدبہ ۔ شان و شوکت ۔ جاہ و جلال ۔
رُعب دار ۔ (ع ۔ صف) دبدبے والا ۔ خوفناک ۔ ڈراؤنا ۔ بھیانک ۔
رُعب ماننا ۔ (ا۔ محاورہ) خوف میں آجانا ۔ دہشت میں آجانا ۔
رُعب ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) دبدبہ ہونا ۔ ڈر ہونا ۔
رَعد ۔ [ع ۔ا ۔ مذ] بجلی کی کڑک ۔ گڑگڑاہٹ (۲) آواز جو ابر سے پیدا ہوتی ہے ۔
رَعد و بَرق ۔ (ع ۔ مذ ۔ مث) بجلی اور کڑک ۔
رَعشہ ۔ (رَع ۔شَہ) [ع ۔ا ۔ مذ] (۱) لرزہ ۔ تھرتھراہٹ ۔ کپکپی (۲) ایک بیماری جس سے خود بخود ہاتھ وغیرہ کانپتے ہیں ۔
رَعشہ براندام ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) بدن پر کپکپی طاری ہونا ۔
رَعشہ دار آواز ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) وہ آواز جس میں کپکپاہٹ ہو ۔ لرزتی ہوئی آواز ۔
رَعنا ۔ (رَع ۔ نا) [ع ۔ صف] انداز سے چلنے والا ۔ خوش خرام (۲) خوشنما ۔ زیبا (۳) خوبصورت ۔ حسین (۴) نازک ۔ نرم (۵) ایک پھول (۶) چالاک ۔ طرار ۔

رَعنا زیبا۔ (ع-ف-ا-مذ) ایک قسم کے ریشمی کپڑے کا نام۔

رَعنائی۔ (رَع-نا-اِی) [ع-ا-مث] خود آرائی۔ وضع داری۔ دورنگی چالاکی۔ طراری۔ خوش خرامی۔

رُعُونَت۔ (رُ-عُو-نَت) [ع-ا-مث] (۱) غرور۔ سرکشی۔ گھمنڈ۔ دماغ (۲) شیخی۔

رَعی بندہ۔ (رَ-عِی-بَن-دَہ) [اُر-ا-مذ] زمینوں کے رقبوں کا نقشہ۔

رَعیّت۔ (رَ-عِی-یَت) [ع-ا-مث] (۱) اسامی (۲) کرایہ دار (۳) کاشتکار (۴) دنیا کے لوگ جو کسی حاکم کے ماتحت ہوں (۵) وہ شخص جو بغیر کرائے کے کسی مکان میں رہے۔

رَعیّتی۔ (رَ-عِی-یَ-تی) [ع-صف] (۱) رعیّت کا۔ رعیت کی ملکیت (۲) جو کاشتکار یا آسامی کو دی جائے (۳) [اُر-مث] دخل کاری۔ قبضہ کرایہ داری (۴) اطاعت۔ تابعداری (۵) زمین جس کی مالگذاری نقدی میں دی جائے (۶) زمین جو براہِ راست کاشتکار کو کاشت کے لیے دی جائے (۷) زمین جس پر کاشتکار رہے اور کاشت کرے۔

ر ـــ غ

رَغبَت۔ (رَغ-بَت) [ع-ا-مث] (۱) خواہش۔ آرزو (۲) رُجحان میلان۔ توجّہ (۳) شوق۔ پیار۔ چاؤ۔

رَغبت دلانا۔ (ا-محاورہ) خواہش پیدا کرنا۔ اُکسانا۔

رَغبت رکھنا۔ (ا-محاورہ) میلان ہونا۔ خواہش کرنا۔

رَغبت کی آنکھ سے دیکھنا۔ (ا-محاورہ) پسند کرنا۔ خواہش کرنا۔

رَغم۔ [ع-ا-مذ] (۱) نفرت۔ حقارت۔ تحقیر (۲) [مجازاً] کسی کے برخلاف کام کرنا۔

ر ـــ ف

رَف۔ (Rough) [انگ-صف] (۱) کھُردرا۔ نا ملائم۔ ناہموار (۲) ابتدائی حالت میں۔ اندازے پر مبنی۔ تخمینی (۳) کٹا پھٹا۔ نامرتب۔ بھونڈا۔

رَفاقَت۔ (رَ-فا-قَت) [ع-ا-مث] (۱) ہمراہی۔ ساتھ (۲) محبت۔ دوستی اتحاد (۳) [اُر] وفاداری۔ خیر خواہی (۴) ہمدردی۔ معاونت۔

رَفاقَت سے مُنہ موڑنا۔ (ا-محاورہ) ساتھ چھوڑنا۔

رَفاقت کرنا۔ (ا-محاورہ) (۱) ساتھ دینا۔ ہمراہ رہنا (۲) وفاداری کرنا خیر خواہی کرنا۔

رِفاہ۔ [ع-ا-مث] (۱) آرام۔ چین (۲) وہ کام جس سے لوگوں کو آرام ملے (۳) نیکی۔ بھلائی۔ بہتری۔

رِفاہِ عام۔ رِفاہِ خلائق۔ [ع-ا-مث] عام لوگوں کی بھلائی۔ سب کے آرام کا کام۔

رِفاہِیَت۔ (رِ-فا-ہِی-یت) [ع-ا-مث] (۱) خوشی (۲) بھلائی (۳) بہتری (۴) آرام۔

رَفت۔ (ف-مث) رفتن مصدر سے ماضی مطلق (۲) چلنا۔ روانگی۔ اُردو میں زیادہ تر آمد و رفت میں استعمال ہوتا ہے۔ رَفتہ کا مخفف کیا ہوا۔

رَفت گزشت۔ (رَفت-گُ-زَشت) [ف-ا-مث] (۱) گئی گذری رفع دفع (۲) ٹال مٹول۔

رَفت گزشت کرنا۔ (ا-محاورہ) باز آنا۔ معاف کرنا۔ خیال نہ کرنا۔ دبانا آیا گیا کرنا۔ جانے دینا۔

رَفتار۔ (رَف-تار) [ف-ا-مث] (۱) چال (۲) چلن۔ رَوِش۔

رَفتار اُڑانا۔ (ا-محاورہ) چال یا وضع کی نقل کرنا۔

رَفتار و گفتار۔ (ف-ا-مث) چال چلن۔ طور طریقہ۔

رَفتگاں۔ (رَفت-گان) [ف-ا-مذ] رفتہ کی جمع۔ گئے ہوئے یا مرے ہوئے لوگ۔

رَفتگی۔ (رَف-تَ-گی) [ف-ا-مث] (۱) بیخودی (۲) نقصان۔ جاتے رہنا

رَفتنی۔ (رَف-تَ-نی) [ف-صف] جانے کے قابل۔ جانے پر مجبور (۲) جانے والا (۳) عارضی۔

رَفتہ۔ (رَف-تَہ) [ف-صف] (۱) بیخود۔ عاشق (۲) گیا ہوا (۳) مرا ہوا۔ (۴) کھویا ہوا۔ جمع ؛ رفتگان۔

رَفتہ رَفتہ۔ آہستہ آہستہ۔ ہولے ہولے۔ بتدریج۔

رَفرَف۔ (رَف-رَف) [ع-ا-مذ] (۱) لہروں کی تیز حرکت (۲) پروں کی پھڑپھڑاہٹ (۳) ایک چوڑا طاقچہ جس پر گھر میں قیمتی اشیاء رکھتے ہیں (۴) سبز کپڑا جس کے فرش وغیرہ بنتے ہیں (۵) تکیہ۔ سرہانہ۔ فرش (۶) کوئی فالتو چیز جو لٹکتی رہے (۷) خیمے کے نیچے کا کپڑا (۸) زرہ کے پہلو جو نیچے لگے رہیں (۹) کوئی چیز جو خود کے پچھلی طرف لگائی جائے اور لٹکتی رہے (۱۰) حضرت اسرافیل کے رہنے کا مقام (۱۱) ایک درخت جو یمن میں ہوتا ہے (۱۲) ایک قسم کی مچھلی (۱۳) وہ جانور جس پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم معراج میں سوار ہوئے تھے۔

رَفض۔ [ع-ا-مذ] (۱) چھوڑنا (۲) رافضی ہونا (۳) اختلاف۔ بدعت۔

رَفع۔ [ع-ا-مذ] (۱) اُٹھانا۔ بلندی۔ اُونچائی۔ اُٹھان (۲) باز رہنا۔ چھوڑنا (۳) ضمّہ۔ پیش۔

رَفعِ احتیاج (حاجت)۔ (ع-ا-مذ) پیشاب پاخانہ کرنا۔

رَفع دَفع۔ (ع-ا-مذ) دُور کرنا۔ ہٹانا۔ دبانا۔ معاف کرنا۔ باز رہنا۔

رَفعِ یَدَین۔ (ع-ا-مذ) نماز میں تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ اُٹھانا۔ (۲) نماز میں ہر دفعہ تکبیر کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں تک لے جانا۔ اہلِ حدیث اِسے ضروری سمجھتے ہیں۔

رِفعَت۔ (رِف-عَت) [ع-ا-مث] (۱) بلندی۔ اُونچائی (۲) ترقّی۔ رُتبے کی بلندی (۳) بزرگی۔ عزّت۔ شان۔

رِفق۔ [ع-ا-مث] نرمی۔ مہربانی۔

رُفقاء۔ (رُ-فَ-قا) [ع-ا-مذ] رفیق کی جمع۔ ساتھی۔ دوست۔

رَفل۔ [اُر-ا-مث] (۱) رائفل (Rifle) کا بگڑا ہوا (۲) ایک قسم کا باریک کپڑا۔ ایک قسم کی ایک نالی بندوق جس میں سے گولی چکر کھا کر نکلتی ہے

رَفو۔ [ع-ا-مذ] (۱) پھٹے ہوئے کپڑے کی تاگوں سے مرمت کرنا۔ پھٹی ہوئی جگہ کو بھرنا۔
رَفو چکر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بھاگ جانا۔ چل دینا۔
رَفو کرنا۔ (ا۔ محاورہ) کپڑے کے سوراخ کو تاگوں سے پیوند لگانا۔
رَفو گر۔ (ع۔ف۔ مذ) رفو کرنے والا۔ وہ شخص جو شال دوشالے وغیرہ میں رفو کرتا ہے۔
رَفو گری۔ (ع۔ف۔ا۔مث) رفو کرنے کا پیشہ۔ رفو کا کام۔
رَفیدہ۔ (رَفی۔ دَہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) وہ پھونس بھری ہوئی گول گدی جس پر روٹی رکھ کر تنور میں لگاتے ہیں (۲) [اُز] (طنزاً) گول اور بد وضع پگڑی (۳) گدا جو گھوڑے کی زین کے نیچے رکھتے ہیں۔
رَفیع۔ [ع۔صف] اُونچا۔ بلند۔
رَفیع الدَرَجات۔ (ع۔صف) بڑے درجے یا رُتبے والا۔
رَفیع الشان۔ (ع۔صف) بڑی شان یا رُتبے والا۔
رَفیق۔ (رَ۔ فیق) [ع۔ا۔مذ] (۱) ساتھی۔ ہم راہی۔ ہم سفر (۲) مددگار۔ معاون (۳) خیرخواہ (۴) مصاحب۔ ہم نشین (۵) دوست۔ یار (۶) کسی کام میں شریک (۷) مُرید۔ پیرو۔ (عربی جمع رُفقا۔ فارسی جمع رفیقان)۔
رَفیقِ حیات۔ (ف۔ا۔مذ) زندگی بھر کا ساتھی۔ شوہر۔ خاوند۔
رَفیقۂ حیات۔ (ف۔ا۔مث) بیوی۔ رفیقِ حیات کی تانیث۔
رَفیقِ کنجِ تنہائی کتاب است۔ (ف۔ مقولہ) تنہائی کی بہترین دوست کتاب ہوتی ہے۔

ر ـــــ ق

رِقاب۔ (رِ۔ قاب) [ع۔ا۔مذ] رقبہ کی جمع (۱) گردنیں (۲) کنیز اور غلام۔
رَقابت۔ (رَ۔ قا۔ بَت) [ع۔ا۔مث] (۱) مخالفت۔ چشمک۔ ہم چشمی۔ ہم سری (۲) ایک معشوق کے کئی عاشق ہونا (۳) محبت میں شرکت۔
رَقابت کی آگ۔ (ا۔مث) وہ جلن جو رقابت کی وجہ سے ہو۔
رَقّاص۔ (رَق۔ قاص) [ع۔ا۔مذ] ناچنے والا شخص (۲) گھنٹے کا لنگر (۳) گھڑی کا سپرنگ۔ جمع: رقاصان۔
رَقّاصِ فلک۔ (ع۔ا۔مذ) زہرہ ستارہ۔
رَقّاصہ۔ (رَق۔ قا۔ صَہ) [ع۔ا۔مث] ناچنے والی عورت۔ طوائف۔
رَقّاصی۔ (رَق۔ قا۔ صی) [ع۔ا۔مث] (۱) ناچنا (۲) ناچنے کا پیشہ یا فن۔
رِقاع۔ (رِ۔ قاع) [ع۔ا۔مذ] جمع رُقعہ (۲) ایک قسم کا خط جس کو ابن مقلہ خوش نویس نے وضع کیا تھا۔
رَقَبہ۔ (رَ۔ قَ۔ بَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) گردن (۲) غلام۔
رَقبہ۔ (رَق۔ بَہ) (ف۔ا۔مذ) (۱) گھری ہوئی زمین۔ احاطہ (۲) گاؤں کے متعلق زمین (۳) [ریاضی] وہ عدد جو عرض اور طول کو ضرب دینے سے حاصل ہو۔

رَقبہ بندی۔ (ف۔ا۔مث) کسی جائداد یا ضلع وغیرہ کا رقبہ مقرر کرنا۔
رَقبہ قابلِ تشخیص جمع۔ (ف۔ا۔مذ) وہ رقبہ جس پر محصول ہو یا ہونے کو ہو۔
رَقبہ مشتہرہ کمیٹی۔ (ف۔ا۔مث) (نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی) پانچ ہزار سے کم نفوس کی آبادی والے علاقوں میں میونسپل کمیٹی کی طرح کی کمیٹی
رَقبہ نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) حساب کے طریقے سے کسی زمین یا شکل کا رقبہ دریافت کرنا۔
رِقّت۔ (رِق۔ قَت) [ع۔ا۔مث] (۱) نرمی۔ پتلاپن (۲) [مجازاً] رونا۔ گریہ (۳) [اُز] حال۔ وجد۔ دل بھر آنا (۴) رحم۔ ترس۔ ہمدردی۔ دردمندی۔ رحم دلی (۵) دیہات (منی) کا پتلاپن۔
رِقّت آنا۔ رِقّت ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دل بھر آنا۔ گریہ کرنا۔ حال آنا۔ وجد آنا۔
رِقّت انگیز۔ (ع۔ف۔صف) جس پر رونا یا رحم آئے۔ رِقّت طاری کرنے والی بات۔
رِقّتُ الدّم۔ (ع۔ا۔مث) خارش۔ خون کا پتلا پڑ جانا۔
رِقّتِ قلب۔ (ع۔ف۔صف) دل کی نرمی۔ مہربانی۔
رِقّتِ منی۔ (ف۔ا۔مث) ایک بیماری جس میں منی پتلی پڑ جاتی ہے۔
رِقّت نہ رُکنا۔ (ا۔ محاورہ) رونا بند نہ ہونا۔ لگاتار روئے جانا۔
رَقص۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) اُچھلنا۔ کودنا (۲) ناچ۔ مجرا۔ نرت۔
رَقصِ بسمل۔ (ف۔ا۔مذ) ذبح کیے ہوئے جانور کا پھڑکنا۔ تڑپنا۔ ہاتھ پاؤں مارنا۔
رَقصِ چار پارہ۔ (ف۔ا۔مذ) ایک قسم کا ناچ۔
رَقص کناں۔ (ف) ناچتے ہوئے۔
رَقص و سرود۔ (ف۔ا۔مذ) ناچ رنگ۔ گانا بجانا۔ راگ رنگ۔
رَقصاں۔ (رَق۔ صاں) [ف۔صف] ناچنے والا۔ حالتِ رقص میں۔
رَقطا۔ (رَق۔ طا) [ع۔ا۔مث] ایک صنعت تحریر جس میں ایک حرف منقوطہ اور ایک غیر منقوطہ ہوتا ہے۔
رُقعہ۔ (رُق۔ عَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) ٹکڑا۔ پرزہ (۲) دھجی۔ پیوند۔ چیتھڑا (۳) چھوٹا سا خط۔ چٹھی (۴) وہ چھپا یا لکھا ہوا رنگین خط جو بیاہ شادی یا دیگر کسی خوشی کے موقع پر لوگوں کو بلانے کے لیے بھیجتے ہیں (۵) وہ کاغذ جو پیامِ نسبت کے لیے شجرہ اور حسب و نسب لکھ کر دُلہن کے گھر جاتا ہے۔ جمع: رقعات۔
رُقعہ آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نسبت کا پیغام آنا (۲) کسی تقریب کے موقع پر بلاوے کی چٹھی آنا۔
رُقعہ دار۔ (ف۔ا۔مذ) چٹھی لکھنے کا کاغذ۔
رَقَم۔ (رَ۔ قَم) [ع۔ا۔مث] (۱) تحریر۔ خط۔ نوشتہ (۲) عدد۔ ہندسہ (۳) عربی کے عدد جو الفاظ کے اختصار سے بنائے گئے ہیں (۴) کُل تعداد۔ میزان (۵) مال۔ دولت۔ قیمتی چیز (۶) جواہر مرصع (۷) قسم۔ نوع۔ جنس (۸) ڈھنگ۔ طور۔ طریقہ (۹) اندراج۔ مد (۱۰) مشترکہ جائداد کا ایک حصہ (۱۱) مالگزاری کی شرح (۱۲) چٹھی جو شہزادہ لکھے (۱۳) کشیدہ کار یا دھاری دار کپڑا (۱۴) نشان۔ قیمت کا نشان (۱۵) ناٹک کا ایک ایکٹ (۱۶) حساب (۱۷) [اُز] عجیب آدمی۔ ہوشیار۔ چالاک (۱۸)

کم بِن۔ کسبی۔ نوچی۔ جمع: رقوم۔
رَقَمِ اوّل۔ (ع۔ ا۔ مث) خدا کا تخت۔ کُرسی (۲) کنایۃً نورِ محمّدی۔
رَقَم پذیر۔ رَقَم زدہ۔ (ع۔ ف۔ صف) لکھا ہوا۔ تحریر شُدہ۔
رَقَم زن۔ رَقَم سنج۔ رَقَم طراز۔ (ع۔ ف۔ صف) لکھنے والا کاتب۔ محرّر
رَقَمِ سائر۔ رَقَم سوائے۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) متفرق رقم۔ وہ آمدنی جو زمیندار کو لگان کے علاوہ موصول ہوتی ہے۔
رَقَم کاٹنا۔ (ا۔ محاورہ) روپیہ کم کر دینا۔
رَقَم کرنا۔ (ا۔ محاورہ) لکھنا۔ تحریر کرنا۔
رَقَم ماری جانا۔ (ا۔ محاورہ) روپے کا نقصان ہو جانا۔
رَقَم وار۔ (ع۔ ف۔ صف) تفصیل وار۔
رَقَم مشتبہ الوصول۔ وہ رقم جس کا وصول ہونا مشکوک ہے۔
رَقمیں چیرنا۔ (ا۔ محاورہ) روپیہ کمانا۔ مال حاصل کرنا۔
رَقَمی۔ (رَق۔ مِی) (ع۔ صف) نشان کیا ہوا۔ لکھا ہوا۔
رُقُوم۔ (رُ۔ قُوم) (جمع۔ ا۔ مث) رقم کی جمع۔ روپیہ۔
رَقیب۔ (رَ۔ قیب) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) نگہبان۔ پاسبان۔ محافظ (۲) ہم پیشہ حریف (۳) ایک معشوق کے عاشقوں میں سے کوئی ایک (۴) خدا کا ایک صفاتی نام۔
رَقیق۔ (ع۔ صف) (۱) پتلا۔ لطیف (۲) نرم۔ ملائم۔
رَقیقُ القلب۔ (ع۔ صف) نرم دل۔ رحم دل۔ وہ شخص جس کا دل جلد بھر آئے۔ ترس کھانے والا۔
رَقیقہ۔ (ع۔ مث) لونڈی۔ کنیز۔
رَقیم۔ (رَ۔ قیم) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) تحریر۔ کتاب۔ خصوصاً وہ جس میں اصحاب کہف کا قصّہ درج ہے (۲) ان کا کتا (۳) ان کا گاؤں یا پہاڑ (۴) غار جس میں وہ سوئے تھے۔
رَقیمہ۔ (رَ۔ قی۔ مَہ) (ع۔ ا۔ مذ) چٹھی۔ رُقعہ۔ خط۔ جمع: رقائم۔

ر ـــ ک

رِکاب۔ (رِ۔ کاب) (ع۔ ا۔ مث) (۱) وہ آہنی حلقہ جو گھوڑے کے زین میں دونوں طرف لٹکتا رہتا ہے اور سوار اس پر پاؤں رکھ کر گھوڑے پر چڑھتا ہے (۲) (مذ) بادشاہوں کی سواری کا گھوڑا (۳) بڑی رکابی۔ (۴) تھالی (۵) طباق (۶) وہ لفظ جو ورق کے دوسرے صفحے کے نیچے اور صفحۂ اوّل کی ابتداء میں لکھا جاتا ہے۔
رِکاب میں۔ (ا) ہمراہ۔ ہم رکاب۔
رِکاب دار۔ (۱) گھوڑے پر چڑھانے والا نوکر (۲) ماہر باورچی (۳) وہ شخص جو اچار، چٹنیاں مربّے وغیرہ بنا کر بیچے۔
رِکاب دوال۔ وہ چمڑا جس میں رکاب لٹکتی ہے۔
رِکابِ سعادت۔ بادشاہ کے گھوڑے کے ساتھ دوڑنے والا ملازم
رِکاب میں پاؤں رہنا۔ ہر وقت چلنے کے لیے تیار رہنا۔

رِکابی۔ (رِ۔ کا۔ بی) (ف۔ ا۔ مث) (۱) تھالی۔ طشتری (۲) ساقی۔ پیالہ بردار (۳) گھوڑا جسے پریڈ پر پکڑ کرے جائیں (۴) تلوار جو گھوڑے کے پہلو میں لٹکتی ہے (۵) ایک قسم کا روپیہ جو لکھنؤ میں رائج تھا (۶) ایک قسم کا تیل جو دمشق سے اُونٹوں پر آتا تھا۔
رِکابی چہرہ۔ (ا۔ مذ) چوڑا مُنہ۔ گول مُنہ۔
رِکابی مذہب۔ (ا۔ مذ) ہر دیگ چمچہ۔ طفیلی۔ لالچی۔ خوشامدی۔ تھالی کا بینگن۔ بے اُصولا۔
رکابی میں جب تک بھات میرا تیرا ساتھ۔ (مثل) فائدے کا لالچ ساتھ رکھتا ہے۔ مطلب کا یار ہے۔
رَکاکت۔ (رَ۔ کا۔ کت) (ع۔ ا۔ مث) (۱) سُستی۔ کمزوری (۲) بے عزتی (۳) کمینگی۔
رَکان۔ (رَ۔ کان) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) طریقہ (۲) ڈھنگ (۳) لگام۔
رُکاوَٹ۔ (رُ۔ کا۔ وَٹ) (ہ۔ ا۔ مث) اٹکاؤ۔ ٹھہراؤ۔ روک۔ توقف (۲) تعرض۔ مزاحمت۔
رُکاؤ۔ (رُ۔ کا۔ او) (ہ۔ ا۔ مذ) دیکھیے رکاوٹ۔
رَکت۔ (س۔ ا۔ مذ) (۱) لہو۔ خون (۲) سُرخ رنگ (۳) (صف) رنگ دار رنگین (۴) بے حد مشتاق۔ فریفتہ۔
رِکٹس۔ (Rickets) (رِ۔ کٹ) (انگ۔ ا۔ مذ) دِق الاطفال۔ سُوکھے کی بیماری (بچوں کی)
رُک رُک کر۔ (ہ۔ تابع فعل) (۱) گھٹ گھٹ کر (۲) ٹھہر ٹھہر کر (۳) لکنت سے۔ ہکلا کر۔
رَکشا۔ (رَک۔ شا) (س۔ ا۔ مث) (۱) امان۔ حفاظت۔ پناہ۔ نگہبانی۔ بچاؤ۔
رَکشا بندھن۔ (۱) راکھی باندھنے کی رسم (۲) تہوار جس میں ہندو لوگ اپنے ہاتھوں پر راکھی باندھتے ہیں۔
رِکشا۔ (Rickshaw) (رِک۔ شا) (انگ۔ ا۔ مث) ہلکی دو یا تین پہیوں کی چھتری دار چھوٹی گاڑی۔
رَکعت۔ (رَک۔ عَت) (ع۔ ا۔ مث) (۱) جھکاؤ۔ خمیدگی (۲) نماز کا ایک حصّہ کھڑے ہونے سے لے کر بیٹھنے تک جس میں ایک رکوع آ جائے۔ جمع: رکعات۔
رُکن۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) ستون۔ تھم۔ پیل پایہ (۲) ضروری حصّہ (۳) (اُمرا) کارندہ۔ سربراہ (۴) کسی جماعت کا ممبر (۵) امیر۔ سردار (۶) (عروض) وہ لفظ جو دو یا تین اجزائے اوتاد سے بنے۔ ارکان عربی میں دس ہیں (۷) باہر کا حصّہ۔ کونہ۔ زاویہ۔ جمع: ارکان۔
رُکنُ الدّولہ۔ (ف۔ صف) امیر۔ وزیر۔
رُکنِ رکین۔ (ف۔ صف) بڑا رُکن۔ مضبوط رُکن۔
رُکنِ سلطنت۔ (ف۔ ا۔ مذ) حکومت کے امیروں وزیروں میں ایک۔
رُکنِ یمانی۔ (ع۔ ف۔ مذ) کعبہ شریف کے رُکنوں میں سے ایک رُکن۔
رُکنا۔ (رُک۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) ٹھہرنا۔ تھمنا (۲) ہکلانا۔ لکنت کرنا (۳) کشیدہ ہونا۔ کھنچنا (۴) باز رہنا (۵) ٹھٹکنا۔ اٹکنا (۶) دم لینا۔ توقف کرنا (۷) کشمکش و پیچ میں ہونا۔ پس و پیش کرنا (۸) جمنا۔ رکنا (۹)

معمور ہونا۔ پُر ہونا (۱۰) بند ہونا۔ مسدود ہونا (۱۱) حیض نہ آنا (۱۲) جماع نہ کرنا (۱۳) جھجکنا۔ بھڑکنا۔ بدکنا (۱۴) چلنے یا بہنے سے رہ جانا (۱۵) پیچ و تاب کھانا (۱۶) خفا ہونا۔ ترکِ ملاقات کرنا۔ اعراض کرنا۔

رُکنیّت۔ (رُک۔نی۔یَت) [ع۔ا۔مث] رُکن ہونا۔ ممبری۔

رُکوانا۔ (رُک۔وا۔نا) (ہ۔مص) رُکنا کا متعدی المتعدی۔

رَکُوب۔ (رَ۔کُوب) [ع۔ا۔مذ] (۱) سواد (۲) سواری کا اُونٹ۔

رُکوع۔ (ع۔ا۔مذ) نماز میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر جُھکنا۔ جھکاؤ۔

رَکھ۔ [ہ۔ا۔مذ] جنگل۔ وہ جنگل جس میں سے عوام کو گھاس یا لکڑی کاٹنے کی ممانعت ہو (۲) رکھنا مصدر کا صیغۂ امر۔

رَکھ پَت۔ رکھا پَت۔ (ہ۔مقولہ) دوسروں کی عزّت کرا اور اپنی عزت کروا

رَکھ چھوڑنا۔ (ا۔محاورہ) جمع رکھنا (۲) نہ دینا۔ دبا لینا۔

رَکھ دینا۔ (ا۔محاورہ) کسی جگہ کوئی چیز رکھ دینا (۲) ہارنا۔ ہتھیار ڈال دینا۔

رَکھ رکھاؤ۔ (ا۔مذ) تکلف۔ خاطر داری۔ دیکھ بھال۔

رُکھ۔ [ہ۔ا۔مذ] رُوکھ کا مخفف۔ درخت۔

رَکھا رکھایا۔ [اُر۔ا۔مذ] رَکھا ہوا (۲) باسی۔

رُکھانی۔ رُوکھانی۔ (رُ۔کھا۔نی۔رُو۔کھا۔نی) [ہ۔ا۔مث] بڑھئی کا ایک اَوزار۔ برما۔

رُکھاوت۔ (رُ۔کھا۔وَت) [ق۔ا۔مث] رُوکھاپن۔ بے مروّتی۔

رَکھا ہونا۔ (ہ۔مص) (۱) کچھ موجود ہونا۔ طاقت ہونا (۲) قائم ہونا (۳) باقی رہنا۔

رکھاؤ۔ (رَکھ۔اد) [ق۔ا۔مث] رکھی ہوئی عورت۔ ملازمہ۔ لونڈی۔

رُکھائی۔ (رُ۔کھا۔اِی) [ہ۔ا۔مث] (۱) رُوکھاپن۔ بے التفاتی۔ بداخلاقی (۲) بے وفائی۔ بے مروّتی۔ اِعراض۔ انکار۔

رُکھائی کی لینا۔ (ا۔محاورہ) بدمزاجی ظاہر کرنا۔ بے پروائی کرنا۔

رِکھَب۔ (رِ۔کھَب) [ہ۔ا۔مذ] ایک سُر کا نام۔

رَکھتنی۔ (رَکھ۔تَ۔نی) [ق۔ا۔مذ] وہ روپیہ جو صدقہ کر کے نوکروں کو دیا جائے۔

رَکھ کے کہنا۔ (اُر۔مص) کسی پر ڈال کر کوئی بات کہنا۔ اشارتاً کوئی بات کہنا۔

رَکھ لینا۔ (اُر۔مص) (۱) لے لینا۔ قبول کر لینا۔ بچا لینا (۲) زد پر رکھنا۔ متواتر وار کرنا۔

رَکھنا۔ (رَکھ۔نا) (ہ۔مص) (۱) دھرنا۔ لگانا (۲) بچانا۔ خبرداری کرنا (۳) جمع کرنا اکٹھا کرنا (۴) چھوڑنا۔ موقوف کرنا (۵) دفن کرنا (۶) رہن کرنا (۷) داخل کرنا (۸) دبا لینا۔ مار لینا (۹) روکنا۔ ٹھہرانا (۱۰) مقرر کرنا (۱۱) نطفہ ڈالنا (۱۲) نصب کرنا۔ کھڑا کرنا (۱۳) لگانا۔ مارنا (۱۴) مرغی کے نیچے انڈے رکھنا (۱۵) مقروض ہونا۔ قرض دار ہونا (۱۶) حوالے کرنا۔ پیش کرنا (۱۷) نذر کرنا۔ بھینٹ چڑھانا (۱۸) ٹالنا۔ آلا بالا بتانا (۱۹) ترقی نہ ہونے دینا (۲۰) سپرد کرنا (۲۱) شرط پر لگانا (۲۲) برتن میں ڈالنا (۲۳) پرورش کرنا (۲۴) قبول کرنا (۲۵) ذمّہ ڈالنا (۲۶) چرانا۔ خیانت کرنا (۲۷) مدخولہ بنانا۔ صحبت کرنا (۲۸) طوائف یا نوکر رکھنا۔ (۲۹) دلداری کرنا۔

رکھو اس مقولے پہ دار و مدار۔ کہ نو نقد اچھے نہ تیرہ اُدھار۔ (اُر۔مثل) جو چیز فوراً مل جائے وہ اس اچھی چیز سے جس کا وعدہ کیا جائے بہتر ہے۔

رَکھوالا۔ (رَکھ۔وا۔لا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) محافظ۔ نگہبان۔ چوکیدار۔ نگران۔

رَکھوالی۔ (رَکھ۔والی) [ہ۔ا۔مث] (۱) محافظت۔ پاسبانی (۲) چوکیداری کی تنخواہ (۳) رکھوالا کی تانیث۔

رَکھوالینا۔ (رَکھ۔وا۔لے۔نا) (ہ۔مص) واپس لینا۔ لے لینا۔ دھروالینا۔

رَکھوانا۔ (رَکھ۔وا۔نا) (ہ۔مص) (۱) رکھنا کا متعدیُ المتعدی۔ جمع کرانا (۲) دھرانا (۳) گِرد کرانا (۴) نوکر کرانا۔

رِکھونچا۔ (رِ۔کھوں۔چا) [ہ۔ا۔مذ] وہ ٹکڑے جو مونگ یا ماش کی دھوئی ہوئی دال پیس کر بناتے ہیں۔ بڑیاں۔

رَکیب۔ (رَ۔کیب) [ع۔ا۔مذ] سوار کے ساتھ جو دوسرا سوار بیٹھے۔

رَکیبی۔ (رَ۔کے۔بی) [ق۔ا۔مث] رکابی۔

رَکیک۔ (رَ۔کیک) [ع۔صف] (۱) سُست (۲) دُبلا پتلا۔ نازک۔ (۳) ناچیز۔ ادنیٰ (۴) نفیس۔

رَکیلا۔ (ر۔کی۔لا) [اُر۔صف] بد ذات مَرد۔

رَکین۔ (رَ۔کین) [ع۔صف] (۱) سنجیدہ۔ متین (۲) استوار۔ مُحکم۔ مضبوط۔

ر ـــ گ

رَگ۔ [ف۔ا۔مث] (۱) نَس۔ عِرق۔ نبض۔ جسم کی وہ نلیاں جن میں خون رہتا ہے (۲) [اُر] پٹھا۔ عصب (۳) پھول یا پتے کا ریشہ (۴) آنکھ کا ڈورا (۵) اصل۔ نسل۔ ذات (۶) تار۔ تاگا۔ دھاگا (۷) ضد۔ ڈھیٹ پن

رَگِ ابر۔ [ف۔ا۔مث] بادل کی سیاہ دھاری۔

رَگ اُترنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ضد اُترنا (۲) غصّہ جاتا رہنا (۲) آنت کا فوطے میں اُتر آنا۔

رَگ پانا۔ (ا۔محاورہ) اصل بات معلوم کرنا۔

رَگ پٹھے سے واقف ہونا۔ (ا۔محاورہ) اصلیت سے واقف ہونا۔ ذات بنیاد سے واقف ہونا۔

رَگ پھڑکنا۔ (ا۔محاورہ) ماتھا ٹھنکنا۔ کسی ہونے والے اَمر سے آگاہ ہونا۔ شدنی اَمر سے واقف ہونا۔

رَگ پھولنا۔ (ا۔محاورہ) جوشِ خون سے رَگ کا موٹا ہو جانا۔

رَگِ جاں۔ [ف۔ا۔مث] وہ بڑی رگ جس سے تمام رگوں میں خون پہنچتا ہے۔

رَگِ جاں سے نزدیک ہونا۔ (ا۔محاورہ) (خدا کی تعریف ہے) بہت قریب ہونا۔

رَگ چڑھ جانا۔ (ا۔محاورہ) کسی رَگ کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔ ضد کرنا۔ کوئی بُری عادت ہونا۔

رَگ چڑھ گئی۔ (ا۔محاورہ) غصّے میں بھرے ہوئے ہیں۔ مانتے نہیں۔

رَگِ حمیّت - (ف - ا - مث) غیرت یا حمیّت کا جوش۔

رَگ دار - (ف - صف) (۱) ریشے دار (۲) بُری عادت والا (۳) کپڑا جس میں بعض ریشے اُبھرے ہوئے ہوں۔

رَگ دَبنا - (ا - محاورہ) (۱) ڈرنا (۲) قابو میں ہونا۔

رَگ رَگ سے واقف ہونا - (ا - محاورہ) پوری طرح جاننا۔

رَگ رَگ میں - (۱) ہر رگ میں - رگوں میں - ہر جگہ بدن میں۔

رَگ رَگ میں کُوٹ کر بھرا ہونا - (ا - محاورہ) کسی صفت کا کسی میں کامل طور پر ہونا۔

رَگ زن - (ف - ا - مذ) فصد کھولنے والا۔

رَگِ طنبور - (ف - ا - مث) طنبور کے تار۔

رَگ کا منہ کُھل جانا - (ا - محاورہ) فصد کھلوانے پر جو حد سے زیادہ خون آئے تو کہتے ہیں۔

رَگ کھڑی ہونا - (ا - محاورہ) رگ پر ورم آجانا۔

رَگِ گردن - (ف - ا - مث) رگِ جان - شاہ رَگ (کنایۃً) غرور - سرکشی۔

رَگ وپے - (ف - ا - مذ) رگ - پٹھا۔

رَگ وپے میں دوڑ جانا - (ا - محاورہ) اثر کرنا - سرایت کرنا۔

رَگ وریشہ - (ف - ا - مذ) (۱) اصل - نسل (۲) خُو بُو (۳) بنیاد (۴) رگ پٹھا گوشت پوست۔

رَگ وریشہ میں پڑا ہونا - (ا - محاورہ) کسی بُری خصلت کا کسی آدمی میں بہت زیادہ ہونا - گوشت وپوست میں شامل ہونا - اصل میں ہونا - گھٹی میں پڑنا۔

رَگ وریشے میں شرارت بھری ہونا - (ا - محاورہ) بے حد شریر ہونا۔

رگوں میں خون دوڑنا - (ا - محاورہ) خون کا نسوں میں تیزی سے حرکت کرنا

رگ وید - (س - ا - مذ) ہندوؤں کی چار مذہبی کتابوں میں سے ایک جو سب سے اوّل اور اہم ہے۔

رگیں مرنا - (ا - محاورہ) رگوں کی قوّت جاتی رہنا (۲) نامرد ہو جانا - کمزور ہو جانا۔

رگیں نکل آنا - (ا - محاورہ) بہت دُبلا ہونا۔

رَگبی - (Rugby) (رگ - بی) (انگ - ا - مذ) فٹ بال کی ایک قسم جس میں کھلاڑی ہاتھ کو بھی استعمال کر سکتے ہیں اور اس کھلاڑی کو بھی پکڑ سکتے ہیں جو گیند لے جا رہا ہو - ہار جیت کا فیصلہ نمبروں سے ہوتا ہے۔

رَگڑ - (رَ - گڑ) (ہ - ا - مث) (۱) نشان جو دو چیزوں کے ٹکرانے یا آپس میں لگنے سے ہو جاتا ہے - گھساؤ (۲) خفیف زخم جس میں گوشت نہ کٹے (۳) (کہاروں کی اصطلاح) پہلو میں رگڑ لگنے والی کوئی چیز (۴) ڈھول کا جلد جلد بجنا۔

رَگڑا دینا - (ا - محاورہ) بھنگ گھوٹنا - کسی چیز کو دوسری چیز پر رگڑنا۔

رگڑ دینا - (ا - محاورہ) گھس دینا۔

رگڑ رگڑ کر - (ا - متعلق فعل) رُل رُل کے۔

رگڑ کھانا - رگڑ لگنا - (ا - محاورہ) گھسا لگنا - ٹکرانا - رگڑ لگنا۔

رگڑا - (رگ - ڑا) (ہ - ا - مذ) (۱) خراش (۲) پیسنا (۳) چرکانا (۴) جھگڑا - لڑائی (۵) نشان جو دو پتنگوں کے لڑنے سے ڈور پر ہو جاتا ہے (۶) بھنگ گھوٹنا (۷) ایک قسم کا سُرمہ یا لیپ آنکھوں کے لیے۔

رگڑا جھگڑا - (ا - مذ) فساد - بحث - لڑائی - جھگڑا - تکرار۔

رگڑنا - (رَ - گڑ - نا) (ہ - مص) (۱) گھسنا (۲) پیسنا (۳) گھوٹنا (۴) مانجنا - صاف کرنا (۵) چھیلنا - رندہ کرنا (۶) ستانا - حیران کرنا - کھال کھینچنا (۸) حرکت دینا۔

رَگنا - (ہ - مص) (۱) لگنا - تعلق رکھنا (۲) عاشق ہونا۔

رُگنتا - (رُ - گن - تا) (س - ا - مث) (۱) شکستگی (۲) کجی - ٹیڑھ (۳) بیماری روگ - مرض - ماندگی۔

رَگھو - (رَ - گھو) (س - صف) (۱) تیز - پھُرتیلا - تیز رفتار (۲) ہلکا - خفیف - چھچھورا - بے وفا (۳) (مذ) تیز گھوڑا - گھوڑ دوڑ کا گھوڑا۔

رَگید - (رَ - گید) (ہ - ا - مث) پیچھا - تعاقب۔

رَگید رَگا دکر - تعاقب کرکے - گھیر گھار کر - مار پیٹ کر۔

رَگیدنا - (رَ - گید - نا) (ہ - مص) پیچھا کرنا - تعاقب کرنا - گھیر کر بھگانا۔

رَگیل - (رَ - گیل) (ہ - ا - مذ) (۱) وہ کبوتر جو دانہ کھا کر اُڑ جاتا ہے (۲) ہرجائی آدمی (۳) فضول چیز۔

رَگیلا - (ہ - ا - مذ) شریر - وہ کپڑا جس کا تانا بانا اُبھرا ہوا ہو - موٹی رگوں کا بان - صاف نہ کیا ہوا گوشت۔

ر ـــــ ل

رَلا - (ہ - ا - مذ) (۱) آمیزش - ملاوٹ (۲) جھمیلا - بکھیڑا (۳) بھُول - مغالطہ۔

رَلا پڑنا - (ا - محاورہ) مغالطہ پڑنا - حساب میں بھُول پڑنا - بکھیڑا اُٹھانا۔

رَلا ڈالنا - (ا - محاورہ) (۱) مغالطہ ڈالنا - جھگڑا اُٹھانا (۲) آمیزش کرنا۔

رَلا مِلا - (ف - ا - مذ) مِلا جُلا - خلط ملط۔

رَلے مِلے پنچوں رہیئے - جان جائے پر سچ نہ کہیے - (ہ - مثل) پنچایت کے ساتھ اتفاق رکھنا چاہیئے - چاہے جھوٹ ہی بولنا پڑے۔

رُل - رُلا - (ہ - ا - مذ) زمین جو اس غرض سے سال دو سال کاشت نہ کی جائے کہ اس میں طاقت آجائے۔

رَلانا - (رَ - لا - نا) (ہ - مص) ملانا - آمیزش کرنا - شامل کرنا - گڑبڑ کرنا۔

رُلانا - (رُ - لا - نا) (ہ - مص) رونا کا متعدی - تنگ کرنا - صدمہ پہنچانا - دق کرنا۔

رَل مِل جانا - (ہ - مص) مخلوط ہو جانا (۲) اتحاد ہونا - گھُل مِل جانا۔

رَلنا - (رَل - نا) (ہ - مص) (۱) مِلنا - آمیز ہونا (۲) شامل ہونا (۳) سازش ہونا (۴) گڈمڈ ہونا۔

رُلنا - (رُل - نا) (ہ - مص) (۱) تباہ ہونا (۲) ہموار ہونا (۳) زندہ پھرنا (۴) بکھرنا (۵) آوارہ ہو جانا (۶) کھو جانا۔

رَلیاں ۔ (رَل ۔ یاں) (ق ۔ ا ۔ مث) خوشی (اب رنگ کے ساتھ بطور لاحقہ استعمال ہوتا ہے ۔

ر ـــــ م

رَم ۔ (Rum) (انگ ۔ ا ۔ مث) گڑ کی شراب ۔

رَم ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) ڈر ۔ خوف ۔ دہشت (۲) وحشت ۔ نفرت (۳) گریز ۔ بھاگنا (۴) چھپنا ۔

رَم بھُول جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) چوکڑی بھول جانا ۔ گھبرا جانا ۔ شش و پنج میں پڑ جانا ۔

رَم خوردہ ۔ رَم دیدہ ۔ رَم زدہ ۔ رَم کردہ ۔ (صفت مفعولی) بھاگا ہوا ۔ وحشت زدہ ۔

رَم کرنا ۔ بھاگ جانا ۔ دوڑ جانا ۔

رِم ۔ (انگریزی ریم (Ream) کا مورد ۔ ا ۔ مذ) کاغذوں کے بیس دستوں کا بنڈل ۔

رِم ۔ (Rim) (انگ ۔ مذ) پہیے کا حلقہ یا گھیرا ۔ خاص طور پر سائیکل کا پہیا ۔ جس پر ٹائر اور ٹیوب چڑھاتے ہیں ۔

رَما ۔ (س ۔ ا ۔ مث) (۱) بیوی (۲) معشوقہ (۳) لکشمی کا ایک نام (۴) خوش نصیبی ۔ اقبال (۵) دولت مندی ۔ امارت ۔ شان و شوکت ۔ (۶) کاتک بُدی کی گیارھویں تاریخ ۔

رَماد ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) راکھ ۔ خاکستر ۔

رَمّاز ۔ (رَم ۔ ماز) (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ شخص جو اشاروں سے یا خفیہ طور پر گفتگو کرے (۲) پہیلیاں کہنے والا شخص ۔

رَمّال ۔ (رَم ۔ مال) (ع ۔ ا ۔ مذ) علم رَمل کا ماہر ۔ جوتشی ۔ نجومی ۔

رمّالی ۔ (رَم ما ۔ لی) (ع ۔ ا ۔ مث) رَمل ۔ نجوم ۔ جوتش ۔

رُمّان ۔ (رُم ۔ مان) (ع ۔ ا ۔ مذ) انار ۔

رَمانا ۔ (رَ ۔ ما ۔ نا) (ہ ۔ مص) پھرانا ۔ گھمانا (۲) دل بہلانا ۔ بات چیت میں لگانا (۳) جوگ ، اختیار کرنا (۴) آگ جلانا جوگی کا (۵) رچانا ۔

رُمّانی ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) انار کے رنگ کا ۔ انار سے منسوب ۔

رَمبا ۔ (رَم ۔ با) (ھ ۔ ا ۔ مذ) کھُرپا ۔

رَمبھانا ۔ (رَم ۔ بھا ۔ نا) (ھ ۔ مص) گائے کا بولنا ۔ بھینس کا ڈکرانا ۔

رَمپا ۔ (رَم ۔ پا) (ھ ۔ ا ۔ مذ) چمڑا چھیلنے کا آلہ ۔

رَمپی ۔ (رَم ۔ پی) (ھ ۔ ا ۔ مث) رمپا کی تصغیر ۔ چمڑا تراشنے کا چھوٹا آلہ ۔

رَمتا ۔ (رَم ۔ تا) (ھ ۔ صف) چلتا پھرتا ۔ گھومنے والا ۔ آوارہ ۔

رَمتا جوگی ۔ (ہ ۔ مذ) پھرتا پھراتا جوگی ۔ سیاح ۔ درویش ۔

رِم جھِم ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) بارش کی خفیف آواز ۔

رِم جھِم مینہ برسنا ۔ (ا ۔ محاورہ) آہستہ آہستہ مینہ برسنا ۔

رَمچیرا ۔ (رَم ۔ چے ۔ را) (ھ ۔ ا ۔ مذ) (۱) غلام ۔ نوکر ۔

رَمد ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) ایک بیماری جس سے آنکھیں سُرخ رہتی ہیں ۔

رَمدو بھُٹو ۔ (رَم ۔ دو ۔ بھُٹ ۔ ٹو) (ھ ۔ ا ۔ مذ) ایرے غیرے نتھو خیرے ۔ عام لوگ ۔ خلقت ۔

رَمز ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) آنکھوں ۔ بھوؤں یا ہونٹوں کا اشارہ ۔ غمزہ ۔ عشوہ (۲) ایما ۔ اشارہ (۳) (اُز) معمّا ۔ پہیلی ۔ پیچ دار بات (۴) بھید ۔ راز (۵) نکتہ ۔ باریکی (۶) نوک جھونک (۷) طعنہ مہنہ (۸) علامت ۔ نشان (۹) بات ۔ معاملہ (۱۰) پوشیدہ بات ۔ مخفی بات ۔ (۱۱) ذو معنی بات ۔ پہلو دار بات (۱۲) بات کی جڑ ۔ مفہوم ۔ مُراد ۔ جمع : رُموز ۔

رَمز آمیز ۔ (ف ۔ صف) اشارے کنائے سے ۔ طنزیہ کلام ۔

رَمز پہچان جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) اصل منشا معلوم کر لینا ۔ بات تاڑ جانا ۔

رَمز پھینکنا ۔ رَمز مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) اشارہ کنایہ کرنا (۲) آوازہ توازہ کسنا (۳) طعنے دینا ۔

رَمز شناس ۔ (ف ۔ صف) اشارہ پہچاننے والا ۔

رَمز کی باتیں ۔ رَمز کی گھاتیں ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) بھید کی باتیں (۲) اشارے کنائے کی باتیں (۳) طعنے مہنے (۴) نکتے کی باتیں ۔

رَمَضان ۔ (رَم ۔ ضان) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) جلانے والا (۲) مسلمانوں کا نواں قمری مہینہ ۔ ماہِ صیام ۔ وہ مہینہ جس میں اہل اسلام روزے رکھتے ہیں ۔

رَمَضان کے نمازی ۔ چند روزہ نمازی ۔

رَمَضان کے نمازی محرّم کے سپاہی ۔ (مثل) ظاہر دار کی نسبت بولتے ہیں

رَمَضانی ۔ (رَم ۔ ضا ۔ نی) (اُز ۔ صف) (۱) ماہِ رمضان کا (۲) رمضان کے متعلق (۳) روزوں کا یا ان کے متعلق (۴) جو رمضان میں پیدا ہوا ہو ۔

رَمَق ۔ (رَ ۔ مَق) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) تھوڑی سی جان ۔ رہی سہی جان ۔ اخیر سانس (۲) ذرا سا (۳) چاشنی کا کچھ اثر ۔

رَمل ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) ایک علم کا نام جس میں ہندسوں اور خطوط وغیرہ کے ذریعے غیب کی بات دریافت کرتے ہیں ۔ نجوم ۔ جوتش ۔ جمع : رمّال ۔

رَمَل ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) علم عروض کی ایک بحر کا نام ۔

رَمنا ۔ (رَم ۔ نا) (ہ ۔ مص ۔ و ۔ ا ۔ مذ) (۱) پھرنا ۔ گھومنا (۲) سمانا (۳) بھٹکنا ۔ (۴) رہ پڑنا (۵) چراگاہ ۔ مرغزار ۔ سبزہ زار (۶) شکارگاہ ۔

رُموز ۔ (رُ ۔ موز) (ع ۔ ا ۔ مث) رَمز کی جمع ۔ اشارہ ۔ راز ۔ بھید ۔

رُموزِ عاشقاں عاشق بداند ۔ (مثل) ہم پیشہ ہی بات کو خوب سمجھتے ہیں

رُموزِ مملکتِ خویش خسرواں دانند ۔ (مثل) ، ملک کی بہتری کے راز وہ بادشاہ ہی سمجھتے ہیں ۔

رُموزیں چھانٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ، نوک جھونک کی باتیں کرنا ۔

رَمَہ ۔ (رَ ۔ مہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) گلّہ ۔ جھنڈ ۔ گروہ (۲) جماعت ۔ فوج ۔ بھیڑ ۔

رَمی ۔ (رَ ۔ می) (ع ۔ ا ۔ مذ) کوئی چیز پھینکنا ۔

رَمی بالغیب ۔ (ع ۔ محاورہ) اٹکل پچو کوئی بات کہنا ۔

رَمی جمار ۔ (ع ۔ مث) کنکریاں پھینکنا (حاجی منا میں پہنچ کر ایک مقام پر کنکریاں مارتے ہیں اس کو رمی جمار کہتے ہیں) ۔

رَمی ۔ (انگ ۔ ا ۔ مث) تاش کا ایک کھیل ۔
رَمیدگی ۔ (رَ ۔ می ۔ دَ ۔ گی) (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) بھاگنا (۲) وحشت (۳) تنفر ۔
رَمیدہ ۔ (رَ ۔ می ۔ دَہ) (ف ۔ صف) (۱) رَم کیے ہوئے ۔ بھاگا ہوا (۲) وحشی ۔
رَمیم ۔ (رَ ۔ میم) (ع ۔ صف) گلی ہوئی ۔ بوسیدہ ۔ کہنہ ۔ جمع رَمائم ۔

ر ـــ ن

رَن ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) (۱) لڑائی ۔ جنگ ۔ رزم ۔ کارزار ۔ معرکہ ۔ کھیت (۲) میدانِ جنگ ۔ رزم گاہ ۔ میدانِ کارزار ۔ مقتل (۳) (ہ ۔ ا ۔ مذ) جنگل ۔ بیابان ۔
رَن بَن ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) جنگل بیابان ۔
رَن بھومی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) میدانِ جنگ ۔
رَن پر چڑھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) جنگ کے لیے جانا (۲) جنگ کرنا ۔ لڑنا ۔
رن پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) جنگ ہونا ۔ لڑائی ہونا (۲) بہت سے آدمیوں کا مارا جانا ۔
رَن جیت (رَنجیت) ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) فاتح ۔ جنگ جیتنے والا ۔
رَن دھیر (رَندھیر) ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) ثابت قدم ۔ باحوصلہ ۔ مستقل مزاج ۔
رَن کا کھیت ۔ میدانِ جنگ ۔
رَن کی فکر نہ دھن کی چوٹ ۔ یہ دُھم دھوسر کا موٹ ۔ (ہ ۔ مثل) بے فکر موٹا آدمی ۔
رَن گڑھ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) لڑائی کا قلعہ ۔ وہ جگہ جس کے گرد مورچے بنائے جائیں ۔
رَن گھن ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) قتلِ عام ۔
رَن مہتاب ۔ (ا ۔ مذ) روشنی کا گولا جو میدانِ جنگ میں روشنی کے لیے رات کو چھوڑتے ہیں ۔
رَن ہلا دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) میدانِ جنگ میں لرزہ پیدا کرنا ۔
رَن ۔ (Run) (انگ ۔ ا ۔ مث) (۱) دوڑ ۔ جیت (۲) کرکٹ کے کھیل میں ایک وکٹ سے دوسرے وکٹ تک کی دوڑ ۔
رَن آؤٹ ۔ (Runout) کھلاڑی کا ایک وکٹ سے دوسری وکٹ تک دوڑتے ہوئے آؤٹ ہو جانا ۔
رَنج ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) غصہ ۔ غضب ۔ کرودھ (۲) دُکھ ۔ درد ۔ بیماری (۳) غم ملال ۔ اندوہ (۴) افسوس ۔ پچھتاوا ۔
رَنج آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ملال ہونا ۔
رَنج اُٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) صدمہ برداشت کرنا ۔
رَنج بھولنا ۔ (ا ۔ محاورہ) صدمہ ۔ ملال اور تکلیف کا دل سے محو ہونا ۔
رَنج پہنچانا ۔ (ا ۔ محاورہ) اذیت دینا ۔ ملول کرنا ۔
رَنج دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) آزردہ کرنا ۔ ستانا ۔ بیزار کرنا ۔
رَنج سہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) رنج برداشت کرنا ۔
رَنج سے چھوٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) غم و افسوس سے نجات پانا ۔
رَنج کرنا ۔ (مص ۔ مرکب) غم کرنا ۔ افسوس کرنا ۔ کڑھنا ۔
رَنج کھینا ۔ رنج کھینچنا ۔ رنج لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) رنج اٹھانا ۔ صدمہ برداشت کرنا ۔
رَنج مٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تکلیف دُور ہونا ۔
رَنج مول لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) اپنے سر کوئی دُکھ لینا ۔ خواہ مخواہ تکلیف اُٹھانا ۔
رَنج و محن ۔ (ف ۔ مذ) دُکھ ۔ درد ۔ تکلیف ۔ مصیبت ۔
رَنجش ۔ (رَن ۔ جش) (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) غم (۲) آزردگی ۔ بگاڑ ۔ اَن بَن ۔ ناخوشی ۔
رَنجشی ۔ (رَنج ۔ شی) (ق ۔ ا ۔ مث) سختی ۔ بُرا وقت ۔
رَنجک ۔ (رَن ۔ جک) (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) بارُود جو بندوق یا توپ کے پیالے میں آگ دینے کے لیے رکھی جاتی ہے (۲) تحریک ۔ اغوا (۳) چورن ۔ سفوف ۔
رَنجک اُڑانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بندوق یا توپ کے پیالے کی بارود میں آگ لگانا (۲) بتی لگانا ۔ فتیلہ دینا (۳) چمکانا (۴) گرز اُڑانا ۔ پھُسکی لگانا ۔
رَنجک پلانا ۔ رنجک ڈالنا ۔ رنجک رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بندوق یا توپ کے پیالے میں بارود رکھنا ۔
رَنجک چاٹ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) توپ یا بندوق کا سر نہ ہونا (۲) رنجک کا دھواں دے کر رہ جانا ۔
رَنجک دان ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) رنجک رکھنے کا پیالہ ۔
رَنجن ۔ (رَن ۔ جَن) (ق ۔ ا ۔ مذ) بڑا مٹکا ۔
رَنجُور ۔ (رَن ۔ جُور) (ف ۔ صف) (اصل میں رَنج وَر تھا جیم کو پیش دے کر واؤ ساکن کر دیا) (۱) بیمار ۔ افسردہ ۔ مغموم ۔
رَنجوری ۔ (رَن ۔ جُوری) (ف ۔ ا ۔ مث) بیماری ۔ روگ ۔ مصیبت ۔ تکلیف ۔
رَنجہ ۔ (رَن ۔ جَہ) (ف ۔ صف) (۱) رنجیدہ ۔ مغموم (۲) (مذ) رنج (۳) نزاکت کی چال یا طرز ۔
رَنجیدگی ۔ (رَن ۔ جی ۔ دَ ۔ گی) (ف ۔ ا ۔ مث) رنجش ۔ ملال ۔
رَنجیدہ ۔ (رَن ۔ جی ۔ دَہ) (ف ۔ صف) (۱) خفا ۔ ناراض ۔ بیزار (۲) اُداس افسردہ ۔
رَنجیدہ خاطر ۔ (ف ۔ صف) ناخوش ۔ دُکھی ۔ ناراض ۔ افسردہ ۔ اُداس ۔
رَند ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) دیوار قلعہ یا شہر پناہ کے وہ موکھے جو غنیم پر اندر سے بندوقیں چلانے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں ۔
رِند ۔ (ف ۔ صف) (۱) آزاد ۔ بے قید شخص (۲) جس شخص کا ظاہر خراب باطن اچھا ہو (۳) شرابی (۴) صوفی (۵) عیاش (۶) آوارہ (۷) ہوشیار ۔ چالاک ۔
رِند مذہب ۔ رِند مشرب ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) آزاد (۲) اوباش وضع ۔
رِندان سیاہ مست ۔ (ف ۔ ا ۔ صف) بدکار آدمی ۔ شرابی ۔
رِندانہ ۔ (رِن ۔ دا ۔ نہ) (ف ۔ صف) (۱) رِند سے نسبت رکھنے والا ۔ آزادانہ (۲) اوباشانہ ۔
رَندنا ۔ (رَند ۔ نا) (ہ ۔ مص) رندے سے چھیلنا ۔ صاف کرنا ۔
رُندنا ۔ (رُند ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) پامال ہونا ۔ پسنا (۲) قید ہونا (۳) رُک جانا (۴) غمگین ہونا (۵) گھر آنا ۔ چھا جانا ۔

رَندہ ۔ (رَن ۔ دَہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] لکڑی چھیلنے اور صاف کرنے کا اوزار۔
رَندہ پھیرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) لکڑی چھیلنا یا صاف کرنا۔
رندھنا ۔ (رَند ۔ ھنا) [ہ ۔ مص] (۱) پکنا ۔ کھانا تیار ہونا۔
رِندی ۔ (رِن ۔ دی) [ف ۔ ا ۔ مث] رندوں کا کام ۔ مستی ۔ کیف ۔ بے خودی۔
رَنڈ ۔ (ھ ۔ ا ۔ مذ) (۱) رنڈ کا درخت (۲) [مث] رانڈ کا مخفف۔
رَنڈا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) وہ مرد جس کی بیوی مرگئی ہو۔
رَنڈاپا ۔ (رَن ۔ ڈا ۔ پا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] بیوہ پن ۔ بیوگی ۔ بیوہ ہونے کا زمانہ۔
رَنڈاپا کاٹنا ۔ رَنڈاپا کٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بیوگی کا زمانہ بسر ہونا۔
رَنڈوا ۔ (رَنڈ ۔ وَا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] وہ مَرد جس کی بیوی مَرگئی ہو (صف) کام چور ۔ سست ۔ کاہل۔
رَنڈوا بھلی جی کا جلاپا ۔ (امثل) پست ہمت اور کام چور نوکر سے طبیعت کو سوختگی ہوتی ہے۔
رَنڈی ۔ (رَن ۔ ڈی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) عورت (۲) کسبی ۔ زن بازاری ۔ رقاصہ۔
رَنڈی باز ۔ (ف ۔ صف) عیاش ۔ تماش بین۔
رَنڈی پیسے کی آشنا ہے ۔ رنڈی پیسے ہی کی یار ہے ۔ (امثل) کسبیاں امیر آدمی کے ساتھ تعلق پیدا کرتی ہیں ۔ غریب ہو جائے تو دھتا بتاتی ہیں۔
رنڈی تیرا یار مرگیا ۔ کہا کونسی گلی کا؟ (امثل) رنڈیوں کے بہت سے یار ہوتے ہیں ۔ ایک پر پابند نہیں رہتیں۔
رَنڈی کا جوبن رکابی میں ۔ (امثل) جو خرچ کرے لطف اُڑائے۔
رَنڈی کا یار سدا خوار ۔ (امثل) رنڈی کا آشنا ہمیشہ مفلس رہتا ہے۔
رنڈی کس کی جورو اور بھڑوا کس کا سالا ۔ (امثل) رنڈیوں اور بھڑووں کا کوئی اعتبار نہیں۔
رنڈی کی کمائی یا کھائے ڈھاڑی یا کھائے گاڑی ۔ (امثل) رنڈی کی کمائی سازندے اور گاڑی بان کھاتے ہیں۔
رَنڈی کے گھر مانڈے اور عاشقوں کے گھر کڑاکے ۔ (امثل) چونکہ وہ اپنا روپیہ رنڈیوں کو دے آتے ہیں ۔ وہ مزے اُڑاتی ہیں اور ان کے گھر فاقہ ہوتا ہے۔
رنڈی مانگے روپیہ لے لے میری میّا ۔ پھکڑ مانگے پیسہ چل بے سالے کیسا ۔ (امثل) عیاشی پر خرچ کرتا ہے ۔ نیک کام پر خرچ کرنے سے گھبراتا ہے۔
رَنڈیوں کی خرچی اور وکیلوں کا خرچہ پیشگی دیا جاتا ہے ۔ (امثل) اگر وہ پہلے نہ لیں تو انہیں کوئی بعد میں نہیں دیتا۔
رَنڈیا ۔ (رَنڈ ۔ یا) [ہ ۔ ا ۔ مث] دیکھیے رانڈ۔
رَنرَاَپ (Runnerup) (رَ ۔ نَر ۔ اَپ) [انگ ۔ ا ۔ مذ] کھلاڑی جو آخری مقابلے میں پہنچ کر ہار جائے۔
رَنس ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) کرن ۔ شعاع۔
رَنک ۔ (س ۔ صف) (۱) حریص ۔ طامع (۲) کنجوس ۔ بخیل (۳) کمینہ ۔ رذیل۔ (۴) غریب ۔ مفلس (۵) کم بخت ۔ بدنصیب (۶) بھوکا ۔ فاقہ کش۔ (۷) [مذ] فقیر ۔ بھوکا آدمی۔

رَنکو ۔ (رَن ۔ کو) [س ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کا ہرن۔
رُنکھا ۔ رُنکھی ۔ رُنکا ۔ رُنکی ۔ (رُن ۔ کھا) [ہ ۔ صف] (۱) رونے پر آمادہ ۔ (۲) رنجیدہ ۔ ناراض۔
رَنگ ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) بَرَن ۔ لون ۔ فام (۲) چیزوں کی وہ خاصیت جس کی وجہ سے وہ سورج کی بعض کرنوں کو جذب کر لیتی ہیں اور بعض کو منعکس کر کے آنکھ پر ڈالتی ہیں ۔ جن کا خاص اثر آنکھ پر ہوتا ہے ۔ سفید کرن سات رنگوں سے مرکب ہوتی ہے ۔ اودا ۔ نیلا ۔ آسمانی ۔ سبز ۔ زرد ۔ نارنجی اور سُرخ ۔ اصل رنگ صرف تین ہیں ۔ نیلا ۔ زرد اور سُرخ ۔ دوسرے سب رنگ ان کے مرکبات ہیں (۳) رنگت ۔ روپ (۴) انداز طرز ۔ روش (۵) وہ سفوف یا سیّال چیز جس سے رنگتے ہیں (۶) روغن وارنش (۷) قسم ۔ نوع (۸) بہار ۔ خوبصورتی ۔ رونق (۹) مانند ۔ نظیر (۱۰) دستور ۔ قاعدہ ۔ رسم ۔ طریقہ (۱۱) مزہ ۔ لطف ۔ شغل (۱۲) خمار ۔ نشہ (۱۳) طاقت ۔ قوت (۱۴) سلوک ۔ برتاؤ (۱۵) ہم سر ۔ جوڑ (۱۶) مکر ۔ حیلہ ۔ فریب (۱۷) ہنسی ۔ مذاق ۔ چہل (۱۸) کھیل کود (۱۹) ناچ ۔ راگ ۔ گانا (۲۰) کیفیت ۔ حال ۔ حالت (۲۱) خوشی ۔ مسرت ۔ خوشحالی (۲۲) تماشا ۔ سیر (۲۳) سماں ۔ موسم (۲۴) گنجفے کی آٹھوں بازیوں کے نام (۲۵) چوسر کی آٹھوں نردوں کا نام (۲۶) اس رنگ کی نردیں جو پہلے کھیلی جائیں (۲۷) تاش کی چاروں بازیوں کا نام (۲۸) ترپ ۔ ٹرمپ (۲۹) خون ۔ لہو۔
رَنگ آبدار ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) چمکیلا ہونا۔
رَنگ آشنا ۔ (رع ۔ ف ۔ صف) (ہ) چہرہ دیکھ کر حال معلوم کرنے والا۔
رَنگ آمیزی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) رنگ کا کام ۔ رنگ سازی (۲) نقاشی مصوری (۳) عبارت آرائی (۴) مبالغہ۔
رَنگ آنا ۔ رَنگ چڑھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) رونق آنا ۔ پھیکا پن جاتا رہنا۔
رَنگ اُترنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) رنگ جاتا رہنا (۲) چہرے کا متغیر ہو جانا۔
رَنگ اُٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) رنگ قبول کرنا۔
رَنگ اُٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) چوسر کی گوٹ کا سب خانے طے کرنے کے بعد کامیابی سے اُٹھنا۔
رَنگ اُچھالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) رنگ پھینکنا ۔ رنگ ڈالنا۔
رَنگ اُداس ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) رنگ کا پھیکا ہونا۔
رَنگ اُڑانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) رنگ زائل کرنا ۔ اپنے فروغ یا شوخی سے دوسرے کو بے رنگ کرنا (۲) طرز اُڑانا ۔ طرز سیکھ لینا ۔ انداز اُڑانا۔
رَنگ اُڑ جانا ۔ رَنگ اُڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) رنگ جاتا رہنا ۔ رنگ پھیکا پڑ جانا ۔ (کنایتہً) چہرے کا رنگ متغیر ہونا۔
رَنگ اَفشانی ۔ (ف ۔ مث) رنگ چھڑکنا۔
رَنگ اُکھڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بے رونق ہونا ۔ بے رونق ہو جانا (۲) اثر جاتا رہنا (۳) کنایہ ہے کسی کی بے رنگی اور بے رونقی سے کسی انجمن یا محفل میں۔
رَنگ اور ہو جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) رونق آ جانا ۔ رنگ بدل جانا۔
رَنگ باختہ ۔ (ف ۔ صف) رنگ اُڑا ہوا ۔ زرد۔
رَنگ باندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سماں باندھنا۔

رنگ بَدل جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) متغیر ہونا۔ (۲) روش تبدیل ہو جانا۔ وضع بَدل جانا (۳) انقلاب ہونا۔

رنگ بدلنا۔ (ا۔ محاورہ) ایک رنگ سے دوسرا رنگ تبدیل کرنا (۲) طرز بدلنا۔ وضع تبدیل کرنا۔ انقلاب ہونا (۴) حالت بدلنا۔

رنگ برنگ۔ رنگا رنگ۔ (ف۔ صف) (۱) مختلف رنگ (۲) مختلف اقسام۔ متنوع۔

رنگ بگڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رنگ کا خراب ہونا۔ بے رونقی ہونا۔ بدرنگ ہونا (۲) حالت متغیر ہونا۔ پتلا حال ہونا۔

رنگ بنانا۔ (ا۔ محاورہ) دھج بنانا۔

رنگ بندھنا۔ (۱) کسی جگہ رونق پکڑنا۔ سماں بندھ جانا۔

رنگ بھرا۔ وہ شخص جو رانگ کا زیور بناتا ہے۔

رنگ بھرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نقاشی کرنا۔ موقع موقع پر رنگ آمیزی کرنا۔ (۲) داستان کو دلچسپ بنانا۔

رنگ بھریا۔ (ا۔ مذ) مصوّر۔ نقّاش۔

رنگ بھنگ۔ (ا۔ مذ) (۱) ہنسی۔ مذاق۔ چہل (۲) مستی۔ شہوت۔

رنگ بھنگ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) مزہ کرکرا کرنا۔ لطف بگاڑنا۔

رنگ بے رنگ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) حالت خراب ہو جانا۔

رنگ پاشی۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) رنگ چھڑکنا (۲) ہولی کی ایک رسم۔

رنگ پتلا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) حال بے حال ہونا۔

رنگ پختہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ایسا رنگ پکا ہونا کہ دھونے سے نہ چھوٹے۔

رنگ پر آنا۔ (ا۔ محاورہ) رونق پر آنا۔ بہار پر آنا (۲) زوروں پر ہونا۔ تیز ہونا۔

رنگ پر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) رونق یا بہار پر ہونا۔

رنگ پریدہ۔ (ف۔ ا۔ صف) رنگ اُڑا ہوا۔ زرد۔ پیلا۔

رنگ پکڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رنگ چڑھنا (۲) بارونق ہونا۔ رونق پکڑنا۔

رنگ پھوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) رنگ کا دوسری طرف نکل جانا۔

رنگ پھیرنا۔ (ا۔ محاورہ) رنگ کرنا یا لگانا۔ وارنش کرنا۔

رنگ پھیکا پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رنگ مدھم ہونا (۲) رونق کم ہونا (۳) بے لطف ہونا۔

رنگ پیدا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) رنگینیٔ طبیعت یا رنگینیٔ مزاج کے اعتبار سے کوئی ڈھنگ اختیار کرنا۔

رنگ پیلا پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) رنگ اُڑ جانا۔ رنگ زرد ہو جانا۔

رنگ ٹپکنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رنگ کا تراوش کرنا کسی خاص حالت میں (۲) خاص حالت ظاہر ہونا۔

رنگ ٹھہرنا۔ (ا۔ محاورہ) رنگ کا پائیدار ہونا۔ نہ اُڑنا۔

رنگ جل جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رنگ کا سیاہ ہو جانا (۲) تابش آفتاب۔ غم و غصہ یا خون کے سیاہ ہو جانے سے چہرے پر تیرگی چھا جانا۔

رنگ جمانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) اثر ڈالنا۔ رسوخ پیدا کرنا۔ قابو کر لینا (۲) بنیاد ڈالنا۔

رنگ جمنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رنگ آنا۔ رنگ قائم ہونا (۲) اعتبار پیدا ہونا۔ کسی کا کسی جگہ کچھ فروغ ہونا (۳) نظروں میں بھلا معلوم ہونا (۴) بنیاد پڑنا۔ رسائی پیدا ہونا۔

رنگ چڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رنگنا۔ رنگین کرنا (۳) وارنش کرنا۔ روغن کرنا رونق دار بنانا (۴) مخمور کرنا (۵) سماں باندھنا (۶) اپنا سا بنانا (۷) معرفت یا خداشناسی کا مزہ ڈالنا۔

رنگ چمکنا۔ (ا۔ محاورہ) رنگ کی آب و تاب بڑھ جانا۔ شہرت زیادہ ہونا۔

رنگ چوکھا آنا۔ (ا۔ محاورہ) گہرا رنگ آنا۔

رنگ چہچہا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) رنگ شوخ ہونا۔

رنگ چھڑکنا۔ (ا۔ محاورہ) رنگ کے چھینٹے دینا۔

رنگ دار۔ (ف۔ صف) (۱) رنگین۔ رنگا ہوا (۲) چمکیلا۔

رنگ دکھانا۔ (ا۔ محاورہ) کیفیت دکھانا۔ لطف دکھانا۔ حالت دکھانا۔ (۲) طرز دکھانا (۳) اثر ظاہر کرنا (۴) جوہر دکھانا۔

رنگ دِگرگوں کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خراب کیفیت پیدا کرنا (۲) رنگ بدلنا۔

رنگ دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رنگینی ظاہر کرنا (۲) لطف دینا۔ مزہ دینا (۳) بات بنا دینا (۴) جلا کر دینا (۵) مالا مال کر دینا (۶) مبالغہ کرنا۔

رنگ دیکھنا۔ (ا۔ محاورہ) سیر دیکھنا۔ بہار دیکھنا (۲) اثر دیکھنا (۳) نتیجہ پر نظر ڈالنا (۴) رُخ دیکھنا۔

رنگ ڈالنا۔ پانی میں گھولا ہوا رنگ کسی پر ڈالنا۔

رنگ ڈھنگ۔ (ا۔ مذ) چال چلن۔ برتاؤ۔ عادت۔ حالت۔ کیفیت۔

رنگ رچانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) شادی رچانا۔ کسی خوشی کی تقریب کا سامان مہیا کرنا (۲) رنگین بنانا۔

رنگ رچنا۔ (ا۔ محاورہ) رنگ کا بخوبی اثر کرنا۔ رنگت بیٹھنا۔

رنگ رس۔ (لا۔ ا۔ مذ) (۱) رنگ رلیاں (۲) عیش و عشرت۔

رنگ رسیا۔ (ا۔ محاورہ) رنگیلا۔ عیاش۔

رنگ رلیاں۔ (ہ۔ ا۔ مث) ہنسی۔ چہل۔ عیش و نشاط۔ مزہ۔ لطف۔ کھیل۔ تماشا۔

رنگ رنگ سے۔ (۱) طرح طرح سے۔ وضع وضع سے۔

رنگ رنگ کا۔ (۱) طرح طرح کا۔ مختلف رنگ کا۔ مختلف وضع کا۔

رنگ رنگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کوئی رنگ چڑھانا (۲) کسی رنگ میں کپڑا رنگین کرنا۔

رنگ رنگیلا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) رنگین (۲) نالائق (۳) عیاش۔

رنگ رُوپ۔ (ا۔ مذ) (۱) چمک دمک۔ آب و تاب (۲) حلیہ۔ خد و خال۔ چہرہ مہرہ۔

رنگ رُوپ دیکھ کر نہ بھُولیے۔ (اشل) ظاہری صُورت پر نہ جائیے۔

رنگ رُوپ نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) بہار پر آنا۔ چمک دمک پر پہنچنا۔

رنگ روغن نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) بہار پر آ جانا۔ خوبصورت ہو جانا۔

رنگ ریز۔ (ف۔ صف) کپڑا رنگنے والا۔ نیلاری۔ رزیدن کا اسم فاعل سماعی ہے۔ جس کے معنی رنگنا ہیں۔

رنگ ریز ہوتے تو اپنی ڈاڑھی رنگتے (اشل) اگر کسی بات کے قابل

ہوتے تو ترقی کرتے۔

رَنگ ریزی۔ (ا۔مث) رنگ ریز کا کام۔ رنگنے کا پیشہ۔

رَنگ زرد ہونا۔ رنگ سفید ہونا۔ رنگ فق ہونا۔ (ا۔محاورہ) شرم یا خوف سے چہرے کی سُرخی کا جاتا رہنا (۲) خون خشک ہو جانا (۳) حیرت زدہ ہونا۔

رنگ ساز۔ (ف۔صف) (۱) رنگ یا وارنش کرنے والا (۲) مصوّر (۳) رنگ بنانے والا۔ (۴) کیمیا گر۔

رنگ سفید پڑجانا۔ (ا۔محاورہ) خوف یا ڈر کی وجہ سے چہرے کی رنگت جاتی رہنا۔

رَنگ شکستہ۔ (ا۔مذ) (۱) اُڑا ہوا رنگ۔ بے رونق۔

رَنگ شوخ ہونا۔ (ا۔محاورہ) رنگ گہرا اور چمکدار ہونا۔

رَنگ فق ہونا۔ (ا۔محاورہ) رنگ اُڑ جانا۔ ہوائیاں اُڑنا۔

رَنگ کا۔ (ا۔صف) طرح کا۔ ڈھب کا۔

رنگ کاٹنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) رنگ دُور کرنا۔ کھار یا ترشی سے کسی چیز میں سے رنگ کا جدا کرنا (۲) دوسرے کا جا ہوا اعتبار اُٹھانا۔

رنگ کٹنا۔ (۱) رنگ اُڑنا۔ رنگین کپڑے کی رنگت زائل ہونا (۲) شرم یا خجالت سے رنگ کا متغیر ہونا (۳) (چوسر بازوں کی اصطلاح) گوٹ کا مارا جانا۔

رَنگ کھلنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کسی چیز یا چہرے پر رنگ کا موزوں اور نمایاں ہونا۔ رنگ کا زیب دینا (۲) سیاہی مائل رنگ کا سفیدی مائل ہونا۔ رنگ کا جوانی یا طاقت کی دوا کی وجہ سے نکھرنا۔

رَنگ کھیلنا۔ رنگ ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) خوشی کے موقع پر آپس میں ایک دوسرے پر رنگ پھینکنا۔ ہولی کھیلنا۔

رَنگ لانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) رنگ پکڑنا۔ رنگین ہونا۔ اچھا دکھائی دینا (۲) تکرار کرنا (۳) بُرائی کرنا (۴) تماشا دیکھنا۔ مزہ چکھانا (۵) مختلف وضع سے اپنے تئیں ظاہر کرنا (۶) خُبث باطن ظاہر کرنا۔ فساد پر آمادہ ہونا۔ مکر پھیلانا (۷) چوسر میں رنگ کی نردوں کا پہلے گھر میں آ کر اُٹھ جانا۔

رَنگ لینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) رنگنا (۲) کسی کو اپنے ڈھنگ پر بنا لینا (۳) مذہب میں داخل کر لینا (۴) ہم رنگ بنا لینا۔

رَنگ ماند ہونا۔ (ا۔محاورہ) رنگ پھیکا ہونا۔

رَنگ متغیر ہونا۔ (ا۔محاورہ) گھبرا جانا۔ چہرے کا رنگ بدل جانا۔

رَنگ مٹانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) رُوپ کھونا۔ حُسن جاتا رہنا (۲) اثر یا وقعت جاتی رہنا۔

رَنگ مٹی ہونا۔ (ا۔محاورہ) آب و تاب نہ رہنا۔

رَنگ محل۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) عیش و عشرت کا گھر۔ عشرت گاہ وہ مکان جس میں بادشاہ یا امراء عیش منائیں (۲) سجا ہوا مکان۔

رَنگ میں بھنگ۔ (ا۔محاورہ) خوشی میں بے لُطفی۔

رَنگ میں ڈُوبنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) رنگ میں سَرابور ہونا۔ عیش و نشاط کا جوش ہونا۔ کسی کے طرز پر ہونا۔

رَنگ نکالنا۔ (ا۔محاورہ) خوبصورت ہو جانا (۲) طرز نکالنا (۳) کسی دوسری چیز سے رنگ پیدا کرنا (۴) صورت اختیار کرنا۔

رَنگ نکلنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کسی چیز میں رنگ جھلکنا۔ نمایاں ہونا (۲) نکھرنا۔

رَنگ نکھرنا۔ (ا۔محاورہ) رنگ صاف ہونا۔

رَنگ و بُو۔ (ف۔صف) کرّ و فر۔ شان و شوکت۔ رونق۔

رَنگ و روغن۔ (ف۔ا۔مذ) چمک۔ دمک۔ خوبصورتی۔ حُسن (۲) رنگینی یا رنگت کسی چیز کی۔

رِنگ۔ (Ring) [انگ۔ا۔مذ] (۱) دائرہ۔ کُنڈلی۔ چکّر (۲) انگوٹھی۔ چھلّا۔ انگشتری۔

رِنگ لیڈر۔ (Ringleader) سرغنہ۔ باغیوں کا سرکردہ۔

رِنگ ماسٹر۔ (Ringmaster) سرکس کا منتظم۔

رَنگارا۔ (رَن۔گا۔را) [ق۔ا۔مذ] رنگ ساز۔

رَنگانا۔ رنگوانا۔ [اُر۔مص] رنگ کرانا۔ رنگت دلوانا۔

رَنگا ہوا۔ [اُر۔صف] رنگ کیا ہوا (۲) کنایۃً عارفِ کامل۔

رَنگا ہوا سیار۔ وہ شخص جس کا ظاہر اچھا اور باطن خراب ہو۔

رَنگائی۔ رَنگوائی۔ (رَن۔گا۔اِی۔ رَنگ۔وا۔اِی) [اُر۔ا۔مث] (۱) رنگنے کی اُجرت۔

رَنگت۔ (رَن۔گَت) [اُر۔ا۔مث] (۱) چہرہ کا رنگ (۲) کپڑے کا رنگ (۳) رُوپ (۴) حالت۔ کیفیت۔

رَنگت غیر ہونا۔ (ا۔محاورہ) شرم یا ندامت سے چہرے کا رنگ بدل جانا

رَنگترا۔ (رنگ۔تَ۔را) [ہ۔ا۔مذ] ایک ترشاوہ پھل۔ سنگترہ۔ نارنج بڑی نارنگی۔

رِنگ۔ رِنگانا۔ (رِنگ۔رِن۔گا۔نا) [ہ۔مص] بچے کا ہر وقت رونا یا ٹھسکنا۔ ٹھنکنا۔

رَنگروٹ۔ (رَنگ۔رُوٹ) (Recruit) کا مورّد۔ا۔مذ] نیا سپاہی۔ نیا بھرتی کیا ہوا۔ نوآموز۔

رَنگن۔ (رَن۔گَن) [ہ۔ا۔مذ] سبز پتّے کا عرق۔

رَنگنا۔ (رَنگ۔نا) [اُر۔مص] (۱) رَنگ کرنا۔ رنگ چڑھانا (۲) اپنا سا بنانا ہم رَنگ کرنا (۳) عارف بنانا۔

رَنگوَیا۔ (رنگ۔وَی۔یا) [ہ۔ا۔مذ] رنگریز۔ رنگ ساز۔

رَنگیلا۔ (رَن۔گی۔لا) [اُر۔صف] (۱) رنگین مزاج (۲) بانکا۔ خوش پوشاک (۳) زندہ دِل (۴) وضع دار (۵) عیاش۔

رَنگیلی۔ (رَن۔گی۔لی) [اُر۔صف] رنگیلا کی تانیث۔

رَنگین۔ (رَن۔گین) [ف۔صف] (۱) رَنگ کیا ہوا۔ رنگ دار (۲) [اُر] رَنگیلا۔ چھبیلا (۳) زندہ دِل۔ خوش طبع (۴) مزیّن۔ سجا ہوا (۵) رنگ برَنگ کا (۶) سُرخ (۷) دِل پسند۔ خوش آئند (۸) جیسے رنگین غزل رنگین عبارت۔

رنگین ادا۔ (ف۔صف) طرح دار۔ خوش ادا۔

رنگین زبان (سخن)۔ (ف۔صف) خوش بیان (۲) شوخ زبان (۳) خوش ادا۔

رنگین زبانی (سخنی)۔ شوخ زبانی۔ خوش زبانی۔
رنگین کمان۔ (ف۔ ا۔ مث) قوس قزح۔
رنگین مزاج۔ (ف۔ صف) خوش طبع۔ ہنس مکھ۔ زندہ دل۔
رنگینی۔ (رن۔ گی۔ نی) (ف۔ مث) (۱) تلوّن (۲) بھڑک۔ آرائش۔ نمائش بناؤ سنگار (۳) خوش مزاجی۔ خوش طبعی (۴) بانکپن۔
رنگینیٔ سخن۔ (ف۔ ا۔ مث) کلام کا رنگین ہونا۔
رَننگ کمنٹری (Runningcommentary) (رَ۔ ننگ۔ کَ۔ منٹ۔ ری) (انگ۔ ا۔ مذ) فی البدیہہ آنکھوں دیکھا حال بیان کرنا۔
رُنی۔ (رُ۔ نی) (ہ۔ ا۔ مث) امرود۔

ر ـــــ و

رَو۔ (اُر۔ ا۔ مث) (۱) پانی کا بہاؤ۔ سیلاب۔ دھار (۲) جوش۔ ولولہ۔ غصّہ۔ (۳) دھُن۔ خیال (۴) فوج۔ لشکر۔ بھیڑ۔ انبوہ۔
رَو۔ (ف۔ صف) چلنے والا (مرکبات میں مستعمل ہے جیسے راہ رَو)۔
رُو۔ (ف۔ صف) اُگنے والا (مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے خودرو)۔
رُو۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) چہرہ۔ مکھڑا۔ رُخ۔ صورت۔ شکل (۲) (مذ ومث) سبب۔ وجہ۔ باعث (۳) بساط۔ سطح۔ تختہ (۴) سامنا۔ آگا (۵) (اُر) اُمید۔ تمنّا (۶) رعایت۔
رُوبراہ۔ (ف۔ صف) (۱) تیار۔ مستعد۔ کربستہ (۲) اصلاح کیا ہوا۔ دُرست۔
رُوبرُو۔ (ف۔ صف) منہ درمنہ۔ آمنے سامنے۔ مقابل۔
رُوبرُو کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سامنے کرنا۔ مقابل کرنا (۲) سپرد کرنا (۳) صورت دکھانا (۴) پیش کرنا۔
رُوبکار۔ (ف۔ ا۔ مذ) پیشی۔ عدالتی حکم۔ پروانہ۔
رُوبہ صحت۔ (ف۔ صف) صحت کی طرف مائل۔
رُوبہ قفا۔ (ف۔ صف) سر جھکائے ہوئے۔
رُوپاک۔ (ف۔ ا۔ مذ) رُومال۔
رُوپوش۔ (ف۔ صف) چھپا ہوا۔ مخفی۔ پوشیدہ۔
رُوپوشی۔ (ف۔ ا۔ مث) مُنہ چھپانا۔ غائب رہنا۔
رو پیٹ کر بیٹھ رہنا۔ (ا۔ محاورہ) صبر کرنا۔
رُوداد۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) کیفیت۔ حالت۔ حقیقت (۲) عدالت کی کارروائی (۳) وہ تحریر جس میں کارروائی درج ہو (۴) رپورٹ۔
رُودادِ مُقدمہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) مقدمے کی کیفیت۔ عدالت کی کارروائی۔
رُودار۔ (ف۔ صف) وجیہہ۔ شکیل۔ خوبصورت۔
رُوداری۔ (ف۔ ا۔ مث) کسی کی موجودگی کی شرم۔ وجاہت۔ لحاظ۔ پاس۔
رُودررُو۔ (ف) منہ پر۔ علانیہ۔ کسی کے رُوبرُو۔
رُورعایت۔ (ف۔ ا۔ مث) پاس۔ لحاظ۔ طرفداری۔
رو رو کے۔ (ا۔ تابع فعل) بشکل تمام بڑی دقت اور مصیبت سے۔

رُوسیاہ۔ (ف۔ صف) شرمندہ۔ گنہگار۔ کالا منہ۔ کالے منہ کا۔
رُوسیاہی۔ (ف۔ ا۔ مث) ذلّت۔ رسوائی۔ بدنامی۔
رُوشناس۔ (ف۔ صف) جان پہچان والا۔ واقف کار۔
رُوشناسی۔ (ف۔ ا۔ مث) واقف کاری۔ صاحب سلامت۔ جان پہچان
رُوکار۔ (ف۔ ا۔ مث) اگلا حصّہ۔ سامنے کا حصّہ۔
رُوکش۔ (ف۔ صف) مقابل۔ حریف۔ ہمسر۔ مانند۔ مُشابہ۔ آئینہ کا غلاف۔
رُوگرداں۔ (ف۔ صف) (۱) مُنہ پھیرنے والا۔ ناراض۔ ناخوش منحرف (۲) بے دماغ۔
رُوگردانی۔ (ف۔ ا۔ مث) انحراف۔ مُنہ پھیرنا۔ نافرمانی۔
رُومال۔ (۱) کپڑے کا ٹکڑا جو منہ وغیرہ صاف کرنے کے کام آتا ہے۔ دستمال (۲) وہ اُونی یا ریشمی کپڑا جو تکونا اوڑھا جاتا ہے (۳) وہ کپڑا جو تلوار کے قبضے میں باندھتے ہیں۔
رُومال پر رُومال بھگونا۔ (ا۔ محاورہ) اس قدر رونا کہ رومال تر ہو جائیں۔
رُومالی۔ (۱) اوڑھنی۔ لڑکیوں کے اوڑھنے کا دوپٹا (۲) میانی کا کپڑا۔ (۳) وہ سہ گوشی کپڑا جو پہلوان بوقت ورزش باندھتے ہیں (۴) گوبند (۵) وہ رومال جو عورتیں سر سے باندھ لیتی ہیں (۶) ایک قسم کا کبوتر۔ مگدر کی ایک ورزش۔
رُومالی سویّاں۔ (ا۔ مث) بہت باریک سویّاں جنہیں رومال میں باندھ کر کھولتے پانی میں غوطہ دیں تو پک جائیں۔
رُونما۔ (ف۔ صف) جو منہ دکھائے۔ جو ظاہر ہو۔
رُونما ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ظاہر ہونا۔ مُنہ دکھانا۔ وقوع پذیر ہونا۔
رُونمائی۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) مُنہ دکھانا (۲) وہ نقدی جو خاوند یا اس کے رشتے دار دولہن کو مُنہ دکھانے کی دیتے ہیں۔ مُنہ دکھائی۔ سلامی۔
رُوئے سخن۔ (ف۔ ا۔ مذ) بات کا رُخ۔ خطاب سخن۔
رُویش ببیں حالش مپرس۔ (ف۔ مثل) صورت دیکھنے سے حال ظاہر ہے۔ دریافت کرنے کی ضرورت کیا۔
رَوا۔ (رَ۔ وا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) سُوجی (۲) ریت کا ذرّہ (۳) چاندی یا سونے کے دانے (۴) بارود کا دانہ (۵) چھرّا جو پازیب میں آواز کے لیے ڈالتے ہیں۔
روئے دار۔ (ہ۔ ا۔ مذ) دانہ دار۔ خستہ۔
رَوا۔ (رَ۔ وا) (ف۔ صف) (۱) جائز۔ مُباح۔ دُرست۔ ٹھیک (۲) (مرکبات میں) پُورا کرنے والا (جیسے حاجت روا) جاری کرنے والا۔ نافذ کرنے والا (جیسے فرماں روا)۔
رَوادار۔ (ف۔ صف) جائز رکھنے والا۔ مُباح رکھنے والا۔
رَوادار نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) خواہاں نہ ہونا۔ تعلق نہ رکھنا۔ ساتھی نہ ہونا۔
رَواداری۔ (ف۔ ا۔ مث) کسی بات کو رعایت سے جائز رکھنا۔ بے تعصبی۔
رَوا رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) جائز رکھنا۔ منظور کرنا۔ ماننا۔ قبول کرنا۔
رَوابط۔ (رَ۔ وا۔ بِط) (ع۔ ا۔ مذ) رابطہ کی جمع۔ تعلقات۔ میل جول۔
رَواج۔ (رَ۔ واج) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) عام دستور۔ ریت۔ رسم (۲) ضابطہ۔ قاعدہ۔ معمول۔

رَواجی ۔ (رَ۔ وا۔ جی) (ع ۔صف) رسمی۔ معمولی۔ رائج۔

رَوا رَوی ۔ (رَ۔ وا۔ رَ۔ وی) (اُر۔ ا۔ مث) ہلچل۔ بھاگم بھاگ۔ جلدی۔ سرسری۔ گھبراہٹ۔ تیزی۔

رُواسا۔ رُوانسا ۔ (رُ۔ وا۔ سا۔ رُ۔ وان۔ سا) (ھ ۔صف) رونے پر آمادہ۔ ناراض۔ رنجیدہ۔

رَواسن ۔ (رَ۔ وا۔ سن) (ہ ۔ ا۔ مث) ایک درخت جس کے بیج اور پتے دوا میں کام آتے ہیں۔

رِواق ۔ (رِ۔ واق۔ رُ۔ واق) (ع ۔ ا۔ مذ) (۱) مکان کا چھجا۔ سائبان۔ بالاخانہ بڑا کمرہ۔ گیلری (۲) جامع ازہر (مصر) کے کمرے جہاں طلبا رہتے ہیں۔

رواقِ بے ستون ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ صف) آسمان۔ چرخ۔

رواقِ منظرِ چشم ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) آنکھ کی پتلی۔ مردمِ چشم۔

رواقِ منظرِ چشمِ من آشیانۂ تست
کرم نما، فرود آ کہ خانہ خانۂ تست } (ف ۔ مثل) میری آنکھوں کی پتلی میں تیرا گھر ہے۔ مہربانی کرکے آ جا کہ یہ گھر تیرا ہی گھر ہے۔ تقریب پر بلانے کیلیے احباب کو لکھا جاتا ہے۔

رِواقی ۔ (ع ۔صف) فلسفۂ افلاطون کا پیرو۔

رِواقیت ۔ (ع ۔ ا۔ مث) حکمتِ افلاطون۔

رَوال ۔ (رَ۔ وال) (ہ ۔صف) رَوے دار۔ دانے دار (مذ) رَوا۔

رَواں ۔ (رَ۔ واں) (ف ۔ صف) (۱) جاری۔ بہتا ہوا (۲) تیز (۳) منجھا ہوا۔ (۴) معنی یا سمجھے کے بغیر کسی کتاب کا سبق پڑھنا (۵) موجودہ۔ فی الحال۔ (۶) (مث) جان۔ نفسِ ناطقہ۔

رَواں حساب ۔ (ف ۔ ا۔ صف) بینک کا وہ حساب جس میں سے روز روپیہ نکالنے کی کوئی قید یا پابندی نہ ہو۔ (Current Account)

رَواں دَواں ۔ (ف ۔صف) بھاگتا ہوا۔ تیزی سے چلتا ہوا۔

رَواں دَواں پھرنا ۔ (ا۔ محاورہ) مارا مارا پھرنا۔ آوارہ گرد ہونا۔

رَواں کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جاری کرنا (۲) صاف کرنا۔ مشق کرنا (۳) چلانا۔ پھیرنا۔ (۴) تیز کرنا۔ باڑھ رکھنا۔

رُوآں ۔ (رُو۔ آں) (ہ ۔ ا۔ مذ) (۱) رونگٹا۔ جسم کے باریک بال (۲) چھوٹے چھوٹے ریشے جو پشمینے میں ہوتے ہیں (۳) ترکاری یا پھل کے اوپر کا باریک غبار۔

رُوآں بدلنا ۔ (ا۔ محاورہ) جانور کا پرانے بال جھاڑ کر نئے بال نکالنا۔

رُوآں رُوآں کانپنا ۔ (ا۔ محاورہ) نہایت خوف اور ڈر ہونا۔

رُوآں کھڑا ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) بے حد غصّے کی حالت میں ہونا۔ رونگٹے کھڑے ہونا۔

رُوآں میلا ہونا ۔ صدمہ یا تکلیف پہنچنا۔

رُوئیں دار ۔ (ا۔ صف) وہ چیز جس میں روئیں ہوں۔

رَوانگی ۔ (رَ۔ وان۔ گی) (ف ۔ ا۔ مث) روانہ ہونا۔ ارسال۔ چالان۔

روانگی چٹھی ۔ (ف ۔ ا۔ مث) راہ داری کا پروانہ۔

رَوانہ ۔ (رَ۔ وا۔ نہ) (ف ۔ صف) (۱) جانے والا۔ چلنے والا۔ بھیجا ہوا۔ (۲) گیا ہوا۔

روانہ ہونا ۔ (مص ۔ مرکب) سدھارنا۔ رخصت ہونا۔ مر جانا۔ انتقال ہونا۔

رَوانی ۔ (رَ۔ وا۔ نی) (ف ۔ ا۔ مث) بہاؤ۔ تیزی۔ اجراء۔

رَوائی ۔ (ف ۔ ا۔ مث) پورا کرنا۔ نافذ کرنا۔ مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے حاجت روائی۔

رِوایات ۔ (رِ۔ وا۔ یات) (ع ۔ ا۔ مذ و مث) روایت کی جمع۔

رِوایت ۔ (رِ۔ وا۔ یت) (ع ۔ ا۔ مث) کسی کی بات کی نقل۔ اظہار۔ حکایت۔ سرگزشت۔

رُوباہ ۔ (رُو۔ باہ) (ف ۔ ا۔ مث) (۱) لومڑی (۲) بزدل۔

رُوباہ بازی ۔ (ف ۔ ا۔ مث) مکر۔ فریب۔ چال۔

رُوباہی ۔ (رُو۔ با۔ ہی) (ف ۔ ا۔ مث) فریب۔ چال۔ مکر۔ چھل۔

رُوبرائی ۔ (رُو۔ بَ۔ را۔ ای) (ق ۔ ا۔ مث) ایک قسم کی اوکھلی۔

رُوبل ۔ (Rouble) (رُو۔ بل) (روسی ۔ ا۔ مذ) روس کا سکّہ۔

روبوٹ ۔ (Robot) (رُو۔ بوٹ) (انگ ۔ ا۔ مذ) کل کا آدمی۔ مشین کا بنا ہوا آدمی۔

رو بیٹھنا ۔ (رو۔ بیٹھ۔ نا) (ہ ۔ مص) ضائع کر دینا۔ ناامید و مایوس ہو جانا۔ کھو بیٹھنا۔

رُوپ ۔ (ہ ۔ ا۔ مذ) (۱) صُورت۔ شکل (۲) ڈھنگ۔ طرز۔ انداز۔ وضع۔ (۳) آب و تاب۔ رونق۔ جلوہ۔ تجلّی (۴) مرعوب اور پسندیدہ (۵) تصویر (۶) سوانگ (۷) چاندی۔ رُوپا کا مخفف (۸) ایک بات سے دوسری بات کی طرف پلٹا کھانا۔

رُوپ بدلنا ۔ (ا۔ محاورہ) بھیس بدلنا۔ صورت اور وضع کا تغیر کرنا۔

رُوپ بگاڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) بدصورت کرنا۔ چہرہ بگاڑنا۔ بے رونق کرنا۔

رُوپ بنانا۔ رُوپ بھرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سوانگ بھرنا (۲) نہایت خوبصورت یا حسین بنانا (۳) صورت بدلنا (۴) ہیئت درست کرنا۔

رُوپ درشن ۔ (ہ ۔ ا۔ مذ) (۱) چاندی کی کسی چیز کا نظارہ (۲) وہ روپیہ جو دلہن کو چڑھایا جائے (۳) روپے کا نذرانہ۔

رُوپ دکھانا ۔ (ا۔ محاورہ) درشن دینا۔ صورت دکھانا۔

رُوپ دھاری ۔ (ہ ۔ ا۔ مذ) (۱) بھیس بدلنے والا۔ شکل بدلنے والا (۲) وہ شخص جس نے بھیس بدلا ہو۔

رُوپ رَس ۔ (ہ ۔ ا۔ مذ) چاندی کا کشتہ۔

رُوپ وان۔ رُوپ وَنت ۔ خوبصورت۔ حسین۔ خوب رو۔ ستھرا۔

رُوپ نکالنا ۔ (ا۔ محاورہ) چمکنا۔ نکھرنا۔ آب و تاب ظاہر کرنا۔

رُوپا ۔ (رُو۔ پا) (ھ ۔ ا۔ مذ) (۱) چاندی۔ سیم۔ نقرہ (۲) چھچھوندر۔

رُوپلی ۔ (رُو۔ پَل۔ لی) (ھ ۔ ا۔ مث) (حقارتاً) روپیہ۔

رُوپنا ۔ (رُوپ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) بونا۔ اُگانا (۲) ایک جگہ سے اُکھاڑ کر دوسری جگہ لگانا (۳) رکھنا (ا۔ مث) (۴) منگنی (۲) برات۔

رُوپہلا ۔ (رُو۔ پہ۔ لا) (ھ ۔ صف) چاندی کا بنا ہوا یا چاندی کے رنگ کا۔ نقرئی۔

رُوپہلی ۔ (رُو۔ پہ۔ لی) (ہ ۔ صف) رُوپہلا کی تانیث۔

رُوپیا۔ رُوپیہ ۔ (رُوپ۔ یا۔ رُوپ۔ یہ) (ہ ۔ ا۔ مذ) (۱) ایک سکہ جس کے سولہ آنے ہوتے تھے اور جو چاندی کا ہوتا تھا (۲) سکہ جس کی قیمت سو پیسے ہیں (۳) دولت۔ نقدی۔ چاندی۔

رُوپیہ پھنکانا۔ رُوپیہ تڑوانا۔ روپیہ خُردہ کرانا ۔ (ا۔ محاورہ) رُوپے کو

پیسوں یا پرہیزگاری سے بدلنا۔

رُوپیہ پرکھن بار بار۔ آدمی پرکھن ایک بار۔ (ا۔ مثل) روپے کو ہر بار اور آدمی کو ایک ہی دفعہ آزمانا کافی ہے۔

رُوپیہ پیسا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) دھن۔ دولت۔ مال و زر۔

رُوپیہ پیسا ہاتھ کی مَیل ہے۔ (ا۔ مثل) روپیہ پیسا قابلِ قدر چیز نہیں۔

رُوپیہ ٹوٹا بھیلی پھوٹی پھر نہیں رہتی۔ (ا۔ مثل) ٹوٹا ہوا روپیہ جلد خرچ ہو جاتا ہے۔ توڑی ہوئی بھیلی بھی کھالی جاتی ہے۔

رُوپیہ ٹھیکری کر دینا۔ رُوپیہ کنکریاں کر دینا۔ (ا۔ محاورہ) فضول خرچی یا بیماری وغیرہ میں کثرت سے روپیہ صرف کر دینا۔

رُوپیہ دیکھا تو ہنس دیا۔ لہو دیکھا تو رو دیا۔ (ا۔ مثل) لالچی آدمی کی نسبت بولتے ہیں۔

رُوپے کو رُوپیہ کماتا ہے۔ (ا۔ محاورہ) روپیہ خرچ کرنے سے اور روپیہ وصول ہوتا ہے۔

رُوپے کو رُوپیہ نہ سمجھنا۔ روپے کی قدر نہ جاننا۔

رُوپے کے چار آنے۔ (بول چال) سخت گھاٹا پڑنا۔ رقم کا چوتھائی رہ جانا

رُوپیہ نیک لگنا۔ (ا۔ محاورہ) روپیہ کسی اچھے کام میں صرف ہونا۔

رُوپے والا۔ (ا۔ صف) دولت مند۔ مال دار۔ تونگر۔ متموّل۔

روتا۔ (ا۔ صف) روتا ہوا۔ گریاں۔

روتی پیشانی (صورت)۔ (ا۔ مث) ہر وقت ملول اور غمگین رہنے والا۔

روتے پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) فریاد کرنا۔ کہتے پھرنا۔

روتے پیٹتے۔ (ا۔ تابع فعل) آہ و فغاں کرتے۔

روتے کیوں ہو کہا صورت ہی ایسی ہے۔ (ا۔ مثل) اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو ہر وقت رونی صورت بنائے رہے۔

روتے روتے آنکھیں لال ہونا۔ (ا۔ محاورہ) اتنا زیادہ رونا کہ آنکھیں سُرخ ہو جائیں۔

روتے گئے موئے کی خبر لائے۔ (ا۔ مثل) جس بدشگونی سے گئے ویسی ہی بد خبر لائے۔

رُوٹ۔ (Route) (انگ۔ ا۔ مذ) راستہ۔ راہ۔ طریق۔

رُوٹ پرمٹ۔ (انگ۔ ا۔ مذ) گاڑی، بس، ٹرک، تانگہ کا کسی خاص راستے پر چلنے کا اجازت نامہ۔

روٹ۔ روٹا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) بڑی روٹی۔ موٹی روٹی۔

روٹری کلب۔ (Rotaryclub) (روٹ۔ ری۔ کَ۔ لَب) (انگ۔ ا۔ مذ) ایک فلاحی انجمن جس کی شاخیں متعدد ممالک میں قائم ہیں۔

رُوٹھا۔ (رُو۔ ٹھا) (ہ۔ صف) خفا۔ ناراض۔

رُوٹھے کو منایئے بھٹے کو سلایئے۔ (ا۔ مثل) صلح ہی رکھنا مناسب ہے

رُوٹھا رُوٹھی۔ رُوٹھا راٹھی۔ (ہ۔ ا۔ مث) اَن بَن۔ خفگی۔ رنجیدگی۔ آزردگی۔

رُوٹھنا۔ (رُوٹھ۔ نا) (ہ۔ مص) خفا ہونا۔ ناراض ہونا۔ بگڑنا۔

روٹی۔ (رو۔ ٹی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) نان۔ چپاتی۔ پھلکا (۲) چہلم کا کھانا۔ (۳) غذا۔ رزق۔

روٹی اُڑ جانا۔ (ا۔ محاورہ) رزق ناپید ہو جانا۔

روٹی پر روٹی رکھ کر کھانا۔ (ا۔ محاورہ) فارغ البالی میں گزارنا۔ فراغت و اطمینان سے زندگی بسر کرنا۔

روٹی ٹکڑا ہو جائے گا۔ گھوڑا ٹٹو ہو جائے گا۔ کپڑا لتّا بن جائے گا (ا۔ مثل) یوں ہی برباد ہو جائیں گے۔ مطلب براری مطلق نہ ہوگی۔ دم جھانسے میں اُمیدواری رکھنا۔

روٹی دال۔ (ا۔ مث) (۱) نان نفقہ (۲) متوّل غذا (۳) گزارہ۔ خرچ۔

روٹی دال سے خوش۔ (ا۔ صف) آسودہ۔

روٹی دینا۔ (ا۔ محاورہ) برادری کو کسی تقریب پر کھانا کھلانا (۲) کھانا کھلانا۔ پرورش۔

روٹی ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) روٹی پکانا۔

روٹی سے لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کاروبار سے لگنا۔ ملازمت ملنا (۲) کہیں سے رزق روزمرّہ مقرر ہو جانا۔

روٹی کا مارا۔ روٹیوں کا مارا۔ (ا۔ صف) فاقہ زدہ۔ بھوکا۔ کنگال۔

روٹی کپڑا۔ نان نفقہ۔ گزارہ۔

روٹی کپڑے سے خبر لینا۔ (ا۔ محاورہ) کھانے کپڑے سے مدد کرنا۔

روٹی کپڑے کو ترسنا۔ (ا۔ محاورہ) نہایت غریب ہونا۔ پریشانی میں بسر کرنا۔

روٹی کو رونا۔ (ا۔ محاورہ) بھوکا مرنا۔ رزق کی تلاش میں پھرنا۔ رزق نہ ملنے سے غم کھانا۔

روٹی کو روتے ہیں کھڑے ہو کر۔ مُردے کو روتے ہیں بیٹھ کر۔ (ا۔ مثل) محتاجی کی مصیبت سب سے بڑھ کر ہے اور بے روزگاری سخت آفت ہے۔

روٹی کو رووے اور چولھے پیچھے سووے۔ (ا۔ مثل) روٹی کا مارا اسی کی جستجو میں رہتا ہے۔

روٹی کھایئے شکر سے اور دُنیا لُوٹیے مکر سے۔ (ا۔ مثل) دُنیا میں مکار اور چالاک عیش کرتے ہیں۔

روٹی کی خاک جھاڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بیجا خوشامد کرنا۔ خدمت کرنا۔ (۲) مزے سے زندگی بسر کرنا۔

روٹی وہاں کھاؤ تو پانی یہاں پیو۔ (ا۔ مثل) جس قدر جلد ممکن ہو سکے واپس آؤ۔

روٹیاں توڑنا۔ (ا۔ محاورہ) مُفت کی روٹیاں کھانا۔ دوسرے کے سر سے کھانا

روٹیاں لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تنور میں روٹیاں پکنا (۲) شامت آنا۔

روٹیوں پر پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) طفیلی ہونا۔ دوسرے کی کمائی کھانا۔

رُوٹین۔ (Routine) (رُو۔ ٹین) (انگ۔ ا۔ مث) (۱) معمول کا کام۔ بندھا ہوا کام۔ روز کا کام (۲) دستور۔ قاعدہ۔ ضابطہ۔

رُوج (رُوژ) (Rouce) (انگ۔ ا۔ مث) رخساروں پر لگانے والی سُرخی۔

رُوج۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) نیل گائے (۲) ایک قسم کا کیڑا جو پرندوں کے رویں میں ہوتا ہے۔

رُوجھنا۔ (رُوجھ۔ نا) (ہ۔ مص) مُندمل ہونا۔ بھرنا (۲) تنگ کرنا۔ ستانا۔

رُوجی۔ رُوجیاں۔ (رُو۔جی۔ رُو۔جی۔آں) (ھ۔ا۔مث) وہ کیڑے جو پرند کے پروں میں پیدا ہوتے ہیں۔

رُوح۔ (ع۔ا۔مث) جان۔جیو۔آتما (۲) (اُ) سَت۔جوہر (۳) دل۔ (۴) اندرونی خواہش۔نیّت۔

رُوح اُٹھنا۔ (ا۔محاورہ) دَم اُٹھنا۔

رُوح افزا۔ (ع۔ف۔صف) فرحت و تازگی بخشنے والا۔رُوح کو قوّت دینے والا۔

رُوحُ الامین۔ (ع۔ف۔مذ) امانت دار رُوح۔حضرت جبریلؑ فرشتہ کا لقب

رُوحُ القُدُس۔ (ع۔ف۔مذ) پاک رُوح۔لقب حضرت جبریلؑ۔نیز وہ خدا کی پاک روح جو بی بی مریم میں پھونکی گئی تھی۔جس سے حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے۔

رُوحُ اللہ۔ (ع۔ا۔مذ) حضرت عیسیٰؑ کا لقب جو باپ کے بغیر پیدا ہوئے تھے

رُوح بھاگنا۔ (ا۔محاورہ) متنفر ہونا۔

رُوح بھٹکنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) حد درجہ کا مشتاق ہونا۔کسی کے دیکھنے یا ملنے کو ترسنا۔ (۲) جان کا جسم سے نکلنے کے بعد گمراہ ہونا۔

رُوح پرواز کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جان نکلنا۔

رُوح پڑنا۔ (ا۔محاورہ) جسم میں جان پڑنا۔

رُوح پھڑکنا۔ (ا۔محاورہ) روح بے تاب ہونا (۲) کمال خوشی اور مسرّت ہونا

رُوح پھونکنا۔ (ا۔محاورہ) کسی چیز میں جان ڈالنا۔رونق دینا۔

رُوح تڑپنا۔ (ا۔محاورہ) دل بیقرار ہونا۔

رُوح تھرّانا۔ (ا۔محاورہ) رُوح کانپنا۔انتہا درجہ کا خوف کھانا۔خوف سے بدن لرزنا۔

رُوح رواں۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) زندہ رُوح۔اصل چیز۔وہ چیز یا شخص جس پر کسی امر کا دارو مدار ہوتا ہے۔

رُوح فرسا۔ (ع۔ف۔صف) رُوح تباہ کرنے والا۔خطرناک۔

رُوح فنا ہونا۔ (ا۔محاورہ) سخت خوفزدہ ہونا۔ڈر کے مارے جان نکلنا

رُوح قالب میں بے چین ہونا۔ (ا۔محاورہ) رُوح کا گھبرانا (۲) سخت گھبراہٹ ہونا۔

رُوح قبض ہونا۔ (ا۔محاورہ) بے حد خوف ہونا۔ڈر کے مارے جان نکلنا۔

رُوح کانپنا۔ (ا۔محاورہ) سخت ڈرنا۔

رُوح کھینچنا۔ (ا۔محاورہ) سَت نکالنا۔جوہر نکالنا۔

رُوح گھبرانا۔ (ا۔محاورہ) پریشانی اور بے چینی ہونا۔

رُوح لگی رہنا۔ (ا۔محاورہ) مشتاق ہونا۔انتظار ہونا۔

رُوح ملنا۔ (ا۔محاورہ) بہت دوستی ہونا۔دلی محبت ہونا۔

رُوح نکالنا۔ (ا۔محاورہ) کسی چیز کا ست نکالنا۔جوہر نکالنا (۲) جان لینا۔رُوح قبض کرنا (۳) مُردہ کا چالیسواں کرنا۔

رُوحانی۔ (رُو۔حا۔نی) (ع۔صف) رُوح سے متعلق۔پاک۔صاف۔مقدّس

رُوحانیت۔ (رُو۔حا۔نی۔یت) (ع۔ا۔مث) رُوحی قوّت یا خاصیت۔

رُوحی فِداک۔ (کلمۂ تحسین) میری رُوح تجھ پر فدا ہو۔خوشی اور پسندیدگی کا اظہار۔رسول خدا کے لیے کہا جاتا ہے۔

رُود۔ (ف۔ا۔مذ) ندی۔نہر۔نالا۔

رُودبار۔ (ف۔ا۔مذ) وہ مقام جہاں سے بہت سی نہریں جاری ہوں۔ پانی کا وہ بڑا حصّہ جو عموماً آبنائے سے چوڑا ہوتا ہے اور دو سمندروں کو ملاتا ہے۔

رُودہ۔ (رُو۔دَہ) (ف۔ا۔مذ) (۱) انتڑی (۲) ساز کی تانت (۳) بیل یا درخت کی شاخ۔

رو دینا۔ (رو۔دے۔نا) (ہ۔مص) (۱) بے اختیار رونا۔رونا شروع کرنا۔ (۲) اپنی دفعہ بگڑنا۔ناراض ہونا۔غصّے ہونا (۳) عاجز ہونا۔ہمّت ہارنا (۴) دب جانا۔ہار ماننا (۵) مذاق وغیرہ برداشت نہ کرنا۔

روڈ۔ (Road) (انگ۔ا۔مث) سڑک۔راستہ۔شارع عام۔

روڈا۔ (ہ۔صف) منڈے ہوئے سر والا۔

رورو دینا۔ (رو۔رو۔دے۔نا) (ہ۔مص) عاجز آجانا۔نہایت پریشان ہونا۔

رو رو کے کاٹنا۔ (ہ۔مص) مصیبت کے ساتھ گزارنا۔بمشکل بسر اوقات کرنا۔

رَو میں آئے تو آنے دو۔ (ا۔مثل) جو چیز خود بخود اور مفت مل جائے اُسے لے لینا چاہیئے۔

روڑا۔ (رو۔ڑا) (ہ۔ا۔مذ) مٹی یا اینٹ کا ٹکڑا۔سنگ ریزہ (۲) کھتریوں کی ایک ذات (۳) مزاحم۔سدِّراہ۔روک (۴) جانوروں کی ایک بیماری جو برسات میں ہوتی ہے۔

روڑا اٹکانا۔ (ا۔محاورہ) رکاوٹ پیدا کرنا۔رخنہ ڈالنا۔

روڑی۔ (رو۔ڑی) (ہ۔ا۔مث) (۱) پتھر یا چونے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو مکان کی منڈیروں۔پکے فرشوں اور پکی سڑکوں کے اوپر کنکروں کے نیچے بچھائے یا عمارتوں کی بنیادیں میں کوٹے جاتے ہیں (۲) گُڑ کی بھیلی۔

روز۔ (رُوز۔روز) (ف۔مذ) (۱) دن۔وار۔یوم۔بار۔تاریخ۔تِتھ (۲) مزدوری دن بھر کی اُجرت۔روزینہ (۳) وقت۔زمانہ (۴) (اُ) مرنے کا دن۔ تاریخ وفات۔یوم فاتحہ (۵) ہمیشہ۔ہر روز۔سدا۔

روزِ استفتاح۔ (ف۔ع۔مذ) (۱) خوشی کا دن (۲) رجب کی ۱۵ تاریخ۔

روز افزائے۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) دن کو بڑھانے والا (۲) پارسیوں کے سال کا چوتھا مہینہ۔

روز افزوں۔ (ف۔صف) آئے دن زیادہ۔روزانہ ترقی۔

روزِ اَلَست۔ (ف۔ا۔مذ) وہ دن جب کہ خدا اور انسان کے درمیان معاہدہ ہوا تھا۔

روزِ اُمید و بیم۔ (ف۔ا۔مذ) قیامت کا دن۔روزِ محشر۔

روزِ بازار۔ (ف۔ا۔مذ) بازار لگنے کا دن (۲) گرم بازاری۔

روز بٹنا۔ (ا۔محاورہ) یومیہ تقسیم ہونا۔روز کے روز مزدوری کا دیا جانا۔

روزِ بد دکھانا۔ (ا۔محاورہ) مصیبت و پریشانی میں ڈالنا۔

روز بہ روز۔ (ف) آئے دن۔ہر روز۔مسلسل۔پے در پے۔

روزِ پسیں۔ (ف۔مذ) (۱) عمر کا آخری دن (۲) قیامت کا دن۔

روزِ جزا۔ (ف۔مذ) اعمال کا حساب پیش ہونے، بدلہ ملنے اور انصاف کا آخری دن۔قیامت کا دن۔

روزِ حساب۔ روزِ حشر۔ روزِ شمار۔ روزِ قیامت۔ روزِ داد۔ (ف۔ا۔ مذ) انصاف کا دن۔ اعمال کا بدلہ ملنے کا دن۔ قیامت کا دن۔
روز روز۔ (ف) آئے دن۔ ہر روز۔ ہمیشہ۔
روز روز کی دوا بھی غذا ہو جاتی ہے۔ (ا۔ مثل) اگر عام طور پر دوا استعمال کی جائے تو اس کا اثر نہیں ہوتا۔
روزِ روشن میں۔ (ف۔ا۔ مذ) عین دن کے وقت۔ دن دہاڑے۔
روزِ سیاہ۔ (ف۔ا۔ مذ) مصیبت کا دن۔ ادبار و بد اقبالی کا زمانہ۔
روزِ سیاہ دیکھنا۔ (ا۔ محاورہ) مصیبت میں مبتلا ہونا۔
روز کا قضیہ۔ (ا۔ مذ) ہر گھڑی کا جھگڑا۔
روز کنواں کھودنا۔ روز پانی پینا۔ (ا۔ مثل) جتنا کمانا اتنا ہی کھانا۔ روز کمانا۔ روز کھانا۔
روز کی جھک جھک۔ (ا۔ مث) روز کی لڑائی۔ ہر دم کی دانتا کِل کِل بَک بَک۔
روز کی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) آئے دن ہوتی رہنا۔
روز کے صدمے۔ (ا۔ مذ) لگاتار مصیبتیں۔
روز کے سلامی۔ روزانہ سلام کو آنے والے۔
روز مرہ۔ (۱) ہر روز۔ ہمیشہ۔ متواتر۔ آئے دن (۲) ہر روز کی گفتگو۔ بول چال۔ محاورہ۔ اصطلاح (۳) تکیہ کلام۔
روزنامچہ۔ ہر روز کے حساب لکھنے کی کتاب۔ ڈائری۔ کھاتا۔
روزنامہ۔ (۱) روزانہ شائع ہونے والا اخبار (۲) کیلنڈر۔
روزنامہ نویس۔ (ف۔ا۔ مذ) اخبارات میں روز مضمون لکھنا۔ رپورٹر۔ (۲) حساب کتاب لکھنے والا۔ سیاہہ نویس۔ تھانے میں روزنامچہ لکھنے والا
روزِ نخست (ف۔ا۔ مذ) پیدائش کا دن۔
روز و شب۔ رات دن۔ مدام۔ ہمیشہ۔ سدا۔ ہر وقت۔
روزانہ۔ (رُو۔ زانہ) (ف۔ تابع فعل) ہر روز۔ ہمیشہ (۲) یومیہ۔ روزینہ۔
رُوزگار۔ (رُوز۔ گار) (ف۔ا۔ مذ) (۱) زمانہ (۲) نوکری۔ پیشہ۔ شغل (۳) کمائی۔ گزارا (۴) موقع۔ محل (۵) قسمت۔
روزگار اور دشمن بار بار نہیں ملتا۔ (ا۔ مثل) موقع ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیئے کہ شاید ہی دوبارہ ہاتھ آئے۔
روزگار پیشہ۔ (ف۔ صف) نوکری پیشہ۔
روزگار حمام کی لنگی ہے۔ (ا۔ مثل) نوکری ایک کی نہیں ہوتی۔ کبھی کوئی اس جگہ پر ہوتا ہے کبھی کوئی۔
روزگار سے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ملازم ہونا۔
روز لگنا۔ (ا۔ محاورہ) نوکری لگنا۔ نوکر ہونا۔ مزدوری لگنا۔
رَوزن۔ (رَو۔ زن) (ف۔ا۔ مذ) سوراخ۔ روشندان۔ شگاف۔
روزہ۔ (رو۔ زَہ) (ف۔ا۔ مذ) برت۔ صوم۔ صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک کھانے پینے، جماع سے رُکنا (۲) فاقہ (۳) روزے کا دن (۵) روزوں کا مہینہ۔ رمضان۔
روزہ اُچھلنا۔ روزے میں جھنجلا کر باتیں کرنا۔
روزہ افطار کرنا۔ روزہ کھولنا۔ (ا۔ محاورہ) روزہ کا معینہ وقت گزرنے کے بعد کھانا پینا۔
روزہ بہلنا۔ (ا۔ محاورہ) روزہ کا وقت کسی مشغلے میں کٹنا۔
روزہ پر روزہ رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) فاقے پر فاقہ کرنا۔
روزہ ٹوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) کوئی ایسا فعل کرنا جس سے روزہ نہ رہے۔
روزہ دار۔ (ف۔ا۔ مذ) روزہ رکھنے والا۔
روزہ رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مذہبی فرض کے بموجب مقررہ وقت پر کھانے پینے سے پرہیز کرنا (۲) فاقہ کرنا۔
روزہ کشائی۔ (ف۔ا۔ مث) (۱) افطاری (۲) روزہ کھلوانے کی تقریب۔
روزہ کھانا۔ (ا۔ محاورہ) ماہِ رمضان کا روزہ نہ رکھنا۔
روزے بخشوانے گئے تھے نماز گلے پڑی۔ (ا۔ مثل) ایک آفت سے بچنے کی کوشش کی دوسری میں پھنسے۔
روزے خور۔ (ف۔ا۔ مذ) رمضان کے روزے نہ رکھنے والا شخص۔
روزے خور خدا کا چور۔ (ا۔ مثل) جو شخص روزے نہیں رکھتا وہ خدا کا گنہگار ہے۔
روزی۔ (رو۔ زی) (ف۔ا۔ مث) (۱) رزق۔ حصّہ۔ نصیب (۲) روزگار۔ ملازمت۔
روزی دہ۔ روزی رساں۔ (ف۔ا۔ مذ) روزی دینے والا (مجازاً) خدا۔
روزی کا ٹھیکرا۔ (ا۔ مذ) معاش و بسر اوقات کا ذریعہ۔
روزی کا مارا در در روے۔ پوت کا مارا بیٹھ کے روے۔ (مثل) جس کو روزی نہ ملے وہ در در پھرتا ہے۔ جسے بیٹے کے ہاتھ سے تکلیف پہنچے یا جس کا بیٹا مر جائے وہ گھر میں بیٹھ کر روتا ہے روزی کی مار اولاد کی تکلیف سے بھی بُری ہے۔
روزی کو روتے ہیں کھڑے ہو کر مُردے کو بیٹھ کر۔ (مثل) بیکاری کا غم کسی کے مر جانے سے زیادہ ہوتا ہے۔
روزی کُھلنا۔ (ا۔ محاورہ) رزق کا کوئی ذریعہ بن جانا۔
رَوزینہ۔ (رَو۔ زِی۔ نَہ) (ف۔ا۔ مذ) (۱) روزانہ تنخواہ۔ روز کی مزدوری۔ یومیہ (۲) خوراک جو روزانہ دی جائے (۳) پنشن۔ وظیفہ۔
روزینہ دار۔ (ف۔ا۔ مذ) (۱) پنشن خوار (۲) تنخواہ دار۔ وظیفہ خوار۔
رُوز۔ (Rouge) (انگ۔ا۔ مذ) گلگونہ۔ غازہ۔ سُرخی۔
رُوستا۔ (روس۔ تا) (ف۔ا۔ مذ) (۱) گاؤں۔ دہ (۲) گنوار۔ دہقان۔
رُوستائی۔ (رُوس۔ تائی) (ف۔ا۔ مذ) دہقان۔ دیہات کے رہنے والے (۲) خوشامد کرنا۔
رَوسلی۔ (رَوس۔ لی) (ہ۔ا۔ مث) ہلکی اور کم فصل زمین۔
رَوِش۔ (رَ۔ وِش) (ف۔ا۔ مث) (۱) طور۔ طریقہ۔ رفتار۔ ڈھنگ۔ وضع (۲) مثل۔ مانند (۳) باغ کی پٹڑی۔
رَوِش بگڑنا۔ (ا۔ محاورہ) انداز خراب ہونا۔ وضع بگڑنا۔
رَوِش نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) ڈھنگ اختیار کرنا۔ باغ کی پٹڑی بنانا۔
رَوشن۔ (رَو۔ شَن) (ف۔ صف) چمکتا ہوا۔ تاباں۔ ظاہر۔ آشکارا۔ کشادہ۔
روشن چوکی۔ (ا۔ مث) ایک قسم کے باجے والوں کی چوکی۔
روشن جبیں۔ (ف۔ صف) حسین۔ خوبصورت۔

رَوشن دان۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ موکھا جو مکان میں روشنی آنے کے لیے بناتے ہیں۔ روزن۔

رَوشن دِل۔ رَوشن ضمیر۔ (ف۔ صف) عقلمند۔ زود فہم۔ عارف۔ صاحبِ دل۔ صاحبِ بصیرت۔

رَوشن دماغ۔ (ف۔ صف) عالی دماغ (۲) (کنایۃً) ناس۔ ہلاس۔ نسوار

رَوشن سَواد۔ (ف۔ ا۔ مذ) خوش نویس۔

رَوشن ضمیری۔ (ف۔ ا۔ صف) عقلمندی۔ فراست (۲) دوسرے کے دل کی بات معلوم کرنا۔

رَوشن گُہر۔ (ف۔ صف) نیک طینت۔

رَوشن نگاہ۔ (ف۔ صف) بادشاہوں کے سامنے کوئی شخص حاضر ہوتا تھا تو نقیب یہ کلمہ کہتے تھے۔

رَوشن ہوجانا۔ (ا۔ محاورہ) ظاہر ہوجانا۔ نتیجہ نکل آنا۔

روشنائی۔ (رَوش۔ نا۔ ئی) (ق۔ ا۔ مث) روشنی۔ چمک۔

روشنائی۔ (رَوش۔ نا۔ اِی) (ف۔ ا۔ مث) (۱) نور۔ تجلی۔ روشنی۔ اُجالا۔ (۲) لکھنے کی سیاہی۔

روشنائی اُٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) روشنائی جذب کرنا۔

رَوشنَک۔ (رَوش۔ نَک) (ف۔ ا۔ مث) (۱) ایک دوا (۲) مشعلچی۔

رَوشنی۔ (رَو۔ شَ۔ نی) (ف۔ ا۔ مث) (۱) نور۔ چمک (۲) بصارت (۳) رونق۔ آبادی (۴) چراغاں۔

رَوشنی دکھانا۔ (ا۔ محاورہ) قابلیت دکھانا (۲) روشنی پڑنا۔

رَوشنی ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) وضاحت کرنا۔

رَوشنیِ طبع۔ (ف۔ ا۔ صف) ذہانت۔ طباعی۔

رَوضہ۔ (رَو۔ ضہ) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) باغ۔ مرغزار۔ سبزہ زار (۲) وہ مقبرہ جس پر گنبد بنا ہوا ہو (۳) لکڑی کا بنا ہوا بکس جس کو عورتیں لیے پھرتی ہیں اور اس میں تصویریں دکھاتی ہیں اور اس کو حضرت بی بی کا روضہ کہتی ہیں۔ جمع: ریاض۔

رَوضہ خواں۔ (ع۔ ف۔ صف) معرکۂ کربلا اور مصائبِ اہلِ بیت پڑھ کر سُنانے والا۔ ابتدا میں صرف کتاب روضۃ الشہدا پڑھی جاتی تھی۔ اس وجہ سے روضہ خواں کہنے لگے۔

رَوضۂ رِضواں۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) بہشت۔ باغ۔ فردوسِ بریں۔

رَوضۂ طیبہ۔ (ع۔ ا۔ مذ) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مقبرہ۔

رَوغن۔ (رَو۔ غَن) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) تیل۔ گھی۔ چکنائی (۲) چمک دمک۔ روشنی (۳) رنگ۔ وارنش۔

رَوغن اُڑجانا۔ (ا۔ محاورہ) پالش جاتی رہنا۔ آب و تاب کا زائل ہوجانا۔

روغن پانی میں ڈالنا۔ (ا۔ ٹوٹکا) پانی میں تیل ڈالنا۔ ایک قسم کا ٹوٹکا۔ مینہ کی جھڑی لگتی ہے تو پانی میں تیل ڈالتے تھے۔

رَوغن تلخ۔ روغن سیاہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) کڑوا تیل۔

رَوغن جوش۔ (ف۔ ا۔ مذ) بگھار۔ ایک قسم کا قورمہ جو بگھار کر تیار کیا جاتا ہے۔

رَوغن چڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) جلا دینا۔ اُجلا کرنا۔ چمکدار کرنا۔

رَوغن دار۔ (ف۔ ا۔ صف) روغن چڑھا ہوا (۲) وہ سالن جس میں گھی زیادہ ڈالا گیا ہو۔

روغن داغ۔ ایک قسم کا کڑھا جس میں گھی یا تیل گرم کرتے ہیں۔

رَوغن سیاہ۔ (ف۔ ا۔ صف) السی کا تیل۔ کڑوا تیل۔

رَوغن فروش۔ (ف۔ ا۔ مذ) تیل بیچنے والا۔

روغن زرد۔ (ف۔ ا۔ مذ) گھی۔ گائے کا گھی۔

روغن قاز۔ (ف۔ ا۔ مذ) راج ہنس کی چربی جو نہایت آبدار اور چکنی ہوتی ہے۔

روغن قاز ملنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مدد دینا (۲) خوشامد کرنا۔ چاپلوسی کرنا۔ چکنی چپڑی باتیں کرنا۔

روغنِ نفت۔ (ف۔ ا۔ مذ) مٹی کا تیل۔ کروسین آئل۔

روغنی۔ (رو۔ غ۔ نی) (ف۔ صف) گھی یا تیل سے چپڑا ہوا (۲) پالش یا وارنش کی ہوئی شے (۳) چکنی۔

روک۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) آڑ (۲) ممانعت۔ مزاحمت۔ اٹکاؤ (۳) احاطہ بندی (۴) بند (۵) مناہی (۶) آسرا۔ ٹیک (۷) روکنا کا امر۔

روک تھام۔ (ا۔ مث) (۱) انسداد (۲) وہ تدابیر جن سے معاملہ یا بیماری وغیرہ بڑھنے نہ پائے (۳) روک ٹوک (۴) انسداد (۵) عارضی بچاؤ۔

روک ٹوک۔ (ا۔ مث) ممانعت۔ مزاحمت۔ پوچھ گچھ۔ ٹھہرا لینا۔ باز رکھنا۔

روک روک کے۔ (۱) ٹھہرا ٹھہرا کے۔ احتیاط سے۔

روکڑ۔ روکڑی۔ (رو۔ کڑ۔ روک۔ ڑی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) روپیہ پیسہ۔ نقد۔ دھن دولت (۲) تحویل۔ نقد روپیہ جو کسی کی تحویل میں ہو۔

روکڑ بکری۔ (ہ۔ ا۔ مث) نقد بکری۔ نقد فروخت۔

روکڑ بہی۔ (ہ۔ ا۔ مث) وہ کتاب جس میں نقد کا حساب درج ہو۔ کیش بک

روکڑیا۔ (رو۔ کڑ۔ یا) (ہ۔ ا۔ مذ) خزانچی۔ تحویل دار۔

رُوکَن۔ (رُو۔ کَن) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) اُوپر۔ علاوہ (۲) کسی چیز کی وہ مقدار جو اس کے خریدنے کے بعد بلا قیمت اُوپر سے لے لیں۔ رونگا۔

روکنا۔ (روک۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) باز رکھنا کسی فعل سے منع کرنا۔ کسی خیال سے باز رکھنا (۲) راستہ بند کرنا (۳) ٹکانا۔ ٹھہرانا (۴) بات کاٹنا (۵) پردہ کرنا (۶) احاطہ کرنا۔ نہ دینا (۷) بچاؤ کرنا۔ وار بچانا (۸) قبضہ کرنا (۹) دیر میں دینا (۱۰) پھنسانا۔ اُلجھانا (۱۱) بچانا۔ حفاظت کرنا۔ (۱۲) چھیڑنا۔ ہنسی کرنا (۱۳) ساکن کرنا۔ حرکت نہ کرنے دینا (۱۴) نسبت کرنا (۱۵) معاملہ قابو سے نہ جانے دینا۔

روکنا ٹوکنا۔ پوچھنا۔ منع کرنا۔

رُوکھ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) درخت۔ شجر۔

رُوکھا۔ (رُو۔ کھا) (ہ۔ صف) (۱) خشک۔ سوکھا (۲) سادہ (۳) بے رس (۴) پھیکا (۵) خشک دماغ (۶) بدخلق (۷) بے رحم۔ سنگ دل۔ (۸) کھردرا (۹) بلا روغن۔

رُوکھاپن۔ (ا۔ مذ) کھردراپن۔ ناہمواری (۲) سختی۔ درشتی (۳) خشکی۔ سوکھا۔

رُوکھا جواب۔ (ا۔ مذ) صاف انکار۔
رُوکھا سوکھا کھُو کا (۱) مثل، خوش اخلاقی کے ساتھ پیش نہ آنے والا بھوکا رہتا ہے (۲) رُوکھی روٹی کھانے والے کا پیٹ نہیں بھرتا۔
رُوکھا سُوکھا۔ (ا۔ محاورہ) بے سالن کا۔ بُرا بھلا۔ دال دلیا۔
رُوکھا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کج خلق ہونا۔
رُوکھے سُوکھے ٹکڑے۔ (ا) نہایت معمولی غذا۔
رُوکھی۔ (رُو۔ کھی) (ہ۔ صف) رُوکھا کی تانیث۔
رُوکھی روٹی۔ (ا) وہ روٹی جس کے ساتھ کھانے کی کوئی چیز نہ ہو۔
رُوکھی رُوکھی باتیں۔ (ا۔ مث) (ا) وہ باتیں جن سے رنجش ظاہر ہو۔
رُوکھی سُوکھی۔ (ا۔ صف) بُری اور خراب غذا۔
روگ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (ا) دُکھ۔ درد۔ بیماری۔ مرض (۲) وبا۔ مری (۳) وبال۔ جنجال (۴) فتنہ۔ فساد (۵) ردّوبدل (۶) عیب۔ بُرائی۔ نقص۔
روگ پالنا۔ روگ لگالینا۔ (ا۔ محاورہ) (ا) جھگڑے میں پڑنا بکھیڑے میں پڑنا (۲) دشمن کرلینا۔ بُری عادت ڈال لینا (۳) کوئی مرض پیچھے لگا لینا۔
روگ دھوگ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) جھگڑا۔ مصیبتیں۔
روگ راج۔ (ہ۔ ا۔ مذ) بیماریوں کا سردار۔ بڑا آزار۔ تپ دق۔
روگ کاٹنا۔ (ا۔ محاورہ) جھگڑا چکانا۔ تصفیہ پاک کرنا۔ دُکھ دینے والی چیز دُور کرنا۔
روگ کا گھر۔ روگ کی جڑ۔ (ا۔ مذ۔ مث) (ا) دُکھ کی پوٹ (۲) بیماری کا باعث۔ بیماری پیدا کرنے والی چیزیں۔
روگ کا گھر کھانسی اور لڑائی کا گھر ہانسی (۱) مثل، کھانسی تمام بیماریوں کی جڑ اور ہنسی دل لگی لڑائی کا سبب ہے۔
روگ ہے۔ (ا۔ محاورہ) جھگڑا ہے مصیبت ہے۔
روگی۔ روگیا۔ روگیلا۔ (رو۔ گی۔ رو۔ گیا۔ رو۔ گی۔ لا) (ہ۔ صف) (ا) مریض۔ (۲) دُکھی (۳) دائم المرض (۴) جھگڑالو (۵) کوڑھی۔ جذامی۔
رول۔ (ہ۔ ا۔ مذ) کتری ہوئی چھالیہ جو ناقص ہو۔
رول۔ (Role) (انگ۔ ا۔ مذ) کار منصبی۔ مفوضہ کام۔ ایکٹر کا پارٹ۔
رول۔ (Roll) (انگ۔ ا۔ مذ) (ا) دفتر کی وہ فہرست جس میں ترقی اور مدارج و مناصب کے لیے ملازموں کے نمبروار نام لکھے ہوتے ہیں (۲) فرد اسماء۔
رول نمبر۔ (Rollnumber) (انگ۔ مذ) دفتر کے حساب سے جو نمبر ہو۔
رُول۔ (Rule) (انگ۔ ا۔ مذ) (ا) قاعدہ۔ قانون۔ ضابطہ۔ دستور (۲) لکیر۔ جدول جو کتاب کے حاشیے پر کھینچا جائے (۳) (اُر) لکیریں کھینچنے کا گول ڈنڈا۔ جدول کش۔
رَولا۔ (رَو۔ لا) (ہ۔ ا۔ مذ) (ا) غل۔ شور۔ غوغا (۲) جھگڑا بکھیڑا۔ بلوہ۔ بغاوت۔
رَولا ڈالنا۔ رَولا کرنا۔ رَولا مچانا۔ (ا۔ محاورہ) غل مچانا۔ ہلچل ڈالنا۔ غدر کرنا۔ بلوہ کرنا۔
رُولر۔ (Ruler) (انگ۔ ا۔ مذ) جدول کش۔ لکیریں کھینچنے کا گول ڈنڈا۔
رولن۔ (رو۔ لن) (ہ۔ ا۔ مث) وہ چیز جو رو لینے کے بعد رہ جائے۔ چھٹن۔
رَولنا۔ (رول۔ نا) (ہ۔ مص ۲) پھٹکنا۔ چھاننا۔ چننا۔

رُولنگ۔ (Ruling) (رُو۔ لنگ) (انگ۔ ا۔ مذ) (ا) سطروں کا نشان (۲) قانونی نظیر (۳) قطعی رائے۔ فیصلہ۔
رَولی۔ (رَو۔ لی) (ہ۔ ا۔ مث) ایک قسم کی سُرخ اور خشک چیز جس کا ہندو تلک لگاتے ہیں۔ کنگو۔
رُوم۔ (ہ۔ ا۔ مذ) رونگٹا۔ رُواں۔ موئے تن۔
رُوم۔ (ع۔ ا۔ مذ) بازنطینی (عیسائی) مملکت جس کا صدر مقام قسطنطنیہ تھا (۲) ترکوں کی مملکت (۳) ایشیائے کوچک (۴) شہر روما۔
رُوم۔ (Room) (انگ۔ ا۔ مذ) کمرہ۔ حجرہ۔ کوٹھری۔
رُومال سے رومال بدلنا۔ (ا۔ محاورہ) دوستی کا پکا کرنا۔
رومال رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) ایام حیض میں گدی کا استعمال کرنا۔
رُومان۔ (رُو۔ مان) (انگ رومنس (Romance) کا مورد۔ ا۔ مذ) ادب کی وہ صنف جس میں حقیقی زندگی سے غیر متعلق واقعات بیان کیے جائیں۔ فرضی داستان۔ حیرت انگیز واقعہ۔ عشق و محبت کی داستان۔
رُومانی۔ (رُو۔ ما۔ نی) (اُر۔ صف) (ا) رُومان سے متعلق (۲) رُومان پسند۔ تخیل پرست۔ خیالی دنیا میں رہنے والا۔ عشقیہ۔
رومَن۔ (رو۔ مَن) (Roman) (انگ۔ صف) (ا) روم سے منسوب۔ اٹلی کا باشندہ (۲) اُردو یا ہندی کی عبارت کو انگریزی حروف میں لکھنا۔
رومن کیتھولک۔ (Romancatholic) عیسائیوں کا ایک فرقہ جو پاپائے روم (پوپ) کو حضرت عیسیٰ کا جانشین مانتا اور اس کی پیروی کرتا ہے۔
رومن کیریکٹر۔ (Roman Character) انگریزی حروف تہجی۔
رُومی۔ (رُو۔ می) (ع۔ صف) (ا) روم کا باشندہ (۲) روم کے متعلق۔
رَوَنّا۔ (رَ۔ وَن۔ نا) (ہ۔ ا۔ مث) (ا) وہ ملازم جو عورتوں کا کام کاج کرنے کو دروازے پر رہتا ہے (۲) وہ کاغذ جس پر مال کی تعداد لانے والے کا نام۔ چیز کا نام۔ محصول درج ہو (۳) پروانۂ راہ داری۔
رَونا۔ (رَو۔ نا) (ہ۔ ا۔ مذ) (ا) گھنگرو یا جھانجھ کے اندر کے دانے جن کی حرکت سے آواز نکلتی ہے (۲) بیاہ کے بعد تیسری مرتبہ بیوی کو گھر میں لانا۔
رونا۔ (رو۔ نا) (ہ۔ مص) (ا) آنسو بہانا (۲) شکایت کرنا (۳) گلہ کرنا۔ جھینکنا (۳) سوگ کرنا (۴) واویلا کرنا۔ فریاد و فغان کرنا (۵) افسوس کرنا۔ تلف شدہ چیز کا رنج کرنا (۶) ذکر چھیڑنا۔ افواہ ہونا (۷) پچھتانا (۸) صدمہ اُٹھانا (۹) دُکھ بیان کرنا جیسے دُکھڑا رونا (۱۰) رونے کی شکل بنانا (۱۱) (کنایۃً) بُری طرح پڑھنا۔ بدآوازی سے بولنا۔ کلام کو بگاڑ کر پڑھنا (۱۲) (مذ) شکوہ۔ گلہ۔ صدمہ (۱۳) گریہ و زاری۔ ماتم۔ نوحہ (۱۴) (صف) وہ بچہ جو بہت روتا ہو (۱۵) ماتم۔ گریہ و زاری۔ پچھتاوا۔ نوحہ۔
رونا آنا۔ (ا۔ محاورہ) دل بھر آنا۔ افسوس ہونا۔
رونا پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) ماتم ہونا۔ کہرام مچنا۔
رونا پیٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (ا) گریہ وزاری۔ ماتم۔ کہرام (۲) ماتم کرنا۔ نوحہ۔ شیون۔
رونا تو اتنی بات کا ہے۔ (ا۔ مقولہ) یہی تو اندیشہ یا فکر ہے۔

روناتو عمر بھر کا ہے۔ (ا۔ محاورہ) ساری عمر کی مصیبت ہے۔
رونا دھونا۔ (ا۔ محاورہ) بہت رونا۔
رونا رُلانا۔ (ا۔ محاورہ) رونا دھونا۔ خود رونا اور دوسروں کو رُلانا۔
رونا رونا۔ (ا۔ محاورہ) دکھڑا بیان کرنا۔ شکوہ کرنا۔
رونا ہے۔ (ا۔ مقولہ) افسوس ہے۔
رونے پر آنا۔ رونے پر آمادہ ہونا۔
رونے سے روزی نہیں ملتی۔ (ا۔ مثل) افسوس کرنے سے دولت نہیں ملتی
رونے کا تار باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) برابر روئے جانا۔
رونے کو تھی ہی اتنے میں آگیا بھائی۔ (ا۔ مثل) رونے کو تو پہلے ہی تیار تھی۔ بھائی آگیا تو بہانا پاکے زیادہ غل مچا دیا۔
رونے کی جگہ۔ (ا۔ مث) رونے کا مقام۔ افسوس کرنے کا مقام۔
رَوند۔ (انگریزی راؤنڈ (Round) کا بگاڑا ہوا) (اَ۔ ا۔ مث) (۱) طلایہ۔ رات کا گشت۔ گشت۔ سپاہیوں یا چوکیداروں کا گشت (۲) وہ لوگ جو حاکم کی طرف سے اہلِ شہر کی نگہبانی کے لیے رات کے وقت گشت کرتے ہیں۔
رَوند ڈالنا۔ (رَوند۔ ڈال۔ نا۔ رُوند۔ ڈال۔ نا) (ہ۔ مص) پامال کر دینا۔ تلووں کے نیچے مل ڈالنا۔
رَوندن۔ (رَوں۔ دَن) (ا۔ مث) پامالی۔ تلووں کے نیچے کچلا جانا۔
رَوندنا۔ (رَوند۔ نا۔ رُوند۔ نا) (ہ۔ مص) پامال کرنا۔ پاؤں سے کچلنا۔
رُوندھانا۔ (رُوں۔ دھا۔ نا) (ق۔ مص) غم زدہ ہونا۔ اداس ہونا۔
رُوں رُوں۔ (ہ۔ ا۔ مث) سارنگی کی آواز (۲) بچے کے رونے کی آواز۔
رَونق۔ (رَو۔ نق) (ع۔ ا۔ مث) (۱) چمک۔ زیبائش۔ خوبی (۲) تازگی۔ طراوت (۳) (اُنسا) آبادی (۴) چہل پہل (۵) بہار۔ لطف۔ کیفیت۔
رَونق آجانا۔ (ا۔ محاورہ) آب و تاب پیدا ہو جانا۔
رَونق افروز۔ (ع۔ ف۔ صف) رونق بڑھانے والا۔
رَونق افروز ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (مجازاً) تشریف لانا۔ کسی بڑے آدمی کا آنا۔
رَونق افزا۔ رونق فزا۔ (ع۔ ف۔ صف) رونق بڑھانے والا۔ جلوہ فرما۔
رَونق بازار۔ (ع۔ ف۔ صف) (کنایۃً) مشہور۔ عام۔
رَونق دار۔ (ع۔ ف۔ مذ) (۱) چمکیلا (۲) خوبصورت۔ آراستہ (۳) پُرلطف۔
رَونق محفل۔ (ع۔ ف۔ مذ) (۱) محفل کی بہار (۲) (کنایۃً) حُقّہ۔
رونگ (رُونگ۔ رَونگ) (ہ۔ ا۔ مذ) رونگٹا۔ روم۔ رُواں۔
رونگ رونگ میں بسنا۔ (ا۔ محاورہ) روئیں روئیں میں سمانا۔
رَونگٹا۔ (رونگ۔ ٹا) (ہ۔ ا۔ مذ) اُون۔ پشم۔ رُواں۔ رونگ۔ وہ چھوٹے نرم بال جو انسان کے بدن پر ہوتے ہیں۔
رُونگٹا رُونگٹا دُعا دیتا ہے۔ (ا۔ محاورہ) شکریہ ادا کرنے کے لیے کہتے ہیں
رونگٹا میلا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) صدمہ پہنچنا۔
رونگٹے کھڑے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سردی یا خوف کے باعث جسم کے رُواں کا کھڑا ہو جانا (۲) سہمنا۔ ڈرنا۔ کانپنا۔
رونی۔ (رو۔ نی) (ہ۔ صف) رونا (صف) کی تانیث۔
رونی صورت۔ ایسی شکل جس سے رونے کی حالت ظاہر ہو۔ غمگین صورت۔

روؤے چور پرائے دھن کو۔ (ہ۔ مثل) کسی کی سخاوت کو دیکھ کر ناراض ہونا یا غیر کے مال پر شیخی مارنا۔ حاسد کی نسبت بھی بولا کرتے ہیں۔
رُوہانسا۔ (رُو۔ ہاں۔ سا) (ہ۔ صف) آنکھوں میں آنسو بھر لانے والا۔
رُوہانسی۔ (رُو۔ ہاں۔ سی) (ہ۔ صف) رُوہانسا کا مونث۔
رُوہَٹ۔ (رُو۔ ہَٹ) (ہ۔ ا۔ مث) نرمی۔ تازگی۔ چہرے کی رونق۔
رُوہَٹّا۔ (رُو۔ ہَٹ۔ ٹا) (ہ۔ ا۔ مذ) روئی کا بازار۔
رُوہَڑ۔ (رُو۔ ہَڑ) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) موٹا دھاگا (۲) (کنایۃً۔ صف) بدصورت۔ بھدّا۔
روہُو۔ (رو۔ ہُو) (ہ۔ ا۔ مث) ایک قسم کی مچھلی۔
رُوئی۔ (رُو۔ ای) (ہ۔ ا۔ مث) پنبہ۔ صاف کی ہوئی کپاس (۲) (صف) ملائم۔ نرم۔ گدگدا۔
رُوئی تومنا۔ (ا۔ محاورہ) انگلیوں سے روئی کو تار تار کرنا۔
رُوئی دار۔ (ہ۔ ف۔ صف) وہ کپڑے جن کے اندر روئی پڑی ہو۔
رُوئی دُوئی۔ (۱) سردی میں دو افراد کا لپٹ کر اور لحاف لے کر سونا (۲) روئی کی گرمی سے سردی میں تسکین ہوتی ہے۔
رُوئی دُھنتا۔ رُوئی دُھنکنا۔ (ا۔ محاورہ) روئی کو تانت سے صاف کرنا۔ روئیں روئیں جدا جدا کرنا
رُوئی کا پہل۔ دُھنکی ہوئی روئی کا حصہ جو ہاتھ سے چوڑا کیا گیا ہو۔
رُوئی کا کبوتر۔ (ا۔ مذ) لڑکے کھیل میں رُوئی کے ٹکڑے اُڑاتے ہیں اور اس کو روئی کا کبوتر کہتے ہیں۔
رُوئی کا گالا۔ (ا۔ مذ) (۱) صاف رُوئی کا بنایا ہوا گولا۔ رُوئی کا بڑا پھویا۔ (۲) نہایت سفید۔ ملائم اور ہلکی چیز۔
رُوئی کانوں میں دے رکھی ہے۔ (ا۔ محاورہ) کچھ سنتا ہی نہیں۔
رُوئی کی طرح توم ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) ایک ایک عیب ظاہر کرنا۔ دھجیاں اُڑا دینا۔
رُوئی کی طرح دُھننا۔ (ا۔ محاورہ) (کنایۃً) پُرزے پُرزے اُڑانا۔ خوب مارنا۔ خوب پیٹنا۔
رُوئے۔ (رُو۔ اے) (ف۔ ا۔ مذ) دیکھیے رُو۔ چہرہ۔
رُوئے تاباں۔ (ف۔ ا۔ صف) چمکتا ہوا چہرہ۔
رُوئے زمین۔ (ف۔ ا۔ مث) زمین کی سطح۔
رُوئے کتابی۔ (ف۔ ا۔ صف) قدرے لمبا چہرہ۔
رُوئیداد۔ دیکھیے رُوداد (رُو کے تحت) واقعہ۔
روئیدگی۔ (رُو۔ ای۔ دَ۔ گی) (ف۔ ا۔ مث) اُگن۔ نباتات کا نمو۔
روئیدہ۔ (رُو۔ ای۔ دَہ) (ف۔ صف) بڑھا ہوا۔ اُگا ہوا۔ نمو یافتہ۔
روئے بغیر ماں دودھ بھی نہیں دیتی۔ (ا۔ مثل) بغیر مشقت کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔
روئے دینا۔ (اُ۔ مص) رو کر اظہارِ غم یا خوشی کرنا۔
رُوئیں۔ (رُو۔ ایں) (ف۔ ا۔ مث) (۱) دھات۔ کانسی (۲) (صف) دھات کا۔ پیتل یا کانسی کا۔
رُوئیں تن۔ (ف۔ ا۔ مذ) دھات کا بنا ہوا۔ مس قلعی میں ملا ہوا (۲)

اسفندیار پسر گشتاسپ کا لقب (۳) جس کے جسم پر تیغ و تبر کارگر نہ ہو۔ مضبوط۔

رَوِی۔ (رَ-وِی) [ع۔ا۔مث] (۱) قافیے کا سب سے پچھلا بار بار آنے والا حرف۔

رویا۔ (رو-یا) [ع۔ا۔مذ] خواب۔ سپنا۔

رویائے صَادِقہ۔ (ع۔ا۔مذ) سچا خواب۔

رُویاں۔ (رُو-یاں) [ھ۔ا۔مذ] دیکھیے رُواں۔ جسم کے بال۔

رَوَیت۔ (رُو-یت- رو-یَت) [ع۔ا۔مث] صورت کا نظر آنا۔ دیدار۔ نظارہ۔

روَیت ہلال۔ (ع۔ا۔مث) پہلے دن کے چاند کا نظر آنا۔

رَوِیّہ۔ (رَ-وی-یَہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) چال چلن (۲) دستور۔ قاعدہ (۳) برتاؤ۔ ڈھنگ۔ معمول۔

ر ـــــــ ہ

رَہ۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) راہ کا مخفف۔ راستہ۔

رَہ نمول۔ راستہ دکھانے والا۔ ہادی۔

رَہ نموئی۔ رہ نمائی۔ ہدایت۔

رِہا۔ (ف۔صف) (۱) چھوٹا ہوا۔ نجات یافتہ (۲) آزاد کیا گیا۔

رَہاٹ۔ (رَ-ہاٹ) [ق۔ا۔مذ] راہ۔ مقام۔ طریقہ۔

رَہاسہا۔ (رَ-ہا-سَ-ہا) [اُر۔صف] (۱) بچا کھچا (۲) رشتے ناتے کا حامی۔ مددگار۔

رَہانا۔ (رَہا-نا) (ہ۔مص) چکی یا سِل کے دانت تیز کرانا۔ چکی یا سِل کو کھُردرا کرانا۔

رِہائش۔ (رِ-ہا-اِش) [اُر۔ا۔مث] (۱) قیام۔ بود باش۔ سکونت۔ گنجائش۔ (۲) ضبط۔ برداشت۔

رَہاؤ۔ (رَ-ہا-او) [ھ۔ا۔مذ] وقفہ (۲) ٹھہراؤ۔ ٹکاؤ۔

رَہاؤُ۔ (ر-ہا-اُو) (ہ۔صف) پائدار۔ مضبوط۔ مستحکم۔

رِہائی۔ (رِ-ہا-اِی) [ف۔ا۔مث] نجات۔ فراغت۔ معافی۔ آزادی۔

رُہبان۔ (رُہ-بان) [ع۔ا۔مذ] راہب کی جمع۔ عیسائیوں کے راہب۔

رَہبانیت۔ (رَہ-با-نِی-یت) [ع۔ا۔مث] (۱) ترکِ دُنیا۔

رَہت۔ (ہ۔ا۔مذ) قیام۔ رہنا۔ ٹھہرنا۔

رَہ پڑنا۔ (رَہ-پڑ-نا) [ہ۔مص] رہ جانا۔ قیام پذیر ہونا۔

رہ تو سہی۔ (رَہ-تو-سَ-ہی) [اُر۔ تہدیدی جملہ] ٹھہرا رہ۔ صبر کر۔ تھم جا۔ ٹھہر تو جا۔

رہتی دنیا تک۔ (ا۔ مقولہ) جب تک دنیا قائم ہے۔ ہمیشہ۔

رَہَٹ۔ (رَ-ہَٹ) [ھ۔ا۔مذ] (۱) وہ چرخ جس کے ذریعے کنویں سے پانی نکالتے ہیں (۲) ہنڈولا۔

رَہَٹ لگانا۔ (ا۔ محاورہ) بار بار آنا جانا۔ تار باندھنا (۲) کنوئیں پر پانی نکالنے کا ہنڈولا نصب کرنا۔

رَہٹی۔ (رَہ-ٹی) [ھ۔ا۔مث] چھوٹا رَہَٹ (۲) طریقہ۔ معمول۔

رہٹی باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) معمول مقرر کرنا۔

رہٹی چلانا۔ (۱) قسط پر دینا۔ ایک رقم باقساط ادا کرنا (۲) چرخی چلانا۔

رَہ جانا۔ (اُر۔مص) (۱) ٹھہر جانا۔ رہ پڑنا (۲) رُک جانا (۳) کسی چیز کا چھوٹ جانا (۴) باقی رہنا (۵) باز رہنا کسی کام سے (۶) ناتمام رہنا (۷) ناکامیاب ہونا (۸) کسی ایک مقام سے دوسرے مقام کو نہ جا سکنا (۹) خطا کرنا۔ کسی کام میں کمی کرنا (۱۰) ہار جانا (۱۱) عاجز ہونا۔ (۱۲) ہاتھ پاؤں یا دھڑ شل ہو جانا (۱۳) رحم میں ٹھہرنا (۱۴) عالم حیرت میں اپنے مقام پر بے خود ہو جانا۔

رَہچُولا۔ (رَہ-چُولا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) خوشامد (۲) نرم الفاظ۔ خوشامدیوں جیسی بات۔

رہ رہ کر۔ (اُر۔ تابع فعل) ٹھہر ٹھہر کے۔ بار بار۔ گھڑی گھڑی۔

رَہڑُو۔ (رَہ-ڑُو) [ھ۔ا۔مذ] ایک قسم کا چھکڑا (۲) بچوں کو کھڑا ہو کر چلنا سکھانے کی گاڑی۔

رَہَس۔ (رَ-ہَس) [ھ۔ا۔مذ] (۱) چہل۔ خوشی۔ دل بہلاوا۔ دل لگی (۲) کرشن جی اور گوپیوں کا ایک قسم کا ناچ۔

رہکلا۔ (رَہ-کَ-لا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) چھوٹی توپ (۲) توپ رکھنے کی گاڑی (۳) بھنورکلی۔

رَہَن۔ (رَہ-ہَن) [ع۔ا۔مذ] (اُردو میں ر کی زیر کے ساتھ) گِرو۔ گِروی۔ کفالت۔

رَہن اراضی۔ (ف) زمین کا گرو رکھنا۔

رَہن انتفاعی۔ (ع۔ا۔مذ) وہ گرو جس میں فائدہ اُٹھانے کی صُورت ہو۔

رَہن دررَہن۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) گِرو در گِرو۔ ایک شخص سے کوئی شے رہن لے کر دوسرے کے پاس رہن کر دینا۔

رَہن متمادی۔ (ع۔ا۔مذ) مقررہ مدّت تک کا گرو۔

رَہن مطلق۔ (ع۔ا۔مذ) دست بندھک۔

رِہن نامہ۔ تمسک۔ وہ تحریر جو کوئی چیز کفالت میں دینے کی بابت اشٹامپ پر لکھ کر دی جائے۔ کفالت نامہ۔

رَہنا۔ (رَہ-نا) [ہ۔مص] (۱) بسنا۔ ٹکنا۔ ٹھہرنا (۲) باقی بچنا۔ چھوٹنا (۳) خوب چلنا۔ پائدار ہونا (۴) برقرار رہنا۔ چلنا (۵) کھڑا رہنا۔ قائم رہنا (۶) سُن ہو جانا۔ شل ہو جانا (۷) بسر ہونا (۸) گِنا جانا۔ حساب میں آنا (۹) باقی رہنا۔ ذمّہ ہونا۔

رہنا سہنا۔ (ا۔ محاورہ) گزر بسر کرنا۔

رَہن سہن۔ [ھ۔ا۔مذ] طریق زندگی۔ زندگی بسر کرنے کا طور طریقہ۔ طریق بود و ماند۔

رہنے دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رکھ چھوڑنا۔ قائم رکھنا (۲) ہاتھ نہ لگانا (۳) جانے دینا۔

رہوار۔ (رَہ-وار) [ف۔ا۔مذ] دیکھیے راہوار (راہ کے تحت) گھوڑا۔

رہے تو آپ سے اور نہ رہے تو سگے باپ سے۔ (اُ۔مثل) اگر عورت کی خاوند سے رغبت نہ ہو تو اُس معاملے میں کسی کی سعی کارگر نہیں ہوتی۔

رہے جھونپڑوں میں۔ خواب دیکھیں محلوں کا۔ (اُ۔مثل) ادنیٰ کو اعلیٰ چیزوں کا حوصلہ۔ بے مقدوری میں مقدور والوں کی سی ریس کرنا۔ مفلسی میں امیری کی اُمنگ۔

رہے محمود کے انڈے دے مسعود کے۔ (اُ۔مثل) کھائیں کسی کا اور خیر خواہی کریں کسی کی۔

رہے نام اللہ کا۔ (اُ۔مثل) خدا کے سوا سب فانی ہیں۔ کسی کے مرنے یا کسی چیز یا رُتبہ کے زوال کے وقت بولتے ہیں۔

رَہین۔ (رَ۔ہین) (ع۔صف) (۱) گرو رکھی ہوئی شے۔ مرہون (۲) تابع۔ ماتحت۔

رَہینِ منت۔ (ع۔صف) احسان مند۔ شکر گزار۔ ممنون۔

ر ـــــ ع

رُؤسا۔ (رُؤ۔ اَ۔سا) (ع۔ا۔مذ) رئیس کی جمع۔ امیر لوگ۔ سردار۔

رَؤُف۔ (رَ۔ؤُف) (ع۔صف) بہت مہربان۔ بہت شفقت کرنے والا خدا کا صفاتی نام۔

رَئی۔ (رَ۔ای) (ہ۔ا۔مث) بلوئی۔ دہی بلونے کا آلہ (۲) آسمان کا گرد و غبار۔

رَئیس۔ (رَ۔ئیس) (ع۔ا۔مذ) سردار۔ فرماں روا۔ دولت مند۔

رئیس بااختیار۔ (ع۔ا۔مذ) وہ رئیس جس کو حکومت سے مالی اور ملکی اختیارات ملے ہوں۔

رئیسِ خودمختار۔ (ع۔ا۔مذ) وہ رئیس جو ملکی انتظامات میں کسی کا ماتحت نہ ہو۔

رئیس زادہ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) رئیس کا بیٹا۔

ر ـــــ ی

رے۔ ری۔ (رے۔ ری) (ہ۔ندا) اَرے یا اَری کا مخفف۔ تنہا مستعمل نہیں مرکبات میں استعمال ہوتے ہیں جیسے اللہ رے! اُف رے! اُف ری۔

ریا۔ (ع۔ا۔مث) ظاہرداری۔ زمانہ سازی۔ مکر و فریب۔ دھوکا۔

ریاکار۔ (ع۔ف۔صف) منافق۔ زمانہ ساز۔ مکار۔ فریبی۔

ریاکاری۔ (ع۔ف۔ا۔مث) مکاری۔ فریب۔ نفاق۔

ریاح۔ (رِ۔یاح) (ع۔ا۔مث) (۱) ریح کی جمع۔ گیس۔ معدے کی ہوا۔ گوز۔ پاد۔

ریاحین۔ (رِ۔یا۔حِین) (ع۔ا۔مذ) ریحان کی جمع۔ خوشبودار پھول۔ (مجازاً) مطلق پھول۔

ریاست۔ (رِ۔یا۔سَت) (ع۔ا۔مث) (۱) سرداری۔ افسری۔ امارت۔ (۲) راج۔ عملداری۔ حکومت۔

ریاست بے سیاست نہیں ہوتی۔ (اُ۔مثل) حکومت کے لیے رُعب لازم ہے۔

ریاض۔ (رِ۔یاض) (ع۔ا۔مذ) روضہ کی جمع۔ بہت سے باغ۔ محنت۔ مشقت۔

ریاضت۔ (رِ۔یا۔ضَت) (ع۔ا۔مث) (۱) محنت۔ مشقت۔ سختی۔ (۲) زُہد۔ نفس کُشی (۳) کسرت۔ ورزش (۴) مزدوری۔ پیشہ وری۔

ریاضت کش۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) رنج کش۔ سختی اُٹھانے والا۔ محنتی۔

ریاضتی۔ (رِ۔یا۔ضَ۔تی) (ف۔صف) (۱) جفاکش۔ محنتی (۲) (مذ) زاہد۔ بیراگی۔ رشی۔ مُنی۔

ریاضی۔ (رِ۔یا۔ضی) (ع۔ا۔مث) حکمت کے تین علموں میں سے ایک علم۔ علم ہندسہ۔ علم حساب۔ نجوم۔ موسیقی۔ مناظرہ۔ جبر و مقابلہ۔ جرِ ثقیل سب ریاضی میں داخل ہیں۔ یعنی وہ عقلی علوم جو وجودِ خارجی میں مادے کے محتاج ہیں (۲) (صف) ریاضت کرنے والا۔

ریاضی داں۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) ریاضی جاننے والا۔

ریاضیاتی۔ (رِ۔یاض۔یا۔تی) (ع۔صف) ریاضی کے متعلق۔

ریائی۔ (رِ۔یا۔ای) (ع۔صف) مکار۔ ریاکار۔ فریبی۔

ریب۔ (ع۔ا۔مذ) شک۔ شبہ۔

ریپبلک۔ (Republic) (ری۔پب۔لِک) (انگ۔ا۔مث) جمہوریہ۔ جمہوری مملکت۔

ریپلیکا۔ (Replica) (رِیپ۔لِ۔کا) (انگ۔ا۔مذ) (۱) تصویر نقش وغیرہ کا مثنیٰ (جو مصور نے خود بنایا ہو) (۲) نقل کا اصل۔ ہو بہو نقل۔

ریت۔ (ہ۔ا۔مث) بالو۔ سراب۔ ریگ۔ دریا کی ریت اور چھوٹے سنگ ریزے۔

ریت آنا۔ (ا۔محاورہ) پیشاب میں ریت کے ذرات کا آنا۔

ریت گھڑی۔ (Sand-Glass) ایک قسم کی گھڑی جو پُرانے زمانے میں بنائی جاتی تھی۔ ایک قیف نما برتن میں باریک ریت بھر دیتے تھے اور اس کے نیچے کا سُوراخ ایسے اندازہ کا رکھتے تھے کہ اس میں سے ریت آہستہ آہستہ نیچے کے برتن میں گرتی رہے۔ جب قیف کی ساری ریت نیچے گر جاتی تھی تو سمجھا جاتا تھا کہ ایک گھنٹہ ہو گیا۔ دوسرے گھنٹے کے اندازے کے لیے پھر وہ ریت قیف میں ڈال دی جاتی تھی۔

ریت۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) قاعدہ۔ قانون (۲) رسم رواج۔ دستور۔ (۳) عام طریق (۴) وضع۔ چلن (۵) طور طریق (۶) تدبیر۔ ترکیب (۷) لگان کی شرح (۸) لین دین۔

ریت رسم۔ (ہ۔ا۔مث) عورتوں میں وہ خاص رسمیں جو نکاح کے بعد یا وداع کے وقت دولھا دُلہن کے ساتھ برتی جاتی ہیں۔

ریتا۔ (رے۔تا) (ہ۔ا۔مذ) دیکھیے ریت۔ بالو۔

ریت کی دیوار کھڑی کرنا۔ (ا۔محاورہ) ناممکن کام کرنے کی کوشش کرنا۔

ریتل۔ ریتلا۔ (رے۔تل۔ ریت۔لا) (ہ۔صف) ریت دار۔ ریت والا۔ کرکرا۔ بھُربھُرا۔ ریتلا

ریتلی۔ (ریت۔لی) (ہ۔صف) ریتلا کی تانیث۔ ریت والی۔ کلّر۔ بنجر زمین۔

ریتنا۔ (ریت۔نا) (ہ۔مص) ریتی سے گھسنا۔ ریزہ ریزہ کرنا (۲) صاف کرنا رندہ کرنا۔ جلا کرنا (۳) رگڑنا (۴) ریگ مال کرنا۔

ریتی۔ (رے۔تی) (ہ۔ا۔مث) (۱) سوہن۔ ریتنے کا اوزار (۲) ریتلی زمین دریا کے کنارے کی ریتلی زمین۔

ریتیلا۔ (رے۔تی۔لا) (ہ۔صف) دیکھیے ریتل۔ ریتلا اور برتیلا۔

ریٹ۔ (Rate) (انگ۔ا۔مذ) نرخ۔ بھاؤ۔ شرح۔

ریٹائرڈ۔ (Retired) (ری۔ٹا۔ئرڈ) (انگ۔صف) (۱) گوشہ نشین۔ خانہ نشین (۲) مدت معینہ کے بعد ملازمت سے سبکدوش کیا ہوا۔ پنشن یافتہ۔

ریٹائرمنٹ۔ (Retirement) (ری۔ٹا۔ئر۔منٹ) (انگ۔ا۔مث) (۱) گوشہ۔ تنہائی۔ کُنجِ عُزلت (۲) کنارہ کشی۔ سبکدوشی۔ (ملازمت وغیرہ سے)

ریٹھا۔ (ری۔ٹھا) (ہ۔ا۔مذ) ایک قسم کا درخت اور اس کا پھل۔

ریٹیل۔ (Retail) (ری۔ٹیل) (انگ۔ا۔مذ) خُردہ فروشی۔ پھٹکل بیچنا۔

رِتج۔ (ق۔ا۔مث) خواہش۔ ولولہ۔ شوق۔

ریجن۔ (Region) (ری۔جَن) (انگ۔ا۔مذ) منطقہ۔ خطہ۔ علاقہ۔

ریجنل۔ (Regional) (ری۔ج۔نل) (انگ۔صف) علاقائی۔ خطّے کا۔

ریجھ۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) رغبت۔ چاہت۔ شوق (۲) عادت۔ خصلت۔ خُو۔

ریجھنا۔ (ریجھ۔نا) (ہ۔مص) (۱) مائل ہونا۔ راغب ہونا (۲) عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔

ریچھ۔ (ہ۔ا۔مذ) بھالو۔ خرس۔

ریچھ کا بال بھی بہت ہے (ا۔مقولہ) بُرے آدمی سے جو مل جائے غنیمت ہے (ف) از خرس موئے بس است۔

ریح۔ (ع۔ا۔مث) (۱) ہوا۔ باد۔ پَوَن (اُر) گوز۔ پاد (۲) گٹھیا۔ وجع المفاصل۔

رَیحان۔ (رَے۔حان) (ع۔ا۔مذ) ایک خوشبودار پودا۔ نازبو (۲) (مث) ریحان کے بیج۔ تخم ریحان (۳) ایک خوشبودار ہری گھاس۔ گل سُرخ کے سوا سب پھول (۴) ایک قسم کا خط (جاذا) شراب۔

ریخ۔ (اُر۔ا۔مث) (۱) لکیر۔ ریکھا (۲) مستی۔ منجن یا پانوں کے رنگ کا نشان جو دانتوں میں پڑ جاتا ہے (۳) چول۔ بُنیاد۔ بوطہ۔ طاقت۔ توانائی۔

ریخیں ڈھیلی ہوجانا۔ دہشت اور خوف کے باعث بے طاقت اور بے حواس ہوجانا۔

ریختہ۔ (ریخ۔تہ) (ف۔صف) (۱) پڑا ہوا۔ بکھرا ہوا۔ ملا ہوا۔ پریشان (۲) (مذ) ملی ہوئی زبان۔ اُردو جو مختلف زبانوں سے مل کر بنی ہے۔ (۳) اُردو کے اشعار (۴) مکان بنانے کا مسالا۔ چونا۔ اینٹ۔ کنکر۔ پتھر وغیرہ (۵) پختہ عمارت۔

ریختی۔ (ریخ۔تی) (اُر۔ا۔مث) وہ نظم جو عورتوں کی بولی میں کہی جائے۔

ریداسی۔ (رَے۔دا۔سی) (ہ۔ا۔مذ) ریداس کو ماننے والا فرقہ۔ اس فرقے سے متعلق۔ (ریداس چماروں کے فرقے کا بانی تھا اور بڑا گیانی مشہور تھا)۔

ریڈ۔ (Red) (انگ۔صف) سُرخ۔

ریڈ کراس سوسائٹی۔ (Red Cross Society) انجمن صلیب احمر ایک فلاحی جماعت جو جنگ میں زخمیوں کی اور امن میں بیماروں اور محتاجوں کی خدمت کرتی ہے۔ پاکستان میں اس کا نام ہلال احمر ہے۔

ریڈر۔ (Reader) (ری۔ڈر) (انگ۔ا۔مذ) (۱) پڑھنے والا۔ مطالعہ کنندہ (۲) مُصحّح۔ پروف خواں (۳) مثل خواں۔ ناظر (جو بہ آواز پڑھنے پر مقرر ہو) (۴) درسی کتاب۔ درسیہ۔

ریڈنگ رُوم۔ (Reading Room) (ری۔ڈنگ۔روم) (انگ۔ا۔مذ) دارالمطالعہ۔

ریڈی۔ (Ready) (رے۔ڈی) (انگ۔صف) (۱) تیار۔ لیس۔ کمربستہ مستعد (۲) حاضر۔ مہیا۔ موجود۔ بنا بنایا۔ پہلے سے تیار۔

ریڈی میڈ۔ (Ready Made) بنی بنائی۔ پہلے سے تیار (چیز) (جیسے سلائے کپڑے)۔

ریڈی ایٹر۔ (Radiator) (رَے۔ڈی۔اے۔ٹر) (انگ۔ا۔مذ) (۱) آلۂ حرارت زا۔ گرمتابہ (جس سے کمرے میں حرارت پھیلتی ہے) (۲) گرمی کش۔ حرارت رُبا۔ وہ آلہ جو موٹر کا انجن ٹھنڈا رکھتا ہے۔

ریڈیکل۔ (Radical) (رے۔ڈی۔کل) (انگ۔صف) آزاد خیال۔ روشن خیال۔

ریڈیم۔ (Radium) (رے۔ڈی۔یم) (انگ۔ا۔مث) ایک بیش قیمت دھات جسے ۱۸۹۸ء میں پیئر اور مادام کیوری نے دریافت کیا۔

ریڈیو۔ (Radio) (رے۔ڈی۔او) (انگ۔ا۔مذ) لاسلکی بلا تار کے برقی پیغام وصول کرنے والا آلہ۔ نشری آلہ۔

ریڈیو ٹیلیگرام (Radio Telegram) لاسلکی پیام۔ بے تار کا پیغام

ریڈیو سیٹ۔ وہ ڈبہ یا بکس جس میں ریڈیو کی مشین لگی ہو۔

ریڑھ۔ (ہ۔ا۔مث) کمر کی درمیانی ہڈی۔ پیٹھ کے بیچ کی ہڈی۔

ریڑھ پیٹنا۔ پرانی وضع اختیار کرنا (۲) لکیر پیٹنا۔

ریڑھیں لٹکنا۔ غریبوں کے جسم پر لباس کا ٹکڑے ٹکڑے ہو کر لٹکنا۔

ریز۔ (ف۔صف) (۱) بہانے والا (مرکبات میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے اشک ریز۔ آنسو بہانے والا (ا۔مث) کسی چیز کا ٹکڑا (۲) پرند کا چہکنا۔

ریز کرنا۔ (۱) خوشی میں باہم چہچہانا۔ ناز نخرہ کرنا (۲) طوطے یا مینا کے بچوں کا بولنے سے پہلے چیں چیں کرنا۔

ریزر۔ (Razor) (رے۔ زَر) [انگ۔ا۔مذ] اُسترا۔ موتراش۔

ریزرو۔ (Reserve) (ری۔ زَرو) [انگ۔ا۔مذ] (۱) فاضل چیز، جو بوقتِ ضرورت کام آئے (۲) شئے محفوظ۔ سرمایہ محفوظ۔ قوت محفوظ (۳) محفوظ فوج (۴) محفوظ یا زائد کھلاڑی جو بوقتِ ضرورت کسی کی جگہ کھیلے۔

ریزروائر۔ (Reservoir) (ریے۔ زَر۔ وا۔ اِر) [انگ۔ا۔مذ] تالاب۔ ذخیرہ آب۔

ریزروڈ۔ (Reserved) (ریے۔ زَروڈ) [انگ۔صف] (۱) محفوظ مخصوص (نشست وغیرہ)۔

ریزرویشن۔ (Reservation) (ریے۔ زر۔ وے۔ شَن) [انگ۔ا۔مث] (نشست کا) محفوظ کرنا یا کیا جانا۔

ریزش۔ (رے۔ زِش) [ف۔ا۔مث] (۱) ناک سے پانی بہنے کا مرض۔ زکام۔ نزلہ (۲) گرنا۔ جھڑنا۔

ریزگاری۔ (ریز۔ گا۔ ری) [اُر۔ا۔مث] خوردہ۔ روپے کے حصے۔

ریزگی۔ (ریز۔ گی) [اُر۔ا۔مث] (۱) ریزگاری (۲) چھیچھڑا۔ کترن۔ کھُرچن تھیلی کی چھانٹ۔

ریزولیوشن۔ (Resolution) (ریے۔ زو۔ لیو۔ شَن) [انگ۔ا۔مذ] قرارداد۔ تجویز۔

ریزہ۔ (رے۔ زَہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) ذرّہ۔ ٹکڑا (۲) پرزہ۔ قطعہ۔ پارچہ (۳) بچّہ (۴) وہ چیز جو دوسری چیز سے ٹوٹ کر گرے (۵) ریشمی کپڑے کا تھان (۶) ترچھی۔ نوعمر (۷) [اُر] عمدہ صندوق۔

ریزہ چین۔ [ف۔صف] ٹکڑے چننے والا۔ ٹکڑ گدا۔

ریزہ چینی۔ [ف۔ا۔مث] ٹکڑے چننا۔

ریزہ ریزہ۔ ٹکڑے ٹکڑے۔

ریزہ ریزہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

ریزہ قلم۔ [ف۔ا۔مذ] قلم کا تراشہ۔

ریزیڈنٹ۔ (Resident) (ریے۔ زی۔ ڈَنٹ) [انگ۔ا۔مذ] برطانوی راج میں وائسرائے کا ایجنٹ جو ریاستوں میں رہتا تھا۔

ریزیڈنسی۔ (Residency) (ریے۔ زی۔ ڈن۔ سی) [انگ۔ا۔مث] وہ جگہ جہاں ریذیڈنٹ رہتا تھا۔

ریس (Race) [انگ۔ا۔مث] (۱) دوڑ۔ مسابقت (۲) گھڑدوڑ۔

ریس کورس۔ (Racecourse) دوڑ کا چکر۔ میدان۔ (گھڑ دوڑ کا)

ریس۔ [ہ۔ا۔مث] برابری۔ ہم چشمی (۲) رشک (۳) حرص۔ ہوس۔

ریس بھلی ہوس بُری (امثل) رشک اچھا اور حسد بُری چیز ہے۔

ریسٹ۔ (Rest) [انگ۔ا۔مذ] استراحت۔ آرام۔ نیند۔

ریسٹ ہاؤس۔ (Rest House) ڈاک بنگلہ۔ قیام گاہ۔

ریسٹورنٹ۔ (Restaurant) (ریس۔ ٹو۔ رنٹ) [انگ۔ا۔مذ] ہوٹل۔ طعام خانہ۔

ریسرچ۔ (Research) (ری۔ سرچ) [انگ۔ا۔مث] تحقیق۔ علمی تحقیق۔

ریسمان۔ (ریس۔ مان) [ف۔ا۔مث] رسی۔ ڈوری۔ سوت۔ دھاگا۔

ریسیور۔ (Receiver) (رے۔ سی۔ وَر) [انگ۔ا۔مذ] (۱) آوازگیر۔ آواز وصول کرنے والا (آلہ) (۲) ٹیلیفون کا وہ آلہ جس سے آواز سنائی دیتی ہے (۳) کسی مقروض یا دیوالیے کی جائداد کا سرکاری نگراں۔

ریش۔ [ف۔ا۔مث] ڈاڑھی۔ مرد کے چہرے کے بال۔ خط۔

ریش بابا۔ [ف۔ا۔مذ] انگور کی ایک قسم۔

ریش بچہ۔ [ف۔ا۔مذ] ٹھوڑی کے بال۔

ریش خند۔ [ف۔صف] مذاق۔ ٹھٹھا۔

ریش قاضی۔ [ف۔ا۔مث] (۱) قاضی جی کی ڈاڑھی (۲) بھنگ چھاننے کا کپڑا۔ بھنگ یا شراب کی صافی۔

ریش گاؤ۔ [ف۔صف] (۱) بے وقوف۔ احمق (۲) لالچی۔

ریش۔ [ف۔ا۔مذ] (۱) زخم (۲) [صف] زخم کرنے والا (اُردو میں صرف مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے دل ریش)۔

ریشگی۔ [ف۔ا۔مث] نمو۔ اگن۔ نشوونما۔ پھوٹنا۔

ریشائیل۔ (ریش۔ ائیل) [اُر۔صف] بڑی اور لمبی ڈاڑھی والا (۲) [عبرانی۔ا۔مذ] زبور میں ایک فرشتہ جس نے حضرت آدم کو تعلیم دی تھی۔

ریشم۔ (رے۔ شم) [ف۔ا۔مذ] (۱) ابریشم کا مخفف۔ تار جو ریشم کا کیڑا کوئے کی شکل میں بناتا ہے (۲) اس تار کا کپڑا۔ حریر۔

ریشم کی گانٹھ۔ [ا۔مث] ریشم کے تار کی گرہ جو بڑی مشکل سے کھلتی ہے۔

ریشم کے لچھے۔ (۱) ریشم کے دھاگوں کا گچھا (۲) ایک قسم کی مٹھائی جو ریشم کے دھاگوں کی طرح ہوتی ہے (۳) [صف] ریشم سا ملائم اور چکنا۔ بہت ہی نرم۔

ریشمی۔ (ریش۔ می) [اُر۔صف] ریشم کا بنا ہوا۔ حریری۔

ریشہ۔ (رے۔ شَہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) رگیں درخت کی (۲) پھونسڑا۔ سوت کا تار (۳) پھلوں کے تار (۴) نس۔ رگ۔

ریشہ خطمی۔ (۱) ایک دوا (۲) (کنایۃً) بہت ہنسنے والا۔ خوش۔

ریشہ دار۔ وہ چیز جس میں ریشے ہوں۔ پھونسڑے۔

ریشہ دوانی۔ [ف۔ا۔مث] شرارت۔ فساد۔ سازش۔ جوڑ توڑ۔

ریعان۔ (رَے۔ عان) [ع۔ا۔مذ] (۱) آغاز جوانی۔ اُٹھتی جوانی (۲) کسی شے کا سب سے بہتر حصہ۔

ریفارم۔ (Reform) (ری۔ فارم) [انگ۔ا۔مذ] (۱) اصلاحات (سیاسی) (۲) اصلاح۔ درستی۔ ترقی۔

ریفارمر۔ (Reformer) (ری۔ فار۔ مَر) [انگ۔ا۔مذ] مُصلح۔ درست کرنے والا۔ اصلاح پسند۔

ریفارمیٹری۔ (Reformatory) (ری۔ فار۔ میٹ۔ ری) [انگ۔ا۔مث] تادیب خانہ۔ بچوں کا اصلاحی جیل۔

ریفرشمنٹ۔ (Refreshment) (ری۔فرش۔منٹ) (انگ۔ا۔مذ) تر و تازگی۔ آسائش (۲) جو شے تفریح کے لیے کھائی پی جائے۔ شربت وغیرہ۔
ریفرشمنٹ رُوم (Refreshment Room) ہوٹل۔ قہوہ خانہ۔ وہ جگہ جہاں کچھ کھایا پیا جائے۔
ریفری۔ (Referee) (رے۔فِ۔ری) (انگ۔ا۔مذ) حکَم۔ پنچ۔ (خصوصاً کھیلوں کا)۔
ریفری جریٹر۔ (Refrigerator) (رے۔ف۔ری۔ج۔رے۔ٹر) (انگ۔ا۔مذ) خنک ساز۔ بجلی کی الماری جس میں ٹھنڈک کی وجہ سے چیزیں گلنے سڑنے سے محفوظ رہتی ہیں۔
ریفیوجی۔ (Refugee) (رے۔فیُو۔جی) (انگ۔ا۔مذ) سیاسی یا مذہبی تشدّد کے باعث غیر ملک میں پناہ لینے والا۔ مہاجر۔ شرنارتھی۔
رَیک۔ (Rack) (انگ۔مذ) خانے دار الماری۔ کپڑے رکھنے کی کھونٹی
ریکارڈ۔ (Record) (ری۔کارڈ) (انگ۔ا۔مذ) (۱) تحریر۔ دستاویز۔ مثل۔ فرد۔ سرکاری روداد (۲) تاریخی دستاویز۔ یادگار۔ ماثر۔ آثار (۳) اعمال نامہ۔ کارنامہ۔ کسی چیز میں بہترین کارنامہ۔ بہترین کرتب (۴) گراموفون کی پلیٹ۔
ریکارڈ توڑنا۔ (ا۔محاورہ) پہلی مثالوں کو توڑ کر نئی مثال قائم کرنا۔
ریکارڈ کرنا۔ (ا۔محاورہ) تحریر کرنا۔ لکھنا۔
ریکارڈ آفس۔ (Record Office) محافظ خانہ۔ دفتر۔
ریکارڈ کیپر۔ (Record Keeper) محافظ دفتر۔ سرکاری کاغذات کا محافظ۔
ریکان۔ (رے۔کان) (ھ۔ا۔مث) وہ زمین جو دریا کے پانی کی پہنچ سے باہر ہو۔
رَیکِٹ۔ (Racket) (رے۔کِٹ) (انگ۔ا۔مذ) ٹینس وغیرہ کا بلا
ریکٹر۔ (Rector) (ریک۔ٹَر) (انگ۔ا۔مذ) (۱) حلقے کا پادری۔ (۲) جامعہ یا مدرسے کا صدر۔ ناظم۔ شیخ۔
ریکھ۔ ریکھا۔ (ریکھ۔ رے۔کھا) (ہ۔ا۔مث) (۱) لکیر۔ تحریر۔ نشان۔ خط (۲) قسمت کا لکھا۔ تقدیر۔ بھاگ۔ بخت۔ نصیب۔
ریکھا گنت۔ (ہ۔ا۔مث) تحریر۔ اقلیدس۔
ریگ۔ (ف۔ا۔مث) ریت۔ بالو۔ سراب۔
ریگِ رواں۔ (ف۔صف) اُڑنے والی ریت۔
ریگ مال۔ (ف۔ا۔مذ) ایک قسم کا کھُردرا کاغذ جس سے لکڑی اور دھات وغیرہ کو صاف کرتے ہیں۔
ریگ ماہی۔ ریت کی مچھلی۔ سقنقور۔
ریگستان۔ (رے۔گِس۔تان) (ف۔ا۔مذ) ریت کا ملک۔ ریتلا میدان۔ صحرا۔
ریگولیٹر۔ (Regulator) (انگ۔مذ) گھڑی کا ڈھکن۔ کسی چلنے والے آلے کی رفتار گھٹانے یا بڑھانے کا آلہ۔
ریگولیشن۔ (Regulation) (انگ۔مذ) قاعدہ۔ قانون۔ ضابطہ۔

رِیل۔ (Reel) (انگ۔ا۔مث) پھرکی۔ پیچک۔
ریل۔ (Rail) (انگ۔ا۔مث) (۱) لوہے کی پٹڑی (۲) (اُرد) ریل گاڑی۔
ریلا۔ (رے۔لا) (ھ۔ا۔مذ) (۱) رَو۔ پانی کا چڑھاؤ۔ طغیانی۔ سیلاب۔ (۲) دھکّا (۳) دھاوا (۴) بھیڑ۔ ہجوم۔
ریل پیل۔ (ھ۔ا۔مث) (۱) دھکم دھکّا۔ دھکا پیل (۲) بہتات۔ کثرت۔ زیادتی۔ بھرمار۔
ریلنا۔ (ریل۔نا) (ہ۔مص) دھکیلنا۔ سرکانا۔ دوڑانا۔ چلانا۔ دھکّا دینا۔
ریلوے۔ (Railway) (ریل۔وے) (انگ۔ا۔مث) (۱) ریل کی سڑک (۲) ریل کا محکمہ۔
رَیلی۔ (Rally) (رَے۔لی) (انگ۔ا۔مث) فوج یا اسکاؤٹوں کا اجتماع۔
ریلے۔ (ری۔لے) (انگ۔ا۔مذ) کسی دوسرے ریڈیو سٹیشن کے پروگرام کو نشر کرنا۔ کسی جلسے وغیرہ کی کارروائی کو ریڈیو سٹیشن تک پہنچانا۔ اور پھر وہاں سے نشر کرنا۔
ریلیز (Release) (ری۔لیز) (انگ۔ا۔مث) (۱) آزاد کرنا۔ چھوڑ دینا۔ جانے دینا (۲) سینما کی فلم پہلی بار دکھانا۔
ریلیف۔ (Relief) (ری۔لیف) (انگ۔ا۔مث) (۱) مدد (۲) آرام۔ سکون۔
ریلیف فنڈ۔ (Relief Fund) (۱) سرمایۂ امداد (۲) امدادی رقم۔
ریم۔ (ف۔ا۔مث) مادہ جو زخموں وغیرہ سے نکلے۔
ریمارک۔ (Remark) (ری۔مارک) (انگ۔ا۔مذ) رائے زنی۔ قیل و قال۔ رائے۔ قول۔
ریمانڈ۔ (Remand) (ری۔مانڈ) (انگ۔ا۔مذ) مزید تفتیش تک حوالات میں رکھنا۔ باز حراست۔ حراست مزید۔
ریمائنڈر۔ (Reminder) (ری۔مائِن۔ڈَر) (انگ۔ا۔مذ) یاد دہانی۔ تاکید۔ چیتاؤنی۔
ریمیشن۔ (Remission) (انگ۔مث) معافی۔ سزا یا مالگذاری وغیرہ کی
ریمیا۔ (ری۔می۔آ) (ف۔ا۔مث) ایک فرضی علم جس کا جاننے والا جہاں چاہے جا سکتا ہے۔
رَین۔ (ھ۔ا۔مث) رات۔ شب۔
رَین بسیرا۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) رات کاٹنا۔ شب باشی (۲) رات بسر کرنے کی جگہ۔
رَین چین۔ (ہ۔ا۔مث) رات کے مزے یا عیش (۲) امن چین کی زندگی
رَینٹ۔ (Rent) (انگ۔ا۔مذ) کرایہ (مکان۔ دکان وغیرہ)۔
رَینٹ کنٹرولر۔ (Rent Controller) مکان۔ دکان کا کرایہ مشخص کرنے والا نیز مالکِ مکان اور کرایہ دار کے تنازعات کا فیصلہ کرنے والا سرکاری افسر۔
رینٹ۔ (ھ۔ا۔مث) ناک کا سفید لیس دار مادہ۔ ناک کی غلاظت۔
رینج۔ (Range) (انگ۔ا۔مذ) (۱) قطار۔ صف۔ سلسلہ (۲) چاند ماری کا میدان (۳) حلقہ۔ مقام۔ دائرہ۔ رقبہ۔ حدود۔ حد بندی (۴) مار۔ فاصلہ (بندوق کا)۔
رینجر۔ (Ranger) (رَین۔جَر) (انگ۔ا۔مث) سوار (سوار فوج)۔

رِیندھنا۔ (رِیندھ۔ نا) (ھ۔ مص) پکانا۔ اُبالنا۔ کھانا تیار کرنا۔
رِیندھی۔ رِینِدی۔ (رین۔ دِھی۔ رین۔ دی) (ھ۔ا۔ مث) (۱) چھوٹا سا خربوزہ یا پھُوٹ۔ پھری (۲) خربوزے کے بیجوں کا گچھا۔
رینڈیئر۔ (Reindeer) (رین۔ ڈِ۔ یَر) (انگ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا ہرن جس کو قطبی ممالک میں گاڑیوں کے آگے جوتتے ہیں۔
رِیں رِیں۔ (ھ۔ ا۔ مث) (۱) بچوں کے رونے کی آواز (۲) سارنگی کی آواز۔ (۳) مسلسل باریک آواز۔ رَدں۔ رُدں۔
رَینک۔ (Rank) (انگ۔ ا۔ مذ) عہُدہ۔ منصب۔ مرتبہ۔ درجہ۔
رَینک اینڈ فائل۔ (Rank and File) (۱) عام سپاہی۔ نفرے (۲) (مجازاً) عوام۔
رَینک۔ (ہ۔ ا۔ مث) گدھے کی آواز۔ ڈھینچوں۔ ڈھینچوں۔
رِینکنا۔ (رَینک۔ نا) (ھ۔ مص) گدھے کا بولنا۔
رِینگ۔ (ھ۔ ا۔ مث) ایک قسم کا باریک کپڑا۔ تن زیب۔ شبنم۔ باریک ململ۔
رِینگٹا۔ (رینگ۔ ٹا) (ھ۔ ا۔ مذ) (۱) گدھے کا بچہ (۲) جانور کا دُبلا پتلا چھوٹا بچہ۔
رِینگنا۔ (رینگ۔ نا) (ھ۔ مص) (۱) کیڑوں کا چلنا۔ حشرات الارض کا چلنا (۲) آہستہ آہستہ چلنا۔ گھسٹ گھسٹ کر چلنا۔
رِینگنی۔ (رِینگ۔ نی) (ھ۔ ا۔ مث) (۱) عِرق النسا۔ ایک درد جو چڈّوں سے اُٹھ کر ٹخنوں تک پہنچتا ہے (۲) جھٹ کٹیا۔
رَینی۔ (رَے۔ نی) (ھ۔ ا۔ مث) (۱) رنگ (۲) رنگ دینا (۳) پھلوں یا پھُولوں سے رنگ نکالنا جیسے کُسم سے (۴) چھوٹی دیوار جو قلعے کے گرد بناتے ہیں اور اس میں چھوٹے چھوٹے سُوراخ رکھتے ہیں۔ (۵) وہ سدھا ہوا پرند جو راتوں کو بولتا ہے۔
رَینی بُلبُل۔ تمام رات چہچہانے والا بُلبُل۔ بُلبُل شب آہنگ۔
رینی چڑھانا۔ (۱) کُسم کا رنگ نکالنے کے لیے کپڑے میں باندھ کر لٹکانا
ریوالور۔ (Revolver) (رِی۔ وال۔ وَر) (انگ۔ ا۔ مذ) کئی فیر کا پستول۔
ریورنڈ۔ (Reverend) (رے۔ وِ۔ رنڈ) (انگ۔ صف) (۱) بزُرگ۔ معظّم۔ محترم۔ مقدس (۲) عیسائی پادریوں کا خطاب۔ (مخفف) ر (Rev))
ریوڑ۔ (رِے۔ وَڑ) (ھ۔ ا۔ مذ) بکریوں کا گلّہ۔ بھیڑوں کا غول۔
ریوڑی۔ (رِ۔ یو۔ ڑی) (ہ۔ ا۔ مث) وہ شیرینی جو شکر یا گڑ کے قوام سے بناتے ہیں اور اس پر تل لگاتے ہیں۔
ریوڑی کا کیا اُلٹا کیا سیدھا۔ (مثل) ہر طرف سے یکساں۔ ایک ہی حالت۔
ریوڑی کے پھیر میں آنا (پڑنا)۔ (مثل) (۱) کسی لالچ یا دھوکے کے سبب مصیبت میں گرفتار ہونا۔ آفت میں پھنسنا (۲) حیرت میں آجانا (۳) ناحق خرچ ذمّہ آپڑنا۔
ریوڑیاں سی بٹ جانا۔ (مثل) ساری آمدنی فوراً خرچ ہو جانا۔
رَیوَل۔ (رِے۔ وَل) (ھ۔ ا۔ مذ) پالتو کبوتروں کا جنگل میں جا کر دانہ چُگنا۔
رَیوَلیا۔ (رِے۔ وَل۔ یا) (ھ۔ ا۔ مذ) پالتو کبوتر جو جنگل میں جا کر دانہ کھانے کے بعد واپس آئے۔
ریوند۔ (رے۔ وَند) (ف۔ ا۔ مذ و مث) ایک پودا۔
ریوند چینی۔ (۱) چین کا ریوند (۲) ایک دست آور دوا۔
ریونیو۔ (Revenue) (رے۔ وِے۔ نُو) (انگ۔ ا۔ مذ) مالیہ۔ لگان۔
ریونیو آفیسر۔ (Revenue Officer) افسر مال۔
ریویُو۔ (Review) (رِے۔ وِ۔ یُو) (انگ۔ ا۔ مذ) (۱) تبصرہ۔ تنقید۔ (۲) معائنۂ افواج۔
رِیَہ۔ (رِ۔ یَہ۔ رِی۔ یَہ) (ع۔ ا۔ مذ) پھیپھڑا۔ شُش۔
رِیہ۔ (ھ۔ ا۔ مث) ایک قسم کی کھاری مٹّی۔ شوُر دار ریتا جو اکثر شکر صاف کرنے کپڑا دھونے اور صابن بنانے کے کام آتا ہے۔ کھاری بھی۔
ریہرسل۔ (Rehearsal) (ری۔ ہَر۔ سَل) (انگ۔ ا۔ مث) (۱) حفظ کیا ہوا بیان سُنانا (۲) ڈرامے وغیرہ سے پہلے مشق کرنا۔
ریہڑ۔ (رِے۔ ہَڑ) (ھ۔ ا۔ مذ) بنجر زمین جس میں شور ہو۔ بنجر زمین۔

ڑ

ڑ۔ (ہ۔ ا۔ مث) اُردو میں ڑے۔ فارسی اور عربی میں یہ حرف نہیں ہے۔ اُردو حروفِ تہجی کا یہ پندرھواں حرف ہے۔ یہ حرف کسی لفظ کے شروع میں نہیں آتا۔ حساب جمل میں اسے "ر" کی ایک شکل سمجھ کر اس کے بھی دو سو عدد لیے جاتے ہیں۔

ز

ز (زے) [ع۔ ا۔ مث] اُردو کا سولھواں۔ فارسی کا تیرھواں اور عربی کا گیارھواں حرف (۲) حساب ابجد میں اس کے سات عدد مقرر ہیں۔ شمسی حرف ہے۔ اس سے پہلے جو ال آتا ہے بولا نہیں جاتا اور اس سے اگلا حرف مشدد ہو جاتا ہے جیسے الزّاہد۔ ہندی اور سنسکرت میں یہ حرف نہیں ہے البتہ ان زبانوں میں یہ جیم کے تلفظ سے بولا جاتا ہے۔ تقویم میں یہ شنبہ اور برج عقرب کی علامت ہے۔

ز [ف۔ حرفِ جر] از کا مخفف (شعروں میں استعمال ہوتا ہے جیسے زبس۔ زخود رفتہ)۔

ز ـــــ ا

زا۔ [ف۔ صف] فارسی مصدر زائیدن کا صیغۂ امر۔ اسم مفعول۔ زادہ۔ پیدا شدہ جیسے میرزا یعنی میرزادہ (۲) اسم فاعل پیدا کرنے والا (مرکبات کے آخر میں استعمال ہوتا ہے جیسے فتنہ زا۔

زاج۔ [ف۔ ا۔ مذ و مث] (۱) توتیا۔ ہیراکسیس۔ زنگار (۲) بوٹ کی سیاہی (۳) سجّی۔

زاجِ سفید۔ (ف۔ ا۔ مث) سفید پھٹکڑی۔

زاجر۔ (زا۔ جر) [ع۔ صف] جھڑکنے والا۔ جمع: زواجر۔

زاد۔ زادہ۔ (زا۔ دہ) [ف۔ صف] (۱) جنا۔ جنا ہوا۔ پیدائش۔ جنم (۲) بیٹا۔ اولاد (۳) نسل۔ پیڑھی۔ جمع: زادگان۔

زاد بُوم۔ (ف۔ ا۔ مث) جائے پیدائش۔ جنم بھوم۔ وطن۔ دیس۔

زاد۔ [ع۔ ا۔ مذ] توشہ۔ راستے کا خرچ۔

زادِ آخرت۔ (ع۔ ا۔ مذ) آخرت میں کام آنے والے نیک کام۔

زادِ راہ۔ (ع۔ ف۔ مذ) توشہ۔ راستے کا خرچ۔

زادِ عقبیٰ۔ (ع۔ ا۔ مذ) نیک عمل جو آخرت میں کام آئے۔

زادگی۔ (زاد۔ گی) [ف۔ ا۔ مث] پیدائش (مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے شہزادگی)۔

زادی۔ (زا۔ دی) [ف۔ صف] جنی ہوئی۔ جنی۔ جیسے شہزادی)۔

زار۔ [انگ۔ ا۔ مذ] شاہانِ رُوس کا لقب۔

زار۔ [ف۔ ا۔ مذ] (۱) جگہ۔ مکان۔ مقام جیسے سبزہ زار (۲) افراط۔ بہتات۔ کثرت۔ ڈھیر جیسے کارزار (۳) نالہ و فریاد (۴) لاغر۔ ضعیف (۵) ذلیل و خوار۔ رسوا۔

زار زار (زار و قطار) رونا۔ (ا۔ محاورہ) آٹھ آٹھ آنسو رونا۔ بہت رونا۔

زار نالی۔ (ف۔ ا۔ مث) فریاد۔ آہ و فغاں۔

زار و زبُوں۔ (ف۔ صف) خراب و خستہ۔ غمگین۔

زار و نزار۔ (ف۔ صف) دُبلا۔ پتلا۔ کمزور۔ ناتواں۔ لاغر۔

زاری۔ (زا۔ ری) [ف۔ ا۔ مث] (۱) گریہ۔ رونا۔ پیٹنا (۲) عجز و نیاز۔

زارینہ۔ (Czarina) (زا۔ ری۔ نہ) [انگ۔ ا۔ مث] رُوس کی ملکہ کا خطاب۔

زاغ۔ [ف۔ ا۔ مذ] (۱) کوّا۔ کاگ (۲) کمان کے گوشے کی نوک (۳) موسیقی کے ایک راگ کا نام۔

زاغِ آبی۔ (ف۔ ا۔ مذ) جل کوّا۔ پن ڈبی۔ ایک قسم کا آبی پرندہ۔

زاغِ کمان۔ (ف۔ ا۔ مذ) کمان کے گوشے کی نوک۔

زاغِ کوہی۔ (ف۔ ا۔ مذ) پہاڑی کوّا۔

زال۔ [ف۔ صف] (۱) بُڑھا۔ سفید بالوں والا۔ بُڈھا پھونس (۲) [مذ] رُستم کے باپ کا نام۔

زالِ دُنیا (زماں)۔ (کنایۃً) دُنیا جو کہ بہت قدیم سے ہے۔

زالِ کوزہ پُشت۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) جھکی ہوئی کمر کی بڑھیا (۲) آسمان۔

زانو۔ (زا۔ نُو) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) جانگھ (۲) ران (۳) گھٹنا۔

زانو بدلنا۔ (ا۔ محاورہ) بیٹھک بدلنا۔ بیٹھے ہوئے کھڑے زانو کو نیچا کرنا۔ اور نیچے زانو کو اُونچا کرنا (۲) گھبرا جانا (۳) تلملانا۔

زانو بہ زانو۔ (ا۔ محاورہ) زانو سے زانو مِلا کر بیٹھنا۔

زانو پر سر جُھکانا۔ (ا۔ محاورہ) فکر اور غم میں مبتلا ہونا۔

زانو پر سر رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) شرمندہ ہونا۔ متفکر ہونا۔

زانو پر ہاتھ مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تعجب کرنا (۲) کمال افسوس کرنا۔

زانو پوش۔ وہ کپڑا جو کھانا کھاتے وقت گھٹنوں پر ڈال لیتے ہیں۔ نیپکن۔ (Nipkin)

زانو پیٹنا۔ (ا۔ محاورہ) افسوس کرنا۔ رنج والم اور ماتم کی حالت کا ظاہر کرنا۔

زانو توڑنا۔ (ا۔ محاورہ) ادب سے بیٹھنا۔

زانو تولنا۔ (ا۔ محاورہ) گھٹنا بدلنا۔

زانو تہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) بہ ادب بیٹھنا۔ مؤدب بیٹھنا۔

زانو جمانا۔ (ا۔ محاورہ) پٹڑی جمانا۔ آسن جمانا۔ گھوڑے پر جم کر بیٹھنا۔

زانو دبا کے۔ (کنایۃً) پاس بھڑ کے۔ بہت قریب۔

زانو سے سر اُٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) فکر سے فراغت پانا۔

زانو کے تلے دابنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی چھاتی پر زانو رکھ کر سارے بدن کا زور دینا۔

زانو مسلنا۔ (ا۔ محاورہ) سواری میں گھوڑے کو دونوں طرف سے زانوؤں سے رگڑنا تاکہ تیز چلے۔

زانوؤں میں دبانا۔ (ا۔ محاورہ) دونوں زانوؤں سے پکڑ کر بھینچنا۔

زانوئے اَدَب تہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) مؤدب بیٹھنا۔ شاگرد ہونا۔
زانوئے تلمذ تہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) شاگرد ہونا۔
زَانی۔ (زا۔نی) [ع۔ا۔مذ] زنا کار مرد۔
زانِیَہ۔ (زا۔نِ۔یَہ) [ع۔ا۔مث] زنا کار عورت۔ چھنال۔ فاحشہ۔
زاوِیَہ۔ (زا۔وی۔یَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) کونہ۔ گوشہ (۲) (اقلیدس) دو خطِ مستقیم کے ایک نقطہ پر ملنے سے جو کونہ پیدا ہوا سے زاویہ کہتے ہیں۔ جمع: زوایا
زاوِیَہ حادّہ۔ (ع۔ا۔مذ) وہ زاویہ جو زاویۂ قائمہ سے چھوٹا ہو۔
زاویۂ قائمہ۔ وہ زاویہ جو پورے نوّے درجے کا ہو۔
زاویہ منفرجہ۔ وہ زاویہ جو زاویہ قائمہ سے بڑا ہو۔
زاویۂ نگاہ۔ (ع۔ا۔مذ) وہ زاویہ جو نگاہ اس عمود کے ساتھ بنائے جو آنکھ سے زمین تک کھینچی جائے (۲) سوچنے کا انداز۔ نظر کا انداز۔
زَاہِد۔ (زا۔ہِد) [ع۔ا۔مذ] (۱) دُنیا سے رغبت اور خواہش نہ رکھنے والا (۲) متقی۔ پرہیزگار۔ جمع: زاہدین۔ زہّاد۔ زاہداں۔
زاہد خشک۔ وہ عابد جو ظاہری باتوں کا سختی سے پابند ہو۔ مگر اس کا دل روحانی لذت سے محروم ہو۔ وہ عبادت گذار جس کے مزاج میں رُوکھاپن ہو۔
زاہد کا کیا خدا ہے ہمارا خدا نہیں۔ (امثل) خدا سب پر کرم فرماتا ہے خدا سب پر ایک جیسا مہربان ہے۔
زاہِدَہ۔ (زا۔ہِ۔دَہ) [ع۔ا۔مث] پرہیزگار عورت۔
زاہِر۔ (زا۔ہِر) [ع۔صف] چمک دار۔ روشن (۲) بلند۔
زاہِق۔ (ع۔صف) بھاگنے والا۔ مفرور (۲) بہت موٹا (۳) بہت دُبلا (۴) تیز۔ مضبوط (۵) مرنے والا۔
زائچہ۔ (زا۔اِ۔چہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) جنم پترا۔ کنڈلی۔ وہ کاغذ جو نجومی لوگ بچے کی پیدائش کے وقت بناتے ہیں (۲) رمل کی شکلیں جو رمّال قرعہ ڈال کر لکھتے ہیں۔ جمع: زائچگاں۔
زائچہ (بنانا) کھینچنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جنم پتری بنانا (۲) لگن کنڈلی کھینچنا۔
زائِد۔ (زا۔اِد) [ع۔صف] (۱) زیادہ۔ فضول (۲) بچا ہوا۔ بڑھا ہوا۔ فالتو
زائدالمیعاد۔ (ع۔ا۔مذ) وہ معاملہ جس کی میعاد گزرچکی ہو۔
زائدُالوصف۔ (ع۔صف) تعریف سے باہر۔
زائِر۔ (زا۔اِر) [ع۔ا۔مذ] یاتری۔ زیارت کرنے والا۔ حاجی۔ حج کو جانیوالا۔
زائِل۔ (زا۔اِل) [ع۔صف] دُور ہونے والا۔ کم ہونے والا۔
زائِدَہ۔ (زا۔اِی۔دَہ) [ف۔صف] پیدا کیا ہوا۔ جنا ہوا۔ جمع: زائیدگان

ز ــــــ ب

زِباد۔ (ع۔مث) ایک قسم کی خوشبو (۲) جنگلی بلی۔
زبان۔ (زَ۔بان۔زُ۔بان) [ف۔ا۔مث] (۱) جیبھ۔ لسان (۲) بول چال۔ نطق۔ محاورہ۔ بولی۔ بات۔ گفتگو (۳) اقرار۔ قول۔ وعدہ (۴) بیان۔
زبان آبِ کوثر سے دھوئی ہونا۔ (ا۔محاورہ) [کنایۃً] نہایت پاکیزہ کلام اور فصیح البیان ہونا۔
زبان آج کھلی ہے کل بند۔ (امثل) زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔
زبان آشنا ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) زبان کسی چیز کی خوگر ہونا (۲) کسی مزے سے واقف ہونا۔
زبان آلُودہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) بات کرنا۔ زبان پر کسی بات کا آنا۔
زبان آنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بول سے واقف ہونا (۲) اندازِ بیان آنا۔
زبان آور۔ (ف۔صف) (۱) خوش بیان۔ شیریں زبان (۲) قادرالکلام۔
زبان اُڑانا۔ (ا۔محاورہ) بات چیت اور لب ولہجہ کی نقل کرنا۔
زبان الٹنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) زبان بدلنا (۲) بولنے پر قادر ہونا۔ بولنا۔ زبان کا مطلب کے موافق بات کہنا۔
زبان اُلجھنا۔ (ا۔محاورہ) زبان کا مطلب نہ بیان کرسکنا۔ زبان لڑکھڑانا۔
زبان اولا ہونا (اینٹھنا)۔ (ا۔محاورہ) زبان سخت ہوجانا۔ زبان کا اکڑ جانا۔
زبان بدلنا۔ (ا۔محاورہ) بات کہہ کر مکر جانا۔ اقرار سے پھرنا۔ عہد توڑنا۔
زبان بدلنے سے کُوچہ بدلنا بہتر ہے۔ (امثل) وعدہ وفا نہ کرنے سے نقصان اُٹھانا بہتر ہے۔
زبان بُریدہ۔ زبان بستہ۔ (ف۔صف) چپ۔ خاموش۔
زبان بڑھنا۔ (ا۔محاورہ) بدزبانی زیادہ ہونا۔
زبان بگاڑنا۔ (ا۔محاورہ) گالیوں کی عادت ہونا۔ زبان خراب ہونا۔
زبان بند۔ (ف۔صف) تعویذ جو دشمنوں کی زبان بند کردے۔
زبان بند رہنا۔ (ا۔محاورہ) کچھ نہ بول سکنا۔
زبان بند کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) چپ ہونا (۲) جادو وغیرہ سے اپنے برخلاف کسی کی زبان نہ چلنے دینا (۳) خاموش کردینا۔ بات نہ کرنے دینا۔
زبان بند کرو۔ (ا۔مقولہ) چپ رہو۔ مت بکو۔
زبان بند ہونا۔ (۱) چپ ہونا۔ بات نہ کرسکنا (۲) زبان اینٹھ جانا۔ گویائی سلب ہونا (۳) جادو یا تعویذ کے زور سے کسی کے خلاف کچھ نہ کہہ سکنا۔
زبان بندی۔ (ف۔ا۔مث) بولنے پر پابندی۔ بولنے کی ممانعت۔ خاموشی
زبان پر۔ (۱) اقرار پر۔ وعدے پر۔
زبان پر آسکنا۔ (ا۔محاورہ) بیان ہوسکنا۔ کہہ سکنا۔
زبان پر آنا۔ (ا۔محاورہ) بے سمجھے بُوجھے کہے جانا (۲) بات کہی جانا۔
زبان پر آئی ہوئی بات کاٹ دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بات ناتمام چھوڑنا (۲) خیال میں آئی ہوئی بات نہ کہنا۔
زبان پر انگارہ رکھ دینا۔ (ا۔محاورہ) زبان جلانا۔ بدزبانی کی سزا دینا۔
زبان پر جاری ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بولا جانا (۲) مُنہ سے بار بار کوئی لفظ یا فقرہ نکلنا۔
زبان پر (چڑھ جانا) چڑھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) وردِ زبان ہونا۔ تکیہ کلام ہونا (۲) حفظ ہونا (۳) بولنے کی مشق ہونا۔
زبان پر چھٹی کا دودھ آنا۔ (ا۔محاورہ) [کنایۃً] پچھتانا۔
زبان پر حرف لانا۔ (ا۔محاورہ) شکایت کرنا۔
زبان پر (دھرنا) رکھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) چکھنا۔ زبان لگا کر دیکھنا (۲)

تھوڑا سا کھانا۔

زبان پر زبان بدلنا۔ (۱۔ محاورہ) کسی بات پر ذرا دیر قائم نہ رہنا۔

زبان پر سر دینا۔ (۱۔ محاورہ) عہد پورا کرنے پر جان کی بازی لگا دینا۔

زبان پر فیصلہ ہونا۔ (۱۔ محاورہ) کسی کے کہنے پر جھگڑا ختم ہونا۔

زبان پر کانٹے پڑنا۔ (۱۔ محاورہ) زبان خشک ہو جانا۔

زبان پر لانا۔ (۱۔ محاورہ) کہنا۔ بولنا۔ بیان کرنا۔ ظاہر کرنا۔

زبان پر مہر ہونا۔ (۱۔ محاورہ) بول نہ سکنا۔ زبان بند ہونا۔ خاموش ہونا۔

زبان پر نام آنا۔ (۱۔ محاورہ) کسی کا خیال آتے ہی زبان سے نام نکل جانا۔ کسی کا نام لینا۔

زبان پر ہونا۔ (۱۔ محاورہ) ازبر ہونا۔ خوب یاد ہونا۔

زبان پکڑنا۔ (۱۔ محاورہ) (۱) بات کہنے سے روکنا۔ بولنے سے بند کرنا (۲) نکتہ چینی کرنا۔ عیب پکڑنا۔ حرف گیری کرنا (۳) بیچ میں بول پڑنا۔

زبان پھرنا۔ بولنے کی طاقت ہونا۔ زبان کا حرکت کرنا۔

زبان پہلوی۔ (ف۔ا۔مذ) قدیم ایرانی زبان جس میں ژند واوستا لکھی ہوئی ہیں

زبان پھوٹنا۔ (۱۔ محاورہ) باتیں کرنے لگنا۔

زبان پھیرنا۔ (۱۔ محاورہ) زبان بدلنا۔ قول سے مکرنا۔

زبان پیدا کرنا۔ (۱۔ محاورہ) بولنے کی طاقت حاصل کرنا۔ بولنا۔

زبان تالو سے (لگانا) لگنا۔ (۱۔ محاورہ) چپ ہونا۔

زبان تتلانا۔ (۱۔ محاورہ) توتلی زبان میں باتیں کرنا۔ الفاظ ٹھیک طور پر زبان سے نہ نکلنا۔

زبانِ ترازو۔ (ف۔ا۔مذ) ترازو کی سوئی۔ وہ ڈوری جو ترازو کی ڈنڈی کے بیچ میں ہوتی ہے۔

زبان تراشنا۔ (۱۔ محاورہ) زبان فصیح بنانا۔ زبان آراستہ کرنا۔

زبان تر ہونا۔ (۱۔ محاورہ) زبان بولنے کے قابل ہونا۔ زبان کا بیان کرنے پر قادر ہونا۔

زبان (تڑاق پڑاق، تڑتڑ چلانا (چلنا)۔ (۱۔ محاورہ) جلد جلد بولنا چالاکی اور بے باکی سے بولتے جانا۔

زبان تک لانا۔ (۱۔ محاورہ) کچھ کہنا۔ زبان پر لانا۔

زبان تلے زبان ہونا۔ (۱۔ محاورہ) کسی بات پر قائم نہ رہنا۔

زبان (تھامنا) تھمنا۔ (۱۔ محاورہ) چپ رہنا۔

زبان تھکنا۔ (۱۔ محاورہ) باتیں کرتے کرتے رہ جانا۔

زبان تیز ہونا۔ (۱۔ محاورہ) بہت باتیں کرنا۔ جلد جلد باتیں کرنا۔

زبان تیغ سے جواب دینا۔ (۱۔ محاورہ) کسی بات کے جواب میں تلوار کھینچ لینا۔ کسی بات کے جواب میں جنگ پر آمادہ ہو جانا۔

زبان ٹوٹنا۔ (۱۔ محاورہ) (۱) صاف طور پر بولنا۔ صحیح طور پر بولنے کی عادت پڑنا (۲) بچے کا صاف بولنا۔

زبان ٹھہرنا۔ (۱۔ محاورہ) خاموش ہو جانا۔

زبان جل جائے۔ (بددعا) کہنے والے کی زبان کو تکلیف پہنچے۔

زبان جنے ایک بار، ماں جنے بار بار۔ (امثل) زبان کا اقرار ایک ہوتا ہے۔

زبان جھڑ پڑے۔ (بددعا) زبان سڑ رہے۔ بول نہ سکے۔ زبان کٹ کر یا گل کر گر جائے۔

زبان چاٹنا۔ (۱۔ محاورہ) مزے دار چیز کھا کر دیر تک مزے لیتے رہنا۔

زبان چار ہاتھ کی ہونا۔ (۱۔ محاورہ) بہت باتیں کرنے والا ہونا۔ زبان دراز ہونا۔

زبان چلانا۔ (۱۔ محاورہ) (۱) جلد جلد باتیں کرنا۔ بہت بولنا (۲) بدزبانی یا بدتمیزی کی باتیں کرنا۔

زبان چلائے کی روٹی کھانا۔ (۱۔ محاورہ) چاپلوسی کر کے پیٹ پالنا خوشامد درآمد سے روٹی پیدا کرنا۔

زبان چلتی ہوئی ہونا۔ (۱۔ محاورہ) بہت بولنے پر قادر ہونا۔

زبانِ حال سے کہنا۔ (۱۔ محاورہ) حالت سے ظاہر ہونا۔ بے کہے حالت سے ظاہر کرنا۔

زبانِ خامہ۔ (ف۔ا۔مث) قلم کا وہ حصہ جس میں شگاف دیتے ہیں۔

زبان خراب کرنا۔ (۱۔ محاورہ) (۱) گالیاں دینا (۲) زبان سے بیہودہ الفاظ نکالنا۔

زبان خشک ہونا۔ (۱۔ محاورہ) بہت پیاس ہونا (۲) بہت منت کرنا (۳) بہت باتیں کرنا۔

زبانِ خلق نقارۂ خدا۔ (امثل) جو بات مشہور عالم ہو جائے وہ ہو کر ہی رہتی ہے۔

زبان خنجر کی طرح چلنا۔ بہت تیز گفتگو کرنا۔

زبان داب (کر) کچھ باتیں کرنا۔ (۱۔ محاورہ) چبا چبا کر باتیں کرنا۔

زبان دابنا۔ (۱۔ محاورہ) کہتے کہتے رک جانا۔ بات کرنے سے روکنا۔

زبان دبا کے کہنا۔ (۱۔ محاورہ) آہستہ سے کہنا۔

زبان داں۔ (ف۔صف) کسی زبان کا ماہر۔ واقف زبان۔ کسی زبان کو بخوبی جاننے والا۔

زبان دانتوں (تلے) میں دابنا۔ (۱۔ محاورہ) کچھ کہہ کر پچھتانا (۲) حیرت کرنا (۳) افسوس کرنا۔

زبان دانتوں سے کاٹنا۔ (۱۔ محاورہ) سخت دیوانہ ہونا۔

زبان دانی۔ (ف۔ا۔مث) زبان کی پورے طور پر واقفیت۔

زبان دبا جانا۔ (۱۔ محاورہ) کہتے کہتے رک جانا۔

زبان دراز۔ (ف۔صف) (۱) گالیاں دینے والا۔ بدزبان (۲) گستاخ۔

زبان دراز (کرنا) ہونا۔ (۱۔ محاورہ) بہت باتیں کرنا۔ بہت بولنا۔ (۲) گالیاں دینا۔ بدزبان ہونا۔

زبان درازی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) بدزبانی گستاخی۔

زبان درست ہونا۔ (۱۔ محاورہ) صحیح زبان بولنا۔ تہذیب سے گفتگو کرنا۔

زبان دے کر پلٹنا۔ (۱۔ محاورہ) کہہ کر مکر جانا۔ وعدہ کر کے انکار کر دینا۔

زبان دیکھنا۔ (۱۔ محاورہ) زبان کا خیال کرنا۔

زبان دینا۔ (۱۔ محاورہ) وعدہ کرنا۔

زبان رکنا۔ (۱) کہہ نہ سکنا (۲) ہکلانا۔ بولنے میں رکنا۔

زبان رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) بولنے یا جواب دینے کی طاقت رکھنا۔
زبان رنگین ہونا۔ (ا۔ محاورہ) شوخ زبان ہونا۔
زبان رُکنا (رُکنا)۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کہتے کہتے رُک جانا (۲) بُرا بھلا کہنے سے باز رہنا (۳) دوسرے کو بُری بات کہنے سے منع کرنا۔
زبان زد۔ (ف۔ صف) مشہور۔ معروف۔
زبان زدِ خاص و عام۔ (ف) ہر ایک کی زبان پر۔ سب میں مشہور۔
زبان سمجھنا۔ (ا۔ محاورہ) بولی سمجھنا۔
زبان سنبھال کے بولنا۔ (ا۔ محاورہ) احتیاط سے گفتگو کرنا۔
زبان سنبھالو۔ (ا۔ مقولہ) بیہودہ نہ بکو۔ بدزبانی نہ کرو۔
زبان سُوکھنا۔ پیاس کی شدّت ہونا (۲) تعریف کرتے یا نام لیتے لیتے زبان عاجز آجانا۔
زبان سے اُف نہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) شکایت نہ کرنا (۲) تکلیف کا اظہار نہ کرنا۔
زبان سے بات نہ نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) رُعب کے باعث کچھ کہہ نہ سکنا۔
زبان سے بیٹا بیٹی پرائے ہوتے ہیں۔ (امثل) بدزبانی سے اپنے غیر بن جاتے ہیں۔
زبان سے پھُول جھڑنا۔ نہایت شیریں کلام ہونا۔ غیر مناسب باتیں کرنے کے موقع پر بھی طنزاً کہتے ہیں۔
زبان سے خندق پار۔ (ا۔ محاورہ) شیخی ہی شیخی ہے کرکچھ نہیں سکتے۔
زبان سے نام نہ لینا۔ (ا۔ محاورہ) ذکر نہ کرنا۔ کسی معاملے کے متعلق چپ رہنا۔
زبان سے نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کہنا۔ بیان کرنا (۲) تلفظ کرنا۔
زبان سے نکلی کوٹھے چڑھی۔ (ا۔ مثل) بات مُنہ سے نکلتے ہی مشہور ہو جاتی ہے۔
زبان سینا۔ (ا۔ محاورہ) خاموش رہنا۔ بات نہ کہنا۔
زبانِ شمع۔ (ف۔ ا۔ مث) شمع کی لَو۔
زبان شیریں مُلک گیری، زبان ٹیڑھی مُلک بانکا۔ (امثل) نرم زبانی سے بہت کام نکل جاتے ہیں۔ سخت کلامی سب کو دُشمن بنا دیتی ہے۔
زبانِ شیشہ۔ (ف۔ ا۔ مث) بوتل کے مُنہ سے عرق یا شربت وغیرہ نکلتے وقت بندھی ہوئی دھار۔
زبان طعن کھولنا۔ (ا۔ محاورہ) لعن طعن کرنا۔
زبان عاجز ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کچھ کہہ نہ سکنا۔ کہنے کی طاقت نہ ہونا۔
زبان فر فر چلنا۔ (ا۔ محاورہ) بڑی تیزی سے باتیں کرنا۔ جلد جلد زبان چلنا۔
زبان قاصر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) زبان عاجز ہونا۔ بات کہنے کی تاب نہ ہونا۔
زبان قلم کرنا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) زبان کٹنا۔
زبان قینچی (سی) کی طرح چلنا۔ (ا۔ محاورہ) (کنایۃً) بہت تیزی سے گفتگو کرنا (۲) لگاتار بولے جانا۔
زبان کا پلٹے کھانا۔ (ا۔ محاورہ) قول سے پھرنا۔
زبان کا پھوہڑ۔ (ا۔ صف) بدزبان۔ گنوار۔
زبان کا ٹانکا ٹوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) بدزبان ہو جانا۔

زبان کا چٹکا۔ زبان کا چسکا۔ زبان کا مزہ۔ (ا۔ صف) مزے دار چیزیں کھانے کی لت۔ چٹورپن۔
زبان کا چٹورا۔ (ا۔ صف) وہ شخص جسے لذیذ کھانے کھانے کی عادت ہو۔
زبان کا کام ہاتھ سے لینا۔ (ا۔ محاورہ) اشارے کرنا۔
زبان کا میٹھا۔ (ا۔ صف) (۱) شیریں زبان (۲) منافق۔ کھوٹا۔
زبان کاٹ کے پھینک دینا۔ (ا۔ محاورہ) کوئی فضول بات یا بدعہدی نہ کرنے کے موقع پر استعمال کرتے ہیں۔
زبان کاٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بات کاٹنا۔ بات میں بول پڑنا (۲) کہے پر پچھتانا۔
زبان (کاٹو) کاٹیے۔ (ا۔ محاورہ) بولنے کی سزا دیجئے۔
زبان کٹ جائے۔ (ا۔ مقولہ) ایک قسم۔
زبان کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سخت کلامی کرنا۔ بُرا بھلا کہنا (۲) وعدہ کرنا۔
زبان کُند ہوئی جاتی ہے۔ (ا۔ محاورہ) کچھ کہا نہیں جاتا۔ بولنے کی طاقت سلب ہو رہی ہے۔
زبان کو بس میں رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) سوچ سمجھ کر گفتگو کرنا۔
زبان کو کوّے لے گئے۔ (ا۔ محاورہ) جب کوئی جواب نہ دے سکے تو کہتے ہیں گونگا ہو گیا ہے۔
زبان کو لگام دو۔ (ا۔ محاورہ) چپ رہو۔ سمجھ کر بولو۔
زبان کو مُنہ میں رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زبان کو روکے رکھنا یا بس میں رکھنا (۲) چُپ رہنا۔
زبان کھلنا۔ بچّے کا بولنے لگنا۔ گویائی آنا (۲) بدزبانی کرنا (۳) مُنہ سے بات نکلنا (۴) باتیں کرنے کی طاقت پیدا ہونا۔
زبان کھلوانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بدزبانی میں دلیر ہونا (۲) چھپی ہوئی بات ظاہر کرنا۔
زبان کھولنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کچھ کہنا۔ بولنا (۲) بدزبانی کرنا (۳) گویائی کی قوت حاصل ہونا (۴) عیب نکالنا (۵) گلہ شکوہ کرنا۔
زبان کھینچنا۔ (ا۔ محاورہ) گدّی کے پیچھے سے زباں نکالنا۔
زبان کی بات۔ (ا۔ مث) کسی خاص شخص کی کہی ہوئی بات۔
زبان کی سی کہوں یا تلوار کی سی کہوں۔ (امثل) صاف صاف کہوں یا منہ دیکھی کہوں۔
زبان کی (لوچ) لچک۔ (ا۔ مث) لب و لہجہ کی خوبی۔
زبان کے آگے خندق نہیں۔ کوئی کسی کی زبان بند نہیں کرسکتا۔
زبان کے آگے کھائی۔ خندق برابر ہے۔ (امثل) جو منہ میں آیا سو بک دیا۔
زبان کے (چٹخارے) مزے لینا۔ (ا۔ محاورہ) نفیس اور مزے دار چیزوں کا لُطف اٹھانا۔
زبان کیلنا۔ (ا۔ محاورہ) افسوں یا منتر سے کسی کا مُنہ بند کرنا۔
زبان گدّی سے کھینچنا۔ (ا۔ محاورہ) زبان جڑ سے نکال دینا۔
زبان (گھِس جانا) گھسنا۔ (ا۔ محاورہ) کہتے کہتے زبان تھک جانا۔
زبانِ گوہر بار۔ (ف۔ ا۔ صف) موتی برسانے والی زبان۔ فصیح البیان۔
زبان گیر۔ (ف۔ صف) (۱) جاسوس۔ مخبر (۲) معترض۔
زبان گیری۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) جاسوسی کا کام (۲) اعتراض کرنا۔ گرفت کرنا۔

زبان لال ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بول نہ سکنا۔

زبان لڑانا۔ (ا۔ محاورہ) جواب دینا۔ مقابلہ کرنا۔

زبان (لڑکھڑانا) لغزش کرنا۔ (ا۔ محاورہ) لغزش کرنا۔ زبان کا لکنت کرنا۔

زبان لینا۔ (ا۔ محاورہ) اقرار کرنا۔ عہد لینا۔ وعدہ کرانا۔

زبان مروڑنا۔ (ا۔ محاورہ) زبان ملنا (۲) گھوڑے یا مویشی کو دوا پلانے کے لیے زبان پکڑ کر مروڑ دیتے ہیں۔

زبانِ مُعجز بیان۔ (ف۔ ع۔ ا۔ مث) ایسی زبان جس سے نہایت عجیب و غریب مضامین ادا ہوں۔

زبانِ مقال۔ (ف۔ ا۔ مث) گفتگو کرنے کی زبان۔ زبانِ حال کی ضد۔

زبان ہِلانا۔ (ا۔ محاورہ) گستاخی سے بات چیت کرنا۔

زبان ملنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بولی کا مشابہ ہونا (۲) طرزِ گفتگو کا ایک جیسا ہونا۔

زبان مُنہ سے باہر (نکالنا) نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت دوڑنے یا شدّتِ تشنگی سے زبان باہر آنا۔

زبان منہ میں نہ (رکھنا) ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کچھ نہ کہنا۔ جواب نہ دینا۔

زبان میں بھدرک نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ایک بات پر قائم نہ رہنا۔

زبان میں روانی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) تیز گفتگو کرنا۔ بغیر رُکے گفتگو کرنا۔

زبان میں فرق ہونا۔ (ا۔ محاورہ) قول کا پابند نہ ہونا۔

زبان میں قفل (لگانا) لگنا۔ (ا۔ محاورہ) خاموش رہنا۔ نہ بولنا۔

زبان میں کانٹے پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) سخت پیاس لگنا۔ زبان کا پیاس سے خشک اور کھُردرا ہو جانا۔

زبان میں کھجلی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) تو تو میں میں کرنے کو جی چاہنا۔

زبان میں لگام نہیں۔ (ا۔ محاورہ) بہت مُنہ پھٹ ہے۔ بدتمیز اور گستاخ ہے۔

زبان میں لوچ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بات کرتے وقت چھوٹے بڑے کا لحاظ رکھنا۔

زبانِ ناطقہ۔ (ف۔ ع۔ ا۔ مث) بولنے والی زبان۔

زبان نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زبان مُنہ سے باہر کرنا (۲) زبان درازی کرنا۔

زبان نکل پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) زبان کا مُنہ سے باہر نکل آنا۔

زبان نہ رُکنا۔ (ا۔ محاورہ) چُپ نہ رہنا۔ بولے جانا۔

زبان نہ ہلا سکنا۔ (ا۔ محاورہ) بول نہ سکنا۔ چپ رہ جانا۔

زبان نہیں رہتی ہے۔ (ا۔ محاورہ) کہے جاتا ہے۔ بے کہے نہیں مانتا۔

زبان ہارنا۔ (ا۔ محاورہ) وعدہ کرنا۔ عہد کرنا۔

زبان ہلانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کہنا۔ بولنا۔ بات کرنا (۲) اشارہ کرنا۔ حکم کرنا۔ مانگنا۔

زبان ہلانے سے کام نکلتا ہے۔ (ا۔ مقولہ) تھوڑی سی کوشش سے کام ہوتا ہے۔ سفارش سے مقصد حاصل ہوتا ہے۔

زبان ہلنا۔ (ا۔ محاورہ) زبان کا حرکت کرنا۔ بولنا۔ کہنا۔

زبان ہی حلال ہے زبان ہی مردار ہے۔ زبان جو چاہے کہہ دے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دے۔

زبان ہی ہاتھی چڑھاوے زبان ہی عمر کٹواوے۔ زبان سے ہی آدمی کی عزت ہوتی ہے اسی سے جان گنوانے تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

زبان یارِ مَن ترکی و مَن ترکی نمی دانم۔ میرے دوست کی زبان ترکی ہے اور میں ترکی نہیں جانتا۔ جب کسی کی بات سمجھ میں نہ آئے تو کہتے ہیں۔

زبانہ۔ (زَ۔ بَا۔ نہ) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) شعلہ۔ لَو۔ آگ کی لپک (۲) ترازو کی سوئی (۳) (صف) زبان والا (مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے دو زبانہ)

زبانہ کش۔ شعلہ نکالنے والی۔ شعلہ پیدا کرنے والی۔

زبانی۔ (زَ۔ بَا۔ نی) (ف۔ صف) (۱) مُنہ کی کہی ہوئی (۲) سُنی سُنائی (۳) ظاہری مُنہ دیکھے کی۔ بناوٹ کی (۴) حفظ۔ اَزبر۔

زبانی امتحان۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ امتحان جو تقریر کے ذریعہ لیا جائے۔

زبانی باتیں۔ (ف۔ ا۔ مث) وہ باتیں جو زبان سے کہی جائیں اور ان پر عمل نہ کیا جائے۔

زبانی پڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) حفظ پڑھنا۔ بے دیکھے پڑھنا۔

زبانی تیخے۔ (ا۔ مذ) اُوپری باتیں۔ زبانی جمع خرچ۔

زبانی جمع خرچ۔ (ا۔ مذ) خالی باتیں بنانا۔ کچھ نہ کر کے دکھانا۔

زبانی جمع خرچ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) صرف باتیں ہی باتیں بنانا۔ عمل نہ کرنا۔

زبانی حساب۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ حساب جو لکھ کر نہ کیا جائے۔ ذہنی حساب۔

زبانی سُننا۔ (ا۔ محاورہ) سننا۔ حفظ سننا۔ بغیر کتاب کے سننا۔

زبانی کہنا۔ (ا۔ محاورہ) ذکر کرنا۔ بذریعہ گفتگو کچھ سنانا۔

زبانی لکھنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی زبان سے سُن کر لکھنا۔

زبانی وعدہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ وعدہ جو زبان سے کیا جائے۔

زُبدَہ۔ (زُب۔ دَہ) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) تازہ مکھن (۲) ملائی (۳) کسی چیز کا بہترین حصّہ (۴) (صف) چیدہ۔ منتخب۔ برگزیدہ۔

زُبدۃُ الحُکما۔ (ع۔ ا۔ مذ) حکیموں میں سے منتخب (۲) ایک ڈگری جو طبیبوں کو دی جاتی ہے۔

زُبدۃُ السالکین۔ (ع۔ ا۔ مذ) سالکوں میں برگزیدہ۔ پیروں، صوفیوں اور بزرگوں کا لقب۔

زَبَر۔ (زَ۔ بَر) (ف۔ صف) اَزبر کا مخفف (۱) اُوپر۔ اُونچا۔ بالا (۲) بہتر (۳) زیادہ بڑا (۴) بوجھل۔ گراں (۵) طاقتور۔ زور آور (۶) (مذ) فتحہ۔ وہ چھوٹی سی آڑی لکیر جو کسی حرف کے اُوپر آدھے الف کی آواز ظاہر کرنے کے لیے لگائی جائے۔

زبردست۔ (ف۔ صف) طاقت ور۔ توانا۔ قوی۔ غالب۔

زبردست سب کا جنوائی۔ (مثل) زبردست کا سب حکم مانتے ہیں۔

زبردست کا ٹھینگا سر پر۔ (مثل) غالب سے زور نہیں چلتا۔ اس کی ماننی پڑتی ہے۔

زبردست کی جورو سب کی دادی۔ غریب کی جورو سب کی بھابی (مثل) زبردست کی سب عزت اور مفلس کی سب توہین کرتے ہیں۔

زبردست کے بیسوں بِسوے۔ (مثل) قوی ہمیشہ غالب رہتا ہے۔

زبردست مارے اور رونے نہ دے۔ (مثل) اس وقت بولتے ہیں جب کوئی طاقت ور زیادتی کر کے شکوہ نہ کرنے دے۔

زبردستی۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) جبر۔ ظلم۔ سختی۔ زیادتی (۲) ناحق۔

زَبَر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) غالب ہونا۔ فتح پانا۔ بھاری ہونا۔

زَبَرجَد۔ (زَ۔ بَر۔ جَد) (ع۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا زمرّد۔ ایک سبز رنگ کا زردی

مائل جواہر۔ پنّا۔
زبرجد ہندی۔ پکھراج۔
زِبس۔ (زِ۔بَس) (ف۔صف) ازبس۔ بہت۔
زَبُور۔ (زَ۔بُور) (ع۔ا۔مث) (۱) نوشتہ۔ کتاب (۲) وہ الہامی کتاب جو حضرت داؤد پر نازل ہوئی تھی۔
زَبُوں۔ (زَ۔بُوں) (ف۔صف) (۱) عاجز۔ ضعیف (۲) خوار۔ بیچارہ۔ ذلیل رسوا (۳) بُرا۔ زشت۔ تباہ (۴) نحس۔ منحوس۔
زَبُونی۔ (زَ۔بُو۔نی) (ف۔ا۔مث) خواری۔ تباہی۔ خرابی۔ کمزوری۔

ز ــ پ

زِپ۔ (Zip) (انگ۔ا۔مث) زنجیری جو عام طور پر پتلون۔ زنانہ قمیص وغیرہ کو لگائی جاتی ہے۔
زپاٹا۔ (زِ۔پا۔ٹا) (ق۔ا۔مذ) اُڑتے وقت پرندے کے پَروں کی آواز۔

ز ــ ٹ

زَٹَل۔ (زَ۔ٹَل) (اُر۔ا۔مث) (۱) بکواس۔ بڑ۔ جھک۔ بے معنی بات۔ لغو۔ (۲) فضول قصّہ یا کہانی۔
زٹل باز۔ (ا۔ف۔صف) گپّی۔ بکواسی۔ فضول کہانیاں کہنے والا۔
زٹل قافیہ۔ (ا۔مذ) فضول اور بے تکی باتیں۔ بے اصل باتیں۔
زٹل مارنا (ہانکنا)۔ گپ ہانکنا۔ جھوٹی باتیں بکنا۔ شیخی مارنا۔
زٹلی۔ (زَ۔ٹَل۔لی) (ہ۔صف) (۱) بکواسی۔ بکّی (۲) شہنشاہ فرخ سیر کے عہد کا ایک مشہور مسخرہ شاعر۔
زٹلیا۔ (زَ۔ٹَل۔یا) پوچ باتیں کرنے والا۔ بے معنی اور طول طویل قصّے بیان کرنے والا۔ جھوٹا۔

ز ــ ج

زُجاج۔ (زُ۔جاج) (ع۔ا۔مذ) (۱) کانچ۔ آبگینہ۔ شیشہ (۲) شیشے کا ٹکڑا۔
زُجاجی۔ (زُ۔جا۔جی) (ف۔صف) شیشے کا بنا ہوا۔
زجر۔ (ع۔ا۔مث) روک۔ ڈانٹ ڈپٹ۔ دھمکی۔ تنبیہہ۔ جھڑکی۔ ملامت۔
زجر و توبیخ۔ ڈانٹ ڈپٹ۔ لعنت ملامت۔ جھڑکی۔ دُھتکار۔

ز ــ چ

زِچ۔ (زِچ) (اُر۔صف) (۱) عاجز۔ تنگ۔ مجبور۔ بے بس۔ شکست خوردہ۔
زِچ۔ شطرنج کے بادشاہ کی وہ حالت جب اس کے چلنے کے لیے کوئی گھر نہ ہو۔
زچ کر دینا۔ (ا۔محاورہ) مات کر دینا۔ مجبور کر دینا۔ عاجز کر دینا۔ قافیہ تنگ کر دینا
زچ ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) ناک میں دم آجانا۔ تنگ ہو جانا۔ دِق ہو جانا۔
زَچّہ۔ زچہ۔ (زَ۔چّہ۔ زَچ۔چہ) (ف۔ا۔مث) وہ عورت جس نے بچّہ جنا ہو چالیس دن تک زچہ کہلاتی ہے۔
زچہ خانہ۔ (ف۔ا۔مذ) وہ مقام جہاں بچہ پیدا ہوتا ہے۔
زچہ رانی۔ (ف۔ا۔مث) زچّہ کا خطاب۔
زچہ گیریاں۔ زچہ خانہ کے گیت۔ وہ گیت جس میں بچّے اور اس کی ماں کی تعریف ہوتی ہے۔
زچگی۔ (ف۔ا۔مث) زچّہ ہونے کی حالت۔

ز ــ ح

زحاف۔ (زِ۔حاف) (ع۔ا۔مذ) عروض کے بحروں کے ارکان کا تغیر۔ جمع: زحافات
زُحَل۔ (زُ۔حَل) (ع۔ا۔مذ) ایک ستارہ جو نحس خیال کیا جاتا ہے۔ سینیچر۔ کیواں۔
زحل کا عمل گزر چکا ہے۔ (ا۔مثل) زحل ستارے کا اثر زائل ہو گیا۔ نحوست کے دن گزر گئے۔
زحمت۔ (زَح۔مَت) (ع۔ا۔مث) دُکھ۔ درد۔ تکلیف۔ رنج۔ مشقت۔ مصیبت۔ سختی۔
زحمت اٹھانا۔ (ا۔محاورہ) دُکھ بھوگنا۔ مصیبت بھرنا۔ تکلیف برداشت کرنا
زحیر۔ (زَ۔حیر) (ع۔ا۔مث) پیچش کا مرض۔

ز ــ خ

زخّار۔ (زَخ۔خار) (ع۔صف) پانی سے بھرا ہوا۔ (ف۔صف) بہت شور کرنے والا۔ موجیں مارتا ہوا لہریں لیتا ہوا (ذال کے ساتھ بھی درست ہے۔
زخم۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) گھاؤ۔ ناسور (۲) نقصان۔ خسارہ۔ ضرر۔ زیاں۔
زخم آلا ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) زخم تازہ ہونا (۲) پُرانا رنج یاد آنا۔
زخم اُٹھانا۔ (ا۔محاورہ) زخم کی تکلیف برداشت کرنا۔ زخم کھانا۔
زخم اندمال پانا۔ (ا۔محاورہ) زخم اچھا ہونا۔
زخم انگیز۔ (ف۔صف) اُپاڑ کرنے یا چھالا ڈالنے والی دوا۔
زخم اوچھا لگنا۔ (ا۔محاورہ) ہلکا زخم لگنا۔
زخم باندھنا۔ (ا۔محاورہ) زخم پر پٹی باندھنا۔
زخم بولنا۔ (ا۔محاورہ) زخم پھٹنا۔ زخم کے ٹانکے ٹوٹنا۔
زخم بھر (آنا) جانا۔ (ا۔محاورہ) زخم اچھا ہونا۔
زخم بھر چلنا۔ (ا۔محاورہ) زخم پر کھرنڈ آجانا۔
زخم پر (مشک) نمک چھڑکنا۔ (ا) ایذا دینا۔ ستائے ہوئے کو ستانا۔

تکلیف پر تکلیف دینا (۲) نقصان یا تکلیف میں طعن و تشنیع کرنا۔

زخم پکنا۔ (ا۔ محاورہ) زخم میں پیپ پڑ جانا۔

زخم تازہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نیا صدمہ ہونا۔ نیا زخم لگنا (۲) کسی نئے حادثے پر پرانا رنج یاد آ جانا۔

زخمِ جگر۔ (ف۔ا۔ مذ) غم۔ رنج۔

زخم جھیلنا۔ (ا۔ محاورہ) زخم کھانا۔

زخم چرانا۔ (ا۔ محاورہ) زخم میں خشکی کے سبب سے درد ہونا۔

زخمِ چشم۔ (ف۔ا۔ مذ) بد نظر۔

زخم خشک ہونا۔ (ا۔ محاورہ) زخم سے پیپ کا نکلنا بند ہونا۔ انگور ہونا۔ کھرنڈ بندھنا۔

زخمِ خفیف۔ (ف۔ا۔ صف) ہلکا زخم۔

زخمِ خنداں۔ (ف۔ا۔ مذ) (کنایتہً) کھلا ہوا زخم جو سیا نہ گیا ہو۔

زخم خوردہ۔ زخم دار۔ (ف۔ صف) مجروح۔ زخمی۔

زخمِ دامن دار۔ (ف۔ا۔ مذ) بڑا زخم۔

زخمِ دل۔ (ف۔ا۔ مذ) غم۔ رنج۔

زخم دوزی۔ (ف۔ا۔ مث) زخم میں ٹانکے لگانا۔ مرہم پٹی۔

زخم دینا۔ (ا۔ محاورہ) گھائل کرنا۔ صدمہ پہنچانا۔ ضرر پہنچانا۔

زخمِ زبان۔ (ف۔ا۔ مذ) کسی کی بدزبانی کا اثر۔

زخم زدہ۔ (ف۔ صف) مجروح۔

زخم سینا۔ (ا۔ محاورہ) زخم میں ٹانکے لگانا۔

زخم کا انگور۔ (ا۔ مذ) کھرنڈ۔

زخم کا پانی۔ (ا۔ مذ) رطوبت جو زخم میں ہوتی ہے۔

زخم کا چور۔ (ا۔ مذ) (کنایتہً) زخم کا باہر سے خشک اور اندر سے خراب ہونا

زخم کا رونا۔ (ا۔ محاورہ) (کنایتہً) زخم سے پانی نکلنا۔

زخمِ کاری۔ (ف۔ا۔ مذ) مہلک زخم۔

زخم کا مسکرانا۔ زخم کا ہنسنا۔ (ا۔ محاورہ) (کنایتہً) زخم کے ٹانکے ٹوٹ جانے سے زخم کا بڑھ جانا۔

زخم کا ہوا دینا۔ (ا۔ محاورہ) زخم کا بہت بڑھ جانا۔

زخم کو ٹانکے لگانا۔ (ا۔ محاورہ) زخم سینا۔

زخم کھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زخمی ہونا۔ مجروح ہونا (۲) صدمہ اٹھانا۔

زخم کھلنا۔ (ا۔ محاورہ) زخم کا پھٹ جانا۔

زخمِ کہن۔ (ف۔ا۔ مذ) پرانا زخم۔

زخم کے ٹانکے کاٹنا۔ (ا۔ محاورہ) زخم کا مندمل ہونے کے بعد زخم کے ٹانکے کاٹ ڈالنا۔

زخم لگنا۔ (ا۔ محاورہ) مجروح ہونا۔

زخم میں انگور آنا۔ (ا۔ محاورہ) زخم پر کھرنڈ آ جانا۔

زخم میں (بتی) صوف بھرنا۔ (ا۔ محاورہ) زخم بھرنے کی غرض سے اس میں کپڑا یا روئی رکھ دینا۔

زخم ہرا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) گھاؤ کو تازہ کرنا۔ صدمہ پہنچانا۔ گزشتہ رنج یاد دلانا۔

زخم ہرا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) گھاؤ کا تازہ ہو جانا (۲) گزشتہ صدمے یا حادثے کا یاد آ جانا۔

زخموں پر زخم جھیلنا۔ (ا۔ محاورہ) صدمے پر صدمے اٹھانا۔ بہت زخم کھانا۔

زخموں پر نمک پاشی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) سخت تکلیف دینا۔

زخموں سے چور ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بہت زخمی ہونا۔

زخموں کی بدھی۔ زخموں کے ہار۔ زخموں کے نشان۔ بہت سے زخم۔

زَخْمَہ۔ (زَخ۔ مَہ) (ف۔ا۔ مذ) وہ آلہ جس سے ساز بجائیں۔ مضراب۔ نقارے کی چوب۔

زَخْمی۔ (زَخ۔ می) (ف۔ صف) (۱) گھائل۔ مجروح۔ چوٹ کھایا ہوا۔

زخمی جگر۔ (ف۔ صف) دل جلا۔ مصیبت زدہ۔ خستہ جگر۔

زخمی دشمنوں میں دم لے تو مرے۔ نہ دم لے تو مرے۔ (مثل) ہر طرح مشکل ہے۔ ایسے موقع پر کہتے ہیں۔ جب کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے میں یکساں نقصان ہو۔

زِخود رَفتگی۔ (زِ۔ خُدا۔ رَف۔ تَ۔ گی) (ف۔ا۔ مث) آپے سے باہر ہونا۔ بے خودی۔

ز ـــــ د

زَد۔ (ف۔ا۔ مث) (۱) مار۔ چوٹ (۲) نشانہ (۳) جو چیز ماری جائے (۴) صدمہ۔ نقصان (۵) نشانے کا سامنا۔

زد پر آنا۔ زد پر چڑھنا۔ زد پر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ایسی جگہ ہونا جہاں نشانہ ٹھیک لگ جائے۔

زد پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) نقصان ہونا۔ خسارہ ہونا۔

زد و کوب۔ (ف۔ا۔ مث) مار پیٹ۔

زدگان۔ (ف) زدہ کی جمع۔ مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے مصیبت زدگان۔

زَدَگی۔ (زَ۔ دَ۔ گی) (ف۔ا۔ مث) چوٹ۔ ضرب (مرکبات میں مستعمل ہے جیسے ہوازدگی)۔

زَدَن۔ (ف۔ مص) مارنا۔ ضرب لگانا (۲) جھپکنا جیسے چشم زدن۔

زَدَنی۔ (زَ۔ دَ۔ نی) (ف۔ صف) مارنے کے قابل۔ قتل کے لائق (مرکبات میں آتا ہے جیسے گردن زدنی)۔

زَدَہ۔ (زَ۔ دَہ) (ف۔ صف) (۱) مارا ہوا۔ ضرب رسیدہ (۲) مصیبت کا مارا مفلوک (۳) بوسیدہ۔ گلا ہوا۔ کمزور (۴) ساکن حرف (مرکبات میں استعمال ہوتا ہے) جمع: زدگان

زَدَہ حال۔ (ف۔ صف) خستہ حال۔ تباہ حال۔ پریشان حالت۔ غمگین۔ سوگوار۔

ز ـــــ ر

زَر۔ (ف۔ا۔ مذ) (۱) سونا۔ طلا (۲) دھن دولت۔ روپیہ پیسہ۔ مال و متاع (۳) پھول کا زیرہ (۴) سونے چاندی کے تار یا کلابتون۔

زر آمدنی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) آمدنی۔ مالگذاری (۲) فائدہ۔ نفع۔

زرِ احمر۔ (ف۔ا۔مذ) سونا۔

زرِ اصل۔ (ف۔ا۔مذ) راس المال۔ اصل سرمایہ۔ سرمایہ یا رقم جو کسی کام پر لگائی جائے۔ مول۔

زر افشاں۔ زر فشاں۔ (ف۔صف) (۱) وہ کاغذ جس پر سونے کے ورق ریزہ ریزہ کر کے چھڑکے ہوتے ہیں اور جو تقریبات کے خطوط میں استعمال کیا جاتا ہے (۲) چمک دار۔

زرِ امانت۔ (ف۔ا۔مذ) وہ روپیہ جو کسی کے پاس امانت رکھا جائے۔

زر اندود۔ (ف۔ا۔مث) سونے کا ملمع کیا ہوا۔

زر باف۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) زربفت بنانے والا۔ تاروں کا بنا ہوا کمخواب۔

زر بافی۔ (ف۔ا۔مث) سونے کے تار بنانا۔ زربفت بنانا۔

زرِ باقی۔ (ف۔ا۔مذ) بقایا۔ روپیہ جو بچ جائے۔

زر بالائی۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) وہ رقم جو علاوہ تنخواہ کے ملے (۲) رشوت۔

زر برسر فولاد (پولاد) نہی نرم شود۔ (ف۔مثل) روپیہ دینے سے سنگدل بھی پسیج جاتا ہے۔

زر برسنا۔ (ا۔محاورہ) روپے کی بارش ہونا۔ بے حد روپیہ ملنا۔

زربفت۔ (ف۔ا۔مذ) کمخواب۔ ایک کپڑا جو سونے اور ریشم کے تاروں سے بُنتے ہیں۔

زر بل نہ زور بل۔ (ا۔مثل) نہ روپیہ ہے نہ بدن میں طاقت۔

زرِ بیعانہ۔ (ف۔ا۔مذ) وہ روپیہ جو سودا پکا کرنے کی خاطر پیشگی دیا جائے۔

زرِ پاک عیار۔ (ف۔ا۔صف) خالص سونا۔ کھرا سونا۔

زر پرست۔ (ف۔صف) لالچی۔ بخیل۔ روپے کا غلام۔

زر پھیلایا اور کار برآیا۔ (ا۔مثل) روپیہ خرچ کرنے سے کام ہو جاتا ہے۔

زرِ پیشگی۔ (ف۔ا۔مذ) وہ روپیہ جو کسی چیز یا محنت کے عوض پہلے ہی دے دیا جائے۔

زر تار۔ (ف۔صف) وہ چیز جو سونے کے تاروں سے بنائی گئی ہو۔

زرِ تہ فیر۔ (ف۔ا۔مذ) فاضل روپیہ۔

زرِ ثمن۔ (ف۔ا۔مذ) وہ روپیہ جو قیمت میں ملے۔

زر جعفری۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) خالص سونا۔ جعفر برمکی وزیر ہارون رشید کی طرف منسوب جس نے صاف سونے کا استعمال کیا تھا۔

زر (خالص) خشک۔ (ف۔ا۔مذ) وہ سونا جس میں ذرا بھی ملاوٹ نہ ہو۔

زر خرید۔ (ف۔صف) روپیہ دے کر خریدا ہوا (غلام یا لونڈی)۔ شیدائی۔

زرخیز۔ (ف۔صف) سرسبز۔ شاداب۔ بسیر حاصل۔

زرخیز کرنا۔ (ا۔محاورہ) کھاد ڈال کر پیداوار کے قابل بنانا۔

زرخیزی۔ (ف۔ا۔مث) سرسبزی۔ شادابی۔

زر دادن و درد سر خریدن (ف۔مثل) مال کا مال کھونا اور مفت کی زحمت لینا

زر دار۔ (ف۔صف) دولت مند۔ مال دار۔

زر دار کا سودا ہے بے زر کا خدا حافظ۔ پر دار پڑے اُڑتے بے پر کا خدا حافظ۔ (ا۔مثل) امیر آدمی جو چاہے لے سکتا ہے غریب کچھ نہیں کر سکتے۔ غریبوں کا والی بس اللہ ہے۔

زر دار مَرد نا ہر گھر میں رہے کہ باہر۔ (ا۔مثل) زر سے مرد کی حکومت اور رعب ہے۔ گھر میں بھی اور باہر بھی۔

زردوز۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) زری کا کام کرنے والا (۲) وہ چیز جس پر زری کا کام ہو۔

زردوزی۔ (ف۔ا۔مث) سلمے ستارے اور کلابتوں سے کام کرنا۔ سلمے ستارے کا کام۔

زردوست۔ (ف۔صف) روپے سے محبت کرنے والا۔ بخیل۔ لالچی۔

زرِ ڈگری۔ (ف۔ا۔مذ) وہ روپیہ جو دعویٰ کرنے والے کو عدالت دلائے۔

زر را زر می کشد (ف۔مثل) روپیہ روپے کو کھینچتا ہے۔ جن کے پاس دولت ہوا نہیں اور دولت ملتی ہے۔

زرِ رہن۔ (ف۔ا۔مذ) وہ روپیہ جس کے لیے کوئی چیز رہن رکھی جائے۔

زرریز۔ (ف۔صف) زرخیز۔

زر زر کشد در جہاں گنج گنج۔ (ا۔مثل) دنیا میں روپیہ روپے کو کھینچتا ہے اور خزانہ خزانے کو۔

زر، زمین، زن جھگڑے کی جڑ ہیں۔ (ا۔مثل) ان تینوں کی وجہ سے فساد ہوتے ہیں۔

زر زور خداداد ہے۔ (ا۔مثل) یہ چیزیں آدمی خود حاصل نہیں کر سکتا۔

زرِ سُرخ۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) سونا۔ طلا (۲) اشرفی (۳) گنجفہ کے تاش کا ایک رنگ۔

زرِ سفید۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) چاندی (۲) روپیہ۔

زر سے تول کر لینا۔ (ا۔محاورہ) کسی چیز کے ہم وزن سونا یا چاندی دے کر خریدنا۔

زرِ ضمانت۔ (ف۔ا۔مذ) ضمانت کا روپیہ۔

زر (طلا) عیار۔ (ف۔ع۔ا۔مذ) خالص سونا۔

زرِ فاضل۔ (ف۔ا۔مذ) فالتو روپیہ۔ بقایا۔

زرِ قرض۔ (ف۔ا۔مذ) قرض کا روپیہ۔

زرِ قلب۔ (ف۔ع۔ا۔مذ) (۱) کھوٹا سونا۔ کھوٹا روپیہ۔

زر کا جوتا۔ (ا۔مذ) رشوت جو کسی کو دے کر کام نکالا جائے۔

زر کار۔ (ف۔صف) جس پر ملمع یا سنہری کام ہوا ہو (۲) سُنار۔

زر کار کند مرد لاف زند (ف۔مثل) کام تو روپیہ کرتا ہے مگر آدمی اپنی لیاقت کی ڈینگ مارتا ہے۔

زر کا زائل کرنا جیتے جی ہے مرنا۔ (ا۔مثل) روپیہ ضائع کرنا بہت بُری بات ہے۔ روپیہ برباد کر کے انسان کو بڑی تکلیفیں اُٹھانا پڑتی ہیں۔

زر کا زور پورا ہے اور سب ادھورا ہے۔ (ا۔مثل) روپے میں بہت طاقت ہے۔

زرِ کامل عیار۔ (ف۔ع۔ا۔مذ) خالص سونا۔

زر کٹنا۔ (ا۔محاورہ) زر برسنا۔

زر کش۔ (ف۔صف) کلابتوں بنانے والا۔ چاندی کے تاروں سے بنا ہوا کپڑا۔

زرِ کل۔ (ف۔ا۔مذ) اصل رقم مع سود۔ بیاج سمیت مُول۔

زرکوب۔ (ف۔ا۔ مذ) (۱) سونے چاندی کے ورق بنانے والا۔ (۲) وہ چیز جس پر سونے کے پتر لگائے گئے ہوں۔
زرکوبی۔ (ف۔ا۔مث) چاندی سونے کے ورق بنانا۔
زر کے آگے زور نہیں چلتا۔ (مثل) روپے والے کے سامنے طاقتور آدمی بھی کچھ نہیں کرسکتا۔
زرگر۔ (ف۔ا۔ مذ) سُنار۔
زرگری۔ (ف۔ا۔مث) (۱) سنار کا پیشہ (۲) مصنوعی زبان جس میں ایک حرف یا دو حرفوں کے بعد بیچ میں زے لاکر بولتے ہیں (۳) نمائش اور جھوٹ موٹ کی لڑائی۔ زبانی تُوتُو مَیں مَیں (جنگ کے ساتھ)۔
زرِگل۔ (ف۔ا۔ مذ) پھُول کے اندر کا زیرہ۔
زر گوں۔ (ف۔صف) سونے کے رنگ کا۔ سنہرا۔
زر گیا زردی چھائی۔ زر آیا سُرخی آئی۔ (مثل) نقصان ہونے سے چہرہ زرد پڑجاتا ہے۔ روپیہ آئے تو مُنہ پر سُرخی جھلکنے لگتی ہے۔
زرِ لگان۔ زرِ مال گزاری۔ (ف۔ا۔ مذ) سرکاری لگان کا روپیہ۔
زرِ مُبادلہ۔ (ف۔ع۔ا۔ مذ) وہ سکہ جس کے ذریعے بین الاقوامی تجارت ہوتی ہے (ڈالر۔ پونڈ) (انگ [Foreign Exchange)
زرِ مسکوک۔ (ف۔ا۔ مذ) طلائی سکہ۔ اشرفی۔
زرِ مطالبہ۔ (ف۔ا۔ مذ) سرکاری روپیہ۔ واجب الادا۔
زرِ معاوضہ۔ (ف۔ا۔ مذ) ہرجانہ۔ وہ روپیہ جو کسی نقصان کے عوض دیا جائے۔
زرِ منافع۔ (ف۔ا۔ مذ) (۱) نفع کا روپیہ۔ فائدہ کا روپیہ (۲) سود۔ بیاج
زرِ ناب۔ (ف۔ا۔ مذ) (۱) خالص سونا (۲) (کنایتہً) آفتاب۔
زرنشان۔ (ف۔ا۔ مذ) سونے کے پھُول یا تصویریں جو لوہے پر بنائی جائیں۔
زرِ نقد۔ (ف۔ا۔ مذ) نقد روپیہ۔ روکڑ۔ وہ روپیہ جو کٹوتی کاٹ کر لیا جائے۔
زرنگار۔ (ف۔صف) (۱) سنہری کام کا۔ طلائی (۲) وہ چیز جس پر سنہرا کام کیا ہو۔
زر نیست عشق ٹیں ٹیں۔ (مثل) مفلسی میں کچھ نہیں ہوسکتا۔
زرِ نیلامی۔ (ف۔ا۔ مذ) وہ روپیہ جو کسی چیز کے نیلام کرنے سے حاصل ہو
زرِ واصلات۔ (ف۔ا۔ مذ) وہ نفع جو رہن رکھی ہوئی چیز سے حاصل ہو۔
زر ہزار زیب لگاتا ہے۔ بے زر بگڑا نظر آتا ہے۔ (مثل) مفلسی کام کی نہیں۔ روپے سے انسان کی شہرت، عزت اور دل کشی بڑھتی رہے۔
زر ہے تو گھر ہے نہیں تو کھنڈر ہے۔ (مثل) روپیہ ہو تو گھر اچھی حالت میں ہوتا ہے نہیں تو کھنڈر بن جاتا ہے۔
زر ہے تو نر ہے نہیں تو (پڑا دے) کمہار کا خر ہے۔ (مثل) مفلس آدمی کسی کام کا نہیں۔
زرِ یافتنی۔ (ف۔ا۔ مذ) روپیہ جو لینا ہو۔ بقایا جو وصول کرنا ہو۔ قرضہ۔
زراعت۔ (زِ۔را۔عت) (ع۔ا۔مث) کھیتی باڑی۔ کاشتکاری۔

زراعت پیشہ۔ (ع۔ف۔صف) جس کا پیشہ کاشتکاری ہو۔ کاشتکار۔ کِسان۔
زَرافہ۔ (ز۔را۔فہ) (ع۔ا۔ مذ) شترگاؤ۔ لمبی گردن والا ایک افریقی جانور۔ (Giraffe)
زرائن۔ (ز۔را۔اِن) (ق۔ا۔ مذ) زیور۔
زربان۔ (ف۔صف) بوڑھا (۲) کنایتہً حضرت ابراہیمؑ۔
زرتشت۔ زردُشت۔ (زَر۔تشت۔ زر۔دُشت) (ف۔ا۔ مذ) ایران کا مشہور فلسفی۔ آتش پرستوں کا پیغمبر۔ دین آتش پرستی کا بانی۔
زرتُشتی۔ (زَر۔تُش۔تی) (ف۔صف) زرتشت سے منسوب۔ پارسی۔
زَرد۔ (ف۔صف) پیلا۔ سنہرا۔
زرد آلو۔ (ف۔ا۔ مذ) خُوبانی۔ ایک قسم کا زرد آڑو۔
زرد آندھی۔ (ا۔مث) آندھی جس کے گرد و غبار کا رنگ پیلا ہو۔
زرداب۔ زردابہ۔ (ف۔ا۔ مذ) پت۔ صفرا (۲) پیپ۔ پانی جو زخموں سے رِستا ہے۔
زرد پڑنا۔ (ا۔محاورہ) خوف۔ دہشت یا مرض کے سبب چہرہ یا جسم کا پیلا ہونا۔
زرد چوب۔ (ف۔ا۔مث) ہلدی۔
زرد رُو۔ (ف۔صف) (۱) پیلے چہرے والا (۲) ہراساں۔ ترساں (۳) شرمندہ (۴) بے حیا۔ شامتی (۵) ذلیل۔ خوار۔
زرد رُوئی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) شرمندگی۔ خجالت۔ شرمساری (۲) ذلت۔
زرد (ہو جانا) ہونا۔ (۱) طول مرض۔ رنج یا عشق سے زرد پڑجانا۔ خون خشک ہوجانا (۲) شرما جانا۔ خوف یا رُعب میں آجانا۔
زَردک۔ (زَر۔دَک) (ف۔ا۔ مذ) گاجر۔
زَردَہ۔ (زَر۔دَہ) (ف۔ا۔ مذ) (۱) زرد رنگ کا گھوڑا (۲) پت۔ صفرا۔ (۳) میٹھے زرد رنگ کے چاول۔ مُزعفر (۴) پان کے ساتھ کھانے کا تمباکو (۵) زرد کوڑی (۶) کبوتر جس کی آنکھیں زرد ہوتی ہیں۔
زَردَہ پھَنکنا۔ (ا۔محاورہ) دَم بہ دَم خشک تمباکو کھانا۔
زَردی۔ (زَر۔دی) (ف۔ا۔مث) (۱) پیلاپن۔ پیلاہٹ (۲) انڈے کی زردی (۳) یرقان (۴) اشرفی (۵) پھُول کے اندر کا زیرہ۔
زِرِشک۔ (زِ۔رِشک) (ف۔ا۔ مذ) ایک دوا کا نام۔
زِرغَل۔ (زِر۔غَل) (اُ۔صف) لاغر۔ حقیر۔ ناکارہ چیز۔
زرق برَق۔ (زرَق۔برَق) (ف۔صف) (۱) شان و شوکت والا۔ ٹیپ ٹاپ والا۔ کرّوفر والا۔ آراستہ۔ پیراستہ۔
زَرقا۔ (ع۔ا۔مث) وہ عورت جس کی آنکھیں نیلی اور سبز ہوں۔
زِرَہ۔ (زِ۔رَہ) (ف۔ا۔مث) فولاد کا جالی دار کُرتا جو لڑائی میں پہنتے ہیں۔
زِرَہ پوش۔ (ف۔ا۔ مذ) وہ شخص جو زرہ بکتر پہنے ہو۔
زَری۔ (ف۔ا۔مث) سُنہری تار۔ سونے کا تار۔ کلابتوں کا بنا ہوا کپڑا۔ بادلہ۔ گوٹا کناری وغیرہ۔
زری باف۔ (ف۔ا۔ مذ) سونے کے تار بنانے والا شخص۔ گوٹا کناری بنانے والا۔
زری کوٹنے والا۔ وہ صرّاف جو پُرانا گوٹا کناری خرید کرلے جاتا ہے۔

زرّیں۔ (زر۔ریں) [ف۔صف] سونے کا بنا ہوا (۲) سنہرا جس پر زری کا کام کیا ہوا ہو (۳) بیش قیمت۔
زرّیں کلاہ۔ [ف۔ا۔مذ] جس کے سر پر سنہری ٹوپی ہو۔ بادشاہوں کی تعریف میں کہتے ہیں۔

ز۔ڑ

زڑ۔ [ہ۔ا۔مث] دیوانوں کی سی باتیں۔ واہی تباہی باتیں (۲) رٹ۔
زڑ (مارنا، ہانکنا)۔ [ا۔محاورہ] بکواس کرنا۔ بڑ ہانکنا۔ یاوہ گوئی کرنا بیہودہ اور بے فائدہ بکے چلے جانا۔
زڑی۔ (زِڑ۔ ڑی) [ہ۔صف] بکواسی۔ یاوہ گو۔ بیہودہ گو۔

ز۔ش

زِشت۔ [ف۔صف] بُرا۔ بدشکل۔ بدنُما۔ بھدّا۔ بھونڈا۔
زِشت خُو۔ [ف۔صف] بُری عادت والا۔ بدخصلت۔ بدخو۔
زشت خُوئی۔ [ف۔ا۔مث] بدمزاجی۔ بدخصلتی۔
زشت رُو۔ [ف۔صف] بدشکل۔ بدصورت۔

ز۔ع

زُعاف۔ [ع۔مذ] ناگہانی موت۔
زَعفران۔ (زَع۔ فَ۔ ران) [ع۔ا۔مث] ایک قسم کا نہایت خوشبودار زرد رنگ کا پھول۔ کیسر۔
زعفران زار۔ [ف۔ا۔مذ] وہ مقام جہاں زعفران کثرت سے ہو۔ زعفران کا کھیت۔
زعفران کا کھیت۔ وہ مقام جہاں زعفران اُگا ہوا۔ ہو وہ جگہ جہاں بہت ہنسی آئے
زعفران کا کھیت (دیکھ آنا، دیکھنا)۔ [ا۔محاورہ] بہت ہنسنا۔ بہت خوش ہونا۔
زَعفرانی۔ (زَع۔ فَ۔ رانی) [ع۔صف] زعفران کے رنگ کا۔ زرد کیسری (۲) زعفران کا۔ زعفران سے منسوب۔
زُعم۔ (زُعْم) [ع۔ا۔مذ] گمان۔ ظن (۲) غرور۔
زُعَما۔ (زُ۔عَ۔ما) [ع۔ا۔مذ] زعیم کی جمع۔ اُمرا۔ لیڈر۔ سردار۔
زعیم۔ (ز۔عیم) [ع۔ا۔مذ] لیڈر۔ سردار۔

ز۔غ

زُغال۔ (زُ۔غال) [ف۔ا۔مذ] کوئلہ جو جلا ہوا نہ ہو۔
زغن۔ (زَ۔غَن) [ف۔ا۔مث] چیل۔
زغند۔ (زَ۔غَنْد) [ف۔ا۔مث] زقند۔ جست۔ چھلانگ۔ چوکڑی۔ کُد پھاند۔

ز۔ف

زِفاف۔ (زِ۔فاف) [ع۔ا۔مث] دلہن کی اپنے دولہا کے گھر روانگی (۲) ہم بستری (سہاگ رات والے موقع پر عموماً شبِ زفاف بولتے ہیں)
زِفت۔ [ق۔ا۔مث] سیاہ گوند جو صنوبر کے درخت سے حاصل کی جاتی ہے۔
زِفیل۔ (زِ۔فیل) [اُر۔ا۔مث] (عربی زفیر) سیٹی بجانا۔ سیٹی دینا۔ وہ آواز جو کبوتر باز کبوتروں کے اُڑانے کے واسطے دو انگلیاں مُنہ میں رکھ کر دور سے نکالتے ہیں۔
زفیلنا۔ [ا۔مص] سیٹی بجا کر بُلانا۔ سیٹی دینا۔

ز۔ق

زقند۔ (زَ۔قَند) [ف۔ا۔مث] جست۔ زغند۔ چھلانگ۔
زقوم۔ (زَ۔قُّوم) [ع۔ا۔مذ] تھوہر۔ بلا تشدید قاف بھی مستعمل ہے۔

ز۔ک

زَک۔ [اُر۔ا۔مث] سُبکی۔ خِفّت۔ ذِلّت۔ شرمندگی (۲) ہار۔ شکست (۳) نقصان۔ ٹوٹا۔ خسارہ (۴) ذلت۔ ہتک۔
زک اُٹھانا (پانا۔ کھانا)۔ [ا۔محاورہ] شرمندگی اٹھانا (۲) ہار جانا۔ ذلیل ہونا (۳) نقصان یا خسارہ برداشت کرنا۔
زک دینا۔ [ا۔محاورہ] ہرانا۔ شکست دینا (۲) شرمندہ کرنا (۳) ذلیل کرنا۔
زکا۔ [ع۔ا۔مث] بڑھنا۔ زیادہ ہونا (۲) [صف] امیر۔ دولت مند (۳) فوراً ادا کرنے والا۔
زُکام۔ (زُ۔کام) [ع۔ا۔مذ] ایک بیماری جو ناک اور گلے کی اندرونی سطح پر خراش پیدا کرتی ہے اور ناک سے رطوبت بہنے لگتی ہے۔
زکام بگڑنا۔ [ا۔محاورہ] نزلے کے پانی کا سڑ جانا یا دماغ وغیرہ میں جم جانا۔ نزلہ بند ہو کر دوسرا مرض کھڑا ہو جانا۔
زکام پکنا۔ [ا۔محاورہ] زکام کے پانی کا غلیظ ہو جانا۔
زکام ہونا۔ [ا۔محاورہ] نزلہ ہونا۔
زکریا۔ [ع۔ا۔مذ] ایک مشہور پیغمبر جو آرے سے چیرے گئے تھے۔
زکوٰۃ۔ (زَ۔کات) [ع۔ا۔مث] خیرات۔ صدقہ (۲) اسلام کا چوتھا فرض مال کا چالیسواں حصہ جو سال بھر کے بعد راہِ خدا میں دیا جائے (۲)

(اُر۔ عالموں کی اصطلاح) کسی اسم یا دعا کا معینہ تعداد میں ان قیود کے ساتھ پڑھنا جو عالموں نے مقرر کیے ہیں۔ نقش کی بھی زکوٰۃ دیتے ہیں۔
زکوٰۃِ حُسن۔ (ع۔ ا۔ مث) خوبصورتی کا صدقہ (کنایۃً) بوسہ۔
زکوٰۃ میں لینا۔ (ا۔ محاورہ) زکوٰۃ کی رقم میں سے حاصل کرنا۔
زَکی۔ (زَ۔ کی) (ع۔ صف) (۱) پاک۔ نیک (۲) زکوٰۃ دینے والا۔ جمع: اَزکیاء۔

ز ــــ ل

زُلال۔ (زُ۔ لال) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) خالص پانی (۲) نتھرا ہوا پانی (۳) سرد اور شیریں پانی۔
زُلالِ خِضر۔ (ع۔ ا۔ مذ) آبِ حیات۔
زَلزَلہ۔ (زَل۔ زَ۔ لہ) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) بھونچال۔ بالا ڈولا۔ زمین کا کانپنا۔ جمع: زلازل۔
زلزلہ آنا۔ (ا۔ محاورہ) بھونچال آنا۔
زلزلہ برپا ہوجانا (پڑجانا)۔ ہلچل پڑ جانا۔ کھلبلی مچنا۔ تہلکہ مچ جانا۔
زُلف۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) بالوں کا لچھا جو کان کے پاس کنپٹی پر لٹکتا ہے۔ (۲) کاکل۔ گیسو۔ مینڈھی۔ گندھے ہوئے بال۔
زُلفِ پریشاں۔ (ف۔ ا۔ مث) بکھرے ہوئے بال۔
زُلفِ تاب دار۔ (ف۔ ا۔ مث) گھونگریالے بال۔
زُلفِ چلیپا۔ (ف۔ ا۔ مث) صلیب کی شکل کی زُلف۔ بعض عورتیں اپنی زُلف اس طرح گوندھتی ہیں کہ سر پر آ کر صلیب کی سی شکل بن جاتی ہے۔
زُلفِ رسا۔ (ف۔ صف) لمبی زُلف۔
زُلفِ سُنبل۔ (ف۔ ا۔ مث) سُنبل کے بال یا گھاس نما پتیاں۔ بالچھڑ کی لٹ۔ سُنبل کے بالوں کے ساتھ استعارہ کرتے ہیں۔
زُلفِ شب۔ (ف۔ ا۔ مث) رات کی تاریکی۔
زُلفِ عنبریں۔ (ف۔ ا۔ مث) خوشبودار بال۔
زُلف کا سودا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) عاشق ہونا۔
زُلفِ گرہ گیر۔ (ف۔ ا۔ مث) اُلجھنے والی زُلف۔
زُلف لہرانا۔ (ا۔ محاورہ) بالوں کا ہوا میں اُڑانا۔
زُلفیں چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) زُلفیں اس طرح بڑھانا کہ لٹکتی رہیں۔
زُلفیں رکھنا۔ (ف۔ ا۔ مث) زُلفیں لمبی کرنا۔
زُلفیں سنوارنا۔ (ا۔ محاورہ) بالوں کو بنانا۔ زُلفوں کو خوبصورت بنانا۔
زُلفی۔ (زُل۔ فی) (ف۔ ا۔ مث) (۱) دروازے کی زنجیر (۲) بلی۔ دروازے کا کھٹکا (۳) تلوار کی موٹھ۔
زَلَل۔ (زَ۔ لَل) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) پھسلنا۔ گرنا۔ ٹھوکر کھانا (۲) غلطی کرنا۔ سہو کرنا۔ (۳) کمی۔ گھاٹا۔ نقصان (۴) لغزش۔ پھسلن۔
زَلُو۔ زَلُوک۔ (زَ۔ لُو۔ زَ۔ لُو۔ ک) (ف۔ ا۔ مث) جونک۔
زَلّہ۔ (زَل۔ لہ) (ع۔ ا۔ مذ) آگے کا بچا ہوا کھانا۔ پس خوردہ۔ جمع: زَلّات۔
زَلّہ رُبا (بردار)۔ (۱) کسی کا بچا ہوا کھانے والا (۲) خوشہ چین۔ کسی سے فیض اُٹھانے والا۔
زَلیچہ۔ (زَ۔ لی۔ چہ) (ق۔ ا۔ مذ) غالیچہ۔
زُلیخا۔ (زُ۔ لے۔ خا) (ع۔ ا۔ مث) (۱) حسین و جمیل عورت (۲) عزیزِ مصر کی بیوی جو حضرت یوسفؑ پر عاشق ہوگئی تھی۔
زُلیخا پڑھی پر یہ نہ جانا عورت ہے یا مَرد۔ (ا۔ مثل) ان لوگوں کے متعلق کہتے ہیں جو بے سمجھے بوجھے پڑھتے ہیں یا بات کی تہ کو نہیں پہنچتے۔

ز ــــ م

زِمام۔ (زِ۔ مام) (ع۔ ا۔ مث) باگ۔ نکیل۔ جمع: اَزِمّہ۔
زمامِ حکومت ہاتھ میں لینا۔ (ا۔ محاورہ) حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لینا۔ خود حکومت کرنا۔
زمان۔ (زَ۔ مان) (ع۔ ا۔ مذ) وقت۔ زمانہ۔ ساعت۔
زمانہ۔ (زَ۔ مانَہ) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) حرکتِ فلکی کی مقدار۔ وقت۔ سماں۔ ہنگام (۲) عرصہ۔ مدت۔ وقفہ۔ میعاد (۳) موسم۔ رُت۔ فصل (۴) عہد۔ راج۔ حکومت (۵) جُگ۔ قرن (۶) دور۔ گردش (۷) دُنیا۔ عالم۔ دَہر (۸) دنیا کے لوگ۔ جگ۔ مخلوق (۹) گردش۔ دور (۱۰) قسمت۔ نصیبا (۱۱) (صرف) ماضی۔ حال۔ مستقبل میں سے ایک۔ جمع: اَزمِنہ۔
زمانہ آنا۔ (ا۔ محاورہ) وقت آنا۔
زمانہ آنکھوں سے (دیکھا ہے) گزر چکا ہے۔ (ا۔ مثل) بہت تجربہ ہو چکا ہے۔
زمانہ اُلٹ پلٹ ہونا۔ زمانہ اُلٹ جانا۔ (ا۔ محاورہ) انقلابِ عظیم ہوجانا۔
زمانہ اُمنڈنا۔ (ا۔ محاورہ) خلقت کا بڑی تعداد میں کسی جگہ پہنچنا۔
زمانہ ایک رنگ پر نہیں رہتا۔ (ا۔ مقولہ) کسی کی حالت یکساں نہیں رہتی۔
زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ بساز۔ (ف۔ مثل) اگر زمانہ تیرا ساتھ نہیں دیتا تو تجھے زمانے کا ساتھ دینا چاہیئے۔ اکثریت اگر کسی رائے کے خلاف ہو تو بجائے سب کا مخالف بننے کے اکثریت کی رائے مان لینا چاہیئے۔
زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ ستیز۔ (ف۔ مثل) اگر زمانہ تیرا ساتھ نہیں دیتا تو تُو زمانے کے ساتھ جنگ کر۔ زمانے کی ہوا کے ساتھ بہہ جانا کوئی خوبی نہیں۔ زمانے کے ساتھ چلنا کمزوری کی نشانی ہے۔
زمانہ بدلنا۔ (ا۔ محاورہ) قسمت پھرنا۔ انقلاب ہونا۔
زمانہ برتنا۔ (ا۔ محاورہ) تجربہ ہونا۔
زمانہ برسرِ جنگ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ہر بات مخالف پڑنا۔ نصیبا خراب ہونا۔
زمانہ بسر کرنا۔ (ا۔ محاورہ) وقت گزارنا۔ گزارہ ہونا۔
زمانہ بھر۔ (ا) تمام دُنیا۔
زمانہ بھر کا چھٹا ہوا۔ (ا۔ صف) بہت بدمعاش۔ اوّل درجے کا پاجی۔
زمانہ پر روشن ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سب کو معلوم ہونا۔ سب پر ظاہر ہونا۔
زمانہ پلٹنا۔ (ا۔ محاورہ) انقلاب ہونا۔

زمانہ پھر جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) لوگوں کا کسی کے خلاف اور دشمن ہوجانا (۲) زمانے کا اُلٹ جانا۔ زمانہ بدل جانا۔
زمانہ تہ و بالا ہونا۔ (ا۔محاورہ) انقلابِ عظیم ہونا۔
زمانۂ جاہلیت۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) عرب میں اسلام سے پہلے کا زمانہ۔
زمانہ پڑے ہونا۔ (ا۔محاورہ) تجربہ کار ہونا۔
زمانہ چھاننا۔ (ا۔محاورہ) بہت تلاش کرنا۔
زمانۂ حال۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) وہ زمانہ جو گزر رہا ہے۔ موجودہ زمانہ۔
زمانہ دیکھ ڈالا ہے۔ (ا۔محاورہ) بڑا تجربہ کار ہے۔
زمانہ دیکھنا۔ (ا۔محاورہ) تجربہ کار ہونا۔
زمانہ دیکھے بیٹھے ہیں۔ ان آنکھوں سے نہ معلوم کیا کیا دیکھ ڈالا ہے۔ بہت تجربہ کار ہیں۔
زمانہ زیر و زبر ہونا۔ (ا۔محاورہ) انقلابِ عظیم ہونا۔ ہل چل مچنا۔
زمانہ ساز۔ (ف۔صف) ظاہر دار۔ خود غرض۔ موقع پرست۔
زمانہ سازی۔ (ف۔ا۔مث) خوشامد۔ ظاہر داری۔ بناوٹ۔ مکاری۔
زمانہ سے اُٹھنا (اُٹھ جانا)۔ (ا۔محاورہ) ناپید ہوجانا۔ نیست و نابود ہوجانا۔
زمانہ سے برکت اُٹھ جانا۔ (ا۔محاورہ) دنیا میں فلاح و بہبود کا نہ رہنا۔ نکبت آنا۔
زمانہ سے نرالا۔ (ا۔صف) سب سے الگ۔ عجیب۔
زمانۂ عدت۔ (ف۔ع۔ا۔مذ) وہ میعاد جس میں عورت طلاق ملنے یا رانڈ ہونے کے بعد دوسرا خاوند نہ کر سکے۔
زمانہ کا گرا پڑنا۔ (ا۔محاورہ) کسی بات کی طرف خلقت کا بے طرح متوجہ ہونا۔
زمانہ کی گردش۔ (ا۔مث) انقلاب۔
زمانہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہے۔ (ا۔مثل) وقت کبھی کچھ ہوتا ہے کبھی کچھ۔
زمانہ گزرنا۔ (ا۔محاورہ) عرصہ ہونا۔ مدت گزرنا۔
زمانۂ ماضی۔ (ف۔ع۔ا۔مذ) گزرا ہوا زمانہ۔
زمانہ مبتلا ہونا۔ (ا۔محاورہ) بہت لوگوں کا ایک شخص پر عاشق ہونا یا کسی بات میں پھنسنا۔
زمانۂ مستقبل۔ (ف۔ع۔ا۔مذ) وہ زمانہ جو آئے گا۔ آنے والا زمانہ۔
زمانہ موافق ہونا۔ (ا۔محاورہ) نصیبا اچھا ہونا۔ طالع یاور ہونا۔
زمانہ نازک ہونا۔ (ا۔محاورہ) ایسا وقت جس میں عزت سنبھالنا دشوار ہو۔
زمانہ نظر میں اندھیر ہونا۔ (ا۔محاورہ) سخت گھبراہٹ ہونا۔ پریشانی میں کچھ نہ سوجھنا۔ سخت غم و اندوہ ہونا۔
زمانہ ہوا۔ (ا۔محاورہ) عرصہ ہوا۔ مدت ہوئی۔
زمانے سے کھونا۔ (ا۔محاورہ) کہیں کا نہ رکھنا۔
زمانے کا انقلاب ہونا۔ (ا۔محاورہ) زمانہ بدلنا۔ سخت ہل چل مچنا۔
زمانے کا پلٹا کھانا۔ (ا۔محاورہ) زمانے کا رنگ بدلنا۔ زمانے کا کروٹ لینا۔ حالت بدلنا۔
زمانے کا چلن۔ (ا۔مذ) وقت کا رسم و رواج۔ دنیا کا طریقہ۔
زمانے کا رُخ دیکھنا۔ (ا۔محاورہ) لوگوں کے خیالات اور طریقے کا خیال رکھنا

زمانے کا دستور۔ (ا۔مقولہ) رسم و رواج۔
زمانے کا رونا۔ لوگوں کا ماتم یا غم کرنا۔
زمانے کا زمانہ۔ (ا۔محاورہ) تمام لوگ۔ ساری خلقت۔ پوری دنیا۔
زمانے کا فرصت دینا۔ (ا۔محاورہ) دنیا داری کے کاموں سے فراغت پانا
زمانے کا کروٹ لینا۔ (ا۔محاورہ) زمانہ بدلنا۔
زمانے کا لہو سفید ہونا۔ آپس میں محبت نہ رہنا۔ بے مروتی کا عام ہونا۔
زمانے کا ناموافق ہونا۔ (ا۔محاورہ) قسمت خراب ہونا۔
زمانے کا ورق اُلٹ جانا۔ (ا۔محاورہ) زمانہ بدل جانا۔
زمانے کی آب و ہوا بدل جانا۔ (ا۔محاورہ) لوگوں کے خیالات اور ہوجانا۔ انقلاب ہوجانا۔
زمانے کی راہ۔ (ا۔مث) لوگوں کا دستور یا چلن۔ رسم و رواج۔
زمانے کی ہوا بگڑنا۔ (ا۔محاورہ) لوگوں کی حالت بدلنا۔ دوستوں کا دشمن ہوجانا۔ لوگوں کے خیالات خراب ہوجانا۔
زمانے کی ہوا پھر جانا۔ (ا۔محاورہ) ہر بات کا برخلاف ہونا۔ قسمت خراب ہونا۔
زمانے کی ہوا دیکھنا۔ (ا۔محاورہ) لوگوں کا رجحان دیکھنا۔ وقت کے تقاضوں کا اندازہ کرنا۔
زمانے کی ہوا کھانا۔ (ا۔محاورہ) زندہ رہنا۔
زمانے کے۔ (ا۔صف) اپنے وقت کے۔ دنیا بھر کے۔
زَمانیاں۔ (زَ۔ما۔نِ۔یاں) (ف۔ا۔صف) زمانے کے لوگ۔
زُمُرُّد۔ (زُ۔مُر۔رُد) (ف۔ا۔مذ) سبز رنگ کا قیمتی پتھر۔
زُمُرُّد نگار۔ (ف۔صف) زمردوں سے جڑا ہوا۔
زُمُرُّدیں۔ (زُ۔مُر۔رُ۔دیں) (ف۔صف) سبز رنگ کا۔
زُمْرَہ۔ (زُم۔رَہ) (ع۔ا۔مذ) (۱) گروہ۔ جتھا۔ جماعت (۲) ساتھی۔ ہمراہی۔ (۳) بھیڑ۔ فوج۔
زَمْزَم۔ (زَم۔زَم) (ع۔ا۔مذ) بیت اللہ کے کنوئیں کا نام نیز دیکھیے آبِ زمزم۔
زَمْزَمہ۔ (زَم۔زَ۔مَہ) (ف۔ا۔مذ) (۱) ترنم۔ نغمہ۔ ترانہ۔ گیت (۲) دھیمی آواز میں عبادت کے کلمات پڑھنا (۳) لاہور میں ایک توپ کا نام۔
زمزمہ پرداز۔ زمزمہ پیرا۔ زمزمہ خواں۔ زمزمہ سنج۔ (ف۔صف) راگ گانے والا۔
زمزمہ کا لچھا۔ پیچدار آواز جو گویے گانے میں نکالتے ہیں۔
زَمْزَمی۔ (زَم۔زَ۔می) (ع۔ا۔مث) (۱) حاجیوں کو آبِ زمزم دینے والا شخص (۲) آبِ زمزم رکھنے کا برتن۔
زَمِستان۔ (زَ۔مِس۔تان) (ف۔ا۔مذ) موسم سرما۔ جاڑا۔ سردی۔
زَمَن۔ (زَ۔مَن) (ع۔ا۔مذ) وقت۔ زمانہ۔ جمع: ازمان۔ اَزمِنہ۔
زَمہَریر۔ (زَم۔ہَ۔ریر) (ع۔ا۔مذ) (۱) سخت جاڑا۔ نہایت سردی (۲) کرۂ ہوا کا وہ طبقہ جو نہایت سرد ہے۔ (۳) دوزخ کا طبقہ جس میں سردی کا عذاب دیا جائے گا۔
زَمی۔ (زَ۔می) (ف۔ا۔مث) زمین کا مخفف۔ دھرتی۔
زَمین۔ (زَ۔مین) (ف۔ا۔مث) (۱) دھرتی۔ بھوم۔ ارض۔ وہ خاکی کرہ جس

پر ہم رہتے ہیں (۲) غزل کی ردیف۔ قافیہ اور وزن یا بحر (۳) (اُر) دُنیا۔
جہان۔ عالم۔ سنسار۔ تختہ۔ خطہ۔ ولایت۔ ملک۔ دیس (۴) خاک۔ مٹی۔
دھول۔ گرد (۵) بنیاد۔ جڑ۔ نیو (۶) تہ۔ طبقہ۔ تلا۔ نیچے کا حصہ (۷) کاغذ
یا کپڑے کی اصل۔ سطح یا رنگ (۸) عورت۔ اولاد کی والدہ۔

زمین آسمان ایک کر دینا۔ (ا۔ محاورہ) کسی چیز یا کسی شخص کی تلاش میں کوئی جگہ باقی نہ چھوڑنا۔ کونا کونا چھان مارنا۔ کمال کوشش کرنا۔

زمین آسمان پر ٹھکانا نہ ہونا (لگنا)۔ بے تکی بات کہنا۔

زمین آسمان جھکانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دربدر پھرنا (۲) دیوانہ بنانا۔

زمین آسمان چھاننا۔ (ا۔ محاورہ) بہت تلاش کرنا۔

زمین آسمان کا فرق۔ (ا۔ مذ) بہت بڑا فرق۔

زمین آسمان کے قلابے ملانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بہت مبالغہ کرنا۔ جھوٹی سچی باتیں بنانا (۲) شیخی مارنا۔ لاف زنی کرنا۔

زمین آسمان میں پتا نہ ملنا۔ (ا۔ محاورہ) کہیں نہ ہونا۔

زمین اُٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زمین کا ٹھیکے پر جانا (۲) زمین کا جوتا بویا جانا (۳) زمین کا سرسبز ہونا۔

زمین اُڑا دینا۔ (ا۔ محاورہ) ہل چل مچا دینا۔

زمین اُفتادہ۔ (ف۔ صف) زمین جو کاشت نہ کی گئی ہو۔

زمین اُلٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غضب کرنا (۲) مُلک فتح کرنا۔

زمین بلند ہونا۔ (ا۔ محاورہ) غزل کی بحر کا دشوار ہونا۔

زمین بوس۔ (ف۔ صف) (۱) وہ جو حاضر ہو کر اظہارِ ادب کے لیے زمین چومے۔

زمین بوسی۔ (ف۔ ا۔ مث) زمین چومنا۔ سامنے حاضر ہو کر ادب سے زمین کو بوسہ دینا۔

زمین بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) زمین کا دھنس جانا۔

زمین پامال ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ایک بحر اور ردیف و قافیے میں پہلے سے بہت سی غزلیں ہونا۔

زمین پاؤں تلے سے نکل جانا۔ (ا۔ محاورہ) خوف اور دہشت سے کھڑا رہنا مشکل ہونا۔ نہایت بیقرار ہونا۔

زمین پاؤں سے لگ رہی ہے۔ (ا۔ محاورہ) بہت آمد و رفت کی وجہ سے رستہ قریب معلوم ہوتا ہے۔

زمین پاؤں سے نکلی جاتی ہے۔ نہیں تھمتی۔ نہیں ٹھہرتی۔ بُرا زمانہ ہے کوئی کسی کا نہیں۔ سخت گھبراہٹ ہے۔

زمین پر آ رہنا۔ (ا۔ محاورہ) گر پڑنا۔

زمین پر پاؤں نہ (دھرنا) رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بہت اِترانا۔ بہت غرور کرنا

زمین پر ٹپکنا۔ (ا۔ محاورہ) گرانا۔ دے مارنا۔

زمین پر چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) گھوڑے کا مسافت طے کرنے میں مشاق ہونا ہر روز تھوڑا تھوڑا سفر بڑھا کر گھوڑے کو لمبے سفر کی عادت ڈالنا۔

زمین پر ڈھیر ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) گر پڑنا۔

زمین پر سے کچھ پڑا پانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کوئی چیز بغیر محنت مشقت کے حاصل ہونا۔ کوئی چیز اتفاقاً مل جانا (۲) کوئی مطلب کی چیز اچانک مل جانا۔

زمین پر قدم نہ رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) غرور کرنا۔

زمین پر کسی کے نام کی شراب چھڑکنا۔ (ا۔ محاورہ) مے نوشوں میں یہ دستور ہے کہ پینے سے پہلے کسی کا نام لے کر ایک آدھ چھینٹا شراب کا زمین پر گرا دیتے ہیں۔

زمین پر نہ ٹھہرنے دینا۔ (ا۔ محاورہ) اپنے علاقے یا اپنی زمین پر نہ ٹھہرنے دینا

زمین پر ہاتھ نہیں ٹیکے۔ (ا۔ محاورہ) عاجز نہیں ہوا۔ ابھی طاقت ہے۔

زمین پست ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بحر اور ردیف و قافیہ کا اچھا نہ ہونا۔

زمین پکڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جم کر بیٹھنا (۲) کسی جگہ مستقل سکونت اختیار کرنا۔

زمین پھٹ جائے اور میں سما جاؤں۔ (ا۔ مثل) نہایت شرمندگی یا زندگی سے بیزار ہو جانے کے وقت بولتے ہیں۔ ناگہانی موت آ جائے۔

زمین ترقید و پیدا شُد سرِ خر۔ (ف۔ مثل) (حقارتاً) کوئی دفعتہً آ جائے تو مذاقاً کہتے ہیں۔ زمین پھٹی اور گدھے کا سر پیدا ہو گیا۔

زمین تلے اوپر کر دینا۔ (ا۔ محاورہ) انقلاب برپا کر دینا۔ ہل چل مچا دینا۔

زمین تھر آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہل چل مچنا۔ (۲) زلزلہ آنا۔

زمین ٹل جائے اور یہ نہ ٹلے۔ (ا۔ مثل) نہ رُکنے والی مصیبت۔ ضدی شخص یا ضروری تعمیل ہونے والے حکم کی نسبت بولتے ہیں۔

زمین ٹھنڈی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ردیف قافیے کا چُست نہ ہونا۔

زمین جھکانا۔ (ا۔ محاورہ) آوارہ پھرانا۔

زمین چڑھا ہوا گھوڑا۔ (ا۔ محاورہ) وہ گھوڑا جسے لمبے سفر کی عادت ڈالی گئی ہو۔

زمین حُسن خیز۔ (ف۔ ا۔ صف) وہ خِطہ جہاں کے اکثر لوگ خوبصورت ہوتے ہوں۔

زمین خالصہ۔ (ف۔ ا۔ مث) وہ زمین جو براہِ راست بادشاہ کی ذاتی ملکیت ہو۔ جاگیر صرف خاص۔

زمین خراجی۔ (ف۔ ا۔ مث) وہ زمین جس کا معاملہ ادا ہوتا ہو۔

زمین خون سے لال ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سخت خون ریزی ہونا۔ لڑائی میں بہت لوگوں کا مارا جانا۔

زمین دار۔ (ف۔ صف) زمین کا مالک (۲) زمین کاشت کرنے والا شخص۔ کاشتکار۔

زمین دار کو کِسان۔ بچے کو مَسان۔ (ا۔ مثل) زمین دار کو اپنے کاشتکار اور بچے کو مرضِ مسان سے سخت نقصان پہنچتا ہے۔

زمین دار کی جڑ ہری۔ زمین دار ہمیشہ خوش حال رہتا ہے۔

زمین داری۔ (۱) زمینداری کا پیشہ یا کام (۲) پٹی داری۔ جاگیر داری۔ (۳) اراضی۔ پٹی۔ ریاست (۴) زمین جو زمیندار کے قبضے میں ہو۔ (۵) زمین دار کا عہدہ۔

زمین داری پٹا۔ (ا۔ مذ) ایک تحریر جس میں سرکار زمین داری کے حقوق عطا کرتی ہے۔

زمین داری دُوب کی جڑ ہے۔ زمین داری کھیڑے کی دُوب ہے (مثل) زمینداری میں ہمیشہ فائدہ ہوتا ہے۔ زمینداری پائیدار چیز ہے۔

زمین دکھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) گرا دینا۔ پٹکنا (۲) نیچا دکھانا (۳) پچھاڑنا۔

زمین دوز۔ (ف۔ صف) زیرزمین۔ زمین کے نیچے۔
زمین دوز قلعہ۔ زمین کے نیچے بنا ہوا قلعہ۔ ایسا قلعہ جس کی چھت زمین کے برابر ہو اور باہر سے پتہ نہ چلے کہ قلعہ ہے۔
زمین دیکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نیچا دیکھنا۔ شرمندہ ہونا (۲) گر پڑنا۔ پچھڑنا (۳) زمین میں دفن ہونا (۴) تے کرنا۔
زمین سیند۔ (ف۔ ا۔ مث) وہ اُفتادہ زمین جس پر مکانات نہ ہوں۔
زمین سخت ہے آسمان دُور ہے۔ (ا۔ مثل) سخت مصیبت اور بے بسی کے موقع پر کہتے ہیں۔ نہ سختی کے باعث زمین میں سما سکتا ہوں نہ دوری کے سبب آسمان پر پہنچ سکتا ہوں۔ کچھ کرتے دھرتے نہیں بن پڑتی۔
زمین سر پر اُٹھا لینا۔ (ا۔ محاورہ) بہت شور و غل کرنا۔ اُدھم مچانا۔ بڑا فساد برپا کرنا۔
زمین سست ہونا۔ (ا۔ محاورہ) شعر کی بحر وغیرہ کا چست نہ ہونا۔
زمین سہل ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ردیف و قافیہ کا آسان ہونا۔
زمین سے پیٹھ لگنا۔ (ا۔ محاورہ) قرار پکڑنا۔ آرام کرنا۔ بے چینی رفع کرنا۔
زمین شعر سنگلاخ ہے۔ (ا۔ محاورہ) شعر کی بحر اور وزن مشکل ہے۔
زمین شق ہونا۔ (ا۔ محاورہ) زمین پھٹ جانا۔
زمین شگفتہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) زمین شعر کا ایسا موزوں و مناسب ہونا کہ اچھے شعر موزوں ہوں۔
زمین شور سنبل بر نیارد۔ (ف۔ مثل) کھاری والی زمین میں سنبل نہیں اُگتا۔ بُرے آدمی سے کبھی نیکی کی اُمید نہیں ہوتی۔
زمین طرح کرنا۔ (ا۔ محاورہ) بحر اور قافیہ و ردیف کا معین ہونا۔
زمین غیر مزروعہ۔ (ف۔ ا۔ مث) وہ زمین جس میں کاشت نہ کی جائے اُفتادہ زمین۔
زمین قند۔ (ف۔ ا۔ مث) ایک قسم کی ترکاری۔ شکر قندی۔ کچالو۔
زمین کا پاؤں پکڑنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی مقام پر قیام ہو جانا۔ کہیں سے جا نہ سکنا۔
زمین کا پاؤں تلے سے سرک جانا (نکل جانا)۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی صدمے کا حال سُن کر گھبرا جانا (کنایۃً) وقت پر کسی کا ساتھ نہ دینا۔
زمین کا پاؤں کے نیچے نہ ٹھہرنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کا ساتھ نہ دینا۔
زمین کا پیوند ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دفن ہونا۔ مرجانا (۲) فنا ہونا۔ نیست و نابود ہونا۔
زمین کا تختہ اُلٹ جانا۔ (ا۔ محاورہ) انقلاب عظیم ہونا۔
زمین کا کھا جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نیست و نابود کر دینا (۲) زمین کا دفن شدہ چیز کو بوسیدہ کر دینا۔
زمین کا گز۔ (ا۔ مذ) بہت سفر کرنے والا۔ آوارہ پھرنے والا۔
زمین کا مالک۔ (ا۔ مذ) زمین دار۔
زمین کا پنپنا۔ (ا۔ محاورہ) ہل چل مچ جانا۔ زمانہ کا تہ و بالا ہونا۔
زمین کا نہ آسمان کا۔ (ا۔ مثل) کہیں کا بھی نہیں۔ نہ دین کا نہ دُنیا کا۔ نہ اِدھر کا نہ اُدھر کا۔
زمین کو آسمان کر دینا۔ (ا۔ محاورہ) پست زمین شعر کو اعلےٰ بنا دینا۔

زمین کو بوسہ دینا۔ (ا۔ محاورہ) زمین چومنا۔ زمین بوسی کرنا۔
زمین کو مارے زمین دار چونکے۔ (ا۔ مثل) کسی کمزور کو مار کر زور آور پر رعب ڈالنا۔
زمین کھا گئی کہ آسمان۔ (ا۔ مثل) اس وقت کہتے ہیں جب کھوئی ہوئی چیز کا پتا نہ لگے۔
زمین کی پوچھنا آسمان کی کہنا۔ (ا۔ مثل) سوال کچھ جواب کچھ۔ بے تکی بات کہنا۔
زمین کی طنابیں کھینچ دینا۔ (ا۔ محاورہ) مسافت کم کر دینا۔ فاصلہ تھوڑا کر دینا۔
زمین کی گردن۔ (ا۔ مث) خاک نائے۔ خشکی کا وہ تنگ حصہ جو پانی کے دو بڑے حصوں کو جدا کرے اور خشکی کے دو حصوں کو ملائے۔
زمین کے برابر ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خاک ہو جانا (۲) خاکساری کرنا۔
زمین کے طبقے آسمان پر اُڑا دینا۔ (ا۔ محاورہ) زمین کے طبقے اُلٹ دینا۔ زمین تہ و بالا کر دینا۔ غدر مچا دینا۔ قیامت برپا کر دینا۔
زمین کے نیچے اس قدر ہے جتنا زمین کے اُوپر ہے۔ (ا۔ مثل) اس آدمی کی نسبت جو بہت چالاک اور عیار ہو کہتے ہیں۔
زمین گرم ہونا۔ (ا۔ محاورہ) زمین شعر کا چست ہونا۔
زمین گلنار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سُرخ پھولوں سے زمین بھری ہونا (۲) خون سے زمین بھری ہونا۔
زمین گھس جانا۔ (ا۔ محاورہ) زمین کو نقصان پہنچ جانا (طنزاً کہتے ہیں کہ چلنے یا کھڑے رہنے سے زمین گھس نہ جائے گی)۔
زمین گیر۔ (ف۔ صف) (۱) وہ جو اپنی جگہ سے جنبش نہ کر سکے (۲) زمین پر گرا ہوا (۳) جھکا ہوا۔ خمیدہ (۴) زیادہ عمر کی وجہ سے کمزور (۵) بہت بوڑھا آدمی۔
زمین متحرک (متزلزل) ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زمین کا پنپنا۔ زلزلہ آنا۔ (۲) ہل چل مچنا۔
زمین مرہونہ۔ (ف۔ ا۔ مث) گرو رکھی ہوئی زمین۔
زمین مزروعہ۔ (ف۔ ا۔ مث) کاشت کی ہوئی زمین۔
زمین میں ٹھکانا نہ آسمان میں۔ (ا۔ مثل) بے خانماں ہے۔ کہیں ٹھکانا نہیں ہے۔
زمین میں سمانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سخت شرمندہ ہونا (۲) زمین میں گڑنا۔ زمین میں جذب ہونا۔
زمین میں گاڑ دوں گا۔ (ا۔ دھمکی) مزہ چکھاؤں گا۔
زمین میں گاڑنا۔ (مص۔ مرکب) دفن کرنا۔
زمین میں گڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دفن ہونا (۲) نہایت شرمندہ ہونا۔
زمین ناپنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سفر کرنا (۲) آوارہ پھرنا۔ مارے مارے پھرنا۔
زمین نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زمین شعر تلاش کرنا۔ نئے ردیف و قافیے میں شعر کہنا (۲) دریا کا ہٹ جانا اور زمین قابل کاشت ہونا۔
زمین و آسمان تھرانا۔ (ا۔ محاورہ) سخت ہل چل مچنا۔ تہ و بالا ہونا۔
زمین و آسمان کا فرق ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بہت بڑا فرق ہونا۔

زمین وزماں۔ (ف۔ا۔ مذ) تمام زمانہ۔
زمین ہلا دینا۔ (ا۔ محاورہ) ہل چل مچا دینا۔ قیامت برپا کر دینا۔ تہ وبالا کر دینا۔
زمین دارا۔ (ز۔مین۔ دا۔ را) (اُر۔ا۔ مذ) (۱) حقِ زمین داری (۲) دیہات۔
زمین دارنی۔ (ز۔مین۔ دار۔نی) (اُر۔ا۔مث) زمین دار کی بیوی۔
زمینی۔ (ز۔مِی۔ نی) (ف۔صف) (۱) زمین کی۔ زمین کے متعلق (۲) خاکی۔ دنیاوی۔ سِفلی۔

ز ــــ ن

زَن۔ (ف۔ا۔مث) (۱) عورت۔ ناری۔ تریا (۲) بیوی۔ اِستری۔ زوجہ۔ لُگائی (۳) (صف) مارنے والا جیسے تیغ زن۔ وہ چیز جس پر ضرب پہنچائی جائے جیسے قط زن۔ جمع: زناں۔
زَن باردار۔ (ف۔ا۔صف) حاملہ عورت۔
زن۔زر۔زمین تینوں لڑائی کے گھر۔ (ا۔مثل) عورت۔ روپیہ اور زمین سے دنیا میں جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔
زنِ مدخولہ۔ (ف۔ع۔ا۔مث) گھر میں ڈالی ہوئی عورت۔ داشتہ۔
زن مُرید۔ (ف۔صف) بیوی کا مطیع۔
زنِ منکوحہ۔ (ف۔ا۔مث) وہ عورت جس کے ساتھ نکاح ہوا ہو۔ بیاہتا بیوی۔
زن وشو۔ (ف۔ا۔ مذ) بیوی اور شوہر۔ جورو خاوند۔
زن وفرزند۔ (ف۔ا۔مذ) بیوی بچے۔ اہل وعیال۔
زَن زَن۔ (ف۔صوت۔ تابع فعل) فر فر۔ تیزی سے۔ کسی چیز کے تیز چلنے کی آواز۔
زَن سے۔ (ا۔ متعلق فعل) تیزی سے۔
زِنا۔ (زِ۔نا) (ع۔ا۔ مذ) غیر منکوحہ یا غیر مملوکہ عورت سے مجامعت۔ حرام کاری۔ بدکاری
زِنا بالجبر۔ (ع۔ا۔ مذ) کسی عورت سے زبردستی اور ناجائز طور پر مجامعت کرنا۔
زِنا کار۔ (ع۔ف۔صف) زنا کرنے والا۔ بدکار۔
زناکاری۔ (ف۔ا۔مث) بدکاری۔ حرام کاری۔
زَناٹا۔ (زَن۔ نا۔ٹا) (ہ۔ا۔ مذ) کسی ٹھوس چیز کے ہوا میں زور سے گزرنے کی آواز۔
زَنا خ۔ (ز۔ نا خ) (ع۔ا۔ مث) مُرغ یا کبوتر وغیرہ کے سینے کی ہڈی جو دوشاخہ ہوتی ہے۔
زناخ توڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سینۂ مرغ کی ہڈی کو دو عورتوں کا کھینچ کر توڑنا۔ (۲) پکّا یارانہ ہونا۔ ہمراز بنانا۔ سہیلی بنانا۔
زَناخہ۔ (زَ۔ نا۔خہ) (ق۔ا۔ مذ) (۱) سانپ (۲) بند کفن۔
زناخی۔ (زَ۔ نا۔خی) (اُر۔ا۔مث) (۱) لال قلعہ دہلی کی عورتوں کا یہ دستور تھا کہ وہ آپس میں رشتے مقرر کر کے ایک دوسرے کو خطاب کیا کرتی تھیں مثلاً دل جان جانِ من زناخی وغیرہ۔ زناخی کا رشتہ اور رشتوں سے زیادہ مضبوط اور قابلِ قدر گنا جاتا تھا سہیل گوئیاں۔

زُنّار۔ (زُن۔ نار) (ف۔ا۔ مذ ومث) (۱) وہ تاگا جو ہندو گلے اور بغل کے درمیان ڈالے رہتے ہیں۔ جنیو (۲) وہ تاگہ یا زنجیر جو عیسائی۔ مجوسی اور یہودی کمر میں باندھتے ہیں۔
زُنّار ساغر۔ زُنّار قدح۔ (ف۔ا۔ مذ) (۱) وہ بُلبُلے جو شراب کے پیالے میں اُٹھتے ہیں (۲) وہ گول نشان جو شراب کے پیمانے میں پڑ جاتا ہے۔
زُنّاری۔ (ع۔صف) زُنّار سے منسوب (۲) زُنّار پہننے والا (۳) کافر۔ ہندو۔
زَناشوی۔ (ز۔نا۔شو۔ای) (ف۔ا۔ مث) میاں بیوی کے تعلقات مباشرت۔
زَناں۔ (زَ۔ناں) (ف۔ا۔ مث) زن کی جمع۔ عورتیں۔
زنانِ پردہ نشین مصلحت چناں دانند۔ (ف۔مثل) پردے میں بیٹھنے والی عورتیں مصلحت کس طرح سمجھ سکتی ہیں۔
زنان پھڈّی۔ زنان منتری۔ (ف۔ا۔مث) وہ مرد جو عورتوں کے طریقے اور طرزِ گفتگو اختیار کریں۔ زنخے۔ زنانے۔
زناں خانہ۔ (ف۔ا۔ مذ) حرم سرا۔ مکان کا وہ حصّہ جو عورتوں کے رہنے کے لیے مخصوص ہو۔
زَنانہ۔ (زَ۔نا۔نہَ) (ف۔ا۔ مذ) (۱) زنخہ۔ مُخنّث۔ ہیجڑا۔ وہ مَرد جو عورتوں کی سی حرکتیں کرے (۲) پردہ نشیں عورتوں کے رہنے کا مکان۔ حرم سرائے (۳) پردہ (۴) (صف) نامرد۔ ڈھیلا۔ سُست۔
زنانہ (کرنا) کروانا۔ (ا۔ محاورہ) مردوں کو ہٹا دینا تاکہ پردہ دار عورتیں آجائیں (۲) ہیجڑا بنوانا۔
زنانی۔ (زَ۔نا۔نی) (اُر۔صف) (۱) زن سے منسوب (۲) (مث) عورت۔
زنانی بولی۔ (ف۔ا۔ مث) عورتوں کی زبان۔ ریختی۔
زنانی پوشاک۔ (ف۔ا۔مث) عورتوں کا لباس۔
زنانی ڈیوڑھی۔ (ف۔ا۔ مث) وہ ڈیوڑھی جس سے عورتوں کی آمدورفت ہو۔
زنانی سواری۔ (ف۔ا۔ مث) عورت جو سواری میں بیٹھے۔
زنبق۔ (زَم۔ بَق) (ع۔ا۔ مذ) (۱) چنبیلی کی ایک قسم۔ چمپا (۲) چنبیلی کا تیل۔ (۳) شراب (۴) ایک قسم کا مرہم۔
زُنبُور۔ (زَم۔ بُور) (ع۔ا۔ مذ) (۱) بھڑ۔ شہد کی مکھی (۳) ایک آلہ جس کا مُنہ گول ہوتا ہے اس سے میخوں کو نکالا جاتا ہے (۴) دانت نکالنے کا آلہ (۵) چھوٹی توپ جو بادشاہوں کے ساتھ اُونٹ پر رہتی تھی۔
زنبور خانہ۔ (ع۔ف۔ا۔ مذ) بھڑوں کا چھتّا۔
زنبورِ سُرخ۔ (ع۔ف۔ا۔ مذ) تتیا۔
زنبورِ عسل۔ (ع۔ف۔ا۔ مذ) شہد کی مکھی۔
زنبورچی۔ (زَم۔ بُور۔ چی) (ف۔ا۔ مذ) توپ چلانے والا۔
زنبورک۔ (زَم۔ بُو۔ رَک) (ف۔ا۔ مث) چھوٹی توپ۔
زنبورہ۔ (زَم۔ بُو۔ رَہ) (ف۔ا۔ مذ ومث) (۱) زنبور (۲) شہد کی بڑی مکھی (۳) کنکری (۴) ایک قسم کی ستار جس کے دو طرف کدو لگے ہوتے ہیں۔ بین۔
زنبوری۔ (زَم۔ بُو۔ ری) (ف۔صف) جالی دار۔
زنبیل۔ (زَم۔ بیل) (ف۔ا۔مث) (۱) ٹوکری جو کھجور کے پتّوں سے بنی ہوئی ہو (۲) فقیروں کا کاسہ جو خشک کدو سے بنا ہو (۳) جھولی۔ تھیلی۔ جھولا۔

جمع : زنابیل۔

زنبیل (باف) ساز۔ (ف۔ا۔ مذ) زنبیل بنانے والا۔

زنبیلِ عمر عیار۔ (ف۔ا۔ مذ) ایک روایتی تھیلی جو عمر عیار کے پاس تھی جو چاہتا تھا اس میں رکھ لیتا تھا (۲) ایسا تھیلا جس میں بہت سی چیزیں سما جائیں۔

زَنجَبیل۔ (زن۔ جَ۔ بیل) [ع۔ا۔ مث] (۱) سونٹھ (۲) بہشت کی ایک نہر کا نام۔

زَنجیر۔ (زَن۔ جیر) [ف۔ا۔ مث] (۱) دروازے کی کُنڈی (۲) بیڑی (۳) لڑی سلسلہ (۴) دھات کے چھوٹے چھوٹے حلقوں کی لڑی (۵) فیل کے ساتھ تعداد ظاہر کرنے کے لیے جیسے پچیس زنجیر فیل۔

زنجیر بندی۔ (ف۔ا۔ مث) (۱) سلسلہ (۲) قطار۔

زنجیر تڑانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) آزادی کی خواہش میں بے تاب ہو کر زنجیر توڑنے کی کوشش کرنا۔ (۲) بہت جوش یا غصے میں بھرا ہونا۔

زنجیر توڑنا۔ (ا۔ محاورہ) زنجیر ٹکڑے ٹکڑے کر دینا (دیوانگی میں)۔

زنجیرِ داد۔ (ف۔ا۔ مث) وہ زنجیر جو نوشیرواں نے اپنے محل کے آگے گھنٹہ باندھ کر لٹکائی تھی تاکہ فریادی اسے ہلا کر بادشاہ کو بلا سکیں۔

زنجیر دار۔ (ف۔ صف) حلقے دار۔ جس پر زنجیر بنی ہوئی ہو۔

زنجیرِ دَر۔ (ف۔ا۔ مث) دروازے کی کُنڈی۔

زنجیر دینا۔ (ا۔ محاورہ) کُنڈی لگانا۔

زنجیر ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) دیوانے یا قیدی کے ہاتھ پاؤں میں زنجیر باندھنا۔

زنجیرِ جنون۔ (ف۔ا۔ مث) وہ زنجیر جو دیوانے آدمی کو ڈالتے ہیں۔

زنجیرِ عَدل۔ وہ زنجیر جو شہنشاہ جہانگیر نے اپنے محل میں اس لیے لگائی تھی کہ دادخواہ اس کے ذریعے بادشاہ تک فریاد پہنچا سکیں۔ نیز دیکھیے زنجیر داد۔

زنجیرِ عرش کھڑکانا۔ (ا۔ محاورہ) دعا کو بارگاہِ خداوندی تک پہنچانے کے لیے عجز و زاری کرنا۔

زنجیر کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پاؤں میں زنجیر ڈالنا (۲) گرفتار یا اسیر کرنا۔ (۳) زنجیر لگانا۔

زنجیر کھڑکانا۔ (ا۔ محاورہ) زنجیر زور سے ہلانا۔

زنجیریں پہننا۔ (ا۔ محاورہ) قید ہونا۔

زَنجیرَہ۔ (زَن۔ جی۔ رَہ) [ف۔ا۔ مذ] (۱) کوئی چیز جو زنجیر کی شکل کی ہو (۲) بٹا ہوا ڈورا جو زنجیر کی شکل کا بنایا جاتا ہے (۳) کپڑے وغیرہ پر کڑھا ہوا حلقہ دار سلسلہ۔ لہریا۔ کنٹھا۔ زنجیر دار سلائی (۴) تصویر کے گرد کنارہ (۵) حلقے جو سطحِ آب پر پائے جاتے ہیں (۶) زنجیر۔ گردن۔ ہار (۷) ناخنوں پر سفید نشان (۸) دو الفاظ کو جدا کرنے کا نشان۔

زنجیرہ بندی۔ ایک چیز کا دوسری چیز کے واسطے لازمی ہونا۔

زَنجیری۔ (زَن۔ جی۔ ری) [ف۔ صف] (۱) زنجیر میں بندھا ہوا (۲) پاگل۔ دیوانہ (۳) [مذ] قیدی (۴) دیوانہ شخص (۵) زنجیر کی تصغیر۔

زَنخا۔ (زَن۔ خا) [اُ۔ا۔ مذ] اصل فارسی لفظ زنکہ ہے (۱) وہ مرد جو عورتوں کی طرح بات چیت یا حرکات کرے۔ زنانہ (۲) بُزدل۔ نامرد۔

زَنخدان۔ (زَ۔ نَخ۔ دان) [ف۔ا۔ مث] ٹھوڑی۔

زِندان۔ (زِن۔ دَان) [ف۔ا۔ مذ] قید خانہ۔ جیل۔

زِندانی۔ (زِن۔ دا۔ نی) [ف۔ا۔ مذ] قیدی۔ گرفتار شدہ مجرم۔

زَندقہ۔ (زَن۔ دِقَہ) [ع۔ا۔ مذ] (۱) کُفر۔ بے دینی۔ الحاد (۲) منافقت۔

زندگانی زندگی۔ (زِن۔ دَ۔ گا۔ نی۔ زِن۔ دَ۔ گی) [ف۔ا۔ مث] زیست۔ حیات۔ جیون۔ عمر۔

زندگانی (زندگی) پر خاک۔ (ا۔ کلمۂ نفرین) زندگی پر لعنت۔

زندگی آخر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) زندگی تمام ہونا۔ موت کا وقت قریب ہونا۔

زندگی بخشنا۔ (ا۔ محاورہ) پیدا کرنا۔ زندہ کرنا۔ جلانا۔

زندگی بخش۔ (ف۔ا۔ صف) وہ جو زندگی عطا کرے۔

زندگی بسر کرنا۔ (ا۔ محاورہ) عمر گزارنا۔

زندگی بھاری ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کسی صدمہ یا بیماری کی وجہ سے مرنے کو جی چاہنا۔ جینا دوبھر ہونا۔

زندگی بھر۔ (ف۔ صف) تمام عمر۔

زندگی تلخ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) اس قدر تکلیف ہونا کہ جینا دُوبھر ہو جائے۔

زندگی حباب ہے۔ (ا۔ مقولہ) زندگی پانی کے بُلبُلے کی طرح ہے زندگی ناپائیدار اور فانی ہے۔

زندگی دُوبھر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) زندگی بھاری ہونا۔ جان اجیرن ہونا۔

زندگی زندہ دلی کا نام ہے، مُردہ دِل خاک جیا کرتے ہیں۔ (ا۔ مقولہ) انسان کو خوش باش رہنا چاہیئے۔ مُردہ دِل کی زندگی بے کار ہے۔

زندگی سے (بیزار) تنگ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) جینے سے تنگ آنا۔ مرنے کو جی چاہنا۔

زندگی سے مایوس ہونا۔ (ا۔ محاورہ) جینے کی اُمید نہ رہنا۔

زندگی سے ہاتھ اُٹھانا (دھونا)۔ مرنے کے لیے تیار ہونا۔ جینے سے مایوس ہونا۔

زندگی شرط ہے۔ (ا۔ روزمرّہ) اگر جیتے رہے۔

زندگی عطا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) زندگی بخشنا۔

زندگی کاٹنا۔ (ا۔ محاورہ) عمر بسر کرنا۔

زندگی کا جام پینا۔ کسی کی سلامتی یا تندرستی کا جام پینا۔ جامِ صحت پینا۔

زندگی کے دن پورے کرنا۔ (ا۔ محاورہ) عمر رنج و تکلیف میں گزارنا۔

زندگی مُستعار۔ (ف۔ا۔ مث) چند روزہ زندگی۔

زندگی موت کسی کے ہاتھ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کا پورا اختیار ہونا۔

زندگی میں۔ جیتے جی۔

زندگی میں موت کا مزہ چکھنا۔ (ا۔ محاورہ) بے حد تکلیف ہونا۔ سخت مصیبت پڑنا۔

زندگی وبال ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مصیبت میں عمر بسر ہونا۔ جینا دوبھر ہونا۔

زندگی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) عمر ہونا۔ دیر تک زندہ رہنا۔

زِندہ۔ (زِن۔ دَہ) [ف۔ صف] (۱) جیتا (۲) جان دار۔ ذی رُوح۔ ذی حس۔ (۳) تر و تازہ۔ سرسبز (۴) مشتعل۔ سُلگتی ہوئی۔

زندہ آنا۔ (ا۔ محاورہ) جیتے جی واپس آنا۔

زندہ اُٹھا لینا۔ خدا کا کسی شخص کو آسمان پر جیتے جی بُلانا (جس طرح کہ مسلمانوں

کے اعتقاد کے بموجب حضرت عیسٰے کو اُٹھا لیا۔
زندہ باد (باش)۔ (دُعا) (۱) جیتے رہو۔ سلامت رہو۔
زندہ پانا۔ (ا۔ محاورہ) جیتا دیکھنا۔
زندہ پیر۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ بزرگ شخص جو زندگی میں احترام و تعظیم کے لائق ہو۔
زندۂ جاوید۔ (ف۔ صف) ہمیشہ کے لیے زندہ۔ نہ مرنے والا۔ امَر۔
زندہ دار۔ (ف۔ صف) بہت جاگنے والا۔
زندہ دارانِ شب۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) وہ جو راتوں کو جاگتے ہیں۔ چوکیدار (۲) رات کو عبادت کرنے والے لوگ۔
زندہ درگور۔ (ف۔ صف) سخت مصیبت میں مبتلا۔
زندہ دل۔ (ف۔ صف) خوش مزاج۔ ظریف۔
زندہ دِلی۔ (ف۔ ا۔ مث) خوش طبعی۔ دِل لگی۔ ظرافت۔ چہل۔
زندہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جِلانا۔ زندگی بخشنا (۲) فرحت دینا۔
زندہ گڑوا دینا۔ (مص۔ مرکب) زندہ دفن کرا دینا۔
زندہ نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی مصیبت سے جیتے جی نکل آنا۔
زندہ نہ چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) مار ڈالنا۔
زندہ نہ دیکھنا۔ (ا۔ محاورہ) مر جانے کی وجہ سے کسی شخص کو نہ دیکھنا۔
زندہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جی پڑنا۔ جینا (۲) کسی دھات کے کُشتے کا اپنی اصلی حالت پر آنا۔
زِندیق۔ (زِن۔ دِیق) (ع۔ ا۔ مذ) کتاب ژند کا معتقد۔ بے دین۔ کافر۔ مجوسی وہ شخص جو خدا کی وحدانیّت کا قائل نہ ہو۔ جمع: زنادِقہ۔
زِنک۔ (Zinc) (انگ۔ ا۔ مذ) جست۔ ایک قسم کی دھات۔
زنک آئنٹمنٹ (Zinc Intment) ایک قسم کا مرہم جو زخم کو خشک کر دیتا ہے۔
زِنک لوشن۔ (Zinc Lotion) آنکھ میں ڈالنے کا ایک عرق۔
زنکوگرافی۔ (Zinc Graphy) (زِن۔ کو۔ گِ۔ را۔ فی) (انگ۔ ا۔ مث) جست کی تختیوں پر چھاپنے کا فن۔
زنگ۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) چھوٹا گھنٹہ۔ گھنٹی (۲) دھات کا میل۔ مورچہ (۳) خصوصاً لوہے کا میل (۴) کدورت (۵) سیاہی۔ تاریکی۔ افریقہ کا ایک ملک۔ حبشہ۔
زَنگ آلوُد۔ زنگ آلُودہ۔ زنگ خوردہ۔ (ف۔ صف) زنگ لگا ہوا۔
زَنگ آنا۔ (ا۔ محاورہ) زنگ لگنا۔
زنگ کا کھا جانا۔ (ا۔ محاورہ) زنگ سے دھات کا بوسیدہ ہو جانا۔
زنگار۔ (زَن۔ گار) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) زنگ (۲) تانبے کا زنگ یا کساؤ (۳) نیلا تھوتھا جو تانبے آکسیجن اور گندھک سے مل کر بنتا ہے۔
زنگار کا پھاہا۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ پھاہا جس پر مرہم زنگار لگایا گیا ہو۔
زَنگاری۔ (زَن۔ گا۔ ری) (صف) زنگار کے رنگ کا۔ سبز۔ ہرا۔
زَنگولہ۔ (زَن۔ گو۔ لہ) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) جَرَس۔ گھنٹہ (۲) گھنگرو (۳) ایک سُر۔
زنگی۔ (زَن۔ گی) (ف۔ صف) حبشی۔ سیدی۔ زنجبار کا باشندہ (مجازاً) سیاہ فام۔
زنگی کی سیاہی کسی رنگ نہیں جاتی۔ (ا۔ مثل) پیدائشی عیب کسی طرح نہیں مٹتا۔
زنگی ہڑ۔ (ا۔ مث) کالی اور چھوٹی ہڑ۔ ہلیلہ سیاہ۔
زنند جامہ ناپاک گازُراں بر سنگ۔ (ف۔ مثل) نجس کپڑے کو دھوبی پتھر پر مارتے ہیں۔ عیب دار کا عیب دُور کرنے کے لیے سختی کی ضرورت ہے۔
زینہار۔ (زِن۔ ہار) (ف تاکید) ہرگز۔ کبھی نہیں۔ خبردار۔

ز ـــــ و

زُواد۔ (زُ۔ واد) (ق۔ ا۔ مث) ایک قسم کی خوشبو۔
زَوّار۔ (زَو۔ وار) (ع۔ صف) زیارت کرنے والا۔ زائر۔ یاتری۔
زَوال۔ (زَ۔ وال) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) عروج کی ضد (۲) کمی۔ گھاٹا۔ اُتار (۳) تنزل (۴) نقصان (۵) ناکامیابی (۶) ترقی اور عروج جاتا رہنا (۷) مصیبت (۸) سورج کا نصف النہار سے نیچے اُترنا۔
زوال آمادہ (پذیر)۔ (ع۔ ف۔ صف) گھٹنے والا۔ تغیر قبول کرنے والا۔
زوال پر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تنزّل ہونا۔ گھٹنا (۲) سُورج کا غروب ہونے کے قریب ہونا۔
زوال کا وقت۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) وہ وقت جب آفتاب نِصف النّہار سے سِرک جائے۔ دوپہر سے ذرا بعد کا وقت۔ دھوپ ڈھلنے کا وقت۔
زوالِ ماہ (مَہ)۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) چاند کا بدر ہونے کے بعد گھٹنا۔ اندھیرا پاکھ
زَوائد۔ (زَ۔ وَا۔ اِد) (ع۔ ا۔ مذ) زائد کی جمع۔ فضول اور بحث سے خارج باتیں۔
زُوپین۔ (زُو۔ پِین) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) چھوٹا دوزبانہ۔ دوشاخوں والا نیزہ (۲) (مذ) کادس کا ایک بیٹا (۳) (صف) شاعرانہ۔ موسیقارانہ۔
زَوج۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) جفت۔ جوڑا (۲) بیوی خاوند میں سے کوئی ایک (۳) شوہر (۴) وہ عدد جو کسر کے بغیر نصف ہو سکے۔ جمع: اَزواج۔
زَوجِ الزَوج۔ (ع۔ مذ) وہ عدد جو دو پر تقسیم ہونے کے بعد پھر دو پر پُورا تقسیم ہو سکے جیسے۔ ۴۔ ۸۔ ۱۶۔
زوج الفَرد۔ (ع۔ مذ) وہ عدد جو جفت اور طاق پر پُورا تقسیم ہو سکے۔ جیسے ۶۔ ۱۲۔ ۱۸۔
زَوجَہ۔ (زَو۔ جَہ) (ع۔ ا۔ مث) جورو۔ بیوی۔ استری۔ اہلیہ۔ جمع: اَزواج۔
زَوجَہ مطلقہ۔ (ف۔ ا۔ مث) طلاق دی ہوئی عورت۔
زَوجَہ منکوحہ۔ (ع۔ ا۔ مث) نکاح کی ہوئی عورت۔ بیاہتا بیوی۔
زَوجیّت۔ (زو۔ جی۔ یَت) (ع۔ ا۔ مث) نکاح۔ شادی۔ عقد۔
زوجیّت میں لانا۔ (ا۔ محاورہ) بیوی بنانا۔ نکاح میں لانا۔ عقد کرنا۔
زَوجین۔ (زَو۔ جَین) (ع۔ ا۔ مذ) زوج کا تثنیہ۔ میاں بیوی۔ زن و شوہر۔
زُود۔ (ف۔ صف) جلد۔ شتاب۔ فوراً۔ ابھی۔ معاً۔
زُود آشنا۔ (ف۔ صف) بہت جلد دوست بن جانے والا۔

زُود پشیمان۔ (ف۔صف) بہت جلد پچھتانے والا۔
زُود حِس۔ (ف۔صف) جلد محسوس کرنے والے۔ حسّاس۔
زُود رَس۔ (ف۔صف) تیز فہم۔ بات کی تہ کو جلد پہنچنے والا۔
زُود رَنج۔ (ف۔صف) جلد خفا ہو جانے والا۔
زُود فربہ زُود لاغر۔ (ف۔مثل) جو ایک رائے یا ایک حالت پر قائم نہ رہے۔ گھڑی میں کچھ اور گھڑی میں کچھ۔
زُود فہم۔ (ف۔صف) تیز فہم۔ ہوشیار۔ ذکی۔
زُود نویس۔ (ف۔صف) جلد جلد لکھنے والا۔
زُودی۔ (زُو۔دِی) (ف۔ا۔مث) جلدی۔ شتابی۔
زُور۔ (ع۔ا۔مذ) دغا۔ فریب۔ مکر۔
زور۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) طاقت۔ قوت۔ توانائی۔ بل۔ شکتی (۲) اختیار۔ بس۔ قابو (۳) زبردستی۔ ظلم (۴) کوشش۔ جدوجہد (۵) محنت مشقت (۶) سہارا۔ مدد (۷) وزن۔ بوجھ (۸) انوکھا آدمی (۹) (مذ) سہارا جو شطرنج کے ایک مہرے کو دوسرے سے ہوتا ہے (۱۰) (صف) قیامت کا۔ غضب کا (۱۱) انوکھا۔ نرالا۔
زور آزما۔ (ف۔صف) طاقت آزمانے والا۔ پہلوان۔
زور آزمانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) طاقت کا امتحان کرنا (۲) قوت دکھانا۔
زور آزمائی۔ (ف۔ا۔مث) طاقت آزمانا۔ قوت دکھانا۔ کشتی۔ بل دکھانا۔
زور آنا۔ (ا۔محاورہ) طاقت آنا۔ قوی ہونا۔ توانا ہونا۔
زور آور۔ (ف۔صف) (۱) طاقت ور۔ قوی (۲) زبردست۔
زور آوری۔ (ف۔ا۔مث) (۱) طاقت۔ توانائی (۲) زبردستی۔
زور بادشاہ داؤں وزیر۔ (مثل) طاقت بادشاہ جیسی داؤں وزیر جیسی۔
زورِ بازو۔ (ف۔ا۔مذ) ذاتی قوت۔ ہمت۔
زور باندھنا۔ (ا۔محاورہ) قوت پکڑنا۔
زور بڑھنا۔ (ا۔محاورہ) طاقت زیادہ ہونا۔ قوت بڑھنا۔
زور بل۔ (ف۔ا۔مذ) قوت۔ طاقت۔
زور پر۔ (۱) ترقی پر۔ کمال پر (۲) حوصلے پر۔
زور پڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بوجھ پڑنا۔ دباؤ پڑنا (۲) مجبور کیا جانا (۳) طاقت صرف ہونا۔
زور پکڑنا۔ (ا۔محاورہ) قوت حاصل کرنا۔ بڑھنا۔ زیادہ ہونا۔
زور پیدا کرنا۔ (ا۔محاورہ) طاقت بڑھانا۔ طاقت حاصل کرنا۔
زور توڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) قوت کم کرنا یا زائل کرنا (۲) دباؤ کم کرنا (۳) گھمنڈ توڑنا۔
زور جتانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) رُعب ڈالنا۔ حکومت دکھانا۔ دباؤ ڈالنا (۲) طاقت ظاہر کرنا۔
زور چلانا۔ (ا۔محاورہ) رُعب سے یا زبردستی کوئی کام لینا۔
زور چلنا۔ (ا۔محاورہ) بس چلنا۔ قابو چلنا۔
زور دار۔ (ف۔صف) (۱) پُرجوش (۲) قوی۔ طاقت ور (۳) وہ پتنگ جس کے اُڑنے میں ڈور خوب تنی رہے اور جھول نہ پڑے۔
زور دکھانا۔ (ا۔محاورہ) غلبہ دکھانا۔ رُعب ڈالنا۔ حکومت جتانا۔

زور دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) قوت دینا۔ زور بڑھانا (۲) شطرنج کے مہرے کو دوسرے مہرے کا سہارا دینا (۳) کسی لفظ کے تلفظ کو خاص لہجہ سے ادا کرنا جس سے یہ ظاہر ہو کہ یہ لفظ قابل توجہ ہے۔
زور ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) مجبور کرنا۔ دباؤ ڈالنا (۲) کسی طرف زیادہ طاقت دکھانا (۳) دبانا۔ تنگ کرنا (۴) بوجھ ڈالنا۔
زور ڈھے جانا۔ (ا۔محاورہ) غرور جاتا رہنا۔
زور زور سے۔ (ا۔متعلق فعل) (۱) قوت سے طاقت سے (۲) تیزی سے (۳) سختی سے۔ چلا چلا کے۔
زور شور۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) تیزی و تندی۔ جوش و خروش (۲) چڑھاؤ (۳) شدت۔ زیادتی (۴) شوق۔ محنت۔
زور شور سے۔ (ا۔متعلق فعل) (۱) جوش و خروش سے (۲) شوق سے۔ محنت سے (۳) شان و شوکت سے۔
زور ضابطہ۔ (ف۔ا۔مذ) جبر۔ سختی۔ زبردستی۔
زور طبع۔ زور طبیعت۔ (ف۔ا۔مذ) نئے مضامین اور نئے خیالات پیدا کرنے کی قوت۔
زور ظلم۔ (ف۔ا۔مذ) سختی۔ زیادتی۔
زور قلم۔ (ف۔ا۔مذ) لکھنے کی طاقت۔ تحریر کا زور۔
زور کا۔ (۱) پُرجوش (۲) شدت کا (۳) بلند جیسے زور کا نعرہ۔
زور کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) طاقت آزمانا (۲) دو پہلوانوں کا مشق کے لیے لڑنا (۳) بڑھنا۔ زیادہ ہونا (۴) کوشش کرنا۔
زور کوٹ کوٹ کر بھرا ہونا۔ (ا۔محاورہ) بہت طاقت ہونا۔ رگ رگ میں قوت ہونا۔
زور کے آگے ضرب نہیں چلتی۔ (ا۔مثل) طاقت ور آدمی پر معمولی ضربات کا اثر نہیں ہوتا۔
زور گھٹنا۔ (ا۔محاورہ) طاقت کم ہونا۔
زور لگانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) طاقت صرف کرنا (۲) کوشش کرنا۔ سعی کرنا (۳) ہمت کرنا (۴) دھکیلنا۔ آگے بڑھنا (۵) ہاتھ لگانا (۶) مدد کرنا۔
زور مارنا۔ (ا۔محاورہ) نہایت کوشش کرنا۔ سارا زور لگا دینا۔
زورمند۔ (ف۔صف) طاقت ور۔ مضبوط۔
زور میں (آنا) بھرنا۔ (ا۔محاورہ) پوری قوت پر ہونا۔
زور نکال دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) قوت گھٹا دینا۔ کمزور کر دینا (۲) غرور مٹا دینا۔
زور نہ چلنا۔ (ا۔محاورہ) قابو نہ چلنا۔
زور نہ ظلم عقل کی کوتاہی۔ (ا۔مثل) (۱) بے عقل آدمی عموماً ظالم ہوتے ہیں (۲) کسی کے جبر یا سختی سے نقصان نہیں پہنچا، اپنی بے وقوفی کی وجہ سے پہنچا ہے۔
زوروں پر چڑھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) طاقت میں بھرنا۔ بہت تیار ہونا (۲) طغیانی پر آنا دریا کا (۳) موٹا تازہ ہونا۔ جوانی میں بھرنا (۴) کمال کو پہنچنا۔
زوروں پر رہنا۔ (ا۔محاورہ) لگاتار ترقی ہونا۔ بہت چہل پہل ہونا۔

کِسی کام کا بہت زور رہنا۔
زورازوری۔ (زو۔را۔زو۔ری) (ہ۔ا۔مث) زبردستی۔ظلم۔
زُورَق۔(زُو۔رَق) (ف۔ا۔مث) (۱) کشتی۔ چھوٹا ڈونگا (۲) ایک قِسم کی ٹوپی جو درویش پہنتے ہیں۔ کشتی نما ٹوپی۔
زُوف۔ (اُ) لعنت۔ تف۔ پھٹکار۔
زُوف زاف کرنا۔ (ا۔محاورہ) لعنت ملامت کرنا۔
زُوف ہے۔ (کلمۂ نفرین) لعنت ہے۔ تفُ ہے۔
زُوفا۔ (زُو۔فا) (ع۔ا۔مذ) ایک قِسم کا پودا جس کے پھُول اور پتے شربت وغیرہ بنانے کے کام آتے ہیں۔
زون۔ (Zone) (انگ۔ا۔مذ) (۱) منطقہ۔ کرۂ ارض کے وہ پانچ حِصّے جو استوا کے متوازی خطوط کے درمیان واقع ہیں (۲) علاقہ۔ منطقہ۔

ز ــــــ ہ

زِہ۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) جننا (۲) بچّہ۔ اولاد (۳) (حرفِ تحسین) شاباش۔ مرحبا بہت خوب (۴) (مث) کمان کا چلّہ (۵) کوئی چیز جو بل دے کر سوراخ سے نکالی (۶) لیس۔ فیتہ۔ جھالر (۷) انعام
زِہ گیر۔ (ف۔ا۔مذ) سینگ یا ہڈی کا چھلّا جس کو انگوٹھے میں پہنتے ہیں اور کمان کی زِہ کو کھینچتے ہیں۔
زُہاب۔ (ع۔ا۔مذ) ہر وقت جاری رہنے والا چشمہ۔
زُہّاد۔ (زُہ۔ہاد) (ع۔صف۔و۔مذ) زاہد کی جمع۔ پرہیزگار لوگ۔ عابد۔
زِہار۔ (زِ۔ہار) (ف۔ا۔مث) شرم گاہ۔ پیڑو۔
زُہد۔ (ع۔ا۔مذ) پرہیزگاری۔ تقویٰ۔
زَہر۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) وہ چیز جس کے کھانے سے انسان مرجائے۔ سم۔ بِس۔ ہلاہل (۲) کوئی چیز جو نہایت کڑوی ہو (۳) غصہ۔ غضب (۴) (صفنا) کڑوا۔ تلخ (۵) ناگوار۔ بُرا (۶) مہلک۔ قاتل (۷) مُضر۔ آزار رساں۔
زہرآب۔ زَہراب۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) پانی جس میں زہر ملا ہوا ہو (۲) غم۔ غصّہ (۳) (کنایتہً) پیشاب۔
زہرآشام۔ (ف۔صف) (۱) زہر پینے والا (۲) جو زہر میں بجھا ہوا۔
زہرآگیں۔ زہرآلُود۔ زہرآلُودہ۔ (ف۔صف) زہر سے بھرا ہوا۔ زہریلا
زہرآمیز۔ (ف۔صف) زہر ملا ہوا۔
زہر اُگلنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کسی کی نسبت بُری باتیں کہنا (۲) لگائی بجھائی کرنا۔ (۳) فتنہ انگیز باتیں کرنا (۵) اظہار قہر و غضب کرنا (۶) جلی کٹی کرنا۔
زہر باتیں۔ (ا۔مث) جلی کٹی باتیں۔ بے جا باتیں۔
زہر باد۔ (ا۔مذ) (۱) ایک بیماری جس میں پھوڑے پھنسی کا زہر سارے بدن میں پھیل جاتا ہے (۲) ہاتھیوں اور گھوڑوں کی ایک بیماری جس میں آلۂ تناسل اور فوطے سُوج جاتے ہیں۔
زہر بونا۔ (ا۔محاورہ) بُرائی کرنا۔ بُرائی یا فساد کی بنیاد ڈالنا۔
زہر بھرا ہونا۔ (ا۔محاورہ) کسی کو نقصان پہنچانے کا ارادہ ہونا۔ کسی کی طرف سے بُغض یا بدی ہونا۔
زہر بھری آنکھ۔ (ا۔مث) (۱) غصّے کی نظر (۲) شوخ آنکھ۔
زہر (پھیلنا) چٹکنا۔ (ا۔محاورہ) جسم میں زہر کا اثر سرایت کرجانا۔
زہر تیلیا۔ (ا۔مذ) سُمّ قاتل۔
زہر چڑھنا۔ (ا۔محاورہ) زہر کا اثر ہونا۔
زہر خند۔ (ف۔ا۔مذ) وہ ہنسی جو غصّے، ناگواری یا شرمندگی سے ہو۔
زہر دینا۔ (ا۔محاورہ) زہر کھلانا۔ زہر دے کر مارنا۔
زہر قاتل۔ (ف۔صف) وہ زہر جس کے کھانے سے انسان مرجائے مُہلک زہر۔
زہر کا پتلا۔ (ا۔مذ) نہایت شریر۔ بڑا مُفسد۔
زہر کرنا یا کردینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سخت کڑوا یا تلخ کردینا (۲) ناگوار کردینا بدمزہ کردینا (۳) (کسی کے حق میں) بُرا کہنا۔
زہر کھانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بس کھانا (۲) مرجانا (۳) دشمنی کرنا۔ بغض نکالنا (۴) رشک کرنا۔ حسد کرنا (۵) کسی چیز پر دانت رکھنا۔ لینے کا خیال رکھنا۔
زہر کی پڑیا۔ زہر کی چھُری۔ زہر کی گانٹھ۔ (ا۔صف) فتنہ انگیز۔ مُفسد۔ شریر۔
زہر کے سے گھونٹ۔ (ا۔مذ) بہت ناگوار۔
زہر کے گھونٹ نگلنا۔ تلخ چیز کو حلق سے اُتارنا۔ ناگوار کو گوارا کرنا۔ غصّہ ضبط کرنا۔
زہر گھولنا۔ (ا۔محاورہ) فتنہ و فساد کی باتیں کرنا۔
زہر گیاہ۔ (ف۔ا۔مث) ایک قِسم کی زہریلی گھاس۔
زہر لگنا۔ (ا۔محاورہ) بُرا لگنا۔ ناگوار گزرنا۔
زہر مار۔ (ا۔مذ) وہ چیز جو زہر کو مارے۔ جو زہر کا اثر زائل کرے۔
زہر مار کرنا۔ (ا۔محاورہ) نامرغوب چیز کھانا۔ مجبوراً کوئی چیز کھانا۔
زہر معلوم ہونا۔ (ا۔محاورہ) بُرا لگنا۔ ناگوار ہونا۔
زہر ملادینا۔ (ا۔محاورہ) فتنہ و فساد کی باتوں سے اچھی باتوں کو بھی ناگوار کردینا۔
زہر مل جانا۔ (ا۔محاورہ) بُرائی ہوجانا۔
زہر مُہرہ۔ (ا۔مذ) ایک قِسم کا پتھر جو زہر جذب کرلیتا ہے۔
زہر مُہرہ خطائی۔ (ا۔مذ) شہر خطا کا زہر مُہرہ جو نہایت عمدہ اور زود اثر ہوتا ہے۔
زہر میں بجھانا۔ (ا۔محاورہ) تلوار یا خنجر کی دھار کو آگ میں سُرخ کرکے زہرآلود پانی میں بجھاتے ہیں۔ اِن سے جو زخم ہوتے ہیں ان میں زہر اثر کرجاتا ہے
زہر نوش۔ (ف۔صف) بلانوش۔
زہر ہلاہل۔ (ف۔ا۔مذ) زہر قاتل۔ مُہلک زہر۔
زَہرا۔ (زَہ۔را) (ع۔صف) (۱) روشن۔ چمکیلا (۲) حضرت فاطمہؓ کا لقب۔
زَہرَہ۔ (زَہ۔رَہ) (ف۔ا۔مذ) (۱) پتّا۔ ایک اندرونی عضو جس میں زرد اور نیلے رنگ کا پانی بھرا ہوا ہوتا ہے (۲) دلیری۔ قوت۔ مردانگی ہمّت۔ حوصلہ۔
زہرہ آب (پانی) ہونا۔ (ا۔محاورہ) حوصلہ پست ہونا۔ رُعب اور

خوف طاری ہونا۔
زہرہ پھٹنا۔ (ا۔ محاورہ) خوف یا دہشت ہونا۔ دِل دھڑکنا (۲) حیرت میں رہنا (۳) حسد کرنا۔
زُہرَہ۔ (زُہ۔ رَہ) (ع۔ ا۔ مث) (۱) ایک سیارہ کا نام۔ ناہید۔ مُشتری۔ دولۂ فلک (۲) ایک عورت جس پر ہاروت ماروت دو فرشتے عاشق ہو کر مبتلائے عذابِ الٰہی ہوئے
زُہرَہ جَبیں۔ (ف۔ صف) زُہرہ کی طرح روشن پیشانی۔ خوبصورت حسین۔
زُہرہ لقا۔ (ف۔ صف) زہرہ کی طرح حسین و خوبصورت۔
زَہریلا۔ (زَہ۔ ری۔ لا) (اُ۔ صف) (۱) زہر سے بھرا ہوا (۲) فتنہ انگیز۔
زہریلی۔ (زَہ۔ ری۔ لی) (اُ۔ صف) زہریلا کا مؤنث۔
زَہے۔ (زِہَ ہے) (کلمۂ تحسین) واہ واہ۔ شاباش۔ مرحبا۔
زہے قسمت۔ (کلمۂ تحسین) اچھی قسمت سے۔ خوش بختی سے۔ کسی بڑے آدمی کے آنے پر کہتے ہیں۔
زہے مراتب خوابے کہ بہ ز بیداریست۔ (ف۔ مثل) اس خواب کا کیا کہنا جو بیداری سے بہتر ہو۔
زہے نصیب۔ (ف۔ کلمۂ تحسین) خوشا قسمت۔ خوش اقبالی۔ خوش قسمتی۔
زَہیر۔ (زَہیر) (ع۔ صف) (۱) بیماری سے دُبلا۔ منحنی (۲) غمگین۔ اداس۔ پریشان۔

ز ـــ ی

زِی۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) حیثیت عرفی (۲) لباس۔
زِیاد۔ (زِ۔ یاد) (ع۔ صف) زیادہ کا مخفف۔
زِیادَت۔ (زِ۔ یا۔ دَت) (ع۔ ا۔ مث) اصطلاح نحو میں ایک یا زیادہ حرفوں کا زیادہ کرنا جیسے بھیڑ چال سے بھیر یا چال (۲) زیادتی۔ اضافہ۔
زِیادتی۔ (زِ۔ یا۔ دَ۔ تی) (ف۔ ا۔ مث) (۱) کثرت۔ افراط (۲) ظلم۔ جبر۔ زبردستی۔
زیادتی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) جبر کرنا۔ سختی کرنا۔ زبردستی کرنا۔
زِیادہ۔ (زِ۔ یا۔ دَہ) (ف۔ صف) (۱) افزوں۔ فاضل۔ بہت۔ سوا۔ فالتو۔
زیادہ تر۔ (ع۔ ف۔ صف) بیش تر۔ سوا۔ بہت زیادہ۔
زیادہ جی کر کیا عاقبت کے بوریئے سمیٹو گے۔ (ا۔ مثل) باوجود بوڑھا ہونے کے زیادہ دیر تک زندہ رہنے کی خواہش پر طنز۔
زیادہ حدِ ادب۔ (ا۔ فقرہ) خط یا عرضی کے اخیر میں لکھتے ہیں کہ زیادہ عبارت بڑھانے میں ادب مانع ہے۔
زیادہ ستانی۔ (ف۔ ا۔ مث) (قانون) (۱) سرکاری اجازت یا معمول سے زیادہ لینا (۲) زیادہ طلبی۔
زیادہ سَر۔ (ف۔ صف) (۱) اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھنے والا (۲) مغرور متکبر (۳) وہ جو ایسا کام شروع کرے جسے ختم نہ کر سکے۔
زیادہ سے زیادہ۔ (ا۔ متعلق فعل) حد درجہ کا۔ بہت سے بہت۔
زیادہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بڑھانا (۲) دسترخوان اُٹھانا۔
زیادہ گو۔ بہت باتیں کرنے والا۔ بات کو بڑھانے والا۔
زیادہ گوئی۔ (ف۔ ا۔ مث) فضول باتیں۔ بیہودہ بکنا (۲) مبالغہ۔
زیادہ گوئی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) مبالغہ کرنا۔ بات بڑھا کر کہنا۔ فضول بکنا۔ بڑ ہانکنا۔
زیادہ مٹھائی میں کیڑے پڑتے ہیں۔ (مثل) زیادہ دوستی یا بے تکلفی میں رنج ہوتا ہے۔
زیادہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) باقی بچنا۔ فاضل ہونا (۲) اُٹھا یا جانا۔ ختم ہونا۔
زیادہ ہے۔ (ا۔ محاورہ) (۱) برکت ہے۔ بہت ہے (۲) نہیں ہے۔
زِیارت۔ (زِ۔ یا۔ رَت) (ع۔ ا۔ مث) (۱) کسی متبرک مقام، چیز یا آدمی کا دیکھنا ج۔ مقدس مقام کا نظارہ (۲) کسی بزرگ کا مقبرہ۔ آستانہ۔ پرستش گاہ۔ درگاہ (۳) سلام۔
زیارتِ بزرگاں کفارۂ گناہ۔ (ف۔ مثل) بزرگوں کی زیارت سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
زیارت گاہ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) آستانہ۔ مقدس مقام۔ درگاہ۔
زیارت گاہِ خاص و عام ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ایسی جگہ یا شخص جس کی ہر کوئی جا کر زیارت کرے (۲) مقبولِ عام۔
زیارت نامہ۔ (ع۔ ف۔ مذ) (۱) زیارت کے لیے جانے کا پاسپورٹ (۲) سلام جو زیارت کے دوران میں پڑھا جائے۔
زیارت نصیب ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کسی بزرگ یا مقدس مقام کو دیکھنا۔
زِیارتی۔ (زِ۔ یا۔ رَ۔ تی) (ف۔ ا۔ مذ) زیارت کرنے والا۔ زائر۔
زِیاں۔ (زِ۔ یاں) (ف۔ ا۔ مذ) ضرر۔ نقصان۔ خسارہ۔
زیاں (دیدہ) رسیدہ۔ (ف۔ ا۔ صف) وہ جس کو نقصان یا ضرر پہنچا ہو۔
زیاں کار۔ (ف۔ صف) نقصان دینے والا۔ مُضر۔
زیاں کاری۔ (ف۔ ا۔ مث) نقصان پہنچانا۔
زیب۔ (ف۔ ا۔ مث) آرائش۔ زینت۔ سنگار۔ خوبصورتی۔ رونق (۲) بہت سجانے والا۔ مناسب مرکبات کے آخر میں جیسے تن زیب۔
زیبِ آغوش ہونا۔ (ا۔ محاورہ) معشوق کی بغل میں ہونا۔
زیبِ بدن (تن، جسم) کرنا۔ کسی چیز کو جسم پر آراستہ کرنا۔ پہننا۔ جسم پر لگانا۔
زیب دینا۔ (ا۔ محاورہ) بھلا لگنا۔ شوبھا دینا۔ کِھلنا۔ موزوں ہونا۔ خوشنما ہونا۔ سجنا
زیبِ گوش کرنا۔ (ا۔ محاورہ) بات سُننا۔
زیب و زین۔ زیب و زینت۔ (ف۔ ا۔ مث) آراستگی۔ سجاوٹ۔
زیبا۔ (زے۔ با) (ف۔ صف) (۱) زیب دینے والا۔ خوشنما۔ خوبصورت۔ موزوں
زیبا طلعت۔ (ف۔ ا۔ صف) خوبصورت شکل کا۔ حسین۔
زیبائش۔ (زے۔ با۔ اِش) (ف۔ ا۔ مث) پھبن۔ آرائش۔ زینت۔ شوبھا خوشنمائی۔ سجاوٹ۔
زیبائی۔ (زے۔ با۔ ای) (ف۔ ا۔ مث) خوبی۔ خوش نمائی۔
زیبرا۔ (Zabra) (زیب۔ را) (انگ۔ ا۔ مذ) گدھے کی قسم کا ایک جانور جس کے بدن پر دھاریاں ہوتی ہیں۔ یہ جانور افریقہ میں پایا جاتا ہے۔
زِیبَق۔ (زی۔ بَق) (ع۔ ا۔ مذ) پارہ۔ سیماب۔
زیبندہ۔ (زے۔ بن۔ دَہ) (ف۔ صف) زیب دینے والا۔ جمع: زیبندگان۔
زیت۔ (ع۔ ا۔ مذ) زیتون کا تیل۔
زیتون۔ (زَے۔ تون) (ع۔ ا۔ مذ) ایک مشہور درخت کا نام۔

زیٹ۔ [اُر۔ا۔مث] یاوہ گوئی۔
زِیٹک۔ (زِی۔ٹک) [اُر۔صف] (۱) بے حیثیت (۲) کوتاہ قد۔
زِیچ۔ [ف۔ا۔مث] (۱) معمار کا دھاگا (۲) جنتری۔تقویم۔
زَید۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) ایک فرضی نام (۲) ایک مشہور صحابیؓ کا نام۔
زَیدی۔ (زَے۔دی) [ع۔صف] حضرت زید سے منسوب۔ حضرت زید کی نسل سے۔
زیر۔ [ف۔ا۔مث] (۱) نیچے۔تلے۔تحت (۲) [صف] کمزور۔کم طاقت (۳) کمتر۔گھٹیا (۴) [مث] کسرہ۔جَر۔ایک نشان جو حروف کے نیچے دیا جاتا ہے (۵) مدھم آواز۔نیچا سُر (۶) سارنگی کا چھوٹا تار۔
زیر (افگن) اَفگند۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) چھوٹا قالین۔غالیچہ (۲) بستر (۳) ایک سُر جسے کاچک بھی کہتے ہیں۔
زیرانداز۔ (ف۔ا۔مذ) وہ کپڑا یا چمڑا جو حُقّے کے نیچے فرش کی حفاظت کے لیے بچھاتے ہیں۔
زیربار۔ (ف۔صف) (۱) بوجھ کے نیچے۔بوجھ سے دبا ہوا (۲) اِحسان سے دبا ہوا (۳) مقروض۔مدیُون۔
زیرباری۔ (ف۔ا۔مث) (۱) قرضے میں مبتلا ہونا (۲) اخراجات کی وجہ سے پریشانی۔
زیر بریاں۔ (ف۔ا۔مذ) ایک قسم کا کھانا۔
زیر بَند۔ (ف۔ا۔مذ) وہ تسمہ جو گھوڑے کی زین سے گزار کر پیٹ کے نیچے باندھا جاتا ہے۔گھوڑے کا تنگ۔
زیر پائی۔ (ا۔مث) ایک قسم کی زنانی جوتی۔سلیپر۔
زیر پیچ۔ (ا۔مث) چھوٹی پگڑی جو بڑی پگڑی کے نیچے باندھتے ہیں۔
زیرِ تجویز۔ (ف۔ا۔مذ) کسی معاملے پر غور ہونا۔
زیر تنگ۔ (ف۔ا۔مذ) دیکھیے زیر بند۔
زیر جامہ۔ (ف۔ا۔مذ) وہ کپڑا جو گھوڑے کی پیٹھ پر زین کے نیچے ڈالتے ہیں۔
زیرِ حراست۔ (ف۔ا۔مذ) گرفتار۔جو حوالات میں ہو۔
زیرِ حکومت۔ (ف۔صف) ماتحت۔رعیت۔زیر فرمان۔زیرامر۔
زیرِ خاک۔ (ف۔صف) قبر میں۔زمین میں دفن۔
زیرِ دستخطی۔ (ف۔صف) جس کے دستخط نیچے ہوں۔
زیرِ دست۔ (ف۔صف) (۱) کمزور۔عاجز (۲) مظلوم (۳) ماتحت۔
زیرِ ران۔ (ف۔صف) قابو میں (جانور یا عورت)۔
زیرِ زمیں۔ (ف۔صف) زمین کے نیچے۔قبر میں۔
زیرِ سایہ۔ (ف۔صف) (۱) قریب۔نزدیک (۲) حمایت میں۔پناہ میں۔ہمسائے میں۔
زیر سواری۔ (ف۔صف) وہ (جانور) جس سے سواری لی جائے۔
زیر کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) مغلوب کرنا۔فتح کرنا (۲) پچھاڑنا۔
زیرِ لب۔ (ف۔صف) آہستہ۔پوشیدہ کہنا۔
زیرِ مشق۔ (ف۔صف) (۱) ہاتھ پر چڑھا ہوا۔رواں۔وہ چیز جس کی مشق کی جائے (۲) وہ چمڑا جو لکھنے کی مشق کرتے وقت نیچے رکھ لیا جاتا ہے۔
زیرِ نظر۔ (ف۔صف) (۱) نگاہ میں (۲) حراست میں۔زیرِ غور۔
زیرِ نگیں۔ (ف۔صف) ماتحت۔حکومت میں۔تصرّف میں۔
زیر وبم۔ (ف۔صف) (۱) نیچا اور اونچا سُر (۲) طبلے یا نقارے کا دایاں بایاں رُخ (۳) دو چھوٹے نقاروں کی جوڑی جس میں ایک سے مدھم اور دوسرے سے بلند آواز نکلتی ہے۔
زیر وزبر۔ (ف۔صف) (۱) تہ وبالا۔درہم برہم۔اُلٹ پُلٹ۔تباہ (۲) کسرہ اور فتحہ۔
زِیرک۔ (زِی۔رَک) [ف۔صف] دانا۔عقلمند۔دانش مند۔
زِیرَکی۔ (زِی۔رَ۔کی) [ف۔ا۔مث] عقلمندی۔دانائی۔
زِیرہ۔ (زِی۔رَہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) ایک خوشبودار باریک بیج کا نام جو کھانوں میں ڈالا جاتا ہے۔(۲) پھُولوں کی زردی۔زرِ گُل۔
زیرۂ سفید۔ (ف۔ا۔مذ) سفید رنگ کا زیرہ۔
زیرہ سیاہ۔ (ف۔ا۔مذ) کالے رنگ کا زیرہ۔
زیرہ زیرہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) کوٹ کر باریک کرنا۔
زیریں۔ (زَے۔ریں) [ف۔تابع فعل] نیچے کا۔تلے کا۔پائیں۔
زِئیس۔ (Zeus) (زِی۔اِس) [یو۔ا۔مذ] یونانیوں کا سب سے بڑا دیوتا کوہ اولمپس کے دیوتاؤں کا سردار۔
زِیست۔ [ف۔ا۔مث] زندگی۔حیات۔عُمر۔
زیست بھاری ہونا۔ (ا۔محاورہ) زندگی تلخ ہونا۔زندگی دُوبھر ہونا۔
زیست حرام ہونا۔ (ا۔محاورہ) زندگی ناگوار ہونا۔
زیست سے بیزار (خفا)۔ (ا۔صف) وہ جس کو زندگی دُوبھر ہو۔وہ جو زندہ نہ رہنا چاہے۔
زیست کے دن بھرنا۔ (ا۔محاورہ) زندگی کے بقیہ دن گزارنا۔موت کے قریب ہونا۔
زِیغ۔ (ف۔ا۔مث) کجی۔ٹیڑھ (۲) پھر جانا۔
زِیل۔ [ف۔ا۔مث] چیخ کی آواز۔بچّوں کی آواز۔باریک آواز۔
زَین۔ [ع۔ا۔مذ] زیب وزینت۔خوبصورتی۔سجاوٹ۔
زین خاں۔ (ا۔مذ) عورتوں کا ایک فرضی جِنّ۔
زِین۔ [ف۔ا۔مذ] (۱) چار جامہ۔کاٹھی (۲) پالان (ا۔مث) ایک مضبوط اور موٹا کپڑا۔
زین پوش۔ (ف۔ا۔صف) کپڑا جو زین کے اُوپر ڈالتے ہیں۔
زین دھرنا۔زین کسنا۔زین کھینچنا۔ (ا۔محاورہ) گھوڑے کی پیٹھ پر زین باندھنا۔
زین ساز۔ (ف۔صف) زین بنانے والا۔
زین سازی۔ (ف۔ا۔مث) زین بنانے کا کام یا پیشہ۔
زین سواری۔ (ف۔ا۔مث) گھوڑے پر سوار ہونا۔
زِینَت۔ (زِی۔نت) [ع۔ا۔مث] زیبائش۔خوبصورتی۔سجاوٹ۔
زینت (بخشنا) دینا۔ (ا۔محاورہ) سجانا۔مزیّن کرنا۔
زینت پہلو۔ (ف۔صف) (۱) بیوی۔معشوق (۲) ہم نشین (۳) بھائی۔

زینت ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سجنا۔ سجاوٹ کا موجب ہونا۔

زینِ ذَیْٹ۔ (زین۔ ذَ۔ پَٹ) (اُ۔ ا۔ مث) یا وہ گوئی۔

زِینَہ۔ (زِی۔ نَہ) [ف۔ ا۔ مذ] سیڑھی۔

زِنہار۔ (زِین۔ ہار) (ف) ہرگز۔ کبھی۔

زِنہار از قرینِ بد زِنہار۔ (ف۔ مثل) پناہ بُرے ساتھی سے۔ پناہ بُری صحبت سے۔ خدا بچائے۔

زیور۔ (زے۔ وَر) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) زیب وَر کا مخفف۔ زیب دینے والا۔ (۲) گہنا پاتا (۳) زیب و زینت۔ جمع: زیورات۔

زیور بڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) زیور اُتار ڈالنا۔

زیور توڑنا۔ (ا۔ محاورہ) خاوند کی وفات پر زیور ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔

زیور سے گوندنی کی طرح لدا رہنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت سا زیور پہنے رہنا۔

ژ

ژ۔ (ژے) (ف۔ا۔مث) اردو کا سترھواں۔ فارسی کا چودھواں حرف۔ حسابِ ابجد میں اس کے سات عدد فرض کیے گئے ہیں۔

ژ ــــ ا

ژاژ۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) ایک کانٹوں دار جھاڑی کا نام جسے اونٹ رغبت سے کھاتا ہے۔ اونٹ کٹارا (۲) بیہودہ بات۔ بے فائدہ بات۔

ژاژخا (گو)۔ (ف۔صف) بیہودہ گو۔ بکواسی۔

ژاژخائی۔ (ف۔ا۔مث) بیہودہ گوئی۔ بکواس۔

ژالہ۔ (ژا۔لَہ) (ف۔ا۔مذ) اولا (۲) پالا۔ کُہر۔

ژالہ باری۔ (ف۔ا۔مث) اولوں کی بارش۔ اولے پڑنا۔

ژالہ زدگی۔ (ف۔صف) (۱) اولوں کی بارش (۲) اولوں سے پہنچا ہوا نقصان۔

ژ ــــ ر

ژرف۔ (ف۔صف) گہرا۔ عمیق۔

ژرف نگاہ۔ (ف۔صف) گہری نظر والا۔ جو کسی معاملے کی تہہ تک پہنچ جائے۔

ژ ــــ ن

ژند۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) گدڑی۔ دَلق۔ پھٹا ہوا کپڑا (۲) بزرگ۔ قلندر (۳) (مث) پارسیوں کے پیشوا زرتشت کی مقدس کتاب۔ قدیم ایرانی زبان کا نام۔

ژندگی۔ (ژن۔دَ۔گی) (ف۔ا۔مث) پرانا پن۔ کُہنگی۔ شکستگی۔ قدامت۔

ژندہ۔ (ژن۔دَہ) (ف۔ا۔مذ) (۱) گدڑی۔ پرانا خرقہ۔ پیوند لگا ہوا جامہ (۲) سُست۔

ژ ــــ و

ژولیدگی۔ (ژو۔لِی۔دَ۔گی) (ف۔ا۔مث) (۱) اُلجھاؤ (۲) پریشانی۔

ژولیدہ۔ (ژو۔لِی۔دَہ) (ف۔صف) اُلجھا ہوا۔ درہم وبرہم۔ پریشان۔

ژولیدہ بیان۔ (ف۔ع۔صف) جس کی تحریر و تقریر میں اُلجھاؤ ہو۔

ژولیدہ حال۔ (ف۔ع۔صف) پریشان حال۔ خستہ حال۔

ژولیدہ مُو۔ (ف۔صف) (۱) بکھرے ہوئے بال۔ اُلجھے ہوئے بال (۲) بکھرے یا اُلجھے ہوئے بالوں والا۔

ژ ــــ ی

ژِیاں۔ (ژِ۔یاں) (ف۔صف) غضب ناک۔ خشم ناک۔ خوفناک۔

س

س۔ (سِین) [ع۔ا۔ مذ] اُردو کا اٹھارھواں۔ فارسی کا پندرھواں، عربی کا گیارھواں اور ہندی کا بتیسواں حرف۔ حساب ابجد میں اس کے ساٹھ عدد مقرر ہیں۔ یہ شمسی حرف ہے اگر اس سے پہلے "ال" آئے گا تو "لام" آواز نہیں دے گا البتہ س کو مشدد کر دے گا جیسے السّعید۔
ہندی الفاظ کے شروع میں آکر خوبصورت اور نیک کے معنی دیتا ہے جیسے سڈول اور آخر میں آکر ان الفاظ کو اسم کیفیت بنا دیتا ہے جیسے کھٹاس۔ مٹھاس۔

س ـــ ا

سا۔ [ف] (۱) ساں اور آسا کا مُخفّف مثل مانند، جیسا مطابق۔ مشابہ (۲) رگڑنے والا، کھینچنے والا، چمکانے والا۔ جیسے جبیں سا (۳) [اُر] مقدار ظاہر کرنے والا (۴) گویا (۵) حسن کے کلام کے لیے۔
سا۔ [ہ] (۱) بہت۔ بیحد۔ صفات اور ضمائر کے ساتھ مل کر اسماء صفت بناتا ہے جیسے کالا سا۔ بہت سا (۲) ہندی موسیقی کا پہلا سُر۔
ساباطہ۔ (ع۔ا۔ مث) چھت دار راستہ جو دو مکانوں کو ملائے۔ چھتی ہوئی گلی چھتا۔
سابح۔ (ع۔ا۔ مذ) تیرنے والا۔ تیز رفتار گھوڑا۔
سابدھان۔ (ساب۔ دھان) [ہ۔ صف] چوکس۔ مستعد۔ ہوشیار۔ دُور اندیش۔
سابر۔ (سا۔ بر) [س۔ا۔ مذ] (۱) بارہ سنگا (۲) نقب زنی کا آلہ۔
سابر چمڑا۔ (کیمیائی اصطلاح) بارہ سنگے یا ہرن کی کھال کا چمڑا جو سفید یا زرد رنگ کا ہوتا ہے۔
سابری۔ (ع۔ا۔ مث) کھجوروں کی سب سے اچھی قسم (۲) نہایت اعلیٰ قسم کا کپڑا۔
سابِع۔ (سا۔ بِع) (ع۔ صف) ساتواں۔ ہفتم۔ جمع: سَابِعُون۔ سَبَعَۃٌ۔
سابِق۔ (سا۔ بِق) [ع۔ صف] (۱) اگلا۔ پہلا۔ اوّل۔ اگلے وقت کا (۲) سبقت لے جانے والا۔ بڑھا ہوا۔ جمع: سَابِقُون۔ سابقین۔
سابِقُ الذِّکر۔ (ع۔ صف) جس کا پہلے ذِکر کیا جا چکا ہو۔ مذکورۂ بالا۔
سابِق دستور۔ (ع۔ صف) پہلے کی طرح۔ پرانے دستور یا قاعدے کے مطابق جیسے معمول
سابِق میں۔ (۱) گزشتہ زمانے میں۔
سابِقاً۔ (سا۔ بِ۔ قن) [ع] (۱) پہلے گزشتہ زمانے میں (۲) پہلی دفعہ۔ قبل ازیں۔
سابِقون الاَوّلون۔ (ع۔ مذ) وہ صحابہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم پر سب سے پہلے ایمان لائے۔
سابِقَہ۔ (سا۔ بِ۔ قَہ) [ع۔ صف] (۱) اگلا۔ اگلے زمانے کا (۲) [اُر۔ا۔ مذ] قدیم جان پہچان۔ دوستانہ (۳) واسطہ۔ معاملہ۔
سابقہ پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کام پڑنا۔ واسطہ پڑنا (۲) لین دین ہونا (۳) واقفیت ہونا۔ جان پہچان ہونا۔
سابقہ ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) قریبی تعلق پیدا کرنا (۲) واقفیت یا جان پہچان کرانا۔ کام پڑنا
سابِقین۔ (سا۔ بِ۔ قِین) [ع۔ا۔ مذ] سابق کی جمع۔ گزشتہ زمانے کے لوگ۔ اگلے وقت کے لوگ۔
سابَل۔ (ہ۔ا۔ مذ) نقب زنی کا آلہ۔
سابَن۔ (سَا۔ بَن) [ہ۔ا۔ مذ] صابن یا صابُون۔
سابُوتاژ (تاج)۔ (Sabotage) (سَا۔ بُو۔ تاژ (تاج) [انگ۔ا۔ مذ] تخریب۔ شرارت انگیزی۔ کسی کارخانے کے کارکنوں کا مشینوں کو توڑ پھوڑ دینا یا کوئی پُرزہ بے کار کر دینا۔
سابُودانہ۔ (سا۔ بُو۔ دا۔ نہ) [ف۔ا۔ مذ] ساگودانہ۔
سابوکول۔ (ہ۔ا۔ مذ) اسبغول۔
سات۔ (ہ۔ صف) چھ جمع ایک کا عدد۔ ہفت۔ ۷۔
سات بھائی۔ ایک قسم کی چھوٹی چڑیاں جو سات سات کی ٹولیاں بنا کر رہتی ہیں
سات پارچے کا خلعت۔ (ا۔ مذ) ایک خلعت جو بادشاہوں کی طرف سے راجوں کو دیا جاتا تھا۔
سات پانچ۔ (۱) چند آدمی (۲) چالاکی۔ عیّاری۔ مکر و فریب۔
سات پانچ کرنا۔ (۱) عیّاری سے کام لینا۔ مکر و فریب کرنا (۲) حیل و حجّت کرنا (۳) تکرار کرنا۔ جھگڑا کرنا (۴) بہانے کرنا۔
سات پانچ کی لاٹھی ایک جنے کا بوجھ۔ (ا۔ مثل) بہت سے آدمی مل جل کر کریں تو کام ہلکا معلوم ہوتا ہے۔ بہت سے آدمیوں کی تھوڑی تھوڑی مدد سے ایک کی ضرورت پُوری ہو جاتی ہے۔
سات پانچ لانا۔ (ا۔ محاورہ) جھگڑا نکالنا۔ اُلجھنا۔ حُجّت کرنا۔
سات پانچ مل کیجئے کاج۔ ہارے جیتے نہ آوے لاج۔ (ا۔ مثل) صلاح مشورے سے کام کیا جائے تو ناکامی کے بعد بھی شرمندگی اٹھانا نہیں پڑتی۔
سات پانچ نہ جاننا۔ (ا۔ محاورہ) سیدھا سادا ہونا۔ عیّاریوں کا عادی نہ ہونا۔
سات (پردوں) قفلوں میں رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت زیادہ چھُپانا۔ بڑی احتیاط سے رکھنا۔ زیادہ سے زیادہ حفاظت کرنا۔ ہوا نہ لگنے دینا۔
سات پردے لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بہت زیادہ پردا کرنے لگنا (اس عورت پر طنز جو یکایک صاحبِ ثروت ہو جانے پر بہت پردہ کرنے لگے۔
سات پُشت۔ (ا۔ مث) سات پیڑھی۔ تمام نسل۔
سات پھیرے۔ (ا۔ مذ) وہ سات چکّر جو ہندوؤں میں شادی کے وقت دولھا دولہن سے آگ کے گرد لگوائے جاتے ہیں۔ اس سے عقد بندھنا مراد ہوتا ہے۔
سات پیڑھی۔ (ا۔ مث) سات پُشت۔
سات توؤں (کی سیاہی) سے مُنہ کالا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) نہایت ذلیل سمجھنا۔ خاطر میں نہ لانا (نفرت ظاہر کرنے کے لیے بولتے ہیں) بہت ذلیل ہونا۔
سات دریا درمیان۔ (کلمۂ پناہ) خدا نہ کرے۔ نوج!
سات دھار ہو کر نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خوراک کا ہضم ہوئے بغیر دستوں اور

تے کے ذریعے نکل جانا (۲) کھایا پیا پھُوٹ پھُوٹ کر نکلنا۔

سات روپیہ اور یہ نمود۔ (ا۔مثل) چھوٹی حیثیت کے آدمی کا اپنی بڑائی کی ڈینگیں مارنا۔

سات سمندر۔ (ہ۔ا۔مذ) دنیا کے سارے سمندر۔

سات سمندر پار۔ (ا۔صف) بہت دُور۔ دُور و دراز فاصلے پر۔

سات سنگار۔ (ا۔مذ) (۱) مہندی لگانا (۲) سُرمہ لگانا (۳) پان چبانا (۴) ہونٹوں پر مِسّی کی دھڑی جمانا (۵) بال سنوارنا (۶) افشاں چُننا یا چوڑیاں پہننا (۷) زیور پہننا (سولہ سنگار مشہور ہیں)۔

سات سو چوہے کھا کے بلّی حج کو چلی۔ (ا۔مثل) بہت سے بُرے کام کرکے نیک کام کا ارادہ کرنا۔

سات سہاگنوں کا ہاتھ لگوانا۔ سات سہاگنوں کو کھلانا۔ ایسی سات عورتوں سے جن کے خاوند زندہ ہوں۔ نیک شگون کے لیے شادی کا جوڑا قطع کرانا یا منّت کا کھانا کھلانا۔

سات سہیلیوں کا جھمکا۔ (ا۔مذ) پروین۔ عقدِ ثریّا۔

سات قرآن درمیان۔ (ا) ایک قسم کی قسم۔ خدا نہ کرے۔

سات قلم۔ (ا۔مذ) سات مشہور خط۔ نستعلیق۔ نسخ۔ علق۔ ریحان۔ ثلث۔ شکستہ۔ اور طغراء۔

سات ماموؤں کا بھانجا۔ سارے کُنبے کا لاڈلا بچّہ۔

سات ماموؤں کا بھانجا بھُوک بھُوک پکارے۔ (مثل) (۱) اس شخص کے بارے میں کہتے ہیں جو بہت سے رشتہ دار ہونے پر بھی محتاج اور بیکس رہے (۲) جو باوجود عزیزوں کی مدد کے ناشکر گزار ہو۔

ساتا رُوہن۔ (سا۔تا۔رُو۔ہَن) (ہ۔ا۔مذ) (۱) سات بھیڑیے جو اکٹھے رہیں (۲) کتا جو چھ بھیڑیوں کے ساتھ رہے (۳) چند آدمیوں کا گروہ (۴) بڑا کُنبہ (۵) چند شریر آدمی جو کسی کو تنگ کرنے کے لیے اکٹھے ہو جائیں۔

ساتِر۔ (سا۔تِر) (ع۔صف) چھُپانے والا۔ پردہ ڈالنے والا۔ جمع : ساترین

ساترا۔ (سات۔را) (ق۔ا۔مث) لحظہ۔ مدّت۔ ساعت۔

ساتگین۔ (سات۔گیں) (ف۔ا۔مذ) شراب کا بڑا پیالہ۔

ساتوں۔ (سا۔توں) (ہ۔صف) پورے سات۔

ساتواں۔ ساتویں۔ (سات۔واں) (سات۔ویں) (ہ۔صف) سات سے نسبت رکھنے والا۔

ساتویں آسمان پر مزاج ہونا۔ (ا۔محاورہ) بہت غرور کرنا۔ بڑا گھمنڈ کرنا۔

ساتھ۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) ہمراہ۔ شریک۔ ساجھے میں (۲) ہمراہی۔ رفاقت۔ شرکت ساجھا (۳) میل ملاپ ربط ضبط (۴) ایک جگہ۔ ایک ہی وقت۔

ساتھ چھُوٹنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بچھڑنا۔ جُدا ہونا (۲) ملاپ نہ رہنا۔ نااتفاقی ہو جانا

ساتھ چھوڑنا۔ (ا۔محاورہ) رفاقت سے مُنہ موڑ لینا۔ تعلق ختم کرنا۔

ساتھ دینا۔ (ا۔محاورہ) رفاقت کرنا۔ نباہنا۔ حمایت کرنا۔ مدد دینا۔ دُکھ سُکھ میں شریک رہنا۔

ساتھ رہنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہمراہ رہنا (۲) ایک گھر میں یا ایک جگہ رہنا۔ (۳) عورت کا مرد سے آشنائی رکھنا۔

ساتھ سوپیٹ کا دُکھ ہو۔ (ا۔مثل) عورت اور مرد اکٹھے سوئیں تو عورت حاملہ ہو ہی جاتی ہے اور حمل کی تکلیف اُٹھانی ہی پڑتی ہے۔

ساتھ سو کر مُنہ چھُپانا۔ ساتھ سونا اور مُنہ چھپانا۔ (ا۔مثل) (۱) بے تکلّفی ہوتے ہوئے تکلّف کرنا (۲) بات مانتے ہوئے بھی انکار کرنا۔ انکار کرتے کرتے اقرار کرتے جانا۔

ساتھ سونا۔ (۱) کسی کے ساتھ ایک چارپائی پر سونا (۲) ہم بستر ہونا۔

ساتھ سوئی بات کھوئی۔ (ا۔محاورہ) جب عورت مرد کے ساتھ سو جائے اور جماع کرالے تو اس کی عزت کم ہو جاتی ہے۔

ساتھ کا کھیلا۔ ساتھ کی کھیلی۔ (پہلا ا۔مذ۔ دوسرا ا۔مث) بچپن کا دوست لنگوٹیا یار۔ بال پن کی سہیلی۔

ساتھ کے لیے بھات چھوڑا جاتا ہے۔ (مثل) اچھے رفیق کے لیے نقصان بھی برداشت کیا جاتا ہے۔

ساتھ گھُسنا۔ (ا۔محاورہ) زبردستی شریک کرنا۔ جبراً ساتھ لینا۔

ساتھ لگا پھرنا۔ (ا۔محاورہ) پیچھے پیچھے پھرنا۔ پیچھا نہ چھوڑنا۔

ساتھ لینا۔ (ا۔محاورہ) ہمراہ لینا۔ سنگ لینا۔

ساتھ نبھنا۔ (ا۔محاورہ) نباہ ہونا۔

ساتھ والا۔ (ا۔صف) ساتھی۔ ہم راہی۔ رفیق۔

ساتھن۔ (سا۔تھَن) (ہ۔ا۔مث) ساتھ والی۔ ساتھ کی عورت۔

ساتھی۔ (سا۔تھی) (ہ۔ا۔مذ) (۱) رفیق۔ ہمراہی (۲) مددگار۔ حمایتی۔

ساٹا۔ (سا۔ٹا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) عوض معاوضہ (۲) ہُنڈی کا باہمی لین دین۔

ساٹے کی سگائی اور بیاجُو روپے کا احسان کیا۔ (ا۔مثل) مقابلے یا برابر کی شادی کرانے اور سُود پر روپیہ قرض دینے کا کوئی احسان نہیں ہوتا۔

ساٹن۔ (Satin) (سا۔ٹَن) (انگ۔ا۔مذ) ایک قسم کا دبیز بھڑکیلا ریشمی کپڑا۔ اطلس۔

ساٹھ۔ (ہ۔صف) انسٹھ جمع ایک ۶۰۔

ساٹھ ساس۔ نند ہوں سو۔ ماں کی ہور نہ ان سوں ہو۔ (مثل) ساٹھ ساسیں اور سو نندیں ہوں تو بھی ایک ماں کی برابری نہیں کرسکتیں۔

ساٹھ گاؤں بکری چر گئی۔ (مثل) اس موقعے پر بولتے ہیں جب بہت معمولی سی چیز یا شخص کے ہاتھوں بہت بڑا نقصان ہو گیا ہو۔

ساٹھا۔ (سا۔ٹھا) (ہ۔ا۔مذ) ساٹھ برس کی عمر کا آدمی۔

ساٹھا پاٹھا۔ (۱) جوان ہاتھی (۲) ایسا آدمی جس کے ساٹھ برس کی عُمر میں بھی قویٰ اچھے ہوں۔

ساٹھا پاٹھا۔ بیسی کھیسی۔ (ا۔مثل) مرد ساٹھ برس کی عمر تک قوی رہتا ہے لیکن عورت بیس ہی برس کی عمر سے ڈھلنے لگتی ہے۔

ساٹھی۔ سَٹھی۔ (سا۔ٹھی) (سَٹھ۔ٹھی) (ہ۔ا۔مث) ایک قسم کا سُرخ چاول جس کی فصل ساٹھ دن میں تیار ہو جاتی ہے۔

ساج۔ (سال کا معرب۔ا۔مذ) (۱) سال کی لکڑی (۲) تلواریں وغیرہ صیقل کرنے کا پتھر (۳) سجاوٹ (ق)۔

ساجِد۔ (سا۔جِد) (ع۔صف) (۱) سجدہ کرنے والا۔ سَر جھُکانے والا۔

ساجِدہ۔ (سا۔جِ۔دَہ) (ع۔صف) سجدہ کرنے والی۔ سَر جھُکانے والی۔

ساجَن (سَجَن)۔ (سا۔جَن۔سَج۔جَن) (ہ۔ا۔مذ) (۱) خاوند۔ شوہر (۲) معشوق۔ دِل بر (۳) سردار۔ حاکم۔

ساجن ہم تو ایک ہیں دیکھت کے ہیں دو، مَن کو مَن سے تول لے دو مَن کدی نہ ہو۔ (ہ۔مثل) پیارے ہم تم اصل میں ایک ہیں۔ اگرچہ دو دکھائی دیتے ہیں جیسے من کو من سے تولا جائے تو وہ دو من کبھی نہیں ہوتا ایک من ہی ہوتا ہے (۲) من طبعی دل۔ ایک وزن۔

ساجنا۔ (سا۔ ج۔ نا) (ھ۔مص) (۱) سجنا۔ زیب دینا۔ ٹھیک کرنا (۲) موزوں ہونا۔

ساجھا۔ (سا۔جھا) (ہ۔ا۔مذ) کسی کام میں حصّہ داری یا شراکت۔

ساجھا بھلا نہ باپ کا اور تا دُبھلا نہ تاپ کا۔ (مثل) شراکت کسی کے ساتھ نہیں کرنی چاہیئے خواہ وہ اپنا باپ ہی کیوں نہ ہو اور بخار کی گرمی اچھی نہیں ہوتی۔ ساجھے کی بُرائی ہے۔

ساجھے کا کام اُتارے چام۔ (ا۔محاورہ) شراکت کے کام میں چمڑی اُتر جاتی ہے یعنی سخت نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

ساجھے کی ہنڈیا چورا ہے پر پھُوٹتی ہے۔ (ا۔مثل) شرکت کے کاروبار میں جھگڑا ضرور ہوتا ہے۔

ساجھی۔ (سا۔جھی) (ھ۔ا۔مذ) حصّہ دار۔ شریک۔ پتّی دار۔

ساجھی ساجھی مِل گئے، جھوٹے پڑے تسیٹھ۔ (ہ۔مثل) فریقین آپس میں ایک ہوگئے بیچ میں پڑنے والوں کو خفت اُٹھانی پڑی۔

ساچَق۔ (سا۔چَق) (ت۔ا۔مث) برات سے ایک روز پہلے کی رسم جس میں دُولھا کے یہاں سے دُلھن کے لیے مٹھائی۔ نقل۔ مصری۔ میوہ کی ٹھلیاں۔ سہاگ پڑا مہندی۔ تیل پھلیل۔ جوڑا۔ عطر اور پان کے بیڑے لے کر جاتے ہیں۔ رسم حنا۔ مہندی۔

ساحَت۔ (سَا۔حَت) (ع۔ا۔مذ) آنگن۔ احاطہ۔ میدان۔

ساحِر۔ (سا۔حِر) (ع۔ا۔مذ) جادُوگر۔ جادُو کرنے والا۔ افسوں گر۔

ساحِرانہ۔ (سا۔حِ۔را۔نَہ) (ف۔صف) (۱) جادوگری کی مانند (۲) جادُو کا اثر رکھنے والا (۳) سحر سے منسوب۔

ساحِرَہ۔ (سا۔حِ۔رَہ) (ع۔ا۔مث) جادُوگرنی۔ جادُو ٹونا جاننے والی۔

ساحِری۔ (سا۔حِ۔ری) (ع۔ا۔مث) جادُوگری۔ جادُو ٹُونا۔

ساحِل۔ (سا۔حِل) (ع۔ا۔مذ) سمندر یا دریا کا کنارہ۔ جمع: سواحل۔

ساخت۔ (ف۔ا۔مث) (۱) بناوٹ۔ گھڑت۔ ترکیب۔ وضع (۲) مکر۔ حیلہ۔ فریب

ساختہ۔ (سا۔خ۔تہ) (ف۔صف) (۱) گھڑا ہوا۔ مصنوعی (۲) جھوٹا۔ نقلی۔ جعلی (۳) بنایا ہوا۔ تیار کیا ہوا۔

ساختہ پرداختہ۔ (۱) بنایا ہوا سنوارا ہوا۔ آراستہ کیا ہوا (۲) کرتُوت۔

سادات۔ (سا۔دات) (ع۔ا۔مذ) وہ قوم جو حضرت علیؓ کی اولاد اور حضرت فاطمہؓ کے بطن سے ہے۔ قوم سیّد۔

سادِس۔ (سا۔دِس) (ع۔صف) چھٹا۔

سادگی۔ (سا۔د۔گی) (ف۔ا۔مث) (۱) صفائی (۲) وہ حالت جو بغیر بناوٹ، نمائش یا تکلف کے ہو (۳) راست بازی (۴) بھولا پن۔ سیدھا پن۔

سادنا۔ (ق۔مص) حاصل کرنا۔ انجام دینا۔

سادَہ۔ (سا۔دَہ) (ف۔صف) (۱) کورا بغیر لکھا صاف (۲) خالص (۳) بے ریش (چہرہ) (۴) بغیر ترکاری کا (گوشت کا سالن) (۵) جس میں زیبائش اور آرائش نہ ہو۔ (۶) جس پر گوٹے کناری کا کام نہ ہو یا نقش و نگار نہ بنے ہوئے ہوں (۷) بیوقوف۔ بھولا بھالا (۸) بے ہُنر۔ بے سلیقہ۔ پھوہڑ (۱۰) صاف دل۔ بے ریا (۱۱) خالی

سادہ پُرکار۔ (ف۔صف) جو بظاہر بھولا بھالا مگر فی الواقع چالاک ہو۔ (کنایتاً) شوخ و عیّار معشوق۔

سادہ پَن۔ (ف۔ ہ۔ا۔مذ) سادگی۔ بھولا پن۔

سادہ دِل۔ (ف۔صف) صاف دل۔ بھولا۔

سادہ دِلی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) بے وقوفی (۲) بھولا پن (۳) صاف دلی۔

سادہ رُخ۔ سادہ رُو۔ سادہ عِذار۔ (ف۔صف) بے ریش جوان بیشتر معشوق کے لیے مستعمل ہے۔

سادہ طور۔ (ف۔صف) سادہ وضع۔ بغیر ٹیپ ٹاپ۔

سادہ کار۔ (ف۔ا۔مذ) نفیس کام بنانے والا سُنار (۲) کلام میں سے گریز کرنے والا۔

سادہ کاری۔ (ف۔ا۔مث) سادہ کار کا پیشہ۔ سُناری۔ زرگری۔

سادہ کاغذ۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) کورا کاغذ (۲) بغیر اسٹامپ کا کاغذ۔

سادہ لوَح۔ (ف۔ع۔صف) (۱) بے وقوف۔ نادان۔ احمق۔ بےشعور (۲) بھولا بھالا۔ سیدھا سادہ۔

سادہ لوحی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) بے وقوفی۔ نادانی (۲) سادگی۔ بھولا پن۔

سادہ مزاج۔ (ف۔صف) جس کے مزاج میں بناوٹ یا تکلف نہ ہو۔

سادہ مزاجی۔ (ف۔ا۔مث) صاف دلی۔ بے تکلفی۔ سادگی۔

سادہ وضع۔ (ف۔صف) سادہ طور۔ وہ جس کی وضع میں تکلف نہ ہو۔

سادہ ہُنڈی۔ (ا۔مث) (اصطلاح علم المعیشت) سادہ بل۔

سادھ۔ (ہ۔صف) (۱) نیک۔ پارسا۔ پرہیزگار (۲) جوگی۔ فقیر (۳) خواہش۔ (۴) تکمیل۔ کمال (۵) بجاآوری۔ عمل درآمد۔

سادھ جانا۔ (ا۔محاورہ) سانس روک لینا۔

سادھارن۔ (سا۔دھا۔رَن) (س۔صف) (۱) معمولی۔ رسمی۔ ایسا ویسا (۲) جو روزمرّہ ہوتا ہو۔ جو سب پر لاگو ہو۔ عمومی۔ عام بات (۳) مشہور معروف (۴) برابر کا۔ مقابل۔ نظیر (۵) آسانی سے بلا دقّت (۶) آہستہ۔ سہج سہج۔ ہولے سے۔ نرمی سے (۷) اتفاقیہ۔ اتفاق سے

سادھن۔ (سا۔دَھن) (س۔ا۔مذ) (۱) تدبیر۔ علاج۔ چارۂ کار (۲) عمل درآمد کارروائی (۳) استعمال۔ ورد۔ مشق (۴) عادت۔ معمول (۵) عبادت۔ ریاضت (۶) اصلاح۔ درُستی (۷) نباہ۔ پورا (۸) ثبوت کرکے دکھانا (۹) ذریعۂ معاش۔ وسیلہ (۱۰) سامان۔ مسالہ۔

سادھنا۔ (سا دھ۔نا) (ھ۔مص) (۱) عادت ڈالنا (۲) مانوس کرنا (۳) تولنا جانچنا (۴) برقرار رکھنا۔ روکنا۔ تھامنا (۵) اصلاح کرنا۔ ٹھیک ٹھاک کرنا (۶) اختیار کرنا (۷) پورا کرنا (۸) ثابت کرنا (۹) بنانا (۱۰) تیر اندازی کرنا۔ (۱۱) سکھانا۔ تربیت دینا (۱۲) ارادہ کرنا۔

سادھنی۔ (سا دھ۔نی) (ھ۔ا۔مث) (۱) سادھنے کا وہ آلہ جو معماروں اور بڑھیئوں کے پاس ہوتا ہے۔ گُنیا۔ کونیا (۲) سادھو کی بیوی۔ نیک عورت۔

سادُھو۔ (سا۔دُھو) (س۔صف) (۱) جوگی درویش (۲) پارسا۔ پرہیزگار۔ دیندار (۳) (ا۔مذ) معصوم۔ نیک۔ بھلا مانس۔

سادھو بچہ۔ (ہ۔صف) (کنایتاً) مکّار۔ عیّار۔ دغاباز۔ وہ انسان جو

سادھوؤں کا بھیس بدل کر لوگوں کو دھوکہ دے۔
سادھو کو کیا سواد سے گُڑ نہیں بتاشے ہی سہی۔ (ا۔مثل) کسی شخص کو اگر ایک چیز نہ ملے تو وہ اس کے بدلے میں بہتر چیز مانگے۔ اس پر طنزاً کہا جاتا ہے۔
سادھو ہو کر دیوے بُتّا۔ اس کو جانو پیٹ کا کُتّا۔ (ا۔مثل) جو سادھو ہو کر دھوکا دے وہ اصل میں لالچی اور صرف پیٹ کا بندہ ہے۔
سادی۔ (سا۔دی) [اُر۔صف] (۱) سادہ کا مؤنث (۲) پتنگ کی وہ ڈور جس پر مانجھا نہ کیا گیا ہو (۳) صاف کوری جس پر کوئی تحریر یا نقش نہ ہو (۴) بھولی سیدھی صاف دل (۵) بے وقوف۔ نادان (۶) بے سلیقہ۔ پھوہڑ۔
ساذج۔ (ع۔صف) سادہ کا معرب (ا۔مث) تیز پات۔
سار۔ (ف۔صف) (۱) مثل۔ مانند جیسے خاکسار (۲) جگہ (۳) کلمۂ کثرت جیسے کوہسار (۴) سر۔ چوٹی (۵) اُونٹ۔
ساربان۔ اُونٹ چلانے والا۔ سانڈنی سوار۔ شُتربان۔
سار۔ [س۔ہ۔ا۔مذ] (۱) لُبِّ لباب۔ جوہر۔ عطر۔ مغز (۲) قدر و قیمت۔ منزلت مقام۔ مرتبہ (۳) طاقت۔ زور۔ قوّت (۴) اعتبار۔ ساکھ (۵) پانسہ (۶) چوسر کی کوڑیاں (۷) بساطِ شطرنج یا تختہ نرد (۸) عرق۔ شیرہ۔ رس (۹) کھاد (۱۰) لوہا (۱۱) سوار (ق) (۱۲) تنکا (ق)۔
سار پُرانی پیڑ کی کیا جانے انجان۔ (ا۔مثل) ناواقف آدمی کسی کی تکلیف کی حقیقت نہیں جانتا۔
سار جاننا۔ (ا۔محاورہ) (۱) قدر کرنا۔ عزّت کرنا۔ حقیقت جاننا (۲) کیفیت یا حالت معلوم کرنا۔
سارا۔ (ف۔صف) (۱) خالص (۲) بہترین (۳) بے میل (۴) خوشبودار۔
سارا۔ (سا۔را) [ھ۔صف] (۱) کُل۔ تمام۔ سب۔ پورے کا پورا۔
سارا پیرا۔ (ا۔صف) کُل۔ پورا۔ تمام۔
سارا دھن جاتا دیکھے تو آدھا دیجے بانٹ۔ (ا۔مثل) اگر سارا مال دولت ہاتھ سے نکل رہا ہو تو آدھا دے کر باقی آدھا ہی بچا لینا چاہیئے۔
سارا کھیل تقدیر کا ہے۔ (ا۔مثل) تقدیر کا لکھا پورا ہو کر رہتا ہے۔
سارا گاؤں جل گیا۔ کالے میگھا پانی دے۔ (ا۔مثل) سب کچھ برباد ہو گیا پھر بھی اقبال کی تمنّا باقی ہے۔
سارا گھر جل گیا تب چوڑیاں پوچھیں۔ (ا۔مثل) ایسے موقع پر بولتے ہیں جب کوئی شخص نام و نمود کی خواہش میں اپنا سب کچھ لُٹا دے تب کہیں دنیا اس کی طرف متوجہ ہو۔
سارا گھر سر پر اُٹھا لینا۔ (ا۔محاورہ) بہت غُل مچانا۔ حد سے زیادہ شور کرنا
سارے بدن میں زبان ہی حلال ہے۔ (مثل) (۱) زبان پر اعتبار کا دار و مدار ہوتا ہے (۲) قول نباہنا چاہیئے۔
سارے بنیوں کی ایک مَت۔ (مثل) سب کنجوس ایک جیسے ہوتے ہیں۔
سارے جہان کا ٹھوکنا۔ (ا۔محاورہ) ہر ایک کا یا سب کا کسی کو بُرا بھلا کہنا۔
سارے جہان کا چھٹا ہوا۔ (ا۔محاورہ) یکّا بدمعاش۔ ایک لُچّا۔ بڑا شہدا۔ نہایت عیّار۔
سارے دن اُدنی اُدنی رات کو چرخا پُونی۔ (ا۔مثل) کام کا وقت گنوا کر بے وقت کام کرنا۔

سارے شہر میں اُونٹ بدنام۔ (مثل) جو شخص بدنام ہو چکا ہو ہر بُری بات میں اسی کا نام لیا جاتا ہے۔
سارٹی فکٹ۔ سرٹی فکٹ۔ (Certificate) (سار۔ٹی۔فکٹ) (سَر۔ٹی۔ف۔کٹ) [انگ۔ا۔مذ] (۱) سند (۲) خوشنودی کا پروانہ یا چِٹھی (۳) تحریری تصدیق۔
سارجنٹ۔ (Sergeant) (سار۔جَنٹ) [انگ۔ا۔مذ] (۱) فوج کا حوالدار۔ جمع دار (۲) داروغہ۔ پولیس ناظر۔ تھانے دار۔
سارجنٹ میجر۔ (Sergeant Major) ایک فوجی عہدہ دار۔
سارس۔ (سا۔رَس) [ہ۔ا۔مذ] ایک سفید رنگ اور لمبی ٹانگوں والا آبی پرندہ جو پانی کے کنارے پر مچھلیاں پکڑ پکڑ کر کھاتا ہے۔ کُلنگ۔ لق لق۔ قاز۔
سارس کی جوڑی ایک اندھا ایک کوڑی۔ (ا۔مثل) دونوں بے کار۔ دونوں نکمّے۔
سارس کی سی جوڑی۔ (ا۔مث) پکّے دوست جو ہر وقت اور ہر جگہ ساتھ رہتے ہیں
سارق۔ (سا۔رِق) [ع۔ا۔مذ] چور۔ چرانے والا۔ جمع: سارقین۔
سارنگ۔ (سا۔رَنگ) [ہ۔ا۔مذ] (۱) دیپک کی ایک راگنی (۲) شہد کی بڑی مکھی (۳) مور (۴) ایک قسم کا سانپ (۵) بادل (۶) مور کی جھنکار (۷) ہاتھی (۸) شیر (۹) طرح طرح کے رنگ (۱۰) دھنک (۱۱) بھونرا۔
سارنگی۔ (سا۔رَن۔گی) نون غنّہ [ہ۔ا۔مث] ایک قسم کا ساز جس میں تار لگے ہوتے ہیں۔
سارنگیا۔ (سا۔رَن۔گِ۔یا) [ہ۔صف] سارنگی بجانے والا۔
سارَنی۔ [ق۔ا۔مث] سانڈنی۔
سارُو۔ [ق۔ا۔مذ] انجام دینے والا۔ کرنے والا۔
ساری۔ (سا۔ری) [ع۔صف] اثر کرنے والا۔ سرایت کرنے والا۔
ساری۔ (سا۔ری) [ہ۔صف] سارا کا مؤنث۔ کل۔ تمام۔ سب۔ پُوری۔
ساری خُدائی۔ (ا۔مث) کل مخلوقات۔
ساری خدائی اک طرف جورو کا بھائی اک طرف۔ (ا۔مثل) زن مرید کے بارے میں کہا جاتا ہے۔
ساری خدائی اک طرف فضلِ الٰہی اک طرف۔ (ا۔مثل) خدا مہربان ہو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔
ساری خدائی کا جھُوٹا۔ (ا۔صف) بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا۔ دُنیا بھر کا لپاٹیا
ساری خدائی کا کام۔ (ا۔مذ) بہت زیادہ کام۔ کام کی کثرت۔
ساری خدائی کی باتیں آنا۔ (ا۔محاورہ) ہر کام کا شعور یا سلیقہ ہونا۔ ہر فن مولا ہونا۔
ساری دیگ میں ایک ہی چاول ٹٹولتے (ٹٹولتے) دیکھتے ہیں۔ (مثل) جزو سے کُل کا حال معلوم ہو جاتا ہے۔ تھوڑے سے بہت کا پتہ چل جاتا ہے۔
ساری رات پیسا اور چپنی بھر اُٹھایا۔ (مثل) محنت مشقت بہت کی مگر فائدہ بہت کم ہوا۔
ساری رات ممیائی ایک بچہ بیائی۔ (مثل) محنت زیادہ کی مگر فائدہ کم ہوا۔
ساری رات زلیخا پڑھی اور یہ نہ معلوم ہوا کہ زلیخا عورت تھی یا مرد۔ (مثل) سب کچھ سمجھا دیا پھر بھی مطلب نہ سمجھے (۲) سارا حال سُننے کے بعد بھی کچھ پلّے نہ پڑا۔

ساری عُمر بھاڑ ہی جھونکا۔ (ا۔مثل) عمر بھر فضول کام کرتے رہے۔
ساری عُمر کاٹھ میں رہے۔ چلتے وقت پاؤں سے گئے۔ (مثل) جن مصیبتوں میں گرفتار رہتے ان سے چھُوٹے تو ان سے بھی بڑی آفت ٹوٹی۔
ساڑھ ستی۔ (سا۔ڑھ۔سَ۔تی) (ہ۔ا۔مذ) زحل کا بارھویں۔ پہلے اور دوسرے گھر میں متواتر دَور جو ساڑھے سات برس کا ہوتا ہے اور نہایت منحوس خیال کیا جاتا ہے۔ نحوست۔ اِدبار۔
ساڑھ ستی آنا۔ (ہ۔محاورہ) بُرے دن آنا۔ بدنصیبی کا دَور ہونا۔
ساڑھو۔ (سا۔ڑھو) (ہ۔ا۔مذ) سالی کا خاوند۔ ہم زُلف۔
ساڑھی۔ (سا۔ڑھی) (ہ۔ا۔مث) (اساڑھی کا مخفف) فصل ربیع جس میں گیہوں جَو۔ چنا وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔
ساڑھے۔ (سا۔ڑھے) (ہ۔صف) آدھا۔ نصف۔ ایک اور دو کے اعداد کے علاوہ باقی تمام اعداد کے ساتھ سابقے کی شکل میں استعمال ہوتا ہے۔ ساڑھے چار آنے۔ ساڑھے چھ گز۔
ساڑی۔ ساڑھی۔ (سا۔ڑی) (سا۔ڑھی) (ہ۔ا۔مث) ایک قسم کی لمبی دھوتی جسے عورتیں آدھی باندھتی اور آدھی اوڑھتی ہیں۔
ساز۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) سامان۔ اسباب (۲) باجا (۳) جنگ کے ہتھیار (۴) گھوڑے کا زیور (۵) وہ سامان جو گھوڑے کو گاڑی کے ساتھ جوتنے کے لیے درکار ہوتا ہے (۶) میل جول۔ موافقت۔ ربط (۷) تیاری۔ سرانجام (۸) (اُر) ناچنے کا سامان (۹) (مرکبات میں) بنانے والا۔ کرنے والا یا بنایا ہوا۔ کیا ہوا۔ جیسے کارساز۔ ملمع ساز (۱۰) قابل (ق)۔
ساز باز۔ (ف۔ا۔مذ) سازش۔ کسی کے خلاف گٹھ جوڑ۔
ساز باز کرنا۔ (ا۔محاورہ) کسی کے خلاف گٹھ جوڑ کرنا۔ سازش کرنا۔
ساز چھیڑنا۔ (ا۔محاورہ) ساز بجانا شروع کرنا۔
سازِ سفر۔ (ف۔ا۔مذ) سفر کا سامان۔ زادِ راہ۔
ساز کا پردہ۔ (ا۔مذ) ساز کی مجموعی ترکیب کا کوئی جُز جو مُعیّن آواز دیتا ہے۔
ساز (لانا) ملنا۔ (ا۔محاورہ) ساز کو راگ کے موافق کرنا۔ راگ کے موافق ہونا۔
ساز و برگ۔ ساز و سامان۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) اسباب (۲) درستی۔ ترتیب (۳) تیاری (۴) ضروریات۔
ساز و یراق۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) سامانِ جنگ (۲) مال اسباب۔
سازِش۔ (سا۔زِش) (ف۔ا۔مث) (۱) کسی کی مخالفت کے لیے باہمی اتفاق (۲) خلافِ قانون تال میل۔
سازشی۔ (سا۔زِ۔شی) (ف۔صف) سازش کرنے والا۔
سازگار۔ (سا۔ز۔گار) (ف۔صف) موافق۔ مناسب۔ موزوں۔ لائق۔
سازگاری۔ (ساز۔گا۔رِی) (ف۔ا۔مث) موافقت۔ موزونیت۔ نباہ۔
سازنا۔ (ق۔مص) بنانا۔
سازندہ۔ (سا۔زِن۔دَہ) (ف۔ا۔مذ) ساز بجانے والا۔ جمع: سازندگان۔
ساس۔ (ہ۔ا۔مث) بیوی یا شوہر کی ماں۔ خوش دامن۔
ساس بہو کی ہوئی لڑائی۔ کرے پڑوسن ہاتھا پائی۔ (مثل) کسی کے جھگڑے میں خواہ مخواہ دخل دینا۔
ساس چھوٹی بہو بڑی۔ (مثل) وہاں بولتے ہیں جہاں چھوٹے بڑوں کے کان کترتے ہوں۔
ساس ری ساس مجھے پیٹ کا (دُکھ) دھندا۔ (مثل) تمام دن کھانے پینے والے شخص پر طنز۔
ساس سے بَیر پڑوسن سے ناتا۔ (ا۔مثل) بے وقوف عورت کے متعلق کہا جاتا ہے جو اپنوں سے تو لڑائی جھگڑا رکھے اور غیروں سے میل ملاپ۔
ساس کا پُوت۔ خاوند۔ شوہر۔ خصم۔
ساس کو ٹھے بہو چبوترے۔ (مثل) ساس کے ہٹتے ہی بہو آزادی اختیار کرلیتی ہے۔
ساس کوٹھے پر کی گھاس۔ (مثل) بہوئیں اپنی ساسوں کو خاطر میں نہیں لاتیں۔
ساس گئی گاؤں بہو کہے مَیں کیا کیا کھاؤں۔ (مثل) نگرانی ہٹنے کے بعد ہاتھ مارنے کا موقع خوب ملتا ہے۔
ساس لُکا لُکا بہو بُکا بُکا۔ (مثل) ساس جو کچھ چھُپ کر کرتی ہے۔ بہو کھُلم کھُلا کرتی ہے۔
ساس مرگئی اپنی ارواح توبنے میں (چھوڑ) بٹھا گئی۔ (مثل) اس موقع پر کہی جاتی ہے جب ساس کے انتقال کے بعد بھی بہو پر اس کا رُعب قائم رہے۔
ساس نہ نندی آپ ہی آنندی۔ (مثل) نہ ساس ہے نہ نند۔ بہو آزاد ہے۔
ساس۔ (Sauce) (انگ۔ا۔مث) (۱) شوربا (۲) چٹنی۔
ساس پان۔ (Saucepan) کڑچھا۔ چھوٹی کڑاہی جس میں دستہ لگا ہوتا ہے (صحیح تلفظ ساس پین)۔
ساسانی۔ (سا۔سا۔نی) (ف۔صف) قدیم شاہانِ ایران کا ایک خاندان جو ساسان بن بہمن کی اولاد سے تھا۔
سائسُرا۔ (سا۔سُ۔را) (ہ۔ا۔مذ) سُسرال۔
ساسن لیٹ (ساڑلیٹ)۔ (ساڑ۔لیٹ) (ساسَن۔لیٹ) (ہند۔ا۔مذ) ایک قسم کا عمدہ نفیس ریشمی کپڑا جو مختلف رنگوں کا ہوتا ہے۔ سارس نیٹ (Sarsenet) کا بگڑا ہوا
ساطِع۔ (سا۔طِع) (ع۔صف) (۱) اُونچا۔ بلند (۲) چمکتا ہوا۔ جمع: سواطع۔
ساطُور۔ (سا۔طُور) (ع۔ا۔مذ) (۱) بڑا چھُرا (۲) خنجر۔
ساعَت۔ (سا۔عَت) (ع۔ا۔مث) (۱) گھڑی۔ لمحہ۔ لحظہ۔ پل۔ منٹ (۲) ڈھائی گھڑی۔ گھنٹہ (۳) وقت (۴) وقت بتانے والی گھڑی (۵) مُعیّن وقت جمع: ساعات۔
ساعَت ٹلنا۔ (ا۔محاورہ) مقررہ وقت یا موت کی گھڑی ٹلنا۔
ساعَت دیکھنا۔ (ا۔محاورہ) کوئی کام شروع کرنے کے لیے اچھا یا بُرا وقت دیکھنا۔
ساعَت سعید۔ (ع۔ا۔صف) نیک گھڑی۔ مبارک وقت۔
ساعِد۔ (سا۔عِد) (ع۔ا۔مذ و مث) کلائی۔ ہاتھ کے پہنچے سے کلائی تک۔
ساعِد سیمیں۔ (ع۔صف) خوبصورت کلائی۔ سفید کلائی۔
ساعی۔ (سا۔عی) (ع۔صف) کوشش کرنے والا۔ دوڑ دھوپ کرنے والا۔
ساغر۔ (سا۔غَر) (ف۔ا۔مذ) (۱) شراب کا پیالہ۔ جام (۲) پیالہ۔ گلاس۔
ساغر چلنا۔ (ا۔محاورہ) شراب کا دَور چلنا۔
ساغرِ کہربا۔ (ف۔ا۔مذ) سُرخ شراب کا پیالہ۔

ساغر کش۔ (ف۔ صف) شراب پینے والا۔

ساغرِ عمر چھلکنا (لبریز ہونا)۔ (ا۔ محاورہ) قریب المرگ ہونا۔ موت کا وقت قریب ہونا۔

ساغری۔ (سا۔ غَ۔ رِی) (اُر۔ ا۔ مث) (۱) گھوڑے کی مقعد (۲) انسان کی مقعد (۳) ساغر سے منسوب۔

سافل۔ (سا۔ فِل) (ع۔ صف) (۱) نیچے کا (۲) کمینہ (۳) (ا۔ مذ) نچلا حصّہ۔

ساق۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) پنڈلی۔ ڈنٹھل (۲) درخت کا تنا (۳) ساگ پات کا ڈنٹھل۔ ڈنڈی۔

ساق پوش۔ (ف۔ ا۔ مذ) موزہ۔ گیٹس۔

ساقط۔ (سا۔ قِط) (ع۔ صف) (۱) گرا ہو (۲) نکما (۳) متروک۔ مسترد۔ نامنظور شدہ۔

ساقط کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) حمل کے لیے گرانا (۲) مصرعے کو وزن یا بحر سے گرانا (۳) نامنظور کر دینا۔

ساقط ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) حمل گر جانا (۲) جاتا رہنا۔ کھویا جانا (۳) بحر یا وزن سے گرنا۔

ساقن۔ (سا۔ قَن) (اُر۔ ا۔ مث) وہ بازاری عورت جو اوباش لوگوں کو شراب بھنگ حُقّہ وغیرہ پلاتی ہو۔ ساقی کی مؤنث۔

ساقول۔ (سا۔ قُول) (ت۔ ا۔ مذ) معماروں کا وہ اوزار جس سے دیوار کی سیدھ معلوم کرتے ہیں۔ پنسال۔ لٹکن۔

ساقی۔ (سا۔ قی) (ع۔ ا۔ مذ) شراب یا حُقّہ پلانے والا۔

ساقیِ ازل۔ (ع۔ ا۔ صف) خدا تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ۔

ساقیِ کوثر۔ (ع۔ ف۔ ا۔ صف) (۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۲) شیعہ فرقہ کے مطابق حضرت علیؓ

ساقی گری۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) شراب یا حُقّہ پلانے کا پیشہ۔

ساقی نامہ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) وہ نظم جس میں ساقی کو مخاطب کر کے شراب کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ساک۔ (ق۔ ا۔ مذ) غصّہ۔ شرم۔

ساکت۔ (سا۔ کِت) (ع۔ صف) (۱) بے حرکت (۲) خاموش چُپ۔ دم بخود

ساکٹ۔ (Socket) (سا۔ کَٹ) (انگ۔ ا۔ مذ) کسی چیز کا خانہ یا گھر۔

ساکر۔ (Soccer) (سا۔ کَر) (انگ۔ ا۔ مذ) فٹ بال کی ایک قسم جس میں گیند کو ہاتھ نہیں لگایا جاتا۔

ساکن۔ (سا۔ کِن) (ع۔ صف) (۱) بے حرکت۔ ٹھہرا ہوا۔ قائم (۲) رہنے والا۔ مقیم۔ باشندہ (۳) (صرف و نحو کی اصطلاح) وہ حرف جس پر جزم ہو۔

ساکنان۔ ساکنین۔ (سا۔ کِ۔ نان) (سا۔ کِ۔ نِین) (ع۔ ا۔ مذ) ساکن کی جمع۔ بسنے والے۔ رہنے والے۔ باشندے۔

ساکہ۔ (سا۔ کَہ) (ہ۔ ا۔ مذ) وہ داستانیں جو ہندو اپنے بہادروں کے متعلق گاتے ہیں۔

ساکھ۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) اعتبار۔ بھرم (۲) نیک نامی۔ اچھی شہرت (۳) آن بان (۴) اصطلاح بنکاری) کسی کارخانے وغیرہ کا نام اختیار کرنے اور اس کی ساکھ سے فائدہ اٹھانے کا حق۔

ساکھ جانا۔ (ا۔ محاورہ) اعتبار اُٹھ جانا۔ بھروسہ نہ رہنا۔

ساکھ دار۔ (ا۔ صف) (اصطلاح بنک کاری) قرضہ ادا کرنے کی طاقت رکھنے والا۔ (Credible)

ساکھ داری۔ (اصطلاح بنک کاری) قرضہ ادا کر سکنے کی طاقت۔ مقدرت ذمّہ داری۔ (Credibility)

ساکھ سونا پریت پیپل۔ (مثل) اعتبار سے جو کام نکلتا ہے وہ محبت سے بھی نہیں نکلتا۔

ساکھ لاکھ سے اچھی۔ (مثل) ساکھ دولت سے زیادہ کام دیتی ہے۔

ساکھا۔ (سا۔ کھا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) شاخ۔ ٹہنی۔ ڈال (۲) گھمسان کی لڑائی (۳) تکرار۔ جھگڑا (۴) کسی کے خلاف لڑائی کے لیے کچھ لوگوں کا ایکا یا اتفاق۔ (۵) نہایت ناموری کے ساتھ لڑنا۔

ساکھا پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بڑی بھاری لڑائی چھڑنا (۲) بہت سنگین حادثہ ہونا۔

ساکھا ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) تکرار کرنا۔ لڑنا جھگڑنا۔ فساد کرنا۔

ساکھی۔ (سا۔ کھی) (ہ۔ ا۔ مث) ساتھ کھیلنے والی لڑکی۔ سکھی۔

ساگ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) سبزی ترکاری (۲) کھائی جانے والی جڑی بوٹی (۳) ساگوان کا درخت۔

ساگ پات۔ (ا۔ مذ) بھاجی۔ ترکاری۔

ساگ پات ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) نرم ہو جانا۔

ساگ میں شرُوا۔ پھوہڑ جڑُوا۔ (ا۔ مثل) پھوہڑ عورت پر طنز۔ جسے معمولی کھانا پکانا بھی نہ آتا ہو۔

ساگ میں شرُوا۔ انڈے میں پانی۔ کیوں بی پٹھانی۔ (مثل) اُس عورت پر طنز ہے جسے کھانا پکانے کا سلیقہ نہ ہو۔

ساگر۔ (سا۔ گَر) (س۔ ا۔ مذ) سمندر۔ بحر۔

ساگودانہ۔ (سا۔ گو۔ دا۔ نَہ) (اُر۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا دانہ جو ساگو کے تنے سے نکالا جاتا ہے۔

ساگون۔ (سا۔ گَون) (ہ۔ ا۔ مث) ایک مضبوط لکڑی کا درخت۔ ساگوان۔

گ کی زبر اور پیش دونوں طرح صحیح ہے۔

سال۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) ایک قسم کا درخت جس کی لکڑی کے تختے بنائے جاتے ہیں۔ ساکھو (۲) لکڑی کا چھید۔ سوراخ (۳) گیدڑ۔ سیار (۴) (مث) ایک قسم کی مچھلی (۵) کانٹا (ق)

سال۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) برس (۲) عمر (۳) سنہ۔

سالِ الٰہی۔ سالِ فصلی۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ سال جو وصول مالگزاری کے لیے فصلوں کے حساب سے اکبر کے زمانہ میں ایجاد ہوا۔

سال بسال۔ (ا۔ متعلق فعل) ہر برس۔ ہر سال۔

سال بکرمی۔ راجہ بکرماجیت کا سال جو ۵۷ء قبل مسیح سے شروع ہوتا ہے۔

سال بھاری ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (نجوم کی اصطلاح) سال منحوس ہونا۔ سارا سال مصیبتوں میں گذرنا۔

سال بھر۔ (ا۔ متعلق فعل) تمام سال۔ سارے سال۔

سال بھر میں سخی سوم برابر ہو جاتے ہیں۔ (ا۔ مثل) سخی جلد اور کنجوس

دیر میں روپیہ خرچ کرتا ہے لیکن سال کے اخیر میں دونوں کا خرچ برابر ہی نکلتا ہے۔

سالِ پیوستہ ۔ (ا ۔ مذ) پچھلے سے پچھلا برس ۔

سالِ تمام ۔ (ا ۔ مذ) اخیر سال ۔ کل سال ۔

سالِ تمامی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) سالانہ کیفیت یا رپورٹ ۔

سالِ جلالی ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ سنہ جو سلطان جلال الدین سلجوقی کے عہد میں ایجاد ہوا تھا ۔

سالِ جلوسی ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ سنہ جو کسی بادشاہ کی تخت نشینی کے وقت سے شروع ہو کر اُس کے عہد تک چلتا ہے ۔

سالِ حاصل ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) سالانہ پیداوار یا آمدنی ۔

سالِ خوردہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) پُرانا ۔ برتا ہوا (۲) بوڑھا ۔ تجربہ کار ۔

سالِ رواں ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) موجودہ سال ۔ وہ برس جو گزر رہا ہے ۔

سالِ رومی ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ سنہ جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے پہلے روم میں رائج تھا ۔

سالِ ساکا ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) راجہ سالباہن کا سال جو ۷۸ء سے شروع ہوتا ہے ۔

سالِ شمسی ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ۳۶۵ دن کا وہ سال جس کا حساب سورج کے گرد زمین کی گردش سے کیا جاتا ہے ۔

سالِ عیسوی ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ سال جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے شمار کیا جاتا ہے ۔

سالِ فصلی ۔ (ا ۔ مذ) وہ سال جو فصلوں کے حساب سے شمار کیا جاتا ہے ۔ بکرمی سال

سالِ قمری ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ سال جس کا حساب چاند کی گردش سے کیا جاتا ہے ۔ چاند اپنی یہ گردش ۲۹٫۵۳ دن میں پورا کرتا ہے ۔ قمری سال ۳۵۴ دن ۸ گھنٹے اور ۴۸ منٹ کا ہوتا ہے سنہ ہجری، سنہ فصلی اور یہودیوں کا سال قمری سال ہیں

سالِ کبیسہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) تیرہ مہینوں کا فصلی سال جو تین سال کے بعد آتا ہے تاکہ شمسی اور قمری سال برابر ہو جائیں ۔

سالِ گرہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) جنم دن (۲) جنم دن کی تقریب ۔ برس گانٹھ ۔

سالِ ماسبق (گذشتہ) ۔ پچھلا سال ۔ گذشتہ سال ۔ گزرا ہوا سال ۔

سالِ مالی ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ سال جو کسی ملک کے مالیانہ حساب کتاب کی غرض سے مقرر ہو ۔

سالِ نامہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) کسی اخبار یا رسالے کا وہ پرچہ جو اس کی سالگرہ پر خاص اہتمام سے شائع کیا جائے ۔

سال وار ۔ (ا ۔ متعلق فعل) ہر سال ۔ سال بسال ۔

سال ہا سال ۔ (ا ۔ متعلق فعل) برس ہا برس ۔ برسوں ۔ کئی سال ۔

سالِ ہجری ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ سال جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکے سے مدینے کی جانب ہجرت کی تاریخ سے شروع ہوتا ہے جو ۶۲۲ء کو ہوئی تھی ۔

سالہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) سال سے نسبت رکھنے والا ۔ مرکبات کے آخر میں آتا ہے جیسے سہ سالہ ۔ چہار سالہ ۔

سالا ۔ (سا ۔ لا) (ھ ۔ ا ۔ مذ) (۱) بیوی کا بھائی (۲) ایک گالی ۔

سالار ۔ (سا ۔ لار) (ف ۔ ا ۔ مذ) سردار ۔ افسر ۔ رہنما ۔ جنرل ۔ جمع : سالاران

سالارِ بیت الحرام ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) حضرت رسول اللہ صلعم ۔

سالارِ قافلہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) قافلے کا سردار ۔ امیرِ قافلہ ۔

سالارِ قوم ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) قوم کا سردار ۔

سالانہ ۔ سالیانہ ۔ (سا ۔ لا ۔ نہَ) (سال ۔ یا ۔ نہَ) (ف ۔ صف) (۱) ہر سال (۲) سال بسال کا (۳) (ا ۔ مذ) سال بسال ملنے والا وظیفہ ۔

سالک ۔ (سا ۔ لِک) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) راہ چلنے والا (۲) (تصوّف کی اصطلاح) جو خدا کا قرب بھی چاہے اور شغل معاش بھی رکھتا ہو ۔

سالم ۔ (سا ۔ لِم) (ع ۔ صف) (۱) پُورا ۔ سارا ۔ تمام ۔ ثابت مکمّل (۲) صحیح سلامت تن درست (۳) محفوظ (۴) (صرف و نحو کی اصطلاح) وہ صحیح لفظ جس میں کوئی حرفِ علّت نہ ہو یا دوسرا اور تیسرا حرف ایک جیسا نہ ہو (۵) (علم عروض) ایک رُکن اور بحر کا نام ۔

سالم بیع ۔ (قانونی اصطلاح) مکمّل بیع ۔

سالمہ ۔ (سا ۔ لِ ۔ مہَ) (ع ۔ ا ۔ مذ) دو یا دو سے زائد عناصر کے جوہردں (Atoms Molecule) کے مرکّب کا چھوٹے سے چھوٹا ذرہ ۔ مادے کا چھوٹے سے چھوٹا ٹکڑا ۔ ذرّہ ۔ جمع : سالمات ۔

سالمی ۔ (سا ۔ لِ ۔ می) (ع ۔ صف) (کیمیاوی اصطلاح) سالمہ سے متعلق ۔ سالمہ کے بارے میں ۔

سالمی انتشار ۔ (ع ۔ ا ۔ صف) ذرّات کا پراگندہ یا بکھرا ہوا ہونا (انگ) (Molecular Dispersion)

سالمی انعطافیت ۔ (ع ۔ ا ۔ صف) ذرّات کا مُڑنا ۔ (انگ) (Molecular Refactivity)

سالمی بلندی ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) ذرّاتی اُونچائی ۔ (Molecular Elevation)

سالمی بم باری ۔ ذرّاتی بم باری ۔ (Molecular Bombardment)

سالمی پیچیدگی ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) ذرّات کا باہمی پیچیدہ تعلق ۔ (Molecular Complexity)

سالمی ضابطہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) ذرّات کے وہ اُصول اور قاعدے جو سب امکانی صورتوں پر حاوی ہوں ۔ (Molecular Formula)

سالمی طبیعات ۔ (ع ۔ ا ۔ صف) ذرّات کی ترکیب اور خواص کا علم ۔ (Molecular Physies)

سالمیت ۔ (سا ۔ لِ ۔ می ۔ یَت) (ع ۔ ا ۔ مث) پورا ہونے کی حالت ۔ یک جہتی ناقابلِ تقسیم وحدت ۔

سالن ۔ (سا ۔ لَن) (ھ ۔ ا ۔ مذ) روٹی کے ساتھ کھانے کی نمکین پکی ہوئی ترکاری ۔ دال گوشت وغیرہ ۔

سالنا ۔ (سال ۔ نا) (ھ ۔ مص) (۱) چھیدنا ۔ سوُراخ کرنا (۲) چوُل پھنسانا (۳) کاٹنا ۔ تراشنا (۴) تکلیف دینا ۔ تکلیف محسوس کرنا ۔

سالو ۔ (سا ۔ لوُ) (ھ ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا سُرخ رنگ کا کپڑا ۔ لال ململ ۔

سالوتری ۔ (سا ۔ لو ۔ ت ۔ ری) (ھ ۔ ا ۔ مذ) گھوڑوں اور چوپایوں کا علاج کرنے والا ڈاکٹر ۔ ویٹرنری سرجن ۔

سالوس ۔ (سا ۔ لوُس) (ف ۔ صف) (۱) دغا ۔ فریب ۔ دھوکا ۔ مکّاری ۔

ریاکاری (۲) دغاباز۔ فریبی۔ دھوکے باز۔ مکّار۔ ریاکار۔
سالویشن آرمی۔ (سا۔ ل۔ دے۔ شَن۔ آ ر۔ می) (Salvation Army) [انگ۔ ا۔ مث] مکتی فوج۔ عیسائیوں کی ایک مذہبی جماعت جو روحانی تسکین کی علم بردار ہے۔
سالی۔ (سا۔ لی) [ھ۔ ا۔ مث] بیوی کی بہن۔
سالِی۔ (سا۔ لِی) [ھ۔ صف] وہ زمین جو سال بھر کے لیے کاشت پر لی جائے۔
سالے کہ نکوست از بہارش پیدا۔ (ف۔ مثل) ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ جس کی ابتدا اچھی ہو اس کا انجام بھی اچھا ہوتا ہے۔
سامّ۔ (ع۔ صف) زہر دینے والا۔ کھانے میں زہر ملانے والا۔
سام۔ (ف۔ ا۔ مذ) حضرت نوحؑ کا بڑا بیٹا جن کی نسل سامی کہلاتی ہے (۲) ایرانی پہلوان رُستم کے دادا کا نام (۳) مرکبات میں جیسے سرسام (۴) آگ کا کیڑا۔
سامان۔ (سا۔ مان) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) اسباب۔ ضروری چیزیں (۲) تیاری۔ انتظام۔ بندوبست (۳) اوزار۔ آلات (۴) ہتھیار و ضروریات جنگ۔ (۵) آثار۔ علامات۔
سامان باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) چلنے کی تیاری کرنا۔
سامانِ تفریح۔ (ف۔ ا۔ صف) دل بہلانے کا سامان یا وہ ذریعے جن سے دل بہلایا جا سکے۔
سامان (جنگ) حرب۔ (ف۔ ا۔ مذ) ہتھیار اور گولہ بارود وغیرہ۔
سامان میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہوش میں آنا۔ غصّہ ٹھنڈا ہونا (۲) قابو میں آنا۔ آپے میں آنا۔
سامُدرَک۔ (سا۔ مُد۔ رَک) [س۔ ا۔ مذ] (۱) پامسٹری۔ علم الیَد۔ فراست الیَد ہاتھ پاؤں کی لکیریں دیکھ کر انسان کے اچھے بُرے حالات بتا دینے کا علم۔
سامراج۔ (سام۔ راج) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) شہنشاہی نظامِ حکومت۔ شہنشاہیت (۲) نو آبادیات اور ماتحت سلطنتیں رکھنے کی پالیسی (Imperialism)
سامراجی۔ (سام۔ را۔ جی) [ہ۔ صف] (۱) سامراج سے متعلق (۲) شہنشاہی حکومت کا حامی۔ شہنشاہیت پسند۔
سامِری۔ (سا۔ مِ۔ ری) [ع۔ ا۔ مذ] ایک یہودی جس نے حضرت موسیٰ کے زمانے میں چاندی سونے کا ایک بچھڑا بنا کر بنی اسرائیل سے اس کی پرستش کروائی تھی۔
سامِری فن۔ (ع۔ ا۔ مذ) جادوگر۔ ٹوٹکے باز۔ اپنے فن کا اُستاد۔
سامع۔ (سا۔ مع) [ع۔ ا۔ مذ] سننے والا۔ سماعت کرنے والا۔ جمع: سامعین۔
سامِعَہ۔ (سا۔ مِ۔ عَہ) [ع۔ ا۔ مث] سُننے کی قوّت۔
سامِعَہ نواز۔ (ع۔ ف۔ صف) اچھی آواز سُنانے والا۔
سامعین۔ (سا۔ مِ۔ عین) [ع۔ ا۔ مذ] سامع کی جمع سُننے والے۔
سامنا۔ (سا۔ م۔ نا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) ملنا۔ ملاقات (۲) مقابلہ۔ لڑائی۔ مُٹھ بھیڑ۔ (۳) آگا۔ اگاڑی (۴) برابری۔ گستاخی (۵) رُو بہ رُو۔ مقابل۔
سامنا کرانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی بات کی تصدیق کے لیے کہنے والے اور نقل کرنے والے کو رُو بہ رُو کرنا۔ مقابلہ کرانا۔

سامنا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) گستاخانہ جواب دینا (۲) تکرار کرنا۔ جھگڑنا (۳) برابری کرنا۔ مقابلہ کرنا (۴) لڑنے کے لیے آگے بڑھنا۔
سامنا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مُڈبھیڑ ہونا۔ رُو بہ رُو ہونا (۲) مقابلہ ہونا۔ ملاقات ہونا۔ بے پردگی ہونا۔
سام وید۔ (سام۔ وید) ہندوؤں کے مقدّس چار ویدوں میں سے دوسرا وید۔
سامنے۔ (سام۔ نے) [ہ۔ تابع فعل] (۱) رُو بہ رُو۔ مُنھ در مُنھ (۲) موجودگی میں۔
سامنے آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مقابل ہونا (۲) مُنہ دکھانا (۳) بدلہ ملنا۔
سامنے پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) اتفاقیہ نظر آجانا۔ سامنے آجانا۔ مقابل ہونا۔
سامنے ٹھہرنا۔ (ا۔ محاورہ) مقابلہ کرنا۔ مقابل ہونا۔ مقابلے کو برداشت کرنا۔
سامنے دھر لینا۔ (ا۔ محاورہ) آگے آگے چلانا۔ آگے کر لینا (۲) پکڑ لینا۔
سامنے کی آنکھیں پھوٹیں۔ (بددُعا) اندھا ہو جائے۔
سامنے کی بات۔ (ا۔ مث) جو بات موجودگی میں کہی گئی ہو۔ آنکھوں دیکھا حال۔
سامنے کی چوٹ۔ (ا۔ مث) مقابلے کی مار۔ کھُلی چوٹ۔ طعن و طنز۔
سامنے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مقابلہ کرنا (۲) گستاخی سے پیش آنا (۳) پردہ اُٹھا دینا یا پردہ نہ کرنا (۴) دنگل میں اُترنا۔
سامی۔ (سا۔ می) [ع۔ صف] (۱) اُونچا۔ بلند۔ عالی (۲) سام کی نسل کے لوگ مثلاً یہودی۔ عرب وغیرہ۔
سامی۔ (سا۔ می) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) سوامی کا مخفّف۔ خاوند۔ شوہر۔ پتی (۲) [مث] زرخیز زمین (۳) سامنے۔ رُو برُو (ق)
سان۔ [ھ۔ ا۔ مث] (۱) دھار رکھنے کا پتھر۔ سنگِ صیقل (۲) دھار۔ باڑھ۔
سان پر چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) باڑھ پر رکھا جانا۔ دھار رکھی جانا۔
سان چڑھانا۔ سان دھرنا۔ سان رکھنا۔ سان لگانا۔ (ا۔ محاورہ) دھار تیز کرنا۔
سان۔ [ھ۔ ا۔ مث] (۱) اشارہ (۲) نشان (۳) سُراغ۔
سان گمان۔ (ا۔ مذ) (۱) اشارہ کنایہ (۲) وہم و خیال۔ فکر و اندیشہ۔
سان نہ گمان۔ (ا۔ متعلق فعل) (۱) دفعتاً۔ اچانک۔ بے خبری میں (۲) ایسی حالت میں کہ خیال تک نہ ہو۔
سانپ۔ [ھ۔ ا۔ مذ] ایک رینگنے والا پتلا لمبا زہریلا کیڑا جس کی ٹانگیں نہیں ہوتیں اور جو پیٹ کی ہڈیوں سے چلتا ہے۔ مار۔ افعی۔ ناگ۔ رسّی۔ سرپ [صف] ظالم۔ موذی۔
سانپ اُتارنا۔ (ا۔ محاورہ) سانپ کے ڈسے ہوئے جسم سے زہر دُور کرنا۔
سانپ اور چور دبلے پر چوٹ کرتے ہیں۔ (ا۔ مقولہ) جب بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہ آئے تو یہ حملہ کرتے ہیں ورنہ بھاگ جاتے ہیں۔
سانپ بچھو سمجھنا۔ (ا۔ محاورہ) باعثِ ایذا سمجھنا۔ موذی خیال کرنا۔
سانپ چھاتی پر (پھرنا) لوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بے حد رنج ہونا (۲) پچھتاوا آنا۔ تلملانا (۳) رشک میں جلنا۔
سانپ سا لوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت زیادہ بیتاب ہونا۔
سانپ سب جگہ ٹیڑھا چلتا ہے اپنے بل میں سیدھا جاتا ہے۔ (مثل) بُرا آدمی اور سب جگہ بُرائی کرتا ہے مگر اپنے گھر میں سیدھے طریقے

سے رہتا ہے۔

سانپ سُونگھ جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سانپ کا ڈس جانا (۲) سانپ کا زہر چڑھنے سے بیہوش ہو جانا (۳) چُپ سادھ لینا۔ دم بخود ہو جانا (۴) بے خبر ہونا۔

سانپ سے کھیلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خطرناک انسان سے میل جول رکھنا (۲) خطروں میں پڑنا۔

سانپ کا بچہ سنپولیا۔ (ا۔ مثل) (۱) بُرے آدمی کی اولاد بھی بُری ہوتی ہے موذی آدمی کے بچے بھی خطرناک ہوتے ہیں۔

سانپ کا سَر کُچلنا۔ (ا۔ محاورہ) موذی آدمی کو جیتا نہ چھوڑنا۔

سانپ کا کاٹا پانی نہیں مانگتا۔ (ا۔ مثل) سانپ کا ڈسا ہوا بہت جلد مر جاتا ہے۔

سانپ کا کاٹا رسّی سے ڈرتا ہے۔ (ا۔ مثل) (۱) جسے بہت تکلیف پہنچ چکی ہو وہ تھوڑی سی تکلیف سے بھی گھبراتا ہے (۲) دودھ کا جلا چھاچھ پھُونک پھُونک کر پیتا ہے۔

سانپ کا کاٹا سووے، بچھو کا کاٹا رووے۔ (ا۔ مثل) جسے سانپ کاٹ لے وہ بیہوش ہو جاتا ہے لیکن جسے بچھو کاٹ لے وہ درد سے تڑپتا رہتا ہے۔

سانپ کا مَن۔ (ا۔ مذ) سانپ کا منکا جس کی بابت مشہور ہے کہ اندھیری رات میں سانپ اسے اُگل کر اس کی روشنی میں گھومتا پھرتا ہے اور جس کے ہاتھ لگ جائے اُسے خوشحال بنا دیتا ہے۔

سانپ کا منتر۔ (ا۔ مذ) وہ منتر جس سے سانپ کا کاٹا اچھا ہو جاتا ہے۔

سانپ کھلانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سانپ کو جادو یا منتر کے زور سے تسخیر کرنا (۲) خطرناک کام کرنا۔

سانپ کی چھتری۔ (ا۔ مث) ایک پودا۔ کُکُرمُتّا۔

سانپ کی سی کینچلی (جھاڑنا) ڈالنا یا چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بیماری سے صحت پانا (۲) رنگ نکھرنا۔ بدن سنورنا۔

سانپ کی طرح پھن (جھاڑ) مار کر رہ جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) قابو نہ چلنا (۲) کوشش کرکے ہار جانا۔

سانپ کی طرح زمین پکڑنا۔ (ا۔ محاورہ) ہرگز نہ ہلنا۔ اپنی جگہ سے جُنبش نہ کرنا

سانپ کیلنا۔ (ا۔ محاورہ) منتر کے زور سے سانپ کے مُنہ کو بند کر دینا۔

سانپ کے پاؤں پیٹ میں ہوتے ہیں۔ (ا۔ مثل) بدذات کا موذی پن ظاہر نہیں ہوتا۔

سانپ کے مُنہ میں۔ (ا۔ متعلق فعل) سخت خطرے میں۔ خطرے کی جگہ میں۔

سانپ کے مُنہ (میں) چھچھوندر۔ نگلے تو اندھا، اُگلے تو کوڑھی۔ (ا۔ مثل) ایسا کام جسے نہ کیا جا سکے نہ چھوڑا جا سکے۔

سانپ کے نیچے کا بچھو۔ (ا۔ صف) (۱) ظالم۔ مُوذی (۲) بہت زہریلا بچھو۔ جس نے سانپ کے نیچے پرورش پائی ہو۔

سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے۔ (ا۔ مثل) مُوذی آدمی کو اس طرح مارنا چاہیے کہ خود محفوظ رہے۔

سانپ نکل گیا لکیر پیٹا کرو۔ (ا۔ مثل) موقع ہاتھ سے نکل گیا اب پچھتایا کرو۔

سانپ نہیں جو مٹی چاٹ کر رہیں۔ (ا۔ مثل) جس کے لیے جیسی خوراک موزوں ہے وہ ویسی ہی خوراک کھا کر زندہ رہ سکتا ہے۔

سانپ نے نہیں کاٹا۔ (ا۔ مثل) نشہ نہیں۔ بہکا ہوا نہیں ہے۔

سانپوں کی سبھا میں جلیبوں کی لپالپ۔ (مثل) مُوذی انسان جہاں کہیں اکٹھے بیٹھتے ہیں ایذا رسانی کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔

سانپا۔ (سا ں۔ پا) (ھ۔ ا۔ مذ) (۱) ماتم۔ سوگ (۲) پُرسا۔

سانپے جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ماتم میں شریک ہونا (۲) پُرسا دینے کے لیے جانا۔

سانپن۔ (سا ں۔ پَن) (ھ۔ ا۔ مث) (۱) سانپ کی مادہ۔ ناگن۔ سپنی (۲) بھونری یا بالوں کی لکیر جو بعض مردوں اور عورتوں کی پیٹھ یا گھوڑے کی ایال کے نیچے ہوتی ہے اور بہت منحوس سمجھی جاتی ہے۔

سانت۔ (ق) (۱) ایک ستارہ (سواتی) جو برسات میں نکلتا ہے (۲) بارش۔ (ابرِ نیساں)۔

سانٹ۔ سانٹھ۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) گانٹھ۔ گرہ۔ گُھنڈی (۲) سازش۔ گٹھ جوڑ۔ (۳) دشمنی۔ عداوت۔ کدورت (۴) اتفاق۔ ربط ضبط۔

سانٹ (سانٹھ) مار۔ (ہ۔ ا۔ مذ) ہاتھی لڑانے والا۔

سانٹ (لگانا) ملانا۔ (ا۔ محاورہ) سازش کرنا۔

سانٹ لینا۔ (ا۔ محاورہ) گانٹھ لینا۔ سازش کرکے اپنے ساتھ ملا لینا۔ یار بنا لینا۔

سانٹا۔ (سا ں۔ ٹا) (ھ۔ ا۔ مذ) چابک۔ تازیانہ۔

سانٹنا۔ سانٹھنا۔ (سا نٹ۔ نا) (سانٹھ۔ نا) (ھ۔ مص) (۱) دوست بنانا ساتھ ملانا (۲) چپکانا (۳) نتھی یا منسلک کرنا (۴) اُلجھانا (۵) گرہ لگانا۔ جوڑ دینا۔

سانٹے کی سگائی۔ (ساں۔ ٹے۔ کی۔ سَ۔ گا۔ ای) (ھ۔ ا۔ مث) ایسا رشتہ جس میں لڑکی لے کر لڑکی دی جائے۔ بدلے کا رشتہ۔ (پ) وٹّہ سٹّہ۔

سانجھ۔ (ھ۔ ا۔ مذ) (۱) شام کا وقت (۲) دوستی۔

سانجھ سویرے۔ (ا۔ متعلق فعل) صبح شام۔

سانچ۔ (ھ۔ ا۔ مذ) سچ۔ حق۔ صداقت۔

سانچ کو آنچ نہیں۔ (ا۔ مثل) سچ کو کوئی ضرر نہیں پہنچ سکتا۔

سانچ کہے سو مارا جائے۔ جھوٹ کہے سو لڈو کھائے۔ (ا۔ مثل) سچ بولنے والے کو مصیبت اُٹھانی پڑتی ہے جب کہ جھوٹ بولنے والا مزے اُڑاتا ہے۔

سانچا۔ (ساں۔ چا) (ھ۔ ا۔ مذ) لکڑی یا لوہے کا ڈھانچہ (۲) رحم۔ بچہ دانی (۳) قالب۔

سانچے کی سچّی۔ وہ عورت جو مرد کے نُطفے کو ضائع نہ ہونے دے۔ جسے وضع حمل کے بعد پہلی ہی صحبت میں حمل رہ جائے۔

سانچے میں ڈھالنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی چیز کے قوام کو سانچے میں ڈال کر کسی خاص شکل یا وضع کا بنانا۔ کسی خاص وضع یا طریق کا بنا لینا۔

سانچے میں ڈھلا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) خوشنما اور سڈول۔ سب اجزاء یا اعضاء کا موزوں اور درست ہونا۔

سانچے میں ڈھل جانا۔ (ا۔ محاورہ) خود کو حالات کے مطابق بدل لینا۔ وضع اختیار کر لینا۔

سانحہ۔ (سا۔ نِ۔ حَہ) (ع۔ ا۔ مذ) صدمہ پہنچانے والا واقعہ۔ حادثہ۔ وقوعہ۔

سانحۂ عظیم۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) اہم واقعہ۔ خوفناک حادثہ۔ سخت مصیبت۔
سانحہ گزرنا۔ (ا۔ محاورہ) حادثہ ہونا۔ مصیبت پڑنا۔
سانْد۔ (ق ۔ ا ۔ مذ) سُوراخ۔ جوڑ۔ عضو۔ بند۔
سانْدا۔ (سان۔ دا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) گائے یا بھینس دوہتے وقت اُن کے پاؤں میں باندھنے کی رسّی۔
سانْدا۔ (ق ۔ ا ۔ مذ) جال کا خانہ۔ وہ رسّی جو دُودھ دوہتے وقت گائے کے باندھی جاتی ہے۔
ساندنا۔ (سان۔ دَ۔ نا) (ق۔ مص) باندھنا۔
سانْدی۔ (ق ۔ صف) (۱) دیوانہ (۲) جال کا خانہ یا پھندا۔
سانڈ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) ایسا بیل جسے کسی دیوتا کے نام پر آزاد چھوڑ دیا گیا ہو۔ (۲) وہ بیل یا گھوڑا جسے نسل کشی کے لیے رکھا جائے (۳) موٹا تازہ۔ (۴) (صف) موٹا تازہ، لحیم شحیم (۵) بے فکرا (۶) شہوت پرست۔ عیاش۔
سانڈا۔ (سان۔ ڈا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) گوہ کی قسم کا ایک جانور جس کا تیل نکال کر گٹھیا کے درد کے لیے یا طِلا کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔
سانڈنی۔ (سانڈ۔ نی) (ہ ۔ ا ۔ مث) سواری کی اُونٹنی۔
سانڈنی سوار۔ (۱) وہ قاصد جو تیز رفتار اُونٹ یا اُونٹنی پر بیٹھ کر خبریں یا پیغام لے جائے (۲) ناقہ سوار۔ شتر سوار۔
سانڈیا۔ (سان۔ ڈِ۔ یا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) اُونٹ کا بچّہ (۲) بوتا (۳) گوٹا بُننے کی مشین۔
سانس۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ و مث) (۱) دَم۔ پھُونک۔ نفس (۲) چھ تک گننے کا وقفہ (۳) بھاپ (۴) شگاف۔ درز (۵) آہ۔
سانس اُکھڑنا۔ (ا۔ محاورہ) سانس قابو میں نہ رہنا جیسا کہ ہانپنے اور نزع کی حالت میں ہوتا ہے۔
سانس اندر کا اندر اور باہر کا باہر۔ (ا۔ مقولہ) دہشت کی حالت میں ہونا۔
سانس بھرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) آہ بھرنا۔ افسوس کرنا (۲) دَم چڑھنا۔ سانس پھُولنا۔ تھک کر جلدی جلدی سانس لینا (۳) زندگی کی بقیہ چند سانسیں لینا۔
سانس پورے کرنا۔ (ا۔ محاورہ) زندگی کے دِن پورے کرنا۔ زندگی کی کوئی اُمید نہ ہونا۔
سانس پھُولنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہانپنا۔ دَم چڑھنا (۲) دمے کا مرض ہونا۔
سانس ٹُوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) سانس کے آنے جانے میں فرق پڑنا۔ سانس کا مسلسل نہ آنا۔
سانس چُرانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سانس روک لینا (۲) مُردہ بن کر پڑ جانا۔
سانس چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) تھک جانا۔ ہانپنے لگنا۔ دَم پھُول جانا۔
سانس چلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سانس کا آنا جانا (۲) زندگی باقی ہونا۔
سانس رُکنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سانس کی آمد و رفت بند ہونا یا اس میں فرق پڑنا (۲) سانس پُوری طرح نہ آنا۔
سانس روکنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) حبسِ دَم کر لینا۔ (۲) گلا گھونٹنا۔
سانس کا روگ۔ (ا۔ مذ) دمہ۔ ضیق النفس۔

سانس کھینچنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) لمبا یا گہرا سانس لینا۔ ٹھنڈی آہ بھرنا (۲) ورزش سے پھیپھڑوں میں ہوا بھرنا۔
سانس کے ساتھ آس ہے۔ (ا۔ مثل) جب تک زندگی ہے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ انسان مرتے دم تک بہتری کی اُمید باندھے رہتا ہے۔
سانس لو۔ (ا۔ بول چال) ذرا دَم لو۔ رُک جاؤ۔
سانس لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سانس کھینچنا (۲) بھاپ چھوڑنا (۳) دم لینا۔ کام کے دوران آرام کا تھوڑا سا وقفہ ڈالنا۔
سانس لینے کی فرصت نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ذرا بھی فرصت یا فاضل وقت نہ ہونا۔ بہت زیادہ مصروف ہونا۔
سانس نہ لینا۔ (۱) خاموش رہنا۔ چُپ سادھ لینا۔ اُف نہ کرنا (۲) دم نہ لینا۔ لگاتار کام کیے جانا۔
سانسا۔ (سان۔ سا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) اندیشہ۔ تشویش۔ فکر (۲) خوف۔ ڈر۔ خطرہ۔ ہَول۔
سانسا بھلا نہ سانس کا۔ (ا۔ مثل) فکر خواہ گھڑی بھر کی ہو بُری ہوتی ہے۔
سانسا چڑھنا (رہنا)۔ (ا۔ محاورہ) فکر ہونا۔ ہَول چڑھنا۔
سانسی۔ (سان۔ سی) (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایک مشہور خانہ بدوش اور جرائم پیشہ قوم۔
سانگ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) شاخ۔ ٹہنی (مذ) برچھا۔ بھالا۔ نیزہ۔
سانکڑ۔ سانکری۔ سانکل۔ (سان۔ کَڑ) (سانک۔ ری) (سان۔ کل) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) زنجیر (۲) دروازے کی زنجیر۔ کُنڈی (۳) پاؤں کا زیور۔ توڑا (۴) ہتھکڑی۔ بیڑی۔
سانگ۔ سوانگ۔ (سُ۔ وانگ) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) نقل۔ اداکاری (۲) بھیس بھرنا۔ بھیس بدلنا۔ بہروپ (۲) تماشا۔ کھیل (۳) ٹھٹھا۔ ہنسی مذاق (۴) شعبدہ۔ کرتب (۵) کنواں کھودنے کا نوک دار آلہ (۶) ہاتھی کا انکس (س) جس کے سب اجزاء یا حصّے موجود ہوں۔ مکمل۔ پورا۔ تمام۔
سانگ بنانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رُوپ بھرنا۔ نقل کرنا (۲) رُسوا کرنا۔ ہنسی اُڑانا۔
سانگ بننا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مسخرہ بننا (۲) نقل کرنا۔ رُوپ بھرنا۔ (۳) سانگ تیار ہونا۔
سانگ بھرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نقل بنانا۔ رُوپ بھرنا (۲) فریب دینا۔ دھوکا کرنا۔
سانگ دکھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بھیس بھر کر تماشا کرنا (۲) بہانہ یا مکر کرنا۔
سانگ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تماشا کرنا (۲) جھگڑا پھیلانا (۳) بھیس یا رُوپ بھرنا۔ اداکاری کرنا (۴) مسخرا پن کرنا۔
سانگ لانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مکر کرنا۔ شعبدہ بازی کرنا (۲) جھگڑا نکالنا۔ (۳) بھیس بھر کر نقل کرنا۔
سانگ مچانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کھیل کرنا۔ تماشا دکھانا (۲) مسخرا پن کرنا۔ ہنسانے والی حرکتیں کرنا۔

سانگر۔ (سان - گَر) (ہ - ا - مذ) جنڈ کی پھلی جو اچار میں ڈالی جاتی ہے۔

سانگی۔ (سان - گی) (ہ - ا - مذ) (۱) سانگ بھرنے والا۔ بھانڈ۔ نقال (۲) (مث) بیل گاڑی کا جُوا (۳) گاڑی کے آگے کا وہ حصّہ جس کے دونوں طرف لکڑیاں باندھ کر جالی بُن دیتے ہیں تاکہ سامان وغیرہ گرنے نہ پائے (۴) گاڑی بان کے بیٹھنے کی جگہ۔

سان لینا۔ (سان - لے - نا) (اُر - مص) (۱) شریکِ حال کرلینا۔ پھانسنا۔ شریکِ جرم کرنا۔

ساننا۔ (سان - نا) (اُر - مص) (۱) گوندھنا۔ ملانا (۲) بھرلینا۔ ملوّث کرنا۔ آلودہ کرلینا۔

سانواں۔ (سان - واں) (ہ - ا - مذ) ایک قسم کا چاول۔

سانوٹا (سانوٹھا)۔ (ہ - صف) ہوشیار۔ چوکنّا۔ چوکس (۲) مستعد۔ آمادہ۔

سانوچیت۔ (ق - صف) بے فکر۔

سانولا۔ سانورا۔ (سا - نو - لا) (سا - نو - را) (ہ - صف) سیاہی مائل۔ ملیح۔ نمکین۔ سبزہ رنگ آدمی۔

سانولا جانا۔ (ا - محاورہ) رنگ کالا ہو جانا۔

سانولا سلونا۔ (ا - صف) سانولے رنگ کا مَرد۔

سانولی۔ (سانو - لی) (ہ - صف) نمکین صُورت والی عورت۔

سانولی صُورت۔ نمکین چہرہ۔ حسن ملیح۔ خوبصورت۔

سانی۔ (سا - نی) (ہ - ا - مث) (۱) بھُس اور کھل ملا ہوا چارہ جو گائیوں اور بھینسوں کو دُودھ کی افراط کے لیے کھلاتے ہیں (۲) کھیتی باڑی اور باغ کا کام کرنے والا آدمی۔

سانیٹ۔ (Sonnet) (سا - نیٹ) (انگ - ا - مذ) نظم کی ایک قسم۔ جس میں چودہ مصرعے ہوتے ہیں اور اس کی ایک خاص بحر ہوتی ہے۔

ساوَج۔ (ق - ا - مذ) ایک افسانوی جانور۔

ساوَرِن۔ (Sovereign) (سا - وَ - رِن) (انگ - ا - مذ) (۱) انگلستان کا ایک طلائی سکّہ۔ گنّی۔ پونڈ۔ اشرفی۔

ساوَڑ۔ سَوڑ۔ (سا - وَڑ) (سَوڑ) (ہ - ا - مث) (۱) زچہ خانے کی ناپاکی۔ (۲) زچہ خانہ۔

ساوڑی۔ (سا - وَ - ڑی) (ہ - ا - مث) وہ غلّہ جو کھلیان میں سے عزیزوں کو بانٹنے کے لیے الگ کر لیا جاتا ہے۔

ساون۔ (سا - وَن) (ہ - ا - مذ) بکرمی سال کا چوتھا مہینہ۔ برسات کا مہینہ (۱۵ جولائی سے ۱۵ اگست تک)۔

ساون بھادوں۔ (ا - مذ) (۱) برسات کا پہلا اور دوسرا مہینہ (۲) دھوپ بھی بارش بھی (۳) وہ مکان جس میں چاروں طرف باریک باریک جالیاں لگی ہوں۔ جو دیکھنے میں بارش کا سا سماں پیش کرتی ہوں (۴) ایک قسم کی آتش بازی۔

ساون بھادوں کا مِلنا۔ (ا - محاورہ) (۱) ساون کا مہینہ ختم ہو کر بھادوں کا مہینہ شروع ہونا۔ ان ایّام میں اکثر بارش ہوتی ہے۔

ساون کی جھڑی پڑنا۔ (ا - محاورہ) زور سے بارش ہونا۔

ساون کی جھڑی۔ (ا - مث) ساون کے مہینے میں زوردار بارش۔

ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا سُوجھتا ہے۔ (ا - مثل) (۱) ہر شخص اپنی حالت کے مطابق سب کی حالت خیال کرتا ہے (۲) جو کیفیت ایک دفعہ نظر میں سما جائے وہی ہمیشہ پیش نظر رہتی ہے (۳) امیر مفلس ہو جائے تو بھی اس کے دماغ میں امارت کی بُو رہتی ہے۔

ساون کے جھالے۔ (ا - مذ) ساون کی زوردار بارش جو جلد ختم ہو جائے۔

ساون ہرے نہ بھادوں سُوکھے۔ (مثل) ہر حال میں یکساں۔

ساوَنت۔ (سا - وَنت) (ہ - صف) بہادر۔ دلیر۔ جواں مرد۔ شجاع۔

ساونٹا۔ ساوُنٹھا۔ (سا - وَن - ٹا) (سا - وں - ٹھا) (ہ - صف) تیار۔ تندرست (۲) جمع کیا ہوا۔

ساونٹا کرنا۔ (ا - محاورہ) (۱) جمع کرنا (۲) ہوشیار یا چوکس کرنا۔

ساونٹا ہو جانا۔ (ا - محاورہ) (۱) چوکس اور ہوشیار ہو جانا (۲) مقابلے پر آجانا (۳) سنبھل جانا۔

ساونی۔ (سا - وَ - نی) (ہ - ا - مث) (۱) ایک پھُول جو ساون کے مہینے میں کِھلتا ہے (۲) فصلِ خریف جس میں دھان۔ جوار۔ باجرہ مکئی وغیرہ اناج پیدا ہوتے ہیں (۳) وہ مٹھائی آم ترکاریاں اور میوہ وغیرہ جو ساون کے مہینے میں جھُولے کے سامان کے ساتھ دولھا کے گھر سے دُلھن کے ہاں بھیجا جاتا ہے (۴) ساون کے مہینے کی وہ رات جب پورا چاند ہو جاتا ہے (۵) ساون کے گیت۔

ساہ۔ (ہ - ا - مذ) (۱) تاجر۔ سوداگر۔ بیوپاری (۲) مہاجن، بینکر (۳) دکاندار (۴) صرّاف (۵) دولت مند (۶) ذی عزت (۷) شریف (۸) عزت کا لقب جس سے مہاجنوں کو مخاطب کیا جاتا ہے (صف) دیانتدار۔ امانتدار۔

ساہا۔ (سا - ہا) (ہ - ا - مذ) ہندوؤں میں شادی کے دن۔ شادیوں کا موسم۔ (۲) وقت۔ موسم (۳) کھیتی کاٹنے کا وقت۔

ساہا چمکنا۔ (ہ - محاورہ) بہت سی شادیاں ہونا۔

ساہِنیا (ساہِینہ)۔ (ہ - ا - مذ) ادبیات۔ ادب۔

ساہس۔ (س - ا - مذ) جبر۔ ظلم (۲) شدّت۔ تشدّد (۳) جرأت واستقلال۔

ساہُل۔ ساہُول۔ (سا - ہُل) (سا - ہُول) (ہ - ا - مذ) لوہے یا پتھر کا وہ کنڈے دار گولا جس میں ڈوری باندھ کر معمار لوگ دیوار کی کجی کا پتہ چلاتے ہیں۔ پنسال۔

ساہُو۔ (سا - ہُو) (ہ - ا - مذ) (۱) خیر خواہ۔ دوست (۲) سخی۔ داتا (۳) دیانت دار (۴) نیک نام (۵) سوداگر۔

ساہوکار۔ (ہ - ا - مذ) (۱) مہاجن۔ بینکر (۲) صرّاف (۳) سود پر روپیہ چلانے والا۔

ساہُوکارا۔ (ہ - ا - مذ) (۱) صرّافہ (۲) ساہوکاروں کا بازار۔ ایکسچینج۔ (Exchange) (۳) صرّاف کا پیشہ۔

ساہوکاری۔ (ہ - ا - مث) (۱) سوداگری۔ تجارت (۲) صرّاف کا پیشہ۔ (۳) دیانت داری (۴) شرافت۔

ساہی۔ (سا - ہی) (ہ - ا - مذ) (۱) سیہہ۔ خارپُشت۔ ایک جانور جس کے تمام بدن پر کانٹے ہوتے ہیں۔ خیال ہے کہ جس گھر میں ساہی کا کانٹا ڈال دیا جائے وہاں لڑائی جھگڑا رہتا ہے۔

سائبان ۔ (سا۔ ءِ۔ بان) (ف ۔ ا ۔ مذ) مکان یا خیمے کے آگے دھوپ اور بارش سے بچنے کے لیے ٹین کی چادریں یا پھوس کا چھپر۔ مکان کے آگے کپڑے یا بانات کا نگیرا۔
سائِڈ ۔ (Side) (سا۔اِڈ) (انگ ۔ ا ۔ مث) (۱) طرف ۔ پہلو ۔ جانب ۔ اغل بغل (۲) کنارہ ۔ حاشیہ ۔ سِرا۔
سائِر ۔ (سا۔اِر) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) پھرنے والا ۔ سیر کرنے والا ۔ سیلانی (۲) باقی بچا ہوا تمام ۔ سب ۔ سارا (۴) چُنگی ۔
سائِر خرچ ۔ (ا ۔ مذ) ہنگامی یا غیر مستقل یا عارضی خرچ ۔ متفرق خرچ ۔ (Contingent)
سائِر دائر ۔ (ا ۔ صف) پھرنے والا ۔ گردش کرنے والا۔
سائِرن ۔ (Siren) (سا ۔ اِ ۔ رَن) (انگ ۔ ا ۔ مذ) ایک آلہ جس سے بلند آواز پیدا ہوتی ہے ۔ بھونپو ۔
سائِز ۔ (Size) (سا۔اِز) (انگ ۔ ا ۔ مذ) (۱) قد ۔ قامت ۔ ڈیل ڈول ۔ جسامت (۲) ناپ (ٹوپی، جوتے، کپڑے وغیرہ کا) ۔
سائِفن ۔ (Syphon) (انگ ۔ ا ۔ مث) ٹیڑھی نالی جس کے ذریعے پانی کسی اُونچے برتن کے کنارے سے گزر کر نیچے کے برتن میں گراتے ہیں۔ (۲) نالہ یا نہر جو کسی دوسری ندی، دریا یا نالے کے نیچے سے گزارا جائے۔
سائِل ۔ (سا۔اِل) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) سوال کرنے والا ۔ پُوچھنے والا ۔ (۲) چاہنے والا ۔ طالب (۳) جاری ہونے والا (۴) (اُر) فقیر ۔ بھکاری (۵) اُمیدوار (۶) عرضی دینے والا ۔
سائِلہ ۔ (سا۔اِ۔ لَہ) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) سوال کرنے والی (۲) عرضی گزارنے والی۔
سائِلین ۔ (سا ۔ اِ ۔ لِین) (ع ۔ ا ۔ مذ) سائل کی جمع ۔ سوال کرنے والے ۔
سائِم ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) چرنے والا ۔
سائِمہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) چرنے کے لیے بھیجا ہوا جانور ۔
سائِن ۔ (Sign) (سا۔اِن) (انگ ۔ ا ۔ مذ) (۱) نشان ۔ علامت (۲) دستخط ۔
سائِن بورڈ ۔ (Sign Board) (انگ ۔ مذ) دکان یا سڑک کے نام کا (لکڑی یا ٹین کی چادر کا) تختہ ۔
سائِن پوسٹ ۔ (انگ ۔ ا ۔ مذ) وہ پتھر یا تختہ جس پر سڑک کا نام اور راستہ بتانے والا نشان بنا ہوا ہو ۔
سائِنس ۔ (Science) (سا۔اِنس) (انگ ۔ ا ۔ مذ و مث) (۱) علم ۔ (۲) منضبط علم ۔ وہ علم جس کی بنیاد تجربات پر ہو ۔
سائِنس دان ۔ (انگ ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) سائنس کے کسی شُعبے کا ماہر ۔
سائِنسی ۔ (سا۔اِن ۔سی) (اُر ۔ صف) سائنس سے متعلق ۔
سادُھ ۔ (ق ۔ صف) سادھو ۔ ایمان دار ۔ معصوم ۔
سادُھ چیت ۔ (ق ۔ صف) بے فکر ۔
ساؤنڈ ۔ (Sound) (سا۔اُنڈ) (انگ ۔ ا ۔ مذ) آواز ۔ صوت ۔
ساؤنڈ بکس ۔ (Sound Box) (انگ ۔ ا ۔ مذ) گراموفون کا وہ پرزہ جس کے ذریعے ریکارڈ سے آواز نکلتی ہے ۔
ساؤنڈ پروف ۔ (Sound Proof) (انگ ۔ صف) وہ مکان یا جگہ جہاں سے آواز باہر نہ جائے۔
سائی ۔ (سا۔ای) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) وہ تھوڑی سی رقم جو معاملہ طے ہو جانے کے بعد پیشگی دی جائے ۔ بیعانہ ۔ پیشگی (۲) ناچنے گانے والوں کو پیشگی رقم ۔
سائی بجانا ۔ (۱) جس سے سائی لی ہو اس کی محفل میں ناچنا گانا (۲) جس کام کی سائی لی ہو اسے پُورا کرنا ۔
سائِیس ۔ (سا۔ئِیس) (اُر ۔ ا ۔ مذ) گھوڑے کی خدمت اور دیکھ بھال کرنے والا ۔
سائِیسی ۔ (سا۔اِی ۔سی) (اُر ۔ ا ۔ مث) گھوڑے کی رکھوالی اور خدمت کا پیشہ ۔
سائِیسی علم دریاؤ ہے ۔ (مثل) (۱) گھوڑے کے رکھ رکھاؤ کے لیے بڑی معلومات درکار ہے (۲) ہر پیشے کے خاص گُر ہوتے ہیں ۔ بڑائی کے اظہار کے لیے کہتے ہیں ۔
سائیکل ۔ (Cycle) (سا۔ای ۔ کَل) (انگ ۔ ا ۔ مث) بائیسکل ۔ پاؤں سے چلانے کی دو پہیہ گاڑی ۔
سائیں ۔ (سا۔ ایں) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) خدا ۔ رب (۲) آقا ۔ مالک (۳) شوہر ۔ خصم (۴) (س) عارف ۔ کامل (۵) گدا ۔ فقیر (اُر) وہ کلمہ جس سے درویش ایک دوسرے کو مخاطب کرتے ہیں ۔
سائیں راج بلند راج ۔ پوت راج محتاج راج ۔ (ا ۔ مثل) خاوند کے دَور میں عورت جتنا آرام اور عیش کرتی ہے ۔ اولاد کے دَور میں اِتنا آرام نہیں مِلتا ۔
سائیں کے سَو کھیل ہیں ۔ (ا ۔ مقولہ) خدا کسی کام کے لیے سینکڑوں ذریعے پیدا کر دیتا ہے ۔ خدا ہر کام کو ہر طرح کر سکتا ہے ۔
سائیں سائیں ۔ (سا۔ایں ۔سا۔ایں) (ہ ۔ ا ۔ مث) ہوا کے چلنے کی آواز ۔ ہوا کی سَرسَراہٹ ۔
سائیں سائیں کرنا (ہونا) ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کمزوری کی وجہ سے جسم میں سنسنیاں دوڑنا (۲) ہوا کی وجہ سے درختوں کے پتوں میں سے آواز نکلنا (۳) وحشت یا ویرانی برسنا ۔
سایا ۔ (سا ۔ یا) (پُر ۔ ا ۔ مذ) یورپ کی عورتوں کا لہنگا یا گھا گھرا ۔ گاؤن ۔
سایہ ۔ (سا ۔ یَہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) پرچھائیں ۔ چھاؤں ۔ پرتَو (۲) جن بھوت کا اثر ۔ آسیب (اُر) پناہ ۔ حفاظت ۔ سرپرستی (۴) حمایت ۔ (۵) صحبت کا اثر (۶) تصویر یا فوٹو میں بنائی ہوئی یا قدرتی طور پر آئی ہوئی سیاہی (۷) (ٹھٹھیروں کی اصطلاح) سفید کیے ہوئے تانبے میں کسی نقص کی وجہ سے آجانے والی سیاہی (۸) (علمِ کیمیا کی اصطلاح) باہر کو نکلا ہوا ۔
سایہ اُتارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جن بھُوت کا اثر دُور کرنا ۔ آسیب دفع کرنا ۔
سایہ اُترنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) آسیب دفع ہونا (۲) سایہ ڈھلنا ۔ دن ڈھلنا ۔
سایہ اُٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سرپرست کا مَر جانا ۔
سایہ افگن ۔ (ف ۔ صف) سایہ ڈالنے والا ۔ حفاظت یا مدد کرنے والا ۔
سایۂ بالِ ہُما ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) فرضی پرند ہُما کا سایہ جس کے متعلق مشہور ہے کہ

جس پر پڑ جائے وہ بادشاہ بن جائے۔
سایہ بن کر ساتھ رہنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی وقت جُدا نہ ہونا۔ ہر وقت ساتھ رہنا۔
سایہ پَروَردہ ۔ (ف ۔ صف) (۱) خانہ زاد غلام (۲) لاڈلا۔
سایہ پڑنا۔ (۱) زمین پر کسی چیز کا سایہ پڑنا۔ پرچھائیں یا عکس پڑنا (۲) پرچھاواں پڑنا۔ کسی کی خُو بُو حاصل کر لینا۔ صحبت کا اثر ہونا۔
سایۂ خدا۔ (ف ۔ ا۔ صف) (کنایتاً) بادشاہ۔ ظلُّ اللہ۔
سایہ دار۔ (ا۔ صف) جس کے نیچے چھاؤں ہو۔
سایہ ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) اثر ڈالنا۔ فیضِ صحبت سے مستفید ہونا۔
سایہ ڈھلنا۔ (ا۔ محاورہ) تیسرے پہر کا وقت ہونا۔ سُورج کا مغرب کی طرف جُھک جانا۔
سایہ زدہ۔ (ف۔ صف) آسیب زدہ۔ جس پر جن بھوت کا اثر ہو۔
سایہ سَر پر قائم ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کسی بزرگ کا زندہ ہونا۔
سایہ سَر سے اُٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) بُزرگ ۔ مُربی۔ سرپرست یا محافظ کا مر جانا۔
سایۂ عاطفت۔ (ف ۔ ا۔ مذ) (۱) مہربانی کا سایہ (۲) حمایت ۔ مہربانی۔
سایہ گُستر۔ (ف۔ صف) مہربان ۔ توجہ کرنے والا۔ مدد یا حمایت کرنے والا۔ سرپرستی کرنے والا۔
سایہ ہو جانا۔ (۱) صحبت کا اثر ہو جانا (۲) آسیب زدہ ہو جانا۔
سائے تلے آنا۔ حفاظت میں آنا۔ سرپرستی یا پناہ میں آنا۔
سائے سے (بھاگنا) بھڑکنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بہت زیادہ ڈرنا (۲) نفرت کرنا (۳) بدکنا۔ دُور دُور رہنا۔
سائے سے دُور دُور رہنا۔ (ا۔ محاورہ) نفرت کرنا۔
سائے سے ڈرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بہت زیادہ ڈرنا (۲) کسی پر اعتماد نہ کرنا۔
سائے سے جلنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت نفرت کرنا۔ بُغض رکھنا۔
سائے کی طرح ساتھ ساتھ پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) ہر وقت ساتھ لگے رہنا۔
سائے میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چھاؤں میں آنا (۲) پناہ یا سرپرستی حاصل کرنا۔
سائے میں پلنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کے ہاں پرورش پانا۔

س ـــ ب

سَبّ ۔ (ع ۔ ا۔ مذ) گالی دینا۔ لعن طعن کرنا (۲) بُرا بھلا کہنا۔
سَبّ و شتم ۔ (ع ۔ ا۔ مذ) لعن طعن کرنا۔ گالی گلوچ ۔ بُرا بھلا کہنا۔
سب۔ (ہ۔ صف) (۱) سارا۔ کل۔ تمام (۲) ہر ایک (۳) ہر طرح کا (۴) پُورا۔ سالم۔ کامل (۵) شامل۔ مشترک (۶) بالکل۔ سراسر۔ یک قلم (۷) میزان۔ مجموعی طور پر (۸) عام لوگ۔ ساری دُنیا۔
سب اپنے بہو بیگانی۔ (ا۔ مثل) عورتیں اسلیے کہتی ہیں کہ بہو دوسرے خاندان کی بیٹی ہوتی ہے۔
سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ (ا۔ مثل) سب ایک جیسے شرارتی اور تکلیف دینے والے ہیں۔
سب ایک ہی ناؤ میں سوار ہیں۔ (ا۔ مثل) سب کی حالت ایک جیسی ہے۔
سب بات کھوٹی پہلے دال روٹی۔ (ا۔ مثل) پیٹ کی فکر سب سے پہلے۔ اوّل طعام بعدۂ کلام۔
سب چیز کی لہر بہر ہے۔ (ا۔ مثل) کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔ سب کچھ موجود ہے۔
سب در جھانکنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہر ممکن جگہ تلاش کرنا (۲) مارے مارے پھرنا۔
سب دن چنگے تہوار کے دن ننگے۔ (امثل) فضول خرچ آدمی موقع پر کچھ پاس نہ ہونے کی وجہ سے شرمندگی اُٹھاتا ہے۔
سب دھان (بارہ) بائیس پسیری۔ (امثل) بھلے بُرے کی کوئی تمیز نہیں۔
سب سے بَری ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کسی سے کوئی واسطہ یا تعلق نہ رکھنا۔
سب سے بھلی چُپ۔ (مثل) خاموشی سب سے بہتر۔
سب طرح سے حاضر ہونا۔ ہر ممکن خدمت کے لیے تیار ہونا۔
سب کا سب۔ (ا۔ متعلق فعل) کُل۔ سارے کا سارا۔ تمام و کمال۔
سب کچھ۔ (ا۔ متعلق فعل) ہر ایک بات۔ ہر ایک چیز۔ سب چیز۔ ہر بات۔
سب کچھ گیا میاں کی ٹَخ ٹَخ نہ گئی۔ (ا۔ مثل) کنگال ہو گئے پھر بھی شیخی مارنے کی عادت نہ چھوٹی۔
سب کچھ ہو ہوا کر۔ (ا۔ متعلق فعل) معاملہ طے ہو کر۔ کارروائی ختم ہو جانے کے بعد۔
سب کو ایک آنکھ (نظر) دیکھنا۔ (۱) سب کو یکساں سمجھنا۔ کسی کی طرف داری نہ کرنا (۲) کانے آدمی کے بارے میں مزاحاً کہتے ہیں۔
سب کو ایک لاٹھی (سے) ہانکنا۔ (ا۔ مثل) مرتبے اور حیثیت کا لحاظ نہ کر کے ہر ایک سے یکساں برتاؤ کرنا۔
سب کوئی۔ (ا۔ متعلق فعل) ہر شخص۔ ہر ایک۔
سب کہنے کی باتیں ہیں۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بناوٹی باتیں ہیں۔ اصلیت کچھ نہیں (۲) خیالی باتیں ہیں۔ جن پر عمل نہیں ہو سکتا۔
سب کہیں۔ (ا۔ متعلق) ہر جگہ۔ سب جگہ۔ ہر کہیں۔
سب کے دیکھتے۔ (ا۔ متعلق) سب کی موجودگی میں۔ لوگوں کے سامنے۔ اعلانیہ۔ کُھلم کُھلا۔
سب گنوں پورا۔ (ا۔ مثل) اس شخص پر طنز جس میں ساری ہی بُرائیاں پائی جاتی ہوں۔
سب ہاتھ سے بیٹھے ہیں۔ اس موقع پر کہتے ہیں جب اہلِ محفل کسی کے انتظار میں کھانے کو ہاتھ نہ لگائیں۔
سب۔ (Sub) (انگ۔ صف) نیچے۔ تلے۔ زیر۔ تحت میں۔ نائب۔ ماتحت۔ سبارڈینیٹ (Subordinate) کا مخفف۔
سب آرڈینیٹ۔ (Subordinate) (انگ۔ مذ) ماتحت۔ تابع۔

سب آفس - (Sub Office) (انگ - ا - مث) دفتر ماتحت - ڈاکخانہ۔
سب اسسٹنٹ سرجن - (Sub Asstt. Surgeon) اسسٹنٹ سرجن کا ماتحت ڈاکٹر۔
سب انجنیئر - (Sub Engineer) (انگ - ا - مذ) انجنیئر کا نائب۔
سب انسپکٹر - (Sub Inspector) انسپکٹر کا نائب (پولیس) تھانے دار - کوتوال۔
سب اوورسیئر - (Sub Overseer) اوورسیئر کا نائب۔
سب ایجنٹ - (انگ - ا - مذ) (۱) ایجنٹ کے ماتحت کام کرنے والا (۲) وہ گماشتہ یا دوکاندار جو کسی بڑے ایجنٹ سے مال لے کر فروخت کرتا ہو۔
سب ایجنسی - (انگ - ا - مث) (۱) سب ایجنٹ کا دفتر (۲) چھوٹی ایجنسی۔
سب ایڈیٹر - (انگ - ا - مذ) ماتحت ایڈیٹر۔
سب پوسٹ آفس - (Sub Post Office) (انگ - ا - مذ) شہر کے کسی محلے یا علاقے کا ڈاک گھر جو جنرل پوسٹ آفس کے ماتحت ہو۔
سب پوسٹ ماسٹر - (Sub Post Master) سب پوسٹ آفس کا انچارج۔
سب جج - (Sub Judge) (انگ - ا - مذ) وہ حاکم دیوانی جو جج کے ماتحت ہوتا ہے۔
سب ججی - (ا - مث) (۱) سب جج کا عہدہ (۲) سب جج کا دفتر۔
سب ڈویژن - (Sub Division) (انگ - ا - مذ) ضلع کا ایک حصہ۔
سب ڈویژنل آفیسر - (Sub Divisional Officer) (انگ - ا - مذ) وہ افسر جو سب ڈویژن کا انچارج ہو۔
سب رجسٹرار - (Sub Registrar) (انگ - ا - مذ) رجسٹرار کا نائب جو رجسٹریوں کی تصدیق کرتا ہے۔
سب سکرائبر - (Subscriber) (انگ - ا - مذ) خریدار - چندہ دینے والا - چندہ دینے والوں کی فہرست میں نام لکھانے والا۔
سب کمیٹی - Sub Committee (انگ - ا - مث) بڑی کمیٹی کے ارکان کی بنائی ہوئی چھوٹی کمیٹی۔
سب لیٹ - (Sublet) کرایہ دار کا مکان اوروں کو کرائے پر اٹھا دینا۔
سب میرین - (Submarine) (سَب - مے - رین) (انگ - ا - مث) آب دوز - کشتی - تحت البحریہ۔
سبا - (سَ - با) (ع - ا - مذ) یمن میں ملکہ بلقیس کے شہر کا نام جو کہ حضرت سلیمانؑ کی ہمعصر تھی۔
سبّابہ - (سَب - با - بَہ) (ع - ا - مث) انگشتِ شہادت - انگوٹھے کے پاس کی انگلی۔
سُباس - (سُ - باس) (ہ - ا - مث) (۱) خوش بو - عطر - پھلیل (۲) مہک والا - خوشبودار۔
سباق - (س - باق) (ع - ا - مذ) علم و حساب کی مہارت - سبقت لے جانا۔ سیاق کے ساتھ مل کر آتا ہے (سیاق و سباق)۔
سبائی - (س - با - ای) (ع - صف) سَبا (قدیم یمن) کا باشندہ - سَبا سے منسوب ہے۔
سَبَب - (سَ - بَب) (ع - ا - مذ) (۱) وجہ - باعث - موجب - واسطے - لیے - کارن (۲) حجت - دلیل (۳) ذریعہ - وسیلہ - واسطہ (۴) وہ چیز جو دو چیزوں کو ملائے - پیوند - جوڑ (۵) (علم عروض کی اصطلاح) کلمۂ دو حرفی (۶) (فلسفے کی اصطلاح) وہ چیز جس سے دوسری چیز کا وجود حاصل ہو۔
سَبَب کھلنا - (ا - محاورہ) وجہ ظاہر ہونا۔
سَبَبِیّت - (سَ - بَ - بی - یَت) (ع - ا - مث) (۱) غرض و غایت یہ اصول یا کلیہ کہ ہر شے کا سبب یا علت ہوتی ہے۔
سَبت - (ع - ا - مذ) آرام اور عبادت کا دن جو مسلمانوں کے یہاں جمعہ - یہودیوں میں سنیچر اور عیسائیوں میں اتوار ہے - انگریزی - (Sabbath)
سبجیکٹ - (Subject) (انگ - مذ) موضوع بمضمون - رعیت (۴) محکمہ شعبہ۔
سَبت سُرگ - (ق - ا - مذ) (۱) سات آسمان (۲) شش جہت۔
سُبحان - (سُب - حا ن) (ع - کلمۂ توصیف) (۱) خدا کو پاکی سے یاد کرنا (۲) خداوند پاک۔
سُبحانَ اللہ - (کلمۂ تحسین) (۱) اللہ پاک ہے (۲) میں اللہ کو پاکی کے ساتھ یاد کرتا ہوں - (۳) تعجب یا طنز کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں۔
سُبحان تیری قدرت - (ا - مث) (۱) اللہ تیری قدرت کے کیا کہنے - (۲) تیتر کی معروضہ بولی (۳) تعجب اور طنز کا اظہار۔
سُبحہ - (سُب - حہ) (ع - ا - مث) تسبیح - مالا۔
سُبحہ سنج - سُبحہ گرداں - (ع - صف) تسبیح پڑھنے والا۔
سبد - (سَ - بَد) (ف - ا - مذ و مث) (۱) ٹوکرا - ٹوکری (۲) نذر کی ڈالی۔
سبز - (ف - صف) (۱) ہرا (۲) کچا - تازہ تازہ - شاداب - تر و تازہ۔
سبز باغ دکھانا - (ا - محاورہ) (۱) دھوکا دینا - فریب کرنا (۲) فائدہ پہنچنے کی جھوٹی امیدیں دلانا۔
سبز بخت - (ف - صف) خوش نصیب - صاحب اقبال۔
سبز پری - (ف - ا - مث) (۱) اندر سبھا امانت کا ایک نسوانی کردار - (۲) شراب (۳) خوبصورت عورت جو سبز رنگ کے لباس میں ہو۔
سبز پوش - (ف - صف) (۱) سبز لباس والا (۲) (کنایتاً) زاہد - عابد۔
سبز قدم - (ف - صف) منحوس - نامبارک - شوم۔
سبز ہونا - (۱) ہرا بھرا ہونا - تر و تازہ ہونا (۲) رونق پکڑنا۔
سبزہ - (سَب - زَہ) (ف - ا - مذ) (۱) روئیدگی - نباتات (۲) زمرد - پنا - (۳) (اُر) ہریاول - شادابی - طراوت - تازگی (۴) کان کا ایک زیور (۵) نیل کنٹھ (۶) ایک قسم کا آم (۷) وہ گھوڑا جس کی سفیدی مائل بہ سیاہی ہو (۸) وہ سبزی جو داڑھی مونچھوں کے نئے بال نکلنے سے پہلے چہرے پر نمودار ہوتی ہے۔

سبزہ آغاز۔ (ف۔ صف) جس کے ڈاڑھی مونچھیں نکلنی شروع ہوئی ہوں۔ نوجوان نوخیز لڑکا۔
سبزہ آنا۔ (ا۔ محاورہ) ڈاڑھی مونچھ نکلنی شروع ہونا۔
سبزۂ بے گانہ۔ (ا۔ محاورہ) خودرَو گھاس۔ جڑی بُوٹیاں۔
سبزۂ خط۔ (ف۔ ا۔ مذ) نئی ڈاڑھی مونچھیں نکلنے کی سبزی۔
سبزۂ خوابیدہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) جھکی ہوئی سبز گھاس۔
سبزہ رنگ۔ (ف۔ صف) (۱) سانولا (۲) (کنایتاً) سانولا معشوق۔
سبزہ زار۔ (ف۔ ا۔ مذ) جہاں دُور دُور تک ہری گھاس اُگی ہوئی ہو۔
سبزۂ شمشیر۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ رنگت جو اصیل تلوار کے جوہر میں ہوتی ہے۔
سبزہ لہلہانا۔ (ا۔ روزمرّہ) گھاس کا ہوا کے جھونکوں سے ہلنا یا لہرانا۔
سبزۂ (نوخاستہ) نوخیز۔ (ف۔ ا۔ صف) نیا نیا اُگا ہوا سبزہ۔
سَبزی۔ (سَب۔ زی) (ف۔ ا۔ مث) (۱) سبز رنگت (۲) ہریاول۔ ہریالی (۳) ساگ پات۔ ترکاری (۴) تلوار کے جوہر کا رنگ (۵) (اُر۔ ا۔ مذ) بھنگ۔
سبزی پینا۔ (ا۔ محاورہ) بھنگ پینا۔
سبزی خور۔ (ف۔ صف) صرف سبزیاں ترکاریاں کھانے والا۔ گوشت سے پرہیز کرنے والا۔ ویجی ٹیرین۔ (Vegetarian)
سبزی فروش۔ (ف۔ صف) (۱) سبزیاں ترکاریاں بیچنے والا۔ کُنجڑا۔ (۲) بھنگ فروش۔
سبزی منڈی۔ (ا۔ مث) ترکاریوں کی منڈی۔
سِبط۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) بیٹے بیٹی کی اولاد۔ پوتا۔ نواسا (۲) یہودی قوم۔
سِبطَین۔ (سِب۔ طَین) (ع۔ ا۔ مذ) دو پوتے یا دو بیٹے (۲) حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ (جو رسول اللہ صلعم کے نواسے تھے)۔
سَبع۔ (ع۔ صف) سات۔ ۷۔
سبع سیارہ۔ (ع۔ ا۔ مذ) سات سیارے (۱) مرّیخ (۲) مشتری (۳) زحل (۴) زہرہ (۵) عطارد (۶) شمس (۷) قمر۔
سبع مثانی۔ (ع۔ ا۔ مث) سُورۂ فاتحہ جس میں سات آیتیں ہیں۔ مثانی اس لیے کہتے ہیں کہ ہر دوگانے میں دوبار پڑھی جاتی ہے یا اس واسطے کہ دو دفعہ نازل ہوئی۔ ایک مرتبہ مکّے میں دوسری مرتبہ مدینے میں۔
سَبَق۔ (سَ۔ بَق) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) کتاب کا وہ حصّہ جو شاگرد اُستاد سے بطورِ درس ایک مرتبہ میں پڑھے (۲) عبرت۔ تجربہ۔ نصیحت (۳) سزا۔ گوش مالی (۴) سبقت۔ پیش روی۔ جمع: اسباق۔
سبق برزبان ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سبق اچھی طرح یاد ہونا۔
سبق پڑھانا۔ (۱) درس دینا (۲) سکھانا۔ طریقہ بتانا (۳) بہکانا۔ پٹّی پڑھانا۔ دم دینا۔
سبق پڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تعلیم لینا۔ سیکھنا (۲) طریقہ معلوم کرنا (۳) بہکانے میں آجانا (۴) نصیحت لینا۔ عبرت حاصل کرنا۔
سبق خواں۔ (ف۔ ا۔ مذ) طالب علم۔
سبق دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پڑھانا۔ سکھانا (۲) نصیحت کرنا۔ کام کی بات بتانا (۳) سزا دینا۔ گوشمالی کرنا۔
سبق رواں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) جو کچھ پڑھایا گیا ہو وہ خوب اچھی طرح یاد ہونا۔
سبق لینا۔ (۱) آگے پڑھنا (۲) سیکھنا (۳) عبرت پکڑنا۔
سبق ملنا۔ (۱) سزا ملنا۔ تادیب ہونا (۲) عبرت حاصل ہونا۔ (۳) درس ملنا۔
سبقت۔ (سَب۔ قت) (ع۔ ا۔ مث) (۱) کسی سے آگے نکل جانا (۲) پیش قدمی (۳) ترجیح۔ فوقیت۔ برتری۔ بڑائی۔ شرف۔
سبقت کرنا۔ (مص۔ مرکب) پہل کرنا۔ شروع کرنا۔ ابتدا کرنا۔
سبقت لے جانا۔ (ا۔ محاورہ) اپنی برتری ثابت کر دینا۔ فوقیت لے جانا۔ غالب آجانا۔
سُبک۔ (س۔ بُک) (ف۔ صف) (۱) ہلکا۔ کم وزن (۲) تیز۔ چُست وچالاک (۳) کم ظرف (۴) ذلیل۔ رسوا۔ بے عزّت (۵) شرمندہ (۶) بے تعلق۔
سُبک (بار) بال۔ (ف۔ صف) جس پر کوئی بوجھ نہ ہو۔ اکیلا۔ چھڑا دَم۔ فارغ البال۔
سبک پا۔ (ف۔ صف) تیز رفتار۔ جلدی چلنے والا۔
سبک پائی۔ (ف۔ ا۔ مث) تیز چال۔ تیز رفتاری۔
سبک پرواز۔ (ف۔ ا۔ صف) تیز اُڑنے والا۔ جلدی جلدی پر مارنے والا۔
سبک خیز۔ (ف۔ صف) (۱) چُست وچالاک (۲) تیز رفتار۔
سبک دست۔ (ف۔ صف) (۱) ہاتھ کے ہنر کا کام جلدی کرنے والا۔ پھرتیلا تیز دست (۲) جس کے ہاتھ میں نفاست ہو۔
سبک دستی۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) ہاتھ کی پھُرتی (۲) کام کرنے والے کے ہاتھ کی نفاست۔
سبک دوش۔ (ف۔ صف) (۱) جس پر کوئی بوجھ نہ ہو۔ فارغ البال (۲) جو فارغ کر دیا گیا ہو (۳) آزاد۔ بے تعلق (۴) بری الذمّہ۔
سبک دوشی۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) آزادی۔ بے تعلقی (۲) کسی کام کی ذمّہ داری سے دست برداری۔
سبک (رفتار) رَو۔ (ف۔ صف) تیز چلنے والا۔
سبک (رفتاری) رَوی۔ (ف۔ ا۔ مث) تیز چال۔
سبک روح۔ (ع۔ ف۔ صف) (۱) خوش رہنے والا۔ بے تعلق۔
سبک سار۔ (ف۔ صف) ہلکا۔ چھچھورا۔ بے عزّت۔ بے وقار۔ (۲) کمینہ۔ رذیل۔
سبک ساری۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) چھچھورپن (۲) ذلّت (۳) بے تعلق۔
سبک سر۔ (۱) اوچھا۔ کم ظرف۔ کمینہ (۲) بے حوصلہ۔ بے غیرت۔
سبک سری۔ (۱) کمین پن (۲) حماقت۔ ہلکاپن۔
سبک سیر۔ تیز رفتار۔ تیز چلنے والا۔
سبک عناں۔ (ف۔ ا۔ مث) تیز چلنے والا گھوڑا۔
سبک کرنا۔ (ا۔ محاورہ) شرمندہ کرنا۔ بے عزّت کرنا۔
سبک گام۔ (ف۔ صف) تیز رفتار۔ جلدی چلنے والا۔
سبک ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) شرمندہ ہونا (۲) خفیف ہونا۔ حقیر ہونا۔ نظروں

سے گر جانا (۲) کسی چیز کا بناوٹ میں نفیس ہونا (۳) فارغ یا بری الذمہ ہونا۔
سِسکنا۔ (سِ۔سِک۔نا) (ہ۔مص) سسکی بھرنا۔
سِسکی۔ (سِس۔کی) (ہ۔ا۔مث) سسکی۔
سِسکیاں مارنا۔ (ا۔محاورہ) سسکیاں بھرنا۔ روتے میں ہچکیاں لینا۔
سُبکی۔ (سُب۔کی) (ف۔ا۔مث) (۱) خفت (۲) ذلت۔ رسوائی۔ بے عزتی شرمندگی (۳) نزاکت۔ چابک دستی۔ کام کی صفائی اور ستھرائی۔ نازکی۔
سُبکی ہونا۔ (ا۔محاورہ) خفت اُٹھانا۔ ذلت ہونا۔
سَبَل۔ (سَ۔بَل) (ع۔ا۔مذ) (۱) آنکھ کا جالا۔ موتیا بند (۲) بغل گند۔
سُبُل۔ (سُ۔بُل) (ع۔ا۔مذ) طریقے۔ ذریعے (۲) طرزِ زندگی۔ رہائش کا طریقہ (۳) قاعدہ۔ قانون۔ رسم (۴) روشن راہیں۔ سبیل کی جمع۔
سَبَل۔ (سَب۔بَل) (ہ۔ا۔مذ) نقب زنی کا آلہ۔ پھالی۔
سبو۔ (س۔بُو) (ف۔ا۔مذ) گھڑا۔ مٹکا۔
سبو بدوش۔ (ف۔ا۔صف) کندھے پر گھڑا اُٹھائے ہوئے۔ شاعری میں عام طور پر ساقی (معشوق) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
سبوچہ۔ (سَ۔بُو۔چَہ) (ف۔ا۔مذ) چھوٹا گھڑا۔ ٹھلیا۔
سبور۔ (ق۔صف) لب ریز۔
سبورا۔ (ا۔مذ) وہ چرمی آلہ جس سے عورتیں چپٹی کھیلتی ہیں۔
سبوس۔ (سَ۔بُوس) (ف۔ا۔مث) بھوسی۔ چوکر (۲) سر کی خشکی۔
سبوسہ۔ (سَ۔بُو۔سَہ) (ف۔ا۔مث) سر کے بالوں کی خشکی۔
سُبھ۔ (س۔صف) (۱) مبارک۔ مسعود۔
سبھ گھڑی۔ (ہ۔ا۔مث) مبارک لمحہ۔ نیک گھڑی۔ ساعتِ سعید۔
سبھ لگن۔ (ہ۔ا۔مذ) دو اچھے ستاروں کا ایک بُرج میں ہونا۔
سبھا۔ (سَ۔بھا) (س۔ا۔مث) (۱) مجلس۔ محفل۔ جلسہ۔ بزم (۲) انجمن۔ جماعت۔ جتھا۔ پنچایت۔
سبھاپتی۔ (ہ۔ا۔مذ) میرِ محفل۔ میرِ مجلس۔ صدرِ جلسہ۔ سرپنچ۔
سبھاسد۔ (ہ۔صف) شریکِ جلسہ۔ ممبر۔ مجلس۔
سُبھاگ۔ (سُ۔بھاگ) (س۔ا۔مذ) خوش نصیبی۔ اقبال مندی۔
سُبھاگی۔ (سُ۔بھا۔گی) (س۔صف) (۱) خوش نصیب۔ اقبال مند۔
سُبھاؤ۔ (سُ۔بھا۔او) (ہ۔ا۔مذ) (۱) اچھی خوخصلت (۲) اچھا برتاؤ۔ (۳) خوش اخلاقی (۴) قاعدہ۔ ڈھنگ۔
سبھیتا۔ سبیتا۔ (سُ۔بھی۔تا) (سُ۔بی۔تا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) فرصت۔ مہلت (۲) اطمینان۔ خاطر جمع (۳) راحت۔ آرام۔ چین۔ سکھ۔ آسائش۔ آسودگی (۴) فراغت (۵) تنہائی۔ خلوت۔
سَبیل۔ (سَ۔بیل) (ع۔ا۔مث) (۱) راستہ (۲) تدبیر۔ طریقہ (۳) صورت وسیلہ۔ سبب (۴) راہگیروں کو مُفت پانی پلانے کا پیاؤ (۵) شہدائے کربلا کی یاد میں راہ گیروں کو ٹھنڈا پانی یا شربت پلانا۔
سبیل کرنا۔ (ا۔محاورہ) تدبیر کرنا۔ راہ نکالنا۔ بندوبست کرنا۔
سبیل لگانا۔ (ا۔محاورہ) پیاسے راہگیروں کے لیے پانی کا انتظام کرنا۔
سبیل نکالنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ذریعہ یا وسیلہ پیدا کرنا (۲) طریقہ وضع کرنا۔

س ــــ پ

سِپا۔ (سِپ۔پا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) نشانہ۔ ہدف (۲) ڈھنگ۔ ڈھب۔ (۳) فاصلہ (۴) سُراغ (۵) سیپ کا نصف ٹکڑا۔
سِپا بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) کام مرضی کے موافق ہو جانا۔
سِپا لڑانا۔ (ا۔محاورہ) چلتی جانا۔ ڈھنگ ڈالنا۔ اچھا تعلق قائم کرلینا۔
سِپا لڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) موقع ملنا۔ رسائی ہونا (۲) موافقت ہونا۔ ہم نوائی ہونا (۳) آشنائی ہونا۔
سِپا (لگانا) مارنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) نشانہ لگانا۔ نشانے پر مارنا (۲) آشنائی کرنا (۳) پھانسنا۔ جال ڈالنا۔ پھندا لگانا۔
سپاٹ۔ (سَ۔پاٹ) (ہ۔صف) (۱) ہم وار۔ برابر۔ ایسی سطح جو بغیر اُونچ نیچ کے ہو۔ چٹیل (۲) صاف۔ سادہ۔
سپاٹا۔ (سَ۔پا۔ٹا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) جھپٹ۔ طرارہ (۲) لمبی دوڑ جو بہت تیز دوڑی جائے (۳) سیر تماشا۔
سپاٹا بھرنا۔ سپاٹا لگانا۔ سپاٹا مارنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) طرارہ بھرنا۔ دوڑ لگانا (۲) پرندے کا اُڑ جانا۔
سُپارا۔ (سُ۔پا۔را) (ہ۔ا۔مذ) قضیب کی ٹوپی۔ سرِ ذکر۔ حشفہ۔
سِپارہ۔ سیپارہ۔ (سِ۔پا۔رہ) (سی۔پا۔رَہ) (ف۔ا۔مذ) قرآن شریف کو تیس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پارۂ قرآن۔
سپارُو۔ (ہ۔ا۔مذ) (پ) سرِ ذکر۔ قضیب۔
سُپاری۔ (سُ۔پا۔ری) (ہ۔ا۔مث) (۱) ڈلی۔ چھالیہ (۲) حشفہ۔ سرِ ذکر۔
سِپاس۔ (سِ۔پاس) (ف۔ا۔مث) (۱) شکریہ۔ شکرگزاری (۲) تعریف۔ ستائش۔ ثنا۔
سِپاس گذار۔ (ا۔صف) (۱) شکریہ ادا کرنے والا (۲) ثنا خواں۔
سِپاس گذاری۔ (ف۔ا۔مث) احسان مندی کا اظہار۔ شکر گزاری۔
سِپاس نامہ۔ (ف۔ا۔مذ) تحریری اظہارِ شکر۔ ایڈریس۔
سِپاہ۔ (سِ۔پاہ) (ف۔ا۔مث) فوج۔ لشکر۔
سِپاہ سالار۔ سپہ سالار۔ (ف۔ا۔مذ) فوج کا کمان دار۔ کمانڈر ان چیف۔
سِپاہ گری۔ (ف۔ا۔مث) سپاہی کا کام یا پیشہ۔
سپاہ گری کے تیس فن ہیں۔ (مثل) کوئی کام انجام دینے میں ہر تدبیر آزمانی چاہیئے۔
سپاہی۔ (سِ۔پا۔ہی) (ف۔ا۔مذ) (۱) فوجی۔ لشکری (۲) (اُر) پولیس کانسٹبل۔ سنتری۔
سپاہی کی جورُو۔ ہمیشہ رانڈ۔ (مثل) فوجی ملازمت کرنے والوں کو اپنے گھر پر رہنے کا موقع بہت کم ملتا ہے۔

سپاہی کی روٹی سر پیچھے کی۔ (مثل) سپاہی اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر روزی پیدا کرتا ہے۔

سپاہیانہ۔ (س۔ پا۔ ہِ۔ یا۔ نہ) (ف۔ صف) (۱) سپاہی کی طرح (۲) بہادری کے ساتھ۔

سپت۔ (س۔ عدد) سات۔ ہفت۔

سپت رشی۔ (س۔ ا۔ مذ) سات سہیلیوں کا گچھا۔ دُبِ اکبر۔ ستاروں کی ایک شکل جو رات کے وقت شمال کی طرف نظر آتی ہے۔

سِپَر۔ (س۔ پَر) (ف۔ ا۔ مث) (۱) ڈھال (۲) آڑ۔ روک (۳) پناہ۔ حفاظت (۴) (صف) محافظ۔ مددگار۔ آڑے آنے والا۔

سپر انداز۔ (ف۔ صف) (۱) سپر پھینکنے والا (۲) ہار ماننے والا۔

سپر اندازی۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) ہتھیار ڈالنا (۲) ہار ماننا۔

سپر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) آڑے آنا۔ دیوار بن کر کھڑے ہونا۔

سَپَر۔ (Supper) (سَ۔ پَر) (انگ۔ ا۔ مذ) رات کا کھانا۔

سپرٹ۔ (Spirit) (انگ۔ ا۔ مث) دیکھیے اسپرٹ۔ شراب (۲) روح۔ جذبہ۔

سُپر ٹیکس۔ (Supertax) (سُ۔ پر۔ ٹیکس) (انگ۔ ا۔ مذ) مزید محصول۔ مزید ٹیکس۔

سُپُرد۔ (س۔ پُرد) (ف۔ ا۔ مث) حوالے کیا ہوا۔ سونپا ہوا۔ امانت۔ تحویل۔ تفویض۔

سپرد خانہ۔ (دفتری اصطلاح) لبادے وغیرہ رکھنے کا کمرہ۔ لبادہ خانہ (Cloak Room) کلوک رُوم۔

سپرد کرنا۔ (مص۔ مرکب) (۱) قبضے میں دینا۔ حوالے کرنا (۲) امانت رکھوانا (۳) حراست میں دینا۔

سپرد ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) حوالے کیا جانا (۲) تحویل یا قبضے میں دیا جانا۔

سپردا۔ سپردائی۔ (سَ۔ پرَ۔ دا) (سَ۔ پرَ۔ دا۔ اِی) (ہ۔ ا۔ مذ) سازندے۔ ناچنے گانے والیوں کے ساتھ ساز بجانے والے۔ ڈُوم۔

سپردگی (سپرداری)۔ (س۔ پُر۔ دَ۔ گی) (ف۔ ا۔ مث) (۱) تحویل (۲) حراست۔ حوالات۔ نظر بندی (۳) امانت۔ جو چیز سپرد کی جائے۔

سپردگیٔ مال۔ مال سونپنا۔ حوالگی زر۔

سپردگی میں لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تحویل یا قبضے میں لینا (۲) حراست میں لینا۔

سپردم بتو مایۂ خویش را / تو دانی حساب کم و بیش را (ف۔ مقولہ) جب کوئی کام کلیتہً کسی کے سپرد کیا جائے اس وقت کہتے ہیں:

سپرنٹنڈنٹ (Superintendent) (سُ۔ پَ۔ رن۔ ٹن۔ ڈنٹ) (انگ۔ ا۔ مذ) ناظم۔ ناظر۔ داروغہ۔ مہتمم۔ نگران۔ محافظ۔ سربراہ کار۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ (Superintendent Police) (انگ۔ ا۔ مذ) منتظم پولیس۔ ضلع پولیس کا انتظامی افسر۔

سپرنگ۔ (Spring) (انگ۔ مذ) کمانی۔ دیکھیے اسپرنگ۔

سپرنگ بیڈ۔ (Spring Bed) (انگ۔ ا۔ مذ) کمانی دار پلنگ۔

سپروائزر۔ (Supervisor) (سُ۔ پر۔ وا۔ اِ۔ زَر) (انگ۔ ا۔ مذ) نگران نگہبان۔ مہتمم۔

سپریم۔ (Supreme) (سُپ۔ ریم) (انگ۔ صف) اعلیٰ اختیار رکھنے والا۔ سب سے بڑا۔ بلند ترین۔

سپریم کورٹ۔ (Supreme Court) عدالتُ العالیہ۔ ملک کی سب سے اعلیٰ عدالت۔

سپڑ سپڑ۔ (سَ۔ پڑ۔ سَ۔ پڑ) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) کتے کے کھانے پینے کی آواز (۲) (کنایتاً) بے تمیزی سے کھانے کی آواز۔

سپڑ سپڑ کرکے کھانا۔ (ا۔ محاورہ) بدتمیزی یا بے احتیاطی سے کھانا پینا۔

سپڑانا۔ (سَپ۔ ڑا۔ نا) (ہ۔ مص) (ق) (۱) گرفتار کرنا۔ پکڑنا (۲) ختم کردینا (۳) نہلانا۔

سپڑنا۔ سپڑ جانا۔ (سَ۔ پڑ۔ نا) (سَ۔ پڑ۔ جا۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) گرفتار ہوجانا۔ پکڑا جانا (۲) ختم ہوجانا۔ غسل کرنا۔ اشنان کرنا۔

سپستاں۔ (سَ۔ پس۔ تاں) (ف۔ ا۔ مذ) لسوڑا۔ لہسوڑا۔

سپکٹروس کوپ۔ (Spectroscope) (سَ۔ پکٹ۔ روس۔ کوپ) (انگ۔ ا۔ مذ) وہ آلہ جس سے شعاعوں کی تفریق کے ذریعے سے اجرام فلکی کے اجزائے ترکیبی دریافت کیے جاتے ہیں۔

سپلائی۔ (Supply) (سپ۔ لا۔ ای) (انگ۔ ا۔ مث) رسد۔ ذخیرہ۔ فراہمی۔

سپلک۔ (سپ۔ لک) (ق۔ ا۔ مث) چھپکلی۔

سپلیمنٹ۔ (Supplement) (سپ۔ لی۔ منٹ) (انگ۔ ا۔ مذ) ضمیمہ۔ زائد مواد۔

سُپن۔ (ق۔ ا۔ مذ) خواب۔ سپنا۔

سپنا۔ (سُپ۔ نا) (ہ۔ ا۔ مذ) خواب۔ جو کچھ سوتے میں نظر آئے۔ رویا (۲) خیال۔ وہم۔

سپند۔ (س۔ پَند) (ف۔ ا۔ مذ) کالا دانہ۔ حرمل۔

سپنڈ۔ سپنڈا۔ (سَ۔ پنڈ) (سَ۔ پن۔ ڈا) (پہلا سنسکرت دوسرا ہندی ا۔ مذ) ہندوؤں میں سات پشتوں تک کے رشتہ دار۔

سپوت۔ (سَ۔ پُوت) (ہ۔ ا۔ مذ) سعادت مند یا فرماں بردار بیٹا۔ لائق بیٹا۔ فرزند رشید۔ اچھا لڑکا۔

سپوتوں کے کپوت اور کپوتوں کے سپوت۔ (مثل) بروں کے ہاں نیک اور نیکوں کے ہاں بد اولاد ہوتی ہے۔

سپوتی۔ (سَ۔ پُو۔ تی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) نیک اولاد والی عورت (۲) سات بیٹوں والی۔

سپوتی روئے ٹکڑوں کو، نپوتی روئے پوتوں کو۔ (مثل) (۱) اولاد والی روٹی کے ٹکڑوں کے لیے روتی ہے۔ بے اولادی اولاد کے لیے روتی ہے (۲) انسان کو کسی حال میں قناعت نہیں۔ ہر انسان کو کوئی نہ کوئی شکایت ہے۔

سپورٹس۔ (Sports) (س۔ پورٹس) (انگ۔ ا۔ مذ) کھیل۔ تفریحات۔

سپورن (سمپورن)۔ (سَ۔ پُو۔ رَن) (سَم۔ پُو۔ رَن) (ہ۔ صف) (۱) سارا۔ تمام۔ کُل (۲) بھرپُور (۳) (ا۔ مذ) پورا چاند۔

سپولیا۔ (سَ۔پو۔لِ۔یا) (ہ۔ا۔مذ) سانپ کا بچہ۔
سِپَہ۔ (سِ۔پَہ) (ف۔ا۔مث) سپاہ کا مخفف۔ فوج۔ لشکر۔
سپہ سالار۔ (ف۔ا۔مذ) کمانڈر۔ کمانیر۔ فوج کا سب سے بڑا افسر۔ جنرل۔
سپہ گری۔ (ف۔ا۔مث) سپاہی کا کام یا پیشہ۔
سِپہر۔ (سِ۔پہر) (ف۔ا۔مذ) آسمان۔
سہ پہر۔ (ف۔ا۔مذ) تیسرا پہر۔
سپھل۔ (س۔صف) پھلدار۔ ثمردار (۲) نفع دینے والا (۳) کامیاب مفید۔ ماہر (۴) مُبارک۔
سپیچ۔ (سپ۔پیچ) (انگ۔ا۔مث) (Speech) تقریر۔ لیکچر۔ خطبہ۔ بیان۔
سپید۔ سِپید۔ (سَ۔پید) (سُ۔پید) (ف۔صف) (۱) سفید۔ اُجلا۔ چٹا۔ ابیض (۲) گورا۔ صبیح (۳) کورا۔ بن لکھا۔
سپید و سیاہ کا اختیار۔ (ا۔محاورہ) کامل یا پُورا پُورا اختیار۔ کُلی اختیار۔
سپیدہ۔ سُفیدہ۔ (سَ۔پے۔دَہ) (سُ۔فے۔دہ) (ف۔ا۔مذ) پھونکا ہوا جست (۲) سفید رنگ جو تصویروں میں بھرتے ہیں۔
سپیدہ دم۔ (ف۔ا۔صف) صبح کا وقت۔ نُور کا تڑکا۔
سپیدۂ سحری (صبح)۔ (ف۔ا۔صف) وہ اُجالا جو طلوعِ آفتاب سے پہلے ہوتا ہے۔
سپیدی۔ (سَ۔پے۔دی) (ف۔ا۔مث) (۱) پتھر کا پھُونکا ہوا چونا جس کو دیواروں پر پھیر کر قلعی کرتے ہیں (۲) روشنی۔ اُجالا۔ جوت۔ نور۔
سپیدی آنا۔ (ا۔محاورہ) بال سفید ہونا۔ بڑھاپا آنا۔
سپیڈ۔ (Speed) (سَ۔پیڈ) (انگ۔ا۔مث) (۱) رفتار۔
سپیڈومیٹر۔ (Speedometer) (انگ۔ا۔مذ) وہ گھڑی جو گاڑی وغیرہ کی رفتار بتائے۔ آلہ رفتار پیما۔
سپیرا۔ (سَ۔پے۔را) (ہ۔ا۔مذ) سانپ پکڑنے والا۔ سانپ کا تماشا دکھانے والا۔
سپیشل۔ (Special) (انگ۔ا۔مذ) خاص۔ مخصوص۔ دیکھیے اسپیشل۔
سپیرئیر۔ (Superior) (انگ۔ا۔مذ) اعلیٰ۔ عمدہ۔ اچھا۔ بڑھیا۔
سپیشلسٹ۔ (Specialist) (انگ۔ا۔مذ) ماہر خصوصی۔ دیکھیے اسپیشلسٹ
سپیکر۔ (Speaker) مقرر۔ پارلیمان کا صدر۔ دیکھیے اسپیکر۔

س ـــ ت

سَت۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) سچائی۔ سانچ۔ صداقت۔ صدق۔ راستی۔ (۲) ایمان۔ دھرم۔ یقین (صف) سچ۔ صحیح۔ درست۔ بجا۔ (۴) کھرا۔ سچا۔
سَت بادی۔ (۱) سچائی یا صداقت کو مذہب یا اصول کے طور پر ماننے والا (۲) سچا آدمی۔ صادق القول۔

سَت (بچن) وچن۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) اچھی بات۔ سچا مقولہ (۲) بجا۔ درست۔
ست بچن (کرنا) کہنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہاں جی ہاں جی کرنا۔ جی حضوری کرنا۔
ست (بچنا) بچنیا۔ (ہ۔ا۔مذ) ہاں میں ہاں ملانے والا خوشامدی۔ جی حضوری۔
ست بھاؤ۔ (ہ۔ا۔صف) ٹھیک برتاؤ۔ صحیح روش۔ صحیح رَویّہ۔
ست پُتر۔ (ہ۔صف) حقیقی بیٹا۔ اپنے نطفے کا بیٹا۔ حلال کا بیٹا۔
ست پر رہنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ایمان یا دھرم پر قائم رہنا (۲) عصمت کو برقرار رکھنا۔
ست جُگ۔ (۱) ہندوؤں کے نزدیک دنیا کے چار قرنوں میں سے پہلا قرن جس میں سچائی ہی سچائی تھی۔ سچا زمانہ۔ دیوتاؤں کا زمانہ۔ (۲) اُوپر کی ساتویں دُنیا۔ ملاءِ اعلیٰ۔
ست چڑھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ولولہ پیدا ہونا (۲) ستی ہونے کے لیے جوش میں بھر جانا (۳) پاک دامنی کا جذبہ غالب ہونا۔
ست ڈگنا۔ ست ڈولنا۔ (ا۔محاورہ) ایمان جانا۔ ایمان بگاڑنا۔ دوسرا مذہب اختیار کرنا۔
ست سیتا۔ (ہ۔صف) پارسا عورت۔ باعصمت عورت۔
ست کرنا۔ (ہ۔محاورہ) (۱) پُورا کرنا (۲) سچّا کرنا (۳) تصدیق کرنا۔
ست کی (باندی) باندھی۔ (۱) بات کی پکی (۲) ایمان پر قائم۔
ستونتا۔ (ہ۔صف) (۱) سچا۔ صادق۔ راست باز (۲) نیک۔ صالح۔ بھلا مانس۔ (۳) نیک چلن۔
ست ونتی۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) باعصمت۔ نیک چلن (۲) بیوی منکوحہ۔
ست۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) طاقت۔ قوّت۔ بل۔ بوتا۔ زور (۲) ہمت۔ حوصلہ۔ (۳) رَس۔ عَرق۔ عِطر۔ خلاصہ (۴) (اصطلاح علم کیمیا) جوہر۔ روح۔
ست چھوڑ دینا۔ (ا۔محاورہ) ہمت ہار دینا۔ حوصلہ پست ہو جانا۔
ست ڈگنا۔ (ا۔محاورہ) ہمت ٹوٹنا۔ حوصلہ نہ رہنا۔
ست ڈولنا۔ (ا۔محاورہ) طاقت گھٹ جانا۔ زور کم ہو جانا۔
ست نکالنا۔ (ا۔محاورہ) جوہر نکالنا۔ روح کھینچنا۔
ست نکل جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) طاقت نہ رہنا۔ دم نہ رہنا (۲) تھک جانا۔ ہار جانا (۳) دولت نہ رہنا۔
ست ہار دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہمت ہار دینا (۲) تھک جانا (۳) بوڑھا ہو جانا۔
ست ہی ست پر جان ہونا۔ بہت کم زور ہونا۔
سَت۔ (ہ۔صف) سات کا مخفف۔ ۷۔
ست بِچھڑا۔ رَلا بِلا۔ مِلا جُلا۔ گڈ مڈ (۲) دوغلا۔ مخلوط النسل۔
ست پُوتی۔ سات بیٹوں کی ماں۔ کثیرالاولاد۔
ست خصمی۔ جو عورت بہت سے شوہر کر چکی ہو (۲) گالی (۳) وہ جائداد جس پر کسی فرد کا قبضہ نہ ہو بلکہ بہت سے لوگ ملکیت کے دعوے دار ہوں۔
ست لڑا۔ ست لڑی۔ (ہ۔ا۔صف) (۱) سات لڑی کا رشتہ یا رسی۔ (۲) ایک زیور جس میں سات لڑیاں ہوتی ہیں۔

ست ماسا۔ (ہ۔ ا۔ صف) (۱) وہ بچہ جو ساتویں مہینے پیدا ہو (۲) وہ رسم جو پہلے حمل کے ساتویں مہینے کی جاتی ہے۔
ست منزلہ۔ (ا۔ مذ) سات منزل کا مکان۔ ست کھنڈا۔
ست ناجا۔ ست نجا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) سات قسم کے ملے ہوئے اناج۔ سات قسم کا بُھنا ہوا غلّہ (۲) ملاکر پکائے ہوئے سات اناج۔ (۳) (صف) گڈمڈ (۴) دوغلا۔ مخلوط۔
ست ہارا اور گیا۔ (ا۔ مثل) جس نے ہمت ہار دی وہ مارا گیا۔
سُت۔ (ہ۔ ا۔ مذ) لڑکا۔ بیٹا۔ پوت۔
سُتا۔ (سُ۔تا) (ہ۔ ا۔ مث) لڑکی۔ بیٹی (۲) جتن (رق)۔
ستّا۔ (سَت۔تا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) تاش کا وہ پتّہ جس پر سات نشان ہوں۔ (۲) پلسے کے سات حصّے (۳) پچیسی کی وہ سات کوڑیاں جو چت پڑیں۔
سِتار۔ (سِ۔تار) (ف۔ ا۔ مذ) طنبورے کی قسم کا ایک باجہ (شروع میں اس میں صرف تین تار ہوتے تھے اس لیے ستار (سہ تار) کہلایا۔
سِتار باز۔ (ف۔ ا۔ مذ) ستار بجانے والا۔ ستاریا۔
ستار چھیڑنا۔ (ا۔ محاورہ) ستار کے تاروں سے آوازیں پیدا کرنا۔
ستّار۔ (سَت۔تار) (ع۔ صف) (۱) چھپانے والا۔ ڈھانپنے والا۔ پردہ پوش (۲) خدا تعالیٰ کا ایک صفاتی نام۔
ستّار العیوب۔ (ع۔ ا۔ صف) عیبوں کو ڈھانکنے والا (خدا تعالیٰ)
سِتارا۔ سِتارہ۔ (سِ۔تا۔رَا) (سِ۔تا۔رَہ) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) تارا ان ساکن اور روشن کرّوں میں سے ایک کرہ جو رات کو آسمان پر چمکتے دکھائی دیتے ہیں۔ نجم۔ کوکب (۲) قسمت۔ نصیب۔ تقدیر۔ اقبال۔ (۳) چاندی وغیرہ کے وہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے، جو جوتوں، ٹوپیوں اور جوڑیوں وغیرہ پر لگائے جاتے ہیں (۴) نجوم۔ راس۔ برج۔ (۵) ٹیکا۔ نشان۔ سفید دھبا جو گھوڑے کے ماتھے پر ہو (۶) ایک قسم کی آتش بازی (۷) بندوق کی ٹوپی کا گول سفید حصّہ (۸) افشاں کے گول گول چمک دار ٹکڑے (۹) گلے کے ایک زیور (زنجیر) کے گول گول چمک دار ٹکڑے۔ جمع: ستارگان۔
ستارہ اچھا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خوش نصیب ہونا۔ مقدّر اچھا ہونا۔ اقبال مند ہونا (۲) خوشحالی اور کامیابی کا زمانہ ہونا۔
ستارہ اوج پر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) اقبال مندی کا دَور ہونا (۲) کامیابی اور کامرانی حاصل ہونا۔
ستارہ برگشتہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مقدّر کا خلاف ہونا۔ بدنصیبی کا زمانہ ہونا۔
ستارہ بلند ہونا۔ (ا۔ محاورہ) خوش نصیب ہونا۔ طالع مند ہونا۔ اقبال کا یاور ہونا۔
ستارہ پیشانی۔ ستارہ جبیں۔ (ف۔ صف) گھوڑا جس کے ماتھے پر ناخن کے برابر سفید ٹیکا یا دھبا ہو۔ ایسا گھوڑا منحوس خیال کیا جاتا ہے۔
ستارہ چمکنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دن پھرنا۔ نصیبا جاگنا۔ قسمت اچھی ہونا۔
ستارۂ دُمدار یا دنبالہ دار۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ ستارہ جس کے پیچھے لمبی سی دُم ہوتی ہے۔
ستارہ سازگار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) قسمت یاور ہونا۔

ستارۂ سحری۔ (ف۔ ا۔ مذ) صبح کا ستارہ۔ دن نکلنے کی علامت۔
ستارہ شناس۔ (ف۔ ا۔ مذ) نجومی۔ اختر شناس۔
ستارہ گردش میں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ادبار کا زمانہ ہونا۔ بُرے دن ہونا۔ نحوست طاری ہونا۔
ستارہ ملنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دو شخصوں کی راسوں یا ستاروں کے خواص ایک ہونا (۲) طبیعتیں ملنا، موافقت ہونا۔
ستارے بھاری ہونا۔ (ا۔ محاورہ) منحوس ستاروں کا اثر ہونا۔
سُتاری۔ سُتالی۔ (سُ۔تا۔ری) (سُ۔تا۔لی) (ہ۔ ا۔ مث) چمڑا چھیدنے کا آلہ جو کفش دوزوں کے پاس ہوتا ہے۔
سِتاریا۔ (سِ۔تا۔رِ۔یا) (ہ۔ ا۔ مذ) ستار بجانے والا۔
ستّاسی۔ (سَت۔تا۔سی) (ہ۔ صف) اسّی اور سات۔ ۸۷
سِتان۔ (سِ۔تان) (ف۔ صف) (۱) لینے والا (۲) (ا۔ مذ) جگہ۔ موقع۔ مقام۔ مرکبات میں لاحقے کے طور پر آتا ہے۔ جیسے دِل ستان۔ گلستان۔
ستانا۔ (سَ۔تا۔نا) (ہ۔ مص) (۱) تنگ کرنا۔ دق کرنا (۲) تکلیف پہنچانا۔ دُکھ دینا۔ آزار دینا۔
ستّانوے۔ (سَت۔تان۔وے) (ہ۔ صف) نوّے اور سات۔ ۹۷
ستاور۔ (سَ۔تا۔وَر) (ہ۔ ا۔ مث) ایک دوا کا نام جو فربہی لاتی ہے۔
ستّاون۔ (سَت۔تا۔وَن) (ہ۔ صف) سات اوپر پچاس۔ ۵۷
ستائش۔ (سِ۔تا۔اِش) (ف۔ ا۔ مث) تعریف۔ حمد و ثنا۔
ستائش گر۔ (ف۔ صف) تعریف کرنے والا۔ مدّاح۔
سُتاؤ۔ (سُ۔تا۔اُو) (ہ۔ ا۔ مذ) مانجھا سُوتنا۔
ستّائیس۔ (سَت۔تا۔ئیس) (ہ۔ صف) سات اور بیس۔ بیس اور سات ۲۷
ستتّر۔ (سَ۔تت۔تَر) (ہ۔ صف) ستّر اور سات۔ ۷۷
سُت جانا۔ (سُت۔جا۔نا) (ہ۔ مص) دُبلا ہو جانا۔ سُوکھ جانا۔
ستد۔ (ف۔ ا۔ مث) لین۔ لینا۔
ستر۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) چھپانا (۲) مرد یا عورت کا وہ مقام جس پر پردہ واجب ہے۔ شرم گاہ۔ پردے کی جگہ (۳) پردہ۔ اوٹ۔ حجاب۔
ستر پوشی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) ستر یا شرم گاہ چھپانا۔
ستر دکھانا۔ (ا۔ محاورہ) شرم گاہ کو بے پردہ کرنا۔
ستر عورت۔ (۱) مرد یا عورت کے بدن کا وہ حصّہ جس کا کھولنا معیوب ہے۔ (۲) اُس حصّے کا چھپانا جس کا دکھانا باعثِ شرم ہے۔
ستّر۔ (سَت۔تَر) (ہ۔ صف) (۱) سات دہائیاں۔ ستّر ۷۰ (۲) بہتیرے (عددِ کثرت)۔
ستّر دو بہتّر۔ (ا۔ صف) بہت سارے۔ کثیر۔
ستّر چوہے کھا کے بلی حج کو چلی۔ (ا۔ مثل) اس شخص پر کہتے ہیں کہ جو ساری عمر گناہ کرنے کے بعد آخر میں توبہ کرے۔
ستّر سنانا۔ (ا۔ محاورہ) بہت بُرا بھلا کہنا۔ بہت گالیاں دینا۔
ستّر گان بہتّر پھول۔ (ا۔ مثل) خراب سِلے ہوئے کپڑے کی مذمت میں کہتے ہیں۔
ستّر گز کی پگڑی اور سر ننگا۔ (ا۔ مثل) امیر ہونے کے باوجود تنگی سے رہنا۔

ستر ابہترا۔ (سَت۔ را۔ بَ۔ ہَت۔ را) (ہ۔صف) (۱) ستر بہتر سال کی عُمر والا۔ بہت بُوڑھا جس کے حواس ٹھکانے نہ رہے ہوں۔
سُترگ۔ سُتُرگ۔ سِترگ۔ (سَ۔ تَرگ) (سُ۔ تُرگ) (سِ۔ تُرگ) (ف۔صف) بڑا۔ بزرگ عظیم۔
ستّروال۔ (سَت۔ تَر۔ واں) (ہ۔صف) ستّر کا صفت عددی۔ ستر درجے کا۔ ستّر نمبر کا۔
ستّرویں۔ (سَت۔ تَر۔ وِیں) (ہ۔صف) ستّر کی صفت عددی۔ ستّر درجے کی۔ ستّر نمبر کی۔
سترہ۔ (سَت۔ تَ۔ رہ) (ہ۔ا) دس اور سات ۱۷۔
سُترہ۔ (سُت۔ رَہ) (ع۔ا۔ مذ) لکڑی یا کوئی اور چیز (جو گز بھر سے کم اُونچی نہ ہو) جسے نمازی اپنے سامنے رکھ لیتے ہیں تاکہ گذرنے والا نماز ختم ہونے کا انتظار نہ کرے۔
سترھواں۔ (سَت۔ ترَھ۔ واں) (ہ۔ صف) سترہ نمبر کا۔
سترھویں۔ (سَت۔ ترَھ۔ وِیں) (اُ۔صف) (۱) سترہ نمبر کی (۲) ہندوؤں میں میت کی وہ رسم جو سترہ روز بعد کی جاتی ہے۔
ستری۔ (سَت۔ ری) (ہ۔ا۔مث) (صرافے کی اصطلاح) دو روپے۔
ستری بہتری۔ (سَت۔ تَ۔ ری۔ بَ۔ ہَت۔ تَ۔ ری) (ہ۔ا۔مث) بہت بُوڑھی عورت جس کے حواس جواب دے چکے ہوں۔ جو ستّر بہتّر برس کی ہو چکی ہو۔
ستری بہتری باتیں۔ (ہ۔ا۔مث) بُوڑھوں کی سی باتیں جن کے حواس جواب دے چکے ہوں۔ بے وقوفوں کی سی باتیں۔
سُتل۔ (س۔ا۔مذ) زمین کا تیسرا طبقہ۔
سُتلی۔ (سُت۔ لی) (ہ۔ا۔مث) (۱) سَن کی باریک ڈوری (۲) (صرافے کی اصطلاح) بیس روپے۔
سِتم۔ (سِ۔ تم) (ف۔ا۔ مذ) (۱) ظُلم۔ زیادتی۔ جفا۔ جبر و تشدد۔ آزار۔ ایذا (۲) (اُر) بے انصافی۔ ناحق۔ اندھیر (۳) غضب۔ قباحت۔
ستم (اُٹھانا) اُٹھنا۔ (ا۔محاورہ) ظُلم برداشت کرنا۔ سختی سہنا۔
ستم ایجاد۔ (ف۔صف) (۱) ظُلم کی بنیاد ڈالنے والا۔ بڑا ظالم (۲) (کنایتاً) معشوق۔
ستم برپا کرنا۔ (ا۔محاورہ) فساد مچانا۔ آفت لانا۔
ستم پرور۔ (ف۔صف) (۱) ظالم۔ جفاکار (۲) بے انصاف۔
ستم توڑنا۔ (ا۔محاورہ) بہت زیادہ ظلم یا سختی کرنا۔ ستانا۔ تکلیف دینا۔
ستم ٹوٹنا۔ (ا۔محاورہ) ظلم یا سختی ہونا۔ تشدد ہونا۔ مصیبت پڑنا۔
ستم ٹوٹے۔ (بد دُعا) آفت آئے۔ مصیبت میں گرفتار ہو۔
ستم دیدہ۔ ستم رسیدہ۔ ستم زدہ۔ ستم کش۔ (ف۔صف) مظلوم۔ ستایا ہوا۔ جس پر ظلم کیا گیا ہو۔ دُکھیا۔
ستم ڈھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ظلم کرنا۔ زیادتی کرنا۔ تشدد کرنا (۲) کوئی انوکھی بات یا حرکت کرنا۔
ستم شعار۔ (ف۔صف) (۱) ظالم۔ جسے ظلم کرنے کی عادت ہو (۲) (کنایتاً) معشوق۔

ستم ظریف۔ (ف۔صف) (۱) ہنسی ہنسی میں ستانے والا۔ ہنس ہنس کر ظُلم توڑنے والا (۲) ایسا ظریف جس کی باتوں یا حرکتوں میں شرارت بھی شامل ہو (۳) ظلم میں ہنسی کا پہلو رکھنے والا۔
ستم ظریفی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) مذاق مذاق میں ظلم کرنا (۲) ظلم میں مذاق کا پہلو رکھنا۔
ستم کرنا۔ (۱) ظلم یا زیادتی کرنا (۲) افسوس ناک حرکت کرنا (۳) کوئی نئی عجیب یا انوکھی بات کرنا۔ کمال کرنا۔
ستم کیش (گار۔ گر۔ گستر)۔ جفاکار۔ تکلیف دینے والا۔ ستانے والا۔
ستم گاری۔ (ف۔ا۔مث) تشدد۔ زیادتی۔ ظلم۔ ایذا دہی۔
ستم ہونا۔ (مص۔مرکب) (۱) ظلم ہونا۔ سختی ہونا۔ غضب ہونا (۲) آفت نازل ہونا (۴) چالاک ہونا۔ کسی فن میں یکتا ہونا (۵) عجیب اور انوکھا ہونا۔
ستمبر۔ (سِ۔تم۔ بَر) (اُر۔ا۔ مذ) (September)۔ انگریزی سال کا نواں مہینہ۔
سُتنا۔ (سُت۔ ناں) (ہ۔مص) (۱) دُبلا ہونا۔ پتلا پڑنا۔ سُوکھنا (۲) کھچنا۔ (۳) نچڑنا۔ سمٹنا (۴) نوچا جانا۔ کھسوٹا جانا (۵) (ا۔ مذ) پاجامہ۔ ازار۔
ستّو۔ (سَت۔ تُو) (ہ۔ا۔ مذ) بھُنے ہوئے اناج کا آٹا۔ عام طور پر بھُنے ہوئے جَو کا آٹا۔
ستّو باندھ کر پیچھے پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) سرَ ہو جانا۔ کام میں انتہائی توجہ سے لگ جانا۔
ستّو کھا کر شکر کیا کرنا۔ (ا۔مثل) معمولی غذا یا خوراک کھا کے شکر کون کرے!
ستّو گھولنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ستّو پانی میں گھولنا (۲) فضول اور بیہودہ باتیں کرنا۔
سُتواں۔ (سُت۔ واں) (ہ۔صف) پتلی۔ نازک۔
سُتواں ناک۔ پتلی اور خوشنما ناک۔ کھڑی ناک۔
سُتوانا۔ (سُت۔ وا۔ نا) (ہ۔مص) صاف کروانا۔ نچڑوانا۔
ستوانسا۔ (سَت۔ واں۔ سا) (ہ۔صف) (۱) وہ بچّہ جو حمل کے سات مہینے بعد پیدا ہوا ہو (۲) وہ رسم جو حمل کے ساتویں مہینے ادا کی جاتی ہے۔
ستُودہ۔ (سِ۔ تُو۔ دَہ) (ف۔صف) تعریف کیا گیا۔ جس کی تعریف کی جائے۔ قابلِ تعریف۔
ستودہ صفات۔ (ف۔صف) جس میں قابلِ تعریف خوبیاں ہوں۔ اچھے اوصاف والا۔
سُتور۔ (سُ۔ تُور) (ف۔ا۔ مذ) چوپایہ۔ گھوڑا خچر وغیرہ۔
سُتون۔ (سُ۔ تُون) (ف۔ا۔ مذ) (۱) کھمبا۔ تھم۔ تھمّ۔ لاٹھ۔ منار (۲) اہم رُکن۔
ستون ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کسی جماعت یا تحریک کا ذمّہ دار رکن ہونا۔
سِتّہ۔ (سِت۔ تہ) (ع۔ا۔ مذ) (۱) چھ ۔ ۶
ستّہ متناسبہ۔ (ع۔ا۔ مذ) ریاضی کا وہ قاعدہ جس میں بار بار عمل جاتا نہیں

پڑتا۔ ایک ہی دفعہ پانچ معلوم مقداروں کے ذریعے نامعلوم مقدار دریافت کر لیتے ہیں۔

ستھان۔ (سَ۔ تھان) (ہ۔ا۔ مذ) مکان۔ جگہ۔ مقام (۲) ٹھہرنے یا رہنے کی جگہ۔

ستھرا۔ (سُتھ۔ را) (ہ۔ صف) (۱) پاک صاف۔ پاکیزہ۔ اُجلا۔ بے داغ۔ (۲) نفیس۔ عمدہ۔ اچھا (۳) (مذ) ایک قسم کے فقیر جو ڈنڈے بجا کر مانگتے ہیں۔

ستھرا شاہی۔ (ہ۔ا۔ مث) ستھرا شاہ نامی فقیر کا چیلا (اس گروہ کا فقیر جو ڈنڈے بجا کر ایک بندی کے ساتھ مانگتا پھرتا ہے)۔

ستھرانا۔ (سُتھ۔ را۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) پھیلانا (۲) تتر بتر ہونا۔ پراگندہ کرنا۔ بکھیرنا۔

ستھراؤ۔ (سُتھ۔ را۔ او) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) قتل عام۔ صفایا۔ لاشوں کے ڈھیر (۲) بہت سی عمارتوں کا گر پڑنا۔

ستھراؤ (کرنا) ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مُردوں کے ڈھیر لگا دینا یا لگنا۔ کشتوں کے پُشتے لگا دینا یا لگنا (۲) عمارتوں کو توڑ پھوڑ دینا، اینٹ سے اینٹ بجا دینا (بجنا)۔

ستھرائی۔ (سُتھ۔ را۔ ای) (ہ۔ا۔ مث) (۱) صفائی۔ اُجلاپن (۲) خوش نمائی۔ نفاست (۳) (دِا) جھاڑو۔ بہارُو۔

ستھرائی پھیرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) لوٹ کر لے جانا (۲) جھاڑو دینا۔

ستھرائی دینا۔ جھاڑو دینا۔ جھاڑو بہارو دینا۔

ستھری۔ (ہ۔ صف) ستھرا کی تانیث۔ صاف۔ نکھری ہوئی۔ اُجلی۔ پاک۔

ستھن۔ ستھنا۔ ستھنی۔ (سُتھ۔ یھَن) (سُتھ۔ نا) (سُتھ۔ نی) (ہ۔ا۔ مذ و مث) پاجامہ۔ ازار۔ شلوار۔

ستھیا۔ ستیا۔ (ستھ۔ یا) (سَت۔ یا) (ہ۔ا۔ مذ) آنکھوں کا حکیم۔

ستی۔ (سَ۔ تی) (ہ۔ا۔ مث) ہندوؤں میں مردہ شوہر کے ساتھ عورت کے جل مرنے کی رسم (۲) پاک دامن یا باعصمت عورت (۳) وہ عورت جو ستی ہو جائے۔

ستی ست پر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مرنے کے قریب ہونا۔ جاں بلب ہونا (۲) کسی تکلیف کے باعث ہلاکت میں پڑنا۔

ستی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ہندوؤں میں شوہر کی نعش پر عورت کا جل مرنا۔ (۲) جان دینا۔ جان قربان کرنا۔

ستیا۔ (سَت۔ تیا) (ق) قوت۔ طاقت۔

ستیاناس۔ (سَت۔ ت۔ یا۔ ناس) (ہ۔ا۔ مذ) تباہی۔ بربادی۔

ستیاناس ہوجائے۔ (بددعا) برباد ہو جائے۔ تباہ ہوجائے۔

ستیاناس کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تباہ و برباد کرنا۔ اُجاڑنا (۲) بگاڑنا۔ خراب کرنا۔ خاک میں ملانا (۳) آوارہ یا بدچلن بنانا (۴) ڈھانا۔ گرانا۔

ستیاناس ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تباہ ہونا۔ ست جانا (۲) کام بگڑنا۔ (۳) ڈھایا جانا۔

ستیاناسی۔ (سَت۔ ت۔ یا۔ ناسی) (ہ۔ا۔ مث) (۱) ایک خاردار درخت جس کے پھول کے اندر کے دانے خارش کے لیے مفید ہیں (۲) (صف) برباد کرنے والا۔ اُجاڑنے والا۔ (۳) بدچلن (۴) منحوس۔

ستیاناسی کی جڑ۔ (ہ۔ا۔ مث) بربادی کا سبب۔ تباہی کا ذریعہ۔

ستیا۔ (ست۔ تیا) (س ا۔ مذ) زور۔ بل۔ قوت۔ طاقت۔

ستیہ۔ (س۔ صف) سچا۔ صادق (۲) حقیقی۔ مخلص۔ دیانت دار۔ وفادار پارسا۔ تصدیق کیا ہوا۔ سچائی۔

ستیہ آگرا (اگرہ)۔ (ہ۔ا۔ مث) سچا عہد۔ حکومت کے خلاف پرامن تحریک۔

ستیانو۔ (سَت۔ یا۔ نو) (ق) ستانوے۔

ستیز۔ ستیزہ۔ (س۔ تیز) (س۔ تے۔ زہ) (ف۔ا۔ مذ) لڑائی جھگڑا۔

ستیزہ کار۔ (ف۔ صف) لڑنے والا۔ جنگی آدمی۔ جھگڑالو۔

س ــ ٹ

سٹ۔ (ہ۔ا۔ مث) (۱) سازش (۲) تدبیر۔ ڈھب (۳) ناجائز تعلق۔ آشنائی (۴) میل جول۔ آنٹ سانٹ۔

سٹ لڑانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سازش کرنا (۲) یارانہ کرنا۔ آشنائی کرنا۔

سٹ (سیٹ)۔ (Set) (انگ۔ا۔ مذ) (۱) یکساں قسم کی چیزوں کا مقررہ مجموعہ۔

سٹا۔ (سٹ۔ ٹا) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) تحریری اقرار نامہ جس کی رُو سے زراعتی پیداوار میں شرکت قائم ہوتی ہے (۲) بیوپار کا سودا (۳) ایک قسم کا جوا۔ جس میں کسی بات کے متعلق حکم لگانے پر شرطیں کی جاتی ہیں۔

سٹا بٹا۔ (ہ۔ا۔ مذ) (۱) سازباز۔ سازش (۲) فریب۔ دغا۔ مکروفن۔

سٹا بہی۔ (ہ۔ا۔ مث) وہ بہی جس میں سٹے لکھے جاتے ہیں۔

سٹے بٹے لڑانا۔ (ا۔ محاورہ) سازش کرنا۔ سازشی کارروائی کرنا۔

سٹے باز۔ (۱) سٹا کھیلنے والا (۲) چالاک۔ فریبی (۳) جھوٹا۔

سٹے بازی۔ (۱) سٹے کا جوا کھیلنا (۲) چالاکی۔ فریب۔

سٹا۔ (سِٹ۔ ٹا) (ہ۔ا۔ مذ) بھٹا (جوار کا خوشہ)۔

سٹابری۔ (Strawberry) دیکھیے اسٹابری۔

سٹاپ پریس۔ (Stop Press) (س۔ ٹاپ۔ پ۔ ریس) (انگ ا۔ مذ) وہ خبریں جو اخبار چھپتے میں آخر وقت شامل کی جائیں۔

سٹار۔ (Star) ستارہ۔ دیکھیے اسٹار۔

سٹارٹ۔ (Start) دیکھیے اسٹارٹ۔

سٹارچ۔ (Starch) (س۔ ٹارچ) (انگ۔ا۔ مذ) نشاستہ۔ کلف۔ مادہ۔

سٹاسٹ۔ (سَ۔ ٹا۔ سَٹ) (ہ۔ا۔ مث) (۱) لگاتار۔ پے در پے (۲) برابر کوڑے پڑنے کی آواز۔ قمچیاں مارنے کی آواز۔

سٹاف۔ (Staff) (س۔ ٹاف) (انگ۔ا۔ مذ) (۱) اہل کاروں کی جماعت یا عملہ (۲) افسروں کی فوجی جماعت جو صدر مقام پر اعلیٰ کمان کے ماتحت ہوتی ہے (۳) لاٹھی۔ ڈنڈا۔ عصا۔

سٹاک۔ (Stock) (سَ۔ ٹاک) (انگ۔ا۔ مذ) ذخیرہ۔ تجارتی مال کا

ذخیرہ (۲) کچا تجارتی مال (۳) تجارتی کمپنی کا مشترکہ سرمایہ۔

سٹاک ایکسچینج۔ (Stock Exchange) (انگ۔ا۔مذ) حصص کی خرید و فروخت اور تجارتی لین دین کا ادارہ۔

سٹاک بُک۔سٹاک رجسٹر۔ (Stock Book) وہ رجسٹر جس میں مال کی تفصیل درج کرتے ہیں۔

سٹاکسٹ۔ (Stockist) (س۔ٹا۔کِسٹ) (انگ۔ا۔مذ) تھوک فروش۔ مال کا ذخیرہ رکھنے والا۔

سٹال۔ (Stall) چھوٹی دکان۔ دیکھیے اسٹال۔

سٹالی۔ (ق۔ا۔مث) سُستی۔ کاہلی۔

سٹامپ۔ (Stamp) (س۔ٹامپ) (انگ۔ا۔مذ) (۱) سرکاری مُہر (۲) ٹکٹ۔

سٹانا۔ (سَ۔ٹا۔نا) (ہ۔مص) (۱) جوڑنا۔ چپکانا۔ ملانا۔ بھڑانا۔ سٹ کرنا۔ بٹھانا۔ جڑنا (۲) پھنکوانا۔ (ق)

سٹائل۔ (Style) (انگ۔ا۔مذ) طرز۔ اسلوب۔ دیکھیے اسٹائل۔

سٹپٹاتے پھرنا۔ (اُ۔مص) گھبرائے گھبرائے پھرنا۔ حیران و سرگردان پھرنا۔

سٹپٹانا۔ (سَٹ۔پَ۔ٹا۔نا) (ہ۔مص) حیران ہونا۔ متعجب ہونا۔ گھبرانا۔ حواس باختہ ہونا۔

سٹپل۔ (Stipple) دیکھیے اسٹپل۔

سٹرائک۔ (Strike) (سَٹ۔را۔اِک) (انگ۔ا۔مث) احتجاج کے طور پر کسی ادارے کے کارکنوں یا مزدوروں کا کام بند کر دینا۔ دکانیں بند کر دینا۔ ہڑتال۔

سَٹرپٹر۔ (سَ۔ٹرَ۔پَ۔ٹر) (ہ۔ا۔مث) (۱) چھوٹے موٹے کام۔ معمولی معمولی باتیں (۲) بکھیڑا۔ اُلجھیڑا۔

سٹرپٹر کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) چھوٹے چھوٹے کاموں میں لگے رہنا (۲) بیکار پھرنا۔

سٹرلنگ۔ (Sterling) پونڈ۔ دیکھیے اسٹرلنگ۔

سٹریٹ۔ (Street) سڑک۔ دیکھیے اسٹریٹ۔

سٹریچر۔ (Stretcher) (سِٹ۔رے۔چَر) (انگ۔ا۔مذ) بیمار ڈولی۔ وہ تختہ جس پر لٹا کر بیمار کو کہیں لے جاتے ہیں۔

سَٹ سَٹ۔ (سَٹ۔سَٹ) (ہ۔ا۔مث) کوڑے یا قمچیاں پڑنے کی آواز (۲) جلد جلد۔

سَٹک۔ (Stick) (سَ۔ٹِک) (انگ۔ا۔مث) (۱) چھڑی (۲) ہاکی۔ کھیلنے کا ڈنڈا جس کا نچلا سرا مڑا ہوتا ہے۔

سَٹک۔ (سَ۔ٹک) (ہ۔ا۔مث) (۱) چھوٹا پیچوان (۲) چھریرے بدن کی عورت (۳) بید۔ چھڑ۔ پتلی چھڑی (۴) پتلا سانپ۔

سٹکا۔ (سَٹ۔کا) (ہ۔ا۔مث) چھوٹی بندوق جو گلے میں لٹکاتے ہیں۔

سٹکانا۔ (سَٹ۔کا۔نا) (ہ۔مص) (۱) چھپا کر غائب کر دینا (۲) مارنا (۳) نااُمید کرنا۔

سٹک جانا۔ (سَ۔ٹک۔جانا) (ہ۔مص) کھسک جانا۔ موقع پا کر نکل جانا۔

سٹکنا۔ (س۔ٹک۔نا) (ہ۔مص) چُپکے سے چلا جانا۔ کھسک جانا۔

سٹکنی۔ (سَ۔ٹک۔نی) (ہ۔ا۔مث) دروازے کی بِلّی۔ چٹکنی۔

سٹلو۔ (سَ۔ٹل۔لو) (واؤ مجہول) (ہ۔صف) (۱) احمق عورت۔ پھوہڑ عورت (۲) (سٹلُو واؤ معروف کے ساتھ) بے ہودہ مرد۔ فضول آدمی۔

سٹلی۔ (س۔ٹل۔لی) (ہ۔صف) ژٹلی۔ بیہودہ۔ بدتمیز۔

سٹنا۔ (سَٹ۔نا) (ہ۔مص) (۱) سازش کرنا۔ مل جانا (۲) جُڑ جانا۔ چپک جانا۔ (۳) چھوڑنا۔ پھینکنا۔ (ق)

سٹنٹ۔ (Stunt) عیاری۔ دھوکا (۲) وہ کام جس میں اپنا کمال دکھانا مقصود ہو۔

سٹنہار۔ (س۔ٹن۔ہار) (ق۔ا۔مذ) ڈالنے والا۔

سٹو۔ (Stove) چُولہا۔

سٹوڈینٹ۔ (Student) طالب علم۔

سٹوڈیو۔ (Studio) دیکھیے اسٹوڈیو۔

سٹور۔ (Store) گودام۔ دیکھیے اِسٹور۔

سٹوری۔ (Story) کہانی۔

سٹول۔ (Stool) (سَ۔ٹُول) (انگ۔ا۔مذ) تپائی۔

سٹھ۔ (ہ۔صف) (۱) ساٹھ کا مخفف (۲) جاہل۔ بے وقوف۔

سٹھ جانا۔ سٹھیانا۔ سٹھیا جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بوڑھاپے کی وجہ سے حواس باختہ ہو جانا (۲) عقل جاتی رہنا۔

سٹھانی۔ (سِ۔ٹھا۔نی) (ہ۔ا۔مث) سیٹھ کی بیوی۔

سٹھنی۔ (پ۔ا۔مث) وہ گالیاں جو بیاہ شادی کے موقع پر سمدھیوں کو دی جاتی ہیں۔

سٹھورا۔ (سَ۔ٹھو۔را) (ہ۔ا۔مذ) سونٹھ اور میوے کا میٹھا مرکب جو زچہ کو طاقت کے لیے دیا جاتا ہے۔

سَٹھی۔ (سَ۔ٹھی) (ہ۔ا۔مث) ایک قسم کے موٹے لال رنگ کے چاول۔

سٹھیانا۔ (سٹھ۔یا۔نا) (ہ۔مص) بڑھاپے کے باعث عقل جاتی رہنا۔

سٹی۔ (سَٹ۔ٹی) (ہ۔ا۔مث) (۱) گھوڑوں کی منڈی (۲) مارکیٹ۔ منڈی۔ بازار۔ پینٹھ۔

سِٹی۔ (City) (سِ۔ٹی) (انگ۔ا۔مذ) شہر۔

سِٹّی۔ (سِٹ۔ٹی) (ہ۔ا۔مث) سمجھ۔ ہوش۔ عقل۔ حواس۔ اوسان۔

سِٹّی (بھُولنا) گُم ہونا۔ (ا۔محاورہ) گھبرانا۔ بوکھلانا۔ سٹپٹانا۔ حواس باختہ ہونا۔

سِٹیا۔ (سِٹ۔یا) (ہ۔ا۔مث) (حقارتاً یا غصے سے) بیٹی۔ بٹیا۔

سٹّی بھانا۔ (ق۔ف) بہتان لگانا۔

سٹیتھوسکوپ۔ (Stethoscope) (سَ۔ٹے۔تھو۔س۔کوپ) ڈاکٹروں کا وہ آلہ جس سے وہ مریض کے سینے وغیرہ کا مُعائنہ کرتے ہیں۔

سٹیٹ۔ (State) (انگ۔ا۔مث) ریاست۔ مملکت۔

سٹیج۔ (Stage) چبوترہ۔ دیکھیے اسٹیج۔

سٹیچو۔ (Statue) مجسمہ۔ دیکھیے اسٹیچو۔

سٹیڈیم۔ (Stadium) دیکھیے اِسٹیڈیم۔

سٹیل۔ (Steel) فولاد۔ لوہا۔
سٹیم۔ (Steam) بھاپ۔
سٹیم انجن۔ (Steam Engine) بھاپ سے چلنے والا انجن۔
سٹیم بوٹ۔ (Steam Boat) بھاپ سے چلنے والی کشتی۔
سٹیمر۔ (Steamer) دُخان جہاز۔
سٹینڈرڈ۔ (Standard) (سَ۔ ٹَین۔ ڈَرڈ) (انگ۔صف) (۱) مستند۔ مانا ہوا (۲) معیار۔ درجہ۔
سٹینسل۔ (Stencil) (انگ۔ا۔ مذ) ایک قسم کا مسالہ لگا ہوا کاغذ جس پر لوہے کے قلم سے لکھا جاتا ہے تو حروف اُبھر آتے ہیں اس کاغذ کو مشین پر چڑھا کر چھپائی کی جاتی ہے۔
سٹینوگرافر۔ (Stenographer) (س۔ٹے۔ نو۔گ۔ را۔ فر) (انگ۔ا۔ مذ) مختصر نویس۔

س ـــ ج

سج۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) آرائش۔ زیب وزینت۔ خوب صورتی۔ سجاوٹ۔ سنگھار۔ (۲) انداز۔ روش۔ شکل۔ وضع۔
سج دھج۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) شان وشوکت۔ آن بان۔ نمود و نمائش (۲) بناؤ سنگھار زیبائش و آرائش (۳) صورت شکل۔ وضع قطع۔ رنگ روپ۔
سجا۔ (سَج۔ جا) (ہ۔صف) (۱) سیدھا۔ دایاں۔ داہنا (۲) سیدھا ہاتھ۔
سجات۔ (ق۔ صف) نیک ذات۔
سجّاد۔ (ع۔صف) سجدہ کرنے والا۔ پرستش کرنے والا۔
سجّادہ۔ (سَج۔جا۔ دَہ) (ع۔ا۔ مذ) (۱) مُصلّیٰ۔ جا نماز (۲) پیر یا بُزرگ کی گدّی۔ جمع : سجادگان۔
سجادہ نشین۔ (ع۔ ف۔صف) کسی بُزرگ یا پیر فقیر کا جانشین۔
سجادہ نشین ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کسی بزرگ یا پیر کی گدّی پر بیٹھنا۔ خلیفہ کا منصب ملنا۔
سجا سجایا۔ (سَ۔جا۔ سَ۔جا۔ یا) (ہ۔صف) آراستہ پیراستہ۔
سِجاف۔ (سِ۔ جاف) (ع۔ا۔ مث) دیکھیے سَنجاف۔ چوڑی پٹّی۔
سُجان۔ (سُ۔ جان) (ہ۔صف) (۱) عالم۔ واقف کار (۲) دانا۔ دانش مند۔ (۳) ہوشیار۔ عیّار۔ آٹھوں گانٹھ کمیت۔
سجانا۔ (سَ۔جا۔ نا) (ہ۔مص) (۱) آراستہ کرنا۔ ترتیب سے لگانا (۲) سنگھار کرانا۔
سُجانا۔ (سُ۔جا۔ نا) (ہ۔مص) (۱) ورم کر دینا (۲) پھُلا دینا۔ سُوجنا۔
سجانی۔ (ق۔صف) سمجھ دار۔ فہیم۔
سجاوٹ۔ (سَ۔جا۔ وَٹ) (ہ۔ا۔ مث) (۱) آراستگی۔ آرائش۔ زیبائش۔ بناؤ سنگھار۔ زیب وزینت (۲) سج دھج۔
سَجدہ۔ (سَج۔ دَہ) (ع۔ا۔ مذ) پیشانی زمین پر ٹیکنا۔ سَر جُھکانا۔ خدا کے آگے سَر جھکانا۔ نماز کا ایک رُکن جس میں ماتھا، ناک، کُہنیاں، گھٹنے اور اُنگلیاں زمین پر لگتی ہیں۔
سجدۂ سہو۔ (ع۔ا۔ مذ) وہ دو سجدے جو نماز میں کسی واجب کے کم یا زیادہ ہو جانے پر کیے جاتے ہیں۔
سجدۂ شکر۔ (ع۔ا۔ مذ) وہ سجدہ جو خدا کے حضور کسی بات کے شکرانے کے لیے کیا جائے۔
سجدۂ شکر بجا لانا۔ (ا۔ محاورہ) خدا کے حضور میں شکر کا سجدہ ادا کرنا۔
سجدہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) ماتھا زمین پر ٹیکنا۔ سَر جُھکانا۔ ڈنڈوت کرنا۔
سجدہ گاہ۔ (ع۔ا۔ مث) (۱) سجدہ کرنے کی جگہ (۲) خاکِ شفا کی گول ٹکیا جس پر شیعہ سر رکھ کر سجدہ کرتے ہیں۔
سجدہ گزار۔ (ع۔ ف۔ صف) سجدہ کرنے والا۔ عبادت گزار۔
سُجَریا۔ (ق۔ا۔ مث) بچھونا۔
سَجَع۔ (سَ۔جَع) (ع۔ا۔ مذ) (۱) خوش الحان پرندوں کی چہچہاہٹ (۲) دو فقروں کے آخر الفاظ کا ہم قافیہ ہونا (۳) ایسا موزوں فقرہ یا مصرعہ جس کے کچھ ظاہری معنے بھی ہوں اور اس میں کسی شخص کا نام بھی آجائے۔ جیسے "محمد کالے" کے نام کا سجع ہے۔ "ہر دم نام محمد کالے"۔ جمع : اسجاع۔
سجع متوازن۔ دو لفظوں کے وزن اور اعداد حروف میں موافقت مگر روی میں مخالفت جیسے آفاق و آباد۔ مطلب و بربط۔
سجع متوازی۔ دو لفظوں کے حروف روی و وزن اور اعداد حروف میں موافقت جیسے وطن و چمن۔ بہار و نگار۔
سجع مُطرّف۔ دو لفظوں کے حرف روی میں موافقت، مگر اعداد و وزن میں مخالفت۔ جیسے اظہار و بہار۔ عنوان و جان۔
سِجِل۔ (سِ۔جِل) (ہ۔صف) عمدہ۔ نفیس۔ صاف (۲) شرعی حکم نامہ (۳) دستاویز۔ رجسٹری (۴) قاضی کی مُہر۔
سجَن۔ (سَ۔جَن) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) معزّز۔ نیک۔ بھلا مانس۔ اچھا (۲) خاوند۔ شوہر۔ (۳) دوست۔ رفیق (۴) معشوق۔ دل بر۔

سجن سکارے جائیں گے اور نین مریں گے رو
بدھنا ایسی رین کو بھور کبھی نہ ہو
} (ہ۔ مثل) صبح خاوند (محبوب) نے چلا جانا ہے۔ خدایا اس رات کو اتنا لمبا کردے کہ اس کا دن ہی نہ چڑھے۔

سِجن۔ (ع۔ا۔ مذ) قید خانہ۔ جیل خانہ۔
سجنا۔ (سَج۔ نا) (ہ۔مص) (۱) زیب دینا۔ موزوں ہونا (۲) بننا۔ سنورنا۔ سنگار کرنا (۳) تیار ہونا (۴) اے سجن۔
سجنجل۔ (سَ۔جن۔جَل) (ع۔ا۔ مذ) (۱) آئینہ (۲) عینک (۳) پگھلا ہوا سونا چاندی (۴) زعفران (۵) (صف) خالص۔ صاف۔
سجَنی۔ (سَ۔جَ۔ نی) (ہ۔ا۔مث) (۱) سکھی۔ سہیلی۔ ہیلی (۲) معشوقہ۔ پیاری۔
سُجود۔ (سُ۔جُود) (ع۔ا۔ مذ) (۱) سجدہ کی جمع۔ سجدے۔
سُجھانا۔ (سُ۔ جھا۔ نا) (ہ۔مص) آگاہ کرنا۔ جتانا۔ دکھانا۔ بتانا۔
سُجھائی دینا۔ (سُ۔جھا۔ای۔ دے۔نا) (ہ۔مص) نظر آنا۔ معلوم ہونا (۲) خیال میں آنا۔
سجّی۔ (سج۔جی) (ہ۔ا۔مث) ایک قسم کے کھار کا نام جو کپڑے دھونے کے

کام آتا ہے۔
سجیلا۔ (سَ۔جی۔لا) (ہ۔صف) (۱) بنا ٹھنا۔ چھیلا۔ بانکا۔ خوش وضع (۲) آراستہ و پیراستہ۔ سجا سجایا۔
سجّین۔ (سج۔جین) (ع۔ا۔مذ) دوزخ کی ایک گھاٹی۔

س — چ

سچ۔ (ہ۔صف) (۱) صحیح۔ درست۔ حق۔ ٹھیک۔ راست۔ واقعی۔ حقیقتاً (۳) ہاں (۴) (ا۔مث) صداقت۔ سچائی۔
سچ بات کڑوی لگتی ہے۔ (ا۔مثل) حق بات کہنا اکثر لوگوں کو ناگوار گزرتا ہے۔
سچ بولنا آدھی لڑائی مول لینا ہے۔ (ا۔مثل) سچی بات لوگوں کو پسند نہیں آتی۔
سچ پوچھو (پوچھیے)۔ (ا۔متعلق فعل) حقیقت میں۔ واقعی۔
سچ سچ۔ جس میں ذرہ برابر جھوٹ نہ ہو۔ ٹھیک ٹھیک۔ راست راست۔
سچ کا زمانہ نہیں۔ (ا۔مقولہ) آج کل سچی بات سننے کو کوئی تیار نہیں۔ جھوٹ کا دور دورہ ہے۔
سچ کہنا اور سکھی رہنا۔ (ا۔مثل) سچ بول کر انسان کو سکون ملتا ہے۔
سچ کہے سو مارا جائے۔ (ا۔مثل) سچی بات کہنے والا نقصان اٹھاتا ہے۔
سچ مچ۔ (ا۔متعلق فعل) واقعی۔ فی الحقیقت۔ دراصل۔
سچ ہے۔ (ا۔محاورہ) بے شک۔ بجا ہے۔ درست ہے۔
سچ ہے حرامزادے کی رسی دراز ہے۔ (ا۔مثل) بُرا آدمی مدت تک مزے اٹھاتا ہے اور دیر تک زندہ رہتا ہے۔
سچا۔ (سچ۔چا) (ہ۔صف) (۱) سچ بولنے والا۔ راست گو (۲) راست باز۔ نیک کردار (۳) درست۔ ٹھیک (۴) کھرا۔ اصل۔ خالص۔ بے کھوٹ۔
سچا بیوپار۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) سچا کاروبار (۲) صحیح معاملہ۔ کھرا حساب کتاب۔
سچا پن۔ (ا۔مذ) (۱) راست بازی۔ دیانت داری (۲) راست گوئی (۳) وفاداری۔
سچا جائے روتا آئے، جھوٹا جائے ہنستا آئے۔ (ا۔مثل) سچا آدمی اپنا نقصان کر لیتا ہے۔ جھوٹے اپنا کام بنا لیتے ہیں۔
سچا جوڑا۔ (ا۔مذ) کھرے کام کا جوڑا۔ جوتے یا کپڑوں یا چوڑیوں کا ایسا جوڑا جس میں سچے تار ستارے اور مقیش وغیرہ لگا ہو۔
سچا موتی۔ (ا۔مذ) اصلی موتی۔
سچا ہاتھ۔ (ا۔مذ) لین دین یا معاملے کا کھرا پن۔ دیانت داری۔
سچے مر گئے جھوٹوں کو تپ بھی نہیں آتی۔ (مثل) دنیا میں سچوں کو ہی نقصان پہنچتا ہے۔ جھوٹ بولنے والوں کو نہیں پہنچتا۔
سچائی۔ (سَ۔چا۔ای) (ہ۔ا۔مث) (۱) صداقت (۲) راستی۔ دیانت داری۔ ایمان داری۔
سچکنا۔ (ہ۔مص) غور و فکر کرنا۔ گھبرانا (۲) حیران ہونا۔

سچّل۔ (ہ۔صف) اصلی۔ ٹھیک۔ درست۔
سچلا۔ (ق۔صف) سچا۔ حقیقی۔
سچیت۔ (سُ۔چیت) (ہ۔صف) (۱) ماہر۔ خبردار (۲) متوجہ (۳) پُرامن۔ قانع (۴) محتاط۔
سچیتی۔ (سُ۔چے۔تی) (ہ۔ا۔مث) (۱) ہوشیاری۔ عقلمندی (۲) دھیان۔ (۳) احتیاط۔
سچّی۔ (سچ۔چی) (ہ۔صف) (۱) راستباز۔ صادقہ (۲) کھری۔ بے میل۔
سچی تول۔ پوری تول۔
سچیں مچیں۔ (ق) سچ مچ۔

س — ح

سحاب۔ (سَ۔حاب) (ع۔ا۔مذ) (۱) بادل۔ اَبر۔ گھٹا (۲) (اضافیت کی اصطلاح) ستاروں کا دھندلا گچھا۔ (Galaxy) دھند۔ سدیم۔
سحر۔ (سَ۔حَر) (ع۔ا۔مث) صبح۔ فجر۔ تڑکا۔
سحر پکڑنا۔ (ا۔محاورہ) صبح تک زندہ رہنا (۲) صبح کرنا۔
سحرخیز۔ (ع۔ف۔صف) صبح سویرے اُٹھنے والا۔ صبح اٹھنے کا عادی۔
سحرگاہ۔ (ع۔ا۔مث) صبح سویرے۔ علی الصبح۔
سحرگاہی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) صبح کے وقت کی۔
سحرگہی۔ سحری۔ (۱) صبح کے وقت کی (۲) رمضان کے مہینے میں رات کے پچھلے پہر کا کھانا جو دن میں روزہ رکھنے کی نیت سے کھاتے ہیں۔
سحر ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) صبح ہو جانا (۲) خاتمہ ہو جانا۔ ترکی تمام ہو جانا۔
سِحر۔ (ع۔ا۔مذ) جادو۔ ٹونا۔ افسوں۔ طلسم۔
سحر آگیں۔ (ف۔صف) جادو بھرا یا جادو بھری۔
سحر آمیز۔ (ف۔صف) وہ کام جو مسحور کرے۔ مرغوب۔
سحر بیان۔ (ف۔صف) جادو بیان۔ خوش بیان۔ جس کی تقریر پُر تاثیر ہو۔
سحر بیانی۔ (ف۔ا۔مث) جادو بیانی۔ خوش بیانی۔ مؤثر تقریر کرنا۔
سحر جگانا۔ (ا۔محاورہ) جادو کی مشق کرنا۔
سحر چل جانا (چلنا)۔ (ا۔محاورہ) جادو چلنا۔ اثر ہونا۔
سحر حلال۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) (۱) فصیح اشعار (۲) شعر گوئی (۳) اہلی شیرازی کی مشہور مثنوی کا نام۔
سحر زدہ۔ (ع۔ف۔صف) جس پر جادو کا اثر ہو گیا ہو۔
سحر سامری۔ (ع۔ا۔مذ) سامری کا جادو جس نے حضرت موسیٰ کے زمانے میں سونے کے بچھڑے میں گویائی پیدا کی تھی۔
سحر سنج۔ (ف۔صف) جسے جادو کا تجربہ ہو۔
سحر طراز۔ (ف۔صف) جادو کرنے والا۔ مسحور کر لینے والا۔
سحر طرازی۔ (ف۔ا۔مث) مسحور کرنا۔ جادو سا کر دینا۔
سحور۔ (سَ۔حُور) (ع۔ا۔مث) سحری۔ سحرگہی۔

س خ

سخا۔ سخاوت ۔ (سَ۔ خا) (سَ۔ خا۔ وَت) (ع۔ ا۔ مث) فیاضی۔ بخشش۔ خیرات۔

سخت ۔ (ف۔ صف) (۱) کڑا جو نرم نہ ہو۔ ٹھوس۔ نا ملائم (۲) کرخت۔ درشت (۳) سنگین۔ بھاری (۴) مضبوط۔ پکا (۵) دشوار۔ کٹھن۔ مشکل (۶) اکھڑ۔ بدمزاج (۷) بے رحم۔ سنگ دل (۸) نہایت۔ بہت زیادہ (۹) تیز۔ کڑی۔ (۱۰) تند۔ شدید (قبض)۔

سخت بات ۔ (ا۔ مث) کڑی بات۔ ناگوار بات۔

سخت جان ۔ (ف۔ صف) (۱) بے رحم۔ سنگ دل (۲) وہ شخص جس کی جان مشکل سے نکلے (۳) بے حیائی سے زندہ رہنے والا (۴) جفاکش۔ محنتی۔

سخت جانی ۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) جان مشکل سے نکلنا (۲) جفاکشی۔

سخت دن ۔ (ف۔ ا۔ مذ) مصیبت کے دن۔ پریشانی کا زمانہ۔

سخت دن آنا ۔ (ا۔ محاورہ) مصیبت یا ادبار کا زمانہ آنا۔

سخت زمین ۔ (ف۔ صف) (۱) پتھریلی زمین (۲) (شعراء کی اصطلاح) مشکل ردیف قافیہ۔

سخت سُست کہنا ۔ (ا۔ محاورہ) بُرا بھلا کہنا۔ سختی سے پیش آنا۔ لعن طعن کرنا۔ لعنت ملامت کرنا۔

سخت کلامی یا گوئی ۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) کڑے لہجے میں بات چیت (۲) بدزبانی۔

سخت گھڑیاں ۔ (ف۔ ا۔ مث) مصیبت کا زمانہ۔ نحوست یا بدبختی کا دور۔

سخت گیر ۔ (ف۔ صف) (۱) جو معمولی معمولی باتوں کو پکڑ کرے (۲) جو چھوٹی سی غلطی پر بھی سزا دے۔

سخت گیری ۔ (ف۔ ا۔ مث) ذرا ذرا سی بات کی پکڑ۔ بات بات پر سزا۔

سخت لگام ۔ (ا۔ صف) مُنہ زور۔ سرکش (گھوڑا)۔

سخت مزاج ۔ (ف۔ صف) تُند مزاج۔ غصیلا۔

سخت مشکل ۔ (ف۔ ا۔ مث) بڑی تکلیف۔ بڑی مصیبت۔

سخت مشکل (پڑنا) ہونا ۔ بڑی دُشواری پیش آنا۔ نہایت دقت ہونا۔

سخت ناگوار گزرنا (ہونا) ۔ (ا۔ محاورہ) بہت بُرا معلوم ہونا۔

سختانا ۔ (سَخ۔ تا۔ نا) (اُ۔ مص) (۱) سخت پڑنا (۲) (کیمیائی اصطلاح) مادّے کا نرمی ختم ہو کر ٹھوس بننا۔

سختی ۔ (سَخ۔ تی) (ف۔ ا۔ مث) (۱) کڑاپن۔ کرختگی۔ نرمی نہ ہونا۔ دُرشتی (۲) مضبوطی۔ پائداری (۳) دُشواری۔ دقت (۴) بے رحمی۔ سنگ دلی (۵) بدمزاجی۔ اکھڑپن (۶) ظلم۔ زیادتی۔ تشدد۔ سخت گیری (۷) تندی۔ تیزی۔ (۸) تنبیہہ۔ ڈانٹ ڈپٹ (۹) افلاس۔ تہی دستی۔ تنگی (۱۰) ادبار۔ نحوست (۱۱) مصیبت۔ دُکھ۔

سختیٔ ایام ۔ (ا۔ صف) دنوں کی گردش۔ مصیبت کے دن۔

سختی سے پیش آنا ۔ (ا۔ محاورہ) بے رحمی کا برتاؤ کرنا۔ بدسلوکی کرنا۔

سختی سے دن گزرنا ۔ تکلیف اور بدحالی میں زندگی بسر کرنا۔

سختی کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) ستانا۔ ظلم کرنا۔ زیادتی کرنا۔ تنگ کرنا۔

سختی کی گرہ ۔ (ا۔ محاورہ) بُرا وقت۔ بُرے دن۔

سختیاں کھینچنا ۔ (ا۔ محاورہ) تکلیفیں اُٹھانا۔ مصیبتیں جھیلنا۔

سخُن۔ سخَن ۔ (سُ۔ خُن) (سُ۔ خَن) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) بات۔ گفتگو۔ کلام (۲) قول۔ عہد (۳) شعر (۴) مقولہ (۵) اعتراض۔

سخن آرا ۔ (ف۔ صف) شیریں زبان۔ فصیح۔ سخنور۔

سخن انہیں پر ڈالیے جو ہنس ہنس راکھیں مان ۔ (ا۔ مثل) انہیں سے مانگنا چاہیئے جو ہنسی خوشی دینا جانتے ہوں۔

سخن پرداز ۔ (ف۔ صف) شاعر۔ ادیب۔ مقرر۔

سخن پرور ۔ (۱) بات کی پیچ کرنے والا (۲) عمدہ گفتگو کرنے والا۔ شاعر۔ مصنف۔

سخن پروری ۔ (ف۔ ا۔ مث) بات کی پیچ۔ ضد۔ ہٹ دھرمی۔

سخن چیں ۔ (ف۔ صف) (۱) چغل خور۔ اِدھر کی اُدھر کرنے والا (۲) عیب جو۔ بُرائیاں ڈھونڈنے والا۔

سخن چینی ۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) چُغلی (۲) عیب نکالنا۔

سخن داں۔ سخن سرا۔ سخن سنج۔ سخن ور ۔ (ف۔ صف) (۱) شاعر۔ شعر کہنے والا (۲) زبان داں (۳) خوش گفتار۔

سخن درمیان میں لانا ۔ (ا۔ محاورہ) گفتگو کے درمیان کچھ اور کہنا۔

سخن دراین است ۔ (ف۔ مثل) اس پر اعتراض ہے۔ یہ بات ماننے میں تامل ہے۔ اس میں شبہ ہے۔

سخن دینا ۔ (ا۔ محاورہ) قول دینا۔ اقرار کرنا۔

سخن ڈالنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مانگنا (۲) سوال کرنا۔ پُوچھنا۔

سخن ساز ۔ (ف۔ صف) (۱) شاعر (۲) خوش بیان (۳) چرب زبان۔ باتیں بنانے والا۔ فریبی۔ مکار۔

سخن سازی ۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) شاعری (۲) چرب زبانی۔ دنیا سازی۔ مکاری (۳) خوش بیانی۔

سخن شناس ۔ (ف۔ صف) (۱) بات کی تہ کو پہنچنے والا (۲) قدر دان سخن۔

سخن شناس نہ ای دلبرا خطا اینجاست ۔ (ف۔ مثل) اے محبوب غلطی تو یہ ہے کہ تو سخن شناس نہیں۔ جب کوئی شخص کسی کے کلام پر اپنی غلط فہمی کی وجہ سے اعتراض کرے تو اس وقت کہتے ہیں۔

سخن طراز ۔ (ف۔ صف) (۱) شاعر (۲) فصیح البیان۔

سخن طرازی ۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) شاعری (۲) فصیح تقریر کرنا۔

سخن فہم ۔ (ف۔ صف) (۱) بات سمجھنے والا۔ تیز فہم (۲) عاقل۔ دانا (۳) شاعر۔

سخن فہمی ۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) بات کا مطلب سمجھنا (۲) شعر کا صحیح مطلب سمجھنا۔

سخن فہمیٔ عالم بالا معلوم شد ۔ (ف۔ مقولہ) قابلیت کے دعوے کے باوجود بات کا مطلب نہ سمجھنا۔

سخن کا پورا ۔ (ف۔ ا۔ صف) بات کا دھنی۔ قول کا پکا۔ مستقل مزاج۔

سخن کوتاہ ۔ (ف) القصہ۔ مختصراً۔

سخن گستر ۔ (ف۔ صف) (۱) شاعر۔ خوش گفتار۔ خوش بیان۔

سخن گسترانہ ۔ (ف۔ صف) شاعرانہ۔ چھیڑ چھاڑ کی بات۔ معترضانہ۔

سخن گو۔ (ف۔صف) شعر کہنے والا۔ شاعر۔ خوش بیان۔

سخن گوئی۔ (ف۔ا۔مث) شاعری۔

سخن گوئی مشکل نہیں، سخن فہمی مشکل ہے۔ (ا۔مثل) شعر کہنا مشکل نہیں مگر شعر کو سمجھنا مشکل ہے۔

سخن ور۔ (ف۔ا۔مذ) فصیح و بلیغ (۲) شاعر (۳) مقرر (۴) عالم۔

سخن وری۔ سخن دانی۔ (ف۔صف) (۱) شاعری (۲) فصاحت و بلاغت۔

سخی۔ (سَ۔خی) [ع۔صف] (۱) فیاض۔ مخیر۔ کریم۔ دریا دل۔ فراخ حوصلہ (۲) لوگوں کے ساتھ سلوک کرنے والا۔ کریم النفس۔

سخی داتا۔ (ا۔صف) بہت فیاض۔

سخی دے اور شرمائے۔ بادل برسے اور گرمائے۔ (ا۔مثل) سخاوت کرنے والا دے کر احسان نہیں جتاتا اور بادل برستا ہے اور گرجتا بھی جاتا ہے۔

سخی شوم سال بھر میں برابر ہو جاتے ہیں۔ (ا۔مثل) سخی کے پاس جو کچھ ہوتا ہے وہ سال بھر کے اندر اندر اوروں کو بانٹ دیتا ہے شوم جوڑ جوڑ کر رکھتا ہے مگر اس کا مال بھی نہیں بچتا۔

سخی سے شوم بھلا جو ترت دے جواب۔ (ا۔مثل) انتظار میں رکھنے سے انکار کر دینا بہتر ہے۔

سخی کا بیڑا پار۔ (مثل) (۱) سخاوت کرنے والے کی مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں (۲) سخی کی عاقبت سُدھر جاتی ہے۔

سخی کا خزانہ کبھی خالی نہیں ہوتا۔ (ا۔مقولہ) سخی ہمیشہ کامیاب رہتا ہے۔

سخی کا سر بلند، موذی کی گور تنگ۔ (ا۔مقولہ) فیاض کی ہمیشہ عزت ہوتی ہے اور موذی ہمیشہ تکلیف میں رہتا ہے۔

سخی کی کمائی میں سب کا ساجھا۔ (ا۔مثل) سخی سب کو دیتا ہے۔

سخی کے مال پر پڑے، شوم کی جان پر۔ (ا۔مثل) سخاوت کرنے والے پر بلا آتی ہے تو مالی نقصان پر ٹل جاتی ہے، مگر کنجوس کی جان لے کر ٹلتی ہے۔

سخیف۔ (سَ۔خیف) [ع۔صف] (۱) کم فہم (۲) بے ہودہ۔

س ــــ د

سَد۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) اوٹ۔ دیوار۔ پردہ۔ روک۔ دو چیزوں کے درمیان روک۔ (۲) ممانعت۔ روکنا۔

سَدِ باب۔ (ع۔ا۔مذ) قطعاً روک دینا۔ قطعی ممانعت۔

سَدِ راہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) روک بننا۔ حائل ہونا۔ مزاحم ہونا۔ مانع آنا۔

سَدِ رمق۔ (ع۔ف۔ا۔مث) تھوڑی سی۔ قلیل سی (۲) جان بچانا (۳) آخری وقت (۴) اتنا کھانا کہ زندگی قائم رہ سکے۔

سَدِ روئیں۔ سَدِ سکندر۔ سَدِ یاجوج۔ (ع۔ا۔مث) کانسی کی وہ دیوار جس کی بابت کہا جاتا ہے کہ سکندر بادشاہ نے چینی تاتار اور چین کے درمیان بنائی تھی۔

سَدا۔ (سَ۔دا) [س۔ہ۔ تابع فعل] (۱) ہمیشہ۔ دائم۔ مدام۔ ہر وقت۔ لگاتار۔ مسلسل۔

سَدا بَرت (ورت)۔ (ہ۔ا۔مذ) لنگر۔ اناج یا روٹیوں کی روزانہ خیرات۔

سَدا بہار۔ (ہ۔صف) (۱) ہمیشہ بہار پر یا سر سبز رہنے والا (۲) وہ پھول جو بارہ مہینے کھلتا رہے۔

سَدا پھل۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) وہ درخت جس میں ہمیشہ پھل آئیں۔ ہر سال برابر پھل لانے والا درخت (۲) ایک روایتی پھل جس کے کھا لینے سے عمر طویل ہو جاتی ہے۔

سَدا جوبن نہیں رہتا۔ (ا۔مقولہ) حُسن اور عروج ہمیشہ نہیں رہتے۔

سدا دن ایک سے نہیں رہتے۔ (ا۔مثل) زمانہ بدلتا رہتا ہے۔ کبھی دُکھ کبھی سُکھ۔

سَدا دور دَورہ یہ رہتا نہیں
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں } (ا۔مثل) موقع ملنے پر فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔

سدا رہے نام اللہ کا۔ (ا۔مثل) دنیا کی تمام چیزیں فنا ہو جانے والی ہیں۔ صرف اللہ کی ذات ہی ہمیشہ رہنے والی ہے۔

سدا سہاگ۔ سدا سہاگن۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) ایک قسم کی چڑیا (۲) درویشوں کا ایک فرقہ جو عورتوں کی طرح رنگین کپڑے اور چوڑیاں پہنتا ہے (۳) بیسوا۔ قحبہ (۴) وہ عورت جس کا شوہر ہمیشہ اس کے پاس رہے (۵) ایک قسم کا پھول۔

سداکا روگی۔ (ہ۔ا۔مذ) وہ جو ہمیشہ بیمار رہتا ہو۔ دائم المرض۔

سدا کسی کی نہیں رہی۔ (ا۔مثل) ہر شخص کے حالات میں تبدیلی ضرور ہوتی ہے۔ زمانہ ہمیشہ موافق نہیں رہا کرتا۔

سدا کے دُکھیا بخت ور نام۔ (ا۔مثل) (۱) ظاہر میں حالت اچھی مگر اصل میں خراب (۲) ناموزوں نام۔ برعکس نہند نام زنگی کافور۔

سدا گلاب۔ (ہ۔ا۔مذ) ایک قسم کا سُرخ گلاب جو بارہ مہینے کھلتا ہے۔

سدا ناؤ کاغذ کی چلتی نہیں۔ (ا۔مثل) دھوکا یا فریب ہر بار کامیاب نہیں ہوا کرتا۔

سِداب۔ (سَ۔داب) [ع۔ا۔مذ] اِسپند۔ کالا دانہ۔

سُدّال۔ (سُد۔دال) [ہ] ساتھ۔ سمیت۔ ہمراہ۔

سِدرَہ۔ (سِد۔رَہ) [ع۔ا۔مث] بیری کا درخت۔

سِدرۃُ المنتہیٰ۔ (ع۔ا۔مذ) مسلمانوں کے عقیدے میں بیری کا وہ درخت جو ساتویں آسمان پر ہے اور جس سے آگے کوئی نہیں جا سکتا۔ حضرت جبریلؑ کا مقام۔

سِدرہ نشین۔ (ع۔صف) حضرت جبریلؑ۔

سُدس۔ سُدُس۔ (سُد س) (سُ۔دُس) [ع۔صف] چھٹا حصّہ۔ $\frac{1}{6}$۔

سُدرا۔ (ق۔صف) خوب صورت۔ سُندر۔

سُدَمنا۔ (ق۔مص) خبردار ہونا۔ چوکس ہونا۔

سُدمُنا۔ (ق۔صف) خوش وضع۔ اچھی وضع قطع کا۔

سُدنگ۔ (ق۔صف) خوش شکل۔ خوش وضع (۲) سیدھا۔

سِدھ۔ (س۔ا۔مذ) (۱) تپسیا وغیرہ سے۔ کامل۔ مکمّل (۲) پختہ کار۔ ماہر (۳) تیار۔

کیا ہوا۔ بنایا ہوا۔ آراستہ۔ سجا ہوا (۴) عالم فاضل (۵) ولی۔ عابد۔ عارف۔ بھگت۔ دھرماتما۔ سادھو (۶) گناہ سے پاک۔ صحیح۔ تندرست (۷) قانونی۔ شرعی (۸) غیب داں۔ سیانا۔ ساحر (۹) فنافی اللہ (۱۰) تابع۔ جادو کے زور سے قابو کیا ہوا (۱۱) کامیاب (۱۲) نورانی۔ چمک دار (۱۳) اعجازی۔ کرامتی۔

سدھ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پُورا کرنا۔ انجام تک پہنچانا (۲) جادُو کے زور سے قابو کرنا (۳) پاک کرنا (۴) بنیاد ڈالنا (۵) کامیابی حاصل کرنا۔

سُدھ۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) حافظہ۔ یادداشت (۲) خبر۔ آگاہی۔ علم۔ واقفیت۔ (۳) سمجھ۔ عقل۔ خیال (۵) چوکس رہنا (۶) توجّہ۔ غور (۷) غور و فکر (۸) لحاظ۔ پروا۔ فکر (۹) حواس (۱۰) (صف) سڈول۔ موزوں۔ (۱۱) خالص۔ پاک۔

سُدھ بُدھ۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) عقل و شعور۔ ہوش و آگاہی۔ حواس (۲) خبرگیری۔ خبر۔

سُدھ بُدھ رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خیال رکھنا۔ خبرگیری کرنا (۲) یاد رکھنا۔ ذہن میں رکھنا۔

سُدھ بُدھ لینا۔ (ا۔ محاورہ) خبرگیری کرنا۔ چوکسی کرنا۔

سُدھ بُدھ نہ رہنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خبر نہ رہنا (۲) ہوش نہ رہنا (۳) خیال نہ رہنا۔ توجّہ نہ رہنا۔

سُدھ بِسرنا (بھُولنا)۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بے ہوش ہو جانا (۲) عقل زائل کرنا۔ (۳) بدحواس ہو جانا۔

سُدھ رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خبر یا دھیان رکھنا۔ خیال رکھنا (۲) یاد رکھنا۔

سُدھ لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خبر لینا (۲) دھیان رکھنا۔ خیال رکھنا۔

سُدھ نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) خیال نہ ہونا۔ دھیان نہ ہونا۔

سُدّہ۔ (سُد۔ دَہ) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) غلیظ مواد کی گانٹھ جو انتڑیوں یا رگوں میں اٹک جائے (۲) ڈیوڑھی۔ دہلیز۔

سِدھارنا۔ (سِ۔ دھار۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) جانا۔ رخصت ہونا۔ روانہ ہونا (۲) مر جانا۔

سِدھا۔ (ہ۔ صف) مانوس کیا گیا۔ تربیت دیا گیا۔

سِدھا سِدھایا۔ (ہ۔ صف) درست کیا ہوا۔ مانوس کیا ہوا۔ تربیت یافتہ۔

سُدھارنا۔ (سُ۔ دھار۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) سنوارنا۔ درست کرنا۔ اصلاح کرنا۔ عیب یا خرابی دُور کرنا (۲) سزا دینا۔ ٹھیک بنانا۔

سُدھار۔ (ہ۔ ا۔ مذ) اصلاح۔ دُرستی۔ بہتری۔

سِدھارو۔ (ہ) (۱) رخصت ہو! (۲) چلو آگے جاؤ! (بے تکلفی، طنز یا نفرت سے کہتے ہیں۔

سِدھانا۔ (سِ۔ دھا۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) سکھانا۔ تربیت دینا (۲) جانور کو مانوس کرنا۔ کسی رستے پر ڈالنا (۳) رخصت ہونا۔

سُدَھرنا۔ (سُ۔ دھر۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) درست ہونا۔ ٹھیک ہونا۔ صحیح ہونا۔ اصلاح پانا (۲) راستے پر آنا۔ سیدھا ہو جانا۔

سَدھنا۔ (سَدھ۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) تربیت پانا (۲) جانور کا مانوس ہونا۔

سُدھنا۔ (سُدھ۔ نا) (ہ۔ مص) صاف ہونا۔ میل دُور ہونا۔

سِدھوانا۔ (سِدھ۔ وا۔ نا) (ہ۔ مص) درُست کرانا (۲) جانور کو مانوس کرانا۔

سَدھ ہار۔ (ق) ہوش باختہ۔

سِدّھی۔ (سِدھ۔ دھی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) تکمیل (۲) مکمل صفائی (۳) کامیابی۔

سُدھی۔ (سُدھ۔ دھی) (ہ۔ ا۔ مث) یادداشت۔ حافظہ۔

سُدی۔ (سُ۔ دی) (س۔ ا۔ مث) (۱) اترتے چاند کا وقت۔ قمری مہینے کا دوسرا حصّہ۔ تاریک حصّہ۔ چاند کے مہینے کا دوسرا پندرواڑہ۔

سُدیش۔ (ہ۔ ا۔ مذ) ایک ہی ملک کا۔ ایک ہی جگہ کا۔ ایک وطن۔

سُدیشی۔ (ہ۔ ا۔ مث) دیسی۔ ملکی۔ اپنے ملک کا۔

س ــــ ڈ

سُڈَول۔ (سُ۔ ڈَول) (ہ۔ صف) خوش وضع۔ خوب صورت۔ خوش نما۔ متناسب۔ زیبا۔ موزوں۔

سُڈھال۔ (سُ۔ ڈھال) (ہ۔ صف) خوبصورت۔ خوش وضع۔

سڈھور۔ سڈھورا۔ (سَ۔ ڈھَور) (سَ۔ ڈھو۔ را) (ہ۔ ا۔ مذ) ساتھ طرح کا پکوان جو دلہن کے پہلے حمل کے ساتویں مہینے پر اس کے میکے سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ جو ترکاریاں ہوتی ہیں۔ اُن سے دُلہن کی گود بھری جاتی ہے۔

س ــــ ر

سَر۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) سَر۔ کھوپڑی (۲) کسی چیز کا اوپر کا حصّہ۔ چوٹی (۳) ابتداء۔ (۴) فکر۔ خیال (۵) زور۔ قوّت (۶) سردار (۷) خلاصہ۔ (۸) خواہش۔ ارادہ (۹) کنارہ (۱۰) عنوان (۱۱) عشق (۱۲) دماغ (۱۳) برابر بالکل۔ (ق)

سرآغاز۔ (ف۔ ا۔ مذ) عبارت کی پیشانی۔ عنوان۔

سرآمد۔ (ف۔ صف) (۱) برگزیدہ۔ برتر (۲) حاکم۔ سردار۔

سراجلاس۔ (ف۔ ا۔ مذ) بھری کچہری میں۔ حاکم کے رُو بہ رُو۔

سَرافراز (فراز)۔ (ف۔ صف) معزز۔ عالی مرتبہ۔

سرافگندہ۔ (ف۔ صف) (۱) سر نیچے کیے یا جُھکائے ہوئے (۲) پریشان۔ (۳) شرمندہ۔

سرانجام۔ (ف۔ صف) (۱) انتظام۔ بندوبست (۲) تکمیل (۳) نتیجہ۔ خاتمہ۔ اختتام۔

سرانگشت۔ (ف۔ ا۔ مذ) اُنگلی کا سِرا۔ اُنگلی کا اُوپر کا حصّہ۔

سربار۔ (ا) (دفتری اصطلاح) (۱) وہ رقم جو قابلِ محصول چیزوں کا حساب پیش نہ کرنے پر بطور جرمانہ وصول کی جائے (۲) جرمانہ (۳) گٹھڑی جو بوجھ کے اوپر رکھی جائے۔

سرباز۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) جان پر کھیلنے والا۔ بہادر (۲) جنگ کرنے والا۔

سر بازار۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) بازار میں۔ شاہ راہِ عام پر۔ منظرِ عام پر (۲) سب کے سامنے۔ علانیہ۔
سر بازی۔ (ف۔ا۔مث) بہادری۔ شجاعت۔ جان پر کھیلنا۔
سر بالیں۔ (ف۔ا۔مذ) سرہانے۔
سر بام۔ (ف۔ا۔مذ) کوٹھے یا بالا خانے پر۔ لبِ بام۔
سر برآوردہ۔ (ف۔صف) (۱) بڑا بزرگ۔ معزز۔ نمایاں (۲) سردار۔ افسر۔
سر براہ۔ (ف۔صف) (۱) منتظم۔ مہتمم۔ جمع: سربراہاں۔
سر براہی۔ (ف۔ا۔مث) اہتمام۔ انتظام۔
سر برہنہ۔ (ف۔صف) ننگے سر۔
سر بُریدہ۔ (ف۔صف) سر کٹا ہوا۔
سر بزانو۔ (ف۔صف) (۱) سر زانو پر رکھے ہوئے۔ سوچ میں۔ متفکر۔ نادم۔ شرمندہ۔
سربستہ۔ (ف۔صف) (۱) ملفوف (۲) چھپا ہوا۔ پوشیدہ۔ مخفی۔
سربسر۔ (ف) (۱) سراسر۔ اس سرے سے اس سرے تک۔ کل۔ تمام۔ یکساں۔ برابر۔
سر بہ صحرا۔ (ف۔صف) دیوانہ وار۔ وحشیانہ۔
سر بہ فلک۔ (ف۔صف) بہت اُونچا یا اُونچی۔
سر بکف۔ (ف۔صف) سر ہتھیلی پر رکھے ہوئے۔ جان دینے پر آمادہ۔
سر بگریباں۔ (ف۔صف) (۱) سوچ بچار کی حالت میں (۲) نادم۔ شرمندہ۔
سر بلند۔ (ف۔صف) (۱) معزز۔ عالی مرتبہ۔ ممتاز۔ سرافراز۔
سر بلندی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) عزت۔ امتیازی شان۔ اعزاز۔
سر بمُہر۔ (ف۔صف) بند کر کے مُہر لگایا ہوا۔ جسے سیل کر دیا گیا ہو (۲) بند۔ مُہر کیا ہوا۔
سربمہر پیش نہاد۔ (ف۔مقولہ) (دفتری اصطلاح) ٹھیکیدار کا تخمینہ جو سربند لفافے میں ہو۔ (Sealed Tender)
سر بند۔ (ف۔صف) (۱) منہ بند۔ پیک کیا ہوا۔ ڈھکنا بند کیا ہوا۔ مُندھیا ہوا (۲) کوچہ بند (۳) وہ پٹی جو عورتیں سر پر باندھتی ہیں (۴) راز کی واقفیت (۵) پگڑی۔
سر بہ جیب۔ (ف۔صف) (۱) سر جھکائے ہوئے۔ سوچ میں (۲) افسردگی کی حالت میں۔
سر پاؤ۔ (ق) (۱) سراپا (۲) خلعت۔ لباس۔
سرپرست۔ (ف۔صف) مُربّی۔ مددگار۔
سرپرستی۔ (ف۔ا۔مث) امداد۔ حمایت۔
سرپستان۔ (ف۔ا۔مذ) چھاتی کی گھنڈی۔ چھاتی کا منہ۔ چُوچی۔
سرپوش۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) وہ کپڑا جو خوان پر ڈالتے ہیں (۲) ڈھکنا۔ چپنی۔
سر پھوڑی۔ (ف۔صف) دردِ سر۔ فضول محنت۔
سرپیچ۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) پگڑی (۲) پگڑی کے اوپر کا چھوٹا سا کپڑا (۳) ایک قسم کا زیور جو پگڑی پر باندھتے ہیں۔
سرتابی۔ (ف۔ا۔مث) سرکشی۔ نافرمانی۔ حکم عدولی۔ بغاوت۔
سرتاپا۔ (ف) سر سے پاؤں تک۔ اوّل سے آخر تک۔

سرتاج۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) آقا۔ مالک (۲) خاوند۔ شوہر۔
سرتاسر۔ (ف) ایک سرے سے دوسرے سرے تک۔ سارے کا سارا۔ پورا۔ تمام۔
سرتاقدم۔ (ف) سر سے پاؤں تک۔ پورے کا پورا۔
سرتسلیم خم کرنا۔ (ا۔محاورہ) حکم ماننا۔ راضی برضا ہونا۔
سرچشمہ۔ (ف۔ا۔مذ) سوتا۔ منبع۔ پانی کے نکلنے کی جگہ۔
سرچنگ۔ (ف۔ا۔مث) ہاتھ کی ضرب جو پوری قوت سے ماری جائے۔
سرحد۔ (ف۔ا۔مث) حدِ فاصل۔ کنارا۔ انتہا۔
سرخط۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) قبالہ۔ بیع نامہ (۲) کرایہ نامہ (۳) وہ کاغذ جس پر ملازمت کی تاریخ اور یادداشت لکھتے ہیں۔
سرخوش۔ (ف۔صف) (۱) خوش حال۔ مسرور۔ مگن (۲) شراب سے مست۔
سرخوشی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) خوش حالی۔ مسرّت کی کیفیت (۲) شراب کا سرور۔
سرخیل۔ (ف۔صف) سرگروہ۔ سرغنہ۔ افسر۔ سردار۔
سردار۔ (ف۔ا۔مذ) سرگروہ۔ سرغنہ۔ افسر۔
سرداری۔ (ف۔ا۔مث) (۱) افسری۔ حکومت۔
سرداری کا ڈنڈا اٹکا ہے۔ (ا۔مثل) بڑے عہدے پر رہنے کے بعد چھوٹا عہدہ قبول نہ کرنے والے پر طنز۔
سردربار۔ (ف۔ا۔مذ) دربار میں۔ کھُلّم کھُلّا۔
سردرکنار۔ (ف۔ا۔صف) چپ۔ خاموش۔
سردرگریباں۔ (ف۔ا۔صف) دیکھیے سربگریباں۔
سردرہوا۔ (ا۔مثل) مغرور۔ متکبّر۔
سردست۔ (ف۔متعلق فعل) (۱) ابھی۔ اس وقت۔ فی الحال۔ بالفعل (۲) فوراً۔
سردفتر۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) دفتر کا افسر۔ ہیڈ کلرک۔ میرمنشی۔
سرِراہ (سرِراہے)۔ (ف۔ا۔مذ) راہ میں۔ سڑک پر۔ راستے میں۔
سررشتہ۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) تدبیر۔ چارۂ کار (۲) معاملہ۔ مطلب۔ مقصود (۲) محکمہ۔ ڈیپارٹمنٹ۔ دفتر۔ کچہری (۴) دستور۔ رواج۔
سررشتہ دار۔ (ف۔صف) میرمنشی۔ ہیڈ کلرک۔
سررشتہ داری۔ (ف۔ا۔مث) میرمنشی کا عہدہ۔
سررشتۂ مال۔ (ف۔صف) زمین کا محصول وصول کرنے والا محکمہ۔
سررگ۔ (ف۔ا۔مث) وہ رگ جس کی فصد کھولنے سے سر اور چہرے کا خون نکلتا ہے۔
سرزد ہونا۔ (مص۔مرکب) (۱) واقع ہونا۔ صادر ہونا۔ ظاہر ہونا۔ (۲) عمل میں آنا۔
سرزمین۔ (ف۔ا۔مث) (۱) خطّہ۔ ملک (۲) زمین کی سطح۔
سرزنش۔ (ف۔ا۔مث) ملامت۔ بُرا بھلا کہنا۔
سرزنی۔ (ف۔ا۔مث) سر مارنا۔ کوشش کرنا۔
سرزور۔ (ف۔صف) سرکش۔ نافرمان۔ باغی۔ ہٹیلا۔
سرزوری۔ (ف۔ا۔مث) سرکشی۔ بغاوت۔

سرسام۔ ایک بیماری جس میں سر میں ورم ہو جاتا ہے۔
سرسبز۔ (ف۔صف) (۱) تر و تازہ۔ ہرا بھرا۔ شاداب (۲) خوش حال۔ خوش و خرّم (۳) کامیاب۔ فتح مند۔
سرسبز ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تر و تازہ ہونا (۲) خوش و خرّم ہونا۔ خوش حال ہونا۔
سرشار۔ (۱) چھلکتا ہوا۔ لبریز۔ لبالب (۲) نشے میں چُور۔ فسانۂ "آزاد" کے مصنف پنڈت رتن ناتھ کا تخلص۔
سرِشام۔ (ف۔ متعلق فعل) شام ہوتے وقت۔ سُورج چھپتے وقت۔
سرِعسکر۔ (ف۔ا۔مذ) فیلڈ مارشل۔ کمانڈر انچیف۔
سرِغزل۔ (ف۔ا۔صف) دیوان کی بہترین غزل (۲) غزل کا مطلع۔
سرغنہ۔ (ف۔صف) سرگروہ۔ سردار۔
سر فدا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) جان قربان کرنا۔
سرفراز۔ (ف۔صف) ممتاز۔ سربلند۔ معزز۔
سرفراز کرنا۔ (ا۔ محاورہ) عزت افزائی کرنا۔ درجہ بڑھانا۔
سرفرازی۔ (ف۔ا۔مث) بلند مرتبے کی (۲) ازالۂ بکر۔
سرفروش۔ (ف۔ا۔مذ) جاں باز۔ دلیر۔
سرفروشی۔ (ف۔ا۔مث) جاں بازی۔ دلیری۔
سر قلم کرنا۔ (ا۔ محاورہ) سر کاٹنا۔ گردن مارنا۔
سرکردگی۔ (ف۔ا۔مث) سرداری۔ قیادت۔
سرکردہ۔ (ف۔صف) (۱) ممتاز۔ معزز۔ نمایاں (۲) حاکم یا افسر۔
سر کرنا (ہونا)۔ (ا۔ محاورہ) (۱) فتح کرنا۔ جیتنا (۲) زبردستی دینا (۳) چوٹی یا سر گوندھنا (۴) فیر کرنا۔ بندوق چلانا یا داغنا (۵) مکمل کرنا (۶) (گنجفے یا تاش میں) بڑا پتہ ڈال کر پتے اُٹھانا۔
سرکش۔ (ف۔صف) (۱) نافرمان (۲) باغی (۳) مغرور (۴) بے وفا۔
سرکشی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) نافرمانی (۲) بغاوت (۳) بے وفائی۔
سرکوبی۔ (ف۔ا۔مث) سر کچلنا۔ سزا دینا۔
سرکوہ۔ (ف۔ا۔مذ) پہاڑ کی چوٹی۔ قلّہ کوہ۔
سرگذشت۔ (ف۔ا۔مث) (۱) ماجرا۔ واردات۔ کیفیت (۲) حال۔ احوال۔ قصّہ۔ داستان۔ حکایت (۳) سوانح عمری۔ تذکرہ۔
سرگراں۔ (ف۔صف) (۱) خفا۔ ناراض۔ برہم۔ کھچا ہوا (۲) جو نشے کے خمار میں ہو۔
سرگرانی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) خفگی۔ ناراضگی۔ برہمی۔ کشیدگی۔ رنجیدگی (۲) خمار۔ دردِ سر (۳) افسردگی۔
سرگرداں۔ (ف۔صف) (۱) حیران و پریشان (۲) آوارہ۔
سرگردانی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) حیرانی و پریشانی (۲) آوارگی (۳) دقت (۴) تشویش۔ فکر۔ مخمصہ۔
سرگرم۔ (ف۔صف) (۱) مستعد (۲) پُرجوش (۳) محنتی۔ کوشش کرنے والا۔
سرگرمی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) کوشش۔ سعی۔ دوڑ دھوپ۔ محنت (۲) مستعدی۔
سرگروہ۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) سردار۔ سرخیل (۲) سرغنہ۔
سر گریباں میں ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) شرمندہ ہونا۔ پریشان ہونا۔

سرگزار۔ (ف۔صف) جانباز۔ جان دینے والا۔
سرگشتگی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) حیرانی۔ پریشانی (۲) مصیبت۔ آفت۔ نحوست۔ بلا۔
سرگشتہ۔ (ف۔ا۔مذ) حیران۔ پریشان (۲) آوارہ۔ بھٹکا ہوا۔ بہکا ہوا۔
سرگوشی۔ (ف۔ا۔مث) کانا پھوسی۔ کان میں بات کہنا (۲) چغلی۔ غیبت۔
سرلشکر۔ (ف۔ا۔مذ) جرنیل۔ امیر
سرلوح۔ (ف۔ا۔مذ) نقش و نگار جو کتاب کے پہلے صفحے پر بسم اللہ کی جگہ بنائے جاتے ہیں۔
سرِمحفل۔ (ف۔ا۔مذ) مجلس کے رُوبرُو۔ سب کے سامنے۔
سرمست۔ (ف۔صف) متوالا۔ مدہوش۔ نشے میں چُور۔
سرمغزی۔ (ف۔ا۔مث) بک بک۔ مغززنی۔
سرِمو۔ (ف۔ا۔مذ) بال کی نوک کے برابر۔ ذرا سا۔ رائی برابر۔
سرمنزل۔ (ف۔ا۔صف) ٹھہرنے کی جگہ۔ سرائے۔
سرِمیدان۔ (ف۔ا۔صف) لڑائی میں۔ مقابلے میں۔ کُھلم کُھلا۔
سرنام۔ (ف۔صف) (۱) مشہور۔ نامور (۲) ممتاز۔
سرنام کرنا۔ (ا۔ محاورہ) مشہور کرنا۔ منادی کرنا۔
سرنامہ۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) خط کی پیشانی۔ لیٹر پیڈ (۲) مکتوب الیہ کا پتہ اور نشان جو خط پر لکھا جائے۔
سرنگوں۔ (ف۔صف) (۱) سر کے بل۔ اوندھا (۲) شرمندہ۔ خجل۔
سرِنو۔ (ف۔ متعلق فعل) دوبارہ۔ نئے سرے سے۔
سرنوشت۔ (ف۔ا۔مث) تقدیر کا لکھا۔ کرم ریکھا۔ مقسوم۔ تقدیر۔ نصیب۔ بھاگ۔
سروپا۔ (ف۔ متعلق فعل) (۱) سر سے پاؤں تک (۲) خلعت۔
سروپا کی خبر نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بے ہوش ہونا۔ بدحواس ہونا۔
سرورق۔ (ف۔ا۔مذ) کتاب کا پہلا ورق۔ ٹائیٹل پیج۔
سروساماں۔ (ف۔ا۔مذ) ضروری اسباب۔ لوازمات۔
سروکار۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) واسطہ۔ تعلق (۲) غرض۔ مطلب (۳) رجحان۔ جھکاؤ۔ خواہش۔ میل۔
سروکار نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) تعلق یا واسطہ نہ ہونا۔
سرہنگ۔ (ف۔ا۔مذ) فوج کا سردار (۲) سپاہی۔ پہلوان۔
سر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) فتح ہونا (۲) دغنا۔ فیر ہونا (۳) مکمل ہونا۔ (۴) شروع ہونا۔
سَر۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) تاش یا گنجفے کا پتہ جو کھیلا جائے (۲) وہ تین یا چار پتے جو جیتنے والا لے جائے (۳) مرتبے میں بڑا پتہ مثلاً اکا۔ بادشاہ وغیرہ۔ (۴) چشمہ۔ تالاب۔ حوض۔ جھیل (۵) نارک خدنگ (۶) پانی۔ آب۔ جل (۷) سرکنڈہ۔ نرسل۔
سر بنانا۔ (ا۔ محاورہ) پتے جیت کرلے جانا۔
سر پھینکنا۔ (ا۔ محاورہ) تاش یا گنجفے کا پتہ پھینکنا۔
سَر۔ (Sir) (انگ۔ا۔مذ) (۱) (بڑوں سے خطاب کرنے کے لیے) جناب۔ جناب والا (۲) انگلستان کے اُمرا کا لقب (۳) سرکارِ انگریزی کا

ایک خطاب۔

سر۔ سَر۔ (ف۔ا۔ مذ) (۱) سر۔ سیس۔ کھوپری۔ چوٹی (۲) ذمّہ (۳) مالک۔ آقا۔ سردار (۴) ابتدا۔ شروع۔

سر آبننا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) الزام آنا (۲) مصیبت یا آفت آنا۔

سر آنا۔ (۱) بھُوت پریت کا اثر ہونا (۲) سر کٹ کر آنا۔

سر آنکھوں (پر) سے۔ (ا۔ متعلق فعل) دل و جان سے۔ بڑی خوشی سے (رضامندی یا اتفاق رائے ظاہر کرنے کے لیے بولتے ہیں)۔

سر آنکھوں پر (بٹھانا) لینا۔ (ا۔ محاورہ) بہت عزّت اور تکریم کرنا۔ خُوب آؤ بھگت کرنا۔

سر اُتارنا۔ (ا۔ محاورہ) سر کاٹنا۔ گردن اُڑانا۔

سر اُتروانا۔ (ا۔ محاورہ) سر کٹوانا۔ گردن کٹوانا۔

سر اُٹھا کر چلنا۔ (ا۔ محاورہ) غرور کرنا۔ اِترانا۔

سر اُٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سر اُوپر یا اُونچا کرنا (۲) شور کرنا۔ غُل کرنا (۳) سر کو ہٹانا۔ گردن سرکانا (۴) سرکشی یا بغاوت کرنا۔ فساد یا شر انگیزی کرنا (۵) اترانا۔ غرور کرنا۔ اکڑنا (۶) ضد یا ہٹ کرنا (۷) مقابل ہونا۔ برابری کرنا (۸) مُہلت پانا۔

سر اُٹھانے کی فرصت نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بالکل فرصت نہ ملنا۔ بہ نہایت عدیم الفرصت ہونا۔

سر اُٹھانے نہ دینا۔ (ا۔ محاورہ) ذرا بھی فرصت نہ دینا (۲) بہت شرمندہ کرنا۔

سر (اُڑانا) اُڑا دینا۔ (ا۔ محاورہ) سر کاٹ ڈالنا۔ گردن کاٹ دینا۔

سر اُلانا۔ (ا۔ محاورہ) سر اُٹھانا۔ سر اُونچا کرنا۔

سر الگ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) سر کاٹ ڈالنا۔ سر کو جسم سے جُدا کر دینا۔

سر اُونچا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) عزّت بخشنا۔ سُرخ رو کرنا۔ وقار بڑھانا۔

سر باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) (پٹا بازی کی اصطلاح) سر کا نشانہ باندھنا (۲) سر کے بالوں میں موباف ڈالنا۔ سر گوندھنا۔ چوٹی کرنا۔

سربراہ۔ (ف۔ا۔ مذ) منتظم۔ انتظام کرنے والا۔

سر بڑا سردار کا پیر بڑا گنوار کا۔ (ا۔ مثل) بڑے یا عقل مند آدمی کا سر بڑا ہوتا ہے اور جاہل کے پاؤں۔

سر بھاری ہونا۔ (ا۔ محاورہ) نزلے یا زکام کی وجہ سے سر بوجھل معلوم ہونا۔ درد سر ہونا۔ سر گھُومنا۔

سر بیچنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جان کو ہلاکت میں ڈالنا (۲) فوج میں بھرتی ہونا۔

سر بیگار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ناپسندیدہ کام ذمّے ہونا۔

سِر پاؤں۔ (ا۔ مذ) سر۔ پیر (۱) ابتدا انتہا (۲) اَتہ پتہ۔ ٹھکانا۔

سر پاؤں (سر پیر) نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) آغاز اور انجام کا پتہ نہ چلنا۔ مہمل ہونا۔

سر پٹک کے مر جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سر ٹکرا کے جان دے دینا (۲) انتہائی کوشش کے باوجود کامیابی نہ ہونا۔

سر پٹکتے رہ جانا۔ (ا۔ محاورہ) بے نتیجہ کوشش کرنا۔

سِر پٹخنا۔ سر پٹکنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سر دے دے مارنا۔ سر پھوڑنا (۲) تلملانا۔ گھبرانا۔ جھنجھلانا (۳) بہت کوشش کرنا۔ ہاتھ پاؤں مارنا (۴) منّت سماجت کرنا (۵) بہت زیادہ سوچ بچار یا غور و فکر کرنا (۶) تلاش یا تجسّس کرنا (۷) بہت افسوس کرنا۔

سر پر۔ (ا۔ متعلق فعل) (۱) بہت قریب۔ بے حد نزدیک (۲) ذمّے۔ (۳) سر کے اُوپر

سر پر آپڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ذمّے پڑنا (۲) وارد ہونا۔

سر پر آپہنچنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بہت قریب آجانا (۲) نزدیک یا سامنے ہی ہونا۔

سر پر آچڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) آموجود ہونا۔ سر پر سوار ہو جانا (۲) مقابلے کو کھڑے ہو جانا (۳) پیچھے پڑ جانا۔

سر پر (آرا) آرے چلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہلاکت میں پڑنا۔ جان پر بننا (۲) ناقابلِ برداشت تکلیف میں مبتلا ہونا۔

سر پر آرے چل گئے تو بھی مدار ہی مدار۔ (مثل) سخت تکلیف اُٹھائی پھر بھی اپنی ہٹ پر قائم رہے۔

سر پر آفت آنا۔ (ا۔ محاورہ) سخت مصیبت آنا۔

سر پر آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) قریب آنا (۲) کسی جن بھُوت پریت کا سایہ ہونا۔

سر پر آنکھیں نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بے عقل یا بے وقوف ہونا۔

سر پر اُٹھا کر لے جانا۔ (ا۔ محاورہ) سر کر ساتھ لے جانا (۲) سر پر رکھ کر لے جانا۔

سر پر (اُٹھانا) اُٹھا لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) شور کرنا۔ غُل مچانا (۲) شرارت یا فتنہ انگیزی کرنا (۳) تعظیم و تکریم کرنا۔

سر پر (اجل) قضا کھیلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) موت قریب ہونا (۲) شامت آنا۔ نحوست یا بدبختی آنا۔

سر پر احسان (دھرنا۔ رکھنا) کرنا۔ (ا۔ محاورہ) بھلائی کرنا۔ احسان مند بنانا۔

سر پر بال ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مجال ہونا۔ سہنے کی طاقت ہونا۔

سر پر بٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) بہت تعظیم و تکریم سے بٹھانا۔

سر پر بننا۔ (ا۔ محاورہ) مصیبت نازل ہونا۔ آفت میں مبتلا ہونا۔

سر پر بوجھ پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کا ممنون احسان ہونا (۲) ذمّہ داری پڑنا (۳) فکر مند ہونا۔

سر پر بولنا۔ (۱) سانپ کے کاٹے ہوئے مدہوش آدمی کا منتر سے زور سے باتیں کرنا (۲) بھُوت پریت کا انسان کے جسم میں حلول کرکے بولنا۔

سر پر بھُوت سوار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بھُوت پریت کا سایہ ہونا۔ (۲) پاگل ہونا (۳) بدحواس ہونا (۴) بہت زیادہ ناراض یا غصّے ہونا۔

سر پر بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جگہ یا گنجائش نہ ہونے کے سبب کسی کے اُوپر چڑھ کر بیٹھنا (۲) اس طرح بیٹھنا کہ دوسروں کو بے آرامی ہو (۳) تعظیم و تکریم ہونا۔

سر پر پاؤں رکھ کر بھاگنا۔ (ا۔ محاورہ) بے تحاشا بھاگنا۔ بہت تیز بھاگنا۔

سر پر پریاں کھیلنا۔ (ا۔ محاورہ) پریوں کا سایہ ہونا۔

سر پر پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ذمّے ہونا (۲) بلا نازل ہونا۔ مصیبت آنا (۳) گزرنا۔ بیتنا۔

سر پر پہاڑ گرنا۔ (ا۔ محاورہ) سخت مصیبت نازل ہونا۔

سر (سروں) پر تھالی پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت زیادہ ہجوم ہونا۔

سر پر ٹیکا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) عزّت پانا (۲) حق دار ہونا (۳) کسی کام کا کسی شخص پر انحصار ہونا (۴) راج تلک لگایا جانا۔

سر پر جن چڑھنا (سوار ہونا)۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بھُوت پریت کا اثر ہونا (۲) نہایت طیش میں بھرا ہونا۔ ضد یا ہٹ پر قائم ہونا۔

سر پر جوتی ہاتھ میں روٹی۔ (ا۔ مثل) کھانے کو مل جائے خواہ بے عزّتی ہی کیوں نہ ہو۔

سر پر چڑھا رہنا۔ (ا۔ محاورہ) پیچھے لگا رہنا۔ غالب رہنا۔

سر پر چڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) عزّت دینے کے لیے سر پر رکھنا (۲) بہت زیادہ منہ لگانا۔ حد سے زیادہ خیال رکھنا۔ بہت لاڈ کرنا (۳) گستاخ یا بے ادب بنانا۔

سر پر چڑھنا۔ سر چڑھنا۔ (۱) گستاخ ہونا۔ بے ادب ہونا (۲) بہت بے تکلف ہونا (۳) سر پر سوار ہونا (۴) گھمنڈ کرنا۔

سر پر (چلانا) غل مچانا۔ (ا۔ محاورہ) پاس آکر یا قریب کھڑے ہوکر شور کرنا۔

سر پر چھپّر رکھنا۔ (۱) بوجھ ڈالنا (۲) احسان کے بوُجھ تلے دبانا (۳) الزام لگانا (۴) کسی کے ذمّے بہت سا قرضہ ڈال دینا۔

سر پر چھت اٹھا لینا۔ (ا۔ محاورہ) بہت شور مچانا۔

سر پر خاک (اُڑانا) ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ماتم کرنا۔ رونا۔ پیٹنا۔ سوگ منانا (۲) بہت افسوس کرنا۔

سر پر خون (چڑھنا) سوار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) جان لینے پر کمربستہ ہونا۔

سر پر خون لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) قتل یا خون کا الزام اپنے ذمّے لینا۔

سر پر دست شفقت رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) مہربانی کرنا۔ پناہ میں لینا۔

سر پر دھمال ہونا۔ (۱) سر پر شور و غل ہونا (۲) بہت سی دقتوں کا سامنا ہونا۔

سر پر ڈھول بجنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت قریب شور ہونا۔

سر پر رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تعظیم کرنا۔ مقدس یا قابلِ احترام جاننا (۲) ذمّے ڈالنا (۳) سر پر اُٹھانا۔ بوجھ اپنے سر لینا۔

سر پر رہنا۔ (ا۔ محاورہ) نگرانی کرنا۔ ہر وقت پاس رہنا۔

سر پر سایہ (رہنا) ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سرپرست یا بزرگ کا زندہ ہونا۔

سر پر سنیچر سوار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) نحوست پڑنا۔ شامت آنا۔ تقدیر گردش میں آنا۔

سر پر سوار رہنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہر وقت ساتھ رہنا۔ مُسلّط رہنا۔

سر پر سہنا۔ (ا۔ محاورہ) برداشت کرنا۔

سر پر سے صدقے اُتارنا (کرنا۔ وارنا)۔ (ا۔ محاورہ) قربان کرنا۔

سر پر سے نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت قریب سے گزرنا۔

سر پر شیطان سوار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غصّہ چڑھا ہونا (۲) کہا نہ ماننا۔ نصیحت کی بات نہ سُننا (۳) کسی بُری حرکت پر کمربستہ ہونا۔ شرارت پر اُدھار کھائے ہونا۔

سر پر عذاب لینا۔ (ا۔ محاورہ) گناہ کا کام کرنا۔

سر پر قیامت آنا (ٹوٹنا)۔ (ا۔ محاورہ) بہت مصیبت نازل ہونا۔ سخت ظلم ہونا

سر پر کالی ہانڈی رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بدنام ہونا (۲) شرمندگی یا خجالت اُٹھانا۔

سر پر (سے) کفن باندھنا۔ ہر وقت جان دینے کو تیار رہنا۔

سر پر کودوں دلنا۔ (ا۔ محاورہ) دوسرے کو جلانے کے لیے کوئی کام کرنا۔

سر پر کوئی نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بے یار و مددگار ہونا۔ کوئی سرپرست نہ ہونا۔

سر پر کھڑا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بہت پاس ہونا۔ نہایت قریب ہونا۔ (۲) سامنے موجود ہونا۔

سر پر کھیل جانا۔ (ا۔ محاورہ) جان کی پروا نہ کرنا۔ جان جوکھم کا کام کرنا۔

سر پر (گھر) زمین اُٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) بہت زیادہ شور و غل کرنا۔ اُدھم مچانا۔

سر پر لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ذمّے لینا (۲) برداشت کرنا۔

سر پر نہ رہنا۔ (۱) بزرگ یا سرپرست کا انتقال ہوجانا۔

سر پر وبال لینا۔ (ا۔ محاورہ) اپنے ذمّے گناہ کا عذاب لینا۔

سر پر وارنا۔ (ا۔ محاورہ) قربان کرنا۔ صدقے کرنا۔

سر پر ہاتھ پھیرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پیار کرنا۔ چمکارنا۔ تسلّی دینا (۲) لوٹنا۔ صفایا کرنا۔

سر پر ہاتھ دھر کے رونا۔ سر پکڑ کے رونا۔ (ا۔ محاورہ) بہت پچھتانا۔ بہت رنج کرنا۔

سر پر ہاتھ دھرنا (رکھنا)۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سرپرستی کرنا۔ حامی و مددگار بننا (۲) کسی کے سر کی قسم کھانا۔

سر پر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مُربّی یا بُزرگ کا زندہ ہونا (۲) حمایت کرنا (۳) ذمّے ہونا (۴) قریب یا نزدیک ہونا۔

سر پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ذمّے ہونا (۲) پیچھے پڑنا۔ سر ہونا (۳) حِصّے میں آنا۔

سر پڑے کا سودا۔ (ا۔ مذ) مجبوری کی بات یا معاملہ۔

سر پکڑ کر (بیٹھنا) رہ جانا۔ (ا۔ محاورہ) رنج و غم کی صورت ظاہر کرنا۔ سوگوار بن کر بیٹھنا۔

سر پکڑ کے رونا۔ (ا۔ محاورہ) شدّت سے رونا۔ سر پر ہاتھ دھر کے رونا۔

سر پکڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سہارا دینا۔ امداد دینا۔ دست گیری کرنا (۲) تسلّی یا دلاسا دینا (۳) (دداکا) سر کو بوجھل کرنا۔ سر جکڑ لینا۔

سرپنچ۔ (ا۔ صف) پنچایت کا سربراہ۔ پنچوں کا سردار۔ صدر۔ میر مجلس۔

سر پھٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سر پھُوٹنا (۲) سر میں شدید درد ہونا۔

سر پھٹوّل۔ (ا۔ مث) (۱) لڑائی جھگڑا (۲) ایسی لڑائی جس میں سر پھُوٹیں۔

سر پھرا۔ (ا۔ مذ) خبطی۔ مجنون۔ ضدّی۔

سر پھرانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بکواس سے اپنے اور سُننے والوں کے سروں میں درد پیدا کر دینا (۲) مغز مارنا۔ سمجھانا۔

سر (پھرنا) پھر جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دیوانہ ہونا (۲) مت بگڑنا (۳) سر چکرانا۔

سر پھرا ہے۔ (ا۔ محاورہ) خبطی ہے۔ پاگل ہے۔

سر پھوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سر کاشق ہونا (۲) مار کٹائی ہونا (۳) سر میں سخت درد ہونا۔

سر پھوڑ کر (چیر کر۔ توڑ کر) لینا۔ (۱) زبردستی لینا (۲) ڈرا دھمکا کر وصول کرنا۔

سر پھوڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سر کے ٹکڑے کرنا (۲) سر دے دے مارنا (۳) لڑ جھگڑ کر سر زخمی کرنا (۴) بے فائدہ یا لاحاصل کام کرنا ۔
سر پھیرنا ۔ (ا۔ محاورہ) کہا نہ ماننا ۔ حکم عدولی کرنا ۔
سر پیٹنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ماتم کرنا (۲) غصّے میں آکر سر پر دو ہتڑ مارنا (۳) بے حد افسوس کرنا ۔ تلملانا ۔
سر پیر نہ ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) بات کا بے معنی یا مُہمل ہونا ۔
سر توڑنا ۔ سر پھوڑنا ۔
سر توڑ کر لینا ۔ زبردستی لینا ۔ ڈرا دھمکا کر لینا ۔
سر توڑ کوشش کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) بہت سخت کوشش کرنا ۔ بے حد مشقت کرنا ۔
سر تو نہیں کھجاتا ۔ (ا۔ محاورہ) مار کھانے کو دل تو نہیں چاہتا ۔
سر تھام لینا ۔ (ا۔ محاورہ) بُری خبر سُن کر اپنا سر پکڑ لینا ۔ بہت رنجیدہ ہونا ۔
سر تھکانا ۔ (ا۔ محاورہ) بہت سمجھانا ۔ بہت مغزماری کرنا ۔
سر تھوپنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) الزام لگانا (۲) ذمّے ڈالنا ۔
سر ٹکراتے پھرنا ۔ (ا۔ محاورہ) حیران و پریشان پھرنا ۔ آوارہ پھرنا ۔
سر ٹکرانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سر دے دے مارنا (۲) سجدے کرنا (۳) جان فشانی کے ساتھ کوشش کرنا ۔ بہت جستجو کرنا ۔
سر جانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) قتل ہونا ۔ مارا جانا (۲) الزام آنا (۳) ذِمّے آنا ۔ (گنجفے میں) پتّہ بر جانا ۔
سر جائے بات میں فرق نہ آئے ۔ (ا۔ مقولہ) جان دے کر بھی عہد پُورا کرنا چاہیئے ۔
سر جوڑ کر بیٹھنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مِل کر بیٹھنا (۲) مشورے کے لیے اکٹھے ہونا ۔
سر جھاڑ منہ پہاڑ ۔ (ا۔ صف) (۱) بھیانک صورت میں (۲) عورت کا بناؤ سنگار نہ کرنا ۔ وحشیانہ صورت سے ۔
سر جھاڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) کنگھی کرنا ۔
سر جُھکانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) اطاعت یا فرماں برداری کرنا (۲) شرمندہ ہونا ۔ غیرت محسوس کرنا (۳) عاجزی ظاہر کرنا ۔
سر جُھکنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مغلوب ہونا ۔ دبنا (۲) عاجزی کا اظہار (۳) شرمندگی کے باعث گردن نیچی ہونا ۔
سر چپیکنا ۔ (ا۔ محاورہ) ذمّے ڈالنا ۔ سر منڈھنا ۔
سر چڑھا ۔ (ا۔ صف) (۱) لاڈلا ۔ منہ لگا (۲) گستاخ ۔ بے ادب ۔
سر چڑھانا ۔ (ا۔ محاورہ) بہت مُنہ لگانا ۔ بہت زیادہ لاڈ کرنا ۔
سر چڑھ کر ۔ (ا۔ متعلق فعل) (۱) سر پر کھڑے ہو کر (۲) ذمّے پڑ کر (۳) ضد کر کے ۔ بالاصرار (۴) از خود ظاہر ہو کر ۔
سر چڑھ (کر) کے بولنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بھُوت پریت کا سر پر آکر کھیلنا (۲) کسی بات کا اثر از خود ظاہر ہونا ۔ چھپائے نہ چُھپنا ۔
سر چڑھ کر ٹپکنا ۔ (ا۔ محاورہ) عزّت دے کر ذلیل کرنا ۔
سر چڑھ کے مرنا ۔ (ا۔ محاورہ) اپنے مرنے کی ذمّہ داری دوسرے پر ڈالنا ۔
سر چڑھنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بے تکلّف ہونا (۲) گستاخ یا بے ادب ہونا ۔ (۳) مقابلہ کرنا ۔ برابری کرنا (۴) قرضہ ذمّہ ہو جانا ۔

سر (چکٹ جانا) چکٹنا ۔ (ص۔ مرکب) میل کی وجہ سے بالوں کا ایک دوسرے سے چمٹ جانا ۔
سر چکرانا ۔ (ا۔ محاورہ) سر گھُومنا ۔
سر چلا جانا ۔ (ا۔ محاورہ) درد کے مارے سر کا گرا پڑنا ۔
سر چوٹ ۔ (ا۔ صف) (۱) ناگوار ۔ نہایت خلافِ مرضی (۲) چِڑ (۳) چاٹ ۔ لاگ ۔
سر چیرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ضد کرنا ۔ اڑنا ۔ ہٹ کرنا (۲) لڑائی جھگڑا کرنا (۳) مارے جانے پر کمر بستہ ہونا (۴) سر پھوڑنا ۔
سر حاضر ہے ۔ جان دینے میں عذر نہیں ۔
سر خالی کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) بک بک کر کے دماغ تھکا دینا ۔
سر دِکھانا ۔ سر میں سے جوئیں نکلوانا ۔
سر دُکھانا ۔ (ا۔ محاورہ) سر میں درد پیدا کر دینا ۔
سر دھرا ۔ (ا۔ صف) (۱) بڑا بوڑھا ۔ بزرگ ۔ سرپرست ۔ ولی ۔ وارث ۔ (۲) آقا ۔ افسر ۔ سردار ۔ مالک ۔ سرکردہ ۔
سر دھرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ذمّہ دار گرداننا (۲) الزام لگانا ۔
سر دُھننا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سر کو دے دے مارنا ۔ سر پیٹنا (۲) افسوس کرنا ۔ تلملانا (۳) ماتم کرنا (۴) مزے میں آکر جھومنا یا سر ہلانا ۔
سر دینا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جان دینا ۔ سر قربان کرنا ۔
سر ڈالنا ۔ (ا۔ محاورہ) ذمّے لگانا ۔
سر ڈوب ۔ (ا۔ صف) (۱) شرابور (۲) سر سے اُونچا پانی ۔ اتنا گہرا پانی کہ سر ڈوب جائے ۔
سر ڈھانکنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سر پر کپڑا ڈالنا (۲) باکرہ عورت سے واصل ہونا ۔
سر رنگنا ۔ (۱) سر کو زخمی کرنا ۔ سر سے خون نکالنا (۲) سر میں خضاب لگانا ۔
سر رہنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سر بچ جانا ۔ جان سلامت رہنا (۲) کسی کام سے لگے رہنا ۔ کوشش کرتے رہنا ۔ پیچھے پڑے رہنا (۳) ذمّے ہونا ۔
سر زانو پر دھرا ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) غم و اندوہ کا عالم ۔
سر زوری ۔ (ا۔ صف) سرکش ۔ نافرمان ۔
سر زیر قدم ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) مغلوب ہونا ۔ کسی کے ماتحت ہونا ۔
سر سجدے میں من بدیوں میں ۔ (ا۔ مثل) ظاہر نیک باطن خراب ۔ ظاہر میں اچھا ۔ اندر خانے بُرا ۔
سر سفید ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) بالوں کا پک جانا ۔ بڑھاپا آجانا ۔
سر سلامت ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) زندہ ہونا ۔
سر سہرا ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) عزّت یا سرداری کا نشان ہونا ۔ کامیابی ہونا ۔ کسی اچھی بات کا کسی شخص پر منحصر ہونا ۔
سر سہلانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پیار سے سر پر آہستہ آہستہ ہاتھ پھیرنا (۲) تعریف کرنا ۔ خوشامد کرنا ۔
سر سہلانا بھیجا کھانا (سر سہلائے بھیجا کھائے) ۔ (ا۔ مثل) (تعریفیں کر کر کے) مال اڑانا (۲) دوست بن کر نقصان پہنچانا ۔
سر سے اُتارنا ۔ (ا۔ محاورہ) وارنا ۔ صدقے کرنا (۲) آسیب دُور کرنا ۔

سر سے بلا ٹالنا۔ (ا۔ محاورہ) آئی ہوئی مصیبت دُور کرنا۔ بے دلی سے کوئی کام کرنا۔ مجبوری سے کوئی کام کرنا۔

سر سے بوجھ (اُتارنا) ٹالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) قرضہ اُتارنا (۲) بیٹے یا بیٹی کی شادی کے کام سے فارغ ہوجانا (۳) بے دلی سے کام کرنا۔ دفع الوقتی کرنا۔

سر سے بوجھ باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) خواہ مخواہ کا خرچ اپنے ذمّے لے لینا۔ مُفت کی ذمّہ داری لینا۔

سر سے بیگار ٹالنا۔ (ا۔ محاورہ) ناپسندیدہ کام کو بے دلی سے کرنا۔

سر سے پانی (اُونچا ہونا) گزر جانا۔ (ا۔ محاورہ) انتہا ہوجانا۔ ناقابلِ برداشت حد تک پہنچ جانا۔

سر سے پاؤں تک آگ لگنا۔ (ا۔ محاورہ) جل بھُن جانا۔ بہت زیادہ غصّہ ہونا۔

سر سے پہاڑ ٹالنا۔ (ا۔ محاورہ) مصیبت دُور کرنا۔

سر سے تنکا اُتارنا۔ (ا۔ محاورہ) معمولی سا احسان کرنا۔

سر سے ٹلنا۔ (ا۔ محاورہ) دفع ہونا۔ پیچھا چھوڑنا۔

سر سے چلنا۔ سر کے بل چلنا۔ (ا۔ محاورہ) بے حد تعظیم و تکریم سے جانا۔

سر سے سایہ اُٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی بزرگ کا مر جانا۔

سر سے سر جوڑنا۔ (۱) صلاح مشورہ کرنا (۲) صلح کرانا۔

سر سے سر والا ہے۔ (ا۔ مثل) گھر کے مالک سے گھر کا انتظام ہوا کرتا ہے (۲) سردار کے ساتھ حکومت ہے۔

سر سے کفن باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) مرنے کے لیے تیار ہونا۔ ہتھیلی پر سر رکھ لینا۔

سر سے کنواں کھودنا۔ (ا۔ محاورہ) ناممکن کام انجام دینا۔

سر سے کھیل جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) انتہائی دلیری دکھانا (۲) مرنے پر آمادہ ہونا۔

سر سے کھیلنا۔ (ا۔ محاورہ) جن یا بھوت پریت کے اثر سے سر دُھننا۔

سر سے (گذر جانا) گزرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) انتہا کو پہنچ جانا (۲) ہلاک ہو جانا (۳) مردم ڈباؤ پانی ہونا۔

سر سے لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غصّہ آنا (۲) ناگوار گزرنا۔

سر سے مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خفگی کی وجہ سے چیز لوٹا دینا (۲) اُٹھا کر پھینک دینا (۳) بے فائدہ ذمّے ڈالنا (۴) سر سے ٹکرانا۔

سر سے میلا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) حیض کی حالت میں ہونا۔

سر سینگ ہونا۔ کوئی خاص بات ہونا۔ پہچان یا شناخت کی کوئی خاص علامت ہونا۔

سر صدقے۔ (ا۔ متعلق فعل) کچھ پروا نہیں۔ بلا سے۔ کسی چیز کے گم ہوجانے پر کہتے ہیں۔

سر عذاب لینا۔ (ا۔ محاورہ) مشکل کام اپنے ذمّے لینا۔

سر فدا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کے واسطے مرنا۔ کسی کے لیے جان قربان کرنا۔

سر قدم پر رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) منّت سماجت کرنا (۲) بہت عزّت کرنا۔

سر قلم کرنا۔ (ا۔ محاورہ) سر کاٹنا۔ قتل کرنا۔

سر کا بوجھ اترنا۔ قرض ادا ہونا۔ ذمّہ داری سے فارغ ہونا۔

سر کا بوجھ پاؤں پر پڑتا ہے۔ (ا۔ مثل) اپنوں کا درد اپنوں ہی کو محسوس ہوتا ہے۔

سر کا بوجھ ٹالنا۔ (ا۔ محاورہ) بے دلی سے کوئی کام کرنا۔

سر کا پسینہ ایڑی تک آنا۔ (ا۔ مثل) بہت سخت مشقت کرنا۔

سر کا چھدا اُتارنا۔ (ا۔ محاورہ) احسان اُتارنا۔ گلہ شکوہ رفع کرنا۔

سر کا نہ پاؤں کا۔ (ا۔ صف) بے سر و پا۔ نہ آغاز نہ انجام۔ لغو۔

سر کا وبال ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دُوبھر ہونا۔

سر کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) فتح کرنا (۲) ذمّہ دار بنانا۔ لڑانا۔ بھڑانا (۳) چوٹی گوندھنا (۴) تاش یا گنجفے کی بازی جیتنا (۵) سر کو اندر گھسیڑ دینا۔

سر کو آنا۔ (ا۔ محاورہ) سر ہونا۔ پیچھے پڑنا۔

سر کھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مغز چاٹنا۔ بک بک کیے جانا (۲) پریشان کرنا۔

سر کہاں پھوڑوں۔ (ا۔ محاورہ) کہاں تلاش کروں (۲) کس سے فریاد کروں۔

سر کھپ۔ (ا۔ صف) (۱) جاں نثار (۲) محنت و مشقت میں مصروف رہنے والا۔

سر کھپانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مغز مارنا (۲) کوشش کرنا۔

سر کھجانے کی فرصت نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بہت مصروف ہونا۔

سر کھلنا۔ (ا۔ محاورہ) سر پھٹنا۔ کھوپڑی کی ہڈی ٹوٹنا۔

سر کھولنا۔ (ا۔ محاورہ) سر ننگا کرنا۔ بال پھیلانا (۲) کوئی سخت چیز مار کر سر پھوڑ دینا۔

سر کھینچنا۔ (ا۔ محاورہ) سرکشی کرنا (۲) سر ایک طرف کر لینا۔

سر کی آفت ٹلنا۔ (ا۔ محاورہ) مصیبت دُور ہونا۔

سر کے بل۔ (ا۔ متعلق فعل) سر کے سہارے (۲) نہایت ادب سے۔ بڑی عزّت سے۔

سر کے زور۔ (ا۔ متعلق فعل) پُوری کوشش سے۔

سر کے ساتھ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) جان کے ساتھ لگا ہونا۔

سر گاڑی پاؤں (پہیہ) پہیّہ کرنا۔ نہایت محنت سے کام کرنا۔

سر گالا منہ بالا۔ (مثل) (۱) بڑھاپے میں جوانوں جیسی نادانیاں (۲) سر سفید ہو گیا ہے مگر چہرے پر جوانی برستی ہے۔

سر گرنا۔ (۱) سر بھنّا جانا۔ سر میں درد ہونا (۲) سر زمین کی طرف جھکنا۔

سر گریبان میں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) متفکر ہونا۔ شرمندگی ہونا۔

سر گنجا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مار مار کر سر کے بال اُڑا دینا (۲) مفلس کر دینا۔ لوٹ کھانا۔

سر گوندھنا۔ (ا۔ محاورہ) کنگھی چوٹی کرنا۔

سر گھٹنوں میں دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بے دلی ہونا (۲) متفکر ہونا (۳) شرمندہ ہونا

سر گھومنا۔ (ا۔ محاورہ) سر پھرنا۔ پاگل ہو جانا۔ چکر آنا۔ دورانِ سر ہونا۔

سر لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تہمت لگنا (۲) ذمّے پڑنا۔

سر لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ذمّہ لینا (۲) سر کاٹنا۔ جان سے مارنا۔

سر مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زبردستی دینا۔ بلا مرضی دینا۔ سر منڈھنا (۲) مغز زنی کرنا۔ سمجھانا (۳) سر دے دے مارنا۔ سر ٹپکنا۔ سر دھننا (۴) جان لڑانا۔ تدبیریں کرنا (۵) ڈھونڈنا۔ تلاش کرنا۔

سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔ (ا۔ مثل) (۱) کام شروع کرتے ہی نقصان

ہوا۔ ابتداء ہی سے کام میں خرابی پیدا ہوگئی۔

سر مُنڈانا۔ (۱) سر کے بال اُتروانا (۲) جوگی بننا۔ فقیر بننا (۳) دھوکے میں آکر لٹ جانا۔

سر مُونڈ کر کیا گھٹنا مُونڈے گا۔ (مثل) اتنا نقصان پہنچا چکا اب اور کیا بگاڑے گا۔

سر مُونڈنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) حجامت بنانا (۲) ٹھگنا۔ لُوٹنا۔ فریب سے مال کھانا۔

سر میلا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) حیض کے باعث ناپاک ہونا۔ ایام سے ہونا۔ کپڑوں سے ہونا۔

سر میں خاک ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) ماتم کرنا۔ رنج کرنا۔ سوگ کرنا۔

سر میں خنّاس سمانا۔ (ا۔ محاورہ) غرور یا تکبر کرنا۔

سر میں سودا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) خبط ہونا۔ کسی بات کی دُھن ہونا۔

سر نقد، نوکری اُدھار۔ (ا۔ مثل) کام زیادہ سے زیادہ سختی سے لیا جاتا ہے مگر تنخواہ وقت پر نہیں ملتی۔

سر نہ (اُٹھانے) اُٹھنے دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سرکشی نہ کرنے دینا۔ برابری نہ کرنے دینا۔ مجبور رکھنا (۲) فرصت نہ دینا۔

سر (نوانا) نہوڑانا۔ سر نیچا کر لینا۔ سر جُھکانا۔

سر نہیں یا سر ہی نہیں۔ (ا۔ مثل) حق حاصل کر کے رہیں گے یا جان دے دیں گے۔

سر ہاتھ پہ لیے پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) جان دینے پر تیار ہونا۔

سر ہو جانا یا ہونا۔ (۱) ضد کرنا (۲) پیچھے پڑ جانا (۳) کسی پر غصہ اُتارنا۔

سر نہ اُٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) شرمندگی یا کسی کے احسان کے باعث سر نیچا رہنا۔

سر نہ پیر۔ (ا۔ تابع فعل) بے تکا۔ بے ترتیب (۲) آغاز نہ انجام۔

سر نیچا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) شرمندہ ہونا۔ مغلوب ہونا۔ زک اُٹھانا۔

سر و بالِ دوش ہونا۔ (ا۔ محاورہ) جینے سے بیزار ہونا۔ مرنے پر آمادہ ہونا۔

سر ہتھیلی پر رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) جان دینے کو تیار ہونا۔

سِرّ۔ (ع۔ ا۔ مذ) بھید۔ راز (فارسی اور اُردو میں بلا تشدید مستعمل ہے)۔ جمع: اسرار۔

سِرِّ مخفی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ صف) خفیہ بھید۔ چھپا ہوا راز۔

سُر۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) وہ ہوا جو نتھنوں سے نکلے (۲) وہ آواز جو ناک سے سانس نکلنے میں ہوتی (۳) شہد کی بڑی مکھی (۴) (علم موسیقی کی اصطلاح) آواز کے سات درجوں میں سے ایک درجہ (۵) (گنجفے کی اصطلاح) بازی کا آغاز (۶) (س) فرشتہ (۷) دیوتا۔ (۸) خدا (۹) سُورج۔

سَرا۔ (ف۔ مث) گانے والا۔ مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے نغمہ سرا۔

سرائی۔ (ف۔ ا۔ مث) گانا۔ مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے نغمہ سرائی۔

سُر بدیا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) گانے کا علم۔ علمِ موسیقی۔

سُر ملانا۔ (۱) دو سازوں کو ہم آہنگ کرنا (۲) گلے کی آواز کو ساز کی آواز کے مطابق کرنا (۳) دو گانے والوں کا آواز ملانا۔

سُر ملنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) آواز ملنا۔ ہم آہنگ ہونا (۲) موافقت ہونا۔

سرا۔ سرائے۔ (س۔ را) (س۔ را۔ اے) (ف۔ ا۔ مث) (۱) گھر۔ حویلی۔ مکان۔ مرکبات میں جیسے دولت سرا۔ جہاں سرا (۲) مسافروں کے ٹھہرانے کا مکان۔ مسافر خانہ۔ دھرم سالہ۔

سراپردہ۔ (۱) وہ اُونچی قنات جو ڈیرے کے آس پاس لگاتے ہیں اور جو دیوار کی طرح پردے کا کام دیتی ہے (۲) بارگاہِ شاہی (۳) گھر کا پردہ (۴) ڈیرہ۔ خیمہ۔

سرائے فانی۔ (ا۔ مث) فنا ہو جانے والا گھر۔ دُنیا۔

سرائے کا کتا ہر مسافر کا یار۔ (ا۔ مثل) مطلبی آدمی ہر ایک سے یارانہ گانٹھ لیتا ہے۔

سرائے کی بھٹیاری۔ (ا۔ مث) لڑاکا۔ بے باک۔ گالی باز عورت۔

سِرا۔ (س۔ را) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) کنارہ (۲) انتہا۔ اخیر۔ آخر (۳) ابتدا۔ آغاز۔

سِرے سے۔ (ا۔ متعلق فعل) شروع سے۔

سرے ہی کی بھیڑ کانی۔ (ا۔ مثل) شروع یا ابتدا ہی سے بگاڑ۔

سراب۔ (سَ۔ راب) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) ریتلی زمین کی وہ چمک جس پر چاند سورج کی چمک سے پانی کا دھوکہ ہوتا ہے (۲) دھوکا ہی دھوکا۔ معدوم۔ نابود۔

سراپ۔ (س۔ راپ) (ہ۔ ا۔ مذ) بد دعا۔ کوسنا۔

سراپا۔ (س۔ را۔ پا) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) تمام بدن سر سے پاؤں تک (۲) وہ نظم جس میں سر سے پاؤں تک ہر عضو کی تعریف کی جائے (۳) حلیہ۔ (۴) پورا خلعت۔

سراپنا۔ (س۔ راپ۔ نا) (ق۔ مع) تعریف کرنا۔ اچھا جاننا۔

سرّاٹا۔ (سر۔ را۔ ٹا) (ہ۔ ا۔ مذ) تیز ہوا کی آواز۔

سِراج۔ (س۔ راج) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) چراغ (۲) روشنی (۳) سُورج۔

سرادھ۔ (سَ۔ رادھ) (ہ۔ ا۔ مذ) ہندوؤں میں مرے ہوؤں کے نام پر کھانا دینے کی سالانہ رسم۔

سراسر۔ (س۔ را۔ سَر) (ف۔ صف) (۱) تمام۔ کل۔ اس سرے سے اس سرے تک (۲) یک لخت۔ محض۔

سراسری۔ (سَ۔ را۔ سَ۔ ری) (ف۔ صف) (۱) رواروی۔ سرسری (۲) (ا۔ مث) ماتھے کا ایک زیور (۳) (تابع فعل) جلدی سے (۴) چلتے چلتے (۵) مختصراً۔ مجملاً۔

سراسیمگی۔ (سَ۔ را۔ سِیم۔ گی) (ف۔ ا۔ مث) پریشانی۔ حیرانی۔

سراسیمہ۔ (سَ۔ را۔ سی۔ مَہ) (ف۔ صف) حیران پریشان۔ گھبرایا ہوا۔

سُراغ۔ (سُ۔ راغ) (ت۔ ا۔ مذ) (۱) کھوج۔ پاؤں کا نشان (۲) پتہ۔ نشان (۳) تلاش۔

سُراغ رساں۔ (ت۔ ف۔ صف) سُراغ یا کھوج لگانے والا۔ پتہ لگانے والا۔ فنِ جاسوسی کا ماہر۔ کھوجی۔

سُراغ رسانی۔ (ت۔ ف۔ ا۔ مث) کھوج لگانے کا فن۔ فنِ جاسوسی۔

سُراغ لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کھوج لگانا (۲) تلاش کرنا۔

سُراغ ملنا۔ (ا۔ محاورہ) پتہ نشان دریافت ہونا۔

سُراگائے۔ (سُ۔ را۔ گا۔ اے) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) تاتار اور تبت کی گچھے دار

دُم والی گائے۔
سَرانا۔ (ق۔مص) سراہنا۔ تعریف کرنا۔
سِرانا۔ (س۔را۔نا) (ہ۔مص) (۱) ٹھنڈا کرنا۔ سرد کرنا (۲) متبرک چیزوں کو دریا میں ڈبونا۔ غرق کرنا۔
سَراوَک۔ سراوکی۔ (سَ۔را۔وَک) (سَ۔را۔وَ۔کی) (ہ۔ا۔مذ) (۱) جین یا بُدھ مت کا پیرو۔
سراون۔ (ہ۔ا۔مذ) لکڑی کا ایک آلہ جس سے زمین ہموار کی جاتی ہے (پ) سہاگہ۔
سَراہنا۔ (س۔راہ۔نا) (ہ۔مص) (۱) تعریف کرنا (۲) قدر کرنا۔ داد دینا۔ (۳) چاپلوسی یا خوشامد کرنا۔
سرایت۔ (سَ۔را۔یَت) (ع۔ا۔مث) (۱) تاثیر کرنا (۲) سما جانا۔ نفوذ کرنا۔
سرایت کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جذب ہونا۔ رچنا (۲) اثر کرنا۔ گھسنا۔
سرب۔ (ہ۔صف) سارا۔ تمام۔ پورا۔ کل۔
سرب گہن۔ (ہ۔ا۔مذ) چاند یا سورج کا پورا گہن۔
سُرب۔ (ف۔ا۔مذ) سیسہ۔ سکہ۔ جست سے ملتی جلتی دھات۔
سر بر ہونا۔ (ق۔مص) مقابل ہونا۔ برابری کرنا۔
سربند۔ (ق۔ا۔مث) دستار۔ پگڑی۔
سربھنگی۔ (سَر۔بھَن۔گی) (ہ۔ا۔مذ) ہندو فقیروں کا ایک فرقہ جو ذات پات اور حرام و حلال میں تمیز نہیں کرتا۔
سرپ۔ (س۔ا۔مذ) (۱) سانپ (۲) کینہ رکھنے والا۔
سَرپت۔ (سَر۔پَت) (ہ۔ا۔مث) ایک قسم کی گھاس۔ پتاور۔
سرپٹ۔ (سَر۔پَٹ) (ہ۔ا۔مث) گھوڑے کی نہایت تیز دوڑ۔
سرپٹ دوڑانا۔ (ا۔محاورہ) گھوڑے کو نہایت تیز دوڑانا۔ بگ ٹٹ دوڑانا۔ بے دھڑک دوڑانا۔
سرپھوکا۔ (سَر۔پھو۔کا) (ہ۔ا۔مذ) ایک قسم کی گھاس جو مصفیٔ خون ہے۔
سُرت۔ (سُ۔رَت) (ہ۔ا۔مث) (۱) دھیان۔ خیال۔ چیتا۔ سدھ (۲) ہوشیاری (۳) حافظہ۔ یادداشت (۴) عقل۔ سمجھ۔
سُرت آنا۔ (ا۔محاورہ) ہوش آنا۔ سدھ آنا۔ خیال ہونا۔
سُرت بسارنا۔ (ا۔محاورہ) حواس باختہ ہونا۔ ہوش کھونا۔
سُرتا۔ (سُر۔تا) (ہ۔صف) (۱) ہوشیار۔ چوکس۔ باخبر (۲) ذہین۔ دانا۔
سرتابرتا۔ (سَر۔تا۔بَر۔تا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) انتظام۔ بندوبست۔ کسی کام کا سرانجام (۲) خرچ۔ صرف (۳) حصہ۔ بخرہ۔
سرتابرتا کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) انتظام کرنا (۲) برتنا (۳) بانٹ لینا۔
سرتول۔ (ق۔صف) (۱) ہم پلہ۔ ہم مقابلہ۔ برابر کا (۲) عاجز۔
سرتی۔ (ق) پھر سے۔ از سر نو۔
سرتیچھ۔ (ق) ازل سے۔ ابتدا سے۔
سرٹیفکیٹ۔ (Certificate) (سَر۔ٹی۔فِ۔کیٹ) (انگ۔ا۔مذ) پروانہ۔ سند۔
سرجانا۔ (ق۔مص) ختم ہو جانا۔ پورا ہو جانا۔ تمام ہو جانا۔
سرجری۔ (Surgery) (سَر۔جَ۔ری) (انگ۔ا۔مث) (۱) جراحی

سرجن۔ (Surgeon) (سَر۔جَن) (انگ۔ا۔مذ) ماہر جراحی۔ جراح۔
سُرجن۔ (سُر۔جَن) (ہ۔ا۔مذ) (۱) معزز آدمی۔ شریف یا بھلا آدمی۔ بھلامانس۔ سجن (۲) خدا۔
سُرجن ہار۔ خالق۔ بنانے والا۔ پیدا کرنے والا۔
سِرجنا۔ (سِ۔رَج۔نا) (ق۔مص) پیدا ہونا۔
سرجی۔ (ق) پیدا کی ہوئی۔
سرجیون۔ (سَر۔جی۔وَن) (ہ۔صف) (۱) سرسبز۔ شاداب (۲) پلے دار۔ مضبوط۔ لازوال (۳) زرخیز (۴) روح افزا۔ فرحت بخش (۵) ہمیشہ شاداب رہنے والا (۶) گیلا۔ مرطوب۔
سرچارج۔ (Surcharge) (سَر۔چارج) (انگ۔ا۔مذ) (۱) زائد رقم (جو وصول کی جائے) مزید رقم کا بار (۲) بجلی کی فاضل رَو۔
سرچائی۔ (ق۔صف) گنجا۔
سرچوٹ۔ (ق۔ا۔مث) (۱) مشکل (۲) بیزاری۔
سُرخ۔ (ف۔صف) (۱) لال۔ احمر (۲) گھونگچی۔ رتی بھر۔ ماشے کا آٹھواں حصہ۔ آٹھ چاول کا وزن۔
سُرخ باد۔ سرخ بادہ۔ (ف۔ا۔مذ) ایک بیماری جس میں سارے جسم پر لال لال چٹے ہو جاتے ہیں۔
سُرخ بید۔ (ف۔ا۔مذ) بید کی ایک قسم جس کا رنگ سرخ ہوتا ہے (۲) ایک بوٹی کا نام۔
سُرخا۔ (ا۔مذ) (۱) ایک قسم کا آم (۲) ایک قسم کا کبوتر (۳) ایک قسم کا گھوڑا (۴) طنزاً "کیونسٹ"۔
سُرخرو۔ (ف۔صف) (۱) کامیاب۔ عزت و آبرو حاصل کرنے والا۔
سرخرو ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کامیاب ہونا۔ عزت حاصل کرنا (۲) بری الذمہ قرار دیا جانا (۳) وعدے پر پورا اترنا۔ سچا نکلنا۔
سُرخروئی۔ (ف۔ا۔مث) کامیابی۔ عزت۔ آبرو۔
سُرخ فیتہ۔ (ف۔ا۔مذ) ضابطہ پرستی۔ دفتری طوالت۔ بلاوجہ کی مین میخ۔
سُرخ و سفید ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) گورے رنگ پر سرخی جھلکنا (۲) صحت مند ہونا۔
سُرخ ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) لال ہونا (۲) غصے سے چہرہ سرخ ہو جانا (۳) میوے کا پک جانا (۴) کسی چیز کا گھی میں بھن کر لال ہو جانا۔
سُرخاب۔ (سُر۔خاب) (ف۔ا۔مذ) چکوا چکوی۔ ایک آبی پرندہ۔
سُرخاب کے پر لگنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کوئی خاص امتیاز یا وصف ہونا (۲) انوکھی بات ہونا۔ نئی چیز شامل ہونا۔ معزز ہونا۔
سُرخی۔ (سُر۔خی) (ف۔ا۔مث) (۱) لالی۔ لال رنگت (۲) لال روشنائی (۳) اینٹ کا برادہ (۴) عنوان (۵) ناخنوں اور ہونٹوں کو سرخ کرنے کا ایک مسالہ۔ عورتوں کا ایک سنگار۔
سُرخی دینا۔ (ا۔محاورہ) سرخی قائم کرنا۔ عنوان تحریر کرنا۔ عنوان تجویز کرنا۔
سُرخی مائل۔ (ع۔ف۔صف) لال سا۔ لالی لیے ہوئے۔
سرد۔ (ف۔صف) (۱) ٹھنڈا (۲) بے رونق۔ بے لطف (۳) دھیما (۴) افسردہ۔

(۵) بے حِس۔ عیز جذ باتی (۶) بے جان۔ مُردہ۔

سرد آبہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) تہ خانہ (۲) قبر جو اپنی زندگی میں تیار کروائی جاتی ہے۔

سرد آلہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) چیزیں ٹھنڈی کرنے کی مشین۔ (Refrigerator)

سرد آور۔ (اصطلاحِ کیمیا) ٹھنڈا کرنے والا۔ جمانے والا ریفریجرنٹ۔ (Refigerant)

سرد بازاری۔ (تجارت) مندا۔ قیمت کا یکایک گر جانا۔ کساد بازاری۔

سرد تذخیر۔ (ف۔ ا۔ مذ) (کیمیادی اصطلاح) تہ خانے میں ذخیرہ کرنا۔ (Cold Storage)

سرد جنگ۔ (ف۔ ا۔ مذ) دیکھیے اعصابی جنگ (انگ) (Coldwar)

سرد مزاج۔ (ف۔ ا۔ صف) (۱) ٹھنڈی طبیعت والا۔ مُردہ دل (۲) سُست افسردہ خاطر (۳) بے مروّت۔ بے مہر۔

سرد مہر۔ (ف۔ ا۔ صف) (۱) بے مروّت۔ بے وفا (۲) ظالم۔ دِل کا سخت۔ (۳) جو توجّہ یا التفات نہ کرے۔

سرد مہری۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) بے مروّتی۔ بے وفائی (۲) سنگ دلی (۳) بے التفاتی۔

سرد و گرم۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) رنج و خوشی۔ نشیب و فراز۔ اونچ نیچ۔ تجربات۔ (۲) انقلاباتِ زمانہ۔

سرد و گرم جھیلنا۔ (ا۔ محاورہ) انقلاباتِ زمانہ کا تجربہ کرنا۔ زمانے کی مصیبتیں اُٹھانا

سرد و گرم زمانہ چشیدہ۔ (ف۔ صف) تجربہ کار۔ زمانے کے نشیب و فراز دیکھے ہوئے۔ اونچ نیچ سمجھے ہوئے۔

سرد (ہو جانا) ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ٹھنڈا ہو جانا۔ گرم نہ رہنا (۲) جان باقی نہ رہنا۔ مر جانا (۳) ماند پڑ جانا (۴) افسردہ ہو جانا۔

سردانا۔ (سر۔ دا۔ نا) (اُر۔ ا۔ مذ) (اصطلاحِ کیمیا) ٹھنڈا کرنا یا ہونا۔ جمانا۔ تبرید (انگ)۔ (Refrigeration)

سردل۔ (سَر۔ دَل) (ہ۔ ا۔ مث) چوکھٹ کے اُوپر کی لکڑی۔

سردہ۔ (سَر۔ دَہ) (ف۔ ا۔ مذ) خربوزے کے خاندان کا ایک میٹھا پھل۔

سردئی رنگ۔ (سَر۔ دَ۔ ای۔ رَنگ) (اُر۔ صف) سردے کا سا رنگ سبزی مائل زرد رنگ۔

سردی۔ (سَر۔ دی) (ف۔ ا۔ مث) (۱) ٹھنڈ۔ خنکی۔ ٹھنڈک (۲) جاڑا۔ سرد موسم (۳) (اُر) زکام۔ نزلہ (۴) (بخار کی) کپکپی۔

سردی پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) جاڑا پڑنا۔ ٹھنڈ ہونا۔

سردی چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) لرزے سے بخار آنا۔

سردی کا مارا پنپے۔ اَن کا مارا نہ پنپے۔ (ا۔ مثل) چاہیے کپڑا نہ ہو مگر پیٹ کو روٹی ضرور چاہیئے۔

سردیہی۔ (سر۔ دے۔ ہی) (ف۔ ا۔ مذ) دو روپیہ فی فصل کی وہ رقم جو گاؤں کے مالک حکومت کو ادا کرتے تھے۔

سرراس۔ (ق۔ صف) یکساں۔

سَرَس۔ (ہ۔ صف) (۱) زیادہ (۲) بہتر۔ عمدہ (۳) اصلی۔ خالص۔

سِرَس۔ (سِ۔ رَس) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک درخت کا نام جس کے پھُول بہت بھینی خوشبو دیتے ہیں۔

سرسام۔ (سَر۔ سام) (ف۔ ا۔ مذ) ایک بیماری جس سے دماغ میں ورم آجاتا ہے۔

سرساہی۔ (ہ۔ ا۔ مث) زمین کا ایک ماپ۔ ایک مربع کرم۔ ساڑھے چار فٹ۔

سرستی۔ سرسوتی۔ (ہ۔ ا۔ مث) راگ۔ علم۔ ہنر۔ زبان کی دیوی۔

سرسٹھ۔ (ہ۔ ا۔ عدد) ساٹھ اور سات کا مجموعہ (۶۷)۔

سرسر۔ (سَر۔ سَر) (ہ۔ ا۔ مث) سائیں سائیں کی آواز۔

سرسرانا۔ (سَر۔ سَ۔ را۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) ہوا کا سائیں سائیں کی آواز کے ساتھ چلنا (۲) سانپ یا کسی کیڑے کا رینگنا۔

سرسراہٹ۔ (سَر۔ سَ۔ را۔ ہٹ) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) ہوا چلنے سے پتّوں وغیرہ کے ہلنے کی آواز (۲) سانپ یا کیڑوں کے رینگنے کی آواز۔

سرسری۔ (سَر۔ سَ۔ ری) (ف۔ صف) (۱) آسان (۲) معمولی (۳) بے پروا (۴) جلدی کا (۵) (دفتری اصطلاح) مجمل۔

سرسری اختیارات۔ (ا۔ مث) بغیر تحقیقات حکم نافذ کرنے کے اختیارات۔

سرسری (دیکھنا) نظر کرنا۔ (ا۔ محاورہ) جلدی میں ملاحظہ کرنا۔ اجمالی نظر ڈالنا۔

سرسری نالش۔ (ا۔ مث) چھوٹی نالش۔ ادنٰے دعوٰے۔

سُرسُری۔ (سُر۔ سُ۔ ری) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) ایک سُرخ رنگ کا کیڑا جو اناج کو لگ جاتا ہے (۲) آتش بازی کی چھچھوندر۔ (۳) ایک کیڑا جس کے کاٹنے سے جلن پیدا ہوتی ہے (۴) بدن کی سنسناہٹ۔

سُرسنگار۔ (ہ۔ ا۔ مذ) ایک باجے کا نام۔

سرسوں۔ (سر۔ سوں) (ہ۔ ا۔ مث) رائی کی قسم کا ایک بیج جس کا تیل نکالتے ہیں جو کڑوا تیل کہلاتا ہے۔

سرسوں پھُولنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سرسوں کے پودوں پر پھُول آنا (۲) زرد ہی زرد نظر آنا۔

سرسوں جمانا۔ (ا۔ محاورہ) (ہتھیلی پر) کسی کام میں بہت جلدی کرنا (۲) سرسوں اُگانا۔

سرشار۔ (سر۔ شار) (ف۔ صف) مست۔ مخمور۔ نشے میں چور۔

سرشاری۔ (سر۔ شا۔ رِی) (ف۔ ا۔ مث) مستی۔ مدہوشی۔

سِرِشت۔ (سِ۔ رِشت) (ف۔ ا۔ مث) (۱) خُو۔ خصلت۔ عادت۔ مزاج۔ (۲) خاصیت۔ خواص۔ خاصہ۔ گُن (۳) خلقت۔ طینت۔ پیدائش۔ (۴) مخلوط ملا ہوا۔ مرکبات میں مثلاً نیک سرشت۔ بدسرشت۔

سِرِشتہ۔ (س۔ رش۔ تہ) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) سررشتہ کا مخفف۔ محکمہ۔ کچہری۔ شعبہ (۲) دستور۔ رواج (۳) (مصدر سرشتن سے صفت) ملایا ہوا۔ ملا جُلا۔

سرشتہ دار۔ (ف۔ ا۔ مذ) سر دفتر۔ میر منشی۔

سرشک۔ (س۔ رِشک) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) آنسو۔ اشک۔ قطرہ۔

سرطان۔ (سر۔ طان) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) کیکڑا۔ آبی جانور (۲) ایک برج کا نام

جس کی شکل کیکڑے سے ملتی جلتی ہے (۳) ایک نہایت تکلیف دہ اور مہلک پھوڑا۔

سُرعَت۔ (سُر۔ عَت) (ع۔ ا۔ مث) جلدی۔ تیزی۔ پھُرتی۔

سُرعت انزال۔ (ع۔ ا۔ مذ) مردوں کی ایک بیماری جس کی وجہ سے بوقت جماع منی جلد خارج ہوجاتی ہے۔

سرف۔ (ع۔ ا۔ مذ) فضول یا زائد خرچ۔

سُرفہ۔ (سُر۔ فہ) (ف۔ ا۔ مذ) کھانسی۔ کھرّی۔

سرقہ۔ (سَر۔ قہَ) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) چوری۔

سرقہ بالجبر۔ (ع۔ ا۔ مذ) ڈاکہ۔ لوٹ مار۔ زبردستی کسی کا مال چھین لینا۔

سُرک۔ (ق۔ ا۔ مث) پھندا۔ پھانسی۔

سرکار۔ (سَر۔ کار) (ف۔ ا۔ مث) (۱) حکومت۔ گورنمنٹ (۲) آقا۔ مالک۔ سردار (۳) معشوق یا بے تکلف دوست (۴) شاہی دربار یا عدالت۔ بارگاہ۔

سرکار دربار۔ (ا۔ مذ) شاہی کچہری۔ اجلاس خاص۔

سرکار دربار چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) نالش کرنا۔ مدّعی بننا (۲) مقدمہ بازی کرنا۔

سرکاری۔ (سَر۔ کا۔ری) (ا۔ صف) (۱) سرکار کا۔ حاکم کا (۲) حاکمانہ۔

سرکاری اہل کار۔ (ف۔ ا۔ مذ) حکومت کا ملازم۔ محرّر۔ منشی۔

سرکاری کاغذ۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) حکومت کا کاغذ (۲) پرامسری نوٹ بانڈ (۳) سٹامپ۔

سرکاری وظیفہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) پنشن۔

سرکانا۔ (سَر۔ کا۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) ایک طرف سے دوسری طرف کھسکانا۔ (۲) ہٹانا۔ الگ کرنا (۳) چھپانا۔ غائب کرنا (۴) اُڑا دینا (۵) رشوت دینا۔

سرکٹ۔ (Circuit) (سِر۔ کٹ) (انگ۔ ا۔ مذ) چکر۔ دَور (۲) ججوں کا مقدمات کی سماعت کے لیے کسی جگہ جانا۔

سرکٹ ہاؤس۔ وہ عمارت جس میں دَورے پر نکلے ہوئے حکام قیام کرتے ہیں۔

سرکس۔ (Circus) (سَر۔ کَس) (انگ۔ ا۔ مذ) وہ تماشا جس میں انسانوں اور حیوانوں کے جسمانی کرتب دکھلائے جاتے ہیں۔

سرکل۔ (Circle) (سَر۔ کَل) (انگ۔ ا۔ مذ) (۱) حلقہ۔ احاطہ۔ (۲) وہ علاقہ جو کسی افسر کے ماتحت ہو۔

سرکل انسپکٹر۔ (Circle Inspector) وہ انسپکٹر جو کسی حلقے کا انچارج ہو۔

سرکلر۔ (Circular) (سَر۔ کُ۔ لر) (انگ۔ ا۔ مذ) گشتی حکم یا چٹھی۔ گول۔ مدوّر۔ چکّردار۔ دائرہ نما۔

سرکنا۔ (سَر۔ کَ۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) ہٹنا۔ کھسکنا۔ راستہ چھوڑنا (۲) غائب ہوجانا (۳) جانا۔ چلتا بننا۔

سرکنڈا۔ (سر۔ کَن۔ ڈا) (ہ۔ ا۔ مذ) سینٹھا۔ نرسل۔ نے۔

سِرکنگبین۔ (سِر۔ کَنگ۔ بین) (ف۔ ا۔ مث) سرکہ اور انگبین (شہد) سرکہ اور شہد کا شربت۔ عربی والوں نے سکنجبین بنالیا۔

سِرکہ۔ (سِر۔ کہَ) (ف۔ ا۔ مذ) گنّے یا انگور کا شیرہ جسے سڑا کر خمیر اُٹھا لیتے ہیں۔

سرکہ جبیں۔ (ف۔ ا۔ مذ) تُرش رُو۔ تیوریاں چڑھائے ہوئے۔

سِرکی۔ (سِر۔ کی) (ہ۔ ا۔ مث) سرکنڈے کے ڈنٹھل یا بانس کی تیلیوں کی چق۔

سُرگ۔ (سُ۔ رگ) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) جنّت۔ فردوس۔

سُرگ باشی۔ جنّت مکانی۔ فردوس مکانی۔

سرگم۔ (سر۔ گم) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) راگ کا سُر۔ راگ کے ساتوں سُر (۲) خطوط یا حروف میں سُروں کی علامتیں۔

سرما۔ (سَر۔ ما) (ف۔ ا۔ مذ) جاڑا۔ سردی کا موسم۔ سردیاں۔

سرمائی۔ (سَر۔ ما۔ ئی) (ف۔ صف) (۱) جاڑے کے کپڑے (۲) جاڑے کا۔ سردیوں کا۔

سرمائی خواب۔ (اصطلاح علمِ حیوانات) بعض حیوانات کا جاڑے کے موسم میں بے حس و حرکت پڑے رہنا۔

سرمایہ۔ (سَر۔ ما۔ یہَ) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) دولت۔ پُونجی۔ اصل زر (۲) وہ اشیاء جو دولت کی پیداوار میں مدد دے سکیں۔

سرمایہ دار۔ (ف۔ ا۔ مذ) دولت مند۔ مال دار۔ ساہوکار۔

سرمایہ دارانہ۔ (ف۔ ا۔ صف) سرمایہ داری سے متعلق۔

سرمایہ دارانہ نظام۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ معاشی نظام جس میں پیداوار اور تقسیم پیداوار کے ذرائع حکومت کے بجائے چند افراد کے قبضہ و اختیار میں ہوں۔

سرمایہ داری۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) دولت مندی (۲) سرمایہ دارانہ نظام۔

سرمایہ کار۔ (ف۔ ا۔ صف) (اصطلاح بنکاری) روپیہ لگانے والا۔ سرمایہ لگانے والی اسامی۔ (Capitalist)

سرمایہ کاری۔ (اصطلاح بنکاری) روپیہ لگانا۔ سرمایہ لگانا۔ (Capitalisation)

سَرمَد۔ (سَر۔ مَد) (ع۔ صف) (۱) ہمیشہ رہنے والا۔ باقی۔ دائم۔ غیر فانی۔ (۲) مست۔ مجذوب (۳) (ا۔ مذ) ایک مجذوب فقیر جسے دہلی میں بعہدِ اورنگ زیب عالم گیر قتل کر دیا گیا تھا۔

سَرمدی۔ (سَر۔ مَ۔ دی) (ف۔ صف) (۱) دائمی۔ ہمیشہ کا (۲) خدائی۔ الٰہی۔ (۳) (مث) بقا۔

سُرمگیں۔ (سُر۔ مَ۔ گین) (ف۔ صف) سُرمہ لگی ہوئی۔

سُرمنڈل۔ (ق۔ ا۔ مذ) ایک باجے کا نام۔

سُرمہ۔ (سُر۔ مہَ) (ف۔ ا۔ مذ) انجن۔ کحل (۲) (صف) بہت باریک۔

سُرمائی۔ (ہ۔ صف) سُرمے کی۔ سُرمے کے رنگ کی۔

سُرمہ آگین (آلودہ)۔ (ف۔ صف) سُرمہ لگی ہوئی آنکھ۔

سُرمہ پھیلنا۔ (ا۔ محاورہ) سُرمہ آنکھوں سے بہ کر باہر پھیل جانا۔

سُرمہ چشم۔ (ف۔ ا۔ صف) عزیز۔ پیارا۔

سُرمہ دانی۔ (ف۔ ا۔ مث) سُرمہ رکھنے کا چھوٹا سا ظرف۔

سُرمہ در گلو۔ (ف۔ صف) خاموش۔ چُپ (سُرمہ کھانے سے آواز بیٹھ جاتی ہے)۔

سُرمۂ دنبالہ دار۔ (ف۔ صف) وہ سُرمہ جس کی لکیر آنکھ کے کوئے سے باہر کھچی ہوئی ہو۔

سُرمہ ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) آنکھ میں سُرمہ لگانا۔

سُرمہ سا۔ (ا۔ صف) وہ (آنکھ) جس میں سُرمہ لگا ہوا ہو (۲) سُرمہ کی مانند باریک۔

سُرمہ کر دینا۔ (ا۔ محاورہ) نہایت باریک کر دینا۔ پیس ڈالنا۔

سُرمے کی تحریر۔ (ا۔ مث) سُرمے کی لکیر جو آنکھ کے اندر ڈالتے ہیں۔

سُرمئی۔ (سُر۔ مَ۔ ای) (ف۔ صف) سُرمے کے رنگ کا۔

سرنا۔ (سَر۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) زندہ رہنا۔ بسر ہونا۔ عُمر کٹنا (۲) ہونا۔ ہو سکنا۔ کیا جانا۔ تکمیل ہونا (۳) کافی ہونا۔ بس ہونا۔ وافر ہونا۔ (۴) نکلنا۔ خارج ہونا (۵) (ا۔ مذ) ہَوا سے پھیلائی ہوئی مشک جس پر چڑھ کر دریا پار کرتے ہیں۔

سُرنا۔ (سُر۔ نا) (ہ۔ ا۔ مث) نفیری۔

سُرنا۔ (ق۔ مص) ختم ہونا۔ پورا ہونا۔ تمام ہونا۔

سِرنج۔ (Syringe) (سِ۔ رنج) (انگ۔ ا۔ مث) پچکاری۔ خاص طور پر ٹیکہ لگانے کی پچکاری۔

سُرنگ۔ (سُ۔ رنگ) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) زمین دوز راستہ۔ نقب۔ سوراخِ زمین (۲) وہ زمین دوز نالی جس میں بارود بھر کر دشمنوں کو یا پہاڑ یا قلعے وغیرہ کی دیوار کو اُڑاتے ہیں (۳) (ا۔ مذ) ایسا گھوڑا جس کی ایال اور دُم کے بال سُرخ ہوں (۴) (صف) اچھے رنگ کا۔ خوش رنگ (۵) لال۔ سُرخ (۶) سیدھی (ق)۔

سُرنگ اُڑانا۔ (۱) کسی سُوراخ یا زمین دوز نالی میں بارود بھر کر اُڑانا۔ (۲) (مزاحاً) گوز مارنا۔ پادنا۔

سُرنگ لال گھوڑی۔ بچّوں کا ایک کھیل جس میں آدھے بچے گھوڑیاں بنتے ہیں اور آدھے ان پر سوار ہوتے ہیں۔ پھر سواروں میں سے باری باری ہر لڑکا ایک سانس میں یہ فقرہ کہتا ہوا گھوڑیوں کا چکّر کاٹ کر اپنی گھوڑی تک آتا ہے کہ: "سرنگ لال گھوڑی تو مجھ سے کیوں نہ بولی" یا "سرنگ لال چھپکے تم ہم سے کیوں نہ چھپکے"۔ اگر راستے میں سانس ٹوٹ جائے تو سوار لڑکے فوراً اُتر کر گھوڑیاں بن جاتے ہیں اور جو لڑکے گھوڑیاں بنے ہوئے تھے وہ سوار بن جاتے ہیں۔ اب وہ باری باری چکّر کاٹتے ہیں۔

سُرنگ لگانا۔ (ا۔ محاورہ) سُوراخ کرنا۔ نقب لگانا (۲) اندر ہی اندر کھوج لگانا (۳) بنیاد کھوکھلی کرنا۔

سُرنگا۔ (سُ۔ رن۔ گا) (ق۔ صف) سُرخ۔

سُرنگی۔ سُرنگیا۔ (ا۔ صف) سُرنگ لگانے والا۔ سُراغ رساں۔

سرو۔ (ف۔ ا۔ مذ) ایک مشہور درخت جو سیدھا مخروطی شکل کا ہوتا ہے۔ خوشنمائی کی وجہ سے معشوق کے قد کو اس سے تشبیہہ دیتے ہیں۔

سروِ آزاد۔ (ف۔ ا۔ مذ) یک شاخ یا بالکل سیدھا سرو۔ جس کی شاخیں بالکل سیدھی تنی رہیں۔ اس میں پھل نہیں آتا اور کجی بھی نہیں آتی اس لیے آزاد کہتے ہیں۔

سروِ بالا (بلند)۔ (ف۔ صف) سیدھے قد والا (مجازاً) معشوق۔

سروِ چراغاں۔ (ف۔ ا۔ مذ) سرو کی مانند جھاڑ جو محفلوں میں روشن کیا جاتا تھا۔

سروِ خراماں۔ (ف۔ ا۔ صف) چلنے والا سرو (مراد سرو قد معشوق)

سروِ سہی۔ (ف۔ صف) (۱) دو شاخہ سرو جس کی دونوں شاخیں سیدھی اوپر کو چلی گئی ہوں (۲) معشوق خوش قامت۔

سرو قد۔ (ف۔ صف) سرو جیسے سیدھے قد والا۔ خوش قامت۔

سرو قد تعظیم دینا۔ (ا۔ محاورہ) سیدھا کھڑے ہو کر کسی کی تعظیم کرنا۔

سُرَو۔ (ق) تمام۔

سِروال۔ (ق۔ صف) مشہور۔ نامور۔

سَرواہا۔ (سَر۔ وا۔ ہا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) وارث (۲) ساز و سامان۔

سُروپ۔ (سُ۔ رُوپ) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) شکل۔ صورت۔ شباہت (۲) تماشا۔ نظارہ (۳) یکسانیت (۴) قدرتی شکل (۵) ضروری خاصیت (۶) قدرت (۷) چلن (۸) نوع۔ قسم (۹) (صف) خوبصورتی۔ حُسن۔ رُوپ۔

سَروتا۔ (س۔ رو۔ تا) (ہ۔ ا۔ مذ) چھالیہ کترنے یا گنڈیریاں کاٹنے کا اوزار۔

سَروج۔ (س۔ ا۔ مذ) (جھیل کا بیٹا) کنول۔ نیلوفر۔

سُرود۔ (سُ۔ رُود) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) نغمہ۔ گیت۔ راگ (۲) ایک قسم کا باجا (۳) بات۔ سخن۔

سُرودِ خانۂ ہمسایہ و حُسنِ راہ گزرے۔ (ف۔ مثل) پڑوسی کے گھر کے گانے اور راہ چلتے حُسن سے لُطف اُٹھانے میں کوئی ہرج نہیں۔

سَرور۔ (سَر۔ وَر) (ف۔ ا۔ مذ) سردار۔ بادشاہ۔ امیر۔

سرورِ کائنات۔ (ع۔ ف۔ صف) سردارِ دو عالم۔ رسول اللہ صلعم کا ایک خطاب۔

سُرُور۔ (سُ۔ رُور) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) فرحت۔ انبساط۔ شادی۔ خوشی۔ (۲) (اُر) ہلکا ہلکا نشہ۔ خمار۔

سُرور۔ (ق۔ ا۔ مذ) چشمہ۔

سَروری۔ (سَر۔ وَ۔ ری) (ف۔ ا۔ مث) سرداری۔ افسری۔

سروِس۔ (Service) (سَر۔ وِس) (انگ۔ ا۔ مث) (۱) خدمت۔ فرضِ منصبی۔ فریضہ (۲) ملازمت۔ نوکری (۳) نماز۔ پُوجا پاٹ۔ (۴) (ٹینس وغیرہ کھیل میں) گیند پھینکنا۔ گیند کو پہلی دفعہ پھینکنا جس سے کھیل شروع ہوتا ہے۔

سروس بُک۔ (Service Book) (انگ۔ ا۔ مث) وہ رجسٹر یا کتاب جس میں ملازم کے چال چلن اور کارگزاری وغیرہ کے بارے میں اندراجات کیے جاتے ہیں۔

سروس فنڈ۔ (Service Fund) وہ رقم جو ملازم کو نوکری سے علیٰحدہ ہونے پر بطور صلۂ خدمات دی جاتی ہے۔

سروش۔ (سَ۔ روش) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) آوازِ غیب۔ الہام (۲) پیغامِ الٰہی لانے والا فرشتہ۔ جبرئیل علیہ السلام۔

سروشِ غیب۔ (ف۔ ا۔ مذ) ہاتفِ غیب۔ آسمانی آواز۔

سردلا۔ (سَ۔ رد۔ لا) (ہ۔ا۔ مذ) ایک قسم کی مٹھائی۔
سَرَدَن۔ (ق۔ا۔ مذ) کان۔ گوش۔
سردہی۔ (سَ۔ رد۔ ہی) (ہ۔ا۔ مث) ایک قسم کی سیدھی تلوار۔ ایک قسم کا خنجر۔
سروے۔ (Survey) (سَر۔ وے) (انگ۔ا۔ مذ) جائزہ۔ پیمائش۔ ناپ۔
سرویر۔ (Surveyor) (سَر۔ وِ۔ یَر) (انگ۔ا۔ مذ) ناظر۔ گرداور پیمائش۔ امین پیمائش۔ پیمائش کرنے والا۔
سرہانا۔ (سِر۔ ہا۔ نا) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) سَر رکھنے کی جگہ (۱) بالیں۔ (۲) تکیہ۔
سرہج۔ سل ہج۔ (سَر۔ ہج) (سَل۔ ہج) (ہ۔ا۔مث) سالے کی بیوی۔
سرہنگ۔ (سَر۔ ہَنگ) (ف۔ا۔ مذ) (۱) فوج کا سردار (۲) بہادر مَن چلا (۳) پیدل سپاہی (۴) نقیب۔ چوب دار (۵) پہلوان (۶) کوتوال۔
سری۔ (سَ۔ ری) (س۔ا۔ مذ) (۱) تیر کا گز (۲) (ف۔ا۔مث) سرداری۔
سِری۔ (سِ۔ ری) (ہ۔ا۔مث) (۱) ذبح کیے ہوئے جانور کا سر (۲) ایک عزت کا خطاب (۳) چھ مشہور راگوں میں سے ایک راگ (۴) طبیعت۔ مزاج۔
سری ٹیک۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) سر ٹکانا۔ خوشامد (۲) ورزش کی ایک قسم جس میں سر کے بل اُلٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔
سِتری۔ (سِر۔ ری) (اُر۔ صف) سڑی۔ پاگل۔ دیوانہ۔
سرے۔ (س۔ رے) (ہ) (۱) نی کس۔ نی آدمی جیسے آدمی سرے۔ دو پھل (۲) اول۔ شروع۔ انتہائی حد۔ جیسے سرے سے۔
سریا۔ (سَر۔ یا) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) دھات کی سلاخ (۲) سَرکنڈا۔
سُرَیاپان۔ (ق۔ا۔مث) آفتابی چھتری۔
سُریانی۔ (سُر۔ یا۔ نی) (سُریانی۔ا۔مث) ملک شام کی ایک قدیم زبان۔
سُرَیت۔ (ق۔ا۔مث) لونڈی جس سے جنسی تعلق ہو۔ داشتہ۔
سَریر۔ (سَ۔ ریر) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) جسم۔ بدن۔
سریر۔ (سَ۔ ریر) (ع۔ا۔ مذ) تخت شاہی۔ مسند۔ گدی۔ جمع: سُرُر۔ اَسِرّہ۔
سریر آرا۔ (ع۔صف) تخت نشین۔ برسر حکومت۔
سریش۔ (سَ۔ ریش) (ف۔ا۔ مذ) (۱) لکڑی جوڑنے کا لیس دار مادہ۔
سریشاؤ۔ (سَ۔ رے۔ شا۔ او) (اُر۔ا۔ مذ) (اصطلاح علم کیمیا) (Gelatinisation) جانوروں کی ہڈیوں اور کھالوں سے چیپ دار مادہ پیدا ہونا۔
سریشانے والا۔ (سَ۔ رے۔ شا۔ نے۔ وا۔ لا) (اُر۔ا۔ مذ) (کیمیاوی اصطلاح) (Gelatinising) وہ عمل جو جانوروں کی ہڈیوں اور کھالوں سے چیپ دار مادہ نکالنے کے لیے کیا جاتا ہے۔
سریع۔ (سَ۔ ریع) (ع۔صف) (۱) جلدی کرنے والا۔ جلد۔ شتاب۔ تیز۔ (۲) (اصطلاح عروض) ایک بحر۔
سریع التاثیر۔ (ع۔صف) جلد اثر کرنے والا۔ تیز اثر دکھانے والا۔
سریع الحرکت۔ (ع۔صف) جلد حرکت کرنے والا۔
سریع الزوال۔ (ع۔صف) جلد گھٹنے والا۔ جلد زائل ہونے والا۔
سریع الفہم۔ (ع۔صف) تیز فہم۔ بات کو جلد سمجھنے والا۔
سریع الہضم۔ (ع۔صف) زود ہضم۔ جلد پچنے والا۔
سُریکھا۔ (سُ۔ رے۔ کھا) (ق۔صف) مثل۔ مانند۔
سُریلا۔ (سُ۔ ری۔ لا) (ہ۔صف) خوش گلو۔ خوش آواز۔
سُریلا گلا۔ (ہ۔ا۔ مذ) ایسا گلا جو گانے کے لیے موزوں ہو۔ جس سے سُر ٹھیک ٹھیک ادا ہوتے ہوں۔
سُریلی۔ (سُ۔ ری۔ لی) (ہ۔ا۔مث) رسیلی۔ موزوں۔ سُر دار۔
سُریلی آواز۔ (ا۔صف) رسیلی آواز۔ گانے کے لیے موزوں آواز۔
سُرین۔ (سُ۔ رین) (ف۔ا۔ مذ) چوتڑ۔ پُٹھ۔
سُریوال۔ (سُ۔ ری۔ وال) (ق۔ا۔ مذ) سردفتر۔

س — ڑ

سِڑ۔ (ہ۔ا۔مث) جنون۔ دیوانگی۔ پاگل پن۔ خبط۔
سڑا۔ (س۔ ڑا) (ہ۔صف) (۱) جو سڑ چکا ہو (۲) بوسیدہ۔ خراب۔ بگڑا ہوا۔
سِڑا۔ (سِ۔ ڑا) (ہ۔صف) (۱) دیوانہ۔ پاگل۔ خبطی۔ سودائی (۲) احمق۔ بے وقوف۔
سڑاسڑ۔ (سَ۔ ڑا۔ سڑ) (ہ۔ا۔مث) لگاتار کوڑے یا قمچی مارنے کی آواز۔ شاسٹ۔
سڑاک۔ (س۔ ڑاک) (ہ۔ا۔مث) (۱) قمچی یا کوڑے کی آواز (۲) جلد۔ ژٹ۔
سڑانا۔ (س۔ ڑا۔ نا) (ہ۔مص) (۱) خراب کرنا۔ بدبو پیدا کرنا (۲) خمیر اُٹھانا۔ (۳) گلانا۔ بوسیدہ کرنا (۴) ڈالے رکھنا۔ رکھے رکھنا۔
سڑاند۔ سڑاہند۔ (س۔ ڑاند) (ہ۔ا۔مث) (۱) کسی چیز کے سڑنے کا عمل (۲) سڑنے کی بدبو۔ تعفن۔
سڑپ۔ سُڑپ۔ (سَ۔ ڑپ) (سُ۔ ڑپ) (ہ۔ا۔مث) کسی رقیق چیز کے جلدی جلدی پینے یا کھانے کی آواز۔
سَڑپا۔ (سَ۔ ڑپ۔ پا) (ہ۔ا۔ مذ) ایک ہی دفعہ پی جانے کی آواز۔
سُڑپنا۔ (سُ۔ ڑپ۔ نا) (سُڑپ۔ نا) (ہ۔مص) جلدی جلدی پینا یا کھانا۔ بفتح اول بھی مستعمل ہے۔
سُڑسُڑ۔ سُڑسُڑ۔ (سُڑ۔ سُڑ) (سُ۔ رڑ۔ سُ۔ رڑ) (ہ۔مص) حقہ پینے کی آواز۔
سڑسٹھ۔ (ا۔ عدد) ساٹھ اور سات کا مجموعہ۔ (۶۷)
سڑک۔ (سَ۔ ڑک) (اُر۔ا۔مث) شارع عام۔ شاہ راہ۔
سُڑکنا۔ (سُ۔ ڑک۔ نا) (۱) نگل جانا۔ ہپ کر جانا (۲) ناک کی رطوبت اُوپر کی طرف کھینچ لینا۔ پانی کی طرح پی جانا (۳) تلوار میان سے نکالنا۔

سُڑک نیند۔ (ق۔ا۔مث) گہری نیند۔
سُڑکی۔ (سُڑ۔کی) (ہ۔ا۔مث) کنکوے کی ڈور کو دفعتاً چھوڑ کر ڈھیل دینا (۲) نشہ۔ غفلت (ق)
سڑنگ۔ (ق۔صف) مغرور۔ متکبر۔
سڑلا۔ (ق۔صف) سڑی۔ بدمزاج۔
سِڑن۔ (س۔ڑن) (ہ۔صف) (۱) دیوانی۔ پگلی۔ باؤلی (۲) احمق۔ بے وقوف (۳) بوسیدگی۔ سڑاند۔
سڑنا۔ (سڑ۔نا) (ہ۔مص) (۱) سڑ جانا۔ خراب ہونا۔ بدبو پیدا ہوجانا (۲) بوسیدہ ہونا۔ گلنا۔
سڑی۔ (ق۔ا۔مث) رسّی۔
سِڑی۔ (س۔ڑی) (ہ۔صف) (۱) پاگل۔ سودائی۔ دیوانہ (۲) احمق۔ بے وقوف۔
سڑیا۔ (ق۔صف) سڑا ہوا۔ جلا ہوا۔
سڑیل۔ (سڑ۔یل) (ہ۔صف) (۱) گندا۔ غلیظ۔ متعفن (۲) بے وقوف۔ احمق (۳) چڑچڑے مزاج کا آدمی۔

س ـــ ز

سزا۔ (سَ۔زا) (ف۔ا۔مث) (۱) بدی کا بدلہ۔ پاداش (۲) سزاوار۔ مطابق۔ مناسب۔
سزا (بھگتنا) پانا۔ (ا۔مص) (۱) بدی کا نتیجہ بھگتنا۔ کیے کا بدلہ پانا۔ (۲) مار کھانا (۳) دُکھ پانا۔ قید یا جرمانہ ہونا۔
سزاوار۔ (ف۔صف) لائق۔ مناسب۔ واجب۔
سزاوار ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) لائق ہونا۔ مناسب ہونا۔ موافق ہونا۔ راس آنا۔ (۲) مراد کو پہنچنا۔ کامیاب ہونا۔
سزا یافتہ۔ (ف۔ا۔مث) سزا پایا ہوا جس کو سزا ملی ہو۔
سزائے بامشقت۔ (ف۔ا۔مث) وہ قید جس میں سخت مشقت لی جائے۔
سزائے تازیانہ۔ (ف۔ا۔مث) کوڑے لگانے کی سزا۔
سزائے حبس دوام بہ عبور دریائے شور عمر قید۔ (ف۔ا۔مث) کالے پانی کی سزا جو انگریزی عہد میں دی جاتی تھی۔ مجرم کو جزائر انڈمان بھیج دینا۔
سزائے سنگین۔ (ف۔ا۔مث) سخت سزا۔ قید بامشقت۔
سزائے قتل (موت)۔ (ف۔ا۔مث) پھانسی کی سزا۔
سزائے قید۔ (ف۔ا۔مث) جرم کے بدلے میں قید کردینا۔
سزائے موت۔ (ف۔ا۔مث) کسی جرم کے بدلے میں موت کے گھاٹ اُتارنا۔
سزاوَل۔ (سَ۔زا۔وَل) (ف۔ا۔مذ) سرکاری روپیہ وصول کرنے والا۔

س ـــ س

سُسا۔ (سُس۔سا) (ہ۔ا۔مذ) خرگوش۔
بساند بسائند۔ (بِس۔ساند) (بِس۔سا۔ہَند) (ہ۔ا۔مث) پھل کی سی بساند۔
سُست۔ (ف۔صف) (۱) کاہل۔ کام میں دیر لگانے والا (۲) کم زور۔ ناتواں (۳) (اُر) ٹُول۔ چُپ چُپ۔ اُداس۔ افسردہ (۴) نڈھال۔ مضمحل۔
سُست اعتقاد۔ (ع۔ف۔صف) عقیدے کا کچا۔
سُست بُنیاد۔ (ف۔صف) غیر مستحکم۔ کمزور بنیاد کا۔
سُست پیماں۔ (ف۔صف) وعدے کا کچا۔
سُست قدم (رو)۔ (ف۔صف) دھیمی چال چلنے والا۔
سُست ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کاہل ہونا (۲) غمگین ہونا۔ اُداس ہونا۔ (۳) کم شہرت ہونا۔ ڈھیلا ہونا (۴) کم رفتار ہونا۔
سَستا۔ (سَس۔تا) (ہ۔صف) (۱) کم داموں کا۔ کم قیمت۔ ارزاں (۲) گھٹیا۔ ادنےٰ درجے کا۔
سستا روئے بار بار مہنگا روئے ایک بار۔ (ا۔مثل) سستی چیز جلد خراب ہوجاتی ہے اس لیے بار بار خریدنا اور افسوس کرنا پڑتا ہے۔ مہنگی چیز پر زیادہ دام دیتے وقت خیال ہوتا ہے کہ وہ پائدار ہوتی ہے۔
سَستا (سما) سماں۔ (ا۔محاورہ) ارزانی کا زمانہ۔
سستا کر۔ (ا۔تابع فعل) آرام سے۔ بے فکری سے۔
سستا لگانا۔ (ا۔محاورہ) کم قیمت پر فروخت کرنا۔
سستے چھوٹنا۔ (ا۔محاورہ) تھوڑا سا نقصان یا تاوان دے کر بچ جانا۔ آسانی سے بلا دفع ہونا۔
سَستانا۔ (سَس۔تا۔نا) (ہ۔مص) (۱) آرام لینا۔ دم لینا (۲) تھکان اُتارنا۔ (۳) تازہ دم ہونا۔ تقویت حاصل کرنا۔
سستی۔ (سس۔تی) (ہ۔ا۔مث) ارزاں۔ کم قیمت۔
سستی بھیڑ کی ٹانگ اُٹھا اُٹھا کے دیکھتے ہیں۔ (مثل) خریدار سستی چیز خریدتے وقت بہت جانچ پرکھ کرتا ہے۔
سُستی۔ (سُس۔تی) (ہ۔ا۔مث) کاہلی۔ آلکسی۔
سُستی اُتارنا (توڑنا)۔ (ا۔محاورہ) (۱) سُستی دور کرنا۔ انگڑائی لینا (۲) مستعد ہونا۔
سُستی مفلسی کی ماں ہے۔ (مثل) سُستی کرنے والا غریب ہوجاتا ہے۔
سسٹر۔ (Sister) (سِس۔ٹر) (انگ۔ا۔مث) (۱) ہمشیرہ۔ بہن۔ خواہر (۲) ہسپتال کی بڑی نرس جس کے تحت دوسری نرسیں ہوتی ہیں (۳) راہبہ۔ نن۔
سسٹم۔ (System) (سِس۔ٹم) (انگ۔ا۔مذ) طرز۔ طریقہ۔ اُصول نظام
سُسر بُسسرا۔ (سُ۔سَر) (سُس۔را) (ہ۔ا۔مذ) (۱) خاوند کا باپ۔ بیوی کا باپ (۲) ایک گالی۔
سُسروار۔ (ق) سُسرال۔

سُسرال ۔ (سُس۔ رال) (ہ۔ا۔مذ) ساس یا سُسر کا گھر۔
سُسرال کا کُتّا ۔ (ا۔ مذ) سُسرال میں رہنے والا داماد۔
سِسک ۔ (سِ۔ سَک) (ہ۔ا۔مث) (۱) سِسکی۔ سُبکی۔ ہچکی (۲) کُتّے کو چھپٹانے کی آواز۔
سِسک سِسک کر دم نکلنا ۔ (ا۔ محاورہ) تھوڑا تھوڑا کر کے دم نکلنا۔ بڑی مشکل سے جان نکلنا۔
سِسکارنا ۔ (سِس۔ کار۔ نا) (ہ۔ مص) کُتّے کو کسی پر دوڑانے کے لیے مُنہ سے آواز نکالنا۔
سُسکارنا ۔ (سُس۔ کار۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) بچّے کو مُنہ کی آواز سے پیشاب کرنے کی ترغیب دینا (۲) کُتّے کو کسی پر دوڑانا (۳) سانپ کی طرح پھنکارنا۔
سِسکاری ۔ (سِس۔ کا۔ ری) (ہ۔ا۔مث) (۱) سِسکی (۲) کُتّے کو پکارنے یا چھپٹانے کی آواز۔
سِسکتی گئی بِلکتی آئی ۔ (ا۔ مثل) بدنصیب کو کسی جگہ بھی چین نہیں۔
سِسکنا ۔ (سِ۔ سَک۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) سِسکیاں لینا (۲) مرنے والے میں بہت تھوڑی جان باقی ہونا (۳) کن جوسی کرنا۔ کوڑی کوڑی پر جان دینا۔
سِسکی ۔ (سِس۔ کی) (ہ۔ا۔مث) کسی تکلیف کی وجہ سے دانتوں کو بھینچ کر آواز نکالنا۔ آہِ سرد۔
سِسکیاں بھرنا یا لینا ۔ (ا۔ محاورہ) رونے یا تکلیف کی حالت میں سسکاریاں بھرنا۔
سُسنا ۔ (سُس۔ نا) (ق۔ مص) سُوجھنا۔ معلوم ہونا۔

س — ش

سِشن ۔ (سِ۔ شَن) (انگ۔ا۔مذ) (Session) (۱) اجلاس عدالت۔ عدالت کی نشست (۲) عدالت فوجداری کے اجلاس کا زمانہ۔
سِشن جج ۔ (Session Judge) عدالت فوجداری کا جج۔
سِشن کورٹ ۔ (Session Court) (انگ۔ مث) سیشن جج کی کچہری۔

س — ط

سطح ۔ (ع۔ا۔مث) کسی چیز کا بالائی حصّہ (۲) کوٹھا۔ چھت (۳) میدان۔ ہموار جگہ۔
سطحِ آب ۔ (ع۔ا۔مث) پانی کا بالائی حصّہ۔ روئے آب۔
سطحِ زمین ۔ (ع۔ف۔ا۔مث) زمین کا اُوپری حصّہ۔ زمین کا فرش۔ سرزمین۔
سطحِ مائل ۔ (ع۔ا۔مث) ڈھلوان یا ترچھی سطح۔
سطحِ مرتفع ۔ (ع۔ا۔مث) پتھریلی اور اُونچی زمین۔
سطحِ مستوی ۔ (ع۔ا۔مث) ہموار سطح۔ چورس جگہ۔
سطحِ ہموار ۔ (ع۔ف۔ا۔مث) میدان۔ برابر جگہ۔
سطحی ۔ (ع۔ صف) اُوپری۔ بالائی۔ جس میں گہرائی نہ ہو۔ بے وزن۔
سطر ۔ (ع۔ا۔مث) (۱) لکیر۔ لائن۔ ریکھا (۲) قطار۔ صف۔ سلسلہ۔
سطوت ۔ (سَط۔ وَت) (ع۔ا۔مث) (۱) قہر (۲) دبدبہ۔ رُعب۔ (۳) شان و شوکت۔
سُطُور ۔ (سُ۔ طُور) (ع۔ا۔مث) سطر کی جمع۔ سطریں۔ لائنیں۔ صفیں۔ قطاریں۔

س — ع

سعادت ۔ (سَ۔ عا۔ دَت) (ع۔ا۔مث) (۱) اقبال مندی۔ خوش نصیبی۔ نیک بختی (۲) نیکی۔ بھلائی۔
سعادتِ دارین ۔ (ع۔ا۔مث) دونوں جہان کی بھلائی۔ دنیا و آخرت کی نیک بختی۔
سعادت مند ۔ (ع۔ف۔ا۔صف) (۱) نیک بخت (۲) مطیع۔ فرمانبردار وفادار (۳) خدمت گزار۔
سعادت مندی ۔ (ع۔ا۔مث) (۱) نیک بختی (۲) اطاعت۔ فرماں برداری۔
سعال ۔ (ع۔ا۔مث) کھانسی۔
سعتر ۔ (ع۔ا۔مذ) ایک قسم کی گھاس جو زُلف کی مانند ہوتی ہے اور دواؤں میں کام آتی ہے۔
سعد ۔ (ع۔صف) (۱) مبارک (۲) نیک (۳) چاند کی بائیسویں منزل کا نام۔
سعدِ اصغر ۔ (ع۔ا۔مذ) ستارہ زہرہ۔ ناہید۔ جمعہ۔
سعدِ اکبر ۔ (ع۔ا۔مذ) ستارہ مشتری۔ برہسپت۔
سعدی ۔ (سَع۔ دی) (ف۔ صف) (۱) سعد سے نسبت رکھنے والا۔ (۲) گلستان و بوستان کے مصنف، فارسی کے مشہور شاعر شیخ شرف الدین شیرازی کا تخلص۔ مصلح الدین لقب۔
سعدین ۔ (سَع۔ دَین) (ع۔ا۔مذ) دو مبارک ستارے زہرہ اور مشتری۔
سعی ۔ (ع۔ا۔مث) (۱) دوڑ دھوپ۔ کوشش۔ جدوجہد۔ محنت (۲) دوڑ) سفارش (۳) کعبے کی دو پہاڑیوں صفا مروہ کے درمیان دوڑنا۔ بسکون دوم صحیح۔ عوام ع مکسور بھی بولتے ہیں۔
سعی سفارش ۔ (ع۔ا۔مث) کہنا سننا۔ جدوجہد۔ کوشش۔
سعی کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) کوشش کرنا۔ سفارش کرنا۔
سعیِ لاحاصل ۔ (ع۔ا۔مث) (ناشکور) بے نتیجہ دوڑ دھوپ۔
سَعید ۔ (سَ۔ عید) (ع۔صف) (۱) نیک بھلا (۲) مبارک۔ خوش نصیب۔ بھاگوان
سَعیر ۔ (سَ۔ عیر) (ع۔ا۔مذ) دوزخ کا بھڑکتا ہوا طبقہ۔

س — ف

سفاح ۔ (ع۔ مبالغہ) (۱) خون بہانے والا (۲) آزادی دینے والا (۳) سخی (۴)

فصیح (۵) پہلا عباسی خلیفہ۔

سِفارت۔ (سِ۔ فا۔ رَت) (ع۔ ا۔ مث) (۱) سفیر کا عہدہ (۲) ایلچی یا سفیر کے فرائض۔ ایک حکومت یا ملک کی طرف سے دوسری حکومت یا ملک کے پاس نمائندہ یا پیامی بن کر جانا۔

سفارت خانہ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) وہ عمارت جس میں سفیر اور اس کے عملہ نے اپنا دفتر بنا رکھا ہو۔

سِفارش۔ (سِ۔ فا۔ رِش) (ف۔ ا۔ مث) (۱) کسی کے حق میں کلمۂ خیر (۲) وسیلہ۔ امداد۔ سہارا (۳) سپردگی۔

سفارش نامہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) سفارش کا خط یا چٹھی۔

سِفارشی۔ (سِ۔ فار۔ شی) (ف۔ صف) (۱) جس کی سفارش کی گئی ہو۔ جو سفارش سے متعلق ہو۔

سفارشی ٹٹو۔ وہ نااہل جو سفارش کی وجہ سے ملازم ہو گیا ہو۔

سَفّاک۔ (سَف۔ فاک) (ع۔ صف) ستم گر۔ بے رحم۔ ظالم۔ خون ریز۔ خونی۔ قاتل۔

سفّاکی۔ (سَف۔ فا۔ کی) (ع۔ ا۔ مث) بے رحمی۔ ستم گری۔ ظلم۔ خون ریزی۔

سِفال۔ (سِ۔ فال) (ف۔ ا۔ مث) (۱) ٹھیکری۔ ٹھیکرا (۲) اخروٹ۔ بادام وغیرہ کا خول۔

سفالی۔ سفالین۔ (سِ۔ فا۔ لی) (سِ۔ فا۔ لین) (ف۔ صف) مٹی کا۔ مٹی سے بنا ہوا۔

سفاہت۔ (سَ۔ فا۔ ہَت) (ع۔ ا۔ مث) (۱) کمینہ پن۔ رذالت (۲) بے وقوفی۔ حماقت۔

سِفت۔ (ف۔ صف) دبیز۔ موٹا۔ گاڑھا۔

سُفت۔ (ف۔ ا۔ مذ) سوراخ۔ چھید۔

سُفتہ۔ (ف۔ صف) بندھا ہوا۔ سُوراخ کیا ہوا۔

سَفَر۔ (سَ۔ فَر) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) مسافرت۔ سیاحت (۲) کوچ۔ روانگی۔

سفرِ آب۔ (ع۔ ا۔ مذ) سمندری سفر۔ بحری سفر۔ پانی کا سفر۔

سفرِ آخرت۔ (ع۔ ا۔ مذ) دُنیا سے کوچ۔ مر جانا۔ انتقال۔

سفرچی۔ (ق) ملازم دسترخوان۔

سفر خرچ۔ بھتا۔ ٹریولنگ الاؤنس (انگ)
(Travelling Allowance)

سفر کرنا۔ (مص۔ مرکب) (۱) مسافرت اختیار کرنا (۲) کوچ کرنا۔

سفر نامہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) سفر کے حالات پر کتاب۔ سیاحت نامہ۔

سفر نمونۂ سقر۔ (ا۔ مثل) سفر میں دوزخ کے برابر تکلیف ہوتی ہے۔ پرانے وقتوں کا مقولہ جب سفر عذاب سمجھا جاتا تھا۔

سفر وسیلۂ ظفر۔ (ا۔ مثل) سفر کامیابی کا ذریعہ ہے۔

سُفرا۔ (سُ۔ ف۔ را) (ع۔ ا۔ مذ) سفیر کی جمع۔ ایلچی لوگ۔

سفرائے دول۔ (ع۔ ا۔ مذ) بہت سی حکومتوں کے سفیر۔

سفر مینا۔ (اُر۔ ا۔ مث) (Sappers & Miners) سیپرز اینڈ مائینرز کا بگڑا ہوا ہے۔ فوج کی وہ پلٹن جو سرنگ لگانے اور زمین کھودنے وغیرہ کے کام کرتی ہے۔

سُفرہ۔ (سُف۔ رَہ) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) دسترخوان۔ توشہ دان (ف) (۲) 'س' کے پیش سے بمعنی مقعد۔

سَفَری۔ (سَ۔ فَ۔ رِی) (ف۔ صف) (۱) سفر سے متعلق (۲) مسافر (۳) زادِ راہ۔ توشۂ سفر (اُر) (۴) امرود۔

سِفل۔ (ع۔ ا۔ مذ) پستی۔ نشیب (۲) پھوک۔ فضلہ۔

سِفلہ۔ (سِف۔ لہ) (ع۔ صف) (۱) کمینہ۔ رذیل (۲) اوچھا۔ کم ظرف۔ نالائق۔

سفلہ پرور۔ کمینوں کو مُنہ لگانے اور مصاحب بنانے والا۔ نالائقوں کو دوست رکھنے والا۔

سفلہ پن۔ (ا۔ مذ) کمینگی۔ چھچھور پن۔

سِفلی۔ (سِف۔ لی) (ع۔ صف) (۱) پستی کا۔ نیچے کا (عُلوی کی ضد) (۲) سفلہ کی تانیث۔

سفلی (جادو) عمل۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) وہ منتر یا عمل جس میں خبیث ارواح سے مدد لی جائے۔

سِفنا۔ (سِف۔ نا) (ع۔ ا۔ مذ) مچھلی یا مگرمچھ کی کھال پر جو گول گول ٹکڑے ہوتے ہیں ان میں سے ہر ایک کو سفنا کہتے ہیں۔

سُفُوف۔ (سُ۔ فُوف) (ع۔ ا۔ مذ) پسی ہوئی چیز۔ برادہ۔ پوڈر۔

سُفہا۔ (ع۔ صف) سفیہہ کی جمع۔ دیکھیے سفیہہ۔

سفید۔ (س۔ فید) (ع۔ صف) (۱) سپید۔ اُجلا۔ گورا چٹا (۲) کورا۔ سادہ۔ بغیر لکھا۔ صاف (۳) گنجفے کی آٹھ بازیوں میں سے ایک بازی کا نام (۴) خوف زدہ۔ ہراساں۔

سفید پڑ جانا۔ (ا۔ محاورہ) خوف یا غم سے چہرہ سفید ہو جانا۔ ہوائیاں اُڑنے لگنا۔ مُنہ فق ہو جانا۔

سفید پوش۔ (ف۔ صف) (۱) سفید کپڑے پہننے والا۔ اُجلا رہنے والا (۲) بھلا مانس۔ شریف طبع۔

سفید چشم۔ (ف۔ صف) اندھا۔ نابینا (۲) بے حیا۔

سفید کاری۔ (ف۔ ا۔ مث) (دفتری اصطلاح) دھوپ میں رکھ کر یا کیمیاوی طریقوں سے سفید کرنا۔

سفید و سیاہ۔ (ف۔ صف) (۱) اچھا بُرا۔ اچھائی بُرائی (۲) نیکی بدی۔

سفیدہ۔ (سَ۔ فے۔ دَہ) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) پھنکے ہوئے جست کا پھول جو آنکھوں کی دواؤں میں ڈالا جاتا ہے (۲) ایک قسم کا پوڈر (۳) ایک قسم کا آم (۴) ایک قسم کا خربوزہ۔ ایک درخت۔

سفیدۂ صبح (سپیدۂ صبح)۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) صُبح کی روشنی۔

سفیدی۔ (سَ۔ فے۔ دِی) (ف۔ ا۔ مث) (۱) گوراپن۔ چٹاپن (۲) انڈے کے اندر کا سفید ملغوبہ (۳) قلعی، دیواروں پر پھیرنے کا چونا (۴) صبح کی روشنی۔ اُجالا۔

سفیدی آنا۔ (ا۔ محاورہ) بال سفید ہو جانا۔ بڑھاپا آنا۔

سفیدی (پھیرنا) کرنا۔ (ا۔ محاورہ) دیوار یا مکان پر قلعی کرنا۔

سفیر۔ (سَ۔ فیر) (ع۔ ا۔ مذ) ایلچی۔ قاصد۔ جمع سُفرا۔

سفینہ۔ (سَ۔ فی۔ نہ) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) کشتی۔ ناؤ۔ جہاز (۲) بیاض۔ نوٹ بک (انگ) چھپے مجلد اوراق۔

سفینۂ نوحؑ - (ع - ف - ا - مذ) حضرت نوحؑ کی کشتی۔

سَفیہہ - (ع - صف) احمق - نادان - بے وقوف (۲) کمینہ۔

س ـــ ق

سقا - (سَق - قا) (ع - ا - مذ) بہشتی - پانی لانے یا پلانے والا - ماشکی۔

سقا شاہی - تھوڑے دن کی حکومت یا اقتدار - وہ عارضی حکومت جو نظام سقے نے شہنشاہِ ہمایوں کو غرقابی سے بچانے کے صلے میں اور افغانستان کے بچہ سقہ نے امیر امان اللہ خان کے فرار کے بعد کی۔

سقادہ - سقابہ - (سَ - قا - دَہ) (سَ - قا - بَہ) (اُر - ا - مذ) خزانۂ آب - پانی کی ٹنکی - پانی کا حوض - نہانے کی جگہ۔

سقایہ - (ع - مذ) پانی کا پیالہ - پانی پلانا۔

سقایہ خانہ - (ع - ف - ا - مذ) وہ عمارت جس میں پانی کا ذخیرہ رکھا جاتا اور آگے تقسیم کیا جاتا ہے - واٹر ورکس۔

سَقر - (سَ - قَر) (ع - ا - مذ) دوزخ - جہنم۔

سقط - (ع - ا - مذ) چوپائے کی موت - گھوڑے یا گدھے کا مر جانا۔ جمع: اسقاط۔

سقف - (ع - ا - مث) (۱) چھت (۲) شامیانہ

سُقم - سُقُم - (سُقم) (سُ - قُم) (ع - ا - مذ) (۱) خرابی - عیب - نقص (۲) (مث) بیماری - دکھ۔

سقم نکلنا - (ا - محاورہ) عیب نکالنا - خامی ظاہر کرنا۔

سقمونیا - (سَق - مو - نِ - یا) (یو - ا - مث) ایک قسم کا گوند۔

سقن - سقنی - (سَ - قَن) (سق - نی) (اُر - ا - مث) سقے کی بیوی - بہشتن - پانی بھرنے والی عورت۔

سقنقور - (سَ - قن - قُور) (یو - ا - مذ) ایک قسم کا رینگنے والا ریگستانی جانور - ریگ ماہی۔

سقوط - (سُ - قُوط) (ع - ا - مذ) (۱) گر پڑنا (۲) خطا کرنا (۳) جنگ ہارنا۔ (علم عروض کی اصطلاح) کسی حرف کا وزن شعر کے خلاف ہونا۔

سقیفہ - (سَ - قی - فَہ) (ع - ا - مذ) (۱) ڈیوڑھی میں بیٹھنے کا تخت (۱) چوڑا تختہ - چبوترہ۔

سقیفہ بندی - (ع - ف - ا - مث) (۱) بہتان (۲) بے ہودہ بات۔

سقیم - (سَ - قیم) (ع - صف) (۱) بیمار (اُر) خراب - خستہ - ابتر - ردی۔

سقیم الحال - (ع - صف) (۱) ناتواں - کم زور (۲) بیمار - مریض (۳) بہت مفلس۔

س ـــ ک

سکّا - (سُک - کا) (ہ - ا - مذ) کشتی کے تلے کی لکڑی (۲) انگوٹھی (ق)۔

سکاٹ - (Scot) دیکھیے اسکاٹ۔

سکاچ - (Scotch) دیکھیے اسکاچ۔

سکار - (سَ - کار) (ہ - ا - مذ) (۱) بل یا ہنڈی کی وصولی (۲) علی الصبح - تڑکا - پو پھٹے۔

سکار گھر - (اُر - ا - مذ) (اصطلاح بنکاری) وہ جگہ جہاں ہنڈیوں کی ادائیگی ہوتی ہے۔

سکارا - سکارائی - (سَ - کا - را) (س - کا - را - ئی) (ہ - ا - مذ) ہنڈی یا بل سکارنے کی فیس۔

سکارف - (Scarf) (سِ - کارف) (انگ - ا - مذ) (۱) رومال (۲) گلو بند۔

سکارنا - (سَ - کار - نا) (ہ - مص) بل یا ہنڈی کا روپیہ ادا کرنا۔

سکارو - (سَ - کا - رو) (ہ - ا - مذ) (اصطلاح بنکاری) ہنڈی قبول کرنے والا - ادائیگی کرنے والا۔

سکارے - (سَ - کا - رے) (ہ - ا - مذ) (۱) صبح - تڑکے - پو پھٹے (۲) آنے والا کل - فردا۔

سُکا کھڑک - (ق - صف) بالکل خشک۔

سکال - (س - کال) (سَ - ا - مث) (۱) علی الصبح - تڑکا (صف) (۲) موسم کے مطابق، باموقع (ظرف زماں) (۳) صبح کے وقت، پو پھٹے (۴) آنے والی کل۔

سُکال - (ق - ا - مذ) اچھا زمانہ - اچھی فصل - ارزانی۔

سکالر - (Scholar) عالم فاضل - دیکھیے اسکالر۔

سکالر شپ - (Scholarship) (انگ - ا - مذ) وظیفہ جو تحصیلِ علم کے لیے یا اعتراف قابلیت کے طور پر دیا جائے۔

سکالے - (سَ - کا - لے) (س - مذ) پوپھٹے - نور کے تڑکے - صبح کے وقت۔

سُکان - (سُک - کان) (ع - ا - مذ) (۱) پتوار - دنبالۂ کشتی (۲) ساکن کی جمع - رہنے والے باشندے۔

سکاؤٹ - (Scout) (انگ - ا - مذ) ایک عالمگیر جماعت جس کا مقصد لڑکوں میں خدمتِ خلق کا جذبہ پیدا کرنا ہے - یہ لڑکے ایک خاص وردی پہنتے ہیں (۲) وہ سپاہی جو دشمن کی سرگرمیوں کے متعلق معلومات فراہم کرنے کیلیے بھیجے جائیں

سکائی لیب - (Skylab) (انگ - مث) خلائی تجربہ گاہ - ایک خلائی امریکی اسٹیشن جسے ۱۹۷۴ء میں خلا میں چھوڑا گیا تھا - جس نے ۱۹۸۳ء میں گرنا تھا مگر فنی خرابی کے باعث ۱۲ جولائی ۱۹۷۹ء میں بحر ہند میں گر گیا۔

سکت - (سَ - کت) (ہ - ا - مث) طاقت - قوت - بل - توانائی۔

سُکتا - (سُک - تا) (ق - صف) قادر - قوی۔

سِکتّر - (س - کت - تر) (اُر - ا - مذ) انگریزی لفظ (Secretary) سیکرٹری کا مہند - ناظم - معتمد۔

سکتہ - (سَک - تَہ) (ع - ا - مذ) (۱) ایک بیماری جس میں آدمی مردے کی مانند بے حس و حرکت ہو جاتا ہے - مرض بے ہوشی (۲) (علم عروض کی اصطلاح) شعر کا وزن پورا نہ ہونا۔

سکتہ پڑنا - (ا - محاورہ) روانی میں نقص پڑنا - شعر کا وزن درست نہ ہونا۔

سکتے کا عالم - (ا - مذ) تحیر یا تعجب کی حالت - حیرت - خاموشی۔

سُکَٹ ۔ (سُ ۔ کَٹ) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) مشکل ۔ دشوار (۲) نزع کی حالت (۳) تکلیف ۔ بدنصیبی ۔
سُکُھ ۔ (سُ ۔ کُھ) [ق ۔ ا ۔ مث] حجاب ۔
سُکَّر ۔ (سُک ۔ کَر) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) زہرہ ۔ ناہید ۔ ایک روشن ستارے کا نام ۔
سُکر ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] خمار ۔ نشہ ۔ بے ہوشی ۔
سَکَرات ۔ (سَ ۔ کَ ۔ رات) [ع ۔ ا ۔ مث] جان کنی کی تکلیف ۔ نزع کی حالت ۔
سَکرانت ۔ (سَک ۔ رانت) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) سورج کا ایک بُرج سے دوسرے بُرج میں جانا ۔ تحویلِ آفتاب (۲) ہندوؤں کا ایک تہوار ۔
سِکرپٹ ۔ (Script) تحریر ۔ دیکھیے اِسکرپٹ ۔
سکرٹ ۔ (Skirt) لہنگا ۔ سایا ۔ دیکھیے اِسکرٹ ۔
سکریٹری ۔ (Secretary) (سِک ۔ رے ۔ ٹَ ۔ ری) [انگ ۔ ا ۔ مذ] معتمد ۔ دبیر ۔ ناظر ۔
سِکریٹریٹ ۔ (Secretariat) (سِک ۔ رے ۔ ٹے ۔ ری ۔ اٹ) [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) سکریٹری کا دفتر ۔ وہ عمارت جس میں حکومت کے سرکاری سکریٹریوں کے دفتر ہوں ۔
سِکرین ۔ (Screen) پردہ ۔ دیکھیے اِسکرین ۔
سیکرین ۔ (Saccharin) [انگ ۔ مذ] ایک سفید رنگ کا سفوف جو مصنوعی طور پر بنایا جاتا ہے اور چینی سے تقریباً پانچ سو گنا میٹھا ہوتا ہے ۔
سکڑ، سگڑ ۔ (سَ ۔ کَڑ) (سَ ۔ گَڑ) [ہ ۔ صف] دُور کا رشتہ ظاہر کرنے والا کلمہ ۔ جیسے سگڑ دادا ۔
سکڑ دادا ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] پردادا کا باپ ۔
سکڑ نانا ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] پرنانا کا باپ ۔
سُکڑا ۔ (سُک ۔ ڑا) [ہ ۔ صف] تنگ ۔ بھچا ہوا ۔ سمٹا ہوا ۔
سُکڑاؤ ۔ (سُک ۔ ڑا ۔ او) [اُر ۔ ا ۔ مذ] (اصطلاح اضافیت) اینٹھن ۔ جکڑاؤ ۔ گھٹنا ۔ کم ہونا ۔ سمٹنا (۲) [اصطلاحِ علم کیمیا] ٹھٹھرنے کی حالت یا عمل ۔ مادے کا مقدار کے لحاظ سے گھٹنا ۔
سُکڑنا ۔ (سُ ۔ کُڑ ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) سمٹنا ۔ بھچنا ۔ تنگ ہونا ۔
سُکڑی ۔ (سُک ۔ ڑی) [ہ ۔ صف] تنگ ۔ بھچی ہوئی ۔
سکڑی پڑنا ۔ [ہ ۔ صف] دقت پیش آنا ۔ دشواری ہونا (۲) مصیبت پڑنا ۔
سکسینہ ۔ (سَک ۔ سے ۔ نہَ) [ہ ۔ ا ۔ مذ] کائستھوں کی ایک گوت ۔
سِکشا ۔ (سِک ۔ شا) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) تعلیم و تربیت ۔ سکھانا پڑھانا (۲) نصیحت (۳) وید کا ایک حصہ ۔
سِکّل ۔ [ق ۔ ا ۔ مث] زنجیر ۔
سِکلا ۔ (سِک ۔ لا) [ق] سب ۔
سُک لَبَد ۔ [ق] خشک ہونٹ ۔
سکنا ۔ (سَک ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) لائق ہونا ۔ قابل ہونا (۲) ممکن ہونا ۔
سِکنا ۔ (سِک ۔ نا) [مص] (۱) آگ پر تپایا جانا ۔ پختہ ہونا ۔ کرارا ہونا (۲) گرم ہونا ۔ سینک لینا ۔

سَکَنات ۔ (سَ ۔ کَ ۔ نات) [ع ۔ ا ۔ مذ] سکنہ کی جمع (۱) وقفے ۔ سکون ۔ ٹھہرنا ۔
سِکَنج بین ۔ (سِ ۔ کَنج ۔ بین) [ع ۔ ا ۔ مث] سرکہ یا نیبو کے عرق کا پکا ہوا شربت ۔ سرکہ اور انگبین (شہد) کے مرکب سرکنگبین سے عربی بنا ہوا ۔
سِکَندر ۔ (سِ ۔ کَن ۔ دَر) [ف ۔ ا ۔ مذ] فیلقوس شاہ مقدونیہ کا بیٹا ۔ دنیا کا ایک مشہور فاتح ، جس نے ہندوستان پر حملہ کیا اور پنجاب کے راجہ پورس کو شکست دی ۔ اِسے سکندرِ اعظم کہتے ہیں ۔ کنایتاً خوش نصیب ۔
سِکَندری ۔ (سِ ۔ کَن ۔ دَ ۔ ری) [ف ۔ صف] (۱) سکندر کے متعلق (۲) [مث] گھوڑے کی ٹھوکر (۳) مجازاً بادشاہت ۔
سکندری کھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) گھوڑے کا ٹھوکر کھانا ۔
سیکنڈ ۔ (Second) (سِ ۔ کَنڈ) [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ثانیہ ۔ لحظہ ۔ لمحہ ۔ (۲) اوّل کے بعد دوسرا (۳) [صف] دوسرا ۔ ثانی ۔ دوم ۔
سیکنڈ کلاس ۔ (Second Class) [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) دوسرا درجہ (۲) دوسرے درجے کا ۔
سیکنڈ ہینڈ ۔ (Second Hand) [انگ ۔ ا ۔ مذ] برتا ہوا ۔ مستعمل ۔ استعمال شدہ
سیکنڈری ۔ (Secondary) [انگ ۔ صف] ثانوی ۔ تحتانی ۔
سَکَنہ ۔ (سَ ۔ کَ ۔ نہَ) [ع ۔ ا ۔ مذ] ساکن کی جمع ۔ باشندے ۔
سَکنہ ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] سکون کی جگہ ۔ مکان ۔
سَکنی ۔ (سَ ۔ کَ ۔ نی) [ع ۔ صف] قابلِ رہائش ۔
سُکوت ۔ (سُ ۔ کُوت) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) خاموشی (۲) امن ۔
سکوت کا عالم ۔ خاموشی کی حالت ۔
سکوٹر ۔ (Scooter) [انگ ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کا چھوٹے پہیوں والا موٹر سائیکل
سِکور ۔ (Score) دیکھیے اسکور ۔
سِکورا ۔ (سِ ۔ کو ۔ را) (سِ ۔ کو ۔ رہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] مٹی کا پیالہ ۔
سکوڑنا ۔ (ا ۔ مص) ہاتھ پاؤں کا اکٹھا کر لینا ۔ سکیڑ لینا ۔
سکول ۔ (School) مدرسہ ۔ دیکھیے اسکول ۔
سُکُون ۔ (سُ ۔ کُون) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) ٹھیراؤ ۔ قرار (۲) امن ۔ خاموشی (۳) ساکن حرف کی علامت ۔ جزم ۔
سکون آور ۔ [ع ۔ ا ۔ صف] (۱) قرار لانے والی [اصطلاحِ علم کیمیا] مسکن دوا یا مادہ ۔
سُکُونت ۔ (سُ ۔ کُو ۔ نَت) [اُر ۔ ا ۔ مث] (۱) بود و باش ۔ مستقل قیام (۲) رہنے کی جگہ ۔ مسکن ۔ مکان ۔ اقامت گاہ ۔
سکونت پذیر ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) بسنا ۔ رہنا ۔ بود و باش اختیار کرنا ۔
سُکُونیات ۔ (سُ ۔ کُو ۔ نِ ۔ یات) [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] (اصطلاح طبیعات) وہ علم جس میں اجسام کی حالت سکون سے بحث کی جاتی ہے ۔
سکویش ۔ (Squash) (۱) عرق ۔ شربت (۲) ایک کھیل جو ریکٹ اور نرم گیند سے کمرے کے اندر بنے ہوئے کورٹ میں کھیلا جاتا ہے ۔
سِکّہ ۔ (سِک ۔ کہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) ٹھپّا ۔ ضرب ۔ چھاپ ۔ نقش کیا ہوا ۔ ڈھلا ہوا (۲) سرکاری منقش زر جو ملک میں چلے ۔ (۳) طرز ۔ روش ۔ طریقہ ۔ قانون

(۳) (اثر) رُعب۔ داب۔

سکہ بٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رُعب قائم کرنا (۲) حکومت جمانا۔

سکہ بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رُعب قائم ہونا (۲) حکم چلنا۔ حکومت ہونا۔

سکہ رائج الوقت۔ (ع۔ا۔ مذ) وہ سکہ جو ملک میں چل رہا ہو۔

سکہ رواں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) حکم چلنا۔

سکہ زن۔ (ف۔ صف) سکہ ڈھالنے والا ٹکسالیہ۔

سکۂ جعلی، قلب۔ (ع۔ا۔ مذ) جھوٹا سکہ۔ مصنوعی سکہ۔

سِکھ۔ (ہ۔ا۔ مذ) (۱) شاگرد۔ چیلا (۲) گرو نانک کا پیرو۔

سُکھ۔ (ہ۔ا۔ مذ) (۱) راحت۔ آسودگی۔ چین۔ آرام (۲) امن و امان (۳) تندرستی۔ صحت مندی۔

سکھپال۔ (ہ۔ا۔ مث) ایک قسم کی پالکی۔

سکھ تلا۔ (ا۔ مذ) پائے تابہ۔ چمڑے کا وہ ٹکڑا جو جوتے کے اندر رکھتے ہیں۔

سُکھ چین۔ (ہ۔ا۔ مذ) (۱) آرام و آسائش (۲) ایک درخت کا نام۔

سکھ درشن۔ (ہ۔ا۔ مذ) ایک بوٹی جس کا عرق کان کے درد کے لیے مفید ہے۔

سکھ سمپت کا سب کوئی ساتھی۔ (ا۔ مثل) خوش حالی کے زمانے میں سب دوست بن جاتے ہیں۔

سُکھ کی نیند۔ (ا۔ مث) چین آرام کی نیند۔ خوابِ راحت۔

سُکھ میں ہر کو بھجے تو دُکھ کاہے کو ہو۔ (ا۔ مثل) راحت کے زمانے میں خدا کو یاد کریں تو مصیبت کیوں آئے۔

سِکھا شاہی۔ (سِکھ۔ کھا۔ شا۔ ہی) (اثر۔ا۔ مث) (۱) سکھوں کی عمل داری۔ بے انصافی اور لوٹ کے لیے مشہور ہے۔ سکھوں کے زمانے کا اندھیر۔ (۲) اَپا دھاپی یا لوٹ مار کا دَور۔

سکھانا۔ سکھلانا۔ (سِ۔ کھا۔ نا) (سِکھ۔ لا۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) تعلیم دینا۔ پڑھانا۔ لکھانا۔ بتانا (۲) سدھانا۔ تربیت دینا۔ کسی ڈھب یا راستے پر لگانا (۳) بہکانا۔ ورغلانا۔ پٹی پڑھانا۔

سکھانا پڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) بدگمان کرنا۔ لگائی بجھائی کرنا۔

سُکھانا۔ سُکھلانا۔ (سُ۔ کھا۔ نا) (سُکھ۔ لا۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) خشک کرنا۔ رطوبت جذب کرنا (۲) دیر تک بٹھائے رکھنا۔

سکھایا پڑھایا۔ (ا۔ صف) تعلیم یافتہ۔ تربیت یافتہ (۲) بہکایا ہوا۔

سکھائے میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) بہکاوے میں آجانا۔

سُکھم۔ (ق۔ صف) باریک۔ جالی دار۔ استعارتاً بہ معنی باطن۔

سکھی۔ (سَ۔ کھی) (ہ۔ا۔ مث) (۱) سہیلی۔ ساتھن۔ ہم جولی (۲) فقیروں کا ایک گروہ جو زنانہ لباس پہنتا ہے۔

سُکھی۔ (سُ۔ کھی) (ہ۔ صف) آسودہ حال۔ خوش۔ مطمئن۔

سکیچ۔ (Sketch) (انگ۔ا۔ مذ) خاکہ۔ دیکھیے اسکیچ۔

سُکیڑنا۔ (سُ۔ کیڑ۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) سمیٹنا۔ اکٹھا کرنا (۲) بھینچنا۔ تنگ کرنا۔ چست کرنا۔

سکیل۔ (Scale) (سَ۔ کیل) (انگ۔ا۔ مذ) پیمانہ۔ انداز۔ تجویز۔

سکیلا۔ (سَ۔ کی۔ لا) (ہ۔ا۔ مذ) (۱) ایک قسم کا فولادی ہتھیار (۲) ایک قسم کی تلوار۔ سیف۔ شمشیر۔ تیغ۔

سکیم۔ (Scheme) منصوبہ۔ تجویز۔ تدبیر۔ مصلحت۔ دیکھیے اسکیم۔

سکینڈل۔ (Scandal) (انگ۔ا۔ مذ) تہمت۔ رُسوائی۔ بدنامی۔ دیکھیے اسکینڈل

سکّین۔ (سِک۔ کین) (ع۔ا۔ مث) چاقو۔ چھری۔

سکینت۔ سکینہ۔ (ع۔ا۔ مث) آرام۔ سکون۔

س۔گ

سگ۔ (ف۔ا۔ مذ) کُتا۔

سگِ بازاری۔ (ف۔ا۔ مذ) وہ کُتا جس کا کوئی مالک نہ ہو۔

سگ باش برادرِ خورد مباش۔ (ف۔ مثل) چھوٹے بھائی کی کوئی عزت یا توقیر نہیں ہوتی۔

سگِ تازی۔ (ف۔ صف) عربی نسل کا شکاری کتا۔

سگِ حضور بہ از برادرِ دُور۔ (ف۔ مثل) (۱) حاضر یا آنکھوں کے سامنے رہنے والے اور ادنیٰ درجے کے آدمی کی رعایت حقیقی عزیز سے زیادہ کرنی پڑتی ہے یا پاس رہنے والا غیر دُور رہنے والے عزیز سے زیادہ فائدہ حاصل کرلیتا ہے۔

سگِ زرد برادرِ شغال۔ (ف۔ مثل) (۱) زرد کتا گیدڑ کا بھائی (۲) اس شخص کی بابت کہتے ہیں جو بدی میں دوسروں کی مانند ہو۔

سگا۔ (سَ۔ گا) (ہ۔ صف) (۱) ایک ماں باپ کا۔ ایک خون۔ حقیقی (۲) بہت قریبی۔ اپنا۔ یگانہ (۳) داماد (۴) (پہاڑی قبائل میں) اپنے گاؤں یا بستی کا۔

سگّے سُودرے۔ (ق) خویش اقارب۔

سگار۔ (Cigar) (سِ۔ گار) (انگ۔ا۔ مذ) چُرٹ۔ بڑا سگریٹ جو تمباکو کا پتہ لپیٹ کر بنایا جاتا ہے۔

سگارت (سگارٹ)۔ (سِ۔ گا۔ رت) (سِ۔ گا۔ رٹ) (ہ۔ا۔ مث) اپنایت رشتہ۔ ناتہ۔ قرابت۔

سگال۔ (ف۔ لاحقہ فاعلی) اسم فاعل ترکیبی بنا کر اندیشہ کرنے والا یا چاہنے والا کے معنی دیتا ہے جیسے خیر سگال۔

سگانہ۔ (سِ۔ گا۔ نہ) (ف۔ صف) (اصطلاح علم کیمیا) زمین کی تیسری تہ۔

سگائی۔ (سَ۔ گا۔ ئی) (ہ۔ا۔ مث) منگنی۔ نسبت۔ قرابت داری (ق)۔

سگّٹ۔ (ق۔ صف) کل۔ تمام۔

سگرٹ۔ (Cigarette) (سِگ۔ رَٹ) (انگ۔ا۔ مذ) ہلکا چرٹ۔ کاغذ میں لپٹی ہوئی تمباکو کی بتی۔

سگس۔ (ق۔ا۔ مذ) راحت۔ آرام۔

سگسی۔ (سِگ۔ سی) (ق۔ صف) (۱) کاہل۔ سُست (۲) کاہلی۔ سُستی۔

سگل۔ سگلے۔ (ق) سب۔ تمام۔ کل۔

سگند۔ (سُ۔ گند) (ہ۔ا۔ مث) (۱) مہک۔ خوش بو (۲) سوندھا۔ خوش بودار۔

سگنل۔ (Signal) (سِگ۔ نَل) (انگ۔ا۔ مذ) اشارہ۔

سگنل ڈاؤن ہونا۔ ریلوے محکمہ کے ہتھے کا نیچا ہونا۔ ٹرین کو لائن کلیر ہونے کا اشارہ ملنا۔ ریل کے آنے یا روانہ ہونے کا اشارہ ہونا۔

سگنل مین۔ (Signal Man) وہ آدمی جو سگنل اٹھاتا یا گراتا ہے۔

سِگنلر۔ (Signaller) (سِگ۔نِ۔لر) (انگ۔ا۔مذ) تار بابو۔ ٹیلیگراف کلرک۔

سُگھڑ۔ (سُ۔گھڑ) (ہ۔صف) تیز دار۔ خوش سلیقہ۔ ذی شعور۔ دانش مند۔ صاحب تمیز۔ کاریگر۔ دستکار۔ ہنرمند۔

سُگھڑاپا۔ (سُگھ۔ڑا۔پا) (ہ۔ا۔مذ) سلیقہ۔ تمیز۔ ہنرمندی۔ کاریگری۔

سُگھڑائی۔ (ق) چترائی۔ ہوشیاری۔ ہنرمندی۔ دانائی۔

سُگھڑپن۔ (سُ۔گھڑ۔پَن) (ہ۔ا۔مذ) (۱) سلیقہ۔ تمیز (۲) ہنرمندی۔ ہوشیاری۔

سُگھڑدل۔ (ق) سُگھڑ۔ باسلیقہ۔

سُگھڑئی۔ (ہ۔ا۔مث) ایک راگ جو رات کے دوسرے پہر گایا جاتا ہے۔

س — ل

سِل۔ (ع۔ا۔مث) (۱) ایک بیماری جس سے پھیپھڑوں میں زخم ہو جاتے ہیں اور منہ سے خون آنے لگتا ہے۔ تپ دق (۲) درد (ق)۔

سِل۔ (ہ۔ا۔مث) مصالحہ پیسنے کا پتھر۔ پتھر کا لمبا چوڑا ٹکڑا جو عمارتوں میں لگایا جاتا ہے۔

سل بٹا۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) سل پر مسالا پیسنے کا چھوٹا پتھر۔

سِلا۔ سیلا۔ (سِ۔لا) (سے۔لا) (ہ۔ا۔مذ) خوشہ۔ اناج کی وہ بالیں جو فصل کٹنے کے بعد کھیت میں پڑی رہ جاتی ہیں۔

سلاجیت۔ (سَ۔لا۔جیت) (ہ۔ا۔مذ) سیاہ رنگ کا رقیق مادہ جو پتھر سے نکلتا ہے اور بطور دوا استعمال ہوتا ہے۔

سِلاح۔ (سِ۔لا ح) (ع۔ا۔مذ) (۱) لڑائی کے ہتھیار (۲) اوزار۔

سلاح بند۔ (ع۔ف۔صف) ہتھیار لگائے ہوئے۔ مسلح۔

سلاح خانہ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) میگزین۔ وہ عمارت جس میں ہتھیار جمع رہتے ہیں۔

سلاح ساز۔ (ع۔ف۔صف) ہتھیار بنانے والا۔

سلاح شور۔ سلحشور۔ (ف۔صف) (۱) بہادر سپاہی (۲) ہتھیار بند سپاہی (۳) میگزین کا داروغہ۔

سلاخ۔ (سَ۔لاخ) (اُر۔ا۔مث) (۱) لوہے کی گول چھڑ (۲) لکیر۔ دھار۔

سلاخی گندھک۔ (سَ۔لا۔خی۔گن۔دھک) (اُر۔ا۔مث) (اصطلاح علم کیمیا) وہ گندھک جو سلاخوں کی شکل میں ہو۔

سلاد۔ (Salad) (سَ۔لاد) (انگ۔ا۔مذ) کچے ساگ اور ترکاریوں کا کچرا یا کچالو جو کھانے کے ساتھ کھایا جاتا ہے۔

سلاست۔ (سَ۔لا۔سَت) (ع۔ا۔مث) نرمی۔ روانی۔ ہمواری۔ کلام میں ثقیل لفظ نہ آنا۔ صفائی۔ فصاحت۔

سلاست زُبان۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) فصاحت۔ نرم اور ہلکے پھلکے الفاظ استعمال کرنا۔

سلاسل۔ (سَ۔لا۔سِل) (ع۔ا۔مث) سلسلہ کی جمع۔ بیڑیاں۔ زنجیریں۔ کڑیاں۔

سلاطین۔ (سَ۔لا۔طین) (ع۔ا۔مذ) (۱) سلطان کی جمع۔ بہت سے بادشاہ۔ قیصر۔

سلام۔ (سَ۔لام) (ع۔ا۔مذ) (۱) سلامتی (۲) تسلیم۔ آداب (۳) رخصت کرنا۔ الوداع (۴) بس۔ جائیے۔ معاف کیجیے (۵) کسی نے جو بات نہ مانی ہو اس کے ظہور پذیر ہونے پر طنزاً آداب بجالانا (۶) خاتمۂ نماز پر دائیں بائیں منہ پھیرنا (۷) مایوسی کا اظہار (۸) غزل کے انداز پر وہ نظم جس میں واقعاتِ کربلا کا ذکر ہو (۹) کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ و سلام عرض کرنا۔

سلام پھیرنا۔ (ا۔محاورہ) نماز ختم کرنا۔

سلام پیام۔ سلام پیغام۔ (ع۔صف) منگنی یا نسبت کی بات چیت۔

سلام دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) افسروں کا کسی کو اندر بلوانا یا کوئی چیز لے کر شکریہ کہلانے کی ہدایت کرنا (۲) رخصت یا وداع کرنا۔

سلام رُوستائی بے غرض نیست۔ (ف۔مثل) خوشامد کرنے والے کا ضرور کوئی نہ کوئی مطلب ہوتا ہے۔

سلام شوق۔ (ع۔ا۔مذ) محبت اور اشتیاق کا سلام۔

سلامٌ (السلام) علیکم۔ (ع۔کلمۂ دعا) تم پر سلامتی ہو۔ آنے والا مجلس میں قدم رکھتے وقت یا کسی سے ملنے پر یہ کلمہ کہتا ہے۔

سلام علیکی۔ (ق۔مث) صاحب سلامت۔ علیک سلیک۔ جان پہچان۔

سلام کرائی۔ سلامی۔ وہ رقم وغیرہ جو رخصتی کے وقت دولہا کے سلام کرنے پر دولہن والوں کی طرف سے دی جاتی ہے۔

سلام کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سرماتھے یا سینے پر ہاتھ رکھنا۔ آداب بجالانا۔ (۲) رخصت ہونا۔ جانا (۳) سرتسلیم خم کرنا۔ ہار ماننا۔ کسی کی بڑائی کا اعتراف کرنا۔ سراہنا (۴) دست بردار ہونا (۵) خیرباد کہنا۔

سلام لینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سلام کا جواب دینا۔

سلام نیاز۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) عاجزی کا سلام (بڑوں اور بزرگوں کے لیے)

سلام ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ملاقات ہونا (۲) رُو برُو یا سامنے ہونا۔

سلام ہے۔ (ا۔محاورہ) (۱) باز آئے۔ چھوڑا۔ دست بردار ہوئے (۲) خدا بچائے۔

سلامت۔ (سَ۔لا۔مَت) (ع۔صف) (۱) محفوظ۔ ہر بلا سے بچا ہوا (۲) صحیح۔ تن درست۔ پورا (۳) زندہ۔ حیات۔ موجود (۴) مبارکباد کا جواب۔

سلامت رَوی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) (۱) چلن سے چلنا۔ کفایت شعاری اختیار کرنا۔ میانہ روی (۲) سیدھی راہ اختیار کرنا (۳) ایسا ڈھنگ جس سے کسی طرح کا الزام نہ آئے۔

سلامتی۔ (سَ۔لا۔مَ۔تی) (ع۔ف۔ا۔مث) (۱) خیریت۔ عافیت۔ (۲) حفاظت۔ بچاؤ۔ محفوظ ہونا (۳) صحت۔ تندرستی (۴) زندگی۔ حیات (۵) داز (؟) موجودگی (۶) قیام۔ برقراری۔

سلامی ۔ (س۔لا۔مِی) (ع۔ف۔ا۔مث) (۱) تعظیم۔ سپاہ کا ہتھیار اُٹھا کر تعظیم دینا (۲) توپیں۔ بندوقیں۔ گولے چلا کر تعظیم کرنا (۳) نذرانہ۔ پیش کش (۴) ڈھال۔ ڈھلوان (۵) مُجرائی (۶) وہ رقم جو بوقتِ رخصتی دلھن والے دولھا کو دیتے ہیں۔

سلامی اُتارنا ۔ (ا۔محاورہ) بادشاہ یا حاکمِ وقت وغیرہ کی آمد پر توپیں یا بندوقیں سر کرنا۔

سِلانا۔ سِلوانا ۔ (سِ۔لا۔نا) (سِل۔وا۔نا) (ہ۔مص) ٹانکے لگوانا۔ بخیہ کرانا۔

سُلانا۔ سُلا دینا ۔ (سُ۔لا۔نا) (سُ۔لا۔دے۔نا) (ہ۔مص) (۱) نیند میں محو کرنا۔ بچے کو تھپک تھپک کر نیند کی ترغیب دینا (۲) (قبر میں) رکھنا (۳) دفن کرنا۔ گاڑنا۔ دبانا (۴) زہر کھلا کر مار ڈالنا۔ گلا گھونٹ دینا۔

سِلائی ۔ (سِ۔لا۔ای) (ہ۔ا۔مث) (۱) سِلوانے کی اُجرت (۲) سینا۔ سینے کا عمل۔

سَلائی ۔ (سَ۔لا۔ای) (ہ۔ا۔مث) دھات یا لکڑی کی پتلی سلاخ۔ سُرمہ لگانے کی گول پتلی سلاخ۔

سلائی پھیرنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) گرم گرم سلائی آنکھوں میں پھیر کر اندھا کرنا (۲) زخم یا آنکھ میں سلائی گھمانا۔

سَلب ۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) لے جانے یا مٹانے کا عمل۔ جذب کرنا۔ (۲) چھین لینا۔

سِلپ ۔ (Slip) (سِ۔لِپ) (انگ۔ا۔مث) (۱) کاغذ یا کسی باریک چیز کا لمبا پُرزہ یا پٹی (۲) غلطی۔ سہو۔

سلیپَٹ ۔ (سِل۔پَٹ) (ہ۔صف) (۱) صاف۔ ہموار (۲) اندھا (۳) مٹے ہوئے نقوش کا (سکہ) (۴) (اُ) بن ایڑی کی جوتی۔ انگریزی لفظ سلیپر کا بگڑا ہوا لفظ (۵) ریل کی سڑک پر بچھا ہوا لکڑی کا تختہ۔ سلیپر (بمعنی شہتیر) کا بگڑا ہوا۔

سِلپچی۔ سِلفچی ۔ (سِ۔لَپ۔چی) (سِ۔لَف۔چی) (اُ۔ا۔مث) ہاتھ دھونے کا برتن۔

سُلٹنا ۔ (سُ۔لَٹ۔نا) (ہ۔مص) (۱) نمٹنا۔ باہم طے کرنا (۲) سیدھا کرنا۔

سلجوق ۔ (سَل۔جُوق) (ت۔ا۔مذ) ترکوں کا ایک مشہور خاندان۔

سُلجھانا ۔ (سُل۔جھا۔نا) (ہ۔مص) (۱) گرہیں اور پیچ کھولنا۔ اُلجھاؤ دُور کرنا (۲) پیچیدہ معاملے کی اُلجھنیں دُور کرنا۔

سُلجھنا ۔ (ا۔مص) حل ہونا۔ آسان ہونا۔ سہل ہونا۔ کھُلنا۔

سُلجھاؤ۔ سلجھاوا ۔ (سُل۔جھا۔او) (سُل۔جھا۔وا) فیصلہ۔ اُلجھن دُور ہونا۔

سلجھا ہوا۔ سلجھا سلجھایا ۔ (ا۔صف) تجربہ کار۔ آزمودہ کار۔

سِلح ۔ (سِ۔لَح) (ع۔ف۔ا۔مذ) ہتھیار۔ اوزار۔ آلاتِ حرب (۲) پوشاک۔ لباس۔

سلح پوش ۔ (ع۔ف۔صف) ہتھیار بند۔ مسلح۔

سَلخ ۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) قمری مہینے کا آخری دن (۲) کھال کھینچنا۔ کھال اُتارنا۔

سَلسال ۔ (ع۔صف) صاف۔ شفاف۔ میٹھا پانی۔

سَلَسُ البَول۔ سَلسُ البَول ۔ (سَ۔لَ۔سُل۔بَول) (سَل۔سُل۔بَول) (ع۔ا۔مذ) مثانے کی ایک بیماری جس میں پیشاب بار بار قطرہ قطرہ کر کے آتا ہے۔

سَلسَبیل ۔ (سَل۔سَ۔بِیل) (ع۔ا۔مث) (۱) بہشت کی ایک نہر (۲) خوشگوار چیز (۳) شراب۔

سَلسَلانا ۔ (سَل۔سَ۔لا۔نا) (ہ۔مص) (۱) نرم نرم کھجلی ہونا (۲) رینگنا۔ کیڑوں کا پیٹ کے بل چلنا۔

سلسلاہٹ ۔ (سَل۔سَ۔لا۔ہَٹ) (ہ۔ا۔مث) (۱) کھجلی۔ چُل۔ (۲) درد (ق)۔

سِلسِلہ ۔ (سِل۔سِ۔لَہ) (ع۔ا۔مذ) (۱) زنجیر۔ بیڑی (۲) قطار۔ صف۔ لڑی (۳) خاندان۔ نسل (۴) شجرہ (۵) ترتیب۔ درستی (۶) تعلق۔ واسطہ (۷) ملازمت کا تعلق۔ جمع: سلاسل۔

سلسلہ بندی ۔ (ع۔ف۔ا۔مث) (۱) قطار بندی۔ ترتیب (۲) زمل بندی۔ گروپ بندی۔

سلسلۃ الذہب ۔ (ع۔مذ) سونے کی زنجیر۔ سنہری زنجیر (۲) کنایۃً لائق فائق لوگوں کا گروہ۔

سلسلہ توڑنا ۔ (ا۔محاورہ) ترکِ تعلق کرنا۔

سلسلہ جُنباں ۔ (ف۔صف) تحریک چلانے والا۔ بات نکالنے والا۔

سلسلہ چلنا ۔ (ا۔محاورہ) کسی بات کا شروع ہونا (۲) نسل چلنا۔

سلسلۂ (سخن) کلام ۔ (ف۔ا۔مذ) بیان کی ترتیب۔

سلسلۂ کوہ ۔ (ف۔ا۔مذ) پہاڑوں کی قطار۔ وہ پہاڑ جو ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔

سلسلہ ملنا ۔ (ا۔محاورہ) خاندانی تعلق ہونا۔

سلسلہ نکالنا ۔ (ا۔محاورہ) ذریعہ پیدا کرنا۔ طریقہ نکالنا۔

سلسلہ نکلنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) آغاز ہونا (۲) راہ نکلنا۔

سلسلہ وار ۔ (ع۔ف۔صف) ترتیب وار۔ درجہ کے لحاظ سے۔ نمبر کے مطابق۔

سُلطان ۔ (سُل۔طان) (ع۔ا۔مذ) بادشاہ۔ فرماں روا۔ راجہ۔

سُلطانہ ۔ (سُل۔طا۔نَہ) (ع۔ا۔مث) ملکہ۔ رانی۔ بادشاہ کی بیگم۔

سُلطانی ۔ (سُل۔طا۔نی) (ع۔ا۔مث) بادشاہی۔ فرماں روائی۔ حکومت۔

سلطنت ۔ (سَل۔طَ۔نَت) (ع۔ا۔مث) بادشاہی۔ حکومت۔ عمل داری۔

سَلَف ۔ (سَ۔لَف) (ع۔صف) (۱) گزشتہ۔ سابقہ۔ پہلے کا (۲) اگلے زمانے کے لوگ۔ جمع: اسلاف۔

سُلَف ۔ (سُ۔لَف) (اُ۔ا۔مذ) (۱) سودا۔ اسباب (۲) خریدا ہوا سامان (مرکب ہو کر آتا ہے جیسے سوداسلف) (ق) کشتی۔

سُلفا ۔ (سُل۔فا) (اُ۔ا۔مذ) ایک دفعہ چلم بھرنے کے قابل تمباکو یا چرس۔

سُلفا کر ڈالنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) جلا کر خاک کر دینا (۲) فضول خرچی میں دولت برباد کر ڈالنا۔

سلفر ۔ (Sulphur) (سَل۔فَر) (انگ۔ا۔مذ) گندھک۔ کبریت۔

سلفی ۔ (ع ۔ صف) سلف سے منسوب (۲) اہلِ حدیث حضرات اپنے آپ کو سلف صالحین کا پیرو گردانتے ہوئے اپنے آپ کو سلفی کہتے ہیں۔

سِلک ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) تاگا ۔ دھاگا ۔ ڈورا (۲) لڑی ۔ ہار (۳) ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ پرونا (۴) سلسلہ ۔ قطار (۵) نظم۔

سِلک ۔ (Silk) (انگ ۔ ا ۔ مذ) (۱) ریشم۔

سِلکھن ۔ (سِل ۔ لکھن) (ق ۔ صف) نیک بخت ۔ نیک چلن۔

سلگ ۔ (سَ ۔ لَگ) (ہ ۔ صف) (۱) لگاتار مسلسل ۔ برابر ۔ ثابت ۔ سالم۔

سِلگ ۔ (ق ۔ ا ۔ مث) دوستی ۔ بے تکلفی ۔ محبت۔

سِلگ دینا ۔ (ق) مُنہ لگانا ۔ بے تکلفی پیدا کرنا۔

سُلگانا ۔ (سُل ۔ گا ۔ نا) (ہ ۔ مص) آگ جلانا یا روشن کرنا (۲) فساد یا جھگڑا کرانا۔

سُلگنا ۔ (سُ ۔ لگ ۔ نا) (ہ ۔ مص) آگ روشن ہونا (۲) آہستہ آہستہ دھواں نکلنا (۳) حسد سے جلنا۔

سِلگی ۔ (سِل ۔ گی) (ق ۔ صف) (۱) سدھا ہوا ۔ سلیم الطبع (۲) دوستی۔

سِلگی پینا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) دوستی ۔ بے تکلفی۔

سَلَم ۔ (سَ ۔ لَم) (ع ۔ ا ۔ مث) کسی چیز کی پیشگی قیمت دے دینا ۔ اُردو میں صرف بیع کے ساتھ مستعمل ہے (بیع وسَلَم)۔

سَلم ۔ (سَ ۔ لم) (ع ۔ ا ۔ مذ) (اصطلاح کیمیا) سالمہ مادہ ۔ ذرّہ ۔ ریزہ۔

سلما ۔ (سَل ۔ ما) (ہ ۔ ا ۔ مذ) چاندی سونے کے تار جن کو بٹ کر اور بل دے کر لباس ۔ جوتوں اور ٹوپیوں وغیرہ پر لگاتے ہیں۔

سلمیٰ ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) عرب کی ایک حسین عورت کا نام (مجازاً) محبوبہ ۔ معشوق۔

سُلنا ۔ (سُل ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) چھدنا ۔ سوراخ ہونا۔

سِلنا ۔ (سِل ۔ نا) (ہ ۔ مص) سِیا جانا۔

سِلو ۔ (Slow) (س ۔ لو) (انگ ۔ صف) مدھم ۔ سُست رفتار۔

سَلوٗ ۔ (سَل ۔ لُو) (ہ ۔ ا ۔ مذ) کٹا ہوا چمڑا جس کو ڈورے کے بجائے استعمال کرتے ہیں۔

سلوکی (سلائی) گٹھائی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) نرے چمڑے کی سلائی یا گٹھائی۔

سلوا ۔ سلوئی ۔ (سَل ۔ وا) (ع ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا بٹیر۔

سِلوانا ۔ (سِل ۔ وا ۔ نا) (ہ ۔ مص) سلانا ۔ سینے کے لیے دینا۔

سُلوائی ۔ (سُل ۔ وا ۔ اِی) (ہ ۔ ا ۔ مث) بندھوائی ۔ چھید کروانے کی مزدوری۔

سِلوائی ۔ (سِل ۔ وا ۔ اِی) (ہ ۔ ا ۔ مث) سِلوانے کے دام۔

سلوتری ۔ (سَ ۔ لوت ۔ ری) (ہ ۔ ا ۔ مذ) گھوڑوں کا ڈاکٹر۔

سلوپ ۔ (Slop) (انگ ۔ ا ۔ صف) ڈھلائی ۔ نشیب۔

سَلوٹ ۔ (سَل ۔ وٹ) (ہ ۔ ا ۔ مث) شکن ۔ بل ۔ چُرس۔

سلوٗٹ ۔ (Salute) (سَ ۔ لُوٹ) (انگ ۔ ا ۔ مث) (۱) سلام ۔ آداب ۔ تسلیم (۲) فوجی سلام۔

سِلور ۔ (Silver) (سِل ۔ وَر) (انگ ۔ ا ۔ مث) چاندی ۔ رُوپا۔

سلوشن ۔ (Solution) (سَ ۔ لُو ۔ شن) (انگ ۔ ا ۔ مذ) محلول ۔ تحلیل کی کیفیت۔

سُلوک ۔ (سُ ۔ لُوک) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) راستہ چلنا ۔ راہ طے کرنا (۲) (اُر) برتاؤ ۔ طرزِ عمل ۔ رویّہ (۳) دوستی ۔ محبت (۴) امداد (۵) بھلائی ۔ نیکی ۔ نیک روی (۶) (اصطلاح تصوف) حق تعالٰے کا تقرب چاہنا ۔ تلاش حق۔

سلول ۔ (ق ۔ صف) خوش ادا۔

سلولائڈ ۔ (Celluloid) (س ۔ لو ۔ لا ۔ ئڈ) (انگ ۔ ا ۔ مذ) ایک مسالہ جو مختلف چیزیں بنانے کے کام آتا ہے۔

سَلوَن ۔ (سَل ۔ وَن) (ق ۔ صف) خوبصورت۔

سلونا ۔ (س ۔ لُو ۔ نا) (ہ ۔ صف) (۱) نمکین ۔ نمک آلود ۔ نمک دار (۲) سانولا گندمی۔

سلونو ۔ (سَ ۔ لو ۔ نو) (ہ ۔ ا ۔ مث) ساون کے مہینے میں ہندوؤں کا ایک تہوار جس میں راکھی باندھتے ہیں۔

سلونی ۔ (ہ ۔ صف) نمکین ۔ ملیح ۔ سانولی۔

سلہج ۔ سلج ۔ (سَل ۔ ہج) (سَ ۔ لَج) (ہ ۔ ا ۔ مث) سالے کی بیوی۔

سلے ۔ (ق ۔ ا ۔ مذ) اسلحہ۔

سلی ۔ (ق ۔ ا ۔ مث) سلائی ۔ پتلی۔

سِلی ۔ (سِل ۔ لی) (ہ ۔ ا ۔ مث) اُسترا ۔ چاقو وغیرہ تیز کرنے کی پتھری (۲) لکڑی کا موٹا تختہ (۳) مُرغابی (۴) بھوسا مِلا ہوا اناج (اس میں بلا تشدید لام ہے)۔

سلیبس ۔ (Syllabus) (انگ ۔ مذ) نصاب۔

سلیپر ۔ (Sleeper) (سَ ۔ لی ۔ پَر) (انگ ۔ ا ۔ مذ) لکڑی کا وہ کندا جس پر ریل کی پٹڑی رکھی ہوتی ہے۔

سلیپر ۔ (Slipper) (س ۔ لی ۔ پَر) اصل سلِپَر (انگ ۔ ا ۔ مذ) زیرپائی ہلکی اور کھلی جوتی جو عموماً گھر میں پہنتے ہیں۔

سلیٹ ۔ (Slate) (س ۔ لیٹ) (انگ ۔ ا ۔ مث) پتھر کی تختی۔

سَلیس ۔ (سَ ۔ لیس) (ع ۔ صف) آسان ۔ عام فہم زبان۔

سلیقہ ۔ (سَ ۔ لی ۔ قہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) تمیز ۔ شعور ۔ لیاقت (۲) سُگھڑاپا (۳) ہُنر ۔ دست کاری۔

سلیقہ مند (شعار) ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) (۱) تمیزدار ۔ سُگھڑ ۔ ذی شعور ۔ ہُنرمند۔

سلیکشن ۔ (Selection) (س ۔ لیک ۔ شن) (انگ ۔ ا ۔ مذ) انتخاب ۔ اختیار ۔ پسند۔

سَلیم ۔ (سَ ۔ لیم) (ع ۔ صف) (۱) ٹھیک ۔ درست ۔ کامل ۔ پُورا (۲) سادہ دل ۔ صاف دل (۳) تن درست ۔ چنگا (۴) (اُر) حلیم ۔ بردبار ۔ خاموش ۔ صلح پسند (۵) شہنشاہ جہانگیر کی عرفیت۔

سلیم الطبع ۔ (ع ۔ صف) (۱) حلیم ۔ نرم دل ۔ دانش مند ۔ دُور اندیش۔

سلیم شاہی ۔ (ا ۔ مث) ایک قسم کی نازک خوبصورت جوتی۔

سُلیمان ۔ (سُ ۔ لے ۔ مان) (ع ۔ ا ۔ مذ) حضرت داؤد کے بیٹے اور بنی اسرائیل کے مشہور پیغمبر و بادشاہ ۔ جن کی جن و انس اور حیوانات پر ان کی حکومت تھی۔

سُلیمانی ۔ (سُ ۔ لے ۔ ما ۔ نی) (ع ۔ صف) (۱) حضرت سلیمانؑ سے منسوب (۲) ایک قسم کا دو رنگا پتھر (۳) ایک قسم کا چورن نمک سلیمانی (۴)

ایک قسم کا خرما۔

سلیمانی ٹوپی۔ (ا۔مث) ایسی فرضی ٹوپی جس کے پہن لینے سے وہ سب کو دیکھ سکتا ہے، مگر اُسے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔

س—م

سم۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) آواز۔ تال۔ سُر (۲) برابر۔ ہم وزن۔ پورا۔

سَم۔ (ع۔ا۔مث) (۱) زہر۔ بِس (۲) چھید۔ سوراخ۔ اُردو میں بسکون میم مستعمل ہے۔

سمّ الخیاط۔ (ع۔ا۔مذ) سوئی کا ناکہ۔

سمّ الفار۔ (ع۔ا۔مذ) ایک زہریلا پتھر۔ سنکھیا۔

سمّ قاتل۔ (ع۔ا۔صف) جلد ہلاک کرنے والا زہر۔ زہر ہلاہل۔

سُم۔ (ف۔ا۔مذ) کھُر۔ گھوڑے یا گدھے کا پاؤں۔

سُم لینا۔ (ا۔محاورہ) گھوڑے کا ٹھوکر کھانا۔

سما۔ (سَ۔ما) (ع۔ا۔مذ) آسمان۔ فلک۔ آکاش۔ جمع: سماوات۔

سما۔سماں۔ (سَ۔ما) (سَ۔ماں) (ہ۔ا۔مذ) (۱) وقت۔ ساعت۔ (۲) موقع۔ محل (۳) رُت۔ موسم۔ فصل (۴) کیفیت۔ حالت۔ عالم۔ (۵) رونق۔ لطف۔ جوبن (۶) تماشا۔ سیر۔ نظارہ۔

سما (سماں) باندھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) رنگ جمانا (۲) کیفیت پیدا کرنا۔ لطف پیدا کرنا۔

سما (سماں) بندھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) محویت کا عالم طاری ہونا۔ (۲) رنگ جمنا۔

سماپت۔ (سَ۔ما۔پت) (سَ۔ا۔مذ) کمال۔ پورا ہونا۔

سماپن۔ (ق) مانند۔ مثل۔

سماج۔ (سَ۔ماج) (سَ۔ا۔مث۔مذ) (۱) معاشرہ۔ سوسائٹی (۲) انجمن۔ کمیٹی۔ محفل۔ گروہ۔ جتھا۔ ٹولی۔ منڈلی۔

سماجانا۔ (سَ۔ما۔جا۔نا) (ہ۔مص) (۱) بس جانا۔ بیٹھ جانا۔ بھر جانا۔ (۲) جذب ہو جانا۔ سرایت کرنا۔

سماجت۔ (سَ۔ما۔جت) (ع۔ا۔مث) (۱) شرمندگی (۲) تُرشی۔ زشتی۔ عیب دار ہونا (۳) شرمندگی (۴) (اُر) منت۔ چاپلوسی۔ خوشامد (اُردو میں "منت" کے بغیر نہیں بولا جاتا)۔

سماجی۔ (سَ۔ما۔جی) (اُر۔صف) سماج یا معاشرے سے متعلق۔ معاشرتی۔

سماچار۔ (سَ۔ما۔چار) (س۔ا۔مذ) خبر۔ اطلاع (۲) حالت۔ کیفیت۔

سمادھ۔ (سَ۔ما دھ) (س۔ا۔مث) (۱) گڑھا۔ غار۔ کھوہ (۲) جوگیوں سنیاسیوں یا ماجاؤں کی ہڈیوں کے دفن ہونے کی جگہ (۳) خاکستر (ق)۔

سمادھ لگانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سانس روکنا۔ حبسِ دم کرنا (۲) چلّہ کھینچنا۔ کچھ مدت کے لیے جم کر بیٹھنا۔

سمادھ لینا۔ (ا۔محاورہ) جوگیوں، سنیاسیوں کا جیتے جی دفن ہو جانا۔ دم سادھ کر کچھ مدت کے لیے زمین میں گڑ جانا۔

سمادھان۔ (سَ۔ما۔دھان) (س۔ا۔مذ) (۱) مذہبی تعصب۔ مذہبی کٹرپن (۲) مراقبہ۔ دھیان (۳) سوال کا جواب۔

سمادھی۔ (س۔ا۔مث) اکٹھا کرنا (۲) تصور جمانا (۳) اختلاف رفع کرنا۔ (۴) وعدہ۔ عہد (۵) بدلہ۔ جزا (۶) گردن کی ہڈی (۷) ناممکن کام کی کوشش (۸) ثبوت پیش کرنا۔ نیز دیکھیے سمادھ۔

سماروغ۔ (ف۔ا۔مذ) ککرمتا۔ کھُمبی۔

سماع۔ (سَ۔ماع) (ع۔ا۔مذ) (۱) سُننا (۲) (اُر) راگ یا گانا سننا۔ (۳) رقص و سرود۔ ناچ گانا۔

سماعت۔ (سَ۔ما۔عت) (ع۔ا۔مث) (۱) سُننے کی طاقت (۲) سننا (مقدمے کی) پیشی یا کارروائی۔

سماعت کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سُننا۔ حاکم کا مقدمے کی کارروائی کرنا۔ (۲) توجہ یا التفات کرنا۔

سماعت کے قابل۔ (ا۔صف) (۱) سُننے کے لائق (ایسا مقدمہ) جو پیش کرنے یا کارروائی کے قابل ہو۔ وہ مقدمہ جس میں حاکم کو کارروائی کا اختیار ہو۔

سماعت میں فرق آنا۔ (ا۔محاورہ) کم سنائی دینا۔

سماعت یک طرفہ۔ (ع۔ف۔ا۔مث) صرف ایک فریق کے حاضر عدالت ہونے پر مقدمے کی سماعت۔ یک طرفہ فیصلہ۔

سماعی۔ (سَ۔ما۔عی) (ع۔صف) (۱) سُنا ہوا، روایتی۔ سینہ بہ سینہ۔ کانوں کان (۲) (صرف و نحو کی اصطلاح) وہ لفظ جو کسی قاعدے کے مطابق نہ بنا ہو۔ اہلِ زبان اس طرح بولتے ہوں اور اُن سے سُنا گیا ہو۔

سماق۔ (سَ۔ماق) (ع۔ا۔مذ) ایک قسم کا سنگِ مرمر۔

سمان۔ (سَ۔مان) (ہ) مانند۔ مثل۔ نظیر۔ ثانی۔

سمانا۔ (سَ۔ما۔نا) (۱) کھپنا۔ پورا ہونا۔ ٹھُسنا۔ اندر بیٹھنا۔ آجانا (۲) بسنا۔ جمنا۔ ٹھَنا۔ مدِ نظر ہونا (۳) گنجائش ہو جانا (۴) رچنا۔ بسنا۔ معطر ہونا۔ (۵) جچنا۔ نظر چڑھنا۔ بھانا۔ پسند آنا۔

سماوات۔ (سَ۔ما۔وات) (ع۔ا۔مذ) سما کی جمع۔ افلاک۔

سَماوار۔سماوَر۔ (سَ۔ما۔وار) (سَ۔ما۔وَر) (ف۔ا۔مذ) پانی گرم کرنے کا دوہرا برتن جو تانبے یا پیتل کا ہوتا ہے جس کے اندر آگ جلتی ہے اور باہر پانی گرم ہوتا ہے۔

سماوی۔ (سَ۔ما۔وی) (ع۔صف) (۱) آسمانی (۲) ازغیبی۔

سمائی۔ (سَ۔ما۔ای) (ہ۔ا۔مث) (۱) گنجائش۔ وسعت۔ جگہ (۲) بُردباری برداشت۔ تحمّل (۳) حوصلہ۔ ظرف (۴) کھپت۔

سمبت (سَمت)۔ (سَم۔بَت) (سَم۔مَت) (ہ۔ا۔مث) (۱) سنہ۔ برس۔ سال (۲) بکرمی سنہ جو ۵۷ قبل مسیح میں قائم ہوا تھا۔ یہ سال چیت سے شروع ہو کر پھاگن میں ختم ہوتا ہے۔

سمبل۔ (سَم۔بَل) (ق۔ا۔مذ) زہر۔ سنکھیا۔

سِمبل۔ (Symbol) (سِم۔بَل) (انگ۔ا۔مذ) علامت۔ اشارہ۔ رمز۔ وہ چیز جو کسی مناسبت کی بنا پر کسی دوسری چیز کو ظاہر کرتی ہو یا اس کی

طرف ذہن منتقل کرتی ہو۔

سَمبندھ ۔(سَم ۔ بندھ) (ہ ۔ا ۔ مذ) (۱) رشتہ ۔ ناتہ ۔ نسبت ۔ تعلق (۲) قبیلہ ۔ کُنبہ (۳) راہ ورسم ۔ میل ملاپ (۴) گوت ۔ برادری ۔

سَمبندھی ۔ (سَم ۔ بَن ۔ دِھی) (ہ ۔ ا ۔ مذ) رشتہ دار ۔ متعلقین ۔ اقربا ۔

سمبندھی پَتر ۔ شجرۂ نسب ۔ نسب نامہ ۔

سمپان ۔ (Sampan) (سم ۔ پا ن) (انگ ۔ا ۔ مث) چینی ناؤ ۔ چینی وضع کی کشتی ۔

سمپت ۔ (ہ ۔ا ۔ مث) بہتری ۔ خوشحالی ۔ ترقی ۔

سمپٹ ۔ (سَم ۔ پَٹ) (س ۔ ا ۔ مذ) کیمیاگروں کا آگ پر رکھنے کا خاص برتن ۔ جس کا منہ بند ہوتا ہے ۔

سمپُورن ۔ (سَم ۔ پُو ۔ رَن) (ہ ۔ صف) پورا ۔ کامل ۔ تمام ۔ مکمل ۔

سَمت ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) جانب ۔ طرف ۔ رُخ ۔ جہت (۲) راہ ۔ روش ۔

سمتُ الراس ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) سر سے آسمان تک کا سیدھا خط (۲) اوج ۔ بلندی کی انتہا ۔ ترقی کا کمال ۔

سَمتت ۔ (ہ ۔ مث) بکری سال ۔

سِمَٹ ۔ سِمٹَن ۔ (سِ ۔ مَٹ) (سِم ۔ ٹَن) (ہ ۔ا ۔ مث) (۱) شکن (۲) سکڑنا ۔ (۳) اکٹھا کرنے یا جمع کرنے کا فعل ۔ سمٹنا کا امر ۔

سمٹ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) سکڑ جانا ۔ اکٹھا ہو جانا (۲) کم ہو جانا ۔ ختم ہو جانا ۔

سِمٹنا ۔ (سِ ۔ مَٹ ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) اکٹھا ہو جانا ۔ سکڑنا (۲) رُخصت ہونا ۔ (۳) یک جا ہو جانا (۴) سرک جانا ۔

سِمٹی ۔ (سِم ۔ ٹی) (ہ ۔ا ۔ مث) ایک قسم کا کپڑا ۔

سَمجھ ۔ (سَ ۔ مجھ) (ہ ۔ا ۔ مث) (۱) عقل ۔ فہم ۔ دانش ۔ گمان ۔

سمجھ آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہوشیار ہونا ۔ عقل آنا ۔ سیانا ہونا ۔ آنکھیں کھُلنا ۔

سمجھ اُلٹی ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) عقل پھر جانا ۔ دماغ اُلٹنا ۔

سمجھ بُوجھ ۔ (ا ۔ مث) عقل و دانش ۔ فہم و فراست ۔

سمجھ پر پتھر پڑیں ۔ (ا ۔ مقولہ) ایسی عقل چُولھے میں جائے ۔ یہ سمجھ غارت ہو جائے ۔

سمجھ دار ۔ (ا ۔ صف) عقل مند ۔ سیانا ۔ ہوشیار ۔ دانا ۔ تجربہ کار ۔

سمجھ کا گھر دُور ہے ۔ (ا ۔ مثل) سمجھنا بڑی مشکل بات ہے ۔

سمجھ کے ۔ (ا ۔ تابع فعل) سوچ بچار کرکے ۔ دیکھ بھال کر ۔

سمجھ لُوں گا ۔ (ا ۔ بول چال) بدلہ لے کر چھوڑوں گا ۔

سمجھا بُجھا کر ۔ (ا ۔ محاورہ) اچھی طرح سکھا پڑھا کر ۔ فہمائش کرکے ۔

سمجھانا ۔ (سَم ۔ جھا ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) ذہن نشین کرنا (۲) بتانا ۔ سمجھانا (۳) نصیحت کرنا (۴) حساب دینا (۵) ٹھیک بنانا (۶) اقرار کرانا ۔ (۷) تنبیہ کرنا ۔

سمجھانا بُجھانا ۔ (مص ۔ مرکب) (۱) اُونچ نیچ دکھانا (۲) عقل دینا ۔ فہمائش کرنا ۔

سمجھنا ۔ (سَ ۔ مجھ ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) جاننا ۔ واقف ہونا (۲) سیکھنا (۳) دِل میں ٹھاننا (۴) حساب میں لگانا (۵) بدلہ لینا (۶) ذہن نشین ہونا ۔ (۷) مارنا پیٹنا (۸) غور و فکر کرنا (۹) ماننا (۱۰) عقل میں لانا ۔

سمجھ لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) بدلہ لینا (۲) ذہن نشین ہونا (۳) سزا دینا (۴) تسلیم کر لینا (۵) مستعد ہونا (۶) فکر کرنا ۔ سوچنا ۔

سمجھنے والے کی موت ہے ۔ (ا ۔ مقولہ) دانا کو بڑی مشکلوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔

سمجھوتا ۔ (ا ۔ مذ) مفاہمت ۔ مصالحت ۔ باہمی فیصلہ کر لینا ۔

سمجھے ۔ (ہ ۔ حرفِ استفہام) دیکھا ؟ ہوش آیا ؟ کچھ پتہ چلا ؟ آیا خیال میں ؟

سَمدھن ۔ (سَم ۔ دھن) (ہ ۔ ا ۔ مث) دُولھا اور دُلہن کی مائیں آپس میں سمدھن کہلاتی ہیں ۔

سَمدِھی ۔ (سَم ۔ دھی) (ہ ۔ا ۔ مذ) دُولھا اور دُلہن کے باپ آپس میں سَمدھی ہوتے ہیں ۔

سمَدھیانا ۔ (سَم ۔ دِھ ۔ یا ۔ نا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) دُلھن یا دولھا کا گھرانہ ۔ سَمدھی کا گھرانہ ۔

سِمرتی ۔ (سِم ۔ رِ ۔ تی) (س ۔ا ۔ مث) (۱) ہندوؤں کی "الہامی" کتابیں ۔ (۲) حافظہ ۔ دھیان ۔ یادداشت ۔

سمُرن ۔ (سُم ۔ رَن) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) وظیفہ ۔ ورد ۔ خدا کا نام جپنا (۲) تسبیح ۔ مالا ۔

سمُروت ۔ (سَم ۔ رُوت) (ق ۔ صف) (۱) بزرگ ۔ نیک (۲) صابر ۔ لائق ۔

سمروت پنا ۔ (ق) بزرگی ۔ نیکی ۔

سَمع ۔ (ع ۔ا ۔ مذ) سُننے کی قوت ۔ کان ۔ گوش ۔

سمع خراشی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) کان کھانا ۔ مغز چاٹنا ۔

سمعی، بصری وسائل ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) جلد سُننے اور دیکھنے کے قابل بنانے والے امدادی آلات ۔

سَمک ۔ (سَ ۔ مَک) (ع ۔ا ۔ مث) وہ مچھلی جس پر عوام کے عقیدے میں زمین ٹکی ہوئی ہے ۔ کنایتاً سب سے نچلا طبقہ ۔

سمگل ۔ (Smuggle) ناجائز درآمد برآمد ۔ چنگی یا محصول ادا کیے بغیر مال لے جانا ۔ دیکھیے اسمگل کرنا ۔

سمگلر ۔ (Smuggler) دیکھیے اسمگلر ۔

سمگلنگ ۔ (Smuggling) دیکھیے اسمگلنگ ۔

سَمَن ۔ (سَ ۔ مَن) (ف ۔ا ۔ مث) (۱) چنبیلی ۔ یاسمن ۔

سمن اندام ۔ (ف ۔ صف) گورا چٹا ۔ سیم تن ۔ معشوق ۔

سمن بَر ۔ (ف ۔ صف) چنبیلی سا بدن والا ۔ خوبصورت ۔ معشوق ۔

سَمَن ۔ (Summon) (سَ ۔ مَن) (انگ ۔ ا ۔ مذ) حاضرِ عدالت ہونے کا تحریری حکم ۔ پروانۂ طلبی (اُردو میں "م" کی تشدید کے ساتھ مستعمل ہے) ۔

سمن جاری کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) حسب قانون طلب نامہ بھیجنا ۔

سمن کی تعمیل ۔ (ا ۔ مث) طلبی کا عمل میں لانا ۔ سمن کو بجا لانا ۔

سَمند ۔ (سَ ۔ مَند) (ف ۔ا ۔ مذ) گھوڑا ۔ زردی مائل گھوڑا ۔

سَمَندر ۔ (سَ ۔ مَن ۔ دَر) (ف ۔ا ۔ مذ) ایک جانور جس کی بابت مشہور ہے کہ آگ میں پیدا ہوتا اور وہیں رہتا ہے ۔ آگ سے باہر نکالتے ہی مر جاتا ہے ۔

سُمندر ۔ (سَ ۔ مُن ۔ دَر) (ہ ۔ ا ۔ مذ) بحر ۔ دریائے اعظم ۔ ساگر ۔

سمندر بہانا۔ (ا۔ محاورہ) علمی نکتے بیان کرنا۔ عالمانہ باتیں کرنا۔

سمندر پار اُتارنا۔ (ا۔ محاورہ) عبور دریائے شور کی سزا دینا۔ جلا وطن کرنا۔ انگریزوں کے زمانے کی ایک سزا۔

سمندر پھل۔ (ا۔ مذ) ایک قسم کا دریائی پھل جو دوا کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

سمندر جھاگ۔ (ا۔ مث) سفید رنگ کا ایک منجمد مادّہ جو دواؤں میں پڑتا ہے۔

سمندر سوکھ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) ایک دوا (صف) بہت پینے والا۔

سمندر کھار۔ سم الفار کا مرکب۔ سنکھیا۔ ہڑتال۔

سمندر میں رہ کر مگر مچھ سے بیر۔ (ا۔ مثل) ایک جگہ رہ کر وہاں کے سربراہ سے جھگڑا۔

سُمَندَری۔ (سُ۔ مُن۔ دَ۔ ری) (ہ۔ صف) سمندر سے منسوب۔

سمندری کھیرا۔ (اصطلاح علم حیوانات) ایک خاص قسم کا کھیرے جیسا پھل جو سمندر میں پایا جاتا ہے۔

سمندری گائے۔ (ا۔ مث) (اصطلاح علم حیوانات) ایک قسم کا جانور جو گائے سے مشابہ ہوتا ہے اور سمندروں میں پایا جاتا ہے۔

سمندری گھوڑا۔ (ا۔ مذ) (اصطلاح علم حیوانات) سمندروں میں پایا جانے والا ایال دار چوپایہ جو گھوڑے سے ملتا جلتا ہے۔

سمنک۔ (سَم۔ نَک) (ہ۔ ا۔ مث) گیہوں کا مغز جسے اُبال کر نکالا جاتا ہے۔

سموچا۔ (سَ۔ مُو۔ چا) (ہ۔ صف) پورا۔ سالم۔ سارا۔ تمام۔ کامل۔

سمُور۔ (سَ۔ مُور) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) ایک نہایت باریک پشم والا برفانی جانور (۲) اس جانور کی کھال۔

سمُور۔ (ق) سامنے۔

سموسا۔ (سَ۔ مو۔ سا) (ہ۔ ا۔ مذ) وہ تکونا پکوان جس کے اندر قیمہ، ترکاری یا کوئی میٹھی چیز بھر کر پکاتے ہیں۔

سمُوم۔ (سَ۔ مُوم) (ع۔ ا۔ مث) (۱) زہریلی ہوا۔ لُو۔ گرم ہوا۔

سمونا۔ (سَ۔ مو۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) ملانا (۲) ٹھنڈا اور گرم پانی ملانا (۳) دو مختلف مزاج چیزوں کو ملا کر اعتدال پیدا کرنا۔

سمیات۔ (ع۔ ا۔ مذ) زہریلی چیزیں۔

سمیت۔ (سَ۔ میت) (ہ۔ صف) ساتھ۔ باہم۔ اکٹھے۔ بہ شمول۔

سَمِّیَت۔ (سم۔ مِ۔ یَت) (ع۔ ا۔ مث) (۱) زہریلا پن (۲) زہر کا اثر۔

سمیٹ۔ (سَ۔ میٹ) (ہ۔ ا۔ مث) ایک دوا جو اندام نہانی کو تنگ اور چست کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ قابض دوا (۲) اکٹھا کرنا (۳) تنگی۔

سمیٹنا۔ (سَ۔ میٹ۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) اکٹھا کرنا۔ جمع کرنا (۲) پورا کرنا۔ مکمل کرنا (۳) سکیڑنا۔ تنگ کرنا (۴) سنبھالنا۔

سَمیع۔ (سَ۔ میع) (ع۔ صف) (۱) سُننے والا (۲) خدا تعالیٰ کا ایک صفاتی نام۔

سمیلن۔ (ہ۔ ا۔ مذ) جلسہ (۲) انجمن۔ بزم۔

س — ن

سَن۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) ایک پودا جس کی چھال سے رسیاں بنتی ہیں (۲) (مث) کسی چیز کے زور سے گزرنے کی آواز۔

سن سے جی ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) دل دھک سے ہو جانا۔ سنسناہٹ چھُوٹ جانا۔

سن سے نکل جانا۔ (ا۔ محاورہ) زنّاٹے سے نکل جانا۔ جلدی سے نکل جانا۔

سِن۔ (ع۔ ا۔ مذ) عمر۔ سال۔ مقدارِ عمر۔ جمع: سِنین۔

سنِ (بلوغ) بلوغت۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) (۱) جوانی کی عمر۔ سیانا ہونا۔ (قانوناً) اٹھارہ سال کی عمر۔

سنِ تمیز۔ (ف۔ ا۔ مذ) سیان پن کی عمر۔ وہ عمر جس میں نیک و بد کی تمیز ہو جاتی ہے۔

سنِ رسیدہ۔ (ع۔ ف۔ صف) بوڑھا یا بوڑھی۔

سنِ شعور۔ (ع۔ ف۔ صف) جوانی۔ شباب۔

سُن۔ (ہ۔ صف) (۱) بے حس۔ ساکن۔ بے حرکت (۲) خاموش۔ چپ چاپ۔ (۳) بے ہوش، بے خبر۔ سکتے میں (۴) مصدر سُننا کا صیغۂ امر۔

سُن۔ (کلمۂ تنبیہہ) خبردار کرنے اور دھمکانے کے موقع پر آتا ہے۔

سُن بہری۔ (ا۔ مث) فالج۔ لقوہ۔ رعشہ۔

سُن پانا۔ (ا۔ محاورہ) آگاہ یا واقف ہو جانا۔

سُن رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) خبردار ہونا۔ متنبہ ہونا۔

سُن رے ڈھول بہو کے بول۔ (ا۔ مثل) جس سے وعدے کر کے پُورے نہ کیے جائیں وہ طنزاً یہ مثل کہتا ہے۔

سُن گُن لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بھید لینا (۲) چھُپ کر سُننا۔

سُن (ہو جانا) ہونا۔ (۱) بے ہوش ہو جانا۔ بے حس یا بے حرکت ہو جانا (۲) متحیر ہو جانا۔ چپ یا خاموش رہ جانا (۳) سکتے کی حالت میں ہونا (۴) ٹھٹھر جانا۔ کوئی عضو رہ جانا (۵) مزے یا لُطف کی شدّت سے مدہوش ہو جانا۔

سنا۔ (سَ۔ نا) (ع۔ ا۔ مث) ایک پودا جس کی پتی دست آور ہوتی ہے۔

سناتن۔ (سَ۔ نا۔ تَن) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) قدیم۔ پُرانا۔ ہمیشہ کا (۲) پکّا۔ مضبوط۔

سناتن دھرم۔ قدیم ہندو مذہب جو مورتی کی پوجا کا قائل ہے۔

سنّاٹا۔ (سَن۔ نا۔ ٹا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) حیرت۔ سکتے کا عالم۔ سنسان۔ ہُو کا عالم۔ خاموشی (۲) خوف۔ دہشت۔ سہم (۳) خوفناک آواز۔ (۴) باد و باراں کا شور۔

سنّاٹا آنا۔ (ا۔ محاورہ) ڈر جانا۔ سہم جانا۔ غشی کا عالم طاری ہو جانا۔ بے ہوش ہو جانا۔

سنّاٹا گزر جانا۔ (ا۔ محاورہ) گھبرا جانا۔ حیرت میں پڑ جانا۔ بے حواس ہو جانا۔ سٹ پٹا جانا۔

سنّاٹے سے برسنا۔ (ا۔ محاورہ) زور سے برسنا۔ شدّت سے برسنا۔ موسلا دھار پانی پڑنا۔ چھاجوں برسنا۔

سنّاٹے کا مینہ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) زور شور کی بارش ۔
سنّاٹے میں آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ڈر جانا ۔ حیرت میں ہونا ۔ سہم جانا ۔
سُنار ۔ (سُ ۔ نار) (ہ ۔ ا ۔ مذ) زیور بنانے والا ۔ زرگر ۔
سُنار کی کٹھالی اور درزی کے بند ۔ (ا ۔ مثل) سُنار کہتا ہے زیور کٹھالی میں ڈالنا ہے ۔ درزی کہتا ہے کپڑے میں بند لگانا ہے ۔ دونوں ان بہانوں سے گاہک کو ٹالتے رہتے ہیں ۔
سِناں ۔ (س ۔ ناں) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) نیزے کی انی (۲) تیر کی نوک ۔ (۲) بھالا ۔ نیزہ ۔ برچھی ۔
سنّانا ۔ (سَن ۔ نا ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) بے فکر ہو کر سونا (۲) سائیں سائیں کی آواز دینا ۔
سُنا اَن سُنا کر دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) سُن کر ٹال دینا ۔ پروا نہ کرنا ۔ اس طرح ظاہر کرنا کہ کچھ سنا ہی نہیں ۔
سُنا چاہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گالیاں کھانے کو جی چاہنا ۔
سُنا سُنایا ۔ (ا ۔ بول چال) دوسروں سے سُنا ہوا ۔ سماعی ۔
سُنانا ۔ (سُ ۔ نا ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) کہنا ۔ کان میں ڈالنا (۲) بُرا بھلا کہنا ۔ طعن مارنا ۔ گالیاں دینا (۳) کسی کے سامنے پڑھنا یا گیت وغیرہ گانا (۴) آگاہ یا خبردار کرنا (۵) کسی کے سامنے قرآن شریف کی تلاوت کرنا یا تراویح میں پڑھنا ۔
سُنانی ۔ سُناؤنی ۔ (سُ ۔ نا ۔ نی) (سُ ۔ نا ۔ اُ ۔ نی) (ہ ۔ ا ۔ مث) خبرِ مرگ ۔ موت کی خبر جو پردیس سے آئے ۔
سُنائی ۔ سُنوائی ۔ (سُ ۔ نا ۔ ای) (سُن ۔ وا ۔ ای) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) فریاد رسی ۔ سماعت (۲) پہنچ ۔ دخل ۔ باز یابی ۔
سُنبُل ۔ (سُم ۔ بُل) (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کی خوشبو دار گھاس ۔ بال چھڑ ۔ جٹا ماسی ۔
سُنبُل الطیب ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) بال چھڑ ۔
سُنبلستان ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) جہاں کثرت سے سُنبل اُگے ہوئے ہوں (۲) زلفیں بال
سُنبُلہ ۔ (سُم ۔ بُ ۔ لَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) خوشہ ۔ گندم یا جو کی بال (۲) آسمان کے چھٹے بُرج کنیا راس کا نام ۔ جمع : سنابل ۔
سنبوسہ ۔ (سَم ۔ بو ۔ سَہ) (ف ۔ ا ۔ مث) سموسہ ۔ ایک تکونا پکوان جس میں قیمہ وغیرہ بھرتے ہیں ۔
سُنبہ ۔ (سُم ۔ بَہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) سُوراخ کرنے کا اوزار ۔ برما (۲) توپ کا گز ۔
سنبھالا ۔ (سَم ۔ بھا ۔ لا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) وہ افاقہ جو مریض کو موت سے پیشتر ہوا کرتا ہے ۔
سنبھالا لینا ۔ موت سے پہلے مریض کا تندرست معلوم ہونے لگنا ۔
سنبھالنا ۔ (سَم ۔ بھال ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) تھامنا ۔ روکنا (۲) مدد کرنا (۳) بگڑی بنانا (۴) تیمار داری کرنا (۵) گرنے نہ دینا ۔ اُوپر ہی روک لینا (۶) انتظام ہاتھ میں لینا ۔ چارج لینا (۷) پڑتال کرنا (۸) قابو میں رکھنا ۔ احتیاط برتنا (۹) سمیٹنا ۔ اُٹھانا (۱۰) مرض کی روک تھام کرنا ۔ (۱۱) وار کرنے کے لیے ہاتھ اُٹھانا ۔

سنبھالن ہار ۔ (ق ۔ صف) سنبھالنے والا ۔
سنبھالُو ۔ (سَم ۔ بھا ۔ لُو) (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایک درخت جس کے پتّے آدمی کے پنجے سے مشابہ ہوتے ہیں ۔
سنبھل سنبھل کر ۔ (سم ۔ بھل ۔ سم ۔ بھل ۔ کر) (ہ) (۱) رُک رُک کر ۔ ٹھہر ٹھہر کر ۔ (۲) احتیاط سے (۳) بن بن کر ۔ تکلف سے ۔
سنبھلنا ۔ (سَم ۔ بھَل ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) تھمنا ۔ رُکنا ۔ گرنے سے بچنا (۲) خبردار ہونا (۳) افاقہ ہونا (۴) راہ پر آنا ۔ چلن دُرست کر لینا (۵) قابو میں آنا (۶) بوجھ اُٹھ سکنا ۔
سنبھلنے نہ دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) دم نہ لینے دینا ۔ مہلت نہ دینا ۔ ہوش نہ لینے دینا ۔
سنبھلو ۔ (ا ۔ تابع فعل) ہوش پکڑو (۲) تیار ہو جاؤ ۔
سنبھوگ ۔ (سَم ۔ بھوگ) (ق ۔ ا ۔ مث) صحبت ۔ مباشرت ۔
سُنپات ۔ (ق ۔ صف) (۱) مفرور (۲) ایک مرض کا نام جس میں سردی لگنے سے جسم اکڑ جاتا ہے ۔
سُنپیارا ۔ (ق ۔ ا ۔ مذ) سپیرا ۔
سُنپتل ۔ (سُن ۔ پتَل) (ق ۔ ا ۔ مذ) اعلےٰ قسم کا پیتل جو سونے کی طرح زرد ہو ۔
سنپڑنا ۔ (ق ۔ مص) ہاتھ میں آنا ۔ گرفت میں آنا ۔
سنپور ۔ (ق ۔ صف) بھرپُور ۔
سنپولیا ۔ (سَن ۔ پو ۔ لِ ۔ یا) (ہ ۔ مذ) سانپ کا بچہ ۔
سنپیرا ۔ (سَن ۔ پے ۔ را) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) سانپ پکڑنے اور پالنے والا ۔ سانپ کا تماشا دکھانے والا (۲) ایک قوم ۔
سنت ۔ (ہ ۔ صف) (۱) پارسا ۔ پرہیزگار ۔ دین دار (۲) سیدھا سادا بھولا بھالا ۔
سُنّت ۔ (سُن ۔ نَت) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) (فقہ اسلام) وہ طریقہ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اور صحابۂ خلفاء نے عمل کیا ہو (۲) ختنہ ۔ (۳) راہ ۔ روش ۔ دستور ۔ عادت ۔ جمع : سُنَن ۔
سنّتِ آبائی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) باپ دادا کی رسم ۔
سنّتِ ابراہیمی ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ (۲) ختنہ ۔
سنّت کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ختنہ کرنا ۔ مسلمانی کرنا ۔
سنّتِ نبویؐ ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا طریقہ ۔
سنتا ۔ (سَن ۔ تا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) وہ گیڑی جو سب گیڑیاں جیت لینے والے کی طرف سے دوبارہ کھیل شروع کرنے کے لیے دی جاتی ہے (۲) کنجوس ۔ خراب حال (ق) ۔
سنتانا ۔ (ق ۔ مص) ستانا ۔
سنترا ۔ (سَن ۔ تَ ۔ را) (اُر ۔ ا ۔ مذ) سنگترا ۔ رنگترا ۔ بڑی نارنگی ۔
سنترنا ۔ (سَن ۔ تر ۔ نا) (ق ۔ مص) دھوکہ دینا ۔
سنتری ۔ (Sentry) (سَن ۔ تَ ۔ ری) (انگ ۔ ا ۔ مذ) فوج یا پولیس کا پہرہ دینے والا سپاہی ۔
سنتوش (سنتوکھ) ۔ (سَن ۔ توش) (سَن ۔ توکھ) (ہ ۔ ا ۔ مذ) صبر ۔ استقلال ۔

قناعت ۔ اطمینان ۔ تسلی ۔

سنتوشی (سنتوکھی) ۔ (ہ ۔ صف) صابر ۔ مطمئن ۔ قانع ۔

سنٹر ۔ (Centre) (سن ۔ ٹر) (انگ ۔ ا ۔ مذ) مرکز ۔

سنٹرل ۔ (Central) (سن ۔ ٹ ۔ رَل) (انگ ۔ صف) مرکزی ۔

سنٹی ۔ (سَن ۔ ٹی) (ہ ۔ ا ۔ مث) پتلی شاخ ۔ قمچی ۔ چھڑی ۔

سنج ۔ (ت ۔ لاحقہ) سنجیدن مصدر کا صیغۂ امر ۔ اسم کے بعد آ کر فاعلِ ترکیبی بنا دیتا ہے جیسے سخن سنج ۔ نواسنج ۔ وزن کرنے والا ۔

سنجاب ۔ (سَن ۔ جاب) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) چوہے سے ذرا بڑا جانور جس کی ملائم ریشم دار کھال کی پوستین بناتے ہیں ۔

سنجارا ۔ (ق ۔ ا ۔ مث) رات ۔

سنجاف ۔ (سِن ۔ جاف) (ف ۔ ا ۔ مث) جھالر ۔ کنارہ ۔ کور ۔ چوڑی اور آڑی گوٹ ۔ حاشیہ ۔ گوٹ جو کپڑوں کے کنارے زیبائش کے لیے لگاتے ہیں ۔ اُردو میں بفتح اوّل مستعمل ہے ۔

سنجرنا ۔ (سَن ۔ جر ۔ نا) (ق ۔ مص) خیال میں آنا ۔

سنجوگ ۔ (سن ۔ جوگ) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) میل ملاپ (۲) اتفاقی ملاقات (۳) موقع ۔ اتفاق (۴) حادثہ ۔ سانحہ ۔ واقعہ (۵) نصیب ۔ قسمت ۔

سنجھا ۔ (سَن ۔ جھا) (ہ ۔ ا ۔ مث) شام ۔ جھٹپٹا ۔

سنجھلا ۔ (سنجھ ۔ لا) (ہ ۔ صف) تیسرا بیٹا ۔ چھوٹائی میں تیسرے نمبر پر ۔

سنجیدگی ۔ (سَن ۔ جی ۔ دَ ۔ گی) (ف ۔ ا ۔ مث) بھاری بھرکم پن ۔ متانت ۔ بُردباری ۔

سنجیدہ ۔ (سَن ۔ جی ۔ دَہ) (ف ۔ صف) (۱) بھاری بھرکم ۔ متین (۲) تجربہ کار ۔ فہمیدہ (۳) موزوں ۔ جچا ہوا ۔

سنچانا ۔ (ا ۔ مص) کھیتوں کو پانی دینا ۔ سینچنا ۔

سنچائی ۔ (ا ۔ مث) سینچنے کا عمل ۔ سیرابی (۲) سینچ کی اُجرت ۔

سنچر ۔ (ق) (۱) آگر ۔ پہنچ کر (۲) رسائی ۔ پہنچ ۔ گذر (۳) سایہ (۴) خیال ۔ فکر ۔ وسوسہ (۵) منحوس ۔ بدطالع (سنیچر) ۔

سنچری ۔ (Century) (سَن ۔ چ ۔ ری) (انگ ۔ ا ۔ مث) صدی ۔ سو سال (۲) (کرکٹ کی اصطلاح) سو رَن ۔

سنچکار ۔ (سنچ ۔ کار) (ق ۔ ا ۔ مث) آہٹ ۔ آواز ۔

سنچل ۔ (ق ۔ ا ۔ مث) آہٹ ۔ بھنک ۔ آواز ۔

سَنَد ۔ (سَن ۔ نَد) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) سرٹیفکیٹ ۔ کارگذاری کا پروانہ (۲) دستاویز ۔ وثیقہ ۔ ثبوت ۔ تصدیق نامہ (۳) سرکاری رجسٹری (۴) قابلِ اعتبار ۔ بھروسے کی بات ۔ تسلیم شدہ ۔ جمع : اسناد ۔

سند پکڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دلیل میں پیش کرنا ۔

سند جاننا ۔ (ا ۔ محاورہ) معتبر ماننا ۔ صحیح تسلیم کرنا ۔

سند خرچ ۔ (ا ۔ مث) (دفتری اصطلاح) خرچ کی رسید یا تفصیل ۔ واؤچر ۔

سند دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) ثبوت دینا ۔ مثال پیش کرنا ۔

سند کارگزاری ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) کارکردگی کی تصدیق ۔

سند گرداننا ۔ (ا ۔ محاورہ) بھروسا کرنا ۔ نظیر میں پیش کرنا ۔

سند لانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ثبوت میں پیش کرنا ۔ مثال دینا ۔

سندِ لیاقت (فضیلت) ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) کسی علم و ہنر میں مہارت کا تصدیق نامہ ۔ سرٹیفکیٹ ۔

سند مانگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ثبوت مانگنا ۔ نظیر طلب کرنا ۔

سند ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) قابلِ تسلیم ہونا ۔

سند ہے ۔ درست ہے ۔ قابلِ تسلیم ہے ۔ مثال میں پیش کرنے کے لائق ہے ۔

سند یافتہ ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) وہ شخص جس کے پاس کسی امر کی سند ہو ۔

سَنَداً ۔ (سَ ۔ نَ ۔ دَن) (ع) سند کے طور پر ۔ مثال کے طور پر ۔

سُنْد ۔ (ق ۔ صف) بے ہوش ۔ حواس باختہ ۔ سخت دل ۔

سِندان ۔ (سِن ۔ دان) (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) اہرن ۔ وہ مربع آہنی بٹّا جس پر لوہا کوٹتے ہیں ۔ نہائی ۔

سُندر ۔ (سُن ۔ دَر) (ہ ۔ صف) خوبصورت ۔ حسین و جمیل ۔ شکیل ۔

سُندرس ۔ (سُند ۔ رَس) (اُ ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا زرد رنگ کا گوند ۔

سُندری ۔ (سُند ۔ ری) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) خوب صورت عورت (۲) ستار کا ایک پُرزہ جس سے سُر ملاتے ہیں اور اُتار چڑھاؤ کرتے ہیں (۳) ایک قسم کی لکڑی جس سے جہاز بنتے ہیں ۔

سُندُس ۔ (سُن ۔ دُس) (ع ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کی بڑھیا دیبا ۔ ریشم ۔ اطلس ۔

سَندلا ۔ (سَند ۔ لا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کی کہگل جو پختہ عمارت پر کرتے ہیں ۔

سِندُور ۔ (سِن ۔ دُور) (ہ ۔ ا ۔ مذ) سیندور ۔ ایک قسم کا سُرخ سفوف ۔ شنگرف ۔

سندور کھلانا (دینا) ۔ (ا ۔ محاورہ) زبان بند کرنا ۔

سندوریا ۔ (ا ۔ مذ) سرخ لال (۲) ایک قسم کا آم ۔

سِندھ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) سمندر ۔ دریا ۔ بحر (۲) پاکستان کے ایک دریا کا نام ۔ (۳) بھیرویں راگ کی ایک راگنی ۔

سندھ ۔ (ق ۔ صف) فکرمند ۔

سَندھیا ۔ (سَن ۔ دھ ۔ یا) (س ۔ ا ۔ مث) (۱) دن اور رات کے ملنے کا وقت (۲) (ہندوؤں میں) صبح ۔ دوپہر اور شام کی پوجا ۔

سُندیاں ۔ (ق ۔ ا ۔ مذ) مخفی راز ۔

سندیسا ۔ (سَن ۔ دے ۔ سا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) پیغام ۔ خبر (۲) خوشخبری ۔ مژدہ ۔ نوید ۔

سَنڈ ۔ (ہ ۔ صف) فربہ ۔ موٹا تازہ ۔

سنڈ مُسنڈ ۔ (ہ ۔ صف) ہٹا کٹا ۔ موٹا تازہ ۔ زور آور ۔

سنڈا ۔ (سَن ۔ ڈا) (ہ ۔ صف) (۱) قوی ہیکل ۔ زور آور (۲) موٹا تازہ ۔

سنڈاس ۔ (سَن ۔ ڈاس) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) پاخانہ ۔ بیت الخلا (۲) (اصطلاحاً) وہ پاخانہ جس کے صاف کرنے کا منہ گھر کے باہر دیوار میں ہو ۔

سنڈاسی ۔ (سَن ۔ ڈا ۔ سی) (ہ ۔ ا ۔ مث) دست پناہ ۔ چمٹا ۔ آگ کے اُوپر سے پتیلی یا بٹلوئی وغیرہ اُتارنے کا آلہ ۔

سنڈی ۔ (سَن ۔ ڈی) (ہ ۔ صف) ہٹی کٹی ۔ لحیم شحیم عورت ۔

سنڈیکیٹ ۔ (Syndicate) (سَن ۔ ڈی ۔ کیٹ) (انگ ۔ ا ۔ مذ) (۱) شرکتِ تجار ۔ متعدد تاجروں یا کارخانوں کی شرکت جو متحدہ طور پر

کوئی کاروبار کرے (۲) سینیٹ کی اسپیشل کمیٹی۔ (کیمبرج)۔

سنسار۔ (سَن ۔ سار) (ہ ۔ ا ۔ مذ) دنیا ۔ جہان ۔ کائنات۔

سُنسان۔ (سُن ۔ سان) (ہ ۔ صف) (۱) ویران ۔ اُجاڑ ۔ بے رونق (۲) خاموش ۔ خالی ۔ اداس (۳) ڈراؤنا ۔ بھیانک۔

سنسر۔ (Censor) (سِن ۔ سَر) (انگ ۔ ا ۔ مذ) احتساب ۔ محتسب کسی بات سے روکنے والا۔

سنسکرت۔ (سَنس ۔ کِ ۔ رِت) (س ۔ ا ۔ مث) (۱) مقدس ۔ شُستہ ۔ مہذّب ۔ عمدہ ۔ افضل (۲) مکمل اور پوری زبان ۔ آریہ لوگوں کی اصلی زبان۔

سَنسنانا۔ (سَن ۔ سَ ۔ نا ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) سَن سَن کرنا ۔ سرسرانا (۲) غشی معلوم ہونا ۔ ضعف محسوس ہونا (۳) کانپنا ۔ تھرّانا (۴) کسی چیز کے زور سے گزرنے کی آواز (۵) خوفزدہ ہوجانا ۔ سناٹے میں آجانا۔

سنسناہٹ ۔ سنسنی۔ (سَن ۔ سَ ۔ نا ۔ ہَٹ) (سَن ۔ سَ ۔ نی) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) ضعف کے آثار یا علامت، غشی کا عالم ، سکتے کی حالت۔ (۲) وہ آواز جو مٹی کے کورے برتن میں پانی ڈالنے یا پانی گھونٹنے سے پیدا ہو۔

سَنسی۔ (سَن ۔ سی) (ہ ۔ ا ۔ مث) لوہاروں اور سناروں کا ایک اوزار جس سے گرم دھات آگ میں سے نکالتے اور چوٹ لگاتے ہیں۔ ایک قسم کا زنبور۔

سنک۔ (سَن ۔ نک) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) خبط ۔ جنون ۔ سودا (۲) ہوا کا ہلکے ہلکے چلنا۔

سِنک۔ (سِن ۔ نک) (ہ ۔ ا ۔ مذ) ناک کی غلاظت ۔ رینٹ۔

سنکارنا۔ (سَن ۔ کار ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) آنکھ سے اشارا کرنا ۔ آنکھ مارنا۔ (۲) اُکسانا ۔ پیچھے لگانا۔

سنکرانت۔ (سَنک ۔ رانت) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) تحویل آفتاب کا دن ۔ سُورج کا ایک بُرج سے دوسرے برج میں جانے کا دن (۲) ہندوؤں کا ایک تہوار۔

سنکل۔ (سَن ۔ کَل) (ہ ۔ ا ۔ مث) زنجیر ۔ کُنڈی (پن) سنگل۔

سنکلپ۔ (سَنک ۔ لپ) (س ۔ ا ۔ مذ) خیر خیرات ۔ نذر نیاز ۔ دان پن ۔ وقف۔

سنکلپ کرنا۔ (ہ ۔ محاورہ) (۱) خیرات کرنا ۔ دان دینا (۲) ہبہ کرنا۔ کسی کے نام لکھ دینا۔

سَنکلی۔ (سَن ۔ کَ ۔ لی) (ہ ۔ ا ۔ مث) چھوٹی زنجیر۔

سِنکنا۔ (سِن ۔ نک ۔ نا) (ہ ۔ مص) ناک صاف کرنا۔

سِن کونا۔ (Cinchona) (سِن ۔ کو ۔ نا) (انگ ۔ ا ۔ مث) (۱) ولیسی کونین (۲) وہ درخت جس کی چھال سے کونین نکالی جاتی ہے۔

سنکھ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) ناقوس ۔ گھونگا ۔ بڑی کوڑی جو مندروں میں بجائی جاتی ہے (۲) سو کروڑ (۳) زیور ۔ گہنا۔

سنکھنی۔ (سنکھ ۔ نی) عورتوں کی چار قسموں میں سے ایک قسم ۔ وہ عورت جس کے بال لمبے ، قد دراز ۔ مزاج چڑچڑا اور خواہش نفسانی بڑھی ہوئی ہو۔

سنکھیا۔ (سنکھ ۔ یا) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) ایک قسم کا زہر ۔ سم الفار ۔ ہر وہ چیز جو زہر قاتل ہو۔

سنگ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) پتھر (۲) وزن ۔ بوجھ ۔ گرانی (۳) تمکین ۔ وقار۔

سنگِ آستاں ۔ آستانہ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) دہلیز کا پتھر ۔ سنگِ در۔

سنگ آمد و سخت آمد۔ (ف ۔ مثل) پتھر آیا اور وہ بھی بھاری ۔ مشکل اور سخت مشکل کا سامنا کرنا پڑا ۔ اس وقت کہتے ہیں ۔ جب کوئی کام چاروناچار کرنا ہی پڑے۔

سنگِ آہن رُبا۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) مقناطیس ۔ لوہے کو اپنی طرف کھینچنے والا پتھر۔

سنگِ اسوَد۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) وہ سیاہ پتھر جو کعبہ شریف کی دیوار میں نصب ہے اور جسے مسلمان بوسہ دیتے ہیں ۔ حجرِ اسوَد۔

سنگ باری۔ (ف ۔ ا ۔ مث) پتھر برسانا ۔ پتھر مارنا ۔ پتھروں کی بوچھاڑ۔

سنگِ بصری۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کا سفید پتھر جو بصرہ کے علاقے میں پیدا ہوتا ہے۔

سنگِ پا۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) پاؤں رگڑنے کا پتھر ۔ جھانواں۔

سنگِ پارس۔ (ف ۔ ا ۔ صف) ایک پتھر جس کی بابت مشہور ہے کہ لوہے کو چھوکر سونا بنا دیتا ہے۔

سنگ پشت۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) کچھوا۔

سنگ تراش۔ (ف ۔ صف) پتھر کاٹنے اور پتھر کا کام بنانے والا۔

سنگِ تربت۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) قبر پر لگا ہوا پتھر ۔ لوحِ مزار ۔ وہ پتھر جس پر مُردے کا نام اور تاریخ وفات کندہ کراکے قبر پر لگاتے ہیں۔

سنگِ جراحت۔ (ف ۔ ع ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا سفید پتھر جو زخم کے لیے مفید ہے۔

سنگ چٹانا۔ (ا ۔ محاورہ) پتھر پر رگڑ کر تیز کرنا۔

سنگ چلنا۔ (ا ۔ محاورہ) ساتھ چلنا ۔ رفاقت کرنا۔

سنگ چھوڑنا۔ (ا ۔ محاورہ) دوستی ترک کرنا ۔ الگ ہونا۔

سنگِ خارا۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا نیلگوں سخت پتھر۔

سنگ دانہ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) پرندے کا معدہ ۔ پوٹا۔

سنگ دل۔ (ف ۔ صف) بے رحم ۔ ظالم۔

سنگِ راہ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) راستے کا پتھر ، جو راہگیروں کے لیے باعثِ تکلیف ہو (۲) مزاحم ۔ مانع۔

سنگ ریزہ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) کنکر ۔ روڑی ۔ بجری۔

سنگسار کرنا۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) پتھر مار مار کر ہلاک کر ڈالنا (۲) شرع اسلامی کی ایک سزا جس میں زانی اور زانیہ کو کمر تک زمین میں گاڑ کر اور پتھر مار مار کر ہلاک کیا جاتا ہے۔

سنگ ساز۔ چھاپے خانے کا وہ ملازم جو چھاپے کے پتھر (یا پلیٹ) پر غلطیاں دُرست کرتا ہے۔

سنگ ستارا۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا پتھر جس کے ذرات ستاروں کی طرح چمکتے ہیں۔

سنگِ سُرمہ۔ (ف ۔ا۔ مذ) وہ پتھر جس کا سُرمہ بناتے ہیں۔

سنگِ سُلیمانی۔ (ف ۔ا۔ مذ) وہ نگ جو سیاہ و سفید اور دھاری دار ہوتا ہے۔

سنگِ (شجر) شجری۔ (ف ۔ا۔ مذ) ایک قسم کا پتھر جس میں درخت کا عکس ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر دریائے نربدا سے نکالا جاتا ہے (۲) مرجان۔

سنگِ فساں۔ (ف ۔ا۔ مذ) وہ پتھر جس پر تلوار، چاقو کی دھار رکھتے ہیں سان۔

سنگلاخ۔ (ف۔ صف) پتھریلی زمین یا پہاڑی علاقہ۔ کنایتاً مشکل۔ دشوار۔

سنگِ لرزاں۔ (ف ۔ا۔ مذ) وہ پتھر جس پر چڑھنے یا ذرا حرکت دینے سے ہلنے لگتا ہے۔

سنگِ لوح (مزار)۔ (ف ۔ا۔ مذ) وہ پتھر جو قبر کے سرہانے مردے کے حالات اور تاریخ وفات وغیرہ کندا کراکے نصب کیا جاتا ہے۔ دیکھیے سنگِ تُربت۔

سنگِ مالی۔ (ف ۔ا۔ مث) پتھر کو پالش کرنے کا عمل۔

سنگِ ماہی۔ (ف ۔ا۔ مذ) وہ پتھر جو بعض مچھلیوں کے سر سے نکلتا اور سنگِ گردہ و دردِ گردہ کے لیے مفید ہے۔

سنگِ مثانہ۔ (ف ۔ا۔ مذ) پتھری جو مثانے میں پڑ جاتی ہے۔

سنگِ مَرمَر۔ (ف ۔ا۔ مذ) ایک قسم کا نفیس سفید پتھر۔

سنگِ مزار۔ (ف ۔ا۔ مذ) لوحِ مزار۔ سنگِ تربُت۔

سنگِ موسیٰ۔ (ف ۔ا۔ مذ) ایک قسم کا سیاہ خوبصورت پتھر۔

سنگِ میل۔ (ف ۔ا۔ مذ) وہ پتھر جو راستہ کا نشان یا راستہ بتانے کے لیے لگاتے ہیں۔ نشانِ راہ۔

سنگِ یشب۔ (ف ۔ا۔ مذ) ایک قسم کا سبزی مائل قیمتی پتھر ہے جسے اکثر گھس کر ہولِ دل کے لیے پیتے ہیں یا تختی بنا کر گلے میں ڈالتے ہیں۔

سنگ۔ (ہ ۔ا۔ مذ) (۱) ساتھ۔ ہمراہ۔ رفاقت۔ صحبت۔

سنگاتِن۔ (سَن۔ گا۔ تَن) (ق ۔ا۔ مث) سہیلی۔

سنگاتی۔ سنگھاتی۔ (سَن۔ گا۔ تی) (سَن۔ گھا۔ تی) (ہ۔ صف) ساتھی ہمراہی۔ رفیق۔

سِنگار۔ سِنگھار۔ (سِن۔ گار) (سِن۔ گھار) (ہ ۔ا۔ مذ) (۱) آرائش جو زیور لباس اور کنگھی چوٹی سے کی جائے۔ زیب و زینت۔ کنگھی چوٹی۔ مانگ پٹی (۲) لباس۔ زیور۔

سنگار دان۔ (ا۔ ف۔ مذ) سنگار کی چیزیں رکھنے کا صندوقچہ یا پٹاری۔

سنگار میز۔ (ا۔ مث) میز جس پر آرائش کا سامان پڑا رہے۔

سنگارنا۔ (ق) سنوارنا۔ آراستہ کرنا۔

سنگت۔ (سَن۔ گَت) (ہ ۔ا۔ مث) (۱) رفاقت۔ ساتھ۔ ہمراہ۔ صحبت ہونا ہم نشینی (۲) شرکت۔ ساجھا (۳) ہم صحبت۔ ہم نشین (۴) رنڈی کے ساتھ کے لوگ۔ سازندے (۵) مرثیہ خواں اور گویّے کے ساتھ آواز ملانے والے۔

سنگترہ۔ (سنگ۔ تَ۔ رَہ) (پُر ۔ا۔ مذ) نارنگی۔ رنگ ترَہ۔ سنترہ۔

سنگتی۔ (سَن۔ گَ۔ تی) (ہ ۔ا۔ مذ) ساتھی۔ رفیق۔ ہم راہی۔

سنگر۔ (سَن۔ گَر) (ف ۔ا۔ مذ) (۱) فوج یا کسی قطعۂ اراضی کی حفاظت کے لیے بنائی ہوئی دیوار یا کانٹوں کی باڑھ (مراداً) کھائی۔ خندق۔

دمدمہ۔ مورچہ۔

سِنگر۔ (Singer) (سِن۔ گر) (انگ ۔ا۔ مذ و مث) (۱) گانے والا یا گانے والی۔ موسیقار (۲) امریکہ کے ایک باشندے کا نام جس نے کپڑا سینے کی مشین ایجاد کی۔

سنگر سیونگ مشین۔ (Singer Sewing Machine) سنگر کی ایجاد کی ہوئی کپڑے سینے کی مشین۔

سنگرام۔ (سنگ۔ رام) (س ۔ا۔ مذ) جنگ و جدال۔

سنگرنا۔ (سِن۔ گر۔ نا) (ہ۔ مص) بننا۔ سنوارنا۔ سنگار کرنا۔ آراستہ ہونا۔

سنگ رینی۔ (سنگ۔ رے۔ نی) (ہ ۔ا۔ مث) ایک مرض۔ بدہضمی کی وجہ سے بار بار دست آنا۔

سِنگل۔ (اُر ۔ا۔ مذ) انگریزی لفظ (Signal) سگنل کا بگڑا ہوا (۱) اشارہ (۲) ریلوے کا وہ کھمبا جو ریلوں کا آنا جانا بتاتا ہے۔

سِنگل۔ (Single) (انگ۔ صف) ایک واحد (۲) تنہا۔ اکیلا (۳) اکہرا۔ جو ایک ہی شخص کے لیے بنایا گیا ہو (۴) کرکٹ میں ایک رَن کی ہِٹ (۵) چھتیس پتوں کے ترُپ کا ایک کھیل۔ جس میں جیتنے والوں کے پانچ ہاتھ اور ہارنے والوں کے چار ہیں۔

سِنگل گیم۔ (Single Gam) وہ کھیل جس میں دونوں طرف ایک ایک کھلاڑی ہو۔

سَنگم۔ (سَن۔ گَم) (س ۔ا۔ مذ) (۱) دو دریاؤں کے ملنے کا مقام (۲) ملاقات (۳) اکٹھا ہونا۔

سنگوانا۔ (سنگ۔ وا۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) جمع کرنا۔ اکٹھا کرنا (۲) ہتھیانا۔ لوٹنا کھسوٹنا (۳) مار ڈالنا (۴) ترتیب سے لگانا۔

سِنگوٹی۔ (سِن۔ گو۔ ٹی) (ہ ۔ا۔ مث) (۱) وہ غلاف یا پیتل وغیرہ کا خول جو بیلوں کے سینگوں پر سجاوٹ کے لیے چڑھا دیتے ہیں (۲) گائے یا ہرن کا چھوٹا سا سینگ۔

سِنگوچنا۔ (سَن۔ گوچ۔ نا) (ق۔ مص) سکیڑ لینا۔

سنگوڑی۔ (سِن۔ گو۔ ڑی) (ہ ۔ا۔ مث) سینگ پر چڑھانے کی شام۔

سِنگھ۔ (ہ ۔ا۔ مذ) (۱) شیر (۲) سکھوں اور چھتریوں کے نام کا عام جزو (۳) بُرج اسد (۴) نبض۔ ناڑی۔

سِنگھاڑا۔ (سِن۔ گھا۔ ڑا) (ہ ۔ا۔ مذ) (۱) ایک تکونا پھل جس کے دو طرف کانٹے نکلے ہوتے ہیں اور تالابوں میں ہوتا ہے (۲) سموسے کی طرح لپٹا ہوا رومال (۳) (دلالوں کی اصطلاح) تین روپے (۴) مثلث۔ تکونا۔

سِنگھاڑا مچھلی۔ (ہ ۔ا۔ مث) ایک قسم کی مچھلی۔

سنگھاسن۔ (سَن۔ گھا۔ سَن) (ہ ۔ا۔ مذ) شاہی تخت۔ راج گدی۔

سُنگھانا۔ (ہ۔ مص) ناک میں خوشبو وغیرہ دینا۔

سنگی۔ (سَن۔ گی) (ہ ۔ا۔ مذ) (۱) ساتھی۔ رفیق۔ ہم راہی (۲) ایک قسم کا ریشمی کپڑا جس میں سُوت ملا ہوتا ہے۔

سنگیت۔ (سَن۔ گیت) (س ۔ا۔ مذ) ایسا گانا جسے بہت سے آدمی آواز

ملاکر گائیں (۲) ایسا تماشا جس میں ناچ گانا ہو (۳) سازاور رقص کے ساتھ گانے کا فن۔

سنگین ۔ (سَن ۔ گین) (ف ۔ صف) (۱) پتھر کا (۲) سخت بھاری ۔ وزنی ۔ گراں (۳) مضبوط ۔ دیرپا (۴) (اُ ۔ ا ۔ مث) ایک نوکدار ہتھیار جو بندوق پر چڑھایا جاتا ہے ۔

سنگین جُرم ۔ (ف ۔ ع ۔ ا ۔ مذ) بھاری قصُور ۔ ایسا جُرم جو سخت سزا کے قابل ہو۔

سنگین چڑھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بندوق پر سنگین لگانا یا نصب کرنا۔

سنگین سزا ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) بھاری سزا ۔ سخت سزا ۔

سنگینی ۔ (سَن ۔ گی ۔ نی) (ف ۔ ا ۔ مث) سختی ۔ مضبوطی ۔ گرانی ۔ ٹھوس پن۔

سَن مُکھ ۔ (سَن ۔ مُکھ) (ہ ۔ صف ۔ ق) سامنے ۔ رُو برُو۔

سُنَن ۔ (سُ ۔ نَن) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) سُنّت کی جمع ۔ طریقے (۲) وہ کام جو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اور صحابہؓ نے کیے ۔

سَننا ۔ (سَن ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) بھرنا ۔ آلودہ ہونا۔

سُننا ۔ (سُن ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) کانوں سے آواز معلوم کرنا ۔ کان لگانا (۲) توجہ کرنا ۔ دھیان دینا (۳) گالی کھانا (۴) مقدّمے کی سماعت کرنا (۵) گانا سُننا (۶) ماننا۔

سُننے میں آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گوش گزار ہونا ۔ کان میں بات پڑنا ۔

سنوار ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) دُرستی ۔ سجاوٹ ۔ اصلاح (۲) پھٹکار ۔ لعنت ۔ (تجھے خدا کی سنوار آ) ۔

سنوارنا ۔ (سَن ۔ وار ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) درُست کرنا ۔ آراستہ کرنا (۲) ترتیب سے لگانا ۔ مہذب بنانا ۔ راہ پر لانا ۔

سنورنا ۔ (سَن ۔ وَر ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) درست ہونا ۔ سجنا ۔ آراستہ ہونا ۔ پورا ہونا ۔ انجام کو پہنچنا (۲) ترتیب سے لگنا (۳) سُدھرنا ۔ چال چلن دُرست ہونا (۴) تعریف کرنا (ق)

سنُون ۔ (سَ ۔ نُون) (ع ۔ ا ۔ مذ) دانتوں کا منجن ۔

سنہ ۔ (سَن) (ع ۔ ا ۔ مذ) سال ۔ برَس ۔ سمَت ۔ جمع : سِنین ۔

سنہ جلُوس ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ سَنہ جو کسی بادشاہ کی تخت نشینی سے شروع ہو کر اس کی فرمانروائی تک جاری رہتا ہے ۔

سنہ رواں ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) جو سال گزر رہا ہو ۔

سنہ عیسوی ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) شمسی سال جس کا حساب حضرت مسیحؑ کی پیدائش سے کیا جاتا ہے ۔

سنہ ہجری ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) قمری سال جو رسول اللہؐ کے مکّہ معظّمہ سے مدینہ منوّرہ کو ہجرت کرنے کی تاریخ سے شروع ہوا۔

سُنہرا، سُنہری ۔ (سُ ۔ نہَ ۔ را) (سُ ۔ نہَ ۔ ری) (ہ ۔ صف) (۱) سونے کا ۔ زرّیں (۲) سونے کے رنگ کا ۔ زرد ۔ پیلا۔

سُنّی ۔ (سُن ۔ نی) (ع ۔ ا ۔ مذ) مسلمانوں کا وہ فرقہ جو خلفائے راشدین کو برحق مانتا ہے ۔ اہلِ سُنّت والجماعت ۔ سُنّت رسُول اللہ پر چلنے والا گروہ ۔

سُنی ان سُنی کرنا ۔ (سُ ۔ نی ۔ اَن ۔ سُ ۔ نی ۔ کرَ ۔ نا) (ہ ۔ محاورہ) (۱) بات سُن کر ٹالنا (۲) ایسا ظاہر کرنا جیسے بات سُنی نہیں ۔ توجہ نہ کرنا۔

سُنی سنائی بات ۔ (ا ۔ مث) سُنی ہوئی بات ۔ افواہ ۔ ہوائی بات ۔

سُنیے (سنو) تو سہی ۔ (ا ۔ محاورہ) ٹھہرو تو ۔ بات تو کرو (۲) بات مانو ۔

سنیاس ۔ (سَن ۔ ن ۔ یاس) (س ۔ ا ۔ مذ) دُنیا چھوڑ دینا ۔ فقیری لینا ۔ قطع علائق ۔

سنیاسی ۔ (سَن ۔ ن ۔ یا ۔ سی) (س ۔ ا ۔ مذ) ہندو فقیر، جس نے دُنیا کو چھوڑ دیا ہو ۔ تارک الدُّنیا (۲) جنگلی جڑی بوٹیوں کا ماہر ۔ وید ۔

سنیچر (وار) ۔ (سَ ۔ نی ۔ چر) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) ہفتے کا دِن ۔ شنبہ (۲) بدنصیبی نحُوست (۳) سیارۂ زحل جو منحوس خیال کیا جاتا ہے ۔

سنیچر آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ادبار آنا ۔ بُری گھڑی آنا ۔ نحوست کے ستارے زحل کے اثر میں آنا ۔

سنیچر سوار ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) چکّر میں پڑنا ۔ گھومتے پھرنا ۔

سنیما ۔ (Cinema) (انگ ۔ مذ) وہ ایجاد جس سے تصویریں پردے پر حرکت کرتی دکھائی دیتی ہیں اور بولتی بھی ہیں ۔

سِنین ۔ (سِ ۔ نین) (ع ۔ ا ۔ مذ) سنہ کی جمع ۔ کئی یا بہت سے سال ۔

سنے ٹوریَم ۔ (Sanatorium) (سَ ۔ نے ۔ ٹو ۔ ر ۔ یَم) (انگ ۔ ا ۔ مذ) ایسی علاج گاہ جو کسی صحت افزا مقام پر بنی ہوئی ہو ۔

س ــــ و

سَو ۔ (ہ ۔ صف) (۱) پانچ بیسی ۔ ننانوے اور ایک ۔ سینکڑا ۔ صد (۲) کثرت سے ۔ بہت (۳) بہر صورت ۔ ہر چند۔

سَو بات کی ایک بات ۔ (ا ۔ مث) (۱) نہایت معقول اور تجربے کی بات ۔ عُمدہ بات (۲) الحاصل ۔ قصّہ مختصر ۔ خلاصہ۔

سو بسوے ۔ (ا ۔ متعلق فعل) یقیناً ۔ بالکل درست ۔ بہر صورت ۔ گمان غالب ۔

سو جان سے صدقے ۔ (ا ۔ محاورہ) بہت زیادہ محبت ظاہر کرنے کے لیے بولتے ہیں۔

سو جان سے عاشق ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) بے حد شیدا ہونا ۔ انتہائی فریفتہ ہونا۔

سو جتن کیے ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بہت کوشش کی (۲) سارے حیلے اور مکر و فریب کر دیکھے ۔

سو چھپائیں ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی طرح بھی پوشیدہ کریں ۔

سو دن چور کے تو ایک دِن سادھ کا ۔ (ا ۔ مثل) سو دفعہ شریر آدمی کی چلے گی تو ایک دفعہ شریف کی بھی بن آئے گی ۔ چور ایک نہ ایک دن ضرور پکڑا جاتا ہے ۔

سو دو سو میں ۔ (ا ۔ متعلق فعل) اکثر میں ۔ بہت سوں میں۔

سو رستے ہیں ۔ (ا ۔ محاورہ) بہت سی تدبیریں ہیں ۔ بہت سے طریقے ہیں۔

سو سر کا ہونا ۔ (۱) کسی ایک آدمی کا اپنی دانش مندی یا طاقت کی وجہ سے بہت سے آدمیوں پر بھاری ہونا (۲) ثابت قدم یا اٹل ہونا ۔

سو سنار کی ایک لوہار کی ۔ (ا ۔ مثل) کم زور کی سو ضربیں زبردست کی ایک

ضرب کے برابر بھی نہیں ہوتیں۔
سَوسَو۔ (ا۔متعلق فعل) بہت بہت۔کثرت سے۔ بافراط۔
سَوسَو بل کھانا۔ (ا۔محاورہ) بہت زیادہ غصّے میں ہونا۔ نہایت پیچ وتاب کھانا۔
سَوسَو پھیرے کرنا۔ (ا۔محاورہ) بہت چکر لگانا۔
سوسوکوس (دُور) بھاگنا۔ (ا۔محاورہ) پاس نہ پھٹکنا۔ الگ الگ رہنا۔ بہت زیادہ پرہیز کرنا۔
سوسوگھڑے پانی پڑنا۔ (ا۔محاورہ) سخت شرمندہ ہونا۔
سوسومن کے پاؤں ہوجانا۔ (ا۔محاورہ) گھبراہٹ کے باعث چل نہ سکنا۔
سوسونام دھرنا۔ (ا۔محاورہ) بہت نکتہ چینی کرنا۔ بہت عیب نکالنا۔
سوسیانے ایک مَت۔ (ا۔مثل) جتنے دانا ہوں گے۔سب کی رائے ایک جیسی ہوگی۔
سوغلاموں گھر سُونا۔ (ا۔مثل) اگر فرزند نہ ہو تو سینکڑوں غلام ہونے کے باوجود گھر خالی خالی لگتا ہے۔
سَوکی ایک بات۔ (ا۔مث) عمدہ بات۔منتخب بات۔
سَوکی لاٹھی ایک کا بوجھ۔ (ا۔مثل) تھوڑا تھوڑا سہارا بھی بہت ہوجاتا ہے
سوگز پھاڑیں ایک نہ واریں۔ (ا۔مثل) بظاہر محبت جتانا مگر موقع یا ضرورت کے وقت الگ ہوجانا۔
سو مارے ننانوے سے بھُول جائے
سو مارے ایک گنے } (ا۔مثل) اس قابل ہے کہ برابر مار پڑتی رہے۔
سومن کا۔ (ا۔صف) بہت وزنی۔ بہت بھاری۔
سومیں ایک۔ (ا۔صف) بہت کم۔ بہت قلیل۔
سومیں کہنا۔ (ا۔محاورہ) کھُلے طور پر کہنا۔سب کے سامنے کہنا۔
سونکٹوں میں ایک ناک والا نکو۔ (مثل) بہت سے عیب داروں میں ایک بےعیب۔سب سے زیادہ عیبی خیال کیا جاتا ہے۔سورذیلوں میں ایک شریف بدنام درسوا سمجھا جاتا ہے۔
سُوء۔ (ع۔ا۔مث) بُرائی۔ بدی (۲) بیماری۔ مرکبات میں جیسے سوءِ ہضم۔
سُوءِمزاج۔ (ع۔ا۔مذ) مزاج کی خرابی۔
سُو۔ (ف۔ا۔مث) سمت۔ جانب۔ طرف۔
سو۔ (واؤ مجہول) (ہ) (۱) وہ۔جو۔ تو۔اس لیے۔اس واسطے (۲) مصدر سونا کا صیغۂ امر۔
سَوا۔ (سَ۔وا) (ہ۔صف) ایک اور اس کا چوتھائی حصّہ۔ پورا اور ایک چوتھائی زیادہ۔ ¼ ۱۔
سَوا نیزے پر سورج (آفتاب) آنا۔ (۱) آثارِ قیامت نمودار ہونا (۲) شدید ترین گرمی پڑنا۔
سِوا۔ سوائے۔ (سِ۔وا) (سِ۔وا۔ئے) (ع) (۱) بغیر۔ علاوہ۔ بجز۔ (۲) زیادہ۔ فالتو۔
سُوا۔ (سُو۔آ) (ہ۔ا۔مذ) (۱) بڑی سوئی۔موٹی سُوئی (۲) طوطا۔
سوابق۔ (ع۔ا۔مذ) سابقہ کی جمع۔
سواحِل۔ (سَ۔وا۔حِل) (ع۔ا۔مذ) ساحل کی جمع۔ پانی کے کنارے۔ دریا۔جھیل۔ سمندر وغیرہ کے کنارے۔
سواد۔سُواد۔ (سَ۔واد) (سُ۔واد) (ہ۔ا۔مذ) (۱) مزہ۔ ذائقہ۔چاٹ (۲) لذّت۔لطف (۳) فرحت۔خوشی محبت۔اخلاص۔
سواد۔ (سَ۔واد) (ع۔ا۔مذ) (۱) سیاہی۔ کالک (۲) سیاہ نقطہ جو دِل پر ہوتا ہے (۳) حوالیِ شہر۔ آس پاس۔گردونواح (۴) ذہن۔ ملکہ۔ (۵) لکھنا (۶) بڑی تعداد۔
سواد پڑنا۔ (ا۔محاورہ) چسکا پڑنا۔ مزہ پڑنا۔ عادت ہونا۔
سوادِاعظم۔ (۱) بڑا شہر (۲) کثیر تعداد۔ اکثریت۔غالب حصّہ۔
سُوار۔ (سُ۔وار) (ف۔ا۔مذ) (۱) جو پیدل نہ ہو (۲) (کنایتاً) مست۔متوالا (۳) رسالے کا ملازم (صف) چڑھا ہوا۔سواری پر بیٹھا ہوا۔
سوار بنانا۔ (ا۔محاورہ) سواری سکھانا۔
سِوار۔ (سِ۔وار) (س۔ا۔مث) ایک قسم کی گھاس۔
سُوارت۔ (سُ۔وا۔رَت) (ہ۔ا۔مذ) اچھے کام میں آنا۔
سوارت کرنا۔ (ہ۔محاورہ) استعمال میں لانا۔ کامیاب بنانا۔سودمند کرنا۔
سواری۔ (س۔وا۔رِی) (ف۔ا۔مث) (۱) گھوڑے پر چڑھنے کا کام۔ (۲) وہ حیوان یا چیز جس پر سوار ہوا جائے (۳) جلوس (۴) کشتی کا ایک داؤں (۵) جو سوار ہو (۶) ہمرکاب۔
سواری آنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) تشریف لانا (۲) جلوس آنا۔
سواری اُتروانا۔ (ا۔محاورہ) جو عورت ڈولی گاڑی وغیرہ میں آئے اسے ڈیوڑھی سے جا کر لانا۔
سواری دینا۔ (ا۔محاورہ) سواری کا کام دینا۔
سواری (کرنا) لینا۔ (ا۔محاورہ) چڑھنا۔ سوار ہونا۔
سواری لگنا۔ (ا۔محاورہ) سوار ہونے کے لیے ڈیوڑھی پر پالکی وغیرہ کا رکھا جانا۔
سواگت۔ (سَ۔وا۔گت) (س۔ا۔مذ) (۱) خوش آمدید۔آؤبھگت (۲) سلام۔آداب۔
سُوال۔ (سُ۔وال) (ع۔ا۔مذ) (۱) پوُچھنا۔ دریافت کرنا (۲) درخواست مانگ۔ التماس۔طلب (۳) استفسار، پرسش (۴) (اُر) دعوے یا عرضی۔ دعویٰ (۵) گزارش۔ عرض داشت (۶) بھیک مانگنا (۷) مسئلہ۔ عقیدہ۔حل طلب بات (ریاضی یا اقلیدس کا) جواب طلب مسئلہ۔
سوال ازآسماں جواب ازریسماں۔ (ا۔مثل) سوال کچھ اور جواب کچھ۔ اُوٹ پٹانگ جواب۔
سوال پورا ہونا۔ (ا۔محاورہ) مانگی ہوئی چیز کا ملنا۔
سوالِ جرح۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) وہ سوال جو ایک فریق اپنے مخالف کے گواہوں سے کرتا ہے۔ دلیل کاٹنے والا سوال۔ تردیدی سوال۔ گرفت کرنے والا سوال۔
سوال جواب۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) گفتگو۔بات چیت (۲) مباحثہ۔
سوال حل کرنا۔ (ا۔محاورہ) مشکل مسئلہ حل کرنا۔کوئی عقدہ یا گتھی کھولنا۔
سوال خوانی۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) عدالت میں دعوے یا عرضی دعوے کا پڑھا جانا۔
سوال درسوال۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) سوال کا جواب دینے کے بجائے

اُسی سوال پر ایک اور سوال کر دینا۔
سوال دیگر جواب دیگر۔ (ف ۔ مثل) سوال کچھ جواب کچھ ۔
سوال ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) التجا کرنا (۲) رشتہ طلب کرنا۔
سوال کی صُورت ۔ (ا ۔ صف) جس کی شکل سے ہی اندازا ہو جائے کہ کچھ مانگتا ہے
سوال ردّ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سوال نامنظور کرنا ۔ بھیک نہ دینا۔
سوالِ متمّم (قانون) ۔ (ا ۔ مذ) وہ درخواست جو اشتمام کی کمی پوری کرنے
کے لیے دی جائے۔
سوالِ مرمّت (قانون) ۔ (ا ۔ مذ) عرضی کی درستی یا ترمیم کا مطالبہ۔
سوال مُوصِل الی المطلوب ۔ پوچھنے والے کے مطلب تک پہنچانے
والا سوال۔
سوال نامہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) جواب طلب اُمور کی فہرست ۔
(Questionnaire)
سُوالات ۔ (سُ ۔ وا ۔ لات) (ع ۔ ا ۔ مذ) سوال کی جمع ۔
سُوالی ۔ (سُ ۔ وا ۔ لی) (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ و صف) (۱) سوال کرنے والا ۔
(۲) مانگنے والا ۔
سُوامی ۔ (سُ ۔ وا ۔ می) (س ۔ ا ۔ مذ) آقا ۔ مالک ۔ حاکم ۔ خدا (۲) شوہر
خاوند ۔ خصم (۳) گرو ۔ پیر (۴) حضور ۔ قبلہ ۔ حضرت ۔
سوان ۔ (ق ۔ ا ۔ مث) قسمیں ۔
سوانا ۔ سوانہ ۔ (س ۔ وا ۔ نا) (س ۔ وا ۔ نہ) حد ۔ کنارا ۔ مینڈھ ۔
سوانح ۔ (سَ ۔ وا ۔ نح) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) سانحہ کی جمع ۔ واقعات ۔ حادثات
روئے داد ۔ حالات ۔
سوانح عُمری ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) کسی شخص کی زندگی کے حالات ۔ تذکرہ ۔
سوانح نگار ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) (۱) واقعہ نویس ۔ اخبار نویس ۔ نامہ نگار
(۲) (اُر) کسی شخص کے حالاتِ زندگی لکھنے والا ۔
سوانگ ۔ (سَ ۔ وانگ) (ہ ۔ ا ۔ مذ) شعبدہ ۔ تماشا ۔ کھیل ۔ نقل ۔ بہروپ ۔
سوانگ بھرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بھیس بدلنا (۲) فریب دینا ۔
سوانگیا ۔ (سَ ۔ وانگ ۔ یا) (ہ ۔ صف) (۱) بہروپیا ۔ روپ بھرنے اور
دکھانے والا (۲) شعبدہ باز ۔ مکار ۔ فریبی ۔ دغا باز ۔ عیار ۔
سُواہا ۔ (سُ ۔ وا ۔ ہا) (س ۔ صف) (۱) جو راکھ یا بھسم ہو گیا ہو (۲) (ا ۔ مذ)
وہ کلمہ جو ہوم یا جگ کرتے وقت کہتے ہیں ۔
سُواہا (کرنا) کر دینا ۔ (ہ ۔ محاورہ) (۱) جلا کر راکھ بنا دینا (۲) خاتمہ کر دینا ۔
دُھول اڑا دینا ۔ کچھ باقی نہ رکھنا ۔
سوائی ۔ (سَ ۔ وا ۔ ای) (ہ ۔ ا ۔ مذ) وہ غلّہ جو کاشت کار کو بیج کے واسطے
اس شرط پر دیا جائے کہ فصل پر من کا سوا من لیا جائے گا ۔ (مث) وہ
زمین جس میں سوائے چاول کے سب غلّے پیدا ہوتے ہوں ۔ اِسے
میَسَن ۔ دومٹ ۔ سیوٹا ۔ سیگوں ۔ پڑوا ۔ کابر بھی کہتے ہیں ۔
سِوائی ۔ (س ۔ وا ۔ ای) (ف ۔ صف) (۱) فالتو ۔ معمول سے زیادہ ۔
سِوائے ۔ (س ۔ وا ۔ اے) (ع ۔ حرف استثنا) (۱) علاوہ ۔ بجز (۲) (صف)
زیادہ ۔ فالتو ۔ بیش ۔
سوایا ۔ (سَ ۔ وا ۔ یا) (ہ ۔ صف ۔ عددِ کسری) (۱) ایک اور چوتھائی ۱¼

(۲) زیادہ ۔ بڑھا ہوا ۔ بیش ۔
سُوماشُون ۔ (ق ۔ ا ۔ مث) خوشبو ۔
سُوبھا ۔ (سُو ۔ بھا) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) زینت ۔ زیبائش (۲) خوبصورتی (۳)
شان و شوکت (۴) رونق (۵) عزت آبرو ۔
سوپ ۔ (Soap) (انگ ۔ ا ۔ مذ) صابن ۔
سُوپ ۔ (Soup) (انگ ۔ ا ۔ مذ) یخنی ۔ شوربہ ۔ آب جوش ۔
سُوپ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) چھاج ۔ اناج پھٹکنے کا آلہ (۲) پانی سینچنے کا ٹوکرا ۔
سُوپ تو سُوپ چھلنی کیا بولے جس میں بہتر سو چھید ۔ (مثل) بے داغ
چال چلن والا اگر شیخی کرے تو بجا ہے ۔ عیبی کو زبان کھولنے سے پہلے اپنے عیب
دیکھ لینا چاہیئے ۔
سوپ سی داڑھی ۔ (ا ۔ مث) بڑی اور گھنی داڑھی ۔ داڑھی جو چھاتی پر
چھائی ہوئی ہو ۔
سَوت ۔ سَوتن ۔ (سَو ت) (سَو ۔ تن) (ہ ۔ ا ۔ مث) ایک خاوند کی دو یا زیادہ
بیویاں آپس میں ایک دوسرے کی سوت کہلاتی ہیں ۔
سَوت بھلی سوتیلا بُرا ۔ (ا ۔ مثل) سوکن کی اولاد سوکن سے زیادہ ناگوار
اور خطرناک ہوتی ہے ۔
سَوت پر سَوت اور جلاپا ۔ (ا ۔ مثل) ایک دشمن کے ہوتے دوسرا دشمن
آجانے سے دل اور زیادہ جلتا ہے ۔
سَوت چون کی بھی بُری ۔ (ا ۔ مثل) دشمن کتنا ہی بے حقیقت ہو پھر بھی
اس سے نقصان پہنچ سکتا ہے ۔
سَوت کالا ناجی کا جلانا ۔ (ا ۔ مثل) دوسری عورت کرنا پہلی عورت
کو زندہ در گور کرنا ہے ۔
سوت (سوتا) ۔ (سوت) (سو ۔ تا) (واؤ مجہول) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) نکاس
پانی نکلنے کی جگہ ۔ منبع ۔ سرچشمہ ۔
سوت جاری ہونا ۔ چشمہ جاری ہونا ۔
سُوت ۔ (واؤ معروف) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) تاگا ۔ دھاگا ۔ تار (۲) سیدھ دیکھنے
کا ڈورا ۔ پنسال (۳) ریشہ (۴) تسُو کا سولھواں حصہ ۔
سُوت اٹیرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سُوت پیٹنا یا چرخی یا اٹیرن پر چڑھانا ۔
سُوت باندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سیدھ باندھنا ۔ سیدھ دیکھنے کا ڈورا لٹکانا ۔
سُوت کی اَنٹی اور یوسفؑ کی خریداری ۔ (ا ۔ مثل) تھوڑی سی حیثیت
پر بڑا حوصلہ ۔
سُوت کے بنولے ہو جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بنا بنایا کام بگڑ جانا ۔
سُوت نہ کپاس کولی سے لٹھم لٹھا ۔ (ا ۔ مثل) خواہ مخواہ کا جھگڑا ۔ بے بنیاد
بات پر فساد ۔
سَوتاپا (سوتیاڈاہ) ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) دو سوکنوں کے درمیان دشمنی ۔ سوکناپا ۔
سوتا سنسار جاگتا پروردگار ۔ (ا ۔ مثل) وہ کلمہ جو داستان گو کہانی شروع کرنے
سے پہلے کہتے ہیں ۔ رات کا سنسان ہونا ۔
سُوتک ۔ (سُو ۔ تک) (س ۔ ا ۔ مث) بچے کی پیدائش کے وقت
کی ناپاکی ۔
سوتواں (سُتواں) ۔ (ا ۔ صف) سُوتا ہوا ۔ پتلا ۔ باریک ۔

سوتواں (ستواں) ناک۔ (ا۔مث) پتلی ناک۔ خوبصورت ناک۔
سُوتنا۔ (سُوت۔نا) (ہ۔مص) (۱) نچوڑنا (۲) پُونسنا (۳) کھینچ لینا۔
سُوتی۔ (سُو۔تی) (ہ۔صف) سُوت کا۔ سُوت کا بنا ہوا۔
سوتی۔ (ہ۔صف) سوئی ہوئی۔ نیند میں محو۔
سوتی (بھڑ) بھڑیں جگانا۔ (ا۔محاورہ) نئے سرے سے فساد اٹھانا۔ پُرانے جھگڑے تازہ کرنا۔
سوتیاہ ڈاہ۔ سوتاپے کی تکلیف مشہور ہے۔
سوتے۔ (ہ۔صف) سوتے ہوئے۔ سو جانے کی حالت۔
سوتے جاگتے مُنہ دیکھنا۔ (ا۔محاورہ) ہر وقت توقع رکھنا۔ اُمید باندھے رہنا۔
سوتے فتنے اُٹھانا (جگانا)۔ (ا۔محاورہ) دبے ہوئے جھگڑے نکالنا۔
سوتے کا سوتا رہنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) نیند کی حالت میں پڑا رہ جانا (۲) سوتے میں مر جانا۔
سوتے لڑکے کا مُنہ چُوما نہ ماں خوش نہ باپ۔ (ا۔مثل) بغیر اطلاع کے نیکی کرنا رائیگاں ہے۔
سوتے مُردے جگانا۔ (ا۔محاورہ) ہنگامہ برپا کرنا۔ شور وغل مچانا۔
سوتے نصیب جاگنا۔ (ا۔محاورہ) اقبال یاور ہونا۔ تباہی کے بعد اچھے دن آنا۔ دن پھرنا۔
سَوتیلا۔ (سو۔تے۔لا) (ہ۔صف) سوت یا سوکن سے تعلق رکھنے والا۔ اولاد، بھائی بہن یا ماں باپ جو اصلی نہ ہوں۔
سُوٹ۔ (Suit) (انگ۔ا۔مذ) کپڑوں کا جوڑا۔ خصوصاً ایک ہی کپڑے کا کوٹ، پتلون، واسکٹ یا نیکر اور برجس یا قمیص شلوار وغیرہ۔
سُوٹ کیس۔ (Suit Case) (انگ۔ا۔مذ) کپڑے رکھنے کا چھوٹا بکس۔
سُوٹڈ بُوٹڈ۔ (Suited Booted) (سُو۔ٹڈ۔بُو۔ٹڈ) (انگ۔صف) سُوٹ اور بُوٹ پہنے ہوئے۔ انگریزی وضع کا۔
سُوٹنگ۔ (Suiting) (سُو۔ٹنگ) (انگ۔ا۔مذ) سُوٹ کا کپڑا۔
سُوجا۔ (سُو۔جا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) برما (۲) سُوا (۳) (صف) ورم کیا ہوا۔
سوجانا۔ (سو۔جا۔نا) (ہ۔مص) (۱) نیند آجانا (۲) سُن ہو جانا۔
سُوجن۔ (سُو۔جن) (ہ۔ا۔مث) ورم۔ آماس۔
سُوجنا۔ (سُوج۔نا) (ہ۔مص) (۱) ورم کرنا۔ سُوجن چڑھنا (۲) غصّے یا بدمزاجی سے مُنہ پھلانا۔
سُوجھ۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) عقل، فہم (۲) بینائی۔ بصارت۔ نظر۔
سُوجھ بُوجھ۔ (ا۔مث) عقل و فہم۔ دُور اندیشی۔
سُوجھتا کرنا۔ (سُوجھ۔تا۔کر۔نا) (ہ۔مص) بندوبست کرنا۔ تدبیر کرنا۔ فکر کرنا۔
سُوجھنا۔ (سُوجھ۔نا) (ہ۔مص) (۱) نظر آنا۔ دکھائی دینا۔ آنکھ سے معلوم ہونا (۲) خیال آنا۔ ذہن میں آنا (۳) تمیز ہونا (۴) دُھن ہونا (۵) آثار معلوم ہونا۔
سُوجی۔ (سُو۔جی) (ہ۔ا۔مث) (دا) گیہوں کے مغز کا دَر درا آٹا۔
سُوجے پھُولے۔ (ا۔صف) مُنہ پھُلائے ہوئے۔ خفا۔ ناراض۔ آزردہ۔
سوچ۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) فکر۔ خیال (۲) رنج و غم۔ اندوہ (۳) غور۔ دھیان۔ توجّہ۔

سوچ آنا۔ (ا۔محاورہ) فکر ہونا۔ تردّد پیدا ہونا۔
سوچ بچار۔ (ا۔مث) فکر و تامّل۔ غور و فکر۔
سُوِچ۔ (Switch) (سُ۔وِچ) (انگ۔ا۔مذ) وہ برقی بٹن، جس کے دبانے سے تار میں برقی رو آتی اور بند ہوتی ہے۔
سُوِچ بورڈ۔ (Switch Board) وہ تختہ جس پر سوِچ لگے ہوئے ہوں۔
سوچ سمجھ کے۔ (ا۔تابع فعل) غور و فکر کے بعد۔ ہوش و حواس سے۔
سَوچنا۔ (سَوچ۔نا) (ہ۔مص) آبدست لینا۔ طہارت کرنا۔ اجابت کے بعد پانی لینا۔
سوچنا۔ (سوچ۔نا) (ہ۔مص) (۱) غور کرنا۔ دھیان کرنا (۲) سمجھنا بوجھنا۔ بات کی گہرائی میں اُترنا (۳) مراقبہ کرنا۔
سوخت۔ سوختگی۔ (سوخت) (سوخ۔تَ۔گی) (ف۔ا۔مث) (۱) جلن۔ سوزش۔ تکلیف (۲) رنج۔ صدمہ۔ غم۔
سوختنی۔ (سوخ۔تَ۔نی) (ف۔صف) جلنے یا جلانے کے لائق۔
سوختہ۔ (سوخ۔تہَ) (ف۔صف) (۱) جلا ہوا۔ بُجھا ہوا۔ جُھلسا ہوا (۲) مصیبت زدہ۔ افسردہ (۳) جاذب۔ بلاٹنگ پیپر۔
سوختہ بال۔ (ف۔صف) بے بس۔ جس کے پر جل چکے ہوں۔
سوختہ بخت۔ (ف۔صف) بدنصیب۔ بدقسمت۔
سوختہ پا۔ (ف۔صف) جلد چلنے والا۔ تیز قدم۔
سوختہ تن (جان۔جگر)۔ (ف۔صف) دل جلا۔ کنایتاً عاشق۔
سوختہ سامان۔ (ف۔صف) جس کا سب کچھ جل گیا ہو (۲) تباہ و برباد۔
سوختی۔ (سوخ۔تی) (ف۔ا۔مث) کلفت۔ رنج۔ تکلیف۔
سُود۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) قرض دیے ہوئے روپے پر نفع۔ بیاج (۲) نفع۔ فائدہ (۳) بھلائی۔ بہتری۔
سُود بٹا۔ (ا۔مذ) نفع و نقصان۔
سُود خالص۔ (ف۔ع۔ا۔مذ) (اصطلاح بنکاری) سود کی جتنی رقم بعد وضع اخراجات باقی رہے۔
سُود خوار۔ سُود خور۔ سُود خورا۔ (ف۔صف) سود پر روپیہ چلانے والا۔ بیاج کھانے والا۔
سُود در سُود۔ (ف۔ا۔مذ) وہ سُود جو قرض دی ہوئی رقم میں سُود شامل کر کے کل رقم پر لگایا جائے۔
سُود مند۔ (ف۔صف) مفید۔ فائدہ بخش۔
سَودا۔ (سَو۔دا) (ع۔ا۔مذ) (۱) سیاہ۔ کالا (۲) سیاہ خلط کا نام۔ جلا ہوا بلغم (۳) (ف) خبط۔ دیوانگی (۴) عشق۔ دُھن۔ لگن (۵) خرید فروخت۔ بیوپار (۶) اُردو کے مشہور شاعر مرزا محمد رفیع کا تخلّص۔
سودا اُچھلنا۔ (ا۔محاورہ) پاگل پن کا زور ہونا۔
سودا بگاڑنا۔ (ا۔محاورہ) طے شدہ معاملہ کو خراب کرنا۔
سودا دبنا (پٹنا)۔ (ا۔محاورہ) قیمت طے ہونا۔ بھاؤ مقرر ہونا۔ نرخ طے پانا۔
سودا دست بدست ہونا۔ (ا۔محاورہ) کسی چیز کا نقد فروخت ہو جانا۔

سوداسلف ۔ (ا۔ مذ) بازار سے خریدی ہوئی چیزیں ۔
سوداگر ۔ (ف ۔ صف) تاجر ۔ بیوپاری ۔
سوداگری ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) تجارت ۔ بیوپار (صف) تجارت سے متعلق ۔
سوداگری کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) تجارت کرنا ۔ کاروبار کرنا ۔ بیوپار کرنا ۔
سودا مول لینا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کوئی چیز خریدنا (۲) کوئی ذمّے داری اپنے سر لینا ۔
سودا نہ ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) معاملہ نہ بننا ۔ قیمت پر اتفاق رائے نہ ہونا ۔
سَوداوی ۔ (سَو ۔ دا ۔ وی) (ع ۔ صف) (۱) سودا سے متعلق (۲) غمگین ۔ مغموم ۔
سوداوی مزاج ۔ (ع ۔ صف) وہ شخص جس میں سَودا کی خلط غالب ہو ۔ جنونی آدمی ۔
سَودائی ۔ (سَو ۔ دا ۔ ای) (ع ۔ صف) (۱) دیوانہ ۔ پاگل ۔ جنونی ۔ خبطی ۔ احمق ۔
سودائے خام ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) خام خیالی ۔
سُودہ ۔ (سُو ۔ دَہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) کسی چیز کا بُرادہ ۔ وہ چیز جو گھِسنے سے حاصل ہو (جیسے سُودۂ صندل) گھِسا ہوا صندل ۔
سُودَھ بھٹی ۔ (سُو ۔ دَھ ۔ بھَٹ ۔ ٹی) (ہ ۔ ا ۔ مث) (اصطلاح علم کیمیا) کچی دھات کو پگھلانے کی بھٹّی ۔
سُودھا ۔ (ہ ۔ صف) سیدھا ۔ صاف (۲) بھولا بھالا ۔ سادہ ۔ سچا ۔
سَودھن ۔ (سَو ۔ دَھن) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) تہذیب ۔ شائستگی ۔ لطافت ۔ پاکیزگی ۔ (۲) اصلاح ۔ درستی ۔
سُودھنا ۔ (سُو دھ ۔ نا) (ہ ۔ مص ۔ اصطلاح علم کیمیا) کچی دھات کو پگھلا کر صاف کرنا ۔
سُودھی ۔ (ا۔ صف) پاک صاف ۔ اُجلا ۔ نفیس ۔ کھرا ۔ سچا ۔
سُودی ۔ (سُو ۔ دی) (ف ۔ صف) وہ روپیہ جو سُود پر لیا یا دیا جائے ۔
سُودیش ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) اپنا ملک ۔ اپنا وطن ۔
سُودیشی ۔ (سُو ۔ دے ۔ شی) (ہ ۔ صف) اپنے دیس کا ۔
سوڈا ۔ (Soda) (سو ۔ ڈا) (انگ ۔ ا ۔ مذ) (۱) سوڈیم کا کھار (۲) وہ پانی جو سوڈے سے بنایا جائے ۔ سوڈا واٹر ۔
سوڈا بائیکارب ۔ (Soda Bicarb) (انگ ۔ مذ) ایک مرکب دوا جو ہاضمے کے لیے مفید ہے ۔
سوڈا واٹر ۔ (Soda Water) (انگ ۔ ا ۔ مذ) سوڈے سے بنایا ہوا پانی ۔
سوڈیم ۔ (Sodium) (سو ۔ ڈِ ۔ یَم) (انگ ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کی دھات جو سوڈے کے اندر ہوتی ہے اور اسے جلانے سے سفید شعلہ نکلتا ہے ۔
سوڈے کا جوش یا سوڈے کا سا اُبال ۔ (ا۔ مثل) وقتی اور عارضی جوش ۔
سُور ۔ (ہ ۔ ا ۔ صف) بہادر یا شجاع آدمی ۔ مردِ غازی ۔
سُور بیر ۔ بڑا بہادر ۔ سُورما ۔ شجاع ۔
سُور ۔ سُؤر ۔ (سُؤر) (سُ ۔ ؤر) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) خنزیر ۔ خوک (۲) (صف) شریر ۔ بدذات (۳) (ا) (ام) ایک گالی (۴) غصّے یا ناراضگی

یا عتاب کے اظہار کا کلمہ ۔
سُوَرات ۔ (ق) خود غرضی ۔ غرض مطلب ۔ حرص ۔
سُوَراج ۔ (سَو ۔ راج) (ہ ۔ ا ۔ مذ) حکومتِ خود اختیاری ۔ اپنے دیس میں اپنا راج ۔
سُوراخ ۔ (سُو ۔ راخ) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) چھید ۔ روزن ۔ رخنہ ۔ بل ۔ موکھا (۲) درز ۔ دراڑ ۔ جھری (۳) منہ ۔ دہانہ ۔ موری ۔
سُوراگنا ۔ (ق ۔ مص) سورج طلوع ہونا ۔
سُورانا ۔ (ق ۔ مص) بے تاب ہونا ۔
سُورت ۔ سُورۃ ۔ (سُو ۔ رَت) (ع ۔ ا ۔ مث) قرآن مجید کا کوئی باب یا فصل ۔ جمع : سُوَر ۔
سُورَج ۔ (سُو ۔ رَج) (ہ ۔ ا ۔ مذ) شمس ۔ خورشید ۔ آفتاب ۔
سُورج بنسی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) راجپوتوں کی ایک قوم جو خود کو سورج کی اولاد خیال کرتی ہے ۔ راجہ رام چندر جی اسی قوم سے تھے ۔
سُورج خاک ڈالنے سے نہیں چھپتا ۔ (ا۔ مثل) کھُلی بات کو چھپایا نہیں جا سکتا ۔
سُورج (ڈوبتے) ڈوبے ۔ (ا۔ متعلق فعل) سُورج چھپنے کے وقت ۔ شام کے وقت ۔
سُورج ڈوبنا ۔ (مص ۔ مرکب) سُورج چھپنا ۔ آفتاب غروب ہونا ۔
سُورج سنسار ۔ نظام شمسی ۔ دنیا ۔
سُورج کو چراغ دکھانا ۔ (ا۔ محاورہ) تجربہ کار کو عقل دینا ۔ دانا کو دانائی کی بات بتانا ۔ کامل کے سامنے ناقص کا باتیں بنانا ۔
سُورج کی کرن ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) آفتاب کی شعاع ۔
سُورج (گرہن) گہن ۔ (ا۔ مذ) چاند کا زمین اور سُورج کے درمیان آکر آفتاب کی روشنی زمین تک نہ پہنچنے دینا ۔ کسوف گرفتگی آفتاب ۔
سُورج مکھی ۔ (ا۔ مث) ایک قسم کا زرد پھُول جو سُورج کے ساتھ ساتھ اپنا رُخ بدلتا جاتا ہے ۔
سُورَگ ۔ (سُ ۔ وَرگ) (ہ ۔ ا ۔ مث) بیکنٹھ ۔ جنت ۔
سُورما ۔ (سُور ۔ ما) (ہ ۔ صف) بہادر ۔ شجاع ۔
سُورما چنا بھاڑ نہیں پھوڑ سکتا ۔ (ا۔ مثل) اکیلا آدمی خواہ کتنا ہی بہادر ہو بہت سے آدمیوں پر غالب نہیں آ سکتا ۔
سُوَرن ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) زر ۔ سونا ۔ طلائے ۔
سُورَنجان ۔ (سُو ۔ رَن ۔ جان) (ف ۔ ا ۔ مث) ایک دوا جسے جنگلی سنگھاڑا بھی کہتے ہیں ۔
سُوَرنی ۔ (سُو ۔ وَر ۔ نی) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) سُوّر کی مادہ (۲) بہت سے بچّے دینے والی عورت ۔
سُورہ ۔ (سُو ۔ رَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) قرآن شریف کا ایک باب یا ایک فصل ۔ سُورت ۔
سُورۂ اخلاص ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) قل ہو اللہ کی سُورت ۔
سُورۂ یٰسین ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) قرآن شریف کی ایک سُورۃ جو حالت نزع میں موت کی سختی دفع ہونے کے لیے سناتے ہیں ۔

سُوری ۔ (ق) (۱) ایک پھُول کا نام (۲) سُرخ شراب ۔

سُورَیابان ۔ (ق) چھتر ۔ آفتاب گیری ۔

سوز ۔ (ف ۔ا۔ مذ) (۱) جلن ۔ سوزش ۔ دُکھ ۔ درد (۲) (اُر) مرثیہ خوانی کی ایک طرز (۳) اُردو کے ایک مشہور شاعر محمد میر دہلوی کا تخلص ۔

سوزخوان ۔ (ف ۔ا۔ مذ) خاص طرز پر مرثیے پڑھنے والا ۔

سوزاک ۔ (سو ۔ زاک) (ف ۔ا۔ مذ) ایک مرض جس میں پیشاب سوزش کے ساتھ آتا ہے اور پیپ نکلتی رہتی ہے ۔

سوزش ۔ (سو ۔ زِش) (ف ۔ا۔ مث) جلن ۔ کھولن ۔ درد ۔ تکلیف ۔

سوزن ۔ (سو ۔ زن) (ف ۔ا۔ مث) سُوئی ۔

سوزن کار ۔ (ف ۔ صف) کڑھائی کرنے والا ۔ سُوئی کا کام کرنے والا ۔

سوزن کاری ۔ سوئی کا کام ۔ کشیدہ کاری ۔

سوزنی ۔ (سو ۔ زَ ۔ نی) (ف ۔ا۔ مث) دُہرا یا روئی بھرا کپڑا جس پر سوزن کاری کی گئی ہو ۔

سُوس ۔ (ف ۔ا۔ مذ) گھڑیال ۔ ایک قسم کا مگرمچھ ۔ (۲) ملٹھی ۔

سُوس ۔ (ق ۔ صف) شدّت ۔ تشنگی ۔

سوسائٹی ۔ (Society) (سو ۔ سا ۔ اِ ۔ ٹی) (انگ ۔ا۔ مث) (۱) سماج ۔ معاشرہ ۔ اجتماعی زندگی (۲) لوگوں کی صُحبت ۔

سُوسمار ۔ (سُوس ۔ مار) (ف ۔ا۔ مذ) ایک صحرائی جانور ۔ گوہ ۔

سوسن ۔ (سو ۔ سَن) (ف ۔ا۔ مث) آسمانی رنگ کا ایک پھُول جسے شعراء زبان سے تشبیہ دیتے ہیں ۔

سُوسنا ۔ (ق ۔ مص) جھیلنا ۔ سہنا ۔ برداشت کرنا ۔

سوسَنی ۔ (سو ۔ سَ ۔ نی) (ف ۔ صف) (۱) آسمانی (۲) نیلا رنگ ۔

سُوسُو کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سردی کے مارے کانپنا ۔

سُوسی ۔ (ا ۔ مث) ایک قسم کا رنگین دھاری دار کپڑا ۔

سوشل ۔ (Social) (سو ۔ شَل) (انگ ۔ صف) (۱) سوسائٹی یا معاشرے سے متعلق (۲) میل جول رکھنے والا ۔ ملنسار ۔ مل جل کر بسر کرنے والا ۔

سوشلزم ۔ (Socialism) (سو ۔ شل ۔ اِزم) (انگ ۔ا۔ مذ) دیکھیے اشتراکیت ۔

سوشلسٹ ۔ (Socialist) (سو ۔ شل ۔ اسٹ) (انگ ۔ صف ۔ و ۔ا۔ مذ) دیکھیے اشتراکی ۔

سَوغات ۔ (سَو ۔ غات) (ت ۔ا۔ مث) (۱) تحفہ ۔ ہدیہ ۔ عمدہ چیز ۔ عجیب چیز ۔

سُوفا ۔ (ق ۔ا۔ مذ) مکان کا بڑا کمرہ ۔

سُوفار ۔ (سُو ۔ فار) (ف ۔ا۔ مذ) (۱) سوئی کا ناکہ (۲) تیر کی چٹکی ۔

سُوفتہ ۔ (سُوف ۔ تَہ) (ہ ۔ا۔ مذ) (۱) سیتا کا بگڑا ہُوا ۔ مہلت ۔ فرصت (۲) نجات ۔ چھٹکارا ۔

سُوفسطائی ۔ (سُو ۔ فِس ۔ طا ۔ ای) (ع ۔ا۔ مذ) حکمار کا ایک گروہ جن کے اُصولوں کی بنیاد وہم پر ہے اور حقائق سے مُنکر ہیں ۔

سوفہ ۔ (Sofa) (سو ۔ فہ) (انگ ۔ا۔ مذ) کوچ ۔ کرسی کی ایک قسم ۔ صوفہ ۔

سُوق ۔ (ع ۔ا۔ مذ) بازار ۔ جمع : اسواق ۔

سُوقیانہ ۔ (سُو ۔ قِ ۔ یا ۔ نَہ) (ع ۔ ف ۔ صف) بازاری ۔ عوام کی پسند کا ۔ بتذل ۔

سُوک ۔ (ہ ۔ا۔ مذ) (۱) زہرہ ستارہ ۔ ناہید (۲) جمعہ ۔

سوکا ۔ (ق ۔ا۔ مذ) سرے کی لکیر جو ماتھے پر لگائی جاتی ہے ۔

سوکا ۔ (سو ۔ کا) (ہ ۔ا۔ مذ) (۱) وہ فصل جو اولوں سے مرجائے (۲) قحط سالی ۔ امساکِ باراں ۔

سَوکن ۔ (سَو ۔ کن) (ہ ۔ا۔ مث) سَوت ۔ شوہر کی دوسری بیوی ۔

سُوکھ کر پنجر ہو جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) نہایت دُبلا ہو جانا ۔ بدن پر گوشت نہ ہونا ۔ ہڈیاں ہی ہڈیاں نظر آنا ۔

سُوکھا ۔ (سُو ۔ کھا) (ہ ۔ صف) (۱) خشک ۔ کھڑنک (۲) سکڑا ہوا ۔ جھُریاں پڑا ہوا (۳) دُبلا پتلا ۔ لاغر (۴) روکھا پھیکا (ا ۔ مذ) خشک سالی ۔ کال (۵) بھنگ (۶) خشک تمباکو ۔

سُوکھا پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) قحط سالی ہونا ۔

سُوکھا (ٹالنا) ٹرخانا ۔ (ا ۔ محاورہ) صاف انکار کرنا ۔ باتوں میں ٹالنا ۔ بے نیل مرام واپس کرنا ۔

سُوکھا ٹنڈ (ٹھنٹھ) ۔ (ا ۔ مذ) خشک ۔ سُوکھا درخت ۔

سُوکھا جواب دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) صاف انکار کرنا ۔

سُوکھا سہما ۔ (ا ۔ صف) (۱) چُپ چُپ ۔ خوف زدہ (۲) دبلا پتلا ۔ لاغر و نحیف ۔

سُوکھا لگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) غم یا بیماری سے دُبلا ہو جانا ۔

سُوکھے اُسترے سے سر مُنڈوانا ۔ (ا ۔ محاورہ) پانی لگائے بغیر سر منڈوانا کہ تکلیف زیادہ ہو ۔

سُوکھے ٹکڑوں پر کوّوں کی مہمانی ۔ (مثل) ناداری میں عیش کی باتیں ۔ غریبی میں امیروں کی ریس ۔

سُوکھے ٹکڑوں پر کوّے اڑانا ۔ (ا ۔ مثل) قلیل اُجرت پر ذلیل کام کرنا ۔

سُوکھے دھانوں پانی پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) مایوسی کی حالت میں کام بن جانا ۔ نامرادی میں مراد پانا (۲) رنج کی حالت میں خوشی نصیب ہونا ۔

سُوکھے ساون نہ رُوکھے بھادوں ۔ (ا ۔ مثل) بے فیض آدمی کے بارے میں کہتے ہیں ۔ صحیح مثل اس طرح ہے ۔ ساون سوکھے نہ بھادوں روکھے ۔

سُوکھے کا آزار ۔ (ا ۔ مذ) بچّوں کا مرض دق ۔ سُوکھا ۔

سُوکھے گھاٹ اُتارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مایوس لوٹانا ۔ محروم رکھنا ۔

سُوکھ کر کانٹا ہو جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) نہایت کمزور ہو جانا ۔ دُبلا ہونا ۔

سوکھنا ۔ (سوکھ ۔ نا) (ہ ۔ مص ۔ واؤ مجہول) (۱) چوُسنا ۔ جذب کرنا (۲) سُڑکنا ۔ بہت زیادہ مقدار میں پینا ۔

سُوکھنا ۔ (سُوکھ ۔ نا) (ہ ۔ مص ۔ واؤ معروف) (۱) خشک ہونا (۲) دُبلا ہونا (۳) سکڑنا ۔

سُوکھی ۔ (سُو ۔ کھی) (ہ ۔ صف) (۱) خشک شدہ ۔ بے رطوبت جس میں تری نہ ہو (۲) دُبلی پتلی ۔ نحیف و ناتوان ۔

سُوکھی الفن۔ (ا۔مث، طنزاً) دُبلی پتلی عورت۔ الف کی طرح۔

سُوکھی سنانا۔ (ا۔محاورہ) انکار کرنا۔

سُوکھی چنائی کرنا۔ (ا۔محاورہ) کھانے کے درمیان پانی نہ پینا (۲) بغیر گارے کے اینٹیں لگانا۔

سوگ۔ (ف۔ہ۔ا۔مذ) ماتم۔غم۔رنج۔

سوگ (اُتارنا) اُترنا۔ (ا۔محاورہ) ماتم کی مدت پوری ہونا۔ سیاپے سے نکالنا یا نکلنا۔

سوگ کرنا (منانا)۔ (ا۔محاورہ) مُردے کا ماتم کرنا۔ رنج و غم کی حالت میں رہنا۔

سوگ میں بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) بیوہ کا اپنے مرے ہوئے خاوند کے غم میں ماتم کی صف میں بیٹھنا۔

سوگ وار۔ (ف۔صف) مغموم۔غمگین۔ ماتمی حالت میں۔ ماتم دار۔

سوگند۔ (سَو۔گَند) (ف۔ا۔مث) قسم۔قول۔عہد۔

سوگی۔ (سو۔گی) (ہ۔صف) (۱) رنجیدہ۔سوگوار۔ماتم دار۔

سُول۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) کانٹا۔خار (۲) برچھی کی نوک (۳) پیٹ کا درد۔ دردِ قولنج۔ باؤ گولا (۴) چبھن (۵) ترسول۔

سول۔ (Sole) (انگ۔ا۔مذ) (۱) تلوا۔کفِ پا (۲) جوتے کا تلا۔ (۳) (صف) واحد۔تنہا۔ بلاشرکتِ غیرے۔

سِول۔ (Civil) (سِ۔وِل) (انگ۔صف) (۱) غیر فوجی۔شہری (۲) انتظامی۔تمدنی (۳) خلیق۔مہذب۔ملنسار۔بھلا مانس۔

سِول جج۔ (Civil Judge) (انگ۔ا۔مذ) دیوانی مقدمات فیصل کرنے والا جج۔

سِول سرجن۔ (Civil Surgeon) (انگ۔ا۔مذ) شہریوں کا اعلیٰ معالج اور ضلع کے سرکاری عوامی ہسپتالوں کا نگران ڈاکٹر۔

سِول سروس۔ (Civil Service) (انگ۔ا۔مث) سرکاری ملازمت کا وہ شعبہ جس میں بڑے بڑے سول عہدہ دار ہوتے ہیں۔

سِول کورٹ۔ (Civil Court) (انگ۔ا۔مث) عدالتِ دیوانی وہ عدالت جس میں لین دین کے مقدمات ہوتے ہیں۔

سِول لا۔ (Civil Law) (انگ۔ا۔مذ) قانونِ دیوانی۔

سِول لبرٹی۔ (Civil Liberty) (انگ۔ا۔مث) شہری آزادی۔

سِول لسٹ۔ (Civil List) ملازمینِ حکومت کی وہ فہرست جس میں تمام عہدیداروں کی مدتِ ملازمت اور تنخواہ وغیرہ کی مقدار درج ہوتی ہے۔

سِول میرج۔ (Civil Marriage) (انگ۔ا۔مث) وہ شادی جو مذہبی رسوم کے برعکس عدالت میں کی جائے۔ عدالتی شادی۔

سِول نافرمانی۔ (Civil Disobedience) (انگ۔ا۔مث) حکومت کے احکام کی تعمیل سے بلا تشدد انکار۔

سِول وار۔ (Civil War) (انگ۔ا۔مث) خانہ جنگی۔ ایک ملک کے مختلف طبقوں کی باہمی لڑائی۔

سَوَل۔ (ہ۔ا۔مذ) ایک قسم کی مچھلی۔

سُولچھن۔ (ق۔صف) خوش اطوار۔ نیک خصلت۔

سولہ۔ (سو۔لہ) (ہ۔صف) دس اور چھ۔ ۱۶

سولہ سنگار۔ عورتوں کی مکمل آرائش۔ دیکھیے بارہ اُبھرن سولہ سنگار۔

سولھواں۔ (ا۔عدد) ترتیب میں پندرہ کے بعد کا درجہ۔

سولھی۔ (سو۔لھی) (ہ۔ا۔مث) ایک کھیل جو سولہ کوڑیوں سے کھیلا جاتا ہے۔

سُولی۔ (سُو۔لی) (ہ۔ا۔مث) (۱) ایک چوبی آلہ جس میں مجرموں کو ہاتھوں اور پاؤں میں میخیں ٹھونک کر لٹکا دیتے تھے۔ پھانسی کا کھمبا (۲) مجازاً مصیبت۔ ہلاکت۔ سخت تکلیف۔ ہر وقت کا خطرہ۔

سُولی پر بسر ہونا۔ (ا۔محاورہ) کمال اضطراب اور بے چینی سے وقت گزرنا۔

سُولی پر بھی نیند آتی ہے۔ (ا۔مثل) سخت ترین مصیبت میں بھی انسان کو نیند آجاتی ہے۔

سُولی پر جان ہونا۔ (ا۔محاورہ) سخت مصیبت میں گرفتار ہونا۔

سُولی پر کٹنا۔ (ا۔محاورہ) بہت تکلیف میں زندگی بسر ہونا۔

سُولی چڑھانا۔ پھانسی دینا۔ دار پر کھینچنا (۲) بہت اذیت یا تکلیف دینا۔

سِوِلین۔ (Civilian) (سِ۔وِ۔لِ۔یَن) (انگ۔ا۔مذ۔صف) غیر فوجی۔ انتظامی۔ سرکاری محکمے کا ملازم۔

سُولے۔ (ق۔ا۔مذ) سروتا۔

سُوم۔ (سِ۔وُم) (ف۔صف) (۱) تیسرا۔ثالث (۲) مُردے کا تیجا۔ تیسرے دن کی فاتحہ۔

سُوم۔ (ہ۔ا۔مذ) کنجوس۔بخیل۔شُوم۔

سُوم کے گھر میں کتا پڑا۔ جائے نہ جانے دے۔ (ا۔مثل) کنجوس کے نوکر بھی ایسے ہوتے ہیں کہ نہ خود فائدہ اُٹھاتے ہیں نہ دوسرے کو اُٹھانے دیتے ہیں۔

سوم۔ (واوِ مجہول) (ہ۔ا۔مذ) (۱) چاند (۲) ملک الموت (۳) ایک بوٹی جس کا رس ہندو بڑا مقدس خیال کرتے ہیں۔

سوم (نات) ناتھ۔ (س۔ا۔مذ) بھارت کا مشہور تاریخی بت خانہ۔ جسے محمود غزنوی نے فتح کیا۔ مجازاً بُت خانہ۔

سوم وار۔ (س۔ا۔مذ) چاند کا دن۔ دوشنبہ۔ پیر کا دن۔

سُوگھن۔ (ق۔صف) خوش نما۔

سُون۔ (ق) سے۔

سَون۔ (ہ۔ا۔مث) قسم۔سوگند۔عہد۔حلف۔پیمان۔

سُون۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) سکوت۔خاموشی (۲) دم۔نفس۔سانس (۳) شگون۔نیک شگون۔

سُون کھینچنا۔ (ہ۔ا۔محاورہ) چُپ سادھنا۔ خاموشی اختیار کرنا۔

سُون کی لینا۔ (ہ۔محاورہ) چُپ سادھنا۔ خاموشی اختیار کرنا۔

سونا۔ (سو۔نا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) زرد رنگ کی مشہور دھات جس کے زیورات اور سکے وغیرہ بنتے ہیں۔ زر۔طلا۔

سونا اُچھالتے چلے جاؤ۔ (ا۔مثل) امن و امان اور خوش انتظامی کی تعریف کے موقع پر کہتے ہیں۔ چور اور رہزن کا کوئی ڈر نہیں۔

سونا جانے کسے آدمی جانے بسے۔ (ا۔مثل) سونا کسوٹی پر رگڑنے اور آدمی پاس رہنے سے پہچانا جاتا ہے۔

سونا چاندی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) روپیہ ۔ پیسہ ۔ مال و دولت ۔

سونا چھوئے مٹی ہوتا ہے ۔ (ا ۔ مثل) بدبخت اور بد اقبال آدمی کے بارے میں کہتے ہیں کہ جس چیز کو ہاتھ لگاتا ہے نقصان پہنچتا ہے ۔

سونا سُگند ۔ (۱) کھرا سونا ۔ زرِ خالص (۲) اچھی نسل یا اچھے خاندان کا ۔ بہت قابل (۳) خالص ۔ بے میل ۔ معصوم ۔ بیگناہ ۔

سونا سنار کا، اُبھرن سنسار کا ۔ (ا ۔ مثل) سنار سونے میں بہت سا کھوٹ ملا دیتے ہیں ۔ زیور کی خوبصورتی مالک کے حصے میں رہ جاتی ہے اس وقت کہتے ہیں جب کوئی دغا سے لوگوں کا مال ٹھگ لے ۔

سونا گھسے آدمی بسے ۔ (ا ۔ مثل) سونا کسوٹی پر گھسنے سے اور آدمی کے ساتھ رہنے سے اس کی اصلیت کا پتہ چلتا ہے ۔

سونا لے کے مٹی نہ دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) نہایت نادہند ہونا ۔

سونا ۔ (سو ۔ نا) (ہ ۔ مص) واؤ مجہول (۱) نیند لینا ۔ آنکھ لگنا (۲) مرنا ۔ ہمیشہ کے لیے آنکھ بند ہونا ۔

سُونا ۔ (سُو ۔ نا) (ہ ۔ صف ۔ واؤ معروف) (۱) خالی ۔ غیر آباد (۲) اکیلا (۳) اُجاڑ ۔ ویران ۔ بے رونق (۴) سنسان ۔ خاموش ۔

سُونا گھر بھڑوں کا راج ۔ (ا ۔ مثل) جب کوئی لائق نہیں ہوتا تو نالائقوں کی بن آتی ہے ۔

سُونا ہونا ۔ خالی، سنسان یا بے رونق ہونا ۔

سونپ سانپ دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) کوئی چیز کسی کے حوالے کر دینا ۔

سونپنا ۔ (سونپ ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) سپرد کرنا ۔ حوالے کرنا (۲) کسی کے اعتبار پر چھوڑ دینا ۔ امانتاً رکھوانا ۔

سونٹ مارے چلا جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) چپکے سے چلا جانا ۔

سونٹا ۔ (سوں ۔ ٹا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) ڈنڈا ۔ لٹھ ۔ موٹی لکڑی ۔ عصا ۔

سونٹا سے ہاتھ ۔ (ا ۔ مذ) ننگے ہاتھ (عورتیں چوڑیوں سے خالی ہاتھوں کے بارے میں حقارتاً کہتی ہیں) ۔

سونٹے سے ۔ بلا سے ۔ کوئی پروا نہیں ۔

سونٹھ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) سوکھی ادرک (۲) نادر چیز ۔ بے بہا چیز (۳) بخیل ۔ کنجوس ۔

سُونٹھ بسانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کوئی قیمتی چیز خریدنا (۲) زچہ خانے کے لیے چیزیں خریدنا ۔

سُونٹھ کی ناس لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) برداشت کرنا (۲) خاموشی اختیار کرنا ۔

سُونٹھ ہو رہنا ۔ خاموش ہو رہنا ۔ چپ ہو جانا ۔

سونجنا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایک پودے کی پھلیاں جو دافع بادی ہوتی ہیں (پ) سوہانجنا ۔

سوندھا ۔ (سوں ۔ دھا) (ہ ۔ صف) (۱) تازہ مٹی یا مٹی کے کورے برتن کی خوش بُو والا ۔ بھنے ہوئے چنوں یا آلوؤں کی خوشبو والا (۲) خوش بُو دار ۔

سوندھاپن ۔ (ہ ۔ ا ۔ صف) سُوندھی سوندھی خوش بُو ۔

سَوندھنا ۔ (سَوندھ ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) ملانا ۔ گڈ مڈ کرنا (۲) ساننا ۔ متھنا (۳) گوندھنا (۴) کپڑوں کو دھونے کے لیے ملنا ۔

سُونڈ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) ہاتھی کی لمبی ناک ۔

سُونڈی ۔ (سُوں ۔ ڈی) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) ایک چھوٹا کیڑا جو اناج میں لگ جاتا ہے (۲) ناف (۳) حلق کا کوّا (۴) کلال ۔ شراب کشید کرنے والا ۔

سُولنا ۔ (ق ۔ مص) صبر کرنا ۔

سَونف ۔ (ا ۔ ا ۔ مث) بادیان ۔ ایک مشہور پودے کے بیج جو خوشبودار اور ہاضم ہوتے ہیں ۔

سُونگھا ۔ (سُوں ۔ گھا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) وہ شخص جو قوت شامہ کے ذریعے زمین کے اندر کا حال، خزانہ یا میٹھا پانی وغیرہ معلوم کر لیتا ہے (۲) شکاری کتا (۳) مخبر ۔ جاسوس ۔ بھیدی ۔ کھوجی ۔

سُونگھنا ۔ (ا ۔ مص) بُو لینا ۔ مہک لینا ۔ باس لینا ۔

سُونگھنی ۔ (سُونگھ ۔ نی) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) ہلاس ۔ نسوار (۲) ہلاس کی ڈبیا ۔

سُونی ۔ (سُو ۔ نی) (ہ ۔ صف) ویران ۔ غیر آباد ۔ سنسان ۔

سونے ۔ (سو ۔ نے) (ہ ۔ ا ۔ مذ) سونا (طلا) کی وہ صورت جس میں الف کو یائے مجہول سے بدل دیتے ہیں ۔

سونے پہ سہاگا ۔ (ا ۔ محاورہ) رونق پر رونق ۔ بہتری پر بہتری ۔ نفع پر نفع ۔ خوبی پر خوبی ۔

سونے سے گھڑاؤن مہنگی ۔ (ا ۔ مثل) اتنے کا مال نہیں جتنا اوپر لگ گیا ۔

سونے کا پانی ۔ (ا ۔ مذ) (۱) سونے کا ملمع (۲) وہ پانی جس میں سونا گلایا گیا ہو ۔

سونے کا توڑا ۔ (ا ۔ مذ) طلائی زنجیر جو پاؤں میں پہنی جاتی ہے ۔

سونے کا گڑوا پیتل کی پیندی ۔ (ا ۔ مثل) ان لوگوں کے متعلق کہتے ہیں جن میں اچھائیوں کے ساتھ برائیاں بھی ہوں ۔

سونے کا گھر مٹی ہو جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بنا بنایا گھر تباہ ہو جانا ۔

سونے کا نوالہ ۔ (ا ۔ مذ) تر مال ۔ نہایت عمدہ خوراک ۔

سونے کا نوالہ کھلائیے شیر کی نظر دیکھیے ۔ (ا ۔ مثل) اولاد کے متعلق کہتے ہیں کہ بچوں کو بہتر سے بہتر خوراک دو مگر ان کی تربیت سختی سے کرنی چاہیئے ۔

سونے کا ورق ۔ (ا ۔ مذ) ورقِ طلا ۔ سونے کے ٹکڑے کو کوٹ کر بنایا ہوا ورق ۔

سونے کی چڑیا ۔ (ا ۔ مث) مال دار اسامی ۔

سونے کی چڑیا ہاتھ آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی مال دار احمق کا قابو میں آ جانا ۔

سونے کی کٹاری کوئی پیٹ میں نہیں مارتا ۔ (مثل) کسی فائدہ کی خاطر جان نہیں دی جایا کرتی ۔

سونے کے سہرے بیاہ ہو ۔ (ا ۔ محاورہ ۔ دعا) خدا دولت مند خاندان میں شادی کرائے ۔

سونے کے محل اُٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بہت دولت مند ہونا ۔

سونے کے مُول ۔ (ا ۔ صف) بہت گراں ۔ نہایت قیمتی ۔

سونے (جھونے) میں لدا پھندا رہنا ۔ (ا ۔ مثل) سونے کا بہت سا زیور پہنے رہنا ۔

سونیا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) راکھ کو دھو کر سونا نکالنے والا ۔ نیاریا (۲) فال نکالنے والا ۔ پیشین گو ۔

سوویٹ ۔ (Soviet) (سو ۔ وِ ۔ یَٹ) (روسی ۔ ا ۔ مث) (۱) روس میں وہ کونسل جسے کسی چھوٹے حلقے کے مزدور اور سپاہی منتخب کرتے ہیں (۲) صوبے کی کونسل جسے یہ کونسلیں منتخب کرتی ہیں (۳) روسی پارلیمنٹ ۔

سوویٹ یونین ۔ وفاقی ریاست جس میں رُوس اور دوسری سولہ خودمختار ریاستیں شامل ہیں۔

سُوہا ۔ (سُو ۔ ہا) (ہ ۔ صف) (۱) لال ۔ سُرخ (۲) بھیرویں راگ کی ایک قسم ۔

سوہان ۔ (سو ۔ ہان) (ف ۔ ا ۔ مذ) ریتی ۔ لکڑی یا لوہا صاف کرنے کا خاردار اوزار ۔

سوہانِ رُوح ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) جان کو چھیلنے والا ۔ جان کو تکلیف دینے والا ۔ ناگوارِ خاطر ۔

سوہلا ۔ (سوہ ۔ لا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) تعریف کا گیت ۔

سوہن ۔ (سَو ۔ ہَن) (ف ۔ ا ۔ مث) ریتی (۲) ایک قسم کی مٹھائی جیسے حلوا سوہن ۔

سوہنا ۔ (سوہ ۔ نا) (ہ ۔ صف) (۱) خوب صورت ۔ خوش نما (۲) معشوق ۔ دلبر (۳) خاوند ۔

سوہنی ۔ (سوہ ۔ نی) (ہ ۔ صف) خوبصورت ۔ خوش نما ۔ دل فریب (۱) سوہنا کی تانیث (ا ۔ مث) گجرات (پاکستان) کی ایک کمہارن جو مہینوال کی محبوبہ تھی (۳) جھاڑو ۔ جاروب ۔ بہاری ۔

سُوء ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) بُرائی ۔ خرابی ۔ بدی (۲) بیماری (۳) (صف) بُرا ۔ خراب ۔ بد ۔

سُوءِ اتفاق ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) موقع کی خرابی ۔ بُرا اتفاق ۔

سُوءِ (ادب) ادبی ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) بے ادبی ۔ گستاخی ۔

سُوءِ ظن ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) بدگمانی ۔ بدظنی ۔ بُرا خیال ۔

سُوءِ ہضمی ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) بدہضمی ۔ پیٹ کی خرابی ۔

سُوئی ۔ (سُو ۔ ای) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) سوزن ۔ کپڑے سینے کا ننھا باریک اوزار (۲) ترازو کا کانٹا (۳) گھڑی کا کانٹا جو حرکت کرکے وقت بتاتا رہتا ہے (۴) کانٹا ۔ پھانس ۔

سُوئی کا (بھالا) پھاوڑا ہوجانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بات کا بتنگڑ بن جانا ۔

سُوئی کے ناکے سے اُونٹ نکالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ناممکن بات کر دکھانا ۔

سُوئیوں اناج پرونا ۔ (ا ۔ محاورہ) کنجوسی کرنا ۔ بخل کرنا ۔

سویا ۔ (سو ۔ یا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) ایک خوشبودار ساگ کا نام (۲) (صف) سویا ہوا ۔ خوابیدہ ۔

سویا اور چُوکا ۔ (ا ۔ مثل) جو غافل ہوا اس نے خطا کھائی ۔

سویا سو کھویا جاگا سو پایا ۔ (ا ۔ مثل) غافل رہنے والا نقصان اٹھاتا ہے ۔ ہوشیار رہنے والے کو نفع ہوتا ہے ۔

سوَیّاں ۔ (سِ ۔ وَی ۔ یاں) (ہ ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کی خوراک جو میدے آٹے یا رَوے کو گوندھ کر اس کے تار نکال کر بنائی جاتی ہے ۔

سوِیپ ۔ (Sweep) (انگ ۔ مذ) تاش کا ایک کھیل ۔

سُویٹر ۔ (Sweater) (انگ ۔ ا ۔ مذ) موٹی اونی بنیان ۔

سُوَیدا ۔ (سُ ۔ وَے ۔ دا) (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ سیاہ نقطہ جو انسان کے قلب پر ہوتا ہے ۔

سویر ۔ (سَ ۔ ویر) (ہ ۔ صف) جلدی ۔ اول ۔ پہلے ۔ دیر کا نقیض ۔

سویرا ۔ (سَ ۔ وے ۔ را) (ہ ۔ ا ۔ مذ) صبح دم ۔ نور کا تڑکا ۔

سویق ۔ (ع ۔ مذ) ستو ۔

سُویمبَر ۔ (سُ ۔ ویَم ۔ بَر) (ہ ۔ ا ۔ مذ) قدیم ہندوؤں کی ایک رسم جس میں لڑکی اپنا خاوند خود انتخاب کرتی تھی ۔

سویمبر رچنا ۔ (ا ۔ محاورہ) خاوند کے انتخاب کی مجلس جمع ہونا ۔

سُویمبرا ۔ (سُ ۔ ویم ۔ برا) (ہ ۔ ا ۔ مث) اپنا خاوند آپ چننے والی لڑکی ۔

س ــــ ہ

سہ ۔ (ف ۔ صف) تین ۔ ۳ ۔

سہ اَساسی ۔ (ا ۔ صف) (اصطلاح علم کیمیا) لوہے سے فولاد تیار کرنے کا سہ بارہ عمل ۔

سہ برگہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا پھول جس کی تین پتیاں ہوں ۔ ٹوپیوں پر بنائی ہوئی پتی ۔

سہ بندی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) سہ ماہی قسط یا تنخواہ ۔

سہ پہر ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) تیسرے پہر کا وقت ۔ دوپہر کے بعد کا وقت ۔

سہ پہلو ۔ (ف ۔ ا ۔ صف) تین پہلوؤں کا (۲) ایک قسم کا تیر ۔

سہ چند ۔ تگنا ۔ تین گنُا ۔

سہ حرفی ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) تین حرف کا ۔ وہ کلمہ جس میں تین حرف ہوں ۔

سہ حَدّہ ۔ (ف ۔ ع ۔ ا ۔ مذ) وہ مقام جہاں تین حدیں ملتی ہوں ۔

سہ درہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) تین دروازوں والا کمرہ ۔

سہ سالہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) تین سال کا ۔

سہ کرّر ۔ تیسری دفعہ ۔

سہ شنبہ ۔ منگل کا دن ۔

سہ ماہی ۔ (ف ۔ صف) ہر تیسرے مہینے کا ۔ ترماہی ۔

سہ منزلہ ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) اُوپر نیچے تین درجوں والا مکان ۔

سُہا ۔ (سُ ۔ ہا) (ع ۔ ا ۔ مذ) بنات النعش کا ایک چھوٹا سا ستارا ۔

سہار ۔ (سَ ۔ ہار) (ہ ۔ ا ۔ مث) برداشت ۔ تحمل ۔

سہارا ۔ (سَ ۔ ہا ۔ را) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) مدد ۔ بھروسا ۔ وسیلہ (۲) اُمید ۔ توقع (۳) توانائی ۔ قوت (۴) ٹیک ۔ اڑواڑ ۔

سہارا پانا ۔ (ا ۔ محاورہ) مدد پانا ۔ تقویت حاصل کرنا ۔

سہارا تکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) آسرا ڈھونڈنا ۔ مدد چاہنا ۔

سہارا ٹوٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) آس ٹوٹنا ۔

سہارا دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) مدد کرنا ۔ تھامنا (۲) ٹیک یا اڑ واڑ لگانا ۔

سہارا ڈھونڈنا ۔ (ا ۔ محاورہ) وسیلہ تلاش کرنا ۔ آسرا تکنا ۔

سہارا لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) پناہ یا مدد لینا ۔

سہارا ہوجانا ۔ (ا ۔ محاورہ) تقویت مل جانا ۔ مدد مل جانا ۔

سہارنا ۔ (سَ ۔ ہار ۔ نا) برداشت کرنا ۔ تحمل کرنا ۔ گوارا کرنا ۔

سُہاگ ۔ (سُ ۔ ہاگ) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) خاوند کی زندگی کا زمانہ (۲) خاوند کا پیار محبت ۔ نازو نیاز (۳) خوش نصیبی (۴) ایک قسم کا عطر (۵) ایک خاص گیت جو عورتیں شادی میں گاتی ہیں ۔ وہ تمام چیزیں اور زیور جو سہاگن

ہونے کی حالت میں عورتیں پہنتی اور استعمال کرتی ہیں (۶) ہم بستری کی پہلی رات۔

سُہاگ اُترنا۔ (ا۔محاورہ) رانڈ ہونا۔

سُہاگ پُڑا۔ (ا۔مذ) خوشبوؤں کا وہ کاغذی پڑا جو ساچق کے ہمراہ دُلہن کے گھر بھیجا جاتا ہے۔

سہاگ چھننا۔ (ا۔محاورہ) بیوہ ہو جانا۔

سہاگ رات۔ (ہ۔ا۔مث) ہم بستری کی پہلی رات۔شبِ زفاف۔

سُہاگ سیج۔ (ہ۔ا۔مث) حجلۂ عروسی کا وہ پلنگ جس پر دولھا دُلھن پہلی رات سوتے ہیں۔

سُہاگا۔ (سُ۔ہا۔گا) (ہ۔ا۔مذ) (۱) ایک کھار جو سونا چاندی گلانے اور دواؤں کے کام آتا ہے (۲) کھیت کی زمین ہموار کرنے کا پٹڑا۔

سُہاگن۔ (سُ۔ہا۔گن) (ہ۔صف) وہ عورت جس کا خاوند زندہ ہو۔ زندہ شوہر والی۔

سُہاگن کا بچہ پچھواڑے کھیلتا ہے۔ (ا۔مثل) سہاگن کا بچہ مرجائے تو کچھ کمی نہیں ہوتی اور بچے ہو جائیں گے۔کیونکہ شوہر زندہ ہے۔

سُہال۔ (سُ۔ہال) (ہ۔ا۔مذ) ایک قسم کی تلی ہوئی خستہ میٹھی روٹی۔

سُہالگ۔ (سُ۔ہا۔لگ) (ہ۔ا۔مذ) (۱) شادی کا دن (۲) ہندوؤں کا شادی کا زمانہ۔

سُہالی۔ (سُ۔ہا۔لی) (ہ۔ا۔مث) (۱) پوری کچوری (۲) چپاتی۔

سِہام۔ (سِ۔ہام) (ع۔ا۔مذ) (۱) حصے۔ٹکڑے (۲) تیر۔بان۔خدنگ۔ سہم کی جمع۔

سُہانا۔ (سُ۔ہا۔نا) (ہ۔صف) (۱) دل پسند۔مرغوب۔بھلا معلوم ہونے والا (۲) مناسب۔معقول۔

سُہاؤ۔ (ق) پسندِ خاطر۔خوشگوار۔

سہائے۔ (سَ۔ہا۔اے) (ہ۔ا۔مذ) مدد۔سہار۔حمایت۔دوستی۔

سہایتا۔ (ہ۔ا۔مث) مدد۔سہارا۔حمایت۔اُنس۔محبت۔

سہتا سہتا۔ (سَہ۔تا۔سَہ۔تا) (ہ۔صف) گُنگُنا۔شیر گرم۔

سہج۔ (سَ۔ہج) (ہ۔ا۔مذ) (۱) آہستہ۔ہولے سے (۲) آسان۔

سہج سہج۔ (ہ۔ا۔مذ) آہستہ آہستہ۔دھیرے۔دھیرے۔

سہج پکے سو میٹھا ہو۔ (ا۔مثل) آہستہ اور اطمینان کا کام بہتر ہوتا ہے۔

سِہرا۔ (سِہ۔را) (ہ۔ا۔مذ) (۱) پھولوں یا موتیوں کی لڑیاں جو ایک ڈورے میں باندھ کر دُولھا دلھن کے سر پر سے چہرے پر لٹکائی جاتی ہیں (۲) وہ نظم جو سہرا بندھنے کی تقریب پر پڑھی جاتی ہے۔

سہرا بندھائی۔ (ا۔مث) سہرا باندھنے کا نیگ جو بہنوئیوں کو ملتا ہے۔

سہرا چڑھانا۔ (ا۔محاورہ) لوحِ مزار پر سہرا لٹکانا۔تعزیوں کے علم یا فوج کے نشان پر سہرا لٹکانا۔

سہرا دیکھنا۔ (ا۔محاورہ) بیاہ دیکھنا۔بیاہ رچانا۔شادی کرنا۔

سہرا سر ہونا۔ (ا۔محاورہ) کسی کام کی تکمیل کی ذمہ داری۔ کام کا دارومدار ہونا۔

سہرے کے پھول کھلنا۔ (ا۔محاورہ) بیاہ کا وقت آنا۔

سِہرانا۔ (سِہ۔را۔نا) (ہ۔مص) مُقدس چیز کو دریا میں بہانا۔

سُہروردی۔ (سُہر۔وَر۔دی) (ف۔صف) فقرا کا ایک گروہ جو حضرت شیخ شہاب الدین ساکن سُہرورد (ایران) کی طرف منسوب ہے۔

سہری۔ (سَہ۔ری) (ہ۔ا۔مث) ایک قسم کی مچھلی۔

سہسر۔ (سَہ۔سَر) (س۔صف) (۱) ہزار (۲) کوئی بڑا عدد۔

سہل۔ (ع۔صف) آسان۔سہج۔نرم۔

سہل الحصول۔ (ع۔صف) آسانی سے حاصل ہونے والا۔

سہل انگار۔ (ع۔ف۔صف) سُست۔کاہل۔آسانی پسند۔

سہل انگاری۔ (ع۔ف۔ا۔مث) آرام طلبی۔کاہلی۔تن آسانی۔ بہانہ سازی۔

سہلِ ممتنع۔ (ع۔صف) کسی شعر یا کلام کا اتنا آسان ہونا کہ اس سے آسان کہنا ممکن نہ ہو۔

سہلانا۔ (سَہ۔لا۔نا) (ہ۔مص) (۱) آہستہ آہستہ ہاتھ پھیرنا (۲) چمکارنا۔ تھپکنا۔خوشامد کرنا۔

سہم۔ (ف۔ا۔مذ) خوف۔ڈر۔بیم۔

سہم جانا۔ (ا۔محاورہ) ڈر جانا۔خوف کھا جانا۔دم بخود رہ جانا۔

سہم۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) چلانے یا قرعہ ڈالنے والا تیر (۲) حصّہ۔جُزو (۳) مکان کا شہتیر (۴) دائرے کا ٹکڑا (۵) ایک ناپ۔

سہمِ مُعیّن۔ (ع۔ا۔مذ) مقررہ حصّہ۔

سہما ہوا۔ (سَہ۔ما۔ہُو۔وا) (اُر۔صف) خوف زدہ۔ڈرا ہوا۔دم بخود۔چُپ۔

سہمگین۔ (سہم۔گین) (ف۔صف) (۱) ڈراؤنا۔خوفناک۔

سہمنا۔ (سہم۔نا) (ہ۔مص) ڈرنا۔خوف کھانا۔

سہنا۔ (سَہ۔نا) (ق۔صف) سیانا۔

سہنا۔ (سَہ۔نا) (ہ۔مص) جھیلنا۔برداشت کرنا۔سہارنا۔

سہو۔ (ع۔ا۔مذ) بھول چُوک۔غلطی۔فروگذاشت۔

سہوِ قلم۔ (ف۔ا۔مذ) تحریری غلطی۔قلم سے کچھ کا کچھ نکل جانا۔

سہواً۔ (سَہ۔وَن) (ع) بھولے سے۔غفلت میں۔بلا ارادہ۔

سُہولت۔ (سُ۔ہُو۔لت) (ع۔ا۔مث) نرمی۔آسانی۔آہستگی۔

سہی۔ سئی۔ (سَ۔ہی) (سَ۔ای) (اُر) (۱) ٹھیک۔بجا (۲) قبول۔منظور۔ مانا (۳) فرض کیا (۴) شرط کے لیے جیسے آ تو سہی (۵) غنیمت ہے (۶) تاکید کے واسطے (۷) سلسلہ قائم رکھنے کے لیے (۸) بے پروائی ظاہر کرنے کے لیے جیسے ہم دیوانے ہی سہی (ف۔صف) سیدھا۔درست عموماً سرو کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

سُہی۔ (ق) سزاوار۔

سُہیل۔ (سُ۔ہیل) (ع۔ا۔مذ) ایک ستارہ۔

سہیلی۔ (سَ۔ہے۔لی) (ہ۔ا۔مث) ساتھن۔سکھی۔ساتھ رہنے والی۔ بھیلی۔ہم جولی۔

سہیم۔ (سَ۔ہیم) (ع۔صف) حصّہ دار۔شریک۔

س — ی

سی ۔ دائر ۔ ا ۔ مث) چٹکی لینے یا کوئی چیز کاٹ لینے یا مرچ کی جلن محسوس ہونے پر مُنہ سے نکلنے والی آواز (۲) [ہ] سا کا مونّث ، جیسی (۳) سینا کا امر ۔ کثرت اور افراط ظاہر کرنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے ۔ (سردی سی سردی) ۔

سی ۔ (ف ۔ صف) تیس ۔ (۳۰) ۔

سی پارہ ۔ قرآن شریف کو تیس حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ ہر حصّہ سیپارہ کہلاتا ہے ۔

سی ۔ آئی ۔ اے ۔ (C.I.A.) (انگ ۔ مذ) پولیس کا تفتیش جرائم کا شعبہ

سی ۔ آئی ۔ ڈی ۔ (C.I.D.) (انگ ۔ ا ۔ مذ) محکمۂ خفیہ پولیس ۔

سے ۔ سیہ ۔ ساہی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) خارپشت ۔ ایک جانور جس کے جسم پر بڑے بڑے سیاہ و سپید کانٹے ہوتے ہیں ۔

سے ۔ (ہ ۔ حرف جر) (۱) ابتدا یا شروع کے لیے جیسے گھر سے بازار تک صبح سے شام تک (۲) "کی" کے معنی میں جیسے اُسے کھانے پینے سے کیا کی ہے (۳) علیحدگی اور دوری ظاہر کرنے کے لیے جیسے ہم سے گیا جگ سے گیا (۴) مثل ۔ مانند ۔ جیسے تجھ سے ہزاروں ۔

سیّات ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) سیئہ کی جمع ۔ بُرائیاں ۔ بدیاں ۔

سیّاح ۔ (سَی ۔ یاح) [ع ۔ صف] ملکوں کی سیر و سیاحت کرنے والا ۔

سیاحت ۔ (سِ ۔ یا ۔ حَت) [ع ۔ ا ۔ مث] سفر ۔ سیر ۔

سیّاحی ۔ (سَی ۔ یا ۔ حی) [ع ۔ ا ۔ مث] سفر کرنا ۔ سیر و سیاحت کرنا ۔

سیادت ۔ (سِ ۔ یا ۔ دَت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) سرداری ۔ بزرگی ۔ امامت ۔ (۲) سلطنت ۔ حکومت ۔ بادشاہی (۳) قوم سادات ۔

سیار ۔ سیال ۔ (سِ ۔ یار) (سِ ۔ یال) [ہ ۔ ا ۔ مذ] گیدڑ ۔

سیّار ۔ (سَی ۔ یار) [ع ۔ صف] پھرنے والا ۔ سیر کرنے والا ۔

سیّارہ ۔ (سَی ۔ یا ۔ رَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] گردش کرنے والا ستارہ ۔ جمع : سیّارگان ۔

سیاست ۔ (سِ ۔ یا ۔ سَت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) حکومت ۔ سلطنت ۔ مُلکی انتظام (۲) رُعب داب (۳) دھمکی ۔ گوش مالی ۔ سزا ۔

سیاستِ مُدن ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) شہری انتظام ۔

سیاست کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سزا دینا ۔ تنبیہ کرنا ۔ گوشمالی کرنا ۔

سیاسی ۔ (سِ ۔ یا ۔ سی) [ع ۔ صف] (۱) مُلکی انتظام کے متعلق (۲) سیاست سے تعلق رکھنے والا ۔ جمع : سیاسیئن ۔

سیاسیات ۔ (سِ ۔ یا ۔ سِ ۔ یات) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) علم سیاست (۲) سیاست سے تعلق رکھنے والی باتیں ۔

سیاق ۔ (سِ ۔ یاق) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) ربطِ مضمون (۲) حساب ۔ گنتی ۔ حساب کے قاعدے (۳) [دفتری اصطلاح] سلسلۂ احکام ۔

سیاقِ عبارت (کلام) ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) ربطِ تحریر ۔ مضمون کا تسلسل ۔

سیّال ۔ (سَی ۔ یال) [ع ۔ صف] بہنے والا ۔ رواں ۔ رقیق ۔ پتلا ۔ مائع ۔

سیالا ۔ (سِ ۔ یا ۔ لا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] جاڑا ۔ موسم سرما ۔

سیام ۔ (سِ ۔ یام) [ہ ۔ صف] (۱) کالا ۔ سیاہ (۲) کالی کویل (۳) ایک راگنی کا نام ۔

سیام برَن ۔ کالا رنگ ۔ سیاہ فام ۔ کالا ۔

سیان ۔ (سِ ۔ یان) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) دانائی ۔ ہوشیاری ۔

سیان پت ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) دانائی (۲) عیّاری ۔ فریب (۳) کن سُوئی ۔

سیّاں ۔ (سَی ۔ یاں) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) خاوند ۔ شوہر (۲) محبوب ۔ بالم (۳) سائیں ۔ مالک ۔ آقا ۔

سیّاں بھیے کوتوال اب ڈر کاہے کا ۔ (ا ۔ مثل) جس کا رشتہ دار یا واقف کار حاکم ہو اسے قانون کا ڈر نہیں ہوتا ۔

سیانا ۔ (سِ ۔ یا ۔ نا) [ہ ۔ صف] (۱) عقل مند ۔ دانا ۔ عالم (۲) ہوشیار ۔ عیّار ۔ چالاک (۳) تعویذ گنڈا کرنے والا ۔ عامل ۔

سیانا کوّا گو کھاتا ہے ۔ (ا ۔ مثل) ضرورت سے زیادہ ہوشیار آدمی دھوکا کھاتا ہے ۔

سیاؤشان ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک پودا جو ادویات میں استعمال ہوتا ہے ۔

سیاہ ۔ (سِ ۔ یاہ) [ف ۔ صف] (۱) کالا (۲) شوم بخت ۔ منحوس ۔

سیاہ باطن ۔ سیاہ دل ۔ (ف ۔ صف) ریاکار ۔ مکار ۔ منافق ۔ بد باطن ۔

سیاہ بخت ۔ (ف ۔ ا ۔ صف) بدنصیب ۔ تقدیر کا ہیٹا ۔ بدبخت ۔

سیاہ پوش ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) ماتمی (کالے) کپڑے پہننا ۔ سوگ کرنا ۔

سیاہ خانہ ۔ (ف ۔ ا ۔ صف) تاریک گھر ۔ ویران مکان ۔

سیاہ روز ۔ (ف ۔ ا ۔ صف) مصیبت زدہ ۔ مصیبت کا دِن ۔

سیاہ رُو ۔ (بد دُعا) کالے مُنہ والا ۔ ذلیل و خوار ۔

سیاہ رُوئی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) شرمندگی ۔ رُسوائی ۔

سیاہ زبان ۔ (ف ۔ صف) وہ شخص جس کی بد دُعا جلد اثر کر جائے ۔ بد زبان ۔

سیاہ سفید کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مختار کُل ہونا ۔ جو چاہنا سو کرنا ۔

سیاہ فام ۔ (ف ۔ ا ۔ صف) کالا کلوٹا ۔

سیاہ کار ۔ (ف ۔ صف) (۱) بدکار ۔ پاپی ۔ فاسق ۔ فاجر (۲) گنہگار (۳) ظالم ۔

سیاہ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کالا کرنا (۲) لکھنا ۔ تحریر کرنا (طنزاً یا مزاحاً) ۔

سیاہ کرو یا سفید ۔ (ا ۔ بول چال) جو جی چاہے کرو ۔

سیاہ گوش ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک چھوٹا درندہ جانور ۔ بن بلاؤ ۔

سیاہ مست ۔ بدمست ۔ مدہوش ۔

سیاہ مستی ۔ مدہوشی ۔ بدمستی ۔ بے ہوشی ۔

سیاہہ ۔ (سِ ۔ یا ۔ ہَہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] کچّا کھاتا ۔ روزنامچہ جس میں نقدی یا اجناس تاریخ وار درج ہو ۔

سیاہہ آمدنی ۔ (۱) خزانے کا روزانہ حساب (۲) ہر روز کی آمدنی کا حساب ۔

سیاہہ دکھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) فوج کی تعداد ظاہر کرنا ۔ جائزہ دینا ۔

سیاہہ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کچّے کھاتے میں لکھنا ۔ روزنامچے میں درج کرنا ۔

سیاہہ نویس ۔ (ف ۔ صف) کھاتے میں درج کرنے والا ۔ روزنامچے میں اندراجات کرنے والا ۔

سیاہی ۔ (سِ ۔ یا ۔ ہی) [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) کالک (۲) روشنائی جس سے

کھا جاتا ہے (۳) تاریکی ۔ اندھیرا (۴) کاجل (۵) دھبّہ ۔ داغ ۔ کلنک کا ٹیکا ۔

سیاہی چٹ ۔ سیاہی چوس ۔ (ا ۔ مذ) جاذب کاغذ ۔ بلاٹنگ پیپر ۔

سیاہی چڑھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تاریکی کا اُفق پر نمودار ہونا ۔ اندھیرا چھانا ۔

سیاہی دھونا ۔ (ا ۔ محاورہ) عیب دُور کرنا ۔

سیاہی رواں ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) روشنائی کا ایسا رقیق ہونا کہ لکھنے میں قلم نہ رُکے ۔

سیاہی فالیز ۔ (ا ۔ صف) نکما ۔ بے کار ۔ آدمی ۔

سیب ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک مشہور سُرخ و سفید شیریں پھل ۔

سیب زنخداں ۔ (ف ۔ ا ۔ صف) خوش نما ۔ چھوٹی اور خوب صورت ٹھوڑی ۔

سیپ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) ایک قسم کی دریائی مخلوق جس کے اندر سے موتی نکلتے ہیں ۔ صدف (۲) پرندوں کی ایک بیماری (۳) ایک قسم کا پتلی گٹھلی کا آم ۔ وہ آم جو فصل میں سب سے پہلے ٹپکتا ہے ۔

سیپی ۔ (سی ۔ پی) (ہ ۔ ا ۔ مث) سیپ کا خول ۔

سیپی آم ۔ بہت پتلی گٹھلی کا آم ۔

سیپی سا منہ نکل آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) چہرے کا دُبلا ہو جانا ۔ چہرہ سُت جانا ۔

سیت ۔ (ہ ۔ مث) ٹھنڈ ۔ سردی (۲) پالا (۳) شبنم ۔

سیتا ۔ (سی ۔ تا) (س ۔ ا ۔ مث) پاکدامن ۔ باعصمت عورت (۲) راجہ رام چندر کی بیوی کا نام ۔

سیتا پھل ۔ (ا ۔ مذ) ایک خوش ذائقہ پھل ۔ شریفہ ۔ یہ پھل بن باس کے زمانے میں سیتاجی بڑے شوق سے کھاتی تھیں ۔

سیتاستی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) سیتا جیسی پاک دامن (۲) نیک بیوی ۔

سیتل ۔ (سی ۔ تل) (ہ ۔ صف) (۱) ٹھنڈا ۔ سرد (۲) سُست ۔ ڈھیلا (۳) خوش ۔ سکھی (۴) ایک قسم کی گھاس جس کے بوریے بنائے جاتے ہیں ۔

سیتل پاٹی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) وہ چٹائی جو سیتل گھاس سے بنائی جاتی ہے ۔

سیتلا ۔ (سیت ۔ لا) (ہ ۔ ا ۔ مث) چیچک ۔ ماتا ۔

سیتلا منہ داغ ۔ (ہ ۔ صف) وہ شخص جس کے چہرے پر چیچک کے نشان ہوں ۔

سیٹ ۔ (Set) (انگ ۔ ا ۔ مذ) (۱) ڈرامے وغیرہ کا منظر (منقش پردے اور دیگر لوازم) (۲) یکساں قسم کی چیزوں کا مجموعہ (۳) ٹینس وغیرہ کی ایک بازی (۴) (صف) قائم ۔ مستقل (اپنی جگہ) جما ہوا ۔

سیٹ کرنا ۔ (مص ۔ مرکب) اچھی طرح جما کر رکھنا ۔ قائم کرنا ۔ ٹھیک بٹھانا ۔ (اپنی جگہ) جمانا ۔ تیار کر لینا ۔

سیٹ لگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) اسٹیج کو ڈرامے کے منظر کے مطابق پردوں اور دیگر لوازم سے آراستہ کرنا ۔

سیٹ (Seat) (انگ ۔ ا ۔ مث) (۱) نشست ۔ مسند ۔ تخت ۔ کرسی ۔ چوکی ۔ گدی (۲) رکنیت ۔ ممبری (خصوصاً اسمبلی کی) ۔

سیٹلائٹ ٹاؤن ۔ (Satellite Town) (انگ ۔ ا ۔ مث) وہ دیہی بستی جو کسی شہر کے ساتھ بسائی جائے ۔

سیٹنگ ۔ (Setting) (سے ۔ ٹنگ) (انگ ۔ ا ۔ مث) (۱) تماشاگاہ کے لوازم (۲) کھیل وغیرہ کی ترتیب و ترکیب ۔

سیٹھ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) دولت مند ۔ امیر (۲) ساہوکار ۔ مہاجن ۔ بڑا تاجر (۳) ایک عزّت کا خطاب جو بنیوں ۔ بقالوں کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔

سیٹھ کیا جانے صابن کا بھاؤ ۔ (ا ۔ مثل) جس شخص کو کسی چیز سے تعلق نہ ہو ۔ وہ اس کی قدر کیا جانے ۔

سیٹھا ۔ (سی ۔ ٹھا) (ہ ۔ صف) بے مزہ ۔ بے لذّت ۔ پھیکا ۔

سیٹھانی ۔ (سے ۔ ٹھا ۔ نی) (ہ ۔ ا ۔ مث) سیٹھ کی بیوی ۔

سیٹی ۔ (سی ۔ ٹی) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) سُسکاری کے ساتھ منہ کی مہین آواز ۔ (۲) پرندوں کی آواز (۳) پپیہے کی آواز (۴) ایک چھوٹا آلہ جسے منہ سے بجاتے ہیں ۔

سیج ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) بستر ۔ بچھونا ۔ پلنگ ۔ چارپائی (۲) تازہ پھولوں کی چادر ۔

سیج بند ۔ پایوں سے پلنگ کی چادر باندھنے کی ڈوری ۔

سیج چڑھتے ہی رانڈ ۔ (ا ۔ مثل) بیاہ کے بعد جلد بیوہ ہونا ۔

سیج چڑھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) میاں بیوی کا ساتھ سونا (۲) پلنگ پر قدم رکھنا ۔

سیج (سجانا) سنوارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بستر بچھانا ۔ سیج بچھانا ۔ بچھونا آراستہ کرنا ۔

سیج کی مکھی بھی بُری ۔ (۱) سوت کیسی ہی حقیر سہی پھر بھی بُری ہے (۲) خلوت میں کسی کا دخل اچھا نہیں لگتا ۔

سیجنا ۔ سیجھنا ۔ (ہ ۔ مص) اُبلنا ۔ کھولنا (۲) پسینہ نکلنا ۔ رسنا (۳) پگھلنا ۔ (۴) قرض اُترنا ۔

سیچنا ۔ سینچنا ۔ (سیچ ۔ نا) (سینچ ۔ نا) (ہ ۔ مص) کھیتی یا باغ کو پانی دینا ۔ آبپاشی ۔

سیخ ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) لوہے کی سلاخ جس پر کباب بھونتے ہیں ۔

سیخ پا ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) گھوڑے کا پچھلے پاؤں پر کھڑا ہونا (۲) بہت ناراض ہونا ۔

سیخ پر لگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کباب سیخ پر چڑھا کر بھوننا ۔

سیخچہ ۔ (سیخ ۔ چہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) چھوٹی سیخ ۔

سیخی کباب ۔ (سی ۔ خی ۔ کَ ۔ باب) (ا ۔ مذ) سیخ کے کباب ۔

سیّد ۔ (سَیْ ۔ یِد) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) امام ۔ پیشوا ۔ سردار (۲) رسول اللہ کی دختر حضرت فاطمہؓ کی اولاد ۔ آلِ رسول ۔

سیّدالانبیاء ۔ سیّدالبشر ۔ سیّدالسادات ۔ سیّدالمرسلین ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) نبیوں کے سردار ۔ تمام انسانوں کے سردار ۔ سرداروں کے سردار ۔ رسولوں کے سردار ۔ القاب حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلّم ۔

سیّدالشہداء ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) شہیدوں کے سردار ۔ حضرت امیر حمزہؓ اور حضرت امام حسینؑ کا خطاب ۔

سیّدانی (سیدانی) ۔ (سے ۔ دا ۔ نی) (ا ۔ ا ۔ مث) قوم سادات کی عورت ۔ سیّد کی بیوی ۔

سیّدۃ النساء ۔ (سَیْ ۔ یِ ۔ دَ ۔ تُن ۔ نِ ۔ سا) (ع ۔ صف) عورتوں کی سردار ۔ حضرت فاطمہؓ کا لقب ۔

سیدھ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) راستی ۔ ٹیڑھ کی ضد (۲) ٹھیک سامنے کی طرف ۔ (۳) نشانہ ۔ نشست ۔

سیدھ باندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نشانہ باندھنا ۔ نشست لگانا ۔

سیدھ میں ۔ (ا ۔ متعلق فعل) بالکل سامنے ۔ ایک خط پر ۔

سِیدھا - (سی - دھا) [ہ - صف] (۱) راست - مستقیم - کھڑا - عمودی یا عموددار (۲) آسان - سہل (۳) سامنے (۴) درست - ٹھیک - باقاعدہ (۵) حسبِ مرضی - موافق (۶) مساعد (۷) بھولا - سچا - کھرا - نیک - ایماندار مسکین (۸) کچی خوراک - آٹا - دال گھی وغیرہ (۹) دایاں - داہنا (۱۰) جس میں بل نہ ہو -

سیدھا آنا - (ا - محاورہ) (۱) براہِ راست آنا - سامنا کرنا - سامنے آنا -

سیدھا بنانا - (ا - محاورہ) (۱) ٹھیک بنانا - سزا دینا - درست کرنا (۲) کجی دُور کرنا - راست بنانا (۳) تربیت دینا - راہ پر لانا -

سیدھا پن - (ہ - صف) بھولا پن - سادگی -

سیدھا تیر سا - (ہ - صف) بالکل سیدھا -

سیدھا جنّت میں جانا - (ا - محاورہ) یقینی مغفرت ہونا -

سیدھا جواب - (ا - مذ) (۱) وہ جواب جو پیچیدہ الفاظ میں نہ ہو - صاف انکار -

سیدھا جواب دینا - (ا - محاورہ) (۱) ایسا جواب دینا جس میں پیچیدگی نہ ہو (۲) صاف انکار کر دینا -

سیدھا رہنا - (ا - محاورہ) (۱) موافق رہنا - مہربان رہنا (۲) ٹھیک سے رہنا -

سیدھا (سادہ) سادھا - (ا - صف) (۱) سادہ وضع - سادہ مزاج (۲) بھولا بھالا -

سیدھا کرنا - (ا - محاورہ) (۱) کجی دُور کرنا - ہموار کرنا (۲) راہِ راست پر لانا - (۳) مارپیٹ کر ٹھیک بنانا - گوشمالی کرنا -

سیدھا گھر کا راستہ لینا - (ا - محاورہ) فوراً چلے جانا -

سیدھا ہاتھ - (ا - مذ) داہنا ہاتھ -

سیدھی - (سی - دھی) [ہ - صف] سیدھا کی تانیث - راست - ٹھیک -

سیدھی آنکھ - (ا - مث) (۱) دائیں آنکھ (۲) عنایت کی نظر -

سیدھی آنکھ نہ بھانا - (ا - محاورہ) نہایت ناپسند ہونا -

سیدھی انگلیوں گھی نہیں نکلتا - (ا - مثل) ملائمت اور نرمی سے ہر کام نہیں بنتا -

سیدھی چال چلنا - (ا - محاورہ) سیدھی راہ چلنا - سلامت روی اختیار کرنا -

سیدھی راہ سے پھرنا - (ا - محاورہ) گمراہ ہونا -

سیدھی (سیدھیاں) سنانا - (ا - محاورہ) (۱) صاف صاف کہنا - بے لاگ کہنا (۲) بے دھڑک گالیاں دینا - بے نقط سنانا -

سیدھی سی بات - (ا - مث) معمولی سی بات - وہ بات جس میں کوئی پیچ نہ ہو -

سیدھی گالی - (ا - مث) صاف گالی -

سیدھی نظر رکھنا - (ا - محاورہ) مہربانی کی نظر رکھنا - کرم کا برتاؤ رکھنا -

سیدھے دن آنا - (ا - محاورہ) اچھے دن آنا - اقبال یاور ہونا -

سیدھے سبھاؤ - (ا - متعلق فعل) صاف دلی سے - سادگی سے - ایمانداری سے -

سیدھے مُنہ بات نہ کرنا - (ا - محاورہ) بے رُخی سے بات کرنا - التفات نہ کرنا - توجہ نہ کرنا -

سیدھے مُنہ سے پھوٹو - (ا - محاورہ) اچھی طرح بولو - کھُل کر بات کرو -

سیدی - (ف - ا - مذ) حبشی -

سَیر - [ع - ا - مث] (۱) ہَوا خوری - تفریح - چہل قدمی - گھومنا پھرنا (۲) تماشا کیفیت - نظارہ (۳) لطف - مزہ (۴) میلا ٹھیلا - نمائش - پینٹھ (۵) ہنسی - مذاق (۶) کتب بینی - ملاحظہ -

سَیر بین - (ف - صف) سیر دیکھنے والا - نظارہ دیکھنے والا -

سَیر دکھانا - (ا - محاورہ) سیر دکھلانا - تماشا دکھانا - مزہ دکھانا -

سَیر دیکھنا - (ا - محاورہ) تماشا دیکھنا - بہار دیکھنا - لُطف حاصل کرنا - مزہ چکھنا -

سَیر سپاٹا - (ا - مذ) گھومنا پھرنا - ہَوا خوری -

سَیر گاہ - (ع - ف - ا - مث) تماشا گاہ - سیر دیکھنے کی جگہ - پُرفضا مقام نظارہ گاہ -

سَیر و شکار - (ع - ف - ا) جابجا پھرنے کے دوران حیوانات کا شکار کرنا -

سیر - [ف - صف] (۱) پیٹ بھرا - آسودہ (۲) بے پروا - مستغنی (۳) بے زار - دل برداشتہ -

سیر چشم - (ف - صف) (۱) قانع - صابر (۲) آسودہ حال (۳) سخی - داتا - فیاض -

سیر حاصل - (ف - صف) (۱) زرخیز - شاداب - سرسبز (۲) اچھی پیداوار کی زمین (۳) مفصّل - تفصیلی -

سیر ہونا - (ا - محاورہ) (۱) نیت بھرنا - پیٹ بھرنا (۲) بے زار ہونا - (۳) بے پروا ہونا -

سیر - [ہ - ا - مذ] (۱) سولہ چھٹانک یا اُسّی تولے کا وزن -

سیر کو سوا سیر موجود ہے - (ا - مثل) ایک زبردست کے مقابلے پر اس سے بھی زیادہ زبردست اور طاقتور موجود ہے - ہر فرعونے را موسیٰ -

سیر کی ہانڈی میں سوا سیر پڑا اور اُبل گیا - (ا - مثل) کم ظرف یا کمینہ آدمی تھوڑی سی دولت یا معمولی سا اقتدار ملتے ہی آپے سے باہر ہو گیا -

سیروں لہو بڑھنا - (ا - محاورہ) (۱) خوشی اور انبساط کے باعث جسم میں بہت سا خون پیدا ہو جانا (۲) بڑی تقویت ہو جانا -

سِیر - [ہ - ا - مث] (۱) کاشت کاری (۲) اراضی جو زمیندار کے زیرِ کاشت ہو (۳) شریک - حصّہ دار -

سِیر - (ف - ا - مذ) لہسن -

سِیَر - (سِ - یَر) [ع - ا - مث] (۱) سیرت کی جمع - عادتیں - خصلتیں (۲) علمِ تاریخ -

سَیرا - (ق) سیر کرنے والا - پھرنے والا -

سِیرا - (سی - را) [ہ - ا - مذ] (۱) پتلا حلوہ (۲) گُڑ کا پتلا شیرا - جو تمباکو وغیرہ میں ڈالا جاتا ہے - راب -

سیراب - (سے - راب) [ف - صف] (۱) پانی سے بھرا ہوا - لب ریز - (۲) تر و تازہ - سرسبز و شاداب - زرخیز (۳) رچا ہوا - چھلکا ہوا -

سیرابی - (ف - ا - مث) نمی - تری - شادابی - تر و تازگی -

سِیرت - (سی - رَت) [ع - ا - مث] (۱) عادت - خصلت (۲) گن - وصف - ہُنر -

سیروا - (سیر - وا) [ہ - ا - مذ] چارپائی کے سرہانے اور پائنتی کی لکڑی -

سیری - (سے - ری) [ف - ا - مث] (۱) آسودگی - اطمینان - استغنا - بے پروائی

پیٹ بھرا ہونا (۲) (اصطلاح علمِ کیمیا) کسی چیز میں اتنی نمی ہو کہ اور زیادہ نمی نہ جذب کر سکے۔ (Saturation)

سیڑھ - (ہ - ا - مث) (۱) نمی - سیل (۲) وہ ندی نہر یا نالہ جس سے آس پاس کے کھیتوں کو پانی دیا جاتا ہو۔

سیڑھی - (سی - ڑھی) (ہ - ا - مث) (۱) زینہ - نردبان - پیڑھی (۲) وسیلہ - ذریعہ (۳) درجہ - مرتبہ - مرحلہ - ڈگری - گریڈ۔

سیڑھی سیڑھی چڑھنا - (ا - محاورہ) درجہ بدرجہ ترقّی کرنا۔

سیزدَہ - (سیز - دَہ) (ف - صف) تیرہ - ۱۳ -

سیزدہم - (ف - صف) تیرھواں۔

سیزن - (Season) (سی - زَن) (انگ - ا - مذ) رُت - موسم خاص زمانہ

سیزن ٹکٹ - (Season Ticket) (انگ - ا - مذ) وہ ٹکٹ جو کسی تقریب یا کھیل تماشے کی پُوری مُدّت کے لیے ہو۔

سیس - (ہ - ا - مذ) (۱) سر - کھوپڑی (۲) ماتھا - پیشانی۔

سیس پھُول - (ہ - ا - مذ) (۱) ایک زیور جو عورتیں سر پر باندھتی ہیں (۲) خاوند - شوہر - پتی۔

سیس ناگ - (ہ - ا - مذ) بڑا ناگ - سانپوں کا بادشاہ۔

سیسَر - (سی - سَر) (ہ - ا - مذ) کمان کا چلّہ۔

سیسہ - سیسا - (سی - سَہ) (سی - سَا) (ہ - ا - مذ) ایک دھات جس سے بندوق کی گولیاں اور چھرّے وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔

سیشن - (Session) (سے - شَن) (انگ - ا - مذ) (۱) اجلاس - جلسہ - بیٹھک (۲) عدالت فوجداری کا اجلاس (۳) پارلیمنٹ کی برخاستگی اور اس کے اجلاس کا درمیانی زمانہ۔

سیَف - (ع - ا - مث) تلوار - شمشیر - تیغ۔

سیف تو پٹ پڑی تھی مگر نیمچہ کاٹ کر گیا - (ا - مثل) جس سے کام کرنے کی توقع تھی اس نے کچھ نہ کیا البتّہ ایک ادنیٰ شخص نے کام کر دیا۔

سیف زبان - (ع - ف - صف) (۱) تیز زبان - وہ شخص جس کی دُعا اکثر قبول ہوتی ہو - وہ شخص جس کے کلام میں تاثیر ہو (۲) اعلےٰ درجے کا شاعر اور سخندان (۳) مُنہ پھٹ - دریدہ دہن۔

سیف - (Safe) (انگ - ا - مذ) (۱) تجوری (۲) نعمت خانہ (۳) (صف) محفوظ - مامون - مصئون۔

سیفٹی - (Safety) (سیف - ٹی) (انگ - ا - مث) (۱) حفاظت - سلامتی (۲) امن و امان۔

سیفٹی ایکٹ - (Safety Act) (انگ - ا - مذ) قانونِ تحفّظِ عامہ - اقتناعی نظر بندی کا قانون۔

سیفٹی پن - (Safety Pin) (انگ - ا - مذ) محفوظ پن - آلپین۔

سیفٹی ریزر - (Safety Razor) (انگ - ا - مذ) محفوظ اُسترا۔

سیفٹی لیمپ (Safety Lamp) (انگ - مذ) ایک خاص لیمپ جو کانوں میں استعمال ہوتا ہے - اس لیمپ سے کوئلے کی کانوں میں گیس میں آگ نہیں لگ سکتی

سیفٹی میچ - (Safety Match) (انگ - ا - مث) محفوظ دیاسلائی - جو ایک خاص مسالے سے بنتی ہے۔

سیفٹی والو - (Safety Valve) (انگ - ا - مذ) ایک آلہ جو انجنوں یا دوسری بھاپ سے چلنے والی مشینوں میں لگا ہوتا ہے کہ اگر بھاپ زیادہ ہو جائے تو اس کے ذریعے زائد بھاپ نکل جائے اور انجن یا مشین بھاپ کے دباؤ سے پھٹنے سے محفوظ رہے۔

سَیفہ - (سے - فہ) (ف - ا - مذ) جلد سازوں کا کاغذ کاٹنے کا اوزار۔

سیفی - (سے - فی) (ع - ف - ا - مث) (۱) وہ اسم جلالی جو کسی دشمن کی ہلاکت کے لیے پڑھا جاتا ہے (۲) ایک جلالی دُعا (۳) (اُر) کوسنا - بد دُعا - نفرین (۴) (صف) تلوار سے مشابہ - شمشیر نما۔

سِیک - (ق - ا - مث) نصیحت۔

سیک (سینک) - (ہ - ا - مث) (۱) تپش - لپٹ - حدّت (۲) کسی گرم چیز کی ٹکور کرنا - گرمی پہنچانا۔

سیکرٹری - (Secretary) (سیک - ریٹ - ری) (انگ - ا - مذ) معتمد - سکتر - سرکاری یا کسی جماعت وغیرہ کا عہدہ دار جو اس کی طرف سے کاروبار انجام دیتا ہے۔

سیکرٹریٹ - (Secretariate) (سیک - ریٹ - ری - ایٹ) (انگ - ا - مذ) (۱) دفترِ معتمد - سیکرٹری کا دفتر (۲) کسی صوبے کے عاملانہ محکمے کا صدر مقام یا دفتر کی عمارت۔

سیکڑا / سینکڑا - (سَیک - ڑا) (سینک - ڑا) (ہ - ا - مذ) (۱) سو - ۱۰۰ (۲) فی صد۔

سیکڑوں سُنانا - (ا - محاورہ) بُرا بھلا کہنا - گالیاں دینا۔

سینکڑوں گھڑے پانی پڑ جانا - (ا - محاورہ) سخت نادم اور شرمندہ ہونا۔

سیکس - (Sex) (انگ - ا - مذ) جنس، مذکر یا مونث ہونا۔

سیکس اپیل - (Sex appeal) (انگ - مذ) جنسی کشش - وہ خواہش جس کا تعلّق جنسی جذبے سے ہے۔

سیکشن - (Section) (سَیک - شَن) (انگ - ا - مذ) (۱) حِصّہ - قطعہ - ٹکڑا - شعبہ (۲) (فوجی) دستہ - پرا۔

سیکنڈ - (Second) (سے - کنڈ) (انگ - ا - مذ) ایک منٹ کا ساٹھواں حِصّہ - ثانیہ (۲) (صف) دوسرا - دوئم - دوسرے نمبر یا درجہ پر۔

سیکورٹی - (Security) (سے - کو - رِ - ٹی) (انگ - ا - مث) (۱) حفاظت - سلامتی - بچاؤ (۲) ضمانت - کفالت (۳) ضامن - کفیل - (۴) وثیقہ - ہُنڈی۔

سیکورٹی ایکٹ - (Security Act) (انگ - ا - مذ) قانونِ تحفّظ مملکت - اقتناعی نظر بندی کا مرکزی قانون۔

سِیکھ - (ہ - ا - مث) (۱) صلاح - مشورہ (۲) پند - نصیحت - سیکھنا کا امر۔

سیکھ واکو دیجیے جاکو سیکھ سہائے - سیکھ نہ دیجیے باندرا جو بیٹے کا گھر جائے - (ا - مثل) نصیحت اسی کو دینی چاہیئے جو اس کو ٹھیک طرح سمجھ سکے۔ بندر کو نصیحت کرنے سے بیٹے کا گھر برباد ہو گیا۔

سِیکھنا - (سیکھ - نا) (ہ - مص) تعلیم پانا - تربیت حاصل کرنا (۲) دوسرے کی عادت یا روش اختیار کرنا (۳) تجربہ حاصل کرنا - عبرت پکڑنا۔

سَیل - (ع - ا - مذ و مث) (۱) پانی کی رَو - بہاؤ - طغیانی - لہر۔

سیل پیما - (Floodo Meter) پانی کے بہاؤ کو ناپنے کا آلہ۔

سیل - (Sale) (انگ - ا - مث) بِکری - فروخت۔

سیلز مین ۔ (Salesman) (انگ ۔ ا ۔ مذ) بیچنے والا ۔ دکان کے ملازم جو گاہکوں کے ہاتھ چیزیں بیچیں ۔

سیل ۔ (Seal) (انگ ۔ ا ۔ مث) (۱) مہر ۔ چھاپ ۔ ٹھپّا (۲) ایک قسم کی مچھلی ۔ سگِ ماہی ۔ دریائی بچھڑا ۔

سیل کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مُہر لگانا ۔

سیل ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) چھوٹا نیزہ (۲) تیر (۳) ایک قسم کی مچھلی ۔

سیل ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) تری ۔ نمی ۔ رطوبت (۲) شرم ۔ حیا (۳) ٹھنڈ ۔ سردی (۴) عادت ۔ خصلت ۔ سیرت ۔

سیلا ۔ (سی ۔ لا) (ہ ۔ صف) نم دار ۔ بھیگا ہُوا ۔ تر ۔ گیلا ۔

سیلا ۔ (سے ۔ لا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) سَر پر باندھنے کا ریشمی عمامہ یا لنگی (۲) ایک قسم کا چاول (۳) شیرِ ببر (۴) اُبلے ہوئے چاول ۔

سیلاب ۔ (سے ۔ لاب) (ف ۔ ا ۔ مذ) پانی کی رَو ۔ طغیانی ۔ پانی کا چڑھاؤ ۔

سیلاب چی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) لگن ۔ طشت ۔ ہاتھ مُنہ دھونے کا برتن ۔

سَیَلان ۔ (سَے ۔ لا ن) (ع ۔ ا ۔ مذ) کسی پتلی چیز یا پانی کا جاری ہونا ۔

سیلان الرحم ۔ ایک بیماری جس میں عورت کے رحم سے رطوبت بہتی رہتی ہے ۔ لیکوریا ۔

سَیلانی ۔ (سَے ۔ لا ۔ نی) (اُ ۔ ا ۔ مذ) سیر ۔ سَیر کرنے والا ۔ زیادہ گھومنے پھرنے والا ۔

سیلانی جیوڑا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایسا شخص جو سیر و تماشا کا شوقین ہو ۔ من موجی ۔ لہری ۔

سیلانی فقیر ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) رمتا جوگی ۔ جہاں گرد درویش ۔

سیلف گورنمنٹ ۔ (انگ ۔ ا ۔ مذ) حکومت خود اختیاری ۔

سیل کھڑی ۔ (سیل ۔ کھَ ۔ ڑی) (ہ ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کا پتھر ۔ جسے پیس کر زخموں پر چھڑکتے ہیں ۔ سنگِ جراحت ۔

سیلن ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) تری ۔ نمی ۔

سیلنا ۔ (سیل ۔ نا) (ا ۔ مص) گیلا ہونا ۔ نم ہونا ۔ تر ہونا ۔

سَیلُون ۔ (Saloon) (سے ۔ لُو ن) (انگ ۔ ا ۔ مذ) (۱) ہوٹلوں یا قہوہ خانوں کا ، بڑا کمرہ (۲) (جہاز کا) سب سے بڑا کمرہ (ریل یا ہوائی جہاز میں) مسافروں کا کمرہ (امریکہ میں) شراب خانہ (یورپی ملکوں میں) کمرۂ ملاقات ۔ بیٹھک ۔ دیوان خانہ ۔

سیلون کار ۔ (انگ ۔ مث) ایسی ریل گاڑی جس کی بناوٹ ایک وسیع کمرے جیسی ہو ۔

سیلیوٹ ۔ (Salyut) (انگ ۔ مذ) روسی خلائی تجربہ گاہ ۔ روسی خلائی سٹیشن جو ۴ ستمبر ۱۹۷۷ء کو خلا میں بھیجا گیا تھا ۔ اس کا وزن ۴۰۶ پونڈ ہے ۔

سیلی ۔ (سے ۔ لی) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) جالی ۔ جال (۲) پیٹ اور سینے پر بالوں کی سیدھی لکیر (۳) سیاہ بالوں کی ڈوری یا تاگے خواہ ریشم کی وہ لڑی جو ہندو فقیر گلے میں ڈالے رہتے ہیں ۔

سیلی ۔ (سے ۔ لی) (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) تھپڑ ۔ چانٹا (۲) دھپ ۔

سیم ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) ایک قسم کی ترکاری (۲) زمین کی کھار ۔ جو زمین کے اندر پانی کی سطح بلند ہو جانے سے پیدا ہو جاتی ہے ۔

سیم زدہ ۔ وہ زمین جسے کھار ناقابلِ کاشت بنا دے ۔

سیم ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) چاندی ۔ نقرہ (۲) دولت ۔ روپیہ ۔

سیم تن ۔ (۱) چاندی جیسی سفید جلد والا ۔ گورا چٹا (۲) حسین ۔ خوبصورت (۳) معشوق

سیما ۔ (سی ۔ ما) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) ماتھا ۔ پیشانی (۲) چہرہ ۔ منہ ۔

سیماب ۔ (سی ۔ ماب) (ف ۔ ا ۔ مذ) پارہ ۔

سیمابی ۔ (سی ۔ ما ۔ بی) (ف ۔ صف) سیماب سے منسوب ۔

سیمابی بادپیما ۔ (Mercurial Barometer) پارے دار مقیاس الہوا ۔

سیمپل ۔ (Sample) (انگ ۔ ا ۔ مذ) نمونہ ۔

سیمرغ ۔ (سی ۔ مُرغ) (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک بڑا خیالی پرند جس کا وطن کوہ قاف بتایا جاتا ہے اور جس کا ذکر پُرانے افسانوں میں آتا ہے ۔

سیمل سینبھل ۔ (سے ۔ مل) (سیں ۔ بھل) ایک بڑا خار دار درخت جس سے ایک قسم کی رُوئی نکلتی ہے ۔

سیمنٹ ۔ (Cement) (سِی ۔ منٹ) (انگ ۔ ا ۔ مذ) ایک سُرمئی رنگ کا مسالہ جس سے اینٹوں اور پتھروں کو جوڑتے ہیں ۔

سیمیا ۔ (سیم ۔ یا) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) علم طلسم جس کے ذریعے روح کو ایک جسم سے دوسرے جسم میں منتقل کر سکتے ہیں اور ایسی اشیا جن کا حقیقت میں کوئی وجود نہ ہو لوگوں کو دکھا سکتے ہیں ۔ (۲) جادو ۔

سیمی فائینل ۔ (Semi-Final) (سِی ۔ مِی ۔ فا ۔ اِ ۔ نَل) (انگ ۔ ا ۔ مذ) وہ کھیل جو آخری کھیل سے پہلے کھیلا جاتا ہے ۔

سیمیں ۔ (سی ۔ میں) (ف ۔ صف) چاندی کا ۔ نقرئی ۔

سَین ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) آنکھ مارنا ۔ رمز ۔ علامت ۔ نشان ۔

سِین ۔ (Scene) (انگ ۔ ا ۔ مذ) (۱) منظر ۔ نظارا (۲) ڈرامے کا ایک منظر یا حصّہ ۔ تھیٹر کا پردا ۔

سَینا ۔ (سَے ۔ نا) (س ۔ ا ۔ مذ) فوج ۔ لشکر ۔ سپاہ ۔

سینا پتی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) فوج کا کمانڈر ۔ سپہ سالار ۔

سینا ۔ (سے ۔ نا) (ہ ۔ مص) انڈوں کو گرمی یا سینک پہنچانا ۔ پرند کا بچے نکالنے کے لیے انڈوں پر بیٹھنا ۔

سِینا ۔ (سی ۔ نا) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) ملکِ شام کا پہاڑ طورِ سینا جس پر حضرت موسیٰؑ کو تجلّی ربانی اور شرف ہم کلامی حاصل ہوا تھا ۔

سِینا ۔ (سی ۔ نا) (ہ ۔ مص) ٹانکے لگانا ۔ بخیہ کرنا ۔

سَینت ۔ (ہ ۔ صف) (۱) مُفت ۔ بلاقیمت ۔ بِن داموں (۲) ناحق ۔

سینت رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) حفاظت سے رکھنا (۲) ملتوی رکھنا ۔

سَینتالیس ۔ (سَین ۔ تا ۔ لیس) (اُ ۔ صف) چالیس اور سات ۔ ۴۷ ۔

سَینتنا ۔ (سَینت ۔ نا) (ہ ۔ مص) حفاظت سے رکھنا (۲) جمع کرنا ۔ جوڑنا ۔ (۳) ملتوی رکھنا (۴) اصلاح کرنا (۵) پاخانہ صاف کرنا ۔

سینتیس ۔ (سَیں ۔ تیس) (ہ ۔ صف) تیس اور سات (۳۷)

سینٹ ۔ (Scent) (انگ ۔ ا ۔ مذ) مہک ۔ خوشبو ۔ عطر ۔

سینٹ ۔ (Saint) (انگ ۔ ا ۔ مذ) سنت ۔ ولی ۔ رشی ۔ بزرگ ۔ درویش ۔

سینٹر ۔ (Centre) (سِن ۔ ٹر) (انگ ۔ ا ۔ مذ) مرکز ۔ دائرے کا وسطی نقطہ ۔

سینٹری ۔ (Sanitary) (سِن ۔ نے ۔ ٹَ ۔ ری) (انگ ۔ صف) (۱)

حفظانِ صحت کے متعلق (۲) صحت افزا۔

سینٹری انسپکٹر۔ (Sanitary Inspector) داروغۂ صفائی۔ صفائی کا معائنہ کرنے والا عہدہ دار۔

سینچنا۔ (ا۔ مص) آبپاشی کرنا۔ کھیتوں کو پانی دینا۔

سینڈنا۔ (ق۔ مص) پانی نکالنا۔

سیندا۔ (ق۔ ا۔ مث) جنگلی کھجور۔

سیندُور۔ (سیں۔ دُور) (ہ۔ ا۔ مذ) سُرخ رنگ کا ایک سفوف جسے ہندو عورتیں مانگ میں بھرتی ہیں۔

سیندُور کھانا۔ آواز بند ہونے کی دوا کھانا۔

سیندُوریا۔ (سیں۔ دُور۔ یا) (ہ۔ صف) سیندور کے رنگ کا۔ لال۔ سُرخ (۲) ایک قسم کا آم۔

سیندھ۔ (ہ۔ ا۔ مث) نقب۔ وہ سُوراخ جو چوری کرنے کے لیے دیوار میں کیا جائے۔

سیندھ لگانا۔ (ا۔ محاورہ) نقب لگانا۔ نقب زنی۔

سیندھا۔ (سیں۔ دھا) (ہ۔ ا۔ مذ) پہاڑی نمک جو دریائے سندھ کے قریب پہاڑیوں سے نکالا جاتا ہے۔

سیندھی۔ (سیں۔ دھی) (ہ۔ ا۔ مث) کھجور کا رس۔

سینڈل۔ (Sandal) (سیں۔ ڈَل) (انگ۔ ا۔ مذ) چپل۔

سینڈوِچ۔ (Sandwich) (سَینڈ۔ وِچ) (انگ۔ ا۔ مذ) ڈبل روٹی کے دو توس جن کے بیچ میں گوشت، انڈے یا سبزی رکھ دی گئی ہو۔

سینری۔ (Scenery) (سین۔ ری) (انگ۔ ا۔ مث) (۱) ڈرامہ وغیرہ کے پردے اور دیگر لوازم جن کے باعث کھیل کے فرضی واقعات اصلی معلوم ہوں (۲) منظر۔ نظارہ۔

سینک۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) جھاڑو کی تیلی (۲) خلال (۳) تنور کا گز۔

سینک مُرتے پے تو لالہ جی کے ساتھ گئے۔ اب تو دیکھو اور کھاؤ۔ (مثل) اب آگے سے بھی زیادہ کفایت شعاری کرو۔

سینک۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) گرمی۔ تپش (۲) وہ دوا جس سے ورم یا درد کی جگہ گرمی پہنچاتے ہیں (۳) سینکنے کا عمل۔

سینکنا۔ (سینک۔ نا) (ہ۔ مص) آگ سے گرم کرنا۔ گرمی پہنچانا۔

سینکیا۔ (سینک۔ یا) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک جالی دار کپڑا۔ ڈوریا۔

سینگ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) نوک دار ہڈی جو حیوانات کے سروں پر نکلی ہوتی ہے۔ شاخِ حیوان (۲) کوئی خاص علامت۔

سینگ سمانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پناہ ملنا۔ آسرا ملنا (۲) گزر ہونا۔ موقع ہونا۔

سینگ کٹا کر بچھڑوں میں ملنا۔ (ا۔ محاورہ) بڑی عمر کے آدمی کا کم عمروں کی صحبت میں شریک ہونا۔ بوڑھوں کا نوجوانوں کی سی وضع بنانا۔

سینگ نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جانور کا جوان ہونا (۲) (کنایتاً) پاگل ہونا۔

سینگڑا۔ (سینگ۔ ڑا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) بارود رکھنے کا سینگ (۲) سینگ کا باجا جو منہ سے بگل کی طرح بجایا جاتا ہے۔

سینگڑی۔ (سینگ۔ ڑی) (ہ۔ ا۔ مث) ببول کی پھلی۔

سینگنا۔ (سینگ۔ نا) (ہ۔ مص) مسروقہ مویشی شناخت کرنا۔

سینگی۔ (سیں۔ گی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) سوراخ کیا ہوا سینگ جسے پچھنے درد وغیرہ دُور کرنے کے لیے بدن پر لگا کر منہ سے بدن کی گرمی چوستے ہیں۔ (۲) ایک قسم کی مچھلی۔

سینگیاں لگانا۔ (ا۔ محاورہ) انسان کے جسم پر پچھنے لگا کر سینگی کے ذریعے خون چوسنا۔

سینہ۔ (سی۔ نہَ) (ف۔ ا۔ مذ) چھاتی۔ صدر۔ سامنے کے رُخ پر گردن اور پیٹ کا درمیانی حصۂ جسم۔

سینہ (اُبھار) تان کر چلنا۔ (ا۔ محاورہ) تن کر چلنا۔ غرور سے اکڑ کر چلنا۔ اترا کر چلنا۔

سینہ افگار یا فگار۔ (ف۔ صف) (۱) زخمی سینے والا (۲) رنجیدہ۔ کبیدہ۔ (۳) (کنایتاً) عاشق۔

سینہ بسینہ۔ (ف۔ متعلق فعل) وہ راز جو ایک خاندان میں بڑوں کی زبانی چھوٹوں کو منتقل ہوتے رہیں (۲) مقابل میں۔

سینہ بَند۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) ایک پوشش جو سینے کو گرم رکھنے کے لیے پہنتے ہیں (۲) انگیا (۳) گھوڑے کی پیٹی۔

سینہ پھٹنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت بڑا صدمہ گزرنا۔ برداشت نہ کرسکنا۔

سینہ پیٹنا۔ (ا۔ محاورہ) چھاتی کوٹنا۔ ماتم کرنا۔

سینہ جلنا۔ (ا۔ محاورہ) دل پر صدمہ ہونا۔ غم ہونا۔

سینہ چاک ہونا۔ (ا۔ محاورہ) صدمے کے مارے چھاتی کا پھٹ جانا۔ بہت زیادہ غم کرنا۔

سینہ زن (کوب)۔ ماتم کرنے والا۔ چھاتی کوٹنے والا۔

سینہ زور۔ (ف۔ صف) سرکش۔ دھینگا۔ دھینگی کرنے والا۔ زبردست۔ طاقت ور۔

سینہ زوری۔ (ف۔ ا۔ مث) سرزوری۔ زبردستی کرنا۔ سرکشی۔

سینہ سپر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) خطر یا خوف کے موقع پر ڈٹا رہنا۔ خطرناک حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا۔

سینہ سوختہ (سوز)۔ (ف۔ صف) رنجیدہ۔ کبیدہ۔

سینہ شق ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سخت صدمہ پہنچنا۔

سینہ صاف۔ (ف۔ صف) صاف دل۔ بے کینہ۔ بے کپٹ۔

سینہ کاوی۔ (ف۔ ا۔ مث) سخت کوشش۔ بہت زیادہ مشقت۔

سینہ کوبی۔ (ف۔ صف) چھاتی پیٹنا۔ ماتم کرنا۔

سینے پر پتھر (سِل) رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) صبر کرنا۔ ضبط کرنا۔ برداشت کرنا۔

سینے پر سانپ لوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) سخت رنج ہونا۔ بہت صدمہ پہنچنا۔

سینے میں آگ لگنا۔ (ا۔ محاورہ) سخت رنج و غم یا صدمہ ہونا۔

سینے پر ہاتھ دھرنا۔ (ا۔ محاورہ) دل کو تسلی دینا۔ اضطراب کو روکنا۔

سینے سے لگانا۔ (ا۔ محاورہ) چھاتی سے لپٹانا۔ پیار کرنا۔

سینے میں پنکھے لگنا۔ (ا۔ محاورہ) اضطراب ہونا۔ بے چینی ہونا۔

سینے میں سانس نہ سمانا۔ (ا۔ محاورہ) بُری طرح ہانپنا۔ دم اُکھڑنا۔

سینے کا اُبھار۔ (ا۔ مذ) عورتوں کی چھاتیوں کی نمود۔

سینی۔ (سی۔ نی) (ف۔ ا۔ مث) دھات کا بنا ہوا خوان یا کشتی۔

سینیارٹی۔ (Seniority) (سی۔ نِ۔ یا۔ ر۔ ٹی) (انگ۔ ا۔ مذ)

افضلیت - فوقیت - تقدّم (۲) پُرانا ہونے کی خصوصیّت ۔

سینیٹ ۔ (Senate) (سے - ینٹ) [انگ - ا - مث] (۱) مجالس وضع قوانین کا دوسرا یا اعلیٰ ایوان (۲) مجلس قانون ساز ۔

سینیٹر ۔ (Senator) (سے - نے - ٹر) [انگ - ا - مذ] سینیٹ کا ممبر - مقنن - واضع قوانین ۔

سینیئر ۔ (Senior) (سی - نی - اَر) [انگ - صف] برتر - بڑا - عمرٗ عہدے یا رُتبے میں بڑا ۔

سیوا - (سے - وا) [س - ا - مث] (۱) خدمت - ٹہل (۲) ملازمت - نوکری ۔

سیوار - (سے - وار) [ہ - ا - مث] ایک قسم کی گھاس جس سے شکر صاف ہوتی ہے ۔

سیواری - (سے - وا - ری) [ہ - ا - مث] ایک قسم کی شکر جو سیوار گھاس سے صاف کی جاتی ہے ۔

سیوتی - (سیو - تی) [ہ - ا - مث] (۱) سفید گلاب (۲) نسترن ۔

سیورا - (سیو - را) [ہ - ا - مذ] مٹی کا بظاہر پکا لیکن اندر سے کچا برتن ۔

(۲) وہ شخص جس کا ظاہر اچھا اور باطن خراب ہو ۔

سیوڑا - (سیو - ڑا) [ہ - ا - مذ] جین مت کا سادھو - جو اپنا مُنہ باندھے رکھتا ہے ۔

سیوک - (سے - وَک) [ہ - ا - مذ] (۱) نوکر - خدمتی - خدمت گار - چاکر - (۲) پجاری - بھگت - عابد (۳) مرید - چیلا ۔

سِیوَن - (سی - وَن) [ہ - مص] (۱) سلائی (۲) انسانی جسم میں آلۂ تناسل اور دُبر کی درمیانی جگہ کا جوڑ ۔

سیونگ بَینک ۔ (Saving Bank) (سے - وِنگ - بینک) [انگ - ا - مذ] عوام کی بچت کا روپیہ امانتاً رکھنے والا ادارہ ۔

سِیَہ - (سی - یَہ) [ف - صف] (۱) سیاہ کا مخفف - کالا (۲) نحس - بد -

سیہی - (سے - ہی) [ہ - ا - مث] ایک جانور جس کے تمام بدن پر کانٹے ہوتے ہیں ۔

سَیّئات - (سَی - یِ - آت) [ع - ا - مث] سیّئہ کی جمع : بُرائیاں ۔

سیّئہ - (ع - ا - مذ) بُرائی - بدی - گناہ ۔

ش

ش- (شین) [ع - مذ] اُردو کا انیسواں - فارسی کا سولھواں - عربی کا تیرھواں - اور ہندی کا تیسواں حرف - حسابِ ابجد میں اس کے تین سو عدد مقرر ہیں - یہ شمسی حرف ہے - عربی ترکیب کے مطابق اگر اس سے پہلے "ال" آئے گا تو لام بولا نہیں جائے گا بلکہ شین کو مشدّد کر دے گا جیسے الشّمس -
ہندی اور سنسکرت میں "س" اور "کھ" کا بدل ہے جیسے دیس، دیش اور برکھا، برشا -

ش-۱

شباب - [ع - ا - مذ] جوان - چوبیس برس سے چالیس برس تک کا آدمی -
شاب - [ف - ا - مث] پھٹکری -
شاب - [ق - ا - مذ] (۱) چمک - رونق (۲) مشابہت (۳) شہاب -
شاباش - (شا - باش) [ف] (کلمہ تحسین) شادباش کا مخفف) مرحبا - آفرین - خوش رہو - کیا کہنا - طنزاً کلمہ نفرین -
شاباش دینا - (ا - محاورہ) آفرین کہنا - حوصلہ بڑھانا -
شاباشی - [ف - ا - مث] تعریف تحسین - آفرین - مرحبا -
شاباں - [ق - ا - مذ] شاب کی جمع -
شابش - (شا - بش) [ف] شاباش کا مخفف - تعریف -
شاپ - (Shop) [انگ - ا] دُکان - کارخانہ -
شاپ کیپر - (Shop Keeper) (انگ - ا - مذ) دکان دار - خردہ فروش - سوداگر
شاپور - (شا - پور) [ف - ا - مذ] بادشاہ کا بیٹا -
شاتم - (ع - ا - مث) گالی دینے والا - بُرا بھلا کہنے والا -
شاٹ گن - (Shot Gun) - (شاٹ - گن) [انگ - ا - مث] وہ بندوق جس میں چھرّہ چلایا جائے -
شاخ - [ف - ا - مث] (۱) ٹہنی - ڈالی (۲) جانوروں کا سینگ (۳) جھگڑا - بکھیڑا (۴) جانوروں کی گنتی کا طریقہ (۵) عیب - نقص (۶) کمان کی لکڑی (۷) ہُنر - خوبی - (۸) ایک قسم کا قلمہ جو میدے کے خمیر اور کھانڈ کو ملا کر بناتے ہیں (۹) چھوٹی نہر جو بڑی نہر سے نکلے - (۱۰) نسل - اولاد (۱۱) مُرغ کا کانٹا -
شاخ آہو - (غزال) (ف - ا - مث) (۱) ہرن کے سینگ (۲) انوکھی بات -
شاخچہ - (ت - ا - صف) (۱) چھوٹی شاخ (۲) تہمت - بہتان -
شاخچہ بندی - (ت - ا - مث) درخت میں قلم لگانا - (۲) تہمت لگانا -
شاخ دار - (ف - ا - صف) ٹہنی والا - سینگ والا -
شاخ در شاخ - (ف - ا - صف) بہت سی شاخوں والا - پیچیدہ - بہت لمبا -
شاخ دریا - (ف - ا - صف) دریا کا وہ حصّہ جو دھارے سے جُدا ہو کر دوسری طرف بہے -
شاخ زعفران - (ف - ا - صف) (۱) انوکھا - عجیب (۲) مغرور - خود نما -
شاخ سار - (صف) (۱) بہت سی ٹہنیوں والا (۲) درختوں کا جُھنڈ -

شاخسانہ - (ف - ا - مذ) (۱) باتوں کا سلسلہ (۲) حجت - تکرار - بحث (۳) جھگڑا - (۴) رخنہ - عیب (۵) بدگمان (۶) دم - فریب - (۷) بات کا پہلو (۸) حیلہ - خود نمائی -
شاخسانہ کھڑا ہونا - (ا - محاورہ) جھگڑا نکلنا - فتنہ برپا ہونا - رخنہ پڑنا
شاخ لگانا - (ا - محاورہ) (۱) ٹہنی لگانا (۲) سینگی لگانا (۳) ایک کام کے ساتھ دوسرا کام لگا دینا -
شاخ نبات - (ف - ا - مث) (۱) وہ لکڑی جو مصری کا کوزہ بنانے کے لئے اس کے آبخورے میں لٹکا دیتے ہیں (۲) مصری کی ڈلی -
شاخ نکالنا - (ا - محاورہ) (۱) ٹہنی لگانا (۲) سینگ پیدا ہونا - (۳) عیب نکالنا (۴) جھگڑا نکالنا - تکرار کرنا -
شاخیں لگانا - (ا - محاورہ) قلمیں لگانا - درخت کی ٹہنیاں لگانا - (۲) قلمیں لگانا -
شاخیں نکالنا - (ا - محاورہ) عیب نکالنا - نقص ظاہر کرنا (۲) رخنے نکالنا - حجت تکرار کرنا (۳) درخت کا ٹہنیاں نکالنا -
شاد - [ف - صف] خوش - مسرور - بے غم -
شادباش - (کلمہ تحسین) (۱) شاباش - آفرین - خوش رہو -
شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن (ف) (مثل) زندگی اچھی ہو یا بُری گزارنی پڑتی ہے -
شادکام - (ف - صف) بامُراد - کامیاب - خوشحال -
شادماں - (ف - صف) خوش و خرّم -
شاداب - (شا - داب) [ف - صف] (۱) سرسبز - ہرا بھرا - تر و تازہ (۲) سیراب - پانی سے بھرا ہوا -
شادابی - (شا - دا - بی) [ف - ا - مث] (۱) سیرابی (۲) تر و تازگی - سرسبزی -
شاداں - (شا - داں) [ف - صف] خوش حال - خوش -
شاداں و فرحاں - (ف - صف) خوش خوش - مگن -
شادم از زندگیٔ خویش کہ کارے کردم - (ف - مثل) میں اپنی زندگی سے خوش ہوں کہ میں نے بہت بڑا کام کیا -
شادی - (شا - دی) [ف - ا - مث] (۱) خوشی (۲) عید - تیوہار - جشن (۴) بیاہ -
شادی خانہ آبادی - (ف - ا - مث) بیاہ کر کے گھر آباد کرنا -
شادی (کرنا) رچانا - (ا - محاورہ) (۱) بیاہ کرنا (۲) جشن کرنا - خوشی کرنا (۳) جانور بیچنا -
شادیٔ مرگ - (ف - ا - مث - صف) ایسی موت جو حد سے زیادہ خوشی سے واقع ہو

شادیاں گنانا۔ (ا۔ محاورہ) مزے کرنا۔ گلچھرے اُڑانا (ق) خوشی منانا۔

شادیانہ۔ (شاد۔ یانہ) [ف۔ا۔ مذ] (ا) شادی کی نوبت۔ خوشی کا باجہ۔ مبارک باد۔

شادیانہ بجانا۔ (ا۔ محاورہ) خوشی کی نوبت بجانا۔ فتح کا نقارہ بجانا۔

شاذ۔ (ع۔ صفت) عجیب۔ نادر۔ انوکھا۔ غیر معمولی۔ اتفاقاً۔ گاہے گاہے۔

شاذ شاذ۔ (ع۔ متعلق فعل) بہت کم۔ کبھی کبھی۔ اتفاقاً۔

شاذ و نادر۔ (ع۔ متعلق فعل) بہت کم۔ کبھی کبھی۔ اتفاقاً۔

شار۔ (ف۔ا۔ مذ) پانی کا گرنا۔ مرکبات میں جیسے آبشار (۲) بہتا ہوا۔ ڈالا ہوا۔ مرکبات میں سرشار۔

شارِب۔ (شا۔ رِب) [ع۔ صفت] پینے والا۔ جمع: شاربین۔ شوارب۔

شارٹ کٹ۔ (Short Cut) (شارٹ۔ کٹ) [انگ۔ا] مختصر راستہ۔

شارٹ ہینڈ۔ (Short-Hand) (شارٹ۔ ہینڈ) [انگ۔ا۔ مذ] مختصر نویسی۔

شارح۔ [ع۔ صفت] کھول کر بیان کرنے والا۔ شرح کرنے والا۔ شرح لکھنے والا۔

شارد۔ [ق۔ا۔ مذ] (ا) پرندہ (۲) ایک قسم کا باجہ۔

شارع۔ [ع۔ا۔ مذ] (ا) بڑا راستہ۔ سڑک (۲) [صف] شریعت بتانے والا۔ صاحب شرع۔

شارعِ اسلام۔ (ع۔ا۔ مذ) حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مُراد ہے۔

شارعِ عام۔ عام راستہ۔ گزرگاہ عام۔ وہ راستہ جس پر ہر شخص کو چلنے کا حق ہو۔

شارک۔ (شا۔ رک) [ف۔ا۔ مذ۔ مث] مینا۔ ایک پرندہ۔

شارک۔ (Shark) [انگ۔ا۔ مث] ایک خطرناک مچھلی جو آدمی کو بھی کھا جاتی ہے۔

شاستر۔ (شاس۔ تر) [ہ۔ا۔ مذ] (ا) ہدایت کرنے یا سکھانے کا آلہ (۲) حکم فرمان (۳) دستور۔ قاعدہ (۴) ہندوؤں کی مذہبی کتاب۔

شاستری۔ (شاس۔ تَ۔ ری) [ہ۔ صف] شاستر جاننے والا۔ پنڈت۔

شاش۔ شاشہ (شاش۔ شا۔ شہ) [ف۔ا۔ مذ] پیشاب۔ مُوت۔

شاطر۔ [ع۔ صفت] (ا) شوخ۔ عیار۔ چالاک (۲) شطرنج کھیلنے والا (۳) وہ شخص جو کسی پر بار نہ ہو۔

شاعر۔ [ع۔ صفت] شعر کہنے والا۔ کوی۔ جمع: شعرا۔

شاعرانہ۔ (شا۔ اِ۔ رانہ) [ع۔ ف۔ صفت] (ا) شاعر کے طریقہ پر (۲) شاعر سے منسوب (۳) مبالغہ آمیز۔

شاعرہ۔ (شا۔ اِ۔ رہ) [ع۔ صفت] عورت شاعر۔

شاعری۔ (شا۔ اِ۔ ری) [ع۔ا۔ مث] (ا) شعرگوئی۔ شعر کہنا (۲) مبالغہ آمیزی۔

شاعری کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (ا) شعر کہنا۔ مبالغہ کرنا

شاغل۔ (شا۔ غِل) [ع۔ صفت] (ا) مصروف۔ مشغول (۲) خدا کا ذکر کرنے والا۔

شافع۔ (شا۔ فِع) [ع۔ صفت] شفاعت کرنے والا۔ سفارش کرنے والا۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مُراد۔

شافعی۔ (شا۔ فِ۔ عی) [ع۔ا۔ مذ] (ا) امام شافعیؒ کی پیروی کرنے والا۔ (۲) اہل سنت والجماعت کے چار اماموں میں سے ایک کا نام۔

شافہ۔ (شا۔ فہ) [ف۔ا۔ مذ] (ا) وہ روئی جو دوا میں بھگو کر آنکھوں پر رکھتے ہیں (۲) وہ بتی جو دوا میں بھگو کر زخم میں دیتے ہیں (۳) دوا یا صابن کی بتی جو دُبر میں پاخانہ آنے کے لیئے رکھی جاتی ہے۔

شافی۔ [ع۔ صفت] (ا) صحت یا شفا دینے والا۔ (۲) تسکین دینے والا۔ (۳) شبہ رفع کرنے والا (۴) صاف۔ فیصلہ کُن۔ قطعی۔

شافی جواب۔ (ع۔ا۔ مذ) ٹھیک اور دُرست جواب۔ ایسا جواب جس کے بعد کچھ کہنے کی ضرورت نہ ہو۔

شافیٔ مطلق۔ (ع۔ا۔ مذ) خدا تعالیٰ۔

شاق۔ (ع۔ صفت) (ا) مُشکل۔ دُشوار۔ (۲) دُوبھر۔ ناگوار۔

شاق گزرنا۔ (ا۔ محاورہ) ناگوار معلوم ہونا۔ بُرا لگنا۔

شاقول۔ (شا۔ قُول) [ع۔ا۔ مذ] معماروں کا ساہول جس سے دیوار کی سدھائی دیکھتے ہیں۔ ساہل۔

شاقہ۔ (شاق۔ قہ) [ع۔ صفت] سخت مُشکل۔ دُشوار۔

شاکر۔ [ع۔ صفت] (ا) شکر گزار۔ شکر کرنے والا (۲) صابر۔ قانع۔

شاکر کو شکر موذی کو ٹکر۔ (مثل) شکر کرنے والے کو نعمتیں ملتی ہیں اور موذی کو تکلیفیں پہنچتی ہیں۔

شاکل۔ (ع۔ا۔ مذ) مشابہت (۲) سفیدی جو کانوں اور کنپٹی کے درمیان ہوتی ہے۔

شاکی۔ (شا۔ کی) [ع۔ صفت] شکایت کرنے والا۔ گلہ کرنے والا۔

شاگرد۔ (شا۔ گرد) [ف۔ا۔ مذ] وہ جو اُستاد سے کچھ سیکھے۔ متعلم۔ طالب علم۔ تلمیذ (۲) خدمت گار۔ نوکر (۳) چیلا۔

شاگرد پیشہ۔ (ف۔ا۔ مذ) (ا) نوکر چاکر۔ خدمت گار۔ اوپر کا کام کرنے والے (۲) ادنیٰ ملازموں کے رہنے کے مکان جو کسی محل۔ کوٹھی یا بنگلہ کے قریب ہی بنے ہوں۔

شاگرد رشید۔ (ف۔ا۔ مذ) ہدایت یافتہ شاگرد۔ لائق شاگرد۔

شاگرد رفتہ رفتہ اُستاد می رسد۔ (ف۔ مثل) شاگرد آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہوئے اُستاد بن جاتا ہے۔

شاگرد ہونا۔ (ا۔ محاورہ) قائل ہونا۔ معتقد ہونا۔

شاگردی۔ (ف۔ا۔ مث) شاگرد ہونا۔ کسی سے علم سیکھنا۔ طالب علمی

شال۔ [ف۔ا۔ مث] اُون یا پشم کی چادر۔

شال باف۔ (ف۔ا۔ مذ) شال بُننے والا۔

شال دوز۔ (ف۔ا۔ مذ) شال پر بیل بُوٹے بنانے والا۔

شالا۔ (ہ۔ا۔ مذ) مکان۔ گھر (۲) مدرسہ (۳) کمرہ۔ کوٹھری (۴) کام کرنے کی جگہ۔ مرکبات میں جیسے پاٹھ شالہ۔ دھرم شالہ۔

شالی۔ (شا۔ لی) [ہ۔ا۔ مذ] دھان۔ چاول (۲) شال سے منسوب۔

شام۔ [ہ۔ا۔ مث] (ا) کسی دھات کا بنا ہوا چھلا جو اوزاروں یا چھڑیوں پر لگاتے ہیں۔ (۲) کرشن جی کا ایک نام۔

شام۔ [ف۔ا۔ مث] (ا) سُورج ڈوبتے کا وقت۔ غروب آفتاب۔ (۲) بحیرہ روم کے کنارے ایک مُلک۔

شامِ اودھ۔ (ا۔ مث) حسین اور دلکش شام۔ اودھ کی شام۔

شام پھولنا - (ا-محاورہ) شفق پھولنا۔ شام کے وقت سُرخی کا مغرب سے نمودار ہونا۔
شامِ جوانی - (ا-محاورہ) جوانی کے آخری دن۔ جوانی کے ڈھلنے کا وقت۔
شام صبح لگانا - (ا-محاورہ) حیلہ حوالہ کرنا۔
شامِ غربت - (ف-ا-صف) مسافری کی شام جو غریبی میں بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔
شامِ غریباں - (ف-ا-مث) (۱) مسافری کی شام (۲) مصیبت کی شام - (۳) تنہائی کی شام - گیارھویں محرم کی شام۔
شام کا بھولا صبح کو گھر آئے تو اُسے بھولا نہیں کہتے - [مثل] اگر کوئی شخص کسی معاملہ میں غلطی کر کے کچھ دیر بعد صحیح راستہ پر آجائے تو اسے غلط کار نہیں کہتے۔
شام کا صبح کرنا - (ا-محاورہ) رات کاٹنا۔ ساری رات جاگتے رہنا۔
شام کلیان - (ہ-ا-مذ) شام کا راگ۔
شام کی پوچھنا سحر کی کہنا - (ا-محاورہ) بے تکا جواب دینا۔
شام کے مُردے کو کب تک روئیے - [مثل] عُمر بھر کے جھگڑے کی کب تک شکایت کیجیے۔
شام نہ دیکھنا - (ا-محاورہ) شام تک زندہ نہ رہنا۔
شام و پگاہ - (ف-ا-مذ) دن رات (۲) ہر وقت۔
شام و سحر - (ف-ع-ا-مث) دونوں وقت۔ ہر وقت۔
شام و سحر کرنا - (ا-محاورہ) حیلہ حوالہ کرنا۔ ٹالنا۔
شاما - (شا-ما) [ہ-ا-مث] ایک خوش الحان چھوٹا پرندہ۔
شاماک - (شا-ماک) [ف-ا-مث] عورتوں کا سینہ بند۔ انگیا۔
شامپین - (Champaign) - (شام-پین) [انگ-ا-مث] عمدہ انگوری شراب۔
شامت - [ع-ا-مث] بدنصیبی۔ بُرائی۔ آفت۔ نحوست۔
شامت آنا - (مص مرکب) بُرے دن آنا۔ مصیبت آنا۔
شامتِ اعمال - (ع-ا-مث) کیے کی سزا۔ کرتوت کا بدلہ۔
شامتِ اعمال ماصورتِ نادر گرفت - (ف مثل) ہمارے گناہوں کی سزا نے نادر کی صورت اختیار کی۔ یہ مصرعہ نظام الملک نے اس وقت کہا تھا جب نادر شاہ کے ظلم و ستم نے دہلی میں قیامت برپا کی تھی۔
شامت زدہ - (ع-ف-صف) مصیبت زدہ۔ خراب حال۔
شامت کا مارا - (ع-صف) مصیبت میں مبتلا۔ بدنصیب۔
شامت کی مار - (ا-مث) بدنصیبی۔ کم بختی۔ نصیبوں کی خرابی۔
شامت میں پھنسنا - (ا-محاورہ) آفت میں پھنسنا۔ مصیبت میں مبتلا ہونا۔
شامتیں کہہ کر تھوڑا آتی ہیں - (ا-مقولہ) مصیبتیں اطلاع دے کر نہیں آتیں۔
شامتی - (شا-مَ-تی) [اُ-صف] بدنصیب۔ مصیبت کا مارا۔
شامل - (شا-مِل) [ع-صف] ساتھ۔ اکٹھا۔ ملا ہوا۔ شریک۔
شاملِ حال - (ا-مذ) شریکِ حال۔ ساتھ۔
شامل کرنا - (مص مرکب) ملانا۔ شریک کرنا۔ جوڑنا۔ لگانا۔
شاملِ مسل - (ا-صف) کاغذاتِ مقدمہ کے ساتھ لگا ہوا۔ مسل کے ساتھ نتھی کیا ہوا۔
شاملات - (شا-مِ-لات) [اُ-ا-مذ] (۱) وہ ملکیت یا جائداد جو بہت سے آدمیوں میں مشترک ہو (۲) حصّہ داری۔ ساجھا۔ (۳) وہ زمین جو مالکانِ دیہہ کی مشترکہ ہو۔
شامّہ - (شام-مَہ) [ع-ا-مذ] سونگھنے کی قوّت یا حِس۔
شامی - (ع-صف) مُلکِ شام کا رہنے والا۔ شام سے منسوب۔
شامی کباب - (ع-ا-مذ) وہ کباب جو گوشت کو مع مسالہ اُبال کر پیسنے کے بعد ٹکیاں بنا کر تلے جاتے ہیں۔
شامیانہ - (شا-مِی-آ-نَہ) [ت-ا-مذ] کپڑے کا سائبان۔ چھتری۔ نمگیرہ۔
شامیانہ (کھینچنا) لگانا - (ا-محاورہ) شامیانہ کھڑا کرنا۔
شان - (ع-ا-مث) عظمت۔ شوکت۔ دبدبہ۔ عزت۔ توقیر (۲) قدرت طاقت (۳) انداز۔ طرز۔ وضع (۴) نسبت۔ حق میں (۵) خاصیت۔ خوبی
شانِ الٰہی۔ شانِ خدا۔ شانِ حق - (ع-ا-صف) خدا کی قدرت یا طاقت۔
شان برسنا - (ا-محاورہ) رعب و دبدبہ نمایاں ہونا۔ عظمت و شوکت ظاہر رہنا۔
شان پانا - (ا-محاورہ) انداز پانا۔ عزت حاصل ہونا۔
شان جانا - (ا-محاورہ) رتبہ گھٹنا۔ عزت میں فرق آنا۔
شان چوٹا - (ا-صف) دوسروں کی طرز یا وضع اختیار کرنے والا۔
شانِ خط - (ف-ا-مث) تحریر کا انداز۔ لکھنے کا طریقہ۔
شان دار - (ف-صف) (۱) عالیشان۔ ذی شان۔ بلند (۲) ذی رتبہ باعظمت (۳) دھوم دھام کا (۴) خوشنما۔
شان دکھانا - (ا-محاورہ) اترانا۔ شیخی بگھارنا (۳) عیب ظاہر کرنا۔
شانِ عبودیت - (ف-ا-صف) بندگی کی شان۔ خدا کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کرنا۔ راضی برضا ہونا۔
شان کا مارا جانا - (ا-محاورہ) عزت و حرمت میں فرق آنا۔
شان گھٹنا - عزت اور وقار کم ہونا۔
شان میں بٹّہ لگنا (چھینٹے پڑنا) - (ا-محاورہ) عزّت گھٹنا۔ بے عزّتی ہونا۔
شانِ نزول - (ع-ا-مث) آیتِ قرآنی کے اُترنے کا موقع۔ باعثِ نزول۔
شان نکلنا - (ا-محاورہ) آن بان ظاہر ہونا۔ انداز ظاہر ہونا۔
شان و شوکت - (ع-ا-مث) (۱) رعب داب (۲) ٹھاٹ۔ احتشام۔
شانت - [س-ف] مطمئن۔ صابر۔ قانع۔
شانتی - (شان-تی) [ہ-ا-مث] (۱) امن چین۔ آرام (۲) تسلّی۔ اطمینان۔ دلجمعی۔
شاند - [ت-ا-مث] مکاری۔ عیاری۔
شانہ - (شا-نہ) [ف-ا-مذ] (۱) کنگھی۔ (۲) کاندھا۔ مونڈھا۔
شانہ اُتر جانا - (ا-محاورہ) مونڈھے یا کاندھے کی ہڈی کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔
شانہ پھڑکنا - (ا-محاورہ) کاندھے کا پھڑکنا جو کسی دوست کے ملنے کا شگون سمجھا جاتا ہے۔
شانہ سے شانہ چھلنا - (ا-محاورہ) ہجوم کے باعث کاندھے سے کاندھا رگڑنا بہت بھیڑ ہونا۔
شانہ کرنا - (مص مرکب) کنگھی کرنا۔
شانہ ہلانا - کاندھا ہلا کر چکنا۔
شاور - (Shower) (انگ-ا-مذ) فوارہ جو غسل خانوں میں لگا ہوتا ہے۔

شاہ - [ف - ا - مذ] (۱) آقا - مالک (۲) بادشاہ - سلطان (۳) فقیروں کا لقب (۴) شطرنج کا ایک مہرہ (۵) نوشہ - دولھا - (۶) سیّدوں کے نام کا مخصوص لفظ (۷) بڑا - عظیم مرکبات میں آتا ہے جیسے شاہ زور - شاہ سوار -
شاہ باز - شہباز - (ف - ا - مذ) (۱) بڑا باز جس سے شکار کرتے ہیں - (۲) شاہین -
شاہ بالا - شہ بالا - (ف - ا - مذ) (۱) وہ قریبی رشتہ دار لڑکا جس کو اچھے کپڑے پہنا کر دولھا کے پیچھے گھوڑی پر بٹھا دیتے ہیں - (۲) ہمدوش -
شاہ بلوط - (ف - ا - مذ) ایک پہاڑی درخت - اوک کا پیڑ -
شاہ بیت - (ف - ا - مث) قصیدہ یا غزل کا بہترین شعر -
شاہ پر - شہپر - (ف - ا - مذ) پرندے کے بازو کا سب سے بڑا پر -
شاہ پرست - (ف - صف) بادشاہت کا حامی -
شاہ ترا (شاہترا) ف - ا - مذ) ایک مصفی خون دوا - پت پاپڑا -
شاہ توت - (ف - ا - مذ) ایک قسم کا بڑا توت - شہتوت -
شاہ خانم - (ف - ا - مث) (۱) بڑے گھر کی عورت (۲) متکبر عورت -
شاہ خاور - (ف - ا - مذ) شاہ مشرق - آسمان کا بادشاہ - سورج -
شاہ خرچ - (ا - صف) بہت خرچ کرنے والا - فضول خرچ -
شاہ دانہ - (ف - ا - مذ) بھنگ کا بیج (۲) بڑا موتی (۳) تسبیح کا بڑا دانہ -
شاہ درہ - شاہدرہ - وہ آبادی یا گاؤں جو دریا کے دوسرے کنارے پر شاہی محل کے مقابل ہو -
شاہ راہ - شاہراہ - بڑا راستہ - جرنیلی سڑک - شارع عام - بادشاہی گزرگاہ -
شاہ رگ - (ف - ا - مث) بڑی رگ جو گردن میں سے گزرتی ہے - رگِ جاں -
شاہ زادہ - شہزادہ - (ف - ا - مذ) (۱) بادشاہ کا لڑکا (۲) شاہی خاندان کا ایک فرد - (۳) پیارا فرزند -
شاہ زادی - شہزادی - (ف - ا - مث) (۱) بادشاہ کی لڑکی (۲) شاہی خاندان کی عورت (۳) کنول کے پھول کا زرد ریزہ -
شاہ سوار - شہسوار - (ف - ا - مث) گھوڑے کی سواری کا ماہر -
شاہ عباس کا علَم ٹوٹے - (بددعا) حضرت عباس کے علم کی مار پڑے تباہ ہو - برباد ہو -
شاہ کار - شاہکار - شہکار - (ف - ا - مذ) سب سے بڑا کارنامہ (انگ) (Masterpiece)
شاہ گام - شہ گام - (ف - ا - مذ) گھوڑے کی ایک عمدہ چال -
شاہِ لولاک - (ف - ا - مذ) جناب رسالتمآب پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم -
شاہ مرداں - (ف - ا - مذ) حضرت علیؓ کا لقب -
شاہِ مشرق - (ف - ا - مذ) کنایتاً سورج -
شاہ نشین - شہ نشین - (ع - ا - مذ) (۱) بادشاہ کے بیٹھنے کی جگہ (۲) مکان کی کسی کھڑکی کے آگے بڑھا کر بنائی ہوئی جگہ -
شاہ وار - شہوار - (ف - صف) بادشاہوں کے لائق - نہایت عمدہ نفیس چیز -
شاہانہ - (شا - ہا - نہ) [ف - صف] بادشاہوں کے موافق - بادشاہوں کے مانند - سلطانی -
شاہانہ جوڑا - (ف - ا - مذ) دولھا کا سرخ جوڑا - سرخ پوشاک - بادشاہوں جیسا قیمتی لباس -
شاہانہ مزاج - (ف - ا - مذ) نازک طبیعت -
شاہ ترہ - (شاہ - تَ - رَہ) [ف - ا - مذ] ایک قسم کا ساگ - پت پاپڑہ -
شاہد - (شا - ہد) [ع - ا - مذ] (۱) گواہ (۲) حسین - معشوق - محبوب -
شاہد باز - (ف - صف) نوجوان لڑکوں یا حسین عورتوں سے زیادہ صحبت رکھنے والا - حسن پرست -
شاہد بازار - (ع - ا - صف - مث) بازاری معشوق - طوائف -
شاہد حال - (ع - ف - صف) واقعہ کا چشم دید گواہ -
شاہد عادل - (ف - ا - صف) سچا گواہ -
شاہدِ مقصود - (ف - ا - صف) مقصود کا شاہد سے استعارہ کرتے ہیں -
شاہدی - (شا - ہ - دی) [ع - ا - مث] شہادت - گواہی -
شاہنشاہ - (شاہن - شاہ) [ف - ا - مذ] بادشاہوں کا بادشاہ سب سے بڑا بادشاہ -
شاہی - [ف - صف] بادشاہی - سلطانی -
شاہین - (شا - ہین) [ف - ا - مذ] (۱) ایک سفید رنگ کا شکاری پرندہ ترازو کی سوئی یا ڈنڈی -
شائبہ - (شا - ا - بہ) [ع - ا - مذ] آمیزش - آلودگی - ملاوٹ - شک شبہ - احتمال -
شائستگی - (شا - اِس - تَ - گی) [ف - ا - مث] (۱) تہذیب - متانت (۲) اخلاق - مروّت - آدمیت -
شائستہ - (شا - اِس - تہ) [ف - صف] (۱) مہذب - باسلیقہ - باتمیز - (۲) مناسب - موزوں (۳) بااخلاق - بامروّت -
شائع - (شا - اِع) [ع - صف] (۱) فاش - آشکارا (۲) چھاپ کر مشتہر کیا ہوا -
شائع ہونا - چھپ کر مشتہر ہونا -
شائق - (شا - اق) [ع - صف] شوقین - شوق رکھنے والا - مشتاق - آرزومند -
شایگاں - (شا - اِ - گاں) [ف - صف] (۱) وہ چیز جو بادشاہوں کے لائق ہو (۲) [مث] بیگار (۳) قافیہ کا ایک عیب -
شایاں - (شا - یاں) [ف - صف] لائق - مناسب - موزوں - زیبا -
شاید - (شا - ید) [ف - کلمۂ شک] غالباً - ممکن ہے -
شاید و باید - (ف - متعلق فعل) جیسا چاہیئے تھا - بخوبی - ہر طرح سے -

ش - ب

شَب - [ف - ا - مث] رات - رین -
شبِ اسرا - (مص - ع - صف) معراج کی رات -
شب افروز - (ف - صف) (۱) رات کو روشن کرنے والا (۲) جگنو (۳) چاند
شبِ امید - (ف - ا - صف) وصل کی رات -
شبِ انتظار - (ف - ا - صف) وہ رات جو کسی کے انتظار میں کٹے -
شبِ اوّل - (ف - ا - مث) دولھا دلھن کی پہلی رات -
شب باش - (ف - صف) رات کی رات رہنے والا -

شب باشی۔ (ف۔ا۔مث) رات کا قیام۔ رات رہنا۔
شب بخیر۔ (ف۔کلمۂ خیر) (۱) رات خیر سے گزرے (۲) رات کو رخصت ہونے کا سلام۔
شبِ برات۔ (۱) شعبان کی چودھویں اور پندرھویں تاریخ کی درمیانی رات۔ مسلمانوں کے عقائد کے بموجب اس رات کو عمر کا حساب اور تقسیم رزق کا کام ہوتا ہے (۲) خوشی کی بات۔
شبِ برات کا گھڑا۔ مسلمانوں میں رسم ہے کہ شب برات کے دن مُردوں کا فاتحہ پڑھ کر مسکینوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔
شبّو۔ شب بُو۔ (ف۔ا۔مذ) ایک قسم کا سفید پھول جس کی خوشبو رات کو پھیلتی ہے۔
شب بھر۔ (ف۔ا۔مث) تمام رات۔
شب بیدار۔ (ف۔صف) رات کو جاگ کر عبادت کرنے والا۔ رات بھر جاگنے والا
شب بیداری۔ (ف۔ا۔مث) رات کا جاگنا۔ بے خوابی۔
شب تاب۔ (ف۔ا۔صف) رات کو چمکنے والا (۲) چاند (۳) چراغ (۴) جگنو (۵) جواہر۔
شب تار (تاریک) اندھیری رات۔
شب چہاردہ۔ (ف۔ا۔مث) چاند کی چودھویں رات۔
شب چراغ۔ (ف۔صف) (۱) رات کو چمکنے والا ہیرا (۲) جگنو
شب خوابی۔ (۱) رات کی پوشاک۔ رات کو پہن کر سونے کے کپڑے (۲) رات کا سونا۔
شب خوانی۔ (ف۔ا۔مث) وہ قصہ جو رات کو داستان گو پڑھا کرتے ہیں
شب خون۔ شبخون۔ (ف۔ا۔مذ) رات کا حملہ۔ چھاپہ۔ رات کے وقت بے خبری میں دشمن پر حملہ کرنا۔
شبخون مارنا۔ (ا۔محاورہ) چھاپہ مارنا۔ رات کو اچانک حملہ کرنا۔
شب خیز۔ (ف۔صف) شب بیدار۔ رات کو اُٹھنے والا۔
شب خیزی۔ (ف۔ا۔مث) شب بیداری۔ رات کو اُٹھنا۔
شب خیزیا۔ (ف۔صف) قزاق جو رات کو لوٹے۔
شب درمیان ہونا۔ (ا۔محاورہ) بیچ میں ایک رات کا وقفہ ہونا۔
شبِ دیجور۔ (ف۔ا۔صف) اندھیری رات۔
شب دیز۔ (ف۔ا۔مذ) سیاہ رنگ کا گھوڑا۔ مشکی گھوڑا۔
شب دیگ۔ (ف۔ا۔مث) ایک قسم کا سالن جس میں گوشت اور شلجم رات بھر پکاتے ہیں۔
شب رنگ۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) سیاہ رنگ کا گھوڑا (۲) تاریک سیاہ۔
شبِ زفاف۔ (ف۔ا۔مث) دُولھا دُلھن کی پہلی رات۔ تخت کی رات۔ ہم بستری کی پہلی رات۔
شب زِندہ دار۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) رات بھر جاگنے والا (۲) عابد
شبستان۔ (ف۔ا۔مث) (۱) بادشاہوں کے سونے کا کمرہ (۲) خلوت خانہ۔ حرم سرا (۳) مسجد کی وہ جگہ جہاں رات کو عبادت کرتے ہیں۔
شبِ سرخاب (ف۔ا۔مث) جُدائی کی رات۔
شبِ شہادت۔ (ف۔ا۔مث) محرم کی نویں رات جس کی صبح کو حضرت امام حسینؑ شہید ہوئے تھے۔
شب ظلمات۔ (ف۔ا۔مث) سخت کالی رات۔
شبِ عاشورہ۔ (ف۔ا۔مث) نویں اور دسویں محرم کی درمیانی رات۔
شب غم۔ (ف۔ا۔مث) جدائی کی رات۔ رنج کی رات۔
شبِ قدر۔ (ف۔ا۔مث) لیلۃ القدر۔ مسلمانوں کے عقائد کے مطابق ایک نہایت متبرک رات۔ اس کے تعین میں اختلاف ہے عموماً رمضان کی ستائیسویں شب شب قدر کہلاتی ہے۔
شب کور۔ (ف۔ا۔مذ) وہ جسے رات کو دکھائی نہ دے۔
شب کوری۔ (ف۔ا۔مث) رات کو دکھائی نہ دینا۔ اندھراتا۔
شب کی شب۔ (امتعلق فعل) رات کی رات۔ رات بھر کے لیے۔
شب گرد۔ (ف۔ا۔صف) رات کو پھرنے والا (۲) کوتوال۔ سپاہی۔ چوکیدار
شب گوں۔ (۱) کالا سیاہ (۲) رات کی مانند۔
شب گیر۔ (ف۔صف) پچھلی رات کا سفر۔ پچھلی رات کا مسافر۔
شبِ ماہ۔ شبِ ماہتاب۔ شبِ مہتاب۔ (ف۔ا۔صف) چاندنی رات۔
شبِ معراج۔ ۲۶، ۲۷ رجب کی درمیانی رات جس میں پیغمبر اسلام کو معراج ہوئی۔
شب نگار بنداں۔ (ف۔ا۔مث) وہ رات جب دلہن کے مہندی لگائی جاتی ہے۔
شب و روز۔ (ف متعلق فعل) دن رات۔
شبِ وصال۔ (ف۔ا۔مث) وصل کی رات۔ ملاپ کی رات (۲) وہ رات جس میں کسی کامل فقیر کا انتقال ہو۔
شبِ یلدا۔ (ف۔ا۔صف) سخت تاریک رات (۲) سال کی سب سے لمبی رات جب سورج برج جدی میں داخل ہونے کو ہوتا ہے۔
شبا۔ (ف۔ا۔مذ) شب خون۔
شباب۔ (ش۔باب) [ع۔ا۔مذ] (۱) جوانی (۲) شروع۔ آغاز۔ ابتدا۔ (۳) عروج کا زمانہ (۴) ایک پردۂ موسیقی کا نام۔
شبابِ اہلِ جنت۔ (ع۔ا۔مذ) حضرت امام حسنؓ و حسینؓ جو حدیث شریف کے مطابق جوانانِ اہلِ جنت کے سردار ہوں گے۔
شباب پھٹ پڑنا۔ (ا۔محاورہ) جوانی کا زور ہونا۔
شباب پھرنا۔ (ا۔محاورہ) جوانی دوبارہ آنا۔
شبابیات۔ (ع۔ا۔مث) جوانی سے متعلق باتیں۔
شباشب۔ (ش۔با۔شب) [ف] راتوں رات۔ تمام رات۔ رات بھر۔
شبان۔ (ع۔ا۔مذ) (ش۔بان) [ف۔ا۔مذ] چرواہا۔ گڈریا۔
شبانگاہ۔ (ش۔باں۔گاہ) [ف] رات کا وقت۔
شبانہ۔ (شَ۔با۔نہ) [ف] رات کا
شبانہ روز۔ (ف متعلق فعل) شب و روز۔ ہر وقت۔ دن رات۔
شباہت۔ (شَ۔با۔ہت) [ع۔ا۔مث] مشابہت۔ مطابقت۔ (۲) شکل صورت (۳) رونق روپ۔
شبد۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) آواز (۲) لفظ (۳) قواعد زبان (۴) بھجن۔
شبد چور۔ (ہ۔ا۔مذ) نقال۔ دوسروں کے مضامین چوری کرنے والا۔
شبد شاستر۔ (ہ۔ا۔مذ) قواعد زبان۔ علم صرف و نحو۔

شَبّر۔ (شَب۔بر) [ع۔ا۔مذ] حضرت حسنؓ کا لقب۔
شِبْر۔ (ع۔ا۔مذ) بالشت۔
شبکا۔ (شب۔کا) [ا۔ا۔مذ] شگاف جو کپڑے یا دیوار وغیرہ میں ہو۔
شبکہ۔ (شب۔کہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) کبوتروں کے پکڑنے کا جال۔جالی۔ (۲) [ف] بڑا سوراخ (۳) آنکھ کا پردہ۔
شبنم۔ (شب۔نم) [ف۔ا۔مث] (۱) رات کی نمی۔اوس (۲) ایک قسم کا سفید باریک کپڑا۔
شبنمی۔ (شب۔نَ۔می) [ف۔ا۔مث] (۱) اوس سے بچنے کے لیے پلنگ پر تاننے کا کپڑا۔مسہری۔ (۲) شبنم کے رنگ کا۔
شِبہ۔ (شِ۔بَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) مانند (۲) تصویر۔ڈھانچ (۳) مشابہت مطابقت۔
شُبہ۔ (شُب۔بَہ۔شُ۔بَہ) [ع۔ا۔مذ] شک۔گمان۔وہم۔
شُبہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) شک کرنا۔بدگمانی۔
شُبہ گزرنا۔ (ا۔محاورہ) شک ہونا۔
شُبہ مٹانا۔ (ا۔محاورہ) شک دُور کرنا۔شُبہ نکالنا۔
شُبہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) گمان گزرنا۔احتمال ہونا۔
شُبھ۔ [س۔صف] روشن۔چمکدار (۲) اچھا۔نیک۔خالص۔
شُبّیر۔ (شُب۔بیر) [عبرانی۔ا۔مذ] (۱) نیک (۲) خوبصورت (۳) حضرت امام حسینؑ کا لقب۔
شبینہ۔ (شَ۔بی۔نہ) [ف۔صف] (۱) رات کا۔باسی (۲) حافظ قرآن کا رمضان کی کسی ایک رات میں پورا قرآن نماز تراویح میں ختم کرنا۔
شبیہ۔ (شَ۔بیہ) [ف۔صف] (۱) شکل۔تصویر۔صورت (۲) مانند۔مشابہ۔

ش۔پ

شپ۔ [ف۔صف] (۱) جلد۔شتاب (۲) [ا۔ا۔مث] قمچی یا تلوار مارنے کی آواز۔ٹپ کے ساتھ تابع مہمل۔
شِپ۔ [انگ۔ا۔مذ] (Ship) بحری جہاز۔
شِپا۔ (شِپ۔پا) [ہ۔ا۔مذ] تیر اندازوں کا نشانہ یا ہدف۔
شپا شپ۔ (شَ۔پا۔شَپ) [ف۔ا۔مث] (۱) جلد جلد (۲) متواتر تیر چلانے کی آواز۔متواتر تلوار چلانے کی آواز (۳) [ا] چیز چیز چلنے کی آواز (۴) تیزی سے (۵) پانی میں گھسنے کی آواز۔
شپر۔شپرک۔شپرہ۔ (شَپ۔پَر۔شَپ۔پَ۔رَک۔شَپ۔پَ۔رَہ) (ف۔ا۔مث) چمگادڑ۔
شپرہ چشم۔ (ف۔صف) سُورج کی روشنی میں آنکھیں بند رکھنے والا۔ (۲) وہ شخص جو صاف اور واضح چیز کو تعصب کے باعث نہ دیکھ سکے۔

ش۔ت

شتا۔ (شِ۔تا) [ع۔ا۔مذ] جاڑا۔سردی کا موسم۔
شتاب۔ (شِ۔تاب) [ف] جلد۔جھٹ پٹ۔بلا توقف۔فوراً۔
شتاب کار۔ (ف۔ا۔مذ) جلد باز۔پھرتیلا۔
شتابا۔ (شِ۔تا۔با) [ا۔ا۔مذ] بارود لگا ہوا کاغذ کا فتیلہ۔
شتابی۔ (شِ۔تا۔بی) [ف۔ا۔مث] (۱) جلدی۔تیزی (۲) اضطراب گھبراہٹ۔
شتال۔ [ق۔صف] بےچین۔بےقرار۔
شتالنا۔ (شِ۔تال۔نا) [ق۔مص] اُکسانا۔اُبھارنا۔شہ دینا۔
شتالنگ۔ (شِ۔تا۔لنگ) [ف۔ا۔مذ] ٹخنہ۔
شتاہ۔ (ا۔مذ) شطاح کا بگڑا ہوا۔بدکار۔بدوضع عورت۔
شتاہی۔ (ا۔مث) بےحیائی۔بےشرمی۔حرامکاری۔بدوضعی۔
شتر۔ [ف۔ا۔مذ] اُونٹ۔
شتربان۔ (ف۔صف) اونٹ ہانکنے والا۔ساربان۔
شتر بے مہار۔ (ف۔ا۔صف) (۱) بے نکیل کا اُونٹ (۲) آزاد۔آوارہ۔
شتر خانہ۔ (ف۔ا۔صف) وہ مکان جہاں اُونٹ رکھے جائیں۔
شتر سوار۔ (ف۔ا۔مذ) سانڈنی سوار۔قاصد۔
شتر غمزہ۔ (ف۔ا۔مذ) ناز بیجا۔نخرہ۔فضول چونچلے۔
شتر کینہ۔ (ف۔ا۔مذ) وہ شخص جس کا کینہ اور کپٹ کبھی نہ نکلے۔دلی عداوت۔دشمنی
شتر گاؤ۔ (ف۔ا۔مث) زرافہ۔ایک چوپایہ جس کی گردن اُونٹ کی طرح اور کھُر بیل سے مشابہ ہوتے ہیں۔
شتر گربہ۔ (۱) دو ناموافق چیزیں جن میں سے ایک بلند اور دوسری پست ہو (۲) شعر میں ایک کلمہ میں جمع اور مفرد یا تعظیم و تحقیر کے الفاظ استعمال کرنا۔
شتر مرغ۔ (ف۔ا۔مذ) افریقہ کا ایک قدآور پرند جس کی گردن اُونٹ کی طرح لمبی ہوتی ہے۔
شتر نال۔ (ا۔مث) چھوٹی توپ جو اُونٹ کی پیٹھ پر رکھ کر چلائی جائے۔
شتری۔ (شُت۔ری) [ف۔صف] (۱) اُونٹ کے رنگ کا (۲) [ا۔ا۔مذ] نقارہ جو اُونٹ پر رکھا جاتا ہے (۳) نقارہ جو روزہ کھولنے کے وقت بجایا جاتا ہے۔
شتم۔ [ع۔ا۔مذ] گالی گلوچ۔دشنام۔

ش۔ج

شجاع۔ (شُ۔جاع) [ع۔صف] دلیر۔بہادر۔جری۔
شجاعت۔ (شُ۔جا۔عَت) [ع۔ا۔مث] بہادری۔دلیری۔
شجر۔ [ع۔ا۔مذ] درخت۔پیڑ۔رُکھ۔

شجرِ طُور (کلیم) (ع۔ا۔مذ) کوہِ طور کا درخت جس پر حضرت موسیٰؑ نے تجلیٔ الٰہی دیکھی تھی۔
شجرِ ممنوعہ۔ (ع۔ا۔مذ) بہشت کا وہ درخت جس کے قریب جانے سے حضرت آدم علیہ السلام کو منع کیا گیا تھا۔ (۲) (مجازاً) وہ چیز جس سے روک دیا گیا ہو۔
شجرہ۔ (شَج۔رَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) نسب نامہ۔ وہ کاغذ جس پر مورثِ اعلیٰ کی اولاد کا نام نسلاً بعد نسلٍ درج ہو (۲) وہ نقشہ جس میں گاؤں کے کھیت دکھائے گئے ہوں۔
شجرۂ قُلہ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) (۱) پیروں کا شجرہ اور ٹوپی جو وہ تبرکاً مریدوں کو دیتے ہیں (۲) چیز بست۔ بوریا بندھنا۔
شجرۂ قُلہ اٹھانا۔ (ا۔محاورہ) بوریا بستر باندھ کر چل دینا۔ اپنا سامان اٹھا کر چلا جانا۔
شجرۂ نسب۔ نسل اور خاندان کی اولاد کی ترتیب۔ اولاد کا نام نسلاً بعد نسلٍ۔
شُجیع۔ (ع۔صف) دلیر۔ بہادر۔

ش۔ح

شحم۔ [ع۔ا] (۱) چربی (۲) مٹاپا۔ فربہی۔ جمع: شحوم
شحنہ۔ (شح۔نہ) [ع۔ا۔مذ]۔ محافظ شہر۔ کوتوال۔ کھیت کا نگراں۔
شحیم۔ (شَ۔حیم) [ع۔صفت] موٹا۔ فربہ۔ جیسے لحیم و شحیم۔

ش۔خ

شخص۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) آدمی۔ بشر (۲) آدمی کا جسم۔ انسان۔ بدن۔
شخصِ ثالث۔ (ف۔ا۔مذ) وہ شخص جو فریقین میں فیصلہ کرائے۔ سرپنچ۔
شخصِ غیر۔ (ف۔ا۔مذ) اجنبی آدمی۔
شخصِ واحد۔ (ف۔ا۔مذ) اکیلا آدمی۔ تنہا آدمی۔
شخصی۔ (شخ۔صی) [ع۔صف] (۱) ایک آدمی کے متعلق۔ (۲) ذاتی۔
شخصی حکومت۔ (ع۔ا۔مث) ایک شخص کی حکومت۔ آمریت۔
شخصیت۔ (شخ۔صی۔یَت) [ع۔ا۔مث] (۱) شخص ہونے کی خصوصیت ذات (۲) درجۂ عزت (۳) شیخی۔ غرور۔
شخصیت بگھارنا (جتانا) (ا۔محاورہ) شیخی مارنا۔ اترانا۔

ش۔د

شُد۔ (ف) رفت گزشت۔ گزرا ہوا (۲) کسی کام کا آغاز یا ابتدا۔

شَدّ۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) ایک حرف کو دو دفعہ پڑھنا۔ تشدید دینا۔ زور دینا۔ سختی۔ (۳) مخالف پہلوان کا نعرہ۔
شدّ و مدّ۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) شان و شوکت۔ دھوم دھام (۲) زور شور۔ طاقت۔
شدّاد۔ (شَد۔داد) [ع۔ا۔مذ] قومِ عاد کے ایک بادشاہ کا نام جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔
شدائد۔ (شَ۔دا۔ئد) [ع۔ا۔مث۔و۔مذ] سختیاں۔ تکلیفیں۔
شُدبُد۔ [ف۔ا۔مث] شُد بمعنی ہوا اور بُد (بُود) تھا۔ کسی کام میں تھوڑی سی مہارت قلیل سی واقفیت۔
شدّت۔ (شِد۔دَت) [ع۔ا۔مث] سختی۔ تکلیف (۲) زور۔ قوت (۳) زیادتی۔ کثرت (۴) جبر۔ زور۔
شدّت کا۔ (ا۔تابع مہمل) زور کا۔ بہت سا۔ سخت۔
شُدنی۔ (شُد۔نی) [ف۔صف] (۱) ہونے والی بات۔ اتفاقی بات۔
شدّہ۔ (شَد۔دَہ) [ع۔ا] عَلَم۔ وہ جھنڈا یا نشان جو محرم میں شہدائے کربلا کی یاد میں تعزیوں کے ساتھ نکالا جاتا ہے۔
شدہ شدہ۔ (ف۔متعلق فعل) رفتہ رفتہ۔ آہستہ آہستہ۔
شُدھ۔ (ہ۔صف) پاک۔ صاف۔ پوتر۔ خالص۔ چمکیلا۔ سفید
شُدھی۔ (ہ۔ا۔مث) وہ تحریک جو شردھانند ایک ہندو نے ہندوستان میں مسلمانوں کو دوبارہ ہندو بنانے کے لیے چلائی تھی۔
شدید۔ (ش۔دید) [ع۔صف] سخت۔ مشکل۔ دشوار۔ کٹھن (۲) تکلیف دہ (۳) بڑا۔ عظیم (۴) زبوں (۵) سخت۔ تیز۔
شدید العداوت۔ (ع۔صف) سخت دشمنی رکھنے والا۔
شدید العقاب۔ (ع۔ا۔مذ) سزا میں سخت۔
شدید العمل۔ (ع۔ا۔مذ) سختی کرنے والا۔

ش۔ذ

شَذرہ۔ (شَذ۔رہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) پراگندہ۔ منتشر۔ بکھری ہوئی چیز۔ (۲) اخبار میں ایڈیٹر کا کسی واقع پر مختصر تبصرہ۔ جمع: شذرات۔

ش۔ر

شَر۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) بدی۔ برائی (۲) جھگڑا۔ فساد۔ خرابی۔
شر اٹھانا یا اٹھنا۔ (ا۔محاورہ) جھگڑا برپا کرنا۔ فساد کی ابتدا کرنا
شر کر جانا۔ جھگڑا مٹ جانا۔
شر انگیز۔ (پسند) (ف۔صف) شریر۔ مفسد۔
شر بڑھانا۔ (ا۔محاورہ) فساد کو ہوا دینا۔
شِرا۔ (شِ۔را) [ع۔ا۔مذ] خرید و فروخت۔ اردو میں بیع و شرا میں استعمال ہوتا ہے
شراب۔ (ش۔راب) [ع۔ا۔مث] (۱) رقیق چیز جو پی جائے (۲) نشہ دار عرق۔ دارو۔

شراب ارغوانی - (ع - ا - صف) سُرخ رنگ کی شراب -
شراب اُڑانا - (ا - محاورہ) شراب کا خوب پیا جانا -
شراب تند - (ف - ا - صف) تلخ و تیز شراب -
شراب کا دَور چلنا - (ا - محاورہ) چند آدمیوں کا اکٹھا بیٹھ کر شراب پینا -
شراب خانہ - (ع - ف - ا - مذ) وہ جگہ جہاں شراب بنے یا بکے -
شراب خانہ خراب - (ا - مقولہ) شراب کی مذمت میں کہا جاتا ہے کہ اس کے پینے والے تباہ و برباد ہو جاتے ہیں -
شراب (خواری) خوری - شراب پینا - مے نوشی -
شراب دو آتشہ - (ع - ا - صف) دو مرتبہ کشید کی ہوئی شراب - تیز شراب -
شراب طہور - شراباً طہورہ - (ع - ا - مث) پاک شراب جو بہشت میں ملے گی -
شراب کشید کرنا - شراب کھینچنا - (ا - محاورہ) شراب بھبکے کے ذریعے تیار ہونا - شراب بنانا -
شراب کے نشے میں چُور ہونا - (ا - محاورہ) سخت بدمست ہونا -
شراب مقطر - (ا - محاورہ) ٹپکائی ہوئی شراب -
شرابن - (ا - مث) شراب پینے والی عورت -
شراب ناب - (ع - ا - صف) خالص شراب -
شرابور - (شَ - را - بُور) [ا - صف] تربتر - بہت بھیگا ہوا -
شرابی - (ش - را - بی) [ف - صف] شراب پینے والا - مے نوش -
شراپ - (ہ - مث) بددعا - سراپ -
شراٹا - (شَر - راٹا) [ہ - ا - مذ] (۱) زور سے مینہ برسنے کی آواز (۲) زناٹا زور کی آواز -
شرادھ - (ش - را - دھ) [س - ا - مذ] کریاکرم - مُردوں کے نام پر برہمنوں کو پوری کچوری کھلانا -
شرار - (ش - رار) [ع - ا - مذ] آگ کا پتنگا - چنگاری -
شرار جستہ - (ف - ا - مذ) اُڑتی ہوئی چنگاری -
شرارت - (ش - را - رت) [ع - ا - مث] (۱) بدی - ایذا رسانی - بُرائی - خرابی - بدنیتی (۲) شوخی - بیباکی - بدزبانی (۳) شیطنت - بدذاتی -
شرارت سُوجھنا - (ا - محاورہ) کوئی ایسی بات سوجھنا جس سے جھگڑا پیدا ہو جائے -
شرارتی - (ش - را - رتی) [ف - اُ - صف] شریر -
شرارتاً - (ع - متعلق فعل) شرارت سے -
شرارے نکلنا - (ا - محاورہ) (۱) چنگاریاں نکلنا (۲) آنکھوں سے سخت غصے اور ناراضگی کا اظہار ہونا -
شرافت - (ش - را - فت) [ع - ا - مث] (۱) بزرگی - اصالت - بھلمنسی (۲) نجابت - عالی خاندانی -
شرافت پناہ - (ع - ف - صف) بڑے درجے کا شریف -
شراکت - (ش - را - کت) [ع - ا - مث] ساجھا - حصہ داری -
شراکت نامہ - (ف - ا - مذ) شرکت نامہ - وہ دستاویز جس میں ساجھے کی کیفیت درج ہو -

شرائط - (ش - را - ءِط) [ع - ا - مث] شرطیں - ذمہ داریاں (۲) شرط کی جمع
شرائط تمہیدی - (ع - ف - ا - مث) ابتدائی شرطیں -
شرائع - (ع - ا - مث - مذ) شریعت کی جمع دیکھیے شریعت -
شرائین - (ع - ا - مث) شریان کی جمع دیکھیے شریان -
شرب - (ع - ا - مذ) پینا - پینے کی چیز -
شربُ الیہود - (ع - ا - مذ) پوشیدہ شراب پینا -
شربت - (شَر - بَت) [ع - ا - مذ] (۱) وہ مقدار جو ایک دفعہ پی جائے - (۲) قند میں پکا ہوا عرق کسی پھل، پھول یا دوا کا - (۳) قند یا مصری پانی میں گھلی ہوئی -
شربت پلائی - (ا - مث) (۱) وہ نقدی جو شربت پینے پر دولھا اور اس کے رشتہ دار تھال میں ڈالتے ہیں (۲) وہ نیگ جو دولھا یا دُلھن کی جانب سے نائی کو دیا جائے -
شربت دیدار - (ف - ا - صف) دیدار کا شربت سے استعارہ ہے -
شربت کے پیالے پر نکاح پڑھا دینا - (ا - محاورہ) غریبوں کی طرح صرف شربت پلا کر نکاح کر دینا -
شربت کے سے گھونٹ پینا - (ا - محاورہ) کسی تلخ بات کو خوشی سے برداشت کرنا - سختی اٹھانا -
شربت وصل - (ف - ا - صف) ہم بستری - وصل کا شربت سے استعارہ ہے
شربتی - (شَر - بَ - تی) [اُ - ا - مذ] (۱) زرد یا نارنجی رنگ سے ملتا ہوا رنگ (۲) ایک قسم کا میٹھا لیموں - (۳) ایک قسم کا نگینہ - (۴) ایک قسم کا بڑا فالسہ (۵) شراب کا پیالہ جو ایک ہی دفعہ پی لیا جائے (صف) (۱) شربت کے رنگ کا (۲) شربت کا یا شربت سے متعلق (۳) رس دار -
شربہ - (شَر - بَہ) [ع - ا - مذ] ایک قسم کی چھوٹی مشک (۲) تھالا (۳) تالاب پانی کی وہ مقدار جو سیرابی کے لیے کافی ہو -
شرتادا - (شر - تادا) [ت - ا - مذ] ایک قسم کی کھجور -
شرح - (ع - ا - مث) (۱) تفسیر - کھول کر کہنا - (۲) نرخ - بھاؤ -
شرح آبیاشی - (ع - ف - ا - مث) نہر کے پانی کا خرچ - آبیانہ -
شرح بندی - (ع - ف - ا - مث) نرخوں کا نقشہ شرح نامہ - نرخ مقرر کرنا -
شرح چڑھانا (کرنا) کتاب کی شرح لکھنا - حاشیہ چڑھانا -
شرح ذیل - (ع - ا - مث) نیچے لکھی ہوئی تفصیل -
شرح سُود - (ع - ف - ا - مث) سُود کا بھاؤ -
شرح لگان - (ا - مث) لگان یا خرچ کا نرخ -
شرح و بسط - فصاحت و تفصیل - کھول کر -
شردھا - (ک - ا - مث) (۱) اشتیاق - آرزو - (۲) عقیدت - وفاداری -
شرذمہ - (ع - ا - مث) تھوڑے سے آدمیوں کی جماعت (۲) پھول وغیرہ کا ٹکڑا - قاش -
شرر - (شَ - رَر) [ع - ا - مذ] آگ کی چنگاری - (۲) کینہ -
شرر بار - شرر ریز - شرر فشاں - (ف - صف) (۱) چنگاریاں برسانے والا (۲) چنگاریاں اڑانے والا (۳) وہ جس سے آگ کی چنگاریاں نکلتی ہوں -

شِرزا - [ق - ا - مذ] شیر ببر - تیندوا -
شِرط - (ع - صف) سازگار - معاون - موافق (۲) پولیس
شرط - [ع - ا - مث] اقرار - عہد - قول قرار (۲) وہ چیز جس پر کسی بات کا انحصار ہو - (۳) قید - پابندی (۴) بازی (۵) لازم - ضروری -
شرط باندھنا - شرط بدنا - (ا - محاورہ) بازی لگانا (۲) عہد کرنا (۳) ذمہ لینا -
شرط بجا لانا - (ا - محاورہ) شرط پوری کرنا - عہد و پیمان پورا کرنا - وعدہ وفا کرنا -
شرط ٹھہرانا - (ا - محاورہ) آپس میں عہد و پیمان کرنا -
شرطِ خدمت بجا لانا - (ا - محاورہ) نمکخواری کے لوازم پورے کرنا - اچھی طرح خدمت انجام دینا -
شرطِ رفاقت - (ع - ا - مث) وہ فعل جو رفیق ہونے کے لیے کرنا لازمی ہو -
شرط لگانا - (ا - محاورہ) (۱) بازی بدنا (۲) قید لگانا (۳) عہد و پیمان کرنا
شرط ہونا - (ا مص مرکب) عہد ہونا -
شرطی - (شَر - طی) [اُ - صف] (۱) ضرور - بے شک (۲) کسی شرط پر - مشروط -
شرطیہ - (شَر - طی - یَہ) [ع - صف] اقراری - شرطی - وہ جملہ جو شرط اور جزا سے مل کر پورا ہو -
شرط یہ ہے - (ا - محاورہ) اس شرط پر عہد یا اقرار سے -
شرع - [ع - ا - مث] (۱) سیدھا راستہ (۲) قانونِ محمدی جو قرآن کے مطابق ہے (۳) آئین - مذہب -
شرع پر چلنا - (ا - محاورہ) دینِ اسلام کے قانون پر عمل کرنا -
شرع کے خلاف کرنا - (ا - محاورہ) قانونِ اسلام کے خلاف کوئی بات کرنا -
شرعِ محمدی - (ا - محاورہ) قانونِ محمدی - دینِ اسلام کا طریقہ -
شرعِ محمدی نکاح پڑھنا - (ا - محاورہ) قانونِ اسلام کے مطابق سادہ نکاح کرنا -
شرع میں رخنہ ڈالنا - (ا - محاورہ) مذہب میں کوئی نئی بات داخل کرکے خلل انداز ہونا - مذہبی باتوں میں جھگڑا ڈالنا -
شرع میں شرم کیا - (ا - مثل) جائز بات کرنے میں شرم نہیں کرنی چاہیے -
شرعاً - (ع - تابع فعل) از روئے شرع - قانونِ اسلام کے مطابق -
شرعاً و عرفاً - [ع] قاعدے قانون اور رواج کی رُو سے
شرعی - (شَر - عی) [ع - صف] شرع کے مطابق - قانونِ اسلام کے مطابق -
شرعی پاجامہ - ٹخنوں سے اُوپر پاجامہ -
شرعی داڑھی - (ا - مث) شرع کے مطابق داڑھی جو ایک مُشت اور دو انگل کے برابر ہوتی ہے -
شرعی قسم - (ع - ا - مث) قسم جو ضابطہ قانونِ اسلام کے موافق ہو (۲) اللہ کی قسم
شرغا - (ع - ا - مذ) وہ گھوڑا جو سر تا سر بادامی رنگ کا ہو (۲) گھوڑے کی ایال اور دُم کے بال زرد رنگ کے ہوں -
شرف - (شَ - رَف) [ع - ا - مذ] (۱) بزرگی - بلندی (۲) برتری - ترجیح - فوقیت (۳) عزت - فخر - افتخار (۴) کسی سیارے کا اپنے اصلی برج میں آنا -
شرفِ باریابی - (ع - ف - ا - مذ) خدمت میں حاضر ہونے کی عزت -
شرف پانا - (ا - محاورہ) عزت پانا - فخر حاصل کرنا -
شرفِ خدمت (ن - ا - صف) ملازم ہونے کی عزت -
شرفِ زیارت - (ع - ف - ا - مذ) ملاقات کی عزت
شرفِ عدالت - (ع - ا - مذ) ناظر -
شرف لے جانا (ا - محاورہ) سبقت لے جانا -
شرفِ نیاز - (ع - ف - ا - مث) دیکھنے یا ملنے کی عزت -
شرف یاب - (ع - ف - ا - صف) عزت پانے والا -
شرف ہونا - (ا - محاورہ) بزرگی یا فخر حاصل ہونا - عزت ملنا -
شرفا - (شُ - رَ - فا) [ع - ا - مذ] شریف کی جمع - مہذب لوگ - شریف لوگ -
شرق - [ع - ا - مذ] مشرق - پورب - وہ سمت جدھر سے سورج نکلتا ہے -
شرق سے غرب تک - (ع - ا - مذ) مشرق سے مغرب تک - پورب سے پچھم تک - پوری دُنیا -
شرقی - (شَر - قی) [ف - صف] مشرق سے نسبت رکھنے والا - مشرق کا -
شرقی علوم - وہ علوم جو ایشیا سے نکلے ہیں (۲) وہ علوم جو مشرقی زبانوں میں پڑھائے جائیں -
شرک - (ع - ا - مذ) خدا کے ساتھ کسی اور شریک جاننا (۲) کفر - بُت پرستی -
شرکِ جلی - (ع - ا - مذ) ظاہر و صریح شرک جیسے بُت پرستی -
شرکِ خفی - (ع - ا - مذ) پوشیدہ شرک - خدا کو چھوڑ کر انسان پر بھروسہ کرنا -
شرکا - (شُ - رَ - کا) [ع - ا - مذ] شریک کی جمع - ساتھی - ساجھی -
شرکت - (شِر - کَت) [ع - ا - مث] (۱) شامل ہونا - شمولیت (۲) ساجھا - شراکت -
شرم - [ف - ا - مث] (۱) حیا - لاج - حجاب (۲) ننگ - عار (۳) ندامت - خجالت - شرمندگی (۴) غیرت - عزت - حرمت (۵) خیال - پاس (۶) شرمندہ -
شرم آلود (آلودہ) (ا - ف - صف) شرمگیں - نادم -
شرم آنا - (ا - محاورہ) حیا آنا - غیرت آنا -
شرم بھی نہیں آتی - (ا - روزمرہ) شرم دلانے کے لیے کہتے ہیں شرمندہ ہونا چاہیے - تامل ہونا چاہیے
شرم چہ کتی ست کہ پیشِ مرداں آید - (ف - مثل) بے حیا کے متعلق کہا جاتا ہے -
شرم حضور - (ف - ع - ا - مذ) آنکھ کی شرم رکھنے والا - سامنے لحاظ کرنے والا آنکھ کی شرم -
شرم دلانا - (ا - محاورہ) شرمندہ کرنا -
شرم رکھنا - (ا - محاورہ) آبرو رکھنا - عزت بچانا -
شرم رہ جانا - (ا - محاورہ) عزت و آبرو میں فرق نہ آنا) عزت بچ جانا - بات رہ جانا -
شرمسار - (ف - صف) شرمندہ - نادم -
شرمساری - (ف - ا - مث) شرمندگی - ندامت - خجالت -
شرم سے پانی پانی ہونا - (ا - محاورہ) شرمندگی سے پسینہ پسینہ ہونا - نہایت شرمندہ ہونا -
شرم سے ڈوب مرنا - (ا - محاورہ) شرم کے پانی میں ڈوب کر جان دینا - سخت شرمندہ ہونا -

شرم سے کٹنا (گھڑی ہو جانا۔ گڑ جانا) ۔ [ا۔ محاورہ] بے حد شرمندہ ہونا (۲) شرم سے منہ چھپانے کو جی چاہنا۔
شرم کا مقام ہے۔ (ا۔ محاورہ) غیرت کی بات ہے۔
شرم کرنا۔ (ا۔ محاورہ) حیا کرنا۔ شرمندہ ہونا۔ لحاظ کرنا۔
شرم کی بات۔ (ا۔ مث) غیرت کی بات۔ افسوس کی بات۔
شرم کے مارے۔ (ا۔ متعلق) شرم کی وجہ سے۔ غیرت سے۔
شرم گاہ۔ (ف۔ ا۔ مث) عورت کی جائے ستر۔ اندامِ نہانی۔ انسان کے بول و براز کی جگہ
شرمگیں۔ (ف۔ صف) شرمندہ۔ خجل۔
شرمناک۔ (ف۔ صف) قابلِ شرم۔
شرم والے کے پھوٹے کرم۔ (ا۔ مثل) شرم کرنے والا محروم ہی رہتا ہے۔
شرم ہی شرم میں کام تمام ہوا۔ (ا۔ مثل) لحاظ یا مروت میں نقصان اٹھایا (کام بگڑ گیا)
شرما شرمی۔ [ا۔ مث] شرم و لحاظ کے دباؤ میں۔ مروت میں۔ طوعاً کرہاً۔
شرمانا۔ (شر۔ ما۔ نا) [اُ۔ مص] (۱) لجانا (۲) شرمندہ ہونا۔ نادم ہونا۔ (۳) شرمندہ کرنا۔ ذلیل کرنا۔
شرماؤ۔ شرمالو۔ (شر۔ ما۔ اُو۔ شر۔ ما۔ لُو) [اُ۔ صف] شرمیلا۔ حیادار۔
شرم و حیا کا دامن چاک ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بے شرم و بے حیا ہو جانا۔
شرمندگی۔ (شر۔ مِن۔ دَ۔ گی) [ف۔ ا۔ مث] شرم۔ ندامت۔ خجالت۔
شرمندگی اُٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) شرمندہ ہونا۔ خفت اٹھانا۔ خفیف ہونا۔
شرمندہ۔ (شر۔ مِن۔ دَہ) [ف۔ صف] (۱) شرمسار۔ نادم۔ (۲) ممنون
شرمندۂ احسان۔ (منت) [ف۔ صف] احسان مند۔ ممنونِ احسان
شرمندۂ تعبیر۔ (ف۔ صف) جس کی کوئی تعبیر ہو۔
شرمندۂ معنی۔ (ف۔ صف) جس کے معنی ہوں۔ بامعنی۔
شرمیلا۔ (شر۔ مِی۔ لا) [اُ۔ صف] شرم کرنے والا۔ حیادار۔
شرن۔ (س۔ ا۔ مذ) پناہ۔ بچاؤ۔ حفاظت۔ امن کی جگہ۔
شرنارتھی۔ (ہ۔ ا۔ مذ) جو وطن چھوڑ کر آیا ہو۔ مہاجر۔
شروا۔ (شر۔ وا) [اُ۔ ا۔ مذ] شوربا۔
شروا اُبھلکا۔ (ا۔ مذ) شوربا اور پھلکا (۲) ہلکی غذا۔
شرواچٹ۔ (ا۔ صف) (۱) بیہودہ تیچوڑ۔ لالچی (۲) ابن الوقت۔ زمانہ ساز
شرور۔ (ش۔ رُور) [ع۔ ا۔ مذ] شر کی جمع۔ برائیاں۔
شروط۔ (ع) شرط کی جمع۔ عہد۔ پیمان۔ اقرار۔
شروع۔ (ش۔ رُوع) [ع۔ ا۔ مذ] آغاز۔ ابتدا۔ پہل۔ اُٹھان۔
شروعات۔ (ش۔ رُو۔ عات) [اُ۔ ا۔ مث] شروع کی جمع مگر اردو میں واحد مستعمل ہے۔ ابتدا۔ آغاز۔
شری۔ (شر۔ ری) [اُ۔ صف] (۱) فسادی۔ شریر (۲) بد
شری۔ (شْ۔ ری) [س۔ ا۔ مذ] جناب۔ صاحب۔ مسٹر۔
شریان۔ (شر۔ یان) [ع۔ ا۔ مث] چھوٹی چھوٹی رگیں جن میں صاف سرخ خون گردش کرتا ہے۔ جمع شرائین۔
شریر۔ (ش۔ ریر) [ع۔ صف] (۱) شرارتی۔ (۲) برا۔ بدذات
شریر۔ (شَ۔ رِیر) [س۔ ا۔ مذ] بدن۔ جسم۔

شریعت۔ (ش۔ ری۔ عت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) مذہبی قانون۔ قانونِ الٰہی (۲) قانون (۳) طریقہ۔ جمع شرائع۔
شریعت کا پابند۔ (ع۔ ا۔ مذ) شریعت کے احکام پر عمل کرنے والا۔
شریف۔ (ش۔ ریف) [ع۔ صف] (۱) بزرگ۔ عالی خاندان (۲) بھلا مانس اصیل۔ مہذب۔ کلمۂ تعظیم جو شہروں اور مقدس مقامات کے لیے مستعمل ہوتا ہے جیسے شرقپور شریف۔
شریف زادہ۔ (ع۔ ا۔ مذ) اشراف کا بیٹا۔ مہذب۔
شریف الطرفین۔ (ع۔ صف) ماں باپ دونوں کی طرف سے شریف۔
شریف النفس۔ (ع۔ صف) شریف طبع۔ نیک خو۔
شریف و رذیل۔ ادنیٰ اعلیٰ۔ نیک بد۔ ہر قسم کے لوگ۔
شریفہ۔ (ش۔ ری۔ فہ) [ع۔ صف] شریف عورت (اُ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا پھل۔ سیتا پھل۔
شریک۔ (ش۔ ریک) [ع۔ صف] شرکت رکھنے والا۔ رفیق (۲) شامل۔ ملا ہوا۔ ملحق (۳) حصہ دار۔ ساجھی (۴) ساتھی (۵) رشتہ دار۔
شریکِ حیات۔ (رنج و راحت) [ع۔ صف] زندگی کے دکھ سکھ میں ساتھی یعنی میاں بیوی۔
شریک الرائے۔ (ف۔ ا۔ مث) رائے سے اتفاق کرنے والا۔ متفق الرائے۔
شریکِ جرم۔ (ف۔ ا۔ صف) جرم میں شامل۔
شریکِ حال۔ (ا۔ مذ) رنج و راحت کا ساتھی۔ دکھ سکھ کا ساتھی۔
شریکِ رنج و راحت۔ (ا۔ مقولہ) دکھ سکھ کا ساتھی۔
شریکِ شکمی۔ (ا۔ مذ) وہ شخص جو کاشتکاری میں شریک ہو اور جس کے نام زمیندار کی طرف سے پٹہ ہو۔
شریک کرنا۔ (مص۔ مرکب) ساجھی بنانا۔ شامل کرنا۔ حصہ دار بنانا۔
شریک ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ملنا۔ ساتھ ہونا (۲) ساجھی ہونا۔

ش۔ ڑ

شڑاپ شڑاپ۔ (ا۔ مث) کوڑے مارنے کی آواز۔
شڑپا۔ (ا۔ مذ) گھونٹ بھرنا۔ کسی سیال کو آواز کے ساتھ کھینچ کر پینا۔

ش۔ س

شِست۔ [ف۔ ا۔ مث] (۱) نشانہ۔ سیدھ۔ ہدف (۲) مچھلی پکڑنے کا کانٹا۔ بنسی (۳) انگشتانہ۔ فارسی میں بفتحِ اول مستعمل ہے۔
شست باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) نشانہ لگانا۔ سیدھ باندھنا۔
شُست۔ (ف۔ ا۔ مذ) دھونے کا عمل۔
شستگی۔ (شُس۔ تَ۔ گی) [اُ۔ ا۔ مث] صفائی۔ دھلا ہوا ہونا۔ (۲) الفاظ کی سلاست۔
شُست و شو۔ [ف۔ ا۔ مث] نہانا دھونا۔ دھو کر صاف کرنا۔

شُسْتہ ۔ (شُس۔ تَہ) [ف۔صف] صاف کیا ہُوا (۲) پاک خالص (۳) دھویا ہُوا۔
شُستہ تقریر ۔ (زبان۔ گفتگو) [ف۔ا۔مث] سلیس اور صاف بات چیت۔
شُستہ و رفتہ ۔ (ف۔صف) منجھا ہُوا۔ پاکیزہ۔
شُستہ زبان ۔ (ف۔ا۔مذ) جس کی زبان سلیس ہو۔

ش۔ش

شَش ۔ (ف۔صف) چھ۔ ۶
شش پہلو (گوشہ) [ف۔صف] چھ کونہ
شش جہت ۔ (ف۔صف) چھ اطراف شمال، جنوب، مشرق، مغرب اُوپر، نیچے۔ تمام عالم۔ پُوری کائنات۔
شش دانگ ۔ چھ طرفیں۔ تمام دُنیا۔
شش روز ۔ (ف۔ا۔مذ) دُنیا کی پیدائش کے چھ دن۔
شش عید (شَشہ عید کے روزے) [ف۔ا۔مذ] عیدالفطر کے بعد کے چھ روزے۔
ششدر ۔ (۱) حیران پریشان۔ ہکا بکا (۲) چھ دروازے کا مکان
ششم ۔ (ف۔مث) چھٹا۔
شش ماہی ۔ [ف۔ا۔مث] چھ ماہی۔ نصف سال۔
شش و پنج ۔ (ف۔ا۔مذ) سوچ بچار۔ فکر و اندیشہ۔ گھبراہٹ۔
شُش ۔ (ف۔ا۔مذ) پھیپھڑا۔
شُش ۔ (ا۔مذ) وہ آواز جس کے ذریعے کتے سے کسی پر حملہ کرایا جاتا ہے
شُشکار ۔ شسکاری ۔ (شُس۔کار) [ہ۔ا۔مث] شش کہہ کر کُتے کو کسی شکار پر دوڑانا۔
شُشکارنا ۔ (شُش۔کار۔نا) [ہ۔ا۔مص] (۱) شکار پر دوڑانا۔ (۲) شُش شُش کرنا۔

ش۔ص

شَصت ۔ [ف۔ا۔مذ] ساٹھ ۶۰

ش۔ط

شَطّ ۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) دریا۔ ندی۔ (۲) دریا کا کنارہ (۳) اونٹ کے کوہان کی ایک طرف۔
شطّ العرب ۔ (ع۔مذ) عراق کا دریا جو دجلہ اور فرات کے ملنے سے بنتا ہے
شطّاح ۔ (شَط۔طَاح) [ع۔صف] بے حیا۔ بے شرم۔ بدچلن۔
شطح ۔ (ع۔ا۔مذ) شریعت کے خلاف بکواس۔ (۲) بے حیائی۔
شطحیات ۔ (شط۔حی۔یات) [ع۔ا۔مث] (۱) ژٹل بازی (۲) خلاف شرع کوئی ایسا کلمہ جو اللہ والوں سے خلاف شرع بے اختیاری میں نکل جائے۔ شطح کی جمع۔
شطرنج ۔ (شَط۔رَنج) [ع۔ا۔مذ] ایک کھیل جو ۳۲ مُہروں اور ۶۴ خانوں سے کھیلا جاتا ہے۔
شطرنج باز ۔ (ع۔ف۔صف) شاطر۔ شطرنج کا کھلاڑی۔
شطرنج بازی ۔ (ف۔ا۔مث) شطرنج کا کھیل
شطرنج کا نقشہ ۔ (ا۔مذ) شطرنج کے چند مُہرے بساط پر رکھ کر قید لگاتے ہیں کہ اتنی چالوں میں مات کرے۔
شطرنجی ۔ (شَط۔رن۔جی) [اُر۔ا۔مث] دَری۔ ایک قسم کا سوتی کپڑا (۲) بساط۔
شَطَل ۔ (ق۔ا۔مذ) ایسا جواری جو کھیل میں شریک نہ ہو لیکن جُوئے کی رقم کا حصّہ دار ہو۔ جوا کھلانے والا۔

ش۔ع

شعار ۔ (ش۔عار) [ع۔ا۔مذ] (۱) چلن۔ طریقہ۔ طور۔ مرکبات کے آخر میں بھی آتا ہے جیسے ستم شعار، وفا شعار (۲) بدن سے لگا ہوا کپڑا۔
شعاع ۔ (ش۔عاع) [ع۔ا۔مث] (۱) کرن (۲) روشنی۔ چمک۔
شعاع ریزی ۔ (ع۔ف۔ا۔مث) (۱) چمکانا۔ درخشاں کرنا۔ روشنی ڈالنا۔
شعاعی ۔ (ش۔عا۔عی) [ع۔صف] کرن سے متعلق۔ روشن۔ چمکیلا۔
شعائر ۔ (ش۔عا۔ار) [ع۔ا۔مذ] (۱) قربانیاں (۲) نشانیاں۔ رسُوم (۳) فرائض اور عبادات۔
شعائرِ حج ۔ (ع۔ا۔مذ) حج کے فرائض۔
شعب ۔ [ع۔ا۔مذ] پہاڑی سڑک۔ درّہ (۲) نیچی زمین (۳) خاندان۔ قبیلہ۔
شعبان ۔ (شَع۔بان) [ع۔ا۔مذ] (۱) مسلمانوں کا آٹھواں قمری مہینہ۔ (۲) شب برات کا مہینہ۔
شُعبدہ ۔ (شُع۔بَ۔دَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) جادو سے متعلق ہُنر یا کھیل۔ (۲) نظر بندی۔ دھوکا۔ فریب (۳) چالاکی کا مظاہرہ۔
شعبدہ باز ۔ شعبدہ گر ۔ (ف۔ا۔مذ) وہ بازی گر جو حیرت انگیز کرتب دکھائے بھان متی (۲) دھوکے باز (۳) مداری۔
شُعبدہ بازی ۔ (ف۔ا۔مث) (۱) نظر بندی (۲) جادوگری (۳) دغابازی۔ عیاری۔ چالاکی۔
شُعبہ ۔ (شُع۔بَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) ٹکڑا۔ حصّہ۔ شاخ (۲) وہ نہر جو کسی نہر سے نکالی جائے۔ (۳) محکمہ۔
شِعر ۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) جاننا۔ کسی باریک چیز کا جاننا۔ (۲) موزوں مُقفّیٰ کلام

نظم۔بیت۔گیت۔ (۳) سخن موزوں (۴) بال۔مُو

شعر بنانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) شعر کہنا۔شعر موزوں کرنا (۲) شعر میں اصلاح کرنا۔

شعرِ تر۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) پاکیزہ۔پُرلطف شعر۔

شعر خوانی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) شعر پڑھنا۔

شعر ڈھل جانا۔ (ا۔محاورہ) شعر کا بے ساختگی کے ساتھ موزوں ہو جانا۔

شعر فہمی۔ **عالم بالا معلوم شد**۔ (ف۔مثل) شعر ناشناسی یا نافہمی پر ایک طنز کہ اُوپر والوں کے شعر سمجھنے کا حال معلوم ہو گیا۔

شعر گو۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) شعر کہنے والا۔شاعر۔

شعر گوئی۔ (ع۔ف۔امث) شاعری۔شعر کہنا۔

شعر لڑنا۔ (ا۔محاورہ) دو شاعروں کے اشعار کا مضمون ایک ہونا۔

شعرِ مرا بمدرسہ کہ بُرد۔ (مثل) میرا شعر مدرسہ میں کون لے گیا اس وقت بولتے ہیں جب کوئی چیز ناقدر دان کے ہاتھ پڑ جائے۔

شعر و سُخن۔ (ف۔اصف) شاعری۔شاعری کا مذاق۔

شُعَرا۔ (ش۔ع۔را) [ع۔ا۔مذ] شاعر کی جمع۔شعر لکھنے والے۔

شعریت۔ (شع۔ری۔یت) [ع۔ا۔مث] شعرپن۔شعر کا حُسن۔شعر کی رُوح۔ (۲) حُسن و رعنائی۔دلکشی۔کمال جاذبیت۔

شعشعہ۔ (شع۔شَ۔عَہ) [ع۔ا۔مذ] چمک۔آفتاب کی روشنی (۲) حرف کا آخری حصّہ (۳) افواہ۔جھوٹی رپورٹ۔

شُعلہ۔ (شُع۔لَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) روشنی۔چمک (۲) آگ کی لپٹ۔لَو۔

شعلہ آشام۔ (ع۔ف۔صف) جلنے والا (۲) مجازاً شراب پینے والا۔

شعلۂ آواز۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) آواز کی تیزی جو دل پر اثر کرے۔پُرسوز آواز۔

شعلۂ برق۔ بجلی کی چمک۔وہ شعلہ جو بجلی چمکنے کے وقت نظر آتا ہے۔

شعلہ اُٹھنا۔ (۱) آگ کی لپٹ نکلنا۔ (۲) غصّہ آنا (۳) جلن ہونا۔

شعلہ افشاں۔**شعلہ فشاں**۔**شعلہ بار**۔ (ع۔ف۔صف) شعلہ برسانے والا۔ جس سے شعلے نکلیں۔

شعلہ بھبوکا ہونا۔ (ا۔محاورہ) کمال غضبناک ہونا۔غصّے میں سُرخ ہونا۔

شعلہ بھڑکنا۔ (ا۔محاورہ) شعلہ کا تیز ہونا۔ (۲) فساد کی آگ بھڑک اُٹھنا۔

شعلۂ جام۔ (کنایتاً) شراب۔

شعلۂ جوّالا۔ (ع۔ا۔مذ) گرد اگرد پھرنے والا شعلہ (۲) جلتی ہوئی بنیٹی کا چکر۔ (۳) معشوق۔

شعلہ خُو۔ (ع۔ف۔صف) (۱) تیز مزاج۔تُند خُو (۲) محبوب۔

شعلہ رُخ۔**شعلہ رُو** (ع۔ف۔صف) (۱) دمکتے چہرے والا۔ (۲) معشوق

شعلہ درون۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) اندرونی آگ۔دل کی تپش

شعلہ زا۔ (ع۔ف۔ا۔صف) شعلہ پیدا کرنے والا۔

شعلہ زبان۔ تیز زبان۔

شعلہ زن۔ (ع۔ف۔صف) شعلہ مارنے والا۔شعلہ نکالنے والا۔

شعلۂ طُور۔ (ع۔ا۔مذ) وہ نور جو حضرت موسیٰؑ کو طور پہاڑ پر دکھائی دیا۔

شعلہ فشاں۔ (ع۔ف۔صف) شعلے برسانے والا۔

شعلۂ مستعجل۔ (ع۔ا۔مذ) ناپائدار شعلہ (۲) اچھی اور ناپائدار چیز

شعلے اُگلنا۔ (ا۔محاورہ) کسی چیز کا آگ کی لپٹیں دینا۔

شعور۔ (ش۔عور) [ع۔ا۔مذ] (۱) عقل۔سلیقہ (۲) تمیز۔پہچان (۳) سمجھ عقل۔دانش۔

شعور پکڑنا۔ (ا۔محاورہ) ہوش سنبھالنا۔ہوشیار ہونا (۲) تمیز سیکھنا۔

شعیب۔ (شُ۔عیب) [ع۔ا۔مذ] ایک مشہور پیغمبر۔

شعیر۔ (شَ۔عیر) [ع۔ا۔مذ] جَو۔

ش-غ

شغال۔ (شَ۔غال) [ف۔ا۔مذ] گیدڑ۔

شغب۔ (شَ۔غَب) [ع۔ا۔مذ] شور۔غُل۔

شغف۔ (شَ۔غَف) [ع۔ا۔مذ] بے حد محبت۔بے انتہا رغبت۔کمال دلچسپی۔

شُغل۔**شَغل**۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) کام دھندا (۲) مشغلہ۔پیشہ۔ (۳) تفریح طبع (۴) خدا کا دھیان۔

شغل کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کسی کام میں مشغول ہونا۔کھانے پینے حقّہ پینے وغیرہ کے لیے مستعمل ہے۔

ش-ف

شَفا۔ (ع۔ا۔مث) کنارہ۔ساحل۔

شِفا۔ (شِ۔فا) [ع۔ا۔مث] صحت۔تندرستی۔بیماری سے صحت۔

شفا بخش۔ (ع۔ف۔ا۔صف) شفا دینے والا۔اچھا کرنے والا۔

شفا پانا۔ (مص مرکب) بیماری سے صحت پانا۔صحتیاب ہونا۔

شفا خانہ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) بیماروں کے علاج کی جگہ۔ہسپتال۔

شفایاب ہونا۔ (ا۔محاورہ) صحت ہونا۔تندرست ہونا۔

شفاشف۔ (ق) (۱) پے در پے (۲) تیر کی پیہم آواز۔

شفاعت۔ (شَ۔فا۔عَت) [ع۔ا۔مث] گناہوں کی معافی کی سفارش۔

شفاعت کنندہ۔**شفاعت گر**۔ (ع۔ف۔صف) شفاعت کرنے والا۔

شفاف۔ (شف۔فاف) [ع۔صف] نہایت صاف جس میں آر پار نظر آئے۔

شفتالو۔ (شف۔تالو) [ف۔ا۔مذ] ایک قسم کا بڑا آڑو۔

شفتل۔ (شف۔تل) [اُر۔صف] بدچلن۔بدکار عورت۔ (۲) ایک قسم کا چارہ جسے شفتالا بھی کہتے ہیں۔

شفٹ۔ (Shift) [انگ۔امث] (مزدوروں کی) بدل چوکی۔

شفعہ۔ (شُف۔عہ) [ع۔ا۔مذ] گھر یا زمین کی ہمسائگی جس کا بہت بڑا حق ہے۔

شفق۔ (شَ۔فق) [ع۔ا۔مث] سُرخی جو طلوعِ آفتاب سے پیشتر صبح کو اور غروبِ آفتاب کے بعد شام کو نمودار ہوتی ہے۔

شفق پھولنا۔ (ا۔محاورہ) شفق کھلنا۔شفق کا نمودار ہونا۔

شفق کا ٹکڑا - (ا - صف) نہایت حسین -
شفقت - (شف - قت) [ع - ا - مث] (۱) لطف - مہربانی - رحم (۲) محبت - پیار - جمع : اشفاق
شفقی - (شَ - فَ - قی) [ع - صف] شفق سے متعلق - شفق کی مانند -
شفیع - (شَ - فیع) [ع - صف] (۱) شفاعت کرنے والا - (۲) شفعہ کا حق رکھنے والا -
شفیع الامم (الورا) (ع - صف) اُمت کی شفاعت کرنے والا - پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب -
شفیعِ محشر - (ع - صف) حشر کے دن شفاعت کرنے والا - رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب -
شفیق - (شَ - فیق) [ع - صف] (۱) مہربان - غمخوار - ہمدرد - (۲) پیارا

ش - ق

شق - [ع - صف] (۱) پھٹا ہُوا - شگاف پڑا ہُوا (۲) [ا - مذ] شگاف - دراڑ -
شق القمر - (ع - ا - مذ) چاند کا پھٹ جانا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ -
شِق - (ع - ا - مث) (۱) نصف حصّہ (۲) ٹکڑا - حصّہ (۳) طرف - جانب (۴) قسم - نوع -
شِق نکالنا - (ا - محاورہ) شبہ کرنا - جھگڑا نکالنا -
شِق نکلنا - (ا - محاورہ) جھگڑا نکلنا - شاخ نکلنا -
شِق ہونا - (ا - محاورہ) پھٹ جانا -
شِقا - (ع - ا - مث) بدبختی -
شقاق - (ع - ا - مذ) دشمنی - مخالفت - نفاق -
شقاوت - (شَ - قا - وت) [ع - ا - مث] (۱) بدبختی - بدنصیبی (۲) بدمعاشی (۳) سنگدلی
شقائق (شَ - قا - ئق) [ع - ا - مذ] (۱) شقیقہ کی جمع (۲) شگاف (۳) گُل لالہ - ایک پھُول -
شُقّہ - (شُ - قہ) [ع - ا - مذ] (۱) وہ رقعہ جو بادشاہ اپنے امراء کو کسی ضروری امر کے لیے لکھے - خط - رقعہ (۲) وہ کپڑا جو علم میں باندھتے ہیں - پھریرا -
شقی - (شَ - قی) [ع - صف] (۱) بدبخت - بدنصیب (۲) ظالم - سنگدل - جمع : اشقیا
شقیق - (ع - صف) نصف - آدھا ٹکڑا - ہر چیز کا نصف (۲) سگا بھائی -
شقیقہ - (شَ - قی - قہ) [ع - ا - مذ] (۱) کنپٹی (۲) آدھے سر کا درد -

ش - ک

شک - [ع - ا - مذ] شُبہ - گماں - احتمال - اشتباہ - ابہام - جمع : شکُوک -

شک آنا - شک پڑنا - (ا - محاورہ) شُبہ پیدا ہونا - گمان ہونا -
شک جانا - (مص مرکب) (۱) شُبہ ہونا - (۲) شبہ دُور ہونا -
شک ڈالنا - (ا - محاورہ) شبہ پیدا کرنا -
شک رفع کرنا - (ا - محاورہ) شبہ دُور کرنا - شک نکالنا -
شک ظاہر کرنا - (ا - محاورہ) شبہ کا اظہار کرنا -
شک گزرنا - (ا - محاورہ) شبہ ہونا -
شکار (شِ - کار) [ع - ا - مذ] (۱) جانوروں کا مارنا (۲) مارا ہُوا جانور - (۳) وہ جانور جس کا شکار عام طور پر کیا جاتا ہے (۴) لُوٹ - مُفت کا مال -
شکار بند - (ف - ا - مذ) وہ تسمہ جو گھوڑے کی دُم کے قریب شکار لٹکانے یا ضروری سامان باندھنے کے لیئے ہوتا ہے -
شکار کا رسیکاراں - (ا - مثل) شکار بیکار لوگوں کا مشغلہ ہے -
شکار کرنا - (ا - محاورہ) (۱) کسی جانور یا حیوان کو مارنا (۲) قابو میں لانا - (۳) فریفتہ کرنا - مطیع کرنا - مغلوب کرنا (۴) فریب سے لوٹنا -
شکار کھیلنا - (مص مرکب) جانور کو مارنا - جانور کو پکڑنا -
شکار کی ٹٹی - (ا - مث) ایک چھوٹی سی ٹٹی جس پر گھاس اور پتے باندھ کر شکاری اپنے پاس رکھتا ہے -
شکار کے وقت کُتیا ہگائی - (ا - مثل) کام کے وقت حیلے بہانے کرنا - یا عین موقع پر ٹال جانا -
شکار گاہ - (ف - ا - مذ) شکار کھیلنے کا جنگل - رمنا - صیدگاہ -
شکار ہاتھ آنا - (ا - محاورہ) شکار کا جانور ملنا - کسی کا وکیلوں، طوائفوں یا بدمعاشوں کے قابو آنا (۲) مفت ملنا -
شکار ہونا - (۱) کسی جانور کا مارا جانا (۲) جال میں پھنسنا - قابو میں آنا - (۳) عاشق ہونا - مفتون ہونا -
شکاری - (شِ - کاری) [ف - ا - مذ] (۱) شکار کرنے والا شخص (۲) صیاد (۳) شکار سے نسبت رکھنے والا -
شکاری جانور - (ف - ا - مذ) شکار کرنے والا جانور -
شکاری کُتا - (ا - مذ) شکار پکڑنے والا کُتا -
شکال - [ع - ا - مذ] وہ گھوڑا جس کی تین ٹانگیں سفید اور چوتھی کسی اور رنگ کی ہو -
شکانا - [ت - مص] ڈرانا -
شکایت - (شِ - کا - یت) [ع - ا - مث] (۱) گلہ - شکوہ (۲) مرض - بیماری (۳) فریاد - دادخواہی (۴) بُرائی - بدی - عیب -
شکایت آمیز - (ع - ف - صف) شکایت سے بھرا ہُوا - جس میں شکایت پائی جائے -
شکایت رفع کرنا - (ا - محاورہ) دُکھ درد دُور کرنا - تکلیف مٹانا - شکایت یا گلہ کی تلافی کرنا -
شکایت کرنا - (ا - محاورہ) گلہ کرنا - دُکھڑا رونا (۲) غیبت کرنا (۳) کوئی تکلیف ہونا -
شکایت مند - (ع - ف - صف) شکایت کرنے والا - گلہ گزار -
شکایت ہونا - (ا - محاورہ) گلہ ہونا (۲) کوئی بیماری ہونا (۳) بُرائی بیان کرنا -

شکائتی ۔ (ش۔کا۔ئی۔تی) [اُ۔صف] شکایت سے متعلق۔ شکایت کرنے والا۔
شکتی ۔ (شک۔تی) [س۔ا۔مث] طاقت۔ بل۔ زور۔
شَکَر۔ شکّر ۔ (شَ۔کَر۔ شک۔کَر) [ف۔ا۔مث] کھانڈ۔ چینی۔ بورا۔
شکر پارہ ۔ (ف۔ا۔مذ) ایک قسم کی مٹھائی جو مربع شکل کی ہوتی ہے۔
شکر بھوٹانا ۔ چنے یا مٹر کا دانہ جس پر شکر لپٹی ہوئی ہو۔ (ق)
شکر تری ۔ (ف۔ا۔مث) سفید شکر۔
شکر خا ۔ (ف۔ا۔مث) (۱) شکر چباتا ہوا (۲) شیریں سخن۔
شکر خند۔ شکر خندہ ۔ (ف۔صف) مسکراہٹ۔ تبسّم۔
شکر خوابی ۔ (ف۔ا۔مث) میٹھی نیند۔
شکر خور۔ شکر خورا ۔ (ف۔ا۔مث) (۱) ایک پرند جو رس یا مٹھاس نہایت شوق سے کھاتا ہے (۲) تر مال کھانے والا۔
شکر خورے کو خدا شکر ہی دیتا ہے ۔ (ا۔مثل) جیسی خواہش ہو ویسے ہی سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔
شکر خورے کو شکر موذی کو ٹکّر ۔ (ا۔مثل) اچھے کو نیک نتیجہ اور بُرے کو سزا ملتی ہے۔
شکر دان ۔ (ف۔ا۔مذ) چینی رکھنے کا برتن۔
شکر دہان ۔ (ف۔صف) میٹھی میٹھی باتیں کرنے والا۔
شکر رنجی ۔ ان بن۔ معمولی سی رنجش۔
شکر ریز ۔ (ف۔صف) شیریں گفتار۔ خوش طبع۔ پُر مذاق۔
شکر زبان ۔ (ف۔صف) شیریں سخن اور خوش گفتار۔
شکر سے مُنہ بھرنا ۔ (ا۔محاورہ) کسی خوشخبری کے شکریہ میں مٹھائی کھلانا۔ منہ میٹھا کرنا
شکر شکن ۔ (ف۔صف) شیریں زبان۔ شیریں کلام کرنے والا۔
شکر و شیر ہونا ۔ (ا۔محاورہ) بہت گہرے دوست ہونا۔ شیر و شکر فصیح ہے۔
شکر فروش۔ شکر فشاں ۔ (ف۔صف) شکر بیچنے والا (۲) شیریں زبان (۳) معشوق۔
شکر قند ۔ (ا۔مث) ایک قسم کی میٹھی ترکاری جسے اُبال کر یا ریت میں بھون کر کھاتے ہیں۔
شکر گفتار۔ شکر مقال ۔ (ف۔صف) شیریں سخن۔ شیریں زبان۔
شکر گنج ۔ (۱) شکر کا خزانہ (۲) حضرت فرید الدین مسعود کا لقب۔
شُکر ۔ [ع۔ا۔مذ] احسان ماننا۔ سپاس۔ احسان مند۔
شُکرِ ایزد۔ شکرِ خدا ۔ (ع۔ا۔مذ) اللہ کا شکر۔ خدا کے احسان کی تعریف کا اظہار۔
شُکر کی جگہ ہونا ۔ (ا۔محاورہ) احسان ماننے کا موقع یا محل ہونا۔
شُکر گزار ۔ (ف۔ا۔مذ) احسان ماننے والا۔
شُکر گزاری ۔ (ف۔ا۔مث) احسان مندی۔ ممنونیت۔
شَکر لب ۔ (ف۔صف) میٹھے ہونٹوں والا۔ کنایتاً معشوق۔
شکرانہ ۔ (شک۔را۔نہ) [اُ۔ا۔مذ] وہ خشکہ جس میں کھانڈ اور گھی ملا کر کھلائیں۔
شُکرانہ ۔ (شک۔را۔نہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) شکریہ (۲) وہ رقم جو کامیابی کے بعد علاوہ محنتانہ کے دی جاتی ہے۔

شُکر وار ۔ (س۔ا۔مذ)
شکرم ۔ (شک۔رم) [اُ۔ا۔مث] ایک قسم کی چار پہیوں والی گاڑی۔
شکرہ ۔ (شک۔رہ) [ف۔ا۔مذ] باز کی قسم کا ایک شکاری پرندہ۔
شکرہ پالنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) اپنے سر بار لینا (۲) خرچ باندھنا (۳) بھروسہ کرنا۔
شکریہ ۔ (شک۔ری۔یہ) [ع۔ا۔مذ] کسی کے احسان کا تعریف کے ساتھ اظہار۔
شکست ۔ (ش۔کست) [ف۔ا۔مث] (۱) ہار۔ ہزیمت۔ مات (۲) ٹوٹ پھوٹ۔ شکستگی۔
شکست بند ۔ ایک قسم کا چھلا جو ٹوٹتا اور بند ہو جاتا ہے۔
شکست پانا ۔ (ا۔محاورہ) ہار جانا۔ زک اٹھانا۔ مات کھانا۔
شکست پذیر ۔ (ف۔صف) کچا۔ نازک (۲) ٹوٹ جانے والا۔
شکست توبہ ۔ (ف۔ا۔مث) توبہ کا توڑنا یا ٹوٹنا۔
شکست خوردہ ۔ (ف۔ا۔صف) ہارا ہوا۔ ہزیمت کھایا ہوا۔
شکست فاش ۔ (ف۔ا۔مث) ایسی شکست جس میں کسی کو شبہ نہ ہو۔ بھاری شکست۔
شکست کھانا ۔ (ا۔محاورہ) ہار جانا۔ زک اٹھانا۔
شکست و ریخت ۔ (ف۔ا۔مث) ٹوٹ پھوٹ۔ نقصان۔ ہرجہ
شکست یافتہ ۔ (ف۔صف) ہزیمت خوردہ۔ ہارا ہوا۔
شکستگی ۔ (ش۔کست۔گی) [ف۔ا۔مث] ٹوٹ پھوٹ۔ انہدام۔
شکستہ ۔ (ش۔کس۔تہ) [ف۔ا۔مث] (۱) ٹوٹا ہوا۔ گرا ہوا (۲) خراب۔ بے رونق (۳) وہ رسم الخط جو گھسیٹ کر لکھا جائے۔
شکستہ بال۔ شکستہ بازو۔ شکستہ پا۔ شکستہ پر ۔ (ف۔صف) بے کس بے بس۔ کمزور۔ ضعیف۔
شکستہ خاطر۔ شکستہ دل ۔ (ف۔صف) اُداس۔ غمگین۔ مایوس۔
شکستہ حال ۔ (ف۔صف) خستہ حال۔ محتاج۔ مصیبت زدہ۔
شکستہ رنگ ۔ (ف۔صف) جس کا رنگ اُڑا ہوا ہو۔
شکستہ نویس ۔ (ف۔ا۔مذ) شکستہ رسم الخط لکھنے والا۔
شِکشا ۔ (س۔ا۔مث) علم۔ تحصیل علم۔ ودیا (۲) تعلیم دینا۔ تربیت کرنا (۳) سزا۔ تعزیر۔ تادیب۔
شکل ۔ [ع۔ا۔مث] (۱) صورت۔ قطع۔ روپ (۲) چہرہ (۳) وضع ڈھنگ۔ انداز (۴) طور طریق (۵) نوع۔ قسم (۶) نقشہ۔ ڈھانچہ (۷) تدبیر۔ سبیل (۸) صورت (۹) حالت۔ گت (۱۰) مشابہ۔ مثل۔ مانند جمع اشکال۔
شکل بدلنا ۔ (ا۔محاورہ) صورت تبدیل کرنا۔ وضع بدلنا۔ بھیس بدلنا۔
شکل بگاڑنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) صورت بگاڑنا۔ چہرہ بدصورت کر دینا۔ (۲) مار پیٹ کر بدصورت کر دینا۔
شکل بنانا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) نقشہ بنانا۔ خاکہ کھینچنا (۲) نقل کرنا۔ کسی صورت کا اختیار کرنا (۳) چہرہ بگاڑنا۔ منہ بنانا۔
شکل پکڑنا ۔ (ا۔محاورہ) صورت اختیار کرنا۔
شکل تو دیکھو ۔ (ا۔محاورہ) (طنزاً) حوصلہ دیکھو۔ ہمت دیکھو۔

شکل چڑیلوں کی مزاج پریوں کا۔ (ا-مثل) بدصورتی پر غرور کرنے والا۔
شکل حماری۔ (ع-ا-مث) اقلیدس کے پہلے مقابلہ کی بیسویں شکل جو ایسی آسان ہے کہ اسے نہ سمجھنے والا نہایت احمق سمجھا جاتا ہے۔
شکل دیکھا کرے۔ (ا-محاورہ) حیران ہو جائے۔
شکل زہر معلوم ہونا۔ (ا-محاورہ) صورت سے نفرت ہونا۔
شکل سے بیزار ہونا۔ (ا-محاورہ) سخت نفرت کرنا۔
شکل نکالنا۔ (ا-محاورہ) موقع نکالنا۔ کوئی تدبیر پیدا کرنا۔
شکل و شباہت۔ (ف-ا-مث) صورت۔ چہرہ۔ رنگ ڈھنگ۔
شکل و شمائل۔ (ف-ا-مث) صورت و سیرت۔ رنگ و روپ۔
شکم۔ (شِکم) (شِ-کم) [ف-ا-مذ] پیٹ۔ بطن۔
شکم بندہ۔ شکم پرست۔ شکم پرور۔ (ف-صف) (۱) پیٹو۔ کھاؤ (۲) حریص۔ لالچی۔
شکم سیر۔ (ف-صف) پیٹ بھرا ہوا۔ رجا ہوا۔ آسودہ۔
شکمی۔ (شِک-می) [ف-صف] (۱) جسم کا۔ مادرزاد۔ پیدائشی (۲) پیٹ سے متعلق (۳) بیچ کا۔ اندرونی۔ (۴) پُرخور۔ پیٹو (۵) وہ کاشتکار جو اراضی کو اصلی کاشتکار سے لے کر جوتتے ہوئے۔
شکن۔ (شِ-کن) [ف-ا-مث] (۱) چیں۔ بل (۲) جھول۔ سلوٹ۔ شکستن مصدر کا صیغہ امر جو اسم کے بعد آ کر اسے اسم فاعل بناتا ہے جیسے بُت شکن۔
شکن در شکن۔ (ف-صف) پیچدار۔ زلف اور بالوں کی تعریف میں کہا جاتا ہے۔
شکن ڈالنا۔ بل ڈالنا۔
شکنجہ۔ (شِ-کَن-جَہ) [ف-ا-مذ] (۱) مجرموں کو سزا دینے کا آلہ۔ (۲) جلد سازوں کا ایک اوزار جس میں کتابیں دبا کر کاٹتے یا پُشتہ لگاتے ہیں۔ (۳) عذاب۔ ایذا۔ دُکھ۔ تکلیف۔
شکنجۂ آبی۔ (ف-ا-مذ) روئی دبانے کا ایک آلہ جو پانی کے دباؤ سے روئی کے حجم کو کم کر دیتا ہے۔ بڑا پریس۔
شکنجے میں کھچوانا۔ شکنجے میں کھینچنا۔ (ا-محاورہ) (۱) ملزم کو شکنجہ کے ذریعہ عذاب دینا (۲) سخت سزا دینا۔ (۳) چاروں طرف سے جکڑ دینا۔
شکور۔ (شَ-کُور) [ع-صف] (۱) بہت شکر کرنے والا (۲) خدا کا ایک صفاتی نام۔
شکوک۔ (شُ-کُوک) [ع-ا-مذ] شک کی جمع۔ شبہات۔
شکوہ۔ (شِک-وَہ) [ف-ا-مذ] شکایت۔ گلہ۔
شکوہ سنج (گذار) (ع-ف-صف) شکایت کرنے والا۔
شکوہ گزاری۔ (ف-ا-مث) گلہ۔ دوستانہ شکایت۔
شکوہ مند۔ (ف-صف) شکوہ کرنے والا۔ گلہ کرنے والا۔
شکوہ۔ (شُ-کوہ) [ف-ا-مذ] رعب داب۔ شان و شوکت۔
شکّی۔ (شک-کی) [ا-صف] (۱) وہمی۔ شبہ کرنے والا (۲) غیر یقینی۔
شکیب۔ (شِ-کیب) [ف-ا-مذ] صبر۔ تحمل۔ بُردباری۔ برداشت اُردو میں عموماً صبر و شکیب استعمال ہوتا ہے۔
شکیبائی۔ (شِ-کے-با-ای) (ف-ا-مث) صبر۔ شکیب۔ تحمل۔

شکیل۔ (شَ-کیل) [اُ-صف] حسین۔ خوبصورت۔ وجیہہ۔
شکیلہ۔ (شَ-کی-لَہ) [اُ-صفت] خوبصورت عورت۔

ش-گ

شگاف۔ (شِ-گاف) [ف-ا-مذ] (۱) درز۔ دراڑ۔ جھری (۲) قلم کے بیچ کا چیر۔
شگاف پڑنا۔ (ا-محاورہ) پھٹ پڑنا۔
شگاف دینا۔ شگاف لگانا۔ (ا-محاورہ) (۱) قلم کو چیرنا (۲) نشتر لگانا چیرا دینا۔
شگرف۔ (شِگ-رف) [ف-صف] (۱) عمدہ۔ عجیب (۲) نادر (۳) نیک۔ بزرگ (۴) خوبصورت۔ حسین
شگفت۔ (شِ-گفت) [ف-ا-مذ] تعجب۔ حیرت۔
شگفت۔ (شِ-گُفت) [ف-ا-مذ] خوش۔ کھلا ہوا (مث) تفریح۔ خوشی۔
شگفتگی۔ (شِ-گف-تَ-گی) [ف-ا-مث] (۱) پھول کا کھلنا (۲) خوشی فرحت (۳) سرسبزی۔ شادابی۔
شگفتہ۔ (شِ-گف-تہ) [ف-صف] (۱) کھلا ہوا (۲) خوش۔ شادماں۔ مسرور
شگفتہ بحر۔ وہ بحر جس کے اشعار میں طبیعت اور الفاظ کی روانی پائی جائے۔
شگفتہ پیشانی۔ (ف-صف) ہنس مکھ۔ خندہ پیشانی۔
شگفتہ خاطر۔ (ف-صف) خوش مزاج۔ بشاش۔
شگفتہ دل۔ شگفتہ طبع۔ شگفتہ مزاج۔ (ف-صف) خوش مزاج۔ ہنس مکھ
شگفتہ رُو۔ (ف-صف) ہنس مکھ۔ خندہ پیشانی۔
شگفتہ زمین۔ (ف-ا-مث) وہ ردیف قافیہ جس میں اچھے شعر نکلیں۔
شُگن۔ (شَ-گن، شُ-گُن) [ہ-ا-مذ] (۱) شگون۔ فال (۲) نذرانہ۔ نقد۔ نیگ۔
شگن بچارنا۔ (ہ-محاورہ) فال دیکھنا۔
شگن کرنا۔ (ہ-محاورہ) (۱) کسی کام کو اچھے وقت میں شروع کرنا (۲) ابتدا کرنا۔ پہل کرنا۔
شگنیا۔ (شُ-گُن-یا) [ا-ہ-مذ] رمّال۔ فالیا۔ نجومی۔
شگوفہ۔ (شِ-گُو-فہ) [ف-ا-مذ] (۱) کلی۔ بن کھلا پھول (۲) عجیب۔ انوکھی بات۔
شگوفہ پھوٹنا۔ (ا-محاورہ) (۱) کلیاں نکلنا۔ کلیاں کھلنا (۲) انوکھی بات نکلنا (۳) فتنہ کھڑا ہونا (۴) ناگہاں امر پیش ہونا۔
شگوفہ چھوڑنا۔ (ا-محاورہ) کوئی فتنہ انگیز بات کہنا۔
شگوفہ کاری۔ (ف-ا-مث) گلکاری۔ پھول پتی بنانا۔ نمونۂ قدرت۔
شگوفہ کھلانا۔ (ا-محاورہ) (۱) پھول کھلانا۔ بہار دکھانا (۲) انوکھی بات کرنا (۳) فتنہ اٹھانا۔
شگوفے نکالنا۔ (ا-محاورہ) عیب نکالنا۔
شگون۔ (شَ-گُون) [ف-ا-مذ] (۱) شگن (۲) فال (۳) نیک انجام۔
شگون لینا۔ (ا-محاورہ) فال لینا۔ مبارک گھڑی دیکھنا۔ کسی کام کے ہونے یا

نہ ہونے کا وقت دکھنا۔

شگون ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) اچھی فال نکالنا (۲) نسبت یا منگنی کی رسم ادا ہونا۔

ش ۔ ل

شَل۔ [ع۔ صف] (۱) بے حس (۲) تھکا ماندہ۔

شل ہو جانا۔ (۱) کام سے تھک جانا (۲) ہاتھ پاؤں کا سُن ہو جانا (۳) جسم کے کسی عضو کا بیکار ہو جانا۔

شِل۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) چھوٹا نیزہ (۲) برچھی۔ ترسول (۳) مچھلی مارنے کا نیزہ

شَلّاق۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) دُرّے مارنا۔ بہت مارنا (۲) لاٹھی۔ چابک (۳) جماع۔

شَلجم۔ شَلغَم۔ (شَل۔ جَم، شَل۔ غَم) [ف۔ ا۔ مذ] ایک ترکاری۔

شلجمی آنکھیں۔ [ار۔ ا۔ مث] بڑی بڑی آنکھیں۔

شَلخ۔ (ع۔ ا۔ مث) (۱) بندوق کی باڑھ۔ (۲) منی۔ (۳) فرج۔

شَلَق۔ (شَ۔ لَق) [ت۔ ا۔ مث] (۱) لکڑی یا کوڑے سے مارپیٹ۔

شِلک۔ (شِ۔ لِک) [ف۔ ا۔ مث] بندوقوں یا توپوں کی باڑ جو سلامی کے لیے چھوڑی جائے۔

شلک اُڑانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) باڑ چلانا (۲) سلامی اتارنا (۳) گپ ہانکنا۔

شَلنگ۔ (شَ۔ لَنگ) [ف۔ ا۔ مث] چھلانگ۔ جست۔ پھلانگ۔

شلنگ بھرنا۔ (ا۔ محاورہ) چھلانگ مارنا۔ اُونچا اُچھلنا۔

شِلنگ۔ (Shilling) (شِ۔ لنگ) [انگ۔ ا۔ مذ] انگریزی سکہ جو بارہ پنس کا ہوتا ہے۔

شَلنگا۔ (شَ۔ لَن۔ گا) [ار۔ ا۔ مذ] دُور دُور کا ٹانگا۔

شلوار۔ (شَل۔ وار) [ف۔ ا۔ مث] بھاری گادُم پاجامہ۔

شلوک۔ (شَ۔ لوک) [س۔ ا۔ مذ] (۱) نظم۔ شعر۔ بند (۲) حمد۔ قصیدہ۔

شلوکا۔ (شَ۔ لو۔ کا) [ہ۔ ا۔ مذ] کہنیوں تک آستینوں کا کرتہ جو کمر تک ہوتا ہے۔

شُلّہ۔ (شُل۔ لَہ) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) ایک قسم کا کھانا جو چاولوں کو شوربے میں بہت گلا کر پکاتے ہیں۔ (۲) کھچڑی۔

شَلیتا۔ شَلیتہ۔ (شَ۔ لی۔ تا۔ شَ۔ لی۔ تَہ) [ہ۔ ا۔ مذ] ٹاٹ کا بڑا تھیلا۔

شلیتے میں میخ نہ رکھیے لشکر میں شیخ نہ رکھیے۔ (ا۔ مثل) میخ تھیلے کو پھاڑ دیتی ہے اور شیخ جنگ میں بزدلی دکھاتا ہے۔

ش ۔ م

شُما۔ (ف۔ ضمیر) تم۔ آپ

شَماتت۔ (شَ۔ ما۔ تَت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) کسی کے نقصان پر خوش ہونا۔ (۲) خندہ زنی۔

شُمار۔ (شُ۔ مار) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) گنتی۔ تعداد (۲) حساب۔ تخمینہ۔

شمار دانے۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ دانے جو تسبیح کے پھندنے میں سینکڑوں کا حساب کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔

شمار سے باہر۔ (ا۔ صف) بے حساب۔ اَن گنت۔

شمار کنندہ۔ (ف۔ صف) (۱) شمار کرنے والا (۲) علم حساب میں کسر کے اوپر کا عدد جیسے $\frac{2}{3}$ میں دو۔

شمار میں نہ لانا۔ (ا۔ محاورہ) کچھ نہ سمجھنا۔ کچھ نہ ماننا۔ پروا نہ کرنا۔

شمار میں نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ادنیٰ ہونا۔ بالکل معمولی ہونا۔

شمار نویس۔ (ف۔ ا۔ مذ) مُحاسب۔ حساب کرنے والا۔

شُماریات۔ (شُ۔ مار۔ یات) (ف۔ ا۔ مث) اعداد و شمار کی باضابطہ فراہمی (Statistics)

شَمّاس۔ (شَم۔ ماس) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) آفتاب پرست۔ سُورج کی پرستش کرنے والا

شِمال۔ (شِ۔ مال) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) بایاں ہاتھ (۲) اُتر کی جانب۔ قطب شمالی کی سمت (۲) خصلت۔ عادت۔ طبیعت۔ جمع : شمائل۔

شمال رُو۔ شمال رُویہ۔ (ع۔ صف) جس کا رُخ شمال کی طرف ہو۔

شمالی۔ (شِ۔ ما۔ لی) [ف۔ صف] شمال سے منسوب۔ اُتر کا۔

شمالی ہوا۔ (ف۔ ا۔ مذ) بادِ شمال۔ اُتر کی ہوا۔

شمامہ۔ (شَ۔ ما۔ مَہ) [ع۔ ا۔ مذ] خوشبو۔ خوشبو کی گولیاں۔

شمائل۔ (شَ۔ ما۔ اِل) [ع۔ ا۔ مذ] عادتیں خصلتیں۔

شمائم۔ (شَ۔ ما۔ اِم) [ع۔ ا۔ مذ] خوشبوئیں شمیمہ کی جمع۔

شِمر۔ [ع۔ ا۔ مذ] (۱) حضرت امام حسینؓ کا قاتل (۲) کنایتاً) مردود۔ شقی۔ ظالم۔

شُمُردگی۔ (شُ۔ مُر۔ دَ۔ گی) [ف۔ ا۔ مث] گننا۔ شمار کرنا۔

شُمُردہ۔ (شُ۔ مُر۔ دہ) [ف۔ صف] گِنا ہُوا۔ شمار کیا ہُوا۔

شَمس [ع۔ ا۔ مذ] سُورج۔ آفتاب۔ جمع : شموس۔

شمس الثقلین۔ (ع۔ ا۔ مذ) انسانوں اور جنوں کا سُورج مُراد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

شمس العلماء۔ (ع۔ خطاب) انگریزی عہد کا ایک خطاب۔

شَمسہ۔ (شَم۔ سَہ) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) وہ سنہرا چاند جو کلس میں لگاتے ہیں (۲) چھوٹا پھندنا جو تسبیح میں لگاتے ہیں۔ روشندان۔

شمسی۔ (شَم۔ سی) [ع۔ صف] سُورج سے متعلق۔ سُورج کا۔

شمشاد۔ (شَم۔ شاد) [ف۔ ا۔ مذ] ایک لمبا خوبصورت درخت۔

شمشاد قامت۔ شمشاد قد۔ (ع۔ صف) لمبے قد کا۔ معشوق۔

شمشان۔ (شَم۔ شان) [س۔ ا۔ مذ] مسان جہاں ہندو لوگ مُردے جلاتے ہیں۔

شمشو۔ (شَم۔ شُو) [ار۔ ا۔ مذ] چاول یا دال کو پانی میں ڈال کر تہہ میں بیٹھے ہوئے کنکر چننے کا عمل۔

شمشیر۔ (شَم۔ شیر) [ف۔ ا۔ مث] (۱) شم۔ بمعنی ناخن۔ شیر کے ناخن کی مانند (۲) تلوار۔ تیغ۔

شمشیر اُترنا۔ (ا۔ محاورہ) تلوار کا جسم میں گھسنا۔

شمشیر بُرّاں۔ کاٹنے والی تلوار۔ تیز تلوار۔

شمشیر برہنہ۔ (ف۔ ا۔ صف) ننگی تلوار۔ (۲) لڑنے مرنے پر تیار۔

شمشیر بکف ۔ (ف ۔ صف) لڑنے پر تیار (۲) شمشیر ہاتھ میں لیے ہوئے ۔
شمشیر تولنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تلوار سنبھالنا ۔ وار کے لیے تیار ہونا ۔
شمشیر دم ۔ (ف ۔ صف) تلوار کی باڑھ رکھنے والا ۔
شمشیر دودم ۔ (ف ۔ صف) دو دھاری تلوار ۔
شمشیر زن ۔ (ف ۔ صف) (۱) بہادر (۲) تلوار چلانے والا ۔
شمشیر زنی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) تلوار کی لڑائی ۔
شمشیر علم کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تلوار کو مارنے کے واسطے اُٹھانا ۔
شمشیر کا کھیت ۔ (ا ۔ محاورہ) میدانِ جنگ میں جہاں کشتوں کی لاشیں پڑی ہوں
شمشیر ہلالی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کی تلوار جو بیچ میں سے خمدار ہوتی ہے ۔
شمع ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] موم بتی کی چربی ۔ چربی کی بتی ۔
شمعِ انجمن ۔ (۱) وہ جس سے محفل کی رونق ہو (۲) صدرِ محفل ۔ (۲) مردوں کی مجلس میں بے پردہ عورت (۳) معشوق ۔
شمعِ ایمن ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) وہ تجلی جو حضرت موسیٰؑ کو کوہ طور پر نظر آئی تھی ۔
شمعِ بالیں ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) وہ شمع جو قبر کے سرہانے روشن کی جاتی ہے ۔
شمع بڑھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) شمع گل کرنا ۔ شمع بجھانا ۔
شمع بڑھ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) شمع گل ہو جانا ۔ شمع بجھ جانا ۔
شمع ٹھنڈی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) شمع بجھانا ۔
شمع جلنی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) منت ماننا ۔ منت ماننے کے لیے شمع جلانا ۔
شمع جھلملانا ۔ (ا ۔ محاورہ) شمع کا کم کم جلنا ۔
شمع چڑھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) منت پوری ہونے پر کسی مزار پر شمع کا جلایا جانا ۔
شمع حیات گل ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) مر جانا ۔
شمع صفت جلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) غم کی وجہ سے جلتی ہوئی شمع کی طرح گھلنا ۔
شمعدان ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ برتن جس میں موم بتی رکھ کر جلاتے ہیں ۔
شمع دکھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) روشنی دکھانا (۲) رہنمائی کرنا ۔
شمع رُخ ۔ شمع رخسار ۔ شمع رُو ۔ (ف ۔ صف) نورانی چہرہ والا ۔ کنایتہً معشوق
شمع سحری ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) صبح کا چراغ ۔ عنقریب فنا ہونے والا ۔
شمع عالم تاب ۔ (ف ۔ صف) دنیا کو روشن کرنے والی شمع ۔ آفتاب
شمع عقل گل ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) عقل جاتی رہنا ۔
شمع کا آنسو ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) موم کا ٹپکتا ہوا قطرہ ۔
شمع کا چور ۔ وہ رخنہ جو جلتی ہوئی شمع میں ایک طرف موم گھل جانے سے ہوتا ہے ۔
شمع کا خاموش ہونا ۔ شمع کا بجھ جانا ۔
شمع کا رُو و پُشت برابر ہے ۔ (امثل) صاف باطن ۔ آگے پیچھے برابر ہونا ۔
شمع کافوری ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) سفید رنگ کی شمع ۔
شمع کُشتہ ۔ (ف ۔ صف) بجھی ہوئی شمع ۔
شمع گل کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) شمع بڑھانا ۔ شمع کا بجھانا ۔
شمع محفل ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) وہ جس سے محفل کی رونق ہو ۔ معشوق ۔
شمع مُردہ ۔ (ف ۔ صف) بجھی ہوئی شمع ۔
شمع مزار ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) وہ شمع جو مزار پر جلائی جاتی ہے ۔
شمعی ۔ (شم ۔ عی) [ا ۔ ا ۔ مذ] سبز رنگ مائل بہ سیاہی جس کو تیلیا مونگیا کہتے ہیں

شملہ ۔ (شم ۔ لہ) [ا ۔ ا ۔ مذ] (۱) کندھے پر ڈالنے یا سر سے باندھنے کی شال (۲) طرّہ ۔ عمامہ کا سرا یا چوٹی ۔
شملہ بمقدارِ علم ۔ (امثل) جتنا علم ہو اس کی مناسبت سے دعویٰ زیبا ہے ۔
شملہ چھوڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) عمامہ کا سرا یا چوٹی ۔
شمول ۔ (شُ ۔ مُول) [ع ۔ ا ۔ مذ] شمولیت ۔ شامل ہونا ۔ ملنا جلنا ۔
شمّہ ۔ (شم ۔ مہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] تھوڑی سی چیز ۔ قلیل مقدار ۔
شمیم ۔ (شَ ۔ میم) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) خوشبودار ہوا (۲) خوشبو ۔ مہک ۔ نکہت ۔

ش ۔ ن

شنا ۔ (شِ ۔ نا) [ف ۔ ا ۔ مث] پانی میں تیرنا ۔
شناخت ۔ (شَ ۔ ناخت) [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) پہچان ۔ تمیز (۲) شناسائی واقفیت ۔
شناخت کرنا ۔ (مص مرکب) پہچاننا ۔
شناختی کارڈ ۔ (اَ ۔ ا ۔ مذ) وہ کارڈ جس کے اندراجات سے کارڈ رکھنے والے کی شناخت مقصود ہو ۔ (Identity Card)
شناختی نشان ۔ [اُ ۔ ا ۔ مذ] جسم پر کوئی ایسا نمایاں نشان جس سے شناخت ہو سکے ۔
شناس ۔ (ف ۔ صف) پہچاننے والا ۔ شناختن مصدر کا صیغہ امر ، اسم کے بعد آنے پر اسم فاعل بناتا ہے اور پہچاننے والے کے معنی دیتا ہے جیسے اختر شناس ، حقیقت شناس
شناسا ۔ (شِ ۔ نا ۔ سا) [ف ۔ صف] (۱) پہچاننے والا (۲) پرکھنے والا ۔ (۳) جان پہچان ۔
شناسائی ۔ (شِ ۔ نا ۔ سائی) [ف ۔ ا ۔ مث] جان پہچان ۔ واقفیت ۔ صاحب سلامت ۔
شناعت ۔ (شَ ۔ ناعت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) بدی ۔ برائی (۲) گندگی ۔
شناور ۔ (شِ ۔ نا ۔ وَر) [ف ۔ صف] پیراک ۔ تیرنے والا ۔
شناوری ۔ (شِ ۔ نا ۔ وَ ۔ ری) [ف ۔ صف] پیراکی ۔
شناہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) سرنائی ۔ مشک جس کے ذریعے تیرتے ہیں ۔
شنبہ ۔ (شم ۔ بہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] ہفتہ ۔ سنیچر
شنجرف ۔ شنگرف ۔ (شَن ۔ جَرف ۔ شَن ۔ گَرف) [ف ۔ ا ۔ مذ] ایک سرخ رنگ کی دھات جو گندھک اور پارے کی آمیزش سے تیار کی جاتی ہے ۔
شنگ ۔ (ف ۔ صف) چالاک ۔ شوخ ۔ ظریف ۔
شنگرفی ۔ (شَن ۔ گَر ۔ فی) [ف ۔ صف] شنگرف کے رنگ کا ۔ سرخ ۔
شنوا ۔ (شُن ۔ وا) [ف ۔ صف] سننے والا ۔
شنوائی ۔ (شُن ۔ وائی) [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) سماعت ۔ سننا (۲) دادرسی
شنوائی نہ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) توجہ نہ ہونا ۔ پروا نہ ہونا ۔
شنید ۔ (شُ ۔ نید) [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) سنی ہوئی بات (۲) سننا ۔
شنیدنی ۔ (شُ ۔ نید ۔ نی) [ف ۔ صف] سننے کے قابل ۔

مُشَنیدہ۔ (شُ-نِی-دَہ) [ف-صف] سُنا ہُوا۔
شنیدہ کے بُوَد مانندِ دیدہ۔ (ف مثل) سُنی ہُوئی بات کی وقعت دیکھی ہُوئی بات کے مقابلہ میں نہیں ہو سکتی۔
شَنِیع۔ (شَ-نِیع) [ع-صف] بد-خراب۔
شَنِیعہ۔ (شَ-نِی-عَہ) [ع-صف] بُرے افعال۔

ش-و

شُو۔ (ف) شُستن مصدر کا صیغہ امر جو اسم کے بعد آکر اسے اسم فاعل بنادیتا ہے یعنی دھونے والا۔ لاحقہ کے طور پر آتا ہے جیسے رخت شو مُردہ شو۔
شو۔ (Show) [انگ-ا-مذ] (۱) تماشا-نظارہ-نمائش۔ (۲) دکھاوا-نمود-ٹیپ ٹاپ۔
شِو۔ (س-مذ) دیکھیے شیوا۔
شو بوائے۔ (Show Boy) [انگ-مذ] نمائشی-دکھاوے کا۔
شُو۔ (Shoe) (انگ-ا-مذ) جُوتا-نعلین-کفش-پاپوش-پیزار۔
شو۔ [ق-ا-مذ] شوہر-نوشہ۔
شِوراتری۔ (ہ-ا-مث) ماگھ کی تیرہ تاریخ جب مہادیو کا تہوار منایا جاتا ہے۔
شِولنگ۔ (ہ-ا-مذ) مہادیو کے عضو تناسل کی مورتی، ہندو جس کی پُوجا کرتے ہیں۔
شوال۔ (شو-وال) [ع-ا-مذ] مسلمانوں کا دسواں قمری مہینہ عیدالفطر کا مہینہ۔
شِوالا۔ (شِ-وا-لا) [ہ-ا-مذ] مہادیو کا استھان-شوجی کا مندر۔
شَواہد۔ (شَ-وا-ہِد) [ع-ا-مذ] شاہد کی جمع (۱) گواہ (۲) مثالیں۔ (۳) ثبوت۔
شُوب۔ [ف-ا-مذ] دُھلائی-دھونے کا عمل۔
شوب پڑنا-شوب کھانا۔ (ا-محاورہ) کپڑے کا دھویا جانا۔
شوبھا۔ (س-ا-مث) حُسن-روشنی-سجاوٹ-خوبصورتی۔
شوخ۔ [ف-صف] (۱) طرار-بے باک (۲) شریر-گستاخ (۳) دل لگی باز-ظریف (۴) چمکیلا-تیز (۵) نڈر-بے باک۔
شوخ چشم-شوخ دیدہ۔ (ف-صف) بے حیا-بے شرم-ڈھیٹ۔
شوخ رنگ۔ (ف-صف) تیز رنگ-چمکیلا-جو رنگ بہت تیز ہو۔
شوخ زبان۔ (ف-صف) بیباکی اور گستاخی کی باتیں کرنے والا-گستاخ۔
شوخ طبع (طبیعت-مزاج) (ف-صف) (۱) تیز طبع (۲) بیباک (۳) خوش مزاج۔
شوخی۔ [ف-ا-مث] (۱) چلبلاپن (۲) شرارت-ظرافت (۳) اضطراب-بے قراری (۴) بے ادبی-گستاخی- (۵) رنگ کی تیزی-چمک۔

شوخی کرنا۔ (۱-محاورہ) شرارت کرنا۔ (۲) گھوڑے کا اُچھلنا کُودنا۔
شُودر۔ (شُو-دَر) [ہ-ا-مذ] ہندوؤں کی نیچ ذات-خدمتی لوگ-کمین لوگ۔
شور۔ (ف-ا-مذ) غُل-غوغا (۲) شہرت-دھوم- (۳) کھاری نمک (۴) عشق-جنوں (۵) خفگی-غصّہ
شور اُٹھنا۔ (ا-محاورہ) غُل ہونا-شور ہونا۔
شور انگیز۔ (ف-صف) شور پیدا کرنے والا۔
شور اُٹھنا۔ دھوم پڑنا۔
شور بخت (ف-صف) بدنصیب-بدقسمت۔
شور برپا کرنا۔ (ا-محاورہ) بے حد غل مچانا۔
شوربور۔ شرابور-تربتر۔
شورِ دار و گیر بلند ہونا۔ (ا-محاورہ) لینا-پکڑنا کا غل مچانا۔
شور زمین۔ (ف-ا-مث) وہ زمین جس میں نمک یا شورہ ہو-ناقابلِ زراعت زمین۔
شورِ قیامت۔ (ف-ا-مذ) بے حد شور-قیامت کے دن کی مانند شور۔
شور کرنا۔ (مص مرکب) غل مچانا۔
شور لگنا۔ (مص-مرکب) کھار پیدا ہونا-زمین کا نمکین ہونا۔
شورِ محشر-شور نشور۔ (ف-ا-مذ) قیامت کا شور-بہت شور۔
شور و شر (شغب) [ف-ا-مذ] فتنہ و فساد-لڑائی-دنگا-ہنگامہ-بلوہ
شورابہ۔ (شو-را-بہ) [ف-ا-مذ] کھاری پانی
شوربا-شوروا۔ (شوربا-شور-وا) [ف-ا-مذ] پتلا سالن-پکے ہوئے گوشت کا پانی۔
شورش۔ (شو-رِش) [ف-ا-مث] فتنہ فساد-بلوہ-ہنگامہ۔
شورش برپا کرنا۔ (ا-محاورہ) ہنگامہ برپا کرنا-بغاوت کرنا۔
شورہ۔ (شو-رہ) [ف-ا-مذ] سفید رنگ کا ایک مرکب جو پانی کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بارود میں استعمال ہوتا ہے نمکین ہوتا ہے (۲) ایک قسم کی کھار۔
شورہ پُشت۔ (ف-صف) سرکش-نافرمان-لڑاکا۔
شورہ پشتی۔ (ف-ا-مث) لڑائی-جھگڑا-دنگا۔
شورے کی پتلی یا قفلی۔ (کنایۃً) گورے رنگ کی نوجوان عورت۔
شورے میں جھالنا-شورے میں جھلنا۔ (ا-محاورہ) پانی کی صراحی کو نمک اور شورے کے پانی میں رکھ کر ٹھنڈا کرنا۔
شُوریٰ۔ (شو-را) [ع-ا-مذ] مشورہ-صلاح۔
شوری۔ (شو-ری) [اُر-صف] شور کرنے والا-شوریلا۔
شوریت۔ (شو-ری-یت) [ف-ا-مث] کھاری پن۔
شوریدگی۔ (شو-ری-دَ-گی) [ف-ا-مث] (۱) پریشانی-حیرانگی- (۲) دیوانگی-جنون (۳) عشق-محبت۔
شوریدہ۔ (شو-ری-دہ) [ف-صف] (۱) پریشان-حیران (۲) جنونی دیوانہ-عاشق
شوریدہ بخت۔ (ف-صف) بدبخت-بدقسمت۔
شوریدہ حال (خاطر) [ف-صف] پریشان حال-دیوانہ و سرگشتہ۔

شوریدہ دماغ - (مزاج - سر) [ف - صف] دیوانہ - سودائی - مجنوں۔
شوریدہ روزگار - (ف - صف) پریشان حال - بے سروسامان۔
شوریدہ سری - (ف - ا - مث) دیوانگی - جنون۔
شوشہ - (شو - شہ) [ف - ا - مذ] (۱) ریزہ - ذرہ - ٹکڑہ (۲) حرف کا سرا۔ (۳) وہ علامت جو ہائے ہوز کے نیچے بنا دیتے ہیں (۴) [اُر] جھگڑے کی بات - شگوفہ - انوکھی بات۔
شوشہ چھوڑنا - (ا - محاورہ) فساد انگیز بات کہنا - انوکھی بات کہنا۔
شوفر - (Chauffeur) (شو - فَر) [انگ - ا - مذ] موٹر چلانے والا ملازم - ڈرائیور۔
شوق - [ع - ا - مذ] (۱) خواہش - آرزو - تمنّا - اشتیاق (۲) رغبت - میل [اُر] شغل - کام (۴) جوش - سرگرمی (۵) محبت - عشق۔ (۶) چاٹ - چسکا - اُمنگ (۷) دُھن - ترنگ (۸) حقہ یا کھانے کی کوئی شے پیش کی جائے تو کہتے ہیں شوق کیجیے (۹) دریافت کرنے کی خواہش (۱۰) لطف - محبت۔
شوق بڑھنا - تیز ہونا - (مص مرکب) شوق زیادہ ہونا۔
شوق چرانا - (ا - محاورہ) شوق ہونا - جی چاہنا - خواہش کا پیدا ہونا۔
شوق سے - (ا - متعلق فعل) (۱) دل سے - کمال رغبت سے (۲) خوشی سے (۳) بے خوف ہو کر (۴) اپنی مرضی سے - اپنے ارادے سے
شوقین - (شو - قین) [اُر - صف] (۱) شائق - صاحب شوق (۲) مشتاق - خواہش مند (۳) عادی - خوگر (چھیلا - رنگیلا (۵) عیاش تماش بین
شوقین بڑھیا چٹائی کا لہنگا - (ا - مثل) بے محل بناؤ سنگار - مفلسی میں نمائش کی تمنا۔
شوقین بی بی کمل کی چولی، آگ لگی ٹہلتی پھرے - (ا - مثل) غریب عورت اپنی حیثیت سے بڑھیا کپڑے پہننے کو کہتے ہیں۔
شوقین مزاج - (ف - صف) وہ جسے اچھے کپڑے پہننے اور گانا سننے کا شوق ہو۔
شوقیہ - (شو - قیہ) [ع] (۱) دل بہلانے کے لیے - شوق سے (۲) منسوب بہ شوق۔
شوکت - (شو - کت) [ع - ا - مث] (۱) زور - قوت (۲) دبدبہ رعب داب (۳) مرتبہ - شان - شکوہ۔
شوگر - (Suqar) (شُوگر) [انگ - ا - ت] کھانڈ - چینی - شکر
شوگر آنا - (ا - محاورہ) پیشاب میں شکر آنا - ذیابیطس ہونا۔
شُولہ - [ق - ا - مث] گوشت آمیز کھچڑی۔
شوم - [ع - صف] (۱) منحوس (۲) کنجوس - بخیل
شوم بخت - (ع - صف) بدنصیب - بدقسمت
شوم طبع - (ع - صف) بدمزاج (۲) کنجوس - بخیل
شوم قدم - (ع - ا - مذ) سبز قدم - وہ شخص جس کا قدم نحس ہو۔
شومی - [ف - ا - مث] بدبختی - نحوست۔
شومیٔ بخت - شومیٔ قسمت - شومیٔ تقدیر - (ف - ا - مث) بدنصیبی نحوست۔

شون شان - [اُر - ا - مث] غرور - ڈینگ - نمائش۔
شوہر - (شَو - ہَر) [ف - ا - مذ] خاوند - میاں - مالک - جمع شوہران۔
شوہری - (شَو - ہَ - ری) [ف - صف] شوہر سے منسوب۔
شویہ - (ف - ا - صف) دھونا - مرکبات کے آخر میں جیسے پاشویہ۔

ش - ہ

شہ - [ف - ا - مذ] شاہ کا مخفف - بادشاہ (۲) دولھا (۳) بڑا - اعلیٰ [مث] (۱) ڈھیل (۲) شاہ شطرنج کو کشت - رد - حمایت - ترغیب اشتعال - بہکانا۔
شہ باز - (ف - ا - مذ) باز سے بڑا شکاری پرندہ - بڑا باز۔
شہ بالا - شاہ بالا - (ف - ا - مذ) لڑکا جسے اچھے کپڑے پہنا کر دولھا کے پیچھے یا ساتھ بٹھاتے ہیں۔
شہ بچنا - (ا - محاورہ) شطرنج کے بادشاہ کا کشت کی جگہ سے ہٹ جانا۔
شہ پانا - (ا - محاورہ) اشارہ پانا - ترغیب پانا (۲) بہکانے یا ورغلانے میں آنا۔
شہپر - (ف - ا - مذ) پرندے کے بازو کا سب سے بڑا پر۔
شہ پوت - شہزادہ (ق)
شہ پیل - (ف - ا - مث) شطرنج میں پیل کی شہ۔
شہ توت - ایک میٹھا پھل اور اس کے درخت کا نام۔
شہ تیر - (ف - ا - مذ) بڑی کڑی - وہ بڑا چوبی لٹھ جس پر کڑیاں رکھی جائیں۔
شہ چال - شطرنج کے بادشاہ کی چال جو اور مہروں کے ختم ہونے کے بعد چلی جاتی ہے۔
شہ خوباں - (ف - ا - صف) حسینوں کا بادشاہ - بہت خوبصورت۔
شہ دینا - (ا - محاورہ) (۱) اُکسانا - بہکانا (۲) شطرنج کے بادشاہ کو کشت دینا (۳) کنکوا بڑھانا (۴) بیجا تعریف کرنا۔
شہ رخ - (ف - ا - مث) شطرنج میں رخ کی شہ۔
شہ رگ - (ف - ا - مث) رگِ جاں۔
شہزادہ - (ف - ا - مذ) بادشاہ کا لڑکا - شاہزادہ - جمع شاہزادگان۔
شہ زور - شاہ زور - (ف - صف) بہت طاقتور - زور آور۔
شہ سوار - شہسوار - (ف - ا - مذ) گھوڑے کی سواری کا ماہر۔
شہکار - (ف - ا - صف) بہترین کام (۲) دھوکا (۳) بوئی ہوئی زمین
شہِ لولاک (ف - ا - مذ) کنایتاً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
شہ مات - (ف - ا - مث) شطرنج کی بازی میں کشت دے کر شاہ کو مات دینا۔
شہنائی - (ف - ا - مث) نفیری - ایک ساز جسے منہ سے بجاتے ہیں۔
شہنشاہ - (ف - ا - مذ) بادشاہوں کا بادشاہ - قیصر۔
شہ نشین - (ف - ا - مث) بادشاہ کے بیٹھنے کی جگہ - مکان کی کھڑکی کے آگے بڑھا کر بنائی ہوئی جگہ۔
شہوار - (ف - صف) بادشاہ کے قابل - (۲) بہت قیمتی موتی۔

شَہاب - (شَ - ہاب) [ف - ا - مذ] نہایت سُرخ رنگ جو کُسم کو بھگو کر ٹپکانے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔

شِہاب - (شِ - ہاب) [ع - ا - مذ] (۱) لَو - لپیٹ (۲) وہ ستارہ جو آسمان سے گرتا ہُوا دکھائی دیتا ہے (۳) روشن ستارہ (۴) شعلہ - بھڑکتی ہوئی آگ۔

شِہابِ ثاقب - (ع - ا - مذ) وہ چمکتا ہُوا ستارہ جو رات کو ٹوٹتا ہے۔

شہابی - (ف - ا - مث) سُرخ - شہاب کے رنگ کا۔

شہادت - (شَ - ہا - دت) [ع - ا - مث] (۱) گواہی (۲) راہِ خدا میں شہید ہونا (۳) خدائے تعالیٰ کی وحدانیت اور رسولِ مقبولؐ کی رسالت کا سچے دل سے اقرار کرنا (۴) کلمۂ شہادت۔

شہادت دینا - (مص مرکب) گواہی دینا۔

شہادتِ رُؤیت - (ع - ف - ا - مث) چشم دید گواہی۔

شہادتِ سمعی - (ع - ف - ا - مث) سُنی سنائی گواہی۔

شہادت کی اُنگلی - (ا - مث) داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کے ساتھ والی اُنگلی۔

شہادتِ منقول - (ع - ف - ا - مث) وہ گواہی جو دوسرے کے بیان کے حوالے سے ہو۔

شہادت نامہ - (۱) تحریری شہادت جو داخل کی جائے (۲) اہلِ تشیع کپڑے پر کلمۂ شہادت لکھ کر مُردے کے کفن میں رکھتے ہیں (۳) وہ کتاب جس میں حضرت امام حسینؓ کی شہادت کا حال ہو۔

شَہامَت - (شَ - ہا - مَت) [ع - ا - مث] بہادری - دلیری - شجاعت

شہانہ - (شَ - ہا - نہ) [ف - صف] شاہانہ کا مخفف (۲) شادی کا جوڑا - (۳) ایک قسم کا شادی کا گیت - ایک قسم کی گت۔

شہانی - (شَ - ہانی) [اُ - صف] دلھن سے منسوب (۲) شاہانہ بادشاہ سے منسوب - عمدہ - اعلیٰ -

شہانی چوڑیاں - (ا - مث) دُلھن کی چوڑیاں - سُرخ رنگ کی چُوڑیاں قیمتی چوڑیاں

شہانی مہندی - (ف - ا - مث) شوخ رنگ کی مہندی - گہری مہندی۔

شہد - [ع - ا - مذ] (۱) وہ میٹھا شیرہ جو مہال کی مکھیاں جمع کرتی ہیں (۲) [ا - صف] نہایت شیریں۔

شہد، سہاگہ، گھی، مری دھات کا جی - [ا - مقولہ] کیمیاگروں کے خیال میں ان تین چیزوں سے کشتہ شدہ دھات دوبارہ اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہے۔

شہد کی چُھری - (ا - صف) میٹھی چُھری - زبان کا میٹھا دل کا کھوٹا - وہ جو دوستی کے پردے میں دشمنی کرے - منافق - دغاباز - مکار۔

شہد کی مکھی - (ع - ا - مث) وہ مکھی جو شہد جمع کرتی ہے اور چھتہ بناتی ہے (۲) لالچی - حریص (۳) وہ شخص جو چمٹ جائے۔

شہد گھولنا - (ا - محاورہ) شیریں زبان ہونا - میٹھی میٹھی باتیں کرنا۔

شہد لگا کر الگ ہوجانا - (ا - محاورہ) فساد کی بنیاد ڈال کر الگ ہوجانا لڑوانا۔

شہد لگا کر چاٹو - (طنزاً) کمال احتیاط سے رکھو۔

شُہدا - (شُ - ہ - دا) [ج - ا - مذ] شہید کی جمع - شہید ہونے والے۔

شُہدا - (شُہ - دا) [اُ - ا - مذ] لُچا - بدمعاش - غنڈہ (۲) غریب - مسکین

شُہدپن - شُہدپنا - [ہ - ا - مذ] لُچپن - بدمعاشی -

شَہر - [ع - ا - مذ] قمری مہینہ - ماہ - جمع : اَشہُر - شُہور

شہر - [ف - ا - مث] بڑی آبادی - بلدہ - نگر۔

شہر آشوب - (ف - ا - مذ) وہ نظم جس میں کسی شہر کی پریشانی و بربادی کا ذکر ہو۔

شہر بدر کرنا - (ف صف) جلاوطن کرنا - دیس نکالا دینا۔

شہر بند - (ف - ا - مذ) فصیل - شہر کی چاردیواری - (۲) نظربند۔

شہر پناہ - (ف - ا - مث) فصیل - شہر کی چاردیواری

شہر خبرا - [ا - صف] وُہ شخص جو تمام شہر کی خبر رکھے - گھر گھر کی خبر رکھنے والا۔

شہر خموشاں - [ف - ا - مذ] قبرستان - گورستان۔

شہر دار - [ف - ا - مذ] شہر کا رہنے والا۔

شہر داری - [ف - ا - مث] شہر میں رہنے کے فرائض یا تعلقات۔

شہر کی دائی - [ا - مث] گھر گھر کی خبر رکھنے والی عورت۔

شہر گرد - شہر گشت - (ا - مذ) شہر میں گشت کرنے والا۔

شہر میں اونٹ بدنام - (ا - مثل) (۱) وہ شخص جو کسی عیب کے باعث مشہور ہو (۲) وہ بدنام آدمی جس سے بُری بات منسوب کی جائے۔

شہریار - (ف - ا - مذ) بادشاہ۔

شُہرت - (شُہ - رت) [ع - ا - مث] (۱) افواہ - شہرہ - چرچا (۲) ناموری نیکنامی (۳) رسوائی - بدنامی۔

شہرت اُڑنا - (ا - محاورہ) شہرت پھیلنا **شہرت پانا** - (ا - محاورہ) مشہور ہونا - نام حاصل کرنا۔

شہرت پہنچنا - (ا - محاورہ) بہت دور تک مشہور ہونا۔

شہرت پیدا کرنا (حاصل کرنا) نام پیدا کرنا - مشہور ہوجانا۔

شہرت ہونا - (ا - محاورہ) دھوم ہونا - مشہور ہونا۔

شہرت یافتہ - (ف - صف) مشہور و معروف (۲) جس کی دھوم ہو (۳) جس کی نیک نامی یا بدنامی ہو چکی ہو۔

شُہرہ - (شُہ - رَہ) [ع - ا - مذ] آوازہ - دھوم دھام - غلغلہ

شہرہ آفاق - شہرہ انام - جہان بھر میں مشہور - مشہورِ عالم۔

شہرہ اُڑنا - (ا - محاورہ) شہرت پھیلنا - بدنامی پھیلنا۔

شہرہ ور - (ع - ف) مشہور - نامور۔

شہرہ ہونا - (ا - محاورہ) نام ہونا - مشہور ہونا۔

شہری - (شہَ - ری) [ف - صف] (۱) شہر سے منسوب (۲) شہر کا باشندہ۔

شہری آزادی - (ف - ا - مث) تقریر، تحریر اور اجتماع کی آزادی - وہ بنیادی حقوق جو مُلک کے ہر باشندے کو حاصل ہوں - جمہوری حقوق۔

شہری حقوق - [ف - ا - مذ] بنیادی حقوق - جمہوری حقوق - وہ آزادی جو مُلک کے باشندوں کو ازروئے قانون حاصل ہو۔

شہریت - (شہَ - رِیْ - یَت) [ف - ا - مث] (۱) شہر کا باشندہ ہونے کی حالت (۲) جمہوری حقوق (۳) کسی مُلک کا شہری ہونا۔

شَہکارا - (شَہ - کا - را) [اُ - صفت] بدفعل - بدکار اور بدزبان عورت۔

شَہلا - (شَہ - لا) [ع - ا - مث] (۱) وہ عورت جس کی آنکھیں بھیڑ کی مانند ہوں (۲) سیاہی لیے بھوری آنکھ (۳) نرگس کے پھول کی ایک قسم

جو زرد یا سیاہی مائل ہوتا ہے۔
شہنا - شہنائی - (شَہ - نا - شَہ - نا - ئی) [ف - ا - مث] (۱) نفیری (۲) بانسری - (۳) الغوزہ -
شہنشہ - شہنشاہ - (شَ - ہَن - شَہ - شَ - ہَن - شاہ) [ف - ا - مذ] شاہوں کا شاہ - بادشاہوں کا بادشاہ - بڑا بادشاہ -
شہنشاہی - (شَ - ہَن - شا - ہی) [ف - ا - مث] (۱) بادشاہی (۲) بادشاہ سے نسبت رکھنے والی شے -
شہنشاہیت - (شَ - ہن - شا - ہی - یت) [ف - ا - مث] سامراج - دوسرے ملکوں پر قبضہ کرنا - امپیریلزم - ملوکیت -
شہو - [ق - ا - مذ] شوہر -
شہوات - (شہَ - وات) [ع - ا - مث] (۱) شہوت کی جمع (۲) خواہشیں لذتیں -
شہوات نفسانی - (ف - ا - مث) جنسی خواہش - گھٹیا خواہشیں -
شہوانی - شہوی - (شہَ - وا - نی - شہَ - وی) [ع - صف] شہوت سے متعلق -
شہوت - (شہ - وَت) [ع - ا - مث] (۱) خواہش - آرزو - حصولِ لذت کا شوق (۲) خواہشِ جماع - جنسی خواہش - جمع: شہوات -
شہوت انگیز - (ع - ف - صف) خواہشِ نفسانی کو ابھارنے والا -
شہوت پرست - (ع - ف - صف) نفس پرست - عیاش -
شہود - (شُ - ہُو - د) [ع - مص] (۱) حاضر ہونا (۲) [ا - مذ] شاہد کی جمع (۳) اہلِ تصوف کی اصطلاح میں وہ درجہ جس میں جلوۂ حق بلکہ ہر شے عین حق نظر آئے -
شہودی - (شُ - ہُو - دی) [ع - صف] شہود سے نسبت رکھنے والا -
شہور - (شُ - ہُو - ر) [ع - ا - مذ] جمع شہر - مہینے -
شہور معلومات - (ع - ا - مذ) مسلمانوں کے چار مقدس مہینے - محرم - رجب - ذیقعدہ - ذوالحجہ - بعض رجب کی بجائے شوال کو مانتے ہیں -
شہی - (شَ - ہی) [ف - ا - مث] بادشاہی - سلطانی -
شہید - (شَ - ہید) [ع - ا - مذ] (۱) خدا کی راہ میں قربان ہونے والا (۲) وہ شخص جس کے علم سے کوئی چیز پوشیدہ نہ ہو (۳) مقتول کشتہ - (۴) عاشق - فدا - قربان -
شہیدِ کربلا - (ع - ا - مذ) حضرت امام حسین رض -
شہیدِ ناز - (ع - ف - صف) عاشق -
شہیدِ وفا - [ع - صف] وہ جس نے وفاداری کے باعث قتل ہو کر شہادت پائی - انتہائی وفادار -
شہید ہونا - (ا - محاورہ) راہِ خدا میں مارا جانا (۲) مرنا - انتقال کرنا (۳) عاشق ہونا -
شہیدی - (شَ - ہی - دی) [ف - صف] (۱) شہید ہونے کے لیے تیار (۲) سرخ - (۳) تماش بین -
شہیدی امرود - (ع - ف - ا - مذ) وہ امرود جس کا گودا سرخ ہو -
شہیدی تربوز - (ع - ف - ا - مذ) نہایت پکا اور اندر سے لال تربوز
شہیر - (شَ - ہیر) [ع - صف] مشہور - نامور
شہیق - (ع - ا - مث) گدھے کی بھاری آواز جو آخر میں نکلتی ہے -

شہبقہ - (ع - ا - مث) کنایتاً کالی کھانسی -

ش - ی

شے - [ع - ا - مث] (۱) چیز (۲) نایاب چیز (۳) معاملہ - واقعہ -
شےِ لطیف - [ع - ا - مث] سمجھ - عقل -
شےِ لطیف کی کمی ہونا - (ا - محاورہ) عقل اور سمجھ بوجھ کی کمی ہونا - بے وقوف ہونا -
شےِ مبیعہ - (ع - ف - ا - مث) بیچی ہوئی چیز
شےِ متنازعہ - (ع - ف - ا - مث) وہ چیز جس کی بابت جھگڑا ہو -
شےِ مرہونہ - (ع - ا - مث) وہ شے جو رہن رکھی گئی ہو -
شےِ مکفولہ - (ع - ف - ا - مث) وہ شے جو ضمانت میں دی گئی ہو -
شے ملنا - (ا - محاورہ) مدد ملنا - سہارا ملنا -
شےِ موہوبہ - (ع - ف - ا - مث) وہ شے جو ہبہ کی گئی ہو -
شیاطین - (شَ - یا - طین) [ع - ا - مذ] شیطان کی جمع -
شیاطین الانس - (ع - ا - مذ) آدمی جو شیطان کی طرح بہکاتے ہیں -
شیاف - (شِ - یاف) [ع - ا - مذ] دوائیں جو باریک کوٹ کر آنکھوں میں اور دیگر مقامات پر لگاتے ہیں - شافہ کی جمع -
شیب - (ع - ا - مذ) (۱) بڑھاپا - (۲) بالوں کی سفیدی -
شیٹ - (Sheet) [انگ - ا - مذ] (۱) کاغذ کا تختہ - تاؤ - ورق (۲) دھات یا پانی کی چادر (۳) پلنگ کی چادر -
شیخ - [ع - ا - مذ] (۱) بوڑھا آدمی (۲) پیر - مرشد - بزرگ (۳) مذہبی علوم میں فائق (۴) سرکردہ - پیشوا (۵) خانقاہ کا سردار (۶) سجادہ نشین (۷) مسلمانوں کی ایک ذات (۸) عرب کا سردار - جمع - شیوخ - مشائخ -
شیخ الاسلام - (ع - ا - مذ) سب سے بڑے پیشوائے دین - مفتیٔ اعظم -
شیخ الجامعہ - (ع - ا - مذ) یونیورسٹی یا دانش گاہ کا سربراہ - وائس چانسلر -
شیخ الرئیس - (ع - ف - ا - مذ) بو علی سینا کا لقب -
شیخ الشیوخ - (ع - ف - ا - مذ) تمام عالموں اور فاضلوں کا سرکردہ - پیر مشائخ -
شیخ جی - (ا - صف) شیخ کو طنزاً یا تعظیم سے کہتے ہیں (۲) شیخ صاحب (۳) زاہد اور عابد کو طنزاً کہتے ہیں -
شیخ چلی - (ف - ا - مذ) بیوقوف (۲) ایک فرضی احمق جس کے قصے بہت مشہور ہیں
شیخ چلی کا منصوبہ - (ا - مذ) وہ منصوبہ جو بالکل وہمی ہو محض خیالی بات -
شیخ چنڈال نہ چھوڑے مکھی نہ چھوڑے بال - (ا - مثل) اس شخص کے متعلق کہتے ہیں جو بہت حریص ہو -
شیخ ڈونڈو یا ڈونڈوں - (ا - مذ) مینہ تھمانے کا ٹوٹکا جس میں کپڑے کا ایک مسافر بنا کر اور ایک گٹھڑی اس کی کمر سے باندھ کر بارش کے پانی میں لکڑی کے سہارے کھڑا کر دیتے ہیں - جاہلوں کے نزدیک اس سے بارش تھم جاتی ہے -
شیخ سدو - (ا - مذ) جاہل عورتوں کا ایک فرضی ولی یا جن -
شیخ کا بکرا - (ا - مذ) وہ بکرا جو شیخ سدو کے نام پر ذبح کرتے ہیں -
شیخ نجدی - [ع - ا - صف] شیطان کا لقب -

شیخ وشاب۔ [ع۔ا۔مذ] بوڑھا اور جوان۔سب لوگ۔
شیخوخت (شیخوخیت) [ف۔ا۔مث] بڑھاپا۔سرداری۔
شیخ وقت۔ (ف۔ا۔مذ) اپنے زمانے کا بہت بڑا عالم اور بزرگ۔
شیخوں کی شیخی پٹھانوں کی ٹر۔ (ا۔مثل) شیخوں کی ڈینگ اور پٹھانوں کی حجت مشہور ہے۔
شیخانی۔ (شے۔خا۔نی) [اُ۔ا۔مث] قوم شیخ کی عورت۔شیخ کی بیوی۔
شیخڑا۔ (شیخ۔ڑا) [اُ۔ا۔مذ] (تحقیر سے) شیخ کا لڑکا۔
شیخی۔ (شے۔خی) [اُ۔ا۔مث] بڑائی۔گھمنڈ۔ڈینگ۔
شیخی باز۔شیخی خورا۔ (ا۔صف) گھمنڈی۔ڈینگ ہانکنے والا۔ڈون کی لینے والا۔
شیخی بگھارنا۔ (ا۔صف) ڈینگ مارنا۔خود ستائی کرنے والا۔
شیخی جتانا۔ (ا۔محاورہ) بڑائی ظاہر کرنا۔خود ستائی کرنا۔
شیخی جھڑنا۔ (کرکری ہونا) نکل جانا۔ (ا۔محاورہ) سبکی ہونا۔خفت ہونا۔غرور ڈھینا۔
شیخی گھس جانا۔ (ا۔محاورہ) گھمنڈ جاتا رہنا۔
شیخی مارنا۔ (ا۔محاورہ) ڈینگ مارنا۔خود ستائی کرنا۔
شیخی میں آنا۔ (ا۔محاورہ) اترانا۔گھمنڈ کرنا۔
شیخین۔ (ع۔ا۔مذ) شیخ کا تثنیہ۔کنایتاً حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ
شیدا (شیدائی) [ف۔صف] عاشق۔عشق میں ڈوبا ہوا۔فریفتہ۔فدا۔
شیدی۔ (شی۔دی) [ف۔ا۔مذ] حبشیوں کا لقب۔ (۲) حبشی۔
شیڈ۔ ((Shed)) [انگ۔ا۔مذ] سائبان۔چھپر۔اسارا۔
شیڈ۔ ((Shade)) [انگ۔ا۔مذ] (۱) سایہ۔چھاؤں (۲) تیرگی۔تاریکی اندھیرا۔ (۳) کنج۔گوشہ۔خلوت (۴) تصویر کا تاریک حصہ (۵) حفاظت۔بچاؤ۔آڑ (۶) رنگ کا مختلف ہونا۔باریک فرق (۷) غیر حقیقی شے۔موہوم شے (۸) سایہ۔بھوت۔پریت۔
شیڈول۔ ((Schedule)۔شے۔ڈول) [انگ۔ا۔مذ] فہرست جدول۔نقشہ۔گوشوارہ۔
شیر۔ [ف۔ا۔مذ] (۱) باگھ۔ببر۔بگھیلا۔اسد۔ (۲) پرنالے کا منہ جو شیر کی شکل کا بنایا جاتا ہے (۳) بہادر۔جوانمرد۔نڈر۔
شیر آبی۔ [ف۔ا۔مذ] مگرمچھ۔گھڑیال۔ایک بحری جانور۔سیل۔
شیر آسا۔ (ف۔ا۔صف) شیر کی طرح۔
شیر انداز۔شیر افگن۔ (ف۔صف) شیر کو پچھاڑنے والا۔شجاع۔دلیر۔بہادر
شیر ببر۔ ایک قسم کا بہت بڑا شیر جو افریقہ میں ہوتا ہے اور اس کی گردن پر بالوں کے گچھے ہوتے ہیں۔
شیر بچہ۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) شیر کا بچہ (۲) دلیر بہادر (۳) ایک قسم کی چھوٹی بندوق۔
شیر بکری۔ (ف۔ا۔مث) لڑکوں کا ایک کھیل۔
شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔ (ا۔مثل) عدل اور انصاف کی تعریف میں بولتے ہیں۔
شیر خدا۔ (ف۔ا۔مذ) حضرت علیؓ کا لقب۔
شیر دل۔ (ف۔صف) دلیر۔قوی۔شجاع۔بہادر۔
شیر دہان۔ (۱) وہ صورت جو شیر کے کلے سے مشابہ ہو۔اکثر پانی گرنے کی جگہ پر بناتے ہیں (۲) ایک قسم کی بندوق (۳) ایک قسم کا عصا (۴) وہ مکان جو دروازے کی طرف سے عرض میں کم اور پیچھے کی طرف سے زیادہ ہو (۵) ایک قسم کا کنگن۔
شیر ژیاں۔ (ف۔ا۔مذ) غضبناک شیر (۲) بہادر آدمی۔
شیر قالین۔ [ف۔ا۔مذ] (۱) شیر کی وہ تصویر جو اکثر قالینوں پر بنی ہوتی ہے (۲) نمائشی۔غیر حقیقی (۳) بزدل۔
شیر کا ایک ہی بھلا۔ (ا۔مثل) بہادر بیٹا ایک ہی کافی ہے۔
شیر کا بال۔ (ف۔ا۔مذ) سم قاتل۔زہر قاتل۔
شیر کا برقع۔ (ف۔ا۔مذ) فقیری۔درویشی
شیر کا جھوٹا گیدڑ کھائیں۔ (ا۔مثل) امیر آدمیوں کے دم سے کئی غریب پلتے ہیں۔
شیر کا کان۔ (ف۔ا۔مذ) بھنگ چھاننے کی صافی۔
شیر کا کھاجا بکری۔ (ا۔مثل) زبردست کمزوروں کو دبا لیتے ہیں۔
شیر کا منہ چوم کر طمانچہ کھانا۔ (ا۔محاورہ) زبردست کو چھیڑ کر تکلیف اٹھانا۔
شیر کا ناخن۔ [ف۔ا۔مذ] حفاظت کے لیے بچوں کے گلے میں ڈالتے ہیں۔
شیر کھائے نہ کھائے منہ لال۔ (ا۔مثل) بدنام آدمی پر سب الزام لگاتے ہیں۔
شیر کرنا۔ (۱) حوصلہ بڑھانا (۲) دلیر کرنا (۳) شہ دینا۔اکسانا (۴) زیادہ کرنا۔تیز کرنا۔
شیر کی بولی بولنا۔ (ا۔محاورہ) (کنایتہً) قے کرنا۔
شیر کی خالہ۔ (ف۔ا۔مث) بلی
شیر کے منہ میں جانا۔ (ا۔محاورہ) جان کو خطرے میں ڈالنا۔
شیر ماہی۔ (ا۔مث) ایک قسم کی مچھلی۔
شیر مرد۔ (ف۔صف) بہادر۔شجاع (۲) عارف۔کامل
شیر نیستاں۔ (ف۔صف) (۱) جنگل کا شیر (۲) بڑا بہادر۔
شیر ہونا۔ (ا۔محاورہ) کسی کا کسی پر دلیر ہونا۔
شیر یزداں۔ (ف۔ا۔مذ) حضرت علیؓ کا لقب۔خدا کا شیر۔
شیروں کے شیر ہی ہوتے ہیں۔ (ا۔مثل) بہادروں کی اولاد بہادر ہی ہوتی ہے۔
شیروں کے منہ چڑھنا۔ (ا۔محاورہ) بہادروں کے مقابلہ میں آنا۔
شِیر۔ [ف۔ا۔مذ] دودھ
شیر برنج۔ (ف۔ا۔مث) چاولوں کی کھیر۔
شیر پیما۔ [ف۔ا۔مث] آلہ جس سے دودھ کے خالص ہونے کا امتحان کیا جاتا ہے۔دودھ کسوٹی (انگ) (Lactometer)
شیر خشت۔ (ف۔ا۔مذ) ایک میٹھی دوا جو بطور مسہل استعمال ہوتی ہے۔
شیر خوار۔شیر خور۔ [ف۔ا۔مذ] دودھ پیتا بچہ۔
شیر خوارگی۔ [ف۔ا۔مذ] وہ عمر جس میں بچہ دودھ پیتا ہے۔
شیر دان۔ (۱) دودھ کا برتن (۲) بکری کا معدہ۔کھیری۔
شیر گرم۔ [ف۔ا۔صف] نیم گرم۔
شیر مادر۔ [ف۔ا۔مذ] (۱) ماں کا دودھ (۲) حلال۔مباح۔جائز
شیر مال۔ [ف۔ا۔مذ] میدے کی خمیری روغنی روٹی۔
شیر و شکر۔ [ف۔ا۔مذ] (۱) دودھ اور شکر کی طرح ملا ہوا۔یک جان دو قالب (۲) ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔
شیر و شکر ہونا۔ (ا۔محاورہ) نہایت مانوس ہونا۔گھل مل جانا۔
شیرازہ۔ (شی۔را۔زہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) وہ فیتہ جو کتاب کی جزبندی کے بعد

اس کی پُشت پر لگاتے ہیں۔ (۲) سلائی جو کتاب اور پٹھوں پر کی جاتی ہے۔ (۳) انتظام ۔سلسلہ۔

شیرازہ باندھنا ۔ (ا۔محاورہ) کتاب کی سلائی کرنا منتشر جزوں کو یکجا کرنا۔

شیرازہ بکھرنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) منتشر ہو جانا (۲) ابتری پڑنا (۳) انتظام بگڑنا۔

شیرازہ بندی ۔ [ف۔ا۔مث] (۱) جلد بندی (۲) انتظام۔

شیرازی ۔ (شی۔را۔زی) [ف۔صف] (۱) شیراز کا۔ شیراز سے منسوب (۲) ایک قسم کا کبوتر۔

شیرنی ۔ [اُ۔ا۔مث] شیر کی مادہ۔

شیرنی ۔ (شیر۔نی) [ف۔ا۔مث] مٹھائی۔ شیرینی۔

شیروں کا منہ کس نے دھویا ۔ (ا۔مثل) بچے ہاتھ منہ دھوئے بغیر کھانا کھائیں تو طنزاً کہتے ہیں۔

شیروں کے شیر ہی ہوتے ہیں ۔ (ا۔مثل) بہادروں کی اولاد بہادر ہی ہوتی ہے۔

شیروں کے منہ چڑھنا ۔ (ا۔محاورہ) بہادروں کے ساتھ مقابلہ کرنا۔ زبردست کے ساتھ اڑنا۔

شیرہ ۔ (شی۔رہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) قوام۔ چاشنی (۲) پتلا گڑ جو تمباکو میں ڈالا جاتا ہے۔ راب۔

شیرۂ انگور ۔ [ف۔ا۔مذ] انگوری شراب۔

شیریں ۔ (شی۔ریں) [ف۔صف] (۱) میٹھا خوشگوار (۲) عزیز۔ پیارا۔ (۳) نرم۔ ملائم۔ رس دار (۴) فرہاد کی معشوقہ کا نام۔

شیریں ادا ۔ (ف۔صف) وہ جس کی ادائیں پسند ہوں۔ اچھی اداؤں والا۔

شیریں بیاں ۔ (ف۔صف) خوش بیاں۔ خوش کلام۔

شیریں خرام ۔ (ف۔صف) پسندیدہ چال چلنے والا۔

شیریں دہان (دہن) ۔ [ف۔صف] میٹھی باتیں کرنے والا (۲) جس کا بوسہ لیتے ہوئے لُطف آئے۔

شیریں زبان۔ شیریں سخن۔ شیریں کلام۔ شیریں نفس۔ شیریں مقال ۔ (ا۔صف) خوش گفتار۔ فصیح

شیریں لب ۔ (ف۔صف) خوش گفتار۔ فصیح۔

شیریں نوا ۔ (ف۔صف) سُریلا۔ خوش آواز۔

شیریں نہ شود دہن بحلوہ گفتن ۔ (ف۔مثل) کسی چیز کا محض نام لینے سے اس کا مزہ نہیں آتا۔

شیرینی ۔ (شی۔ری۔نی) [ف۔ا۔مث] (۱) مٹھائی (۲) مٹھاس۔ حلاوت۔

شیرینیٔ تحریر ۔ (ف۔ا۔مث) تحریر کا دل پسند ہونا۔

شیش ۔ [ف۔ا۔مذ] شیشے کا مخفف۔ بطور سابقہ استعمال ہوتا ہے جیسے شیش محل۔

شیش گر ۔ (شیش۔گر) [ف۔صف] شیشے کی چیزیں بنانے والا۔

شیشم ۔ (شی۔شم) [اُ۔ا۔مذ] ایک درخت جس کی لکڑی نہایت وزنی اور مضبوط ہوتی ہے۔

شیش محل ۔ (شیش۔مَ۔حَل) [اُ۔ا۔مذ] وہ مکان جس میں چاروں طرف شیشے لگے ہوں۔

شیش محل کا کُتا ۔ (ا۔مذ) کتا شیش محل میں چاروں طرف کتوں کو دیکھ کر گھبرا جاتا ہے (۱) بوکھلایا ہوا کتا (۲) باؤلا کتا۔ (۳) دیوانہ آدمی۔

شیش ناگ ۔ (س۔ا۔مذ) ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق ایک بڑا سانپ جس کے ہزار سر ہوتے ہیں اور یہ دُنیا کو اُٹھائے ہوئے ہے (۲) بڑا سانپ۔

شیشہ ۔ (شی۔شہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) آئینہ (۲) کانچ (۳) بوتل۔ قرابہ۔ (۴) آرسی کا آئینہ۔

شیشہ باز ۔ (ف۔صف) شعبدہ باز (۲) رقاصوں کا ایک گروہ (۳) ٹھگ۔ مکار۔

شیشۂ شکستہ را پیوند کردن مشکل است ۔ (ف۔مثل) ٹوٹے ہوئے شیشے کو جوڑنا مشکل ہے۔ اسی طرح جب دل میں کسی قسم کا میل آ جائے تو صفائی مشکل ہو جاتی ہے۔

شیشہ دکھانا ۔ آئینہ دکھانا۔ (۲) پنجاب میں جوتے کا تلا دکھا کر مذاق کہتے ہیں

شیشہ دکھائی ۔ (ا۔محاورہ) وہ انعام جو نائی کو آئینہ دکھانے پر دیا جاتا ہے۔

شیشۂ دل ۔ (ف۔ا۔مذ) نازک ہونے کی وجہ سے دل کا استعارہ شیشے سے کیا جاتا ہے۔

شیشۂ دل چور کرنا ۔ (ا۔محاورہ) رنج پہنچانا۔ دُکھ دینا۔

شیشۂ ساعت ۔ (ف۔ا۔) ریت گھڑی۔ بالو گھڑی۔

شیشے کا بال ۔ (ا۔مذ) باریک درز جو شیشے کو چوٹ لگنے سے آ جاتی ہے۔

شیشے کا دیو ۔ (ا۔مذ) شراب۔ مے۔

شیشے کی ہچکیاں ۔ (ا۔مث) بوتل یا قرابہ سے رقیق چیز کے نکلنے پر جو آواز رُک رُک کر پیدا ہوتی ہے۔

شیشے میں اُتارنا ۔ (ا۔محاورہ) قابو میں لانا۔ مسخر کرنا۔ پرچانا۔

شیشے میں ڈھالنا ۔ (ا۔محاورہ) مطیع کرنا۔ مسخر کرنا۔

شیشی ۔ (شی۔شی) [اُ۔ا۔مث] کانچ کا چھوٹا سا برتن۔ چھوٹی سی بوتل۔

شیشی سنگھانا ۔ (ا۔محاورہ) بیہوشی کی دوا سنگھانا۔

شیطان ۔ (شَے۔طان) [ع۔ا۔مذ] فرشتوں کا معلم جس نے خدا کی نافرمانی کر کے حضرت آدم کو سجدہ نہ کیا اور راندہ گیا (۲) نافرمان۔ سرکش۔ باغی (۳) پلید۔ خبیث۔ بدکار (۴) مردود۔ نکالا ہوا (۵) گمراہ۔ بدراہ (۶) شریر۔ بدذات۔ فتنہ انگیز۔ فسادی۔ (۷) جھگڑا۔ فساد (۸) غصہ۔ غضب۔

شیطان اُترنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) غصہ دُور ہونا (۲) شرارت رفع ہونا۔

شیطان اُچھلنا ۔ (ا۔محاورہ) شرارت سُوجھنا۔

شیطان چڑھنا (سوار ہونا) ۔ (ا۔محاورہ) غصہ یا ضد چڑھنا۔ (۲) جن بھوت کا سایہ ہونا۔ (۳) شرارت سُوجھنا۔

شیطان چوکڑی ۔ شرارتی آدمیوں کی ٹولی۔

شیطان سے زیادہ مشہور ۔ بہت بدنام۔ بہت مشہور

شیطان کا امان مانگنا ۔ (ا۔محاورہ) ایسا شریر ہونا کہ شیطان بھی پناہ مانگے

شیطان کا کان میں پھونک دینا ۔ (ا۔محاورہ) شیطان کا بہکا دینا (۲) شیطان کا دل میں غرور پیدا کرنا۔

شیطان کا لشکر ۔ (ا۔ی۔مذ) شریر لڑکوں کا مجمع۔

شیطان کو آتے دیر نہیں لگتی ۔ (ا۔مثل) جھگڑا کھڑا ہونے یا غصہ آنے میں

دیر نہیں لگتی۔

شیطان کی آنت۔ (ا۔مث) (۱) بڑی لمبی چیز (۲) طول طویل قصہ (۳) وہ چیز جس کا سلسلہ دُور تک پھیلا ہو۔

شیطان کی پھٹکار۔ (بددُعا) کوئی بُرا کام کرے تو کہتے ہیں۔

شیطان کی خالہ۔ (ا۔مث) لڑائی جھگڑا کرا دینے والی عورت۔

شیطان کی ڈور۔ (ا۔مث) مکڑی کے جالے کا تار جو اکثر راستوں میں اُڑتا رہتا ہے اور آنکھ میں پڑ جانے سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔

شیطان کے کان بہرے۔ (ا۔مثل) شیطان نہ سُنے۔ نمّاز غمّاز کے کان تک یہ بات نہ پہنچائے (۲) خُدا کرے یہ خبر جھوٹ ہو۔

شیطان کے کان کاٹنا۔ (ا۔محاورہ) شیطان سے بڑھ کر کام کرنا۔ شیطان سے زیادہ شریر اور فتنہ انگیز ہونا۔

شیطان کے گھر ولی۔ (ا۔مثل) نالائق شخص کی اولاد کا نیک ہونا۔

شیطان مجسّم۔ (ع۔صف) سرتاپا شریر۔ بے حد شریر۔

شیطان نے لڑکوں سے پناہ مانگی۔ (ا۔مثل) لڑکے شیطان سے بھی زیادہ شریر ہوتے ہیں۔

شیطان ہر جگہ موجود ہے۔ (ا۔مثل) سامانِ گناہ ہر جگہ موجود ہوتا ہے۔ ہر جگہ انسان کے دل میں بُرے وسوسے آتے رہتے ہیں۔

شیطانی۔ (شَے۔طَا۔نی) [اُر۔صف] (۱) شیطان سے منسوب۔ شیطان کا (۲) احتلام جو عورتوں کو ہو جائے۔

شیطانی لشکر۔ (ا۔مذ) شریر لڑکوں کا مجمع۔

شیطانی چرخا۔ (ا۔مذ) بُری چیز یا بُرا شخص۔

شیطنت۔ (شَے۔طَ۔نَت) [اُر۔ا۔مث] (۱) شرارت۔ خباثت بدی (۲) شرارت (۳) فتنہ فساد۔

شیعہ۔ (شِی۔عَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) گروہ (۲) مسلمانوں کا وہ فرقہ جو حضرت علیؓ کو پیغمبرِ اسلام کے بعد خلافت کا حق دار مانتا ہے (۲) امامیہ مذہب کا پیرو۔

شیعی۔ (شِی۔عِی) [ع۔صف] شیعہ فرقہ سے منسوب۔

شیفتگی۔ (شَیف۔تَ۔گی) [ف۔ا۔مث] (۱) عشق۔ فریفتگی (۲) حیرانی مدہوشی۔ پریشانی۔

شیفتہ۔ (شَیف۔تہ) [ف۔صف] (۱) عاشق۔ فریفتہ (۲) متحیر۔ پریشان۔ (۳) اُردو کے شاعر نواب مصطفےٰ خاں کا تخلص۔

شیلا۔ (شَے۔لا) [ف۔ا۔مث] ململ۔

شیلڈ۔ (انگ۔ا۔مث) سپر۔ ڈھال (۲) انعامی نشان۔

شیلف۔ ((Shelf)) [انگ۔ا۔مث] طاق۔ الماری۔ خانہ۔

شِیَم۔ (شِ۔یَم) [ع۔ا۔مث] شیمہ کی جمع۔ عادتیں۔ خصلتیں۔

شَین۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) عیب۔ بُرائی (۲) عیب لگانا۔ جمع: شیون۔

شِین۔ [ہ۔ا۔مذ] حرف "ش" کا تلفظ۔

شین قاف دُرست نہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) تلفظ صحیح نہ ہونا۔

شیو۔ ((Shave)) [انگ۔ا۔مذ] حجامت۔

شیو۔ شیوا۔ [ہ۔ا۔مذ] ہندوؤں کا بڑا دیوتا۔ مخلوقات کو فنا کرنے والا۔

شیوا۔ (شَے۔وا) [ف۔صف] فصیح۔ بلیغ۔

شیوا زبان (بیان)۔ [ف۔صف] خوش بیان۔ فصیح۔ بلیغ

شیوخ۔ (شُ۔یُوخ) [ع۔ا۔مذ] (۱) شیخ کی جمع (۲) مشائخ (۳) بوڑھے (۴) استاد۔ معلمین

شیوخت۔ (شُ۔یُو۔خَت) [ع۔ا۔مث] بڑھاپا۔

شیوع۔ (شُ۔یُوع) [ع۔ا۔مذ] (۱) ظاہر ہونا (۲) جاری ہونا۔ (۳) پھیلنا۔ اشاعت۔

شیون۔ (شَے۔وَن) [ف۔ا۔مذ] غم۔ ماتم۔ سوگ۔ نوحہ۔ آہ و زاری نالہ۔ فریاد۔ واویلا۔

شیوہ۔ (شَے۔وَہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) طور۔ طریق۔ ڈھنگ۔ انداز۔ دستور (۲) ناز۔ کرشمہ

شیوہ گری۔ ناز نخرہ۔ عشوہ۔

ص

ص۔ (صاد۔صَواد) [ع۔ا۔مذ] اُردو کا بیسواں۔ فارسی کا سترھواں اور عربی کا چودھواں حرف۔ حساب ابجد میں اس کے نوے عدد فرض کئے گئے ہیں۔ اسے صادِ مہملہ یا صادِ غیر منقوطہ بھی کہتے ہیں۔ آدھا ص یعنی بلا دائرے کا (۲) صحیح۔ منظور شدہ اور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مخفف کی علامت ہے۔ قرآن شریف کی ایک سُورت کا نام۔ یہ شمسی حرف ہے۔ اگر اس کے پہلے "ال" ہو تو لام نہیں پڑھا جائے گا۔ البتہ ص کو مشدد کر دیا گیا جیسے الصّید۔

ص - ا

صابِر۔ (صَا۔ بِر) [ع۔صف] (۱) صبر کرنے والا۔ متحمل۔ بُردبار (۲) حضرت ایوبؑ کا لقب جن کا صبر ضربُ المثل ہے۔ جمع : صابرین۔

صابری۔ (صا۔ب۔ری) [ع۔ف۔ا۔مث] (۱) صابر سے منسوب (۲) فقرا کا ایک گروہ جو حضرت سیّد علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری سے منسوب ہے۔

صَابُن۔ (صَا۔بُن) [اُر۔ا۔مذ] عربی لفظ صابُون کا مورّد۔ مَیل صاف کرنے کی چیز جو تیل۔ سوڈا اور چربی وغیرہ سے بنائی جاتی ہے۔

صَابُن سا مُنہ میں گھلنا۔ صابن سا مُنہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) بسیٹھا سیٹھا مُنہ ہونا۔ پھیکا پھیکا اور بدذائقہ مُنہ ہونا۔

صابن کا تار۔ (ا۔مذ) شامل مگر آلودگی سے پاک تعلقاتِ دُنیا میں شامل مگر علیحدہ۔ بے لوث۔ بے تعلق۔ آزاد۔

صابُون۔ (صَا۔بُون) [ع۔ا۔مذ] دیکھیے صابن۔

صابونی۔ (صَا۔بُو۔نی) [ف۔ا۔مث] ایک قسم کی مٹھائی۔

صابی۔ (ع۔ا۔مذ) ایک دین سے پھر کر دوسرے دین میں جانا۔

صاحِب۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) یار۔ دوست۔ ساتھی (۲) مالک۔ خُدا۔ آقا۔ حاکم (۳) کلمۂ تعظیم (۴) خاوند۔ شوہر (۵) آپ (۶) جنٹلمین۔ شریف (۷) معشوق۔ دلبر (۸) کلمۂ خطاب (۹) کلمۂ احترام جو نام کے بعد لکھا جاتا ہے۔

صاحب الغرض مجنونٌ۔ (ع۔مثل) غرض مند دیوانہ ہوتا ہے۔

صاحبِ اختیار۔ (ع۔صف) با اختیار۔ خود مختار۔ آزاد۔ مطلق العنان۔

صاحبِ اخلاق۔ (ع۔صف) خوش اخلاق۔ خلیق۔

صاحبِ ادراک۔ (ع۔صف) دانا۔ عقلمند

صاحبِ استعداد۔ (ع۔صف) قابل۔ لائق۔

صاحبِ اقبال۔ (ع۔صف) خوش بخت۔ نیک اختر۔

صاحبُ الزّمان۔ (ع۔صف) حضرت امام مہدی کا لقب۔

صاحبِ بُرید۔ (ع۔صف) ڈاکخانے کا انتظام کرنے والا۔ پوسٹ ماسٹر۔

صاحبِ تخت۔ (ع۔ف۔صف) بادشاہ۔

صاحبِ تدبیر۔ (ع۔صف) ذی شعور۔ ہوشیار۔ تجربہ کار۔ مُدبّر۔

صاحبِ تمیز۔ (ا۔صف) تمیزدار۔ ذی شعور۔ (۲) دانا۔ عقلمند (۳) واقف۔ ماہر (۴) سلیقہ۔ سُگھڑ۔

صاحبِ جائداد۔ (ع۔ف۔صف) وہ شخص جس کے پاس۔ زمین۔ املاک۔ باغات وغیرہ ہوں۔

صاحبِ جمال۔ (ع۔صف) حسین۔ خوبصورت۔

صاحبِ جیش۔ (ع۔صف) فوج کا کمانڈر انچیف۔ جرنیل۔

صاحبِ حال۔ (ع۔صف) لائق۔ قابل دید (۲) مہذب۔ شائستہ (۳) اہلِ دل (۴) وہ شخص جس کی طرف کسی فقرے یا جملے کا اشارہ ہو۔

صاحبِ حیثیت۔ (ع۔صف) جائداد کا مالک۔ دولت مند۔ معزّز۔

صاحبِ خانہ (ع۔ف۔صف) (۱) گھر والا۔ گھر کا مالک (۲) مہمان دار۔ میزبان۔

صاحبِ دل۔ (ع۔ف۔صف) پارسا۔ متقی۔ پرہیزگار۔ دین دار۔ سخی۔

صاحبِ دیوان۔ (ف۔صف) وہ شاعر جس کے کلام کا مجموعہ مرتب یا شائع ہو چکا ہو

صاحبِ ذوق۔ (ع۔صف) (۱) عارفِ کامل (۲) شوقین۔ عاشق مزاج۔ (۳) فنونِ لطیفہ کا اچھا مذاق رکھنے والا۔

صاحبِ راز۔ (ع۔ف۔صف) بھیدی۔ محرم۔ ہمدم

صاحبِ روایت۔ (ع۔صف) معتبر راوی۔

صاحب زادہ۔ (ع۔ف۔مذ) (۱) شریف زادہ۔ رئیس زادہ (۲) بیٹا۔ فرزند۔ لڑکا کسی بزرگِ دین کی اولاد (۳) ناتجربہ کار نوجوان۔

صاحب زادہ پن۔ (ا۔مذ) نادانی۔ احمق پن۔ بیوقوفی۔

صاحب زادی۔ (ا۔مث) بیٹی۔ دُختر۔

صاحبِ زُبان۔ (ع۔ف۔صف) زبان کا ماہر۔ زبان دان۔

صاحبِ زر۔ (ع۔ف۔صف) امیر۔ دولت والا۔ مال دار۔

صاحب سلامت (ع۔ا۔مث) علیک سلیک۔ ملاقات۔ جان پہچان۔

صاحبِ سلیقہ۔ (ع۔ف۔صف) سُگھڑ۔ ہنرمند۔ صاحبِ تمیز۔

صاحبِ صابی۔ (ع۔صف) (۱) حضرت عیسیٰ (۲) وہ شخص جس نے ستاروں کی پرستش رائج کی۔

صاحبِ صفّین۔ (ع۔صف) حضرت علیؓ۔

صاحبِ ظرف۔ (ع۔صف) باحوصلہ۔ عالی ظرف۔

صاحبِ عالم۔ (ع۔صف) شہزادگانِ دہلی کا لقب۔

صاحبِ عزّ و شان۔ (ع۔صف) عزت اور شان و شوکت والا۔

صاحبِ عصا۔ (ع۔صف) حضرت موسیٰ علیہ السّلام۔

صاحبِ عطا و نعم۔ (ع۔صف) فیاض۔ سخی۔

صاحبِ غیرت۔ (ع۔صف) غیرت مند

صاحبِ فراست۔ (ع۔صف) دانا۔ عقل مند۔

صاحبِ فراش۔ (ع۔صف) وہ بیمار جو بستر سے اُٹھ نہ سکے۔ چارپائی پر پڑا رہنے والا بیمار آدمی۔

صاحبِ قِران ۔ (ع ۔صف) (۱) وہ شخص جس کے نطفہ ٹھہرنے یا پیدا ہونے کے وقت زہرہ و مشتری ایک گھر میں ہوں ۔ قِرانُ السعدین والا ۔ (۲) بڑا نیک ۔ طالع اور فتح مند (۳) امیر تیمور کا لقب ۔

صاحبِ قلم ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) ادیب ۔ شاعر ۔ مصنف ۔

صاحبِ قیافہ ۔ (ع ۔صف) عقلمند ۔ دانا ۔ سمجھ دار

صاحبِ کتاب ۔ (ع ۔صف) وہ پیغمبر جس پر کوئی آسمانی کتاب اُتری ہو ۔

صاحبِ کرامت ۔ (ع ۔صف) جس میں کرامت دکھانے کی طاقت ہو ۔

صاحبِ کرم ۔ (ع ۔صف) فیاض ۔ سخی ۔ داتا ۔

صاحبِ کمال ۔ (ع ۔صف) ماہر ۔ استاد (۲) عارف ۔ ولی ۔ عالم (۳) حکیم ۔ ڈاکٹر

صاحبِ لولاک ۔ (ع ۔صف) جناب رسالتمآبؐ

صاحبِ مقدور ۔ (ع ۔ ف ۔صف) مالدار ۔ دولت مند ۔

صاحبِ من ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) میرے صاحب ! جنابِ من ! مہربان ۔

صاحبِ منصب ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) عہدیدار ۔

صاحبِ نسبت ۔ (ع ۔صف) خدا سے لگاؤ رکھنے والا ۔ ولی کامل ۔

صاحبِ نصیب ۔ (ع ۔ صف) (۱) خوش نصیب ۔ خوش قسمت ۔ (طنزاً) بدنصیب ۔ کمبخت ۔

صاحبو ۔ (صَا ۔ ح ۔ بو) [اُ ۔ خطاب] اے حاضرین جلسہ ۔

صاحبہ ۔ (صَا ۔ ح ۔ بہ) [ع ۔ ا ۔ مث] صاحب کی تانیث ۔ محترمہ ۔ جمع اصاحبات

صاحِبی ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) حکومت ۔ عہد ۔ دور دورہ (۲) امیری (۳) عالی دماغی ۔ نازک مزاجی ۔ بے پروائی ۔ (۴) شیخی ۔ فیشن پرستی (۵) مغربی انداز اور طور طریقہ ۔

صاحبی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) حکومت کرنا ۔ دماغ کرنا ۔ کم توجہی کرنا ۔ خاطر میں نہ لانا ۔

صاد ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) حرف "ص" کا تلفظ (۲) علامت تصدیق و قبول ۔ منظور کرنے کی علامت (۳) قرآن شریف کی اڑتیسویں سورت (۴) چشم ۔ آنکھ ۔

صاد کرنا ۔ صاد لکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تصدیق کرنا ۔ منظور کرنا ۔ پسند کرنا (۲) دستخط کرنا ۔

صاد ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) منظور ہونا ۔ تسلیم شدہ ۔

صادر ۔ (صَا ۔ در) [ع ۔صف] نافذ ہونے والا ۔ نکلنے والا ۔ نافذ ۔

صادر شدہ ۔ (ع ۔ صف) جاری کیا ہوا ۔

صادر کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جاری کرنا ۔ حکم یا قانون جاری کرنا ۔

صادر وارد ۔ (ع ۔صف) (۱) مسافر ۔ آتا جاتا (۲) مہمان

صادر ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) نافذ ہونا ۔ جاری ہونا (۲) واقع ہونا پیش آنا (۳) پہنچنا ۔ نازل ہونا ۔

صادِق ۔ (صَا ۔ دق) [ع ۔صف] (۱) سچا ۔ راست گو (۲) منصف ۔ مزاج ۔ (۳) وفادار (۴) ٹھیک ۔ موزوں (۵) معنی کا کسی دوسری چیز پر درست آنا (چسپاں ہونا) جمع : صادقین ۔

صادق آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) درست ہونا ۔ ٹھیک ہونا (۲) چسپاں ہونا ۔ عائد ہونا ۔

صادق الاعتقاد ۔ (ع ۔صف) سچے اعتقاد والا ۔

صادق القول ۔ (ع ۔صف) بات کا پورا ۔ وفادار ۔

صادق الوَعدَہ ۔ (ع ۔صف) وعدے کا سچا ۔ وعدہ پورا کرنے والا بات کا پکا ۔

صادقانہ ۔ (ع ۔صف) سچے طور سے ۔ وفاداری سے ۔

صارف ۔ (صا ۔ رف) [ع ۔ صف] خرچ کرنے والا ۔ وہ شخص جو کسی چیز کو استعمال کرے ۔ جمع : صارفین ۔

صارم ۔ (صا ۔ رِم) [ع ۔صف ۔ و ۔ ا ۔ مذ] (۱) تلوار کاٹ والی (۲) بہادر آدمی ۔

صاع ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) ۲۳۴ تولے کا ایک وزن (۲) [مث] نشیب ۔ پست زمین ۔

صاعِد ۔ (صا ۔ عِد) [ع ۔صف] اوپر چڑھنے والا ۔

صاعقہ ۔ (صَا ۔ عِ ۔ قہ) [ع ۔ ا ۔ مث] کڑکنے اور زمین پر گرنے والی بجلی ۔

صاعِقہ بار ۔ صاعقہ زا ۔ صاعِقہ نگن ۔ (ع ۔صف) بجلی گرانے والا ۔

صاف ۔ (ع ۔صف] (۱) کھرا ۔ نرمل ۔ خالص ۔ (۲) اُجلا ۔ بے داغ ۔ کورا ۔ (۳) بے گناہ ۔ پاک (۴) سہل ۔ آسان (۵) ہموار ۔ چکنا (۶) ہو بہو بالکل (۷) ظاہر ۔ آشکار (۸) علی الاعلان (۹) نتھرا ہوا ۔ مانجھا ہوا ۔ صیقل کیا ہوا ۔ (۱۰) سچا ۔ سیدھا (۱۱) مفصل ۔ واضح (۱۲) ٹھیک درست ۔ (۱۳) بے کدورت (۱۴) بے لوث (۱۵) سادہ ۔ معصوم ۔ (۱۶) کھلم کھلا ۔ کھلے طور پر ۔

صاف اُڑا لانا ۔ (ا ۔ محاورہ) اس طرح بھگا لانا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو ۔

صاف انکار کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بالکل جواب دینا ۔ مُکر جانا ۔

صاف بات ۔ (ا ۔ مث) آزادانہ رائے ۔ بے لاگ بات ۔

صاف باطن ۔ (ع ۔صف) بے کینہ ۔ جس کے باطن میں کھوٹ نہ ہو ۔

صاف جواب دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) بالکل انکار کرنا ۔ دوٹوک جواب دینا ۔

صاف بچنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کوئی ضرر نہ پہنچنا ۔

صاف چھوٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بری ہونا ۔ بے قصور بن کر رہائی پانا ۔

صاف دِل ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) بے کینہ ۔ بے ریا ۔ جس کے دل میں کوئی کدورت نہ ہو ۔

صاف دیدہ ۔ (ع ۔ ف ۔صف) بے شرم ۔ بے حیا ۔ بے عزت ۔ ڈھیٹ ۔

صاف رہ ۔ بیباک رہ ۔ (ا ۔ مثل) حساب صاف ہو تو کسی کا ڈر نہیں ہوتا ۔

صاف رہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) اُجلا رہنا ۔ پاک رہنا (۲) دیانتداری اور ایمانداری سے رہنا (۳) بھوکا رہنا ۔ کچھ نہ کھانا ۔

صاف شفاف ۔ (ع ۔صف) ایسا صاف جس کے آرپار نظر آسکے ۔ بالکل صاف ۔

صاف صاف ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) بے لاگ ۔ کھری کھری ۔ کھلم کھلا ۔ اعلانیہ ۔

صاف صاف سُنانا (کہنا) (ا ۔ محاورہ) (۱) گالیاں دینا ۔ (۲) کھری کھری کہنا ۔

صاف کر دینا ۔ صاف کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) دھونا ۔ میل نکالنا ۔ کوڑا کرکٹ نکالنا ۔ مانجھنا (۲) نقل کرنا ۔ مسودہ کو ٹھیک کر کے لکھنا (۳) جنگل کاٹ کر میدان بنانا (۴) چٹ کرنا ۔ اُڑا دینا (۵) بالکل غارت کرنا ۔ اُجاڑنا ۔ مارنا (۶) مشق کرنا (۷) مُنہ کا مزہ ٹھیک کرنا (۸) مذبوحہ جانور کو بنانا ۔ (۹) قتل کر دینا ۔ (۱۰) کدورت رفع کرنا (۱۱) منہدم کر دینا ۔ گرانا ۔

(۱۲) بیباق کرنا (۱۳) ختم کر دینا (۱۴) چوری کرنا۔

صاف کہہ دینا (کہنا) (ا۔محاورہ) سچ سچ کہنا۔کھری کھری سُنانا (۲) بے لاگ بات کرنا۔

صاف گزرنا۔ (ا۔محاورہ) فاقہ گزرنا۔بالکل کھانے کو نہ ملنا۔

صاف گو۔ [ع۔ف۔صف] سچا۔کھری کھری کہنے والا۔

صاف معاملہ۔ (ع۔ا۔مذ) ایسا معاملہ جس میں کوئی پیچ نہ ہو۔

صاف مُنہ پر کہنا۔ (ا۔محاورہ) کسی کے خلاف اس کے سامنے کہنا کھلے طور پر کہنا۔

صاف نکل جانا۔ (ا۔محاورہ) کسی صدمہ۔آزار یا خطرناک جگہ سے بچ کر چلا جانا۔

صاف ہونا۔ (۱) اخلاص ہونا (۲) کھلنا۔جاری ہونا (۳) گر پڑنا (۴) بہت سے آدمیوں کا مارا جانا (۵) جنگل کا کاٹا جانا (۶) بال مونڈا جانا (۷) بیباق ہونا (۸) آسمان کھلنا (۹) درست کر کے لکھا جانا۔

صَافہ۔ [اُ۔ا۔مذ] (۱) سر پر باندھنے کا دوپٹہ (۲) شکاری جانور کا بھوکا رکھنا۔

صَافہ دینا۔ (ا۔محاورہ) شکاری جانور کو بھوکا رکھنا۔کبوتر کو بلند پروازی کے لیے بھوکا رکھنا۔

صَافی۔ (صَا۔فی) [ع۔ا۔مث] (۱) رومال یا کپڑے کا ٹکڑا جس سے صفائی کی جائے۔چولھے پر سے برتن اتارنے کا کپڑا (۲) چھاننے کا کپڑا۔

صافی نامہ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) راضی نامہ (۲) تصدیق کا خط۔فارغ خطی۔

صالح۔ (صَا۔لِح) [ع۔صف] (۱) نیک۔پارسا۔پرہیزگار۔متقی (۲) دیانتدار۔نیک چلن (۳) ایک پیغمبر جو قوم ثمود میں مبعوث ہوئے تھے۔

صالحات۔ (صا۔لِ۔حات) [ع۔ا۔مث] (۱) صالحہ کی جمع۔نیک عورتیں (۲) اچھے کام۔

صالحہ۔ (صَا۔لِ۔حَہ) [ع۔ا۔مث] نیک بخت عورت۔پاک دامن بی بی۔

صالحین۔ (صا۔لِ۔حِین) [ع۔ا۔مذ] صالح کی جمع۔نیک اور پرہیزگار لوگ۔

صَامت۔ (ع۔صف) چُپ۔خاموش (۲) گونگا (۳) بے جان۔

صانع۔ (صا۔نِع) [ع۔صف] (۱) کاریگر۔بنانے والا (۲) پیدا کرنے والا۔خالق۔

صانع حقیقی۔صانع قدرت۔صانع مُطلق۔ (ع۔ا۔مذ) اللہ پاک دُنیا بنانے والا۔

صائب۔ (صا۔اِب) [ع۔صف] (۱) رَسا۔پہنچنے والا۔(۲) دُرست ٹھیک۔

صائب الرائے۔ (ع۔صف) جس کی رائے درست ہو۔عقل مند۔

صائم۔ (صا۔اِم) [ع۔ا۔مذ۔صف] روزہ۔روزہ رکھنے والا۔

صائم الدّہر۔ (ع۔صف) ہمیشہ روزہ رکھنے والا۔

ص۔ب

صَبا۔ (صَ۔با) [ع۔ا۔مث] (۱) وہ ہوا جو مشرق سے چلے۔وہ پُروا ہوا جو موسم بہار میں چلتی ہے۔مشرقی ہوا۔صبح کی ہوا۔

صَبا خرام۔ (ع۔صف) تیز رفتار کنایتہً تیز گھوڑا۔

صَباح۔ (صَ۔باح) [ع۔ا۔مث] صبح۔تڑکا۔سحر۔

صَباحت۔ (صَ۔با۔حَت) [ع۔ا۔مث] گورا پن۔خوبروئی۔جمال۔

صَبّاغ۔ (صَبْ۔باغ) [ع۔ا۔مذ] رنگریز۔رنگنے والا۔

صُبح۔ (ع۔ا۔مث) تڑکا۔فجر۔سویرا۔سحر۔

صُبحِ ازل۔ مخلوق کی پیدائش اوّل کا وقت۔آغاز۔

صُبحِ الست۔ (ع۔ا۔مث) وہ صبح جب اللہ نے روحوں سے پوچھا تھا۔ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ یعنی کیا میں تمھارا رب ہوں۔روحوں نے کہا تھا بَلٰی۔ہاں تو ہمارا رب ہے۔

صُبحِ بنارس۔ (ا۔مث) بنارس میں صبح کا نظارہ بہت دلکش ہوتا ہے عورتیں نہانے کے لیے دریائے گنگا پر جاتی ہیں جس سے بڑی چہل پہل ہوتی ہے۔اسی لیے بنارس کی صبح مشہور ہے۔

صُبحِ بہار۔ (ع۔ف۔ا۔مث) موسم بہار کی صبح جسے بہت اچھا سمجھا جاتا ہے۔

صُبحِ پیری۔ (ع۔ف۔ا۔مث) بڑھاپا۔بڑھاپے کی ابتدا۔

صُبح خیز۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) صبح سویرے اُٹھنے والا۔عابد۔نمازی۔

صُبح خیزا۔صُبح خیزیا۔ (ع۔ف۔ا۔صف) سوتے ہوئے مسافروں کا مال چرانے والا۔چور۔

صُبح دم۔ (ع۔ف) علی الصباح۔بہت تڑکے۔منہ اندھیرے۔

صُبح شام بتانا۔صُبح شام کرنا۔ (ا۔محاورہ) حیلہ بہانہ کر کے ٹالنا۔

صُبح صادق۔ (ع۔ف) نور کا تڑکا۔پو پھٹے۔

صُبح صُبح۔ (ع۔متعلق فعل) بہت سویرے۔

صُبح کا بھولا شام کو آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے۔ (ا۔مثل) اگر آدمی خرابی اُٹھا کر جلد سنور جائے یا ایک وقت کے کام کو دوسرے وقت میں کرے تو وہ قابل مواخذہ نہیں ہے۔

صُبح کا تارا۔ (ا۔مذ) نہایت روشن ستارہ جو اکثر صبح کے وقت اور کبھی شام کو بھی دکھائی دیتا ہے۔زُہرہ۔

صُبح کاذب۔ [ع۔ا۔مث] صبح کی روشنی جس کے بعد پھر اندھیرا ہو جاتا ہے۔

صُبح کرنا۔ (ا۔محاورہ) رات کاٹنا۔

صُبح کس کا مُنہ دیکھا تھا۔ (ا۔محاورہ) جب کوئی کام بگڑ جائے یا خلاف مرضی ہو تو اس وقت کہتے ہیں۔

صُبح کی بوہنی اللہ میاں کی آس۔ (ا۔مثل) صبح کو کسی چیز کا بلا تکرار بِک جانا مبارک ہوتا ہے۔

صُبح کی پُوچھیں تو شام کی کہنا۔ (ا۔محاورہ) حواس باختہ ہونا۔گھبرا جانا۔

صُبح گاہ۔ (ع۔ف) صبح کے وقت۔علی الصباح۔

صُبح گاہی۔ (ف۔ا۔مث) صبح سے متعلق۔صبح والا۔

صُبح و مسا۔ (ع۔ف) صبح شام۔

صُبح ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) دن نکل آنا۔خاتمہ ہو جانا۔

صَبْر۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) شکیبائی۔خاموشی (۲) برداشت۔بُردباری۔تحمل۔

(۳) توقف۔ تامل (۴) خدا کی مار۔ کسی کا دل دکھانے کی آفت (۵) توکل۔ قناعت۔

صبر آزما۔ (ع۔ ف۔ صف) تکلیف دہ۔ صبر کو آزمانے والا۔

صبر آنا۔ (ا۔ محاورہ) تسلی ہونا۔ اطمینان ہونا۔ چین آنا۔

صبرِ ایوب (ایوبی) [ع۔ ا۔ مذ] حضرت ایوب کا صبر جو بہت مشہور ہے انتہائی صبر۔

صبر پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کو ستانے کی غیب سے سزا ملنا۔

صبر تلخ است ولیکن بر شیریں دارد۔ (ف۔ مثل) صبر تکلیف دہ ضرور ہے مگر اس کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔

صبر جمیل۔ (ع۔ ا۔ مذ) بہترین صبر۔ وہ صبر جس پر ثواب ملے۔

صبر دینا۔ (ا۔ محاورہ) اللہ تعالیٰ کا کسی کو تسکین دینا۔

صبر رخصت ہونا۔ (ا۔ محاورہ) صبر نہ رہنا۔ بے صبر ہونا۔

صبر سمیٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ناحق تہمت لگانا۔ بہتان کا گناہ اپنے ذمہ لینا۔ جھوٹ بولنا۔ (۲) دعائے بد دینا۔ کوسنا سننا۔

صبر کا یارا نہ رہنا۔ (ا۔ محاورہ) صبر نہ ہو سکنا۔ بے صبری۔

صبر کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ناامید ہو جانا (۲) تحمل کرنا۔ خاموش رہنا (۳) ٹھہرنا۔ تامل کرنا (۴) توکل کرنا۔ قناعت کرنا۔

صبر کی داد خدا کے ہاتھ ہے۔ (ا۔ مثل) صبر کرنے والوں کا انصاف خدا ہی کرتا ہے۔

صبر کی سل چھاتی پر رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) صبر کرنا۔ صبر کی توفیق دینا۔

صبر لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی کے صبر کے عذاب میں گرفتار ہونا (۲) کسی پر بہتان یا الزام لگا کر آہ لینا۔

صبر و شکر کرنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی مصیبت یا بلائے ناگہانی پر چپ رہنا۔ تکلیف میں خدا کا شکر بجا لانا۔

صبر کرکے بیٹھ رہنا۔ (ا۔ محاورہ) مایوس ہو کر بیٹھ رہنا۔

صبر و شکیب۔ تحمل۔ برداشت۔ اطمینان۔

صبر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) برداشت ہونا۔ قناعت ہونا (۲) تسلی ہونا۔ توکل ہونا۔ تامل ہونا۔

صِبْر۔ [ع۔ ا۔ مذ] ایلوا۔

صِبْغ۔ (صبغہ) [ع۔ ا۔ مذ] انگ (۲) ملت۔ دین۔

صِبْغَۃُ اللہ۔ (صِب۔ غَ۔ تُل۔ لاہ) [ع۔ ا۔ مذ] قدرتی رنگ۔ دین کا رنگ۔ (۲) خدائی قانون۔

صَبُوح۔ صَبُوحی۔ (صَ۔ بُوح۔ صَ۔ بُو۔ حِی) [ع۔ ا۔ مث] شرابِ صبح وہ شراب جو صبح کو پی جائے۔

صَبُوحی کش۔ [ع۔ ف۔ صف] صبح کو شراب پینے والا۔ شراب خور۔

صَبُور۔ (صَ۔ بُور) [ع۔ صف] (۱) صابر (۲) گنہگاروں پر نرمی کرنے والا۔ (۳) خدا تعالیٰ کا صفاتی نام۔

صَبُورا۔ (صَ۔ بُو۔ را) [ا۔ ا۔ مذ] مصنوعی عضوِ تناسل۔

صَبُوری۔ (صَ۔ بُو۔ ری) [ف۔ ا۔ مث] صبر۔

صَبِی۔ (صَ۔ بی) [ع۔ ا۔ مذ] دودھ پیتا بچہ۔ جمع: صبیان

صَبِیح۔ (صَ۔ بیح) [ع۔ صف] گورا۔ خوبصورت۔

صَبِیّہ۔ (صَ۔ بی۔ یہ) [ع۔ ا۔ مث] لڑکی۔ بیٹی۔

ص - ح

صَحابت۔ (صَ۔ حا۔ بت) [ع۔ ا۔ مث] رفاقت۔ دوستی۔

صَحابہ۔ (صَ۔ حا۔ بہ) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) صاحب صحابی کی جمع۔ دوست (۲) رسولِ مقبول صلعم کے ہم مجلس۔

صَحابی۔ (صَ۔ حا۔ بی) [ع۔ ا۔ مذ] رسولِ مقبول کے ساتھی یا وہ مسلمان جنہوں نے آنحضرت صلعم کو دیکھا ہو۔

صحابیہ۔ (ع۔ ا۔ مث) صحابی کی تانیث۔

صِحاح۔ (صِ۔ حاح) [ع۔ ا۔ مث] صحیح کی جمع۔ درست۔

صِحاحِ سِتّہ۔ (ع۔ ا۔ مث) حدیث کی چھ مستند کتابیں (۱) بخاری (۲) مسلم (۳) ترمذی (۴) ابو داؤد (۵) ابن ماجہ (۶) نسائی۔

صَحّاف۔ (ع۔ ا۔ مذ) جلد ساز۔ کتاب کی جلد بنانے والا۔

صَحافت۔ (صَ۔ حا۔ فت) [ع۔ ا۔ مث] اخبار کا کاروبار۔ اخبار نویسی۔ انگ (Journalism)

صَحافی۔ (صَ۔ حا۔ فی) [ع۔ ا۔ مذ] اخبار نویس (انگ Journalist)

صَحائف (صَ۔ حا۔ اِف) [ع۔ ا۔ مذ] صحیفہ کی جمع۔ رسالے۔ کتابیں۔

صُحبت۔ (صُح۔ بت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) یاری۔ دوستی۔ مددگاری (۲) ہمراہی ساتھ۔ (۳) محفل۔ مجلس۔ مل بیٹھنا (۴) ہم بستری۔ عورت کے ساتھ سونا۔

صحبت اٹھانا۔ برتنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پاس رہنا (۲) پاس رہ کر تعلیم و تربیت پانا۔

صحبت بر آر (بر آری) ہونا۔ صحبت کا موافق ہونا۔ دوستی نبھنا۔

صحبت برخاست ہونا۔ (مص مرکب) مجلس برخاست ہونا۔

صحبت چمکا دینا۔ (ا۔ محاورہ) جلسہ کی رونق بڑھا دینا۔

صحبت داری۔ مجامعت۔ ہم بستری۔ جماع (۲) میل جول۔ مصاحبت۔

صحبت راس آنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کے پاس بیٹھ کر برے کام چھوڑ دینا۔

صحبت رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) ہم نشینی اور ہم جلیسی اختیار کرنا۔

صحبتِ صالح ترا صالح کند، صحبتِ طالع ترا طالع کند۔ (ا۔ مثل) اچھی صحبت تجھے نیک اور بری صحبت تجھے برا بنائے گی۔

صحبت کا اثر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) پاس اٹھنے بیٹھنے کی تاثیر ہونا۔ ہم صحبتوں کا ایک دوسرے میں مخلوط ہونا۔

صحبت کرنا۔ (ا۔ محاورہ) جماع کرنا۔ ہم بستری کرنا۔

صحبت گرم ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بے تکلفی کا جلسہ ہونا۔ پاس بیٹھ کر دل خوش ہونا۔

صحبت نہ رہنا۔ (ا۔ محاورہ) پاس اٹھنے بیٹھنے کا موقع نہ ملنا۔ شریک جلسہ نہ ہونا۔

صحبت یافتہ۔ (ع۔ ف۔ صف) تعلیم یافتہ۔ شائستہ۔ لائقوں کی صحبت کا فیض پایا ہوا آدمی۔

صُحبتیں اٹھانا۔ صُحبتیں برتنا۔ صُحبتیں دیکھنا۔ (ا۔محاورہ) اچھے لوگوں کی صحبتوں سے فیض اٹھانا۔
صُحبتی۔ (صُح۔بَ۔تی) [ف۔ا۔مذ] یار۔ ہمنشین۔ دوست۔
صِحّت۔ (صِح۔حَت) [ع۔ا۔مث] (۱) آرام۔ تندرستی۔ شفا (۲) تصحیح۔ املا کی درستی
صحت افزا۔ [ع۔ف۔صف] تندرستی کے لیے مفید۔ صحت کو بہتر بنانے والا۔
صحتِ الفاظ۔ (ع۔ف۔ا۔مث) صحیح لفظ بولنا۔ صحیح تلفظ کرنا۔
صحت بخش۔ (ع۔ف۔صف) فائدہ بخشنے والا۔ شفا دینے والا۔ مُفید۔
صحت خانہ۔ (ع۔ف۔مذ) پاخانہ۔ ٹٹی۔ بیتُ الخلا
صحت گاہ۔ (ع۔ف۔ا۔مث) وہ صحت افزا مقام جہاں مریضوں کو رکھا جاتا ہے۔ سینی ٹوریم۔
صحت نامہ۔ [ع۔ف۔ا۔مذ] (۱) فہرستِ اغلاط۔ اغلاط نامہ (۲) تندرستی کا سرٹیفکیٹ۔
صحت یابی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) بیماری کے بعد اچھا ہونا۔ تندرست ہونا۔
صحرا۔ (صَح۔را) [ع۔ا۔مذ] میدان۔ جہاں درخت وغیرہ کچھ نہ ہو۔ بیابان۔ ویرانہ۔ ریگستان۔
صحرا کی خاک چھاننا۔ (ا۔محاورہ) جنگلوں میں آوارہ پھرنا۔
صحرا گرد۔ صحرا نورد۔ (ع۔ف۔صف) جنگلوں میں پھرنے والا۔
صحرا نشین۔ (ف۔ا۔مذ) جو جنگلوں میں رہے۔ تارک الدنیا۔ راہب۔
صحرائے اعظم۔ (ع۔ا۔مذ) افریقہ کا ایک طویل و عریض ریگستان۔
صحرائے لق و دق۔ (ع۔ا۔مذ) سنسان اور ویران جنگل۔
صحرائی۔ (صَح۔را۔ای) [ع۔صف] جنگلی۔ بیابانی۔
صُحُف۔ (صُ۔حُف) [ع۔ا۔مذ] صحیفہ کی جمع۔
صحن۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) آنگن۔ انگنائی (۲) ایک قسم کا عمدہ کپڑا۔
صحن چمن۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) باغ کا تختہ۔ تختۂ گلشن۔
صحنچی۔ (صَحَن۔چی) [ف۔ا۔مث] وہ چھوٹا صحن جو دالان کے پہلو میں بنا دیتے ہیں۔
صَحنک۔ (صَح۔نَک) [ف۔ا۔مث] (۱) رکابی۔ طباق (۲) چھوٹا صحن۔ (۳) حضرت فاطمہؓ کی نیاز کا کھانا یا فاتحہ۔
صحنک سے اٹھ جانا۔ (ا۔محاورہ) ناپاکی کے باعث حضرت فاطمہؓ کی نیاز یا فاتحہ کی مجلس میں شریک ہونے کے قابل نہ رہنا۔
صُحُو۔ (ع۔ا۔مذ) ہوشیاری۔ بیداری۔
صحیح۔ (صَ۔حیح) [ع۔صف] (۱) درست۔ ٹھیک۔ تندرست۔ پورا۔ کامل۔ سارا (۲) تصدیق۔ دستخط۔
صحیح العقل۔ (ع۔صف) عقل کا پورا۔ وہ شخص جس کی عقل سالم ہو۔
صحیح المزاج۔ (ع۔صف) تندرست۔ بھلا چنگا۔
صحیح النسب۔ (ع۔صف) نسل سے ٹھیک۔ خاندانی شریف۔
صحیح سالم (سلامت) [ع۔صف] پورا اور کامل۔ صحیح سلامت۔ بھلا چنگا۔ تندرست۔
صحیح کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) اصلاح دینا۔ درست کرنا (۲) ٹھیک کرنا۔ (۳) تصدیق کرنا۔ دستخط کرنا (۴) درج حساب کرنا۔ لکھ لینا۔ (۵) مارنا (۶) ثابت کرنا (۷) کھرا کرنا (۸) گواہی کے لیے پکا کرنا۔
صحیح گئے سلامت آئے۔ (ا۔مثل) جیسے جہاں نکلے تھے۔ ایسے ہی باہر رہے نہ کچھ کمایا نہ کچھ خرچ کیا۔
صحیح ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) غلطی نکلنا۔ ٹھیک ہونا (۲) تصدیق ہونا دستخط ہونا۔ ثبوت ہونا۔ (۳) پکا ہونا (۴) بہی میں لکھا جانا۔
صحیح ہے۔ (ا۔متعلق فعل) بجا ہے۔ درست ہے۔ حق ہے۔
صحیحین۔ (ع۔صف) صحیح کا تثنیہ (مث) احادیث کے دو مشہور مجموعے صحیح بخاری اور صحیح مُسلم۔
صحیفہ۔ (صَ۔حی۔فہ) [ع۔ا۔مذ] کتاب۔ رسالہ۔ ورق۔ لکھا ہوا صفحہ۔ چھوٹی کتابیں جو بعض پیغمبروں پر نازل ہوئیں۔
صحیفہ آسمانی۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) خدا کی طرف سے نازل شدہ کتاب۔
صحیفہ ابراہیمی۔ وہ کتاب جو حضرت ابراہیم پر نازل ہوئی۔
صحیفہ نگار (نویس) [ع۔ف۔صف] صحافی۔ اخبار نویس۔
صحیفہ نگاری (نویسی) [ع۔ف۔ا۔مث] صحافت۔ اخبار نویسی۔

ص - د

صَد۔ [ف۔صف] اسم عدد۔ سو۔ سیکڑہ۔ جمع صدہا۔
صد آفرین۔ صد رحمت۔ (ف۔کلمۂ تحسین) آفرین۔ شاباش۔ مرحبا۔ بارک اللہ۔ (طنزاً) لعنت ملامت کے موقع پر بولتے ہیں۔
صَد برگ۔ (ف۔ا۔مذ) وہ پھول جس کی بہت سی پنکھڑیاں ہوں۔ گیندا۔
صد پا۔ (ف۔مذ) بہت سے پاؤں والا۔ کنکھجورا۔
صد پارہ (چاک) [ف۔صف] بہت جگہ سے پھٹا ہوا۔ ٹکڑے ٹکڑے۔
صد شکر۔ (ا۔محاورہ) خدا کا شکر ہے خیریت گزری۔
صد کان گوہر۔ (ف۔ا۔مذ) بہت حسین معشوق۔
صد مرحبا۔ (کلمۂ تحسین) شاباش۔ آفرین۔
صدہا۔ سیکڑوں۔ بہت سے۔
صدا۔ (صَ۔دا) [ع۔ا۔مث] (۱) گونج۔ گنبد کی آواز (۲) مطلق آواز۔ آہٹ (۳) درویش یا فقیر کے مانگنے کی صدا۔
صدا بصحرا۔ (ف۔ع۔ا۔مث) جنگل کی آواز۔ بے کار اور بے سُود بات جس کی شنوائی نہ ہو۔
صدا بندی (ع۔ف۔ا۔مث۔انگ) (Recording) آواز کو محفوظ یا ریکارڈ کرنے کا عمل
صدا دینا۔ (۱) فقیر کا آواز لگانا۔ (۲) بلانے کے لیے آواز دینا۔
صدا کار۔ (ع۔ف۔صف) آواز کا فنکار۔ مغنی۔ گانے والا۔ گویا۔
صدا کرنا۔ صدا لگانا۔ (ا۔محاورہ) فقیرانہ سوال کرنا۔ آواز لگانا۔
صدارت۔ (صَ۔دا۔رَت) [ع۔ا۔مث] صدر نشینی۔ پریزیڈنٹی۔ چیئرمینی۔
صدارتِ عظمیٰ۔ (ع۔ا۔مث) وزارتِ عظمیٰ۔
صدارتی طرزِ حکومت۔ [ف۔ع۔ا۔مث] وہ نظام حکومت جس میں وزیر اعظم کی بجائے صدر انتظامی سربراہ ہوتا ہے۔

صداع - (ع - ا - مذ) دردِ سر۔
صداقت : (صَ - دا - قَت) [ع - ا - مث] (۱) سچائی ۔ خلوص ۔ وفاداری (۲) تصدیق ۔ ثبوت ۔ گواہی ۔
صدائے بازگشت : (ع - ف - ا - مث) وہ آواز جو پہاڑ یا گنبد سے ٹکرا کر واپس آتی ہے - (۲) نتیجہ ۔ اثر ۔
صدائے برنخاست - (ف - مثل) کوئی آواز نہیں ۔ کوئی جواب نہیں (جواب نہ ملنے پر کہتے ہیں)
صدائے کوہ - (ف - ا - مث) پہاڑ کی گونج ۔
صدر - [ع - ا - مذ] (۱) میر مجلس ۔ چیئرمین ۔ پریزیڈنٹ (۲) ملک کا سربراہ ۔ (۳) سینہ ۔ چھاتی ۔ (۴) صحن ۔ انگنائی (۵) سامنا ۔ آگا ۔ سامنے کا رُخ (۶) اعلیٰ جگہ ۔ کسی اعلیٰ مرتبہ شخص کے رہنے کی جگہ ۔ ہیڈ کوارٹر (۷) امیر ۔ سردار (۸) کیمپ ۔ چھاؤنی (۹) اعلیٰ ۔ اونچا ۔ اوّل ۔ کلاں ۔ بزرگ ۔ (۱۰) خاص ۔ مسند گاہ ۔ قالین ۔ (۱۱) پہلے استعمال شدہ ۔ بالا مرکبات میں جیسے مندرجہ صدر ۔
صدرِ اعظم - (ع - ا - مذ) دیوانِ اعلیٰ ۔ وزیرِ اعظم ۔
صدرِ اعلیٰ - (ک - ا - مذ) اوّل درجے کا جج ۔ منصف درجہ اوّل ۔
صدرُ الصدور - (ع - ا - مذ) (۱) اعلیٰ درجے کا منصف (۲) شاہی گھر کا محافظ
صدرِ امین - (ع - ا - مذ) اعلیٰ درجے کا امین ۔ وہ حاکم جو جج کے ماتحت ہو ۔
صدر بازار - (ع - ف - ا - مذ) چھاؤنی کا بڑا بازار ۔ اُردو بازار ۔
صدر بورڈ - (ع - ا - مذ) عدالتِ عالیہ ۔ مال کا محکمۂ اعلیٰ ۔
صدر جمع - (ع - ف - ا - مذ) لگان کی وہ اصل رقم جو اخراجات تحصیل کے علاوہ حکومت کو دینی پڑے ۔
صدرِ جمہوریہ - (ع - ا - ا) کسی جمہوری ریاست کا سربراہ ۔
صدرِ جہان - جہان کا سردار (۲) بعض کے نزدیک ایک فرضی ولی ۔
صدر دفتر - (ع - ا - مذ) سب سے بڑا دفتر ۔ ہیڈ آفس ۔
صدر دیوان - (ع - ف - ا - مذ) دیوانِ اعلیٰ ۔ خزانہ شاہی کا مہتمم اعلیٰ ۔
صدر راج - (ع - ہ - مذ) صدرِ مملکت کی حکومت ، اسمبلی ٹوٹنے کے بعد کسی صوبے کا براہِ راست صدرِ مملکت کی نگرانی میں آنا ۔
صدر عدالت - (ع - ا - مث) بڑی عدالت ۔
صدر مال گزار - ع - ف - ا - مذ) کسی کی وساطت کے بغیر سرکار کو خود معاملہ ادا کرنے والا ۔
صدرِ مجلس - (ع - ا - مذ) پریزیڈنٹ ۔ میرِ مجلس ۔
صدر مُحاسب - (ع - ا - مذ) محکمۂ حساب کا سب سے بڑا افسر اکاؤنٹنٹ جنرل ۔
صدر مقام - (ع - ا - مذ) پایہ تخت ۔ دارالحکومت ۔
صدرِ مملکت - (ع - ا - مذ) کسی ریاست یا حکومت کا سربراہ ۔ پریزیڈنٹ ۔
صَدرِ منصرم - (ع - ا - مذ) اعلیٰ درجے کا منصرم ۔ پیمائش کے دفتر کا اعلیٰ عہدے دار ۔
صدر نشین - (ع - صف) میرِ مجلس ۔ کرسی نشین ۔ چیئرمین ۔
صدر ہر جا کہ نشیند صدر است - (ف - مثل) بزرگ حاکم یا کوئی بڑا آدمی جہاں بیٹھ جائے وہی جگہ معزز سمجھی جاتی ہے ۔
صدرہ - (ع - ا - مذ) انسان کے جسم کا بالائی حصّہ (۲) منطق کی مشہور کتاب ۔
صدرہ پڑھ کر بھی احمق رہے - (ا - مثل) منطق پڑھ کر بھی عقل نہ آئی ۔
صدری - (صَد - ری) [اُر - ا - مث] (۱) ایک قسم کی مرزئی یا واسکٹ (۲) سینہ بند (۳) صف) سینہ بسینہ پہنچا ہوا نسخہ یا کلام وغیرہ ۔
صَدَف - (صَ - دَ - ف) [ع - ا - مث] سیپ - ایک قسم کا سمندری گھونگا جس سے موتی نکلتا ہے ۔ جمع : اَصداف
صِدق - (ع - ا - مذ) سچ - راستی ۔ خلوص ۔
صدق دل سے ۔ صدق نیّت سے - (ا - متعلق فعل) سچے دل سے صاف دل سے ۔
صدقِ مقال - (ف - ا - صف) سچ بولنا ۔
صدقات - (صَ - دَ - قات) [ع - ا - مذ] صدقہ کی جمع ۔
صَدقہ - (صَد - قہ) [ع - ا - مذ] (۱) خیرات ۔ وہ چیز جو خدا کے نام پر دی جائے (۲) وہ کھانا وغیرہ جو سر سے اتار کر دیا جائے ۔ اُتارا (۳) قربان فدا - (۴) طفیل ۔ بدولت جمع صدقات
صدقہ اُتارنا ۔ صدقہ دینا - (ا - محاورہ) اُتار دینا یا اُتارنا ۔ خیرات کرنا قربان دینا ۔
صدقۂ جاریہ - (ع - ا - مذ) ایسی خیرات جس سے لوگوں کو ہمیشہ فائدہ پہنچتا ہے ۔ (مسجد ۔ کنواں وغیرہ)
صدقہ دینا - (ا - محاورہ) خیرات کرنا ۔ قربان کر دینا ۔ سر پر وار کر دینا ۔
صدقہ دیا ردِّ بلا - (ا - مثل) صدقہ دینے سے بلا دور ہو جاتی ہے ۔
صدقہ (سِلّا) سبلا - (ع - ا - مذ) خیر خیرات ۔ وہ صدقہ جو سلامتی کے عوض دیا جائے ۔ (سِلّا غالباً صِلا کا بگاڑ ہے)
صَدقۂ فطر - (ع - ا - مذ) رمضان کا صدقہ جو فی آدمی دو سیر گیہوں ہے جو نمازِ عید سے پہلے غریبوں کو دیتے ہیں ۔
صَدقے - (صَد - قے) [اُر - ا - مذ] (۱) صدقہ کی جمع (۲) واری ۔ قربان ۔
صدقے جانا - (ا - محاورہ) قربان ہونا ۔ واری جانا ۔ تصدق ہونا ۔
صدقے جائیے - (ا - بول چال) جہاں کسی کی بیوقوفی کا اظہار کرنا ہو وہاں کہتے ہیں ۔ قربان جائیے ۔
صدقے کرنا - (ا - محاورہ) قربان کرنا ۔ وارنا ۔ نثار کرنا (۲) کلمۂ تنفر و حقارت ۔
صدقے کروں - (ا - محاورہ) (۱) قربان کروں (۲) آگ لگاؤں ۔
صدقے کی بُلبل - (ا - مث) پکڑ کر صدقے کے لیے چھوڑی ہوئی بلبل ۔
صَدقے ہونا - (ا - محاورہ) دیکھیے صدقے جانا ۔
صَدمہ - (صَد - مہ) [ع - ا - مذ] (۱) دھکا ۔ ٹکر ۔ آسیب (۲) تکلیف ۔ چوٹ ۔ ضرب (۳) حادثہ ۔ واقعہ (۴) نقصان ۔ ضرر (۵) بلا ۔ مصیبت ۔
صدمہ اُٹھانا - (ا - محاورہ) (۱) نقصان اُٹھانا (۲) رنج اٹھانا ۔
صدمہ پہنچنا - (ا - محاورہ) دُکھ ملنا ۔ ضرب لگنا ۔ نقصان جھیلنا ۔
صدمہ جھیلنا - (ا - محاورہ) دُکھ سہنا ۔ صدمہ برداشت کرنا ۔
صدمۂ جانکاہ - (ع - ا - مذ) سخت ضرب ۔ وہ چوٹ جس سے نقصانِ جان ہو ۔
صدمہ گزرنا - (ا - محاورہ) مصیبت بیتنا ۔ حادثہ پیش آنا ۔

صدور - (صُ - دُور) [ف - ا - مث] (۱) صادر ہونا (۲) اجرا (۳) صدر کی جمع
صُدُورِ حکم - حکم کا اجرا - حکم کا نفاذ -
صَدی - (صَ - دیٰ) [ف - ا - مث] (۱) سو برس سے منسوب - سو برس کی تعداد - (۲) سیکڑہ -
صَدِیق - (صَ - دِیق) [ع - ا - مذ] دوست - مخلص دوست -
صِدِّیق - (صِدْ - دِیْق) [ع - اسم مبالغہ] (۱) نہایت سچا - راست گو - (۲) حضرت ابوبکرؓ خلیفۂ اوّل کا لقب (۳) یار وفادار جمع : صدّیقین
صِدِّیقہ - (صِدْ - دیْ - قہ) [ع - مث - اسم مبالغہ] صدّیق کی تانیث - حضرت عائشہؓ کا لقب - حضرت مریمؑ کا لقب (۲) نہایت سچی عورت -

ص - ر

صَرّ - (ع - ا - مث) جاڑے کی سردی - ٹھنڈ - خنکی
صُراح - (صُ - راح) [ع - ا - مث] (۱) کھلی اور صاف بات چیت (۲) خالص چیز (۳) ایک مشہور عربی لغت -
صَراحت - (صَ - را - حت) [ع - ا - مث] تشریح - وضاحت
صَراحتاً - (صَ - را - حَ - تن) [ع - صف] کھلّم کھلا - ظاہرا -
صُراحی - (صُ - را - حی) [ع - ا - مث] (۱) پانی یا شراب رکھنے کا لمبی گردن کا چھوٹا برتن (۲) کوزہ - بوتل (۳) مخروطی شکل کپڑے کا ٹکڑا جو انگرکھے وغیرہ کی دونوں بغلوں کے نیچے خوب صورتی کے لیے سی دیتے ہیں -
صُراحی دار - (ف - صف) صُراحی نما - اونچی گردن کا -
صُراحی دار گردن - (ف - ا - مث) لمبی گردن - معشوقانہ گردن -
صُراحی دار گھنگرو - (ا - مذ) ایک قسم کے لمبوترے خوشنما گھنگرو جو بیشتر پازیب میں لگاتے ہیں -
صُراحی دار موتی - (ا - مذ) صُراحی نما موتی - کسی قدر لمبوترا موتی -
صراط - (صِ - راط) [ع - ا - مث] (۱) راستہ - راہ راست (۲) اہل اسلام کے عقائد کے مطابق ایک پُل جو دوزخ اور بہشت کے درمیان بال سے باریک اور تلوار سے تیز بنا ہوا ہے -
صراطِ مستقیم - (ع - ا - مث) سیدھا راستہ - راہِ راست -
صَرّاف - (صَرْ - راف) [ع - ا - مذ] (۱) روپیہ پرکھنے والا - سونا چاندی پرکھنے والا (۲) مہاجن - ساہوکار (۳) مالدار - دولت مند - معاملے کا صاف کھرا (۴) پرکھنے والا - جانچنے والا -
صَرّافہ - (صَرْ - را - فہ) [اُر - ا - مذ] (۱) صرافی کا پیشہ (۲) صرافوں کا بازار (۳) بینک - کوٹھی -
صرّافہ کھولنا - (ا - محاورہ) بنک جاری کرنا - صرافی کی دکان کھولنا -
صَرّافی - (صَرْ - را - فی) [اُر - ا - مث] (۱) روپے پیسے کا بیوپار - ساہوکارہ کا بنج (۲) تڑائی - روپیہ یا پیسہ کی خردہ کرائی (۳) ایک قسم کا ہندی خط جو مہاجن اور صرّاف لکھا کرتے ہیں - لنڈے -

صرّافی چِٹھی - (ا - صف) ہُنڈی - چیک - بل -
صَرصَر - (صَرْ صَر) [ع - ا - مذ] آندھی - بادِ تند - جھکڑ -
صَرْع - [ع - ا - مذ] مرگی کا مرض - (۲) پچھاڑ کھانا -
صَرْف - [ع - ا - مذ] (۱) خرچ (۲) مشغول - مصروف (۳) وہ علم جس سے کلموں کی شناخت اور ادل بدل معلوم ہو -
صَرف کرنا - (مص - مرکب) خرچ کرنا - خرچ میں لانا (۲) بسر کرنا -
صرف نظر کرنا - (ا - محاورہ) قطع نظر کرنا - نظر انداز کرنا -
صَرف و نحو - (گریمر) وہ علم جس میں لفظوں کا جوڑ توڑ اور ان کے بولنے برتنے کا قاعدہ بیان کیا جائے -
صِرْف - [ع - صف - تابع فعل] خالص - فقط - تنہا - اکیلا -
صرف کہنے کی بات ہے - (ا - روزمرہ) بناوٹی اور جھوٹی بات ہے -
صَرفہ - (صَرْ - فہ) [ع - ا - مذ] (۱) فائدہ - نفع (۲) خرچ (۳) فضول خرچی (۴) زیادتی - غلبہ - بُخل - کنجوسی - خِسّت - کفایت شعاری (۵) افسوس - دریغ -
صرفہ کرنا - (ا - محاورہ) کفایت شعاری کرنا - کنجوسی کرنا - بُخل کرنا -
صَرفی - (صَرْ - فی) [ع - ا - مذ] علم صَرف جاننے والا شخص (صف) علمِ صرف سے متعلق -
صُرّہ - (صُرْ - رَہ) [ع - ا - مذ] توڑا - تھیلی - چھوٹی پوٹل -
صُرّیاں - (صُرْ - ری - آں) [ق - ا - مث] صُراحیاں -
صَرِیح - (صَ - رِیح) [ع - صف] ظاہر - آشکار - صاف - علانیہ -
صَریح انکار کرنا - (ا - محاورہ) ظاہراً انکار کرنا - جان بوجھ کر انکار کرنا صاف انکار کرنا -
صریحاً - (صَ - ری - حَن) [ع - صف] کھلّم کھلا - صاف - ظاہرا -
صَرِیر - (صَ - رِیر) [ع - ا - مث] قلم چلنے کی آواز - صدا

ص - ع

صَعْب - [ع - صف] سخت - دشوار - کٹھن - تکلیف دہ -
صُعُوبَت - (صُ - عُو - بَت) [ع - ا - مث] سختی - دقّت - مشکل - تکلیف مصیبت - جمع : صعوبات
صُعُود - (صُ - عُوْد) [ع - ا - مذ] (۱) بلندی پر چڑھنا (۲) حساب میں کسی عدد کو کئی دفعہ ضرب دے کر اس کی قوتوں کو ابھارنا -
صُعُود کرنا - (مص - مرکب) اوپر چڑھنا -
صُعُود و نزول - (ع - ا - مذ) اُتار چڑھاؤ -
صَعْوَہ - (صَعْ - وَہ) [ع - ا - مذ - مث] ممولا - چھاپو - اللہ میاں کی دھوبن - ایک چڑیا جس کی لمبی دُم ہر وقت اور جلد جلد حرکت کرتی رہتی ہے -
صَعِید - (صَ - عِید) [ع - ا - مث] (۱) سطح زمین (۲) مٹی - (۳) پہاڑی سڑک (۴) وہ مٹی جس سے مسح کریں -

ص ـ غ

صِغار ـ (صِ ـ غار) [ع ـ ا ـ مذ] صغیر اور صُغریٰ کی جمع ـ چھوٹے لڑکے اور لڑکیاں ۔
صغار و کبار ـ (ع ـ ا ـ مذ) (۱) چھوٹے بڑے (۲) عوام
صِغَر ـ (صِ ـ غَر) [ع ـ ا ـ مذ] خردی ـ چھٹائی ـ چھوٹا پن ۔
صِغرِ سِن ـ (ع ـ صف) کم عمر ـ خرد سال ۔
صِغرِ سِنی ـ (ف ـ ا ـ مث) کم عمری ـ بچپن ـ خرد سالی ۔
صُغرا ـ صُغریٰ ـ (صُغ ـ را) [ع ـ ا ـ مث] (۱) چھوٹی لڑکی ـ (۲) سب سے چھوٹی چیز (۳) علم منطق میں شکل کا پہلا قضیہ ۔
صَغیر ـ (صَ ـ غِیر) [ع ـ صف] چھوٹا ـ خرد ـ بچپن ـ جمع : صِغار
صَغیر سِن ـ (ع ـ صف) چھوٹی عمر کا ۔
صَغیر سِنی ـ بچپن
صَغیر و کبیر ـ چھوٹے بڑے ـ ادنیٰ اعلیٰ ۔
صَغیرہ ـ (صَ ـ غِی ـ رَہ) [ع ـ صف] چھوٹی ـ چھوٹا ۔ جمع : صغائر

ص ـ ف

صَف ـ [ع ـ ا ـ مث] (۱) قطار ـ سلسلہ (۲) فرش ـ بستر ـ بچھونا (۳) بوریا ـ چٹائی ـ (۴) نمازیوں کی قطار (جمع) صفوف ۔
صف آرا ـ [ع ـ ف ـ صف] جنگ یا مقابلے کے لیے سپاہ کا پرا جمانے والا ـ مقابلہ کرنے والا ۔
صف آرا ہونا ـ (ا ـ محاورہ) لڑائی کے لیے تیار ہونا ۔
صف آرائی ـ صف بندی ـ قطار بندی ـ جنگ آزمائی ـ نبرد آزمائی ۔
صف اُلٹ جانا ـ (ا ـ محاورہ) تتر بتر ہو جانا ـ درہم برہم ہو جانا ـ شکست کھانا ۔
صف (صفیں) باندھنا ـ قطاریں لگانا ـ صف بستہ کرنا ۔
صف بستہ ـ (ع ـ صف) پرا باندھے ہوئے ـ آراستہ ۔
صف بندی ـ (ع ـ ا ـ مث) پرا جمانا ۔
صف بہ صف ـ (ع ـ ف) صف سے صف ملا کر (۲) ہر صف میں ۔
صفِ جنگ ـ (ع ـ ا ـ مث) لڑائی کی صف آرائی ـ لڑائی کی پرا بندی (۲) وہ لڑائی جو آمنے سامنے قطار باندھ کر شروع کی جائے ۔
صَفدَر ـ (ع ـ ف ـ صف) لشکر کی صف پھاڑنے والا ـ (۲) حضرت علیؑ کا لقب ۔
صف روشن کرنا ـ (ا ـ محاورہ) چراغ جلانا ۔
صف شکن ـ (ع ـ ف ـ صف) صف توڑنے والا ـ بہادر ـ دلیر ۔
صف کشی ـ (ع ـ ف ـ ا ـ مث) میدانِ جنگ میں پرا باندھنا ۔
صفِ ماتم ـ (ع ـ ف ـ ا ـ مث) وہ فرش جس پر ماتم کرنے والے یا ماتمی آکر بیٹھیں ۔
صفیں اُلٹنا ـ (ا ـ محاورہ) (۱) لڑائی کی صف بستہ فوجوں کا تتر بتر ہونا ۔ (۲) مجلس یا محفل کا تہ و بالا ہونا ۔
صَفا ـ (صَ ـ فا) [ع ـ صف] (۱) پاک ـ پاکیزہ ـ مجلّا ـ صیقل کیا ہوا (۲) ہموار ـ سپاٹ (۳) کھرا ـ زلال (۴) [ا ـ مذ] مکہ شریف کی ایک پہاڑی جہاں دوڑنا ارکانِ حج میں داخل ہے ۔
صفا چٹ کرنا ـ (ا ـ محاورہ) بالکل مونڈ ڈالنا ـ صفایا کرنا ۔
صفا چٹ میدان ـ بالکل صاف میدان جس میں درخت وغیرہ بالکل کوئی چیز نہ ہو ۔
صفا چٹ ہونا ـ (ا ـ محاورہ) بالکل صاف نہ ہونا ـ صاف ہونا ۔
صفا کہنا ـ (ا ـ محاورہ) بے لاگ کہنا ـ کھری کھری کہنا ۔
صَفا مَشرب ـ (ع ـ صف) صاف دل ـ صاف گو ـ بے لاگ ۔
صفاً صفّا ـ (صَف ـ فن ـ صَف ـ فا) [ا ـ م] بے نشان ـ ویران ـ برباد ۔
صِفات ـ (صِ ـ فات) [ع ـ ا ـ مث] (۱) صفت کی جمع ـ اوصاف ـ خواص ـ خاصیتیں (۲) تعریفیں ـ بھلائیاں ـ خوبیاں ۔
صِفاتی ـ (صِ ـ فاتی) [ع ـ صف] عارضی ـ صفات سے متعلق ۔
صَفّار ـ (صَف ـ فار) [ع ـ ا ـ مذ] ٹھٹھیرا ـ تانبے کے برتن بنانے والا ۔
صفائی ـ (صَ ـ فا ـ ای) [ا ـ ا ـ مث] (۱) پاکیزگی ـ صاف ہونا (۲) سچائی ـ راستی (۳) سادگی ـ بے وقوفی (۴) جھاڑ پونچھ (۵) چکناہٹ (۶) ہمواری (۷) رہائی (۸) ملاپ ـ صلح (۹) کھراپن (۱۰) حساب کی بیباقی ـ فیصلہ ـ (۱۱) دیانتداری (۱۲) بے شرمی ـ بے حیائی (۱۳) تردید (۱۴) کانٹ چھانٹ (۱۵) فاقہ (۱۶) بربادی (۱۷) صیقل (۱۸) فاتحہ ـ انجام (۱۹) پھرتی ـ چالاکی (۲۰) رونق (۲۱) گواہی جو ملزم کے حق میں دی جائے ـ (۲۲) غلاظت اٹھانا ـ پاخانہ صاف کرنا ۔
صفائی ظاہر ہونا ـ (ا ـ محاورہ) دل کی پاکیزگی کا پتہ چلنا ۔
صفائی کا ہاتھ ـ (ا ـ مذ) تلوار کی بھرپور ضرب ۔
صفائی کرانا ـ (ا ـ محاورہ) صاف کرانا (۲) صلح کرانا (۳) پاخانہ صاف کرانا ۔
صفائی کر دینا ـ (ا ـ محاورہ) جھاڑ دینا (۲) فیصلہ کر دینا ـ بے باقی کر دینا (۳) خرچ کر ڈالنا (۴) اُجاڑ دینا (۵) قتل کر دینا ۔
صفائی کرنا ـ (ا ـ محاورہ) (۱) صاف کرنا ـ (۲) فیصلہ کرنا ـ جھگڑا نمٹانا (۳) چمکانا ـ چیلا کرنا (۴) صرف کرنا ـ اُٹھا ڈالنا (۵) اُجاڑنا ـ تباہ کرنا (۶) درختوں کا چھانٹنا ۔ (۷) باقی نہ رکھنا (۸) صلح کرنا (۹) پاخانہ صاف کرنا ۔
صَفایا ـ (صَ ـ فایا) [ا ـ ا ـ مذ] (۱) بربادی ـ تباہی (۲) کسی چیز کو نہ رہنے دینا ۔ (۳) قتل ۔
صفایا کرنا ـ (ا ـ محاورہ) (۱) نیست و نابود کرنا ـ مٹا دینا ـ صاف کر دینا ـ کچھ نہ رہنے دینا ۔
صِفَت ـ (صِ ـ فَت) [ع ـ ا ـ مث] (۱) کسی چیز کا نشان ـ بیانِ فضائل ـ (۲) تعریف ـ خوبی ـ عمدگی (۳) خاصیت ـ خصلت ـ عادت ـ تاثیر ـ (۴) وضع ـ شکل ـ طریق (۵) مثل ـ مانند (۶) صرف و نحو میں وہ اسم جس سے کسی چیز کی خصوصیت معلوم ہو ۔ جمع : صِفات ۔

صفت رکھنا ۔ خوبی ہونا ۔ خاصیت ہونا ۔
صفت سرا ۔ (ع ۔ صف) تعریف کرنے والا ۔
صفت سرائی ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) تعریف کرنا ۔
صفت مُشبہ ۔ (ع ۔ صف) وہ صفت جس میں وصفی معنی ہمیشہ کے واسطے پائے جائیں ذاتی صفت ۔
صفت موصوف ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) کلمۂ صفت ۔ وہ جس کی تعریف کی جائے جیسے نیک آدمی ۔ اس میں نیک صفت ہے اور آدمی موصوف ۔
صَفَحات ۔ (صَ ۔ فَ ۔ حات) [ع ۔ ا ۔ مذ] صفحہ کی جمع ۔
صَفحہ ۔ (صَف ۔ حَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) ورق کے ایک طرف کا رُخ (۲) مُنہ ۔ چہرہ ۔ (۳) سطح ۔ فراخی ۔ وُسعت ۔
صفحۂ ہستی ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] رُوئے زمین ۔ دُنیا ۔
صفت وثنا ۔ (ف ۔ ا ۔ صف) تعریف خوبیاں جو بیان کی جائیں ۔
صفحۂ ہستی سے اُٹھ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) مرجانا ۔ گزر جانا ۔
صفحۂ ہستی سے نام ونشان مٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بالکل ناس ہوجانا ۔ مرجانا ۔ نابید ہوجانا ۔
صَفر المظفر (ص ۔ فر) [ع ۔ ا ۔ مذ] دُوسرا قمری مہینہ جو محرم کے بعد آتا ہے ۔
صِفر ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) حساب میں وہ نقطہ جو عدد کے دائیں جانب ہونے سے اس کی قیمت دس گُنا بڑھا دیتا ہے اور بائیں جانب ہونے سے کچھ قیمت نہیں پاتا (۲) (صف) خالی ۔ تہی ۔ بے قیمت ۔ بے وقعت ۔
صَفرا ۔ (صَف ۔ را) [ع ۔ ا ۔ مذ] پت ۔ اخلاط اربعہ میں سے ایک زرد رنگ کا کڑوا مادہ ۔
صَفراوی ۔ (صف ۔ را ۔ وی) [ع ۔ صف] صفرا سے منسوب ۔
صفراوی مزاج ۔ (ع ۔ صف) وہ شخص جس کے مزاج میں خلط صفرا زیادہ ہو ۔ تلخ مزاج ۔
صَفّو ۔ (صَف ۔ فو) [اُر ۔ ا ۔ مذ] تاش اور گنجفے کی ایک اصطلاح یعنی کھیلنے والے کے پاس پتّے بالکل نہ آنا ۔
صَفّو دینا ۔ (ا) تاش کا ایک ایک پتا جیت لینا ۔ حریف کے پاس کوئی پتا نہ چھوڑنا ۔ صاف مات دینا ۔
صَفوت ۔ (صَف ۔ وَت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) برگزیدگی (۲) خالص ۔ بہترین (حرفِ اوّل کی تینوں حرکتوں کے ساتھ درست ہے) ۔
صُفّہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) مکان کے آگے کی ڈیوڑھی ۔ دروازے کے آگے بیٹھنے کی جگہ ۔ چبوترا ۔
صِفوۃ اللہ ۔ مخلوق میں سے بہترین حضرت پیغمبر صلعم ۔
صفوف ۔ (ع) صف کی جمع ۔ قطاریں ۔
صَفوی ۔ (صَ ۔ فَ ۔ وِی) [ع ۔ صف] شاہ صفی سے منسوب جو ایران کے ایک کامل فقیر تھے (۲) ایران کا ایک شاہی خاندان جو شاہ صفی سے منسوب ہے ۔
صَفی ۔ [ع ۔ صف] (۱) صاف پاک (۲) برگزیدہ ۔ دوست ۔ خالص (۳) حضرت آدمؑ کا لقب ۔
صَفیر (صَ ۔ فیر) [ع ۔ ا ۔ مث] پرندوں کی آواز (۲) وہ سیٹی جو پرند کے لیے مُنہ سے بجائیں ۔

ص ۔ ل

صَلّ ۔ (صَل ۔ ل) [ع] برکت دے ۔ دُرود بھیج ۔ رحمت اُتار (۲) تو دُرود بھیج ۔
صلّ علےٰ ۔ کلمۂ تعریف وتحسین ۔ واہ واہ ۔ سُبحان اللہ ۔ مرحبا ۔
صلّ علیٰ کہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) درود بھیجنا ۔ واہ واہ کرنا ۔ سُبحان اللہ کہنا ۔
صلّ علیٰ محمدؐ ۔ (سرورِ لولاک حضرت) محمد (مصطفےٰ) پر دُرود ہو ۔
صَلّعم (صَلعَم) صلی اللہ علیہ وسلم کا مخفف یعنی اُن پر خدا تعالیٰ کا درود ۔ رحمت اور سلام ہو ۔
صَلّ وجَلّ ۔ (ع ۔ کلمۂ تحسین) سبحان اللہ ۔ واہ واہ ۔ مرحبا ۔ شاباش ۔
صَلا ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] پکار ۔ آواز ۔ دعوت ۔
صَلا نہ شد بلا شد ۔ [مثل] مُنہ کیا لگا یا گلے ہی پڑ گئے ۔ بلانا ہی غضب ہوگیا ۔
صَلاءِ سمرقندی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) وہ دعوت جو دل سے نہ دی جائے ۔
صَلاءِ عام ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) دعوت عام
صَلابت ۔ (صَ ۔ لا ۔ بَت) [ع ۔ ا ۔ مث] ۔ سختی ۔ مضبوطی ۔ استحکام ۔
صَلابت پیما ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] سختی ودرشتی کا اندازہ بتانے والا آلہ ۔
صَلابت جنگ ۔ (ع ۔ ا ۔ صف) جنگی عہدیداروں کا خطاب ۔
صَلاح ۔ (صَ ۔ لاح) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) نیکی ۔ بھلائی ۔ بہتری ۔ اچھائی (۲) مشورہ ۔ مصلحت (۳) رائے ۔ تدبیر ۔ تجویز (۴) ارادہ ۔ منشا ۔
صلاح بتانا ۔ (ا ۔ محاورہ) رائے دینا ۔ تدبیر بتانا ۔ ڈھنگ بتانا ۔
صلاح بیٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تجویز ٹھہرنا ۔ ارادہ ہونا ۔ رائے قرار پانا ۔
صلاح پر چلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی کی رائے پر کام کرنا ۔ کسی کا کہا ماننا ۔
صلاح پوچھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) رائے لینا ۔ مشورہ کرنا ۔
صلاح ٹھہرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) رائے قرار پانا ۔ تجویز ٹھہرنا ۔ ارادہ ہونا ۔
صلاح دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) رائے دینا ۔ مشورہ دینا ۔
صلاح سے (ا ۔ متعلق فعل) مشورہ سے ۔ رائے سے ۔ کہنے سننے سے ۔ سمجھانے سے ۔
صلاح کار ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) (۱) نیک ۔ متقی (۲) رائے دینے والا ۔ مشیر ۔ ناصح ۔ شریک مشورہ ۔
صلاح کار کُجا مِن خراب کُجا ۔ (ف ۔ مثل) میرے ایسے نصیب کہاں جو مقصد پورا ہوسکے ۔
صلاح کرنا (لینا) (ا ۔ محاورہ) رائے لینا ۔ ارادہ کرنا ۔ تدبیر سوچنا ۔ مشورہ کرنا ۔
صلاح مشورہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) دوسروں سے پوچھ کر عمل کرنا ۔ تدبیر وتجویز ۔ ارادہ ۔ منصوبہ ۔
صَلاحِ وقت ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) قرین مصلحت ۔ مناسب ۔
صَلاحیّت ۔ (صَ ۔ لا ۔ حِی ۔ یَت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) نیکی ۔ بھلائی ۔ بہتری ۔ (۲) پرہیزگاری ۔ پارسائی (۳) رسائی ۔ پہنچ ۔ لیاقت ۔ سمجھ (۴) اصلاح درستی ۔ نرمی ۔ (۵) ملائمت (۶) پولیس کی رپورٹ ۔
صَلاحیّت بہی ۔ سیاہہ جو پولیس یا محکمۂ مال میں رہتا ہے ۔ روزنامچہ
صَلاحیّت پر آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) راہ پر آنا ۔ ٹھیک ہونا ۔ دُرست ہونا ۔
صلاحیّت لکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سراؤں کے مسافروں کا نام پتا لکھنا ۔ رپورٹ لکھنا ۔ درج رجسٹر کرنا ۔
صُلب ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) پُشت کے مُہرے ۔ پیٹھ کی ہڈیاں (۲) سخت زمین (۳) خاندانی بزرگی (۴) نُطفہ ۔ اولاد ۔ نسل ۔
صُلبی ۔ (صُل ۔ بی) [ع ۔ صف] سگا ۔ اصلی ۔ حقیقی ۔ نسلی ۔ اپنے نُطفے کا ۔
صُلح ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) میل ملاپ ۔ دوستی ۔ اتحاد ۔ (۲) نئے سرے سے دوستی ۔ آپس کی صفائی (۳) امن وامان (۴) قانون ۔ تصفیۂ باہمی ۔
صُلح دوست ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] وہ شخص جھگڑے اور فساد کو پسند نہ کرے ۔
صُلح کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ملاپ کرنا ۔ مل جانا ۔ باہم صفائی کرنا ۔ رنجش دُور کرنا ۔

صُلحِ کُل۔ (ع ۔ صف) وہ شخص جو ہر مذہب و ملت اور دوست دشمن سے یکساں سلوک رکھے۔
صُلح نامہ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] صلح کا عہد نامہ ۔ راضی نامہ ۔
صُلَحا۔ (صُ ۔ لَ ۔ حا) [ع ۔ ا ۔ مذ] صالح کی جمع ۔ نیک ۔ متقی ۔
صَلصَال۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] گندھی ہُوئی مٹی جس سے برتن بنتے ہیں ۔ سُوکھی مٹی جو بجانے پر آواز دے ۔
صُلصُل۔ (صُل ۔ صُل) [ع ۔ ا ۔ مث] فاختہ ۔ قمری ۔
صلصلہ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) لوہے یا گھنٹی کی آواز ۔ (۲) زنجیر ۔
صلعم۔ (ع ۔ کلمۂ دُعا) دیکھیے صلّی اللہ علیہ وسلّم جس کا یہ مخفف ہے ۔
صَلوات۔ (صَ ۔ لَ ۔ وات) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) صلوٰۃ کی جمع ۔ برکتیں ۔ رحمتیں جو حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حق میں ہوں (۲) (اُر) سلام کرنا ۔ رُخصت کرنا (۳) باز آنا (۴) (اُر) ہجو ۔ گالی ۔ دُشنام ۔
صلوات (صلواتیں) سُنانا۔ (ا ۔ محاورہ) بُرا بھلا کہنا ۔ گالیاں دینا ۔
صلوٰۃ۔ (صَ ۔ لات) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) درُود ۔ رحمتِ خدا ۔ دُعا (۲) نماز ۔
صلوٰۃُ التّسبیح۔ ایک خاص قسم کی نمازِ نفل جس میں قیام میں پندرہ بار اور باقی چھ جگہ دس دس بار سُبحان اللہ و الحمدللہ و لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر پڑھتے ہیں ۔
صلوٰۃُ الخوف۔ (ع ۔ ا ۔ مث) خوف کی یا جنگ کی حالت میں پڑھی جانے والی نماز جس میں دو جماعتیں باری باری ایک رکعت پڑھتے ہیں ۔
صِلَہ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) انعام ۔ عطا ۔ تحفہ ۔ ہدیہ (۲) بدلہ ۔ اجر ۔ جزائے نیک (۳) (نحو) وہ جملہ جو اسم موصول کے بعد آئے ۔
صِلہ دینا۔ (ا ۔ محاورہ) انعام دینا ۔ بدلہ دینا ۔ عوض دینا ۔ اُجرت یا مزدُوری دینا ۔
صِلۂ رحمی۔ (ع ۔ ا ۔ مث) عزیزوں اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا ۔
صَلیب۔ (صَ ۔ لیب) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) اس شکل (+) کی لکڑی جس پر عیسائیوں کو لٹکا کر ہلاک کرتے تھے (۲) عیسائیوں کا مقدس نشان ۔ دار ۔ سُولی ۔
صلیبی۔ (ع ۔ صف) صلیب سے منسوب اور متعلق (۲) عیسائی ۔

ص ۔ م

صُمّ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] اصم کی جمع ۔ بہرے ۔ جنہیں سنائی نہ دے ۔
صُمٌّ بُکمٌ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) بہرے گونگے (۲) وہ شخص جو بات کا جواب نہ دے ۔
صَمت۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] خاموشی ۔
صَمَد۔ (صَ ۔ مَد) [ع ۔ صف] (۱) بے نیاز ۔ جو کسی کا محتاج نہ ہو اور سب اس کے محتاج ہوں (۲) خُدا کا ایک صفاتی نام ۔
صَمَدیّت۔ (صَ ۔ م ۔ دی ۔ یت) [ع ۔ ا ۔ مث] بے نیازی ۔
صَمصَام۔ (صَم ۔ صام) [ع ۔ ا ۔ مث] تیغِ بُرّاں جس کا منہ نہ پھرے (۲) تیز تلوار
صَمیم۔ (صَ ۔ میم) [ع ۔ صف] (۱) خالص (۲) سچا ۔ مخلص (۳) (مذ) گُودا (۴) کسی چیز کا بہترین حصّہ ۔ (۵) جڑ ۔ اصل ۔ (۶) اندرونی حصّہ ۔ دل کا نچلا حصّہ ۔ (۷) بہرا جسے سنائی نہ دے ۔
صمیمِ قلب۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) دل کی سچائی ۔ خلوصِ دل ۔

ص ۔ ن

صَنادید۔ (صَ ۔ نا ۔ دِید) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) صندید کی جمع ۔ بزرگ ۔ شریف ۔ سردار ۔ جرنیل بادشاہ ۔
صنادیدِ عجم۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) عرب کے سوا باقی دُنیا کے بادشاہ ۔
صَنّاع۔ (صَن ۔ ناع) [ع ۔ ا ۔ مذ ۔ وصف] بہت بڑا کاریگر ۔ ہُنرمند ۔ پیشہ ور ۔
صنّاعت۔ [ع ۔ ا ۔ مث] ہُنر ۔ کاریگری ۔ دستکاری ۔
صَنائع۔ (صَ ۔ نا ۔ اِع) [ع ۔ ا ۔ مذ] صنعت ۔ صناعت اور صنعت کی جمع ۔ کاریگریاں ہُنرمندیاں ۔
صنائعِ بدائع۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ عجیب و غریب نکات اور باریکیاں جو نظم میں ظاہر کی جائیں
صَندَل۔ (صَن ۔ دَل) [ع ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کی خوشبودار لکڑی ۔ چندن ۔ اس کی دو قسمیں ہیں سُرخ اور سفید ۔
صندل کا برادہ۔ (ا ۔ مذ) صندل کی لکڑی کا سفوف جو دواؤں میں استعمال ہوتا ہے ۔
صندل کا پھاہا۔ (ا ۔ مذ) گھسے ہوئے صندل میں کپڑا تر کر لیا گیا ہو تو یہ سوزشِ قلب کے لیے مفید ہے ۔
صندل کی سی تختی۔ (ا ۔ مث) نہایت صاف ۔ سپاٹ ۔ شفاف ۔
صندل کے چھاپے مُنہ کو لگے۔ [مثل] بڑی بدنامی ہُوئی ۔
صَندلاسا۔ (صَن ۔ دَ ۔ لا ۔ سا) [ف ۔ ا ۔ مذ] وہ پتھر جس پر صندل گھستے ہیں ۔
صَندلانی۔ (صَن ۔ دَ ۔ لا ۔ نی) [ف ۔ ا ۔ مذ] صندل بیچنے والی ۔
صَندلی۔ (صَن ۔ دَ ۔ لی) [ف ۔ ا ۔ صف] (۱) صندل کا رنگ ۔ صندلی رنگ سے مشابہ ۔ (۲) صندل کی لکڑی کا بنا ہُوا (۳) (مث) ایک قسم کی اونچی تپائی جو مخروطی شکل کی ہوتی ہے (۴) کُرسی ۔ چوکی ۔
صَندُوق۔ (صَن ۔ دُوق) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) چوبی بکس ۔ پیٹی ۔ ٹرنک (۲) تابوت (۳) اُبھرا ہُوا ۔ آگے نکلا ہُوا ۔ جمع : صنادیق ۔
صَندُوقچہ۔ (صن ۔ دُوق ۔ چہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] چھوٹا بکس ۔
صَندُوقچی۔ (صَن ۔ دُوق ۔ چی) [اُر ۔ ا ۔ مث] صندوق کی اُردو تصغیر ۔ چھوٹا بکس ۔
صُنع۔ [ع ۔ ا ۔ مث] کاریگری ۔ ہُنرمندی ۔
صَنعائی۔ (صَن ۔ عا ۔ اِی) [ع ۔ صف] یمن کے شہر صنعا سے متعلق ۔ صنعا ۔
صَنعت۔ (صَن ۔ عَت) [ع ۔ ا ۔ مث] کاریگری ۔ پیشہ ۔ ہُنر ۔ دستکاری ۔ کام ۔
صنعتِ پروردگار۔ (ع ۔ ا ۔ صف) فطری کاریگری ۔ قدرتی ہُنرمندی ۔ خدا تعالے کے عجیب و غریب کام ۔
صنعت گاہ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) کارخانہ ۔ کام کرنے کی جگہ ۔
صنعت دکھانا۔ (ا ۔ محاورہ) ہُنر یا خُوبی کا کوئی کام کرنا ۔
صنعت گر۔ (ع ۔ ف ۔ صف) ہُنرمند ۔ کاریگر
صنعت گری۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) کاریگری ۔ ہُنرمندی ۔
صنعت و حرفت۔ (ع ۔ ا ۔ مث) ہاتھ یا مشین سے چیزیں بنانا ۔ فنِ مصنوعات ۔ انڈسٹری ۔
صنعتی۔ (صَن ۔ عَ ۔ تی) [ع ۔ صف] جو چیز صنعت و حرفت سے تعلق رکھتی ہو ۔
صنعتی محنت۔ (ع ۔ ا ۔ مث) وہ محنت جو صنعت و حرفت کے سلسلے میں کی جائے ۔
صنعتی نفسیات۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) علمِ نفسیات جس کا تعلق صنعت و حرفت سے ہو

صَنعَتیّت - (صَن - عَ - تی - یَت) [ع - ا - مث] کسی چیز کو صنعتی بنانا۔ صنعت و حرفت والی بنانا۔

صِنف - [ع - ا - مث] نوع - جنس - قسم - گونہ جمع: اصناف

صِنفِ نازک - [ع - ف - ا - مث] عورتوں کا طبقہ۔

صَنَم - (صَ - نَم) [ع - ا - مذ] (۱) بُت - مورتی - پتلی - کسی چیز کا بنا ہوا قالب بے جان۔ (۲) دلبر - پیارا - معشوق جمع: اصنام

صنم خانہ - کدہ - (ف - ا - مذ) مندر - بُت خانہ - ٹھاکر دوارہ۔

صَنَم گری - (ف - ا - مث) بُت تراشی - مجسمہ سازی۔

صَنوبر - (صَ - نو - بَر) [ع - ا - مذ] (۱) چلغوزے کا درخت (۲) ایک قسم کا سرو جس سے معشوق کے قد اور اس کے خرام کو تشبیہ دیتے ہیں۔

ص - و

صواب - (صَ - واب) [ع - ا - مذ] نیکی - نیک کام - درست عمل - راست تجویز۔

صواب اندیش - [ع - ف - ا - صف] ٹھیک اور مناسب سوچنے والا بہتری کی سوچنے والا۔

صواب دید - (ع - ف - ا - مث) نیک صلاح - اچھی تجویز - منظوری - مصلحت۔

صوب - [ع - ا - مذ] (۱) طرف - سمت (۲) راستہ (۳) تجویز - ارادہ۔

صُوبجاتی - (صُو - با - ای) [اُ - ا - صف] صوبے سے متعلق - پراونشل۔

صُوبجات - (صُو - بہ - جات) [ف - ا - مذ] صُوبہ کی جمع۔

صُوبہ - (صُو - بہ) [ع - ا - مذ] (۱) ریاست یا مُلک کا وہ حصہ جس میں بہت سے اضلاع شامل ہوں - کسی مُلک کی سب سے بڑی انتظامی وحدت۔

صُوبہ دار - (ع - ف - صف) (۱) حاکم صوبہ (۲) پیادہ سپاہ کا افسر۔

صوبہ داری - [ع - ف - ا - مث] صوبے کی حکومت - نظامت (۲) صوبیدار کا عہدہ۔

صوت - (ع - ا - مث) بانگ - آواز - صدا - ندا جمع: اصوات

صوت پیما - [ع - ف - ا - مذ] آواز کی پیمائش کرنے والا آلہ۔

صَوتی - [ع - صف] آواز سے متعلق۔

صَوتیات - (صَو - تی - یات) [ع - ا - مث] وہ علوم و فنون جو آواز سے تعلق رکھتے ہیں۔

صُور - [ع - ا - مذ] ترئی - بگل - نفیری - قرنا۔

صُورِ اسرافیل - [ع - ا - مذ] وہ آواز جو حضرت اسرافیل حشر کے دن ایک دفعہ مار ڈالنے کے لیے اور دوسری دفعہ جلانے کے لیے نکالیں گے۔

صُورت - (صُو - رَت) [ع - ا - مث] (۱) شکل - چہرہ - مُنہ - مکھڑا۔ (۲) نقش تصویر (۳) خاکہ - ڈھانچا - (۴) حالت - کیفیت (۵) طرح - طور - طریق ڈھنگ (۶) تدبیر - تجویز (۷) مانند - مثل - مشابہ (۸) موقع - محل (۹) ظاہر (۱۰) بھیس - سبب (۱۱) علامت - نشان (۱۲) شغل - کام (۱۳) مُورت - بُت۔

صُورت آشنا - (ع - ف - صف) جان پہچان - معمولی واقف - رُوشناس۔

صُورت آشنا ہونا - (ا - محاورہ) صورت پہچاننا - جان پہچان ہو جانا۔

صُورتِ آئینہ حیران رہ جانا - (ا - محاورہ) بے حد متحیر ہونا۔

صُورت اختیار کرنا - (ا - محاورہ) ڈھنگ اختیار کرنا۔

صُورت بہ بیں حالش مپرس - (ف - مقولہ) کہنے کی ضرورت نہیں سب کچھ چہرے سے ظاہر ہے۔

صُورت بن پڑنا - (ا - محاورہ) تدبیر نکل آنا۔

صُورت بنانا - (ا - محاورہ) (۱) تصویر بنانا - شکل بنانا (۲) بھیس بدلنا (۳) مُنہ چڑانا - مُنہ بنانا (۴) خاکہ ڈھالنا (۵) غریبی اور مسکینی ظاہر ہونا۔

صُورت پرست - [ع - ف - صف] بُت پرست - ظاہر پرست۔

صُورت پکڑنا - (ا - محاورہ) (۱) شکل بننا (۲) رنگ اختیار کرنا (۳) کسی طریقہ کو قبول کرنا۔

صُورت پیدا کرنا - (ا - محاورہ) کوئی تدبیر نکالنا۔

صُورت تکنا - (ا - محاورہ) غور سے مُنہ دیکھنا - حیرت سے مُنہ دیکھنا۔

صُورت تو دیکھو - (ا - محاورہ) چھوٹا مُنہ بڑی بات - طنزاً - نااہلی کے اظہار کے لیے کہا جاتا ہے۔

صُورت چڑیلوں کی مزاج (دماغ) پریوں کا - (ا - مثل) بدشکلی پر یہ دماغ - بدصورتی پر ایسا مزاج۔

صُورتِ حال - (ع - ا - مث) صورت معاملہ - کیفیت - ظاہری روئداد۔

صُورت حرام - (ع - صف) جو چیز دیکھنے میں خوش نما لیکن ذائقے میں قابلِ نفرت ہو - ظاہری ٹیپ ٹاپ۔

صُورت دار - (ع - ف - صف) خوب صُورت - شکیل۔

صُورت دیکھتا رہ جانا - (ا - محاورہ) حیران رہ جانا۔

صُورت دیکھ کر جینا - (ا - محاورہ) عاشقِ زار ہونا۔

صُورت زہر لگنا - (ا - محاورہ) بہت نفرت ہونا۔

صُورت سوال ہے - (ا - مثل) شکل سے ظاہر ہے کہ سوالی ہے۔

صُورت سے بیزار ہونا - (ا - محاورہ) کسی کے دیکھنے کو دل نہ چاہنا۔

صُورت سے ٹپکنا - (ا - محاورہ) شکل سے ظاہر ہونا۔

صُورت کو ترس جانا - (ا - محاورہ) ملاقات کا موقع نہ ملنا۔

صُورت کہے دیتی ہے - (ا - محاورہ) شکل سے ظاہر ہے۔

صُورت نظر آنا - (ا - محاورہ) شکل سے دکھائی دینا (۲) کوئی طریقہ یا تدبیر سوجھنا - (۳) موقع ملنا۔

صُورت نکل آنا - (ا - محاورہ) ذریعہ نکل آنا (۲) حسین ہو جانا۔

صُورت گر - (ع - ف - صف) مُصوّر - نقّاش۔

صُورت گری - (ع - ف - ا - مث) مُصوّری - نقّاشی۔

صُورت نہ شکل بھاڑ سے نکل - (ا - مثل) بدصورت آدمی کی نسبت طنزاً کہتے ہیں۔

صُورت یہ ہے - (ا - محاورہ) بات یہ ہے - حال یہ ہے۔

صُورتاً - (صُو - رَ - تَن) [تابع فعل] ظاہراً - بظاہر۔

صُوری - (صُو - ری) [ع - ا - مث] ظاہری - معنوی کی ضد۔

صُوف - [ع - ا - مذ] (۱) اُون - نمدہ - کمل (۲) ایک قسم کا دبیز پشمینے کا کپڑا۔ (۳) وہ کپڑا جو دوات میں سیاہی کے ساتھ رکھا جاتا ہے (۴) گوٹا بننے کا بانا۔

صُوف ڈالنا - (ا - محاورہ) دوات میں کپڑا ڈالنا۔

صُوفہ - [ق - ا - مذ] مکان کا بڑا کمرہ - سپرنگوں والی کرسی۔

صُوفی - (صُو-فی) [ع-ا-مذ] (۱) پشمینہ پوش (۲) مُتقی - پارسا - پرہیزگار۔
صُوفی صافی - (ع-صف) فقرا کی اصطلاح میں وہ شخص جو اپنے دل کو غیرِ حق سے پاک صاف رکھے۔
صُوفی منش - (ع-ف-صف) صوفی طبیعت کا - درویشانہ مزاج کا۔
صُوفیانہ - (صُوف-یا-نَہ) [ف-ا-مذ] (۱) منسوب بہ صُوفی - صوفیوں کا سا - سادہ۔
صُوفیہ - (صُوف-یہ) [ع-ا-مذ] صُوفی کی جمع - پرہیزگار لوگ۔
صَولت - (صَو-لَت) [ع-ا-مث] دبدبہ - رُعب - ہیبت۔
صَوم - [ع-ا-مذ] روزہ - برت۔ جمع: صیام
صوم وصلوٰۃ - روزہ - نماز۔
صَومعہ - (صَو-م-عَہ) [ع-ا-مذ] (۱) گرجا - (۲) عبادت خانہ
صَومعہ نشین [ع-ف-امذ] راہب - تارک الدّنیا۔

ص-ہ

صہبا - (صَہ-با) [ع-امث] ایک قسم کی لال شراب - سفید انگوروں کی شراب۔
صِہر - [ع-ا-مذ] (۱) خُسر - داماد (۲) سسرال کا کوئی آدمی۔
صَہیل - [ع-ا-مث] گھوڑے کا ہنہنانا۔

ص-ی

صیّاد - (صی-یاد) [ع-ا-مذ] شکاری - چڑی مار - ماہی گیر - جمع: صیّادان
صیّادِ اجل - (ف-ا-مذ) فرشتۂ موت - ملک الموت - عزرائیل۔
صِیام - (صِ-یام) [ع-ا-مذ] (۱) صوم کی جمع - روزے (۲) صائم کی جمع - روزہ رکھنے والے (۲) روزہ رکھنا۔
صِیانت - (صِ-یا-نَت) [ع-ا-مث] نگہبانی - حفاظت - پاسبانی - بچاؤ۔
صَیحہ - (صَے-حَہ) [ع-ا-مذ] سخت یا بلند آواز - نعرہ - چنگھاڑ۔
صَید - [ع-ا-مذ] (۱) شکار - وہ جانور جس کو شکار کریں (۲) ہم پیشہ اور ہم کار آدمیوں کی باہمی ضد اور لڑائی۔
صَید افگن - صید انداز - (ع-ف-صف) شکار کرنے والا - شکاری۔
صَید بدنا - (ا-محاورہ) کبوتر کو پکڑ کر نہ دینے کا عہد کرنا - ضد باندھنا۔
صَید کرنا - (ا-محاورہ) (۱) شکار کرنا - پکڑنا - (۲) قابو میں لانا - فریفتہ کرنا۔
صَید گاہ - (ا-محاورہ) شکارگاہ - شکار کھیلنے کی جگہ۔
صَیدی - (صَے-دی) [ف-ا-مذ] شکاریوں کی اصطلاح میں وہ شخص جو اپنے ہم پیشہ آدمیوں سے ضد اور لڑائی رکھے۔
صَیرفی - (ع-صف) صرّاف - کھوٹا کھرا پرکھنے والا - (۲) کاموں میں دخل دینے والا۔
صِیغہ - (صی-غہ) [ع-ا-مذ] (۱) سانچے میں ڈھلی ہوئی چیز (۲) طریقت - خِلقت - اصل - (۳) وہ مُشتق اور مُتصرّف کلمہ جو کسی اصل لفظ سے نکالا گیا ہو - (۴) اہلِ تشیّع میں کلماتِ ایجاب وقبول نکاح - عقد - (۵) محکمہ - شعبہ۔ جمع: صیغہ جات
صیغہ پڑھانا - (ا-محاورہ) اہلِ تشیّع میں نکاح پڑھانا - ایجاب وقبول کرانا۔
صیغہ گردانا - (ا-محاورہ) فعل کی گردان کرنا۔
صَیقل - (صَے-قل) [ع-ا-مذ] جِلا - صفائی - آب - چمک۔
صَیقل کرنا - (ا-محاورہ) جلا دینا - صاف کرنا - چمکانا۔
صَیقل گر - [ع-ف-ا-صف] جلا کرنے والا - ہتھیار صاف کرنے اور سان پر چڑھانے والا۔
صَیہونی - (صَے-ہُو-نی) [ع-صف] یہودیوں کی عالمگیر تحریک وطن سے متعلق - یہودیت سے متعلق۔
صَیہونیت - (صَے-ہُو-نی-یَت) [ع-ا-مث] (۱) یہودیت (۲) یہودیوں کی عالمگیر تحریک وطن۔

ض

ض۔ (ضاد۔ضواد) [ع۔ا۔مذ] (۱) اُردو کا اکیسواں فارسی کا اٹھارھواں اور عربی کا پندھواں حرف (۲) اس کو صاد مُعجمہ یا منقوُطہ بھی کہتے ہیں۔ حسابِ ابجد میں اس کے آٹھ سو عدد فرض کیے گئے ہیں۔ عربی کے اعتبار سے یہ شمسی حرف ہے اس سے پہلے 'ال' آئے تو 'لامؔ' بولا نہیں جائے گا اور ض مشدّد پڑھا جائے گا۔

ض ــــ ا

ضَابِط۔ (ضا۔بِط) [ع۔صف] (۱) حفاظت میں رکھنے والا (۲) انتظام کرنے والا۔ مدبّر (۳) حاکم۔ مالک۔ قابض (۴) پابند قاعدہ۔ مُحتاط (۵) متحمل۔ صابر۔

ضابطگی۔ (ضاب۔طَ۔گی) [ف۔ا۔مث] قانون و ضابطہ کے مطابق ہونا۔

ضابطہ۔ (ضا۔بِ۔طَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) قاعدہ۔ قانون۔ دستوُرالعمل (۲) انتظام۔ بند و بست۔ ربط و ضبط۔ جمع: ضوابط۔

ضابطۂ تعزیری۔ (ع۔ا۔مذ) سزا دینے کا قانون۔

ضابطۂ دیوانی۔ (ع۔ا۔مذ) دیوانی قانون۔ وہ قانون جس میں باہمی لین دین کے قواعد منضبط ہوں۔

ضابطۂ عدالت۔ (ع۔ا۔مذ) عدالت کا طریقۂ عمل۔

ضابطہ کی رُو سے۔ (ا۔تابع فعل) قاعدہ اور قانون کے مطابق حسبِ ضابطہ

ضابطۂ فوجداری۔ (ع۔ا۔مذ) قانونِ فوجداری جرائم۔ انسداد کا دستوُرالعمل

ضابطۂ مال۔ (ع۔ا۔مذ) صیغۂ مال کا قانون۔ خزانہ یا مال گزاری کے متعلق قانون۔

ضاحِک۔ (ضا۔حِک) [ع۔صف] ہنسنے والا۔ ظریف۔ مسخرا۔

ضارِب۔ (ضا۔رِب) [ع۔صف] مارنے والا۔ چوٹ لگانے والا۔

ضالّ۔ [ع۔صف] گمراہ۔ بھٹکا ہوا۔ جمع: ضالین۔

ضامِن۔ (ضا۔مِن) [ع۔ا۔مذ] (۱) ذمّہ دار۔ وہ شخص جو کسی کی ضمانت دے کفیل (۲) وہ لکڑی کی پچّر جو حُقّے کی نَے کے درمیان باندھ دیتے ہیں (۳) وہ دہی جس سے دُودھ جماتے ہیں۔ مایۂ شیر۔

ضامن در ضامن۔ (ع۔ف۔صف) کفیل کا کفیل۔ ذمّہ دار کا ذمّہ دار

ضامن نہ ہوجیے گرہ سے دیجیے۔ (مثل) گرہ سے دینے میں ہرج نہیں، مگر ضمانت دینے میں خرابی ہے۔

ضامِنی۔ (ضا۔مِ۔نی) [ع۔ا۔مث] کفالت۔ ذمّہ داری۔

ضامنی پر چھوڑنا۔ (ا۔محاورہ) ضمانت یا ذمّہ داری پر رہا کرنا۔

ضامنی دینا۔ (ا۔محاورہ) ضمانت دینا۔ کفیل یا ذمّہ دار بننا۔

ضامنی قبول کرنا۔ ضامنی منظور کرنا۔ (ا۔محاورہ) کسی کی کفالت یا ذمّہ داری کو تسلیم کرنا۔

ضائع۔ (ضا۔ئِع) [ع۔صف] اکارت۔ تلف۔ رائیگاں۔ بے فائدہ۔ لاحاصل۔ بے سُود

ضائع کرنا۔ (مص۔مرکّب) (۱) برباد کرنا۔ اُڑانا (۲) بے کار اور نکمّا کرنا (۳) مارنا۔ قتل کرنا۔

ضائع ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) برباد ہونا۔ خراب ہونا (۲) فوت ہونا۔ مارا جانا۔

ض ــــ ب

ضَبط۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) نگہبانی۔ حفاظت۔ ہوشیاری (۲) انتظام۔ بندوبست (۳) روک رکاوٹ (۴) قید۔ پابندی (۵) قُرق۔

ضبط کرنا۔ (مص۔مرکّب) (۱) روکنا۔ نگرانی کرنا۔ قُرق کرنا (۲) قانون باندھنا۔ قابو کرنا (۳) پینا۔ جذب کرنا۔

ضبط ہونا۔ (مص۔مرکّب) (۱) قُرق ہونا۔ چھننا۔ کسی جُرم میں مال و جائداد کا سرکاری ہوجانا (۲) تحمّل ہونا۔ برداشت ہونا۔ بُردباری ہونا۔

ضبطی۔ (ضب۔طی) [ا ُ۔ا۔مث] (۱) قُرقی (۲) نگرانی۔ عدالت کے حکم سے کسی کا مال لے لینا۔

ضبطیٔ جائداد۔ ضبطیٔ مال۔ (ع۔ا۔مث) دھن دولت کی قُرقی۔

ضبطی میں آنا۔ (ا۔محاورہ) قُرق ہونا۔ چھن جانا۔ سرکاری ہوجانا۔

ض ــــ ح

ضُحا۔ ضُحٰی۔ (ضُ۔حا) [ع۔ا۔مذ] پہر دن چڑھے یا دس بجے کا وقت۔

ضحّاک۔ (ضح۔حاک) [ع۔صف] (۱) بہت ہنسنے والا (۲) ایک ایرانی بادشاہ جو بڑا ظالم اور جابر تھا۔

ضِحک۔ [ع۔ا۔مث] ہنسنا۔

ضُحَکہ۔ (ع۔ا۔مذ) وہ جس پر سب ہنسیں۔ جو سب پر ہنسے۔

ض ــــ خ

ضَخامَت۔ (ضَ۔خا۔مَت) [ع۔ا۔مث] مُٹاپا۔ حجم۔ جسامت۔

ضَخیم۔ (ضَ۔خِیم) [ع۔صف] بڑے حجم والا۔ بہت بڑا۔ موٹا۔

ض — د

ضِد - [ع - ا - مث] (۱) برعکس - مخالف - خلاف (۲) دُشمنی - عداوت - بُغض - (۳) ہٹ - اَڑ (۴) سینہ زوری - اَنانیت (۵) غصّہ (۶) تعصّب -

ضِد باندھنا - (ا - محاورہ) (۱) بہت اصرار کرنا - ہٹ کرنا (۲) دُشمنی کرنا - مُخالفت کرنا (۳) بحث کرنا -

ضِد پر آنا - (ا - محاورہ) اصرار کرنا - ہٹ کرنا - مخالفت پر کمر باندھنا -

ضِد پوری کرنا - (ا - محاورہ) (۱) کسی کی ہٹ کے موافق کرنا - کسی کے کہنے کے بموجب کر دینا -

ضِد چڑھنا - (ا - محاورہ) غصّہ چڑھنا - اُڑنا - ہٹ پر آنا -

ضِد رکھنا - (ا - محاورہ) دُشمنی رکھنا - مخالفت رکھنا - کینہ رکھنا -

ضِد کا پُورا ہے - (ا - محاورہ) اپنی ہٹ پر اڑا رہنے والا -

ضِد کرنا - (ا - محاورہ) (۱) اصرار کرنا - ہٹ کرنا (۲) بحث و تکرار کرنا - جھگڑنا -

ضِدم ضِدّا - [ع - ف - ا - مذ] ایک کا دوسرے کے خلاف ہونا -

ضِدّی - (ضِد - دِی) [اُ - صف] (۱) بہت اصرار کرنے والا - متعصّب ہٹ کرنے والا -

ضِدّین - (ضِد - دَین) [ع - ا - مث] دو ضدیں - دو نقیض اور مختلف چیزیں -

ض — ر

ضَرّاب - (ضَر - راب) [ع - ا - مذ] روپیہ اشرفی پر ٹھپّا لگانے والا -

ضِراب - (ضِ - راب) [ع - ا - مذ] کسی کو تلوار مارنا -

ضِرار - (ضِ - رار) [ع - ا - مذ] (۱) ایک دوسرے کو نقصان پہنچانا (۲) عہد رسالت میں مدینہ میں منافقوں کی ایک مسجد -

ضرب - [ع - ا - مذ] (۱) مار - چوٹ - دھکّا - صدمہ (۲) علم حساب میں جمع کا ایک قاعدہ (۳) بیان - ذکر (۴) ٹھپّا - مُہر (۵) شمار ظاہر کرنے کا عدد (۶) نقصان - گھاٹا (۷) شمشیر زنی - صوفیوں کا کسی اسم یا کلمے کو خاص زور اور جھٹکے کے ساتھ پڑھنا جس سے دل پر چوٹ لگے - (۸) [ق] مثل - مانند - بدل -

ضرب آنا - (ا - محاورہ) (۱) چوٹ آنا - دھکّا لگنا (۲) گھاٹا آنا -

ضرب اُٹھانا - (ا - محاورہ) صدمہ اُٹھانا - نقصان گوارا کرنا -

ضربُ المَثَل - [ع - ا - مث] کہاوت - وہ جُملہ جو مثال کے طور پر مشہور ہو -

ضربُ المَثَل ہونا - (ا - محاورہ) کہاوت کی طرح مشہور ہونا - بہت شہرت پانا

ضرب چلیپا - [ع - ف - ا - مث] ایک خاص قسم کی ضرب جو آڑی لگائی جاتی ہے -

ضرب خانہ - [ع - ف - ا - مذ] دارُالضرب - ٹکسال - جہاں سکّے ڈھالے جاتے ہیں -

ضرب خفیف - [ع - ف - ا - مث] ہلکی چوٹ -

ضرب دینا - نقصان دینا - ضرر پہنچانا (۲) جمع کرنے کے لیے اعداد کو باہم ٹکرانا (۳) سکّہ پر مُہر لگانا -

ضرب شدید - [ع - ف - ا - مذ] سخت چوٹ - مہلک ضرب -

ضرب شمشیر - [ع - ف - ا - مث] تلوار کا زخم - تلوار کا ہاتھ -

ضرب کی تاب نہ لانا - (ا - محاورہ) وار کو برداشت نہ کر سکنا -

ضرب لازب - وہ چوٹ جس کا نشان اچھا ہونے کے بعد بھی قائم رہے -

ضرب لگانا - (ا - محاورہ) (۱) چوٹ لگانا - مارنا (۲) تلوار مارنا (۳) ٹھپّا لگانا - چھاپ لگانا (۴) اس طرح خدا کا نام لینا یا کلمہ پڑھنا جس سے دل کو چوٹ لگے اور وہ بیدار ہو جائے -

ضرب مُرکّب - ایک قسم کا ضرب جس میں نقدی یا کسی جنس وغیرہ کے مختلف حصص میں ضرب دیں جیسے روپے آنے پائی کو کسی خاص عدد میں ضرب دے کر ایک مجموعہ معلوم کرنا - ضرب مخلوط -

ضرب مرکّب - [ع - ا - مذ] حساب کا ایک قاعدہ جس میں نقدی یا جنس کے وزن وغیرہ کو مختصر ترکیب سے کئی گنا کرتے ہیں -

ضرب مُفرد - ضرب سادہ - ضرب بسیط - ضرب غیر مرکّب -

ضرب مُہلک - [ع - ف - ا - مث] ہلاک کر دینے والی چوٹ -

ضَربات - (ضَر - بات) [ع - ا - مث] ضرب کی جمع - چوٹیں -

ضَرَر - (ضَ - رَر) [ع - ا - مذ] (۱) نقصان - خسارہ - زیاں (۲) درد - تکلیف - صدمہ

ضررِ جسمانی - [ع - ف - ا - مث] جسمانی تکلیف - جسمانی چوٹ -

ضرر رساں - [ف - ا - صف] نقصان پہنچانے والا -

ضرر رسانی - [ع - ا - مث] ایذا پہنچانا - تکلیف دینا -

ضررِ صریح - [ع - ا - مث] (۱) دھمکی (۲) مار پیٹ (۳) زخمی یا کسی عضو کے بے کار کرنے سے پہنچا ہوا نقصان یا چوٹ -

ضِرغام - (ضِر - غام) [ع - ا - مذ] پھاڑنے والا شیر - اسد -

ضَرور - (ضَ - رُور) [ع - صف] (۱) واجب - لازم - وہ بات جس کا ہونا فرض ہو (۲) درکار - مطلوب (۳) بے شک بجا - درُست (۴) اٹل (۵) حاجت - ضرورت - خواہش (۶) البتّہ - لاکلام (طنزاً) جب کسی سے کہنا ہو کہ کام نہیں کیا - ہرگز نہیں -

ضرور بالضرور - (متعلق فعل) تاکید کے واسطے -

ضرور نہیں - (متعلق فعل) (۱) لازم نہیں (۲) درکار نہیں -

ضرور ہے - (متعلق فعل) (۱) واجب ہے (۲) درکار ہے - خواہش ہے -

ضرورت - (ضَ - رُو - رَت) [ع - ا - مث] حاجت - خواہش - مانگ - طلب -

ضرورت ایجاد کی ماں ہے - (ا - مثل) جب کسی چیز کی ضرورت پڑے تو انسان کو کوئی نہ کوئی انتظام کرنا ہی پڑتا ہے -

ضرورت کے وقت گدھے کو باپ بناتے ہیں - (ا - مثل) لاچاری کے وقت ادنیٰ لوگوں کی بھی خوشامد کرنی پڑتی ہے -

ضرورت مند - [ع - ا - مذ] حاجت مند - تنگ حال - مفلس -

ضرورتاً - (ضَ - رُو - رَ - تَن) [ع - تابع فعل] از رُوئے ضرورت - واجباً - لازماً - لاچار - ضرورت کی وجہ سے -

ضروری - (ضَ - رُو - رِی) [ع - صف] (۱) واجبی - لازمی - ناچاری - ناگزیر -

تاکیدی۔ اہم۔

ضروریات۔ (ضَ۔رُو۔رِی۔یات) [ع۔ا۔مث] ضروری چیزیں۔ استعمال کی چیزیں۔

ضروریاتِ زندگی۔ (ع۔ا۔مث) وہ چیزیں جو انسان کے زندہ رہنے کے لیے ضروری ہیں۔ کھانا کپڑا وغیرہ۔

ضَریح۔ (ضَ۔ریح) [ع۔ا۔مث] (۱) قبر۔ وہ قبر جو سیدھی کھودی جائے۔ ایک طرف کھودی جانے والی کو لحد کہتے ہیں (۲) ایک قسم کا تعزیہ جو گنبد نما ہوتا ہے۔

ض ــــ ع

ضِعف۔ (ع۔صف) دوچند۔ دُوگنا۔ علم جفر کا ایک قاعدہ جس میں حروف کا دوگنا کرکے جوابات نکالتے ہیں۔

ضُعف۔ (ع۔ا۔مذ) کمزوری۔ بے عقلی۔ بے ہوشی۔ سُستی۔ ناتوانی۔

ضُعفِ باہ۔ (ع۔ا۔مث) سُستی۔ کمزوری۔ نامردی۔

ضُعفِ بصارت۔ (ع۔ا۔مث) آنکھوں کی ناطاقتی۔ نظر کا کم ہونا۔

ضُعفِ جگر۔ (ع۔ا۔مذ) کلیجے کی ناطاقتی۔ ایک بیماری۔

ضُعفِ دل (قلب)۔ (ع۔ا۔مذ) دِل کی کمزوری۔

ضُعفِ دماغ۔ (ع۔ا۔مذ) دماغ کی کمزوری۔ تھوڑے سے کام سے دماغ کا تھک جانا۔

ضُعفِ مثانہ۔ (ع۔ا۔مذ) مثانہ کی کمزوری جس میں بار بار پیشاب آتا ہے۔

ضُعفِ معدہ۔ (ع۔ا۔مذ) معدہ کی کمزوری۔ پیٹ کا ایک مرض۔

ضُعفا۔ (ضُ۔عَ۔فا) [ع۔ا۔مذ] ضعیف کی جمع۔ کمزور لوگ۔

ضعیف۔ (ضَ۔عِیف) [ع۔صف] ناطاقت۔ کمزور۔ بُوڑھا۔

ضعیفُ الاعتقاد۔ وہ شخص جس کے اعتقاد میں گرم جوشی نہ ہو۔ بھولا۔ سادہ۔ کمزور اعتقاد کا۔

ضعیفُ الایمان۔ (ع۔ا۔مذ) کمزور ایمان والا۔ مذہبی باتوں پر یقین نہ کرنے والا۔

ضعیفُ البُنیان۔ (ع۔ف۔ا۔صف) جس کی بنیاد کمزور ہو۔ عموماً انسان کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

ضعیفُ العقل۔ (ع۔صف) کم عقل۔ بے وقوف۔

ضعیف حال۔ (ع۔صف) غریب۔ مصیبت زدہ۔

ضعیفہ۔ (ضَ۔عی۔فہَ) [ع۔ا۔مث] بوڑھی عورت۔ کمزور عورت۔

ضعیفی۔ (ضَ۔عی۔فی) [ع۔ا۔مث] بڑھاپا۔ پیری۔ کمزوری۔

ض ــــ غ

ضِغطہ۔ (ضِغ۔طہَ) [ع۔ا۔مذ] (۱) دباؤ (۲) جھٹکا (۳) بھینچنا۔

ضُغطہ۔ (ضُغ۔طہ) [ع۔ا۔مذ] سختی۔ رنج۔ تنگی۔ کشمکش۔ مشقت۔

ض ــــ ف

ضِفدع۔ (ضِف۔دَع) [ع۔ا۔مذ] مینڈک۔

ض ــــ ل

ضَل۔ (ع۔ا۔مذ) غلطی کرنا۔ گمراہ ہونا۔ بھٹکنا۔

ضَلاَل (ضلالت)۔ [ع۔ا۔مث] (۱) گمراہی۔ تباہی (۲) گناہ۔ خطا۔

ضِلع۔ (ضِ۔لَع) [ع۔ا۔مث] (۱) پسلی۔ لکیر۔ حد۔ خط (۲) جُزو۔ حِصّہ۔ حاکم ضلع کا صدر مقام۔ صوبے کا وہ حِصّہ جو ڈپٹی کمشنر کے ماتحت ہو (۳) رعایتِ لفظی ذومعنی بات۔

ضِلع بندی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) صوبے کی ضلع وار تقسیم۔

ضِلع جُگت۔ (ا۔مث) پہلو دار بات جس میں لفظی رعایت پائی جائے۔

ضِلع دار۔ (ضلعدار) (۱) نگرانِ ضلع۔ زمینداروں سے مالگذاری وغیرہ وصول کرنے والا افسر (۲) صیغۂ آبپاشی کا وہ افسر جو پانی کا حساب لگاتا ہے۔

ضِلعداری۔ ضلعدار کا عہدہ یا کام۔

ض ــــ م

ضَم۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) ملانا۔ شامل کرنا۔ پیش کی حرکت۔ ضمّہ۔

ضِماد۔ (ضِ۔ماد) [ع۔ا۔مذ] لیپ۔ دوا کو زم کرکے جسم پر لگانا۔

ضَمانت۔ (ضَ۔ما۔نَت) [ع۔ا۔مث] ذمّہ داری۔ کفالت۔ ضامنی۔

ضمانت دینا۔ (ا۔محاورہ) کسی کا ضامن بننا۔ تحریری ضمانت نامہ داخل کرنا۔ کسی کو ضامن پیش کرنا۔

ضمانت ضبط ہونا۔ (ا۔محاورہ) ضامن سے شرط ضمانت پوُری نہ ہونے کی صوُرت میں نقد روپیہ وصول کرنا۔

ضمانت کرنا۔ (ا۔محاورہ) ضامنی دینا۔ کسی کا ضامن بننا یا ہونا۔

ضمانت حِفظِ امن۔ امن قائم رکھنے کی ضمانت۔

ضمانت پر ہونا (رہا ہونا)۔ (ا۔محاورہ) کسی کی ذمّہ داری پر رہا ہونا۔ قید سے آزاد ہونا۔

ضمانت داخل کرنا۔ (مص۔ مرکب) عدالت میں تحریری ضمانت دینا۔ ضامن ہونا۔

ضمانت نامہ۔ (ع۔ف۔مذ) تحریری ضمانت۔ کفالت نامہ۔

ضِمانتاً۔ (ضَ۔ما۔نَ۔تَن) [ع۔تابع فعل] کفالتاً۔ بطور ضمانت۔

ضمانتی۔ (ضَ۔ما۔نَ۔تی) [اُر۔ا۔مذ] ضامن۔ ذمّہ دار۔

ضمائر۔ (ضَ۔ما۔ئِر) [ع۔ا۔مث] ضمیر کی جمع۔ اسم کے بدل۔ دیکھیے ضمیر۔

ضِمن - (ع - ا - مذ) (۱) ذیل - اندر (۲) شرکت - شمول (۳) قانون - دفعہ - فقرہ - مضمون - فصل (۴) تعلق -
ضِمن میں ہونا - (ا - محاورہ) حق میں ہونا - شامل ہونا -
ضِمناً - (ضِم - نَن) (ع - تابع فعل) (۱) بشمول (۲) اشارۃً - کنایتہً -
ضِمنی - (ضِم - نی) (ا ر - ا - مث) مقدمہ کی تفتیش کی روزانہ رپورٹ جو پولیس افسر بھیجے -
ضَمّہ - (ضم - مَہ) (ع - ا - مذ) ضمّ - پیش - پیش کی حرکت -
ضَمیر - (ضَ - میر) (ع - ا - مذ) (۱) دل - قلب (۲) بھید - راز - پوشیدہ (۳) خیال - اندیشہ (۴) (مث) قواعد صرف و نحو میں وہ مختصر اسم جس سے اسم غائب یا حاضر یا متکلم سمجھا جائے -
ضَمیمہ - (ضَ - می - مَہ) (ع - ا - مذ) وہ شے جو کسی اور شے پر بڑھا کر لگائیں - تکملہ - پرچہ زائد - اخبار کی معمول سے الگ اشاعت -

ض ــــ و

ضَو - (ع - ا - مث) (۱) روشنی - پَرتَو - نُور - چمک -
ضَو افشاں - (ع - ف - صف) روشن - مُنوّر - روشنی دینے والا -
ضَو ریز - ضَو فگن - (ع - ف - صف) روشنی پھینکنے والا -

ضَوابِط - (ضَ - وا - بِط) (ع - ا - مذ) ضابطہ کی جمع - قواعد - قوانین -

ض ــــ ی

ضِیا - (ضِ - یا) (ع - ا - مث) (۱) روشنی چمک (۲) رونق - رَو
ضیا افروز - ضیا بار - ضیا پاش - ضیا فشاں - ضیا گُستر - (ع - ف - صف) روشن کرنے والا - روشنی پھیلانے والا -
ضیا باری - ضیا پاشی - ضیا فشانی - ضیا گُستری - (ع - ف - ا - مث) روشنی پھیلانا -
ضیافت - (ضِ - یا - فت) (ع - ا - مث) مہمانی - دعوت - کھانا کھلانا -
ضیافت خانہ - (ع - ف - ا - مذ) مہمان خانہ - مہمان داری کا مکان -
ضِیافت کرنا - (مص - مرکب) مہمانی کرنا - دعوت کرنا -
ضَیغَم - (ضَے - غَم) (ع - ا - مذ) (۱) پھاڑنے والا شیر - شیر ببر -
ضَیف - (ع - ا - مذ) مہمان -
ضِیق - (ع - ا - مث) (۱) تنگی (۲) دِقّت - دشواری (۳) مکان کی تنگی -
ضیقُ النفس - (ع - ا - مذ) دمہ - سانس کا روگ - دَم کا گھٹنا -
ضیق میں آنا (ہونا) - (ا - محاورہ) تنگ ہونا - عاجز آنا - مشکل میں پھنسنا -
ضیق میں جان ہونا - (ا - محاورہ) سخت پریشان ہونا -

ط

"ط" (طو - اے) اُردو کا بائیسواں، فارسی کا اکیسواں اور عربی کا سولھواں حرف (۲) حسابِ ابجد میں اس کے نو عدد مقرر ہیں۔ یہ شمسی حرف ہے۔ اس کے پہلے "ال" آجائے تو لام پڑھا نہیں جائے گا۔ "ط" مشدّد پڑھا جائے گا جیسے الطّاہر۔ علم نجوم میں بُرج سرطان کی علامت ہے۔

ط ا

طاب - (ع - صف) (۱) خوشبودار (۲) خوش گوار۔ نفیس (۳) پاک۔
طابَ ثَراہُ - (ع - کلمہ دُعا) اس کی قبر خوشبودار ہو۔ یعنی اس کی رُوح کو سکون نصیب ہو۔

طابع - (طا - بِع) (ع - ا - مذ) (۱) چھاپنے والا۔ پرنٹر۔
طابعہ - (طا - بِ - عَہ) (ع - ا - مث) ٹائپ رائٹر۔ ٹائپ مشین۔
طابِق - (طا - بِق) (ع - ا - مذ) (۱) مطابقت رکھنے والا (۲) تابہ (۳) توا۔ کڑاہی (۴) پیروی کرنے والا (۵) مکان کی منزل۔
طابَقَ النَّعلُ بالنَّعلِ - (ع - مثل) جُوتی جُوتی کے ساتھ مطابق ہوگئی۔ دو آدمی یا چیزیں ایک دُوسرے سے عین مطابق ہوجائیں تو یہ مثل بولتے ہیں۔
طارِق - (ع - ا - مذ) (۱) صبح کا ستارہ (۲) رات کو چلنے والا (۳) سخت حادثہ۔
طارِم - (ع - ا - مذ) (۱) لکڑی کا گھر (۲) گنبد (۳) بلند مکان (مجازاً) آسمان۔
طارمِ اعلیٰ - (ع - ا - مذ) فلک الافلاک۔
طارمِ اخضر - (۱) ہری چھت (۲) آسمان۔
طاری - (ع - صف) (۱) ناگہاں ظاہر ہونے والا (۲) چھا جانے والا۔ غالب آنے والا۔

طاری ہونا - (مص - مرکب) چھا جانا۔ غلبہ پانا۔
طاس - (ع - ا - مذ) (۱) بڑا طشت۔ تھال۔ لگن (۲) پیالہ (۳) ایک قسم کا ریشمی کپڑا (۴) وہ علاقہ جس سے دریا گزرتا ہو۔ بیسن (۵) ایک پرندہ (ق)۔
طاس بازی - (ع - ف - ا - مث) (۱) شعبدہ بازی۔ مکّاری۔
طاسِ دریا - (ع - ف - ا - مذ) دہانہ۔ ڈیلٹا۔ بیسن۔

طاسہ - (ع - ا - مذ) ڈھول۔ تاسہ۔ تاشہ۔
طاسہ نواز - (ع - ف - صف) تاشہ بجانے والا۔

طاعات - (ع - ا - مث) طاعت کی جمع۔ اطاعت کے کام۔
طاعت - (ع - ا - مث) بندگی۔ عبادت۔ پُوجا۔ فرماں برداری۔ جمع: طاعات
طاعت گاہ - (ف - ا - مث) عبادت کی جگہ۔ مسجد۔
طاعت گذار - (ع - ف - ا - صف) فرماں بردار۔ بندگی کرنے والا۔ عبادت گذار۔

طاعِن - (ع - صف) (۱) طعنہ زن۔ طعنہ دینے والا (۲) نیزہ مارنے والا۔
طاعون - (طا - عُون) (ع - ا - مذ) ایک مُہلک اور متعدی وبا جس میں چھاتی، بغل یا خصیے کے نیچے گلٹیاں نکلتی ہیں اور تیز بخار رہتا ہے۔ پلیگ۔

طاغوت - (طا - غُوت) (ع - ا - مذ) (۱) شیطان۔ گمراہوں کا سردار (۲) بُت دیو (۳) خدا کے سوا کسی اور کی پرستش کرنے والا۔
طاغوتی - (طا - غُو - تی) (ع - صف) طاغوت سے نسبت رکھنے والا۔ شیطانی۔
طاغی - (ع - صف) (۱) سَرکش۔ باغی۔ مالک کا نافرمان (۲) حد سے گزرنے والا (۳) فساد پھیلانے والا۔
طاق - (ع - ا - مذ) (۱) محراب۔ محراب دار ڈاٹ جو دیوار میں بنا دیتے ہیں۔ آلا (۲) فرد۔ یکتا۔ لاثانی۔ ماہر (۳) ایک درخت کا نام (۴) ایک کپڑے کا نام (۵) وہ عدد جو جفت نہ ہو مثلاً ۱ - ۳ - ۵ وغیرہ۔
طاقِ ابرو - (ع - ا - مذ) ابرو کا طاق۔ بھوں کی کمان۔
طاقِ ارزق - (ع - ف - ا - مذ) نیلا طاق۔ آسمان۔
طاقِ ایوان - (ع - ا - مذ) ڈیوڑھی۔ جلوہ خانہ۔
طاق بھرنا - (ا - محاورہ) مسجد یا مزار کے طاق میں چراغ جلاکر پھول بتاشے وغیرہ چڑھانا۔
طاق پر بیٹھا اُلّو، بھر بھر مانگے چُلّو - (ا - مثل) اس کمینے شخص کے متعلق کہتے ہیں جو اپنے سے بہتر آدمیوں پر حُکم چلائے۔
طاق پر (دھرنا) رکھنا - (ا - محاورہ) چھوڑ دینا۔ ترک کرنا۔ باز آنا۔ اُٹھا رکھنا۔
طاق پر رکھا رہنا - (ا - محاورہ) ضائع کرنا۔ کام نہ آنا۔ بے کار اور نکما رہنا۔
طاق کرنا - (ا - محاورہ) یکتا کرنا۔ یگانہ کرنا۔ ماہر کرنا۔
طاق میں ایمان رہنا - (ا - محاورہ) ایمانداری کے تقاضوں کو پُورا نہ کرنا بے ایمانی کرنا۔
طاقِ نسیاں ہونا - (ا - محاورہ) بھُول جانا۔ بھلا دیا جانا۔
طاق وجُفت - (ع - ف - ا - مذ) ایک قسم کا جُوا جس میں ہاتھ میں کوئی چیز چھپاکر دریافت کرتے ہیں کہ اس میں طاق ہے یا جُفت۔
طاق وجُفت دونوں ہونا - (ا - محاورہ) ہر حالت میں کامیابی ہونا۔
طاق ہونا - (ا - محاورہ) (۱) ماہر ہونا۔ یکتا ہونا (۲) جاتا رہنا۔ زائل ہونا۔
طاقچہ - (ع - ف - ا - مذ) چھوٹا طاق۔
طاقت - (طا - قت) (ع - ا - مث) (۱) زور۔ بل۔ قوّت (۲) تاب - مجال۔ جرأت۔ حوصلہ (۳) قابلیت۔ لیاقت۔ مقدور (۴) برداشت۔ بساط۔ سمائی (۵) سلطنت۔ حکومت۔
طاقت آزما - (ع - ف - ا - مذ) زور دکھانے والا۔ قوّت لگانے والا۔
طاقت آزمائی - (ف - ا - مث) زور دکھانا۔ زور لگانا۔
طاقتیں - (ف - ا - مث) حکومتیں۔ سلطنتیں۔
طاقت سلب ہونا - (مص - مرکب) قوّت جاتی رہنا۔

طاقت طاق ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بالکل طاقت نہ رہنا۔ قوت کا زائل ہو جانا۔
طاقت کا جواب دینا۔ (ا۔ محاورہ) طاقت نہ رہنا۔ کمزور ہو جانا۔
طاقت کرنا۔ (ا۔ محاورہ) زور دکھانا۔ زور کرنا۔ قوت آزمانا۔
طاقتِ مہماں نداشت خانہ بمہماں گزاشت۔ (ف۔ مثل) مہمان داری کی طاقت نہ رکھتا تھا گھر مہمان کے لیے چھوڑ گیا اس وقت کہتے ہیں جب کوئی مہمان کے آنے پر ٹل جائے۔
طاقت وَر۔ (ع۔ ف۔ ا۔ صف) زور آور۔ توانا۔ مضبوط۔ کس بل والا۔
طاقہ۔ (طا۔ قہ) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) ادنی یا ریشمی کپڑے کا تھان۔
طاقی۔ (طا۔ قی) [ف۔ ا۔ مث] وہ گھوڑا جس کی ایک آنکھ چھوٹی اور ایک بڑی ہو۔ بھینگا۔ اِسے منحوس سمجھا جاتا ہے۔
طاقیہ۔ (ع۔ ا۔ مث) وہ ٹوپی جو پگڑی کے نیچے پہنتے ہیں۔
طاقی رکھے نہ باقی۔ [ا۔ مثل] بھینگا منحوس ہوتا ہے۔
طال۔ [ع۔ ماضی] لمبا ہوا۔ بڑھ گیا۔
طال (اللہ) عُمرُہٗ۔ (ع۔ دُعا) اس کی عمر لمبی ہو۔
طالِب۔ (طا۔ لِب) [ع۔ صف] (۱) مانگنے والا۔ ڈھونڈنے والا۔ چاہنے والا مشتاق۔ خواست گار۔ اُمید وار۔
طالب استمداد یا امداد۔ (ع۔ ا۔ صف) مدد چاہنے والا۔ امداد کا طلب گار۔
طالب امان ہونا۔ (ا۔ محاورہ) پناہ چاہنا۔ جان بخشی چاہنا۔
طالبِ جنگ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دُشمن کو لڑائی کی دعوت دینا۔
طالبِ دُنیا۔ (ع۔ ف۔ صف) دُنیا طلب کرنے والا۔ حریص۔ لالچی۔
طالبِ دیدار۔ (ع۔ ف۔ صف) عاشق۔ مشتاق نظارہ۔ محبوب کو دیکھنے کا خواہش مند۔
طالبِ زر۔ (ع۔ ف۔ صف) مال و زر چاہنے والا۔ حریص۔ لالچی۔
طالبِ عُقبیٰ۔ (ع۔ ا۔ مذ) آخرت کا طلب گار۔ دین دار۔ پارسا۔ زاہد۔
طالبِ علم۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) علم کا طلب گار۔ مدرسہ میں پڑھنے والا۔ علم حاصل کرنے والا۔ متعلم (۲) مبتدی۔ نوآموز۔
طالب علمانہ۔ (ع۔ ا۔ صف) طالب علموں کی مانند۔ شاگردوں کی طرح۔
طالبِ علمی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) علم پڑھنے یا کام سیکھنے کا شغل۔ شاگردی۔
طالبِ کفن (مرگ) ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مرنے کا خواہش مند ہونا۔
طالب و مطلوب۔ (ع۔ ا۔ مذ) عاشق و معشوق۔
طالبہ۔ (طا۔ لِ۔ بہَ) [ع۔ ا۔ مث] (۱) طلب کرنے والی (۲) علم حاصل کرنے والی عورت۔ متعلمہ۔
طالح۔ (طا۔ لح) [ع۔ صف] بدکار۔ بُرا آدمی۔ شریر۔
طالع۔ (طا۔ لِع) [ع۔ صف] (۱) طلوع ہونے والا۔ چمکنے والا (۲) [ا۔ مذ] نصیب قسمت۔ اقبال (۳) نیا چاند۔
طالع آزما۔ (ع۔ ف۔ صف) نصیب آزمانے والا۔ ابن الوقت۔
طالع آزمائی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) قسمت آزمائی۔ نصیب آزمانا۔
طالع اوج پر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) نصیبا بلند ہونا۔ بختاور ہونا۔ صاحبِ نصیب ہونا۔ بلند قسمت ہونا۔
طالع بیدار۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) خوش نصیبی۔ اقبال مندی (۲) (کنایۃً) معشوق۔
طالع جاگنا۔ (ا۔ محاورہ) اچھے دن آنا۔ قسمت جاگنا۔
طالع سونا۔ (ا۔ محاورہ) بُرے دن ہونا۔ بدبختی آنا۔
طالع چمکنا۔ (ا۔ محاورہ) قسمت کھلنا۔ نصیب جاگنا۔
طالع خوابیدہ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ صف) بخت خفتہ۔ سویا ہوا نصیب۔ بدقسمتی۔
طالع شناس۔ (ع۔ ف۔ صف) نجومی۔ جوتشی۔ قسمت کا حال بتانے والا۔
طالع شناسی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ صف) نجوم کا علم۔
طالع کا گھر۔ (ا۔ مذ) بارہ برجوں میں سے کوئی بُرج۔
طالع کی رسائی (یاوری)۔ (ع۔ ا۔ مث) خوش قسمتی۔ قسمت کی یاوری۔
طالع مند۔ طالع ور۔ (ع۔ ف۔ صف) نصیب والا۔ خوش قسمت۔ بختاور۔
طالع وری۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) خوش قسمتی۔ خوش نصیبی۔
طالع ہونا۔ (مص۔ مرکب) چڑھنا۔ چمکنا۔
طالع یاور ہونا۔ (ا۔ محاورہ) قسمت جاگنا۔ نصیب کھلنا۔
طالعہ۔ (طا۔ لِ۔ عہَ) [ع۔ ا۔ مث] (۱) روشنی (۲) طلوع کرنے والی۔
طالُوت۔ (طا۔ لُوت) [ع۔ ا۔ مذ] بنی اسرائیل کا بادشاہ جس نے جالُوت سے جنگ کر کے اُسے قتل کیا۔
طامات۔ (طام۔ مات) [ع۔ ا۔ مذ۔ مث] (۱) گپ بازی۔ شیخی خوری (۲) ریاکار صوفیوں کی مبالغہ آمیزی۔
طامع۔ (طا۔ مع) [ع۔ صف] حریص۔ لالچی۔ لوبھی۔ طمع کرنے والا۔
طاہر۔ (طا۔ ہر) [ع۔ صف] پاک۔ صاف۔ مقدس۔
طاہرہ۔ (طا۔ ہِ۔ رہ) [ع۔ صف] پاک باز عورت۔ جمع: طاہرات۔
طاہری۔ (طا۔ ہِ۔ ری) [اُر۔ ا۔ مث] بڑی پلاؤ۔ ایک قسم کا کھانا جو چاولوں اور بڑیوں سے پکایا جاتا ہے۔
طائر۔ (طا۔ اِر) [ع۔ صف۔ و۔ ا۔ مذ] اُڑنے والا۔ پرند۔ پکھیرو۔
طائرِ بسمل۔ (ع۔ ف۔ ا۔ صف) آدھا ذبح کیا ہوا پرندہ۔ نیم جان پکھیرو۔
طائرِ خوش نوا۔ (ع۔ ف۔ ا۔ صف) خوش الحان پرندہ۔ اچھا گانے والا پکھیرو۔
طائرِ خیال۔ (ع۔ ف۔ مذ) خیال کو طائر سے تشبیہ دیتے ہیں۔
طائرِ روح۔ (ع۔ ا۔ مث) روح کا طائر سے استعارہ کرتے ہیں۔
طائرِ زریں بال۔ (ع۔ ا۔ مذ) سُنہرے پروں والا پرندہ (۲) (مجازاً) آفتاب۔
طائرِ سدرہ۔ (ع۔ ا۔ مذ) حضرت جبریل علیہ السلام جن کا مقام سدرہ پر ہے۔
طائرِ قبلہ نما۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) مُرغ قبلہ نما۔ وہ مقناطیسی سوئی جس سے قبلہ کا رُخ معلوم ہوتا ہے۔
طائرِ عقل اُڑ جانا۔ (ا۔ محاورہ) ہوش و حواس جاتے رہنا۔
طائرِ قدس یا قدسی۔ (ع۔ مذ) (۱) پاک جان کا پرندہ (۲) فرشتہ۔ جبرائیل۔
طائرِ نوگرفتار۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) وہ پرندہ جو تھوڑے عرصے سے قید ہوا ہو (مجازاً) وہ شخص جو تازہ تازہ عشق میں مبتلا ہوا ہو۔
طائرِ نیم بسمل کی طرح پھڑکنا۔ (ا۔ محاورہ) آدھے ذبح کیے ہوئے پرند کی طرح تڑپنا۔ نہایت بے قرار ہونا۔

طائرِ وحشی۔ (ع۔ ف۔ صف) جنگلی پرندہ۔ وہ پرندہ جو پالتو نہ ہو۔
طائرِ وہم و خیال کا نہ پہنچنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی بات کا ناممکن ہونا۔ خیال تک نہ جا سکنا۔
طائرانہ۔ (طا۔ ئِ۔ رانَہ) (ع۔ صف) پرندے کی طرح (۲) سرسری۔ چھچلتی۔
طائرانہ نگاہ ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) اُچٹتی نگاہ ڈالنا۔ سرسری طور پر دیکھنا۔
طائف۔ (طا۔ ئِف) (ع۔ صف) (۱) طواف کرنے والا۔ چکر کاٹنے والا۔ ارد گرد پھرنے والا (۲) حجاز کا ایک قصبہ۔
طائفہ۔ (طا۔ ئِ۔ فَہ) (ع۔ ا۔ مث) (۱) طواف کرنے والی (۲) قوم۔ ذات۔ ملت (۳) منڈلی۔ گروہ۔ جتھہ۔ فرقہ۔ جماعت (۴) رنڈی اور اس کے ساتھ ناچنے والوں کی ٹولی (۵) قافلہ۔
طائفہ نچانا۔ (مص۔ مرکب) رنڈی یا بھانڈوں کا ناچ کرانا۔
طائل۔ (طا۔ ئِل) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) فائدہ۔ نفع (۲) افزونی (۳) توانگری (۴) بے قید۔ اردو میں لا طائل کی ترکیب کے ساتھ مستعمل ہے۔
طاؤس۔ (طا۔ اُوس) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) مور (۲) ایک ساز جو مور کی شکل کا بنا ہوتا ہے اور سارنگی کی طرح بجایا جاتا ہے۔
طاؤس کا کوکنا۔ (ا۔ محاورہ) مور کا چلانا۔ مور کا بولنا۔
طاؤس کی مستی۔ (ا۔ مث) تھوڑی دیر رہنے والی چیز۔
طاؤسی۔ (طا۔ اُو۔ سی) (ف۔ صف) مور کا۔ مور کے رنگ کا۔
طاؤسی رقص۔ (ع۔ ا۔ مث) ایک خاص قسم کا ناچ جو مور کے رقص سے مشابہ ہوتا ہے۔
طائی۔ (طا۔ ای) (ع۔ صف) عرب کے قبیلہ "طے" سے منسوب جس میں حاتم بڑا سخی گزرا ہے

ط ــــ ب

طب۔ (ع۔ ا۔ مث) حکمت۔ علاج۔ علاج معالجے کا علم۔ خاص کر یونانی طریقہ علاج
طبابت۔ (طِ۔ با۔ بَت) (ع۔ ا۔ مث) علاج معالجہ۔ ڈاکٹری۔ حکمت کرنا۔ علاج کرنا۔
طباخ۔ (طب۔ باخ) (ع۔ ا۔ مذ) باورچی۔ خان ساماں۔ کھانا پکانے والا۔
طباخی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) کھانا پکانے کا کام۔
طباشیر۔ (طَ۔ با۔ شِیر) (ع۔ ا۔ مث) بنسلوچن۔ ایک سفید رنگ کی دوائی۔ جو بانس کی گانٹھوں سے نکلتی ہے۔
طبا طبائی۔ (طَ۔ با۔ طَ۔ با۔ ای) (ع۔ صف) حضرت اسماعیل بن ابراہیم بن امام حسنؑ کی اولاد جن کا لقب طبا طبا تھا۔ عید کے موقع پر جب ان کے والد نے لباس کے متعلق پوچھا کہ کیا چاہیئے تو انہوں نے قبا قبا کی بجائے طبا طبا کہا۔
طباع۔ (طب۔ باع) (ع۔ صف) (۱) غیر معمولی ذہین۔ تیز طبیعت (۲) تلوار بنانے والا۔ ڈھلیا (۳) کوزہ گر کمہار۔ سانچے میں ڈھالنے والا۔
طباعت۔ (طِ۔ با۔ عت) (ع۔ ا۔ مث) (۱) پرنٹنگ چھپائی (۲) تلوار بنانے یا کمہار کا فن۔
طباعی۔ (طب۔ با۔ عی) (ع۔ ا۔ مث) غیر معمولی ذہانت۔ طبیعت کی تیزی۔

طباق۔ (طَ۔ باق) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) بڑی رکابی۔ تھالی (۲) کاسہ سر۔
طباق سامنہ۔ (ا۔ مذ) چوڑا سامنہ۔ چوڑا چکلا چہرہ۔ چپٹا چہرہ۔
طباقی۔ (طَ۔ با۔ قی) (ع۔ صف) طباق سا۔
طباقی کتا۔ (ا۔ مذ) مفت خورا۔ طفیلی۔ دوسروں کی روٹیاں توڑنے والا۔
طبائع۔ (طَ۔ با۔ ئِع) (ع۔ ا۔ مذ و مث) طبیعت کی جمع۔ طبیعتیں۔
طبع۔ (ع۔ ا۔ مث) (۱) طبیعت۔ فطرت۔ مزاج۔ سرشت۔ خصلت (۲) چھاپنا نشان لگانا (۳) سکہ۔ نقش۔ مہر۔ چھاپ۔
طبع آزمائی۔ (ع۔ ا۔ مث) طبیعت کی آزمائش۔ ذہانت کا امتحان۔
طبع رسا (رواں)۔ (ع۔ ف۔ صف) تیز طبیعت۔ تیز ذہن۔
طبع زاد۔ (ع۔ ف۔ صف) اپنی ایجاد یا اختراع۔ طبیعت سے نکلا ہوا۔
طبع کرنا۔ (مص۔ مرکب) چھاپنا۔ شائع کرنا۔
طبع گرامی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) کسی بزرگ کی طبیعت یا مزاج پوچھتے وقت استعمال ہوتا ہے۔ بزرگ طبیعت۔
طبع موزوں۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) شعر سے مناسبت رکھنے والی طبیعت۔
طبعی۔ طبیعی۔ (طَ۔ بَ۔ عی) (طَ۔ بی۔ عی) (ع۔ صف) (۱) طبیعت سے منسوب (۲) ذاتی۔ فطری۔ اصلی۔ قدرتی۔ خلقی۔ ب کے سکون کے ساتھ طبع سے منسوب۔
طبعی جغرافیہ۔ (ع۔ صف) وہ جغرافیہ جس میں خشکی و تری کی بحث ہو۔
طبق۔ (طَ۔ بَق) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) تھال۔ بڑی رکابی (۲) طبقہ۔ تختہ (۳) تہ۔ چھلکا (۴) نیاز (۵) سونے کا ورق۔ پتا (۶) موافق۔ مطابق (۷) خطہ۔ ملک۔ حصہ (۸) پریوں کی نیاز کا کونڈا (۹) عمر۔ زمانہ۔ بیس برس کا عرصہ (۱۰) ڈھکنا۔ قرص۔ ٹکیہ (۱۱) عورت کی شرم گاہ (۱۲) چپٹی (۱۳) حالت درجہ۔ منزل (۱۴) گھوڑوں کی ایک بیماری۔
طبق اُلٹ جانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی خاندان میں زوال آ جانا۔ کسی ملک کا تہ و بالا ہو جانا۔ برباد ہو جانا۔
طبق باز۔ طبق زن۔ (ع۔ ف۔ صف) چپٹی کھیلنے والی عورت۔
طبق چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) عورتوں کا پریوں کی نیاز دے کر تھال میں پھول چراغ وغیرہ رکھ کر دریا میں ڈالنا۔ صحنک دینا۔
طبقات۔ (طَ۔ بَ۔ قات) (ع۔ ا۔ مذ) طبقہ کی جمع۔ طبقے۔
طبقات الارض۔ (ع۔ ا۔ مذ) زمین کے طبقے۔ زمین کی تہیں۔
طبقچہ۔ (طَ۔ بَق۔ چہ) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) طبق کی تصغیر۔ خوانچہ (۲) چھوٹی رکابی۔
طبقہ۔ (طَب۔ قہ) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) منزل۔ درجہ (۲) تہ۔ پرت (۳) روک۔ پردہ (۴) آدمیوں کا گروہ (۵) پایہ۔ رتبہ۔ جمع: طبقات۔
طبقہ اُڑا دینا۔ (ا۔ محاورہ) سرنگ میں بارود رکھ کر اور آگ دکھا کے زمین کا ٹکڑا اُڑا دینا۔
طبقہ اُلٹ جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) حالت بدل جانا (۲) کسی خاندان یا ملک میں زوال آ جانا (۳) کسی معاملے کا بگڑ جانا۔
طبقۂ بالا۔ اُوپر کی منزل۔
طبقاتی۔ (طب۔ قا۔ تی) (ع۔ صف) طبقہ یا جماعت سے متعلق۔
طبقاتی جنگ۔ وہ کشمکش یا لڑائی جو معاشرے کے مختلف طبقوں میں ہو۔
طبل۔ (ع۔ ا۔ مذ) بڑا ڈھول۔ دمامہ۔ نقارہ۔ دھونسہ۔

طبلِ آسائش ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) فوجوں کی واپسی کا طبل۔
طبلِ بازگشت ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) لڑتی ہوئی فوجوں کو واپس بلانے کا نقارہ۔
طبل پر چوٹ پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نقارہ بجنا (۲) اعلانِ جنگ ہونا۔
طبلِ جنگ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) حرب یا رزم ۔ لڑائی کے وقت کا نقارہ ۔
طبل کو چاشنی دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) نقارہ بجانا ۔
طبل نوازی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) نقارہ بجانا۔
طبلچی ۔ (طَ ۔ بَل ۔ چی) [اُر ۔ ا ۔ مذ] طبلیا ۔ طبلہ بجانے والا۔
طبلق ۔ (طَبَ ۔ لَق) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) کاغذوں کا بنڈل (۲) کاغذی بندھن ۔ وہ کاغذ جو کاغذوں کے مٹھے یا اخبارات پران کو بند کرنے کے لیے لگایا جاتا ہے (۳) دو رُخ سے کُھلا ہوا لفافہ ۔
طبلک ۔ (طَب ۔ لَک) [ف ۔ ا ۔ مث] چھوٹا ڈھول ۔
طبلہ ۔ (طَبَ ۔ لا) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) چھوٹا ڈرم ۔ ڈبّہ ۔ صندوقچی (۲) ڈھولک (۳) ایک خاص قسم کا ایک رُخا باجا۔
طبلہ بجنا ۔ (مص ۔ مرکب) طبلہ ٹھنکنا ۔ طبلہ کھڑکنا۔
طبلہ خوار ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) مُفت خورا ۔ طفیلی۔
طبلۂ عطار ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) عطار کی صندوقچی جس میں وہ عطر وغیرہ رکھتے ہیں۔
طبلۂ عطار بنا دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) معطر کر دینا ۔ بے حد خوشبو پیدا کر دینا ۔
طبلہ نواز ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) طبلیا ۔ طبلہ بجانے والے ۔
طبلے پر چھاپ (تھاپ) پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) طبلہ بجنا۔
طبلی ۔ (طَبَ ۔ لی) [ف ۔ ا ۔ مث] وہ تھیلی جس میں بندوق کا سامان رکھتے ہیں۔
طِبّی ۔ (طِب ۔ بی) [ع ۔ صف] طب کا ۔ یونانی اور ڈاکٹری علاج معالجہ سے متعلق ۔
طِبّی مدرسہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ مدرسہ جہاں طِب کی تعلیم دی جاتی ہے۔
طبیب ۔ (طَ ۔ بیب) [ع ۔ ا ۔ مذ] ڈاکٹر ۔ حکیم ۔ مُعالج ۔ علاج کرنے والا ۔
طبیبِ حاذق ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) تجربہ کار ڈاکٹر یا حکیم ۔
طبیبِ رُوحانی ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) رُوح کی بیماریوں کا علاج کرنے والا ۔ بزُرگ آدمی رُشد و ہدایت دینے والا ۔ مُرشد ۔
طبیعت ۔ (طَ ۔ بی ۔ عَت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) مزاج ۔ فطرت ۔ طینت ۔ سرشت (۲) خصلت ۔ عادت ۔ سُبھاؤ (۳) خلقت ۔ پیدائش ۔
طبیعت آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کسی سے محبت ہو جانا ۔ کسی پر عاشق ہونا (۲) طبیعت کا راغب یا مائل ہونا (۳) کوئی چیز پسند آنا ۔ کسی شے کا دل کو بھانا۔
طبیعت اُتھل پتھل ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) طبیعت بے قرار ہونا ۔
طبیعت اُچاٹ ہونا ۔ طبیعت اُچٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دل بیزار ہونا ۔ جی اُکتانا
طبیعت اعتدال پر آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مزاج درست ہونا ۔ مزاج کا صحیح حالت اختیار کرنا۔
طبیعت اک سُو (یکسُو) ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) مطمئن ہونا ۔
طبیعت اُکھڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) برداشتہ خاطر ہونا ۔ جی کا بیزار ہونا۔
طبیعت اُلٹ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) مزاج بدل جانا (۲) متلی ہونا ۔ طبیعت خراب ہونا۔

طبیعت اُلجھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دل گھبرانا ۔ جی پریشان ہونا ۔ ناگوارِ خاطر ہونا۔
طبیعت باغ باغ ہونا ۔ طبیعت باغ و بہار ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) بہت خوش ہونا ۔
طبیعت بحال ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) طبیعت کا درست ہونا (۲) صحت ہونا ۔ افاقہ ہونا ۔ آرام ہونا (۳) مزاج کا خوش ہونا۔
طبیعت بدلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مزاج کا بدلنا ۔
طبیعت بڑھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی کام کی مشق سے مہارت پیدا ہونا۔
طبیعت بگڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) حالت خراب ہونا ۔ بیمار ہونا (۲) جی متلانا ۔ متلی ہونا (۳) ناراض ہونا ۔ دل خفا ہونا۔
طبیعت بھر بھرانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ولولہ پیدا ہونا ۔ طبیعت گدگدانا ۔ جوش پیدا ہونا ۔ کسی بات کی خواہش ہونا ۔
طبیعت بھر جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) سیر ہو جانا (۲) دل اُکتا جانا۔
طبیعت بہلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) فرصت ہونا ۔ جی لگنا ۔ وقت خوشی میں گزرنا (۲) دل کا سیر تماشے کی طرف مصروف ہونا ۔
طبیعت بے چین ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) بے قرار ہونا ۔ بے چینی ہونا۔
طبیعت بے قابو ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) طبیعت اختیار میں نہ ہونا (۲) کوئی کام یا بات کرنے سے رُک نہ سکنا (۳) فریفتہ ہونا ۔ مائل ہونا ۔
طبیعت پر بوجھ ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بہت سوچنا یا غور و فکر کرنا۔
طبیعت پر چھوڑ دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی کی مرضی پر کام چھوڑ دینا ۔
طبیعت پر رکھ لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) ارادہ کر لینا۔
طبیعت پر زور دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) بہت سوچنا ۔ غور و فکر کرنا ۔
طبیعت پر گرانی ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بدہضمی ہونا (۲) ناگوار ہونا۔
طبیعت پریشان ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) جی گھبرانا ۔ دل اُلجھنا۔
طبیعت پھرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بیزار ہونا ۔ اُکتا جانا ۔
طبیعت پھسلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) فریفتہ ہونا ۔ کسی کی طرف مائل ہونا ۔
طبیعت پھیکی (پڑنا) ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) اُمنگ باقی نہ رہنا (۲) بیمار رہنا۔
طبیعت ٹھکنا ۔ دل کو قرار ہونا ۔ مطمئن ہونا۔
طبیعت ثانیہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) دوسری طبیعت ۔ عادت جو مزاج کا انداز پیدا کر لیتی ہے ۔
طبیعت حاضر ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) کوئی کام اچھی طرح ہو سکنا ۔ کسی کام کی طرف راغب ہونا۔
طبیعت خراب ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) متلی ہونا ۔ بیمار ہونا۔
طبیعت رُکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی کام کو کرنے میں ہچکچانا ۔
طبیعت دار ۔ (ع ۔ صف) ذہین ۔ ہوشیار ۔ شوخ ۔ چالاک ۔ عالی دماغ ۔
طبیعت رنگ پر آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) اُمنگ پیدا ہونا ۔ خواہش جاگنا۔
طبیعت رواں ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) طبیعت میں تیزی آنا ۔ کسی کام کو اچھی طرح ادا کرنا (۲) طبیعت شعر کہنے پر آمادہ ہونا ۔
طبیعت سنبھلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) افاقہ ہونا ۔ مزاج درست ہونا ۔
طبیعت سَن سے ہو جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی اچانک واقعہ سے صدمہ پہنچنا ۔ دِل دھک سے رہ جانا۔

طبیعت شگفتہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دل بشاش ہونا (۲) (مذاق) پاخانہ کھل کر آنا۔

طبیعت شناس۔ (ع۔ ف۔ صف) (۱) مزاج پہچاننے والا۔ مزاج داں۔

طبیعت کی جولانی۔ (ا۔ مث) تیزیٔ طبع۔ طبیعت کی وہ خاصیت جس کی وجہ سے نئی نئی باتیں سوجھیں۔

طبیعت گدگدانا۔ (ا۔ محاورہ) اُمنگ پیدا ہونا۔

طبیعت کا بندہ۔ (ع۔ ف۔ صف) اپنی مرضی سے کام کرنے والا۔ خودپسند۔ معذور۔

طبیعت کا لال اُگلنا۔ (ا۔ محاورہ) نئے اور عمدہ مضامین پیدا کرنا۔

طبیعت کا لہرانا، لہریں مارنا۔ (ا۔ محاورہ) طبیعت میں اُمنگ پیدا ہونا

طبیعت کا مالش کرنا۔ (ا۔ محاورہ) اُبکائیاں آنا۔ جی متلانا۔

طبیعت کی اُفتاد۔ (ا۔ مث) عادت کا انداز۔ فطرت کا طور۔

طبیعت گردانا۔ طبیعت کا قبول کرنا۔ طبیعت کسی طرف متوجہ کرنا۔

طبیعت گرمانا۔ (ا۔ محاورہ) طبیعت جوش میں آنا۔

طبیعت لااُبالی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بے پروا ہونا۔ مزاج میں بے پروائی ہونا۔

طبیعت لڑانا۔ (ا۔ محاورہ) بہت سوچنا۔ توجہ ڈالنا۔ متوجہ ہونا۔

طبیعت لڑنا۔ (ا۔ محاورہ) ذوق پیدا ہونا۔ دماغی کام کرنا۔ طبیعت کا متوجہ ہونا۔ ذہن لڑانا۔ دل کے ساتھ کسی امر کی مناسبت اور لگاؤ رکھنا۔

طبیعت لگنا۔ (ا۔ محاورہ) دل لگنا۔ جی بہلنا۔ جمع خاطر ہونا۔ دل کا مشغول یا مصروف ہونا۔

طبیعت مائل ہونا۔ (ا۔ محاورہ) فریفتہ ہونا۔ کسی بات کی طرف رجوع کرنا

طبیعت مٹی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) افسردہ ہونا۔ رنجیدہ ہونا۔

طبیعت مچلنا۔ (ا۔ محاورہ) ضد کرنا۔ ہٹ کرنا۔

طبیعت ملنا۔ (ا۔ محاورہ) مزاج میں موافقت ہونا۔

طبیعت میں بل پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) طبیعت بگڑنا۔ خفا ہونا۔ مکدر ہونا۔

طبیعت موزوں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) شعروسخن کی طرف مائل ہونا۔

طبیعت میں تلوّن ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ذرا ذرا سی بات پر ناراض ہونا۔

طبیعت میں تیزی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) نئی نئی باتیں سوجھنا۔ تیز مزاج ہونا۔

طبیعت میں روانی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) شعر، مضمون سوجھنا (۲) طبیعت میں تیزی ہونا۔

طبیعت نہ لگنا۔ (ا۔ محاورہ) جی اُچاٹ ہونا۔

طبیعت ہٹ جانا۔ (ا۔ محاورہ) نفرت ہو جانا۔

طبیعت ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دل آنا۔ عشق ہونا۔ رغبت ہونا۔ جی چاہنا۔

طبیعی۔ (طَ۔ بی۔ عی) (ع۔ صف) سائنس جس میں خواص اشیاء اور تحقیقات سے بحث کی جاتی ہے۔ وہ علم جس میں اجسام کے تغیر و تبدل اور ان کی خاصیت کا حال بیان ہوتا ہے۔

طبیعیاتی۔ طبیعات۔ (طَ۔ بی۔ ع۔ یاتی) (طَ۔ بی۔ عات) (ع۔ ا۔ مذ) علم الاجسام (بشمول نباتات و جمادات) فزکس۔

ط ـــ پ

طپاں۔ (طَ۔ پاں) (ف۔ صف) تڑپنے والا۔

طپانچہ۔ (طَ۔ پاں۔ چَہ) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) عقبڑ۔ چانٹا (۲) تیز ہوا کا جھونکا۔

طپش۔ (طَ۔ پش) (ف۔ ا۔ مث) تڑپ۔ جلن۔ صحیح تپش۔

طپنچہ۔ (طَ۔ پَن۔ چَہ) (ف۔ ا۔ مذ) پستول۔ تپنچہ۔

ط ـــ ح

طِحال۔ (طِ۔ حال) (ع۔ ا۔ مث) تلی۔ ایک عضو جو جگر کے قریب ہے۔

طُحال۔ (طُ۔ حال) (ع۔ ا۔ مث) تاپ تلی۔ وہ مرض جس سے تلی پھول جاتی ہے اور اس میں درد ہوتا ہے۔

ط ـــ ر

طُرّا۔ (طُرْ۔ را) (ا۔ ا۔ مذ) (۱) انوکھا۔ عجیب (۲) غالب۔ بڑھ کر (۳) پگڑی کے اوپر کا سرا جو اُبھار رہتا ہے (۴) ٹوپی کا پھندنا۔ گچھا (۵) زلف۔ کاکل۔

طُرّا جمانا۔ (ا۔ محاورہ) رعب جمانا۔ سکہ بٹھانا۔ حکم چلانا۔

طرّاح۔ (ع۔ ا۔ مذ) معمار۔ نقاش۔

طرّار۔ (طَر۔ رار) (ع۔ صف) (۱) گرہ کٹ۔ پاکٹ مار۔ جیب کترا (۲) چالاک۔ عیار۔ ہوشیار (۳) تیز زبان۔

طرّار فرّار۔ (ع۔ ا۔ مذ) بہت چالاک۔ نہایت شوخ۔ بڑا بے باک۔

طرارہ۔ طرّارہ۔ (طَ۔ را۔ را) (طَ۔ را۔ رَہ) (ا۔ ا۔ مذ) چوکڑی۔ چھلانگ۔ جست۔ کلانچ۔ اُچھل کود۔

طرارے بھرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تیز بھاگنا۔ سرپٹ دوڑنا (۲) فرفر پڑھنا۔

طرّاری۔ (طَ۔ را۔ ری) (ف۔ ا۔ مث) زبان کی شوخی۔ چلبلاہٹ۔ تیزی۔ چالاکی۔ عیاری۔

طراز۔ (طَ۔ راز) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) نقش و نگار۔ زینت۔ سجاوٹ (۲) شاہی لباس (۳) وہ جگہ جہاں پر لباس تیار ہو (۴) کسی تقریب پر شہر کی سجاوٹ۔ (۵) زردوزی کا کام۔ کارچوبی (۶) آراستہ کرنے والا۔

طرازی۔ (طَ۔ را۔ زی) (ف۔ ا۔ مث) سجانا۔ آراستہ کرنا۔ نقش و نگار بنانا۔ پیراستہ کرنا۔

طراوت۔ (طَ۔ رَا۔ وَت) (ع۔ ا۔ مث) (۱) نمی۔ تری۔ رطوبت (۲) ٹھنڈک۔ خنکی (۳) تازگی۔

طراوت آنا۔ (ا۔ محاورہ) ٹھنڈک پیدا ہونا۔

طراوت بخشنا۔ (مص۔ مرکب) تازگی دینا۔ فرحت بخشنا۔

طرب۔ (طَ۔ رَب) (ع۔ ا۔ مث) خوشی۔ شادمانی۔ انبساط۔

طرب انگیز۔ طرب خیز۔ طرب سنج۔ طرب فزا۔ (ع۔ صف) فرحت

بخشنے والا۔ خوش کرنے والا۔ اُمنگ بڑھانے والا۔ نشاط افزا۔
طرب ناک ۔ (ع۔ صف) فرحت بخش۔ خوش کرنے والا۔
طربوش ۔ (طَر۔ بُوش) [ف۔ ا۔ مذ] ترکی ٹوپی۔ سُرخ رنگ کی اُونچی ٹوپی۔
طربیہ ۔ (ع۔ ا۔ مذ) وہ قصّہ یا ڈراما جس کا انجام خوشی ہو۔
طرح ۔ [ع۔ ا۔ مث] (۱) وضع۔ انداز۔ ڈھنگ (۲) بنیاد۔ جڑ (۳) نقش کاری نقاشی۔ خاکہ (۴) علیحدگی۔ جُدائی (۵) حال احوال (۶) وہ مصرعہ جو مشاعرے میں غزل کہنے کے لیے بحر، ردیف اور قافیہ بتانے کی خاطر مقرر کرتے ہیں (۷) خارج کرنا۔ تفریق کرنا (۸) نئی عمارت (۹) صورت۔ پیکر۔ شکل۔ نقشہ۔ گت۔ حالت۔
طرح اڑانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) انداز اُڑانا (۲) طرز حاصل کرنا (۳) وضع سیکھ لینا۔
طرح بہ طرح ۔ (ع۔ ف۔ صف) قسم قسم کا۔ رنگ برنگ۔
طرح دار ۔ (ع۔ ف۔ صف) خوب صُورت۔ بانکا۔ وضع دار۔ رنگیلا۔ خوشں انداز۔
طرح داری ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) خوبصورتی۔ بانکپن۔ وضع داری۔
طرح دے جانا ۔ (ا۔ محاورہ) ٹال جانا۔ چشم پوشی کرنا۔ درگزر کرنا۔ بے پروائی کرنا۔
طرح ڈالنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بنیاد ڈالنا (۲) تدبیر کرنا۔
طرح کرنا ۔ (مص۔ مرکب) (۱) تفریق کرنا (۲) غزل کہنے کے لیے بحر، ردیف اور قافیہ بتانے کی خاطر مصرع بتانا (۳) (کیمیا) آگ پر سُرخ کی ہوئی دھات پر کوئی ایسی دوا ڈالنا جو اس کی رنگت تبدیل کر دے۔
طرحِ نو ۔ (ع۔ ف۔ صف) (۱) نئی بنیاد (۲) نئی طرز۔ نیا ڈھنگ۔ نیا انداز
طرحیں نکالنا ۔ (ا۔ محاورہ) طرزیں ایجاد کرنا۔
طرحی غزل ۔ (طر۔ حی۔ غزل) [اُر۔ ا۔ مث] وہ غزل جو مقررہ طرح پر کہی جائے۔
طرحی مشاعرہ ۔ (طر۔ حی۔ مُ۔ شا۔ ع۔ رَہ) [اُر۔ ا۔ مث] وہ مشاعرہ جس میں مقررہ طرح پر غزلیں پڑھی جائیں۔
طرز ۔ [ع۔ ا۔ مث۔ مذ] (۱) روش۔ طور۔ طریقہ۔ ڈھنگ۔ انداز۔ قاعدہ قانون (۲) شکل۔ وضع۔ ہیئت (۳) عادت۔ خُو (۴) شمائل۔
طرز اُڑانا ۔ (ا۔ محاورہ) نقل کرنا۔ دوسروں کی کوئی وضع اختیار کرنا۔ انداز سیکھنا۔
طرزِ (تحریر) عبارت ۔ (ع۔ ا۔ مث) لکھنے کا ڈھنگ۔ مضمون نگاری کا طریقہ۔
طرزِ عمل ۔ (ع۔ ا۔ مذ) رویّہ۔ روش۔ سلوک۔
طرزِ قدیم ۔ (ع۔ ا۔ مث) پرانی وضع۔ پُرانا طریقہ۔
طرزِ کلام ۔ (ع۔ ا۔ مث) اندازِ گفتگو۔ بات کا طریقہ۔
طرف ۔ (طَ۔ رَف) [ع۔ ا۔ مث] (۱) جانب۔ پہلو۔ رُخ۔ سمت۔ بازو۔ (۲) کنارہ۔ حاشیہ۔ سِرا۔ اُفق (۳) مقابل۔ حریف۔ فریق (۴) پاس۔ لحاظ (۵) حق۔ جمع: اطراف۔
طرفِ اوّل ۔ (ع۔ ا۔ مث) دعوے دار۔ مدّعی۔ مستغیث۔ پہلی طرف۔
طرفِ ثانی ۔ (ع۔ ا۔ مث) مخالف۔ مدعاعلیہ۔ فریق ثانی۔ ملزم۔ دوسری طرف۔
طرف دار ۔ (ع۔ ف۔ صف) ساتھی۔ مددگار۔ حمایتی۔ پاسداری کرنے والا کسی فریق کا آدمی۔
طرف دار ہونا ۔ (مص۔ مرکب) مددگار ہونا۔ حمایتی ہونا۔
طرف داری ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) پاس۔ لحاظ۔ حمایت۔ جانبداری۔
طرف داری کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) پاس داری کرنا۔ حامی و مددگار ہونا۔ جانب داری کرنا۔
طرفت۔ طرفتہ ۔ (طرفت) (طر۔ ف۔ تہَ) [ع۔ ا۔ مث] آنکھ کا جھپکنا۔
طرفۃُ العَین ۔ (ع۔ ا۔ صف) پلک جھپکاتے میں۔ پلک مارتے میں۔ ذراسی دیر میں۔ آن کی آن میں۔
طُرفگی ۔ (طُر۔ ف۔ گی) [ف۔ ا۔ مث] خوبی۔ عمدگی۔ عجوبہ پن۔ قدرت۔
طُرفہ ۔ (طُر۔ فہَ) (ع۔ صف) (۱) نیا (۲) انوکھا۔ عجیب۔ نادر۔ عمدہ۔ خوش آئند۔
طُرفہ تماشا ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) عجیب وغریب کھیل۔ انوکھا تماشا۔ عجیب واقعہ۔
طُرفہ گل پھُولنا ۔ (ا۔ محاورہ) کسی عجیب وغریب بات کا ظہور میں آنا۔ نئی بات ہونا۔
طُرفہ گل کھِلانا ۔ (ا۔ محاورہ) عجیب وغریب کام کرنا۔
طُرفہ ماجرا ۔ (ع۔ ا۔ مذ) انوکھا واقعہ۔ تعجب کی بات۔
طُرفہ معجُون ۔ (ع۔ ا۔ ف) (۱) وہ چیز جو عجیب وغریب اشیاء سے مرکب ہو (۲) عجیب آدمی (۳) بے وقوف یا احمق شخص۔
طُرفہ یہ ہے ۔ (ا۔ محاورہ) انوکھی بات یہ ہے۔ حیرت یہ ہے۔ تعجب یہ ہے۔
طرفین ۔ (طَ۔ رَ۔ فین) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) فریقین۔ دونوں جانب۔ مدعی۔ مدعاعلیہ (۲) اصطلاح فقہ میں امام ابوحنیفہ اور امام محمد۔
طرفینِ سلسلہ ۔ (۱) زنجیر کے دونوں سِرے (۲) ایک سلسلے کی دونوں طرف کے عدد یا نشان۔
طُرّہ ۔ (طُرّ۔ رہ) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) زُلف کاکل۔ سَر کے بالوں کی لٹ (۲) وہ پھُندنا جو پگڑی کے اوپر لگاتے ہیں۔ پگڑی کے اُوپر کا سِرا جو اُٹھا رہتا ہے۔ جانوروں کی کلغی (۳) غالب۔ بڑھ کر۔ سبقت لے جانا (۴) انوکھا عجیب (۵) چھجا۔ منڈیر (۶) کوئی پیچ دار چیز (۷) کوڑا۔ تازیانہ۔ (۸) اضافہ۔ علاوہ (۹) انوکھی بات۔ خوبی۔ عمدگی (۱۰) جال۔ پھندا۔ (۱۱) بھنگ کی چُسکی یا گھونٹ (۱۲) پھُولوں کی لڑیوں کا گچھا جو دُولھا کے کان کے پاس لٹکتا ہے (۱۳) سبز۔ نازک شاخیں جو درخت شمشاد سے نکل کر نیچے کو لٹکتی ہیں (۱۴) ایک قسم کا سُرخ اور زرد پھُول۔ (۱۵) کسی چیز کا بہترین حصّہ۔
طُرّہ باز ۔ (ع۔ ا۔ صف) (۱) اکڑنے والا (۲) وہ شخص جو پگڑی پر طُرّہ لگائے۔
طُرّہ جمانا ۔ (ا۔ محاورہ) رُعب جمانا۔ تحکم کرنا۔
طُرّہ چڑھانا ۔ (ا۔ محاورہ) بھنگ پینا۔
طُرّہِ طرار ۔ (ع۔ ا۔ مذ) محبوب کی زُلفیں۔
طُرّہ کا جال ۔ (ا۔ مذ) ایک قسم کا جال جو عورتیں کاڑھتی ہیں۔
طُرّہ کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تیز کرنا۔ چمکانا (۲) بڑھانا۔

طُرّہ گُل۔ (ف۔ا۔مذ) پھولوں کا گُچھا جو دستار میں لگاتے ہیں۔

طُرّہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) زیادہ ہونا۔ فائق ہونا (۲) انوکھا ہونا۔ بڑھ کر ہونا۔

طُرّہ یہ ہے۔ (ا۔متعلق فعل) زیادتی یہ ہے۔

طُرّے باز خاں۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) وہ شخص جو پگڑی پر طرّہ لگائے۔ اکڑ باز خاں۔

طَرِیق۔ (طَ۔رِیق) [ع۔ا۔مذ] (۱) راستہ۔ سڑک (۲) طرز۔ ڈھنگ۔ روش۔ (۳) مذہب۔ شریعت (۴) رواج۔ دستور۔

طَرِیقِ عمل۔ (ع۔ا۔مذ) کام کرنے کا طریقہ۔

طَرِیقَت۔ (طَ۔رِی۔قَت) [ع۔ا۔مث] (۱) راستہ (۲) تصوّف کی اصطلاح میں تزکیۂ باطن۔ صوفیوں کا طریقہ جس سے روحانی کمال حاصل ہوتا ہے۔

طَرِیقہ۔ (طَ۔رِی۔قَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) طرز۔ ڈھنگ۔ روش (۲) قاعدہ۔ ترکیب۔ گُر۔ مذہب۔

طریقہ آنا۔ (ا۔محاورہ) کام کرنے کا ڈھنگ معلوم ہونا۔

طریقہ برتنا۔ (ا۔محاورہ) کسی قاعدے یا دستور پر چلنا۔

ط ــــ ش

طَشت۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) تھال۔ لگن۔ تسلا (۲) ہاتھ دھونے کا برتن۔ چلمچی (۳) پیالہ۔

طشت ازبام ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ظاہر ہونا۔ مشہور ہونا۔ عام ہونا۔ عیاں ہونا (۲) رُسوا ہونا۔ بدنام ہونا۔

طشت چوکی۔ (ع۔ا۔مث) پاخانے کا برتن اور وہ چوکی جس پر قضائے حاجت کے وقت بیٹھتے ہیں۔

طشتِ زر۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) (۱) سونے کا تھال (۲) سُورج۔

طَشتَری۔ (طَش۔تَ۔ری) [اُ۔ا۔مث] رکابی۔ چھوٹی تھالی۔ پرچ۔

طشتری لکھنا۔ عامل کا چینی کی رکابی پر نقش لکھنا تاکہ اُسے دھو کر پینے سے مرض اور آسیب کا خلل دور ہو۔

ط ــــ ع

طَعام۔ (طَ۔عام) [ع۔ا۔مذ] (۱) کھانا۔ بھوجن۔ غذا۔

طعامِ عروسی۔ (ع۔ا۔مذ) شادی کی دعوت۔

طَعم۔ [ع۔ا۔مذ] ذائقہ۔ مزہ۔ لذّت۔

طُعم۔ [ع۔ا۔مذ] خوراک۔ چوگا۔

طُعمہ۔ (طُع۔مَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) روزی۔ رزق (۲) لُقمہ۔ نوالہ (۳) شکاری پرندوں کا کھاجا۔

طُعمۂ اجل ہونا۔ (ا۔محاورہ) موت کا نوالہ ہونا۔ مرنا۔

طُعمہ روکنا۔ (ا۔محاورہ) شکاری جانوروں کی خوراک شکار سے پہلے بند کر دینا۔

طَعن۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) طنز۔ ملامت۔ حرف گیری (۲) نیزے کی ضرب۔

طعن آمیز۔ (ع۔ف۔صف) طنز یا ملامت سے بھرا ہوا۔

طعن تراُوز۔ (ا۔مذ) طعن و تعریض کا بگڑا ہوا۔ لعنت ملامت۔ طعنہ مہنا۔

طعن تشنیع۔ (ع۔ا۔مث) طعنہ مہنا۔ چھیڑ چھاڑ۔ آوازہ توازہ۔ جلی کٹی بات۔

طعن توڑنا۔ (ا۔محاورہ) طنز کرنا۔ طعنہ دینا۔

طعن کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) آوازہ کسنا (۲) نیزے کی ضرب لگانا۔

طَعنہ۔ (طَع۔نَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) نیزہ مارنا (۲) آوازہ کسنا۔ طنز کرنا۔

طعنہ آمیز۔ (ع۔صف) طنز سے بھرا ہوا۔

طعنہ تشنہ۔ (ا۔مذ) طعن و تشنیع کا بگاڑا ہوا۔ بُرا بھلا۔ لعنت ملامت۔

طعنہ دینا۔ (ا۔محاورہ) ملامت کرنا۔ چھیڑنا۔ آوازہ کسنا۔

طعنہ زن۔ (ع۔ا۔مذ) طعنہ دینے والا۔

طعنہ زنی۔ (ع۔ا۔مث) تشنہ دینا۔ چھیڑ چھاڑ۔ آوازہ کسنا۔

طعنہ مارنا۔ (ا۔محاورہ) طعنہ زنی کرنا۔

طعنہ مہنا۔ (ع۔ا۔مذ) بُرا بھلا۔ چھیڑ چھاڑ۔ طعن تشنیع۔

طعنے تشنے (مہنے) دینا / سُننا۔ (ا۔محاورہ) بُرا بھلا کہنا۔

طعنے سُننا۔ (ا۔محاورہ) لوگوں کی طعن آمیز گفتگو سُن کر چُپ رہنا۔

ط ــــ غ

طُغرا۔ (طُغ۔را) [ت۔ا۔مذ] (۱) نشانی۔ علامت (۲) تحریر۔ عربی رسم الخط میں پیچیدہ مگر فن کارانہ اور خوبصورت تحریر۔ مہر یا انگوٹھی پر کھدی ہوئی خوبصورت تحریر۔

طُغرا نویس۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) وہ خوش نویس جو طُغرا لکھنے میں مہارت رکھتا ہو۔ طُغرا لکھنے والا۔

طُغرائے امتیاز۔ (ع۔ف۔صف) بزرگی کی نشانی۔ وہ خصوصیت یا لیاقت جو دوسروں میں نہ ہو۔

طُغرائے ندامت۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) شرمندگی کا نشان۔

طُغراق۔ (طُغ۔راق) [ق۔ا۔مذ] وہ گھونسہ یا مُکّا جو کنپٹی پر مارا جائے۔

طُغیان۔ (طُغ۔یان) [ع۔ا۔مذ] بڑی زیادتی۔ ظلم۔ نافرمانی۔

طُغیانی۔ (طُغ۔یا۔نی) [ع۔ا۔مث] (۱) سرکشی۔ بغاوت۔ حد سے بڑھنا۔ (۲) سیلاب۔ پانی کا چڑھاؤ (۳) زیادتی۔ افزونی۔

طُغیانی پر آنا۔ (ا۔محاورہ) سیلاب آنا۔

ط ــــ ف

طِفل۔ [ع۔ا۔مذ] لڑکا۔ بچّہ۔ جمع: اطفال۔ طفلاں۔

طِفلِ اشک ۔ (ع۔ا۔مذ) آنسو۔
طِفلِ اُفتادہ ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) وہ بچہ جسے ماں باپ چھوڑ کر چلے جائیں۔ پڑا ہوا بچہ۔ لاوارث بچہ۔
طِفلِ دبستان ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) طفلِ مکتب۔ مکتب میں پڑھنے والا بچہ۔ (۱) طالب علم۔ مبتدی (۲) ناتجربہ کار شخص۔
طِفلِ شیرخوار ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) دودھ پیتا بچہ۔
طِفل مزاج ۔ (ع۔صف) وہ شخص جس کے مزاج میں بچپنا ہو۔
طِفلِ ہندو ۔ (ع۔ا۔مذ) آنکھ کی پتلی۔
اطفال ۔ (اِط۔فال) (ف۔ا۔مذ) طفل کی جمع ۔ بچے۔
اطفالِ چمن ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) باغ کا سبزہ اور پھولوں کی کلیاں اور شگوفے۔
طِفلانہ ۔ (طِف۔لا۔نَہ) (ف۔صف) بچوں کی طرح۔ بچوں جیسی۔
طِفلی ۔ (طِف۔لی) (ع۔ا۔مث) (۱) لڑکپن۔ بچپن کی عمر (۲) نادانی۔
طُفولَت۔ طُفولیّت ۔ (طُ۔فو۔لَت) (طُ۔فو۔لِی۔یت) (ع۔ا۔مث) لڑکپن۔ بچپن۔
طُفیل ۔ (طُ۔فیل) (ع۔ا۔مذ) ذریعہ۔ وسیلہ۔ بدولت۔ سبب۔
طُفیلی۔ طُفیلیا ۔ (طُ۔فے۔لی) (طُ۔فے۔لِ۔یا) (اُ۔صف) بن بلایا مہمان دوسروں کی بدولت گزارہ کرنے والا۔ پچھلگو۔ دوسروں کے سر سے کھانے والا۔

ط ـــ ل

طِلا ۔ (طِ۔لا) (ع۔ا۔مذ) (۱) سونا۔ ملمع (۲) اصطلاحِ طب میں ایک خاص روغن جو سستی اور نامردی کو رفع کرنے کے لیے عضو پر ملتے ہیں (۳) لذت
طِلا بافی ۔ (ف۔ا۔مذ) جس کپڑے کی بُنائی میں سونے کے تار شامل ہوں۔
طِلا دوز ۔ (ف۔صف) جس چیز پر طلائی کام کیا گیا ہو۔ طلا کار۔
طِلا ساز ۔ (ع۔ف۔صف) سونا بنانے والا۔ کیمیاگر۔
طِلا کار ۔ (ع۔ف۔صف) (۱) وہ چیز جس پر سونے سے نقش و نگار بنائے جائیں (۲) کیمیاگر (۳) ملمع ساز۔
طلاطم ۔ (ع۔ا۔مذ) دیکھیے تلاطم۔
طِلا کاری ۔ (ع۔ا۔مث) (۱) سونے کا کام بنانا (۲) سونے کے کام کا پیشہ (۳) سونے کا کام۔
طلاکوب ۔ (ع۔ف۔صف) سونے کے ورق کوٹنے والا۔
طلائے ناب ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) خالص سونا۔
طُلّاب ۔ (طُل۔لاب) (ع۔ا۔مذ) (۱) طالب کی جمع (۲) طالب علم۔ مبتدی۔
طلاق ۔ (ط۔لاق) (ع۔ا۔مث) (۱) نکاح کا فسخ ہونا۔ عورت کا نکاح سے آزاد ہونا (۲) آزادگی (۳) روانی۔ کشادگی۔
طلاقِ بائن ۔ (ع۔ا۔مث) جُدا کرنے والی طلاق جس میں رجوع نہیں کیا جاسکتا۔
طلاقِ بدعت (بدعی) ۔ (ع۔ا۔مث) بے قاعدہ طلاق جو ایک ہی دفعہ تین طلاق کہہ کر دی جائے۔
طلاقِ حسن ۔ (ع۔ا۔مث) وہ طلاق جو شریعت کے مطابق دی جائے۔ ایک ایک کر کے وقت مقررہ کے بعد دی جانے والی طلاق۔
طلاقِ خلع ۔ (ع۔ا۔مث) کچھ دے کر عورت کا طلاق لے لینا۔
طلاق دینا ۔ (مص۔ مرکب) بیوی کو چھوڑنا۔ قانون مذہب کے مطابق زوجہ سے قطع تعلق کرنا۔
طلاقِ رجعی ۔ (ع۔ا۔مث) طلاق کا پہلا درجہ۔ وہ طلاق جس کے بعد آدمی بیوی کی طرف رجوع کر سکتا ہے۔
طلاقِ کنایہ ۔ (ع۔ا۔مث) کسی کے اشارے سے دی ہوئی طلاق۔ وہ طلاق جو صاف الفاظ میں نہ ہو۔
طلاق لینا ۔ (مص۔ مرکب) عورت کا خاوند سے آزادی حاصل کرنا۔
طلاقِ مُغلظ ۔ (ع۔ا۔مث) طلاق کا تیسرا درجہ۔ قطعی طلاق۔
طلاق نامہ ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) وہ دستاویز جس میں طلاق کی شرائط درج ہوں۔
طلاقت ۔ (طَ۔لا۔قت) (ع۔ا۔مث) چرب زبانی۔ لسانی۔ تیز زبانی۔
طلاقن ۔ (طَ۔لا۔قن) (اُ۔ا۔مث) وہ عورت جسے طلاق دی گئی ہو۔
طلائی ۔ (طِ۔لا۔ای) (ف۔صف) سنہری۔ سونے کا۔
طلائی کام ۔ (ف۔ا۔مذ) زردوزی یا کارچوبی کا کام جو کپڑے پر کیا ہوا ہو
طلائے احمر ۔ (ع۔ا۔مذ) سُرخ سونا۔ کُندن۔
طلایہ ۔ (طَ۔لا۔یَہ) (ف۔ا۔مث) وہ فوج جو رات کو لشکر یا شہر کی حفاظت کرے (۲) پولیس کی روند۔ گشت۔
طلایہ گردی ۔ (ف۔ا۔مث) رات کی گشت۔ رات کا پہرہ۔
طلائے دست افشار ۔ (ف۔ا۔صف) وہ سونا جو ہاتھ میں دب جائے۔ (۲) وہ سونا جو خسرو پرویز کے خزانے میں تھا اور اس سے ترنج بنوایا تھا۔
طلب ۔ (طَ۔لَب) (ع۔ا۔مث) (۱) مانگ (۲) خواہش۔ آرزو (۳) لت۔ دھت۔ (۴) جستجو۔ تلاش (۵) بلاوا۔ طلبی (۶) تنخواہ۔ مشاہرہ (۷) وہ چیز جو مانگی جائے۔
طلب بانٹنا ۔ (ا۔محاورہ) تنخواہ تقسیم کرنا۔
طلب بجھانا (مٹانا) ۔ (ا۔محاورہ) خواہش مٹانا۔ آرزو پوری کرنا۔
طلب دار ۔ (ع۔ف۔صف) (۱) کسی چیز کا خواہش مند (۲) تنخواہ دار۔
طلب کرنا ۔ (مص۔ مرکب) (۱) بلانا (۲) مانگنا (۳) دعویٰ کرنا۔
طلب گار ۔ (ع۔ف۔صف) (۱) خواہش مند (۲) متلاشی۔
طلب مٹانا ۔ (ا۔محاورہ) خواہش مٹانا۔ طلب پوری کرنا۔
طلب نامہ ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) سمن۔ حاضر عدالت ہونے کا سرکاری پروانہ۔
طُلَبا ۔ (طُ۔لَ۔با) (ع۔ا۔مذ) طلیب کی جمع (۲) ڈھونڈھنے والے (۳) طالب علم۔
طلبانہ ۔ (طلَ۔با۔نَہ) (ف۔ا۔مذ) (۱) سپاہیوں کا یومیہ۔ روزینہ (۲) وہ روپیہ جو گواہ کو عدالت میں طلب کرنے کے واسطے لیا جائے۔
طلبہ ۔ (طَ۔لَ۔بَہ) (ع۔ا۔مذ) (۱) طالب کی جمع (۲) طالب علموں کی جماعت (۳) طلب کرنے والے۔
طلبی ۔ (طَ۔لَ۔بی) (اُ۔ا۔مث) بُلاوا۔ حاضر ہونے کا حکم۔ طلب۔ بلاوا۔
طلبی ہونا ۔ (ا۔محاورہ) بلایا جانا۔ حاضری کا حکم ہونا۔

طلبیدہ۔ (ف۔صف) بلایا ہوا۔

طِلسم۔ (طِ۔لِسم) (ع۔ا۔مذ) (۱) جادو۔ سحر (۲) جادو کا تماشا (۳) ڈراؤنی شکل یا مصنوعی سانپ کی شکل جو دفینوں پر بنائی جائے (۴) راز۔ (۵) جادو کے خطوط اور نقش (۶) وہ ملک جہاں جادوگر رہتے ہوں۔ (۷) بھان متی کا تماشا (۸) وہ علم جو موہوم خیالات کو عجیب شکل کے ساتھ نظر میں لائے۔ جمع: طلسمات۔

طِلسم آمیز (افزا)۔ (ع۔ف۔صف) حیرت انگیز۔ عجیب۔

طِلسم باندھنا۔ (ا۔محاورہ) عجیب و غریب بات کر کے دکھانا۔ انوکھی بات کرنا۔ جادو منتر کا شعبدہ دکھانا۔

طلسم بند۔ (ف۔ا۔مذ) منتر اور جادو کے اثر میں مبتلا۔

طلسم توڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) راز افشا کرنا۔ کسی کے فریب کو کھولنا (۲) جادوگر کا ملک فتح کرنا (۳) جادو کا اثر جادو کے زور سے دور کرنا۔ جادو کا اثر زائل کرنا۔

طلسم کشا۔ (ف۔ا۔مذ) وہ شخص جو طلسم کو فتح کرے یا توڑے۔

طلسم ماہ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) زبان بندی کا تعویذ جو شرف ماہ میں لکھا جاتا ہے

طِلسمات۔ (طِ۔لِس۔مات) (ع۔ا۔مث) طلسم کی جمع۔ حیرت میں ڈالنے والا منظر۔

طِلسماتی۔ (طِ۔لِس۔ما۔تی) (ف۔صف) جادو کا۔ آفت کا۔

طِلسمی۔ (طِ۔لِس۔می) (ف۔صف) جادو کے متعلق۔ جادو کا۔

طلعت۔ (طل۔عت) (ع۔ا۔مث) (۱) چہرہ۔ رُخ۔ شکل (۲) نظارہ۔ دیدار۔

طلعت زیبا۔ (ف۔ا۔صف) خوبصورت شکل یا چہرہ۔

طُلوع۔ (طُ۔لُوع) (ع۔ا۔مذ) (۱) سورج، چاند، ستارے کا نکلنا (۲) بلند ہونا۔

طلوعِ صبح۔ (ع۔ا۔مذ) صبح ہونا۔

طلیعہ۔ (طَ۔لی۔عَہ) (ع۔ا۔مذ) وہ لشکر جو فوج کے آگے دشمن کی نقل و حرکت کا پتہ لگاتا ہے۔ ہراول۔ سکاؤٹ۔ شہر اور لشکر کی محافظت کرنے والی سپاہ۔

طلیق۔ (ع۔صف) (۱) ہنس مکھ۔ خندہ پیشانی (۲) قید سے رہائی پایا ہوا۔

طلیق اللسان۔ (ع۔صف) فصیح۔ خوش بیان۔ خوش تقریر۔

ط ـــ م

طمّاع۔ (طم۔ماع) (ع۔صف) بہت لالچی۔ بڑا حریص۔

طمانچہ۔ (طَ۔ماں۔چہ) (اُر۔ا۔مذ) تھپڑ۔ پیڑ۔ جو کسی کے گال پر لگائیں۔ تھپکی۔ روٹی بڑھانے کی تھپکی۔

طمانچہ جڑنا (جمانا)۔ (ا۔محاورہ) تھپڑ لگانا۔ پیڑ مارنا۔

طمانچے سے منہ لال رکھنا۔ (ا۔مثل) مفلسی میں بھی خودداری قائم رکھنا (۲) صاحب عزت ہونا۔

طمانچے سے مُنہ لال کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) تھپڑ مار کر سرخ کر دینا (۲) بناوٹ سے سرخروئی ظاہر کرنا۔

طمانیت۔ طمانینت۔ (اُر۔ا۔مث) دل جمعی۔ اطمینان۔ تسلی۔

طَمث۔ (ع۔ا۔مذ) حیض کا خون۔

طمطراق۔ (طم۔طُ۔راق) (ف۔ا۔مذ) شان و شوکت۔ دھوم دھام۔ کرّ و فر۔ رعب داب (۲) غرور۔ تکبر۔

طمطراقی۔ (طم۔طُ۔راقی) (ف۔ا۔مث) شان اور تجمل۔

طمع۔ (طَ۔مَع) (ع۔ا۔مث) (۱) لالچ۔ حرص (۲) خواہش۔ چاہ۔

طمع خام۔ (ع۔ف۔ا۔مث) ایسی خواہش جس کا پورا ہونا ممکن نہ ہو۔ بلوری نہ ہونے والی آرزو۔ تمنائے ناتمام۔

طمع دُنیا۔ (مص۔مرکب) مال و دولت کی حرص۔

طمع را سہ حرف است و ہر سہ تہی۔ (ف۔مثل) طمع کے تین حرف ہیں اور تینوں نقطوں سے خالی ہیں۔ لالچ سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

طمع کار۔ (ع۔ف۔صف) لالچی۔ حریص۔

طمع کا مُنہ کالا۔ (ا۔مثل) لالچ کرنے والا ذلیل ہوتا ہے۔

طمنچہ۔ (طَ۔مَن۔چہ) (اُر۔ا۔مذ) (۱) چھوٹی بندوق۔ پستول (۲) (بازاری) نوخیز لڑکی۔ کنواری۔ دوشیزہ (۳) ویشیا۔ کسبی۔ جو ابھی بیاہی نہ ہو۔

ط ـــ ن

طناب۔ (طَ۔ناب) (ع۔ا۔مث) (۱) خیمے کی رسی (۲) وہ رسی جس سے زمین ناپتے ہیں (۳) بازی گروں کا رسا (۴) رسی۔ ڈوری۔

طنابیں کھینچنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) خیمے کی رسی کو کھینچ کر باندھنا (۲) دوری یا فاصلے کو کم کرنا۔

طنّاز۔ (طن۔ناز) (ع۔صف) (۱) طنز کرنے والا (۲) ناز و انداز سے چلنے والا (۳) شوخ۔ بے باک۔ چالاک (۴) اشارے کنائے میں بات کرنے والا۔

طنّازی۔ (طن۔نا۔زی) (ع۔ف۔ا۔مث) (۱) شوخی۔ بے باکی۔ چالاکی (۲) طنز۔ رمز۔ کنایہ۔

طنبور۔ طنبورہ۔ (طَم۔بُور۔ طَم۔بو۔رَہ) (ع۔ا۔مذ) ایک قسم کا ستار۔ تان پورہ۔ تنبورہ۔

طنبی۔ (طَم۔بی) (ق۔ا۔مث) کھڑکی۔

طنز۔ (ع۔ا۔مث) (۱) طعنہ۔ مہنا۔ آوازہ (۲) ٹھٹھا۔ تمسخر (۳) رمز کے ساتھ بات کرنا۔

طنز آمیز۔ وہ بات جو طعنے کے طور پر کہی جائے۔

طنزاً۔ (طن۔زَن) (ع) (۱) طعنے سے (۲) اشارتاً۔ کنایتہ۔ رمزاً۔

طنزیہ۔ وہ بات جس میں طنز پائی جائے۔ جمع: طنزیات۔

طنطنہ۔ (طَن۔طَ۔نہَ) (ع۔ا۔مذ) (۱)طنبور اور بربط وغیرہ کی آواز۔ نقارہ یا دمامہ کی آواز (۲) رعب۔ دبدبہ (۳) کرّوفر۔ شان وشوکت (۴) غصّہ۔ بدمزاجی۔ غرور۔ گھمنڈ (۵) شور۔ غلغلہ۔

طنطنہ بلند ہونا۔ (ا۔ محاورہ) شور مچنا۔ غلغلہ بلند ہونا۔

طنطنہ دکھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱)حکومت دکھانا (۲) اِترانا (۳) ڈرانا۔ دھمکانا (۴) کرّوفر دکھانا۔

ط ــــ و

طَواس۔ (طَ۔واس) (ق۔ا۔مذ) قالین۔

طواسین۔ (ع۔ا۔مذ) (۱)طٰسٓ کی جمع (۲) حسین بن منصور کی ایک کتاب کے ابواب (۳) الواح تعلیم۔

طواف۔ (طَ۔واف) (ع۔ا۔مذ) (۱)کسی چیز کے گرد پھرنا (۲)کسی بزرگ یا مقدّس مقام کے گرد چکر کھانا (۳) گردش۔

طواف بیت اللہ۔ (ع۔ا۔مذ) کعبہ کا طواف۔

طواف کرنا۔ (۱) گرد پھرنا۔ کسی کے چاروں طرف گھومنا۔

طوالت۔ (طَ۔وا۔لت) (ع۔ا۔مث) (۱)طول۔ لمبائی۔ درازی (۲) زیادتی۔ افزونی (۳) دیر۔ تاخیر۔

طوالت پذیر۔ (ع۔ف۔صف) طوالت پکڑنے والا۔ لمبا ہونے والا۔

طوائف۔ (طَ۔وا۔اِف) (ع۔ا۔مذ) طائفہ کی جمع۔ (۱) گروہ۔ قومیں قبیلے (۲) (اُر۔ا۔مث) ناچنے گانے والی عورت۔ رقاصہ۔ رنڈی۔

طوائفُ الملوکی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) (۱)ہَل چَل۔ بدنظمی۔ لاقانونیت۔

طُوبیٰ۔ (طُو۔با) (ع۔ا۔مذ) (۱) بہشت کا ایک درخت (۲) نہایت خوشبودار۔ (۳) اچھا۔ خوشگوار (۴) نفیس۔ جائز (۵) نہایت پاک (۶) خوشخبری۔

طوبیٰ (قامت) قد۔ (ع۔صف) (۱) طُوبیٰ جیسے قد والا (۲) خوش قامت (کنایۃً) معشوق۔

طور۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) حالت (۲) طرز۔ ڈھنگ۔ طرح۔ طریقہ (۳) یک بار۔ (۴) حد (۵) بنیاد (۶) صرف (۷) قسم۔ نوع۔ جمع : اطوار۔

طور بے طور ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) حالت خراب ہونا (۲) قریب المرگ ہونا (۳) گڑبڑ ہونا۔

طور طریق۔ (ع۔ا۔مذ) رنگ ڈھنگ۔ چال چلن۔ رویّہ۔ برتاؤ۔

طُور۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) کوہ سینا۔ جزیرہ نمائے سینا میں ایک پہاڑ جہاں حضرت موسیٰ پر تجلیٔ الٰہی کا ظہور ہوا تھا۔

طُوس۔ (ع۔ا۔مذ) ایک قسم کا نہایت ملائم اُونی کپڑا (۲) خراسان کا ایک شہر۔

طُوسی۔ (طُو۔سی) (ف۔صف) (۱) طوس کا رہنے والا (۲) کرنجی یا بینگنی رنگ۔

طوطا۔ (اُر۔ا۔مذ) ایک خوبصورت سبز پرند جو سکھانے سے بولیاں بولتا ہے۔ توتا۔

طوطا چشم۔ (ف۔صف) بے وفا۔ بے مروّت۔ ناآشنا۔

طوطا چشمی۔ (ف۔صف) بے وفائی کرنا۔ بد لحاظ ہونا۔

طُوطک۔ (طُو۔طک) (ف۔ا۔مذ) (۱) طوطا (۲) (مث) الغوزہ۔

طُوطی۔ (طُو۔طی) (ف۔ا۔مذ و مث) ایک خوش آواز چھوٹا پرند۔ طوطا۔

طوطی بولنا۔ (ا۔محاورہ) شہرت ہونا (۲) رسوخ ہونا (۳) اچھی رائے حاصل کرنا۔ اختیار یا رسُوخ حاصل کرنا۔

طوطے اُڑ جانا۔ (ا۔محاورہ) سخت گھبرا جانا۔ بدحواس ہو جانا۔

طوطے کی طرح آنکھیں بدل لینا۔ (ا۔ محاورہ) بے وفائی کرنا۔ بے پروائی کرنا۔

طوطے کی طرح پڑھنا (ا۔محاورہ) بے سوچے سمجھے پڑھنا۔

طُوطیا۔ (طُو۔طِ۔یا) (ف۔ا۔مذ) (۱) نیلا تھوتھا (۲) تہمت۔ بہتان۔ الزام۔

طوطیا باندھنا۔ (ا۔محاورہ) تہمت دھرنا۔ الزام لگانا۔ کلنک لگانا۔

طَوع۔ (ع۔ا۔مث) (۱) رغبت۔ رضامندی (۲) دِل کی خوشی۔ خوشنودی خاطر (۳) اطاعت۔ فرمانبرداری۔

طَوعاً۔ (طَو۔عَن) رضامندی سے۔ اپنی مرضی سے۔

طوعاً و کرہاً۔ چاروناچار۔ جبراً۔ خواہ مخواہ۔

طَوف۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) طواف کرنا۔ گرد پھرنا۔

طوفِ (حرم) کعبہ۔ (ع۔ا۔صف) حرم کے اِردگرد پھرنا۔ کعبے کا طواف

طُوفان۔ (طُو۔فان) (ع۔ا۔مذ) (۱)غرق کر دینے والی رَو۔ سیلاب۔ پانی کا چڑھاؤ۔ شدید بارش (۲) آندھی۔ تیز و تند ہوا (۳) عالمگیر مصیبت۔ سانحۂ عظیم (۴) شور غل (۵) بہتان تہمت۔ الزام (۶) فساد جھگڑا (۷) آفت (۸) ماتم۔ کہرام (۹) کارِ عظیم۔ بڑا بھاری کام

طوفان اُٹھانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بہتان لگانا۔ الزام دھرنا (۲) فساد برپا کرنا (۳) آفت مچانا۔

طوفانِ اشک۔ (ع۔ا۔مذ) آنسوؤں کا طوفان۔ بہت رونا۔ بہت آنسو بہانا

طوفان اُگلنا۔ (ا۔محاورہ) طوفان پیدا کرنا۔ کثرت کے ساتھ کوئی چیز پیدا کرنا۔

طوفان اُمنڈنا۔ (ا۔محاورہ) طوفان زیادہ ہونا۔

طوفان باندھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) تہمت لگانا۔ بدنام کرنا (۲) مبالغہ کرنا۔ بہت بڑھا کر کہنا۔

طوفان برپا کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جھگڑا کرنا (۲) غُل غپاڑہ مچانا۔

طوفان جوڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بہتان لگانا (۲) الزام تراشنا۔

طوفان ڈھانا۔ (ا۔محاورہ) غضب کرنا۔

طوفان رسیدہ۔ (ع۔صف) طوفان سے تباہ شدہ۔

طوفان شیطان۔ (۱) تہمت اور بہتان۔ الزام (۲) فتنہ و فساد۔

طوفان شیطان اللہ نگہبان۔ (مثل) (۱) شیطانی تہمت اور بہتان سے اللہ بچائے (۲) طوفان اور شیطان سے خدا محفوظ رکھے۔

طوفان کھڑا کرنا۔ (ا۔محاورہ) فساد اٹھانا۔ فتنہ برپا کرنا (۲) بہتان لگانا۔

طوفان میں آنا۔ (ا۔محاورہ) کشتی یا جہاز کا ہوا یا پانی کی طغیانی میں پھنسنا۔ پانی کے تلاطم کے باعث ڈوب جانا۔

طوفانِ نوح۔ (ع۔ا۔مذ) پانی کا وہ سیلاب جو حضرت نوحؑ کے زمانے میں آیا تھا اور حضرت نوحؑ کے ماننے والوں کے علاوہ باقی سب غرقاب ہو گئے تھے

طوفان ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) تند و تیز ہوا کا چلنا (۲) سخت شریر ہونا۔

طُوفانی۔ (طُو۔فا۔نی) (ف۔صف) (۱)طوفان سے منسوب (۲) جھوٹا۔ شریر۔ فسادی۔ فتنہ باز (۳) آفت۔ بلا۔ غضب۔ آفت کا پرکالہ۔

طوفانی جہاز۔ وہ جہاز جو طوفان میں پھنسا ہو۔

طوفانی دورہ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) وسیع علاقہ کا تیزی سے دورہ کرنا۔

طوق۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) گلوبند۔ گلے کا ایک زیور۔ ہنسلی۔ ہار۔ زیور۔ حلقہ۔

طوق بڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) منت کا طوق بچے کے گلے سے اُتار کر منت ادا کرنا۔

طوقِ زنجیر۔ (ع۔ ا۔ مذ) ہتھکڑیاں۔ بیڑیاں۔

طوقِ غلامی۔ (ع۔ ا۔ مذ) طاعت کا بجّا۔ وہ طوق جو پرانے زمانے میں غلاموں کے گلے میں ڈالا جاتا تھا۔

طوقِ غلامی گلے میں ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) اطاعت کرنا۔

طوقِ لعنت بگردنِ ابلیس۔ (ف۔ مثل) لعنت کا طوق شیطان کی گردن میں۔ بڑے آدمی کو ہی بڑائی کا الزام لگتا ہے۔

طوقِ منت۔ (ع۔ ا۔ مذ) منت کی ہنسلی۔

طُول۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) لمبائی۔ درازی (۲) وسعت۔ پھیلاؤ (۳) طویل۔ بڑا۔

طُولِ امل۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) حرص کی درازی (۲) اُمید کی طوالت۔

طولِ بلد۔ طول البلد۔ کسی مقام کا فاصلہ جو نصف النہار کے خطوط سے معلوم کیا جائے۔

طول پکڑنا۔ (ا۔ محاورہ) بڑھ جانا۔ کسی معاملے کا لمبا ہو جانا۔

طول دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی معاملے کو بڑھانا (۲) بات کو لمبا کرنا (۳) زیادہ بولنا۔

طول طویل۔ (ع۔ صف) بہت لمبا۔

طُولِ عمرہٗ۔ (ع۔ دُعا) خدا اس کی عمر دراز کرے عربی ترکیب غلط ہے صرف اُردو میں بمعنی طال عمرہٗ مستعمل ہے۔

طولِ عمل۔ (ا۔ مذ) مشکل کام (۲) ایسا کام جس میں غیر معمولی طوالت ہو۔

طولِ کلام۔ (ع۔ صف) بات کا پھیلاؤ۔ کلام کی درازی۔ فضول گفتگو۔

طول کھینچنا۔ (ا۔ محاورہ) دیر لگنا۔ مُدت لگنا۔ عرصہ گزرنا۔

طُولاً۔ (طُو۔ لَن) (ع) لمبائی میں۔ درازی میں۔

طُولانی۔ (طُو۔ لا۔ نی) (ف۔ صف) لمبا۔ دراز۔

طُولیٰ۔ (طُو۔ لا) (ع۔ صف) پورا۔ کامل جیسے یدِ طولیٰ۔

طُومار۔ (طُو۔ مار) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) کتاب۔ صحیفہ۔ دفتر (۲) لمبا۔ خط (۳) ڈھیر۔ تودہ (۴) کاغذوں کا مُٹھا (۵) لمبی کہانی (۶) جھوٹ۔ بہتان۔

طُومار باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جھوٹی بات کو بڑھا کر بیان کرنا (۲) جھوٹ کا پُل باندھنا (۳) جھوٹی بات سے فتنہ برپا کرنا۔

طوُی۔ (ف۔ ا۔ مث) دعوت۔ ضیافت (۲) شادی۔ بیاہ۔ جشن۔

طویٰ۔ (ع۔ ا۔ مذ) ملکِ شام میں ایک وادی جسے وادیٔ ایمن (القدس) بھی کہتے ہیں۔

طوَیس۔ (ع۔ ا۔ مذ) چھوٹا طاؤس۔

طویل۔ (طَ۔ وِیل) (ع۔ صف) (۱) لمبا۔ دراز (۲) اشعار کی بحروں میں سے ایک بحر کا نام۔

طویلُ الجثہ۔ طویلُ القامت۔ (ع۔ صف) لمبے قد کا۔

طویلُ المیعاد۔ (ع۔ صف) لمبی مُدت کے لیے۔

طویلہ۔ (طَ۔ وے۔ لہ) (ع۔ ا۔ مذ) گھوڑوں کا تھان۔ اصطبل۔

طویلے کی بلا بندر کے سَر۔ (ا۔ مثل) جب کئی آدمیوں کی آفت ایک کے سر پڑے (۲) قصور کسی کا سزا کوئی پائے۔

ط ــــ ہ

طٰہٰ۔ (طا۔ ہا) (ع۔ ا۔ مث) (۱) قرآن مجید کی ایک سُورت کا نام (۲) پیغمبرِ اسلامؐ کا ایک اِسمِ گرامی۔

طہارت۔ (طَ۔ ہا۔ رَت) (ع۔ ا۔ مث) (۱) صفائی۔ پاکی۔ پاکیزگی (۲) وضو۔ استنجا آبدست (۳) غسل کرنا۔

طہارت خانہ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) نہانے اور وضو کرنے کی جگہ۔

طہارت کرنا۔ (ا۔ محاورہ) آبدست لینا۔ وضو کرنا۔

طُہر۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) حیض سے پاک ہونا (۲) وہ مدت جس میں حیض نہ ہو۔

طِہران۔ (ع۔ صف) پاک۔ صاف۔ ستھرا۔

طَہُور۔ (طَ۔ ہُور) (ع۔ صف) (۱) انتہائی پاک (۲) پاک کرنے والا۔

ط ــــ ی

طَے۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) لپیٹ۔ لپیٹنا (۲) قطع مسافت (۳) پورا کرنا۔ تمام کرنا۔ انجام کو پہنچانا۔ ختم کرنا (۴) فیصلہ۔ بے باقی (۵) کوتاہ کرنا۔ مختصر کرنا۔ (۶) عرب کا ایک قبیلہ جس میں حاتم طائی پیدا ہوا ہے۔ عربی میں بتشدید یا ہے۔ فارسی والوں نے تخفیف یائے استعمال کیا ہے۔

طۓ ارض۔ (ع۔ ا۔ مذ) فاصلہ طے کرنا۔ سفر ختم کرنا۔

طے کا روزہ۔ (ا۔ مذ) وہ روزہ جو تیسرے روز افطار کیا جائے۔

طے کرنا۔ (مص۔ مرکب) لپیٹنا۔ تہ کرنا (۲) قطع مسافت کرنا (۳) فیصلہ کرنا۔ بے باق کرنا (۴) ختم کرنا (۵) معاملے کو رفع دفع کرنا۔

طۓ مراحل۔ (ع۔ ا۔ مذ) سفر کے مرحلوں پر سے گزرنا۔

طیّار۔ (طے۔ یار) (ع۔ صف) (۱) اُڑنے والا۔ تیز دوڑنے والا۔ تیز رو۔ (۲) حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کا لقب (۳) پروں والا جانور۔

طیّارہ۔ (طے۔ یا۔ رَہ) (ع۔ ا۔ مذ) ہوائی جہاز۔

طیّاری۔ (طی۔ یا۔ ری) (اُ۔ ا۔ مث) (۱) وہ موٹاپا جو ورزش کرنے سے آتا ہے (۲) لال اور چوکوں کا بہت بڑا پنجرہ۔

طِیب۔ (ع۔ ا۔ مث) (۱) مہک۔ خوشبو (۲) کسی چیز کا بہترین حصہ۔

طیبُ النفس۔ (ع۔ صف) پاک نفس۔ مقدس۔

طیبِ خاطر۔ (ع۔ ا۔ مث) خوشی۔ رضامندی۔ خوشنودیٔ مزاج۔

طیّب۔ (طی۔ یَب) (ع۔ صف) (۱) اچھا۔ عمدہ۔ نفیس (۲) پاک۔ حلال۔ جائز (۳) لذیذ۔ خوش گوار (۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صاحب زادے کا نام۔ جمع : طیبات۔

طیّبات - (طی - یے - بات) [ع - ا - مث] (۱) پاک عورتیں (۲) خوشیاں۔
طَیبَہ - (طَے - بَہ) [ع - ا - مذ] مدینہ منورہ کا ایک نام۔
طیّبَہ - (طی - یے - بَہ) [ع - صف] پاک۔ پوتر۔ مدینہ منورہ کو بھی کہتے ہیں۔
طَیر - [ع - ا - مذ] پرند۔ چڑیا۔ پکھیرو۔
طَیَران - [ع - ا - مث] اُڑان۔ پرواز۔
طیَران گاہ - [ع - ف - ا - مث] ہوائی اڈہ۔ مقامِ پرواز۔
طَیش - [ع - ا - مذ] (۱) غصّہ۔ غضب۔ جوش (۲) بے عقلی۔ خفت۔ سُبکی۔
طیش دلانا - (ا - محاورہ) غصّہ دلانا۔ بھڑکانا۔ برافروختہ کرنا۔
طیش کھانا - (ا - محاورہ) غصّہ برداشت کرنا۔ غصّہ کرنا۔
طیش میں آنا - (ا - محاورہ) غصّے میں آنا۔ جھنجھلانا۔ غضب ناک ہونا۔

طَیف - [ع - ا - مذ] شیشے کا مستطیل ٹکڑا جو روشنی کی شعاعوں کو مختلف رنگوں میں ظاہر کرتا ہے۔
طیلسان - (طے - لِ - سان) [ع - ا - مذ] (۱) پگڑی کا شملہ (۲) چادر جو عرب کندھوں پر ڈالتے ہیں۔
طِین - [ع - ا - مث] مٹی۔
طِینت - (طی - نَت) [ع - ا - مث] (۱) سرشت۔ طبیعت (۲) خُو۔ عادت (۳) خِلقت۔ پیدائش (۴) اصل۔ خصلت۔
طیُور - (طُ - یُور) [ع - ا - مذ] طیر کی جمع۔ پرندے۔ چڑیاں۔
طیُوری - (طُ - یُو - ری) [ع - ا - مذ] (۱) چڑیمار (۲) طیور سے منسوب۔ پرندوں کا۔

ظ

ظ (ظو۔ اسے) (ع ۔ ا۔ مث) اُردو کا تینتیسواں۔ فارسی کا بیسواں اور عربی کا سترھواں حرف۔ حساب ابجد میں اس کے نوسو عدد فرض کیے گئے ہیں۔ اس کو ظاء معجمہ یا ظاء منقوطہ بھی کہتے ہیں۔ عربی زبان کا مخصوص لفظ ہے۔ اس کی آواز کسی اور زبان میں نہیں۔ یہ شمسی حرف ہے۔

ظ ـــ ا

ظافر۔ (ع۔ صف) فاتح۔
ظالم۔ (ظا۔ لم) [ع۔ صف] (۱) مردم آزار۔ ظلم کرنے والا۔ جابر (۲) دل آزار (۳) زبردست (۴) جاہل۔ وحشی (۵) شریر (۶) شوخ۔ بے باک (۷) سفاک۔ کنایۃً معشوق۔
ظالم اظلم۔ (ع۔ صف) بڑا ستانے والا۔
ظالم پھولتا پھلتا نہیں۔ ظالم سرسبز نہیں ہوتا۔ (ا۔ مقولہ) ظالم اولاد اور مُراد سے بے نصیب رہتا ہے۔
ظالم خدا سے ڈر، کومان۔ وہاں بولا جاتا ہے جہاں کوئی بہت جھوٹ بولے یا کسی بے گناہ کو ستائے۔
ظالم کی بیل نہیں بڑھتی۔ (ا۔ مثل) ظالم کی نسل میں اضافہ نہیں ہوتا۔
ظالم کی داد خدا کے گھر۔ (ا۔ مثل) ستانے والے کو خدا سزا دیتا ہے۔
ظالم کی رسّی دراز ہے۔ (ا۔ مثل) ظالم کو مہلت بہت ملتی ہے کہ گناہ کرکے اپنے لیے جہنّم کا ایندھن جمع کرے۔
ظالم مظلوم نما۔ (ع۔ ا۔ صف) (۱) ظاہر میں نرم اور باطن میں سخت (۲) معشوق کی آنکھ۔
ظالموں کا بادشاہ۔ (ا۔ صف) بڑا ستانے والا۔
ظالمانہ۔ (ظا۔ لِ۔ ما۔ نہ) [ف۔ صف] (۱) ظلم سے بھرا ہوا (۲) ظالم کے طریقے پر۔ ظالم کی طرح۔
ظالمی۔ (ظا۔ لِ۔ می) [ف۔ ا۔ مث] ظلم۔ ظلم سے تعلق رکھنے والی چیز۔
ظاہر۔ (ظا۔ ہر) [ع۔ صف] (۱) آشکار۔ عیاں۔ روشن۔ واضح۔ کھُلا ہوا۔ (۲) باطن کا نقیض۔ جمع: ظواہر۔
ظاہر اچھا، باطن بُرا۔ (ا۔ مثل) دیکھنے میں نیک مگر دل کا بد۔
ظاہر اللہ، باطن اللہ۔ (ا۔ مثل) اللہ اپنی قدرت سے ہر جگہ موجود ہے۔
ظاہر اور، باطن اور۔ (ا۔ محاورہ) زبان پر کچھ اور دل میں کچھ اور۔ منافق۔ قول و فعل کا اعتبار نہیں۔
ظاہر باطن ایک سا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دل اور زبان کا موافق ہونا۔
ظاہر بنائے رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) اپنے ظاہر کو آراستہ رکھنا۔
ظاہر بین۔ ظاہر پرست۔ (ع۔ صف) ظاہر دار۔ ظاہری حالت پر نظر رکھنے والا۔
ظاہر پر مر جانا۔ (ا۔ محاورہ) ظاہری حالت دیکھ کر دھوکا کھانا۔
ظاہر پیر۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) خاکروبوں کا مُرشد۔
ظاہر دار۔ (ع۔ ف۔ صف) دکھاوے کا برتاؤ کرنے والا۔ منافق۔ مکّار۔
ظاہر داری۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) دکھاوا۔ نمائش۔ تکلّف۔
ظاہر داری برتنا۔ (ا۔ محاورہ) دکھاوے کی باتیں کرنا۔ تکلّف سے پیش آنا۔
ظاہر رحمٰن کا۔ باطن شیطان کا۔ (ا۔ مثل) اس شخص کے متعلق بولتے ہیں جس کا ظاہر اچھا اور باطن بُرا ہو۔
ظاہر ظہور۔ (ع۔ متعلق فعل) ظاہر طور سے۔ ظاہر میں۔ کھُلم کھُلا۔ صاف صاف۔
ظاہر کرنا۔ (مص۔ مرکب) (۱) افشا کرنا۔ بھید کھولنا (۲) مشتہر کرنا (۳) تشریح کرنا۔ وضاحت کرنا۔
ظاہر کا نرم باطن کا سخت۔ (ا۔ مثل) دیکھنے میں دل موم ہے۔ مگر سنگ دل ہے۔
ظاہر کی آنکھیں اور ہیں، باطن کی آنکھیں اور۔ (ا۔ مثل) دل کی سُوجھ بُوجھ ان آنکھوں سے جُدا ہے۔
ظاہر میں۔ (ا۔ تابع فعل) ظاہرہ۔ کھُلے طور پر۔
ظاہر و باطن۔ (ع۔ ا۔ مذ) حقیقی کردار اور اس کا مظاہرہ۔ اصل حقیقت اور ظاہری صُورت۔
ظاہر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کھُلنا۔ افشا ہونا۔ نمودار ہونا۔ مشہور ہونا۔
ظاہر ہے۔ (ا۔ محاورہ) یہ بات پوشیدہ نہیں ہے سب جانتے ہیں۔
ظاہرا۔ ظاہراً۔ (ظا۔ ہِ۔ را) (ظا۔ ہِ۔ رَن) (ع۔ تابع فعل) بظاہر۔ دیکھنے میں۔ جہاں تک خیال کریں۔
ظاہری۔ (ظا۔ ہِ۔ ری) [ف۔ صف] (۱) دکھاوے کا (۲) بدیہی، کھُلا ہوا۔

ظ ـــ ر

ظرافت۔ (ظ۔ را۔ فَت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) خوش طبعی۔ دل لگی۔ مذاق۔ تمسخر۔ ٹھٹھا
ظرافت آمیز۔ (ع۔ ف۔ صف) ظرافت ملی ہوئی۔ دل لگی کی (بات)
ظرافت پسند۔ (ع۔ ف۔ صف) دل لگی پسند کرنے والا۔
ظرافت کا پتلا۔ (ا۔ صف) بڑا ظریف۔
ظرافت کا پہلو۔ (ا۔ مذ) دل لگی کا انداز۔
ظرافت کی پوٹ۔ (ا۔ مث) بہت ظریف۔ مسخرا۔
ظرافتاً۔ (ظ۔ را۔ فَ۔ تَن) [ع۔ تابع فعل] ہنسی سے۔ مزاح سے۔ دل لگی سے

ظرف۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) دانائی۔ زیرکی (۲) برتن۔ بھانڈا۔ ہانڈی (۳) صرف و نحو میں وہ اسم ذات جو جگہ یا وقت کے معنوں پر دلالت کرے (۴) حوصلہ۔ سمائی۔ جمع: ظروف۔
ظرفِ آفتاب۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) شراب کا پیالہ۔ گلاس۔
ظرف پیدا کرنا۔ (ا۔محاورہ) حوصلہ پیدا کرنا۔
ظرف دیکھنا۔ (ا۔محاورہ) حوصلہ دیکھنا۔
ظرفِ زمان۔ (ع۔ا۔مذ) صرف و نحو میں وہ اسم جس میں زمانہ یا وقت پایا جائے۔ جیسے صبح و شام۔
ظرف عالی ہونا۔ (ا۔محاورہ) بڑا حوصلہ ہونا۔
ظرف لبریز ہونا۔ (ا۔محاورہ) عمر آخر ہونا۔
ظرفِ مکان۔ (ع۔ا۔مذ) وہ اسم جس میں مکانیت پائی جائے۔ اسم مکان جیسے یہاں وہاں۔
ظُروف۔ (ظُ۔روف) (ع۔ا۔مذ) ظرف کی جمع۔ برتن۔
ظریف۔ (ظَ۔ریف) (ع۔ا۔مذ وصف) لطیفہ گو۔ بذلہ سنج۔ خوش طبع۔
ظریف طبع (مزاج)۔ (ع۔صف) جس کے مزاج میں ظرافت کا مادہ زیادہ ہو۔
ظریفانہ۔ (ظَ۔ری۔فا۔نَہ) (ف۔صف) (۱) ظرافت کا (۲) ظریف کی طرح۔

ظ ـــ ف

ظفر۔ (ظَ۔فَر) (ع۔ا۔مث) (۱) فتح مندی۔ نصرت۔ فتح۔ جیت (۲) کشائش۔ خوش نصیبی۔ کامیابی۔
ظفر آیات (آیہ۔ اثر۔ پیکر۔ موج)۔ (ع۔ف۔صف) جو اکثر فتح پاتا ہے۔
ظفر پانا۔ (مص۔مرکب) کامیابی حاصل کرنا۔ فتح پانا۔
ظفر تکیہ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) فقیروں کی سہارا لینے کی لکڑی (۲) لوہے کی نوکدار سلاخ (۳) خنجر۔ لمبی اور پتلی چھری۔
ظفر جنگ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) ایک فوجی خطاب۔
ظفر قرین۔ (ع۔ف۔صف) جس کے حملے کے ساتھ فتح قریب ہو۔
ظفر مراد۔ ظفر موج۔ ظفر نشان۔ ظفر نصیب۔ ظفر یاب۔ (ع۔ف۔صف) فاتح۔ فتح مند۔
ظفر یابی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) فتح پانا۔
ظفرہ۔ (ع۔ا۔مث) آنکھ کی ایک بیماری۔ ناخونہ۔

ظ ـــ ل

ظِلّ۔ (ع۔ا۔مذ) سایہ۔ چھاؤں۔ پناہ۔ سورج کو چھپا لینے والا۔
ظِلُّ اللہ (الٰہی)۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) خدا کا سایہ (۲) نائب خدا (۳) بادشاہ۔
ظلِّ حمایت۔ (ع۔ا۔مذ) حمایت کی پناہ۔
ظلِّ ظلیل۔ (ع۔ا۔مذ) گھنا سایہ۔ ہمیشہ رہنے والا سایہ۔
ظلِّ عنایت۔ (ع۔ا۔مذ) مہربانی کی پناہ۔
ظلِّ گستر۔ (ع۔صف) سایہ دینے والا۔ پناہ دینے والا۔ حامی۔
ظلِّ ہما۔ (ع۔ا۔مذ) ہما کا سایہ۔ کہتے ہیں جس پر ہما کا سایہ پڑے وہ بادشاہ بن جاتا ہے۔
ظلام۔ (ع۔ا۔مذ) رات کی تاریکی۔ اندھیرا۔
ظلّام۔ (ع۔ا۔مذ) بہت بڑا ظالم۔ بڑا بے انصاف۔
ظلّہٗ۔ اُس (مرد) کا سایہ۔
ظلّہا۔ (اُس (عورت) کا سایہ۔
ظلّہم۔ اُن مردوں کا سایہ۔
ظَلم۔ (ع۔ا۔مذ) اندھیرا۔ تاریکی۔
ظُلم۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) اندھیرا (۲) ستم۔ بے انصافی۔ بے رحمی (۳) پاپ۔ (۴) زبردستی۔ زور۔ زیادتی۔
ظلم اٹھانا۔ (ا۔محاورہ) ظلم سہنا۔ زیادتی برداشت کرنا۔
ظلم پرور۔ (ع۔ف۔صف) ظلم کو رونق دینے والا۔
ظلم پیشہ۔ (ع۔ف۔صف) جو ظلم کا عادی ہو۔
ظلم توڑنا۔ (ا۔محاورہ) سختی کرنا۔ آفت ڈھانا۔
ظلم دوست۔ (ع۔ف۔صف) ستم پیشہ۔ ظلم کو پسند کرنے والا۔
ظلم ڈھانا۔ (ا۔محاورہ) ستانا۔ ستم کرنا۔ خفا ہونا (۲) کوئی عجیب کام کرنا۔ انوکھا کام کرنا۔
ظلم رسیدہ۔ (ع۔ف۔صف) مظلوم۔ وہ شخص جس پر جبر ہوا ہو۔
ظلم ہے۔ (ا۔محاورہ) (۱) اندھیر ہے (۲) غضب ہے۔
ظُلُمات۔ (ظُلُ۔مات) (ع۔ا۔مث) ظلمت کی جمع۔ (۱) تاریکیاں۔ اندھیرے پاتال۔ وہ تاریکی جس میں آبِ حیات کا چشمہ خیال کیا گیا ہے (۲) بحرِ اقیانوس (اردو میں مفرد مستعمل ہے)۔
ظلمانی۔ (ظُل۔ما۔نی) (ع) جو صاف شفاف نہ ہو (۲) تاریک۔
ظلمت۔ (ظُل۔مَت) (ع۔ا۔مث) تاریکی۔ اندھیرا۔ سیاہی۔ جمع: ظلمات۔
ظلمت خانہ (کدہ)۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) تاریک مقام۔ دنیا۔
ظلمتِ شب۔ (ع۔ف۔ا۔مث) رات کی تاریکی۔
ظلمت کا درس پھیلانا۔ (ا۔محاورہ) اندھیرا پھیلنا۔ سب طرف اندھیرا ہونا۔
ظلمتِ کفر۔ (ع۔ا۔مذ) کفر کا اندھیرا (۲) کفر کا ظلمت سے استعارہ کرتے ہیں
ظلمی۔ (ظُل۔می) (اُر۔صف) (۱) ظالم۔ ستم شعار۔ بے رحم۔ سنگ دل۔ سخت۔ جابر
ظلوم۔ (ظَ۔لوم) (ع۔صف) نہایت ظالم۔
ظلوم وجہول۔ (ع۔صف) سخت ظالم اور جاہل کنایتہً انسان۔
ظلّی نبی۔ (ع۔ا۔مذ) وہ نبی جو خود صاحبِ شریعت نہ ہو بلکہ کسی دوسرے نبی کی شریعت کا تابع ہو (اسلام میں ایسا کوئی تصور نہیں)۔

ظ ـــ ن

ظَن - [ع - ا - مذ] (۱) وہم - گمان - شبہ - خیال (۲) تہمت - بہتان (۳) بدگمانی - بدظنی۔

ظَنّ المومنین خیرٌ - (ع - مثل) ایمان والوں کا گمان نیک ہوتا ہے۔

ظَنِ باطل - (ع - ا - مذ) بے اصل گمان۔

ظَنِ غالب - (ع - ا - مذ) یقین - غالب رائے - قوی گمان۔

ظَنِ فاسد - (ع - ا - مذ) گمانِ بد - شک و شبہ - بدظنی۔

ظنّی - (ظَن - نی) [ع - صف] (۱) خیالی - قیاسی - واہمی (۲) عقل کے قریب - جمع، ظنیات

ظنیہ - (ظَن - نی - یَہ) [ع - صف] (۱) ظن سے منسوب - گمانی (۲) وہ مقدمہ جو قریب بہ یقین ہو۔

ظ — و

ظَواہر - (ظَ - وا - ہَر) [ع - ا - مذ] (۱) زمین کی بلندیاں (۲) زمین سے اُگی ہوئی چیزیں - نباتات (۳) ظاہری شکلیں (۴) مکہ کے باہر خیمہ زن ہونے والے قریش (۵) رسمی باتوں کو اہمیت دینے والے۔

ظ — ہ

ظِہار - (ظِ - ہار) [ع - ا - مذ] (۱) ایک قسم کی طلاق - فقہ کی اصطلاح میں مرد کا اپنی بیوی کو ماں یا بہن یا اُن عورتوں سے تشبیہ دینا جو شرعاً اس پر حرام ہیں (۲) ہم پُشت ہونا۔

ظُہر - [ع - ا - مذ] (۱) زوال کا وقت - تیسرا پہر - تیسرے پہر کی نماز (نماز کے معنی میں مؤنث ہے)۔

ظَہر - [ع - ا - مث] پیٹھ - پُشت۔

ظُہرانہ - (ع - ف - ا - مذ) دوپہر کا کھانا (انگ) (Lunch)

ظَہرِ تمسک - ظہرِ سمن - (ع - ف - ا - مذ) تمسک کی پُشت پر سمن کی پُشت پر

ظَہری - (ظَہَ - ری) [ع - صف] پُشت پر لکھا ہوا - پُشت کا۔

ظہری تحریر - وہ تحریر جو سمن، وارنٹ وغیرہ کی پُشت پر لکھی جائے۔

ظُہور - (ظُ - ہُور) [ع - ا - مذ] انکشاف - اظہار - وقوع - اعلان۔

ظُہورِ بنائے دعویٰ - (ع - ا - مذ) مخاصمت یا جھگڑے کی وجہ پیدا ہونا۔

ظُہور میں آنا - (ا - محاورہ) ظاہر ہونا - پیش آنا - طلوع ہونا۔

ظہور میں لانا - (ا - محاورہ) ظاہر کرنا - پیش کرنا - آشکارا کرنا۔

ظَہورا - (ظَ - ہُو - ری) [اُر - ا - مذ] (۱) ظہور - نمود - نمائش - جلوہ (۲) ٹھاٹھ - رونق (۳) بیٹا - اولاد۔

ظَہیر - (ظَ - ہِیر) [ع - صف] (۱) مددگار (۲) حامی - دوست۔

ع

(عَین) [ع - ا۔ مذ] اُردو کا چوبیسواں۔ فارسی کا اکیسواں اور عربی کا اٹھارواں حرف۔ حسابِ ابجد میں اس کے ۷۰ عدد فرض کیے گئے ہیں (۲) رکوعِ قرآن کا اشارہ (۳) مصرع کی علامت (۴) علیہ السلام کا مخفف (۵) یہ قمری حرف ہے اگر اس کے پہلے "ال" آئے گا تو "لام" پڑھا جائے گا جیسے "العُمر"۔ شاعری میں مصرعہ کی علامت ہے۔

ع ــــ ا

عابد۔ (عا۔بِد) [ع۔ا۔صف] عبادت کرنے والا۔ پُجاری۔ پرہیزگار۔ متقی۔
عاج۔ [ع۔ا۔مذ] ہاتھی دانت۔
عاجز۔ (عا۔جِز) [ع۔صف] (۱) کمزور۔ بے بس۔ مجبور۔ لاچار (۲) مغلوب۔ (۳) تھکا ماندہ (۴) مایوس۔ نااُمید (۶) غریب۔ مسکین۔
عاجز آنا۔ (ا۔ محاورہ) تنگ آنا۔ پریشان ہونا۔ مایوس ہونا۔
عاجزانہ۔ (عا۔جِ۔زا۔نہ) [اُ۔ تابع فعل] عاجزی سے۔ انکساری سے۔
عاجزی۔ (عا۔جِ۔زی) [اُ۔ا۔مث] عجز۔ انکسار۔ منت۔ سماجت۔
عاجزی خدا کو بھی پسند ہے۔ (ا۔ مقولہ) عجز و انکسار خدا کو بھی پسند ہے۔
عاجزی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) منت سماجت کرنا۔ گڑگڑانا۔ ہاتھ جوڑنا۔
عاجِل۔ (عا۔جِل) [ع۔صف] جلد باز۔
عَاجلہ۔ (ع۔ا۔مث) فوری۔ فوراً (۲) کنایتہً یہ جہاں۔
عاد۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) وہ عدد جو ایک معلوم عدد کو پورا تقسیم کر دے (۲) ایک قوم جس کے پیغمبر حضرت ہودؑ تھے۔
عادِ اعظم۔ (ع۔ا۔مذ) وہ بڑے سے بڑا عدد جو دو یا دو سے زیادہ اعداد کو پورا پورا تقسیم کر دے۔
عادات۔ (عا۔دات) [ع۔ا۔مث] عادت کی جمع۔ خصلت۔ طبیعت۔
عادت۔ (عا۔دَت) [ع۔ا۔مث] (۱) خو۔ خصلت۔ سبھاؤ (۲) طبیعت۔ خاصیت (۳) طور طریقہ۔ چال چلن (۴) دستور۔ قاعدہ۔ رسم (۵) طلب۔ کسی چیز کی لت
عادت پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) سبھاؤ پڑنا۔ عادی ہونا۔ ڈھب پڑنا۔
عادت ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی بات کا خوگر ہونا۔ بُرے کام کا عادی ہونا۔
عادت طبیعت (فطرت) ثانیہ ہے۔ (ا۔ مقولہ) پختہ عادت فطرت یا طبیعت بن جاتی ہے۔
عادتِ مُستمرّہ ۔ (ف۔ا۔مث) ہمیشہ کا معمول۔
عادل۔ (ع۔صف) منصف۔ جج۔ انصاف کرنے والا۔ جس کی گواہی شرعاً مُعتبر ہو۔
عادِلُ الرّہن۔ (ع۔ا۔مذ) وہ شخص جس کے پاس رہن نامہ رکھ دیا جائے۔
عادلانہ۔ (ع۔ متعلق فعل) انصاف سے۔ انصافاً۔
عادی۔ (ع۔صف) خوگر۔ وہ شخص جسے کسی امر کی عادت پڑ گئی ہو۔
عار۔ (ع۔ا۔مث) (۱) غیرت۔ شرم۔ لاج (۲) بُرائی۔ عیب۔
عار آنا۔ (ا۔ محاورہ) شرم آنا۔
عار سمجھنا۔ (ا۔ محاورہ) عیب خیال کرنا۔ بُرا سمجھنا۔
عار کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غیرت کرنا۔ شرم کرنا (۲) عیب سمجھنا۔
عار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) شرم ہونا۔ عیب ہونا۔
عارج۔ (ع۔صف) چڑھنے والا۔
عارِض۔ (عا۔رِض) [ع۔ا۔مذ] (۱) رخسارہ۔ گال۔ رُخ (۲) فوج کی موجودات لینے والا۔ فوج کا میر منشی (۳) [صف] لاحق ہونے والا۔ پیش آنے والا۔
عارضِ حُور۔ (ع۔ا۔صف) حُور کا گال۔ بدن کے کسی خوبصورت حصّے کی صفائی کو عارضِ حور سے استعارہ کرتے ہیں۔
عارضِ سیمیں۔ (ع۔ا۔صف) چاندی جیسا گال۔ نہایت خوبصورت اور گورا چہرہ۔
عارض ہونا۔ (ا۔ محاورہ) لاحق ہونا۔ پیدا ہونا۔ نمودار ہونا۔
عارِضہ۔ (عا۔رِ۔ضَہ) [ع۔ا۔مذ] مرض۔ دُکھ۔ بیماری۔ جمع: عوارض۔
عارضہ لاحق ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بیماری لگنا۔
عارضی۔ (عا۔رِ۔ضی) [ع۔صف] (۱) تھوڑی مدت کے لیے۔ وہ شے جو مستقل نہ ہو۔ اِتفاقیہ۔ وقتی۔ ہنگامی (۲) نقلی۔
عارِف۔ (عا۔رِف) [ع۔صف] (۱) پہچاننے والا (۲) خداشناس۔ ولی۔
عارفانہ۔ (عا۔رِ۔فا۔نَہ) [ف۔ تابع فعل] عارِف سے منسوب۔ عقلمندانہ عارف کی طرح۔
عاری۔ [ع۔صف] (۱) ننگا۔ خالی۔ برہنہ (۲) تنگ۔ قاصر۔ عاجز۔ مجبور۔
عاری آجانا۔ عاری ہوجانا۔ عاری ہونا۔ (ا۔ محاورہ) عاجز آجانا۔ تنگ آجانا۔ تھک جانا۔
عارِیَت۔ (عا۔رِی۔یَت) [ع۔ا۔مث] قرض۔ اُدھار۔ چند روز کے لیے مانگی ہوئی چیز۔ (اُردو میں بلاتشدید مستعمل ہے)۔
عاریت سرا۔ (ع۔ا۔مث) دنیا۔
عاریت نامہ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) اقرار نامہ جو کسی چیز کے لوٹانے کے لیے لکھ دیا جائے۔
عاریتاً۔ (عا۔رِ۔یَ۔تن) [ع۔ تابع فعل] قرضے کے طور پر۔ مانگ کر۔
عازِم۔ (عا۔زِم) [ع۔صف] قصد کرنے والا۔ ارادہ کرنے والا۔
عاشِق۔ (عا۔شِق) [ع۔ا۔مذ] (۱) چاہنے والا۔ محبت کرنے والا۔ طالب۔ فریفتہ۔ پسند کرنے والا (۲) عارف۔ کامل (۳) بے فکرا۔ بے پروا۔ غافل۔ مدہوش (۴) وہ پرزہ جو گھنڈی کی طرح گلے میں ڈالا جاتا ہے۔ جمع: عشاق۔

عاشق صادق - (ف - ا - مذ) سچّا عاشق - جس کی محبت خود غرضی سے پاک ہو
عاشق مزاج - (ع - ف - ا - مذ) (۱) حُسن پرست (۲) دل لگی کرنے والا۔
عاشق مولیٰ - (ع - ا - مذ) خدا کا طالب - خدا کا عاشق۔
عاشق ومعشوق - (ا - محاورہ) (۱) یار و آشنا - پریمی (۲) پکّے یار - گہرے یار (۳) لازم و ملزوم (۴) حلقہ اور گھُنڈی (۵) فاعل و مفعول۔
عاشق ہونا - (ا - محاورہ) کسی پر فریفتہ ہونا - کسی سے محبت ہونا۔
عاشقانہ - (عا - شِ - قا - نَہ) (ف - تابع فعل) عاشقوں کا سا - عاشقوں کی طرح۔
عاشقی - (عا - شِ - قی) (ف - ا - مث) عشق و محبت - فریفتگی۔
عاشقی خالہ جی کا گھر نہیں - (ا - مثل) عاشقی بہت مشکل ہے۔
عاشور - عاشورا - عاشورہ - (عا - شُور) (عا - شُو - رَا) (عا - شُو - رہ) (ع - ا - مذ) محرّم کی دسویں تاریخ - امام حسینؑ کے شہید ہونے کا دن۔
عاصم - (ع - صف) بچا ہوا - باعصمت - محفوظ (۲) بچانے والا - نگاہ رکھنے والا - باز رکھنے والا۔
عاصی - (عا - صی) (ع - صف) نافرمان - گنہ گار - مجُرم - تقصیر وار۔
عاطر - (عا - طِر) (ع - صف) (۱) خوشبودار - معطّر (۲) فیّاض - بہی خواہ (۳) پاکیزہ - نفیس - خاطر کے ساتھ بطور تابع استعمال ہوتا ہے۔
عاطف - (ع - صف) جھُکنے والا - شفیق - مہربان۔
عاطفت - (عا - طِ - فَت) (ع - ا - مث) مہربانی - لطف - عنایت - شفقت۔
عاطفہ - (عا - طِ - فَہ) (ع - صف) عاطف کی تانیث - جھُکی ہوئی - ملانے والی۔
عافیت - (عا - فی - یَت) (ع - ا - مث) (۱) صحت - سلامتی (۲) امن - آسودگی (۳) نیکی - بھلائی - خیریت۔
عافیت اندیش - (ع - ف - صف) خیر اندیش - بھلائی چاہنے والا۔
عافیت تنگ کرنا - (ا - محاورہ) چین سے نہ بیٹھنے دینا - آرام نہ لینے دینا
عافیت سوز - (ع - ف - صف) امن و سکون برباد کرنے والا۔
عاق - (ع - صف) ماں باپ کا نافرمان - باغی - سرکش۔
عاق کرنا - (ا - محاورہ) اولاد کو نافرمانی کے باعث حقوقِ فرزندی سے محروم کرنا - چھوڑ دینا۔
عاق نامہ - (ع - ف - ا - مذ) فرزندی سے اولاد کو محروم کرنے کی دستاویز
عاقبت - (عا - قِ - بَت) (ع - ا - مث) (۱) آخر - انجام - خاتمہ (۲) نتیجہ - ثمرہ حاصل (۳) آخرت - عُقبیٰ (۴) آخرکار۔ جمع : عواقب۔
عاقبتُ الامر - (ع - متعلق فعل) آخرکار۔
عاقبت اندیش - (ع - ف - صف) دور اندیش - انجام سوچنے والا - ہوشیار - عاقل
عاقبت بخیر ہونا - (ا - محاورہ) انجام اچھا ہونا۔
عاقبت بگاڑنا - (ا - محاورہ) (۱) انجام خراب کرنا - آخرت خراب کرنا۔ ماں باپ کی نافرمانی سے گنہ گار بننا۔
عاقبت بیں - (ع - ف - صف) انجام پر نظر رکھنے والا - ہوشیار۔
عاقبت خراب کرنا - عاقبت گندی کرنا - (ا - محاورہ) عاقبت بگاڑنا - بُرے کام کرنا۔
عاقبت کا توشہ - (ع - ا - مذ) دوسری دنیا کا سہارا - نیک اعمال - اچھے کام۔
عاقبت کے بورئیے سمیٹنا - (ا - محاورہ) مدت تک جینا - جو شخص باوجود بڑھاپے کے مرنے سے وہم کرے اس کی نسبت طنزاً کہتے ہیں۔

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
گرچہ با آدمی بزرگ شود - (ف - مثل) بداصل کی کتنی ہی تربیت کی جائے اس کا اصلا نہیں بدلتا۔
عاقبت میں کام آنا - (ا - محاورہ) قیامت کے دن گناہوں کی معافی دینا
عاقر (عاقرہ) - (ع - صف) بانجھ - جس کے اولاد نہ ہوتی ہو۔
عاقر قرحا - (عا - قِرِ - قَر - حا) (ع - ا - مذ) ایک دوا جو دانتوں کے درد کے کام آتی ہے - عقر قرحا۔
عاقل - (ع - صف) دانا - ہوشیار - دانش مند۔
عاقل را اشارہ کافی ست - (ف - مقولہ) عقلمند اشارے سے ہی بات کو پا جاتا ہے۔
عاقلہ - (ع - ا - مث) عقلمند عورت۔
عاکف - (ع - صف) گوشہ نشین - مسجد میں ایک گوشے کے اندر عبادت کے لیے بیٹھنے والا - اعتکاف کرنے والا - معتکف۔
عالِم - (ع - صف - و - ا - مذ) دانا - جاننے والا - بہت پڑھا لکھا - مولوی۔
عالِمُ الغیب - (ع - ا - مذ) غیب کا حال جاننے والا - خدا تعالےٰ۔
عالِم باعمل - (ع - ا - صف) وہ عالم جس نے پڑھ کر اُس پر عمل بھی کیا ہو۔
عالَم - (ع - ا - مذ) (۱) زمانہ - دنیا - جہان (۲) دنیا کے لوگ - مخلوق (۳) قسم - جنس (۴) حالت - صورت - درجہ (۵) طریقہ - ڈھنگ - چال (۶) لُطف مزہ (۷) حسن - رونق (۸) مانند۔
عالَم آرا - (ع - ف - صف) دنیا کو آراستہ کرنے والا - جہاں آرا، گیتی آراء۔
عالَمِ آخرت - (ع - ا - مذ) اگلا جہان - آخرت - عُقبیٰ۔
عالَمِ ارواح - (ع - ف - ا - مذ) (۱) روحوں کا جہان - وہ جگہ جہاں روحیں رہتی ہوں۔
عالَمِ اسباب - (ع - ف - ا - مذ) جہاں ہر کام کا ایک سبب ہوتا ہے - دُنیا
عالَم افروز - (ع - ف - صف) جہان کو روشن کرنے والا۔
عالَمِ امر - (ع - ا - مذ) (۱) عالمِ ملائکہ - عالمِ ارواح - فرشتوں یا روحوں کا جہان (۲) وہ چیزیں جن میں تول اور اندازہ کو دخل نہ ہو۔
عالَمِ بالا - (ع - ف - ا - مذ) (۱) آسمان - عرش (۲) بہشت کے عالی درجہ لوگوں کے رہنے کی جگہ۔
عالَم بدل جانا - (ا - محاورہ) انقلاب عظیم ہو جانا۔
عالَمِ برزخ - (ع - ا - مذ) مقامِ ارواح جو موت اور قیامت کے درمیان ہے
عالَمِ بیداری - (ع - ف - ا - مذ) جاگنے کی حالت میں۔
عالَم پناہ - وہ شخص جو مخلوق کے امن کا سبب ہو - بادشاہ۔
عالَم پھر جانا - (ا - محاورہ) زمانہ پھر جانا - لوگوں کا ناراض ہو جانا۔
عالَم تاب - (ع - ف - صف) دنیا کو روشن کرنے والا - سورج۔
عالَمِ تصوّر - (ع - ف - ا - مذ) غور و فکر کی حالت - خیال کی دُنیا - سکوت اور حیرت کی حالت۔
عالَمِ جاوید - (ع - ا - مذ) عالم آخرت - دوسری دُنیا جو بے زوال ہے۔
عالَمِ جبروت - (ع - ا - مذ) فرشتوں کی دُنیا - وہ مقام جو ستاروں سے اوپر ہے۔

عالمِ خواب - (ع - ف - ا - مذ) خواب کی حالت - وہ دنیا جو سوتے میں نظر آئے ۔
عالم دکھانا - (ا - محاورہ) بہار دکھانا ۔
عالم دگرگوں ہونا - (ا - محاورہ) عجیب کیفیت ہونا ۔
عالم دیگر ہونا - (ا - محاورہ) حالت اور ہونا ۔
عالمِ ذوق - (ع - ا - مذ) خوشی کی حالت ۔
عالمِ رُؤیا - (ع - ا - مذ) خواب کی حالت ۔
عالمِ شباب - (ع - ف - ا - مذ) جوانی کا زمانہ ۔
عالمِ شہود - (ع - ا - مذ) وہ عالم جس میں سب کچھ نظر آئے (۲) تصوف میں وہ حالت جس میں ہر چیز کے اندر خدا کا جلوہ نظر آئے ۔
عالمِ صغریٰ (صغیر) - (ع - ا - مذ) دنیا (۲) آدمی کا جسم ۔
عالمِ سفلی - (ع - ا - مذ) دنیا - زمین ۔
عالم عالم - (ع - متعلق فعل) کثرت سے ۔
عالمِ علوی - (ع - ا - مذ) آسمانی دنیا - عالمِ بالا ۔
عالمِ غیب - (ع - ا - مذ) دوسرا جہان جو چھپا ہوا ہے ۔
عالمِ فانی - (ع - ا - مذ) دنیا ۔
عالمِ قدس - (ع - ا - مذ) بہشت ۔
عالمِ کون و فساد - (ع - ا - مذ) دُنیا ۔
عالم گیر - (ف - صف) (۱) جہان کو زیر کر لینے والا (۲) دنیا میں پھیلا ہوا - عالم پر چھایا ہوا - تمام دنیا کا (۳) بادشاہ ۔
عالمِ لاہوت - (ع - ا - مذ) ذاتِ الٰہی کا مقام جہاں سالک کو فنا فی اللہ حاصل ہوتا ہے ۔
عالمِ مثال - (ع - ا - مذ) اس دنیا سے زیادہ لطیف دنیا جس میں یہاں کی تمام چیزوں کا نمونہ یا اصل موجود ہے (۲) خیالی دنیا - خواب ۔
عالمِ معنی - (ع - ا - مذ) وہ دنیا جو محسوس نہ ہو سکے - خدا کی ذات و صفات ۔
عالمِ ملکوت - (ع - ا - مذ) فرشتوں کی دُنیا ۔
عالمِ ناسُوت - (ع - ا - مذ) فانی دُنیا ۔
عالمِ نباتات - (ع - ا - مذ) نباتات کی دُنیا ۔
عالم نرالا ہونا - (ا - محاورہ) انداز مختلف ہونا - طریقے جدا ہونا - بدلی ہوئی حالت
عالمِ وجد طاری ہونا - (ا - محاورہ) بے خودی کی حالت ہونا ۔
عالمِ وجود - (ع - ا - مذ) زندگی کا عالم - عالمِ ہستی ۔
عالمِ ہُو - (ع - ف - ا - مذ) خاموشی کی حالت - سکوت ۔
عالمِ یاس - (ع - ف - ا - مذ) مایوسی اور ناامیدی کی حالت ۔
عالمی - (عا - ل - می) (ف - صف) دنیا کا - دُنیاوی - دنیا کا رہنے والا ۔
عالمیان - (عا - ل - می - یاں) (ع - ا - مذ) عالمی کی جمع - انسان - لوگ ۔
عالمین - (عا - ل - مِین) (ع - ا - مذ) عالم کی جمع - بہت سے جہان ۔
عالی - (ع - صف) (۱) اُونچا - بلند (۲) بڑا عظیم (۳) صدر - مقدس - قابل تعظیم ۔
عالی جاہ (جناب) - (ع - ف - صف) بڑے رُتبے والا - بلند شان والا - بلند پایہ ۔
عالی خاندان - (ع - صف) بڑے گھر کا - امیرزادہ - اچھے خاندان کا ۔
عالی دماغ - (ع - صف) بڑے دماغ والا - عقلمند - دانا ۔

عالی رتبہ - عالی قدر - (ع - صف) بڑے مرتبے والا - والا شان ۔
عالی شان - (ع - صف) اعلیٰ رتبے کا - بڑی شان والا (۲) عمدہ - شان دار ۔
عالی ظرف - (ع - صف) بڑے حوصلے کا - بڑے صبر و تحمل کا ۔
عالی وقار - (ع - صف) بڑے جاہ و جلال والا ۔
عالی ہمت - (۱) بڑی ہمت والا - اولوالعزم - صاحبِ حوصلہ - سخی - فیاض - دل والا - بہادر ۔
عالی ہمتی - (ع - صف) (۱) جرأت - دلیری (۲) بلند حوصلگی - سخاوت - فیاضی ۔
عالیہ - (عا - لی - یَہ - عا - لِ - یَہ) (ع - صف) (۱) بلند - بڑی - بزرگ (۲) مسلمان عورتوں کا خطاب ۔
عام - (ع - صف) (۱) پھیلا ہوا - مشہور - معمولی (۲) سب - تمام (۳) بازاری (۴) رواجی - رسمی (۵) سال - برس (۶) مروّج (۷) مشترک - مشتمل (۸) بہت - بسیار - کثیر ۔
عام پسند - (ع - ف - صف) جسے ہر کوئی پسند کرے ۔
عام روش - (ع - ا - مث) معمولی طریقہ ۔
عام فہم - (ع - صف) آسان - سب کی سمجھ میں آجانے والا ۔
عام کر دینا - (ا - محاورہ) مشہور کر دینا - مشتہر کر دینا ۔
عام لوگ - (ا - مذ) سب لوگ - معمولی لوگ - عوام ۔
عام میں - (ا - متعلق فعل) سب کے سامنے - علانیہ - کھُلم کھُلا ۔
عامر - (ع - صف) (۱) آباد (۲) آباد کرنے والا - جمع عُمّار - عامرین ۔
عامرہ - (عا - مِ - رَہ) (ع - صف) (۱) بھرا ہوا - مالا مال (۲) شاہی - شاہانہ ۔
عامل - (ع - ا - مذ) (۱) حاکم - تحصیل دار (۲) سیانا - بھوت پریت کا عمل جاننے والا - منتر پڑھنے والا (۳) عمل کرنے والا ۔
عاملہ - (ع - ا - مث) عامل کی تانیث (ا - مذ) جزو - عنصر - واقعہ - حقیقت ۔
عامّہ - (عام - مَہ) (ع - صف) (۱) سب لوگوں سے منسوب - مشہور - عام (۲) کُل - سب ۔
عامّۃ النّاس - (ع - ا - مث) عام لوگ - عوام ۔
عامی - (ع - صف) عام سے منسوب - ادنیٰ - جاہل - بازاری (۲) اندھا ۔
عامیانہ - (عا - می - یا - نَہ) (ف - صف) (۱) جاہلوں کا (۲) عوام کا (۳) گھٹیا - بُرا ۔
عانہ - (ع - ا - مذ) (۱) ناف کے نیچے کی جگہ جہاں بال ہوتے ہیں (۲) شرم گاہ کے بال ۔
عائد - (عا - اِد) (ع - صف) اُلٹ کر آنے والا - واپس آنے والا - پھرنے والا ۔
عائد ہونا - (ا - محاورہ) اُلٹ پڑنا - ذمے پڑنا - صادق آنا ۔
عائل - (ع - صف) فقیر - درویش ۔
عائلہ - (ع - صف) خاندان (۲) بیوی ۔
عائلی - (ع - صف) خاندان سے متعلق - بیاہ شادی سے متعلق (۱) (مث) فقیری
عائلی قانون - (ع - ف - ا - مذ) ازدواجی زندگی کے متعلق قانون ۔

ع ـــ ب

عبا - (عَ - با) (ع - ا - مذ) ایک لمبا کوٹ یا چغہ جو پاؤں تک ہوتا ہے - جُبّہ - چغہ ۔

عَبا پوش - (ع - ف - صف) عبا پہنے ہوئے۔
عُبّاد - (ع - ا - مذ) عابد کی جمع۔
عِباد - (ع - باد) (ع - ا - مذ) عبد کی جمع - بندے - غلام۔
عبادت - (عِ - با - دَت) (ع - ا - مث) (۱) بندگی - طاعت (۲) نماز دعا جمع: عبادات
عبادت کرنا - (مص - مرکب) خدا کی بندگی کرنا - پوجا پاٹ کرنا - پرستش کرنا نماز پڑھنا - اطاعت کرنا۔
عبادت گاہ - (ع - ا - مث) مسجد - مندر - گرجا۔
عبادلہ - (ع - ا - مذ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار صحابہ جن کے نام عبداللہ تھے
عبارَت - (عِ - با - رَت) (ع - ا - مث) تحریر - مضمون - بیان - مدعا - مراد۔
عبارت آرائی - (ع - ف - ا - مث) مضمون کو سنوار کر لکھنا - مضمون کی رنگینی۔
عبارت ظہری - (ع - ا - مث) وہ عبارت جو کسی تحریر کی پُشت پر لکھی جائے
عبارت ہونا - (ا - محاورہ) مطلب ہونا - مدعا ظاہر کرنا۔
عَبّاسی - (عَب - با - سی) (ع - صف) حضرت عباس کے خاندان کا نام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمِ محترم تھے (۲) ایک پھول اور بوٹا۔ (۳) سنگِ مرمر کی ایک قسم۔
عَبّاسیہ - (عَب - با - سی - یَہ) (ع - صف) (۱) خلافت بنی عباس سے متعلق (۲) حضرت عباس سے متعلق۔
عَبَث - (عَ - بَث) (ع - صف) (۱) بے فائدہ - فضول - بیکار (۲) بازی کھیل (۳) ناحق - بلا وجہ۔
عَبد - (ع - ا - مذ) (۱) بندہ - غلام (۲) ملازم - نوکر - جمع: عباد۔
عبدُالدُنیا - (ع - صف) دنیا کا بندہ - دنیا کی لالچ پر دین کی پروا نہ رکھنے والا۔
عَبدیت - (عَب - دِی - یَت) (ع - ا - مث) بندگی - اطاعت - غلامی۔
عِبر - (ع - ا - مذ) تعبیر گوئی (۲) گھاٹ (۳) گھاٹ کا محصول (۴) کنعان و دریائے فرات اور عرب کا درمیانی علاقہ جس سے عبرانی منسوب ہے۔
عِبرانی - (عِب - را - نی) (ع - ا - مث) (۱) اہلِ کنعان کی زبان - یہودیوں کی زبان (صف) عبر کی اولاد - اسرائیلی۔
عِبرت - (عِب - رَت) (ع - ا - مث) (۱) نصیحت پکڑنا (۲) خوف - اندیشہ۔
عبرت انگیز - (ع - ف - صف) ایسی بات جسے دیکھ کر آدمی کو خوف آئے اور وہ اس سے نصیحت پکڑے۔
عبرت بیں - (ع - ف - صف) انجام بیں - جو عبرت پکڑے۔
عبرت پذیر - (ع - ف - صف) عبرت پکڑنے والا۔
عبرت پکڑنا - (ا - محاورہ) نصیحت پکڑنا - متنبہ ہونا - نصیحت حاصل کرنا۔
عبرت دلانا - (ا - محاورہ) نصیحت کرنا - خوف دلانا - ڈرانا کسی گناہ کی پاداش سے
عبرت ناک - (ع - ف - صف) خوف دلانے والا۔
عبرت ہونا - (ا - محاورہ) کسی بات کی نصیحت کا موجب ہونا - نصیحت حاصل ہونا
عَبَس - (ع - ا - ف) ترش روئی - چڑچڑاپن (۲) قرآن شریف کی ایک سورۃ۔
عبقری - (ع - صف) ذہین - فطین (۲) سردار - اعلیٰ - نہایت اچھا۔
عبودیت - (عُ - بُو - دِی - یَت) (ع - ا - مث) (۱) بندگی - غلامی (۲) اطاعت - عبادت۔

عُبور - (عُ - بُور) (ع - ا - مذ) (۱) پانی کو پار کرنا - پانی سے گزرنا (۲) کتب یا مسائل وغیرہ پر حادی ہونا - خوب مہارت ہونا۔
عبورِ دریائے شور کرنا - (ا - محاورہ) (۱) سمندر پار اُتارنا (۲) کسی جُرم کی پاداش میں جزیرہ انڈیمان (کالے پانی) بھیجنا (۳) عمر قید کی سزا۔
عبور ہونا - (ا - محاورہ) پورے طور پر واقفیت ہونا - حادی ہونا - جاننا۔
عُبوری - (ع - صف) عارضی - وقتی - ہنگامی۔
عَبہر - (عَب - ہَر) (ع - ا - مذ) نرگس کی ایک قسم جو اندر سے زرد ہوتی ہے (۲) طویل القامت - سڈول۔
عَبید - (عَ - بید) (ع - ا - مذ) عبد کی جمع - بہت سے غلام۔
عُبید - (عُ - بَید) (ع - ا - مذ) عبد کی تصغیر - چھوٹا غلام۔
عَبیر - (عَ - بیر) (ع - ا - مذ) ایک خوشبودار سفوف جو مشک - گلاب اور صندل وغیرہ سے تیار کر کے کپڑوں پر چھڑکا جاتا ہے۔

ع ـــ ت

عِتاب - (عِ - تاب) (ع - ا - مذ) (۱) ملامت (۲) غصہ (۳) غضب - قہر - ناراضگی
عتاب اُتارنا - (ا - محاورہ) غصہ یا خفگی دور کرنا۔
عتاب اُترنا - (ا - محاورہ) غصہ دور ہونا۔
عتابِ الٰہی - (ع - ا - مذ) خدا کا قہر - آفتِ سماوی - غضبِ الٰہی - خدا کی مار۔
عتاب میں آنا - (ا - محاورہ) کسی کی خفگی یا غصہ کا نشانہ بننا۔
عتاب نامہ - (ع - ف - ا - مذ) غصہ کا خط - وہ خط جس میں خفگی یا سزا تحریر ہو۔
عتاب و خطاب - (ع - ا - مذ) غضب و غصہ - خفگی و ناراضگی - ڈانٹ ڈپٹ۔
عَتَبات - (عَ - تَ - بات) (ع - ا - مذ) آستانے - درگاہ - روضہ۔
عَتَبہ - (عَتَ - بَہ) (ع - ا - مذ) آستانہ - درگاہ - روضہ۔
عتبہ عالیہ - (ع - ا - صف) اونچی دہلیز - بزرگ کی مقدس درگاہ۔
عِترت - (عِت - رَت) (ع - ا - مث) قریبی رشتہ دار - بیٹیاں۔
عترت اطہار - (ع - ا - مث) پاک اولاد - (کنایتہً) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد
عَتیق - (عَ - تیق) (ع - صف) (۱) پُرانا (۲) آزاد (۳) برگزیدہ - چنا ہوا۔
عتیقیات - (ع - ا - مث) پُرانی چیزوں کا علم۔

ع ـــ ث

عَثَرات - (ع - ا - مث) ٹھوکر - لغزش۔
عُثمان - (ع - ا - مذ) مشہور صحابی - تیسرے خلیفہ راشد - رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد۔
عثمانی - (ع - صف) عثمان کی اولاد - جو ترکوں کا مورثِ اعلیٰ تھا (۲) عثمان سے منسوب (۳) ترک۔

ع ـــ ج

عُجاب۔ (ع۔ا۔مذ) تعجب۔
عُجاج۔ (ع۔ا۔مذ) گرد و غبار۔
عُجالت۔ (عُ۔جا۔لَت) [ع۔ا۔مث] جلدی۔ تیزی۔ پھُرتی۔ بضم اول نیز بکسر اوّل
عجائب۔ (عَ۔جا۔ اِب) [ع۔ا۔مذ] عجیب کی جمع۔ حیرت انگیز چیزیں۔
عجائب المخلوقات۔ (ع۔ا۔مث) پیدائشی عجیب و غریب چیزیں۔
عجائب خانہ (گھر)۔ (ع۔ا۔مذ) عجائب گھر۔ وہ عمارت جہاں قدیم اور نادر چیزیں دیکھنے کے لیے رکھی جائیں۔ میوزیم۔
عجائب و غرائب۔ (ع۔ا۔مذ) انوکھی اور عجیب چیزیں۔
عجائبات۔ (عَ۔جا۔اِ۔بات) [ع۔ا۔مذ] عجائب کی جمع۔ انوکھی یا حیرت انگیز چیزیں۔
عجائز۔ (ع۔ا۔مث) عجوز کی جمع۔ بُوڑھی عورتیں۔
عجَب۔ (عَ۔جَب) [ع۔ا۔مذ] (۱) تعجب۔ حیرت (۲) انوکھا۔ نادر۔ تعجب انگیز (۲) نیا۔ عمدہ۔ طُرفہ۔
عجب حال ہونا۔ (ا۔محاورہ) بُرا حال ہونا۔ ابتر حال ہونا۔
عجب ذاتِ شریف ہیں۔ (ا۔محاورہ) بہت شریر ہیں۔ بڑے بد ذات ہیں
عجب عالم ہے۔ (ا۔محاورہ) عجیب حالت ہے۔ طُرفہ بہار ہے۔
عجب کیا۔ (ا۔محاورہ) کچھ تعجب نہیں۔ بہت ممکن ہے کہ۔
عجب نہیں۔ (ا۔روزمرّہ) کچھ حیرت کی بات نہیں۔
عجب وقت تھا۔ (ا۔محاورہ) پُرلطف زمانہ تھا۔ حیرت انگیز وقت تھا۔
عُجب۔ [ع۔ا۔مذ] غرور۔ تکبّر۔ گھمنڈ۔ خودبینی۔ جمع: اعجاب۔
عِجز۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) کمزوری۔ ناتوانی (۲) ہار۔ شکست (۳) مسکینی۔ غریبی۔ انکسار (۴) منّت۔ سماجت۔ خوشامد۔
عُجلت۔ (عُ۔لَت) [ع۔ا۔مث] جلدی۔ شتابی۔
عَجَم۔ (عَ۔جَم) [ع۔ا۔مذ] (۱) گونگا (۲) عرب کے سوا کوئی ملک۔
عجمی۔ (عَ۔جَ۔مِی) [ع۔صف] عجم کا رہنے والا۔ ایرانی۔ تورانی۔
عجوبہ۔ (عَ۔جُو۔بَہ) [ع۔ا۔مذ] حیرت میں ڈالنے والی چیز۔ انوکھی چیز۔ عجیب چیز۔
عجوز۔ عجوزہ۔ (عَ۔جُوز۔عَ۔جُو۔زہ) [ع۔ا۔مث] بُڑھیا۔ جمع: عجائز۔
عجَول۔ (ع۔صف) جلد باز۔
عجیب۔ (عَ۔جِیب) [ع۔صف] انوکھا۔ قابلِ تعریف۔ نرالا۔ حیرت انگیز
عجیب الخلقت۔ (ع۔صف) پیدائشی حیرت انگیز۔ انوکھی شکل کا۔
عجیب حال ہونا۔ (ا۔محاورہ) بُرا حال ہونا۔
عجیب و غریب۔ (ع۔صف) طُرفہ۔ نرالا۔ انوکھا۔ حیرت انگیز۔
عجیبہ۔ (عَ۔جِی۔بَہ) [ع۔صف] عجیب و غریب۔ عجیب کی تانیث۔

ع ـــ د

عدَالت۔ (عَ۔دا۔لَت) [ع۔ا۔مث] (۱) برابری (۲) انصاف۔ نیاؤ۔ عدل (۳) کچہری۔ دربار۔ اجلاس (۴) انصاف کرنے والا۔ جج۔
عدالتِ ابتدائی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) وہ پہلی عدالت جس میں مقدمہ رجوع اور فیصل ہوتا ہے۔
عدالت اپیل۔ (ع۔ا۔مث) بڑے حاکم کی کچہری جہاں اپیل کی جائے۔
عدالت چڑھنا۔ (ا۔محاورہ) دعویٰ کرنا۔ عدالت تک جانے کی نوبت آنا۔
عدالت خفیفہ۔ (ع۔ا۔مث) وہ عدالت جس میں قرضہ کے چھوٹے چھوٹے مقدمات کا فیصلہ کیا جائے۔ چھوٹی کچہری۔
عدالتِ دیوانی۔ (ع۔ا۔مث) وہ عدالت جس میں صرف لین دین کے متعلق مقدمات کا فیصلہ ہوتا ہو اور وہ قید کی مجاز نہ ہو۔
عدالتِ سشن۔ (ع۔ا۔مث) وہ فوج داری کی کچہری جس میں سنگین مقدمات کا فیصلہ کیا جائے۔
عدالتِ ضلع۔ (ع۔ا۔مث) ضلع کی کچہری جس میں مار پیٹ۔ چوری چکاری قتل و خون وغیرہ کے مقدمات فیصل کیے جائیں۔
عدالتِ عالیہ۔ (ع۔ا۔مث) بڑی عدالت۔ ہائی کورٹ۔ سپریم کورٹ۔ صوبہ یا ملک کی سب سے بڑی عدالت۔
عدالتِ فوج داری۔ (ع۔ا۔مث) فوج داری مقدمات کی عدالت۔
عدالت کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) انصاف کرنا (۲) کچہری کرنا۔ اجلاس کرنا۔
عدالت ماتحت۔ (ع۔ا۔مث) (۱) چھوٹی کچہری یا محکمہ جو کسی بڑے محکمے کے تحت ہو۔
عدالتِ مال۔ (ع۔ا۔مث) مال افسر یا کلکٹر کی عدالت جو لگان، مالیہ اور زرعی اراضی کے متعلق فیصلہ کرتی ہے۔
عدالت مجاز۔ (ع۔ا۔مث) بااختیار عدالت جسے پُورا پُورا اختیار حاصل ہو۔
عدالت مرافعۂ اولیٰ۔ (ع۔ا۔مث) پہلے اپیل کی عدالت۔
عدالتی۔ (عَ۔دا۔لَ۔تی) [اُر۔صف] عدالت کے متعلق۔ عدالت کا۔
عدالتی پیادہ۔ (ع۔ا۔مذ) وہ قاصد جو عدالت کے کاغذات لے کر جاتا ہے
عداوت۔ (عَ۔دا۔وَت) [ع۔ا۔مث] بُغض۔ دشمنی۔ کینہ۔ مخالفت۔ خصومت
عداوت رکھنا۔ (ا۔محاورہ) کینہ رکھنا۔ دُشمنی رکھنا۔
عداوت نکالنا۔ (ا۔محاورہ) دُشمنی کا بدلہ لینا۔
عداوتی۔ (عَ۔دا۔وَ۔تی) [اُر۔صف] عداوت رکھنے والا۔ دشمن۔ مخالف۔ بدخواہ۔ دشمنی کرنے والا۔
عِدّت۔ (عِد۔دَت) [ع۔ا۔مث] (۱) تعداد۔ شمار (۲) وہ مدت شرعی جس میں عورت دوسرا نکاح نہ کر سکے۔ مطلقہ کے لیے تین مہینے۔ بیوہ کے لیے چار ماہ دس دن اور حاملہ کے لیے وضع حمل تک۔
عِدّت میں بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) عورت کا طلاق اور دوسرے نکاح کے درمیان کی شرعی مدت گزارنا۔
عدَد۔ (عَ۔دَد) [ع۔ا۔مذ] (۱) نمبر۔ گنتی۔ تعداد (۲) ہندسہ۔ رقم۔
عددِ صحیح۔ پورا عدد۔ نہ بٹا ہوا عدد۔ اکائی۔ وہ عدد جس میں کسر نہ ہو۔
عددی۔ (عَ۔دَ۔دی) [ع۔صف] عدد سے منسوب۔ عدد سے متعلق۔
عددی قیمت۔ (ع۔ا۔صف) وہ قیمت جو عدد کے اعتبار سے لگائی جائے۔

عدس - (ع - ا - مث) مسُور۔

عدسہ - (عَ - دَ - سَہ) (ع - ا - مذ) فوٹوگرافی کے کیمرے کا وہ چھوٹا سا آئینہ جس میں عکس آتا ہے۔ محدب شیشہ - لنز۔

عدل - (ع - ا - مذ) (۱) برابری - مساوات (۲) نظیر - مانند (۳) انصاف داد - نیاؤ۔

عدل پرور - (ع - صف) انصاف کرنے والا۔

عدل پروری - (ع - ا - مث) انصاف - انصاف کی پرورش۔

عدل کرنا - (مص - مرکب) انصاف کرنا - ایمان داری اور دیانت سے فیصلہ کرنا۔

عدل گستر - (ع - ف - صف) انصاف کرنے اور داد دینے والا - عادل و منصف۔

عدل گستری - (ع - ف - ا - مث) انصاف۔

عدلیہ - (عد - لی - یَہ) (ع - ا - مث) عدل و انصاف کا شعبہ - عدالتی نظام - جوڈیشری۔ (Judiciary)

عدم - (ع - دَم) (ع - ا - مذ) (۱) نیستی - نہ ہونا - ناپیدی (۲) غیر حاضری (۳) نقصان مرکبات میں نفی کے معنی میں آتا ہے جیسے عدم حاضری۔

عدم آباد - (ع - ا - مذ) وہ عالم جہاں آدمی مرنے کے بعد جاتا ہے - ابدی عالم۔

عدم اختیارات سماعت - (ع - ف - ا - مذ) مقدمہ سننے کا اختیار نہ ہونا۔

عدم ادائیگی - (ع - ف - ا - مذ) رقم ادا نہ کرنا۔

عدم استطاعت - (ف - ا - صف) طاقت نہ ہونا - عُسرت۔

عدم اعتماد - (ع - ف - ا - صف) بھروسہ باقی نہ رہنا - اعتماد نہ ہونا۔

عدم پیروی - (ا - صف) بے پروائی - غیر حاضری (۲) مقدمہ کی پیروی نہ کرنا۔

عدم تصفیہ - (ف - ا - مذ) فیصلہ نہ ہونا۔

عدم تکمیل - (ف - ا - مذ) نامکمل ہونا۔

عدم تعمیل - (ع - ف - ا - مذ) تعمیل نہ کرنا یا نہ ہونا۔

عدم توجہ - (ع - ا - صف) بے توجہی - بے پروائی - بے احتیاطی - بے مروتی۔

عدم ثبوت - (ع - ف - ا - مذ) کسی امر کی دلیل یا تصدیق یا شہادت کا نہ ہونا

عدم فرصت - (ع - ف - ا - مذ) مہلت نہ ہونا - وقت نہ ہونا۔

عدم مداخلت - (ع - ف - ا - مذ) (۱) کسی مُلک کے اندرونی معاملات میں دخل نہ دینا (۲) کسی کام میں دخل نہ دینا۔

عدم مطابقت - (ف - ا - صف) کسی امر کا دوسرے کے مطابق نہ ہونا۔

عدم موجودگی - (ع - ف - ا - مذ) غیر حاضری۔

عدم وجود برابر ہے - (ا - محاورہ) ہونا نہ ہونا برابر ہے یعنی نکما ہے بیکار ہے۔

عدن - عَدَن - (عَ - دَن) (ع - ا - مذ) (۱) بہشت جس میں آدم کو رکھا گیا تھا۔ (۲) اقامت کرنا (۳) عرب کے جنوب مغربی کونے میں ایک چھوٹا سا جزیرہ نما - تیسرے معنی میں بفتح دال مستعمل ہے۔

عدنان - (ع - ا - مذ) حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک شخص جس تک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ مسلسل چلتا ہے۔

عدنی - (عَ - دَ - نی) (ع - صف) عدن کا رہنے والا - عدن سے منسوب۔

عدو - (ع - دُو) (ع - ا - مذ) (۱) دشمن - بدخواہ - مخالف (۲) رقیب - جمع : اعداء

عدو شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد - (ف - مثل) دشمن ایسی شرارت کرتا ہے کہ اس میں ہماری بہتری ہوتی ہے۔

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد - (ف - مثل) اگر خدا چاہے تو دشمن سے بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

عدول - (عُ - دُول) (ع - ا - مذ) منہ پھیر لینا - انکار - روگردانی۔

عدول حکم - (ع - ف - ا - مذ) نافرمان - حکم نہ ماننے والا - سرکش - باغی۔

عدول حکمی - (ع - ا - مث) نافرمانی - سرکشی - بغاوت۔

عدیل - (عَ - دِیل) (ع - صف) (۱) برابر - نظیر - یکساں - مانند - رُتبہ اور قد میں مساوی (۲) عادل - منصف - جمع : عُدَلا۔

عدیل نہ ہونا - (مص - مرکب) برابر نہ ہونا - نظیر نہ ہونا۔

عدیم - (عَ - دِیم) (ع - ا - مذ) نیست - نابود - ناپید - کم - نایاب - معدوم۔

عدیم الفرصت - (ع - صف) جسے بالکل فرصت نہ ہو۔

عدیم المثال - (ع - صف) بے نظیر - بے مثل - جس کے برابر کوئی نہ ہو۔

عدیم الوجود - (ع - صف) نایاب - کم یاب۔

ع — ذ

عذاب - (عَ - ذاب) (ع - ا - مذ) (۱) تنگی - تکلیف - دُکھ - مصیبت - اذیت۔ (۲) سزائے گناہ (۳) دقت - جھگڑا - بکھیڑا (۴) روگ - علت (۵) گناہ - پاپ۔

عذاب اٹھانا - (ا - محاورہ) تکلیف اٹھانا - برداشت کرنا۔

عذاب الحریق - (ع - ا - مذ) دوزخ کی آگ کا عذاب۔

عذاب الٰہی - وہ مصیبت جو خدا کی طرف سے عملوں کی پاداش میں آئے۔

عذاب الیم - (ع - ا - مذ) سخت عذاب۔

عذاب ثواب - (ع - ا - مذ) گناہ ثواب - نیکی بدی - برائی بھلائی۔

عذاب جان - (ع - ف - ا - مذ) جی کا وبال - مصیبت۔

عذاب جھیلنا - (ا - محاورہ) مصیبت اٹھانا - دُکھ اٹھانا۔

عذاب دوزخ - (ع - ف - ا - مذ) وہ تکلیف جو بداعمالیوں کی وجہ سے دوزخ میں ملے گی۔

عذاب سہنا - (ا - محاورہ) تکلیف یا دُکھ برداشت کرنا۔

عذاب سے چھوٹنا - (ا - محاورہ) مصیبت سے بچنا - تکلیف جاتی رہنا۔

عذاب قبر (گور) - (ع - ف - ا - مذ) وہ سزا جو مُردے کو قبر میں گناہوں کی پاداش میں ملے۔

عذاب کٹنا - (ا - محاورہ) مصیبت دُور ہونا۔

عذاب کھینچنا - (ا - محاورہ) مصیبت برداشت کرنا۔

عذاب مول لینا - (ا - محاورہ) خود سے کسی مصیبت میں مبتلا ہونا خواہ مخواہ تکلیف میں پڑنا۔

عذاب میں پڑنا - عذاب میں پھنسنا - (ا - محاورہ) دقت میں مبتلا ہونا - مصیبت میں پڑنا۔

عذاب میں ہونا - (ا - محاورہ) سخت تکلیف میں ہونا۔

عذاب نازل ہونا۔ (ا۔ محاورہ) آفت آنا۔ مصیبت پڑنا۔
عذاب میں ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) جھگڑے میں پھنسانا۔ مصیبت میں مبتلا کرنا۔
عِذار۔ (عِ۔ ذار) (ع۔ ا۔ مذ) عارض۔ رُخسار۔ گال۔ چہرہ۔ رُخ۔
عَذب۔ (ع۔ صف) شیریں۔ خوش گوار۔
عَذبُ البیان۔ (ع۔ ا۔ مذ) شیریں کلام۔
عُذر۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) بہانہ۔ حیلہ (۲) معذرت (۳) سبب۔ حُجّت (۴) اعتراض۔ گرفت۔ پکڑ (۵) معافی۔ طلبِ عفو (۶) انکار۔
عُذر آور۔ (ع۔ ف۔ صف) عذر کرنے والا۔
عُذرات۔ عُذر کی جمع۔
عُذرِ امتناعِ نالش۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) دعوے کی روک کا عُذر۔
عُذر باقی نہ رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی اعتراض کی گنجائش نہ چھوڑنا۔
عُذرِ بے جا۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) ناجائز عُذر۔ لغو یا بیہودہ معذرت جو قابلِ سماعت نہ ہو۔
عُذر پذیر۔ (ع۔ صف) (۱) عُذر قبول کرنے والا (۲) معافی کے قابل (۳) قابلِ تسلیم۔
عُذر پیش کرنا۔ (ا۔ محاورہ) اعتراض پیش کرنا۔ کوئی دلیل یا حُجّت لانا بحث کرنا
عُذر تراشنا۔ (ا۔ محاورہ) ایسا عُذر پیش کرنا جو حقیقی نہ ہو۔
عُذرِ تقصیرات کرنا۔ (ا۔ محاورہ) گناہوں کی معافی چاہنا۔
عُذرِ تمادیِ ایام۔ (ع۔ ا۔ مذ) میعاد گزرنے کا عُذر۔
عُذر چلنا۔ (ا۔ محاورہ) عُذر کا تسلیم کیا جانا۔ عُذر قبول ہونا۔
عُذر خواہ (ساز۔ سنج)۔ (ع۔ ف۔ صف) عُذر کرنے یا چاہنے والا۔
عُذر خواہی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) معذرت۔ کسی امر کا عُذر بیان کرنا۔
عُذر دار۔ (ع۔ ف۔ صف) معترض۔ دعوے دار۔
عُذرداری۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) (۱) اعتراض۔ مزاحمت (۲) دعویٰ۔ حُجّت۔ دلیل۔
عُذر درمیان لانا۔ (ا۔ محاورہ) عُذر پیش کرنا۔
عُذر کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) معذرت کرنا۔ معافی مانگنا (۲) اعتراض کرنا (۳) بحث کرنا۔
عُذرِ گناہ بدتر از گناہ۔ (ف۔ مثل) غلط اور بیہودہ عُذر کے متعلق کہتے ہیں۔
عُذر لانا۔ (ا۔ محاورہ) عذر پیش کرنا۔
عُذرِ لنگ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) غلط اور لغو عُذر۔
عُذر معذرت۔ (ع۔ ا۔ مذ) منّت سماجت۔
عُذرِ معقول۔ (ع۔ ا۔ مذ) صحیح اور بجا عُذر۔
عُذر نہ سُننا۔ (ا۔ محاورہ) کوئی بہانہ نہ ماننا۔
عُذر نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) انکار نہ ہونا۔ حُجّت نہ ہونا۔
عُذر نیوش۔ (ع۔ ف۔ صف) عُذر سُننے والا۔
عُذرِ وراثت۔ (ع۔ ا۔ مث) میراث یا ورثے کا دعوے۔
عُذر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) اعتراض ہونا۔
عذرا۔ (عَذ۔ را) (ع۔ ا۔ مث) (۱) کنواری دوشیزہ (۲) وامق کی معشوقہ کا نام (۳) حضرت مریمؑ اور حضرت فاطمۃ الزہراؑ کا لقب۔ جمع: عذاریٰ۔ عذاری۔

عذوبت۔ (عَ۔ ذُو۔ بَت) (ع۔ ا۔ مث) شیرینی۔ لذّت۔

ع ــــ ر

عَرابہ (عَرادہ)۔ (ع۔ ا۔ مذ) لمبا چھکڑا۔ گاڑی۔
عرابچی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) گاڑی چلانے والا۔
عِراق۔ (عِ۔ راق) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) کنارہ۔ لبِ دریا (۲) وہ خاص ملک جو دریائے جیحوں، دجلہ اور فرات کے کنارے واقع ہے (۳) موسیقی کا ایک راگ جسے چاشت کے وقت گاتے ہیں۔
عِراقی۔ (عِ۔ را۔ قی) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) عراق کا گھوڑا۔ تازی۔ عربی گھوڑا (۲) مُلک عراق سے منسوب۔ ملک عراق کا۔
عراقی پر بس نہ چلا گدھے کے کان اینٹھے۔ (ا۔ مثل) زبردست پر بس نہ چلا تو غریب کو مارنے لگے۔
عرائس۔ (ع۔ ا۔ مث) عروس کی جمع۔
عرائض۔ (عَ۔ را۔ اِض) (ع۔ ا۔ مذ) عریضہ کی جمع۔ چٹھیاں۔ خطوط۔ درخواستیں۔
عَرَب۔ (عَ۔ رَب) (ع۔ ا۔ مذ) ملک عرب کا باشندہ (۲) مشرق قریب کا ایک مُلک۔ جس کی زبان عربی ہے (۳) خوش بیان۔ فصیح۔
عَربدہ۔ (عَر۔ بَ۔ دَہ) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) بدخوئی (۲) لڑائی۔ جھگڑا۔ فتنہ۔
عربدہ جُو۔ (ع۔ ف۔ صف) (۱) لڑاکا۔ جنگ جُو۔ فسادی (۲) معشوق۔
عَرَبی۔ (عَ۔ رَ۔ بی) (ع۔ صف) (۱) عرب سے منسوب۔ عرب کا باشندہ (۲) عربی زبان۔ عرب کی بول چال (۳) تازی گھوڑا۔
عربیت۔ (عَ۔ رَ۔ بی۔ یت) (ع۔ ا۔ مث) عربوں سے متعلق۔ عربوں کے اتحاد اور آزادی کی تحریک۔
عَرَبیہ۔ (عَ۔ رَ۔ بی۔ یَہ) (ع۔ صف) (۱) عرب کی عورت (۲) عربی زبان سے منسوب
عرزہ۔ (عَر۔ زَہ) (ق۔ ا۔ مث) طاقت۔
عُرس۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) کسی بزرگ یا مُرشد کی سالانہ فاتحہ کی مجلس جو تاریخ وفات پر ہو (۲) شادی کی دعوت۔ طعام ولیمہ۔
عرش۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) چھت۔ سقف (۲) تخت۔ آسمان۔ آٹھواں آسمان۔
عرش (آشیاں) آشیانی۔ (ع۔ ف۔ صف) وہ شخص جس کا گھر عرش پر ہو۔ مرحوم و مغفور۔
عرشِ اعظم۔ (ع۔ ا۔ مذ) خدا کا تخت۔
عرشِ اکبر۔ (ع۔ ا۔ مذ) انسان کا دل۔ قلب۔
عرشِ بریں۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) وہ آسمان جہاں خدا کا تخت ہے۔
عرش پایہ۔ (ع۔ ف۔ صف) عالی مرتبہ۔
عرش پر پہنچنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت بلند مرتبہ ہونا۔
عرش پر جھولنا۔ (ا۔ محاورہ) بلندی پر ہونا۔ بڑے رُتبے پر ہونا۔
عرش پر جھنڈا گاڑنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت رُعب ہونا۔ خوشامد کرنا۔
عرش پر چڑھانا۔ بڑی قدر کرنا۔ بڑی تعریف کرنا۔ مغرور بنا دینا۔
عرش پر چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت مغرور ہو جانا۔

عرش پر دماغ (ہونا) پہنچنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نہایت مغرور ہونا (۲) فخر کرنا۔
عرش پناہ۔ (ع۔ ف۔ صف) بڑے رتبے والا۔
عرش سے اُتری کھجور میں اٹکی۔ (ا۔ مثل) ایک مصیبت سے بچے ہی تھے کہ دوسری آپڑی۔
عرش سے فرش تک۔ (ا۔ متعلق فعل) آسمان سے زمین تک۔ اُوپر سے نیچے تک
عرش کا تارا۔ (ا۔ صف) (۱) سب سے اونچے آسمان کا ستارہ (۲) بہت بڑے درجے والا۔ انتہائی شان والا۔
عرش کے تارے توڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بڑا کام کرنا۔ بڑھ کر ہاتھ مارنا۔ انوکھا اور عجیب کام کرنا۔ نئے خیالات ظاہر کرنا (۲) گناہِ عظیم کرنا (۳) کمال چالاکی ہونا۔
عرشِ معلّیٰ۔ (ع۔ ا۔ مذ) عرشِ بریں۔ سب سے اُونچا آسمان۔
عرش ہلانا۔ (ا۔ محاورہ) مظلوم کی آہ کا اثر ہونا۔
عرش ہل جانا۔ (ا۔ محاورہ) مظلوم کی فریاد سُن کر خدا کو رحم آجانا۔
عَرْشہ۔ (عَر۔ شَہ) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) بحری جہاز کی چھت (۲) بحری جہاز کا تختہ۔
عَرشی۔ (عَر۔ شی) [ف۔ ا۔ مذ] خدا کی بارگاہ میں حاضر رہنے والے فرشتے مقرب فرشتے۔
عَرصہ۔ (عَر۔ صَہ) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) آنگن۔ انگنائی (۲) میدان (۳) شطرنج کی بساط (۴) فاصلہ۔ دُوری (۵) دیر۔ تاخیر۔ توقف (۶) زمانہ۔ اثنار۔
عرصہ تنگ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) عاجز کرنا۔ بے بس کرنا۔
عرصہ تنگ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) میدان تنگ ہونا (۲) وقت کم ہونا۔ (۳) عاجز ہونا۔
عرصہ حشر۔ قیامت۔ محشر۔ قیامت کا میدان۔
عرصۂ دراز۔ بہت مدت۔ بہت دن۔
عرصۂ زیست۔ (ف۔ ا۔ مذ) زندگی۔ عُمر۔
عرصہ سے۔ (ا۔ تابع فعل) مدت سے۔
عرصہ کھینچنا۔ دیر لگانا۔
عرصہ لگانا۔ (ا۔ محاورہ) دیر لگانا۔ تاخیر کرنا۔
عرصہ گاہ۔ میدان۔
عرصہ ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) مدت گزر جانا۔ دیر ہو جانا۔
عَرَض۔ (عَ۔ رَض) [ع۔ ا۔ مث] (۱) وہ چیز جو دوسری چیز کی وجہ سے قائم ہو۔ برعکس جوہر کے وہ بذاتِ خود قائم ہے مثلاً رنگ اور کپڑا۔ اس میں رنگ عَرَض ہے اور کپڑا جوہر (۲) وہ بیماری جو کسی دوسرے مرض کے سبب سے ہو جیسے دردِ سَر جو بخار کی وجہ سے ہو (۳) حادثہ۔
عرض۔ [ع۔ ا۔ مث] (۱) بیان۔ گزارش۔ اظہار۔ التماس (۲) چوڑائی۔ چوڑان۔ پاٹ (۳) عرصہ۔ مدت۔ دفعہ (۴) اثنا۔ درمیان۔
عرض ارسال۔ وہ کاغذ جس کے ذریعے سے مال گزاری کسی کارندے یا پیادے کے ہاتھ تحصیلدار کے پاس بھیجی جاتی ہے۔ رپورٹ۔ نقشہ۔ بیجک۔
عرض بلد۔ عرض البلد۔ وہ فرضی خطوط جو خطِ استوا کے متوازی کھینچے جاتے ہیں۔ طولُ البلد کی نقیض۔

عرض بیگی۔ وہ عہدے دار جس کے ذریعے سے بادشاہ کے حضور میں گزارشات ہو سکیں۔
عرض پیرا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) گزارش کرنا۔
عرض حال۔ (ع۔ ا۔ مث) صورتِ حال کا اظہار۔ واقعہ کا بیان۔
عرض دار۔ (ف۔ ا۔ مذ) جس کا عرض یا چوڑائی ہو۔
عرض داشت۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) عرضی۔ درخواست۔ گزارش۔
عرض رسا۔ (ع۔ ف۔ صف) عرض کرنے والا۔
عرض رسا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) گزارش کرنا۔
عرض قبول ہونا۔ (ا۔ محاورہ) درخواست منظور ہونا۔ التجا ماننا۔
عرض کرنا۔ (مص۔ مرکب) (۱) التماس کرنا۔ کہنا۔ پیش کرنا (۲) اطلاع دینا رپورٹ کرنا۔
عرض کنندہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) عرض کرنے والا۔ درخواست کرنے والا۔
عرض مطلب۔ مطلب بیان کرنا۔
عرض معروض۔ (ع۔ ا۔ مذ) درخواست۔ التماس و گزارش۔ کہنا سُننا۔
عَرضاً۔ (عَر۔ ضَن) [ع۔ تابع فعل] از روئے عرض۔ طولاً کا نقیض۔ چوڑائی میں۔ اتفاقاً۔
عَرضی۔ (عَر۔ ضی) [اُ۔ ا۔ مث] تحریری درخواست۔ عریضہ۔ جمع: عرائض
عرضی ٹھوکنا۔ (ا۔ محاورہ) نالش کرنا۔ دعویٰ کرنا۔ مقدمہ دائر کرنا۔
عرضی دعویٰ۔ (ع۔ ا۔ مذ) وہ کاغذ جس میں مدّعی حالات مقدمہ لکھ کر عدالت ابتدائی میں گزارے یا وہ درخواست جو ابتداء میں پیش کر کے مقدمہ چلایا جائے۔
عرضی نویس۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) قانونی اجازت سے عدالتی عرضیاں اور تمسک وغیرہ لکھنے والا۔
عُرضہ۔ (ع۔ ا۔ مث) ڈھال (۲) بہانہ۔ حُجّت۔
عُرف۔ [ع۔ ا۔ مذ] پہچان۔ وہ نام جس سے انسان عام طور سے پہچانا جا سکے۔ عام نام۔
عُرَفا۔ (عُ۔ رَ۔ فا) [ع۔ ا۔ مذ] عارف کی جمع۔ ولی لوگ۔
عَرَفات۔ (عَ۔ رَ۔ فات) [ع۔ ا۔ مذ] مکّہ سے بارہ میل کے فاصلے پر ایک مقدس میدان جہاں حاجی حج کے دن کھڑے ہو کر لبیک پکارتے ہیں۔ یہاں کچھ عرصہ قیام ہی حج ہے۔
عِرفان۔ (عِر۔ فان) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) شناخت۔ پہچان (۲) حق تعالےٰ کی معرفت۔ خدا شناسی۔
عَرَفہ۔ (عَ۔ رَ۔ فَہ) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) ذی الحج کی نویں تاریخ جس میں حجاج عرفات میں کھڑے ہو کر لبیک پکارتے ہیں (۲) [اُ] ہر تہوار کا پہلا دن۔ (۳) کسی شخص کے مرنے کے بعد دوسرا دن جس میں مُردے کی فاتحہ دلواتے ہیں۔
عُرفی۔ (عُر۔ فی) [ع۔ صف] رسمی۔ مشہور۔
عَرَق۔ (عَ۔ رَق) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) پسینہ (۲) کشید کے ذریعے نکالا ہوا پانی (۳) رس کسی چیز کا۔ نچوڑا ہوا پانی۔ شراب۔ شیرہ۔
عرق آجانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پسینا آنا (۲) شرم سے پسینے پسینے ہو جانا۔
عرق آلود۔ (ع۔ ف۔ صف) پسینے پسینے۔ پسینے سے تر۔

عرقِ انفعال۔ (ع۔ ا۔ مذ) شرمندگی کا پانی وہ پسینہ جو شرمندگی کے باعث آئے۔

عرق پینا۔ (ا۔ محاورہ) شراب پینا۔ کسی چیز کا پانی پینا۔

عرق چیں۔ (ا) ایک قسم کی گول ٹوپی (۲) پگڑی کے نیچے پہننے کی ٹوپی (۳) پسینہ صاف کرنے کا رومال۔

عرقِ حیا (خجالت۔ شرم)۔ (ف۔ ا۔ مذ) شرمندگی اور ندامت کا پسینہ۔

عرق دان۔ (ف۔ ا۔ مذ) گلاب پاش (ق)۔

عرق دو آتشہ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) دو مرتبہ کشید کیا ہوا عرق۔

عرق ریزی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (ا) کمال محنت کرنا۔ نہایت جان فشانی کرنا۔

عرق عرق ہو جانا (ہونا)۔ (ا۔ محاورہ) پانی پانی ہو جانا۔ نہایت شرمندگی اُٹھانا۔ بہت شرمندہ ہونا۔

عرق کھینچنا۔ (ا۔ محاورہ) (ا) بخارات کے ذریعے سے کسی چیز کا پانی کشید کرنا (۲) نچوڑ لینا۔ طاقت کھینچ لینا۔

عرق گیر۔ (ا) خوگیر۔ پالان (۲) پسینہ پونچھنے کا رومال (۳) دواؤں کا عرق کشید کرنے کا آلہ۔

عِرق۔ (ع۔ ا۔ مث) (ا) رگ (۲) جڑ۔ جمع: عُروق۔

عرق النساء۔ چڈوں سے ٹخنوں تک پہنچنے والا درد۔

عُروج۔ (عُ۔ رُوج) (ع۔ ا۔ مذ) بلندی۔ اُونچائی۔ ارتفاع۔

عروج پر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) اقبال یاور ہونا۔ اعلےٰ رُتبے پر پہنچنا۔ ترنگ میں ہونا۔

عروجِ ماہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) چاند کی پہلی سے چودھویں تک کا زمانہ۔

عروجِ مہر۔ (ف۔ ا۔ مذ) سُورج کے طلوع سے بارہ بجے دن تک وقت

عُروس۔ (عُ۔ رُوس) (ع۔ ا۔ مث) دُلھن۔ بنی۔ بہو۔ جمع: عرائس۔

عروس البلاد۔ (ع۔ ا۔ مث) سب سے زیادہ خوبصورت شہر۔

عروس الخطوط۔ (ع۔ ا۔ مذ) سب سے خوبصورت خط۔ نستعلیق۔

عُروسانہ۔ (عَ۔ رُو۔ سا۔ نہَ) (ف۔ صف) دُلھن کی مانند۔

عُروسی۔ (عَ۔ رُو۔ سی) (ف۔ ا۔ مث) شادی۔ بیاہ سے نسبت رکھنے والی چیز۔

عَروض۔ (عَ۔ رُوض) (ع۔ ا۔ مذ) (ا) مکۂ معظمہ۔ کعبہ (۲) وہ علم جس سے نظم کے قواعد معلوم ہوتے ہیں (۳) شعر کے پہلے مصرعے کا آخری جزو۔

عُروض۔ (عُ۔ رُوض) (ع) ظاہر ہونا۔ عارض ہونا۔

عُروق۔ (عُ۔ رُوق) (ع۔ ا۔ مث) عرق کی جمع۔ رگیں۔

عُروہ۔ (ع۔ صف) گرفت۔ کاج۔ کونہ (۲) دستہ۔ قبضہ۔

عروۃ الوثقیٰ۔ (ع۔ صف) مضبوط گرفت۔

عُریاں۔ (عُر۔ یاں) (ع۔ صف) ننگا۔ برہنہ۔ بے پردا۔

عُریانی۔ (عُر۔ یا۔ نی) (ف۔ ا۔ مث) ننگا ہونا۔ برہنگی۔

عُریانیت۔ (ف۔ ا۔ مث) ننگا پن۔ عریاں کا اسم کیفیت۔

عَریش۔ (عَ۔ ریش) (ع۔ ا۔ مث) پھُوس سے پٹا ہوا مکان جو باغ میں بنایا جاتا ہے۔ دھوپ سے بچنے کے لیے سایہ دار جگہ۔

عریض۔ (عَ۔ ریض) (ع۔ صف) چوڑا۔ لمبا۔ عرض دار۔

عریضہ۔ (عَ۔ ری۔ ضہَ) (ع۔ ا۔ مذ) عرضی۔ وہ خط جو چھوٹے کی طرف سے بڑے کو لکھا جائے۔ معروضہ۔ جمع: عرائض۔

عریضہ نگار۔ خط لکھنے والا۔

عریضۂ نیاز۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) عاجزانہ درخواست۔ بزرگوں یا حکام کو لکھا جانے والا خط۔

ع ــــ ز

عِزّ۔ (عِزّ) (ع۔ ا۔ مث) عزّت۔ شرف۔ بزرگی۔

عِزّ و جاہ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) عزت اور مرتبہ۔

عِزّ و شان۔ (ع۔ ا۔ مث) عزت و مرتبہ۔

عزّا۔ (عَز۔ زا) (ع۔ فعل ماضی) (ا) زبردست ہُوا۔ غالب ہوا (۲) اس کی بڑائی ہو۔ اس کی حمد ہو۔

عزّ اِسمہٗ۔ (ع۔ کلمۂ توصیف) اس کے نام کی عزت (تعریف) ہو۔ (اللہ تعالیٰ کے لیے آتا ہے)۔

عزّ و جلّ۔ (ع۔ صف) اس کی عزت اور بزرگی ہو۔ خدا تعالےٰ کی صفت کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

عزا۔ (عَ۔ زا) (ع۔ ا۔ مذ) (ا) مصیبت پر صبر (۲) ماتم پُرسی۔ پُرسہ۔

عزاخانہ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) ماتم خانہ۔ امام باڑہ۔

عزادار۔ (ع۔ ف۔ صف) سوگ وار۔ سوگی۔ میّت کا غم کرنے والا۔

عزاداری۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) (ا) سوگ۔ ماتم (۲) امام حسینؓ کی شہادت کا غم

عُزّا۔ عُزّیٰ۔ (عُز۔ زا) (ع۔ ا۔ مذ) (ا) ایک بُت (۲) عرب کا ایک درخت جسے کافر بُتوں کی طرح پُوجتے تھے۔

عزازیل۔ (عَ۔ زا۔ زیل) (ع۔ ا۔ مذ) ابلیس۔ شیطان۔

عزائم۔ (عَ۔ زا۔ ئم) (ع۔ ا۔ مذ) عزیمت کی جمع۔ (ا) ارادے (۲) اُردو میں "عزم" کی جمع کے طور پر آتا ہے۔

عزّت۔ (عِز۔ زت) (ع۔ ا۔ مث) (ا) آبرو (۲) بزرگی۔ بڑائی (۳) شان۔ عظمت۔

عزت اُتارنا (بگاڑنا۔ کھونا۔ لینا)۔ (ا۔ محاورہ) بے آبرو کرنا۔ بے عزت کرنا۔

عزت افزائی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) عزت بڑھانا۔ توقیر بلند کرنا۔

عزت بنانا۔ (ا۔ محاورہ) آبرو بنانا۔

عزت پر ہاتھ ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) ذلیل کرنے کی کوشش کرنا۔ عزت پر حملہ کرنا۔

عزت جاتی رہنا۔ (ا۔ محاورہ) بے آبرو ہونا۔ بے عزتی ہونا۔

عزت خاک میں ملانا۔ (ا۔ محاورہ) ذلیل و رسوا کرنا۔ بُرے کاموں سے اپنی عزت کو کم کرنا۔

عزت خدا کے ہاتھ ہے۔ (ا۔ محاورہ) اللہ ہی آبرو رکھے تو رکھے۔

عزت دینا۔ (ا۔ محاورہ) آبرو بخشنا۔

عزّت دار۔ عزّت والا۔ (ع۔ ف۔ صف) صاحبِ عزّت۔ ذی مرتبہ۔ ممتاز۔ معزّز۔
عزّت دو کوڑی کی نہ رہنا۔ (ا۔ محاورہ) سخت ذلیل ہونا۔ بے عزّتی ہونا۔
عزّت ڈبونا۔ (ا۔ محاورہ) آبرو کھونا۔
عزّت رکھ لینا۔ (ا۔ محاورہ) آبرو بچانا۔ عزّت کی حفاظت کرنا۔
عزّت کا لاگو ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی آبرو مٹانے کی کوشش کرنا۔
عزّت کرنا۔ (ا۔ محاورہ) تعظیم و تکریم سے پیش آنا۔ آداب کرنا۔
عزّت مآب۔ (ع۔ ا۔ صف) ایک تعظیمی کلمہ جو وزیروں اور سفیروں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ آنریبل۔
عزّت ملنا۔ (ا۔ محاورہ) شرف و بزرگی حاصل ہونا (۲) آؤبھگت ہونا۔
عزّت میں بٹّا لگنا۔ عزّت میں فرق آنا۔ بے عزّت ہونا۔ بے آبرو ہونا۔
عزرائیل۔ (عز۔ را۔ ایل) (ع۔ ا۔ مذ) ملک الموت۔ جان نکالنے والا فرشتہ۔
عَزل۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) موقوفی۔ برطرفی۔ بیکاری۔ معطلی (۲) جماع کے وقت فرج کی بجائے باہر منی نکالنا۔
عزل و نصب۔ ترقّی و تنزّل۔ موقوفی و بحالی۔
عُزلت۔ (عُز۔ لت) (ع۔ ا۔ مث) (۱) خلوت۔ تنہائی (۲) اعتکاف۔
عزلت نشیں۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) گوشہ میں بیٹھا ہوا۔ تنہائی میں بیٹھا ہوا۔
عزم۔ (ع۔ ا۔ مذ) قصد۔ ارادہ۔ نیّت۔ جمع: عزائم۔
عزم بالجزم۔ (ع۔ ا۔ مذ) مصمم ارادہ۔ پکّا ارادہ۔
عزمت۔ (ع۔ ا۔ مذ) ارادہ۔ عزم (۲) وہ بات جو فرض ہو۔
عزیز۔ (عَ۔ زیز) (ع۔ ا۔ مذ و صف) (۱) پیارا۔ محبوب۔ دل پسند (۲) لائق (۳) عمدہ۔ کم یاب۔ قابلِ عزّت۔ صاحبِ مرتبہ (۴) خدا تعالیٰ کا ایک نام (۵) رشتہ دار۔ قریبی (۶) یار۔ دوست۔ جمع: اَعِزّہ۔
عزیز القدر۔ (ع۔ ف) قابلِ قدر۔ عزیز۔ ایک القاب جو چھوٹے بھائی یا رشتہ دار کو لکھا جاتا ہے۔
عزیز داری۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) رشتہ داری۔ بھائی بندی۔ یگانگت۔
عزیز رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) قدر و منزلت کرنا (۲) دوست جاننا۔
عزیمت۔ (عَ۔ زی۔ مَت) (ع۔ ا۔ مث) (۱) طلسمی دُعا (۲) وہ عمل یا افسوں جس سے موکلوں کو حاضرات میں موجود کرسکیں (۳) ارادہ۔ مقصد۔ جمع: عزائم۔

ع ــــ س

عساکر۔ (عَ۔ سا۔ کر) (ع۔ ا۔ مذ) عسکر کی جمع۔ بہت سے لشکر۔
عُسر۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) دشواری۔ دقت۔ مصیبت (۲) تنگی۔ مفلسی۔ غریبی۔
عُسرت۔ (عُس۔ رت) (ع۔ ا۔ مث) تنگی۔ مفلسی۔ دشواری۔
عَسس۔ (عَ۔ سَس) (ع۔ ا۔ مذ) کوتوال۔ شہر کے گرد گشت کرنے والا عہدہ دار۔
عسکر۔ (عس۔ کر) (ع۔ ا۔ مذ) فوج۔ سپاہ۔ لشکر۔ جمع: عساکر۔
عسکری۔ (عس۔ ک۔ ری) (ع۔ صف۔ و۔ ا۔ مذ) (۱) فوج کا۔ عسکر سے منسوب (۲) سپاہی۔
عسکریت۔ (عس۔ کَ۔ ری۔ یَت) (ع۔ ا۔ مث) جارحیت۔ جنگ پسندی۔ فوجی اور جنگی ذہنیت۔
عَسل۔ (عَ۔ سَل) (ع۔ ا۔ مذ) شہد۔ انگبین۔
عَسیر۔ (عَ۔ سیر) (ع۔ صف) مشکل۔
عسیر الحال۔ (ع۔ صف) تنگ حال۔

ع ــــ ش

عشاء۔ (ع۔ ا۔ مث) (۱) رات کا اندھیرا (۲) رات کی نماز۔ سوتے کی نماز۔
عشائیہ۔ (ع۔ ا۔ مذ) رات کا کھانا۔
عشائے ربّانی۔ (ع۔ ا۔ مذ) وہ آخری کھانا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کے ساتھ کھایا تھا۔
عُشّاق۔ (عُش۔ شاق) (ع۔ ا۔ مذ) عاشق کی جمع۔ چاہنے والے۔
عُشبہ۔ (عُش۔ بہ) (ع۔ ا۔ مذ) ایک بوٹی جو مصفّیِ خون ہے۔ سارسپریلا۔
عَشر۔ (ع۔ صف) دس۔ دہ۔
عُشر۔ (ع۔ ا۔ مذ) دسواں حصّہ۔ دہ یک۔
عشر کلمات۔ (ع۔ ا۔ مذ) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دس احکام۔
عُشرِ عشیر۔ (۱) دسویں حصّے کا دسواں حصّہ بلکہ (۲) بہت تھوڑا سا۔
عِشرت۔ (عش۔ رت) (ع۔ ا۔ مث) (۱) خوشی۔ عیش و نشاط۔ مزہ (۲) حظِ نفسانی۔ مُباشرت۔
عشرت آمیز۔ (ف۔ ا۔ صف) خوشی سے بھرا ہوا۔
عشرت امروز بے اندیشۂ فردا خوش است۔ (ف۔ مثل) اگر کل کی کوئی فکر نہ ہو تو آج کا عیش اچھی چیز ہے۔
عشرت انتما۔ (ف۔ ا۔ صف) خوشی یا عیش سے ملتا جلتا۔
عشرت خانہ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) (سرا۔ کدہ۔ گاہ) عیش و عشرت کرنے کا مقام۔
عشرت منانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مزے اُڑانا۔ موج مارنا۔ چین کرنا (۲) بھوگنا۔ مباشرت کرنا۔
عشرہ۔ (عَش۔ رَہ) (ع۔ صف) (۱) دہ۔ دس (۲) (اُر۔ ا۔ مذ) محرم کی دسویں تاریخ۔ یوم عاشورہ۔
عشرہ اوّل۔ (ع۔ ا۔ مذ) مہینے کے پہلے دس دن۔ عمر کے پہلے دس سال۔
عشرہ کاملہ۔ (ع۔ ا۔ مذ) حاجیوں کے دس روزے جو قربانی دینے کی استطاعت نہ رکھنے والے تین حج سے پہلے اور سات اس کے بعد رکھتے ہیں۔
عشرۂ مبشّرہ۔ (ع۔ ا۔ مذ) رسول اللہ صلعم کے وہ دس صحابی جنہیں اُن کی زندگی میں ہی جنّت کی بشارت دی گئی تھی۔
عَش عَش۔ (ف۔ ا۔ مث) نہایت خوشی اور تحسین و آفرین کے موقع پر بولا جاتا ہے (کرنا کے ساتھ)۔

عشق - (ع - ا - مذ) (۱) محبت - فریفتگی - پریم - پیار - چاہ (۲) شوق - خواہش (۳) عادت - لت (۴) سلام رخصت -
عشق است و ہزار بدگمانی - (ف - مثل) عاشق و معشوق کے متعلق ہمیشہ بدگمانی رہتی ہے -
عشق اوّل در دلِ معشوق پیدا می شود / تا نہ سوزد شمع کے پروانہ شیدا می شود (ف - مثل) محبت سب سے پہلے محبوب کے دل میں پیدا ہوتی ہے -
عشقُ اللہ - (۱) آزاد فقیروں اور درویشوں کا باہمی سلام -
عشق باز - (ع - ف - صف) حُسن پرست - عاشق مزاج - عیّاش -
عشق بازی کھیل نہیں - (ا - مثل) محبت کرنا بہت مشکل ہے -
عشق بازی - (ع - ف - ا - مث) (۱) عاشقی - کسی کے ساتھ عشق کرنا - (۲) عیّاشی -
عشق پرداز - (ع - ف - صف) عشق باز -
عشق پیچاں - ایک بیل جس کا پھول سُرخ اور پتیاں باریک ہوتی ہیں -
عشق پیشہ - (ع - ف - صف) عاشق مزاج - حُسن پرست -
عشق حقیقی - (ع - ا - مذ) خدا تعالیٰ کا عشق - محبتِ الٰہی -
عشقِ مجازی - (ع - ا - مذ) دنیوی انسانوں کا عشق - بناوٹ کا عشق -
عشق و مشک چھپائے نہیں چھپتے - (ا - مثل) عشق اور مشک کی خوشبو ضرور ظاہر ہو کر رہتی ہے -
عشقی - (عِش - قی) (ع - صف) عشق سے منسوب -
عشوہ - (عش - وہ) (ع - ا - مذ) ناز - معشوقانہ ادا - نخرہ -
عشوہ ساز - عشوہ گر - (ع - ف - صف) معشوق -
عشوہ گری - (ف - ا - مث) ناز و انداز -
عُشیر - (عَ - شیر) (ع - ا - مذ) دسواں حصّہ -

ع ـــ ص

عصا - (عَ - صا) (ع - ا - مذ) لاٹھی - سونٹا - لکڑی - بلم -
عصا بردار - (ع - ف - صف) چوبدار جو کسی معزز آدمی کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں -
عصائے پیر - عصائے پیری - (ع - ف - ا - مذ) (۱) بوڑھے کے ہاتھ کی لکڑی (۲) بڑھاپے کا سہارا - بوڑھے کا لڑکا -
عصائے کلیم موسیٰ یا موسوی - (ع - ا - مذ) حضرت موسیٰ کے ہاتھ کی لکڑی جس سے طرح طرح کے معجزے ظاہر ہوتے تھے -
عِصابہ - (عِ - صا - بہ) (ع - ا - مذ) عورتوں کے سَر سے باندھنے کا کپڑا -
عَصّار - (ع - ا - مذ) تیلی - روغن گر -
عُصارہ - (عُ - صا - رہ) (ع - ا - مذ) رس - نچوڑ - شیرہ -
عصافیر - (عَ - صا - فیر) (ع - ا - مث) عُصفور کی جمع - چڑیاں - گوریاں -
عصب - (عَ - صَب) (ع - ا - مذ) پٹھا - نَس - جمع : اعصاب -

عصبہ - (عَ - صَ - بہ) (ع - ا - مذ) (۱) جسم کا پٹھا (۲) باپ کی طرف سے خویش اور فرزند نرینہ (۳) ورثہ کا باقی حصّہ اور اُن کے نہ ہونے کی صورت میں سارا حصّہ لینے والے اشخاص - جمع : عَصَبات -
عصبیّت - (عَ - صَ - بی - یَت) (ع - ا - مث) (۱) طرف داری (۲) رشتہ داری - قرابت (۳) مضبوطی - طاقت -
عصر - (ع - ا - مذ) (۱) روزگار - زمانہ - وقت - سماں (۲) دن کا آخیر حصّہ (۳) دن کی آخری نماز جو غروب آفتاب سے پہلے پڑھی جاتی ہے - جمع : اعصار
عصر آفریں - (ع - ف - صف) زمانہ پیدا کرنے والا - نیا ماحول پیدا کرنے والا - نیا ذہن پیدا کرنے والا -
عصرانہ - (ع - ف - ا - مذ) سہ پہر کا کھانا - تیسرے پہر کی چائے وغیرہ -
عَصری - (ع - ف) زمانہ سے نسبت رکھنے والی کوئی شے - موجودہ زمانے کے ساتھ
عُصفور - (عُص - فُور) (ع - ا - مث) چڑیا - گوریا - جمع : عصافیر -
عِصمت - (عِص - مَت) (ع - ا - مث) پارسائی - پاکدامنی - پرہیزگاری - بے گناہی
عِصمت بی بی از بے چادری - (ف - مثل) مجبوری کی نیکی - وہ نیکی جو عدم استطاعت کے باعث ہو -
عِصمت پر حرف آنا - (ا - محاورہ) بدنامی ہونا - عزت خراب ہونا - زنا کا مرتکب ہونا
عِصمت دار - (ع - ف - صف) پاک دامن - عفیفہ -
عِصمت دری - (ع - ف - ا - مث) بے آبروئی - زنا -
عِصمت فروشی - (ع - ف - ا - مث) آبرو بیچنے کا عمل - پیشہ کرنا -
عصہ - (ق - ا - مذ) وہ رومال جو سوتے وقت سر سے باندھا جائے -
عِصیان - (عِص - یان) (ع - ا - مذ) گناہ - پاپ - جُرم - خطا - قصور -
عُصیر - (ع - ا - مذ) نچوڑ (۲) انگوری شراب -

ع ـــ ض

عَضد - (عَ - ضُد - عَ - ضُد - عِ - ضد - عَضد) (ع - ا - مذ) (۱) بازو (۲) ساتھی - ہمراہی -
عَضُدُ الدّولہ - سلطنت کا بازو - شاہی زمانے کا خطاب -
عضل - (ع - ا - مذ) بیوہ کو دوسرا خاوند کرنے سے روکنا -
عضلات - (عَ - ضَ - لات) (ع - ا - مذ) عضلہ کی جمع - جسم - بدن کے حصّے -
عضلہ - (عَ - ضَ - لہ) (ع - ا - مذ) جسم - بدن (۲) بند - بدن کا ٹکڑا - جمع : عضل - عضلات -
عُضو - (ع - ا - مذ) (۱) جسم - اندام - بدن (۲) جوڑ - بند - بدن کا ٹکڑا -
عُضوِ تناسل - آلۂ تناسل - ذکر -
عُضو شکنی - (ع - ف - ا - مث) (۱) بدن کا ٹوٹنا (۲) پرانے زمانے کی سزا -
عُضوِ مُعطّل - (ع - ا - مذ) ناکارہ عضو (۲) ناکارہ - بے کار -
عضو عضو - جوڑ جوڑ -
عضوی - (ع - صف) عضو سے منسوب اور متعلق -
عضویات - (ع - ا - مث) وہ علم جس میں اعضاء کے جسمانی افعال کا ذکر ہو -

ع ـــ ط

عطا۔ (عَ۔ طا) (ع۔ا۔مث) انعام بخشش۔ سخاوت۔ کوئی چیز کسی کو دینا۔
عطا کرنا (فرمانا)۔ (مص۔ مرکب) دینا۔ بخشنا۔ مرحمت کرنا۔ منّت دینا۔
عطا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ملنا۔ عنایت ہونا۔
عطا بتو بہ لقائے تو۔ (ف۔ مثل) آپ کی چیز آپ ہی کو مُبارک رہے۔
عطّار۔ (عَط۔ طار) (ع۔ا۔مذ) (۱) عطر فروش (۲) دوا فروش۔ جمع: عطّاراں۔
عطّار کا شیشہ اور مداری کا پٹارا۔ (ا۔ مثل) عطّار کی بوتل اور مداری کے پٹارے کا کچھ اعتبار نہیں۔ ان میں سے ہر چیز نکل سکتی ہے۔
عُطارِد۔ (عُ۔ طا۔ رِد) (ع۔ا۔ مذ) (۱) ایک ستارہ۔ دبیر فلک (۲) کیمیا گروں کی اصطلاح میں۔ جست۔
عطّاری۔ (عَط۔ طا۔ ری) (ع۔ا۔مث) دوا فروشی۔ عطّار کا پیشہ۔
عطائی۔ (ع۔ طا۔ ای) (اُر۔ا۔ مذ) وہ شخص جس نے کسی اُستاد کے بغیر اپنے شوق سے کوئی کام حاصل کیا ہو۔ بے اُستاد۔ اَتائی۔
عطایا۔ (ع۔ طا۔ یا) (ع۔ا۔ مذ) تحفہ۔ بخشش۔ انعام۔ عطیہ کی جمع۔
عِطر۔ (ع۔ا۔ مذ) (۱) خوشبو۔ مہک۔ کسی چیز کی نکالی ہوئی خوشبو (۲) خلاصہ۔ لُبّ لُباب۔ جوہر۔ نچوڑ۔ جمع: عطریات۔
عطر آگیں۔ (ع۔ ف۔ صف) خوشبو سے بھرا ہوا۔ معطّر۔
عطر افشاں۔ (ع۔ ف۔ صف) خوشبو پھیلانے والا۔ چھڑکنے والا۔
عطر بیز۔ (ع۔ ف۔ صف) خوشبو پھیلانے والا۔
عطر بیزی۔ (ع۔ ف۔ا۔ مث) خوشبو پھیلانا۔
عطر پان کی تواضع۔ (ا۔ مث) عطر اور پان سے مہمان کی خاطر مدارات کرنا۔
عطر دان۔ (ع۔ ف۔ا۔ مذ) وہ صندوقچی یا برتن جس میں عطر کی شیشیاں رکھی جائیں۔
عطر فروش۔ (ع۔ ف۔ا۔ مذ) عطر بیچنے والا۔ گندھی۔
عطر کا پھویا۔ (ا۔ مذ) عطر میں تر کی ہوئی روئی۔
عطر کھینچنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خوشبو کا تیل بذریعۂ کشید نکالنا (۲) طاقت کھینچ لینا۔ کس نکالنا (۳) جوہر نکالنا۔ خلاصہ نکالنا۔
عطر گلدستہ (مجموعہ)۔ (ع۔ ف۔ا۔ مذ) وہ عطر جو کئی قسم کے عطروں کو ملا کر تیار کیا جائے۔
عطر میں بسانا۔ (ا۔ محاورہ) خوشبو دار کرنا۔ بہت عطر لگانا۔
عطر نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) خلاصہ کرنا۔ ست نکالنا۔ جوہر نکالنا۔
عطریات۔ (عِط۔ ری۔ یات) (ع۔ا۔مذ) عطر کی جمع۔
عطس۔ (ع۔ا۔ مذ) چھینکنا (۲) مرنا (۳) پو کا پھوٹنا۔
عطسہ۔ (عَط۔ سَہ) (ع۔ا۔ مذ) چھینک۔
عطسۂ چاہ۔ (ع۔ ف۔ا۔ مذ) کنوئیں سے گونج کی آواز کا آنا۔
عطسۂ شب۔ (ع۔ ف۔ا۔مث) پو پھٹنا۔
عطسۂ شیشہ۔ (ع۔ ف۔ا۔ مذ) شیشے سے گلاس میں شراب ڈالنے کی آواز۔
عطش۔ (عَ۔ طَش) (ع۔ا۔مث) پیاس۔ تشنگی۔
عطف۔ (ع۔ا۔ مذ) (۱) پھیرنا۔ موڑنا (۲) مہربانی (۳) کسی کلمے یا کلام کو دوسرے کلمے یا کلام کی طرف پھیرنا (۴) وہ حرف جو دو لفظوں یا کلموں کو ملائے۔ جیسے اور۔ یا۔ و۔ وغیرہ۔
عطوفت۔ (عَ۔ طُو۔ فت) (ع۔ا۔مث) مہربانی۔ عنایت۔ کرم۔ نوازش۔ کرپا۔
عطیہ۔ (عَ۔ طی۔ یَہ) (ع۔ا۔ مذ) عطا۔ بخشش۔ انعام دی ہوئی چیز۔
عطیۂ سرکار۔ (ع۔ ف۔ا۔ مذ) گورنمنٹ سے انعام میں ملا ہوا۔
عطیہ دار۔ (ع۔ ف۔ صف) جس کو عطیہ دیا جائے۔
عطیۂ سلطانی۔ عطیۂ شاہی۔ (ع۔ ف۔ا۔ مذ) بادشاہ کا بخشا ہوا۔ گورنمنٹ کا دیا ہوا۔

ع ـــ ظ

عِظام۔ (عِ۔ ظام) (ع۔ا۔ مذ) (۱) عظیم کی جمع۔ بزرگ (۲) عَظم کی جمع ہڈیاں۔ استخوان۔
عُظّام۔ (عُظ۔ ظام) (ع۔ صف) بزرگ۔ کلاں۔ بڑا۔
عظم۔ (ع۔ا۔ مذ) ہڈی۔ اُستخوان۔ جمع: عظام۔
عظمیٰ۔ (عُظ۔ ما) (ع۔ صف) اعظم کی تانیث۔ سب سے بڑی۔ سب سے بزرگ۔
عظمت۔ (عَ۔ ظَ۔ مَت) (ع۔ا۔مث) بزرگی۔ بڑائی۔ شان و شوکت۔ قدر و منزلت۔
عظیم۔ (ع۔ ظیم) (ع۔ صف) بڑا۔ کلاں۔ بزرگ۔ سخت۔ نہایت۔
عظیم الجثّہ۔ (ع۔ صف) فربہ۔ موٹا۔ جس کا قد و قامت بڑا ہو۔
عظیم الشان۔ (ع۔ صف) بڑی شان و شکوہ والا۔ والا قدر۔ بہت بڑا۔
عظیم القدر۔ (ع۔ صف) بڑے رتبے یا طاقت کا۔

ع ـــ ف

عفاریت۔ (عَ۔ فا۔ ریت) (ع۔ا۔ مذ) عفریت کی جمع۔ دیو۔ بھوت۔
عَفاف۔ (ع۔ا۔ مذ) پرہیزگاری۔ پارسائی۔
عِفاف۔ (ع۔ا۔مث) پوشیدگی۔
عِفّت۔ (عِف۔ فَت) (ع۔ا۔مث) پرہیزگاری۔ عصمت۔ پارسائی۔ پاک دامنی۔
عفّت مآب۔ (ع۔ صف) بڑی عزّت والی۔ پارسا۔ عفیفہ۔
عفّت میں خلل ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) عزّت لینا۔ عصمت بگاڑنا۔
عِفریت۔ (عِف۔ ریت) (ع۔ا۔ مذ) (۱) دیو۔ بھوت۔ پریت۔
عَفَص۔ (ع۔ا۔ مذ) ایک درخت (۲) اس کا پھل۔
عف عف۔ (ع۔ا۔ مذ) کتّے کی آواز۔
عفو۔ (ع۔ا۔ مذ) معافی۔ بخشنا۔ بخشش۔
عفو کرنا۔ (ا۔ محاورہ) معاف کرنا۔ بخشنا۔ درگزر کرنا۔

عفوِ گناہ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) گناہ کی معافی۔
عُفُونَت۔ (عُ۔فُو۔نَت) (ع۔ا۔مث) بدبُو۔گندگی۔سڑاند۔
عُفِیَ عنہ۔ (عُ۔فِ۔یَ۔عن۔ہ) (ع) اس پر معافی کی جائے۔خدا اس کے گناہ معاف کرے۔
عفیف۔ (ع۔فِیف) (ع۔صف) پارسا مرد۔اُردو میں زیادہ تر اس کی مؤنث ہی مستعمل ہے۔
عفیفہ۔ (عَ۔فِی۔فَہ) (ع۔صف۔و۔ا۔مث) پارسا عورت۔پرہیزگار عورت۔باعِصمت عورت۔

ع ــــ ق

عُقاب۔ (ع۔ا۔مذ) دُکھ۔تکلیف۔عذاب۔
عُقاب۔ (عُ۔قاب) (ع۔ا۔مذ) ایک طاقت ور اور بلند پرواز شکاری پرند (۲) کیمیاگروں کی اصطلاح میں نوشادر (۳) اُونچی جگہ (۴) حضرت رسول اللہ علیہ وسلم کا ایک جھنڈا۔
عُقابی۔ (عُ۔قا۔بی) (ع۔صف) عقاب کی مانند۔عقاب سے منسوب۔
عقابی نظر (نگاہ)۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) بہت تیز نظر۔
عقابین۔ (ع۔ا۔مذ) مجرم کو باندھنے کی دو اُونچی لکڑیاں۔
عقارب۔ (عَ۔قا۔رِب) (ع۔ا۔مذ) عقرب کی جمع۔بچھو۔
عقائد۔ (عَ۔قا۔ئِد) (ع۔ا۔مذ) عقیدہ کی جمع۔مذہب کے اصُول۔
عقب۔ (ع۔ا۔مذ) پیچھے۔پس پُشت۔
عَقبہ۔ (ع۔ا۔مث) اُونچی اور لمبی پہاڑی جس کی چوٹی تک راستہ جاتا ہو۔مشکل گھاٹی۔
عُقبےٰ۔ (عُق۔با) (ع۔ا۔مث) آخرت۔عاقبت۔
عقد۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) گرہ۔گانٹھ (۲) قول و قرار۔شادی۔نکاح (۳) فروخت۔بیع۔
عقدانامل۔ (ع۔ا۔مذ) اُنگلیوں پر گننا۔شمار کرنا۔
عقد بندی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) نکاح۔عہد پُورا کرنا۔
عقدِ بیع۔ (ع۔ا۔مذ) فروخت کا اقرار نامہ۔
عقدِ سیماب۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) کیمیا کی اصطلاح میں پارے کی گولی باندھنا پارے کی گولی۔
عقد کرنا۔ (ا۔محاورہ) نکاح کرنا۔بیاہ کرنا۔
عقد نامہ۔ (ع۔ا۔مذ) نکاح اور شادی کی دستاویز۔
عِقد۔ (ع۔ا۔مذ) ہار۔گلوبند۔
عقدِ پروین یا ثریا۔ (ع۔ا۔مذ) چھ ستاروں کا جُھرمٹ۔
عُقدہ۔ (عُق۔دَہ) (ع۔ا۔مذ) (۱) گرہ۔گانٹھ (۲) مشکل بات۔پیچیدہ بات۔معمّا۔دقیقہ (۳) راز۔بھید (۴) بکھیڑا۔
عُقدہ حل ہونا۔ (ا۔محاورہ) گرہ کُھلنا۔مشکل دور ہونا۔
عقدہ سَربستہ۔ (ف۔ا۔مذ) خفیہ راز۔
عُقدہ سُلجھانا۔ (ا۔محاورہ) مشکل حل ہونا۔
عقدہ کُشا۔ (ف۔ا۔مذ) مشکل آسان کرنے والا۔
عُقدہ کُشائی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) گرہ کھولنا۔مشکل آسان کرنا۔مسئلہ حل کرنا۔
عقدہ کُھل جانا۔ (ا۔محاورہ) بھید کُھل جانا۔مسئلہ حل ہو جانا۔
عقدۂ مالاینحل۔ (ع۔ا۔مذ) وہ مشکل مسئلہ جو حل نہ ہو۔عقدۂ لاحل۔
عَقر۔ (ع۔ا۔مذ) بانجھ پن (۲) وہ مہر جو کسی غیر عورت کو اپنی بیوی سمجھ کر جماع کرنے سے واجب آتا ہے۔
عَقرب۔ (عَق۔رَب) (ع۔ا۔مذ) (۱) بچھو۔کژدم (۲) آسمان کا آٹھواں بُرج۔
عقربی۔ (عَق۔رَ۔بی) (ع۔ا۔مذ) ایک قیمتی پتھر۔لعل کی ایک قسم۔
عقرقرحا۔ (عَ۔قر۔قَر۔حا) (ع۔ا۔مذ) ایک تیز دوا جو دانتوں کے درد میں کام آتی ہے۔
عقل۔ (ع۔ا۔مث) دانائی۔فہم۔شعور۔تمیز۔سمجھ۔نفس ناطقہ۔ادراک۔
عقل آنا۔ (ا۔محاورہ) سمجھ آنا۔تمیز ہونا۔سمجھ حاصل ہونا۔
عقل آرائی۔ (ع۔ا۔مث) سوچنا۔عقل دوڑانا۔
عقل بڑی کہ بھینس۔ (ا۔مثل) (ظرافتہً) بے تکی بات کہنے پر کہتے ہیں۔
عقل پر پتھر پڑنا۔ (ا۔محاورہ) عقل جاتی رہنا۔غلطی کرنا۔
عقل پر پردہ پڑ جانا۔ (ا۔محاورہ) سمجھ جاتی رہنا۔غلطی ہونا۔
عقل پکڑنا۔ (ا۔محاورہ) ہوش میں آنا۔شعور آنا۔تربیت پانا۔
عقل ٹھکانے نہ رہنا۔ (ا۔محاورہ) عقل جاتی رہنا۔
عقل جاتی رہنا۔ (ا۔محاورہ) گھبرا جانا۔ہوش جانا۔حواس باختہ ہونا۔
عقل چرخ میں آنا۔عقل چکرانا۔ (ا۔محاورہ) ہوش گم ہونا۔گھبرا جانا۔حیران و پریشان ہو جانا۔
عقل چرنے جانا۔ (ا۔محاورہ) سمجھ نہ رہنا۔عقل کا موجود نہ ہونا۔
عقل چہ کُتی است کہ پیش مرداں بیاید۔ (ا۔مثل) بے عقلی کی باتیں کرنے والے کے متعلق کہتے ہیں۔
عقل چھو نہیں گئی۔ (ا۔محاورہ) بے وقوف ہے۔بے عقل ہے۔
عقل خرچ کرنا (دوڑانا)۔ (ا۔محاورہ) سمجھ سے کام لینا۔فکر کرنا۔
عقل دنگ ہونا۔ (ا۔محاورہ) کوئی بات سمجھ میں نہ آنا۔حیران ہونا۔
عقل دینا۔ (ا۔محاورہ) سمجھ کی بات بتانا۔تدبیر سمجھانا۔تربیت کرنا۔
عقل ڈاڑھ۔ (ا۔مث) وہ ڈاڑھ جو انسان کے جوان ہونے پر ظاہر ہوتی ہے۔
عقل رفوچکر ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) حواس گم ہونا۔اوسان خطا ہونا۔
عقل زائل ہو جانا (ہونا)۔ (ا۔محاورہ) عقل جاتی رہنا۔
عقل سٹھیا جانا۔ (ا۔محاورہ) بڑھاپے کے باعث عقل کم ہونا۔
عقلِ سلیم۔ (ع۔ا۔مث) پوری عقل۔رائے صائب۔
عقل ششدر ہونا۔ (ا۔محاورہ) حیران ہونا۔
عقل کا اندھا گانٹھ کا پُورا۔ (ا۔صف) بے وقوف مالدار۔
عقل کا پُتلا۔ (ا۔صف) نہایت عقل مند۔
عقل کا پُورا۔ (ا۔صف) (طنزاً) بالکل بے وقوف۔احمق۔کاٹھ کا اُلّو۔
عقل کا چراغ گُل ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) سمجھ میں فرق آجانا۔عقل کا زائل ہو جانا۔

عقل کا دشمن۔ (ع۔ا۔مذ) بے وقوف۔ احمق۔
عقل کا کام نہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) سمجھ میں نہ آنا۔
عقل کا مارا۔ (ا۔صف) بے وقوف۔ بے عقل۔
عقل کدھر گئی۔ (ا۔محاورہ) طنزاً بے عقلی کی باتیں کرنے والے کو کہتے ہیں۔
عقلِ کل۔ (ع۔ا۔مث) (۱) دانائے کل۔ عقلِ کامل (۲) (مراداً) نورِ محمدی۔ حضرت جبریل اور عرش (۳) وہ مشیر جس کی رائے کے بغیر کوئی کام نہ کر سکیں۔ مختارِ کل۔
عقل کی مار۔ (کلمۂ تحقیر) عقل کی پھٹکار۔
عقل کے پیچھے ڈنڈا (لٹھ) لیے پھرتا ہے۔ (ا۔مثل) سخت احمق ہے۔
عقل کے طوطے اُڑ جانا۔ (ا۔محاورہ) عقل جاتی رہنا۔ اوسان خطا ہو جانا۔ گھبرا جانا۔
عقل کے گھوڑے دوڑانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بہت غور کرنا۔ دلیلیں پیش کرنا (۲) خیالی پلاؤ پکانا۔
عقل کے ناخن لو۔ عقل کے نعل بنواؤ۔ (ا۔محاورہ) ہوش میں آؤ۔ سمجھ کی بات کرو۔ بے وقوف نہ بنو۔
عقل گُم ہونا۔ (ا۔محاورہ) عقل جاتی رہنا۔
عقل ماری جانا۔ (ا۔محاورہ) بے عقلی کا کام ہونا۔ کچھ سمجھ میں نہ آنا۔
عقل مند (عقلمند)۔ (ف۔ا۔صف) عاقل۔ ہوش مند۔ دانا۔ ہوشیار۔
عقل مند کی دُور بلا۔ (ا۔مثل) دانش مند آفت سے بچ جاتا ہے۔ عقلمند سے بلا دُور ہو جاتی ہے۔
عقل مندی (عقلمندی)۔ (ف۔ا۔مث) دانائی۔ ہوش مندی۔ فراست
عقل میں آنا۔ (ا۔محاورہ) سمجھ میں آنا۔ خیال میں آنا۔
عقل میں فتور آنا (پڑنا)۔ (ا۔محاورہ) سمجھ میں خرابی آنا۔ حواس ٹھکانے نہ رہنا۔ عقل میں کمی آنا۔
عقل میں گزرنا۔ (ا۔محاورہ) سمجھ میں آنا۔ خیال میں آنا۔
عقل واجبی ہونا۔ (ا۔محاورہ) عقل تھوڑی ہونا۔
عقلاً۔ (عق۔لَن) (ع۔تابع فعل) از روئے عقل۔ عقلیہ۔
عُقلا۔ (عُ۔قَ۔لا) (ع۔ا۔مذ) عاقل کی جمع۔ دانش ور۔ سمجھ دار لوگ۔
عقلی۔ (عق۔لی) (ع۔صف) عقل سے منسوب۔ ذہنی۔
عقلی گدا لگانا۔ (ا۔محاورہ) اٹکل سے بات کرنا۔
عقلیات۔ (ع۔ا۔مث) معقولات۔ وہ علم جن کا تعلق عقل سے ہو۔ فلسفہ وغیرہ۔
عقلیہ۔ (ع۔صف) قیاس سے۔
عقلیت۔ (عق۔لی۔یَت) (ع۔ا۔مث) عقل سے کام لینا۔ عقل کو تمام علم کی بنیاد تصور کرنا۔ عقل پرستی۔
عُقوبت۔ (عُ۔قُو۔بَت) (ع۔ا۔مث) دُکھ۔ عذاب۔ سزا۔
عُقول۔ (عُ۔قُول) (ع۔ا۔مث) عقل کی جمع۔ دانائیاں۔
عقولِ عشرہ۔ (ع۔ا۔مذ) دس فرشتے جنہیں خدا تعالےٰ نے یکے بعد دیگرے پیدا کیا۔
عقیدت۔ (عَ۔قی۔دَت) (ع۔ا۔مث) اعتقاد۔ دِل کا بھروسہ۔ ایمان۔ مذہب کے وہ اُصول جن پر یقین لانے سے کوئی شخص کسی مذہب میں شامل ہو جائے۔
عقیدت کیش (مند)۔ (ع۔ف۔صف) معتقد۔ دین دار۔ ارادت مند۔
عقیدہ۔ (عَ۔قی۔دَہ) (ع۔ا۔مذ) دل میں جمایا ہوا یقین۔ ایمان۔ اعتقاد۔ اعتبار۔
عقیدہ بگڑ جانا۔ (ا۔محاورہ) بے ایمان ہو جانا۔ اعتقاد نہ رہنا۔
عقیدہ پکا ہونا۔ (ا۔محاورہ) اعتقاد مضبوط ہونا۔
عقیق۔ (عَ۔قیق) (ع۔ا۔مذ) ایک سُرخ رنگ کا قیمتی پتھر (۲) ایک پودے کے بیج جس سے تسبیح کے دانے بنتے ہیں۔
عقیق البحر۔ (ع۔ا۔مذ) مُونگا۔ سمندری عقیق۔
عقیقِ لب۔ (ع۔ف۔صف) سُرخ ہونٹ۔ معشوق۔
عقیقِ یمن۔ عقیقِ یمنی۔ (ع۔ا۔مذ) اعلیٰ قسم کا عقیق۔
عقیقہ۔ (عَ۔قی۔قہ) (ع۔ا۔مذ) مسلمانوں میں ایک رسم جو بچے کی پیدائش کے سات دن بعد منائی جاتی ہے جس میں بچے کے سر کے بال منڈوا کر ان کے برابر وزن چاندی خیرات کی جاتی ہے۔ بچے کا نام رکھا جاتا ہے لڑکا ہو تو دو بکرے اور لڑکی ہو تو ایک بکرا ذبح کر کے رشتہ داروں میں کچا یا پکا کر تقسیم کیا جاتا ہے
عقیل۔ (ع۔قیل) (ع۔صف) دانا اور ذکی آدمی۔ جمع، عُقلاء۔
عقیلہ۔ (ع۔قی۔لہ) (ع۔صف) عقیل کا مؤنث۔ دانا عورت۔
عَقیم۔ (عَ۔قیم) (ع۔ا۔مذ و مث) بانجھ مرد یا عورت۔
عقیمہ۔ (ع۔قی۔مہ) (ع۔ا۔مث) بانجھ عورت۔

ع — ک

عکّاس۔ (عک۔کاس) (ع۔ا۔مذ) فوٹوگرافر۔ فوٹو کھینچنے والا۔
عکّاسی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) تصویر کشی۔ عکس لینا۔
عُکاظ۔ (ع۔ا۔مذ) ایک میلہ جو اسلام سے پہلے مکّہ کے قریب لگا کرتا تھا۔
عکس۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) اُلٹنا۔ لَوٹنا۔ ضد۔ خلاف (۲) سایہ۔ پرچھائیں۔ پرتو (۳) فوٹو۔
عکس اُتارنا۔ عکس کھینچنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) عکسی تصویر کھینچنا (۲) ہُوبہو نقشہ بنانا۔
عکس افگن۔ (ع۔ف۔صف) عکس ڈالنے والا۔
عکس چھانا۔ (ا۔محاورہ) رنگ کا اثر پڑنا۔
عکس لینا۔ (ا۔محاورہ) کسی تصویر پر باریک کاغذ رکھ کر خاکہ کھینچنا۔
عکسِ نور۔ (ع۔ف۔صف) روشنی کا کسی چیز پر پڑ کر واپس ہونا۔
عکسی تصویر۔ وہ تصویر جو کیمرے کے ذریعے کھینچی جائے۔ فوٹو۔
عکسی طباعت۔ فوٹو آفسیٹ (Photo Offset) طباعت جس میں فوٹو کیمرہ استعمال کیا جائے۔

ع — ل

علا۔ (عَ۔لا، عُ۔لا) (ع۔صف) (۱) بلند۔ اعلیٰ۔ بزرگ (۲) (مذ) مرتبہ۔

بلندی ۔ اوج ۔

علاتی ۔ (عل ۔ لا ۔ تی) [ع ۔ صف] ماں کی طرف سے سوتیلا بھائی یا سوتیلی بہن (جیسے علاتی بھائی اور علاتی بہن)۔

عِلاج ۔ (ع ۔ لاج) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) چارہ ۔ اُپائے (۲) تدبیر ۔ درستی (۳) بیماری کی دوا دارو ۔ معالجہ (۴) سزا ۔ پاداش ۔

علاج بالضد ۔ مرض کی تاثیر کے برعکس علاج کرنا ۔ یونانی یا ڈاکٹری علاج ۔

علاج بالمثل ۔ مرض کی تاثیر کے مطابق علاج کرنا ۔ ہومیوپیتھی علاج ۔

علاج پذیر ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) جس کا علاج ہو سکے ۔ علاج کے قابل ۔

علاج معالجہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) دوا دارو ۔ چارہ ۔

علاحدگی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) دیکھیے علیحدگی ۔ جُدائی ۔

علاحدہ ۔ (عَ ۔ لا ۔ حِ ۔ دہ) [ع ۔ صف] دیکھیے علیحدہ ۔ الگ ۔ جُدا ۔

علاقہ ۔ (عَ ۔ لا ۔ قہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) تعلق ۔ لگاؤ ۔ رابطہ ۔ دوستی ۔ رشتہ ۔ (۲) سروکار ۔ نسبت (۳) نوکری ۔ عہدہ ۔ کام (۴) ضلع ۔ صوبہ ۔ پرگنہ ۔ احاطہ (۵) ملکیت ۔ قبضہ ۔ زمینداری (۶) جائیداد ۔ ریاست (۷) حکومت (۸) حدود ۔ سرحد ۔

علاقہ اُٹھ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) تعلق نہ رہنا ۔ علاحدگی ہو جانا ۔

علاقہ چھُٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تعلق نہ رہنا ۔

علاقہ دار ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) رشتہ دار ۔ قریبی (۲) تعلقہ دار ۔ ذیل دار ۔

علاقہ رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تعلق رکھنا ۔ واسطہ رکھنا ۔ نسبت رکھنا ۔

علاقہ رہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مطلب رہنا ۔ تعلق رہنا ۔

علاقہ قطع ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) تعلق نہ رہنا ۔

علاقہ ملنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جاگیر ملنا ۔ علاقہ سپرد ہونا ۔ حلقہ ملنا ۔

علاقہ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) علاقہ ملنا (۲) جائیداد ملنا (۳) واسطہ ہونا ۔

عِلاقہ ۔ (ع ۔ لا ۔ قہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] کسی چیز سے بندھی ہوئی یا لٹکی ہوئی چیز ۔ تلوار کا ڈورا ۔ کوڑے یا رکاب کا تسمہ ۔ حلقہ ۔ طرہ دستار ۔

عِلاقہ بند ۔ پٹوا ۔ زیور میں ڈورا ڈالنے والا ۔

عِلاقہ بندی ۔ پٹوے کا کام ۔ پٹواگری ۔

علالت ۔ (عَ ۔ لا ۔ لت) [اُر ۔ ا ۔ مث] بیماری ۔ دُکھ ۔ روگ ۔ ماندگی ۔

علّام ۔ (عل ۔ لام) [ع ۔ ا ۔ مذ] بہت جاننے والا ۔ ہر بات سے واقف ۔

علّام الغیوب ۔ (ع ۔ صف) غیب دان چھپی ہوئی باتیں جاننے والا ۔

علامات ۔ (عَ ۔ لا ۔ مات) [ع ۔ ا ۔ مث] علامت کی جمع ۔ نشانیاں ۔

علامت ۔ (عَ ۔ لا ۔ مَت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) نشان ۔ مارک (۲) پتا (۳) سُراغ ۔ کھوج (۴) اشارہ ۔ کنایہ (۵) چھاپ ۔ مُہر ۔ لیبل (۶) آثار (بیماری کے) (۷) جمع تفریق ضرب تقسیم کا نشان (۸) امیری کا نشان (۹) فاصلے کا نشان ۔ میل کا پتھر ۔

علامتِ بلوغ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) جوانی کی نشانی ۔ ڈاڑھی مونچھ کا نکلنا ۔

علامتِ تذکیر و تانیث ۔ مذ مث (نر و مادہ) پہچاننے کی نشانی ۔

علّامہ ۔ (عل ۔ لا ۔ مہ) [ع ۔ صف] (۱) بہت جاننے والی (عورت) فاضلہ (۲) نہایت چالاک اور عیار (عورت) (۳) (مذ) نہایت دانا اور فاضل مرد ۔ (۴) نہایت چالاک اور مکار آدمی ۔

علامۂ دہر ۔ علامۃ الدہر ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) زمانے کا فاضل ۔ بہت بڑا عالم (۲) نہایت چالاک ۔ عیار ۔ مکار ۔

علامی ۔ (عل ۔ لا ۔ می) [ع ۔ صف] بہت بڑا عالم ۔ علامہ ۔ اکبر اعظم کے وزیر ابوالفضل کا خطاب ۔

علانیہ ۔ (عَ ۔ لا ۔ نِ ۔ یہ) [ع ۔ صف] ظاہر ۔ آشکارا ۔ کھُلم کھُلا ۔ سب کے سامنے ۔ بر سرِ عام ۔

عِلاوہ ۔ (عِ ۔ لا ۔ وہ) [ع ۔ تابع] (۱) ماسوا ۔ سوا (۲) اور ۔ اوپر ۔ فالتو ۔ زیادہ اور بھی (اُردو میں بفتح اول مستعمل ہے)۔

علاوہ ازیں ۔ علاوہ بریں ۔ (ع ۔ متعلق فعل) اس کے سوا ۔ باوجودیکہ ۔

علائق ۔ (عَ ۔ لا ۔ اِق) [ع ۔ ا ۔ مذ] علاقہ کی جمع ۔ بکھیڑے ۔ تعلقات ۔

علائق سے چھُوٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تعلقات سے بچنا ۔

عِلّت ۔ (عل ۔ لت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) بیماری ۔ دُکھ ۔ روگ (۲) وجہ ۔ سبب ۔ باعث (۳) خراب اور ناکارہ چیز (۴) جھگڑا ۔ بکھیڑا (۵) عادت بد ۔ لت (۶) عیب ۔ نقص (۷) الزام ۔ بہتان (۸) کوڑا کرکٹ ۔ خس و خاشاک ۔

علتِ اُبنہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) فعلِ بد کرانے کی عادت ۔ اِغلام کرانے کی عادت ۔ بولیس ۔

علتِ تامہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) سببِ کامل ۔ پورا سبب ۔

علتِ صُوری ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) ظاہری سبب ۔ صُورت اختیار کرانے کی وجہ ۔

علتِ غائی ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) نتیجہ ۔ حاصل ۔ ماحصل ۔ مقصودِ اصلی (۲) فائدہ ۔ پھل (۳) سبب ۔ وجہ ۔

علتِ فاعلی ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) سببِ ایجاد ۔ وہ سبب جس سے کوئی شے بنائی گئی ہو ۔

علت لگا لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) عادت ڈال لینا (۲) اپنے پیچھے لگا لینا ۔ عذاب مول لینا ۔

علتِ مشائخ ۔ دیکھیے علتِ اُبنہ ۔

علت و معلول ۔ سبب و مسبب ۔

علت ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) عادت ہونا ۔ بیماری ہونا ۔

عِلّتی ۔ (عل ۔ لَ ۔ تی) [اُر ۔ صف] عیب دار ۔ بُری عادتوں والا ۔ شریر ۔

عَلَف ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) گھاس ۔ گیاہ ۔ چارا ۔

عَلَف زار ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) چراگاہ ۔ چرانے کی جگہ ۔

عِلَل ۔ (ع ۔ لَل) [ع ۔ ا ۔ مث] علت کی جمع ۔ اسباب ۔

عَلَم ۔ (عَ ۔ لَم) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) جھنڈا ۔ نیزہ ۔ نشان ۔ جھنڈی (۲) وہ نام جس سے آدمی مشہور ہو ۔ خاص نام (۳) مشہور ۔ الم نشرح ۔ رُسوا ۔ بدنام ۔ (۴) برہنہ ۔ بے غلاف (۶) بلند کرنا ۔ اُونچا کرنا ۔ جمع : اعلام ۔

علم اُٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) محرم میں شہدائے کربلا کی یاد میں جھنڈا نکلنا ۔

علمِ ادب ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) کسی زبان کی نثر و نظم کی کتابیں جو کسی خاص علم سے تعلق رکھتی ہوں مگر ان کی زبان اعلیٰ ہو ۔

علمِ اکتسابی ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ علم جو اپنی محنت سے حاصل کیا گیا ہو ۔

علم بردار ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) جھنڈا اُٹھا کر چلنے والا (۲) پیش پیش (۳)

حضرت عباس ابن علی جو معرکۂ کربلا میں امام حسین کے علمبردار تھے۔
عَلَم لُوٹنا - (ا۔ محاورہ) حضرت عباس کی مار پڑنا۔
عَلَم دار - (ع - ف - صف) (۱) وہ شخص جو جھنڈا لے کر آگے چلے۔ جھنڈا اُٹھانے والا (۲) حضرت عباس ابن حضرت علی کا لقب۔
عَلَم کرنا - (ا۔ محاورہ) تلوار ننگی کرنا۔ تیغ یا تلوار کو میان سے نکالنا (۲) بلند کرنا۔ اُونچا کرنا۔
عَلَم ہونا - (ا۔ محاورہ) مشہور ہونا۔ رسوا ہونا۔ بدنام ہونا۔
عِلم - (ع - ا۔ مذ) (۱) دانش۔ دانائی۔ واقفیت۔ آگاہی (۲) ہُنر۔ فن۔ جوہر (۳) جادُو۔ ٹونا۔ منتر (۴) عملِ تسخیر۔ جمع: عُلوم۔
عِلمِ اخلاق - (ع - ا۔ مذ) وہ علم جس کے ذریعے سے لوگوں کی عادات درست ہوں۔ نشست و برخاست کے طریقے۔
علمِ افعال الاعضاء - (ع - ا۔ مذ) وہ علم جو نباتات وحیوانات کے اعضاء سے بحث کرے۔ (Anatomy)
عِلمُ الابدان - (ع - ا۔ مذ) اعضاء کی بناوٹ اور ان کے افعال کا علم۔
عِلمُ الحقیقت - (ع - ا۔ مذ) وہ علم جو حقائق اشیاء سے بحث کرتا ہے۔ (Theology)
عِلمُ الاسماء - (ع - ا۔ مذ) ناموں کا علم۔
عِلم بلاغت - (ع - ا۔ مذ) تقریر کرنے کا علم۔
عِلمِ المعیشت - معاشیات۔ اقتصادیات کا علم۔ (Economies)
عِلمِ النفس - (ع - ا۔ مذ) دیکھیے نفسیات۔
عِلم الوجوہ - (ع - ا۔ مذ) قیافہ۔ چہرہ دیکھ کر حالات معلوم کرنے کا علم۔
عِلمِ الٰہی - (ع - ا۔ مذ) وہ علم جس میں اُن اُمور سے بحث کی جائے جو وجود خارجی یا عقل میں مادہ کے محتاج نہ ہوں۔
عِلمُ الیقین - (ع - ا۔ مذ) کسی چیز کی کیفیت اور ماہیت سے پُوری پُوری آگاہی۔
عِلمِ باطن - (ع - ا۔ مذ) وہ علم جس سے خداشناسی حاصل ہو۔
عِلمِ حرکت - وہ علم جو حرکت سے بحث کرتا ہے۔ (Dynamics)
عِلمِ حیوانات - (ع - ا۔ مذ) وہ علم جس میں حیوانات کے حالات کا ذکر ہو۔ (Zoology)
عِلم درسینہ باید نہ درسفینہ - (ف۔ مقولہ) علم سینے میں ہونا چاہیے۔ نہ کہ کتابوں میں یعنی پڑھا ہوا یاد ہونا چاہیے۔
عِلمِ طب - (ع - ا۔ مذ) دوائیوں کا علم۔
عِلمِ طبعی یا طبیعیات - (ع - ا۔ مذ) وہ علم جس میں چیزوں کی خاصیت کا ذکر ہو۔ (Physics)
عِلمِ غیب - (ع - ا۔ مذ) پوشیدہ باتوں کا علم۔ مستقبل کا علم۔
عِلمِ فرائض - (ع - ا۔ مذ) وراثت کا علم۔
عِلمِ کلام - (ع - ا۔ مذ) مذہبی اُمور کو دلائل سے ثابت کرنا۔ مذہبی بحث و مناظرہ کا علم۔
عِلمِ کیمیا - (ع - ا۔ مذ) چیزوں کے اجزاء اور بناوٹ کا علم (۲) معمولی دھات سے سونا بنانے کا علم۔ (Chemistry)

عِلمِ لُدنی - (ع - ا۔ مذ) وہ علم جو کسی کو خدا کی طرف سے براہِ راست بغیر اُستاد حاصل ہو۔
عِلمِ لُغت - (ع - ا۔ مذ) الفاظ کی بناوٹ اور معانی کا علم۔
عِلمِ مجلس - (ع - ا۔ مذ) محفل میں نشست و برخاست اور برتاؤ کا علم۔
عِلمِ نباتات - وہ علم جس میں نباتات کے متعلق باتیں ہوں (انگ) (Botany)
عِلمِ نجوم - (ع - ا۔ مذ) ستاروں کا علم (انگ) (Astronomy)
عِلمِ وہبی - (ع - ا۔ مذ) خدا داد علم جس میں کوشش کو دخل نہ ہو۔
عِلمِ ہندسہ - لکیروں، خطوط اور زاویوں کا علم۔ (Geometry)
عُلَما - (عُ - لَ - ما) [ع - ا۔ مذ] عالم کی جمع۔ عالم فاضل لوگ۔
عِلمی - (عِل - می) [ع - صف] علم سے منسوب۔ علم سے متعلق۔
عِلمیت - (عِل - مِی - یَت) [ع - ا۔ مث] (۱) علم ہونا۔ بدیا۔ علم۔
عِلمیت بگھارنا - (ا۔ محاورہ) اپنے علم کا رُعب ڈالنا۔ موقع بے موقع اپنا صاحبِ علم ہونا ظاہر کرنا۔
عُلُو - [ع - ا۔ مذ] بلندی۔ اُونچائی۔ برتری۔ رفعت۔
عُلُوِ ہمت - (ع - ف - ا۔ مذ۔ صف) عالی ہمتی۔ بلند ہمتی۔ ارادے کی بلندی۔
عُلُوفہ - (عُ - لُو - فَہ) [ع - ا۔ مذ] خوراک۔ راتب۔ بھتہ۔ وظیفہ۔ روزینہ۔
عُلُوق - (ع - ا۔ مذ) لٹکنا۔ نطفہ قرار پانا۔
عُلُوم - (عُ - لُوم) [ع - ا۔ مذ] علم کی جمع۔ ہنر و فن۔
عُلومِ جدیدہ - (ع - ا۔ مذ) وہ علم جو زمانہ حال میں ایجاد ہوئے ہیں۔
علومِ رسمی (رسمیہ) - (ع - ا۔ مذ) رائج الوقت علم۔
علومِ قدیم - (ع - ا۔ مذ) وہ علوم جو زمانہ قدیم سے چلے آتے ہیں۔
علومِ متجانسہ - (ع - ا۔ مذ) وہ علوم جو آپس میں ایک دوسرے سے مماثلت یا رابطہ رکھتے ہوں۔
عُلومِ مُتعارِفہ - (ع - ا۔ مذ) وہ مشہور و معروف اور صریح باتیں جو دلیل کی بنیاد قائم کرنے کے لیے اختیار کی جائیں۔
عُلومِ مشرقی - (ع - ا۔ مذ) وہ علوم جن کی ابتدا مشرقی ممالک میں ہوئی۔
عُلومِ مغربی - (ع - ا۔ مذ) وہ علوم جن کی ابتدا یورپ میں ہوئی۔
عَلَوی - (عَ - لَ - وِی) [ع - ا۔ مذ] وہ شخص جو حضرت علی کی نسل سے ہو مگر حضرت فاطمہؓ کے بطن سے نہ ہو۔
عُلوی - (عُل - وِی) [ع - ا۔ مذ] (۱) فرشتہ۔ ملک (۲) ستارۂ آسمانی (۳) [صف] فلکی (۴) اعلیٰ درجہ کا۔
عُلویت - (عُل - وِی - یَت) [ع - ا۔ مث] بلندی۔ رفعت۔
عَلی - (عَ - لی) [ع - صف] (۱) اُونچا۔ بلند (۲) [مذ] حق تعالےٰ (۳) خلیفۂ چہارم۔
عَلی بند - (ع - ا۔ مذ) (۱) کلائی یا بازو کا ایک زیور (۲) کُشتی کا ایک پیچ۔ (۳) ایک تعویذ۔
علی علی کرنا - (ا۔ محاورہ) لڑتے وقت علی علی کا نعرہ لگانا۔ کوئی مشکل کام کرتے وقت علی کے نام کا نعرہ لگانا۔
عَلیٰ - (عَ - لا) [ع - حرف جر] پر۔ اُوپر۔ بالا۔
علی الاتصال۔ علی التواتر - متواتر۔ پے درپے۔ لگاتار۔ مکرر۔ سہ کرر۔

عَلیٰ الاطلاق - (ع - متعلق فعل) مطلق - بے قید - آزاد - بلا شرط۔
عَلیٰ الاعلان - (ع - متعلق فعل) گواہوں کے رُو برُو - علانیہ طور پر - بے روک ٹوک۔
عَلیٰ التحقیق - (ع - متعلق فعل) ٹھیک طور پر - یقیناً۔
عَلیٰ التوکّل - (ع - متعلق فعل) اعتبار کر کے - بھروسہ کر کے۔
عَلیٰ الاجمال - (ع - تابع فعل) مجملاً - بالاشتراک - بشمول۔
عَلیٰ الحساب - (ع - ا - مذ) چلتے ہوئے حساب میں - بلاحساب چکائے ٹھیکل
عَلیٰ الحساب دینا - قبل از حساب دینا - بیع کے طور پر دینا - پیشگی دینا - بلاحساب دینا۔
عَلیٰ الخصوص - (ع - متعلق فعل) خاص کر - خصوصاً۔
عَلیٰ الدوام - (ع - متعلق فعل) ہمیشہ ہمیشہ کے لیے - دوامی - دائمی۔
علی الرّاس والعین - (ع - متعلق فعل) سر آنکھوں پر - بخوشی۔
عَلیٰ الرّغم - (ع - متعلق فعل) برخلاف - برعکس - مقابلے میں - باوجود اس کے۔
عَلیٰ الصّباح - (ع - متعلق فعل) بہت سویرے - تڑکے ہی - نور کے تڑکے۔
عَلیٰ العموم - (ع - متعلق فعل) عموماً - عام طور پر۔
عَلیٰ حالہٖ - (ع - متعلق فعل) بدستور - اپنی پچھلی حالت پر۔
عَلیٰ رؤسِ الاشہاد - (ع - متعلق فعل) گواہوں کے رُو برُو - علی الاعلان - علانیہ۔
عَلیٰ قدرِ مراتب - (ع - متعلق فعل) حسبِ مرتبہ حیثیت یا مرتبے کے مطابق۔
عَلیٰ کُلِّ شَیءٍ قدیر - (ع - متعلق فعل) خدا کی تعریف - وہ ہر شے پر قادر ہے۔
عَلیٰ وجہِ البصیرت - (ع - متعلق فعل) بصیرت سے - بصیرت کے طور پر۔
عَلیٰ وجہِ التفصیل - (ع - متعلق فعل) مفصل طور سے - تفصیل سے۔
عَلیٰ وجہِ العموم - (ع - متعلق فعل) ہر جگہ - عموماً (۲) سارے۔
عَلیٰ ہٰذا القیاس - (ع - متعلق فعل) اِسی طرح - اسی قیاس پر۔
عُلیا - (عُل - یا) (ع - صف) اعلیٰ - بزرگ۔
علیحدگی - (عَ - لاَ - حَ - دَ - گی) (ف - ا - مث) جُدائی - تنہائی - خلوت - (یہ لفظ فارسی والوں نے عربی "عَلیٰ حَدۃٍ" (اپنی حد پر - جُدا - الگ) سے بنایا ہے)۔
علیحدہ - (عَ - لاَ - حَ - دَہ) (ع - ف - صف) (۱) الگ (۲) سوا (۳) تنہائی میں (۴) شرکت سے باہر (اصل میں عَلیٰ حَدۃٍ تھا یعنی اپنی حد پر - جُدا - الگ)۔
علیحدہ علیحدہ - (ع - ف - صف) جُدا جُدا - الگ الگ۔
علیحدہ کرنا - (محاورہ) (۱) جُدا کرنا (۲) موقوف کرنا (۳) انتخاب کرنا - چھانٹنا۔
عَلَیک - (عَ - لَیک) (ع - تابع فعل) تجھ پر۔
علیک سلیک - (ا - مث) صاحب سلامت - معمولی واقفیت۔
عَلیل - (عَ - لیل) (ع - صف) مریض - بیمار - دُکھیا - روگی۔
عَلیم - (عَ - لیم) (ع - صف) (۱) دانا - جاننے والا - عالم - واقف (۲) علم والا - فاضل - صاحب علم۔
عَلیہ - (عَ - لَے - ہ) (ع - حرفِ جر) اُس پر۔
علیہ ما علیہ - (کلمۂ دُعا) اس پر ہے جو اس کے اُوپر ہے (کسی بڑے آدمی کے نام کے ساتھ واضح طور پر لکھنے کی بجائے لکھ دیتے ہیں۔
علیہ الرّحمۃ - (ع - دُعا) اُس پر خدا کی رحمت ہو - وفات پائے ہوئے ولیوں اور بزرگوں کے نام کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔
علیہ السّلام (والتسلیم) - اس پر سلام یعنی خدا کی عنایت ہو۔
علیہم السّلام - اُن سب پر خدا کا سلام ہو (۲) پیغمبروں کے نام کے ساتھ لکھا جاتا ہے - بطور اختصار صرف ؑ بھی لکھتے ہیں۔
علیہ الصّلوٰۃ والسّلام - (ع - دُعا) اس پر خدا کی رحمت اور سلام ہو۔
علیہم - (ع - جار مجرور) اُن پر۔
علیہم السّلام - (ع - دُعا) اُن سب پر خدا تعالیٰ کا سلام۔
علیہم الرضوان - (ع - دُعا) ان سب پر اللہ کی رضامندی ہو۔
عِلّیین - (عِل - لی - یین) (ع - ا - مث) (۱) بہشت کا نام - آٹھواں آسمان (۲) عِلّیہ کی جمع - جنت کے اُونچے اُونچے مکان یا اس کی کھڑکیاں۔

ع ـــ م

عَم - (ع - ا - مذ) چچا - باپ کا بھائی - عمو۔
عم زادہ - (ع - ف - صف) چچا زادہ - چچا کا بیٹا۔
عَموی - (ع - صف) چچا سے منسوب (۲) (ا - مذ) چچا۔
عِماد - (عِ - ماد) (ع - ا - مذ) (۱) ستون (۲) اعتبار - اعتماد (۳) اُونچے مکان۔
عِمارات - (عِ - ما - رات) (ع - ا - مث) عمارت کی جمع - مکان - گھر - وہ چیز جو تعمیر کی جائے۔
عِمارت - (عِ - ما - رَت) (ع - ا - مث) (۱) آبادی - بستی (۲) مکان - محل - مسکن - گھر۔
عِمارتی - (عِ - مار - تی) (اُر - صف) عمارت سے متعلق۔
عَماری - (عَم - ما - ری) (ع - ا - مث) ہاتھی کا ہودا - ہودج۔
عُمّال - (عُم - مال) (ع - ا - مذ) عامل کی جمع - حاکم - روپیہ تقسیم کرنے والے عہدہ دار - تحصیل دار۔
عِمامہ - (عِ - ما - مَہ) (ع - ا - مذ) پگڑی - دستار - سرپیچ (اُردو میں بفتح اوّل مستعمل ہے)۔
عمامہ اُتارنا - (محاورہ) رُسوا کرنا - بے آبرو کرنا - پگڑی چھین لینا۔
عمائد - (عَ - ما - ئد) (ع - ا - مذ) عمید کی جمع - قوم کے سردار - معززین - جمع اعمائدین
عَمَد - (عَ - مَد - عَمَد) (ع - ا - مذ) قصد - ارادہ - نیت - عزم۔
عمداً - (عَم - دَن) (ع - تابع فعل) قصداً - ارادۃً - جان بوجھ کر - دانستہ۔
عُمدگی - (عُم - دَ - گی) (ف - ا - مث) خوبی - وصف - گُن۔
عُمدہ - (عُم - دَہ) (ع - صف) (اصل میں عُمدۃٌ تھا) (۱) معتمد - اعتبار والا (۲) اچھا - خوب - بھلا (۳) شریف - امیر - دولت مند - ذی عزّت - ذی مرتبہ - منتخب - پسندیدہ (۴) نفیس - تحفہ - قابلِ تعریف (۵) اوّل درجے کا - اعلیٰ درجے کا (۶) خالص - کھرا (۷) لذیذ (۸) قیمتی (۹) نیک (۱۰) خوبصورت (ع - ا - مذ) (۱۱) ستون (۱۲) اعتبار - اعتماد - بھروسہ (۱۳) سردار۔
عُمدۃُ الملک - (ع - ا - مذ) سلطنت کا ستون - ملکی اعلیٰ عہدہ داروں کا خطاب جو شاہی زمانے میں دیا جاتا تھا۔

عُمر - (ع - ا - مث) (۱) سن و سال (۲) عرصہ - مدّت - زندگی - زمانہ - قرن - عہد - دور -

عُمر آخر ہونا - (ا - محاورہ) مرنے کے قریب ہونا - عمر ختم ہونا -

عُمرِ ابد - (ع - ا - مذ) ختم نہ ہونے والی زندگی -

عُمر بہ پایاں رسیدہ - (ع - ف - صف) انتہائی عُمر پر پہنچا ہوا - بہت بوڑھا -

عُمر بھر - (ا - متعلق فعل) تمام عمر - تازیست - ہمیشہ - سدا -

عُمر بھر کی روٹیاں سیدھی کر لینا - (ا - محاورہ) تمام عمر کے خرچ کے مطابق بہت سا روپیہ کما لینا -

عُمر پٹہ - (ا - مذ) زندگی بھر کا ٹھیکہ - ہمیشہ جیتے رہنے کا اقرار نامہ -

عُمر تیر کرنا - (ا - محاورہ) بُرے حالوں کی زندگی بسر کرنا - عُمر کے دن پورے کرنا

عُمرِ جاودان (جاوید) - (ع - ف - ا - مث) ہمیشہ کی زندگی -

عُمر دراز - (ع - ف - دُعا) عُمر بڑی ہو - جیتے رہو -

عُمرت دراز باد فراموش گارمن - (ف - مثل) مجھ کو بھول جانے والے تیری عمر لمبی ہو - یہ دُعائیہ فقرہ ہے -

عُمر رسیدہ - (ع - ف - صف) بڑی عمر کا بُوڑھا - مُعمّر - تجربہ کار - زمانہ شناس -

عُمرِ طبعی - عُمرِ طبیعی - (ع - ا - مث) پوری عُمر - اصلی عُمر جو از رُوئے حکمت و فطرت قرار دی گئی ہے -

عُمر قید - (ع - ف - ا - مث) عُمر بھر کی قید - جیتے جی کی قید -

عُمر کا پیمانہ بھر جانا (لبریز ہو جانا) - (ا - محاورہ) زندگی پوری ہو جانا - مرنے کا وقت آ جانا -

عُمر کاٹنا - (ا - محاورہ) عمر بسر کرنا - بے لُطفی سے دن پُورے کرنا -

عُمر کے دن بھرنا - عُمر کے دن پُورے کرنا - (ا - محاورہ) جوں توں کر کے عُمر کاٹنا -

عُمرِ نوحؑ - (ع - ا - مث) نوحؑ کی سی بڑی عُمر والا - کہتے ہیں کہ ان کی عُمر ساڑھے نو سو برس سے بھی زیادہ تھی - بہت بڑی عُمر -

عِمران - (عِم - ران) [ع - ا - مذ] (۱) آبادی (۲) حضرت موسیٰ کے والد -

عِمرانی - (عِم - را - نی) [ع - صف] معاشرتی - سوسائٹی سے متعلق - انسانوں کی آبادی سے متعلق -

عِمرانیات - (عِم - را - نی - یات) [ع - ا - مث] انسانی معاشرت کا علم - لوگوں کے رہن سہن کے اُصولوں کا علم - رانگ (Sociology)

عَمرو - (عَمر) [ع - ا - مذ] فرضی نام جیسے زید - بکر وغیرہ (۲) ایک نام -

عمرو عیار کی زنبیل - (ا - مث) بڑا برتن جس میں طرح طرح کی چیزیں رکھی ہوں -

عُمرہ - (عُم - رہ) [ع - ا - مذ] زمانہ حج کے علاوہ مکّہ معظمہ کی حاضری اور بیت اللّٰہ کا طواف - اس میں حج کی طرح ہی احرام باندھا جاتا اور بیت اللّٰہ کے طواف اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنے کے بعد کھول دیا جاتا ہے - حج کے دیگر مناسک ادا نہیں کیے جاتے -

عُمرے باید کہ یار آید بکنار - (ف - مثل) محبوب کے گلے لگنے کے لیے ایک عُمر چاہیے - کسی کام کے انجام پانے میں دیر ہو جائے تو کہا جاتا ہے -

عُمر یں عیش میں تیر کر دیں - (ا - محاورہ) زندگی عیش و آرام میں بسر کر دی -

عُمق - (عُ - مُق) [ع - ا - مذ] اتھاہ - تہ - گہرائی - جمع: اَعماق -

عمل - (عَ - مَل) [ع - ا - مذ] کام - فعل - کار - دھندا (۲) تعمیل - کارروائی - برتاؤ (۳) استعمال - عادت - معمول (۴) قاعدہ (۵) اثر - تاثیر (۶) حکومت - حدود قبضہ (۷) وقت - سماں (۸) جادو - منتر - سحر - جمع: اعمال -

عمل (اُٹھنا) اُٹھ جانا - (ا - محاورہ) قبضہ نہ رہنا - حکومت جاتی رہنا -

عملِ انہضام - (ع - ف - ا - مذ) کھانا ہضم ہونے کا عمل -

عمل بیٹھ جانا (بیٹھنا) - (ا - محاورہ) قبضہ ہو جانا - عمل دخل ہونا حکومت قائم ہونا

عمل پانی کرنا - (ا - محاورہ) نشہ آور چیزیں وقت پر استعمال کرنا -

عمل پڑھنا - (ا - محاورہ) کسی منتر یا افسوں یا عمل کا کسی خاص ترکیب سے پڑھنا -

عمل پیرا ہونا - (ا - محاورہ) عمل کرنا - کام کرنا -

عملِ جرّاحی - (ع - ف - ا - مذ) جرّاحی کا کام - چیر پھاڑ -

عمل چلنا - (ا - محاورہ) سحر کا کارگر ہونا -

عمل دار - (ع - ف - صف) حاکم - عامل - تحصیل دار - محصّل -

عمل داری - (ع - ف - ا - مث) (۱) حکومت - سلطنت - راج - ریاست (۲) علاقہ - قلمرو (۳) اختیار - حکم -

عمل داری اُٹھ جانا - (ا - محاورہ) حکومت جاتی رہنا -

عمل دخل - (ع - ف - ا - مذ) (۱) تخت - حکومت (۲) قبضہ - اختیار (۳) اثر - رسوخ

عمل درآمد - (ع - ف - ا - مذ) تعمیل - کاربندی - کارروائی -

عمل دینا - (ا - محاورہ) حُقنہ دینا - اینما دینا -

عملِ شمسی و قمری - (کیمیاگروں کی اصطلاح میں) سونا چاندی بنانا -

عملِ صالح - (ع - ا - صف) نیک کام -

عمل طراز - (ع - ف - ا - صف) کوئی کام اپنے ذمّے لینا - جو کام کرے -

عمل کرنا - (مص - مرکّب) (۱) بات ماننا - کسی بات پر چلنا (۲) اثر کرنا (۳) نشہ پانی کرنا (۴) قبضہ کرنا (۵) سوال حل کرنا -

عمل ہونا - (مص - مرکّب) (۱) قبضہ ہونا (۲) نشہ ہونا (۳) کسی بات پر کاربند ہونا (۴) وقت ہونا (۵) اثر ہونا -

عملاً - (عَ - مَ - لَنْ) [ع - تابع فعل] بطور عمل - باعتبارِ عمل - حقیقت میں - کام کر کے -

عملہ - (عَم - لہ - عَ - مَ - لَہ) [ع - ا - مذ] عامل کی جمع (۱) اسٹاف - کام کرنے والے کسی محکمے کے ملازم - کارکن - اہل کار - کچہری کے لوگ (۲) مکان کا سامان (اُردو میں بسکون م مستعمل ہے) -

عملۂ پولیس - عملۂ فوجداری - (ع - ا - مذ) محکمۂ پولیس - محکمہ فوجداری - شہری انتظام اور محافظت کے لوگ -

عملہ دخلہ - (ع - ا - مذ) قبضہ - تصرّف -

عملہ فعلہ - (۱) محکمے کے نوکر چاکر - اہل کارانِ محکمہ (۲) اہالی موالی -

عملی - (عَ - مَ - لی) [ع - صف] (۱) عمل سے منسوب (۲) نشہ باز - نشے کا عادی (۳) معمولی - روزمرّہ کے استعمال کی -

عملی جامہ پہنانا - (ا - محاورہ) کسی کام کو وقوع میں لانا یا کرنا -

عملی صُورت - (ع - ا - مث) کسی کام کے ہونے کی صُورت - وہ بات

جو خیال سے عمل میں آ جائے۔

عملی صورت اختیار کرنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کام کا ہو جانا۔

عملیات۔ (عَ۔ مَ۔ لی۔ یات) (ع۔ ا۔ مث) عمل کی جمع۔ افسوں۔ منتر۔ رسومات۔

عمُوّ۔ (عَم۔ مُو) (ع۔ ا۔ مذ) دیکھیے عَم۔ چچا۔

عمُود۔ (عَ۔ مُود) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) تھم۔ کھم۔ ستون۔ چوب خیمہ (۲) وہ خطِ مستقیم جو دوسرے خطِ مستقیم پر قائم ہو کر دونوں زاویہ قائمہ پیدا کرے۔

عمود ڈالنا (کھینچنا)۔ (ا۔ محاورہ) کسی خطِ مستقیم پر عمود قائم کرنا۔

عموداً۔ (ع۔ متعلق فعل) سیدھا۔ زاویہ قائمہ بناتا ہوا۔

عمودی۔ (عَ۔ مُو۔ دی) (ع۔ صف) لمبی۔ ستون جیسی۔ عمود والی۔ سیدھی۔

عمُوم۔ (عُ۔ مُوم) (ع۔ ا۔ مذ) عام ہونا۔ بیشتر۔ بہت۔ علی العموم۔ سرسری طور پر۔

عموماً۔ (ع۔ متعلق فعل) عام طور پر۔ اکثر۔ بیشتر۔

عمٰی۔ (ع۔ ا۔ مذ) اندھاپن۔

عمیا۔ (ع۔ ا۔ مث) عمٰی کی تانیث۔ اندھی۔

عمید۔ (ع۔ ا۔ مذ) سردار۔ حاکم۔ مرکبات میں جیسے عمید الدولہ۔

عمُومی۔ (عُ۔ مُو۔ می) (ع۔ صف) عام۔ اکثر و بیشتر۔

عمیق۔ (عَ۔ میق) (ع۔ صف) گہرا۔ ڈباؤ۔ اتھاہ (۲) کامل۔

عمیم۔ (عَ۔ میم) (ع۔ صف) پورا۔ تمام۔ سب میں شامل۔ سب پر حاوی۔ عام

عمیم الاحسان۔ (ع۔ صف) سب پر احسان کرنے والا۔

عمیم البرکات۔ (ع۔ صف) سب پر برکتیں بھیجنے والا۔

ع ـــ ن

عَن۔ (ع۔ حرفِ جر) سے۔ ساتھ۔ ذریعہ سے۔ اس کے بموجب۔ اس کی زبانی۔

عن قریب (عنقریب)۔ (۱) پاس۔ نزدیک (۲) جلد۔ فوراً۔

عنا۔ (عَ۔ نا) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) تکلیف (۲) محنت (۳) تھکاوٹ (۴) رنج۔

عُنّاب۔ (عُن۔ ناب) (ع۔ ا۔ مذ) ولایتی بیر جو نہایت سُرخ رنگ کا ہوتا ہے۔

عُنّابی۔ (عُن۔ نا۔ بی) (ع۔ صف) عناب کی مانند۔ سیاہی مائل سُرخ۔

عِناد۔ (عِ۔ ناد) (ع۔ صف) (۱) لڑائی۔ سرکشی۔ خصومت (۲) ضد۔ اصرار۔ ہٹ (۳) دشمنی۔ عداوت (۴) کینہ۔ نفاق۔

عِناداً۔ (عِ۔ نا۔ دَن) (ع۔ تابع فعل) دُشمنی سے۔ مخالفت کی وجہ سے۔

عنادِل۔ (عَ۔ نا۔ دِل) (ع۔ ا۔ مذ) عندلیب کی جمع۔ بُلبلیں۔

عناصر۔ (عَ۔ نا۔ صِر) (ع۔ ا۔ مذ) عُنصر کی جمع۔ اصلی اجزاء

عناصر اربع۔ (ع۔ ا۔ مذ) مادی دُنیا کے چاروں بنیادی اجزاء۔ پانی ہوا۔ آگ۔ مٹی۔ موجودہ سائنسی تحقیقات کے مطابق ان میں کوئی عنصر نہیں ہے۔

عِنان۔ (عِ۔ نان) (ع۔ ا۔ مذ) باگ۔ لگام۔ باگ ڈور۔ راس۔

عنان تاب۔ (ع۔ ف۔ صف) اشارے پر چلنے والا (گھوڑا)۔

عنان چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) لگام کو ڈھیلا چھوڑنا۔

عنان گسستہ (گسیختہ)۔ (ع۔ ف۔ صف) لگام ٹوٹا ہوا یعنی بہت تیز۔

عنان گیر۔ (ع۔ ف۔ صف) چلنے سے روکنے والا۔ باگ پکڑنے والا۔

عِنایات۔ (عِ۔ نا۔ یات) (ع۔ ا۔ مث) عنایت کی جمع۔ مگر اُردو میں مفرد بھی مستعمل ہے۔ مہربانی۔ عطیہ۔ التفات۔

عِنایت۔ (عِ۔ نا۔ یَت) (ع۔ ا۔ مث) (۱) لُطف۔ مہربانی (۲) توجہ۔ التفات (۳) تحفہ۔ عطیہ۔

عِنایت بے غایت۔ (ع۔ ا۔ صف) بے حد مہربانی۔

عنایت فرما۔ (ع۔ ف۔ صف) دوست۔ مہربانی کرنے والا۔

عنایت کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مہربانی کرنا (۲) احسان کرنا (۳) بخشنا۔ عطا کرنا۔ دینا (۴) توجہ کرنا۔

عنایت کی نظر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مہربانی ہونا۔ نگاہِ لطف کا ہونا۔

عنایت ہے۔ (ا۔ محاورہ) مہربانی ہے۔ کرم بخشی ہے۔

عِنَب۔ (عِ۔ نَب) (ع۔ ا۔ مذ) انگور۔ کشمش۔ جمع: اعناب۔

عِنبُ الثعلب۔ (ع۔ ا۔ مذ) مکو۔

عَنبر۔ (عَم۔ بَر) (ع۔ ا۔ مذ) سمندر کی ایک قِسم کی سُوکھی جھاگ جس کو جلانے سے خوشبو پیدا ہوتی ہے۔

عنبر آگیں۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) عنبر کی خوشبو سے بھرا ہوا۔

عنبر اشہب۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) سیاہ رنگ کا عنبر۔ اعلیٰ قِسم کا عنبر۔

عنبر افشاں۔ عنبر بیز۔ (ع۔ صف) بہت خوشبو دینے والا۔

عنبر خشخاش۔ ایک قسم کا صاف کیا ہوا عنبر جس پر سفید خشخاش کی مانند پھٹیاں ہوتی ہیں۔

عنبر سارا۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) خالص عنبر۔

عنبر سوز۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) عنبر جلانے کا برتن۔

عَنبَری۔ (عَم۔ بَ۔ رِی) (ف۔ صف) عنبر کے رنگ کا۔ عنبر کی مانند۔ خوشبو دار۔

عَنبَریں۔ (عَم۔ بَ۔ رِیں) (ف۔ صف) عنبر کی سی خوشبو دینے والا۔ خوشبو دار۔

عِندَ۔ (ع۔ اسمِ ظرف) (۱) نزدیک۔ پاس۔ قریب (۲) سامنے۔ آگے (۳) تقریباً

عِندالاستفسار۔ (ع۔ متعلق فعل) پُوچھنے پر۔ دریافت کرنے پر۔

عِنداللہ۔ (ع۔ متعلق فعل) خدا کے نزدیک۔

عِندالتحقیق۔ (ع۔ متعلق فعل) دریافت کرنے پر۔ تفتیش کے دوران میں۔

عِندالخلائق۔ (ع۔ متعلق فعل) لوگوں کے نزدیک۔

عِندالضرورت۔ (ع۔ متعلق فعل) ضرورت کے وقت۔ ضرورت میں۔

عِندالطلب۔ (ع۔ متعلق فعل) مانگنے کے وقت۔ بروقتِ مطالبہ۔

عِندالطلب ہُنڈی۔ (ع۔ ا۔ مث) وہ روپیہ جو مانگنے پر فوراً دے دیا جائے۔

عِندالفُرصت۔ (ع۔ متعلق فعل) فرصت کے وقت۔

عِندالملاقات۔ (ع۔ متعلق فعل) بروقت ملاقات۔ ملنے کے وقت۔

عِندالنّاس۔ (ع۔ متعلق فعل) لوگوں کے نزدیک۔

عندالوقت۔ (ع۔ متعلق فعل) عین وقت پر۔

عِندالوقوع ۔ (ع ۔ متعلق فعل) واقع ہونے کے وقت ۔ آخر کار ۔
عَندَلِیب ۔ (عَن ۔ دَ ۔ لِیب) (ع ۔ ا ۔ مذ و مث) بُلبُل ۔ گل دُم ۔ جمع : عنادل ۔
عِندیہ ۔ (عِن ۔ دِ ۔ یَہ) (اُر ۔ ا ۔ مذ) (۱) رائے ۔ منشا (۲) ارادہ ۔ منصوبہ ۔
عِندیہ پانا ۔ عِندیہ لینا ۔ عندیہ معلوم کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) رائے لینا ۔ منشا دریافت کرنا ۔ بھید لینا ۔
عِندیہ کُھلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) منشا معلوم ہونا ۔
عُنصر ۔ (عُن ۔ صُر) (عُن ۔ صَر) (ع ۔ ا ۔ مذ) اصل بنیاد ۔ اصل جزو ۔ وہ چیزیں جو مرکب نہ ہوں ۔ مُفرد چیز ۔ جمع : عناصر ۔
عُنصری ۔ (عُن ۔ صُ ۔ رِی) (ف ۔ صف) بنیادی اجزا سے متعلق ۔
عُنفُوان ۔ (عُن ۔ فُ ۔ وان) (ع ۔ ا ۔ مذ) آغاز ۔ شروع ۔ تازگی ۔ خوبصورتی ۔
عُنفُوانِ شباب ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) جوانی کا آغاز ۔
عُنق ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) گردن ۔
عَنقا ۔ (عَن ۔ قا) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) سیمرغ ۔ ایک فرضی پرند (۲) نایاب شے ۔ بے نظیر چیز
عَنقا ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) نادر و کمیاب ہونا (۲) غائب ہونا (۳) مشکل ہونا ۔ دشوار ہونا ۔
عَنکبوت ۔ (عَن ۔ کَ ۔ بُوت) (ع ۔ ا ۔ مث) مکڑی ۔
عُنوان ۔ (عُن ۔ وان) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) سُرخی ۔ سرنامہ (۲) شروع ۔ آغاز (۳) دیباچہ (۴) فصل ۔ باب (۵) سبب ۔ وجہ ۔ طور طریق ۔ طرز ۔ ڈھنگ ۔ جمع : عنوانات
عَنید ۔ (ع ۔ صف) لڑاکا ۔ سرکش ۔
عَنیف ۔ (ع ۔ صف) تند خُو ۔ درشت مزاج ۔
عِنّین ۔ (عِن ۔ نِین) (ع ۔ صف ۔ و ۔ ا ۔ مذ) نامرد ۔ ہیجڑا ۔

ع ۔۔۔ و

عَوارِض ۔ (عَ ۔ وا ۔ رِض) (ع ۔ ا ۔ مذ) عارضہ کی جمع ۔ پیش آنے والی چیزیں ۔ مرض ۔ دُکھ ۔ بیماریاں ۔
عَواطِف ۔ (عَ ۔ وا ۔ طِف) (ع ۔ ا ۔ مث) عاطفہ کی جمع ۔ مہربانیاں ۔ رجحانات ۔
عَواقِب ۔ (عَ ۔ وا ۔ قِب) (ع ۔ ا ۔ مذ) عاقبت کی جمع ۔ نتائج ۔
عَواقِب بیں ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) دُور اندیش ۔
عَوام ۔ (عَ ۔ وام) (ع ۔ ا ۔ مذ) عامّہ کی جمع (۱) عام لوگ ۔ مخلوق (۲) رعایا ۔ پرجا (۳) جُہلا ۔ جاہل آدمی ۔ بازاری لوگ ۔
عَوامُ النّاس ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) تمام آدمی ۔ عام لوگ ۔ بازاری آدمی ۔
عوام کالانعام ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) عام لوگ مثل چوپایوں کے ہیں ۔
عَوامِل ۔ (عَ ۔ وا ۔ مِل) (ع ۔ ا ۔ مذ) عامل کی جمع ۔ عمل کرنے والے ۔ اثرات ۔ حاکم لوگ ۔
عَوامی ۔ (عَ ۔ وا ۔ مِی) (ف ۔ صف) عوام سے منسوب ۔ عام لوگوں کی ۔ جمہوری ۔
عَوان ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) ادھیڑ عورت (۲) گھر کی مالک ۔
عَوائِب ۔ (عَ ۔ وا ۔ اِب) (ع ۔ ا ۔ مذ) عائب کی جمع ۔ عیب کرنے والے ۔
عُوج بن عنق (عُوق) ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) بہت لمبے قد والا (۲) بے وقوف ۔
(۳) ایک بہت لمبا آدمی جسے موسیٰ علیہ السّلام نے قتل کیا ۔
عَود ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) واپسی ۔ مُراجعت ۔ اِعادہ ۔ لوٹنا ۔ پھرنا ۔
عَود کرنا ۔ (مص ۔ مرکب) لوٹ آنا ۔ اِعادہ کرنا ۔ پھر آجانا ۔
عُود ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) ایک قسم کی سیاہ لکڑی جو آگ میں جل کر نہایت عُمدہ خوشبو دیتی ہے ۔ اگر (۲) بربط ۔ ایک قسم کا ساز ۔
عُود سوز ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) عُود جلانے کی انگیٹھی ۔ اگر دان ۔
عُودِ ہندی ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) ایک درخت اور اس کی لکڑی (۲) مرزا اسد اللہ خاں غالب کی ایک نثری کتاب ۔
عَورات ۔ (عَو ۔ رات) (ع ۔ ا ۔ مث) عورت کی جمع ۔
عَورت ۔ (عَو ۔ رَت) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) مرد کی مادہ ۔ نار ۔ لگائی ۔ استری (۲) جورو ۔ بیوی ۔ زوجہ (۳) شرم گاہ ۔ جسم کے وہ حصّے جن کا کھولنا موجب شرم ہے ۔
عورت اور ککڑی کی بیل جلدی بڑھے ۔ (ا ۔ مثل) ککڑی کی بیل کی طرح عورت بھی جلد جوان ہو جاتی ہے ۔
عورت اور گھوڑا ران تلے ۔ (ا ۔ مثل) دونوں جب تک قابو میں رہیں اپنے ہیں ۔
عورت ذات ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) عورت کی جنس ۔
عِوَض ۔ (عِ ۔ وَض) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) بدلہ ۔ مُعاوضہ ۔ اُجر ۔ تاوان ۔ ڈنڈ ۔ جزا ۔ جُرمانہ (۲) قائم مقام ۔ بجائے (۳) سزا ۔ تعزیر ۔ عذاب ۔
عِوض لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) بدلہ لینا ۔ کسی کی سزا دینا ۔ انتقام لینا ۔
عِوض مُعاوضہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) مُعاوضہ ۔ اُلٹا پلٹی ۔ اَدل بدل ۔
عوض مُعاوضہ گلہ ندارد ۔ (ف ۔ مثل) لے دے کر پھر کوئی شکوہ شکایت نہیں چاہیئے ۔
عِوض میں ۔ (ا ۔ متعلق فعل) بدلے میں ۔
عِوضانہ ۔ (عِ ۔ وَ ۔ ضا ۔ نَہ) (اُر ۔ ا ۔ مذ) صِلہ ۔ بدلہ ۔ معاوضہ (۲) وہ روپیہ جو کسی کام کے بدلے میں دیا جائے (۳) رشوت کی ایک قسم ۔
عِوضی ۔ (عِ ۔ وَ ۔ ضِی) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) قائم مقام (۲) (مث) قائم مقامی ۔
عِوضی دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) اپنی جگہ کام کرنے کے لیے کوئی دوسرا آدمی دے کر آپ رخصت لینا ۔
عِوضی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) قائم مقامی کرنا ۔
عَوعَو ۔ (عَو ۔ عَو) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) کُتّے کے بھونکنے کی آواز ۔ عف عف (۲) ڈینگ
عَون ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) مدد ۔ کمک ۔ معاونت (۲) مددگار ۔
عَونُ اللہ ۔ خدا کی مدد ۔

ع ۔۔۔ ہ

عَبہر ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) نرگس کی ایک قسم ۔
عَہد ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) وقت ۔ زمانہ ۔ سال (۲) قول و قرار ۔ اقرار ۔ مدار ۔ قسم ۔ سوگند (۳) سلطنت کا زمانہ ۔ زمانۂ حکومت (۴) پابندی ۔

عہدِ اساطیری - (ع - ا - مذ) وہ زمانہ قدیم جس کا ذکر صرف قصّے کہانیوں میں ہے - عہد ماقبل تاریخ۔
عہد باندھنا - (ا - محاورہ) پکا وعدہ کرنا - اقرار کرنا - ٹھاننا۔
عہد توڑنا - (ا - محاورہ) اقرار کے خلاف کرنا - قول و قرار پر نہ رہنا۔
عہدِ جدید - (ع - ا - مذ) موجودہ زمانہ - نیا زمانہ (۲) انجیل۔
عہدِ حکومت - (ع - ا - مث) سلطنت کا زمانہ - ایامِ حکومت۔
عہد سے پھرنا (منحرف) ہوجانا - (ا - محاورہ) قول و قرار سے پھر جانا۔
عہد شکن - (ف - ا - مذ) وعدہ خلاف - اپنے قول و قرار پر نہ رہنے والا۔
عہد شکنی - (ف - ا - مث) وعدہ خلافی - اقرار کے خلاف۔
عہدِ عتیق - (ع - ا - مذ) زمانہ قبل از تاریخ (۲) توراۃ۔
عہد کرلینا - (ا - محاورہ) (۱) قسم کھالینا (۲) مصمم ارادہ کرنا (۳) وعدہ کرلینا۔ قول و قرار کرلینا۔
عہد لینا - (ا - محاورہ) قسم لینا - کسی اَمر کا وعدہ لینا۔
عہد میں - (ا - تابع فعل) زمانہ میں - دور میں - وقت میں۔
عہد نامہ - (ع - ف - ا - مذ) معاہدۂ تحریری - اقرار نامہ - وہ کاغذ جو قول و قرار کے وثوق کے لیے لکھا جاتا ہے۔
عہد نامۂ جدید - (ع - ف - ا - مذ) انجیل کا وہ حصّہ جس میں حضرت عیسےٰ اور ان کے مریدانِ خاص کے عہد کے حالات درج ہیں۔
عہد نامۂ قدیم - (ع - ف - ا - مذ) انجیل کا وہ حصّہ جس میں حضرت عیسیٰ سے پہلے کے حالات درج ہیں۔
عہد و پیمان - (ع - ف - ا - مذ) قسما قسمی - اِقرار - مدار - قول و اقرار۔
عُہدہ - (عُہ - دَہ) (ع - ا - مذ) (۱) ذمّہ - ضمانت (۲) منصب - سرداری - افسری۔
عہدہ برآ ہونا - (ا - محاورہ) بَری الذمّہ ہونا - فرض ادا کرنا - وعدہ پورا کردینا۔
عہدہ پانا - (ا - محاورہ) منصب حاصل کرنا - درجہ پانا۔
عہدہ دار - ذی رُتبہ - افسر - صاحبِ منصب۔
عُہود - (ع - ا - مذ) عہد کی جمع - وعدے معاہدے۔

ع ـــ ی

عِیادَت - (عِ - یا - دَت) (ع - ا - مث) بیمار پُرسی - بیمار کی خبر پُوچھنا۔
عیادت کرنا - (ا - محاورہ) بیمار پرسی کرنا - بیمار کا حال پُوچھنا۔
عِیاذ - (عِ - یاذ) (ع - ا - مذ) (۱) پناہ لینا (۲) بُرائی سے بھاگنا۔
عیاذاً باللہ - (کلمۂ پناہ) خدا کی پناہ - میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں۔
عِیار - (عَ - یار - عِ - یار) (ع - ا - مذ) کھرا کھوٹا پن (۲) سونا چاندی تولنے کا کانٹا۔
عیّار - (عَیْ - یار) (ع - صف) (۱) مکّار - فریبی - چال باز - ٹھگ (۲) چالاک ہوشیار - دغاباز۔
عیّاری - (عَیْ - یا - ری) (ع - ا - مث) فریب - دغا - چالاکی - دھوکا بازی۔
عیّاش - (عَیْ - یاش) (ع - صف) (۱) آرام سے رہنے والا (۲) تماش بین - بدکار رنڈی باز - لچّر۔

عیّاشی - (عَیْ - یا - شی) (ا - مث) (۱) عیش و عشرت - تن آسانی (۲) تماش بینی - نفس پرستی - اوباشی۔
عیّاشی کرنا - (ا - محاورہ) تماش بینی کرنا - مزے اُڑانا۔
عِیال - (عَ - یال - عِ - یال) (ع - ا - مذ) زن و فرزند - بال بچّے - متعلّقین۔
عیال دار - (ع - ف - صف) کُنبے والا - بال بچّے والا۔
عیال داری میں پھنسنا - (ا - محاورہ) بال بچّوں میں گرفتاری - گھر بار اور خانہ داری کے جھگڑے بکھیڑے میں پڑنا۔
عِیاں - (عِ - یاں) (ع - صف) ظاہر - علانیہ - اَلَم نَشرح - کھُلا ہوا - نمودار۔
عیاں راچہ بیاں - (ف - مثل) ظاہر اور علانیہ چیز کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔
عَیب - (ع - ا - مذ) نقص - بُرائی - خرابی - داغ - ردگ - گناہ - قصُور - جمع، عُیُوب۔
عیب اُچھالنا - (ا - محاورہ) تشہیر کرنا - راز فاش کرنا - عیب بیان کرنا۔
عیب بگھارنا - (ا - محاورہ) (۱) نقص بیان کرنا (۲) بھید کھول دینا۔
عیب بیں - عیب جویا - عیب جُو - عیب چین - عیب گیر - (ع - ف - ا - صف) عیب ڈھونڈنے والا - حرف گیر - نقص نکالنے والا - نکتہ چین - عیب پکڑنے والا۔
عیب بینی - عیب جوئی - عیب چینی - عیب گیری - (ع - ف - ا - مث) عیب ڈھونڈنا - عیب نکالنا - نقص نکالنا۔
عیب پوش - (ع - ف - صف) لوگوں کے عیب چھپانے والا - اُوپر کی عُمدہ پوشاک۔
عیب پوشی - (ع - ف - ا - مث) چشم پوشی - اغماض - پردہ پوشی۔
عیب جاننا - (ا - محاورہ) بُرا سمجھنا - بُرا خیال کرنا۔
عیب جُو - (ع - ف - صف) عیب ڈھونڈنے والا - نکتہ چین۔
عیب چھپانا - (ا - محاورہ) پردہ پوشی کرنا۔
عیب چین - (ع - ف - ا - صف) عیب چُننے والا - نکتہ چین۔
عیبِ خود ہر کسے نمی بیند - (ف - مثل) اپنا عیب کسی کو معلوم نہیں ہوتا۔
عیب دار - (ع - ف - صف) عیبی - ناقص جس میں کچھ عیب ہو۔
عیب ڈھانکنا - (ا - محاورہ) عیب چھپانا۔
عیب سے بَری ہونا (پاک ہونا) - (ا - محاورہ) بے عیب ہونا - بے نقص ہونا۔
عیب کرنے کو بھی ہُنر چاہیئے - عیب کردن راہنرے باید - (ا - ف - مثل) عیب کرنے کے لیے بھی لیاقت چاہیئے۔
عیب لگانا - (ا - محاورہ) الزام دھرنا - بہتان باندھنا - داغ لگانا (۲) بدنام کرنا - رسوا کرنا (۳) عفت میں فرق ڈالنا - عزّت بگاڑنا۔
عیب نکالنا - (ا - محاورہ) نکتہ چینی کرنا - بُرائی ظاہر کرنا۔
عیب و ثواب - (ع - ف - ا - مذ) بُرائی - بھلائی۔
عیب و ہُنر کھل جانا - (ا - محاورہ) اچھائی بُرائی ظاہر ہوجانا۔
عیبہا جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو - (ف - مثل) عیب تو سارے گنوا دیئے - اُس کی نیکیاں بھی بیان کرو۔

عَیبی - (ءَے - بی) [اُ - ا - مذ] (۱) عیب دار - ناقص (۲) شریر - بد ذات (۳) روگی - مریض (۴) معیوب -

عید - [ع - ا - مث] لغوی معنی جو بار بار آئے (۱) مسلمانوں کے جشن کا روز - خوشی کا تہوار (۲) نہایت خوشی -

عیدِ اضحیٰ - عیدُ الاضحیٰ - (ع - ا - مث) بقرعید - مسلمانوں کا وہ تہوار جو دسویں ذوالحجہ کو منایا جاتا ہے جس میں جانوروں کی قربانی کی جاتی ہے -

عیدِ غدیر - (ع - ا - مث) اہلِ تشیع کی روایت کے مطابق حضورؐ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک گاؤں خم غدیر میں حجۃ الوداع سے واپسی پر حضرت علی کو حدیث مَن کُنتُ مَولاہُ فعلیٌ مَولاہُ کی رُو سے اپنا خلیفہ قرار دیا - شیعہ حضرات یہ دن ۱۸ ذوالحجہ کو مناتے ہیں - اہلِ سنت والجماعت کے نزدیک اس حدیث سے خلافت پر کوئی اثر نہیں پڑتا -

عیدُ الفطر - (ع - ا - مث) رمضان کے بعد کی عید جو شوال کی پہلی تاریخ کو رمضان کے روزوں کی تکمیل پر منائی جاتی ہے -

عیدِ قربان - (ع - ا - مث) عید جس میں قربانی کی جائے - عیدِ اضحیٰ -

عید کا چاند - (ا - مذ) (۱) رمضان کے بعد کا چاند (۲) شوال کا مہینہ (۳) قابلِ اشتیاق - وہ شخص جسے مدت کے بعد عین انتظار یا حالتِ اشتیاق میں دیکھیں

عید کا چاند نکلنا - (ا - محاورہ) (۱) عید کے چاند کا نظر آنا (۲) جس شخص کی ملاقات کا اشتیاق ہو اس کا یکایک مل جانا -

عید کا چاند ہو جانا - (ا - محاورہ) کمالِ اشتیاق اور آرزو کے بعد ملنا - بہت کم نظر آنا -

عید کا دوگانہ - (ا - مذ) عید کی دو رکعت نماز -

عید کرنا - (ا - محاورہ) خوشی کرنا - جشن منانا -

عید کے پیچھے ٹر - (ا - مثل) عید کے دوسرے روز کا میلہ - وقت گزر جانے کے بعد خوشی کی بے موقع نقل کرنا - تہوار نکل گیا تو خوشی کیسی - بے موقع خوشی

عید کے پیچھے چاند مبارک - (ا - مثل) بے محل مبارک باد دینا -

عید گاہ - (ع - ف - ا - مث) وہ مقام جہاں جاکر عید کی نماز پڑھتے ہیں -

عید منانا - (ا - محاورہ) خوشی کرنا - جشن منانا -

عیدِ میلاد - (ع - ا - مذ) پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن -

عیدِ نوروز - (ع - ا - مث) ایرانی سال کا پہلا دن -

عید ہو جانا - عید ہونا - (ا - محاورہ) (۱) عید کا تہوار ہونا (۲) کمال خوشی ہونا - مُراد بر آنا -

عیدی - (ءِی - دی) [اُ - ا - مذ] (۱) عید کا انعام - عید کا خرچ جو بچوں کو دیا جائے (۲) وہ مٹھائی اور نقدی وغیرہ جو عید کے دن سسرال سے آئے - یا وہاں بھیجی جائے (۳) وہ خوش نما کاغذ جس پر عید کے اشعار لکھے ہوتے ہیں -

عیدین - (ع - ا - مث) دونوں عیدیں یعنی عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ -

عیسا - عیسیٰ علیہ السلام - (ءِی - سا) [عبرانی - ا - مذ] (۱) گناہ سے بچانے والا (۲) ایک پیغمبر جو حضرت مریم کے بطن سے پیدا ہوئے - ان پر انجیل نازل ہوئی -

عیسیٰ بدینِ خود موسیٰ بدینِ خود - (ف - مثل) ہر شخص اپنے مذہب سے کام رکھے - دوسرے کے مذہب سے کیا واسطہ -

عیسیٰ دَم - (ع - ف - صف) پھونک سے مُردوں کو زندہ کرنے والا - کامل بزرگ -

عیسیٰ دوراں - (ع - ف - ا - صف) کامل طبیب -

عیسیٰ نفس - (ع - ف - صف) پھونک سے مُردوں کو زندہ کرنے والا - ولی کامل -

عیسائی - (ءِی - سا - اِی) [اُ - ا - مذ] نصرانی - مسیحی - حضرت عیسےٰ کے پیرو اور ان کے ماننے والے (صف) دینِ مسیحی سے متعلق -

عیسوی - (ءِی - سَ - وِی) [ع - صف] مسیحی - حضرت عیسےٰ سے متعلق - وہ سن جو حضرت عیسےٰ کی ولادت سے شروع ہوا -

عَیش - [ع - ا - مذ] (۱) عشرت - آرام - چین - سُکھ - خوشی - مزہ (۲) خواہشوں کا پورا کرنا (۳) شہوت پرستی (۴) شراب اور عورت کا لُطف (۵) خوشی سے زندگی گزارنا -

عیش آرام حرام کرنا - (ا - محاورہ) آرام و آسائش کی پروا نہ رکھنا -

عیش اُڑانا - (ا - محاورہ) مزے اُڑانا - لُطف حاصل کرنا -

عیش تلخ کرنا - عیش منغص کرنا - (ا - محاورہ) عیش و آرام میں خلل انداز ہونا -

عیش کا بندہ - (ا - مذ) (۱) آرام طلب - نفس پرست (۲) عیاش -

عیش کوش - (ع - ف - صف) عیش و عشرت کرنے والا -

عیش و عشرت - (۱) خوشی و خرمی - عیش و نشاط (۲) نفسانی خوشی -

عیش و عشرت میں پڑنا - (ا - محاورہ) زندگی کے مزے اُڑانا - عیاشی کرنا -

عیش ہونا - (ا - محاورہ) مزے ہونا - لُطف ہونا -

عَین - (ع - ا - مث) (۱) آنکھ - چشم (۲) پانی کا چشمہ (۳) حقیقت - جوہر (۴) حقیقی بھائی - سگا بھائی (۵) (صف) ٹھیک - ہو بہو - درُست - جمع : عُیُون -

عینِ اتحاد - (ع - ا - مذ) ٹھیک دوستی - اصل دوستی - گہرا یارانہ -

عینُ المال - (ع - ا - مذ) اصل زر - خاص سرکاری خزانہ - وہ روپیہ جو زمین کے خراج سے وصول ہو -

عینُ الیقین - (ع - ا - مذ) کسی چیز کو اپنی آنکھ سے دیکھ کر یقین کرنا -

عین بعین - (ع - متعلق فعل) ہو بہو - ویسا ہی ٹھیک ٹھیک -

عین صواب - (ع - متعلق فعل) بالکل ٹھیک -

عین عنایت - (ع - ا - مث) بڑی مہربانی -

عین مرضی - (ع - ا - مث) اصلی مرضی -

عین مقصود - (ع - ا - مذ) اصل مطلب -

عین وقت - (ع - ا - مذ) ٹھیک وقت - نازک وقت -

عَینک - (ءَے - نک) [ع - ا - مث] آنکھ کا چشمہ -

عینک باز - (ع - ف - صف) شوقیہ چشمہ لگانے والا -

عینک ساز - (ع - ف - مذ) عینک بنانے والا -

عینک لگا کر دیکھو - (ا - مقولہ) غور سے دیکھو -

عینک لگنا - (ا - محاورہ) عینک سے ٹھیک دکھائی دینا -

عَینی - (ءَے - نی) [ع - صف] (۱) آنکھ سے متعلق - دیکھا ہوا (۲) سگا -

عینی شہادت - (ع - ا - مث) چشم دید گواہی -

عینی گواہ - (ع - ف - ا - مذ) وہ گواہ جس نے خود واقعہ دیکھا ہو - چشم دید گواہ -

عینیت - (ع - ا - مث) اصل ذات یا اصل حقیقت -

عُیُوب - (ءُ - یُوب) [ع - ا - مذ] عیب کی جمع - بُرائیاں - نقائص -

عُیُون - (ءُ - یُون) [ع - ا - مذ] عین کی جمع - (۱) چشمے (۲) آنکھیں -

غ

غ - (غَین) [ع - مذ] اُردو کا پچیسواں - فارسی کا بائیسواں - عربی کا اُنیسواں حرف - اسے غینِ معجمہ اور منقوطہ بھی کہتے ہیں (۲) ابجد کے حساب میں اس کے ۱۰۰۰ اعداد مقرر ہیں - یہ قمری حرف ہے - اس سے پہلے اگر "ال" آئے تو لام اپنی آواز دے گا جیسے الغیاث۔

غ — ا

غاب - (ع - ا - مذ) جنگل - بن - غابہ کی جمع۔

غابر - (ع - صف) سابق - گزشتہ - گزرا ہوا (۲) بچا ہوا (۳) مؤخر الذکر۔

غاٹا - (ق - صف) مغرور - متکبر۔

غاٹیا - غاٹیر - (غا - ٹ - یا - غا - ٹیر) (اُ - صف) (۱) حد سے زیادہ موٹا (۲) غیر متناسب الاعضاء (۳) پست قامت (۴) مکروہ صورت۔

غاد - (ع - ا - مذ) نرمی - صفائی۔

غادر - (غا - دِر) (ع - صف) (۱) بے وفا (۲) بدعہد (۳) پیمان شکن۔

غار - (ع - ا - مذ) (۱) پہاڑ کی کھوہ (۲) گڑھا (۳) جنگلی جانوروں کا مسکن - بھٹ۔

غار پڑ جانا - گڑھا ہو جانا - گہرا زخم ہو جانا - ناسور ہو جانا۔

غارِ ثور - (ع - ا - مث) مکہ کے قریب وہ غار جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے وقت تین دن ٹھہرے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی آپ کے ہمراہ تھے۔

غارِ حرا - (ع - ا - مذ) وہ غار جس میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی تھی۔

غارت - (غا - رَت) (ع - ا - مذ) (۱) لوٹ کھسوٹ (۲) مالِ غنیمت (۳) تباہی بربادی (۴) وہ حملہ جو دشمن کے علاقہ میں لوٹ مار کے لیے کیا جائے (۵) ویران۔

غارت جانا - (ا - محاورہ) خراب ہو جانا - برباد ہو جانا - تباہ ہو جانا۔

غارت غول - (ع - صف) تباہ و برباد - ستیاناس۔

غارت فرمائے ہوش و شکیبائی - (ع - ف - صف) حواس اور صبر کو تباہ کرنے والا - مجازاً معشوق۔

غارت کا مارا - (ا - صف) (۱) تباہ شدہ (۲) خفگی کا کلمہ۔

غارت کرنا - (مص مرکب) (۱) لوٹنا کھسوٹنا - تباہ و برباد کرنا (۲) ضائع کرنا۔

غارت گاہ - (ع - ف - ا - مث) لوٹ کا مقام - قزاقوں کی پناہ گاہ۔

غارت گر - (ع - ف - صف) لٹیرا - قزاق - راہزن۔

غارت گرِ دین و ایمان - (ا - مذ) شیطان (کنایتہً) معشوق۔

غارت گری - (ع - ف - ا - مث) لوٹ مار - لوٹ کھسوٹ - راہزنی۔

غارت ہو - (بددعا) برباد ہو جائے اُجڑ جائے - مر جائے۔

غارتِ ہوش - (ع - ف - صف) (کنایتہً) خوبصورت - حسین معشوق طرح دار۔

غارت ہونا - (ا - محاورہ) (۱) لُٹنا - تباہ برباد ہونا (۲) ضائع ہونا۔

غارتی - (غا - رَ - تی) (اُ - صف) لوٹ مار کرنے والا۔

غاریقون - (غا - ری - قُون) (یو - ا - مذ) کھمبی - مسہل کی ایک دوا۔

غازہ - (غا - زَہ) (ف - ا - مذ) (۱) گلگونہ - اُبٹن - اُبٹنا (۲) سُرخی پوڈر (۳) خوشبودار پوڈر۔

غازی - (ع - ا - مذ) (۱) کافروں سے لڑنے والا مسلمان (۲) کافروں کو قتل کرنے والا مسلمان - بہادر - سُورما - فتح مند - شجاع۔

غازی مرد - (ع - ف - صف) بہادر آدمی - شجاع (۲) کنایتاً گھوڑا۔

غازی میاں - (ا - مذ) محمود غزنوی کے سالار مسعود غازی کا لقب۔

غازیانہ - (غا - ز - یا - نَہ) (ع - تابع فعل) بہادری سے۔

غاشیہ - (غا - شِ - یَہ) (ع - ا - مذ) (۱) پردہ (۲) زین پوش (۳) پالان۔

غاشیہ بردار - غاشیہ بردوش - (ع - ف - صف) (۱) مطیع (۲) فرماں بردار خادم۔

غاصب - (ع - صف) (۱) زبردستی کسی کا حق چھیننے والا (۲) حق مارنے والا۔

غافر - (ع - صف) چھپانے والا (۲) گناہ بخشنے والا۔

غافل - (ع - صف) غفلت کرنے والا - بے پروا - بے خبر - جمع: غافلین۔

غالب - (ع - صف) زبردست - زور آور - جیتنے والا - مغلوب کرنے والا (۲) اکثر - بیشتر (۳) اُردو کے شاعر اسد اللہ خاں کا تخلص۔

غالب آنا - (ا - محاورہ) (۱) جیت جانا - فتح مند ہونا - بڑھ جانا (۲) جیتنا۔

غالب ہے - (ا - محاورہ) یقین ہے - گمان ہے۔

غالباً - (غا - لِ - بن) (ع - تابع فعل) یقیناً - ضرور بر ضرور - شاید - بظاہر۔

غالی - (غا - لی) (ع - صف) (۱) حد سے بڑھا ہوا - بہت زیادہ - مبالغہ کا کلمہ (۲) اُونی قالین (۳) ایک فرقہ جو حضرت علی کو خدا مانتا ہے۔

غالیچہ - (غا - لی - چہَ) (ف - ا - مذ) (۱) قالین (۲) ایک قسم کا گلکاری دار اُونی بچھونا۔

غالیہ - (غا - لی - یَہ) (ع - ا - مذ) ایک خوشبو جو عنبر اور مشک سے مل کر تیار ہوتی ہے - خوشبو - مہک۔

غالیہ مو - (ع - ف - صف) خوشبودار بالوں والا - معشوق۔

غامض - (ع - صف) (۱) ناقابلِ فہم - جو مشکل سے سمجھ میں آئے - پوشیدہ - جمع: غوامض۔

غانماً - (غا - نِ - مَن) (ع - تابع فعل) فائدہ حاصل کیے ہوئے - اس حالت میں کہ مالِ غنیمت یعنی لوٹ کا مال رکھتا ہو - نفع حاصل کرنے والا۔

غائب - (ع - صف) غیر حاضر - پوشیدہ - جو موجود نہ ہو - جمع: غائبین۔

غائب باز - (ع - ف - صف) (۱) غائبانہ شطرنج کی بازی کھیلنے والا (۲) کامل شاطر جو دُور بیٹھے بیٹھے دوسرے شخص کو چال بتا کر بازی جیت لے۔

غائب غلّہ - (ا - صف) بالکل غائب۔

غائب غلّہ ہونا - (ا - محاورہ) اچانک آنکھوں سے اوجھل ہو جانا۔

غائب کرنا - (ا - محاورہ) (۱) چھپانا - چرانا (۲) چوری کرا دینا۔

غائب کھیلنا۔ (ا۔ محاورہ) پیٹھ موڑ کر شطرنج کھیلنا۔
غائب ہونا۔ (ا۔ محاورہ) پوشیدہ ہونا۔ چھپنا۔ چوری ہو جانا۔
غائبانہ۔ (غا۔ا۔با۔نہ) (ع۔ف۔ تابع فعل) غیر حاضری میں۔ غیر موجودگی میں۔ پیٹھ پیچھے
غائر۔ (ع۔صف) (۱) گہرا (۲) وسیع۔ نشیب۔ جمع: غائرین۔
غائی۔ (ع۔صف) آخری۔ غایت سے منسوب۔
غایت۔ (ع۔صف) (۱) غرض۔ مطلب (۲) منتہا۔ آخر۔ انجام۔ جمع: غایات۔
غایت الامر۔ (ع۔ متعلق فعل) انجام کار۔ آخر کار۔
غایت درجہ۔ (ع۔ف۔صف) حد درجہ۔ انتہائی۔

غ ــ ب

غب۔ (ع۔ا۔مث) باری کا بخار۔ نوبتی بخار۔
غُبار۔ (غُ۔بار) (ع۔ا۔مذ) (۱) گرد۔ دھول۔ خاک (۲) گرد دلی ہوئی ہوا (۳) رنج۔ ملال۔ آزردگی (۴) ایک خط کا نام۔
غبار آلود۔ غبار آلودہ۔ (ع۔ف۔صف) (۱) گرد میں بھرا ہوا (۲) مٹی میں اٹا ہوا۔
غبار آنا۔ (ا۔ محاورہ) دل میلا ہو جانا۔ کدورت پیدا ہو جانا۔
غبار اٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زمین سے گرد کا بلند ہونا (۲) آندھی آنا۔ آندھی اُٹھنا (۳) ملال دُور ہو جانا۔ تعلقات کا بحال ہو جانا۔
غبار بڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) کدورت زیادہ کرنا۔ ملال بڑھانا۔
غبار بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دل میں کدورت پیدا ہو جانا (۲) اُڑی ہوئی گرد کا بیٹھنا
غبار چھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) گرد کا پھیل کر کسی جگہ اکٹھا ہونا (۲) دُھند چھا جانا۔
غبار چھٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) صلح صفائی ہو جانا (۲) گرد کا بیٹھ جانا۔
غبارِ خاطر۔ (ع۔ا۔مذ) دل کا میل۔ کدورت۔ رنج۔ ملال۔
غبارِ راہ۔ (ع۔ا۔مذ) راہ میں اُڑنے والی گرد۔
غبار رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) کدورت رکھنا۔ رنج رکھنا۔
غبار نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) دل کی کدورت کا اظہار کرنا۔ دل کی بھڑاس نکالنا۔ رنج کی باتیں کرنا۔ مخالفت کرنا۔
غبار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ہوا میں گرد ہونا (۲) آپس میں رنجیدگی ہونا (۳) آنکھوں سے کم نظر آنا۔
غُبارا۔ (غُ۔با۔را) (اُ۔ا۔مذ) (۱) ایک باریک کاغذ کا بنا ہوا تھیلا جس کے اندر تیل میں تر کی ہوئی گیند رکھ کر اور اسے روشن کر کے ہوا میں اُڑاتے ہیں (۲) ایک قسم کی آتش بازی (۳) ہوا میں اُڑنے والا ایک قسم کا بیلون (Baloon) (۴) گولا (۵) ربڑ کی تنگ منہ کی تھیلی جس میں ہوا بھر کر بچے اس سے کھیلتے ہیں
غبارے سے ہوا نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) شیخی کرکری کرنا۔ غرور ٹوٹنا۔
غباوت۔ (غ۔با۔وَت) (ع۔ا۔مث) کم فہمی۔ کند ذہنی۔
غِبطہ۔ (غِب۔طہ) (ع۔ا۔مذ) کسی کی دولت پر اُس کے زوال کی خواہش کے بغیر رشک کرنا۔ رشک۔ برابری کی خواہش۔
غبغب۔ (غَب۔غَب) (ع۔ا۔مذ) ٹھوڑی کے نیچے کا لٹکا ہوا گوشت۔
غبن۔ (غ۔بَن) (ع۔ا۔مذ) (۱) خُرد بُرد۔ امانت میں خیانت۔ دغا بازی۔
غبن کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خیانت کرنا (۲) چرانا (۳) خُرد بُرد کرنا۔
غبی۔ (غَ۔بی) (ع۔صف) کند ذہن۔ کم عقل۔ کمزور حافظے والا۔ بے وقوف۔

غ ــ پ

غپ۔ (اُ۔ا۔مذ) (۱) جھوٹی بات۔ شیخی کی بات۔ گپ (۲) ضرب کی آواز (ق) (۳) جلدی سے حلق میں اُتر جانے کی آواز۔
غپ شپ۔ (ا۔مث) (۱) لغو باتیں (۲) وقت گزاری کی باتیں۔ تفریح۔
غپّا۔ (غپ۔پا) (اُ۔ا۔مث) جلدی سے اندر اُتر جانے والا (۲) دھوکا۔
غپا غپ۔ (اُ) (۱) متواتر۔ مسلسل۔ پے در پے (۲) کسی چیز کی ملائم چیز کے اندر آنے جانے کی آواز۔
غُپ۔ چُپ۔ خاموش (ق)۔
غپّی۔ (غپ۔پی) (اُ۔صف) جھوٹا۔ ڈینگیں مارنے والا۔ لپاٹیا۔

غ ــ ت

غَت رُبُود (غتربود)۔ (غت۔رُ۔بُود) (غَ۔تَر۔بُود) (اُ۔صف) (۱) ملاجلا۔ گڈمڈ (۲) گڑبڑ۔ برباد کرنا۔ خراب کرنا۔ کہتے ہیں کسی جاہل شاگرد نے اُستاد سے کہا سعدیؒ کے مصرع "کہ سعدی کہ گوئے بلاغت ربود" سمجھ میں تو آ گیا ہے مگر غت ربود کے معنی سمجھ میں نہیں آئے۔ اس سبب سے مشہور ہو گیا۔ دوسری روایت یہ ہے کہ مصرعہ متذکرہ کے معنی سمجھاتے وقت نیم عالم ملّا نے شاگرد کو بتایا کہ "سعدی کی گیند بلا کی" پھر کہا غت ربود، صیغہ عربی کا ہے۔ آگے پڑھ۔ یوں شہرت ہو گئی۔
غت ربود (غتربود) کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ملا جُلا دینا۔ گڈمڈ کر دینا (۲) چرا لینا۔ اُڑا لینا (۳) خراب کر دینا۔ برباد کر دینا۔

غ ــ ٹ

غٹ۔ (اُ۔ا۔مذ) (۱) ہجوم۔ اژدہام۔ غول (۲) حلق میں اُتر جانے کی آواز۔ گھونٹ گھونٹ پانی پینے کی آواز (۳) ایک دم۔ فوراً۔
غٹ پٹ ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) باہم لڑائی میں گتھ جانا۔
غٹ غٹ۔ (ا۔مث) جلدی جلدی پانی پینے کی آواز۔
غٹ غٹ پینا (چڑھنا)۔ (ا۔ محاورہ) کسی رقیق چیز کو جلدی جلدی پینا۔
غٹ کے غٹ۔ (ا۔صف) غول کے غول۔ ٹھٹ کے ٹھٹ۔ انبوہِ کثیر۔
غٹّا۔ (ق۔ا۔مذ) ڈٹا۔ ڈاٹ۔
غٹا غٹ۔ (غ۔ٹا۔غٹ) (اُر۔ا۔مث) متواتر پینے کی آواز۔ بغیر سانس لیے پینے کی کیفیت۔ ایک دم۔

غُٹرغُٹر۔ (غُ۔ٹَر۔غُ۔ٹَر) [اُ۔ا۔مٹ] (۱) مزے لے لے کر (۲) گھونٹ لیے بغیر۔
غٹرغٹر پینا۔ (ا۔ محاورہ) مزے لے لے کر پینا (۲) سانس لیے بغیر جلدی جلدی پینا
غٹرغٹر سُننا۔ (ا۔ محاورہ) دلچسپی سے سُننا۔ ذوق وشوق سے سُننا۔
غٹرغوں۔ غٹ غوں۔ (غُ۔ٹَر۔غُوں۔ غُٹ۔غوُں) [اُ۔صوت۔مٹ] کبوتر یا فاختہ کی آواز۔
غٹک جانا۔ (غ۔ٹک۔جا۔نا) [اُ۔مص] نگل جانا۔ جلدی سے پی جانا۔

غ ـــ ث

غَث۔ (ع۔صف) لاغر۔ دُبلا۔
غثی۔ (ع۔ا۔مث) متلی ہونا۔ دل متلانا۔
غثیان۔ (غث۔یان) [ع۔ا۔مذ] (۱) متلی (۲) جی متلانا (۳) طبیعت کا مالش کرنا۔ جی گھبرانا۔

غ ـــ چ

غچ۔ [اُ۔ا۔مث] گوشت میں کسی دھار دار آلے کے گھسنے کی آواز۔ کیچڑ میں چلنے کی آواز (۲) مجامعت کے عمل سے پیدا شدہ آواز۔
غچا۔ (غَ۔چا) [اُ۔ا۔مذ] دھوکا۔ فریب۔ جُل۔
غچا دینا۔ (ا۔ محاورہ) دھوکا دینا۔ فریب دینا۔
غچا کھانا۔ (ا۔ محاورہ) دھوکا کھانا۔ فریب کھانا۔
غچاغچ۔ (غَ۔چا۔غَچ) [اُ۔ا۔مث] (۱) تلواروں کے متواتر جسم پر پڑنے کی آواز (۲) کیچڑ یا دلدل میں پاؤں رکھ کر نکالنے کی آواز۔
غچاکا۔ (غَ۔چا۔کا) [اُ۔صف] بھرے جسم کا۔ موٹا تازہ۔
غچ پچ۔ [اُ۔ا۔مث] کھچا کھچ۔ اژدحام۔ بھیڑ۔
غچلی۔ (غچ۔لی) [اُ۔صف] گندہ۔ میلا۔ غلیظ۔ کثیف۔

غ ـــ د

غدّار۔ (غَد۔دار) [ع۔صف] (۱) ملک کا دشمن۔ ملک کے دشمنوں سے مل جانے والا۔ نمک حرام۔ سرکش۔ باغی۔ دغاباز (۲) بہت بڑا۔ وسیع۔
غدّاری۔ (غَد۔دا۔ری) [ع۔ا۔مث] بے وفائی۔ ملک دشمنی۔ بدعہدی۔ بغاوت سرکشی۔
غدر۔ (ع۔ا۔مذ) بغاوت۔ بلوہ۔ ہنگامہ۔
غدر پڑنا۔ غدر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بغاوت ہونا۔ ہنگامہ برپا ہونا۔ لُوٹ مار کا بازار گرم ہونا۔
غدر مچانا۔ غدر کرنا۔ (ا۔ محاورہ) ہنگامہ برپا کرنا۔ فساد اٹھانا۔ بلوہ کرنا۔
شور کرنا۔
غدری۔ (ق۔صف) غدار۔ بے وفا۔
غدود۔ (غُ۔دُود) [اُ۔ا۔مذ] جسم کے اندر کی گانٹھ۔ گلٹی۔ عربی میں غدّہ۔
غدیر۔ (غَ۔دیر) [ع۔ا۔مذ] تالاب۔ جوہڑ۔ جھیل۔ کُنڈ۔ حوض۔ ڈھلوان خطہ۔
غدیرخم۔ دیکھیے عیدِ غدیر۔

غ ـــ ذ

غِذا۔ (غِ۔ذا) [ع۔ا۔مث] خوراک۔ کھانا۔ جمع: اَغذیہ۔
غذا لگنا۔ (ا۔ محاورہ) غذا کا جزوِ بدن بننا۔ خوراک کا جسم پر اثر کرنا۔
غذائے ثقیل۔ (ع۔ا۔مث) کھانا جو دیر میں ہضم ہو۔
غذائے لطیف۔ (ع۔ا۔مث) ہلکی خوراک۔ جلد ہضم ہونے والا کھانا۔
غِذائی۔ (غِ۔ذا۔ای) [ع۔صف] غذا سے منسوب۔ کھانے کا عنصر رکھنے والی شے۔
غِذائیات۔ (غِ۔ذا۔ای۔یات) [ع۔ف۔ا۔مث] (۱) غذا سے متعلق چیزیں یا باتیں (۲) کھانے پینے کی چیزیں (۳) غذائیت کی جمع۔
غذائیت۔ (غِ۔ذا۔ا۔یت) [ع۔ف۔ا۔مث] کسی شے میں غذا کا عنصر پایا جانا۔ حاصلِ غذا (۲) غذا ہونے کی حالت۔

غ ـــ ر

غرّا۔ (غر۔را) [ع۔صف] (۱) سفید۔ چمکیلی۔ روشن (۲) گھمنڈ۔ فخر (۳) مشہور۔ جیّد۔ عمدہ۔
غرّا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) اترانا۔ گھمنڈ کرنا۔
غرّا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) گھمنڈ ہونا۔ فخر ہونا۔
غَرّے میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) غرور کرنا۔ گھمنڈ کرنا۔
غرّا۔ غرّہ۔ (غُر۔را۔غُر۔رَہ) [ع۔ا۔مث] (۱) چاندنی رات۔ پہلی کا چاند۔ مہینے کی پہلی تاریخ (۲) ناغہ۔ تعطیل۔
غُرّا بتانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پہلی تاریخ کا وعدہ کرنا۔ ٹالنا۔ بہانہ کرنا (۲) ناغہ کرنا۔ غیر حاضر ہونا۔
غرّا (دینا) کرنا۔ (ا۔ محاورہ) ناغہ کرنا۔ تعطیل منانا۔ کام کو ٹالنا۔
غرّا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) گھمنڈ ہونا۔ ناز ہونا۔ فخر ہونا۔
غُراب۔ (غُ۔راب) [ع۔ا۔مذ] کوّا۔
غرابت۔ (غَ۔را۔بَت) [ع۔ا۔مث] (۱) انوکھا پن (۲) تحریر میں نامانوس الفاظ کا استعمال۔
غراٹا۔ (غر۔را۔ٹا) [اُ۔ا۔مذ] پانی کے تیز بہنے کی آواز۔ تیز آواز۔
غرارہ۔ (غَ۔را۔رَہ) [ع۔ار۔ا۔مذ] (۱) حلق میں پانی ڈال کر اور اندر سے ہوا نکال کر گلے کو صاف کرنا۔ غرغرہ (۲) غرغرہ کرنے کی دوائیں (۳) ڈھیلا پاجامہ۔

غزارہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) دوا کی کلی کرنا۔
غزاز۔ (ق۔ صف) سرکش۔ مغرور۔ متکبر (۲) شجاع۔ بہادر۔
غزازی۔ سرکشی۔
غرّال۔ (غر۔ راں) (ف۔ صف) (۱) خوں خوار (۲) دھاڑنے والا۔ گرجنے والا۔
غرّانا۔ (غُر۔ را۔ نا) (اُر۔ مص) غصے کی آواز نکالنا (۲) دہاڑنا۔ غرغر کرنا۔ ڈرانا۔ گھرکنا (۳) کفرانِ نعمت کرنا۔
غُراہٹ۔ (ا۔ مث) غرّانے کی آواز۔
غرائب۔ (غَ۔ را۔ اِب) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) عجیب وغریب۔ انوکھے۔ نوادر۔ غریب کی جمع بمعنی عجیب۔
غَرب۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) سُورج ڈوبنے کی جگہ (۲) نگاہ سے اوجھل ہونا۔ مغرب۔ پچھم
غُربا۔ (غُ۔ را۔ با) (ع۔ ا۔ مذ) مفلس۔ نادار (۲) مسافر۔ پردیسی۔ غریب کی جمع۔
غربال۔ (غر۔ بال) (ع۔ ا۔ مث) (۱) چھلنی (۲) پیٹ کا ہلکا۔ کم ظرف۔
غُربت۔ (غُر۔ بَت) (ع۔ ا۔ مث) (۱) مسافرت۔ بے وطنی (۲) مفلسی۔
غُربت اندر وطن۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) (۱) صوفیاء اور متصوفین کی ایک اصطلاح جب انسان صفاتِ خدا میں محو ہو کر صفاتِ بشری سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ تو اس حالت کو غربت اندر وطن کہتے ہیں (۲) بےچارگی۔
غُربت دیدہ۔ غُربت زدہ۔ غُربت کا مارا۔ (ع۔ ف۔ صف) (۱) پردیس میں (۲) مفلس۔ محتاج (۳) وطن سے دُوری کا ستایا ہوا۔
غَربی۔ (غَر۔ بی) (ع۔ صف) مغرب سے منسوب۔ مغرب کا رہنے والا (۲) سُرخ کھجور کی شراب
غَرپچہ۔ (ق۔ ا۔ مث) (۱) گھنی جھاڑی
غُرش۔ (غُر۔ رِش) (ف۔ ا۔ مث) (۱) ناراض ہونا۔ غصہ ہونا۔ غرّانا۔ ہیبت۔
غَرَض۔ (غَ۔ رَض) (ع۔ ا۔ مث) (۱) مطلب۔ ضرورت (۲) حاجت۔ پروا (۳) ارادہ (۴) ہدف۔ نشانہ (۵) حاصل کلام۔ قصۂ مختصر۔ بس (۶) کلام تعلق۔ جمع: اغراض
غرض آشنا۔ غرض آلود۔ غرض آمیز۔ (ع۔ صف) (۱) مطلبی۔ خود غرض۔ لالچی۔ حریص (۲) ابن الوقت۔ موقع پرست۔
غرض اٹکی ہونا۔ غرض اٹکنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کام آپڑنا۔ مطلب ہونا۔ لالچ ہونا۔ ضرورت ہونا۔
غرض باؤلی ہوتی ہے۔ (ا۔ مثل) مطلب آدمی کو دیوانہ بنا دیتا ہے۔
غرض پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی سے کچھ کام ہونا۔ حاجت ہونا۔
غرض جتانا۔ (ا۔ محاورہ) ضرورت سے باخبر کرنا (۲) کچھ مانگنا۔
غرض تو گوئی عذابست جانِ مجنوں را بلائے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ } مجنوں کی جان کے لیے دوہرا عذاب ہے۔ لیلیٰ کی صحبت کی بلا اور اس کی جدائی ہر طرح مشکل ہے۔
غرض ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کام پڑنا (۲) کسی کے متعلق کوئی کام ڈالنا۔
غرض رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مطلب رکھنا (۲) اُمید رکھنا (۳) آرزو رکھنا۔
غرض کا آشنا (دوست۔ یار)۔ (ا۔ مثل) (۱) مطلبی دوست (۲) خود غرض دوست۔
غرض کا باؤلا۔ (۱) حاجت مند (۲) مطلب کا غلام۔ مطلبی۔ لالچی۔
غرض کا باؤلا اپنی گاوے۔ (ا۔ مثل) غرضمند اپنی ہی بات کی دُھن میں لگا رہتا ہے۔ دوسرے کی نہیں سنتا۔

غرض کہ (غرضیکہ)۔ (ع۔ متعلق فعل) حاصل مطلب یہ ہے۔ قصہ مختصر یہ ہے
غرض کے لیے گدھے کو باپ بنانا پڑتا ہے۔ (ا۔ مثل) اپنا کام نکالنے کے لیے ذلیل سے ذلیل کی بھی خوشامد کرنی پڑتی ہے۔
غرض مند۔ (ع۔ ف۔ صف) حاجت رکھنے والا۔ جس کا کام اٹکا ہو (۲) مطلبی۔
غرض نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) مطلب سیدھا کرنا۔ حاجت پوری کرا لینا۔
غرض نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) مطلب براری کرنا۔ کام نکل جانا۔ مقصد حاصل ہو جانا۔
غرض نکلی آنکھ بدلی۔ (ا۔ مثل) مطلب پُورا ہو جانے پر پروا نہ کرنا۔
غرض ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مطلب ہونا۔ واسطہ ہونا۔ کام پڑنا۔ تعلق ہونا۔
غَرَضی۔ (غَ۔ رَ۔ ضی) (اُر۔ صف) (۱) لالچی۔ غرض مند۔ مطلبی۔
غرغرہ۔ (غَر۔ غَ۔ رَہ) (ع۔ ا۔ مذ) غزارہ۔ کلی۔
غُرفات۔ (غُ۔ رَ۔ فات) (ع۔ ا۔ مذ) غرفہ کی جمع۔ دریچے۔ کھڑکیاں۔
غُرفش۔ (غُر۔ فِش) (ف۔ ا۔ مث) دھمکی۔ تکرار۔ غصہ (۲) غُرّانا۔
غُرفہ۔ (غُر۔ فَہ) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) بالاخانہ۔ برآمدہ۔ کھڑکی۔ دریچہ (۲) خلوت۔ گوشۂ تنہائی۔
غُرفہ کی بات۔ (ع۔ ا۔ مذ) پوشیدہ بات۔ رازِ مخفی۔ بھید۔
غَرَق۔ (ع۔ صف) (۱) ڈوبا۔ غریق (۲) محو (۳) اوجھل۔ غائب (۴) نشے میں چُور۔
غرق کرنا۔ (مص۔ مرکب) (۱) پانی کے نیچے پہنچا دینا (۲) محو حیرت کرنا۔
غرق ہونا۔ (مص۔ مرکب) (۱) ڈوبنا۔ پانی کا سر سے گذر جانا (۲) بہت مصروف اور مشغول ہونا (۳) نشہ میں چُور ہونا۔
غرقاب۔ (غَر۔ قاب) (ف۔ صف) پانی میں ڈوبا ہوا۔
غَرقی۔ (غَر۔ قی) (اُر۔ صف) ڈوبا ہوا۔ غرق شدہ۔ ڈوبنے والا۔ پانی میں ڈوبی ہوئی زمین۔
غرقی آنا۔ (ا۔ محاورہ) سیلاب آنا۔
غَرکی۔ (ق۔ ا۔ مث) ڈر۔ دہشت۔
غُروب۔ (غُ۔ رُوب) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) سُورج یا چاند کا ڈوبنا (۲) زوال۔ خاتمہ۔
غروب ہونا۔ (مص۔ مرکب) (۱) چھُپنا۔ ڈوبنا (۲) غائب ہونا۔ رُوپوش ہونا (۳) زوال پذیر ہونا۔
غُرور۔ (غُ۔ رُور) (ع۔ ا۔ مذ) گھمنڈ۔ ناز۔ اکڑ۔ فخر۔ تکبر۔ خود بینی۔ ابھیمان۔
غرور آنا۔ غرور کرنا۔ غرور ہونا۔ (ا۔ محاورہ) گھمنڈ کرنا۔ اکڑ کرنا۔ تکبر کرنا۔
غرور توڑ دینا۔ غرور ڈھا دینا۔ (ا۔ محاورہ) متکبر اور مغرور کو نیچا دکھا دینا۔
غرور ٹوٹ جانا۔ غرور نکل جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تکبر کی عادت کا ختم ہو جانا (۲) اکڑنے والے کا نیچا دیکھ لینا (۳) متکبر کا راہِ راست پر آ جانا۔
غرورِ حُسن و جمال۔ (ف۔ ا۔ صف) حُسن اور خوبصورتی کا گھمنڈ۔
غرور کا سر نیچا۔ (ا۔ مثل) غرور کرنے والے کو سزا مل جاتی ہے۔
غَرّہ۔ (غَر۔ رَہ) (ع۔ ا۔ مذ) دیکھیے غرّا۔ گھمنڈ۔ غرور (۲) ناغہ۔ تعطیل۔
غریب۔ (غَ۔ رِیب) (ع۔ صف) (۱) مُفلس۔ نادار (۲) مسافر۔ اجنبی۔ پردیسی۔ (۳) نادر شے۔ عجیب۔ جمع: غُربا۔ غریباں۔
غریب آزار۔ (ع۔ صف) غریبوں کو ستانے والا۔

غریب الدّیار (غریبُ الوطن) ۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) مسافر۔ پردیسی۔ بے وطن ۔ بے گھر۔

غریب پرور۔ (ع۔ ف۔ صف) غریبوں کو پالنے والا۔ فیاض۔ سخی۔

غریب حرام زادہ ۔ (ا۔ مثل) وہ شخص جس کی صورت مسکینوں کی سی ہو اور اعمال بدمعاشوں کے سے ۔

غریب خانہ ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) اپنا گھر (انکساری کا کلمہ) جھونپڑا۔

غریب زادہ ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) (۱) غریب کا بیٹا (۲) رنڈی کا بیٹا۔ حرام زادہ۔

غریب غربا۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) محتاج ۔ مفلس لوگ۔

غریب کی جورو سب کی بھابی۔ (ا۔ مثل) غریب پر سب کا بس چلتا ہے۔

غریب نواز۔ (ع۔ ف۔ صف) (۱) غریب پرور (۲) خواجہ معین الدّین چشتی اجمیری کا خطاب۔

غریب نوازی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) مہربانی۔ پرورش۔

غریب الوطنی ۔ (ع۔ ا۔ مث) مسافرت۔ وطن سے دُور ہونا۔

غریبوں نے روزے رکھے دن بڑے ہو گئے ۔ (۱) نیک کام میں دشواری پیدا ہونا (۲) مفلسی کو ہزار مصیبتیں ۔ غریبوں کی شامت آئی ہے ۔

غریبا مئو۔ (غَ۔ ری۔ با۔ مَ۔ اُو) (اُ۔ ا۔ مذ۔ صف) (۱) دال دلیا۔ غریبوں جیسا رُوکھا سُوکھا (۲) غریبوں کی بستی۔

غریبانہ ۔ (غَ۔ ری۔ با۔ نہَ) (ع۔ ف۔ صف) غریب کی مانند۔ غریبوں جیسا۔

غریبی ۔ (غَ۔ ری۔ بی) (ف۔ ا۔ مث) (۱) محتاجی ۔ مفلسی (۲) مسافرت۔ عاجزی

غریبی آنا۔ (ا۔ محاورہ) محتاج ہونا۔

غریزی ۔ (غَ۔ ری۔ زی) (ع۔ صف) (۱) طبعی ۔ فطری۔ حقیقی۔

غریق ۔ (غَ۔ ریق) (ع۔ صف) ڈوبا ہوا۔ سمایا ہوا۔ محو۔

غریقِ رحمت ۔ (ع۔ صف) مرحوم۔ مغفور۔ رحمتِ خداوندی میں ڈوبا ہوا۔

غریقِ رحمت ہو۔ (دُعا) خدا رحمت میں غرق کرے ۔ خدا بخشے ۔

غِریو۔ (غِ۔ ریو) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) فریاد۔ گرج ۔ شور۔ چیخ پُکار۔

غ ـــ ڑ

غڑاپ ۔ (غَ۔ ڑاپ) (اُ۔ ا۔ مذ) پانی میں غوطہ لگانے یا ڈوبنے کی آواز۔

غڑاپ سے ۔ (ا۔ متعلق فعل) جلدی سے ۔ آناً فاناً۔

غڑپ ۔ (غَ۔ ڑپ) (اُ۔ ا۔ مث) ڈوبنے کی آواز (۲) پلک جھپکتے ۔ آناً فاناً۔

غڑپ شڑپ ۔ (ا۔ صف) (۱) جلدی کھا جانا (۲) جلد جلد باتیں کرنا۔

غڑپ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) غوطہ لگانا (ق)۔

غ ـــ ز

غزا۔ (غَ۔ زا) (ع۔ ا۔ مذ) مذہبی جنگ۔ جہاد۔ جمع: غزوات۔

غزات ۔ (ع۔ ا۔ مذ) غازی کی جمع ۔ دین کے دشمنوں کو مارنے والے۔

غزال۔ (غَ۔ زال) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) ہرن کا بچہ (۲) ہرن۔ جمع: غزلان۔

غزال چشم۔ (ع۔ ف۔ صف) بڑی بڑی آنکھوں والا۔ ہرن کی سی آنکھوں والا۔ معشوق۔

غزالِ ختن ۔ (ع۔ ف۔ صف) شہر ختن کا آہو۔ معشوق۔

غزالِ رعنا۔ (ع۔ ف۔ صف) معشوق۔

غزالِ کعبہ۔ (ع۔ ا۔ مذ) سونے کا ہرن جو زمانہ جاہلیت میں زم زم میں پایا گیا اور اسے کعبہ میں لٹکا دیا گیا تھا۔

غزالہ۔ (غَ۔ زا۔ لہَ) (ع۔ ا۔ مث) (۱) ہرن کا مادہ بچہ۔ غزال کی تانیث۔

غزالی ۔ (غَ۔ زا۔ لی) (ع۔ صف) منسوب بہ غزالہ جو طوس میں ایک گاؤں ہے۔ امام محمد غزالی۔

غزل۔ (غَ۔ زَل) (ع۔ ا۔ مث) (۱) عورتوں سے باتیں کرنا۔ عورتوں کے حسن و جمال کی تعریف کرنا (۲) نظم کی ایک صنف جس میں عشق و محبت کا ذکر ہوتا ہے۔ غزل کا ہر شعر جداگانہ مضمون کا حامل ہوتا ہے۔ اس کا پہلا شعر مطلع اور آخری مقطع کہلاتا ہے۔

غزل بنانا۔ (ا۔ محاورہ) غزل کی اصلاح کرنا۔

غزل پرداز۔ (ع۔ ف۔ صف) غزل گو شاعر۔

غزل پڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) غزل سُنانا۔

غزل پھیکی پڑ جانا۔ غزل ٹھنڈی ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) دوسرے غزل پردازان کے مقابلہ پر غزل کا رنگ نہ جمنا۔

غزل چمکانا۔ (ا۔ محاورہ) غزل کو اصلاح دے کر بہتر بنا دینا۔

غزل چمکنا۔ (ا۔ محاورہ) غزل کی تعریف ہونا۔ غزل کا مشاعرے میں مقبول ہونا۔

غزل خواں۔ (ع۔ ف۔ صف) غزل پڑھنے والا۔

غزل سرا۔ (ع۔ ف۔ صف) ترنم سے غزل پڑھنے والا۔

غزل کہنا۔ (ا۔ محاورہ) غزل لکھنا۔ عشقیہ شعر کہنا۔

غزل گو۔ (ع۔ ف۔ صف) غزل لکھنے یا سنانے والا۔ شاعر۔

غزل گوئی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) غزل لکھنے کا فن۔

غزل مسلسل۔ (ع۔ ا۔ مث) وہ غزل جس میں کوئی مسلسل مضمون بیان کیا گیا ہو۔

غزلیت۔ (ع۔ ا۔ مث) غزل کی کیفیت یا خوبی۔

غزنوی۔ (غز۔ نَ۔ وی) (ف۔ صف) (۱) غزنی کا رہنے والا (۲) (کنایتہً) سلطان محمود غزنوی۔

غزوہ ۔ (غز۔ وَہ) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) وہ جہاد جس میں رسول مقبول صلعم شریک ہوئے (۲) دینی جنگ۔ جمع: غزوات۔

غ ـــ س

غسّال ۔ (غَس۔ سال) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) نہلانے والا (۲) مُردے کو نہلانے والا۔

غسّالہ ۔ (غَس۔ سا۔ لہَ) (ع۔ ا۔ مث) (۱) نہلانے والی (۲) مُردوں کو نہلانے والی۔

غسالہ ۔ (غُس۔ سا۔ لہَ) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) دھووَن (۲) استعمال شدہ پانی (۳)

وہ پانی جس سے ہاتھ منہ دھویا جائے اور دھونے کے بعد پھینک دیا جائے۔
غُسل ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) نہانا۔ اشنان۔ جسم کو دھونا۔
غُسل خانہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) نہانے کا کمرہ۔ باتھ رُوم۔ حمام۔
غُسل دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) مُردے کو نہلانا۔ نہلانا۔
غُسلِ صحت ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) بیماری سے اچھا ہونے پر نہانا (۲) اچھا ہونے کی تقریب منانا۔
غُسل کرنا ۔ (مص ۔ مرکب) نہانا۔
غُسل کی حاجت ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) احتلام ہوجانا (۲) بدن ناپاک ہوجانا۔
غُسلِ میّت ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) مُردے کو نہلانا۔

غ ــــ ش

غَش ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) بے ہوشی۔ ناطاقتی۔
غش آنا ۔ غش آجانا ۔ غش پڑنا ۔ غش کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بے ہوش ہوجانا حواس کھو بیٹھنا۔ گم سُم رہ جانا۔ حیرت زدہ ہونا۔ غشی طاری ہوجانا۔
غش پر غش آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی صدمے کے باعث بار بار بے ہوش ہوجانا۔
غش طاری ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) بے ہوش ہونا۔
غش ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) بے ہوش ہونا (۲) فریفتہ ہونا۔ عاشق ہونا۔
غِش ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) کدورت ۔ تشویش (۲) کھوٹا پن۔
غشی ۔ (غَ ۔ شی) (ف ۔ ا ۔ مث) بے ہوشی۔

غ ــــ ص

غَصَب ۔ (غَ ۔ صَب) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) خیانت (۲) ناجائز قبضہ (۳) زبردستی کرنا۔
غصب کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) زبردستی قبضہ کرلینا۔ خیانت کرنا۔ کسی کا حق چھین لینا۔
غصب ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) خورد برد ہوجانا۔ ہتھیا لیا جانا۔
غصباً ۔ (غص ۔ بن) (ع ۔ ف ۔ تابع فعل) زبردستی ۔ ناجائز طور پر۔
غصبی ۔ (غص ۔ بی) (ع ۔ صف) غصب کیا ہوا۔ غصب کرنے والا۔ خائن۔
غُصّہ ۔ (غص ۔ صہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) برہمی ۔ خفگی ۔ ناراضی ۔ عتاب ۔ رنجش۔
غصہ آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) خفا ہونا۔ ناراض ہونا۔ طیش آنا۔
غصہ اُتارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی کو سزا دے کر اپنی تسکین کرلینا۔ کسی پر خفا ہو کر اپنا دل ٹھنڈا کرلینا۔
غصہ اُترنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی پر خفا ہونا۔ خفگی دُور ہوجانا۔ بخار نکلنا۔
غصہ اُٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی کی خفگی کو برداشت کرنا۔
غصہ بڑا عقل مند ہوتا ہے ۔ (ا ۔ مثل) (۱) زبردست پر کبھی غصہ نہیں آتا (۲) غصہ ور غصہ میں بھی انجام کا خیال رکھتا ہے۔
غصہ پینا ۔ غصہ پی جانا ۔ غصہ تھوک دینا ۔ غصہ مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ضبط کرنا۔ برداشت کرنا۔ خفگی سے باز آنا۔ راضی ہوجانا۔

غصہ چڑھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) طیش آنا۔ خفگی ہونا۔ عتاب آنا۔
غصہ دلانا ۔ (ا ۔ محاورہ) خفا کرنا۔ ناراض کرنا۔
غصے سے بھُوت ہوجانا ۔ (ا ۔ محاورہ) غصہ کے مارے آپے سے باہر ہوجانا
غصہ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) خفا ہونا۔
غصہ کی آنکھ ۔ (ا ۔ مث) وہ نظر جس سے غصہ ظاہر ہو۔
غصہ کی جھانجھ ۔ (ا ۔ مث) غصہ کا جوش۔ غصے میں اول فول بکنا۔
غصہ میں بھر جانا ۔ غصہ میں بھرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بہت ناراض ہونا۔
غصہ میں لال ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) غصے کے مارے آپے سے باہر ہوجانا۔
غصہ ناک پر ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) جلد غصہ آنا۔
غصہ نکالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) غصہ کا اظہار کرنا (۲) بدلہ لے کر دل ٹھنڈا کرنا۔
غصہ ور ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) بدمزاج ۔ جسے جلد غصہ آئے۔
غصے میں آگ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) بہت خفا ہونا۔
غصے ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) خفا ہونا۔ ناراض ہونا۔
غُصیل ۔ غُصیلا ۔ (غُ ۔ صیل ۔ غُ ۔ صے ۔ لا) (اُ ۔ صف) بدمزاج ۔ غصہ ور۔

غ ــــ ض

غَضّ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) آنکھیں بند کرنا ۔ جھکانا۔
غضِ بصر ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) نگاہیں جھکانا۔
غضب ۔ (غَ ۔ ضَب) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) قہر ۔ غصہ (۲) آفت ۔ مصیبت (۳) بے انصافی ۔ ظلم (۴) کلمۂ حیرت اور کلمۂ مبالغہ بمعنی بہت ۔ ازحد ۔ (۵) بے جا بات (۶) اندھیر ۔ زبردستی (۷) ۔ بڑھ چڑھ کر (۸) اچھا ۔ عمدہ۔
غضب آلُود ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) غصہ میں بھرا ہوا۔
غضب آنا ۔ غضب ٹُوٹ پڑنا ۔ غضب ٹوٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) عذاب آنا ۔ مصیبت آنا ۔ آفت آنا ۔ شامت آنا ۔ غصہ آنا۔
غضبِ الٰہی ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) خدا کا قہر۔
غضب پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) آفت آنا ۔ عذابِ الٰہی میں گرفتار ہونا ۔ صدمہ پہنچنا۔
غضب توڑنا ۔ غضب ڈھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) فساد برپا کرنا۔
غضب خدا کا ۔ (ا ۔ مذ) (۱) خدا کا خوف کرو (۲) حیرت اور تعجب ظاہر کرنے کا کلمہ۔
غضب ڈھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) انوکھی بات کرنا (۲) آفت برپا کرنا ۔ ظلم کرنا۔
غضب کا دیدہ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) بہت بے شرم اور ڈھیٹ ہونا۔
غضب کا سامنا ۔ (ا ۔ مذ) بُرا وقت پڑنا۔
غضب کی ۔ (ا ۔ صف) (۱) بے طرح ۔ ازحد (۲) تعریف کے قابل۔
غضب میں آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مصیبت میں پھنس جانا۔
غضب میں پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جھگڑے میں پڑنا ۔ مصیبت میں گرفتار ہونا۔
غضب ناک ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) خفا ۔ غصہ میں بھرا ہونا۔
غضب ناک کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) غصہ دلانا۔
غضب ناک ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) غصہ میں بھر جانا ۔ خفا ہونا ۔ آپے سے باہر ہونا۔
غضب نازل ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) آفت آنا ۔ خدا کا قہر گرنا۔

غضب ہوگیا۔ (کلمۂ حیرت) بہت بُرا ہوا۔
غضب ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خفا ہونا (۲) کام خراب ہونا۔
غضب ہے۔ (ا۔ تابع فعل) ستم ہے۔ اندھیر ہے (۲) کمال ہے۔ سُبحان اللہ
غضبن۔ (غض۔ بَن) (اُر۔ ا۔ مث) عیارہ۔ مکّارہ۔
غضبی۔ (غض۔ بی) [اُر۔ صف] (۱) ظالم۔ غصہ ور (مذ) (۲) ظالم شخص۔ غصہ والا شخص (مث) (۳) غصہ۔ غضب۔
غضبی آنا۔ (ا۔ محاورہ) آفت آنا۔ غصہ آنا۔
غضبی باندی۔ (ا۔ صف) وہ کنیز جو زیرِ عتاب ہو۔
غضبی خانہ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) غصہ۔ غضب۔ قہر۔
غضنفر۔ (غ۔ ضن۔ فر) [ع۔ ا۔ مذ] شیر۔ بہادر۔
غضنفری۔ (غ۔ ضَن۔ ف۔ ری) [ع۔ ا۔ مث] بہادری۔ شجاعت۔

غ — ف

غف۔ (ف۔ صف) دبیز۔ خُوب ٹھوک کر بُنا ہوا کپڑا۔ موٹا۔ گف۔
غفّار۔ (غف۔ فار) [ع۔ صف] بڑا بخشنے والا۔ چھپانے والا۔ خدا کا صفاتی نام۔
غفّاری۔ (غف۔ فا۔ ری) [ع۔ صف] (۱) عرب کے قبیلۂ غفار سے نسبت رکھنے والا (۲) بہت بخشنے والا ہونا۔
غفران۔ (غف۔ ران) [ع۔ ا۔ مذ] معافی۔ بخشش۔ گناہ معاف کرنا۔
غفران مآب۔ غفران پناہ۔ (ع۔ صف) مرحوم۔ بخشا ہوا۔ خدا کی پناہ میں۔
غفرلہٗ۔ (غُ۔ فِر۔ لَ۔ ہو) [ع۔ کلمۂ دُعا] (۱) اس کے لیے بخشش کی جائے (۲) خدا اس کی مغفرت کرے۔
غفلت۔ (غف۔ لت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) بھُول چُوک۔ غلطی۔ خطا۔ قصُور۔ بے خبری۔ لاپرواہی (۲) اُونگھ۔ نیند۔ بے ہوشی۔
غفلت پیشہ۔ غفلت زدہ۔ (ع۔ ف۔ صف) (۱) غافل (۲) بے خبر۔ (۳) غفلت کرنے والا۔
غفلت چھانا۔ غفلت طاری ہونا۔ غفلت ہوجانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غافل ہوجانا (۲) اُونگھنا (۳) بے خبر ہوجانا۔
غفلت سے۔ (ا۔ متعلق فعل) بے پرواہی سے (۲) بے خبری سے۔ کم توجہی سے
غفلت شعار۔ (ع۔ صف) غفلت کرنے والا۔ غافل۔
غفلت کا پردہ (پڑنا) پڑجانا۔ (ا۔ محاورہ) بے خبر ہوجانا۔ مدہوش ہوجانا
غفلت کرنا۔ (ا۔ محاورہ) کوتاہی کرنا۔ خبر نہ لینا۔ بے پروائی کرنا۔
غفلت کی نیند سونا۔ (ا۔ محاورہ) غافل ہوکر سونا۔ گہری نیند سونا۔ بے خبر ہوجانا
غفلتی۔ (غف۔ لَ۔ تی) [اُر۔ صف] بے پروا۔
غفور۔ (غَ۔ فور) [ع۔ صف] (۱) بڑا بخشنے والا (۲) گناہوں کا چھپانے والا۔ (۳) اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام۔
غفورُالرحیم۔ (ع۔ صف) (۱) بخشش اور رحم کرنے والا (۲) بخشنے والا مہربان۔ (۳) اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام۔
غفیر۔ (غَ۔ فیر) [ع۔ صف] (۱) بہت (۲) انبوہ۔ بھیڑ۔

غ — ل

غُل۔ (ف۔ ا۔ مذ) شور۔ ہنگامہ۔ چیخم دھاڑ (ع) (۲) زنجیر۔ طوق۔
غل برپا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) شور اُٹھنا۔ ہلڑ مچنا۔ غوغا برپا ہونا۔
غل غپاڑا۔ (۱) بے حد شور و غوغا۔ حد سے زیادہ چیخ پکار۔ ہنگامہ۔
غل کرنا۔ غل مچانا۔ (مص۔ مرکب) شور مچانا۔ ہنگامہ کرنا۔
غِل۔ (ع۔ ا۔ مذ) کینہ۔ کدورت۔
غلاظت۔ (غ۔ لا۔ ظت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) گاڑھاپن (۲) کوڑا کرکٹ۔ گندگی نجاست۔ پاخانہ (۳) بول و براز۔
غلاظت پھیلانا۔ غلاظت کرنا۔ (ا۔ محاورہ) گندگی پھیلانا۔ پاخانہ کرنا۔
غلاف۔ (غ۔ لاف) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) نیام۔ خانہ (۲) تکیہ۔ بکس وغیرہ کا اُوپری کپڑا (۳) خول۔ جُز دان۔
غلاف اُتارنا۔ (ا۔ محاورہ) غلاف بدلنا۔ غلاف بدلا جانا۔ پردہ بدلنا۔
غلاف چڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) تکیے یا بکس وغیرہ کو غلاف کے اندر ڈالنا۔
غلاف کعبہ۔ (ع۔ ا۔ مذ) وہ مخملی غلاف جسے ہر سال حج کے موقع پر کعبہ کی مرکزی عمارت پر چڑھایا جاتا ہے۔
غلافنا۔ (غ۔ لاف۔ نا) [اُر۔ مص] (۱) مٹھائی پاگنا (۲) شیرے میں غوطہ دینا۔ (۳) شیرہ چڑھانا۔
غلافی آنکھ۔ (اُر۔ ا۔ مث) پپوٹوں سے ڈھکی ہوئی آنکھ۔
غلام۔ (غُ۔ لام) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) لڑکا (۲) زرخرید نوکر۔ بندہ۔ ملازم (۳) انکسار کا کلمہ۔ نیازمند۔ فدوی (۴) تاش کا ایک تصویر دار پتہ (۵) گنجفہ کے بارہ زرد پتوں کا نام۔ جمع: غلاماں۔
غلام اور چنے کو مُنہ نہ لگائیے۔ (ا۔ مثل) غلام سر چڑھ جاتا ہے اور چنا کھانے کی عادت ہوجائے تو چھٹتی نہیں۔
غلام بنانا۔ (ا۔ محاورہ) مطیع کر لینا۔
غلام بے دام۔ (ع۔ ف۔ صف) مفت کا غلام۔ وہ شخص جو بہت زیادہ ممنون ہو
غلام زرخرید۔ (ع۔ ف۔ صف) (۱) مول لیا ہوا غلام (۲) خریدا ہوا چھوکرا۔ (۳) ادنیٰ غلام۔
غلام کا غلام۔ (۱) غلام کا غلام (۲) ادنیٰ درجہ کا غلام۔
غلام کرنا۔ (ا۔ محاورہ) مطیع بنانا۔ شیفتہ بنانا۔
غلام گردش۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) (۱) دیوان خانہ اور زنان خانہ کی درمیانی دیوار اور برآمدہ (۲) خادموں کے بیٹھنے کی جگہ (۳) چھت دار راستہ۔
غلام مال۔ (ا۔ مذ) وہ چیز جو مدتوں کام دے۔ وہ چیز جسے بے تکلف استعمال کریں۔
غلام ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مطیع ہونا۔ تابع ہونا۔
غلامی۔ (غُ۔ لا۔ می) [ف۔ ا۔ مث] (۱) حلقہ بگوشی (۲) بندگی (۳) اطاعت (۴) قید (۵) اسیری۔
غلامی اختیار کرنا۔ (ا۔ محاورہ) لازم ہوجانا۔ مطیع ہونا۔
غلامی میں دینا۔ (ا۔ محاورہ) خدمت میں دینا۔

غلامی میں قبول کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) داماد بنانا (۲) اپنا وارث اور جانشین بنا لینا (۳) ملازم رکھنا۔

غُلبُلا ۔ (غُل۔بُلا) (ق۔ا۔مث) (۱) بے تابی۔ اضطراب (۲) جوش و خروش (۳) گڑبڑ۔ خرابی۔

غُلبُلے ۔ (غُل۔بُلے) (ق۔ا۔مذ) القاب۔

غَلَبہ ۔ (غَ۔لَ۔بَہ) (ع۔ا۔مذ) (۱) برتری۔ فوقیت۔ جیت (۲) حملہ (۳) فراوانی۔ کثرت۔

غلبہ پانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) فتح پانا۔ جیت جانا۔ اثر جما لینا۔ سبقت لے جانا۔

غلبۂ رائے ۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) کثرتِ رائے (۲) ووٹوں کی اکثریت۔ نصف سے زاید تعداد کی رائے۔

غلبہ کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) حملہ کرنا۔ چڑھائی کرنا (۳) گھیر لینا (۴) ہجوم کرنا۔

غلبہ ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غالب آنا۔ حملہ ہونا (۲) اکثریت ہونا۔

غَلَت ۔ (غَ۔لَت) (ع۔ا۔مذ) حساب میں بھول چوک۔

غَلَط ۔ (غَ۔لَط) (ع۔صف) نادرست۔ ناصحیح۔ کھوٹا۔ بے جا۔

غلطُ العام ۔ تلفظ یا املا جو غلط ہونے کے باوجود کثرتِ استعمال کے باعث صحیح تصور ہونے لگے۔

غلطُ العوام ۔ (ا) وہ لفظ جسے عوام نے غلط تلفظ یا معانی یا ردّو بدل کے ساتھ بولنا شروع کر دیا ہو وہ غلط ہی قرار پاتا ہے۔

غلط انداز ۔ (ع۔ف۔صف) نگاہ یا تیر جو نشانے پر نہ لگے۔

غلط بردار ۔ (ع۔ف۔صف) (۱) کاغذ کھرچنے کا اوزار (۲) وہ کاغذ جس پر سے حرف آسانی سے مٹائے جا سکیں۔ غلط لفظ مٹانے والا۔

غلط بیان ۔ (ع۔ف۔صف) جھوٹا۔

غلط بیانی ۔ (ع۔ف۔ا۔مث) جھوٹی بات۔ جھوٹ بولنا۔

غلط بیں ۔ (ع۔ف۔صف) دوسروں کی غلطی نکالنے والا۔ سچائی کو جھٹلانے والا۔

غلط ٹھہرانا ۔ (ا۔ محاورہ) غلط ثابت کرنا۔ جھوٹا ٹھہرانا۔

غلط در غلط ۔ (ع۔ف۔صف) سراپا غلط۔ بالکل جھوٹ۔ ایک غلطی جو دوسری غلطی پر مبنی ہو۔

غلط سلط ۔ (ع۔ف۔صف) (۱) گڑبڑ۔ خلافِ حقیقت۔ جھوٹ سچ۔

غلط سمجھنا ۔ (ا۔ محاورہ) جھوٹ سمجھنا۔

غلط فہم ۔ (ع۔ف۔صف) ناسمجھ۔ بات کو غلط سمجھنے والا۔

غلط فہمی ۔ (ع۔ف۔ا۔مث) ناسمجھی۔ بے سمجھی۔ بھول چوک۔

غلط فیصلہ ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) فیصلہ جو انصاف کے مطابق نہ ہو۔

غلط کاری ۔ (ع۔ف۔ا۔مث) بداعمالی۔ بدچلنی۔

غلط نکلنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جھوٹ ثابت ہونا (۲) جو پہلے سمجھا ہو اس کے برعکس ظاہر ہونا۔

غلط نامہ ۔ (۱) فہرستِ اغلاط (۲) صحت نامہ۔

غلطان ۔ (غل۔طان) (ف۔صف) (۱) گول (۲) لڑھکتا ہوا۔ لوٹتا ہوا۔ ڈھلکتا ہوا۔ (۳) چکر کھا کر گول چیز کا حرکت میں آنا (۴) گرتا پڑتا۔

غلطاں و پیچاں ۔ (ف۔صف) (۱) اُلجھا ہوا (۲) اُدھیڑ بُن میں۔ گرتا پڑتا۔ پریشان۔

غلطک ۔ (غل۔طَک) (ع۔ا۔مذ) (۱) کروٹ (۲) پہیہ (۳) چکر (۴) گول چیز (۵) گاڑی کی دھری۔

غلطہ ۔ (غل۔طہ) (ع۔ا۔مذ) (۱) موٹا ریشمی کپڑا (۲) میان۔ نیام۔ سرپوش۔ غلاف۔ ڈھکن۔

غلطی ۔ (غَ۔لَ۔طی) (اُ۔ا۔مث) بھول چوک۔ نادرستی۔ ناسمجھی۔ کوتاہی۔ خطا۔ سہو۔ جمع: غلطیاں۔ اغلاط۔

غلطی پڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) سہو ہو جانا۔

غلطی پکڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) غلطی نکالنا۔ نقص معلوم کر لینا۔

غلطی سے ۔ (ا۔ متعلق فعل) بھول سے۔ بھول کر۔

غلطی کھانا ۔ (ا۔ محاورہ) خطا کرنا۔ دھوکا کھانا۔ بھول جانا۔

غلطی میں پڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) چوک جانا۔ دھوکا کھا جانا۔

غلطی نکالنا ۔ (ا۔ محاورہ) نقص معلوم کرنا۔

غلطی ہونا۔ غلطی پڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) بھول چوک ہو جانا۔ خطا ہونا۔

غِلظت ۔ (غل۔ظَت) (ع۔ا۔مث) گاڑھاپن۔ کثیف ہونا۔ گندگی۔

غُلغُلہ ۔ (غُل۔غُ۔لَہ) (ف۔ا۔مذ) ہنگامہ۔ شور و غل۔ دھوم۔ شہرت۔

غلغلہ ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) شہرت ہونا۔ چرچا ہونا۔

غُلک ۔ (غُل۔لَک) (ف۔ا۔مث) نقدی رکھنے کا برتن۔ گولک۔

غلک میں دھرنا ۔ (ا۔ محاورہ) جیب میں رکھنا۔ جمع کرنا۔

غِلمان ۔ (غِل۔مان) (ع۔ا۔مذ) (۱) نوعمر لڑکے۔ جنت کے کم سن خادم۔

غُلمٹا ۔ (غُ۔لَم۔ٹا) (اُ۔ا۔مذ) (۱) غلام کی تصغیر۔ حقارت کے اظہار کا کلمہ۔

غُلُو ۔ (غُ۔لُو) (ع۔ا۔مذ) (۱) حد سے گزر جانا (۲) بہت زیادہ مبالغہ۔

غلو کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) حد سے زیادہ مبالغہ کرنا۔

غِلول ۔ (غِ۔لُول) (ف۔ا۔مذ) غلّہ مارنے کی کمان۔

غُلولہ ۔ (غُ۔لو۔لَہ) (ف۔ا۔مذ) غلّہ۔ گلہ۔ گولی۔

غَلّہ ۔ (غَل۔لَہ) (ف۔ا۔مذ) (۱) اناج۔ دانہ۔ زمین کی پیداوار (۲) نقدی رکھنے کا صندوقچہ۔

غلّہ بھرنا ۔ (ا۔ محاورہ) اناج کا غلّہ کرنا۔

غلّہ پھٹکنا ۔ (ا۔ محاورہ) اناج کو صاف کرنا۔

غلّہ ڈالنا ۔ (ا۔ محاورہ) چکی کے گڑھے میں اناج کی مٹھی ڈالنا۔

غلّہ فروش ۔ (ف۔ا۔مذ) اناج بیچنے والا۔

غلّہ منڈی ۔ (ف۔ا۔مث) وہ جگہ جہاں غلّہ لا کر فروخت کریں۔

غُلّہ ۔ (غُل۔لَہ) (اُ۔ا۔مذ) (۱) مٹی کی گولی یا کنکری جسے غلیل میں رکھ کر چلاتے ہیں۔ غلولہ (۲) چھوٹی سی گول شے۔

غُلّہ (پھینکنا) چلانا ۔ (ا۔ محاورہ) غلّہ مارنا۔

غلّہ مارنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غلیل کے ذریعے سے غلّہ چلانا (۲) نشانہ مارنا (۳) مزاحم ہونا۔

غَلّتی ۔ (غَل۔لَ۔ای) (اُ۔صف) غلّے کی صورت میں لگان۔

غَلَیان ۔ (غَل۔یا۔ن) (ع۔ا۔مذ) (۱) جوش۔ غلبہ (۲) حقہ۔

غلیظ ۔ (غَ۔لیظ) (ع۔صف) گاڑھا۔ ناپاک۔ گندا۔ نجس۔

غلیل ۔ (غُ۔لیل) (اُ۔ا۔مث) غلّہ پھینکنے والی کمان۔ مٹی کی گولی یا کنکری

پھینکنے والا دوشاخہ چوبی آلہ۔
غلیل اُتارنا۔ (ا۔محاورہ) غلیل کا کھچاؤ کم کردینا۔
غلیل باز۔ غلیلچی۔ (ف۔ا۔مذ) غلّہ مارنے والا۔غلیل چلانے والا۔
غلیل لگنا۔ (ا۔محاورہ) غلّہ کا نشانے پر لگنا۔غلّہ سے چوٹ کھانا۔
غُلیلہ۔ (غُ۔لے۔لَہ) (اُ۔ا۔مذ) غُلّہ۔غلولہ۔
غَلی واز۔ (غَ۔لی۔واز) (ف۔ا۔مث) چیل۔

غ—م

غَم۔ (ع۔ا۔مذ) رنج۔دُکھ۔افسوس۔صدمہ۔ملال۔حزن۔الم۔جمع: غموم۔
غم آلُودہ۔ (ع۔ف۔صف) رنجیدہ۔ملول۔غمناک۔مغموم۔
غم اُٹھانا۔ (ا۔محاورہ) دُکھ جھیلنا۔
غم انگیز۔ (ع۔ف۔صف) غم پیدا کرنے والا۔
غم پالنا۔ (ا۔محاورہ) بکھیڑا اپنے سر لینا۔خواہ مخواہ کی کوئی مصیبت مُول لے لینا۔
غم پر غم گزرنا۔ (ا۔محاورہ) رنج پر رنج ہونا۔
غم خانہ۔غم کدہ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) غم کا گھر۔ماتم کدہ۔
غم خوار۔ (ع۔ف۔صف) ہمدرد۔دُکھ درد کا شریک۔
غم خواری۔ (ع۔ف۔ا۔مث) دُکھ درد میں شرکت۔مصیبت میں کسی کا ساتھ دینا۔
غم خواری کرنا۔ (ا۔محاورہ) ہمدردی کرنا۔
غم دیدہ (رسیدہ۔زدہ)۔ (ع۔ف۔صف) مصیبت زدہ۔غم زدہ۔مصیبت کا مارا ہوا۔
غم دیکھنا۔ (ا۔محاورہ) رنج والم برداشت کرنا۔صدمہ اُٹھانا۔
غم سے تلملانا۔ (ا۔محاورہ) غم کی وجہ سے گھبرانا۔
غم سے چھُٹنا۔ (ا۔محاورہ) غم سے نجات پانا۔
غم سے گھُلنا۔ (ا۔محاورہ) غم کی وجہ سے دُبلا یا بیمار ہوجانا۔دُکھ کے مارے نڈھال ہوجانا۔
غم غلط کرنا۔ (ا۔محاورہ) دِل بہلانا۔تفریح کرنا۔غم کو بھُلانا۔
غم غلط ہونا۔ (ا۔محاورہ) دِل بہلنا۔رنج وملال دُور ہوجانا۔
غم فزا۔ (ع۔ف۔صف) غم بڑھانے والا۔
غم کا پُتلا۔ سراپا غم۔
غم کا مارا۔ (ا۔مذ) مصیبت زدہ۔رنجیدہ۔
غم کرنا۔ (مص۔مرکب) رنج کرنا۔افسوس کرنا۔ماتم کرنا۔
غم کھانا۔ (ا۔محاورہ) صدمہ اُٹھانا۔رنج سہنا۔دُکھ بھوگنا۔
غم گسار۔ (ع۔ف۔صف) غم خوار۔ہمدرد۔
غم گساری۔ (ع۔ف۔ا۔مث) غم خواری۔ہمدردی۔
غم گین۔ (ع۔ف۔صف) رنجیدہ۔اُداس۔
غم گین ہونا۔ (ا۔محاورہ) مغموم ہونا۔رنجیدہ ہونا۔

غم میں جان کھونا۔ (ا۔محاورہ) غم سے بے جان ہونا۔بہت غمگین ہونا۔
غم ناک۔ رنجیدہ۔مایوس۔اُداس۔
غم نداری بُز بخر۔ (ف۔مثل) اگر تجھے کوئی غم نہیں تو بکری خرید لے۔ایسے موقع پر کہتے ہیں جب کوئی ایسا کام کرے جس سے فکر وتردد لاحق ہو۔
غم نہیں۔ (ا۔محاورہ) پروا نہیں۔
غَمّاز۔ (غَم۔ماز) (ع۔صف) چغل خور۔آنکھ سے اشارہ کرنے والا۔طعنہ دینے والا۔پیچھے لگا رہنے والا۔
غمّازی۔ (غم۔ما۔زی) (ف۔ا۔مث) مخبری۔چغلخوری۔جاسوسی۔
غمزہ۔ (غم۔زَہ) (ع۔ا۔مذ) (۱) آنکھ کا اشارہ (۲) نخرہ۔ناز۔معشوق کی ادا۔
غمزہ اُٹھانا۔ (ا۔محاورہ) ناز برداری کرنا۔
غمزہ جانستاں۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) جان لینے والا نخرہ۔
غمزہ (جتانا) دکھانا۔ (ا۔محاورہ) نخرہ کرنا۔ناز دکھانا۔اترانا۔
غمزہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) ناز کرنا۔ادائیں دکھانا۔
غمکدہ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) رنج، مصیبت اور تکلیفوں کا گھر۔
غمکدہ عالم۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) دُنیا۔
غَمی۔ (غَ۔می) (ف۔صف) رنجیدہ۔ملول (۲) موت۔ماتم۔
غمی ہوجانا۔ (ا۔محاورہ) موت ہوجانا۔
غمیں۔ (ع۔ف۔صف) دیکھیے غمگین۔

غ—ن

غِنا۔ (غِ۔نا) (ع۔ا۔مث) تونگری۔دولت مندی۔بے نیازی۔بے پرواہی۔
غِنا۔ (غِ۔نا) (ع۔ا۔مذ) راگ۔نغمہ۔گانا۔
غنائم۔ (غِ۔نا۔اِم) (ع۔ا۔مذ) مالِ غنیمت۔لُوٹ کا مال۔غنیمت کی جمع۔
غنائی۔ (غِ۔نا۔اِی) (ف۔صف) منسوب بہ غنا۔نغمہ کا۔نغمہ کی۔
غنائیت۔ (غِ۔نا۔اِ۔یَت) (ف۔ا۔مث) نغمے کی کیفیت۔موسیقیت۔
غنچگی۔ (غُن۔چَ۔گی) (ف۔ا۔مث) کلی کی کیفیت۔بند پھُول کی مانند۔
غنچہ۔ (غُن۔چَہ) (ف۔ا۔مذ) پھُول کی کلی۔گُلِ ناشگفتہ۔شگوفہ۔
غنچۂ آرزو کھِلنا۔ (ا۔محاورہ) اُمید بر آنا۔مراد پوری ہونا۔
غنچۂ پژمُردہ۔ (ف۔ا۔مذ) کملائی ہوئی کلی۔
غنچۂ پیشانی۔ (ف۔صف) تنگ ماتھے والا۔بددماغ۔تنگ پیشانی۔
غنچۂ پیکاں۔ (ف۔ا۔مذ) تیر کا پھَل۔
غنچۂ تصویر۔ (ف۔ا۔مذ) مرقع۔نمونہ۔نقشہ۔
غنچہ چٹخنا۔ (مص۔مرکب) غنچہ چٹکنا۔کلی کھِلنا۔
غنچہ خاطر (دل)۔ (ف۔صف) نازک طبع۔زود رنج۔
غنچۂ خاطر شگفتہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) دل کی کلی کھِلنا۔دِل خوش ہونا۔
غنچۂ دل تنگ ہونا۔ (ا۔محاورہ) مغموم ہونا۔رنجیدہ ہونا۔
غنچہ دہاں۔غنچہ دہن۔ (ف۔صف) (۱) چھوٹے منہ کا (۲) محبوب جس کا

مُنہ کلی کی طرح چھوٹا لیکن خوبصورت ہو۔
غنچہ لب ۔ (ف۔صف) بند ہونٹ۔ محبوب کے لب۔ نازک اور حسین ہونٹ۔
غنچۂ ناشگفتہ ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) (۱) بند کلی (۲) دوشیزہ۔ کنواری۔
غُنڈا۔ غنڈہ ۔ (غُن۔ڈا) (غُن۔ڈہ) (اُر۔صف) بدمعاش۔ بدچلن۔ گنڈا۔ لڑائی جھگڑا کرنے والا۔
غُنغنا ۔ (غُن۔غُ۔نا) (اُر۔صف) ناک میں بولنے والا۔
غُنغنانا ۔ (غُن۔غُ۔نا۔نا) (اُر۔مص) ناک میں بات کرنا۔
غُنغنی ۔ (غُن۔غُ۔نی) (اُر۔صف) ناک میں بولنے والی عورت۔
غُنگڑی ۔ (غُن۔گڑی) (ق۔ا۔مث) بھکاری کا لباس۔
غَنَم ۔ (ع۔ا۔مذ) لوٹ کا مال۔
غنُودگی ۔ (غ۔نُود۔گی) (ف۔ا۔مث) اُونگھ۔ نیند۔ خمار۔ نشّہ۔
غنودگی آنا ۔ (ا۔محاورہ) اونگھنا۔ نیند آنا۔
غُنّہ ۔ (غُن۔نَہ) (ع۔ا۔مذ) (۱) وہ نون جس کی آواز ناک سے نکلے۔ ناک کی آواز۔ خنخناہٹ۔
غَنی ۔ (غَ۔نی) (ع۔صف) آسودہ۔ مطمئن۔ بے نیاز (۲) دولت مند۔ جمع: اغنیاء۔
غَنیم ۔ (غَ۔نیم) (ع۔ا۔مذ) لیٹرا۔ ڈاکو۔ دُشمن۔
غنیم چڑھ آنا ۔ (ا۔محاورہ) دشمن کا ملک پر حملہ کر دینا۔
غنیمت ۔ (غَ۔نی۔مَت) (ع۔ا۔مث) (۱) لُوٹ۔ لُوٹ کا مال۔ مفت مل ہوئی چیز (۲) قابلِ قدر۔ عُمدہ۔ جمع: غنائم۔
غنیمت (جاننا) سمجھنا ۔ (ا۔محاورہ) قدر کرنا۔ مناسب سمجھنا۔ قناعت کرنا۔ کافی ہونا۔
غنیمت ہونا ۔ (ا۔محاورہ) قابلِ قدر ہونا۔ قابلِ شکر ہونا۔ کافی ہونا۔
غنیمت ہے ۔ بہتر ہے۔ شکر کا مقام ہے۔ بہرحال خوب ہے۔

غ ــــ و

غوّاص ۔ (غوَ۔واص) (ع۔ا۔مذ) غوطہ لگانے والا۔ غوطہ خور۔
غوّاصی ۔ (غوَ۔وا۔صی) (ع۔ا۔مث) (۱) غوطہ خوری۔ غوطہ زنی۔ موتی نکالنے کے لیے دریا میں ڈبکی لگانا (۲) غوّاص کا پیشہ یا کام۔
غوامِض ۔ (غَ۔وَا۔مِض) (ع۔ا۔مذ) چھُپی ہوئی باتیں۔ بھید۔ باریکیاں۔
غوایت ۔ (ع۔ا۔مذ) گُمراہی۔
غَوث ۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) فریاد کو پہنچنے والا (۲) اہلِ اسلام میں ولایتِ الٰہی کا ایک درجہ۔
غوثُ الاعظم۔ غوث الثقلین ۔ (۱) شیخ عبدالقادر جیلانی۔ (بڑے پیر صاحب کا لقب (۲) بڑا فریادرس۔
غَور ۔ (ع۔ا۔مذ و مث) سوچ۔ فکر۔ تامّل (۲) خبرگیری۔ حفاظت۔
غور پرداخت ۔ (ع۔ف۔ا۔مث) خبرگیری۔ پرورش۔ رکھ رکھاؤ۔
غور سے دیکھنا ۔ (ا۔محاورہ) گہری نظر سے دیکھنا۔ خوب اچھی طرح دیکھنا۔
غور طلب ۔ (ع۔ف۔صف) سوچنے، فکر کرنے کے قابل۔ قابلِ غور۔ توجّہ کا مستحق۔
غور کرنا ۔ (مص۔ مرکب) سوچنا۔ دھیان کرنا۔ فکر کرنا۔ توجّہ کرنا۔
غور و خوض ۔ (ع۔ف۔مذ) غور و فکر۔ سوچ بچار۔
غور و فکر سے کام لینا ۔ (ا۔محاورہ) خوب سوچ سمجھ کر کام کرنا۔
غُورہ ۔ (غُو۔رَہ) (ف۔ا۔مذ) (۱) کچا انگور (۲) کبوتروں کا ایک رنگ۔
غوری ۔ (غو۔رِی) (ف۔صف) افغانستان کے ایک شہر غور سے منسوب۔
غوز ۔ (ف۔ا۔مث) گپ۔ بے ہودہ بات (۲) شیخی۔
غوزیں (اُڑانا۔ لگانا) لڑانا ۔ (ا۔محاورہ) گپ ہانکنا۔ شیخیاں بگھارنا۔ ڈینگیں مارنا۔
غوط ۔ (اُر۔ا۔مذ) (۱) پتنگ کا اُوپر سے نیچے آنا (۲) بے ہوشی۔ غشی (۳) استغراق۔
غوط پر غوط آنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) غش پر غش آنا (۲) بہت پسینہ آنا۔
غوط دینا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) کنکوے کو اُوپر سے نیچے لانا (۲) ڈبکی دینا۔
غوط (لگانا) مارنا ۔ (ا۔محاورہ) خیال میں محو ہونا۔ غائب رہنا۔
غوطم چارہ ۔ (غوُ۔طَم۔چا۔رہ) (اُر۔ا۔مذ) بار بار ایک پتنگ کو دوسرے پر گرانا اور ہٹا لینا۔
غوطہ ۔ (غَو۔طَہ) (ف۔ا۔مذ) (۱) ڈبکی۔ پانی میں ڈوبنا یا ڈبونا۔
غوطہ خور۔ غوطہ زن ۔ (ع۔ف۔صف) (۱) غوّاص۔ ڈبکی لگانے والا (۲) جل کوا۔
غوطہ دینا ۔ (۱) پانی میں ڈبونا۔ پانی ڈال کر پاک کرنا۔ ڈبونا (۲) ناغہ کرنا۔ دھوکا دینا۔ چکمہ دینا۔
غوطہ کھانا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) ڈوبنا۔ غرق ہونا (۲) سہو ہونا (۳) دھوکا کھانا۔
غوطہ (لگانا) مارنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) ڈبکی لگانا (۲) پوشیدہ رہنا (۳) غائب رہنا (۴) کسی خیال میں ڈوبنا۔
غوطے میں پڑا رہنا ۔ (ا۔محاورہ) چُپ چاپ پڑا رہنا۔ بے حس و حرکت پڑے رہنا۔
غوطے میں جانا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) کسی خیال میں محو ہو جانا (۲) ڈوبنا۔
غوغا ۔ (غوَ۔غا) (ع۔ف۔ا۔مذ) (۱) ٹڈیوں کا ہجوم (۲) آدمیوں کا مجمع (۳) شور۔ غُل۔ ہُلڑ۔ ہنگامہ۔ غُل غپاڑا۔
غوغا کرنا ۔ (ا۔محاورہ) شور مچانا۔
غوغائی ۔ (غو۔غا۔اِی) (ف۔صف) (۱) شور کرنے والا (۲) غُل مچانے والا۔ (۲) جھوٹا (۳) خاکستری رنگ کا ایک پرند۔
غوک ۔ (ف۔ا۔مذ) مینڈک۔
غول ۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) انبوہ۔ گروہ۔ مجمع۔ ٹولی (۲) فوج کا مرکزی حصّہ (۳) دیو بھوت پریت۔ چھلاوہ۔
غول باندھنا ۔ (ا۔محاورہ) بھیڑ لگانا۔ ٹولی بنانا۔ قطار بنانا۔
غول بیاباں (بیابانی) ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) بھوت پریت۔ چھلاوہ۔
غول کے غول ۔ (ا۔صف) گروہ کے گروہ۔
غولک ۔ (غو۔لک) (ف۔ا۔مث) غلک۔ نقدی رکھنے کا برتن۔
غوں غاں ۔ (اُر۔ا۔مث) دُودھ پیتے بچّے کے بولنے کی آواز۔
غوں غاں کرنا ۔ (ا۔محاورہ) ننھے بچّے کا بولنا۔
غُوں غُوں ۔ (اُر۔ا۔مث) کبوتر کی آواز۔

غ ــــ ی

غِیاب ۔ (غِ ۔ یاب) (ع ۔ ا ۔ مث) پوشیدہ ۔ اوجھل ۔ مخفی ۔ غیب کی جمع ۔
غِیاث ۔ (غِ ۔ یاث) (ع ۔ صف) فریاد سُننے والا ۔ فریاد کو پہنچنے والا ۔
غَیب ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) غیر موجود ۔ غائب ۔ پوشیدہ ۔ اوجھل ۔ جمع : غیوب ۔ غیاب ۔
غیب دان ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) پوشیدہ حال جاننے والا ۔ غیب کی خبر رکھنے والا
غیب دانی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) پوشیدہ حال جاننا ۔
غیب سے دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) جہاں سے کوئی خیال نہ ہو وہاں سے چیز مل جانا ۔ خدا کی دین ۔
غیب (غلّہ) غلیلہ ہونا ۔ چُھپ جانا ۔ گُم ہونا ۔ (ق) ۔
غیب کی خبر ۔ (ا ۔ مث) آئندہ واقعات کا علم ۔
غَیبانی ۔ (غَے ۔ با ۔ نی) (ع ۔ صف) (۱) بے شرم اور بدچلن عورت (۲) حرام زادہ ۔
غَیبَت ۔ (غَے ۔ بَت) (ع ۔ ا ۔ مث) غیر موجودگی ۔ غیر حاضری ۔ پس پُشت ۔
غیبت صغریٰ ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) اہلِ تشیع کے نزدیک امام وقت کا غائب ہونا ۔ مگر امام کے نائبوں کا ظاہر ہونا ۔
غیبت کُبریٰ ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) اہلِ تشیع کے نزدیک امام وقت اور اس کے نائبوں کا غائب ہونا ۔
غِیبَت ۔ (غِی ۔ بَت) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) بدگوئی (۲) کسی کے پیٹھ پیچھے بُرا کہنا ۔ (۳) بدی ۔
غیبت کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بدی کرنا ۔ بدگوئی سے کام لینا (۲) پیٹھ پیچھے بُرا کہنا ۔
غیبتی ۔ غیبت کرنے والا ۔ (ق) ۔
غَیبی ۔ (غَے ۔ بی) (ع ۔ صف) (۱) غائب ۔ غیر حاضر (۲) عالمِ غیب سے متعلق و منسوب
غَیر ۔ (ع ۔ صف) (۱) اجنبی ۔ علیحدہ شے ۔ دوسرا ۔ رقیب ۔ دشمن (۲) بیگانہ ۔ سوا ۔ مختلف (۳) حرفِ نفی جیسے غیر آباد (۴) دگرگوں ۔ خراب ۔ نازک ۔
غیر آباد ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) ویران ۔ اُجاڑ ۔ بنجر ۔
غیر آئینی ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) ملک کے بنیادی قانون کے خلاف ۔
غیر اختیاری ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) مجبوری کی حالت ۔ بے اختیاری ۔
غیر از ۔ (حرفِ استثناء) ماسوا ۔ علاوہ ازیں ۔ بجُز اس کے ۔
غیر تسلّی بخش ۔ (ا ۔ تابع فعل) جس سے تسلّی نہ ہو ۔ خراب ۔
غیر جنس ۔ (ع ۔ ا ۔ صف) کسی دوسری قسم یا نوع کا ۔
غیر حاضر ۔ (ع ۔ صف) غائب ۔ اوجھل ۔
غیر حالت ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) جاں کنی کی حالت ۔ دگرگوں حالت ۔
غیر ذمّہ دار ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) لاابالی ۔ فرض ناشناس ۔ جس کو ذمّہ داری کا احساس نہ ہو ۔
غیر رائج ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) جو مروّج نہ ہو ۔
غیر رسمی ۔ غیر معمولی ۔
غیر ساکن ۔ متحرک ۔ جو ایک جگہ نہ رہے ۔

غیر سال ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) سالِ گزشتہ ۔ گزرا ہوا سال (ق) ۔
غیر سمجھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) اجنبی سمجھنا ۔ اپنا دوست یا عزیز نہ سمجھنا (۲) غلط سمجھنا ۔ (۳) توجّہ نہ کرنا ۔
غیر شافی ۔ (ع ۔ صف) تسکین نہ دینے والا ۔ ناکافی ۔ جس سے شفا نہ ہو ۔
غیر شخص ۔ (ع ۔ صف) اجنبی ۔ بیگانہ ۔ نامحرم ۔
غیر شرعی ۔ (ع ۔ صف) شریعت کے خلاف ۔
غیر شفاف ۔ (ع ۔ ا ۔ صف) دھندلا ۔ تاریک ۔
غیر صائب ۔ (ع ۔ ا ۔ صف) نادرست ۔
غیر ضروری ۔ (ع ۔ صف) جس کی ضرورت نہ ہو ۔ بیکار ۔
غیر علاقہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) دوسرے کی ریاست ۔ سرحدی قبائلی علاقہ ۔
غیر فانی ۔ (ع ۔ صف) کبھی نہ مرنے والا ۔ ہمیشہ رہنے والا ۔
غیر کی آگ میں جلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دوسرے کی مصیبت اپنے سر لینا ۔
غیر کی بدشگونی کے واسطے اپنی ناک کٹوانا ۔ (ا ۔ مثل) مخالف کے تھوڑے سے نقصان کے واسطے اپنا زیادہ نقصان کر لینا ۔
غیر متاثر ۔ (ع ۔ ا ۔ صف) جس کا اثر نہ ہو ۔ جس پر اثر نہ ہو ۔
غیر مترقبہ ۔ (ع ۔ ا ۔ صف) جس کا احاطہ نہ کیا جا سکے ۔ جس کی توقع نہ ہو ۔ یکایک ۔ ناگہاں ۔
غیر متعیّن ۔ غیر معیّن ۔ (ع ۔ صف) لامحدود ۔ لامتناہی ۔
غیر متناہی ۔ (ع ۔ صف) جس کی انتہا نہ ہو ۔
غیر متعہد ۔ (ع ۔ ا ۔ صف) جس سے کسی قسم کا معاہدہ نہ ہوا ہو ۔
غیر مجاز ۔ (ع ۔ صف) جس کو کسی کام کا اختیار نہ ہو ۔ غیر متعلق ۔
غیر محدود ۔ (ع ۔ صف) بے شمار ۔ جس کی کوئی حد نہ ہو ۔
غیر مرد ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) وہ شخص جو قریبی رشتہ دار نہ ہو ۔ بیگانہ ۔ نامحرم ۔
غیر مروّج ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) جس کا رواج نہ ہو ۔
غیر مزروعہ ۔ (ع ۔ صف) کاشت نہ کی ہوئی زمین ۔
غیر مساوی ۔ (ع ۔ صف) جو برابر نہ ہو ۔
غیر مستعمل ۔ (ع ۔ صف) جو استعمال میں نہ آیا ہو ۔ کورا ۔ اچھوتا ۔
غیر مشروط ۔ (ع ۔ صف) بغیر کسی شرط کے ۔ یقینی ۔
غیر معتبر ۔ (ع ۔ صف) ناقابلِ اعتبار ۔ جھوٹا ۔
غیر معروف ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) جس کو عام طور پر نہ جانتے ہوں ۔
غیر مفید ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) جس کا فائدہ نہ ہو ۔
غیر معمول ۔ غیر معمولی ۔ (ع ۔ صف) معمول کے خلاف ۔ خلافِ دستور ۔ (۲) بہت زیادہ ۔
غیر مقبوضہ ۔ (ع ۔ صف) جس پر کسی کا قبضہ نہ ہو ۔ لاوارث ۔
غیر مکمّل ۔ (ا ۔ تابع فعل) ادھورا ۔ ناتمام ۔
غیر ملفوظ ۔ (ع ۔ صف) وہ حرف جو لکھنے میں آئے مگر بولنے میں نہ آئے ۔ جیسے بالکل میں الف ۔
غیر ملکی ۔ (ع ۔ صف) پردیسی ۔ دوسرے ملک میں ۔ اجنبی ۔
غیر ممکن ۔ (ع ۔ صف) دُشوار ۔ ناممکن ۔ محال ۔
غیر مناسب ۔ (ا ۔ تابع فعل) بے جا ۔ نامناسب ۔

غیر منقولہ۔ (ع۔ صف) قائم۔ غیر متحرک (۲) وہ جائداد جو ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ لے جائی جا سکے۔
غیر منکوحہ۔ (ع۔ ف۔ مث) بے نکاحی گھر میں ڈالی ہوئی۔
غیر موروثی۔ (ع۔ صف) وہ جو ورثہ میں نہ آئی ہو۔
غیر مؤثر۔ (ف۔ تابع فعل) جس کا اصل موضوع سے کوئی تعلق نہ ہو۔ خارج از بحث (۲) جس کا اثر نہ ہو۔
غیر نافذ۔ (ع۔ صف) جو جاری نہ ہو۔
غیر واجب۔ غیر واجبی۔ (ع۔ صف) قانون کے خلاف۔ غلط۔ بے جا۔ نامناسب۔
غیرت۔ (غَے۔ رَت) [ف۔ ا۔ مث] حمیت۔ لحاظ۔ شرم۔ حیا (۲) حسد۔
غیرت (آنا) کھانا۔ (ا۔ محاورہ) غیرت ہونا۔ شرم کرنا۔
غیرت اُڑا دینا۔ بے حیا ہو جانا۔
غیرت بخش۔ (ع۔ ف۔ صف) جسے دیکھ کر شرم آئے۔
غیرتِ چمن۔ غیرتِ گلزار۔ جس پر باغ کو رشک آئے۔ یعنی محبوب۔
غیرت چھوٹ جانا۔ (ا۔ محاورہ) بے حیا ہونا۔ بالکل شرم نہ ہونا۔
غیرتِ حور۔ حور کو شرما دینے والا۔ نہایت حسین۔
غیرتِ ماہ۔ چاند کو شرما دینے والا۔ مجازاً معشوق۔
غیرت دار۔ غیرت مند۔ (ع۔ صف) خود دار۔ حیادار۔ باحمیت۔
غیرت رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) حیا رکھنا۔ باحیا ہونا۔

غیرت سے کٹ جانا۔ (ا۔ محاورہ) سخت شرمندہ ہونا۔
غیرت کا تقاضا۔ (ا۔ مذ) کسی بات کو سوچ کر دل میں ندامت ہونا۔
غیرت کا مارا۔ (ا۔ محاورہ) شرم لحاظ کا پابند۔
غیرت کی جگہ ہے۔ (ا۔ محاورہ) نادم ہونا چاہیئے۔ شرم کرنا چاہیئے۔
غیرت مند۔ (ع۔ ف۔ صف) غیرت والا۔ باحیا۔
غیریت۔ (غَے۔ رِی۔ اَت) [اُر۔ ا۔ مث] اجنبیت۔ بے گانگی۔
غیریت برتنا۔ (ا۔ محاورہ) بیگانگی برتنا۔ غیر سمجھنا۔
غیض۔ (ع۔ ا۔ مذ) ناتمام بچہ جو حمل سے ساقط ہو جائے۔ بہت ہی تھوڑا۔ (۲) پانی کا کم ہو جانا۔ ناقص کرنا۔ مجازاً تھوڑی بخشش۔
غیَظ۔ [ع۔ ا۔ مذ] سخت غصّہ۔ غصّہ کی تیزی۔
غیظ و غضب۔ سخت غصّہ۔
غِیَن۔ [اُر۔ ا۔ مث] ایک بے معنی آواز۔
غِیں پیں۔ (ا۔ مث) شکایت کی آواز۔ جھگڑا۔ تکرار۔
غِیں غِیں۔ (ا۔ مث) منت سماجت۔ عاجزی۔
غَین۔ [ع۔ ا۔ مذ] (۱) (حرف "غ" کا تلفظ) (۲) گھرا ہوا ابر (۳) پیاس۔ (۴) تاریکی (۵) نشہ میں چُور۔
غین ہونا۔ (ا۔ محاورہ) نشہ میں غرق ہونا۔
غیوُر۔ (غَے۔ یُور) [ع۔ صف] (۱) بہت غیرت کرنے والا (۲) خدا کا ایک صفاتی نام۔

ف

ف ۔ (فے) [ع ۔ مث] اُردو کا چھبیسواں ۔ فارسی کا تیئیسواں اور عربی کا بیسواں حرف ۔ حساب ابجد میں اس کے اَسّی ۸۰ عدد فرض کیے گئے ہیں ۔ عربی میں حروف نتائج کا کام دیتا ہے اور پس ۔ پھر ۔ تب ۔ برائے اور لیے چنانچہ وغیرہ کے معنی دیتا ہے ۔ جیسے فاعتبرو ۔ فبہا وغیرہ ۔ بعض اوقات ۔ ب ۔ پ ۔ خ ۔ و ۔ ہ اور ی سے بدل جاتا ہے ۔ قمری حرف ہے یعنی اس سے پہلے "ال" آئے تو "لام" اپنی آواز دیتا ہے جیسے الفجر ۔

ف ۔ ا

فاتح ۔ (فا ۔ تِح) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) جیتنے والا ۔ فتح کرنے والا ۔ منصور و مظفر (۲) کھولنے والا (۳) شروع کرنے والا ۔ جمع ؛ ۔ فاتحین ۔

فاتحہ ۔ (فا ۔ تِ ۔ حَہ) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) کسی چیز کا شروع ۔ ابتدا ۔ آغاز (۲) سورۃ الحمد ۔ (۳) قرآن شریف پڑھ کر مردے کی روح کو ثواب پہنچانا ۔ نذر ۔ نیاز ۔ (۴) فتح کرنے یا کھولنے والی عورت ۔ جمع فواتح ۔ فاتحات ۔

فاتحہ پڑھنا (ا ۔ محاورہ) (۱) مُردے کی روح کو ثواب پہونچانے کی نیت سے الحمد وغیرہ پڑھنا ۔ نذر نیاز دینا ۔

فاتحہ خوانی (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) کسی کے مرنے کے بعد اظہار تعزیت کے لیے آ کر فاتحہ پڑھنا ۔ (۲) [کنایۃً] مایوس ہو جانا ۔ ہاتھ اٹھا لینا ۔ توقع نہ رکھنا ۔

فاتحۂ خیر (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) دعائے خیر (۲) [مجازاً] نکاح ۔ عقد ۔

فاتحہ دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) نیاز دینا ۔ قرآن شریف پڑھ کر مردے کو ثواب پہنچانا ۔

فاتحہ نہ درود ۔ کھا گئے مردود ۔ (ا ۔ مثل) کسی شے کا عبث ضائع ہونا ۔

فاتحہ نہ درود کھانے کو موجود ۔ (ا ۔ مثل) بے محنت و مشقت کھانے کو مانگنا ۔

فاتحہ نہ درود مر گئے مردود ۔ (ا ۔ مثل) جس مردے کی نیاز و فاتحہ دینے دلانے والا کوئی نہ ہو ۔ شریر اور بد مزاج کی موت پر بولتے ہیں ۔

فاتِر ۔ (فا ۔ تِر) [ع ۔ صف] کمزور ۔ ضعیف ۔ سست ۔

فاتِر العقل ۔ (ع ۔ صف) جس کی عقل میں خرابی آگئی ہو ۔

فاجِر (فا ۔ جِر) [ع ۔ صف] بدچلن ۔ بدکار ۔ گنہ گار ۔ جمع ؛ ۔ فجّار ۔

فاجِرَہ ۔ (فا ۔ ج ۔ رَہ) [ع ۔ صف] بدچلن عورت ۔

فاجعہ (ع ۔ صف) غم انگیز ۔ غمناک ۔ درد مند کر دینے والا ۔

فاحِش ۔ (فا ۔ حِش) [ع ۔ صف] بدی کی حد سے گزرنے والا ۔ سخت گناہ ۔ شرمناک قبیح ۔ (۲) بھاری ۔ سخت ۔

فاحشہ ۔ (فا ۔ ح ۔ شَہ) [ع ۔ صف] بدکار عورت ۔ جمع ؛ فواحش ۔ فاحشات ۔

فاختہ (فا ۔ خ ۔ تَہ) [ع ۔ ا ۔ مث] قمری کے برابر اور ہم شکل خاکستری رنگ کا ایک پرند ۔

فاختہ اُڑانا ۔ (ا ۔ محاورہ) گل چھرّے اڑانا ۔ مزے کرنا ۔ عیش منانا

فاختئی ۔ (فا ۔ خ ۔ تَ ۔ ئی) [ف ۔ صف] فاختہ جیسا رنگ ۔ خاکستری ۔ خاکی ۔

فاخِر ۔ (فا ۔ خِر) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) فخر کرنے والا ۔ (۲) عمدہ بیش قیمت ۔

فاخرہ ۔ (فا ۔ خ ۔ رَہ) بیش قیمت ۔

فادزہر ۔ (فادَ ۔ زَہَر) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) تریاق ۔ دافع زہر ۔ (۲) زہر مہرہ ۔

فار ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] چوہا ۔ موش ۔

فاران ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) مکّہ معظمہ کے قریب ایک پہاڑ کا نام ۔

فارخطی ۔ (اصل فارغ خطی ہے) (فار ۔ خَ ۔ طی) [اُر ۔ ا ۔ مث] (۱) مطالبہ بھر پانے کا تحریری اقرار ۔ بے باقی کی رسید ۔ (۲) بے تعلقی کی تحریر جو میاں بیوی کے درمیان ہو ۔ طلاق نامہ ۔ (۳) فارغ کرنا ۔ چھٹکارا دینا ۔ چھٹی دینا ۔

فارِس ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] گھوڑے کا سوار ۔ شہ سوار (۲) پارس ۔ ایران

فارسٹ ۔ (Forest) (فا ۔ رَسٹ) [انگ ۔ ا ۔ مذ] جنگل بیابان ۔

فارسٹر ۔ (Forester) (فا ۔ رَس ۔ ٹَر) [انگ ۔ ا ۔ مذ] محکمہ جنگلات کا ایک ادنیٰ ملازم ۔

فارسی ۔ (فار ۔ سی) [ف ۔ ا ۔ مث] وہ زبان جو فارس یعنی ملک ایران میں بولی جاتی ہے ۔

فارسی بگھارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) فارسی زبان میں گفتگو کرنا (۲) بے موقع بے محل اپنی لیاقت کا اظہار کرنا ۔

فارسی کی ٹانگ توڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) غلط سلط فارسی بولنا ۔

فارِغ ۔ (فا ۔ رِغ) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) آسودہ ۔ مطمئن ۔ (۲) خلاصی اور نجات پانے والا (۳) آزاد ۔ بَری ۔

فارغ البال ۔ (ع ۔ صف) آسودہ ۔ مطمئن ۔ آزاد ۔ خوش حال ۔

فارغ البالی (ع ۔ ا ۔ مث) خوش حالی ۔ بے فکری ۔

فارغ خطی ۔ دیکھیے فارخطی ۔ بے باقی کی رسید ۔

فارغ ہونا ۔ (ھص مرکب) چھٹکارا پانا ۔ فرصت پانا ۔

فارِق ۔ (فا ۔ رِق) [ع ۔ صف] فرق کرنے والا ۔

فارقلیط ۔ (عبرانی ۔ ا ۔ مذ) پیغمبر اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وہ نام جو انجیل میں آیا ہے ۔ عربی ترجمہ "احمد" ۔

فارم (Form) [انگ ۔ ا ۔ مذ] ۔ (۱) نقشہ ۔ نمونہ ۔ وضع ۔ شکل ، (۲) چھپا ہوا کاغذ جو خانہ پُری کے لیے دیا جائے ۔

فارم ۔ (Farm) [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) کھیت (۲) اراضی کا بڑا رقبہ جس پر مشینوں کے ذریعے کاشت کی جاتی ہو ۔

فارمولا - (Formula) (فار-مُو-لا) [انگ-ا-مذ] مقررہ قاعدہ گُر، کلیہ۔

فارمیسی (Pharmacy) (فار-مے-سی) [انگ-ا-مث] (۱) دوا سازی - دوا آمیزی (۲) دوا خانہ۔

فارمیکا - (انگ-ا-مذ) پلاسٹک کی پتلی سی تہ جو لکڑی کی چیزوں پر کیمیائی اثرات سے بچانے کے لیے چڑھائی جاتی ہے۔

فارن آفس - (Foreign Office) (فا-رِن-آ-فِس) [انگ-ا-مذ] غیر ملکوں سے معاملات کرنے کا محکمہ

فارن ہائٹ (Fahrenheit) (فا-رن-ہا-اِٹ) [انگ-مذ] جرمن تھرمامیٹر جس میں نقطۂ انجماد ۳۲ ڈگری اور نقطۂ جوش ۲۱۲ ڈگری ہوتا ہے۔

فارورڈ - (Forward) (فار-ورڈ) [انگ-صف] آگے۔

فارورڈ کرنا - آگے چلتا کرنا - بھیجنا - ارسال کرنا

فاروق - (فا-رُوق) [ع-صف] (۱) فرق کرنے والا - حق و باطل میں فرق کرنے والا (۲) حضرت عمرؓ کا لقب (۳) ایک تریاق (۴) ایک تیزاب جس سے کھرا کھوٹا پرکھتے ہیں۔

فاروقی - (فا-رُو-قی) [ع-صف] حضرت فاروق سے منسوب۔ حضرت عمرؓ کی اولاد۔

فاسٹ (Fast) [انگ-صف] زیادہ تیز۔

فاسخ (فا-سِخ) [ع-صف] فسخ کرنے والا - توڑنے والا۔

فاسد - (فا-سِد) [ع-صف] (۱) تباہ - برباد - بد - شریر - فسادی - جھگڑالو - (۲) خراب - ناقص - بگڑا ہوا۔

فاسفورس - (Phosphorous) (فاس-فورس) [انگ-ا-مذ] ایک تلب ناک کیمیاوی مادہ جو مرکب حالت میں پایا جاتا ہے۔

فاسفیٹ - (Phosphate) (فاس-فیٹ) [انگ-ا-مذ] فاسفوری نمک۔

فاسق (فا-سق) [ع-صف] (۱) گنہ گار - بدکار - (۲) دروغ گو - جھوٹا۔

فاش - [ع-صف] ظاہر - کھلا - آشکار - صریح۔

فاش غلطی کرنا - (ا- محاورہ) کھلی غلطی کرنا - ایسی بھاری غلطی کرنا جسے سب جانتے ہوں۔

فاش ہونا - (مص مرکب) ظاہر ہونا - طشت از بام ہونا۔

فاشزم - (Fascism) (فا-شِزم) [انگ-ا-مذ] فسطائیت سرمایہ داروں کی جارحانہ آمریت کا جمہوریت دشمن نظریہ۔

فاشسٹ - (Fascist) (فا-شِسٹ) [انگ-صف] فسطائی۔ فاشزم کا پیرو۔

فاشی - (انگ-صف) فسطائی - فاشزم سے متعلق - آمرانہ - جارحانہ۔

فاصل - (فا-صِل) [ع-صف] جدا کرنے والا - فرق کرنے والا۔

فاصل آب [ع-ف-مذ] دو دریاؤں کے درمیان کا مرتفع قطعہ زمین۔

فاصلہ - (فا-صِ-لہ) [ع-ا-مذ] دوری - مسافت - عرصہ - میدان

فاضل - (فاضِل) [ع-صف] (۱) زیادہ - نکلتا ہوا - بڑھا ہوا - (۲) عالم دانا - صاحب علم و فضل - جمع - فضلا۔

فاضل اجل [ع-صف] بہت بڑا فاضل - جید عالم۔

فاضل باقی - بچا ہوا روپیہ۔

فاضل باقی نکالنا - (ا- محاورہ) وصول شدہ رقم حساب میں جمع کرکے کمی بیشی یا لینا دینا نکالنا۔

فاضل ہونا - (مص مرکب) (۱) عالم ہونا - صاحب علم و فضل ہونا (۲) کسی شے کا زیادہ ہونا۔

فاضلات - (ف-ضِ-لات) [ف-ا-مذ] (۱) فاضل رقم (۲) پانی جو سیلاب کی وجہ سے نہر سے باہر نکلے۔

فاضلہ - [ع-صف] [مث] صاحب علم عورت۔

فاطمہ - (فا-طِ-مہ) [ع-ا-مث] (۱) وہ عورت جس نے دو ہی برس میں بچے کا دودھ چھڑا دیا ہو بچے کو دودھ نہ پلانے والی - (۲) رسول مقبول صلعم کی صاحبزادی فاطمۃ الزہرہؓ۔

فاطمی - (فا-طِ-می) [ع-صف] حضرت فاطمہؓ کی نسل کا (۲) مصری فرمان رواؤں کا خاندان جنہوں نے ۹۰۹ء تا ۱۱۷۱ء حکومت کی۔

فاعتبروا یا اُولی الابصار - [ع- آیت قرآنی] اے سمجھ والو عبرت حاصل کرو۔

فاعل - (فا-عِل) [ع-صف] (۱) کام کرنے والا - (۲) (کنایۃً) اغلام کرنے والا۔

فاعل حقیقی (ع-ا-مذ) خدائے تعالےٰ۔

فاعل مختار - (ع-ا-مذ) وہ کام کرنے والا جس کو کامل اختیار حاصل ہو۔

فاعل و مفعول - وہ جو کام کرے اور جس کے ساتھ کیا جائے (۱) اغلام کرنے والا اور جس کے ساتھ اغلام کیا جائے۔

فاعلی - (فا-عِ-لی) [ع-صف] فاعل سے منسوب۔

فاعلیت - (ف-ا-مث) فاعل ہونا۔

فافہم - (فف-ہم) [ع] پس غور کرو اور سمجھو۔

فاق - [ع-ا-مذکر] تیر کا پچھلا حصہ - سوفار۔

فاقد - (فا-قِد) [ع-صف] کھو دینے والا۔

فاقد البصر - [ع-صف] اندھا - نابینا۔

فاقہ - (فا-قہ) [ع-ا-مذ] کھانا نہ کھانا - بھوکا رہنا۔

فاقہ زدہ - بھوک کا مارا - بھوکا (۲) کنگال۔

فاقے سے ہونا - (مص مرکب) کچھ نہ کھانا - بھوکا ہونا۔

فاقہ شکنی - [ع-ف-مث] فاقے کے بعد کھانا کھانا۔

فاقہ کا مارا - (ا- محاورہ) غریب ہے - بھوک کا ستایا ہوا۔

فاقہ کش - بھوکا رہنے والا - محتاج۔

فاقہ گزرنا - (ا- محاورہ) فاقہ ہونا - بھوکا رہنا

فاقہ مست [ع-ف-ا-مذ] (۱) لنگوٹی میں پھاگ کھیلنے والا - (۲) تنگی میں مگن رہنے والا۔

فاقہ مستی - [ع-ف-ا-مث] تنگ دستی میں خوشی - مفلسی میں رنگ رلیاں

فاقوں پر فاقے گزرنا ۔(ا ۔ محاورہ) متواتر بھوکے رہنا ۔ لگاتار کچھ نہ کھانا
فاقوں کا مارا ۔ (ا ۔ محاورہ) وہ جو بھوک سے دُبلا ہوگیا ہو ۔
فاقہ ہونا (ا ۔ محاورہ) فاقہ گزرنا ۔ بے کھائے رہنا ۔ بھوکا رہنا ۔
فاکہہ (ع ۔ا ۔ مذ) میوہ ۔ پھل ۔ ہرا پھل ۔
فال (ع ۔ا ۔ مث) شگون ۔ غیب کی بات ۔ پیشین گوئی ۔
فال دیکھنا ۔ فال کھولنا ۔ فال لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی کتاب یا پانسے وغیرہ کے ذریعے نیک اور بد شگون معلوم کرنا ۔ غیب کی بات دریافت کرنا ۔
فال کی کوڑیاں ملّا کو بھی حلال ہیں ۔(ا ۔ مثل) مشقت کی اجرت پرہیزگار اور متقی کو بھی جائز ہے ۔
فال گو (ع ۔ا ۔ مذ) فال دیکھنے اور بتانے والا ۔
فال نامہ (ع ۔ا ۔ مذ) وہ کتاب جس سے فال نکالی جائے ۔
فال نکلنا ۔ شگون ہونا ۔ غیب کی بات معلوم کرنا ۔
فال نیک (ع ۔ف ۔ا ۔ مث) اچھا شگون
فالتو (فال ۔ تُو) (اُر ۔ صف) (ا) ضرورت سے زائد ۔ بیکار ۔ فاضل فضول ۔ (۲) بیگاری لوگ ۔ قلی ۔ مزدور ۔
فالج ۔(فا ۔ لِج) (ع ۔ا ۔ مذ) بدن کا ڈھیلا یا سُن پڑ جانا
فالج زدہ (ع ۔ف ۔ مث) جسے فالج ہوا ہو ۔
فالج گرنا ، ہونا ۔ فالج کا مرض ہونا ۔
فالسہ ۔ (فال ۔ سَہ) (ف ۔ا ۔ مذ) جھاڑی کے بیر کے برابر ایک اُودا کھٹ مٹھا میوہ ۔
فالسئی ۔ (فال ۔ سَ ۔ ئی) (ف ۔ صف) اودا رنگ ۔ سیاہی مائل سرخ ۔
فالودہ (فا ۔ لُو ۔ دَہ) (ف ۔ا ۔ مذ) پکا ہوا نشاستہ جسے چھلنی میں چھان کر سویاں سی بنا لیتے ہیں اور دودھ ، برف و شکر کے ساتھ ملا کر کھاتے ہیں ۔
فالودہ کھاتے وقت دانت ٹوٹیں تو بلا سے ۔ (ا ۔ مثل) بھلائی میں بھی برائی ہو تو ہوا کرے اگر آسان کام میں بھی جی گھبرائے تو بلا سے ۔
فالیز ۔(فا ۔ لیز) (ف ۔ا ۔ مث) خربوزے کا کھیت ۔ کھیرا ۔ ککڑی ۔ تربوز کا کھیت ۔
فام ۔ (ف ۔ صف) رنگ ۔ شبیہ ۔ مانند ۔ مرکبات میں مستعمل ہے جیسے سیاہ فام ۔ سفید فام ۔
فانوس ۔(فا ۔ نُوس) (ف ۔ا ۔ مذ) ایک قسم کی بڑی قندیل ۔ ایک قسم کا شمع دان جس پر پنجرے کی شکل کا باریک کپڑا یا کاغذ چڑھا ہوتا ہے ۔
فانوسِ خیال ۔ فانوسِ خیالی ۔ فانوس گرداں ۔ (ف ۔ا ۔ مذ) ایک قسم کا کاغذی فانوس ۔ جس پر ہاتھی ، گھوڑوں وغیرہ کا چکر بنا دیتے ہیں ۔ جو گھمانے یا ہوا کے زور سے گردش کرتا ہے ۔
فانہ ۔ (فا ۔ نَہ) (ف ۔ا ۔ مذ) پھانہ ۔ چپٹی لکڑی جس کے ذریعہ دوسری لکڑی کی درز بند کرتے ہیں ۔
فانی ۔ (فا ۔ نی) (ع ۔ صف) (ا) فنا ہونے والا ۔ مٹنے والا ۔ (۲) بہت بوڑھا ۔
فائدہ ۔ (فا ۔ اِ ۔ دَہ) (ع ۔ا ۔ مذ) (ا) نفع ، سود (۲) نتیجہ ، حاصل (۳) وصف ، خوبی (۴) پیداوار ، آمدنی ۔ (۵) فرض ، مطلب ، واسطہ (۶) کارآمد ۔ مفید (۷) افاقہ ۔ آرام (۸) بہتری ۔ بھلائی ۔
فائدہ اٹھانا ۔ نفع حاصل کرنا ۔ فیض حاصل کرنا ۔
فائدہ دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) نفع پہنچانا ۔
فائدہ مند ، فائدہ بخش ۔ فائدہ رساں ۔ مفید ۔ سود مند ۔ کارگر ۔ مؤثر ۔
فائدہ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) نفع ہونا ۔ (۲) مفید ہونا ۔ (۳) حاصل ہونا ۔ مرض میں افاقہ ہونا ۔
فائر ۔ (Fire) (فا ۔ اِر) (انگ ۔ا ۔ مذ) آگ ۔
فائر انجن ۔ (Fire Engine) (انگ ۔ا ۔ مذ) وہ انجن جس سے آگ بجھائیں ۔
فائر بریگیڈ ۔ (Fire Brigade) آگ بجھانے والی جماعت اور مشین ۔
فائر پروف ۔ (Fire Proof) (انگ ۔ا ۔ مذ) (ا) وہ شے جس پر آگ کا اثر نہ ہو
فائر مین (Fireman) (انگ ۔ا ۔ مذ) انجن میں کوئلہ جھونکنے والا ۔
فائز ۔ (فا ۔ اِز) (ع ۔ صف) (ا) پہنچنے والا ۔ فتح پانے والا ۔ کامیاب ۔
فائز المرام ۔ مراد پانے والا ۔ کامیاب ۔ بامراد ۔
فائق (فا ۔ اِق) (ع ۔ صف) فوقیت رکھنے والا ۔ بڑھا ہوا ۔ برتر ۔ ممتاز ۔ اعلیٰ ۔ معزز
فائل ۔ (File) (فا ۔ اِل) (انگ ۔ا ۔ مذ) (ا) مسل ۔ کاغذات کا مجموعہ جو سلسلہ وار اور تاریخ وار رکھا جائے ۔ (۲) سلک ۔ لڑی ۔ قطار ۔ نتھی ۔ مُنتھا ۔
فائل بک (Filebook) (انگ ۔ا ۔ مذ) وہ کتاب جس میں کاغذ نتھی کر کے رکھے جائیں ۔
فائل کرنا ۔ (مص ۔ مرکب) منسلک کرنا ۔ نتھی کرنا ۔ مسل میں شامل کرنا داخل دفتر کرنا ۔ مقدمہ دائر کرنا
فائن ۔ (Fine) (فا ۔ اِن) (انگ ۔ا ۔ مذ) (ا) جرمانہ ۔ ڈنڈ ۔ تاوان ۔ (۲) نفیس ۔ عمدہ ۔ خوبصورت ۔
فائن آرٹ ۔ (انگ ۔ا ۔ مذ) فنونِ لطیفہ ۔
فائنری ۔ (Finery) (فا ۔ اِ ۔ ن ۔ ری) (انگ ۔ا ۔ مث) لوہا پگھلانے کی بھٹی ۔
فائنل ۔ (Final) (فا ۔ اِ ۔ نَل) (انگ ۔ا ۔ مذ) آخری ۔ قطعی (۲) ٹورنامنٹ میں مقابلے کا آخری کھیل ۔
فاؤل ۔ (Foul) (فا ۔ اُل) (انگ ۔ا ۔ مذ) کھیل کے قواعد کی خلاف ورزی ۔
فاؤنٹین پن ۔ (Fountain Pen) (فا ۔ اُن ۔ ٹِن ۔ پِن) (انگ ۔ا ۔ مذ) خودکار قلم ۔ قلم جس میں روشنائی کا ذخیرہ موجود رہے ۔
فاؤنڈری (Foundry) (فا ۔ اُنڈ ۔ رِی) (انگ ۔ا ۔ مث) کارخانہ جس میں دھاتوں کو گلا کر اشیا ڈھالی جاتی ہیں ۔

ف ۔ ب

فبِہا ۔ (ف ۔ بِ ۔ ہا) (ع ۔ متعلق فعل) بہت خوب ۔ بہتر ۔ مراد حاصل ۔

ف۔ت

فتا۔ فتیٰ۔ (فَ۔ تا) [ع۔ا۔مذ] (۱) جوان آدمی۔ (۲) دلیر۔ شجاع آدمی۔
فتاح۔ (فَت۔ تاح) [ع۔صف] کھولنے والا۔ حکم کرنے والا۔ خدا کا ایک صفاتی نام۔
فتاں (فَت۔ تاں) [ع۔صف] فتنہ انگیز۔ آفت خیز۔ اکثر محبوب کی آنکھ کی صفت میں آتا ہے۔
فتاوے۔ (فَ۔ تا۔ وا) [ع۔ا۔مذ] فتوے کی جمع۔ شریعت اسلامیہ کے حکم۔ مفتیٔ دین کے فیصلے۔
فتح۔ [ع۔ا۔مث] جیت۔ ظفر۔ کامیابی۔
فتح الباب [ع۔ا۔مث] ابتدا۔ آغاز (۲) موسم آنے کا آغاز۔
فتح باب۔ [ع۔ا۔مث] آسودگی۔ کشادگی۔ (لفظی معنی) دروازے کا کھلنا
فتح پانا۔ [مص مرکب] جیتنا۔ کامیاب ہونا۔
فتح پیچ۔ (۱) عورتوں کے بال گوندھنے کا طریقہ۔ عورتوں کی چوٹی کے گندھے ہوئے بالوں کے ایک پیچ کا نام (۲) پگڑی باندھنے کا ایک خاص طریقہ۔ (۳) ایک قسم کا حقہ۔
فتح کا ڈنکا۔ (نقارہ) بجنا۔ [ا۔محاورہ] جیتنے کی خوشی۔
فتح گڑھ۔ [ع۔ا۔مذ] مینار یا عمارت جو کسی کی یادگار میں بنائی جائے۔
فتح مند۔ [ع۔ف۔صف] جیتنے والا۔ ظفریاب۔ غالب۔ کامیاب۔
فتح مندی۔ [ع۔ف۔ا۔مث] جیت۔ کامیابی۔
فتح نامہ۔ [ع۔ف۔ا۔مذ] وہ تحریر جو کسی فتح کی خوشی اور اس کے حالات میں لکھی جائے۔
فتح وظفر۔ [ع۔ا۔مث] فتح۔ کامیابی۔
فتحہ۔ [ع۔ا۔مث] زبر۔ جو حروف پر لگائی جاتی ہے تاکہ تلفظ صحیح ہو سکے۔ حرکت۔ نصب۔
فتح یاب۔ [ع۔ف۔صف] کامیاب۔ جیتنے والا۔
فتح یابی۔ [ع۔ف۔ا۔مث] جیت۔ فتح۔ ظفر۔
فتراک۔ (فِت۔ راک) [ف۔ا۔مذ] شکاربند۔ شکاریوں کا تھیلا۔
فترت۔ [ع۔ا۔مث] سُستی۔ ضعف (۲) دو پیغمبروں کے درمیان کا وقفہ۔ خلا۔
فتق۔ [ع۔ا۔مذ] ایک مرض جس میں فوطے بڑھ جاتے ہیں (۱) کشادگی۔
فتن۔ (فِ۔ تَن) [ع۔ا۔مذ] فتنہ کی جمع۔ فسادات۔
فتنہ۔ (فِت۔ نَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) جھگڑا۔ فساد۔ ہنگامہ۔ بلوہ۔ بغاوت۔ سرکشی۔ (۲) آزمائش۔ گمراہی۔ مال۔ اولاد۔ (۳) ایک عطر کا نام (۴) دلدادگی۔ (۵) نہایت شریر۔ شوخ۔ آفت کا پرکالا۔
فتنہ اٹھانا۔ [ا۔محاورہ] فساد برپا کرنا۔ جھگڑا کھڑا کرنا۔ شرارت کرنا۔
فتنہ انداز۔ فتنہ انگیز۔ فتنہ پرداز۔ فسادی۔ جھگڑالو۔
فتنہ بپا (برپا) کرنا۔ (مص مرکب) جھگڑا کرنا۔ فساد کرنا۔ شرارت کرنا
فتنہ بیدار کرنا۔ [ا۔محاورہ] دوبارہ فساد کھڑا کرنا۔ از سر نو فساد کرنا۔
فتنہ جاگنا۔ [ا۔محاورہ] فتنہ جگانا۔ جھگڑا کھڑا کرنا۔ فساد اٹھانا۔
فتنۂ جہاں۔ فتنۂ عالم۔ [ع۔ف۔صف] دنیا میں حشر برپا کرنے والا۔ (۲) معشوق۔
فتنۂ (خفتہ) خوابیدہ۔ [ا۔محاورہ] سویا ہوا فساد۔ دبا ہوا جھگڑا۔
فتنہ خیز۔ [ف۔ا۔صف] فتنہ برپا کرنے والا۔
فتنہ زا۔ فتنہ سنج۔ فتنہ سگال۔ فتنہ گر۔ آفت اٹھانے والا چشم معشوق کی بابت آتا ہے۔
فتنہ گر۔ [ع۔ف۔صف] فسادی۔ مفسد (۲) معشوق۔
فتنہ گری۔ [ع۔ف۔ا۔مث] فساد پیدا کرنا۔
فتنی۔ (فِت۔ نی) [اُ۔صف] مفسد۔ چالاک۔ عیار عورت۔ جھگڑالو۔ لڑاکا۔
فتوا۔ (فَت۔ وا) [ع۔ا۔مذ] (۱) تہمت۔ بہتان۔ (۲) فساد۔ خرابی۔
فتوت۔ (فُ۔ تُو۔ وَت) [ع۔ا۔مث] شجاعت۔ مروت۔ سخاوت۔
فتوح۔ (فُ۔ تُوح) [ع۔ا۔مذ۔مث] (۱) فتح کی جمع۔ کامیابیاں کشائشیں (۲) بالائی آمدنی۔ مفت کا روپیہ۔
فتوحات۔ (فُ۔ تُو۔ حات) [ع۔ا۔مذ۔مث] فتوح کی جمع اور فتح کی جمع الجمع۔ کامیابیاں۔
فتوحی۔ (فَ۔ تُو۔ حی) [ف۔ا۔مث] صدری۔ واسکٹ۔ بغیر آستینوں کی کُرتی۔
فتور۔ (فُ۔ تُور) [ع۔ا۔مذ] (۱) خرابی۔ نقص۔ ضعف (۲) فتنہ۔ فساد۔ جھگڑا۔ دنگا۔
فتور آنا۔ [ا۔محاورہ] خرابی پیدا ہونا۔ نقص نکالنا۔ رخنہ پڑنا۔ بگاڑ ہونا۔
فتور اٹھانا۔ [ا۔محاورہ] فساد مچانا۔ جھگڑا کرنا۔ مفسدہ پردازی کرنا۔ شور و شر کرنا۔ فتنہ اٹھانا۔
فتور (پڑنا) ہونا۔ [ا۔محاورہ] جھگڑا ہونا۔ خلل پڑنا۔ فتنہ اٹھنا۔
فتور (ڈالنا) کرنا۔ [ا۔محاورہ] خلل انداز ہونا۔ رخنہ ڈالنا۔
فتورِ عقل۔ [ع۔ا۔مذ] عقل کی خرابی۔
فتوری۔ فتوریا۔ (فَ۔ تُو۔ ری۔ فَ۔ تُو۔ رِ۔ یا) [اُ۔صف] فتنہ پرداز۔ لڑاکا۔ فساد برپا کرنے والا۔ (۲) دھوکے باز۔
فتویٰ۔ (فَت۔ وا) [ع۔ا۔مذ] شرعی حکم۔ مفتی کا فیصلہ۔ قاضی کا شرعی فیصلہ جو کسی بات کے جواز یا عدم جواز میں دیا جائے۔
فتویٰ دینا۔ [ا۔محاورہ] شرعی حکم لگانا۔ قانون مذہب کے مطابق فیصلہ دینا۔
فتیل۔ (فَ۔ تِیل) [ع۔ا۔مذ] چراغ کی بتی۔
فتیل سوز۔ [ع۔ا۔مذ] فتیلہ سوز۔ دلیوٹ۔ شمع دان۔ دھات کا بنا ہوا گند شمع کا چوکھا ظرف۔

فتیلہ۔ (فَ۔تِی۔لَہ) [ع۔ا۔مذ] موٹی بتّی۔ بٹی ہوئی چیز۔ (۱) وہ بتی جو زخم میں رکھتے ہیں۔ (۳) تعویذ کی بتی جس سے بیمار یا آسیب زدہ کو دھونی دیتے ہیں (۴) بندوق یا توپ کا توڑا۔

فتیلہ داغنا۔ [ا۔محاورہ] نالش کرنا۔

فتیلہ دکھانا۔ [ا۔محاورہ] بندوق یا توپ کی بارود کو فتیلے سے آگ لگانا۔

فتیلہ دینا۔ [ا۔محاورہ] زخم میں بتّی رکھنا۔

فتیلہ ناک میں دینا۔ [ا۔محاورہ] (۱) تعویذ کی بتّی کی دھونی دینا۔ (۲) دق کرنا۔

ف۔ٹ

فِٹ۔ (Fit) [انگ۔صف] چُست۔درست۔ٹھیک۔

فِٹ آنا۔ [ا۔محاورہ] ٹھیک آنا۔ درست ہونا۔ موزوں ہونا۔

فُٹ۔ (Foot) [انگ۔ا۔مذ] (۱) پاؤں۔قدم۔پیر۔ (۲) بارہ انچ کا پیمانہ۔ گز کا تیسرا حصہ۔

فُٹ بال۔ (Foot Ball) پاؤں سے لُڑھکانے کی گیند۔

فُٹ نوٹ (Foot Note) وہ شرح جو کتاب کے متن کے نیچے لکھی جائے۔

فِٹر (Fitter)۔ (فِ۔ٹَر) [انگ۔ا۔مذ] مستری۔ مشینوں کے پرزے مرمت کرنے یا درست کرنے والا۔

فِٹن (Phaeton) (فِ۔ٹَن) [انگ۔ا۔مث] ایک قسم کی چار پہیوں کی بگھی۔

فِٹنگ (Fitting) [انگ۔ا۔مث] دُرستی۔ کسی چیز کو درست کرنا۔

ف۔ج

فجا [ع۔ا۔مذ] اچانک پکڑنا۔ یکایک ہونا۔

فجائی۔ [ع۔صف] یکایک۔ناگہاں۔اچانک۔

فجّار۔ (فج۔جار) [ع۔ا۔مذ] فاجر کی جمع۔ بدکار لوگ۔

فجر۔ [ع۔ا۔مونث] صبح۔سویرا۔ نور کا تڑکا۔ سحر۔

فجر ہونا۔ (۱) صبح ہونا۔ تڑکا ہونا۔ (۲) آنکھیں کھلنا۔ غفلت دور ہونا۔

فجور۔ (فُ۔جُور) [ع۔ا۔مذ] گناہ۔جرم۔قصور۔گنہگاری زنا۔ بدکاری۔

ف۔ح

فُحّاش۔ (فُح۔حاش) [ع۔صف] (۱) شریر۔ بدچلن (۲) گندہ۔

فحاشی۔ (فح۔حاشی) [ع۔ا۔مث] بدچلنی۔ شرارت۔ جنسی مسائل کو مشتعل کرنا۔ بے حیائی۔

فُحش۔ [ع۔ا۔مذ] گالی۔ بے ہودہ بات۔ قابلِ شرم بات۔ جنسی بدکلامی۔ بے حیائی کی باتیں۔

فُحش بکنا۔ [ا۔محاورہ] گالیاں بکنا۔ لچر بات کہنا۔

فحل۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) اُونٹ۔سانڈ (۲) جیّد عالم (۳) ایک ستارہ

فحواء۔ فحوی۔ (فح۔وا) [ع۔ا۔مذ] مضمون۔معنی۔مطلب۔ ڈھنگ۔انداز

فحوائے کلام۔ [ع۔ا۔مذ] بات کا مطلب۔ گفتگو کا انداز۔

فحول۔ (فُ۔حُول) [ع۔ا۔مذ] فحل کی جمع۔ (۱) جیّد علماء (۲) اُونٹ۔سانڈ۔

ف۔خ

فخر۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) ناز۔گھمنڈ۔غرور۔بزرگی۔ (۲) شیخی۔تعلّی۔ (۳) شان و شوکت۔

فخرِ انبیاء۔ بشر۔ [ع۔ا۔مذ] (کنایۃً) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

فخر جاننا۔ فخر سمجھنا۔ (ا۔محاورہ) بڑائی اور بہتری کا باعث خیال کرنا۔

فخرِ خاندان۔ [ع۔ف۔ا۔مذ] وہ شخص جس کے باعث خاندان کو شرف اور بزرگی حاصل ہو۔

فخر کرنا۔ (مص مرکب) ناز کرنا۔ گھمنڈ کرنا۔ شیخی مارنا۔

فخراً۔ فخریہ۔ (فخ۔رَن) (فخ۔ری۔یَہ) [ع۔تابع فعل] فخر کے طور پر۔ شیخی سے۔ نازاں ہو کر۔

ف۔د

فِدا۔ (فِ۔دا) [ع۔صف] (۱) نثار۔قربان۔صدقے (۲) عاشق۔ فریفتہ۔مفتون۔

فدا کرنا۔ [ا۔محاورہ] قربان کرنا۔ تصدق کرنا۔ وارنا۔ نثار کرنا۔ چھڑکنا۔

فدا ہونا۔ [ا۔محاورہ] قربان ہونا۔ تصدق ہونا (۲) عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔

فداہ اُمّی و ابی۔ [ع۔کلمہ] میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ پیغمبرِ خدا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے بعد کہتے ہیں۔

فِدائی ۔ (ف۔دا۔ای) [ع۔ا۔مذ] (۱) جان نثار۔ عاشق۔ سر دینے والا۔ (۲) فرقہ اسماعیلیہ کے افراد کا ایک نام۔

فِدَک ۔ [ع۔ا۔مذ] ایک گاؤں کا نام جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سرکاری باغ تھا جو آپ کے خلفاء کو منتقل ہو گیا۔

فِدوی ۔ (فِد۔وی) [ع۔صف] (۱) جان نثار۔ قربان ہونے والا (۲) معروضہ پیش کرنے والا۔ تابع دار۔ جمع۔ فدویان۔

فِدیہ ۔ (فِد۔یَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) نقد معاوضہ۔ (۲) خون بہا (۳) مال یا روپیہ جسے دے کر قیدی رہا ہو۔

فدویانہ ۔ [ف] فدوی کی مانند۔

ف۔ذ

فَذالِک ۔ (فَ۔ذا۔لِک) [ع۔ا۔مث] حساب کی اصطلاح میں وہ جمع جو تفصیل کے بعد دی جائے۔ میزان۔

ف۔ر

فَر ۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) شان۔ شوکت۔ زینت۔ آرائش۔ زیبائش بھڑک۔ (۲) رعب۔ داب۔ دبدبہ۔ [مث] عربی فرّ اُڑتے کی آواز۔ فر سے اُڑنا۔ [ا۔محاورہ] پھُر سے اُڑنا۔ جلدی سے پھُدی کی ایک آواز سے اُڑنا۔

فر ۔ (Fur) [انگ۔ا۔مذ] پوستین۔ سمور۔ سنجاب۔ قاقم۔

فُرات ۔ (فُ۔رات) [ع۔ا۔مذ] (۱) میٹھا اور ٹھنڈا پانی۔ (۲) عراق کا ایک دریا۔

فراٹا ۔ (فر۔را۔ٹا) [اُر۔ا۔مذ] کسی چیز کے اُڑنے کی آواز (۲) ہوا کا سناٹا۔ (۳) جلد جلد پڑھنا یا بولنا۔

فراٹے بھرنا۔ فراٹے لینا ۔ [ا۔محاورہ] (۱) بہت تیز پڑھنا یا بولنا (تیز بھاگنا۔ (۳) جھنڈے یا پھریرے کا ہوا میں لہرانا۔ (۴) بے تحاشا دوڑنا۔

فراخ ۔ (ف۔راخ) [ع۔صف] (۱) وسیع چوڑا۔ کشادہ۔ کھُلتا ہوا۔ (۲) بڑا۔ کلاں۔

فراخ آستین ۔ [ف۔صف] ۔ سخی، فیاض۔ جوانمرد۔

فراخ ابرو ۔ (پیشانی) [ع۔ف۔صف] کشادہ پیشانی

فراخ چشم [ف۔صف] بلند حوصلہ۔ عالی ہمت۔

فراخ چشمی [ف۔ا۔مث] عالی ہمتی۔ بلند حوصلہ ہونا۔

فراخ حوصلہ [ف۔ع۔صف] بڑے حوصلے والا۔ عالی ہمت۔

فراخ (دامن) دست ۔ [ف۔صف] (۱) دولت مند۔ (۲) فیاض۔ سخی۔

فراخ دستی ۔ [ف۔ا۔مث] (۱) فیاضی۔ سخاوت (۲) دولت مندی۔

فراخ رو ۔ [ف۔صف] فضول خرچ۔ فیاض (۲) چست۔ تیز۔

فراخ روی ۔ [ف۔ا۔مث] ۔ فیاضی (۲) فضول خرچی

فراخ کرنا ۔ [مص مرکب] چوڑا کرنا۔ کشادہ کرنا۔ ڈھیلا کرنا۔

فراخور ۔ (فَ۔را۔خُر) [ف۔صف] لائق۔ مناسب۔ سزاوار۔

فراخی ۔ (فَ۔را۔خی) [ع۔ا۔مث] (۱) چوڑائی۔ وسعت۔ (۲) خوش حالی۔ آسودگی۔ (۳) گھوڑے کا تنگ۔ پٹی۔

فراخیٔ رزق ۔ [ف۔ا۔مث] روزی کی کشادگی۔

فُرادیٰ ۔ (فُ۔را۔دا) [ع۔صف] فرد کی جمع۔ اکیلے۔ تنہا۔ ایک ایک۔

فراڈ ۔ (Fraud) (فَ۔راڈ) [انگ۔ا۔مذ] مکاری۔ دھوکا۔ فریب۔

فرّار ۔ (فر۔رار) [ع۔صف] بہت بھاگنے والا۔ چالاک۔ طرار۔ بھگوڑا۔

فِرار ۔ (فِ۔رار) [ع۔ا۔مذ] بھاگ چلنا۔ بھاگنا۔ بھاگڑ۔

فرار ہونا ۔ [مص مرکب] (۱) بھاگ جانا۔ (۲) روپوش ہونا۔ غائب ہونا۔

فراری ۔ (فِ۔را۔ری) [ف۔صف] (۱) بھگوڑا۔ بھاگا ہوا۔ روپوش۔

فراز ۔ (فَ۔راز) [ف۔ا۔مذ] (۱) بلندی۔ اونچائی (۲) آگے۔ سامنے (۳) کشادہ۔ کھلا ہوا۔

فرازی ۔ (فَ۔را۔زی) [ف۔ا۔مث] اونچائی۔ بلندی۔

فراست ۔ (فِ۔را۔ست) [ع۔ا۔مث] دانائی۔ تیز فہمی۔ سمجھ داری قیافہ شناسی۔

فراست الید ۔ [ع۔ا۔مذ] دیکھیے پامسٹری۔

فرّاش ۔ (فر۔راش) [ع۔ا۔مذ] فرش بچھانے والا (۲) وہ شخص جس کے اہتمام میں خیموں کا گاڑنا اکھاڑنا ہو۔ (۳) [اُر] ایک درخت جو صنوبر اور شمشاد سے مشابہ ہوتا ہے۔

فراش بین ۔ (Frenchbean) [انگ۔ا۔مث] مٹر کی قسم ایک پھلی

فراش خانہ ۔ [ف۔ا۔مذ] وہ مکان جہاں ڈیرے خیمے اور فرش فروش کا سامان رہے۔

فِراش ۔ (فِ۔راش) [ع۔ا۔مذ] (۱) وہ فرش جس پر سوئیں۔ بستر۔ (۲) مرکبات کے آخر میں مستعمل ہے جیسے صاحب فراش۔

فرّاشی ۔ (فر۔را۔شی) [ع۔ا۔مث] (۱) فرّاش کا کام۔ (۲) فرّاش کی بیوی۔

فراشی پنکھا ۔ [ا۔مذ] (۱) ایک قسم کا پنکھا جو محفل پر ہاتھ سے ہلایا جاتا ہے۔ (۲) چھت کا پنکھا۔

فراشی سلام ۔ [ا۔مذ] وہ سلام جو اس قدر جھک کر کیا جائے۔ کہ سر فرش سے لگ جائے۔

فراعنہ ۔ [ع۔ا۔مذ] فرعون کی جمع۔

فَراغ ۔ (ف۔راغ) [ع۔ا۔مذ] (۱) چھٹی۔ آرام۔ فرصت۔ مہلت۔ نجات۔ مخلصی۔ (۲) خوشی۔ سکھ۔ چین (۳) خوش حالی (۴) افراط۔ بہتات (۵) دلجمعی۔ اطمینان۔

فراغ بالی ۔ [ف۔ع۔صف] دیکھیے فارغ البالی۔ چین۔ آسودگی۔

فراغِ خاطر ۔ (دل) ۔ [ف ۔ا ۔ مذ] دلجمعی ۔ تسلی ۔ بے فکری ۔ آسودگی ۔
فراغت ۔ (فَ ۔ را ۔ غت) [ع ۔ا ۔ مث] (۱) فرصت ۔ چھٹکارا ۔ نجات رہائی ۔ (۲) اطمینان ۔ بے فکری (۳) آرام ۔ آسودگی ۔
فراغت پانا ۔ فراغت ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] فرصت حاصل ہونا نجات پانا ۔ (۲) رفع حاجت کرنا ۔ انزال ہونا ۔ چھوٹنا ۔ (۳) جھگڑا چکانا ۔ فیصلہ کرنا ۔
فراغت جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] ٹٹی جانا ۔ رفع حاجت کے لیے جانا ۔
فراغت سے ۔ [ا ۔ تابع فعل] آرام سے ۔ اطمینان سے ۔
فراغت سے بیٹھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] آرام اور اطمینان کے ساتھ بیٹھنا
فراغت ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] فرصت ہونا ۔ (۲) انزال ہونا ۔
فراق ۔ (فِ ۔ راق) [ع ۔ا ۔ مذ] جدائی ۔ ہجر ۔ علیحدگی ۔ مفارقت (۲) فکر ۔ خیال ۔ دُھن
فراق (دیدہ) کشیدہ ۔ [ف ۔ صف] وہ جو کسی عزیز ہستی سے جدا ہو ۔
فراق زدہ ۔ فراق نصیب ۔ [ف صف] جو اپنے محبوب یا عزیز سے جدا ہو ۔
فراقیہ ۔ (فِ ۔ را ۔ قِ ۔ یہ) [ع ۔ صف] فراق سے منسوب ۔
فراک ۔ (Frock) (فَ ۔ راک) [انگ ۔ا ۔ مذ] بچوں اور عورتوں کا ایک قسم کا لمبا لباس یا قمیض ۔
فراک کوٹ ۔ (Frock Coat) مردوں کا ایک خاص وضع کا مغربی کوٹ ۔
فرامشن ۔ (فَ ۔ را ۔ مِ ۔ شَن) [انگ ۔ا ۔ مذ] (Free Mason) بمعنی آزاد معمار کا بگاڑا ہوا ۔ ایک خاص عقیدے کا فرقہ جو باہمی اتحاد کا دم بھرتا ہے ۔
فراموش ۔ (فَ ۔ را ۔ موش) [ف صف] بھولا ہوا ۔ یاد سے اُترا ہوا ۔
فراموش بدنا ۔ [ا ۔ محاورہ] ایک دلچسپ کھیل ۔ کسی حبیب یا عزیز بزرگ دو جڑے ہوئے پھل دھوکے سے دینا ۔ اگر وہ کہہ دے کہ یاد ہے تو خیر ورنہ فراموش کہہ کر جتنی تعداد مانگے دینا پڑتے ہیں ۔
فراموش کار ۔ [ف صف] جس کی عادت میں بھول جانا ہو ۔ بھلکڑ ۔
فراموش کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] بھولنا ۔ خیال نہ رکھنا ۔
فراموشی ۔ (فَ ۔ را ۔ مو ۔ شی) [ف ۔ا ۔ مث] بھول ۔ چوک ۔ سہو ۔ خطا ۔ نسیان ۔
فرامین ۔ (فَ ۔ را ۔ مین) [ف ۔ا ۔ مذ] فرمان کی جمع ۔ شاہی احکام
فرانسیس ۔ [ف ۔ا ۔ مذ] ملک فرانس کا باشندہ ۔
فرانسیسی ۔ [ف ۔ا ۔ مذ ۔ مث] فرانس کا باشندہ ۔ فرانس کی زبان ۔
فرانک (Franc) (فَ ۔ رانک) [فر ۔ا ۔ مذ] فرانس کا سکہ ۔
فراواں ۔ (فَ ۔ را ۔ واں) [ف ۔ صف] بہت ۔ زیادہ ۔ وافر ۔
فراوانی ۔ (فَ ۔ را ۔ وا ۔ نی) [ف ۔ا ۔ مث] زیادتی ۔ کثرت ۔ افراط ۔
فراہم ۔ (فَ ۔ را ۔ ہَم) [ف ۔ صف] (۱) اکٹھا ۔ جمع ۔
فراہم کرنا ۔ (مص ۔ مرکب) اکٹھا کرنا ۔ جمع کرنا ۔ یکجا کرنا ۔

فراہمی ۔ (فَ ۔ را ۔ ہَ ۔ می) [ف ۔ا ۔ مث] (۱) اجتماع ۔ جمعیت ۔ اکٹھا کرنا ۔ جمع کرنا ۔
فرائد ۔ (فَ ۔ را ۔ ئد) [ع ۔ا ۔ مذ] فریدہ کی جمع ۔ (۱) قیمتی پتھر ۔ جواہرات (۲) اکائیاں (۳) بے مثل ۔ تنہا ۔ یگانہ
فرائض ۔ (فَ ۔ را ۔ ئض) [ع ۔ا ۔ مذ] (۱) فریضہ کی جمع ۔ وہ کام جن کا کرنا ضروری ہو ۔ (۲) تقسیم میراث کا علم (۳) خدائی احکام ۔
فرائض پنج گانہ [ع ۔ ف ۔ا ۔ مذ] پانچوں وقت کی نمازیں ۔ (۲) وہ پانچ باتیں جنہیں اسلام نے فرض قرار دیا ہے ۔ (۱) کلمہ شہادت ۔ (۲) نماز (۳) روزہ (۴) زکوٰۃ ۔ (۵) حج ۔
فرائض منصبی ۔ [ع ۔ا ۔ مذ] وہ کام جن کا کرنا کسی عہدے دار کے لئے ضروری ہو ۔
فرتُودیت (فَر ۔ تُو ۔ دِیَت) [ف ۔ا ۔ مث] بیہودگی ۔ اُقل عُلُول ۔
فربہ ۔ (فَر ۔ بِہ) [ف صف] موٹا تازہ ۔ لحیم وشحیم ۔ تیار جسم ۔
فربہ اندام ۔ [ف ۔ صف] موٹے تازے جسم والا ۔
فربہی (فَر ۔ بِہی) [ف ۔ا ۔ مث] موٹاپا ۔ تنادری ۔ جسم کی تنادری ۔
فربہی چیزے دگر آماس چیزے دیگر است ۔ [ا ۔ مثل] موٹاپا اور چیز ہے ورم دوسری چیز ہے ۔ اس وقت بولتے ہیں جب کوئی ادنیٰ چیز کسی اعلیٰ چیز کی ہم شکل ہو ۔
فرتوت ۔ (فَر ۔ توت) [ف صف] (۱) بہت بوڑھا ۔ نہایت ضعیف ۔ (۲) بے عقل ۔ بدحواس ۔
فَرج ۔ [ع ۔ا ۔ مث] (۱) شگاف ۔ چھید ۔ سوراخ (۲) عورت کا اندام نہانی شرم گاہ ۔ جمع ۔ فُرُوج ۔
فِرج ۔ [انگ ۔ا ۔ مذ] ریفریجریٹر کا مخفف
فرجاد ۔ (فَر ۔ جاد) [ف ۔ صف] دانا ۔ عقلمند ۔
فرجام ۔ (فَر ۔ جام) [ف ۔ا ۔ مذ] انجام ۔ خاتمہ ۔ آخیر ۔ انتہا ۔ مرکبات میں مستعمل ہے جیسے نافرجام ۔
فرح ۔ (فَ ۔ رَح) [ع ۔ا ۔ مث] خوشی ۔ خرمی ۔ شادمانی ۔
فرح بخش (ناک) [ف ۔ صف] خوشی دینے والا ۔ خوشی سے بھرا ہوا ۔
فرحان ۔ (فَر ۔ حان) [ع ۔ صف] شاداں ۔ خوش ۔ مگن
فرحت ۔ (فَر ۔ حَت) [ع ۔ا ۔ مث] خوشی ۔ شادمانی ۔ سرور ۔
فرحت آگیں ۔ [ع ۔ صف] خوشی سے بھرا ہوا ۔
فرحت افزا ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] خوشی بڑھانے والا ۔ مُفرّح ۔
فرحت انجام ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] جس کا انجام اچھا ہو ۔ کامیاب ۔ مبارک ۔
فرحت بخش ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] خوشی دینے والا ۔
فرخ ۔ (فَر ۔ رُخ) [ف ۔ صف] مبارک ۔ سعید ۔ خوبصورت ۔
فرخ تبار [ف ۔ صف] مبارک خاندان والا ۔ عالی خاندان ۔ اچھے گھرانے والا ۔
فرخ سیر ۔ [ف ۔ ع ۔ صف] اچھی عادتوں والا ۔ (۲) دہلی کے ایک مغل بادشاہ کا لقب ۔
فرخ فال ۔ [ف ۔ ع ۔ صف] مبارک شگون ۔
فرخ قدم ۔ [ف ۔ا ۔ صف] جس کا آنا مبارک ہو

فرخ نہاد۔ (ف۔ع۔صف) اچھی طبیعت والا۔ نیک طینت۔
فرخار۔ (فَر۔خار) (ف۔ا۔مذ) (۱) سجاوٹ، زینت۔ (۲) ترکی کا ایک شہر جو اپنے باشندوں کی خوبصورتی کے لیے مشہور تھا۔
فرخندہ (فر۔خن۔دہ) (ف۔صف) دیکھیے فرخ۔ مبارک۔ خوش۔
فرخندہ بخت، طالع۔ فال۔ (ف۔صف) خوش نصیب نیک اختر خوش اقبال
فرخندہ خو۔ (ف۔ا۔صف) نیک خصلت
فرخندہ فال۔ (ف۔ا۔صف) دیکھیے فرخ فال۔
فرخندہ فرجام۔ (ف۔ا۔صف) جس کا نتیجہ اچھا ہو۔ مبارک۔
فرخی۔ (فر۔رُ۔خی) (ف۔ا۔مث) مبارکی، خوش نصیبی۔
فرد۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) واحد۔ ایک۔ طاق۔ (۲) ایک شعر۔ دوہا (۳) فہرست حساب۔ چٹھا۔ رجسٹر۔ (۴) لحاف یا رضائی کا ابرہ۔ چادر۔ شال۔ (۵) ایک آدمی۔ (۶) ایک پرند۔ (۷) تنہا۔ اکیلا۔ (۸) (صف) یکتا۔ بے مثل۔ جمع: افراد۔
فرد باطل۔ (ع۔ف۔ا۔مث) حساب کا کاغذ جو ردی کر دیا گیا ہو (۲) نکمی۔ بے کار چیز۔
فرد بقایات (ف۔ع۔ا۔مث) بقایا حساب کی فہرست۔
فرد تشخیص۔ (ف) تشخیص یا مالگزاری کی فرد۔
فرد بشر۔ (ع۔ا۔مذ) شخص متنفس۔
فرد تعلیقہ (ف۔ع۔ا۔مث) ضبطی جائداد کی فہرست۔
فرد جمع بندی۔ مال گذاری کی فرد۔
فرد طلب۔ (ف۔ا۔مث) حساب کا کچا چٹھا۔
فرد حقیت۔ عرضداشت۔ واجب العرض۔
فرد فرد۔ (ف۔ا۔مذ) ایک ایک۔ الگ الگ۔ جُدا جُدا۔
فرد قرارداد جُرم۔ (ف۔ع۔ا۔مث) عدالت کا وہ کاغذ جس میں مجرم ٹھہرانے کا مضمون اور قانونی دفعہ، شہادت لینے کے بعد درج ہوتی ہے۔
فرد کنکوت۔ (ا۔مث) وہ کاغذ جس میں قیمت فصل کے تخمینے کی فہرست درج ہوتی ہے۔
فرد افرد۔ (فر۔دَن۔ فرداں) (ع۔تابع فعل) فرد۔ فرد۔ ایک ایک کر کے۔
فردا۔ (ف۔ا۔ظرف زمان) آنے والا دن۔ آئندہ کل (مجازاً) قیامت کا دن۔
فردوس۔ (فِر۔دَوس) (ع۔ا۔مذ) (۱) باغ۔ گلزار۔ گلشن (۲) بہشت۔ جنت۔
فردوس بریں۔ (ع۔ا۔مذ) بہشت کا اعلیٰ طبقہ۔
فردوس گوش۔ (ع۔ف۔صف) وہ جس کی آواز کانوں کو اچھی لگے۔
فردوس مکانی۔ (ع۔صف) (۱) فردوس میں رہنے والا۔ وہ شخص جسے مرنے کے بعد فردوس نصیب ہو۔ (۲) انتقال کے بعد بابر بادشاہ کا لقب۔
فردوس منزلت۔ (ع۔صف) جنت میں رہنے والا۔ مرحوم و مغفور۔
فرزانگی (فر۔زان۔گی) (ف۔ا۔مث) عقل۔ دانائی۔ سمجھ (۲) علم۔ حکمت۔
فرزانہ۔ (فر۔زا۔نہ) (ف۔صف) عاقل۔ دانا۔ دانش مند۔ سمجھ دار۔

ہوشیار۔ ہنرمند۔ لائق۔ حکیم۔
فرزند۔ (فر۔زند) (ف۔ا۔مذ) بیٹا۔ لڑکا (۲) اولاد لڑکا یا لڑکی۔
فرزند ارجمند۔ (ف۔ا۔صف) لائق بیٹا۔ پیارا اور قابل قدر بیٹا۔
فرزند خلف۔ (ف۔ا۔مذ) نیک اور صالح بیٹا۔ نیک بخت اور فرمانبردار بیٹا۔ سپوت۔
فرزند رشید۔ (ف۔ع۔ا۔مذ) نیک بیٹا۔
فرزند ناخلف۔ (ف۔ا۔مذ) نالائق بیٹا۔ کپوت۔
فرزند نرینہ۔ (ف۔ع۔ا۔مذ) بیٹا۔ لڑکا۔
فرزندی۔ (فر۔زن۔دی) (ف۔ا۔مث) بیٹا ہونے کی حالت۔ فرزند سے منسوب۔ باپ بیٹے کا تعلق۔
فرزندی میں (قبول فرمانا) لینا۔ (ا۔محاورہ) بیٹا بنانا۔ داماد بنانا۔
فرزیں۔ (فر۔زین) (ف۔صف) (۱) دانا۔ عاقل (۲) (ا۔مذ) شطرنج کے کھیل میں وزیر کا مہرہ۔
فرزیں بنانا (ا۔محاورہ) پیدل کا آخری خانے میں پہنچکر وزیر بن جانا۔
فرس۔ (ف۔رَس) (ع۔ا۔مذکر) (۱) گھوڑا۔ اسپ۔ مرکب۔ (۲) شطرنج کا گھوڑا۔
فرسا۔ (فر۔سا) (ف۔صف لاحقہ) تباہ کرنے والا۔ مرکبات میں بطور لاحقہ استعمال ہوتا ہے جیسے رُوح فرسا۔
فرستادہ۔ (فِ۔رِس۔تا۔دَہ) (ف۔صف) بھیجا ہوا۔ قاصد۔ ایلچی۔
فرسٹ۔ (First) (انگ۔صف) اوّل۔ پہلا۔ اگلا۔ مقدم۔ سابق۔
فرسٹ اننگ۔ (First Innings) کرکٹ میں پہلی دفعہ کا کھیل۔
فرسٹ ایڈ (First Aid) (انگ۔ا۔مث) ابتدائی طبّی امداد حادثے کی صورت میں مریض کو ہسپتال لے جانے سے پہلے اس کی ضروری مرہم پٹی کرنا۔
فرسٹ کلاس (Frist Class) اوّل درجہ۔ پہلا درجہ۔
فرسخ۔ (فر۔سخ) (ع۔ا۔مذکر) تین میل سے زائد کا فاصلہ۔ ۱۸ ہزار فٹ کا فاصلہ۔
فرسنگ۔ (فر۔سنگ) (ف۔ا۔مذ) دیکھیے فرسخ۔
فرسودگی۔ (فر۔سوُد۔گی) (ف۔ا۔مث) پرانا پن۔ گھساؤ۔ پھٹاؤ۔
فرسودہ۔ (فر۔سوُ۔دَہ) (ف۔صف) (۱) گھسا ہوا۔ پھٹا ہوا۔ کہنہ پُرانا۔ (۲) تھکا ماندہ۔ خستہ حال۔
فرسودہ حال۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) تباہ حال۔ خستہ حال۔
فرش۔ (ع۔ا۔مذ) بچھونا۔ بستر۔ بچھانے کی چیز۔ بوریا۔ غالیچہ (۲) زمین (۳) چونے وغیرہ سے پختہ کی ہوئی زمین۔
فرش بچھانا۔ (ا۔محاورہ) پلنگ پر بچھونا وغیرہ کرنا۔
فرش خاک (ف۔ا۔مذ) زمین۔
فرش راہ۔ (ف۔ا۔مذ) راستے پر بچھا ہوا۔ انکساری اور مہمان نوازی کی علامت۔
فرش زمین ہونا۔ (ا۔محاورہ) دفن ہونا۔

فرش فروش۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) بچھانے کی چیزیں۔

فرش کرنا۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بستر بچھانا (۲) چونے وغیرہ سے زمین کی سطح ہموار کرنا (۳) مار مار کر کچومر نکال دینا۔

فرشِ گل۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) پھولوں کی سیج۔

فرش ہونا۔ (۱) فرش بچھنا (۲) چونے وغیرہ سے زمین کی سطح ٹھیک ہونا۔

فرشتگان۔ (فِ ۔ رِشْ ۔ تَہ ۔ گان) (ف ۔ ا ۔ مذ) فرشتہ کی جمع ۔ ملائکہ۔

فرشتہ۔ (فِ ۔ رِشْ ۔ تَہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) بھیجا ہوا ۔ رسول ۔ قاصد ۔ (۲) اسلامی عقیدہ کے مطابق ایک مخلوق جو نور سے بنی ہے۔

فرشتہ پر نہیں مارتا۔ (ا ۔ محاورہ) کوئی غیر اور اجنبی کسی طرح نہیں جا سکتا کسی کا گذر نہیں ۔ بڑی روک ٹوک ہے۔

فرشتہ ماننا۔ (ا ۔ محاورہ) نیک خصلت سمجھنا۔

فرشتہ خاں۔ (ا ۔ مذ) تیس مار خاں ۔ زبردست آدمی ۔ رعب داب والا آدمی۔

فرشتہ خصال ۔ خصلت ۔ خُو ۔ سیرت ۔ صفت ۔ (ف ۔ صف) نیک طینت پاک ۔ مقدس ۔ بھولا بھالا ۔ سیدھا سادا ۔ شریف۔

فرشتہ سیرت۔ (ف ۔ ع ۔ صف) شریف ۔ بھلا مانس ۔ نیک طینت۔

فرشتہ صورت (ف ۔ ع ۔ صف) جو شکل سے بہت نیک معلوم ہو۔

فرشتۂ مرگ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ملک الموت ۔ موت کا فرشتہ عزرائیل۔

فرشتہ ہے۔ (ا ۔ محاورہ) بہت نیک ہے۔

فرشتوں کو خبر نہ ہونا۔ (ا ۔ محاورہ) فرشتوں کو علم نہ ہونا (۱) کسی کو مطلق پتہ نہ ہونا ۔ نہایت راز میں رہنا ۔ (۲) بالکل بے خبر رہنا ۔ محض ناواقف ہونا۔

فرشتوں کے پر جلنا۔ (ا ۔ محاورہ) تاب نہ ہونا ۔ مجال نہ ہونا ۔ رعب جلال یا خوف کے باعث حوصلہ نہ پڑنا ۔ پہونچ نہ ہونا۔

فرشتوں نے گھر دیکھ لیا۔ (ا ۔ محاورہ) موت نے گھر دیکھ لیا ۔ پے در پے موتیں ہونے پر کہتے ہیں۔

فرشتوں کے پر کترنا۔ (ا ۔ محاورہ) فرشتوں سے بازی لے جانا۔

فرشتے کا گزر نہ ہونا۔ (ا ۔ محاورہ) کسی کی رسائی نہ ہونا۔

فرشتے دکھائی دینا۔ (ا ۔ محاورہ) مرنے کا وقت قریب آنا ۔ موت نظر آنا۔

فرشتے کا کان میں پھونکنا۔ (ا ۔ محاورہ) متکبر ہونا ۔ مغرور ہونا۔

فرشی۔ (فَر ۔ شی) (ف ۔ صف) فرش سے منسوب۔

فرشی حقہ۔ (ا ۔ مذ) چوڑے پیندے کا حقہ۔

فرشی سلام۔ (ف ۔ ع ۔ ا ۔ مذ) دیکھیے فرشی سلام ۔ کورنش ۔ بہت جھک کر سلام کرنا۔

فرشی لیمپ (ف ۔ انگ ۔ ا ۔ مذ) فرش پر رکھنے والا لیمپ۔

فرصت۔ (فُر ۔ صت) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) مہلت ۔ فراغت (۲) چھٹی ۔ چھٹکارا (۳) اطمینان ۔ آرام ۔ موقع (۴) خلوت کا وقت۔

فرصت پانا۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) چھٹی پانا ۔ مہلت پانا ۔ (۲) موقوف ہونا برطرف ہونا۔

فرصت سے۔ (ا ۔ متعلق فعل) اطمینان سے ۔ موقع ، سے۔

فرصت میں۔ (ا ۔ متعلق فعل) فارغ وقت میں ۔ تنہائی میں۔

فرض۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) وہ کام جو خدا کے حکم سے ضروری ہو ۔ (۲) ضروری ۔ لازمی (۳) نماز کی وہ رکعتیں جن کا پڑھنا لازمی ہے ۔ (۴) فرض داری ۔ بارِ ثبوت (۵) نکاح ۔ جمع ۔ فرائض۔

فرض ادا کرنا۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) خدا کا حکم بجالانا ۔ (۲) اپنے اوپر جو کچھ واجب ہے اس کا بجالانا۔

فرض پڑھنا۔ (ا ۔ محاورہ) نماز کی ان رکعتوں کا پڑھنا جو خدا نے لازم کر دی ہیں۔

فرض سے ادا ہو جانا۔ (ا ۔ محاورہ) اولاد کی شادی کر کے سبک دوش ہو جانا۔

فرض عائد ہونا۔ (مص مرکب) ذمہ دار ہونا ۔ لازم ہونا۔

فرض عین۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) خاص فرض ۔ ضروری فرض ۔ نہایت ضروری کام یا فریضہ۔

فرض کرنا۔ (مص مرکب) تسلیم کرنا ۔ خیال کرنا ۔ جاننا ۔ مان لینا۔

فرض کفایہ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ فرض جو چند آدمیوں کے کرنے سے سب کے سر سے اتر جائے جیسے نمازِ جنازہ ۔ سلام کا جواب دینا۔

فرض محال۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) ناممکن ۔ ایسی چیز کا مان لینا جس کا واقع ہونا ناممکن ہو۔

فرض موقف۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ فرض جسے وقت پر مقرر کیا جائے۔

فرض ہونا۔ (ا ۔ مص مرکب) لازم ہونا۔

فرضاً۔ (فَرْ ۔ ضَن) (ع ۔ تابع فعل) (۱) از روئے فرض (۲) بالفرض ۔ قیاساً۔

فرضی۔ (فَرْ ۔ ضی) (ع ۔ صف) خیالی ۔ قیاسی ۔ مصنوعی ۔ نقلی۔

فرضیت۔ (فَرْ ۔ ضی ۔ یَت) (ع ۔ ا ۔ مث) فرض ہونا ۔ لازم و ضروری ہونا۔

فرط۔ (ع ۔ ا ۔ مث) زیادتی ۔ غلبہ ۔ کثرت ۔ افراط۔

فرع۔ (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) ٹہنی ۔ شاخ ۔ ڈالی (۲) وہ جس کی اصل کوئی اور چیز ہو ۔ جمع ۔ فُرُوع ۔ فرعات۔

فرعون۔ (فِر ۔ عَون) (ع ۔ ا ۔ مذ) مصر کے قدیم بادشاہوں کا لقب (۲) متکبر مغرور ۔ سرکش ۔ ظالم (۳) باغی ۔ نافرمان ۔ جمع ۔ فراعنہ۔

فرعون بے سامان۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) وہ شخص جو بے مقدرت ہونے پر بھی اکڑ دکھائے ۔ اور سرکشی کرے ۔ (۲) متکبر ۔ ظالم۔

فرعونی ۔ فرعونیت۔ (ع ۔ ا ۔ مث) (فِر ۔ عَو ۔ نی ۔ فِر ۔ عَو ۔ نی ۔ یَت) (ع ۔ ا ۔ مث) بدذاتی ۔ شرارت ۔ سرکشی ۔ تکبر ۔ غرور۔

فرغانہ۔ (فَر ۔ غا ۔ نہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) ایک شہر (۲) جمہوریہ ازبکستان کا ایک علاقہ جو بابر کا وطن تھا۔

فرغل۔ (فَر ۔ غُل) (ع ۔ ا ۔ مث) روئی دار لبادہ۔

فرفر۔ (فَر ۔ فَر) (اُردو) جلد جلد ۔ ہوا کی طرح۔

فرفر اڑادینا۔ (ا ۔ محاورہ) جلد جلد کاٹ ڈالنا ۔ (۲) جلدی جلدی پڑھ جانا۔

فرفر باتیں کرنا۔ (مص مرکب) جلد جلد بولنا۔

فرفر پڑھنا۔ (مص مرکب) بے اٹکے جلدی جلدی پڑھنا۔

فرفر ہو آنا۔ [ا۔ محاورہ] تیزی سے ہو آنا۔

فرفرمائش۔ (فر۔فر۔ ما۔اِش) [اُر۔ا۔مث] فرمائش وغیرہ۔ تنخواہ کے علاوہ دیگر آمدنی۔

فُرفری۔ (فُر۔ فَ۔ری)، (ف۔ا۔مث) بچوں کی بنائی ہوئی ایک بولی جس میں ہر لفظ میں جا بجا ف بڑھا دیتے ہیں۔

فرق۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) جدائی۔ علیحدگی (۲) فاصلہ۔ دوری (۳) اختلاف (۴) تمیز۔ شناخت (۵) سر (۶) سر کے بالوں کی مانگ (۷) کمی۔ کسر گھٹانا (۸) بیگانگی۔ غیریت۔ جمع۔ افراق۔

فرق (آجانا) آنا۔ [ا۔ محاورہ] غیریت ہو جانا۔ پہلے سی بات نہ رہنا (۲) بات بگڑنا۔ بٹا لگنا (۳) اصلیت میں اختلاف ہو جانا۔ (۴) خلل واقع ہونا (۵) کدورت آجانا۔

فرق باقی رہنا۔ [ا۔ محاورہ] تفاوت نہ مٹنا۔

فرق پڑنا۔ [ا۔ محاورہ] اختلاف ہونا۔ میل نہ کھانا۔

فرقدان۔ [ف۔ا۔مذ] سر۔ کھوپڑی۔

فرق سے۔ [ا۔ متعلق فعل] فاصلے سے۔

فرق کرنا۔ [مص مرکب] یکساں نہ سمجھنا (۲) جُدا کرنا (۳) صورت بدل دینا۔

فرق لانا۔ [ا۔ محاورہ] یکساں نہ رکھنا۔ کم کر دینا۔

فرق نکالنا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) غلطی نکالنا (۲) اختلاف دور کرنا۔

فرق ہونا۔ [مص مرکب] اختلاف ہونا۔ کمی زیادتی ہونا (۲) جدائی ہونا۔

فُرقان۔ (فُر۔قان) [ع۔صف] (۱) حق اور باطل میں فرق کرنے والا (۲) [ا۔مذ] قرآن شریف۔ کلام مجید۔

فُرقت۔ (فُر۔قت) [ع۔ا۔مث] جدائی۔ ہجر۔ علیحدگی۔

فِرقہ۔ (فِر۔قہ) [ع۔ا۔مذ] قوم۔ جماعت۔ گروہ۔ فریق۔

فرقہ بندی۔ [ع۔ف۔ا۔مث] جماعت بنانا۔ کسی گروہ کی تنظیم۔

فرقہ پرست۔ فرقہ پسند۔ [ع۔ف۔صف] اپنی جماعت کا طرف دار۔ تنگ نظر۔

فرقہ دار۔ [ع۔ف۔صف] فرقے کے متعلق۔ ہر فرقے کا الگ الگ

فرقہ وارانہ۔ [ع۔ف۔صف] جماعت دار۔ ہر فرقے کا علیحدہ علیحدہ۔

فرقہ داریت۔ تعصب اور تنگ نظری۔ اپنے مذہب یا گروہ کی طرف داری اور دوسروں کی مخالفت۔

فرلانگ (Furlong) (فر۔لانگ) [انگ۔ا۔مذ] دو سو بیس ۲۲۰ گز کا فاصلہ۔ میل کا آٹھواں حصہ۔

فرلو۔ (Furlovah) (فَر۔لو) [انگ۔ا۔مث] لمبی رخصت بیرون ملک جانے کی رخصت۔

فرم (Firm) [انگ۔ا۔مث] کارخانہ۔ کمپنی۔ دکان۔ کاروباری ادارہ۔

فرما۔ فرمہ۔ (فر۔ما) (فر۔مہ) [اُر۔ا۔مذ] فارم کا معرب۔ چھپا ہوا۔ کاغذ پروف (۲) قالب۔ ڈھانچہ۔

فرما موڑنا۔ [ا۔ محاورہ] چھپے ہوئے کاغذوں کو ترتیب سے موڑ کر جزو بنانا۔

فرمان۔ (فر۔مان) [ف۔ا۔مذ] شاہی حکم۔ حکم نامہ۔ پروانہ۔ شاہی سند۔ جمع: فرامین۔

فرمانِ بالمشافہہ۔ [ف۔ع۔ا۔مذ] زبانی حکم۔ جس کی تعمیل فوراً ہو۔

فرمان بردار۔ فرمان پذیر۔ [ف۔صف] (۱) مطیع۔ تابع۔ (۲) نوکر چاکر۔

فرمان برداری۔ [ف۔ا۔مث] اطاعت کرنا۔ حکم ماننا۔

فرمان (جاری) صادر کرنا۔ [مص مرکب] حکم جاری کرنا۔

فرمان روا۔ [ف۔صف] حکمران۔ حاکم۔ بادشاہ۔

فرمان روائی۔ [ف۔ا۔مث] حکمرانی۔ بادشاہت۔ حکومت۔

فرمان واجب الاذعان۔ [ف۔ع۔ا۔مذ] ایسا حکم جس کی تعمیل ضروری ہو۔ وہ حکم جس پر یقین کرنا ضروری ہو۔

فرمان ہار۔ (ق) فرمان دینے والا۔

فرمانا۔ (فر۔ما۔نا) [اُر۔مص] حکم دینا۔ بولنا۔ کہنا۔ بیان کرنا۔

فرمائش۔ (فر۔ما۔اِش) [ف۔ا۔مث] درخواست۔ طلب۔ مانگ۔ تمنّا حاجت۔ ضرورت۔

فرمائش کرنا۔ [ا۔ محاورہ] چاہنا۔ کوئی چیز طلب کرنا۔

فرمائشی۔ (فر۔ما۔اِ۔شی) [ف۔صف] (۱) فرمائش کی ہوئی۔ حکماً منگوائی یا بنوائی ہوئی (۲) عمدہ۔ نفیس۔ پُرتکلف۔ (۳) جوتوں کی مار۔ مغلظ گالیاں

فرمائشی پڑنا۔ [ا۔ محاورہ] جوتیاں پڑنا۔ جوتیاں لگنا۔

فرمائشی لگانا۔ [ا۔ محاورہ] خوب جوتیاں مارنا۔

فرمودگی۔ (فر۔مُود۔گی) [ق۔ا۔مث] ارشاد۔ حکم۔ فرمانا۔

فرمودہ۔ (فر۔مُو۔دہ) [ف۔ا۔مذ] فرمایا ہوا۔ ارشاد۔ حکم۔

فرن (Fern) [انگ۔ا۔مذ] کائی کے قسم کے پودے، جو نہروں اور پانی کے آس پاس اُگتے ہیں۔

فرنٹ۔ (Front) (فَ۔رنٹ) [انگ۔صف] (۱) سامنا۔ مقابل کا حصّہ۔ باغی۔ سرکش۔ منحرف (۳) محاذ۔ مورچہ۔

فرنٹ ہوجانا۔ [ا۔ محاورہ] بگڑ جانا۔ باغی ہو جانا۔ (۲) رنجیدہ ہو جانا۔ ناراض ہو جانا۔

فرنٹیئر (Frontier) (فَ۔رن۔ٹِ۔یَر) [انگ۔صف] سرحد۔

فرنچ۔ (فِ۔رنچ) (French) (فِ۔رنچ) [انگ۔ا۔مذ]۔ فرانس کا باشندہ۔ (۲) ایک قسم کا ہلکا کاغذ جو فرانس میں بنتا ہے (۳) فرانس کی زبان

فرنچ لیدر۔ [انگ۔ا۔مث] پلاسٹک وغیرہ کا ایک خول جو بوقت جماع عضوِ تناسل پر چڑھا لیا جاتا ہے تاکہ نطفہ رحم میں داخل نہ ہو سکے۔

فرنچ کٹ ڈاڑھی۔ [انگ۔ا۔مث] ایک خاص قسم کی ڈاڑھی جس میں کلّوں کے بال تراش دیتے ہیں۔ اور ٹھوڑی کے بال مقابلتاً بڑے ہوتے ہیں۔

فِرنگ۔ (فِ۔رنگ) [ف۔صف] (۱) یورپ سے متعلق۔ مغربی (۲) تلوار۔ (ق)

فِرنگستان۔ (فِ۔رن۔گس۔تان) [ف۔ا۔مذ] یورپ۔

فِرنگی۔ (فِ۔رن۔گی) [ف۔ا۔مث] یورپی۔ انگریز۔ مغربی۔

فِرنی۔ (فِر۔نی) [ف۔ا۔مث] ایک قسم کی کھیر جو دودھ چینی اور چاولوں کے آٹے سے بنتی ہے۔

فرنی فالودہ ایک بھاؤ نہیں ہوتا۔ (ا۔مثل) ہر شے کی قدر اس کی حیثیت کے مطابق ہوتی ہے۔ اعلیٰ ادنیٰ سب یکساں نہیں ہوتے۔

فرنیچر۔ (Furniture) (فر۔نی۔چر) [انگ۔ا۔مذ] میز کرسی وغیرہ اسبابِ آرائش۔

فِرو۔ (فِ۔رو) (ف) (۱) نیچے۔ تحت۔ (۲) زیرِ حکم۔ (۳) سفلہ۔ کم رُتبہ۔

فِروتن۔ (ف۔صف) غریب۔ عاجز۔ مسکین۔ خاکسار۔

فِروتنی۔ (ف۔ا۔مث) غریبی۔ عاجزی۔ مسکینی۔ تواضع۔

فِرو کرنا۔ (مص مرکب) دبانا۔ بٹھانا۔ بجھانا۔

فِرو کش ہونا۔ (ف۔صف) ٹھہرنا۔ مقام کرنا۔

فِروگذاشت۔ (ف۔ا۔مث) (۱) کوتاہی۔ کمی (۲) بھول۔ خطا (۳) بے پروائی۔ غفلت (۴) درگزر۔ نظرانداز۔ چشم پوشی۔

فِروگذاشت کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بھول چوک کرنا (۲) ٹالنا۔ چشم پوشی کرنا۔

فِرو ماندگی۔ (ف۔ا۔مث) لاچاری۔ عاجزی۔ افلاس۔ مفلسی۔

فِرو ماندہ۔ (ف۔صف) (۱) عاجز۔ مفلس (۲) تھکا ہوا۔ کمزور۔

فِرو مایہ۔ (ف۔صف) کمینہ۔ سفلہ۔ کم ظرف۔ گھٹیا۔

فِرو ہونا۔ (مص مرکب) نیچے بیٹھنا۔ کم ہونا۔ بجھنا۔

فروٹ۔ (فر۔وٹ) (اُر۔صف) سرپٹ۔ تیز۔ انگریزی لفظ فارورڈ (Forward) کا موّرد۔

فروٹ اڑانا۔ (ا۔محاورہ) گھوڑے کو سرپٹ دوڑانا۔

فروٹ جانا۔ (ا۔محاورہ) بہت تیز جانا۔

فرُوٹ۔ (Fruit) (فِ۔رُوٹ) (انگ۔ا۔مذ) پھل۔ میوہ۔

فروخت۔ (فَ۔روخت) (ف۔ا۔مث) بکری۔ بیع۔ بیچنا۔

فرود۔ (فِ۔رُود) (ف۔صف) (۱) نیچے۔ زیر۔ (۲) (ا۔مذ) اُتراؤ۔ ٹھہراؤ۔ بسیرا۔

فرودگاہ۔ (ف۔ا۔مث) اُترنے کی جگہ۔ ٹھہرنے کی مقام۔ قیام گاہ۔

فرَوَردِین۔ (فرَ۔وَر۔دِین) (ف۔ا۔مذ) فارسی سال کا پہلا مہینہ۔

فروری۔ اصل لفظ (February) سے (فرور۔ا۔مذ) سن عیسوی کا دوسرا مہینہ۔

فُروز۔ (فَ۔رُوز) (ف۔صف) روشن کرنے والا۔ مرکبات میں آتا ہے۔ جیسے دل فروز۔

فروزاں۔ (فَ۔رو۔زاں) (ف۔صف) روشن۔

فروش۔ (فَ۔روش) (ف۔صف) بیچنے والا۔ فروختن کا امر مرکبات کے آخر میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے سبزی فروش۔

فروشندہ۔ (فَ۔رو۔شن۔دہ) (ف۔صف) فروخت کرنے والا۔ بیچنے والا۔

فروع۔ (فُ۔رُوع) (ع۔ا۔مذ) (۱) فرع کی جمع۔ شاخیں۔ ڈالیاں۔ ٹہنیاں۔ (۲) مذہبی اصطلاح میں وہ مسائل جو عمل سے متعلق ہوں۔

فروغ۔ (فَ۔روغ) (ف۔ا۔مذ) روشنی۔ تندی۔ چمک دمک۔ رونق۔

فروغ بخش۔ (ف۔صف) روشنی دینے والا۔

فروغ پانا۔ (ا۔محاورہ) عزت پانا۔ نام پانا۔ سربلندی حاصل کرنا۔

فروغ حاصل کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) چمک پانا۔ (۲) ترقی اور عروج حاصل کرنا۔

فروغ لے جانا۔ (ا۔محاورہ) سبقت لے جانا۔

فروغ ہونا۔ (ا۔محاورہ) ترقی ہونا۔ رونق ہونا۔ شہرت ہونا۔

فروہی۔ (فَ۔رو۔ہی) (اُر۔ا۔مث) (۱) دستوری۔ کمیشن۔ بٹّا (۲) فائدہ حاصل (۳) ایک قسم کی تلوار۔

فرہاد۔ (فر۔ہاد) (ف۔ا۔مذ) وہ افسانوی سنگ تراش جو خسرو بادشاہ ایران کی ملکہ شیریں پر عاشق ہو گیا تھا۔ عاشقِ صادق۔

فرہنگ۔ (فر۔ہنگ) (ف۔ا۔مث) (۱) دانائی۔ دانش۔ سمجھ۔ (۲) لغت کی کتاب۔ ڈکشنری۔

فری۔ (Free) (فِ۔ری) (انگ۔صف) (۱) آزاد۔ (۲) بلاقیمت۔ مفت۔

فریاد۔ (فر۔یاد) (ف۔ا۔مث) (۱) دُہائی۔ مدد مانگنے کا شور۔ آہ و نالہ (۲) شکوہ ظلم زیادتی کی شکایت (۳) نالش۔ استغاثہ۔

فریادرس۔ (ف۔صف) فریاد کو پہنچنے والا۔ فریاد سُننے والا۔ داد دینے والا۔

فریادرسی۔ (ف۔ا۔مث) انصاف۔ انصاف کرنا۔ نیاؤ۔

فریاد کرنا۔ (مص مرکب) (۱) دہائی دینا۔ شور کرنا۔ دُکھڑا رونا (۲) نالش کرنا۔ انصاف چاہنا۔

فریاد لانا۔ (ا۔محاورہ) کسی کے ظلم و ستم کا شکوہ بیان کرنا۔

فریادِ سگاں کم نکند رزقِ گدا را۔ (ف۔مثل) کتوں کے بھونکنے سے فقیر کے رزق میں کوئی کمی نہیں ہو جاتی (۲) لگائی بجھائی یا حسد کسی کے رزق کو کم نہیں کر سکتا۔

فریاد کو پہنچنا۔ (ا۔محاورہ) انصاف کرنا۔ داد رسی کرنا۔ فریاد سُننا۔

فریادی۔ (فر۔یا۔دی) (ف۔صف) دہائی دینے والا۔ انصاف چاہنے والا۔ نالش کرنے والا۔

فریب۔ (فَ۔ریب) (ف۔ا۔مذ) دغا۔ مکر۔ دھوکا۔ دَم۔ جھانسہ (۲) چالاکی۔ عیاری۔ شعبدہ۔

فریب دینا۔ (ا۔محاورہ) فریب دینا۔ چھلنا۔ جُل دینا۔ دَم دینا جھانسہ دینا۔

فریب دہی۔ (ف۔ا۔مث) دھوکا دینا۔ دغابازی۔

فریب ساز۔ (کار)۔ (ف۔ا۔صف) دغاباز۔ مکّار۔ دھوکہ باز۔

فریب کرنا۔ (مص مرکب) دغا کرنا۔ چالاکی کرنا۔ دھوکا دینا۔

فریب کھانا، میں آنا۔ (ا۔محاورہ) دھوکا کھانا۔ جال میں پھنسنا۔

فریبی۔ فریبیا۔ (فَ۔ری۔بی۔فَ۔ری۔ب۔یا) (اُر۔صف) دغاباز۔ مکّار۔ دھوکا دینے والا۔ ٹھگ۔

فرید۔ (فَ۔رید) (ع۔صف) (۱) یکتا۔ بے مثل۔ لاثانی۔ حضرت شیخ فریدالدین کا لقب۔ جمع: فرائد۔

فرید لوٹی۔ (ا۔مث) ایک نہایت سرد لیسدار بُوٹی۔

فرید شکر گنج، نہ رہے دُکھ نہ رہے رنج۔ (مثل) بابا فرید کے فقیروں کی صدا۔ ایک دعائیہ فقرہ۔

فریدی۔(فَ۔ری۔دی) [اُر۔ا۔مث] (۱) بابا فرید کی نیاز کا کھانا (۲) [صف] فرید سے منسوب

فِریس۔(فِ۔ریس) [اُر۔صف] فراست والا۔ دانش مند

فریسی۔ (Pharisee) (فَ۔ری۔سی) [انگ۔صف] قدیم یہودی فرقہ جو رسم پرستی۔ ظاہرداری میں مشہور تھا۔ رسم پرست۔ ظاہردار۔

فریضہ۔(فَ۔ری۔ضَہ) [ع۔ا۔مذ] واجب۔ لازم۔ ضروری: جمع۔ فرائض۔

فریضہ ادا کرنا۔ [مص مرکب] فرض پورا کرنا۔ حکم بجالانا۔

فریفتگی (فَ۔ریف۔تَ۔گی) [ف۔ا۔مث] عشق۔ محبت۔ چاہت۔

فریفتہ۔(فَ۔ریف۔تہ) [ف۔صف] عاشق۔ دلدادہ۔ جمع۔ فریفتگاں

فریق۔ (فَ۔ریق) [ع۔ا۔مذ] (۱) جماعت۔ گروہ۔ فرقہ۔ (۲) جتھا۔ (۳) مدّعی۔ مدّعا علیہ۔

فریقِ اوّل۔ مدّعی۔ وہ شخص یا گروہ جس نے دعویٰ کیا ہو۔

فریقِ ثانی۔ مدّعا علیہ۔ وہ شخص یا گروہ جس پر دعوےٰ کیا گیا ہو۔

فریقین۔(فَ۔ری۔قین) [ع۔ا۔مذ] دونوں فریق۔ مدّعی اور مدّعا علیہ۔ طرفین۔ جانبین۔

فریم۔ (Frame) (فْ۔ریم) [انگ۔ا۔مذ] چوکھٹا۔ تصویر کا چوکھٹا۔ ڈھانچ۔ پنجر۔ ڈھچر۔

فری میسن۔ (Free Mason) (فْ۔ری۔مے۔سَن) [انگ۔ا۔مذ] دیکھیے فراموش۔ ایک عالم گیر برادری یا انجمن جس کے رسم و رواج اور طور طریقے خفیہ ہوتے ہیں۔

ف۔ز

فِزا۔(فِ۔زا) [ف۔صف] بڑھانے والا۔ زیادہ کرنے والا۔ مرکبات میں مستعمل ہے جیسے راحت فزا۔ جاں فزا۔

فزع۔(فَ۔زَع) [ع۔ا۔مث] ڈر۔ دہشت۔ خوف۔ ہراس۔

فِزل۔(ق۔ا۔مذ) ہتھوڑا۔

فزوں۔(فُ۔زُوں) [ف۔صف] زیادہ۔ بڑھا ہوا۔

فزونی۔ (فُ۔زُو۔نی) [ف۔ا۔مث] زیادتی۔ افراط۔ کثرت۔ (۲) بڑائی۔ بہتری۔

ف۔س

فساد۔ (فَ۔ساد) [ع۔ا۔مذ] (۱) تباہی۔ خرابی۔ (۲) فتنہ۔ بلوہ۔ لڑائی جھگڑا۔ ہنگامہ (۳) شرارت۔ مخالفت: جمع فسادات۔

فساد اٹھانا۔(برپا کرنا)۔ [ا۔محاورہ] جھگڑا کھڑا کرنا۔ بلوہ کرنا۔ ہنگامہ برپا کرنا۔ فتنہ برپا کرنا

فساد پڑنا۔[ا۔محاورہ] جھگڑا ہونا۔ لڑائی ہونا۔

فساد پھیلانا۔[ا۔محاورہ] خرابی پھیلانا۔ جھگڑا کرنا۔ دنگا کرنا۔

فسادِ خون۔[ع۔ف۔ا۔مذ] خون کی خرابی۔

فساد کی جڑ۔ فساد کی گانٹھ۔ فساد کا گھر۔ [ا۔مذ۔مث] اصل مفسد۔ جھگڑے کی بنیاد۔

فساد (مچنا) ہونا۔ جھگڑا ہونا۔ لڑائی ہونا۔ غدر ہونا۔

فساد کی نیّت سے۔ [ا۔متعلق فعل] بدنیتی سے۔ جھگڑے کی نیت سے۔

فسادِ معدہ۔[ع۔ا۔مذ] معدے کا بگاڑ۔ پیٹ کا خلل۔

فسادی۔(فَ۔سا۔دی) [اُر۔صف] فساد پھیلانے والا۔ فتنہ انگیز۔ جھگڑالو۔ شریر۔

فسّاق۔[ع۔صف] فاسق کی جمع۔

فِساں۔(فَ۔ساں) [ف۔ا۔مث] سان۔ ہتھیار تیز کرنے کا پتھر۔

فسانہ۔(فَ۔سا۔نہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) گھڑا ہوا قصہ۔ بنائی ہوئی بات۔ کہانی۔ (۲) سرگذشت۔ حال احوال۔

فسخ۔ [ع۔ا۔مذ] ارادہ توڑنا۔ منسوخ کرنا۔ رائے پھیرنا۔

فسخِ عزیمت۔ [ع۔ا۔مث] ارادہ پلٹنا۔

فسخ کرنا۔ [مص مرکب] توڑنا۔ منسوخ کرنا۔ رَد کرنا۔

فسردگی۔(فَ۔سُر۔دگی) [ف۔ا۔مث] دیکھیے افسردگی۔ رنج۔ اضمحلال۔

فسردہ۔(فَ۔سُر۔دَہ) [ف۔صف] دیکھیے افسردہ۔ رنجیدہ۔ مایوس۔

فسطائیت۔(فَس۔طا۔ای۔اَت) [اُر۔ا۔مث] فاشزم۔ سرمایہ دار طبقے کی جارحانہ آمریت۔

فِسق۔[ع۔ا۔مذ] نافرمانی۔ جُرم۔ بدکاری۔ گناہ۔

فِسق و فجور۔ [ع۔ا۔مذ] بدکاری۔ گناہ کاری

فُسوں۔(فُ۔سوں) [ف۔ا۔مذ] جادو۔ منتر۔ فریب۔ دھوکا۔

فسوں ساز۔ فسوں گر۔ جادوگر۔ ساحر۔

فسوں سازی۔ فسوں گری۔ جادوگری کا پیشہ۔

ف۔ش

فُش۔ (ف۔ا۔مذ) پگڑی کا شملہ۔ طرہ۔ (۲) گھوڑے کی دُم۔

فِش۔(ف کلمہ تحقیر) ہیچ۔ پوچ۔ بے حقیقت۔

فِشار۔(فِ۔شار) [ف۔ا۔مذ] (۱) دبانا۔ بھینچنا۔ (۲) قبر کا مُردے کو بھینچنا۔ (۳) پھیلانا۔

فشار بگڑ جانا۔[ا۔محاورہ] حالت خراب ہوجانا۔ تھک جانا۔ گھبرا جانا۔

فشارِ دم (خون) [ف۔ا۔مذ] خون کا دباؤ۔ [انگ (Blood Pressure)

فشارِ قبر (گور)۔ [ف۔ع۔ا۔مذ] قبر کا مُردے کو بھینچنا

فشار ہونا۔ [ا۔محاورہ] دبوچا جانا۔ پریشان ہونا۔ تھک کر چُور ہوجانا۔

فِشُردہ۔ (فِ۔شُر۔دہ) [ف۔صف] (۱) نچوڑا ہوا۔ عرق نکالا ہوا۔ رُس

عرق ۔ افشردہ ۔

ف ۔ ص

فصاحت ۔ (فَ ۔ صا ۔ حَت) [ع ۔ ا ۔ مث] خوش کلامی ۔ خوش بیانی ۔ علم معانی کے مطابق کلام میں ایسے الفاظ لانا جو روزمرہ اور محاورے کے خلاف نہ ہوں ۔ اور موقع و محل کے مطابق ہوں ۔

فصّاد ۔ (فص ۔ ساد) [ع ۔ ا ۔ صف] فصد کھولنے والا ۔ جرّاح ۔

فصحا ۔ (فُ ۔ صَ ۔ حا) [ع ۔ ا ۔ مذ] فصیح کی جمع ۔ خوش بیان لوگ ۔

فصد ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] نشتر لگانا ۔ رگ سے خون لینا ۔

فصد کھلوانا ۔ (ا ۔ محاورہ) رگ سے خون نکلوانا ۔ رگ پر نشتر دلوانا ۔

فصد لینا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) رگ سے خون نکالنا ۔ (۲) اپنے جنون یا سودا کا علاج کرنا

فصل ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) موسم ۔ رُت ۔ سماں ۔ (۲) کتاب یا کلام کا ایک حصّہ ۔ باب ۔ (۳) جدائی ۔ فرق ۔ علیحدگی ۔ (۴) حجاب ۔ پردہ ۔ اوٹ دو چیزوں کے بیچ کا حجاب ۔ (۵) قطع ۔ برید ۔ (۶) غلّہ ۔ اناج ۔ پیداوار ۔ جمع ۔ فصُول ۔

فصل آنا ۔ [ا ۔ محاورہ] موسم آنا ۔ پھول آنا ۔

فصل اُٹھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] کھیت سے اناج کٹ کر گھر پہنچ جانا ۔

فصلِ استادہ ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] کھڑی کھیتی ۔

فصل بگڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] آب و ہوا یا پیداوار خراب ہونا ۔

فصلِ بہار ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] بہار کا موسم ۔

فصلِ خریف ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] ہندی سال کے پہلے چھ مہینے اساڑھ سے ماگھ تک کی ساونی فصل جس میں جوار ۔ باجرہ ۔ مونگ ۔ موٹھ ۔ دھان وغیرہ پیدا ہوتے ہیں ۔

فصلِ ربیع ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] ہندی سال کے آخری چھ مہینے پوس سے جیٹھ تک ہاڑی کی فصل جس میں گیہوں چنا ۔ مسور وغیرہ پیدا ہوتے ہیں ۔

فصل کاٹنا ۔ [ا ۔ محاورہ] تیار کھیتی کاٹنا ۔

فصل کا چیز ۔ [ا ۔ مث] موسم کا میوہ ۔

فصلِ گُل ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] پھولوں کا موسم ۔ بہار کا موسم ۔

فصلانہ ۔ (فص ۔ لا ۔ نہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] وہ رقم جو فصل تیار ہونے پر زمیندار یا پٹواری کو دی جائے ۔

فصلی ۔ (فص ۔ لی) [ع ۔ ا ۔ مذ] فصل سے منسوب ۔ موسمی ۔ رُت کا ۔

فصلی بخار ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] وہ بخار جو موسم بدلنے کے زمانے میں آتا ہے ۔ طیریا ۔

فصلی سال ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] وہ سال جو فصلوں کے اعتبار سے اپریل یا مئی میں شروع ہوتا ہے ۔

فصلی کوا ۔ پہاڑی کوا جو سردی میں پہاڑوں سے اُتر کر میدان میں آجاتا ہے ۔ (۲) مطلب کا آشنا ۔ غرض کا دوست ۔

فصلی میوہ ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] موسم کا پھل ۔

فصُول ۔ (فُ ۔ صُول) [ع ۔ ف] فصل کی جمع ۔

فصولِ اربعہ ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] سال کی چار فصلیں ۔ سردی ۔ گرمی ۔ بہار ۔ خزاں ۔

فصیح ۔ (فَ ۔ صیح) [ع ۔ صف] خوش بیان ۔ شیریں کلام ۔

فصیل ۔ (فَ ۔ صیل) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) دیوار ۔ چار دیواری (۲) شہر پناہ ۔

ف ۔ ض

فضا ۔ (فَ ۔ ضا) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) زمین کی کشادگی ۔ وسعت ۔ فراخی ۔ سطح میدان ۔ (۲) بہار ۔ رونق ۔ کیفیّت ۔

فضائل ۔ (فَ ۔ ضا ۔ اِل) [ع ۔ ا ۔ مذ] فضیلت کی جمع ۔ (۱) نیکیاں ۔ خوبیاں (۲) ہنر ۔ کمالات ۔

فضائلِ اربعہ ۔ چار خوبیاں ۔ حکمت ۔ شجاعت ۔ عفت ۔ عدالت ۔

فضائیہ ۔ (فَ ۔ ضا ۔ ای ۔ آ) [ع ۔ ا ۔ مذ] کسی ملک کے سرکاری ہوائی جہازوں بالخصوص جنگی طیاروں کا بیڑہ ۔ ایئر فورس ۔ (Air Force)

فضل ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) زیادتی ۔ افزونی (۲) علم و ہنر ۔ جوہر ۔ (۳) رحم ۔ مہربانی بخشش ۔ (۴) بزرگی ۔

فضلِ الٰہی اک طرف ساری خدائی اک طرف ۔ [ا ۔ مثل] ساری دنیا مخالف ہو جائے لیکن خدا کا کرم اگر شاملِ حال ہے تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا ۔

فضلِ خدا شاملِ حال ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] کسی کے حال پر خدا کا کرم ہونا ۔ ترقی کا زمانہ ہونا ۔

فضلِ مولیٰ ۔ (فقرہ ۔ دعا) خدا کا فضل رہے ۔ اللہ کا کرم رہے ۔

فضلِ مولیٰ از ہمہ اولیٰ ۔ خدا کا کرم ہر چیز سے بہتر ہے

فضل ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] خدا کی مہربانی ہونا ۔

فُضلا ۔ (فُ ۔ ضلا ۔ لا) [ع ۔ ا ۔ مذ] فاضل کی جمع ۔ علماء ۔

فضلات ۔ (فض ۔ لات) [ع ۔ ا ۔ مذ] فضلہ کی جمع ۔

فضلہ ۔ (فض ۔ لہٗ) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) بچا ہوا ۔ پس خوردہ ۔ جھوٹا کھانا ۔ (۲) کسی چیز کا پھوک ۔ (۳) پاخانہ ۔ جمع ۔ فضلات ۔

فضول ۔ (فُ ۔ ضُول) [ع ۔ صف] فضل کی جمع (۱) زیادہ ۔ از حد ۔ کثیر ۔ (۲) بے فائدہ ۔ لاحاصل ۔ بیکار ۔ نکما ۔ (۳) فالتو ۔ زائد ۔

فضول آدمی ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] بیہودہ آدمی ۔ نکما آدمی ۔

فضول خرچ ۔ [ا ۔ صف] بے جا اور بے موقع خرچ کرنے والا ۔ مُسرف ۔

فضول خرچی ۔ [ا ۔ مث] بے جا خرچ ۔ ضرورت سے زیادہ خرچ ۔ اسراف

بے موقع خرچ

فضول گو۔ [ع ۔ ف ۔ مذ] بے ہودہ بکنے والا ۔ بے کار باتیں بنانے والا ۔ بکی ۔ بکواسی ۔

فضول ہونا۔ [ا۔ محاورہ] بیکار ہونا ۔ ضرورت سے زیادہ ہونا ۔ لاحاصل اور لغو ہونا۔

فضولی۔ (فُ ۔ضُولی) [ع ۔صف] بیہودہ ۔ یا وہ گو ۔

فِضّہ۔ (فِض ۔ضَہ) [ع ۔ ا ۔مث] چاندی ۔

فضیتا۔ فضیحتا۔ (فَ ۔ضی ۔تا ۔ فَ ۔ضِیح ۔تا) [اُر ۔ ا ۔مث] فضیحت کا بگڑا ہوا ۔ ذلت ۔ بے عزتی ۔ بدنامی ۔ رسوائی ۔

فضیحت۔ (فَ ۔ضی ۔حَت) [ع ۔ ا ۔مث] ذلت ۔ بدنامی ۔ رسوائی ۔

فضیحت کرنا۔ [مص مرکب] ذلیل کرنا ۔ بدنام کرنا ۔ رُسوا کرنا ۔

فضیحتی۔ (فَ ۔ضی ۔ح ۔تی) [اُر ۔ ا ۔مث] (۱) بدنامی ۔ رسوائی (۲) بے عزتی ۔ (۳) لڑنا ۔ جھگڑنا ۔

فضیلت۔ (فَ ۔ضی ۔لَت) [ع ۔ ا ۔مث] (۱) بڑائی ۔ بزرگی ۔ برتری ۔ فوقیت (۲) علم ۔ فضل (۳) نیکی ۔ کمال ۔ عمدگی ۔ جمع ۔ فضائل ۔

فضیلت انتساب۔ [ع ۔صف] (۱) جس سے بزرگی منسوب ہو (۲) عالم فاضل ۔

فضیلت رکھنا۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) بزرگی رکھنا ۔ شرف رکھنا ۔ (۲) بہتر ہونا ۔ سبقت لے جانا ۔

فضیلت کا تمغہ۔ [ا ۔مذ] لیاقت کی سند ۔ ڈپلوما ۔ سرٹیفکیٹ ۔

فضیلت کا وقت۔ [ا ۔مذ] وہ وقت جس میں کسی عبادت کا کرنا بہتر ہو

فضیلت کی پگڑی۔ [ا ۔مث] وہ پگڑی جو تحصیل علم کے بعد باندھی جاتی ہے ۔ دستارِ فضیلت ۔

فضیلت کی پگڑی باندھنا۔ فضیلت کی پگڑی بندھنا۔ فارغ التحصیل ہونا ۔ فاضل ہونا ۔ عالم ہونا ۔

فضیلت لے جانا۔ [ا ۔ محاورہ] سبقت لے جانا ۔ فائق ہونا ۔

فضیلت مآب۔ [ع ۔صف] نہایت اعلیٰ ۔ برتر ۔ افضل ۔ [انگ] (His Excellency)

فضیلت ہونا۔ [ا ۔ محاورہ] برتری ہونا ۔ فوقیت ہونا ۔

ف ۔ ط

فطانت۔ (فَ ۔طا ۔نَت) [ع ۔ ا ۔مث] ذہانت ۔ عقل مندی ۔ دانائی ۔

فطر۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] روزہ کھولنا ۔ افطار ۔

فطرت۔ (فِط ۔ رَت) [ع ۔ ا ۔مث] (۱) قدرت ۔ خلقت ۔ پیدائش (۲) خاصیہ ۔ اصل (۳) عقل مندی ۔ ہوشیاری ۔ (۴) فریب ۔ چالاکی ۔ (۵) سازش ۔ ملی بھگت (۶) فتنہ انگیزی ۔

فطرت کرنا۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) شرارت کرنا ۔ (۲) چالاکی کرنا ۔

فطرت لڑانا۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) چال چلنا ۔ (۲) سازش کرنا ۔ (۳) چالاکی کرنا ۔ شرارت کرنا ۔

فطرتاً۔ (فِط ۔ رَ ۔تن) [ع] قدرتاً ۔ فطرت کے رُو سے ۔

فطرتی۔ (فِط ۔ رَ ۔تی) [ف ۔صف] (۱) قدرتی ۔ پیدائشی (۲) شرارتی ۔ فتنہ پرداز (۳) شوخ ۔ چالاک ۔

فطرہ فطرانہ۔ (فِط ۔رَہ) (فِط ۔را ۔نَہ) [ع ۔ ا ۔مذ] عید رمضان کا صدقہ جو فی آدمی سوا دو سیر گیہوں یا چار سیر جَو مقرر ہیں ۔ اور نماز عید سے قبل غربا کو دیے جاتے ہیں ۔

فطری۔ [ع ۔ صف] پیدائشی ۔ فطرت کے مطابق ۔

فطیرہ (فَ ۔طی ۔رَہ) [ع ۔ ا ۔مذ] تازہ گندہ ہوا آٹا جس کا خمیر نہ اُٹھا ہو ۔

فطیری روٹی۔ وہ روٹی جس میں خمیر نہ ہو ۔ پُھلکا ۔ چپاتی ۔

فطین۔ (فَ ۔طِین) [ع ۔صف] ذہین ۔ دانا ۔ زیرک (۲) چالاک ۔ شریر ۔

ف ۔ ع

فعّال۔ [ع ۔ ا ۔ مبالغہ] بہت زیادہ کام کرنے والا ۔ سرگرم (۲) اللہ تعالیٰ ۔

فِعل۔ [ع ۔ ا ۔مذ] (۱) کام ۔ کاج ۔ عمل (۲) علم صرف میں وہ کلمہ جس میں کوئی زمانہ پایا جائے ۔ (۳) حرکت ۔ جنبش (۴) لچھن ۔ کرتوت ۔ بُری حرکت (۵) حیلہ ۔ بہانہ (۶) بدفعلی ۔ بُرا کام ۔ جمع ۔ افعال ۔

فعلِ جائز۔ [ع ۔ ا ۔مذ] وہ کام جو شرعاً ، قانوناً اور اخلاقاً روا ہو ۔

فعلِ شنیع۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔مذ] شرم ناک کام ۔ بُری حرکت ۔

فعلِ ضامنی۔ [ع ۔ ا ۔ مث] نیک چلنی کی ضمانت ۔

فعلِ عبث۔ بے فائدہ کام ۔ فضول کام ۔

فعل کرانا۔ [ا ۔ محاورہ] لواطت کرانا ۔ زنا کرانا ۔ بدکاری کرانا ۔

فعل کرنا۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) کوئی کام یا حرکت کرنا (۲) مباشرت کرنا ۔ بدفعلی کرنا (۳) مکر کرنا ۔ فریب سے کام لینا ۔

فعلِ لازم۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] علم صرف میں وہ فعل جو فاعل پر تمام ہو جائے اور مفعول کو نہ چاہے ۔

فعل متعدی۔ [ع ۔ ا ۔مذ] علم صرف میں وہ فعل جو فاعل سے بڑھ کر مفعول پر تمام ہو ۔

فعل مجہول۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] علم صرف میں وہ فعل جس کا فاعل معلوم نہ ہو ۔ جیسے زید مارا گیا ۔

فعل معروف۔ [ع ۔ ا ۔مذ] علم صرف میں وہ فعل جس کا فاعل معلوم ہو ۔

فعلِ ناجائز۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ کام جس کا کرنا شرع یا قانون کی رُو سے منع ہو ۔

فعل ناشائستہ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] نامناسب حرکت ۔ غیر واجب کام ۔ ناموزوں امر ۔

فعل ناقص۔ [گرامر] وہ فعل جس کا فاعل اور مفعول معلوم نہ ہوں ۔ بلکہ وہ اسم اور خبر کا خواہاں ہو ۔

فِعلاً۔ [فع ۔لَن] (ع ۔ تابع فعل) عمل کے رُو سے ۔

فِعلی ۔ (فِع۔لی) [ع۔صف] فعل سے منسوب۔ عملی۔
فِعلیا ۔ (فِعل۔یا) [اُر۔صف] ۔ مکار۔ فریبی۔

ف ۔ غ

فُغاں ۔ (فُ۔غاں) [ف۔ا۔مذ] شور۔ غوغا۔ واویلا۔ نالہ۔ فریاد۔ آہ وزاری۔
فُغانی ۔ (فُ۔غا۔نی) [ف۔صف] فریاد کرنے والا۔
فغفور ۔ (فغ۔فور) [ف۔ا۔مذ] شاہانِ چین کا لقب۔

ف ۔ ف

فِف ۔ [ف۔ا۔مث] پھونک
فِفتھ کالم (Fifth Column) [انگ۔ا۔مذ] غدار۔ وہ لوگ جو اپنے وطن میں رہ کر دشمن کی مدد کریں۔
فِفرو ۔ (ف۔فِر۔رو) [اُر۔صف] بھاگا ہوا۔ رفوچکر۔
فِفرو ہونا ۔ [ا۔محاورہ] رفوچکر ہونا۔ بھاگ جانا۔

ف ۔ ق

فَق ۔ [ع۔صف] خوف یا حیرت سے چہرے کی رنگت سفید پڑ جانا۔ زرد ہو جانا۔ (۲) اُداس (۳) حیران و پریشان۔ ہکا بکا۔
فق پڑ جانا (ہو جانا۔ ہونا) [ا۔محاورہ] (۱) چہرے کا رنگ اُڑ جانا (۲) حیران و پریشان ہو جانا۔ دنگ رہ جانا۔ (۳) اُداس ہونا۔
فقدان ۔ (فُق۔دان) [ع۔ا۔مذ] (۱) گم کرنا۔ کھونا۔ نہ ہونا۔ بھول۔ مرکبات میں عدم و نیستی کے معنوں میں آتا ہے جیسے فقدانِ علم۔
فقر ۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) قلندری۔ درویشی (۲) محتاجی۔ مفلسی۔
فقر و فاقہ ۔ [ع۔ا۔مذ] غریبی۔ مفلسی۔ تنگی۔
فقرا ۔ (فُ۔قَ۔را) [ع۔ا۔مذ] فقیر کی جمع۔ بہت سے فقیر۔
فقروں میں آنا ۔ [ا۔محاورہ] چال میں آنا۔
فقروں میں اُڑانا ۔ [ا۔محاورہ] دھوکا دینا۔ فریب دینا۔ بے وقوف بنانا۔ باتوں میں ٹالنا۔
فِقرہ ۔ (فِق۔رہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) ریڑھ کی ہڈی۔ عبارت کا ٹکڑا۔ کلام جملہ۔ (۲) دَم۔ جھانسا۔ دھوکا۔ جمع۔ فِقرات۔
فقرہ (فقرے) باز ۔ [ا۔صف] دھوکے باز۔ عیار۔ دغا باز۔ چال باز۔

فقرہ (فقرے) بتانا۔ فقرہ بنانا۔ فقرہ گھڑنا ۔ [ا۔محاورہ] کوئی جھوٹی بات بنا لینا۔ دھوکا دینا۔
فقرہ بندی ۔ [ف۔ا۔مث] تک بندی۔
فقرہ جڑنا ۔ [ا۔محاورہ] آوازہ کسنا۔
فقرہ (فقرے) جوڑنا۔ (تراشنا) ۔ [ا۔محاورہ] جھوٹی بات بنا کے کہنا۔
فقرہ (فقرے) چُست کرنا ۔ [ا۔محاورہ] آوازہ کسنا۔ طعنہ دینا۔
فقرہ (فقرے) چل جانا ۔ [ا۔محاورہ] جھوٹی بات کا اثر ہونا۔
فقرہ (چلنا) چھوڑنا ۔ [ا۔محاورہ] (۱) دھوکا دینا۔ فریب دینا۔ شگوفہ چھوڑنا۔ (۲) جھوٹی بات یا فریب کارگر ہونا۔
فقرہ دینا ۔ [ا۔محاورہ] جھانسا دینا۔ دَم دینا۔ چال چلنا۔
فقروں (فقرے) میں آنا ۔ [ا۔محاورہ] باتوں میں آنا۔ دھوکا کھانا۔ فریب میں آنا۔
فقرے بازی ۔ [ا۔مث] مذاق۔ چٹکلے چُست کرنا۔ آوازے۔
فقرے بازیاں کرنا ۔ [ا۔محاورہ] باتیں بنانا۔ دھوکے دینا۔
فقرے چُست کرنا ۔ [ا۔محاورہ] آوازے کسنا۔ مذاق کرنا۔
فقرے ڈھالنا۔ فقرے سنانا۔ فقرے کہنا ۔ [ا۔محاورہ] آوازے کسنا۔ طعنے دینا۔
فقرے ڈھانا ۔ [ا۔محاورہ] چبھتی ہوئی بات کہنا۔ آوازے کسنا۔
فقرے میں آجانا ۔ [ا۔محاورہ] دھوکے میں آنا۔ چال میں آنا۔
فقرے میں لگانا ۔ [ا۔محاورہ] فریب میں پھنسانا۔ چالبازی کرنا۔
فقط ۔ (فَ۔قَط) [ع۔صف] (۱) صرف۔ تنہا۔ اکیلا۔ نرا۔ محض (۲) بس۔ خاتمہ۔ ختم شد۔
فقط تعویذ سے کام نہیں نکلتا کمر کا زور بھی چاہیے [ا۔مقولہ] محض دعاؤں پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ حصولِ مقصد کے لیے کوشش بھی لازمی ہے۔
فِقہ ۔ (فِ۔قہ) [ع۔ا۔مث] (۱) واقفیت۔ علم (۲) احکام شریعت کی معلومات۔ علم دین۔ شریعت کا علم۔
فُقہا ۔ (فُ۔قَ۔ہا) [ع۔ا۔مذ] فقیہہ کی جمع۔ علم دین کے جاننے والے۔ علمائے دین۔
فقید ۔ (فَ۔قید) [ع۔صف] نایاب۔ معدوم۔
فقیدُالمثال ۔ جس کی مثال نہ ہو۔ بے مثل۔ لاثانی۔ لاجواب۔ بے نظیر۔
فقیر ۔ (فَ۔قیر) [ع۔ا۔مذ] گدا۔ بھکاری۔ منگتا۔ (۲) درویش۔ قلندر۔ خدا پرست (۳) غریب۔ محتاج (۴) شریعت اسلامی کے رو سے وہ شخص جس کے پاس صرف ایک دن کا کھانا ہو۔ جمع۔ فُقرا۔
فقیر اپنی کملی ہی میں مست ہے ۔ [ا۔مثل] غریب آدمی تھوڑے ہی سامان میں با عیش ہے۔
فقیر بنا دینا۔ فقیر کر دینا ۔ [ا۔محاورہ] مفلس بنا دینا۔ لوٹ لینا۔
فقیر بننا ۔ [ا۔محاورہ] محتاج ہونا۔ فقیری اختیار کرنا۔ محرم میں بچوں کو فقیرانہ لباس پہنانا۔
فقیر خانہ ۔ [ع۔ف۔ا۔مذ] فقیر کا گھر۔ عاجزی کے طور پر اپنے مکان کو بھی کہا جاتا ہے۔

فقیر دوست ۔ [ع ۔ف ۔صف] غریبوں سے محبت کرنے والا۔
فقیر را بہ مجادلہ چہ کار ۔ [ف ۔مقولہ] فقیر جھگڑے اور بحث میں نہیں پڑتا۔
فقیر کا لوٹ چلن امیروں کے ۔ [ا ۔مثل] غریبی میں رہ کر بھی شان و شوکت دکھانا۔
فقیر کا گھر بڑا ہے ۔ [ا ۔مثل] فقیر کو سب کچھ حاصل ہوتا ہے ۔ چونکہ اس کا خدا پر بھروسہ ہوتا ہے۔
فقیر کو کملی ہی دوشالہ ہے ۔ [ا ۔مثل] غریب کو جو میسر آجائے وہی غنیمت ہے۔
فقیر کھلانا ۔ [ا ۔محاورہ] مراد پوری ہونے پر غریبوں کو کھانا کھلانا۔
فقیر کی زبان کس نے کیلی ہے ۔ [ا ۔مثل] فقیر بغیر کسی کی پرواہ کیے جو جی میں آئے کہہ دیتا ہے۔
فقیر کی صدا ۔ [ا ۔مث] آواز جو فقیر مانگنے کے لیے دیتے ہیں۔
فقیر کی صورت (ہی) سوال ہے ۔ [ا ۔مثل] محتاج آدمی کے چہرے سے ہی غریبی برستی ہے۔
فقیر ہو جانا ۔ (۱) فقیری اختیار کرنا ۔ تارک الدنیا ہو جانا ۔ (۲) محتاج ہو جانا ۔ مفلس ہو جانا۔
فقیرانہ ۔ [فَ ۔قی ۔را ۔نَہ] [ف ۔صف] (۱) درویشوں کی مانند ۔ فقیروں کی مانند ۔ (۲) وہ زمین جو فقرا کے گزارے کے واسطے وقف کر دی جائے۔
فقیرنی ۔ [فَ ۔قیر ۔نی] [اُر ۔ا ۔مث] بھیک مانگنے والی عورت ۔ کنگال محتاج عورت۔
فقیری ۔ [فَ ۔قی ۔ری] [ع ۔ا ۔مث] فقیر سے منسوب ۔ غریبی ۔ مفلسی ۔ محتاجی (۲) درویشی ۔ قلندری۔
فقیری اختیار کرنا ۔ [ا ۔محاورہ] فقیروں جیسا حال بنالینا ۔ فقیر ہو جانا۔
فقیری شیر کا بُرقع بھی ہے ۔ [ا ۔مثل] فقیری بڑا پردہ ہے اس بھیس میں کسی وقت کام نکل آتے ہیں۔
فقیری لٹکا ۔ درویشی چٹکلا ۔ سہل علاج ۔ آسان نسخہ۔
فقیہہ ۔ [ع ۔ا ۔مذ] علم فقہ کا عالم ۔ شرعی مسئلوں سے واقف ۔ مفتی دین ۔ جمع ۔ فقہا ۔ فقیہاں۔

ف ۔ک

فکاہت ۔ [ع ۔ا ۔مث] زندہ دلی ۔ خوش طبعی ۔ مزاح ۔ جمع ۔ فکاہات۔
فک ۔ [ع ۔ا ۔مذ] (۱) دو باہم ملی ہوئی چیزوں کو علیحدہ کرنا ۔ چھوڑ دینا ۔ (۲) علم نحو میں وہ اضافت جو پڑھنے میں نہ آئے۔
فک اضافت ۔ [ع ۔ا ۔مذ] علامت اضافت یعنی کسرہ چھوڑ دینا جیسے صاحب دل میں ب کے کسرے کو چھوڑ کر جزم دیتے ہیں و
فکُ الرہن ۔ فک رہن ۔ [ع ۔ا ۔مذ] رہن کی ہوئی چیز کو چھڑانا۔
فکاہات ۔ [فُ ۔کا ۔ہات] [ع ۔ا ۔مذ ۔کر] فکاہت کی جمع ۔ ظرافت مزاح ۔ اور تفنن طبع کی باتیں ۔ دل چسپ چٹکلے ۔ ہنسنے ہنسانے کی باتیں ۔ مطائبات۔
فکر ۔ [ع ۔ا ۔مذ ۔مث] (۱) سوچ بچار ۔ اندیشہ ۔ (۲) خیال ۔ دھیان (۳) رنج ۔ غم (۴) غور ۔ تامل ۔ (۵) پروا ۔ حاجت ۔ (۶) تدبیر ۔ ٹھکانہ ۔ جمع ۔ افکار۔
فکر آپڑنا ۔ [ا ۔محاورہ] یکایک کوئی پریشانی کی بات ہو جانا۔
فکر جمنا ۔ [ا ۔محاورہ] تدبیر سوجھ پڑنا۔
فکر دوڑانا ۔ [ا ۔محاورہ] سوچنا ۔ بچار کرنا۔
فکر رسا ۔ پہنچنے والی عقل ۔ اعلیٰ عقل ۔ سوجھ بوجھ۔
فکر زاہد دیگر سودائے عاشق دیگر است ۔ [ف ۔مثل] ہر شخص اپنی اپنی دھن میں لگا ہوا ہے۔
فکر سخن ۔ [ع ۔ف ۔ا ۔مذ] وہ غور و تامل جو شعر کہنے کے واسطے ہوتا ہے
فکر فردا ۔ [ع ۔ف ۔ا ۔مث] (۱) مستقبل کا خیال (۲) قیامت کی فکر۔
فکر کرنا ۔ [مص مرکب] (۱) سوچنا ۔ غور کرنا (۲) رنج کرنا۔
فکر لاحق ہونا ۔ [ا ۔محاورہ] اندیشہ ہونا ۔ احتمال ہونا۔
فکر معاش (معیشت) ۔ [ف ۔ا ۔مث] روزی کا تردد ۔ کمانے کی سوچ۔
فکر مند ۔ [ع ۔ف ۔صف] غمگین ۔ رنجیدہ ۔ سوچ میں مبتلا۔
فکر مندی ۔ [ع ۔ف ۔ا ۔مث] خیال ۔ سوچ بچار۔
فکر میں ڈوبنا ۔ [ا ۔محاورہ] خیال میں محو ہونا۔
فکر میں گھل جانا ۔ [ا ۔محاورہ] سوچ میں نڈھال ہو جانا۔
فکر نہ کیجیے ۔ [ا ۔مقولہ] پروا نہ کریں۔
فکر و تردد ۔ [ع ۔ف ۔ا ۔مذ] احتمال ۔ اندیشہ۔
فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ۔ [ف ۔مثل] ہر شخص کا خیال اس کے حوصلے کے مطابق ہوتا ہے۔
فکرت ۔ [فِک ۔رت] [ع ۔ا ۔مث استفہام] سوچ ۔ خیال ۔ غور۔
فکیف ۔ [فَ ۔کے ۔فَ] [ع] پس کیونکر ۔ پس کیوں کر ہے۔
فکس ڈیپازٹ (Fixed Deposit) [انگ ۔ا ۔مذ] وہ امانت جو کسی بینک وغیرہ میں مقررہ میعاد تک کیلیے رکھی جاتی ہے ۔ میعاد سے پہلے نہیں نکلوائی جا سکتی۔

ف ۔گ

فگار ۔ [فِ ۔گار] [ف ۔صف] زخمی ۔ گھائل ۔ مجروح ۔ مرکبات کے آخر میں آتا ہے جیسے دل فگار ۔ سینہ فگار۔
فگن ۔ [فِ ۔گن] [ف ۔صف] افگن کا مخفف ۔ ڈالنے والا ۔ پھینکنے والا ۔ مرکبات کے آخر میں آتا ہے ۔ جیسے تیر فگن۔

ف ۔ ل

فلاح ۔ (فَ ۔ لاح) [ع ۔ ف مث] (۱) بھلائی ۔ نیکی ۔ آسودگی ۔ نجات سلامتی (۲) عمدگی ۔ خوبی ۔

فلاح دارین ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] دو جہان کی بھلائی ۔ دین و دنیا کی بہتری ۔

فلّاح ۔ (فَل ۔ لاح) [ع ۔ ا ۔ مذ] کاشتکار ۔ جمع ۔ فلاحین

فلاحی ریاست ۔ [ا ۔ ا ۔ مث] ایسی حکومت جس میں عوام کو ہر طرح کی سہولتیں میسر ہوں ۔ جیسے جان و مال کی حفاظت اور روزگار کا مہیا ہونا ۔

فلاحت ۔ (فَ ۔ لا ۔ حَت) [ع ۔ ا ۔ مث] زراعت ۔ کاشتکاری ۔ کھیتی باڑی

فلاخن ۔ فلاسنگ ۔ (فَ ۔ لا ۔ خَن) (فَ ۔ لا ۔ سَنگ) [ف ۔ ا ۔ مذکر ۔ مث] گوپھن ۔ وہ رسی کا پھندہ جس میں رکھ کر پتھر پھینکتے ہیں ۔

فلاسفر ۔ (Philosopher) (فَ ۔ لاس ۔ فر) [انگ ۔ ا ۔ مذ] فلسفی علم فلسفہ کا جاننے والا ۔ (۲) دانش ور ۔

فلاسفہ ۔ (فَ ۔ لا ۔ سِ ۔ فہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] فلسفی کی جمع ۔ حکماء ۔ (۲) ایک معجون کا نام ۔

فلاطونی ۔ (فَ ۔ لا ۔ طو ۔ نی) [ع ۔ صف] یونانی فلسفی افلاطون سے منسوب ۔

فلاطونیت ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] افلاطون کا وہ فلسفہ جس کے مطابق خیالات اور نظریات حقیقی وجود رکھتے ہیں اور مادی اشیاء محض اُن کے مظاہر اور نامکمل نقلیں ہیں ۔

فلاکت ۔ (فَ ۔ لا ۔ کت) [ع ۔ ا ۔ مث] خواری ۔ مفلسی ۔ ناداری ۔ نحوست ۔

فلاکت زدہ ۔ [ف ۔ ا ۔ صف] مصیبت کا مارا ۔ بدبخت ۔ بدنصیب

فلاکس ۔ (Phlox) (فَ ۔ لاکس) [انگ ۔ ا ۔ مذ] ایک پھیلنے والا پودا جس کے چھوٹے چھوٹے پھول طباق نما ہوتے ہیں ۔

فلالین ۔ (فَ ۔ لا ۔ لین) [اُ ۔ ا ۔ مذ] انگریزی لفظ (Flannel) کا مورد ۔ ایک قسم کا روئیں دار نرم اونی کپڑا ۔

فلان ۔ (فـَ ۔ لان) [اُ ۔ ا ۔ مذکر ۔ مونث] آلۂ تناسل ۔ شرم گاہ ۔

فلان میں تھوکنا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) ذلیل کرنا ۔ رسوا کرنا ۔ بدنام ۔ (۲) لعنت ملامت کرنا

فُلاں ۔ (فُ ۔ لاں) [ع ۔ صف] شخص غیر معلوم وہ شخص یا چیز جو ذہن میں ہو مگر زبان سے نہ کہیں ۔

فلاں بہماں ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] ایرا غیرا ۔ اَمکا ڈھمکا ۔

فلاں فلاں ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] لوگ جو ذہن میں ہوں ۔ مگر زبان سے نام نہ لیا جاوے

فُلانا ۔ (فُ ۔ لا ۔ نا) [اُ ۔ صف] (۱) شخص ۔ کوئی شخص ۔ وہ شخص ۔ (۲) بات یا معاملے کی نسبت بھی بولتے ہیں جیسے فلانا کام ۔

فلانے کی ماں نے خصم کیا بہت بُرا کیا کر کے چھوڑ دیا اور بھی بُرا کیا ۔ [ا ۔ مثل] اس موقع پر بولتے ہیں جب کوئی شخص ایک غلطی کی اصلاح میں دوسری اس سے بڑی غلطی کرے ۔

فُلانی ۔ (فُ ۔ لا ۔ نی) [اُ ۔ صف] وہ عورت ۔ وہ بات ۔ وہ کام ۔

فلائنگ کلب (Flying Club) (فَ ۔ لا ۔ اِنگ ۔ کَ ۔ لب) [انگ ۔ ا ۔ مذ] ہوائی جہاز اُڑانے والوں کا کلب ۔ ہوا بازی کا فن سکھانے کا ادارہ ۔

فِلٹر ۔ (Filter) (فِل ۔ ٹر) [انگ ۔ ا ۔ مذ] پانی صاف کرنے کا آلہ ۔ چھلنی ۔

فِلزّات ۔ (فِ ۔ لز ۔ زات) [ع ۔ ا ۔ مذ ۔ مث] فلز کی جمع ۔ وہ معدنی جوہر جن میں پگھل جانے کی صلاحیت ہے جیسے سونا ۔ چاندی ۔ (Ore)

فِلزّی ۔ (فِ ۔ لز ۔ زی) [ع ۔ صف] معدنی ۔ کانی ۔

فلس ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) پیسہ ۔ تانبے کا سکہ (۲) مچھلی کے اوپر کا چھلکا (۳) اطلس کا قرص ۔ جمع ۔ فلوس

فلسفہ ۔ (فَل ۔ سَ ۔ فہ) [ع ۔ ا ۔ مذکر] (۱) علم و حکمت علم موجودات حکمت دانائی ۔

فلسفہ بگھارنا یا چھانٹنا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) بڑھ بڑھ کر باتیں کرنا ۔ (۲) دانائی کا رعب ڈالنا ۔

فلسفی ۔ (فَل ۔ سَ ۔ فی) [ع ۔ صف] علم فلسفہ جاننے والا ۔ محقق ۔ فلاسفر جمع ۔ فلاسفہ (Philosopher)

فلسفیانہ ۔ (فَل ۔ سَ ۔ فِ ۔ یا ۔ نہ) [ع ۔ صف] فلسفہ سے متعلق ۔ حکیمانہ ۔

فلس کیپ ۔ (Foolscap) (فُلس ۔ کیپ) [انگ ۔ ا ۔ مذ] کاغذ کا ایک سائز جو تقریباً ساڑھے تیرہ انچ لمبا اور ساڑھے آٹھ انچ چوڑا ہوتا ہے ۔

فلش ۔ (Flush) (فَ ۔ لش) [انگ ۔ ا ۔ مذ] پانی کا تیز بہاؤ ۔ بدرو یا نالی میں تیز پانی بہا کر صاف کرنا (۲) تاش کا ایک کھیل ۔

فِلفِل ۔ (فِل ۔ فِل) [ع ۔ ا ۔ مث] مرچ جمع ۔ فلافل ۔

فلفل دراز ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] لمبی مرچ ۔ مگھاں ۔

فلک ۔ (فَ ۔ لک) [ع ۔ ا ۔ مذ] آسمان ۔ گردوں ۔ چرخ ۔

فلک اساس ۔ آسمان جیسی بنیاد والا ۔ بہت مستحکم ۔ (۲) بلند اونچا ۔

فلک اطلس ۔ فلک اعظم ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] آسمان ۔ جس پر کوئی ستارہ نہیں ۔

فلک الافلاک ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] ساتواں آسمان ۔ عرش ۔ کرسی ۔

فلک بارگاہ ۔ فلک پائگہ ۔ فلک پایہ ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] بلند مرتبہ ۔ عالی رتبہ ۔

فلک پر چڑھانا ۔ [ا ۔ محاورہ] بہت زیادہ تعریف کرنا ۔ بہت خوشامد کرنا ۔

فلک پر دماغ (رہنا ، ہونا) ۔ [ا ۔ محاورہ] مغرور و متکبر ہونا ۔ کسی کو اپنے برابر نہ سمجھنا ۔

فلک پر کھینچنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مغرور ہونا ۔ اترانا ۔

فلک پرواز ۔ فلک پیما ۔ فلک تاز ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] آسمان پر اُڑانے والا ۔ آسمان تک پہنچنے والا ۔

فلک پیر ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] بوڑھا آسمان ۔ آسمان جو مدت سے موجود ہے ۔

فلک ٹوٹ پڑنا۔ [ا۔ محاورہ] سخت مصیبت آنا۔
فلک ٹوٹنا۔ [ا۔ محاورہ۔] غضب آنا۔ مصیبت آنا۔
فلک جناب۔ [ع۔ صف] عالی مرتبہ۔
فلک زدہ۔ [ف۔ صف] افلاس۔ محتاج۔ مصیبت کا مارا ہوا۔
فلک سیر۔ [ع۔ صف] بھنگ
فلک شعبدہ باز۔ شعبدے دکھانے والا آسمان۔
فلک شکوہ۔ فلک رتبہ۔ فلک رفعت۔ [ع۔ صف] آسمان جیسی شان وشوکت اور بلندی والا۔ بلند مرتبہ۔
فلک فرسا۔ [ع۔ ف۔ صف] آسمان پر پہنچنے والی آہ۔
فلک قدر۔ [ع۔ صف] عالی قدر۔
فلک کا ستایا۔ [ا۔ صف] مصیبت زدہ۔ بدقسمت۔ کم بخت
فلک کو بُرا معلوم ہونا۔ [ا۔ محاورہ] شاعرانہ خیال کہ آسمان لوگوں کو خوش نہیں دیکھ سکتا۔ مصیبتیں وہی نازل کرتا ہے۔
فلک کو خبر نہ ہونا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) کسی کو علم نہ ہونا (۲) نہایت بے خبر ہونا۔
فلکی۔ (فَ۔ لَ۔ کی) [ع۔ ف۔ صف] آسمانی۔ سماوی۔ علوی۔
فلکیات۔ (فَ۔ ل۔ کی۔ یات) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) آسمان کے متعلق چیزیں (۲) ایک علم جس میں آسمان اور اس کی موجودات پر بحث ہے۔
فلم۔ (Film) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) جھلّی۔ جالا۔ (۲) وہ تصویر جو پردے پر چلتی دکھائی دیتی ہے۔ (۳) سیاہ جھلّی جسے کیمرے میں ڈال کر تصویر اتارتے ہیں۔ فوٹو کی جھلّی۔
فلم سٹار۔ [انگ۔ ا۔ مذ] سینما کے مشہور اداکار۔
فلمی۔ (فِل۔ می) [ا۔ صف] فلم کے متعلق۔
فلو۔ (Flue) [انگ۔ ا۔ مذ] انفلوئنزا کا مخفف۔ ایک قسم کا وبائی نزلہ۔
فلور۔ (Flour) (فَ۔ لور) [انگ۔ ا۔ مذ] آٹا۔
فلور مل۔ (Flour Mill) آٹا پیسنے کی چکّی
فلور۔ (Floor) (فِ۔ لور) [انگ۔ ا۔ مذ] سطح۔ منزل۔
فلوس۔ (فُ۔ لوس) [ع۔ ا۔ مذ] فلس کی جمع (۱) پیسے (۲) مچھلی کے چھلکے۔
فلولوجی۔ (Philology) (فِ۔ لو۔ لو۔ جی) [انگ۔ ا۔ مذ] تحقیق زبان کا علم۔ صرف و نحو اور زبانوں سے واقف ہونے کا علم۔
فلہذا۔ [ع۔ متعلق فعل] بس اس لیے۔
فلیتہ۔ (فَ۔ لی۔ تہ) [ا۔ ا۔ مذ] چراغ کی بتّی۔ مشعل۔ دیکھیے فتیلہ۔
فلیتہ دکھانا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) توڑے دار بندوق یا توپ چلانا (۲) آگ لگانا۔
فلیتہ دینا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) آگ روشن کرنا (۲) توپ یا بندوق چلانا (۳) آسیب زدہ کو بتّی کی دھونی دینا۔
فلیتہ سُنگھانا۔ [ا۔ محاورہ] تعویز یا جنتر کی دھونی دینا۔
فلیٹ۔ (Flat) (فَ۔ لیٹ) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) عمارت کی ایک منزل پر رہائشی کمرے۔ (۲) چپٹا۔ سپاٹ۔

ف ۔ م

فم۔ [ع۔ ا۔ مذ] مُنہ۔ دہن۔
فمِ رحم۔ [ع۔ ا۔ مث] بچہ دانی کا مُنہ۔
فمِ معدہ۔ [ع۔ ا۔ مذ] معدے کا مُنہ۔ کوڑی۔
فمی بشوق۔ (ف۔ می۔ ب۔ شو۔ ق) [ع] سات دن میں قرآن مجید اس طرح ختم کرنا کہ پہلے دن سورۃ فاتحہ سے مائدہ تک۔ دوسرے دن سورۂ یونس تک۔ تیسرے دن سورۂ بنی اسرائیل تک۔ چوتھے دن سورۂ شعرا تک۔ پانچویں دن سورۂ والصافات تک۔ چھٹے دن سورۂ قاف تک۔ ساتویں دن آخر تک۔ ان سورتوں کے ابتدائی حروف کو ملا کر فمی بشوق بنالیا ہے۔

ف ۔ ن

فن۔ [ع۔ ا۔ مذ] (۱) ہنر۔ کاریگری۔ گُن۔ طرز۔ ڈھنگ (۲) مکر۔ فریب۔ (۳) دانش۔ رائے۔ کشتی کا داؤں۔ کرتب۔ (۴) قسم۔ شاخ۔
فن برائے فن۔ [ف۔ ا۔ مذ] فن کی خدمت کرتے ہوئے۔ فن کو کسی مقصد سے وابستہ کرنا۔
فن شریف۔ [ع۔ ا۔ مذ] معزز ہنر یا پیشہ۔
فن کار۔ ہنرمند۔ کاری گر۔ تخلیقی کام کرنے والا۔ ہوشیار۔
فن کاری۔ ہنرمندی۔ کاری گری۔
فنا۔ (فَ۔ نا) [ع۔ ا۔ مث] (۱) نیستی۔ موت۔ ہلاکت۔ بربادی (۲) نابود۔ نیست (۳) اصطلاح تصوف میں حدوث اور قدم کے فرق کا دور کرنا۔
فنا فی الرسول۔ [ع۔ ا۔ مث] فقر کا وہ مرتبہ جس میں سالک اتباعِ رسولؐ کو اپنی طبیعت ثانی بنالیتا ہے۔
فنا فی الشیخ۔ [ع۔ ا۔ مث] فقر کا ایک مرتبہ جس میں مرید ہر وقت اپنے مرشد کے خیال میں ڈوبا رہتا ہے۔
فنا فی الفرج۔ [ع۔ ا۔ مث] ہر وقت عورتوں کے پیچھے لگا رہنے والا۔
فنا فی اللہ۔ [ع۔ ا۔ مث] خدا تعالےٰ کی محبت اور معرفت میں ڈوب جانے کا مرتبہ۔
فنا کرنا۔ [ا۔ محاورہ] کھونا۔ برباد کرنا۔ مٹانا۔ نیست ونابود کرنا۔
فنا ہو جانا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) مٹ جانا۔ (۲) کنایۃً عاشق ہو جانا۔
فنانس۔ (Finance) (فِ۔ نانس) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) مال گزاری (۲) ذرائع آمدنی (۳) مالیات۔ خزانہ۔
فنانشل۔ (Financial) (فِ۔ نان۔ شل) [انگ۔ صف] ملک کے خزانہ یا آمدنی سے متعلق۔
فنجان۔ (فِن۔ جان) [ع۔ ا۔ مذ] چھوٹی پیالی جس میں قہوہ پیتے ہیں۔
فند۔ [ف۔ ا۔ مذ] مکر۔ دغا۔ فریب۔ جھانسہ (۲) خامیہ۔

فند فریب ۔ (ف ۔ ا۔ مذ) دغا فریب ۔ جرم ۔ جہانسہ ۔
فندق ۔ (فن ۔ دُق) (ع ۔ ا۔ مث) (۱) ایک ولایتی میوہ جو نہایت سُرخ اور جھاڑی کے بیر کے برابر ہوتا ہے (۲) معشوق کی مہندی لگی ہوئی اُنگلی کا سرا ۔ (۳) معشوق کا ہونٹ ۔
فنڈ ۔ (Fund) (انگ ۔ ا۔ مذ) سرمایہ ۔ پونجی ۔ جمع ۔ مال ۔ بضاعت ۔
فنل ۔ (ا۔ مذ) (۱) رقیق چیز ڈالنے کی نلی دار آلہ ۔ قیف ۔ (۲) کپّی ۔ لوہے کا چکر ۔ جو گھڑی کے اندر لگا ہوتا ہے ۔ انگریزی لفظ (Funnel) فنل کا مُورد ۔
فنس ۔ (ف ۔ نَس) (انگ ۔ ا۔ مونث) دیکھیے پینس ۔ پالکی ۔ ڈولا ۔
فنون ۔ (فُ ۔ نُو ۔ ن) (ع ۔ ا۔ مذ) فن کی جمع ۔ (۱) صنعت ۔ گن ۔ ہنر ۔ (۲) مکر ۔ فریب
فنی ۔ (ف ۔ صف) فن کے متعلق اکثر مرکبات میں آتا ہے جیسے یک فنی ۔
فنّی ۔ (فن ۔ نی) (ف ۔ صف) فن سے متعلق ۔

ف ۔ و

فواحش ۔ (ف ۔ وا ۔ حِش) (ع ۔ ا۔ مذ) فاحشہ کی جمع ۔ (۱) بُرے کام ۔ (۲) (مث) بدکار عورتیں ۔
فؤاد ۔ (فُ ۔ ءاد) (ع ۔ ا۔ مذ) قلب ۔ دل ۔
فوارہ ۔ (فَوّ ۔ وا ۔ رہ) (ع ۔ ا۔ مذ) (۱) اُبال ۔ سر جوش ۔ (۲) پچکاری ۔ پھوہارا ۔ (۳) نہایت جوش مارنے والا (۴) پانی کو اوپر پھینکنے کا آلہ ۔
فوارہ (چلنا) چھوٹنا ۔ (ا۔ محاورہ) پانی یا کسی رقیق چیز کا جوش مار کر نکلنا ۔
فواق ۔ (ع ۔ ا۔ مث) ہچکی ۔
فواکہ ۔ (فَ ۔ وا ۔ کِہ) (ع ۔ ا۔ مذ) فاکہہ کی جمع ۔ میوے ۔
فوائد ۔ (فَ ۔ وا ۔ اِد) (ع ۔ ا۔ مذ) فائدہ کی جمع ۔ نفع ۔ خوبیاں ۔ تاثیر ۔ سود ۔
فوت ۔ (ع ۔ صف) نیست ۔ معدوم ۔ جاتا رہنا ۔ موت ۔
فوت ہونا ۔ (مص مرکب) (۱) مرنا ۔ انتقال کرنا (۲) جاتا رہنا ۔ گم ہونا ۔
فوتی ۔ (فو ۔ تی) (ع ۔ ف ۔ صف) مرجانے والا ۔ مَرا ہوا ۔ متوفی ۔
فوتی نامہ ۔ بستی کے مُردوں کا روزنامچہ ۔ مقتولوں کی فہرست ۔
فوٹو ۔ (Photo) (فوٹ ۔ ٹو) (انگ ۔ ا۔ مذ) تصویر ۔ عکس ۔
فوٹو سٹیٹ کاپی ۔ (Photostet Copy) (انگ ۔ ا۔ مذ) کسی دستاویز کی وہ نقل جو کسی تصویر کے ذریعے حاصل کی جائے ۔
فوٹو گرافر ۔ (Photographer) تصویر کھینچنے والا ۔ عکس اتارنے والا ۔
فوٹو گرافی ۔ (Photography) تصویر کھینچنے کا فن ۔ عکس اتارنا یا فوٹو کھینچنا ۔
فوج ۔ (ع ۔ ا۔ مث) (۱) سپاہ ۔ لشکر ۔ عسکر ۔ جنگی آدمیوں کا مجمع ۔ (۲) گروہ ۔ جتھا ۔ انبوہ ۔ بھیڑ ۔ جمع ہے افواج ۔
فوج چڑھنا ۔ (ا۔ محاورہ) لشکر کا حملہ کرنا ۔

فوجدار ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) (۱) سپہ سالار ۔ فوج کا افسر ۔ (۲) شہر کے اندر یا باہر کا حاکم ۔ کوتوال ۔ مجسٹریٹ (۳) فیل بان جو بادشاہ کی سواری میں ہاتھی پر آگے بیٹھے ۔
فوجداری ۔ (ع ۔ ف ۔ مث) (۱) فوجدار کا عہدہ ۔ (۲) مجسٹریٹی ۔ وہ محکمہ جس میں لڑائی جھگڑے ۔ خون وغیرہ کے مقدمے فیصل ہوں (۴) لڑائی جھگڑا ۔ فساد ۔
فوجداری کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) لڑائی جھگڑا کرنا ۔ دنگا فساد کرنا ۔
فوج کا آگا برات کا پیچھا بھاری ہوتا ہے ۔ (ا۔ مثل) فوج کے پہلے حملے کا روکنا اور شادی کے بعد کا خرچ نمٹنا بہت دشوار ہے
فوج کا گھونگھٹ کھانا ۔ (ا۔ محاورہ) لشکر کا شکست کھا جانا
فوج کشی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا۔ مث) چڑھائی ۔ حملہ ۔ دھاوا ۔
فوج کشی کرنا ۔ (مص مرکب) حملہ کرنا ۔ چڑھائی کرنا ۔
فوج کی اگاڑی اور آندھی کی پچھاڑی ۔ (ا۔ مثل) فوج کا اگلا حصہ اور آندھی کا پچھلا حصہ بڑے زور کا ہوتا ہے ۔
فوجی ۔ (فو ۔ جی) (ف ۔ صف) فوج سے متعلق ۔ لشکری ۔ جنگی ۔
فور ۔ (ع ۔ ا۔ مذ) (۱) جلدی ۔ شتابی (۲) طریقہ ۔ طرز (۳) گھڑی ۔ وقت ۔
فوراً ۔ (فو ۔ رن) (ع ۔ تابع فعل) اسی وقت ۔ جھٹ ۔ پٹ ۔
فورٹ ۔ (Fort) (انگ ۔ ا۔ مذ) قلعہ ۔
فورم ۔ (Forum) (فو ۔ رَم) (انگ ۔ ا۔ مذ) عام مباحثہ ۔ عام مباحثہ کی جگہ ۔
فورمین ۔ (Foreman) (فور ۔ مین) (انگ ۔ ا۔ مذ) میر کارگراں مزدوروں کا نگران مستری ۔
فوری ۔ (ع ۔ صف) جلد ۔ اسی وقت ۔ عجلت ۔
فوز ۔ (ع ۔ ا۔ مث) کامیابی ۔ فتح ۔ ظفر ۔ بخوبی مقصد کو پہنچنا ۔
فوزِ عظیم ۔ (ع ۔ ا۔ صف) بڑی کامیابی ۔ بڑا فائدہ ۔
فوص ۔ (ع ۔ ا۔ مذ) کسی پر کام چھوڑ دینا ۔
فوضوی ۔ (فوضَ ۔ وی) (ع ۔ ا۔ مذ) بدمزاجی ۔ شورش پسند ۔
فوضویت ۔ (فو ۔ ضَ ۔ وی ۔ یت) (ع ۔ ا۔ مث) (۱) تمدنی مساوات ۔ اشتراکیت (۲) مزاج ۔ طوائف الملوکی ۔ (انگ) (Anarchy)
فوطہ ۔ (فو ۔ طَہ) (ف ۔ ا۔ مذ) (۱) بیضہ ۔ خصیہ ۔ خایہ (۲) پیٹی ۔ کمربند (۳) حمام کی لنگی ۔ رومال ۔ پگڑی (۴) خراج ۔ محصول ۔ (۵) خزانہ ۔ گنج ۔
فوطہ بھرنا ۔ (ا۔ محاورہ) محصول ادا کرنا ۔
فوطہ چھٹکنا ۔ (ا۔ محاورہ) فوطہ بڑھ جانا ۔
فوطہ خانہ ۔ (ف ۔ ا۔ مذ) خزانہ ۔ گنج ۔
فوطہ دار ۔ (ف ۔ ا۔ مذ) خزانچی ۔ تحویلدار ۔
فوفل ۔ (فُو ۔ فل) (ع ۔ ا۔ مث) چھالیہ ۔ سپاری ۔ بفتح اول نیز بضم اول ۔
فوق ۔ (ع ۔ ا۔ مذ) اونچا ۔ بالا ۔ بلند ۔ اوپر (۲) بلندی ۔ اونچائی ۔ اوج (۳) سبقت ۔ فوقیت ۔ بزرگی ۔ برتری ۔ بڑائی ۔ فضیلت ۔
فوق البھڑک ۔ (ا۔ صف) بھڑکیلا ۔ چمک دار ۔ زرق ۔ برق ۔ (یہ ترکیب غلط ہے)
فوق العادت ۔ (ع ۔ صف) عادت سے بڑھ کر ۔ بساط سے باہر ۔ انسانی

فوق رکھنا۔ [ا۔ محاورہ] ترجیح دینا۔ شرف رکھنا۔
فوق لے جانا۔ [ا۔ محاورہ] سبقت لے جانا۔ بڑھ جانا۔
فوقانی۔ (فَو۔قا۔نی) [ع۔ صف] اوپر کا۔ بالائی۔
فوقیت۔ (فَو۔قی۔یت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) بڑائی۔ برتری۔ ترجیح۔ سبقت۔ امتیاز (۲) بزرگی۔ شان۔ قدر۔
فوقیت حاصل ہونا۔ [ا۔ محاورہ] بڑائی ملنا۔ مختار ہونا۔ عظمت پانا۔
فوقیت لے جانا۔ [ا۔ محاورہ] بڑھ جانا۔ بازی لے جانا۔ سبقت لے جانا
فوکس۔ (Focus) (فو۔کس) [انگ۔ ا۔ مذ] نقطۂ ارتقاز۔ ماسکہ۔
فول۔ (Fool) [انگ۔ صف] بے وقوف۔ احمق۔
فولاد۔ (فو۔لاد) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) نہایت سخت اور اعلیٰ قسم کا لوہا۔ اسپات (۲) سخت۔ کڑا۔ مضبوط۔
فولاد کا دل۔ [ا۔ مذ] نہایت سخت دل۔
فولاد کا ہاتھ۔ فولادی ہاتھ۔ [ا۔ محاورہ] سخت اور مضبوط ہاتھ۔
فولادی۔ (فو۔لا۔دی) [ف۔ صف] (۱) فولاد کا بنا ہوا (۲) بہت سخت۔ بہت مضبوط (۳) بلم کی چھڑ۔ بھالے کی لکڑی۔ نیزے کا بانس۔
فولڈر۔ (Folder) (فول۔ ڈر) [انگ۔ ا۔ مذ] کاغذ کی تہ کرنے والا آلہ۔
فولیو۔ (Folio) (فو۔لی۔او) [انگ۔ ا۔ مذ] کاغذ کا ورق جس پر ایک ہی طرف نمبر لگا ہو۔
فوں۔ [اُر۔ ا۔ مث] سانپ کی پھنکار۔
فون۔ (Phone) [انگ۔ ا۔ مذ] ٹیلی فون کا مخفف۔
فونوگراف۔ (Phonograph) (فو۔نو۔گراف) [انگ۔ ا۔ مذ] آلۂ صوت نگار۔ ایک آلہ جس کے ذریعہ آوازیں خود بخود قلم بند ہو جاتی ہیں۔ گراموفون۔
فونوگرام۔ (Phonogram) (فو۔نو۔گرام) [انگ۔ ا۔ مذ] وہ برقی پیغام جو بذریعہ فون تار گھر بھیجا جائے۔ (۲) صوت بندی۔
فونیشی۔ فونیقی۔ (Phonetician) (فو۔ نی۔شی) [انگ۔ صف] بحیرۂ روم کے جنوب مشرق ساحل کے قدیم باشندے جنہوں نے رسم الخط ایجاد کیا۔

ف ۔ ہ

فہارس۔ [ع۔ ا۔ مث] فہرس کی جمع۔
فہامہ۔ [ع۔ ا۔ مبالغہ] بہت سمجھدار۔ دانا۔ عقل مند۔
فہرس۔ فہرست۔ (فِہ۔رِس)، (فِہ۔رست) [ع۔ ف۔ ا۔ مث] فرد۔ چیزوں کی تفصیل۔
فہرست میں نام دچڑھانا، داخل کرنا۔ [ا۔ محاورہ] دفتر میں نام درج کرنا۔

فہم۔ [ع۔ ا۔ مث] سمجھ۔ دریافت۔ عقل۔ دانائی۔ شعور۔ وقوف۔
فہم ناقص۔ [ع۔ ا۔ مث] نامکمل عقل۔ ناقص رائے۔
فہمائش۔ (فہ۔ما۔اِش) [ف۔ ا۔ مث] ہدایت۔ نصیحت۔ تلقین۔ سمجھانا۔ آگاہ کرنا۔
فہمائش کرنا۔ [ا۔ محاورہ] سمجھانا۔ جتانا۔ تنبیہ کرنا۔
فہمید۔ (فہ۔مید) [ف۔ ا۔ مث] سمجھ۔ عقل۔ رائے۔
فہمید حساب۔ [ف۔ ا۔ مذ] حساب کا سمجھنا۔
فہمیدگی۔ (فہ۔مید۔گی) [ف۔ ا۔ مث] سمجھ بوجھ۔ دانائی۔
فہمیدہ۔ (فہ۔می۔دہ) [ف۔ صف] سمجھ دار۔ ہوشیار۔ دانا۔ جمع۔ فہمیدگاں۔
فہو المراد۔ (فَ۔ہُ۔وَل۔مُ۔راد) [ع] یہی اصل مراد ہے۔ یہی مقصد ہے۔
فہیم۔ (فَ۔ہیم) [ف۔ صف] عقل مند۔ دانا۔ سمجھدار

ف ۔ ی

فی۔ [ع۔ حرفِ جار] (۱) درمیان۔ بیچ۔ بھیتر۔ (۲) ساتھ۔ (۳) ہر۔ ایک۔
فی الاصل۔ [ع۔ فعل متعلق] حقیقت میں۔
فی البدیہہ۔ [ع۔ متعلق فعل] فوراً۔ فی الفور۔ بے سوچے۔
فی الجملہ۔ [ع۔ متعلق فعل] (۱) القصد۔ الغرض۔ حاصل کلام۔ قصہ مختصر (۲) تھوڑا۔ یونہی۔
فی الحال۔ [ع۔ متعلق فعل] اب۔ ابھی۔ اسی وقت۔ سردست۔ بالفعل۔
فی الحقیقت۔ [ع۔ متعلق فعل] دراصل۔ واقعی۔ بیشک۔ حقیقتاً۔
فی الفور۔ [ع۔ متعلق فعل] جلدی۔ شتابی۔ جھٹ۔

فی المثل۔ [ع۔ متعلق فعل] مثال کے طور پر۔
فی النار۔ (دعائے بد) دوزخ میں پڑے۔
فی النار و السقر ہو جانا۔ [ا۔ محاورہ] دوزخ کی آگ میں پڑنا۔ جلنا۔ کباب ہونا۔ سڑنا۔
فی الواقع۔ [ع۔ متعلق فعل] دیکھیے فی الحقیقت۔ دراصل۔
فی الوقت۔ [ع۔ متعلق فعل] فوراً۔ اسی وقت۔
فی امان اللہ۔ (دعائے نیک) جو کسی عزیز ہستی کو رخصت کرتے وقت کہتے ہیں۔ خدا کی امان میں۔ خدا حافظ۔ اللہ بیلی۔
فی زماننا۔ فی زمانہ۔ [ع۔ متعلق فعل] اس زمانے میں۔ آجکل۔ ان دنوں۔
فی سبیل اللہ۔ [ع۔ متعلق فعل] (۱) خدا کی راہ میں (۲) خدا کے لیے (۳) وقف۔
فی صد۔ [ف۔ متعلق فعل] ہر سینکڑے پر۔ سینکڑہ پیچھے۔
فی کس۔ [ف۔ متعلق فعل] ہر آدمی کے لیے۔ آدمی پیچھے۔
فی کل وجوہ۔ [ع۔ متعلق فعل] ہر حال۔ ہر طرح۔

فیما ۔ (ع ۔ متعلق فعل) اس میں ۔ اس کے متعلق ۔
فی مابین ۔ دونوں کے بیچ میں ۔ باہم ۔ آپس میں ۔
فی نفسہ ۔ (ع ۔ متعلق فعل) اپنی ذات میں ۔ دراصل ۔
فی ۔ (اُر ۔ ا ۔ مث) عیب ۔ کھوٹ ۔ غلطی ۔
فی نکالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) عیب نکالنا ۔ نکتہ چینی کرنا ۔
فیّاض ۔ (فی ۔ یاض) (ع ۔ صف) سخی ۔ دریا دل ۔
فیّاضی ۔ (فی ۔ یا ۔ ضی) (ع ۔ ا ۔ مث) سخاوت ۔ دریا دلی ۔
فیتا ۔ (فی ۔ تا) (پُر ۔ ا ۔ مذ) (۱) ریشمی یا سوتی ۔ کم چوڑی پٹی ۔ وہ موٹا بنا ہوا دھاگا جو لوٹوں میں ڈالتے ہیں ۔ (۲) بنا ہوا کنارہ ۔
فیچر ۔ (Feature) (فی ۔ چر) (انگ ۔ ا ۔ مذ) (۱) ریڈیو یا فلم کی کہانی جس میں گانے بھی ہوں ۔ (۲) اخبار کا داستان نما مضمون ۔ (۳) امتیازی خدوخال ۔
فیدم ۔ (Fathom) (فے ۔ دم) (انگ ۔ ا ۔ مذ) گہرائی ناپنے کا پیمانہ جو چھ فٹ کا ہوتا ہے ۔
فیڈرل ۔ (Federal) (فیڈ ۔ رل) (انگ ۔ صف) وفاقی ۔
فیڈرل سٹیٹ ۔ (Federal State) (انگ ۔ ا ۔ مذ) دولت متفقہ ۔ وفاقی ریاست ۔
فیڈریشن ۔ (Federation) (فیڈ ۔ رے ۔ شن) (انگ ۔ ا ۔ مث) (۱) اجتماع ۔ (۲) وفاقیت ۔ وفاقی انجمن یا جماعت ۔
فیر ۔ (اُر ۔ ا ۔ مذ) (۱) آگ ۔ (۲) بندوق یا توپ کو آگ دینا ۔ سر کرنا ۔ (۳) وار ۔ دفعہ مرتبہ ۔ کھیل (انگریزی (Fire) فائر کا مورّد)
فیر کرنا ۔ (مص مرکب) بندوق سر کرنا ۔ توپ چلانا ۔
فیرنی ۔ (ا ۔ مث) دیکھیے فرنی ۔ دودھ میں پکا ہوا چاول کا میٹھا کھانا ۔
فیروز ۔ (فی ۔ روز) (ف ۔ صف) فتح مند ۔ ظفریاب ۔ کامران ۔ کامیاب ۔
فیروز بخت (اختر) ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) خوش نصیب ۔
فیروزمندی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) کامیابی ۔ ظفریابی ۔ فتح مندی ۔
فیروزہ ۔ (فی ۔ رو ۔ زہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک پتھر جو سبز ، زنگاری ، نیل گوں یا نیلا ہوتا ہے ۔
فیروزی ۔ (فی ۔ رو ۔ زی) (ف ۔ صف) (۱) فیروزے کے رنگ کا سبز ۔ زنگاری (۲) کامیابی ۔
فیری ۔ (Ferry) (فے ۔ ری) (انگ ۔ ا ۔ مث) وہ کشتی یا چھوٹا جہاز جس میں بیٹھ کر لوگ دریا کے اس پار سے اُس پار آتے جاتے ہیں ۔
فیس ۔ (Fees) (انگ ۔ ا ۔ مذ) (۱) محنتانہ ۔ اُجرت (۲) وہ رقم جو طلبہ مدرسوں میں ماہانہ ادا کرتے ہیں (۳) وہ اُجرت جو ڈاکٹر وغیرہ لیتے ہیں ۔
فیشن ۔ (Fashion) (فے ۔ شن) (انگ ۔ ا ۔ مذ) وضع قطع ۔ ڈھنگ ۔ طور طریقے ۔ (۲) مروجہ آرائش و زیبائش ۔
فیشن ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) رواج ہونا ۔ رسم ہونا ۔ چلن ہونا ۔
فیشنبل ۔ (Fashionable) (فے ۔ شَ ۔ نے ۔ بل) (انگ ۔ صف) (۱) خوش پوش ۔ خوش لباس ۔ (۲) فیشن کے مطابق (۳) نفیس ۔ خوبصورت ۔ عمدہ ۔

فیصل ۔ (فے ۔ صل) (ع ۔ ا ۔ مذ) فیصلہ ۔ تصفیہ ۔ نیاؤ ۔
فیصل کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) جھگڑا چکانا ۔ قصہ طے کرنا ۔ (۲) کام تمام کرنا ۔ برباد کرنا ۔ مٹانا ۔
فیصل ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) تصفیہ ہونا ۔ فیصلہ ہونا ۔ (۲) طے ہونا (۳) بے باق ہونا ۔
فیصلہ ۔ (فے ۔ صَ ۔ لہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) تصفیہ ۔ چکوتا ۔ نیاؤ (۲) جانچ ۔ پرکھ ۔ (۳) فتوٰی ۔ حکم ۔ تجویز ۔ جمع ۔ فیصلہ جات ۔
فیصلہ رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) فیصلے کا کسی پر موقوف کر دینا ۔
فیصلہ زبان پر ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی کے کہنے پر تصفیہ ہونا ۔
فیصلہ زیر اپیل ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) وہ فیصلہ جس کے خلاف اپیل کی گئی ہو ۔
فیض ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) فائدہ ۔ نفع (۲) سخاوت ۔ فیّاضی ۔ (۳) نیکی ۔ بھلائی ۔ جمع ۔ فیوض ۔
فیض بخش ۔ (ف ۔ مذ) فائدہ پہنچانے والا ۔
فیض پانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی سے فائدہ اٹھانا ۔
فیض پہنچانا ۔ (مص ۔ مرکب) (۱) فائدہ پہونچانا ۔ (۲) بھلائی کرنا ۔ نیکی کرنا ۔ (۳) خیرات کرنا ۔
فیض رساں (بخش) ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) (۱) فائدہ پہنچانے والا ۔ (۲) سخی داتا ۔
فیض عام (۱) عام لوگوں کا فائدہ ۔ (۲) عام سلوک ۔
فیض گستر ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) بہت ۔ فیض پہنچانے والا ۔
فیض نشان ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) فائدہ پہنچانے والا ۔
فیض یاب ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) فائدہ حاصل کرنے والا ۔
فیض ۔ (Fez) (فز) (انگ ۔ ا ۔ مث) ترکی ٹوپی
فیضان ۔ (فے ۔ ضان) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) بڑا فائدہ (۲) بڑی بخشش ۔
فیضانِ صحبت ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) وہ فائدہ جو کسی کی صحبت سے پہونچے ۔
فیضی ۔ (فے ۔ ضی) (ع ۔ ف ۔ صف ۔ ا ۔ مذ) (۱) فیض سے منسوب (۲) شہنشاہ اکبر کے درباری ملک الشعراء کا تخلص ۔
فیکٹری ۔ (Factory) (فیک ۔ ٹری) (انگ ۔ ا مذ) کارخانہ ۔
فیل ۔ (Fail) (انگ ۔ صف) (۱) ناکامیاب ۔ نامراد ۔ (۲) گرا ہوا ۔ ناقص ۔
فیل ہونا ۔ ناکام ہونا ۔ امتحان میں پورا نہ اترنا ۔
فیل ۔ (اُر ۔ ا مذکر) (۱) مکر ۔ فریب (۲) شرارت
فیل ۔ (ع ۔ ا ۔ مذکر) ہاتھی ۔ پیل ۔ جمع ۔ فیلاں ۔
فیل بان ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ہاتھی چلانے والا ۔ مہاوت ۔ فوجدار ۔
فیل پا ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک مرض جس میں ٹانگیں اور پاؤں بہت سوج جاتے ہیں ۔
فیل خانہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ہاتھیوں کا طویلہ ۔
فیل مرغ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک پرندہ ۔ پیرو ۔

فیلٹ۔ (Felt) (انگ۔ا۔مذ) (۱) ایک روئیں دار کپڑا جو اُون کو موڑ اور دبا کر تیار کیا جاتا ہے (۲) نمدے کی ٹوپی۔

فِیلڈ۔ (Field) (انگ۔ا۔مث) میدان۔ میدانِ جنگ۔

فیلڈ بُک۔ (Field Book) (انگ۔ا۔مث) ایک کتاب جس میں ہدایات کے مطابق کھیتوں کی پیمائش کی جاتی ہے۔

فیلڈ مارشل۔ (Field Marshal) (انگ۔ا۔مذ) سپہ سالارِ افواج فوج کا سب سے اعلیٰ عہدہ یا اعزاز۔

فِیلڈر۔ (Fielder) (فیل۔ڈر) (انگ۔ا۔مذ) کرکٹ کے کھیل میں وہ کھلاڑی جو گیند روک کر بالر یا وکٹ کی طرف پھینکے۔

فِیلڈِنگ۔ (Fielding) (فیل۔ڈنگ) (انگ۔صف) کرکٹ میں گیند کو پھرتی سے روکنے کا ہنر۔

فیلسوف۔ (فیل۔سوف) (یو۔ا۔مذ) حکیم دانش مند۔ عالم۔ فاضل (۲) مکار۔ فریبی۔ دغاباز۔

فیلسوفی۔ (فیل۔سو۔فی) (اُر۔ا۔مث) (۱) فضول خرچی۔ نمود و نمائش۔ (۲) عیاری۔ چالاکی۔ شرارت۔

فیلو۔ (Fellow) (فے۔لو) (انگ۔ا۔مذ) (۱) آدمی۔ فرد (۲) ساتھی۔ ہم جولی۔ ہمسر (۳) سوسائٹی یا یونیورسٹی کا ممبر۔

فیلو شپ۔ (Fellowship) (انگ۔ا۔مث) کسی تعلیمی ادارے انجمن یا برادری کی ممتاز رکنیت (۲) تعلیمی ادارے کے فیلو کا مشاہرہ۔

فِیلہ۔ (فی۔لہ) (ف۔ا۔مذ) شطرنج کا ایک مہرہ جو ترچھا چلتا ہے۔

فَیلی۔ فیلیا۔ فیلی ہایا۔ (فے۔لی)، (فے۔لی۔یا)، (فے۔لی۔ہا۔یا) (اُر۔صف) مکار۔ فریبی۔ دغاباز۔

فیملی۔ (Family) (فے۔م۔لی) (انگ۔ا۔مث) (۱) خاندان۔ نسب۔ (۲) اہل و عیال۔ بیوی بچے۔

فیملی پلاننگ۔ (Family Planning) ۔ خاندانی منصوبہ بندی۔

فَین۔ (Fan) (انگ۔ا۔مذ) پنکھا۔ بجلی کا پنکھا۔

فینائل۔ (Phenyl) (انگ۔ا۔مث) ایک جراثیم کش دوا۔

فینسی۔ (Fancy) (فین۔سی) (انگ۔صفت) عمدہ۔ خوبصورت

فینسی بال۔ فینسی ڈانس۔ (Fancy Ball) (Fancy Dance) (انگ۔ا۔مث) مغربی رقص کی تقریب جس میں لوگ سوانگ بھر کر شریک ہوتے ہیں

فیوڈل۔ (Feudal) (فی۔اُو۔ڈل) (انگ۔صف) جاگیرداری نظام سے متعلق قرونِ وسطیٰ کا معاشی اور معاشرتی نظام۔ بڑے زمینداروں اور جاگیرداروں سے متعلق۔

فیوز۔ (Fuse) (فی۔اُوز) (انگ۔ا۔مذ) تیز حرارت سے پگھلنا یا جل جانا (۲) فتیلہ۔ بتی جسے آتش گیر مادے میں بھگو کر جلایا جاتا ہے۔

فیُوض۔ (فُ۔یُوض) (ع۔ا۔مذ) فیض کی جمع (۱) فائدے (۲) نیکیاں (۳) بخششیں۔

فیہ نظر۔ (ع۔متعلق فعل) اس پر اعتراض ہے۔ یہ محلِ نظر ہے۔

ق

(قاف) (ع ۔ مذ) اُردو کا ستائیسواں ۔ فارسی کا چوبیسواں اور عربی کا اکیسواں حرف ۔ حساب ابجد میں اس کے سو عدد مقرر ہیں ۔ عربی میں یہ قمری حرف ہے ۔ اس کے پہلے "ال" آئے گا تو "لام" اپنی آواز دے گا جیسے القمر ۔

ق ۔ ا

قا ۔ (اُرد ۔ امث) کوّے کی آواز ۔ کائیں ۔ کائیں ۔

قاآن ۔ (قا ۔ آن) (ت ۔ ا ۔ مذ) (۱) بہت بڑا عادل ۔ سخی اور عاقل بادشاہ ۔ (۲) شاہ چین اور شاہ ترکستان کا لقب (۳) وہ ترکی خطاب جو شہنشاہ یا حاکم اعلیٰ کو دیا جائے ۔ جو سب سے پہلے چنگیز خان کے بیٹے اُگتائی کو دیا گیا تھا ۔

قاآنی ۔ (قا ۔ آ ۔ نی) (ت ۔ ف ۔ صف) (۱) قاآن سے منسوب ۔ (۲) ایک مشہور ایرانی شاعر کا تخلص ۔

قاب ۔ (ت ۔ ا ۔ مث) بڑی رکابی ۔ تھال ۔

قاب ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) کمان کی موٹھ سے گوشے تک کا فاصلہ ۔ ایک ہاتھ کا فاصلہ ۔

قابِ قوسین ۔ (۱) دو ہاتھ کا فاصلہ (۲) دو کمانوں کا فاصلہ ۔ (۳) نہایت قریب ۔ (۴) (مجازاً) ابروئے دلدار ۔

قابض ۔ (قا ۔ بِض) (ع ۔ صف ۔ ۔ ا ۔ مذ) (۱) قبضہ کرنے والا ۔ (۲) دخیل جیسے مکان کا قابض (۳) وہ چیز جو قبض کرے ۔

قابضِ ارواح ۔ (ع ۔ صف) روحوں کو قبض کرنے والا ۔ ملک الموت عزرائیل ۔

قابضِ حین حیاتی ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) عمر بھر کے لیے قبضہ رکھنے والا ۔

قابضِ شکمی ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) درمیانی قابض ۔

قابل ۔ (قا ۔ بِل) (ع ۔ صف) (۱) لائق ۔ اہل ۔ سزاوار (۲) دانا ۔ عقلمند ۔ ہوشیار ۔ تجربہ کار ۔ استعداد رکھنے والا ۔ (۳) عالم ۔ فاضل (۴) لائق ۔

قابلِ ادا ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) ادا کرنے کے لائق ۔

قابلِ اعتبار ۔ (اعتماد) ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) معتبر ۔ بھروسے کے لائق ۔

قابلِ اعتراض ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) اعتراض کے لائق ۔ بے جا ۔ قبیح ۔

قابلِ التفات ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) توجہ کے لائق ۔

قابلِ انقسام ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) وہ چیز جو تقسیم ہو سکے ۔

قابلِ بازپرس ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) جوابدہی کے لائق ۔ مواخذہ طلب ۔

قابلِ تعریف ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) سراہنے کے لائق ۔ آفرین کے قابل نہایت پسندیدہ ۔

قابلِ دید ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) دیکھنے کے قابل ۔ دیکھنے کے لائق ۔

قابلِ ذکر ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) ذکر کرنے کے قابل ۔

قابلِ زیارت ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) دیکھنے کے قابل ۔

قابلِ سزا ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) سزا کا مستوجب ۔

قابلِ سماعت ۔ (۱) سننے کے لائق ۔ (۲) وہ مقدمہ جو ازروئے قانون کسی عدالت کے حدود اختیار میں ہو ۔

قابلِ غور ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) سوچنے کے لائق ۔ توجہ کرنے کے قابل ۔

قابل کرنا ۔ (مص مرکب) لائق بنانا ۔ شائستہ کرنا ۔ گُن سکھانا ۔ ہنرمند بنانا ۔

قابلِ مواخذہ ۔ (ع ۔ صف) جوابدہی یا گرفت کے مطابق ۔

قابلِ نکاح ۔ (ع ۔ صف) نکاح کے لائق ۔ جوان ۔ بالغ ۔ بالغہ ۔

قابل ہونا ۔ (مص مرکب) لائق ہونا ۔ تجربہ کار ہونا ۔ ہوشیار ہونا ۔

قابلِ یقین ۔ (ف ۔ ا ۔ صف) جس پر یقین کیا جا سکے

قابلہ ۔ (قا ۔ بِ ۔ لہ) (ع ۔ صف) (۱) ہوشیار اور لائق عورت (۲) (مؤنث) بچہ جنانے والی عورت ۔ دائی ۔

قابلیت ۔ (قا ۔ بِ ۔ لی ۔ یت) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) لیاقت ۔ سلیقہ ۔ استعداد (۲) مناسبت ۔ مادہ ۔

قابلیت پیدا کرنا ۔ (مص مرکب) لیاقت بہم پہنچانا ۔ استعداد حاصل کرنا ۔

قابلیت ہونا ۔ (مص مرکب) لیاقت ہونا ۔ مادہ ہونا ۔ استعداد ہونا ۔

قابو ۔ (قا ۔ بو) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) موقع ۔ فرصت (۲) زور ۔ بس ۔ طاقت (۳) حکم ۔ اختیار ۔ (۴) رسائی ۔ پہنچ

قابو پانا ۔ (ا ۔ محاورہ) قدرت پانا ۔ موقع پانا ۔ اختیار پانا ۔

قابو پر چڑھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی کے بس میں ہو جانا ۔

قابو چڑھنا ۔ قابو چلنا ۔ بس میں آنا ۔ اختیار میں آنا ۔ ہتھے چڑھنا ۔

قابو چلانا ۔ (ا ۔ محاورہ) حکم چلانا ۔ قدرت دکھانا ۔

قابو سے باہر ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) قدرت سے باہر ہونا ۔ آپے سے باہر ہونا ۔

قابو سے جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) اختیار سے باہر ہونا ۔ (۲) مچلنا ۔ آپے سے باہر ہونا ۔ (۳) داؤں سے نکلنا ۔ گھات سے نکلنا ۔

قابو کر لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) قابو کرنا ۔ بس میں کرنا ۔ مغلوب کرنا ۔

قابو لگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) قابو ہونا ۔ موقع ملنا ۔

قابو میں رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بس میں رکھنا ۔ مغلوب رکھنا ۔

قابو میں کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) قابو میں لانا ۔ اپنے اختیار میں کرنا ۔ مغلوب کرنا ۔

قابو میں لگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گھات میں لگنا ۔

قابو میں ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) بس میں ہونا ۔

قابو میں نہ رہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) اختیار میں رہنا ۔ بس میں رہنا ۔

قابو ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) موقع ہونا ۔ (۲) بس ہونا ۔ قبضہ ہونا ۔

قابُوچی ۔ (قا ۔ بُو ۔ چی) [ت ۔ ا ۔ مذکر] (۱) دربان ۔ (۲) کمینہ ۔ سِفلہ ۔ (۳) خود غرض (۴) مفسد ۔

قابیل ۔ (قا ۔ بِیل) [سریانی ۔ ا ۔ مذکر] حضرت آدمؑ کا بیٹا جس نے اپنے بڑے بھائی ہابیل کو اپنی بہن کے حسد میں مار ڈالا تھا ۔

قاتِل ۔ (قا ۔ تِل) [ع ۔ صف ۔ و ۔ ا ۔ مذ] (۱) قتل کرنے والا ۔ جلاّد ۔ خونی (۲) مہلک ۔ جان لیوا ۔ ظالم ۔

قاجار ۔ قاچار ۔ (قا ۔ جار) (قا ۔ چار) [ف ۔ ا ۔ مذ] شاہان ایران کا ایک خاندان ۔

قادِر ۔ (قا ۔ دِر) [ع ۔ صف] (۱) قدرت والا ۔ طاقت رکھنے والا ۔ قابو رکھنے والا ۔ غالب ۔ مختار (۲) خدائے تعالیٰ کا ایک صفاتی نام ۔

قادِر الکلام ۔ [ع ۔ صف] کلام پر قابو اور قدرت رکھنے والا ۔

قادر انداز ۔ [ف ۔ صف] ٹھیک نشانہ لگانے والا ۔ وہ شخص جس کا نشانہ کبھی خطا نہ کرے ۔

قادرعلی الاطلاق (قادرِ مطلق) [ع ۔ ت ۔ صف] پوری پوری قدرت رکھنے والا ۔ خدائے تعالیٰ ۔

قادری ۔ (قا ۔ د ۔ ری) [ع ۔ صف] (۱) حضرت شیخ عبد القادر جیلانی سے منسوب [ا ۔ مث] ایک قسم کا سینہ بند ۔

قادِریہ ۔ (قا ۔ دِ ۔ ری ۔ یَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] صوفیہ کا ایک سلسلہ جو حضرت شیخ عبد القادر جیلانی سے منسوب ہے ۔

قادیانی ۔ [ا ۔ صف] ۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے والے مرزائی ۔ منکر ختم نبوت ۔

قارُورَہ ۔ (قا ۔ رُو ۔ رَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) شیشی خصوصاً وہ شیشی جس میں پیشاب بھر کر حکیم کو دکھاتے ہیں (۲) مجازاً پیشاب ۔

قارورہ دیکھنے والا ۔ [ا ۔ صف] حکیم ۔ طبیب ۔ معالج ۔

قارورہ مِلنا ۔ [ا ۔ محاورہ] موافقت ہونا ۔ اتحاد ہونا ۔

قارُون ۔ (قا ۔ رُون) [ع ۔ ا ۔ مذکر] حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا بڑا مالدار مگر کنجوس شخص جو اپنے مال سمیت زمین میں غرق ہو گیا تھا (مجازاً) ہر مالدار اور بخیل ۔

قارون کا خزانہ ۔ [ا ۔ مذ] بہت بڑا خزانہ ۔ بے انتہا دولت ۔

قاری ۔ (قا ۔ ری) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) پڑھنے والا (۲) علم قرأت کے مطابق قرآن مجید پڑھنے والا ۔ جمع ۔ قارئین ۔ قُرّاء ۔

قاز ۔ [ت ۔ ا ۔ مث] ایک آبی پرندہ ۔ راج ہنس ۔

قاسِم ۔ (قا ۔ سِم) [ع ۔ صفت و ۔ ا ۔ مذ] تقسیم کرنے والا ۔ بانٹنے والا ۔

قاش ۔ [ت ۔ ا ۔ مث] پھانک ۔ ٹکڑا ۔ پھل وغیرہ کی پھانک ۔

قاشِ زین ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] زین کا ہرنا ۔ زین کے آگے اور پیچھے کے تکیے جو پھانک کی صورت کے ہوتے ہیں ۔

قاش قاش کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] ٹکڑے ٹکڑے کرنا ۔ پھانک پھانک ہونا ۔

قاشیں تراشنا ۔ [ا ۔ محاورہ] پھانکیں کاٹنا ۔

قاصِد ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] نامہ بَر ۔ چِٹھی رساں ۔ پیام بَر ۔ ایلچی ۔

قاصِر ۔ (قا ۔ صِر) [ع ۔ صف] (۱) کوتاہی کرنے والا (۲) مجبور ۔ ناچار ۔ جمع ۔ قاصرین ۔

قاصر ہمّت ۔ [ع ۔ صف] کم ہمّت ۔ بے حوصلہ ۔

قاصر ہونا ۔ [مص مرکب] عاجز ہونا ۔ معذور ہونا ۔ مجبور ہونا ۔ فرض ادا کرنے میں کوتاہی کرنا ۔

قاضی ۔ (قا ۔ ضی) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) مسلمان منصف جو شرع کی رُو سے فیصلہ کرے ۔ (۲) جج ۔ نکاح پڑھانے والا مولوی ۔

قاضی الحاجات ۔ [ع ۔ صف] (۱) حاجت روا کرنے والا (۲) خدائے تعالیٰ (۳) (مجازاً) روپیہ پیسہ ۔ مال دولت ۔

قاضی القضات ۔ [ع ۔ صف] سب سے بڑا قاضی ۔ چیف جسٹس ۔

قاضی بدَد گواہ راضی ۔ [ف ۔ مثل] شریعت اسلامی میں دو گواہوں سے مقدمہ کا فیصلہ ہو جاتا ہے ۔

قاضی برشوت راضی ۔ [ف ۔ مثل] رشوت دینے سے سبھی راضی ہو جاتے ہیں ۔

قاضی جی اپنا آگاہ تو ڈھانکو پیچھے کسی کو نصیحت کرنا ۔ [ا ۔ مثل] ناصح پہلے اپنے اخلاق و اطوار درست کرے ۔ پھر دوسرے کو نصیحت کرے ۔

قاضی جی بہتیر اہرائیں میں ہارتا ہی نہیں ۔ [ا ۔ مثل] سخت بے حیائی ۔ نڈرپن ۔ اور ضد کے اظہار میں طنزاً بولتے ہیں ۔

قاضی جی کا پیادہ گھوڑے سوار ۔ [ا ۔ مثل] حاکم کا ملازم ہمیشہ جلدی ہی کرتا ہوا آتا ہے ۔

قاضی جی کے مرنے سے کیا شہر سُونا ہو جائے گا ۔ [ا ۔ مثل] کسی کے نہ ہونے سے کوئی کام نہیں رُکتا ۔

قاضی جی کیوں دُبلے ؟ شہر کے اندیشے سے ۔ [ا ۔ مثل] خواہ مخواہ غیروں کے غم میں گھلنے والے کی نسبت بولتے ہیں ۔

قاضی جی کی لونڈی مری سارا شہر آیا ۔ قاضی جی مرے کوئی نہ آیا ۔ [ا ۔ مثل] بڑے آدمی کی خوشامد اس کی زندگی میں سب کرتے ہیں ۔ مرنے پر کوئی نہیں پوچھتا ۔

قاضی جی کے گھر کے چوہے بھی سیانے ۔ [ا ۔ مثل] حاکم یا بڑے آدمی کے گھر کے معمولی لوگ بھی ہوشیار ہوتے ہیں ۔

قاضی چرخ (فلک) [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] مشتری سیارہ ۔

قاضی عدَد ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ شخص جو کسی طرح پیچھا ہی نہ چھوڑے ۔

قاضی قدوہ ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) ایک کثیر الاولاد قاضی ۔ (۲) [کنایتہً] ہر کثیر الاولاد شخص ۔

قاضی کا پیادہ ۔ [ا ۔ مذ] عدالت کا چپراسی [کنایتہً] وہ شخص جس سے لوگ ڈریں ۔ اور جو وقت بے وقت سامنے آجائے ۔

قاضی گلہ نہ کرے گا ۔ [ا ۔ محاورہ] کوئی معترض نہ ہوگا ۔ کوئی دشواری نہ ہوگی ۔

قاضی نیاؤ نہ کریگا گھر تو آنے دے گا ۔ [ا ۔ مثل] اگر نفع نہیں تو کوئی نقصان بھی نہیں ۔

قاطِبتاً ۔ قاطبتہً ۔ (قا ۔ طِ ۔ بَ ۔ تَن) [ع] تمام ۔ بالکل ۔ سر تا سر ۔

قاطِر۔ [ف۔ا۔مث] خچر۔
قاطرچی۔ [ف۔صف] خچر والا۔
قاطِع۔ (قا۔طِع) [ع۔صف] قطع کرنے والا۔ کاٹنے والا۔
قاطع الطّریق۔ لٹیرا۔ بٹ مار۔ ڈاکو۔ راہزن۔
قاعِدہ۔ (قا۔عِ۔دَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) اصل بنیاد (۲) دستور۔ رسم۔ قانون۔ ضابطہ۔ (۳) [اُر] عادت۔ خصلت (۴) حروفِ تہجی کا پہلا رسالہ۔ (۵) قرینہ۔ (۶) دستورالعمل (۷) گُر (۸) صرف نحو یا حساب کا کوئی قاعدہ۔ جمع قواعد
قاعدہ باندھنا۔ [ا۔محاورہ] دستور ٹھہرانا۔ قانون مقرر کرنا۔ (۲) عادت ڈالنا۔
قاعدہ جاری کرنا۔ [ا۔محاورہ] دستور مقرر کرنا۔
قاعدہ دان۔ [ع۔ف۔صف] قاعدہ جاننے والا۔ رسم و رواج سے واقف۔
قاعدہ کلیّہ۔ [ع۔ا۔مذ] عام قاعدہ۔ اُصول۔ گُر۔
قاعدہ نکالنا۔ [ا۔محاورہ] طریقہ ایجاد کرنا۔
قاعدے سے۔ [ا۔متعلق فعل] (۱) سلیقے سے۔ (۲) دستور کے مطابق (۳) ادب سے۔
قاعدے سے لگانا۔ [ا۔محاورہ] ترتیب سے رکھنا۔
قاعدے کا پابند۔ [ا۔صف] دستور کا پابند۔ اصول کا پابند۔
قاعدے کی بات ہے۔ [ا۔مث] عام دستور ہے۔ عام بات ہے۔
قاف۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) عربی کا اکیسواں حرف (ق)، (۲) ایک پہاڑ جو ایشیائے کوچک کے شمال میں واقع ہے پُرانے زمانے میں لوگوں کا خیال تھا کہ یہ ساری دنیا پر محیط ہے۔ اور اس میں پریاں آباد ہیں۔
قاف تا قاف۔ [ا۔متعلق فعل] ساری دنیا۔ دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک
قاف کی پریاں۔ [ا۔مث] (کنایتاً) حسین عورتیں۔
قافِلہ۔ (قا۔فِ۔لہ) [ع۔ا۔مذ] کارواں۔ مسافروں یا تاجروں کا گروہ۔
قافلہ سالار۔ [ع۔ف۔ا۔مذ] سردار قافلہ۔ میر قافلہ۔ سالار کارواں۔
قافِیہ۔ (قا۔فِ۔یہ) [ع۔ا۔مذکر] (۱) پیچھے چلنے والا۔ پے درپے آنے والا۔ (۲) علم عروض میں ردیف سے پہلے کا لفظ۔ تُک۔ جمع۔ قوافی۔
قافیہ باندھنا۔ [ا۔محاورہ] کسی قافئے کو شعر میں نظم کرنا۔
قافیہ بندھنا۔ [ا۔محاورہ] کسی قافئے کا شعر میں نظم ہونا۔
قافیہ بندی۔ [ا۔مث] تُک بندی۔ اشعار موزوں کرنا۔
قافیہ پیما۔ [ع۔ف۔صف] قافئے ڈھونڈ ڈھونڈ کر شعر کہنے والا۔
قافیہ پیمائی۔ [ع۔ف۔ا۔مث] اشعار کی تعداد بڑھانے کے لیے قافیے ڈھونڈ ڈھونڈ کر نظم کرنا۔
قافیہ تنگ کرنا۔ [ا۔محاورہ] عاجز کرنا۔ پریشان کرنا۔ زچ کرنا۔
قافیہ تنگ ہونا۔ [ا۔محاورہ] (۱) قافیہ نہ ملنا۔ کسی مضمون شعر کے لیے قافیہ دستیاب نہ ہونا۔ گفتار و کردار میں عاجز آنا۔ (۲) دق ہونا۔ ہارسانا۔ تنگ ہونا۔ گھبرانا۔
قافیہ سنج۔ [ع۔ف۔صف] موزوں طبع شاعر۔
قافیہ شائگان۔ [ع۔ف۔ا۔مذ] وہ قافیہ جس میں ایطائے جلی ہو۔ دیکھیے۔ ایطا۔
قافیہ کہنا۔ [ا۔محاورہ] قافیہ باندھنا۔
قافیہ لڑنا۔ [ا۔محاورہ] قافیہ کا یکساں ہونا۔
قافیہ ملانا۔ [ا۔محاورہ] تُک سے تُک جوڑنا۔ (۲) یارانہ گانٹھنا۔ رازدار بننا۔
قاق۔ [ت۔ا۔مذ] (۱) سوکھا ہوا گوشت (۲) [مجازاً] نہایت دُبلا۔ ناتواں آدمی۔
قاقا۔ (قا۔قا) [ع۔ا۔مث] کوّے کی آواز۔ کائیں کائیں۔ دیکھیے۔ قا۔
قاقلہ۔ (قا۔قُ۔لہ) [ع۔ا۔مث] بڑی الائچی۔
قاقُم۔ (قا۔قُم) [ت۔ا۔مذ] ایک قسم کا نیولا جس کی کھال سے پوستین بناتے ہیں۔ اس کی کھال قاقم کہلاتی ہے۔
قال۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) گفتگو۔ مباحثہ۔ مقولہ۔ قول۔ (۲) ظاہری اور دکھاوے کی بات چیت۔
قال اقول۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) اُس نے کہا، میں کہتا ہوں (۲) بحث و تکرار۔
قال اللہ قال الرّسول۔ [ع۔ا۔مذ] کنایتاً قرآن و حدیث یعنی اللہ کا کہا ہوا اور رسول کا فرمایا ہوا۔
قال قال۔ [ع۔متعلق فعل] شُدہ شُدہ۔ ہوتے ہوتے۔
قال مقال۔ [قال و قیل]۔ [ع۔ا۔مذ] حیص بیص حُجّت تصفیہ۔
قال و قیل۔ تکرار۔ حجت۔ بحث۔
قالِب۔ (قا۔لِب۔ قالَب) [ع۔ا۔مذ] سانچا۔ ڈھانچا۔ کالبُد (۲) انسانی جسم
قالب بدلنا۔ [ا۔محاورہ] حُلیہ بدلنا۔ دوسرا جسم اختیار کرنا۔
قالب بے جان۔ [ع۔ف۔ا۔مذ] مُردہ جسم۔
قالب پر چڑھنا۔ [ا۔محاورہ] ٹوپی وغیرہ کا قالب پر رکھا جانا۔
قالب خالی کرنا۔ [ا۔محاورہ] مرجانا۔
قالب خاکی۔ [ع۔ا۔مذ] کنایتاً جسم۔ بدن۔ انسان۔
قالب میں ڈالنا۔ [ا۔محاورہ] سانچے میں ڈھالنا۔
قالیچہ۔ [ف۔ا۔مذ] چھوٹا قالین۔
قامت۔ (قا۔مَت) [ع۔ا۔مذ] قد۔ ڈیل۔ جسم۔ بدن۔
قالین۔ (قا۔لی۔ قالِین) [ت۔ا۔مذ] غالیچہ۔ ایک قسم کا بچھونا۔ فرش پشمین۔
قالب پر راست آنا۔ [ا۔محاورہ] موزوں ہونا، آنا۔ فٹ آنا۔
قامُوس۔ (قا۔مُو۔س) [ع۔ا۔مذ] (۱) بحر۔ سمندر (۲) عربی کا ایک مشہور لُغت
قانِت۔ (قا۔نِت) [ع۔صف] (۱) تابع دار۔ عبادت گزار۔ (۲) چُپ۔ خاموش جمع۔ قانتین۔
قاں قاں۔ (قاں۔قاں) [اُر۔ا۔مث] بطخ کی آواز۔
قانِع۔ (قا۔نِع) [ع۔صف] قناعت کرنے والا۔ جو مل جائے اس پر راضی رہنے والا۔
قانُون۔ (قا۔نُون) [ع۔ا۔مذ] (۱) جڑ۔ بنیاد (۲) [مجازاً] قاعدہ۔ دستور ضابطہ۔ آئین۔ رسم و رواج (۳) طریق۔ طور۔ ڈھنگ (۴) ایک باجے کا نام (۵) شیخ بوعلی سینا کی طب کی ایک کتاب۔ جمع۔ قوانین۔
قانون اساسی۔ [ع۔ا۔مذ] بنیادی قانون۔ دستور۔
قانون استقرائی۔ [ع۔ا۔مذ] وہ آئین جس کی رُو سے افعال جائز کی تعمیل اور

ناجائز سے پرہیز کی تعریف ہو۔

قانون بگھارنا ۔ [ا ۔ محاورہ] بے ضرورت تکرار کرنا۔

قانون پر چلنا ۔ [ا ۔ محاورہ] ضابطہ کی پابندی ۔ آئین کے موافق کارروائی کرنا

قانون جنگی ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] فوجی آئین ۔ وہ قانون جو فوج کے لیے ہو۔

قانون چھانٹنا ۔ [ا ۔ محاورہ] بیجا حجت کرنا۔ دلیلیں لانا ۔

قانون داں ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] قانون جاننے والا ۔ آئین سرکاری سے واقف ۔

قانون دانی ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] قانون کی واقفیت ۔

قانون دیوانی ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] وہ قانون جو رقم اور جائداد کے متعلق ہو ۔

قانون رائج ہونا ۔ [مص مرکب] قانون پر عمل درآمد ہونا ۔

قانون فوجداری ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] وہ قانون جس کے تحت جرائم کی سزائیں دی جاتی ہیں ۔

قانون کا نفاذ ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] کسی ملک میں قانون کا جاری ہونا ۔

قانون گو ۔ (۱) وہ محرر جس کے پاس تمام ضلع یا علاقہ کی زمینوں کا حساب کتاب رہتا ہے۔ پٹواریوں کا افسر (۲) شیخوں کی ایک گوت (۳) [کنایۃً] جھگڑالو۔

قانون گوئی ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] قانون گو کا عہدہ ۔

قانون مالی ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] لگان اور مال گزاری کا ضابطہ ۔

قانون مختص الامر ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ قانون جو کسی خاص امر کی بابت جاری ہو۔

قانون مختص المقام ۔ وہ قانون جو کسی خاص حصۂ ملک کے لیے جاری ہو۔

قانوناً ۔ (قا ۔ نُو ۔ نَن) [ع ۔ تابع فعل] از روئے قانون حسب ضابطہ ۔

قانونچہ ۔ (قا ۔ نُون ۔ چہ) [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) علم طب کی ایک کتاب کا نام (۲) ایک باجہ ۔

قانونی ۔ (قا ۔ نُو ۔ نی) [ف ۔ صف] (۱) قانون سے متعلق (۲) قانون کی رو سے قانون بنانے یا جاننے والا ۔ (۳) جھگڑالو ۔ تکراری ۔ حجتی ۔

قانونیا ۔ (قا ۔ نو ۔ نِ ۔ یا) [اُر ۔ صف] حجتی ۔ جھگڑالو ۔

قاہر ۔ (قا ۔ ہر) [ع ۔ صف] قہر کرنے والا ۔ غالب ۔ زبردست ۔ زور آور ۔ طاقت ور ۔

قاہرہ ۔ (قا ۔ ہِ ۔ رَہ) [ع ۔ صف] (۱) قاہر کی تانیث ۔ غالب ۔ زبردست ۔ (۲) مصر کے دارالحکومت کا نام ۔

قاہ قاہ ۔ (قاہ ۔ قاہ) [ف ۔ ا ۔ مث] قہقہہ ۔ ٹھٹھا مارنے کی آواز ۔

قائد ۔ (قا ۔ اِد) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) فوج کا سردار ۔ حاکم ۔ (۲) اندھے کی لاٹھی پکڑ کر چلنے والا ۔ رہنما ۔ لیڈر ۔

قائد اعظم ۔ (۱) بہت بڑا رہبر قوم ۔ (۲) پاکستانی مسلمانوں کے محسن اعظم ۔ بانیٔ پاکستان محمد علی جناح کا لقب ۔

قائزہ ۔ (قا ۔ اِ ۔ زَہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) لگام (۲) لنگوٹا ۔

قائزہ کرنا ۔ (۱) گھوڑے کے منہ پر دہانہ چڑھا کر لگام کے تسمے کو دُم سے باندھ دینا (۲) مجرد رہنا ۔ لنگوٹا باندھنا ۔

قائل ۔ (قا ۔ اِل) [ع ۔ صف] (۱) کہنے والا ۔ بولنے والا (۲) اپنا قصور ماننے والا تسلیم کرنے والا ۔ ہار ماننے والا ۔ لاجواب ۔

قائل کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] لاجواب کرنا ۔ شرمندہ کرنا ۔

قائل معقول کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] لاجواب کرنا ۔ جھوٹ ثابت کرنا ۔ شرمندہ کرنا ۔ قصور کا اقرار کرنا ۔

قائل ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) مان لینا ۔ غلطی تسلیم کرنا ۔ (۲) اُستاد ماننا ۔ ماہر فن ماننا

قائل ہونے کی جگہ ہے ۔ [ا ۔ مثل] تسلیم کرنا پڑتا ہے

قائم ۔ (قا ۔ اِم) [ع ۔ صف] (۱) کھڑا ہونے والا ۔ کھڑا ہوا (۲) سیدھا ۔ مضبوط پائیدار ۔ (۳) موجود ۔ مستقل ۔ مقررہ ۔ برقرار ۔ (۴) شطرنج میں دونوں حریفوں کا برابر رہنا ۔

قائم اٹھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] شطرنج میں بازی برابر رہنا ۔ دونوں حریفوں میں سے کسی کو مات نہ ہونا ۔

قائم الزاویہ ۔ [ع ۔ صف] وہ زاویہ جو نوّے درجے کا ہو ۔

قائم الزمان ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] شیعوں کے امام کا نائب ۔

قائم اللیل ۔ [ع ۔ صف] عبادت کے لیے رات بھر جاگنے والا ۔

قائم المزاج ۔ [ع ۔ صف] مستقل مزاج ۔ دُھن کا پکا ۔

قائم النار ۔ [ع ۔ صف] آگ پر ٹھہرنے والا ۔

قائم انداز ۔ [ع ۔ صف] (۱) شاطر کامل ۔ وہ جو اپنی بازی کو ہر طرح برقرار رکھے (۲) ٹھیک نشانہ لگانے والا ۔ قادر انداز ۔

قائم بالذات ۔ [ع ۔ صف] وہ چیز جو بذاتِ خود قائم اور برقرار ہو ۔ جوہر ۔

قائم بالغیر ۔ [ع ۔ صف] وہ چیز جو کسی دوسرے کے سہارے پر قائم ہو ۔ دوسرے کا محتاج ۔

قائم رکھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] برقرار رکھنا ۔ موجود رکھنا ۔ صحیح و سلامت رکھنا ۔

قائم رہنا ۔ [ا ۔ محاورہ] برقرار رہنا ۔ مضبوط رہنا ۔

قائم کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] بنیاد رکھنا ۔ (۲) مقرر کرنا (۳) اُٹھانا ۔ کھڑا کرنا ۔ بنانا (۴) حد مقرر کرنا (۵) مضبوط کرنا ۔ مستقل کرنا ۔ برقرار کرنا (۶) رکھنا ۔ بٹھانا ۔ دھرنا (۷) پیدا کرنا ۔ موجود کرنا ۔

قائم مزاج ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] مستقل مزاج ۔ ثابت قدم ۔

قائم مزاجی ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] ثابت قدمی ۔ استقلال ۔ مضبوطی ۔ متانت ۔

قائم مقام ۔ (۱) کسی کی جگہ کام کرنے والا ۔ عوضی (۲) مختار کار ۔ وکیل ۔ گماشتہ ۔ (۳) ولی عہد ۔ خلیفہ ۔ نائب ۔

قائم مقام ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] دوسرے کی جگہ کام کرنا ۔ عوضی پر ہونا ۔

قائم مقامی ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) عوضی (۲) وکالت ۔ سفارت ۔

قائم ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) اُٹھنا ۔ کھڑا ہونا (۲) مستقل ہونا ۔ برقرار ہونا ۔ (۳) بنیاد رکھی جانا ۔ نیو پڑنا (۴) حد مقرر ہونا (۵) ٹکنا ۔ رہنا (۶) دھات کا آگ پر ٹھہر جانا اور مقدار میں نہ گھٹنا ۔

قائمہ ۔ (قا ۔ اِ ۔ مَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] نوّے درجے کا زاویہ ۔

قائمی ۔ (قا ۔ اِ ۔ می) [ف ۔ ا ۔ مث] قیام ۔ پائداری ۔ استقلال ۔ ٹھہراؤ ۔

قاؤں قاؤں ۔ (قا ۔ اؤں) (قا ۔ اؤں) [اُر ۔ ا ۔ مث] کوّے کی آواز

کائیں کائیں۔

قائیں قائیں۔ (قا۔ایں۔قا۔ایں) [اُر۔ا۔مث] دیکھیے کائیں کائیں۔

ق۔ب

قبا۔ (ق۔با) [ع۔ا۔مث] ایک قسم کا آگے سے کھلا ہوا کوٹ یا اچکن۔

قبا کرنا۔ [ا۔محاورہ] چاک کرنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ پارہ پارہ کرنا۔

قبا ہونا۔ [ا۔محاورہ] چاک ہونا۔ پُرزے پُرزے ہونا۔

قباچہ۔ (ق۔با۔چہ) [ف۔ا۔مذ] چھوٹی قبا۔

قباحت۔ (قَ۔با۔حَت) [ع۔ا۔مث] (۱) بُرائی۔ خرابی۔ نقص۔ عیب۔ کھوٹ (۲) دشواری۔ دقت۔ مشکل۔ مصیبت۔

قباحت نکلنا۔ [مص مرکب] نقص یا عیب ظاہر ہونا۔ مشکل پڑنا۔ دقت پیش آنا۔

قباحت ہونا۔ [مص مرکب] خرابی ہونا۔ بُرائی ہونا۔ دشواری ہونا۔

قبالہ۔ (قَ۔با۔لہ) [ع۔ا۔مذ] تمسک۔ بیع نامہ۔ کاغذ جس سے کسی چیز پر ملکیت ظاہر ہو۔ مکان کا غذ یا سند۔

قبالہ لکھوانا۔ [ا۔محاورہ] قابض ہو جانا۔ گھر کا مالک ہو جانا۔

قبالہ لینا۔ [ا۔محاورہ] کسی مکان۔ جائداد یا جاگیر پر قابض ہونا۔ (۲) کسی پر قابو پانا۔ ذیل کرنا۔

قبالہ نویس۔ [ع۔ف۔ا۔مذ] وہ شخص جس کا پیشہ تمسک اور بیعنامہ لکھنا ہو۔

قبالۂ نیلام۔ [ع۔ف۔ا۔مذ] وہ سندِ ملکیت جو نیلام کرنے والے کی جانب سے ملے۔ خط فروخت۔

قبالے لے ڈالنا۔ [ا۔محاورہ] (۱) قبضہ کر لینا۔ قابض ہو جانا (۲) عاجز کر دینا۔ ہرا دینا۔

قبالے (لے لینا) لکھوا لینا۔ [ا۔محاورہ] قابض ہو جانا۔ مالک بن جانا۔

قبالے میں لانا۔ [ا۔محاورہ] بیع کرنا۔ قبضہ میں دینا۔

قبائح۔ (قَ۔با۔اِح) [ع۔ا۔مذ] قبیحہ کی جمع (۱) بُرائیاں۔

قبائل۔ (قَ۔با۔اِل) [ع۔ا۔مذکر] قبیلہ کی جمع (۱) گروہ۔ جماعتیں۔ فرقے۔ (۲) خاندان۔ عیال و اطفال۔ بال بچے۔

قُبۃُ الاسلام [ع۔ا۔مذ] بصرہ۔

قُبۃُ الصَّخر۔ [ع۔ا۔مذ] یروشلم کی ایک چٹان جو بہت مقدس سمجھی جاتی ہے۔

قبچاق۔ [ع۔ا۔مث] تاتار میں ایک صحرا۔

قبح۔ [ع۔ا۔مذ] نقص۔ عیب۔ بُرائی۔

قبر۔ [ع۔ا۔مث] تربت گور۔ مدفن وہ گڑھا جس میں مُردے کو دفن کرتے ہیں۔

قبر بنانا۔ [ا۔محاورہ] مدفن تیار کرنا (۲) مار کر دبا دینا۔ مار رکھنا۔

قبر پر قبر نہیں بنتی۔ [ا۔مثل] اُدھار پر اُدھار نہیں ملتا۔

قبر پر جانا۔ [ا۔محاورہ] کسی کی قبر پر فاتحہ خوانی کے لیے جانا۔

قبر پر لات مارنا۔ [حاتم کی] بخیل سے اتفاقیہ سخاوت ہو جائے تو کہا جاتا ہے۔

قبر تک ساتھ جانا۔ [ا۔محاورہ] عمر بھر رہنا۔ زندگی بھر باقی رہنا۔

قبر جھانک آنا۔ [ا۔محاورہ] مَر مَر کے بچنا۔ ہلاکت سے نجات پانا۔

قبر سلامی۔ [ع۔ا۔مث] وہ رقم جو مالک زمین کو اس کی ملکیت میں قبر بنانے کے عوض دی جائے۔

قبر سے اُٹھ کر آنا۔ [ا۔محاورہ] دوبارہ زندہ ہونا۔

قبر سے نکل کر آنا۔ [ا۔محاورہ] اس وقت کہتے ہیں جب سخت بیماری یا غم سے کسی کی صورت ڈراؤنی ہو جاتی ہے۔

قبر کا تعویذ۔ [ا۔مذ] سنگ مزار وہ پتھر جو قبر کی نشانی کیلیے صندوق کی وضع کا بنا کر قبر پر رکھ دیتے ہیں۔

قبر کا عذاب۔ [ا۔مذ] وہ تکلیف جو قبر میں گنہگار کو ہوتی ہے۔

قبر کھود کر نکال لانا۔ [ا۔محاورہ] کھوج لگا کے لانا۔

قبر کھودنا۔ [ا۔محاورہ] (۱) قبر بنانا۔ (۲) بہت مارنا۔

قبر کے مُردے (اُکھاڑنا، اُکھیڑنا)۔ [ا۔محاورہ] (۱) پُرانے جھگڑے نکالنا۔ دبی ہوئی باتوں کو اُبھارنا۔

قبر میں اُتارنا۔ [ا۔محاورہ] مُردے کو قبر میں رکھنا۔

قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھنا۔ [ا۔مثل] مرنے کے قریب ہونا۔ مرنے کو تیار ہونا۔ بڑھاپے یا سخت بیماری کے موقع پر بولتے ہیں۔

قبر میں (پیٹھ، کمر) نہ لگنا۔ [ا۔محاورہ] مرنے کے بعد بھی چین نہ ملنا۔

قبر میں تین دن بھاری۔ [ا۔محاورہ] مسلمانوں کا خیال ہے کہ قبر میں مردے سے تین دن تک حساب کتاب ہوتا رہتا ہے۔

قبر میں ساتھ لے جانا۔ [ا۔محاورہ] قبر میں بھی یاد رکھنا۔

قبر میں سے نکل کر آنا۔ [ا۔محاورہ] بیماری یا صدمے سے نہایت کمزور و ناتواں ہو جانا۔ صورت ڈراؤنی ہو جانا۔

قبر میں کیڑے پڑیں۔ (بَد دعا) قبر میں بھی آرام نصیب نہ ہو۔

قبرستان۔ (قَب۔رِس۔تان) [ع۔ف۔ا۔مذ] وہ جگہ جہاں بہت سی قبریں ہوں

قبض۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) گرفتگی بستگی (۲) دلوچنا۔ (۳) سمٹاؤ۔ سکیڑ۔ (۴) قابو۔ بس دخل (۵) پاخانہ نہ آنا۔

قبضُ الوصول۔ [ع۔ا۔مذ] وہ رجسٹر یا فارم جس پر رقم وصول کرنے والے کے دستخط لیے جاتے ہیں۔

قبض بالجبر۔ [ع۔ف۔ا۔مذ] زبردستی قبضہ۔ ناجائز طور سے ملکیت۔

قبض دخل۔ [ع۔ف۔ا۔مذ] پورا قبضہ۔

قبض روح۔ [ع۔ا۔مذ] جسم سے روح کا نکالنا۔

قبض کرنا۔ [ا۔محاورہ] (۱) روح نکالنا۔ کھینچنا (۲) پاخانہ نہ آنے دینا۔

قبض و بسط۔ [ع۔ا۔ف] تصوف کی اصطلاح میں دل کا خدا کی یاد کی طرف کبھی متوجہ ہونا اور کبھی نہ ہونا۔

قبضہ۔ (قَب۔ضَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) دخل۔ مداخلت۔ تصرّف۔ (۲) موٹھ۔ دستہ۔ (۳) قابو۔ اختیار۔ (۴) [اُر] کواڑ وغیرہ کے جوڑ کا لوہا (۵) بازو۔ ڈنٹر۔

قبضہ اُٹھنا۔ [ا۔محاورہ] بے دخل ہونا۔

قبضہ بالنیابت۔ [ع۔ا۔مذ] قائم مقام ہونے کی حیثیت سے قبضہ۔

قبضہ پانا۔ [ا۔محاورہ] دخل حاصل کرنا۔قابو پانا۔ اختیار پانا۔
قبضہ چومنا۔[ا۔محاورہ] جوش دجرأت میں تلوار کے قبضے کو بوسہ دینا۔
قبضہ دار۔ [ع۔صف] (۱) ملکیت رکھنے والا۔قابض۔ (۲) (قانون) موروثی کاشتکار۔
قبضہ دلانا۔(ا۔محاورہ) دخل دلانا۔کوئی چیز کسی کے حوالے کرنا۔
قبضہ دینا۔[ا۔محاورہ] ملکیت سونپنا۔دخل دینا۔
قبضہ رکھنا۔[ا۔محاورہ] قابو میں رکھنا۔دخل رکھنا۔
قبضہ علی الاتصال۔متواتر قبضہ۔مسلسل قبضہ
قبضہ کرنا۔قابو میں کرنا۔مالک بن بیٹھنا۔
قبضہ لینا۔[ا۔محاورہ] کسی جائیداد کا دخل حاصل کرنا۔خصوصاً حکومت کی مدد سے۔
قبضہ لاخراجی۔[ع۔ا۔مذ] وہ قبضہ جس کا خراج اور لگان معاف ہو۔
قبضہ مستاجرانہ۔[ع۔ا۔مذ] ٹھیکیداروں کی طرح کا قبضہ۔
قبضہ مخالفانہ۔[ع۔ا۔مذ] کسی کے خلاف قبضہ۔
قبضے پر ہاتھ ڈالنا۔ [ا۔محاورہ] تلوار سونتنے کے لیے اس کی موٹھ پر ہاتھ لے جانا۔ (۲) دوسرے شخص کی تلوار کا قبضہ پکڑ لینا تلوار نہ کھینچنے دینا۔
قبضے پر ہاتھ رکھنا۔ [ا۔محاورہ] لڑنے کو تیار ہونا۔
قبضہ لگانا۔[ا۔محاورہ] لکڑی کی کسی چیز میں قبضے لگانا۔
قبضے میں آنا۔[ا۔محاورہ] قابو میں آنا۔بس میں آنا۔
قبضے میں کر لینا۔[ا۔محاورہ] قابو میں کر لینا۔بس میں کر لینا۔
قبط۔[ع۔ا۔مذ] مصر کا پرانا نام۔
قِبطی۔(قِب۔طی) [ع۔ا۔مذ] قدیم مصری قوم۔فرعون کے ساتھی [صف] قبط سے متعلق۔
قِبطیہ۔ [ع۔صف] مصر کی عورت۔
قبقاب۔[ع۔ا۔مث] کھڑاواں۔ (۲) وہ کوڑی جس سے کپڑوں کو چمکاتے ہیں۔
قبل۔[ع۔صف] پہلے۔آگے۔پیشتر۔اوّل۔
قبل ازآنکہ۔[ع۔متعلق فعل] پہلے سے۔اس سے پیشتر۔
قبل از تولد مبارک۔[ف۔مثل] (۱) وقت سے پہلے خوشی کرنا۔ (۲) کوئی کام بے موقع کرنا۔
قبل از مرگ واویلا۔[ا۔مثل] موت سے پہلے رونا پیٹنا۔کسی آئندہ تکلیف و مصیبت سے پہلے پریشان ہونا۔
قبل ازیں۔اس سے پہلے۔پیشتر ہی سے۔
قُبُل۔(قُبل۔قُ۔بُل) [ع۔ا۔مث] (۱) اگلا حصہ (۲) عورت کا اندام نہانی۔
قبلوانا۔(قُ۔بُل۔وانا) [ا۔مص] تسلیم کرانا۔کسی بات کا اقرار کرانا۔
قِبلہ۔(قِب۔لہ) [ع۔ا۔مذکر] (۱) سامنے یا مقابل کی چیز۔ (۲) سمت کعبہ وہ سمت جدھر مسلمان منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ (۳) کعبہ (۴) کلمۂ تعظیم۔حضرت۔جناب۔
قبلۂ انام۔[ع۔ا۔مذ] سب کا واجب التعظیم۔

قبلہ حاجات۔[ع۔ف۔ا۔مذ] لوگوں کی ضرورتوں کو رفع کرنے والا۔ مراد بر لانے والا۔
قبلہ رُو۔ [ع۔ف۔صف] (۱) قبلہ کی سمت (۲) وہ شخص یا چیز جو قبلہ کی طرف منہ کیے ہو۔
قبلۂ عالم۔[ع۔ا۔مذ] ساری دنیا کا قبلہ۔بادشاہوں کا لقب۔
قبلۂ کونین۔[ع۔ا۔مذ] (۱) دین و دنیا کا قبلہ۔
قبلہ گاہ۔[ع۔ا۔مث] (۱) بجائے قبلہ (۲) والد ماجد (۳) بزرگ۔
قبلہ نما۔[ع۔ف۔ا۔مذ] قبلہ کی سمت معلوم کرنے کا آلہ۔قطب نما۔
قبلہ و کعبہ۔[ع۔ا۔مذ] کلمۂ تعظیم و تکریم۔
قبلہ و کعبہ سمجھنا۔[ا۔محاورہ] تعظیم کے لائق جاننا۔
قبلہ ہو تو منہ نہ کر دں۔ [ا۔مقولہ] کمال بیزاری و نفرت کے اظہار کے لیے کہتے ہیں۔
قُبُور۔(قُ۔بُور) [ع۔ا۔مذ۔مث] (۱) قبر کی جمع (۲) پیشغول کا چرمی خانہ جو گھوڑے کی کاٹھی میں بنا ہوتا ہے (اس معنی میں واحد ہے)۔
قبُول۔(قَ۔بول) [ع۔ا۔مذ] تسلیم۔منظوری۔رضامندی (۲) [صف] منظور شدہ۔تسلیم شدہ (۳) قول۔اقرار۔
قبُولِ جواب۔[ع۔ا۔مذ] وہ جواب دعوے جس میں دعوے کو درست تسلیم کر لیا گیا ہو۔
قبول خاطر ہونا۔[ا۔محاورہ] دل پسند ہونا۔
قبول خاطر و لطف سخن خدا داداست۔[ف۔مثل] کلام میں خوبی اور دل پسندی خدا داد ہوتی ہے۔
قبول خط۔[ع۔ا۔مذ] تحریری منظوری۔
قبول دینا۔[ا۔محاورہ] اقبال کر لینا۔مان لینا
قبول صورت۔[ع۔صف] خوبصورت۔حسین۔
قبول عام۔[ع۔ا۔صف] عام پسندیدگی۔ہر شخص کو پسند آنا۔
قبول کرنا۔[مص مرکب] (۱) منظور کرنا۔ماننا۔ (۲) پسند کرنا۔ (۳) اقرار کرنا۔اقبال کرنا۔
قبولنا۔(قَ۔بُول۔نا) [ا۔مص] منظور کرنا۔اقبال کرنا۔اقرار کرنا۔ (۲) پسند کرنا۔
قبُولی۔(قَ۔بُو۔لی) [ف۔ا۔مث] ایک قسم کا پلاؤ جو چنے کی دال اور چاول ملا کر پکایا جاتا ہے۔کھچڑی۔
قبولیت۔(قَ۔بُو۔لی۔یت) [ا۔ا۔مث] اجابتِ دعا۔پسندیدگی۔مقبول ہونا (۲) قانون۔منظوری۔اقرار نامہ (۳) کاشتکار کے اقرار نامے پر مالک اراضی کی منظوری کی سند۔
قُبّہ۔(قُب۔بہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) گنبد۔برج (۲) کلس جمع: قبہ جات۔
قبیح۔(قَ۔بیح) [ع۔صف] (۱) قباحت والا۔بُرا۔نازیبا۔معیوب۔شرمناک نامناسب۔بدصورت۔
قبیحہ۔(قَ۔بی۔حہ) [ع۔صف] بُری۔معیوب۔
قبیل۔(قَ۔بیل) [ع۔ا۔مذ] (۱) قسم۔جنس۔نوع (۲) قبیلہ۔خاندان (۳) آدمیوں کا گروہ۔

قبیلہ ۔(قَ۔بی۔لَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) ایک دادا کی اولاد۔ گروہ۔ فرقہ۔ زُمرہ۔ جتھا (۲) [اُر۔ا۔مث] بیوی۔ جورو۔ اہلیہ۔ گھر والی: جمع، قبائل۔
قبیلہ پَرور ۔[ف۔ا۔مذ] اپنے کنبے کی پرورش کرنے والا۔

ق۔ت

قِتال ۔(قِ۔تال) [ع۔ا۔مث] جنگ۔ لڑائی۔ کُشت و خون۔
قتّال ۔(قَت۔تال) [ع۔صف] بہت قتل کرنے والا۔
قتّالہ ۔(قَت۔تا۔لہ) [ع۔صف] قتّال کی تانیث۔ بہت قتل کرنے والی عورت (۲) کنایتاً معشوق۔
قتّالۂ عالم ۔[ف۔ا۔صف] معشوقہ۔ حسین۔ خوبصورت۔
قتل ۔[ع۔ا۔مذ] مار ڈالنا۔ خون کرنا۔ ہلاک کرنا۔
قتل الموذی قبل الایذا ۔[ع۔شل] (۱) موذی کو دکھ دینے سے پہلے مار ڈالنا چاہیے۔
قتل انسان مستلزم سزا ۔[ف۔شل] انسان کا ایسا قتل جس کی سزا دی جائے۔
قتل پر کمر باندھنا ۔[ا۔محاورہ] کسی کے مار ڈالنے کا ارادہ کرنا۔
قتل عام ۔[ع۔ا۔مذ] بلا امتیاز سب کو مار ڈالنا۔
قتل عمد ۔[ع۔ا۔مذ] دیدہ دانستہ ہلاک کرنا۔ جان بوجھ کر مار ڈالنا۔
قتل کا بیڑا اُٹھانا ۔[ا۔محاورہ] کسی کو ہلاک کرنے کا عہد کرنا۔ خون کرنے کی قسم کھانا۔
قتل کرنا ۔[مص مرکب] ہلاک کرنا۔
قتل کی رات ۔[ا۔مث] (مجازاً) ماہ محرّم کی دسویں رات جس کی صبح کو معرکۂ کربلا واقع ہوا۔
قتل (گاہ) گہ ۔[ع۔ف۔ا۔مث] وہ جگہ جہاں قتل کیا جائے۔ مقتل۔
قتل و غارت ۔[ع۔ا۔مث] جان سے مارنا اور لوٹ لینا۔
قتیلا ۔(قَت۔تِ۔لا) [اُر۔ا۔مذ] ٹکڑا۔ پارہ۔ قاش۔ پھانک۔
قتّی ۔(قُت۔تی) [ت۔ا۔مث] (۱) صندوقچہ۔ صندوقچی (۲) انگور کی پٹاری
قتیل ۔(قَ۔تیل) [ع۔صف] قتل کیا ہوا۔ مقتول۔ شہید: جمع، اقتال۔

ق۔ث

قثّا ۔[ع۔ا۔مذ] کھیرا۔ ککڑی۔
قُثَم ۔[ع۔صف] (۱) فیاض۔ سخی (۲) [مذ] نفیس کپڑے (۳) لگڑ بگڑ۔ چرخ۔

ق۔ح

قَحبہ ۔(قَح۔بہ) [ع۔ا۔مث] بدچلن عورت۔ فاحشہ۔ رنڈی۔
قحبہ چوں پیر شود پیشہ کند دلالی ۔[ف۔شل] بدکار عورت جب بوڑھی ہو جاتی ہے تو دلالہ کا کام کرنے لگتی ہے۔
قحبہ خانہ ۔[ع۔ف۔ا۔مذ] چکلہ۔ چھلاّ کوٹھی۔
قحط ۔[ع۔ا۔مذ] (۱) کال۔ خشک سالی (۲) گرانی۔ مہنگائی۔ کمیابی۔
قحط الرّجال ۔[ع۔ا۔مذ] (۱) لوگوں کا کم پایا جانا۔ (۲) بھلے مانسوں یا قابل لوگوں کا نہ ملنا۔
قحط پڑنا ۔[ا۔محاورہ] کال پڑنا۔ کمیاب ہونا۔ مہنگائی ہونا۔
قحط زدہ۔ قحط کا مارا ۔[ع۔ف۔صف] (۱) جہاں قحط پھیلا ہو (۲) بھوکا۔ ننگا۔
قحط سالی ۔[ع۔مث] کال کا زمانہ۔ خشک سالی۔

ق۔د

قدّ ۔[ع۔ا۔مذکر] جسم کی لمبائی۔ قامت۔ ڈھیل (دراصل بتشدید دال ہے) فارسی اور اُردو میں تخفیف بھی مستعمل ہے۔
قدِ آدم ۔[ع۔صف] آدمی کے قد کے برابر۔
قدِ آدم التعظیم کو اُٹھنا ۔[ا۔محاورہ] سیدھا کھڑا ہو کر تعظیم کرنا۔
قدِ آزاد ۔[ع۔ا۔مذ] سیدھا قد۔
قد آور۔ قد دار ۔[ع۔صف] لمبا۔ لمبے قد کا۔ طویل القامت دراز قد۔
قد برابر بجلی (پڑے) ٹوٹے ۔[بددعا] جتنا بڑا قد ہے اتنی ہی بڑی بجلی گرے۔ اور ہلاک کر دے۔
قد کاٹھ ۔[ا۔مذ] ڈیل ڈول۔
قد نکالنا ۔[ا۔محاورہ] بچے کا لمبا ہوتا۔ گرانڈیل ہونا۔
قد و بالا۔ قد و قامت ۔[ع۔ا۔مذ] ڈیل ڈول جسامت۔
قدِ رعنا ۔[ف۔ا۔صف] خوبصورت اور موزوں قد۔
قدامت ۔(قَ۔دا۔مَت) [ع۔ا۔مث] (۱) پُرانا ہوتا۔ قدیم ہونا (۲) کہنہ ہونا (۲) پرانا پن ہونا۔ کہنگی (۳) زمانۂ سلف۔ اگلا زمانہ۔
قدامت پسند ۔[ع۔ا۔صف] پُرانی باتوں کو پسند کرنے والا۔ قدیم رسم و رواج کی پیروی کرنے والا۔
قدح ۔[ع۔ا۔مث] (۱) مدح کی ضد، ہجو، عیب گیری۔ طعنہ زنی (۲) اعتراض (۳) تردید۔ (۴) بُرا بھلا کہنا (۵) لعنت ملامت کرنا۔
قدَح ۔(قَ۔دَح) [ع۔ا۔مذ] بڑا پیالہ۔ مطلق پیالہ۔ جام۔ ساغر۔
قدح آشام۔ قدح پیما۔ قدح خوار۔ قدح نوش ۔[ع۔ف۔صف] شرابی۔ خراب۔ بادہ نوش۔

قدح کی خیر منانا۔ (ا۔محاورہ) اپنی خیر چاہنا۔ اپنی بہتری چاہنا۔ (اپنے کے ساتھ مستعمل ہے)۔

قدر۔ (قَ۔ دْر) [ع۔ا۔مذ] (۱) قضا۔ حکمِ الٰہی۔ تقدیر (۲) [اُ۔م] مقدار۔ اندازہ ظاہر کرنے کے لئے (اس قدر بیتی اپنا)۔

قدر انداز۔ وہ شخص جس کا نشانہ ٹھیک موقع پر بیٹھے۔ قادر انداز۔

قدر۔ [ع۔ا۔مث] (۱) عزّت۔ بزرگی۔ توقیر۔ درجہ۔ مرتبہ۔ رُتبہ (۲) کسی چیز کا اندازہ۔ مقدار (۳) برابر۔ یکساں۔

قدر اُٹھ جانا۔ [ا۔محاورہ] وقعت جاتی رہنا۔

قدر اُلّو کی اُلّو ہی جانتا ہے۔ ہما کو کب چُغد پہچانتا ہے۔ (ا۔مثل) کسی چیز یا بات کی قدر اس کا جاننے والا ہی کرتا ہے۔

قدر جاننا۔ [ا۔محاورہ] وقعت ہونا۔

قدرِ جوہر (گوہر) شاہ داند یا بداند جوہری۔ قدرِ زر زرگر بداند قدرِ جوہر جوہری۔ (ا۔مثل) اہلِ کمال کی قدر اس کمال کے جاننے والے ہی کرتے ہیں۔

قدر داں۔ [ع۔ف۔صف] قدر شناس (۱) قدر جاننے والا۔ جوہر شناس۔ (۲) مربّی۔ سرپرست۔

قدر دانی۔ قدر شناسی۔ [ع۔ف۔ا۔مث] (۱) جوہر شناسی۔ ہنر شناسی (۲) سرپرستی۔ عزّت۔

قدر دانی کرنا۔ [ا۔محاورہ] ہنر کے باعث عزّت کرنا۔ ہنر کی داد دینا۔

قدر رہنا۔ عزّت قائم رہنا۔

قدرِ عافیت۔ اطمینان سے زندگی بسر کرنے کا لطف۔

قدرِ عافیت کسے داند کہ بہ مصیبتے گرفتار آید۔ [ف۔مثل] آرام کی قدر وہی جانتا ہے جس کو کسی مصیبت سے گزرنا پڑے۔

قدرِ عافیت کُھلنا۔ (معلوم ہونا)۔ [ا۔محاورہ] حقیقت معلوم ہونا۔ پتہ لگ جانا۔

قدر کرنا۔ [ا۔محاورہ] عزّت کرنا۔ توقیر کرنا۔

قدر کھو دیتا ہے ہر روز کا آنا جانا۔ [ا۔مثل] ہر وقت آنے جانے سے عزّت باقی نہیں رہتی۔

قدرِ مردم بعد مُردن۔ [ف۔مثل] آدمی کی قدر اس کے مرجانے کے بعد معلوم ہوتی ہے۔

قدرِ نعمت بعد زوال۔ [ا۔مثل] اچھی چیز کی قدر اس چیز سے محروم ہونے کے بعد ہوتی ہے۔

قدر و قیمت۔ [ع۔ف۔ا۔مث] عزّت۔ وقعت۔ منزلت۔

قدر و منزلت۔ [ع۔ف۔ا۔مث] رُتبہ۔ منصب۔ عزّت۔ توقیر۔

قدر ہونا۔ [ا۔محاورہ] عزّت ہونا۔ وقعت ہونا۔ توقیر ہونا۔

قُدرت۔ (قُد۔ رَت) [ع۔ا۔مث] (۱) طاقت۔ زور۔ مجال۔ قوّت (۲) حوصلہ (۳) خدائے تعالیٰ کی طاقت۔ فطرت۔ شانِ الٰہی۔

قدرت پانا۔ [ا۔محاورہ] قابو حاصل کرنا۔ حوصلہ پانا۔ طاقت پانا۔

قدرتِ خدا۔ [ع۔ف۔ا۔مث] خدا کی شان۔ حیرت اور تعجّب کے موقع پر بولتے ہیں۔

قدرت رکھنا۔ [ا۔محاورہ] قادر ہونا۔ قابلیت رکھنا۔

قدرت کا تماشہ۔ [ا۔مذ] زمانے کی نیرنگی۔

قدرت کا کھلونا۔ [ا۔مذ] خوبصورت چیز۔

قدرت کاملہ۔ [ا۔مذ] پوری پوری طاقت۔ بے انتہا طاقت۔

قدرت کے کارخانے (کرشمے۔ کھیل)۔ [ا۔مذ] خدائے تعالیٰ کی قدرت اور صنعت۔ [مذ] کائنات کی نیرنگیاں۔ عجیب عجیب باتیں جو خدا کی طرف سے ہوں۔

قُدرتی۔ (قُد۔ رَتی) [ف۔صف] جبلی۔ فطری۔ اصلی۔ حقیقی۔ پیدائشی۔

قدرتی رنگ۔ [ف۔ا۔مذ] اصلی رنگ۔ ذاتی رنگ۔

قدرتی علامات۔ [ف۔ا۔مث] فطری نشانیاں۔ نشاناتِ ایزدی۔

قدری۔ (قَد۔ رِی) [ع۔صف] مسلمانوں کے فرقۂ قدریہ سے منسوب۔ قدریہ مذہب کے عقائد رکھنے والا۔

قدری۔ (قُد۔ رِی) [اُ۔ا۔مث] (۱) کوشش (۲) اصرار۔ دباؤ۔

قدری کرنا۔ [ا۔محاورہ] کوشش کرنا۔ اصرار کرنا۔ دباؤ ڈالنا۔

قدری ہو جائے۔ [ا۔متعلق فعل] حاشا وکلّا کی جگہ۔ ہرگز (قدری ہو جائے میں نہ آؤں گی)۔

قدرے۔ [ع۔ف۔صف] (قَد۔ رے) [ف۔صف] تھوڑا۔ قلیل۔

قدریّہ۔ (قَد۔ رِی۔ یَہ) [ع۔ا۔مذ] ایک فرقہ جو قضا و قدر کا منکر ہے۔

قُدس۔ [ع۔صف] (۱) متبرک۔ پاک۔ مقدّس (۲) [مذکر] عرب کے ایک پہاڑ کا نام (۳) بیت المقدس۔ یروشلم (۴) جبریل علیہ السلام جنہیں روح القدس بھی کہتے ہیں (۵) پاکیزگی۔ تقویٰ۔ طہارت۔

قُدّس سِرّہ۔ قَدّس اللہ سِرّہ العزیز۔ [ع۔کلمۂ دعا] [ع] (۱) پاک ہوا بھید اس کا۔ (۲) مرحوم بزرگوں کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ مستعمل ہے۔

قُدسی۔ (قُد۔ سی) [ع۔صف] پاک۔ پاکیزہ۔ متبرک (۲) [ا۔مذکر] فرشتہ۔ نیک آدمی۔ (۳) ایک مشہور فارسی شاعر حاجی جان محمّد کا تخلّص۔ جمع۔ قدسیان۔

قُدسی صفات۔ [ع۔صف] نیک۔ صالح۔

قُدسیّہ۔ (قُد۔ سی۔ یَہ) [ع۔صف] قدسی کی تانیث۔

قدغن۔ (قَد۔ غَن) [ت۔ا۔مذ۔مث] (۱) اہتمام (۲) تاکید۔ روک۔ ٹوک۔ ممانعت۔ منادی۔ خبرداری۔

قدم۔ (قَ۔ دَم) [ع۔ا۔مذ] (۱) پاؤں۔ پیر (۲) گام۔ ڈگ۔ وہ فاصلہ جو چلنے کی حالت میں ایک قدم سے دوسرے قدم تک ہو (۳) روش۔ رفتار۔ چال (۴) پیر کا نشان (۵) تشریف آوری (۶) مجازاً واسطہ۔ دخل (۸) ذات۔ دم۔ موجودگی (۷) گھوڑے کی چال۔ جمع۔ اقدام۔

قدم آگے بڑھنا۔ [ا۔محاورہ] پیشروی کرنا۔ آگے چلنا۔ ہمت بڑھنا۔

قدم آگے نہ بڑھنا۔ [ا۔محاورہ] آگے جانے کی ہمت نہ ہونا۔

قدم آنا۔ [ا۔محاورہ] تشریف لانا۔

قدم اُٹھانا۔ (قدم اُٹھائے چلنا)۔ [ا۔محاورہ] جلدی جلدی چلنا۔ تیزی سے چلنا۔

قدم اُٹھا کر (جانا) چلنا۔ [ا۔محاورہ] جلد جلد چلنا۔ جلدی جلدی چلنا۔

قدم اُٹھنا ۔ (ا۔ محاورہ) پاؤں اُٹھنا۔ سرکنا، ہلنا۔ حرکت کرنا۔
قدم اُکھڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) پاؤں نہ جمنا۔ کھڑا نہ رہ سکنا۔
قدم باز ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) تیز رفتار (گھوڑے کی تعریف)
قدم باہر نکالنا ۔ (ا۔ محاورہ) حد سے باہر ہونا۔
قدم برداشتہ ۔ (ف ۔ متعلق فعل) تیز رفتاری سے۔
قدم بر قدم ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) پیروی کرنے والا۔
قدم بڑھانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) آگے چلنا (۲) تیز چلنا (۳) اپنی حد سے بڑھنا (۴) (کنایۃً) مداخلت کرنا۔ دخل دینا۔
قدم بڑھا رکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) سبقت لے جانا۔
قدم بڑھ کے لینا ۔ (ا۔ محاورہ) استقبال کرنا۔
قدم بوس ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) پاؤں چومنے والا۔
قدم بوس ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) تعظیماً پاؤں چومنا۔ کسی بزرگ کی خدمت میں حاضر ہونا۔
قدم بوسی ۔ (ع ۔ ف ۔ امث) پاؤں چومنا۔ پاؤں کو ہاتھ لگانا۔
قدم بھاری ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) منحوس قدم ہونا۔ کسی شخص کا نامبارک ہونا۔
قدم بھر ۔ (ا۔ متعلق فعل) ایک قدم۔
قدم بہ قدم چلنا ۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی پیروی کرنا۔ پیچھے چلنا۔ ساتھ ساتھ چلنا۔
قدم بیچ سے نکل جانا ۔ (ا۔ محاورہ) دخل نہ رہنا۔ واسطہ نہ رہنا۔
قدم بیچ میں ہونا ۔ (واسطہ) واسطہ ہونا۔ دخل ہونا۔
قدم پر چلنا ۔ (ا۔ محاورہ) پیروی کرنا۔
قدم پر قدم رکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی پیروی کرنا۔
قدم (قدموں) پر ہاتھ دھرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) عاجزی کرنا (۲) بطور قسم کے قدم کو ہاتھ لگانا۔
قدم پڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) کسی چیز پر پاؤں پڑنا۔
قدم پر سر رکھ دینا ۔ (ا۔ محاورہ) مطیع ہونا۔ اطاعت کرنا۔ خوشامد کرنا۔ عزت کرنا۔
قدم پکڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تعظیماً بزرگوں کے پاؤں چھونا (۲) کسی جگہ کا اپنی دلچسپی کے باعث چلنے والے کو ٹھہرا لینا۔
قدم (قدموں) پر گرنا ۔ (ا۔ محاورہ) بے حد تعظیم کرنا۔ منت خوشامد کرنا۔
قدم پھر جانا ۔ (ا۔ محاورہ) پیچھے ہٹنا۔ پسپا ہونا۔
قدم پھونک کے رکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) احتیاط برتنا۔
قدم ٹوٹ جانا (ٹوٹنا) ۔ (ا۔ محاورہ) چلتے چلتے تھک جانا (۲) سپاہیوں کے قدم آپس میں نہ ملنا۔
قدم جمانا ۔ (ا۔ محاورہ) جم کر کھڑا ہونا۔ جم کر رہنا۔ (۲) استقلال حاصل کرنا۔
قدم چومنا ۔ (ا۔ محاورہ) پابوس کرنا۔ (۲) کامل ماننا۔ (طنزاً) شرارتی تسلیم کرنا۔
قدم چہ ۔ (ع ۔ ف ۔ مذ) کھڈی کا پایہ۔ جس پر پاؤں رکھ کر پاخانے کے لیے بیٹھتے ہیں۔
قدم چھوڑنا ۔ کسی بزرگ سے جدا ہونا۔

قدم درمیان سے اُٹھ جانا ۔ (ا۔ محاورہ) تعلق یا واسطہ نہ رہنا۔
قدم درمیان ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) واسطہ ہونا۔ دخل ہونا۔ بیچ میں ہونا۔ آڑے آنا۔
قدم درویشاں ردّ بلا ۔ (ف ۔ ش) بابرکت آدمی کے آنے سے بلا دور ہو جاتی ہے۔
قدم دکھانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چال دکھانا (۲) چلتے پھرتے نظر آنا۔
قدم دھو دھو کر پینا ۔ (ا۔ محاورہ) بہت عزت کرنا۔
قدم ڈگمگانا ۔ (ا۔ محاورہ) لڑکھڑانا۔ لغزش ہونا۔
قدم رسول ۔ قدم شریف ۔ (ع ۔ مذ) وہ مکان یا جگہ جہاں رسول مقبول کے قدم مبارک کا نشان رکھا ہو۔
قدم رکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پاؤں دھرنا۔ چلنا۔ (۲) دخل دینا۔ مداخلت کرنا (۳) کوئی کام کرنے کا دعویٰ کرنا (۴) کوئی کام اختیار کرنا۔ (۵) آنا تشریف لانا۔
قدم رنجہ (فرمانا) کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) تشریف لانا۔
قدم زمین پر نہ رکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) کمال مغرور ہونا۔
قدم زمین سے نہ لگنا ۔ (ا۔ محاورہ) بہت تیز چلنا۔
قدم سر پر رکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) بہت تعظیم و تکریم کرنا۔
قدم سرکانا ۔ (ا۔ محاورہ) پاؤں ہٹانا۔
قدم شکست پڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) رفتار کم ہونا۔ آہستہ آہستہ چلنا۔
قدم قدم ۔ (ع ۔ متعلق فعل) ایک ایک قدم کے فاصلے سے۔
قدم قدم پر ۔ (ع ۔ متعلق فعل) چپے چپے پر۔
قدم قدم جانا (چلنا) ۔ (ا۔ محاورہ) آہستہ آہستہ جانا۔ سہج سہج چلنا۔
قدم کو ہاتھ لگانا ۔ (ا۔ محاورہ) خوشامد کرنا۔ عاجزی کرنا۔
قدم کھوٹا ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) منحوس ہونا۔
قدم کہیں کا کہیں پڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) کمزوری یا نشے سے لڑکھڑانا۔
قدم کے ساتھ ۔ (ا۔ متعلق فعل) ہمراہی میں رفاقت میں۔
قدم گاڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) ثابت قدم رہنا۔
قدم گن گن کے رکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) نہایت آہستہ آہستہ۔ کمال احتیاط سے قدم اٹھانا۔
قدم لگنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پاؤں چومنا (۲) گھوڑے کو قدم چال چلنا آجانا۔ (۳) کسی کی پناہ یا حفاظت میں جگہ ملنا۔
قدم لینا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ادب یا تعظیم سے پیروں کو ہاتھ لگانا۔ پاؤں کو بوسہ دینا (۲) اُستاد ماننا۔ دوسرے کے کمال کا اعتراف کرنا (۳) خوشامد کرنا۔ احسان ماننا (۴) استقبال کرنا۔ خیر مقدم کرنا۔
قدم مارنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کوشش کرنا۔ دوڑ دھوپ کرنا (۲) کسی کام میں پڑنا۔ قدم رکھنا (۳) جلد جانا۔ تیز جانا۔
قدم ملانا ۔ (ا۔ محاورہ) پاؤں سے پاؤں ملانا۔
قدم نکالنا ۔ (ا۔ محاورہ) باہر آنا جانا (۲) گھوڑے کو چال سکھانا۔
قدم نہ اُٹھنا ۔ (ا۔ محاورہ) دہشت یا خوف کے مارے پاؤں نہ اُٹھنا۔ آگے نہ چل سکنا۔ عاجز ہونا۔

قدم نہ پڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] جانے کی ہمت نہ ہونا ۔
قدم نہ چھوڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] ساتھ نہ چھوڑنا ۔ رفاقت میں رہنا ۔
قدم نہ رکھ سکنا ۔ [ا ۔ محاورہ] جا نہ سکنا ۔
قدم نہ رکھنے دینا ۔ [ا ۔ محاورہ] جانے نہ دینا ۔
قدما ۔ [ع ۔ صف] قدیم کی جمع ۔
قدموں پر صدقے کرنا (وارنا) ۔ [ا ۔ محاورہ] کمال اطاعت اور فرماں برداری ظاہر کرنا ۔
قدموں تک رسائی ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] خدمت میں باریابی ہونا ۔
قدموں تلے آنکھیں بچھانا ۔ [ا ۔ محاورہ] بہت تعظیم و عزت اور آؤ بھگت کرنا ۔
قدموں سے لگا رہنا ۔ [ا ۔ محاورہ] فرمانبردار ۔ مطیع ہونا ۔
قدموں پر گرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] پیروں پر سر رکھنا ۔ پاؤں چومنا ۔
قدموں سے لگنا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) پاؤں چومنا ۔ (۲) نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آنا ۔
قدموں سے لگے پڑے ہیں ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) تابع اور مطیع ہیں ۔ فرمانبردار ہیں (۲) زیر سایہ ہیں ۔ رعیت ہیں ۔ ماتحت ہیں ۔
قدموں سے لگے رہنا ۔ [ا ۔ محاورہ] ہر وقت ساتھ رہنا ۔ پاس سے کبھی جدا نہ ہونا ۔
قدموں کو چھوڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] ساتھ چھوڑنا کسی سے علیحدہ ہونا ۔
قدموں کی بدولت ۔ [ا ۔ متعلق فعل] حضور کے طفیل میں
قدموں کے تلے سے زمین نکل جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] سخت گھبراہٹ اور پریشانی ہونا ۔
قدموں لگی بلا ۔ [ا ۔ مث] وہ مصیبت جو سدا دم کے ساتھ ہے ۔
قدموں میں ۔ [ا ۔ متعلق فعل] زیر سایہ ۔
قدموں میں بچھا جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] بہت تعظیم کرنا ۔
قِدَم ۔ (قِ ۔ دَم) [ع ۔ ا ۔ مذکر] (۱) کہنگی ۔ پرانا ہونا (۲) ہمیشگی ۔
قدوس ۔ (قُدّ ۔ دُوس) [ع ۔ صف] (۱) بڑا پاک ۔ خدائے تعالےٰ کا ایک صفاتی نام ۔
قُدُوم ۔ (قُ ۔ دُوم) [ع ۔ ا ۔ مذ] قدم کی جمع (۱) کسی جگہ سے آنا تشریف لانا ۔ سفر سے واپس آنا ۔
قدوم میمنت لزوم ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] ایسا آنا جس سے برکت ہو ۔
قُدوہ ۔ (قُد ۔ وَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) پیشوا ۔ رہنما ۔ سردار (۲) مثال ۔ نمونہ ۔
قدیر ۔ (قَ ۔ دِیر) [ع ۔ صف] (۱) صاحب قدرت ۔ طاقت ور (۲) مضبوط ۔ پختہ (۳) خدائے تعالیٰ کا صفاتی نام ۔
قدیم ۔ (قَ ۔ دِیم) [ع ۔ صف] (۱) ازلی جس کی ابتدا نہ ہو ۔ ہمیشہ کا (۲) پرانا ۔ دیرینہ ۔ اگلے زمانے کا ۔ (۳) آبائی ۔ موروثی ۔ حادث کی ضد ۔ جمع ۔ قدما
قدیم الایام ۔ [ع ۔ صف] قدیم سے ۔ ہمیشہ سے ۔ سدا سے ۔ اگلے وقتوں سے ۔
قدیم سے ۔ [ا ۔ متعلق فعل] زمانہ سابق سے ۔

قدیمی ۔ (قَ ۔ دی ۔ مِی) [ف ۔ صف] قدیم کا ۔ سدا کا ۔ ہمیشہ کا ۔ پرانا ۔
قدیمی نمک خوار ۔ [ا ۔ مذ] پرانا ملازم ۔ وفادار ۔

ق ۔ ذ

قذف ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] شرعاً کسی پر زنا کی تہمت لگانا (۲) گالی دینا ۔

ق ۔ ر

قِرا ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] مہمانی ۔
قُریٰ ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] دیکھیے قریہ ۔ جس کی یہ جمع ہے ۔
قُرّا ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] دیکھیے قاری جس کی یہ جمع ہے ۔
قرابادین ۔ (قَ ۔ را ۔ با ۔ دین) [ع ۔ ا ۔ مث] لغات الادویہ ۔ دواؤں کی ڈکشنری ۔
قرابت ۔ (قَ ۔ را ۔ بت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) قربت ۔ نزدیکی (۲) رشتہ داری ۔
قرابت ٹھہرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] نسبت قرار پانا ۔ منگنی ہونا
قرابت دار ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] رشتہ دار ۔ عزیز و اقارب ۔
قرابت داری ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] رشتہ داری ناتے داری ۔
قرابت طرفین ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] باہم جدی رشتہ داری ۔
قرابت قریبہ ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] قریب کی رشتہ داری ۔
قرابت مستقیمہ ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] پختہ رشتہ ۔ پشت در پشت رشتہ داری ۔
قرابتی ۔ (قَ ۔ را ۔ بِ ۔ تی) [اُ ۔ صف] رشتہ کا ۔ ناتے کا ۔ یگانہ ۔
قرابتی قرابت ۔ وہ رشتہ جس میں پانچ پُشت سے زیادہ کا رشتہ دار شامل ہو ۔
قرابہ ۔ (قَ ۔ رَا ۔ بہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] عرق رکھنے کا بڑا شیشہ (۲) شراب کا شیشہ صراحی ۔ خم ۔
قرابین ۔ (قَ ۔ را ۔ بِین) [ت ۔ ا ۔ مث] چوڑے منہ کی چھوٹی بندوق ۔
قرأت ۔ (قِ ۔ را ۔ اَت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) پڑھنا ۔ خواندگی ۔ تلفظ (۲) حرفوں کا تلفظ صحیح مخرج سے ادا کرنا (۳) ایک علم جس میں عربی حروف کے مخارج اور تلفظ سے بحث کی جاتی ہے ۔ علم تجوید ۔
قرار ۔ (قَ ۔ رار) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) آرام ۔ سکون ۔ آسودگی ۔ قیام (۲) صبر و تحمل برداشت ۔ سہار ۔ بُردباری ۔ حلم ۔ (۳) استقلال ۔ ثبات ۔ (۴) [اُ] قول ۔ اقرار ۔ عہد ۔
قرار آنا ۔ اطمینان ہونا ۔ تسکین ہونا ۔ جی ٹھہرنا ۔ اضطراب رفع ہونا ۔
قرار پانا ۔ [ا ۔ محاورہ] ٹھہرنا ۔ مقرر ہونا (۲) قیام کرنا ۔ تصفیہ ہونا (۴) دن مقرر ہونا (۵) باہم وعدہ یا عہد و پیماں ہونا
قرار داد ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] عہد و پیماں ۔ معاہدہ ۔ قول و قرار ۔ شرط ۔ ٹھیکہ ۔ (۲) فیصلہ ۔ تصفیہ ۔ تجویز ۔ ریزولیشن ۔ (Resolution)

قرار دادِ جُرم ۔ (ا۔مذ) بعد از تحقیقات مُجرم پر جُرم ضابطہ کا حکم لگایا جاتا ہے۔ تجویزِ جُرم۔
قرار درکفِ آزادگان نگیرد مال، نہ صبر در دلِ عاشق نہ آب در غربال ۔ (ف۔مثل) سخی کے ہاتھ میں روپیہ۔ عاشق کے دل میں صبر۔ اور چھلنی میں پانی نہیں ٹھہرتا۔
قرار دینا ۔ (ا۔محاورہ) مقرر ہونا۔ ٹھہرانا۔
قرار گاہ ۔ (ع۔ف۔ا۔مث) ٹھہرنے کی جگہ۔
قرار لینا ۔ (ا۔محاورہ) ٹھہرنا۔ دم لینا۔ آرام کرنا۔
قرار مدار ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) قول و قرار۔ عہد و پیماں۔
قرار واقعی ۔ (ع۔صف) (۱) بخوبی۔ ہر طرح۔ اطمینان کے ساتھ۔ جیسا چاہیے۔ (۲) اصل میں۔ معقول۔
قرار ہونا ۔ (ا۔محاورہ) چین ہونا۔ دلجمعی ہونا (۲) اقرار ہونا۔ عہد ہونا۔
قِراض ۔ (قِ۔را۔ض) (ع۔ا۔مث) آئینی شرکت جس میں ایک کا روپیہ اور دوسرے کی محنت ہو۔
قُراضہ ۔ (قُ۔را۔ضہ) (ع۔ا۔مذ) (۱) کترن۔ ریزہ۔ تراشا۔ (۲) سونے چاندی کا ٹکڑا۔
قَراقَر ۔ (قَ۔را۔قَر) (ع۔ا۔مذکر) قرقرہ کی جمع۔ پیٹ بولنا۔ پیٹ میں گڑگڑ ہونا۔
قِران ۔ (ع۔ا۔مذ) چاندی کا ایک سکّہ جو سونے کے تومان کا دسواں حصہ ہوتا ہے۔
قِران ۔ (قِ۔ران) (ع۔ا۔مذکر) (۱) نزدیکی۔ قربت (۲) دو ستاروں کا ایک بُرج میں جمع ہونا۔ لگن۔ گرہ۔
قِرانُ السَّعدَین ۔ (۱) دو مبارک ستاروں کا ایک بُرج میں جمع ہونا۔ (۲) نیک شگون۔ نیک ساعت (۳) دو اچھے آدمیوں کا اجتماع۔
قرآن ۔ (قُر۔آن) (ع۔ا۔مذ) کلام اللہ۔ کلام مجید۔ وہ کلام الٰہی جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔
قرآن اُٹھانا۔ قرآن پر ہاتھ (دھرنا، رکھنا) ۔ (ا۔محاورہ) قرآن شریف ہاتھ میں لے کر قسم کھانا۔
قرآن پر قرآن رکھنے کا کیا مضائقہ ۔ (امثل) ہم رتبہ اشخاص باہم سب کچھ کہہ سُن سکتے ہیں۔ قوم میں یا باہم شادی بیاہ ہونا کوئی عیب نہیں۔
قرآن پر ہاتھ رکھنا ۔ (ا۔محاورہ) (کنایتاً) قرآن کی قسم کھانا۔
قرآن ٹھنڈا کرنا ۔ (۱) کلام مجید ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر پڑنا۔ اس صورت میں قرآن شریف کے برابر غلّہ تول کر خیرات کرتے ہیں۔ قرآن شریف کے بوسیدہ اوراق کو کسی پاک زمین میں دفن کرنا۔
قرآن ختم کرنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) پورا قرآن پڑھ لینا۔ (۲) بغرض ایصال ثواب پورا قرآن پڑھنا۔
قرآن خواں ۔ (ع۔ف۔صف) قرآن پڑھنے والا۔
قرآن خوانی ۔ (ع۔ف۔ا۔مث) قرآن پڑھنا۔
قرآن درمیان ہونا ۔ (ا۔محاورہ) قرآن کی قسم ہونا۔
قرآن سر پر رکھنا ۔ (ا۔محاورہ) قرآن سر پر رکھ کر قسم کھانا

قرآن کا جامہ پہننا ۔ (ا۔محاورہ) نیک، پارسا اور قابلِ اعتماد بننا۔
قرآن کا دَور ۔ (ا۔مذ) حافظ کا قرآن مجید کو اس غرض سے پڑھنا کہ مبادا بھول جائے۔
قرآن کی مار ۔ (ا۔بددعا) قرآن کی پھٹکار پڑے۔
قرآن کی ہوا دینا ۔ بیمار کو قرآن کے ورقوں کی ہوا دینا تاکہ اُسے صحت ہو۔
قرآن میں نام نکلوانا ۔ (ا۔محاورہ) بچے کا نام قرآن کھول کر اوّل حرف کے مطابق رکھنا
قرآن ہدیہ کرنا ۔ (ا۔محاورہ) (تعظیماً) قرآن فروخت کرنا۔
قرآنی ۔ (قُر۔آ۔نی) (ع۔صف) قرآن سے منسوب۔
قراول ۔ (قِ۔را۔وَل) (ت۔ا۔مذ) (۱) بندوق سے شکار کھیلنے والا۔ بندوقچی۔ (۲) وہ فوجی دستہ جو آگے بڑھ کر دشمن کی نقل و حرکت پر نگاہ رکھتا ہے۔
قرائن ۔ (قَ۔را۔ئن) (ع۔ا۔مذ) قرینہ کی جمع۔
قُرب ۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) پاس۔ نزدیکی (۲) مرتبہ۔ منزلت۔
قُربِ روحانی ۔ (ع۔ا۔مذ) دلی نزدیکی۔ باطنی نزدیکی۔
قُرب و جوار ۔ (ع۔ا۔مذ) آس پاس۔ پاس پڑوس۔ گرد و نواح۔ ارد گرد۔
قُربان ۔ (قُر۔بان) (ع۔ا۔مذ) وہ چیز جو خدا تعالیٰ کی راہ میں تصدق کی جائے۔ بھینٹ۔ صدقہ (۲) صدقے۔ بلہاری۔ نثار۔ واری۔ فدا۔
قربان جانا۔ قربان ہونا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) نثار ہونا۔ واری ہونا۔ صدقے ہونا۔ (۲) عاشق ہونا۔
قربان جاؤں (جائیے) ۔ (ا۔مقولہ) خوشامد اور طنز کے طور پر کہتے ہیں۔
قربان کرنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) تصدق کرنا۔ فدا کرنا۔ وارنا (۲) ایک کلمہ حقارت۔
قربان کروں ۔ کلمہ تنفر۔ صدقے کروں۔ آگ لگاؤں۔
قربان گاہ ۔ (ع۔ف۔ا۔مث) قربان ہونے کی جگہ۔ مذبح۔ مقتل۔
قربانت شوم ۔ (ف۔مقولہ) تجھ پر قربان ہوں۔ واری جاؤں۔
قربانی ۔ (قُر۔با۔نی) (ف۔ا۔مث) (۱) ذبح حلال (۲) وہ جانور جو خدا کی راہ میں ذبح کیا جائے (۳) عید الاضحیٰ کو بکرے، دُنبے ذبح کرنا۔
قربانی کرنا ۔ (ا۔محاورہ) ایثار کرنا۔ دوسروں کے نفع کی خاطر اپنے نفع کو تج دینا (۲) خدا کی راہ میں حلال جانور کو ذبح کرنا۔
قُربت ۔ (قُر۔بَت) (ع۔ا۔مث) نزدیکی۔ پاس۔ قرابت۔ رشتہ۔
قربت کرنا ۔ مباشرت کرنا عورت سے صحبت کرنا۔
قربوس ۔ (ع۔ا۔مذ) زین کا ابھرا ہوا زین کے سامنے کا حصہ جس پر کمان رکھی جاتی ہے۔
قُربیٰ ۔ (ع۔ا۔مذ) رشتہ۔ تعلق۔ قربت۔
قرۃ العین ۔ (قُر۔رَ۔تُل۔عین) (ع۔ا۔مذ) وہ چیز جس سے آنکھوں میں طراوت اور ٹھنڈک پیدا ہو۔ (۲) (مجازاً) بیٹا۔ نور چشم۔
قرح (قرحہ) ۔ (ع۔ا۔مذ) زخم۔ گھاؤ۔ وہ زخم جس میں پیپ پڑ گئی ہو۔ ناسور (۳) سُرانا۔ سوزاک۔ لاعلاج سوزاک۔
قُرحہ (پڑ جانا)، ہو جانا ۔ (مص مرکب) زخم پڑ جانا۔ زخم میں پیپ پڑ جانا ناسور ہو جانا۔ گل جانا۔

قَرد۔ [ع۔ا۔مذ] بندر۔ لنگور۔

قِرش۔ [ع۔ا۔مذ] ایک خوفناک بحری جانور۔ وھیل مچھلی۔

قُرَشی۔ (قُ۔رَ۔شی) [ع۔صف] قریشی۔ قریش سے منسوب۔

قُرص۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) ٹکیا، گردا۔ گھیرا۔ گول چیز ٹکیہ کی طرح (۲) دوا کی ٹکیا۔

قَرض۔ [ع۔ا۔مذ] اُدھار۔ مانگا ہوا۔ مستعار۔

قرض اُتارنا۔ [ا۔محاورہ] کسی سے لیا ہوا واپس کرنا۔ اُدھار بیباق کرنا۔ آتا ہوا چکانا۔

قرض اُٹھانا۔ [ا۔محاورہ] اُدھار لینا۔ مستعار لینا۔

قرض ادا کرنا۔ [ا۔محاورہ] قرض چکانا۔ اُدھار لیا ہوا روپیہ بیباق کرنا۔

قرضِ حسن (حسنہ)۔ [ع۔ا۔مذ] بلا میعاد اور بلا سود قرض۔

قرض خواہ [ع۔ف۔ا۔مذ] اُدھار دینے والا۔ لین دار۔

قرض دار۔ [ع۔ف۔صف] اُدھار لینے والا۔ مقروض۔ دین دار۔

قرض دار چھاتی پر سوار۔ [ا۔مثل] قرضخواہ ہمیشہ مقروض کو دبائے رکھتا ہے۔

قرض داری۔ [ع۔ف۔ا۔مث] قرض دار ہونا۔ مقروض ہونا۔

قرض کاڑھنا۔ [ا۔محاورہ] اُدھار لینا۔

قرض کھانا۔ [ا۔محاورہ] اُدھار لے کر کھانا۔

قرض لینا۔ [ا۔محاورہ] اُدھار لینا۔

قرض ہونا۔ [ا۔محاورہ] اُدھار کا بھار ہونا۔

قَرضہ۔ (قَر۔ضَہ) [اُر۔ا۔مذ] اُدھار۔ دین۔ قرض۔

قرضہ اُتر جانا۔ [ا۔محاورہ] قرض کی ادائیگی ہونا

قرضہ تمسکی۔ [ا۔مذ] دستاویز کی رُو سے قرضہ۔

قرضہ چکانا۔ [ا۔محاورہ] قرضہ ادا کرنا۔

قرضہ منقضی المیعاد۔ [ع۔ا۔مذ] وہ قرضہ جس کی میعاد گذر چکی ہو۔

قِرطاس۔ (قِر۔طاس) [ع۔ا۔مذکر] کاغذ۔ جمع۔ قراطیس۔

قِرطاسِ اَبیض۔ (۱) سفید کاغذ (۲) وہ تحریر جو حکومت کی طرف سے عام اطلاع کے لیے شائع کی جاتی ہے۔

قَرع۔ [ع۔ا۔مذ] کدو (۲) عرق کھینچنے کا برتن۔

قرع انبیق۔ [ع۔ا۔مذ] عرق کھینچنے کا بھبکا۔

قُرعہ۔ (قُر۔عہ) [ع۔ا۔مذ] پالنسا۔ نام کی پرچی نکالنا۔

قرعہ اندازی۔ [ع۔ف۔ا۔مث] (۱) پالسہ پھینکنا (۲) بہت سے لوگوں میں سے ایک کا نام نکالنے کا طریقہ۔

قرعہ (پھینکنا) ڈالنا۔ [ا۔محاورہ] پانسے کے ذریعہ فال لینا۔ چٹھی ڈالنا۔ دانہ پھینکنا۔

قرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند۔ [ف۔مثل] (۱) قرعہ میں ہر پھیر کے میرا ہی نام نکلتا ہے۔ مجھی سے کام لیا جاتا ہے (۲) جس کے ذمے کوئی کام آپڑے وہ اپنی نسبت کہتا ہے۔

قُرق۔ [ت۔ا۔مذ] (۱) ضبطی (۲) روک۔ ممانعت۔ بندش۔

قرق امین۔ [ف۔ع۔ا۔مذ] محکمہ مال کا ایک عہدہ۔ ناظر عدالت۔

قرق تحصیل۔ [ت۔ع۔ا۔مذ] مالگزاری وصول کرنے کیلیے قرقی۔

قرق کرنا۔ [مص مرکب] (۱) ضبط کرنا۔ کسی جرم یا قرضے کی بابت مال یا جائیداد کو تحویل میں لینا۔

قرق نامہ۔ [ت۔ف۔ا۔مث] ضبطی کا پروانہ

قَرقَرا۔ (قَر۔قَ۔رَا) [ع۔ا۔مذ] ایک چھوٹا سا پرند۔

قُرقی۔ (قُر۔قی) [اُر۔ا۔مؤنث] ضبطی۔ روک۔ ممانعت۔

قرقی بٹھانا۔ [ا۔محاورہ] ضبط کیے ہوئے مال پر پہرا بٹھانا (۲) روک ٹوک کرنا۔

قرقی بھیجنا۔ [ا۔محاورہ] مال کی ضبطی کے لیے ناظر عدالت کو بھیجنا۔ (۲) ضبطی کرنا۔

قرقی دار۔ [ت۔ف۔ا۔مذ] قرقی کرنے والا۔

قرقی قبل فیصلہ۔ [ت۔ع۔ا۔مذ] ضبطی جو فیصلے سے پہلے ہوتی ہے تاکہ مدعا علیہ اپنے مال کو اِدھر اُدھر نہ کر سکے۔

قرقی کا پروانہ۔ [ا۔مذ] ضبطی نامہ۔ مال یا رقم وغیرہ ضبط کر لینے کا تحریری حکم۔

قُرمُم۔ (قُر۔مُم) [اُر۔ا۔مذکر] قرمساق کا مخفف۔ (۱) ا۔ بھڑوا۔ دیوث ۲۔ پاجی۔ کمینہ۔

قِرمِز۔ (قِر۔مِز) [ع۔ا۔مذکر] بیر بہوٹی کی مانند ایک کیڑا جس سے سُرخ ریشم رنگتے ہیں۔

قِرمِزی۔ (قِر۔مِ۔زی) [ع۔ف۔صف] قرمز سے نسبت رکھنے والا (۲) سُرخ۔ لال۔

قُرمساق۔ (قُر۔مُ۔ساق) [ت۔ا۔مذ] (۱) بھڑوا۔ دیوث (۲) پاجی۔ کمینہ۔

قَرن۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) ستاروں کا ملاپ (۲) جُگ۔ دس۔ بارہ۔ تیس۔ اسّی یا ایک سو بیس برس کا زمانہ (۳) بڑی مدت زمانۂ دراز (۴) سینگ (۵) گیسو۔ جمع: قرون۔ اقران۔

قرنِ اوّل۔ [ع۔ا۔مذ] کنایتاً حضور نبیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کا زمانہ۔

قَرنا۔ (قَر۔نا) [ف۔ا۔مذ] سینگ کا بگل۔ تُرہی۔ تُرم۔ نفیری۔

قَرنطینہ (قَ۔رَن۔طی۔نہ) (Quarantine) [کا معرب ا۔مذ] وُہ میعاد جس میں مسافروں یا وبازدہ علاقہ کے بیماروں کو جبراً سب سے علیحدہ رکھا جاتا ہے تاکہ مرض پھیلنے نہ پائے۔

قَرنفُل۔ (قَ۔رَن۔فُل) [ع۔ا۔مذ] لونگ۔

قَرَولی۔ (قَ۔رَو۔لی) [ت۔ا۔مث] (۱) ایک قسم کی چھُری جسے کمر سے باندھتے ہیں۔ شکاری چاقو (۲) شکاری پرندوں کا شکار کی گھات میں بیٹھنا۔

قرولیاں کرنا۔ [ا۔محاورہ] فنونِ سپہ گری دکھانا۔

قُرون۔ [ع۔ا۔مذ] دیکھئے "قرن" جس کی یہ جمع ہے۔ عرصہ ہائے دراز۔

قرونِ اولیٰ۔ [ع۔ا۔مذ] اسلام کا ابتدائی دور۔

قَریب۔ (قَ۔ریب) [ع۔صف] (۱) پاس۔ نزدیک۔ متصل۔ (۲) رشتہ دار (۳) [تابع فعل] لگ بھگ۔ تقریباً [مث] (۴) عروض میں ایک بحر کا نام۔

قریب الاختتام۔ [ع۔صف] ختم ہونے کے قریب۔ ختم ہونے والا۔

قریب الفہم۔ [ع۔صف] جلد سمجھ میں آجانے والا۔

قریب القیاس۔ [ع۔صف] جلد قیاس میں آجانے والا۔ قرینِ عقل۔

قریب المرگ۔ [ع۔ف۔صف] مرنے کے قریب۔ (ترکیب غلط ہے)

قریب الوقوع۔ [ع۔صف] عنقریب واقع ہونے والا۔

قریب قریب ۔ [ع ۔ متعلق فعل] (۱) پاس پاس ۔ نزدیک نزدیک (۲) متناجُلتا ۔ لگ بھگ ۔

قریب کی رشتہ داری ۔ [ا ۔ مث] پاس کی عزیز داری ۔

قریب مرگ ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] مرنے کے قریب ۔ کوئی دَم کا مہمان ۔

قریباً ۔ (قَ ۔ رِی ۔ بَن) [ع ۔ تابع فعل] اندازے سے ۔ اندازاً ۔

قریش ۔ (قُ ۔ رَیش) [ع ۔ ا ۔ مذ] عرب کا ایک مشہور اور بڑی عزت قبیلہ ۔ پیغمبر خدا صلعم اسی قبیلے سے تھے ۔

قریشی ۔ (قُ ۔ رَے ۔ شی) [ع ۔ صف] قبیلہ قریش کی ۔ قریش سے منسوب ۔ قرشی ۔

قرین ۔ (قَ ۔ رِین) [ع ۔ صف] (۱) قریب ۔ پاس ۔ ملا ہوا ۔ نزدیک ملحق (۲) مثل مانند نظیر ۔ مشابہ (۳) [ا ۔ مذ] مصاحب ۔ پاس رہنے والا ۔ ہم نشین ۔ ہم صحبت ۔

قرینِ عقل ۔ قرینِ قیاس ۔ [ع ۔ صف] وہ بات جسے عقل قبول کرے ۔

قرینِ مصلحت ۔ [ع ۔ صف] مصلحت کے مطابق ۔

قرینہ ۔ (قَ ۔ رِی ۔ نہ) [ع ۔ صف] (۱) ڈھنگ ۔ صورت ۔ طرز ۔ روش ۔ طور طریق (۲) مناسبت (۳) سلیقہ ۔ سجاوٹ ۔ ترتیب (۴) قیاس ۔ قیافہ ۔ انداز ۔

قرینہ بقرینہ ۔ [ع ۔ ف ۔ متعلق فعل] ترتیب وار ۔ موزونیت کے ساتھ ۔

قرینے سے ۔ [ا ۔ تابع فعل] ڈھنگ سے ۔ ترتیب سے ۔

قرینے سے بے قرینے ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] بے ترتیب ہونا ۔ بے قاعدہ ہونا ۔

قرینے سے لگانا ۔ [ا ۔ محاورہ] قاعدے سے رکھنا ۔ ترتیب سے رکھنا ۔

قرینے کی بات ۔ [ا ۔ مث] موقع کی بات ۔ مناسب بات ۔

قریہ ۔ (قَر ۔ یَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] گاؤں ۔ جمع ۔ قریٰ ۔ قریات ۔

ق ۔ ز

قز ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] کچا ریشم ۔

قزاق ۔ (قَز ۔ ذاق) [ت ۔ ا ۔ مذکر] (۱) قزاقستان کا باشندہ (۲) ڈاکو ۔ لٹیرا ۔ بٹ مار ۔

قزاقِ اجل ۔ [ف ۔ ع ۔ ا ۔ مذ] موت کا فرشتہ ۔ ملک الموت قابض ارواح ۔

قزاقی ۔ (قَز ۔ زا ۔ قی) [ت ۔ ا ۔ مث] راہزنی ۔ لوٹ مار ۔ غارت گری ۔

قزاگند ۔ (قَ ۔ زاگَند) [ف ۔ ا ۔ مذ] ایک قدیم جنگی لباس ۔ زرہ ۔

قزح ۔ (قُ ۔ زَح) [ع ۔ ا ۔ مذکر] رنگوں کی ملاوٹ ۔ (۳) زرد ۔ سُرخ ۔ سبز رنگ ۔

قزل ۔ (قِ ۔ زِل) [ت ۔ صف] سُرخ ۔ لال ۔

قزلباش ۔ (قِ ۔ زِل ۔ باش) [ت ۔ ا ۔ مذ] (۱) سُرخ سَر (۲) شاہ اسمٰعیل صفوی بادشاہ ایران کی فوج کا نام جو بارہ گوشوں کی سُرخ ٹوپی پہنتی تھی (۳) ان لوگوں کی اولاد بھی قزلباش کہلانے لگی ۔

ق ۔ س

قسّام ۔ (قَس ۔ سام) [ع ۔ صف] تقسیم کرنے والا ۔ بانٹنے والا ۔

قسّامِ ازل ۔ [ع ۔ صف] خدائے تعالیٰ ۔

قساوت ۔ (قَ ۔ سا ۔ وَت) [ع ۔ ا ۔ مث] سنگدلی ۔ بے رحمی ۔

قساڈرا ۔ (قَ ۔ سا ۔ اد ۔ ڑا) [ا ۔ مذ] [حقارتاً] قسائی کا بیٹا ۔ قصائی کا بچہ ۔

قسائینی ۔ (قَ ۔ سا ۔ اِ ۔ نی) [اُر ۔ ا ۔ مث] (۱) قسائی کی عورت (۲) [مجازاً] بے رحم اور ظالم عورت ۔

قسائی ۔ (قَ ۔ سا ۔ ای) [اُر ۔ ا ۔ مذ] (۱) گوشت فروش ۔ قصاب ۔ قصائی (۲) ذبح کرنے والا (۳) [مجازاً] بے رحم ۔ سنگدل ظالم ۔

قسائی کا پلا ۔ [ا ۔ صف] خوب موٹا تازہ آدمی ۔

قسائی کی گھاس کو کٹڑا کھا جائے ۔ [ا ۔ مثل] زبردست کے مال پر کمزور قبضہ نہیں کرسکتا ۔

قسائی کے پالے پڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] ظالم کے قابو میں ہونا ۔ بے رحم خاوند کے پلے پڑنا ۔

قسائی کے کھونٹے سے بندھنا ۔ [ا ۔ مثل] ظالم کے قبضے میں ہونا ۔ بے رحم خاوند کے پلے پڑنا ۔

قسائی واڑا ۔ [ا ۔ مذ] قصائی ۔ قصائیوں کا محلہ ۔

قسط ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) حصہ ۔ جُز ۔ ٹکڑا ۔ (۲) وہ رقم جو حسب قرار داد تھوڑی تھوڑی ادا کی جائے ۔ جمع ۔ اقساط ۔

قسط باندھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] کُل کا کوئی جُز کسی خاص وقت پر ادا کرنے کا اقرار کرنا ۔

قسط بہ قسط ۔ [ع ۔ ف ۔ تابع فعل] ایک ایک قسط کرکے ۔ قسط وار ۔

قسط خلافی ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] ادائے قسط میں وعدہ خلافی ۔

قسط وار ۔ [ع ۔ ف ۔ تابع فعل] قسط کے مطابق ۔

قِس علیٰ ہٰذا ۔ (قِس ۔ عَ ۔ لا ۔ ہا ۔ ذا) [ع] اسی پر قیاس کرلو ۔

قسم ۔ (قَ ۔ سَم) [ع ۔ ا ۔ مذ] حلف ۔ سوگند ۔ جمع ۔ اقسام

قسم اتارنا ۔ [ا ۔ محاورہ] عہد پورا کرنا ۔ وعدہ وفا کرنا ۔

قسم توڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] عہد کے خلاف ہونا ۔ عہد شکنی ہونا ۔

قسم ٹوٹنا ۔ [ا ۔ محاورہ] عہد کے خلاف کرنا ۔ قول و قرار پر نہ رہنا ۔

قسم دلانا ۔ قسم دینا ۔ قسم کھلانا ۔ [ا ۔ محاورہ] حلف اٹھوانا ۔ عہد لینا ۔ قول لینا ۔

قسم کھانا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) عہد کرنا ۔ قول دینا ۔ (۲) حلف اُٹھانا (۳) صاف انکار کرنا ۔

قسم کھانے کو نہ رہنا ۔ [ا ۔ محاورہ] کوئی چیز نام کو نہ رہنا ۔ ذرا بھی باقی نہ رہنا ۔ مطلق نہ رہنا ۔ بالکل نہ رہنا ۔

قسم کھانے کی بات ۔ [ا ۔ مث] حلف سے کہنے کا موقع ۔

قسم کھانے ہی کے لیے ہے ۔ [ا ۔ مثل] بے ایمانوں اور دغابازوں

کا قول ہے کہ قسم صرف کھانے کے لیے ہے عمل کیلئے نہیں۔

قسم لینا۔ [ا۔ محاورہ] عہد لینا۔ قرار کرانا۔ حلف اٹھوانا۔ خدا کو درمیان لانا۔

قسم ہونا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) عہد ہونا۔ (۲) مطلق انکار کرنا (۳) بالکل ترک ہونا (۴) حرام ہونا۔

قسم ہے۔ [ا۔ محاورہ] (۱) سوگند ہے (۲) مطلق انکار ہے۔ کچھ تعلق نہیں

قسمیں دینا۔ [ا۔ محاورہ] سوگند پر سوگند دینا۔

قِسم۔ [ع۔ ا۔ مؤنث] (۱) حصّہ۔ ٹکڑا۔ جز (۲) جنس۔ نوع (۳) طور طریق۔ ڈھنگ۔ طرز رسم۔ بانٹ۔ تقسیم۔ جمع۔ اقسام۔

قِسم اوّل۔ [ع۔ ا۔ صف] بہت اعلیٰ قسم۔ اوّل درجے کی چیز۔

قِسم وار۔ [ا۔ صف] حصّے دار۔ جنس وار

قسما قسمی۔ (قِس۔ ما۔ قِس۔ می) [اُ۔ ا۔ مث] باہمی عہد و پیماں۔

قسمت۔ (قِس۔ مَت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) تقدیر۔ نصیب۔ بخت۔ مقدّر۔ بھاگ (۲) حصّہ۔ بخرہ۔ مقسوم۔ تقسیم کیا ہوا۔ (۳) صوبہ۔ کمشنری۔ احاطہ۔ ضلع پرگنہ۔ علاقہ۔

قسمت آزمائی۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مث] مقدر آزمانا۔ تقدیر کے بھروسے پر کوئی کام کرنا۔

قسمت آزمائی کرنا۔ [ا۔ محاورہ] نصیبے کا امتحان کرنا۔ تقدیر کی آزمائش کرنا۔

قسمت اُلٹنا۔ قسمت بگڑنا۔ [ا۔ محاورہ] نصیبے کا خلاف ہو جانا۔ نحوست اور شامت آجانا۔

قسمت بدلنا۔ [ا۔ محاورہ] تقدیر پلٹنا۔ اچھے دن آنا۔

قسمت بُری (برگشتہ) ہونا۔ [ا۔ محاورہ] بُرے دن ہونا۔ تقدیر کا پھر جانا۔

قسمت بگڑنا۔ [ا۔ محاورہ] تقدیر بگڑنا۔ بداقبالی آنا۔

قسمت پر بیٹھا رہنا۔ [ا۔ محاورہ] تقدیر پر بھروسہ کرکے ہاتھ پیر نہ ہلانا

قسمت پر جھاڑو پھرے۔ [روزمرہ] عورتیں قسمت سے ناخوش ہو کر کہتی ہیں۔

قسمت پر چھوڑنا۔ [ا۔ محاورہ] توکل کرنا۔ تقدیر کے حوالے کرنا۔

قسمت پلٹنا، پھرنا۔ [ا۔ محاورہ] نصیبا جاگنا۔ بھلے دن آنا۔

قسمت پھوٹنا۔ [ا۔ محاورہ] بُرے دن آنا۔ مقدر بگڑنا۔

قسمت پھوڑنا۔ (۱) تکلیف دینا۔ رنج دینا۔ (۲) لڑکی کا بیاہ کسی خراب جگہ پر کرنا۔

قسمت جاگنا۔ قسمت چمکنا۔ قسمت رسا ہونا۔ قسمت راہ پر ہونا۔ [ا۔ محاورہ] اقبال یاور ہونا۔ دن پھرنا۔ اچھے دن آنا۔

قسمت رسا ہونا۔ [ا۔ محاورہ] اچھی قسمت ہونا۔ اچھے دن آنا۔

قسمت سو جانا۔ [ا۔ محاورہ] بُرے دن آنا۔

قسمت سے۔ [ا۔ تابع فعل] (۱) خوش نصیبی سے (۲) بدقسمتی سے۔

قسمت سیدھی ہونا۔ [ا۔ محاورہ] نصیب یاور ہونا۔

قسمت کا بَدا۔ [ا۔ صف] تقدیر کا لکھا۔ نوشتۂ تقدیر۔

قسمت کا پھیر۔ [ا۔ مذ] تقدیر کا چکر۔ بدبختی۔ بداقبالی۔ ادبار۔

قسمت کا پیچ۔ [ا۔ مذ] تقدیر کا دیا ہوا رنج۔

قسمت کا ٹکڑا۔ [ا۔ مذ] رزق جو تقدیر میں لکھا ہو۔

قسمت کا دھنی۔ [ا۔ مذ] اقبال مند۔ صاحب نصیب قسمت والا۔

قسمت کا سکندر۔ [ا۔ مذ] نہایت خوش اقبال۔ بڑا خوش نصیب۔

قسمت کا لکھا۔ [ا۔ مذ] نوشتۂ تقدیر۔ مشیّت ایزدی۔

قسمت کا لکھا پورا ہونا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) مقسوم کا لکھا پیش آنا۔ مصیبت پیش آنا۔

قسمت کا منہ پھیر لینا۔ [ا۔ محاورہ] قسمت برعکس ہوجانا۔

قسمت کا ہیٹا۔ [ا۔ مذ] بدنصیب۔ بدبخت۔ منحوس۔

قسمت کا رونا۔ [ا۔ محاورہ] بدقسمتی کی شکایت کرنا۔

قسمت کھلنا۔ [ا۔ محاورہ] نصیبا جاگنا۔ خوش اقبالی کے دن آنا۔

قسمت کی بات۔ [ا۔ مث] کوئی بات خلاف توقع ہو تو کہتے ہیں۔

قسمت کے بلیا (دُولیا) پکائی کھیر ہو گیا دلیا۔ [ا۔ مثل] بدنصیبی کچھ کا کچھ کر دیتی ہے۔

قسمت کے لکھے کو کون میٹ سکتا ہے۔ [ا۔ مثل] جو ہونا ہوتا ہے ہو کر رہتا ہے۔

قسمت کی رگڑ، کھتھی۔ [ا۔ مث] مصیبت۔ مشکل۔

قسمت کے ہاتھ بات ہے۔ [ا۔ معقولہ] قسمت کا لکھا ہوتا ہے تقدیر کی تحریر پوری ہوتی ہے۔

قسمت لڑنا۔ [ا۔ محاورہ] تقدیر کا یاور ہونا۔ حالات سازگار ہونا۔

قسمت میں ہونا۔ [ا۔ محاورہ] تقدیر میں ہونا۔ مقدر میں ہونا۔

قسمت والا۔ [ا۔ صف] خوش نصیب۔ خوش قسمت۔

قسمت ہیٹی ہونا۔ [ا۔ محاورہ] تقدیر بُری ہونا۔

قسمت یاور ہونا۔ [ا۔ محاورہ] تقدیر کا موافق ہونا۔

قسمیہ۔ (قِ س۔ می۔ یہ) [ع۔ تابع فعل] از روئے قسم۔ قسم کھا کر۔

قسمیہ بیان کرنا۔ [ا۔ محاورہ] حلف اٹھا کر بیان کرنا۔

قسمیہ ہونا۔ قسمی قسمی ہونا۔ عہد و پیماں ہونا۔

قسیّ القلب۔ (قِ۔ سی۔ یُل۔ قلب) [ع۔ صف] سنگدل۔

قسیس۔ (قِس۔ سِیس) [ع۔ ا۔ مذکر] دین نصاریٰ کا عالم۔ جمع۔ قسّیسین۔

قسّم۔ (قَ۔ سَم) [ع۔ صف] تقسیم کرنے والا۔

ق ۔ ش

قشر۔ [ع۔ ا۔ مذ] چھلکا۔ جمع۔ قشور۔

قشقہ۔ (قش۔ قہ) [ف۔ ا۔ مذ] تلک۔ ٹیکا۔ صندل وغیرہ کا نشان جو ہندو ماتھے پر لگاتے ہیں۔

قشلاق ۔ (قِش ۔لاق) [ع ۔ا۔مذ] وہ گرم مقام جہاں بادشاہ اور امیر سردیوں کا موسم گزاریں۔
قشون ۔ (قَ ۔شُو۔ن) [ت ۔ا۔مذ] (۱) فوج کا دستہ ۔فوج ۔(۲) چھاؤنی ۔کیمپ۔

ق ۔ص

قصّاب ۔ (قَص ۔صاب) [ع ۔ا۔مذ] ذبح کرنے والا ۔کاٹنے والا بوچڑ۔قسائی۔
قصاب کے برتنے پر تیکرا پالنا ۔ [ا۔محاورہ] دوسرے کے بھروسے پر کوئی کام کرنا۔
قصّابہ ۔ (قَص ۔صا۔بَہ) [ع ۔ا۔مذ] (۱) قصائی کا پیشہ ۔قصائی خانہ ۔قصائیوں کا بازار (۲) [مونث] قصاب کی مونث۔
قصابہ ۔ (قَ ۔صا۔بَہ) [ع ۔ا۔مذ] عورتوں کے سر سے باندھنے کا رومال۔
قصّار ۔ (قَص ۔صار) [ع ۔ا۔مذ] دھوبی۔
قِصاص ۔ (قِ ۔صاص) [ع ۔ا۔مذ] (۱) بدلہ ۔انتقام ۔جزا ۔مکافات۔ (خون کا عوض خون)
قصائد ۔ (قَ ۔صا۔اِد) [ع ۔ا۔مذ] قصیدہ کی جمع
قصائی ۔ (قَ ۔صا۔اِی) [اُر ۔ا۔مذ] قسائی ۔قصاب۔
قصبات ۔ (قَ ۔صَ ۔بات) [ع ۔ا۔مذ] قصبہ کی جمع چھوٹے شہر بڑے گاؤں۔
قصباتی ۔ (قص ۔با۔تی) (قَ ۔صَ ۔با۔تِی) [ف ۔صف] قصبہ سے منسوب۔
قَصبَہ ۔ (قَص ۔بَہ) [ع ۔ا۔مذ] چھوٹا شہر ۔بڑا گاؤں (صحیح بفتح دوم) جمع ۔قصبات۔
قَصد ۔ [ع ۔ا۔مذکر] (۱) ارادہ ۔نیت ۔عزم (۲) منشا ۔مطلب عندیہ ۔مقصد ۔مرضی ۔خواہش ۔(۳) سعی ۔کوشش ۔پیش قدمی ۔اقدام۔
قصد رکھنا ۔ [ا۔محاورہ] ارادہ رکھنا۔نیت رکھنا۔
قصد کرنا ۔ [ا۔محاورہ] ارادہ کرنا ۔نیت کرنا ۔دل میں ٹھانا۔
قصداً ۔ (قص ۔دَن) [ع ۔تابع فعل] ارادہ کر کے ۔جان بوجھ کر ۔ دیدہ و دانستہ۔
قَصر ۔ [ع ۔ا۔مذ] (۱) محل ۔ایوان ۔حویلی ۔مکان ۔(۲) کمی ۔تخفیف اختصار ۔(۳) [مث] وہ نماز جو حالت سفر میں مقررہ رکعتوں سے کم پڑھی جائے۔
قصص ۔ (قَ ۔صَص) [ع ۔ا۔مذ] قصہ کی جمع ۔کہانیاں ۔داستانیں۔
قصور ۔ (قُ ۔صُور) [ع ۔ا۔مذ] (۱) خطا ۔بھول ۔چوک (۲) قصر کی جمع ۔ محلات ۔ایوان
قصور کرنا ۔ [ا۔محاورہ] خطا کرنا ۔غلطی کرنا۔

قصور معاف ۔ [ا۔روزمرّہ] گستاخانہ گفتگو کی تلافی کے لیے یہ کلمہ مستعمل ہے۔
قصور مند ۔ [ع ۔ف ۔صف] تقصیر دار ۔گنہگار ۔خطادار۔
قصور وار ۔ [ع ۔ف ۔صف] خطا کرنے والا ۔گنہگار۔
قصور ہونا ۔ [ا۔محاورہ] خطا سرزد ہونا۔
قِصّہ ۔ (قِص ۔سَہ) [ع ۔ا۔مذ] (۱) کہانی ۔داستان ۔افسانہ ۔حکایت (۲) ذکر بیان (۳) لڑائی جھگڑا ۔قضیہ ۔بکھیڑا ۔جمع ۔قصص۔
قصہ آخر ہونا ۔ [ا۔محاورہ] جھگڑا ختم ہونا۔
قصہ انفصال ہونا ۔ [ا۔محاورہ] جھگڑا مٹنا ۔لڑائی ختم ہونا ۔بکھیڑا چکنا۔
قصہ باندھنا ۔ [ا۔محاورہ] فتنہ اٹھانا ۔جھگڑا کھڑا کرنا۔
قصہ بڑھانا ۔ [ا۔محاورہ] قصے کو طول دینا ۔بات بڑھانا۔
قصہ پاک کرنا ۔ [ا۔محاورہ] (۱) جھگڑا طے کرنا ۔فیصلہ چکانا ۔قتل کر ڈالنا ۔مار کر کام تمام کرنا (۲) قرضہ صاف کرنا۔
قصہ تمام کرنا ۔ [ا۔محاورہ] (۱) داستان پوری کرنا ۔(۲) کام تمام کرنا ۔مار ڈالنا۔
قصہ چکانا ۔ [ا۔محاورہ] جھگڑے کا فیصلہ کر دینا۔
قصہ چکنا ۔ [ا۔محاورہ] تکرار ختم ہونا ۔جھگڑا فیصل ہونا (۲) عذاب دور ہونا ۔ کام تمام ہونا۔
قصہ چھیڑنا ۔ [ا۔محاورہ] (۱) ذکر شروع کرنا (۲) جھگڑے کی بات نکالنا۔
قصہ خواں ۔ (گو) [عف ۔صف] داستان گو ۔کہانی کہنے والا۔ افسانہ خواں۔
قصہ خوانی ۔ (گوئی) [ع ۔ف ۔ا۔مث] (۱) داستان گوئی ۔کہانی سنانا۔
قصہ رہنا ۔ [ا۔محاورہ] جھگڑا قائم رہنا۔
قصہ زمین بر سر زمین ۔ (ف ۔مثل) معاملے کا فیصلہ موقع پر ہونا چاہیے۔
قصہ طے ہونا ۔ [ا۔محاورہ] جھگڑا چکنا۔
قصہ فیصل ہونا ۔ [ا۔محاورہ] لڑائی ختم ہونا ۔جھگڑا چکنا۔
قصہ کرنا ۔ [ا۔محاورہ] جھگڑا کرنا ۔تکرار کرنا۔
قصہ کوتاہ ۔ [ف ۔ع ۔تابع فعل] الغرض ۔مختصر یہ کہ ۔بس ۔فقط بس۔
قصہ کہانی ۔ [ا۔مث] افسانہ و حکایت ۔ذکر اذکار۔
قصہ کہانی ہے ۔ [ا۔روزمرّہ] بات قابل اعتبار نہیں ہے۔
قصہ کہنا ۔ [ا۔محاورہ] مصیبت کی طویل کہانی بیان کرنا ۔ پرانی داستان سنانا۔
قصہ کھڑا کرنا ۔ [ا۔محاورہ] جھگڑا اٹھانا ۔فساد برپا کرنا۔
قصہ لے بیٹھنا ۔ [ا۔محاورہ] بے موقع تذکرہ شروع کر دینا۔
قصہ مختصر ۔ (ف ۔تابع فعل) دیکھیے قصہ کوتاہ۔
قصہ مول لینا ۔ [ا۔محاورہ] جھگڑا خریدنا ۔جان کو روگ لگانا ۔بکھیڑے میں پڑنا۔
قصہ ہاندھنا ۔ [ا۔محاورہ] مصیبت بیان کرنا ۔دکھڑا بیان کرنا۔
قصہ یکسو ہونا ۔ [ا۔محاورہ] جھگڑا تمام ہو جانا۔

قِصّے میں پڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] جھگڑے میں مبتلا ہونا ۔
قِصّہ ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] جھگڑا ہونا ۔ فساد ہونا ۔
قصوری ۔ (قَ ۔ صُو ۔ ری) [ق ۔ ا ۔ مث] قصور ۔ کوتاہی ۔ کمی ۔
قصیدہ ۔ (قَ ۔ صی ۔ دہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] نظم کی وہ قسم جس میں کسی کی تعریف یا ہجو ہو ۔ اس کے پہلے دونوں مصرعوں اور ہر شعر کے آخری مصرعے میں قافیے کا التزام ہوتا ہے ۔ جمع ۔ قصائد ۔
قصیر ۔ (قَ ۔ صیر) [ع ۔ صف] پست قد ۔ کوتاہ ۔

ق ۔ ض

قضا ۔ (قَ ۔ ضا) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) حکم ۔ حکم خدا ۔ مشیتِ ایزدی ۔ فرمانِ الٰہی ۔ (۲) تقدیر ۔ قسمت (۳) موت ۔ وفات ۔ اجل (۴) وہ عبادت جو مقررہ وقت کے بعد ادا کی جائے ۔
قضا آنا ۔ [ا ۔ محاورہ] موت آنا ۔
قضا ادا کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] چھوٹی ہوئی نماز پڑھنا ۔
قضا بھرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] قضا ادا کرنا ۔ چھوٹی ہوئی عبادت ادا کرنا ۔
قضا پڑھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] چھوٹی ہوئی نماز بے وقت ادا کرنا ۔
قضا پھڑپھڑاتی ہے ۔ [ا ۔ محاورہ] موت قریب ہے ۔
قضا ٹلنا ۔ [ا ۔ محاورہ] موت سے بچ جانا
قضا دامنگیر ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] موت کا پیچھے پڑنا ۔ موت آنا ۔
قضارا ۔ [ع ۔ ف ۔ تابع فعل] اتفاقاً ۔ اچانک ۔ یکایک ۔
قضا سر پر سوار ہونا ۔ قضا سر پر کھیلنا ۔ [ا ۔ محاورہ] موت کا سر پر منڈلانا ۔ موت سر پر سوار ہونا ۔
قضا سے چارہ نہیں ۔ [ا ۔ محاورہ] موت کا کوئی علاج نہیں ۔ موت سے کوئی نہیں بچتا ۔
قضا عند اللہ ۔ [ع ۔ متعلق فعل] دیکھیے قضارا ۔
قضا کا پیغام ۔ [ا ۔ مذ] موت کے آثار ۔
قضا کار ۔ اتفاقاً ۔
قضا کا سامنا ۔ [ا ۔ مذ] موت کا سامنا ۔ سخت خطرہ ۔ بے حد پریشانی ۔
قضا سر پر پکارنا ۔ [ا ۔ محاورہ] موت قریب آنا (۲) شامت آنا ۔
قضا کا فرشتہ ۔ [ا ۔ مذ] موت کا فرشتہ ۔ ملک الموت ۔
قضا کا کھینچ ، گھیر کر لانا ۔ [ا ۔ محاورہ] موت کا پیچھے پڑ کر مرنے کی جگہ لے آنا ۔ اس وقت کہتے جب کوئی پردیس میں مرے
قضا کا مارا ۔ [ا ۔ محاورہ] اجل گرفتہ (۲) شامت زدہ ۔
قضا کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) مرنا ۔ انتقال کرنا ۔ (۲) مذہبی فرض کا وقت مقررہ پر ادا نہ کرنا
قضا کے منہ میں جھونکنا ۔ [ا ۔ محاورہ] خطرناک جگہ یا کام کے لیے بھیجنا ۔
قضا لکھی ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] موت کا کسی خاص طریقہ اور وقت یا جگہ پر مقرر ہونا ۔
قضا نے گھر دیکھ لیا ۔ [ا ۔ محاورہ] موت کے آنے کا راستہ کھل گیا ۔
قضا و قدر ۔ وہ حکم جو خدائے تعالیٰ نے کائنات کی نسبت روزِ ازل سے لگا دیئے ہیں ۔ تقدیرِ الٰہی ۔ خدا کی رضا ۔
قضا ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] فرائض مذہبی کا وقت مقررہ پر ادا نہ ہونا ۔
قضائے الٰہی سے مرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] طبعی موت سے مرنا ۔ اپنی آئی سے مرنا ۔
قضائے حاجت کرنا ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] پاخانہ پھرنا ۔
قضائے عمری ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] وہ نماز جو ہر نماز کے ساتھ گذری ہوئی عمر کی قضا شدہ نمازوں کے عوض پڑھی جائے ۔
قضائے کار ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] اتفاقاً ۔
قضائے مُبرم ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] نہ ٹلنے والا حکم ۔ وہ موت جو کسی طرح نہ ٹلے ۔
قضائے ناگہانی ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] اچانک موت ۔ خطرناک حادثہ ۔
قضائے معلّق ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] وہ قضا جو کسی تدبیر سے ٹل جائے ۔
قضات ۔ (قَ ۔ ضات) [ع ۔ ا ۔ مذ] قاضی کی جمع (اردو ۔ فارسی میں بتشدید دوم بھی مستعمل ہے ۔
قضایا ۔ (قَ ۔ ضا ۔ یا) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) قضیہ کی جمع ۔ جھگڑے ۔ فساد (۲) فقرے جملے (۳) مباحثے (۴) احکام ۔ خبریں ۔
قضیب ۔ (قَ ۔ ضیب) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) کٹی ہوئی شاخ (۲) تیز تلوار (۳) عضو تناسل ۔ ذکر ۔ لنگ ۔
قضیہ ۔ (قَ ۔ ضی ۔ یہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) جھگڑا ۔ بکھیڑا ۔ فساد ۔ بحث ۔ تکرار ۔ (۲) نالش ۔ مقدمہ (۳) جملہ ۔ فقرہ ۔ عبارت کا ٹکڑا ۔ جمع ۔ قضایا ۔
قضیہ اٹھانا ۔ [ا ۔ محاورہ] جھگڑا کھڑا کرنا ۔
قضیہ پاک ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] جھگڑا طے ہونا ۔
قضیہ چکانا ۔ [ا ۔ محاورہ] جھگڑا مٹانا ۔
قضیہ کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] جھگڑا کرنا ۔ تکرار کرنا ۔
قضیہ مول لینا ۔ [ا ۔ محاورہ] دوسرے کے جھگڑے میں پڑنا ۔ پرائی بلا لینا ۔
قضیے میں پڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] جھگڑے میں پڑنا
قضیۂ نا مرضیہ ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] وہ معاملہ یا مقدمہ جو مرضی کے خلاف ہو ۔

ق ۔ ط

قط ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] تراشنا ۔ کاٹنا ۔ قلم کی نوک کاٹنا ۔
قط دینا ۔ قط رکھنا ۔ قط لگانا ۔ [ا ۔ محاورہ] قلم کی نوک قط گیر پر رکھ کر کاٹ ڈالنا ۔
قط زن (گیر) ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] وہ چپٹی چیز جس پر قلم کی نوک رکھ کر کاٹتے ہیں ۔
قطار ۔ (قِ ۔ طار) [ع ۔ ا ۔ مث] سیدھی اور لمبی صف ۔ بیڑا ۔ ٹکڑی ۔ زنجیر

سلسلہ۔ ترتیب۔ (اُردو میں بفتح اوّل غلط العام ہے)۔

قطار باندھنا۔ [ا۔ محاورہ] سلسلہ باندھنا۔ پرا جمانا۔ صف باندھنا۔

قطار بندی۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مث] قطار باندھنے کا فعل۔

قطار در قِطار۔ [ع۔ ف۔ متعلق فعل] صف در صف۔ صفیں بنا کر۔

قِطار لڑانا۔ [ا۔ محاورہ] ایک کھیل (۲) انڈے لڑانا نوروز کے دن۔

قطّاع۔ (قط۔ طا۔ ع) [ع۔ ا۔ مذ] قاطع کی جمع۔ کاٹنے والے۔

قطّاعُ الطّریق۔ [ع۔ ا۔ مذ] (۱) راستہ کاٹنے والے۔ (۲) راہزن۔ لٹیرے ڈاکو۔ بٹ مار۔

قِطاعِ دائرہ۔ (ق۔ طا۔ ع۔ دا۔ اِ۔ رَہ) [ع۔ ا۔ مذ] دائرے کا وہ حصہ جو دو نصف قطروں اور قوس کے کسی حصے سے گھِر گیا ہو۔

قطّامہ۔ (قط۔ طا۔ مَہ) [ع۔ ا۔ مث] (۱) چھنال۔ فاحشہ عورت۔ بے غیرت عورت۔ کٹنی۔ بیسوا (۲) حرامزادی۔

قُطب۔ [ع۔ ا۔ مذ] (۱) وہ کیل جس پر چکی پھرتی ہے۔ (۲) زمین کے محور کے دونوں سرے (۳) سردار قوم (۴) مسلمانوں کے عقیدے میں وہ ولی جس کے سپرد کسی بستی یا علاقے کا انتظام ہو (۵) [صف] افضل۔ اعلیٰ۔ برگزیدہ جمع اَقطاب۔

قطب تارا۔ [ع۔ ا۔ مذ] وہ تارا جو کرہ زمین کے شمالی یا جنوبی سرے پر نظر آتا ہے

قطبِ جنوبی۔ [ع۔ ا۔ مذ] زمین کے محور کا جنوبی سرا۔

قطبِ شمالی۔ [ع۔ ا۔ مذ] زمین کے محور کا شمالی سرا۔

قطبُ مینار۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] وہ مینار جسے سلطان قُطب الدین ایبک نے دہلی میں مسجد قوۃ الاسلام کے ساتھ بنوایا تھا۔ یہ سنگِ سُرخ کا بنا ہوا ہے۔ اور اس پر آیاتِ قرآنی لکھی ہوئی ہیں۔

قُطبُ نما۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] قطب کی سمت معلوم کرنے کا آلہ۔

قُطبی۔ (قُط۔ بی) [ع۔ صف] قُطب سے منسوب۔ قُطب سے متعلق

قُطبَین۔ (قط۔ بین) [ع۔ ا۔ مذ] دونوں قُطب۔ قطب شمالی اور قطب جنوبی۔

قُطر۔ [ع۔ ا۔ مذ] (۱) طرف۔ سمت۔ کنارہ (۲) وہ خط مستقیم جو دائرے کے مرکز سے گزرتا ہوا دونوں طرف محیط تک چلا جائے۔ یہ دائرے کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ جمع اِقطار۔

قطرات۔ (قط۔ رات) [ع۔ ا۔ مذ] قطرہ کی جمع۔ بوندیں۔

قطرہ۔ (قَط۔ رَہ) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) پانی کی بُوند۔ (۲) کسی سیال چیز کی بُوند۔ جمع قطرات۔

قطرہ آنا۔ [ا۔ محاورہ] پیشاب کی بوند ٹپکنا۔ بلا ارادہ پیشاب کی بُوند نکل جانا۔

قطرہ زن۔ [ع۔ ف۔ صف] [کنایۃً] تیز رو۔ تیز رفتار۔

قطرہ قطرہ۔ [ع۔ تابع فعل] بُوند بوند۔ تھوڑا تھوڑا۔

قطرہ قطرہ دریا ہو جاتا ہے۔ [ا۔ مثل] تھوڑا تھوڑا کر کے بہت ہو جاتا ہے

قطع۔ [ع۔ ا۔ مث] (۱) تراش۔ کاٹ (۲) طور۔ طریق۔ ڈھنگ۔ طرز۔ انداز۔ وضع۔

قطع بنانا۔ [ا۔ محاورہ] انداز اختیار کرنا۔ صورت شکل بنانا۔

قطع تعلق کرنا۔ [ع۔ ا۔ مذ] واسطہ چھوڑ دینا۔ ترک ملاقات یا دوستی کرنا۔ لگاؤ نہ رکھنا۔

قطع دار۔ [ع۔ ف۔ صف] اچھی شکل کا۔ خوش شکل

قطع دائرہ۔ [ع] دائرے کا وہ حصہ جو وتر اور کسی قوس سے محیط ہے

قطع راہ۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] راہ طے کرنا۔ سفر کرنا۔

قطع رحم۔ [ع۔ ا۔ مذ] عزیزوں سے تعلق توڑ دینا۔

قطع سخن، قطع کلام۔ [ع۔ ا۔ مذ] بات کاٹنا۔

قطع کرنا۔ [ا۔ محاورہ] کاٹنا۔ تراشنا (۲) چھوڑنا۔ القط کرنا۔

قطع کلام کرنا۔ [ا۔ محاورہ] بات کاٹنا۔ کسی کی بات کے درمیان بولنا۔

قطع مسافت۔ [ع۔ ا۔ مذ] راستہ طے کرنا۔

قطع نظر۔ [ع۔ تابع فعل] (۱) سوا۔ اس کے سوا۔ بجز۔ بن (۲) اس پر بھی تاہم۔ بہر صورت۔

قطع و بُرید۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مث] کاٹ۔ چھانٹ۔ تراش خراش کتر بیونت۔

قطع ہونا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) کٹنا۔ ترشنا۔ کپڑے کا چھانٹا جانا (۲) بسر ہونا گزرنا (۳) فیصلہ ہونا۔

قطعاً۔ (قط۔ عن) [ع۔ تابع فعل] اصلاً۔ ہرگز۔ ذرا بھی۔ بالکل۔

قطعات۔ [ع۔ ا۔ مذ] قطعہ کی جمع۔

قِطعہ۔ (قِط۔ عہ) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) ٹکڑا۔ حصہ۔ جُز (۲) پُرزہ۔ پرچہ (۳) زمین کا ٹکڑا خطہ (۴) نظم کی وہ قسم جس میں کوئی ایک چیز بیان کی جاتی ہے۔ اس میں مطلع نہیں ہوتا۔ اور کم سے کم دو شعر ہوتے ہیں۔ بعض فصحا کے نزدیک بالفتح بھی جائز ہے۔

قطعہ بند۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] دو یا زیادہ مسلسل اشعار جن میں کوئی خاص بات بیان کی گئی ہو۔

قَطعی۔ (قط۔ عِی) [ف۔ صف] (۱) ناطق۔ کامل۔ آخری۔ پورا پورا کامل۔ (۲) مزدر۔ یقینی۔ واقعی۔

قطعی گز۔ درزیوں کا وہ گز جس سے کپڑا ناپ کر قطع کرتے ہیں۔

قطعیات۔ [ع۔ ا۔ مث] قطعیت کی جمع (۲) وہ امور جن پر شک و شبہ نہ ہو۔

قِطمیر۔ (قِط۔ مِیر) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) اصحاب کہف کے کتے کا نام (۲) کھجور یا چھوہارے کی گٹھلی پر کی باریک جھلی (۳) [کنایۃً] بہت چھوٹا۔ ذرا سا نہایت قلیل۔

قُطن۔ (قُطن۔ قُ۔ طُن) [ع۔ ا۔ مذ] کپاس۔ روئی۔

قُطنی۔ [ع۔ صف] روئی کا بنا ہوا۔

ق۔ع

قَعب۔ [ع۔ ا۔ مث] قاب۔ بڑا پیالہ۔ (۲) کسی بات کا خفیہ مطلب۔

قعدہ ۔ (قعَ ۔ دَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) بیٹھنا ۔ (۲) نماز میں التحیات پڑھتے وقت بیٹھنا ۔
قعر ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) گہرائی ۔ اتھاہ کنویں یا دریا کی (۲) بڑا گڑھا ۔
قعرِ مذلت ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] انتہائی ذلت ۔
قعُود ۔ (قُ ۔ عُودُ) [ع ۔ ا ۔ مذ] بیٹھک ۔ قعدہ ۔ نشست ۔

ق ۔ ف

قفا ۔ (ق ۔ فا) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) پشتِ گردن ۔ گُدّی (۲) کسی چیز کا پچھلا حصّہ (۳) [مجازاً] پیچھے ۔ پس پشت ۔
قفائے فلک ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] حادثات جو ستاروں کی گردش سے ہوتے ہیں
قفس ۔ (قَ فَس) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) پنجرا ۔ جال ۔ پھندا ۔ (۲) [مجازاً] قالب خاکی جسم ۔ اس معنی میں قفس عُنصری بھی کہتے ہیں ۔
قُفل ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] تالا ۔ جمع اقفال ۔
قفلِ اَبجد ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کا قفل جس میں حروف لکھے ہوتے ہیں ۔ انہیں ترتیب کے ساتھ ملا دینے سے قفل کھُل جاتا ہے اور گڈمڈ کرنے سے بند ہو جاتا ہے ۔
قفل بند ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] تالا لگا ہوا ۔ مقفل ۔
قفل توڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] تالا توڑنا ۔ قفل توڑ کر چوری کرنا ۔
قفل (جڑ دینا) جڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] تالا لگانا ۔
قفل جھوٹا ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] قفل کا ایسا ناقص ہونا کہ بغیر کُنجی کے کھل جائے ۔
قفل خموشی ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] خموشی کا قفل سے استعارہ ۔ خاموشی ۔ چُپ ۔
قفل دہن کھُلنا ۔ [ا ۔ محاورہ] بات کرنا ۔ بولنا ۔
قفل دینا ۔ [ا ۔ محاورہ] تالا ڈالنا ۔ قفل لگانا ۔
قفل لگانا ۔ [ا ۔ محاورہ] تالا لگانا ۔ مکان بند کرنا ۔ (۲) [کنایۃً] مکان پر قبضہ کرنا ۔
قُفلی ۔ (قُف ۔ لی) [اُر ۔ ا ۔ مؤنث] (۱) ڈھکنے والا ظرف جو ایک دوسرے میں آ کر پھنس جاتا ہے (۲) وہ نل یا نلی جو ایک دوسرے میں آ جاتی ہو جیسے حُقّے کی قُفلی (۳) سالن وغیرہ بند کر کے رکھنے کا ڈھکنے دار ظرف (۴) وہ نلکی جس میں دودھ اور برف ملا کر جماتے ہیں ۔ (۵) کھیر اور فرنی کے ایک دوسری پر رکھے ہوئے پیالے ۔ (۶) فنش کا پیالہ ۔ (۷) پہلوانی کا ایک پیچ ۔
قُفلی جمانا ۔ [ا ۔ محاورہ] دودھ وغیرہ کا قفلی میں رکھ کر برف سے منجمد کرنا ۔
قُفلی کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] درندوں کا دانتوں کو اس طرح بند کرنا کہ کھل نہ سکیں ۔
قفلی لگ جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] دو چیزوں کا آپس میں اس طرح پھنس جانا کہ چھوٹنا مشکل ہو ۔

ق ۔ ق

ققنس ۔ (قُق ۔ نُس) [یو ۔ ا ۔ مذ] ایک روایتی خوش رنگ اور خوش آواز پرند کہتے ہیں کہ اس کی چونچ میں ۳۶۰ سوراخ ہوتے ہیں ۔ اور ہر سوراخ سے ایک راگ نکلتا ہے ۔

ق ۔ ل

قُل ۔ [ع ۔ ا ۔ مذکر] صیغۂ امر بمعنی کہہ (۲) [اُر] فاتحہ ۔ سُوم ۔ تیجا ۔ ختم ۔ پھول (۳) قرآن مجید کی چار سورتیں ۔ سُورہ اخلاص ۔ سُورہ فلق ۔ سُورہ ناس ۔ سُورہ کافرون انہیں چار قُل کہتے ہیں ۔ اور یہ فاتحہ میں پڑھی جاتی ہیں (۴) [کنایۃً] خاتمہ کام تمام ہونا ۔ جان نکل جانا ۔
قُل اَعُوذی ۔ قُل اَعُوذِیَہ ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] نیاز فاتحہ پر بسر اوقات کرنے والا ۔
قُل پڑھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] فاتحہ پڑھنا ۔ ختم پڑھنا ۔ قُل ھو اللہ پڑھ کر پھونکنا دم کرنا ۔
قُل کرنا ۔ (۱) کام تمام کرنا (۲) انتظار کراتے کراتے تھکا دینا ۔
قُل ھو اللہ پڑھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) سُورہ اخلاص پڑھنا (۲) بہت بھوک لگنا (آنتوں یا انتڑیوں کے ساتھ ۔)
قُل ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) عُرس ہونا ۔ فاتحہ ہونا (۲) کام تمام ہونا ۔ حالت تباہ ہونا ۔ مر جانا (۳) انتظار کرتے کرتے تھک جانا ۔
قَلا ۔ [ا ۔ مث] ہندی "کلا" کا بگڑا ہوا ۔ بازی گر کی وہ حرکت جس سے وہ سر نیچے اور ٹانگیں اُوپر کر کے سر کے بل اُلٹ جاتا ہے ۔
قلا بازی ۔ (قَ ۔ لا ۔ با ۔ زی) [اُر ۔ ا ۔ مث] کرتب ۔ کھیل ۔ سر نیچے پاؤں اُوپر کر کے لڑھکنیاں کھانا ۔
قلا بازی کھانا ۔ [ا ۔ محاورہ] سر نیچے پاؤں اُوپر کر کے لڑھکنا (۲) لوٹے لوٹے پھرنا ۔ پٹخنیاں کھانا ۔
قُلّابَہ ۔ (قُل ۔ لا ۔ بَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) آنکڑا ۔ مچھلی پکڑنے کا کانٹا (۲) کُنڈا ۔ کڑی ۔ حلقہ ۔
قَلّاچ ۔ (قَل ۔ لاچ) [اُر ۔ صف] دیکھیے قلّاش ۔
قِلادَہ ۔ (قِ ۔ لا ۔ دَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) گلوبند ۔ گلے کا پٹا (۲) کتّے وغیرہ کا پٹا ۔
قَلّاش ۔ (قَل ۔ لاش) [ت ۔ صف] (۱) مفلس غریب کنگال (۲) بے عزت ۔ لُچا ۔
قَلاقَنا ۔ (قَ ۔ لاق ۔ نا) [اُر ۔ مص] آواز کسنا ۔ بنانا ۔ مذاق کرنا ۔
قلاقند ۔ (قَ ۔ لا ۔ قند) [اُر ۔ ا ۔ مذ ۔ مث] ایک قسم کی مٹھائی ۔
قُلانچ ۔ (قُ ۔ لانچ) [اُر ۔ ا ۔ مث] چوکڑی ۔ زقند ۔ جست ۔ چھلانگ ۔
قلانچ مارنا ۔ [ا ۔ محاورہ] چھلانگ لگانا ۔ جست لگانا ۔ کودنا ۔
قلب ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) دل ۔ ضمیر ۔ مَن ۔ (۲) وسط ۔ درمیان ۔ فوج کا درمیانی حصّہ ۔ (۳) [صف] اُلٹا ہوا ۔ اوندھا ۔ (۴) غیر خالص ۔ کھوٹا (سکّہ) جمع قلوب ۔
قلب چاک ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] سخت روحانی صدمہ ہونا ۔
قلب ساز ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] کھوٹا اور جعلی سکّہ بنانے والا ۔

قلب سازی ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] جھوٹا سکہ بنانا ۔ کھوٹ ملانا۔

قلب ماہیت ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ ۔ مث] اصلیت بدل جانا۔

قلب مضطر ۔ [ع ۔ ا ۔ صف] پریشان دل بے چین دل۔

قلب مکدر ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] دل میں ملال ہونا ۔ رنج ہونا۔

قلبانہ ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] قوالی سے ملتا جلتا ۔ وہ گانا یا گانے کا انداز جو امیر خسرو کی ایجاد ہے

قُلبہ ۔ (قُل ۔ بہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] ہل ۔ زمین جوتنے کا آلہ۔

قلبہ رانی ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] ہل چلانا ۔ زمین جوتنا۔

قلبی ۔ (قل ۔ بی) [ع ۔ صف] (۱) دلی ۔ جانی ۔ (۲) کھوٹا ۔ جعلی ۔ (۳) اُلٹا کیا ہوا۔

قلبی عداوت ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ صف] دلی عداوت۔

قلپاق ۔ (قل ۔ پاق) [ت ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کی اُونچی ٹوپی۔

قِلّت ۔ (قِل ۔ لت) [ع ۔ ا ۔ مث] کمی ۔ تھوڑا ہونا ۔ کمیابی۔

قلتبان ۔ (قل ۔ ت ۔ بان) [ع ۔ ا ۔ مذ] دیّوث ۔ بھڑوا ۔ قرم ساق ۔ وہ جو اپنی عورت کو دوسروں کے پاس بھیجے۔

قُلَّتَین ۔ (قُل ۔ لَ ۔ تین) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) پانی کے ایسے دو ظرف جن میں دس دس من پانی آ جائے (۲) [اُر] ناپاک ۔ نجس (۳) [کنایۃً] کمینی ۔ فاحشہ۔

قلتین کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] ناپاک کرنا ۔ گندہ کرنا ۔ نجس کرنا۔

قُلچاق ۔ [ت ۔ ا ۔ مذ] آہنی دستانہ جو فوجی لوگ پہنتے ہیں۔

قُلزُم ۔ (قُل ۔ زُم) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) وہ بحیرہ جو عرب اور مصر کے درمیان واقع ہے (۲) [کنایۃً] نہایت گہرا سمندر۔

قَلع ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] گرانا ۔ ڈھانا ۔ مسمار کرنا ۔ بیخ کنی۔

قلع قمع ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] توڑ پھوڑ ۔ مسماری ۔ انہدام۔

قلعہ ۔ (قل ۔ عہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) وہ محفوظ اور سنگین عمارت جس میں بادشاہ حاکم یا فوج رہے ۔ گڑھی ۔ حصار ۔ (۲) شطرنج میں بادشاہ کو اس طرح گوشے میں رکھنا کہ مُہرے اُسے بچانے کے لیے آجائیں (۳) ایک قسم کی آتش بازی ۔ اُردو جمع ۔ قلعے ۔ قلعوں ۔ فارسی جمع قلعہات ۔ عربی جمع قلاع اور قلوع ۔ مگر اُردو میں عربی جمع مستعمل نہیں۔

قلعہ اُکھاڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] قلعہ مسمار کرنا۔

قلعہ باندھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] چاروں طرف ٹاٹ کے بورے رکھکر حصار تیار کرنا ۔ گھیرا بنانا (۲) فوج کا حصار باندھ کر کھڑا ہونا (۳) شطرنج کے مہروں کو بادشاہ کے آس پاس رکھنا۔

قلعہ بنانا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) قلعہ تعمیر کرنا ۔ (۲) کسی جگہ کو ایسا مستحکم کرنا کہ بیرونی حملہ نہ ہو سکے۔

قلعہ بند ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] قلعہ میں پناہ لینے والا۔

قلعہ دار ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] قلعہ کا افسر ۔ محافظِ قلعہ۔

قلعہ سر کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] قلعہ فتح کرنا۔

قلعہ شکن ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] قلعہ توڑنے والا۔

قلعہ شکن توپ ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] بڑی توپ جس کے گولوں سے قلعہ کی دیواریں توڑتے ہیں۔

قَلعی ۔ (قَ ۔ لَ ۔ عی) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) رانگ ۔ رانگا (۲) [اُر] سفیدی ۔ مکانوں پر پھیرنے کا چونا (۳) مُلمّع ۔ گلٹ ۔ روغن ۔ وارنش ۔ جلا (۴) ظاہری ٹیپ ٹاپ اور چمک دمک۔

قلعی اُتر جانا ۔ قلعی اُترنا ۔ [ا ۔ محاورہ] قلعی جاتی رہنا ۔ ملمع دور ہو جانا اصلی دھات نکل آنا۔

قلعی اُڑ جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] ملمع اُتر جانا۔

قلعی پھروانا ۔ [ا ۔ محاورہ] سفیدی کرانا

قلعی چڑھانا ۔ [ا ۔ محاورہ] ملمع کرنا ۔ سفیدی کرنا۔

قلعی دار ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] وہ برتن جس پر قلعی ہو۔

قلعی کا چونا ۔ [ا ۔ محاورہ] پتھر کا چونا ۔ سفیدی۔

قلعی کا کشتہ ۔ [ا ۔ مذ] رانگ کا کشتہ ۔ پھونکا ہوا رانگا۔

قلعی کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) برتنوں پر رانگ چڑھانا ۔ (۲) سفیدی پھیرنا ۔ چمکانا۔

قلعی کھل جانا ۔ کھلنا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) ملمع اُتر جانا ۔ قلعی اُڑ کر برتن کی اصلی حالت نظر آنا (۲) حقیقت ظاہر ہونا ۔ اصلیت معلوم ہو جانا۔

قلعی کھولنا ۔ [ا ۔ محاورہ] کسی کا پوشیدہ راز افشا کرنا ۔ چھپا ہوا عیب ظاہر کرنا۔

قلعی گر ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] برتنوں پر قلعی کرنے والا۔

قُلفا ۔ (قُل ۔ فا) [اُر ۔ ا ۔ مذ] خرفہ ۔ ایک بھاجی۔

قُلفَہ ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] عضو تناسل کا سرا بغیر ختنہ کیے ہوئے۔

قُلفی ۔ (قُل ۔ فی) [اُر ۔ ا ۔ مث] دیکھیے قفلی۔

قَلَق ۔ (قَ ۔ لَق) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) اضطراب ۔ بیقراری ۔ بے چینی ۔ گھبراہٹ (۲) رنج غم ۔ اندوہ ۔ سوچ ۔ فکر (۳) حسرت ۔ افسوس ۔ پچھتانا۔

قلق جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] رنج دور ہونا۔

قلق گزرنا ۔ ناگوار ہونا ۔ بُرا لگنا ۔ رنج ہونا ۔ بیقراری ہونا۔

قِلقاری ۔ (قِل ۔ قا ۔ ری) [اُر ۔ ا ۔ مث] شیر خوار بچے کی ہنسی آواز کے ساتھ۔

قلقاریاں مارنا ۔ [ا ۔ محاورہ] شیر خوار بچوں کا آواز کے ساتھ ہنسنا۔

قُلقُل ۔ (قُل ۔ قُل) [ع ۔ ا ۔ مذ ۔ مؤنث] صراحی یا بوتل سے پانی یا شراب نکلنے کی آواز۔

قَلَم ۔ (قَ ۔ لَم) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) خامہ ۔ کلک ۔ لکھنے کا آلہ (۲) مصوری یا رنگ سازی کا بُرش (۳) حکم ۔ حکومت ۔ فرماں روائی (۴) [صف] بُریدہ ۔ کٹا ہوا ۔ (۵) [مؤنث] کاٹی ہوئی ہری شاخ جو زمین میں پودا تیار کرنے کے لیے لگاتے ہیں ۔ جیسے گلاب کی قلم ۔ آم کی قلم (۶) کنپٹی کے اُوپر کے چھوٹے چھوٹے بال (۷) شاخ ۔ ٹہنی جو ایک درخت سے کاٹ کر دوسرے درخت میں لگاتے ہیں ۔ جمع اقلام

قلم اُٹھا کر لکھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] قلم برداشتہ لکھنا ۔ فی البدیہہ لکھنا ۔ بے ساختہ اور بے تکلف لکھنا۔

قلم اُٹھانا ۔ [ا ۔ محاورہ] لکھنے کا ارادہ کرنا۔

قلم انداز کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] لکھنے میں چھوڑ جانا۔

قلم برداشتہ لکھنا ۔ [ا۔ محاورہ] بے تامّل لکھنا ۔ بے ساختہ لکھنا ۔ فوراً لکھ دینا ۔
قلم بنانا ۔ [ا۔ محاورہ] (۱) قلم تراشنا ۔ قلم چھیل کر لکھنے کے قابل کرنا (۲) کنپٹی کے اُوپر کے بالوں کو درُست کرنا ۔
قلم بند ۔ (۱) لکھا ہوا ۔ مرقومہ (۲) مندرجہ رجسٹر ۔ درَج فہرست (۳) شمار کیا ہوا ۔ گنا ہوا (۴) داخل شدہ (۵) گنتی کے مطابق حساب سے ۔
قلم بند سنانا ۔ [ا۔ محاورہ] بے حساب گالیاں دینا ۔ خوب گالیاں دینا ۔
قلم بند کرنا ۔ [ا۔ محاورہ] درج کرنا ۔ لکھ لینا ۔ نوٹ کر لینا ۔ کتاب یا رجسٹر پر چڑھا لینا ۔
قلم بند ہونا ۔ [ا۔ محاورہ] لکھا جانا ۔ تحریر میں آنا ۔
قلم پاک ۔ [ف۔ ا۔ مذ] قلم پونچھنے اور صاف کرنے کا کپڑا ۔
قلم پکڑنا نہیں آتا ۔ [ا۔ محاورہ] لکھنا نہیں آتا ۔
قلم پھیرنا ۔ [ا۔ محاورہ] (۱) لکھے ہوئے کو کاٹ دینا ۔ مٹا دینا ۔ منسوخ کر دینا (۲) گناہوں اور خطاؤں سے درگزر کرنا ۔
قلم تراش ۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] قلم بنانے کا چاقو ۔
قلم توڑ دینا ۔ [ا۔ محاورہ] ایسی نثر یا نظم لکھنا کہ مقابل میں کوئی قلم نہ اٹھا سکے
قلم جاری رہے ۔ (دعا) حکم چلتا رہے ۔ حکومت برقرار رہے ۔
قلم چلانا ۔ [ا۔ محاورہ] لکھنا ۔ تحریر کرنا ۔ درج کرنا ۔ رجسٹر میں داخل کرنا ۔
قلمدان ۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] قلم دوات وغیرہ رکھنے کا چھوٹا سا بکس ۔
قلمدان (دینا) عنایت کرنا ۔ [ا۔ محاورہ] عہدہ دینا ۔ منشی خاص مقرر کرنا ۔ وزیر بنانا ۔
قلمدانِ وزارت ۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] وزارت کا عہدہ ۔
قلم دشمن کے ہاتھ میں ہونا ۔ [ا۔ محاورہ] مخالف کو فیصلہ کرنے کا اختیار دینا ۔
قلمرو ۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] سلطنت ۔ حکومت ۔ ریاست ۔ عملداری بادشاہی راج ۔
قلم روشن رہے ۔ [دعا] حکم جاری رہے ۔ حکومت قائم رہے ۔
قلم زد کرنا ۔ [ا۔ محاورہ] کسی چیز کو مٹا دینا ۔ قلم پھیر دینا ۔ کاٹ دینا ۔
قلمزن ۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] (۱) منشی ۔ محرر (۲) مصوّر ۔ نقاش ۔
قلم سرب یا سُرمہ ۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] پنسل ۔
قلم فولاد ۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] لوہے کا قلم ۔ ہولڈر ۔
قلم قتلے ۔ [ف۔ ا۔ مذ] (۱) قلم کے تراشے (۲) [کنایۃً] مختلف مضامین کے منتخب ٹکڑے ۔
قلم قصائی ۔ ظالم اہل کار ۔ قلم کے ذریعہ ظُلم ڈھانے والا محرّر ۔ رشوت خوار منشی ۔
قلمکار ۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] (۱) منشی ۔ محرر ۔ متصدی ۔ لکھنے پڑھنے کا کام کرنے والا (۲) نقّاش ۔ مصوّر ۔ رنگ ساز ۔ رنگ بھرنے والا (۳) کندہ کار ۔ مُہرکن (۴) چھینٹ کا کپڑا ۔
قلم کاری ۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مث] (۱) تحریر ۔ کتابت (۲) نقاشی ۔ مصوّری ۔ رنگسازی (۳) مُہرکنی ۔ مینبت کاری ۔
قلم کرنا ۔ [ا۔ محاورہ] (۱) کاٹنا ۔ تراشنا ۔ (۲) اُتارنا ۔ جُدا کرنا ۔ اُڑانا ۔ (۳) چھانٹنا ۔ درخت وغیرہ ۔
قلمکش ۔ [ع۔ ف۔ صف] لکھنے والا کاتب ۔ صاحب قلم ۔
قلم کھینچنا ۔ قلم مارنا ۔ [ا۔ محاورہ] کاٹنا ۔ رَد کرنا ۔ منسوخ کرنا ۔ قلم پھیرنا
قلم لگانا ۔ [ا۔ محاورہ] (۱) کسی پودے کی شاخ کاٹ کر نیا پودا اُگانے کے لئے زمین میں لگانا ۔ کسی درخت کی شاخ چھیل کر پودے کی شاخ جوڑنا ۔
قلم میں زور ہونا ۔ [ا۔ محاورہ] تحریر کا زور دار ہونا ۔
قلمِ مُو ۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] بالوں کا قلم ۔ تصویر بنانے یا رنگ بھرنے کا بُرش مُو قلم ۔
قلم نہ اُٹھ سکنا ۔ [ا۔ محاورہ] (۱) لکھا نہ جانا ۔ (۲) قلم اُٹھانے کی طاقت نہ ہونا ۔
قلم ہونا ۔ [ا۔ محاورہ] (۱) ترشنا ۔ کٹنا ۔ (۲) درخت یا شاخ کا کاٹا جانا ۔ (۳) اُڑ جانا ۔ جُدا ہو جانا ۔
قلمیں بنوانا ۔ کنپٹی کے بال ترشوانا ۔
قلمیں چھوڑنا ۔ قلمیں رکھنا ۔ [ا۔ محاورہ] کنپٹیوں کے بال بڑھانا ۔ قلمیں بڑھانا ۔
قلماقنی ۔ (قَل ۔ ماق ۔ نی) [اُر ۔ ا ۔ مث] اُردا بیگنی ۔ وہ عورت جو ہتھیاروں سے مسلح شاہی محلوں میں سپاہیوں کی طرح پہرا دیتی ہے
قلمی ۔ (قَ ۔ لَ ۔ می) [ف ۔ صف] (۱) قلم کا ۔ تحریری ۔ مکتوبی (۲) ہاتھ کا لکھا ہوا ۔ دستی تحریر (۳) شاخ نما (۴) پیوندی ۔
قلمی آم ۔ [ا۔ مذ] پیوندی آم ۔ جو بہت بڑا اور خوش ذائقہ ہوتا ہے ۔
قلمی شورہ ۔ [ا۔ مذ] صاف کیا ہوا شورہ جس کی قلمیں سی بن جاتی ہیں ۔
قلمی کرنا ۔ [ا۔ محاورہ] تحریر کرنا ۔ لکھنا ۔
قُلَنج ۔ (قَ ۔ لَنج) [اُر ۔ ا ۔ مذ] قولنج کا بگڑا ہوا دیکھیے قولنج ۔
قلندر ۔ (قَ ۔ لَن ۔ دَر) [ف ۔ صف] (۱) رند ۔ اوباش (۲) [مذ] اصطلاح فقرا میں دین و دنیا سے آزاد آدمی (۳) [اُر ۔ ا ۔ مذکر] بندر یا ریچھ نچانے والا (۴) خیمے کا آنکڑا یا قلابہ ۔
قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید ۔ [ف ۔ مثل] قلندر اسرار الٰہی کی جو خبر دیتا ہے ۔ آنکھوں دیکھی دیتا ہے ۔
قلندرا ۔ (قَ ۔ لَن ۔ دَ ۔ رَا) [اُر ۔ ا ۔ مذ] (۱) ایک قسم کا ریشمی کپڑا (۲) خیمے کا آنکڑا جس پر ریشم یا کپڑا لپیٹ دیتے ہیں (۳) ایک قسم کا جالا جو بلبلیں پیش کرتی ہے ۔
قلندری ۔ (قَ ۔ لَن ۔ دَ ۔ ری) [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) ایک قسم کی جھولداری جس میں قلندرا لگاتے ہیں (۲) [صف] قلندر سے منسوب ۔ قلندر کا نام یا پیشہ ۔
قلندریہ ۔ (قَ ۔ لَن ۔ دَ ۔ ری ۔ یَہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] درویشوں کا ایک فرقہ جس کی بنیاد قلندر یوسف نے رکھی تھی ۔
قُلوب ۔ (قُ ۔ لوُب) [ع ۔ ا ۔ مذ] قلب کی جمع ۔
قُلّہ ۔ (قُل ۔ لَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) پہاڑ کی چوٹی (۲) [ف] گھوڑے کا ایک رنگ جو زردی مائل ہوتا ہے ۔

قلی شجرہ۔ [ا۔مذ] (اصل کلاہ و شجر تھا) مال اسباب۔ بوریا بدھنا۔
قلہ کوہ۔ [ع۔ف۔ا۔مذ] پہاڑ کی چوٹی۔
قُلی۔ (قُ۔لیَ) [ت۔ا۔مذ] (۱) غلام (۲) [اُر] مزدور۔ بوجھ اُٹھانے والا اجیر۔ محنتی۔
قلی گری۔ قُلی گیری۔ [ف۔ا۔مث] محنت۔ مزدوری۔ قُلی کا کام یا پیشہ۔
قلیا۔ (قُل۔یا) [اُر۔ا۔مث] قرآن مجید کی سُورہ کافرون
قلیا تمام کرنا۔ قلیا ختم کرنا۔ [ا۔محاورہ] کام تمام کرنا۔ خاتمہ کرنا۔
قلیان۔ (قَل۔یان) [ف۔ا۔مذ] حُقّہ۔ کلی۔ گڑگڑی۔ پیچوان۔
قلیان کشی۔ [ف۔ا۔مث] حقّہ پینا۔
قلیب۔ (قَ۔لیب) [ف۔ا۔مذ] ایک بحر (وزن) کا نام۔
قلیچ۔ [ف۔ا۔مث] تلوار۔ شمشیر۔
قلیل۔ [ع۔صف] (۱) کم۔ تھوڑا۔ ذرا سا (۲) چھوٹا۔ کوتاہ۔ خرد۔
قلیل الاعتبار۔ [ع۔صف] بے اعتبار۔ جس کا اعتبار کم ہو۔
قلیل البضاعت۔ [ع۔صف] تھوڑی پونجی والا۔
قلیل القامت۔ [ع۔صف] چھوٹے قد والا۔
قلیل و کثیر۔ [ع۔صف] تھوڑا بہت۔ کم و بیش۔
قلیہ۔ (قَل۔یَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) توے پر بھنا ہوا گوشت (۲) سادہ گوشت گھی میں بھون کر شوربے دار پکا ہُوا۔
قلیہ چپاتی۔ [ا۔مث] بُھلکا گوشت۔ گوشت روٹی۔

ق۔م

قُم۔ [ع۔ا۔مذ] اُٹھ کھڑا ہو۔ اُٹھ بیٹھ۔ جی اُٹھ۔
قُم باذنِ اللہ۔ [ع۔ا۔مذ] خدائے تعالےٰ کے حکم سے جی اُٹھ۔ حضرت عیسےٰؑ کا معجزہ۔ آپ یہ کلمہ فرما کر مُردے کو زندہ کر دیتے تھے اُسے قُم عیسےٰ بھی کہتے ہیں۔
قُم باذنی۔ [ع۔ا۔مذ] میرے حکم سے جی اُٹھ۔ شمس تبریزی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے یہ کلمہ کہہ کر مُردہ کو زندہ کر دیا تھا۔ اس پر انہیں بحکم شرع قتل کر دیا گیا۔
قِمار۔ (قِ۔مار) [ع۔ا۔مذکر] جُوا بازی۔ جس کے ساتھ شرط ہو۔
قمار باز۔ [ع۔ف۔ا۔مذ] جوئے باز۔ جواری۔ شرط لگا کر بازی بدنے والا۔
قمار بازی۔ [ع۔ف۔ا۔مث] جُوا کھیلنا۔
قمار خانہ۔ [ف۔ع۔ا۔مذ] جُوا کھیلنے کا مکان۔ جوئے بازی کا اڈا۔
قمار کا غذی۔ [ع۔ف۔ا۔مذ] تاش۔ گنجفہ۔
قماریا۔ (قِ۔ما۔ر۔یا) [اُر۔صف] عیّار۔ چالاک۔
قُماش۔ (قُ۔ماش) [ع۔ا۔مث] (۱) متاع۔ اثاثہ۔ گھر کا اسباب (۲) ریشم کا کپڑا۔ ہُنر۔ جوہر (۳) [اُر] وضع۔ قطع۔ طور۔ طریق۔ ڈھنگ۔ انداز (۵) قسم۔ نوع۔ جنس (۶) گنجفہ کی ایک بازی۔ (اُردو میں ق کے زیر سے مستعمل ہے)۔

قمچی۔ (قَم۔چی) [ت۔ا۔مث] (۱) کوڑا۔ تازیانہ۔ چابک۔ ہنٹر (۲) بید۔ چھڑی (۳) [اُر] پتلی اور لچک دار شاخ یا ٹہنی۔
قمچی کرنا۔ [ا۔محاورہ] پنجہ کشوں کی اصطلاح میں۔ پنجہ لڑاتے وقت ہاتھ کو جھٹکا دینا۔
قمچی لگانا۔ [ا۔محاورہ] چھڑی مارنا۔
قمر۔ (قَ۔مَر) [ع۔ا۔مذ] (۱) چاند۔ ماہ۔ مہ۔ تیسری رات کے بعد کا چاند۔ پہلی اور دوسری کے چاند کو ہلال کہا جاتا ہے (۲) کیمیا گروں کی اصطلاح۔ چاندی۔ نقرہ۔
قمر پیکر۔ قمر شمائل۔ قمر طلعت۔ [ع۔صف] حسین۔ خوبصورت۔
قمر خدم۔ [ع۔صف] وہ بڑے لوگ جن کا چاند بھی غلام ہو۔
قمر داغ۔ [ف۔ع۔ا۔مذ] (بیگمات) قورمہ۔
قمر عقرب۔ [ع۔ف۔ا۔مذ] وہ وقت جبکہ چاند برج عقرب میں آئے یہ وقت نامبارک خیال کیا جاتا ہے۔
قمر طلعت۔ [ع۔صف] حسین۔ خوبصورت۔
قمر محاق میں آنا۔ (مص مرکب) چاند کا آخری تین تاریخوں میں نظر نہ آنا۔ مَتیا کی راتیں۔
قمر نورد۔ [ع۔ف۔صف] چاند پر جانے والا۔ چاند کی سیر کرنے والا۔
قمر وش۔ [ع۔ف۔صف] چاند جیسا خوبصورت۔
قمری۔ (قَ۔مَ۔ری) [ع۔صف] قمر سے منسوب۔ وہ مہینے یا سال جو چاند کی چال کے مطابق قرار دیے گئے ہوں۔
قُمری۔ (قُم۔ری) [ع۔ا۔مث] (۱) فاختہ کی قسم کا ایک طوق دار پرندہ (۲) [اُر۔ا۔مث] ایک گداگر قوم کی عورتوں کا لقب۔
قمرین۔ [ع۔ا۔مذ] سورج اور چاند۔
قمع۔ [ع۔ا۔مذکر] بیخ کنی۔ انہدام۔ توڑنا۔ پھوڑنا۔ (عموماً) قلع کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔
قمقام۔ (قَم۔قام) [ع۔ا۔مذ] (۱) بڑا چھرا (۲) بڑا دریا (۳) سردار قوم۔
قمقمہ۔ (قُم۔قُ۔مَہ) [ع۔ا۔مذکر] (۱) ایک قسم کی چھوٹی قندیل (۲) بجلی کا بلب۔ (۳) [اُر] وہ گولہ جس میں عبیر، گلال یا رنگ بھر کر ہولی میں ایک دوسرے پر مارتے ہیں (۴) شیشے کا رنگین گولہ جسے آرائش کیلیے چھت میں لٹکاتے ہیں۔
قَمیص۔ (قَ۔میص) [ع۔ا۔مث] بے کلی کا کرتا۔ خصوصاً کالر والا۔ (بعض فصحا نے مذکر بھی لکھا ہے)۔

ق۔ن

قنات۔ (قَ۔نات) [ت۔ا۔مث] (۱) وہ کپڑے کی دیوار یا پردہ جو خیمے کے چاروں طرف لگاتے ہیں۔ کپڑے کا بنا ہوا پردہ۔ اوٹ یا ٹٹی۔
قنات روک دینا۔ [ا۔محاورہ] اوٹ کھڑی کرنا۔ قنات لگانا۔
قنات کھینچنا، گھیرنا۔ [ا۔محاورہ] پردے کی دیوار کھڑی کرنا۔ خیمے کے چاروں

طرف یا صحن میں کپڑے کا پردہ لگانا۔

قَنّاد۔ (قَن۔ ناد) [ع۔ ا۔ مذ] حلوائی۔ قند ساز۔

قَنادِیل۔ (قَن۔ نا۔ دِیل) [ع۔ ا۔ مذ] قندیل کی جمع۔

قَناعَت۔ (قَ۔ نا۔ عَت) [ع۔ ا۔ مث] تھوڑی چیز پر راضی اور خوش رہنا جو مل جائے اس پر راضی رہنا۔

قناعت تونگر کند مرد را۔ (ف۔ مثل) قناعت انسان کو بے نیاز کر دیتی ہے۔

قَنادِیز۔ (قَ۔ نا۔ دِیز) [ت۔ ا۔ مث] ایک قسم کا نہایت چمکدار ریشمی کپڑا۔

قَند۔ [ع۔ ا۔ مذ] (۱) شکر چینی۔ کھانڈ (۲) [اُمر] ایک قسم کی دانہ دار مٹھائی (۳) سُرخ پکے رنگ کا کپڑا (۴) [صف] نہایت شیریں۔

قَندِ پارسی۔ [ع۔ ا۔ مث] ایک قسم کی نہایت لذیذ مصری۔

قند گھولنا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) پانی میں شکر ملانا (۲) (کنایۃً) شیریں سخن ہونا۔

قند لُٹے کوئلوں پر مُہر۔ (ا۔ مثل) دیکھیے اشرفیاں لُٹیں اور کوئلوں پر مُہر

قندِ مکرّر۔ قندِ دوبارہ۔ [ع۔ ا۔ مث] (۱) دو مرتبہ صاف کیا ہوا قند۔ (۲) وہ عمدہ بات جو دوبارہ کہی جائے۔ (۳) [مجاز] معشوق کے ہونٹ۔

قِندِیل۔ (قِن۔ دِیل) [ع۔ ا۔ مث] ایک قسم کا شیشے کا ظرف جس میں بتی روشن کر کے چھت میں زنجیروں سے لٹکا دیتے ہیں (۲) ایک قسم کا فانوس جس میں چراغ جلا کر لٹکاتے ہیں۔

قِندِیلا۔ (قِن۔ دی۔ لا) [اُ۔ ا۔ مذ] کاغذ یا ابرک کا بڑا فانوس

قَنفَل۔ (قَن۔ فَل) [ف۔ ا۔ مذ] دیکھیے قرنفل۔

قِنطار۔ [ع۔ ا۔ مذ] ایک وزن جو ۴۰ اوقیہ۔ قریباً سوا سیر۔

قنوت۔ (قُ۔ نُوت) [ع۔ ا۔ مث] ایک دعا جو نماز وتر میں پڑھتے ہیں۔ (۲) فرماں برداری۔ پاک بازی۔ عبادت (۳) خاموشی۔ فرمانبرداری

قُنُوط۔ (قُ۔ نُوط) [ع۔ ا۔ مث] ناامید ہونا۔ مایوسی۔

قنوطیّت۔ [ع۔ ا۔ مث] زندگی کا تاریک پہلو دیکھنا۔ [انگ] (Pessimism)

قنوطی۔ [ف۔ ا۔ مذ] جس کو کوئی امید نہ ہو۔ مایوس۔ بے اُمید۔

ق ـ و

قُو۔ [اُمر۔ ا۔ مث] (۱) ایک قسم کی آواز جو کبوتر باز، کبوتر اُڑاتے وقت نکالتے ہیں (۲) وہ آواز جو بچوں کے کان کے پاس انہیں چونکا دینے کے لیے نکالتے ہیں۔

قُویٰ۔ قُوا۔ (قو۔ وا) [ع۔ ا۔ مذ] قوت کی جمع۔ قوتیں۔ طاقتیں۔

قوائے حیوانی۔ [ع۔ ا۔ مذ] وہ قوتیں جن کا تعلق دل سے ہے۔ جیسے خوشی غصہ یہ قوتیں حیوان کے ساتھ مخصوص ہیں۔

قوائے طبعی۔ [ع۔ ا۔ مذ] وہ قوتیں جن کا تعلق جگر سے ہے اور وہ یہ ہیں۔ جاذبہ۔ ماسکہ۔ ہاضمہ۔ دافعہ۔ نامیہ۔ مولّدہ

قوائے نفسانی۔ [ع۔ ا۔ مذ] وہ قوتیں جو دماغ سے تعلق رکھتی ہیں۔ وہ دس ہیں۔ باصرہ۔ شامّہ۔ سامعہ۔ ذائقہ۔ لامسہ۔ حسِ مشترک خیال۔ متفکرہ۔ واہمہ۔ حافظہ۔

قَوارِیر۔ (قَ۔ وا۔ رِیر) [ع۔ ا۔ مذ] قارورہ کی جمع۔

قواعد۔ (قَ۔ وا۔ عِد) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) قاعدہ کی جمع۔ دستور۔ قاعدے۔ رسوم ضوابط۔ رواج (۲) قانون۔ اصول (۳) [مث] صرف و نحو (۴) اصول جنگ سپاہیوں کی ورزش۔ پریڈ۔

قواعد دان۔ [ع۔ ف۔ صف] (۱) فوجی قاعدوں اور ورزشوں سے واقف۔ تجربہ کار اور قواعد جنگ سے آگاہ سپاہی (۲) قواعد زبان کا جاننے والا۔ صرفی۔ نحوی۔

قواعد کرنا۔ [ا۔ محاورہ] ورزش کرنا۔ جنگی کرتب کرنا۔

قواعد گاہ۔ [ا۔ مث] فوجی ورزش کا میدان۔

قوافی۔ (قَ۔ وا۔ فی) [ع۔ ا۔ مذ] قافیہ کی جمع۔

قوّال۔ (قَو۔ وال) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) بہت بولنے والا۔ بسیار گو (۲) بزرگوں کے قول گانے والا۔ صوفیانہ اور حقانی چیزیں گانیوالا۔

قوّالی۔ (قَو۔ وا۔ لی) [ع۔ ا۔ مث] صوفیانہ اور حقانی کلام کا گانا۔ وہ گانا بجانا جو صوفیوں کی مجلس یا مزار پر ہوتا ہے۔

قِوام۔ (قِ۔ وام) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) قیام۔ ٹھہراؤ (۲) مدار۔ نظام (۳) اصل۔ اصلیت۔ مادّہ۔ خمیر۔ بنیاد (۴) چاشنی۔ شیرہ۔

قوانین۔ (قَ۔ وا۔ نِین) [ع۔ ا۔ مذ] قانون کی جمع۔ اصول۔ قاعدے۔ ضابطے

قُوت۔ [ع۔ ا۔ مث] کھانا۔ خوراک۔ طعام۔ بھوجن۔

قوتِ بسری۔ [ع۔ ا۔ مث] روکھی سوکھی کھا کر زندگی بسر کرنا۔

قوتِ لایموت۔ [ع۔ ا۔ مث] اس قدر خوراک جس سے زندگی قائم رہے

قُوَّت۔ (قُو۔ وَت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) طاقت۔ قدرت۔ زور۔ توانائی (۲) سہارا۔ مدد۔ کمک۔ اعانت (۳) سلطنت۔ دولت۔ ریاست۔

قوتِ آخذہ۔ [ع۔ ا۔ مث] دل کی قوت؛ اخذ کرنے۔ حاصل کرنے یا کسی بات کو سمجھنے کی قوت۔

قوت آزمانا۔ [مص مرکب] طاقت کی آزمائش کرنا۔

قوتِ ارادی۔ [ع۔ ا۔ مث] ارادے کی پختگی۔ ارادے کا پکا۔ انگ (Will Power)

قوتِ بازو۔ [ع۔ ا۔ مذ] (۱) بازو کی قوت (۲) (کنایۃً) بھائی۔

قوتِ باصرہ۔ [ع۔ ا۔ مث] دیکھنے کی قوت۔ بینائی۔ بصارت۔ آنکھ کی روشنی۔

قوتِ باہ۔ [ع۔ ا۔ مث] قوت۔ قوت مجامعت۔

قوتِ بشری۔ [ع۔ ا۔ مث] انسانی طاقت۔

قوت پذیر۔ [ع۔ ف۔ صف] قوت حاصل کرنے والا۔

قوتِ جاذبہ۔ [ع۔ ا۔ مث] چوس لینے والی قوت۔ غذا کھینچ لینے والی قوت۔

قوتِ جسمانی۔ [ع۔ ا۔ مث] بدنی طاقت۔

قوتِ حافظہ۔ [ع۔ ا۔ مث] یاد رکھنے والی قوت۔

قوتِ دافعہ۔ [ع۔ ا۔ مث] باہر نکالنے اور دفع کرنے کی قوت۔

قوتِ ذائقہ۔ [ع۔ ا۔ مث] مزہ بتانے والی قوت۔

قوتِ روحانی ۔(ع۔ا۔مث) وہ قوت جو روح میں خُدا سے تعلق پیدا کرنے کا باعث ہوتی ہے۔
قوتِ سامعہ ۔(ع۔ا۔مث) سُننے کی قوت۔
قوتِ شامّہ ۔(ع۔ا۔مث) سونگھنے کی قوت۔
قوتِ شہوانیہ ۔(ع۔ا۔مث) دیکھیے قوتِ باہ۔
قوتِ لامسہ ۔(ع۔ا۔مث) چھونے اور مَس کرنے کی قوت۔
قوتِ ماسکہ ۔(ع۔ا۔مث) وہ قوت جو غذا کو معدے میں محفوظ رکھتی ہے۔ غذا کو روکے رکھنے کی قوت۔
قوتِ متخیلہ ۔(ع۔ا۔مث) خیال پیدا کرنے کی قوت۔ سوچنے کی قوت۔
قوتِ متصرفہ ۔(ع۔ا۔مث) تصرف کرنے والی طاقت۔ بعض صورتوں کو بعض معانی کے ساتھ نسبت دینے والی قوت۔
قوتِ متصورہ ۔(ع۔صف) تصور کرنے یا سوچنے کی قوت۔
قوتِ متفکرہ ۔(ع۔ا۔مث) سوچنے کی قوت۔
قوتِ محرکہ ۔(ع۔ا۔مث) حرکت کرنے کی طاقت۔
قوتِ مُدرِکہ ۔(ع۔ا۔مث) (۱) دریافت کرنے اور معلوم کرنے کی قوت (۲) سمجھ۔ فہم۔
قوتِ ممیزہ ۔(ع۔ا۔مث) تمیز کرنے اور پہچاننے کی قوت۔ ہر چیز کا فرق دریافت کرنے کی قوت۔
قوتِ مولدہ ۔(ع۔ا۔مث) بچے پیدا کرنے کی طاقت۔
قوتِ نامیہ ۔(ع۔ا۔مث) بڑھنے کی قوت۔
قوتِ واہمہ ۔(ع۔ا۔مث) وہ طاقت جس سے انسان سوچتا ہے۔
قوتِ ہاضمہ ۔(ع۔ا۔مث) کھانا پچانے کی قوت۔
قور ۔(ت۔ا۔مث) (۱) ہتھیار۔ سلاح (۲) خاصے کا ہاتھی (۳) کپڑوں کے حاشیے پر لگایا جانے والا فیتہ۔
قوربیگی ۔(ف۔ا۔مذ) سلاح خانے کا داروغہ۔
قورخانہ ۔(ت۔ف۔ا۔مذ) سلاح خانہ۔ میگزین۔ وہ جگہ جہاں ہتھیار رکھتے ہیں۔
قورچی ۔(قور۔چی) (ت۔ا۔مذ) ہتھیار بند سپاہی۔
قورما۔ قورمہ ۔(قور۔ما) (ت۔ا۔مذ) گھی میں بھنا ہوا گوشت۔
قوس ۔(ع۔ا۔مث) (۱) کمان (۲) دائرے کا ایک حصہ (۳) آسمان کا نواں بُرج جو کمان کی شکل کا نظر آتا ہے۔
قوسِ قُزح ۔(ع۔ا۔مذ) دھنک ست رنگی کمان جو برسات میں آسمان پر دکھائی دیتی ہے۔
قوس نما ۔(ع۔ف۔صف) کمان کی وضع کا۔ محراب دار۔
قوسی ۔(قو۔سی) (ع۔صف) قوس نما۔ قوس کی طرح۔ محراب دار۔
قوسین ۔(ع۔ا۔مث) قوس کی جمع تثنیہ (۲) خطوط وحدانی۔
قول ۔(ع۔ا۔مذ) (۱) بات۔ سخن۔ کہاوت (۲) عہد و پیمان۔ اقرار۔ قسم۔ سوگند (۳) مقولہ۔ بیان (۴) ایک راگ جس کے موجد امیر خسرو ہیں۔
قول پر مٹھی کُھلنا ۔(ا۔محاورہ) وعدہ کرنا (۲) کسی بات پر رضامند ہونا
قول توڑنا ۔(ا۔محاورہ) وعدہ خلافی کرنا۔ وعدے سے پھر جانا۔

قول دینا ۔(ا۔محاورہ) عہد کرنا۔ اقرار کرنا۔ وعدہ کرنا۔ قسم کھانا۔
قول سے پھرنا ۔(ا۔محاورہ) بات کہہ کر مُکر جانا۔ وعدہ خلافی کرنا۔
قولِ صالح ۔(ع۔ا۔مذ) پکا اقرار۔ پختہ عہد و پیمان۔
قولِ فیصل ۔(ع۔ا۔مذ) فیصلے کی بات۔ محاکمہ۔
قول قرار ۔(ع۔ا۔مذ) وعدہ وعید۔ عہد و پیمان۔
قول کا پکا۔ قول کا پورا ۔(ا۔صف) بات کا سچا۔ وعدے کا پابند۔
قول کا چھلّا ۔(ا۔مذ) (۱) وہ چھلا جو بطور عہد یا یادداشت کے ایک دوسرے کو دیتے ہیں (۲) ایک قسم کا چھلا جس میں پیچھے سے پیچ اس طرح ملا ہوا ہوتا ہے جیسے کوئی ہاتھ میں ہاتھ دے رہا ہے یہی چھلا قول کے وقت اکثر دیا جاتا ہے۔
قول لینا ۔(ا۔محاورہ) عہد لینا۔ اقرار لینا۔
قولِ مرداں جان دارد ۔(ف۔مقولہ) مَردوں کی زبان پکی ہوتی ہے مرد اپنی زبان سے نہیں پھرتے۔
قول نامہ ۔(ع۔ف۔ا۔مذ) اقرار نامہ۔ وہ کاغذ جس میں قول و قرار لکھا جائے۔
قول و فعل ۔(ع۔ا۔مذ) گفتار و کردار۔ چال چلن۔ طور طریق رنگ ڈھنگ۔
قول و قسم ۔(ع۔ا۔مذ) عہد و پیماں۔
قول ہارنا ۔(ا۔محاورہ) وعدہ کرنا۔ زبان دینا۔
قولاً ۔(قو۔لَن) (ع۔تابع فعل) قول کے ساتھ۔ قول کے اعتبار سے۔
قولنج ۔(قو۔لنج) (ع۔ا۔مذ) وہ درد جو پسلی کے نیچے ہوتا ہے۔ بڑی انتڑی (قولون) کا درد۔
قولہٗ ۔(ع۔ا۔مذ) اس کا قول۔ اس کا کہا ہوا۔ کسی بات کا حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں۔
قوم ۔(ع۔ا۔مث) (۱) آدمیوں کا گروہ (۲) فرقہ۔ خاندان (۳) نسل ذات۔ گوت۔ جمع: اقوام۔
قوم دار ۔(ع۔ف۔صف) اچھی نسل کا۔ اصیل۔ خاندانی۔
قومہ ۔(قو۔مہ) (ع۔ا۔مذ) نماز میں رکوع کے بعد کھڑا ہونا۔
قومی ۔(قو۔می) (ع۔صف) قوم سے متعلق۔
قومیانا ۔(ا۔مص۔جعلی) قومی بنانا۔ قومی ملکیت میں لے لینا (انگ) (Nationalise)
قومیت ۔(قو۔می۔یت) (اُر۔ا۔مث) نسل۔ اصل۔ کسی قوم کا ہونا۔
قونصل ۔(قون۔صل) (انگ (Council) کا معرب۔ا۔مذکر) سفیر۔ مختار۔ جو ایک ملک کا دوسرے ملک میں رہے (۲) وکیل۔ مشیر قانونی (۳) نصیحت۔ مشورہ (۴) مجلس شوریٰ
قونصل خانہ ۔(ع۔ا۔مث) قونصل کی فرودگاہ۔ دفتر۔
قوماق ۔(قو۔ماق) (ق۔ا۔مث) ایک خاص قسم کی مٹھائی جو آٹے۔ پیاز۔ گھی اور انڈوں کی سفیدی سے بنائی جاتی ہے۔
قوی ۔(قَ۔وی) (ع۔صف) (۱) زور آور۔ توانا۔ طاقتور۔ قدرت والا (۲) مضبوط۔ مستحکم (۳) سخت۔ کڑا۔

قوی الجثہ۔ [ع۔ صف] مضبوط جسم کا۔ ہٹا کٹا۔
قوی بازو۔ [بال۔ پنجہ۔ است] [ع۔ صف] مضبوط طاقت ور۔ زور آور۔
قوی تن۔ [ع۔ صف] مضبوط بدن
قوی دل۔ [ع۔ صف] بہادر۔ شجاع۔
قوی ہیکل۔ [ع۔ صف] شہ زور۔ قد آور۔

ق ۔ ہ

قہّار۔ (ق۔ ہار) [ع۔ صف] (۱) بڑا قہر کرنے والا۔ (۲) غلبہ حاصل کرنے والا۔ زبردست (۳) زور دار (۴) خدائے تعالےٰ کا صفاتی نام۔
قہّاری۔ [ع۔ صف] قہار کا۔ خدا کا جیسے غضب قہاری۔
قہر۔ [ع۔ ا۔ مذ] (۱) غلبہ۔ زور آوری۔ زبردستی۔ (۲) [اُر] خفگی۔ غضب غصّہ۔ خشم (۳) جوش۔ جذبہ۔ دلولہ۔ (۴) تیزی۔ تندی۔ غضبناکی (۵) دشوار کام۔ مشکل امر۔ (۶) بلا۔ آفت۔ شامت۔ مصیبت۔ (۷) بلائے جان۔ عذاب۔ روگ۔ سوہانِ روح۔ (۸) افسوس حیف۔ دریغ۔ (۹) ظلم۔ ناانصافی۔ اندھیر (۱۰) [اُر۔ صف] فتنہ انگیز۔ (۱) غضب کا۔ قیامت کا۔ نہایت شوخ۔ آفت کا پرکالا۔ (۲) قابلِ تحسین۔ قابلِ تعریف۔ نہایت وضعدار۔ بیحد خوب صورت (۳) ازحد۔ بہت زیادہ (۴) نہایت بدمزاج۔ غصیل (۵) نہایت مشکل۔ اُدق۔ (۶) عجیب۔ انوکھا۔ (۷) نامناسب۔ ناگوار۔ بُرا۔
قہر آمیز۔ [ع۔ صف] غصّے سے بھرا ہوا۔
قہر الٰہی۔ [ع۔ ا۔ مذ] خدا کا غضب۔ بلائے آسمان۔
قہر توڑنا۔ [ا۔ محاورہ] غضب ڈھانا۔ نہایت غصّے ہونا۔
قہر ٹوٹنا۔ [ا۔ محاورہ] غضبِ الٰہی نازل ہونا۔ آفت آنا۔
قہر ٹوٹے۔ [بددعا] آفت آئے۔ مرے۔ غضب کا سامنا ہو۔
قہرِ درویش برجانِ درویش۔ [ف۔ مثل] غریب کا غصّہ اپنے ہی اوپر چلتا ہے۔
قہر ڈھانا۔ [ا۔ محاورہ] کسی پر آفت لانا۔ ظلم کرنا۔ ستم کرنا۔
قہر قیامت ہونا۔ [ا۔ محاورہ] بے حد خوب صورت اور شوخ ہونا۔ فتنہ زا ہونا (۲) فسادی ہونا
قہر کا۔ [ا۔ صف] (۱) آفت کا۔ غضب کا (۲) نہایت۔ ازحد (۳) خوفناک ہولناک (۴) نہایت چالاک۔ بہت شوخ۔ متفنی
قہر کا سامنا۔ [ا۔ مقولہ] آفت سے مقابلہ۔
قہر کرنا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) غضب کرنا۔ بیجا حرکت کرنا (۲) ظلم کرنا۔ زیادتی کرنا۔ (۳) انوکھا کام کرنا۔
قہر کی آنکھ سے دیکھنا۔ [ا۔ محاورہ] غصّے سے دیکھنا۔
قہر نازل ہونا۔ [ا۔ محاورہ] غضب اُترنا۔ آفت کا نزول ہونا۔
قہرناک۔ [ع۔ صف] غضبناک۔ سخت غصّہ (۲) بہت بُرا۔ بڑا تیز۔

قہر ہوتا ہے۔ [ا۔ مثل] بُرا ہوتا ہے۔ غضب ہوتا ہے۔
قہر ہونا۔ [ا۔ محاورہ] غضب ہونا۔ آفت کا پرکالا ہونا۔
قہر ہے۔ [ا۔ تابع فعل] (۱) آفت ہے۔ غضب ہے۔ فتنہ پرداز۔ عیّار اور چالاک ہے (۲) بیحد خوبصورت ہے۔
قہراً۔ (قہ۔ رَن) [ع۔ تابع فعل] زبردستی سے۔ مجبوراً۔ چاروناچار
قہرمان۔ (قہر۔ مان) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) حاکم۔ صاحب اقتدار (۲) قہر و جلال کے ساتھ حکومت۔ (۳) بدی کی طاقت۔ اہرمان۔ (۴) بہادر۔ شجاع۔ زبردست۔
قہری۔ [ع۔ صف] غصّے والا۔
قہقری۔ (قہ۔ قَ۔ را) [ع۔ ا۔ مذ] اُلٹا چلنا۔ (۲) پچھلے پاؤں چلنے والا۔
قہقہہ (قہ۔ ق۔ ہہ) [ع۔ ا۔ مذ] ٹھٹھا۔ زور سے ہنسنا۔ بلند آواز سے ہنسنا کھکھلا کر ہنسنا۔
قہقہہ اُڑانا۔ [ا۔ محاورہ] ٹھٹھا مارنا (۲) احمق بنانا (۳) مضحکہ اُڑانا۔
قہقہہ لگانا، مارنا۔ [ا۔ محاورہ] ٹھٹھا مار کر ہنسنا۔ زور سے ہنسنا۔
قہقہوں میں اُڑانا۔ [ا۔ محاورہ] ہنسی میں ٹالنا۔
قہقہے اُڑانا۔ مضحکہ اُڑانا۔ ہنسی میں ٹالنا۔
قہقہے چہچہے کی باتیں ہونا۔ [ا۔ محاورہ] ہنسی مذاق کی باتیں کرنا۔
قہقہے لگانا۔ [ا۔ محاورہ] بہت ہنسنا۔ مضحکہ اُڑانا۔
قہوہ۔ (قہ۔ وہ) [ع۔ ا۔ مذکر] ایک قسم کا تخم جسے بھُون کر پیستے اور پھر چائے کی طرح پانی میں جوش دے کر پیتے ہیں۔ کافی۔
قہوہ خانہ۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] وہ دکان جہاں لوگ قہوہ پیتے اور گپ شپ اُڑاتے ہیں۔

ق ۔ ی

قے۔ [ع۔ ا۔ مث] اُلٹی۔ متلی۔ استفراغ۔ رڈھ۔
قے آنا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) جی متلانا۔ اُبکائی آنا۔ اُلٹی ہونا۔ رد ہونا۔ (۲) کراہت ہونا۔ نفرت ہونا۔
قے کرنا۔ [ا۔ محاورہ] اُلٹی کرنا۔ اُگلنا۔
قیادت۔ (ق۔ یا۔ دَت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) راہبری۔ رہنمائی۔ (۲) سرداری۔ سرکردگی۔
قیاس۔ (ق۔ یاس) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) جانچ۔ اندازہ۔ اٹکل۔ تخمینہ (۲) [منطق] دو جملوں سے مرکب قول جس سے نتیجہ لازم آئے۔ منطقی شکل (۳) [اُر] ذہن۔ رائے۔ سوچ بچار (۴) قیافہ۔
قیاسِ استثنائی۔ [ع۔ ا۔ مذ] منطق میں قضیہ یا شرط۔
قیاسِ استقرائی۔ [ع۔ ا۔ مذ] منطق میں قضیہ مکمل۔
قیاس دوڑانا۔ [ا۔ محاورہ] خیال دوڑانا۔ سوچنا۔
قیاس سے باہر۔ [ا۔ صف] (۱) سمجھ سے زیادہ۔ تصور یا خیال کی حد سے گذرا

ہو ا (۲) بیشمار۔بے اندازہ ۔بے حساب

قیاس دوڑنا، لگانا ۔[ا۔محاورہ] (۱) اندازہ کرنا۔جانچنا۔ ذہن میں تولنا (۲) خیال کرنا۔گمان کرنا (۳) تصور کرنا۔ ماننا۔تسلیم کرنا۔

قیاس کُن زگلستان مَن بہار مرا ۔[ف۔مثل] موجودہ حالت سے آئندہ حالت کا اندازہ ہوتا ہے۔

قیاس مع الفارق ۔[ع۔ا۔ف] ایک چیز کو دوسری چیز پر اُن میں مناسبت اور مشابہت کے بغیر قیاس کرنا۔

قیاس میں آنا ۔[ا۔محاورہ] خیال میں آنا۔ سمجھ میں آنا۔

قِیاساً ۔(قی۔یا۔سَن) [ع۔تابع فعل] قیاس سے۔اندازے سے۔

قِیاسی ۔(قی۔یا۔سی) [ع۔صف] قیاس سے منسوب۔خیالی۔وہمی۔

قَیاصِرَہ ۔(قَ۔یا۔صِ۔رَہ) [ع۔اعذ] قیصر کی جمع۔

قِیافہ ۔(قِی۔یا۔فَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) فال۔شگون۔(۲) ایک علم جس میں خدوخال اور علامات سے بھلا بُرا پہچان لیتے ہیں (۳) [اُر] اندازہ۔قیاس۔ (۴) عقل۔سمجھ۔دریافت۔شناخت۔

قیافہ دان۔قیافہ شناس ۔[ع۔ف۔ا۔مذ] علم قیافہ سے واقف۔

قیافہ شناسی۔قیافہ دانی ۔[ع۔ف۔ا۔مث] چہرہ بُشرہ دیکھ کر آدمی کا کردار معلوم کرنا۔علم قیافہ سے واقفیت۔

قِیام ۔(قِ۔یام) [ع۔ا۔مذ] (۱) کھڑا ہونا۔اٹھنا۔ٹھہراؤ (۲) سکونت۔بسیرا۔ (۳) پائیداری۔استحکام۔ٹکاؤ (۴) وثوق۔اعتماد۔استقلال (۵) موجودگی۔سلامتی۔ہستی (۶) نماز میں کھڑا ہونا (۷) مسلمانوں کا ایک گروہ جب حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم میں درود و سلام پڑھا جاتا ہے تو لوگ احتراماً کھڑے ہو جاتے ہیں۔

قیام پزیر ۔(۱) دیرپا (۲) دیر تک ٹھہرنے والا (۳) ٹکا ہوا۔مقیم۔فروکش۔

قیام کرنا ۔[ا۔محاورہ] مقام کرنا ٹھہرنا۔اُترنا۔

قِیامَت ۔(قِ۔یا۔مَت) [ع۔ا۔مث] (۱) قائم کرنا۔کھڑا ہونا۔(۲) روز محشر۔مسلمانوں کے عقیدے میں وہ دن جب مُردے زندہ ہو کر کھڑے ہوں گے۔ اور حساب کتاب ہو گا۔روز حساب روز جزا۔(۳) [اُر] زمانۂ دراز۔مدت دراز۔(۴) موت۔قضا۔اجل۔(۵) انوکھی بات۔تعجب (۶) بلا۔آفت۔غضب قہر (۷) غصہ۔(۸) واویلا۔آہ وزاری۔اودھم۔شور و غل۔ (۹) ہلچل۔کھلبلی۔(۱۰) اندھیر۔ظلم۔ناانصافی (۱۱) مصیبت۔سختی۔عذاب۔دُکھ۔(۱۲) افسوس۔دریغ۔رنج۔ملال۔(۱۳) [صف] اَزحد۔بہت زیادہ۔(۱۴) چالاک۔چلبلا۔(۱۵) فسادی (۱۶) مشکل۔دُشوار۔

قیامت آنا ۔[ا۔محاورہ] (۱) حشر برپا ہونا (۲) آفت آنا۔مصیبت پڑنا۔

قیامت اُٹھانا ۔[ا۔محاورہ] آفت برپا کرنا۔شور مچانا۔شور و غل کرنا۔

قیامت اُٹھنا ۔[ا۔محاورہ] آفت برپا ہونا۔شور و شر ہونا۔

قیامت دبپا، برپا کرنا ۔[ا۔محاورہ] (۱) فتنہ اٹھانا (۲) مصیبت ڈالنا۔ اودھم مچانا۔شور و غل کرنا۔(۳) غضب ڈھانا۔بہت غصہ کرنا۔

قیامت پر اُٹھا رکھنا۔قیامت پر رکھنا ۔[ا۔محاورہ] روز محشر کے لیے خدا کے انصاف پر چھوڑنا۔(۲) وعدہ کا ایفا مدت مدید پر چھوڑنا۔

قیامت پر قیامت ۔[ا۔مث] مصیبت پر مصیبت۔آفت پر آفت۔ظلم پر ظلم۔

قیامت پڑنا ۔[ا۔محاورہ] یک لخت مصیبت آنا۔

قیامت پیشہ ۔(دپیکر۔خرام) [ع۔ف۔صف] جس کا پیشہ قیامت ڈھانا ہو۔محبوب کی تعریف۔

قیامت توڑنا ۔[ا۔محاورہ] بے حد غصہ کرنا (۲) بہت ستانا۔بہت ظلم کرنا۔

قیامت ٹوٹنا ۔[ا۔محاورہ] (۱) آفت آنا۔مصیبت نازل ہونا (۲) بیحد خفگی ہونا۔

قیامت خرام ۔[ع۔ف۔صف] ایسے نازو انداز سے چلنے والا جس سے قیامت بپا ہو جائے۔محبوب کی تعریف۔

قیامت خیز ۔[ع۔ف۔صف] قیامت اُٹھانے والا۔

قیامت ڈھانا ۔[ا۔محاورہ] (۱) ظلم و ستم کرنا۔(۲) غضب کرنا۔آفت توڑنا (۳) واویلا مچانا۔

قیامت زا ۔[ع۔صف] غضب کا۔آفت کا۔

قیامت زار ۔[ع۔ا۔مذ] میدان حشر۔مصیبت کی جگہ۔

قیامت سے کم نہ ہونا ۔[ا۔محاورہ] غضب کا ہونا۔

قیامت صُغریٰ ۔[ع۔ا۔مث] چھوٹی قیامت۔یعنی شخصی موت۔

قیامت کا ۔[ع۔صف] آفت کا۔غضب کا۔نہایت فتنہ پرداز (۲) نہایت حسین۔

قیامت کا آنا ۔[ا۔محاورہ] دیر سے آنا۔بہت انتظار کرا کے آنا۔

قیامت کا دامن ۔[ا۔مذ] بہت وسیع۔

قیامت کا نمونہ ۔[ا۔صف] قیامت جیسا۔

قیامت کبریٰ ۔[ع۔ا۔مث] وہ دن جس میں تمام دنیا کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔

قیامت کرنا ۔[ا۔محاورہ] (۱) غضب کرنا (۲) عجیب کام کرنا (۳) بُرا کرنا۔

قیامت کی بات ہے ۔[ا۔مثل] غضب ہے۔حیرت اور تعجب کے قابل بات ہے۔

قیامت کی گھڑی ۔[ا۔مث] کٹھن وقت۔مصیبت کا وقت۔

قیامت کے آثار ۔[ا۔مذ] قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی نشانیاں (۲) دابتہ الارض کا نکلنا۔دجال کا آنا۔یاجوج ماجوج کا خروج (۳) سخت مصیبت۔سخت ہنگامہ۔

قیامت کے بوریئے سمیٹنا ۔[ا۔محاورہ] مدت دراز تک زندہ رہنا مرنے کا نام نہ لینا۔

قیامت گزرنا ۔[ا۔محاورہ] مصیبت کا سامنا ہونا۔آفت آنا۔

قیامت لانا ۔[ا۔محاورہ] آفت برپا کرنا۔بلا میں پھنسانا۔فساد مچانا۔

قیامت مچانا ۔[ا۔محاورہ] (۱) ظلم توڑنا (۲) خفا ہونا (۳) آفت برپا کرنا (۴) شور کرنا (۵) کہرام مچانا۔

قیامت مچنا ۔[ا۔محاورہ] (۱) ماتم پڑنا۔کہرام ہونا۔(۲) خفگی ہونا۔

آفت ٹوٹنا۔

قیامت ہونا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) مصیبت ہونا۔ آفت ہونا (۲) مشکل ہونا۔ دشوار ہونا (۳) کمال شوخ اور شریر ہونا۔ (۴) ہنگامہ برپا ہونا۔ شور ہونا۔ (۵) نہایت خوبصورت ہونا۔

قیامت ہے۔ [ا۔ محاورہ] (۱) آفت ہے بلا ہے (۲) شور و غل ہے۔ (۳) نہایت خوبرو ہے۔ (۴) ظلم ہے۔ اندھیر ہے۔

قَید۔ [ع۔ ا۔ مث] (۱) بند۔ حبس۔ اسیری۔ (۲) روک۔ شرط۔ پابندی

قید اُٹھا دینا۔ قید اُڑا دینا۔ [ا۔ محاورہ] پابندی ہٹا دینا۔ شرط اُٹھا دینا۔

قید بلا مشقت۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مث] وُہ قید جس میں قیدی سے مُشقت نہ لی جائے۔

قید بھرنا۔ بھگتنا۔ [ا۔ محاورہ] قید کاٹنا۔ قید کی مُدّت پوری کرنا۔

قید تنہائی۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مث] تنہا رہنے کی قید جس میں قیدی سے مشقت بھی زیادہ لی جاتی ہے۔

قید خانہ۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] جیل خانہ۔ بندی گھر۔

قید سخت۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مث] مشقت والی قید۔

قید فرنگ۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مث] اہل فرنگ کی ایک قسم کی قید جس سے رہائی مشکل سے ہوا کرتی تھی۔

قیدِ قفس۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مث] (۱) پنجرے کی قید (۲) [مجازاً] عورتوں کا مکان کی چار دیواری میں پردہ نشین ہو کر رہنا۔

قید کرنا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) بند کرنا۔ جیل بھیجنا۔ اسیر کرنا۔ (۲) روکنا۔ ضبط کرنا۔ پابند کرنا۔ ضروری قرار دینا۔

قید لگانا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) حد باندھنا۔ محدود کرنا۔ (۲) شرط باندھنا۔ (۳) پابند کرنا (۴) ضروری کرنا۔

قیدِ محض۔ [ع۔ ا۔ مث] بلا مشقت قید۔

قید ہونا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) گرفتار ہونا۔ جیل ہونا (۲) پابند ہونا۔

قیدی۔ (قَے۔ دی) [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] (۱) اسیر۔ مقید۔ محبوس۔ گرفتار۔ پابند (۲) مجرم۔ سزا یافتہ۔

قِیر۔ [ع۔ ا۔ مذ] رال۔ ایک قسم کا سیاہ روغن جو کشتیوں اور جہازوں میں لگایا جاتا ہے تاکہ دَرزوں سے پانی نہ آسکے۔ تارکول۔

قیرگوں۔ [ع۔ ف۔ صف] سیاہ فام۔

قیراط۔ (قی۔ راط) [ع۔ ا۔ مذ] درہم کے بارہویں حصّے کے برابر ایک وزن۔

قَیس۔ [ع۔ ا۔ مذ] مجنوں عامری کا نام جو لیلیٰ پر عاشق تھا۔

قَیصَر۔ (قَے۔ صَر) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) شاہِ روم کا لقب۔ (۲) سلطان شہنشاہ۔

قیصری۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مث] بادشاہی۔ شہنشاہی۔

قَیطُون۔ (قَے۔ طُون) [ع۔ ا۔ مذ] ایک قسم کی زری اور ریشم کی بٹی ہوئی ڈوری (۲) ایک قسم کی باریک بیچک۔

قِیف۔ [ت۔ ا۔ مذ۔ و مث] بوتلوں میں رقیق چیز بھرنے کا ایک آلہ۔

قِیق۔ [اُر۔ ا۔ مث] زور کی چیخ۔ ہاتھی کی آواز۔

قِیل و قال۔ (قی۔ لُو۔ قال) [ع۔ ا۔ مث] (۱) گفتگو۔ بات چیت تذکرہ (۲) بحث و مباحثہ۔ ردّ و کد۔ حُجّت

قَیلُولہ۔ (قے۔ لُو۔ لہ) [ع۔ ا۔ مذ] دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد قدرے آرام کرنا۔

قَیّم۔ (قَی۔ یِم) [ع۔ ا۔ مذ] قائم کرنے والا (۲) نگران۔ منتظم (۳) خدائے تعالیٰ کا ایک صفاتی نام۔

قَیماق۔ [ت۔ ا۔ مذ] بالائی۔ دُودھ پر کی ملائی۔

قِیمت۔ (قی۔ مَت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) مول۔ دام (۲) بھاؤ۔ نرخ۔ دَر (۳) قدر۔ مرتبہ۔

قیمت اُٹھنا۔ [ا۔ محاورہ] دام تجویز ہونا۔ مول طے ہونا۔

قیمت پانا۔ [ا۔ محاورہ] دام وصول ہونا۔ مُول بھر جانا۔

قیمت ٹھہرانا۔ (چکانا) [ا۔ محاورہ] بھاؤ چکانا۔ مول مقرر کرنا۔

قیمت طے کرنا [ا۔ محاورہ] قیمت مقرر کرنا۔

قیمت طے ہونا۔ [ا۔ محاورہ] قیمت کا فیصلہ ہونا۔ بھاؤ چکنا۔

قیمت کا نام رکھنا۔ [ا۔ محاورہ] کم قیمت مقرر کرنا۔

قیمت کرنا۔ [ا۔ محاورہ] چکانا۔ قیمت طے کرنا۔

قیمت گرا کے لینا۔ [ا۔ محاورہ] کم قیمت پر لینا۔

قیمت لگانا۔ [ا۔ محاورہ] دام لگانا۔ مول قرار دینا۔

قیمت گرنا۔ [ا۔ محاورہ] قیمت کا کم ہو جانا۔

قیمت مال مبیعہ۔ [ع۔ ا۔ مث] بکے ہوئے مال کی قیمت۔

قیمتاً۔ (قی۔ م۔ تَن) [ع۔ تابع۔ فعل] قیمت کے ساتھ۔ قیمت چکا کر۔

قِیمتی۔ (قی۔ م۔ تی) [ف۔ صف] (۱) بیش بہا۔ گراں بہا۔ بڑی قیمت کا۔ (۲) نفیس۔ قابل قدر۔

قیمہ۔ (قی۔ مہ) [ع۔ ا۔ مذ] ریزہ ریزہ کیا ہوا گوشت۔ کٹا ہوا گوشت

قیمہ کرنا۔ [ا۔ محاورہ] ریزہ ریزہ کرنا۔

قینچی۔ (قَین۔ چی) [اُر۔ ا۔ مث] (۱) مقراض۔ کترنی (۲) لوہے کی وہ آڑی ترچھی سلاخیں جو جنگلے کے طور پر مکان کے گرد لگا دیتے ہیں (۳) وہ آڑی لکڑیاں جن پر کھپریل کا ٹھاٹھر رکھتے ہیں۔

قینچی باندھنا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) پہلوانوں کا حریف کی دونوں ٹانگیں میں اپنی ٹانگیں ڈال کر بے بس کر دینا۔ (۲) گھوڑے کو دونوں رانوں میں دبا لینا

قینچی سی زبان چلنا۔ قینچی کی طرح زبان چلنا۔ [ا۔ محاورہ] جلد جلد باتیں کرنا۔ فرفر زبان چلنا۔

قینچی لگانا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) قینچی سے کترنا۔ کاٹنا۔ تراشنا۔ قلم کرنا۔ چھانٹنا۔ (۲) ترچھی اڑ داڑ لگانا۔

قُیُود۔ (قُ۔ یُود) [ع۔ ا۔ مذ۔ مث] قید کی جمع۔ شرطیں۔ پابندیاں

قَیُّوم۔ (قَی۔ یُوم) [ع۔ صف] (۱) قائم رہنے والا۔ مستحکم۔ استوار (۲) خدائے تعالیٰ کا ایک صفاتی نام۔

ک

ک ۔ (کاف) [ع ۔ ا ۔ مذ] اُردو کا اٹھائیسواں ۲۸ فارسی کا چھبیسواں ۲۶ عربی کا بائیسواں اور ہندی کا پہلا حرف حساب ابجد میں اس کے بیس عدد فرض کیے گئے ہیں ۔ یہ قمری حرف ہے اگر اس سے پہلے "ال" آئے گا تو لام پڑھا جائے گا ۔ جیسے الکوثر ۔ فارسی میں کسی اسم کے بعد آئے تو اسم تصغیر بنا دیتا ہے جیسے طفلک ۔ اردو میں آخر میں آ کر اسم کیفیت کے معنی دیتا ہے ۔ جیسے ٹھنڈک ۔ عربی میں بطور حرف جار مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے　　　بمعنی مثل ۔ مانند ۔　　　ہندی میں الفاظ کے پہلے آ کر ناقص اور گھٹیا کے معنی دیتا ہے جیسے کپوت ۔

ک ۔ ا

کا ۔ [ہ] حرف اضافت ۔ بشرطیکہ مضاف مذکر ہو ۔ یہ لفظ اُردو میں متعلق ۔ نسبت ۔ لگاؤ ۔ ملکیت اور قبضہ ظاہر کرنے کے لیے مستعمل ہے ۔

کابَر (کا ۔ بَر) [ہ ۔ ا ۔ مذ] چتکبرا ۔ چتی دار ۔ (۲) ایک سیاہ پرند کا نام ۔ جس کے پیٹ پر سفید چتیاں ہوتی ہیں ۔

کابرا (ا ۔ مذ) ایک قسم کے کبوتر کا رنگ ۔

کابِس ۔ (کا ۔ بِس) [ہ ۔ ا ۔ مث] مٹی کے برتن پر قلعی کرنے کی مٹی ۔ اس مٹی کو حاملہ عورتیں کھاتی بھی ہیں ۔

کابُک (کا ۔ بُک) [ف ۔ ا ۔ مث] بٹیروں ۔ کبوتروں کا ڈربا جو بانس کی کھپچیوں سے بناتے ہیں ۔ لکڑی کے ڈربے کو بھی کہتے ہیں ۔

کابُل میں کیا گدھے نہیں ہوتے ؟ [ہ ۔ مثل] کابل کے گھوڑے مشہور ہیں ۔ اس مثل میں یہ دکھایا گیا ہے کہ جہاں اچھے لوگ ہوتے ہیں ۔ وہاں بُرے بھی ہوتے ہیں ۔

کابلا ۔ (کا ۔ بْ ۔ لا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کا بڑا پیچ ۔ ڈھبری ۔

کابلی ۔ (کا ۔ بْ ۔ لی) [ف ۔ صف] افغانستان کے دارالحکومت کابل کا باشندہ ۔ (۲) کابل سے منسوب (۳) ایک قسم کا کبوتر جو بہت بلندی پر اڑتا ہے اور دو دو تین تین دن تک زمین پر نہیں اُترتا ۔

کابُوس ۔ (کا ۔ بُو ۔ س) [ع ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کی بیماری ۔ جس میں آدمی کو نیند میں یوں محسوس ہوتا ہے ۔ جیسے کسی نے اُسے دبا لیا ہے وہ خوف و ڈر سے چیخنے و چلانے لگتا ہے ۔

کابین ۔ (کا ۔ بین) [ف ۔ ا ۔ مذ] مہر ۔ وہ روپیہ جو نکاح کے وقت شوہر منکوحہ کو دینا منظور کرتا ہے ۔

کابین نامہ ۔ مہر کا کاغذ ۔ وہ کاغذ جس پر مہر کی مقدار اور اقرار نامہ لکھا جاتا ہے مہر کی دستاویز ۔

کابینہ ۔ (کا ۔ بی ۔ نَہ) [انگ (Cabinet) کے ۔ بی ۔ نٹ) کا مفرس] [ا ۔ مذ] مجلس وزراء ۔ وزارت ۔

کاپی (Copy) [انگ ۔ ا ۔ مث] (۱) نقل ، تحریر ۔ تصویر وغیرہ کی ، (۲) نسخہ (کتاب وغیرہ کا) ، (۳) مشقی یا تعلیمی تختیاں ۔ لکھنے کی کتاب ۔ سر مشقی ۔ بیاض ۔ (۴) چھپائی کے لیے کتابت کیے ہوئے اوراق ۔

کاپی اُٹھنا (ا ۔ محاورہ) کتابت شدہ حروف کا چھاپے کی پلیٹ پر اُبھرنا ۔

کاپی اُڑنا (ا ۔ محاورہ) چھاپے کی پلیٹ پر سے الفاظ اور حروف کا نہ ابھرنا ۔

کاپی رائٹ (Copyright) حقِ طبع یا اشاعت ۔ حقِ تصنیف و تالیف حقِ ایجاد ۔

کاپی نویس (ف ۔ صف) نقل کرنے والا ۔ نقل نویس (۲) کاتب ۔ خوشنویس ۔

کاتُ ۔ [ق ۔ ا ۔ مذکر] کتھا ۔

کاتا ۔ (کا ۔ تا) [ہ ۔ صف] تنا ہوا (۲) [ا ۔ مذ] دھاگا ۔ سُوت (۳) بانس کا ٹنے کا چھرا ۔

کاتا اور لے دوڑی (ا ۔ مثل) کام کرتے ہی مزدوری کا تقاضا ۔ پیٹ کے ہلکے اور متلون مزاج کی نسبت بولتے ہیں ۔ جلد باز ۔

کاتِب (کا ۔ تِب) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) کتابت کرنے والا ۔ لکھنے والا (۲) کاپی نویس ۔ محرر ۔ خوشنویس ۔ نویسندہ ۔

کاتبِ ازلی (ع ۔ ا ۔ مذ) کنایتاً اللہ تعالیٰ ۔

کاتبِ اعمال ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) انسان کا اعمال نامہ لکھنے والا فرشتہ ۔

کاتب الحروف ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) لکھنے والا ۔ کتابت کرنے والا ۔

کاتبِ تقدیر ۔ **کاتب قدرت** (کنایتاً) خدا تعالےٰ ۔

کاتبِ سِرّ (ع ۔ ا ۔ مذ) پرائیویٹ سیکرٹری ۔ نجی منشی

کاتبی (ف ۔ ا ۔ مث) نصف بازو کی ایک قسم کی واسکٹ

کاتِک ۔ (کا ۔ تِک) [ہ ۔ ا ۔ مذ] ہندی سال کا ساتواں مہینہ ۔ تقریباً ۱۵ اکتوبر سے ۱۵ نومبر تک کا زمانہ ۔

کاتِک کی کُتیا ۔ (ا ۔ مث) مستی میں آئی ہوئی کتیا ۔ (مجازاً) فاحشہ اور چھنال عورت ۔

کاتنا ۔ (کات ۔ نا) [ہ ۔ مص] چرخے پر رُوئی سے سُوت بنانا ۔ چرخے کے ذریعے روئی کے تار نکالنا ۔

کاتنا تو آتا نہیں ۔ تکّی پونیاں بنانے ۔ (ا ۔ مثل) بے جانے بوجھے کام میں دخل دینے پر کہا جاتا ہے ۔

کاتن ملتھی دیا بالے ۔ دن کھویا آلے بالے ۔ (ا ۔ مثل) مناسب وقت کو ضائع کر کے بے وقت کام شروع کرنے والے کے متعلق کہا جاتا ہے ۔

کاتی ۔ (کا ۔ تی) [ہ ۔ ا ۔ مث] سُناروں کا ایک اوزار جس سے تار یا پترا کاٹتے ہیں ۔

کاٹ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) بُرش ۔ کٹاؤ (۲) زخم ۔ گھاؤ (۳) چھانٹ ۔ قطع و تراش ۔

(۴) تیزی۔ روانی (۵) خراش۔ چھیلن (۶) بُرائی۔ بدی (۷) عداوت۔ دُشمنی۔ (۸) کتر بیونت (۹) ڈینگ۔ شیخی۔ (ق)

کاٹ پھانس (ا۔ مث) توڑ موڑ۔ کتر بیونت۔ لگائی بجھائی (۲) عیّاری۔ چالاکی۔ (۳) اُجرت میں کمی بیشی۔

کاٹ چلنا۔ (ا۔ محاورہ) شیخی بگھارنا۔ (ق)

کاٹ چھانٹ۔ (۱) قطع وبرید۔ تراش خراش۔ جوڑ توڑ۔ کتر بیونت۔ (۲) چھٹی اور کٹی ہوئی نکمی چیز۔ چھیٹن ریزہ۔

کاٹ چھانٹ کرنا (ا۔ محاورہ) (۱) قطع وبرید کرنا۔ (۲) جوڑ توڑ کرنا (۳) کمی بیشی کرنا۔ غبن کرنا (۴) بُرائی کرنا۔ دشمنی کرنا (۵) منہا کرنا (۶) اگلے پچھلے حساب میں وضع کرنا (۷) مجرا لینا۔

کاٹ دینا۔ (مص مرکب) (۱) قطع کرنا۔ (۲) (کنایۃً) رد کرنا (۳) وضع کرنا۔ (۴) قلمزد کرنا (۵) عمر بسر کرنا۔

کاٹ ڈالنا (مص مرکب) (۱) تراش دینا۔ قطع کر دینا (۲) قلمزد کر دینا (۳) اُڑا دینا۔ (۴) قلم کر دینا۔

کاٹ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زخم ڈالنا۔ چھیلنا۔ (۲) پانی کا اپنے آپ راستہ بنا لینا (۳) توڑ کرنا۔ تردید کرنا۔ (۴) تراشنا۔ کاٹنا۔ بُرش کرنا۔

کاٹ کُوٹ۔ (ا۔ مث) (۱) چیر پھاڑ۔ جرّاحی (۲) کمی بیشی۔ وضع۔ مجرا۔ کترن چھانٹ

کاٹ کُوٹ کر۔ کاٹ کُوٹ کے۔ (ا۔ تابع فعل) وضع کر کے۔ کمی بیشی کر کے۔ مجرا کر کے۔

کاٹ کھانے کو دوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بدمزاجی سے جواب دینا (۲) تندمزاجی اور تُرش روئی سے پیش آنا (۳) بات بات پر آمادۂ جنگ ہونا۔

کاٹا۔ (کا۔ ٹا) [ہ۔ صف] ڈسا ہوا، کاٹا ہوا (۲) (مذ) چوٹ۔ مار۔ زخم۔

کاٹا اور اُلٹ گیا (ا۔ محاورہ) ڈس کر پلٹی کھا جانا۔ سانپ کا قاعدہ ہے کہ آدمی کو کاٹ کر پلٹ جاتا ہے جس سے اس کا زہر زخم میں بھر جاتا ہے اس وجہ سے اس کا اطلاق ایسے موذی شخص یا جانور پر ہوتا ہے جو نقصان پہنچا کر محض نا آشنا بن جائے۔

کاٹَک۔ (ق۔ صف) دہشت ناک۔

کاٹن۔ (Cotton)۔ (کا۔ ٹن) [انگ۔ ا۔ مث] کپاس۔ پنبہ (۲) [صف] روئی کا (کپڑا)

کاٹنا (کاٹ۔ نا) [اُر۔ مص] (۱) تراشنا۔ قاش اتارنا (۲) شاخ قلم کرنا۔ درخت چھانٹنا۔ (۳) قینچی سے کترنا (۴) قطع کرنا (۵) ڈسنا۔ (۶) منہ مارنا۔ دانت مارنا (۷) زخم کرنا (۸) دور کرنا۔ چھوڑنا (۹) القط کرنا (۱۰) گزارنا۔ بسر کرنا (۱۱) ضائع کرنا۔ گنوانا۔ (۱۲) حلال کرنا۔ ذبح کرنا۔ گردن مارنا (۱۳) طے کرنا۔ قطع مسافت کرنا (۱۴) فیصلہ کرنا۔ چکانا۔ (۱۵) وضع کرنا۔ منہا کرنا (۱۶) کمیشن دینا (۱۷) منسوخ کرنا۔ قلم پھیرنا۔ (۱۸) تردید کرنا۔ (۱۹) شرم دلانا۔ شرمانا (۲۰) بھگتنا۔ بھرنا۔ پورا کرنا (۲۱) آگے سے نکل جانا (۲۲) ڈبے کو ریل گاڑی سے جُدا کرنا (۲۳) چوری پانی لینا۔ بیچ میں بولنا۔

کاٹنے کو دوڑنا (ا۔ محاورہ) (۱) دیکھیے کاٹ کھانے کو دوڑنا (۲) ناگوار گزرنا۔ (۳) ویران اور اُجاڑ معلوم ہونا۔

کاٹو تو خون نہیں۔ کاٹو تو لہو نہیں۔ (ا۔ محاورہ) خوف کے باعث بدن میں لہو کی بوند نہیں رہی۔ شدید صدمہ گزرنے اور خوف طاری ہونے کے موقع پر بولتے ہیں۔

کاٹھ (کا۔ ٹھ) [ہ۔ مذ] (۱) لکڑی۔ چوب (۲) ایک بھاری اور موٹا لٹھ جس میں مجرموں کے پاؤں ٹھونکنے کے لیے چھید کر دیتے ہیں۔ (۳) (صف) سخت۔ دُرشت۔ دُشوار (۴) کندۂ ناتراش۔ بے وقوف (۵) بے درد۔ بے رحم۔ کٹھور۔

کاٹھ پُتلی۔ (ا۔ محاورہ) عام طور پر کٹھ پتلی کہا جاتا ہے۔ لکڑی کی بنی ہوئی پتلی۔ لکڑی کی گڑیا۔ لُعبت چوبیں۔

کاٹھ چبانا۔ (ا۔ محاورہ) تنگی میں بسر کرنا۔ مشکل سے بسر اوقات کرنا۔

کاٹھ کا۔ (ا۔ صف) (۱) لکڑی کا بنا ہوا۔ چوبیں (۲) بے وقوف (کاٹھ کا اُلّو کا مخفف)

کاٹھ کا اُلّو۔ (۱) بے وقوف۔ احمق۔ نادان۔ کندۂ ناتراش۔ گاؤدی (۲) منحوس۔

کاٹھ کا گھوڑا (۱) لکڑی کا بنا ہوا گھوڑا (۲) لنگڑے آدمی کی لاٹھی یا سہارا۔

کاٹھ کباڑ۔ (ا۔ مذ) نکما اسباب۔ ٹوٹا ہوا اسباب۔

کاٹھ کٹول بانسلی۔ (ا۔ مذ) بچوں کا ایک کھیل جس میں آنکھ مچولی کی طرح آنکھیں بند کرتے اور لکڑی کو چھوتے پھرتے ہیں۔ اس کھیل میں جو چور بنتا ہے۔ کہتا ہے "کاٹھ کٹول بانسلی جھنبیری میرا نام"

کاٹھ کوڑا چلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کاٹھ میں دینے اور کوڑے مارنے کا اختیار ہونا۔ (۲) زور چلنا۔ صاحب حکومت ہونا۔

کاٹھ کی گھوڑی۔ (ا۔ مث) جنازہ۔ ارتھی۔ تابوت۔

کاٹھ کی مورتی اور چندن ہار۔ (ا۔ مثل) (۱) بدشکل آدمی کا بناؤ سنگار کرنا۔ (۲) تعجب اور بد اقبالی کا اظہار۔

کاٹھ کی ہنڈیا بار بار نہیں چڑھتی۔ (ا۔ مثل) جھوٹ اور دغا بازی ہمیشہ نہیں چل سکتی۔ ناپائیدار شے کا اعتبار نہیں ہوتا۔

کاٹھ کے گھوڑے دوڑانا۔ (ا۔ محاورہ) بے ہودہ باتیں بنانا۔

کاٹھ میں پاؤں پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) بیڑی کا پہنایا جانا (۲) کنایۃً، پابندی ہونا۔

کاٹھ ہو جانا (ا۔ محاورہ) بالکل بے حس وحرکت ہو جانا۔ خاموش ہونا (۲) اکڑ جانا۔ سخت ہو جانا۔ پتھر ہو جانا۔

کاٹھی۔ (کا۔ ٹھی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) جسم۔ جسامت (۲) ڈھانچ۔ قالب۔ (۳) تلوار کا نیام۔ میان۔ غلاف۔ (۴) گھوڑے کا چمڑے کا زین جس کے نیچے لکڑی ہوتی ہے۔

کاٹھی دَھرنا۔ کاٹھی کسنا۔ (ا۔ محاورہ) گھوڑے پر زین یا کاٹھی رکھ کر اُسے تیار کرنا۔

کاٹھی خالی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) گھوڑے کی سواری کا ایک فن، زین چھوڑ کر ایک طرف کی رکاب پر آ جانا تاکہ حریف کا وار خالی جائے۔

کاٹی اُنگلی پر نہ مُوتنا۔ [اُر۔ مثل] نہایت سخت دلی اور بے رحمی کا اظہار۔ (۲) ذرا سا کام کر کے نہ دینا (۳) بہت بے درد ہونا۔

کاٹے باڑھ نام تلوار کا۔ لڑے فوج نام سردار کا۔ [ہ - ا۔ مثل] چھوٹوں کی کارگزاری سے بڑوں کا نام ہو جاتا ہے۔
کاٹے کا منتر نہیں (ا۔ مثل) کسی کی ایذارسانی کا دفعیہ نہ ہونے اور بڑے عیّار ہونے کی جگہ بولا جاتا ہے۔
کاٹے کٹے ناٹانے ٹلے۔ کاٹے کٹے نہ مارے مرے۔ [ا۔ مثل] (۱) نہایت سخت جان ہے (۲) بڑا دشوار کام ہے۔
کاٹے کھانا۔ (اُر۔ محاورہ) (۱) نہایت ناگوار گذرنا (۲) خوفناک معلوم ہونا۔ (۳) تکلیف دینا۔ آزار رساں ہونا۔
کاٹے گا۔ (ا۔ محاورہ) کمزور آدمی غصّہ دکھائے تو طنزاً کہتے ہیں۔
کاٹے نہ کٹنا۔ [اُر۔ محاورہ] دُوبھر ہونا۔ اجیرن ہونا۔ کٹھن اور سخت ہونا کسی طرح تمام نہ ہونا۔
کاج۔ [ہ - ا۔ مذ] (۱) کام۔ کار۔ (۲) بٹن کا گھر۔ (۳) بیاہ شادی کا کاروبار خوشی کا کام۔
کاج بنانا۔ (ا۔ محاورہ) بوتام کا گھر بنانا۔ بٹن کے لیے کسی کپڑے میں سوراخ بنانا۔
کاجَل۔ (کا۔ جَل) [ہ - ا۔ مذ] چراغ کا دُھواں جو آنکھوں میں لگایا جاتا ہے۔ دُودِ چراغ۔
کاجل اُڑانا۔ (ا۔ محاورہ) کاجل صاف کر دینا۔ نشان مٹا دینا۔
کاجل پارنا (ا۔ محاورہ) چراغ کی لَو پر سرپوش رکھ کر کاجل اکٹھا کرنا۔
کاجل دینا۔ کاجل سارنا۔ (ا۔ محاورہ) آنکھوں میں کاجل لگانا۔
کاجل کا تِل۔ (ا۔ مذ) وہ خال جو خوبصورت لوگ خوشنمائی کے لیے کاجل سے اپنے رخساروں پر بنا لیتے ہیں۔
کاجل کی کجلوٹی اور پھولوں کا سنگار (ا۔ مثل) بدصورت جب بناؤ سنگار کرتا ہے تو ایسے موقع پر بولتے ہیں۔ کالی رنگت پر حسن چمکانے کا اظہار۔
کاجل کی کجلوٹی (ا۔ مث) وہ برتن جس میں عورتیں کاجل رکھتی ہیں۔
کاجل کی کوٹھڑی (ا۔ مث) (۱) کاجل اکٹھا کرنے کا مکان (۲) بدنامی کا گھر۔ عیب لگنے کی جگہ۔
کاجل کی کوٹھڑی میں دھبّے کا ڈر (ا۔ مثل) بدنام جگہ جانے میں بدنامی لازمی ہے۔
کاجل کی کوٹھڑی میں جائے گا اُسے ٹیکا لگے گا۔ (مثل) بُری صحبت یا بدنام جگہ جانے سے بدنامی ہی ہوتی ہے۔
کاجنا۔ (کاج - نا) [ق۔ مص] بجنا۔
کاجُو۔ (کا - جُو) [ہ - ا۔ مذ] ایک قسم کا درخت اور اس کا پھل جو دواؤں میں کام آتا ہے۔
کاجو بھوجو۔ [اُر۔ صف] (۱) نہایت نازک اور کمزور چیز۔ ناپائدار (۲) دکھانے کا۔ جلد ٹوٹنے والا (یہ لفظ کاج اور بھوج پتر سے بگڑ کر بنا ہے)
کاچا۔ [ق۔ صف] کچا۔
کاچھ۔ [ہ - ا۔ مذ] (۱) زانو کے اُوپر کا حصّہ۔ جانگھ۔ (۲) جانگھیا۔ کاچھا۔ آدھا گھٹنا (۳) بھیس۔ لباس۔ رُوپ بنانا۔

کاچھ کچھنا۔ (ا۔ محاورہ) سوانگ بھرنا۔ بھیس بدلنا۔
کاچھ کھولنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ننگا ہونا۔ لنگوٹا کھولنا۔ ازار بند کھولنا۔ لہنگا اُتارنا۔ (۲) بے حیا اور بے شرم بننا (۳) جماع کرنا۔
کاچھا۔ (کا - چھا) [ہ - ا۔ مذ] جانگھیا۔ گھٹنا۔
کاچھن۔ (کا - چھن) [ہ - ا۔ مث] (۱) کاچھی کی بیوی (۲) سبزی فروش عورت۔ (۳) مالن۔
کاچھی۔ (کا - چھی) [ہ - ا۔ مذ] ہندو کنجڑا۔ ہندو سبزی فروش۔
کاخ۔ [ف - ا۔ مذ] (۱) بلند عمارت۔ محل۔ ایوان۔ قصر (۲) بالاخانہ۔
کاڈ (Cod) [انگ - ا۔ مث] ایک قسم کی بڑی بحری مچھلی جس کا تیل نکالا جاتا ہے۔
کاذِب۔ (کا - ذِب) [ع - صف] دروغ گو۔ جھوٹا۔ صادق کا نقیض۔
کار (Car) [انگ - ا۔ مث] (۱) موٹر کار (۲) گاڑی۔
کار۔ [ف - ا۔ مذ] (۱) کام کاج۔ دھندا۔ فعل۔ کرتوت (۲) ہنر۔ پیشہ (۳) زراعت کھیتی باڑی۔ (۴) جنگ وجدل۔ لڑائی۔ (۵) مطلب۔ مراد۔ مقصد (۶) مصروفیت شغل۔ (۷) معاملہ۔ بیوپار (۸) شادی کی تقریب (۹) غرض۔ واسطہ۔
کار آزمودہ۔ (ف۔ صف) تجربہ کار۔ آزمودہ کار۔ جہاں دیدہ۔ واقف کار۔
کار آفریں۔ (ف۔ صف) کام کا پیدا کرنے والا۔ (مجازاً) خدا تعالٰے۔
کار آگاہ۔ (ف۔ صف) کام کی حقیقت سے واقف۔ خبردار۔
کار آمد (ف۔ صف) مفید مطلب۔ کام کا آدمی۔ کام آنے والا۔ سودمند، فائدہ مند چیز۔ ضروری۔
کار آموز۔ (ف۔ صف) کام سیکھنے والا۔ (Apprentice)
کار آموزی۔ نوکر ہونے سے مستقل ہونے تک کا درمیانی وقفہ (Apprenticeship)
کار امروز بفردا مگزار۔ (ف۔ مثل) آج کا کام کل پر نہ چھوڑ۔
کار برآری (ف۔ ا۔ مث) کام نکالنا۔ مطلب براری۔
کار از دست رفتہ (ف۔ ا۔ مذ) وہ کام جو ہاتھ سے نکل گیا یا ہو گیا۔
کار از دست رفتہ۔ تیر از کمان جستہ باز نمی آید (ف۔ مثل) جو بات ہو چکی اس پر افسوس کرنا فضول ہے۔
کار برآر (ف۔ صف) مطلب پرست۔ کام نکالنے والا۔
کار بند (ف۔ صف) (۱) تعمیل کرنے والا۔ مطیع۔ فرماں بردار۔ (۲) عمل میں لانے والا (ہونا کے ساتھ)
کار بوزینہ نیست نجاری۔ (ف۔ مثل) بندر کا کام آرہ کشی نہیں۔ جس کا کام اسی کو ساجے اور کرے تو ٹھینگا باجے ہر کسے را بہر کارے ساختند۔
کار پرداز۔ (ف۔ صف) کارکن۔ منتظم۔ سربراہ کار۔ کارندہ۔ گماشتہ۔ منصرم۔ کارندہ۔ مہتمم۔
کار پردازی (ف۔ ا۔ مث) (۱) اہتمام۔ کارروائی۔ سربراہی، کارندگی۔ گماشتہ گری۔
کار ثواب۔ (ف - ع - ا۔ مذ) نیک کام۔ بھلائی کا کام۔ للّٰہی کام
کار جوئی۔ (ف۔ ا۔ مذ) معرکے کا کام، کار عظیم۔ مہم۔ اولوالعزمی۔ ہمت۔ ارادہ۔ انگ (Enterprise)
کار چوب۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) وہ لکڑیاں یا اوزار جن پر جولاہے تانی پھیلا کر بُنتے ہیں۔ (۲) ایک قسم کا کشیدہ جو لکڑی کے چوکھٹے پر پھیلا کر کاڑھا جاتا ہے۔

(۳) زردوز۔ کشیدہ کار (۴) زردوزی۔

کارچوبی۔ (ف۔ا۔مث) گُلکاری۔ زردوزی۔ کشیدہ کاری۔ زردوزی کیا ہوا۔

کارِخانگی (ف۔ا۔مذ) نج کا کام۔ ذاتی معاملات

کارخانہ۔ (۱) کام کرنے کی جگہ۔ چیزوں کے بنانے اور تیار کرنے کا مقام۔ (۲) دُکان۔ کوٹھی۔ (۳) ایک قسم کی اُونچی چوکی جس پر بیٹھ کر گوٹہ کناری بُنتے ہیں۔ (۴) جولاہوں کا کرگھا۔ (۵) کاروبار۔ کام کاج (۶) مطلب۔ حساب۔ (۷) نیچر۔ خدائی کاروبار۔ خدا کی قدرت۔

کارخانۂ الٰہی۔ (ف۔ ع۔ا۔ مذ) خدائی کام۔ معاملاتِ خدا۔ قدرتِ خدا۔

کارخانہ پھیلانا۔ (ا۔ محاورہ) کاروبار شروع کرنا۔ کاروبار کو وسعت دینا۔

کارخانہ دار۔ (ف۔صف) (۱) کارخانے کا مالک۔ وہ شخص جس کا کاروبار ہو۔ (۲) خانساماں۔ داروغۂ باورچی خانہ (۳) میرسامان۔ بکاول۔

کارِخیر۔ (ف۔ع۔ا۔مذ) (۱) نیکی کا کام۔ ثواب یا بھلائی کا کام (۲) فاتحہ خیر (۳) اصطلاحاً لڑکی کا نکاح۔ کنیا دان۔

کاروار۔ (ع۔صف) عہدیدار۔ حاملِ منصب دار۔ تجربہ کار۔ واقف کار۔

کاردان۔ (ف۔صف) (۱) تجربہ کار۔ واقف کار۔ (۲) ہنرمند۔ کاریگر (۳) قدردان کارشناس۔ معاملہ فہم۔

کاردانی (ف۔ا۔مث) معاملہ فہمی۔ واقف کار ہونا۔

کارروائی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) کام چلانا۔ اجرائے کار۔ کارگری۔ (۲) کام کاج۔ (۳) تعمیل۔ کارگذاری۔ برتاؤ۔ (۴) قانون۔ ضابطہ۔ (۵) انتظام۔ بندوبست۔ اہتمام۔ پیروی۔ (۶) (قانون) رُوئداد عدالت۔ روبکاری۔

کارروائی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کارگذاری کرنا۔ کام چلانا (۲) عمل کرنا۔ تعمیل کرنا۔ (۳) فرض ادا کرنا۔ (۴) مطلب نکالنا۔ پیروی مقدمہ کرنا۔

کارزار۔ (ف۔ا۔ مذ) لڑائی۔ جنگ۔ معرکہ۔ پیکار۔

کارساز۔ (ف۔صف) (۱) کام بنانے والا۔ کام سنوارنے والا (۲) صانع۔ قادرِ مطلق۔

کارسازی (ف۔ا۔مث) (۱) کام کرنا۔ کام بنانا۔ (۲) صنعت۔ ہُنر۔ حرفت (۳) چالاکی۔ عیاری۔ دغابازی۔ دھوکا بازی۔

کارسنج۔ (ف۔صف) (۱) دانا۔ صاحب لیاقت (۲) کام سے واقف۔ معاملہ فہم۔

کارشناس۔ (ف۔صف) کارآموزدہ۔ تجربہ کار۔ کام جاننے والا۔

کارستانی (ف۔ا۔مث) شرارت، چالاکی۔ عیاری۔ سازش۔

کارفرما۔ (ف۔صف) (۱) کام لینے اور کام بنانے والا۔ حکم کرنے اور چلانے والا۔ کمانڈر (۲) بادشاہ۔ اُستاد۔

کارکردگی (ف۔صف) کارگذاری (Efficiency) اچھا کام۔

کارکردہ۔ (ف۔صف) آزمودہ۔ تجربہ کار۔

کارکن (ف۔صف) کام کرنے والا۔ کارندہ۔ عامل۔

کارگاہ (ف۔ا۔مث) (۱) کام کرنے کی جگہ۔ کارخانہ (۲) جولاہوں کا کرگھا۔

کارگاہِ ہستی۔ (ف۔ا۔مث) دُنیا۔ جہان۔

کارگر۔ (ف۔صف) (۱) مؤثر۔ سریع التاثیر۔ تیر بہدف (۲) فائدہ مند۔ سُودمند۔ (۳) مہلک۔ بھاری۔ گہرا۔ (۴) کام کرنے والا۔ ہنرمند۔

کارگر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) موثر ہونا (۲) مفید ہونا (۳) کاری ہونا۔

کارگزار۔ (ف۔صف) کام کرنے اور حکم بجا لانے والا۔ خدمت گزار (۲) چالاک (۳) حاجت روا۔

کارگُزاری۔ (ف۔ا۔مث) (۱) خدمت گزاری۔ فرماں بُرداری۔ تعمیل (۲) خدمت۔ نوکری (۳) ہوشیاری۔ مستعدی۔

کارگُزاری پر پانی پھر جانا۔ (ا۔ محاورہ) اچھے کام کا صلہ نہ ملنا۔ اچھا کام خراب کر دینا۔

کارگُزاری دکھانا۔ (ا۔ محاورہ) اچھا کام کرنا۔ مستعدی دکھانا۔

کارِمردانہ۔ (ف۔ا۔مذ) بہادری کا کام۔ جرأت کا کام۔ مردانہ کام۔

کارمَنْد۔ (ف۔صف) کام کرنے والا۔ خدمت گار۔

کارنامہ۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) جنگ نامہ (۲) تمغۂ بہادری (۳) تاریخی واقعات۔ (۴) ضابطہ۔ قانون سلطنت۔ آئین۔ (۵) غیر معمولی کام۔ یادگاری کام۔

کارِنمایاں۔ (ف۔ا۔مذ) بڑا کام۔ اہم کام۔

کاروبار۔ (ف۔ا۔مذ) کام کاج۔ دھندا۔ شغل (۲) لین دین۔ بنج بیوپار۔

کاروباری۔ (ف۔ا۔مث) (۱) کام کاج کا آدمی (۲) کارندہ۔ مہتمم۔ منصرم۔ (۳) تاجر۔ سوداگر (۴) مطلب کی بات کرنے والا۔

کارے وارد۔ (ف۔ مذ) بہت مشکل ہے۔ کوئی خالہ جی کا گھر نہیں۔

کارے نہ مشلے۔ (ا۔ تابع فعل) حاصل نہ حصول۔ یُونہی۔ فضول۔

کاربانک (Carbonic) کاربانک (انگ۔صف) کاربن سے منسوب

کاربانک ایسڈ گیس ((Carbonic Acid Gas)) وہ زہریلی ہوا جو زندہ حیوانات کی سانس اور نباتات سے بکثرت نکلتی ہے اور آگ جلنے سے بھی پیدا ہوتی ہے۔

کاربن (Carbon) (کار۔بَن) [انگ۔ا۔مذ] (۱) خالص کوئلہ۔ کوئلے کی اصل (۲) ایک عنصر جو ہیرے کوئلے وغیرہ کی شکل میں پایا جاتا ہے۔ (۳) برقی لیمپوں میں کاربن کی قلم۔

کاربن پیپر (Carbon Paper) (انگ۔مذ) وہ کاغذ جس کے ایک طرف مسالہ لگا ہوتا ہے اور اس کے ذریعے کسی تحریر کی نقل اُتاری جاتی ہے۔

کاربنکل۔ (Carbuncle) ۔ (کار۔بَنْ۔کل) [انگ۔ا۔مذ] (۱) ایک قسم کا پھوڑا۔ راج پھوڑا۔ گوشت خور پھوڑا۔ لعل خوش رنگ (۲) شب چراغ۔

کاربین۔ (کار۔بین) [اُر۔ا۔مذ] ایک قسم کی بندوق۔

کارپوریشن (Corporation) ۔ (کار۔پو۔رے۔شَن) [انگ۔ا۔مث] (۱) سند یافتہ جماعت (۲) وہ جماعت یا کمیٹی جو قانوناً کسی کام کے کرنے کی مجاز ہو (۳) بڑی میونسپل کمیٹی۔

کارپورل۔ (Corporal) (کار۔پوُ۔رل) ۔ [انگ۔ا۔مذ] دفعدار فوج کا ایک چھوٹا عہدہ دار۔

کارتوس۔ (کار۔توس) [اُر۔ا۔مذ] بارود بھری گولی جسے بندوق میں بھر کر سر کرتے ہیں (انگ) ((Cartridge)) کارٹ رِج کا بگاڑ۔

کارٹون ۔ (Cartoon) (کاژ ۔ ٹون) [انگ ۔ ا ۔ مذ] تصویر کے ذریعے کسی کا خاکہ اڑانا ۔ مزاحیہ تصویر ۔

کارٹونسٹ (Cartoonist) ۔ (کار ۔ ٹُو ۔ نِسٹ) [انگ ۔ ا ۔ مذ] کارٹون بنانے والا ۔

کارج ۔ (کا ۔ رَج ، کارِج) [س ۔ ا ۔ مذ] کام کاج (۲) تقریب (۳) غرض ۔ مطلب ۔ مقصد ۔ مدعا (۴) باعث ۔ سبب (۵) پیشہ ۔ حرفہ (۶) شادی کی تقریب ۔

کارج رچنا ۔ (ا ۔ محاورہ) شادی بیاہ کا سلسلہ شروع ہونا ۔ تقریب کرنا ۔

کارد ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) چاقو ۔ چھری ۔ چھرا ۔

کارڈ ۔ (Card) (انگ ۔ ا ۔ مذ) (۱) پوسٹ کارڈ وہ سرکاری کاغذ جس پر کچھ لکھ کر بذریعہ ڈاک بھیجا جاتا ہے ۔ (۲) تاش کا پتا ۔ (۳) موٹے کاغذ کا ٹکڑا ۔

کارڈ بورڈ ۔ (Card Board) موٹے کاغذ کا تختہ ۔ پٹھا ۔ گتا ۔

کارڈرائے ۔ (Corduroy) ۔ [انگ ۔ ا ۔ مذ] ایک موٹا سوتی یا مخمل کپڑا ۔

کارسپانڈنٹ ۔ (Correspondent) (انگ ۔ صف) مضمون نگار ۔ نامہ نگار ۔

کارسپانڈنس ۔ (Correspondence) (انگ ۔ ا ۔ مذ) خط و کتابت ۔ مراسلت ۔

کارک ۔ (Cork) ۔ [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ایک درخت کی چھال جس سے بوتلوں وغیرہ کے ڈاٹ بنائے جاتے ہیں ۔

کارَن ۔ (کا ۔ رَنْ) [ہ ۔ ا ۔ مذ] سبب ۔ واسطے ۔ باعث ۔ پہ ۔ خاطر ۔

کارنجہ ۔ (کا ۔ رَنْ ۔ جَہ) [ق ۔ ا ۔ مذ] چھوٹا حوض ۔

کارندہ ۔ (کا ۔ رِنْ ۔ دَہ) [ف ۔ صف] محنتی ۔ کام کرنے والا ۔ (مذ) مزدور ۔ کارکن ۔ سربراہ ۔ منیجر ۔ ایجنٹ ۔ مختار ۔ گماشتہ ۔

کارنس (Cornice) (کار ۔ نِس) [انگ ۔ ا ۔ مذ] دیوار کی کنگنی ۔ منڈیر ۔

کارن فلور ۔ (Cornflour) ۔ (کارن ۔ فْ ۔ لور) [انگ ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کا چاول کا آٹا ۔

کارنے ۔ (ا ۔ ق ۔ مذ) ۔ سبب ۔ کارن ۔

کارنیوال ۔ (Carnival) ۔ (کارْ ۔ نی ۔ وال) [انگ ۔ ا ۔ مذ] کیتھولک عیسائیوں کا جشن ۔ جشن عیش و عشرت ۔ رنگ رلیاں ۔

کارواں ۔ (کار ۔ واں) [ف ۔ ا ۔ مذ] قافلہ ۔ مسافروں کی جماعت ۔

کارواں سالار ۔ (ف ۔ صف) ۔ قافلے کا سردار ۔ میر قافلہ ۔

کارواں سرا ۔ کارواں سرائے ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) ۔ قافلہ اُترنے کی یا ٹھہرنے کی جگہ ۔

کاری ۔ (کا ۔ رِی) [ف ۔ صف] مہلک ۔ کارگر ۔ کام تمام کرنے والا ۔ گہرا ۔ بھاری ۔ باثر ۔ کارآمد ۔ باقاعدہ ۔

کاری (کری صحیح) (Curry) [انگ ۔ ا ۔ مذ] شوربے دار ترکاری اور گوشت ۔ ماکولات خوردنی ۔ ملا ہوا ۔ گاڑھا شوربا ۔

کاریز ۔ (کا ۔ ریز) [ف ۔ ا ۔ مث] کھیتوں کو پانی دینے کی بند نالی جو چھوٹی نہر (بلوچستان میں آبپاشی کا یہی ذریعہ ہے) ۔

کاریگر ۔ (کا ۔ رِی ۔ گَر) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) ہنرمند ۔ پیشہ ور ۔ دستکار ۔ کام بنانے والا ۔ (۲) اُستاد فن ۔ ماہر (۳) کامل ۔ ہوشیار ۔ سمجھ دار ۔ (۴) موچی ۔ معمار ۔ لوہار وغیرہ (۵) کام کو خوب سمجھنے والا ۔

کاریگری ۔ (کا ۔ رِی ۔ گَ ۔ رِی) [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) ہنرمندی ۔ دستکاری ۔ پیشہ ۔ حرفت (۲) اُستادی ۔ ہوشیاری (طنزاً) بےسلیقگی ۔ نادانی ۔

کاڑا ۔ [ق ۔ ا ۔ مذ] کاڑھا ۔ جوشاندہ ۔

کاڑھا ۔ (کا ۔ ڑھا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] وہ جوش دی ہوئی گرم دوائیں جو زچہ کو پلاتے ہیں ۔ اجوائن ۔ (۲) جوشاندہ ۔

کاڑھنا ۔ (کاڑھ ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) نکالنا ۔ (۲) باہر کرنا (۳) کھینچنا (۴) کشید کرنا ۔ (۵) جوش دینا (۶) سوئی کا کام کرنا (۷) اُدھار لینا (۸) انتخاب کرنا (۹) نقشہ کھینچنا ۔ (۱۰) موقوف کرنا (۱۱) پیٹ گرانا ۔ (۱۲) دلیں نکال دینا (۱۳) جالی کا حلقہ سینا ۔ (۱۴) کپڑے پر بیل بوٹے بنانا ۔

کاڑی ۔ [ق ۔ ا ۔ مث] تنکا ۔ تیلی ۔

کاڑی کپٹ ۔ [ق ۔ ا ۔ مذ] کوڑا کرکٹ ۔

کاس ۔ [ق ۔ ا ۔ مذ] کاس گائے ۔ بھینس یا بکری کا تھن ۔ (۲) جنوبی ہند کے ایک سکہ کا نام ۔

کاسب ۔ (کا ۔ سِبْ) [ع ۔ صف] کسب کرنے والا ۔ جمع ۔ کاسبین ۔

کاست ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] کمی ۔ گھٹاؤ ۔ بے کم و کاست میں مستعمل ہے ۔

کاستیا ۔ (کا ۔ سَت ۔ یا) (ق ۔ ا ۔ مث) ورانتی ۔

کاسٹ ۔ (Cast) ۔ [انگ ۔ ا ۔ مث] ایکٹروں کی جماعت جو کسی کھیل میں کام کرے ۔

کاسٹنگ ووٹ (Casting Vote) (کاس ۔ ٹنگ ۔ ووٹ) [انگ ۔ ا ۔ مذ] صدر کا ووٹ ۔ رائے فیصل جو دو برابر کے فریقوں میں فیصلہ کرے ۔

کاسٹر آئل ۔ (انگ ۔ مذ) ارنڈی کا تیل ، جو دست آور ہے ۔

کاسد ۔ (کا ۔ سِدْ) [ع ۔ صف] کھوٹا ۔ غیر خالص ۔ ناقص ۔ جس کا رواج نہ ہو ۔

کاسر ۔ (کا ۔ سِرْ) [ع ۔ صف] توڑنے والا ۔ جمع ۔ کاسرین ۔

کاسر ریاح ۔ (ع ۔ صف) ریاح کو توڑنے والا ۔

کاسف ۔ (ع ۔ مث) بُرے ۔ بدقسمتی کے (دن)

کاسمیٹکس (Cosmetics) (کاس ۔ مے ۔ ٹکس) [انگ ۔ ا ۔ مث] آرائش جمال کی اشیاء ۔ غازہ ۔ اُبٹن وغیرہ ۔

کاسنی ۔ (کاس ۔ نی) [ف ۔ ا ۔ مث] ایک دوا کا نام جو سرد اور دافع بخار ہے ۔ ایک رنگ ۔

کاسنی رنگ ۔ سُرخی مائل نیلا رنگ ۔ بنفشی ۔

کاسہ ۔ (کا ۔ سَہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) کٹورا ۔ پیالہ ۔ بادیہ (۲) بھیک کا ٹھیکرا ۔ (۳) نقارہ ۔ دھونسا (۴) طعام ۔ خاصہ ۔

کاسہ باز ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) شعبدہ باز ۔ بازی گر کنایتاً مکار ۔ حیلہ باز ۔

کاسہ بھر کھانا اور رسا بھر چلنا۔ (ا۔ مثل) زندگی گزارنا (۲) پیٹ بھر کر کھانا اور کام تھوڑا کرنا۔

کاسۂ پشت۔ (ف۔ صف) بہت بوڑھا جس کی کمر جھک گئی ہو، کبڑا (۲) کچھوا (۳) کنایتاً آسمان۔

کاسۂ چشم۔ (ف۔ ا۔ مذ) آنکھ کا حلقہ۔

کاسۂ سر۔ (ف۔ ا۔ مذ) سر کا پیالہ۔ کھوپری۔

کاسۂ گدائی۔ (ف۔ ا۔ مذ) بھیک کا ٹھیکرا۔ پیالہ۔ کچکول۔

کاسہ لیس۔ (ف۔ صف) (۱) جھوٹے برتن چاٹنے والا۔ خوشامدی۔ چاپلوس۔ (۲) پس خوردہ خور (۳) فقیر۔ گداگر (۴) حریص۔ لالچی۔ لوبھی۔

کاسہ گر۔ (ف۔ ا۔ مذ) پیالہ بنانے والا۔ کوزہ گر۔ کمہار۔

کاش۔ کاشکے۔ (ف۔ صف) تمنا اور افسوس کا کلمہ۔ خدا کرے! کیا اچھا ہوا۔ حسرت و خواہش کے موقع پر بولا جاتا ہے۔

کاشانہ۔ (کا۔ شا۔ نہ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) چھوٹا سا گھر۔ جھونپڑا (۲) آشیانہ۔ گھونسلا۔

کاشانی۔ (کا۔ شا۔ نی) [ف۔ صف] (۱) ایران کے شہر کاشان کا رہنے والا۔ اس شہر سے منسوب (۲) مونث، ایک عمدہ قسم کی مخمل۔

کاشت۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) زراعت۔ کھیتی باڑی (۲) جوتی ہوئی زمین کھڑا کھیت (۳) موروثی زمین۔ قبضۂ زمین۔

کاشت کار۔ (ف۔ ا۔ مذ) کسان۔ زمیندار۔ کھیتی باڑی کرنے والا۔ مزارع۔ اسامی۔

کاشت کار باستحقاق حقہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) موروثی اسامی۔ مستقل آسامی۔

کاشت کاری۔ (ف۔ ا۔ مذ) کھیتی باڑی۔ زراعت۔ قلبہ رانی۔

کاشتہ۔ (ف۔ صف) بویا ہوا۔ جوتا ہوا۔

کاشف۔ (کا۔ شِف) [ع۔ صف] کھولنے والا۔ ظاہر کرنے والا۔

کاظم۔ (کا۔ ظِم) [ع۔ صف] غصہ پی جانے والا۔ (۲) (مذکر) امام موسیٰ رضا کا لقب۔

کاغذ۔ کاغَذ۔ [ف۔ ا۔ مذ] (۱) قرطاس۔ پیپر (۲) پرچہ۔ پُرزہ۔ رقعہ (۳) چٹھی۔ خط (۴) (مُر) نوشتہ۔ تحریر۔ دستاویز۔ تمسک (۵) اخبار۔ پرچہ اخبار۔ (۶) ورق (۷) روزنامچہ۔ اعمال نامہ (۸) ہنڈی کا غذ زر۔

کاغذ پتر۔ (۱) خط۔ پتر۔ چٹھی۔ (۲) دستاویز۔ تحریر۔ سند۔

کاغذ پر چڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) درج رجسٹر کرنا۔ بہی میں لکھنا۔

کاغذ سا۔ (ا۔ محاورہ) پتلا۔ باریک۔ نازک۔ نہایت ہلکا اور پتلا۔

کاغذ سیاہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خوب لکھ کر کاغذ بھرنا (۲) (طنزاً) کاغذ خراب کرنا (۳) نکمی باتیں لکھنا۔

کاغذ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دستاویز لکھنا۔ تمسک لکھنا (۲) ہبہ لکھنا (۳) کوئی چیز کسی کے نام پر لکھ دینا۔

کاغذ کھولنا۔ (ا۔ محاورہ) بھید کھولنا۔ عیب ظاہر کرنا۔ عیب تلاش کرنا۔

کاغذ کھیوٹ۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ کاغذ جو پٹواری سالانہ تیار کرتا ہے۔

کاغذ کی ناؤ۔ (ف۔ ا۔ مذ) (کنایتہً) ناپائدار چیز۔ فانی۔ کمزور۔ بے اصل بات۔

کاغذ کی ناؤ آج نہ ڈوبی کل ڈوبی۔ (ا۔ مثل) بے اصل اور ناپائدار شے کے وجود کا کچھ اعتبار نہیں۔ بے اصل بات کو قیام نہیں ہوتا۔

کاغذ کی ناؤ بہانا۔ (ا۔ مثل) بے سود تدبیر کرنا۔ بے نتیجہ اور ناپائیدار کام کرنا۔

کاغذ کی ناؤ کب تک بہے گی۔ (ا۔ مثل) دھوکے سے کام نہیں چلتا۔ ایک نہ ایک دن قلعی کھل جاتی ہے۔

کاغذ کی ناؤ میں کون پار اُترا ہے؟ (ا۔ مثل) ناپائیدار سہارے پر کیا بھروسہ؟

کاغذ کے (کاغذی) گھوڑے دوڑانا۔ (ا۔ محاورہ) جا بجا خطوط بھیجنا خط و کتابت کرنا۔

کاغذ گیر۔ (ف۔ ا۔ مذ) روشن دان جس پر کاغذ لگا دیا جائے تاکہ روشنی بدستور رہے مگر دھوپ اور سرد ہوا کمرے میں نہ آئے۔

کاغذ گر۔ (ف۔ ا۔ مذ) کاغذ بنانے والا۔

کاغذ نکاح۔ (ف۔ ا۔ مذ) نکاح نامہ۔ کابین نامہ۔

کاغذات۔ (کا۔ غَ۔ ذات) [ف۔ ا۔ مذ] کاغذ کی جمع۔

کاغذی۔ (کا۔ غَ۔ ذِی) [ف۔ صف] (۱) کاغذ بنانے یا بیچنے والا (۲) کاغذ کا بنا ہوا (مُر) (۳) نازک۔ پتلا (۴) (مذ) دفتری (۵) ایک قسم کا لیمو۔ (۶) سفید کبوتر۔ (۷) دریائی جانور۔ رق۔

کاغذی اخروٹ۔ (ف۔ ا۔ مذ) پتلے چھلکے دار اخروٹ۔

کاغذی بادام۔ ایک قسم کا باریک چھلکے والا بادام۔

کاغذی پیرہن۔ (ف۔ ا۔ مذ) کاغذی پوشاک جو ایران میں فریادی لوگ پہن کر بادشاہ کے سامنے پیش ہوتے تھے۔ (مراد) عاجزی اور بے چارگی۔

کاغذی ثبوت۔ (ف۔ ا۔ مذ) (قانون) تحریری ثبوت۔

کاغذی لیموں۔ (ف۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا لیموں جس کا چھلکا بہت پتلا ہوتا ہے۔

کاف۔ (ع۔ ا۔ مذ) ایک حرف تہجی کا نام جسے کاف تازی بھی کہتے ہیں دیکھئے "ک"۔

کاف عجمی۔ کاف فارسی۔ گ۔ یہ حرف عربی میں نہیں ہوتا۔

کاف کُن۔ (ع۔ ا۔ مذ) روز ازل۔ کُن۔ عربی بمعنی موجود ہو جا۔ ابتدائے آفرینش کے وقت خدائے تعالےٰ نے جس چیز کو پیدا کرنا چاہا۔ کُن فرمایا۔ اور حکم الٰہی سے سب کچھ پیدا ہو گیا۔ اس لئے کُن سے روز ازل مراد ہے۔

کاف ولام۔ (ع۔ ا۔ مذ) شیخی۔ لاف و گزاف۔

کاف النون۔ (ع۔ ا۔ مذ) قرآن مجید کی دو سورتیں جو ان دو حرفوں سے شروع ہوتی ہیں۔

کافر۔ (کا۔ فِر) [ع۔ صف۔ ا۔ مذ] (۱) غیر۔ دشمن۔ بیگانہ (۲) (اصطلاحاً) خدا کو نہ ماننے والا (۳) بے دین۔ ملحد (۴) (مُر) (مجازاً) معشوق۔ محبوب۔ (۵) ایسی ایک قوم جو افغانستان کی سرحد پر رہتی ہے (۶) افریقہ کے حبشیوں کا ایک فرقہ (۷) عزیز دشمن۔ بیگانہ۔ منکر۔

کافر ادا۔ (ع۔ ف۔ صف) جن کی ادائیں دل پسند ہوں۔ کنایتاً معشوق۔

کافر آواز۔ (ع۔ ا۔ مث) عمدہ اور رسیلی آواز۔

کافرانہ۔ (ع۔ صف) کافر کا۔ کافر کی طرح کا۔

کافر حربی۔ (ع۔ ا۔ مذ) وہ کافر جس کے سبب سے مسلمانوں میں حرب واقع ہو۔ اس سے لڑنا پڑے۔

کافرِ ذِمّی - (ع - ا - مذ) وہ کافر جو سلطنت اسلام کا مطیع ہو اور اس سے جزیہ لیا جائے۔

کافر کتابی - (ع - ا - مذ) وہ کافر جو کسی پیغمبر کی اُمت میں ہو مگر دین محمدؐ کے خلاف ہو جیسے یہود و نصاریٰ۔

کافر کیش - (ع - صف) بے وفا معشوق کی تعریف میں۔

کافر ماجرا - (ع - ف - صف) جس کا حال کافروں کا سا ہو۔

کافر ماجرائی - (ع - ا - مذ) کافروں کی طرح ہونا۔ (مث) ظلم و جور۔

کافر منش - (ع - ف - ا - مذ) ظلم و جور کرنے والا - کنایتاً معشوق۔

کافرِ نعمت - (ف - صف) (۱) ناسپاس - ناشکرا - احسان فراموش - منکر نعمت - کفرانِ نعمت کرنے والا - (۲) حرام خور - نمک حرام۔

کافرانہ - (کا - فَ - را - نہ) [ف - صف و تابع فعل ع] کافروں کی طرح ملحدانہ۔

کافرہ - (کا - فَ - رَہ) [ع - صف - و - ا - مث] خدا کو نہ ماننے والی عورت۔

کافِری - (کا - فِ - ری) [ف - صف] کافر سے منسوب - کافر سے متعلق (مث) کفر - بے دینی۔

کافور - (کا - فُور) [ع - ا - مذ] کپور - ایک نہایت تیز خوشبو اور تلخ ذائقہ کا سفید مادہ جو بطور دوا استعمال ہوتا ہے اور کھلا رہنے سے اُڑ جاتا ہے۔ (صف) دُور - غائب۔

کافور ہونا - کافور ہو جانا - (ا - محاورہ) اُڑ جانا - غائب ہو جانا چل دینا - زائل ہو جانا - قائم نہ رہنا۔

کافوری - (کا - فُو - ری) [ف - صف] کافور کا بنا ہوا - (۲) کافور کے سے رنگ کا (۳) کافور ملا ہوا۔

کافوری رنگ - (ف - ا - مذ) ہلکا زردی مائل رنگ۔

کافوری شمع - (ف - ا - مث) کافور کی بنی ہوئی شمع جس کی روشنی بہت صاف ہوتی ہے اور دُھواں مطلق نہیں دیتی۔

کافوری مرہم - (ف - ا - مث) نہایت ٹھنڈا مرہم جس کا اہم جزو کافور ہوتا ہے۔

کافۂ انام - [ع - ا - مذ] عربی میں کافۃ تھا - اہل ایران نے اسے کافہ بنا لیا - آدمیوں کا گروہ - سب لوگ۔

کافی - ((Coffee)) (کا - فی) - [انگ - ا - مث] قہوہ کی ایک قسم جو افریقہ میں پیدا ہوتا ہے - جس علاقے میں یہ پیدا ہوتا ہے - اسے کافہ کا علاقہ کہتے تھے - اسی سے کافی کہنے لگے۔

کافی - (کا - فی) [ع - صف] مکتفی - وافر - بہت - بس - بخوبی (اُر - مث) ایک قسم کی راگنی (۲) (ہن) قافیہ بندی - تُک بندی - نظم کی ایک قسم۔

کافی وافی - (ع - صف) بہت سے - بہت - بھر پور - بخوبی - بہت - پورا پورا۔

کافی ہونا - (ا - محاورہ) مکتفی ہونا - کام نکل جانے کے مطابق ہونا - ضرورت کے مطابق ہونا۔

کافیہ - (ع - ا - مث) کافی کی تانیث، نحو کی ایک کتاب۔

کافین / کیفین - ((Caffeine)) (انگ - ا - مث) ایک جوہر جو قہوے اور کافی میں ہوتا ہے اور طاقت دینے والی چیز ہے۔

کاک - [اُر - ا - مذ] دیکھیے کارک (ف - ا - مذ) (۱) ایک قسم کی روغنی ٹکیا (۲) گندم (ق) (۳) خاک (ق)

کاکا - (کا - کا) [ف - ا - مذ] (۱) بڑا بھائی (۲) بہت بوڑھا اور قدیم غلام [ہ - ا - مذ] (۳) باپ کا چھوٹا بھائی - چاچا - (۴) [پن - ا - مذ] چھوٹا بچہ۔

کاکاتوا - کاکاکوا - (ا - مذ) ایک قسم کا بڑا اور سفید طوطا جس کے سر پر سُرخ یا زرد کلغی ہوتی ہے۔

کاک ٹیل - ((Cock Tail)) (انگ - ا - مث) کئی شرابوں سے مرکب شراب۔

کاکریزی - (کاک - ری - زی) [ہ - ا - مذ] سیاہی مائل اُودا رنگ۔

کاکڑا - (کاک - ڑا) [ہ - ا - مذ] (۱) ہرن کی قسم کا ایک جانور جسے سانبھر بھی کہتے ہیں (۲) بڑی ہیتی (ق) (۳) چابک کا چمڑا۔

کاکڑا سینگی - ایک قسم کی پھلی جو اکثر دوا میں کام آتی ہے - یہ کاکڑا جانور کے سینگوں کی طرح بل کھائی ہوئی ہوتی ہے۔

کاکُل - (کا - کُل) [ف - ا - مث] سر کے بڑے بڑے آگے لٹکے ہوئے بال - زُلف - گیسو - لٹ۔

کاکل پیچاں - (ف - ا - مث) خمدار زلفیں - بل کھائے ہوئے بال۔

کاکل چھوڑنا - (ا - محاورہ) زلفیں چھوڑنا - لٹیں لٹکانا۔

کاکلوت - کاکلود - (کاک - لوت) (کاک - لود) (ہ - ا - مث) (۱) محبت فرطِ الفت کا تقاضا - ممتا (۲) حرص - لالچ (۳) آرزو، خواہش۔ (۴) کنجوسی - بخل۔

کاکُن - (کا - کُن) [ہ - ا - مث] کنگنی - ایک قسم کا چھوٹا غلہ جو بیٹروں کو کھلاتے ہیں۔

کاکَن - (س - ا - مذ) ایک قسم کا کوڑھ جس میں سُرخ اور سیاہ داغ پڑ جاتے ہیں یہ لاعلاج بیماری ہے۔

کاکندی - (س - ا - مث) آلہ۔

کاکو - (کا - کُو) [ہ - ا - مذ] ماں کا بھائی - ماموں۔

کاکی - (کا - کی) [ہ - ا - مث] چچی - باپ کے چھوٹے بھائی کی بیوی (۲) (پن) لڑکی - بچی - بیٹی، [ف - صف] کاک کھانے والا کاک سے رغبت رکھنے والا - خواجہ قطب الدین بختیار چشتی کا لقب۔

کاگ [اُر - مذ] دیکھیے کارک [ہ - ا - مذ] (۱) کوّا - زاغ (۲) حلق کا وہ گوشت جو تالو سے اندر کی طرف لٹکتا رہتا ہے۔

کاگ اُڑانا - (ا - محاورہ) تند و تیز شراب کی بوتل کھولنا۔

کاگ اٹھانا - (ا - محاورہ) حلق کے کوے کو اُوپر دبانا۔

کاگا - (ہ - ا - مذ) - کوّا - زاغ۔

کاگا باسی - (ہ - صف) وہ بھنگ جو متھرا کے چوبے صبح کے وقت پیتے ہیں۔ (۲) سیاہ موتی۔

کاگا رول - (ہ - ا - مذ) کوّوں کی کائیں کائیں (۲) نہایت شور و غل - غوغا - ہلڑ۔

کال - [ہ - ا - مذ] موت - قضا - اجل (۲) موت کا فرشتہ - ملک الموت۔ (۳) وقت - زمانہ - موسم - رُت (۴) قحط - گرانی - خشک سالی۔

(۵) قلت۔ کمی۔ توڑا۔ (۶) سیاہ۔ کالا (۷) (صف) کہنہ۔ پُرانا۔ نامی۔ مشہور۔

کال بنجر۔ (ہ۔ ا۔ صف) بہت دنوں کی پڑی ہوئی بنجر زمین۔

کال پڑنا۔ (ہ۔ صف) (۱) قحط ہونا۔ خشک سالی ہونا (۲) تھوڑا ہونا۔ کمی ہونا۔ توڑا ہونا۔

کال۔ٹین۔ (کالٹین)۔ (ہ۔ صف) نہایت کالا۔ حبشی۔ کالیا۔

کال جُواری۔ (ہ۔ ا۔ مذ) نامی جُوئے باز۔ بڑا بھاری جواریا۔ نامی قمار باز۔

کال کا ٹوٹا۔ (ہ۔ صف) قحط زدہ۔ بھُوکا۔ کنگال۔

کال کا مارا سب جگ ہارا۔ (ا۔ مثل) بھُوک کا مارا نہیں پنپتا۔ موت کا مارا نہیں بچتا۔

کال کر جانا۔ (ا۔ محاورہ) مرجانا۔ انتقال کر جانا۔ گزر جانا۔

کال کوٹھڑی۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) اندھیری کوٹھڑی (۲) قید تنہائی۔

کال کے ہاتھ کمان، نہ بُوڑھا بچے نہ جوان۔ (ا۔ مثل) ظالم آدمی یا موت کے ہاتھ سے کسی کو پناہ نہیں۔

کال آنا۔ (ا۔ محاورہ) موت کا وقت آنا۔

کالا۔ (کا۔لا) [ہ۔ صف] (۱) سیاہ۔ اسود (۲) [مذ] کالے رنگ کا آدمی۔ سیاہ فام (۳) سانپ۔ ناگ۔ مارِ سیاہ۔

کالا آدمی۔ (ا۔ مذ) (حقارتاً) (۱) دیسی آدمی۔ نیٹو (۲) حبشی۔ افریقہ کا آدمی۔

کالا بال۔ (ا۔ مذ) موئے زہار۔ جھانٹ کا بال (کنایتہً) ناچیز۔ ادنیٰ اور حقیر شے۔

کالا بھٹ۔ (بھجنگ) (ہ۔ صف) بہت زیادہ کالا۔ نہایت کالا۔ ازحد سیاہ۔

کالا پانی (۱) جزائر انڈمان جہاں ہندوستان سے عمر قیدی بھیجے جاتے تھے (۲) عبور دریائے شور۔ عمر قید۔ حبس دوام (۳) سمندر کا پانی جو سیاہ نظر آتا ہے۔

کالا پہاڑ۔ (۱) کوہ سیاہ جو پاکستان کے شمال مغرب میں واقع ہے (۲) (مجازاً) ہاتھی۔ فیل (۳) انسان کا سر۔ سیس (۴) ناگوار طبع۔ اجیرن۔ آفت۔ مصیبت۔

کالا تل۔ (ا۔ مذ) خال سیاہ (۲) کنجد سیاہ۔

کالا چور۔ (ا۔ مذ) نامی چور۔ بڑا بھاری چور (۲) چوروں کا سردار (۳) نامعلوم الاسم۔

کالا دانہ۔ (ا۔ مذ) سپند۔ ہرمل۔ عورتیں نظر بد کے دفعیہ کے لیے اس کو جلاتی ہیں۔

کالا دیو۔ (ا۔ مذ) (کنایتہً) بہت کالا آدمی۔ قوی ہیکل آدمی۔

کالا زیرہ۔ (ا۔ مذ) ایک قسم کا خوشبودار زیرہ۔ زیرۂ سیاہ۔

کالا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) سیاہ کرنا (۲) کاغذ لکھنا (۳) بدفعلی کرنا۔

کالا کلوٹا۔ (ا۔ صف) نہایت کالا۔ حبشی۔

کالا کوا۔ (ا۔ مذ) بڑا کوا۔ پہاڑی کوا۔ کاگ۔

کالا کوا کھایا ہے۔ (ا۔ محاورہ) دیکھیے "کالے کوّے کھائے ہیں"۔

کالا کوئلہ۔ (ا۔ صف) نہایت سیاہ کالا کلوٹا۔ کالا بھجنگ۔

کالا کھیلنا۔ (ا۔ محاورہ) منتر کے اثر سے سانپ کا کھیلنا۔

کالا مُنہ۔ (ا۔ محاورہ) کلمۂ تنفر دُعائے بد۔ (۱) دور ہو۔ منہ نہ دکھا۔ پرے ہٹ (۲) رُوسیاہ۔

کالا مُنہ کر جگ دکھلاوے۔ تب لاگن کی لالی پاوے۔ (ا۔ مثل) آدمی بدنامی جھیل کر اور مشقت اٹھا کر نام روشن کرتا ہے۔

کالا منہ کروا۔ (ا۔ روزمرہ) دفع ہوجا۔ دُور ہوجا۔

کالا منہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی کا منہ کالا کرنا (۲) عیب لگانا۔ بے عزتی کرنا۔ (۳) چھوڑنا۔ ترک کرنا (۴) نکال دینا (۵) بُرا کام کرنا۔ زنا کرنا۔

کالا منہ کریل کے دانت۔ (ا۔ مثل) سب باتیں بگڑی ہوئی ہیں۔

کالا منہ نیلے ہاتھ پاؤں۔ (کلمۂ تنفر دعائے بد) جب عورتیں کسی سے ناراض یا بیزار ہوتی ہیں۔ تو یہ کلمہ زبان پر لاتی ہیں۔

کالا منہ ہو۔ (دُعائے بد) رُسوا ہو۔ بدنام ہو۔

کالا منہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) منہ کا کالا کیا جانا۔ روسیاہ ہونا (۲) بدنام اور رسوا ہونا (۳) نکالا جانا۔ (۴) دفع ہونا۔

کالا ناگ۔ (ا۔ مذ) (۱) مارِ سیاہ (۲) موذی۔ ظالم۔ ایذا رساں۔ تکلیف دہ۔

کالا نمک۔ (لون) (ا۔ مذ) ایک سیاہ رنگ کا نمک جو دواؤں میں استعمال ہوتا ہے۔

کالا ہرن مت مار یو ستر ہو جائیں گی رانڈ۔ (ا۔ مثل) ایسا آدمی نہ مرے جس کے ہاتھ میں بہتوں کی روزی ہو۔

کالے پانی بھیجنا۔ (ا۔ محاورہ) جلاوطن کرنا۔ عبور دریائے شور کرانا۔

کالے تل چابنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نہایت بُرا کام کرنا۔ بُرے کاموں کی سزا بھگتنا (۲) احسان اُٹھانا۔

کالے تل چبوانا۔ (ا۔ محاورہ) غلام بنالینا۔ مول لے لینا۔ مطیع و فرماں بردار بنالینا۔ احسان مند بنانا۔

کالے سر کا۔ (ا۔ مذ) (۱) انسان (۲) بنی آدم (۳) جوان آدمی۔ گبھرو۔

کالے سر کا ایک نہ چھوڑا۔ (ا۔ مثل) چھنال عورت کے بارے میں بولتے ہیں۔ یعنی کوئی جوان مرد نہیں چھوڑا۔

کالے کا کاٹا پانی نہیں مانگتا
کالے کے کاٹے کا نہ جنتر نہ منتر
کالے کے کاٹے کا منتر نہیں
(ا۔ مثل) (۱) سانپ کے کاٹے کا بچنا محال ہے۔ (۲) موذی، دغاباز اور فریبی آدمی سے بچنا مشکل ہے۔

کالے کوس (کوسوں) (ا۔ مذ) (۱) دور دراز کا راستہ (۲) لمبے کوس۔ مہینوں اور برسوں کی راہ۔

کالے کوّے کھائے ہیں۔ (ا۔ مثل) عوام کا اعتقاد ہے کہ جو کالے کوّے کا گوشت کھاتا ہے اس کے بال سفید نہیں ہوتے۔ جب بڑھاپے میں بھی کسی کے بال سفید نہ ہوں۔ تو ایسے شخص کی نسبت بولتے ہیں۔

کالے کی سی لہر آنا۔ (ا۔ مثل) (۱) کبھی کبھی جنون کا اُبھر آنا (۲) کبھی کبھی سانپ کی طرح لہریا چال چلنا۔

کالے کے آگے چراغ نہیں جلتا۔ (ا۔ مثل) زبردست کے آگے کچھ پیش نہیں جاتی۔ چونکہ کالے سانپ کی پھنکار کے سامنے چراغ

نہیں چلتا۔ اس سبب سے یہ محاورہ بن گیا کہ زور آور کے سامنے کمزور کی نہیں چلتی۔

کالے کے منہ میں اُنگلی دینا - (ا۔ مثل) ایسا کام کرنا جس میں جان کا خطرہ ہو۔ جان بوجھ کر خطرہ مول لینا۔

کالے منہ اندھیرے - (ا۔ تابع فعل) نہایت سویرے نور کے تڑکے سے پہلے علی الصبح۔

کالانعام - (کل۔ اَن۔ عام)، [ع۔ صف] چوپایوں کی مانند۔ بیوقوف۔

کالبُد - (کال۔ بُد) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) قالب۔ ڈھانچ۔ ڈھانچا (۲) جسم۔ تن۔ بدن سریر۔ (۳) سانچا۔ وہ اوزار جس میں کوئی چیز ڈھالیں۔

کالبُوت (کال۔ بُوت) [اُر۔ ا۔ مذ] دیکھیے کالبد (۲) جُوتے کے اندر پھنسا کر اُسے اُبھارنے والی لکڑی۔

کالبُوت چڑھانا - (ا۔ محاورہ) جُوتا تیار کر کے اس کے اندر لکڑی کا بنا ہوا پاؤں رکھنا۔ تنگ جُوتے کو قالب پر چڑھا کر ڈھیلا کرنا۔

کالج - (College) (کا۔ لج) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) بڑا مدرسہ۔ مدرسۃ العلوم۔ دارالعلوم جو کسی یونیورسٹی سے ملحق ہو (۲) کسی خاص پیشے کی تعلیم گاہ۔ (۳) مجلس۔ انجمن جمعیت۔

کالجئیٹ - (Collegiate)۔ [انگ۔ ا۔ مذ] کالج کا طالب علم۔ کالج میں تعلیم پانے والا۔

کالر - (Collar) (کا۔ لَر) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) کنٹھا۔ گلوبند۔ پٹّا۔ حلقہ۔ طوقِ گردن (۲) قمیض میں گریبان سے اُوپر کا زائد کپڑا جو خوبصورتی کے لیے لگاتے ہیں۔

کالرا - (Cholera)، (کال۔ را) [انگ۔ ا۔ مذ] ہیضہ۔

کالعدم - (کل۔ عَ۔ دَم)، [ع۔ صف] معدوم۔ ناپید۔ گویا کہ ہے ہی نہیں۔

کالک - (کا۔ لَک) [ہ۔ ا۔ مث] سیاہی (۲) رسوائی۔ عیب۔

کالک کا ٹیکا - (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) سیاہی کا داغ۔ دھبا۔ (۲) بدنامی۔ ذلت۔

کالک کا ٹیکا لگنا - (ا۔ محاورہ) بدنام ہونا۔ رُسوا ہونا۔ داغ لگنا۔ ذلت نصیب ہونا۔ کلنک لگنا۔

کالکا - (کال۔ کا) [س۔ ا۔ مث] کالی دیوی۔ دُرگا۔ کالے رنگ کی دیوی جسے ہندو پُوجتے ہیں۔

کالم - (Column) (کا۔ لم) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) صفحے کا حصّہ (خصوصاً اخبار کا)۔ خانہ۔ (۲) فوج کا ایک دستہ۔

کالمعدُوم - (کَل۔ مَع۔ دُوم) [ع۔ صف] دیکھیے کالعدم۔

کالنقش فی الحجر - (کَن۔ نَق۔ شِ۔ فِل۔ حَ۔ جَر) [ع۔ صف] پتھر کی لکیر کی طرح پائدار۔

کالنگڑا - (ہ۔ ا۔ مذ) صبح کے وقت کا ایک راگ۔

کالوا - (کال۔ وا) [ق۔ ا۔ مذ] چشمہ۔ ندی۔ نہر۔

کالواٹ (کال۔ واٹ) [ق۔ ا۔ مذ] ہرن (نر)

کالونی - (Colony) (کا۔ لُو۔ نی) [انگ۔ ا۔ مث] (۱) نئی بستی۔ نو آبادی۔ (۲) کسی نئی جگہ بیرونی لوگوں کی آبادی جن کا سیاسی تعلق اپنے وطن سے ہو۔

کالوتے (کال۔ وتے) [ق۔ ا۔ مذ] چھوٹا ٹیل۔

کالی - (کا۔ لی) [ہ۔ صف] (۱) کالا کی تانیث۔ سیاہ کالے رنگ کی۔ اسود (۲) [مث] ایک دیوی کا نام۔ جس کا رنگ سیاہ ہے۔ دُرگا۔ کالکا۔ (۳) شیوجی کی استری پاربتی۔ (۴) روشنائی (ق)

کالی آندھی (ا۔ مث) وہ آندھی جس کے گرد سے اندھیرا چھا جائے۔

کالی آنکھ - (ا۔ مث) سیاہ آنکھ جو خوبصورتی کی دلیل ہے۔

کالی بلی کالی رات مارنے والے تیری عمر دراز - (ا۔ مثل) خوب بات کو پہنچا

کالی بھیڑ - (ا۔ صف) پاجی۔ بدنام۔ بدمعاش (انگ) (Black Sheep)

کالی بلا - (ا۔ مث) (۱) نہایت کالی چڑیل۔ بھتنی۔ پچھلپائی (۲) سخت مصیبت۔ بپتا۔ (۳) کالی اور بدصورت عورت۔

کالی پیلی آنکھیں کرنا - اصل محاورہ ہے "نیلی پیلی آنکھیں کرنا" بڑے غصے کا اظہار کرنا۔

کالی جمعرات - (ا۔ مث) وہ دن جو مقرر نہ ہو۔ فرضی روز و شب۔ وعدہ ٹالنے کے موقع پر بولا جاتا ہے۔

کالی دیبی - (ا۔ مث) (۱) کالی دیوی۔ دُرگا۔ کالکا (۲) افیم۔ افیون۔

کالی زبان - (ا۔ مث) سیاہ زبان۔ جس کے متعلق عوام کا اعتقاد ہے کہ اس کی بددعا جلد اثر کرتی ہے۔

کالی زیرئی - ایک قسم کا سیاہ زیرہ۔

کالی سیتلا - کالی ماتا - (ہ۔ ا۔ مث) چیچک۔ جس کے دانے سیاہ ہوتے ہیں۔

کالی کلوٹی - (ا۔ مث۔ صف) نہایت سیاہ۔

کالی کھانسی - (ا۔ مث) ایک قسم کی کھانسی جو اکثر بچوں کو ہوتی ہے۔

کالی گھٹا - (ا۔ مث) ابر سیاہ۔ سیاہ بادل۔

کالی گھٹا ڈراؤنی، بھوری برسن ہار - (ا۔ مثل) جو شیخی خورے اور بکواسی نہیں ہوتے وہی کام آتے ہیں۔

کالی مٹی - (ا۔ مث) جوہڑ کی چکنی مٹی جو پینے لیپنے کے کام آتی ہے۔

کالی مرچ (ا۔ مث) سیاہ مرچ (۲) تشبیہاً مکھی۔ مگس۔

کالی ہانڈی سر پر دھرنا - (ا۔ محاورہ) بدنام ہونا۔ رسوا ہونا۔ رسوائی اختیار کرنا۔

کالی ہڑ - (ا۔ محاورہ) ہلیلۂ سیاہ۔ چھوٹی ہڑ۔

کام - [س۔ ا۔ مذ] (۱) خواہش نفسانی۔ شہوت (۲) عشق (۳) کامنا۔ اچھیا۔ مرضی۔

کام دیو - (س۔ ا۔ مذ) خواہش نفسیاتی کا دیوتا (۲) قوت باہ۔ خواہش جماع۔

کام - [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) کار۔ کاج۔ کاروبار۔ دھندا۔ فعل (۲) بیوپار۔ لین دین۔ بنج۔ بیوپار۔ (اُر) (۳) کرتوت۔ کردار (۴) ہنر۔ پیشہ۔ دستکاری (۵) شغل۔ مصروفیت (۶) مطلب۔ واسطہ۔ تعلق۔ غرض (۷) جماع۔ مجامعت۔ (۸) روزگار۔ نوکری۔ خدمت (۹) زردوزی۔ کارچوبی۔ نقاشی (۱۰) فرض۔ ڈیوٹی (۱۱) چالاکی۔ ہوشیاری۔ عیاشی (۱۲) ضرورت۔

کام آپڑنا - (ا۔ محاورہ) ضرورت پیش آنا۔ غرض اٹکنا

کام آخر ہونا - (ا - محاورہ) (۱) کام پورا ہونا (۲) مرنا - دم نکلنا - قریب مرگ ہونا۔
کام آنا - (ا - محاورہ) (۱) کارآمد ہونا - مفید مطلب ہونا (۲) مناسب جگہ خرچ ہونا - (۳) مددگار ہونا - سہارا دینا (۴) مارا جانا - لڑائی میں ہلاک ہونا - (۵) خرچ ہونا (۶) استعمال میں آنا - (۷) نیگ لگنا - ٹھکانے لگنا۔
کام اٹکا رہنا - (ا - محاورہ) کام رُکا رہنا۔
کام اٹکانا - (ا - محاورہ) کام روکنا یا کام میں رکاوٹ ڈالنا۔
کام اُٹھا رکھنا - (ا - محاورہ) کام ملتوی کرنا - کام باقی رکھنا
کام اٹھا لینا - (ا - محاورہ) کام اپنے ذمے لے لینا - برداشت کرنا۔
کام اُدھورا رکھنا - (مص مرکب) کام کو نامکمل رکھنا۔
کام بتانا - (ا - محاورہ) کسی کام کی تعلیم دینا - کام سکھانا - کام پر لگانا -
کام بٹانا - (بٹا لینا) [ا - محاورہ] کام میں شریک ہونا - مددگار ہونا۔
کام بر آنا - (ا - محاورہ) مراد پوری ہونا - مقصد حاصل ہونا۔
کام بڑھانا - (ا - محاورہ) (۱) کام بند کرنا - کام ختم کرنا (۲) کام کو طول دینا (۳) کام کو ترقی دینا - بیوپار کو وسعت دینا۔
کام بگاڑنا - (ا - محاورہ) (۱) کام خراب کرنا کسی کے کام یا مطلب میں خلل ڈالنا۔ (۲) ساکھ کھو دینا - بے عزتی کرنا -
کام بگڑنا - (ا - محاورہ) کام خراب ہونا (۲) معاملہ بگڑنا (۳) بات میں فرق آنا۔ (۴) کام میں فرق آجانا (۵) نوکری کا چھوٹ جانا (۶) دیوالہ نکل جانا۔
کام بنا رہنا - (ا - محاورہ) اقبال کا یاور ہونا - زمانہ کا حسب مراد رہنا - دور دورہ رہنا۔
کام بنا لینا - (ا - محاورہ) مطلب حاصل کر لینا۔
کام بنانا - (ا - محاورہ) (۱) کام دُرست کرنا (۲) کوئی چیز بنانا (۳) مطلب نکالنا - مقصد پورا کرنا - ارمان پورا کرنا (۴) کام تیار کرنا -
کام بن جانا - کام بننا - (ا - محاورہ) مطلب پورا ہونا - مراد بر آنا - کامیابی حاصل ہو جانا - کام درست ہونا -
کام بھگتانا - (ا - محاورہ) کام پورا کرنا - کام نمٹانا - کام کو انجام دینا -
کام پر جانا - (ا - محاورہ) کام کرنے جانا - مزدوری پر جانا -
کام پر لگانا - (ا - محاورہ) کسی خدمت پر مقرر کرنا (۲) کسی کام کے سیکھنے میں مصروف کرنا (۳) مزدوری پر لگانا۔
کام پر دیدہ لگنا - (ا - محاورہ) کام میں جی لگنا -
کام پڑا رہنا - (ا - محاورہ) کام کا مکمل نہ ہونا -
کام پڑنا - (ا - محاورہ) تعلق ہونا - غرض ہونا - واسطہ پڑنا - پالا پڑنا -
کام پیارا ہے چام پیارا نہیں - (ا - مثل) انسان کی قدر اس کے کام سے ہوتی ہے نرے چمڑے سے کسی کو کیا پیار -
کام تجنا - (مص مرکب) کام چھوڑ دینا - دھندا چھوڑ دینا - ترک کر دینا -
کام تقدیر پر چھوڑنا - (ا - محاورہ) کام کو اللہ کے حوالے کرنا۔
کام تمام کرنا - (ا - محاورہ) کام پورا کرنا یا انجام کو پہنچانا - (۲) مار ڈالنا۔ (۳) ہلاک کر دینا -
کام چڑھانا - (ا - محاورہ) کسی کل یا مشین وغیرہ پر کام لگانا

کام چلانا - (ا - محاورہ) مطلب برآری کرنا (۲) کارروائی کرنا (۳) بندوبست کرنا - (۳) کاروبار چلتا رکھنا (۴) انتظام کرنا - (۵) وقت سے کام نکالنا -
کام چلاؤ - (ا - صف) ضرورت پوری کرنے کے لائق - گذارے کے قابل۔
کام چلنا - (ا - محاورہ) (۱) مطلب نکلنا (۲) کارروائی ہونا (۳) گزر ہونا - بسر ہونا - (۴) ہاتھ تنگ نہ ہونا (۵) کاروبار جاری رہنا۔
کام چمکنا - (ا - محاورہ) کاروبار ترقی پر ہونا - کام کا رونق پر ہونا -
کام چوپٹ ہو جانا - (ا - محاورہ) کام خراب ہو جانا -
کام چور - (ا - صف) سُست - کاہل - کام سے دل چُرانے والا - نکما۔
کام چور نوالے حاضر - (ا - مثل) سست اور کاہل آدمی جو کام تو نہ کرے مگر کھانے پر آموجود ہو -
کام چھیڑنا - (ا - محاورہ) کوئی کام جاری کرنا - عمارت شروع کرنا -
کام دار - (کامدار) (ا - صف) (۱) کارکن - عہدیدار (۲) زردوزی یا زری کا کام کیا ہوا - (جیسے کامدار جُوتی)
کام دانی (کامدانی) [ا - مث] وہ ریشمی کپڑا جس پر سونے چاندی کے تاروں سے بوٹے کاڑھے گئے ہوں -
کام دُولہا دُلہن ہی سے پڑتا ہے - (ا - مثل) آپس کا معاملہ آپس میں ہی میں طے ہوتا ہے -
کام دھندا - (ا - مذ) کاروبار - کام کاج - شغل -
کام دیکھنا - (ا - محاورہ) کام کی پڑتال کرنا - معائنہ کرنا -
کام دینا - (ا - محاورہ) (۱) کام آنا - حاجت روائی کرنا - (۲) عہدہ یا خدمت سپرد کرنا - (۳) کام سپرد کرنا (۴) کوئی کام بنانے کو دینا - (۵) مدد دینا۔
کام سمٹنا - (ا - محاورہ) کام قابو میں آنا - کام اکٹھا اور یکجا ہونا -
کام ڈالنا - (ا - محاورہ) پالا ڈالنا - سروکار ہونا۔
کام رکھنا - (ا - محاورہ) غرض یا مطلب ہونا - تعلق ہونا -
کام رُوپی - (س - ا - صف) شہوت انگیز - حسینہ - من موہنی - خوبصورت -
کام رہ جانا - (ا - محاورہ) کام پورا نہ ہونا۔
کام رہنا - (ا - محاورہ) سروکار رہنا - واسطہ رہنا۔
کام سپرد ہونا - (ا - محاورہ) کام حوالے ہونا -
کام سکھانا - (مص مرکب) کوئی ہنر بتانا۔
کام سنوارنا - (مص مرکب) بگڑے ہوئے کام کو ٹھیک کرنا۔
کام سے جاتے رہنا - (ا - محاورہ) (۱) مطلب کا نہ رہنا - قابل استعمال نہ رہنا۔ (۲) موقوف ہو جانا (۳) نامرد ہو جانا -
کام سے کام رکھنا - کام سے کام ہونا - (ا - محاورہ) اپنے مطلب سے مطلب اور غرض سے غرض ہونا یا رکھنا -
کام کا - (ا - صف) کارآمد - مفید مطلب -
کام کا آدمی - (ا - ف) (۱) اچھی طرح کام کرنے والا آدمی (۲) ہوشیار اور تجربہ کار آدمی —

کام کاج ۔ (ا۔ مذ) (۱) کاروبار۔ معاملہ۔ بیوپار۔ لین دین (۲) تقریب (شادی کی)۔
کام کاجی ۔ (ا۔ صف) (۱) محنتی۔ سچر تیلا۔ کامی (۲) جو شخص کسی پیشے میں مصروف ہو۔
کام کا نہ کاج کا۔ دشمن اناج ۔ (ا۔ مثل) سست اور کاہل آدمی جو کھانے کے سوا اور کسی کام کا نہ ہو۔
کام سے لگنا۔ (ا۔ محاورہ) نوکر ہونا۔ ملازم ہونا (۲) خدمت پر مقرر ہونا۔
کام فرمانا۔ (ا۔ محاورہ) عمل میں لانا۔
کام کا نہ رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) بیکار کر دینا۔
کام کر جانا۔ (ا۔ محاورہ) اثر دکھانا۔ کارگر ہونا۔ کامیاب ہونا۔
کام کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کاروبار میں لگنا (۲) کوئی شغل کرنا (۳) فائدہ مند ہونا (۴) اثر کرنا۔ مؤثر ہونا (۵) مطلب پورا ہونا۔ کامیاب ہونا (۶) کارنمایاں کرنا (۷) ہم صحبت ہونا۔ مجامعت ہونا (۸) قتل کرنا (۹) کوئی عجیب کام کرنا (۱۰) کام دینا۔
کام کرنے کی سو راہیں ہیں نہ کرنے کی ایک نہیں۔ (ا۔ مثل) کام صدقِ نیت سے کیا جائے تو کئی طریقے نکل آتے ہیں اگر نہ کرنے کی نیت ہو تو کوئی طریقہ نہیں نکلتا۔
کام کرے سپاہی نام ہو سردار کا۔ (ا۔ مثل) دیکھیے کاٹے باڑھ نام تلوار کا۔
کام کو آں ٹاں کھانے کو ہُوں (ا۔ مثل) جو آدمی کام کے وقت تو حیلے بہانے کرے اور کھانے کے وقت آ موجود ہو۔ اس کے متعلق کہتے ہیں۔
کام لگانا۔ (ا۔ محاورہ) تعمیر کا کام شروع کرنا۔
کام لگنا۔ (ا۔ محاورہ) غرض اٹکنا۔ کسی کے متعلق کوئی کام ہونا (۲) سروکار ہونا۔
کام لو دام دو۔ (ا۔ محاورہ) کام دیکھ کر اُجرت دو۔
کام لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کام کرانا (۲) دفتر کا کام سنبھالنا (۳) اختیار کرنا (۴) ٹھیکا لینا (۵) کسی بات کا ذمہ لینا۔
کام مٹی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کام خراب ہونا۔
کام ملنا۔ (ا۔ محاورہ) کوئی عہدہ یا نوکری ملنا۔ ٹھیکا لینا۔ کام حاصل ہونا۔
کام میں کام نکالنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ایک کام کے ساتھ دوسرا کام بھی کر لینا۔ ایک کام میں دوسرا کام نکالنا (۲) ایک دوسرے کے ساتھ دوسرا کام بتا دینا۔
کام میں لانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) استعمال یا برتاؤ میں لانا (۲) صرف کرنا (۳) اُٹھانا۔
کام میں ہاتھ ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) کوئی کام شروع کرنا کسی معاملے میں دخل دینا۔
کام ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ضرورت پڑنا (۲) مطلب حاصل ہونا (۳) جان سے جانا۔ (۴) کام تمام ہونا۔
کام۔ [ف۔ ا۔ مذ] (۱) تالو۔ حلق۔ دہان۔ منہ (۲) مراد۔ مقصد۔ مطلب (۳) خواہش۔ آرزو۔
کام بخش (ف۔ صف) آرزوؤں یا خواہشوں کے مطابق خوشی دینے والا آرزوئیں پوری کرنے والا۔
کامران (کامراں) [ف۔ صف] صاحب نصیب۔ اقبال مند۔ بختاور۔
کامرانی (کامرانی) [ف۔ ا۔ مث] خوش نصیبی۔ اقبال مندی۔

کام روا ہونا۔ (معین مرکب) کامیاب ہونا۔
کام گار۔ (ف۔ صف) خوش نصیب۔ اقبال مند۔
کامیاب (کامیاب) [ف۔ صف] فتح مند۔ کامران۔ مظفر۔ منصور۔
کامیابی (کامیابی) فتح یابی۔ نصرت۔ ظفر۔ بہرہ مندی۔
کاما۔ (Comma) [انگ۔ ا۔ مذ] سکتہ۔ عبارت میں ٹھہراؤ کی علامت۔
کاماٹی (کاماٹھی) [ق۔ ا۔ مث] راج۔ معمار۔
کامرس (Commerce) (کا۔ مرس) [انگ۔ ا۔ مث] (۱) تجارت۔ سوداگری۔ بیوپار (۲) تاش کا ایک کھیل۔
کامریڈ۔ (Comrade) (کام۔ ریڈ) [انگ۔ ا۔ مذ] یار۔ ساتھی۔ رفیق۔ ہمدم۔
کامل۔ (کا۔ مِل) [ع۔ صف] (۱) پورا۔ تمام۔ سب۔ سموچا۔ جملہ (۲) ماہر۔ کاریگر (۳) پہنچا ہوا۔ عارف۔ خدا رسیدہ (۴) فاضل اجل (۵) مضبوط۔
کامل العیار (ع۔ صف) نہایت اعلیٰ چال چلن۔ معیار کے مطابق۔ کھرا۔
کامل فن (ع۔ صف) کسی فن کا ماہر۔ ماہرِ فن۔
کامل ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کام میں پورا ہونا۔ پکا ہونا۔ اُستاد ہونا (۲) عارف ہونا۔ خدا رسیدہ ہونا۔ پہنچا ہوا ہونا۔
کاملیٹ۔ (Camlet) (کام۔ لیٹ) [ہند۔ ا۔ مذ] اونٹ کی اُون اور ریشم کا بنا ہوا ایک کپڑا۔
کامن ویلتھ۔ (Commonwealth) (کا۔ من۔ ویلتھ) [انگ۔ ا۔ مث] دولتِ مشترکہ برطانیہ کے آزاد کردہ ممالک کی برادری جس کا سربراہ برطانیہ ہے۔
کامنا۔ (س۔ ا۔ مث) تمنا۔ آرزو۔ خواہش (۲) شہوت۔
کامنی۔ (کام۔ نی) [ہ۔ ا۔ مث] نہایت خوبصورت عورت۔ حسینہ (۲) نازک اور دُبلی عورت (۳) ایک خوشبودار پھل۔
کامود۔ (کا۔ مود) [ہ۔ ا۔ مذ] مالکوس۔ راگ کی ایک قسم جو رات کے وقت گاتے ہیں
کامون۔ (ف۔ ا۔ مذ) زیرہ۔
کامونی۔ (ف۔ ا۔ مث) زیرہ ملا کر بنائی ہوئی ایک قسم کی معجون۔ کمونی۔
کامی۔ (کا۔ می) [ف۔ صف] (۱) کاروباری۔ کام میں لگا ہوا (۲) کام کا۔ کارآمد۔ ہیل (۳) عیاش۔ شہوت پرست۔
کامیڈی۔ (Comedy) (کا۔ م۔ ڈی) [انگ۔ ا۔ مث] طربیہ۔ ایسا ڈراما یا قصہ جس کا انجام خوشی پر ہو۔
کامیڈین۔ (Comodian) (کا۔ م۔ ڈی۔ آن) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) طربیہ نگار۔ خوش کُن ڈرامے لکھنے والا (۲) نقال۔ بھانڈ۔ سوانگیا۔ مسخرا ایکٹر۔
کان۔ [ق] کھان۔
کان۔ [ہ۔ ا۔ مذ] سُننے کا عضو۔ گوش (۲) سماعت۔ سننے کی قوت (۳) چارپائی کی ٹیڑھ۔ کَل۔ کھچاؤ (۴) کپڑے کا ایک کونہ بڑا، ایک چھوٹا جو کلف کی وجہ سے ہو جاتا ہے (۵) (مجازاً) توجہ۔ دھیان (۶) عورتوں کے کان کا ایک زیور (۷) ستار، تنبورہ وغیرہ کی کھونٹی۔
کان آشنا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کسی بات کا سُنا ہوا ہونا۔

کان اُڑے جاتے ہیں۔ } کثرت شور و غل یا داستانِ طویل کے سننے
کان پھٹے جاتے ہیں۔ } سے کانوں کا پریشان ہو جانا۔
کان پھوٹے جاتے ہیں۔ }

کان اُکھاڑنا۔ اینٹھنا (اینٹھنا) کھینچنا۔ مروڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سزا دینا۔ ادب دینا۔ گوشمالی کرنا۔ دھمکانا (۲) باز آنا کسی کام کے نہ کرنے کا عہد کرنا (۳) ستار۔ طنبورہ یا سارنگی کی کھونٹی مروڑنا۔

کان اُونچے (کھڑے) کرنا۔ (ا۔ محاورہ) چوکنا ہونا۔ ہوشیار ہونا۔ بدکنا۔

کان بال۔ ہندوؤں کی ایک رسم جن میں بچے کے بال منڈوائے اور کان چھدوائے جاتے ہیں۔

کان بجنا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) کان میں ہر وقت آواز آنا (۲) کسی کے بغیر پکارے اور بے بلائے بول اٹھنا۔

کان پچیانا۔ (ا۔ محاورہ) شرارت کے لیے گھوڑے کا اپنے کانوں کو پھڑپھڑانا۔

کان بدمزہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سننا ناگوار ہونا۔

کان بند کر لینا (کرنا) (ا۔ محاورہ) کان میں روئی رکھ لینا یا انگلی دے لینا (۲) بے توجہی کرنا۔ سُنی اَن سُنی کرنا۔

کان بندھنا۔ (ا۔ محاورہ) کان میں چھید ہونا۔ سوراخ ہونا۔

کان بندھوانا۔ (ا۔ محاورہ) کان میں چھید کرنا۔ کان چھدوانا۔

کان بہرا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) جان بوجھ کر اپنے آپ کو بہرا بنانا۔ جان بوجھ کر بات نہ سُننا۔

کان بھر جانا۔ (ا۔ محاورہ) باتوں سے اُکتا جانا۔

کان بھر لینا۔ (ا۔ محاورہ) یکطرفہ بات سُن کر اس پر یقین کر لینا۔ کانوں میں بسا لینا۔

کان بھرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غیبت کرنا۔ چغلی کھانا۔ لگائی بجھائی کرنا۔ (۲) بدظن کرنا (۳) دوسرے کے دل میں کسی کی طرف سے بل ڈالنا۔

کان بہرے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) قوتِ سماعت جاتی رہنا۔ غل یا بک بک ناگوار ہونے کی جگہ کو کہتے ہیں۔

کان بہنا۔ (ا۔ محاورہ) کان سے پیپ جاری ہونا۔

کان پر جوں نہ چلنا۔ کان پر جوں نہ رینگنا۔ (ا۔ محاورہ) (کنایۃً) (۱) کہنا نہ ماننا۔ (۲) بے پروائی کرنا (۳) ڈھٹائی کرنا (۴) بالکل بے خبر ہونا (۵) کسی بات کے سُننے کا اثر نہ ہونا۔

کان پر سے گولی نکل جانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی صدمے یا آفت سے بال بال بچ جانا۔

کان (کانوں) پر ہاتھ دھرنا (رکھنا) (ا۔ محاورہ) (۱) صاف انکار کرنا۔ لاعلمی کا اظہار کرنا۔ (۲) مُکر جانا۔ کہہ کر پھر جانا۔

کان پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) سُننے میں آنا۔ سُنائی دینا۔

کان پڑی آواز (بات) سنائی نہ دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) شور و غل کے باعث بات سمجھ میں نہ آنا (۲) نہایت شور و غل ہونا۔

کان پڑی کام آتی ہے۔ (ا۔ مثل) سُنی سُنائی بات کبھی نہ کبھی کام آ ہی جاتی ہے۔

کان پکڑ کے اُٹھا (نکال) دینا۔ (ا۔ محاورہ) زبردستی اٹھا دینا یا نکال دینا۔ بے عزّت کر کے نکال دینا۔

کان پکڑ کے اُٹھانا۔ بٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کان پکڑ کے کبھی اُٹھانا اور کبھی بٹھانا۔ شاگردوں کی ایک قسم کی سزا (۲) نہایت مطیع اور فرمانبردار بنانا۔

کان پکڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کان مروڑنا (۲) قائل ہونا۔ اُستاد تسلیم کرنا۔ (۳) توبہ کرنا۔ عہد کرنا۔ (۴) اجتناب کرنا۔ پرہیز کرنا۔ (۵) بچوں کی ایک طرح کی سزا۔ (۶) عاجزی کرنا (۷) اطاعت کرنا (۸) اپنے آپ کو کمتر تسلیم کرنا۔

کان پکڑی باندی۔ (لونڈی کنیز۔) نہایت مطیع اور فرماں بردار کنیز۔

کان پھٹ جانا۔ کان پھوٹ جانا۔ کان پھوٹے جانا۔ (ا۔ محاورہ) شور و غل کے باعث پریشان ہونا۔

کان پھڑپھڑانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مستعد ہونا۔ (۲) کسی کی آمد کا انتظار ہونا۔

کان پھوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) بہرا ہونا۔

کان پھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) شور و غل سے پریشان کرنا۔

کان پیارے تو بالیاں جورو پیاری تو سالیاں۔ (ا۔ مثل) کسی چیز کے ساتھ محبت ہونے کی وجہ سے اس کے متعلقات سے محبت ہونے کے موقع پر بولتے ہیں۔

کان تک نہ ہلانا۔ (ا۔ محاورہ) عذر نہ کرنا۔ مان لینا۔

کان تلے کی چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بھید کی بات کہنا۔ راز کی بات کہنا (۲) چبھتی ہوئی کہنا۔ ناگوار بات کہنا۔

کان جھکانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دھیان دینا۔ کان لگا کر سُننا۔ کسی بات کو توجہ سے سُننا۔ (۲) حکم مان لینا۔

کان جھنّانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی سخت آواز کا کانوں کو ناگوار اور گراں گذرنا۔

کان چاٹ جانا۔ (ا۔ محاورہ) بہت بک بک کرنا۔ بہت بولنا۔

کان دبا کر چلا جانا۔ (ا۔ محاورہ) بے چون وچرا کیے چُپ چاپ چلے جانا۔ دُم دبا کر چلے جانا۔ سیدھا اور خاموش چلے جانا۔

کان دبا لینا۔ (ا۔ محاورہ) کوئی بات سُن کر چُپ ہو جانا۔ غریب بن جانا۔

کان دبائے ہوئے۔ (ا۔ صف) چُپ چاپ۔

کان دکھانا۔ کان کا مَیل نکلوانا۔ کان میلیے سے کان صاف کرانا۔

کان دھر کر۔ (دھر کے) سُننا۔ کان دھرنا۔ (ا۔ محاورہ) غور سے سُننا۔ دھیان دے کر سُننا۔ توجہ سے سُننا۔

کان رکھنا (لگانا)۔ (ا۔ محاورہ) (۱) توجہ دے کر سُننا (۲) خیال رکھنا۔

کان سے سننا۔ (ا۔ محاورہ) توجہ سے سننا۔

کان سے نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) (کنایۃً) سُنی ہوئی بات بھول جانا۔

کان کا پَردہ۔ کان کے اندر کی باریک سُوراخ دار جِھلّی جو نہایت باریک اور نازک ہوتی ہے۔

کان کاٹنا۔ (ا۔ محاورہ) کان کترنا (۲) مات کرنا۔ بڑھ جانا۔ سبقت لے جانا۔ فوقیت رکھنا (۳) دھوکہ دینا۔ فریب دینا۔

کان (کانوں) کا کچا۔ (ا۔ صفت) وہ شخص جو بے سوچے سمجھے ہر ایک بات پر اعتبار کر لے۔ ضعیف الاعتقاد۔

کان کا مَیل۔ (ا۔ مذ) وہ غلاظت اور کثافت جو کان کے اندر جمع ہو جاتی ہے۔

کان کترنا۔ (کنایۃً) (۱) ایسا ہوشیار ہونا جو دوسرے کو عاجز اور پست کر دے (۲) کسی کام میں اُستادِ کامل ہونے کی جگہ بولتے ہیں۔ (دیکھیے کان کاٹنا)

کان کرنا۔ (ا۔ محاورہ) غور سے سُننا۔ توجہ سے سُننا۔

کان کُرولنی۔ کان میں سے مَیل نکالنے والا آلہ۔

کان کھانا۔ کان کھا لینا۔ (ا۔ محاورہ) بکواس سے دماغ پریشان کرنا۔ ستانا۔ دِق کرنا۔ شور و غُل کرنا۔ تکلیف دینا۔

کان کھُجانے کی فرصت نہیں۔ (ا۔ محاورہ) بالکل فرصت نہیں۔ ذرا فراغت نہیں۔

کان کھڑے رکھنا (ا۔ محاورہ) ہوشیار رہنا۔ چوکس رہنا۔

کان کھڑے کرنا۔ (ا۔ محاورہ) کان اُونچے کرنا۔ چوکنا ہونا۔ ہوشیار ہونا۔ بدکنا۔

کان کھُل جانا (کھُلنا) (ا۔ محاورہ) چوکنا ہو جانا۔ عبرت ہونا۔ اپنی غلطی سے آگاہ ہونا۔

کان کھُلنا۔ (ا مص۔ مرکب) متنبہ ہونا۔ ہوشیار ہونا

کان کھُلے رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) ہوشیار اور چوکنا رہنا۔

کان کھول دینا۔ (ا۔ محاورہ) جتا دینا۔ آگاہ کر دینا۔ ہوشیار کر دینا۔ خبردار کر دینا۔

کان کھول کے۔ (ا۔ تابع فعل) غفلت دُور کر کے۔ ہوشیار کر کے۔

کان کھولنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی بات کے سُننے کے لیے کانوں کا متوجہ کرنا۔ (۲) خبردار کرنا۔ ہوشیار کرنا۔ نصیحت کرنا۔

کان کے پَردے پھٹنا۔ (ا۔ محاورہ) شور و غُل کی وجہ سے کانوں کو اس قدر صدمہ پہنچنا کہ سماعت میں فرق آ جائے۔

کان کے کیڑے کھا جانا۔ (ا۔ محاورہ) [کنایۃً] بکواس۔ بہت زیادہ باتیں کرنا۔

کان گُنگ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کان بہرا ہونا۔ کان کا بھن بھن کرنا۔

کان گنہگار ہیں۔ (ا۔ محاورہ) میں نے صرف سُنا ہے جھوٹ سچ کا ذمہ دار نہیں

کان لگا کر سُننا۔ (ا۔ محاورہ) توجہ سے سُننا۔

کان لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دھیان لگا کر سُننا (۲) چھُپ کر سُننا۔

کان لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کان پک جانا۔ (۲) یار بننا۔ مُنہ چڑھنا۔ (۳) کانا پھُوسی کرنا۔ سرگوشی کرنا۔ (۴) خیال ہونا۔ توجہ ہونا۔

کان لگے رہنا۔ (ا۔ محاورہ) سُننے کے لیے متوجہ رہنا۔

کان لگے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دھیان لگنا۔ توجہ ہونا۔

کان لینا۔ (ا۔ محاورہ) گوشمالی کرنا۔ کان اینٹھنا۔

کان مانوس ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کان آشنا ہونا۔ سُنا ہُوا ہونا۔

کان مروڑنا (ملنا)۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کان کھینچنا۔ گوشمالی کرنا (۲) ڈرانا۔ سزا دینا۔ (۳) ستار یا سارنگی کی کھُونٹی کسنا۔ (۴) [کنایۃً] عاجز ہونے اور قائل ہونے کا اعتراف۔

کان مَیلیا۔ (ا۔ صفت) کان کا مَیل صاف کرنے والا

کان (کانوں) میں اُنگلی دینا۔ کان (کانوں) میں اُنگلی رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی آواز نہ سُننے کے لیے کان بند کر لینا۔ ڈراونی آواز سے بچنے کے لیے کانوں میں انگلیاں ڈال لینا۔ عموماً جمع بولتے ہیں۔

کان میں بات ڈال دینا۔ (ا۔ محاورہ) آگاہ کر دینا۔ سمجھا دینا۔

کان میں بات کہنا (کرنا) (ا۔ محاورہ) کوئی خُفیہ یا راز کی بات کرنا۔ سرگوشی کرنا۔

کان میں بات (بول) مارنا۔ (ا۔ محاورہ) بات سُن کر ٹال جانا۔ سُنی اَن سُنی کر جانا۔

کان میں بھنک پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) افواہ سُنائی دینا۔

کان میں پارہ بھرنا۔ (ا۔ محاورہ) گونگا بہرا کر دینا۔

کان میں پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) سُننے میں آنا۔ گوش زد ہونا۔ آگاہی ہونا۔

کان میں پھُونکنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کان میں کہنا۔ (۲) بدگوئی کرنا۔ (۳) بدگمان کرنا۔ (۴) کسی کی تعریف کر کے اُسے پھسلانا۔ بہکا دینا۔ (۵) کسی کے متعلق کوئی بُری بات دوسرے کے دل میں بٹھا دینا۔

کان میں تیل ڈال لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) اپنے آپ کو بے خبر اور بہرا بنا لینا۔ (۲) خاموشی اختیار کر لینا۔ کچھ نہ سننا۔ بے پرواہ بن جانا۔

کان میں جھنجھی کوڑی ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) غلام بنانا۔ غلام ہونے کی نشانی کان میں ڈالنا۔

کان میں ڈال دینا۔ (ڈالنا)۔ (ا۔ محاورہ) سُنا دینا۔ کہہ دینا۔ آگاہ کر دینا۔ گوش گزار کر دینا۔

کان میں ڈھول بجانا۔ (ا۔ محاورہ) کان کے پاس چلّانا۔ بہت

زور سے کہنا۔

کان میں رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) یاد رکھنا۔ خیال رکھنا۔

کان میں رُوئی دینا۔ (ا۔ محاورہ) محض بے خبر۔ غافل۔ بے سُدھ اور بے پرواہ بن جانا۔

کان میں کھٹکنا۔ (ا۔ محاورہ) کانوں کو بُرا لگنا۔ ناگوار معلوم ہونا۔

کان میں کہنا۔ کان میں کہہ دینا۔ (ا۔ محاورہ) چپکے سے کہنا۔ پوشیدہ یا خفیہ طور سے کہہ دینا۔

کان نہ پھڑکانا۔ پھڑپھڑانا۔ ہلانا۔ (ا۔ محاورہ) چوں نہ کرنا۔ چپ ہو جانا۔ (۲) جانور کا سدھ جانا۔ (۳) شرارت نہ کرنا۔

کان نہ دھرنا۔ رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) توجہ نہ رہنا۔ غور نہ کرنا۔ متوجہ ہو کر نہ سُننا۔ بے پروائی سے سُننا۔

کان ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چارپائی یا کپڑے میں ٹیڑھ ہونا۔ (۲) نصیحت حاصل ہونا۔ خبردار ہو جانا۔ (۳) اطلاع ہو جانا۔ امتحان ہو جانا۔ (۴) خیال ہو جانا۔ دھیان ہو جانا۔ (۵) عقل آنا۔ ہوش آنا۔

کانوں پر ہاتھ دھرنا۔ (ا۔ محاورہ) صاف انکار کرنا۔ (۲) مکر جانا۔ نفرت کرنا۔ (۳) پناہ مانگنا۔

کانوں پڑی آواز۔ (ا۔ روزمرہ) وہ بات جو کبھی سُنی ہو اور یاد ہو۔

کانوں تک رہنا۔ (ا۔ محاورہ) بات سُن کر کسی سے نہ کہنا۔

کانوں کان خبر نہ ہونا۔ (ا۔ مثل) اس طرح کوئی بات کہنا جس کی دوسرے کو مطلق خبر نہ ہو۔ بالکل خبر نہ ہونا۔

کانوں میں رس پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) کانوں کا رسیلی یا سُریلی آواز سے حظ اُٹھانا۔ لُطف حاصل کرنا۔

کان۔ [ف۔ ا۔ مؤنث] مَعدن۔ وہ جگہ جہاں سے کھود کر دھات یا جواہرات وغیرہ نکالتے ہیں۔ (۲) منبع۔ سرچشمہ۔

کانِ جُود وسخا۔ (ف۔ صف) فیاض۔ مخیر۔

کان کَن۔ (ف۔ صف) کان کھودنے والا۔

کان کنی۔ (ف۔ ا۔ مث) کان کھودنا۔ کان کھودنے کا عمل۔

کانِ ملاحت۔ (ف۔ صف) وہ معشوق جو سانولا سلونا ہو۔ خوبصورت۔

کانا۔ (کا۔نا) [اُ] بمعنی کان میں مرکبات کے شروع میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے کانا پھوسی۔

کانا باتی۔ (ا۔ مث) کان میں بات کہنا۔ کسی بچے کو ہنسانا مقصود ہو تو اس کے کان میں "کانا باتی، کانا باتی کُر" کہتے ہیں۔ اور "کُر" پر زیادہ زور دیتے ہیں۔

کانا پھوسی۔ سرگوشی۔ چپکے چپکے کان میں بات کہنا۔ کھسر پھسر

کانا گوشی۔ (۱) کانا پھوسی۔ (۲) گوشمالی۔

کانا۔ (کا۔نا) [ھ۔ صف۔ و ا۔ مذ] ایک آنکھ والا۔ واحد العین۔ یک چشم۔ کانڑا۔ (۲) داغی پھل۔ (۳) ٹیڑھا ترچھا۔

کانا پردہ۔ (ا۔ مذ) ناقص پردہ۔ برائے نام پردہ۔

کانا فُتو بدھو نفر۔ (ا۔ مثل) عیب میں عیب۔ خراب و تباہ کا بے جوڑ اور بے میل سامان۔ (۲) نہایت مفلس۔

کانا کھچو۔ (ا۔ مذ) ایک پہاڑی ترکاری جو موسم برسات میں از خود پیدا ہوتی ہے۔

کانے کو مُنہ پر کانا نہیں کہتے۔ (ا۔ محاورہ) عیب والے کا عیب مُنہ پر نہیں کہتے۔

کانپ۔ [ھ۔ ا۔ مث] (۱) پتنگ یا کنکوے کی خمدار اور لچکدار پتلی قمچی جو قوس نما لگائی جاتی ہے۔ (۲) چھتری کے تار جن پر کپڑا منڈھا ہوتا ہے۔ (۳) سُوّر یا ہاتھی کا اگلا دانت۔ (۴) کانپنا کا امر۔

کانپ اُٹھنا۔ (جانا)۔ (ا۔ محاورہ) خوف سے لرز جانا۔ تھرّا جانا۔ بدن میں کپکپی پیدا ہو جانا۔ (کانپ کانپ اُٹھنا بھی مستعمل ہے)

کانپ جانا۔ (ا۔ محاورہ) خوف سے تھرّا جانا۔ (۲) جاڑے سے کپکپی چھوٹ جانا۔

کانپ چھُٹنا۔ (ا۔ محاورہ) کپکپی آنا۔ لرزہ طاری ہونا۔ (ق)

کانپنا۔ (کانپ۔نا) [ھ۔ مص] لرزنا۔ تھرتھرانا۔ (کنایتاً) خوف کھانا۔ ڈر جانا۔

کانپنی۔ (کانپ۔نی) [ق۔ ا۔ مث] کپکپی۔ تھرتھراہٹ۔ لرزش۔

کانٹا۔ (کان۔ٹا) [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) خار۔ سُول۔ کنڈا۔ (۲) ترازو۔ (۳) ترازو کے دستے کی سوئی۔ (۴) مچھلی پکڑنے کا خمیدہ اور نوکدار کانٹا۔ (۵) کنویں وغیرہ میں گرے ہوئے ڈول نکالنے کا اوزار۔ (۶) پنجے کی شکل کی ایک آہنی یا برنجی چیز جس سے گوشت وغیرہ کھایا جاتا ہے۔ (۷) مچھلی کا خار (۸) آنکڑا۔ (۹) وہ کل جس کے کھینچنے سے ریل گاڑی دوسری پٹڑی پر چلی جاتی ہے۔ (۱۰) ٹک۔ (۱۱) پرندوں کا ایک مہلک مرض جس میں دُم کے پاس پھُنسی نکل آتی ہے۔ (۱۲) خلش۔ کھٹکا۔ (۱۳) وہ چوبی پنجہ جس سے زمیندار لوگ گھاس وغیرہ اکھٹی کرتے ہیں۔ (۱۴) شراب کا مہلک نشہ۔ نہایت تیز اور تُند شراب۔ (۱۵) گھنٹے یا گھڑی کی سوئی۔ (۱۶) علم حساب میں جمع۔ ضرب۔ تقسیم۔ تفریق کا نشان۔ (۱۷) زبان کا کھُردرا پن۔ (۱۸) قوام کا تار۔ (۱۹) روک۔ اٹکاؤ۔ (۲۰) دشمن۔ (۲۱) مہمیز جس سے گھوڑے کو ایڑ لگاتے ہیں۔ (۲۲) سیہ کا کانٹا۔ (۲۳) جانوروں کے پاؤں کا خار۔ [صف] (۲۴) نہایت دُبلا۔ لاغر۔ (۲۵) نہایت ناگوار طبع۔ (۲۶) ایذا پہنچانے والا۔ فتنہ پرداز۔

کانٹا بدلنا۔ (ا۔ محاورہ) ریل کے کانٹے کا ایک طرف سے دوسری طرف کرنا۔ (۲) رُخ پھیرنا

کانٹا پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) پرندوں میں کانٹے کی بیماری کا ہونا (۲) پیاس کے باعث زبان کا کھُردرا ہونا۔ کنویں سے ڈول وغیرہ نکالنے کے لیے کانٹا ڈالا جانا۔

کانٹا چبھونا۔ (ا۔ محاورہ) [کنایتاً] خلش دینا۔ تکلیف دینا۔

کانٹا سا۔ (ا۔ صف) (۱) خار کی طرح۔ (۲) دُبلا

کانٹا سا آنکھوں میں کھٹکنا۔ (ا۔ محاورہ) بُرا لگنا۔ ناگوار گزرنا۔ محسود خلائق ہونا۔

کانٹا سا کھٹکنا۔ (ا۔ محاورہ) نہایت ناگوار گذرنا۔ بُرا لگنا۔ ناگوارِ خاطر ہونا۔

کانٹا سا نکل جانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی دُکھ یا مصیبت یا سختی سے رہائی پانا۔ آرام پانا۔ چین آجانا۔

کانٹا سا ہوجانا۔ (ا۔ محاورہ) بہت لاغر اور کمزور ہوجانا۔

کانٹا کھانا۔ (ا۔ محاورہ) مچھلی کا کانٹے میں پھنسنا۔

کانٹا لگنا۔ (۱) کانٹا چُبھنا۔ (۲) پرندوں کو کانٹے کا مرض لاحق ہونا۔ (۳) مُہلک نشہ ہونا۔ (۴) ناگوار معلوم ہونا۔

کانٹا مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پَر مارنا (۲) لڑتے وقت ایک مرغ کا دوسرے مرغ کو لات مارنا۔ (۳) کم تولنا۔

کانٹا نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) تکلیف یا مصیبت سے بچانا۔ خلش مٹانا۔ کھٹکا دُور کرنا۔

کانٹا نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خلش دُور ہونا۔ تکلیف دُور ہونا۔ رنج سے نجات پانا۔ (۲) پرندوں کو کانٹے کا مرض لاحق ہونا۔

کانٹا نہ لگے۔ (کلمۂ دُعا) کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

کانٹا ہوجانا۔ (ا۔ محاورہ) سُوکھ کے لاغر ہوجانا۔ بہت دُبلا ہوجانا۔

کانٹوں بھرا۔ (ا۔ صف) بہت تکلیف رساں۔

کانٹوں پر بسر کرنا۔ (ا۔ محاورہ) [کنایۃً] کمال ایذا برداشت کرنا۔ بہت تکلیف اُٹھانا۔

کانٹوں پر کھینچنا۔ کانٹوں پر گھسیٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سزا دینا۔ (۲) شرمندہ کرنا۔ (۳) نہایت تکلیف دینا۔ (۴) ازحد ستانا۔ آزار پہنچانا۔

کانٹوں پر لوٹنا۔ (تڑپنا)۔ (ا۔ محاورہ) بے قرار رہنا (۲) آتش رشک و حسد میں جلنا۔ (۳) بڑی مصیبت اُٹھانا۔

کانٹوں میں اُلجھنا۔ (ا۔ محاورہ) [کنایۃً] جھگڑے میں پھنسنا۔

کانٹوں میں تُل کر بکنا۔ کانٹے میں تُلنا۔ (ا۔ محاورہ) نہایت گراں بکنا۔ کسی چیز کی کمال قدر ہونا۔ سونے چاندی کے بھاؤ بکنا۔

کانٹوں میں گھِرنا۔ (ا۔ محاورہ) مصیبت میں پڑنا۔ آتنک میں مبتلا ہونا۔

کانٹے بچھانا۔ (ا۔ محاورہ) ایذا رسانی کا کام کرنا۔

کانٹے بونا۔ (ا۔ محاورہ) اپنے یا کسی کے حق میں بُرائی کرنا۔

کانٹے بوئے ببول کے تو آم کہاں سے ہوں۔ (ا۔ مثل) بدی کر کے نیکی کی اُمید رکھنا حماقت ہے۔

کانٹے بوئے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) تکلیف دہ ہونا۔ ایذا رساں ہونا۔

کانٹے پر کی اوس (بھنبھیری)۔ (ا۔ مث) بیکار چیز۔ ناپائیدار چیز۔

کانٹے پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) پیاس کے مارے زبان یا حلق خشک ہو جانا۔

کانٹے کی تول۔ (ا۔ مث) بالکل ٹھیک۔ نہ کم نہ زیادہ۔

کانٹے کیطرح سُوکھنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت دُبلا پتلا ہوجانا۔

کانٹے کیطرح نظر میں کھٹکنا۔ (ا۔ محاورہ) کمال ناگوار گذرنا۔ کسی چیز کا دیکھنا ناگوار ہونا۔

کانٹے میں تُلنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت بیش قیمت ہونا۔ مہنگا ہونا۔

کانٹے میں لگانا۔ (ا۔ محاورہ) مچھلی پکڑنے کے لیے کانٹے میں چارہ لگانا۔

کانٹی۔ (کاں۔ ٹی) [ھ۔ا۔ مث] (۱) رُوئی کا کوڑا۔ وہ نکمی رُوئی جو دُھنے میں نہ آسکے۔ (۲) چھوٹا ہُک۔ آنکڑا۔ (۳) بیڑی۔ جھلان۔ (۴) تولنے کا چھوٹا کانٹا۔ (۵) وہ لنگر جو لڑکے ڈور میں باندھ کر لڑاتے ہیں۔ (۶) مجرم کے پاؤں میں ڈالنے کی بیڑی۔

کانٹی کھانا۔ (ا۔ محاورہ) قید کاٹنا۔ جیل خانے جانا۔ سزا یافتہ ہونا۔ داغی ہونا۔

کانجی۔ (کاں۔ جی) [ھ۔ا۔ مث] ایک قسم کا کھٹا پانی، جس میں رائی، زیرہ، نمک وغیرہ اچار کی طرح ڈالتے ہیں۔ (۲) چاولوں کے پیچ۔ مانڈی۔ (۳) گاجروں کے اچار کا پانی۔

کانجی ہاؤس۔ (کاں۔ جی۔ ہا۔ اُس) [اَر۔ا۔ مذ] (۱) قید خانے کا مکان (۲) حوالات۔ نگرانی۔ (۳) وہ سرکاری مکان جہاں لاوارث مویشی بھیج دیے جاتے ہیں۔

کانچ۔ (ھ۔ا۔ مث) (۱) شیشہ۔ ایک قسم کا سخت چمکدار مادّہ جو ریت اور کھار یعنی سجی کے ذریعے سے بنایا جاتا ہے۔ (۲) (مونث) ایک بیماری جس میں پاخانہ کرتے وقت مقعد کا گوشت باہر نکل آتا ہے۔

کانچ نکال دینا۔ (ا۔ محاورہ) [کنایۃً] بہت مارنا۔ عاجز کرنا۔ کسی کو نقصان پہنچانا۔ مار مار کے ناس کر دینا۔

کانچ نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مقعد کے گوشت کا نقاہت وضعف کے باعث نکل آنا۔ (۲) (کنایۃً) خسارہ اُٹھانا۔ (۳) عاجز ہونا۔ صدمہ برداشت کرنا۔

کانچو۔ (کاں۔ چو) [ھ۔ا۔ مذ] وہ شخص جس کو کانچ نکلنے کا مرض لاحق ہو۔ (۲) اِغلامی۔ لُوطی۔ گانڈو۔

کانچی۔ (کاں۔ چی) [ق۔ا۔ مث] شادی کی ایک رسم۔

کانڈ۔ (ق۔ا۔ مث) دیوار۔ پشتہ۔

کانڈا۔ (ق۔ا۔ مث) نیشکر۔ (۲) [ھ] پیاز۔ کسی پودے کی گانٹھ دار جڑ۔

کانڈو۔ (کاں۔ ڈو) [ق۔ا۔ مذ] نیشکر۔ چینی۔ (۲) بھڑبھونجا۔

کاندھا۔ (کاں۔ دھا) [ھ۔ا۔ مذ] کندھا۔ شانہ۔ دوش۔ کندھا۔

کاندھا بدلنا۔ (ا۔محاورہ) ایک کندھے سے دوسرے کندھے پر کسی کا بوجھ لینا۔

کاندھا دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جنازے کو کندھا دینا۔ (۲) سہارا دینا۔

کاندھی دے جانا۔ [ھ۔مص] (۱) بہانہ کرنا۔ ٹال جانا۔ پہلو تہی کرنا۔ (۲) گھوڑے کا پیٹھ کو جھٹکا دے کر سوار کو گرا دینا۔

کانڈ۔ (ھ۔ا۔مذ) کتاب کا باب۔ حصّہ۔ فصل۔

کانڈا۔ (کان۔ڈا) [ھ۔ا۔مذ] ایک قسم کی جڑ جو پیاز سے مشابہ ہوتی ہے۔

کانڈل۔ (کان۔ڈَل) [ھ۔ا۔مذ] سرسوں کا ساگ۔

کانڈلی۔ (کانڈ۔لی) [ھ۔ا۔مث] خُرفہ۔

کانڑا۔ (کان۔ڑا) [ھ۔ا۔مذ] دیکھیے کانا (۲) ایک راگنی (۳) ایک قسم کا پتنگ۔

کانڑا رگی۔ (ھ۔صف) نہایت شوخ اور شریر۔

کانڑا مجھے بھائے نہیں۔ کانڑے بن سہائے نہیں۔ (ا۔مثل) ایک شخص سے نفرت بھی کرنا اور پھر اس کے بغیر صبر بھی نہ کر سکنا۔

کانڑے کی ایک رگ سوا ہوتی ہے۔ (ا۔مثل) کانے میں شرارت زیادہ ہوتی ہے۔

کانڑے کے بیاہ کو سو سو جوکھوں۔ (ا۔مثل) عیب دار شے کے لیے ہر جگہ مشکلات پیش آتی ہیں۔

کانڑی۔ (کان۔ڑی) [ھ۔صف و ا۔مث] کانڑا کا مونث۔

کانڑی اپنا ٹینٹ نہ نہارے اوروں کی پھلی دیکھ بکھالے۔ (ا۔مثل) عیب دار کو اپنا عیب تو خواہ کیسا ہی بڑا ہو، معلوم نہیں ہوتا۔ مگر دوسرے کا معمولی عیب بھی بڑا معلوم ہوتا ہے۔

کانڑی کو کون سراہے کانڑی کا باوا۔ (ا۔مثل) اپنی بُری چیز بھی اچھی معلوم ہوتی ہے۔

کانس۔ (کا۔نَس) [اَر۔ا۔مث] انگریزی لفظ "کارنس" کا بگڑا ہوا۔ کنگنی۔ چھجا۔

کانس۔ (ھ۔ا۔مث) (۱) ایک قسم کی لمبی گھاس جو اکثر غیر مزروعہ زمین میں پیدا ہوتی ہے۔ (۲) جھگڑا ٹنٹا۔ قضیہ۔ (۳) چمک۔ تابش۔

کانس میں پڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) دھوکہ کھانا۔ (۲) سوچ بچار میں لگے رہنا۔ غور و فکر میں محو رہنا۔ (۳) جان جوکھوں میں رہنا۔

کانس میں پھنسنا۔ (ا۔محاورہ) مشکل میں پڑنا۔ مصیبت میں پھنسنا۔

کانسا۔ (کان۔سا) [ھ۔ا۔مذ] راجہ کا کھانا۔ خاصہ۔ (۲) ایک دھات۔ کانسی۔

کانسٹبل۔ (Constable) (کانس۔ٹے۔بَل) [انگ۔ا۔مذ] پولیس کا سپاہی۔

کانسٹی ٹیوشن۔ (Constitution) (کانس۔ٹی۔ٹیو۔شَن) [انگ۔ا۔مذ] ساخت۔ بناوٹ۔ وجود۔ (۲) قوانین۔ دستور۔ آئین۔ (۳) نظام۔ اُصول۔

کانسہ۔ (کان۔سَہ) [اَر۔ا۔مذ] صحیح (فارسی) کاسہ۔ پیالہ۔ بھیک کا ٹھیکرا۔

کانسی۔ (کان۔سِی) [ھ۔ا۔مونث] ایک قسم کی دھات جو تانبے اور رانگ کی آمیزش سے تیار ہوتی ہے۔

کانشنس۔ (Conscience) (کان۔شَنس) [انگ۔ا۔مذ] انسانی ضمیر۔ وجدان سلیم۔ وہ انسانی قوت جو انسان کو بھلائی کی طرف متوجہ کرے۔

کانفرنس۔ (Conference) (کان۔فے۔رنس) [انگ۔ا۔مث] مجلس شوریٰ۔ مشورہ کی مجلس۔ مشاورت۔

کانفیڈنشل۔ (Confidential) (کان۔فی۔ڈَن۔شَل) [انگ۔صف] رازداری کا۔ خُفیہ۔ بصیغۂ راز۔ پرائیویٹ۔

کانکڑا۔ (کانک۔ڑا) [ھ۔ا۔مذ] گلدم۔ مِلبِلی۔ مشعل کی بتی (ق)

کانکھ۔ (ہ۔ا۔مونث) (۱) بغل (۲) کنارہ۔ پہلو۔

کانکھنا۔ (کانکھ۔نا) [ھ۔مص] گلا صاف کرنے کے لیے آواز نکالنا۔ (۲) کراہنا۔ آہیں بھرنا۔

کانگرس۔ (Congress) (کانگ۔رِس) [انگ۔ا۔مث] مجلس۔ سبھا (نمائندوں کی) (۲) انجمن۔ پارٹی۔ جماعت۔

کانگڑا۔ (کانگ۔ڑا) [ق۔ا۔مذ] تربوز

کانگڑی۔ (کانگ۔ڑی) [ھ۔ا۔مونث] مٹی کی انگیٹھی جس کے اوپر تیلیوں کا غلاف چڑھا ہوتا ہے۔ کشمیریوں میں اس کا استعمال عام ہے۔

کانور۔ (ھ۔ا۔مذ) آنکھ کی ایک بیماری جس میں زردی چھا جاتی ہے۔ (۲) [مث] ایک لکڑی جس کے دونوں کناروں پر ٹوکریاں رکھ کر ان میں چیزیں رکھ لیتے ہیں۔ بہنگی۔

کانورا۔ (کان۔وَ۔را) [ھ۔صف] حواس باختہ۔ بےاوسان۔ بدحواس۔ گھبرایا ہوا۔

کانون۔ (کا۔نُون) [ف۔ا۔مذ] (۱) انگیٹھی (۲) آگ ڈالنے کا پیالہ

کانووکیشن۔ (Convocation) (کان۔وو۔کے۔شَن) [انگ۔ا۔مذ] جلسہ تقسیم اسناد۔ یونیورسٹی۔

کانوینٹ۔ (Convent) (کان۔وینٹ) [انگ۔ا۔مذ] عیسائی اہلِ خانقاہ۔ عیسائی خانقاہ۔ (۲) عیسائی مدرسہ۔

کانی۔ (ھ۔صف، و ا۔مونث) کانا کی تانیث۔ ایک آنکھ والی۔ (ف) معدن کی چیز۔ معدنی۔ کان سے منسوب۔ (۳) کہانی۔ (ق)

کاو۔ (ف۔ا۔مث) (۱) کھودنا (۲) تلاش۔ تفتیش (۳) امتحان۔

کاوکاو ۔ (۱) کوشش (۲) تفتیش ۔ (۳) زخم کو ناخن سے چھیلنا اور کھجانا ۔
کاوا ۔ (کا۔ وا) (۱) [اُر ۔ ا ۔ مذکر] گھوڑے کو اس طرح چکر دینا کہ اس کے قدموں کے نشانوں سے زمین پر ایک دائرہ پیدا ہو جائے ۔ چوگان ۔
کاوا دینا ۔ گھوڑے کو حلقہ باندھ کر چکر دینا ۔
کاواک ۔ (کا۔ واک) [ف ۔ صف] (۱) خالی ۔ کھوکھلا [اُر] (۲) بیڈول ۔
کاوِش ۔ (کا۔ وِش) [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) کھودنا ۔ کھوج لگانا ۔ (۲) خلش ۔ (۳) کرید ۔ تلاش ۔ تجسس ۔ جستجو (۴) [اُر] بیر ۔ دشمنی ۔ حسد ۔ جلن ۔
کاوَل ۔ (کا۔ وَل) [ق ۔ ا ۔ مونث] گشت ۔
کاوَل گر ۔ گشت کرنے والا ۔
کاوَہ ۔ (کا۔ وَہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] ایک آہنگر جس نے فریدوں کو ڈھونڈھ نکالا اور اسے ضحاک پر چڑھا کر ملک دلوایا ۔
کاوِی ۔ (کا۔ وِی) [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) کھودنا ۔ (۲) تلاش کرنا ۔ تفتیش کرنا ۔ (مرکبات کے آخر میں استعمال ہوتا ہے)
کاہ ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] کٹی ہوئی سوکھی گھاس ۔
کاہ رُبا ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کا زرد گوند جس کی یہ خاصیت ہے کہ اگر اسے کپڑے یا چمڑے پر رگڑ کر گھاس کے تنکے کے سامنے لائیں تو وہ مقناطیس کی طرح اُسے اٹھا لیتا ہے ۔
کاہ کشاں ۔ (کہکشاں) (ف ۔ ا ۔ مث) بہت سے چھوٹے چھوٹے ستاروں کی قطار جو اندھیری رات میں آسمان پر سڑک کی مانند نظر آتی ہے ۔
کاہ گِل ۔ کہگل ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) پلستر کرنے کی بھس ملی ہوئی مٹی ۔
کاہِش ۔ (کا۔ ہِش) [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) زوال ۔ کمی ۔ گھٹاؤ ۔ اُتار ۔ تنزل ۔ (۲) لاغری ۔ دُبلاپن ۔
کاہِش اُٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) تکلیف برداشت کرنا ۔
کاہِشِ جاں ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) وہ صدمہ جو جان پر ہو ۔
کاہِل ۔ (کا۔ ہِل) [ع ۔ صف] سُست ۔ کام چور ۔ مجہول ۔ آرام طلب ۔
کاہِلا ۔ (کاہ۔ لا) [اُر ۔ صف] سُست ۔ تھکا ہوا ۔ ہ (ہن) تیز ۔ جلد باز ۔
کاہِلی ۔ (کا۔ ہِ۔ لی) [ف ۔ ا ۔ مث] سُستی ۔ آرام طلبی ۔ آلکسی ۔
کاہِن ۔ (کا۔ ہِن) [ع ۔ ا ۔ مذ] جنوں سے دریافت کر کے غیب کی خبریں بتلانے والا ۔ جمع : کَہَنَہ ۔
کاہِنَہ ۔ (کا۔ ہِ۔ نَہ) [ع ۔ ا ۔ مث] کاہن کی مونث ۔
کاہُو ۔ (کا۔ ہُو) [ف ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کا ساگ اور اس کا تخم ۔
کاہی ۔ (کا۔ ہی) [اُر ۔ ا ۔ مذ] (۱) ہلکا سبز رنگ مائل بہ سیاہی ۔ (۲) کسیس جو ایک قسم کی پھٹکڑی ہے ۔ بعض کائی کہتے ہیں ۔
کاہے سے ۔ کاہے کو ؟ ۔ (ہ ۔ کلمہ استفہام) کیوں ۔ کس لیے ۔ کس واسطے ۔
کاہیدگی ۔ (کا۔ ہی۔ دَ۔ گی) [ف ۔ ا ۔ مث] لاغری ۔ دُبلاپن ۔
کاہیدَہ ۔ (کا۔ ہی۔ دَہ) [ف ۔ صف] گھٹا ہوا ۔ دُبلا ۔ لاغر ۔
کائپَھل ۔ (کا۔ اِ۔ پَھل) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ایک دوا جو کسی درخت کی چھال ہوتی ہے ۔ (۲) فالسے کی طرح کا ایک پہاڑی اُودا ترش پھل ۔
کائِد ۔ (کا۔ ئِد) [ع ۔ صف] مکّار ۔ فریبی ۔
کائِن ۔ (ع ۔ صف) ہونے والا ۔ موجود ۔
کائنات ۔ (کا۔ اِ۔ نات) [ع ۔ ا ۔ مونث] (۱) موجودات ۔ دُنیا (۲) حقیقت ۔ حیثیت ۔ (۳) سرمایہ ۔ پونجی ۔ (۴) خلق اللہ ۔
کاؤنٹ ۔ (Count) (کو۔ نٹ) [انگ ۔ ا ۔ مذ] یورپ میں نواب کا لقب ۔
کاؤنٹر ۔ (Counter) ۔ (کا۔ اُن۔ ٹَر) [انگ ۔ ا ۔ مذ] ٹکٹ ۔ تختہ ۔ (روپیہ گننے کی میز یا تختہ دکان وغیرہ میں)
کاؤں کاؤں ۔ (کا۔ اُوں ۔ کا۔ اُوں) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) کوّے کی مسلسل آواز ۔ (۲) لوگوں کا شور و غل ۔
کاؤں کاؤں کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کوّے کا کائیں کائیں کرنا ۔ (۲) لوگوں کا شور و غل کرنا ۔ چلّانا ۔
کائی ۔ (کا۔ اِی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) وہ سبزی جو اکثر بند پانی کے اُوپر یا برسات میں چُونے کی دیواروں وغیرہ پر جم جاتی ہے ۔ ایک قسم کی پھپھوندی ۔ پانی کا جالا ۔ (۲) گہرا سیاہی مائل سبز رنگ ۔
کائی سی پھٹ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بادلوں کی طرح الگ الگ ہو جانا ۔ دفعتاً تتر بتر ہو جانا ۔
کائی لگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) پانی یا کسی اور چیز پر سبزی جم جانا ۔
کائیاں ۔ (کا۔ اِ۔ یاں) [اُر ۔ صف] (۱) نہایت چالاک ۔ ہوشیار ۔ خرانٹ ۔ تجربہ کار ۔ (۲) فریبی ۔ دغاباز ۔ (۳) بخیل ۔ کنجوس ۔
کائیاں پن ۔ (ا ۔ مذ) (۱) عیّاری ۔ چالاکی ۔ مکّاری ۔ کنجوسی ۔
کائیں کائیں ۔ (کا۔ اِیں ۔ کا۔ اِیں) [ہ ۔ ا ۔ مث] دیکھیے کاؤں کاؤں ۔
کائیں کائیں کرنا ۔ کائیں کائیں مچانا ۔ (ا ۔ محاورہ) غل شور کرنا ۔
کایا ۔ (کا۔ یا) [ہ ۔ ا ۔ مث] جسم ۔ تن ۔ بدن ۔ سراپا (۲) رُوپ ۔ بھیس ۔ (۳) اصلیت ۔ ماہیت ۔
کایا بڑی کہ مایا ؟ ۔ (ا ۔ مثل) جان سے بہتر مال نہیں ۔
کایا پلٹ ۔ (ا ۔ صف ۔ مذ) (۱) قالب بدلنے والا ۔ (۲) بھیس بدلنے والا ۔ (۳) بہروپیا ۔ (۴) وہ دوا جس سے بُڈھا جوان ہو جائے ۔
کایا پلٹ دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہیئت بدل دینا ۔
کایا پلٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) چولا بدلنا ۔ قالب تبدیل کرنا ۔ (۲) تناسخ اختیار کرنا ۔ (۳) دُوسری جون میں آنا ۔ (۴) رُوپ دھارنا ۔ (۵) جوبن پر آنا ۔ ماہیت بدلنا ۔

کایا پلٹ ہو جانا ۔ (ا۔ محاورہ) رنگ رُوپ بدل جانا۔ کچھ سے کچھ ہو جانا۔ دوسرے رنگ میں آجانا۔

کایا کَشٹ جسمانی تکلیف۔ جسمانی مرض۔

کایا کلپ ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) دواؤں کے ذریعے دوبارہ جوانی حاصل کرنا۔

کایَتھ ۔ کایَشتھ ۔ (کا۔ یَتھ۔ کا۔ یَشتھ) [ہ۔ ا۔ مذ] ایک ہندو ذات کا نام جس کا کام نوشت و خواند اور مُنشی گری ہے۔

کایَتھ کی کھوپڑی ۔ (ا۔ مث) (کنایۃً) دغاباز۔ چالاک آدمی۔

ک ۔ ب

کَب ۔ [ظرفِ زمان جو محلِ استفہام میں آتا ہے] (۱) کس وقت کس دن۔ (۲) کیونکر۔ کس طرح۔ کس زمانے میں؟

کب بابا مریں کب بیل بٹیں ۔ (ا۔ مثل) کسی بات کا بہت انتظار کرنا ہو تو کہتے ہیں۔

کب تک ۔ کب تلک ۔ (ا۔ مثل) کس وقت تک۔ کس زمانے تک۔

کب تھوکتے ہیں ۔ (ا۔ محاورہ)۔ (۱) بالکل خیال نہیں کرتے۔ ہرگز متوجہ نہیں ہوتے۔ کبھی خاطر میں نہیں لاتے۔ نفرت کرتے ہیں۔

کب سے ؟ (ا۔ تابع فعل) (۱) کس وقت سے؟ کس زمانے سے؟ (۲) دیر سے۔ عرصے سے۔

کب کا ۔ (ا۔ تابع فعل) (۱) کس زمانے کا۔ کس مدت کا۔ (۲) مدت دراز کا۔ بڑی دیر کا۔

کُب ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) انسان کی پیٹھ کی کجی۔ اصلی ہو یا بڑھاپے سے (۲) ٹیڑھ۔ کج (۳) خم۔ جُھکاؤ۔ (۴) اُونٹ یا سانڈ کے اُوپر کا اُبھرا ہُوا مقام۔ کوہان۔

کُب نکلنا ۔ (ا۔ محاورہ) پیٹھ کا کُبڑا ہو جانا۔ ٹیڑھا ہو جانا۔

کباب ۔ (کَ۔ باب) [ف۔ ا۔ مذ] سیخ پر چڑھا کر کوئلوں پہ بُھنا ہُوا قیمہ یا گوشت کے ٹکڑے۔ (۲) گھی وغیرہ میں تلی ہوئی قیمے کی ٹکیاں۔ (۳) (کنایتاً) [صف] سوختہ۔ بریان۔ جلا ہُوا۔

کباب کا آنسو ۔ (ا۔ مذ) وہ پانی جو سیخ کے کباب سے پکتے ہوئے ٹپکتا ہے۔

کباب کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کباب بنانا۔ کباب بُھوننا (۲) جلانا۔ بُھوننا۔ (۳) رنج پہنچانا۔ (۴) رشک دلانا۔ (۵) غصّہ (مذ) (۶) دُکھ دینا۔

کباب لگانا ۔ (ا۔ محاورہ) کباب بُھوننا یا تیار کرنا۔

کباب ہونا ۔ (ا۔ محاورہ)۔ (۱) کباب تیار ہونا۔ (۲) جلنا۔ بُھننا۔ (۳) دُکھ پانا۔ (۴) حسد ہونا (۵) نہایت بُرا لگنا۔ (۶) غصّے میں نیلا پیلا ہو جانا (۷) ناگوار گزرنا۔ (۸) آگ بگولا ہونا۔ (۹) طیش میں آجانا۔ (۱۰) حسد یا رشک سے جلنا۔

کباب ۔ کبابہ ۔ (کَ۔ باب۔ کَ۔ بابَہ) [ف۔ ا۔ مذ] سیاہ مرچ سے مشابہ ایک قسم کے گول گول بیج جو بطورِ دوا مستعمل ہوتے ہیں۔

کباب چینی ۔ کبابہ۔ سیتل چینی۔ سرد چینی۔

کبابی ۔ (کَ۔ با۔ بی) [ف۔ ا۔ مذ] کباب بنا کر بیچنے والا۔ کباب فروش۔

کبادہ ۔ (کَ۔ با۔ دَہ) [ف۔ ا۔ مذ] نرم کمان۔ مشق کرنے کی کمزور کمان۔

کِبار ۔ (کِ۔ بار) [ع۔ ا۔ مذ] کبیر کی جمع۔ بڑے آدمی۔ بزرگ۔

کباڑ ۔ (کَ۔ باڑ) [ہ۔ ا۔ مذ] کاٹھ کباڑ۔ ٹوٹا پھوٹا اسباب۔

کباڑ خانہ ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) ٹوٹے پھوٹے سامان کا کمرہ یا دُوکان۔

کباڑیا ۔ (کَ۔ باڑ۔ یا) [ہ۔ ا۔ مذ] ٹوٹا پھوٹا اسباب بیچنے والا۔ نیلام کا لایا ہُوا مال فروخت کرنے والا۔

کَبائر ۔ (کَ۔ با۔ ئر) [ع۔ ا۔ مذکر] کبیرہ کی جمع۔ بڑے گناہ۔

کَبِت ۔ (کَ۔ بِت) [ہ۔ ا۔ مذ] شعر۔ ایک قسم کی ہندی نظم۔

کُبجا ۔ (کُب۔ جا) [ق۔ صف] کُبڑا۔

کَبِد ۔ (کَ۔ بِد) [ع۔ ا۔ مذ] جگر۔ کلیجہ۔

کَبُدھی ۔ (کَ۔ بُدھی) [ہ۔ صف] احمق۔ بے سمجھ۔ بے وقوف۔

کَبڈی ۔ (کَ۔ بڈ۔ ڈی) [اُر۔ ا۔ مث] ایک کھیل کا نام۔

کبڈی کھیلتے پھرنا ۔ (ا۔ محاورہ) آوارہ گردی کرنا۔ بیکار پھرنا۔ مارا مارا پھرنا۔

کِبر ۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) بزرگی۔ بڑائی۔ عظمت۔ (۲) غرور۔ تکبر۔ گھمنڈ۔

کِبر و نخوت ۔ (ع۔ ا۔ مذ) غرور۔ تکبر۔ گھمنڈ

کِبَر ۔ (کِ۔ بَر) [ع۔ ا۔ مذ] بڑھاپا۔ پیری۔

کِبَر سِن ۔ (کِبَر۔ سِن) [ع۔ ا۔ مذ] بوڑھا۔ عمر رسیدہ۔ کہن سال۔

کَبرا ۔ (کَب۔ را) [ہ۔ صف] چتکبرا۔ ابلق۔ سیاہ و سفید۔

کُبَرا ۔ (کُ۔ بَ۔ را) [ع۔ ا۔ مذ] کبیر کی جمع۔ بڑے آدمی۔

کُبریٰ ۔ (کُب۔ را) [ع۔ صف] (۱) بہت بڑی۔ بہت بزرگ۔ (۲) عظیم۔ اکبر کی تانیث۔

کِبریا ۔ (کِب۔ ریا) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) بزرگی۔ عظمت۔ (۲) فخر۔ غرور۔ تکبر۔ (۳) خدائے تعالیٰ کا ایک صفاتی نام۔

کِبریائی ۔ (ع۔ ا۔ صف) اُونچا درجہ۔ بڑا ہونا۔ بڑائی۔ عظمت۔

کِبریت ۔ (کِب۔ ریت) [ع۔ ا۔ مذ] گندھک (۲) عمدہ سونا۔ زرِ خالص۔

کِبریتِ احمر ۔ لال گندھک جو کمیاب ہے۔ معدوم۔ کمیاب۔ عنقا۔ (۲) وظائف کی ایک کتاب جو حضرت غوث الاعظمؒ کی تصنیف ہے۔

کُبڑا ۔ (کُب۔ ڑا) [ہ۔ صف و ا۔ مذ] خمیدہ پُشت۔ وہ شخص جس کی پیٹھ جُھک گئی ہو۔

کُبڑاپَن ۔ ٹیڑھ ۔ خمیدگی ۔

کُبڑن ۔ (کُبْ ۔ ڑَن) [ھ ۔ ا ۔ مث] ترکاری بیچنے والی عورت ۔

کُبڑی ۔ (کُبْ ۔ ڑِی) کُبڑا کی تانیث ۔

کَبڑیا ۔ (کَ ۔ بڑْ ۔ یا) ترکاری بیچنے والا ۔ سبزی فروش ۔

کَبک ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) چکور ۔ ایک قسم کا پرند جس کا سر اور پنجے سُرخ ہوتے ہیں ۔ اس کی چال کو معشوق کی چال سے تشبیہ دی جاتی ہے ۔

کَبک دری ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) پہاڑی چکور جو نہایت خوش رفتار ہوتا ہے ۔

کَبک رفتار ۔ (ف ۔ صف) (۱) چکور کی طرح چلنے والا ۔ (۲) معشوق ۔

کُبَل ۔ (ق ۔ صف) مشکل ۔ سخت دشوار ۔

کَبُوتَر ۔ (کَ ۔ بُو ۔ تَرْ) [ف ۔ ا ۔ مذ] ایک مشہور پرندہ ۔

کبوتر باز ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) کبوتر پالنے اور اُڑانے والا ۔

کبوتر بازی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) کبوتر پالنے اور اُڑانے کا مشغلہ ۔

کبوتر با کبوتر باز با باز ۔ (ف ۔ مثل) ہر شے اپنی جنس کی طرف رجوع کرتی ہے ۔ کبوتر کبوتر سے اور باز باز سے محبت رکھتا ہے ۔

کبوتر حرم ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) خانہ کعبہ کے کبوتر جن کا شکار کرنا منع ہے ۔

کبوتر خانہ ۔ (۱) ڈربا ۔ کابک (۲) مسافر خانہ ۔ سرائے ۔ (۳) وہ مقام جہاں پر ایک آتا رہے اور ایک جاتا رہے ۔

کبوتر کا گونجنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کبوتر کا مست ہو کر بولنا ۔

کبوتر کی طرح لوٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بُری طرح تڑپنا ۔ لوٹن کبوتر کی مانند زمین پر لوٹنا ۔

کَبُوتری ۔ (کَ ۔ بُوتْ ۔ رِی) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) کبوتر کی مادہ ۔ (۲) ناچنے والی ۔ (۳) دہقانی ۔ (۴) (پ) خوبصورت ۔ خوش وضع ۔

کَبُود ۔ (کَ ۔ بُود) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) نیلا رنگ ۔ آسمانی رنگ ۔ (۲) نیلگوں ۔

کَبُودی ۔ (کَ ۔ بُو ۔ دِی) [ف ۔ صف] نیلا ۔ نیلگوں ۔ آسمانی ۔

کَبھُو ۔ (کَ ۔ بھُو) [ار ۔ تابع فعل] (۱) کبھی ۔ گاہے ۔ کسی وقت ۔ (ق)

کبھی ۔ (کَ ۔ بھِی) [ھ ۔ تابع فعل] گاہے ۔ کسی نہ کسی وقت ۔ کوئی دم ۔ (۲) شاذ و نادر ۔ اتفاقاً (۳) کسی زمانے میں (۴) ہرگز ۔ بالکل ۔ مطلق ۔

کبھی ایسا ہے کبھی ویسا ہے ۔ (ا ۔ مثل) انقلاب زمانہ ہے ۔

کبھی تولہ کبھی ماشہ ۔ (ا ۔ مثل) دم میں کچھ اور دم میں کچھ ۔ غیر مستقل مزاج اور متلوّن شخص کی نسبت بولتے ہیں ۔

کبھی تو ہمارے بھی کوئی تھے ۔ (ا ۔ مثل) کسی زمانے میں ہم سے بھی ربط و ضبط اور میل ملاقات تھی ۔ اگرچہ اب نہیں ہے ۔

کبھی دن بڑا اور کبھی رات بڑی ہے
کبھی رات بڑی اور کبھی دن } (ا ۔ مثل) زمانہ ایک حال پر نہیں رہتا ۔ انقلاب زمانہ ظاہر کرنے کو کہتے ہیں ۔

کبھی کا ۔ (ا ۔ تابع فعل) بہت دیر کا ۔ مدت کا ۔

کبھی کبھار ۔ (ا ۔ تابع فعل) کبھی کبھی ۔ گاہے گاہے ۔ بھولے چوکے ۔ وقت بے وقت ۔

کبھی کچھ ہے، کبھی کچھ ہے ۔ (ا ۔ محاورہ) ایک حال پر نہیں ۔ تلوّن اور انقلاب کی نسبت بولتے ہیں ۔

کبھی گھی گھنا کبھی مٹھی بھر چنا ۔ (ا ۔ مثل) کبھی عیش کبھی دُکھ، کبھی امیر کبھی غریب ۔ زمانے کا انقلاب ۔

کبھی گھورے کے دن بھی پھرتے ہیں ۔ (ا ۔ مثل) کبھی زمانہ موافق ہو ہی جاتا ہے ۔

کبھی گاڑی ناؤ پر ۔ کبھی ناؤ گاڑی پر
کبھی ناؤ گاڑی پر ۔ کبھی گاڑی ناؤ پر } زمانے کے انقلاب پر بولتے ہیں ۔ کبھی ایسا کبھی ویسا ۔

کبھی نہ دیکھا بوریا اور سپنے آئی کھاٹ ۔ (ا ۔ مثل) نو دولت لالوں کے متعلق کہا جاتا ہے ۔

کبھی نہ کبھی ۔ (۱) کسی نہ کسی وقت ۔ (۲) گاہے گاہے ۔ (۳) بھولے بسرے ۔

کبھی نہیں ۔ (ا ۔ تابع فعل) ہرگز نہیں ۔ کسی صورت میں نہیں ۔ انکار کے موقع پر بولتے ہیں ۔

کَبِیدَگی ۔ (کَ ۔ بِی ۔ دَ ۔ گی) [ف ۔ ا ۔ مث] رنجیدگی ۔ آزُردگی ۔

کَبِیدَہ ۔ (کَ ۔ بِی ۔ دَہ) [ف ۔ صف] (۱) رنجیدہ ۔ غمگین ۔ ملول آزردہ ۔ (۲) شکستہ ۔ ٹکڑے کیا ہوا ۔

کبیدہ خاطر ۔ (ف ۔ صف) رنجیدہ دل ۔ آزردہ خاطر ۔ ملول طبع ۔

کَبِیر ۔ (کَ ۔ بِیر) [ع ۔ صف] (۱) بڑا بزرگ ۔ (۲) ایک خدا پرست ہندی شاعر کا تخلّص جو خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے اشعار لکھا کرتا تھا ۔ اس کی روش صُلح کل تھی ۔ (۳) [ھ ۔ ا ۔ مذ] ہندوؤں کے فحش گیت جو ہولی کے موقع پر گائے جاتے ہیں ۔ عربی جمع : کِبار ۔ کُبَرا ۔

کَبیر پنتھی ۔ (ھ ۔ ا ۔ مذ) ۔ وہ لوگ جو بھگت کبیر کے مسلک اور اقوال پر عمل کرتے ہیں ۔

کَبِیرَہ ۔ (کَ ۔ بِی ۔ رَہ) [ع ۔ صف] کبیر کی تانیث ۔ بڑی ۔ جمع کبائر ۔

کَبِیسَر ۔ (کَ ۔ بِی ۔ سَرْ) [ھ ۔ صف] بخیل ۔ کنجوس ۔ تنگ دل ۔

کَبِیسَہ ۔ (کَ ۔ بِی ۔ سَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] لوند کا مہینہ ۔ قمری سال میں ۱/۲ ۱۱ دن بڑھا کر شمسی سال کو پورا کیا جاتا ہے ۔ ان کے عوض تین سال بعد ایک مہینہ بڑھا دیا جاتا ہے ۔ جس طرح سال شمسی کو پورا کرنے کے لیے چوتھے سال فروری میں ایک دن بڑھا کر اُسے اُنتیس (۲۹) دن کا کر دیا جاتا ہے ۔

کَبِیشَر ۔ (کَ ۔ بِی ۔ شَرْ) [س ۔ ا ۔ مذ] ملک الشعراء ۔ شاعروں کا بادشاہ ۔

ک ۔ پ

کَپ ۔ (ھ ۔ ا ۔ مذ) لرزہ ۔ کانپنا

کَپ ۔ (Cup) [انگ ۔ ا ۔ مذ] پیالہ ۔

کَپ بورڈ ۔ (Cup Board) ۔ نعمت خانہ ۔ ڈولی ۔

کُپ ۔ (ھ ۔ ا ۔ مذ) بھس کا بُھورا جو بُرج کی شکل کا بنا کر رکھتے ہیں ۔

کُپّا ۔ (کُپ ۔ پا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) چمڑے کا چھوٹے مُنہ کا پھُولا ہُوا ظرف جس میں گھی یا تیل رکھا جاتا ہے ۔ (۲) (تشبیہاً ۔ صف) موٹے جسم کا ۔ فربہ ۔ (۳) پھُولا ہُوا جیسے کُپّے کی مانند بھرا ہُوا ۔ سُوجا ہُوا ۔

کُپّا ایسا پھُولا بیٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) غصّے میں بھرا ہونا ۔ سُوجا پھُولا بیٹھا ہونا ۔

کُپّا ہو جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) پھُول جانا ۔ سُوج جانا ۔ (۲) نہایت موٹا اور فربہ ہو جانا ۔ (۳) خفا ہو جانا ۔

کُپّے کی طرح مُنہ پھُلا لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) غصّہ سے مُنہ سُجا لینا ۔

کِپاٹ ۔ (ا ۔ مذ) دروازہ ۔ (۲) کھٹکا ۔

کَپار ۔ (کَ ۔ پار) [ھ ۔ ا ۔ مذ] دیکھیے "کپال"

کَپاڑی ۔ (کَپالی) ۔ (کَ ۔ پا ۔ ڑی ۔ کَ ۔ پا ۔ لی) [ھ ۔ ا ۔ مث] گھوڑے کے منہ پر باندھنے کی رسّی ۔

کَپاس ۔ (کَ ۔ پاس) [ھ ۔ ا ۔ مث] بغیر صاف کی ہوئی رُوئی ۔ ایسی رُوئی جس میں بنولے بھی ہوں ۔ (۲) رُوئی کا پودا ۔

کپاس جس جگہ جائے گی اوٹی جائے گی ۔ (ا ۔ مثل) مزدور کو ہر جگہ بوجھ اُٹھانا پڑے گا ۔

کَپاسی ۔ (ا ۔ صف) کپاس سے منسوب ۔ ہلکا زرد رنگ ۔ (پن) کپاہی ۔

کَپال ۔ (کَ ۔ پال) [س ۔ ا ۔ مث] (۱) کھوپری ۔ کاسۂ سر ۔ (۲) شیوجی کا لقب ۔ (۳) ماتھا ۔ پیشانی ۔ (۴) قسمت نصیب بھاگ ۔ (۵) بنگالی ہندوؤں کی ایک ذات ۔

کپال کِریا ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) (۱) ہندوؤں کی ایک رسم ۔ جب چتا میں لاش جل چکتی ہے تو بیٹا اس کی کھوپری پھوڑ کر اس میں گھی ڈالتا ہے ۔ (۲) مُردے کی کھوپری پھوڑنا ۔

کپتان ۔ (کَپ ۔ تان) ۔ (Captain) [سورد ۔ ا ۔ مذ] فوج ۔ پولیس یا جہاز کا بڑا افسر ۔

کپَٹ ۔ (کَ ۔ پَٹ) [س ۔ ا ۔ مث] دھوکا ۔ دغا ۔ فریب ۔ چھل ۔ کھوٹ ۔ (۲) بغض ۔ عداوت ۔ دشمنی ۔ (۳) کینہ ۔ نفاق ۔ کدورت ۔

کپٹ رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) حسد رکھنا ۔ کینہ رکھنا ۔ عداوت رکھنا ۔ کدورت رکھنا ۔

کپٹی ۔ (کَ ۔ پَ ۔ ٹی) [س ۔ صف و ا ۔ مذ] دغا باز ۔ فریبی ۔ مکار ۔ کینہ ور ۔ حاسد ۔ دشمن ۔ بیری ۔ بدخواہ ۔ منافق ۔ کدورت رکھنے والا ۔

کپٹی کی پریت ۔ مرن کی ریت ۔ (ا ۔ مثل) کینہ ور کی دوستی میں ہمیشہ خطرہ ہی خطرہ ہے ۔

کپچہ ۔ (کَپ ۔ چہ) [ق ۔ ا ۔ مث] صدری ۔

کپڑ ۔ (کَ ۔ پڑ) [ھ ۔ ا ۔ مذ] کپڑا کا مخفف ۔

کپڑ پھول ۔ کپڑ ڈھول ۔ (ا ۔ مذ) (۱) ایک قسم کا ریشمی کپڑا ۔ کریپ ۔ (۲) ساڑھی کا ایک خاص قسم کا کپڑا جس پر سنہرے اور روپہلے پھول بنے ہوتے ہیں ۔ (ق)

کپڑ چھن (چھان) ۔ (ا ۔ مذ) کپڑے کا چھنا ہُوا ۔ باریک اور میدہ سا چھنا ہُوا ۔

کپڑ کوٹ ۔ (ا ۔ مذ) ڈیرہ خیمہ ۔ تنبو ۔

کپڑ گند ۔ (ا ۔ مث) کپڑے کے جلنے کی بُو ۔

کپڑا ۔ (کَپ ۔ ڑا) [ھ ۔ ا ۔ مذکر] پارچہ ۔ بستر (۲) لباس ۔ پوشاک ۔ جامہ ۔

کپڑا اوڑھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کپڑا اُوپر لینا ۔ کپڑے سے اپنے آپ کو ڈھانپنا ۔ (۲) سر پہ دوپٹہ ڈالنا ۔

کپڑا پہنیے جگ بھاتا ۔ کھانا کھائیے مَن بھاتا ۔ (ا ۔ مثل) لباس عام پسند کا پہننا چاہیئے اور خوراک اپنی پسند کی کھانی چاہیئے ۔

کپڑا چل جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کپڑے کا پھٹ جانا ۔ کپڑے کا مسک جانا ۔

کپڑا نہ لتا مسّی سے البتہ ۔ (ا ۔ مثل) مفلسی میں زیب و زینت کی ہوس ۔ وہ بھی غیر مناسب ۔

کپڑوں سے ہونا ۔ کپڑوں کا آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) حیض سے ہونا ۔ ایام آنا ۔ میلے سر ہونا ۔

کپڑوں میں نہ سمانا ۔ (ا ۔ محاورہ) خوشی کے مارے از حد پھُول جانا ۔

کپڑے آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) حیض آنا ۔ ایام ہونا ۔

کپڑے اُتارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) لباس بدلنا (۲) کپڑے چھین لینا ۔ (۳) ننگا کر دینا (۴) بے عزّت کرنا ۔ عیب لگانا ۔ (۵) ننگا ہونا ۔

کپڑے بسانا ۔ (ا ۔ محاورہ) لباس میں خوشبو لگانا ۔ عطر لگانا ۔

کپڑے پھاڑ کے نکل جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ۔ [کنایۃً] دیوانہ ہو کر نکل جانا ۔

کپڑے چیتنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کپڑوں میں بھُنگے پڑ جانا ۔

کپڑے چیکٹ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) کپڑے گندے ہونا ۔

کپڑے چھُڑانا مشکل ہو جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) رہائی پانا مشکل ہو جانا ۔ خلاصی پانا دشوار ہو جانا ۔

کپڑے گُوہ کر دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) کپڑوں کو بہت میلا کر دینا ۔

کپڑوتی ۔ (کَپ ۔ ڑو ۔ تی) [ھ ۔ ا ۔ موٴنث] (۱) کپڑے پر مٹی لتھیڑ کر کسی برتن پر لپیٹنا ۔ گِل حکمت ۔ (۲) کپڑ چھن ۔ ت کی بجائے ٹ بھی بولا جاتا ہے ۔ کپڑوٹی ۔

کپڑوتی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) گِل حکمت کرنا ۔ (۲) کپڑے میں چھاننا ۔

کپڑھ ۔ (کُ ۔ پڑھ) [ھ ۔ صف] اَن پڑھ ۔

کپکپانا ۔ (کَپ ۔ کَ ۔ پا ۔ نا) [ھ ۔ مص] تھر تھرانا ۔ لرزنا ۔ لرزہ براندام ہونا ۔

کپکپاہٹ کپکپی ۔ (کَپ۔ کَ۔ پا۔ ہَٹ۔ کَپ۔ کَ۔ پی) [ہ۔ ا۔ مث] لرزہ۔ تھرتھری۔ (۲) گھبراہٹ۔ (عام طور پر کپکپی مستعمل ہے)

کپکپی چھُوٹنا۔ (لگنا) (ا۔ محاورہ) کانپنا۔ تھرتھرانا۔ لرزنا۔ خوف یا جاڑے کے بخار کے باعث کانپنے لگنا۔

کُپَل ۔ (ق۔ صف) تیز۔ سخت۔

کپُوت ۔ (کَ۔ پُوت) [ہ۔ ا۔ مذ] نالائق بیٹا۔ بڑا اور بدچلن لڑکا۔

کپُوت بیٹا مَرا بھلا ۔ (ا۔ مثل) نالائق بیٹے کا مرنا بہتر ہے۔

کپُور ۔ (کَ۔ پُور) [ہ۔ ا۔ مذ] کافور۔

کپُور کچری ۔ (ہ۔ ا۔ مث) ایک قسم کی خوشبودار گھاس کی جڑ۔

کپُورا ۔ (کَ۔ پُو۔ را) [ہ۔ ا۔ مذ] خُصیہ۔ بیضہ۔ خصوصاً بکرے یا بینڈھے کا۔

کپُوری ۔ (کَ۔ پُو۔ ری) [ہ۔ صف] (۱) کافور کی طرح سفید اور خوشبودار۔ کافوری۔ [مذ] (۲) ایک قسم کا پان۔ (۳) ایک رنگ۔

کپُول ۔ (کَ۔ پُول) [ق۔ ا۔ مذ] گال۔

کپُولی ۔ (کَ۔ پُو۔ لی) [ق۔ ا۔ مذ] مَستک۔ ماتھا۔

کُپّی ۔ (کُپ۔ پی) [ہ۔ ا۔ مؤنث] (۱) چھوٹا کُپّا۔ (۲) چھوٹی سی چرمی شیشی۔ (۳) بارُود رکھنے کا ظرف۔

ک۔ت

کِت ۔ (ہ۔ تابع فعل) کدھر۔ کس طرف۔ کہاں؟

کِتا ۔ (کِت۔ تا) [ہ۔ تابع فعل] کِتنا۔؟ (ق)۔

کَتا ۔ (کَت۔ تا) [ہ۔ ا۔ مذ] ایک قسم کی تلوار۔

کُتّا ۔ (کُت۔ تا) [ہ۔ ا۔ مذکر] (۱) سگ۔ کلب۔ مشہور جانور۔ (۲) ایک قسم کی گھاس جو کپڑوں سے چمٹ جاتی ہے۔ (۳) غلام۔ (۴) بندوق کا گھوڑا (۵) رہٹ کی لکڑی (۶) گھڑی کا پُرزہ۔ (۷) (کنایۃً) کمینہ۔ پاجی۔ ذلیل۔

کُتّا بھی دُم ہلا کر بیٹھتا ہے ۔ (ا۔ مثل)۔ گھر کی صفائی جب جانور پسند کرتے ہیں تو انسان کو سب سے زیادہ صفائی کا خیال رکھنا چاہیئے۔

کُتّا دیکھے گا نہ بھونکے گا ۔ (ا۔ مثل) نہ لالچی کو مال کی خبر ہوگی نہ نقصان پہنچائے گا۔ یعنی دیکھنے سے انسان کی ہوس بڑھتی ہے۔

کُتّا راج بٹھایا اور چکّی چاٹنے آیا ۔ (ا۔ مثل) کمینہ آدمی اعلیٰ رُتبہ پر پہنچ کر اپنے رتبہ کا لحاظ نہیں رکھتا بلکہ اپنی جبلّی عادت کیطرف رجوع کرتا ہے۔

کُتّا گھاس ۔ (ا۔ مث) ایک قسم کی گھاس جو بہ سبب اپنے خاروں کے چمٹ جاتی ہے۔

کُتّے تیرا مُنہ نہیں، تیرے سائیں کا مُنہ ہے ۔ (ا۔ مثل) کسی کمینے کا قصور کسی شریف کی خاطر معاف کرتے وقت بولتے ہیں۔ کہ اُن کی خاطر ہے ورنہ خوب سزا دیتے۔

کُتّے خسّی (خصّی) ۔ [ا۔ محاورہ] (۱) پاجی پن۔ زبُونی (۲) مصیبت کی نوکری۔ (۳) آوارہ گردی۔ ذلیل کام۔

کُتّے خصّی میں کون پڑے ۔ (ا۔ مثل) جھگڑے سے الگ رہنے کے موقع پر بولتے ہیں۔

کُتّے کا بھیجا کھانا ۔ (ا۔ محاورہ) بکواس کرنے اور برابر بولے جانے والے کی نسبت بولتے ہیں۔

کُتّے کا رونا ۔ (مص۔ مرکّب) کُتّے کا ایک خاص انداز سے بولنا جسے عام طور پر منحوس سمجھا جاتا ہے۔

کُتّے کا کاٹا ۔ (ا۔ مذ) کُتّے کے کاٹنے کا زخم۔

کُتّے کا کُتّا بیری ۔ (ا۔ مثل) ہر جنس کا دشمن اُسی کی جنس سے ہوتا ہے۔

کُتّے کا کفن ۔ (ا۔ مذ) [حقارتاً] نہایت جھرجھرا موٹے سُوت کا اور نکما کپڑا۔ دھوتر۔

کُتّے کو گھی نہیں پچتا ۔ (ا۔ مثل) کم ظرف میں حوصلہ نہیں ہوتا۔ کمینے کو سمائی نہیں ہوتی۔

کُتّے کی دُم ۔ (ا۔ صف) (کنایۃً) کج فہم۔ نااہل۔ بدطینت۔ جسے صحبت کا اثر نہ ہو۔

کُتّے کی دُم کو بارہ برس نلکی میں رکھا۔ پھر دیکھا تو ٹیڑھی کی ٹیڑھی۔ کُتّے کی دُم موئے پر بھی ٹیڑھی ۔ (ا۔ مثل) کج طبع کبھی تربیت سے درست نہیں ہوتا۔

کُتّے کی سی ہُڑک اُٹھنا ۔ (ا۔ محاورہ) کسی بُری بات کا کبھی کبھی دفعتاً خیال آجانا۔ شوق اُبھرنا۔

کُتّے کی موت آتی ہے تو مسجد کی طرف بھاگتا ہے ۔ (ا۔ مثل) جب آدمی کی شامت آتی ہے تو دانستہ خطرناک کام میں پڑتا ہے۔

کُتّے کی موت مرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بُرے حال مرنا۔ ذلیل حالت میں جان دینا۔ (۲) حرام موت مرنا۔

کُتّے کے بھونکنے سے ہاتھی نہیں ڈرتا ۔ (ا۔ مثل) ذلیل اور کمینے لوگوں کی دھمکی کی شریف لوگ پروا نہیں کرتے۔

کُتّے کے پاؤں جا اور بلّی کے پاؤں آ ۔ (ا۔ مثل) تیز جا اور تیز آ۔ جلد جاکر جلد واپس آنا۔

کُتّے گھسیٹنا ۔ (ا۔ محاورہ) ذلیل کام کرنا۔ (۲) رنڈی رکھنا۔

کُتّے لوٹنا ۔ (ا۔ محاورہ) ویران ہونا۔ اُجڑ جانا۔

کِتّا ۔ (ق۔ ا۔ مذ) گنڈاسا۔ گردن مارنے کا ہتھیار۔ قصائیوں کا بڑا چھُرا۔ کِتنام۔

کِتاب ۔ (کِ۔ تاب) [ع۔ ا۔ مث] (۱) نوشتہ۔ نامہ (۲) پوتھی۔ گرنتھ۔ (۳) جلد۔ نسخہ (۴) رسالہ۔ (۵) [اُر] بہی۔ رجسٹر۔ بیاض۔

جمع ، کُتب۔

کتابِ آسمانی۔ کتابِ الٰہی۔ (ع۔ ا۔ مث) وہ کتاب جو کسی پیغمبر کے وسیلے سے بطورِ احکام خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہو۔ قرآن شریف۔ توریت۔ زبور۔ انجیل وغیرہ۔

کتاب بین۔ (ع۔ ف۔ صف) کتاب پڑھنے والا۔

کتاب پر چڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) رجسٹر میں درج کرنا۔ بہی پر لکھنا۔ کھاتے میں اُتارنا۔ نوٹ کر لینا۔

کتابِ حوالہ۔ (ع۔ ا۔ مث) حوالے کی کتاب۔ ایسی کتاب جس سے تصنیف و تالیف میں مدد لی جاتی ہے۔ (Reference Book)

کتاب رُو۔ (ع۔ ف۔ صف) لمبے چہرے کا۔ کتابی چہرے والا۔

کتاب رُوداد۔ (ع۔ ف۔ مث) کسی جلسہ کی کارروائی لکھنے کی کتاب۔ (Minute Book)

کتاب فروش۔ (ع۔ ف۔ صف) تاجر کتب۔ کتابیں بیچنے والا۔

کتاب کا کیڑا۔ (ا۔ مذ) وہ کیڑا جو کتابوں کو چاٹ جاتا ہے۔ کرمِ کتابی۔ (۲) [مجازاً] وہ شخص جو ہر وقت کتاب بینی میں مشغول رہتا ہو۔

کتابِ مجید (مقدس۔ ہُدیٰ)۔ (ع۔ ا۔ مث) بزرگ کتاب۔ الہامی کتاب۔ قرآن مجید۔

کتاب و سُنّت۔ (ع۔ ا۔ مث) قرآن مجید اور احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

کتابت۔ (کِ۔ تا۔ بَت) [ع۔ ا۔ مث] تحریر۔ نوشت۔ کاپی نویسی۔ محرری۔ نقل نویسی۔

کتابچہ۔ (کِ۔ تا۔ بچہ) [ف۔ ا۔ مذ] چھوٹی سی کتاب۔ رسالہ۔ جزو۔

کتابہ۔ (کِ۔ تا۔ بہ) [ع۔ ا۔ مذ] کتبہ۔ وہ عبارت جو کتبوں پر لکھی جاتی ہے۔

کتابی۔ (کِ۔ تا۔ بی) [ع۔ صف] (۱) کتاب سے منسوب۔ (۲) بیضوی۔ لمبوترا۔ (۳) لکھی ہوئی۔ تحریری۔ یقینی۔ قابلِ وثوق۔ (۴) [مذکر] اہلِ کتاب۔ یہود و نصاریٰ۔

کتابی چہرہ۔ (رُخ۔ رُو) [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] لمبوترا چہرہ۔

کتابی علم۔ (ع۔ ا۔ مذ) وہ علم جو محض کتابوں سے حاصل ہوا ہو، لیکن تجربہ نہ ہو۔

کتابی کافر۔ (ع۔ ا۔ مذ) اہلِ کتاب ماسوا مسلمانوں کے۔

کتابیات۔ (ع۔ ا۔ مث) کسی خاص مبحث کے متعلق کتابوں کی فہرست۔

کتارا۔ (کِ۔ تا۔ را) [ھ۔ ا۔ مذ] ایک قسم کا پتلا گنا جس سے گُڑ، کھانڈ وغیرہ بناتے ہیں۔ (۲) ایلی۔

کتاف۔ (ع۔ ا۔ مذ) رسّی جس سے پیچھے کی طرف ہاتھ باندھتے ہیں۔ بیڑی۔ ہتھکڑی۔

کتان۔ (کَ۔ تان) [ف۔ ا۔ مث] (۱) السی (۲) [مذکر] ایک قسم کا باریک کپڑا جس کی نسبت مشہور ہے کہ چاندنی رات میں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ درست نہیں۔

کتانا۔ (کَ۔ تا۔ نا) [ھ۔ مص] دیکھیے کتوانا۔

کتا ہوں۔ (ق) کہتا ہوں۔

کتائی۔ (کَ۔ تا۔ ئی) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) کاتنا کا فعل۔ (۲) کاتنے کی اُجرت۔

کُتُب۔ (کُ۔ تُب) [ع۔ ا۔ مث] کتاب کی جمع۔

کتب خانہ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) کتاب گھر۔ کتابوں کی دوکان۔ بُک ڈپو۔ لائبریری

کتبِ سماوی۔ (ع۔ ا۔ مث) آسمانی کتابیں۔ توراۃ۔ زبور۔ انجیل۔ قرآن مجید۔

کتب فروش۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) تاجر کتب۔ کتابیں بیچنے والا۔ کتاب فروش۔

کتبہ۔ (کَ۔ تَ۔ بَہ) [ع۔ ا۔ مذ] وہ عبارت جو اکثر مقابر، مساجد اور سراؤں وغیرہ کے دروازوں پر لکھوا کر یا کھدوا کر لگا دیتے ہیں۔ کتابہ۔

کتخدا۔ (کَت۔ خُ۔ دا) [ف۔ ا۔ مذ] دیکھیے کدخدا۔

کتخدائی۔ (کَت۔ خُ۔ دا۔ ئی) [ف۔ ا۔ مث] دیکھیے کدخدائی۔

کتر۔ کترن۔ (کَ۔ تَر۔ کَت۔ تَن) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) کپڑے کی چھانٹن۔ (۲) دھجی۔

کتر بیونت۔ (۱) کاٹ چھانٹ۔ قطع بُرید۔ (۲) غبن۔ خُرد بُرد۔ (۳) حساب میں کمی بیشی کرنا۔ منہائی۔ وضع۔ (۴) کاٹ چھانٹ۔ توڑ جوڑ۔ چال (۵) فکر۔ سوچ۔ (۶) سودے سلف یا خرید و فروخت میں بچانا۔

کترا کر جانا۔ کترا کے جانا۔ کترانا۔ (ھ۔ مص) (۱) راستے سے بچ کر نکل جانا۔ (۲) بیگانگی اختیار کرنا۔ (۳) جُدا ہو کر چلنا (۴) کنارا کرنا۔ (۵) گھوم کر جانا۔ (۶) ٹیڑھا چلنا (۷) بچنا۔

کترن۔ (کَت۔ رَن) [ھ۔ ا۔ مث] چھانٹن۔ کتری ہوئی دھجی۔ کترا ہوا ٹکڑا۔

کُترن۔ (کُت۔ رَن) [ھ۔ ا۔ مث] دانتوں سے کتری ہوئی چیز۔

کترنا۔ (کَ۔ تَر۔ نا) [ھ۔ مص] قطع کرنا۔ چھانٹنا۔ کاٹنا۔

کُترنا۔ (کُ۔ تَر۔ نا) [ھ۔ مص] (۱) دانتوں سے کاٹنا۔ (۲) پرندوں کا چونچ سے کاٹنا۔ (۳) بیچ میں سے رکھ لینا۔

کترنی۔ (کَ۔ تَر۔ نی) [ھ۔ ا۔ مث] قینچی۔ مقراض۔

کترنی سی زبان چلنا۔ (ا۔ محاورہ) دیکھیے قینچی سی زبان چلنا۔

کَتَرْوال ۔ (کَ ۔ تَرْ ۔ وال) [ھ ۔ صف] آڑا ۔ ترچھا ۔ اُریبوال ۔
کَتَرْوال چال ۔ (ا ۔ مث) ٹیڑھی چال ۔
کَتَرْوانا ۔ (کَ ۔ تَرْ ۔ وا ۔ نا) [ھ ۔ مص] قطع کرانا ۔ ترشوانا ۔ بیونت کرانا ۔
کَتَرْوائی ۔ (کَ ۔ تَرْ ۔ وا ۔ ئی) [ھ ۔ ا ۔ مونث] قطع کرانے کی اُجرت ۔
کِتْرِی ۔ (کِت ۔ رِی) [ق ۔ ا ۔ مث] آفت ۔
کُتْرِی ۔ (کُت ۔ رِی) [ف ۔ ا ۔ مث] قینچی ۔
کَتِف ۔ کِتْف ۔ کَتْف ۔ (کَ ۔ تِف) [ع ۔ ا ۔ مذ] کندھا ۔ شانہ ۔ مونڈھا (۲) گائے بکری کے اگلے پیروں کا اُوپر کا حصہ جو شانے سے ملا ہوتا ہے ۔ جسے قصاب کتیب کہتے ہیں ۔
کُتْک ۔ کُتْکا ۔ (کُت ۔ تَک ۔ کُت ۔ کا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) کُتکا ۔ (۲) بھنگ گھوٹنے کا سونٹا ۔ مُوسل ۔ ڈنڈا ۔
کَتَل ۔ (کَت ۔ تَل) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) اینٹ یا سل کا ٹکڑا ۔ (۲) پتھر کی کرچ ۔ (۳) مٹی کے برتن کا ٹکڑا ۔ ٹھیکری ۔
کَتَل تِرا ۔ (ھ ۔ ا ۔ مذ) ٹھیکری اس طرح پھینکنا کہ پانی پر تیرتی ہوئی نکل جائے ۔
کُتْلا ۔ (کُت ۔ لا) [ھ ۔ ا ۔ مذکر] قتلا ۔ پھانک ۔ ٹکڑا ۔
کَتْلے ۔ (کَت ۔ لے) [ق ۔ ا ۔ مذکر] وہ سالن جو چنے کی دال اور ترکاری سے بنایا جاتا ہے ۔
کَتْم ۔ کِتْمان ۔ (کِت ۔ مان) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) چھپاؤ ۔ پوشیدگی (۲) حجاب ۔ پردہ ۔
کِتْنا ۔ (کِت ۔ نا) [ھ ۔ تابع فعل] (۱) اس قدر ۔ کس مقدار کا ۔ (۲) کہاں تک ۔ کس درجے تک ؟ (۳) چاہے ۔ جسقدر ۔
کِتنے پانی میں ہے ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کتنا حوصلہ ہے ۔ (۲) کہاں تک دستگاہ ہے ۔
کَتْنا ۔ (کَت ۔ نا) [ھ ۔ مص] کاتا جانا ۔ رُوئی کا تاگا بنانا ۔
کُتْنا ۔ (کُت ۔ نا) [ھ ۔ مص] اندازہ ہونا ۔ تخمینہ ہونا ۔
کُتْوال ۔ (کُت ۔ وال) [ھ ۔ ا ۔ مذ] کوتوال کا مخفف ۔
کَتْوانا ۔ (کَت ۔ وا ۔ نا) [ھ ۔ مص] سُوت تیار کرانا ۔ چرخہ چلوانا ۔ کسی سے سُوت کاتنے کا کام لینا ۔
کَتھا ۔ (کَ ۔ تھا) [س ۔ ا ۔ مث] (۱) بیان ۔ مقولہ ۔ بات (۲) قصہ ۔ کہانی ۔ افسانہ (۳) ذکر ۔ روایت ۔ (۴) وعظ ۔ پند ۔ مذہبی ۔ اُپدیش ۔
کَتھا باچنا ۔ (ہ ۔ مص ۔ مرکب) مقدس کتاب کا وعظ سنانا ۔ شاستر سنانا ۔
کَتّھا ۔ (کَتھ ۔ تھا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] پان کے ساتھ کھانے والی ایک سیاہی مائل چیز ۔
کُتھرا ۔ (کُتھ ۔ را) [ھ ۔ ا مذکر] (۱) سڑاند ۔ بساند ۔ (۲) ناپاکی ۔ گندگی ۔
کَتھرِی ۔ (کَتھ ۔ رِی) [ھ ۔ ا ۔ مونث] (۱) چیتھڑے لگا ہُوا کپڑا ۔ گدڑی ۔ (۲) کملی (۳) بستر ۔
کَتھک ۔ (کَ ۔ تھک) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ناچنے اور گانے والا لڑکا ۔ (۲) گویّوں اور ناچنے والوں کا ایک ہندو فرقہ ۔ (۳) تعریف گو ۔
کَتَھل کَتھیل ۔ (ق ۔ ا ۔ مذکر) رانگا ۔
کُتّی ۔ (کُت ۔ تی) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) سُناروں کا ایک اوزار (۲) ایک قسم کی تلوار ۔ نیمچہ ۔
کُتّی ۔ کُتیا ۔ (کُت ۔ تی ۔ کُت ۔ یا) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) مادۂ سگ ۔ (۲) (حقارتاً) کمینی اور چھنال عورت ۔
کُتیا چوروں سے مل گئی پہرا دیوے کون ۔ (ا ۔ مثل) جب اپنے ہی دشمن ہو جائیں تو پھر ساتھ کون دے ۔
کُتیا کا پِلّا ۔ (ا ۔ مذ) (۱) کُتیا کا بچہ ۔ پِلّا ۔ (۲) ادنیٰ آدمی ۔ (۳) حرام کار ۔ حرامی ۔
کُتیا کے چھنالے میں پکڑا جانا (پھنسنا) ۔ (ا ۔ محاورہ) اور کی بلا میں پھنسنا ۔ دوسرے کے جرم میں گرفتار ہونا ۔ مُفت میں بدنام ہونا ۔
کِتیرا ۔ (کَ ۔ تی ۔ را) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ایک قسم کا گوند ۔ (۲) لوہا کترنے کا ایک آہنی اوزار ۔

ک ۔ ٹ

کُٹ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مونث) (۱) ایک دوا (۲) کُٹی کا کاغذ ۔ (۳) دھات ۔ (۴) زدوکوب ۔ مارپیٹ ۔ (۵) الگ ۔ الفظ ۔ جُدا (۶) انگوٹھے کے ناخن کو اُوپر کے دانت سے رکھ کر بجانے کی آواز جو بچوں میں دوستی قطع کرنے کی علامت ہوتی ہے ۔
کُٹ بدیا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) زدوکوب ۔ گوشمالی ۔
کُٹ کرنا ۔ (مص ۔ مرکب) دوستی ترک کرنا ۔ ملاقات چھوڑنا ۔ آشنائی ترک کرنا ۔
کَٹ ۔ [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) کاٹ کا مخفف ۔ (۲) [مذ] سیاہ رنگ جس سے چھینٹ چھاپتے ہیں ۔ (۳) کمر ۔ صُلب ۔
کَٹ جانا ۔ (۱) دو ٹکڑے ہو جانا ۔ زخم لگ جانا ۔ ترش جانا ۔ (۲) بارش کے سبب راستے میں گڑھے پڑ جانا ۔ (۳) شرمندہ ہو جانا ۔ خجل ہو جانا ۔ (۴) گذر جانا ۔ بسر ہونا ۔ (۵) علیحدہ ہو جانا ۔ (۶) قتل ہو جانا ۔ (۷) رنگ اُڑ جانا ۔ (۸) منہا ہو جانا ۔ (۹) فصل کا صاف کیا جانا ۔ (۱۰) ہار جانا ۔ (۱۱) خارج ہو جانا ۔ (۱۲) دریا کا کنارہ کٹ جانا ۔
کٹ حُجّت ۔ (ا ۔ صف) خواہ مخواہ حُجت کرنے والا ۔
کٹ حُجّتی ۔ (ا ۔ مث) بے جا حُجت ۔
کٹ کٹ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) نہایت شرمندہ ہونا ۔ شرم کے مارے

مرمر جانا۔

کٹ کٹ کے مرنا۔ (ا۔ محاورہ) خوب جان توڑ کر لڑنا۔ نہایت بہادری سے اور شجاعت سے لڑنا۔

کٹ کھنا۔ (ا۔ صف) (۱) کاٹ کھانے والا۔ منہ مارنے والا (۲) حرفوں کی وہ شکل جس میں اُن کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے طالب علم کا ہاتھ صاف کرنے کے لیے لکھ دیتے ہیں۔ (۳) عادت۔ لچھن۔ ڈھنگ۔ (آخری معنی میں جمع (کٹ کھنے) مستعمل ہے)

کٹ مرنا۔ (ا۔ محاورہ) باہم لڑ کر مر جانا۔

کٹ مستا۔ (ا۔ مذ) (۱) بدمست۔ (۲) موٹا۔ (۳) طاقت ور (۴) بے فکرا۔

کٹ مستی۔ (ق۔ صف۔ مث) قوی ہیکل۔

کٹا۔ (کَ ۔ ٹا) [ھ۔ صف] کٹا ہُوا۔ کاٹا ہُوا۔

کٹا چھنی۔ (۱) بیر۔ سخت عداوت (۲) لڑائی بھڑائی۔ کشت وخون۔

کٹے پر نمک چھڑکنا۔ کٹے پر لُون لگانا۔ (ا۔ محاورہ) زخم پر نمک ڈال کر تکلیف دینا۔ دُکھ میں اور دُکھ دینا۔ جلے کو اور جلانا۔ مرے کو مارنا۔

کٹے جانا۔ شرم کے مارے گڑے جانا۔ نہایت شرمندہ ہونا۔

کَٹّا۔ (کَٹْ ۔ ٹا) [ہ۔ صف] (۱) سخت۔ پکا۔ مضبوط (۲) طاقت ور۔ زور آور۔ (۳) [مثلاً] موٹی جوں۔ (۴) (پن) بھینس کا بچہ۔

کُٹّا۔ (کُٹْ ۔ ٹا) [ھ۔ ا۔ مذکر] پر اکھاڑا ہُوا کبوتر۔

کٹا چھنی۔ (ہ۔ محاورہ) نوک جھونک۔ عداوت۔

کٹا دینا۔ (ا۔ محاورہ) پر کٹے ہوئے کبوتر کو اس غرض سے جنبش دینا کہ اُسے دیکھ کر دوسرے کبوتر آئیں۔

کٹار۔ (کَ ۔ ٹار) [ھ۔ ا۔ مث] خنجر۔ نیمچہ۔ پیش قبض۔ (۲) ایک درندہ جو نیولے سے مشابہ ہوتا ہے۔

کُٹار۔ (کُ ۔ ٹار) [ھ۔ ا۔ مذ] چھوٹا گھوڑا۔ شریر ٹٹو۔

کٹارا۔ (کَ ۔ ٹا ۔ را) [ھ۔ ا۔ مث] ایک دوا کے پودے کا نام۔

کٹاری۔ (کَ ۔ ٹا ۔ ری) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) چھوٹا خنجر۔ (۲) خنجر کی شکل کے نشان جو ریشمی گلبدن یا لُنگی وغیرہ پر ہوتے ہیں۔

کٹاری کی کوڑی۔ (ا۔ مث) وہ سوئی نوک جو کٹاری کے سرے پر ہوتی ہے۔

کٹاریا۔ (ا۔ مذ) ایک قسم کا ریشمی کپڑا جس میں آڑی دھاریاں ہوتی ہیں۔

کٹانا۔ (کَ ۔ ٹا ۔ نا) [ھ۔ مص] دیکھیے کٹوانا۔

کٹاؤ۔ (کَ ۔ ٹا ۔ او) [ھ۔ ا۔ مذ] تراش۔ خراش۔ (۲) گلکاری۔ (۳) قلمکاری۔ (۴) زخم۔

کٹائی۔ (کَ ۔ ٹا ۔ اِئی) [ہ۔ ا۔ مونث] (۱) فصل کا کٹنا۔ (۲) کٹوانے کی اُجرت۔ (۳) فصل اُٹھانے کا موسم۔

کٹ پیس۔ (Cutpiece) [انگ۔ ا۔ مذ] کپڑے کے تھانوں کے ٹکڑے۔

کٹتی کٹتی باتیں۔ (ھ۔ ا۔ مث) طعنے کی باتیں۔ جلی کٹی باتیں۔

کٹتی کہنا۔ (ھ۔ مص) برائی کرنا۔ کسی کے خلاف کہنا۔

کٹّر۔ (کَٹْ ۔ ٹَر) [ہ۔ صف] (۱) سنگ دل۔ بے شرم۔ سخت دل۔ (۲) بے وفا۔ بے مروّت۔ طوطا چشم۔

کٹر کٹر۔ (کَٹ ۔ ٹَر ۔ کَٹ ۔ ٹَر) [ہ۔ ا۔ مونث] کسی سخت چیز کے چبانے کی آواز۔

کٹرا۔ (کَٹْ ۔ را) [ھ۔ ا۔ مذکر] (۱) احاطہ۔ چھوٹا سا کوچہ۔ (۲) منڈی۔ چوک۔ چھوٹا سا بازار۔ (۳) بھینس کا نر بچہ۔ (۴) کاٹھ کا کوندا۔ رَ کی بجائے ڑ بھی مستعمل ہے۔

کٹڑی۔ (کَٹْ ۔ ڑی) [ھ۔ ا۔ مونث] (۱) دریا کے کنارے کی زمین۔ (۲) بھینس کا مادہ بچہ (۳) چھوٹا سا احاطہ۔ رَ کی جگہ ڑ بھی بولی جاتی ہے۔

کٹ سوئی۔ (ق۔ ا۔ مذ) ایک پرندہ۔

کٹک۔ (کَ ۔ ٹک) [س۔ ا۔ مذ] لشکر۔ فوج۔ سپاہ۔

کٹکٹانا۔ (کَٹ ۔ کَ ۔ ٹا ۔ نا) [ھ۔ مص] (۱) دانتوں کا آپس میں رگڑنا۔ (۲) دانت پیسنا۔ کسی پر غصہ کرنا۔ (۳) حیوانات کو جلد جلد چلانا۔

کٹکٹی۔ (کَٹ ۔ کَ ۔ ٹی) [ا۔ مث] دانت پیسنے کا عمل (۲) تکلیف۔ رنج۔ (ق) ٹوکی۔

کٹکنا۔ کٹکنہ۔ (کَٹ ۔ کَ ۔ نا) (کَٹ ۔ کَ ۔ نَہ) [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) نمونہ۔ (۲) خاکہ۔ (۳) تدبیر۔ (۴) قانون۔ (۵) صنعت (۶) مکر۔ (۷) اجارہ۔ پٹا۔ (۸) چالاک (۹) منصوبہ باز۔

کٹکنہ دار۔ (ا۔ صف) زمیندار کا پٹا یا ٹھیکہ رکھنے والا۔

کٹکنہ رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) زمیندار کا کسی کو ٹھیکہ یا پٹا دینا۔

کٹکی۔ (کُٹ ۔ کی) [ھ۔ ا۔ مث] ایک کالے رنگ کی گرہ دار کڑوی دوا۔ (۲) ڈور پر دانتوں کا لگایا ہوا نشان جس سے پتنگ ٹوٹ جائے۔

کٹکی دینا یا کٹکی لگانا۔ (ا۔ محاورہ) ڈور میں دانتوں کا نشان ڈال دینا۔

کٹ گلاس۔ (Cut Glass) (کَٹ ۔ گِلاس) [انگ۔ ا۔ مذ] ایک عمدہ قسم کا مضبوط گلاس۔ نقشیں گلاس۔

کٹلری۔ (Cutlery) (کَٹ ۔ لَ ۔ ری) [انگ۔ ا۔ مث] چھری، کانٹا چاقو وغیرہ۔ ان چیزوں کی دوکان یا کارخانہ۔

کٹلس۔ (کَٹ ۔ لس) (Cutlet) [کا موّرد۔ ا۔ مذ] گوشت کا بھونا ہُوا یا اُبالا ہُوا ٹکڑا۔

کٹم۔ کٹمب۔ (کُ ۔ ٹُم) (کُ ۔ ٹُمب) [ھ۔ ا۔ مذ] کُنبہ۔ گھرانا۔ خاندان۔ رشتہ داری۔

کٹنا۔ (کَٹ ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) تراشا جانا (۲) زخم لگنا (۳) الگ

ہونا۔ (۴) شرمندہ ہونا۔ (۵) جیتنا۔ بسر ہونا۔ (۶) رستہ طے ہو جانا۔ (۷) رنگ اُڑنا۔ (۸) منہا ہونا۔ (۹) کھیت میں درانتی پڑنا۔ (۱۰) حسد کرنا۔ (۱۱) ذلت ہونا۔ (۱۲) خارج ہونا۔ (۱۳) روپیہ خرچ ہونا۔ (۱۴) پانی کے زور سے زمین کا بہہ جانا۔ (۱۵) پتنگ کا کٹ جانا۔ (۱۶) قلمزد ہونا۔ (۱۷) وقت بسر ہونا۔ (۱۸) بچھڑنا۔ راہ جُدا ہونا۔

کُٹنا۔ (کُٹ۔ نا) [ھ۔ ا۔ مذکر] (۱) دیوث۔ بھڑوا۔ (۲) [ھ مص] کوٹا جانا۔ (۳) مار کھانا۔ پٹنا

کُٹناپا۔ (کُٹ۔ نا۔ پا) [ھ۔ ا۔ مذ] بھڑواپن۔ دیوثی۔ قرمساقی۔

کُٹنی۔ (کُٹ۔ نی) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) دلّالہ۔ نائکہ۔ (۲) [صف] عیارہ۔ چالاک۔ عورتوں کو ورغلانے والی۔

کٹواں۔ (کَٹ۔ واں) [ھ۔ صف] (۱) تراشیدہ۔ تراشا ہوا۔ (۲) سُود۔ جو ماہانہ کم یا زیادہ کر کے لیتے ہیں۔ (۳) کٹا ہوا پانی جو نالی کے ذریعے پہنچتا ہے۔

کٹوانا۔ (کَٹ۔ وا۔ نا) [ھ مص] کسی سے کاٹنے کا کام لینا۔

کُٹوانا۔ (کُٹ۔ وا۔ نا) [ھ مص] (۱) پٹوانا۔ (۲) کسی سے کوٹنے کا کام لینا۔

کٹوتی۔ (کَٹ۔ تو۔ تی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) بٹا۔ دستوری۔ ستی کاٹا۔ مجرائی۔ منہائی۔ (انگ) کمیشن۔ (۲) کٹائی۔ تراشش۔ (Discount)

کٹورا۔ (کَ۔ ٹو۔ را) [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) پانی پینے کا تانبے یا پیتل کا پیالہ۔ (۲) پورا کھلا ہوا پھول۔ (۳) (کنایتاً) آباد۔ معمور۔

کٹورا بجنا۔ کٹورا کھنکنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رونق ہونا۔ شہر کا آباد ہونا۔ (۲) گرم بازاری ہونا۔

کٹورا پھرانا۔ کٹورا دوڑانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) منتر یا کسی عمل کے زور سے چور کو معلوم کرنے کے لیے کٹورے میں ناموں کی چٹھیاں رکھ کر مشتبہ لوگوں کے نام لے کر پھرانا۔

کٹوراسی آنکھیں۔ (ا۔ مث) بڑی بڑی اور گول گول آنکھیں۔

کٹوردان۔ (کَ۔ ٹور۔ دان) [ھ۔ ا۔ مذ] ڈھکنے والا پیتل کا برتن۔

کٹوری۔ (کَ۔ ٹو۔ ری) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) چھوٹا کٹورا۔ پیالی (۲) انگیا کا وہ حصہ جس میں چھاتیاں رہتی ہیں۔ غلافِ پستان۔

کٹول۔ (کَ۔ ٹول) [س۔ ا۔ مذ] ایک نیچ ذات کا آدمی۔ چنڈال۔

کٹول۔ (کَ۔ ٹول) [ھ۔ ا۔ مذ] ایک قسم کا درخت۔

کٹھ۔ (ھ۔ ا۔ مذ) (۱) کاٹھ کا مخفف۔ لکڑی۔ چوب۔ مرکبات میں مستعمل ہے۔ (۲) محنت۔ مشقت۔ ریاضت۔

کٹھ پتلی۔ (ا۔ مث) (۱) کاٹھ کی مورتی۔ لکڑی کا ایک کھلونا۔ (۲) نازک لڑکی۔ دوسرے کی عقل پہ چلنے والی عورت۔ (۳) [مذ] بے اختیار شخص۔ بے بس۔

کٹھ پھوڑا۔ (ا۔ مذ) ہُدہُد۔ ایک پرندہ۔

کٹھ گلاب۔ (ا۔ مذ) ایک قسم کا گلاب۔

کٹھ مُلّا۔ کٹ مُلّا۔ جاہل مولوی۔ متعصب۔ دقیانوسی۔

کٹھا۔ (کَٹھ۔ ٹھا) [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) پانچ سیر غلّے کا پیمانہ۔ (۲) ایک درخت (۳) زمین کا ایک پیمانہ جو بیگھے کا بیسواں حصہ ہوتا ہے۔

کُٹھالی۔ (کُ۔ ٹھا۔ لی) [ھ۔ ا۔ مث] چاندی یا سونا گلانے کی پیالی جو کھریا مٹی اور روئی کو کوٹ کر بنائی جاتی ہے۔

کُٹھالی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سونا چاندی گلانا۔ (۲) مُردے کو جلانا۔

کٹہرا۔ (کَ۔ ٹہ۔ را) [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) لوہے یا لکڑی کا جنگلا۔ (۲) درندوں کے رکھنے کا لکڑی کا پنجرا۔ (۳) عدالتوں میں لکڑی کے وہ جنگلے جن میں ملزم اور گواہ کھڑے ہوتے ہیں۔

کٹھرا۔ کٹھڑا۔ (کَٹھ۔ را۔ کَٹھ۔ ڑا) [ھ۔ ا۔ مذکر] لکڑی کا بڑا اور چوڑا ظرف۔ چوبی ناند۔ (۲) منڈی۔ چھوٹا بازار۔ محلّہ۔ (۳) بھینس کا نر بچہ۔ کٹڑا۔

کٹھل۔ (کَ۔ ٹھل) [ھ۔ ا۔ مذ] ایک پھل، جس کے اُوپر کانٹے ہوتے ہیں۔

کٹھلا۔ (کَٹھ۔ لا) [ھ۔ ا۔ مذ] ہنسلی۔ گلے کا ایک زیور۔

کٹھلا۔ (کٹھ۔ لا) [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) اناج کا گودام۔ (۲) چونے کا بھٹّا (۳) کان کی ہڈی۔

کٹھن۔ (کَ۔ ٹھن) [ھ۔ ا۔ صف] (۱) سخت۔ دشوار (۲) تکلیف دہ۔ بے لچک۔ مشکل۔ (۳) دُشوار گذار۔ (ہندی اور اُردو میں بفتح دوم مستعمل ہے)۔

کٹھنائی۔ (کَٹھ۔ نا۔ ای) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) سختی۔ دُشواری۔ (۲) مشکل۔ تکلیف۔ دُکھ۔ مصیبت۔

کٹھوتی۔ (کَ۔ ٹھو۔ تی) [ھ۔ ا۔ مث] کٹھڑا۔ کاٹھ کا برتن۔

کٹھور۔ (کَ۔ ٹھور) [ھ۔ ا۔ صف] سنگدل۔ بے رحم۔ سخت۔ کڑا۔ بے حس۔ ظالم۔

کٹھورپن۔ [ھ۔ ا۔ صف] سنگدلی۔ ظلم۔ بے رحمی۔ سختی۔ بے حسی۔

کٹھیا۔ (کٹھ۔ یا) [ھ۔ صف] (۱) سخت۔ کڑا۔ (۲) [مث] بھینس کا مادہ بچہ۔ (۳) ایک قسم کا سخت چھلکے والا بادام۔ (۴) ایک قسم کا گیہوں۔

کُٹھیا۔ (کُٹھ۔ یا) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) ذخیرہ۔ گودام۔ (۲) غلّہ رکھنے کا مٹی کا بڑا برتن۔ (۳) اناج کی کوٹھڑی۔

کُٹّی۔ (کُٹ۔ ٹی) [ھ۔ ا۔ مونث] (۱) گنڈاسے سے باریک باریک کٹا ہوا چارہ۔ (۲) پانی میں گلایا ہوا کاغذ۔ (۳) پر کٹا ہوا کبوتر۔

کُٹی۔ کُٹیا۔ (کُٹ۔ ٹی۔ کُٹ۔ یا) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) درویشوں یا زاہدوں کی جھونپڑی (۲) مڑھی۔ سمادھ

کٹیا۔ (کَٹ۔ یا) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) دودھ رکھنے کا مٹی کا بنا ہوا برتن۔

(۲) مچھلی پکڑنے کا کانٹا۔ (۳) جوان بھینس۔

کٹیّا۔ (کَ۔ٹِی۔یا) [ہ۔ا۔ مذکر] (۱) ایک خاردار بُوٹی۔ (۲) ایک قسم کی موٹی گھاس۔

کٹیلا۔ (کَ۔ٹِی۔لا) [ہ۔صفت] (۱) خاردار۔ نوک دار۔ (۲) دل میں کُھبنے والا۔ دلرُبا۔ (۳) زہریلا۔ قاتِل۔ (۴) تیز۔ آبدار۔ (۵) چالاک۔ بہادُر۔

ک۔ث

کثافت۔ (کَ۔ثا۔فَت) [ع۔ا۔مث] گاڑھاپن۔ گھناپن۔ موٹائی۔ (۲) غلاظت۔ نجاست۔

کثافت پیما۔ غلاظت کو ناپنے والا آلہ (Pvrometer)

کثرت۔ (کَث۔رَت) [ع۔ا۔مث] (۱) زیادتی۔ افراط۔ بہتات۔ (۲) (مجازاً) انبوہ۔ ہجوم۔ بھیڑ۔ جھُرمٹ۔

کثرتِ رائے۔ لوگوں کی رائے کا کسی امر کی طرف زیادہ ہونا۔

کثیر۔ (کَ۔ثِیر) [ع۔صفت] بہت۔ زیادہ۔ افراط سے۔ بے شمار۔

کثیرُالاَضلاع۔ [ع۔صفت] بہت سے ضلعوں کی شکل۔ (اقلیدس)۔

کثیرُالعیال۔ کثیرُالاَولاد۔ (ع۔صفت) وہ شخص جس کی اولاد بہت زیادہ ہو۔ بہت سے بال بچوں والا۔

کثیرُالعلائق۔ (ع۔صفت) کثرت سے تعلقات رکھنے والا۔

کثیرُالمعانی۔ (المعنی) (ع۔صفت) وہ لفظ جس کے بہت سے معنی ہوں۔

کثیرُالمقاصد۔ (ع۔صفت) جس میں بہت سے مقاصد شامل ہوں۔ (Multipurpose)

کثیرُالوقوع۔ (ع۔صفت) کثرت سے واقع ہونے والا۔

کثیف۔ (کَ۔ثِیف) [ع۔صفت] (۱) دبیز۔ غلیظ۔ گاڑھا۔ (۲) گندہ۔ میلا۔ ناپاک۔

کثیفُ الطبع۔ میلا آدمی۔ غلیظ آدمی۔ وہ شخص جو پاک صاف نہ رہے۔

ک۔ج

کج۔ [ف۔صفت] (۱) خمیدہ۔ ٹیڑھا۔ ترچھا۔ آڑا۔

کج اخلاق۔ (ف۔ع۔صفت) بداخلاق۔ بدمزاج۔ اکھڑ۔ رُوکھا۔

کج ادا۔ (ف۔صفت) بدخُلق۔ بے مروّت۔ بے وفا۔ رُوکھا۔ اکھڑ۔

کج ادائی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) بے مروّتی۔ بے وفائی۔ بے رُخی۔ (۲) (مجازاً) دُشمنی۔ بُرائی۔ عداوت۔

کج بحث۔ (ف۔ع۔صفت) وہ شخص جو اُلٹی سیدھی بحث کرے۔ اُلٹی سیدھی باتیں کرنے والا

کج بحثی۔ (ف۔ا۔مث) نامعقول گفتگو۔ فضول تکرار۔ اُلٹی پلٹی بحث۔

کج خُلق۔ (ف۔ع۔صفت) بدمزاج۔ اکھڑ۔ بے مروّت۔ بداخلاق۔ بدخُو۔ بدسرشت۔

کج خُلقی۔ (ف۔ع۔ا۔مث) اکھڑپن۔ بدخُوئی۔ بدمزاجی۔

کج دار و مریز۔ (ف۔مثل) پانی سے بھرے ہوئے گلاس کو ٹیڑھا رکھنا مگر گرانا نہیں۔ ایسے موقع پر بولتے ہیں۔ جب کسی شخص کو تنگ کرنے کے لیے اُسے دو متضاد باتوں کی تعمیل پہ مجبور کیا جائے۔

کج رائے۔ (ف۔ع۔صفت) وہ شخص جس کی تدبیر اور رائے درست نہ ہو۔

کج رفتار۔ کج رَو۔ (ف۔ع۔صفت) ٹیڑھی چال چلنے والا۔ ناہنجار۔

کج رَوی۔ (ف۔ع۔ا۔مث) (۱) ٹیڑھی چال چلنا۔ (۲) اُلٹے راستے پر چلنا۔

کج سرشت۔ کج طبع۔ کج مزاج۔ (ف۔صفت) بدخو۔ بدطینت۔ بداخلاق۔

کج فہم۔ (ف۔صفت) خودرائے۔ اُلٹی رائے کا۔

کج فہمی۔ (ف۔ا۔مث) ناسمجھی۔ غلط فہمی۔

کج کلاہ۔ (ف۔صفت) (۱) ٹیڑھی ٹوپی رکھنے والا۔ شاہانِ ایران کا لقب۔ (۲) بانکا۔ ترچھا۔ (۳) (کنایۃً) معشوق۔

کج کلاہی۔ (ف۔ا۔مث) بانکپن۔ خودنمائی۔

کج بیان۔ کج زُبان۔ (ف۔صفت) (۱) وہ شخص جس کا کلام فصیح نہ ہو۔ (۲) وہ شخص جو صاف نہ بول سکے۔

کج مدار۔ (ف۔صفت) ٹیڑھی چال چلنے والا۔

کج مریز۔ (ف۔صفت) انکار میں درپردہ اقرار کرنے والا۔

کج نظر۔ (ف۔صفت) ٹیڑھی نظر والا۔ بدباطن۔

کج نظری۔ (ف۔ا۔مث) ترچھی نگاہ سے دیکھنا۔ بدباطنی۔

کج نہاد۔ (ف۔ا۔صفت) بدسرشت۔ بُری فطرت والا۔

کُجا۔ (کُ۔جا) [ف۔تابع فعل] (۱) "کدام جا کا" مخفف۔ کہاں۔ کس جگہ۔ (۲) نفی کے واسطے بھی آتا ہے۔

کُجّا۔ (ا۔مذ) کُوزہ کا بگڑا ہُوا۔ دیکھیے "کوزہ"

کُجات۔ (کُ۔جات) [ہ۔صفت] کمینی ذات کا۔ کمینہ۔ نیچی قوم کا۔ (۲) غیر ذات کا۔

کجاوہ۔ (کَ۔جا۔وَہ) [ف۔ا۔مذ] اُونٹ کی کاٹھی۔ جس پہ دو شخص ایک دوسرے کے مقابل بیٹھتے ہیں۔

کُجتا۔ (کُج۔تا) [ق۔صفت] غمگین۔

کجرا۔ (ہ۔ا۔مذ) کاجل۔

کَجَری۔ (ہ۔ا۔مث) گیت کی ایک قسم جو عموماً ہولی میں گاتے ہیں۔

کَجَک۔ (کَ۔جَک) [ف۔ا۔مذکر] ہاتھی کا آنکس۔

کَجکول۔ کَچکول۔ (کَج۔کوْل) (کَچ۔کوْل) [ف۔ا۔مذ] بھیک کی جھولی۔ کشکول۔ بھیک کا ٹھیکرا۔ زنبیل (۲) (مجازاً) وہ بیاض جس میں منتخب اشعار یا مضامین میں درج ہوں۔

کَجلا۔ (کَج۔لا) [ہ۔ا۔مذ] کاجل کی تصغیر۔

کَجلانا۔ (کَج۔لا۔نا) [ہ۔مص] (۱) آگ کا بجھ جانا۔ (۲) سانولا پڑ جانا۔

کَجلَوٹی۔ (کَج۔لَو۔ٹی) [ہ۔ا۔مث] کاجل کی ڈبیا۔ سُرمہ دانی۔

کَجلی۔ (کَج۔لی) [ہ۔ا۔مث] (۱) کاجل (۲) ہاتھی۔

کَجلی بَن۔ (ہ۔ا۔مث) ہاتھیوں کا جنگل۔

کَجی۔ (کَ۔جی) [ف۔ا۔مث] ترچھاپن۔ خمیدگی۔ ٹیڑھاپن۔

کُجی۔ (کُج۔جی) [ہ۔ا۔مث] چھوٹا کوزہ۔

کُجی دینا۔ (ہ۔محاورہ) روغن قاز ملنا۔ خوشامد کرنا۔

ک۔چ

کَچ۔ [ہ۔صف] (۱) کچا کا مخفف۔ خام۔

کَچ بَچ۔ (ہ۔ا۔مذ) چھوٹے چھوٹے۔ کم عمر لڑکے بالے۔

کَچ پَیندیا۔ (ہ۔صف) (۱) بودا۔ کمزور (۲) اوچھا۔ (۳) غیر مستقل مزاج۔

کَچ دِلا۔ (ہ۔صف) بودے دل کا آدمی۔ بزدل۔ وہ شخص جو مشکل کام میں ہمت ہار جائے۔

کَچ دھات۔ (ہ۔صف) کچی دھات۔ فلز۔ دھات اور دیگر چیزوں کا مرکب۔

کَچ لَونْدا۔ (ہ۔ا۔مذ) کچا آٹا۔ کچے آٹے کا پیڑا۔

کَچ لَہُو۔ کَچ لَہُو۔ (ہ۔ا۔مذ) پیپ ملا ہوا خون

کُچ۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) چوچی چھاتی۔ پستان۔ تھن۔ (۲) سر پستان۔ ٹھٹنی۔

کَچّا۔ (کَچ۔چا) [ہ۔صفت] (۱) خام۔ ناپختہ۔ (۲) بودا۔ (۳) ملائم۔ (۴) بن پکا۔ (۵) وہ بچہ جو پیدا ہونے کے معمولی اوقات سے پہلے ہو جائے۔ (۶) ناتجربہ کار (۷) اُڑ جانے والا رنگ (۸) ایسا مکان جو صرف مٹی کا بنا ہوا ہو۔ (۹) اَدھ گلا۔ (۱۰) پھوڑا جس کا مواد پکا نہ ہو۔

کچا پکا۔ (ا۔صفت) (۱) نیم پختہ (۲) مذبذب (۳) وہ تعمیر جس میں کہیں اینٹ چونا اور کہیں اینٹ گارے کی چنائی ہو۔

کچا پکا کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) اَدھ بھنا کرنا۔ (۲) کسی بات پر نیم راضی کرنا۔

کچاپن۔ پنا۔ (ا۔مذ) خامی۔ ناپختگی۔ ناتجربہ کاری۔

کچا تاگا۔ (ا۔مذ) (۱) بغیر بل دیا ہوا سوت۔ (۲) نازک چیز۔

کچا تخمینہ۔ (ا۔مذ) سرسری اندازہ۔ ناقص اندازہ۔

کچا جانا۔ (ا۔محاورہ) اسقاطِ حمل ہونا۔ ادھورا بچہ پیدا ہونا۔

کچا چِٹھّا۔ (ا۔مذ) صحیح صحیح حال۔ کل کیفیت۔

کچا دُودھ پینا۔ (ا۔محاورہ)۔ (کنایتاً) طینت میں خامی ہونا۔ خامیٔ سرشت ہونا

کچا دُودھ سب نے پیا ہے۔ (ا۔مثل) اس جگہ بولتے ہیں جہاں یہ کہنا ہو کہ انسان سے بھول چوک ہوا ہی کرتی ہے۔

کچا ساتھ۔ (کُنبہ)۔ (ا۔مذ) چھوٹے چھوٹے بچوں کا کنبہ۔

کچا کاغذ۔ (ا۔مذ) وہ کاغذ یا دستاویز جس پر اسٹامپ نہ لگا ہو۔

کچا کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ذلیل کرنا۔ شرمندہ کرنا۔ (۲) کچی سلائی کرنا۔

کچا کوڑ۔ (ا۔مذ) دریا کا ڈھلواں کنارہ۔ دریا برآمد زمین۔

کچا کھا جانا۔ (ا۔محاورہ) نہایت خفگی کے موقع پر بولتے ہیں۔ یعنی ایسا غصہ ہے کہ پکانے میں بھی دیر نہ لگاؤں گا۔ کچا ہی کھا جاؤں گا۔

کچالو۔ (ہ۔ا۔مذ) ایک قسم کی ترکاری جو اروی کی قسم سے ہے اور نمک مرچ اور کھٹائی وغیرہ ڈال کر کھاتے ہیں۔

کچاند (کچاہند) [ہ۔ا۔مث] تلی ہوئی چیز کے کچا رہ جانے کی بو۔

کچا ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہمت ہارنا۔ شرمندہ ہونا۔ (۲) کھسیانا ہونا۔ (۳) ناتجربہ کار ہونا۔

کچے پکے دن۔ (ا۔محاورہ) (۱) حمل کے چوتھے پانچویں مہینے تک کا زمانہ جس میں بہت احتیاط کرنی پڑتی ہے۔ (۲) برسات کا موسم جس میں بیماری کا اندیشہ ہوتا ہے۔

کچے دھاگے میں بندھنا۔ (ا۔محاورہ) (کنایۃً) مطیع ہونا۔ فرماں بردار ہونا۔

کچے گھڑے پانی بھرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) دشوار اور ناممکن کام کرنا (۲) سخت مشکل یا تکلیف اُٹھانا۔ بہت بڑی مصیبت جھیلنا۔

کچے گھڑے کی چڑھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) نشے میں غرق ہونا۔ (۲) پاگل ہونا۔ دیوانہ ہونا۔

کَچ پَچ۔ (ہ۔ا۔مث) کیچڑ۔ دلدل (۲) کیچڑ میں چلنے کی آواز۔

کَچرا۔ (کَچ۔را) [ہ۔ا۔مذ] کچا پھل۔ (۲) کچا خربوزہ۔ (۳) کپاس کا ڈوڈا۔

کَچر پَچر۔ (کَ۔چَر۔پ۔چَر) [ہ۔صفت] (۱) مٹی میں لت پت کیچڑ میں لتھڑا ہوا۔ (۲) بھیگا ہوا۔

کَچر پَچر ہونا۔ (ا۔محاورہ) دلدل یا کیچڑ میں چلنے کی آواز ہونا۔ لت پت ہونا۔ کیچڑ ہونا۔

کَچر کَچر۔ (کَ۔چَر۔کَ۔چَر) [ہ۔ا۔مث] کچے پھل کھانے کی آواز۔ (۲) بک بک شور و غل۔

کَچری۔ (کَچ۔ری) [ہ۔ا۔مث] ایک پھل۔ چھوٹا کچرا۔

کَچرانا۔ (کَچ۔رانا) [ہ۔مص] آنکھوں میں کیچڑ آنا۔

کَچ کَچ۔ (ہ۔ا۔مث) بک بک۔ تکرار۔ حجت۔

کچکچانا۔ (کَچ۔ کَ۔ چا۔ نا) [ق ۔مص] عاجز آنا۔
کچکچانا۔ (ھ۔مص) غصے سے دانت پیسنا۔
کچکچاہٹ۔ (ھ۔ا۔مث، کچکچانا کا حاصل مصدر۔ دانتوں کے پیسنے کی حالت۔ زور سے دانت پیسنا۔
کچکچی۔ (کِچ۔ کِ۔ چی) [ھ۔ا۔مث] کچکچاہٹ۔
کچکڑ۔ (کَچ۔ کَڑ) [ھ۔ا۔مذ] کچھوے یا دہیل مچھلی کی ہڈی۔
کچکول۔ (کَچ۔ کَول) [اُر۔ا۔مذ] دیکھیے کجکول۔
کچ کھانا۔ (ق۔مص) دق ہونا۔ پریشان ہونا۔
کچلا۔ (کُچ۔ لا) [ھ۔ا۔مذ] ایک زہریلا پھل۔ ایک زہریلی دوا۔
کچلا جانا۔ (کُچ۔ لا۔ جا۔ نا) [ھ۔مص] (۱) پس جانا۔ مَسلا جانا۔ (۲) پامال ہونا۔ (۳) مارا جانا۔ پیٹا جانا۔
کچل دینا۔ (کُ۔ چَل۔ دے۔ نا) [ھ۔مص] مَسل دینا۔ پیس دینا۔ موٹا موٹا پیس دینا۔
کچل ڈالنا۔ (ھ۔مص) (۱) پیس ڈالنا۔ مل دینا۔ مَسل دینا۔ (۲) پامال کر دینا۔ روند ڈالنا۔
کچلنا۔ (کُ۔ چَل۔ نا) [ھ۔مص] (۱) مسلنا۔ رگیدنا۔ روندنا۔ (۲) مارنا۔ کچومر نکالنا۔ بھُرکس نکالنا۔ (۳) کسی چیز کو نیم کوب کرنا۔
کچلی۔ (کُچ۔ لی) [ہ۔ا۔مث] نوک دار دانت۔ کُتا دانت۔
کچلی۔ (کَچ۔ لی) [ق۔ا۔مونث] کینچلی۔
کچن۔ (ق۔ا۔مذ) زر۔ طلا
کچنار۔ کچنال۔ (کَچ۔ نار۔ کَچ۔ نال) [ھ۔ا۔مث] ایک درخت اور اس کے پھول جو سبزی کی طرح پکا کر کھائے جاتے ہیں۔
کچو۔ (کَچ۔ چُو) [ھ۔ا۔مذ] کچالو کی طرح کا ایک پھل۔
کچواٹ۔ (کَچ۔ واٹ) [ق] نفرت۔
کچوانا۔ (کَچ۔ وا۔ نا) [ق۔مص] جی متلانا۔ نفرت کرنا۔ رنج کرنا۔ بیزار ہونا۔ دق ہونا۔ پہلو تہی کرنا۔
کچوانسی۔ (کَچ۔ واں۔ سی) [ہ۔ا۔مث] بسوانسی کا بیسواں حصہ ۶۵ ۱۳/۲۵ مربع انچ کی مقدار۔
کچور۔ (کَ۔ چُور) [ھ۔ا۔مث] ہلدی کی قسم کا ایک درخت اور اُس کی جڑ۔
کچوری۔ (کَ۔ چَو۔ ری) [ھ۔ا۔مث] ماش کی دال بھری ہوئی پوری۔
کچوری کے سے گال۔ (ا۔مذ) پھولے پھولے گال۔
کچوکا۔ (کَ۔ چو۔ کا) [ھ۔ا۔مذ] نوکدار چیز۔ بھونکنا۔ (کنایتہً) طعن و تشنیع۔
کچومر۔ (کَ۔ چُو۔ مَر) [ھ۔ا۔مذ] ایک طرح کا اچار۔ جس میں کیریاں وغیرہ کُتر کر ڈالتے ہیں۔
کچومر کر دینا۔ (ا۔محاورہ) ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔ ہلاکت کے قریب پہنچا دینا۔
کچومر نکالنا۔ (ا۔محاورہ) بھُرکس نکالنا۔ بہت مارنا۔
کچونا۔ (کَ۔ چو۔ نا) [ھ۔مص] چبھونا۔ بھونکنا۔ گھونپنا۔
کچوہ۔ (کَ۔ چوہ) [ہ] "ہرا" کا تابع مہمل جو تاکید کے لیے آتا ہے جیسے "ہرا کچوہ"
کچھ۔ (ھ۔ا۔مذکر) (۱) بغل۔ پہلو (۲) دیوار کا کونا (۳) چوتڑ (۴) اندام نہانی۔ (۵) کچھوا۔ سنگ پُشت (۶) سکھوں کا جانگھیا
کچھ مچھ۔ کچھوے اور مچھلیاں۔ آبی جانور۔
کچھ۔ (ھ۔صفت) (۱) ذرا سی۔ قدر۔ تھوڑا۔ (۲) (استفہام کے لیے) کیا؟ کہیں؟ کوئی؟ (۳) (کثرت کے لیے) بہت کچھ۔ بہت زیادہ۔ (۴) بطور (انکار۔ نہیں کی تاکید)۔ بالکل۔ مطلق۔ (۵) (جب مکرر آتا ہے) حالت کا جلد جلد بدلنا ظاہر کرتا ہے۔ (۶) کسی مہلک چیز کے صدمہ یا اشارے کے لیے جہاں قرینہ دلالت کرے (کچھ کھا کر مر گیا)۔
کچھ آج سے نہیں۔ (ا۔محاورہ) قدیم سے ہے۔ ہمیشہ سے ہے۔
کچھ آنسو پُچھ گئے۔ (ا۔محاورہ) کسی قدر صبر آگیا۔ کسی قدر تسلی ہوگئی۔
کچھ اپنی خبر ہے۔ (ا۔محاورہ) اپنی حالت کا بھی کچھ پتہ ہے۔
کچھ اتنا فرق نہیں۔ (ا۔محاورہ) کوئی زیادہ فرق نہیں۔
کچھ اجارہ ہے۔ (ا۔محاورہ) قابو نہیں۔ کچھ دعویٰ نہیں۔
کچھ اور۔ (ا۔صفت) (۱) اور بھی (۲) دُوسری بات۔ (۳) تازہ۔ جدید۔ نئی۔
کچھ اور بات ہے۔ (ا۔محاورہ) (۱) شک کے لیے بولا جاتا ہے۔ یہ بات نہیں کوئی اور بات ہے۔ (۲) خلافِ اُمید بات ہے۔
کچھ اور عالم ہوگیا ہے۔ (ا۔محاورہ) حالت اور کیفیت بدل گئی ہے۔
کچھ ایسا نہیں۔ (ا۔محاورہ) جیسا خیال ہے ویسا نہیں۔
کچھ بات بھی؟ (ا۔محاورہ) کوئی وجہ بھی (سوال کے لیے) کس لیے؟ آخر کوئی سبب بھی؟
کچھ بات نہیں۔ (ا۔محاورہ) معمولی بات ہے۔
کچھ بات ہے۔ (ا۔محاورہ) کس لیے؟ کیوں؟
کچھ بسنت کی بھی خبر ہے؟ (ا۔محاورہ) دُنیا کے حالات سے بھی واقف ہو؟
کچھ بنیاد ہے؟ کوئی اصل اور حقیقت نہیں۔ کیا اصل ہے؟ نہایت مفلس اور عاجز ہے۔
کچھ پروا نہیں۔ (ا۔محاورہ) کیا ڈر ہے۔ کچھ مضائقہ نہیں۔
کچھ پڑا پایا ہے۔ (ا۔مثل) جب کسی آدمی کو بغیر کسی ظاہری سبب کے خوش دیکھتے ہیں تو یہ فقرہ کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ کیا غیب سے کوئی نعمت ہاتھ آگئی ہے؟
کچھ تم سمجھے کچھ ہم سمجھے۔ (ا۔مثل) کسی امر کا تمہیں خیال ہوا اور کسی بات کا ہمیں۔ ہم تم برابر ہیں۔

کچھ تم نے سُنا ۔ (ا۔ محاورہ) حیرت کے قابل بات کہنے سے پہلے یہ فقرہ کہا جاتا ہے۔
کچھ تو ۔ (ا۔ محاورہ) ذرا تو ۔ تھوڑا بہت ۔ کسی قدر ۔ کوئی چیز ۔
کچھ تو خربوزہ میٹھا اور کچھ اُوپر سے قند پڑا ۔ (ا۔ مثل) دل میں لالچ تو تھا ہی اُوپر سے نفع ہُوا ، حرص اور بڑھ گئی ۔
کچھ تو میٹھا ہے ۔ (ا۔ مثل) ضرور کچھ غرض ہے ۔
کچھ تو ہے ۔ کوئی وجہ ضرور ہے ۔ کوئی راز ہے ۔
کچھ ٹھکانا ہے ؟ ۔ (ا۔ محاورہ) کثرت اور عظمت کے موقع پر بولتے ہیں ۔
کچھ حقیقت نہیں ۔ (ا۔ محاورہ) بے حقیقت ہے ۔ بے وقعت ہے ۔
کچھ خیر ہے ؟ ۔ (ا۔ محاورہ) حیرت اور تعجب کی جگہ کہتے ہیں ۔
کچھ دال میں کالا کالا ہے ۔ (ا۔ مثل) کوئی راز ہے ۔ کوئی معاملہ ہے ۔ کوئی مشتبہ امر ہے ۔
کچھ دلا دیجیے ۔ کچھ دلوا دیجیے ۔ (ا۔ محاورہ) تھوڑا بہت ضرور دیجیے ۔
کچھ دُور نہیں ۔ (ا۔ محاورہ) بعید نہیں ہے ۔ ہو سکتا ہے ۔ شاید ایسا ہی ہو ۔
کچھ دیا ہی آگے آگیا ۔ (ا۔ مثل) کبھی کی دی ہوئی خیرات کام آ گئی کہ خدا نے اس مصیبت سے بچا لیا ۔
کچھ دیکھ کر ۔ (ا۔ محاورہ) کچھ نقص پا کر ۔ (۲) سمجھ بوجھ کر ۔ (۳) طمع سے ۔ لالچ سے ۔
کچھ ڈر نہیں ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) اندیشہ نہ کرو ۔ دہشت نہ کھاؤ ۔ خوف نہ کرو (۲) کیا پرواہ ہے بدلہ لے کر چھوڑیں گے ۔
کچھ راہ پر آتے ہیں ۔ (ا۔ محاورہ) نیم راضی ہو گئے ہیں ۔ کچھ درست ہو گئے ہیں ۔
کچھ سمجھ کر ۔ (ا۔ تابع فعل) کسی مصلحت سے ۔
کچھ سُننا چاہتے ہو ؟ ۔ (ا۔ محاورہ) گالیاں سُننا چاہتے ہو ؟
کچھ سونا کھوٹا کچھ سُنار کھوٹا ۔ (ا۔ مثل) (۱) ہر طرح نقصان ۔ (۲) اُستاد اور شاگرد دونوں نکمّے ۔ (۳) بگاڑ دونوں طرف سے ہوتا ہے ۔
کچھ سے (کا) کچھ ہو جانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تھوڑی بات کا بڑھ جانا ۔ (۲) کوئی بُرا یا بھلا کام خلافِ توقع ہو جانا ۔ (۳) معاملہ کا رنگ بدل جانا (۴) انقلاب ہونا ۔ حالت دگرگوں ہونا ۔
کچھ شک نہیں ۔ (ا۔ محاورہ) بلا شُبہ ۔ بے شک ۔ کسی امر کا گمان نہیں ۔ یقیناً ۔
کچھ کا کچھ سمجھنا ۔ (ا۔ محاورہ) اُلٹا سمجھنا ۔
کچھ کا کچھ کہنا ۔ (ا۔ محاورہ) اصل کے خلاف کہنا ۔ اُمید کے خلاف کہنا ۔
کچھ کا کچھ ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) انقلاب ہونا ۔ حالت دگرگوں ہونا ۔
کچھ کام نہیں ۔ (ا۔ محاورہ) کچھ واسطہ نہیں ۔ کچھ تعلق نہیں ۔
کچھ کام ہو جانا ۔ (ا۔ محاورہ) کچھ تعلق پیدا ہو جانا ۔ ضرورت پیش آنا ۔ کوئی عہدہ مل جانا ۔
کچھ کان میں پھونکنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کچھ بُرائی کرنا ۔ (۲) کوئی منتر یا جادُو پڑھ کر کان میں پھونکنا ۔ (۳) کانا پھوسی کرنا ۔
کچھ کچھ ۔ (ا۔ صفت) ذرا ذرا ۔ کسی قدر ۔ تقریباً ۔ تھوڑا بہت ۔ لگ بھگ ۔ قدرے قلیل ۔
کچھ کرتے دھرتے بن نہیں پڑتی (پڑتا) ۔ (ا۔ محاورہ) عاجز ہونے کے لیے مستعمل ہے ۔ یعنی سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کریں ۔
کچھ کر دینا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کوئی کام کر کے دکھا دینا ۔ (۲) جادُو کر دینا ۔
کچھ کر لینا ۔ (ا۔ محاورہ) نیکی کرنا ۔ ثواب کا کام کرنا ۔ نقصان پہنچانا ۔ بدلہ لینا ۔
کچھ کھا جانا ۔ کچھ کھا لینا ۔ (ا۔ محاورہ) زہر کھا جانا ۔ کوئی مہلک دوا کھا کر خودکشی کر لینا ۔
کچھ کھا کے سو رہنا ۔ (ا۔ محاورہ) زہر کھا کے سو رہنا ۔ خودکشی کرنا ۔ افیون یا سنکھیا پھانک کر لیٹ رہنا ۔
کچھ کہہ بیٹھنا ۔ (گالی دے بیٹھنا ۔ کوئی ناگوار بات کہہ دینا ۔
کچھ کھو کے سیکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نقصان سے تجربہ حاصل کرنا ۔ (۲) ٹھوکریں کھا کے سیدھا ہونا ۔
کچھ کھیل نہیں ۔ (ا۔ محاورہ) کچھ آسان نہیں ۔
کچھ گرہ میں بھی ہے ۔ (ا۔ محاورہ) کوئی رقم بھی پاس ہے ۔ کوئی ہُنر یا خوبی بھی ہے ۔
کچھ گوشہ جھکے کچھ کمان ۔ (ا۔ مثل) صُلح کے لیے طرفین میں نرمی چاہیئے ۔ کچھ تم نرم ہو کچھ وہ نرم ہوں جب کام بنے ۔
کچھ گیہوں گیلے کچھ چندر کے ڈھیلے ۔ (ا۔ مثل) بہانہ کرنے والی عورت کی نسبت کہا جاتا ہے ۔
کچھ لے رہنا ۔ (ا۔ محاورہ) کچھ حاصل کرنا ۔ کچھ فائدہ اُٹھانا ۔
کچھ ملا دینا ۔ (ا۔ محاورہ) کوئی مہلک چیز کھانے میں ملا دینا ۔ زہر ملا دینا ۔
کچھ مُنہ سے نکالنا ۔ (ا۔ محاورہ) زبان سے کچھ کہنا ۔ بُرا بھلا کہنا ۔
کچھ نہ اُکھاڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) ذرا نقصان نہ پہنچانا ۔ قابو نہ چل سکنا ۔
کچھ نہ پوچھو ۔ کچھ نہ پُوچھیے ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کہنے کے قابل نہیں ۔ قابلِ اظہار بات نہیں ۔ (۲) کیا کہنا ہے ۔ کیا بات ہے ۔
کچھ نہ چلنا ۔ (ا۔ محاورہ) کچھ پیش نہ جانا ۔
کچھ نہ کچھ ۔ (ا۔ محاورہ) کسی نہ کسی قدر ۔ تھوڑا بہت ۔ کوئی نہ کوئی چیز ۔
کچھ نہ کچھ ہو رہنا ۔ (ا۔ محاورہ) تھوڑی بہت کامیابی ہونا ۔
کچھ نہ نکلا ۔ (ا۔ محاورہ) بالکل خراب نکلا ۔ اکارت گیا ۔
کچھ نہ ہُوا ۔ (ا۔ محاورہ) کوئی نتیجہ نہ نکلا ۔
کچھ نہیں ۔ (ا۔ محاورہ) کوئی بات نہیں (۲) بالکل نہیں ۔ (۳) بُرا ہے ۔ خراب ہے ۔
کچھ نہیں آتا ۔ (ا۔ محاورہ) جاہل ہے ۔ کچھ نہیں جانتا ہے ۔
کچھ نہیں چلتا ۔ (ا۔ محاورہ) کچھ بس نہیں چلتا ۔ قابو سے باہر ہے ۔

کچھ نہیں رہا۔ (ا۔ محاورہ) کوئی چیز باقی نہیں بچی بالکل برباد ہو گیا (۲) بچنے کی اُمید نہیں۔ (۳) طاقت ختم ہو گئی ہے (۴) ہمت جواب دے گئی ہے

کچھ نہیں گیا۔ (ا۔ محاورہ) ابھی بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ کچھ نقصان نہیں ہُوا۔

کچھ نہیں ہو سکتا۔ (ا۔ محاورہ) کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی۔

کچھ نہیں کیا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کوئی بھلائی نہیں کی۔ کوئی نیکی نہیں کی۔ (۲) کوئی کام کی بات نہیں کی۔ (۳) بُرا کیا۔ اچھا نہیں کیا۔

کچھ ہو۔ (ا۔ محاورہ) ہرچہ بادا باد۔ جو ہو سو ہو۔ کیا پروا ہے۔

کچھ ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سایہ ہو جانا۔ آسیب چمٹ جانا۔ (۲) کسی لائق ہونا۔

کچھ ہو رہنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی قابل ہو جانا۔ (۲) تھوڑا بہت فیصلہ ہو جانا۔

کچھ ہی کرو۔ (ا۔ محاورہ) جو چاہو سو کرو۔ جو مرضی آئے سو کرو۔

کچھ ہی کہو۔ (ا۔ محاورہ) ذرا نہیں سُنتا۔ کہا نہیں مانتا کچھ پرواہ نہیں۔

کچھ ہی ہو۔ (ا۔ محاورہ) دیکھیے "کچھ ہو" تاکید در تاکید۔

کچھ ہے۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کوئی بات ہے۔ دال میں کالا ہے۔ (۲) بہت کچھ ہے۔ بہت زیادہ ہے۔ (۳) بُرائی ہے۔ کھوٹ ہے۔ ارادہ فاسد ہے۔

کچھ ہیں۔ (ا۔ محاورہ) کسی قابل ہیں۔ کسی لائق ہیں۔ کسی شمار میں ہیں۔

کچھا۔ (کُچھ۔ چھا) [ھ۔ا۔مذ] دیکھیے کچھ۔

کچھار۔ (کَ۔ چھار) [ھ۔ا۔مذ] (۱) دریا کا کنارہ (۲) دریا کے قریب کی زمین۔ (۳) ترائی جہاں شیر رہتا ہے۔

کچہری۔ (کَ۔ چہَ۔ ری) [ھ۔ا۔مث] محکمہ عدالت۔ انصاف گاہ۔

کچہری برخاست ہونا۔ (ا۔مص۔ مرکب) عدالت بند ہونا تعطیل ہونا۔ چھٹی ہونا۔

کچہری چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) عدالت تک جانا۔ عدالت میں مقدمہ لے جانا۔ نالش کرنا۔

کچہری کرنا۔ (ا۔ محاورہ) عدالت میں بیٹھ کر مقدمات طے کرنا۔ اجلاس لگانا۔

کچہری کے کُتّے۔ (ا۔ مذ) عدالت کے چپڑاسی اور اہل کار جو رشوت کے لیے مستغیث کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔

کچہری گرم ہونا۔ (ا۔ محاورہ) شور و غل ہونا۔ (۲) کچہری میں اہل معاملہ کا جمع ہونا۔

کچہری لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) اجلاس کرنا (۲) بہت سے آدمیوں کا جمع کرنا۔ زور شور دکھانا۔ غُل مچانا۔

کچھنا۔ (کَچھ۔ نا) [ھ۔ا۔مذ] جانگھیا۔ گھٹنا۔

کچھنی۔ (کَچھ۔ نی) [ھ۔ا۔مث] کچھنا کی تانیث

کچھنیا۔ (کَ۔ چھن۔ یا) [ھ۔ا۔مث] کچھنی کی تصغیر۔ ڈھیلا ڈھالا۔ گھٹنا یا جانگھیا۔ گھگریا۔

کچھو۔ (ق۔ صف) کچھ۔

کچھو کے مچھو۔ (ا۔مثل) بُروں کے بُرے۔ بدذاتوں کے بدذات۔

کچھوا۔ (کَچھ۔ وا) [ھ۔ا۔مذ] سنگ پُشت۔ ایک دریائی جانور۔

کچھواہا۔ (کَچھ۔ وا۔ ہا) [ھ۔ا۔مذ] راجپوتوں کی ایک گوت جو رامچندر جی کے بیٹے کشور سے ہونے کی دعویدار ہے۔

کچھوٹی۔ (کَ۔ چھو۔ ٹی) [ھ۔ا۔مث] لنگوٹی۔ کچھ۔

کچھوی۔ (کَچھ۔ وی) [ھ۔ا۔مث] کچھوے کی مادہ۔

کچھی۔ (ھ۔ صف) کچھ کے علاقے کا گھوڑا جس کی کمر بیچ میں سے جھکی ہوتی ہے۔

کچھیانا۔ (ھ۔ا۔مذ) وہ کھیت جس میں ساگ اور ترکاریاں بوئی جاتی ہیں۔

کچّی۔ (کَچ۔ چی) [ھ۔صف] کچا کی تانیث

کچّی اسامی۔ (ا۔مث) (۱) غیر موروثی زمیندار۔ چند روزہ۔ (۲) قائم مقامی۔ عارضی جگہ۔ نوکری۔

کچّی بہی۔ (ا۔مث) وہ بہی جس میں رقم کے زیادہ یا کم کرنے اور غلطی درست کرنے کا اختیار ہو۔

کچّی پیشی۔ (ا۔مث) (۱) اپیل کی پہلی شنوائی جس پر اُس کے قابل سماعت اور لائق غور ہونے یا نہ ہونے کا دارومدار ہوتا ہے۔

کچّی ترکاری۔ (ا۔مث) ہری ترکاری۔ سبز ترکاری۔

کچّی تول۔ (ا۔مث) کچے بٹّوں کے موافق وزن۔ کچے وزن کے حساب سے۔

کچّی ٹوٹنا۔ (ا۔محاورہ) کم عمری میں ہی ازالہ بکر ہونا۔

کچّی رسوئی۔ (ھ۔ا۔مث) (۱) وہ روٹی جسے چوکے سے باہر نہ کھا سکیں۔ (۲) گھی کے بغیر روٹی۔

کچّی رسید۔ (ا۔مث) مشروط صداقت نامۂ زر جو چند روز کے لیے باقاعدہ صداقت نامۂ زر کا قائم مقام ہوتا ہے۔( )۔

کچّی ربندی دستر خوان کا ضرر۔ (ا۔مثل) نادان اور ناتجربہ کار کی صحبت میں بدنامی اور افشائے راز کا اندیشہ ہوتا ہے۔ طفل نوخیز سے احتراز کرنا چاہیے۔

کچّی سڑک۔ (ا۔مث) وہ سڑک جس پر کنکر وغیرہ کُوٹ کر زمین کو سخت اور پُختہ نہ کیا گیا ہو۔

کچّی سلائی۔ تیپچی۔ بکھیا نا۔ لنگر۔

کچّی عقل۔ (ا۔مث) ناقص عقل۔

کچّی عمر۔ (ا۔مث) ناتجربہ کاری اور ناسمجھی کی عمر۔

کچّی کلی۔ (۱) منہ بند کلی۔ (۲) باکرہ۔ دوشیزہ۔ نابالغہ۔

کچّی کلی ٹوٹنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) چھوٹی عمر میں مرجانا۔ (۲) کم سنی میں ازالۂ بکر ہو جانا۔

کچّی گولیاں کھیلنا۔ (ا۔محاورہ) مٹی کی گولیوں سے کھیلنا جو جلد

ٹُوٹ جاتی ہیں۔ (۲) ناتجربہ کار ہونا۔ نادان ہونا۔

کچی لکڑی جدھر موڑو مُڑ جاتی ہے۔ (ا۔ مثل) بچپن میں جس طرح چاہو بچّے کی تربیت کر سکتے ہو۔

کچی مدّتی۔ (ہ۔ ا۔ مث) میعاد باقی۔ ابھی میعاد باقی ہو کہ پورا سُود لگا لیا جائے۔

کچی مچھلی پکی مچھلی۔ (ا۔ مثل) ایسے موقع پر بولتے ہیں جب کوئی مزاج کھانے کے وقت پکی ہوئی چیز میں برابر نقص نکالے جائے۔

کُچیا۔ (کُچ۔ یا) [ہ۔ ا۔ مث] کان کی لو۔

کُچیا جانا۔ (ا۔ محاورہ) ہمّت ٹوٹ جانا۔ دل چھوڑ دینا۔ شرما جانا۔

کُچیانا۔ (کُچ۔ یا۔ نا) [ہ۔ مص] کچا ہونا۔ دل چھوڑ دینا۔ ہمّت ٹوٹ جانا۔ (۲) شرما جانا۔ جھینپ جانا۔

کچیاند۔ (کچ۔ یاند) [ہ۔ ا۔ مونث] دیکھیے "کچا ہند"۔

کچیل۔ (کُ۔ چیل) میل کا تابع مہمل۔

کچیلا۔ (کُ۔ چے۔ لا) میلا کا تابع مہمل

ک۔ح

کحّال۔ (کَح۔ حال) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) آنکھوں میں سُرمہ لگانے والا۔ آنکھوں کا علاج کرنے والا۔ آنکھوں کا حکیم۔ معالجِ چشم۔ (۲) وہ شخص جس کا پیشہ لوگوں کی آنکھوں میں سُرمہ لگانا ہو۔

کحل۔ (کُ۔ حل) [ع۔ ا۔ مذ] سُرمہ۔ انجن۔

کحل البصر۔ (ع۔ ا۔ مذ) آنکھوں کا سُرمہ۔

کحل الجواہر۔ (ع۔ ا۔ مذ) وہ سُرمہ جس میں آنکھوں کی تقویت کے لیے مروارید ناسفتہ اور دوسرے جواہر ڈالے جاتے ہیں۔

کحیل۔ (کَ۔ حیل) [ع۔ صف] (۱) جس کی آنکھ میں سُرمہ لگا ہو۔ (۲) سُرمگیں۔ (۳) سرمئی رنگ کا۔

ک۔د

کد۔ [اُر۔ تابع فعل] کب؟ (ق)

کدّ۔ [ع۔ ا۔ مث] (۱) سختی۔ تکلیف (۲) جدوجہد۔ سرگرمی۔ سعی۔ کوشش۔ (۳) ضد۔ اصرار۔ ہٹ۔

کدّ و کاوش۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) تلاش۔ جستجو۔ (۲) کوشش۔ چھان بین۔

کد ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ضد ہونا۔ اصرار ہونا۔ پیچ ہونا۔

کَد۔ (ف۔ ا۔ مذ) [کدہ کا مخفف] گھر۔ خانہ۔ بیت۔ مکان۔ مرکبات میں استعمال ہوتا ہے۔

کدبانو۔ (ا۔ مث) (۱) گھر والی۔ دُلہن۔ بیوی۔ بیگم۔ (۲) سلیقہ والی عورت۔ سگھڑ عورت۔

کدخُدا۔ کتخدا۔ (ف۔ ا۔ مذ) صاحبِ خانہ۔ گھر والا۔ دُولہا۔ نوشہ۔ خاوند۔ خصم۔

کدخُدائی۔ نکاح۔ ازدواج۔ بیاہ۔

کِدارا۔ (کِ۔ دا۔ را) [ہ۔ ا۔ مذ] کلیان ٹھاٹھ کا ایک راگ جو عموماً چاندنی رات میں گایا جاتا ہے۔

کُدال۔ (کُ۔ دال) [ہ۔ ا۔ مث] زمین کھودنے کا ایک اوزار۔

کُدال سے فصد کھلواؤ۔ (ا۔ محاورہ) جب کوئی شخص بعید از عقل باتیں کرتا ہے تو اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ تم پہ پاگل پن کا اثر ہے نشتر کی بجائے کُدال سے فصد کھلواؤ۔ عقل کے ناخن لو۔ ہوش کی لو۔

کُدالی۔ (کُ۔ دا۔ لی) [ہ۔ ا۔ مث] چھوٹی کدالی

کُدام۔ (کُ۔ دام) [ف۔ کلمۂ استفہام] کون۔ کونسا؟

کُدانا۔ (کُ۔ دا۔ نا) [ہ۔ مص] اُڑانا۔ اُچھلوانا۔ چھلانگ لگوانا۔ کسی سے کُودنے کا کام لینا۔

کُدائی۔ (کُ۔ دا۔ ای) [ہ۔ ا۔ مث] گھوڑوں کا گڑھوں۔ دیواروں اور ٹیلوں پر سے کُودنا۔ (۲) انعام جو کُودنے کے لیے دیا جائے۔

کَدَر۔ (کَ۔ دَر) [ع۔ ا۔ مث] کدُورت۔ گدلاپن۔

کَدِر۔ (کَ۔ دِر) [ع۔ صف] (۱) میلا۔ مکدّر۔ (۲) تیرہ

کِدَر۔ (ق تابع فعل) کدھر۔

کَدَّر۔ (کَدْ۔ دَر) [ہ۔ ا۔ مذ] ذلیل آدمی۔ کمینے لوگ

کَدَرنا۔ (کَ۔ دَر۔ نا) [ق۔ مص] (۱) ڈرنا۔ (۲) مِٹنا۔ فنا ہونا۔ (۳) بیزار ہونا۔

کَدَرنہار۔ (کَدْ۔ رَن۔ ہار) [ق۔ صف] فنا ہونے والی۔

کُدکڑے۔ کُدکّے۔ (کُد۔ دَک۔ ڑے۔ کُ۔ دَک۔ کے) [ہ۔ ا۔ مذ] چھلانگیں۔ قلانچیں۔ چوکڑیاں۔

کُدکڑے لگانا۔ کُدکڑے مارنا۔ (ا۔ محاورہ) کھیلنا کُودنا۔ چھلانگیں مارنا۔ اُچھلنا کُودنا۔ چوکڑیاں بھرنا۔

کُدکنا۔ (کُ۔ دَک۔ نا) [ہ۔ مص] اُچھلنا۔ کُودنا۔ پھاندنا۔ چوکڑیاں بھرنا۔

کُدکنی۔ (کُ۔ دَک۔ نی) [ق۔ ا۔ مث] مکر و فریب۔

کَدلی۔ (کَ۔ دَ۔ لی) [س۔ ا۔ مث] (۱) ایک پھل۔ کیلا۔ (۲) جھنڈا۔ (۳) ایک قسم کا ہرن۔

کَدَم۔ (کَ۔ دَم) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) ایک سایہ دار درخت جس پر کرشن جی دریا میں نہاتی ہوئی عورتوں کے کپڑے لے کر بیٹھ گئے تھے۔ (۲) ایک قسم کی گھاس۔

کَدَن۔ (کَ۔ دَن) [ق۔ ا۔ مث] طرف۔

کَدُو۔ (کَ۔ دُو) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) ایک ترکاری۔ گھیا۔ اُردو میں بتشدید دال بھی مستعمل ہے۔ (۲) کدوئے شراب۔ شراب کی بوتل یا صُراحی۔ (کنایۃً) بچوں کا سر۔ (اس معنی میں بتشدید دال بولتے ہیں)۔

کدُو دانہ ۔ (۱) پیٹ کا ایک قسم کا کیڑا ۔ کرم شکم ۔ (۲) وہ بیماری جس سے سارے بدن پر تخم کدُو کی مانند پھنسیاں نکل آتی ہیں ۔

کدُوکش ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک آلہ جس سے کدُو کو رگڑ کر باریک کرتے ہیں ۔

کدُوانا ۔ (کَدُ ۔ وانا) [ہ ۔ مع] دیکھیے کُدانا ۔

کدُورت ۔ (کُ ۔ دُو ۔ رَت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) گدلا پن ۔ تلچھٹ ۔ آلودگی ۔ (۲) رنجش ۔ آزردگی ۔ (۳) دل کا غبار ۔

کدُورت رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کینہ رکھنا ۔ کپٹ رکھنا

کَدَہ ۔ (کَ ۔ دَہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) جگہ ۔ مقام ۔ گھر ۔ خانہ ۔ مرکبات میں بطور لاحقہ استعمال ہوتا ہے جیسے بُت کدہ ۔

کدھاں لک ۔ (ق) کب تک ۔ کہاں تک ۔

کِدھر ۔ (کِ ۔ دھَر) [ہ ۔ تابع فعل] (۱) کہاں ۔ کس جگہ ۔ کس طرف ۔ (۲) کس طرف چلے ۔

کِدھر آیا کدھر گیا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) آنے جانے کی کچھ بھی خبر نہ ہوئی ۔ (۲) غفلت اور بے خبری کے اظہار پر بھی بولا جاتا ہے ۔

کِدھر جاؤں کیا کرُوں ۔ (ا ۔ محاورہ) ہر طرح مجبوری اور بے بسی ہے ۔ کون سی تدبیر کروں ؟ حیرت اور مجبوری کی حالت میں بولتے ہیں ۔

کدھر کا چاند نِکلا ۔ کدھر پھُول پڑے ؟ ۔ (ا ۔ محاورہ) مقام حیرت ۔ تعجب اور محل استعجاب پر بولتے ہیں ۔ (۲) کسی دوست یا عزیز کے دفعتاً آجانے پر کہتے ہیں ۔ یعنی کہاں سے آگئے ۔ یہ بات کیونکر ہوگئی ۔

کَدَھن ۔ (کَ ۔ دھَن) [ق ۔ ا ۔ مث] طرف ۔

کدِھیں ۔ (کَ ۔ دِھیں) [ق ۔ متعلق فعل] کبھی ۔ کہیں ۔

ک ۔ ڈ

کُڈھب ۔ (کُ ۔ ڈھَب) [ہ ۔ صف] (۱) بے ڈھب ۔ بے موقع ۔ (۲) بُرا ۔ زبُوں ۔ بے ربط ۔

کُڈھنگ ۔ کڈھنگا ۔ (کُ ۔ ڈھنگ ؛ کُ ۔ ڈھنگ ۔ گا) [ہ ۔ صف] بدسلیقہ ۔ بے ڈھنگا ۔ (۲) وحشی ۔ بداخلاق ۔

کَڈھیلڑ ۔ کڈھیلڑا ۔ (کَ ۔ ڈھے ۔ لَڑ) (کَ ۔ ڈھے ۔ لَ ۔ ڑا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] سوتیلا بیٹا ۔ پھچگو بیٹا ۔

ک ۔ ذ

کَذا و کَذا ۔ [ع ۔ تابع فعل] اِس طرح ۔ اُس طرح ۔ ایسا ۔ اس کی مانند ۔

کَذّاب ۔ (کَذ ۔ ذاب) [ع ۔ صف] نہایت جھُوٹا ۔ جھُوٹوں کا بادشاہ ۔

کِذب ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] جھُوٹ ۔ دروغ ۔

ک ۔ ر

کَر ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) (۱) ہاتھ (۲) ہاتھی کی سُونڈ ۔ (۳) [مؤنث] چنگی کا محصول ۔ (۴) خراج ۔ مالگزاری ۔ (۵) ٹیکس (۶) جرمانہ ۔ تاوان (۷) جزیہ ۔

کَر ۔ (ف ۔ صف) (۱) بہرہ ۔ اَصَم (۲) [مذ] زور ۔ طاقت ۔ قوت ۔ توانائی ۔ (۳) شان وشوکت ۔

کَرّوفر ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) شان وشوکت ۔ دُھوم دھام ۔ ٹھاٹ باٹ ۔ زور و توانائی ۔ (۲) تزک واحتشام ۔

کَر ۔ (ا ۔ تابع فعل) ماضی کے بعد آکر یہ ظاہر کرتا ہے کہ پہلا فعل پہلے ہوا اور دُوسرا بعد میں ۔ (۲) رعایت سے ۔ لحاظ سے ۔ (۳) مصدر کرنا کا امر ۔

کر بیٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کوئی بات بغیر سوچے سمجھے اختیار کرلینا ۔ جلدی سے غلطی میں کوئی کام کرجانا ۔

کر تو ڈر نہ کر تو بھی ڈر ۔ (ا ۔ مثل) جب کسی بے گناہ پر کوئی الزام آئے تو کہتے ہیں ۔ (۲) خدا سے ہر وقت پناہ مانگنی چاہیے ۔

کرتے دھرتے بن نہیں پڑتی ۔ (ا ۔ محاورہ) کچھ کام نہیں ہوسکتا ۔ کچھ کرتے بن نہیں پڑتا ۔

کرتے کی سب بڑیا ہے ۔ (ا ۔ مثل) عمل کرنے سے ہی کامیابی حاصل ہوتی ہے ۔

کر چُکنا ۔ (مص ۔ مرکب) کوئی کام مکمل کرنا ۔

کر دھر لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) انتظام کرلینا

کر دیکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) آزما کر دیکھ لینا ۔ تجربہ کرنا ۔

کر سیوا کھا میوا ۔ (ا ۔ مثل) خدمت کرنے سے ہی آرام ملتا ہے ۔

کر گزرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ضد پر اڑا رہنا ۔ ہٹ سے باز نہ آنا ۔ بمشکل کام کرکے چھوڑنا ۔

کر لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) بیوی بنا لینا ۔ (۲) ملازمت کرنا ۔

کَرا ۔ (ا ۔ مث) محصول چنگی ۔ (۲) خرچ ۔ مالگزاری ۔ (۳) تاوان ۔ جُرمانہ (۴) وہ کام جس کا کرنا لازم ہوجائے ۔

کر باندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہمیشہ کے لیے کوئی معمول بنا لینا ۔

کرا ۔ (ا ۔ حرف اضافت) کا

کَرّات و مَرّات ۔ (کَرّ ۔ رات و مَرّ ۔ رات) [ع] بہت دفعہ ۔ بار بار

کَرّار ۔ (کَرّ ۔ رار) [ع ۔ صف] (۱) بار بار حملہ کرنے والا ۔ بھگانے والا ۔ (۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کا لقب ۔

کِرار ۔ (کِ ۔ رار) [ہ ۔ ا ۔ مذ] دیکھیے کراڑ

کرارا ۔ (کَ ۔ را ۔ را) [ہ ۔ صف] (۱) سخت اکڑا ہُوا (۲) زور آور ۔ بہادر ۔ ہٹا کٹا (۳) خستہ ۔ بھُربھُرا (۴) مہنگا ۔ گراں (۵) وہ سکہ جس کے حروف نہ مِٹے ہوں (۶) ایک قسم کی شیرینی (۷) تازہ ۔ نیا ۔

کرارے دَم ۔ (ا ۔ صف) تازہ دم ۔ توانا ۔ جو تھکا ہوا نہ ہو ۔ ثابت قدم ۔

کرارا پن ۔ (کَ ۔ را ۔ را ۔ پَن) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) سختی ۔ اکڑ ۔ (۲) مضبوطی ۔ (۳) خشکی ۔ بھربھرا پن ۔

کراری ۔ (کَ ۔ را ۔ ری) [ھ ۔ صف] کرارا کی تانیث ۔

کراڑ ۔ (کِ ۔ راڑ) [ھ ۔ ا ۔ مذ] دوکاندار ۔ غلّے کا تاجر ۔ بنیا ۔

کراڑا ۔ (کَ ۔ را ۔ ڑا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] دریا کا بُلند کنارہ ۔ دریا کے کنارے کی بلندی ۔

کُرّاسہ ۔ (کُرّ ۔ را ۔ سَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] جُزوِ کتاب ۔ چھوٹی سی غیر مجلّد کتاب ۔

کراکُل ۔ (کَ ۔ را ۔ کُل) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) کلنگ ۔ سارس ۔ لق لق ۔ (۲) ایک قسم کا بگلا ۔

کَرال ۔ (کَ ۔ رال) [ھ ۔ صف] بڑے بڑے دانتوں والا ۔ ڈراؤنا ۔ خوفناک ۔

کِرام ۔ (کِ ۔ رام) [ع ۔ صف] کریم کی جمع ۔ بڑے لوگ ۔ ذی رُتبہ اشخاص ۔ سخی لوگ ۔

کَرامات ۔ (کَ ۔ را ۔ مات) [ع ۔ ا ۔ مث] کرامت کی جمع ۔ (۱) بزرگیاں ۔ نوازشیں ۔ فضیلتیں ۔ (۲) [اُر] عمدگی ۔ بڑائی (۳) خرقِ عادات ، جو ولی سے ظاہر ہوں ۔

کراماتی ۔ (کَ ۔ را ۔ ما ۔ تی) [اُر ۔ صف] کرامات دکھانے والا ۔ صاحبِ کرشمہ ۔

کِراماً کاتبین ۔ (کِ ۔ را ۔ مَن ۔ کا ۔ تِ ۔ بِین) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) بزرگ لکھنے والے ۔ (اصطلاحاً) وہ دو فرشتے جو انسان کے اعمال لکھتے رہتے ہیں ۔

کَرامَت ۔ (کَ ۔ را ۔ مَت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) بزرگی ۔ بڑائی ۔ فضیلت ۔ (۲) بخشش ۔ سخاوت (۳) [اُر] کرامات ۔ خرقِ عادت ۔ (۴) خوبی ۔ عمدگی ۔ انوکھا پن ۔ جمع ۔ کرامات ۔

کَران ۔ (کَ ۔ ران) [ف ۔ ا ۔ مذ] کنارہ ۔ انتہا ۔

کرانا ۔ (کَ ۔ را ۔ نا) [ھ ۔ مص] دوسرے سے کام لینا ۔ کرنا کا متعدی ۔ (کروانا فصیح ہے) ۔

کِرانا ۔ (کِ ۔ را ۔ نا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] مختلف قسم کا مسالا وغیرہ ۔ پرچون ۔ ایک جنس کی چیز کو دوسری سے الگ کرنا ۔

کِرانت ۔ (کِ ۔ رانت) [ف ۔ ا ۔ مذ] ایک پیمانہ ۔

کرانت ۔ (کَ ۔ رانت) [ھ ۔ ا ۔ مث] سبقت لے جانا ۔ آگے بڑھنا ۔ (۲) جرمِ فلکی کا زوال پذیر ہونا ۔ (۳) راس چکر منطقۃ البروج (۴) منطقہ حارہ ۔

کرانجنا ۔ (کَ ۔ رانج ۔ نا) [ق ۔ مص] کراہنا ۔

کرانچی ۔ (کَ ۔ راں ۔) [ھ ۔ ا ۔ مث] اسباب لادنے کی گاڑی ، جسے بیل یا اُونٹ کھینچتے ہیں ۔

کَرانہ ۔ (کَ ۔ را ۔ نہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] دریا وغیرہ کا کنارہ ۔ ساحل ۔

کِرانی ۔ (کِ ۔ را ۔ نی) [اَر ۔ ا ۔ مذ] (۱) عیسائی ۔ نصرانی ۔ کرسچین ۔ (۲) انگریزی دفتر کا کلرک ۔ محرّر ۔

کَراہ ۔ (کَ ۔ راہ) [ھ ۔ ا ۔ مث] وہ آواز جو کسی دُکھ یا درد کے باعث نکلے ۔ ہائے ہائے ۔

کُراہ ۔ (کُ ۔ راہ) [ھ ۔ ا ۔ مذ] بُرا راستہ ۔ ٹیڑھا راستہ ۔ غلط راستہ ۔

کَراہَت ۔ (کَ ۔ را ۔ ہَت) [ع ۔ ا ۔ مث] نفرت ۔ بیزاری ۔ گھن ۔

کراہنا ۔ (کَ ۔ راہ ۔ نا) [ھ ۔ مص] ہائے ہائے کرنا ۔ دُکھ یا درد سے آہ آہ کرنا ۔

کَراؤ ۔ (کَ ۔ را ۔ اُو) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ہندو جاٹوں وغیرہ میں بیوہ کی شادی کی رسم ۔ (۲) رنڈی کا کسی کو شوہر بنا لینا ۔

کَراؤ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) رانڈ سے شادی کرنا (۲) بیوہ کا کسی مرد کے ساتھ خود نکاح پڑھوا لینا ۔

کِراؤ ۔ (کِ ۔ را ۔ اُؤ) [ھ ۔ ا ۔ مذکر] ایک قسم کا چھوٹا مٹر ۔

کَراؤن ۔ (کَ ۔ را ۔ اُن) ((Crown)) [انگ ۔ ا ۔ مذ] تاج ۔

کراؤن پرنس ۔ (Crown Prince) ولیعہدِ سلطنت ۔

کِرایہ ۔ (کِ ۔ را ۔ یَہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] کسی چیز کے استعمال کی اُجرت ۔ بھاڑا ۔ مزدوری ۔

کرایہ اُگاہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کرایہ وصُول کرنا ۔ بھاڑا لے کر جمع کرنا ۔

کرایہ پر چلانا ۔ کرائے پر دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) بھاڑے پر دینا ۔ اُجرت پر چڑھانا ۔ (۲) کسی عورت کی خرچی کھانا ۔

کرایہ دار ۔ کرائے دار ۔ (ف ۔ صف) (۱) کرایہ کے مکان میں رہنے والا ۔ اُسامی ۔ رعیّت ۔ (۲) پیٹ کے اندر کا بچّہ ۔

کرایہ (کرائے) دار اُترنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کسی مکان میں کرایہ دار آکر رہنا ۔ (۲) حاملہ ہونا ۔

کرایہ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بھاڑا مقرّر کرنا ۔ بھاڑے پر لینا ۔

کرایہ کا ۔ (کی) [ا ۔ صف] وہ چیز جو کرایہ پر دی جائے ۔

کرایہ نامہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ کاغذ جو مکان وغیرہ لینے کی بابت کرایہ دار کی جانب سے بطور اقرار نامہ لکھ کر دیا جائے ۔

کُرائی ۔ (ق ۔ ا ۔ مونث) کورا پن ۔ صفائی ۔

کَرب ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) رنج والم ۔ دُکھ ۔ مصیبت ۔ (۲) بے قراری ۔ اضطراب (۳) نہایت تکلیف اور سختی ۔

کَرب انگیز ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) دُکھ دینے والا ۔ تکلیف بڑھانیوالا ۔

کَربَڑا ۔ (کَر ۔ بَ ۔ ڑا) [ھ ۔ صف] سیاہ و سفید مِلا ہوا ۔ چتکبرا

کَربَڑی ۔ (کَر ۔ بَ ۔ ڑی) [ھ ۔ ا ۔ مث] کربڑا کی تانیث ۔ کالے اور دھولے رنگ کی ۔

کَربَلا ۔ (کَر ۔ بَ ۔ لا) [ع ۔ ا ۔ مث] رنج و آفت کا مقام ۔ بیابانِ عراق میں اُس جگہ کا نام جہاں حضرت امام حسینؑ نے شہادت پائی ۔ (۲) [اُر] وہ جگہ جہاں تعزیئے دفن کئے جاتے ہیں ۔ (۳) وہ جگہ جہاں پانی نہ ملے (۴) مدفن شہدا ۔ دراصل میں یہ لفظ

کرب وبلا ہے۔
کربلائی ۔ (کَر ۔ بَ ۔ لا ۔ اِیْ) [اُر ۔ صفت] کربلا سے منسُوب۔
کر بیٹھنا ۔ (کَر ۔ بَیٹھ ۔ نا) [ہ ۔ محاورہ] (۱) جلدی سے کسی کام کو کر گزرنا۔ کسی کام کو اختیار کر لینا۔ (۲) خاوند کر لینا (۳) جورو بنا لینا۔
کرپا ۔ (کِر ۔ پا) [ہ ۔ ا ۔ مث] مہربانی عنایت ۔ نوازش ۔ کرم۔
کرپا کرنا ۔ (مص مرکّب) مہربانی کرنا ۔ عنایت فرمانا۔
کرُت ۔ (کُ ۔ رُت) [ہ ۔ صفت] بے موسم ۔ خلافِ موسم
کرَت ۔ (کَر ۔ رَت) [ع ۔ ا ۔ مث] دفعہ ۔ باری ۔ نوبت ۔ نمبر۔
کرتا ۔ (کُر ۔ تا) [ف ۔ ا ۔ مذ] دیکھیے کُرتہ۔
کرتا دھرتا ۔ (کَر ۔ تا ۔ دَھر ۔ تا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) کرنے والا ۔ فاعل ۔ (۲) خالق ۔ (۳) مالک ۔ مختار ۔ (۴) تجربہ کار ۔ واقف کار۔
کرتار ۔ (کَر ۔ تار) [ہ ۔ ا ۔ مذ] کرنے والا ۔ خالق ۔ پیدا کرنے والا۔
کرتب ۔ (کَر ۔ تَب) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) کام ۔ فعل ۔ (۲) کمال ۔ ہنر (۳) چالاکی ۔ ہوشیاری ۔ عیاری (۴) طلسم ۔ عجیب وغریب کام ۔ (۵) مشق ۔ مہارت ۔ عمل (۶) فنِ سپہ گری۔
کرتب دکھانا ۔ (۱ ۔ محاورہ) کمال دکھانا ۔ کھیل دکھانا ۔ سپاہ گری کا ہنر دکھانا۔
کرتب کی بدیا ہے ۔ (۱ ۔ مثل) ہر کام مشق و مہارت سے ٹھیک ہوتا ہے۔
کرتبی ۔ کرتبیا ۔ (کَر ۔ تَ ۔ بی ۔ کَر ۔ تَب ۔ یا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) عامل ۔ کرنے والا ۔ فنِ سپہ گری میں مشاق و ماہر ۔ (۲) شعبدہ گر ۔ بھان متی۔
کرتنی ۔ (کُر ۔ تَ ۔ نِی) [ق ۔ ا ۔ مث] بغیر آستینوں کے چھوٹا کُرتا جو عورتیں پہنتی ہیں۔
کرتوت ۔ (کَر ۔ تُوت) [ہ ۔ ا ۔ مذ] کام ۔ فعل ۔ عمل (۲) چالاکی ۔ فریب ۔ کرتب (۳) بُرا کام ۔ بدعادت ۔ (۴) جادو ۔ ٹونا۔
کرتو ڈر نہ کرتو ڈر ۔ [ہ ۔ مثل] انسان کو چاہیے کہ خواہ گناہ کرے یا نہ کرے خدا سے ڈرتا رہے ۔ اکثر کسی بے گناہ کے مبتلائے مصیبت ہونے پر بولتے ہیں۔
کرتہ ۔ (کُر ۔ تہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] جسم ڈھانکنے کا سلا ہوا کپڑا ۔ بے کالر کی قمیص۔
کرتھی ۔ (کُر ۔ تھِی) [ہ ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کا اناج جو خشخاش کی طرح چھوٹا چھوٹا ہوتا ہے۔
کرتی ۔ (کُر ۔ تی) [اُر ۔ ا ۔ مث] آستینوں کے بغیر اونچا کرتہ جسے عورتیں انگیا کے اوپر پہنتی ہیں ۔ (۲) وردی کا کوٹ۔
کر جانا ۔ (کَر ۔ جا ۔ نا) [ہ ۔ مص] کسی دھاردار چیز کی دھار ٹوٹ جانا۔
کر جائے داڑھی والا ۔ پکڑا جائے مونچھوں والا ۔ (ہ ۔ مثل) کرے کوئی بھرے کوئی ۔ جب جرم کسی کا ہو اور پکڑا جائے دُوسرا تو اس موقع پر بولتے ہیں۔
کرجگ ۔ (کَر ۔ جُگ) [ہ ۔ ا ۔ مذ] کام کرنے کا زمانہ ۔ موجودہ زمانہ۔
کرچ ۔ (کِ ۔ رَچ) (کِرچ) [ہ ۔ ا ۔ مث] ذرّہ ۔ ٹکڑا۔
کرچ ۔ (کِرچ ۔ کِ ۔ رِچ) [ہ ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کی لمبی تلوار۔
کرچ جھاڑنا ۔ (ق ۔ مص) پرندے کا پر جھاڑنا
کرچھا ۔ (کَر ۔ چھا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) لوہے کا ایک ڈنڈی والا ظرف جس میں گھی وغیرہ داغتے ہیں ۔ (۲) فرائینگ پین۔
کرچھی ۔ (کَر ۔ چھی) [ہ ۔ ا ۔ مونث] کرچھا کی تانیث۔
کرخت ۔ (کَ ۔ رَخت) [ف ۔ صفت] سخت ۔ کڑا۔
کرختگی ۔ (کَ ۔ رَخ ۔ ت ۔ گی) [ف ۔ ا ۔ مث] کڑاپن ۔ سختی
کروا ۔ (کَر ۔ وا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) بٹا ۔ بدلوائی (۲) کٹوتی ۔ دھڑا۔
کردار ۔ (کِر ۔ دار) [ف ۔ ا ۔ مذکر] (۱) طرز ۔ طریق ۔ قاعدہ (۲) شکل ۔ کام ۔ (۳) چلن ۔ خصلت ۔ عادت۔
کردار نگاری ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) سیرت نگاری ۔ اشخاص قصہ کے احوال و اطوار کا بیان۔
کر دکھانا ۔ (کَر ۔ دِکھا ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) کوئی کام بنا کر دکھا دینا ۔ عمل کر کے دکھا دینا ۔ (۲) انجام کو پہنچا دینا۔
کردگار ۔ (کِر ۔ دِ ۔ گار) [ف ۔ ا ۔ مذ] خالق ۔ خدا تعالیٰ۔
کردنی ۔ (کَر ۔ دَ ۔ نی) [ف ۔ صفت] (۱) کرنے کے لائق (۲) اپنا کرنی ۔ اعمال۔
کردنی خویش آمدنی پیش ۔ (ف ۔ مثل) بُرے کام کا بُرا نتیجہ ۔ جیسا کیا تھا ویسا پایا۔
کردُورار ۔ (ق ۔ ا ۔ مذ) وہ دوا جس سے لنگوٹی باندھی جائے۔
کردہ ۔ (کَر ۔ دَہ) [ف ۔ صفت] کیا ہوا ۔ عمل میں لایا ہوا۔
کردہ پشیماں ناکردہ ارماں ۔ (ف ۔ مثل) اُس فعل کی نسبت کہتے ہیں جس کا کرنے والا پچھتائے اور نہ کرنے والا تمنا کرے۔
کردھنی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کی زنجیر جسے ہندو بچے کمر میں باندھتے ہیں
کر دیکھنا ۔ (کَر ۔ دیکھ ۔ نا) [ہ ۔ ا ۔ مص] (۱) تجربہ کر لینا ۔ آزما کر دیکھ لینا ۔ (۲) برائی بھلائی سے واقفیت پیدا کر لینا۔
کرڑ ۔ کرڑ ۔ (کَ ۔ رَڑ ۔ کَ ۔ رَڑ) [ہ ۔ ا ۔ مث] کسی چیز کے چٹخنے کی آواز۔
کرڑی ۔ (ق ۔ صفت) سخت۔
کرُساں کا پٹی ۔ (ق ۔ ا ۔ مذ) عورتوں کا وہ زیور جو کمر کے گرد پہنا جاتا ہے۔
کرسٹان ۔ (کِ ۔ رِس ۔ طان) [اُر ۔ ا ۔ مذ] عیسائی ۔ نصرانی۔ کرسچین ۔ (Christian)
کرسٹل ۔ (Crystal) (کِ ۔ رِس ۔ ٹَل) [انگ ۔ ا ۔ مذ] بلوّر ۔ بلوّر نما۔

کرسکسی ۔ (کَر ۔ سَک ۔ سِیَ) [ق ۔ مص] کر سکے گا۔
کرسمس ڈے ۔ (Christmas Day) کَ ۔ رِس ۔ مِس ۔ ڈے) [انگ ۔ ا ۔ مذ] عیسائیوں کا بڑا دن ۔ حضرت عیسٰے علیہ السلام کی پیدائش کا دن ۔ ۲۵ دسمبر ۔ عیدِ نصاریٰ۔

کرسمس ٹری ۔ (Christmas Tree) شجرِ عید ۔ سرو کی شاخ جسے بطور درخت کرسمس کے موقع پر کمرے میں رکھا جاتا ہے اور اس موقع پر موم بتیاں ۔ مٹھائی اور تحائف لٹکا دیے جاتے ہیں۔
کرسی ۔ (کَرْ ۔ سِیَ) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) گوہر (۲) اُپلوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ۔ چورا۔
کُرسی ۔ (کُرْ ۔ سی) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) چوکی ۔ (۲) تخت ۔ مسند ۔ گدی ۔ (۳) عمارت کی تہ کی اونچائی (۴) زینہ ۔ درجہ ۔ (۵) (شرعی اصطلاح میں) آٹھویں آسمان پر تختِ الٰہی کا مقام۔ (۶) پیڑھی ۔ پشت ۔ خاندان۔
کُرسی دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) برابر بیٹھنے کی عزت دینا ۔ تعظیم و تکریم اور آؤ بھگت کرنا (۲) عمارت کو سطحِ زمین سے اونچا کر کے بنانا۔
کُرسی کا احمق ۔ (ا ۔ صف) نہایت احمق ۔ نرا گاؤدی ۔ بالکل کوڑھ۔
کُرسی نامہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) سلسلۂ خاندان ۔ نسب نامہ ۔ شجرۂ نسب۔
کُرسی نشین ۔ (۱) وہ شخص جسے افسر ملاقات کے وقت کرسی بیٹھنے کو دیں ۔ (۲) کرسی پر بیٹھنے والا ۔ (۳) ذہن نشین ۔ (۴) کامیابی یا مرتبہ حاصل کرنے والا۔
کُرسی نشین ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کرسی پر بیٹھنے کے درجے کو پہنچنا۔ (۲) ٹھیک بیٹھنا ۔ درست ہونا۔
کرشمہ ۔ (کَ ۔ رِشْ ۔ مَہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) آنکھ کی جھپکی ۔ ناز ۔ نخرہ ۔ غمزہ ۔ (۲) [اُرْ] انوکھی بات ۔ حیرت انگیز بات (۳) کرامات ۔ اعجاز ۔ (۴) نشان ۔ علامت۔
کرشمہ دکھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کوئی کرامت یا اعجاز دکھانا ۔ کوئی عجیب اور حیرت انگیز بات کرنا ۔ (۲) ناز دکھانا۔
کرشن ۔ (کِ ۔ رِشْن) [س ۔ ا ۔ مذ] (۱) شِو کے اوتار ۔ کنہیا جی ۔ (۲) (مجازاً) [صف] سیاہ فام آدمی۔
کرشن پکش ۔ پکھ (س ۔ ا ۔ مذ) چاند کے آخری دن جن میں اوّل رات اندھیرا رہتا ہے ۔ وہ پندرہ دن جن میں چاند گھٹتا ہے۔
کرشن لیلا ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) کرشن جی کے کھیل تماشے۔
کَرَفس ۔ (کَ ۔ رَفْس) [ع ۔ ا ۔ مث] خراسانی اجوائن۔
کرفیو ۔ (Curfew) [کَرْ ۔ فِ ۔ یُو] [انگ ۔ ا ۔ مذ] خانہ بندی کا حکم ، جس میں وقت مقررہ کے اندر کوئی شخص اپنے گھر سے باہر نہیں نکل سکتا۔

کَرَک ۔ (کَ ۔ رَک) [ہ ۔ ا ۔ مذ] دُکھ ۔ درد ۔ ٹیس۔
کِرَک ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) (۱) کیکڑا ۔ (۲) برجِ سرطان ۔ (۳) سفید گھوڑا۔
کرکٹ ۔ (کَرْ ۔ کَٹ) [ہ ۔ ا ۔ مذ] گھاس پھوس ۔ خس و خاشاک (عام طور پر کوڑا کے ساتھ استعمال ہوتا ہے)
کِرِکٹ ۔ (Cricket) (کِ ۔ رِکْٹ ۔ کر ۔ کٹ) [انگ ۔ مذ] گیند بلّے کا کھیل۔
کرکٹی ۔ (ق ۔ ا ۔ مث) کوڑا کرکٹ ۔ گھاس پھونس۔
کِرکچ ۔ (کَرْ ۔ کَچ) [ہ ۔ ا ۔ مذ] سمندری نمک۔
کِرکِر ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث صوت) وہ آواز جو ریت اور شیشہ وغیرہ کو دانتوں میں دبانے سے پیدا ہوتا ہے۔
کِرکِرا ۔ (کِر ۔ کِ ۔ را) [ھ ۔ صف] خاک آمیز ۔ ریتیلا۔
کرکرا کر دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) (عیش ۔ مزہ ۔ لطف وغیرہ کے واسطے) خراب کر دینا ۔ بگاڑ دینا۔
کُرکُرا ۔ (کُرْ ۔ کُرا) (کُرْ ۔ کُ ۔ را) [ہ ۔ صف] خستہ ۔ بھربھرا ۔ کرار۔
کِرکِرانا ۔ (کِرْ ۔ کِ ۔ را ۔ نا) [ہ ۔ مص] بگاڑنا ۔ بدمزہ کرنا ۔ بھنگ ڈالنا۔
کِرکِراہٹ ۔ (کِرْ ۔ کِرا ۔ ہَٹ) [ھ ۔ ا ۔ مث] دانت کے تلے کنکریلی چیز کے بولنے کی آواز
کِرکِری ۔ (کِرْ ۔ کِ ۔ رِیَ) [ھ ۔ صف] (۱) کِرکِرا کی تانیث (۲) [مث] ذلّت ۔ خواری ۔ ہیٹی ۔ (۳) ایک قسم کا ریشمی زرتار کپڑا ۔ (۴) مٹی ملی ہوئی چیز۔
کِرکِری اُٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) پیٹ میں درد ہونا ۔ (۲) گھوڑے کا پیشاب بند ہونا۔
کِرکِری خانہ ۔ اُمرا کے پُرانا اسباب رکھنے کی جگہ۔
کُرکُری ۔ (کُرْ ۔ کُ ۔ رِیَ) [ہ ۔ صف] (۱) کُرکُرا کی تانیث (۲) مؤنث) مروڑ ۔ پیچش ۔ (۳) گھوڑے کی بدہضمی ۔ (۴) نرم اور ملائم ہڈی جو چبائی جا سکے۔
کُرکُری اُٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) پیٹ میں درد ہونا ۔ (۲) گھوڑے کا پیشاب بند ہو جانا ۔ (۳) شامت آنا۔
کُرکُری ہڈی ۔ (ا ۔ مث) خستہ اور ملائم ہڈی جو چبائی جا سکے۔
کُرکُنا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) درد اُٹھنا ۔ ٹیس کرنا۔
کرکولنا ۔ (کَرْ ۔ کول ۔ نا) [ھ ۔ مص] کسی ٹھوس چیز کے اندرونی حصے کو خالی کر دینا۔
کرگدن ۔ (کَرْ ۔ گَ ۔ دَن) [ف ۔ ا ۔ مذ] گینڈا۔
کرگذرنا ۔ (کَرْ ۔ گذر ۔ نا) [ھ ۔ مص] کر ڈالنا ۔ کر کے چھوڑنا ۔ بن کیے نہ ہٹنا ۔ اپنی ہٹ پر قائم رہنا۔
کَرگَس ۔ (کَرْ ۔ گَس) [ف ۔ ا ۔ مذ] گِدھ۔
کرگہ ۔ (کَرْ ۔ گا) کَرْ ۔ گہ) [ف ۔ ا ۔ مث] وہ گڑھا جس میں جولاہے بیٹھ کر کپڑا بُنتے ہیں ۔ کھڈی ۔ (اصل میں یہ لفظ "کارگاہ" تھا۔

یعنی کام کرنے کی جگہ)

کرگہ چھوڑ تماشا جائے ۔ ناحق چوٹ جولاہا کھائے ۔ (ا ۔ مثل) ایسے موقع پر بولتے ہیں جب کوئی شخص دوسروں کی ریس کر کے بے فائدہ اپنا نقصان کرے یا تکلیف اُٹھائے ۔

کَرَم ۔ (کَ ۔ رَم) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) بزرگی (۲) ہمّت ۔ جوانمردی (۳) بخشش ۔ دان ۔ پُن ۔ (۴) عنایت ۔ مہربانی ۔

کرم بخشی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) مہربانی ۔ عنایت ۔

کرم پرور ۔ کرم فرما ۔ کرم گستر ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) مہربانی کرنے والا ۔ مہربان ۔ عنایت کرنے والا ۔

کرم کرنا ۔ (ا ۔ مص ۔ مرکب) (۱) مہربانی کرنا ۔ عنایت کرنا (۲) تشریف لانا ۔ قدم رنجہ فرمانا ۔ (۳) رحم کرنا ۔ بخشنا ۔

کَرَم ۔ (کَ ۔ رَم) [س ۔ ا ۔ مذکر] (۱) کام (۲) نوکری (۳) فرض (۴) چال چلن (۵) مذہبی رسم (۶) ذات کے فرائض ۔ (۷) معمول (۸) قسمت ۔ نصیبہ (عموماً بفتح دوم بولتے ہیں) ۔

کرم بھوگ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) پہلے جنم میں کیے ہوئے کاموں کا پھل ۔ بھلائی بُرائی کا نتیجہ ۔

کرم پھوٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بدنصیب ہونا ۔ (۲) رانڈ ہونا ۔ (۳) بُری جگہ شادی ہونا ۔

کرم چاری ۔ (ہ ۔ صف) کارکُن

کرم ریکھ ۔ کرم ریکھا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) تقدیر کا لکھا ہوا ۔ نوشتۂ ازل ۔

کرم کا بلیا ۔ کرم کا دھنی ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) زبردست نصیبے والا (۲) (طنزاً) بدقسمت ۔

کرم کی ریکھا نہیں مٹتی ۔ (ا ۔ محاورہ) تقدیر کا لکھا ہوا نہیں مٹتا ۔ نوشتۂ ازل ہو کر رہتا ہے ۔

کرموں کو رونا ۔ (ا ۔ محاورہ) قسمت کو رونا ۔ افسوس کرنا ۔

کَرَم ۔ کَرَم کلّا ۔ (کَ ۔ رَم ۔ کَ ۔ رَم ۔ کَل ۔ لا) [ف ۔ ا ۔ مذ] بند گوبھی ۔

کِرم ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) کیڑا ۔ مکوڑا ۔

کرم پیلہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ریشم کا کیڑا ۔

کرم خوردہ ۔ (ف ۔ صف) گھن لگا ہُوا ۔ پُرانا ۔ بوسیدہ

کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ ۔ (۱) خدا نے اس کے مُنہ کو بزرگی دی ۔ حضرت علیؓ کے نام کے بعد استعمال کیا جاتا ہے ۔ کیونکہ آپ نے قبل از اسلام بھی بتوں کو کبھی سجدہ نہیں کیا تھا ۔

کِرمک ۔ (کِر ۔ مَک) [ف ۔ ا ۔ مذ] کرم کی تصغیر ۔ چھوٹا کیڑا ۔

کرمک شب افروز ۔ (شب تاب ۔ شب چراغ) جگنو ۔

کُرَم کُرَم ۔ (کُ ۔ رَم ۔ کُ ۔ رَم) [ہ ۔ ا ۔ مث] بھُربھُری یا کُرکُری چیز چبانے کی آواز ۔

کَرمُل ۔ (کَر ۔ مُل) [ہ ۔ ا ۔ مذ] کن پیڑا ۔ کانوں کے نیچے کا ورم ۔

کرمی ۔ (ق ۔ ا ۔ مث) سبب ۔

کُرمی ۔ (کُر ۔ می) [ہ ۔ ا ۔ مذ] پُورب کے ہندو زمینداروں کی ایک ذات ۔

کَرَن ۔ (کَ ۔ رَن) [س ۔ ا ۔ مذ] (۱) کان ۔ گوش ۔ (۲) مثلث کا قاعدہ ۔

کرن پھول ۔ کان کا ایک زیور ۔ گوشوارہ

کِرَن ۔ (کِ ۔ رَن) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) سُورج یا چاند کی شعاع ۔ (۲) سُنہری یا رُوپہلی گوٹے کا تار ۔

کرن کا پھرا ۔ نور کا تڑکا ۔ علی الصباح ۔

کرنا ۔ (کَر ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) بنانا ۔ عمل میں لانا (۲) انتظام کرنا ۔ بندوبست کرنا ۔ (۳) بیوہ کا کسی سے شادی کر لینا (۴) بیوی بنانا ۔ (۵) جادو کرنا ۔ ٹونا کرنا ۔ (۶) کاروبار کرنا (۷) مجامعت کرنا (۸) ذبح کرنا (۹) شروع کرنا ۔ (۱۰) [مذ] ایک قسم کی گلگل ۔

کرنا خدا کا کیا ہوتا ہے ۔ (ا ۔ محاورہ) کیا واقعہ پیش آتا ہے ۔ عجیب واقعہ پیش آتا ہے ۔

کرنا دھرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) انتظام کرنا ۔ بندوبست کرنا ۔

کرنا ۔ کرّنا ۔ (کَر ۔ نا ۔ کَر ۔ رَ ۔ نا) [ف ۔ ا ۔ مونث] نفیری ۔ بگل ۔ قرنا ۔

کِرنا ۔ (کِر ۔ نا) [ہ ۔ مص] دیکھیے کِر جانا ۔

کرنتا ۔ (کَ ۔ رَن ۔ تا) [ق ۔ صف] کرنے والا ۔

کَرَنٹ ۔ (Current) [انگ ۔ ا ۔ مذ] رَو ۔ لہر ۔ خاص طور سے بجلی کی ۔

کرنٹا ۔ (ا ۔ مذ) [حقارت سے] عیسائی ۔ کرسٹان ۔

کرنجا ۔ (کَ ۔ رَن ۔ جا) [ہ ۔ مص] ازرق چشم ۔ کیرا ۔ نیلی آنکھوں والا ۔

کرنجوا ۔ (کَ ۔ رَنج ۔ وا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ایک درخت اور اسی کا خاکی پھل ۔ (۲) خاکی رنگ ۔

کرنجی ۔ (کَ ۔ رَن ۔ جی) [ہ ۔ صف] کرنجا کی تانیث ۔ ایک قسم کا بونا ۔

کرنجی آنکھ ۔ (ا ۔ مث) نیلی آنکھ ۔ کیری آنکھ ۔ چشم ازرق ۔

کُرُنڈ ۔ (کُ ۔ رُنڈ) [ہ ۔ ا ۔ مذ] لاکھ اور ریت سے بنا ہُوا پتھر جو ہتھیار تیز کرنے کے کام آتا ہے ۔

کُرَنڈی ۔ (کُ ۔ رَن ۔ ڈی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) سر کی چادر (۲) کچّے ریشم کی لنگی ۔

کَرَنسی ۔ (Currency) (کَ ۔ رَن ۔ سی) [انگ ۔ ا ۔ مث] سکہ رائج الوقت ۔ کسی ملک کا روپیہ ۔

کرنسی آفس ۔ (Currency Office) [انگ ۔ ا ۔ مذ] نوٹوں کے روپے بدلنے کا محکمہ ۔

کرنسی نوٹ ۔ (Currency Note) [انگ ۔ ا ۔ مذ] نقدی کی بجائے لین دین میں منتقل ہونے والا سرکاری نوٹ ۔

کَرَنک ۔ (کَ ۔ رَنک) [ق ۔ صف] سوکھا ۔ کرارا ۔

کَرنل ۔ (Colonel) (کَر ۔ نَل) [انگ ۔ ا ۔ مذ] سردار فوج ۔ پلٹن یا فوج کا اعلیٰ افسر ۔ اعلیٰ فوجی عہدہ دار ۔ کرنیل ۔

کَرنی ۔ (کَر ۔ نی) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) کام ۔ فعل (۲) معماروں کا ایک اوزار جس سے گارا چُونا لگاتے ہیں ۔

کرنی نہ کرتُوت ۔ پھوہڑ لڑنے کو مضبوط ۔ (ا۔ مثل) اُس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو کام تو کوئی نہ کرے اور مُفت کی شیخی اور بد مزاجی ظاہر کرے۔

کَرْوا ۔ (کَرْ ۔ وا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] مٹی کا ٹونٹی والا برتن ۔ لوٹا ۔

کَرْوا چوتھ ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) ہندوؤں کا ایک تہوار ۔

کرْوانا ۔ (کَرْ ۔ وا ۔ نا) [ھ ۔ مص] (۱) کام بنوانا ۔ کام لینا (۲) مجامعت کرنا ۔

کرّوبی ۔ (کَرّ ۔ رُو ۔ بی) [ع ۔ ا ۔ مذ] اعلیٰ درجہ کا فرشتہ ۔ جمع : کرّوبیاں ۔

کرّوبیاں ۔ (کَرّ ۔ رُو ۔ بی ۔ یاں) [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] کرّوبی کی فارسی جمع ۔ اعلیٰ درجہ کے فرشتے ۔

کَرَوَت ۔ (کَرَ ۔ وَت) [ھ ۔ ا ۔ مذ] بڑا آرا ۔

کَرْوَٹ ۔ (کَرْ ۔ وَٹ) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) پہلو ۔ سینے کی دونوں طرفوں میں سے ایک طرف (۲) جانب ۔ رُخ ۔ بل (۳) طور ۔ ڈھنگ ۔ (۴) انقلاب ۔

کروَٹ بدلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ایک پہلو سے دُوسرا پہلو بدلنا ۔ (۲) انقلاب ہوجانا ۔ (۳) مخالف سے جاملنا ۔

کروٹ کروٹ جنّت نصیب کرے ۔ (ا ۔ محاورہ) اللہ تعالےٰ مغفرت کرے ۔

کروٹ پر سونا ۔ (ا ۔ محاورہ) ایک پہلو پر سونا ۔

کروٹ لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) رُخ بدلنا ۔ (۲) مُنہ پھیر لینا (۳) انقلاب اختیار کرنا ۔

کروٹ نہ لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) [کنایتاً] (۱) خبر نہ ہونا (۲) بے خبر ہونا ۔ (۳) واپس نہ پھرنا ۔

کروٹوں میں رات کاٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بے قراری اور اضطراب سے رات بسر کرنا ۔ بے چین رہنا ۔ تڑپ کر رات بسر کرنا ۔

کروٹیں بدلنا ۔ کروٹیں لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) بستر پر بے قرار اور بے چین رہنا ۔ آرام سے نہ سونا ۔

کرودھ ۔ (کَ ۔ رودھ) [س ۔ ا ۔ مذ] غُصّہ ۔ خفگی ۔ طیش ۔ عتاب ۔ غضب ۔

کرودھی ۔ (کَ ۔ رو ۔ دِھی) [ھ ۔ صف] غُصّے والا ۔ غُصیل ۔ غضبی ۔

کروڑ ۔ (کَ ۔ روڑ) [ہ ۔ صف] سو لاکھ ۱۰۰۰۰۰۰۰ ۔

کروڑپتی ۔ (ھ ۔ صف) ایک کروڑ کا مالک ۔ دولت مند ۔ امیر آدمی ۔ مالدار ۔

کروڑ کی ایک بات ۔ (ا ۔ صف ۔ مث) نہایت تجربے کی بات ۔ وہ بات جو کروڑوں باتوں کا خلاصہ ہو ۔ نہایت پکّی بات ۔ کھری اور بے لاگ بات ۔

کُرُوزر ۔ (Cruiser) (کُ ۔ رُو ۔ زَر) [انگ ۔ ا ۔ مذ] بحر گرد جنگی جہاز ۔ جنگی جہاز جو سمندر کا گشت کرتا پھرے ۔

کُرُوشیا ۔ (ا ۔ مذ) دھاگے کی جالی بُننے کا آلہ جو آر کی طرح کا ہوتا ہے ۔

کُرولنا ۔ (کُ ۔ رول ۔ نا) [ھ ۔ مص] کھُرچنا ۔ اندر سے نکالنا ۔

کَرَونْدا ۔ (کَ ۔ رون ۔ دا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) کَکرونْدا ۔ سُرخ اور سفید رنگ کا ایک تُرش پھل (۲) کان کے پاس کی گلٹی یا غدُود ۔

کَروہ ۔ (کَ ۔ روہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] کوس ۔

کُرَوی ۔ (کُرَ ۔ وِی) [ع ۔ صف] گول ۔ مدوّر ۔ دائرہ نما ۔

کُرہ ۔ (کُ ۔ رَہ) [ع ۔ ا ۔ مذکر] گیند ۔ گولا ۔ ہر گول چیز ۔

کُرۂ آب ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ پانی جس نے کرۂ زمین کو گھیر رکھا ہے ۔

کُرۂ ارض ۔ (زمین) [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] تمام زمین جو گیند کی شکل پر ہے ۔

کُرۂ باد ۔ کُرۂ ہوا ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) ہوا کا تمام مجموعہ جو زمین کے چاروں طرف کئی کوس تک بلند گھِرا ہُوا ہے ۔ زمین کے اِردگِرد کی ہوا ۔

کَرْہاً ۔ (کَرْ ۔ ہَن) ۔ (ع ۔ تابع فعل) ناگواری سے ۔ مجبوری سے ۔

کُرْری ۔ (کُرْ ۔ ری) [ا ۔ ر ۔ صف] کُرکُری ۔ خستہ ۔ بھُربھُری ۔

کرے ایک پکڑے جائیں سب ۔ (ا ۔ مثل) ایک شخص کی برائی سے تمام قوم بدنام ہوتی ہے ۔

کرے ڈاڑھی والا پکڑا جائے مونچھوں والا ۔ (ا ۔ مثل) گناہ یا غلطی کوئی کرے اور اس کی سزا کسی اور کو ملے ۔

کِرْیا ۔ (کِرْ ۔ یا) [س ۔ ا ۔ مث] (۱) کام ۔ کاج ۔ دھندا ۔ (۲) تجہیز و تکفین (۳) حلف ۔

کِریاکرم ۔ مُردے کو کفنانے اور جلانے کی مذہبی رسوم ۔

کُریال ۔ (کُرْ ۔ یال) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) جانوروں کا اپنے بازوؤں کو کھُجانا اور ہلانا ۔ (۲) امن ۔ آرام ۔ بے فکری ۔

کُریال میں آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) پرندوں کا خوش ہو کر اپنے پروں کو جھڑجھڑانا اور صاف کرنا ۔

کُریال میں غلّہ (غلیلہ) لگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) عین حصولِ مقصود میں خلل واقع ہونا ۔ عین مزے میں بے مزا ہونا ۔ رنگ میں بھنگ پڑنا ۔

کریب ۔ (کَ ۔ ریب ۔ انگ ۔ کریپ) (Crape) ۔ (کالا ہند) [ا ۔ مث] ایک قسم کا انگریزی ریشمی کپڑا ۔

کُریت ۔ (کُ ۔ رِیت) [ہ ۔ ا ۔ مث] بُری رسم ۔ بدمعاملگی ۔

کریٹ ۔ (Crate) (کَ ۔ ریٹ) [ٹوکرا ۔ چھیبا ۔ لکڑی کا معمولی بکس جس میں کوئی چیز بند کرکے بھیجی جائے ۔

کُرید ۔ (کُ ۔ رید) [ہ ۔ ا ۔ مث] چھان بین ۔ تلاش ۔ جُستجُو ۔

کُرید کُرید کر پوچھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہر پہلو سے دریافت کرنا

کُرید میں رہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی کی بُرائی کی تلاش میں رہنا ۔

کُریدنا ۔ (کُ ۔ رید ۔ نا) [ھ ۔ مص] کھودنا ۔ کسی چیز کی تلاش کرنا ۔ (۲) کھُرچنا (۳) نکالنا ۔ کھود کر باہر نکالنا ۔ (۴) دانتوں میں خلال کرنا ۔ (۵) آگ کو اُوپر تلے کرنا ۔ (۶) ہر بات کی تفتیش کرنا (۷) راز کی تلاش کرنا ۔ (۸) پرندوں کا چونچ سے زمین کُریدنا ۔

کُریدنی ۔ (کُ ۔ رید ۔ نی) [ھ ۔ ا ۔ قسمِ آلہ] کھُرچنے کا آلہ ۔ (۲) آگ کو الٹ پلٹ کرنے کا آلہ (۳) کان کھُجانے کا آلہ (۴) خلال (۵) کھٹکا (۶) خلش ۔ (۷) کھوج ۔ تجسّس ۔

کری۔ (ق) کی۔
کرے۔ (ق) کے۔
کرے دار۔ (ق۔ا۔ مذ) ایک پھل کا نام
کریڈِٹ۔ (Credit) (کِ۔ رے۔ ڈِٹ) [انگ۔ا۔ مذ] (۱) نیک نامی۔ شہرت۔ ساکھ۔ پت۔ اعتبار۔ بھرم۔ عزت۔ وقعت۔ سُرسہرا (۲) قرض۔ اُدھار۔ یافتنی۔
کریر۔ (کَ۔ رِیر) [ہ۔ا۔ مذ] ایک کانٹوں والا پودا جس کے پودے پتے نہیں ہوتے۔
کُریز۔ (کُ۔ ریز) [ف۔ا۔ مث] (۱) پرندوں کے پُرانے پر گرانا۔ (۲) پرندوں کے پَر جھاڑنے کی کیفیت۔
کُریز چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) پرندوں کو پنجروں میں چھوڑ دینا تاکہ پُرانے پَر جھاڑ کر نئے پر نکالیں۔
کِریز۔ (Crease) (کِ۔ ریز) [انگ۔ا۔ مث] (۱) تہ کی شکن یا خط (پتلون وغیرہ کا) (۲) کھیلنے والے اور گیند پھینکنے والے کی حد (کرکٹ)
کُری کُری۔ کُڑی کُڑی۔ (کُ۔ رِی۔ کُ۔ رِی۔ کُ۔ ڑِی۔ کُ۔ ڑِی) [ہ۔ا۔ مث] مُرغی مرغوں کو ہنکانے کی آواز۔
کریل۔ (کَ۔ ریل) [ہ۔ا۔ مذ] ایک خاردار جھاڑی جس کا کانٹا بہت زہریلا ہوتا ہے۔
کریلا۔ (کَ۔ رے۔ لا) [ہ۔ا۔ مذ] ایک قسم کی کڑوی ترکاری۔
کریلا اور نیم چڑھا۔ (ا۔ مثل) کریلا پہلے ہی تلخ تھا نیم چڑھ کر اور زہریلا ہوگیا۔ یعنی پہلے ہی بد مزاج تھے، خود مختار ہو کر اور بھی آزاد ہوگئے۔
کریلا دھار۔ (ق۔ا۔ مذ) (۱) ایک قسم کی آتش بازی۔ (۲) جنوبی ہند میں چوٹی کی ایک خاص وضع۔
کِریم۔ (Cream) (کِ۔ ریم) [انگ۔ا۔ مث] مَلائی۔ بالائی۔
کَرِیم۔ (کَ۔ رِیم) [ع۔ا۔ مذ] (۱) بخشنے والا (۲) سخی۔ فیاض (۳) مہربان۔ (۴) خدا تعالےٰ کا ایک صفاتی نام۔
کریم النفس۔ (ع۔ صف) (۱) نیک دل۔ نیک مزاج (۲) سخی۔ مہربان۔
کریم النفسی۔ (ع۔ا۔ مث) (۱) مہربانی۔ سخاوت۔ (۲) نیک دلی۔
کریمانہ۔ (کَ۔ رِی۔ ما۔ نہ) [ف۔ صف] سخی کی مانند۔
کریم رول۔ (انگ۔ا۔ مث) ایک قسم کی انگریزی مٹھائی جس میں مکھن بھرا ہوتا ہے۔
کریمہ۔ (کَ۔ رِی۔ مَہ) [ع۔ صف] کریم کی تانیث۔ سخی عورت۔
کریمی۔ (کَ۔ رِی۔ مِی) [ع۔ا۔ مث] (۱) فیاضی۔ سخاوت (۲) عنایت مہربانی۔
کِرین۔ (Crane) (کِ۔ رین) [انگ۔ا۔ مث] وزن اُٹھانے کا ایک بڑا آلہ۔
کریہہ۔ (کَ۔ رِیہ) [ع۔ صف] مکروہ۔ قابلِ نفرت۔ بدشکل۔
کریہہ الصوت۔ [ع۔ صف] بد آواز۔ ناگوار آواز والا۔
کریہہ منظر۔ (ع۔ صف) بدصورت۔ بدشکل۔ بدنما۔

ک۔ ڑ

کَڑ۔ (ہ۔ا۔ مونث) (۱) کُسُم کا بیج (۲) گاڑی یا چھکڑے کا اُلٹ جانا۔
کِڑ۔ (ہ۔ا۔ مذکر) کیڑا کا مخفف۔ کرم۔
کِڑکھایا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کیڑوں کا کھایا ہُوا۔ کرم خوردہ۔ (۲) بوسیدہ۔ پُرانا۔ (۳) (حقارتاً) چیچک رُو۔
کَڑا۔ (کَ۔ ڑا) [ہ۔ا۔ مذکر] (۱) سخت۔ کرخت۔ (۲) بے رحم (۳) مضبوط۔ زور آور (۴) بدمزاج (۵) کٹھن۔ دُشوار۔ (۶) بہادُر۔ دلیر۔ (۷) دھات کا حلقہ یا کُنڈا (۹) وہ عمارت جس میں چُونے، پتھر اور اینٹوں کے سوا لکڑی کا کام نہ ہو۔ (۱۰) [صف] گِراں۔ مہنگا۔
کڑا پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) سخت ہو جانا۔ (۲) کُنڈی چڑھنا۔ بند ہونا۔
کڑاپن۔ (ا۔ مذ) (۱) سختی۔ کرختگی۔ مضبوطی (۲) بہادری۔ (۳) تُندی۔
کڑا تاؤ۔ (ا۔ مذ) سخت جوش۔ غصّے کا جوش۔
کڑا دِن۔ (ا۔ مذ) سخت دن۔ منحوس دن۔
کڑا سماں۔ (ا۔ مذ) (۱) گرانی۔ کال (۲) بُرا زمانہ۔ اِفلاس کے دن۔
کڑا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سخت کرنا (۲) بھاؤ چڑھانا۔ (۳) مضبوط کرنا۔ (۴) جکڑنا۔ کسنا۔ (۵) سختی جھیلنا۔ (۶) ہمت بڑھنا۔
کڑا کوس۔ (ا۔ مذ) دو میل سے زیادہ کا فاصلہ۔
کڑا مول۔ (ا۔ مذ) مہنگا۔ زیادہ قیمت والا۔
کڑا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سخت ہونا۔ دشوار ہونا۔ گراں ہونا۔ بے رحم ہونا۔
کُڑایا۔ (ق۔ا۔ مونث) جلن۔
کَڑاڑا۔ (کَ۔ ڑا۔ ڑا) [ہ۔ا۔ مذکر] (۱) دیکھیے کراڑا۔ دریا کا کنارہ۔ (۲) بُڈھا۔ (ق)
کڑاکڑی۔ (ق۔ صف) سخت۔
کڑاکا۔ (کَ۔ ڑا۔ کا) [ہ۔ا۔ مذ] (۱) کسی چیز کے ٹُوٹنے کی آواز (۲) فاقہ۔ (۳) سختی۔ شدّت۔
کڑاکا گُزرنا۔ (ا۔ محاورہ) فاقہ ہونا۔ بھُوکا رہنا۔
کڑاکے کا جاڑا۔ (ا۔ مذ) شدّت کا جاڑا۔ سخت سردی جس میں دانت سے دانت بجتے ہوں۔
کڑاکے کا فاقہ۔ (ا۔ محاورہ) سخت فاقہ۔
کڑاکڑ۔ (کَ۔ ڑا۔ کَڑ) [ہ۔ا۔ مذ] کسی چیز کے ٹُوٹنے یا بجنے کی متواتر آواز۔
کَڑاوا۔ (ق۔ا۔ مذ) بے پَر کی بات۔
کڑاہ۔ (کَ۔ ڑاہ) [ہ۔ا۔ مذ] (۱) بڑی کڑاہی۔ (۲) لوہے کا بڑا برتن۔ (۳)۔ (پن۔ سکھ) حلوا۔
کڑھاؤ۔ (ہ۔ا۔ مذ) بڑی کڑاہی۔

کڑاہی ۔ (کَ ۔ڑا ۔ہی) [ہ۔ا۔مث] (۱) چھوٹا کڑھاؤ ۔ لوہے کا ظرف ۔ (۲) پن ۔سکھ ۔حلوا (۳) شیرینی کی نیاز ۔
کڑاہی چڑھنا ۔ (۱) کڑاہی کا کسی چیز کے تلنے کے لیے چولہے پر رکھا جانا ۔ (۲) پکوان کا تلا جانا ۔ (۳) شادی کے کھانوں اور ضیافت کا سامان ہونا ۔
کڑاہی میں ہاتھ ڈالنا ۔ اپنی صداقت جتانے کو جلتے ہوئے تیل میں ہاتھ ڈال کر دکھا دینا کہ ہم سچے ہوں گے تو ہاتھ نہیں جلے گا ۔
کڑبڑا ۔ (کَڑ ۔بَ ۔ڑا) [ہ۔ا۔مذ] اُدھیڑ ۔ وہ شخص جس کی ڈاڑھی میں سیاہ اور سفید بال ہوں ۔ (۲) ابلق ۔چتکبرا ۔
کڑبڑی ڈاڑھی ۔ (ہ۔ا۔مث) وہ ڈاڑھی جس میں سیاہ اور سفید بال ہوں ۔
کڑپ ۔ (کَ ۔ڑَپ) [ق۔ا۔مذ] شکم ۔پیٹ ۔
کُڑتی ۔ (کُڑ ۔تی) [ق] (۱) وہ برتن جس میں جانوروں کو پانی پلایا جاتا ہے ۔ (۲) عورتوں کا کُرتا جس میں آستین نہیں ہوتی ۔
کڑ دینا ۔ (۱۔محاورہ) ناز نخرے دکھانا ۔
کڑکڑی ۔ (ق۔ا۔مث) غصّے کی نظر (بات) ۔
کڑک ۔ (کَ ۔ڑَک) [ہ۔ا۔مث] (۱) بجلی کی آواز ۔ سخت اور مہیب آواز ۔ (۲) کسی چیز کے ٹوٹنے کی آواز ۔ (۳) گھوڑے کی پوپہ رفتار ۔
کڑک بانکا ۔ (۱۔صف) بانکا ترچھا جوان ۔ کڑیل جوان ۔
کڑک بجلی ۔ (۱۔مث) (۱) توڑے دار بندوق ۔ وہ بندوق جس کی آواز نہایت مہیب ہو ۔ (۲) کڑاکے کی آواز والی عورت ۔ رعب داب والی عورت ۔
کڑک کر ۔ کڑاکے کی آواز سے ۔ سخت آواز سے ۔
کُڑک ۔ (کُ ۔ڑَک) [ا۔ا۔مث] (۱) وہ مرغی جو انڈے دینے سے رُک گئی ہو ۔ (۲) (صف) خالی ۔کورا ۔تہی ۔
کڑک ناتھ ۔ ایک قسم کا مرغ ۔
کُڑک ہونا ۔ (۱۔محاورہ) مرغی کا انڈے دینے سے باز رہنا
کڑکا ۔ (کَڑ ۔کا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) کڑاکا ۔ بجلی کا شور ۔ آوازہ ۔ (۲) رجز ۔ میدان میں دل بڑھانے والے اشعار یا گیت ۔ (۳) وہ آواز جو نقیب بادشاہ کی سواری کے آگے لگاتے ہیں ۔ (۴) رزم نامہ ۔ بہادری کے گیت (۵) کنارہ (ق)
کڑکڑ ۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) کسی سخت چیز کے ٹوٹنے کی آواز ۔ (۲) کسی سخت چیز کے چبانے کی آواز ۔ (۳) انگلیوں کے چٹخنے کی آواز ۔
کُڑکُڑ ۔ (ہ۔ا۔مث) مرغیوں کے بلانے یا بھگانے کی آواز ۔
کِڑکِڑ ۔ (ہ۔ا۔مث) دانتوں کے باہم رگڑ کھانے کی آواز ۔
کڑکڑاتا ۔ (کَڑ ۔کڑا ۔تا) [ا۔صف] زور کا ۔ شدّت کا (جاڑا)
کڑکڑاتا جاڑا ۔ (۱۔مذ) نہایت زور کی سردی ۔ شدّت کا جاڑا ۔
کڑکڑانا ۔ (کَڑ ۔کَ ۔ڑا ۔نا) [ہ۔مص] گھی یا تیل کے بگھارنے کی آواز نکلنا ۔ بگھارنا ۔ داغ دینا ۔
کِڑکِڑانا ۔ (کِڑ ۔کِ ۔ڑا ۔نا) [ہ۔مص] دانتوں کا باہم رگڑ کھا کر آواز دینا ۔
کُڑکُڑانا ۔ (کُڑ ۔کُڑا ۔نا) (۱) مرغیوں کا بولنا (۲) بڑبڑانا ۔ (۳) جلنا ۔حسد کرنا ۔ (۴) بُرا بھلا کہنا ۔
کڑکنا ۔ (کَ ۔ڑَک ۔نا) [ہ۔مص] (۱) گرجنا ۔ بجلی کی آواز پیدا ہونا ۔ (۲) چیخ کر بولنا ۔ (۳) باجے یا نوبت کا زور سے بجنا ۔
کُڑکنا ۔ (کُ ۔ڑَک ۔نا) [ہ۔مص] (۱) تڑکنا ۔چٹکنا ۔ تڑخنا ۔ (۲) موتی میں بال آنا ۔ موتی کا ٹوٹ جانا ۔ (۳) چڑمُڑ ہو جانا ۔
کڑکو ۔ (کَڑ ۔کو) [ہ۔ا۔مث] (۱) بدمزاج عورت (۲) بےہودہ عورت ۔
کڑکی ۔ (ق۔ا۔مث) غوطہ ۔
کُڑکی ۔ (کُ ۔ڑَک ۔کی) [ہ۔ا۔مث] وہ چیز جس سے لڑکے چھوٹے پرندے پکڑتے ہیں ۔
کڑکیت ۔ (کَڑ ۔کَیت) [ہ۔ا۔مذ] (۱) نقیب (۲) وہ شخص جو میدانِ جنگ کے اندر نظم یا نثر میں بہادروں کو جوش اور غیرت دلاتا ہے ۔
کُڑ بنگا ۔ (کُ ۔ڑَن ۔ڳا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) سخت کلام ۔سخت گو ۔ (۲) قوی ۔ توانا ۔
کڑوا ۔ (کَڑ ۔وا) [ہ۔صف] (۱) تلخ ۔ نیم کے مزے کا (۲) تیز ۔تُند ۔ (۳) کھاری ۔نمکین ۔ (۴) بدمزاج ۔غُصیل ۔ (۵) سخت ۔ اکھڑ ۔
کڑوا تھوتھو میٹھا ہپ ہپ ۔ (۱۔مثل) بُری چیز چھوڑ دینا اور اچھی چیز لے لینا ۔
کڑوا تیل ۔ (۱۔مذ) سرسوں وغیرہ کا تیل ۔ روغنِ تلخ ۔
کڑوا دِل کرنا ۔ (۱۔محاورہ) سختی جھیلنا ۔ ہمت باندھنا ۔ ناگوار بات کی برداشت نہ کرنا ۔
کڑوا زہر ۔ (۱۔صف) نہایت تلخ ۔ زہر ہلاہل ۔
کڑوا کریلا ۔ (۱۔محاورہ) نہایت بدمزاج ۔
کڑوا کریلا نیم چڑھا ۔ (۱۔مثل) دیکھیے کریلا اور نیم چڑھا ۔
کڑوا کسیلا ۔ (۱۔صف) تلخ ۔ ناگوارِ طبع ۔
کڑوا لگنا ۔ (۱۔محاورہ) (۱) تلخ معلوم ہونا ۔ (۲) ناگوار ہونا ۔ بُرا معلوم ہونا ۔
کڑوا ہونا ۔ (۱۔محاورہ) (۱) کسی چیز کا تلخ اور بدمزہ ہونا ۔ (۲) خفا ہونا ۔ بگڑنا ۔
کڑواہٹ ۔ (۱۔مث) تلخی ۔ تیزی ۔
کڑوے کسیلے دن ۔ (۱۔مذ) بُرے بھلے دن ۔ سختی اور مصیبت کے دن ۔ تنگی کا زمانہ ۔ (۲) حمل کا آٹھواں مہینہ ۔
کڑوے گھونٹ ۔ (۱۔مذ) مشکل اور ناگوار بات ۔ کٹھن کام ۔ کارِ سخت ۔
کڑوانا ۔ (کَڑ ۔وا ۔نا) [ہ۔مص] (۱) کڑواہٹ آجانا (۲) بگڑنا ۔ خفا ہو جانا ۔ (۳) نیند میں بھرنا
کڑوڑ ۔ (کَ ۔ڑوڑ) [ہ۔صف] دیکھیے کروڑ
کڑوڑا ۔ (کَ ۔ڑو ۔ڑا) [ہ۔ا۔مذ] حاکمِ اعلیٰ ۔ وہ حاکم جو اور افسروں پر افسر

افسروں کا افسر۔ حاکموں کا حاکم۔

کڑوی ۔ (کَڑ۔ وِی) [ھ۔ صف] کڑوا کی تانیث۔

کڑوی بات ۔ (ا۔ مث) ناگوار بات۔ ناملائم بات۔

کڑوی روٹی۔ کڑوی کھچڑی ۔ (ا۔ مث) جس دن کوئی ہندو مر جائے اس دن کا کھانا۔

کڑوی نگاہ ۔ (ا۔ مث) خفگی کی نظر۔ ناراضی کی نگاہ۔

کڑوے سے بلیے میٹھے سے ڈرتیے ۔ (ا۔ مثل) بدمزاج آدمی صاف دل ہوتا ہے اور نرم مزاج اچھا نہیں ہوتا۔

کڑھاپا ۔ (ق۔ ا۔ مث) بسیار خوری۔ پیٹوپن۔

کڑھانا ۔ (کُڑ۔ ہا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) رنجیدہ کرنا۔ غمگین کرنا۔ رنج دینا۔ (۲) رنج دلانا۔ (۳) افسوس دلانا۔ (۴) جان بوجھ کر ناراض کرنا۔

کڑھاہُوا ۔ (ھ۔ صف) (۱) کشیدہ۔ کام دار۔ زردوزی وغیرہ۔ (۲) جوش دیاہوا (دُودھ)۔ (۳) کھنچا ہُوا۔ مقطر کیا ہُوا۔

کُڑھن ۔ (ا۔ مث) رنج۔ دُکھ۔ مصیبت

کڑھنا ۔ (کَڑھ۔ نا) [ھ۔ مص] (۱) نکلنا۔ باہر آنا (۲) کھنچنا۔ (۳) زردوزی اور کشیدہ کاری ہونا۔ (۴) دُودھ اُبلنا۔

کُڑھنا ۔ (کُڑھ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) رنجیدہ ہونا۔ دِل دُکھنا۔ (۲) درد آنا۔ رحم آنا۔ (۳) افسوس کرنا۔ سوچ کرنا۔ (۴) رنج کرنا۔ غم کھانا۔

کڑھوانا ۔ (کَڑھ۔ وا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) کشیدہ کڑھوانا۔ (۲) نکلوانا۔ (۳) کسی چیز کو گروی رکھ کر قرض لینا۔ (۴) دُودھ اُبلوانا۔

کڑھوائی ۔ (کَڑھ۔ وا۔ اِی) [ہ۔ ا۔ مث] کاڑھنے کی اُجرت۔

کَڑھی ۔ (کَ۔ ڑھی) [ھ۔ ا۔ مث] ایک قسم کا سالن جو بیسن اور دہی یا چھاچھ میں مسالہ ڈال کر پکاتے ہیں۔

کڑھی کا سا اُبال ۔ (ا۔ مذ) [مجازاً] جلد فرو ہو جانے والا غصّہ یا ارادہ۔

کڑھی میں کوئلہ ۔ (ا۔ مثل) اچھی بات میں کچھ نقص۔

کُڑی ۔ (کُ۔ ڑی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) مُرغیوں کو ہنکانے کی آواز۔ (۲) (پن) لڑکی)

کَڑی ۔ (کَ۔ ڑِی) [ہ۔ صف] کڑا کی تانیث۔ (۱) کرخت۔ سخت۔ شدید۔ (۲) مضبوط۔ مستحکم۔ (۳) ناگوار طبع (۴) تیز۔ تند۔ (۵) سختی اُٹھانے والی (۶) مشکل۔ کٹھن۔ دشوار۔ بھاری۔ (۷) خشمناک۔ غضبناک۔ (۸) [سوَنَث] شہتیر۔ چھت کا تیر۔ (۹) جریب کا باریک اور پتلا حصّہ۔ (۱۰) حلقہ آہنی۔ (۱۱) چاندی یا سونے کا باریک اور پتلا حلقہ۔ (۱۲) سختی۔ رنج۔ دُکھ۔ (۱۳) ہندی نظم کا بند (۱۴) پاؤں کا ایک زیور

کڑی آنا ۔ (ا۔ محاورہ) مصیبت آنا۔

کڑی آنکھ پڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) قہر کی نظر پڑنا۔

کڑی اُٹھانا۔ کڑی جھیلنا ۔ (ا۔ محاورہ) سختی جھیلنا۔ سخت بات سُننا۔

کڑی بات ۔ (ا۔ مث) ناملائم بات۔ ناگوار طبع بات۔

کڑی بولی ۔ (ا۔ مث) سخت زبان۔ تلخ گفتگو۔

کڑی ٹھوکر ۔ (ا۔ مث) بڑی لغزش۔ سخت غلطی۔

کڑی چوٹ ۔ (ا۔ مث) ضرب شدید۔ سخت صدمہ۔

کڑی دُھوپ پڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) شدت کی دُھوپ پڑنا۔ تیز دُھوپ پڑنا۔

کڑی راہ ۔ (ا۔ مث) کٹھن راستہ۔ سخت راہ۔

کڑی سُنانا ۔ (ا۔ محاورہ) سخت بات کہنا۔ ناملائم بات کہنا۔

کڑی قید ۔ (ا۔ مث) سخت قید۔ تکلیف دہ قید۔

کڑی کا بولنا ۔ (ا۔ محاورہ) شہتیر کا ٹیکنا یا آواز دینا۔

کڑی کمان ۔ (ا۔ مث) سخت کمان جس کو بڑی طاقت سے کھینچنا پڑے۔

کڑے دن ۔ (ا۔ مذ) آزمائش کے دن۔ مشکل اوقات۔

ک۔ز

کزلک ۔ (ف۔ ا۔ مث) تیز چھری۔

ک۔ژ

کژدُم ۔ (کَژ۔ دُم) [ف۔ ا۔ مذکر] بچھو۔ عقرب۔

ک۔س

کَس ۔ (ف۔ ا۔ مذکر) (۱) آدمی۔ شخص۔ لوگ۔ (۲) کوئی۔

کس مپُرسی ۔ (ف۔ ا۔ مث) ایسی حالت جس میں کوئی پُرسانِ حال نہ ہو۔

کس نہ گوید کہ دوغ من تُرش است ۔ (ا۔ مثل) کوئی نہیں کہتا کہ میرا دہی کھٹا ہے۔ اپنی چیز کو کوئی بُرا نہیں کہتا۔

کس نے پُرسد کہ بھیا کون ہو؟ تین ہو یا ڈیڑھ ہو یا پون ہو؟ (ا۔ مثل) مفلس آدمی کو کوئی نہیں پُوچھتا کہ تو کس حال میں ہے۔؟

کس وناکس ۔ (ف۔ ا۔ مذ) ادنیٰ و اعلیٰ۔ خاص آدمی۔ ہر آدمی۔

کس نیاموخت علم تیر از من کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد (ف۔ مثل) میں نے جس کے ساتھ نیکی کی اس نے میرے ساتھ بُرائی ہی کی۔

کَس ۔ [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) زور۔ طاقت۔ بل۔ (۲) امتحان۔ آزمائش۔ چاشنی۔ (۳) تلوار کی خمیدگی۔ (۴) مضبوطی۔ (۵) حقیقت۔ (۶) پہاڑی بارش کے بہنے والا نالہ۔ (۷) تاؤ۔ (جیسے سونے کا کَس۔ گھی کا کَس۔

کس بَل ۔ (ا۔ مذ) دم۔ خم۔ زور و طاقت۔ قوت۔

کُس دیکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) سونے کو کسوٹی پر لگانا۔ سونے کو نپانا۔

کُس ۔ (ف ۔ ا۔ مث) عورت کی شرمگاہ ۔ اندامِ نہانی ۔ عورت کی پیشاب کرنے کی جگہ ۔

کِس ۔ (ہ ۔ کلمۂ استفہام) کون ۔ کدام ؟

کِس بات پر بھُولا ہے ۔ ؟ (ا۔ مثل) کس گھمنڈ میں ہے ؟ کس خیال میں ہے ؟

کس باغ (کھیت) کی مُولی ہے ؟ کس باغ (کھیت) کا بتھوا ہے ۔ ؟ (ا۔ مثل) بے حقیقت ہے ۔ کیا اصل وحقیقت ہے ۔ کس شمار قطار میں ہے ؟ کسی حساب میں نہیں ۔ کون پُوچھتا ہے ؟

کِس برتے پر تتّا پانی ۔ (ا۔ مثل) کس حوصلے پر شیخی مارتے ہیں ۔ اس مقدار اور حقیقت پر غرور ؟ ۔

کِس بلا کا ہے ۔ (ا۔ محاورہ) کس غضب کا ہے ۔ تعریف کے موقع پر بولتے ہیں ۔

کِس بلا کو پیچھے لگا لیا ۔ (ا۔ مثل) جب کسی ضدّی سے پالا پڑ جائے تو بولتے ہیں کہ ہم کس عذاب میں پھنس گئے ۔

کس پتھر سے سر پھوڑیں ۔ (ا۔ مثل) کس سے فریاد کریں ۔

کِس پر بھُولے ہو ؟ (ا۔ مثل) کس بات پر غرور ہے ۔ کونسا وسیلہ ہے ؟ ۔

کِس پُورے پر ؟ یعنی کس توقع ۔ کس اُمید اور کس دوست کی آمد پر ؟ کونسے بھروسے پر ؟ ۔

کِس جانور کا نام ہے ؟ ۔ (ا۔ محاورہ) کیا بے حقیقت چیز ہے ؟ ۔

کِس جہنم کے کالے تِل چابے ہیں ۔ (ا۔ محاورہ) کس زمانے سے اطاعت اور فرمانبرداری کا بیڑا اُٹھایا ہے ؟

کِس جوبن سے ۔ (ا۔ محاورہ) کس شان سے ؟

کِس چکّی کا پیسا کھایا ہے ؟ ۔ (ا۔ محاورہ) کس چکی کا آٹا کھایا ہے کہ اتنے موٹے ہوگئے ہو ۔

کِس حساب میں ہے ۔ (ا۔ محاورہ) کون پُوچھتا ہے ۔ کس گنتی میں ہے ۔

کِس خدا نے بتایا (کہا) ۔ (ا۔ محاورہ) بے ہُودہ یا بے وقوفی کی بات کرنے والے کو کہتے ہیں ۔

کِس خیال میں ہے ۔ (ا۔ محاورہ) کیا سوچتا ہے ۔ کیوں نہیں سمجھتا ۔ کیوں بے خبر ہے ؟

کِس درد کی دوا ہے ۔ (ا۔ محاورہ) کس کام کا ہے ۔ تجھ سے کیا اُمید ہے ۔ کیا کام آئے گا ؟ ۔

کِس دل سے ؟ ۔ (ا۔ محاورہ) کس برتے پر ۔ کس ہمت پہ ؟

کِس دن کو (کے لیے) اُٹھا رکھا ہے ۔ (ا۔ محاورہ) کب کے لیے ملتوی کیا ہے ۔ کرتے کیوں نہیں ؟

کِس زبان سے ؟ (ا۔ محاورہ) کس طرح ؟ جو شخص کچھ کہہ کے مکر جائے یا اپنے کہے کے خلاف کہے اس کی نسبت کہتے ہیں ۔

کِس زبان سے بیان ہو ۔ (ا۔ محاورہ) زبان اُس کے بیان سے قاصر ہے ۔

کس زبان سے تعریف ہو ۔ (ا۔ مثل) تعریف نہیں ہو سکتی ۔ بہت اچھا ہے ۔

کِس شخص کا مُنہ دیکھ کے اُٹھا ہوں ۔ (ا۔ محاورہ) جب کسی شخص کو کوئی زحمت پیش آتی ہے تو یہ فقرہ کہتا ہے ۔ مطلب یہ کہ صبح اُٹھ کر کسی منحوس آدمی کا مُنہ دیکھا تھا کہ یہ زحمت پیش آئی ۔

کِس شمار و قطار (گنتی) میں ہے ؟ (ا۔ محاورہ) کون پُوچھتا ہے ؟ کوئی نہیں جانتا ۔ کچھ قدر و منزلت نہیں ۔

کِس طرح ؟ (ا۔ تابع فعل) کیونکر ۔ کیسے ۔ کس سبب سے ۔ ؟

کِس قدر ۔ (ا۔ تابع فعل) (۱) کتنا ؟ (۲) نہایت ۔ حد سے زیادہ ۔

کِس قیامت کے ۔ (ا۔ صف) کس بلا کے ! کس غضب کے !

کِس کا ؟ (ا۔ تابع فعل) کس شخص کا ؟ کون سے آدمی کا ؟

کِس کا سر لائیں ؟ (لاؤں) ؟ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی شخص کی مدد چاہنے کے لیے کہتے ہیں ۔ کوئی ہو تو یہ کام سرانجام ہو سکے ۔ (۲) بعض اوقات کسی کی باتوں سے تنگ آکر بھی کہتے ہیں ۔

کِس کافر کو اعتبار آئے گا ۔ (ا۔ محاورہ) کسی کو اعتبار نہیں آئے گا ۔

کِس کام آئے گا ۔ (ا۔ محاورہ) بیکار ہے ۔ فضول ہے ۔

کِس کام کا (کی ۔ کے) [ا۔ صف] نکما ۔ نکمی ۔ بے کار ۔ ناکارہ ۔

کِس کام کو نکلا تھا کیا کر آیا ۔ (ا۔ محاورہ) جب غلطی سے اصل مقصود کو بھول کر آدمی کوئی اور کام کر بیٹھتا ہے تو بولتے ہیں ۔

کِس کا مُنہ ہے ۔ (ا۔ محاورہ) کس کی طاقت ہے ۔ کس کی جُرأت ہے ۔

کِس کان سے سُنوں ۔ (ا۔ محاورہ) یہ بات بڑی ناگوار ہے ۔

کِس کان میں فرشتے نے تمہیں پھُونکا ہے ۔ (ا۔ مثل) مغرور کی نسبت کہتے ہیں ۔

کِس کتاب میں لکھا ہے ۔ (ا۔ محاورہ) کس قانون کے مطابق ہے ؟ دستور کے خلاف ہے ۔

کِس کِس دُکھ کو روئیں ۔ (ا۔ محاورہ) کون کون سی مصیبت بیان کریں ۔

کِس کو ؟ ۔ (ا۔ تابع فعل) کس شخص کو ؟ کسے ؟

کِس کی بکری کون ڈالے گھاس ! (ا۔ مثل) دوسرے کی چیز کوئی نہیں سنبھالتا ۔ سب اپنی ہی چیز کی رکھوالی کرتے ہیں ۔

کِس کی بنی رہی ۔ (ا۔ محاورہ) عروج اقتدار ہمیشہ قائم نہیں رہتے ۔

کِس کی رہی کس کی رہ جائے ۔ (ا۔ محاورہ) دل کی اُمنگ نکالنے کے موقع پر کہتے ہیں ۔

کِس کی گور کون دُھواں کرے ۔ (ا۔ محاورہ) غیر کا کام کوئی نہیں کرتا ۔

کِس کی ماں کا ہے ۔ (ا۔ محاورہ) کسی کے قابو اور اختیار کا نہیں ۔

کِس کی ماں کو ماں کہیں ۔ ؟ (ا۔ محاورہ) یتیم یا غریب بچے کی مصیبت پر بولتے ہیں کہ ماں نہ تھی کسے ماں کہتا یا کہتی اور وہ امداد کرتی ۔

کِس لیے ۔ کِس واسطے ؟ (ا۔ تابع فعل) کیوں ؟ کس سبب سے ؟ کس وجہ سے ؟

کِس مرض کی دوا ہے ؟ کِس مرض کی دوا ہو ؟ کس کام کا ہے ۔ محض نکما اور بے فائدہ ہے ۔ کیا کام آئے گا ۔ کسی کام کا نہیں ۔

کس مُنہ سے۔ (ا۔متعلق فعل) (۱) بات کرنے کا مُنہ نہیں۔ (۲) کوئی اعتراض کرنے کی وجہ نہیں۔ (۳) اتنی عزت نہیں کہ ایسی بڑی بات مُنہ سے کہہ بیٹھیں۔ (۴) ایسی خوبی نہیں کہ اتنی بڑی بات منہ سے نکالیں۔ (۵) اتنا حوصلہ اور جرأت نہیں (۶) کس دل سے؟ (۷) کون سی بات پر۔ کس ہُنر پر۔

کس مُنہ سے کوسُوں۔ (ا۔محاورہ) کونسی زبان سے بددُعا دُوں۔ کیا کہہ کر کوسُوں۔

کس نے کہا تھا۔ (ا۔محاورہ) کوئی غلط کام کرنے پر اعتراض کے طور پر کہتے ہیں کہ کس نے صلاح دی تھی۔

کس نیند سوتا (سوتا رہا یا سویا) ہے۔ (ا۔محاورہ) کس بے خبری میں ہے؟ ہوش پکڑ۔ عبرت حاصل کر۔

کس ہوا میں ہے۔ (ا۔محاورہ) کیا سمجھے ہُوئے ہے؟

کسا۔ (کَ۔سا) (کَ۔سا) [ہ۔صف] (۱) کھینچا ہوا۔ تنا ہوا۔ (۲) تنگ۔ چُست۔ (ان معنوں میں ہُوا کے ساتھ استعمال ہوتا ہے) (۳) وزن میں کم۔

کسا جانا۔ (ا۔محاورہ) کھانے کا بدمزہ ہو جانا۔

کسا کسایا۔ (۱) تیار۔ مستعد۔ کاٹھی رکھا رکھایا۔ (۲) گاڑی میں جُتا جُتایا۔

کسا ہُوا۔ (ا۔صف) کھینچا ہوا۔ تنا ہُوا۔ تنگ۔ چُست۔

کَسّا۔ (کَس۔سا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) کیکر کی چھال۔ (۲) کیکر کی چھال میں بنی ہوئی شراب۔ ٹھرّا۔

کُسّا۔ (کُس۔سا) [ہ۔ا۔مذ] پھاوڑا۔ کُدال۔

کساد۔ (کَ۔ساد) [ع۔ا۔مث] جنس کا نہ بکنا۔ عدمِ خریداریِ اشیا۔

کساد بازاری۔ (ع۔ف۔ا۔مث) بازار میں خرید و فروخت کا نہ ہونا۔ مندا ہونا۔

کَسارنا۔ (کَ۔سار۔نا) [ق۔مص] کراہنا۔

کِساری۔ (کِ۔سا۔ری) [ہ۔ا۔مث] ایک قسم کی دال۔

کسالا۔ (کَ۔سا۔لا) [عربی لفظ کسالۃ کا مورد۔ا۔مذ] (۱) تکلیف۔ دُکھ۔ درد۔ محنت۔ مشقت۔ (۲) سُستی۔ کاہلی۔ آلکسی۔

کسالت۔ (کَ۔سا۔لت) [ع۔ا۔مث] (۱) سُستی۔ کاہلی۔ آلکسی۔

کسان۔ (کِ۔سان) [ہ۔ا۔مذ] کاشتکار۔ کھیتی باڑی کرنے والا۔ مُزارع۔

کسانا۔ (کَ۔سا۔نا) [ہ۔مص] (۱) امتحان کرنا۔ پرکھوانا۔ کسوٹی پر لگوانا۔ (۲) تُلوانا۔ کھچوانا۔ (۳) تلوار کو موڑ کر آزمائش کرنا۔ (۴) بٹیروں کو لڑانے کے لیے باہم کُشتی کرا کے دیکھنا۔ (۵) مشکل کاموں میں آدمی کا امتحان کرانا۔

کساوٹ۔ (کَ۔سا۔وٹ) [ہ۔ا۔مث] دیکھیے کساو۔

کساو۔ (کَ۔سا۔او) [ہ۔ا۔مذ] (۱) کھچاوٹ۔ تناو۔ (۲) تنگی۔ چُستی (۳) بدمزگی۔ کسیلاپن۔ وہ کیفیت جو تانبے یا پیتل کے برتن میں کسی تُرش چیز کے رکھنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔

کَسب۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) حاصل کرنا۔ (۲) پیشہ۔ دھندا۔ کام۔ (۳) ہُنر۔ فن۔ (۴) وہ کمائی جو عورت بدکاری سے حاصل کرے۔

کسب کرنا۔ کسب کمانا۔ (ا۔محاورہ) بدکاری سے کما کر کھانا۔ پیشہ کرنا۔ کوٹھے پر بیٹھنا۔

کسب کمال کُن کہ عزیزِ جہاں شوی۔ (ف۔مثل) کسی ہُنر میں کمال حاصل کر تاکہ دُنیا میں ہردلعزیز ہو۔

کِسبَت۔ (کِس۔بَت) [اُر۔ا۔مث] (۱) چمڑے کا وہ تھیلا جس میں حجام اور جرّاح اپنے اوزار رکھتے ہیں۔ (۲) چمڑے کا ٹکڑا جو سقے اکثر اپنے بائیں چُوتڑ پر حفاظت کے لیے باندھتے ہیں۔

کَسبی۔ (کَس۔بی) [ف۔ا۔مذ] (۱) پیشہ ور۔ دستکار۔ کاریگر۔ (۲) [صف] اپنی کوشش سے حاصل کیا ہُوا مال۔ (۳) [اُر۔ا۔مث] فاحشہ۔ بدکار عورت۔ بازاری عورت۔

کستُورا۔ (کَس۔تُو۔را) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ایک قسم کا ہرن جس کی ناف سے مُشک نافہ نکلتا ہے۔ (۲) ایک قسم کی مچھلی جس کے سینگ ہوتے ہیں۔ (۳) ایک قسم کا سیاہ رنگ کا خوش آواز پرندہ۔ (۴) ابابیل کا لعاب جو بہت مقوی ہوتا ہے۔

کستُوری۔ (کَس۔تُو۔ری) [ہ۔ا۔مث] مُشک۔ وہ خوشبُودار چیز جو کستُورے ہرن سے نکلتی ہے۔

کسٹرڈ۔ (Custard) (کَس۔ٹَرڈ) [انگ۔ا۔مذ] دُودھ انڈے اور چینی کی لیسی۔ انگریزی فیرنی۔

کسٹم۔ (Custom) (کَس۔ٹَم) [انگ۔ا۔مذ] (۱) محصول درآمد۔ محصول چُنگی۔ بحری لگان۔ (۲) رسم و رواج۔ دستور۔

کسٹمر۔ (Customer) (کَس۔ٹَ۔مَر) [انگ۔ا۔مذ] خریدار۔ گاہک۔

کسٹوڈین۔ (Custodian) (کَس۔ٹو۔ڈِ۔یَن) [انگ۔ا۔مذ] محافظ۔ نگران۔ رکھوالا۔

کَسر۔ (ع۔ا۔مث) (۱) شکستگی۔ ٹُوٹ پھُوٹ۔ (۲) ٹکڑا۔ حِصّہ۔ جزو۔ (۳) زیر کی حرکت۔ کسرہ۔ (۴) علمِ حساب میں اکائی کا ایک حصّہ یا کئی حصّے۔

کسرِ اعشاریہ۔ وہ کسر جو دس کا کوئی حصّہ ہو۔ اس کی نشانی ء ہے۔

کسرِ اعشاریہ متوالی۔ (ع۔ا۔مث) وہ کسرِ اعشاریہ جس میں کچھ حصّے بار بار آتے ہیں۔ اُن کے پہلے اور آخری ہندسے پر نقطہ لگا دیتے ہیں۔

کسرِ غیر واجب۔ کسرِ ملفوظی۔ (ع۔ا۔مث) وہ کسر جس کا شمار کنندہ یعنی کسر نما، نسب نما کے برابر یا اس سے بڑا ہو۔ جیسے $\frac{3}{4}$ یا $\frac{12}{3}$۔

کسرِ مُرکّب۔ (ع۔ا۔مث) وہ رقم جس میں کسر کے ساتھ عددِ صحیح بھی موجود ہے۔ $\frac{1}{2}$

کسرِ مضاف۔ (ع۔ا۔مث) وہ کسر جس میں کسر کی کسر ہو کسرُ الکسر

کسرِ مُفرَد۔ وہ کسر جس کا شمار کنندہ اور نسب نما صحیح عدد ہوں۔ ⅔ کا ⅚ مُساوی کسر۔

کسرِ مکنف۔ وہ کسر جس کے شمار کنندہ یا نسب نما دونوں میں کوئی عدد مرکب یا کسرِ مضاف ہو۔

کسرِ نفس۔ (ع۔ا۔مث) نفس کا توڑنا۔

کسرِ نفسی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) اپنے آپ کو کم رتبہ ظاہر کرنا۔ عاجزی۔ انکساری۔

کسرِ واجب۔ (ع۔ا۔مث) وہ کسر جس کا شمار کنندہ نسب نما سے چھوٹا ہو۔

کسر۔ (کَ۔سَر) [اُر۔ا۔مث] (۱) نقص۔ کمی۔ (۲) بچوں کی بدہضمی۔ (۳) گھاٹا۔ نقصان۔ (یہ لفظ عربی کسر سے بنایا گیا ہے)

کسر اُٹھا رکھنا۔ (ا۔محاورہ) کمی باقی رکھنا۔

کسر باقی نہ رکھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ذرا کوتاہی اور کمی نہ کرنا۔ (۲) کوئی بات باقی نہ چھوڑنا۔

کسر بھرنا۔ (پوری کرنا) (ا۔محاورہ) نقصان پورا کرنا۔ خسارہ بھرنا۔ کمی پوری کرنا۔

کسر پڑنا۔ (ا۔محاورہ) کمی واقع ہونا۔

کسر دینا۔ (ا۔محاورہ) نقصان پہنچانا۔ خسارہ دینا۔

کسر رہ جانا (رہنا)۔ (ا۔محاورہ) (۱) گھاٹا رہنا۔ (۲) کمی رہنا۔ (۳) نقص رہنا۔

کسرِ شان۔ (ا۔مث) خلافِ شان۔ وہ بات جس سے آدمی کی عزت و آبرو میں فرق آ جائے۔

کسر کھانا۔ (ا۔محاورہ) نقصان اُٹھانا۔ خسارہ بھرنا۔ پلّے سے دینا۔

کسر نکال دینا (نکالنا)۔ (ا۔محاورہ) (۱) کمی پوری کرنا۔ خسارہ پورا کرنا۔ (۲) بدلہ لینا۔ انتقام لینا۔

کسر ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کمی ہونا۔ تھڑنا۔ (۲) خسارہ ہونا (۳) بچے کو بدہضمی ہونا۔ (۴) کوتاہی ہونا۔

کِسریٰ۔ (کِس۔را) [ع۔ا۔مذ] (۱) نوشیروان عادل۔ (۲) شاہانِ عجم کے ہر بادشاہ کا لقب۔

کَسَرات۔ (کَس۔رات) [اُر۔ا۔مث] وہ رقوم جو رخصت وغیرہ سے کٹ کر بچت میں ڈالی جاتی ہیں۔

کَسرت۔ (کَس۔رَت) [اُر۔ا۔مث] (۱) ورزش۔ ریاضت۔ (۲) مشق۔ مہارت۔

کسرت کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ورزش کرنا۔ ریاضت کرنا۔ پہلوانی کرنا۔ (۲) مشق کرنا۔

کَسرَتی۔ (کَس۔رَ۔تی) [اُر۔صف] (۱) کسرت یا ورزش کیا ہوا۔ (۲) کسرت کرنے والا۔ ورزشی۔

کَسرَہ۔ (کَس۔رَہ) [ع۔ا۔مذ] زیر۔ زیر کی حرکت۔

کسک۔ (کَ۔سَک) [ہ۔ا۔مث] (۱) ٹیس۔ ہلکا سا درد۔

کسک آنا۔ (ا۔محاورہ) ضرب پہنچنا۔ درد ہونا۔

کسک اُٹھنا۔ (ا۔محاورہ) ٹیس ہونا۔ درد ہونا۔

کسک مٹانا (نکالنا) (ا۔محاورہ) (۱) تکلیف دُور کرنا۔ (۲) خواہشِ نفسانی کو پورا کرنا۔

کَسکُٹ۔ (کَس۔کُٹ) [ہ۔ا۔مذ] کئی قسم کی ملی ہوئی دھات۔ کانسی۔ بھرت۔

کسکنا۔ (کَ۔سَک۔نا) [ہ۔مص] (۱) درد کرنا۔ دُکھنا۔ (۲) ٹیس مارنا۔ کم کم درد ہونا۔

کُسگر۔ (کَس۔گر) [اُر۔ا۔مذ] مٹی کے برتن بنانے والا۔ کمہار۔ کوزہ گر۔

کَسَل۔ (کَ۔سَل) [ع۔ا۔مذ] (۱) سستی۔ کاہلی۔ (۲) تھکان۔ تھکاوٹ۔ (۳) [اُر] علالتِ طبع۔ (۴) کمزوری۔ ناتوانی۔

کسل مند۔ (ع۔ف۔صف) (۱) علیل۔ بیمار۔ (۲) سُست۔

کسل مندی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) (۱) علالت۔ بیماری (۲) سُستی۔

کسل ناک۔ (ع۔ف۔صف) (۱) دیکھیے کسل مند (۲) بزدل۔

کُسُل۔ (کُ۔سُل) [ہ۔ا۔مذکر] دیکھیے کُسّل

کُسُم۔ کُسُمبھ۔ (کُ۔سُم۔کُ۔سُمبھ) [ہ۔ا۔مذ] کڑ کا پھول جس سے شہاب نکلتا اور سُرخ کپڑے رنگے جاتے ہیں۔

کُسُم کا آزار ہونا۔ (ا۔محاورہ) متواتر حیض آتے جانا۔

کسمسانا۔ (ہ۔مص) (۱) بل کھانا۔ انگڑائی لینا۔ پہلو بدلنا۔ (۲) گھبرانا۔ بیقرار ہونا۔ تنگ ہونا۔ بے چین ہونا۔ (۳) قابو سے نکلنے کی کوشش کرنا۔

کسمساہٹ۔ (کَس۔مَ۔سا۔ہَٹ) [ہ۔ا۔مث] بے آرامی۔ بے چینی۔ اضطراب۔

کَسنا۔ (کَس۔نا) [ہ۔ا۔مذکر] (۱) پٹاری کا غلاف۔ (۲) بستر بند (۳) پلنگ کسنے کی ڈوری۔ (۴) خوان پوش۔ (۵) چھینکا۔

کَسنا۔ (کَس۔نا) [ہ۔مص] (۱) کھینچنا۔ جکڑنا۔ تاننا۔ (۲) مضبوط اور تنگ کر کے باندھنا۔ (۳) تلوار کو خمیدہ کرنا۔ (۴) ستانا۔ تنگ کرنا (۵) کسوٹی پر لگانا۔ کھرا کھوٹا پرکھنا۔ (۶) آزمائش کرنا۔ جانچنا۔ (۷) بٹیروں کا باہم لڑانا۔ (۸) بندوق بھرنا (۹) دام بڑھانا۔ (۱۰) کم تولنا۔ (۱۱) مارنا۔ پھینکنا۔

کُسُنبالے۔ (کُسُن۔بالے) [ق۔ا۔مذ] ایک قسم کے پرندے۔

کسنڈ۔ (کَ۔سَن۔نڈ) [ق۔ا۔مذکر] سیسا۔

کُسنگ۔ (کُ۔سَنگ) [ہ۔ا۔مذ] بُرا ساتھ۔ بُری صحبت۔

کَسوانا۔ (کَس۔وا۔نا) [ہ۔مص] کسنا کا متعدی المتعدی۔

کُسوانا۔ (کُس۔وا۔نا) [ہ۔مص] کوسنا کا متعدی المتعدی۔

کَسوائی۔ (ا۔مث) کسنے کی اُجرت۔

کِسوَت۔ (کِس۔وَت) [ع۔ا۔مث] لباس۔ پوشاک۔

کسوٹی۔ (کَ۔سو۔ٹی) [ہ۔ا۔مث] (۱) وہ پتھر جس پر سونے کا کس دیکھتے ہیں۔ (۲) پرکھ۔ جانچ۔ امتحان۔

کسوٹی پر رکھنا۔ کسوٹی پر لگانا۔ کسوٹی پر کسنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسوٹی پر گھس کر سونے چاندی کا کھوٹا کھرا پرکھنا۔ (۲) آزمانا۔ جانچنا۔
کسور۔ (کُ ۔ سُور) [ع۔ ا۔ مث] کسر کی جمع۔ کسرات۔ اجزا۔ ٹکڑے۔
کسور اعشاریہ۔ (ع۔ ا۔ مث) وہ کسریں جن کا نسب نما دس یا دس کی کوئی قوت رکھتا ہو۔
کسور عام۔ (ع۔ ا۔ مث) وہ کسریں جن کا نسب نما لکھا جاتے۔
کسوف۔ (کُ ۔ سُوف) [ع۔ ا۔ مذ] سُورج گرہن۔ چاند کا زمین اور سُورج کے درمیان آکر سورج پر اپنا سایہ ڈالنا۔
کسون۔ (کَ ۔ سُون) [ا۔ صف] (۱) کنجی آنکھ کا (گھوڑا) بھینگا۔ (۲) چابک سوار۔
کسونجی۔ (کَ ۔ سُوں ۔ جی) [ہ۔ ا۔ مث] ایک درخت کا نام۔
کسی۔ (کَس ۔ سِی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) چھوٹا پھاوڑا۔ بیلچہ۔ (۲) دو قدم کے برابر فاصلے کا ایک پیمانہ۔
کسی۔ (کِ ۔ سی) [علامت تنکیث] کوئی چیز۔ کوئی آدمی۔ کوئی بات (۲) نامعلوم الاسم (۳) فلاں شخص معلوم۔ (۴) وہ شخص جس کا نام نہ لیں قرینے سے اس کی طرف اشارہ کریں۔ شعرا کبھی رقیب کبھی عاشق اور کبھی معشوق کی طرف "کسی" سے اشارہ کرتے ہیں۔
کسی بات سے ہاتھ اُٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی بات یا کام کو چھوڑ دینا۔ کسی بات سے باز آنا۔ دست بردار ہونا۔ ناامید ہونا۔ مایوس ہونا۔ ترک کر دینا۔
کسی بات کی کمی نہیں۔ (ا۔ محاورہ) ہر چیز موجود ہے۔ امیر ہیں۔
کسی بات کے لالے پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی بات کا دشوار ہونا۔ (۲) کسی بات کا بہت خواہش مند ہونا مگر اسے پُورا نہ کر سکنا۔ (۳) مایوسی ہونا۔ ناامیدی ہونا۔
کسی پر اُدھار کھائے ہیں۔ (ا۔ محاورہ) کسی ارادے پر تُلے ہوئے ہیں۔
کسی پر پھولے پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی اُمید یا حمایت پر اِتراتے پھرنا۔
کسی پر تکیہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی پر بھروسہ اور اعتماد کرنا۔
کسی پر جان جانا۔ کسی پر جان (دم) دینا۔ (ا۔ محاورہ) کسی پر عاشق و مفتون ہونا۔
کسی پر دیوانہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کے عشق میں مجنون و سودائی ہونا۔ کسی پر فریفتہ ہونا۔
کسی پہ ہاتھ رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) تسلی دینا۔ کسی کا حامی و مددگار ہونا۔
کسی پر ہاتھ صاف کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دھوکہ دینا۔ نقصان پہنچانا۔
کسی پہلو۔ (ا۔ تابع فعل) کس ڈھب۔ کسی طریقے سے۔ کسی طرح سے۔ (اس کے بعد "سے" لانا خلافِ فصاحت ہے)
کسی چیز پہ آنکھ نہ ٹھہرنا۔ (ا۔ محاورہ)۔ (۱) کمالِ استغنا سے کسی چیز کو خاطر میں نہ لانا۔ (۲) نہایت خوبصورت ہونا۔ (۳) کسی چیز کی آب و تاب اور چمک دمک کے باعث اُس پہ نظر نہ ٹھہر سکنا۔
کسی چیز پہ لات مارنا۔ (ٹھوکنا) (ا۔ محاورہ) کسی چیز کو ٹھکرانا یا خاطر میں نہ لانا۔
کسی چیز پہ نہ تھوکنا۔ (ا۔ محاورہ) خاطر میں نہ لانا۔ کسی چیز سے نہایت اکراہ اور نفرت ظاہر کرنا۔
کسی چیز پہ ہاتھ نہ رکھنے دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) فروخت کی اشیا میں نہایت بے پروائی اور ترش رُوئی سے کام لینا۔ (۲) گرانی کے باعث کسی چیز کو چھونے نہ دینا۔
کسی چیز کا دھواں اُڑانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی چیز کو خاک میں ملانا۔ ریزہ ریزہ کرنا۔
کسی چیز کو رو بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی چیز سے ناامید اور مایوس ہو جانا۔ (۲) صبر کر بیٹھنا۔ (۳) ماتم کر بیٹھنا۔
کسی سے ٹکر لینا۔ (ا۔ محاورہ) کسی سے مقابلہ کرنا۔ کسی کے مقابل ہونا۔
کسی سے دل لگانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی سے دوستی کرنا۔
کسی سے سائی کسی سے بدھائی۔ (ا۔ مثل) جھوٹی خاطر داری۔ ہر ایک سے وعدہ وعید۔
کسی طرح۔ کسی طور۔ کسی عنوان۔ (ا۔ تابع فعل) دیکھیے کسی پہلو۔
کسی قابل نہ رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) بیکار کر دینا۔ مفلس کر دینا۔
کسی قدر۔ (ا۔ تابع فعل) (۱) ذرا سا۔ کچھ قدرے۔ قلیل۔ (۲) بہت کچھ۔ بہت سا۔
کسی کا۔ (ا۔ تابع فعل) (۱) کسی شخص کا (۲) شخصِ معلومہ کا۔ (۳) (مجازاً) معشوق۔ دلربا کا۔ (۴) دوسرے کا۔ غیر کا۔ (۵) اپنا۔ اپنی ذات کا
کسی کا پاس ہونا۔ (ا۔ محاورہ) لحاظ ہونا۔ خیال ہونا۔ خیال رکھنا۔
کسی کا دیا نہیں کھاتا۔ (ا۔ مثل)۔ (کنایتہً) کسی کا محتاج نہیں۔ دست نگر نہیں۔
کسی کا کچھ نہیں جاتا۔ (ا۔ مثل) کسی کا کچھ نقصان ہونا۔
کسی کا کچھ (بس) نہیں چلتا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی پیش نہیں جاتی۔ قابو اور اختیار سے باہر ہے۔
کسی کا کلمہ بھرنا (پڑھنا)۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی کا نہایت مطیع و معتقد ہونا۔ کسی پر ایمان لانا۔ (۲) کسی کو ہر وقت یاد کرنا۔
کسی کا کیا ہے۔ (ا۔ محاورہ) کسی کا کیا اجارہ ہے۔
کسی کا گھر جلے کوئی تاپے۔ (ا۔ مثل) کسی کا نقصان ہو اور کوئی خوشی منائے۔ ایک کی مصیبت دوسرے کی خوشی۔
کسی کام کا نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) محض نکما اور بے کار ہونا۔
کسی کا منہ تکنا۔ (ا۔ محاورہ) منہ سے کسی بات کے سننے کا آرزومند ہونا۔ کسی بات کا متمنی ہونا۔ (۲) کچھ حاصل کرنے کی اُمید ہونا۔ (۳) مدد کے لیے عاجزانہ نظر ڈالنا۔
کسی کا نقشہ جمنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کا قبضہ ہونا۔ دخل ہونا۔ بات بننا۔
کسی کا ہاتھ چلے کسی کی زبان چلے۔ (ا۔ مثل) (۱) ایک شخص مارنا

ہے تو دُوسرا زبان سے گالی ہی دے کر اپنا دل ٹھنڈا کر لیتا ہے۔ (۲) بدزبانی کا نتیجہ مار کھانا اور ستانے کا نتیجہ کوسنے سننا ہے۔ (۳) ہر شخص اپنے مقدور اور امکان کے مطابق انتقام ضرور لیتا ہے۔

کسی کا ہو رہنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کا مطیع و فرماں بردار ہو جانا۔

کسی کروٹ کل (چین) نہ آنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی پہلو آرام نہ آنا۔ کسی طور قرار نہ آنا۔

کسی کو آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نہایت بے پروائی کا اظہار کرنا۔ (۲) نہایت شرم والا ہونا۔ (۳) نہایت مغرور ہونا۔

کسی کو اپنا کر رکھو یا کسی کے ہو رہو۔ (ا۔ مقولہ) یا تو خود کسی کی متابعت اختیار کر لو یا کسی کو اپنا مطیع و فرمانبردار بنا لو۔

کسی کو اُڑانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی بات کو ہنسی میں ٹال دینا۔

کسی کو بینگن بادی کسی کو بینگن پتھ۔ (ا۔ مثل) بعض اوقات ایک ہی چیز کسی کے لیے فائدہ مند ثابت ہوتی ہے اور دوسرے کے لیے نقصان رساں۔

کسی کو خیال میں نہ لانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی پرواہ نہ کرنا۔ کسی کو کچھ نہ سمجھنا۔ کسی کو حقارت کی نظر سے دیکھنا۔ کسی کی طرف توجہ نہ کرنا۔ ہیچ سمجھنا۔

کسی کو کیا پڑی ہے۔ (ا۔ محاورہ) کسی کو کیا غرض ہے۔

کسی کی آگ میں پڑنا۔ (گرنا) (ا۔ محاورہ) دوسرے کی مصیبت اپنے سر لینا۔ ہمدردی کرنا۔ تکلیف کے وقت ساتھ دینا۔

کسی کی آنکھیں دیکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سبق لینا۔ سیکھنا۔ (۲) صحبت اختیار کرنا۔

کسی کی آئی مجھ کو آجائے۔ (ا۔ کلمۂ بددعا) دوسرے کی موت مجھے آجائے۔ نہایت غصے یا تکلیف کی حالت میں اپنے آپ کو بددعا دینے کا فقرہ ہے۔

کسی کی بات پر جانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی پر اعتبار کرنا۔ کسی بات کا خیال رکھنا۔

کسی کی جان سے دُور۔ (ا۔ دُعا) عورتیں مُردہ یا میت کا ذکر کرتے وقت یہ فقرہ کہتی ہیں تاکہ اس کا اثر زندہ تک نہ پہنچے۔

کسی کی خبر لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی کی خبر گیری کرنا۔ مدد کرنا (۲) مارنا۔ پیٹنا۔ سیدھا کرنا۔ (۳) لعنت ملامت کرنا۔ (۴) کسی کی بیمار پُرسی کو جانا۔

کسی کی دُھول اُڑا دینا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کو ملیامیٹ یا برباد کر دینا۔

کسی کی راہ میں کانٹے بچھانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کے لیے تکلیف کا سامان پیدا کر دینا۔

کسی کی رُوح پیاسی تھی۔ (ا۔ مثل) جب پانی کا بھرا ہُوا گھڑا یا مٹکا از خود ٹوٹ جاتا ہے تو یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں۔

کسی کی کاٹ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) بُرائی کرنا۔ اثر زائل کرنا۔

کسی کی کسی کو خبر نہیں۔ (ا۔ مثل) کسی جماعت میں بے ہوشی اور غفلت کا عالم ہونے پر بولتے ہیں۔

کسی کی مٹی خراب ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی نہایت بے قدری ہونا۔ کمال ذلت اور خواری پیش آنا۔

کسی کی نہیں سُنتا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی بات نہیں مانتا۔ بے پرواہ ہے۔

کسی کے آگے پانی بھرنا۔ (ا۔ محاورہ) عاجزی ظاہر کرنا۔ مطیع ہونا۔

کسی کے آگے کان پکڑنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کو اپنا اُستاد ماننا۔ سب سے بڑھ کر تسلیم کرنا۔ جگت اُستاد جاننا۔ سردار ماننا۔

کسی کے آگے (سامنے) چراغ نہ جلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نہایت رُعب چھانا۔ رُعب غالب ہونا۔ (۲) بات نہ چلنا۔ اثر نہ ہونا۔ (۳) زبردست کے آگے پیش نہ چلنا۔

کسی کے پالے پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی کے قابو میں آنا۔ (۲) کسی سے واسطہ پڑنا۔

کسی کے ٹکڑوں پر پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) دوسرے کی روٹیاں کھانا۔ مُفت کی روٹیاں توڑنا۔ دوسرے کے گھر کھانا۔

کسی کے حال پر رونا آنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی پر رحم آنا یا افسوس ہونا۔

کسی کے حق میں کانٹے بونا۔ کسی کے لیے بُرائی کرنا۔ کسی کی طرف سے بدگمان کرنا۔

کسی کے خون کے پیاسے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی جان کا دشمن ہونا۔ کسی کے درپے قتل ہونا۔ کسی کی جان کا لاگو ہونا۔

کسی کے سر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی کے پیچھے پڑنا۔ (۲) کسی کے ذمے پڑنا۔

کسی کے کھائے کسی کے گیت گائے۔ (ا۔ مثل) فائدہ کسی سے اُٹھائے اور تعریف کسی کی کرے۔

کسی کے کیے میں گھی گھر لے۔ کسی کے کیے میں پتھر پڑے (ا۔ مثل) ایک ہی کام اگر دولتمند یا قسمت والا کرے تو اس سے نیک نام ہو جاتا ہے۔ وہی کام دُوسرا بدقسمت غریب کرے تو اس پر اُنگلیاں اُٹھتی ہیں۔

کسی کے لتے لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بحث و گفتگو میں عاجز اور قائل معقول کرنا۔ (۲) تنگ کرنا۔ آڑے ہاتھوں لینا۔

کسی کے لینے دینے میں نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کسی سے غرض اور سروکار نہ ہونا۔

کسی کے مُنہ چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) برابری کرنا۔ مقابل ہونا۔ (۲) قُرب حاصل کرنا۔

کسی کے مُنہ لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی کی باتوں میں برابری کرنا۔ ہمکلام ہونا۔ (۲) قُرب حاصل ہونا۔ اخلاص سے باتیں ہونا۔

کسی کے نام کا گدڑا بنانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کو رُسوا تے عام کرنا۔

کسی لائق ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی قابل ہونا۔ (۲) کسی ہُنر یا لیاقت میں کامل ہونا۔

کسی مرض کی دوا نہیں۔ (ا۔محاورہ) بے کار ہے۔ بے فائدہ ہے۔
کسی نہ کسی۔ (ا۔تابعِ فعل) کوئی نہ کوئی۔ ایک نہ ایک۔
کسی نہ کسی طرح۔ (ا۔تابعِ فعل) (۱) جس طرح بھی ہوسکا۔ (۲) بُرے یا بھلے حال سے۔
کسی نے پیا دُودھ کسی نے پیا پانی سب کو ایک رَین گنوانی۔ (ا۔مثل) امیر اور غریب۔ بُرے اور بھلے سب کی گذر جاتی ہے۔
کسی وقت کام آئے گا۔ (ا۔محاورہ) ضرورت کے وقت کام آجائے گا۔
کَسے۔ (کَ۔سے) [ف] کوئی آدمی۔ کوئی شخص۔
کسے باشد۔ کوئی ہو۔
کِسے۔ (کِ۔سے) [ھ۔کلمۂ استفہام] کس شخص کو؟ کون سے آدمی کو؟
کِسے دماغ؟ (ا۔محاورہ) کسی کو اتنی برداشت نہیں۔
کِسے کہتے ہیں۔ (ا۔محاورہ) کیا وقعت رکھتا ہے؟
کسیا جانا۔ کسیانا۔ (کَس۔یا۔جانا۔کَس۔یا۔نا) [ہ۔مص] کسیلا ہو جانا۔ کساؤ آجانا۔
کسیرا۔ (کَ۔سے۔را) [ہ۔ا۔مذ] ٹھٹیرا۔ تانبے پیتل اور کانسی کے برتن بنانے اور بیچنے والا۔
کسیرن۔ (کَ۔سے۔رَن) [ہ۔ا۔مث] کسیرا کی بیوی۔
کسیرُو۔ (کَ۔سے۔رُو) [ہ۔ا۔مذکر] ایک قسم کی گھاس جس کی جڑ کچی اور بھُون کر کھاتے ہیں۔
کسیرہٹّا۔ (کَ۔سیر۔ہٹ۔ٹا) [ھ۔ا۔مذ] کسیروں کا بازار۔ وہ بازار جہاں تانبے۔ پیتل اور کانسی کے برتن فروخت ہوتے ہیں۔
کَسیس۔ (کَ۔سِیس) [ہ۔ا۔مذ] ایک قسم کی پھٹکڑی جو لوہے اور گندھک کے پھُونکنے سے تیار ہوتی ہے۔
کسیلا۔ (کَ۔سی۔لا) [ہ۔صف] کساؤ دار۔ بدمزہ۔ تُرش جو زبان اور حلق کو پکڑے۔
کسیلاپَن۔ کساؤ۔ کسیاؤ۔

ک۔ش

کش۔ (ف۔صف) (۱) کھینچنے والا۔ (۲) برداشت کرنے والا (مرکبات میں مستعمل ہے جیسے محنت کش)۔ (۳) [اُر۔مذ] حُقّے کا دَم۔
کش مکش۔ (ف۔ا۔مث) (۱) کھینچا تانی۔ کشاکش۔ کشیدگی۔ رکاوٹ۔ (۲) [اُر] اُلجھیڑا۔ مخمصہ (۳) دِقت۔ دشواری۔ (۴) لڑائی جھگڑا۔ تکرار۔
کُش۔ (ف۔صف) قتل کرنے والا۔ کُشتن مصدر کا صیغۂ امر جو اسم کے بعد آکر اُسے اسم فاعل بنا دیتا ہے۔ جیسے جراثیم کُش۔ محسن کُش۔
کُشا۔ (کُ۔شا) [ف۔صف] کھولنے یا حل کرنے والا۔ کشیدن مصدر کا صیغہ امر۔ (مرکبات میں مستعمل ہے جیسے مشکل کُشا)
کُشاد۔ (کُ۔شاد) [ف۔صف] (۱) کُشادہ کا مخفف۔ فراخ (مذ)۔ (۲) حل۔ (۳) کامیابی۔ فتح۔ (۴) خوشی۔
کُشادگی۔ (کُ۔شاد۔گی) [ف۔ا۔مث] فراخی۔ وسعت۔ چوڑائی۔ پھیلاوٹ۔
کُشادہ۔ (کُ۔شا۔دَہ) [ف۔صف] (۱) کھُلا ہُوا۔ وا۔ (۲) فراخ۔ لمبا۔ چوڑا۔ پھیلا ہُوا۔
کُشادہ پیشانی۔ (جَبیں۔ رُو) (ف۔صف) چوڑے اور کھُلے ہوئے ماتھے والا۔ خندہ پیشانی۔ ہنس مُکھ۔ خوش اخلاق۔
کُشادہ دِل۔ (ف۔صف) سخی۔ فیاض۔ عالی حوصلہ۔ فراخ دل۔
کُشادہ رُوئی۔ (ف۔ا۔مث) خوش طبعی۔ خوش اخلاقی۔
کُشادہ کُشادہ۔ (ف۔صف) دُور۔ دُور۔ فرق فرق سے۔
کُشادہ کَف۔ (ف۔صف) سخی۔ جواں مرد۔
کشّاف۔ (کَش۔شاف) [ع۔صف] نہایت کھولنے والا۔ بالکل پردہ اُٹھا دینے والا۔
کَشاکَش۔ (کَ۔شا۔کَش) [ف۔ا۔مث] (۱) کھینچا تانی۔ (۲) دھکم دھکا (۳) تکرار۔ جھڑپ۔ (۴) چھینا جھپٹی۔
کشاکش سے چھُٹنا۔ (ا۔محاورہ) تکلیف یا فکر سے نجات پانا۔
کشاں کشاں۔ (ف۔تابعِ فعل) کھینچتے ہوئے بالجبر۔ زبردستی۔
کشاورز۔ (کَ۔شا۔وَرز) [ف۔ا۔مذ] کھیتی کرنے والا۔ دہقان۔ کسان۔ مزارع۔
کشاورزی۔ (کَ۔شا۔وَرزی) [ف۔ا۔مث] کھیتی باڑی۔ بونا جوتنا۔
کُشایش۔ (کُ۔شا۔اِش) [ف۔ا۔مث] فراخی۔ کُشادگی۔ وسعت۔
کشت۔ (س۔ا۔مذ) دیکھیے کشت۔
کشت کی صحنک۔ (ا۔مث) ایک منت جس میں عورتیں مُراد مِل جانے پر قلیہ اور قورمہ پکاتی اور پاتوں پر رکھ کر حضرت فاطمہؓ کی فاتحہ دلاتی ہیں۔
کِشت۔ (ف۔ا۔مث) (۱) کھیتی۔ زراعت۔ بویا ہُوا کھیت۔ (۲) شطرنج کے بادشاہ کا ایسے خانے میں ہونا کہ اگر اس کی جگہ کوئی اور مہرہ ہوتا تو مارا جاتا۔ جمع: کِشت ہا۔
کِشت زار۔ (ف۔ا۔مذ) کھیتی۔ ہرا بھرا کھیت۔
کشت زعفران۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) زعفران کا کھیت۔ (۲) ہنسی کا مقام۔ ہنسی کا محل۔
کِشت کار۔ (ف۔صف) کھیتی کرنے والا۔ کسان۔ مزارع۔ دہقان۔
کِشت کاری۔ کھیتی باڑی کرنا۔
کُشت۔ (ف۔ا۔مذ) قتل۔ خونریزی۔
کُشت وخُون۔ (ف۔ا۔مذ) جنگ وجدال۔ خونریزی۔ مارکُٹائی۔
کِشت کھانا۔ (ق۔مص) (۱) کرکری ہونا۔ (۲) بادشاہ کا عدل وانصاف

سے کام نہ لینا۔ (۴) مات ہونا۔

کُشتگان ۔ (کُش۔تَ۔گان) [ف۔ ا۔ مذ] کُشتہ کی جمع۔ (۱) مقتولین۔ (۲) عُشّاق

کُشتم کُشتا ۔ (کُش۔تَم۔کُش۔تا) [اُر۔ ا۔ مذ] گُتھم گُتھا ہونا۔ لپٹ جانا۔

کُشتنی ۔ (کُش۔تَ۔نی) [ف۔ صف] گردن مارنے کے قابل۔ گردن زدنی۔

کُشتہ ۔ (کُش۔تَہ) [ف۔ صف] (۱) مقتول۔ قتل کیا ہوا۔ (۲) [مذ] لاش۔ جسمِ مُردہ۔ (۳) عاشق۔ مفتون۔ (۴) ماری ہوئی دھات۔

کُشتہ کرنا ۔ (۱۔ محاورہ) (۱) قتل کرنا۔ شہید کرنا۔ (۲) دھات کا پھونکنا۔ اکسیر بنانا۔ (۳) تباہ و برباد کرنا۔

کُشتہ ہونا ۔ (۱۔ محاورہ) (۱) قتل ہونا۔ ذبح ہونا۔ (۲) عاشق ہونا۔ کسی پر مرنا۔ (۳) دھات کا آگ میں پھنک کر اکسیر ہونا۔

کُشتوں کے پُشتے لگ جانا ۔ (۱۔ محاورہ) لاشوں کے ڈھیر لگ جانا۔ بہت خون خرابہ ہونا۔

کَشتی ۔ (کَش۔تی) [ف۔ ا۔ مث] (۱) ناؤ۔ بیڑی۔ سفینہ۔ ڈونگا۔ (۲) ایک قسم کی پیالی۔ (۳) [اُر] سینی۔ لمبا خوان۔

کشتیِ بادہ ۔ (۔) [ف۔ ا۔ مث] شراب کا پیالہ جو کشتی کی شکل میں ہوتا ہے۔

کشتی بان ۔ (ف۔ ا۔ مذ) ملّاح۔ مانجھی۔

کُشتی ۔ (کُش۔تی) [ف۔ ا۔ مث] زور آزمائی۔ دو پہلوانوں کا باہم گتھم گتھا ہونا۔

کُشتی برابر رہنا ۔ (۱۔ محاورہ) ایک دوسرے پر غالب نہ آنا۔ ہار جیت کا فیصلہ نہ ہونا۔

کُشتی جیتنا ۔ (۱۔ محاورہ) کُشتی مارنا۔ پچھاڑنا۔

کُشتی کرنا ۔ (۱۔ محاورہ) (۱) زور آزمائی کرنا۔ لڑنا جھگڑنا۔ (۲) ورزش کرنا۔ پہلوانی کرنا۔

کُشتی لڑنا ۔ (۱۔ محاورہ) باہم لڑنا۔ مقابلہ کرنا۔ (۲) زور آزمائی کرنا۔ آپس میں گُتھ جانا۔

کَشٹ ۔ (س۔ ا۔ مذ) (۱) دُکھ۔ سختی۔ (۲) وقت۔ (۳) تنگی۔ مصیبت تکلیف۔ عذاب۔ بپتا۔

کَشٹ اُٹھانا۔ کشٹ بھوگنا ۔ (۱۔ محاورہ) مصیبت اُٹھانا۔ تکلیف جھیلنا۔

کِشٹا ۔ (کِش۔ٹا) [اُر۔ ا۔ مذ] (۱) زرد آلو (۲) شفتالو۔ (۳) ایک قسم کا چھوٹا اور زرد آڑو۔

کَشِش ۔ (کَ۔شِش) [ف۔ ا۔ مث] (۱) کشیدگی۔ کھنچاؤ۔ جذب۔ (۲) دلربائی۔ ناز و کرشمہ۔ (۳) رجحان۔ رغبت۔ (۴) [اُر] دیر۔ توقف۔ (۵) مصیبت۔ سختی۔ (۶) شکر رنجی۔ انقباض۔ (۷) حرفوں کی کشش، جیسے ک کی کشش گ کی کشش وغیرہ۔

کششِ اتصال ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) علم طبیعیات میں اجسام کے آس پاس کے اجزا کو آپس میں ملا کر رکھنے کی قوت۔

کششِ انابیبِ شعری ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) وہ قوت جس سے مائعات اپنی سطح ہموار سے اوپر چڑھ جاتے ہیں۔

کششِ ثقل ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) وہ کشش جس سے اجسام زمین کے مرکز کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

کششِ زمین ۔ (ف۔ ع۔ ا۔ مث) زمین کی کشش جو ہر شے کو مرکزِ زمین کی طرف مائل کرتی ہے۔

کششِ کہربائی ۔ (ف۔ ع۔ ا۔ مث) وہ قوت جس کے ذریعے سے کہربا گوند، گھاس کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔

کششِ کیمیائی ۔ (ف۔ ع۔ ا۔ مث) وہ قوت جس کے اثر سے دو مختلف چیزیں مل کر ایک نئی چیز بن جاتی ہے۔

کششِ مقناطیسی ۔ (ف۔ ع۔ ا۔ مث) پتھر کی وہ قوت جس کے ذریعے سے وہ لوہے اور پارے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔

کشمکش ۔ (ف) کھینچا تانی۔ جھگڑا۔

کشمکش میں پڑنا ۔ (۱۔ محاورہ) سوچ میں پڑنا۔ مخمصہ میں پڑنا۔

کشف ۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) کھولنا۔ ظاہر کرنا۔ پردہ اُٹھانا۔ (۲) غیب کی باتوں کا اظہار۔ انکشاف۔ الہام۔ القا۔

کشفِ حجب ۔ (ف۔ ع۔ ا۔ مذ) پردہ اُٹھ جانا۔ معرفت حاصل کرنا۔

کشفِ قبور ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) صوفیوں کا وہ مرتبہ جس میں انہیں مردے کی قبر سے حالات معلوم ہو جاتے ہیں۔

کشف و کرامات ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) اعجاز و تصرف۔ خرقِ عادت۔

کشفی ۔ (کش۔فی) [ف۔ صف] کشف سے منسوب۔

کشکول ۔ (کش۔کول) [ف۔ ا۔ مذ] کچکول۔ فقیروں کا پیالہ۔ بھیک کا ٹھیکرا۔ زنبیل۔

کُشَل ۔ (کُ۔شَل) [س۔ ا۔ مث] عافیت۔ خیریت۔ صحت۔ تندرستی۔

کِشمِش ۔ (کِش۔مِش) [ف۔ ا۔ مث] ایک قسم کے چھوٹے سوکھے ہوئے انگور۔

کشمش کی طرح تنکے موجود ۔ (۱۔ مثل) عورتیں اس جگہ بولتی ہیں۔ جہاں کسی گھرانے کی ذات میں کوئی نقص ہو۔

کِشمشی ۔ (کِش۔م۔شی) [ف۔ صف] کشمش سے منسوب۔ کشمش کے رنگ کا۔

کشمیرا ۔ (کش۔می۔را) [ہ۔ ا۔ مذ] کشمیر کا بنا ہوا اُونی کپڑا۔ پشمینہ۔

کشمیری ۔ (کش۔می۔ری) [ہ۔ صف] کشمیر سے منسوب۔ (۲) [مذ] باشندۂ کشمیر۔ (۳) [مونث] اہلِ کشمیر کی زبان۔

کُشَن ۔ (کُ۔شَن) (Cushion) [انگ۔ ا۔ مذ] گدا۔ تکیہ۔ گدیلا۔

کِشَن ۔ (کِ۔شَن) [ہ۔ سا۔ مذکر] کرشن جی کا مخفف۔

کُشندہ ۔ (ف۔ صف) قاتل۔ مارنے والا۔

کشنیز ۔ (کش۔نیز) [ف۔ ا۔ مذ] دھنیا۔

کُشُود ۔ (کُ ۔شُود) [ف ۔ا ۔ مث] (۱) کھلنا ۔ (۲) پھیلاؤ ۔ (۳) خوشی سے پھیلنا ۔ (۴) کامیابی ۔ فائدہ ۔

کُشود کار ۔ (ف ۔ا ۔ مذ) مطلب حاصل ہونا ۔ مشکل حل ہونا ۔

کُشود و بست ۔ (ف ۔ا ۔ مذ) کھلنا ۔ بند ہونا ۔ (کنایتہً) انتظام ۔

کِشور ۔ (کِ ۔شور) [س ۔ا ۔ مذ] (۱) لڑکا ۔ جوان ۔ (۲) ہندوؤں کے نام کا آخری جُزو ۔ (۳) جانور کا بچہ ۔

کِشوَر ۔ (کِش ۔ وَر) [ف ۔ا ۔ مث] ولایت ۔ اقلیم ۔ ملک ۔ دیس ۔

کِشور کُشا ۔ کِشور گیر ۔ (ف ۔ا ۔ مذ) بادشاہ ۔ ملک کا بادشاہ ۔

کَشی ۔ (کَ ۔شی) [ف ۔ا ۔ مث] (۱) کھینچنا ۔ (۲) برداشت کرنا ۔ (مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے دل کشی ۔ فاقہ کشی ۔

کشید ۔ (کَ ۔شِید) [ف ۔ا ۔ مث] (۱) کھینچنا ۔ (۲) عرق نکالنا ۔

کشیدگی ۔ (کَ ۔شِید ۔ گی) [ف ۔ا ۔ مث] (۱) کھنچاؤ ۔ کشش ۔ (۲) شکر رنجی ۔ ملال ۔

کشیدہ ۔ (کَ ۔شی ۔ دہ) [ف ۔صف] (۱) کھینچا ہوا ۔ (۲) رنجیدہ ۔ ملول ۔ (۳) دراز ۔ بلند ۔ (۴) (مذکر) سُوئی کا کام ۔ زردوزی ۔ گلکاری ۔

کشیدہ خاطر ۔ (ف ۔صف) رنجیدہ دل ۔ آزردہ ۔ ناراض ۔

کشیدہ قامت ۔ (ف ۔ع ۔صف) لمبے قد والا ۔ دراز قد ۔

کشیدہ کار ۔ (ف ۔صف) کڑھائی کا کام کرنے والا ۔ زردوز ۔ سُوئی کا کام کرنے والا ۔

کشیدہ کاری ۔ (ف ۔ا ۔ مث) کڑھائی ۔ سُوئی کا کام ۔

کشیدہ کاڑھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سُوئی کا کام کرنا ۔ باریک کام کرنا (۲) سُستی سے کام کرنا ۔ دیر لگانا ۔

ک ۔ ع

کَعب ۔ (ع ۔ا ۔ مذ) (۱) ٹخنہ (۲) پانسہ ۔ نرد (۳) علم حساب میں جب کوئی عدد تین مرتبہ باہم ضرب کھاتا ہے تو اس کا حاصلِ ضرب "کعب" کہلاتا ہے ۔

کَعبتَین ۔ (کَع ۔بَ ۔ تَین) [ع ۔ا ۔ مذ] (۱) کعب کا تثنیہ ۔ دونوں ٹخنے ۔ (۲) ہڈی کے دو مربع شش پہلو پانسے جن سے چوسر اور جُوا کھیلا جاتا ہے ۔ (۳) ہر دو کعبہ یعنی مکہ معظمہ اور بیت المقدس ۔

کَعبہ ۔ (کَع ۔ بَہ) [ع ۔ا ۔ مذ] (۱) چار گوشوں والی چیز مربع ۔ (۲) مکہ مکرمہ ۔ اہل اسلام کے متبرک اور مقدس مقام کا نام جہاں ہر سال حج ہوتا ہے ۔ یہ عمارت چار گوشوں والی ہے ۔

کعبہ کی طرف ہاتھ اُٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کعبہ کو اپنی قسم اور عہد کا گواہ ٹھہرانا ۔ کعبہ کی قسم کھانا ۔

کعبۂ مقصود ۔ (ع ۔ا ۔ مذ) [کنایتاً] اصل مقصود ۔

کعبہ ہو تو اس طرف منہ نہ کروں ۔ (ا ۔مثل) کسی جگہ سے اس قدر بیزار ہونا کہ اگر وہ مقام مقدس اور خدا کا گھر بھی ہو تو ادھر رُخ نہ کرنا ۔ نہایت بیزار ہونا ۔

ک ۔ ف

کَف ۔ (Cuff) [انگ ۔ا ۔ مذ] کپڑے کی دوہری پٹی جو قمیص کی آستین کے آگے لگاتے ہیں ۔

کَف ۔ (ع ۔ا ۔ مذ) (۱) روکنا (۲) بحر کے رُکن کے ساتویں حرف کو ساقط کر دینا ۔ (۳) ہاتھ ۔ پنجہ ۔ ہتھیلی ۔

کَف ۔ (ف ۔ا ۔ مذ) (۱) تلوا ۔ پاؤں ۔ پاؤں کے نیچے کا حصہ ۔ (۲) پنجۂ دست ۔ (۳) ہاتھ کی ہتھیلی ۔ (۴) کپڑے کی دوہری پٹی جو آستینوں اور خاص کر قمیص کی آستینوں میں لگاتے ہیں ۔ (۵) جھاگ پھین ۔ (۶) [اُر] تھوک ۔ بلغم ۔

کفِ آبگینہ ۔ (ف ۔ا ۔ مذ) وہ جھاگ جو شیشہ پگھلانے سے اُوپر آجاتی ہے ۔

کف آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) منہ سے پھین گرنا ۔ منہ سے جھاگ نکلنا ۔

کفِ افسوس مَلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ہاتھ مَلنا ۔ (۲) افسوس کرنا (۳) پچھتانا ۔

کف بہ کف ۔ (تابع فعل) شرط بد کر ۔ (ق)

کفِ پا ۔ (ف ۔ا ۔ مذ) پاؤں کا تلوا ۔

کفِ پائی ۔ (ا ۔مث) زنانہ سلیپر ۔ ایک قسم کی پتلی ایڑی کی جُوتی ۔

کفِ خاک ۔ (ف ۔ا ۔ مث) مُٹھی بھر خاک ۔ (کنایتہً) انسان ۔

کفِ دریا ۔ (۱) ہاتھ کی ہتھیلی ۔ (۲) برابر ۔ ہموار ۔ یکساں ۔

کفِ دستِ میدان ۔ (ف ۔ا ۔ مذ) ویران جگہ ۔ چٹیل میدان ۔ بیابان ۔ سنسان جنگل ۔

کف گیر ۔ (ف ۔ا ۔ مذ) ڈوئی ۔ کفچہ ۔ ڈنڈی والا بڑا چمچہ ۔

کف لانا ۔ کف لے آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) جھاگ لانا ۔ (۲) غصہ لانا ۔ بدمزاج ہونا ۔ (۳) بدی یا شرارت کرنا ۔

کفِ لسان ۔ (ع ۔ف ۔ا ۔ مذ) زبان کو روکنا ۔ بدگوئی سے باز رہنا ۔

کَفا جَفا ۔ (کَ ۔فا ۔ جَ ۔فا) [ف ۔ا ۔مث] (۱) ظلم و ستم ۔ (۲) [اُر] بمشکل تمام ۔ جُوں توں کر کے ۔

کُفّار ۔ (کُف ۔فار) [ع ۔ا ۔ مذ] کافر کی جمع ۔ ناشکرے ۔ کافر لوگ ۔ انکار کرنے والے ۔

کَفّارہ ۔ (کَف ۔ فا ۔ رَہ) [ع ۔ا ۔ مذ] گناہ دھو دینے والا ۔ گناہ یا خطا کا بدلہ ۔ قصور کا ڈنڈ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے ۔

کفّارہ دینا ۔ (ا ۔محاورہ) گناہ کا عوض ادا کرنا ۔ خطا کا بدلہ دینا ۔

کَفاف ۔ (کَ ۔فاف) [ع ۔ا ۔ مذ] روزمرّہ کا خرچ ۔ وظیفہ ۔ روزینہ ۔

روٹی کپڑا۔ نان و نفقہ۔ (۲) اندازہ۔

کَفالت ۔ (کَ۔ فا۔ لَت) [ع۔ ا۔ مث] ذمہ داری۔ ضمانت۔ ضمانی۔ بار اُٹھانا۔

کفالتُ المال۔ مال کی ضمانت۔ ایسی دستاویز جس کے ذریعے سے کوئی شخص اقرار کرے کہ میں قانوناً ذمہ دار ہوں۔

کفالتِ خاص۔ کسی شخص کا کسی چیز کے نہ دینے یا رکھ چھوڑنے کا اس بنا پر دعوے دار ہونا کہ اس نے مذکورہ چیز پر محنت یا روپیہ صرف کیا ہے۔

کفالت نامہ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) ضمانت کی دستاویز۔ ضمانت نامہ۔

کِفایت ۔ (کِ۔ فا۔ یَت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) کافی ہونا۔ حسب ضرورت فائدہ حاصل ہونا۔ (۲) بچت۔ کمی۔ صرفہ۔

کِفایت سے۔ (ا۔ تابع فعل) جُز رسی سے۔ واجبی خرچ سے۔

کِفایت شعار۔ (ع۔ صف) کم خرچ کرنے والا۔ جُز رس۔

کِفایت شعاری۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) کم خرچی۔ جُز رسی۔ صَرفہ۔

کِفایت کرنا۔ (۱) کافی ہونا۔ پورا ہونا۔ (۲) بچت کرنا۔ صَرفہ کرنا (۳) قیمت میں کمی کرنا۔

کَفتار۔ (کَف۔ تار) [ف۔ ا۔ مذکر] بجُّو۔ (۲) چرخ۔ (۳) کفن چور۔

کَفچہ۔ (کَف۔ چہ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) چھوٹا کفگیر (۲) سانپ کا پھَن۔

کُفر۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) ناشکری۔ (۲) خدا کو نہ ماننا۔ بے دینی۔ (۳) ہٹ۔ ضد۔ آڑ۔

کُفر توڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دیندار بنانا۔ (۲) ضد توڑنا۔ ہٹ توڑنا۔ (۳) مطیع کرنا۔ مُرید کرنا۔

کُفر ٹوٹا خدا خدا کرکے۔ (ا۔ محاورہ) نہایت مُشکل سے مانا یا راضی ہوا۔

کُفرستان۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) کافروں کا مُلک۔

کُفر کا فتویٰ دینا۔ (ا۔ محاورہ) از روئے شرع کسی کو کافر قرار دینے کا حکم جاری کرنا۔

کُفر کا کلمہ بولنا (مُنہ سے نکالنا۔ بکنا) (ا۔ محاورہ) بے دینی کے الفاظ زبان پر لانا۔

کُفر کچہری۔ (ا۔ مث) بُری صحبت۔ بدسنگت۔

کُفران۔ (کُف۔ ران) [ع۔ ا۔ مذ] ناشکری۔ ناسپاسی۔

کُفرانِ نعمت۔ (ع۔ ا۔ مذ) احسان فراموشی۔ نعمت کی ناشکری۔ نمک حرامی۔

کَفش۔ (ف۔ ا۔ مث) جُوتی۔ پاپوش۔ نعلین۔

کَفش بردار۔ (ف۔ صف) (۱) ادنیٰ ترین۔ ادنیٰ مرتبہ کا۔ (۲) غلام بے دام۔

کفش پا۔ (ف۔ ا۔ مث) پاؤں کی جُوتی۔

کفش خانہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) غریب خانہ۔ (انکساراً) اپنا مکان جھونپڑا۔

کفش دوز۔ (ف۔ صف) موچی۔ جُوتے بنانے والا۔ چمار۔

کفش کاری۔ (ف۔ ا۔ مث) جُوتے مارنا۔ سزا دینا۔

کفش کَن۔ (ف۔ ا۔ مذ) درگاہ کا وہ خادم یا دروازہ جہاں زیارت کو آنے والے جُوتے اُتارتے ہیں۔

کفش نشین۔ (ف۔ صف) جوتیوں میں بیٹھنے والا۔ حاشیہ نشین۔ ادنیٰ مرتبہ کا آدمی۔

کَفَک۔ (کَ۔ فَک) [ف۔ ا۔ مث] (۱) ہاتھ کی ہتھیلی۔ (۲) پاؤں کا تلوا۔ (۳) مہندی لگا ہُوا پاؤں کا تلوا۔

کَفَل۔ (کَ۔ فَل) [ع۔ ا۔ مذ] آدمی یا حیوان کے چُوتڑ۔

کَفَن۔ (کَ۔ فَن) [ع۔ ا۔ مذ] وہ کپڑا جس میں مُردے کو لپیٹتے ہیں۔ مُردے کی چادر۔

کفن پھاڑ کر بولنا۔ (ا۔ محاورہ) دفعۃً بول اُٹھنا یا چیخ مارنا۔ نہایت بے تاب اور مضطرب ہو کر بولنا۔

کفن چور۔ (ا۔ مذ) (۱) قبر کھود کر کفن چُرانے والا۔ (۲) شریر۔ بے رحم۔

کفن دفن۔ (ع۔ ا۔ مذ) تجہیز و تکفین۔

کفن سر سے باندھنا۔ (لپیٹنا)۔ (ا۔ محاورہ) جان پر کھیلنا۔ مرنے پر آمادہ ہونا۔

کفن سر سے باندھے پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) لڑنے مرنے کو تیار ہونا۔ جان ہتھیلی پر لیے پھرنا۔

کفن کو کوڑی نہیں۔ (ا۔ محاورہ) نہایت مفلس و قلاش ہے۔

کفن کو لگے۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کچھ پاس نہ ہونے کی نسبت قسم کھاتے ہیں۔ یعنی اگر کچھ ہو تو کفن کو لگے۔ (۲) اگر کوئی نادہند آدمی کسی سے روپیہ لے اور کسی صورت میں اس سے واپسی کی اُمید نہ رہے تو اسے بطورِ بددُعا کہتے ہیں کہ یہ رقم تیرے کفن پر لگے۔

کفن کھسوٹ۔ (ا۔ مذ) (۱) کفن چور (۲) لوگوں کا مال کھا جانے والا۔

کفن میلا نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مرے ہوئے کو زیادہ زمانہ نہ گذرنا۔ (۲) تازہ معاملہ ہونا۔

کفن نصیب نہ ہو۔ (ا۔ کوسنا) بے گور و کفن رہے۔

کَفنانا۔ (کَف۔ نا۔ نا) [اُر۔ مص] میت کو کفن پہنانا۔ مُردے کو نہلا دُھلا کر کفن میں لپیٹنا۔

کَفنی۔ (کَف۔ نی) [ف۔ ا۔ مث] (۱) فقیروں کے پہننے کا پیراہن جو مُردے کی کفنی کی طرح ہوتا ہے۔ (۲) وہ بے آستین کُرتا جو مُردے کو پہناتے ہیں۔

کُفو۔ (کُ۔ فُو۔ کُفُو) [ع۔ صف] (۱) ہم جنس۔ ہم ذات۔ ہم قوم۔ ہم خاندان۔ (۲) مانند۔ برابر۔ (۳) فرقہ۔ قوم۔ برادری۔

کَفیان۔ (کَف۔ یان) [ق۔ صف] مست۔

کَفیل۔ (کَ۔ فیل) [ع۔ صف] ذمہ دار۔ ضامن۔ جوابدہ۔

کَفیل ہونا۔ (مص مرکب) ضامن ہونا۔ ذمہ دار ہونا۔ ضمانت دینا۔

ک۔ک

کِک ۔ (Kick) [انگ ۔ ا ۔ مث] ٹھوکر ۔
کِک آف ۔ ((Kick Off)) ۔ پہلی ٹھوکر جس سے کھیل (فٹ بال) شروع ہوتا ہے ۔
کِک اِسٹارٹر ۔ ((Kick Starter)) موٹر سائیکل کا بیرم جسے پیر سے دبانے سے انجن چلتا ہے ۔
کُک ۔ ((Cook) [انگ ۔ ا ۔ مذ] باورچی ۔ طباخ ۔
کَکّا ۔ (کَک ۔ کا) [ہ ۔ صف] (۱) سفید ۔ بھُورا ۔ (۲) [ا ۔ مذ] چچا ۔
کَکّا ۔ (کَک ۔ کا) [س ۔ ا ۔ مذ] (۱) سُورج ۔ (۲) برہما ۔ (۳) آگ ۔ (۴) ہوا ۔ (۵) مَوت ۔ (۶) رُوح ۔ (۷) حرف ک (۸) سکھوں کی پانچ مذہبی علامتوں میں سے ہر ایک کا نام ۔
کَکَر ۔ (ق) کہہ کر ۔ سمجھ کر ۔
کَکرالی ۔ (کَک ۔ را ۔ لی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) ایک قسم کی گلٹی جو بغل میں ہو جاتی ہے ۔ (۲) رال ۔ پیپ ۔
کُکُرمُتّا ۔ (کُ ۔ کُر ۔ مُت ۔ تا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کی نباتات جو برسات میں اُگتی ہے ۔ کھُمبی ۔
کَکرَوندا ۔ (کَک ۔ رَوں ۔ دا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] ایک درخت اور اس کا پھل ۔
کُکڑ ۔ (کُک ۔ کڑ) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ایک قسم کا بھُر بھُرا تمباکو ۔ (۲) مٹی کا بڑا حُقّہ ۔ (۳) لمبے نیچے کا حُقّہ ۔ (۴) دُبلا پتلا آدمی ۔
کُکڑ باز ۔ (ا ۔ صف) ککڑ کا حُقہ بہت پینے والا ۔
کُکڑ خانہ ۔ (ا ۔ مذ) (۱) حُقہ پینے کی جگہ ۔ تکیہ ۔ دائرہ (۲) بُری صُحبت ۔
کُکڑ والا ۔ (ا ۔ مذ) بازاروں میں حُقہ پلانے والا ۔ (مجازاً) ذلیل اور خوار آدمی ۔
کُکَّڑ ۔ کُکڑا ۔ (کُک ۔ کڑ) ۔ کُک ۔ ڑا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] مُرغا ۔ (طنزاً) بُوڑھا آدمی ۔
کُکڑوں کُوں ۔ (کُک ۔ ڑوں ۔ کُوں) [ہ ۔ ا ۔ مث] مُرغ کی اذان ۔ مُرغے کے بولنے کی آواز ۔
کَکڑی ۔ (کَک ۔ ڑی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) خیار ۔ ایک قسم کی لمبی اور سبز ترکاری ۔ (پن) ترَ ۔
کَکڑی کا چور باندھا جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ادنیٰ قصُور پہ بڑی سزا مِلنا ۔ اندھیر ہونا ۔
کَکڑی کھیرا کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بات بات پر کوسنا ۔ نہایت بے قدر سمجھنا ۔
کَکڑی کے چور کی گردن نہیں مارتے ۔ (ا ۔ مثل) چھوٹی سی خطا پر بڑی سزا نہیں چاہیئے ۔
کُکڑی ۔ (کُک ۔ ڑی) [ہ ۔ ا ۔ مؤنث] (۱) کچّے سُوت کی لچھی ۔ انٹی ۔ (۲) مکئی کا بھٹا ۔ (۳) آک کا ڈوڈا ۔ (۴) مُرغی ۔
کُکڑی ہو جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) سردی سے اینٹھ جانا ۔ (۲) سُوکھ کر دُبلا ہو جانا ۔
کُکھوائی ۔ کُکھوری ۔ (کُکھ ۔ وائی ۔ کُ ۔ کھو ۔ ری) [ہ ۔ ا ۔ مث] دیکھیے ککرالی ۔
کِکیانا ۔ (کِک ۔ یا ۔ نا) [ہ ۔ مص] بندر کا چلّانا ۔ چچیانا ۔ (۲) چیخنا ۔ چنگھاڑنا ۔
کَکیرا ۔ (ا ۔ مذ) ایک قسم کا پان ۔

ک۔گ

کَگار ۔ کَگر ۔ (کَ ۔ گار ۔ کَ ۔ گَر) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) کنارا ۔ حاشیہ ۔ لب ۔ حد ۔ مکان کی کنگنی ۔ (۲) دھار ۔ باڑھ ۔

ک۔ل

کَل ۔ (ہ ۔ صف و ا ۔ مث) آج سے پہلا دن جو گزر چکا ہو ۔ (۲) آج سے دُوسرا دن جو آئے گا ۔ (۳) زمانہ قریب جیسے کل کی بات ہے ۔ (۴) قیامت کا دن ۔
کَل کا لڑکا ۔ (ا ۔ مذ) (۱) حال کا پیدا شدہ ۔ سامنے کا پیدا ہُوا بچّہ ۔ (۲) ناتجربہ کار ۔
کَل کلاں (کو) (ا ۔ تابع فعل) پھر ۔ آئندہ زمانے میں ۔
کَل کَل کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) آج کل کرنا ۔ لیت و لعل کرنا ۔ ٹال مٹول کرنا ۔
کَل کو ۔ آئندہ پھر ۔ زمانہ آئندہ میں ۔
کَل کی بات ۔ (ا ۔ مث) حال کا ذکر ۔ تھوڑے دنوں یا تھوڑے زمانے کا ذکر
کَل پر اُٹھا رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی کام کو دوسرے وقت پر ٹال دینا
کَل پر نہ چھوڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کام فوراً کر دینا ۔ کام کو آج ہی ختم کر دینا ۔
کَل کے جوگی کندھے پر جٹا ۔ (ا ۔ مثل) کل کی پیدائش اور اتنے کمال کا دعویٰ ۔ صرف بھیس بدلنے سے کچھ نہیں ہوتا ۔ جب تک کچھ زمانہ نہ گذرے فقیری نہیں آتی ۔
کَل ۔ (ہ ۔ صف) کالا کا مخفف ۔ مرکبات میں بطور سابقہ آتا ہے ۔
کَل جیبھا ۔ (۱) کالی زبان والا ۔ منحوس ۔ (۲) وہ شخص جس کی دُعائے بد جلد اثر کرے ۔
کَل جھواں ۔ (ا ۔ صف) سانولا ۔
کَل جھویں صُورت ۔ (ا ۔ مث) کالی صُورت ۔ سانولی رنگت ۔
کَل سِرا ۔ (ا ۔ صف) (۱) کالے سر کا پرندہ ۔ (۲) انسان ۔ (۳) کالے سر کا پتنگ ۔

کُل مُنہا ۔ کُل مُوہا ۔ (ا ۔ صف) (۱) کالے منہ کا آدمی ۔ (۲) کم بخت ۔ کم نصیب ۔
کُل مُنہی ۔ کُل مُوہی ۔ کُل مُوئی ۔ (ا ۔ مث) (۱) نابکار ۔ ذلیل (عورت) (۲) بدنصیب ۔ کم بخت (عورت) ۔
کَل ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) مشین ۔ آلہ ۔ (۲) کسی چیز کا حصہ یا جوڑ ۔
کَل بگڑ جانا ۔ کَل بگڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ۔ (۱) مشین کا بیکار ہو جانا ۔ (۲) مزاج کا بگڑنا ۔
کَل دار ۔ (ا ۔ صف) کل کے ذریعے سے بنا ہُوا سکہ ۔ چہرہ شاہی روپیہ ۔
کَل دار بندوق ۔ (ا ۔ صف) توڑے دار بندوق کا نقیض ۔ گھوڑے کی بندوق ۔ چانپ دار بندوق ۔
کَل کا ۔ (ا ۔ صف) کل کے ذریعے سے بنایا ہُوا ۔
کَل کا پُتلا ۔ (ا ۔ مذ) (۱) کل کی طرح کا حرکت کرنے والا ۔ (۲) دُوسرے کی مدد سے کام کرنے والا ۔ دُوسرے کا تابع ۔ (۳) کل دار پتلی ۔
کل کا ذکر ہے ۔ (ا ۔ منقولہ) تھوڑی مدت کی بات ہے ۔
کَل کا گھوڑا ۔ (ا ۔ مذ) وہ گھوڑا جو کل اور پُرزوں سے چلے ۔
کَل کس نے دیکھی ہے ۔ (ا ۔ مثل) تاخیر نہ کرو، معلوم نہیں کل کیا ہو ۔
کَل کَل ۔ (ا ۔ مث) جوڑ جوڑ ۔ بند بند ۔ انجر پنجر ۔
کَل کَل توڑ دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) ۔ جوڑ جوڑ ہلا دینا ۔ بند بند ہلا دینا ۔ ٹانکے ہلا دینا ۔ ایک ایک عضو کو ڈھیلا اور بیکار کر دینا ۔
کل کو نہ کہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) آئندہ الزام نہ دینا ۔
کل کی خبر نہیں ۔ (ا ۔ مقولہ) خدا جانے آئندہ کیا ہو ۔
کَل مروڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) مشین کو چلتا کرنا ۔ کل درست ہونا ۔ (۲) خلاف کر دینا ۔ طبیعت کو پھیر دینا ۔ برگشتہ کر دینا ۔
کَل ۔ (ق ۔ ا ۔ مذ و مث) (۱) ترکیب ۔ حکمت ۔ (۲) فوارہ ۔ (۳) بندوق کا گھوڑا ۔
کَل ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) آرام ۔ چین ۔ سکون ۔ قرار ۔ اطمینان ۔
کل آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) اطمینان ہونا ۔ آرام ملنا ۔ چین پڑنا ۔
کل بیکل ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) بے آرام ہونا ۔ ہل جانا ۔ (۲) بے ترتیب ہو جانا ۔ (۳) انجر پنجر ہل جانا ۔
کل پانا ۔ (ا ۔ محاورہ) آرام پانا ۔ اطمینان ہونا ۔
کل پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جی ٹھہرنا ۔ اطمینان ہونا ۔ چین پڑنا
کل نہ پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تڑپنا ۔ آرام نہ کرنا ۔ چین نہ پڑنا ۔
کَل ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) پاسا (۲) پاسے کا دیوتا ۔ (۳) لڑائی ۔ جھگڑا ۔ فساد ۔ (۴) کسی قسم کی سب سے بُری چیز ۔
کَل جُگ ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) چوتھا جُگ ۔ وہ زمانہ جس میں فساد و گناہ کی کثرت ہو ۔
کُل ۔ (ق ۔ ا ۔ مذ) پھوڑا ۔
کُل ۔ (ق ۔ ا ۔ مذکر) خاندان ۔
کُل ۔ (ع ۔ صف) (۱) تمام ۔ سب ۔ جملہ ۔ پورا ۔ کامل ۔ (۲) ہر ۔ ہر ایک
(۳) صرف ۔ فقط ۔
کُلُّ جَدِیدٍ لَذِیذٌ ۔ (ع ۔ مثل) ہر نئی چیز مزیدار ہوتی ہے ۔
کُل جمع ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) کل سرمایہ ۔ میزان کل ۔
کُلُّ حَامِضٍ بَارِدٌ ۔ (ع ۔ مقولہ) ہر ترش چیز سرد ہوتی ہے ۔
کُلُّ شَیءٍ یَرجِعُ اِلیٰ اَصلِہٖ ۔ (ع ۔ مثل) ہر چیز اپنے اصل کی طرف لوٹتی ہے ۔
کُلُّ طَوِیلٍ اَحمَقُ اِلَّا عُمَرؓ ۔ (ع ۔ مثل) ہر لمبے قد والا بے وقوف ہوتا ہے (سوائے حضرت عمرؓ کے)
کُلُّ قَلِیلٍ فِتنَۃٌ اِلَّا عَلِیؓ ۔ (ع ۔ مثل) چھوٹے قد کا آدمی شرارتی ہوتا ہے (سوائے حضرت علیؓ کے)
کُل کائنات ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) جمیع مخلوق (۲) ساری جمع پونجی ۔ تمام سرمایہ ۔
کُل کلا ۔ کُل کلاں ۔ (۱) اسی قدر (۲) لے دے کے ۔ بہمہ وجوہ ۔ (۳) بالکل ۔ پورا پورا ۔ (۴) مختار کل ۔ حاکم مجاز ۔
کُلُّ مَن عَلَیہَا فَانٍ ۔ (آیت) دنیا کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے ۔
کُل ۔ [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) خاندان ۔ گھرانا ۔ کنبہ ۔ (۲) ذات ۔ قوم ۔
کُل اُچھال ۔ (ا ۔ مذ) خاندان کو بدنام کرنے والا آدمی ۔ ننگ خاندان ۔
کُل بکھاننا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کسی خاندان کی تعریف و توصیف کرنا ۔ (۲) کسی خاندان کا نسب نامہ پڑھنا ۔ (۳) خوشامد اور تعریف کرنا ۔ کسی کے بڑوں کو بُرا کہنا ۔
کُل دھرم ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) خاندانی رسم و قاعدہ ۔ بڑوں کی ریت ۔
کلا ۔ (کَ ۔ لا) [س ۔ ا ۔ مؤنث] (۱) بہت چھوٹا حصہ ۔ ذرے کا آٹھواں حصہ ۔ (۲) چاند کے قطر کا سولھواں حصہ ۔ (۳) منٹ ۔ درجے کا سولھواں حصہ ۔ (۴) فریب ۔ مکر ۔ دھوکا ۔ (۵) بہانہ (۶) شعبدہ ۔ (۷) گُن ۔ ہُنر ۔ فن ۔ (۸) روشنی ۔ (۹) گانے کے جو نسخہ کمال ۔ (۱۰) نٹ کا کرتب ۔ (۱۱) کرامت ۔ معجزہ ۔
کلابازی ۔ قلابازی ۔ وہ حرکت جو سر نیچے اور پاؤں اُوپر کر کے نٹ کیا کرتے ہیں ۔ (اُردو میں عموماً قلابازی مستعمل ہے) ۔
کلا جنگ ۔ (ا ۔ مث) کشتی کا ایک داؤ ۔
کلاکار ۔ (۱) فن کار ۔ صاحب ہنر (۲) مکار ۔ فریبی ۔ دغاباز ۔ (۳) فسادی ۔ دنگا کرنے والا ۔ شور مچانے والا ۔
کِلا ۔ [ق ۔ صف] بے پروائی ۔ کمال ۔ سکت ۔
کلاّ ۔ (کَل ۔ لا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) کونپل ۔ (۲) گال ۔ (۳) جبڑا ۔ (۴) سر (۵) لیمپ کا وہ پُرزہ جس میں بتی لگائی جاتی ہے ۔ (۶) بلند آوازی ۔ (۷) بدزبانی ۔ شور و غل ۔ (۸) مکر ۔ فریب (ق)
کلاّ بہ کلاّ لڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) دُو بدُو لڑنا ۔ (۲) برابری کے ساتھ مقابلہ کرنا ۔
کلاّ پھلانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) گالوں میں ہوا بھرنا ۔ (۲) مغرور ہونا ۔ (۳) خفگی یا رنج کے باعث منہ سجائے رکھنا ۔
کلاّ توڑ ۔ (ا ۔ صف) برابر کا ۔ (۲) دندان شکن ۔
کلاّ ٹھلاّ ۔ (ا ۔ مذ) (۱) زبان درازی ۔ (۲) ظاہر داری (۳) رُعب داب ۔

کلّا جبڑا ۔ (ا۔ مذ) (۱) رخسار ۔ گال ۔ (۲) بلند آوازی ۔ (۳) (کنایۃً) رُعب ۔ دھاک ۔
کلّا چلے ستر بلا ٹلے ۔ (ا۔ محاورہ) کھانے پینے سے آدمی توانا اور تندرست رہتا ہے ۔
کلّا دبانا ۔ (ا۔ محاورہ) بولنے سے روکنا ۔
کلّا (کلّے) دراز ۔ (۱) بے ہودہ شور و غوغا کرنے والا ۔ چلّا کر بولنے والا ۔ ۲ بدزبان ۔ زبان دراز ۔
کلّا گرم کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) شور و غوغا کرنا ۔ زبان درازی کرنا ۔
کلّا گرم ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) کھانے کو کچھ مل جانا ۔
کلّے پائے ۔ (ا۔ مذ) سری پائے ۔ بکری کا سر اور اُس کے پاؤں جو پکائے جاتے ہیں ۔
کلّے تلے دبا لینا ۔ (ا۔ محاورہ) دُوسرے کو بات نہ کرنے دینا ۔ غُل مچا کر دُوسرے کو دبا لینا ۔
کلّے چیرنا ۔ (ا۔ محاورہ) گال چیرنا ۔ رخساروں کا پھاڑ ڈالنا
کلّے والی ۔ (ا۔ مث) بلند آواز عورت ۔ زبان دراز عورت ۔
کلّا ۔ (کُل ۔ لا) [ہ ۔ ا۔ مذکر] کُلّی ۔ غرارہ ۔ غرغرہ ۔ (کرنا کے ساتھ ہندُو بولتے ہیں) ۔
کِلاب ۔ (کِ ۔ لاب) [ع ۔ ا۔ مذ] کلب کی جمع ۔ کتّے ۔
کلابتو ۔ کلابتون ۔ (کَ ۔ لا ۔ بَٹ ۔ تُو (تُون) [ات ۔ ا۔ مذکر] چاندی یا سونے کے تار جو ریشم پر چڑھا کر بُنے جاتے ہیں ۔ چاندی یا سونے کے تاروں کی ڈور ۔
کلابتونی ۔ (کَ ۔ لا ۔ بَتَ ۔ تُو ۔ نی) [ت ۔ صفت] کلابتوں کا بنایا ہوا ۔
کلابہ ۔ (کَ ۔ لا ۔ بَہ) [ف ۔ ا۔ مذ] کچّا سُوت جو تکلے پر لگا ہُوا ہو ۔
کلاتھ ۔ (Cloth) ۔ (کِلِ ۔ لاتھ) [انگ ۔ ا۔ مذ] جامہ ۔ کپڑا ۔
کلاتھ مارکیٹ ۔ (Cloth Market) [انگ ۔ ا۔ مث] کپڑے کی منڈی ۔
کلاتھ مرچنٹ ۔ (Cloth Merchant) انگ ۔ ا۔ مذ] کپڑا بیچنے والا سوداگر ۔
کلار ۔ (کَ ۔ لار) [ہ ۔ ا۔ مذ] شراب فروش ۔
کلارک ۔ (انگ ۔ ا۔ مذ) دیکھیے کلرک جو زیادہ مشہور ہے ۔
کلارینٹ ۔ (Clarinet) [انگ ۔ مذ] ایک باجا جو مُنہ سے بجاتے ہیں ۔
کلاس ۔ (Class) (کِ ۔ لاس) [انگ ۔ ا۔ مذ] (۱) درجہ ۔ مرتبہ ۔ رُتبہ ۔ پایہ ۔ طبقہ ۔ (۲) جماعت ۔ درجہ (۳) ذات پات ۔
کلاس فیلو ۔ کلاس میٹ ۔ (Class fellow) ہم جماعت ۔ ہم سبق ۔
کلاسی ۔ (ق ۔ ا۔ مؤنث) کلائی ۔
کلاسیک ۔ (Clasic) ۔ (کِ ۔ لا ۔ سِیک) [انگ ۔ صفت و ا۔ مذ] (۱) قدیم ۔ اعلیٰ درجہ کا ۔ مستند ۔ (۲) ادبیاتِ عالیہ ۔
کلاسیکی ۔ (کِ ۔ لا ۔ سی ۔ کی) [انگ کلاسیکل (Classical) کا مورد ۔ صفت] اعلیٰ درجے کا ۔ مستند ۔ مسلّم الثبوت ۔ ٹکسالی ۔ (خصوصاً ادبیات میں)
کُلاغ ۔ (کُ ۔ لاغ ۔ گ ۔ لاغ) [ع ۔ ا۔ مذ] جنگلی کوّا ۔
کلافر ۔ (کَ ۔ لا ۔ فر) [ق ۔ ا۔ مذ] قرنفل ۔ لونگ ۔
کلاک ۔ (Clock) [کَ ۔ لاک] (انگ ۔ ا۔ مذ) گھنٹا ۔ وقت بتانے والی بڑی گھڑی ۔
کلاگھات ۔ (ا۔ مث) [ق] غدّاری ۔ مکّاری ۔
کَلال ۔ (کَ ۔ لال) [ہ ۔ ا۔ مذ] کلار ۔ شراب بیچنے والا ۔
کلال خانہ ۔ (ہ ۔ ف ۔ ا۔ مذ) شراب خانہ ۔ شراب کی دُوکان ۔
کُلال ۔ (کُ ۔ لال) [ف ۔ ا۔ مذ] کوزہ گر ۔ کمہار ۔
کلام ۔ (کَ ۔ لام) [ع ۔ ا۔ مذ] (۱) سخن ۔ بات ۔ گفتگو ۔ (۲) (نحو) وہ عبارت جو کلموں سے مرتب ہو ۔ (۳) شعر و سخن ۔ نظم ۔ (۴) [اُمّ] مقولہ ۔ قول (۵) ملفوظات (۶) تصنیف ۔ مضمون ۔ (۷) اعتراض ۔ عُذر ۔
کلامِ تام ۔ (ا۔ گرامر) وہ مرکب جو اپنے کلموں میں اسناد ہونے کے سبب سُننے والے کو مزید کہنے والے کے پُوری پُوری خبر دے اور سُننے والے کو مزید دریافت کرنے کی حاجت نہ رہے ۔
کلامُ الملوک مُلوکُ الکلام ۔ (ع ۔ مثل) بادشاہوں کی باتیں نہایت اعلیٰ ہوتی ہیں ۔
کلام اللہ ۔ (۱) خدا کا کلام ۔ کلام الٰہی (۲) الہامی کتاب (۳) وہ خدائی کتاب جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے نازل ہوئی ۔ قرآن شریف ۔
کلامُ اللہ اُٹھانا ۔ (ع ۔ ا۔ مذ) قرآن شریف اُٹھا کر قسم کھانا ۔
کلام کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بولنا ۔ بات چیت کرنا ۔ (۲) جھگڑنا ۔ بحث کرنا ۔ (۳) شُبہ کرنا ۔
کلام کی جگہ ۔ (ا۔ مث) کچھ کہنے سُننے کا محل ۔ اعتراض کا مقام ۔
کلام گرم ۔ (ع ۔ ف ۔ ا۔ مذ) شوخ کلام ۔
کلامُ المجید ۔ (ع ۔ ا۔ مذ) بزرگ کلام ۔ قرآن مجید ۔
کلامِ ناقص ۔ (نحو) وہ مرکب جس سے سننے والے کو پورا فائدہ حاصل نہ ہو ۔ مرکب غیر مفید جیسے احمد کا غلام ۔ محمود کا باپ ۔ مردِ عقل مند ۔
کلام ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) شک ہونا ۔ اعتراض ہونا ۔
کلام ہے ۔ (ا۔ محاورہ) اعتراض ہے ۔ شُبہ ہے ۔
کلان ۔ (کَ ۔ لاں) [ف ۔ صفت] (۱) بڑا ۔ بزرگ (۲) لمبا ۔ طویل (۳) بلند ۔ اُونچا ۔ (۴) وسیع ۔ فراخ ۔
کلانا ۔ (ق ۔ مص) ہلانا ۔ ہلا جلا دینا ۔
کِلانا ۔ (ق ۔ مص) بدلنا ۔ پھینکنا ۔
کَلانا ۔ (ق ۔ مص) لڑنا ۔ جھگڑا کرنا ۔
کُلانا ۔ (کُل ۔ لانا) [ہ ۔ مص] (۱) چوٹ کی وجہ سے کسی عضو کا درد کرنا ۔ (۲)

سوزش ہونا۔ (۳) جلنا۔

کِلانا۔ (کِ۔لا۔نا) [ہ۔مص] (۱) پھٹکنا۔ رولنا۔ اناج کا پچھوڑنا۔

کُلانچ۔ (کُ۔لانچ) [اُر۔ا۔مث] دیکھیے قلانچ۔

کلانونت۔ (کَ۔لاں۔وَنت) [ہ۔سا۔مذ] (۱) ایک قسم کے ڈوم (۲) مغنی۔ گویا۔

کلاوہ۔ (کَ۔لا۔وہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) نکلے پر لپیٹا ہوا کچا سوت۔ (۲) (اُر) سرخ سوت۔ مَولی۔

کُلاہ۔ (کُ۔لاہ) [ف۔ا۔مث] (۱) لمبی ٹوپی۔ (۲) تاج شاہی۔ (۳) ٹوپی۔

کلاہ تتری۔ (ف۔ا۔مذ) تاتاری ٹوپی۔ (۲) تاج شاہی۔

کلائمکس۔ (Climax) (کَ۔لا۔ای۔میکس) [انگ۔ا۔مذ]۔ نقطۂ عروج۔ منتہائے کمال۔ انتہا۔

کلائی۔ (کَ۔لا۔اِی) [ہ۔ا۔مث] (۱) ساعد۔ پہنچا۔ ہاتھ اور کہنی کا درمیانی حصّہ۔ (۲) قلعی۔ (ق)

کلائی کرنا۔ (ا۔محاورہ) اپنی کلائی کو حریف کے ہاتھ سے چھڑا کر اُس کی کلائی پر اپنا ہاتھ پہنچا دینا۔

کلائیاں مارنا۔ (ا۔محاورہ) گھوڑے یا شیر وغیرہ کا پاؤں اُٹھا کر خاص انداز سے چلنا۔

کلب۔ (Club) (کَ۔لَب) [انگ۔ا۔مذ] (۱) انجمن۔ سبھا۔ بزم۔ (۲) ڈنڈا۔ سونٹا۔ لٹھ۔ (۳) گاف کے کھیل وغیرہ کا ڈنڈا۔

کَلب۔ (ع۔ا۔مذ) کُتّا۔ جمع اکلاب۔

کلبل۔ (کَل۔بَل) [ہ۔ا۔مث] آفت۔

کلبل۔ (کِل۔بِل) [ہ۔ا۔مث] (۱) کیڑوں کا رینگنا۔ (۲) کچر پچر۔ (۳) بچے کچے۔

کلبلانا۔ (کِل۔بِ۔لا۔نا) [ہ۔مص] کیڑوں مکوڑوں کا پیٹ کے بل چلنا۔ کلبل کرنا۔

کُلبُلانا۔ (کُل۔بُ۔لا۔نا) [ہ۔مص] (۱) آہستگی سے ہلنا۔ (۲) کسمسانا۔ (۳) بیقرار ہونا۔ تڑپنا۔ (۴) کیڑوں کا رینگنا۔ (۵) انتڑیوں کا بولنا۔ (۶) گدگدیاں کرنا۔

کلبلاہٹ۔ (کُل۔بُ۔لا۔ہٹ) [ہ۔ا۔مث] (۱) کیڑوں کا رینگنا۔ (۲) آہستگی سے حرکت کرنا۔

کُلبہ۔ (کُل۔بہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) چھوٹا سا گھر۔ غریبوں کا جھونپڑا۔ (۲) گوشہ۔ کونا۔

کلبۂ احزان۔ (ف۔ا۔مذ) غم کدہ۔ غموں کا گھر۔ ماتم کدہ۔

کلبی۔ (ع۔صف) دنیا سے بیزار۔ تنک چڑھا۔

کلبیّت۔ (ع۔ا۔مث) مردم بے زاری۔ عیش سے نفرت۔

کلپ۔ (س۔ا۔مذکر) وید کے چھ انگوں میں کا ایک انگ۔ وید کی ایک فصل۔ (۲) قیامت۔ (۳) خطرہ۔ اندیشہ (۴) شک و شبہ (۵) مطلب۔ مُراد۔ (۶) دیوتاؤں کے ہزار جگ کے برابر کا زمانہ۔ (۷) صرف و نحو۔ گرامر۔

کَلپ برچھ۔ کلپ برکش۔ (س۔ا۔مذ) بہشت کا ایک درخت۔

کُلِپ۔ (Clip) (کْ۔لِپ) [انگ۔ا۔مذ] کاغذوں یا بالوں کو اکٹھا کرنے کی چٹکی۔

کَلپانا۔ (کَل۔پا۔نا) [ہ۔مص] ستانا۔ دُکھ دینا۔ ظلم کرنا۔ بیقرار کرنا۔ تڑپانا۔

کَلپنا۔ (کَ۔لپ۔نا) [ہ۔مص] (۱) دُکھ پانا۔ ستایا جانا۔ کڑھنا۔ (۲) کوسنا۔ بددُعا دینا۔ (۳) افسوس کرنا۔

کلتکا۔ (کَل۔تَ۔کا) [ق۔ا۔مذ] معمار۔

کلتن۔ (کَ۔لَت۔تَن) [ق۔صف] بُرا۔ بدسلیقہ۔

کلتھی۔ (کُل۔تھی) [ہ۔ا۔مث] ماش۔

کلٹا۔ (کُل۔ٹا) [ہ۔ا۔مذکر] ایک قسم کا کھانچا۔

کل جانا۔ (کِل۔جا۔نا) [ہ۔مص] کیلا جانا۔ (۲) منتر کے ذریعے قابو کر لینا۔

کل جگ۔ (س۔ا۔مذ) وہ زمانہ جس میں گناہ کی کثرت ہو۔ بہت بُرا زمانہ۔ ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق چوتھا جگ۔

کلچ۔ (Clutch) (کَ۔لچ) [انگ۔ا۔مذ] وہ آلہ جس سے مشین چلائی یا ٹھہرائی جاتی ہے۔

کلچا۔ کلچہ۔ (کُل۔چا۔کُل۔چہ) [اُر۔ا۔مذ] ایک قسم کی مَیدے کی چھوٹی خمیری روٹی جو تنور میں پکائی جاتی ہے۔

کلچا سا۔ (ا۔صف) کلچے کی مانند پھولا ہوا۔

کلچر۔ (Culture) (کَل۔چَر) [انگ۔ا۔مذ] ثقافت۔ تہذیب۔ ترقی (ذہنی) (۲) زراعت۔ کاشت۔ کھیتی۔

کلچڑا۔ (ہ۔ا۔مذ) ایک خوش آواز پرندہ۔ (۲) ایک قسم کا پتنگ (۳) فقیر۔ (۴) کالے رنگ کا۔

کلچرل۔ (Cultural) (کَل۔چَ۔رَل) [انگ۔صف] تہذیبی۔ ثقافتی۔

کلچھن۔ (کُ۔لچھ۔چھن) [ہ۔صف] بدچلن۔ بدکردار۔

کلچی۔ (کِل۔چی) [ق۔ا۔مث] اُنگلیوں کا جوڑ۔

کلر۔ (کَل۔لَر) (ہ۔صف) (۱) بنجر۔ شور۔ (۲) (مث) وہ زمین جس میں شوریت کے سبب کچھ پیدا نہ ہو۔ (۳) [مذ] شور۔

کلر۔ (ق۔ا۔مذ) چوہر۔ لٹیرا۔

کلرک۔ (Clerk) (کَ۔لَرک) [انگ۔ا۔مذ] (۱) محرّر۔ منشی۔ متصدی۔ اہلمد۔

کلرکی۔ (کَ۔لَر۔کی) [اُر۔ا۔مث] منشی گری۔ محرّری۔ (Clerkship)

کلرن۔ (کَل۔رَن) [ہ۔ا۔مؤنث] جونک لگانے والی عورت۔

کلس۔ (کَ۔لَس) [ہ۔ا۔مذ] (۱) گنبد کے اُوپر کا نوک دار حصّہ۔ (۲) سنہری کلغی جو مندروں، مسجدوں یا گنبدوں پر لگی ہوتی ہے۔

کلسا۔ (کَل۔سا) [ہ۔ا۔مذ] تانبے یا پیتل کا تنگ منہ کا بڑا گھڑا۔ دیکھیے۔ گاگر۔

کَلَسٹ ۔ (کَل ۔ سَٹ) [ق ۔ صف] کالا ۔ سیاہ ۔

کَلغی ۔ (کَل ۔ غی) [اُر ۔ ا ۔ مث] (۱) پرندوں کے خوش نما پَر جو بادشاہ اپنے تاج ۔ ٹوپی یا پگڑی پر لگاتے ہیں ۔ جیغہ ۔ طُرّہ ۔ (۲) مور یا پرندوں کے سر کا تاج ۔ پرندوں کی چوٹی ۔ (۳) کلس ۔

کُلَف ۔ (ق ۔ ا ۔ مذ) قفل ۔ تالا ۔

کَلفا ۔ (کَل ۔ فا) [اُر ۔ ا ۔ مذ] ایک سُرخ رنگ کا پھول ۔

کَلَف ۔ (کَ ۔ لَف) [اُر ۔ ا ۔ مذ] ایک پکا ہُوا لیس دار مادہ جسے پانی میں مِلا کر کپڑے کو اس میں ڈبو دیتے ہیں ۔ (۲) مانڈ ۔ (۳) وہ سیاہ دھبے جو خون کے بگاڑ سے منہ پر ہو جاتے ہیں ۔ چھیپ ۔ (۴) وسمہ ۔ خضاب ۔

کُلفت ۔ (کُل ۔ فَت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) رنج ۔ تکلیف ۔ مصیبت ۔ (۲) کدُورت ۔ رنجش ۔

کُلفت دُور ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) رنج و تکلیف کا دُور ہونا ۔ (۲) کدُورت کا جاتا رہنا ۔

کُلفہ ۔ (کُل ۔ فہ) [ھ ۔ ا ۔ مذ] دیکھیے قُلفہ اور خرفہ ۔

کِلک ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ و مث] نیزہ جس کا قلم بناتے ہیں ۔ نَے ۔ نرسل ۔ (۲) [اُر] قلم ۔ خامہ ۔

کِلکار مارنا ۔ (کِل ۔ کار) [ق ۔ محاورہ] زور سے چلّانا ۔

کِلکارنا ۔ (کِل ۔ کار ۔ نا) [ا ۔ محاورہ] پُکارنا ۔ نعرہ لگانا ۔ چیخنا ۔

کِلکاری ۔ (کِل ۔ کا ۔ ری) [ہ ۔ ا ۔ مث] چیخ ۔ زور کی آواز ۔ (۲) بندر کی آواز ۔

کِلکاری مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ۔ (۱) چیخ مارنا ۔ چلّانا ۔ قہقہہ لگانا ۔ کُوکنا ۔ زور سے پُکارنا ۔ (۲) بندر کا گھگیانا ۔ بندر کا چیخ مارنا ۔

کِلکانا ۔ (کِل ۔ کا ۔ نا) [ق ۔ مص] (۱) بددُعا دینا ۔ (۲) شور کرنا ۔

کَلکٹر ۔ (Collector) (کَ ۔ لَک ۔ ٹَر) [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) صاحبِ ضلع ۔ ڈپٹی کمشنر (۲) مُحصِّل ۔ وصول کرنے والا ۔ اُگاہنے والا ۔

کَلکٹری ۔ (کَ ۔ لَک ۔ ٹَ ۔ ری) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) کلکٹر کا عہدہ ۔ (۲) کلکٹر کا کام ۔ (۳) کلکٹر کی کچہری ۔

کِلکِل ۔ (کِل ۔ کِل) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) بَک بَک ۔ (۲) جھگڑا ۔ (۳) شور و غُل ۔ (۴) عورتوں کا بلند آواز سے لڑنا ۔

کِلکِل پٹ پٹ ۔ (ا ۔ مث) (۱) بکواس ۔ بَک بَک (۲) جھگڑا ۔ فساد ۔

کِلکِل کانٹا ۔ (ا ۔ مذ) بچوں کا ایک کھیل جس میں لکیریں کھینچ کھینچ کر چھپا دیتے ہیں ۔

کِلکِل کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بکواس کرنا ۔ (۲) باہم تکرار کرنا ۔ (۳) دماغ پریشان کرنا ۔

کِل کلاٹ ۔ (ق ۔ ا ۔ مونث) صبر ۔ آہ ۔

کِلکِلانا ۔ (کِل ۔ کِ ۔ لا ۔ نا) [ھ ۔ مص] کاٹ کھانے کو دوڑنا ۔ بدمزاج اور ترش رُو ہونا ۔ چڑچڑانا ۔

کِلکِم ۔ (کِل ۔ کِم) [ق] آنجن ۔

کِلکنا ۔ (کِ ۔ لَک ۔ نا) [ھ ۔ مص] (۱) کبوتر کے بچّے کا پرواز میں تیزی کرنا ۔ (۲) چوپایوں کے بچّوں کا میدان میں اُچھلنا کُودنا ۔ (۳) نگلنا ۔ زہر مار کرنا ۔ بے رغبتی سے کھانا ۔

کِلکُوٹ ۔ (کِل ۔ کُوٹ) [ق] ہوس ۔ لالچ ۔

کِلکی ۔ (کِل ۔ کی) [ق ۔ ا ۔ مونث] تنباکو پینے کی نَے ۔

کَلما ۔ (کَل ۔ ما) [اُر ۔ ا ۔ مذ] دُلمہ ۔ مسالے دار قیمہ بھری ہوئی بکری کی انتڑی ۔

کَلِمات ۔ (کَ ۔ لِ ۔ مات) [ع ۔ ا ۔ مذکر و مونث] کلمہ کی جمع ۔

کَل مُکھی ۔ (ق ۔ صف) سیاہ رُو ۔ کالی ۔

کَلِمہ ۔ (کَ ۔ لِ ۔ مَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) لفظ ۔ بات ۔ قول (۲) وہ بامعنی لفظ جو آدمی کے منہ سے نکلے ۔ (۳) دین اسلام کی صداقت کا عقیدہ (مجازاً) خدا کا نام ۔ جمع ۔ کلمات ۔

کلمۃُ الحق ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) سچی بات ۔ حق کی بات ۔ انصاف کی بات ۔

کلمۃُ الخیر ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) نیک بات ۔ نیک صلاح ۔

کلمہ بھرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنا ۔ خدا کا نام لینا ۔ (۲) کسی کا کمال معتقد اور والا و شیدا ہونا ۔

کلمہ پڑھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) مسلمان بنانا ۔ اسلام میں لانا ۔

کلمہ پڑھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) خدا تعالےٰ کی توحید کا اقرار کرنا ۔ کلمۂ شہادت کو زبان سے نکالنا ۔ مسلمان ہونا ۔ (۲) خدا کا نام لینا ۔ (۳) کسی کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا ۔ (۴) کسی بات میں اُستاد یا کامِل ماننا ۔ (۵) کسی کا نام یاد کرتے رہنا ۔ (۶) کسی کا عاشق اور شیدا ہونا ۔

کلمہ پڑھوانا ۔ (ا ۔ محاورہ) مطیع کرنا ۔ فرمانبردار کرنا ۔

کلمۂ تکبیر ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) اللہ اکبر سے مُراد ہے ۔

کلمۃُ اللہ ۔ (ع ۔ مذ) مراد حضرت عیسیٰ علیہ السّلام ۔

کلمۂ شہادت ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اس میں صرف خدا ہی کے معبود ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بندہ اور رسول ہونے پر گواہی دی جاتی ہے ۔

کلمۂ طیّبہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) پہلا کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کلمۂ کُفر ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) وہ بات جس سے دین کی مخالفت یا اہانت ہو ۔ (۲) غرور گھمنڈ کی بات ۔

کلمہ گو ۔ (ع ۔ ا ۔ صف) (۱) مسلمان ۔ دین اسلام کا کلمہ پڑھنے والا (۲) [اُر] کسی کا معتقد ۔ (۳) کسی کا خیر طلب ۔

کلمے کا شریک ۔ (ا ۔ مذ) ایک ہی خدا اور ایک ہی رسول کا کلمہ پڑھنے والا ۔ مسلمان بھائی ۔ دینی بھائی ۔

کلمے کی اُنگلی ۔ انگوٹھے کے پاس کی انگلی ۔ انگشتِ شہادت ۔ سبّابہ ۔

کُلَن ـ (کُ ـ لَن) [ھ ـ ا ـ مث] (۱) زخم کی ٹیس ـ (۲) درد ـ

کَلنا ـ (کَل ـ نا) [ق ـ بمص] کراہنا

کَلنتَر ـ (کَ ـ لَن ـ تَر) [ق ـ ا ـ مذ] بدسلیقہ ـ

کَلَنج ـ (کَ ـ لَنج) [ھ ـ ا ـ مذ] چلتے وقت گھوڑے کی پچھلی ٹانگوں کا آپس میں رگڑ کھانا ـ (۲) ٹیڑھی ٹانگوں والا آدمی ـ

کُلَندرا ـ (کُ ـ لَن ـ دَ ـ را) [اُر ـ ا ـ مذ] (۱) فرد ـ فہرست ـ قرارداد ـ جُرم ـ (۲) جنتری ـ

کَلَنک ـ (کَ ـ لَنک) [س ـ ا ـ مذ] عیب ـ الزام ـ بدنامی ـ داغ ـ دھبا ـ

کلنک کا ٹیکا ـ (ا ـ مذ) بدنامی کا دھبا ـ داغ رُسوائی ـ رُوسیاہی ـ

کلنک کا ٹیکا لگنا ـ (ا ـ محاورہ) عیب لگنا ـ رسوا ہونا ـ بدنام ہونا ـ الزام دھرا جانا ـ

کَلَنکہ ـ (کَ ـ لَن ـ کہ) [ق ـ ا ـ مث] کسوٹی ـ

کُلَنگ ـ (کُ ـ لَنگ) [ق ـ ا ـ مذ] قاز ـ کونج ـ ایک لمبیالا لمبی گردن کا پرندہ (۲) (اُر ـ مجازاً) لمبی ٹانگوں والا آدمی ـ

کُلنگڑا ـ (کُ ـ لَنگ ـ ڑا) [ق ـ ا ـ مذ] تربوز

کَلنگڑا ـ (کَ ـ لَنگ ـ ڑا) [ق ـ صف] موٹا ـ فربہ ـ

کِلنی ـ (کِل ـ نی) [ھ ـ ا ـ مث] چیچڑی جو جانوروں کے جسم میں ہوتی ہے ـ

کِلو ـ (Kilo) (کِ ـ لو) [یہ ـ سابقہ] ہزار مرکبات میں استعمال کیا جاتا ہے ـ

کِلوگرام ـ (Kilogram) ـ ہزار گرام یا ایک سیر آٹھ تولہ کے برابر وزن ـ

کِلومیٹر ـ (Kilometer) ـ ۵ فرلانگ یا گیارہ سو گز کے برابر کا فاصلہ ـ

کِلوواٹ ـ (Kilowatt) ـ برقی طاقت کا درجہ ـ

کَلُو ـ (کَل ـ لُو) [ھ ـ صف] کالے رنگ کا آدمی ـ حبشی ـ سیاہ فام ـ کالا کلوٹا ـ (مونث کے لیے واوِ مجہول کے ساتھ مستعمل ہے)

کَلوا ـ (کَل ـ وا) [ہ ـ صف] کالا کلوٹا ـ سیاہ فام ـ (۲) (مذکر) کالا کتا ـ

کلوا بیر ـ (کالا دیو ـ کالے رنگ کا ایک فرضی مؤکل)

کَلوار ـ (کَل ـ وار) [ھ ـ ا ـ مذ] کلال ـ شراب بنانے اور بیچنے والا ـ

کَلوانا ـ (کَل ـ وا ـ نا) [ھ ـ بمص] (۱) منتر سے قابو کرانا ـ (۲) بند کروانا ـ

کَلوٹا ـ (کَ ـ لو ـ ٹا) [ھ ـ صف] کالا ـ سیاہ فام ـ

کُلُوخ ـ (کُ ـ لوخ) [ف ـ ا ـ مذ] مٹی کا ڈھیلا ـ کچی یا پکی اینٹ کا روڑا ـ

کلوخ انداز را پاداش سنگ است ـ (ف ـ مثل) اینٹ کا جواب پتھر ـ خواہ مخواہ چھیڑ کرنے والے کو سخت سزا ملتی ہے ـ

کَلور ـ (کَ ـ لور) [ھ ـ ا ـ مث] گائے کا بچہ جو جوان ہونے کے قریب ہو ـ

کلورائیڈ ـ (Chloride) ـ (کُ ـ لو ـ را ـ اِڈ) [انگ ـ ا ـ مذ] کلورین کا مرکب ـ

کلوروفارم ـ (Chloroform) (کُ ـ لو ـ رو ـ فا ـ رم) [انگ ـ ا ـ مذ] دواؤں سے بے ہوشی ـ ایک رقیق دوا جو بیہوشی پیدا کرتی ہے ـ

کلورین ـ (Chlorine) ـ (کُ ـ لو ـ رین) [ک ـ لو ـ رین] ایک انگریزی دوا ـ

کلوکیم ـ (Colocuim) ـ (ک ـ لو ـ ک ـ ام) [انگ ـ ا ـ مذ] مجلس مذاکرہ ـ

کلول ـ (کَ ـ لول ـ کِ ـ لول) [ھ ـ ا ـ مث] (۱) کھیل کود ـ اچھل کود (۲) دل لگی ـ سیر ـ (۳) شوخی ـ چلبلاپن ـ پیار کا مذاق ـ

کلول کرنا ـ (ا ـ محاورہ) (۱) کھیلنا ـ کودنا ـ (۲) خوشی میں بولنا چہچہانا ـ (۳) مزے لوٹنا ـ باہم ہنسنا بولنا ـ

کلونجی ـ (کَ ـ لَون ـ جی) [ھ ـ ا ـ مث] ایک قسم کے سیاہ بیج جو اکثر اچاروں میں ڈالے جاتے ہیں ـ

کلونس ـ (کَ ـ لَونس) [ھ ـ ا ـ مث] (۱) کالک ـ سیاہی کا جل ـ (۲) داغ ـ دھبا ـ (۳) بدنامی ـ

کلوہیٹ ـ (کَل ـ وہیٹ) [ق] (۱) ہرن کا نر ـ (۲) کالا ـ

کُلَہ ـ (کُ ـ لَہ) [ف ـ ا ـ مذ] کلاہ کا مخفف ـ ٹوپی ـ

کُلہ شجرہ ـ (۱) سلسلہ خاندان ـ (۲) [اُر] مال ـ اسباب ـ استر بستر ـ

کَلّہ ـ (کَل ـ لہ) [ف ـ ا ـ مذکر] سر ـ کھوپڑی ـ دیکھیے کلا ـ

کلہارنا ـ (کَل ـ ہار ـ نا) [ہ ـ بمص] دال کا چھلکا جلا کر اتارنا ـ

کلہاری ـ (کَل ـ ہاری) [ھ ـ ا ـ مث] جھگڑالو عورت ـ جنگجو عورت ـ

کُلہاڑا ـ (کُل ـ ہا ـ ڑا) [ھ ـ ا ـ مذ] بڑی کلہاڑی جس سے لکڑی کاٹتے اور پھاڑتے ہیں ـ

کُلہاڑی ـ (کُل ـ ہا ـ ڑی) [ھ ـ ا ـ مث] لکڑی پھاڑنے اور کاٹنے کا چھوٹا آلہ ـ

کُلھڑ ـ (کُل ـ ھڑ) [ہ ـ ا ـ مذ] (۱) مٹی کا بڑا آبخورہ ـ (۲) ایک قسم کی آتش بازی ـ

کُلُہم ـ (کُل ـ لُ ـ ہم) [ع ـ تابع فعل] (۱) سب کا سب ـ پورا کا پورا ـ (۲) [صف] سب ـ تمام ـ کامل ـ پورا ـ (۳) [اُر] صرف ـ فقط ـ

کُلھیا ـ (کُل ـ ھیا) [ھ ـ ا ـ مث] (۱) چھوٹا سا مٹی کا گول برتن ـ (۲) چھوٹا سا آبخورہ ـ (۳) چھوٹی سی ہانڈی جس میں جانوروں کا دانہ پانی یا کھانا چوگا رہتا ہے ـ

کُلھیا سا ـ (ا ـ صف) بہت تنگ ـ سکڑا ہوا ـ چھوٹا سا ـ

کُلھیا میں گڑ پھوڑنا ـ (ا ـ محاورہ) ـ (۱) چھپ کر کوئی کام کرنا (۲) ناممکن کام کرنا ـ

کُلھیا میں گڑ تھوڑا ہی پھوٹتا ہے ـ (ا ـ مثل) ـ (۱) بُرا کام چھپ کر نہیں ہو سکتا ـ (۲) راز پوشیدہ نہیں رہ سکتا ـ

کَلی ـ (کَ ـ لی) [س ـ ا ـ مث] (۱) غنچہ ـ بن کھلا پھول ـ شگوفہ ـ (۲) کونپل ـ (۳) دوشیزہ ـ کنواری ـ باکرہ ـ (۴) پرندوں کے نئے اور چھوٹے پر ـ (۵) شلوکے قمیص کا ٹکڑا جو پاجاموں اور انگرکھوں وغیرہ

میں ڈالتے ہیں۔ نزیزہ (۶) ایک قسم کا صُراحی دار حُقّہ۔ (۷) نرچونا۔ قلعی۔ (۸) شُعلہ۔ چراغ کی لَو۔ (ق)

کلی چٹکنا۔ (پھُولنا۔ کِھلنا) ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غنچہ کا شگفتہ ہونا۔ پھُول کِھلنا۔ (۲) فرحتِ دل اور انبساطِ خاطر۔ خوشی ہونا۔

کلی مرجھانا۔ (ا۔ محاورہ) غنچہ پژمردہ ہونا۔ (۲) طبیعت بجھ جانا۔ (۳) کبیدہ ہونا۔

کُلّی ۔ (کُل۔ لی) [ہ۔ا۔ مث] مُنہ میں پانی بھر کر کُلّی کرنا۔ غرغرہ۔ غرارہ۔

کُلّی ۔ (کُل۔ لی) [ع۔ صف] (۱) سارا۔ پُورا۔ تمام۔ کامل۔ سموچا۔ (۲) منطق کی اصطلاح میں جس کے مفہوم میں بہت سے افراد شریک ہوں۔ جیسے انسان۔ حیوان۔ جمع: کُلّیات

کِلّی ۔ (کِل۔ لی) [ہ۔ا۔ مث] (۱) میخ۔ (۲) کھُونٹی۔ کیل۔ (۳) پچّڑی۔ (۴) کُنجی۔

کُلیا ۔ (کُل۔ یا) [ہ۔ا۔ مث] (۱) کلھیا (۲) تنگ کوچہ

کُلّیات ۔ (کُل۔ لی۔ یات) [ع۔ا۔ مذ و مث] کُلّی کی جمع۔ ایک ہی شخص کی منظومات یا تصنیفات کا مجموعہ۔

کلیان ۔ (کَل۔ یان) [ہ۔ا۔ مذ] ایک قسم کا چھوٹا سا حُقّہ۔

کلیان ۔ (کَل۔ یان) [س۔ا۔ مذ] (۱) خیریت۔ عافیت۔ (۲) خوشی آئندہ۔ (۳) سونا۔ زر۔ (۴) صاحب اقبال۔ (۵) ایک راگنی جو رات کے وقت گائی جاتی ہے۔ اسے شام کلیان بھی کہتے ہیں۔

کلیان ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) صاحب اقبال ہونا۔ خوش طالع ہونا (۲) کِھلنا۔ پھُولنا۔ سرسبز ہونا۔ (۳) مرنا۔ فوت ہونا۔ (۴) فنا فی اللہ ہونا۔

کلیانا ۔ (کَل۔ یا۔ نا) [ہ۔ مص] درختوں میں شگوفوں کا آنا۔ (۲) پرندوں کا نئے پَروں پہ آنا۔ نئے پَر نکلنا۔

کُلّیتہً ۔ (کُل۔ لِی۔ یَ۔ تَن) [ع۔ تابع فعل] پُورے طور پر۔

کلیجا ۔ (کَ۔ لے۔ جا) [ہ۔ا۔ مذکر] (۱) جگر۔ ایک عضو (۲) [مجازاً] ہمت۔ جُرأت۔ دلیری۔ حوصلہ۔ (۳) [کنایتہً] نہایت عزیز۔ دوست۔ (۴) (عوام) مطلق دل (۵) کلمۂ تنفر۔

کلیجا اُچھلنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دل دھڑکنا۔ گھبرا جانا۔ (۲) خوشی کے مارے بے تاب ہو جانا۔

کلیجا اُڑ جانا ۔ (ا۔ محاورہ) دل کا نہایت پریشان ہو جانا۔ اوسان اُڑے جانا۔

کلیجا اُلٹ جانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دِل اُلٹ جانا۔ دیوانہ ہو جانا۔ (۲) قے کرتے کرتے جی گھبرا جانا۔

کلیجا اُمنڈنا ۔ (ا۔ محاورہ) رقت طاری ہونا۔

کلیجا بلیوں (بانیوں) اُچھلنا ۔ (ا۔ محاورہ) کمال بے چینی اور اضطراب ہونا۔

کلیجا بڑھ جانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دل بڑھ جانا (۲) جوشِ مسرت سے باغ باغ ہو جانا۔

کلیجا بیٹھا جانا ۔ (ا۔ محاورہ) دل کا خوف اور ناتوانی کے باعث ڈوبا جانا۔ نہایت مضمحل ہوا جانا۔

کلیجا پاش پاش ہو جانا ۔ (ا۔ محاورہ) دل کا ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا۔ دل خُون ہو جانا۔ دل کڑھنا۔

کلیجا پتھر ہو جانا ۔ (ا۔ محاورہ) دل کا نہایت سخت ہو جانا۔

کلیجا پک جانا ۔ (ا۔ محاورہ) دُکھی ہو جانا۔ جلتے جلتے کباب ہو جانا۔ چھاتی پک جانا۔

کلیجا پکڑ کر رہ جانا ۔ (ا۔ محاورہ) دل مسوس کر رہ جانا۔ (۲) کسی صدمے کی بے تابی کو روکنے کے لیے کلیجے پر ہاتھ رکھنا۔

کلیجا پکڑ لینا ۔ (ا۔ محاورہ) کسی صدمے سے بے تاب اور مضطرب ہو جانا۔

کلیجا پک کر کے پھوڑا ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) کمال صدمہ پہنچنا۔

کلیجا پکنا ۔ (ا۔ محاورہ) عاجز آنا۔ دل جلنا۔ تنگ آ جانا۔ چھاتی کا پکنا۔

کلیجا پھٹا جانا ۔ کسی صدمے کی تاب نہ لا سکنا۔

کلیجا پھٹ جانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دل پاش پاش ہو جانا۔ (۲) کسی کے تیر نظر کا گھائل ہو جانا۔ (۳) رشک سے جل مرنا۔ (۴) دھک سے رہ جانا۔

کلیجا پھٹنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی کی مصیبت نہ دیکھ سکنا۔ ترس آنا (۲) دل پہ صدمہ گذرنا۔ دل بھر آنا۔ (۳) جلنا۔ رشک کھانا۔ حسد کرنا۔

کلیجا پھڑکنا ۔ (ا۔ محاورہ) کلیجا بے تاب ہونا۔

کلیجا پھُنکنا ۔ (ا۔ محاورہ) کلیجا جلنا۔

کلیجا تر ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) پوٹ تر ہونا۔ دولت کے سبب بے فکر ہونا۔ دولت مند ہونا۔

کلیجا تھام تھام کر رونا ۔ (ا۔ محاورہ) بے تابانہ گریہ وزاری کرنا۔ زار و قطار رونا۔ بے تابی کے باعث دل کو پکڑ پکڑ کر رونا۔

کلیجا تھام کر رہ جانا ۔ (ا۔ محاورہ) دل مَسوس کر رہ جانا۔ نہایت بے قرار اور بے تاب ہو جانا۔ تڑپ کر رہ جانا۔ (۲) صبر کر بیٹھنا۔ رنج و غم کا اظہار نہ کر سکنا۔

کلیجا تھام لینا ۔ (ا۔ محاورہ) صدمے کی شدت سے جگر پکڑ لینا۔ سخت بے چین ہونا۔

کلیجا تھر تھرانا ۔ (ا۔ محاورہ) سخت سردی لگنا۔ (۲) سخت خوف اور وحشت ہونا۔

کلیجا ٹوٹنا ۔ (ا۔ محاورہ) دل پر چوٹ لگنا۔ دل پہ صدمہ پہنچنا۔

کلیجا ٹوک ٹوک ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) دل ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ دل پھٹنا۔ دل پہ صدمہ گذرنا۔ دل بے تاب ہونا۔

کلیجا ٹھنڈا رہنا ۔ (ا۔ محاورہ) مامتا خوش رہنا۔ جی خوش رہنا۔ چین اور

سکھ سے رہنا۔
کلیجا ٹھنڈا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) چین دینا۔ تسکین دینا۔ کسی کو خوش کرنا۔ خوشی پانا۔ راحت حاصل کرنا۔
کلیجا ٹھنڈا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جی خوش ہونا۔ دل کو آرام ملنا۔ (۲) تسلی پانا۔ (۳) صبر آنا۔ چین آنا۔
کلیجا جلانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دل جلانا۔ آزردہ کرنا۔ (۲) (کنایۃً عوام) زیادہ حُقّہ پینا۔ (۳) کلیجے پر کسی گرم چیز کا اثر کرنا۔
کلیجا جلنا۔ (ا۔ محاورہ) کوفت ہونا۔ آزردگی ہونا۔
کلیجا جلی۔ (ا۔ صف) دل سوختہ۔ غم رسیدہ۔
کلیجا چاہیے۔ (ا۔ محاورہ) ہمت چاہیے۔ حوصلہ چاہیے۔
کلیجا چھلنی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) طعن وتشنیع سے سخت رنج پہنچنا۔ باتوں کا سخت ناگوار گزرنا۔
کلیجا چھیدنا۔ (ا۔ محاورہ) دلی صدمہ پہنچانا۔ بولی مارنا۔ طعن وتشنیع سے رنج پہنچانا۔
کلیجا خون کرنا۔ (ا۔ محاورہ) سخت صدمہ پہنچانا۔
کلیجا دھڑکنا۔ (ا۔ محاورہ) خوف یا اندیشے کے باعث دل کانپنا۔ دل لرزنا۔ دل کپکپانا۔ دل میں دھڑکن ہونا۔
کلیجا دھک دھک ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دل کانپنا۔ خوف چھا جانا۔
کلیجا دھک سے ہو جانا (رہ جانا)۔ (ا۔ محاورہ) دل پر خوف چھا جانا۔ صدمہ سا گذرنا۔ دل دہل جانا۔ (۲) متحیّر ہو جانا۔ حیرت زدہ ہو جانا۔ دنگ رہ جانا۔
کلیجا سراہنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی عالی ہمتی کی تعریف کرنا۔
کلیجا سُلگانا۔ (ا۔ محاورہ) دل جلانا۔ دل کباب کرنا۔ رنج کرنا۔
کلیجا سنبھالنا۔ (ا۔ محاورہ) دل تھام لینا۔ دل کو قابو میں کرنا۔
کلیجا کاڑھ لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ٹھگی کی طرح جگر کھا جانا۔ (۲) فریفتہ کر لینا۔ دل چھین لینا۔ (۳) چوٹی کی یا بیچ کی عمدہ چیز نکال لینا۔
کلیجا کانپنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خوف چھانا۔ دل کا لرز جانا۔ (۲) سردی لگنا۔ کپکپی چھوٹنا۔
کلیجا کباب ہونا۔ (ا۔ محاورہ) جی پھنکنا۔ دل جلنا۔ کوفت ہونا۔
کلیجا کٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہیرے کی کنی یا کوئی اور زہریلی چیز کھا جانے سے دل یا جگر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا۔ (۲) خونی دست آنا۔ اسہال آنا۔ (۳) دل دُکھنا۔ دل پہ نہایت صدمہ گذرنا۔ (۴) حادثہ گذرنا۔
کلیجا کھرچنا۔ (ا۔ محاورہ) خوب بھوک لگنا۔
کلیجا کھلانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دولت کھلانا۔ (۲) [کنایۃً] جان تک نکال کر حوالے کر دینا۔ از حد خاطر تواضع کرنا۔
کلیجا مسوس کر رہ جانا۔ (ا۔ محاورہ) صدمے کو ضبط کر کے چپ رہ جانا۔ دل مار کر رہ جانا۔
کلیجا ملنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی صدمے سے بے تاب ہو کر دل کو پکڑ لینا۔ دل دُکھانا۔

کلیجا منہ کو آنا۔ (ا۔ محاورہ) دل گھبرانا۔ جی اکتانا۔ خفقان ہونا۔
کلیجا نکال کے (کر) لے جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی کی دولت لے جانا۔ مال مار کر لے جانا۔ (۲) چن کر سب سے اچھی چیز لے جانا۔
کلیجا نکال کر (کے) رکھ دینا۔ (ا۔ محاورہ) جان دے دینا۔ مرجانا۔ (۲) بہترین چیز نکال کر دینا۔ (۳) کسی امر کی صداقت کے لیے بے حد کوشش کرنا۔
کلیجا نکال لینا۔ (ا۔ محاورہ) دیکھیے کلیجا کاڑھ لینا۔
کلیجا ہاتھ بھر کا ہو جانا۔ کلیجا ہاتھ بھر بڑھ جانا۔ کلیجا ہاتھوں بڑھ جانا۔ (ا۔ محاورہ) ہمت بڑھ جانا۔ حوصلہ بڑھ جانا۔
کلیجا ہل جانا۔ (ا۔ محاورہ) خوف یا دہشت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ کمال خوف ہونا۔
کلیجے پہ پتھر رکھ لینا۔ (ا۔ محاورہ) صبر کرنا۔
کلیجے پر تیر یا چوٹ لگنا۔ (ا۔ محاورہ) سخت اندرونی صدمہ پہنچنا۔
کلیجے پہ چھری سی چل جانا۔ (ا۔ محاورہ) دل پر تیر سا لگنا۔ دل پہ صدمہ سا گذرنا۔
کلیجے پہ سانپ لوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) دل پہ نہایت افسوس سا گذرنا۔ رشک گذرنا۔ حسد گذرنا۔ رنج وصدمہ گزرنا۔
کلیجے پہ گھونسا سا لگنا۔ (ا۔ محاورہ) دل پہ نہایت صدمہ گذرنا۔ دل پر چوٹ لگنا۔
کلیجے پہ ہاتھ دھر کے دیکھنا۔ (ا۔ محاورہ) اپنے دل کا سا حال دوسرے کے دل کا جاننا۔
کلیجے پہ ہاتھ دھرے پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) بے تاب اور مضطرب ہو کر پھرنا۔ دل پکڑے پھرنا۔
کلیجے سے دھواں اُٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) کمال دل جلنا۔ نہایت سوختگی اور برافروختگی ہونا۔ دل سے دھواں نکلنا۔
کلیجے سے لگا کے رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نہایت عزیز کر کے رکھنا۔ (۲) کمال احتیاط اور حفاظت سے رکھنا۔ (۳) چھپا کے رکھنا۔ (۴) جان سے زیادہ رکھنا۔
کلیجے کا ٹکڑا۔ (ا۔ مذ) لختِ جگر۔ نورِ چشم۔ پارۂ دل۔
کلیجے کے اندر پھانسی لگنا۔ (ا۔ محاورہ) اندرونی صدمہ یا رنج پہنچنا۔
کلیجے کے پار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سخت ناگوار ہونا۔
کلیجے میں آگ لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دل جگر یا سینے میں کسی چیز کے کھا جانے سے سوزش ہونا۔ (۲) نہایت پیاس اور تشنگی ہونا۔ (۳) کسی صدمے سے دل کا بیقرار ہونا۔
کلیجے میں برچھی گڑنا۔ (ا۔ محاورہ) روحانی ایذا یا صدمہ پہنچنا۔
کلیجے میں پنکھے لگنا۔ (ا۔ محاورہ) کمال بے قراری ہونا۔
کلیجے میں چٹکیاں لینا۔ (ا۔ محاورہ) دل جلانا۔ طعنے مہنے کی باتوں سے ذہنی صدمہ پہنچانا۔
کلیجے میں چھید ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) کمال ایذا پہنچانا۔

کلیجے میں ڈال رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) فرطِ محبت کے باعث یا مامتا کے مارے دل کے اندر رکھ لینا
کلیجے میں ہاتھ ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) دل میں گھر کرنا ۔ مقرب اور عزیز ہونا ۔ (۲) دولت پہ ہاتھ مارنا ۔ (۳) دل دُکھانا ۔ تکلیف دینا ۔
کلیجی ۔ (کَ ۔ لِی ۔ جی) [ھ ۔ ا ۔ مث] بکرے وغیرہ کا کلیجا جس میں جگر ، دل پھیپھڑا ، تلی وغیرہ شامل ہے ۔
کُلیچہ ۔ (کُ ۔ لی ۔ چَہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] دیکھیے کُلچا ۔
کَلید ۔ (کَ ۔ لید) [ف ۔ ا ۔ مث] چابی ۔ کُنجی (بکسرِ اوّل بھی صحیح ہے)
کِلیر ۔ ((Clear)) (کِ ۔ لِی ۔ یَر) [انگ ۔ صفت] (۱) صاف ۔ شفاف ۔ (۲) ظاہر ۔ واضح ۔ صریح ۔ ہویدا ۔ (۳) کھُلا ۔ بے روک ۔ صاف (۴) بے باک ۔ پاک ۔
کلیرنگ سیل ۔ ((Clearing Sale)) ۔ (کِلی ۔ ئی ۔ رِنگ سیل) [انگ ۔ ا ۔ مث] ۔ دُکان کا موجودہ مال ختم کرنے کے لیے سستے داموں فروخت ۔
کَلیسا ۔ (کَ ۔ لی ۔ سا) [یو ۔ ا ۔ مذ] گرجا ۔ قوم ترسا کا معبد ۔
کَلیسائی ۔ (کَ ۔ لی ۔ سا ۔ ای) [یو ۔ صفت] منسوب بہ کلیسا ۔
کِلیسیا ۔ (کَ ۔ لِیس ۔ یا) [یو ۔ ا ۔ مذ] عیسائیوں کی ایک جماعت جو حضرت مریمؑ کے بُت کو پوجتی ہے ۔
کلیش ۔ (کَ ۔ لیش) [س ۔ ا ۔ مذ] (۱) دُکھ ۔ تکلیف ۔ درد ۔ سختی ۔ مصیبت ۔ (۲) جھگڑا ۔ فساد ۔ لڑائی ۔ دنگا ۔
کلیگڑا ۔ (کلی ۔ گڑا) [ق ۔ ا ۔ مذ] تربوز
کَلیل ۔ (کَ ۔ لیل) [ھ ۔ ا ۔ مث] چوپایوں کا خوشی میں اُچھلنا ۔ کودنا ۔
کلیل میں غلیل لگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) خوشی کی حالت میں دفعۃً رنجش پیدا ہونا ۔ رنگ میں بھنگ پڑنا ۔
کَلیل ۔ (کَ ۔ لیل) [ف ۔ صفت] (۱) کُند ۔ سُست (۲) تھکا ہُوا ۔ (۳) گُونگا ۔
کَلیم ۔ (کَ ۔ لیم) [ع ۔ صفت] (۱) بات کرنے والا ۔ ہم سخن ۔ (۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب ۔
کلیم اللہ ۔ (ع ۔ صفت) خدا سے کلام کرنے والا ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب ۔
کِلیم ۔ ((Claim)) ۔ (کِ ۔ لیم) [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) حق ۔ دعویٰ ۔ مطالبہ ۔ (۲) استغاثہ ۔ نالش ۔
کلینر ۔ (کلی ۔ نَر) (انگ ۔ صفت) صاف کرنے والا ۔ (۲) لاری کے ڈرائیور کا مددگار ۔
کلینک ۔ ((Clinic)) (کَ ۔ لِی ۔ نِک) [انگ ۔ ا ۔ مذ] صحت گاہ ۔ شفاخانہ ۔
کُلیہ ۔ (کُل ۔ یَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] گُردہ ۔ ایک اندرونی عضو ۔
کُلیہ ۔ (کُل ۔ لِی ۔ یَہ) ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) جُزئیہ کی ضد ۔ عام قاعدہ ۔ (۲) کالج ۔ (۳) یونیورسٹی ۔ (۴) ہمگی ۔ تمام پن ۔ (۵) تمام و کمال ۔ سب کا سب ۔

ک ۔ م

کم ۔ (ف ۔ صفت) تھوڑا ۔ ذرا سا ۔ خفیف ۔ قلیل ۔ (۲) ادنیٰ ۔ گھٹیا ۔
کم آزار ۔ (ف ۔ صفت) تھوڑی تکلیف دینے والا ۔
کم اختلاطی ۔ (ف ۔ صفت) ملنساری کی نقیض ۔ الگ الگ رہنا ۔
کم از کم ۔ (ف ۔ صفت) کم سے کم ۔ بہت کم ۔ تھوڑے سے تھوڑا ۔
کم اصل ۔ (ف ۔ ع ۔ ا ۔ صفت) (۱) نیچ ذات کا ۔ کمینہ ۔ ذلیل ۔ (۲) نالائق ۔
کم اصل سے وفا نہیں ۔ (ا ۔ مقولہ) کمینے سے وفاداری کی امید نہ رکھنی چاہیے ۔
کم اوقات ۔ (ف ۔ ع ۔ صفت) کم حیثیت ۔ بے حیثیت ۔
کم بخت ۔ (ف ۔ صفت) بدبخت ۔ بدنصیب ۔ ابھاگی ۔
کم بخت گئے ہاٹ ۔ ترازو ملے نہ باٹ ۔ (ا ۔ مثل) بدنصیب دُکان سے سودا لینے جاتے تو ترازو اور باٹ نہیں ملتے ۔ نہایت بدنصیبی کے اظہار پہ بولتے ہیں ۔
کم بختی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) بدبختی ۔ بدقسمتی ۔ (۲) بدشگونی ۔ بدفالی ۔ (۳) مصیبت ۔ بُرے دن ۔
کم بختی آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) شامت آنا ۔ بُرے دن آنا ۔ مصیبت پڑنا ۔ آفت نازل ہونا ۔
کم بختی جب آئے اُونٹ چڑھے کو کُتا کاٹے ۔ (ا ۔ مثل) بدنصیبی میں چاہے لاکھ احتیاط کرو ، ہونے والی بات ہو کر رہتی ہے ۔
کم بختی کا مارا ۔ (ا ۔ مذ) بدنصیبی کا مارا ہُوا ۔ بدنصیب ۔
کم بختی کے دن ۔ (ا ۔ مذ) بُرے دن ۔ ایامِ نحوست ۔
کم بختی لے تو نہیں گھیرا ۔ کم بختی تو نہیں آئی ۔ (ا ۔ مثل) تمہاری شامت آگئی ہے ۔ ؟ پٹنے کو جی چاہتا ۔
کم بضاعت ۔ (ف ۔ ع ۔ صفت) کم حیثیت ۔ ٹُٹ پُونجیا ۔
کم بین ۔ (ف ۔ صفت) پست حوصلہ ۔ (۲) اندھا ۔ نابینا ۔
کم پایہ ۔ (ف ۔ صفت) کم رتبہ ۔ کمینہ ۔
کم پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جتنی ضرورت ہو اس سے کم پڑنا ۔ تھڑ جانا ۔
کم تر ۔ (ف ۔ صفت) بہت کم ۔ بہت تھوڑا ۔ (۲) نہایت ادنیٰ ۔
کم ترین ۔ (ف ۔ صفت) (۱) بہت ہی کم ۔ (۲) خاکسار ۔ ناچیز ۔ عرضیوں ، درخواستوں میں یہ لفظ فدوی یا خاکسار کی جگہ "میں" کے معنی میں مستعمل ہے ۔
کم توجہی ۔ (ف ۔ ع ۔ ا ۔ مث) بے پروائی ۔ غفلت ۔
کم حوصلگی ۔ (ف ۔ ع ۔ ا ۔ مث) بے ہمتی ۔ تھڑدلی ۔
کم حوصلہ ۔ (ف ۔ ع ۔ صفت) کم ظرف ۔ اوچھا ۔ تھڑدلا ۔ کم ہمت ۔
کم حیثیت ۔ (ف ۔ صفت) (۱) ٹٹ پونجیا ۔ کم بضاعت ۔ کم سرمایہ ۔ تھوڑی سی پونجی والا ۔ (۲) کمینہ ۔ سفلہ ۔ ذلیل ۔ (۳) تھڑدلا ۔ اوچھا ۔
کم خرچ ۔ (ا ۔ صفت) (۱) کفایت شعار ۔ جُزرس ۔ (۲) کنجوس ۔ تنگدل ۔
کم خرچ بالا نشین ۔ (ف ۔ مثل) (۱) قیمت میں کم اور پائیداری میں

زیادہ ۔ (۲) تھوڑے داموں میں بڑا کام نکالنے والی ۔
کم خوابی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) نیند نہ آنے کا مرض ۔
کم خور ۔ کم خوراک ۔ (ف ۔ صف) تھوڑا کھانے والا ۔
کم دِلا ۔ (ف ۔ صف) (۱) بُزدل ۔ ڈرپوک ۔ (۲) کنجوس ۔
کم ذات ۔ (ف ۔ صف) رذیل ۔ کمینہ ۔ نیچ ذات ۔
کم رَو ۔ (ف ۔ صف) سُست رفتار ۔
کم رُو ۔ (ف ۔ صف) بدصُورت ۔
کم زُبان ۔ (ف ۔ صف) کم بولنے والا ۔
کم زور ۔ (ف ۔ صف) (۱) ناتواں ۔ ناطاقت ۔ (۲) ہلکا ۔
کمزور مار کھانے کی نشانی ۔ (ا ۔ مثل) زیر دست ہمیشہ دبا رہتا ہے ۔
کمزوری ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) ضعف ۔ ناطاقتی ۔ نقاہت ۔
کم سال ۔ (ف ۔ صف) کم عمر ۔ تھوڑی عمر کا ۔
کم سخن ۔ (ف ۔ صف) کم بولنے والا ۔ چُپ ۔ کم گو ۔
کم سخنی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) کم گوئی ۔ تھوڑا بولنا ۔
کم سِن ۔ (ف ۔ صف) چھوٹی عمر کا ۔
کم سُننا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) توجہ نہ کرنا ۔ خیال میں نہ لانا ۔ (۲) اُونچا سُننا ۔ کسی قدر بہرا ہونا ۔
کم سِنی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) بچپن ۔ خُرد سالی ۔ طفولیت ۔
کم سواد ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) کم فہم ۔ ناقص العقل ۔
کم سے کم ۔ (ا ۔ صف) دیکھیے ۔ کم از کم ۔
کم طالعی ۔ (ف ۔ صف) بدنصیبی ۔ کم نصیبی ۔
کم ظرف ۔ (ف ۔ صف) (۱) کم حوصلہ ۔ اوچھا ۔ تھڑ دِلا ۔ (۲) کمینہ ۔ سفلہ ۔ عالی ظرف کا نقیض ۔
کم ظرفی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) کم حوصلگی ۔ (۲) کمینہ پن ۔ رذالت ۔ اوچھاپن ۔
کم عقل ۔ (ف ۔ صف) بے وقوف ۔ نادان ۔ کم فہم ۔ مُورکھ ۔
کم عقلی ۔ (ف ۔ صف) بے عقلی ۔ نادانی ۔ کم فہمی ۔ ناسمجھی ۔
کم عُمر ۔ (ف ۔ صف) دیکھیے کم سِن ۔
کم عیار ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) وہ روپیہ جو کم قیمت پر چلے ۔ غیر معیاری ۔ کھوٹا ۔
کم فرصتی ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) بہت مصروف ہونا ۔ عدم فرصت ۔
کم فہم ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) نادان ۔ ناسمجھ ۔
کم فہمی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) نادانی ۔ ناسمجھی ۔
کم قدر ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) بے وقعت ۔ بے قدر ۔
کم قسمتی ۔ (ف ۔ ع ۔ ا ۔ مث) کم نصیبی ۔ بدقسمتی ۔
کم قیمت ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) سستا ۔ ارزاں ۔ نرخ میں کم ۔
کم کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) گھٹانا ۔ (۲) وضع کرنا ۔ (۳) سُست کرنا ۔ (۴) مختصر بنانا ۔ اختصار کرنا ۔
کم کم ۔ (ف ۔ صف) (۱) تھوڑا تھوڑا ۔ (۲) کبھی کبھی ۔ (۳) آہستہ آہستہ ۔

بتدریج ۔
کم کھائیے غم نہ کھائیے ۔ (ا ۔ مثل) کم کھانے سے آدمی نہیں مرتا لیکن غم کھانے اور فکر کرنے سے آدمی تباہ و برباد ہو جاتا ہے ۔
کم گُفتار ۔ کم گو ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) دیکھیے کم سخن ۔
کم گُفتاری (گوئی) ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) کم سخنی ۔ خاموشی ۔ چُپ ۔
کم مایگی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) بے حیثیت ہونا ۔ بے بضاعتی ۔
کم مایہ ۔ (ف ۔ صف) تھوڑی پُونجی والا ۔
کم محنت ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) کام چور ۔ محنت مشقت سے دِل چُرانے والا ۔
کم نصیب ۔ دیکھیے کم بخت ۔
کم نظر (نگاہ) ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) کوتاہ نظر ۔ وہ شخص جسے کم دکھائی دیتا ہو ۔
کم و بیش ۔ (ف ۔ صف) تھوڑا بہت ۔ تقریباً لگ بھگ ۔
کم ہمّت ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) کم حوصلہ ۔ بُزدل ۔ ڈرپوک ۔ کام چور ۔
کم ہمّتی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) بُزدلی ۔ کم حوصلگی ۔ کام چوری ۔
کم ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) تھوڑا ہونا ۔ گھٹنا ۔ (۲) کسر رہنا ۔
کم یاب ۔ (ف ۔ صف) (۱) کم ملنے والا ۔ (۲) نادر ۔ نایاب ۔
کم یابی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) ناپیدگی ۔ نایابی ۔ قِلّت ۔
کَما ۔ (کَ ۔ ما) [ع ۔ تابع فعل] جیسا ۔ جس ۔ قدر ۔
کَماحَقّہٗ ۔ (ع ۔ تابع فعل) بخوبی ۔ ٹھیک ٹھاک ۔ بخوبی ۔ جیسا اس کا حق ہے ۔
کَماہیَ ۔ (ع ۔ تابع فعل) جیسا کہ وہ ہے ۔ پُورا ۔ کامل ۔
کَماینبغی ۔ (ع ۔ تابع فعل) جیسا کہ چاہیے ۔ حسبِ اطمینان ۔ بخوبی ۔
کُماج ۔ کُماچ ۔ (کُ ۔ ماج ۔ کُ ۔ ماچ) [ت ۔ ا ۔ مث] وہ روٹی جو کہیں سے پتلی اور کہیں سے موٹی ہو ۔ (۲) [مجازاً] موٹی اور گول چیز ۔ (۳) لکڑی کا گول ٹکڑا جو چوب خیمہ کے اُوپر رہتا ہے ۔
کَماچہ ۔ (کَ ۔ ما ۔ چہ) [ق ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کی روٹی ۔
کُمار ۔ (کُ ۔ مار) [س ۔ ا ۔ مذ] (۱) کنوارہ ۔ بن بیاہا (۲) شہزادہ ۔ کنور ۔ راجا کا بیٹا ۔ (۳) فرزند ۔ پسر ۔
کُماری ۔ (کُ ۔ ما ۔ ری) [س ۔ ا ۔ مث] (۱) کمار کی تانیث ۔ نوجوان لڑکی ۔ بن بیاہی لڑکی ۔ (۲) شہزادی ۔
کَما کھانا ۔ (کَ ۔ ما ۔ کھا ۔ نا) [ا ۔ محاورہ] محنت مزدوری سے پیٹ پالنا ۔
کَماکی ۔ (ق ۔ ا ۔ مؤنث) شال ۔
کَمال ۔ (کَ ۔ مال) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) پُورا ہونا ۔ (۲) ہُنر ۔ گُن ۔ لیاقت ۔ (۳) [اُر] عجیب کام ۔ انوکھی بات ۔ اچنبھا ۔ (۴) خُوبی ۔ عُمدگی ۔ (۵) صنعت ۔ کاریگری ۔ اُستادی ۔ (۶) کامل ۔ پُورا ۔ سارا سب ۔ کامل ۔ (۷) از حد ۔ نہایت ۔ ازبس ۔ بدرجہ غایت ۔ انتہا کا ۔ جمع : کمالات ۔

کمال پیدا کرنا - (ا - محاورہ) خُوبی پیدا کرنا - ہُنر پیدا کرنا -
کمال حاصل کرنا - (ا - محاورہ) (۱) کوئی ہُنر یا فن بہم پہنچانا - لیاقت یا قابلیت حاصل کرنا - (۲) کسی کام میں یدِطُولیٰ رکھنا - مہارت کامل بہم پہنچانا -
کمال درجے کا - (ا - صفت) انتہا - نہایت، کامل - پُورا -
کمال دکھانا - (ا - محاورہ) (۱) ہُنر یا کرتب دکھانا - گُن دکھانا - جوہر دکھانا - (۲) کرامت دکھانا - کرشمہ دکھانا -
کمال کا - (ا - صفت) بہت اچھا - عُمدہ - اعلیٰ - عجیب -
کمال کا بنا ہُوا - (ا - صفت) (۱) پُرفن - بڑا کرتبی - (۲) نہایت عیّار - آفت کا پرکالہ - (۳) فریبی - چالباز - (۴) نہایت ہوشیار
کمال کرنا - (ا - محاورہ) (۱) کوئی عجیب اور انوکھا کام کرنا - (۲) مبالغہ کرنا - (۳) دھوکا دینے میں کامل ہونا - (۴) کسی بات میں غالب آنا -
کمال کو پہنچنا - (ا - محاورہ) (۱) کسی بات میں کمال حاصل ہونا - (۲) پُورا ہونا - ختم ہونا -
کَمالا - (کَ - ما - لا) [اُر - ا - مذ] صلح کے ساتھ کُشتی کرنا - پہلوانوں کی جنگ زرگری - (پن) نورا کشتی -
کَمالات - (کَ - ما - لات) [ع - ا - مذ] کمال کی جمع -
کَمالت - (ق - ا - مث) کمال - انتہائے کمال -
کَمالِیّت - (کَ - ما - لِی - یَت) [ع - ا - مث] کمال -
کَمالینا - (کَ - ما - لے - نا) - (ا - محاورہ) (۱) دباغت کرلینا - چمڑے کو ملائم اور درست کرلینا - (۲) نوکری یا تجارت کے وسیلے سے روپیہ پیدا کرلینا - (۳) نجاست صاف کر دینا - (۴) کمزور کر دینا - نچوڑ لینا -
کَمان - (کَ - مان) [انگ - کمانڈ Command کا مورّد - ا - مث] (۱) حکم - (بولی، جس پر سپاہی قواعد کرتے ہیں) ہدایت (۲) سرداری - قیادت - امارت -
کمان افسر - (ا - مذ) کمانڈر - فوج کا سردار - کمانیر - سالارِ لشکر -
کمان بولی جانا - (ا - محاورہ) نوکری نکلنا - ڈیوٹی بتائی جانا -
کمان پر جانا - (ا - محاورہ) جنگی خدمت پر جانا - لڑائی پر جانا -
کُمان - (کُ - مان) [ف - ا - مث] (۱) ایک خمدار آلہ جس سے تیر چلاتے ہیں - قوس - دھنک - (۲) دائرے کا کوئی حصّہ (۳) خمیدہ - کُبڑا - جُھکا ہُوا - لچکدار
کمان ابرُو - (ف - صفت) (۱) کمان جیسی ابروؤں والا - (۲) (مجازاً) معشوق -
کمان بردار - (ف - ا - مذ) کمان اُٹھا کر چلنے والا - کمان دار - تیرانداز سپاہی -
کمان پُشت - (ف - ا - صفت) کُبڑا -
کمان تاننا - (ا - محاورہ) کمان چڑھانا - کمان کھینچنا -
کمان چڑھنا - (ا - محاورہ) باقبال ہونا - ڈنکا بجنا - دَمدَد دور ہونا - غلبہ ہونا -
کمان دار - (ف - صفت) (۱) دیکھیے کمان بردار - (۲) محراب دار - قوس نما -
کمانِ رُستم - (ا - مث) قوس قزح -
کمان زِہ کرنا - (ا - محاورہ) کمان پر چلّہ چڑھانا -
کمان سے نکلا تیر اور مُنہ سے نکلی بات پھر نہیں آتی - (ا - مثل) بہت سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہیے -
کمان کش - (ف - صفت) کمان کھینچنے والا - تیرانداز -
کمان گر - (۱) کمان بنانے والا - کمان ساز - کمنگر - (۲) ہاتھ پاؤں کی ہڈیوں کو جوڑنے اور باندھنے والا -
کمان گری - (۱) کمانوں کے بنانے کا کام یا پیشہ - (۲) ہڈیوں کے جوڑنے یا باندھنے کا ہُنر -
کمان میں ہونا - (ا - محاورہ) زیرِ حکم ہونا - تابع ہونا -
کَمانا - (کَ - ما - نا) [ا - مص] (۱) روپیہ حاصل کرنا - (۲) لوہے کی سختی دُور کرنا - (۳) چمڑا صاف کرنا - (۴) ٹٹّی صاف کرنا - (۵) پیشہ کرنا - (۶) بُرا کام کرکے روپیہ حاصل کرنا - (۷) ارتکاب کرنا - ذمے لینا - (۸) زمین کو زرخیز بنانا - (۹) کمزور کرنا - (۱۰) کم کرنا - گھٹانا -
کُمانچہ - (کُ - مان - چہ) [ف - ا - مذ] کمان کی تصغیر - چھوٹی کمان - (۲) دھنکی جس سے رُوئی دھنتے ہیں - (۳) ایک قسم کی سارنگی - چِکارا - (۴) [مجازاً] طاقچہ - محرابدار چھت - فولاد کی کمانی -
کَمانڈ - (Command) [انگ - ا - مذ] دیکھیے کمان -
کمانڈر - (Commander) (کَ - ماں - ڈر) [انگ - ا - مذ] فوج کا بڑا افسر - سالارِ لشکر -
کمانڈر انچیف - (Commander-in-Chief) [انگ - ا - مذ] امیرِ فوج - سپہ سالارِ اعظم - جنگی لاٹ
کَمانڈنٹ - (Commandant) (کَ - ماں - ڈَنٹ) [انگ - ا - مذ] کمیدان - فوجی سردار - جنگی حاکم -
کمانڈو - (Commando) [انگ - ا - مذ] چھاپا مار سپاہی -
کمانہ - (ف - ا - مذ) بڑھئی کی کمان جس سے وہ برما چلاتا ہے -
کمانی - (کَ - ما - نی) - (ا - ا - مث) وہ خمیدہ اور لچکدار لوہے کی قوس یا حلقہ وغیرہ جو اکثر گاڑیوں - گھڑیوں اور کرسیوں وغیرہ میں لگاتے ہیں -
کمانی نہ پہیا گاڑی جوت میرے بھیّا - (ا - مثل) غربت میں شیخی -
کمانے کو بھیڑ - کھانے کو شیر - (ا - مثل) مجہول اور نکمّے آدمی کے لیے بولتے ہیں -
کَماؤ - (کَ - ما - اُو) [ا - صفت] (۱) روپیہ کمانے والا (مذکر) (۲) محنتی - مزدور - (۳) خاوند - مالک - شوہر -
کماؤ آئے ڈرتا، نکھٹو آئے لڑتا - (ا - مثل) نکھٹو اور نکما گھر والوں پر اپنا ناجائز رُعب ڈالتا ہے - اور کماؤ بے چارہ خاموشی سے

گزارہ کر لیتا ہے۔

کماؤ پُوت۔ (ا۔ مذ) کمائی کرنے والا بیٹا۔

کماؤ خصم کس نے نہیں چاہا۔ (ا۔ مثل) جس شخص سے کوئی فائدہ ہو اسے ہر ایک چاہتا ہے۔

کماؤ دھن۔ (ا۔ مذ) بیٹا۔ فرزند۔ (۲) بھاڑے کا ٹٹو۔ کرائے کی گاڑی۔ (۳) نوچی جو لڑکی فاحشہ اور طوائفوں نے پالی ہو تاکہ اس سے پیشہ کرا کے اس کی کمائی کھائی جا سکے۔

کمائی۔ (کَ۔ ما۔ ای) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) آمدنی۔ پیدا۔ یافت۔ (۲) نفع۔ فائدہ۔ (۳) کام۔ مزدوری۔

کمائیں میاں خان خاناں، اُڑائیں میاں فہیم۔ کماوے ٹوپی والا اُڑائے دھوتی والا۔ (ا۔ مثل) کوئی کمائے کوئی لُٹائے۔ دوسرے کے مال پر گلچھرے اُڑانے والے کی نسبت بولتے ہیں۔

کَمبَل۔ (کَم۔ بَل) [اُر۔ ا۔ مذ] ایک قسم کی موٹی اُونی لوئی۔

کمبل اوڑھنے سے فقیر نہیں ہوتا۔ (ا۔ مثل) فقیری نیکی اور صاف باطنی سے حاصل ہوتی ہے صرف گودڑی پہننے پر موقوف نہیں۔

کمبل پوش۔ (ا۔ مذ) وہ درویش جو ہمیشہ کمبل ہی اوڑھے یا پہنے رہے۔

کمبل نے پکڑ لیا۔ (ا۔ مثل) اس موقع پہ بولتے ہیں جب کوئی شخص کسی سے جان چھڑانا چاہے مگر وہ اس کا پیچھا نہ چھوڑے۔

کمبوہ۔ (کَم۔ بوہ) [ہ۔ ا۔ مذ] ایک قوم۔

کُمبھ۔ (س۔ ا۔ مذ) (۱) گھڑا۔ مٹکا۔ (۲) ہاتھی کا سر مستک۔ (۳) گیارہواں آسمانی بُرج۔ دلو۔ (۴) ہر دوار کا میلہ جو بارہویں برس ہوتا ہے۔

کَمپا۔ (کَم۔ پا) [ہ۔ ا۔ مذ] لاسہ لگی ہوئی لمبی چھڑی یا بانس جس سے پرندوں کو پکڑتے ہیں۔

کمپا لگانا (مارنا) [ا۔ محاورہ] (۱) لاسہ کے ذریعے سے جانور کو پکڑنا۔ (۲) کسی کو قابو میں لانا۔ داؤں لگانا۔

کمپارٹمنٹ۔ (Compartment) (کَم۔ پارٹ۔ مَنٹ) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) کمرہ۔ حجرہ۔ (۲) درجہ۔ ڈبا۔

کمپاس۔ (Compass) (کَم۔ پاس) [انگ۔ ا۔ مث] (۱) قطب نما۔ قبلہ نما۔ (۲) پُرکار۔ (۳) حدود دائرہ۔ رقبہ۔ (۴) پیمائش کا آلہ جس سے زمین ناپتے ہیں۔

کمپاؤنڈ۔ (Compound) (کَم۔ پا۔ وَنڈ) [انگ۔ ا۔ مذ] احاطہ۔ مکان۔ (۲) مرکب۔

کمپاؤنڈر۔ (Compounder) (کَم۔ پا۔ وَن۔ ڈَر) [انگ۔ ا۔ مذ] دواساز۔ ڈاکٹر کا ماتحت اور مددگار۔

کمپٹیشن۔ (Competition) (کَم۔ پی۔ ٹی۔ شَن) [انگ۔ ا۔ مذ] مقابلہ (امتحان یا تجارت میں) رقابت۔ مسابقت۔

کمپنی۔ (Company) (کَم۔ پَ۔ نی) [انگ۔ ا۔ مث] (۱) کارخانے کے شرکا جن کا نام ظاہر نہ کیا جائے۔ (۲) ٹولی۔ منڈلی۔ دنگلے بجانے والوں کی۔ (۳) فوجی دستہ (جو بالعموم کپتان کے ماتحت ہوتا ہے)

کمپنی کا راج۔ (ا۔ مذ) ۱۸۵۷ء کی بغاوت سے پہلے برصغیر پر ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت۔

کمپنی کمانڈر (Company Commander) فوجی دستے کا قائد

کمپنی مارک۔ (Company Mark) مخصوص علامت جو کسی کمپنی نے تجویز کر رکھی ہو۔

کَمپو۔ (کَم۔ پُو) [اُر۔ ا۔ مذ] (۱) کیمپ۔ لشکر گاہ۔ چھاؤنی۔ (۲) ڈیرے۔ خیمے (۳) فوج۔ لشکر۔ سپاہ۔ (۴) فوج جو ایک جنرل کے ماتحت ہو۔

کمپوزنگ (Composing) (کَم۔ پو۔ زِنگ) [انگ۔ ا۔ مذ] ٹائپ کے حرفوں کو جوڑنا۔ ملانا۔ مرتب کرنا۔

کمپوزنگ سٹک۔ (Composing Stick) وہ قالب یا سانچہ جس میں ٹائپ کے حروف جوڑ کر رکھے جاتے ہیں۔

کمپوزیٹر (Compositor) (کَم۔ پو۔ زی۔ ٹَر) [انگ۔ ا۔ مذ] ٹائپ کے حروف جوڑنے یا ملانے والا۔

کمپونڈ۔ (Compound) [کَم۔ پَونڈ] [انگ۔ ا۔ مذ] گھیر۔ احاطہ۔

کمتائی۔ (کَم۔ تا۔ ای) [اُر۔ ا۔ مث] (ق) کمی۔ قلت۔ توڑ۔

کمتی۔ (کَم۔ تی) [اُر۔ صف] کسی چیز میں گھٹا ہوا۔

کمٹھا۔ (کَم۔ ٹھا) [اُر۔ ا۔ مذ] بانس کی کمان۔

کمخواب۔ (کَم۔ خاب) [ف۔ ا۔ مث] ایک قسم کا ریشمی کپڑا جو زری کی تاروں کی آمیزش سے بُنا جاتا ہے۔ زربفت۔

کُمڈرا۔ (کُم۔ ڈا) [ہ۔ ا۔ مذ] گول کدّو۔

کمر۔ (کَ۔ مَر) [ف۔ ا۔ مث] (۱) جسم کا درمیانی حصہ۔ (۲) پیٹھ۔ پشت۔ (۳) وسط۔ بیچ کا حصہ۔ (۴) پٹکا۔ پیٹی۔ پرتلا۔ (۵) فوج کا پہلو۔ (۶) [مجازاً] ہمت۔ ڈھارس۔

کمر اکڑ جانا۔ (ا۔ محاورہ) کمر کی لچک جاتی رہنا۔

کمر اکھڑ جانا۔ (ا۔ محاورہ) کمر کی ہڈی ٹوٹ جانا۔

کمر باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کمر سے دوپٹا یا پٹکا کسنا۔ (۲) مستعد ہونا۔ تیار ہونا۔ (۳) ارادہ کرنا۔ (۴) سفر کو آمادہ ہونا۔ چلنے کو تیار ہونا۔

کمر بستر سے نہ لگنا۔ (ا۔ محاورہ) تڑپنا۔ بے تاب ہونا۔ بے چین ہونا۔

کمر بستہ۔ (ف۔ صف) موجود۔ حاضر۔ آمادہ (۲) ہتھیار بند۔ مسلح۔ (۳) نوکر۔ خدمت گار۔

کمر بستہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) آمادہ ہونا۔ تیار ہونا۔ مستعد ہونا۔

کمر بند۔ (ف۔ صف) کمر کے باندھنے کا دوپٹہ۔ (۲) آزار بند۔ (۳) مستعد۔ تیار۔

کمر پٹا۔ کمر میں پہننے کا زیور۔ (ق)

کمر پکڑ کے اُٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) بڑھاپے یا کمزوری کے سبب کمر تھام کر کھڑا ہونا۔ بوڑھا ہونا۔

کمر پکڑنا۔ (ا۔ محاورہ) سہارا دینا۔ حمایت کرنا۔

کمر پیچ۔ (ا۔ مذ) کہاروں کی اصطلاح۔ موڑ۔

کمر تکیہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) کمر کے نیچے رکھنے کا تکیہ۔

کمر توڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کمر شکستہ کر دینا۔ (۲) نااُمید کرنا۔ ہمت توڑنا۔ (۳) عاجز کر دینا۔ کمزور اور ناتواں کر دینا۔
کمر تھامنا۔ (ا۔محاورہ) مدد کرنا۔ سہارا دینا۔
کمر ٹوٹا۔ (ا۔محاورہ) کُبڑا۔ خمیدہ پُشت۔ سُست۔ کاہل
کمر ٹوٹ جانا۔ (ا۔محاورہ) کمر ٹوٹنا۔ کمر شکستہ ہو جانا۔ (۲) مایوس ہو جانا۔ ہمت ٹوٹ جانا۔ (۳) بے یار و مددگار ہو جانا۔ (۴) اولاد یا بھائی بند کا مر جانا۔ (۵) سخت صدمہ گزرنا۔
کمر ٹوٹ گئی۔ (ا۔مث) ہمت جاتی رہی۔ مایوسی ہو گئی۔
کمر ٹھونکنا۔ (ا۔محاورہ) پیٹھ ٹھونکنا۔ تھپکنا۔ تعریف کرنا۔ شاباش دینا۔ سراہنا۔
کمر جھکنا۔ (ا۔محاورہ) کُبڑا ہو جانا۔ نہایت بوڑھا اور کمزور ہو جانا۔
کمر چُست باندھنا۔ (ا۔محاورہ) کمر کس کر باندھنا۔ کسی کام کا پُختہ ارادہ کرنا۔
کمر دوال (دیوال)۔ (ا۔مذ) (۱) کمر باندھنے کا تسمہ۔ (۲) چمڑے کا تنگ۔
کمر رہ جانا۔ (ا۔محاورہ) کمر تھک جانا۔ مفلوج ہو جانا۔ دھڑکا۔ بے حس و حرکت ہو جانا۔
کمر سال۔ (ہ۔ا۔مذ) کمر پٹہ۔ کمر میں پہننے کا زیور [ق]
کمر سیدھی کرنا۔ (ا۔محاورہ) آرام کرنا۔ لیٹنا۔ (۲) (مجاز) کھانا کھا کر کسی قدر سو جانا۔
کمر شکستہ۔ (ف۔صف) بے یار و مددگار۔
کمر کا بل کھانا۔ (ا۔محاورہ) کمر لچکنا۔ چلنے میں نزاکت سے کمر کا پیچ و تاب کھانا۔
کمر کا ڈھیلا۔ (ا۔صف) نامرد۔ خصی۔ ہیجڑا۔
کمر کا مضبوط۔ (ا۔صف) (۱) پُوری قوت باہ والا۔ (۲) طاقت ور۔ شہ زور۔
کمر کرنا۔ (ا۔محاورہ)۔ (۱) کبوتر کا اُڑنے میں قلابازیاں کھانا۔ (۲) گھوڑے کا کمر کو اس طرح اُچھالنا کہ سوار کو گرنے کا اندیشہ ہو۔ (۳) پہلوانوں کا کمر کو داؤں کرنا۔
کمر کس کر باندھنا۔ (ا۔محاورہ) کسی کام کے کرنے کا مصمم اور پختہ ارادہ کرنا۔
کمر کسنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) تیار ہونا۔ (۲) پکا ارادہ کرنا۔ (۳) کسی کام پہ مستعد ہونا۔
کمر کشائی۔ (ف۔ا۔مث) کمر کھولنا۔ پیٹی اُتار کر رکھنا۔ سپاہیوں کا اپنے ہتھیاروں کا کمر سے کھولنا۔
کمر کمر۔ (ا۔تابع فعل) کمر تک۔ کمر کے برابر۔
کمر کوٹ۔ (ا۔مذ) کمر کے برابر فصیل۔ سینہ پناہ۔ چھوٹی دیوار۔
کمر کوٹھا۔ (ا۔مذ) شہتیر یا کڑی کا وہ حصہ جو دیوار سے باہر کے رُخ نکلا ہوتا ہے۔
کمر کوہ۔ (ف۔ا۔مث) پہاڑ کا بیچ کا حصہ۔ میانِ کوہ۔
کمر کھول کر بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کسی کام سے فارغ ہو کر بیٹھنا۔ (۲) کوشش سے باز آنا۔ (۳) پیٹی کھول دینا۔ (۴) خانہ نشین ہونا۔
کمر کھولنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پٹکا کھولنا۔ ہتھیار کھولنا۔ (۲) کوشش سے باز آنا۔ (۳) کسی کام سے فارغ ہونا۔ (۴) آرام لینا۔ دم لینا۔ ارادہ فسخ کرنا۔
کمر لچکانا۔ (ا۔محاورہ) کمر مٹکانا۔ کمر کو جنبش دینا۔ بل دینا۔
کمر لگنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) چوپائے کی پیٹھ زخمی ہونا۔ (۲) چارپائی یا بستر پہ پڑے پڑے کمر میں زخم ہو جانا۔
کمر مار کر چلنا۔ (ا۔محاورہ) گھوڑے کا بوجھ کے سبب سے کمر جھکا کر چلنا۔
کمر مارنا۔ (ا۔محاورہ) فوج کے بیچ کے حصہ پہ حملہ کرنا۔ (۲) پہلو کے رُخ ضرب لگانا۔ (۳) ترچھا یا آڑا وار کرنا۔
کمر میں توشہ راہ کا بھروسہ۔ (ا۔مثل) (۱) کھانا ساتھ ہو تو منزل اطمینان سے طے ہو جاتی ہے۔ (۲) مالدار کو سفر میں بھی تسلی ہوتی ہے۔
کمر میں لچک آنا۔ (ا۔محاورہ) کمر میں دھچکا لگنا۔ کمر کا جھٹکا کھانا۔ کمر میں ضرب آنا۔
کمر ہلانا۔ (ا۔محاورہ) کمر کو حرکت دینا۔
کمر ہمت باندھنا۔ (ا۔محاورہ) مستعد ہونا۔ ہمت باندھنا۔
کمرا۔ (کَم۔را) [پر۔ا۔مذ] (۱) حجرہ۔ کوٹھڑی۔ خلوت خانہ۔ (۲) کوٹھی کا ہر درجہ۔ (۳) ریل یا جہاز کا درجہ۔
کمرشیل۔ ((Commercial)) (کَ۔مَر۔شیَ۔اَل) [انگ۔صف] تجارتی۔ تجارت کا۔
کمرک۔ کمرکھ۔ (کَم۔رَک۔کَم۔رَکھ) [ہ۔ا۔مث] ایک تُرش پھل جس کی قدرتی طور پر چار پھانکیں ہوتی ہیں۔
کمرک۔ (انگریزی کیمرک) [ا۔صف] ایک قسم کا باریک کپڑا۔
کمری۔ (کَم۔ری) [ف۔ا۔مث] جُھک کر چلنے والا گھوڑا۔ کمزور گھوڑا۔ (۲) ایک قسم کی جاکٹ۔ مرزائی۔ [اُر۔ا۔مث] نیمہ۔
کمشریٹ (Commissariat) (کَم۔سَ۔ریٹ) [انگ۔ا۔مذ و مث] سپاہیوں کی رسد رسانی کا محکمہ۔ رسد رسانی کے افسر کا دفتر۔
کمشنر۔ (Commissioner) (کَ۔مِش۔نَر) [انگ۔ا۔مذ] کئی ضلعوں کا حاکم۔ قسمت کا حاکم۔
کمشنری۔ (کَ۔مِش۔نَ۔ری) [ار۔ا۔مث] (۱) قسمت۔ کئی ضلعوں کا حلقہ (۲) کمشنر کی کچہری۔ (۳) کمشنر کا عہدہ۔ (Commissionary)
کمک۔ (کُ۔مَک) [ف۔ا۔مث] (۱) مدد۔ حمایت۔ (۲) وہ فوج جو لڑائی میں مدد کے لیے بھیجی جائے۔ (یہ تُرکی لفظ کُومک کا مفرس ہے)
کمک پہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) کسی کا مددگار رہنا۔ معاون ہونا۔
کمک دینا۔ (ا۔محاورہ) سہارا دینا۔ مدد دینا۔ اعانت کرنا۔ حمایت کرنا۔
کُمکا۔ (کُم۔کا) [ق] پانی۔
کُنکنا۔ (کُم۔کُ۔ما) [ق۔صف] کنکنا۔ نیم گرم۔
کمل۔ (ق۔ا۔مذ) کنول۔
کمل۔ (کَم۔مَل) [اُر۔ا۔مذ] دیکھیے کمبل۔

کمل اوڑھنے سے فقیر نہیں ہوتا ۔ (ا ۔ مثل) بھیس بدلنے سے کمال پیدا نہیں ہوتا ۔

کملا ۔ (کَم ۔ لا) [س ۔ ا ۔ مث] (۱) لچھمی دیوی کا نام ۔ وشنو کی بیوی ۔ (۲) خوبصورت عورت ۔

کملا ۔ (کَم ۔ لا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کا زرد کیڑا جس کے جسم پر کثرت سے رُواں ہوتا ہے ۔ (۲) ایک قسم کی نارنگی ۔ (۳) پاگل ۔

کُملانا ۔ (کُم ۔ لا ۔ نا) [ھ ۔ مص] مُرجھانا ۔ طراوت نہ رہنا ۔ (۲) خشک ہونا ۔ سوکھنا ۔ (۳) دُبلا ہونا ۔ (۴) غمگین ہونا ۔

کَمَل بائی ۔ کَمَل باو ۔ (کَ ۔ مَل ۔ با ۔ ای ۔ کَ ۔ مَل ۔ با ۔ اُو) [ہ ۔ ا ۔ مذ] یرقان ایک بیماری جس میں آنکھیں زرد ہو جاتی ہیں ۔

کُملنا ۔ (کُ ۔ مَل ۔ نا) [ق ۔ مص] کملانا ۔

کَمَلی ۔ (کَم ۔ لی) [ار ۔ ا ۔ مؤنث] کمل کی تصغیر ۔ چھوٹا کمل ۔

کملی بچھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) سوگ یا ماتم کی علامت ظاہر کرنا کیونکہ جس شخص کا کوئی مر جائے اسے کریا کرم تک کملی بچھا کر بیٹھنا پڑتا ہے ۔

کملی جتنی بھیگے گی بھاری ہوگی ۔ (ا ۔ مثل) جتنا اسراف کرو گے یا جھگڑا بڑھاؤ گے زیرباری بڑھے گی ۔

کملی ڈالنا ۔ (کنایۃً) کسی کو فریب دے کر لوٹ لینا ۔

کملی میں مست (مگن) ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی کی پروا نہ ہونا ۔ مستغنی ہونا ۔

کَمَلَیٹ ۔ (کَم ۔ لَیٹ) [مہند ۔ ا ۔ مذ] دیکھیے کاملیٹ ۔

کمنٹری ۔ (Commentary) کَ ۔ مینٹ ۔ ری) [انگ ۔ ا ۔ مث] تفسیر ۔ شرح ۔ تبصرہ ۔

کَمنٹیٹر ۔ (Commentator) کَ ۔ مِن ۔ ٹے ۔ ٹر) [انگ ۔ ا ۔ مذ] شارح ۔ مفسّر ۔ حاشیہ نویس ۔ مبصّر ۔

کَمَند ۔ (کَ ۔ مَنْد) [ف ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کی چرمی رسّی جو کسی کی گردن یا منڈیر میں ڈال دیتے ہیں اور اس کے ذریعے سے گلا گھونٹنے یا دیوار پر چڑھنے میں مدد لیتے ہیں ۔ (۲) رسی کی سیڑھی جس سے چور مکان پر چڑھتے ہیں ۔ (۳) پھندا ۔ حلقہ ۔

کَمَنڈل ۔ (کَ ۔ مَن ۔ ڈَل) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) مٹی یا لکڑی کا پانی کا برتن جسے سادھو استعمال کرتے ہیں ۔ (۲) ٹونٹی والا برتن ۔

کَمَنگَر ۔ (کَ ۔ مَن ۔ گَر) [ار ۔ ا ۔ مذ] دیکھیے کمان گر ۔

کَمودِنی ۔ (کَ ۔ مو ۔ دِ ۔ نی) [ق ۔ ا ۔ مث] نیلوفر ۔

کموڈور ۔ (Commodore) (کَ ۔ مو ۔ ڈور) [انگ ۔ ا ۔ مذ] بحری فوج کا اعلیٰ عہدیدار جس کا درجہ امیرالبحر کے بعد ہوتا ہے ۔

کَمونی ۔ (کَ ۔ مو ۔ نی) [ف ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کی معجون جس کا جزوِ اعظم زیرہ ہے (کمون (زیرے) سے منسوب ۔

کُمھار ۔ (کُم ۔ ہار) [ھ ۔ ا ۔ مذ] مٹی کے برتن بنانے والا ۔ کوزہ ساز ۔

کمہار پر بس نہ چلا گدھیا کے کان اینٹھے ۔ (ا ۔ مثل) زبردست سے پیش نہ چلی تو غریب پر غصہ اتارا ۔

کمہار کا آوا ۔ (ا ۔ مذ) برتن پکانے کا پژاوہ

کمہار کا چاک ۔ (ا ۔ مذ) لکڑی کا گول مسطح ٹکڑا جس کو چکر دے کر کمہار برتن بناتا ہے ۔

کمہار کہنے سے گدھے پر نہیں چڑھتا ۔ (ا ۔ مثل) جب کوئی صرف اپنی ہی خوشی سے کام کرے اور لوگوں کے کہنے سُننے سے نہ کرے ۔ اس وقت یہ مثل بولی جاتی ہے ۔

کُمھارن ۔ کُمھاری ۔ (کُم ۔ ہا ۔ رَن ۔ کُم ۔ ہا ۔ ری) [ھ ۔ ا ۔ مث] کمہار کی جورو (۲) ایک قسم کی بھڑ ۔

کَمی ۔ (کَ ۔ می) (اُر ۔ ا ۔ مث) توڑا ۔ قلت ۔ نقصان ۔ خسارہ ۔ کوتاہی کسر ۔

کمی نہ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کوتاہی نہ کرنا ۔ کسر نہ چھوڑنا ۔ کوشش سے باز نہ رہنا ۔ ذرا نہ چوکنا ۔

کُمَیت ۔ (کُ ۔ مَیت) [ف ۔ ا ۔ مذ] سیاہی مائل ۔ سُرخ رنگ کا گھوڑا تیلیا ۔ سرنگ ۔

کَمِیّت ۔ (کَم ۔ مِی ۔ یت) [ع ۔ ا ۔ مث] مقدار ۔ مقدار اس چیز کی جو تولی ناپی یا گنی جائے ۔

کمیٹی ۔ (Committee) (کَ ۔ مے ۔ ٹی) [انگ ۔ ا ۔ مث] ذیلی مجلس یا جماعت جو کسی خاص مقصد کے لیے مقرر کی گئی ہو ۔

کمیٹی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) پنچایت کرنا ۔ باہم جمع ہو کر مشورہ کرنا ۔

کُمیدان ۔ (کُ ۔ مے ۔ دان) [ت ۔ ا ۔ مذ] کپتان کا نائب ۔

کَمیرا ۔ (کَ ۔ مے ۔ را) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) کسان کا ٹہلوا نوکر ۔ چاکر ۔ (۲) باغبان کے تحت کام کرنے والا مزدور ۔ (۳) مددگار ۔ معاون ۔

کمیسار ۔ (کَ ۔ مے ۔ سار) (Commissar) [انگ ۔ ا ۔ مذ] ناظر ۔ افسر محکمہ (روس میں)

کَمیشن ۔ (Commission) کَ ۔ مِ ۔ شَن) [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) جماعت ماہرین ۔ وہ جماعت جسے کوئی خاص کام کرنے کا اختیار یا حکم دیا گیا ہو ۔ (۲) پروانگی ۔ حکم ۔ ہدایت ۔ سندِ تقرر (۳) معاوضہ یا فیصدی رقم جو کسی کمیشن ایجنٹ یا آڑھتیے کو دی جائے ۔ دلّالی ۔ آڑھت ۔ دستوری ۔

کمیشن ایجنٹ ۔ (Commission Agent) [انگ ۔ ا ۔ مذ] دلّال ۔ آڑھتیا ۔

کمیشن بیٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی امر کی تحقیقات یا تصفیہ کے لیے کسی جماعت کا اجلاس ہونا ۔

کمیشنڈ ۔ (Commissioned) کَ ۔ مِی ۔ شَن ۔ نڈ) [انگ ۔ صف] (۱) سند یافتہ (فوجی افسر) (۲) کسی سرکاری جماعت (سول سروس وغیرہ) کا عہدہ دار ۔ کسی علاقہ یا محکمے کا اعلیٰ عہدہ دار ۔

کَمیلا ۔ (کَ ۔ می ۔ لا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] ایک سرخ رنگ کی دوا جو اکثر بچوں کو کرم شکم یا کھجلی والے زخموں کے دفعیہ کے لیے دیتے ہیں ۔

کَمیلا ۔ (کَ ۔ مے ۔ لا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] مذبح ۔ ذبح خانہ ۔

کَمین ۔ (کَ ۔ مِین) [ف ۔ صف ۔ وا ۔ مذ] (۱) نیچ ۔ کمینہ ۔ (۲) سفلہ ۔

اوچھا ۔ کم ظرف ۔ (۳) نالائق ۔ نابکار ۔ (۴) نوکر چاکر ۔ نیچ ذات کے لوگ ۔

کمِین ۔ (کَ ۔ مِینَ) [ع ۔ امث] گھات ۔ دشمن یا شکار کے لیے چھُپ کر بیٹھنا ۔ شب خون ۔

کمین گاہ ۔ (ف ۔ امث) گھات کی جگہ ۔ وہ جگہ جہاں چھُپ کر شکار یا دشمن کو ماریں ۔

کُمینڈ ۔ (کُ ۔ مینڈ) [ہ ۔ ا ۔ مذ] دغا ۔ فریب ۔ مکر ۔

کُمینڈیا ۔ (کُ ۔ مینڈ ۔ یا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] دغا باز ۔ فریبی ۔ مکّار ۔ چالباز ۔

کمینگی ۔ (کَ ۔ مِینَ ۔ گی) [ف ۔ ا ۔ مؤنث] اوچھاپن ۔ کم ظرفی ۔ سفلہ پن ۔ کمینہ پن ۔

کمینہ ۔ (کَ ۔ می ۔ نہَ) [ف ۔ صف] (۱) اوچھا ۔ سفلہ ۔ کم ظرف ۔ (۲) نیچ ذات کا ۔ کم اصل ۔

کمینہ پن ۔ (کَ ۔ مِیَ ۔ نہَ) [ا ۔ مذ] (۱) اوچھاپن ۔ رذالت ۔ کم ظرفی ۔ کمینگی ۔

کمینے سے خدا کام نہ ڈالے ۔ (ا ۔ مثل) بداصل اور کم ذات سے خُدا پالا نہ ڈالے ۔

کمیُون ۔ (Commune) (کم ۔ یُون) [انگ ۔ ا ۔ مذ] پرگنہ ۔ تعلقہ ۔ ملکی انتظام کا سب سے چھوٹا مرکز ۔

کمیونٹی ۔ (Community) (کم ۔ یُو ۔ ن ۔ ٹی) [انگ ۔ امث] (۱) ساجھا ۔ ملکیت مشترکہ ۔ (۲) طبقہ ۔ فرقہ ۔ گروہ ۔ (۳) بستی ۔ آبادی ۔ محلّہ ۔ برادری ۔

کمیونزم ۔ (Communism) دیکھیے اشتمالیت ۔ وہ معاشرتی نظریہ جس کے مطابق دولت آفرینی کے تمام ذرائع ، زمین ، بنک ، فیکٹری وغیرہ محنت کرنے والوں کی مشترکہ ملکیت ہوں اور ہر شخص کو بقدر محنت یا بقدر ضرورت اُجرت ملے ۔

کمیونسٹ (Communist) دیکھیے اشتراکی ۔ کمیونزم کے نظریہ پر عمل کرنے والا ۔

ک ۔ ن

کَن ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) ریزہ ۔ ذرہ ۔ ذرا سا ۔ (۲) اناج کا دانہ ۔ غلّہ ۔ (۳) شگوفہ ۔ غنچہ ۔ پھُول (۴) طاقت ۔ بل ۔ زور ۔ (۵) نیم ۔ آدھا ۔ کونہ ۔ گوشہ ۔ جیسے کن انکھیاں یعنی گوشۂ چشم ۔ (۶) کان (دق) (۷) نزدیک (دق) (۸) سے (دق) ۔

کن انکھیوں سے دیکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ترچھی نگاہ سے دیکھنا ۔ گوشۂ چشم سے دیکھنا ۔ آنکھ چُرا کر دیکھنا ۔ نیچی نظر سے دیکھنا ۔ نظر بچا کر دیکھنا ۔

کن بٹائی ۔ (ہ ۔ امث) فصل کو چند حصّہ داروں میں نسبتہً تقسیم کرنا ۔

کَن پھٹا ۔ (ا ۔ مذ) وہ شخص جس کے کان پھٹے ہوئے ہوں ۔

کَن پھُول ۔ (ا ۔ مذ) کرن پھول ۔

کَن پھیڑ ۔ (ا ۔ مذ) وہ ورم جو کان کے نیچے سے گلے کی حد تک آجاتا ہے ۔

کَن ٹوپ ۔ (ا ۔ مذ) ایک قسم کی بڑی ٹوپی جس سے کان ڈھکے رہتے ہیں ۔

کَن چھدا ۔ (ا ۔ مذ) وہ شخص جس کے کان چھِدے ہوں ۔

کَن چھیدن ۔ (ا ۔ مذ) بچوں کے کان چھیدنے کی رسم ۔

کَن رَس ۔ (ا ۔ صف) (۱) راگ رنگ سننے کا مزہ ۔ (۲) باتیں سننے کا مزہ ۔ (۳) کانوں کا راگ کی آوازوں سے آشنا ہونا ۔ (۴) بدگوئی سُننے کی عادت ۔

کَن رسیا ۔ (ا ۔ مذ) وہ شخص جسے گانا سُننے کا شوق ہو ۔ راگ کے سمجھنے اور لطف حاصل کرنے کا مذاق رکھنے والا ۔

کَن سلائی ۔ (ا ۔ مث) ایک قسم کا لمبا خاردار کیڑا جو برسات میں نکلتا ہے اور اکثر کان میں گھس جاتا ہے ۔ کن کھجورا ۔ ہزار پایہ ۔

کَن سُوئیاں لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) چھپ کر باتیں سُننا ۔ خفیہ بھید لینا ۔ ٹوہ رکھنا ۔ جاسوسی کرنا ۔

کَن کٹا ۔ (ا ۔ صف) (۱) گوش بریدہ ۔ بوچا ۔ (۲) دوسروں کے کان کاٹنے والا ۔

کَن کھجُورا ۔ (ا ۔ مذ) ہزار پا ۔ ایک زہریلا کیڑا جو کان میں گھس جاتا ہے یا جسم سے چمٹ کر اپنے پاؤں گاڑ دیتا ہے ۔

کَن ۔ (ف ۔ صف) کھودنے والا ۔ (مرکبات میں مستعمل ہے جیسے گورکن ۔ چاہ کن ۔

کِن ۔ (ہ ۔ کلمۂ استفہام) کس کی جمع ۔

کِن آنکھوں سے دیکھوں ۔ (ا ۔ محاورہ) دیکھا نہیں جاتا ۔

کِن وقتوں کی ۔ (ا ۔ صف) پُرانے زمانے کی ۔ پُرانی ۔

کُن ۔ (ف ۔ صف) کرنے والا ۔ (مرکبات میں استعمال ہوتا ہے) جیسے کارکُن ۔

کُن ۔ (ع ۔ صیغۂ امر حاضر) ہوجا ۔ وجود میں آجا ۔ خدا تعالیٰ کو جب عالم کا پیدا کرنا منظور ہوا تو یہ لفظ فرمایا ۔

کُن فکاں ۔ (ع ۔ فعل) ہوجا پس وہ ہوگئی (مجازاً) دُنیا ۔ ملفوظات ۔ موجودات ۔ کائنات ۔

کُن فیکون ۔ (ع ۔ فعل) ہوجا پس وہ ہوگیا ۔ (۲) (مجازاً) مخلوق ۔ کائنات ۔

کَنّا ۔ (کَن ۔ نا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) کنارہ ۔ لب ۔ کور ۔ (۲) پتنگ کا وہ حصّہ جس میں ڈور باندھتے ہیں ۔ (۳) جُوتی کے نیچے کا کنارہ ۔

کنّا نکل جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کنارے کا پھٹ جانا ۔ کنارہ ٹوٹ جانا ۔

کنّے ڈھیلے ہوجانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) رگ وپے کا سُست اور عُضو کا بیکار ہو جانا ۔ (۲) تھک جانا ۔ عاجز آجانا ۔ پتلا حال ہونا ۔ جوش جوانی اور غرور و نخوت کا جاتا رہنا ۔ (۳) کنکوے کے بازو ڈھیلے ہوجانا ۔

کَنّا ۔ (ق ۔ مص) کہنا ۔

کِنار ۔ (کِ ۔ نار) [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) بغل ۔ آغوش ۔ گود ۔ سینہ ۔ چھاتی ۔ (۲) جدائی ۔ علیحدگی ۔ مفارقت ۔

کَنار۔ (کَ۔نار) [ف۔ا۔مث] حاشیہ۔کنارہ۔کور۔سنجاف۔طرف۔ پہلو۔

کَنار۔ (کَ۔ناڑ) [اُر۔ا۔مذ] گھوڑے کا ڈکام۔

کِنارا۔ (کِ۔نا۔را) [اُر۔ا۔مذکر] دیکھیے کِنارہ۔

کَنارہ۔ (کَ۔نا۔رَہ) [ف۔ا۔مذ] ساحل۔لب دریا۔کراڑا۔ (۲) طرف۔ گوشہ۔گھونٹ۔ (۳) انجام۔سِرا۔انتہا۔حد۔ (۴) جدائی۔علیحدگی۔ انقطاع [ہ] گوٹ۔کنارہ۔پلّو۔حاشیہ۔فیتہ۔

کنارہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) علیحدگی اختیار کرنا۔الگ ہونا۔چھوڑ دینا۔ باز آنا۔گوشہ نشین ہونا۔دست بردار ہونا۔بچنا۔

کنارہ کش ہونا۔ (ا۔محاورہ) دیکھیے کنارہ کرنا۔

کنارہ کشی۔ (ا۔مث) علیحدگی۔جدائی۔قطع تعلق۔

کنارے آ لگنا۔ (ا۔محاورہ) ساحل پہ آکر ٹھہرنا۔

کنارے بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) الگ بیٹھ جانا۔ (۲) گود میں پاؤں لٹکائے ہونا۔

کنارے کنارے۔ (ا۔محاورہ) الگ الگ۔پہلو میں۔

کنارے کنارے چلنا۔ (ا۔محاورہ) بچ کر چلنا۔

کنارے لگانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) دریا پار اُتارنا۔ (۲) مدد کرنا۔ (۳) انجام کو پہنچانا۔

کنارے لگنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ساحل پہ پہنچنا۔دریا پار ہونا۔ (۲) اختتام پہ پہنچنا۔ (۳) قریب مرگ ہونا۔

کنارے ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) راستے سے بچ جانا۔ایک طرف کو ہٹ جانا۔

کِناری۔ (کِ۔نا۔ری) [اُر۔ا۔مث] دوپٹوں وغیرہ کے کنارے پر لگانے والا نیلا گوٹا۔

کِناری باف۔ (ا۔مذ) کناری بُننے والا۔

کَنّاس۔ (کَن۔ناس) [ع۔ا۔مذ] (۱) مہتر۔خاکروب۔حلال خور۔ (۲) جلّاد۔پھانسی دینے والا۔

کناگت۔ (کَ۔نا۔گَت) [ھ۔ا۔مث] سرادھ۔

کَنال۔ (کَ۔نال) [اُر۔ا۔مث] ایک پیمانے کا نام۔۲۰ مرلے کے برابر زمین کا پیمانہ۔گھماؤں کا آٹھواں حصّہ۔بیگھے کا چوتھا حصّہ۔

کَنائی۔ (کَ۔نا۔ای) [ھ۔ا۔مث] راہ۔گذرگاہ۔راستہ۔

کنائی کاٹنا۔ (ا۔محاورہ) ایک راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرنا۔

کِنایَت۔ (کِ۔نا۔یَت) [ف۔ا۔مث] ۔عربی کنایۃ کا مفرس۔ دیکھیے کنایہ۔

کنایتہً۔ (کِ۔نا۔یَ۔تَن) [ع۔تابع فعل] اشارۃً۔ضمناً۔مجازاً۔

کنایہ۔ (کِ۔نا۔یَہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) عربی کنایۃ کا مفرس۔ایما۔رمز۔ اشارہ۔مبہم بات۔ (۲) منشا۔مطلب۔معنی۔مُراد۔ (۳) مجازاً استعارہ۔

کنایہ میں کہنا۔ (ا۔محاورہ) اشارے سے مطلب ظاہر کرنا۔صاف الفاظ میں نہ کہنا۔

کُنبا۔کُنبہ۔ (کُن۔بَہ۔کُم۔بَہ) [ھ۔ا۔مذ] (۱) قبیلہ۔گھرانہ۔خاندان۔ (۲) بال بچے۔اہل وعیال۔لڑکے بالے۔آل واولاد۔

کُنبہ پرور۔ (ا۔صف) بال بچے اور رشتہ داروں کی خبر گیری کرنیوالا۔

کُنبہ پروری۔ (ا۔مث) خاندان اور آل واولاد کی پرورش۔

کُنبہ جوڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) رشتہ داروں اور عزیزوں کو جمع کرنا۔ (۲) بھیڑ لگانا۔جیسے کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا۔

کُنبَٹ۔ (کُن۔بَٹ) [ق۔ا۔مذ] کسان۔کاشت کار۔رعیّت۔

کُنبھ۔ (ھ۔ا۔مذ) دیکھیے کُمبھ

کُنتھا۔ (کُن۔تھا) [ق۔ا۔مث] (۱) گودڑی۔دلق۔ (۲) کتھا۔قصّہ۔

کنٹر۔ (کَن۔ٹَر) [انگ (Decanter) کا مہنّد۔ا۔مذ] شراب رکھنے کا شیشہ۔قرابہ۔مینائے شراب۔

کنٹرول۔ ((Control)) (کَن۔ٹ۔رَول) [انگ۔ا۔مذ] (۱) اقتدار حکومت۔قابو۔نگرانی۔ (۲) روک۔رکاوٹ۔بندش۔

کَنٹرولر۔ ((Controller)) (کَن۔ٹ۔رَو۔لَر) [انگ۔ا۔مذ] (۱) محاسب سرکاری (۲) ناظم۔ناظر۔

کنٹریکٹ۔ ((Contract)) (کَن۔ٹ۔رَیکٹ) [انگ۔ا۔مذ] معاہدہ۔اقرارنامہ۔ٹھیکہ۔

کنٹریکٹر۔ ((Contractor)) (کَن۔ٹ۔رَیک۔ٹَر) [انگ۔ا۔مذ] مستاجر۔ٹھیکیدار۔

کَنٹک۔ (کَن۔ٹک) [ھ۔صف] بخیل۔کنجوس۔تنگ دل۔ خسیس۔

کنٹنجنٹ۔ ((Contingent)) [انگ۔ا۔مذ] (۱) بالائی خرچ۔ زائد خرچ۔ (۲) حصّہ۔خرچ کا حصّہ۔

کنٹونمنٹ۔ (کَن۔ٹون۔منٹ) ((Contonment)) [انگ۔ا۔مذ] صدر کیمپ۔چھاؤنی۔

کنٹونمنٹ بورڈ۔ ((Cantonment Board)) چھاؤنی کے علاقہ میں میونسپل کیمٹی کی طرح کام کرنے والا ادارہ۔

کنٹھ۔ (ھ۔ا۔مذ) (۱) گلا۔ (۲) گلے کی ہڈی۔گانٹھی۔ (۳) آواز۔سُر۔ (۴) حفظ۔ازبر۔

کنٹھ بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) آواز بیٹھ جانا۔گلا پڑ جانا۔ (۲) موت کے آثار ظاہر ہونا۔

کنٹھ سُوکھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پیاس یا خشکی سے گلا خشک ہو جانا۔ (۲) دُبلا ہو جانا۔لاغر ہو جانا۔

کنٹھ مالا۔ (ا۔مذ) (۱) خنازیر۔گلے کا مرض جس میں گلٹیاں ہوتی ہیں (۲) ایک زیور مالا کے طور پہ پہنا جاتا ہے۔

کنٹھ نکلنا۔ (ا۔محاورہ) کنٹھ پھوٹنا۔گلے کی ہڈی کا نمایاں ہونا۔بالغ ہونا۔

کَنٹھا ۔ (کَن ۔ ٹھا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) سونے کے بڑے بڑے دانوں کا ہار ۔ (۲) پھولوں کا ہار جس میں کلیاں گوندھی جاتی ہیں ۔ (۳) بڑے بڑے دانوں کی تسبیح جسے فقرا گلے میں ڈالتے ہیں ۔ (۴) وہ ہلالی وضع کا کڑھا ہوا کپڑا جو گریبان میں لگاتے ہیں ۔

کنٹھا اُٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) تسبیح کی قسم اُٹھانا ۔

کنٹھالنا ۔ (کَن ۔ ٹھال ۔ نا) [ق ۔ مص] نفرت کرنا ۔ جی متلانا ۔

کنٹھی ۔ (کَن ۔ ٹھی) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) تسبیح ۔ (۲) گلے میں باندھنے کی لڑی ۔ (۳) پرندوں کے گلے کا طوق ۔

کنٹھی باندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) مُرید ہونا ۔ بیعت کرنا ۔ (۲) سادھو ہو جانا ۔

کَنٹِیا ۔ (کَن ۔ ٹِ ۔ یا) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) کانٹا کی تصغیر ۔ چھوٹا کانٹا ۔ مچھلی پکڑنے کا کانٹا ۔

کَنٹِیلا ۔ (کَن ۔ ٹی ۔ لا) (ہ ۔ صف) خاردار ۔ کانٹے والا ۔

کُنج ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) زاویہ ۔ گوشہ ۔ کونہ ۔ کنارہ ۔

کُنجِ تنہائی ۔ (خلوت) [ا ۔ مذ] گوشہ ۔ عزلت ۔ کامل تنہائی ۔

کُنجِ قفس (ف ۔ ا ۔ مذ) پنجرے کا کونہ ۔

کُنجِ قناعت ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) صبر کا گوشہ ۔ گوشۂ تسلیم و رضا ۔

کُنجِ لحد (گور) [ف ۔ ا ۔ مذ] قبر کا گوشہ ۔

کُنج ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) (۱) درختوں کے سائے میں بیٹھنے کی جگہ ۔ بیل بوٹوں کی جگہ ۔ (۲) [ھ ۔ ا ۔ مذ] گلی ۔ کوچہ ۔ محلہ ۔ (۳) ہاتھی دانت ۔

کَنجا ۔ (کَن ۔ جا) [ہ ۔ صف] کرنجا ۔ نیلی آنکھوں والا ۔ گربہ چشم ۔

کَنجال ۔ (کَن ۔ جال) [ق ۔ ا ۔ مؤنث] کائی ۔

کُنجد ۔ (کُن ۔ جَد) [ف ۔ ا ۔ مذ] تل ۔ جس سے تیل نکالا جاتا ہے ۔

کَنجر ۔ (کَن ۔ جَر) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ایک خانہ بدوش قوم ۔ سانسی ۔ (۲) (صف) کمینہ ۔ ارذل ۔ بدوضع ۔ بدشکل ۔ (۳) بے سروسامان (ق) ۔ (۴) [پن] ارباب نشاط کی قوم ۔ ناچنے والی قوم ۔ بھڑوا ۔

کُنجر ۔ کُنجل ۔ (کُن ۔ جَر ۔ کُن ۔ جَل) [س ۔ ا ۔ مذ] (۱) بڑا اور قوی الجثہ ۔ ہاتھی ۔ (۲) پُرانا ۔ (ق)

کَنجری ۔ (کَنج ۔ ری) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) کنجر قوم کی عورت ۔ (۲) ایک قسم کے فحش گیت ۔ (۳) [پن] رنڈی ۔ کسبی ۔

کُنجڑا ۔ (کُنج ۔ ڑا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] ترکاری بیچنے والا ۔ سبزی فروش ۔

کنجڑے قصائی ۔ (ا ۔ مذ) گھٹیا درجہ کے لوگ ۔

کنجڑے کی اگاڑی قصائی کی پچھاڑی ۔ (مثل) ترکاری اول وقت یعنی آتے ہی اچھی ملتی ہے اور گوشت اخیر وقت اچھا ملتا ہے ۔

کُنجڑن ۔ (کُنج ۔ ڑَن) [ہ ۔ ا ۔ مث] ترکاری بیچنے والی عورت ۔

کُنجشک ۔ (کُن ۔ جشک ۔ کُن ۔ جِشک) [ف ۔ ا ۔ مث] چڑیا ۔

کَنجوس ۔ (کَن ۔ جُوس) [ہ ۔ صف] بخیل ۔ شوم ۔ تنگ دل ۔ ممسک ۔

کنجوس مکھی چوس ۔ (ا ۔ صف) انتہائی کنجوس ۔

کَنجوسی ۔ (کَن ۔ جُو ۔ سی) [ہ ۔ ا ۔ صف] بخل ۔ خست ۔ تنگ دلی ۔

کُنجی ۔ (کُن ۔ جی) [ھ ۔ ا ۔ مث] چابی ۔ تالی ۔ کلید ۔

کُنجی ہاتھ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کسی کے مزاج پر قابو ہونا ۔ (۲) خزانہ پر قابو ہونا ۔

کَنجی ۔ (کَن ۔ جی) [ھ ۔ صف] نیلی ۔ کرنجی ۔ نیلگوں (آنکھیں)

کَنچن ۔ (کَن ۔ چَن) [ھ ۔ ا ۔ مذکر] (۱) سونا ۔ زر ۔ طلا ۔ (۲) ایک قوم جو اپنی عورتوں کو نچواتی اور اُن سے کسب کرواتی ہے ۔ (۳) حرامی ۔ (صف)

کنچن بچہ ۔ (ا ۔ مذ) کنچن کا بیٹا ۔ کسبی کا جنا ہُوا ۔ بیسوا پُتر ۔

کنچن برسنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) روپیہ برسنا ۔ کثرت سے آمدنی ہونا ۔ (۲) زرخیزی اور خوب پیداوار ہونا ۔

کنچن نیر ۔ (ا ۔ مذ) (۱) صاف و شفاف پانی ۔ ستھرا پانی ۔ (۲) آبِ زر ۔

کَنچنی ۔ (کَن ۔ چ ۔ نی) [ھ ۔ ا ۔ مؤنث] بیسوا ۔ رنڈی ۔ کسبی ۔ ناچنے والی ۔ رقاصہ ۔

کَند ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) جڑ ۔

کُند ۔ (ف ۔ صف) (۱) کھُنڈا ۔ وہ چاقو ، چھُری یا تلوار وغیرہ جو تیز نہ ہو (۲) سُست ۔ کاہل ۔ غبی ۔

کُند چھُری سے حلال کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بہت ایذا دینا ۔ بہت تکلیف دینا ۔

کُند ذہن ۔ (ف ۔ صف) غبی ۔ ٹھس ۔ بے وقوف ۔

کُندا ۔ (کُن ۔ دا) [اُر ۔ ا ۔ مذ] پاجامے کی سہ گوشہ تریز ۔ (۲) بندوق کا پچھلا حصّہ ۔ (۳) پتنگ کا ہر گوشہ ۔ (۴) کھویا بھُنا ہُوا دُودھ ۔

کُندا بھُوننا ۔ کُندا کَسنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دُودھ کا کھویا بنانا ۔ دُودھ کا مادا بنانا ۔

کُندا چڑھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بندوق کی نالی میں لکڑی لگانا ۔

کُندے تولنا ۔ (ا ۔ محاورہ) پرندکا اپنے شہپر سمیٹ کر دونوں بازوؤں کو اُڑنے کی غرض سے جُنبش دینا ۔ (۲) [مجازاً] کہیں جانے کا قصد کرنا ۔

کِندراش ۔ (کِن ۔ دَ ۔ راش) [ق ۔ ا ۔ مث] نفرت ۔ کراہت ۔

کِندرانا ۔ (ق ۔ مص) نفرت کرنا ۔ ناپسند کرنا ۔

کُندرُو ۔ (کُند ۔ رُو) [ھ ۔ ا ۔ مذکر] ایک قسم کی ترکاری ۔

کُندرَدی ۔ (کُند ۔ رَدی) [ق ۔ ا ۔ مث] نذر و نیاز کا کھانا ۔ دعوت ۔ دسترخوان ۔

کُندلا ۔ (کُند ۔ لا) [ھ ۔ ا ۔ مذکر] سونے کا تار ۔ سونے کا ڈلا ۔

کُندلاکش ۔ (ا ۔ صف) وہ شخص جو چاندی کے ڈلے پر سونا چڑھاتے ۔

کَندن ۔ (کَن ۔ دَن) [ف ۔ مص] کھودنا ۔ گودنا ۔ (مذ) منبت کاری ۔ کندہ کاری ۔

کندن کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کھودنا ۔ کھُدائی کرنا ۔ گودنا ۔ منبت کاری کرنا ۔ کندہ کرنا ۔

کُندن ۔ (کُن ۔ دَن) [ھ ۔ ا ۔ مذ] خالص سونا ۔ (صف) نہایت چمکیلا ۔ دمکتا ہوا ۔ خالص ۔ نرمل ۔

کُندن بن جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) اکسیر کے ذریعے سے خالص سونا بن جانا ۔ (۲) نکھرنا ۔ صاف اور ستھرا نکل آنا ۔ (۳) اکسیر بن جانا ۔ کیمیا بن جانا ۔

پارس بن جانا ۔
کُندن سارنگ ۔ (ا ۔ مذ) نہایت سنہری اور زرد رنگ ۔ چمکتا ہُوا سنہری رنگ ۔
کندن سا دمکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سونے چاندی کیطرح چمکنا ۔
کَندُوْرا ۔ (کَن ۔ دُوْ ۔ را) [ف ۔ ا ۔ مذ] دسترخوان ۔
کَندُورِی ۔ (کَن ۔ دُو ۔ رِی) [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) دسترخوان ۔ روٹیوں پر لپیٹنے کا رومال ۔ (۲) بیوی کی صحنک ۔ (۳) [مذ] ایک قسم کا جنگلی گھیا ۔
کَندَہ ۔ (کَن ۔ دَہ) [ف ۔ صف] کھُدا ہُوا ۔ منقّش ۔
کندہ کار ۔ (ا ۔ صف) قلم کار ۔ نقش و نگار کھودنے والا ۔ نبتت کار ۔
کندہ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کھودنا ۔ قلم کاری کرنا ۔ نقاشی کرنا ۔
کُندَہ ۔ (کُن ۔ دَہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) موٹی لکڑی کا ٹکڑا ۔ (۲) بندوق کی لکڑی ۔ (۳) وہ لکڑی کا ٹکڑا جس پر قصائی قیمہ کوٹتے ہیں ۔ (۴) وہ لکڑی جس میں سوراخ کر کے مجرموں کے پاؤں ٹھونک دیتے ہیں (۵) نیز دیکھیے کُندا ۔
کُندہ ناتراش ۔ (ف ۔ صف) اَن گھڑی لکڑی (۲) (مجازاً) احمق ۔ بے وقوف ۔ نالائق ۔ بے تمیز ۔
کَندھا ۔ (کَن ۔ دھا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] شانہ ۔ مونڈھا ۔
کندھا بدلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ایک کندھے سے دوسرے کندھے پر بوجھ لینا ۔ ڈولی اٹھانے والوں کا مونڈھا بدلنا ۔
کندھا دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) جنازے کو کندھے پر لینا ۔ (۲) مدد دینا ۔ سہارا دینا ۔ (۳) باری باری کندھے پر لینا ۔
کندھا ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بیل کا اپنے کندھے پر سے جُوا اتار دینا ۔ (۲) تھک جانا ۔ ہمت ہار دینا ۔
کندھا لگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بوجھ یا رگڑ کے سبب کندھے کا زخمی ہونا ۔
کندھے چڑھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بچوں کو کندھے پر اُٹھانا ۔ (۲) پہلوانوں کو کشتی جیتنے کے بعد کندھوں پر چڑھا کر لوگوں کو دکھانا ۔
کند ہم جنس با ہم جنس پرواز ۔ (ف ۔ مثل) ہر چیز اپنی ہم جنس کی طرف رجوع کرتی ہے ۔ اعلیٰ اعلیٰ کی طرف ، ادنیٰ ادنیٰ کی طرف ۔ اُتم سے اُتم ملے ۔ ملے نیچ سے نیچ ۔
کَنڈ ئی ۔ (کَن ۔ ڈ ۔ ئی) [ہ ۔ ا ۔ مث] لکڑی کا وہ ٹکڑا جس پر دروازے کی چُول گھومتی ہے ۔
کُندی ۔ (کُن ۔ دِی) [اُر ۔ ا ۔ مث] (۱) دُھلے ہوئے یا رنگے ہوئے کپڑوں کو صفائی کرنے کا کام ۔ کپڑوں کی صفائی جو موگروں کے ذریعے سے کی جائے (۲) موگری ۔ (۳) مارپیٹ ۔ زدوکوب ۔
کُندی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) موگری سے کپڑوں کی صفائی کرنا ۔ (۲) استری کرنا ۔ (۳) مارنا پیٹنا ۔ گت بنانا ۔
کُندی گر ۔ (ا ۔ صف) ریشمی اور عمدہ کپڑوں کو صاف کرنے والا ۔
کُنڈ ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) (۱) گڑھا ۔ غار ۔ کھڈ ۔ (۲) تالاب ۔ حوض ۔ پانی کا چشمہ ۔
کُنڈا ۔ (کُن ۔ ڈا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] اُپلا ۔ تھاپی ۔ ارنا ۔
کنڈا ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) خشک ہونا ۔ دُبلا ہونا ۔
کُنڈا ۔ (کُن ۔ ڈا) [ھ ۔ ا ۔ مذکر] (۱) حلقہ ۔ لوہے کا وہ حلقہ جس میں زنجیر ڈالتے ہیں ۔ (۲) زنجیر ۔ کنڈی ۔
کُنڈال ۔ (کُن ۔ ڈال) [ق ۔ ا ۔ مؤنث] کُنڈلی ۔
کِنڈرگارٹن ۔ (Kindergarten) (کِن ۔ ڈَر ۔ گار ۔ ٹن) [انگ ۔ ا ۔ مذ] چھوٹے بچوں کا مدرسہ جہاں کھلونوں سے تعلیم دی جاتی ہے ۔
کَنڈکٹر ۔ (Conductor) (کَن ۔ ڈک ۔ ٹر) [انگ ۔ ا ۔ مذ] رہنما ۔ رہبر ۔ پیشرو ۔ (۲) منتظم ۔ مہتمم ۔ منصرم ۔ داروغہ ۔ (۳) کرائے کی گاڑیاں چلانے والا ۔ (۴) موصل ۔ ناقل ۔ (حرارت)
کَنڈَل ۔ (کَن ۔ ڈَل) [ھ ۔ ا ۔ مذ] پیاز کا موٹا چھلکا ۔
کُنڈَل ۔ (کُن ۔ ڈَل) [س ۔ ا ۔ مذ] حلقہ ۔ دائرہ ۔ چکر ۔ (۲) کان کا بالا ۔ (۳) چاند یا سُورج کا حلقہ ۔ ہالہ ۔
کُنڈل مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) سانپ کا جسم کو جلیبی کی شکل میں بنا کر بیٹھنا ۔ (۲) چاند کا ہالہ نشین ہونا ۔ سورج کا کنڈل میں ہونا ۔
کُنڈلی ۔ (کُنڈ ۔ لی) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) چھوٹا سا حلقہ (۲) دَور ۔ چکر ۔ گھیرا ۔ (۳) جنم پترا ۔ (۴) سانپ کا جلیبی کی طرح بن کر بیٹھنا ۔
کُنڈلی بنانا ۔ (ا ۔ محاورہ) زائچہ بنانا ۔ جنم پتری بنانا ۔
کُنڈلیاں ۔ (ا ۔ مث) لٹیں ۔ (ق)
کَنڈَم ۔ (کَن ۔ ڈَم) (Condemned) کا مورد ۔ صف] ناکارہ ۔ نکما ۔ رَد کیا ہُوا ۔ مسترد ۔
کنڈم کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ناکارہ کرنا ۔ رَد کرنا ۔ ناکارہ قرار دینا ۔
کَنڈنسر ۔ (Condenser) (کَن ۔ ڈَن ۔ سَر] (انگ ۔ ا ۔ مذ) آلۂ تکثیف ۔ بھاپ کے کثیف ہونے کا خانہ (انجن میں)
کُنڈی ۔ (کُن ۔ ڈِی) [ھ ۔ ا ۔ مؤنث] دروازے کی زنجیر ۔ حلقۂ در ۔
کُنڈی دینا ۔ کنڈی لگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) زنجیر لگانا ۔ دروازہ بند کرنا ۔
کُنڈی کھڑکھڑانا ۔ کھٹکھٹانا ۔ (ا ۔ محاورہ) دروازے پر زنجیر مار کر بُلانا ۔ دستک دینا ۔ پکارنا ۔
کُنڈی مُوندنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دروازہ بند کرنا ۔
کنڈیشن ۔ (Condition) کَن ۔ ڈِی ۔ شَن) [انگ ۔ ا ۔ مذ] حالت ۔ احوال ۔
کَنز ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) خزانہ ۔ مخزن ۔ گنجینہ ۔ جمع کنوز ۔
کَنس ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) متھرا کا ایک ظالم راجہ جسے سری کرشن نے ہلاک کیا تھا ۔
کَنَستَر ۔ (کَ ۔ نَس ۔ تَر) [انگریزی (Canister) کا مہند ۔ ا ۔ مذ] ٹین کا بکس ۔ پیپا ۔
کَنسرویٹر ۔ (کَن ۔ سَر ۔ وے ۔ ٹر) [انگ ۔ ا ۔ مذ] محافظ ۔ نگرانِ مال ۔ مہتمم جنگلات (Conservator)
کَنسَرٹ ۔ (Concert) (کَن ۔ سَرٹ) [انگ ۔ ا ۔ مذ] نغمہ و سرود

کا جلسہ۔

کنسیشن - (Concession) (کَن ۔سے۔شَن) [انگ ۔ا۔مذ] رعایت۔

کنسورشیم - (Consortium) (انگ۔ا۔مذ) ادارہ۔انجمن۔مجلس۔

کنش - (کُ۔نش) [ق۔صف] کنجوس۔بخیل۔

کنش - (کُ۔نِش) [ف۔ا۔مث] کردار۔افعال نیک ہوں یا بد۔

کنشت - (کُ۔نِشت) [ف۔ا۔مذ] (۱) آتش کدہ۔ (۲) بت خانہ۔کفار کا عبادت خانہ۔یہودیوں کا عبادت خانہ۔

کنعان - (کَن۔عان) [ع۔ا۔مذ] (۱) شام کا صوبہ فلسطین، جہاں حضرت یوسف علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔ (۲) حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کا نام جو کافر تھا۔ (۳) نمرود کے باپ کا نام۔

کنف - (کَ۔نَف) [ع۔ا۔مذ و مث] (۱) جانب۔سمت۔طرف۔ (۲) پناہ۔ (۳) پرندے کا بازو۔ (۴) کنارہ۔ساحل۔جمع: اکناف۔

کنفرمڈ - (Confirmed) (کَن۔فَرمڈ) [انگ۔صف] مستقل۔پکا۔

کنفرمیشن - (Confirmation) (کَن۔فَر۔مے۔شَن) [انگ۔ا۔مث] مستقلی۔استقلال۔برقراری۔توثیق۔منظوری۔

کنفیڈریشن - (Confederation) (کَن۔فیڈ۔رے۔شَن) [انگ۔ا۔مث] حلیف اور متحد ریاستیں جو اندرونی معاملات میں آزاد ہوں۔

کنک - (ق۔ا۔مث) (۱) کلنک۔دھبہ۔داغ۔عیب۔ (۲) سونا۔زر

کنک - (ہن۔ا۔مث) گیہوں۔گندم۔

کنکالا۔کنکالن - (کَن۔کا۔لا۔کَن۔کا۔لَن) [ہ۔ا۔مث] ۔ڈائن۔جادوگرنی۔

کنکر - (کَن۔کَر) (ہ۔ا۔مذ) (۱) چونے کا سخت ٹکڑا۔ (۲) سنگریزہ۔

کنکر پتھر - (ا۔مث) (۱) کوڑا کرکٹ۔الا بلا۔واہیات۔ (۲) تحقیراً۔جواہرات۔

کنکر سا - (ا۔صف) نہایت سرد۔خنک۔بہت ٹھنڈا۔کنکر جیسا۔

کنکری - (کَنک۔رِی) [ہ۔ا۔مث] (۱) ٹھیکری۔ (۲) ڈلی۔ٹکڑا۔

کنکری - (ق۔ا۔مؤنث) زر خرید لونڈی۔محتاج۔

کنکریٹ - (Concrete) (کَنک۔ریٹ) [انگ۔ا۔مث] کنکر اور سیمنٹ کا مرکب۔

کنکریلا - (کَنک۔رِی۔لا) [ہ۔صف] کنکر ملا ہوا۔کرکرا۔

کنکریلی - (کَنک۔رِی۔لی) [ہ۔صف] کنکریلا کی تانیث (مؤنث) پتھریلی زمین۔سنگلاخ زمین۔

کنکنا - (کُن۔کُ۔نا) [ہ۔صف] نیم گرم۔شیر گرم۔سہتا سہتا۔

کنکوا - (کَن۔کَو۔آ) [ہ۔ا۔مذ] (۱) کاغذ کا بنا ہوا پتنگ۔گڈی۔تکل۔ (۲) ایک بوٹی۔

کنکوا اڑانا۔کنکوا بڑھانا - (ا۔محاورہ) پتنگ بازی کرنا۔گڈی کو ہوا پہ تاننا۔

کنکوا کاٹنا - (ا۔محاورہ) مخالف کے پتنگ کی ڈور کو اپنی ڈور کے گھسنے اور پتنگ کے زور سے اُڑا دینا۔

کنکوا لڑانا - (ا۔محاورہ) (۱) پتنگ بازی کرنا۔ پتنگوں کا باہم اُڑا کر گھسوں سے کاٹ دینا یا کٹوا دینا

کنکوت - (کَن۔کُوت) [ہ۔ا۔مذ] کھڑے کھیت کا تخمینہ لگانے والا۔

کنکی - (کَن۔کی) [ہ۔ا۔مث] چاول کا چورا۔چاول کے ٹکڑے۔ (۲) کنکر (ق)

کنکیاں - (کَن۔کی۔آں) [ق۔ا۔مث] چاول کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے۔

کنگال - (کَن۔گال) [ہ۔صف] (۱) مفلس۔محتاج۔نادار۔تنگ حال۔ (۲) کال کا مارا۔فاقہ کش۔

کنگال بانکا - (ا۔صف) فاقہ مست۔مفلس شوقین۔

کنگال کر دینا - (مص۔مرکب) مفلس بنا دینا۔نردھن کر دینا۔محتاج کر دینا۔

کنگال گھر کا - (ا۔صف) غریب گھر کا۔محتاج خاندان کا۔

کنگال ہو جانا - (ا۔محاورہ) مفلس ہو جانا۔محتاج ہو جانا۔افلاس میں گھر جانا۔

کنگائی - (کَن۔گا۔ئی) [ق۔ا۔مث] کنگھی۔

کنگرو - (Kangaroo) (کنگ۔رُو) [انگ۔ا۔مذ] آسٹریلیا کا ایک جانور جس کی اگلی ٹانگیں چھوٹی اور پچھلی بڑی ہوتی ہیں۔اس کے پیٹ میں ایک تھیلی ہوتی ہے جس میں وہ اپنے بچے کو بٹھا لیتا ہے۔

کنگرہ - (کَن۔گُ۔رَہ) [ف۔ا۔مذ] دیکھیے کنگورہ

کنگری - (کنگ۔رِی) [ق۔ا۔مث] زر خرید لونڈی۔محتاج۔

کنگری - (کنگ۔رِی) [ہ۔ا۔مث] (۱) ایک قسم کی بین (۲) (پ) کپڑوں پر لگانے کا بہترین کنگرے دار فیتہ۔

کنگڑ۔کنگڑا - (کَن۔گڑ۔کَن۔گڑا) [اُر۔صف] موٹا۔فربہ۔قوی ہیکل۔

کنگلا - (کنگ۔لا) [ہ۔صف] کنگال کی تصغیر بالتحقیر۔مفلس۔قلاش۔محتاج۔نادار۔

کنگلی - (کنگ۔لی) [ہ۔صف] کنگلا کی تانیث۔فاقہ زدہ۔بھوکی عورت۔محتاج عورت۔

کنگن - (کَن۔گَن) [ہ۔ا۔مذ] کلائی کا ایک زیور۔دستینہ۔

کنگنا - (کنگ۔نا) [ہ۔ا۔مذ] وہ ڈورا جو دولہا کی کلائی پر باندھا جاتا ہے۔

کنگنی - (کنگ۔نی) [ہ۔ا۔مث] (۱) کانس۔دیوار کی گگر۔ (۲) ایک چھوٹا سا چکنا اناج۔

کنگورا۔کنگورہ - (کَن۔گُو۔را۔کَن۔گُو۔رَہ) [اُر۔ا۔مذ] وہ طاقچے جو فصیل قلعہ یا دوسری عالیشان عمارتوں میں خوبصورتی کے لیے بنا دیتے ہیں۔ (۲) کلغی۔جیغہ۔ (۳) خوش نما پر جو ٹوپی پہ لگاتے ہیں۔

کنگھا - (کَن۔گھا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) بال سلجھانے کا اوزار جس میں دندانے ہوتے ہیں۔شانہ۔ (۲) جولاہوں کا ایک اوزار جس سے بانا ٹھوکتے ہیں۔

کنگھی ۔ (کَن ۔ گھی) [ہ ۔ ا ۔ مث] کنگھا کی تانیث ۔ چھوٹا کنگھا جس کے دونوں طرف دندانے ہوتے ہیں ۔ (۲) ایک درخت کا نام جس کے پھول میں کنگھی کے سے دندانے ہوتے ہیں ۔

کنگھی چوٹی ۔ (ا ۔ صف) آرائش ۔ بناؤ سنگھار ۔

کنگھی چوٹی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بناؤ سنگھار کرنا ۔ بال سنوارنا ۔ سر گوندھنا ۔

کنگھی چوٹی میں اُلجھا رہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بناؤ سنگار میں مشغول رہنا ۔

کنگھی کرنا ۔ (مص مرکب) بال بنانا ۔ بالوں کو کنگھی سے سلجھانا ۔

کُنمنانا ۔ (کُن ۔ مَ ۔ نا ۔ نا) [ہ ۔ مص] بے چین ہونا ۔ (۲) عُذر کرنا ۔

کُنِندَہ ۔ (کُ ۔ نِن ۔ دہ) [ف ۔ صف] کرنے والا ۔ (مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے تحریر کُنندہ ۔

کِنُّو ۔ (ا ۔ مذ) سنگترے کی جدید ترقی یافتہ قسم جو سنگترے سے زیادہ شیریں اور زیادہ بہتر ہے ۔

کُنوار ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایک پودا جو اکثر دواؤں میں کام آتا ہے ۔ (۲) اسوج کا مہینہ ۔

کُنوارا ۔ (کُن ۔ وا ۔ را) [ہ ۔ ا ۔ مذکر] بن بیاہا مَرد ۔ مجرّد ۔

کُنوار پَت (پتا) کُنوار جَھل ۔ (کُن ۔ وار ۔ پَت ۔ کُن ۔ وار ۔ جَھل) ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] دوشیزگی ۔ لڑکی کی شادی ہونے سے پہلے کا زمانہ ۔

کُنوارپَن ۔ کُنوارپنا ۔ (کُن ۔ وار ۔ پَن ۔ کُنوار ۔ پَنا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] دیکھیے کُنوارپت ۔

کُنواری ۔ (کُن ۔ وا ۔ ری) [ہ ۔ ا ۔ مث] بن بیاہی لڑکی ۔ باکرہ ۔

کنواری ارمان ۔ بیاہی پشیمان ۔ (ا ۔ مثل) کام نہ کرنے والا تو یاس میں پریشان اور کرنے والا معیبت میں حیران ۔

کنواری کو سدا بسنت ۔ (ا ۔ مثل) آزاد اور مجرّد آدمی کے لیے ہر وقت خوشی ہے ۔

کُنواری کھائے روٹیاں بیاہی کھائے بوٹیاں ۔ (ا ۔ مثل) کنوارپن کے زمانے میں لڑکی کا خرچ کچھ زیادہ نہیں ہوتا لیکن بیاہ دینے کے بعد اسکا خرچ والدین پر بڑھ جاتا ہے ۔

کُنواں ۔ (کُو ۔ آں) [ہ ۔ ا ۔ مذ] چاہ ۔ کھُو ۔

کُنواں اُگاڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کُنویں کی مٹی نکالنا ۔ کنواں صاف کرنا ۔

کُنواں اندھا ہو جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کُنویں کا پانی خشک ہو جانا ۔ کُنویں کی تہہ کا بیٹھ جانا ۔

کُنواں بیچا ہے کُنویں کا پانی نہیں بیچا ۔ (ا ۔ مثل) بے فائدہ تکرار اور خواہ مخواہ حجت کا اظہار ۔

کُنواں ٹوٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کُنویں کا پانی کم ہو جانا ۔

کُنواں چھوڑ دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) کُنویں کا پانی چلا دینا ۔ (۲) کُنواں بند کر دینا ۔ آبپاشی سے باز رہنا ۔

کُنواں کھودنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کنواں تیار کرنا ۔ (۲) کسی سے بدی کرنا ۔ (۳) دوسرے کے گرانے کو گڑھا کھودنا ۔

کُنواں کھودنے والا ۔ (۱) چاہ کَن ۔ (۲) [مجازاً] برائی کرنے والا ۔

کُنووَں (کُنویں) میں بانس ڈالنا ۔ (ڈلوا دینا) (ا ۔ محاورہ) بہت دیکھ بھال کرنا ۔ نہایت ڈھونڈھنا ۔

کُنویں بھانگ پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سب کا متوالا اور پاگل ہو جانا ۔ اونے سے لے کر اعلےٰ تک کا مست و بے ہوش بلکہ از خود رفتہ اور دیوانہ ہو جانا ۔ کسی عقل کا بھی سلیم اور بجا نہ رہنا ۔

کُنویں پہ جاکہ پیاسا آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) فیض کی جگہ جاکر محروم آنا ۔

کُنویں جھانکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) نہایت جستجو اور تلاش کرنا ۔ (۲) حیران پریشان ہونا ۔ (۳) کُنویں میں گرنا ۔

کُنویں جھنکانا ۔ کُنویں جھنکوانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کُنویں کا پانی یا تہہ دکھانا ۔ (مجازاً) حیران کرنا ۔ آوارہ پھرانا ۔ دربدر پھرانا ۔ تھکا مارنا ۔

کُنویں کھودتے کو کھاتا تیار ۔ (ا ۔ مثل) اوروں کی بُرائی کرنے والے کو بھی نقصان اور ضرر پہنچ کر ہی رہتا ہے ۔ چاہ کن را چاہ درپیش ۔

کُنویں کی مٹی کُنویں کو لگتی ہے ۔ (ا ۔ مثل) جس قدر آمد ہوتی ہے اسی قدر خرچ بھی ہوتا ہے ۔ جہاں کی کمائی ہوتی ہے وہیں صرف بھی ہو جاتی ہے ۔

کُنویں میں بولنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نہایت آہستہ اور دبی آواز سے بولنا ۔ قریب مرگ ہونے کی آواز ۔

کُنویں میں پھینک دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) کُنویں میں گرانا ۔ (۲) ضائع کرنا ۔

کُنویں میں دھکیل دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) لڑکی کی شادی کسی بُری جگہ کر دینا ۔

کُنویں میں ڈوب مرو ۔ (ا ۔ مقولہ) شرم کرو ۔ غیرت کرو ۔

کنوانسا ۔ (کنواں ۔ سا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] نواسے کا بیٹا ۔

کنوانسی ۔ (کنواں ۔ سی) [ہ ۔ ا ۔ مث] نواسی کی بیٹی ۔

کنولے ۔ ((Convoy) [کَن ۔ وا ۔ اے] انگ ۔ ا ۔ مذکر) (۱) بدرقہ ۔ (۲) فوجی دستہ یا سامانِ رسد (جس کے ہمراہ بدرقہ ہو)

کَنَوْتی ۔ (کَ ۔ نَو ۔ تی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) گھوڑے کا کان ۔ (۲) کان کی بالی ۔ مُرکی ۔

کنوتیاں بدلنا ۔ کنوتیاں کھڑی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گھوڑے کا دونوں کانوں کو کھڑا کرنا ۔ چوکنا ہونا ۔

کَنَوٹھا ۔ (کَ ۔ نَو ۔ ٹھا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) کونہ ۔ گوشہ ۔ (۲) بغل ۔ آغوش (۳) بیاہ کا بھائی ۔

کَنوَر ۔ (کَن ۔ وَر) [ہ ۔ ا ۔ مذکر] ورم جو کانوں کی جڑ میں ہوتا ہے ۔

کُنوَر ۔ (کُن ۔ وَر) [ہ ۔ ا ۔ مذکر] (۱) لڑکا ۔ بیٹا ۔ پسر ۔ (۲) راجہ کا بیٹا ۔ ٹیکا ۔ شہزادہ ۔ (۳) اعزازی خطاب ۔

کَنوَل ۔ (کَن ۔ وَل) (۱) ایک پھول ۔ گُلِ نیلوفر ۔ (۲) قمقمہ ۔ سُرخ کاغذ یا ابرق کا پھول جس میں موم بتی جلاتے ہیں ۔ (۳) شیشے کے ایک ظرف کا نام جس میں شمع روشن کرتے ہیں ۔

کنول کھلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) گلِ نیلوفر کا شگفتہ ہونا ۔ (۲) دل کا خوش خرّم اور شاداب ہونا ۔

کنول گٹا ۔ (ا ۔ مذ) کول ڈوڈے ۔ کمھانا ۔ کنول کا بیج ۔

کنول نین ۔ (ا ۔ صف) کٹوراسی آنکھوں والا ۔

کنونڈا ۔ (کَ۔ نُوں۔ ڈا) [ہ۔صف] (۱) شرمندہ۔ شرمسار۔ (۲) بدنام۔ رُسوا۔ ذلیل۔ (۳) عیبی۔ ناقص۔

کنونڈی ۔ (کَ۔ نُوں۔ ڈِی) [ہ۔صف] کنونڈا کی تانیث۔

کنونڈی بلّی چوہے سے کان کترواتی ہے ۔ (ا۔مثل) احسانمندی شرمسار کرتی ہے۔

کَنوِنشن ۔ (Convention) کَن۔ وِن۔ شَن) [انگ۔ا۔مذ] انعقاد۔ مجلس۔ اجتماع۔

کَنوَیسَر ۔ (Canvasser) کَن۔ وَے۔ سَر) [انگ۔ا۔مذ] ووٹ کے حصول کے لیے کوشش کرنے والا۔

کُنہ ۔ (ع۔ا۔مذکر) (۱) کسی چیز کی انتہا۔ تہہ۔ حقیقت۔ (۲) (مجازاً) نکتہ۔ باریکی۔ بات کی تہہ۔ عطر۔ (۳) کسی چیز کی وجہ۔ طرز۔

کُنہ کو پہنچنا ۔ (ا۔محاورہ) کسی بات کی تہہ کو پہنچنا۔

کُنہ نکالنا ۔ (ا۔محاورہ) دشمنی نکالنا۔ کینہ نکالنا۔

کنہائی ۔ (کَن۔ ہا۔ ئی) [ہ۔ا۔مذکر] (۱) سری کرشن جی۔ (۲) [مؤنث] کھڑی فصل کا تخمینہ۔

کَنہیا ۔ (کَن۔ ہی۔ یا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) سری کرشن جی۔ (۲) خوبصورت۔ لڑکا۔ [اُر] معشوق۔

کِنی ۔ (کَ۔ نِی) [ہ۔ا۔مث] (۱) ٹکڑا۔ ریزہ۔ پارہ۔ الماس کا ریزہ۔ (۲) ٹوٹے ہوئے چاول۔ (۳) خامی۔ چاولوں کا وہ حصّہ جو گلنے سے رہ گیا ہو۔

کَنّی ۔ (کَن۔ نِی) [ہ۔ا۔مؤنث] (۱) حاشیہ۔ کنارہ۔ سنجاف۔ فیتہ۔ (۲) کنکوے کا بازو۔ (۳) تمباکو کی کونپلیں جو ایک دفعہ کاٹنے کے بعد دوسری دفعہ نکلتی ہیں۔

کنّی باندھنا ۔ (ا۔محاورہ) پتنگ کے بازو میں دھجی باندھ کر اس کے دونوں بازوؤں کو ہم وزن کرنا۔

کنّی دار ۔ (ا۔صفت) وہ کپڑا جس کے کناروں پر کسی رنگ کی کناری ہو۔ کنارہ دار۔

کنّی دبانا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) قابو میں آنا۔ (۲) عاجز کرنا۔ تنگ کرنا۔

کنّی دبنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) مطیع و فرماں بردار ہونا۔ عاجز ہونا۔ مغلوب ہونا۔ (۲) جھینپنا۔ لجانا۔ شرم کرنا۔ آنکھ نیچی کرنا۔ (۳) ڈرنا۔ خائف ہونا۔

کنّی کاٹنا ۔ (ا۔محاورہ) کترانا۔ نظر بچا کر چلے جانا۔ ایک طرف ہو کر چلے جانا۔

کنّی کھانا ۔ (ا۔محاورہ) پتنگ کا ایک رُخ کو جھکنا۔ کنکوے کا ایک طرف سے نیچا ہو کر اُڑنا۔

کَنّے ۔ (ق) پاس۔ نزدیک۔ (۲) قبضے میں۔ (۳) گھر پر۔

کنیا ۔ (کَن۔ نِ۔ یا) [س۔ا۔مث] (۱) چھوٹی عمر کی لڑکی۔ معصومہ۔ (۲) دوشیزہ۔ کنواری۔ (۳) بیٹی۔ دختر۔ (۴) دلہن۔ عروس۔ (۵) چھٹی راس۔ بُرج سنبلہ کا ہندی نام۔ (۶) درگا دیوی۔

کَنیا دان ۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) لڑکی کا بیاہ کرنا۔ (۲) جہیز دان۔ (۳) بیٹی کے بیاہنے کے لیے لوگوں سے للّٰہ کچھ مانگنا۔

کنیانا ۔ (کَن۔ یا۔ نا) [ہ۔مص] (۱) کنکوے کا ایک طرف کو جھکنا۔ پتنگ کا کنّی کھانا۔ (۲) کنارہ کرنا۔ بچنا۔ کترانا۔ (۳) شرمانا۔ آنکھ سامنے نہ کرنا۔ (۴) پاس نہ پھٹکنا۔ الگ الگ رہنا۔

کُنیَت ۔ (کُن۔ یَت) [ع۔ا۔مث] وہ نام جو باپ۔ ماں۔ بیٹا۔ بیٹی وغیرہ کے تعلق سے بولا جائے۔

کَنیر ۔ (کَ۔ نیر) [ہ۔ا۔مذ] ایک تلخ زہریلا درخت اور اس کا پھول۔ پھول کے سفوف کے جوشاندے سے پسّو اور کھٹمل مر جاتے ہیں۔

کنیر کا پھول ۔ (۱) گل خر زہرہ۔ (۲) لڑائی کا گھر۔ فتنہ پرداز۔ فتنہ انگیز۔

کَنیز ۔ (کَ۔ نیز) [ف۔ا۔مث] لونڈی۔

کَنیزَک ۔ (کَ۔ نِی۔ زَک) [ف۔ا۔مث] کنیز کی تصغیر۔

کَنیشہ ۔ (کَ۔ نِی۔ شَہ) [ف۔ا۔مذ] گرجا۔ یہودیوں اور عیسائیوں کا عبادت خانہ۔

کَنیف ۔ (کَ۔ نِیف) (ع۔ا۔مذ) بیت الخلا۔ پاخانہ۔ جائے ضرور۔

ک ۔ و

کو ۔ (ہ۔علامت مفعول) واسطے۔ لیے۔ برائے۔

کو ۔ (ق) (۱) کب۔ (۲) کون۔ کس نے۔ (۳) کہو۔ (۴) کوس۔

کو ۔ (ف۔ا۔مذ) گلی۔ کوچہ۔ محلّہ۔

کو بہ کو ۔ (ف۔تابع فعل) دربدر۔ گلی گلی۔ کوچہ بہ کوچہ۔

کوبی ۔ (ف) مار پیٹ۔ مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے سینہ کوبی۔

کوّا اٹھانا ۔ (ا۔محاورہ) حلق میں جب گوشت کا ٹکڑا لٹک جائے تو اُسے درست کرنا۔

کوّا ۔ (کَوّ۔ وا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) زاغ۔ کاگ (۲) گوشت کا وہ چھوٹا سا لوتھڑا جو آدمی کے حلق میں ہوتا ہے۔

کوّا پری ۔ (ا۔مث) کالی عورت۔ حبشن۔

کوّا پھنسانے کی چال ہے ۔ (ا۔مثل) ہوشیار آدمی کو دامِ فریب میں لانے کی تدبیر ہے۔

کوّا اُڑاتا ہی ہے، دھان پکتے ہی ہیں ۔ (ا۔مثل) دُشمن کے بُرا چاہنے سے بُرا نہیں ہوتا۔

کوّا چلا ہنس کی چال اپنی بھی بھول گیا ۔ (ا۔مثل) اپنی اوقات سے بڑھ کر حوصلہ کرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان اپنی پچھلی حیثیت بھی گنوا دیتا ہے۔

کوّا ناک لے گیا ناک کو نہیں دیکھتے، کوّے کے پیچھے دوڑے جاتے ہیں ۔ (ا۔مثل) جہاں کوئی شخص جھوٹی بات کی پیروی کرتا جائے اور تحقیق کی طرف متوجہ نہ ہو۔ وہاں یہ مثل بولی جاتی ہے۔

کوّے اُڑانی۔ کوّے ہکنی ۔ (ا۔مثل) (۱) نہایت ادنیٰ درجہ کی ملازمہ۔ (۲) دیوانی۔ پگلی۔ باؤلی۔

کوّے اُڑ جا ۔ (ا۔محاورہ) جب کوئی پردیسی آنے کو ہو اور کوّا گھر میں آ بیٹھے، تو عورتیں یہ فقرہ کہہ کر اس امر کا شگون لیتی ہیں کہ اگر وہ آنے والا ہوگا، تو یہ اُڑ جائے گا۔ ورنہ بیٹھا رہے گا۔

کوّے کھائے ہیں ۔ (ا۔مثل) (۱) یعنی بڑی عمر کا ہے۔ اس عمر میں بھی بال سیاہ ہیں (عوام کا خیال ہے کہ چونکہ کوّے کی عمر بڑی ہوتی ہے اس لیے کوّے کھانے والے کی عمر بھی بڑی ہو جاتی ہے اور بال سیاہ رہتے ہیں۔ (۲) بہت باتیں کرنے والے کے متعلق بھی کہتے ہیں۔

کواپریٹو سوسائٹی ۔ (Cooperative Society) [انگ۔ا۔مث] (۱) انجمن امداد باہمی۔ (۲) مشترکہ سرمائے سے کام کرنے والی جماعت۔

کُوار ۔ (ہ۔ا۔مذ) ہندی چھٹا مہینہ۔ اسوج۔

کوار جاڑے کا دُوار ۔ (ہ۔ا۔مثل) اسوج کے مہینے سے سردی شروع ہو جاتی ہے۔

کُوارا ۔ (کُ۔ وا۔ رَا) [ہ۔ا۔مذکر] دیکھیے کنوارا۔

کوارپَٹ۔ کوارچَھل ۔ (ہ۔ا۔مذکر) دیکھیے کنوارپت۔ کنوارچھل۔

کوارپن۔ کوارپنا ۔ (ہ۔ا۔مذکر) دیکھیے کنوارپن۔ کنوارپنا۔

کوارٹر ۔ (Quarter) [انگ۔ا۔مذ] (۱) چوتھا حصّہ۔ چوتھائی مربع۔ (۲) ہنڈرویٹ کا چوتھا حصّہ۔ ۲۸ پونڈ کا وزن۔ (۳) سہ ماہی۔ سال کا چوتھا حصّہ۔ (۴) مقام۔ جگہ۔ چھاؤنی۔ قیام۔ (۵) محلّہ۔ ٹولہ۔ (۶) سپاہیوں یا افسروں کے رہنے کا قیام۔

کوارٹر گارڈ ۔ (Quarter Guard) چھاؤنی۔ فوج یا پولیس گارڈ کی حوالات، جہاں قید کی سزا پانے والے سپاہی رکھے جاتے ہیں۔

کوارٹر ماسٹر ۔ (Quarter Master) ۔ فوجی محکمے کا وہ افسر جو چھاؤنیوں کے لیے ہر چیز مہیا کرتا ہے۔

کُوارِی ۔ (کُ۔ وا۔ رِی) [ہ۔ا۔مث] دیکھیے کنواری۔

کِواڑ ۔ (کِ۔ واڑ) [ہ۔ا۔مذکر] (۱) لکڑی کا تختہ جس سے دروازہ بند کرتے ہیں۔ (۲) در۔ دروازہ۔

کواڑ بند کرنا ۔ (مص مرکّب) کواڑ بھیڑنا۔ پٹ بھیڑنا۔ کواڑ موندنا۔ کنڈی لگانا۔ دروازہ بند کرنا۔

کواڑ بند ہو جانا ۔ (ا۔محاورہ) خاندان میں سے کسی کا نہ رہنا۔

کواڑ توڑ کے کھانا ۔ (ا۔محاورہ) مصیبت کے دن کاٹنا۔ جُوں تُوں عمر بسر کرنا۔

کِواڑی ۔ (کِ۔ وا۔ ڑِی) [ہ۔ا۔مث] (۱) کواڑ کی تصغیر۔ (۲) انگرکھے کا پردہ۔ وہ کپڑا جو سینے کے دونوں طرف ہوتا ہے۔ (۳) [مذکر] نیلام کی چیزیں بیچنے والا۔ کباڑیا۔

کَواسا ۔ (کَ۔ وا۔ سا) [ہ۔ا۔مذ] دیکھیے کنواسا۔

کَواکِب ۔ (کَ۔ وا۔ کِب) [ع۔ا۔مذ] کوکب کی جمع۔ روشن ستارے۔

کَوانا ۔ (کَ۔ وا۔ نا) [ہ۔مص] ترانا۔ (۲) کنایۃً بدحواس ہو جانا۔

کَوانا ۔ (ق۔مص) کہلانا۔

کِوانچ ۔ (کِ۔ وانچ) [ہ۔ا۔مث] ایک درخت اور اس کی پھلی کا نام جس کے چھڑکنے سے آدمی کے جسم میں خارش ہونے لگتی ہے۔

کَوائِف ۔ (کَ۔ وا۔ اِف) [ع۔ا۔مذ] کیفیت کی غلط جمع۔ (صحیح کیفیات)

کُوائل ۔ (Coil) (کُ۔ وا۔ اِل) [انگ۔ا۔مذ] لچھا۔ گولا۔ سوپنڈا۔

کُوب ۔ (ف۔صف) کوٹنے والا۔ (مرکبات میں استعمال ہوتا ہے) زرکوب۔ پاکوب (رقّاص)۔ مارکٹائی (زر کے ساتھ بطورِ معطوف استعمال ہوتا ہے۔

کُوبالٹ ۔ (Cobalt) [انگ۔ا۔مذ] ایک دھاتی عنصر جو پانی سے ½۸ گنا زیادہ ہوتا ہے۔

کُوبانس ۔ (کُو۔ بانس) [ہ۔ا۔مذ] کبوتروں کو بانس سے اُڑانے کا فعل۔ (۲) کبوتروں کے اُڑانے کی آواز۔

کوبرا ۔ (Cobra) [انگ۔مذ] سیاہ پھَن دار نہایت زہریلا سانپ۔

کُوبڑ ۔ (کُو۔ بڑ) [ہ۔ا۔مذ] بڑھاپے کے باعث پیٹھ کی ہڈی کا نکل جانا۔

کُوپَن ۔ (ق۔ا۔مذ) لنگوٹ۔

کُوبہ ۔ (کُو۔ بہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) مٹی کوٹنے یا ڈھیلے پھوڑنے کا چوبی آلہ (۲) تھاپی۔ موگری۔ موسل۔ (۳) چابک۔ کوڑا۔ تازیانہ۔ سانٹا۔ قمچی۔

کوبہ کاری ۔ (ف۔ا۔صف) (۱) چونا وغیرہ کوٹنا۔ (۲) مارپیٹ کرنا۔ زدوکوب کرنا۔

کوپ ۔ (س۔ا۔مذ) (۱) غصّہ۔ خفگی۔ کرودھ۔ عتاب۔

کوپڑ ۔ (ق۔ا۔مث) ناہموار راستہ۔

کوپَل ۔ (کو۔ پَل) [ہ۔ا۔مث] دیکھیے کونپل۔

کوپَن ۔ (Coupon) (کو۔ پَن) [انگ۔ا۔مذ] پرچہ۔ رسید۔ (۲) ٹکٹ کا ٹھپا۔ (۳) اقرارنامہ۔

کوت ۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) اندازہ۔ تخمینہ۔ اٹکل۔ پرکھ۔ جانچ۔ (۲) پیمائش۔ ماپ۔ (۳) مثلث قائمۃ الزاویہ کا قاعدہ۔

کوتاہ ۔ (کو۔ تاہ) [ف۔صف] (۱) چھوٹا۔ اوچھا۔ (۲) کم۔ تھوڑا۔ (۳) مختصر مجمل۔ (۴) تنگ سکڑا ہوا۔ (۵) ٹھنگنا۔ پست۔ (۶) [اُر] بے باق چکے

کوتاہ اندیش ۔ (ف۔صف) (۱) بے سوچے سمجھے کام کرنے والے۔ عاقبت نااندیش۔ کم فہم۔

کوتاہ اندیشی ۔ (ف۔ا۔مث) کم فہمی۔ عاقبت نااندیشی۔

کوتاہ بیں ۔ (ف۔صف) (۱) کم نظر۔ کم بیں۔ (۲) کوتاہ اندیش۔ عاقبت نااندیش۔

کوتاہ فہم ۔ (ف۔صف) کم فہم۔ کم عقل۔

کوتاہ قد ۔ ٹھنگنا۔ بونا۔ پستہ قد۔

کوتاہ کرنا ۔ (مص مرکب) (۱) چھوٹا کرنا۔ گھٹانا۔ مختصر کرنا۔ (۲) طے کرنا بے باق کرنا۔ نپٹانا۔ چکانا۔ چکتا کرنا۔

کوتاہ گردن ۔ (ف۔ صف) چھوٹی گردن والا ۔ (مجازاً) شریر آدمی ۔
کوتاہ گردن تنگ پیشانی ۔ (ف۔ صف) کنایتاً شریر ۔ مفسد ۔
کوتاہ نظر ۔ (ف۔ صف) تنگ نظر ۔ کم بیں ۔ کم فہم ۔
کوتاہ ہمت ۔ (ف۔ صف) کم حوصلہ ۔ پست ہمت ۔
کوتاہی ۔ (کو۔تا۔ہی) [ف۔ صف] (۱) کمی ۔ نقص ۔ کسر ۔ (۲) تنگی ۔ ضیق ۔
کوتاہی کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) کمی کرنا ۔ کسر چھوڑنا ۔ دریغ کرنا ۔
کوتک ۔ (کو۔تک) [ھ۔ ا۔ مذ] کام ۔ فعل ۔ لچھن ۔ حرکت ۔ گن ۔ (۲) افعال ناشائستہ ۔ بدکرداری ۔ بدچلنی ۔
کوتل ۔ (کو۔تل) [ف۔ ا۔ مذ] خالی گھوڑا ۔ خاص گھوڑا ۔ وہ گھوڑا جو امیروں کی سواری کے آگے آراستہ پیراستہ ہو کر محض سجاوٹ اور دکھاوے کے لیے رہے ۔ جلو کا گھوڑا ۔
کوتل گارد ۔ (کو۔تل۔گا۔رد) [مہند۔ ا۔ مذ] دیکھیے کوارٹر گارڈ ۔
کوتنا ۔ (کوت۔نا) [ھ۔ مص] اندازہ کرنا ۔ جانچنا ۔ پرکھنا ۔
کوتوال ۔ (کوت۔وال) [ف۔ ا۔ مذ] پولیس کا وہ عہدے دار جس کے ماتحت کئی تھانے ہوں ۔ محافظ قلعہ یا شہر ۔
کوتوالی ۔ (کوت۔وا۔لی) [اُر۔ ا۔ مث] کوتوال کا صدر مقام ۔ پولیس اسٹیشن ۔ بڑا تھانہ ۔
کوتوالی چڑھنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دنگا فساد ۔ چوری یا فوجداری کے جرم میں کوتوالی تک جانا ۔ (۲) بدمعاشوں میں نام لکھا جانا ۔
کوتوالیا ۔ (ف۔ ا۔ مذ) سپاہی ۔
کوتہ ۔ (کو۔تہ) [ف۔ صف] کوتاہ کا مخفف ۔
کوتھا ۔ (کو۔تھا) [ہ۔ تابع فعل] کونسا ۔
کوتھلا ۔ (کوتھ۔لا) [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) تھیلا ۔ تھیلی ۔ (۲) جیب ۔ پاکٹ ۔ (۳) (مجازاً) پیٹ ۔ شکم ۔
کوتھلا بھرنا ۔ (ا۔ محاورہ) پیٹ بھرنا ۔ اوجھڑی تاننا ۔
کوتھمیر ۔ (کوتھ۔میر) [ھ۔ ا۔ مذ] ہرا دھنیا ۔ دھنیے کے پتے ۔
کوتھی ۔ (کو۔تھی) [ہ۔ تابع فعل] کونسی ۔
کوتھی ۔ (کو۔تھی) [ھ۔ ا۔ مث] تلوار وغیرہ کے میان کا لوہا جو بطور رشام کے لگا ہوتا ہے ۔
کوتی ۔ (ق۔ ا۔ مذ) بندر ۔
کوٹ ۔ (Coat) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) آستینوں والا فرنگی جامہ ۔ آستینوں کی کرتی ۔ (۲) استرکاری ۔ دو یا زیادہ تہوں میں سے ایک تہہ (قلعی ، رنگ وغیرہ کی) ۔
کوٹ ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) قلعہ ۔ حصار ۔ گڑھ ۔ (۲) فصیل ۔ شہر پناہ ۔ چار دیواری ۔ (۳) احاطہ ۔ (۴) [مجازاً] قالب ۔ جسم ۔ سرپر ۔
کوٹا ۔ (Quota) [انگ۔ ا۔ مذ] حصہ ۔ مع رسد ۔
کوٹا پلی ۔ (ق۔ ا۔ مؤنث) موگری ۔
کوٹ ڈالنا ۔ (کوٹ۔ڈال۔نا) [ھ۔ مص] (۱) کسی چیز سے ضرب لگانا ۔ (۲) ضرب لگا کر ٹکڑے ٹکڑے کرنا ۔ (۳) مارنا ۔

کوٹ کر ۔ (کوٹ۔کر) [ھ۔ تابع فعل] پیس کر ۔ چُورا کر کے ۔ از حد ۔
کوٹ کر بھرنا ۔ کوٹ کے بھر دینا ۔ (ا۔ محاورہ) اتنا بھرنا کہ ظرف میں جگہ باقی نہ رہے ۔ ٹھونس کے بھرنا ۔ (کنایتاً) کثرت کا اظہار کرنا ۔
کوٹ کوٹ کر موتی بھرنا ۔ (ا۔ محاورہ) دنیا کے تمام حسن کا یکجا جمع کر دینا ۔ (۲) آنکھوں کا نہایت چمکدار اور بارونق ہونا ۔
کوٹگا ۔ (کوٹ۔گا) [ق۔ صف] ذلیل و خوار
کوٹلا ۔ (کوٹ۔لا) [ھ۔ ا۔ مذ] چھوٹا قلعہ ۔ گڑھی ۔
کوٹنا ۔ (کوٹ۔نا) [ھ۔ مص] پیٹنا ۔ کوبہ کاری کرنا ۔ (۲) ٹکڑے ٹکڑے کرنا ۔ کچلنا ۔ (۳) مارنا ۔ زدوکوب کرنا ۔ (۴) بجانا ۔ ڈنکا لگانا ۔
کوٹو ۔ (کو۔ٹو) [ھ۔ ا۔ مذکر] ایک قسم کا اناج ۔
کوٹھا ۔ (کو۔ٹھا) [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) بالاخانہ ۔ اُوپر کا کمرہ ۔ (۲) مکان کی بڑی کوٹھڑی ۔ (۳) ذخیرہ ۔ گودام ۔ گھر ۔ (۴) پیٹ ۔ شکم ۔ معدہ ۔ (۵) بچہ دان ۔ رحم ۔
کوٹھا بگڑ جانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) معدے کا غلیظ ہونا ۔ (۲) رحم یا بچہ دان میں خرابی ہونا ۔
کوٹھا لینا ۔ کوٹھا لے کر بیٹھنا ۔ (ا۔ محاورہ) پیشہ کمانا ۔ (مجازاً) کسب اختیار کرنا ۔ چکلے میں بیٹھنا ۔
کوٹھے اُوپر تومڑی ۔ کیا دے گی سومڑی ۔ (ا۔ مثل) کنجوس سے حاجت پُوری ہونے کی اُمید نہیں ہوتی ۔
کوٹھے پر بیٹھنا ۔ (ا۔ محاورہ) پیشہ کمانا ۔ کسب کرانا ۔
کوٹھے چڑھ کر دیکھا سب کا ایک ہی لیکھا ۔ (ا۔ مثل) خانہ داری کے جھگڑے سب جگہ ایک جیسے ہی ہوتے ہیں ۔
کوٹھے چڑھنا ۔ (ا۔ محاورہ) بات کا مشہور ہو جانا ۔
کوٹھے والا روئے چھپّر والا سوئے ۔ (ا۔ مثل) دولت مند کی نسبت غریب آدمی آسودہ زندگی بسر کرتا ہے ۔ غریبوں کی نسبت دولت مند زیادہ محتاج اور رشکی ہوتے ہیں ۔
کوٹھے والیاں ۔ (ا۔ مث) رنڈیاں ۔ کنچنیاں ۔ کسبیاں ۔ طوائفیں ۔
کوٹھری ۔ کوٹھڑی ۔ (کوٹھ۔ری ۔ کوٹھ۔ڑی) [ھ۔ ا۔ مث] حجرہ ۔ کمرہ ۔ درجہ ۔
کوٹھی ۔ (کو۔ٹھی) [ہ۔ ا۔ مؤنث] (۱) چھوٹا پکا گھر ۔ (۲) گودام ۔ ذخیرہ ۔ غلّہ رکھنے کا ظرف ۔ (۳) بینک ۔ ساہوکار یا صرّاف کی کوٹھی ۔ (۴) کارخانہ ۔ بڑی دکان ۔ (۵) بندوق کا خزانہ جس میں بارود جا کر ٹھہرتی ہے ۔ (۶) امیروں کے رہنے کا مکان جو شہر سے باہر ہو ۔ بنگلہ ۔ حویلی (۷) بچہ دان ۔ رحم ۔
کوٹھی اُتارنا ۔ (ا۔ محاورہ) دیوار یا ستون کو نیچے سے مٹی نکال کر نیچے لے جانا ۔ خاص طور پر پختہ کنوئیں ۔
کوٹھی خانہ ۔ (ا۔ مذ) بدمعاشی کا اڈہ ۔ وہ مکان جہاں عورتوں سے پیشہ کرایا جاتا ہو ۔
کوٹھی بیٹھنا ۔ دیوالہ نکلنا ۔ گھاٹا نکلنا ۔ ٹاٹ اُلٹ جانا ۔

کوٹھی کٹھلا کو ہاتھ نہ لگانا سب کچھ آپ کا ہے ۔ (ا۔مثل) ایسے موقع پر بولتے ہیں جہاں کوئی مطلوبہ چیز تو نہ دے مگر زبانی کہتا جائے کہ سب کچھ آپ کا ہے ۔

کوٹھی وال ۔ (ہ۔صف) ساہوکار ۔ مہاجن ۔ صرّاف ۔ ہنڈی کا بنج بیوپار کرنے والا ۔

کَوثَر ۔ (کَو۔ثَر) [ع۔ا۔مذ] بہشت کی ایک نہر ۔ جنّت کا حوض ۔

کوثر سے دُھلی ہوئی زُبان ۔ (ا۔مث) پاک اور شگفتہ زبان ۔

کوَج ۔ (ق) کچھ ۔

کوجیں ۔ کوُجہ ۔ (ق) کچھ کا کچھ ۔

کَوچ ۔ (Couch) [انگ۔ا۔مذ] صوفہ ۔ پلنگڑی ۔ سپرنگ والی کرسی ۔

کَوچ ۔ (Coach) [انگ۔ا۔مث] (۱) شاہی گاڑی ۔ سواری گاڑی ۔ (۲) ریل کا ڈبا ۔ (۳) اُستاد ۔ معلّم ۔ (خصوصاً کھیلوں کا)

کوچبان ۔ کوچوان ۔ (ا۔مذ) گھوڑا گھوڑی چلانے والا ۔

کُوچ ۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) جُلاہوں کی تانی صاف کرنے والا برش ۔ (۲) [مؤنث] وہ موٹا پٹھا جو آدمی کی ایڑی کے اُوپر اور چوپایوں کے ٹخنے کے نیچے ہوتا ہے ۔ (دوسرے معنوں میں بیشتر جمع میں مستعمل ہے) ۔

کوچیں کاٹنا ۔ (ا۔محاورہ) ایڑی کے اُوپر سے پاؤں کے پٹھے کاٹنا ۔ قدم کاٹ ڈالنا ۔ لُولا بنا دینا ۔

کُوچ ۔ (ف۔ا۔مذ) روانگی ۔ رحلت ۔ نقل مکان ۔ ایک جگہ سے دُوسری جگہ جانا ۔

کُوچ بول دینا ۔ (ا۔محاورہ) روانگی کا حکم دینا ۔ روانہ ہونا ۔

کُوچ کا دن ۔ (ا۔مذ) روانگی کا دن ۔ موت کا دن ۔

کُوچ کرنا ۔ (۱) روانہ ہونا ۔ سفر کرنا ۔ (۲) مرنا ۔ وفات پانا ۔ (۳) رخصت ہونا ۔ وداع ہونا ۔

کُوچ مقام ۔ (ف۔ع۔ا۔مذ) چلنا اور ٹھہرنا ۔

کُوچا ۔ (کُو۔چا) [ہ۔ا۔مذ] کچوکا ۔ کسی نوکدار چیز یا تلوار وغیرہ کا تھوڑا سا زخم جو آر پار نہ ہُوا ہو ۔

کوچا (کوچے) دینا ۔ (مارنا) (ا۔محاورہ) (۱) گودنا ۔ زخم ڈالنا (۲) طعنے مہنے دینا ۔

کُوچا ۔ (کُو۔چا) [اُر۔ا۔مذکر] (۱) املی کی سبز پھلی جسے مرچ کے ساتھ پیس کر کھاتے ہیں ۔

کُوچَک ۔ (ف۔صف) چھوٹا ۔ خُرد ۔ کوتاہ ۔ ننھا ۔ صغر سِن ۔

کوچنا ۔ (کوچ۔نا) [ہ۔مص] چبھونا ۔ چھُری یا کانٹے سے گودنا ۔

کُوچہ ۔ (کُو۔چہ) [ف۔ا۔مذ] کو کی تصغیر ۔ گلی ۔ محلّہ ۔ باڑہ ۔ تنگ راہ ۔

کُوچہ بکوچہ ۔ (ف۔تابع فعل) گلی گلی ۔ محلّے محلّے ۔ کُو بکُو ۔

کُوچہ بندی کرنا ۔ (ا۔محاورہ) محلوں یا گلیوں کی حد

کُوچہ گردی ۔ (ف۔ا۔مث) آوارہ گردی ۔ گلیوں کو چھانتے پھرنا ۔

کُوچہ گردی کرنا ۔ (ا۔محاورہ) آوارہ گردی کرنا ۔ آوارہ پھرنا ۔ خراب خستہ ہونا ۔ واہی تباہی کرنا ۔

کُوچی ۔ (کُو۔چی) ۔ [ہ۔ا۔مث] سفیدی کرنے یا سونے چاندی کا بُرش ۔

کُود ۔ (ہ۔ا۔مث) جست ۔ چھلانگ ۔

کُود پڑنا ۔ (ا۔محاورہ) کسی معاملے میں بے جا دخل دینا ۔

کُود پھاند ۔ (ا۔مث) اُچھل کُود ۔ دوڑ دُھوپ ۔

کُودَک ۔ (کُو۔دَک) [ف۔ا۔مذ] طفل ۔ لڑکا ۔ بچہ ۔ جمع ۔ کُودکان ۔

کُودَن ۔ (کُو۔دَن) [ف۔ا۔مذ] ۔ (۱) سست رفتار ۔ بارکش گھوڑا ۔ (۲) (صف) کُند ذہن ۔ مُورکھ ۔ نادان ۔ احمق ۔

کُودنا ۔ (کُود۔نا) [ہ۔فعل] (۱) اُچھلنا ۔ پھاندنا ۔ چھلانگیں مارنا ۔ (۲) نہایت خوش ہونا ۔ خوشی میں پھُولا نہ سمانا ۔ (۳) گھمنڈ کرنا ۔ اترانا ۔

کودوں ۔ (کو۔دوں) [ہ۔ا۔مث] ایک قسم کا سخت غلہ ۔

کودوں دلانا ۔ (ا۔محاورہ) سخت کام لینا ۔ کٹھن کام کرانا ۔

کودوں دے کر پڑھنا ۔ (ا۔محاورہ) مفت پڑھنا ۔ کم خرچ کرکے پڑھنا ۔ ناقص تعلیم پانا ۔

کودوں کا بھات کن بھاتوں میں ۔ میا ساس کن ساسوں میں ۔ (ا۔مثل) دُور کے رشتے کا کیا اعتبار ۔

کودیاں ۔ (ق۔ا۔مث) قلابازیاں ۔

کوڈ ۔ (Code) [انگ۔ا۔مذ] (۱) مجموعۂ قوانین ۔ (۲) اشاروں کا کلام ۔ خفیہ لُغت ۔ برّی اور بحری فوجی اشاروں کے ضوابط کا مجموعہ ۔

کوَر ۔ ((Cover) (کَ۔وَر) [انگ۔ا۔مذ] (۱) ڈھکن ۔ ڈھکنا ۔ سرپوش ۔ چپنی ۔ (۲) پوشش ۔ غلاف ۔ (۳) کتاب کا پٹھا ۔ مقوی ۔ دفتی ۔ سرورق ۔

کور ۔ ((Corps) [انگ۔ا۔مث] فوج کا دستہ ۔ (جو کسی خاص کام کے لیے متعین کیا جائے) ۔

کور ۔ (ہ۔ا۔مث) کنارہ ۔ حاشیہ ۔ کنی ۔ سرا ۔ سنجاف ۔ مغزی ۔

کور دینا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) کنی دینا ۔ (۲) عاجز ہونا ۔ مغلوب ہونا ۔

کور کسر ۔ (ا۔مث) کمی نقص ۔ عیب ۔ کمی بیشی ۔ بُرائی بھلائی ۔ قصور ۔ قباحت ۔

کور کسر نکالنا ۔ (ا۔محاورہ) گھاٹا پُورا کرنا ۔ کمی پُورا کرنا ۔ نقص دُور کرنا ۔ عیب دُور کرنا ۔

کور ۔ (ف۔صف) اندھا ۔ نابینا ۔ جمع ۔ کوراں ۔

کور باطن ۔ کور دل ۔ (ف۔صف) کند فہم ۔ کج طبع ۔ کم ذہن ۔ ناسمجھ ۔ کُودن ۔ کینہ رکھنے والا ۔

کور بخت ۔ (ف۔صف) بدبخت ۔ بدنصیب ۔ تیرہ بخت ۔

کور چشم ۔ کور دیدہ ۔ کور نگاہ ۔ (ف۔صف) اندھا ۔ نابینا ۔

کور دِہ ۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) کم آباد اور چھوٹا گاؤں جسے کوئی نہ جانتا ہو ۔ (۲) جاہلوں کی بستی ۔

کور مادر زاد ۔ (ف۔صف) پیدائشی اندھا ۔

کور نمک ۔ (ف ۔ صف) نمک حرام ۔ ناشکرا ۔ احسان فراموش ۔

کُوڑ ۔ (ق ۔ ا ۔ مث) (۱) دھوکا ۔ فریب ۔ (۲) ظلم ۔ دشمنی ۔

کَوڑ ۔ (ھ ۔ ا ۔ مذ) دیکھیے کَوَل ۔

کورا ۔ (کو ۔ را) [ھ ۔ صف] نیا ۔ غیر مستعمل ۔ (۲) سادہ ۔ صاف ۔ بے لاگ ۔ (۳) محض جاہل ۔ احمق ۔ نادان ۔ (۴) غریب ۔ مفلس ۔ تنگ دست ۔ (۵) بے مروت ۔ بے وفا ۔ رُوکھا ۔ (۶) خالص ۔ بالکل ۔

کورا بچنا ۔ (ا ۔ محاورہ) صاف بچنا ۔ بال بال بچنا ۔

کورا برتن ۔ (ا ۔ مذ) (۱) غیر مستعمل برتن ۔ (۲) [مجازاً] دوشیزہ لڑکی ۔ کنواری بچی ۔

کورا پنڈا ۔ (ا ۔ مذ) بن بیاہی عورت ۔ کنوارا ۔ کنواری ۔

کورا جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) خالی ہاتھ جانا ۔

کورا رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کچھ نہ سکھانا ۔ (۲) بالکل محروم رکھنا ۔ وعدہ وفا نہ رکھنا ۔

کورا رہ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بالکل محروم رہ جانا ۔ (۲) کچھ حاصل نہ ہونا ۔ (۳) جاہل رہنا ۔

کورا کاغذ ۔ (ا ۔ مذ) بے لکھا کاغذ ۔ سادہ کاغذ ۔

کورے اُسترے سے سر مُنڈانا (مونڈنا) ۔ (ا ۔ محاورہ) نہایت تکلیف دینا ۔ سخت سزا دینا ۔ (۲) لُوٹ لینا ۔ سب کچھ چھین لینا ۔

کورا نکل جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بے داغ بچ جانا ۔ صاف بچ جانا ۔

کورانہ ۔ (کو ۔ را ۔ نَہ) [ف ۔ صف] اندھوں کی طرح ۔

کورٹ ۔ (Court) [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) قصرِ شاہی ۔ محل سرا ۔ (۲) کچہری ۔ عدالت ۔ دربار ۔ (۳) ٹینس کھیلنے کا میدان ۔

کورٹ آف وارڈ ۔ (Court of Ward) [انگ ۔ ا ۔ مث] نابالغوں کی جائداد کے انتظام کا سر رشتہ ۔

کورٹ انسپکٹر ۔ (Court Inspector) [انگ ۔ ا ۔ مث] پولیس کا وہ عہدہ دار جو سرکار کی طرف سے عدالت میں مقدمات کی پیروی کرتا ہے ۔

کورٹ شِپ ۔ (Courtship) [انگ ۔ ا ۔ مذ] شادی سے قبل لڑکے لڑکی میں راز و نیاز ۔

کورٹ مارشل ۔ (Court Martial) [انگ ۔ ا ۔ مذ] جنگی عدالت ۔ فوجی عدالت ۔

کُورڑا ۔ (ق ۔ ا ۔ مث) کوڑا ۔

کورس ۔ (Course) [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) تعلیم کا زمانہ ۔ (۲) درسی کتاب ۔ (۳) گھوڑدوڑ کا میدان ۔

کورس ۔ (Coarse) [انگ ۔ صف] ادنیٰ ۔ معمولی ۔ گھٹیا ۔ موٹا کھردرا ۔ گنوارُو ۔

کورس کلاتھ ۔ (Coarse Cloth) ادنیٰ ۔ موٹا اور کھردرا کپڑا ۔ دیسی کپڑا ۔

کورس ۔ (Chorus) کو ۔ رَس [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) وہ نغمہ جو سب مل کر گائیں ۔ (۲) گانے والوں کی جماعت ۔ چوکی ۔ طائفہ ۔

کُوڑ کُوڑ ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) کُتے کے پلے کو بلانے کی آواز ۔

کورم ۔ (Quorum) کو ۔ رَم [انگ ۔ ا ۔ مذ] ارکان کی وہ تعداد جن کی موجودگی سے جلسہ کی کارروائی جائز اور مؤثر ہو سکتی ہے ۔

کورنش ۔ (کور ۔ نِش) [ت ۔ کرنش کا مفرس ۔ ا ۔ مث] خمیدگی ۔ جھکاؤ ۔ تسلیم ۔ بندگی ۔ آداب ۔ جُھک کر سلام کرنا ۔

کورنش بجالانا ۔ (ا ۔ محاورہ) آداب بجالانا ۔ تسلیم عرض کرنا ۔ بندگی کرنا ۔

کورنشات ۔ (کور ۔ نِ ۔ شات) [ف ۔ ا ۔ مث] کورنش کی فارسی جمع بقاعدہ عربی (خلافِ فصاحت)

کَورَو ۔ (کَو ۔ رَو) [س ۔ ا ۔ مذ] دھرت راشٹر کے بیٹے ۔ مہابھارت کی لڑائی میں یہی پانڈوؤں کے مقابلہ پر تھے ۔

کُورو ۔ (کُو ۔ رو) [ھ ۔ ا ۔ مذ] غلے وغیرہ کی کڑی یا جھانکڑ ۔ (۲) شہتیر ۔

کوری ۔ (کو ۔ ری) [ف ۔ ا ۔ مث] اندھاپن ۔

کوری ۔ (کو ۔ ری) [ھ ۔ صف] کورا کی تانیث ۔

کوری آنکھ سے دیکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بے حیائی سے دیکھنا ۔ نڈر ہو کر دیکھنا ۔

کوریڈار ۔ (Corridor) کو ۔ ری ۔ ڈار [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) غلام گردش ۔ متعدد کمروں کے سامنے کا راستہ ۔ (۲) کسی ملک کی مقبوضہ زمین کا وہ تنگ قطعہ جو کسی دوسرے ملک کے علاقے میں سے گزرتا ہو ۔

کُوڑ ۔ (ق ۔ صف) دیوانہ ۔ بے وقوف ۔ گنوار ۔ احمق ۔

کوڑا ۔ (کو ۔ ڑا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] بڑی کوڑی ۔

کوڑے کر ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بیچ دینا ۔ ارزاں بیچ ڈالنا ۔ دام کھرے کرنا ۔

کوڑا ۔ (کو ۔ ڑا) [ھ ۔ ا ۔ مذکر] (۱) چابک ۔ دُرّہ ۔ تازیانہ ۔ (۲) تنبیہ ۔ گوشمالی ۔

کوڑا لگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) چابک مارنا ۔ تازیانہ لگانا ۔ (۲) تنبیہ کرنا ۔ گوشمالی کرنا ۔

کُوڑا ۔ (کُو ۔ ڑا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) گھاس پھونس ۔ خس و خاشاک ۔ (۲) خراب اور نکمی چیز ۔ الابلا ۔

کوڑا کرکٹ ۔ (ا ۔ مذ) گھاس پھونس ۔ ردی اور نکمی چیز ۔

کوڑا کرکٹ سمجھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) فضول خیال کرنا ۔ کوئی وقعت نہ دینا ۔

کوڑا کرنا ۔ کوڑا پھیلانا ۔ (ا ۔ محاورہ) خس و خاشاک پھیلانا ۔ کوڑا کرکٹ بکھیرنا ۔

کوڑھ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) برص ۔ جذام ۔ ایک مرض جو فسادِ خون سے پیدا ہوتا ہے ۔ اس میں یا تو بدن پر سفید دھبے پڑ جاتے ہیں یا اعضا پر ورم ہو کر انگلیاں وغیرہ گرنے لگتی ہیں ۔

کوڑھ ٹپکنا (چونا) ۔ (ا ۔ محاورہ) برص یا جذام کی شدت سے جابجا زخم ہو کر بہنے لگنا ۔

کوڑھ میں کھاج ۔ (ا ۔ مثل) آفت پر آفت ۔ تکلیف میں تکلیف ۔ ایک تو کوڑھ اس پر کھجلی اور بھی عذابِ جان ۔

کُوڑھ ۔ (ہ۔ صف) مورکھ ۔ بے وقوف ۔ احمق ۔
کُوڑھ پن ۔ کُوڑھ پنا ۔ (ا۔ مذ) بدسلیقگی ۔ بدتمیزی ۔ بے وقوفی ۔
کُوڑھ مغز ۔ (ف۔ صف) بے وقوف ۔ کند ذہن ۔ ابلہ ۔
کوڑھی ۔ (کو۔ ڑھی) [ہ۔ا۔ مذ و صف] جذامی ۔ مجذوم ۔ کوڑھ ۔ مریض ۔
کوڑھی کے جوُں نہیں پڑتی ۔ (ا۔ مثل) جو خود مصیبت زدہ ہے اس پر کیا آفت آئے ۔ دراصل کوڑھی کا خون خراب ہو جاتا ہے جیسے جوُں بھی پینے کے لائق نہیں سمجھتی ۔
کوڑی ۔ (کو۔ ڑی) [ہ۔ا۔ مث] ایک بیسی ۔ بیس ۔
کَوڑی ۔ (کَو۔ ڑی) [ہ۔ا۔ مث] خرمہرہ ۔ ایک قسم کا چھوٹا سنکھ جو ادنیٰ سکے کا کام بھی دیتا تھا ۔ (۲) سینے کی ہڈی جو خرمہرے کی طرح اونچی ہے ۔ (۳) کٹاری کی نوک ۔ (۴) (مجازاً) روپیہ ۔ دولت ۔ (۵) مقدار قلیل ۔ (۶) حبہ ۔ دمڑی ۔ پائی ۔
کوڑی بھر ۔ (ا۔ صف) تھوڑا سا ۔ ذرا سا ۔
کوڑی پاس نہ ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) نہایت مفلس اور تنگدست ہونا ۔
کوڑی پھرنا ۔ (ا۔ محاورہ) چند آدمیوں کا کسی امر پر متفق اور ہم طرف ہونا ۔
کوڑی پھیرا کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) بہت سے پھیرے کرنا ۔ بار بار آنا جانا ۔
کوڑی دانتوں سے اٹھانا ۔ (ا۔ محاورہ) بہت کنجوسی کرنا ۔
کوڑی کا کر دینا ۔ (ا۔ محاورہ) بے وقعت کر دینا ۔ بے عزت کر دینا ۔
کوڑی کا مال نہیں ۔ (ا۔ محاورہ) محض نکما ہے ۔ بے حقیقت ہے ۔
کوڑی کا ہو جانا ۔ (ا۔ محاورہ) نکما اور خراب ہو جانا ۔ کام کا نہ رہنا ۔ نظروں سے گر جانا ۔
کوڑی کا آدمی ۔ (ا۔ مذ) حقیر و ذلیل آدمی ۔ بیکار اور نکما آدمی ۔
کوڑی کفن کو نہ ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) نہایت مفلس اور محتاج ہونا ۔
کوڑی کوڑی ۔ (ا۔ تابع فعل) (۱) ایک ایک کوڑی ۔ (۲) ذرا ذرا ۔ حبہ حبہ ۔
کوڑی کوڑی ادا کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) ایک ایک حبہ چکا دینا ۔ دام دام بے باق کر دینا ۔
کوڑی کوڑی بھر پانا ۔ (ا۔ محاورہ) کل وصول پانا ۔
کوڑی کوڑی پر جان دینا ۔ (ا۔ محاورہ) بہت کنجوس ہونا ۔
کوڑی کوڑی پر دانت رکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) بہت لالچی ہونا ۔
کوڑی کوڑی جوڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) تھوڑا تھوڑا روپیہ جمع کرنا ۔ نہایت کفایت شعاری اور کنجوسی سے پس انداز کرنا ۔
کوڑی کوڑی کا حساب ۔ (ا۔ مذ) چھوٹی سے چھوٹی رقم کا حساب ۔ مکمل حساب ۔ باقاعدہ حساب ۔
کوڑی کوڑی کو تنگ (حیران) ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) نہایت تنگدست ایک ایک پیسے کے لیے حیران و پریشان ہونا ۔
کوڑی کوڑی لینا ۔ (ا۔ محاورہ) سب کچھ وصول کرنا ۔
کوڑی کوس دوڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نہایت لالچی اور حریص ہونا ۔ ایک ایک کوڑی کے لیے کوس بھر کا چکر لگانا ۔ (۲) نہایت محنت و مشقت کرنا ۔

کوڑی کو نہ پوچھنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ذرا قدر نہ کرنا ۔ مفت میں کام نہ لینا ۔ (۲) نہایت حقیر اور ذلیل جاننا ۔
کوڑی کی بات ہو جانا ۔ کوڑی کی عزت ہو جانا ۔ (ا۔ محاورہ) بات بگڑ جانا ۔ کچھ عزت نہ رہنا ۔ آبرو نہ رہنا ۔
کوڑی کے تین تین بکنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نہایت ارزاں اور سستا بکنا ۔ (۲) کمال بے قدری اور حقیر ہونا ۔
کوڑی کے کام کا نہیں ۔ (ا۔ محاورہ) محض نکما اور ناکارہ ہے ۔ بالکل بے مصرف اور بے کار ہے ۔
کوڑی کے مول بکنا ۔ (ا۔ محاورہ) نہایت سستا اور ارزاں بکنا ۔
کوڑی نہ ملنا ۔ (ا۔ محاورہ) کچھ نہ ملنا ۔
کوڑی نہیں گانٹھ میں چلے باغ کی سیر ۔ (ا۔ مثل) کم مائیگی کی حالت میں بڑے حوصلے کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں ۔
کوڑیوں کے مول بکنا ۔ (ا۔ محاورہ) نہایت ارزاں اور بے قدری سے فروخت ہونا ۔ سستا بکنا
کوڑیوں کے مول نہ لینا ۔ (ا۔ محاورہ) ناکارہ اور بے قدر سمجھنا ۔ مفت بھی نہ لینا ۔
کوڑے کر ڈالنا ۔ (ا۔ محاورہ) دام کھرے کرنا ۔ اونے پونے بیچ ڈالنا ۔
کوڑیا ۔ (ک۔ وڑ۔ یا) [ہ۔ا۔ مث] چھوٹا دروازہ ۔ کھڑکی کا پٹ ۔
کوڑیالا ۔ (کوڑ۔ یا۔ لا) [ہ۔ا۔ مذکر] (۱) ایک قسم کا سفید چتیوں والا زہریلا سانپ ۔ (۲) ایک بوٹی ۔ (۳) مالدار ۔ دولت مند ۔ امیر ۔
کُوز ۔ (ف۔ صف) خمیدہ ۔ کبڑا ۔
کوز پُشت ۔ کوزہ پُشت ۔ (ف۔ صف) خمیدہ پُشت ۔ کبڑا ۔
کُوزَہ ۔ (کو۔ زَہ) [ف۔ا۔ مذ] (۱) ڈونگا ۔ (۲) قلفی ۔ (۳) مصری کے گول گول ڈلے ۔ (۴) مٹی کا برتن ۔ (۵) مٹی کا آبخورہ ۔
کُوزہ گر ۔ کمہار ۔ کاسہ گر ۔ کلال ۔
کُوزَہ نبات ۔ (ف۔ا۔ مث) مصری کا کوزہ ۔
کوزے میں دریا بند کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) کسی بڑے مضمون یا بیان کو نہایت مختصر کر کے لکھ دینا کہ اختصار بھی ہو جائے اور مطلب بھی فوت نہ ہونے پائے ۔
کُوزیاں ۔ (کوز۔ یاں) [اُر۔ا۔ مث] مٹی کے چھوٹے آبخورے ۔
کوس ۔ (ہ۔ا۔ مذ) (۱) راستہ کی ایک حد معینہ ۔ فرسنگ ۔ تین ہزار گز کی لمبائی ۔ سنگ نشان جو ہر فرسنگ پر ہوتا ہے کروہ ۔ (۲) [اُر] آستین کا کف ۔
کوس نہ چلی، بابا پیاسی ۔ (ا۔ مثل) کام کے شروع ہوتے ہی ہمت ہار دینا ۔ تھک جانے کا اظہار کر دینا ۔
کوس ۔ (ف۔ا۔ مذ) نقارہ کلاں ۔ دمامہ ۔ بڑا طبل ۔ دھونسا ۔
کوسِ رحلت ۔ (ف۔ ع۔ا۔ مذ) کوچ کا نقارہ ۔ روانگی کی گھنٹی ۔
کوسِ لمن الملک ۔ (ع۔ا۔ مذ) بڑائی کا ڈنکا ۔ لن ترانی ۔
کوسا ۔ (کو۔ سا) [ہ۔ا۔ مذ] دعائے بد ۔ برا بھلا کہنا ۔

کوساکافی۔ کوساکاسی ۔ (ا۔ مذ) کوسنا۔ دعائے بد۔ پھٹکار۔
کوسنا ۔ (کوس۔نا) [ھ۔مص] دعائے بد دینا۔ بُرا بھلا کہنا۔ (۲) پیٹنا۔ ماتم کرنا (۳) (مذ) دُعائے بد۔
کوسنا لگ جانا ۔ (ا۔محاورہ) بددُعا کا اثر ہونا۔
کُسنگ ۔ (ق ۔صف) بدصحبت۔
کوسوں بھاگنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دور چلے جانا۔ الگ رہنا۔ (۲) از حد نفرت کرنا۔
کوسوں تک ۔ (ا۔ تابع فعل) دُور تک۔
کوسوں دُور ۔ (ا۔ تابع فعل) بہت دُور
کوسے جئیں اپیسے مریں ۔ (ا۔مثل) جن کو بددُعا دی جاتی ہے وہ زندہ رہتے ہیں اور جن کو دعا دی جاتی ہے وہ مرجاتے ہیں۔
کوش ۔ (س۔ا۔مذ) (۱) خزانہ۔ گنجینہ۔ (۲) ڈکشنری۔ لغت۔ (۳) میان۔ نیام۔ خانہ۔
کوش ۔ (ف۔ا۔مث) بغیر ایڑی کا جُوتا۔ سلیپر۔
کوش ۔ (ف۔صف) برداشت کرنے والا۔ جھیلنے والا۔ (مرکبات میں مستعمل ہے) جیسے ستم کوش۔
کوشاں ۔ (کو۔شاں) [ف۔صف] کوشش کرنے والا۔
کوشش ۔ (کو۔شِش) [ف۔ا۔مث] (۱) سعی۔ جد و جہد۔ جتن۔ دوڑ دھوپ۔ (۲) قصد۔ (۳) جُستجو۔ (۴) پیروی۔
کوشش کرنا ۔ (مص مرکب) جد و جہد کرنا۔ ہاتھ پاؤں مارنا۔ دوڑ دھوپ کرنا۔
کُوشک ۔ (کُو۔شک) [ف۔ا۔مذ] قصر۔ محل۔ ایوان۔ اونچی اور بلند عمارت۔ راج مندر۔ جمع ۔ کوشکہا۔
کوشیدن ۔ (کوشی۔دن) [ف۔ا۔مث] برداشت کرنا۔ جھیلنا۔ (۲) محنت کرنا۔ کوشش کرنا (مرکبات میں مستعمل ہے)
کوفت ۔ (ف۔ا۔مث) (۱) صدمہ۔ آزار۔ آسیب۔ (۲) [اُر] درد۔ دُکھ۔ سختی۔ مصیبت۔ (۳) غم۔ رنجش۔ (۴) تھکن۔ تکان۔
کوفت اُٹھانا ۔ (ا۔محاورہ) مصیبت یا تکلیف برداشت کرنا۔
کوفتہ ۔ (کوف۔تہ) [ف۔صف] (۱) آسیب رسیدہ۔ رنج دیدہ (۲) کُوٹے ہوئے قیمے کے گول کباب جو شوربے میں ڈالتے ہیں۔ جمع ۔ کوفتگاں۔
کوفتہ بیختہ ۔ (ف۔ تابع فعل) کوٹ چھان کر۔
کوفتہ را ناں تہی کوفتہ است ۔ (ف۔مثل) دکھی اور غریب کے لیے سُوکھی روٹی بھی غنیمت ہے۔
کُوفی ۔ (کُو۔فی) [ع۔صف] (۱) عراق کے شہر کُوفہ سے منسوب۔ (۲) (مذکر) کُوفہ کا باشندہ۔ (۳) [مجازاً] (صف) بے وفا۔
کُوک ۔ (ف۔ا۔مث) کچی سلائی۔ لمبے لمبے ٹانکے۔ بخیہ۔
کُوک ۔ (ف۔ا۔مث) (۱) آواز بلند۔ صدائے بلند۔ (۲) [اُر] سریلی آواز۔ ترانہ۔ (۳) قمری، فاختہ اور کبوتر کی آواز۔ (۴) چیخ۔ شور۔ کلکاری۔ (۵) آہ نالہ۔ (۶) گھڑی، گھنٹے یا باجے وغیرہ میں چابی دینا۔
کوک ۔ (Coke) [انگ۔ا۔مذ] ایک قسم کا کوئلہ جو کول سے تیار کرتے ہیں یہ دھُواں نہیں دیتا۔
کوک شاستر ۔ (ہ۔ا۔مذ) وہ کتاب جس میں عورتوں کی قسمیں اور عورتوں کے آسنوں کے ڈھنگ لکھے ہیں۔ اس کتاب کے مصنف کا نام کوکا تھا۔ اس پر اس کتاب کا نام "کوک شاستر" رکھا گیا۔
کُوک مارنا ۔ (ا۔محاورہ) چیخ مارنا۔ (ق)
کُوکا ۔ (کُو۔کا) [ہ۔ا۔مذ] سکھوں کے اس فرقے کا نام جسے بھائی رام سنگھ بڑھئی نے قائم کیا تھا۔
کُوکا ۔ (کُو۔کا) [ہ۔ا۔مذ] چھوٹی سی میخ۔ باریک کیل۔
کوکا بیلی ۔ (کو۔کا۔بے۔لی) [ھ۔ا۔مذ] گُلِ نیلوفر۔ کنول۔
کوکب ۔ (کو۔کب) [ع۔ا۔مذ] روشن تارہ۔ بڑا تارہ۔ محض ستارہ۔
کوکبہ ۔ (کو۔ک۔بہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) ستارہ۔ (۲) جماعت۔ انبوہ۔ بھیڑ بھاڑ۔ (۳) شان و شکوہ۔ (۴) شاہی جلوس۔ جلو۔
کُوکر ۔ (کُو۔کر) [ھ۔ا۔مذ] کُتا۔ سگ۔
کُوکر لبیرا کرنا ۔ (ھ۔ا۔مذ) ذرا کی ذرا سستانا۔ بہت کم آرام لینا۔ بہت کم ٹھہرنا۔
کُوکر چھندکی ۔ (ھ۔ا۔مث) ایک جنگلی بُوٹی جس کے پتوں کو پیس کر سگ گزیدہ کے زخم پر لیپ کرتے ہیں۔
کوکلا ۔ (کو۔ک۔لا) [س۔ا۔مث] (۱) کوئل۔ (۲) مُہر ہر۔
کوکلتاش ۔ (کو۔کل۔تاش) [ت۔ا۔مذ] بادشاہ کا دودھ شریک بھائی۔
کوکلکس کلین ۔ (Ku-Klux-Klan) (کو۔ک۔لکس۔ک۔لین) [انگ۔ا۔مث] امریکہ کی جنوبی ریاستوں کی ایک خفیہ انجمن جس کا مقصد امریکہ سے حبشیوں کو نکالنا ہے۔
کوکن ۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) آلو (۲) کچا بُھنا اناج۔
کوکنا ۔ (کوک۔نا) [ھ۔مص] کچی سلائی کرنا۔ لنگر ڈالنا۔ دھاگا ڈالنا۔
کُوکنا ۔ (کُوک۔نا) [ھ۔مص] (۱) چیخنا۔ چلانا۔ شور کرنا۔ (۲) کوئل کا بولنا۔ (۳) گھڑی گھنٹے یا باجے میں چابی دینا۔ (۴) کراہنا۔ درد کی آواز نکالنا۔
کوکنار ۔ (کوک۔نار) [ف۔ا۔مث] پوست۔ خشخاش کا ڈوڈا۔
کوکنی ۔ (کوک۔نی) [ھ۔صف] (۱) چھوٹا۔ ننھا۔ (۲) ادنیٰ درجہ کا۔ گھٹیا۔
کُوکنی ۔ (کُوک۔نی) [اُر۔ا۔مذ] ایک رنگ جو شہاب، لاجورد اور پھٹکڑی سے تیار ہوتا ہے۔
کُوکُو ۔ (کُو۔کُو) [ف۔ا۔مث] فاختہ کی آواز۔ قمری کی آواز۔
کوکو ۔ (کو۔کو) [ہ۔ا۔مث] کوا۔ زاغ۔ (۲) بچوں کو ڈرانے کی آواز۔
کوکو ۔ (Cocoa) (کو۔کو) [انگ۔ا۔مث] ایک قسم کا سفوف جو ایک درخت کے بیجوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ (۲) ایک قسم کی چائے جو اس سفوف سے تیار کی جاتی ہے۔
کوکہ ۔ [ف۔ا۔مذ] (۱) انا کا بیٹا۔ دودھ پلانے والی کا لڑکا۔ برادرِ رضاعی۔

دودھ شریک بھائی ۔ (۲) [مث] انّا کی بیٹی ۔ دودھ شریک بہن ۔

کوکھ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) پیٹ ۔ شکم ۔ بطن ۔ (۲) پسلی کے نیچے کی وہ جگہ جہاں ہڈی نہیں ہوتی ۔ (۳) حمل ۔ گربھ (۴) مجازاً ۔ اولاد ۔

کوکھ آباد رہے ۔ (ا ۔ دعا) بچے جیتے رہیں ۔

کوکھ اُجڑ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) حمل کا گر جانا ۔ حمل کا قرار نہ پانا ۔ حمل نہ رہنا ۔ (۲) اولاد کا مر جانا ۔ اولاد کا زندہ نہ رہنا ۔

کوکھ بند ۔ (ا ۔ صف) بانجھ ۔ عقیمہ ۔

کوکھ جلی ۔ (ا ۔ صف) وہ عورت جسے بچوں کے مرنے کا صدمہ پہنچا ہو ۔

کوکھ سے ٹھنڈی ہے ۔ (ا ۔ مثل) اولاد سے خوش ہے ۔ اولاد والی ہے ۔ گود بھری ہے ۔

کوکھ ماری جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بانجھ ہو جانا ۔ حمل کے قابل نہ ہونا ۔

کوکھ مانگ بھری پُری رہے ۔ (ا ۔ محاورہ) تمہاری اولاد اور خاوند زندہ و سلامت رہے ۔ گود بھری اور سہاگن بنی رہو ۔ (دعائے خیر) ۔

کوکھ مانگ سے ٹھنڈی ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) آل اولاد اور خاوند سے خوش ہو کر اس کا سکھ دیکھنا ۔

کوکھ کی آنچ ۔ (ا ۔ مث) مادری محبت ۔

کوکھیں لگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بھوک کے مارے کوکھوں کا خالی معلوم ہونا ۔ بھوکا ہونا ۔

کوکھیں کوکھ ۔ (ق) زار و زار رونا ۔ دھاڑیں مارنا ۔

کوکئی ۔ (کو ۔ کَ ۔ اِی) [ا ۔ مث] ایک قسم کا اودا رنگ ۔ کوکئی رنگ ۔

کوکی ۔ (ا ۔ مث) دودھ شریک بہن ۔ کوکا کی تانیث ۔

کوکین ۔ (Cocaine) (کو ۔ کین) [انگ ۔ ا ۔ مث] ایک نشہ آور اور بے حس کر دینے والی دوا ۔

کَوَل ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) لقمہ ۔ نوالہ ۔ (۲) اناج کی وہ مقدار جو چکی میں پیسنے کے لیے ڈالتے ہیں ۔ گالا ۔ (۳) کچا اناج جو بھون کر یا اسی طرح کھاتے ہیں ۔ (۴) ایک قسم کی مچھلی ۔ (۵) (پ) کٹورا ۔ (۶) کشمیری پنڈتوں کی ایک گوت ۔ اچھے خاندان کا ۔

کُول ۔ (Coal) [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) کوئلہ ۔ (۲) پتھر کا کوئلہ ۔

کول تار ۔ (Coaltar) تار کول ۔

کول سٹیشن ۔ (Coal Station) [انگ ۔ ا ۔ مذ] وہ مقام جہاں ریل کا انجن یا جہاز کوئلہ لیتے ہیں ۔

کول گیس ۔ (Coal Gas) کوئلے کی گیس ۔

کَول ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) خلیج ۔ کھاڑی ۔ (۲) غار ۔ سوراخ ۔ (۳) گلی ۔ راستہ ۔

کُول ۔ (Cool) [انگ ۔ صف] ٹھنڈا ۔ سرد ۔

کَولا ۔ (کو ۔ لا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) دروازے کا ادھر اُدھر کا پہلو ۔ کونہ ۔ گوشہ ۔ (۲) وہ اناج کی پولی جو کاٹنے کو دی جائے ۔ (۳) بغل ۔ گود ۔ (۴) رنگترا ۔ نارنگی ۔

کُولا ۔ (ق ۔ ا ۔ مذ) گیدڑ ۔

کولا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) دیکھیے کوئلہ ۔

کُولا ۔ کُولھا ۔ (کو ۔ لا ۔ کو ۔ لھا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] پُٹھ ۔ پُٹھا ۔ چوتڑ ۔ سرین ۔ آزار بند ۔ بندھنے کی جگہ ۔

کُولا اُتر جانا (اُترنا) ۔ (ا ۔ محاورہ) کولھے کی ہڈی کا اپنی جگہ سے سرک جانا ۔

کولا کاٹنا ۔ سزا دینا ۔ سخت صدمہ پہنچانا ۔

کولا مٹکانا ۔ کولا مار کر چلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) چوتڑ نچانا ۔ کولا پھڑکانا ۔

کولانٹی ۔ (ق ۔ صف) گرہ باز ۔

کولانیاں ۔ (ق ۔ ا ۔ مونث) قلا بازیاں ۔

کُولتی ۔ (ق ۔ ا ۔ مؤنث) جلتی ہوئی لکڑی ۔

کولڑا ۔ (کول ۔ ڑا) [ق ۔ ا ۔ مذکر] کوڑا ۔

کُولر ۔ (Cooler) (کُو ۔ لَر) [انگ ۔ ا ۔ مذ] ٹھنڈا کرنے کا برتن یا مشین ۔ خنک ساز ۔

کولسا ۔ (کُول ۔ سا) [ق ۔ ا ۔ مذ] کوئلا ۔

کولھو ۔ (کو ۔ لھو) [ہ ۔ ا ۔ مذ] تیل یا رس بیلنے کا آلہ ۔ تیل یا رس نکالنے کی کل ۔

کولھو سے پیلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بہت ایذا دینا ۔

کولھو سے کھل اُتری بھئی بیلوں جوگ ۔ (ا ۔ مثل) آدمی بوڑھا ہو کر نکما ہو جاتا ہے ۔

کولھو کا بیل ۔ (ا ۔ صف) تیلی کا بیل ۔ نہایت محنتی ۔ محنت کش ۔ وہ جو ہر وقت کام میں لگا رہے ۔

کولھو کاٹ موگری بنانا ۔ ادنےٰ کام کیلیے بڑا کام خراب کرنا ۔ ایک بڑے کام کی چیز کو بگاڑ کر چھوٹی چیز بنانا ۔

کولھو کے بیل کو گھر ہی کوس پچاس ۔ کولھو کے بیل کو گھر ہی میں منزل ہے ۔ (ا ۔ محاورہ) مصیبت زدہ کو گھر میں بھی قرار نہیں ملتا ۔

کولھو کے بیل کی طرح چلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سخت محنت و مشقت کرنا ۔ کسی کام میں دن رات مصروف رہنا ۔

کولھو میں پلوا دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) شکنجے میں کھنچوا دینا ۔ سخت بے رحمی کی سزا دینا ۔

کولھو میں پیل ڈالنا (پیلنا) (ا ۔ محاورہ) سخت سزا دینا ۔ سخت تکلیف دینا ۔

کَولی ۔ کَولیا ۔ (کو ۔ لی ۔ کول ۔ یا) [ہ ۔ ا ۔ مث] گود ۔ دونوں ہاتھوں کا حلقہ ۔ گودی ۔ آغوش ۔

کولی بھرنا ۔ کولی میں بھر لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) گودی بھرنا ۔ بغل میں دبانا ۔ بغل گیر ہونا ۔ گلے لگانا ۔

کُولی ۔ (کُو ۔ لی) [ہ ۔ ا ۔ مذکر] (۱) جُلاہا ۔ (۲) وہ سیاہی جو مہندی لگانے کے بعد مہندی لگے ہاتھوں میں نمودار ہوتی ہے ۔

کولیشن ۔ (Coalition) کو ۔ لی ۔ شَن [انگ ۔ ا ۔ مث] (۱) اتحاد ۔ اتفاق ۔ (۲) مختلف جماعتوں کی متحدہ حکومت ۔

کُوم ۔ (ق ۔ ا ۔ مذکر) پودے کی نوک ۔
کُومَل ۔ (کو ۔ مَل) [ہ ۔ صفت] (۱) نرم ۔ ملائم ۔ نازک ۔ (۲) شیریں ۔ میٹھا ۔ (۳) فصیح
کُومَل ۔ کُوھَل ۔ کُونبھَل ۔ (کو ۔ مَل ۔ کو ۔ ھَل ۔ کوں ۔ بھَل) [ہ ۔ ا ۔ مذ] سیندھ ۔ نقب ۔ شگاف جو چور دیوار میں کر کے مکان کے اندر گھس آتے ہیں ۔
کُومل لگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) نقب لگانا ۔ سیندھ لگانا ۔
کَون ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) ہونا ۔ وجود میں آنا ۔ (۲) عالمِ موجودات ۔ دنیا ۔ جہان ۔ ہستی ۔ (۳) حادث ہونے والی چیز ۔
کون و فساد ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) موجود ہونا اور تباہ ہو جانا ۔ ہو کر بگڑ جانا ۔ بودنی و نابودنی ۔
کون و مکان ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) دنیا ۔ جہان ۔ جگ ۔ سنسار ۔
کَون ۔ [کلمۂ استفہام] کدام ۔ (۲) کیا چیز ہے ۔ بے حقیقت ۔
کون بشر ہے ۔ (ا ۔ روزمرّہ) کون شخص ہے ۔ ہم نہیں جانتے ۔
کون پرائی آگ میں گرتا ہے ۔ (ا ۔ مثل) کوئی شخص کسی کے عوض مصیبت میں نہیں پڑتا ۔ دوسرے کی مصیبت کوئی اپنے سر نہیں لیتا ۔
کون جانے ۔ (ا ۔ روزمرہ) خدا جانے (۲) کون نہیں جانتا ۔ (۳) میں نہیں جانتا ۔
کون دن تھے ۔ (ا ۔ روزمرّہ) کیسے اچھے دن تھے ۔ کیا اچھا زمانہ تھا ۔ (ق)
کون سا ۔ (ا ۔ حرفِ استفہام) (۱) کون ۔ (۲) کیا ۔ (۳) کس قدر ۔ کتنا ۔
کون سا درخت ہے جسے ہوا نہیں لگتی ۔ (ا ۔ مثل) عیب اور تکلیف سے کوئی خالی نہیں ۔
کون سا زہر مِل گیا ہے ۔ (ا ۔ روزمرہ) کیا برائی ہو گئی ہے ۔
کون سنتا ہے ۔ (ا ۔ محاورہ) کوئی نہیں سنتا ۔
کون سے مرض کی دوا ہو ۔ کس کام کے ہو ۔ محض نکمے اور بے مصرف ہو ۔
کون سی بات اُٹھا رکھی ہے ۔ (ا ۔ روزمرّہ) کوئی کسر باقی نہیں رہنے دی ۔
کون سے قرآن میں لکھا ہے ۔ (ا ۔ روزمرّہ) کس قاعدے سے جائز ہے ۔
کون سے لعل لگے ہیں ۔ (ا ۔ روزمرّہ) کیا خاص بات ہے ۔
کون کہتا ہے ۔ (ا ۔ روزمرّہ) کوئی نہیں کہتا ۔ میں نہیں کہتا ۔
کون کہے ۔ (ا ۔ روزمرّہ) بیان نہیں ہو سکتا ۔
کون وقت ہوا ۔ (ا ۔ روزمرّہ) دیر ہو گئی ۔ مدت ہو گئی ۔
کون وقتوں سے ۔ (ا ۔ روزمرّہ) بڑی دیر سے ۔
کون ہوتا ہے ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) اسے کیا واسطہ ہے ۔ وہ کیا تعلق رکھتا ہے ۔ (۲) کیا رشتہ ہے ۔
کون ہے ۔ (ا ۔ کلمۂ استفہام)

کَون کوتی ہے ۔ (ا ۔ صفت) دلالوں کی اصطلاح (نَو ۔ ۹)
کَونَق ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) مقعد ۔ گانڈ ۔ سُفرہ ۔
کَون خر ۔ (۱) مردِ نادان ۔ احمق ۔ بے وقوف ۔ بے تمیز ۔ مورکھ (۲) گندہ دماغ ۔
کونا ۔ (کو ۔ نا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) گوشہ ۔ زاویہ (۲) طرف ۔ جانب ۔ پہلو ۔ کولا ۔
کونا کونا جھانکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بے انتہا تلاش کرنا ۔ جستجو کرنا ۔
کونا کھدرا ۔ کونا کھترا ۔ (ا ۔ مذ) کونہ دونہ ۔ گوشہ دوشہ ۔
کونے میں بیٹھ رہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گوشہ نشین ہو جانا ۔
کونے میں پڑا رہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سب سے الگ رہنا ۔
کونپل ۔ (کوں ۔ پَل) [ہ ۔ ا ۔ مث] شگوفہ ۔ کلی ۔ نئی چھوٹی ملائم پتی جو درخت میں سب سے پہلے نکلتی ہے ۔
کونپل پھوٹنا ۔ کونپل نکلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) شگوفہ نکلنا ۔ نئے پتے پھوٹنا ۔
کونت ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) اندازہ ۔ تخمینہ ۔ اٹکل ۔ تشخیص ۔
کونتنا ۔ کونتھنا ۔ (کو ۔ نت ۔ نا ۔ کونتھ ۔ نا) [ہ ۔ مص] براز کے واسطے زور کرنا ۔ حالتِ قبض میں زور لگا کر پاخانہ نکالنا ۔
کونج ۔ (اُر ۔ ا ۔ مث) قاز ۔ کلنگ ۔ راج ہنس ۔ مرغابی ۔
کونجڑی ۔ (ا ۔ مث) سبزی فروش عورت ۔ کنجڑا کی تانیث ۔
کونجڑی اپنے بیر کھٹے نہیں بتاتی ۔ (ا ۔ مثل) کوئی اپنی چیز کو بُرا نہیں کہتا ۔
کونچ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) ایک زہریلا درخت اور اس کی پھلی کا نام ۔
کونچ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) دیکھیے کونچ ۔
کونچا ۔ (کوں ۔ چا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] بھڑبھونجے کا کڑچھا جس سے بالو وغیرہ نکالتے ہیں ۔
کونچا ۔ (کوں ۔ چا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] گھاس کا پودا ۔
کونچی ۔ (کوں ۔ چی) [ہ ۔ ا ۔ مث] دیکھیے کوچی ۔
کوند ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) بجلی کی چمک ۔
کوندا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) دیکھیے کوند ۔
کوندنا ۔ (کوند ۔ نا) [ہ ۔ مص] بجلی چمکنا ۔
کونڈ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) ناند ۔ (۲) مقید
کونڈا ۔ (کوں ۔ ڈا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) آٹا گوندھنے کا مٹی کا ظرف ۔ ناند ۔ پرات ۔ (۲) نذر نیاز کی شیرینی ۔
کونڈا بھرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نذر پوری ہونے پر امام جعفرؒ کی نیاز دلوانا ۔
کونڈا کرنا ۔ (۱) کسی کے نام کی نیاز دلوانا ۔ (۲) دو تین آدمیوں کا مل کر کسی کے ساتھ بُرا کام کرنا ۔
کونڈبار ۔ (ق) قید بند ۔
کونڈی ۔ (کوں ۔ ڈی) [ہ ۔ ا ۔ مث] چھوٹا کونڈا جو اکثر مٹی یا پتھر کا بنا ہوا ہوتا ہے ۔ دَوری ۔
کونرا ۔ (کوں ۔ را) [ہ ۔ صفت] (۱) بے اوسان ۔ بدحواس ۔ (۲) کائیں کائیں سے گھبرایا ہوا ۔

کَونسِل ۔ (Counsel) (کَوْن ۔ سِل) [انگ ۔ ا ۔ مث] (۱) جماعت ۔ مجلس ۔ سبھا ۔ (۲) مجلسِ شوریٰ ۔ مؤتمر ۔ دیوان ۔ (۳) ارکانِ مجلس ۔

کونسل کرنا ۔ (۱ ۔ محاورہ) صلاح مشورہ کرنا ۔ منصوبہ گانٹھنا ۔

کَونسلَر ۔ (Councillor) (کَونس ۔ لَر) [انگ ۔ ا ۔ مذ] مجلسِ شوریٰ کا رکن ۔ کونسل کا رکن ۔ مشیر ۔ صلاح کار ۔

کَونسِلی ۔ (کَونس ۔ لی) [اُرد ۔ ا ۔ مذ] صلاح کار ۔ کونسل کا ممبر ۔ مشیر ۔ وکیل ۔ پیروکار ۔

کُوں کُوں ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) کُتّے کے پلّوں کی آواز ۔

کَونی ۔ (کَو ۔ نی) [ف ۔ ا ۔ مذ] وہ شخص جسے علّتِ مشائخ ہو ۔ بولیسیا ۔ گانڈو ۔

کَونَین ۔ (کَو ۔ نَین) [ع ۔ ا ۔ مذ] (کون کا تثنیہ) دونوں جہان ۔ ہردوعالم ۔ دین و دنیا ۔ ہر دوسرا ۔

کُونین ۔ (Quinine) (کُوِن ۔ اِن) [انگ ۔ ا ۔ مث] ایک مشہور انگریزی دوا جو بخار اور بالخصوص ملیریا بخار میں استعمال کی جاتی ہے ۔

کوہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) پہاڑ ۔ وہ سنگلاخ قطعہ جو سطحِ زمین سے بلند ہو ۔

کوہِ آتش فشاں ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ پہاڑ جس میں سے گندھک کا مادہ ہونے کے باعث آگ کے شعلے اُٹھتے رہتے ہیں ۔ جوالا مکھی ۔

کوہِ آدم ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) لنکا کے سلسلہ کوہ کی وہ بلند چوٹی جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے یہیں اُترے تھے ۔

کوہِ البرز ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایران کے شمال میں ایک مشہور بلند پہاڑ کا نام ۔

کوہِ بےستون ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایران کا ایک پہاڑ جسے فرہاد نے کھود کر اپنی معشوقہ شیریں کے لیے جوئے شیر نامی نہر نکالی تھی ۔

کوہِ پیکر ۔ (ف ۔ صف) پہاڑ جیسے جسم والا ۔ گرانڈیل ۔ قوی جُثّہ ۔

کوہ ٹوٹنا ۔ (۱ ۔ محاورہ) بہت بڑی مصیبت پڑنا ۔

کوہ جگر ۔ (ف ۔ صف) باحوصلہ آدمی ۔ شجاع ۔ دلیر ۔ بہادر ۔

کوہِ جُودی ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ پہاڑ جس پر حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی طوفان کے ختم ہو جانے پر ٹھہری تھی ۔

کوہِ رحمت ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) مکہ معظمہ کے پاس ایک پہاڑی ۔

کوہِ رواں ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) چلنے والا پہاڑ (۲) مجازاً گھوڑا ۔ ہاتھی ۔

کوہسار ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) پہاڑی جگہ ۔ (۲) سلسلہ کوہ ۔ جمع ۔ کوہساراں ۔

کوہستان ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) پہاڑی ملک ۔ (۲) پہاڑوں کا سلسلہ ۔ پہاڑ ۔

کوہستانی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) پہاڑی ۔ کوہی ۔ پہاڑ کا ۔ (۲) (مذ) پہاڑ کا رہنے والا ۔

کوہِ سینا ۔ کوہِ طور ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) شام کا وہ مشہور پہاڑ جس پر خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی تجلّی دکھائی تھی اور دس شرعی احکام نازل فرمائے تھے ۔

کوہِ صفا ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) صفا اور مروہ ، مکہ معظمہ کے نزدیک دو مقدس پہاڑیاں ہیں ۔ جن کے بیچ میں حاجیوں کو سات بار دوڑنے کا حکم ہے ۔

کوہِ قاف ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) ایک پہاڑ جو ایشیائے کوچک کے شمال میں واقع ہے ۔ (۲) [اُر] وہ جگہ جہاں آدمی کا گزر نہ ہو سکے ۔ نہایت دشوار گذار اور سنسان پہاڑ ۔

کوہ کَن ۔ (ف ۔ صف) پہاڑ کھودنے والا ۔ شیریں کے عاشق فرہاد کا لقب جس نے کوہِ بےستون کھود کر ایک نہر شیریں کے محل تک پہنچائی تھی ۔

کوہ کَندن و کاہ برآوردن ۔ (ف ۔ مثل) بے نتیجہ کام کرنا ۔ ایسا کام کرنا جس میں مشقت زیادہ اور فائدہ کچھ نہ ہو ۔

کوہ کَنی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) پہاڑ کھودنا ۔

کوہ کو کاہ سمجھنا ۔ (۱ ۔ محاورہ) دشوار کام کو آسان سمجھنا ۔

کوہِ نُور ۔ ہندوستان کا ایک نہایت مشہور و معروف ہیرا ، جو آجکل انگلستان میں حکومتِ برطانیہ کے پاس ہے ۔

کَوہاڑا ۔ (ق ۔ صف) (۱) مشکل ۔ (۲) تردّد ۔ فکر ۔ اندیشہ ۔ غم ۔

کوہان ۔ (کو ۔ ہان) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) اونٹ کی پیٹھ کی بلندی ۔ (۲) سانڈ یا بیل کا اونچا کندھا ۔

کوہی ۔ (کو ۔ ہی) [ف ۔ صف] پہاڑی ۔ پہاڑ کا باشندہ ۔

کُوہی ۔ (کُو ۔ ہی) [ہ ۔ ا ۔ مث] بہری ۔ ایک قسم کا شکرا جو اکثر کبوتروں کو پکڑ لیتا ہے ۔

کوئلا ۔ (کو ۔ ا ۔ لا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) جلی ہوئی لکڑی کا بجھایا ہوا ٹکڑا (۲) کان سے نکالا ہوا سیاہ مادہ ۔ دیکھیے کولہ ۔

کوئلوں پر مُہر ہونا ۔ (۱ ۔ محاورہ) بڑے بڑے اخراجات پر توجہ نہ کرنا اور ادنےٰ خرچ پر کفایت دکھانا ۔

کوئلوں کی دلالی میں (منہ میں بھی کالا کپڑے بھی کالے) ہاتھ کالے ۔ (۱ ۔ مثل) جس کام میں ناحق نام بدنام ہو اس کی نسبت بولتے ہیں ۔ بُرے کاموں میں پڑنے کا انجام بدنامی ہے ۔

کوئلوں کے مُول ۔ (۱ ۔ صف) بہت سستا ۔

کوئلے کی کان ۔ (۱ ۔ مث) وہ کان جس میں سے پتھر کا کوئلہ نکلتا ہے ۔

کوئی ۔ (کو ۔ ای) [کلمۂ تنکیر] (۱) کچھ ۔ کسی ۔ (۲) نامعلوم شخص ۔ (۳) تقریباً ۔ لگ بھگ ۔ تخمیناً ۔ (۴) ایک آدھ ۔ اِکّا دُکّا ۔ (۵) کہیں ۔ ممکن ہے ۔ (۶) ذرا ۔ ایک ۔

کوئی اب بولے کوئی جب بولے میری نکٹی ٹپاشپ بولے ۔ (۱ ۔ مثل) نہایت بےشرم اور بےحیا کی نسبت بولتے ہیں جو بےعزت ہو کر بھی بکواس کرتا چلا جائے ۔

کوئی آنکھوں کا اندھا کوئی عقل کا اندھا ۔ (۱ ۔ مثل) کوئی جہالت کے سبب سے بےوقوف اور کوئی پڑھا لکھا ہو کر جاہل ۔

کوئی آتا نہیں ۔ (۱ ۔ محاورہ) کسی کو اتنی توفیق نہیں ۔

کوئی بات اُٹھا نہ رکھنا ۔ (۱ ۔ محاورہ) کچھ کسر نہ رکھنا ۔ سب کچھ کہہ لینا ۔ سب تدبیریں کر چکنا ۔

کوئی پل کا مہمان ۔ (۱ ۔ مذ) چند گھڑی کا مہمان ۔ مرنے کے قریب ۔

کوئی پوچھتا نہیں ۔ (۱ ۔ مقولہ) کوئی پُرسانِ حال نہیں ۔ کوئی توجہ نہیں کرتا ۔

کوئی تقدیر کے لکھے کو مٹا نہیں سکتا۔ (۱۔مثل) کسی تدبیر سے تقدیر نہیں بدل سکتی۔
کوئی تن دکھی کوئی من دکھی، دکھی سارا سنسار۔ (۱۔مثل) کسی کو کوئی دکھ، کسی کو کوئی۔ دنیا میں کوئی سکھی نہیں۔
کوئی تو پوچھے گا۔ (۱۔محاورہ) کوئی تو باز پُرس کرے گا۔ کوئی تو سُنے گا۔ کسی کو تو ضرور رحم آئے گا۔
کوئی تولوں بھاری، کوئی مولوں بھاری۔ کوئی تولوں کم کوئی مولوں کم۔ (۱۔مثل) کوئی کسی سبب سے مراد اور عزّت والا ہے کوئی کسی سبب سے۔ ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق عزّت رکھتا ہے۔
کوئی جیئے کہ مرے ان کو اپنے کام سے کام۔ (۱۔مثل) خود غرض آدمی کی نسبت بولتے ہیں جن کو کسی کے رنج و راحت کی پرواہ نہ ہو۔
کوئی چیز ہے۔ (۱۔محاورہ) بے کار چیز ہے۔
کوئی حال مست کوئی مال مست۔ (۱۔مثل) کوئی اپنی غریبی پر قناعت کئے ہوئے ہے کوئی اپنی دولت کے نشے میں چُور۔ ہر ایک اپنے حال پر خوش ہے۔
کوئی دم کا دمامہ ہے۔ (۱۔مثل) زندگی بہت تھوڑی ہے۔
کوئی دم کا مہمان۔ (۱۔محاورہ) قریب مرگ۔ جلد رخصت ہونے والا۔ جانہار۔
کوئی دن۔ (۱۔تابع فعل) چند روز۔ تھوڑے دنوں کے لیے۔
کوئی دن جاتا ہے۔ (۱۔محاورہ) عنقریب ہے۔ تھوڑی مدت میں۔
کوئی دن کی ہوا کھانا۔ (۱۔محاورہ) تھوڑے دن کی زندگی اور ہونا۔
کوئی دن یاد کرو گے۔ (۱۔محاورہ) ہماری قدر کچھ دن بعد ہوگی۔
کوئی کسی کا درد بانٹ نہیں لیتا۔ (۱۔محاورہ) رنج و غم خود ہی برداشت کرنے پڑتے ہیں۔
کوئی کسی کی آگ میں نہیں گرتا۔ (۱۔مثل) کسی کی مصیبت اور بلا کو کوئی شخص اپنے سر نہیں لیتا۔
کوئی کسی کی قبر میں نہیں جاتا۔ (۱۔مثل) کوئی کسی کے عوض نہیں مرتا۔ ہر شخص اپنی ہی جواب دہی کرے گا۔
کوئی کل سیدھی نہیں۔ (۱۔محاورہ) کوئی پہلو ٹھیک نہیں۔ ہر بات میں پیچ ہے۔
کوئی کل نہ بیٹھنا۔ (۱۔محاورہ) کسی طرح چین نہیں ہے۔
کوئی کم نہ سمجھے۔ (۱۔روزمرّہ) (ہجو ملیح) یعنی آپ بڑے بد ذات ہیں۔
کوئی کوئی۔ (۱۔صفت) ایک آدھ۔ اِکّا دُکّا۔ شاذ و نادر۔
کوئی کہاں سے لائے۔ (۱۔تابع فعل) ناپید ہونے اور مجبوری ظاہر کرنے کے موقع پر کہتے ہیں۔
کوئی کیا جانے۔ (۱۔روزمرّہ) کسی کو نہیں معلوم۔ مجھ کو نہیں معلوم۔
کوئی کیا کرے۔ (۱۔روزمرّہ) مجبوری ہے۔ چارہ نہیں (۲) بیکار ہے۔
کوئی مرے کوئی ملہار گائے۔ (۱۔مثل) جب کسی کی مصیبت پر کوئی خوشی منائے اس موقع پر بولتے ہیں۔

کوئی نہ کوئی۔ (۱۔متعلق فعل) ایک نہ ایک۔ یہ نہیں وہ۔
کوئی گھڑی کا مہمان ہے۔ (۱۔مثل) مرنے کے قریب ہے۔ قریب المرگ ہے۔
کوئی نہیں پوچھتا کہ منہ میں کے دانت ہیں۔ (۱۔مثل) (۱) نہایت امن و چین کا زمانہ۔ ہر شخص بے خوف و آزاد ہے۔ (۲) کس مپرسی کا اظہار۔
کوئی ہو۔ (۱۔روزمرّہ) کسے باشد۔ جو چاہے۔ کسی کی خصوصیت نہیں۔
کوئی ہے۔ (۱۔حرفِ ندا) (۱) ملازم کو بلانے کی آواز۔ (۲) کیا کوئی شخص موجود ہے؟
کُوئے۔ (کُو۔اے) [ف۔ا۔مذ] دیکھیے کُو۔
کَوی۔ (کَ۔وی) [س۔ا۔مذ] (اصل کَوِ) (۱) شاعر (۲) عالم و فاضل شخص۔
کَوی راج۔ (س۔ا۔مذ) ملک الشعراء۔
کوّے اُڑھانا۔ (۱۔شگون) جب کوئی پردیس سے آنے والا ہوا اور کوّا منڈیر پر آکر بولے تو عورتیں یہ فقرہ کہہ کر شگون لیتی ہیں کہ اگر وہ آنے والا ہو گا تو کوّا اُڑ جائے گا۔
کوّے کوسا کریں کھیت پکّا کریں۔ (۱۔مثل) ناحق بد دُعا کا اثر نہیں ہوتا۔ (۲) دشمن کے بُرا چاہنے سے بُرا نہیں ہوتا۔
کوّے کوسنے سے کہیں ڈھور مرتے ہیں۔ (۱۔مثل) کسی کی بد دُعا سے کسی کا نقصان نہیں ہوتا۔
کوّے کھائے ہیں۔ (۱۔مثل) عوام کا اعتقاد ہے کہ کوّے کھانے سے انسان کی عمر لمبی ہوتی ہے اور بال کالے ہو جاتے ہیں۔ (۲) بہت بولنے والے کی نسبت کہتے ہیں۔
کوّے کی دُم (دگانڈ) میں انار کلی۔ (۱۔مثل) کالے رنگ کا آدمی سُرخ لباس پہنے تو کہتے ہیں۔
کویا۔ (کو۔یا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) آنکھ کا کوہ۔ گوشۂ چشم۔ (۲) شریفہ یا کٹھل کا دانہ یا گودا۔ (۳) ریشم کے کیڑے کا خول۔
کویَل۔ (کو۔یَل) [ھ۔ا۔مث] ایک خوش آواز کالے رنگ کے پرند کا نام، جو آموں کے موسم میں یہاں آتا ہے۔
کویل کوکنا۔ (مص مرکّب) کویل کا بولنا۔
کویلو۔ کویلی۔ (کوَے۔لو۔کوَے۔لی) [ق۔ا۔مث] کھپریل۔

ک۔ہ

کہ۔ (ف) (۱) بیان کے لیے نیز "جو" کی بجائے جو بیان کے موقع پر آتا ہے (۲) علّت۔ سبب۔ (۳) ناگاہ۔ دفعۃً (۴) بمعنی یا۔
کِہ۔ (ف۔صفت) چھوٹا۔ کم مرتبہ۔ ادنیٰ۔
کِہ تر۔ (کِہتَر) [ف۔تفضیل بعض] زیادہ چھوٹا۔ ادنے۔ مہتر کا نقیض۔
کِہ ترین۔ (کِہترین) [تفضیل کُل] سب سے چھوٹا۔ سب سے حقیر۔
کِہ و مِہ۔ (ف۔صفت) چھوٹا بڑا۔ خورد و کلاں۔ خاص و عام۔ ہمہ قسمہ۔
کَہ۔ (ف۔ا۔مذ) کاہ کا مخفف۔

کہربا ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا زرد گوند ۔ اسے کپڑے یا چمڑے سے رگڑ کر گھاس کے تنکے سامنے کریں تو اسے اُٹھا لیتا ہے ۔
کہربائی ۔ (ف ۔ صف) کہربا سے منسوب ۔ (۲) برقی ۔ مقناطیسی ۔
کہربائیت ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) کشش ۔
کہکشاں ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) بہت سے چھوٹے چھوٹے ستاروں کی دھار جو اندھیری رات میں سڑک کی مانند آسمان پر دُور تک گئی ہوئی نظر آتی ہے ۔
کہگل ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) پلستر کرنے کی بھُس ملی ہوئی مٹی ۔ دیکھیے کاہ گل ۔
کہا ۔ (کَ ۔ ہا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) کہنا کا ماضی ۔ کہنا ۔ بچن ۔ سخن ۔ قول ۔ مقولہ ۔ (۲) کہا ہوا کلمہ ۔
کہا سنا ۔ (ا ۔ مذ) (۱) جُرم ۔ تقصیر ۔ (۲) گلہ ۔ شکوہ (۳) منہ سے نکلا یا کانوں سے سُنا ہُوا ۔
کہا سنا بخشوانا ۔ (ا ۔ محاورہ) مرتے وقت خطائیں معاف کرانا ۔
کہا سُنی ۔ (ا ۔ مث) لگائی بجھائی ۔ غیبت ۔ ادھر کی اُدھر کہنی ۔
کہا کرنا ۔ کہا ماننا ۔ (ا ۔ محاورہ) کہنا کرنا ۔ کہنے کے مطابق کرنا ۔ کہنے پر عمل کرنا ۔
کہہ اُٹھنا ۔ (کَہ ۔ اُٹھ ۔ نا) [ھ ۔ مص] بے سمجھے بوجھے کہنے لگنا ۔
کہہ کے پھر جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) مکر جانا ۔
کہہ کے گنہگار ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) بے جا کہنا ۔ بے تیجہ بات کہنا ۔
کہہ مکرنی ۔ (ا ۔ مث) ایک قسم کی پہیلی جس میں اس کا جواب بھی ہوتا ہے ۔
کہار ۔ (کَ ۔ ہار) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) پانی لانے والا ۔ مہرہ (۲) ڈولی یا پالکی اُٹھا کر چلنے والا ۔ حمّال ۔ (۳) برتن مانجھنے والا ۔
کہاری ۔ (کَ ۔ ہا ۔ ری) [ھ ۔ ا ۔ مث] کہاروں کی مزدوری ۔ ڈول کا کرایہ ۔ (۲) کہار کی تانیث ۔ کہار کی بیوی ۔
کہاں ۔ (کَ ۔ ہاں) [ھ ۔ استفہام] (۱) کس جگہ ۔ کدھر ۔ (۲) نہیں ۔ کب ۔ (۳) دُوری ۔ فرقِ عظیم ۔
کہاں تک ۔ (ا ۔ تابع فعل) (۱) کتنی دور تک ۔ (۲) کتنی دیر تک ۔ کس عرصے تک ۔
کہاں جاتا ہے ۔ (ا ۔ محاورہ) کس جگہ (کس کے پاس) جاتا ہے ۔ (۲) کہاں بچ کے جاتا ہے ۔ (۳) ضرور سزا پائے گا ۔
کہاں جاؤں ۔ (ا ۔ محاورہ) (مایوسی کے عالم میں) کیا علاج کروں ۔ کیا تدبیر کروں ۔
کہاں راجہ بھوج کہاں گنگوا تیلی کہاں رام رام کہاں ٹیں ٹیں ۔ (ا ۔ مثل) ادنیٰ کو اعلیٰ سے کیا نسبت ؟ کہاں یہ کہاں وہ ؟
کہاں سر پھوڑوں ۔ (ا ۔ محاورہ) کہاں جاؤں ۔ کیا کروں ۔ کدھر جاؤں ۔ کوئی تدبیر بن نہیں آتی ۔ عالم مجبوری اور ناچاری ہے ۔
کہاں سے ٹپک پڑے ۔ (ا ۔ محاورہ) کدھر سے آ گئے ۔ اچانک کہاں سے آ گئے ۔

کہاں سے کہاں ۔ (ا ۔ تابع فعل) (۱) کدھر سے کدھر ۔ (۲) بہت آگے ۔ بے ٹھکانے ۔ کالے کوسوں ۔
کہاں سے آیا ہے ۔ (ا ۔ مقولہ) کیا چیز ہے کوئی وقعت نہیں ۔
کہاں کا ۔ (ا ۔ صف) (۱) کس جگہ کا ؟ کس شہر کا ۔ (۲) کس طرف کا ۔ (۳) کیسا ۔ کس مطلب کا ۔ (۴) کس کا ۔ کدھر کا ۔ (۵) کون سا ۔ (۶) کب کا ۔ کس زمانے کا ۔
کہاں کا آنا کہاں کا جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کیسا آنا ۔ کیسا جانا ۔ کیسی ملاقات ۔ کیا واسطہ ۔ قطعی بے تعلقی ۔
کہاں کی بلا پیچھے لگی ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی بات سے تنگ یا ناراض ہو کر یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں ، کہ کس آفت میں پڑ گئے ۔
کہاں کے تیس مار خاں ہیں ۔ (ا ۔ محاورہ) کہاں کے اتنے بہادر ہیں ۔
کہاں کے ہیں ۔ (ا ۔ محاورہ) کونسے ملک کے رہنے والے ہیں ۔ ایسے کون ہیں ۔
کہاں لا کر پھنسایا ۔ (ا ۔ محاورہ) کس عذاب میں ڈال دیا ۔ کس مصیبت میں مبتلا کر دیا ۔
کہاں مر رہا ۔ (ا ۔ محاورہ) کہاں دیر لگا دی ۔ کیوں دیر لگا دی ۔
کہاں یہ کہاں وہ ۔ (ا ۔ مثل) ان کا مقابلہ کیا ۔
کہانا ۔ (کَ ۔ ہا ۔ نا) [ھ ۔ مص] (۱) مشہور ہونا ۔ کہلانا ۔ نام رکھا جانا ۔ (۲) پیغام دینا ۔
کہانت ۔ (کَ ۔ ہا ۔ نَت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) غیب کی بات بتانا ۔ فال گوئی ۔
کہانی ۔ (کَ ۔ ہا ۔ نی) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) حکایت ۔ قصہ ۔ داستان ۔ افسانہ ۔ (۲) ذکر ۔ بیان (۳) سرگذشت ۔ گزری ہوئی بات ۔
کہانی جوڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) افسانہ گھڑنا ۔ قصہ بنانا ۔
کہاوت ۔ (کَ ۔ ہا ۔ وَت) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) قول ۔ بچن ۔ مثل ۔ ضرب المثل ۔
کہہ بیٹھنا ۔ (کَہ ۔ بیٹھ ۔ نا) [ھ ۔ مص] بُرا بھلا کہہ دینا ۔ گالی دے بیٹھنا ۔
کہتے سُنتے ۔ (ھ ۔ تابع فعل) ہوتے ہوتے ۔ آہستہ آہستہ ۔
کہتے سُنتے نہ بنی ۔ (ا ۔ محاورہ) کچھ جواب نہ بن پڑا ۔
کہتے کہتے زبان دبا جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) باتیں کرتے کرتے کسی بات کو ٹال جانا ۔
کہنے کے ساتھ ہی ۔ (اُ ۔ تابع فعل) فوراً ۔ حکم سُنتے ہی ۔ جھٹ پٹ ۔ سُرعت ۔
کہنے کی زبان نہیں پکڑی جاتی ۔ (اُ ۔ مثل) کہنے کو کوئی روک نہیں سکتا ۔
کہتے ہوئے ۔ (ھ ۔ تابع فعل) مُنہ سے نکالتے ہوتے ۔ زبان پہ لاتے ہوئے ۔
کہتے ہیں ۔ (ا ۔ روزمرّہ) روایت ہے ۔
کہہ ۔ (ا ۔ فعل) کہنا مصدر سے صیغۂ امر (۲) منہ سے بول ۔ بات کہہ ۔ بیان کر ۔
کہہ اُٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بے سوچے سمجھے کچھ کہہ دینا ۔
کہہ دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ظاہر کر دینا ۔ بھید کھول دینا ۔ (۲) جتا دینا ۔ بتا دینا ۔ (۳) عرض کر دینا ۔ بات سنا دینا ۔
کہہ دیں گے ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی امر کے ٹالنے اور انکار کرنے کے موقع پر بولتے ہیں ۔
کُہر ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) وہ بخارات جو سردی کے موسم میں صبح اور شام کو دُھند

سی پیدا کر دیتے ہیں۔
کُہرا ۔ (ف - ا - مذ) گھوڑے کا ایک خاص رنگ - کمیت رنگ ۔
کُہرا ۔ (کُہ - را) [ہ - ا - مذ] کہر ۔
کُہرام ۔ (کُہ - رام) [ہ - ا - مذ] رونا - واویلا - آہ و نالہ - آفت - قیامت۔
کُہرام مچنا ۔ (ا - محاورہ) ماتم ہونا۔ رونا پیٹنا پڑنا۔ شور و شیون ہونا - آفت برپا ہونا۔
کَہَروا ۔ (کَ - ہَر - وا) [ہ - ا - مذ] کہاروں کا ناچ اور گانا - وہ گانا جو طوائفیں مجمع کے وقت گایا کرتی ہیں۔
کَہف ۔ (ع - ا - مذ) (۱) غار - گڑھا - (۲) وہ کھوہ جس میں اصحاب کہف جا کر سوئے تھے۔
کَہل ۔ (ع - ا - مذ) ادھیڑ - میانہ سال - نہ بوڑھا نہ جوان ۔
کہلا بھیجنا ۔ (ا - محاورہ) [کَہ - لا - بھیج - نا] (ہ - مص) پیغام بھیجنا - بُلا بھیجنا ۔
کہلانا ۔ (کَہ - لا - نا) [ہ - مص] دوسرے شخص کی معرفت پیغام دینا۔ (۲) اقرار لینا - (۳) دوسری دفعہ پڑھوانا - (۴) مشہور ہونا - نامزد ہونا ۔
کہلوانا ۔ (کَہل - وانا - (ہ - مص) دیکھیے کہلانا - ۱ - ۳
کَہَن ۔ (کَ - ہَن) [ہ - ا - مث] کہنے کا ڈھنگ - طرز گفتار - کہاوت - قول - بچن - بات - مقولہ ۔
کُہَن ۔ (کُ - ہَن) [ف - صف] پُرانا - کہنہ - سال خوردہ ۔
کُہن سال ۔ (ف - صف) بڈھا - بوڑھا - بڑی عمر والا - معمّر ۔
کُہن سالی ۔ (ف - ا - مث) بڑھاپا - پیری - ضعیفی ۔
کہنا ۔ (کَہ - نا) [ہ - مص] (۱) بیان کرنا - زبان پر لانا - (۲) کھولنا - ظاہر کرنا - (۳) اطلاع دینا - خبر کرنا - (۴) نام رکھنا - (۵) بُرا کہنا - گالی دینا - (۶) شعر کہنا - (۷) سمجھانا - نصیحت کرنا - (۸) تنبیہ کرنا - کان کھولنا - (مذ) (۹) مقولہ - قول - کہاوت - (۱۰) ذکر - بیان - (۱۱) نصیحت - پند - (۱۲) حکم - ارشاد - فرمان - (۱۳) گفتگو - بات چیت - (۱۴) جواب دینا - (۱۵) عرض - (۱۶) روایت بیان کرنا - (۱۷) شکوہ کرنا - (۱۸) پیغام دینا ۔
کہنا بجا لانا ۔ (ا - محاورہ) حکم کی تعمیل کرنا ۔
کہنا ٹالنا ۔ (ا - محاورہ) بات نہ ماننا ۔
کہنا سننا ۔ (ا - محاورہ) (۱) بہکانا - ورغلانا - (۲) گالی گلوچ کرنا - بُرا بھلا سنانا - (۳) دخل - رسائی - پہنچ - (۴) حکم - اختیار ۔
کہنا کرنا - کہنا ماننا ۔ (ا - محاورہ) حکم بجا لانا - کہنے پر چلنا - تعمیل ارشاد کرنا - بات ماننا ۔
کہنے پر جانا ۔ (ا - محاورہ) کہا ماننا - کسی بات کا خیال کرنا - کسی بات کا یقین کرنا ۔
کہنے سے بات پرائی ہو جاتی ہے ۔ (ا - مثل) مُنہ سے نکالی ہوئی بات پر قابو نہیں رہتا ۔
کہنے سے ضد سوا ہوتی ہے ۔ (ا - مثل) آدمی کو جس قدر سمجھاؤ اُسی قدر زیادہ ہٹ کرتا ہے ۔
کہنے سننے میں آ جانا ۔ (ا - محاورہ) لگائی بجھائی پر عمل کرنا ۔
کہنے کو ۔ (ا - تابع فعل) (۱) نام کو - برائے نام (۲) عیب لگانے یا نکالنے کو ۔
کہنے کو بات رہ گئی ۔ (ا - مثل) وقت نکل گیا - شکوہ شکایت اور گلہ باقی رہ گیا ۔
کہنے کو مُنہ میں زبان رکھتے ہیں ۔ (ا - محاورہ) (۱) سوال کا جواب دے سکتے ہیں - جیسا کہو گے ویسا سنو گے - (۲) برائے نام زبان ہے گویائی کے قابل نہیں ۔
کہنے کی بات نہیں ۔ (ا - مثل) کہنے کے قابل نہیں - کچھ کہا نہیں جا سکتا - مشکل ہے ۔
کہنے کی باتیں ہیں ۔ (ا - محاورہ) خالی باتیں ہی باتیں ہیں - صرف زبانی جمع خرچ ہے - عمل میں لانا مشکل ہے ۔
کہنے میں ۔ (ا - تابع فعل) (۱) مطیع - فرمانبردار - (۲) قابو میں - بس میں ۔
کہنے میں آ جانا ۔ (ا - محاورہ) بہکانے میں آ جانا - دھوکے میں آ جانا - کسی بات کا اعتبار کر لینا - کہے کا یقین کر لینا ۔
کہنے میں ہونا ۔ (ا - محاورہ) بس میں ہونا - اختیار میں ہونا ۔
کُہنگی ۔ (کُہن - گی) [ف - ا - مث] پُرانا پن - بڑھاپا - پیری - قدامت ۔
کُہنہ ۔ (کُہ - نہ) [ف - صف] پُرانا - دیرینہ - سال خوردہ ۔
کُہنہ مشق ۔ (ف - صف) مشّاق - تجربہ کار ۔
کُہنی ۔ (کُہ - نی) [ہ - ا - مث] کلائی اور بازو کا جوڑ ۔
کہنی مارنا - کہنی چلانا ۔ (ا - محاورہ) کہنی کی ضرب لگانا - کہنی سے ہٹانا ۔
کُہُو ۔ (کُ - ہُو) [ہ - ا - مث] کویل کی آواز ۔
کہوانا ۔ (کَہ - وا - نا) [ہ - مص] دیکھیے کہلوانا ۔
کہو دن کی سُنے رات کی - کہو کھیت کی سُنے کھلیان کی ۔ (ا - مثل) سوال کچھ جواب کچھ - سوال کے برخلاف جواب دینا ۔
کہُولَت ۔ (کَ - ہُو - لَت) [ع - ا - مث] آغاز پیری - بڑھاپے کی شروعات ۔
کہوں تو ماں ماری جائے نہ کہوں تو باوا کُتا کھاتے ۔ (اُر - مثل) اُس موقع پر بولتے ہیں جب کسی بات کے کہنے اور نہ کہنے میں دونوں طرح خرابی پیدا ہونے کا ڈر ہو ۔
کَہی ۔ (کَ - ہی) [ہ - ا - مث] بات - کہا ۔
کہی بدی ۔ (ا - مث) قول و قرار - باہمی عہد و پیمان ۔
کہی سُنی ۔ (ا - مث) لوگوں کا کہنا سُننا - ورغلانا - بہکانا ۔
کہے جانا ۔ (ا - محاورہ) لگانا - (کوئی بات کہنا بار بار کہنا -)
کہے دینا ۔ (ا - محاورہ) کسی بات سے خبردار کرنا ۔
کہے سُننے سے ۔ (ا - تابع فعل) سمجھانے بجھانے سے ۔
کہے میں ہونا ۔ (ا - محاورہ) بس میں ہونا - اختیار میں ہونا ۔
کہیں ۔ (ف - صف) بہت چھوٹا ۔
کہیں کیا ۔ (ا - روزمرہ) کیا شکایت کریں - کیا بیان کریں ۔

کہیں کچھ کریں کچھ ۔ (ا۔مثل) اُن کی بات کا اعتبار نہیں۔ کہتے کچھ اور کرتے کچھ ہیں۔

کہیں ۔ (کَ ۔ ہِیں) [ھ۔ تابع فعل] (۱) کسی جگہ ۔ جائے ۔ جا ۔ دوسری جگہ ۔ اور جگہ ۔ (۲) کسی طرف ۔ کسی جانب ۔ (۳) شاید ۔ ایسا نہ ہو ۔

کہیں اور ۔ (ا۔ تابع فعل) کسی اور جگہ ۔ دُوسری جگہ ۔

کہیں اوس سے پیاس بُجھتی ہے ۔ (ا۔مثل) تھوڑی چیز کسی طرح کافی نہیں ہوسکتی ۔

کہیں بوڑھے طوطے بھی پڑھتے ہیں ۔ (ا۔مثل) زیادہ عمر کا آدمی علم حاصل نہیں کرسکتا ۔

کہیں پاؤں رکھتے ہیں کہیں پڑتا ہے ۔ (ا۔مثل) نشہ یا ضعف کی یہ حالت ہے کہ قدم لڑکھڑاتے ہیں ۔

کہیں تِل دھرنے کو جگہ نہیں ۔ (ا۔مثل) بہت ہجوم ہے ۔ بالکل جگہ نہیں ۔

کہیں دائی سے پیٹ چھُپتا ہے ۔ (ا۔مثل) خاص لوگوں سے راز پوشیدہ نہیں رہ سکتا ۔

کہیں ڈوبلے بھی ترے ہیں ۔ (ا۔مثل) بگڑوں کا سنورنا دُشوار ہے ۔

کہیں سُنا ہے ۔ (ا۔مثل) تعجب کی بات ہے ۔

کہیں سے ۔ (ا۔ تابع فعل) کسی جگہ سے ۔ کسی مقام سے ۔

کہیں کا کہیں ۔ (ا۔ تابع فعل) اظہارِ بُعد و فرقِ عظیم کے موقع پر بولتے ہیں ۔ کہاں کا کہاں ۔

کہیں کا نہ رہنا ۔ (ا۔محاورہ) کسی جگہ اور کسی موقع کے قابل نہ رہنا ۔ دین و دنیا سے جانا ۔ کسی کام کا نہ رہنا ۔ کسی قابل نہ رہنا ۔ محض نکما ہوجانا ۔

کہیں کا ہو رہنا ۔ (ہو جانا) ۔ (ا۔محاورہ) کسی جگہ رہ پڑنا ۔ جہاں جانا اسی جگہ کا ہوجانا ۔ جاکر واپس نہ جانا ۔

کہیں کہیں ۔ (ا۔ تابع فعل) بہت کم ۔ کسی کسی جگہ ۔

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا ۔ بھان متی نے کُنبہ جوڑا ۔ (ا۔مثل) بے میل رشتہ جتانے کے موقع پر بولتے ہیں ۔

کہیں گرجیں کہیں برسیں ۔ (ا۔مثل) ایک کا غصہ دوسرے پر نکالنا ۔

کہیں ناخن سے بھی گوشت جُدا ہُوا ہے ۔ (ا۔مثل) اپنوں سے چھُوٹنا مشکل ہے ۔ رشتہ کسی طرح نہیں چھُوٹتا ۔ اپنوں سے اپنے نہیں چھوٹ سکتے ۔

کہیں نہ کہیں ۔ (ا۔ تابع فعل) کسی نہ کسی جگہ ۔ ضرور ۔ کسی نہ کسی مقام پر ۔

کہیں نہیں ۔ (ا۔ تابع فعل) کسی جگہ نہیں ۔ کسی موقع پر یا مقام پر نہیں ۔ بالکل پتہ نہیں ۔

کہیں ہاتھوں کی لکیریں بھی مٹی ہیں ۔ (ا۔مثل) کہیں تقدیر بھی خطا کرتی ہے ۔

کھ

کھا بدنا ۔ (ا۔محاورہ) ضبط کرنا ۔ خاموش ہوجانا ۔ برداشت کرنا ۔ جواب نہ دینا ۔

کھا بیٹھنا ۔ (ا۔محاورہ) رقم دبالینا ۔

کھا جانا ۔ (ا۔محاورہ) ہڑپ کرجانا ۔ نگل جانا ۔ (۲) غبن کرنا ۔ (۳) صرف ہوجانا ۔ (۴) اُجاڑ دینا ۔ (۵) کسی کو غصے کی نظر سے دیکھنا ۔ (۶) چبا ڈالنا ۔

کھا کے ڈکار نہ لینا ۔ (ا۔محاورہ) پرایا مال بالکل ہضم کرجانا ۔

کھابڑ ۔ (کھا ۔ بڑ) [ھ۔ صفت] اونچا نیچا ۔ ناہموار ۔

کھاپڑ ۔ (ق۔ا۔مث) ٹھیکری ۔

کھات ۔ (ھ۔ا۔مث) (۱) وہ میلا یا گھُورا جسے گڑھا کھود کر دبا رکھتے ہیں اور کچھ عرصہ میں نکال کر کھیتوں میں ڈالتے ہیں ۔ (۲) بوسیدہ اور گلی سڑی چیزیں کھاد ۔

کھاتا ۔ (کھا ۔ تا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) حساب کی کتاب ۔ روزنامچہ ۔ لیکھا ۔ بہی ۔ (۲) لین دین ۔

کھاتا بہی ۔ (ھ۔ا۔مث) ہر اسامی کے لیے علیحدہ حساب کی کتاب ۔

کھاتے پڑنا ۔ (ا۔محاورہ) حساب میں درج ہونا ۔ روزنامچہ سے بہی پر چڑھایا جانا ۔

کھاتا پیتا ۔ (کھا ۔ تا ۔ پی ۔ تا) [ھ۔ صفت] خوش حال ۔ آسودہ حال ۔ مُرفّہ الحال ۔

کھاتا ڈالنا ۔ (ا۔محاورہ) کسی سے لین دین جاری کرنا ۔

کھاتری ۔ (کھات ۔ ری) [ھ۔ا۔مث] دریا کے کنارے کی فصل ۔

کھاتگ ۔ (ق۔ا۔مث) بُرائی ۔ دُشمنی ۔

کھاتگی ۔ (کھات ۔ گی) [ق۔ا۔مث] کھانا ۔ خوراک ۔ غذا ۔

کھاتی ۔ (کھا ۔ تی) [ھ۔ا۔مذ] بڑھئی ۔ نجّار ۔

کھاتے پیتے لاتیں مارنا ۔ (ا۔محاورہ) آسودگی میں بھی قسمت کا شاکی رہنا ۔

کھاٹ ۔ (ھ۔ا۔مث) چارپائی ۔ پلنگڑی ۔

کھاٹ پر پڑے کھانا ۔ بیماری پر اُٹھنا ۔ بیماری میں صرف ہونا ۔ بیماری پر لگنا ۔

کھاٹ پڑنا ۔ (کھاٹ سے لگ جانا) (ا۔محاورہ) بیمار ہوکر چارپائی پر پڑنا ۔ صاحب فراش ہونا ۔

کھاٹ سے اُتار لینا ۔ (ا۔محاورہ) قریب مرگ آدمی کو چارپائی سے اُتار کر زمین پر ڈال دینا ، تاکہ مر کر بھوت نہ بن جائے ۔ (ہندوؤں کا اعتقاد)

کھاٹ سے لگ جانا ۔ (ا۔محاورہ) بیمار ہوکر چارپائی پہ پڑ جانا ۔ بیماری کے باعث بہت کمزور ہوجانا ۔

کھاٹ کھٹولا ۔ (ا۔مذ) استر بستر ۔ انگڑ کھنگڑ ۔ مال اسباب ۔ بوریا بدھنا ۔

کھاٹ نکلنا ۔ (ا۔محاورہ) جنازہ نکلنا ۔ اِرتھی نکلنا ۔ مرنا ۔

کھاج ۔ (ھ۔ا۔مث) (۱) کھُجلی ۔ خارش ۔ (۲) جماع کی خواہش ۔

کھاجا ۔ (کھا ۔ جا) [ھ۔ا۔مذ] خوراک ۔ غذا ۔ (۲) ایک قسم کی مٹھائی ۔

کھاد ۔ (ھ۔ا۔مذ) (۱) دیکھیے کھات ۔ (۲) پیشگی جو کاشت کار کو خوراک کے لیے دی جاتی ہے ۔ (۳) کوڑا کرکٹ اور بوسیدہ اور گلی سڑی چیزیں جو کھیت میں ڈالتے ہیں ۔

کھادر - (کھا - دَر) [ھ - ا - مث] نشیب - پست زمین - وہ زمین جہاں سیلاب رہے -

کھادی - (کھا - دی) [ھ - ا - مث] دیکھیے کھدر -

کھار - (ھ - ا - مذ) (۱) شور - کلر - شوریت - نمک - (۲) سجی - کاٹ کرنے والی چیز -

کھار لگنا - (ا - محاورہ) شور لگنا - کلر لگنا -

کھارا - (کھا - را) [ھ - صف] شور - نمکین - کڑوا - (۲) پُوربی) کھاس - لادی - (۳) سرکی کی تیلیوں یا سرکنڈوں کا چوکھونٹا ٹوکرا جس پر دولھا کو پھیروں کے وقت کپڑا ڈال کر بٹھاتے ہیں -

کھاروا - (کھار - وا) [ھ - ا - مذ] ایک قسم کا سُرخ رنگ کا موٹا کپڑا -

کھاری - (کھا - ری) [ھ - صف] کھارا کی تانیث - نمکین - شور - تلخ - کڑوا -

کھاری پن - (ا - مذ) کھاری ہونے کا ذائقہ - کھاری ہونے کی کیفیت -

کھاری کنواں - (ا - مذ) (۱) وہ کنواں جس کا پانی نمکین، بدمزہ یا کڑوا ہو - (۲) (اصطلاحاً) بے فیض دولت مند - بے مروت حاکم -

کھاری کنوئیں میں ڈال دینا - (ا - محاورہ) ضائع کر دینا - کھو دینا - پھینک دینا - فائدے سے ہاتھ اٹھا لینا - بے فائدہ کھو دینا -

کھاڑ - کھاڑو - (ق - صف) بہت بڈھا - فرتوت -

کھاڑنا - (ق - مص) (۱) نکالنا - (۲) گاڑنا - جمانا -

کھاڑی - (کھا - ڑی) [ھ - ا - مث] خلیج - پانی کا وہ تنگ قطعہ جو دُور تک خشکی میں چلا گیا ہو -

کھاس - (ھ - ا - مث) وہ جالی دار بورا جس میں اُپلے یا مٹی کے برتن گدھوں پر لادتے ہیں -

کھاکر - کھاکھر - (کھا - کر - کھا - کھر) [ھ - ا - مث] دستہ دار لکڑی جس میں لوہے کی زنجیریں لگی ہوتی ہیں اور اس سے گھوڑے کو دوڑانے کی مشق کراتے ہیں -

کھا کر (کے) ڈکار نہ لینا - (اُر - مثل) (۱) پرایا مال لے کر بالکل ہضم کر جانا - (۲) قرض لے کر نہ دینا -

کھاکسی - (کھاک - سی) [ھ - ا - مث] وہ موٹی موٹی لکیریں یا نشان جو بچہ جننے کے بعد زچہ کی رانوں اور پیٹ پر پڑ جاتے ہیں -

کھاکل - (ا - تابع فعل) کب تک - کہاں تک -

کھاگ - (ھ - ا - مذ) گینڈے کا سینگ جو اکثر خنجر، پیش قبض اور دستی چھریوں میں لگایا جاتا ہے -

کھال - (ھ - ا - مث) (۱) چمڑا - چام - چرم - دھوڑی - انسان کے جسم کا پوست - (۲) دھونکنی - (۳) پوست - چھلکا - چھال -

کھال اُتارنا - (ا - محاورہ) (۱) کسی کے جسم سے پوست جدا کرنا - چمڑی ادھیڑنا - (۲) سزا دینا - بدلہ لینا -

کھال اُدھیڑنا - (ا - محاورہ) (۱) پوست اُتارنا - (۲) قمچی یا کوڑے سے مارنا -

کھال بگڑنا - (ا - محاورہ) شامت آنا - پٹنے کو جی چاہنا -

کھال کھینچنا - (ا - محاورہ) چمڑا ادھیڑنا - پوست اُتارنا - زمانہ قدیم کی سزا جس میں زندہ مجرم کی کھال اُتروا کر اس میں بھس بھروا دیا کرتے تھے -

کھال میں مست ہونا - (ا - محاورہ) اپنے حال میں خوش ہونا - مگن ہونا -

کھالا - (کھا - لا) [ھ - ا - مذ] (۱) وہ نیچی زمین جس میں بہت سے ندی نالے ہوں - (۲) غار - گڑھا - (۳) ندی نالے -

کھالنا - (کھال - نا) [ق - مص] کراہنا -

کھام - (ق - ا - مذ) ستون -

کھان - (ھ - ا - مث) (۱) کان - معدن - (۲) مخزن - خزانہ - منبع - چشمہ - (۳) افراط - کثرت - بہتات - (۴) غارت گری - (ق)

کھان - (ق - ا - مذکر) کھانا -

کھان پان - کھانا پانی - (ق)

کھانا - (کھا - نا) [ھ - ا - مذ] (۱) خوراک - طعام - بھوجن - (۲) دعوت - ضیافت - مہمانی - (۳) [ہ - مص] نوش کرنا - نگلنا - (۴) حلق سے اُتارنا (۵) ہضم کرنا - اڑانا - غبن کرنا - (۶) رشوت لینا - (۷) اُڑانا - فضول خرچی کرنا - (۸) سہنا - برداشت کرنا - (۹) ڈسنا - ڈنک مارنا - (۱۰) مار ڈالنا - قتل کر دینا - (۱۱) گلا دینا - بوسیدہ کر دینا - (۱۲) سُننا - (۱۳) برباد کرنا - ستیاناس کر دینا - (۱۴) پریشان کرنا (۱۵) پٹنا - زدوکوب کرنا -

کھانا اور غرّانا - (ا - محاورہ) بلی کی سی عادت رکھنا - اپنے محسن کا احسان فراموش کرنا - ایک تو کھانا دوسرا دھمکانا -

کھانا پانی حرام کر لینا - (ا - محاورہ) کچھ نہ کھانا -

کھانا بڑھانا - (ا - محاورہ) دسترخوان اُٹھانا -

کھانا پرایا ہے پیٹ تو پرایا نہیں - (ا - مثل) جب کوئی شخص زیادہ کھا جائے تو کہتے ہیں کہ کھانا پرایا سہی پیٹ تو تمہارا اپنا ہے - زیادہ کھا کر تکلیف اُٹھاؤ گے -

کھانا پینا - (ا - مذ) (۱) دانہ پانی - آب و خور - (۲) خورد و نوش کا خرچ -

کھانا پینا لہو کرنا - (ا - محاورہ) رنج یا غصہ دلا کر کھائے پیے کو خون آلود کرنا - کھایا پیا خاک میں ملانا - رنج دلانا -

کھانا جوڑا - (ا - محاورہ) وہ طعام اور دولھا کا بیش قیمت جوڑا جو دلھن کے گھر سے آتا ہے -

کھانا چھاتی پر رہنا - (ا - محاورہ) کھانا ہضم نہ ہونا -

کھانا زہر مار کرنا - (ا - محاورہ) غصے میں کھانا - مجبوری سے کھانا -

کھانا کھانا - روٹی کھانا -

کھانا کھلانا - (ا - محاورہ) روٹی کھلانا - دعوت دینا - ضیافت کرنا -

کھانا نوش کرنا - (مص مرکب) کھانا تناول کرنا - کھانا کھانا -

کھانا وہاں کھاؤ تو پانی یہاں پیو (ہاتھ یہاں دھو) جلد آؤ - فوراً چلے آؤ - آنے میں دیر نہ کرو جس طرح بیٹھے ہو اسی طرح چلے آؤ -

کھانے کمانے کا ٹھیکرا - (ا - مذ) (۱) روزی کا وسیلہ - (۲) لڑکی - وہ لڑکی جسے کمانے کے لیے پالا ہو -

کھانے کمانے لگنا - (ا - محاورہ) گزر اوقات کرنے لگنا -

کھانے کو اونٹ کمانے کو مجنوں۔ کھانے کو شیر کمانے کو بکری۔ (ا۔مثل) کھانے میں سب سے زیادہ اور زبردست، کمانے میں سب سے کم اور پست۔

کھانے کو بسم اللہ کمانے کو استغفر اللہ۔ (ا۔مثل) کھانے میں چُستی اور کام کاج میں سستی کا اظہار۔ کام چور۔

کھانے کو دوڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بدمزاجی سے پیش آنا۔ (۲) ڈرانا۔ (۳) کاٹ کھانے کو دوڑنا۔

کھانے کے دانت اور ہیں دکھانے کے اور۔ (ا۔مثل) ظاہر باطن کے خلاف ہے۔ قول کچھ ہے عمل کچھ۔

کھانپ۔ (ھ۔ا۔مث) پھانک۔ ٹکڑا۔

کھانچا۔ (کھاں۔چا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) مرغیوں کے بند کرنے کا اُونچا ٹوکرا۔ ٹاپا۔ (۲) چھابہ۔ خوان۔ خوانچہ۔ (۳) وقفہ۔ دیر۔ ڈھیل۔ (۴) فرق۔ تاخیر۔ (۵) گڑھا جو سڑک یا راستے میں ہو۔

کھانچا پڑنا۔ تسلسل میں فرق ہونا۔ وقفہ ہونا۔ ناغہ ہونا۔

کھاندنا۔ (کھاند۔نا) [ھ۔مص] (۱) ایک جگہ سے کھود کر دوسری جگہ درخت لگانا۔ (۲) درخت لگانے کے لیے گڑھا کھودنا۔

کھانڈ۔ (ہ۔ا۔مث) چینی۔ شکر سفید۔

کھانڈا۔ (کھاں۔ڈا) [ہ۔ا۔مذ] ایک قسم کی سیدھی دورُخی تلوار۔ تیغہ۔ (۲) مچھلی کا قتلہ۔ (۳) قصائی کا بُغدا۔

کھانڈا بجنا۔ (ا۔محاورہ) تلوار چلنا۔ شمشیر زنی ہونا۔ جنگ وجدل ہونا۔

کھانڈے کی دھار پر چلنا۔ (ا۔محاورہ) خطرناک کام کرنا۔

کھانسنا۔ (کھانس۔نا) [ھ۔مص] کھانسی کی آواز نکالنا۔ کھوں کھوں کرنا۔ کھنکارنا۔

کھانسی۔ (کھاں۔سی) [ہ۔ا۔مث] سرفہ۔ سُعال۔ خارش گلو۔ کھُر کھُر۔ کھوں کھوں۔

کھانکڑ۔ (ھ۔صف) خشک۔ سُوکھا ہُوا۔ وہ چیز جو بہت خشک ہو گئی ہو۔

کھانکھ۔ (ھ۔ا۔مث) خندق۔ کھائی۔

کھانگ۔ (ھ۔ا۔مذ) ہاتھی یا سُور کے باہر نکلے ہوئے دانت۔

کھاؤ۔ (کھا۔ؤ) [ھ۔صف] پُرخور۔ بہت کھانے والا پیٹو۔ چٹورا۔ (۲) رشوت خور۔ (۳) بہت خرچ کرنے والا۔

کھاؤ اُڑاؤ۔ (ا۔صف) فضول خرچ۔ مسرف۔ چٹورا۔ تن پرور۔

کھاؤ میت۔ (ھ۔صف) کھانے پینے کا دوست۔ مطلب کا یار۔ مطلب کا آشنا۔ خود غرض۔

کھائے بکری کی طرح۔ سُوکھے لکڑی کی طرح۔ (ھ۔مثل) بہت کھا کر دُبلا نظر آنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔

کھائے پر کھایا وہ بھی گنوایا۔ (ا۔مثل) زیادہ حرص کرنے والا پہلا جمع جتھا بھی کھو بیٹھتا ہے۔

کھائے جانا۔ (کھا۔اے۔جا۔نا) [ہ۔مص] اس موقع پر بولتے ہیں جب کسی چیز سے بے حد خوف معلوم ہوتا ہو۔ (۲) تقاضا کرکے ستانا۔ تنگ کرنا۔

کھائیں تو گھی سے نہیں جائیں جی سے۔ (ا۔مثل) ہو تو اچھا ہو نہیں تو بھوکا مرنا منظور ہے۔

کھائیے من بھاتا پہنیے جگ بھاتا۔ (ا۔مثل) جس چیز کو جی چاہے وہ کھانی چاہیے، لباس ایسا پہننا چاہیے جو رواج کے مطابق ہو۔

کھایا پیا اُگل دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) عمر بھر کی کمائی پیش کر دینا۔ (۲) قے کر دینا۔

کھایا پیا انگ نہ لگنا۔ (ا۔محاورہ) خوراک کا جزوِ بدن نہ ہونا۔ روز بروز دُبلا اور لاغر ہوتے جانا۔

کھایا پیا نکالنا۔ (ا۔محاورہ) [کنایتًا] خوب پیٹنا۔ ایسی محنت لینا کہ آدمی بے حد تھک جائے۔

کھایا ہُوا اُگلنا پڑنا۔ (ا۔مثل) جو رقم ماری تھی وہ دینی پڑی۔

کھبا۔ (کھب۔با) [ھ۔صف] (۱) بایاں۔ اُلٹا۔ چپ۔ (۲) [مذ] بائیں ہاتھ سے کام کرنے والا۔

کھُب جانا۔ کھُبنا۔ (کھُب۔جا۔نا۔ کھُب۔نا) [ھ۔مص] (۱) گھُس جانا۔ گڑ جانا۔ چُبھ جانا۔ (۲) سما جانا۔ پسندِ خاطر ہونا۔ نقش ہونا۔ (۳) دل نشین ہونا۔

کھُب کھُب۔ (ق۔صف) خم دار۔

کھبالے۔ (کھ۔با۔لے) [ق۔صف] چھب والے۔ بانکے۔ ترچھے

کھبی۔ (کھب۔بی) [ہ۔ا۔مث] کھبا کی تانیث۔

کھپاٹا۔ (کھ۔پا۔ٹا) [ق۔ا۔مذ] بانس کی تیلی۔

کھپاچ۔ (کھ۔پاچ) [ھ۔ا۔مث] کھپچی۔ بانس کا ٹکڑا۔ پھانس۔ (۲) (صف) نہایت دُبلا پتلا آدمی۔

کھپا دینا۔ کھپانا۔ (کھ۔پا۔دے۔نا۔ کھ۔پا۔نا) [ھ۔مص] برتنا۔ صرف کرنا۔ کام میں لانا۔ (۲) گھلانا۔ تحلیل کرنا۔ (۳) کام تمام کرنا۔ (۴) تباہ کرنا۔ برباد کرنا۔ (۵) کھونا۔ گنوانا۔ ضائع کرنا۔ (۶) جذب کرنا۔ پلانا۔ (۷) سمانا۔ بھرنا۔

کھپت۔ (کھ۔پت) [ھ۔ا۔مث] صَرف۔ خرچ۔ گنجائش۔ گُنار۔ سمائی۔

کھپٹ۔ (کھپ۔پٹ) [ھ۔صف] بُڑھا۔ بُڑھی۔

کھپٹا۔ (کھپ۔ٹا) [ھ۔ا۔مذ] لکڑی یا اینٹ کا بنایا ہوا ٹکڑا۔ (۲) کچے آم کا خشک کیا ہوا ٹکڑا۔

کھپچ۔ (کھ۔پچ) [ھ۔ا۔مث] دیکھیے کھپاچ۔

کھپچا۔ (کھپ۔چا) [ھ۔ا۔مذ] لکڑی کا کفگیر۔

کھپچی۔ (کھپ۔چی) [ھ۔ا۔مث] گود۔ بغل۔ آغوش۔

کھپچی۔ (کھ۔پچ۔چی) [ھ۔ا۔مث] (۱) بانس کا چِرا ہوا ٹکڑا۔ بانس کی تیلی یا کمچی۔ (۲) [صف] لاغر۔ دُبلا۔ پتلا۔

کھپّر۔ (کھپ۔پر) [ھ۔ا۔مذ] (۱) کھوپڑی۔ سر کی ہڈی۔ (۲) تونبی۔ تونبے کا بنا ہُوا برتن۔ (۳) خون کی بھینٹ یا قربانی جو دیوتا کو چڑھائی جاتی ہے۔ (۴) کشکول (ق)

کھپرا۔ (کھپ۔را) [ھ۔ا۔مذ] (۱) چھال۔ چھلکا۔ پوست۔ (۲) پھانک۔

تاش ۔ (۴) مٹی کا ٹھیکرا جو کھپریل پر بچھایا جاتا ہے (۵) ایک قسم کا کیڑا جو گیہوں میں پیدا ہو جاتا ہے ۔ سُرسُری (۶) چوڑے پھل کا تیر ۔

کھپری ۔ (کھَپ ۔ ری) [ا ۔ مث] مٹی کا چھوٹا ٹھیکرا ۔ (۲) چھوٹا ٹھیکرا جس پر روٹی پکاتے ہیں ۔

کھپری مُنہ میں لگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) تہمت لگانا ۔ رُسوا کرنا ۔

کھپریل ۔ (کھَپ ۔ رَیل) [ھ ۔ ا ۔ مث] کھپروں سے چھائی ہوئی چھت

کھپ کھپاٹ ۔ (ق ۔ ا ۔ مث) غصہ ۔ رشک ۔

کھپکھپانا ۔ (کھُپ ۔ کھُ ۔ پا ۔ نا) [ق ۔ مص] (۱) غصہ میں آنا ۔ رشک و حسد کرنا ۔ (۲) چھید کرنا ۔ گھُسنا ۔

کھپلا ۔ (کھَپ ۔ لا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] دیکھیے کھپنا ۔ (۲) کھرنڈ ۔

کھپنا ۔ (کھَپ ۔ نا) [ھ ۔ مص] (۱) صرف ہونا ۔ خرچ میں آنا ۔ (۲) سمانا ۔ اٹنا ۔ کسی چیز کا کسی چیز کے اندر آجانا ۔ (۳) جذب ہونا ۔ سوکھنا ۔ خشک ہونا ۔ (۴) بکا ہونا ۔ فروخت ہو جانا ۔ (۵) گھُلنا ۔ تحلیل ہونا ۔ (۶) کام آنا ۔ مارا جانا ۔ (۷) سمائی ہونا ۔ گذر ہونا ۔

کھتا ۔ (کھَت ۔ تا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) وہ گڑھا جس میں غلہ بھر کر رکھتے ہیں ۔ کھتی ۔ (۲) ذخیرہ ۔ ڈھیر ۔ (۳) خزانہ ۔ گنجینہ ۔

کھتر ۔ (ق) خاطر ۔

کھتر ۔ (ق ۔ ا ۔ مؤنث) جنگ ۔ رزم گاہ ۔

کھترا ۔ (کھَت ۔ را) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) کونہ ۔ گوشہ ۔ (۲) [صف] جس کے مُنہ پر چیچک کے داغ ہوں ۔

کھترانی ۔ (کھَت ۔ را ۔ نی) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) کھتری کی تانیث ۔ کھتری کی جورو ۔ (۲) کھتری قوم کی عورت ۔

کھترما ۔ (کھَت ۔ رَم ۔ ما) [ھ ۔ ا ۔ مذ] کھتریوں کی برادری ۔

کھتری ۔ (کھَت ۔ ری) [ھ ۔ ا ۔ مذ] ہندوؤں کی ایک قوم ۔

کھتونی ۔ (کھَ ۔ تَو ۔ نی) [ھ ۔ ا ۔ مث] گاؤں کی زمین کا حساب کتاب مع کیفیت تقسیم وغیرہ ۔

کھتونی عام ۔ (ا ۔ مث) ایک کتاب جس میں سیاہہ کی ہر رقم درج ہوتی ہے اور پٹواریوں کے پاس رہتی ہے ۔

کھتی ۔ (کھَت ۔ تی) [ھ ۔ ا ۔ مث] کھتا ۔

کھنتی ۔ (کھَت ۔ تی) [ھ ۔ ا ۔ مث] روپے پیسے جمع کرنے کی گولک ۔ خزانہ ۔ دولت ۔

کھتیانا ۔ (کھَت ۔ یا ۔ نا) [ھ ۔ مص] روزنامچے سے نکال کر کھاتے میں چڑھانا ۔ کھاتے میں جمع کرنا ۔

کھٹ ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) چیزوں کے باہم ٹکرانے کی آواز ۔

کھٹ پٹ ۔ (ا ۔ مذ) جلد جلد چلنے کی آواز ۔ (۲) متواتر ٹکرانے کی آواز ۔ (۳) لڑائی بھڑائی ۔ اَن بَن ۔ ناچاقی ۔

کھٹ پھٹ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) فتنہ و فساد برپا کرنا ۔

کھٹ پٹ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) لڑائی جھگڑا ہونا ۔

کھٹ کھٹ ۔ (۱) دو چیزوں کے باہم ٹکرانے ، کوٹنے جانے یا بجنے کی آواز ۔ (۲) جھگڑا ۔

کھٹ مِٹھا ۔ (ا ۔ صف) کھٹا میٹھا ۔

کھَٹ ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) کھاٹ کا مخفف ۔

کھٹ بُنا ۔ چارپائی بُننے والا ۔

کھٹ مِٹھا ۔ (۱) کھٹا میٹھا ۔ (۲) ایک پھل جو ذائقے میں کھٹا میٹھا ہوتا ہے

کھٹ رَس ۔ (س ۔ صف) چھ بشش ۔

کھٹ راگ ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) (۱) چھ راگ ۔ بھیرَوں ۔ مالکوس ۔ سری ۔ میگھ ۔ ہنڈول ۔ اور دیپک ۔ (۲) جھگڑا ۔ ٹنٹا ۔ بکھیڑا ۔ قضیہ ۔ عذاب ۔

کھٹ راگ میں پڑنا ۔ (ھ ۔ محاورہ) بکھیڑے میں پڑنا ۔ فضول اور بے سُود کام میں پھنسنا ۔ جھمیلے میں پڑنا ۔ جنجال میں پڑنا ۔

کھُٹ ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) (۱) کسی چیز کے کھٹکنے کی آواز ۔ کھٹکا ۔ بچوں کے یاری توڑتے وقت انگوٹھے کے ناخن کو اُوپر کے دانت سے کھٹک کر نکالنے کی آواز ۔ یعنی یاری کُٹ

کھُٹ بڑھئی ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) کٹھ پھوڑا ۔ ہُدہُد ۔ ایک لمبی چونچ والا پرندہ ۔ جو درخت کھود کر اس کے اندر اپنا گھر بنا کر رہتا ہے ۔

کھٹّا ۔ (کھَٹ ۔ ٹا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ایک تُرش پھل ۔ گلگل ۔ (۲) (صف) تُرش ۔

کھٹّا چُوک ۔ (ا ۔ صف) نہایت تُرش ۔ بہت کھٹّا ۔

کھٹّا کھا رہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی سے ناراضگی ہونا ۔ عِناد ہونا ۔ خفا ہونا ۔

کھٹا میٹھا ۔ (ا ۔ صف) کچھ تُرش کچھ شیریں ۔ کھٹ میٹھا ۔

کھٹا میٹھا ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) دل للچانا ۔ لالچ ہونا ۔ منہ میں پانی بھر آنا ۔ (۲) شکر رنجی ہونا ۔ اَن بَن ہونا ۔

کھٹّا ہو جانا ۔ کھٹا ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ترش ہو جانا ۔ (۲) اچار کا تیار ہو جانا ۔ (۳) سڑ جانا ۔ (۴) بیزار اور متنفر ہو جانا ۔

کھٹّے میٹھے دن ۔ (ا ۔ محاورہ) بُرے دن ۔ کڑوے کسیلے دن ۔ (۲) ایامِ حمل ۔

کھٹا پٹ ۔ (کھَ ۔ ٹا ۔ پَٹ) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) اَن بَن ۔ لڑائی ۔ تکرار ۔ ناراضی ۔ ناچاقی ۔ (۲) ہتھیاروں یا کسی چیز کے متواتر ٹکرانے کی آواز ۔

کھٹا پٹی ۔ (کھَ ۔ ٹا ۔ پَ ۔ ٹی) [ھ ۔ ا ۔ مث] ہتھیاروں کا باہم ٹکرانا ۔ (۲) لڑائی جھگڑا ۔ تکرار ۔ بگاڑ ۔ ناموافقت ۔

کھٹا پٹی ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) ان بن ہونا ۔ ناموافقت ہونا ۔ رنجش ہونا ۔ لڑائی ہونا ۔ جھگڑا ہونا ۔ شکر رنجی ہونا ۔

کھٹاس ۔ (کھَ ۔ ٹاس) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) ترشی ۔ کھٹائی ۔ (۲) خفگی ۔ ناراضگی ۔ بدمزگی ۔ کلفت ۔ (۳) ایک قسم کا نیولا ۔

کھٹاکا ۔ (کھَ ۔ ٹا ۔ کا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] دو چیزوں کے ٹکرانے کی آواز ۔ گرنے یا ٹوٹنے کی آواز ۔ کھڑکا ۔

کھٹا ہونا ۔ (ق ۔ مص) آزردہ ہونا ۔ رنجیدہ ہونا ۔

کھٹائی ۔ (کھَ ۔ ٹا ۔ ای) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) ترشی ۔ کھٹاس ۔ کھٹاپن ۔ (۲) کچے آم کی سُوکھی ہوئی پھانکیں ۔ امچور ۔

کھٹائی کھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) تُرشی کھانا ۔ (۲) ترشی سے رغبت رکھنے والا ۔

کھٹائی کا عادی۔ (۳) [مجازاً] وہ بھڑوا جو کسی نوچی کی کمائی کھاوے۔ (۴) نامرد۔ ہیجڑا۔ کمر کا ڈھیلا۔ (۵) بے غیرت۔

کھٹائی میں پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زیور کو صاف کرنے کے لیے ترشی میں ڈالا جانا۔ (۲) بکھیڑے میں پڑنا۔ (۳) وعدہ وعید میں پڑنا۔ (۴) دیر لگنا۔ توقف کرنا۔

کھٹائی میں ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زیور کا ترشی میں ڈالنا۔ (۲) ٹال مٹول کرنا۔ (۳) وعدہ وعید کرنا۔ (۴) دیر کرنا۔ توقف کرنا۔

کھُٹائی۔ (کھُ۔ ٹا۔ ای) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) کھوٹا پن۔ کھوٹ۔ (۲) عیب۔ بُرائی نقص۔ (۳) قصور۔ (۴) بدی۔ (۵) بدسلوکی۔ (۶) دغا۔ فریب۔

کھٹک۔ (کھَ۔ ٹَک) [ھ۔ ا۔ مث] خلش۔ چبھن۔ اٹک۔ (۲) ٹیس۔ (۳) رنج و غم۔

کھٹکتے رہنا۔ (ا۔ محاورہ) چبھتا رہنا۔ (۲) بچے رہنا۔ الگ الگ رہنا۔

کھٹک جانا۔ (ا۔ محاورہ) چبھ جانا۔ خلش کر جانا۔ اٹک جانا۔ (۲) ناگوار گزر جانا۔ بُرا لگنا۔ (۳) اُچٹ جانا۔ اُکھڑ جانا۔ (۴) بگڑ جانا۔ دوستی میں فرق آجانا۔

کھٹکا۔ (کھَٹ۔ کا) [ھ۔ ا۔ مذ] کسی چیز کے ٹکرانے یا گرنے کی آواز۔ کھڑکا۔ آہٹ۔ (۲) خلش چبھن۔ (۳) بانس کا وہ ٹکڑا جو درختوں میں جانوروں کے ڈرانے کے لیے باندھ دیتے ہیں اور اسے ہلاتے رہتے ہیں۔ (۴) چٹخنی۔ (۵) ٹک۔ کانٹا۔ (۶) سُریلی آواز کا وہ جھٹکا جس سے دل پر چوٹ لگتی ہے (۷) خوف۔ خطرہ۔ ڈر۔ اندیشہ۔ تردد۔

کھٹکا لگا رہنا۔ (ا۔ محاورہ) فکر و تشویش رہنا۔ اندیشہ اور دغدغہ لگا رہنا۔ خطرے میں جان رہنا۔

کھٹکا لگنا۔ (ا۔ محاورہ) اندیشہ ہونا۔ چنتا ہونا۔ فکر رہنا۔ تشویش رہنا۔

کھٹکا گزرنا۔ (ا۔ محاورہ) اندیشہ ہونا۔

کھٹکا مٹنا۔ (ا۔ محاورہ) اندیشہ دور ہونا۔ فکر رفع ہونا۔

کھٹکا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) آہٹ ہونا۔ کھڑکا ہونا۔ (۲) فکر ہونا۔ سوچ ہونا۔ (۳) خوف ہونا۔ اندیشہ ہونا۔

کھُٹکا۔ (کھُٹ۔ کا) [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) کھڑکا۔ آہٹ۔ (۲) نقصان۔ ضرر۔ (۳) اندیشہ۔ دغدغہ۔ (۴) گمان۔ بھرم۔ شک و شبہ۔

کھٹکا۔ (کھٹ۔ کا) [ق۔ ا۔ مث] گھنڈی۔ گرہ۔

کھٹکار۔ (کھُٹ۔ کار) [ہ۔ ا۔ مث] آواز جو مچھلی پکڑنے کی چھڑی کو جنبش دینے سے ہوتی ہے۔

کھٹکارنا۔ (کھُٹ۔ کار۔ نا) [ھ۔ مص] مچھلی کا شست کو جنبش دینا۔

کھٹکانا۔ (کھَٹ۔ کا۔ نا) [ھ۔ مص] کھڑکانا۔ (ق)

کھٹکتے رہنا۔ (کھَ۔ ٹک۔ تے۔ رہ۔ نا) [ھ۔ مص] الگ الگ رہنا۔ بچے بچے رہنا۔ بچتے رہنا۔ کنارہ کش رہنا۔

کھٹکنا۔ (کھَ۔ ٹک۔ نا) [ھ۔ مص] (۱) چبھنا۔ کھُبنا۔ خلش ہونا۔ (۲) درد کرنا۔ ٹیس مارنا۔ (۳) رڑکنا۔ (۴) بُرا لگنا۔ گراں گزرنا۔ (۵) کھڑکنا بجنا۔ (۶) لڑائی ہونا۔ بگڑنا۔ (۷) اُچٹنا۔ کنارہ کش ہونا۔ بیزار ہونا۔ (۸) خائف ہونا۔ ڈرنا۔ دبنا۔ کنیانا۔ بدکنا۔ چونکنا۔ (۹) تردد اور اندیشہ کرنا۔ (۱۰) دل پر اثر کرنا۔ (۱۱) بھلا لگنا۔ کھُبنا۔

کھُٹکنا۔ (کھُ۔ ٹک۔ نا) [ھ۔ مص] پرندے کے بچے کا انڈے میں چونچ مار کر باہر نکلنا۔ (۲) چھلکا اتارنا۔

کھٹکھٹا۔ (کھَٹ۔ کھَ۔ ٹا) [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) جھگڑا۔ بکھیڑا۔ جھمیلا۔ (۲) کام۔ دھندا۔

کھٹکھٹانا۔ (کھَٹ۔ کھَ۔ ٹا۔ نا) [ھ۔ مص] کھڑکھڑانا۔ دستک دینا۔

کھٹکھٹی۔ (کھُٹ۔ کھُ۔ ٹی) [ھ۔ ا۔ مث] ہنسی۔ کھلکھلی۔

کھٹکھٹی مار کر ہنسنا۔ (ا۔ محاورہ) زور سے قہقہہ مار کر ہنسنا۔ (ق)

کھُٹکی۔ (کھُٹ۔ کی) [ھ۔ ا۔ مث] ڈور یا تاگے کو دانت سے کاٹ کر ٹوٹ جانے کے قابل کر دینا۔

کھُٹکی لگانا۔ (ھ۔ ا۔ مذ) ڈور کو دانت سے کاٹ دینا۔ ڈور میں دانتوں سے نشان ڈال دینا۔

کھٹلا۔ (کھَٹ۔ لا) [ھ۔ ا۔ مذ] ناتفاقی۔ لڑائی جھگڑا۔ (۲) رکاوٹ۔ (۳) چیزیں جو قبضے یا ملکیت میں ہوں۔ (۴) مال و اسباب۔ (۵) سامان سفر۔ (۶) سامانِ خانہ داری۔ (۷) محنت مشقت۔ (۸) کام دھندا۔ (۹) مشکل کام۔ (۱۰) معاملہ۔ مقدمہ۔

کھٹلے۔ (کھَٹ۔ لے) [ھ۔ ا۔ مذ] کان کے اوپر کے سوراخ جو عورتیں زیور پہننے کے لیے چھدواتی ہیں۔

کھٹمل۔ (کھَٹ۔ مَل) ایک سیاہی مائل سرخ رنگ کا کیڑا جو اکثر چارپائی میں پیدا ہو جاتا ہے اور آدمی کا خون چوستا ہے۔

کھٹنا۔ (کھَٹ۔ نا) [ہ۔ مص] کمانا۔ حاصل کرنا۔ فروخت کرنا۔

کھٹو۔ (کھَٹ۔ ٹو) [ھ۔ صف] کماؤ۔ کمانے والا۔ محنتی۔ مشقت کرنے والا۔

کھٹواٹی پٹواٹی۔ (کھَٹ۔ وا۔ ٹی۔ پَٹ۔ وا۔ ٹی) [ھ۔ ا۔ مث] دیکھیے اٹواٹی کھٹواٹی۔

کھٹولا۔ (کھَ۔ ٹو۔ لا) [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) چھوٹا پلنگ۔ (۲) پالنا۔ جھولنا۔ ہنگوڑا۔

کھٹولنا۔ (کھَ۔ ٹول۔ نا) [ق۔ ا۔ مذکر] کھٹولا۔

کھٹولی۔ (کھَ۔ ٹو۔ لی) [ھ۔ ا۔ مؤنث] چھوٹی سی چارپائی۔ کھٹیا۔

کھٹی۔ (کھَٹ۔ ٹی) [ھ۔ صف] (۱) کھٹا کی تانیث۔ (۲) [مجازاً] بیزار۔ متنفر۔ (۳) [مؤنث] کمائی۔ نفع۔ فائدہ۔

کھٹی چھاچھ سے بھی گئے۔ (ا۔ مثل) کچھ فائدہ کی اُمید تھی وہ بھی جاتی رہی۔

کھٹی چیز کو جی چاہنا۔ (ا۔ محاورہ) حاملہ عورت کا ترش چیز کھانے کو جی چاہنا۔

کھٹی میٹھی باتیں سننا۔ (ا۔ محاورہ) بُری بھلی باتوں کو برداشت کرنا۔

کھٹیا۔ (کھَٹ۔ یا) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) کھاٹ کی تصغیر۔ چھوٹی کھاٹ۔ پلنگڑی۔ چارپائی۔ (۲) [مجازاً] (۱) ارتھی۔ تابوت۔ جنازہ۔

کھٹیا پر بیٹھ کر کھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بیمار پڑ کر کھانا۔ (۲) (بددعا) بیماری میں صرف ہونا۔

کھٹیا نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) ارتھی نکلنا۔ جنازہ نکلنا۔

کھٹیک ۔ (کھَ ۔ ٹیک) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) چمڑا رنگنے والا ۔ (۲) ہندوؤں کی ایک قوم جس کا پیشہ عموماً ہر قسم کے جانور پالنے اور رکھنے کا ہے ۔ اہیری ۔

کِھج ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) رنجیدگی ۔ ملال ۔ رنج ۔ خفگی ۔ ناراضی ۔ چڑچڑ ۔

کِھجانا ۔ (کِھ ۔ جا ۔ نا) [ھ ۔ مع] چڑانا ۔ چھیڑنا ۔ جلانا ۔ ناراض کرنا ۔

کھجانا ۔ کھُجلانا ۔ (کھُ ۔ جا ۔ نا ۔ کھُج ۔ لا ۔ نا) [ھ ۔ مع] سہلانا ۔ ناخن سے کھُرچنا ۔ (۲) خارش ہونا ۔ چُل ہونا ۔ کھُجلی ہونا ۔ (۳) تحقیراً ۔ سراہنا ۔ تعریف کرنا ۔

کھجلا ۔ (کھج ۔ لا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کی خستہ پوری جس میں چار چھید اور پرت پرت علیٰحدہ ہوتے ہیں ۔

کھُجلاہٹ ۔ (کھُج ۔ لا ۔ ہَٹ) [ھ ۔ ا ۔ مث] خارش ۔ کھُجلی ۔ چُل ۔

کھُجلی ۔ (کھُج ۔ لی) [ھ ۔ ا ۔ مث] خارش ۔ کھاج ۔ خارشت ۔ چُل

کھُجلی اُٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) خارش ہونا ۔ چُل اُٹھنا ۔ (۲) پٹنے یا مار کھانے کو جی چاہنا ۔ (۳) خواہش جماع کا زور کرنا ۔

کھَجوُر ۔ (کھَ ۔ جوُر) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) خُرما ۔ (۲) درخت خُرما ۔ (۳) ایک قسم کی مٹھائی جس پر کھجور کی مانند نشان ڈال کر تلتے ہیں ۔

کھجور چھڑی ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کا ریشمی کپڑا جس پر کھجور کی ٹہنیوں کے مشابہ چھڑیاں بنی ہوتی ہیں ۔

کھجوُرا ۔ (کھَ ۔ جوُ ۔ را) نر کھجور ۔ جس میں پھل نہیں لگتا ۔

کھجوُری ۔ (کھَ ۔ جوُ ۔ ری) [ھ ۔ صف] کھجور سے منسوب ۔ کھجور کی وضع کا ۔ کھجور کی ٹہنی یا درخت کی مانند ۔

کھجوری چوٹی ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) لہردار مضبوط ۔ گُندھے ہوئے بال ۔

کِھچا ۔ (کِھچ ۔ چا) [ھ ۔ صف] (۱) تنا ہُوا ۔ کسا ہُوا ۔ جکڑا ہُوا ۔ (۲) کشیدہ ۔ ناراض ۔ (۳) گراں ۔ مہنگا ۔

کِھچا جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) گراں ہوا جانا ۔ بھاؤ چڑھتا جانا ۔ (۲) کشش کے سبب کسی طرف چلا جانا ۔

کِھچا چلا آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کشش سے چلا آنا ۔ (۲) مال کا تیزی سے چلا آنا ۔

کِھچا رہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) الگ اور دُور دُور رہنا ۔ (۲) رُکا رہنا ۔ (۳) آزردہ رہنا ۔ کشیدہ رہنا ۔

کِھچا کِھچا ۔ (ا ۔ صف) ناراض ۔ کشیدہ خاطر ۔

کَھچا کھَچ ۔ (کھَ ۔ چا ۔ کھَچ) [ا ۔ صف] خُوب بھرا ہوا ۔ بکثرت ۔ کثرت سے ۔

کِھچاوٹ ۔ (کِھ ۔ چا ۔ وَٹ) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) تناوٹ ۔ کساوٹ ۔ (۲) کشش ۔ جذب ۔ (۳) رُکاوٹ ۔ کشیدگی ۔ انقباض ۔

کِھچاؤ ۔ (کِھ ۔ چا ۔ او) [ھ ۔ ا ۔ مذ] تناؤ ۔ کساؤ ۔ کھچاوٹ ۔ کشیدگی ۔ کشش ۔

کِھچ جانا ۔ (کِھچ ۔ جا ۔ نا) [ھ ۔ مع] (۱) آزردہ اور خفا ہو کر ترک ملاقات کرنا ۔ (۲) کنارہ کش ہو جانا ۔

کِھچڑا ۔ (ا ۔ مذ) نمکین کھانا جس میں گیہوں اور تمام دالیں ڈال کر عشرۂ محرم میں پکاتے ہیں ۔

کھچڑی ۔ (کھچ ۔ ڑی) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) ایک خوراک جو دال اور چاول ملا کر پکاتے ہیں ۔ (۲) بیری کا پھول ۔ (۳) ملی جلی اشرفیاں اور روپے ۔ (۴) خفیہ صلاح مشورہ ۔ (۵) سیاہ اور سفید بال ۔ (۶) خلط ملط ۔ مِلا جُلا ۔

کھچڑی آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بیری کے درخت میں پھول آنا ۔ (۲) چھٹی کے روز زچہ کے لیے میکے سے کھچڑی آنا ۔

کھچڑی پکانا ۔ (ا ۔ محاورہ) دال اور چاول ملا کر پکانا ۔ (۲) خفیہ صلاح مشورہ کرنا ۔ سازش کرنا ۔

کھچڑی پکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی کام کے متعلق خفیہ صلاح مشورہ ہونا ۔ کھُسر پھُسر ہونا ۔ چُپکے چُپکے چرچا ہونا ۔

کھچڑی پکے کھُدبُد کھوں ۔ (ا ۔ مثل) فضول اور احمقانہ حرکت ۔

کھچڑی ڈاڑھی ۔ (ا ۔ مث) وہ ڈاڑھی جس میں کچھ سیاہ بال ہوں اور کچھ سفید ۔

کھچڑی کھاتے پہنچا اُترنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ناحق کی اور جھوٹی نزاکت جتانا ۔ کمال نازک ہونا ۔

کھچڑی ہو جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بالوں کا سیاہ اور سفید ہو جانا ۔ (۲) گڈمڈ ہو جانا ۔ مِل جُل جانا ۔

کَھچ کَھچ ۔ (کھَچ ۔ کھَچ) [ھ ۔ ا ۔ مث] کیچڑ میں چلنے کی آواز ۔

کِھچ کے مِلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) صاف دل سے نہ ملنا ۔

کِھچم کِھچا ۔ (ا ۔ مذ) دھکا پیل ۔ کشاکش ۔ زیادہ آدمیوں کا ایک ہی چیز کو اپنی طرف کھینچنا ۔

کِھچنا ۔ (کِھچ ۔ نا) [ھ ۔ مع] (۱) کسا جانا ۔ تننا ۔ (۲) گھسٹنا ۔ (۳) کنارہ کش ہونا ۔ کشیدہ ہونا ۔ (۴) عرق نکلنا ۔ (۵) عرصہ لگنا ۔ طول پکڑنا ۔ (۶) اُترنا ۔ نقل ہونا ۔ (۷) گراں ہونا ۔ مہنگا ہونا ۔ (۸) کشش ہونا ۔

کِھچوانا ۔ (کِھچ ۔ وا ۔ نا) [ھ ۔ مع] کھینچنا کا متعدی

کھَدانا ۔ (کھَ ۔ دا ۔ نا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] وہ گڑھا جہاں سے چکنی مٹی کھودتے ہیں ۔

کھُدائی ۔ (کھُ ۔ دا ۔ ای) [ا ۔ مث] (۱) کھودنے کا فعل ۔ (۲) کھُدوانے کی اُجرت ۔ (۳) کندہ کاری ۔

کھَدبَد ۔ (کھَد ۔ بَد) [ھ ۔ ا ۔ مث] کسی اناج کے اُبلنے کی آواز ۔ پکنے کا شور ۔

کھَدبَدانا ۔ (کھَد ۔ بَ ۔ دا ۔ نا) [ھ ۔ مع] اُبلنا ۔ پکنا ۔ کھَولنا ۔

کھُدبُدی ۔ (ا ۔ مث) ہل چل ۔ فکر و اندیشہ ۔ (۲) شوق و ہوس ۔

کھَدّر ۔ (کھَد ۔ دَر) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) موٹا ۔ کھُردرا سفید دیسی کپڑا ۔ (۲) موٹا کھُردرا ۔

کھُدرا ۔ (کھُد ۔ را) [ھ ۔ صف] کھُردرا ۔ ناہموار ۔ اُونچا نیچا ۔

کھِدڑنا ۔ (کھِ ۔ دَڑ ۔ نا) [ق ۔ مع] ہانکنا ۔

کھُدنا ۔ (کھُد ۔ نا) [ھ ۔ مع] (۱) کندہ ہونا ۔ کھودا جانا ۔ (۲) نقش کیا جانا ۔ (۳) اکھڑنا ۔ مسمار ہونا ۔

کھُدنی ۔ (کھُد ۔ نی) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) خلال ۔ (۲) کھُدائی ۔ دولت کی

تلاش میں زمین کھودنا۔

کُھدوانا۔ (کُھد۔وا۔نا) [ا۔محاورہ] (۱) کندہ کرانا۔ نقش کرانا۔ (۲) جڑ سے نکلوانا۔

کُھدوائی۔ (کُھد۔وا۔ای) [ھ۔ا۔مث] کُھدوانے کی اُجرت۔ کندہ کرائی۔

کُھدیڑ۔ (کُھ۔دیڑ) [ھ۔ا۔مث] تعاقب۔ پیچھا۔

کُھدیڑنا۔ (کُھ۔دیڑ۔نا) [ھ۔مص] (۱) تعاقب کرنا۔ پیچھا کرنا۔ (۲) نکالنا۔ بھگانا۔ باہر کرنا۔

کھڈ۔ (ھ۔ا۔مذ) (۱) دو پہاڑوں کے بیچ کا عُمق۔ درہ (۲) خندق۔ گھاٹی۔ گڑھا۔ غار۔

کھڈا۔ (کھڈ۔ڈا) [ھ۔ا۔مذ] گڑھا۔ غار۔ (۲) وہ گڑھا جو ہنستے وقت گال میں پڑ جاتا ہے۔ چاہِ غبغب۔ (۳) گھٹنے کا گڑھا۔ (۴) دندانہ۔ (۵) کیڑا۔

کُھڈّا۔ (ق۔ا۔مذ) سوراخ۔ چھید۔

کھڈّی۔ (کھڈ۔ڈی) [ھ۔ا۔مؤنث] (۱) قدمچہ۔ اینٹوں یا پتھروں کا وہ چبوترا سا جس پر بیٹھ کر پاخانہ پھرتے ہیں۔ (۲) (مجازاً) دانتوں کا سوراخ۔ ریخ۔ (۳) جولاہوں کے کام کرنے کا گڑھا۔ (ان معنوں میں بفتح اول مستعمل ہے)۔

کُھر۔ (ھ۔ا۔مذ) گائے بکری اور ہرن وغیرہ کے ناخن۔ چرے ہوئے سُم۔

کُھرا۔ (ھ۔ا۔مذ) کُھر۔ ایڑی۔ (۲) پاؤں کا نشان جو زمین پر رہ جاتا ہے۔ نقشِ پا۔ (۳) سُراغ۔ کھوج۔ (۴) وہ پختہ جگہ جہاں بیٹھ کر کپڑے دھوتے اور برتن وغیرہ صاف کرتے ہیں۔

کُھر بندی۔ (ا۔مث) گھوڑے کی نعل بندی۔

کُھر پکا۔ (ھ۔ا۔مذ) مویشیوں کی ایک بیماری جس میں اُن کے کُھر زخمی ہو جاتے ہیں۔

کُھر کھوج۔ نشان۔ سراغ۔ پتا۔

کُھر۔ (ھ۔ا۔مث) کھانسی۔ سُرفہ کی آواز۔

کُھر کُھر کھانسی۔ ایک مشہور فقرہ ہے جو عورتیں بچے کو کھانسی کی تکلیف یا کھانسنے کے وقت رونے سے بہلانے کے واسطے زبان پر لاتی ہیں۔ جیسے کُھر کُھر کھانسی تیری دائی کے گلے میں پھانسی۔

کُھر کُھر کرنا۔ (ا۔محاورہ) کھانسنا

کھرا۔ (کھ۔را) [ھ۔صفت] (۱) خالص۔ زرِ خالص۔ بے ملاوٹ۔ (۲) اچھا۔ عمدہ۔ خوب۔ (۳) صاف۔ سچا۔ خوش معاملہ۔ (۴) صاف گو۔ کسی کا پاس اور لحاظ نہ کرنے والا۔ (۵) نقد۔

کھراپن۔ (ھ۔ا۔مذ) (۱) صفائی۔ خوش معاملگی۔ (۲) خوبی۔ عمدگی۔ (۳) دیانتداری۔ ایمانداری۔ (۴) سچائی۔ صداقت۔ (۵) صاف گوئی۔

کھراپن بگھارنا۔ (ا۔محاورہ) صاف اور خوش معاملہ ہونے کا دعویٰ کرنا۔

کھرا کرنا۔ (ا۔محاورہ) پرکھنا۔ چیکی لگانا۔

کھرا کھوٹا۔ (ا۔صفت) بُرا بھلا۔ ایسا ویسا۔

کھرا کھوٹا پرکھنا۔ (ا۔محاورہ) بُرے بھلے کی آزمائش کرنا۔ اچھے بُرے کو آزمانا۔

کھرا کھوٹا ہونا۔ (ا۔محاورہ) نیت بگڑنا۔ نیت میں فرق آنا۔

کھرا کھیل۔ (ھ۔ا۔مذ) (۱) خوش معاملگی۔ معاملے کی صفائی۔ (۲) [تابع فعل] جلد۔ فوراً۔

کھرا کھیل فرخ آبادی۔ (ا۔مذ) چونکہ فرخ آباد کا روپیہ کھرا مانا جاتا تھا۔ اس لیے خوش معاملگی کے معنی میں بولتے ہیں۔ یعنی خوش معاملگی اچھی ہے۔

کھرے دام۔ (ا۔مذ) پوری قیمت۔

کھرے رہیے۔ (ا۔محاورہ) فائدے میں رہیے۔

کھرے سے کھوٹا ایسے کو برابر ٹوٹا۔ (ا۔مثل) جو شخص نیکوں سے بدی کرتا ہے وہ ہمیشہ نقصان میں رہتا ہے۔

کھرے کرنا۔ (ا۔محاورہ) نقد وصول کرنا۔

کھرے کھرے۔ (ا۔تابع فعل) نقد۔ چوکھے۔ بغیر دستوری اور پٹے کے۔

کھرے ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) نقد کے برابر ہو جانا۔ قائم ہو جانا۔

کھرّا۔ (کھر۔را) [ھ۔ا۔مذ] (۱) مسودہ۔ کچا حساب کتاب۔ (۲) طول طویل خط۔

کھرّا۔ (کھر۔را) (۱) ایک قسم کا اوزار جس سے کپڑے بُننے اور اس میں چُنٹ ڈالتے ہیں۔ (۲) گھنگر۔ کھنگری۔ ایک مسالے کا نام جس سے چھاپنے کے اُبھرے ہوئے حروف سے مٹاتے ہیں۔ (۳) [صفت] درشت۔ سخت۔ (۴) بدمزاج۔ اکھڑ (۵) بچھونے کے بغیر (پلنگ یا تخت)۔

کھرانٹ۔ (کھ۔رانٹ) [ق۔صفت] بدبودار۔ متعفن۔

کھرانڈ۔ کھراہنڈ۔ (کھ۔رانڈ۔ کھ۔راہنڈ) [ھ۔ا۔مث] پیشاب کی بُو۔ (۲) بُری بُو۔

کھرب۔ (س۔صفت و ا۔مذ) سوارب۔ دس ہزار کروڑ۔

کھرپا۔ (کھر۔پا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) گھاس کھودنے کا آلہ۔ (۲) [پن] رنبا۔ (۳) [مجازاً] کندۂ ناتراش۔ احمق۔ کاٹھ کا اُلو۔

کھرپا جالی سنبھالنا۔ (ا۔محاورہ) گھاس کھودنے جانا۔ سائیسی کرنا۔

کھرپی۔ (کھر۔پی) [ھ۔ا۔مث] چھوٹا کھرپا۔ کھرچنی۔

کھرپیچ۔ (کھر۔پیچ) [ھ۔ا۔مذ] دیکھیے کھڑپیچ۔

کھرتل۔ (کھر۔تل) [ھ۔صفت] کھرا۔ صاف گو۔ بے ریا۔ (۲) آزاد۔

کھرتوا۔ (کھر۔ت۔وا) [ھ۔ا۔مذ] ایک قسم کی گھاس جو بتھوے کے ساگ کے مشابہ ہوتی ہے۔

کھرج۔ (ق۔ا۔مث) کھجلی۔

کھرچال۔ (کھر۔چال) [ھ۔ا۔مث] لوہے کا برتن جس میں راکھ چھانی جاتی ہے۔

کُھرچن۔ (کُھر۔چن) [ھ۔ا۔مث] (۱) وہ چیز جو پکی ہوئی ہانڈی کی پیندی میں جم جائے۔ (۲) دودھ کی جمائی ہوئی مٹھائی۔ (۳) آخری بچہ۔ پیٹ کی پونچھن۔ (۴) بچا کھچا۔ پس ماندہ مال۔

کُھرچن باقی ہے۔ (ا۔محاورہ) پہلی جمع کی ہوئی دولت چلی آتی ہے۔ ابھی بہت کچھ باقی ہے۔

کُھرچنا۔ (کُھر۔چ۔نا) [ھ۔مص] چھیلنا۔ کُریدنا۔ رگڑنا۔

کھُردرا ۔ (کھُر ۔ دَ ۔ را) [ھ ۔ صف] ناہموار ۔ دانہ دار ۔ اُونچا نیچا ۔
کھُردراپن ۔ (ا ۔ صف) ناہمواری ۔ کھرکھراہٹ ۔ (۲) درشتی ۔
کھَرسا ۔ (کھَر ۔ سا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] خشک موسم ۔ وہ موسم جس میں گرمی کے باعث گھاس وغیرہ جل جاتی ہے ۔ (۲) قحط ۔ کال ۔ خشک سالی ۔
کھرسیلا ۔ (کھَر ۔ سے ۔ لا) [ھ ۔ صف] کھجلی والا ۔ خارشی ۔
کھَرک ۔ (کھَ ۔ رَک) [ھ ۔ ا ۔ مذ] باڑہ ۔ وہ مکان جس میں چوپائے بند کیے جاتے ہیں ۔
کھرکھرا ۔ (کھَر ۔ کھَرا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) کھردرا ۔ ناہموار ۔ (۲) [مذ] خرخرا ۔ کھریرا ۔
کھرگونیا ۔ (کھَر ۔ گوُن ۔ یا) [ا ۔ صف] کمینہ ۔ کم عقل ۔ سفلہ ۔
کھَرل ۔ (کھَ ۔ رَل) [ھ ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کی پتھر کی کونڈی جو دوائیں پیسنے اور حل کرنے کے کام آتی ہے ۔
کھرل کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی دوا کو کھرل میں حل کرنا ۔ خوب باریک کرنا ۔
کھُرلی ۔ (کھُر ۔ لی) [ھ ۔ ا ۔ مث] چوپایوں کو چارہ دینے کی جگہ ۔
کھُرن ۔ (ھ ۔ ا ۔ مذ) سیاہ حلقہ جو طبلہ پر بناتے ہیں ۔
کھرنجا ۔ (کھَ ۔ رَن ۔ جا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) کھڑی اینٹوں کا فرش ۔ (۲) پتھر کا فرش یا سڑک ۔
کھُرنڈ ۔ (کھُ ۔ رَنڈ) [ھ ۔ ا ۔ مذ] زخم کا انگور ۔ وہ خشکی جو زخم اچھا ہو جانے کے بعد اس کے اوپر جم جاتی ہے ۔
کھرنڈ بندھنا ۔ کھرنڈ جمنا ۔ (ا ۔ محاورہ) زخم کا انگور بندھ کر اس پر خشکی آ جانا ۔ زخم کے اوپر پپڑی بندھ جانا ۔
کھرنی ۔ (کھِر ۔ نی) [ھ ۔ ا ۔ مث] ایک درخت اور اس کا میٹھا پھل ۔
کھرَوٹ ۔ (ھ ۔ ا ۔ مذ) منڈی ۔ وہ شہر جس میں منڈی ہو ۔ (۲) دامنِ کوہ گاؤں ۔
کھروچا ۔ کھرونچا ۔ (کھَر ۔ رو ۔ چا ۔ کھَ ۔ روں ۔ چا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] خراش ۔ رگڑ ۔
کھروچنا ۔ (کھَ ۔ روچ ۔ نا) [ھ ۔ مص] نوچنا ۔ پنجہ مارنا ۔
کھرونٹ ۔ (کھَ ۔ رونٹ) [ھ ۔ ا ۔ مؤنث] دیکھیے کھروچا ۔
کھَری ۔ (کھَ ۔ ری) [ھ ۔ صف] کھرا کی تانیث ۔ خالص ۔ بے میل ۔ صاف ۔ چوکھی ۔ عمدہ ۔ صاف گو ۔
کھری بات ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) بے لگاؤ بات ۔ جس میں کسی کی طرفداری نہ ہو ۔
کھری بولی ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) خالص زبان ۔ (۲) ٹکسالی زبان ۔
کھری سُنانا ۔ (ا ۔ محاورہ) صاف صاف سُنانا ۔ لگی لپٹی نہ رکھنا ۔
کھری مزدوری چوکھا کام ۔ (ا ۔ مثل) نقد مزدوری دینے سے کام بہت اچھا اور جلد ہوتا ہے ۔
کھُری ۔ (کھُ ۔ ری) [ھ ۔ ا ۔ مؤنث] جُوتی کے تلے کا وہ حصہ جو ایڑی کے نیچے رہتا ہے ۔ جوتی کا وہ حصہ جہاں نعل لگاتے ہیں ۔
کھُرّی ۔ (کھُر ۔ ری) [ھ ۔ صف] کھرا کی تانیث ۔ کھردری چارپائی وہ چارپائی جس پر بچھونا نہ ہو ۔
کھُرّی چارپائی پر سو کے آئے ہو ۔ (ا ۔ مثل) جب کوئی شخص خواہ مخواہ بدمزاجی کی باتیں کرتا ہے تو اس سے کہتے ہیں ۔ یعنی یہ بدمزاجی بدخوابی کا نتیجہ تو نہیں ہے ۔
کھُرّی کھاٹ ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) وہ پلنگ جس پر بچھونا نہ ہو ۔
کھرے دام ۔ (ھ ۔ ا ۔ مذ) پوری قیمت ۔
کھرے رہے ۔ (بول چال) اچھے رہے ۔ فائدے میں رہے ۔
کھریا ۔ (کھَر ۔ یا) [ھ ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کی سفید مٹی ۔ چاک ۔
کھریا میں کوئلہ ۔ (ا ۔ مث) ناموزوں اور بے میل بات ۔
کھُریا ۔ (کھُر ۔ یا) [ھ ۔ ا ۔ مؤنث] (۱) کپڑا چھننے کا کٹوری جیسا آلہ ۔ (۲) گھٹنے کی چپنی ۔
کھریرا ۔ (کھَ ۔ رے ۔ را) [ھ ۔ ا ۔ مذ] گھوڑے کے بال صاف کرنے اور گرد نکالنے کا آہنی کنگھا ۔ کھرکھرا ۔
کھَڑ ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) (۱) قیمتی موتی کا ریزہ ۔ (۲) کانچ کا ٹکڑا ۔ (۳) گھاس ۔
کھڑا ۔ (کھَ ۔ ڑا) [ھ ۔ صف] (۱) سیدھا ۔ اُٹھا ہوا ۔ قائم ۔ (۳) کچا ۔ ادھ گلا ۔ (۴) کچی سلائی کیا ہوا ۔ (۵) عمود ۔ (۶) بغیر کٹا ہوا کھیت ۔ (۷) نصب ۔ برقرار ۔
کھڑا پانی ۔ (ا ۔ مذ) وہ پانی جو بہتا نہ ہو ۔ بند پانی ۔
کھڑا پانی نہ پینا ۔ کھڑے پانی نہ پینا ۔ (ا ۔ محاورہ) تُرت چلا جانا ۔ فوراً چلا جانا ۔ ذرا نہ ٹھہرنا ۔ نہایت نفرت یا خفگی کے موقع پر بولا کرتے ہیں ۔
کھڑا پچھاڑیں کھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بچے کا غصے یا ضد کے سبب اپنے آپ کو ہلکان کرنا ۔ کھڑے ہو ہو کر گر پڑنا ۔ (۲) اچانک کوئی صدمہ پہنچنا ۔
کھڑا داؤں ۔ قمار بازی میں وہ داؤں جو چلتے چلتے لگایا جاتا ہے ۔ آخری داؤں ۔
کھڑا دُونا ۔ (ا ۔ مذ) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نیاز جو مُراد پوری ہونے پر فوراً دی جاتی ہے ۔
کھڑا رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) استادہ اور قائم رکھنا ۔ (۲) حساب چلتا رکھنا ۔ باقی رکھنا ۔ بے باق نہ کرنا ۔
کھڑا رہ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) حیرت یا محویت میں کھڑا رہ جانا ۔
کھڑا رہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ۔ (۱) ٹھہرا رہنا ۔ (۲) استادہ رہنا ۔ (۳) منتظر رہنا ۔ راہ تکنا ۔
کھڑا زبر ۔ (ا ۔ مذ) عربی رسم الخط میں وہ چھوٹا الف جو کسی حرف پر ڈال دیا جاتا ہے ۔
کھڑا زیر ۔ (ا ۔ مذ) وہ زیر جسے یائے مجہول کی طرح پڑھا جائے ۔
کھڑا کر کے دکھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) مانگنے کے جواب میں انگوٹھا کھڑا کر کے دکھانا ۔ صاف انکار کرنا ۔

کھڑا کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) استادہ کرنا۔ اُٹھانا۔ سیدھا کرنا۔ (۲) برپا کرنا۔ (۳) ٹھہرانا۔ روکنا۔ (۴) جاری کرنا۔ قائم کرنا۔ (۵) کچی سلائی کرنا (۶) نصب کرنا۔ گاڑنا۔ (۷) کمانا۔ حاصل کرنا۔

کھڑا کھیت ۔ (ا۔ مذ) سبز کھیت جو ابھی کاٹا نہ گیا ہو۔ (۲) لمبا میدان۔

کھڑا کھیل ۔ (ا۔ مذ) ترت کا معاملہ۔ ہاتھوں ہاتھ کا کام۔

کھڑاک میں پڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) جھمیلے میں پڑنا۔ فضول باتوں میں لگنا۔

کھڑا کھیل فرخ آبادی ۔ دیکھیے کھرا کھیل۔

کھڑا نقشہ ۔ (ا۔ مذ) لمبا چہرہ۔

کھڑا ہونا ۔ (۱) اُٹھنا۔ استادہ ہونا۔ (۲) گھوڑے کا چراغ پا ہونا۔ (۳) برپا ہونا۔ بنیاد پڑنا۔ (۴) ٹھہرنا۔ تھمنا۔ (۵) گڑنا۔ نصب ہونا۔ (۶) [کنایۃً] لڑنے پر آمادہ ہونا۔ (۷) حاصل ہونا۔ ہاتھ لگنا۔ (۸) کسی سرکاری ادارہ یعنی اسمبلی وغیرہ کے لیے بطور امیدوار کھڑا ہونا۔

کھڑے پاؤں ۔ (ا۔ تابع فعل) کھڑے کھڑے۔ فوراً۔ اُسی وقت۔ تُرت۔

کھڑے پاؤں بیٹھک دینا ۔ (ا۔ محاورہ) فوراً حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ مشکل کشا کی نیاز دلوانا۔ منت ادا کرنا۔ ہاتھوں ہاتھ فاتحہ یا نیاز دلوانا۔

کھڑے پیر کا روزہ رکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) برابر کھڑے رہنا۔ بیٹھنے کا نام نہ لینا۔

کھڑے تڑخے ۔ (ا۔ تابع فعل) کبھی کبھی۔ گاہے گاہے۔

کھڑے رہ جانا ۔ (ا۔ محاورہ) محروم رہ جانا۔

کھڑے سوکھا کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) کسی کے انتظار میں دیر تک کھڑے رہنا۔

کھڑے کا کھڑا رہ جانا ۔ (ا۔ محاورہ) حیران رہ جانا۔

کھڑے کرنا ۔ (نقد کرنا۔ اُٹھانا۔ حاصل کرنا۔ جمع باندھنا۔

کھڑے کھڑے ۔ (ا۔ تابع فعل) (۱) فوراً۔ جلد۔ شتاب۔ اُسی وقت۔ (۲) ذرا کی ذرا۔ تھوڑی سی دیر کو۔ بے تاخیر۔ (۳) دیر تک کھڑے رہ کر۔ عرصہ تک انتظار کرکے۔

کھڑے کھڑے پھرنا ۔ (ا۔ محاورہ) مضطرب پھرنا۔ بے قرار پھرنا۔ پیٹ پکڑے پھرنا۔ نہایت تلملانا۔ گھبرایا گھبرایا پھرنا۔

کھڑے کھڑے ہو جانا ۔ (ا۔ محاورہ) ذرا کی ذرا ہو جانا۔ لمحہ بھر کو آجانا۔ تھوڑی سی دیر کو آجانا۔

کھڑے گھاٹ کپڑے دُھلوانا ۔ (ا۔ محاورہ) کھڑے کھڑے کپڑے دُھلوانا۔ کپڑے دُھلنے کی جگہ جاکر کپڑے دُھلوا لینا۔

کھڑا اڑا ۔ (ق۔ ا۔ مذ) ڈربا۔

کھڑاکا ۔ (کھ۔ ڑا۔ کا) [ھ۔ ا۔ مذ] کھڑکا۔ کھٹکا۔

کھڑالو ۔ (ق۔ صف) سخرا۔ گنوار۔

کھڑاؤں ۔ (کھ۔ ڑا۔ اواں) [ھ۔ ا۔ مث] لکڑی کی جوتی۔

کھڑ بڑ ۔ (کھڑ۔ بڑ) [ھ۔ ا۔ مث] ٹاپ کی متواتر آواز۔ کھٹ کھٹ۔

کھڑ پیچ ۔ (کھڑ۔ پیچ) (ھ۔ ا۔ مذ) عیب۔ نقص۔ حجت۔

کھڑتل ۔ (ق۔ صف) خراب۔ برباد۔

کھڑرک ۔ (کھ۔ ڑک) [ھ۔ ا۔ مث] پتھریلی زمین

کھڑکا ۔ (کھڑ۔ کا) [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) کھٹکا۔ آہٹ۔ کھٹکا۔ (۲) دانت کریدنے کی چیز۔ سینک۔ تنکا۔

کھڑکانا ۔ (کھڑ۔ کا۔ نا) [ھ۔ مص] (۱) کنڈی کھٹکھٹانا۔ زنجیر مارنا۔ پکارنا۔ بلانا۔ (۲) جھڑکنا۔ دھمکانا۔

کھڑکائیگی ۔ (کھڑ۔ کا۔ اے۔ گی) [ق۔ ا۔ مث] قحط۔

کھڑکنا ۔ (کھ۔ ڑک۔ نا) [ھ۔ مص] (۱) سوکھے پتوں کا بجنا۔ (۲) دیگوں کا بجنا۔ (۳) بگاڑ ہونا۔ لڑائی ہونا۔

کھڑکھڑ ۔ (کھڑ۔ کھڑ) [ھ۔ ا۔ مث] کھٹ کھٹ۔ کسی چیز کے ٹکرانے، چلنے یا گھسنے کی آواز۔ ہتھیاروں کے ٹکرانے کی آواز۔

کھڑکھڑانا ۔ (کھڑ۔ کھڑا۔ نا) [ھ۔ مص] (۱) کھٹکھٹانا۔ بجانا۔ کھٹ کھٹ کرنا۔ کنڈی بجانا۔ (۲) دھمکانا۔ خبر لینا۔ جھڑکنا۔ آڑے ہاتھوں لینا۔

کھڑکھڑاہٹ ۔ (کھڑ۔ کھ۔ ڑا۔ ہٹ) [ھ۔ ا۔ مؤنث] (۱) سوکھے پتوں کے بجنے کی آواز۔ (۲) دیگوں کے باہم ٹکرانے کی آواز۔

کھڑکھڑیا ۔ (کھڑ۔ کھڑ۔ یا) [ھ۔ ا۔ مث] ایک قسم کی گاڑی جس میں بگھی کے گھوڑوں کو سدھاتے ہیں۔

کھڑکی ۔ (کھڑ۔ کی) [ھ۔ ا۔ مث] جھروکا۔ دریچہ۔ چھوٹا دروازہ۔ غرفہ۔

کھڑکی دار انگرکھا ۔ (ا۔ مذ) وہ انگرکھا جو سینے پر سے کھلا ہو۔

کھڑکی دار پگڑی ۔ (ا۔ مث) مارواڑی پگڑی۔ وہ پگڑی جس کے آگے موکھا سا ہوتا ہے۔

کھڑگ ۔ (کھ۔ ڑگ) (کھڑگ) [ھ۔ ا۔ مؤنث] تیغ۔ تلوار۔ شمشیر۔

کھڑگنجا ۔ (کھڑ۔ گن۔ جا) [ھ۔ صف] (۱) سر سے گنجا۔ (۲) چیچک رو۔ (۳) نہایت بدصورت اور کریہہ منظر۔ (۴) بدحال۔

کھڑگنجی ۔ (کھڑ۔ گن۔ جی) [ھ۔ صف] کھڑگنجا کی تانیث۔

کھڑلا ۔ (کھڑ۔ لا) [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) ڈربا۔ مرغی خانہ۔ (۲) گڑھا۔ (۳) [صف] ناہموار۔ (۴) سوراخ دار۔ کھڑی اینٹوں کا فرش۔

کھڑنجا ۔ (کھ۔ ڑن۔ جا) [ھ۔ ا۔ مذ] دیکھیے کھرنجا۔

کھڑنک ۔ (کھ۔ ڑنک) [ھ۔ صف] نہایت سوکھا۔ پاپڑ سا۔ کرارا۔ گھانگڑا۔

کھڑوا ۔ (کھڑ۔ وا) [ھ۔ ا۔ مذ] ہندو بچوں کے پاؤں کا زیور۔

کھڑی ۔ (کھ۔ ڑی) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) ایک قسم کی تیراکی جس میں سیدھے کھڑے ہوکر تیرتے ہیں۔ (۲) [صف] کھڑا کی تانیث۔ استادہ۔ اُٹھی ہوئی۔ (۳) کچی۔

کھڑی ایڑی ۔ (ا۔ مث) ایسی ایڑی جس میں خم نہ ہو۔

کھڑی بولی ۔ (ا۔ مث) مردوں کے سب و لہجہ میں جو گفتگو کی جاتی ہے اس کو کھڑی بولی کہتے ہیں۔ (۲) گنگا اور جمنا کے دوابے کی زبان۔

کھڑی چوٹ ۔ (ا۔ تابع فعل) فوراً۔ اُسی وقت۔ (۲) سیدھی چوٹ

کھڑی سواری ۔ (ا۔ محاورہ) تھوڑی دیر کے لیے ۔

کھڑی لگانا ۔ (ا۔ محاورہ) کھڑے رہ کر تیرنا ۔ کھڑی کی تیرائی تیرنا ۔

کھڑی مسور ۔ (ا۔ مث) ثابت مسور ۔ سالم مسور ۔

کھڑی نیاز دینا ۔ (ا۔ محاورہ) مُراد پوری ہونے پر فوراً نیاز دینا ۔

کھڑی ہنڈی ۔ (ا۔ مث) وہ ہنڈی جس کا روپیہ ادا نہ ہُوا ہو ۔

کھُڑپیچ ۔ (کھُ ۔ ڑ پیچ) [ھ ۔ ا۔ مث] (۱) خفیف زخم ۔ کھرونٹ ۔ (۲) کینہ ۔ دشمنی ۔ بغض ۔ عداوت ۔ (۳) نکتہ چینی ۔ (۴) چھیڑ چھاڑ ۔ بے جا تکرار ۔

کھُڑپیچ رکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) کینہ رکھنا ۔ عداوت رکھنا ۔

کھُڑپیچ نکالنا ۔ (ا۔ محاورہ) عیب چینی کرنا ۔ نقص نکالنا ۔ (۲) دشمنی کرنا ۔ بیر کرنا ۔ (۳) چھیڑ چھاڑ کرنا ۔ ناحق تکرار اور حجت کرنا ۔

کھُڑپیچیا ۔ (کھُ ۔ ڑ پیچ ۔ یا) (۱) نکتہ چین ۔ حاسد ۔ عیب جُو ۔ دشمن ۔ بَیری ۔ معترض ۔

کھُساٹ ۔ (ق ۔ ا۔ مث) کھوسٹ ۔ بوڑھی عورت ۔

کھُسار ۔ (کُہ ۔ سار) [ف ۔ ا۔ مذ] دیکھیے کوہسار ۔

کھِساری ۔ (کھِ ۔ سا ۔ ری) [ھ ۔ ا۔ مث] ایک قسم کا غلہ جس کی دال کھاتے ہیں ۔

کھِسانا ۔ (کھِ ۔ سا ۔ نا) [ھ ۔ مص] دیوار کا کوئی حصہ گرانا ۔

کھُسانڈا ۔ (کھُ ۔ ساں ۔ ڈا) [ق ۔ ا۔ مذ] کندھا ۔

کھُس پھُس ۔ (کھُس ۔ پھُس) [ھ ۔ ا۔ مث] دیکھیے کھُسر پھُسر ۔

کھُسرا ۔ (کھُس ۔ را) [ھ ۔ ا۔ مث] چھوٹی چیچک ۔ دیکھیے خسرہ ۔

کھُسر پھُسر ۔ (کھُ ۔ سر ۔ پھُ ۔ سر) [ھ ۔ ا۔ مث] (۱) کانا پھوسی ۔ سرگوشی ۔ چپکے چپکے باتیں کرنا ۔

کھِسکانا ۔ (کھِس ۔ کا ۔ نا) [ھ ۔ مص] (۱) ہٹانا ۔ سرکانا ۔ (۲) روانہ کرنا ۔ ٹالنا ۔ (۳) الگ کرنا ۔ غائب کرنا ۔ (۴) چُرانا ۔ (۵) ملتوی کرنا ۔

کھِسک جانا ۔ کھِسکنا ۔ (کھِ سک ۔ جا ۔ نا ۔ کھِ ۔ سک ۔ نا) (ا۔ محاورہ) (۱) سرک جانا ۔ ہٹ جانا ۔ (۲) چلا جانا ۔ آنکھ بچا کر نکل جانا ۔ چپکے سے نکل جانا ۔ دبک کر چلا جانا ۔ (۳) پھسل جانا ۔ جگہ سے ہٹ جانا ۔

کھَس کھَس ۔ (کھَس ۔ کھَس) [ھ ۔ ا۔ مث] گھاس کٹنے کی آواز ۔

کھِسکھِسا ۔ (کھِس ۔ کھِ ۔ سا) [ھ ۔ صف] کرکرا ۔

کھِسکھِسانا ۔ (کھِس ۔ کھِ ۔ سا ۔ نا) [ھ ۔ مص] کرکرانا ۔

کھِسکھِساہٹ ۔ (کھِس ۔ کھِ ۔ سا ۔ ہٹ) [ھ ۔ ا۔ مث] کھِسکھِسانا ۔ کرکرا ہونے کی کیفیت ۔

کھِسلنا ۔ (کھِ ۔ سَل ۔ نا) [ھ ۔ مص] پھسلنا ۔ رپٹنا ۔ کھِسکنا ۔ جگہ سے ہٹ جانا ۔

کھسوٹا ۔ (کھَ ۔ سو ۔ ٹا) [ھ ۔ ا۔ مذ] کُشتی کا ایک داؤں جس میں حریف کو آگے گھسیٹ لیتے ہیں ۔

کھسوٹنا ۔ (کھَ ۔ سوٹ ۔ نا) [ھ ۔ مص] (۱) نوچنا ۔ بال اُکھاڑنا ۔ (۲) زبردستی لے لینا ۔

کھسیانا ۔ (کھِس ۔ یا ۔ نا) [ھ ۔ صف] رونی صورت کا ۔ رو دینے والا چڑچڑا ۔ (۲) شرمندہ ۔ خجل ۔ نادم ۔ محجوب ۔

کھسیا کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) چڑانا ۔ رُلانا ۔ شرمندہ کرنا ۔ شرم دلانا ۔

کھسیانا ہو جانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) رونے کو تیار ہو جانا ۔ رو دینا ۔ رو پڑنا ۔ (۲) شرمندہ ہونا ۔ نادم ہونا ۔

کھسیان پت ۔ (ق ۔ ا۔ مث) شرمندگی ۔ ندامت

کھسیانی ۔ (کھِس ۔ یا ۔ نی) [ھ ۔ صف] کھسیانا کی تانیث ۔

کھسیانی بلی کھمبا نوچے ۔ (ا۔ مثل) غصے والا اور شرمندہ شخص دوسروں پر اپنی جھلاہٹ اور شرمندگی اُتارتا ہے ۔

کھسیانی ہنسی ۔ (ا۔ مث) وہ ہنسی جو حالتِ شرمندگی یا قہر و غضب میں ہو ۔ زہرخند ۔

کھکّا ۔ (کھک ۔ کا) [ھ ۔ ا۔ مذ] (۱) خاکی ۔ پنجابی فوج کا وہ آدمی جسے غدر میں سرکاری خاکی پوشاک ملی تھی ۔ (۲) عیار ۔ پُرانا ۔ (ق)

کھکل کھکھل ۔ (کھک ۔ کل ۔ کھکھ ۔ کھل) [ھ ۔ صف] کھوکھلا ۔ خالی ۔

کھکھ ۔ [ھ ۔ صف] (۱) کھوکھلا ۔ خالی ۔ (۲) تہی دست ۔ مفلس ۔ نادار ۔

کھکھارنا ۔ (کھَ ۔ کھار ۔ نا) [ق ۔ مص] (۱) زمین کو پنجوں سے کھودنا ۔ (۲) کریدنا ۔ بخوبی تلاش کرنا ۔ (۳) معلوم کرنا ۔

کھکھیڑ ۔ کھکیڑ ۔ (کھَ ۔ کھیڑ ۔ کھَ ۔ کیڑ) [ھ ۔ ا۔ مث] رنج ۔ مصیبت ۔ صعوبت ۔ زحمت ۔ بپتا ۔ سخت محنت ۔

کھکھیڑ اُٹھانا ۔ (مص مرکب) (۱) مصیبت جھیلنا ۔ رنج و مصیبت سہنا ۔ سختی برداشت کرنا ۔

کھگ ۔ (ھ ۔ ا۔ مث) ایک قسم کی ہندوانہ اونچی پگڑی ۔

کھل ۔ (س ۔ ا۔ مث) کھلی ۔ تل یا سرسوں کا پھوک ۔

کھل کھا کھل ۔ (ا۔ محاورہ) سستا مال خریدنے والے گاہک کو چڑانے کے لیے کہتے ہیں ۔ یعنی تجھ میں اس چیز کے کھانے یا خریدنے کی لیاقت اور حوصلہ نہیں ، اس کی جگہ کھل خرید لے جو سستی ہو گی ۔

کھَل ۔ (ھ ۔ ا۔ مث) کھال کا مخفف ۔ چمڑا ۔ پوست ۔

کھل اُپاڑ ۔ (۱) کھال ادھیڑنے والا ۔ (۲) لینے کے لیے کھال تک میں سے نکال لینے والا ۔ (۳) کج بحث ۔

کھَلا ۔ (ق ۔ ا۔ مذ) (۱) چاند کا ہالہ ۔ (۲) خرمن ۔ اناج کا ڈھیر ۔

کھُلا ۔ (کھُ ۔ لا) [ھ ۔ صف] (۱) کشادہ ۔ وا ۔ فراخ ۔ چوڑا ۔ (۲) ننگا ۔ صاف ۔ (۳) بے روک ۔ آزادانہ ۔ (۴) عام ۔ مشہور ۔ (۵) ظاہر ۔ علانیہ ۔

کھُلا دشمن ۔ ظاہری دشمن ۔

کھُلا ڈُلا ۔ (ا۔ صف) بے تکلف ۔ بے باک ۔

کھُلا کھُلا ۔ (۱) صاف صاف ۔ کھرا کھرا ۔ (۲) دُور دُور فاصلے سے ۔ (۳) فراخ ۔ کشادہ ۔

کھِلا ۔ (ا۔ صف) شگفتہ ۔ خوش ۔

کھُلے بازار ۔ کھُلے بند ۔ کھُلے بندوں ۔ کھُلے خزانے ۔ (ا۔ صف) کھُلم کھُلا ۔

علانیہ۔ ڈنکے کی چوٹ۔ (۲) بے تکلف۔ آزادانہ۔ ظاہر۔ (۳) وہ شخص جو پابند نہ ہو۔
کھُلے بالوں۔ (ا۔صف) بال کھولے۔ بے حجابانہ۔
کھُلے بھاؤ۔ (ا۔صف) عام نرخ سے۔
کھُلے میدان میں۔ (ا۔تابع فعل) اعلانیہ۔
کھلابلی۔ (کھَ۔لا۔بَ۔لی) [ھ۔ا۔مث] دیکھیے کھلبلی۔
کھِلا جانا۔ (ا۔محاورہ) خوشی سے ہنسے جانا۔
کھَلار۔ (کھَ۔لار) [ھ۔ا۔مذ] (۱) ڈھلوان جگہ۔ (۲) غار۔ گڑھا۔ تہہ۔
کھِلاڑ۔ (کھِ۔لاڑ) [ھ۔ا۔مث وصف] فاحشہ۔ مردوں کے ساتھ کھیلنے والی بدکار عورت۔ (۲) [مذ] وہ شخص جو عیاشی اور لہو و لعب کی طرف مائل ہو۔
کھلاڑپن۔ (ا۔صف۔مث) چھنال پن۔ چھنالا۔ شوخی۔ چنچل پن۔
کھِلاڑن۔ (کھِ۔لا۔ڑَن) [ھ۔ا۔مث] دیکھیے کھِلاڑ
کھِلاڑی۔ (کھِ۔لا۔ڑی) [ھ۔صف] (۱) کوئی کھیل یا بازی جاننے والا۔ اُستاد۔ (۲) جُواری۔ جُوا کھیلنے والا۔ (۳) کھلنڈرا۔ کھیل کود میں مصروف رہنے والا۔
کھلال۔ (ق۔صف) تر بتر۔
کھلالا۔ (کھَ۔لا۔لا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) بہت شور کرنے والی ندی، نالہ یا چشمہ۔ (۲) سر پہ پانی ڈال کر نہانا۔
کھِلانا۔ (کھِ۔لا۔نا) [ھ۔مص] (۱) تناولِ طعام کرانا۔ (۲) دعوت دینا۔ روٹی کرنا۔ (۳) بہلانا۔ بچے کا دل خوش کرنا۔ (۴) شگفتہ کرنا۔ (۵) دانہ دانہ الگ کرنا۔ (۶) مال چیٹ کرانا۔ (۷) پٹوانا۔ (۸) کھیلیں کرنا یا پھُلانا۔ (۹) خستہ کرنا۔ بھُربھُرا کرنا۔
کھِلاؤ۔ (کھِ۔لا۔اُو) [ھ۔صف] دُوسروں کو مال کھِلانے والا۔ دریا دِل۔ سخی۔
کھِلائی۔ (کھِ۔لا۔ای) [ھ۔ا۔مث] (۱) خوراک۔ خورش۔ (۲) خوراک کی قیمت۔ (۳) بچوں کو کھِلانے والی عورت۔ دایہ۔
کھلائی پلائی۔ (ا۔مث) کھانے پینے کی قیمت۔
کھلائے سونے کا نوالہ۔ دیکھے شیر کی نظر۔ (اُر۔مثل) اولاد کو کھلائے تو حسب دلخواہ، مگر ادب و تہذیب سکھانے کے لیے اپنا رعب ضرور قائم رکھے۔
کھلائے کا نام نہیں رُلائے کا نام ہے۔ (اُر۔مثل) (۱) نیک کام کی کوئی داد نہیں دیتا، مگر بُری بات فوراً پکڑ لی جاتی ہے۔
کھلبلا۔ (کھَل۔بَ۔لا) [ق۔صف] بے چین۔
کُھلبلانا۔ (ا۔مص) کھولنا۔ اُبلنا۔ جوش میں آنا۔
کھلبلاہٹ۔ (ھ۔صف) ایک فکر میں دوسری فکر پیش آنے کی گھبراہٹ۔ اضطراب۔
کھَلبَلی۔ (کھَل۔بَ۔لی) [ھ۔ا۔مث] (۱) ہل چل۔ ہنگامہ۔ فتور۔ شور و شر۔ فتنہ و فساد۔ (۲) گھبراہٹ۔ اضطراب۔ بے قراری۔ جلدی۔
کھلبلی پڑنا۔ کھلبلی مچنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہل چل ہونا۔ ہنگامہ برپا ہونا۔ شور و شر ہونا۔ ہلڑ مچنا۔ (۲) گھبراہٹ ہونا۔ اضطراب اور بیقراری ہونا۔ جلدی پڑنا۔
کھُل بیٹھنا۔ (کھُل۔بَیٹھ۔نا) [ھ۔ا۔محاورہ] (۱) اچھی طرح آرام سے چار زانو ہوکر بیٹھنا۔ دلی کدورت ظاہر ہونا۔
کھُل پڑنا۔ (کھُل۔پَڑ۔نا) [ھ۔مص] بے تکلف ہوجانا۔ شرم کو درمیان سے اُٹھا دینا۔ (۲) کسی چیز کا کھُل کر گر پڑنا۔
کھُلتا ہوا۔ (ا۔صف) موزوں۔ صاف۔
کھُل جا سُم سُم۔ (ا۔مذ) جادُو کے وہ الفاظ جن کے بولنے سے خزانے کا دروازہ کھُل جاتا ہے۔ الف لیلیٰ کی کہانی میں اس کا ذکر ہے۔
کھُل جانا۔ (کھُل۔جا۔نا) [ھ۔مص] دیکھیے کھُلنا۔
کھِل جانا۔ (ا۔محاورہ) شگفتہ ہوجانا۔ خوش ہوجانا۔
کھلاڑ۔ (کھَل۔لَڑ) [ھ۔ا۔مث] (۱) وہ بوڑھی عورت جس کے جسم پہ گوشت کی بجائے کھال ہی کھال ہو۔ (۲) چمڑے کی کُپّی۔
کھلڑی۔ (کھَل۔ڑی) [ھ۔ا۔مث] کھال کی تصغیر۔ پوست۔ چمڑا۔ کھال۔
کھُل کر (کے) (کھُل۔کَر) [ھ۔تابع فعل] (۱) آرام سے اچھی طرح۔ آزادانہ۔ جی کھول کر۔ (۲) بے حجاب ہوکر۔ بے تکلف ہوکر۔ (۳) ظاہر۔ علانیہ
کھُل کر بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) دیکھیے کھُل بیٹھنا۔
کھُل کر کہنا۔ (ا۔محاورہ) صاف صاف کہنا۔ اعلانیہ کہنا۔
کھِل کھِل۔ (ہ۔ا۔مث) ٹھٹھے یا قہقہے کی آواز۔
کھِلکھِلا کر (کے) ہنسنا۔ کھِلکھِلانا۔ (ا۔محاورہ) زور سے ہنسنا۔ قہقہہ مارنا۔ بہت ہنسنا۔ خندہ زنی کرنا۔ خرم و شاداں ہونا۔
کھُلکھلانا۔ (کھُل۔کھ۔لا۔نا) [ھ۔مص] انتڑیوں کا گڑگڑ بولنا۔ پیٹ بولنا
کھُل کھیلنا۔ (کھُل۔کھیل۔نا) [ھ۔مص] شرم و حجاب اُٹھا کر علانیہ کوئی معیوب کام کرنا۔ مطلق آزاد ہوجانا۔ شرم و حیا بالائے طاق رکھنا۔
کھلگا۔ (کھَل۔گا) [ق۔ا۔مذ] بھینسا۔
کھُلّم کھُلّا۔ (کھُل۔لَم۔کھُل۔لا) [ا۔صف] بے روک ٹوک۔ علانیہ۔
کھَلنا۔ (کھَل۔نا) [ھ۔مص] ناگوار ہونا۔ دُوبھر ہونا۔
کھِلنا۔ (کھِل۔نا) [ھ۔مص] (۱) کلی کا پھُولنا۔ پھُول کا شگفتہ ہونا۔ (۲) پھُول آنا۔ (۳) خوش ہونا۔ ہنسنا۔ (۴) زیب دینا۔ پھبنا۔ سجنا۔ نکھرنا۔
کھُلنا۔ (کھُل۔نا) [ھ۔مص] (۱) ظاہر ہونا۔ معلوم ہونا۔ کسی بندھی ہوئی چیز کا وا ہوجانا۔ (۲) پھٹ جانا۔ شق ہوجانا۔ (۳) عُریاں ہوجانا۔ ننگا ہونا۔ (۴) اُدھڑ جانا۔ (۵) رسی تڑا جانا۔ (۶) صاف ہونا۔ کشادہ ہونا۔ (۷) جاری ہونا۔ بہنے لگنا۔ (۸) بے تکلف و بے حجاب ہوجانا۔ شرم اُٹھ جانا۔

لحاظ جاتا رہنا ۔ (۹) ابر یا گھٹا کا ہٹ کر مطلع صاف ہو جانا ۔ بادل نہ رہنا ۔ (۱۰) آزاد ہونا ۔ (۱۱) مزیّن ہونا ۔ پھب جانا ۔ (۱۲) گرہ سے جاتا رہنا ۔ (۱۳) روک نہ رہنا ۔ بے لگام ہو جانا ۔

کھلنڈرا ۔ (کھ ۔ لَنڈ ۔ را) [ھ ۔ صف] کھلاڑی ۔ کھیل کود میں مشغول رہنے والا ۔

کھلنڈری ۔ (کھ ۔ لَنڈ ۔ ری) [ھ ۔ صف] کھلنڈرا کی تانیث ۔

کِھلوڑ ۔ (کِھل ۔ لوڑ) [ھ ۔ صف و ۔ ا ۔ مذ و مث] ہر وقت ہنستی (ہنستا) رہنے والی ۔ (والا) کھلنڈری ۔ کھلنڈرا ۔

کِھلّو باوَلی ۔ (ا ۔ صف) بے موقع ہنسنے والی ۔ ہنسوڑ ۔

کِھلوانا ۔ (کِھل ۔ وا ۔ نا) [ھ ۔ مص] کھلانا کا متعدی ۔

کھلونا ۔ (کھ ۔ لو ۔ نا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) بچوں کے کھیلنے کی چیز ۔ (۲) نازک اور دکھاوے کی چیز ۔ (۳) خوش طبع یا مسخرا آدمی ۔

کھلی ۔ (کھَ ۔ لی) [ھ ۔ ا ۔ مث] تل یا سرسوں کا پھوک ۔ کھل ۔

کِھلّی ۔ (کِھل ۔ لی) [ھ ۔ ا ۔ مث] ہنسی ۔ ٹھٹھا ۔ چہل ۔ مذاق ۔ تمسخر ۔

کِھلّی اُڑانا ۔ کِھلّی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہنسی اڑانا ۔ مذاق کرنا ۔ چھیڑنا ۔ رسوا کرنا ۔ فضیحت کرنا ۔

کھلیان ۔ (کھَل ۔ یان) وہ جگہ جہاں بھس میں سے اناج برسا کر ڈھیر لگاتے ہیں ۔ خرمن ۔ غلے کا انبار ۔ کوٹھی ۔

کھلیان کر دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) توڑ پھوڑ کر ڈھیر کر دینا ۔ ستیاناس کر دینا ۔ تہ و بالا کر دینا ۔ تباہ و برباد کر دینا

کھَم ۔ [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) تھم ۔ ستون ۔ (۲) رُکن ۔ (۳) مینار (۴) لاٹھ ۔

کھماچ ۔ (کھَ ۔ ماچ) [ھ ۔ ا ۔ مث] ایک راگنی ۔

کھمانا ۔ (کھَ ۔ ما ۔ نا) [ق ۔ مص] خم کھانا ۔

کھمبا ۔ (کھَم ۔ با) [ھ ۔ ا ۔ مذ] دیکھیے کھم

کھمبی ۔ (کھُم ۔ بی) [ھ ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کی سفید نباتات جو اکثر برسات میں از خود پیدا ہو جاتی ہے اور اسے تل کر کھاتے ہیں ۔

کھمڈ ۔ (ق ۔ ا ۔ مذ) روزن ۔ سوراخ ۔

کھن ۔ [ھ ۔ ا ۔ مذکر] (۱) لکڑی میں سوراخ کرنا ۔ (۲) روپیہ بجنے کی آواز ۔ (۳) کھنڈ کا مخفف ۔ منزل ۔ درجہ ۔ حصہ ۔ (۴) آسمان (ق) (۵) معدن ۔ کان ۔ (ق)

کھن ۔ (ق ۔ ا ۔ مث) (۱) منزل ۔ (۲) عاجز ۔ مصیبت زدہ ۔

کھناں ۔ (ق ۔ صف) درجہ بدرجہ ۔

کھنجری ۔ (کھنج ۔ ری) [ھ ۔ ا ۔ مث] دیکھیے خنجری ۔

کھنجن ۔ (کھن ۔ جن) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) ایک سیاہ رنگ کا پرندہ ۔ شاما ۔

کھنچاؤ ۔ (کھن ۔ چا ۔ او) [ھ ۔ ا ۔ مذکر] دیکھیے کھچاؤ ۔

کھنچنا ۔ (کھنچ ۔ نا) [ھ ۔ مص] دیکھیے کھچنا ۔

کھند ۔ (ھ ۔ ا ۔ مذ) دیوار کا چھوٹا طاق ۔

کھندانا ۔ (کھن ۔ دا ۔ نا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) تلوار وغیرہ کی باڑھ میں پڑ جانے والا دندانہ ۔ (۲) لکڑی یا دیوار کا خفیف سا سوراخ ۔

(۳) [کنا پیٹا] رخنہ ۔ (۴) گڑھا جہاں سے مٹی کھودی جائے ۔

کھَندل ۔ (ھ ۔ ا ۔ مذ) وسیع میدان ۔

کھَندلنا ۔ (کھَن ۔ دَل ۔ نا) [ھ ۔ مص] پامال کرنا ۔ پاؤں میں ملنا ۔ مسلنا ۔ کچلنا ۔

کھَنڈ ۔ (ھ ۔ ا ۔ مذ) (۱) ٹکڑا ۔ حصہ ۔ (۲) منزل ۔ درجہ ۔ (۳) خطہ ۔ دیس ۔ ملک ۔ (۴) کتاب کا حصہ ۔ باب ۔ ادھیائے ۔ (۶) [مث] کھانڈ ۔

کھنڈسال ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) کھانڈ بنانے کا کارخانہ ۔

کھَنڈا ۔ (کھَن ۔ ڈا) [ھ ۔ ا ۔ مذکر] ۔ (۱) چاولوں کا چورا ۔ (۲) کھانڈ کا مخفف ۔ تلوار ۔

کھُنڈا ۔ (کھُن ۔ ڈا) [ھ ۔ ا ۔ مذکر] کُند ۔ جو تیز نہ ہو ۔

کھُنڈے اُسترے سے سر مُونڈنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بن دھار کے اُسترے سے حجامت کرنا ۔ خوب تکلیف دینا ۔ (۲) خوب صفایا کرنا ۔ لوٹنا ۔

کھَنڈانا ۔ (کھَن ۔ ڈا ۔ نا) [ھ ۔ مص] بکھیرنا ۔ تتر بتر کرنا ۔ پراگندہ کرنا ۔

کھَنڈت ۔ (کھَن ۔ ڈت) [س ۔ ا ۔ مث] (۱) ٹکڑے ہونا ۔ ابتری ۔ پراگندگی ۔ (۲) خلل ۔ مزاحمت ۔ دست اندازی ۔ حرج ۔ (۳) تردید ۔ تنسیخ ۔

کھنڈت پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کسی کام میں حرج واقع ہونا ۔ (۲) کسی بات کا سلسلہ نہ رہنا ۔

کھنڈر ۔ (کھَن ۔ ڈر) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ٹوٹا ہوا مکان ۔ ویران مکان ۔ ویرانہ ۔ (۲) ٹوٹے ہوئے مکانوں کے نشان ۔

کھَنڈری ۔ (کھَنڈ ۔ ری) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) فقیروں کا لباس جس میں پیوند لگے ہوتے ہیں ۔ (۲) ایک قسم کا پشمینہ جس میں مختلف رنگ کے کپڑے بنے ہوتے ہیں ۔

کھَنڈلا ۔ (کھَنڈ ۔ لا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] قاش ۔ پھانک ۔ تکلہ ۔ ٹکڑا ۔

کھُنڈلا ۔ (کھُنڈ ۔ لا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] [تصغیر] جھونپڑا ۔ چھوٹا سا گھر ۔ ٹوٹا پھوٹا مکان ۔ [صف] وہ لڑکا جس کے آگے کے دودھ کے دانت ٹوٹ گئے ہوں ۔

کھَنڈن ۔ (کھَن ۔ ڈن) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) تردید ۔ تنسیخ ۔ (۲) بت شکنی ۔ (۳) ٹکڑے کرنا ۔ تقسیم کرنا ۔ (۴) توڑنا ۔ (۵) کاٹنا ۔ (۶) تباہ و برباد کرنا ۔

کھِنڈنا ۔ (کھِنڈ ۔ نا) [ھ ۔ مص] بکھیرنا ۔ پھیلنا ۔ پریشان ہونا ۔ منتشر ہونا ۔ پراگندہ ہونا ۔

کھَنڈوی ۔ (کھَنڈ ۔ وی) [ھ ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کی بیسن کی غذا ۔

کھُنڈی ۔ (کھُن ۔ ڈی) [ق ۔ ا ۔ مث] وزن مساوی بیس من ۔

کھُنس ۔ (کھُ ۔ نس) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) نفرت ۔ (۲) دشمنی ۔ (۳) غصہ ۔ (۴) حسد ۔ (۵) رشک ۔

کھُنسانا ۔ (کھُن ۔ سا ۔ نا) [ھ ۔ مص] (۱) حسد کرنا ۔ (۲) دشمنی کرنا ۔ (۳) تیوری چڑھانا ۔ (۴) لگائی بجھائی کرنا ۔

کھُنسی ۔ (کھُن ۔ سی) [ھ ۔ صف] (۱) لڑاکا ۔ چڑچڑا ۔ (۲) خفا ۔ (۳) حسد کرنے والا ۔

کھَنک ۔ (کھَ ۔ نک) [ھ ۔ ا ۔ مث] بجنے کی آواز ۔ جھنکار ۔ کھڑک ۔ روپے کی آواز ۔ (۲) بوڑھا ۔ ضعیف ۔ (ق)

کھنکا ۔ (کھَن ۔ کا) [ق ۔ ا ۔ مث] جھنکار ۔

کھنکار۔ کھنکھار ۔ (کھَن۔کار۔کھَن۔کھار) [ھ۔ا۔مث] (۱) بلغم۔ کف۔ (۲) کھانسی کی آواز۔ وہ آواز جو بلغم کو ہٹانے یا گلا صاف کرنے کے واسطے نکالی جائے۔

کھنکارنا۔ کھنکھارنا ۔ (کھَن۔کار۔نا۔کھَن۔کھار۔نا) [ھ۔مص] (۱) کھانسنا۔ کھانسنے کی آواز نکالنا۔ (۲) کھانسی کے ذریعے سے اشارہ کرنا۔ (۳) کھانس کر تھوکنا۔ گلا صاف کرنا۔

کھنکانا ۔ (کھَن۔کا۔نا) [ہ۔مص] بجانا۔ جھنکارنا۔ کھڑکانا۔ روپیہ بجانا۔

کھنکتی ہوئی آواز ۔ (ا۔مذ) دلفریب آواز۔

کھنکڑی ۔ (کھَنَک۔ڑی) [ھ۔ا۔مث] ایک قسم کا پاپڑ۔ کراری چوری۔

کھنکنا ۔ (کھَ۔نَک۔نا) [ھ۔مص] بجنا۔ کھڑکنا۔ جھنکار ہونا۔ پرکھتے وقت روپے کا بجنا۔ (۳) ٹوٹے ہوئے مٹی کے برتن کی آواز۔

کھنکھ ۔ [ھ۔صف] (۱) بہت خشک۔ (۲) کمزور۔ (۳) بوڑھا۔

کھنکھڑ ۔ (کھَن۔کھَڑ) [ھ۔صف] (۱) خشک۔ سخت۔ (۲) مرجھایا ہوا۔

کھنکھن ۔ (کھِن۔کھِن) [ھ۔امث] بچے کے ناک میں رونے کی آواز۔

کھنکھن کرنا ۔ بیماری کے باعث بچے کا ناک میں رونا۔

کھنکھنا ۔ (کھَن۔کھَ۔نا) [ھ۔ا۔مذ] مٹی کا برتن جس میں دراڑ پڑ جائے۔

کھنکھنانا ۔ (کھَن۔کھَ۔نا۔نا) [ھ۔مص] دیکھیے کھنکانا۔

کھنکھنانا ۔ (کھِن۔کھِ۔نا۔نا) بچے کا بیماری کے باعث ناک میں رونا۔

کھنگ ۔ (ق۔ا۔مث) کھانسی۔

کھنگالنا ۔ (کھَن۔گال۔نا) [ھ۔مص] ۔ (۱) پانی ڈال کر برتن ہلانا اور اسے پھینک دینا۔ پانی سے برتن صاف کرنا۔ (۲) سرسری طور پر کپڑے کو دھونا اور صاف کرنا۔

کھنگر۔ کھنگڑ ۔ (کھِن۔گر۔کھِن۔گڑ) [ھ۔ا۔مذ] (۱) بہت سی جلی ہوئی اینٹوں کا مجموعہ۔ (۲) دھات کا میل جو پگھلنے کے بعد نکلتا ہے۔ (۳) ایک قسم کا مسالے کا پتھر جس سے چھاپے کا پتھر صاف کیا جاتا ہے۔

کھنگر لگ جانا ۔ (ا۔محاورہ) ہڈیاں نکل جانا۔ گوشت اور جسم گھل کر صرف ہڈیاں رہ جانا۔

کھو بیٹھنا ۔ (ا۔محاورہ) ضائع کر دینا۔ (۲) تباہ و برباد کر دینا۔

کھو جانا ۔ (ا۔محاورہ) بدحواس ہو جانا۔ (۲) گم ہو جانا۔ (۳) سٹ پٹا جانا۔

کھو کر سیکھنا ۔ (ا۔محاورہ) نقصان کر کے تجربہ حاصل کرنا۔

کھو۔ کھوہ ۔ [ھ۔ا۔مث] غار۔ بھٹ۔ گڑھا۔ پہاڑ کے اندر کا کھوکھلا حصّہ۔

کھوا ۔ (کھَ۔وا) [ھ۔ا۔مذ] شانہ۔ مونڈھا۔ کندھا۔ دوش۔ شانہ کی ہڈی۔

کھوے سے کھوا چھلنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) نہایت بھیڑ بھاڑ ہونا۔ لوگوں کی کثرت کے باعث کندھے سے کندھا چھلنا۔ شانے سے شانہ رگڑ کھانا۔

کھوے رہ جانا ۔ (ا۔محاورہ) مونڈھے تھک جانا۔

کھوبڑ ۔ (کھو۔بڑ) [ھ۔ا۔مذ] درخت کی لکڑی کی برآمدگی

کھو بیٹھنا ۔ (ھ۔مص) ضائع کرنا۔ برباد کرنا۔ تباہ کرنا۔

کھوپرا ۔ (کھوپ۔را) [ھ۔ا۔مذ] (۱) کھوپا۔ ناریل کا مغز۔ (۲) کاسۂ سر۔ کھوپڑی۔

کھوپری۔ کھوپڑی ۔ (کھوپ۔ری۔کھوپ۔ڑی) [ھ۔ا۔مث] کاسۂ سر۔ سر کے اوپر کا حصّہ۔ سر کی ہڈی۔

کھوپری چٹخنا۔ چٹکنا ۔ (ا۔محاورہ) کاسۂ سر کا شق ہونا۔ تالو پھٹنا۔ شدت کی گرمی کے باعث کاسۂ سر کا پھٹ جانا۔

کھوپری کھُجل کھُجلانا ۔ (ا۔محاورہ) مار کھانے کو جی چاہنا۔

کھوپری کھا جانا ۔ (ا۔محاورہ) دماغ چٹ کر جانا۔ (۲) ستانا۔ دق کرنا۔ بک بک کر کے بھیجا کھا جانا۔

کھوپری گنجی کرنا ۔ (ا۔محاورہ) اس قدر مارنا کہ سر کے بال اُڑ جائیں۔ بہت مارنا۔

کھوٹ ۔ (ھ۔ا۔مث) (۱) ملاوٹ۔ آمیزش۔ (۲) [مذکر] نقص۔ عیب۔ روش۔ قباحت۔ خطا۔ قصور۔ (۳) نقصان۔ ضرر۔ (۴) بدی۔ برائی۔ شرارت۔ بدذاتی۔ حرامزدگی۔ (۵) دغا۔ فریب۔ کینہ۔ کپٹ۔ چھل۔

کھوٹ کرنا ۔ (ا۔محاورہ) برائی کرنا۔ قصور کرنا۔ دوسرے کو نقصان یا ضرر پہنچانا۔

کھوٹ ملانا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) خالص سونے چاندی میں کوئی ادنیٰ دھات ملانا۔ (۲) نقص کرنا۔ خلل ڈالنا۔ (۳) برائی کرنا۔

کھوٹ نکالنا ۔ (ا۔محاورہ) کسی چیز کا نقص یا عیب نکالنا۔

کھوٹا ۔ (کھو۔ٹا) [ہ۔صف] کھرا کا نقیض۔ جعلی۔ غیر خالص سکّہ۔ (۲) بُرا۔ خراب۔ شریر۔ عیبی۔ ناقص۔ نکمّا۔ ناکارہ۔ (۴) دغاباز۔ فریبی۔ مکار۔ (۵) بُرے ارادے والا۔ بدنیت۔

کھوٹا بیٹا ۔ (ا۔مذ) کپوت۔ ناخلف۔ نالائق بیٹا۔

کھوٹا پن ۔ (ا۔صف) کھوٹا ہونا۔

کھوٹا پیسا ۔ (ا۔مذ) گھسا ہوا پیسا۔ وہ پیسا جو چلنے کے قابل نہ ہو۔

کھوٹا پیسا (کھوٹا بیٹا) بُرے وقت کام آتا ہے ۔ (ا۔مثل) نکمّی اور خراب چیز بھی وقت پر کام دے جاتی ہے۔

کھوٹا سکّہ ۔ (ا۔مذ) ناقص سکّہ۔

کھوٹا سماں ۔ (ا۔مذ) بُرا زمانہ۔ کل جگ۔

کھوٹا کھرا (پرکھنا) دیکھنا ۔ (ا۔محاورہ) بُرے بھلے کی آزمائش کرنا۔ پرکھنا۔

کھوٹا کھرا ہونا ۔ (ا۔محاورہ) نیت کا ڈانواں ڈول ہونا۔ نیت بگڑنا۔ للچانا۔

کھوٹا مال ۔ (ا۔مذ) ناقص مال۔

کھوٹی ۔ (کھو۔ٹی) [ہ۔صف] (۱) کھوٹا کی تانیث۔ غیر خالص۔ جعلی۔ (۲) بد۔ (۳) ناقص۔ نکمّی۔ (۵) دغاباز۔ (۶) بدکار۔ فاحشہ۔ (۷) کینہ توز۔

کھوٹی بات ۔ (ا۔مذ) دھوکے کی بات۔ (۲) بُری بات۔

کھوٹی کرنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) کھوٹ ملانا۔ (۲) بدی کرنا۔ بُرائی کرنا۔

کھوٹی گھڑی ۔ (ا۔مث) بُری گھڑی۔ بُرا وقت۔ منحوس گھڑی۔ بُری ساعت

کھوٹے داموں ۔ کم قیمت پر۔

کھوٹے کھرے کو پرکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) نیک و بد کی جانچ و پڑتال کرنا ۔

کھوج ۔ (ھ ۔ ا ۔ مذ) (۱) سُراغ ۔ آدمی کے پاؤں کا نشان ۔ (۲) ٹھکانا ۔ پتہ ۔ نشان ۔ (۳) تلاش ۔ جستجو ۔ (۴) خبر ۔ واقفیت ۔ (۵) بُنیاد ۔

کھوج پانا ۔ (ا ۔ محاورہ) سراغ لگانا ۔ خبر پانا ۔ نشان ملنا ۔ ٹھکانا معلوم کرنا ۔

کھوج (ڈھونڈھنا) کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ڈھونڈھنا ۔ تلاش کرنا ۔ پتہ لگانا ۔ سُراغ لگانا ۔

کھوج کھونا ۔ (ا ۔ محاورہ) ستیاناس کرنا ۔ (۲) بیڑا غرق کرنا ۔ (۳) کسی کام کا نہ رکھنا ۔ (۴) نشان مٹانا ۔ سراغ گنوانا ۔

کھوج لگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) پتہ لگانا ۔ سراغ لگانا ۔ کسی شخص یا کسی چیز کے بڑی تلاش کے بعد نشان معلوم کرنا ۔ تفتیش کرنا ۔

کھوج مٹا ۔ (ا ۔ صفت) خانہ خراب ۔ خانہ ویران ۔ بے نام و نشان ۔ بددعا ۔ (عورت کے لیے کھوج مٹی ۔)

کھوج مٹانا ۔ (ا ۔ محاورہ) نام و نشان نہ رکھنا ۔ نیست و نابود کرنا ۔ بیخ کنی کرنا ۔ استیصال کرنا ۔

کھوج مِٹ جانا ۔ (مِٹنا) [ا ۔ محاورہ] نام و نشان نہ رہنا ۔ معدوم ہوجانا ۔ نیست و نابود ہوجانا ۔

کھوج ملنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سراغ ملنا ۔ پتہ لگنا ۔ خبر معلوم ہونا ۔

کھوج نکالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دیکھیے کھوج لگانا ۔

کھوج ہاتھ آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) پتا لگنا ۔ سُراغ ملنا ۔

کھوجانا ۔ (کھو ۔ جا ۔ نا) [ھ ۔ مص] گُم ہوجانا ۔ غائب ہوجانا ۔

کھوجڑ ۔ (کھو ۔ جَڑ) [ھ ۔ ا ۔ مذکر] پھوک ۔

کھوجڑا ۔ (کھوج ۔ ڑا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) کھوج ۔ سراغ ۔ (۲) نام و نشان ۔ بیخ و بنیاد ۔

کھوجڑا جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ستیاناس جانا ۔ اُجڑ جانا ۔ غارت ہونا ۔ نام و نشان تک نہ رہنا ۔ نیست و نابود ہونا ۔

کھوجڑا جائے ۔ (دُعائے بد) غارت ہو ۔ برباد ۔ ستیاناس ہو ۔ نام و نشان تک نہ رہے ۔

کھوجڑے پیٹیا ۔ (بددُعا) خانہ خراب ۔ نگوڑا ۔

کھوجنا ۔ (ھ ۔ مص) تلاش کرنا ۔ دریافت کرنا ۔

کھوجی ۔ کھوجیا ۔ (کھو ۔ جی ۔ کھوج ۔ یا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] سراغ لگانے والا ۔ سراغ رساں ۔ کھوج نکالنے والا ۔ جوئندہ ۔

کھوچَڑ ۔ (کھو ۔ چَڑ) [ھ ۔ ا ۔ مذ] ہوتے ہوئے کام کو روک دینے والا ۔ رخنہ انداز ۔ چلتی گاڑی میں روڑا اٹکانے والا ۔ فسادی ۔

کھود ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) (۱) کھودنے کا فعل ۔ (۲) کھوج ۔ گھونپ ۔ بھونک ۔

کھود کر پوچھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کھود کھود کر پوچھنا ۔ خوب چھان بین کرنا ۔ طرح طرح سے پُوچھنا ۔ نہایت تفتیش کرنا ۔

کھود ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) زمین اکھاڑنا ۔ (۲) کھرچنا ۔ کُریدنا ۔ (۳) کندہ کرنا ۔ منبت کاری کرنا ۔ (۴) جڑ سے نکالنا ۔ (۵) خالی کرنا ۔ (۶) تلاش کرنا ۔

کھودنا ۔ (کھود ۔ نا) [ھ ۔ مص] (۱) گڑھا کرنا ۔ (۲) جڑ سے اکھاڑنا ۔ (۳) خالی کرنا ۔ کھرچنا ۔ کریدنا ۔ (۴) نقاشی کرنا ۔ کندہ کرنا ۔

کھودنی ۔ (ق ۔ ا ۔ مث) جستجو ۔ تلاش ۔ دریافت ۔ سُراغ ۔

کھُودی ۔ (ق ۔ ا ۔ مث) زیرِ کاشت زمین ۔

کھودینا ۔ (ھ ۔ مص) (۱) ضائع کردینا ۔ برباد کردینا ۔ (۲) نکما کردینا ۔ (۳) غائب کردینا ۔ گم کردینا ۔ گنوا دینا ۔

کھور ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) (۱) مویشیوں کے کُٹی کھانے اور پانی پینے کی ناند یا نالی ۔ (۲) غار ۔ کھوہ ۔ چھوٹی وادی ۔ (۳) راستہ ۔ گلی ۔ (۴) چپنی ۔ ڈھکنا ۔ سرپوش ۔ (۵) لحاف ۔ رضائی ۔

کھَورُو ۔ (کھو ۔ رُو) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) کھُردار جانوروں کی وہ حالت جس میں وہ زمین کو اپنے کھُروں یا سُموں سے کھود کر کسی خواہش کا اظہار کرتے ہیں ۔ (۲) بدی ، خسارہ ۔ شرارت ۔ جھگڑا ۔ تنازع ۔ (۳) خرابی ۔ عیب (ق)

کھور دلانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) حیوانوں کا زمین پر کھُر یا سُم دے دے مارنا ۔ (۲) شور مچانا ۔ (۳) جھگڑا کرنا ۔ شرارت کرنا ۔ فساد کرنا ۔

کھوڑ ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) (۱) دیکھیے کھورا (۲) مرے ہوئے بزرگوں کی ناراضی ۔ (۳) آسیب ۔ خلل ۔

کھوڑ ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) وہ تلک جو ہندو لوگ صندل یا سیندور وغیرہ کا لگاتے ہیں ۔

کھُوڑا ۔ (ق ۔ ا ۔ مث) ہتھکڑی ۔ (۲) لکڑی جو مویشی کے گلے میں باندھتے ہیں ۔

کھُوڑکا ۔ [ق ۔ ا ۔ مذ] سوکھا درخت ۔

کھُوڑل ۔ [ق ۔ صف] ناقص ۔ عیب دار ۔

کھُوسا ۔ (کھو ۔ سا) [ھ ۔ صف] (۱) وہ شخص جس کے ڈاڑھی اور مونچھ نہ ہو ۔ (۲) [پن] کھودا ۔ ایک قوم ۔

کھُوسٹ ۔ (کھو ۔ سَٹ) [اُر ۔ صف] بوڑھا پھوس ۔ پیرِ فرتوت ۔ نہایت بد ۔ کہن سال ۔

کھوسرا (کھوسڑا) [ا ۔ مذ] پُرانی اور ٹوٹی ہوئی جُوتی ۔

کھوسنا ۔ (کھوس ۔ نا) [ہ ۔ مص] کسی چیز کو کسی چیز میں اُڑس دینا ۔ اٹکا دینا ۔ اُلجھانا ۔ (۲) بال نوچنا ۔

کھوکر سیکھنا ۔ [ہ ۔ مص] نقصان اُٹھا کر تجربہ حاصل کرنا ۔

کھوکھا ۔ (کھو ۔ کھا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) وہ ہنڈی جس کے روپے دیئے جا چکے ہوں ۔ (۲) لڑکا ۔ طفل ۔ [صفت] خالی ۔ نہی ۔ کھوکھلا ۔ (۳) لکڑی کا بڑا صندوق ۔

کھوکھلا ۔ (کھوکھ ۔ لا) [ا ۔ صفت] پولا ۔ خالی ۔ کھُکّل ۔ بے مغز ۔ کھوکھلا ۔

کھوکھیانا ۔ (ا ۔ مص) دیکھیے خوخیانا ۔

کھُولا ۔ (ق ۔ ا ۔ مذ) (۱) جھولی ۔ (۲) صندوق ۔

کھُولا ماسُجا ۔ (کھُولا ۔ ماں ۔ جا) [ق ۔ ا ۔ مذ] خارپُشت ۔ سیہہ ۔

کھَولانا ۔ (کھو ۔ لا ۔ نا) [ھ ۔ مص] (۱) جوش دینا ۔ اُبالنا ۔ (۲) جلانا ۔ غم دینا ۔

کھول کر ۔ (ا ۔ تابع فعل) (۱) ظاہر کرکے ۔ واضح طور سے ۔ (۲) بے روک ٹوک ۔

آزادانہ۔ (۳) بخوبی۔ جیسا چاہیے۔

کھول کر کہنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی بات کو خوب ظاہر کر کے اور علانیہ کہنا۔ بے لاگ کہنا۔ صاف کہنا۔

کھول کیسہ کھا ہر یسہ۔ (ا۔ مثل) گرہ کا زر خرچ کر اور دنیا کا مزہ اُٹھا۔

کھولن۔ (کھَو۔ لَن) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) جوش۔ اُبال۔ (۲) جلن۔ سوزش۔ (۳) زخم۔ ٹیس۔

کھَولنا۔ (کھَول۔ نا) [ھ۔ مص] (۱) اُبلنا۔ پکنا۔ جوش کھانا۔ نہایت گرم ہونا۔ (۲) دل ہی دل میں غم کھانا۔ (۳) زخم یا پھوڑے میں جلن یا ٹیس ہونا۔

کھولنا۔ (کھول۔ نا) [ھ۔ مص] (۱) کسی بندھی چیز کا وا کرنا۔ (۲) ظاہر کرنا۔ (۳) بھانڈا پھوڑنا۔ (۴) پھاڑنا۔ چیرنا۔ (۵) اُدھیڑنا۔ (۶) رہا کرنا۔ آزاد کرنا۔ (۷) ننگا کرنا۔ عریاں کرنا۔ (۸) سلجھانا۔ حل کرنا۔ (۹) صاف کرنا۔ (۱۰) حجاب دور کرنا۔ خاموشی دُور کرنا۔ ہم راز بنانا۔ (۱۱) گھٹا یا بادل کا دُور کرنا۔ بارش روکنا۔ (۱۲) چوڑا کرنا۔ (۱۳) قید و بند سے آزاد کرنا۔ (۱۴) کسی بندھے ہوئے جانور کی چوری کرنا۔ (۱۵) ہتھیار کمر سے جدا کرنا۔ (۱۶) قفل کو زنجیر سے دور کرنا۔

کھونا۔ (کھو۔ نا) [ھ۔ مص] (۱) گم کرنا۔ گنوانا۔ (۲) بھلانا۔ بسرانا۔ (۳) ضائع کرنا۔ برباد کرنا۔ (۴) بے قابو کرنا۔ (۵) بگاڑنا۔ (۶) رفع کرنا۔

کھونپ۔ (ھ۔ ا۔ مث) ایک قسم کی لمبی لمبی سلائی۔ لمبے لمبے ٹانکے۔

کھونپ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) موٹا موٹا سینا۔ نگیانا۔ تنگنے مارنا۔ (حقارتاً) سینا۔

کھُونٹ۔ [ھ۔ ا۔ مث] (۱) کونہ۔ گوشہ۔ زاویہ۔ (۲) جانب۔ طرف۔ سمت۔ پہلو۔ (۳) کان کا میل۔ (۴) مُلک کا حصّہ۔ قطعہ۔

کھونٹا۔ (کھُوں۔ ٹا) [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) میخ۔ کیل۔ چوب۔ (۲) کولھو کی لاٹھ۔ (۳) چکّی کا ہتھا۔

کھونٹا سا۔ (ا۔ مذ) میخ کی مانند سیدھا اور مضبوط گڑا ہوا۔

کھونٹا نکڑا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) پختہ سہارا ہونا۔ بڑا آدمی مددگار ہونا۔

کھونٹا سا بیٹھ جانا (گڑ جانا) [ا۔ محاورہ] مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جانا۔ کھونٹے کی طرح جم جانا۔

کھُونٹے پر مارنا۔ (ا۔ محاورہ) خاطر میں نہ لانا۔ جوتے کی نوک پر مارنا۔ پروا نہ کرنا۔

کھُونٹے سے بندھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) میخ سے بندھنا۔ (۲) پابند ہونا۔ (۳) نکاح یا شادی ہونا۔

کھُونٹے کے بَل کُودنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی حمایت پر اترانا۔ کسی کے بھروسے پر گھمنڈ کرنا۔

کھُونٹی۔ (کھُوں۔ ٹی) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) چھوٹی میخ۔ کیل۔ (۲) سارنگی یا ستار کے کان۔ (۳) بالوں کی جڑ۔

کھُونٹی لینا۔ (ا۔ محاورہ) چھوٹے چھوٹے بال مونڈنا۔

کھُونٹی مروڑنا۔ (ا۔ محاورہ) گوشمالی کرنا۔ سزا دینا۔ کان اینٹھنا۔

کھُونٹی نہ چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بہت صفائی سے حجامت بنانا۔ (۲) لوٹ کر بالکل صفایا کر دینا۔

کھونچ۔ (ھ۔ ا۔ مث) کپڑے وغیرہ کی وہ جگہ جو کیل یا کانٹے سے اُلجھ کر پھٹ جائے۔ (۲) چارپائی کی کان۔ (۳) جسم کا وہ حصّہ جو کسی صدمہ سے پھٹ جائے۔

کھونچ آنا۔ کھونچ لگنا۔ (ا۔ محاورہ) کپڑے کا کسی چیز سے اُلجھ کر پھٹ جانا۔

کھُونچا۔ (کھُوں۔ چا) [ھ۔ ا۔ مذ] بڑی کھونچ۔

کھونچا۔ (کھُوں۔ چا) [ھ۔ ا۔ مذ] ساڑھے چھ کا پہاڑہ۔

کھونچڑ۔ (کھُوں۔ چڑ) [ھ۔ صف] دیکھیے کھوچڑ۔

کھُوندنا۔ (کھُوند۔ نا) [ھ۔ مص] پامال کرنا۔ روندنا۔ پاؤں سے ملنا یا کچلنا۔

کھُونڈا۔ (کھُوں۔ ڈا) [ھ۔ صف] وہ لڑکا جس کے آگے کے دودھ دانت ٹوٹے ہوئے ہوں۔ کھنڈلا۔ (مؤنث کے لیے کھونڈی)

کھونسڑا۔ (کھَونس۔ ڑا) [ھ۔ ا۔ مذ] پُرانی اور ٹوٹی ہوئی جوتی۔

کھَوں کھَوں۔ [ھ۔ ا۔ مث] کھانسی کی آواز۔

کھوں کھوں کرنا۔ (ا۔ محاورہ) کھانسنا۔ دھانسنا۔

کھوہ۔ (ھ۔ ا۔ مث) پہاڑ کی غار۔ گپھا۔

کھوئی۔ (کھو۔ ای) [ھ۔ ا۔ مث] گنّے یا ایکھ کی پھوک جو رس نکالنے کے بعد رہ جاتا ہے۔

کھوئے سے گئے۔ [اُر] سٹ پٹا گئے۔ گھبرا گئے۔ حواس باختہ اور متحیّر ہو گئے۔ اوسان جاتے رہے۔

کھَوَیا۔ (کھَو۔ وَی۔ یا) [ھ۔ صف] بہت کھانے والا۔ پیٹو۔

کھِوَیا۔ (کھِو۔ وَی۔ یا) [ھ۔ ا۔ مذ] ناؤ چلانے والا۔ ملّاح۔ مانجھی۔

کھویا۔ (کھو۔ یا) [ھ۔ ا۔ مذ] دُودھ کا ماوا۔ ربڑی۔

کھویا (کھوئے) جانا۔ (ھ۔ مص) (۱) گم ہو جانا۔ جاتا رہنا۔ (۲) گھبرا جانا۔ بدحواس ہو جانا۔ حیران ہو جانا۔ (۳) لاجواب ہو جانا۔

کھویا کھویا رہنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی خیال میں محو رہنا طبیعت کا بند رہنا۔ انقباض رہنا۔

کھے۔ (ھ۔ ا۔ مث) (۱) میلا۔ گوہ۔ نجاست۔ (۲) خاک دھول۔ راکھ۔ کوڑا کرکٹ۔ گندگی۔

کھے کھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جھک مارنا۔ بے ہودہ بکنا۔ (۲) [ین] بُرا کام کرنا۔

کھیارا۔ (کھی۔ آ۔ را) [ق۔ صف] مکّار۔ عیّار۔ بے مروّت۔

کھیاری۔ (ق) بے مروّت عورت۔ عیارن۔

کھیانا۔ (کھی۔ آ۔ نا) [ق۔ مص] (۱) کھسکانا۔ سرکانا۔ (۲) گھس جانا۔ پُرانا ہو جانا۔

کھیپ۔ (ھ۔ ا۔ مث) (۱) دریائی سفر۔ (۲) بھرتی۔ بوجھ۔ (۳) دفعہ

شمار ۔ بار ۔ مرتبہ (۴) کھوٹ

کھیپ بھرنا ۔ (ا۔ محاورہ) بوجھ لادنا ۔ مال بھرنا ۔

کھیت ۔ (ھ ۔ ا ۔ مذ) (۱) کشت ۔ وہ زمین جس میں بویا جوتا جائے ۔ (۲) زمین ۔ ملک ۔ دیس ۔ خطہ ۔ (۳) کارزار ۔ جنگ و جدل ۔ جنگاہ ۔ (۴) چاند کی روشنی ۔ (۵) تلوار کا پھل ۔

کھیت آنا ۔ (ا۔ محاورہ) کام آنا ۔ مارا جانا ۔ قتل ہو جانا ۔ شہید ہونا ۔ مقتول ہونا ۔

کھیت اُٹھانا ۔ (ا۔ محاورہ) کھیت لگان پر دینا ۔

کھیت بھر ۔ (ا۔ تابع فعل) ایک کھیت کے فاصلے پر ۔

کھیت پتر ۔ (ھ ۔ ا ۔ مذ) زمین کا رہن نامہ ۔ زمین کا کاغذ ۔ خطِ زمین ۔

کھیت پڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) کسی جگہ جنگ و جدل کا واقع ہونا ۔ بہت سے لوگوں کا مارا جانا ۔ گھمسان پڑنا ۔

کھیت چِٹھّا ۔ (ا۔ مذ) پیمائش والوں کی کتاب جس میں زاویہ کی پیمائش لکھی جاتی ہے ۔ پٹواریوں کا خسرہ ۔

کھیت چھوڑ جانا ۔ (ا۔ محاورہ) میدانِ جنگ سے بھاگ نکلنا ۔ پیٹھ دکھانا ۔

کھیت رہنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کام آنا ۔ مارا جانا ۔ قتل ہونا ۔ (۲) فریفتہ ہو جانا ۔ جان دینا ۔

کھیت کاٹنا ۔ (ا۔ محاورہ) فصل کاٹنا ۔ غلّہ کاٹنا ۔

کھیت کا لکھا پڑھا ۔ (ا۔ صفت) کسان ۔ دہقان ۔ دیہاتی ۔ ہل چلانے والا ۔

کھیت کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چاند نکلنا ۔ (۲) زراعت کرنا ۔ بونا جوتنا ۔

کھیت کمانا ۔ (ا۔ محاورہ) محنت کر کے کھیت کی زمین کو پیداوار کے قابل بنانا ۔

کھیت کھائے گدھا مارا جائے جولاہا ۔ (ا۔ مثل) قصور کوئی کرے سزا کسی کو ملے ۔

کھیت لہلہانا ۔ (ا۔ محاورہ) کھیت کا سرسبز و شاداب ہونا ۔

کھیت نلانا ۔ (ا۔ محاورہ) زراعت کو خود رو گھاس سے صاف کرنا ۔ گھاس پات نکال کر پودوں کی جڑوں کو گوڑتے جانا ۔

کھیت ہاتھ ہونا ۔ کھیت ہاتھ رہنا ۔ (ا۔ محاورہ) میدان ہاتھ رہنا ۔ فتحیابی ہونا ۔ پالا جیتنا ۔

کھیتی ۔ (کھے ۔ تی) [ا۔ مث] (۱) زراعت ۔ کِشت ۔ بویا ہوا کھیت ۔ (۲) فصل ۔ اناج ۔ غلّہ ۔ (۳) کاشتکاری ۔

کھیتی باڑی ۔ (ا۔ مث) کسانی ۔ کاشتکاری ۔

کھیتی باڑی کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) زراعت کرنا ۔ بونے جوتنے کا کام کرنا ۔

کھیتی پاتی بینتی اور گھوڑے کا تنگ ۔ اپنے ہاتھ سنواریے چاہے لاکھ ہوں سنگ } (ا۔ مثل) کھیتی کرنا، چٹھی لکھنا اور گھوڑے کو تنگ کو اپنے ہاتھ سے درست کرنا چاہیے ۔

کھیتی خصم سیتی ۔ (ا۔ مثل) کام مالک ہی کی وجہ سے خوب ہوتا ہے ۔ اگر مالک کسی کام میں خود توجہ نہ دے اور دوسروں پر چھوڑ دے تو وہ کام حسب دلخواہ نہیں ہو سکتا ۔

کھیتی رکھے باڑ کو، باڑ رکھے کھیتی کو ۔ (ا۔ مثل) بادشاہ رعیت کے سبب اور رعیت بادشاہ کے سبب قائم ہے ۔

کھیچڑ ۔ (کھی ۔ چَڑ) [ق ۔ ا ۔ مث] شرارت ۔ شوخی ۔

کھید ۔ (س ۔ ا ۔ مث) (۱) دکھ ۔ درد ۔ تکلیف ۔ (۲) سوچ ۔ فکر ۔ (۳) غم ۔ ماتم ۔ سوگ ۔ (۴) بیماری ۔ روگ ۔

کھیدا ۔ (کھے ۔ دا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] جنگلی ہاتھیوں کے پکڑنے کا گڑھا، جسے گھاس پھوس اور پتلی پتلی لکڑیوں سے پاٹ کر مٹی سے چھپا دیتے ہیں ۔

کھیدنا ۔ (کھید ۔ نا) [ھ ۔ مص] (۱) نکالنا ۔ ہانکنا ۔ باہر کرنا ۔ (۲) ستانا ۔ (۳) ہاتھیوں کا شکار کرنا ۔

کھیر ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) دودھ اور چاول کا پکا ہوا ایک لذیذ کھانا ۔ شیر برنج ۔

کھیر کا دلیا ہو جانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) قسمت پلٹ جانا ۔ اقبال جاتا رہنا ۔ (۲) کچھ سے کچھ ہو جانا ۔ سنوارا ہوا کام بگڑ جانا ۔

کھیرا ۔ (کھے ۔ را) [ھ ۔ صف] (۱) نخوڑا ۔ بھونسلا ۔ خاکی ۔ (۲) [مذ] ایک قسم کا کبوتر ۔

کھیرا ۔ (کھی ۔ را) [ھ ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کی چھوٹی اور موٹی ککڑی ۔

کھیرا ککڑی کرنا ۔ بے دردی سے کوسنا ۔ کھیرے ککڑی سے بھی کم سمجھ کر کسی کا مرنا چاہنا ۔

کھیری ۔ (کھی ۔ ری) [ھ ۔ ا ۔ مث] باکھ کا گوشت ۔ جانوروں کے تھنوں سے اوپر کا گوشت، جس میں دودھ بنتا ہے اور رہتا ہے ۔

کھیڑا ۔ (کھے ۔ ڑا) [ھ ۔ مذ] (۱) بستی ۔ چھوٹا سا گاؤں ۔ (۲) کسی قسم کا ملا جلا اناج ۔

کھیڑی ۔ (کھے ۔ ڑی) [ھ ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کا سخت اور عمدہ لوہا ۔ فولاد ۔ اسپات ۔

کھیس ۔ [ھ ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کا سوتی کپڑا جو اوڑھنے اور بچھانے کے کام آتا ہے ۔

کھیس ۔ [ھ ۔ ا ۔ مث] وہ گاڑھا دودھ جو بچہ پیدا ہونے پر پہلے تین روز نکلتا ہے ۔

کھیسا ۔ (کھی ۔ سا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) تھیلی ۔ کیسہ ۔ جیب ۔ پاکٹ ۔ (۲) وہ تھیلی جس کو ہاتھ میں پہن کر بدن کا میل صاف کرتے ہیں ۔ کپڑے کا جھانواں ۔

کھیسیں نکالنا ۔ (ا۔ محاورہ) ہنسی میں دانت نکالنا ۔

کھی کھی ۔ (کھی ۔ کھی) [ھ ۔ ا ۔ مث] ہنسنے کی ناگوار آواز ۔

کھے کھے ۔ (کھے ۔ کھے) [ھ ۔ ا ۔ مث] ہے ہے کا مترادف ۔ جھگڑا ٹنٹا ۔ دانتا کل کل ۔

کھیکٹا ۔ (کھیک ۔ ٹا) [ق ۔ ا ۔ مث] سختی ۔ مصیبت

کھیل ۔ (ھ ۔ ا ۔ مذ) (۱) بازی ۔ بازیچہ ۔ تماشا ۔ کرتب ۔ (۲) دل بہلاوا ۔ سیر ۔ مشغلہ ۔ شغل ۔ (۳) کاریگری ۔ (۴) کام ۔ کاج ۔ فعل ۔ دھندا ۔ (۵) چھوٹا سا چشمہ جس میں مویشیوں کو پانی پلاتے ہیں ۔ (۶) [صف] سہل ۔ آسان ۔

کھیل بگاڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بنا بنایا کام خراب کرنا ۔ رخنہ ڈالنا ۔

کھیل بگڑ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بنے ہوئے کام کا بگڑ جانا ۔ کام میں رخنہ پڑنا ۔

کھیل بنانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کام بنانا ۔ یارانہ لگانا ۔ بات بنانا ۔

کھیل جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) گزار دینا ۔ کھپا دینا ۔ جوکھوں یا ہلاکت میں ڈال دینا ۔ (۲) مرجانا ۔ ہلاک ہو جانا ۔ جان سے جاتا رہنا ۔

کھیل جاننا (سمجھنا) ۔ (ا ۔ محاورہ) آسان جاننا ۔ بہت ہی سہل جانا ۔ سہج سمجھنا ۔

کھیل کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) مذاق میں ڈالنا ۔ کسی کام کو کام کی طرح نہ کرنا ۔ (۲) کھیلنا ۔

کھیل کود ۔ (ا ۔ مذ) لہو و لعب ۔ اُچھل کود ۔

کھیل کود کے گزارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کھیل کود میں وقت کاٹنا ۔

کھیل کھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بدچلنی اور آوارگی میں زندگی گزارنا ۔

کھیل کھلانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بازی کرانا ۔ (۲) ستانا ۔ دق کرنا ۔

کھیل کے دن ۔ (ا ۔ مذ) لڑکپن کا زمانہ ۔

کھیل نہیں ۔ (ا ۔ محاورہ) آسان نہیں ہے ۔ دشوار ہے ۔

کھیل ہاتھ لگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دل کا بہلاوا ہاتھ آنا ۔ شغل ہاتھ لگنا ۔

کھیل ہے ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ایک ادنیٰ بات ہے ۔ (۲) تماشا ہے ۔ شغل ہے ۔ (۳) سہل ہے ۔ آسان ہے ۔

کِھیل ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) (۱) بھنے ہوئے چاول یا اناج ، جو پھول گیا ہو ۔ (۲) ذرا سا ۔ قلیل مقدار ۔ (۳) بھنا ہوا سہاگہ یا دھات جو پھول جائے ۔

کھیل اُڑ کر مُنہ میں نہ جانا ۔ (نہ پڑنا) ۔ (ا ۔ محاورہ) کوئی چیز نہ کھانا ۔ بالکل نہ کھانا ۔

کھیل بتاشوں کا میل ہے ۔ (ا ۔ مثل) نہایت موزوں ہیں ۔ خوب جوڑی ملی ہے ۔

کِھیل کِھیل ہو جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا یا ریزہ ریزہ ہو جانا ۔ خستہ ہو جانا ۔ پارہ پارہ ہو جانا ۔

کِھیل ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) بھُن کر کھیل کی مانند ہو جانا ۔

کِھیلیں ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) بھُنے ہوئے دھان جو شگفتہ ہو جاتے ہیں ۔ (۲) ہر وہ چیز جو بھُن کر شگفتہ ہو جائے ۔

کِھیلا کھایا ۔ (ھ ۔ صف) تجربہ کار ۔ آزمودہ کار ۔

کھیلنا ۔ (کھیل ۔ نا) [ھ ۔ مص] (۱) بازی کرنا ۔ کھیل کرنا ۔ (۲) اُچھلنا ۔ کودنا ۔ (۳) لہو و لعب کرنا ۔ (۴) کام کرنا ۔ کوئی فعل کرنا ۔ (۵) دل بہلانا ۔ (۶) گزرنا ۔ بیتنا ۔ (۷) جوا کھیلنا ۔ قمار بازی کرنا ۔ (۸) بھوت پریت یا جن پری کے اثر سے سر ہلانا ۔

کھیلنا کھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) زندگی کا لطف اُٹھانا ۔

کھینا ۔ (کھے ۔ نا) [ھ ۔ مص] (۱) ناؤ چلانا ۔ چپّو سے کشتی چلانا ۔ (۲) برداشت کرنا ۔ سہنا ۔ (۳) جلانا ۔ آگ پر رکھنا ۔ دھونی دینا ۔ (۴) ضرورت پر کسی کے کام آنا ۔

کھینچ ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) (۱) کشش ۔ کھنچاؤ ۔ (۲) کمی ۔ قلّت ۔ قحط ۔ کال ۔

کھینچ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) زبردستی ہونا ۔

کھینچ تان کے ۔ (ا ۔ تابع فعل) کوشش سے ۔ زبردستی ۔ گھسیٹ گھاٹ کر ۔ بدقت ۔ بمشکل ۔

کھینچ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کمی کرنا ۔ رکاوٹ کرنا ۔

کھینچ لانا ۔ (ا ۔ محاورہ) پکڑ لانا ۔ گھسیٹ لانا ۔

کھینچا تانی ۔ (کھیں ۔ چا ۔ تا ۔ نی) [ھ ۔ ا ۔ مث] کشاکش ۔ لڑائی جھگڑا ۔

کھینچنا ۔ (کھینچ ۔ نا) [ھ ۔ مص] (۱) گھسیٹنا ۔ تاننا ۔ اینچنا ۔ (۲) جذب کرنا ۔ چوسنا ۔ (۳) غرور کرنا ۔ اکڑنا ۔ (۴) جلد جلد لکھنا ۔ (۵) تصویر بنانا ۔ عکس اُتارنا ۔ (۶) میان سے تلوار باہر نکالنا ۔ (۷) باہر لانا ۔ نکالنا ۔ (۸) کمانا ۔ (۹) لٹکانا ۔ چڑھانا ۔ (۱۰) روکنا ۔ سمیٹنا ۔ (۱۱) بھرنا ۔ لمبا یا ٹھنڈا سانس لینا ۔ (۱۲) حلقہ بنانا ۔ گھیرنا ۔ احاطہ کرنا ۔ سرکل بنانا ۔ (۱۳) کاڑھنا ۔ نقش بنانا ۔ (۱۴) اُوپر لانا ۔ اُوپر چڑھانا ۔ (۱۵) جکڑنا ۔ باندھنا ۔

کِھیوا ۔ (کھے ۔ وا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ناؤ کا کرایہ ۔ (۲) کشتی ۔ ناؤ ۔ (۳) دریا کے پار اُترنا ۔ (۴) کشتی میں بیٹھنے والوں کا گروہ ۔

کھیوا پار کرنا ۔ (لگانا) ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کشتی کو کنارے پہنچانا ۔ بیڑا پار لگانا ۔ (۲) عاقبت بخیر کرنا ۔ نجات دینا ۔

کھیوٹ ۔ (کھے ۔ وَٹ) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) وہ سرکاری رجسٹر جس میں گاؤں کی کیفیت مندرج ہوتی ہے ۔ کاغذاتِ بندوبست ۔ (۲) خراج کی قسط ۔ (۳) ملّاح ۔

کھیوٹ دار ۔ (ا ۔ صف) گاؤں کا شریک ۔ شریک حصہ ۔

کھیوٹ کھتونی ۔ (ا ۔ مث) (۱) گاؤں کے بندوبست کا حساب کتاب ۔ (۲) مالکانِ اراضی اور ان کی زمینوں کا حساب کتاب ۔

کھیوٹیا ۔ کھیون ہار ۔ کھیویّا ۔ (کھے ۔ وَٹ ۔ یا ، کھے ۔ وَن ۔ ہار ۔ کھے وَی ۔ یا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] کھویا ۔ کشتی بان ۔ ملّاح ۔ مانجھی ۔

کھیئی ۔ (کھے ۔ اِئی) [ھ ۔ ا ۔ مث] سوکھی ہوئی جھاڑی یا جھڑبیری کے وہ درخت جو باڑ لگانے اور جلانے کے کام آتے ہیں ۔

ک ۔ ۶

کئی ۔ (کَ ۔ ای) [ا ۔ صف] چند ۔ کتنے ہی ۔ دو چار ۔

کئی ایک ۔ (ا ۔ صف) چند ۔ چند ایک ۔ دو چار ۔

کئی بار ۔ (ا ۔ تابع فعل) چند مرتبہ ۔ چند بار ۔ اکثر ۔ بارہا ۔ کتنی دفعہ ۔

کئی ہاتھ ۔ (اِ ۔ تابع فعل) چند ہاتھ ۔ بہت سا۔

ک ۔ ی

کی ۔ (ءِ ۔ حرفِ اضافت) "کا" کی تانیث ۔
کی خاطر ۔ (اِ ۔ تابع فعل) کے لیے ۔
کے ۔ (ھ ۔ حرفِ جار) (۱) کا کی جمع ۔ الفاظِ جمع سے پہلے "کا" کی جگہ مستعمل ہوتا ہے ۔ (۲) دو فعلوں کے درمیان اظہارِ عطف کے لیے جیسے پڑھ کے آیا۔
کَے ۔ (ھ ۔ استفہام عددی) کتنے ؟
کَے بار ۔ (اِ ۔ تابع فعل) کتنی دفعہ ۔
کَے ۔ (ف ۔ اِ ۔ مذ) (۱) بڑا بادشاہ ۔ (۲) خاندانِ کیانیاں کا بادشاہ [حرفِ استفہام] کب ۔
کَے آمدی وکَے پیر شدی ۔ (ف ۔ مثل) تھوڑے تجربے پر اترانے والے کو کہتے ہیں کہ ابھی کچھ کرو تو سہی ، اتنی جلدی کہاں سے تجربہ کار ہو گئے ۔
کیا ۔ (ءِ ۔ کلمۂ استفہام) (۱) چہ (۲) آیا ۔ (۳) خواہ ۔ چاہے ۔ (۴) کس قدر کتنا ۔ (۵) استفہام انکاری ۔ (۶) کون ۔ کدام ۔ (۷) اظہارِ عظمت کے لیے ۔ (۸) برائے نفی ۔ (۹) برائے تحسین و آفرین ۔ (۱۰) کراہت و نفرت کے واسطے ۔ (۱۱) کونسی بڑی بات ہے ۔ (۱۲) کیوں ۔ کس لیے ۔ کس واسطے ۔ (۱۳) حیرت و تعجب ۔ (۱۴) برائے کثرت ۔
کیا آدمی ہے ۔ (اِ ۔ محاورہ) خوب آدمی ہے ۔ (۲) [طنزاً] بڑا شریر آدمی ہے ۔
کیا آسمان کے تارے ہیں ۔ (اِ ۔ مثل) ایسی نایاب چیز تو نہیں کہ نہ مل سکے ۔
کیا آگ لگاؤں ؟ (اِ ۔ محاورہ) کیا کروں ۔ نہایت بیزاری اور اکراہ کے موقع پر بولتے ہیں
کیا آگ لینے آئے تھے ؟ (اِ ۔ محاورہ) فوراً آ کر چلے جانے والے کی نسبت طنزاً بولتے ہیں ۔
کیا آنکھوں میں خاک ڈالتے ہو ۔ (اِ ۔ محاورہ) کیا صریح دھوکا دیتے ہو ۔
کیا آئے کیا چلے ۔ (اِ ۔ محاورہ) جب کوئی آتے ہی جانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس وقت بولتے ہیں کہ یہ آنا نہ آنا تو برابر ہے ۔
کیا اجارہ ہے ۔ (اِ ۔ محاورہ) قابو نہیں ۔ دعوے نہیں ۔
کیا اُدھار کی ماں مری ہے ۔ (اِ ۔ محاورہ) کیا لین دین کا دستور دُنیا سے اُٹھ گیا ہے ۔ تم نہ دو گے تمہارا دوسرا بھائی موجود ہے ۔ جب کوئی قرض دینے میں حجت کرے تو کہتے ہیں ۔
کیا اصل ہے ۔ (اِ ۔ محاورہ) کیا حقیقت ہے ۔
کیا اُکھاڑ سکتا ہے ۔ (اِ ۔ محاورہ) کچھ نقصان یا ضرر نہیں پہنچا سکتا ۔

کیا اُن ہی کے سر ٹیکا (سہرا) ہے ۔ (اِ ۔ محاورہ) یہ کام اُن ہی پر موقوف و منحصر نہیں اور لوگ بھی کر سکتے ہیں ۔
کیا ایسے لعل لگے ہیں ۔ (اِ ۔ محاورہ) کون سی خوبی ہے ۔
کیا بات ہے ۔ (اِ ۔ محاورہ) کیا کہنا ہے ۔ کیا خوب ۔ سبحان اللہ ۔ شاباش ۔ مرحبا ۔ واہ وا ! (طنزاً بھی کہا جاتا ہے ۔)
کیا بات رہی ۔ (اِ ۔ مقولہ) کیا عزت رہی ۔
کیا بُرا تھا ۔ (اِ ۔ محاورہ) بہت اچھا تھا ۔ بہت غنیمت تھا ۔
کیا بُرائی ہے ۔ (اِ ۔ محاورہ) کچھ عیب نہیں ۔
کیا بڑا کام ہے ۔ (اِ ۔ محاورہ) کچھ نہیں ۔ آسان کام ہے ۔
کیا بڑی عمر ہے ۔ (اِ ۔ محاورہ) جب کوئی شخص اپنی یاد یا اپنا ذکر ہوتے وقت آ جائے تو اُسے یہ فقرہ سناتے ہیں ۔ اور خیال کرتے ہیں کہ ایسے شخص کی عمر بڑی ہوتی ہے ۔
کیا بساط ہے ۔ (اِ ۔ محاورہ) کوئی قیمت نہیں ۔ کچھ حقیقت نہیں ۔
کیا بکتا ہے ۔ (اِ ۔ محاورہ) غلط کہتا ہے ۔ بے ہودہ کہتا ہے ۔
کیا بگڑتا ہے ۔ (اِ ۔ محاورہ) کیا نقصان ہوتا ہے ۔
کیا بلا ۔ (اِ ۔ صف) غضب کا ۔ قیامت کا ۔
کیا بلا ہے ۔ (اِ ۔ محاورہ) کوئی چیز نہیں ۔ کچھ نہیں ۔ ہیچ ہے
کیا بلی نے چھینک دیا ہے ۔ (اِ ۔ محاورہ) تم نے کیوں اس کام کو نہیں کیا ۔
کیا بورے کے لڈو ہیں ۔ (اِ ۔ محاورہ) کوئی نایاب چیز نہیں ۔
کیا بھاڑ میں جھونکیں ۔ (اِ ۔ محاورہ) بیکار ہے ۔ فضول ہے ۔
کیا بھروسہ ہے ۔ (اِ ۔ محاورہ) کیا اعتبار ہے ۔ کچھ ٹھکانا نہیں ۔ اطمینان کے قابل نہیں ۔
کیا پاؤ گے ۔ (اِ ۔ محاورہ) کچھ نہیں ملے گا ۔ کچھ حاصل نہ ہوگا ۔
کیا پاؤں میں مہندی لگی ہے ۔ (اِ ۔ محاورہ) کونسی بات یہاں آنے میں مانع ہے ۔ جب کوئی شخص تکبر کے باعث آنے جانے میں ہچر مچر کرے تو اس موقع پر بولتے ہیں ۔
کیا پدی کیا پدی کا شوربا ۔ (اِ ۔ مثل) نہایت بے قدر اور حقیر چیز کی نسبت بولتے ہیں ۔
کیا پروا ہے ۔ (اِ ۔ محاورہ) کچھ مضائقہ ہے ۔ کیا بات ہے !
کیا پڑی ہے ۔ (اِ ۔ محاورہ) کیا فکر ہے ۔ ؟
کیا پوچھنا (ہے) ۔ ! کیا کہنا ہے ! کیا بات ہے !
کیا پھولا پھرتا ہے ۔ (اِ ۔ محاورہ) کیوں اس قدر غافل ہے ۔ کیوں اس قدر مغرور ہے ۔
کیا تعلق ؟ ۔ (اِ ۔ محاورہ) کوئی تعلق نہیں ۔ کیوں ۔ کس وجہ سے ۔
کیا تماشا ہے ۔ (اِ ۔ محاورہ) حیرت کے قابل بات ہے ۔ انوکھی بات ہے !
کیا تمہارے سُرخاب کا پر لگا ہے ۔ ؟ تم میں کونسی خوبی ہے ؟ کیا تم ہی سب سے بڑھ کر ہو ۔
کیا تھا کیا ہوا ۔ کیا تھا کیا ہو گیا ۔ (اِ ۔ محاورہ) (۱) بنا ہوا کام یا بنی ہوئی بات بگڑ گئی ۔ (۲) زمانہ دگرگوں اور الٹ پلٹ ہو گیا ۔

کیا ٹوٹکا کرنے آئی تھیں۔ ؟ (ا۔ محاورہ) جب کوئی عورت آکر جلد چلی جائے یا تھوڑی دیر کے لیے آئے تو طنزاً یہ محاورہ بولا جاتا ہے۔

کیا ٹھکانہ۔ (ا۔ محاورہ) کوئی حد نہیں۔ کوئی انتہا نہیں۔

کیا جاتا۔ (ا۔ محاورہ) کون سا نقصان ہو جاتا۔ کون سا کام بگڑ جاتا۔ کیا بگڑتا۔

کیا جاتی دنیا دیکھی ہے۔ ؟ (ا۔ محاورہ) جب کسی بے رحم اور بے مروّت سے کوئی رحم یا مروّت کا کام ہو جائے یا کسی بخیل سے سخاوت ظہور میں آئے تو اس وقت کہتے ہیں۔ کیا سبب ہوا جو تم نے دنیا کو فانی سمجھ کر خلافِ عادت بات کر دی ہے۔

کیا جان پائی ہے۔ کیا جان ہے۔ (ا۔ محاورہ) کیا تاب و طاقت اور کیا مجال ہے۔!

کیا جانے۔ کیا جانیے۔ (ا۔ محاورہ) خدا جانے۔ ہمیں خبر نہیں۔ لاعلمی ظاہر کرنے کو بولتے ہیں۔

کیا جائے گا۔ ؟ (ا۔ محاورہ) کیا نقصان ہوگا؟

کیا جوڑ۔ (ا۔ محاورہ) کیا مقابلہ۔

کیا چاہیے۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کیا ضرورت ہے۔ کس چیز کی حاجت ہے۔ کیا مانگتے ہو۔ (۲) کیا بات ہے۔ کیا کہنا ہے۔ کیا پوچھنا ہے۔

کیا چلائی۔ (ا۔ محاورہ) کیا بات ہے۔ کیا کہنا ہے۔

کیا چلے۔ (ا۔ محاورہ) کچھ قابو اور اختیار نہیں۔ عالمِ مجبوری و ناچاری ہے۔

کیا چوڑیاں ٹوٹ جائیں گی۔ (ا۔ محاورہ) جب کوئی شخص کسی کام کے کرنے میں سستی کرے تو طنزاً یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں۔

کیا چھاتی ہے۔ (ا۔ محاورہ) کیا حوصلہ ہے۔ بڑا حوصلہ ہے۔

کیا چیز ہے۔ (ا۔ محاورہ) کیا حقیقت ہے۔ کم قدر اور حقیر چیز کی نسبت بولتے ہیں۔

کیا حقیقت ہے۔ ؟ (ا۔ محاورہ) کچھ حقیقت نہیں۔ ذلیل ہے۔ ہیچ ہے۔

کیا خاک رہا۔ (ا۔ محاورہ) کچھ نہیں رہا۔ کچھ نہیں بچا۔

کیا خاک ہے۔ (ا۔ محاورہ) دیکھیے کیا چیز ہے۔

کیا خبر۔ (ا۔ محاورہ) خدا جانے۔ کیا معلوم۔ کچھ خبر نہیں۔

کیا خدائی ہے۔ (ا۔ محاورہ) خدا تعالیٰ کی کیسی قدرت اور کیسی شان ہے! خدا کی قدرت ہے۔

کیا خوب! (ا۔ تابع فعل) (۱) (کلمۂ طنز و تعریف) واہ۔ کیا کہنا ہے سبحان اللہ۔ (۲) ہوش کی لو عقل سے بات کرو۔

کیا خوب آدمی تھا۔ (ا۔ محاورہ) کسی نیک آدمی کے مر جانے کے بعد جب اس کا ذکر کیا جاتا ہے تو یہ کلمہ افسوس کے ساتھ زبان پر لاتے ہیں۔

کیا خوب آدمی ہے۔ (ا۔ محاورہ) نہایت اچھا آدمی ہے۔ قابلِ تعریف ہے۔ بھلا مانس ہے۔

کیا خوب سمجھتے ہیں۔ (ا۔ محاورہ) آپ کچھ بھی نہیں سمجھتے۔

کیا خو نکالی ہے۔ (ا۔ محاورہ) کیسی عادت اختیار کی ہے۔ کیا بُری عادت ڈالی ہے۔

کیا دال بھات کا نوالہ ہے؟ (ا۔ مثل) کچھ آسان بات نہیں۔

کیا دخل ہے۔ (ا۔ محاورہ) ممکن نہیں۔ کیا ممکن۔

کیا درجہ کر رکھا ہے۔ (ا۔ محاورہ) کیا حال کر رکھا ہے۔ کیا دُرگت بنا رکھی ہے۔

کیا درزی کا کوچ کیا مقام۔ (ا۔ مثل) اکیلے آدمی کو سفر و حضر میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی یا مفلس کو سفر کا تردد نہیں کرنا پڑتا۔

کیا دم (زندگی) کا بھروسہ ہے۔ (ا۔ محاورہ) زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔

کیا دم ہے۔ (ا۔ محاورہ) اچھی طاقت ہے۔ بہت دم ہے۔

کیا دن تھے۔ (ا۔ محاورہ) ایامِ گذشتہ کیسے اچھے تھے جو اب یاد آتے ہیں۔

کیا دُور ہے۔ (ا۔ مثل) کچھ تعجب نہیں۔ کچھ بعید نہیں۔

کیا دُھوپ میں بال سفید کیے ہیں؟ (ا۔ مثل) بوڑھے اور عمر رسیدہ ہونے پر بھی کوئی تجربہ نہ ہوا۔

کیا ڈر ہے۔! (ا۔ محاورہ) کچھ مضائقہ نہیں۔ کیا اندیشہ ہے۔ کوئی نقصان نہیں۔

کیا ذکر ہے۔ (ا۔ محاورہ) قطعاً انکار کرنے کے موقع پر بولتے ہیں۔ کسی چیز کا وجود کیسا، اس کا تو ذکر تک نہیں۔

کیا رکھا ہے۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کچھ باقی نہیں۔ (۲) کیا خصوصیت ہے۔ کیا انوکھا پن ہے۔

کیا رنگ ہے۔ (ا۔ محاورہ) کیسی حالت ہے۔ کیا حال ہے۔

کیا رہا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کوئی امید نہیں رہی۔ (۲) کچھ باقی نہیں رہا۔ آس ٹوٹ گئی۔ توقع اُٹھ گئی۔ وقتِ نزع قریب آپہنچا ہے۔

کیا زمانہ ہے۔ (ا۔ محاورہ) کیسا بُرا وقت ہے۔ کیا انقلاب ہے۔

کیا سانپ سونگھ گیا ہے۔ (ا۔ محاورہ) کیوں نہیں بولتے۔

کیا سانپ کا پاؤں دیکھا ہے۔ (ا۔ محاورہ) جب کوئی ناممکن بات ہو تو کہتے ہیں۔

کیا سبب۔ (ا۔ محاورہ) کس وجہ سے۔ کس غرض سے۔

کیا ستم ہے؟ (ا۔ محاورہ) اندھیر ہے۔ قہر ہے۔

کیا سمجھا تھا۔ (ا۔ محاورہ) شاید کچھ اور سمجھا تھا۔ جیسا مشاہدے اور تجربے میں آیا ویسا ہی سمجھا تھا۔

کیا سمجھ کر؟ (ا۔ تابع فعل) ناحق۔ عبث۔ اپنی بساط اور فہم کے خلاف سمجھ کر۔

کیا سُوجھی ؟ (ا۔ محاورہ) کیا خیال پیدا ہوا۔ کیا دُھن بندھی ہے۔

کیا سے کیا ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) انقلابِ عظیم ہو جانا۔ کچھ کا کچھ ہو جانا۔

کیا شاخ نکلی ہے لو (ا۔ محاورہ) کونسی انوکھی اور عجیب بات ہو گئی ہے۔ ایسی کیا شان شکوہ اور شیخی بڑھ گئی ہے۔

کیا شان میں بٹا لگ جائے گا (یا گھٹتے پڑ جائیں گے)؟ (ا۔ محاورہ) کونسا عزت میں بٹا لگ جائے گا۔ جب کوئی شخص کسی کام کے کرنے

میں پس و پیش کرتا ہے اُس وقت طنزاً یہ فقرہ بولا جاتا ہے۔
کیا شک ہے ؟ (ا۔ محاورہ) یقین ہے ۔
کیا شئے ہے ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) عجیب چیز ہے ۔ (۲) (حقارتاً) بے وقعت ہے ۔ بے قدر ہے۔
کیا ضرور ہے ۔ (ا۔ محاورہ) کوئی ضرورت نہیں ۔
کیا علاج (ہے) ۔ (ا۔ محاورہ) کچھ چارہ نہیں ۔ کوئی تدبیر نہیں ۔
کیا غرض ۔ (ا۔ محاورہ) کیوں ۔ کس لیے ۔
کیا غضب کیا ۔ (ا۔ محاورہ) کیا قہر کیا ۔ بڑا ستم کیا ۔
کیا غضب ہے ۔ (ا۔ محاورہ) اندھیر ہے ۔ قہر ہے ۔ ستم ہے ۔
کیا غم ہے ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کیا اندیشہ ہے ۔ کیا فکر ہے ۔ (۲) کچھ ڈر نہیں ۔ کیا مضائقہ ہے ۔
کیا فائدہ ۔ (ا۔ محاورہ) بے فائدہ ۔ بے نتیجہ ۔
کیا فرض ہے ۔ (ا۔ محاورہ) کچھ فرض نہیں ۔ کچھ ضرورت نہیں ۔ کوئی کُلیہ نہیں ۔
کیا قاضی کی گدھی چُرائی ہے ؟ ہم نے کونسا گناہ یا جُرم کیا ہے جس کے سبب ڈریں ؟
کیا قاضی گلہ کرے گا ؟ (ا۔ مثل) کچھ نقصان یا ضرر نہیں ہوگا ۔ کوئی شکوہ شکایت نہیں کرے گا ۔ کوئی نام نہیں دھرے گا ۔ کوئی منہ پر بات نہ لائے گا ۔
کیا قہر ہے ۔ (ا۔ مقولہ) کیا غضب ہے ۔ کیا ستم ہے ۔
کیا قیامت ہے ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کیسا بُرا ہے ۔ کیا ستم ہے (۲) نہایت خوبصورت ہے ۔ کس قدر حسین ہے ۔
کیا کابل میں گدھے نہیں ہوتے ۔ (ا۔ مثل) بے وقوف ہر جگہ ہوتے ہیں ۔
کیا کام ؟ (ا۔ تابع فعل) کچھ کام نہیں ۔
کیا کچھ ۔ (ا۔ تابع فعل) کس قدر ۔ کتنا ۔ بہت کچھ ۔
کیا کچھ سنا چاہتے ہو ۔ (ا۔ محاورہ) کلمۂ استفہامیہ ۔ گالیاں سُننے کو جی چاہتا ہے ۔
کیا کرنا ہے ۔ (ا۔ محاورہ) ایسا نہ کر ۔ کیا کام کر رہا ہے ۔
کیا کر لیا ۔ (ا۔ محاورہ) کیا نقصان پہنچایا ۔ کچھ نقصان نہ پہنچا سکے ۔
کیا کروں ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) حیرانی ۔ تعجب اور مجبوری کے موقع پر بولا جاتا ہے ۔ یعنی حیران ہوں مجبور ہوں ۔ کوئی تدبیر بتاؤ ۔ کسی طرح تسلی دو ۔ (۲) کس کام میں لاؤں ؟ مجھے نہیں چاہیئے ۔
کیا کرے ۔ (ا۔ محاورہ) مجبور ہے ۔ کچھ علاج نہیں ہوسکتا ۔
کیا کرے گا ۔ کیا کر لے گا ۔ ؟ (ا۔ محاورہ) کچھ نہیں کر سکتا یا کیا کر سکتا ہے ۔
کیا کرے گا دُولہ جسے دے مولا ۔ (ا۔ مثل) جسے مولا دے اُسے ملے ۔ تدبیر سے کچھ نہیں ہوسکتا ۔ اللہ کی دین میں کسی کو دخل نہیں ۔
کیا کمی ہے ۔ (ا۔ محاورہ) سب کچھ ہے ۔ بہت کچھ ہے ۔
کیا کوسُوں ؟ کیا کہہ کر کوسُوں ؟ (ا۔ محاورہ) ہم تو ایسے ناراض ہیں کہ کوئی بد دعا بھی ایسی نہیں پاتے جو اس ملال کو رفع کرے اور ہمارا دل ٹھنڈا ہو۔

کیا کوئی آگ لگائے ۔ (ا۔ محاورہ) بالکل بے کار ہے ۔
کیا کہنا ہے ۔! (ا۔ روزمرّہ) کلمۂ تحسین و طنز ۔ کیا بات ہے ! کیا پوچھنا ہے !
کیا کہیں ۔ مجبوری اور بے بسی ظاہر کرنے کے لیے کہتے ہیں ۔ کیا بیان کریں کیا شکایت کریں ۔ قابل بیان نہیں ۔
کیا کہیں گے ۔ (ا۔ محاورہ) کیا خیال کریں گے ۔ کیا شبہ کریں گے ۔
کیا کیا ؟ (ا۔ تابع فعل) (۱) افسوس ۔ تعجب ۔ حیرت اور پریشانی کے موقع پر بولتے ہیں ۔ یعنی بڑا غضب کیا ۔ نہایت شرم کی بات ہے ۔ (۲) کون سا بُرا کیا ۔ کوئی بے جا بات نہیں کی ۔
کیا کیا ؟ (ا۔ تابع فعل) (۱) کون کون سا ۔ (۲) سب کچھ ۔ کس قدر ۔ کیسے کیسے ۔
کیا کیا کچھ ۔ ؟ (ا۔ تابع فعل) کون کون سی بات ۔ کون کون سی چیز ۔ بہت کچھ ۔
کیا کیا کچھ کہا ۔ کیا کیا کچھ نہ کہا ۔ (ا۔ محاورہ) بہت بُرا بھلا کہا ۔ کون کون سی بات نہ کہی ۔
کیا کیا نہ ہوا ۔ (ا۔ محاورہ) کون سی بات رہ گئی ۔ کون سی بے عزتی تھی جو باقی رہ گئی ۔
کیا کیجیے ۔ (ا۔ روزمرّہ) کچھ سمجھ میں نہیں آتا ۔
کیا کر گذری ؟ کیوں کر بسر ہوئی ۔ کیا ہوا ؟
کیا گت ہوگئی ۔ (ا۔ محاورہ) کیا حالت ہوگئی ۔
کیا گُل پھُولا (کھِلا) ہے ۔ ؟ (ا۔ مثل) کیا بہتان اُٹھا ہے ۔ کیا خرابی نکلی ہے ؟ کون سی عجیب و غریب بات ظہور میں آئی ہے ؟
کیا گُونگے کا گُڑ کھایا ہے ؟ (ا۔ مثل) کیوں نہیں بولتے ۔ کیوں خاموشی اختیار کر لی ہے ۔ کس لیے گونگے بن گئے ہو ؟
کیا گیا ۔ (ا۔ محاورہ) کیا نقصان ہوا ۔
کیا لعل لگے ہیں ۔ کیا ایسے لعل لگے ہیں ؟ (ا۔ مثل) کون سی خوبی ہے (طنزاً)
کیا لگتا ہے ۔ (ا۔ محاورہ) کیا خرچ (نقصان) ہوتا ہے ۔ (۲) کچھ تعجب نہیں ۔
کیا لوگے ۔ (ا۔ محاورہ) کیا فائدہ اٹھاؤ گے ۔ کیا حاصل ہوگا ۔ کیا پاؤ گے ۔
کیا مال ہے ۔ (ا۔ محاورہ) کیا حقیقت ہے نہایت کم قدر اور حقیر ہے ۔ بے حقیقت اور ناچیز ہے ۔ کون ہے ۔
کیا مجال ہے ۔ (ا۔ محاورہ) کیا مقدور ہے ۔ کیا تاب و طاقت ہے ۔ کیا کر سکتا ہے ۔ کیا حوصلہ ہے ۔ ؟
کیا مچھلیاں سڑی جاتی ہیں ؟ (ا۔ مثل) کیا جلدی تھی ۔ کس بات کی جلدی پڑی تھی ۔
کیا مذکور ۔ (ا۔ روزمرّہ) (۱) کیا تعریف ۔ (۲) کچھ موقع نہیں ۔ محل نہیں ۔
کیا مزے کی بات ہے ۔ (ا۔ روزمرّہ) کس قدر حیرت انگیز ہے ۔ کس قدر پُر لطف بات ہے !
کیا مصیبت ہے ۔ (ا۔ روزمرّہ) بڑی مصیبت ہے ۔
کیا معرکہ مارا ۔ (ا۔ روزمرّہ) بڑی فتح حاصل کی ۔

کیا مقدور - (۱- روزمرّہ) کیا حیثیت - کیا مجال - کیا تاب -

کیا معنی ؟ - (۱- محاورہ) (۱) کیا وجہ - کیا سبب - کیوں - (۲) کیا مراد - کیا غرض - (۳) کیا حوصلہ - کیا مجال -

کیا ممکن - (۱- روزمرّہ) ناممکن ہے - نہیں ہو سکتا -

کیا مُنہ - (۱- محاورہ) کیا مجال - کیا رُتبہ - کیا حقیقت -

کیا مُنہ پر پھٹکار برستی ہے - (۱- مثل) کیا لعنت برستی ہے - کیا بے رونق اور اُداس چہرہ ہے -

کیا مُنہ دکھاؤ گے ؟ - (۱- مثل) کیا جواب دو گے ؟ کیوں کر سامنے آؤ گے ؟

کیا مُنہ دکھائیں - (۱- مثل) بڑے شرمندہ ہیں - سخت منفعل ہیں -

کیا مُنہ سے پھول جھڑتے ہیں - (۱- محاورہ) (۱) کیسا خوش گفتار و خوش بیان ہے ! کیا فصیح ہے ! (۲) کسی شخص کی بدکلامی پر طنزاً بھی کہا جاتا ہے -

کیا مُنہ کا نوالہ ہے ؟ (۱- مثل) یہ کچھ آسان کام تو نہیں کہ جلد ہو جائے -

کیا منہ لے کر جاؤں - ؟ (۱- مثل) کس منہ سے جاؤں - جاتے ہوئے شرم آتی ہے -

کیا مُنہ میں پنجیری (گھنگنیاں) ہے - (۱- مثل) بولتے کیوں نہیں -

کیا مُنہ ہے ؟ (۱- مثل) کیا حوصلہ ہے - کیا مقدور ہے ؟

کیا ناک لے کر بولتے (بات کرتے) ہو - ؟ (۱- مثل) کس منہ سے بات کرتے ہو ؟ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر شرماؤ -

کیا نشہ پیا ہے - (۱- روزمرّہ) کیوں بہکی بہکی باتیں کرتے ہو -

کیا ننگی نہائے گی، کیا نچوڑے گی - (۱- مثل) مفلس آدمی کیا دے گا - کیا دلائے گا ! مفلس کے پاس کیا دھرا ہے - ؟

کیا نہ چاہیے - (۱- روزمرّہ) (۱) کیا کہنا ہے - کیا بات ہے - (۲) سب کچھ چاہیے - (۳) سب کچھ موجود ہے -

کیا واسطہ - (۱- تابع فعل) (۱) کیا تعلق - کیا علاقہ - کیا نسبت - (۲) کیوں - کس لیے - کیا سبب ؟

کیا ہاتھوں میں مہندی لگی ہے - (۱- مثل) کام کیوں نہیں کرتے -

کیا ہستی ہے - (۱- روزمرّہ) کیا حقیقت ہے - کچھ حقیقت نہیں - کیا ہے -

کیا ہو (۱- روزمرّہ) تمہاری کوئی حقیقت نہیں - اب کیا کیا جائے -

کیا ہُوا ؟ (۱- روزمرّہ) (۱) کیا حال گزرا - (۲) کون سا نقص رہ گیا - کیا بگڑ گیا ؟ (۳) کیا بات ہے - کیا معاملہ ہے ؟ (۴) کچھ تعجب نہیں - (۵) کیا اندیشہ ہے - کیا ڈر ہے ؟

کیا ہوا تھا ؟ - (۱- روزمرّہ) کس خیال میں تھا - عقل کہاں تھی - حواس کہاں تھے ؟

کیا ہوتا ؟ (۱- روزمرّہ) کیا حاصل ہوتا - کیا فائدہ ہوتا - کون سا کام بن جاتا - ؟ (۲) کیا بگڑ جاتا - کیا نقصان ہو جاتا ؟ (۳) کیا مصیبت پڑتی - (۴) کیا اچھا ہوتا - !

کیا ہو گا ؟ (۱- روزمرّہ) (۱) کیا پیش آئے گا - کیا گذرے گا - (۲) کیا نقصان ہو گا - کیا بگڑے گا - (۳) کونسی آفت آ جائے گی ؟ (۴) کچھ نہیں ہو گا -

کیا ہو گیا - (۱- روزمرّہ) (۱) حیرت تعجب - افسوس اور دفعۃً کسی معاملے کے دگرگوں ہو جانے پر بولتے ہیں - (۲) کچھ ڈر نہیں -

کیا ہونا ہے - (۱- روزمرّہ) کچھ فائدہ نہیں ہو گا - بیکار ہے - (۲) اس کا کیا نتیجہ ہو گا - کیا انقلاب ہوتا ہے -

کیا ہی - (۱- تابع فعل) (۱) بہت ہی - بکثرت - (۲) عمدہ - حسبِ دلخواہ - مبارک -

کیا ہے (۱- روزمرّہ) (۱) کیا بات ہے - کیا معاملہ ہے - (۲) کون ہے - (۳) بیکار ہے - نکما ہے - بے حقیقت ہے - (۴) کیوں ہے - (۵) کیا کہتے ہو -

کیا ہیجڑے راہ مارتے ہیں - ؟ (۱- مثل) [طنزاً] آنے سے کیوں ڈرتے ہو ؟

کیا یاد کرو گے - کیا یاد رکھو گے - (۱- محاورہ) بہت یاد رکھو گے - مدّت تک یاد کرتے رہو گے -

کیے کا پھل پانا - (۱- محاورہ) بُرے اعمال کی سزا پانا -

کِیا - (کِ - یا) [ق - ۱- مذکر] کہا - حکم -

کِیا - (کِی - یا) [ھ - ۱- مذ] کیا ہوا فعل - عمل - بُرے افعال -

کیا آگے (سامنے) آئے - (۱- محاورہ) بُرے فعل کا خمیازہ اُٹھانا پڑے -

کیا پانا - (۱- محاورہ) دیکھیے - کیا آگے آنا -

کیا دھرا اکارت ہونا - (۱- محاورہ) جو کچھ کیا تھا سب غارت ہو جانا -

کیا کرنا - (۱- محاورہ) ہمیشہ کوئی کام کرنا - کوئی کام مسلسل کرنا -

کَیّاد - (ع - صفت) مکّار - عیّار - فریبی - مکر کرنے والا -

کیاری - (کِ - یا - ری) [ھ - ۱- مث] کھیت یا باغ کا چھوٹا حصّہ یا تختہ - تختۂ باغ -

کِیاست - (کِ - یا - سَت) [ع - ۱- مث] دانائی - زیرکی - فہم و فراست - ہوش و خرد -

کیانی - (کَ - یا - نی) [ف - صفت] کے کی طرف منسوب - بادشاہوں کے لائق -

کیانگ - (ھ - ۱- مذ) تبت کا گدھا -

کیبرا - ((Cabaret)) [انگ - ۱- مذ] ناچ کی ایک قسم -

کیبن - ((Cabin)) (کے - بِن) [انگ - ۱- مث] کوٹھڑی - کمرہ -

کیبل - ((Cable)) [کے - بَل] سمندر کا برقی تار - بحری تار -

کیبنٹ - ((Cabinet)) [کے - بی - نٹ] (انگ - ۱- مث) (۱) مجلس منتظمہ - (۲) وزیروں کی مجلس - کابینہ (۳) چھوٹا کمرہ - کوٹھڑی - (۴) چھوٹی الماری -

کیپ - ((Cap)) [انگ - ۱- مث] کلاہ - ٹوپی

کیپٹن - ((Captain)) کیپ - ٹن) [انگ - ۱- مذ] ایک فوجی عہدہ - کپتان - سردار - لیڈر مکھیا - (۲) جہاز کا کپتان - جنگی جہاز کا سردار - (۳) کھیلوں میں کسی فریق کا کپتان -

کیپسول - ((Capsule)) کیپ - سول) [انگ - ۱- مذ] (۱) گولیاں

یادداشت رکھنے کی جھلی دار ڈبیا ۔ (۲) جھلی دار لفافہ یا غلاف ۔ (۳) خانہ ۔ گھر ۔ ڈوڈا ۔

کَیت ۔ (ھ ۔ ا ۔ مذ) ایک درخت اور اس کا ترش پھل ۔

کیت ۔ (ھ ۔ ا ۔ مذ) (۱) دُم دار ستارہ ۔ کیتو (۲) نواں ستارہ ۔ (۳) کیتکی کا مخفف جو ایک مشہور پھل ہے ۔ (۴) کوڑا ۔ تازیانہ ۔ بید ۔ چھمی ۔

کیتک ۔ (کِی ۔ تک) [ق] کہاں تک ۔

کیتکی ۔ (کیت ۔ کی) [ھ ۔ ا ۔ مث] ایک خوشبودار پودا جو کیوڑے کے درخت کے مشابہ ہوتا ہے ۔

کیتلی ۔ (کیت ۔ لی) [اُر ۔ ا ۔ مونث] (انگ (Kettle) کا مورد ایک ٹونٹی والا ظرف جس میں چائے یا پانی جوش کرتے ہیں ۔ آفتابہ ۔

کَیتھا ۔ (کَے ۔ تھا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] دیکھیے کَیت ۔

کَیتھانا ۔ (کَے ۔ تھا ۔ نا) [ھ ۔ ا ۔ مذکر] کائستھوں کا محلّہ ۔

کیتھولک ۔ ((Catholic)) [کے ۔ تھو ۔ لک] (انگ ۔ ا ۔ مذ] کٹر اور راسخ العقیدہ عیسائی ۔ رومن کیتھولک مذہب کا پابند ۔

کَیتھی ۔ (کَے ۔ تھی) [ھ ۔ ا ۔ مونث] ہندی زبان جو کائستھ لکھتے ہیں ۔

کیتھیڈرل ۔ ((Cathederal)) (کَے ۔ تھے ۔ ڈ ۔ رَل) [انگ ۔ ا ۔ مذ] بڑا گرجا جس میں اسقف کا تخت ہوتا ہے ۔ کنیسۂ اسقف ۔

کیتے ۔ (کِی ۔ تے) [ق] کتنے

کَیٹ ۔ (ھ ۔ ا ۔ مذ) (۱) چراغ کی گاد ۔ (۲) حُقّے کا مَیل ۔ (۳) کیڑا مکوڑا ۔

کَیٹلاگ ۔ ((Catalogue)) ۔ (کَیٹ ۔ لاگ) [انگ ۔ ا ۔ مث] فرد ۔ فہرست ۔

کَیچ ۔ ((Catch)) [انگ ۔ ا ۔ مذ] پکڑ ۔ گرفت ۔ کرکٹ میں گیند دبوچنے کا عمل ۔

کِیچ ۔ کیچڑ ۔ (کی ۔ چڑ) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) گارا ۔ خلبط مٹّی ۔ دلدل ۔ (۲) چرک چشم ۔ چیپڑ ۔

کیچڑ اُچھالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) الزام لگانا ۔ بہتان باندھنا ۔ (۲) کیچڑ پھینکنا ۔

کیچڑ کی کوڑی دانتوں سے اُٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بے حد بخیل ہونا ۔

کیچڑ میں پھنسنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) دلدل میں دھنسنا ۔ (۲) کسی مصیبت یا دِقت میں گھرنا ۔

کیچل ۔ کیچلی ۔ (کَے ۔ چل) ۔ کیچ ۔ لی) [ھ ۔ ا ۔ مث] دیکھیے کینچلی ۔ کینچلی ۔

کیچوا ۔ (کیچ ۔ وے) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ایک قسم کا لمبا اور سرخ رنگ کا کیڑا جو اکثر برسات کے موسم میں نمناک زمین میں پیدا ہو جاتا ہے (۲) ایک قسم کا پیٹ کا کیڑا ۔ کرمِ شکم ۔

کَید ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) مکر ۔ فریب ۔ دھوکا ۔ دغا ۔

کیدھر ۔ (کی ۔ دھر) [ھ ۔ تابع فعل] کدھر (ق)

کیڈٹ ۔ (Cadet) (کے ۔ ڈٹ) [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) فوجی کالج کا طالب علم ۔

کیر ۔ (ف ۔ ا ۔ مذکر) (۱) عضوِ تناسل ۔ آلت ۔ (۲) لکیر (ق)

کَیرا ۔ (کَے ۔ را) [ھ ۔ صف] نیلی آنکھوں والا ۔ کرنجا ۔ ارزق چشم

کیرالین ۔ (انگ ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کا عمدہ کپڑا ۔

کیرت ۔ (کی ۔ رت) [ق ۔ ا ۔ مث] شہرت ۔ نیکی ۔

کیرتن ۔ (ھ ۔ ا ۔ مذ) تعریف ۔ ذکر ۔ گفتگو ۔ (۲) سکھوں کا گرنتھ صاحب کو گا کر پڑھنا ۔

کیریر ۔ ((Carrier)) (کَے ۔ ری ۔ یَر) [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) بوجھ لے جانے والا ۔ حمّال ۔ مزدور ۔ (۲) بائیسکل کا پچھلا حصہ جس پر اسباب باندھا جاتا ہے ۔

کیریئر ۔ ((Career)) (کَے ۔ ری ۔ اَر) [انگ ۔ ا ۔ مذ] چال ۔ روش ۔ ترقی ۔ نشو و نما ۔

کَیری ۔ (کَے ۔ ری) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) کچا آم (۲) ایک قسم کا ظرف جس میں عطر رکھ کر گلے میں لٹکاتے ہیں ۔

کَیری ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) نیلی یا فاختہ رنگ کی آنکھ ۔ (۲) کرنجی آنکھ والی عورت ۔

کَیری آنکھ ۔ کرنجی آنکھ ۔ چشم ارزق ۔

کیریکٹر ۔ ((Character)) [کَے ۔ ریک ۔ ٹر] (انگ ۔ ا ۔ مذ) (۱) کردار ۔ شخص یا قوم کی خصوصیت ۔ سرشت ۔ سیرت ۔ خاصیت ۔ چال چلن ۔ (۲) وہ افراد جو افسانہ نویس وغیرہ اپنے قصوں میں ایجاد کرتے ہیں ۔ کردار ۔

کیرم بورڈ ۔ (انگ ۔ ا ۔ مذ) ایک تختہ جس پر قرص نما ٹھیپوں سے کھیلتے ہیں ۔

کیریکیچر ۔ ((Caricature)) [کَے ۔ ری ۔ کے ۔ چر] (انگ ۔ ا ۔ مذ) کسی شخص یا چیز کے نمایاں حصّے کو لے کر تصویر ، تحریر یا بیان کے ذریعے سے خاکہ اُڑانا ۔ خندہ آور بگاڑی ہوئی تصویر ۔ ہجو کی تصویر ۔

کیڑا ۔ (کی ۔ ڑا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) کرم ۔ مکوڑا ۔ حشرات الارض ۔ گھُن ۔ رینگنے والا جانور ۔ (۲) سانپ ۔ ناگ ۔

کیڑا اُچھلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) علّتِ مشائخ کا زور کرنا ۔

کیڑا دبانا ۔ (ا ۔ محاورہ) نفسانی خواہش کا مٹانا ۔ چُل مٹانا ۔

کیڑا سا ۔ (ا ۔ صف) چھوٹا سا ۔ دُبلا پتلا ۔

کیڑا کلبلانا ۔ (ا ۔ محاورہ) خواہش نفسانی کا زور ہونا ۔ چُل مٹوانے کو دل چاہنا ۔

کیڑا لگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دیمک لگنا ۔ کرم خوردہ ہونا ۔ گھُن لگنا ۔

کیڑے پڑنا ۔ (۱) سڑ جانے سے کسی چیز میں کرم پیدا ہو جانا ۔ (۲) عیب ہونا ۔ نقص ہونا ۔

کیڑے پڑیں ۔ (ا ۔ روزمرّہ) ۔ (دُعائے بد) گلے سڑے ۔

کیڑے ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) عیب نکالنا ۔ نقص نکالنا ۔

کیڑے کا چاٹ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کیڑے کا کپڑے کو کھا جانا ۔

کیڑی ۔ (کِی ۔ ڑی) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) چیونٹی ۔ (۲) جونک ۔

کیڑیاں لگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) جونکیں لگانا ۔

کیس ۔ (Case) [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) معاملہ ۔ وقوعہ ۔ حالات ۔ کیفیت ۔ (۲) مقدمہ ۔ دعویٰ ۔ نالش ۔ عرضِ حال ۔ (۳) مریض جو ڈاکٹر کے زیرِ علاج ہو ۔ بیمار کی حالتِ مرض ۔ (۴) ڈھکنا ۔ خانہ ۔ پیٹی ۔ بکس ۔ (۵) ٹائپ رکھنے کا خانہ اور بکس یا فریم ۔ (۶) نظیر ۔ تمثیل ۔ حوالہ ۔

کیس ۔ (ھ ۔ ا ۔ مذ) (۱) بال ۔ مُوئے سر ۔ لمبے بال ۔ (۲) پرند کی چوٹی ۔

کیسا ۔ (کے ۔ سا) [ھ ۔ صفت و تابع فعل] (۱) کس قسم کا ۔ (۲) کس چیز کا ۔ (۳) کس کام کا ۔ (۴) کیوں ۔ کس لیے ۔ (۵) کس قدر ۔ کتنا ۔ کس درجہ ۔ از حد (۶) کس ڈھنگ سے (۷) (استفہام انکاری) کیا ذکر ۔ (۸) کہاں کا ۔ کس کا ۔

کیسا علاج کرتا ہوں ۔ (ا ۔ محاورہ) قرار واقعی سزا دینے کی جگہ بولتے ہیں ۔

کیسا کیسا ۔ (ا ۔ تابع فعل) طرح طرح سے ۔ ہر طرح سے ۔

کیسا ہی ۔ (ا ۔ تابع فعل) (۱) کتنا ہی ۔ کسی قدر ۔ تا بہ مقدور ۔ (۲) کسی قسم کا ہی ۔ کسی طرح کا ہی ۔

کیسر ۔ (کے ۔ سَر) [ھ ۔ ا ۔ مث] زعفران ۔ زرد رنگ کا ایک نہایت خوشبودار پھول ۔

کیسری ۔ (کیس ۔ ری) [ھ ۔ صفت] زعفرانی ۔ زرد ۔

کیسری بانا ۔ (ھ ۔ ا ۔ مذ) زعفرانی پوشاک جو ہندو دولہا کو پہناتے ہیں ۔ ہندو راجپوت میدان جنگ میں یہی لباس پہن کر جایا کرتے تھے ۔

کیسہ ۔ (کی ۔ سہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] جیب ۔ پاکٹ ۔ تھیلا ۔

کیسہ بُر ۔ (ف ۔ صفت) گٹھ کترا ۔ جیب کترا ۔ اُچکا ۔

کیسے میں نہیں کھل کی ڈلی ، بانکا پھرے گلی گلی (ا ۔ مثل) مفلسی میں اِترانا

کیسی ۔ (کے ۔ سی) [ھ ۔ صفت و تابع فعل] کیسا کی تانیث ۔

کیسی مسجد کیسا مندر، جو دیکھو وہ دل کے اندر ۔ (ا ۔ مثل) یہ قول وحدت الوجود والوں کا ہے ۔ اس سے ان کی یہ مُراد ہے کہ دل میں سب کچھ موجود ہے ۔ خدا ہر جگہ موجود ہے ۔

کیش ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) مذہب ۔ دین ۔ اعتقاد ۔ (۲) عادت ۔ خصلت ۔ (۳) صفت ۔ وصف ۔ طور ۔ طریقہ ۔ ڈھنگ ۔ روش ۔ (۴) ترکش ۔ تیردان ۔

کیش ۔ (Cash) [انگ ۔ ا ۔ مذ] نقد روپیہ پیسہ ۔ نقدی ۔ روکڑ ۔

کیش بُک ۔ (Cash Book) [انگ ۔ ا ۔ مث] روکڑ بہی ۔ نقد کے حساب کی کتاب ۔

کیف ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) نشہ ۔ خمار ۔ سرور ۔ (۲) حالت ۔ کیفیت ۔ کیونکر ۔ کیسا ۔

کیف و کم ۔ (ع ۔ صفت) کیسا ۔ کتنا ۔

کیفیٹیریا ۔ (Cafe Teria) [انگ ۔ ا ۔ مذ] وہ طعام گاہ جہاں گاہک خود ہی ضرورت کی چیزیں نکال کر استعمال کرتا ہے ۔ اپنی خدمت خود کرتا ہے ۔

کیفر ۔ (کے ۔ فَر) [ف ۔ ا ۔ مذ] سزا ۔ پاداش ۔ بُرے کام کا بدلہ ۔

کیفر کردار ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) کیے کی سزا ۔ کارِ بد کی سزا ۔ بُرے کام کا بدلہ ۔

کیفر کردار کو پہنچنا ۔ (ا ۔ محاورہ) اپنی سزا کو پہنچنا ۔ کیے کی سزا پانا ۔ ندامت اُٹھانا ۔ کرنی کا پھل پانا ۔

کیفی ۔ (کے ۔ فی) [ع ۔ صفت] (۱) متوالا ۔ مدہوش ۔ مسرور ۔ مخمور ۔ سرشار ۔ نشہ میں چُور ۔ (۲) [اُر] نشہ باز ۔

کیفے ۔ (Cafe) (کے ۔ فے) [انگ ۔ ا ۔ مذ] قہوہ خانہ ۔

کیفیت ۔ (کے ۔ فی ۔ یت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) حالت ۔ احوال ۔ حقیقت ۔ (۲) عالم ۔ رنگ ۔ ڈھنگ ۔ (۳) [اُر] شرح ۔ تفسیر ۔ تشریح ۔ (۴) جوبن ۔ رونق ۔ (۵) مزہ ۔ لطف ۔ جمع ۔ کیفیات ۔

کیفیتِ بندوبست ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) بندوبست کی رپورٹ ۔ تحقیقات مکمل ہونے کی رپورٹ ۔

کیفیت جب ہے ۔ (ا ۔ محاورہ) لطف جب ہے ۔

کیفیت طلب کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) استفسار کرنا ۔ پوچھنا ۔ سرکاری طور پر دریافت کرنا ۔ باز پُرس کرنا ۔

کیفیت لکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تحریری رپورٹ کرنا ۔

کیفیت میں رہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نشہ میں رہنا ۔

کیقباد ۔ (کیق ۔ باد) [ف ۔ صفت] (۱) عادل ۔ برحق ۔ [مذ] عجم کا ایک بادشاہ جس نے سو سال تک حکومت کی ۔ (۲) دہلی کے بادشاہ معز الدین کا لقب جو امیر خسرو کا ممدوح تھا ۔

کیک ۔ (Cake) [انگ ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کی انگریزی مٹھائی یا روٹی جو میدہ ۔ انڈے ۔ میوے وغیرہ ڈال کر سانچے کے ذریعے تنور میں پکائی جاتی ہے ۔

کیکاؤس ۔ (کے ۔ کا ۔ اُس) [ف ۔ ا ۔ مذ] ایران کا ایک مشہور بادشاہ ۔ رُستم پہلوان اسی کا ملازم تھا ۔

کیکباڑ ۔ (کی ۔ ک ۔ باڑ) [ق ۔ ا ۔ مذکر] جانوروں کا چارہ ۔

کیکر ۔ (کی ۔ کَر) [ھ ۔ ا ۔ مذ] ببول کا درخت ۔ مغیلاں ۔

کیکری ۔ (کیک ۔ ری) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) چھوٹا کیکر ۔ کیکر کا پودا ۔ (۲) ایک قسم کی سلائی جو کپڑے کو کتر کر کنگرے سے اسی کے اندر بناتے چلے جاتے ہیں ۔

کیکڑا ۔ (کیک ۔ ڑا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] سرطان ۔ کرک ۔ ایک آبی کیڑا جو بچھو سے مشابہ ہوتا ہے ۔

کیکنا ۔ (کیک ۔ نا) [ھ ۔ مص] چیخنا ۔ چلّانا ۔ پکارنا ۔ بندر کا کلکاری مارنا ۔

کیل ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) (۱) میخ ۔ لوہے کی کھونٹی ۔ (۲) مہاسوں یا پھوڑے کے اندر کی جمی ہوئی پیپ ۔ (۳) ناک میں پہننے کا زیور جو لونگ کی شکل کا ہوتا ہے ۔ (۴) لوہے کی کیل جو چکّی میں ہوتی ہے ۔ (۵) نشتر ۔

کیل ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بس میں لانا ۔ (۲) سانپ کو منتر کے زور سے ڈسنے سے روکنا ۔ (۳) کیل پر منتر پڑھ کر اس کے ذریعے کسی کو قابو کر لینا ۔

کیل کا کھٹکا نہیں ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی شے کا خوف و اندیشہ نہیں ۔

کیل کانٹا ۔ (ا ۔ مذ) (۱) اوزار ۔ (۲) ایک قسم کا زیور ۔ (۳) بچوں کا ایک کھیل ۔

کیل کانٹے سے درست (لیس) ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) مسلح ہونا ۔ اپنا سامان لیکر تیار ہونا ۔

کیل گھر ۔ (ا ۔ مذ) مذبح ۔

کیل نکالنا ۔ (۱) پھنسی یا مہاسے کو دبا کر اس کے اندر سے پیپ کا خشک مادہ نکالنا ۔ (۲) مارتے مارتے گوہ نکالنا ۔ خوب ٹھیک بنانا ۔ (۳) گائے بھینس وغیرہ کے بیانے پر تھنوں میں سے جما ہوا دودھ نکالنا ۔

کیلا ۔ (کے ۔ لا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] ایک درخت اور اس کا پھل جس کی پھلی لمبی اور میٹھی ہوتی ہے ۔

کیلا ۔ (کِی ۔ لا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) کھونٹا ۔ بڑی میخ ۔ (۲) گوشت خور جانوروں کے وہ دونوں بڑے دانت جن کے ذریعے سے وہ گوشت کاٹتے یا شکار پکڑتے ہیں ۔ کچلی ۔ کتّا دانت ۔

کیلسیم ۔ (Calcium) (کیل ۔ سی ۔ یَم) چونا ۔ ایک کیمیاوی عنصر ۔

کیلنا ۔ (ا ۔ مص) منتر سے سانپ کو قابو کرنا ۔ (۲) منتر پڑھ کر مکان کے کونوں میں کیلیں گاڑنا تاکہ وہاں آسیب کا اثر نہ ہو ۔ (۳) کیلیں ٹھونکنا ۔ (۴) آنے جانے سے روک دینا ۔ (۵) قابو میں کرنا ۔ (۶) جادو کے زور سے کسی کو بولنے سے باز رکھنا ۔ (۷) تسخیر کرنا ۔

کیلنڈر ۔ (Calendar) (کے ۔ لن ۔ ڈر) [انگ ۔ ا ۔ مذ] جنتری ۔ تقویم ۔ نظام ۔ فہرست ۔ پترا ۔

کیلوس ۔ (کے ۔ لوس) [یو ۔ ا ۔ مذ] غذا کا معدے میں پہلا ہضم ۔

کیلی ۔ (کِی ۔ لی) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) لکڑی کی کھونٹی ۔ (۲) لوہے کی لاٹھ ۔ (۳) کشتی کا ایک داؤں (۴) پیچ ۔

کیلی بارا چلانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کنواں چلانا ۔ کنوئیں کا پانی بیلوں کے ذریعے سے نکالنا ۔

کیلی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) پہلوانوں کا کشتی کے وقت وہ پیچ کرنا جسے کیلی کہتے ہیں ۔ ٹانگوں میں ہاتھ ڈال کر مارنا ۔

کیلی والا ۔ **کیلیا** ۔ (ا ۔ صف) (۱) وہ شخص جو کنوئیں کے بیل جوتتا ہے ۔ (۲) پانی کا چرس ڈالنے اور نکالنے والا ۔

کیلیڈوسکوپ ۔ (Kaleidoscope) (کے ۔ لے ۔ ڈو ۔ س ۔ کوپ) [انگ ۔ ا ۔ مذ] عکس نما ۔ عکس بین ۔ ایک نلکی جس میں رنگین شیشوں کے ٹکڑے لگے ہوتے ہیں ۔ اور جن کے عکس کے سڈول اور متناسب شکلیں پیدا ہوتی ہیں ۔ اور نلکی کے پھرانے سے بدلتی رہتی ہیں ۔

کیلیکو ۔ (Calico) [کے ۔ لی ۔ کو] انگ ۔ ا ۔ مذ] چھپا ہوا کپڑا ۔ چھینٹ ۔

کیمپ ۔ (Camp) [انگ ۔ ا ۔ مذ] پڑاؤ ۔ چھاؤنی ۔ لشکر گاہ ۔ فوجی ڈیرا ۔ خیمہ زن ہونا ۔

کیمپ کلرک ۔ (Camp Clerk) [انگ ۔ ا ۔ مذ] وہ محرر یا منشی جو لشکر گاہ میں آمدنی و خرچ وغیرہ کا حساب رکھتا ہے ۔

کیمخت ۔ (کی ۔ مخت) [ف ۔ ا ۔ مذ ۔ مث] گھوڑے یا گدھے کی پیٹھ کی کھال ۔ دانہ دار چمڑا ۔ گودڑے کا چمڑا ۔

کیمرا ۔ (Camera) [کیم ۔ را] (انگ ۔ ا ۔ مذ) عکسی تصویر کھینچنے کا آلہ ۔ (۲) جج کا پوشیدہ کمرا ۔

کیمرک ۔ (Cambric) [کیم ۔ رک] (انگ ۔ ا ۔ مث) ایک نہایت عمدہ اور باریک لٹھا جو نین سکھ کے مشابہ ہوتا ہے ۔

کیمسٹ ۔ (Chemist) (کے ۔ مسٹ) [انگ ۔ ا ۔ مذ] کیمیا دان ۔ دواساز ۔ دوا فروش ۔

کیمسٹری ۔ (Chemistry) (کے ۔ مسٹ ۔ ری) [انگ ۔ ا ۔ مث] علم کیمیا ۔ (رسائن دِویّا)

کیموس ۔ (کے ۔ موس) [یو ۔ ا ۔ مذ] رس ۔ وہ رقیق شے جو معدہ میں کھانا ہضم ہونے کے بعد پیدا ہو ۔ غذا کا معدے میں دُوسرا ہضم ۔

کیمیا ۔ (کی ۔ می ۔ یا) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) رانگ کو چاندی یا تانبے کو سونا بنانا ۔ (۲) (مجازاً) رسائن ۔ اکسیر (۳) خاصیت و ماہیت اشیاء کا علم ۔ کیمسٹری ۔ (۴) [اِ ۔ صف] نہایت مفید ۔ تیر بہدف ۔ مفید مطلب ۔

کیمیا اثر ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) کیمیا کا اثر رکھنے والی چیز ۔ فوری اثر کرنے والی ۔

کیمیا بنانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) رسائن بنانا ۔ چاندی کا سونا بنانا ۔ (۲) مطلب حاصل کرنا ۔ آسانی سے روزی حاصل کرنا ۔

کیمیاگر ۔ (ف ۔ صف) (۱) ہوس ۔ کیمیا بنانے والا ۔ زرساز ۔ (۲) چالاک ۔ مکار ۔

کیمیاگری ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) چاندی سونا بنانے کا فن ۔

کیمیاوی ۔ **کیمیائی** ۔ (کیم ۔ یا ۔ وی ۔ کیم ۔ یا ۔ ای) (ف ۔ صف) کیمیا کے متعلق ۔ کیمیاوی ۔ کیمیاوی اشیاء ۔ وہ اشیا جو کیمیاوی اعمال سے حاصل ہوں یا ان میں استعمال ہوں ۔

کیمیائی الفت ۔ کیمیاوی نسبت ۔ مماثلت ۔ (Chemical Affinity)

کیمیائی تبدیلی ۔ کیمیاوی کایا پلٹ ۔ تغیر کُلی ۔ بالکل بدل جانا ۔ ٹھوس چیز کا سیال اور سیال چیز کا گیس بننا ۔ (Chemical Transformation)

کیمیائی توازن ۔ کیمیاوی مساوات برابر (Chemical Equilibrium)

کیمیائی کاشت ۔ کیمیائی کھیتی باڑی ۔ (Chemiculture)

کیمیائے احمر ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) سرخ گندھک ، جو نایاب ہے اور جس کے متعلق خیال ہے کہ اس سے تانبے کا سونا بن جاتا ہے ۔

کین ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) نفاق ۔ حسد ۔ بغض ۔ دشمنی ۔ عداوت ۔ بیر ۔

کیناں ۔ (کی ۔ ناں) [ق ۔ ا ۔ مث] متاع ۔

کینٹب ۔ (Cantab) [کین ۔ ٹب] (انگ ۔ صف) کیمبرج یونیورسٹی کے متعلق ۔ کیمبرج یونیورسٹی کا تعلیم یافتہ ۔

کینٹین ۔ (Canteen) (کَین ۔ ٹِین) [انگ ۔ ا ۔ مث] چھاؤنی اور بارکوں میں خورد و نوش کی دوکان ۔

کینچل ۔ کینچلی ۔ (کَیں ۔ چُل ۔ کَینچ ۔ لی) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) سانپ کی سفید جھلی جو اس کے جسم کے اُوپر سے اُترتی ہے ۔ (۲) [مجازاً] لباس ۔ پوشاک ۔

کینچلی بدلنا ۔ کینچلی جھاڑنا ۔ (۱) سانپ کا پرانی جھلی بدل کر نئی جھلی لانا ۔ (۲) [ظرافتاً] پوشاک بدلنا ۔ نکھرنا ۔ رُوپ نکالنا ۔

کینچوا ۔ (کینچ ۔ وا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] دیکھیے کیچوا ۔

کینڈا ۔ (کَین ۔ ڈا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] نمونہ ۔ پیمانہ ڈول ۔ انداز ۔ خاکہ ۔ ناپ ۔ وضع ۔

کینڈا کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سرسری پیمائش کرنا ۔ ناپنا ۔ تخمینہ لگانا ۔

کینڈل ۔ (Candle) (کَیں ۔ ڈل) [انگ ۔ ا ۔ مث] موم بتی ۔ شمع ۔

کینڈل پاور ۔ (Candle Power) [انگ ۔ ا ۔ مث] ۔ بتی طاقت ۔ نور کی پیمائش کی اکائی ۔

کینسر ۔ (Cancer) [کَین ۔ سر] (انگ ۔ ا ۔ مذ) (۱) سرطان کی بیماری ۔ بھگندر ۔ راج پھوڑا ۔ کیکڑا ۔ خط سرطان (۲) خراب عادت جو ناسور کی طرح لاعلاج ہو گئی ہو ۔

کینسل ۔ (Cancel) [کَین ۔ سَل] (انگ ۔ ا ۔ مث) قلمزد کرنا ۔ منسوخ کرنا ۔

کینگل ۔ (کَین ۔ گُل) [ق ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کا میوہ جو جڑ کی شکل میں زمین میں بڑھتا ہے ۔

کینوس ۔ (Canvas) (کَین ۔ وَس) [انگ ۔ ا ۔ مذ] کرمچ ۔ ولایتی ٹاٹ ۔ (تصویر ۔ نقاشی وغیرہ کے لیے)

کینہ ۔ (کی ۔ نَہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] کیں ۔ حسد ۔ بغض ۔ عداوت ۔ کپٹ

کینہ پرور ۔ کینہ توز ۔ کینہ ور ۔ کینہ کش ۔ (ف ۔ ا ۔ صفت) کینہ رکھنے والا ۔ بغض رکھنے والا ۔ دشمنی رکھنے والا ۔ حاسد ۔ کپٹی ۔

کینہ رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) عداوت رکھنا ۔ دشمنی رکھنا ۔

کیوان ۔ (کے ۔ وان) [ف ۔ ا ۔ مذکر] زحل ستارہ ۔ سنیچر ۔ (مجازاً) ساتواں آسمان ۔

کیوٹی ۔ (کیو ۔ ٹی) [ھ ۔ ا ۔ مث] ملی ہوئی دالیں ۔

کیوریٹر ۔ (Curator) ۔ (کیو ۔ رے ۔ ٹر) [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) منتظم ۔ مہتمم ۔ نگہبان ۔ محافظ (عجائب گھر وغیرہ) (۲) رکن مجلس انتظامیہ (جامعہ)

کیوڑا ۔ [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ایک درخت اور اس کے پھول کا نام جس کی خوشبو نہایت عمدہ ہوتی ہے ۔ (۲) کیوڑے کا عرق ۔

کیوکی دال ۔ دیکھیے کیوٹی ۔

کیول ۔ (کے ۔ وَل) [س ۔ تابع فعل] (۱) ایک ۔ واحد ۔ اکیلا ۔ (۲) صرف ۔ نرا ۔ (۳) تمام ۔ بالکل ۔ کامل ۔ (۴) علم وحدانیت ۔

کیولری ۔ (Cavalry) [کے ۔ ولر ۔ ری] (انگ ۔ ا ۔ مث) گھوڑسوار فوج ۔ سواروں کا رسالہ ۔

کیوں ؟ (ہ ۔ کلمۂ استفہام) کس لیے ۔ کس سبب سے ۔ کس خاطر ۔ کس وجہ سے ۔ کس باعث ۔

کیوں اندھا نیوتا کیوں دو بلائے ۔ (ا ۔ مثل) اپنی بے وقوفی سے دوگنا نقصان اُٹھانے کی جگہ بولتے ہیں ۔ یعنی اندھے شخص کو بُلاؤ گے تو ایک کے ساتھ دُوسرا بھی آئے گا کیونکہ اندھا کسی کی مدد کے بغیر نہیں آسکتا ۔

کیوں بے ۔ کیوں رے ۔ (ا ۔ تابع فعل) [حقارتاً] کیوں جی ؟

کیوں جان نکلتی ہے ۔ کیوں دم نکلتا ہے ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کس لیے مرا جاتا ہے ۔ کس لیے گھبراتا ہے ۔ تجھے کیا غرض ۔ تجھے کیا مطلب ۔ تجھ کو کیا پڑی ہے ۔ (۲) جلدی کیا ہے ۔

کیوں جی ۔ (ا ۔ تابع فعل) کیوں صاحب ۔

کیوں چبا چبا کر باتیں کرتے ہو ۔ (ا ۔ مثل) کس لیے طنز آمیز باتیں کرتے ہو ۔ کس واسطے اس قدر اتراتے ہو ۔

کیوں دانت نکالتا ہے ۔ (ا ۔ روزمرّہ) بے محل ہنسنے پر کہتے ہیں ۔

کیوں کانٹوں میں گھسیٹتے ہو ۔ (ا ۔ مثل) کس لیے شرمندہ کرتے ہو ۔

کیوں کر ۔ (ا ۔ تابع فعل) کس طرح ۔ کس لیے ۔ کیسے ۔ کس بنا پر ۔

کیوں کر عرض کروں ۔ (ا ۔ مقولہ) کہہ نہیں سکتا ۔ بیان کرنا مشکل ہے ۔

کیوں کر ہو ۔ (ا ۔ تابع فعل) کیا سامان ہو ۔ کیا تدبیر ہو ۔ کیسے ہو ۔

کیوں کہ (کیونکہ) ۔ (ا ۔ تابع فعل) اس لیے کہ ۔ اس طرح کر ۔

کیوں کیسی کہی ۔ (ا ۔ محاورہ) کیسی انوکھی بات کہی ۔

کیوں گولر کا پیٹ پھڑواتا ہے ۔ (ا ۔ مثل) کیوں پوشیدہ عیوب ظاہر کراتا ہے ۔

کیوں مرے جاتے ہو ۔ (ا ۔ محاورہ) کیوں گھبراتے ہو ۔ کیوں اس قدر پریشان ہو رہے ہو ۔

کیوں مغز کھاتا ہے ۔ (ا ۔ محاورہ) چُپ رہو ۔ بک بک نہ کرو ۔

کیوں نہ ہو ۔ (کلمۂ تحسین و آفرین) سبحان اللہ ۔ واہ وا ۔ کیا کہنا ہے ۔ کوئی انکار نہیں کر سکتا ۔

کیوں نہیں ۔ (کلمۂ اقرار) (۱) کیا وجہ ۔ کیا سبب ۔ (۲) ضرور ۔ بلاشبہ ۔ (۳) ایسے ہی ہو ۔ ایسا ہی ہے ۔ کون انکار کر سکتا ہے ۔

کیوں ہم نہ کہتے تھے ۔ (ا ۔ محاورہ) آخر وہی ہوا جو ہم کہتے تھے ۔

کیہاں ۔ (کے ۔ ہاں) [ف ۔ ا ۔ مذکر] دیکھیے گیہان ۔ زمانہ ۔ جہان ۔

کیہل ۔ (کے ۔ ہَل) [ہ ۔ ا ۔ مونث] شدید گرمی جب ہوا بند ہو ۔ حبس ۔

کیے کی سزا پانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بُرے کاموں کی سزا بھگتنا ۔

گ

گ (گاف) (ف ۔ ا ۔ مذ) اُردو کا اُنتیسواں، فارسی کا چھبیسواں اور ہندی کا تیسرا حرف۔ حسابِ ابجد میں کاف شمار ہوتا ہے اور اس کے بھی بیس عدد فرض کیے گئے ہیں۔

گ ۔ ا

گا ۔ (ہ) (۱) علامتِ مستقبل۔ جیسے آئے گا۔ پڑے گا (۲) گانا۔ مصدر سے فعل امر۔

گاب ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) گودا۔ مغز۔

گابا ۔ گابھا ۔ (گا ۔ با ۔ گا ۔ بھا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) پیڑ کا نیا پتا (۲) لکڑی کا گودا۔ (۳) پرانی روئی (۴) درخت کے پوست کا تازہ حصّہ۔ خاص کر کیلے کے پوست کا تازہ حصّہ (۵) کھڑی کھیتی۔ کچّا اناج۔ درخت کے اندر کا نرم حصّہ۔ مغز۔

گابھ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) حیوانات کا حمل (۲) کچی فصل۔ کم پختہ غلّہ۔

گابھ ڈالنا ۔ حیوانات کا خام حمل گرانا۔

گابھن ۔ گیابھن ۔ (گا ۔ بھن ۔ گ ۔ یا ۔ بھن) (ہ ۔ ا ۔ مث) حیوان جس کے پیٹ میں بچہ ہو (۲) حاملہ عورت۔

گابھن (گابھنی) گابھ ڈالتی ہے ۔ بڑا رعب اور دبدبہ ہے۔ خوف کے مارے حاملہ عورتوں کے حمل ضائع ہو جاتے ہیں۔

گابھی ۔ (گا ۔ بھی) (ہ ۔ ا ۔ مث) کشتی یا جہاز کا ایک پردہ جو بادبان کی قسم کا ہوتا ہے۔

گات ۔ (س ۔ ا ۔ مث) وضع۔ اسلوب (۲) حمل۔ پیٹ (۳) عورت کی چھاتیوں کی ہیئت۔ پستان کا اُبھار (۴) عورت کا اوپر کا دھڑ۔

گات اُبھرنا ۔ عورت کے بالغ ہونے پر اس کی چھاتیاں نمودار ہونا۔

گات اُمگنا ۔ چھاتیاں اُبھرنا۔ عورت کے بالغ ہونے کی علامت ظاہر ہونا۔

گات سے ہونا ۔ حمل سے ہونا۔ حاملہ ہونا۔

گات نکالنا ۔ جسم کی خوشنمائی ظاہر کرنا۔

گاتی ۔ (گا ۔ تی) (ہ ۔ ا ۔ مث) چادر یا دوپٹے کو کندھوں کے اوپر لے جا کر سینے پر باندھنے کا خاص طرز۔

گاتی باندھنا ۔ چادر یا دوپٹے کو دونوں کندھوں پر ڈال کر سینہ پر باندھنا۔

گاتے گاتے ۔ (گا ۔ تے ۔ گا ۔ تے) (ہ) گا گا کر۔ الاپ الاپ کر۔

گاتے گاتے کلاونت ہو ہی جاتا ہے ۔ (ا ۔ مثل) کام کرتے کرتے آدمی

کر تجربہ کار ہوجاتا ہے۔ سیکھتے سیکھتے انسان ماہر ہوجاتا ہے۔

گاگھی ۔ (ق) گانٹھ۔

گاج ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) گرج ۔ بجلی ۔ برق (۲) غضب ۔ قہر ۔ غصہ۔

گاج پڑنا ۔ بجلی گرنا

گاج گرنا ۔ خدا کا قہر نازل ہونا۔

گاجر ۔ (گا ۔ جر) (ف ۔ ا ۔ مث) نارنجی یا سیاہ رنگ کی ایک مخروطی جڑ جو کھائی جاتی ہے۔

گاجر کھا گجر دٹا پھینکا ۔ ماں ری ماں میرا انک ٹنک سہاگ ہو پڑا۔ (ا ۔ مثل) بیوی سے نفرت کرنے والا شوہر اس کی طرف ذرا متوجہ ہو یا جب کوئی آدمی کسی غریب کی طرف التفات کرے ۔ تو یہ مثل بولی جاتی ہے۔

گاجر مولی ۔ دو ترکاریوں کے نام (۲) (مجازاً) بے قدر ۔ بے وقعت ۔ سستی

گاجر مولی سمجھنا ۔ کم قیمت خیال کرنا ۔ بے قدر جاننا۔

گاجنا ۔ (گاج ۔ نا) (ہ ۔ مص) گرجنا ۔ چنگھاڑنا ۔ دھاڑنا (۲) خوش و خرم ہونا (۳) ناگوار گزرنا۔

گاچ ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) جالی کی طرح کا باریک کپڑا۔

گاد ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) تلچھٹ (۲) تیل یا شربت کے نیچے بیٹھا ہوا میل ۔ نیچے کا گدلا اور گاڑھا تیل وغیرہ۔

گاد بیٹھنا ۔ تلچھٹ کا نیچے بیٹھ جانا۔

گادا ۔ (گا ۔ دا) (ہ ۔ ا ۔ مث) بھنا ہوا خام گیہوں اور جَو (۲) گیہوں اور جَو کی قریب قریب تیار فصل۔

گادنا ۔ (گاد ۔ نا) (ہ ۔ مص) دبانا ۔ ٹھونسنا ۔ بھرنا ۔ بھینچنا۔

گادی ۔ (گا ۔ دی) (ہ ۔ ا ۔ مث) بوریا ۔ گدّی ۔ گدیلا۔

گاڈ ۔ (God) (انگ ۔ ا ۔ مذ) خدا ۔ ایشور ۔ اللہ تعالیٰ۔

گاڈر ۔ (گا ۔ ڈر) (ہ ۔ ا ۔ مث) بھیڑ۔

گاڈر ۔ (گا ۔ ڈر) (Garder) (انگ ۔ ا ۔ مذ) لوہے کا بڑا شہتیر۔

گاڈرو ۔ (گاڈ ۔ رُو) (س ۔ ا ۔ مذ) ایک منتر جس سے سانپ کے زہر کا اثر دُور ہوجاتا ہے (۲) مداری سانپ پالنے والا۔

گار ۔ (ف) کرنے والا ۔ (مرکبات میں لاحقہ کے طور پر آتا ہے ۔ جیسے گنہ گار (۲) ستم گار۔

گار ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) اولا ۔ ژالا ۔ پالا (۲) ایک سفید پتھر (ق)

گارا ۔ (گا ۔ را) (ف ۔ ا ۔ مذ) گوندھی ہوئی مٹی جس سے اینٹیں چننے یا لپائی کرتے ہیں (۲) ایک راگنی کا نام۔

گارا بنانا ۔ گارا کرنا ۔ مٹی گوندھنا ۔ مٹی میں پانی ملانا

گارا گانا ۔ گارا راگ گانا (۲) لمبی چوڑی کہانی سنانا۔

گارد ۔ (Guard) (سے بنا ہوا) (انگ ۔ ا ۔ مذ) سپاہیوں کی چھوٹی ٹولی ۔ پہرہ دار سنتری (۲) سپاہیوں کے رہنے کی جگہ ۔ چوکی۔

گارڈ ۔ (Guard) (انگ ۔ ا ۔ مذ) محافظ ۔ پہرہ دار ۔ ریل گاڑی کا نگران۔

گارڈن ۔ (گار ۔ ڈن) (Garden) (انگ ۔ ا ۔ مذ) باغ ۔ گلستان۔ چمن ۔ گلزار ۔ پھلواری۔

گارڈن پارٹی ۔ (Garden Party) وہ ضیافت جو کسی باغ میں دی جائے اور اس میں پھل اور چائے وغیرہ کا اہتمام ہو۔

گارڈنر ۔ (گار ۔ ڈ ۔ نر) (Gardener) (انگ ۔ ا ۔ مذ) مالی ۔ باغبان۔

گارڈینیا ۔ (گار ۔ ڈی ۔ نی ۔ آ) (Gardenia) (انگ ۔ ا ۔ مذ) ایک جھاڑی جو عام طور پر مکان یا باغ کی باڑھ کے کام آتی ہے۔

گارڈین ۔ (گار ۔ ڈین) (Guardian) (انگ ۔ ا ۔ مذ) وہ شخص جو کسی نابالغ کی ذات یا جائیداد یا دونوں کا محافظ ہو (۲) سرپرست ۔ نگران۔

گارنٹی ۔ (گا ۔ رن ۔ ٹی) (Guarantee) (انگ ۔ ا ۔ مث) ذمہ داری ۔ ضمانت

گاڑا ۔ (گا ۔ ڑا) (س ۔ ا ۔ مذ) بندوق کی گولی (۲) کمین گاہ ۔ گھات کی جگہ (۳) وہ لوگ جو کمین گاہ میں بیٹھیں (۴) گاڑنا ۔ مصدر سے فعل ماضی (۵) بہت بڑی گاڑی (۶) گاڑھا (ق)

گاڑا اٹھانا ۔ گاڑے بٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) پوشیدہ جگہ کسی کو تاک میں بٹھانا ۔ تاک

گاڑا بیٹھنا ۔ گاڑے بیٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گھات لگانا ۔ شکاریوں کا گھات میں بیٹھنا (۲) چوروں ڈاکوؤں یا دشمن کی گھات میں بیٹھنا۔

گاڑنا ۔ (گاڑ ۔ نا) (ہ ۔ مص) ٹھونکنا (۲) کسی چیز کا زمین میں دفن کرنا ۔ دفنانا (۳) آگ کو راکھ کے نیچے دبانا (۴) پودا لگانا۔

گاڑھ ۔ (س ۔ ا ۔ مث) مصیبت ۔ مشکل ۔ دُشواری (۲) (مذ) کرگہ کپڑا بُننے کا کرگھا۔

گاڑھ پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مصیبت پیش آنا ۔ مشکل پڑنا۔

گاڑھا ۔ (گا ۔ ڑھا) (ہ ۔ صف) موٹا و دبیز (۲) غلیظ ۔ پتلا کی ضد جیسے گاڑھا دودھ (۳) چالاک (۴) ایک قسم کا موٹا کپڑا ۔ کھدر (۵) لڑائی کا مست ہاتھی (۶) گہرا ۔ دلی ۔ جانی (۷) مشکل ۔ سخت ۔ دُشوار۔

گاڑھا پردہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) گہرا پردہ۔

گاڑھا پسینہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) محنت و مشقت۔

گاڑھا پن ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) کثافت ۔ موٹا ہونا۔

گاڑھا دھوتر ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) معمولی موٹا کپڑا۔

گاڑھا وقت ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) مشکلات کا زمانہ ۔ مصیبت کا وقت۔

گاڑھے پسینے کا پیسہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) محنت اور مشقت کی کمائی۔

گاڑھے ہیں ۔ زبردست ہیں ۔ غالب ہیں ۔ بڑھ کر ہیں (۲) خوب نفع ہے۔

گاڑھی ۔ (گا ۔ ڑھی) (ہ ۔ صف) دبیز ۔ موٹی (۲) غلیظ ۔ پتلی کی ضد (۳) دلی جانی (۴) مشکل ۔ دشوار۔

گاڑھی چھننا ۔ (ا ۔ محاورہ) بھنگ کا خوب گاڑھا چھانا جانا (۲) (مجازاً) آپس میں خوب میل جول ہونا ۔ کمال محبت ہونا (۳) بے تکلفی اور مذاق میں ایک دوسرے کو سخت سُست کہنا (۴) بھنگ کے نشہ میں ہونا۔

گاڑھی دوستی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) بہت زیادہ میل جول ۔ گہری یاری۔

گاڑھی کمائی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) وہ مال جو کمال محنت و مشقت سے حاصل کیا گیا ہو۔

گاڑھے پسینے کی کمائی ۔ (ا ۔ مث) وہ کمائی جو بڑی محنت اور مشقت سے کمائی گئی ہو۔

گاڑی۔ (گا۔ڑی) (ہ۔ا۔مث) اسباب لادنے یا سوار ہونے کی پہیے دار چیز۔ چھکڑا۔ بہلی۔ رتھ۔ ٹمٹم۔ تانگہ۔ فٹن وغیرہ (۲) ریل گاڑی۔ موٹر۔
گاڑی بان۔ گاڑی وان۔ (ا۔مذ) کوچوان۔ گاڑی چلانے والا۔
گاڑی بھر۔ (ا۔صف) بہت سا۔ بہت زیادہ۔ اَٹ گَٹ۔
گاڑی بھر آشنائی سے چٹکی بھر ناتا۔ (ا۔مثل) معمولی سی رشتہ داری بہت زیادہ دوستی سے بہتر ہے۔
گاڑی بھر راستہ۔ (ا۔مذ) اتنا راستہ جس میں سے گاڑی نکل جائے۔ چوڑا سا راستہ۔
گاڑی جوتنا۔ (ا۔محاورہ) بگھی وغیرہ میں گھوڑے کو جوڑنا۔
گاڑی چلانا۔ (ا۔محاورہ) گاڑی ہانکنا۔ کوچوانی کرنا (۲) گاڑی کو کرائے پر دینا یا خود چلانا۔
گاڑی چھوٹنا۔ (ا۔محاورہ) ریل کا اسٹیشن سے روانہ ہونا۔
گاڑی خانہ۔ (ا۔مذ) گاڑیاں رکھنے کی جگہ۔ بگھی خانہ۔
گاڑی دیکھ کر پاؤں پھولتے ہیں۔ (ا۔مثل) آرام کے لیے بہانہ۔ جب کوئی خود ہمت نہ کرے اور دوسروں کے سہارے چلے تو کہتے ہیں۔
گاڑی سا ڈبل کھل جانا۔ موٹے آدمی کا دُبلا ہو جانا۔
گاڑی کاٹنا۔ (ا۔محاورہ) ٹرین میں کوئی ڈبا الگ کرنا (۲) گاڑی سے مال چوری کر لینا۔
گاڑی کھینچنا۔ (ا۔محاورہ) (کنایتاً) کنبے کا بوجھ یا کسی کام کی ذمہ داری اپنے سر لینا۔
گاڑی لیٹ ہونا۔ (ا۔محاورہ) گاڑی کا وقت مقررہ پر نہ پہنچنا۔
گاڑی ہانکنا۔ (ا۔محاورہ) گاڑی کے جانور کو چلانا۔
گاز۔ (ف۔ا۔مذ) ایک قسم کی قینچی (۲) شمع کا گُل کترنے کی قینچی۔ گُل گیر (۳) ہری گھاس۔
گاز۔ (Gauze) (انگ۔ا۔مذ) سوتی دھاگوں سے بنا ہوا کپڑا۔
گازر۔ (گا۔زر) (ف۔ا۔مذ) کپڑے دھونے والا۔ دھوبی۔
گاف۔ (ف۔ا۔مذ) ایک حرف کا نام (۲) بیہودہ باتیں۔ بکواس۔ حد سے زیادہ بڑھ جانا۔
گاف۔ (Golf) (انگ۔ا۔مذ) ایک مغربی کھیل جو میدان میں ہاکی نما لکڑی اور چھوٹی گیند سے دو آدمی کھیلتے ہیں۔
گاگر۔ (گا۔گر) (ہ۔ا۔مث) مٹی یا دھات کا گھڑا۔ مٹی کا وہ برتن جس میں شربت بھر کر منہ پر سُرخ کپڑا اور پھولوں کے ہار ڈال کر مزاروں پر چڑھاتے ہیں
گال۔ (ہ۔ا۔مذ) رخسار (۲) ایک قسم کا تمباکو (۳) گفتگو۔ باتیں (۴) لقمہ۔ گھونٹ (۵) اناج کی مٹھی جو چکی میں ڈالیں۔ (۶) روٹی کا ٹکڑا۔ (۷) (مث) گالی۔
گال بجانا۔ (ا۔محاورہ) منہ سے بم بم کی آواز نکالنا (۲) بیہودہ بکنا (۳) ڈینگ مارنا۔ شیخی بگھارنا۔
گال پر گال (چڑھ جانا) چڑھنا۔ (ا۔محاورہ) موٹاپے سے گالوں کا پھول جانا (۲) بہت موٹا ہونا۔
گال پھُلانا۔ گال سُجانا۔ (ا۔محاورہ) گالوں میں ہوا بھر کر انہیں اُونچا کرنا (۲) رنجیدہ ہونا۔ غصہ کرنا۔ منہ سجانا۔
گال پچک جانا۔ (ا۔محاورہ) گالوں کا بیٹھ جانا۔ دُبلا ہو جانا۔
گال توڑنا۔ گال کاٹنا۔ کسی کا گال مسکنا۔ گال میں چٹکی لینا۔ زور سے بوسہ لینا کہ گال میں دانت کا نشان پڑ جائے۔ رخسار پر دانت مارنا۔ نقصان پہنچانا۔
گال سجانا۔ (ا۔محاورہ) منہ پھلانا۔ روٹھ جانا۔ غصے میں ہونا۔
گال سے گال جُدا نہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) وصل میں ہم آغوش ہونا۔
گال کرنا۔ (ا۔محاورہ) زبان درازی کرنا (۲) گالی دینا۔
گال نیلے کرنا۔ (ا۔محاورہ) زیادہ بوسوں سے گالوں کا نیلا ہو جانا۔
گال میں چاول بھرنا۔ (ا۔محاورہ) طعن وطنز سے باتیں کرنا۔ ڈینگ مارنا۔
گال والا جیتے۔ مال والا ہارے۔ (ا۔مثل) زبان دراز کے آگے بھلے مانس کو خاموش ہونا پڑتا ہے۔ چالاک جھوٹا آدمی سچے کو جھٹلا دیتا ہے۔
گال۔ (ق۔ا۔مذ) کیچڑ۔ گارا۔
گالا۔ (گا۔لا) (ہ۔ا۔مذ) دھنی ہوئی روئی کا چھوٹا سا گُپھا (۲) برف کی مانند سفید چیز۔
گالا سا۔ (ا۔تابع فعل) روئی کی مانند ملائم (۲) برف کی مانند سفید۔ بہت زیادہ سفید۔
گالا سے بال۔ (ا۔صف) سفید بال۔ دُھلے بال۔
گالے (کرنا) بنانا۔ (ا۔محاورہ) دُھنکی اور صاف کی ہوئی روئی کے گولے بنانا
گالے ڈوبیں۔ پتھر تریں۔ (ا۔مثل) جھوٹا آدمی سچا ثابت ہو جائے اور سچے کو جھوٹا بنا دیا جائے۔ ایمان دار کا نقصان ہو اور بے ایمان کا فائدہ۔ کمینے کی عزت ہو جائے اور شریف کی ذلت ہو۔
گالم گلوچ۔ (گا۔لَم۔گ۔لوچ) (ہ۔ا۔مث) گالی گفتار۔ دشنام دہی۔
گالنا۔ (ق۔مص) گلانا۔ پگھلانا۔
گالو۔ (گا۔لو) (ہ۔صف) باتونی۔ بکواسی۔
گالی۔ (گا۔لی) (س۔ا۔مث) دشنام۔ بدزبانی۔ فحش بات۔
گالی چڑھانا۔ (ا۔محاورہ) ایسا کہنا جس سے کوسسرالی رشتہ بنتا ہو۔
گالی دینا۔ (ا۔محاورہ) دشنام دینا۔ بُری بات منہ سے نکالنا۔
گالی دیے سے گونگا بولے۔ (ا۔مثل) بُری بات کوئی بھی نہیں سہارتا
گالی کھانا۔ (ا۔محاورہ) دشنام سُننا۔ فحش بات سُننا۔
گالی گفتار۔ (ہ۔ا۔مث) گالی گلوچ۔ باہمی دشنام دہی۔
گالی ملنا۔ (ا۔محاورہ) گالی دی جانا۔
گالیاں بکنا۔ (ا۔محاورہ) فحش باتیں منہ سے نکالنا۔
گالیاں پانا۔ (ا۔محاورہ) بُرا بھلا سُننا۔ سخت وسُست کہا جانا۔
گالیاں پڑنا۔ (ا۔محاورہ) گالیاں دی جانا۔
گالیاں دینا۔ (ا۔محاورہ) بدزبانی کرنا۔ بُرا بھلا کہنا۔ دشنام طرازی کرنا۔
گالیاں سُننا۔ دشنام سُننا۔
گالیاں سہانیاں۔ (ا۔مثل) معشوقوں یا پیاروں کی گالیاں جو اچھی معلوم ہوں۔

گالیاں گھڑ گھڑ کے دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) نئی نئی گالیاں دینا ۔ بنا بنا کر گالیاں دینا۔
گالیوں پر اُتر آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بُرا بھلا کہنے لگ جانا
گالیوں پر زُبان کھولنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گالیوں پر منہ کھولنا ۔ گالیاں دینے لگنا ۔
گالیوں کا جھاڑ باندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گالیوں کی بوچھاڑ کرنا ۔ لگاتار گالیاں دیے جانا ۔
گالیوں کی بھر مار ۔ گالیوں کی کثرت ۔ (ا ۔ مث) لگاتار ۔ بے شمار گالیاں ۔
گام ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) قدم (۲) ایک قدم کا فاصلہ (۳) گھوڑے کی ایک چال ۔
گام زن ۔ (ف ۔ صف) چلنے والا ۔ تیز رو ۔ تیز رفتار ۔
گام فرسائی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) تیز چلنا ۔
گامچی ۔ (گام ۔ چی) (ف ۔ ا ۔ مث) ساز کا ایک ٹکڑا جو گھوڑے کی دُم میں لگایا جاتا ہے ۔
گانا ۔ (گا ۔ نا) (ہ ۔ مص) الاپنا ۔ راگ گانا ۔ ترنم سے آواز نکالنا (۲) بیہودہ باتیں کرنا (۳) سراہنا ۔ تعریف کرنا (۴) اپنے مطلب کی بات کرنا ۔
(ا ۔ مذ) راگ ۔ نغمہ ۔
گانا بجانا ۔ (ا ۔ مذ) راگ رنگ ۔ نغمہ سرود ۔
گانا رونا کس کو نہیں آتا ۔ (ا ۔ مثل) ایسی باتیں سب جانتے ہیں ۔
گانتھنا ۔ (گانتھ ۔ نا) (ہ ۔ مص) اینٹوں کی چنائی کرنا ۔ چُنتا
گانٹھ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) گرہ (۲) جوڑ بند (۳) گٹھڑی (۴) جڑ (۵) عداوت ۔ نفاق بَیر (۶) عہد ۔ پیمان ۔ قول و قرار (۷) ہاتھ پاؤں اور انگلیوں کے جوڑ گنے اور بانس وغیرہ کی گرہ ۔
گانٹھ اکھڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جوڑ ہل جانا ۔
گانٹھ باندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گرہ دینا (۲) یاد رکھنا (۳) عقد باندھنا نکاح کرنا ۔
گانٹھ پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گرہ لگنا (۲) اَن بن ہونا (۳) ملائم کھانے کا پکتے پکتے بستہ ہو جانا ۔
گانٹھ جوڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نکاح کرنا ۔ بیاہ کرنا ۔
گانٹھ دار ۔ (ا ۔ صف) گرہیں رکھنے والا ۔
گانٹھ دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) گانٹھنا ۔ گرہ دینا ۔ گرہ لگانا ۔
گانٹھ ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی چیز میں گرہ ڈال دینا ۔
گانٹھ سے جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ذاتی نقصان ہو جانا ۔ اپنی جیب سے روپیہ نکل جانا ۔ اپنے پاس سے خرچ ہو جانا ۔
گانٹھ کا ۔ (ا ۔ صف) اپنا ۔ ذاتی ۔ اپنے پاس کا ۔
گانٹھ کا پورا ۔ (ا ۔ صف) دولت مند ۔ مالدار (۲) عیار ۔ چالاک ۔ مطلب کا پکا ۔
گانٹھ کا پورا عقل کا اندھا ۔ (ا ۔ مثل) بیوقوف مالدار جو سستی چیز مہنگے داموں خریدے ۔ احمق دولتمند جو جلد فریب میں آ جائے ۔
گانٹھ کا پیسہ ۔ (ا ۔ مذ) ذاتی روپیہ ۔ اپنا روپیہ ۔ بچ کی رقم ۔
گانٹھ کا دیدے پر پیچ میں نہ پڑے ۔ (ا ۔ مثل) ضامن بننے سے نقد دینا بہتر ہے ۔
گانٹھ کا دینا اور لڑائی مول لینا ۔ (ا ۔ مثل) اپنا نقصان برداشت کر کے جھگڑا مول لینا ۔ پاس سے رقم دے کر دشمنی خریدنا ۔
گانٹھ کاٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جیب کترنا ۔ ٹھگنا ۔
گانٹھ کا کھونا ۔ (ا ۔ محاورہ) اپنی گرہ کا روپیہ ضائع کرنا ۔
گانٹھ کترا ۔ (ا ۔ صف) جیب کترنے والا ۔ جیب کترا
گانٹھ کترنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جیب کاٹ لینا (۲) چرانا (۳) غبن کرنا ۔
گانٹھ کٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جیب کا کٹ جانا (۲) جیب سے روپیہ چوری ہونا ۔ ٹھگا جانا ۔
گانٹھ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) اتفاق کرنا ۔ سازش کرنا (۲) اپنی جیب میں روپیہ رکھنا (۳) جمع کرنا ۔ جوڑنا ۔
گانٹھ کھولنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گرہ کھولنا (۲) (کنایۃً) کینہ دور کرنا ۔ صلح صفائی کرنا (۳) خوب خرچ کرنا ۔
گانٹھ گٹھیلا ۔ (ا ۔ مذ) گرہ دار ۔ بہت سی گرہوں والا (۲) مضبوط ۔ گانٹھوں سے گٹھا ہوا ۔
گانٹھ گرہ میں کچھ نہ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) بالکل مفلس ہونا ۔ پاس کچھ نہ ہونا ۔
گانٹھ گرہ میں نہ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) پاس کچھ روپیہ پیسہ ہونا ۔
گانٹھ لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) قبضہ میں کر لینا (۲) ہم خیال کرنا ۔ ملانا ۔ موافق کر لینا ۔
گانٹھ میں باندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نصیحت کی بات یاد رکھنا ۔ عبرت حاصل کرنا (۲) اپنے قبضے میں کر لینا ۔
گانٹھ میں پیسہ نہ رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سب خرچ کر ڈالنا ۔
گانٹھ میں رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نقدی پلے رکھنا ۔ اپنی جیب میں رکھنا ۔ اپنے قبضے میں رکھنا ۔
گانٹھ میں زر ہے تو نر ہے نہیں تو خر ہے ۔ (ا ۔ مثل) اگر آدمی کے پاس دولت ہے تو وہ سب سے دانا اور عقلمند ہے ۔ ورنہ بیوقوف بدھو ہے ۔
گانٹھ نہ مٹھی پھڑ پھڑاتی اُٹھی ۔ (ا ۔ مثل) پاس تو کچھ نہیں خرچ کرنے کو جی چاہتا ہے ۔
گانٹھا ۔ (گاں ۔ ٹھا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) گرہ دار حصہ ۔ ڈنٹھل ۔
گانٹھنا ۔ (گانٹھ ۔ نا) (ہ ۔ مص) گرہ دینا ۔ باندھنا (۲) جوڑنا ۔ مرمت کرنا (۳) خیال باندھنا (۴) ملانا ۔ سازش کرنا (۵) قابو کرنا ۔
گانٹھی ۔ (گاں ۔ ٹھی) (ق ۔ ا ۔ مث) گانٹھ ۔
گانجا ۔ گانجھا ۔ (گاں ۔ جا ۔ گاں ۔ جھا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) بھنگ کا پودا ۔ ایک نشہ دار درخت کا نام جس کے بیج چلم میں رکھ کر پیتے ہیں ۔
گانجنا ۔ گانجھنا ۔ (گانج ۔ نا ۔ گانجھ ۔ نا) (ہ ۔ مص) مل دل ڈالنا کپڑے کی تہیں خراب کرنا ۔
گانجے کا دم ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) گانجے کا کش ۔ گانجے کا دھواں ۔
گانجے والا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) گانجا پینے والا ۔ گانجا بیچنے والا ۔
گاندھار ۔ (گاں ۔ دھار) (س ۔ ا ۔ مذ) علم موسیقی کے سات سُروں میں سے تیسرا سُر ۔

سوراخ کرنا۔
گانسی۔ (گاں۔سی) (ہ۔ا۔مث) لوہے کا پھل جو تیر میں لگتے ہیں۔
گانگن۔ (گاں۔گن) (ہ۔ا۔مث) ایک قسم کا پھوڑا۔ دُنبل۔ وہ پھوڑا جس کا منہ اُوپر کی طرف نہ ہو۔
گانوں۔ (ہ۔ا۔مذ) گاؤں۔ موضع۔ دیہہ۔ بستی۔
گانے والے کا منہ نہیں رہتا اور ناچنے والے کا پیر۔ (ا۔مثل) جس کی جو عادت ہوتی ہے وہ اکثر جاری رہتی ہے۔
گاو۔ (ف۔ا۔مث و مذ) بیل (۲) گائے (۳) ایک برج کا نام۔
گاوِ پرواری۔ (ف۔ا۔مث) گھر کا پلا ہوا بیل۔ موٹا تازہ بیل۔
گاؤ نشست۔ (ف۔صف) محزوطی (۲) آسمان۔
گاؤ پلنگ۔ (ف۔ا۔مذ) زرافہ۔
گاؤ پیکر۔ (ف۔صف) گائے کے بدن کا (۲) فریدوں کے گرز کا نام۔
گاؤ تکیہ۔ (ا۔مذ) لمبا اور بڑا تکیہ جس کو پس پشت لگا کر بیٹھتے ہیں۔
گاؤ چشم۔ (ا۔مذ) بڑی بڑی آنکھوں والا (۲) ایک انگریزی پھول ڈینی۔
گاوِ خراس۔ (ف۔ا۔مذ) کولھو کا بیل۔
گاؤ خورد ہونا۔ (ا۔محاورہ) برباد ہونا۔ تباہ ہونا۔ ضائع ہونا۔
گاؤ دُم۔ (ف۔صف) محزوطی (۲) ترئی۔ قرنا۔
گاؤ زبان۔ (ف۔ا۔مذ) ایک مشہور دوا، جس کے پتوں پر گائے کی زبان کی طرح کے اُبھار ہوتے ہیں (۲) ایک قسم کا لمبوترا پراٹھا جو تنور میں پکایا جاتا ہے۔
گاؤ زر (گاؤ زرین)۔ (ف۔ا۔مذ) سونے کا پیالہ جس کی شکل گائے جیسی ہوتی ہے (۲) گاؤ سامری۔
گاوِ زمین۔ (ف۔ا۔مذ) قدیم خیال کے مطابق وہ بیل جس کے ایک سینگ پر زمین رکھی ہوئی ہے
گاؤ زہرہ۔ (ف۔ا۔مذ) تکونا پتھر (۲) وہ پتھری جو گائے کے پتے سے نکلتی ہے اور دوا کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔
گاوِ سامری۔ (ف۔ا۔مذ) وہ سونے کا بچھڑا جو حضرت موسیٰ کے زمانہ میں سامری نے بنایا تھا۔
گاؤ عنبر۔ (ف۔ا۔مذ) وہ سمندری گائے جس کی نسبت لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ عنبر اُگلتی ہے۔
گاوِ فلک۔ (ف۔ا۔مذ) گاوِ گردوں۔ برج ثور۔
گاؤ کشی۔ (ف۔ا۔مذ) گائے کو ذبح کرنا۔ ذبیحہ گائے۔
گاؤ کوہان دار۔ (ف۔ا۔مذ) جنگلی گایوں کا ایک قسم۔ نر کے کوہان ہوتا ہے۔
گاؤ گاہ گاہ ماہی ہر ماہ مرغ ہر گاہ۔ (ف۔ مقولہ) طبیبوں کا خیال ہے کہ گائے کا گوشت کبھی کبھی، مچھلی ہر ماہ ایک بار اور بکری کا گوشت ہر روز کھانا چاہیئے۔
گاؤ ماہی۔ (ف۔ا۔مث) ایک جانور جو نصف مچھلی اور نصف بیل ہے۔ ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق زمین اس کے سینگ پر کھڑی ہے۔
گاؤ میش۔ (ف۔ا۔مث) بھینس۔

گادِن۔ (گا۔دِن) (ق۔ا۔مث) گائن۔ گانے والی۔
گاہ۔ گہ۔ (گاہ۔ گہ) (ف۔ا۔مذ) وقت۔ سماں (۲) جگہ۔ مقام۔ مکان (۳) بار۔ دفعہ۔ موقع (۴) کسی وقت۔ کبھی۔
گاہ بہ گاہ۔ گاہ گاہ۔ (ف۔ تابع فعل) کبھی کبھی۔ کسی کسی وقت (۲) بھولے بسرے۔
گاہک۔ (گا۔ہک) (ہ۔ا۔مذ) خریدار۔ مشتری۔
گاہکی۔ (گا۔ہ۔کی) (ہ۔ا۔مث) خریداری۔ طلبگاری۔
گاہن۔ (گا۔ہن) (ہ۔ا۔مذ) ہل چلاتے ہوئے کھیت کی گھاس دور کرنے کا سراون۔
گاہنا۔ (گاہ۔نا) (ہ۔مص) مسلنا۔ روندنا۔ اناج پر بیلوں کو پھرانا تاکہ بھُس اور اناج الگ الگ ہو جائے۔
گاہے۔ (گا۔ہے) (ف) کبھی۔ کسی وقت۔
گاہے گاہے۔ گاہ بہ گاہ۔ (ف۔ تابع فعل) کبھی کبھار۔
گاہے باشد کہ کودکے ناداں
ز غلط بر ہدف زند تیرے
(ف۔ مقولہ) بچہ بھی غلطی سے نشانے پر تیر مار دیتا ہے جب کوئی شخص اتفاقیہ صحیح بات کہہ دیتا ہے تو کہا جاتا ہے۔
گاہے تولہ گاہے ماشہ۔ (ف۔ مقولہ) تلوّن مزاج شخص کے متعلق کہا جاتا ہے۔
گاہے ماہے۔ (ف۔ تابع فعل) مہینے بعد۔ مہینے میں ایک دفعہ (۲) کبھی کبھار۔ کبھی کبھی۔
گائیڈ۔ (Guide) (گا۔اِڈ) (انگ۔ا۔مذ) رہنما۔ پیشوا۔ رہبر۔
گائک۔ (گا۔اِک) (س۔ا۔مذ) گویّا۔ گانے والا۔ قوال۔ ڈوم۔
گائن۔ (گا۔اِن) (س۔ا۔مث) گائک کی تانیث۔ گانے والی۔
گاؤن۔ (Gown) (گا۔اُن) (انگ۔ا۔مذ) مغربی وضع کا لمبا چغہ۔ جبہ جو پادری عموماً اور ڈگری لینے والے طلباً اور وکلاء اور یونیورسٹی کے اراکین وغیرہ خاص موقعوں پر پہنتے ہیں (۲) مغربی عورتوں کا ایک لباس۔
گائے۔ (گا۔اے) (ہ۔ا۔مث) مادہ گاؤ۔ گئو (کنایتاً) غریب بے ضرر۔ بے زبان۔
گائے جنے۔ بیل کی دُم پھٹے۔ (ا۔مثل) سخی دے اور حاسد کو صدمہ ہو۔
گائے کا بچھیا تلے اور بچھیا کا گائے تلے کرنا۔ (ا۔محاورہ) حکمتِ عملی سے کام لینا۔ تدبیر سے مطلب براری کرنا۔
گائے کرنا۔ گائے ذبح کرنا۔
گائے کو اپنے سینگ بھاری نہیں ہوتے۔ (ا۔مثل) ماں باپ کو اولاد کی پرورش مشکل معلوم نہیں ہوتی۔ مالک کو اپنی چیز خواہ وہ تکلیف دہ کیوں نہ ہو۔ ناگوار نہیں گزرتی۔
گائے کی طرح کانپنا۔ (ا۔محاورہ) بہت ڈرنا۔
گائے نہ بچھی۔ نیند آئے اچھی۔ (ا۔مثل) جس کے پاس کچھ نہیں وہ بے فکری کی نیند سوتا ہے۔
گائیدہ۔ (ف۔صف) وہ جس نے اپنی بکارت کھو دی ہو۔ کنواری لڑکی

کا زنا کرانا۔

گائیتری ۔ (گا ۔ یت ۔ ری) (س ۔ ا ۔ مث) رگ وید کا ایک منتر۔

گائک ۔ (س ۔ صف) مغنّی ۔ گویّا ۔ گانے والا ۔

گ ۔ ب

گَبھ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) حمل ۔ گربھ (۲) (مث) گائے ۔

گبا گبھّا ۔ (گب ۔ با ۔ گبھ ۔ بھا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) توشک ۔ گدیلا ۔ روئی دار نرم بچھونا ۔

گبَد ۔ (گَ ۔ بَد) (ہ ۔ صف) بے وقوف ۔ ٹھس ۔ کم عقل ۔

گبدا ۔ (گب ۔ دا) (ہ ۔ صف) موٹا تازہ ۔ لحیم و شحیم ۔ بھرا ہوا بدن ۔

گبر ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) آتش پرست ۔ آگ کی پوجا کرنے والا ۔ زردشت کا پیرو ۔

گبرّ ۔ (گب ۔ بر) (ہ ۔ صف) مغرور ۔ متکبّر (۲) مالدار ۔ دولتمند ۔

گبرو ۔ گبھرو ۔ (گب ۔ رو ۔ گبھ ۔ رو) (ہ ۔ صف) نوجوان ۔ نوخیز (۲) (ا ۔ مذ) دولہا ۔ نوشہ ۔

گبرون ۔ (گب ۔ رون) (انگ ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا موٹا کپڑا ۔

گبھانا ۔ (ہ ۔ مص) چبھونا ۔ گھونپنا ۔ گھسیڑنا (۲) ربط لگانا ۔ انکس لگانا ۔

گبھوتی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) وہ زمین جو گاؤں کے اردگرد ہو ۔

گبریلا ۔ (گب ۔ ری ۔ لا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) بھونرے کی مانند پَردار کالا کیڑا جو گوبر میں ہوتا ہے ۔

گبھیلا ۔ (ہ ۔ صف) سخت چیز ۔ سخت گولیاں ۔ سخت گولیوں سے مرکب جیسے پاخانے کی ۔

گبھیلے ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) سُدّے جو قبض کی وجہ سے انتڑیوں میں پڑ جاتے ہیں ۔

گبھیلن ۔ (گَ ۔ بھے ۔ لَن) (ہ ۔ ا ۔ مث) یک رحم ہونے کی محبّت ۔

گ ۔ پ

گپ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) جھوٹی بات ۔ افواہ (۲) شیخی ۔ ڈینگ (۳) افسانہ (۴) بکواس ۔ لغویات ۔

گپ اُڑانا ۔ (ا ۔ محاورہ) جھوٹی بات مشہور کرنا ۔ جھوٹی باتیں کرنا ۔

گپ اُڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جھوٹی بات مشہور ہونا ۔ بے تکی باتیں مشہور ہونا ۔

گپ زن ۔ (ا ۔ صف) گپیں ہانکنے والا (۲) ڈینگ مارنے والا ۔

گپ شپ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) ہنسی، دل لگی کی باتیں ۔ جھوٹی باتیں ۔

گپ شپ اُڑانا ۔ (ا ۔ محاورہ) جھوٹی سچی باتیں مشہور کرنا ۔

گپ مارنا ۔ گپ ہانکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جھوٹ بولنا ۔ شیخی بگھارنا ۔

گُپت ۔ (ہ ۔ صف) چھپا ہوا ۔ پوشیدہ ۔ مخفی (۲) اندھا ۔

گپ چپ ۔ (ہ ۔ صف) خاموش ۔ چپ چاپ (۲) خاموشی سے مخفی طور سے (۳) لڑکوں کا ایک کھیل ۔

گپ چپ کی مٹھائی (کے لڈّو) ۔ ایک قسم کی مٹھائی جو منہ میں رکھتے ہی گھل جاتی ہے ۔

گپ چپ کی مٹھائی کھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) گپ چپ کے لڈو کھانا ۔ خاموش رہنا ۔ منہ سے نہ بولنا ۔

گپّا ۔ (گپ ۔ پا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) دھوکا ۔ فریب ۔

گپّا دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) فریب دینا ۔ دھوکا دینا ۔

گپّا کھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) دھوکا کھانا ۔ فریب میں آنا ۔

گپا گپ ۔ (گَ ۔ پا ۔ گپ) (ہ ۔ ا ۔ مذ) جلد جلد کھانے اور نگلنے کی آواز (۲) بکثرت ۔ بافراط ۔

گُپت ۔ (س ۔ صف) پوشیدہ ۔ چھپا ہوا ۔ در پردہ ۔ غائب ۔ محفوظ ۔ بچا ہوا ۔

گُپت آمدنی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) بالائی آمدنی ۔ وہ آمدنی جو ظاہر نہ ہو ۔ رشوت ۔

گُپت دان ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) خفیہ طور پر خیرات ۔

گُپت کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) چھپانا ۔ پوشیدہ کرنا ۔

گُپت مار ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) گُجّی مار (۲) وہ مار جس کا نشان بظاہر دکھائی نہ دے (۲) طعنہ ۔ طنز ۔

گُپت مال ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) چھپا خزانہ ۔ دفینہ ۔

گُپت ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) چھُپ جانا ۔ غائب ہو جانا ۔

گُپتی ۔ (گُپ ۔ تی) (ہ ۔ ا ۔ مث) وہ تلوار جو دستی چھڑی میں مخفی ہوتی ہے ۔

گپڑ ۔ (گَ ۔ پڑ) (ہ ۔ ا ۔ مث) گپ ۔ بیہودہ بات ۔ محض بکواس ۔

گپڑ چوتھ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) گڈمڈ ۔ غلط سلط ۔ جو بات سمجھ میں نہ آئے ۔

گپڑ شپڑ ۔ گپ شپ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) بے ہودہ باتیں ۔ واہیات گپیں ۔

گپکنا ۔ (گَپ ۔ کَ ۔ نا) (ہ ۔ مص) نگلنا ۔ ہوا میں جاتے ہوئے گیند کو ہاتھ میں لے لینا ۔

گپ گپ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) دیکھیے گپا گپ ۔ جلدی جلدی ۔

گپل ۔ (گَپ ۔ پل) (ہ ۔ ا ۔ مذ) گول ٹھیکرا ۔

گپھا ۔ (گُ ۔ پھا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) غار ۔ کھوہ ۔ چھپنے کی جگہ ۔

گپھّا ۔ (گپ ۔ پھا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) پھندنا (۲) ریشم زری کے تاروں کا گُچھا ۔

گپھے ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) سر کے سامنے کے ڈھلکے ہوئے بال جو عورتیں زینت کے لیے اُلٹا دیتی ہیں ۔

گپھے دار ۔ پھندے دار ۔

گپّی گپیا ۔ (گپ ۔ پی ۔ گپ ۔ پ ۔ یا) فضول باتیں کرنے والا ۔ جھوٹا ۔ شیخی مار ۔

گ ۔ ت

گت ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) حرکت ۔ چال ۔ رفتار (۲) حالت ۔ کیفیت ۔ طرز (۳) کریا کرم ۔ مردے کے جلانے یا دفنانے کی رسم (۴) مار پیٹ ۔ زدو کوب (۵) لے ۔ تار ۔ سُر ۔ نغمہ (۶) ایک قسم کا ناچ (۷) خوشی ۔ فرحت (۸) جلوس (۹) چالاکی ۔ عیّاری (۱۰) سلیقہ ۔ ترکیب ۔ ٹال مٹول (ق)

گت بجانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ساز بجانا ۔ کوئی لے چھیڑنا ۔ ساز کا ایک خاص

اندازسے بجانا۔

گت بنانا۔(ا۔محاورہ) ڈھنگ بنانا۔وضع اختیار کرنا (۲) باجے کے سُر گانے کے موافق بنانا (۳) سازوں کے بجانے کا نیا طرز ایجاد کرنا (۴) بُرا حال کرنا (۵) سزا دینا۔مارنا پیٹنا۔

گت بھرنا۔(ا۔محاورہ) ناچ کا ٹھاٹھ بنانا۔راگ کے اصول کے مطابق ناچنا۔

گت چلنا۔(ا۔محاورہ) گت پرناچنا۔

گت کا۔(ہ۔صف) وضع کا۔ڈھنگ کا۔ٹھکانے کا (۲) اچھا۔عمدہ قابل تعریف۔

گت کرانا۔(ا۔محاورہ) دُرگت بنوانا۔بُری حالت کرانا۔

گت کرنا۔(ا۔محاورہ) تجہیز وتکفین کرنا (۲) مردے کی رسم ادا کرنا (۳) مارنا پیٹنا۔استعمال میں لانا (۴) آمنے پَونے فروخت کرنا۔

گت ہونا۔(ا۔محاورہ) کام میں آنا (۲) مار کھانا۔سزا پانا (۳) مُردے کی کریاکرم ہونا (۴) نجات ہونا (۵) بِک جانا۔دام کھرے ہونا۔

گتّا۔(گت تا)(ہ۔ا۔مذ) موٹا پٹھا جس سے کتابوں کی جلد باندھتے ہیں۔

گتکا۔(گت۔کا)(ہ۔ا۔مذ) پٹا کھیلنے کی لکڑی۔

گت کار۔(ق۔ا۔مذ) ہنرمند۔

گتھ جانا۔(گتھ۔جانا)(ہ۔مص) بھڑ جانا۔لڑجانا۔لڑتے لڑتے آپس میں لپٹ جانا۔

گتھم گتھا۔(گتھ۔تھم۔گتھ۔تھا)(ہ۔صف) غٹ پٹ۔گتھم گتھا۔لڑائی جھگڑا۔

گتھم گتھا ہونا۔(ا۔محاورہ) گتھنا۔لڑائی میں باہم لپٹ جانا۔

گتھنا۔(گتھ۔نا)(ہ۔مص) لڑائی میں باہم لپٹنا۔بھڑنا (۲) پرویا جانا۔نتھی ہونا (۳) محو ہونا۔غرق ہونا (۴) پھنس جانا۔

گتھواں۔(گتھ۔واں)(ہ۔صف) بٹا ہوا۔ملا ہوا۔گندھا ہوا۔

گتھوانا۔(گتھ۔وا۔نا)(ہ۔مص) بھڑوانا (۲) گندھوانا۔

گتھی۔(گتھ۔تھی)(ہ۔ا۔مث) گنجلک۔گرہ۔الجھن۔پیچ (۲) دشواری۔مشکل (۳) تھیلی۔

گتھی پڑنا۔(ا۔محاورہ) الجھاؤ ہونا۔سوت میں گرہ پڑنا (۲) دل میں گرہ پڑنا۔عداوت ہونا (۳) معاملے میں پیچ پڑنا۔الجھاؤ پیدا ہونا۔

گتھی سلجھانا۔(ا۔محاورہ) گرہ کھولنا (۲) عقدہ حل کرنا۔

گتھی سلجھنا۔(ا۔محاورہ) گرہ کھل جانا (۲) عقدہ حل ہونا۔

گتی۔(گ۔تی)(ق۔صف) عیّار۔چالاک۔

گتی۔(گ۔تی)(س۔ا۔مث) نجات۔مُکتی۔

گِتی۔(گِت۔تی)(ہ۔ا۔مث) سپاہیوں کی ایک قسم کی چھوٹی سی پگڑی۔(۲) بچّوں کا کھیل۔

گتیا۔(گت۔یا)(ہ۔ا۔مذ) طبلہ بجانے والا۔طبلچی۔

گ۔ٹ

گٹ۔(ہ۔ا۔مث) نگلنے یا حلق سے اُترجانے کی آواز (۲) بوتل یا صراحی سے پانی نکلنے کی آواز۔

گٹ پٹ۔(ہ۔ا۔مث) باہم گتھ جانا (۲) انبار۔ڈھیر (۳) بے ترتیبی خلط ملط۔

گِٹ پِٹ۔(ہ۔ا۔مث) انگریزی زبان میں ت کو ٹ بولتے ہیں۔اس لیے ہندوستانیوں نے انگریزی زبان کا نام گٹ پٹ رکھ دیا۔

گٹ پٹ ہوجانا۔(ا۔محاورہ) باہم مل جانا (۲) ہم بستر ہونا۔گتھ جانا۔لڑ جانا۔

گٹ گٹ۔پانی کے جلد جلد پینے کی آواز (۲) ایک برتن سے دوسرے برتن میں پانی اُنڈیلنے کی آواز۔قلقل۔

گٹّا۔(گٹ ٹا)(ہ۔ا۔مذ) ٹخنے یا کلائی کا جوڑ (۲) حقے کا وہ حصّہ جہاں دونوں نیچے ملائے جاتے ہیں (۳) وہ نشان جو سجدے کرنے سے پیشانی پر پڑجاتا ہے گٹھا (۴) پاؤں کے پشت کی وہ سختی جو بیٹھنے سے زمین پر ٹیکنے سے ہوتی ہے (۵) ایک قسم کی مٹھائی۔

گٹّا سی جان۔(ہ۔ا۔مث) پیاری جان۔جان شیریں۔

گٹّا۔(گٹ۔ٹا)(ہ۔ا۔مذ) تاگے کا ریل۔دھاگے کی ٹکی۔

گُٹّا۔(گُٹ۔ٹا)(ہ۔صف) بونا۔ٹھگنا۔پستہ قد (۲)(ا۔مذ) کنکر یا اینٹ کا چھوٹا ٹکڑا۔

گٹّے کھیلنا۔ایک قسم کا کھیل جسے کم عمر لڑکیاں کھیلتی ہیں۔

گٹّا پارچا۔گٹّا پرچا۔(گٹ ٹا۔پار۔چا۔گٹ۔ٹا۔پر۔چا)(ملائی۔ا۔مذ) ربڑ کی مانند ایک مادہ جو درختوں کے دُودھ سے بنایا جاتا ہے۔

گٹّھ۔گٹّک۔(گٹ ٹھ۔گٹ ٹک)(ہ۔صف) بونا۔پستہ قد (۲)(ا۔مث) چلم کے سوراخ میں رکھنے کی ٹھیکری۔

گٹر۔ (Gutter) (گ۔ٹر)(انگ۔ا۔مث) نالی۔موری۔پرنالہ

گُٹرگوں۔(گُ۔ٹر۔گوں)(ہ۔ا۔مث) کبوتر کے بولنے کی آواز۔غٹرغوں۔

گٹکا۔(گٹ۔کا)(ہ۔ا۔مذ) بڑی گولی (۲) شطرنج کا مہرہ۔چھوٹی سی کتاب (۳) ایک مرکب مسالہ جسے لوگ بجائے پان کے استعمال کرتے ہیں۔

گٹکری۔(گٹ۔ک۔ری)(ہ۔ا۔مث) وہ پیچ دار آواز جو گانے والوں کے گلے سے گاتے وقت نکلتی ہے۔یہ لفظ "گ" کے زبر سے بھی مستعمل ہے (۲) روڑا اینٹ یا کنکر کا چھوٹا ٹکڑا۔

گٹکری دلینا۔نکالنا۔(ا۔محاورہ) گاتے گاتے آواز کا لچکانا (۲) آواز کو جنبش دینا (۳) آواز کا لہرالینا۔

گٹکنا۔(گٹ۔ٹک۔نا)(ہ۔مص) کبوتر کا بولنا۔غٹرغوں کرنا (۲) نگل جانا۔

گٹھ۔(ہ۔ا۔مث) گانٹھ کا مخفف۔گرہ۔عقدہ (۲) بٹا۔بقچہ۔

گٹھ بندھن۔گٹھ جوڑ۔(ہ۔ا۔مذ) گرہ بندھن۔ہندوؤں میں دولہا دُلہن کے آنچلوں کی وہ گرہ جو پھیروں کے وقت لگائی جاتی ہے (۲) میاں بیوی۔

دولہادُلہن (۳) دو آدمیوں کا ایک دل ہونا۔ دوستی۔
گٹھ جوڑ باندھنا۔ (۱۔ محاورہ) دُولہا دلہن کے آنچلوں کو گرہ لگادینا۔ بیاہ کرنا۔ نکاح کرنا۔ عقد باندھنا۔ دوستی کرنا۔
گٹھ کٹ۔ گٹھ کٹا۔ (ہ۔ا۔مذ) جیب کترا۔ اچکا۔ ٹھگ۔
گٹھا۔ (گٹھ۔ٹھا) (ہ۔ا۔مذ) کسی چیز کا بڑا گٹھڑ۔ بوجھ (۲) بقچہ (۳) پیاز لہسن کی گانٹھ (۴) تین گز کا پیمانہ۔ جریب کا بیسواں حصّہ۔
گٹھا۔ (گ۔ٹھا) (ہ۔ا۔مث) گرہ۔
گٹھانا۔ (گ۔ٹھا۔نا) (ہ۔مص) سلوانا۔ پیوند لگانا۔ چمڑے کے سامان کی مرمت کرانا۔
گٹھاؤ۔ (ہ۔ا۔مث) جوڑنا۔ ملانا (۲) بنانا۔ بناوٹ۔ تعمیر (۳) تدبیر۔ مشورہ سازش (۴) ملاوٹ جوڑ۔
گٹھاؤ باندھنا۔ (۱۔ محاورہ) تعلق پیدا کرنا (۲) انجمن بنانا (۳) مشورہ کرنا۔
گٹھائی۔ (گ۔ٹھا۔ئی) (ہ۔ا۔مث) سلائی۔
گٹھرا۔ (گٹھ۔را) (ق۔ا۔مذ) سرمایا۔ پونجی۔
گٹھڑا۔ (گٹھ۔ٹھڑا) (ہ۔ا۔مذ) بڑی گٹھڑی۔ انبار۔
گٹھڑی۔ (گٹھ۔ڑی) (ہ۔ا۔مث) پوٹلی (۲) مقدار۔ تعداد۔
گٹھڑی باندھنا۔ (۱۔ محاورہ) متفرق چیزوں کو ایک جگہ جمع کرنا۔ مال جمع کرنا۔
گٹھڑی حلال لقچہ مُردار۔ (۱۔ مثل) کسی کی بہت بڑی چیز کو حلال جان کر خورد بُرد کرنا۔ اور تھوڑی سی چیز کو حرام سمجھ کر اس میں ایمانداری ظاہر کرنا۔
گٹھڑی کر دینا۔ (۱۔ محاورہ) ہاتھ پاؤں باندھ کر یا توڑ کر ایک جگہ ڈال دینا کسی کو باندھ دینا۔ پوٹ بنا دینا۔
گٹھڑی مارنا۔ (۱۔ محاورہ) لوٹنا۔ مال مارنا۔ چوری کرنا۔ چُرانا۔
گٹھل۔ (گٹھ۔ٹھل) (ہ۔ا۔مذ) بڑی گرہ۔ بڑی گانٹھ (۲) گلٹی۔ غدود۔ (۳) بڑی گٹھلی (۴) (صف) گرہ (۵) سخت (۶) جما ہوا۔ بستہ (۷) کُند (۸) کند ذہن۔ غبی۔
گٹھلی۔ (گٹھ۔لی) (ہ۔ا۔مث) پھل کا بیج۔ تخم (۲) گلٹی (۳) گانٹھ۔
گٹھنا۔ (گٹھ۔نا) (ہ۔مص) سلنا۔ پیوند لگانا (۲) مل جانا۔ شریک ہونا (۳) سجنا۔ زیب دینا۔
گٹھوانا۔ (گٹھ۔وا۔نا) (ہ۔مص) جڑوانا۔ سلوانا۔
گٹھوانسی۔ (گٹھ۔واں۔سی) (ہ۔ا۔مث) جریب کے گٹھے کا بیسواں حصّہ جو پانچ انچ ہوتا ہے۔
گٹھوت۔ (گ۔ٹھوت) (ہ۔ا۔مث) میل جول (۲) سازش۔
گٹھونڈ۔ (گ۔ٹھونڈ) (ہ۔ا۔مث) تحویل۔ تھیلی میں رکھی ہوئی امانت۔
گٹھی۔ (گٹھ۔ٹھی) (ہ۔ا۔مث) گرہ۔ گانٹھ (۲) جوڑ۔ بند۔
گٹھیا۔ (گٹھ۔یا) (ہ۔ا۔مث) جوڑوں کے درد کی ایک بیماری۔ وجع مفاصل گٹھیا بائی (۲) اناج باندھنے یا روئی رکھنے کی گٹھڑی۔
گٹھیلا۔ (گ۔ٹھی۔لا) (ہ۔ا۔مث) گرہ دار۔ گانٹھوں والا (۲) مضبوط۔ سخت۔

گٹھیلی۔ (گ۔ٹھی۔لی) (ہ۔صف) گٹھیلا کی تانیث۔ گرہ والی۔ گانٹھ دار۔
گٹی۔ (گٹ۔ٹی) (ہ۔ا۔مث) نیل کا مربع کاٹا ہوا ٹکڑا (۲) مٹی کا ڈھیلا۔
گٹی۔ (گٹ۔ٹی) (ہ۔ا۔مث) پھرکی۔ ریل جس پر تاگا لپٹا ہوتا ہے۔ (۲) چلم کی ٹھیکری۔

گ۔ج

گج۔ گجہ۔ (س۔ا۔مذ) ہاتھی۔ فیل۔
گج باگ۔ (ہ۔ا۔مذ) آنکس۔ ہاتھی چلانے کا ہتھیار۔
گج پال۔ (ہ۔ا۔مذ) فیلبان۔ مہاوت۔
گج پتی۔ ہاتھیوں کا راجہ (۲) ہاتھی کا مالک (۳) سب سے بڑا ہاتھی (۴) مہاوت۔ فیلبان۔
گج دنت۔ (ہ۔ا۔مذ) ہاتھی دانت۔
گجرات۔ (ہ۔ا۔مذ) فیل بان (ق)۔
گجراج۔ بہت بڑا ہاتھی۔ ہاتھیوں کا سردار۔
گج گاہ۔ (ہ۔ا۔مذ) سرا گاؤ کی دُم کے پھندنے جو ہاتھی کے سر کے دونوں طرف سجاوٹ کے لیے لٹکاتے ہیں۔
گج گمنی۔ (ہ۔ا۔مث) ہاتھی کی چال (۲) شاندار مستانہ چال۔
گج متی۔ (ہ۔ا۔مذ) مست ہاتھی (ق)۔
گج موتی۔ (ہ۔ا۔مذ) بہت بڑا موتی۔ ہندوؤں کا خیال ہے کہ سب سے بڑا موتی ہاتھی کی پیشانی سے نکلتا ہے۔
گج نال۔ بہت بڑی جنگی توپ۔ قلعہ شکن توپ۔
گجا۔ (گ۔جا) (ہ۔ا۔مذ) چھکڑے کا ایک حصّہ (۲) ایک قسم کی مٹھائی۔ خرما۔ بالوشاہی۔
گجر۔ (گ۔جر) (ہ۔ا۔مذ) گھنٹے یا گھڑیال کی آواز۔ چار بجے۔ آٹھ بجے اور بارہ بجے گھنٹے پر چند ضربیں (۲) صبح وصادق کا وقت (۳) گاجر کا مخفف (۴) گیہوں یا جو یا سُرخ و سفید گیہوں ملے ہوئے۔
گجر بجنا۔ گھنٹے گھڑیال کا لگاتار بجنا (۲) صبح وصادق کے وقت گھڑیال بجنا (۳) صبح ہونا۔ تڑکا ہونا۔
گجر بجے۔ گجر دم۔ (ہ۔ تابع فعل) علی الصباح۔ تڑکے۔ بہت سویرے۔
گجر بھت۔ گجر بھتا۔ (ہ۔ا۔مذ) کدوکش میں سے نکال کر دودھ اور چاولوں میں پکائی ہوئی گاجر۔ گجریلا۔
گجر بھتا بنانا۔ (۱۔ محاورہ) خلط ملط کر دینا۔ اچھے بُرے کا ملا دینا۔
گجرا۔ (گج۔را) (ہ۔ا۔مث) پھولوں کا ہار۔ پھولوں کا زیور جو عورتیں کلائیوں میں پہنتی ہیں (۲) کلائی میں پہننے کا ایک قسم کا زیور (۳) ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔ مشروع۔
گجرا ہار۔ دُہرا گندھا ہوا پھولوں کا ہار (۲) گلے میں پہننے والا سونے کا خوبصورت ہار۔
گجری۔ (گج۔ری) (ہ۔ا۔مث) کلائی میں پہننے کی موٹی سی چوڑی۔

گجری ۔ (گُ ۔ جَ ۔ ری) (ہ ۔ ا ۔ مث) گوجری ۔ گوجر کی عورت ۔
گجری ۔ (گُ ۔ جَ ۔ ری) (ق ۔ ا ۔ مث) منڈی ۔ چوک ۔ بازار ۔
گجگجا ۔ (گِج ۔ گِ ۔ جا) (ہ ۔ صف) گیلا گیلا ۔ نم دار (۲) کچا ۔ نیم پختہ ۔
گجگجانا ۔ (گِج ۔ گِ ۔ جا ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) بیج کا پھلی میں آواز دینا (۲) بہت کار دبار ہونا ۔ (۳) اکٹھے ہونا (۴) کھٹر کنا (۵) کیڑوں کا رینگنا ۔ کلبلانا ۔
گجلجنا ۔ (گُج ۔ گَج ۔ نا) (ق ۔ مص) جگمگانا ۔
گجنی ۔ (گَج ۔ نی) (ہ ۔ ا ۔ مث) زمین ۔ ڈھیلا ۔ مٹی (۲) گاچنی ۔ ملتانی مٹی ۔
گجوا ۔ (گَج ۔ وا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) ناک کا میل جو اندر جم جاتا ہے ۔
گجھا ۔ (گُجھ ۔ جھا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) بہت سا مال ۔ دولت ۔ خزانہ (۲) ڈھیر ۔ انبار ۔
گجھا مارنا ، دبا بیٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) فریب سے کسی کی دولت حاصل کرنا ۔
گجھا ۔ (گُجھ ۔ جھا) (ہ ۔ صف) پوشیدہ ۔ مخفی ۔
گجھے اشارے ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) خفیہ اشارے ۔ رمز کی باتیں ۔
گجھی ۔ (گُجھ ۔ جھی) (ہ ۔ صف) گجھا کی تانیث ۔ اندرونی ۔ مخفی ۔
گجھی (چوٹ ، مار) ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) اندرونی صدمہ (۲) مخفی ضرب ۔ وہ چوٹ جس کا کوئی ظاہری نشان نہ ہو ۔ بھیتری مار ۔
گجھی گرمی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) ایسی گرمی جس میں حبس ہو ۔ مگر بظاہر گرمی معلوم نہ ہو ۔
گجئی ۔ (گَ ۔ جَ ۔ ای) (ہ ۔ ا ۔ مث) ایک برساتی کیڑا ۔ کن سلائی ۔
گجئی ۔ (گَ ۔ جَ ۔ ای) (ہ ۔ ا ۔ مذ) گیہوں اور جو باہم ملے ہوئے ۔ گوجی ۔
گجیا ۔ (گُج ۔ یا) (ہ ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کی مٹھائی (۲) کرن پھول (۳) ایک کیڑا جو کان میں گھس جاتا ہے ۔ کن سلائی ۔

گ ۔ چ

گچ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) چونا یا سیمنٹ کا مسالا جو اینٹوں کو جوڑنے یا پلاسٹر کرنے میں استعمال ہوتا ہے (۲) پکا فرش ۔ پکی چھت (۳) اوکھلی (۴) وہ آواز جو کیچڑ میں چلنے سے پیدا ہوتی ہے (۵) وہ آواز جو دھار دار آلے کے گوشت میں گھسنے سے ہوتی ہے (۶) (صف) بہت گاڑھا ۔
گچ کاری ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) چونے کا کام ۔
گچاگا ۔ (گَ ۔ چا ۔ گا) (ہ ۔ صف) نوعمر ۔ نوخیز ۔ نوجوان ۔
گچاپچ ۔ (گَ ۔ چا ۔ پَچ) (ہ ۔ ا ۔ مذ) کسی ملائم گوشت میں تلوار یا خنجر وغیرہ گھسنے کی آواز ۔
گچ پچ ۔ (گَچ ۔ پَچ) (ہ ۔ صف) فربہ ۔ موٹا (۲) بھرپور ۔ بھرا پڑا (۳) اژدہام بکثرت ۔ کھچا کھچ (۴) پاس پاس ۔
گچ پچیا ۔ (گَچ ۔ پَچ ۔ یا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) سات ستاروں کا گچھا ۔ عقد ثریا ۔ پروین ۔
گچھا ۔ (گُچھ ۔ چھا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) خوشہ ۔ اناج کی بالی (۲) جھرمٹ ۔ بھیڑ (۳) پھندنا (۴) لچھا ۔ تاگوں کا ڈھیر ۔
گچھے دار ۔ (ہ ۔ ا ۔ صف) وہ جس میں گچھے پڑے ہوئے ہوں ۔

گچھی ۔ (گُچھ ۔ چھی) (ہ ۔ ا ۔ مث) گچھا کی تانیث (۲) گیہوں اور جو ملا ہوا غلہ (صف) خمار آلود ۔
گچی ۔ (گُچ ۔ چی) (ہ ۔ ا ۔ مذ) چھوٹے منہ کا ننھا سا گڑھا جس میں بچے کوڑیوں سے کھیلتے ہیں ۔ گیند ڈالنے کا گڑھا ۔
گچی آنکھ ۔ چھوٹی آنکھ ۔
گچی پالا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) بچوں کا کھیل جس میں گڑھا کھود کر پھینکتے ہیں ۔

گ ۔ د

گد ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) زمین پر دے مارنے کی آواز ۔
گداگد ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) اوپر تلے یا پے در پے گرنے کی آواز (۲) لگاتار مارنے کی آواز ۔
گدا ۔ (گَ ۔ دا) (ف ۔ ا ۔ مذ) فقیر ۔ بھکاری ۔ منگتا ۔ جمع ۔ گدایاں ۔
گداگر ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) منگتا ۔ بھکاری ۔
گداگر تواضع کند خوئے اوست ۔ (ف ۔ مثل) تواضع کرنا فقیر کی عادت ہے ۔ تواضع اور انکساری کے موقع پر بولتے ہیں ۔
گداگری ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) بھیک مانگنے کا کام ۔ فقیری ۔
گداگری کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بھیک مانگنا ۔ ٹکڑے مانگنا ۔ بھکشا مانگنا ۔
گدّا ۔ (گَد ۔ دا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) جوار ، جو یا گیہوں کا خوشہ جو پک جانے کے قریب ہو (۲) توشک ۔ گدیلا ۔ روئی دار بستر (۳) حری کی پوٹلی (۴) ہاتھی کا چار جامہ (۵) قیاس (۶) فریب ۔ دھوکا ۔
گدّے بازی ۔ (ا ۔ محاورہ) عقل دوڑانا ۔ قیاس لڑانا ۔
گدّا ۔ (گِد ۔ دا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کی چلتی ہوئی لے کے گیت ۔
گدّا ۔ (گُد ۔ دا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) ٹہنا ۔ درخت کی موٹی شاخ ۔
گداختہ ۔ (ف ۔ صف) پگھلا ہوا ۔ گلا ہوا ۔
گداز ۔ (گُ ۔ داز) (ف ۔ ا ۔ مذ) نرمی ۔ ملائمت (۲) (صف) پگھلانے والا ۔ مرکبات میں مستعمل ہے ۔ جیسے دل گداز (۳) نرم ۔ ملائم ۔
گداز کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نرم کرنا ۔ پگھلانا ۔ ملائم کرنا ۔
گدازی ۔ (گُ ۔ دا ۔ زی) (ف ۔ ا ۔ مث) نرمی ۔ ملائمت ۔ پگھلن ۔
گداکا ۔ (گَ ۔ دا ۔ کا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) فربہ اندام اور سڈول جسم کا معشوق نوخیز محبوب ۔
گداگد ۔ (گَ ۔ دا ۔ گَد) (ہ ۔ ا ۔ مث) پے در پے گرنے کی آواز ۔
گدالا ۔ (گَ ۔ دا ۔ لا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) وہ بڑی کدال جس سے زمین کھودتے ہیں ۔
گدام ۔ (Godown) (دکا ۔ مورد) (انگ ۔ ا ۔ مذ) ذخیرہ رکھنے کی جگہ ۔
گدائی ۔ (گَ ۔ دا ۔ ای) (ف ۔ ا ۔ مث) فقیری ۔ گداگری ۔
گدائی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بھیک مانگنا ۔ فقیر بننا ۔ خیرات لینا ۔
گدایانہ ۔ (گَ ۔ دا ۔ یا ۔ نہ) (ف ۔ صف) فقیروں کی طرح ۔
گدبد ۔ (گَد ۔ بَد) (ہ ۔ ا ۔ مث) پے درپے گرنے کی آواز ۔ اوپر تلے گرنے کی آواز ۔

گدبدانا ۔ (ا۔ محاورہ) رنج و غم سے بول نہ سکنا (۲) خوش ہونا۔

گدر ۔ (گَدَ۔ دَر) (ہ۔ صف) ادھ پکا۔ نیم پختہ (۲) پھل جو پک جانے کے قریب ہو۔

گدرانا ۔ (گَدَ۔ را۔ نا) (ہ۔ مص) نیم پختہ ہونا۔ پھل کا پک جانے کے قریب پہنچنا (۲) جوانی کا آغاز ہونا۔ جوبن پر آنا۔

گدراہٹ ۔ (گَدَ۔ را۔ ہَٹ) (ہ۔ ا۔ مث) پھل کے پکنے کے قریب ہونے کی حالت۔

گدرایا ۔ (گَدَ۔ را۔ یا) (ہ۔ صف) آدھا کچا آدھا پکا۔ پکنے کے قریب۔

گدرایا ہوا بدن ۔ (ا۔ مذ) جوانی میں بھرا ہوا بدن۔ گوشت سے خوب بھرا ہوا جسم۔

گدڑی ۔ (گُد۔ ڑی) (ہ۔ ا۔ مث) فقیروں کا جبہ جس میں بہت سے پیوند لگے ہوئے ہوں۔ گودڑی۔ خرقہ (۲) وہ بازار جس میں ہر قسم کی پرانی چیزیں بکتی ہوں۔

گدڑی میں لعل، لال ۔ (ا۔ مثل) غریب گھرانے میں صاحب ہنر ہونا۔ نالائقوں میں لائق۔ وہ ہنرمند جو اپنے کمال پر پردہ ڈالے۔

گدڑیا ۔ (گُ۔ دڑ۔ یا) (ہ۔ ا۔ مث) گدڑی کی تصغیر۔ چھوٹی گدڑی (۲) وہ شخص جو گدڑی پہنے رہے (۳) پھٹے پرانے کپڑے پہننے والا (۴) خیمہ اور فرش کرایہ پر دینے والا۔

گدڑیا پیر، فقیر ۔ (ا۔ مذ) گدڑی پہننے والا فقیر۔

گدکا ۔ (گَدَ۔ کا) (ہ۔ ا۔ مذ) چمڑے کا مڑا ہوا ڈنڈا۔ گتکا۔

گدکڑا ۔ (گَدَ۔ کَ۔ ڑا) (ق۔ صف) گدلا۔ میلا۔

گدگدا ۔ (گُد۔ گُ۔ دا) (ہ۔ صف) نرم۔ ملائم۔ پلپلا۔

گدگدانا ۔ (گُد۔ گُ۔ دا۔ نا) (ہ۔ مص) انگلیوں سے جسم چھو کر ہنسانا (۲) اُبھارنا۔ بھڑکانا (۳) چھیڑنا۔ مذاق کرنا (۴) شوق بڑھانا۔ گھوڑے کے پیٹ کو پاؤں لگانا کہ جست و خیز میں آئے۔

گدگداہٹ ۔ (گُد۔ گُ۔ دا۔ ہٹ) (ہ۔ ا۔ مث) گدگدی کا اثر۔

گدگدایئے وہاں تک جہاں تک ہنسی نہ آئے ۔ (ا۔ مثل) دل لگی وہیں تک اچھی ہے جہاں تک ناگوار نہ گزرے۔

گدگدی ۔ (گُد۔ گُ۔ دی) (ہ۔ ا۔ مث) جسم کے انگلیوں سے چھونے کے باعث ہنسی کی کیفیت (۲) جوش۔ شوق۔ مستی۔

گدگدی کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) انگلیوں کو بدن سے لگا کر ہنسانا۔ چھیڑنا۔ گدگدانا۔

گدگدے ۔ (گُد۔ گُ۔ دے) (ہ۔ ا۔ مذ) اُبلی ہوئی جوار۔ گھنگھنیاں جو نرم اور ملائم ہو گئی ہوں۔

گدلا ۔ (گَدَ۔ لا) (ہ۔ صف) میلا۔ مکدّر۔ گاڑھا۔ غلیظ۔

گدلاپن ۔ (ا۔ مذ) میل۔ کدورت۔

گدلانا ۔ (گَدَ۔ لا۔ نا) (ہ۔ مص) رقیق شے کا مٹی ملنے کی وجہ سے میلا ہونا۔

گدما ۔ (گَد۔ ما) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا ملائم پشمدار کمبل۔

گدنا ۔ (گَدَ۔ نا) (ہ۔ مص) سوئی سے جسم کے کسی حصہ میں سُرمہ یا نیل بھرا جانا۔

گدنا۔ گدوانا ۔ بدن پر سوئی اور نیل وغیرہ سے بیل بوٹے بنوانا۔

گدوائی ۔ (گُد۔ وا۔ ای) (ہ۔ ا۔ مث) بدن پر بیل بوٹے گدوانے کی اُجرت۔

گدھ ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) چیل کی قسم کا ایک مردار خور پرندہ۔

گدھا ۔ (گَ۔ دھا) (ہ۔ ا۔ مذ) خر (صف) احمق۔ نادان۔ بیوقوف۔

گدھا برسات میں بھوکا مرے ۔ (ا۔ مثل) احمق اپنے خیالات سے آپ ہی مصیبت میں پڑتا ہے۔

گدھاپن ۔ (ا۔ مذ) بیوقوفی۔ نادانی۔ حماقت۔

گدھا پیٹے گھوڑا نہیں ہوتا ۔ (ا۔ مثل) بیوقوف کو ادب سکھانے سے عقل نہیں آتی۔

گدھا دھوئے سے بچھڑا نہیں ہوتا ۔ (ا۔ مثل) کمینہ اچھا لباس پہننے سے شریف نہیں بن سکتا۔ زیب و آرائش سے اندرونی خوبی پیدا نہیں ہو سکتی۔

گدھا کیا جانے زعفران کی قدر ۔ (ا۔ مثل) بیوقوف کسی جاہ و منصب کی قدر نہیں کر سکتا۔

گدھا گھوڑا ایک بھاؤ۔ گدھا گھوڑا ایک برابر ۔ (ا۔ مثل) بدتمیزی بے انصافی اور قدر ناشناسی کے موقع پر بولتے ہیں جب اچھی بری چیز کا نرخ ایک ہو۔

گدھا گیا دُم کی تلاش میں۔ کٹا آیا کان ۔ (ا۔ مثل) احمق اپنے نقصان کی تلافی کے لیے کوشش کرتا ہوا نقصان کر بیٹھا۔

گدھا مرے کمہار کا۔ دھوبن ستی ہو ۔ (ا۔ مثل) نقصان کسی کا ہو۔ جی کسی کا کڑھے۔

گدھوں بخار چڑھنا ۔ (ا۔ محاورہ) شدت سے بخار چڑھنا۔

گدھوں سے ہل چلیں تو بیل کیوں بسائیں ۔ (ا۔ مثل) اگر نادانوں سے ہنرمندوں کا کام نکلے تو ہنرمندوں کو کون پوچھے۔

گدھوں کے ہل پھرنا (چلنا) ۔ (ا۔ محاورہ) اُجڑ جانا۔ ویران ہو جانا۔

گدھی ۔ (ا۔ مث) مادہ خر (۲) (صف) بے وقوف احمق عورت۔

گدھی بھی جوانی میں بھلی لگتی ہے ۔ (ا۔ مثل) جوانی میں بدشکل بھی اچھا لگتا ہے۔

گدھے ۔ (ا۔ مذ) گدھا کی جمع۔

گدھے پر چڑھانا ۔ (ا۔ محاورہ) گدھے پر سوار کرنا۔ رُسوا کرنا۔ بدنام کرنا۔ تشہیر کرنا۔

گدھے پر کتابیں لادنا ۔ (ا۔ محاورہ) بے وقوف کو علم پڑھانا (۲) نالائق کو اعلیٰ انعام ملنا۔

گدھے کا کھایا پاپ میں نہ پُن میں ۔ (ا۔ مثل) جو شخص مستحق نہ ہو اُسے دینے کا عذاب نہ ثواب۔ بُرے لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا بیکار ہے۔

گدھے کا ماس کتے کے دانت ۔ (ا۔ مثل) گوشت خر دندانِ سگ کا ترجمہ۔ گدھے کے گوشت کو کتا ہی کھاتا ہے۔ جب دو بُرے آدمی آپس میں لڑیں تو کہتے ہیں۔

گدھے کا ہل چلنا (پھرنا) ۔ (ا۔ محاورہ) کسی جگہ کا برباد اور ویران کر دینا۔

گدھے کو آدمی بنانا۔ (ا۔ محاورہ) بیوقوف کو عقلمند بنانا۔
گدھے کو انگوری باغ۔ گدھے کو پوری حلوا۔ گدھے کو گلقند۔ (ا۔ مثل) احمق کو بڑا رتبہ۔ نالائق کو بڑا کام۔
گدھے کو باپ بنانا۔ (ا۔ محاورہ) کام نکالنے کے لیے بیوقوف کی منت خوشامد کرنا۔
گدھے کو حلوا کھلا کر لاتیں کھانا۔ (ا۔ محاورہ) بدوں کے ساتھ بھلائی کرکے دکھ اور تکلیف اٹھانا۔
گدھے کو گدھا کھجاتا ہے۔ (ا۔ مثل) احمق کو احمق ہی سراہتا ہے۔
گدھے کے سر سے سینگ جانا۔ (ا۔ مثل) کسی چیز کا کوئی نشان نہ ہونا۔ بالکل نہ ہونا۔
گدھے کے ہل چلانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی شہر یا جگہ کو اُجڑوانا۔ تباہ و برباد کروانا۔
گدھے کے منہ میں خشکا۔ (ا۔ مثل) نا اہل کو کوئی اچھی چیز دینے کے موقع پر کہتے ہیں۔
گدھے والا۔ (ا۔ مذ) (۱) وہ شخص جو کرایہ کے لیے گدھے رکھے (۲) وہ شخص جو گدھے پر چیزیں لادنے کا کام کرے۔
گدھیڑی۔ (گ۔ دھے۔ ڑی) (ہ۔ ا۔ مث) بے تمیز اور بے سلیقہ عورت۔ بھوہڑ عورت۔
گدھیلا۔ (گ۔ دھے۔ لا) (ہ۔ ا۔ مذ) وہ شخص جس کے پاس بہت گدھے ہوں۔
گدّی۔ (گد۔ دی) (ہ۔ ا۔ مث) تخت شاہی۔ مسند حکومت (۲) گدیلا مسند (۳) کاغذ یا کپڑے کی تہ۔
گدّی پر بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) مسند حکومت پر جلوہ گر ہونا (۲) کسی پیر یا بزرگ یا گرو کے بعد اس کا گدی نشین ہونا۔
گدّی سے اتارنا۔ (ا۔ محاورہ) حکومت سے معزول کرنا۔ تخت سے اُتارنا۔
گدّی نشین۔ (ف۔ صف) تخت نشین۔ وہ شخص جو حکومت کی گدی پر بیٹھے (۲) درویشوں پیروں اور فقیروں کا جانشین۔
گدّی نشینی۔ تخت نشینی (۲) پیر یا گرو وغیرہ کا جانشین۔
گدّی۔ (گد۔ دی) (ہ۔ ا۔ مث) سر کا پچھلا حصہ۔ گردن کا پچھلا حصہ (۲) ہتھیلی۔
گدّی سہانا۔ گدّی ناپنا۔ (ا۔ محاورہ) دھپ لگانا۔ گدی پر دھولیں جڑنا۔
گدّی سے زبان کھینچنا (نکالنا)۔ (ا۔ محاورہ) گردن کے پچھلے حصے کو چیر کر اس راستہ سے زبان نکال لینا (۲) سزائے موت دینا (۳) پُرانے زمانے کی ایک سزا۔
گدیلا۔ (گ۔ دے۔ لا) (ہ۔ ا۔ مذ) روئی کا گدا۔ توشک (۲) ہاتھی کے اوپر رکھنے کی گدی۔
گدیہ۔ (گد۔ یہ) (ف۔ ا۔ مذ) گدائی کرنا۔ بھیک مانگنا۔

گ۔ ڈ

گڈ۔ (ہ۔ ا۔ مث) گاڑی کا مخفف۔ گاڑی۔ چھکڑا (۲) (مذکر) دو دو آدمیوں یا چند آدمیوں کا اتفاق (۳) کاغذوں کا مجموعہ۔ ملے جلے کاغذ (۴) مجموعہ۔
گڈمڈ۔ گڈمڈ۔ (ہ۔ صف) ملا جلا۔ گڑبڑ۔
گڈمڈ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) ملا دینا۔ گڑبڑ کرنا۔
گڈمڈ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مخلوط ہونا۔ مل جل جانا۔
گڈ۔ (Good) (انگ۔ صف) اچھا۔ عمدہ۔ نفیس۔ خوب (۲) پارسا۔ نیک۔ شریف (۳) مفید۔
گڈ فرائی ڈے۔ (Good Friday) مسیحی عقیدے کے مطابق حضرت عیسٰی کے سُولی چڑھنے کا دن (۲) عیسائی تیوہار جو اپریل میں جمعہ کے دن منایا جاتا ہے۔
گڈ مارننگ (Good Morning) صبح کو سلام بمعنی صبح سلامتی سے گذرے۔
گڈا۔ (گڈ۔ ڈا) (ہ۔ ا۔ مذ) چھکڑا۔ بوجھ لادنے کی گاڑی۔
گڈا۔ (گڈ۔ ڈا) (ہ۔ ا۔ مذ) کپڑے کا بنا ہوا آدمی کا پتلا۔
گڈا بنانا۔ (ا۔ محاورہ) بدنام کرنا۔ رسوا کرنا۔ ذلیل کرنا۔
گڈے گڑیا کی شادی۔ (ہ۔ ا۔ مث) بچوں کا ایک کھیل ہے جس میں وہ کپڑے کے بنے ہوئے گڈے گڑیا کی شادی رچاتے ہیں (۲) معمولی کام۔
گڈریا۔ (گ۔ ڈر۔ یا) (ہ۔ ا۔ مذ) بھیڑ بکریاں چرانے والا۔ گوالا۔ مویشی چرانے والا چرواہا۔ راعی۔
گڈس۔ (Goods) (انگ۔ ا۔ مذ) مال۔ سامان۔ اسباب۔
گڈس آفس۔ (Goods Office) (انگ۔ ا۔ مذ) مال کا دفتر۔ مال گدام کا دفتر۔
گڈس ٹرین۔ (Goods Train) (انگ۔ ا۔ مث) مال گاڑی۔ وہ ریل گاڑی جس میں صرف سامان آتا جاتا ہے۔
گڈس کلرک۔ (Goods Clerk) (انگ۔ ا۔ مذ) مال گدام کا بابو۔ ریل کا بابو۔
گڈھ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) گڑھ۔ کوٹ۔ قلعہ۔ حصار۔
گڈھ جیتنا۔ (ا۔ محاورہ) گڑھ فتح کرنا۔ قلعہ فتح کرنا (۲) کوئی اہم کام کرنا۔ کسی مشکل یا مصیبت سے رہائی پانا۔
گڈھ کپتان۔ (ہ۔ ا۔ مذ) قلعہ کا افسر۔ قلعے کی مرمت کرانے والا افسر۔
گڈھا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) گڑھا۔
گڈھی۔ (گ۔ ڈھی) (ہ۔ ا۔ مث) گڑھی۔ چھوٹا قلعہ۔ کوٹ۔
گڈی۔ (گڈ۔ ڈی) (ہ۔ ا۔ مث) پولی۔ مٹھا۔ پنڈلی (۲) گاڑی۔ چھکڑا۔
گڈی۔ (گڈ۔ ڈی) (ہ۔ ا۔ مث) ہڈلیوں کا جوڑ (۲) ایک قسم کا پتنگ (۳) پرندے کے پر کی گرہ جو اسے اڑنے سے باز رکھنے کے لیے باندھ دیتے ہیں (۴) گڑیا۔

گ ۔ ر

گر ۔ (ف ۔ حرف شرط) اگر کا مخفف جب (صف) گار کا مخفف ۔ بنانے والا ۔ کرنے والا ۔ مرکبات میں استعمال ہوتا ہے ۔ کاریگر ، زرگر وغیرہ ۔

گر بدولت برسی مست نہ گردی مردی
بادہ نوشیدن و ہوشیار نشستن سہل است ۔ (ف ۔ مثل) شراب پی کر ہوشیار رہنا آسان ہے ۔ لیکن دولت مل جانے پر مست و متکبر نہ ہونا ۔ بڑے جیسی مرد کا کام ہے ۔ یعنی مرد وہ ہے جو دولت کے نشے میں مست نہ ہو ۔

گر بر سرِ من نشینی ، نازت بکشم کہ نازنینی ۔ (ف ۔ مثل) اگر تو میرے سر آنکھوں پر بیٹھے تو نخرے اٹھانے کو تیار ہوں کیونکہ تو میرا محبوب ہے اور میں تیرے ناز اٹھانا چاہتا ہوں ۔

گر جاں طلبی مضائقہ نیست ۔ زر طلبی سخن دریں است ۔ (ا ۔ مثل) اگر تو جان مانگے تو حاضر ہے ۔ لیکن اگر پیسے مانگے تو مشکل ہے ۔ بخیل کو روپیہ جان سے عزیز ہوتا ہے ۔

گرچہ ۔ (ف ۔ حرف شرط) اگرچہ کا مخفف ۔

گر ضرورت بود روا باشد ۔ (ف ۔ مثل) ضرورت کے وقت سب کچھ جائز ہے ۔

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف ۔ (ف ۔ مثل) نذر یا کسی تحفے کے پیش کرتے وقت کہا کرتے ہیں ۔ مطلب ۔ اگر یہ حقیر تحفہ قبول ہو جائے تو کیا ہی عزت اور بزرگی ہے ۔

گر نبودے چوب تر ۔ فرمان نہ بُردے گاؤ و خر ۔ (ف ۔ مثل) اگر گیلی لکڑی نہ ہو تو گائے اور گدھا حکم نہیں مانتے ۔ جب تک کسی کا ڈر نہ ہو کوئی کسی کی اطاعت نہیں کرتا ۔

گر ہمیں مکتب ، ہمیں مُلّا ، کارِ طفلاں تمام خواہد شد ۔ (ف ۔ مثل) جب بڑوں کا یہ حال ہو تو چھوٹوں کا خدا حافظ ۔

گُر ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) اصول ۔ قاعدہ ۔ کلیہ ۔ راز (۲) کسی کام کرنے کا خاص طریقہ کار یا قاعدہ ۔ انگریزی میں اُسے فارمولا (Formula) کہتے ہیں (۳) گرو کا مخفف ۔ مرشد ۔ رہنما ۔ استاد (۴) نکتہ ۔ باریکی ۔

گُر بھائی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) پیر بھائی ۔ ایک گورو کے چیلے (۲) ایک استاد کے شاگرد (۳) ہم جماعت ۔ ہم مکتب ۔

گُردوارہ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) گرو کے رہنے کا مکان (۲) سکھوں کی دھرم سالہ ۔

گُر گُر بدھیا ، سر سر گیان ۔ (ہ ۔ مثل) ہر گرو اور مرشد کا علم ذرا مختلف ہوتا ہے ۔ جیسے ہر سر میں عقل اور ذہانت مختلف ہوتی ہے ۔

گُرمکھی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) گورو کے منہ رکھ ، کی زبان یعنی پنجابی زبان ، سکھ پنجابی کو گورمکھی کہتے ہیں ، گورمکھی رسم الخط جو ناگری سے ملتا جلتا ہے ۔

گَرّا ۔ (گ ۔ را) (ہ ۔ صف) سرخی مائل ۔ لاکھی رنگ ۔

گِرا ۔ (گ ۔ را) (ہ ۔ صف) محتاج ۔ غریب ۔ ذلیل ۔

گرا پڑا ۔ (ہ ۔ صف) زمین پر گرا اور پڑا ہوا (۲) ذلیل ۔ خوار ۔

گرا پڑتا ۔ (ہ ۔ محاورہ) ٹوٹا پڑنا کسی چیز پر حد سے زیادہ رغبت کرنا ۔

گرا جانا ۔ (ہ ۔ محاورہ) کمزوری محسوس کرنا ۔ گھبرا جانا ۔

گرا کہ گرا ۔ (ہ ۔ صف) اب بہت جلد گرا چاہتا ہے ۔

گرا نہیں سنبھلتا ۔ (ہ ۔ مثل) ذلت پاکر پھر وقار حاصل نہیں ہوتا ۔

گرے پڑے کا سودا ۔ (ا ۔ مثل) وہ معاملہ جو خوشامد درآمد کرکے دبایا جاتا ہے ۔

گرے پڑے وقت کا ٹکڑا ۔ (ا ۔ محاورہ) وہ چیز جو مصیبت کے وقت کام آئے ۔

گراب ۔ (گ ۔ راب) (اُر ۔ ا ۔ مذ) کارتوس کے چھرّوں سے بڑی گولی ۔ بڑا چھرّا ۔

گراری ۔ (گ ۔ را ۔ ری) (ہ ۔ ا ۔ مث) دھاگا یا رسی بٹنے کا آلہ (۲) دھاگہ لپیٹنے کی ریل (۳) کوئیں کی چرخی (۴) مشینوں کا پرزہ جو پہیّے کی شکل کا ہوتا ہے ۔

گراز ۔ (گ ۔ راز) (ف ۔ ا ۔ مذ) نر سور (۲) شجاع ۔ بہادر ۔

گراس ۔ (گ ۔ راس) (ہ ۔ ا ۔ مذ) لقمہ ۔ نوالہ ۔

گراس ۔ (Grass) (گ ۔ رائس) (انگ ۔ ا ۔ مذ ۔ مث) ہری گھاس ۔

گراس کٹ گراس کٹر ۔ (Grass Cut) (Grass Cutter) گھسیارا ۔ گھاس کاٹنے والا ۔ سائیس ۔

گراف ۔ (Graph) (انگ ۔ ا ۔ مذ) خاکہ ۔ اعداد و شمار کا علامتی خاکہ ۔

گرام ۔ (گ ۔ رام) (س ۔ ا ۔ مذ) گاؤں ۔ موضع ۔ بستی ۔ (۲) راگ کے سُروں کا مجموعہ ۔

گرام ۔ (Gramme) ایک مکعب سنٹی میٹر مقطر پانی کا وزن جب کامل کثافت رکھتا ہو ۔ اور خلا میں تولا جائے ۔ وزن تقریباً ایک ماشہ ۔ اعشاری نظام کا ایک حصہ ۔ ہزار گرام یا ایک سیر آٹھ تولے کے برابر وزن ۔

گرامر ۔ (Grammar) (گ ۔ را ۔ مَر) (انگ ۔ ا ۔ مث) صرف و نحو ۔ زبان کی قواعد ۔

گراموفون ۔ (Gramophone) (گ ۔ را ۔ مُو ۔ فون) (انگ ۔ ا ۔ مذ) ایک آلہ جس کے ریکارڈ سے آواز نکلتی ہے ۔

گرامی ۔ (گ ۔ را ۔ می) (ف ۔ صف) بہت بزرگ ۔ مکرم ۔ معظم (۲) فارسی کے شاعر مولانا غلام قادر جالندھری کا تخلص ۔

گرامی منش ۔ (ف ۔ صف) گرامی قدر ۔ بزرگ طبیعت والا ۔

گرامی نامہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) بڑے کا خط ۔

گران ۔ (ق) گرہن ۔

گراں ۔ (گ ۔ راں) (ف ۔ صف) ثقیل ۔ وزنی ۔ بھاری ۔ بوجھل (۲) ہنگار (۳) ناگوار ۔ تکلیف دہ (۴) بیش قیمت ۔ انمول (۵) سخت ۔ درشت ۔ کڑا (۶) سست ۔ کاہل (۷) مشکل ۔ دشوار ۔

گراں بار ۔ (ف ۔ صف) بھاری بوجھ لدا ہوا (۲) باردار ۔ پھل لانے والا (۳) مالدار ۔

گراں باری ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) زیر باری ۔ پریشانی ۔

گراں بہا ۔ (ف ۔ صف) قیمتی ۔ بیش قیمت ۔

گراں بہ حکمت ارزاں بہ علّت ۔ (ف ۔ مثل) جو چیز بیش قیمت ہوتی ہے وہ اچھی ہوتی ہے اور جو چیز سستی ہوتی ہے اس میں کوئی نہ کوئی خرابی ہوا کرتی ہے ۔
گراں پایہ ۔ (ف ۔ صف) بڑا آدمی ۔ بڑے پائے کا شخص ۔ صاحب قدر و منزلت ۔
گراں جاں ۔ (ف ۔ صف) سخت جان والا ۔ یعنی ایسا شخص جسے زندگی دوبھر ہو ۔ سُست ۔ کاہل ۔
گراں خاطر ۔ (ف ۔ صف) دُوبھر ۔ اجیرن ۔ ناگوارِ طبع (۲) ناراض ۔ آزردہ رنجیدہ ۔ غمگین ۔
گراں خواب ۔ (ف ۔ صف) وہ شخص جو بہت سوئے ۔ دیر تک سوتا رہے (۲) غافل ۔
گراں خوابی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) غفلت ۔ کاہلی ۔
گراں سر ۔ (ف ۔ صف) متکبر ۔ مغرور ۔
گراں سرشت ۔ (ف ۔ صف) صاحبِ وقار (۲) مغرور ۔ متکبر ۔
گراں سنج ۔ (ف ۔ صف) وزنی ۔ بیش قیمت ۔
گراں قدر ۔ (ف ۔ صف) عالی مرتبہ ۔ صاحبِ اعزاز ۔
گراں کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مہنگا کرنا ۔ بھاؤ چڑھانا ۔
گراں گزرنا ۔ (ف ۔ صف) ناگوار ہونا ۔ بُرا لگنا ۔ دُوبھر ہونا ۔ ناپسند خاطر ہونا ۔
گراں گوش ۔ (ف ۔ صف) بہرا ۔ جو اُونچا سُنے ۔
گراں گیر ۔ (ف ۔ صف) سخت گیر ۔ جابر ۔
گراں مایگی ۔ (ف ۔ صف) بزرگی ۔ سرداری (۲) دولت مندی ۔
گراں مایہ ۔ (ف ۔ صف) نفیس ۔ قیمتی (۲) بڑا آدمی جو صاحبِ قدر و منزلت ہو ۔
گراں ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) دُوبھر ہونا (۲) بھاری ہونا (۳) مہنگا ہونا ۔ بھاؤ چڑھنا ۔
گرانا ۔ (گِ ۔ را ۔ نا) (ہ ۔ مص) نیچے ڈالنا ۔ پھینکنا (۲) ڈھانا ۔ مسمار کرنا ۔ (۳) دے مارنا ۔ ٹپکنا (۴) درجہ توڑنا ۔ مرتبہ گھٹانا (۵) قیمت کم کرنا (۶) نڈھال کرنا ۔
گرانٹ ۔ (Grant) (انگ ۔ ا ۔ مث) منظوری ۔ مالی اعانت ۔
گرانٹ اِن ایڈ ۔ (انگ ۔ ا ۔ مث) مالی امداد جو حکومت رفاہ عامہ کے اداروں کو دیتی ہے ۔
گرانڈ جیوری ۔ (Grand Jury) (گِ ۔ رانڈ ۔ ج ۔ یُو ۔ ری) (انگ ۔ ا ۔ مث) وہ عدالت جس میں بارہ سے کم اور تیئس سے زیادہ پنچ نہ ہوں ۔
گرانی ۔ (گِ ۔ را ۔ نی) (ہ ۔ ا ۔ مث) مہنگا پن ۔ بھاؤ کی تیزی (۲) توڑ ۔ کمی قلت (۳) قحط ۔ کال ۔ خشک سالی (۴) بدہضمی ۔ بوجھ ۔
گرانیِ خاطر (طبع) ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) بیزاری ۔ طبیعت کی ناگواری ۔
گرائی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) گیرائی کا مخفف ۔ پکڑ ۔ گرفتاری ۔ محکمہ ٹھگی ۔
گراہ ۔ (گ ۔ راہ) (ہ ۔ ا ۔ مذ) مگرمچھ ۔ نہنگ ۔ گھڑیال ۔
گراؤنڈ ۔ (Ground) (گ ۔ را ۔ ؤ ۔ نڈ) (انگ ۔ ا ۔ مث) زمین (۲) میدان ۔

گَرَب ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) گمان ۔ غرور ۔ گھمنڈ ۔ تکبر ۔
گُربز ۔ گُربُز ۔ (گُر ۔ بُز ۔ گُر ۔ بِز) (ف ۔ صف) مکار ۔ حیلہ گر ۔ دغاباز ۔
گُربزی ۔ گُربُزی ۔ (گُر ۔ بُ ۔ زی ۔ گُر ۔ بِ ۔ زی) (ف ۔ ا ۔ مث) مکاری ۔ فریب ۔ دھوکا ۔
گُربہ ۔ (گُر ۔ بَہ) (ف ۔ ا ۔ مث) بلّی ۔
گربہ چشم ۔ (ف ۔ صف) بلّی کی سی آنکھوں والا ۔ نیلی آنکھوں والا ۔
گربہ کشتن روزِ اوّل ۔ (ف ۔ مثل) رعب پہلے ہی دن بیٹھتا ہے ۔
گربۂ مسکین ۔ (ف ۔ صف) ایسا شخص جو دیکھنے میں غریب ہو لیکن اعمال میں شریر ہو ۔
گربۂ مسکین اگر پر داشتے ۔ تخمِ گنجشک از جہاں برداشتے ۔ (ف ۔ مثل) خدا اگر ظالموں کو اور موقع دیتا تو وہ اس سے بھی زیادہ ظلم کرتے ۔ (معنی) مسکین بلّی کے اگر پر ہوتے تو وہ دنیا سے چڑیوں کا بیج ختم کر دیتی ۔
گربھ ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) حمل (۲) کچا بچہ ۔ جنین (۳) گمان ۔ غرور ۔ تکبر ۔
گربھ استھان ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) رحم ۔ بچہ دان ۔
گربھ پات ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) اسقاطِ حمل ۔ حمل گرنا ۔
گِرَر ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) گھوڑے کے گلے کی خراش جو مہلک مرض ہے ۔
گر پڑ کر ۔ (ہ ۔ تابع فعل) جوں توں کر کے ۔ بہت مشکل سے (۲) مصیبت اٹھا کر (۳) گر کر کے ۔ منت سماجت کر کے ۔
گر پڑ کے ۔ (ہ ۔ تابع فعل) منت و سماجت کر کے (۲) بہزار ذلّت و رسوائی ۔
گر پڑ کے ملنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بے وقعتی سے ملنا ۔
گر پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (گر ۔ پڑ ۔ نا) زمین پر آپڑنا ۔ بلندی سے پستی پر آنا ۔ نیچے آرہنا (۲) دیوار یا مکان کا بیٹھ جانا (۳) نہایت کمزور سا در نحیف ہو جانا (۴) تباہ و برباد ہو جانا ۔
گِرتی ۔ (ق ۔ ا ۔ مث) باعصمت ۔ شرمیلی عورت ۔
گر جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) نیچے گرنا (۲) بچھڑ جانا (۳) تلف ہونا ۔ برباد ہونا ۔ (۴) غریب ہونا ۔
گر کر ۔ (ا ۔ تابع فعل) اصل مقام سے نیچے ہو کر ۔ اصل قیمت سے کم کر کے ۔
گرج ۔ (گَ ۔ رَج) (ہ ۔ ا ۔ مث) وہ آواز جو بادلوں سے پیدا ہو ۔ کڑک ۔ بادل یا بجلی کی آواز (۲) شیر کی دھاڑ (۳) ہاتھی کی چنگھاڑ (۴) چیخ ۔ زور کی آواز (۵) گرجنا کا امر ۔
گرج کر بولنا ۔ (ا ۔ محاورہ) چیخ کر بولنا ۔ کڑاکے کی آواز نکالنا ۔
گرجا ۔ (گَر ۔ جا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) وہ موتی جس میں بال پڑا ہوا ہو ۔
گرجا ۔ (گِر ۔ جا) (پر ۔ ا ۔ مذ) کلیسا ۔ عیسائیوں کا عبادت خانہ ۔
گرجات ۔ (گَر ۔ جات) (ق) گرج ۔
گرجتے ہیں سو برستے نہیں ۔ (ا ۔ مثل) زبانی شیخی بگھارنے والوں سے کچھ نہیں ہوتا ۔ شیخی باندوں کی باتیں ہی باتیں ہوا کرتی ہیں ۔
گرجنا ۔ (گَ ۔ رَج ۔ نا) (ہ ۔ مص) غصہ میں چیخنا ۔ چلا کر بولنا ۔ شور مچانا ۔ کڑکنا ۔ (۲) شیر کا دھاڑنا ۔ ہاتھی کا چنگھاڑنا ۔

گرُج ۔گَ۔رُج۔گرُج) (س۔ا۔ مث) ایک گھاس جو بیل کی طرح پھیلتی ہے۔
گرد ۔ (ف۔ا۔ مث) غبار۔ راکھ۔ دھول (۲) بے حقیقت۔ ناچیز (صف) پھرنے والا۔ چکر کھانے والا۔ سفر کرنے والا۔ مرکبات میں استعمال ہوتا ہے۔ آوارہ گرد۔ جہاں گرد وغیرہ۔
گرد آفتاب ۔ (ف۔ا۔ مث) ذرے جو سورج کی کرنوں میں چمکتے ہیں۔
گرد آلودہ ۔ (ف۔صف) مٹی میں ملا ہوا۔ غبار آلود۔ وہ چیز جس پر گرد جمی ہوئی ہو۔
گرد اُٹھنا ۔ (ا۔ محاورہ) ہوا کے زور سے غبار کا زمین سے بلند ہونا۔
گرد اُڑانا ۔ (ا۔ محاورہ) غبار اڑانا۔ خاک کرنا (۲) تباہ کرنا۔ برباد کرنا۔
گرد باد ۔ (ف۔ا۔ مث) بگولا۔ پھرنے والی ہوا۔ ہوا جس میں غبار ملا ہوا ہو۔
گرد بیٹھنا ۔ (ا۔ محاورہ) غبار کا تہ نشین ہونا۔ غبار کا نیچے جم جانا (۲) میل جمنا (۳) آندھی کا کم ہونا۔
گرد پڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) غبار کا اُڑ کر کسی کے جسم یا کپڑوں وغیرہ پر پڑنا۔
گرد پوش ۔ (ف۔صف) وہ کاغذ جو کتاب کو میلا ہونے سے بچاتا ہے۔
گرد پونچھنا ۔ (ا۔ محاورہ) دھول صاف کرنا۔
گرد جمنا ۔ (ا۔ محاورہ) غبار کا ایک جگہ بیٹھ جانا۔
گرد جھاڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) دھول صاف کرنا (۲) مارنا۔ سزا دینا۔
گرد کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) بے نور کرنا۔ ماند کرنا۔ مات کرنا۔ ہرانا (۲) کپڑے میلے کرنا۔
گرد کو نہ پہنچنا ۔ (ا۔ محاورہ) پیچھے رہ جانا۔ برابری نہ کر سکنا۔ عاجز رہنا۔
گرد نامہ ۔ (ف۔ا۔ مذ) وہ مربع کاغذ کا ٹکڑا جس پر دعائیں لکھ کر گھر کے ستون میں یا کسی درخت کے گرد باندھتے ہیں۔ تاکہ بھاگا ہوا آدمی واپس آجائے۔
گرد و پیش ۔ اِرد گرد۔ آس پاس۔ قریب۔
گرد و غبار ۔ (ف۔ا۔ مذ) مٹی اور دھول۔ خاک اور دھول۔
گرد ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) مات ہونا۔ خاک ہونا۔ بے اثر ہونا (۲) بے رونق ہونا (۳) شرمندہ ہونا
گرد ہے ۔ (ا۔ محاورہ) ہیچ ہے۔ بے حقیقت ہے۔ کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔
گِرد ۔ (ف۔صف) آس پاس۔ نواح (۲) مدوّر۔ گول (۳) حلقہ۔ گھیرا (۴) پیچھے۔
گرد بالش ۔ (ف۔ا۔ مث) وہ گول اور چھوٹا تکیہ جو سوتے وقت رخساروں کے نیچے رکھا جائے۔
گرد پھرنا ۔ (ا۔ محاورہ) طواف کرنا۔ صدقے ہونا۔
گرد گھما ۔ (ا۔صف) آوارہ گرد (۲) مفلس تماش بین۔
گرد نما ۔ وہ آلہ جس کے ذریعے سمت معلوم کی جائے۔ (Periscope)
گرد و پیش ۔ **گرد و نواح** ۔ (ف۔ا۔ مذ) آس پاس کا علاقہ۔ قرب و جوار۔
گرد ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) پیچھے پڑنا۔ درپے ہونا۔
گُرد ۔ (ف۔صف) بہادر شخص۔ پہلوان۔ طاقتور۔ جمع۔ گُرداں۔
گُردا ۔ (گُر۔دا) (ا۔ا۔ مذ) گرد۔ دھول۔ غبار۔

گرداب ۔ (گر۔داب) (ف۔ا۔ مذ) بھنور۔ پانی کا چکر۔ گھمن گھیری۔
گرداگرد ۔ (گر۔دا۔گرد) (ف۔ تابع فعل) چاروں طرف۔ ارد گرد۔
گرداں ۔ (گر۔داں) (ف۔صف) پھرنے والا۔ دوّار (۲) الٹا ہوا۔ پلٹا ہوا۔
گردان ۔ (گر۔دان) (ف۔ا۔ مث) پھیر۔ اُلٹ (۲) ترتیب کے مطابق صیغوں کا دہرانا۔
گردان کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) صیغوں کو بالترتیب زمانہ اور وحدت و جمع وغیرہ کے لحاظ سے پڑھنا۔
گرداننا ۔ (گر۔دان۔نا) (ا۔ مص) کسی مصدر کے تمام صیغوں کو کہنا (۲) دُہرانا دور کرنا (۳) ماننا۔ تسلیم کرنا۔
گردانی ۔ (گر۔دا۔نی) (ا۔ا۔ مث) چادر یا دوپٹہ جو عورتیں نماز پڑھتے وقت خاص طریقے سے اوڑھتی ہیں۔
گرداور ۔ (گر۔دا۔ور) (ف۔ا۔ مذ) پٹواریوں کے حلقہ یا چنگی کے علاقے کا افسر۔ گشت کرنے والا عہدے دار۔
گرداوری ۔ (گر۔دا۔ور۔ی) (ف۔ا۔ مث) گرداور کا عہدہ (۲) دورہ گشت (۳) نگرانی۔ نگہبانی۔ گشت کرنے کا حلقہ یا علاقہ۔ محکمہ مال کے کسی عہدیدار کا فصلوں کے اندراج کے لیے گشت۔
گردش ۔ (گر۔دش) (ف۔ا۔ مث) چکر۔ دور۔ پھیر (۲) انقلاب۔ تغیر (۳) ادبار۔ بدنصیبی۔ بداقبالی (۴) سختی۔ مصیبت۔ آفت۔
گردش آسمان (ایام) ۔ **بخت فلک** ۔ (ف۔ا۔ مث) دنوں کی گردش بدنصیبی۔
گردش چشم ۔ (ف۔ا۔ مث) آنکھوں کی حرکت۔ توجہ سے دیکھنا۔
گردش دوراں (زمانہ) ۔ (ف۔ا۔ مث) زمانے کا چکر۔
گردش زدہ ۔ (ف۔ا۔ صف) مصیبت کا مارا۔
گردش زمین ۔ (ف۔ا۔ مث) زمین کی دو گردشیں ہیں۔ ایک محوری جس میں زمین اپنے محور کے گرد ۲۴ گھنٹے میں اپنا پورا چکر لگاتی ہے۔ جس سے دن رات بنتے ہیں۔ دوسری دوری گردش جس میں زمین ۳۶۵ دن ۵ گھنٹے ۴۹ منٹ اور بارہ سیکنڈ میں سورج کے گرد اپنا ایک چکر پورا کرتی ہے۔ جس سے مختلف موسم ظہور میں آتے ہیں۔ اس پورے چکر کو ایک سال کہتے ہیں جسے شمسی سال کہا جاتا ہے۔
گردش کرنا، کھانا ۔ (ا۔ محاورہ) گھومنا۔ چکر کھانا۔ پھرنا۔ مصیبت میں مبتلا ہونا۔
گردش لیل و نہار ۔ (ف۔ع۔ا۔ مث) دن رات کا چکر۔ آفت۔ مصیبت۔
گردش میں آنا (ہونا) ۔ (ا۔ محاورہ) چکر میں آنا۔ مصیبت یا بپتا میں پھنسنا۔
گردگاں ۔ (گر۔د۔گاں) (ف۔ا۔ مذ) اخروٹ۔
گردن ۔ (گر۔دن) (ف۔ا۔ مث) گلا۔ گلو (۲) صراحی کا اُوپر کا حصہ جہاں سے خم شروع ہوتا ہے۔
گردن اُڑانا (اُڑا دینا) ۔ قتل کرنا۔ گردن کاٹنا۔ سر قلم کرنا۔ سر اُڑانا۔
گردن اکڑ جانا ۔ (ا۔ محاورہ) گردن اینٹھ جانا۔ تھک جانا۔ گردن کے پٹھوں کا سخت ہو جانا۔
گردن اینٹھی رہنا ۔ (ا۔ محاورہ) خفا رہنا۔ اکڑا اور کھنچا رہنا۔

گردن بند ۔(ف۔ا۔ مذ) ایک زیور کا نام۔

گردن پر احسان ہونا ۔(ا۔ محاورہ) بارِ احسان سے سر جھکا ہونا۔

گردن پر بوجھ رہنا ۔(ا۔ محاورہ) عذاب سر پر رہنا (۲) احسان مند ہونا (۳) ناگوار ہونا (۴) سرگردانی کا موجب ہونا۔

گردن پر بوجھ لینا ۔(ا۔ محاورہ) اپنے سر ذمہ داری لینا۔ ممنونِ احسان ہونا۔

گردن پر بوجھ ہونا ۔(ا۔ محاورہ) بارِ احسان میں رہنا (۲) گناہوں کے عذاب کا سر پر ہونا (۳) ناگوارِ خاطر ہونا (۴) گراں بار ہونا۔

گردن پر جُوا رکھنا ۔(ا۔ محاورہ) بوجھ اٹھانا (۲) کوئی بھاری کام ذمے لینا۔

گردن پر چھری پھیرنا ۔(ا۔ محاورہ) ذبح کرنا (۲) صریح ظلم کرنا۔

گردن پر چھری چلنا ۔(ا۔ محاورہ) ذبح کیا جانا (۲) حق تلفی ہونا۔ بہت ظلم ہونا۔

گردن پر حق رہنا ۔(ا۔ محاورہ) کسی کے ذمے کسی کا حق رہنا۔

گردن پر خط کھینچنا ۔(ا۔ محاورہ) قتل کرنے کے لیے جلّاد کا قتل سے پہلے گردن پر نشان لگانا تاکہ تلوار نشان پر لگے۔

گردن پر خنجر چلانا ۔(ا۔ محاورہ) بہت ظلم کرنا۔

گردن پر خون رہنا ۔(ا۔ محاورہ) کسی کے قتل کا وبال گردن پر رہنا۔

گردن پر خون ہونا ۔(ا۔ محاورہ) کسی کے قتل کا عذاب یا گناہ سر پر ہونا۔ قتل کے گناہ کا مجرم اور خون کا ذمہ دار ہونا۔

گردن پر خون سوار ہونا ۔(ا۔ محاورہ) خونی کا اپنی زندگی سے ہاتھ دھو کر کسی کے پیچھے پڑنا۔

گردن پر خون لینا ۔(ا۔ محاورہ) قتل کی ذمہ داری اپنے اوپر لینا۔

گردن پر سوار ہونا ۔(ا۔ محاورہ) کسی کی گردن پر چڑھنا (۲) سخت تقاضا کرنا۔ کسی بات یا کام کے لیے ازحد تنگ اور مجبور کرنا۔

گردن پر وبال ہونا ۔(ا۔ محاورہ) کسی کے ذمے عذاب ہونا (۲) کسی گناہ کا بوجھ جب تک کفارہ ادا نہ ہو، ہونا۔

گردن پکڑ کر نکال دینا ۔(ا۔ محاورہ) بے عزّت کر کے نکال دینا۔ گردن میں ہاتھ ڈال کر نکال دینا۔

گردن پھنسانا ۔(ا۔ محاورہ) گردن کو پھندے میں ڈالنا (۲) اپنے آپ کو پھندے میں پھنسانا (۳) ضامن ہونا۔ ذمہ داری لینا۔

گردن پھنسنا ۔(ا۔ محاورہ) بلا میں گرفتار ہو جانا۔ خطرے میں پڑنا۔

گردن پھیرنا ۔(ا۔ محاورہ) منحرف ہونا۔ سرکشی کرنا۔ حکم نہ ماننا۔

گردن توڑ بخار ۔(ا۔ محاورہ) ایک خطرناک بخار جس میں گردن اکڑ جاتی ہے۔

گردن توڑنا ۔(ا۔ محاورہ) کسی کو مارنا پیٹنا۔ سزا دینا۔ مغلوب کرنا۔

گردن جُھکا کر چلنا ۔(ا۔ محاورہ) انکساری کرنا۔

گردن جُھکانا ۔(ا۔ محاورہ) گردن نیچے کرنا۔ بوجھ کے مارے گردن خم کرنا (۲) تسلیم بجا لانا۔ ادب سے سلام کرنا (۳) اطاعت کرنا۔ متابعت کرنا (۴) شرمندہ ہونا۔ احسان مند ہونا (۵) عاجزی کرنا۔

گردن جُھکنا ۔(ا۔ محاورہ) گردن نیچی ہونا (۲) سلام کے لیے جھکنا (۳) زیرِ بارِ احسان ہونا (۴) شرمندہ ہونا (۵) مطیع ہونا (۶) عاجزی ظاہر کرنا۔

گردن چُھڑانا ۔(ا۔ محاورہ) مصیبت سے نجات دلانا۔ آزاد کرانا۔

گردن دبانا ۔(ا۔ محاورہ) مغلوب کرنا۔ قابو کرنا۔

گردن دبی ہونا ۔(ا۔ محاورہ) ممنونِ احسان ہونا۔

گردن ڈالنا ۔(ا۔ محاورہ) گردن نیچی کرنا (۲) شرمندگی سے یا عاجزی سے گردن جھکا دینا۔

گردن ڈھلکنا۔ گردن ڈھلنا ۔(ا۔ محاورہ) گردن کا لوٹ جانا۔ منکا ڈھلنا (۲) مرنے کے قریب ہونا۔

گردن زدنی ۔(ا۔ مث) کشتنی۔ واجب القتل۔ قتل کیے جانے کا سزاوار۔ مار ڈالنے کے قابل۔

گردن زن ۔(ا۔ مذ) جلّاد۔

گردن سے جُوا اُتارنا ۔(ا۔ محاورہ) آزاد ہونا۔ اطاعت اور فرمانبرداری سے نجات پانا۔

گردن سیدھی ہونا ۔(ا۔ محاورہ) مغرور ہونا۔

گردن فراز ۔(ف۔ صف) سرکش۔ متکبّر۔ باغی۔

گردن کا بوجھ اُتارنا ۔(ا۔ محاورہ) ذمہ داری سے سبکدوش ہونا۔

گردن کاٹنا ۔(ا۔ محاورہ) گردن سے سر جُدا کرنا۔ قتل کرنا (۲) حق تلفی کرنا۔ بہت ظلم ڈھانا۔

گردن کا ڈورا ۔(ا۔ مذ) وہ سیاہ ڈورا جو نظرِ بد کے خیال سے گلے میں پہنتے ہیں (۲) ایک خاص اندازِ معشوقانہ سے گردن کی لچک۔

گردن کا منکا (مہرہ) ۔(ا۔ مذ) پشت کی وہ ہڈی جہاں سے گردن شروع ہوتی ہے۔

گردن کا منکا ڈھلکنا (ڈھلنا) ۔(ا۔ محاورہ) گردن کی پچھلی ہڈی کا نیچے لٹک جانا (۲) مرنے لگنا۔

گردن کٹنا ۔(ا۔ محاورہ) گلا کٹنا۔ مر جانا۔ قتل ہونا۔ حلال ہونا (۲) تباہ ہونا۔ برباد ہونا۔ زبردستی مال لیا جانا۔

گردن کش ۔(ف۔ صف) منحرف۔ باغی۔ متکبّر۔

گردن کشی ۔(ف۔ا۔ مث) بغاوت۔ نافرمانی (۲) غرور۔ تکبّر (۳) شرارت۔ شوخی۔

گردن مارنا ۔(ا۔ محاورہ) قتل کرنا۔ ہلاک کرنا (۲) تکلیف دینا۔ نقصان پہنچانا۔

گردن مارو اور گریبان میں مُنہ ڈالو ۔(ا۔ مثل) نقصان کر کے چاپلوسی کرو۔ بظاہر نیک بن کر لوگوں کو ٹھگو۔

گردن مروانا ۔(ا۔ محاورہ) قتل کروانا۔ ہلاک کروانا۔

گردن مروڑنا ۔(ا۔ مص) گلا گھونٹنا (۲) کسی جانور کو بغیر ذبح کیے گلا گھونٹ کر مارنا۔

گردن مینا ۔(ا۔ مث) صراحی کی گردن۔ صراحی کا اوپر کا پتلا حصہ۔

گردن میں تسبیح ڈالنا ۔(ا۔ محاورہ) زہد و تقویٰ اختیار کرنا۔

گردن میں ہاتھ دے کر نکالنا ۔(ا۔ محاورہ) نہایت بے عزّتی سے نکال دینا۔

گردن میں ہاتھ دینا۔(۱۔محاورہ) نکالنے کے لیے گردن پکڑنا (۲) تیار کرنا۔ محبت کرنا۔
گردن ناپنا۔(۱۔محاورہ) درزی کا گردن کی پیمائش کرنا (۲) گردن پکڑ کے نکال دینا (۳) مار ڈالنا۔
گردن نیچی ڈالنا۔(۱۔محاورہ) شرم سے گردن جھکا لینا۔
گردن نیچی ہونا۔(۱۔محاورہ) گردن جھکنا (۲) شرمندہ ہونا (۳) غرور ٹوٹتے جانا۔
گردن نہ اُٹھانا۔(۱۔محاورہ) شرمندگی سے آنکھ سامنے نہ کرنا۔ اُف نہ کرنا۔ دم نہ مارنا (۲) انکار نہ کرنا۔
گردن وہاں ماریے جہاں پانی نہ ہو۔(۱۔مثل) بہت بُرے کے متعلق کہا جاتا ہے۔
گردن ہلانا۔(۱۔محاورہ) انکار کرنا۔ مکرنا (۲) اقرار کرنا۔
گردن ہلنے لگنا۔(۱۔محاورہ) بڑھاپے کے باعث گردن میں رعشہ ہو جانا۔ بہت بوڑھا ہو جانا۔
گردنا۔(گر۔دَ۔نا) (اُر۔ا۔مذ) موٹی گردن (۲) دھول دھپا۔
گردنی۔(گر۔دَ۔نی) (ف۔ا۔مث) گھوڑے پر ڈالنے کا کپڑا جو گردن سے لے کر ٹھوں تک ہوتا ہے (۲) کشتی کا ایک داؤ۔
گردنی دینا۔(۱۔محاورہ) گردن میں ہاتھ دے کر نکال دینا۔ گردن پر چانٹا لگانا۔
گردنی مارنا۔(۱۔محاورہ) گردن پر ہاتھ مارنا۔
گردُوں۔(گر۔دُوں) (ف۔ا۔مذ) آسمان۔ چرخ (۲) رتھ۔ بہلی (۳) گاڑی۔ چھکڑا (۴) گھومنے والا۔
گردُوں اقتدار۔(ف۔ا۔صف) صاحب منزلت۔ صاحب قدرت۔ زبردست۔
گردُوں پر دماغ ہونا۔(۱۔محاورہ) آسمان پر دماغ ہونا۔ بہت متکبر ہونا۔
گردُوں پر کلاہ پھینکنا۔(۱۔محاورہ) ٹوپی اُچھالنا۔ خوشی سے اترانا۔ فخر کرنا۔
گردُوں پناہ۔(۱۔صف) بادشاہ کی صفت کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔
گردُوں تمکیں۔(ف۔صف) عزت یا طاقت میں آسمان کے برابر۔
گردُوں پر تھوکے اسی پر پڑے۔(۱۔مثل) آسمان پر تھوکا اپنے منہ پر آتا ہے۔
گردُوں رکاب (سرِیر)۔(ف۔صف) بادشاہ۔
گردُوں سرشت۔(ف۔صف) مغرور۔ متکبر (۲) باوقار (۳) ناموافق۔
گردُونِ گرداں۔(ف۔ا۔مذ) پھرنے والا آسمان۔
گردُوں وقار۔(ف۔ع۔صف) بڑے اختیار یا مرتبے والا۔
گردُوں ہمت۔(ف۔ع۔صف) بلند ہمت۔
گردہ۔(گر۔دَہ) (ف۔ا۔مذ) خاکہ (۲) مصوروں کے استعمال کا سفوف۔
گِردہ۔(گِر۔دَہ) (ف۔ا۔مذ) دائرہ۔ حلقہ۔ کنڈلی (۲) احاطہ (۳) ایک قسم کی خمیری روٹی (۴) چھوٹا گول تکیہ۔
گُردہ۔(گُر۔دَہ) (ف۔ا۔مذ) انسان یا حیوان کا ایک اندرونی عضو جس میں پیشاب چھنتا ہے (۲) جرأت۔ حوصلہ۔ دلیری (۳) ایک قسم کی چھوٹی توپ۔
گردہ ہونا۔(۱۔محاورہ) حوصلہ ہونا۔ دلیری ہونا۔ جرأت ہونا۔
گردھر۔(س۔صف) حریص۔ لالچی۔
گردی۔(ف۔ا۔مث) مرکبات میں مستعمل ہوتا ہے۔ بدبختی۔ بدنصیبی جیسے بادشاہ گردی۔
گردیدہ۔(ف۔صف) پھرا ہوا۔ مڑا ہوا (۲) بدلا ہوا (۳) ناراض۔
گرڑ۔(گَ۔رَڑ) (ہ۔ا۔مذ) گدھے کی طرح کا ایک جانور (۲) نیل کنٹھ۔
گرز۔(ف۔ا۔مذ) ایک ہتھیار جو اوپر سے گول موٹا اور نیچے سے پتلا ہوتا ہے۔
گرز بردار۔(ف۔صف) گرز اٹھانے والا۔
گرزِ گاؤسر۔(ف۔ا۔مذ) فریدوں بادشاہ کے گرز کا نام (۲) گرز جس کی شکل گائے کے سر کی ہو۔
گرز مار۔(۱۔مذ) فقیروں کا ایک فرقہ جو گرز لیے پھرتا ہے اگر کوئی خیرات نہ دے تو اپنے آپ کو زخمی کر لیتا ہے۔
گُرس (Gross) (گُ۔رَس) (انگ۔ا۔مذ) بارہ درجن۔ ۱۴۴ عدد۔
گُرسل۔(گُر۔سل) (ہ۔ا۔مث) مینا کی قسم کی زرد چونچ والا پرندہ۔
گُرسنگی۔(گُر۔سَ۔نَ۔گی) (ف۔ا۔مث) بھوک۔ اشتہا۔
گُرسنہ۔(گُر۔سَ۔نہ) (ف۔صف) بھوکا۔
گُرسنہ چشم۔(ف۔صف) بخیل۔ کمینہ۔ لالچی۔
گُرسنہ چشمی۔(ف۔ا۔مث) حرص۔ گدائی۔
گُرسی۔(گُر۔سی) (ق۔ا۔مث) کھٹولا۔ جھونپڑا۔ چھپر۔
گرفت۔(گَ۔رِفت) (ف۔ا۔مث) پکڑ (۲) دستہ۔ قبضہ (۳) اعتراض۔ مزاحمت۔ مطالبہ۔
گرفت کرنا۔(۱۔محاورہ) پکڑنا (۲) اعتراض کرنا۔ مزاحمت کرنا۔ تھامنا۔
گرفت میں آنا۔(۱۔محاورہ) چنگل میں آنا۔ قابو میں آنا۔ پکڑا جانا۔
گرفتار۔(گِ۔رِف۔تار) (ف۔صف) پکڑا ہوا۔ قیدی۔ اسیر (۲) پھنسا ہوا (۳) عاشق۔ فریفتہ۔
گرفتار رہنا۔(۱۔محاورہ) پھنسا رہنا۔ مقید رہنا۔
گرفتار شدہ۔(۱۔محاورہ) اسیر۔ قیدی۔ گرفتار۔
گرفتار کرنا۔(۱۔محاورہ) پکڑ لینا۔ قید کرنا۔ اسیر بنانا۔ جیل خانے میں ڈالنا۔
گرفتار ہونا۔(۱۔محاورہ) پکڑا جانا (۲) پھنسنا۔ مبتلا ہونا۔
گرفتاری۔(گِ۔رِف۔تا۔ری) (ف۔ا۔مث) پکڑ (۲) قید۔ نظر بندی۔ الجھاؤ۔ جنجال۔
گرفتگی۔(گِ۔رِف۔تا۔گی) (ف۔ا۔مث) پکڑ (۲) رکاوٹ۔ گھٹاؤ (۳) لکنت (۴) ملول ہونا۔
گرفتگی آواز۔(ف۔ا۔مذ) گلا پڑنا۔ آواز کا بیٹھ جانا۔
گرفتہ۔(گِ۔رِف۔تہ) (ف۔صف) پکڑا ہوا۔ مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے اجل گرفتہ۔
گرفتہ خاطر (دل)۔(ف۔صف) ناخوش۔ رنجیدہ۔ ملول۔
گرفتہ لب۔(ف۔صف) خاموش۔ عاجزی یا حیرانی کی وجہ سے چپ چاپ۔
گرگ۔(ف۔ا۔مذ) بھیڑیا۔ جمع۔ گرگاں۔

گرگ آشتی۔ (ف۔ ا۔ مث) منافقانہ صلح۔ مکر و فریب کی دوستی۔
گرگ آشنائی۔ (ف۔ ا۔ مث) ظاہری دوستی۔ بظاہر دوستی اور باطن میں دُشمنی۔
گرگ اجل۔ (ف۔ ا۔ مث) موت کا بھیڑیا۔ یعنی موت۔
گرگ باراں دیدہ۔ (ف۔ صف) تجربہ کار۔ خرانٹ۔ آزمودہ کار
گرگ بغل۔ گرگ بغلی۔ (ف۔ صف) چھپا ہوا دُشمن جو ساتھ رہ کر دُشمنی کرے۔
گرگ کہن۔ (ف۔ صف) بوڑھا اور پُرانا بھیڑیا (۲) بڑا بھاری مکّار۔
گُرگا۔ (گُرگا) (ہ۔ ا۔ مذ) چھوکرا۔ چیلا۔ شاگرد (۲) نوکر۔ ادنیٰ ملازم (۳) بدکار۔ بدوضع۔ (۴) نہایت شریر۔
گُرگابی۔ (گُر۔ گا۔ بی) (اُر۔ ا۔ مث) جوتا جو صرف پنجے تک ہوتا ہے۔
گرگٹ۔ (گر۔ گٹ) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کی چھپکلی جو طرح طرح کے رنگ بدلتی ہے۔ کرلا۔
گرگٹ کا جنم لینا۔ (ا۔ محاورہ) ایک حالت پر قائم نہ رہنا۔
گرگٹ کی دوڑ بٹورے تک۔ (ا۔ مثل) ہر شخص اپنے ٹھکانے پر جا کر پناہ لیتا۔ ہر شخص اپنے مربی پر بھروسہ کرتا ہے۔
گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا۔ (ا۔ محاورہ) نہایت متلون مزاج ہونا۔ ایک حال پر نہ رہنا۔ گھڑی میں کچھ ہونا گھڑی میں کچھ (۲) نیلی پیلی آنکھیں ہونا۔
گرگٹ کی طرح کبھی کالا کبھی لال ہونا۔ (ا۔ مثل) غصہ سے چہرے کا رنگ بدلنا۔
گرگرانا۔ (گر۔ گرا۔ نا) (ہ۔ مص) بٹیروں کو جال کی طرف ہنکانا۔
گرگریا۔ گرگیا۔ (گر۔ گر۔ یا) (گر۔ گی۔ یا) (ہ۔ ا۔ مث) چڑیا۔
گرل۔ (Girl) (انگ۔ ا۔ مث) لڑکی۔ بچی۔ دوشیزہ۔ کنواری۔
گرلز سکول۔ (Girl School) لڑکیوں کا سکول۔
گرلز گائیڈ۔ (Girl Guide) (گرلز۔ گا۔ ایڈ) (انگ۔ ا۔ مذ) سکاؤٹنگ کی طرح لڑکیوں کا نظام۔
گرم۔ (ف۔ صف) جلتا ہوا۔ دہکتا ہوا (۲) اختلاط رکھنے والا (۳) مستعد۔ تند۔ تیز (۴) خفا۔ ناراض (۵) گرم اثر رکھنے والا (۶) تیز دھار (۷) شوخ۔ چلبلا (۸) صفراوی (۹) بارونق (۱۰) غالب۔ فائق (۱۱) پُرتاثیر۔ پُرزور (۱۲) بہت زیادہ۔ (تابع فعل) شتاب جلد۔ جلد (۲) خوب کھرے۔ چوکے۔
گرم اختلاط۔ (ف۔ صف) از حد بے تکلف۔ گہرا دوست۔
گرم اختلاطی۔ (ف۔ ا۔ مث) گہری دوستی۔ بہت بے تکلفی۔
گرم بازاری۔ (ف۔ ا۔ مث) بڑی گاہکی اور خریداری۔ خرید و فروخت کی کثرت۔ بڑا لین دین اور بیوپار۔ گہما گہمی۔
گرم بولنا۔ (ا۔ محاورہ) بدمزاجی سے جواب دینا۔ تیز ہونا۔
گرم جوشی۔ (ف۔ ا۔ مث) تپاک۔ اختلاط (۲) سرگرمی۔ جوش۔ شوق (۳) کوشش۔ سعی۔
گرم خانہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) سردیوں میں نازک پودوں کو رکھنے کا مکان (۲) سردیوں کا موسم گزارنے کا مکان۔

گرم خبر۔ (ف۔ ا۔ مث) عام خبر۔ افواہ۔ دھوم۔
گرم خُو۔ (ف۔ صف) غضبناک۔ تندخُو۔ تیز مزاج۔
گرم خیز۔ (ف۔ صف) تیز چلنے والا۔ چالاک۔
گرم دستی۔ (ف۔ ا۔ مث) تیز دستی۔
گرم رفتار (رو)۔ (ف۔ صف) تیز رو۔ جلدی چلنے والا۔
گرم رفتاری۔ (ف۔ ا۔ مث) تیز چلنا۔
گرم سخن ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بات چیت میں مشغول ہونا۔
گرم سرد۔ (ف۔ صف) شیر گرم (۲) بُرا بھلا۔ نیک و بد۔
گرم سرد اٹھانا۔ گرم سرد سہنا۔ (ا۔ محاورہ) بُرا بھلا وقت دیکھنا۔ زمانے کی مصیبتوں کو برداشت کرنا۔
گرم عناں۔ (ف۔ صف) تیز دوڑانے والا۔
گرم فغاں۔ (ف۔ صف) رونے دھونے میں مصروف۔
گرم فقرہ سُوجھنا۔ (ا۔ محاورہ) کوئی نئی شوخی کی بات سمجھ میں آنا۔
گرم کپڑے۔ (ف۔ ا۔ مذ) اُونی یا روئی دار کپڑے۔ جاڑے کی پوشاک۔
گرم کرنا۔ (ا۔ محاورہ) آگ پر رکھ کر سینکنا (۲) غصہ دلانا۔ تیز کرنا۔ دوڑانا۔
گرم مزاج۔ (ف۔ ا۔ صف) بدمزاج۔ غصیلا۔ تندخُو۔
گرم مزاجی۔ (ف۔ ا۔ مث) تندخوئی۔ بدمزاجی۔
گرم مسالہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) زیرہ۔ سیاہ مرچ۔ لونگ۔ الائچی اور دارچینی کا مجموعہ
گرم و سرد آزمانا۔ (ا۔ محاورہ) زمانے کی مصیبتیں سہنا۔ تجربہ کار ہونا۔
گرم و سرد زمانہ چشیدہ۔ (ف۔ صف) تجربہ کار۔ جس نے رنج و غم اٹھائے ہوں۔ معمّر۔
گرم ہونا۔ تپنا۔ جلنا (۲) جوش ہونا۔ اُبلنا (۳) خفا ہونا۔ تیز ہونا (۴) بارونق ہونا۔
گرما۔ (گر۔ ما) (ف۔ ا۔ مذ) گرمی کا موسم۔
گرمابہ۔ (گر۔ ما۔ بہ) (ف۔ ا۔ مذ) حمام۔ نہانے کا گرم مکان۔ گرم غسل خانہ۔
گرما گرم۔ (گر۔ ما۔ گرم) (ف۔ صف) جلتا ہوا (۲) تازہ بتازہ (۳) پُرجوش۔ رقت خیز (۴) ظریف الطبع۔ چرب زبان (۵) شوخ۔ چلبلا (۶) تڑاق۔ پڑاق۔
گرما گرم باتیں۔ (ف۔ ا۔ مث) شوخ باتیں۔ محبت کی باتیں۔
گرما گرمی۔ (ف۔ ا۔ مث) تیزی۔ شوخی۔ جوش۔
گرما گرمی سے۔ (ف۔ ا۔ مث) (اُر۔ تابع فعل) بڑے تپاک سے تیزی اور جوش کے ساتھ۔
گرمانا۔ (گر۔ ما۔ نا) (اُر۔ مص) گرم ہونا (۲) خفا ہونا۔ غصّے میں بھرنا (۴) جوش میں آنا (۵) گرم رفتار ہونا (۶) مادہ جانور کا مستی میں آنا۔ خواہش جماع کرنا۔
گرمائی۔ (گر۔ ما۔ ئی) (اُر۔ ا۔ مث) گرمی۔ تپش۔
گرمی۔ (گر۔ می) (ف۔ ا۔ مث) تپش۔ حرارت (۲) موسم گرما (۳) تپاک۔ گرم جوشی (۴) شوخی۔ طراری (۵) تیزی۔ تندی (۶) آتشک

(۷) غصّہ (۸) شہوت۔ خواہشِ نفسانی (۹) آتشک کا مرض (۱۰) گرمی دانے (۱۱) اندرونی حرارت (۱۲) پسینہ (۱۳) جوانی۔ اُمنگ (۱۴) ولولہ۔ جوش (۱۵) محبت۔ اُلفت۔

گرمیٔ بازار ۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) رونق بازار۔ خرید و فروخت کی کثرت (۲) شہرت۔ ناموری۔

گرمی پڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) موسم گرما کا آنا۔ دھوپ آنا

گرمی چڑھ جانا ۔ (ا۔ محاورہ) دماغ میں خلل آنا۔

گرمی چھانٹنا ۔ (ا۔ محاورہ) مزاج کی گرمی نکالنا (۲) غصّہ کا اظہار کرنا۔

گرمی دانے ۔ (ا۔ مذ) چھوٹے چھوٹے دانے جو گرمی کے موسم میں بدن پر نکل آتے ہیں۔ پت۔

گرمیٔ سخن ۔ (ف۔ ا۔ مث) بات کرنے کی خوبی۔ شعر کی تاثیر۔

گرمی سے جواب دینا ۔ (ا۔ محاورہ) جھلّا کر جواب دینا۔ غصّہ سے جواب دینا۔

گرمی کا پھونکے دینا ۔ (ا۔ محاورہ) بے حد تپش ہونا۔ سخت گرمی پڑنا۔

گرمی کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) بدن میں گرمی بڑھا دینا (۲) شوخی کرنا۔ شرارت کرنا۔

گرمی کے دن ۔ (ا۔ مذ) گرمیوں کا موسم۔

گرمی کے رنگ ۔ (ا۔ مذ) ہلکے رنگ جو گرمی کے موسم میں پہنے جاتے ہیں مثلاً ہلکا گلابی۔ آبی۔ اگرئی۔ بادامی۔ پیازی۔ خشخاشی۔ دودھیا۔ ملاگیری وغیرہ۔

گرمی کے کپڑے ۔ (ا۔ مذ) وہ ٹھنڈی پوشاک جو موسم گرما میں پہنی جائے۔

گرمیٔ مضمون ۔ (ف۔ ا۔ مث) مضمون کی شوخی۔

گرمی نکالنا ۔ (ا۔ محاورہ) حرارت دفع کرنا (۲) غصّہ نکالنا۔ کسی کو مار پیٹ کرنا (۳) جماع کی خواہش مٹانا۔

گرمی ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) گرمی پڑنا (۲) آتشک ہونا (۳) حرارت بڑھنا۔

گرنا ۔ (گِر۔نا) (ہ۔ مص) اُوپر سے نیچے آپڑنا (۲) پھسلنا۔ لڑھکنا (۳) شکست کھانا (۴) بھاؤ کم ہونا۔ نرخ گھٹنا (۵) مکان کا منہدم ہونا (۶) ہجوم کرنا (۷) حمل ساقط ہونا (۸) قدر نہ رہنا (۹) مائل ہونا۔ لالچ کرنا۔

گرنتھ ۔ (گَ۔رَنتھ) (س۔ ا۔ مذ) سکھوں کی مذہبی کتاب۔

گرنتھی ۔ (گَ۔رَن۔تھی) (ہ۔ صف) مؤلف۔ کتاب لکھنے والا۔ تصنیف و تالیف کا کام کرنے والا (۲) سکھوں کی مذہبی کتاب گرنتھ کا عالم۔

گرنڈ ۔ (گَ۔رَنڈ) (ہ۔ ا۔ مذ) چکّی کا وہ حصّہ جس میں پِس پِس کر آٹا گرتا اور جمع ہوتا ہے۔

گرو ۔ (گِ۔رَو) (ف۔ ا۔ مذ) رہن۔ گہنے۔ گروی (۲) مطیع۔ مُبتلا (۳) (ف) شرط۔ بازی۔

گرو کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) رہن کرنا۔ کسی چیز کو نقدی کے عوض ضامن رکھنا۔

گرو نامہ ۔ (ف۔ ا۔ مذ) رہن نامہ۔ گہنے رکھنے کا تمسّک۔

گرو ہونا ۔ گروی ہونا۔

گرو ۔ (گُ۔رُو) (س۔ ا۔ مذ) پیر و مرشد (۲) بزرگ (۳) اُستاد۔ معلّم (۴) کامل فن۔ جگت اُستاد۔ شریر۔ مفسد (۶) ہوشیار۔ خرانٹ۔

گرو بڑا کہ چیلا ۔ (ا۔ مثل) ایک سے ایک بڑھ کر۔

گرو گڑھی وہ رہے اور چیلے شکر ہو گئے ۔ (ا۔ مثل) اُستاد ویسے کے ویسے ہی رہے لیکن شاگرد اور چیلے بہت آگے بڑھ گئے۔

گروگھنٹال ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) بہت بڑا اُستاد۔ سب کا پیر (۲) بدمعاشوں کا سرغنہ۔ بہت بڑا چالاک۔ خرانٹ۔

گروا ۔ (گُر۔وا) (ہ۔ صف) بھاری (۲) ضروری (۳) معزز۔ بڑا۔

گروپ ۔ (Group) (انگ۔ ا۔ مذ) ٹولی۔ جماعت۔ مجمع۔ حلقہ۔ درجہ۔ کئی چیزوں کا مجموعہ۔

گرور ۔ (گِر۔ور) (ہ۔ ا۔ مذ) پہاڑ۔ کوہ۔ پربت۔

گروسر ۔ (Grocer) (گَ۔رَو۔سَر) (انگ۔ ا۔ مذ) پنساری۔ بقّال چھوٹی چھوٹی دوائیں یا مسالے بیچنے والا۔

گروسری ۔ (Grocery) (گَ۔رَوس۔ری) (۱) پنساری کی دوکان یا پیشہ (۲) پنساری کا سامان۔

گرونی ۔ (ہ۔ ا۔ مث) حاملہ عورت۔ گابھن۔

گروہ ۔ (گُ۔رُوہ) (ف۔ ا۔ مذ) ٹولی۔ منڈلی۔ جماعت۔ جرگہ۔ مجمع (۲) غول۔ پرندوں کی جماعت (۳) نوع۔ قسم۔ درجہ۔ ذات۔

گروہ بندی ۔ (ف۔ ا۔ مث) گروہ بنانا۔ جماعت قائم کرنا۔

گروی ۔ (گِر۔وی) (ف۔ ا۔ مث) رہن۔ وہ چیز جو گرو رکھی گئی ہو۔

گروی پتر ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) رہن نامہ۔

گروی دار ۔ (ا۔ مذ) وہ شخص جس کے پاس کوئی چیز کسی شرط کے ایفاء پر واپس لینے کو رکھی گئی ہو۔

گروی رکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) رہن رکھنا۔

گروی سے چھڑانا ۔ (ا۔ محاورہ) رہن سے نکالنا۔ فک الرہن کرنا۔

گروی ۔ (گَر۔وی) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا کیڑا جو فصلوں کو لگ جاتا ہے جس سے دانہ نہیں پڑتا۔

گرویدگی ۔ (گَر۔وی۔دگی) (ف۔ ا۔ مذ) رغبت۔ میلان۔ فریفتگی۔

گرویدہ ۔ (گَر۔وی۔دہ) (ف۔ صف) فریفتہ۔ عاشق۔

گرویدہ ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) عاشق و فریفتہ ہونا۔ دلدادہ ہونا۔ مرنا۔ کسی پر جان دینا (۲) سر ہونا۔ درپے ہونا۔

گرہ ۔ (گِ۔رَہ) (س۔ ا۔ مذ) سیارہ (۲) ہندو جوتش کے موافق ان نو ستاروں کو کہتے ہیں (۱) سورج (۲) چاند (۳) منگل (۴) بدھ (۵) برہسپت (۶) شکر (۷) سینچر (۸) راہو (۹) کیت۔

گرہ آنا ۔ (ا۔ محاورہ) بُرا ستارہ آنا۔ نحوست آنا۔ ادبار آنا۔

گرہ پتر ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) اچھے بُرے پھلوں کا زائچہ۔ لگن۔ کنڈلی۔

گرہ ۔ (گِ۔رِہ) (ف۔ ا۔ مذ) گانٹھ۔ عقدہ (۲) جیب۔ پاکٹ (۳) گز کا سولہواں حصّہ۔ قریباً تین انگل کی چوڑائی (۴) (ا۔ م) جوڑ (۵) کدورت۔ رنج (۶) (ا۔ م) سدہ۔ گلٹی (۷) بند کا آخری شعر (۸) مشکل۔

گرہ باز ۔ ایک قسم کا کبوتر جو پرواز میں قلابازیاں کھائے

گرہ باندھنا۔ گرہ میں باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی بات کو یاد رکھنے کیلیے رومال یا پگڑی وغیرہ میں گانٹھ دینا (۲) کسی چیز کو اپنے قابو میں سنبھال کر رکھنا

گرہ بر۔ (ف۔ صف) جیب کترا۔ وہ شخص جو لوگوں کی جیب کتر کر مال نکال لے۔

گرہ پڑنا۔ گرہ پڑ جانا۔ (ا۔ محاورہ) گانٹھ پڑنا۔ الجھنا (۲) دل کی محبت میں فرق آنا۔ دشمنی ہونا۔ عداوت ہونا

گرہ ٹٹولنا۔ (ا۔ محاورہ) مال و دولت کی طلب ظاہر کرنا (۲) دوسرے کا مال لینے کی کوشش کرنا۔

گرہ دار۔ (ف۔ صف) بہت سی گانٹھوں والا۔ گنٹھیلا۔

گرہ دینا۔ (ا۔ محاورہ) گانٹھ لگانا۔ یاد رکھنا۔

گرہ سے جانا۔ (ا۔ محاورہ) اپنی جیب سے خرچ ہونا۔ ذاتی نقصان ہونا۔

گرہ کا دیجیے پر ضامن نہ ہو جیے۔ (ا۔ مثل) کسی کی ضمانت نہ دیجیے ضامن بننے کی نسبت گرہ سے روپیہ دے دینا بہتر۔

گرہ کا کھونا۔ (ا۔ محاورہ) اپنا نقصان کرنا۔

گرہ کٹ۔ گرہ کاٹ۔ (ا۔ صف) جیب کترا۔

گرہ کشا۔ (ف۔ صف) گانٹھ کھولنے والا۔ مشکل کشا

گرہ کھلنا۔ (ا۔ محاورہ) عقدہ وا ہونا (۲) جیب کا کترا جانا۔ ذاتی نقصان ہو جانا۔

گرہ کھولنا۔ (ا۔ محاورہ) گانٹھ کھولنا۔ عقدہ وا کرنا (۲) دل کی کدورت نکال دینا۔ رنجش دور کرنا۔

گرہ گانٹھ میں۔ (ا۔ تابع فعل) قبضے میں۔ کسی کے پاس۔

گرہ گیر۔ (ف۔ صف) بل کھائے ہوئے۔ مڑا ہوا۔ پیچیدہ۔

گرہ لگانا۔ (ا۔ محاورہ) گانٹھ باندھنا (۲) مصرع پر دوسرا مصرع لگانا۔ (۳) دل میں رنجش ڈالنا۔

گرہ میں۔ (ا۔ تابع فعل) قبضے میں۔ تحویل میں۔ پاس۔

گرہ میں باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) قبضے میں کرنا (۲) یاد رکھنا۔

گرہ میں پیسہ (مال) ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مالدار ہونا (۲) دولت مند ہونا۔

گرہ میں کوڑی نہیں اور بازار کی سیر۔ (ا۔ مثل) مفلسی میں امیرانہ وضع اختیار کرنا۔

گرہ نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) گتھی سلجھنا۔ پیچ دور ہونا۔ مشکل حل ہونا۔

گرہست۔ (ہ۔ ا۔ مث) عیالداری۔ قبیل داری۔ دنیاداری۔ خانداری۔

گرہستن۔ (گ۔ رَہس۔ تن) (ہ۔ ا۔ مث) ماں۔ زوجہ۔ بیوی (۲) سگھڑ سلیقہ شعار۔

گرہستی۔ (گ۔ رَہس۔ تی) (ہ۔ ا۔ مذ) دنیادار۔ عیالدار۔ گھروالا۔

گرہن۔ (گر۔ ہن) (س۔ ا۔ مذ) گہن (۲) کسوف و خسوف۔ سورج پر چاند کا یا چاند پر زمین کا سایہ ہو جانے سے ان کا سیاہ نظر آنا۔

گرہن لگنا۔ (ا۔ محاورہ) سورج یا چاند میں اندھیرا ہونا (۲) داغ لگنا۔ عیب لگنا۔

گرگری۔ (گ۔ سی) (ق۔ ا۔ مث) گھاس کا انبار۔

گری۔ (گ۔ ری) (ہ۔ ا۔ مث) گُڈی کی ڈور لپیٹنے کی چرخی۔

گری۔ (گ۔ ری) (ہ۔ ا۔ مث) مغز۔ تخم (۲) کھوپا۔ ناریل کا مغز۔ کھوپرا۔ (۳) گودا۔ بھیجا۔

گری۔ (ف۔ ا۔ مث) بنانا۔ کرنا۔ مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے شیشہ گری۔ صنعت گری۔ کاری گری۔

گرے۔ (Grey) (گ۔ رے) (انگ۔ صف) خاکستری۔ بھورا۔ قدرے سفید قدرے سیاہ۔

گریا۔ (گر۔ یا) (س۔ ا۔ مث) بیٹھ کی ہڈیوں کا مجموعہ (۲) سانپ کا پنجر (۳) شیشے کا موتی (۴) تسبیح یا ہار کا دانہ یا موتی۔

گریاں۔ (گر۔ یاں) (ف۔ صف) روتا ہوا۔ نالاں۔

گریبان۔ (گ۔ ری۔ بان) (ف۔ ا۔ مذ) پوشاک کا وہ حصہ جو گلے کے نیچے رہتا ہے۔

گریبان پرزے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) گریبان چاک چاک ہونا۔

گریبان پکڑنا۔ گریبان میں ہاتھ ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) گریبان پکڑ کر گھسیٹ لینا۔ سخت تقاضا کرنا۔

گریبان پھاڑنا۔ گریبان تار تار کرنا۔ (ا۔ محاورہ) وحشت کے سبب کپڑے پھاڑنا۔ دیوانہ ہونا۔ سودائی ہونا۔ بہت رنج کرنا۔

گریبان دری۔ (ف۔ ا۔ مث) گریبان پھاڑنا۔

گریبان دریدہ۔ (ف۔ صف) وہ شخص جس کا گریبان پھٹا ہوا ہو۔ پریشان حال۔ بدحال۔ مصیبت زدہ۔

گریبان کوہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ جگہ جو پہاڑ کے درمیان ہو۔

گریبان کھینچنا۔ (ا۔ محاورہ) جبراً کوئی کام لینے کے لیے گریبان سے پکڑ کر لے جانا۔

گریبان گیر۔ (ف۔ صف) روکنے والا۔ مقابلہ کرنے والا۔ مزاحم (۲) دعویدار۔ الزام لگانے والا۔

گریبان میں منہ چھپانا۔ (ا۔ محاورہ) شرمندہ ہونا۔ آنکھیں نیچی کرنا۔

گریبان میں منہ ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) نہایت شرمندہ ہونا۔ شرم کے مارے گردن نیچی کر لینا (۲) سر جھکا کر غور کرنا۔

گریبان میں ہاتھ ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کا گریبان پکڑنا (۲) کسی چیز کا تقاضا کرنا۔

گرے پڑنا۔ (گ۔ رے۔ پڑ۔ نا) (ہ۔ مص) ٹوٹے پڑنا۔ ہجوم کرنا۔

گریپ فروٹ۔ (انگ۔ ا۔ مذ) ترشاوا پھل۔

گریٹ۔ (Great) (گ۔ ریٹ) (انگ۔ صف) بڑا۔ عظیم۔ بہت۔

گریجویٹ۔ (Graduate) (گ۔ رے۔ جو۔ ایٹ) (انگ۔ ا۔ مذ) بی اے پاس۔ سند یافتہ (۲) عطار کا دوائی ماپنے کا گلاس۔

گریچویٹی۔ (Gratuity) (گ۔ رے۔ چو۔ ا۔ ٹی) (انگ۔ ا۔ مث) بخشش انعام۔ زر انعام۔ صلہ۔ عطیہ۔ وظیفہ۔

گریڈ۔ (Grade) (گ۔ ریڈ) (انگ۔ ا۔ مذ) پایہ۔ رتبہ۔ مرتبہ۔ درجہ۔

گریز۔ (گ۔ ریز) (ف۔ ا۔ مث) بھاگنا۔ فرار (۲) علیحدگی۔ اجتناب۔ پرہیز (۳) قصیدے میں تمہید کے بعد اصلی مقصد کی طرف متوجہ ہونا۔

گریزپا۔ (ف۔ صف) بھگوڑا۔ مفرور (۲) وحشت زدہ (۳) ناپائیدار۔

گھر سے اکثر بھاگ جانے والا۔

گریز کرنا۔(ا۔مص مرکب) بھاگنا۔ فرار کرنا (۲) پرہیز کرنا (۳) متنفر ہونا۔

گریزاں۔ (گ۔رے۔زاں) (ف۔صف) بھاگنے والا۔ بھاگتا ہوا۔ متنفر۔

گریس۔ (Grease) (گ۔ریس) (انگ۔ا۔مث) چربی۔ چکنائی۔ روغن ایک بیماری جو گھوڑے کے پیروں میں ہو جاتی ہے۔

گریک۔ (Greek) (گ۔ریک) (انگ۔ا۔مذ و مث) یونانی۔ یونان کا باشندہ (۲) یونانی زبان۔

گریل۔ گریل (ہ۔ا۔مذ) وہ آدمی جو سستی کے باعث کسی جگہ پڑا رہے (۲) وہ کبوتر جو حریف کے مکان پر گرے۔

گریمر۔ (Grammar) (گ۔رے۔مر) (انگ۔ا۔مث) صرف و نحو۔ قواعد زبان (۲) صرف و نحو کی کتاب۔

گریمیرین۔ (Grammarian) (گ۔رے۔مے۔ری۔ین) (انگ۔ا۔مذ) قواعد زبان کا جاننے والا۔ ماہر صرف و نحو۔

گرین۔ (Grain) (گ۔رین) (انگ۔ا۔مذ) بیج۔ تخم (۲) اناج۔ غلہ۔ (۳) دانہ۔ ریزہ۔ ٹکڑا (۴) ڈیڑھ رتی کا ایک وزن (۵) نہایت خفیف مقدار۔

گرین۔ (Green) (گ۔رین) (انگ۔صف) سبز۔ ہرا۔

گرینٹ۔ (گ۔رینٹ) (ہ۔ا۔مث) وہ لکڑی جس پر کنوئیں کی چرخی چلتی ہے۔

گرینڈ۔ (Grand) (گ۔رینڈ) (انگ۔صف) بڑا۔ عظیم (۲) عالیشان۔ خوبصورت (۳) عالی ظرف۔ عالی حوصلہ۔

گرینیڈ۔ (Gernade) (گ۔رے۔نیڈ) (انگ۔ا۔مذ) چھوٹا بم کا گولا۔ ہتھ گولا۔

گریہ۔ (گر۔یہ) (ف۔ا۔مذ) رونا۔ پیٹنا۔ آہ و زاری کرنا۔

گریہ شادی۔ (ف۔ا۔مذ) خوشی کی حالت میں رونا۔

گریۂ شبنم۔ (ف۔ا۔مذ) اوس گرنا۔

گریۂ شمع۔ (ف۔ا۔مذ) موم کے قطرے جو موم بتی کے جلنے سے گرتے ہیں۔

گریۂ شیشہ۔ (ف۔ا۔مذ) شراب کا صراحی سے جام میں گرنا۔

گریہ کرنا۔ (ا۔مص مرکب) رونا۔ پیٹنا۔ واویلا کرنا۔ ماتم کرنا۔ آنسو بہانا۔

گریہ کناں۔ (ف۔صف) روتا۔ پیٹتا۔ نالاں۔ گریاں۔

گریۂ مستانہ۔ (ف۔ا۔مذ) شراب کی مستی میں رونا۔

گریہ مند (ناک)۔ (ف۔صف) رونے والا۔

گریہ و زاری۔ (ف۔ا۔مث) واویلا۔ کہرام۔ آہ و بکا۔ رونا پیٹنا۔

گرے ہاؤنڈ۔ (Grey Hound) (انگ۔ا۔مذ) کتے کی ایک نسل جس کے پاؤں لمبے ہوتے ہیں۔ آنکھیں تیز ہوتی ہیں اور دُبلا پتلا ہوتا ہے۔ شکاری کتا۔

گ ۔ ڑ

گڑ۔ (ہ۔ا۔مذ) گنے کا جما ہوا رس۔ قند سیاہ (۲) مٹھاس۔ شیرینی۔ (۳) میٹھا۔ شیریں۔

گڑامبہ۔ (ا۔مذ) گڑ کے شیرے میں پکائی ہوئی کچے آموں کی پھانکیں۔

گڑدھانی۔ بھنے ہوئے چاولوں یا گیہوں میں گڑ ملا کر بنائے ہوئے مرنڈے۔ ایک قسم کی مٹھائی۔

گڑ دیے مرے تو زہر کیوں دیجیے۔ گڑ سے جو مرے تو زہر کیوں دو۔ (ا۔مثل) جو کام آسانی اور نرمی سے نکل سکے اس میں سختی نہیں چاہیے۔

گڑ دینا۔ (ا۔محاورہ) میٹھی میٹھی باتیں کرنا (۲) بوسہ دینا۔

گڑ کا شیرہ۔ (ا۔مذ) گڑ کا بہت گاڑھا شربت (۲) راب۔

گڑ کلھیا (کلیا) میں پھوٹنا۔ (ا۔محاورہ) کسی ظاہر ہونے والے کا کام پوشیدہ طور پر ہو جانا (۲) کوئی خفیہ مشورہ کھل جانا۔

گڑ (کلھیا) کلیا میں پھوڑنا۔ چھپ کر کوئی کام کرنا (۲) ناممکن کام کرنا۔

گڑ کھاتا اور گلگلوں سے پرہیز کرنا۔ (ا۔مثل) چھوٹی بُرائی سے بچنا اور بڑی بُرائی کا خیال نہ کرنا۔

گڑ کھائے گا تو اندھیرے میں آئے گا۔ (ا۔مثل) نفع کی اُمید پر تکلیف بھی برداشت کرے گا۔

گڑ کی جوتی۔ (مثل) اس موقع پر بولتے ہیں جب کسی چیز کے نایاب ہونے پر غریب لوگ اس کی شکل تک دیکھنے کو ترسیں مگر امیر لوگ اُسے بے تحاشا استعمال کریں۔

گڑ لینا۔ (ا۔محاورہ) بوسہ لینا۔ چومنا (ق)۔

گڑ نہ دے تو گڑ سی بات تو کہے۔ (ا۔مثل) کوئی اچھا کام نہ کر سکو تو نرمی سے بول کر ہی خوش کر دو۔

گڑ ہوگا تو مکھیاں بھی آئیں گی۔ (ا۔مثل) دولت ہوگی تو بہتیرے یار بن جائیں گے۔

گڑا۔ (گ۔ڑا) (ہ۔ا۔مذ) بڑا پولا (۲) ڈھیر۔ کھلیان (۳) (فعل) گڑنا مصدر سے فعل ماضی مطلق۔

گڑا بٹائی۔ (ا۔مث) اناج وغیرہ کی وہ تقسیم جو اندازے سے انبار لگا کر کی جائے۔

گڑا دبا مال۔ (ا۔مذ) وہ مال جو دفن کیا گیا ہو۔

گڑے مُردے اکھاڑنا۔ (ا۔محاورہ) پُرانے قصے دہرانا (۲) بھولی بسری بات کو چھیڑنا (۳) مرے ہوئے بزرگوں کے عیب نکالنا۔

گڑاکو۔ (گ۔ڑا۔کو) (ہ۔ا۔مذ) گڑ ملا ہوا تمباکو۔ بنا ہوا تمباکو۔ پینے کا تمباکو۔

گڑا ہونا۔ (ا۔محاورہ) دبا ہونا۔ دفن ہونا۔

گڑبڑ۔ (گڑ۔بڑ) (ہ۔ا۔مث) پیٹ کے بولنے کی آواز (۲) جھمیلا۔ بکھیڑا۔ افراتفری۔ بے انتظامی۔ کھلبلی (۴) گڈمڈ۔

گرا بڑ جھالا۔ (ا۔مذ) مینہ اور آندھی (۲) بدنظمی۔
گڑبڑ کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پیٹ بولنا (۲) گڈمڈ کرنا مال گول کرنا (۳) جھگڑا پھیلانا۔
گڑبڑانا۔ (گڑ۔بَ۔ڑا۔نا) (ہ۔مص) گھبرانا۔ پریشان ہونا۔
گڑبڑاہٹ۔ (گڑ۔بَ۔ڑا۔ہَٹ) (ہ۔ا۔مث) (۱) گڑبڑ۔ افراتفری۔
گڑبڑائی۔ (ق۔صف) دہشت مند۔
گڑبڑی۔ (گڑ۔بَ۔ڑی) (ہ۔ا۔مث) کھلبلی۔ افراتفری۔ بدانتظامی۔
گڑپ۔ (گَ۔ڑَپ) (ہ۔ا۔مث) جلدی سے کسی ملائم چیز میں گھس جانے کی آواز۔ غڑپ (۲) جلد۔ جھٹ۔
گڑپنکھ۔ (ہ۔ا۔مذ) بڑے بڑے پروں والا پرندہ (۲) ڈھیلی پوشاک پہننے والا آدمی۔
گڑتی۔ (گُڑ۔تی) (ق۔ا۔مذ) ساتھی۔ دوست۔ یار۔
گڑجانا۔ (گڑ۔جا۔نا) (ہ۔مص) (۱) دھنس جانا (۲) دب جانا (۳) نہایت شرمندہ ہونا (۴) قائم ہوجانا (۵) جم جانا۔ اڑجانا۔
گڑدینا۔ (ق۔مص) سردینا۔
گڑریا۔ (گَ۔ڑَر۔یا) (ہ۔ا۔مذ) چرواہا۔ گڈریا۔ بھیڑوں کو پالنے اور چرانے والا۔
گڑھ کوٹ۔ (گڑھ۔کوٹ) (ق۔ا۔مذ) قلعہ۔
گڑکا۔ (گُڑ۔کا) (ق۔ا۔مذ) پاجامہ۔
گڑگج۔ (گڑ۔گج) (ہ۔ا۔مذ) قلعے کا وہ بُرج جس پر توپیں نصب کی جاتی ہیں۔
گُڑگُڑ۔ (گُڑ۔گُڑ) (ہ۔ا۔مث) (۱) پیٹ کے بولنے کی آواز (۲) حقہ پینے کی آواز۔
گُڑگُڑ کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پیٹ بولنا۔ آنتوں کا بولنا (۲) حقے کا گڑگڑانا۔
گُڑگُڑا۔ (گُڑ۔گُ۔ڑا) (ہ۔ا۔مذ) بڑا حقہ۔
گڑگڑانا۔ (گڑ۔گَ۔ڑا۔نا) (ہ۔مص) (۱) گرجنا۔ کڑکنا (۲) توپوں کا لگاتار چھوٹنا۔
گڑگڑانا۔ (گڑ۔گ۔ڑا۔نا) (ہ۔مص) عاجزی کرنا۔ منت کرنا۔ خوشامد کرنا۔ التجا کرنا۔
گُڑگُڑانا۔ (گُڑ۔گُ۔ڑا۔نا) (ہ۔مص) (۱) آنتوں کا بولنا۔ پیٹ کا آواز دینا۔ قراقر ہونا (۲) حقے کا بولنا۔
گڑگڑاہٹ۔ (گڑ۔گ۔ڑا۔ہَٹ) (ہ۔ا۔مث) (۱) گرج۔ کڑک (۲) توپوں کے لگاتار چھوٹنے کی آواز۔
گڑگڑاہٹ۔ (گڑ۔گ۔ڑا۔ہَٹ) (عاجزی۔ منت سماجت۔ خوشامد۔ التجا۔
گُڑگُڑاہٹ۔ (گُڑ۔گُ۔ڑا۔ہٹ) (ہ۔ا۔مث) پیٹ کے بولنے کی آواز۔
گُڑگُڑی۔ (گُڑ۔گُ۔ڑی) (ہ۔ا۔مث) ایک خاص وضع کا چھوٹا سا حقہ۔
گڑگنجل۔ (گڑ۔گُن۔جل) (ق) متفرق
گڑگوڈر۔ (گڑ۔گو۔ڈر) (ہ۔ا۔مذ) پھٹے پرانے کپڑے۔ چیتھڑے۔
گڑگی۔ (گڑ۔گی) (ق۔ا۔مث) پاجامہ۔
گڑگے پومنڈی جھکانا۔ (ا۔محاورہ) فکرمند ہونا۔ سوچنا (ق)
گڑم۔ (گَ۔ڑُم) (ہ۔ا۔مذ) ورم جو سر پر چوٹ لگنے سے ہوجائے۔
گڑن۔ (گ۔ڑَن) (ہ۔ا۔مث) دلدل۔ کیچڑ۔
گڑنا۔ (گڑ۔نا) (ہ۔مص) (۱) دبنا (۲) دفن ہونا (۳) چبھنا (۴) جمنا (۵) قائم ہونا (۶) کھڑا ہونا (۷) شرمندہ ہونا۔
گڑنت۔ (گ۔ڑنت) (ہ۔ا۔مث) دفینہ۔ زمین میں گڑی ہوئی چیز۔ وہ چیز جس پر منتر پڑھ کر زمین میں دفن کر دیا جائے۔
گڑنگ۔ (گ۔ڑنگ) (ہ۔ا۔مث) شیخی۔ ڈینگ۔ بڑائی۔
گڑنگیا۔ (گ۔ڑنگ۔یا) (ہ۔ا۔مث) شیخی بگھارنے والا۔ ڈینگ مارنے والا۔ ڈینگیا۔
گڑوا۔ (گڑ۔وا) (ہ۔ا۔مذ) پانی رکھنے کا برتن۔ لوٹا۔ آبخورہ (۲) آفتابہ۔ ٹونٹی والا (۲) سرسوں کے پھولوں کا گلدستہ۔
گڑوانا۔ (گڑ۔وا۔نا) (ہ۔مص) زمین میں دلوانا۔ دفن کرانا۔
گڑوانا۔ (گڑ۔وا۔نا) (ہ۔مص) زمین کھدوانا۔ کھیت سے گھاس نکلوانا۔
گڑولنا۔ (گ۔ڑو۔ل۔نا) (ہ۔ا۔مذ) ایک چھوٹی سی گاڑی جس پر بچے کو کھڑے ہوکر چلنا سکھاتے ہیں۔
گڑونا۔ (گ۔ڑو۔نا) (ہ۔مص) گاڑنا۔ گھسیٹرنا (۲) سوراخ کرنا۔ چھیدنا۔ چبھونا۔
گڑھ۔ (س۔ا۔مذ) قلعہ۔ کوٹ۔ حصار۔ دمدمہ۔
گڑھ جیتنا۔ (ا۔محاورہ) قلعہ فتح کرنا (۲) کوئی بڑا کام کرنا (۳) کسی مشکل یا مصیبت سے رہائی پانا۔
گڑھ کپتان۔ (ا۔مذ) جمعدار (۲) حاکم قلعہ (۳) قلعوں کی مرمت کرانے والا افسر۔ انجینیر۔
گڑھا۔ (س۔ا۔مذ) غار (۲) کھڈ۔ کھائی (۳) قبر۔ گور۔
گڑھا بھرنا۔ (ا۔محاورہ) گڑھے کو مٹی سے پُر کرنا (۲) بُری بھلی چیز سے پیٹ پُر کرنا (۳) کمی یا گھاٹا پورا کرنا۔
گڑھاوت۔ (ق۔مث) تاویل۔ توجیہہ۔
گڑھت۔ (گ۔ڑھت) (ہ۔ا۔مث) گڑھنا۔ گڑھنے کا انداز۔
گڑھل۔ (گُ۔ڑھل) (ہ۔ا۔مذ) ایک درخت جس میں سرخ رنگ کے پھول ہوتے ہیں۔ اس کے پھولوں کا شربت بناتے ہیں۔
گڑھنا۔ (گڑھ۔نا) (ہ۔مص) ڈھالنا۔ بنانا۔ تیار کرنا۔ دھات کو کوٹ پیٹ کر کوئی شکل دینا۔
گڑھنت۔ (گ۔ڑھنت) (ہ۔ا۔مث) شکل۔ بناوٹ (۲) بات بنانا۔
گڑھواڑ۔ (گڑھ۔واڑ) (س۔صف) موٹا۔ گاڑھا۔
گڑھی۔ (گ۔ڑھی) (س۔ا۔مث) چھوٹا قلعہ۔ کوٹلہ (گڑھ کا اسم مصغر)
گڑھی پھاندنا۔ (ا۔محاورہ) کارنمایاں کرنا۔ بڑی بہادری کا کام کرنا۔
گڑھی ٹوٹنا۔ (ا۔محاورہ) قلعہ کا شکست کھانا۔

گڑھی فتح کرنا ۔ (۱۔محاورہ) قلعہ فتح کرنا (۲) کسی مہم کا سر کرنا۔ غالب آنا۔

گڑھیا ۔ (گڑھ۔یا) (ہ۔ا۔مث) چھوٹی سی گھڑی۔ گوڑا کرکٹ پڑنے کی جگہ (۳) گڑھا (۴) ایک قسم کا چھوٹا نیزہ۔ برچھی (۵) وہ گڑھا جہاں برسات کا پانی جمع ہو۔

گڑھیا میں منہ دھو رکھو ۔ انکار کا کلمہ۔

گڑی ۔ (گُ۔ڑی) (ق) ساتھی۔ دوست۔ گُڑیا۔

گڑیا ۔ (گڑ۔یا) (ہ۔ا۔مذ) ایک قسم کا چھوٹا نیزہ۔

گُڑیا ۔ (گُڑ۔یا) (ہ۔ا۔مث) کپڑے کی بنی ہوئی پتلی جس سے لڑکیاں کھیلتی ہیں۔ (۲) بچی (۳) خوبصورت لڑکی یا لڑکا (۴) غریب اور حقیر سی بیوی (۵) کوئیں کی گھرنی یا چرخی کی کھونٹی۔

گڑیا سنوار دینا ۔ (۱۔محاورہ) مقدور کے مطابق بیٹی کا بیاہ کر دینا۔

گڑیا کے بیاہ میں چیتوں کی بیل ۔ (۱۔مثل) جیسا دیکھنا۔ ویسا برتنا۔ جیسا موقع ویسا خرچ۔ چیا املی کے بیج کو کہتے ہیں۔

گڑیاں کھیلنا ۔ لڑکیوں کا کپڑے کی پتلیوں کے ساتھ کھیلنا (۲) لڑکیوں کی سی باتیں کرنا (۳) لڑکیوں کا سا کھیل کھیلنا (۴) ناتجربہ کار ہونا۔

گڑیوں کا بیاہ ۔ (۱۔محاورہ) گڈے گڑی کی شادی (۲) غریبوں کا بیاہ جس میں کوئی دھوم دھام نہ ہو۔

گڑیوں کا کھیل ۔ (۱۔محاورہ) لڑکیوں کا گڑیوں سے کھیلنا (۲) آسان کام نہایت سہل بات۔

گڑیوں کا میلا ۔ (۱۔مذ) ہندوؤں کا ایک میلا۔

گ۔ز

گز ۔ (ف۔ا۔مذ) تین فیٹ کا ناپ۔ ناپنے کا ایک آلہ۔ ۱۶ گرہ یا ۳۶ انچ کا پیمانہ (۲) وہ آلہ جس سے سارنگی یا ستار بجاتے ہیں (۳) بندوق صاف کرنے کی سلاخ۔

گز الٰہی ۔ اکبر شاہی گز جو ۳۳ انچ کا ہوتا تھا۔ اور لکڑی ناپنے کے کام آتا تھا۔ کپڑا اس سے نہیں ناپتے تھے۔

گز اور سکہ جاری ہونا ۔ (۱۔محاورہ) شاہی رعب داب قائم ہونا

گز بنا دینا ۔ (۱۔محاورہ) مارتے مارتے سیدھا کر دینا۔

گز بن جانا ۔ (۱۔محاورہ) مارا مارا پھرنا۔

گز بھر ۔ پورا گز۔ تین فٹ کے برابر۔

گز بھر کا ۔ (کنایہ) بہت طول طویل۔ بہت لمبا۔

گز بھر کی زبان ۔ (۱۔مث) زیادہ اور بڑھ بڑھ کر باتیں کہنے والے کے متعلق کہتے ہیں۔

گزار ۔ (گُ۔زار) (ف۔ گزاشتن ، مصدر سے حاصل مصدر، مرکبات میں استعمال کیا جاتا ہے م۔ ادا کرنے والا۔ جیسے خدمت گزار (۲) فصد کھولنے کا نشتر (۳) تصویر بنانے کا خاکہ (۴) گزارنا سے فعل امر۔ ادا کر۔ چھوڑ دے۔

گزارش ۔ (گُ۔زار۔رش) (ف۔ا۔مث) عرضی۔ درخواست (۲) بیان خبر۔ جمع ا۔ گزارشات۔

گزارش پذیر ۔ (ف۔صف) عرض کرنے والا۔ درخواست دینے والا۔

گزارش نامہ ۔ (ف۔ا۔مذ) خط جو چھوٹے کی طرف سے بڑے کے نام ہو۔

گزارنا ۔ (گُ۔زار۔نا) (اُ۔مص) ادا کرنا (۲) بجا لانا (۳) چھوڑنا۔ مہلت دینا۔ عمر بسر کرنا (۴) پیش کرنا۔

گزارہ ۔ (گُ۔زا۔رہ) (ف۔ا۔مذ) نباہ (۲) گزر اوقات۔ وجہ معیشت۔ (۳) پہنچ۔ رسائی۔ دخل۔

گزارہ کرنا ۔ (۱۔محاورہ) بسر اوقات کرنا۔ دن کاٹنا۔ نباہنا۔ کام چلانا۔

گزارہ ہونا ۔ (۱۔محاورہ) بسر ہونا۔ کٹنا۔ نبھ جانا۔

گزارے کا جھونپڑا ۔ (۱۔مذ) وہ مکان جس میں مشکل سے گزارہ ہو۔

گزارے کی صورت (شکل) نکلنا ۔ (۱۔محاورہ) کمائی کی صورت بننا۔ نوکری کی تدبیر ہونا۔ فکر معاش ہونا۔

گزارے کی ناؤ ۔ (۱۔محاورہ) وہ کشتی جس پر سوار ہو کر مسافر دریا یا نہر سے پار ہوں۔

گزارندہ ۔ (گُ۔زا۔رندہ) (ف۔صف) ادا کرنے والا۔ گزارش کرنے والا یا دی۔ جمع ۔ گزارندگان۔

گزاشت ۔ (ف۔ا۔مث) گزاشتن کی ماضی مطلق۔ چھوڑی ہوئی چیز۔ اُردو میں تنہا استعمال نہیں ہوتا۔ مرکبات میں بطور لاحقہ آتا ہے جیسے واگزاشت فرد گزاشت۔

گزاشتنی ۔ (گُ۔زاشت۔نی) (ف۔صف) چھوڑ دینے یا ترک کرنے کے لائق۔

گزاف ۔ (گُ۔زاف) (ف۔ا۔مث) بکواس۔ بیہودہ گفتگو۔

گزٹ ۔ (Gazette) (گَ۔زَٹ) (انگ۔ا۔مذ) اخبار۔ وہ اخبار جس میں سرکاری اعلانات چھپتے ہیں۔

گزٹ ہو جانا ۔ (۱۔محاورہ) گزٹ میں درج ہو جانا۔ کسی خبر کا سرکاری طور پر چھپ کر مشتہر ہو جانا۔

گزر ۔ (گَ۔زر) (ف۔ا۔مث) گاجر۔ زردک۔ ترکاری جو کچی اور پکی دونوں طرح کھائی جاتی ہے۔

گُزر ۔ (گُ۔زر) (ف۔ا۔مذ) راستہ۔ راہ۔ سڑک (۲) گھاٹ (۳) دخل باریابی۔ رسائی۔ پہنچ۔ آمد و رفت (۴) نباہ۔ گذران (۵) اترائی۔ عبور (۶) گزرنا۔ مصدر کا فعل امر۔

گُزر اوقات ۔ (ف۔ا۔مث) دیکھیے گُزر بسر۔

گُزر بسر ۔ (ف۔ا۔مث) بسر اوقات۔

گزر جانا ۔ (۱۔محاورہ) چلا جانا۔ بیت جانا (۲) مر جانا۔ فوت ہو جانا۔ (۳) نکل جانا۔

گزر جائے گی ۔ (۱۔مثل) عمر بسر ہو جائے گی۔

گزر عام ۔ (ف۔ا۔مذ) عام راہ۔ شارع عام۔ سب کے آنے جانے کا راستہ۔

گزر کرنا۔(ا۔محاورہ) اتفاق سے جا نکلنا (۲) دن کاٹنا۔بسر اوقات کرنا (۳) پورا کرنا۔نباہنا۔
گزر کی صورت۔(ا۔مث) اوقات بسر کرنے کا ذریعہ یا تدبیر۔
گزرگاہ۔(ف۔صف) راستہ (۲) سڑک۔شارع عام (۳) گھاٹ۔
گزر گئی گزران کیا جھونپڑی کیا میدان۔(ا۔مثل) اخیر عمر میں جب بہت سی زندگی گزر چکی ہو۔اچھا بُرا سب برابر ہے۔
گزر گیا۔(ا۔محاورہ) بیت گیا (۲) مر گیا۔
گزرنامہ۔(ا۔مذ) پروانۂ راہداری۔
گزران۔(گز۔ران) (اُر۔ا۔مث) گزارا۔اوقات بسری۔
گزران۔(گز۔ران) (ف۔صف) گزر جانے والا۔ناپائیدار۔
گزراننا۔(گز۔ران۔نا) (اُر۔مص) پیش کرنا۔
گزرنا۔(گ۔زر۔نا) (اُر۔مص) بیتنا۔گزر جانا (۲) مر جانا۔دنیا سے کوچ کرنا (۳) اتفاق سے کسی جگہ نکل آنا (۴) چھوڑنا (۵) پیش آنا (۶) بسر کرنا (۷) نباہ کرنا۔موافق آنا (۸) پار ہونا (۹) رخصت ہونا۔چلنا (۱۰) دل میں سمانا۔مرضی ہونا (۱۱) حد سے بڑھ جانا (۱۲) جی میں خیال آنا (۱۳) باز آنا (۱۴) رائیگاں جانا۔ضائع ہونا۔
گزری۔(گز۔ری) (ہ۔ا۔مث) شام کا بازار (۲) وہ مقام جہاں شام کو کسی راستے کے کنارے سودا بیچنے والے آکر بیٹھ جاتے ہیں (۳) مصیبت پیش آئی۔
گزری سو دل پر گزری۔(ا۔مثل) سب صدمے دل پر اُٹھائے اور زبان سے اُف تک نہ کی۔
گزشت آنچہ گزشت۔(ف۔مثل) جو کچھ اب تک ہوا وہ ہو گیا۔آئندہ احتیاط چاہیئے (۲) بڑا صدمہ ہوا جو قابل بیان نہیں۔
گزشتنی۔(گ۔زشت۔نی) (ف۔صف) گزرنے والی۔گزرنے کے قابل۔
گزشتہ۔(گُ۔زش۔تہ) (ف۔صف) گزرا ہوا۔بیتا ہوا۔
گزشتہ را صلوٰۃ۔آئندہ را احتیاط۔(ف۔مثل) گزری ہوئی بات کو جانے دو۔آئندہ کے لیے احتیاط کرو۔
گزک۔(گ۔زک) (ف۔ا۔مث) وہ چیز جو نشہ پیتے وقت منہ کا ذائقہ بدلنے کے لیے کھائیں (۲) نقل (۳) ایک مٹھائی۔گجک۔تل شکری۔
گزک دان۔(ف۔ا۔مذ) گزک رکھنے کا ظرف۔
گزک کرنا۔(ا۔محاورہ) نقل کرنا۔ناشتہ کی بجائے کھانا (۲) اُڑانا۔چٹ کر جانا۔
گزند۔(گ۔زند) (ف۔ا۔مذ) صدمہ۔آفت (۲) رنج (۳) نقصان (۴) دُکھ۔ایذا۔تکلیف۔
گزند پہنچانا۔(ا۔محاورہ) نقصان پہنچانا۔
گزند ہونا۔(ا۔محاورہ) تکلیف ہونا۔صدمہ ہونا۔ایذا ہونا۔
گزندہ۔(گ۔زندہ) (ف۔صف) ڈنک مارنے والا۔ڈسنے والا۔سانپ۔بچھو۔

گزندہ۔(گ۔زن۔دہ) (ف۔صف) منتخب۔
گزی۔(گ۔زی) (اُر۔ا۔مذ) موٹا سوتی کپڑا۔
گزی گاڑھا پہننا۔(ا۔محاورہ) موٹا جھوٹا کپڑا پہن کر گزارہ کرنا۔
گزیٹڈ آفیسر۔(انگ۔ا۔مذ) وہ افسر جس کا نام سرکاری گزٹ میں چھپتا ہے یہ درجہ دوم یا اس سے اعلیٰ افسر ہوتا ہے۔
گزیٹیر۔ (Gazetteer) (گ۔زیٹ۔ای۔اَر) (انگ۔ا۔مذ) ایسی لغت یا انسائیکلوپیڈیا جس میں جگہوں کے تاریخی اور جغرافیائی حالات درج ہوں۔
گزیدہ۔(گ۔زی۔دہ) (ف۔صف) ڈسا ہوا۔کاٹا ہوا۔جمع۔گزیدگان۔
گُزیدہ۔(گُ۔زی۔دہ) (ف۔صف) چُنا ہوا۔برگزیدہ۔اچھا۔
گزیر۔(گ۔زیر) (ف۔ا۔مذ) چارہ۔علاج۔اُردو میں صرف ناگزیر کی ترکیب سے مستعمل ہے۔
گزین۔(گ۔زین) (ف۔صف) پسندیدہ۔دلچسپ (۲) پسند کرنے والا۔اُردو میں صرف مرکبات میں مستعمل ہے۔خلوت گزین۔عزلت گزین۔

گ۔س

گس۔(Guess) (انگ۔ا۔مذ) قیاس۔اندازہ۔سرسری تخمینہ۔
گس پیپر (Guess Paper) (انگ۔ا۔مذ) امتحان کا پرچہ جو قیاس سے تیار کیا جائے۔پرچہ سوالات جس میں قیاس سے امتحانی طرز کے سوال دیئے جائیں۔
گسا۔(گس۔سا) (ف۔ا۔مذ) لقمہ۔نوالہ۔
گسار۔(گ۔سار) (ف۔صف) دور یا رفع کرنے والا (۲) کھانے پینے والا۔مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے غم گسار۔مے گسار۔
گسائیں۔(گُ۔سا۔ایں) (ہ۔ا۔مذ) گوسائیں کا مخفف۔گایوں کا سائیں۔گایوں کا مالک (۲) سوامی (۳) زاہد۔جوگی۔سنت۔مہنت۔
گستاخ۔(گُس۔تاخ) (ف۔صف) شوخ۔بے ادب۔شریر۔بے شرم
گستاخ چشم۔(ف۔صف) وہ شخص جس کی آنکھوں سے غضب اور غصہ ظاہر ہو (۲) وہ شخص جس کی کسی آفت سے آنکھ نہ جھپکے۔بے باکی میں کامل۔
گستاخ دست۔(ف۔صف) چالاک۔سبک دست۔
گستاخ روئی۔(ف۔صف) بے شرمی۔بے حیائی۔
گستاخانہ۔(گُس۔تا۔خا۔نہ) (ف۔صف) شوخی سے۔گستاخی سے۔بے ادبانہ۔
گستاخی۔(گُس۔تا۔خی) (ف۔ا۔مث) شوخی۔بے ادبی۔بے شرمی (۲) تحقیر۔حقارت (۳) شرارت۔
گستاخی کرنا۔(ا۔محاورہ) بے ادبی۔شرارت کرنا۔شوخی کرنا۔

گستاخی معاف ۔ (۱۔روزمرہ) میری خطا معاف فرمائیے (معذرت کا کلمہ)
گستانگر ۔ (گَس۔تاں۔گر) (ہ۔صف) بے وقوف بے شعور احمق جاہل۔ ناشائستہ۔
گُستر ۔ (گُس۔تر) (ف۔صف) پھیلانے والا۔ کسی چیز کی افراط کرنے والا۔ مرکبات میں مستعمل ہے جیسے کرم گستر۔ سخن گستر۔
گُسترده ۔ (ف۔صف) وہ چیز جو بچھائی جائے۔ بچھایا ہوا۔
گسٹ ۔ (Guest) (انگ۔ا۔مذ) مہمان۔
گسٹ ہاؤس ۔ (انگ۔ا۔مذ) مہمان خانہ۔
گسٹاپو ۔ (Gestapo) (گس۔ٹا۔پو) (انگ۔ا۔مذ) ہٹلر کے زمانے میں جرمنی کی خفیہ پولیس۔
گسستہ ۔ (گَ۔سس۔تہ) (ف۔صف) ٹوٹا ہوا۔ کٹا ہوا۔
گسستہ عناں ۔ (ف۔صف) آزاد۔ بے لگام (۲) کھلا۔ بے قید۔
گُسل ۔ (ف۔لاحقہ) تباہ کرنے والا۔ توڑنے والا۔ اسم کے بعد آکر اُسے اسم فاعل بنا دیتا ہے جیسے جاں گُسل۔
گسیختہ ۔ (ف۔صف) ٹوٹا ہوا۔ شکستہ۔
گسیختہ عناں ۔ (ف۔صف) وہ گھوڑا جس کی باگ ٹوٹ گئی ہو۔ کنایتاً بے قابو۔

گ ۔ ش

گشت ۔ (ف۔ا۔مث) دَور۔ چکر۔ دَورہ (۲) پھرنا۔ چکر لگانا۔
گشت پھرنا۔ گشت کرنا۔ گشت لگانا۔ گشت مارنا ۔ (۱۔محاورہ) دَورہ لگانا۔ چکر لگانا۔
گشت سلامی ۔ (ف۔ا۔مث) وہ نذرانہ جو حاکم کو دَورے کے وقت دیا جاتا تھا۔
گشت کرنا ۔ (۱۔محاورہ) پھرنا۔ دَورہ کرنا۔ چکر لگانا۔
گشت ناچنا ۔ (۱۔محاورہ) کنچنیوں کا برات کے آگے ناچتے ہوئے جانا۔ (۲) برات کے ساتھ ناچتے ہوئے چلنا۔
گشتاسپ ۔ (گش۔تا۔سپ) (ف۔ا۔مذ) ایران کے بادشاہ اسفندیار کا باپ (۲) برزخ۔
گشتہ ۔ (ف۔صف) پھرا ہوا۔ اُلٹا ہوا۔ بدلہ ہوا۔ بنا ہوا۔ مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے برگشتہ۔
گشتی ۔ (گش۔تی) (ف۔صف) پھرنے والی۔ گشت لگانے والی (۲) پہریدار سنتری۔ آوارہ گردی۔
گشتی چٹھی ۔ وہ حکم جو تمام افسروں کو بھیجا جائے۔ سرکلر
گشتیا ۔ (۱۔مذ) چوکیدار (۲) رونڈ (۳) محصول اکٹھا کرنے والا۔
گشٹ ۔ (س۔ا۔مث) سازش۔ ایسا میل جول جو کسی کو نقصان پہنچانے کے لیے کیا جائے۔

گ ۔ ف

گف ۔ (ا۔صف) موٹا۔ گاڑھا۔ خوب ٹھونک کر بُنا ہوا۔
گفت ۔ (ف۔ا۔مث) بات چیت۔ بول (لفظ (۲) فعل۔ گفتن۔ مصدر سے ماضی کا صیغہ اس نے کہا۔ مرکبات میں استعمال ہوتا ہے
گفت وشنید ۔ (ف۔ا۔مث) ذکر اذکار (۲) بحث۔ ردوبدل (۳) کہنا سُننا۔
گفتار ۔ (گُف۔تار) (ف۔ا۔مث) بول چال۔ گفتگو۔ قول۔ مقولہ (۲) (صف) کہنے والا۔ مرکبات میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے شیریں گفتار۔
گفتگو ۔ (گُفت۔گو) (ف۔ا۔مث) بات چیت۔ بول چال۔ تقریر۔
گفتگو آنا ۔ (۱۔محاورہ) بات چیت ہونا (۲) تکرار ہونا۔
گفتگو بڑھ جانا ۔ (۱۔محاورہ) تقریر میں طوالت ہو جانا (۲) نزع لفظی ہو جانا۔
گفتگو درمیان آنا ۔ (۱۔محاورہ) بات چیت ہونا۔
گفتگو کرنا ۔ (مص مرکب) بات چیت کرنا۔
گفتنی ۔ (گُف۔تَ۔نی) (ف۔صف) کہنے کے لائق۔ بیان کرنے کے قابل۔
گفٹ ۔ (Gilt) (انگ۔ا۔مث) عطا۔ بخشش۔ عطیہ۔ ہدیہ (۲) خداداد قابلیت۔

گ ۔ گ

گگ ۔ (Gig) (انگ۔ا۔مث) ہلکی گاڑی۔ ٹمٹم۔
گگرا ۔ (گَگ۔را) (س۔ا۔مذ) دھات کا گھڑا۔ پانی کا بڑا برتن۔
گگری۔ گگریا ۔ (گَگ۔ری ہگ۔گَ۔ری۔یا) (س۔ا۔مث) چھوٹا گگرا۔ چھوٹی گاگر۔
گگل ۔ (س۔ا۔مذ) ایک درخت جس کی گوند خوشبودار ہوتی ہے۔ گوگل۔
گگلا ۔ (گَگ۔لا) (ق۔ا۔مذ) دیوانہ۔
گگن ۔ (گَ۔گن) (س۔ا۔مذ) آسمان۔ کرہ ہوا (۲) نہایت اُونچا (۳) لہر سے پانی کا اُچھلنا۔
گگن کھیلنا ۔ (۱۔محاورہ) پانی کا بلندی کی طرف اُچھلنا۔ لہروں کا خوب اُچھلنا۔
گگن کے بچے والی مرغی ۔ (ہ۔ا۔مث) ثریا۔ پروین۔ سات سہیلیوں کا گچھا۔
گگن ہونا ۔ (۱۔محاورہ) بلند ہونا۔ اُونچا ہونا۔ آسمان سے لگنا۔

گ ۔ ل

گل ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) گلا کا مخفف (۲) گلال کا مخفف (۳) گالی کا مخفف (۴) بات چیت (۶) معاملہ ۔

گل بہیاں (بیاں) ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) محبت یا پیار سے گلے میں ہاتھ ڈالنا ۔ ناز کرنا ۔

گل پھڑا (گلپھڑا) ۔ مچھلی کا جبڑا جس سے وہ سانس لیتی ہے (۲) پرندہ کی چونچ سے نیچے لٹکتی ہوئی کھال ۔

گل پھُولا ۔ (ا ۔ مذ) وہ شخص جس کے گال پھُولے ہوئے ہوں ۔

گل پھیڑ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) گلے کی گھنٹی ۔ گردن کی گھنٹی ۔

گل تکیہ ۔ (ا ۔ مذ) وہ چھوٹا اور گول تکیہ جو سوتے وقت رخساروں تلے رکھتے ہیں

گل تنگ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) کمال بے خبر ہونا ۔ غافل ہونا ۔

گل تنی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) بیلوں کے گلے کی رسّی جو جوئے کے ساتھ باندھی جاتی ہے ۔

گل جنڈھا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) کپڑے کا لٹکنا جو گلے میں لٹکا کر ضرب رسیدہ ہاتھ کو اس میں لٹکائے رکھتے ہیں ۔

گل جوٹ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) وہ رسّی جو دو بیلوں کو آپس میں جتے رہنے کے لیے باندھتے ہیں ۔

گل خپ ۔ (گلخپ) (ا) ہاتھا پائی ۔ باہمی تکرار ۔

گل خور ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) پھندے دار رسّی ، جو مویشیوں کے گلے میں ڈالتے ہیں ۔

گل دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) پھانسی دینا (۲) کسی چیز کو کنڈی میں لگا دینا ۔

گل گل جو تھہ ملانا ۔ (ا ۔ محاورہ) مزے اُڑانا ۔ خوشی منانا (۲) تر مال کھانا ۔

گل لچا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) گلے کا لچھا ۔ سہاگ لچھا ۔ (اق)

گل مالا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) کنٹھا ۔ گجرا ۔ گلے کا ہار ۔

گل مچھے (گلمچھے) ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) رخساروں کے پاس خوب بڑھائے ہوئے بال ۔

گِل ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) گارا ۔ گیلی مٹی (۲) کیچڑ ۔ دَلدل ۔

گِل ارمنی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کی سیاہی مائل سُرخ مٹی ۔

گِل حکمت (کپڑوٹی) ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) مٹی اور کپڑے سے برتن کا منہ بند کرنے کا عمل تاکہ بھاپ باہر نہ نکلنے پائے ۔

گِل حکمت کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مٹی اور کپڑے سے کسی چیز کا منہ بند کرنا کہ بھاپ باہر نہ نکل سکے ۔

گِل خراسانی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) کھریا مٹی ۔

گِل خورہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) کینچوا ۔

گِل در گِل ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) مٹی میں مل کر مٹی ہو جانا ۔

گِل مالہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک آلہ جس سے مٹی لیپتے ہیں ۔

گُل ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) پھول (۲) جسم کو داغنے کا نشان (۳) چراغ کی بتی کا جلا ہوا یا جلتا ہوا سرا (۴) جوتے کی ایڑی کا چمڑہ (۵) معشوق (۶) داغ ۔ دھبّہ (۷) پھانسی (۸) حقّے کا جلا ہوا تمباکو (۹) وہ سفید دھبّہ جو آنکھوں میں پڑ جاتا ہے (۱۰) آگ سے جل جانے کا نشان ۔

گُل آفتاب ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) سورج مکھی پھول ۔

گُل احمر ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) سُرخ پھول ۔

گُل اشرفی ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا گول پھول ۔

گُل افشاں ۔ (ف ۔ صف) پھول بکھیرنے والا (۲) ایک قسم کی آتش بازی پھُل جھڑی (۳) خوش گفتار آدمی ۔

گُل افشانی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) خوش بیانی سے باتیں کرنا (۲) طعن و طنز کی باتیں کرنا ۔

گُل انار ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) انار کا پھول (۲) سُرخ ۔ لال ۔ ارغوانی رنگ (۳) ایک قسم کا انار کا درخت جس میں پھل نہیں لگتا ۔ صرف پھول ہی لگتے ہیں ۔

گُل اندام ۔ (ف ۔ صف) پھول کے سے جسم والا ۔ معشوق ۔

گُل اورنگ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا پھول جو گھنڈی کی وضع کا ہوتا ہے (۲) ایک قسم کا گیندا ۔

گُل بار (گلبار) ۔ (ف ۔ صف) پھول برسانے والا ۔

گُلباری ۔ پھول برسانا ۔

گُل بازی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) پھولوں کا کھیل جس میں پھول ایک دوسرے کی طرف پھینکتے ہیں ۔

گُل بانگ ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) چہچہا ۔ بُلبل کی آواز (۲) شادی کی دھوم دھام کا شور (۳) نعرہ جنگ (۴) خوشخبری ۔ مژدہ ۔

گُل بدن ۔ (ف ۔ صف) پھول جیسے نازک بدن والا ۔ معشوق ۔ ایک قسم کا دھاری دار ریشمی کپڑا ۔

گُل برگ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) گلاب کی پتی ۔ گلاب کی پنکھڑی (۲) نازک اندام ۔ معشوق ۔

گُل بکاؤلی ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) سفید رنگ کا ایک خوشبودار پھول جس کے پودے کا رنگ ہلدی کی طرح زرد ہوتا ہے ۔

گُلبن ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) گلاب کا پودا (۲) گلاب کے پودے کی جڑیں کسی درخت کا وہ حصہ جو زمین کے ساتھ لگا ہوتا ہے ۔

گُل بو ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) پھول کی خوشبو ۔

گُل بوٹا ۔ (ا ۔ مذ) پھول اور اس کا پودا (۲) بیل بوٹا ۔ زیب و زینت ۔

گُل بوٹے جمانا ۔ (ا ۔ محاورہ) پھول بوٹے ترتیب سے لگانا ۔

گُل بیگانہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) خودرو پھول ۔ جنگلی پھول ۔

گُل پاپوش ۔ گُل کفش ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ پھول جو ابریشم یا کلابتون سے بنا کر زنانہ جوتیوں پر ٹانکتے ہیں ۔

گُل پلاس ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ڈھاک کا پھول جو سُرخ ہوتا ہے ۔

گُل پوش ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) پھولوں سے چھپا ہوا ۔ بہت پھول نکلے ہوئے ۔

(۲) پھولوں کا لباس پہنے ہوئے۔

گُل پھولنا ۔ (ا ۔ محاورہ) پھول کھلنا (۲) کوئی عجیب بات ظہور میں آنا۔

گُل پیادہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ گلاب جس میں خوشبو نہیں ہوتی ۔ سدا گلاب۔

گُل پیرہن ۔ (ف ۔ صف) پھولوں کے سے لباس والا۔ معشوق۔

گُل پیرہنی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) پیراہن کا پھول کی طرح ہونا۔ (۲) نزاکت۔

گُل پھینکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ایک دوسرے کو پھول مارنا۔

گُل تر ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) تازہ پھول (۲) حسینوں کا چہرہ ۔ حسین معشوق۔

گُل تراش ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) چراغ کی بتی کترنے کی قینچی ۔ گُلگیر۔

گُل تراشنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بتی یا شمع کا جلا ہوا حصہ قینچی یا گلگیر سے الگ کرنا۔

گُل تسبیح ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) تسبیح کا امام جو تمام دانوں کے اُوپر پرو دیا جاتا ہے۔

گُل جعفری ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا زرد پھول جو گیندے کے مشابہ ہوتا ہے (۲) زرد رنگ۔

گُل جھڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) چراغ یا سگریٹ کی راکھ گرنا (۲) درخت سے پھولوں کا از خود گرنا۔

گُل چاندنی ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا سفید پھول جو چاندنی رات میں کھلتا ہے ۔ گُل مہتاب۔

گُل چشم ۔ (ف ۔ صف) وہ شخص جس کی آنکھ میں پُھلی یا سفیدی ہو۔

گُل چکاں ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) جھوا کا پھول۔

گُل چہرہ ۔ (ف ۔ صف) پھول جیسے چہرے والا ۔ معشوق۔

گُل چھڑی ۔ (ا ۔ مذ) پھولوں کی چھڑی۔

گُل چیں ۔ (ف ۔ صف) پھول توڑنے والا ۔ مالی ۔ باغبان۔

گُل خار ۔ (ف ۔ ا ۔ صف) دھبے والا ۔ چتکبرا ۔ چتی دار۔

گُل خطمی ۔ گُل خیرو ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) نیلے رنگ کا ایک پھول جو بطور دوا استعمال ہوتا ہے۔

گُل خن ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) بھٹی ۔ تنور ۔ چولھا (۲) کوڑا کرکٹ۔

گُلخن افروز ۔ (ف ۔ صف) بھٹی جلانے والا۔

گُل خنداں ۔ (ف ۔ صف) کھلا ہوا پھول۔

گُل خندہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) منہ کھول کر ہنسنا ۔ قہقہہ۔

گُل خودرو ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایسے پھول جو جنگل اور باغ کے نواح میں خود بخود اُگیں۔

گُل خوردہ ۔ (ف ۔ صف) داغ کھائے ہوئے۔

گُل دار ۔ (ف ۔ صف) وہ چیز جس پر پھول بنے ہوں (۲) داغ دار ۔ دھبے دار۔

گُل دام ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) پھولوں کا جال (۲) جال (۳) پنجرا۔

گُل دان ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) پھول دان ۔ پھولوں کا گلدستہ رکھنے کا برتن۔

گُل داؤدی ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا پھول۔
(Chrysanthemum)

گُل دستہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) پھولوں کی ٹہنیوں کا مجموعہ ۔ پھولوں کا گچھا (۲) طاق یا محراب جہاں اذان ہو (۳) غزلوں کا رسالہ یا مجموعہ۔

گُل دستہ باندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) پھولوں کا خاص طریقے سے سجانا۔

گُل دُم ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) بُلبُل کی قسم کا ایک پرندہ جس کی دُم کے نیچے سُرخ نشان ہوتا ہے۔

گُل دوپہری ۔ گُل دوپہریا ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا پھول جو دوپہر کو کھلتا ہے ۔ سورج مکھی۔

گُل دوز ۔ (ف ۔ صف) وہ چیز جس پر پھول بوٹے کڑھے ہوں۔

گُل دیگر شگفت ۔ (ف ۔ مثل) ایک اور نئی بات ظہور میں آئی ۔ ایک اور پھول کھلا۔

گُل دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) جسم کو داغنا ۔ پھانسی پر چڑھانا (ق)

گُل رخ ۔ گُل رخسار ۔ (ف ۔ صف) وہ شخص جس کا چہرہ یا رخسار گلاب کی طرح سُرخ ہوں ۔ خوبصورت ۔ معشوق۔

گُل رعنا ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا سُرخ اور زرد پھول (۲) معشوق۔

گُل رنگ ۔ (ف ۔ صف) جس کا رنگ سُرخ ہو ۔ لال ۔ ارغوانی۔

گُل رُو ۔ (ف ۔ صف) گلاب کے سے چہرے والا ۔ خوبصورت ۔ معشوق۔

گُل ریز ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) کپڑا جس پر سُرخ پھول کڑھے ہوئے ہوں (۲) ایک قسم کی آتشبازی ۔ پھلجھڑی ۔ خزاں کا موسم۔

گُل ریزی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) پھولوں کا جھڑنا (۲) پھلجھڑی (۳) خوش بیانی۔

گُل زار ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) باغ ۔ گلشن ۔ پھلواری (۲) رونق۔

گلزار ابراہیم (خلیل) ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ آگ جس میں نمرود نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو ڈال دیا تھا اور وہ خدا کے حکم سے سرد ہو کر باغ بن گئی تھی۔

گلزار قالی (قالین) ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ پھول بوٹے جو قالین پر بنے ہوئے ہوں۔

گُل زمیں ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) زمین کا سرسبز اور شاداب قطعہ (۲) قطعہ زمین۔

گُلستان ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) باغ ۔ گلزار ۔ چمن ۔ پھلواری (۲) شیخ سعدی کی مشہور کتاب کا نام۔

گُل سرا ۔ گُل سہرا ۔ ایک زیور جو شادی شدہ عورتیں گلے میں پہنتی ہیں (ق)

گُل سرسبد ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) سب سے اچھا پھول ۔ یکتا ۔ عمدہ منتخب۔

گُل سُورج ۔ (ا ۔ مذ) سُورج مکھی پھول (ق)

گُل سوری ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) ایک بہت خوشبودار گلاب۔

گُل سوسن ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) آسمانی رنگ کا ایک پھول۔

گُل شب افروز - (ف - ا - مذ) رات کو کھلنے والے ایک پھول کا نام۔
گُل شبو - (ف - ا - مذ) ایک پھول جو رات کے وقت خوشبو دیتا ہے۔ (شبو (شب بو) شب کو خوشبو دینے والا۔
گُل شکر - (ف - ا - مذ) گلقند۔
گُل شمع - (ف - ا - مذ) شمع کا گل (۲) شمع کی لو۔
گلشن - (ف - ا - مذ) باغ۔ پھلواڑی چمن۔ گلزار۔ باغ۔
گلشن آرا - (ف - صف) باغبان۔ باغ کو سجانے والا۔
گلشن ایجاد - (ف - ا - مذ) دنیا۔
گُل صد برگ - (ف - ا - مذ) گیندے کا پھول۔
گُل عباسی - (ف - ا - مذ) ایک پھول کا نام۔
گُل عذار - (ف - ا - مذ) پھول جیسے رخساروں والا۔ لال لال گالوں والا (۲) خوبصورت۔
گُل فام (گلفام) - (ف - صف) پھول کے سے رنگ والا۔ معشوق
گُل فشانی۔ گُل افشانی - (ف - ا - مث) (۱) پھول جھاڑنا۔ (۲) خوش بیانی۔
گُل قند - (ف - ا - مذ) ایک دوا جو گلاب کے پھولوں کو شکر میں ملا کر بناتے ہیں۔
گُل کار - (ف - ا - مذ) نقاشی کا کام کرنے والا۔
گُل کاری - (ف - ا - مث) نقاشی۔ بیل بوٹے کا کام۔
گُل کترنا - (ا - محاورہ) پھول تراشنا۔ گلکاری کرنا (۲) جلی ہوئی بتی کو کاٹنا۔ بتی کا جلا ہو سرا جھاڑنا (۳) عجیب و غریب کام کرنا (۴) شرارت کرنا (۵) انوکھی بات کرنا (۶) اتہام لگانا۔
گُل کدہ - (ف - ا - مذ) باغ۔ پھلواری۔
گُل کرنا - (ا - محاورہ) چراغ بجھانا۔ دیا بڑھانا۔
گُل کھانا۔ حسد کرنا (۲) قسمت کرنا (۳) عاشق ہونا
گُل کھلانا - (ا - محاورہ) پھول کھلانا (۲) فساد کھڑا کرنا۔ آفت لانا۔ کوئی عجیب و غریب اور انوکھا کام کرنا (۳) الزام دینا۔ تہمت دھرنا۔
گُل کھلنا - (ا - محاورہ) پھول کا شگفتہ ہونا (۲) کوئی نئی یا انوکھی بات ظاہر ہونا (۳) بھید کھلنا (۴) دھوم مچنا (۵) فساد بپا ہونا (۶) طوفان اٹھنا۔ بہتان لگنا۔
گُل کیس - (ف - ا - مذ) ایک پھول کا نام۔
گُل گشت - (ف - ا - مث) باغ کی سیر۔ سیر چمن۔
گُل گوں - (ف - صف) گلاب کی طرح سُرخ رنگ کا (۲) چالاک گھوڑا۔
گُل گونہ - (ف - ا - مذ) غازہ۔ رنگین سفوف جسے عورتیں خوبصورتی کے لیے چہرے پر ملتی ہیں۔ اُبٹنا۔ پاؤڈر۔
گُل گیر - (ف - ا - مذ) شمع یا چراغ کی بتی کترنے کی قینچی۔
گُل لالہ - (ف - ا - مذ) ایک قسم کا سُرخ پھول۔
گُل لمنہ - (ف - ا - مذ) گوبھی کا پھول۔

گُل مشکی - (ف - ا - مذ) ایک سیاہ رنگ کا خوشبودار پھول۔
گُل مہندی - (ف - ا - مذ) ایک مشہور پھول۔ بالسم۔
گُل میخ - (ف - ا - مذ) ایک موٹی کیل جس کے اوپر موٹا سا پھول بنا ہوتا ہے (۲) موٹی کیل۔
گلنار - (ف - ا - مذ) گُل انار کا مخفف (۲) گلنار کا پھول۔ گلنار کا درخت۔ انار سے مشابہ ہوتا ہے۔ اس میں پھل نہیں آتا (۳) سُرخ رنگ والا۔
گُل ناشگفتہ - (ف - ا - مذ) کلی۔ غنچہ (۲) کنواری لڑکی۔
گُل نافرمان - (ف - ا - مذ) اُودے رنگ کا پھول۔
گُل نسرین - (ف - ا - مذ) جنگلی گلاب۔ سیوتی۔
گُل نشاط - (ف - ا - مذ) شراب۔
گُل نیلوفر - (ف - ا - مذ) کنول۔
گُل و بلبل - (ف - ا - مذ) عاشق و معشوق۔
گُل و لالہ - (ف - ا - مذ) معشوق لوگ (۲) طوائف۔ ارباب نشاط۔
گُل ہزارہ - (ف - ا - مذ) ایک قسم کا بہت سی پنکھڑیوں والا پھول۔ گیندا۔
گُل ہونا۔ چراغ بجھنا (۲) رونق ختم ہونا (۳) عزت کا گر جانا۔
گُل - (ہ - ا - مث) گولی کا مخفف (۲) گانٹھ (۳) گٹھلی (۴) عقدہ۔
گُل جھٹی۔ گُل جھڑی - (ہ - ا - مث) گرہ در گرہ گنجلک (۲) شکن۔ بل (۳) کدورت ملال طبع (۴) ایک آتش بازی کا نام۔
گُل چھرّے - (ا - مذ) لطف۔ عیش۔ مزہ۔
گُل چھرّے اُڑانا - (ا - محاورہ) خوب عیش کرنا (۲) مزے اڑانا (۳) دولت برباد کرنا۔
گلا - (گَ - لا) (ہ - صف) گلا ہوا۔ خوب پکا ہوا (۲) بوسیدہ۔ بے جان (۳) سڑا ہوا (۴) پگھلا ہوا۔
گلا سڑا - (ا - صف) بوسیدہ۔ نکما۔ خراب۔
گلّا - (گَل - لا) (ہ - ا - مذ) دکاندار کا بکری کی نقدی رکھنے کا برتن (۲) اناج۔ دانہ غلہ (۳) جائے ضرور۔ پاخانہ۔
گلا - (گَ - لا) (ہ - ا - مذ) گلو۔ حلق (۲) آواز۔ سُر (۳) گریبان۔
گلا آنا - (ا - محاورہ) حلق کے کوّے کا ورم کر جانا۔ گلے میں چھالا یا ورم ہو جانا۔ گلے میں درد ہونا۔
گلا اُٹھانا - (ا - محاورہ) حلق کے اندر کوے کو رومال یا انگوٹھے سے دبانا تاکہ وہ اپنی جگہ پر آجائے۔ بچوں کے تالو کو انگوٹھے سے اُٹھانا۔
گلا بلانا - (ا - محاورہ) گویوں کا گانے کے وقت گلے میں آواز کو گردش دینا۔
گلا بند ہو جانا - (ا - محاورہ) آواز بیٹھ جانا۔
گلا بندھانا - (ا - محاورہ) قرض لینا۔ مقروض ہونا (۲) ذمہ دار ہونا۔ اپنے اوپر بوجھ لینا (۳) نکاح پڑھا لینا۔ آزادی بیچنا (۴) ضروری اخراجات روک کر کچھ جمع کرنا۔
گلا بندھنا - (ا - محاورہ) قرضدار ہونا۔ مقروض بننا۔

گلا بیٹھ جانا۔ گلا پڑ جانا۔ (ف ا۔ محاورہ) آواز کا بھاری ہو جانا۔ آواز بھرّا جانا۔

گلا پکڑنا۔ (ف ا۔ محاورہ) (۱) گردن پکڑنا (۲) کسیلی چیز کھانے سے گلے میں تکلیف ہونا (۳) تنگ کرنا۔ ستانا۔

گلا پھاڑنا۔ (ف ا۔ محاورہ) زور سے بولنا۔ چیخ کر بولنا۔ چلّانا۔

گلا پھانسنا۔ (ف ا۔ محاورہ) (۱) کسی چیز سے گلا دبانا (۲) قرض میں مبتلا ہونا۔

گلا پھٹ جانا۔ (ف ا۔ محاورہ) (۱) آواز کا زور سے نکلنا (۲) آواز کا بے سُرا ہو جانا۔

گلا پھرنا۔ (ف ا۔ محاورہ) آواز کا حسبِ مراد گانے میں پھرنا۔

گلا پھولنا۔ (ف ا۔ محاورہ) گلپھڑا نکلنا۔ گلا سوجنا۔ گلے میں ورم ہونا۔

گلا خشک ہونا۔ (ف ا۔ محاورہ) (۱) گلے میں رطوبت باقی نہ رہنا (۲) پیاس لگنا۔

گلا دابنا۔ (ف ا۔ محاورہ) (۱) گلے کو دبانا (۲) بولنے سے روکنا۔

گلا دبانا۔ (ف ا۔ محاورہ) (۱) گلا گھونٹنا۔ سانس روکنا (۲) بات کرنے سے روکنا۔

گلا دبایا جانا۔ (ف ا۔ محاورہ) (۱) ظلم ہونا۔ زبردستی کی جانا (۲) بولنے سے روکا جانا۔

گلا کاٹ مرنا۔ (ف ا۔ محاورہ) خودکشی کرنا۔

گلا کاٹنا۔ (ف ا۔ محاورہ) (۱) سر قلم کرنا۔ قتل کرنا (۲) حق دبانا۔ زبردستی کسی کا حق لینا (۳) ظلم کرنا۔ سختی کرنا۔

گلا کاٹی۔ (ف ا۔ مث) سارنگی سے ملتا جلتا ایک باجا۔

گلا کٹنا۔ گلا کٹوانا۔ (ف ا۔ محاورہ) مقتول ہونا۔

گلا کھل جانا۔ (ف ا۔ محاورہ) پڑی ہوئی آواز کا صاف ہو جانا۔

گلا کھولنا۔ (ف ا۔ محاورہ) (۱) گلے کا پھندا دور کرنا (۲) گلے کی آواز صاف ہونا۔

گلا گھٹنا۔ (ف ا۔ محاورہ) گلا بھنچنا۔ گلا دبنا۔

گلا گھونٹ کے سلا دینا۔ (ف ا۔ محاورہ) گلا گھونٹ کے مار دینا۔

گلا گھونٹنا۔ (ف ا۔ محاورہ) گلا دبانا۔ بولنے نہ دینا۔

گلا ملانا۔ (ف ا۔ محاورہ) آواز ملانا۔

گلے باز۔ (ف ا۔ صفت) خوش آواز۔ اچھی آواز والا۔

گلے بندھنا۔ (ف ا۔ محاورہ) (۱) ذمے پڑنا۔ بلاخواہش کسی چیز کا سر پڑنا (۲) کسی ناپسند عورت کا نکاح میں آنا۔

گلے پر چھری پھیرنا۔ گلے پر چھری چلانا۔ (ف ا۔ محاورہ) بہت ظلم کرنا۔ حق تلفی کرنا۔ جبر و تشدد کرنا۔

گلے پر خنجر پھیرنا۔ (ف ا۔ محاورہ) گلے پر چھری پھیرنا۔ جبر و ظلم کرنا۔ حق تلفی کرنا۔

گلے پڑ کے سودا کرنا۔ (ف ا۔ محاورہ) زبردستی بیچنا۔ خواہ مخواہ کوئی چیز دینا۔

گلے پڑنا۔ (ف ا۔ محاورہ) (۱) ذمے پڑنا (۲) پیچھے پڑنا (۳) زبردستی چمٹے جانا (۴) بلاخواہش نکاح ہونا (۵) بغیر خواہش یا مرضی کے کوئی چیز دینا۔

گلے پڑے کا سودا۔ (ف ا۔ مثل) زبردستی کا سودا جو جبراً سر منڈھا جائے۔

گلے تک بھرنا۔ (ف ا۔ محاورہ) کسی ظرف کو پورا پورا بھرنا۔

گلے تک پانی ہونا۔ (ف ا۔ محاورہ) ڈوب جانے کے قریب ہونا۔

گلے دراز۔ (ف ہ۔ ا۔ صف) زبان دراز۔ چالاک (ق)۔

گلے سے اترنا۔ (ف ا۔ محاورہ) حلق سے اترنا۔ نگلا جانا۔ سمجھ میں آنا۔

گلے کا تعویذ بنانا۔ (ف ا۔ محاورہ) (۱) کمال حفاظت سے رکھنا (۲) ہر وقت ساتھ رکھنا۔

گلے کا توڑا۔ (ف ا۔ مذ) گلے میں پہننے کی سونے کی زنجیر۔

گلے کا جوڑا۔ (ف ا۔ مذ) وہ لباس جو زیبِ تن ہو۔

گلے کا ہار۔ (ف ا۔ مذ) (۱) ایک زیور جو گلے میں پہنا جاتا ہے (۲) وہ بچہ جو ہر وقت ماں سے چپٹا رہے (۳) ناگوارِ خاطر۔ اجیرن (۴) وہ جو کسی وقت جدا نہ ہو (۵) نہایت عزیز۔ پیارا۔

گلے کا ہار ہونا۔ (ف ا۔ محاورہ) (۱) چمٹنا۔ پیچھے پڑنا (۲) وبالِ جان ہونا (۳) بارِ خاطر ہونا۔

گلے کی رگیں پھلانا۔ (ف ا۔ محاورہ) غصّے ہونا۔ ناراض ہونا۔

گلے گلے۔ (ف ا۔ تابع فعل) گلے تک۔

گلے گلے پانی۔ (ف ا۔ مذ) اتنا پانی جس میں آدمی کی گردن ڈوب جائے۔

گلے لگانا۔ (ف ا۔ محاورہ) (۱) چھاتی سے لگانا۔ پیار کرنا۔ چمٹانا (۲) زبردستی کوئی چیز ذمے لینا۔

گلے لگ کر رونا۔ (ف ا۔ محاورہ) مل کر رونا۔ دردمندوں کا باہم مل کر اظہارِ ہمدردی کرنا۔

گلے لگنا۔ (ف ا۔ محاورہ) بغلگیر ہونا۔ چھاتی سے لگنا۔ لپٹنا۔ چمٹنا۔

گلے ملنا۔ (ف ا۔ محاورہ) (۱) ہم آغوش ہونا۔ گلے لگنا (۲) صفائی کرنا۔ سلوک کرنا (۳) ملاقات کرنا۔

گلے ملوا دینا۔ (ف ا۔ محاورہ) صلح کروا دینا۔ صفائی کرا دینا۔ رنجش دور کرانا۔

گلے (مڑھنا) منڈھنا۔ (ف ا۔ محاورہ) زبردستی کوئی چیز گلے ڈالنا۔ حوالے کرنا۔

گلے میں اٹکنا۔ گلے میں پھنسنا۔ (ف ا۔ محاورہ) بدمزہ یا ناپسند کھانے کا حلق سے نیچے نہ اترنا۔

گلے میں پانی ٹپکانا۔ (ف ا۔ محاورہ) دم نکلتے وقت حلق میں پانی چوانا۔

گلے میں جان اٹکنا۔ (ف ا۔ محاورہ) نزع کا عالم ہونا۔

گلے میں زنجیر پڑنا۔ (ف ا۔ محاورہ) (۱) بیاہ ہونا (۲) بند ہونا۔ مقید ہونا۔

گلے میں طوق پڑنا۔ (ف ا۔ محاورہ) (۱) دیوانے کا زنجیروں سے جکڑا جانا (۲) مصیبت میں مبتلا ہونا (۳) کسی کی غلامی کرنا۔

گلے میں کانٹے پڑنا۔ (ف ا۔ محاورہ) حلق خشک ہونا۔

گلے میں گرہ ہونا۔ (ف ا۔ محاورہ) آواز نہ نکلنا۔

گلے میں گھنگرو بولنا۔ (ف ا۔ محاورہ) نزع کا وقت ہونا۔

گلے میں ہاتھ ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گردن میں ہاتھ ڈال کر تقاضا کرنا ۔

گلے میں ہڈّی نہیں ۔ (ا ۔ محاورہ) آواز نہایت دلکش ہے گانے میں ماہر ہے ۔

گلاب ۔ (گُ ۔ لاب) (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک پھول (۲) گلاب کا پودا (۳) گلاب کے پھولوں کا عرق ۔

گلاب پاش ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ صراحی نما برتن جس میں عرق گلاب بھر کر چھڑکتے ہیں ۔

گلاب جامن ۔ (ا ۔ مث) ایک قسم کا جامن جس میں گلاب کی سی خوشبو آتی ہے (۲) ایک قسم کی مٹھائی جس کا رنگ جامن کی طرح ہوتا ہے ۔

گلاب کھنچوانا ۔ (ا ۔ محاورہ) گلاب کا عرق نکلوانا ۔

گلاب کھینچنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گلاب کا عرق نکالنا ۔

گلاب کی پتی ۔ گلاب کی پنکھڑی ۔ (ا ۔ مث) برگ گل (۲) لب نازک معشوق کے ہونٹ ۔

گلابہ ۔ (گُ ۔ لا ۔ بہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) گارا ۔ پچارا ۔

گلابی ۔ (گُ ۔ لا ۔ بی) (ف صف) گلاب کے پھول کی طرح ہلکے سرخ کا ۔ (۲) شراب کی بوتل ۔ شراب کا گلاس ۔ ساغر ۔

گلابی آنکھ ۔ (ا ۔ مث) شربتی آنکھ ۔ مخمور آنکھ ۔

گلابی اُردو ۔ (ا ۔ مث) اُردو تحریر کا وہ اسلوب جسے مُلّا رموزی نے رواج دیا ۔

گلابی پوش ۔ (ف ۔ صف) وہ شخص جو گلابی لباس زیب تن ہو ۔

گلابی جاڑا ۔ (ا ۔ مذ) ہلکا جاڑا ۔ سردی کے ابتدائی اور آخری دن ۔

گلاپا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) گولائی ۔ گول ہونا ۔

گلاس ۔ (Glass) (گِ ۔ لاس) (انگ ۔ ا ۔ مذ) پانی پینے کا برتن پیالہ ۔ ساغر ۔ ایک قسم کا آبخورہ (۲) شیشہ ۔ کانچ (۳) آئینہ ۔

گلال ۔ (گُ ۔ لال) (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا سُرخ سفوف جو ہولی کے دنوں میں ہندو لوگ ایک دوسرے پر چھڑک کر خوشی مناتے ہیں (۲) سنگھاڑے کا باریک پسا ہوا آٹا جس میں مختلف قسم کے رنگ ملاتے ہیں ۔

گلال باڑی ۔ (ا ۔ مث) وہ شاہی باغ جو شاہی محل کے ملحق ہو (۲) وہ باغ جو بڑے مکان کے ملحق ہو ۔

گلال چشم ۔ (ا ۔ صف) سُرخ آنکھوں والا ۔

گلالا ۔ (ق ۔ ا ۔ مذ) پھول کا زیرہ ۔

گلانا ۔ (گ ۔ لا ۔ نا) (ہ ۔ مص) پگھلانا (۲) گوشت ترکاری وغیرہ کو پکا کر نرم کرنا (۳) سڑانا (۴) بیماری یا غم کا بدن کو دُبلا کر دینا ۔ (۵) ضائع کرنا (۶) بوسیدہ کرنا ۔

گلاوا ۔ گلابہ ۔ (گِ ۔ لا ۔ وا) (گِ ۔ لا ۔ بہ) (ہ ۔ ا ۔ مذ) کیچڑ ۔ دلدل ۔ گارا ۔ مٹی میں پانی ملایا ہوا ۔ لیپ پوت ۔

گلاوٹ ۔ (گ ۔ لا ۔ وٹ) (ہ ۔ ا ۔ مث) گلانے کی اہلیت ۔ تحلیل ۔ وہ چیز جس سے گوشت وغیرہ گل جائے ۔

گلاؤُ ۔ (گ ۔ لا ۔ آو) (ہ ۔ صف) گلنے والا ۔ جلد سڑنے والا پھل ۔

گلائی ۔ (گ ۔ لا ۔ ئی) (ہ ۔ ا ۔ مث) گولائی ۔ گولاپا ۔ گول ہونا

گلائیڈر ۔ (Glider) (گ ۔ لا ۔ ای ۔ ڈر) (انگ ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا ہوائی جہاز جو انجن کے بغیر چلے ۔

گلتھی ۔ (گ ۔ لتھ ۔ تھی) (ہ ۔ ا ۔ مث) اُبلے ہوئے نرم چاول (۲) (صفت) ملائم ۔ نرم ۔

گلٹ ۔ (Gilt) (انگ ۔ ا ۔ مذ) ملمع کا پترا یا پانی (۲) ظاہری خوبصورتی اُوپر کی سجاوٹ ۔

گلٹ ۔ (گ ۔ لٹ) (ہ ۔ ا ۔ مذ) بڑی گلٹی ۔ ورم ۔

گلٹی ۔ (گل ۔ ٹی) (ہ ۔ ا ۔ مث) رَسَولی ۔ گانٹھ ۔ گرہ (۲) غدود (۳) گلے کے اندر کا پھوڑا ۔

گلڈ ۔ (Guild) (انگ ۔ ا ۔ مث) ہم پیشہ لوگوں کی انجمن ۔ جماعت ۔ یونین ۔

گلڈانگ ۔ (گل ۔ ڈانگ) (Bull Dog) بل ڈاگ (کا مُورد ۔ ا ۔ مذ) بڑے جبڑوں والا ایک قسم کا شکاری کتا ۔ بل ڈاگ ۔

گلسرین ۔ (Glycerine) (گ ۔ لس ۔ رین) (انگ ۔ ا ۔ مث) ایک بے رنگ میٹھی اور سیال شئے جو چکنائی سے تیار ہوتی ہے اور تیل یا دوا کے طور پر استعمال ہوتی ہے ۔

گلکٹر ۔ (گل ۔ کٹ) (ق ۔ ا ۔ مذ) پھاوڑا ۔

گلگل ۔ (گل ۔ گل) (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا بڑا اور ملبوترا نیبو ۔ ترنج ۔

گلگلا ۔ (گل ۔ گ ۔ لا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا میٹھا پکوان ۔ میٹھا پکوڑا ۔

گلگلا ۔ (گل ۔ گ ۔ لا) (ہ ۔ صف) گیلا گیلا ۔ تر ۔ نمدار ۔ نرم ۔

گلگلانا ۔ (گل ۔ گ ۔ لا ۔ نا) (ہ ۔ مص) نرم کرنا ۔ پگھلانا ۔

گلگلاہٹ ۔ (گل ۔ گ ۔ لا ۔ ہٹ) (ہ ۔ ا ۔ مث) نرمی ۔ ملائمت (۲) نرم کرنے کا فعل ۔

گلگلی ۔ (گل ۔ گ ۔ لی) (ہ ۔ ا ۔ مث) گلگلا کا اسم تصغیر ۔ چھوٹا گلگلا ۔

گل گوتھنا ۔ (گل ۔ گوتھ ۔ نا) (ہ ۔ صف) گوشت سے بھرا ہوا ۔ موٹا پلپلا ۔ بھاری بھرکم ۔

گلم ۔ (گ ۔ لم) (ہ ۔ ا ۔ مذ) وہ سخت آماس جو پیشانی یا سر پر کسی چوٹ کے باعث پیدا ہو جائے ۔ گُرم ۔

گلنا ۔ (گل ۔ نا) (ہ ۔ مص) (۱) گھلنا (۲) پگھلنا (۳) پکنا (۴) بوسیدہ ہونا ۔ سڑنا (۵) داغ لگنا (۶) ضائع ہونا (۷) اُدھڑنا ۔ ستیاناس ہونا (۸) گرنا ۔

گلنا سڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بوسیدہ ہونا ۔ سڑ کے بیکار ہو جانا ۔

گلنداز ۔ (گل ۔ انداز) (ق ۔ ا ۔ مذ) گولنداز ۔

گلو ۔ (گ ۔ لو) (ہ ۔ ا ۔ مث) ایک بیل جو خشک کر کے دوا کے طور پر استعمال کی جاتی ہے ۔ بخار کے لیے مفید ہے ۔

گلو ۔ (گ ۔ لو) (ہ ۔ ا ۔ مث) گلہری ۔ چھوٹی لڑکیوں کا خطاب ۔

گلو ۔ (گ ۔ لو) (ف ۔ ا ۔ مذ) گلا ۔ حلق ۔ گردن (۲) آواز ۔ سُر ۔

گلو بریدہ ۔ (ف ۔ صف) جس کا گلا کٹا ہوا ہو۔
گلو بستہ ۔ (ف ۔ صف) خاموش ۔ ساکت ۔ جس کا گلا بند ہو۔
گلو بند ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) گلے میں باندھنے کا اونی یا ریشمی پٹکا ۔
گلو خلاصی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) رہائی ۔ چھٹکارا ۔ نجات ۔
گلو سوز ۔ (ف ۔ صف) نہایت میٹھی اور لذیذ چیز ۔ نہایت شیریں ۔
گلو گیر ۔ (ف ۔ صف) گردن پکڑنے والا ۔ الزام لگانے والا (۲) وہ کسیلی چیز جو گلے کو پکڑے (۳) لالچی ۔ طامع ۔
گلوب ۔ (Globe) (گ ۔ لوب) (انگ ۔ ا ۔ مذ) گولا ۔ گول ۔ چیز ۔ کرہ (۲) کرہ زمین ۔
گلوری ۔ (گ ۔ لو ۔ ری) (ہ ۔ ا ۔ مث) پان کا بیڑا ۔ بنا ہوا پان جو ایک خاص وضع پر لپیٹا جاتا ہے۔
گلوکوز ۔ (Glucose) (گ ۔ لو ۔ کوز) (انگ ۔ ا ۔ مذ) انگور سے نکلی ہوئی شکر ۔
گلولہ ۔ (گ ۔ لو ۔ لہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) گولی ۔ گولہ ۔ غلہ ۔
گلوندی ۔ (گ ۔ لوں ۔ دی) (ہ ۔ ا ۔ مذ) مہوے کا پھول یا اس کی کلی ۔
گلہ ۔ (گل ۔ لہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) جھنڈ ۔ غول ۔ ریوڑ ۔ مویشیوں کی ڈار ۔
گلہ بان ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) چرواہا ۔ گڈریا ۔ ریوڑ والا ۔ بکریاں اور دیگر مویشی چرانے والا ۔
گلہ بانی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) نگہبانی ۔ محافظت ۔ ریوڑ کی رکھوالی ۔
گلہ ۔ (گِ ۔ لہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) شکوہ ۔ شکایت ۔ الاہنا ۔
گلہ زبان پر لانا ۔ (ا ۔ محاورہ) شکوہ کرنا ۔ شکایت کرنا ۔
گلہ شکوہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) الاہنا ۔ شکوہ ۔ شکایت ۔
گلہ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) الاہنا دینا ۔ شکوہ کرنا ۔
گلہ گزاری ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) شکوہ ۔ شکایت ۔
گلہار کرنا ۔ (گل ۔ ہار) (ق ۔ مص) گلے میں ہار ڈالنا ۔
گلہرا ۔ (گ ۔ لہ ۔ را) (ہ ۔ ا ۔ مذ) گلہری کا نر (۲) پان رکھنے کا برتن ۔
گلہری ۔ (گ ۔ لہ ۔ ری) (ہ ۔ ا ۔ مث) چوہے کی مانند ایک جانور جس پر کالی کالی دھاریاں ہوتی ہیں اور درختوں پر رہتا ہے ۔
گلہری کا بیر ٹھکانہ ۔ (ا ۔ مثل) ہر شخص کو اپنی ہی جگہ آرام ملتا ہے ۔
گلہریا ۔ (گ ۔ لہ ۔ ری ۔ یا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) وہ پتنگ جس میں دھاریاں ہوتی ہیں
گلہڑ ۔ (گل ۔ لہڑ) (ہ ۔ ا ۔ مذ) گلے کا پھولا ہوا غدود ۔ گلے کی ایک بیماری ۔
گلی ۔ (گ ۔ لی) (ہ ۔ ا ۔ مث) کوچہ ۔ محلے کے اندر کا راستہ ۔ آبادی کے اندر تنگ سڑک ۔
گلی جھکانا ۔ (ا ۔ محاورہ) آوارہ پھرنا ۔
گلی کوچہ ۔ (ا ۔ مذ) محلہ ۔ کوچہ ۔
گلی گلی ۔ (ا ۔ تابع فعل) ہر گلی میں ۔ ہر کوچہ میں ۔ کوچہ بکوچہ ۔
گلیاں چھاننا ۔ (ا ۔ محاورہ) گلی گلی آوارہ پھرنا ۔ کسی کی تلاش میں مارا مارا پھرنا ۔
گلیوں کی خاک چھاننا ۔ (ا ۔ محاورہ) مارا مارا پھرنا ۔

گلی ۔ (گ ۔ لی) (ف ۔ صف) مٹی کا بنا ہوا ۔ کچا ۔ ناپائیدار ۔
گلی ۔ (گل ۔ لی) (ہ ۔ ا ۔ مث) مکئی کا بھٹا (۲) کیوڑے کا پھول (۳) وہ گول اور چھوٹی لکڑی جو خول کے اندر دی جاتی ہے (۴) چاندی سونے کا ڈلا (۵) صیقل کرنے کا ایک اوزار (۶) دونوں طرف نوک دار چھوٹی سی لکڑی کا ٹکڑا جسے لڑکے ڈنڈے سے مار کر اچھالتے ہیں (۷) شہد کی جھال ۔
گلی بندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) پورا جوان ہونا ۔ سن بلوغت کو پہنچنا (۲) شہد کا جھال میں پک جانا ۔
گلی ڈنڈا ۔ (ا ۔ مذ) لڑکوں کے ایک کھیل کا نام جو گلی ڈنڈا سے کھیلا جاتا ہے ۔ اس میں دو لکڑیاں ہوتی ہیں ۔ ایک چھوٹی جسے گلی کہتے ہیں ۔ دوسری بڑی اور لمبی جسے ڈنڈا کہتے ہیں ۔
گلی ڈنڈا کھیلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گلی ڈنڈے کا کھیل کھیلنا (۲) وقت ضائع کرنا ۔ آوارہ پھرنا ۔
گلیا ۔ (گل ۔ یا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) تھکا ہارا بیل (۲) کام چور ۔
گلیا ۔ (گل ۔ یا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) رنگریز جو ریشمی کپڑے اور بانات رنگتا ہے ۔
گلیارا ۔ (گل ۔ یا ۔ را) (ہ ۔ ا ۔ مذ) کوچہ ۔ گلی ۔
گلیان ۔ (گل ۔ یان) (ق ۔ ا ۔ مذ) مرجان ۔
گلیانا ۔ (گل ۔ یا ۔ نا) (ہ ۔ مص) گالیاں دینا ۔
گلیر ۔ (گل ۔ یر) (ہ ۔ صف) سست ۔ کاہل (۲) گلا ہوا (۳) پھوہڑ (۴) غلیظ ۔
گلیز ۔ (Glaze) (گ ۔ لیز) (انگ ۔ ا ۔ مذ) چمک ۔ مٹی یا چینی کے برتن پر روغن جس سے چمک آ جائے ۔
گلیشیر ۔ (Glacier) (گ ۔ لے ۔ شِ ۔ یر) (انگ ۔ ا ۔ مذ) برف کی چٹان جو آہستہ آہستہ نیچے کو ڈھلکے (۲) برف کا چشمہ ۔
گلیم ۔ (گ ۔ لیم) (ف ۔ ا ۔ مث) کمبل ۔ اونی کپڑا ۔ دُھسا ۔ کملی ۔
گلیم پوش ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) کملی پوش جو کمبل اوڑھے رکھے ۔
گلینڈ ۔ (Gland) (گ ۔ لینڈ) (انگ ۔ ا ۔ مث) غدود ۔ گلٹی ۔ گانٹھ ۔

گ ۔ م

گم ۔ (Gum) (انگ ۔ ا ۔ مذ و مث) گوند ۔
گم ۔ (ف ۔ صف) کھویا ہوا (۲) ضائع ۔ رائیگاں (۳) غائب ۔ پوشیدہ ۔ چھپا ہوا (۴) ناپید (۵) مفرور (۶) حواس باختہ ۔ حیران ۔ پریشان ۔
گم راہ ۔ گمراہ ۔ (ف ۔ صف) راستہ بھولا ہوا ۔ آوارہ ۔ بہکا ہوا (۲) بے دین ۔ بد دین ۔ بدعتی (۳) برگشتہ ۔ سرکش ۔ متمرد (۴) مغرور ۔ متکبر ۔
گمراہ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) راستہ بھول جانا ۔ بہکنا ۔ بھٹکنا (۲) بے دین ہونا ۔ پھر جانا ۔ منحرف ہونا (۳) متکبر ہونا ۔ مغرور ہونا ۔
گمراہی ۔ (گمرہی) ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) بے راہی ۔ کجروی (۲) تمرد ۔ انحراف (۳) بے دینی ۔ بدعت ۔
گم شدہ ۔ (ف ۔ صف) کھویا ہوا ۔ ضائع شدہ (۲) مفرور ۔ بھاگا ہوا ۔

(۲) بھولا ہوا (۳) حواس باختہ۔
گُم شُدگی - (ف - مث) کھویا جانا۔
گُم صُم - (ف - ع - صف) گونگا - بہرا (۲) خاموش - چُپ چاپ (۳) حیران - ششدر۔
گُم صُم رہ جانا - (۱ - محاورہ) چپ چاپ رہ جانا - جھجک کر رہ جانا (۲) حیران و ششدر رہ جانا۔
گُم کردہ - (ف - ا - مذ) کھویا ہوا۔
گُم کردہ آشیاں - (ف - صف) گھر بھولا ہوا جانور۔
گُم کرنا - (مص مرکب) کھو دینا (۲) چھپانا (۳) ضائع کرنا (۴) چرانا (۵) بھلانا۔
گُم گشتہ - (ف - صف) کھویا ہوا (۲) بھاگا ہوا (۳) بھولا ہوا
گُم نام - (ف - صف) غیر معروف - جس کو کوئی نہ جانتا ہو (۲) پوشیدہ - مخفی (۳) نام ظاہر کیے بغیر (۴) نیست و نابود۔
گُم نامی - (ف - ا - مث) پوشیدگی - نامعلومی۔
گُم ہونا - (مص - مرکب) ضائع ہونا (۲) کسی خیال میں محو ہونا (۳) بے خبر ہونا (۴) کسی چیز کا کھو جانا - بدحواس ہونا۔
گُما - (گُم - ما) (ہ - ا - مث) بڑی اور موٹی اینٹ - ڈبل اینٹ۔
گُماشتہ - (گُ - ماش - تہ) (ف - ا - مذ) وہ شخص جسے کوئی کام سپرد کیا گیا ہو - کارندہ (۲) منیم - وکیل۔
گُماشتہ کرنا - (مص مرکب) نائب بنانا - مینجر مقرر کرنا - کارندہ قرار دینا - ایجنٹ بنانا۔
گُماشتہ گری - (ا - مث) گماشتہ کا کام۔
گُمان - (گُ - مان) (ف - ا - مذ) خیال - اندازہ (۲) شک و شبہ - احتمال (۳) وہم - وسواس۔
گُمان پڑنا - (۱ - محاورہ) شک ہونا۔
گُمان غالب (قوی) - (۱ - مذ) پکا خیال - یقین کامل - احتمال قوی۔
گُمان کرنا - (مص مرکب) خیال کرنا - شبہ کرنا۔
گُمان گزرنا - گُمان ہونا - (۱ - محاورہ) شک ہونا - شبہ ہونا - خیال میں آنا۔
گُمان - (گُ - مان) (ہ - صف) غرور - تکبر۔
گُمان بھرا - (ا - صف) مغرور - متکبر۔
گُمان بھری - (ا - صف) مغرور اور متکبر عورت۔
گُمان ہے - (ا - محاورہ) یقین ہے - اغلب ہے۔
گُمانا - (گُ - ما - نا) (ا - مص) کھونا - گم کرنا (۲) آپے میں نہ رہنا۔
گُمانی - (گُ - ما - نی) (ہ - صف) متکبر - مغرور (۲) بدظن - وہمی۔
گَمبھیر - (گَم - بھیر) (س - صف) گہرا - عمیق - اتھاہ (۲) بُردبار - متحمل (۳) سوچنے والا - دور اندیش (۴) بھاری - بوجھل - وزنی (۵) (مذ) ایک قسم کا پھوڑا جو اکثر پیٹھ یا گردن پر نکلتا ہے - خنازیر۔
گمت - (۱ - مث) تفریح - تماشا۔
گمت گاہ - (۱ - مث) تفریح گاہ - تماشا گاہ (ق)

گُمٹی - (گُم - ٹی) (ق) خوش دل - خوش طبع - کھلاڑی۔
گُمت - (گُم - مَت) (ہ - ا - مث) منڈلی - جتھا - ٹولی - سنگت (۲) مطلب غرض (۳) رائے - صلاح - مشورہ۔
گُمٹ - (گُم - مٹ) (ہ - ا - مذ) گنبد - برج۔
گُمٹی - (گُم - ٹی) (ہ - ا - مث) چھوٹا گنبد - برجک۔
گُمٹی - (گُم - ٹی) (انگ - ا - مث) ایک قسم کا پھول دار یا دھاری دار مضبوط سوتی کپڑا - انگریزی ڈمٹی (Dimity) کا بگاڑ۔
گُمر - (گُ - مَر) (ہ - ا - مذ) گمان - گھمنڈ - غرور - تکبر۔
گمک - (گَ - مَک) (ہ - ا - مث) ڈھول طبلے یا باجے کی آواز (۲) گرج کڑک (۳) صدمہ - تصادم (۴) وہ گونج دار آواز جو گانے والوں کے منہ سے بھاری ہو کر نکلے۔
گمکا - (ہ - ا - مذ) بڑے منہ کا مٹی کا برتن - ناند۔
گمکیلا - (گَم - کی - لا) (ہ - صف) خوشبودار - مسالے دار
گملا - گھملا - (گَم - لا) (گھم - لا) (ہ - ا - مذ) مٹی کا برتن جس میں پودے بوتے ہیں۔
گمنا - (گم - نا) (ق - مص) بسر کرنا - رہنا (۲) پسند آنا - ریجھنا۔

گ - ن

گن - (Gun) (انگ - ا - مث) بندوق - توپ۔
گن پاوڈر - (Gun Powder) (انگ - ا - مذ) بارود۔
گن کاٹن - (Guncotton) (انگ - ا - مذ) ایک مادہ جو روئی اور شورے کے تیزاب سے تیار کیا جاتا ہے اور توپ میں بطور پاوڈر استعمال ہوتا ہے۔
گُن - (ہ - ا - مذ) عادت - خصلت - سبھاؤ (۲) اعمال - کرتوت - لچھن (۳) صفت - اثر - تاثیر (۴) تعریف - مدح (۵) ہنر - فن (۶) خوبی - عمدگی - نیکی - بھلائی (۷) رسی جس سے ملاح کشتی کھینچتے ہیں (۸) احسان - مہربانی - عنایت۔
گُن بھرے ہونا - (۱ - محاورہ) ہنر مند ہونا - خوبیاں رکھنا (۲) شرارت سے بھرپور ہونا۔
گُن چُن - (ہ - مث) گُن مُن - سرگوشی - کاناپھوسی (ق)
گُن کار - (ہ - ا - مذ) گُن والا (ق)
گُن گانا - (۱ - محاورہ) تعریف کرنا - مدح سرائی کرنا۔
گُن ماننا - (۱ - محاورہ) احسان ماننا - ممنون ہونا۔
گُنونت - (ہ - ا - مذ) گن والا۔
گُنوتا - ہنرمند - گن والا۔
گُنونتی - گُنونت کی تانیث - دانشمند - سلیقہ شعار - سگھڑ۔
گُن گُن - (ہ - ا - مث) آہستہ آہستہ گانا یا پڑھنا (۲) بھنبھناہٹ (۳) اپنے آپ باتیں کرنا (۴) ناک میں بولنا۔

گُنا ۔ (گُ۔نا) (ہ۔ا۔مذ) چند۔ مرتبہ۔ بار۔ جیسے چوگنا۔ سوگنا۔ مرکبات میں مستعمل ہے۔

گنّا ۔ (گَن۔نا) (ہ۔ا۔مذ) نیشکر۔ پونڈا۔

گنانا ۔ (گ۔نا۔نا) (ہ۔مص) شمار کروانا۔ گنوانا۔

گُناہ ۔ (گُ۔ناہ) (ف۔ا۔مذ) مذہبی احکام کے خلاف عمل۔ عصیاں جُرم۔ خطا۔ قصور۔ پاپ۔

گُناہ آمرز (بخش) ۔ (ف۔صف) گناہ بخشنے والا۔ (ا۔مذ) خدائے تعالیٰ۔

گُناہ بخشنا ۔ (ا۔محاورہ) خطا معاف کرنا۔ قصور معاف کرنا۔

گُناہ بے لذّت ۔ (ا۔مذ) وہ گناہ جس کے کرنے میں کچھ فائدہ نہ ہو۔

گُناہ دھونا ۔ (ا۔محاورہ) گناہ مٹانا یا محو کرنا۔

گُناہ رکھنا ۔ (ا۔محاورہ) کسی پر ناکردہ قصور ثابت کرنا۔ جھوٹا الزام لگانا۔

گُناہ سمیٹنا ۔ (ا۔محاورہ) گناہ کا وبال اپنے سر لینا۔

گُناہ صغیرہ ۔ (ف۔ا۔مذ) معمولی گناہ۔ ادنیٰ گناہ۔ جُرم خفیف۔

گُناہ کا وبال پڑنا ۔ (ا۔محاورہ) گناہ کا خمیازہ بھگتنا۔ قصور کی سزا پانا۔

گُناہ کبیرہ (عظیم) ۔ (ف۔ا۔مذ) بھاری جُرم۔ بڑا گناہ۔ وہ گناہ جس کی سزا قرآن شریف یا شرع میں مقرر ہو۔ فرائض مذہبی کا ادا نہ کرنا۔

گُناہ کرنا ۔ (ا۔مص مرکب) کوئی ایسا کام کرنا جس کے کرنے کی قانون و مذہب میں ممانعت ہو۔ قصور کرنا۔

گُناہ گار۔ گنہگار ۔ (ف۔صف) عاصی۔ پاپی۔ بدکار۔ فاسق۔ (۲) خطاکار۔ مجرم۔

گنہگار کرنا۔ گنہگار بنانا ۔ (ا۔محاورہ) گناہوں میں مُبتلا کرنا۔ شرمندہ کرنا (۲) ملزم بنانا۔

گُناہ گاری۔ گنہگاری ۔ (ف۔ا۔مث) قصور۔ خطا۔ جُرم (۲) آمدنی جو مالی عدالت کی طرف سے وصول کی جائے۔ جرمانہ۔ تاوان۔

گُناہوں کی گٹھڑی ۔ (ا۔مث) بہت سے گناہوں کا بوجھ۔

گُنبد ۔ (ف۔ا۔مذ) (گُم۔بَد) بُرج۔ گول چھت۔ عمارت کا بالائی حصّہ جو گول ہو۔

گُنبدِ ازرق۔ گُنبدِ فیروزہ رنگ ۔ (ف۔ا۔مذ) آسمان۔ (لفظی معنی نیلا آسمان)

گُنبدِ بے در ۔ (ف۔ا۔مذ) آسمان۔

گُنبدِ خضرا ۔ آسمان (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کا گنبد (لفظی معنی سبز گنبد)۔

گُنبد کی آواز ۔ (ف۔ا۔مذ) گنبد کی گونج (۲) جیسا کہنا ویسا سُننا۔

گُنبدِ گرداں ۔ (ف۔ا۔مذ) آسمان (لفظی معنی گھومنے والا گنبد)۔

گُنبدِ مینا۔ گُنبدِ مینائی ۔ (ف۔ا۔مذ) آسمان (لفظی معنی نیلا گُنبد۔

گُنبدی ۔ (ف۔ا۔مذ) ایک قسم کا ایک ستون والا خیمہ۔ گول خیمہ۔ گنبد کی شکل کا۔

گَنَت ۔ (گَ۔نَت) (س۔ا۔مث) علم حساب۔

گَنَت بِدیا ۔ (ہ۔ا۔مث) علم ہندسہ۔ علم ریاضی۔

گُنَت ۔ (ق۔ا۔مذ) کنارہ۔

گِنتی ۔ (گِن۔تی) (ہ۔ا۔مث) حساب۔ تعداد۔ اندازہ شمار (۲) حاضری۔

گِنتی کے ۔ تھوڑے سے۔ چند۔

گِنتی کے دِن ۔ (ا۔مذ) زندگی کے چند دن۔

گِنتی گنوانا ۔ (ا۔محاورہ) نام کی تعداد ظاہر کرنا۔ نمائشی خانہ پُری کرکے دکھانا۔

گِنتی میں لانا ۔ (ا۔محاورہ) شمار میں لانا۔ حساب میں داخل کرنا (۲) بات پوچھنا۔ خاطر میں لانا۔

گَنٹا ۔ (گَن۔ٹا) (ق۔ا۔مذ) تالاب۔

گَنٹھا ۔ (گَن۔ٹھا) (ہ۔ا۔مذ) پیاز کی گرہ۔

گَنٹھڑا ۔ (گَنٹھ۔ڑا) (ق۔ا۔مذ) سرمایہ۔ پونجی۔ اصل۔

گَنٹھنا ۔ (گَنٹھ۔نا) (ہ۔مص) سیا جانا۔ گانٹھا جانا۔

گَنٹھیا ۔ (گَنٹھ۔یا) (ہ۔ا۔مث) جوڑوں کا درد۔ نقرس۔ وجع المفاصل۔

گنج ۔ (ف۔ا۔مذ) خزانہ۔ دفینہ (۲) ذخیرہ۔ گودام (۳) مخزن۔ خزینہ (۴) اناج کی منڈی۔ بازار۔ انبار۔ ڈھیر۔ جمع۔ گنجھا۔

گنج بخش ۔ (ف۔ا۔صف) بہت بڑا فیاض۔ لکھ داتا (۲) حضرت علی ہجویری کا لقب۔

گنج بے رنج نہیں ۔ (ا۔مثل) امیر آدمی کو کئی پریشانیاں ہوتی ہیں۔

گنجِ حکیم ۔ (ف۔ا۔مذ) سورۃ فاتحہ۔

گنج ڈالنا (لگانا) ۔ (ا۔محاورہ) اناج کی منڈی آباد کرنا (۲) انبار لگانا۔

گنجِ رواں ۔ (ف۔ا۔مذ) قارون کا خزانہ جو روایت کے مطابق برابر زمین میں دھنستا جارہا ہے (۲) وہ خزانہ جو کبھی خالی نہ ہو۔

گنجِ شائگاں ۔ (ف۔ا۔مذ) بہت بڑا خزانہ یا چیز جو بادشاہوں کے لائق ہو۔

گنجِ شہیداں ۔ (ف۔ا۔مذ) وہ گڑھا یا بڑی قبر جس میں شہیدوں یا مقتولوں کو اوپر تلے بھر کر دفن کر دیتے ہیں (۲) مُردوں کا ڈھیر۔

گنجِ فریدوں ۔ (ف۔ا۔مذ) ایرانی موسیقی کے ایک راگ کا نام۔

گنجِ قاروں ۔ (ف۔ا۔مذ) قارون کا خزانہ۔ کنجوس دولت مند کا خزانہ (۲) بہت بڑا خزانہ جس میں سے کچھ خرچ نہ ہوا ہو۔

گنج ۔ (ہ۔ا۔مذ) ایک مرض جس میں سر کے بال جھڑ جاتے ہیں۔

گنجا ۔ (ہ۔ا۔مذ) وہ شخص جس کے سر پر بال نہ ہوں۔ گنجے سر والا آدمی۔

گنجے کو خدا ناخن نہ دے جو سر کھجائے ۔ (ا۔مثل) کمینوں کو خدا اس قدر اختیار نہ دے کہ وہ شریفوں کو تنگ کریں۔

گنجان ۔ (گُن۔جان) (اُ۔صف) گھنا۔ پاس پاس۔ متصل۔

گنجانا۔ (گن۔جا۔نا) (ہ۔مص) ہاتھ سے ملانا۔
گنجانی۔ (گن۔جا۔نی) (ہ۔ا۔مث) گھنا ہوتا۔
گنجائش۔ (گن۔جا۔ئش) (ف۔ا۔مث) سمائی۔ ٹھکانہ۔ جگہ (۲) فائدہ بچت۔ کفایت۔ حوصلہ۔ مقدور۔
گنجائش پذیر۔ (ف۔صف) سمانے کے قابل جو سما سکے۔
گنجائش رکھنا۔ (ا۔محاورہ) اتنی جگہ ہونا کہ اس میں سما سکے۔
گنجائی۔ (گن۔جا۔ای) (ہ۔ا۔مث) ایک کیڑے کا نام جو برسات میں پیدا ہوتا ہے۔ کنسلائی۔
گنجرنا۔ (گن۔جر۔نا) (ہ۔مص) زور سے چیخنا۔ دہاڑنا۔ گرجنا۔
گنجفہ۔ (گنج۔فہ) (ا۔ر۔ا۔مذ) ایک کھیل کا نام جس میں ۹۶ گول پتے ہوتے ہیں اور تین کھلاڑی۔
گنجفہ ابتر ہونا۔ (ا۔محاورہ) گنجفہ کے ناقص پتے حصے میں آنا۔
گنجفہ باز۔ (ف۔صف) گنجفہ کھیلنے والا (۲) مکار۔ چالباز۔ فریبی۔
گنجفہ کا ورق۔ (ا۔مذ) گنجفہ کا پتا۔
گنجلک۔ (گنج۔لک) (ہ۔ا۔مث) شکن۔ سلوٹ (۲) گانٹھ۔ گرہ عقدہ (۳) اُلجھن جھگڑا۔ بکھیڑا۔
گنجلک کی باتیں۔ (ا۔مث) پیچیدہ باتیں۔ گول مول باتیں۔
گنجور۔ (گن۔جور) (ف۔ا۔مذ) دولت مند۔ امیر آدمی۔ صحیح گنج ور ہے۔
گنجھیا۔ (گنجھ۔یا) (ہ۔ا۔مث) ایک قسم کا تلا ہوا سموسہ۔
گنجی۔ (ہ۔ا۔مث) وہ عورت جس کے سر پر بال نہ ہوں۔
گنجی پنہاری اور گوکھرو کا اینڈوا۔ (ا۔مثل) اپنی حیثیت سے بڑھ کر کام کرنا
گنجی کبوتری محلوں میں ڈیرا۔ (ا۔مثل) بدصورت اور کمینے کو کسی اعلیٰ درجہ پر دیکھ کر کہتے ہیں۔
گنجیا۔ (گنج۔یا) (ہ۔ا۔مث) گاڑی بان یا گھسیارے کے اوزاروں کا تھیلا۔
گنجیا۔ (گنج۔یا) (ہ۔ا۔مث) کان کا ایک زیور۔
گنجیڑی۔ (گن۔جے۔ڑی) (ہ۔ا۔مذ) گانجا پینے والا۔
گنجیفہ۔ (گن۔جی۔فہ) (ف۔ا۔مذ) گنجفہ۔
گنجینہ۔ (گن۔جی۔نا) (ف۔ا۔مذ) خزانہ۔ دفینہ (۲) ذخیرہ۔ مال گودام۔
گنجینہ دار۔ (ف۔صف) خزانچی۔
گند۔ (ف۔ا۔مث) بدبو۔ عفونت۔ تعفن (۲) نجاست۔ غلاظت پلیدی (۳) کوڑا کرکٹ (۴) خراب اور نکمی چیز (۵) جھگڑا۔ بکھیڑا۔
گند پاک ہونا۔ گند کٹنا۔ (ا۔محاورہ) جھگڑا پاک ہونا۔ رنج و مشقت سے نجات پانا۔
گند پڑنا۔ (ا۔محاورہ) کوڑا کرکٹ پھیلنا (۲) بکھیڑا ہونا۔
گندا۔ (گن۔دا) (ف۔صف) ناپاک۔ غلیظ۔ نجس۔ میلا۔ بدبودار۔

گندا انڈا۔ (ہ۔ا۔مذ) انڈا جو خراب ہوگیا ہو (۲) بدچلن بیٹا۔
گندا پانی۔ میلا۔ غلیظ پانی (۲) شراب (۳) پیشاب (۴) آنسو۔ منی
گندا موبہ۔ (ف۔ا۔مذ) وہ زرد چھوٹے چھوٹے پر جو پرندوں کے بچوں کے نکلتے ہیں (۲) وہ بال جو بچوں کے جسم پر سب سے پہلے نکلتے ہیں۔
گندانا۔ (ق۔مص) گوندھنا۔
گندر۔ (گن۔در) (ہ۔ا۔مذ) ایک قسم کا کیڑا جو اناج میں لگ جاتا ہے۔
گندک۔ (گن۔دک) (ہ۔ا۔مث) گندھک۔
گندگی۔ (گن۔دگی) (ف۔ا۔مث) بدبو۔ عفونت۔ بساند (۳) غلاظت نجاست۔ ناپاکی۔
گندگی پھیلانا۔ (ا۔محاورہ) بدبو پھیلانا۔ سڑاند پھیلانا (۲) کسی جگہ کو میلا یا گندا کرنا (۳) نامہذب گفتگو کرنا۔
گندم۔ (گن۔دم) (ف۔ا۔مذ) گیہوں۔ کنک۔
گندم از گندم بروید جو ز جو۔ (ف۔مثل) جیسا کروگے ویسا بھروگے (لفظی معنی گندم سے گندم اُگتا ہے اور جو بونے سے جو اُگتا ہے۔
گندم اگر بہم نرسد جو (بھُس) غنیمت است۔ (ف۔مثل) اگر زیادہ فائدہ میسر نہ ہو تو تھوڑا ہی سہی (لفظی معنی۔ اگر گندم نہ مل سکے تو جو یا بھُس ہی سہی)
گندم گوں۔ (ا۔مذ) گندمی رنگ کا۔ سانولا۔
گندم نما۔ (ف۔صف) دھوکے باز۔ مکار۔ چالاک۔ دغا باز۔
گندم نما جو فروش۔ (ف۔صف) گندم دکھا کر جو بیچنے والا۔ جس کے ظاہر باطن میں فرق ہو۔ مکار۔ دغا باز۔ دھوکا دینے والا۔
گندم نمائی۔ (ف۔ا۔مث) فریب۔ دغا بازی۔
گندمی۔ (گن۔دمی) (ف۔صف) گندم کے رنگ کا سانولا۔
گندنا۔ (گند۔نا) (ف۔ا۔مذ) ایک ترکاری کا نام جو لہسن سے مشابہ ہوتی ہے۔
گندوڑا۔ (گن۔ڈو۔ڑا) (ہ۔ا۔مذ) کھانڈ کی ٹکیا یا روٹ جو ہندو شادیوں میں تقسیم کرتے ہیں۔
گندہ۔ (گن۔دہ) (ف۔صف) ناپاک۔ غلیظ۔ نجس (۲) میلا (۳) بدبودار (۴) بگڑا ہوا سڑا ہوا (۵) بدزبان (۶) برا (۷) خراب (۸) بے ہودہ۔
گندہ بروزہ (بیروزہ)۔ ایک بدبودار مادہ جو چیڑ کے درخت سے نکلتا ہے۔ ایک قسم کی گوند۔
گندہ بغل۔ (ف۔صف) وہ شخص جس کی بغلوں سے بو آئے۔
گندہ بہار۔ (ف۔ا۔مث) وہ بارش جو موسم سرما میں ہو۔
گندہ دماغ۔ (ف۔ا۔مذ) مغرور۔ متکبر۔
گندہ دہن۔ (ف۔ا۔مذ) وہ شخص جس کے منہ سے بو آئے۔
گندہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) ناپاک کرنا (۲) خراب کرنا (۳) عصمت بگاڑنا۔
گندہ۔ (گن۔دہ) (ف۔صف) موٹا۔
گندھ۔ (س۔ا۔مذ) بو (۲) بدبو (۳) سُرخ صندل۔ گھسا ہوا صندل۔
گندھار۔ (گن۔دھار) (ہ۔ا۔مذ) ایک ہندوستانی راگ کا نام۔
گندھاوٹ۔ (گن۔دھا۔وٹ) (ہ۔ا۔مث) بالوں کے گوندھنے کا انداز

(۲) پھولوں کا ہار بنانے کا طریقہ۔

گندھرپ۔ (گن۔دھرپ) (س۔ا۔مذ) راجہ اندر کے دربار کا گویا (۲) اچھا گانے والا۔ قوال۔ مُغنّی (۳) ایک پرندے کا نام (۴) خوبصورت حسینہ (۵) مزیدار راگ۔

گندھرپ بیاہ۔ (س۔ا۔مذ) عورت اور مرد کا اپنی مرضی سے بغیر کسی رسم کے بیاہ کرنا۔

گندھک۔ (گن۔دھک) (ہ۔ا۔مث) زرد رنگ کا ایک مادہ جو زمین سے نکلتا ہے۔

گُندھنا۔ (گُندھ۔نا) (ہ۔مص) آٹے میں پانی ڈال کر ملانا (۲) سر کے بالوں کا گتھنا (۳) ہار کا گتھنا۔

گُندھوانا۔ (گُندھ۔وا۔نا) (ہ۔مص) آٹے میں پانی ڈال کر ملانا (۲) بال یا ہار کا گتھنا۔

گندھی۔ (گن۔دھی) (ہ۔ا۔مذ) عطر پھلیل بیچنے والا۔ عطار۔

گندی۔ (گن۔دی) (ا۔صف) گندا کی تانیث۔ ناپاک عورت۔ غلیظ عورت (۲) فحش غیر مہذب گفتگو (۳) خراب ناکارہ نکمی چیز۔

گندی بوٹی کا گندھا شوربا۔ (ا۔مثل) بدوں کی بُری اولاد۔ بُرے کام کا بُرا نتیجہ۔

گندی گندی باتیں کرنا۔ (ا۔محاورہ) گالیاں بکنا۔ بے شرمی کی باتیں زبان پر لانا۔

گُندیلا۔ (گُن۔دی۔لا) (ہ۔صف) گوند والا۔ وہ درخت جس میں سے گوند نکلے۔

گُنڈ۔ (گُن۔نڈ) (ق۔ا۔مذ) بھاری پتھر۔

گنڈا۔ (گن۔ڈا) (ہ۔ا۔مذ) حلقہ۔ چھلا۔ کڑا۔ جوڑی (۲) چار عدد۔ چار کوڑیاں (۳) گھوڑوں کے گلے میں ڈالنے کا پٹہ (۴) وہ بڑا ڈورا جس میں منتر یا کوئی عمل پڑھ کر گرہ دیتے جاتے ہیں اور بچوں کے گلے یا بازو پر بیماری دُور کرنے کے لیے باندھتے ہیں۔

گنڈا باندھنا۔ (ا۔محاورہ) افسوں پڑھتے ہوئے چند سیاہ دھاگوں کو دفع آسیب یا ازالہ مرض کے لیے گلے میں باندھنا۔

گنڈا پٹا۔ (ا۔مذ) ساز جو گھوڑے کے گلے میں ڈالتے ہیں۔

گنڈا پہنانا۔ (ا۔محاورہ) گنڈا گلے میں ڈالنا۔

گنڈا تعویذ۔ (ا۔مذ) منتر جنتر۔ جھاڑ پھونک۔ جادو ٹونا۔

گنڈے دار۔ (ا۔محاورہ) حلقہ دار۔ دھاری دار (۲) بے سلیقہ بے قاعدہ۔

گنڈے دار آواز۔ (ا۔صف) وہ آواز جو تان لگاتے وقت کسی جگہ سے ٹوٹ جائے اور گویا چالاکی اور خوبصورتی سے اس کی جگہ کوئی دوسرا پہلو پیدا کر کے آخر تک پہنچائے۔

گُنڈا۔ (گُن۔ڈا) (ہ۔ا۔مذ) لُچا۔ شُہدا۔ بدکار۔ اوباش۔ بدمعاش۔

گُنڈا گردی۔ (ہ۔ف۔ا۔مث) بدمعاشوں کا دَور دورہ۔ گُنڈوں کا راج۔

گُنڈاسا۔ (گن۔ڈا۔سا) (ہ۔ا۔مذ) چارہ کاٹنے کا ہتھیار (۲) لاٹھی میں لگا ہوا لوہے کا تیز ہتھیار۔

گنڈاسی۔ (گن۔ڈا۔سی) (ہ۔ا۔مث) گنڈاسا کی تانیث چھوٹا گنڈاسا۔

گُنڈلا۔ (گُنڈ۔لا) (ہ۔ا۔مذ) دائرہ۔ حلقہ۔ کُنڈل۔

گُنڈلی۔ (گُنڈ۔لی) (ہ۔ا۔مث) گُنڈلا کی تانیث۔

گُنڈلی مارنا۔ (ا۔محاورہ) سانپ کا حلقہ کر کے بیٹھنا۔

گُنڈُم۔ (گن۔ڈُم) (ا۔مث۔ق) آفت۔ مصیبت۔

گنڈمالا۔ (گنڈ۔مالا) (ق۔ا۔مذ) کنٹھ مالا۔

گنڈولا (Gondola) (گن۔ڈو۔لا) (اطالوی۔ا۔مذ) شہر وینس کی نہروں میں چلنے والی کشتیاں۔

گُنڈی۔ (گُن۔ڈی) (س۔ا۔مث) جادو کا حلقہ (۲) مٹی کا بند جو تالاب کے گرد بناتے ہیں۔

گنڈیری۔ (گن۔ڈے۔ری) (ہ۔ا۔مث) گنے کی چھوٹی سی پوری۔

گنڈیری دار۔ (ہ۔ف۔صف) گرہوں والا۔ حصّے کا نیچا (۲) رنگ برنگ کی چیز۔

گنر (Gunner) (گ۔نر) (انگ۔ا۔مذ) بندوقچی۔ توپچی۔ توپ خانے کا افسر (۲) شکاری۔ بندوق سے شکار کھیلنے والا۔

گنگ۔ (ف۔ا۔مث) دریائے گنگا جو ہندوستان میں ہے۔

گُنگ۔ (ف۔صف) گونگا۔ زبان سے نہ بول سکنے والا۔

گنگ محل۔ اکبر بادشاہ کا وہ محل جو اس نے انسان کی طبعی زبان دریافت کرنے کے لیے بنوایا تھا۔

گنگا۔ (گن۔گا) (س۔ا۔مث) ہندوستان کا مشہور دریا جس میں نہانے سے ہندوؤں کے اعتقاد کے مطابق پاپ دُور ہوتے ہیں۔ اور اس میں مُردوں کی راکھ یا ہڈیاں ڈالنا باعث نجات سمجھا جاتا ہے۔

گنگا اُٹھانا۔ دریائے گنگا کا پانی ہاتھ میں لے کر قسم اُٹھانا۔

گنگا اشنان۔ گنگا نہان۔ (ہ۔ا۔مذ) گنگا میں نہانا۔

گنگا بہانا۔ (ا۔محاورہ) فیض جاری کرنا (۲) کسی کام سے فراغت کرنا۔

گنگا بہنا۔ دریائے گنگا کا چلنا (۲) فیض جاری ہونا۔ داد و دہش کرنا۔

گنگا پار کرنا۔ (ا۔محاورہ) جلا وطن کرنا۔

گنگا جل۔ (ہ۔ا۔مذ) دریائے گنگا کا پانی جسے پوتر مانا جاتا ہے۔

گنگا جلی۔ (ہ۔ا۔مث) وہ برتن جس میں گنگا کا پانی رکھا جائے۔

گنگا جلی اُٹھانا۔ (ا۔محاورہ) گنگا کا پانی ہاتھ میں لے کر قسم کھانا۔

گنگا جمنا۔ (ہ۔ا۔مذ) ہندوؤں کے دو مقدس دریاؤں کے نام (۲) ملا جلا۔ دو رنگا۔

گنگا جمنی۔ (ہ۔صف) ملا جلا۔ دو رنگا (۲) سنہری اور روپہلی (۳) کان کا ایک زیور (۴) سیاہ اور سفید رنگ۔ ابلق۔

گنگا دھر۔ (ہ۔ا۔مذ) مہادیو۔ شو شمبھو۔

گنگا ساگر۔ (س۔ا۔مذ) وہ جگہ جہاں گنگا سمندر سے ملتی ہے۔ دریائے گنگا کا دہانہ (۲) ہندوؤں کے استعمال کا ٹونٹی دار لوٹا۔ آفتابہ۔

گنگا کس نے کھدائی ہے۔ (ا۔مثل) ایسے کام قدرتی ہوتے ہیں۔

گنگا لابھ ہونا ۔ (۱۔محاورہ) گنگا پر جا کر مرنا۔
گنگا مدار کا ساتھ ۔ (ہ۔ا۔مذ) ہندو مسلم اتحاد۔
گنگا نہانا ۔ (۱۔محاورہ) دریائے گنگا میں اشنان کرنا (۲) کسی مشکل کام کو انجام پر پہنچانا (۳) پاک ہونا۔ گناہ دُھلنا (۴) قرضہ سے سبکدوش ہونا (۵) بیٹی کے فرض سے فارغ ہونا (۶) ثواب کمانا۔
گنگا یاترا ۔ (ہ۔ا۔مث) نہانے کے لیے دریائے گنگا پر جانا۔ قریب المرگ آدمی کو گنگا کنارے لے جانا۔
گنگال ۔ (گن۔گال) (ہ۔ا۔مذ) پانی رکھنے کا بڑا برتن۔ گاگر۔
گنگنا ۔ (گن۔گ۔نا) (ہ۔صف) ناک میں بولنے والا (۲) نیم گرم پانی۔
گنگنانا ۔ (گن۔گ۔نا۔نا) (ہ۔مص) ناک میں بولنا (۲) دھیمی آواز سے گانا۔ منہ ہی منہ میں گانا۔
گنگناہٹ ۔ (گن۔گ۔نا۔ہٹ) (ہ۔ا۔مث) گنگنانے کا فعل۔
گن گن کر ۔ (ہ۔تابع فعل) ایک ایک کرکے (۲) سنبھال سنبھال کر (۳) چھانٹ چھانٹ کر (۴) بمشکل تمام۔ جوں توں کرکے۔
گن گن کے دن (کاٹنا) گزارنا ۔ (۱۔محاورہ) مصیبت سے دن پورے کرنا (۲) جوں توں کرکے دن تمام کرنا۔
گن گن کے قدم رکھنا ۔ (۱۔محاورہ) آہستہ آہستہ چلنا (۲) ڈر ڈر اور سنبھل کر چلنا (۳) نہایت نزاکت سے قدم اُٹھانا۔
گنگوتری ۔ (گن۔گوت۔ری) (س۔ا۔مث) دریائے گنگا کے منبع کا نام جو کوہ ہمالیہ میں واقع ہے۔
گننا ۔ (گن۔نا) (ہ۔مص) گنتی کرنا۔ شمار کرنا (۲) جانچنا۔ اندازہ کرنا۔
گننا ۔ (گن۔نا) (ہ۔مص) مشق کرنا۔
گنوار ۔ (گن۔وار) (ہ۔ا۔مذ) گاؤں کا رہنے والا آدمی۔ دیہاتی (۲) کسان۔ زمیندار (۳) نادان (۴) اَن پڑھ۔ جاہل۔ غیر مہذب۔
گنوارپن (ہ۔ا۔صف) بے سلیقگی۔ بدتہذیبی۔ بیوقوفی۔
گنوار کا لٹھ ۔ (۱۔مذ) دہقان کی بڑی موٹی لاٹھی (۲) ناشائستہ۔ بے تمیز (۳) بداخلاق۔ کج خلق۔
گنوار کا ہانسا لوڑے پانسا ۔ (۱۔مثل) احمق کا مذاق نقصان دیتا ہے۔
گنوار گنا نہ دے بھیلی دے ۔ (۱۔مثل) بے وقوف آدمی خسّت کرکے نقصان اُٹھاتا ہے۔
گنوارا ۔ (گن۔وا۔را) (ق۔ا۔مذ) گہوارہ۔
گنوارو ۔ (گن۔وا۔رُو) (ہ۔صف) گنواروں کا سا۔ بدنما۔ بھدّا بدزیب۔
گنواری ۔ (گن۔وا۔ری) (ہ۔صف) گنوار کی طرح (۲) (صف) بدنما۔ بھدّی۔
گنواری باتیں ۔ (۱۔مث) دہقانوں کی سی باتیں۔
گنوانا ۔ (گن۔وا۔نا) (ہ۔مص) ضائع کرنا۔ برباد کرنا۔ کھونا۔
گنوانا ۔ (گن۔وا۔نا) (ہ۔مص) شمار کرانا۔
گنوریا ۔ (Gonorrhoea) (گ۔نو۔ری۔یا) (انگ۔ا۔مذ) جنسی مرض جس میں پیشاب کے مقام سے پیپ نکلتی ہے۔ سوزاک۔
گنہ ۔ (گ۔نہ) (ف۔ا۔مذ) گناہ کا مخفف۔ جرم۔ خطا۔ قصور۔ جمع: گناہاں۔
گنہ گار ہو جانا ۔ (۱۔محاورہ) پاپی بن جانا (۲) قصوروار ہونا۔ ملزم ٹھہرنا۔
گنی ۔ (Gunea) (گ۔نی) (انگ۔ا۔مذ) سونے کا ایک سکّہ جو اکتیس شلنگ کا ہوتا ہے۔
گنی بوٹی مپا شوربا (بوٹیاں گنی ہوئیں اور ماپا ہوا شوربا) ۔ (ہ۔فقرہ) صرف گزارے کے قابل۔ بقدر ضرورت۔ بہت کھینچ تان کر۔ نہایت کفایت شعاری۔ کنجوسی۔
گنی ۔ (گ۔نی) (ہ۔صف) ہنرمند۔ کامل۔ خدارسیدہ (۳) لائق فائق (۴) سانپ کا منتر جاننے والا (۵) سیانا۔ جادو ٹونا کرنے والا۔
گنیا ۔ (گن۔یا) (ہ۔ا۔مذ) مضروب فیہ جس میں ضرب دیں (۲) بڑھئی کا گونیا ٹیڑھی چیز کو سیدھا کرنے والا آلہ۔
گنیش ۔ (گ۔نیش) (س۔ا۔مذ) شوجی اور پاربتی کا بیٹا۔ جسے ہندو دانائی اور مشکل کشائی کا دیوتا مانتے ہیں۔
گنیش چوتھ ۔ (ہ۔ا۔مث) ہندوؤں کا ایک تہوار۔

گ۔و

گُو ۔ (ہ۔ا۔مذ) گوہ۔ غلاظت۔ فضلہ۔ میلا۔ براز۔ نجاست۔
گُو اچھالنا ۔ (۱۔محاورہ) بُری بات کو شہرت دینا۔ بدنام کرنا۔
گُو تھاپتے پھرنا ۔ (۱۔محاورہ) سودائی بنے پھرنا۔ مجنونانہ حرکتیں کرتے پھرنا۔ دیوانہ وار پھرنا۔ پاگل ہو جانا۔
گُو سے گھناؤنا کرنا ۔ از حد ذلیل و رسوا کرنا۔ بے حد نفرت کے قابل سمجھنا۔ کراہت کی نظر سے دیکھنا۔
گُو کا ٹوکرا سر پر اُٹھانا ۔ (۱۔محاورہ) بُرائی سر پر لینا۔
گُو کا کیڑا ۔ (۱۔مذ) وہ کیڑا جو فضلہ میں پیدا ہوتا ہے۔
گُو کا کیڑا گُو ہی میں خوش رہتا ہے ۔ (۱۔مثل) جو شخص جیسی صحبت میں پلا ہوتا ہے ایسی ہی صحبت اس کو بھلی معلوم ہوتی ہے۔
گُو کرنا ۔ (۱۔محاورہ) میلا کرنا۔ پائنچا نہ کرنا۔
گُو کھانا ۔ (۱۔محاورہ) جھک مارنا۔ جھوٹ بولنا۔ بیہودہ بکنا۔
گُو میں ڈھیلا ڈالیں نہ چھینٹیں پڑیں۔ گُو میں ڈھیلا پھینکے گا۔ سو چھینٹے کھائے گا ۔ شریر یا کمینے آدمی سے اُلجھے نہ ذلت اُٹھائے گا۔
گُو میں کوڑی گرے تو دانتوں سے اُٹھائے ۔ (۱۔مثل) ایسا کنجوس جو نجاست کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔
گُو نہ کھا ۔ (۱۔محاورہ) جھک نہ مار۔ بکواس نہ کر۔ بک بک نہ کر (۲) جھوٹ

نہ بول۔ شیخی نہ مار۔
گُو نہیں چھی چھی۔ (ا۔ مثل) کسی کی تھوڑی ذلت اور رسوائی پر بولتے ہیں
گُو ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) میلا ہو جانا۔
گو۔ (ف۔ صف) کہنے والا۔ مرکبات میں مستعمل ہے۔ دعاگو۔ بدگو وغیرہ۔ (۲) ہرچند۔ اگرچہ۔
گو کہ۔ (ف۔ تابع فعل) باوجود اس کے۔ باصرف اس کے۔
گو مگو۔ (ف۔ صف) تذبذب۔ شک وشبہ۔ وسوسہ۔ کسی بات کے کہنے یا نہ کہنے کے متعلق سوچ (۲) مشتبہ۔ مشکوک (۳) پوشیدہ مخفی (۴) ناگفتہ بہ۔
گُوار۔ (گ۔ وار) (ہ۔ ا۔ مث) ایک قسم کا غلہ جو مویشیوں کو دودھ کی زیادتی کے لیے کھلایا جاتا ہے۔
گُوارا۔ (گ۔ وا۔ را) (ف۔ صف) زود ہضم۔ انگ لگنے والا (۲) خوش ذائقہ۔ من بھاتا (۳) سہارے کے قابل۔ قابل برداشت (۴) منظور۔ پسند خاطر۔ فارسی میں بضم اول ہے۔
گوارا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) برداشت کرنا۔ سہارنا (۲) ماننا۔ منظور کرنا۔
گوال۔ گوالا۔ (گ۔ وال۔ گ۔ وا۔ لا) (ہ۔ ا۔ مث) گائیں بھینسیں پالنے والا۔
گوالن۔ (گ۔ وا۔ لن) (ہ۔ ا۔ مث) گوالا کی تانیث۔
گوالن اپنے دہی کو کھٹا نہیں کہتی۔ (ا۔ مثل) اپنی چیز کو کوئی بُرا نہیں کہتا۔
گوانا۔ (گ۔ وا۔ نا) (ہ۔ مص) کسی کو گانے کے لیے کہنا۔
گواہ۔ (گ۔ واہ) (ف۔ ا۔ مذ) شاہد۔ ثبوت پہنچانے والا۔ جمع: گواہاں۔
گواہ بنانا۔ (ا۔ محاورہ) شاہد ٹھہرانا (۲) جھوٹا گواہ بنانا۔
گواہ بے لوث۔ (ا۔ صف) کھرا اور خود مختار گواہ۔
گواہ تعلیمی۔ (ف۔ ع۔ ا۔ مذ) سکھایا پڑھایا گواہ۔
گواہ ٹوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) گواہ کا فریق مخالف سے مل جانا (۲) گواہ کا بیان بگڑ جانا۔
گواہ حاشیہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ گواہ جو کسی تحریر کے حاشیے پر دستخط کرے۔
گواہ دینا۔ (ا۔ محاورہ) دعوے کے ثبوت یا اپنی براءت کے لیے شاہد پیش کرنا۔
گواہ رویت۔ گواہ عینی۔ گواہ مشاہدہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ گواہ جس نے اپنی آنکھوں سے کوئی معاملہ دیکھا ہو۔
گواہ سماعی (سمعی)۔ (ف۔ ا۔ مذ) سنی سنائی بات کی گواہی دینے والا۔
گواہ طلب کرنا (ہونا)۔ (ا۔ محاورہ) عدالت میں گواہی دینے والے کا بلایا جانا۔
گواہ کا مل جانا۔ (ا۔ محاورہ) گواہ کا فریق ثانی کا حامی ہو جانا۔
گواہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) شاہد بنانا (۲) آگاہ کرنا۔ جتانا۔
گواہ مرقوم الحاشیہ۔ (ف۔ ع۔ ا۔ مذ) وہ گواہ جس نے دستاویز کے حاشیے پر اپنی گواہی لکھی ہو۔
گواہ مندرجہ دستاویز۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ گواہ جس نے دستاویز پر دستخط کیے ہوں۔

گواہی۔ (گ۔ وا۔ ہی) (ف۔ ا۔ مث) شہادت۔ گواہ کا بیان۔ جمع: گواہیاں۔
گواہی اُلٹی ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) شہادت کا خلاف ہو جانا۔
گواہی دینا۔ (ا۔ محاورہ) شہادت دینا۔ اظہار دینا۔
گواہی کرنا۔ گواہی لکھنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی دستاویز پر شہادت کے طور پر اپنے دستخط کرنا۔
گوائی۔ (گ۔ وا۔ ئی) (ہ۔ ا۔ مث) گانے کی اجرت۔
گوبر۔ (گو۔ بر) (ہ۔ ا۔ مذ) چوپایوں کا فضلہ۔ سرگیں۔ میلا۔
گوبر گنیش۔ (ہ۔ ا۔ مذ) گوبر کا بنا ہوا گنیش (۲) نہایت بدصورت۔ بدنما۔ بے ڈول چیز (۳) موٹا بھینسا (۴) سست۔ کاہل (۵) احمق۔ کند ذہن۔
گوبردھن۔ (گو۔ بر۔ دھن) (ہ۔ ا۔ مذ) ہندو دیو مالا میں مویشیوں کا محافظ دیوتا (۲) ایک تہوار جو دیوالی کے دوسرے دن منایا جاتا ہے۔
گوبر نکال دینا۔ (ا۔ محاورہ) بہت مارنا۔
گوبری۔ (گو۔ ب۔ ری) (ہ۔ ا۔ مث) پتلی مٹی اور گوبر کا میل۔ جس سے لپائی کرتے ہیں۔
گوبریلا۔ (گب۔ ری۔ لا) (ہ۔ ا۔ مذ) گوبر کا کیڑا۔
گوبند۔ (گو۔ بند) (س۔ ا۔ مذ) کرشن جی کا ایک لقب۔
گوبھی۔ (گو۔ بھی) (ہ۔ ا۔ مث) کرم کلا۔ ایک ترکاری۔
گوپ۔ (س۔ ا۔ مذ) گوجر۔ گوالا۔ گائے چرانے والا۔
گوپ۔ (ہ۔ ا۔ مث) سونے چاندی کے تاروں کی گندھی ہوئی زنجیر (۲) سونے کا ہار (۳) سونے چاندی کی پہنچی (۴) گندھے ہوئے ریشم کا کمربند۔
گوپال۔ (گو۔ پال) (س۔ ا۔ مذ) گائیوں کو پالنے والا۔ کرشن جی کا لقب۔
گوپال۔ (گو۔ پال) (ف۔ ا۔ مذ) گرز۔ لڑائی کے ایک ہتھیار کا نام۔
گوپن۔ گوپھن۔ (گو۔ پن۔ گو۔ پھن) (ہ۔ ا۔ مذ) گوپیا۔ فلاخن۔ رسی کا بنا ہوا آلہ جس میں پتھر یا مٹی کی گولی رکھ کر مارتے ہیں۔
گوپی۔ (گو۔ پی) (س۔ ا۔ مذ) گوالن۔ گوجری۔ گائے چرانے والی (۲) دودھ بیچنے والی (۳) کرشن جی کے ساتھ بچپن میں کھیلنے والی گوالوں کی لڑکیوں میں سے ہر ایک کا لقب۔
گوپیا۔ (گو۔ پ۔ یا) (ہ۔ ا۔ مذ) گوپن۔ فلاخن۔
گوپیا پھرانا۔ گوپیا چلانا۔ (ا۔ محاورہ) فلاخن سے پرندوں کا اُڑانا۔
گوت۔ گوتر۔ (گو۔ تر) (ہ۔ ا۔ مذ) خاندان۔ گھرانا۔ حسب نسب (۲) قوم۔ فرقہ۔ قبیلہ۔
گوتم۔ (گو۔ تم) (س۔ ا۔ مذ) بدھ مذہب کا بانی ساکی منی جو ریاست کپل دستو میں پیدا ہوا تھا (۲) ایک رشی کا نام جس نے شاستر بنایا تھا۔
گوتھنا۔ (گوتھ۔ نا) (ہ۔ مص) پرونا۔ گوندھنا۔ سینا۔
گوتی۔ (گو۔ تی) (ہ۔ صف) ہم نسل۔ ایک خاندان کے۔
گوٹ۔ (ہ۔ ا۔ مث) حاشیہ۔ سنجاف۔ کنارہ۔ کور۔ لیس (۲) چوسر کی نرد (۳) دعوت (۴) گاؤں۔ موضع (۵) جماعت۔ گروہ (۶) دریافت (ق) (۷) دھاگا لپیٹنے کی ریل (۸) وہ لکڑی جو تخت اور صندوقچے کے اردگرد لگاتے ہیں۔

گوٹا۔ (گو۔ٹا) (ہ۔ا۔مذ) کناری۔ چاندی یا سونے کے تاروں کا بافتہ۔ پتلی لیس۔
گوٹا کناری۔ (ا۔مث) چاندی سونے کی تاروں کی لیس جو ریشم کے بانے کی بُنی جاتی ہے۔
گوج۔ (ا۔مث) (ق) اسرار۔ پوشیدہ بات۔
گوجر۔ (گو۔جر) (ہ۔ا۔مذ) برصغیر کی ایک قدیم زمیندار قوم۔
گوجرا۔ (گو۔ج۔را) (ہ۔ا۔مذ) گیہوں اور جو ملا ہوا اناج۔
گوجری۔ گجری۔ (گوج۔ری۔ گج۔ری) (ہ۔ا۔مث) گوجر کی تانیث۔ گوجر قوم کی عورت۔
گوجھا۔ (گو۔جھا) (ہ۔ا۔مذ) جیب۔ کیسہ۔ پاکٹ (۲) ایک قسم کا پکوان۔ سموسہ (۳) ایک قسم کی خار دار گھاس (۴) خفیہ۔ چھپا ہوا۔
گوجھے کا گھاؤ رانی جانے یا راؤ۔ (ا۔مثل) گھر کی تکلیفیں کچھ گھر والے ہی جانتے ہیں۔
گوچنا۔ گونچنا۔ (گوچ۔نا۔ گونچ۔نا) (ہ۔مص) کسی چیز کا ہوا کے رُخ اس طرح ہاتھوں پر لینا کہ زمین پر گرنے نہ پائے۔
گوچنی۔ (گو۔چ۔نی) (ہ۔ا۔مث) گیہوں اور چنے ملا ہوا غلہ۔
گود۔ (ہ۔ا۔مث) آغوش۔ پہلو۔ کنار۔
گود بٹھانا۔ (ا۔محاورہ) متبنیٰ کرنا۔ لے پالک بنانا۔
گود بھرنا۔ (ا۔محاورہ) حاملہ عورتوں کی رسم۔ شگون کے طور پر دوسری عورتیں حاملہ کی گود میں سات قسم کے میوے اور سات قسم کی ترکاریاں رکھتی ہیں۔
گود بھری۔ (ا۔مث) بچے والی۔ صاحب اولاد۔
گود بھری رہے۔ (ا۔دعا) گود میں ہر وقت بچہ رہے۔ اولاد زندہ سلامت رہے۔
گود پسار کے کوسنا۔ (ا۔محاورہ) ہاتھ پھیلا کے یا دامن پھیلا کے کسی کے لیے بددعا کرنا۔
گود پسارنا۔ گود پھیلانا۔ دامن پھیلانا۔ مانگنا۔ سوال کرنا۔
گود دینا۔ (ا۔محاورہ) اپنا بچہ کسی کی گود میں ڈالنا۔
گود کا۔ (ا۔مذ) دودھ پیتا بچہ۔ شیر خوار۔ وہ بچہ جو گود میں ہو۔
گود کا پالا۔ (ا۔مذ) بہت پیارا۔
گود کھلانا۔ (ا۔محاورہ) بچے کو گود میں رکھ کر بہلانا (۲) گود میں پالنا۔ پرورش کرنا (۳) بچے کو دودھ پلانا۔
گود کا کھلایا گود میں نہیں رہتا۔ (ا۔مثل) انسان ہمیشہ یکساں اور ایک حال میں نہیں رہتا۔
گود لینا۔ (ا۔محاورہ) متبنیٰ کرنا۔ لے پالک بنانا۔
گود میں لڑکا شہر میں ڈھنڈورا۔ (ا۔مثل) چیز پاس پڑی ہے اور تلاش کسی اور جگہ کی جاتی ہے۔
گود میں لینا۔ (ا۔محاورہ) گودی میں لینا۔ آغوش میں لینا۔ دونوں زانوؤں پر بٹھانا۔
گُودا۔ (گُو۔دا) (ہ۔ا۔مذ) مغز۔ بھیجا (۲) گری (۳) اندرونی حصہ (۴) خلاصہ۔ کسی چیز کا بہترین حصہ (۵) ہڈی کے اندر کی نرم چیز۔ مغزِ استخوان۔
گودا نکالنا۔ (ا۔محاورہ) ہڈی سے مغز باہر نکالنا۔
گودے دار۔ (ا۔مذ) پُرمغز (۲) گری دار۔
گودام۔ گدام۔ (Godown) کا مورد۔ گو۔دام۔ گ۔دام) (ا۔مذ) ذخیرہ۔ ڈھیر۔ انبار۔
گودڑ۔ (گو۔دڑ) (ہ۔ا۔مذ) پھٹا پرانا اور ناکارہ کپڑا (۲) پرانی روئی جو لحاف وغیرہ سے نکالی جائے (۳) آنکھوں کا میل۔
گودڑ خیل۔ (ا۔مث) پھوہڑ اور بدسلیقہ عورت۔
گودڑ کا لال (لعل)۔ (ا۔مذ) وہ شریف اور نجیب شخص جو مفلسی میں مبتلا ہو۔ خوبصورت آدمی پھٹے پرانے لباس میں (۲) وہ صاحب کمال جس کا حال معلوم نہ ہو۔ چھپا رستم۔
گودڑ گانٹھنا۔ (ا۔محاورہ) پھٹے پرانے کپڑے میں پیوند لگانا۔
گودڑ میں سے گندوڑا نکلنا۔ (ا۔محاورہ) جاہلوں کے ہاں عالم کا پیدا ہونا۔ بُروں میں اچھا نکلنا۔
گودنا۔ (گود۔نا) (ہ۔مص) بدن میں سوئی سے سُرمہ یا نیل بھرنا (۲) آم یا آملہ یا کسی اور پھل میں سوئی یا کسی اور شے سے سوراخ کرنا۔
گُودھ۔ (ہ۔ا۔مذ) کیلوں کا پورا گُچھا۔
گودی۔ (گو۔دی) (ہ۔ا۔مث) گود۔ آغوش۔ کنار۔ جھولی (۲) پہلو۔ کوکھ (۳) دامن۔ آنچل (۴) بندرگاہ کا ایک حصہ۔
گودی پھیلا پھیلا کر دعا دینا۔ (ا۔محاورہ) دل سے دعا دینا۔
گودی میں بیٹھ کے داڑھی نوچے۔ (ا۔مثل) بہت بے ادب ہے جس سے نفع حاصل کرے اسی کی توہین کرے۔
گوڈا۔ (گو۔ڈا) (ق۔ا۔مذ) گھٹنا۔ زانو۔
گور۔ (ہ۔ا۔مث) ایک ہندوستانی راگنی کا نام (۲) گوری۔ پاربتی۔ (۳) ہندوؤں کی ایک رسم۔
گور۔ (ف۔ا۔مث) قبر۔ تربت۔ مزار۔
گور بنانا۔ (ا۔محاورہ) قبر کھودنا۔
گور پر چونا پھیرنا۔ (ا۔محاورہ) مرے ہوئے کی یاد تازہ کرنا۔ نام روشن کرنا۔
گور پر رونا۔ (ا۔محاورہ) قبر پر بیٹھ کر رونا (۲) کسی کے اچھے صفات یاد کرکے رونا۔
گور پرست۔ (ف۔صف) قبر کی پرستش کرنے والا۔
گور پر گور نہیں ہوتی۔ (ا۔مثل) ایک شخص کے قابض ہوتے ہوئے دوسرے کو دخل نہیں ہوتا۔
گور جھانک آنا۔ (ا۔محاورہ) بیمار کا مرتے مرتے بچ جانا۔
گور خانہ۔ (ف۔ا۔مذ) مقبرہ۔ قبر (۲) غار۔ گڑھا (۳) ایسا مکان جس میں کھڑکی روشندان نہ ہو۔
گورخر۔ (ف۔ا۔مذ) جنگلی گدھا۔
گورستان۔ (ف۔ا۔مذ) قبرستان۔ مُردوں کے دفن ہونے کی جگہ۔

گور سے پیٹھ نہ لگنا۔ (ا۔ محاورہ) مرنے کے بعد بھی چین نہ ملنا۔
گورِ غریباں۔ زمین کا وہ ٹکڑا جہاں مسافروں کو دفن کرتے ہیں۔ بیکسوں کا گورستان۔ غریبوں کی ٹوٹی پھوٹی قبریں۔
گور کا مُنہ جھانک کر آنا (پھرنا)۔ (ا۔ محاورہ) کسی مہلک بیماری سے نجات پانا۔ (از سرِ نو زندگی حاصل کرنا۔
گور و کفن کرنا۔ (ف۔ ا۔ مذ) تجہیز و تکفین کرنا۔
گورکَن۔ (ف۔ ا۔ مذ) قبر کھودنے والا۔ وہ شخص جس کا پیشہ قبر کھودنے اور مُردہ دفن کرنے کا ہو۔ (کن۔ کندن مصدر سے بمعنی کھودنا)
گور کنارے جا لگنا (پہنچنا)۔ (ا۔ محاورہ) مرنے کو تیار بیٹھنا۔ قریبِ مرگ ہونا (۲) نہایت بوڑھا ہونا۔
گور کی گود میں پلنا۔ (ا۔ محاورہ) کمال ایذا اور تکلیف میں پرورش پانا۔
گور کے مُردے اُکھاڑنا۔ (ا۔ محاورہ) پچھلی باتوں کو یاد کرنا (۲) پرانے جھگڑے نکالنا۔
گور کے مُردے سے بدتر ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) کمال لاغر اور ضعیف ہو جانا۔
گورگاں۔ (ف۔ صف) عیش و عشرت کرنے والا (۲) تیمور کا لقب۔
گور گڑھا۔ (ا۔ مذ) تجہیز و تکفین۔
گور گڑھا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) مُردے کی تجہیز و تکفین کرنا (۲) نیست و نابود کرنا۔
گور میں انگارے بھرنا۔ (ا۔ محاورہ) گنہ گار ہونا۔ بدی کرنا۔ عذاب کمانا۔
گور میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں۔ (ا۔ مثل) چند روز کے مہمان ہیں۔ نہایت بوڑھے ہیں۔ مرنے کے قریب ہیں۔
گور میں دھواں اُٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) عذاب قبر ہونا۔ قبر میں سلگنا۔ جلنا۔
گور میں کیڑے پڑیں۔ لاش میں کیڑے پڑیں (بد دعا)۔
گور میں لات مار کر کھڑا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سخت بیماری سے شفا پانا۔
گورا۔ (گو۔ را) (ہ۔ صف) چٹا۔ سفید رنگ والا (۲) خوبصورت۔ حسین۔ (۳) یورپین سپاہی۔ فرنگی۔
گوراپن۔ (ا۔ مذ) رنگ کی سفیدی۔ صباحت۔
گورا چِٹّا۔ (ا۔ صف) خوبصورت۔ حسین و جمیل۔
گورا شاہی۔ گوروں کے استعمال کا مضبوط (۲) فرنگی سپاہیوں کے پہننے کا بہت مضبوط بوٹ۔
گورا گِٹّا۔ (ا۔ مذ) سُرخ و سفید (رق)۔
گورا گورا۔ (ا۔ صف) بہت خوبصورت۔ حسین و صبیح۔
گورا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) چڑیا کا نر۔ گوریا کا نر۔
گورکھا۔ (گور۔ کھا) (ہ۔ ا۔ مذ) نیپال کا پیشہ ور سپاہی۔ نیپالی۔
گورکھ دھندا۔ (گو۔ رکھ۔ دھن۔ دہ) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک پیچیدہ قفل جس کا کھولنا مشکل ہوتا ہے (۲) پیچیدہ معاملہ۔

گورنس۔ (Governess) (گَ۔ وَر۔ نِس) (انگ۔ ا۔ مث) اُستانی۔ خاتون اتالیق۔ رؤسا کے گھروں میں چھوٹے بچوں کی نگران۔
گورنر۔ (Governor) (گَ۔ وَر۔ نَر) (انگ۔ ا۔ مذ) حاکم اعلیٰ۔ ناظم اعلیٰ (۲) صوبے کا حاکم اعلیٰ (۳) کالج یا سکول کا افسرِ اعلیٰ یا اس کی مجلسِ انتظامیہ کا رُکن (۴) وہ پُرزہ جس کے ذریعے مشین کو گیس پہنچتی ہے۔
گورنر جنرل۔ (Governor General) صوبہ دار اعلیٰ۔ وائسرائے۔
گورنری۔ (گَ۔ وَر۔ نَ۔ ری) (اُر۔ ا۔ مث) گورنر کا عہدہ (۲) گورنر کی حکومت۔
گورنمنٹ۔ (Government) (گَ۔ وَرن۔ منٹ) (انگ۔ ا۔ مث) حکومت۔ حکمرانی۔ سیاست (۲) اختیار (۳) سرکار۔
گورنمنٹ ہاؤس۔ (انگ۔ ا۔ مذ) گورنر کی سرکاری اقامت گاہ۔
گورو۔ (گو۔ رُو) (ہ۔ ا۔ مذ) گائے بھینس اور دوسرے سینگ والے مویشی۔
گورُو۔ (ہ۔ صف) دیکھیے گرد کے مرکبات۔
گوری۔ (گو۔ ری) (س۔ ا۔ مث) پاربتی۔ مہادیو کی استری (۲) چھوٹی بچی باکرہ۔ دوشیزہ (۳) مالکوس راگ کی دوسری راگنی کا نام (ہ۔ صف) (۴) گورا کی تانیث۔ سفید چِٹّی خوبصورت عورت۔
گوری کا جوبن چٹکیوں میں جانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کے حسن کی بے قدری ہونا۔ کسی چیز کی خوبی کا بے فائدہ ضائع جانا۔
گوریا۔ گُورَیا۔ (گو۔ رِ۔ یا / گو۔ ری۔ یا) (ہ۔ ا۔ مث) چڑیا (۲) مٹی کا چھوٹا حقہ۔
گوریلا۔ (Gorilla) (گو۔ ری۔ لا) (انگ۔ ا۔ مذ) بن مانس۔
گوریلا جنگ۔ (انگ۔ ا۔ مث) چھاپے مار سپاہیوں کی لڑائی۔
گوریلا سپاہی۔ (انگ۔ ا۔ مذ) غیر منظم مسلح فوج کا ایک رکن۔ چھاپے مار۔
گوڑ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) بنگال کا درمیانی حصہ (۲) گوڑ کا باشندہ (۳) برہمنوں کا ایک اعلیٰ فرقہ (۴) بنگال کے قدیم دارالحکومت کا نام۔
گوڑ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) پاؤں۔ قدم (۲) پنڈلی۔ ٹانگ (۳) ٹخنہ (۴) گڑ (رق) (۵) جاڑو (رق) (۶) زمین کھودنا۔ کھیت یا تھالے کی مٹی کھود کر پٹنا۔
گوڑ پڑنا۔ گوڑ لگنا۔ (ا۔ محاورہ) پاؤں پڑنا۔ خوشامد کرنا۔
گوڑ دینا۔ گوڑ کے رکھ دینا۔ (ا۔ محاورہ) خراب کر دینا۔ پڑھا لکھا بھلا دینا۔
گوڑا۔ (گو۔ ڑا) (ہ۔ ا۔ مذ) گوڈا۔ گھٹنا۔
گوڑ سے پسار جانا۔ (ا۔ محاورہ) پاؤں پھیلا دینا (۲) ہمت ہار دینا حوصلہ چھوڑ دینا۔
گوڑے ٹوٹ جانا۔ (ا۔ محاورہ) گھٹنے ٹوٹ جانا (۲) چلتے چلتے ٹانگیں تھک جانا۔ چلنے کی ہمت نہ رہنا (۳) نااُمید ہو جانا۔
گوڑنا۔ (گوڑ۔ نا) (ہ۔ مص) ہل چلانا۔ زمین کھودنا (۲) اناج صاف کرکے بھُس سے نکالنا (۳) خراب کرنا۔

گوڑی ۔ (گو ۔ ڑی) (ہ ۔ ا ۔ مث) فائدہ ۔ نفع ۔ وہ مال جو محنت و مشقت کے بغیر حاصل ہو (۲) چوری کرنا ۔ لے جانا (۳) (س) گڑ کی شراب ۔ (۴) ایک راگنی ۔

گوڑی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کمانا (۲) فائدہ اُٹھانا ۔

گوڑی ہاتھ سے جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کمائی نہ ہونا ۔ کچھ ہاتھ نہ لگنا ۔ (۲) شکار جاتا رہنا ۔

گوڑیت ۔ (گو ۔ ڑیت) (س ۔ ا ۔ مذ) گاؤں کا چوکیدار (۲) مخبر ۔

گوز ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) پاد ۔ ریح ۔ وہ گندی ہوا جو مقعد سے باآواز خارج ہو ۔

گوز اڑانا ۔ گوز مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) پاد مارنا ۔ بادی پھیلانا ۔

گوز برگوز و ضو بر وضو ۔ (ا ۔ مثل) بڑے مکار کی نسبت بولتے ہیں ۔

گوز شتر ۔ (ف ۔ صف) بے بنیاد ۔ بے وقعت ۔ بادِ ہوائی ۔ بیہودہ ۔ بے اثر ۔ بے تاثیر ۔

گوزِ شتر زمین کا نہ آسمان کا ۔ (ا ۔ مثل) یہ مثل بے تکی بات کی نسبت بولتے ہیں ۔

گوزِ شتر سمجھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) خاطر میں نہ لانا ۔ بیہودہ اور لغو خیال کرنا ۔ بے وقعت سمجھنا ۔

گوزَن ۔ (گو ۔ زَن) (ف ۔ ا ۔ مث) پہاڑی یا جنگلی گائے ۔ بارہ سنگھا ۔ سانبھر ۔

گوسالہ ۔ (گو ۔ سا ۔ لہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) گائے کا ایک سالہ بچہ ۔ بچھڑا ۔ جمع : ۔ گوسالہ ہا ۔

گوسالۂ فلک ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) برج ثور ۔

گوسپند ۔ گوسفند ۔ (گو ۔ س ۔ پند ۔ گو ۔ س ۔ فند) (ف ۔ ا ۔ مث) بھیڑ ۔ بھیڑی ۔ دُنبہ ۔ مینڈھا ۔ بکری ۔ بکرا ۔ جمع : ۔ گوسپنداں ۔ گوسفنداں ۔

گوش ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) کان ۔ جمع : ۔ گوش ہا ۔

گوش بر آواز ہونا ۔ (ف ۔ صف) کسی کی بات کے سُننے کا منتظر ہونا ۔ کسی خبر کے آنے کی اُمید رکھنا ۔

گوش بریدہ ۔ (ف ۔ صف) کن کٹا ۔ جس کا کان کٹا ہو ۔

گوش بفریاد ۔ (ف ۔ صف) فریاد سُننے پر متوجہ ۔

گوش دل سے سُننا ۔ (ا ۔ محاورہ) ذوق و شوق سے سُننا ۔ بڑی توجہ سے سُننا ۔

گوش زد ۔ (ف) وہ بات جو سُنی جائے ۔

گوش شنوا ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) سُننے والا کان ۔ جو سُن کر کہا جائے اور عبرت حاصل کرے ۔

گوش گزار کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سنانا ۔ اطلاع دینا ۔ آگاہ کرنا ۔

گوش مال ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) تنبیہ ۔ تادیب ۔ سزا ۔

گوش مالی (گوشمالی) دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) کان اینٹھنا ۔ تنبیہ کرنا ۔

گوشوارہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) کان کا بالا ۔ آویزہ (۲) بہت بڑا موتی (۳) خلاصہ حساب ۔ میزان ۔ جوڑ (۴) کسی نقشے یا رجسٹر کی پیشانی ۔

گوش ہوش ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ہشیاری ۔

گوش ہوش سے سُننا ۔ (ا ۔ محاورہ) غور سے سُننا ۔ نصیحت پکڑنا ۔

گوشت ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) لحم ۔ ماس ۔

گوشت پوست ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) تمام اعضاء ۔

گوشت خر ۔ دندان سگ ۔ (ا ۔ مثل) خراب چیز خراب جگہ صرف ہوتی ہے ۔ (لفظی معنی گدھے کا گوشت کتے کے دانتوں کے لیے ہے) دو بُرے شخصوں کے آپس میں لڑنے کے موقع پر کہا جاتا ہے ۔

گوشت خوار ۔ (ف ۔ صف) گوشت کھانے والا ۔

گوشت سے ناخن جُدا کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) اپنوں کو چھڑانا ۔ گہرے دوستوں میں تفرقہ ڈالنا ۔

گوشت سے ناخن جُدا ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) اپنوں کا چھوٹ جانا ۔ کوئی ناممکن اور دشوار کام ہونا ۔

گوشت کا لوتھڑا ۔ (ا ۔ مذ) گوشت کا ٹکڑا (۲) بالکل نکما جس سے کچھ نہ ہو سکے ۔ اپاہج ۔ سُست ۔ بیوقوف ۔

گوشت میں بھرا ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) پُر گوشت ہونا ۔ فربہ ہونا ۔

گوشت ناخنوں سے کبھی جُدا نہیں ہوتا ۔ (ا ۔ مثل) انسان رشتہ داری اور عزیزوں سے جُدا نہیں ہو سکتا ۔

گوشہ ۔ (گو ۔ شہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) کونہ (۲) خلوت ۔ تنہائی ۔ کنارہ ۔ تخلیہ (۳) طرف جانب (۴) کمان کا سرا ۔

گوشۂ تنہائی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) تنہائی کی جگہ ۔ خلوت ۔

گوشۂ چشم ۔ آنکھ کا کونہ ۔

گوشہ دار ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) کونے رکھنے والا ۔

گوشۂ دل میں جگہ دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) یاد رکھنا ۔

گوشۂ زنجیر ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) زنجیر کا حلقہ ۔

گوشۂ عافیت ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ جگہ جہاں کوئی جھگڑا بکھیڑا نہ ہو ۔ امن کی جگہ ۔

گوشۂ کماں ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) کمان کی نوک جس میں تانت اٹکی ہوتی ہے ۔

گوشہ گیر ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) گوشہ نشین ہونا ۔ دنیا سے کنارہ کش ہونا ۔

گوشہ میں بیٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) معتکف ہونا ۔ دنیا کے بکھیڑوں سے الگ ہو جانا ۔

گوشہ نشین ۔ گوشہ گزین ۔ (ف ۔ صف) تنہائی میں رہنے والا ۔ سب سے الگ رہنے والا ۔ تارک الدنیا ۔

گوشہ نشینی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) عزلت ۔ تنہائی ۔ علیحدگی ۔

گوکل ۔ (گو ۔ کل) (س ۔ ا ۔ مذ) کرشن جی کی پیدائش کا مقام ۔

گوکھا ۔ (گو ۔ کھا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) گائے کا چھڑا ۔ احمق ۔ بیوقوف ۔

گوکھرو ۔ (گو ۔ کھ ۔ رُو) (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایک کانٹا جو سہ گوشہ ہوتا ہے ۔ بھکڑا ۔ (۲) گوکھرو کا پودا یا بیل (۳) لوہے کے بنے ہوئے کانٹے جو دشمن کی راہ میں ڈال دیتے ہیں (۴) کان کا ایک زیور (۵) مقیش کا موڑا ہوا گوٹا ۔

گوگا - (گُو-گا) (ہ - ا - مذ) خاکروبوں کا پیر۔

گوگرد - (گو-گرد) (ف - ا - مذ) گندھک - برِیت۔

گوگل - (گُو-گل) (ہ - ا - مذ) ایک درخت کا خوشبودار گوند۔

گوگلی (Googly) (گُو-گ-لی) (انگ - ا - مذ) کرکٹ کی گیند پھینکنے کا ایک طریقہ۔

گول - (Goal) (انگ - ا - مذ) ہاکی - پولو - فٹ بال اور بعض دوسرے مغربی کھیلوں میں دو نشانوں کے بیچ کی جگہ جس میں ہاکی وغیرہ کی گیند نکالتے ہیں (۲) ایک بازی کی جیت۔

گول - (ہ - صف) مدوّر - چکردار (۲) وہ بات جو بخوبی سمجھ میں نہ آئے - مشکوک اور پیچدار بات (۳) کرہ - دائرہ۔

گول بات - (ا - مث) مبہم بات - جو ٹھیک طرح سمجھ میں نہ آئے پیچدار بات۔

گول بدن - (ا - مذ) جسم جو موٹاپے کی وجہ سے گول ہو گیا ہو۔

گول شاخ - (ا - مذ) بھری ہوئی شاخ جو کسی جانب دبی ہوئی نہ ہو۔

گول گپا - (ا - مذ) گول مٹول - موٹا تازہ (۲) ایک قسم کی مٹھائی۔

گول کنارہ - (ا - مذ) کنوئیں کا گول چرخ۔

گول گول - (ا - صف) مشتبہ - مبہم - مشکوک (۲) مدوّر - گول۔

گول گول کہنا - (ا - محاورہ) صاف صاف نہ کہنا - اس طرح بیان کرنا کہ بخوبی سمجھ میں نہ آئے۔

گول گھر - (ا - مذ) قید خانہ۔

گول مال - (ا - مذ) رلا ملا - ہلا جلا (۲) سازش (۳) غبن - خیانت (۴) مشتبہ - مشکوک (۵) غائب۔

گول مال کرنا - (ا - محاورہ) گڈمڈ کرنا (۲) غبن کرنا - خیانت کرنا (۳) غائب کرنا - چرا لینا (۴) اٹ سٹ کرنا - سازش کرنا۔

گول مرچ - (ا - مث) کالی مرچ۔

گول منہ - (ا - مذ) آفتابی چہرہ - چوڑا منہ۔

گول مول - (ا - مذ) مدوّر - نہایت گول (۲) موٹا تازہ اور ٹھگنا آدمی (۳) موٹا بے وقوف۔

گول مول جواب - (ا - مذ) پیچیدہ جواب - مبہم جواب۔

گول ہو رہنا - خاموش ہو رہنا - جواب نہ دینا۔

گولا - (گو-لا) (ا - ا - مذ) کھیرا (۲) تاگوں کی پچک (۳) گیند (۴) ستون کے گرد اُبھرا ہوا حلقہ (۵) ایک قسم کا کبوتر (۶) پگڑی کا قالب جس پر دستار بند پگڑی باندھا کرتے ہیں (۷) ناریل کے اندر کی گری (۸) اناج کا کوٹھا - اناج کی منڈی (۹) پکا کنواں جو اندر سے استرکاری کیا ہوا ہو (۱۰) گول شہتیر (۱۱) گیدڑ (۱۲) بڑی گولی جو توپ میں ڈالتے ہیں (۱۳) ہوا جو انسان کے پیٹ میں گھومتی ہے اور اس سے درد اٹھتا ہے (۱۴) ان چری ہوئی جلانے کی گول لکڑی (۱۵) کچی سڑک کا درمیانی اُبھرا ہوا حصہ (۱۶) ایک قسم کی آتشبازی۔

گولا اٹھانا - (ا - محاورہ) پرانی رسم کے مطابق اپنی صداقت اور برأت کے لیے جلتے ہوئے لوہے کو ہاتھ میں پکڑ لینا کہ اگر ہم سچے ہوں گے تو اس گرم لوہے کا کوئی اثر نہ ہوگا اور جھوٹے ہوئے تو جلا دے گا۔

گولا چلانا - (ا - محاورہ) گولا مارنا - توپ چھوڑنا۔

گولا دھار برسنا - (ا - محاورہ) موسلا دھار مینہ برسنا - نہایت زور سے بارش ہونا۔

گولا لاٹھی - (ا - مث) ہاتھ پاؤں سمیٹ کر لیٹنے کی حالت۔

گولا لاٹھی کرنا - (ا - محاورہ) ہاتھ پاؤں باندھ کر گھٹنوں میں لاٹھی دے کر اٹھانا جو ایک سزا ہے (۲) مائیں بھی چھوٹے بچوں کے چاروں ہاتھ پیر اکٹھے پکڑ کر ان کو اُٹھاتی ہیں جو بچوں کی ایک ورزش ہے

گولائی - (گو-لا-ئی) (ہ - ا - مث) دور - چکر۔

گولڈ - (Gold) (انگ - ا - مذ) سونا - زر - طلا (۲) روپیہ - پیسہ - مال دولت (۳) خوبصورت - شاندار - قیمتی۔

گولڈن - (Golden) (گول-ڈن) (انگ - صف) طلائی - سنہری - سونے کا (۲) چمکدار - قیمتی - عمدہ (۳) زرخیز۔

گولر - (گُو-لر) (ہ - ا - مذ) ایک درخت اور اس کا پھل جو انجیر سے مشابہ ہوتا ہے (۲) کپاس - روئی کا ڈوڈا۔

گولر کا پھول - (ا - مذ) نایاب - کمیاب - ناپید۔

گولر کا پیٹ پھڑوانا - (ا - محاورہ) بھید کھلوانا - پوشیدہ یا دبی ہوئی بات کو ظاہر کرنا۔

گولر کا کباب - (ا - مذ) ایک قسم کا کباب جو گوشت کو جوش دے کر اور پودینہ اور سرخ مرچ بھر کر پکاتے ہیں۔

گولر کا کیڑا - (ا - مذ) وہ کیڑا جو گولر کے اندر رہتا ہے (۲) وہ شخص جو گھر سے باہر نہ نکلتا ہو - تنگ نظر - قدامت پرست۔

گولر کیکنا - (ا - محاورہ) چبا چبا کر باتیں کرنا۔

گولف - (انگ - ا - مذ) دیکھیے گاف۔

گولک - (گو-لک) (ہ - ا - مذ و مث) غلّہ - گلہ - روزمرہ کی بکری رکھنے کا ظرف (۲) حرامی بچہ۔

گولہ انداز (گولنداز) (گو-لَن-داز) (ف - ا - مذ) توپ چلانے والا - توپچی۔

گولہ - (گو-لہ) (ف - ا - مذ) گیند (۲) دھات یا مٹی کی گول شکل (۳) گرزہ - توپ کا گولہ۔

گولہ باری کرنا - (ا - محاورہ) توپ کے گولے پھینکنا۔

گولی - (گو-لی) (ہ - ا - مث) گولا کی تصغیر (۲) کسی ٹھوس چیز کی مدوّر شکل (۳) گولا (ق) (۴) بندوق یا پستول کی گولی (۵) افیون کی گولی (۶) دوا کی ٹکیہ (۷) چھوٹی گول چیز (۸) بچوں کے کھیلنے کی گولی۔

گولی بارود کہیں جاتے ہیں، طلب لینے سے کام - (ا - مثل) کسی کا کام بگڑے یا سنورے اپنے مطلب اور تنخواہ سے کام ہے۔

گولی بچا جانا - (ا - محاورہ) کسی مشکل کام یا مصیبت کے وقت الگ ہو جانا۔

گولی بنانا - (ا - محاورہ) کسی چیز کو مدوّر شکل میں بنانا۔

گولی بیٹھ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) گولی کا کسی جگہ لگ جانا ۔
گولی پر گولی لگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) متواتر گولیاں چلانا ۔
گولی کھلانا ۔ (۱) ۔ محاورہ) گولی مارنا (۲) ، بندوق میں گولی بھرنا (۳) ، کسی کو گولی کا نشانہ بنانا ۔
گولی چوکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نشانہ خطا جانا ۔
گولی دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) دوا کی ٹکیہ کھلانا ۔
گولی ڈھالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گولی کا سانچے میں بنانا ۔
گولی کا ٹپا ۔ (ا ۔ مذ) وہ فاصلہ جہاں تک بندوق کی گولی جا سکے ۔
گولی کان پر سے نکل جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی صدمہ یا آفت سے بال بال بچ جانا ۔
گولی کھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بندوق کی گولی کی چوٹ کھانا ۔
گولی لگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بندوق کا نشانہ لگنا (۲) ، گولی کی ضرب یا زخم آنا ۔
گولی لگے ۔ (بد دعا) بندوق سے مارا جائے ۔
گولی مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گولی چلانا ۔ بندوق چھوڑنا ۔ جان سے مارنا ۔
گولی مارو ۔ (ا ۔ کلمۂ نفرت) دور کرو ۔ ایسے کام کا نام نہ لو ۔
گولیوں کا مینہ برسنا ۔ (ا ۔ محاورہ) لگاتار گولی چلنا ۔
گولیاں کھیلتے ہیں ۔ (ا ۔ محاورہ) ابھی تک بچے ہیں ۔ نا سمجھ ہیں ۔
گولیاں کھیلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گولیوں کا کھیل کھیلنا (۲) ، بچپن کا زمانہ ہونا ۔
گوماچی ۔ (ق ۔ ا ۔ مث) گھوڑے کی مکھی ۔
گومتا ۔ (گوم ۔ تا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایک دوا کا نام ۔
گومڑ ۔ گومڑا ۔ (گو ۔ مڑ ۔ گوم ۔ ڑا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) سوجن ۔ ورم ۔ آماس ۔ (۲) ، دُنبل ۔ پھوڑا ۔
گومڑا پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) چوٹ کے باعث سوجن کا ظاہر ہونا ۔
گومڑی ۔ (گو ۔ م ۔ ڑی) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) ، گومڑ کی تصغیر (۲) پھنسی ۔ دانہ ۔
گومگو میں رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دھوکے میں رکھنا ۔ پوشیدہ رکھنا ۔
گوں ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) مطلب ۔ غرض ۔ واسطہ (۲) ، خواہش ۔ ضرورت ۔ (۳) ، قابل ۔ لائق ۔
گوں کا ۔ (ا ۔ مذ) مطلب کا ۔ غرض کا ۔ لالچی (۲) ، کام کا ۔
گوں کا یار ۔ (ا ۔ صف) مطلب کا یار ۔ خود غرض ۔
گوں گانٹھنا ۔ گوں نکالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مطلب براری کرنا ۔ مل جل کر کام بنا لینا ۔ چاپلوسی کر کے مطلب نکال لینا ۔
گوں گانٹھیا ۔ (ا ۔ صف) چاپلوسی کر کے مطلب نکالنے والا ۔
گوں کا ۔ (ا ۔ صف) خود غرض ۔ مطلبی ۔
گوں نکل گئی آنکھ بدل گئی ۔ (ا ۔ مثل) مطلب نکال لینے کے بعد بے پرواہ ہو گیا ۔
گوُن ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) خرجین ۔ باربردار جانور پر سامان لادنے کا تھیلا جو عموماً ٹاٹ یا موٹے بالوں یا رسیوں سے بنا ہوتا ہے
گوُں ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) رنگ (۲) ، گھر دق (۳) ، گن دق ، (۴) ، ارادہ رق ، ۔

گونا ۔ (گو ۔ نا) (ہ ۔ مص) دولہا کا سسرال جا کر دولہن کو اپنے گھر لانا ۔
گوناگوں ۔ (گو ۔ نا ۔ گوں) (ف ۔ صف) طرح طرح کا ۔ رنگ برنگی ۔
گونتھنا ۔ (گو ۔ نتھ ۔ نا) (ہ ۔ مص) ریشم کے تاروں کو آپس میں لپیٹنا ۔ گوندھنا ۔
گونج ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) آواز کی گردش ۔ شور ۔ گرج ۔ غلغلہ (۲) ، شیر کی آواز (۳) ، ناک کا ایک زیور ۔
گونج اٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) آواز سے پُر ہو جانا ۔ شور و فغاں سے لبریز ہونا ۔
گونجنا ۔ (گونج ۔ نا) (ا ۔ مص) آواز کا گردش کرنا ۔ شور ہونا (۲) ، شیر کا دھاڑنا ۔ (۳) ، کبوتر کا مستی میں بولنا ۔
گونچ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) رتی ۔ گھونگچی (۲) ، ایک قسم کی مچھلی ۔
گونچنا ۔ (گونچ ۔ نا) (ہ ۔ مص) کسی چیز کا ہوا کے رُخ اس طرح ہاتھوں میں لینا کہ گرنے نہ پائے ۔
گوند ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا لیس دار مادہ جو درختوں سے نکلتا ہے ۔
گوند پنجیری ۔ گوند مکھانے ۔ (ا ۔ مث) گوند اور آٹے کی بنی ہوئی پنجیری یا مکھانے وغیرہ جو زچہ کو کھلائے جاتے ہیں ۔
گوند پنجیری اور ہی کھائیں ازچہ رانی تڑپی کراہیں ۔ (ا ۔ مثل) مزے اور اڑائیں تکلیف کوئی اٹھائے ۔
گوند دانی ۔ (ا ۔ مث) وہ برتن جس میں بھیگا ہوا گوند رکھا جاتا ہے ۔
گوند کش ۔ (ف ۔ صف) جس کے ساتھ گوند دانی سے گوند نکالی جائے ۔
گوندا ۔ (گوں ۔ دا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) بھُنے ہوئے چنوں کا گوندھا ہوا آٹا جو پرندوں کو کھلایا جائے (۲) ، کلتھی ۔
گوندا دکھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بلبلوں کو باہم لڑانے کے لیے چارہ دکھا کر بھڑکانا (۲) ، ورغلانا ۔ اکسانا ۔ لڑوانا ۔
گوندے کی دیوار ۔ (ا ۔ مث) وہ کچی دیوار جو خمیر کی ہوئی مٹی سے ردے رکھ کر بناتے ہیں ۔
گوندلا ۔ (گوند ۔ لا) (ہ ۔ صف) مدور ۔ گول (۲) ، ورغلانا ۔ اکسانا (۳) ، شہ دینا ۔ ڈھکانا ۔
گوندنی ۔ گوندی ۔ (گوند ۔ نی ، گوں ۔ دی) (ہ ۔ ا ۔ مث) ایک درخت اور اس کا پھل جو نہایت لیسدار ہوتا ہے ۔
گوندھنا ۔ (گوندھ ۔ نا) (ہ ۔ مص) آٹے میں پانی ملا کر روٹی کے قابل کرنا (۲) ، مہندی لگانا (۳) ، سر کے بالوں کو باہم بُننا ۔ (۴) ، چوٹی کرنا ۔ (۵) ، پرونا منسلک کرنا ۔
گوندی ۔ (گوں ۔ دی) (ق ۔ ا ۔ مث) گونہ ۔ گوٹہ ۔
گونڈ ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) گونڈوانہ (آسٹریلیہ) کا رہنے والا ۔ (۲) ، ایک غیر ترقی یافتہ قدیم قوم ۔
گونڈا ۔ (گوں ۔ ڈا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) گاؤں ۔ گاؤں کے قریب کے کھیت (۲) ، گاڑی کی سڑک ۔ شاہراہ (۳) ، وہ خیرات جو دلہن کے گھر پر برات پہنچنے کے وقت نچھاور کرتے ہیں ۔ بکھیر ۔ نثار ۔

گُونڈ ملار۔ (گُونڈ۔مَ۔لار) (ہ۔ا۔مث) ایک قسم کی ہندوستانی راگنی۔
گونڑا۔ (گوں۔ڑا) (ہ۔ا۔مذ) جہاز کا شہتیر۔
گونگا۔ (گوں۔گا) (ہ۔ا۔مذ) وہ شخص جو بول نہ سکے۔ گنگ (۲) چُپ چاپ۔ خاموش۔
گونگے کا اشارہ گونگا ہی سمجھے۔ (ا۔مثل) ہر جنس اپنی ہی جنس سے میل کھاتی ہے۔
گونگے کا خواب یا سپنا۔ (ا۔مذ) وہ بات جس سے آدمی واقف ہو مگر زباں سے نہ کہہ سکے (۲) مبہم بات جس کا سمجھنا مشکل ہو۔
گونگے کا گڑ۔ وہ لذت جو بیان نہ ہو سکے۔
گونگے کا گڑ کھانا۔ (ا۔محاورہ) چپ سادھ رہنا۔ کچھ بیان نہ کر سکنا۔
گونگے کا گڑ نہ کھٹا نہ میٹھا۔ (ا۔مثل) بیان نہ کر سکنے کے قابل۔ ناقابل اظہار۔
گونگے کی مٹھائی۔ (ا۔مث) نہایت ہی لطیف اور مزیدار چیز۔ ایسا لطف جو بیان سے باہر ہو۔
گونگے نے سپنا دیکھا من ہی میں پچھتائے۔ (ا۔مثل) کسی بات کے بیان کرنے کو جی چاہے مگر بیان نہ کر سکے۔
گونگی۔ (گوں۔گی) (ہ۔ا۔مث) گونگا کی تانیث۔ وہ عورت جو بول نہ سکے۔
گُوں مَتھُوں۔ (گُوں۔مَ۔تھُوں) (ہ۔ا۔مذ) منہ پھُلا کر چُپ ہو جانے والا۔
گُونَہ۔ (گُو۔نَہ) (ف۔صف) اسلوب۔ وضع (۲) کسی قدر۔
گونہ گونہ (ف۔صف) طرح طرح کا۔ انواع و اقسام کا۔
گونہار۔ (گوں۔ہار) (ہ۔ا۔مذ و مث) وہ عورتیں جو دُلہن کے ساتھ میکے سے سسرال جاتی ہیں (۲) وہ لوگ جو دولہا کے ساتھ گونے کے لیے جاتے ہیں۔
گونی۔ (ق۔ا۔مث) پانی یا غلہ رکھنے کا بڑا مٹی کا برتن۔
گوہی۔ (گ وہی) (ق۔ا۔مث) شیر کے رہنے کی جگہ۔ غار۔ کھو۔
گونیا۔ (گُو نِ۔یا) (ف۔ا۔مث) ایک مثلث شکل کا اوزار جس سے عمارت یا دیوار کی کجی اور راستی دریافت کرتے ہیں۔
گوہ۔ (ہ۔ا۔مث) ایک رینگنے والا جانور جو چھپکلی کے مشابہ ہوتا ہے۔ سوسمار۔
گوہ۔ (ف۔ا۔مذ) دیکھیے گُو (اس کے مرکبات بھی وہاں دیکھیے)
گوہا چھی چھی۔ (گُو۔ہا۔چھی۔چھی) (اُر۔ا۔مث) غلاظت۔ نجاست۔ پلیدی (۲) بک۔ بک۔ جھک۔ جھک (۳) گالی۔ بدتہذیبی (۳) جھگڑا (۴) رسوائی (۵) بحث۔ تکرار
گوہار۔ (گُو۔ہار) (ہ۔ا۔مث) واویلا۔ فریاد۔ استغاثہ (۲) غل شور (۳) ایک آدمی کا کئی آدمیوں سے مقابلہ (۴) گالی۔ گلوچ۔ (۵) امدادی۔
گوہار لڑنا۔ (ا۔محاورہ) ایک آدمی کا بہت سے لوگوں سے لڑائی کرنا۔
گوہاری۔ (گُو۔ہا۔ری) (ہ۔صف) ساتھی۔ مددگار (۲) بہت زرخیز زمین۔
گوہان۔ (گُو۔ہا۔ن) (ہ۔ا۔مذ) گاؤں۔

گُوہانجنی۔ (گُو۔ہا۔نْ۔جَ۔نی) (اُر۔ا۔مث) آنکھ کی پھنسی جو پلک کے نیچے ہوتی ہے۔
گوہانی۔ (گُو۔ہا۔نی) (ہ۔ا۔مث) گاؤں کے آس پاس کے کھیت (۲) عمدہ قسم کی زمین۔
گُوہائی۔ (گُو۔ہا۔ئی) (ہ۔ا۔مث) آنکھ کی پھنسی۔ گوہانجنی (۲) بیلوں سے گُندوا کر دانے نکالنا۔ گاہنا۔
گوہر۔ (گو۔ہَر) (ف۔ا۔مذ) موتی۔ مروارید (۲) جواہر۔ قیمتی پتھر (۳) مادہ۔ اصل۔ نسل۔
گوہر آگیں۔ (ف۔صف) وہ چیز جس میں موتی جڑے ہوں۔
گوہر افشاں۔ (ف۔صف) فیض پہنچانے والا (۲) خوش بیان۔
گوہر بار۔ (ف۔صف) موتی برسانے والا۔ ابر۔ زبان اور قلم کی صفت میں استعمال ہوتا ہے۔
گوہر بیندھنا۔ (ا۔محاورہ) موتی میں سوراخ کرنا۔
گوہر تاب۔ (ا۔مذ) ایک پیرہن جسے عورتیں گرمیوں کے موسم میں پہنتی ہیں اور وہ اس قدر باریک ہوتا ہے کہ سارا جسم نمایاں ہوتا ہے۔
گوہر تر۔ (ف۔ا۔مذ) آنسو (۲) اچھی باتیں۔
گوہر سفتہ۔ (ف۔ا۔مذ) بندھا ہوا موتی (۲) وہ بات جو مشہور ہو۔
گوہر سنج۔ (ف۔صف) خوش بیان۔
گوہر شب تاب۔ گوہر شب چراغ۔ (ف۔ا۔مذ) ایک قسم کا لعل جو رات کو چراغ کی طرح چمکتا ہے۔
گوہر غلطاں۔ (ف۔ا۔مذ) اعلیٰ قسم کا گوہر۔
گوہر فروش۔ (ف۔ا۔مذ) موتی بیچنے والا۔
گوہر نگار۔ (ف۔صف) جڑاؤ۔ موتیوں سے جڑا ہوا۔
گوہری۔ (گُو۔ہ۔ری) (ف۔صف) جوہری۔ موتی والا (۲) گوہر کی آب و تاب رکھنے والا۔
گوہونا۔ (گُو۔ہو۔نا) (س۔ا۔مذ) ایک قسم کا سانپ۔
گوہی۔ (گُو۔ہی) (س۔صف) گوہ سے لتھڑا ہوا۔ بہت گندہ۔ غلیظ۔
گوئٹھا۔ (گُو۔اِ۔ٹھا) (ہ۔ا۔مذ) اُپلا۔ کنڈا۔
گُوئندہ۔ (گُو۔اِن۔دہ) (ف۔صف) کہنے والا۔ کہنے والی۔ مخبر۔ جاسوس۔
گوئنڈ۔ (گُو۔اِنڈ) (ہ۔ا۔مث) گاؤں کے پاس کی زمین۔
گوئی۔ (گُو۔اِی) (ہ۔ا۔مث) ایک ہل میں جتے ہوئے دو بیل (۲) روئی کی وہ مقدار جو ایک بار انگلیوں میں تھمی جائے۔
گوئے۔ (گُو۔اِے) (ف۔ا۔مذ) گیند۔
گوئے باز۔ (ف۔صف) گیند کھیلنے والا (۲) وہ بازی گر جو کئی گیندیں لے کر ہوا میں پھینکتا ہوا پکڑتا ہے۔
گوئے سبقت لے جانا۔ (ا۔محاورہ) غالب آنا۔ بڑھ جانا۔
گوئیاں۔ (گُو۔اِ۔یاں) (ہ۔ا۔مث) سہیلی۔
گوئیڑا۔ (گُو۔ایں۔ڑا) (ہ۔ا۔مذ) گاؤں کے قریب کی زمین۔
گویا۔ (گو۔یا) (ف۔صف) بولنے والا۔ خوش گفتار (۲) مانند۔ مثل۔ ہو بہو (۳) تسلیم کیا جانا (۴) حیوان ناطق۔
گویّا۔ (گ وی۔یا) (ہ۔ا۔مذ) گانے والا۔ مطرب۔ مغنی۔

گویائی ۔ (گو ۔ یا ۔ ای) (ف ۔ امث) نطق ۔ گفتار ۔ بول چال ۔ بات چیت ۔ (۲) بولنے کی طاقت ۔ فصاحت ۔ بلاغت ۔

گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل ۔ (ف ۔ مثل) کہوں تو مشکل نہ کہوں تو مشکل ۔

گ ۔ ہ

گہ ۔ (ف ظرف زماں) گاہ کا مخفف ۔ کبھی ۔

گہ ۔ (س ۔ امث) کمرے یا مکان کی بلندی (۲) طبقہ ۔ درجہ (۳) قبضہ ۔ دستہ ہتھیار کے پکڑنے کی جگہ ۔

گہ بیٹھنا ۔ (امحاورہ) جم کر بیٹھنا (۲) تلوار کے قبضے کا ہاتھ میں جم جانا ۔

گہ جانا ۔ (امحاورہ) گرہن میں آجانا (۲) کسی کڑی چیز کا گھس جانا ۔

گہ گیر ۔ (ف ۔ امذ) سرکش گھوڑا ۔

گہبر ۔ (گہ ۔ بر) (ہ ۔ امث) کیلے کی پھلی ۔

گہر ۔ (گہ ۔ ہر) (ف ۔ امذ) موتی ۔ جوہر ۔ قیمتی پتھر (۲) اصل نسل ۔ حسب نسب ۔ ذات ۔ خاندان ۔ مادہ ۔ اصلیت ۔

گہر ریز ۔ گہر پاش ۔ (ف ۔ اصف) موتی برسانے والا (۲) فیض پہنچانے والا ۔

گہرا ۔ (گہ ۔ را) (ہ ۔ صف) عمیق ۔ بے تھاہ ۔ ڈباؤ (۲) نہایت تیز (۳) شوخ ۔ گاڑھا (۴) بھاری ۔ پکا (۵) غار ۔ گڑھا ۔

گہرا اخلاص ۔ (اصف) پکی دوستی ۔ بے حد محبت ۔

گہرا پردہ ۔ (ا ۔ مذ) سخت پردہ ۔ بھاری اوٹ ۔ شرم و حجاب ۔

گہراپن ۔ (امذ) گہرائی ۔ گہرا ہونا ۔

گہرا خیال ۔ (امذ) دور کا خیال ۔

گہرا دوست ۔ (امذ) سچا دوست ۔ بے تکلف دوست ۔

گہرا رنگ ۔ (امذ) شوخ رنگ ۔ وہ رنگ جس میں سیاہی نمودار ہو ۔

گہرا زخم ۔ (امذ) کاری زخم ۔ مہلک زخم ۔

گہرا سہاگ ۔ (امذ) میاں بیوی میں بے حد پیار (۲) بڑا میل جول ۔

گہرا ہاتھ لگانا ۔ گہرا ہاتھ مارنا ۔ (امحاورہ) زور کا ہاتھ مارنا (۲) بڑا بھاری غبن کرنا ۔ بڑی چوری کرنا (۳) بہت نفع کمانا (۴) کسی بڑے خاندان کی عورت کے ساتھ تعلق پیدا کرنا ۔

گہرا یارانہ ۔ (امذ) پکی دوستی ۔

گہرے سانس بھرنا ۔ (امحاورہ) ٹھنڈے سانس بھرنا ۔ لمبے سانس کھینچنا ۔

گہرے کرنا ۔ (امحاورہ) بہت نفع اٹھانا ۔ مال مارنا ۔ خاطر خواہ فائدہ حاصل کرنا ۔

گہرے ہونا ۔ (امحاورہ) خوب کمانا ۔ خوب مال مارنا ۔

گہرے یار ہیں ۔ (امحاورہ) بہت بے تکلف ہیں ۔ دلی دوست ہیں ۔ یک جان دو قالب ہیں ۔

گہرانا ۔ (گہ ۔ رانا) (ہ ۔ مص) گہرا ہونا ۔ عمیق ہونا ۔

گہرانا ۔ (گہ ۔ را ۔ نا) (ہ ۔ مص) بلند آواز سے بلانا ۔ پکارنا ۔

گہراؤ ۔ (گہ ۔ را ۔ او) (ہ ۔ امذ) قعر ۔ نشیب ۔ گہرا ہونا ۔

گہرائی ۔ (گہ ۔ را ۔ ئی) (ہ ۔ امث) گہراؤ کی تانیث ۔ گہرا ہونا ۔

گہری ۔ (گہ ۔ ری) (ہ ۔ صف) گہرا کی تانیث ۔ عمیق (۲) گاڑھی (۳) بہت زیادہ (۴) دور کی ۔

گہری بات ۔ (امث) دور کی بات ۔ باریک خیال ۔ دقیق اور مشکل بات ۔

گہری چھننا ۔ (امحاورہ) نہایت گاڑھی بھنگ چھننا (۲) گاڑھی دوستی ہونا ۔ نہایت اخلاص اور پکا یارانہ ہونا (۳) از حد لڑائی ہونا ۔

گہری گھٹنا ۔ (امحاورہ) بھنگ کا کثرت سے رگڑا اور پیا جانا (۲) بہت محبت ہونا ۔ خاص یارانہ ہونا ۔

گہری نیند سونا ۔ (امحاورہ) بے خبر سونا (۲) سکھ کی نیند سونا ۔ آرام سے سونا ۔

گہک ۔ (ہ ۔ امث) خوشی کی لہر (۲) نشے کی لہر (۳) نشے کے جوش میں ہونا (۴) تیز ہو کر بولنا ۔

گہک کر بولنا ۔ (امحاورہ) تیز ہو کر بولنا ۔ سخت کلامی (۲) نہایت تپاک محبت اور گرم جوشی سے گفتگو کرنا ۔

گہکنا ۔ (گہ ک ۔ نا) (ہ ۔ مص) خوشی سے بولنا (۲) نشے کے جوش میں ہونا (۳) تیز ہو کر بولنا ۔

گہگانا ۔ (گہ ۔ گا ۔ نا) (ق ۔ مص) گڑگڑانا ۔

گہگڈ ۔ (گہ ۔ گڈ) (ہ ۔ صف) گہرا ۔ گھنگور ۔ بھاری ۔

گہما گہم ۔ گہما گہم گہما گہمی ۔ (گہ ۔ ما ۔ گہم ۔ گہ ۔ ما ۔ گہم ۔ گہ ۔ ما ۔ گہ ۔ می) (ہ ۔ صف) چہل پہل ۔ گرم بازاری ۔ رونق ۔ دھوم دھام ۔ آدمیوں کی کثرت (۲) گہما گہم وہ آواز جو کنوئیں میں ڈول کے جنبش دینے سے پیدا ہوتی ہے ۔

گہن ۔ (ہ ۔ امذ) گرہن ۔ چاند یا سورج پر سایہ (۲) داغ ۔ عیب (۳) جنگل ۔

گہن پڑنا ۔ گہن لگنا ۔ (امحاورہ) کسوف اور خسوف ہونا (۲) عیب لگنا ۔ دھبا لگنا ۔ بدنامی یا رسوائی ہونا ۔

گہن چھٹنا ۔ (امحاورہ) گہن کا اثر کم ہونا ۔ چاند یا سورج میں گہن کے بعد روشنی آنے لگنا ۔

گہن میں آنا ۔ (امحاورہ) کسوف یا خسوف میں ہونا (۲) آدمی یا حیوان کے کسی عضو کا ٹیڑھا یا ناقص پیدا ہونا ۔

گہنا ۔ (گہ ۔ نا) (ہ ۔ مص) گہن لگنا (۲) گرو رکھنا (۳) (ا ۔ مذ) زیور ۔

گہنے رکھنا ۔ (امحاورہ) گرو رکھنا ۔ رہن رکھنا ۔

گہنے کا تار تک باقی نہیں ۔ (ا ۔ مثل) کسی قسم کا زیور باقی نہیں ۔

گہنانا ۔ (گہ ۔ نا ۔ نا) (ہ ۔ مص) گہن لگنا ۔ کسوف یا خسوف میں آنا (۲) مدہم

پڑنا۔ رونق گھٹنا۔ ماند پڑنا (۳) کسی عضو کا پیدائشی ٹیڑھا پیدا ہونا۔
گہنی۔ (گَہ۔نی) (ہ۔ا۔مث) وہ گائے جو چاند گہن کے وقت پیدا ہو اور اس کے بدن پر کوئی نقص ہو (۲) چھوٹے قد کی گائے۔
گہوا۔ (گَہ۔وا) (ہ۔ا۔مذ) موچنا۔ چمٹا۔
گہوارہ۔ (گَہ۔وا۔رَہ) (ف۔ا۔مذ) مہد۔ پنگوڑا۔ ہنڈولا۔ بچوں کے سُلانے یا بہلانے کا جھولا (۲) وہ چارپائی جس پر محراب نما لکڑیاں باندھ کر عورتوں کا جنازہ لے جاتے ہیں۔
گہواں رنگ۔ (گَہ۔واں رَنگ) (ا ُرہ۔ا۔مذ) گندمی رنگ۔
گہے۔ (گَہ ہے) (تابع فعل) گاہے کا مخفف۔ کبھی کبھی۔
گہیرا۔ (گَہ۔ہی۔را) (ہ۔ا۔مذ) ایک چھوٹا سا زہریلا کیڑا جو مٹیالے رنگ کا ہوتا ہے اور اکثر جنگلوں یا کھنڈروں میں بل بنا کر رہتا ہے (۲) ایک قسم کا نہایت زہریلا گرگٹ۔

گ۔ھ

گھابرا۔ (گھا۔بْ۔را) (ہ۔صف) گھبرایا ہوا۔ پریشان۔
گھات۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) تاک۔ داؤں۔ موقع (۲) فریب۔ دھوکا (۳) ارادہ۔ مطلب (۴) کمین گاہ۔ وہ جگہ جہاں شکاری یا دشمن کے انتظار میں بیٹھیں (۵) جادو۔ ٹونا۔
گھات پانا۔ (ا۔محاورہ) موقع پانا۔ قابو حاصل کرنا۔
گھات پر آنا۔ گھات پر چڑھنا۔ (ا۔محاورہ) قابو میں آنا۔ چال میں آنا۔
گھات تاکنا۔ (ا۔محاورہ) موقع ڈھونڈنا۔
گھات چلانا۔ (ا۔محاورہ) داؤ چلانا۔ وار کرنا (۲) جادو کرنا۔
گھات چلنا۔ (ا۔محاورہ) چالبازی کا کارگر ہونا۔
گھات سوجھنا۔ (ا۔محاورہ) تدبیر کا ذہن میں آنا۔
گھات کرنا۔ (ا۔محاورہ) خفیہ تدبیر کرنا۔
گھات کھیلنا۔ (ا۔محاورہ) دوسرے کو غافل پا کر اپنا مطلب نکالنا۔
گھات لگانا۔ (ا۔محاورہ) تاک میں بیٹھنا۔
گھات میں آنا۔ (ا۔محاورہ) دم میں آنا۔ دھوکے میں آنا۔ جال میں آنا۔ فریب کھانا۔
گھات میں بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) شکاری یا دشمن کی تاک میں کسی جگہ چھپ کر بیٹھنا (۲) موقع ڈھونڈنا۔
گھات میں پھرنا۔ (ا۔محاورہ) تاک میں پھرنا۔ موقع ڈھونڈتے پھرنا۔ داؤں میں رہنا۔
گھات میں رہنا۔ (ا۔محاورہ) تاک میں رہنا۔
گھاتنا۔ (ہ۔ا۔مث) مول لی ہوئی چیز پر کوئی چیز لے لینا۔
گھاتک۔ (س۔ا۔مذ) خونی۔ قاتل (۲) جان کا لاگو۔ لہو کا پیاسا۔
گھاتوں میں آنا۔ (ا۔محاورہ) چالوں میں آنا۔ فریب میں آنا۔
گھاتیں بتانا۔ چالیں بتانا۔ چالبازیاں سکھانا۔
گھاتے میں۔ (ا۔تابع فعل) خرید کی ہوئی چیز سے زیادہ منافع میں۔ مُفت۔
گھاتو۔ (ق۔صف) دغاباز۔ مکار (۲) مہلک۔
گھاتی۔ (گھا۔تی) (ہ۔صف) موقع تاکنے والا۔ داؤ گھات رکھنے والا (۲) چالباز (۳) خودغرض۔ مطلبی۔
گھاتیا۔ (گھات۔یا) (ہ۔صف) وہ شخص جو کسی کی گھات میں رہے (۲) خودغرض۔ مطلبی۔
گھاتیں بتانا۔ (ا۔محاورہ) چالیں بتانا۔ چالبازیاں سکھانا۔
گھاٹ۔ (ہ۔ا۔مذ) دریا یا تالاب سے اترنے کا مقام (۲) تلوار کی وہ جگہ جہاں سے اس کا خم شروع ہوتا ہے (۳) طرف۔ جانب۔ سمت (۴) انگیا کا گریبان (۵) راہ راستہ (۶) ناؤ کا کرایہ (۷) کمی (۸) دغا۔
گھاٹ اُترنا۔ (ا۔محاورہ) گھاٹ کو عبور کرنا۔
گھاٹ کرنا۔ (ا۔محاورہ) کمی کرنا۔ دغا کرنا۔ فریب کرنا۔
گھاٹ کھڑا کرنا۔ (ا۔محاورہ) بہانہ سازی کرنا (ق)۔
گھاٹ گھاٹ کا پانی پینا۔ (ا۔محاورہ) جگہ جگہ پھر کر تجربہ حاصل کرنا۔ جہاندیدہ اور تجربہ کار ہونا۔
گھاٹ لگنا۔ (ا۔محاورہ) کشتی کا کنارے پر لگنا۔
گھاٹ مار۔ (ا۔صف) جو چنگی اور راہداری کا محصول نہ دے۔
گھاٹ مارنا۔ (ا۔صف) ٹیل کا محصول نہ دینا۔ اترائی کا محصول ادا نہ کرنا۔
گھاٹ مانجھی۔ (ا۔مذ) وہ ملاح جو کشتیوں کے کرائے کا انتظام کرتا ہے۔
گھاٹ وال۔ (ہ۔ا۔صف) وہ برہمن جو گھاٹوں پر اشنان کراتا اور ٹیکا لگاتا ہے۔
گھاٹا۔ (گھا۔ٹا) (ہ۔ا۔مذ) نقصان۔ خسارہ۔ کمی۔
گھاٹا آنا۔ (ا۔محاورہ) نقصان ہونا۔
گھاٹا اٹھانا۔ (ا۔محاورہ) خسارہ برداشت کرنا۔
گھاٹا بھرنا۔ (ا۔محاورہ) نقصان کی تلافی کرنا۔
گھاٹا پڑنا۔ (ا۔محاورہ) نقصان ہونا۔
گھاٹا دیکھنا۔ (ا۔محاورہ) خسارہ کا اندیشہ کرنا۔
گھاٹا ہونا۔ (ا۔محاورہ) خسارہ ہونا۔ نقصان ہونا۔
گھاٹی۔ (گھا۔ٹی) (ہ۔ا۔مث) دو پہاڑوں کے درمیان کا راستہ پہاڑ یا پہاڑیوں کے درمیان خشکی کا قطعہ (۲) پروانہ۔ راہداری چالان۔
گھاٹیا۔ (گھا۔ٹ۔یا) (ہ۔ا۔مذ) وہ برہمن جو گھاٹوں پر اشنان کراتا ہے۔ گھاٹ وال۔
گھاڑ۔ (ق۔صف) بپتا۔ مصیبت۔
گھاس۔ (ہ۔ا۔مث) گاہ۔ گیاہ (۲) پھوس (۳) چارہ (۴) ساگ پات۔ سبزی۔

گھاس پات ۔ (ا۔ مث) خس و خاشاک ۔ سبزی۔
گھاس پھوس ۔ (ا۔ مث) کوڑا کرکٹ ۔
گھاس کاٹنا ۔ (ا۔ محاورہ) گھاس کا تراشنا (۲) بے سوچے سمجھے جلد جلد بولنا کہ سمجھ میں نہ آسکے (۳) بے دلی سے کام کرنا ۔
گھاس کھانا ۔ گھاس کھاجانا ۔ (ا۔ محاورہ) حیوانوں کا گھاس چرنا (۲) بے عقل ہو جانا ۔ حماقت کی بات کرنا ۔
گھاس کھودنا ۔ (ا۔ محاورہ) زمین سے اُگی ہوئی سبزیاں اُکھاڑنا ۔ عقل و شعور کے خلاف کام کرنا ۔ ذلیل کام کرنا ۔
گھاس کے گٹھے میں سوئی ڈھونڈنا ۔ (ا۔ مثل) بے کار کام کرنا ۔
گھاس والا ۔ (ا۔ محاورہ) گھاس بیچنے والا ۔ گھاس کاٹنے والا ۔
گھاگ ۔ (ہ۔ صف) پُرانا تجربہ کار آدمی ۔
گھاگر ۔ (گھا۔ گر) (ہ۔ ا۔ مث) بٹیر کی ایک قسم ۔
گھاگھرا ۔ گھاگرا ۔ (گھا۔ گھ۔ را ۔ گھا۔ گ۔ را) (ہ۔ ا۔ مذ) لہنگا ۔ پیشواز (۲) ایک دریا کا نام (۳) ایک قسم کا کبوتر ۔
گھاگھرا پلٹن ۔ سکاٹ لینڈ کے پہاڑی گوروں کی پلٹن ۔ جو ایک قسم کا گھگھرا پہنتی ہے ۔
گھاگھرا گھول ۔ (ق۔ صف) پریشان ۔ بے قرار ۔
گھاگھس ۔ گھاگس ۔ (گھا۔ گھس ۔ گھا۔ گس) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا دوغلا مرغا ۔
گھال ۔ (ہ۔ ا۔ مث) شرارت (۲) نقصان (۳) آفت ۔ مصیبت (۴) تباہی ۔
گھال میل ۔ (ہ۔ صف) ملا جلا ۔ گڈمڈ (۲) میل ملاپ ۔ ربط ضبط ۔
گھال میل رکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) میل ملاپ رکھنا ۔ اتحاد رکھنا ۔
گھال میل کردینا ۔ (ا۔ محاورہ) ملا جلا دینا ۔ گڈمڈ کردینا ۔ خلط ملط کردینا ۔
گھالا ۔ (ق۔ ا۔ مث) آفت ۔ مصیبت (۲) شرارت ۔ نقصان ۔
گھالنا ۔ (گھال۔ نا) (ہ۔ مص) برباد کرنا ۔ تباہ کرنا (۲) ڈالنا ۔ پھینکنا (ق) (۳) قائم کرنا (ق) ۔
گھام ۔ (ہ۔ ا۔ مث) دھوپ ۔ گرمی ۔ تپش ۔
گھامڑ ۔ (گھا۔ مڑ) (ہ۔ صف) گرمی کی ماری ہوئی گائے (۲) بدحواس ۔ بے اوسان (۳) احمق ۔ سادہ لوح (۴) بدسلیقہ ۔ پھوہڑ (۵) سُست ۔ کاہل ۔
گھان ۔ (ہ۔ ا۔ مذ و مث) اناج یا سرسوں کی وہ مقدار جو کولہو میں یکبارگی ڈالی جائے (۲) پکوان کی وہ مقدار جو ایک دفعہ کڑاہی میں ڈالی جائے (۳) چنے کی وہ مقدار جو ایک دفعہ بھونی جائے ۔
گھان اُتارنا ۔ (ا۔ محاورہ) گھان تیار کرنا
گھان ڈالنا ۔ (ا۔ محاورہ) ایک دفعہ کسی معین مقدار کا کڑاہی چکی یا بھاڑ میں ڈالنا (۲) کسی کام کو ہاتھ لگانا ۔
گھانٹ ۔ گھانٹا ۔ (ق۔ ا۔ مث) گھنٹی ۔
گھانٹی ۔ (گھان۔ ٹی) (ہ۔ ا۔ مث) گلا ۔ حلق (۲) حلق کا کوا (۳) گانٹھ ۔ کئی رنگ کے چیتھڑے جو محرم کے فقیر پاؤں میں باندھتے ہیں ۔

گھانس ۔ (ا۔ مث) دیکھیے گھاس جو فصیح ہے ۔
گھانی ۔ (گھا۔ نی) (ہ۔ ا۔ مث) تلوں یا سرسوں کی وہ مقدار جو یکبار کولہو میں پیلنے کے واسطے ڈالی جائے (۲) مٹی کا تغار (۳) تیل پیلنے کی مشین ۔ گنّے کا رس نکالنے کی مشین ۔
گھانی کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) کولہو چلانا ۔ تیل نکالنا ۔
گھاؤ ۔ (گھا۔ او) (ہ۔ ا۔ مذ) گہرا زخم ۔ جراحت (۲) نقصان ۔ خسارہ ۔
گھاؤ آنا ۔ (ا۔ محاورہ) زخمی ہونا ۔
گھاؤ بھرنا ۔ (ا۔ محاورہ) زخم کا اچھا ہو کر برابر ہونا (۲) نقصان کی تلافی ہونا ۔
گھاؤ کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) زخم ڈالنا ۔
گھاؤ کھانا ۔ (ا۔ محاورہ) زخمی ہونا ۔
گھاؤ گھپ ۔ (ا۔ صف) فضول خرچ (۲) غبن کرنے والا ۔
گھاؤ گھپ کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) فضول خرچی کرنا ۔ غبن کرنا ۔
گھاؤ میں نون مرچ لگانا ۔ (ا۔ محاورہ) دکھ پر دکھ پہنچانا ۔
گھاتی ۔ (گھا۔ ای) (ہ۔ ا۔ مث) دو انگلیوں کے درمیان کی جگہ (۲) چھل ۔ فریب ۔ دھوکا ۔ مغالطہ (۳) چولہے کی وہ جگہ جہاں روٹی سینکتے ہیں ۔
گھاتی کی میری توے کی تیری ۔ (ا۔ مثل) خود غرضی کرنے والے کے متعلق کہتے ہیں ۔
گھاتیاں بتانا ۔ (ا۔ محاورہ) فریب دینا ۔ دھوکا دینا (۲) ٹالنا ۔ حملہ بچانا ۔
گھائیں ۔ (گھا۔ ایں) (ہ۔ ا۔ مث) طرف ۔ جانب (۲) مددگار ۔ ساتھی ۔ ہمراہی طرفدار (۳) بار ۔ دفعہ ۔
گھائیں مائیں کردینا ۔ (ا۔ محاورہ) ادھر اُدھر کردینا ۔ اُڑا دینا ۔ غائب کردینا (۲) آج کل کرنا ۔ ٹالنا ۔
گھایل ۔ گھائل ۔ (گھا۔ یل ۔ گھا۔ ئل) (ا۔ صف) زخمی (۲) عشق کا مارا دل فگار ۔
گھائل کی گت گھائل جانے ۔ (ا۔ مثل) مصیبت زدہ کی قدر مصیبت زدہ ہی جانتا ہے ۔
گھائل ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) زخمی ہونا ۔ مجروح ہونا (۲) عاشق ہونا ۔
گھبرا جانا ۔ (گھب۔ را۔ جا۔ نا) (ا۔ محاورہ) بدحواس ہونا ۔ بے قرار ہونا پریشان ہونا ۔
گھبرا کر ۔ (ا۔ تابع فعل) مضطرب ہو کر (۲) جلدی سے ۔
گھبرانا ۔ (ہ۔ مص) بے اوسان ہونا ۔ سٹ پٹانا ۔ تلملانا ۔ بے قرار ہونا ۔ پریشان ہونا ۔ ڈر جانا ۔ اُچاٹ ہو جانا ۔
گھبراہٹ ۔ (گھب۔ را۔ ہٹ) (ہ۔ ا۔ مث) بے قراری ۔ اضطراب ۔ بدحواسی ہل چل ۔ جلدی ۔ پریشانی ۔
گھبرائی ہوئی ڈومنی پھر پھر سُہلے گائے ۔ (ا۔ مثل) گھبراہٹ کے وقت عقل ٹھکانے نہیں رہتی ۔
گھبیر ۔ (گہ۔ بیر) (ق۔ صف) گھنبیر ۔

گھُپ - ۵۔ صف، نہایت تاریک۔ سخت اندھیرا۔
گھپلا - (گھپ - لا) ۵۔ امذ، گڑبڑ۔ جھگڑا (۲) شور و غل (۳) حساب کی غلطی۔
گھپلا پڑنا - ۱۔ محاورہ، گڑبڑ ہو جانا۔ حساب میں غلطی پڑنا۔
گھپلا کر ڈالنا - ۱۔ محاورہ، جھگڑا ڈالنا۔ گڑبڑ کر دینا۔
گھپنا - (گھپ - نا) ۵۔ مص، گھونپا جانا۔
گھُپنا - (گھُپ - نا) ۵۔ مص، گھونپا جانا۔
گھُپونا - (گھُ - پو - نا) ۵۔ مص، گھونپنا۔
گھتر - (گھ - تر) ق ۱۔ مث، صبح۔ فجر۔
گھٹ - ۵۔ ۱۔ مذ، (۱) دل۔ من۔ جی (۲) کم۔ تھوڑا (۳) گھٹا۔ بادل۔ ابر (۴) ڈھیٹ ق
گھٹ کا مال - ۱۔ مذ، ادنیٰ درجہ کا مال۔ کم قیمت مال۔
گھُٹ - ق ۱۔ مذ، گھونٹ۔
گھٹا - (گھ - ٹا) ۵۔ امث، ابر۔ بادل۔ کالی بدلی (۲) غبار۔ کدورت۔
گھٹا اُٹھنا - ۱۔ محاورہ، بادلوں کا آسمان پر ظاہر ہونا۔ بدلی چھانا۔
گھٹا اُمنڈنا - ۱۔ محاورہ، گھٹا اُمڈنا۔ بادل کا گھر کر آنا۔ بادل گھرنا۔ ابر کا کثرت سے چھانا۔
گھٹا ٹوپ - ۱۔ مث، پالکی۔ بہلی یا گھوڑا گاڑی کا غلاف جو گرد و غبار اور بارش سے محفوظ رکھنے کے لیے ڈالتے ہیں (۲) وہ اندھیرا جو بادلوں کے گھرے ہونے سے ہوتا ہے۔ اندھیر گھُپ۔
گھٹا جھومتی آنا - ۱۔ محاورہ، گھٹا کا چاروں طرف سے گھرنا۔
گھٹا جھومنا - ۱۔ محاورہ، بادل چھانا۔ بادلوں کا گھرنا۔
گھٹا چھانا - ۱۔ محاورہ، ابر گھرنا۔ بادل گھرنا۔ ابر کا آسمان پر محیط ہونا۔
گھٹّا - (گھُٹ - ٹا) ۵۔ امذ، نقب۔ سیندھ (۲) چھید۔ رخنہ (۳) شگاف۔ دراڑ (۴) وہ نشان جو سجدوں کی کثرت سے ماتھے پر پڑ جاتا ہے (۵) خاک۔ دھول۔ گرد و غبار۔
گھُٹّا - (گھُٹ - ٹا) ق۔ صف، سخت دل۔
گھٹانا - (گھ - ٹا - نا) ۵۔ مص، کم کرنا (۲) نرخ گرانا (۳) درجہ توڑنا (۴) منہا کرنا۔ وضع کرنا (۵) دُبلا کرنا۔
گھٹاؤ - (گھ - ٹا - او) ۵۔ ۱۔ مذ، کمی۔ قلت۔ تخفیف (۲) دریا کا اتار۔
گھٹاؤ بڑھاؤ - ۱۔ مذ، کمی بیشی۔ ترقی تنزل۔
گھُٹاؤ - (گھُ - ٹا - اُو) ۵۔ ۱۔ مذ، گھُٹنی۔ حبس۔ تنگی (۲) گھُمس۔
گھُٹا ہوا - (گھُ - ٹا - ہُو - آ) ۵۔ صف، لپسا ہوا (۲) پختہ کار۔ تجربہ کار۔ عیّار۔ چالاک۔ ہوشیار (۳) منڈا ہوا سر۔
گھُٹائی - (گھُ - ٹا - اِی) ۵۔ ۱۔ مث، رگڑائی۔ پالش۔ کسی چیز کو رگڑ رگڑ کر حل کرنے کا عمل۔
گھٹتی - (گھٹ - تی) ۵۔ ۱۔ مث، کمی۔ تخفیف (۲) زوال۔ انحطاط۔
گھٹتی کا پہرا - ۱۔ مذ، زوال کا زمانہ۔ کمی کا زمانہ۔
گھُٹس - (گھُٹ - ٹس) ۵۔ ۱۔ مث، تنگ و تاریک جگہ میں دم کا گھٹ جانا۔ گھُٹن۔
گھٹک - (گھ - ٹک) ع س ۱۔ مذ، دلال (۲) ثالث (۳) درمیان میں پڑ کر شادی کرانے والا شخص۔
گھٹکنا - (گھٹک - نا) ۵۔ مص، غبن کرنا (۲) نگلنا۔
گھُٹ گھُٹ پینا - ۱۔ مص، کسی رقیق چیز کا آہستہ آہستہ پینا۔
گھُٹ گھُٹ کے - ۱۔ تابع فعل، رُک رُک کے۔ سانس رُک رُک کر۔
گھُٹ گھُٹ کے مرنا / جان دینا - ۱۔ محاورہ، تنگی اور تکلیف برداشت کر کے جان دینا۔ بے کسی اور کس مپرسی کی حالت میں مرنا۔
گھُٹن - (گھُ - ٹن) ۵۔ ۱۔ مث، ہوا بند ہونے سے ایسی گرمی کہ دم گھٹ جائے۔
گھٹنا - (گھٹ - نا) ۵۔ مص، کم ہونا۔ تھوڑا ہونا (۲) اُترنا (۳) تنزل ہونا (۴) دُبلا ہونا (۵) نرخ کم ہونا۔ بھاؤ گرنا۔
گھٹنا بڑھنا - ۱۔ محاورہ، کمی زیادتی ہونا۔
گھُٹنا - (گھُٹ - نا) ۵۔ مص، پسنا۔ حل ہونا۔ کھرل ہونا (۲) یک جان ہونا (۳) پالش ہونا۔ ریگ مال ہونا (۴) سر مُنڈنا۔ صفایا ہونا (۵) دم گھٹنا۔ سانس رُکنا (۶) بھرنا۔ پرکھنا۔ سمانا (۷) موافقت کرنا (۸) دوستی ہونا۔
گھٹنا - (گھُٹ - نا) ۵۔ امذ، زانو۔ پنڈلی۔ گوڈا۔ ران کے بیچ کا جوڑ۔ ران اور پنڈلی کے درمیان کا جوڑ۔
گھٹنا - ۱۔ مذ، گھٹنوں تک پاجامہ جو جانگیے سے بڑا ہوتا ہے (۲) پاجامے سے نیچے پہننے کی پوشش۔
گھٹنوں کے بل چلنا - ۱۔ محاورہ، زانو کے بل چلنا۔ رینگنا۔ آہستہ آہستہ چلنا۔
گھٹنوں گھٹنوں - ۱۔ تابع فعل، گھٹنوں تک۔
گھٹنوں میں سر دے کے بیٹھنا - ۱۔ محاورہ، غم یا فکر کے مارے سر جھکا کر بیٹھنا۔ سوچ میں بیٹھنا (۲) مایوس ہو کر بیٹھ جانا۔
گھٹنوں میں سر دے لینا - ۱۔ محاورہ، شرما جانا۔ شرم کے مارے گردن نیچی کر لینا۔
گھٹنے ٹیک دینا - ۱۔ محاورہ، گھٹنے زمین پر رکھ دینا (۲) شکست تسلیم کرنا۔
گھٹنے سے لگائے بیٹھے رہنا - ۱۔ محاورہ، پاس سے جدا نہ ہونے دینا۔ جان کے ساتھ لگائے رکھنا۔
گھٹنے نویں پڑیں گے تو پیٹ کی طرف - ۱۔ مثل، ہر شخص اپنوں کی پاسداری کرتا ہے۔
گھٹنیوں چلنا - دونوں ہاتھوں اور دونوں زانوؤں کے بل چلنا۔
گھٹنت - (گھ - ٹنت) ۵۔ ۱۔ مث، کمی۔ تخفیف۔
گھُٹنی - (گھُٹ - نی) ۵۔ ۱۔ مث، بیمار آدمی کا دُبلا سا گھٹنا۔ گھٹنا کی تصغیر۔
گھٹوار - (گھٹ - وار) ۵۔ ۱۔ مذ، ملاح۔ کشتی بان۔
گھُٹوانا - (گھُٹ - وا - نا) ۵۔ مص، حل کرانا۔ کھرل کرانا (۲) سر یا داڑھی منڈوانا۔

گھٹور۔ (گھُ۔ٹور) ۔ (ا۔صف) دغاباز۔ بے مروّت۔ سنگدل۔ سُستی سے کام کرنے والی نوکرانی۔ کام چور۔

گھٹی۔ (گھ۔ٹی) (ا۔مث) کمی۔

گُھٹی۔ (گُھٹ۔ٹی) (ا۔مث) دوا جو بچے کا پیٹ صاف کرنے کے لیے جوش دے کر پلاتے ہیں (۲) عادت۔ طبیعت۔ خصلت۔

گھٹی میں پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) عادی ہونا۔ طبیعت میں داخل ہونا۔ بچپن میں کسی چیز کا عادی ہونا۔

گھٹی میں پلانا۔ (ا۔ محاورہ) گھٹی کی جگہ پلانا (۲) بچپن سے کسی بات کا عادی کرنا۔

گھٹی میں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) فطرت میں ہونا۔ بچپن سے کسی بات کا عادی ہونا۔

گھٹیا۔ گھٹیل۔ (گھٹ۔یا) (گھٹ۔یل) (ا۔صف) کم قیمت۔ معمولی۔ ارزاں (۲) ادنیٰ۔ کمینہ۔

گھچاگھچ۔ (گھ۔چا۔گھچ) (ا۔مث) گوشت کے اندر ہتھیار کے متواتر گھسنے یا نکلنے کی آواز۔ پچخ۔

گھچ پچ۔ (گھچ پچ) (ا۔مث) کثرت۔ بھیڑ۔ جمگھٹ (۲) بہت گنجان اور پاس پاس لکھا ہوا۔

گھچ پچ بولنا۔ (ا۔ محاورہ) گھچ پچ بکنا۔ جلدی جلدی بولنا کہ کچھ سمجھ میں نہ آئے۔

گھر۔ (ا۔مذ) مکان۔ خانہ (۲) رہنے کی جگہ۔ مسکن (۳) ٹھکانہ (۴) خول کیس (۵) بھٹ۔ کھوہ۔ بل (۶) گھونسلا۔ آشیانہ (۷) وطن۔ دیس۔ جائے پیدائش۔ خاندان۔ گھرانا۔

گھر آباد کرنا۔ (ا۔ محاورہ) گھر میں بسانا (۲) بیوی لانا۔ شادی کرنا۔

گھر آپڑنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کے گھر میں جاکر ٹھہر جانا۔

گھر آئے کتے کو بھی نہیں نکالتے۔ (ا۔ مثل) اپنے گھر پر کسی کی بے عزتی نہیں کرتے۔ ہر ایک کی خاطر تواضع کی جاتی ہے۔

گھر آئے کی شرم۔ گھر آئے کی لاج (شرم)۔ (ا۔ محاورہ) گھر پر آنے کا لحاظ اور پاس۔

گھر آئے ناگ نہ پوجے۔ بانبی پوجن جائے۔ (ا۔ مثل) جو گھر آئی دولت چھوڑ کر دوسری جگہ تلاش کو جائے۔ یہ مثل اس کی جہالت اور حماقت پر بولتے ہیں۔

گھر اُجڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) گھر برباد ہونا۔ خانہ ویرانی ہونا (۲) گھر لٹنا (۳) میاں بیوی میں نااتفاقی ہونا (۴) خاوند یا جورو کا مرجانا۔ رانڈ ہونا۔

گھر اُلٹ ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) خانہ خراب ہو جانا۔ گھر کا بالکل تباہ ہو جانا۔ گھر میں کچھ نہ رہنا۔

گھر اکھڑوا کے پھنکوانا۔ (ا۔ محاورہ) گھر منہدم کروانا۔

گھر بار۔ گھر۔ خانہ۔ مکان (۲) اسباب خانہ داری (۳) بال بچے (۴) خاندان۔ کنبہ۔

گھر بسا لینا۔ (ا۔ محاورہ) شادی کرنا۔

گھر بار بسنا۔ (ا۔ محاورہ) شادی ہونا۔

گھر بار تمہارا کوٹھی کٹھلے کو ہاتھ نہ لگانا۔ (ا۔ مثل) یہ کہاوت ایسے موقع پر بولتے ہیں جب جھوٹی باتوں سے دل پرچانا مقصود ہو اور مطلوب شے نہ دینے کا ارادہ ہو۔

گھر بار چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) مکان اور گرہستی کے سب تعلقات ترک کرنا (۲) دیس چھوڑنا۔

گھر بار خالصے لگ جانا۔ (ا۔ محاورہ) گھر ضبط ہو جانا۔ گھر تباہ ہو جانا۔

گھر بار کا دھندا۔ (ا۔مذ) خانہ داری کا کام۔

گھر بار لٹانا۔ (ا۔ محاورہ) گھر تباہ کر دینا۔

گھر بارو۔ (ا۔مذ) وہ شخص جو گھر اور عیال و اطفال رکھتا ہو۔ معتمد قابل اعتبار۔

گھر بار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) اہل و عیال ہونا۔

گھر باری۔ (ا۔صف) عیالدار۔ بال بچے دار (۲) دنیادار۔ گرہستی۔

گھر برباد کرنا۔ (ا۔ محاورہ) گھر کی دولت کو فضول خرچ کر دینا۔

گھر برباد ہونا۔ (ا۔ محاورہ) گھر تباہ ہونا۔ خانہ خراب ہونا (۲) شوہر یا بیوی کا مر جانا (۳) کسی سرپرست اور بزرگ کا سر سے اٹھ جانا۔

گھر بسا۔ وہ شخص جو ہر وقت گھر میں بیٹھا رہے (۲) سُست۔ کاہل۔

گھر بسنا۔ گھر آباد ہونا۔ (ا۔ محاورہ) شادی ہونا (۳) گھر کا خرچ چلنا۔

گھر بسی۔ (ا۔صف) بیوی۔ زوجہ۔ جورو۔

گھر بگاڑنا۔ (ا۔ محاورہ) گھر تباہ کرنا (۲) میاں بیوی میں نااتفاقی کرانا (۳) اغوا کرنا۔

گھر بگڑنا۔ میاں بیوی میں نااتفاقی ہونا (۲) بیوی کا مر جانا۔

گھر بنا لینا۔ (ا۔ محاورہ) مکان تعمیر کر لینا (۲) رسائی حاصل کرنا۔

گھر بنانا۔ (ا۔ محاورہ) مکان بنانا۔ مکان کی تعمیر کرنا (۲) پاؤں جمانا۔ اطمینان سے بیٹھنا (۳) گھر بھرنا (۴) گھر سنوارنا (۵) گھر کا انتظام کرنا (۶) شادی کرنا۔ گھر آباد کرنا۔

گھر بند کرنا۔ (ا۔ محاورہ) شطرنج کی چال میں بادشاہ یا کسی اور مہرے کو کسی خانے میں جانے سے روکنا۔ چوسر کی بازی میں گوٹ کا گھر بند کرنا۔

گھر بند ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) شطرنج یا چوسر میں کسی مہرے کا کسی خانہ میں نہ جا سکنا (۲) گھر کو قفل لگنا (۳) گھر کا کوئی والی وارث نہ رہنا (۴) بیوی کا مر جانا۔

گھر بندی۔ (ا۔مث) وہ لونڈی جو خانہ زاد ہو۔

گھر بول اُٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) رونق آجانا (۲) گھر کے آثار سے ظاہر ہونا۔

گھر بولنا۔ (ا۔کا) بلبل کا چہکنا۔ خوش الحان پرند کا چہچہانا۔

گھر بھائیں بھائیں کرتا ہے۔ (ا۔ محاورہ) گھر سے ڈر لگتا ہے۔ گھر سنسان ہے۔

گھر بھر۔ (ا۔ تابع فعل) گھر کے سب لوگ۔

گھر بھر کر باہر بھرے - (دعائیہ فقرہ) اس قدر دولت ہو کہ گھر میں رکھنے کی جگہ نہ ملے۔

گھر بھرنا - (۱) محاورہ) مکان کو اسباب یا غلے سے پُر کرنا (۲) دولت گھسیٹنا (۳) گھاٹا پورا کرنا (۴) لوگوں کو مکان میں جمع کرنا۔

گھر بہ گھر - (۱) تابع فعل) گھر گھر۔ خانہ بخانہ۔

گھر بیٹھنا - (۱) محاورہ) تنہائی اختیار کرنا (۲) بیکار ہونا (۳) کام کاج چھوڑنا، ملازمت سے دست بردار ہونا (۴) مکان کا گر جانا۔ مسمار ہونا۔

گھر بیٹھے - (۱) تابع فعل) بے سعی و کوشش - بلا تردد - خانہ نشینی کی حالت میں۔

گھر بیٹھے بہر دوڑانا - (۱) محاورہ) سحر اور جادو کے زور سے کسی کو اپنے گھر بلانا (۲) جبراً کسی کو گھر بلانا۔

گھر بیٹھے پانا - (۱) محاورہ) بغیر محنت مشقت حاصل کرنا۔

گھر بیٹھی روٹی - (۱) مث) بلا محنت مشقت کیے آمدنی - گھر سے باہر گئے جائے کے بغیر کمائی یا پنشن - وظیفہ - کرایہ

گھر بیٹھے کی تنخواہ - (۱) مث) وہ تنخواہ جو بغیر خدمت ملے۔

گھر بیٹھے مول لینا - (۱) محاورہ) بازار جانا اور گھر کے دروازہ پر سودا خرید لینا۔ (۲) خواہ مخواہ اپنے سر ذمہ داری لینا۔

گھر بے چراغ ہونا - (۱) محاورہ) والی وارث کے مر جانے سے گھر کا ویران ہونا۔

گھر پر گنگا آئی - (۱) مثل) بغیر محنت و مشقت کے کام ہو جانا۔

گھر پڑا رہنا - (۱) محاورہ) گھر سے باہر نہ جانا (۲) کسی کے گھر ہر وقت رہنا۔

گھر پڑنا - (۱) محاورہ) عورت کا کسی مرد کے نکاح میں آنا

گھر پکڑنا - (۱) محاورہ) کسی جگہ ٹھہر جانا - قیام کرنا۔

گھر پورا کرنا - گھر کی ضرورتیں پوری کرنا (۲) اپنا نقصان پورا کرنا۔

گھر پھاندنا - (۱) محاورہ) چوری چھپے بدکاری کے لیے کسی کے گھر جانا - چور کا دیوار پھاند کر اندر آنا۔

گھر پھوٹے گنوار لوٹے - (۱) مثل) گھر میں نا اتفاقی ہو تو دوسرے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

گھر پھوڑنا - (۱) محاورہ) نقب لگانا - چوری کرنا۔

گھر پھونک تماشا دیکھنا - (۱) محاورہ) دولت برباد کر کے خوش ہونا (۲) فضول خرچی سے خوش ہونا (۳) نقصان اُٹھا کر تجربہ حاصل کرنا (۴) حماقت اور بے وقوفی سے کام لینا۔

گھر تاکنا - (۱) محاورہ) نقب لگانے کے لیے کوئی گھر تلاش کرنا (۲) گھر ڈھونڈنا۔

گھر تجنا - (۱) محاورہ) گھر چھوڑ دینا - تارک الدنیا ہونا۔

گھر تک پہنچانا - (۱) محاورہ) کسی کو گھر تک چھوڑ آنا (۲) انجام تک پہنچانا - پورا پورا قائل کرنا - کوئی حجت باقی نہ رہنا۔

گھر تک پہنچنا - (۱) محاورہ) کسی کے مکان تک جانا (۲) ماں بہن کی گالی دینا۔

گھر تنگ بہو جبر جنگ - (۱) مثل) اپنی بساط سے بڑھ کر کام کرنے کے موقع پر بولتے ہیں۔

گھر جا بار رہنا - (۱) محاورہ) خاوند سے تعلق منقطع ہونا یا طلاق میں آنا (۲) خاوند کا مر جانا - گھر اُجڑ جانا۔

گھر جانا - (۱) محاورہ) اپنے مکان کو جانا (۲) گھر اجڑنا - خانہ ویران ہونا (۳) خاوند سے چھوٹنا (۴) دوستی جانا۔

گھر جانی من جانی - (۱) مثل) اپنی خواہش کے مطابق ہر کام کرنا۔

گھر جانے کا راستہ نہ ملنا - (۱) محاورہ) گھبرا جانا۔

گھر جلے کسی کا تاپے کوئی - (۱) مثل) نقصان کسی کا ہو فائدہ کوئی اور ہی اُٹھائے۔

گھر جنوائی - (۱) مذ) وہ داماد جو سسرال میں آباد ہو جائے۔

گھر جنوائی رکھنا - (۱) محاورہ) بیٹی کو بیاہ کر داماد سمیت اپنے گھر رکھنا۔

گھر جوت - (۱) مث) اپنی کھیتی - گھر کی کھیتی - ذاتی زراعت۔

گھر جھانکنا - (۱) محاورہ) تھوڑی دیر کے لیے گھر میں قدم رکھنا۔

گھر جھکنی - (۱) مث) وہ عورت جو دوسرے گھروں میں ماری ماری پھرے۔

گھر جہنم ہے گھر دوزخ ہے - (۱) مثل) گھر مصیبت اور لڑائی بھڑائی کی وجہ سے رہنے کے قابل نہیں۔

گھر چڑھ کر لڑنے کو آنا - (۱) محاورہ) کسی کے مکان پر آکر لڑنا۔

گھر چلانا - (۱) محاورہ) گھر کا خرچ اُٹھانا - گھر کا انتظام سنبھالنا۔

گھر چلنا - (۱) محاورہ) گھر کا انتظام چلنا - گھر کا خرچ اُٹھنا۔

گھر چھوٹا سمدھیانہ بڑا - (۱) مثل) حیثیت کم شہرہ زیادہ۔

گھر چھوڑ خطیرہ قائم - (۱) مثل) گھر چھوڑ کر جھونپڑا اختیار کرنا - فائدہ چھوڑ کر نقصان کی طرف دوڑنا۔

گھر چین تو باہر چین - (۱) مثل) گھر میں آرام ملے دل خوش ہو تو باہر بھی ہر چیز اچھی معلوم ہوتی ہے۔

گھر خاک سیاہ کرنا - یا کر دینا - (۱) محاورہ) گھر تباہ کر دینا۔

گھر خاک میں ملانا - (۱) محاورہ) گھر تباہ کرنا۔

گھر خالی کرنا - (۱) محاورہ) گھر سے اسباب وغیرہ نکال لینا۔

گھر خالی ہونا - (۱) محاورہ) مکان کا غیر آباد ہونا۔

گھر دار - (۱) صف) گھر والا - دنیا دار - بال بچے والا - کنبہ والا۔

گھر داری - (۱) مث) خانہ داری - گرہستی۔

گھر داماد - (۱) مذ) دیکھیے گھر جنوائی۔

گھر دا - (۱) مذ) شوہر - شوہر کا گھر۔

گھر دکھانا - مکان کی شناخت کروانا۔

گھر دواری - محصول جو ہر گھر سے وصول کیا جائے۔

گھر دوار - (۱) مذ) گھر بار۔

گھر دور بھروٹا بھاری - (۱) مثل) گھر دور ہے اور بوجھ بھاری ہے۔ یعنی سخت مصیبت ہے۔

گھر دیکھ رکھنا - (۱) محاورہ) گھر تاک رکھنا۔

گھر دیکھ لینا۔ (۱۔ محاورہ) کسی کے گھر بار بار جانا (۲) مکان دیکھ لینا۔ گھر سے واقف ہونا۔ مانوس ہو جانا۔
گھر ڈبونا۔ (۱۔ محاورہ) گھر برباد کرنا۔ گھر اُجاڑنا (۲) خاندان کو بدنام کرنا
گھر ڈھانا۔ (۱۔ محاورہ) گھر منہدم کرنا۔
گھر سبیل۔ (۱۔ مث) وہ سرکاری روپیہ جو زمینداروں کو گھر بنانے کے لیے تقاوی کے طور پر دیا جاتا ہے۔
گھر سجانا۔ (۱۔ مص مرکب) مکان کو آراستہ کرنا۔
گھر سر پر اُٹھانا۔ بہت شور و غل مچانا (۲) گھر کا انتظام یا خرچ اپنے سر لینا۔
گھر سُکھ تو باہر چین۔ (۱۔ مثل) گھر میں راحت ہے تو باہر بھی آرام ملتا ہے۔
گھر سُونا ہو جانا۔ (۱۔ تابع فعل) مکان سے بہت سے آدمیوں کا نکل جانا۔
گھر سے۔ (۱۔ تابع فعل) مکان سے (۲) گرہ سے پلّے سے (۳) اندرون خانہ سے مراد بیوی۔ گھر والی۔
گھر سے باہر پاؤں (قدم) نکالنا۔ (۱۔ محاورہ) حد سے بڑھ کر کام کرنا۔
گھر سے باہر کرنا۔ (۱۔ محاورہ) گھر سے نکال دینا۔ گھر میں نہ رکھنا۔
گھر سے بے گھر کرنا۔ (۱۔ محاورہ) گھر سے باہر نکال دینا۔ خانہ خراب کرنا۔
گھر سے پاؤں نکالنا۔ (۱۔ محاورہ) باہر پھرنے کی عادت ڈالنا (۲) حد سے باہر جانے لگنا۔
گھر سے دینا۔ (۱۔ محاورہ) پلّے سے دینا۔ گرہ سے دینا۔ اپنے پاس سے دینا۔ نقصان اُٹھانا۔
گھر سے کافور ہو۔ (۱۔ مثل) گھر سے نکلو۔
گھر سے کھونا۔ (۱۔ محاورہ) گرہ سے خرچ کرنا۔ ضائع کرنا۔ (۲) نقصان اُٹھانا۔
گھر سے لڑ کر تو نہیں چلے۔ (۱۔ مثل) یہ مثل کسی کے ساتھ خواہ مخواہ لڑنے کے وقت بولتے ہیں۔
گھر سے مرتے دم نکلنا۔ (۱۔ محاورہ) زندگی بھر گھر میں رہنا۔
گھر سینا۔ (۱۔ محاورہ) ہر وقت گھر میں پڑے رہنا۔ گھر سے باہر نہ نکلنا (۲) بیکار اور نکمّا رہنا۔ سُست ہو جانا۔
گھر صاف (کر دینا) کرنا۔ (۱۔ محاورہ) جھاڑو سے گھر کی صفائی کرنا (۲) گھر کے رہنے والوں میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑنا۔
گھر عید تو باہر عید۔ (۱۔ مثل) گھر میں آرام ہو تو باہر بھی دل خوش رہتا ہے۔
گھر کا۔ (۱۔ صف) گھریلو۔ گھر سے متعلق (۲) اپنا۔ ذاتی (۳) رشتہ دار (۴) قدیمی جو ہمیشہ خدمت کرتا ہو۔ جیسے گھر کا نائی۔ گھر کا دھوبی وغیرہ۔
گھر کا آدمی۔ (۱۔ مذ) رشتہ دار۔ بھائی بند (۲) ذاتی ملازم۔ گھر کا غلام (۳) واقف کار جان پہچان والا (۴) بندہ۔ مملوک (۵) جورو۔ خاوند۔
گھر کا آنگن ہو جانا (ہونا)۔ (۱۔ محاورہ) گھر تباہ ہو جانا۔ خانہ ویرانی ہونا۔
گھر کا آٹا کون گیلا کرے۔ (۱۔ مثل) اپنی گرہ سے کون خرچ کرے۔
گھر کا اُجالا۔ (۱۔ مذ) نہایت عزیز (۲) بیٹا۔
گھر کا بامن۔ (۱۔ مذ) پروہت۔ برہمن۔ گرو۔
گھر کا باوا آدم نرالا ہے۔ (۱۔ مثل) اس گھر کی ہر بات انوکھی ہے۔
گھر کا بوجھ اُٹھانا۔ (سنبھالنا)۔ (۱۔ محاورہ) گھر کا انتظام کرنا۔ گھر کے خرچ کا کفیل ہونا۔
گھر کا بوجھ پڑنا۔ گھر کے انتظام اور اخراجات کا بوجھ اپنے سر ہونا۔ امورِ خانہ داری میں مبتلا ہونا۔
گھر کا بھاڑا۔ (۱۔ مذ) مکان کا کرایہ۔
گھر کا بھرا پُرا۔ (۱۔ صف) خاندانی امیر۔
گھر کا بھولا۔ (۱۔ صف) گھر میں سب سے زیادہ بے وقوف۔ سیدھا سادا۔ نادان احمق۔
گھر کا بھیدی۔ (۱۔ مذ) وہ شخص جو گھر کے کل راز جانتا ہو۔ امورِ خانگی سے آگاہ (۲) رازدان۔ محرم۔ ہمدم۔
گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ (۱۔ مثل) رازدار کی دشمنی سخت خطرناک ہوتی ہے۔
گھر کا جوگی جوگنا، آن گاؤں کا سدھ۔ (۱۔ مثل) اپنے وطن میں قدر نہیں ہوتی۔
گھر کاٹ کھانے (کاٹنے) کو دوڑتا ہے۔ (۱۔ مثل) گھر میں جی گھبراتا ہے۔ گھر میں رہنا خوش نہیں آتا۔ گھر نہایت بھیانک اور ویران معلوم ہوتا ہے۔
گھر کا چراغ۔ (۱۔ صف) گھر کا اُجالا۔ گھر کا نور۔ اولاد۔ عزیز۔
گھر کا حساب۔ (۱۔ مذ) ذاتی حساب کتاب۔ خانگی لین دین (۲) اپنی ہی سمجھ کا حساب۔
گھر کا خرچ۔ (۱۔ مذ) اخراجات خانگی۔
گھر کا دھندا۔ (۱۔ مذ) گھر کے کام کاج۔ امورِ خانگی۔
گھر کا راستہ۔ (۱۔ مذ) وہ راستہ جو اپنے مکان کی طرف جائے (۲) نہایت آسان اور سہل کام۔
گھر کا راستہ بتانا۔ (۱۔ محاورہ) ٹالنا۔ رخصت کرنا۔
گھر کا راستہ بھول جانا۔ (۱۔ محاورہ) کسی جگہ ایسا جی لگنا کہ گھر جانے کا خیال نہ آئے۔ (۲) ایسا بدحواس ہو جانا کہ گھر کا راستہ بھی بھول جائے۔
گھر کا راستہ سمجھنا۔ (۱۔ محاورہ) کسی کام کو نہایت آسان اور سہل جاننا۔
گھر کا راستہ لو۔ (۱۔ محاورہ) سدھارو۔ چلو۔ ہٹو۔ رخصت ہو جاؤ۔ چلتے پھرتے نظر آؤ۔
گھر کا راستہ لینا۔ (۱۔ محاورہ) گھر کو سدھارو۔ کسی جگہ سے واپس آنا۔
گھر کا کام (کاج)۔ (۱۔ مذ) گھر کا دھندا۔
گھر کا گھر۔ (۱۔ مذ) کنبہ بھر۔ گھر کے تمام لوگ۔ گھر بھر۔ سارا گھر (۲) گھر کا تمام مال و اسباب۔
گھر کا گھروا کر دینا۔ دیکھیے گھر کا گھروا ہو جانا۔
گھر کا گھروا ہو جانا۔ گھر کا تباہ و برباد ہو جانا (۲) بڑے گھر کا چھوٹا گھر رہ جانا۔

گھر کا مال ۔ (۱۔ مذ) دولت خانہ (۲) ذاتی روپیہ ۔ ذاتی دولت (۳) سامان خانہ ۔

گھر کا مالک ۔ (۱۔ مذ) گھر والا ۔ مالک مکان (۲) شوہر ۔

گھر کا مرد ۔ (۱۔ مذ) شوہر (۲) خاندان یا کنبے قبیلے کا مرد (۳) وہ مرد جو اپنے گھر میں شیر اور باہر بھیڑ ہو ۔

گھر کا نام اُچھالنا (ڈبونا) ۔ (۱۔ محاورہ) گھر کا نام بدنام کرنا ۔ خاندانی عزت برباد کرنا ۔ خاندان کو بٹہ لگانا ۔

گھر کا نہ گھاٹ کا ۔ (۱۔ صف) کہیں کا نہیں ۔ بالکل ناکارہ ۔

گھر کا ہوا نہ در کا ۔ (۱۔ صف) کہیں کا نہ رہا ۔ نکما ہو گیا ۔

گھر کتی کا ۔ (۱۔ صف) گھر کے کتے ہوئے سُوت کا (۲) گھر کا بنا ہوا سُوت ۔ (۳) محنت کا ۔ محنت برابر ۔

گھر کر ستر بلا سر دھر ۔ (۱۔ مثل) خانہ داری ستر بلاؤں کے قبول کرنے کے برابر ہے ۔

گھر کرنا ۔ جگہ کرنا ۔ رسائی کرنا ۔ گنجائش کرنا (۲) گھر بسا کر رہنا ۔ گھر آباد کرنا (۳) خاوند سے نباہ کرنا (۴) بیٹھنا ۔ گھسنا (۵) قبضہ کرنا ۔ تصرف کرنا (۶) گھر بنانا ۔ رہنا ۔ بسنا (۷) گھونسلا بنانا (۸) چھید کرنا ۔ سوراخ کرنا (۹) گھر کے کام کاج میں نہایت کفایت شعاری کرنا (۱۰) بیاہ کرنا یا باہم عقد کرنا (۱۱) قیام کرنا ۔ جمنا (۱۲) اثر کرنا ۔ سرایت کرنا (۱۳) سمائی کرنا ۔ گنجائش کرنا ۔

گھر کھا لینا ۔ (۱۔ محاورہ) کسی کا گھر لوٹنا ۔ ستیاناس کر دینا ۔

گھر کھائے جاتا ہے ۔ گھر کاٹنے کو دوڑتا ہے ۔ (۱۔ محاورہ) جی گھبراتا ہے ۔

گھر کھوج مٹا ۔ (۱۔ صف) خانہ ویران ۔ خانہ خراب ۔

گھر کھوج مٹی ۔ (۱۔ صف) وہ عورت جس کے گھر کا تباہی اور بربادی میں نام و نشان تک مٹ گیا ہو ۔ خانماں برباد ۔

گھر کھوج مٹے (بددعا) گھر برباد ہو جائے ۔ تباہ ہو جائے ۔

گھر کھود کر میدان کر دینا ۔ (۱۔ محاورہ) گھر کو منہدم کر دینا ۔

گھر کھود کر تماشا دیکھنا ۔ (۱۔ محاورہ) گھر کی دولت ضائع کر کے عیش کرنا ۔

گھر کھونا ۔ (۱۔ محاورہ) گھر برباد کرنا ۔ گھر اُجاڑنا (۲) خاوند سے بگاڑ کرنا ۔

گھر کی ۔ (۱۔ صف) (۱) خانہ ساز ۔ خانگی (۲) ذاتی ۔ اپنی ۔ نج کی (۳) آپس کی ۔

گھر کی آدھی نہ باہر کی ساری ۔ (۱۔ مثل) گھر کی کم آمدنی باہر کی زیادہ آمدنی سے بہتر ہے ۔ وطن کی آدھی روٹی پردیس کی ساری سے اچھی ہے ۔

گھر کی بات ۔ (۱۔ مث) گھر کا بھید (۲) آپس کی بات ۔ آپس کا معاملہ (۳) اپنے ہاتھ کا کام ۔ نہایت سہل اور آسان کام ۔

گھر کی بیوی باندی گھر کتوں جوگا ۔ (۱۔ مثل) جب گھر کی بیوی اِدھر اُدھر پھرے گی تو گھر میں کتے لوٹیں گے ۔

گھر کی پھٹکی باسی ساگ ۔ (۱۔ مثل) بے جا شیخی بگھارنا ۔ گھر میں مٹی کے برتن اور باسی ساگ کے سوا کچھ بھی نہیں ۔ مگر باہر شیخی بگھاری جاتی ہے ۔

گھر کی پونجی ۔ (۱۔ مث) گھر کا سرمایہ ۔ گھر کا مال و متاع ۔

گھر کی جلی بن میں گئی بن میں لاگی آگ ۔ بن بیچارہ کیا کرے جو ہیں ہمارے بھاگ ۔ (۱۔ مثل) بدنصیب کا کہیں ٹھکانہ نہیں جہاں جائے گا مصیبت ہی اُٹھائے گا ۔

گھر کی جورو کی چوکسی کہاں تک ۔ (۱۔ مثل) اپنے ہی گھر میں رہنے والے شخص کی نگہبانی کرنی بڑی مشکل ہے ۔

گھر کی سوبھا گھر والے سے ۔ (۱۔ مثل) مکان کی رونق صاحب خانہ ہی سے ہوتی ہے ۔

گھر کی طرح بیٹھنا ۔ (۱۔ محاورہ) آرام سے بیٹھنا ۔ فراغت سے بیٹھنا ۔ چین سے بیٹھنا ۔ بلا تکلف بیٹھنا ۔

گھر کی طرح رہنا ۔ (۱۔ محاورہ) بے تکلفی سے بسر کرنا ۔ اپنا گھر سمجھ کر رہنا ۔

گھر کی کھانڈ کرکری چوری کا گڑ میٹھا ۔ (۱۔ مثل) حلال کی کمائی کی قدر نہیں ۔ البتہ ناجائز کمائی زیادہ پسند آتی ہے ۔

گھر کی کھیتی ۔ (۱۔ مث) نج کی کھیتی ۔ اپنی کھیتی (۲) موروثی مال ۔

گھر کی لونڈی ۔ (۱۔ مث) گھر کی کنیز (۲) بے حد مطیع ۔ بہت اطاعت گذار ۔

گھر کی مرغی دال برابر ۔ (۱۔ مثل) گھر کی اچھی چیز کی بھی قدر نہیں ہوتی ۔

گھر کے پاس نہ پھٹکنا ۔ (۱۔ محاورہ) گھر کی طرف مطلق رُخ نہ کرنا ۔ گھر نہ جانا ۔

گھر کے پیروں کو تیل کا ملیدہ ۔ (۱۔ مثل) گھر والوں کی بے قدری اور غیروں کی خاطر و مدارات ۔

گھر کے جالے لیتے پھرنا ۔ (۱۔ محاورہ) گھر کے کونے کونے کو جھانکتے اور ٹٹولتے پھرنا (۲) بے فائدہ کام کرنا ۔

گھر کے گھر ۔ (۱۔ مذ) گھر ہی میں ۔ گھر کے اندر (۲) برابر ۔ نفع میں نہ نقصان میں (۳) بہت سے گھر ۔ بہت سے خاندان ۔

گھر کے گھر بند ہو گئے ۔ (۱۔ محاورہ) بہت سے گھر تباہ ہو گئے (۲) بستیاں ویران ہو گئیں ۔

گھر کے گھر بیٹھ گئے ۔ (۱۔ محاورہ) بارش کی کثرت سے بہت سے مکانات گر پڑے ۔

گھر کے گھر رہنا ۔ (۱۔ محاورہ) نہ نفع ہونا نہ نقصان ۔ برابر برابر رہنا ۔

گھر کے گھر صاف ہو جانا ۔ (۱۔ محاورہ) بہت سے خاندانوں کا تباہ ہو جانا ۔

گھر کے گھر میں ۔ (۱۔ تابع فعل) باہمی طور پر ۔ آپس میں ۔

گھر کے لوگ (آدمی) ۔ (۱۔ مذ) بال بچے ۔ سارا کنبہ ۔

گھر کے ہوئے نہ در کے ۔ (۱۔ مثل) نہ گھر کے قابل رہے نہ باہر کے ۔ کہیں کے نہ رہے ۔

گھر گرہست ۔ (۱۔ مث) گھر کا نظام (۲) گھر سے متعلق ۔

گھر گھرہستی ۔ (۱) مث، گھر کا انتظام (۲) گھر میں رہنے والی شریف عورت۔
گھر گھاٹ (۱) مذ، چال ڈھال۔ رنگ ڈھنگ۔ طور طریق (۲) خو خصلت۔ عادت طبیعت (۳) نشان۔ پتہ۔ مقام۔ ٹھکانہ۔
گھر گھاٹ معلوم ہونا ۔ (۱) محاورہ، تمام باتوں کی واقفیت اور آگاہی ہونا۔ طور طریق معلوم ہونا۔ سارے بھید جاننا۔
گھر گھالنا ۔ (۱) محاورہ، گھر برباد کرنا۔ لوٹنا۔ فریب سے مال مارنا (۲) عاشق بنانا (۳) موہنا۔ فریفتہ کرنا۔
گھر گھر ۔ (۱) تابع فعل، خانہ بخانہ۔ ہر گھر میں۔ ہر مکان میں۔ سب جگہ (۲) سب کے گھروں میں۔ ہر کس و ناکس کے گھر میں۔
گھر گھر پھرنا ۔ (۱) محاورہ، مارا مارا پھرنا۔
گھر گھر جھانکنا ۔ (۱) محاورہ، ہر گھر میں جانا
گھر گھر چراغ جلنا ۔ (۱) محاورہ، ہر گھر میں خوشی ہونا۔ عام خوشی ہونا۔
گھر گھر عید ہے ۔ (۱) محاورہ، عام خوشی ہے۔ سب خوش و خرم ہیں۔
گھر گھر کے جالے لینا ۔ (۱) محاورہ، ہر ایک کو ٹٹولتے پھرنا۔ گھر گھر پھرنا۔
گھر گھر کے مزے چکھنا ۔ (۱) محاورہ، ایک گھر میں نہ رہنا۔ ملازم یا نوکر کا ایک جگہ نہ ٹھہرنا۔ کنایتاً تجربہ کار ہونا۔
گھر گھر لیے پھرنا ۔ (۱) محاورہ، ہر جگہ لیے پھرنا۔ دربدر لیے پھرنا۔
گھر گھر مانگتے پھرنا ۔ (۱) محاورہ، ہر گھر سوال کرتے پھرنا (۲) قرض لیتے پھرنا۔
گھر گھر مٹیالے چولہے ہیں ۔ (۱) مثل، سب ایک جیسے ہیں کوئی آسودہ اور فارغ البال نہیں۔ سب ایک حال میں ہیں۔
گھر گھسٹرو ۔ گھر گھسنا ۔ (۱) صف، وہ مرد جو ہر وقت زنان خانہ میں بیٹھا رہے۔ عورتوں میں بیٹھنے والا شخص۔
گھر گھوڑا نخاس میں مول ۔ (۱) مثل، بے دکھائے کسی چیز کی تعریف کرنا (۲) فضول اور بے فائدہ کام۔ جو چیز پاس نہ ہو اس کی قیمت چکانا۔
گھر گئی ۔ (۱) صف، خانہ خراب۔ رانڈ۔ بیوہ۔
گھر گیا ۔ (۱) صف، نگوڑا۔ گھر اُجڑنا۔ خانہ خراب۔
گھر لٹانا ۔ (۱) محاورہ، بے جا داد و دہش کرنا (۲) بہت فضول خرچی کرنا۔
گھر لٹ جانا ۔ (۱) محاورہ، مکان میں چوری ہونا (۲) کسی موت سے گھر کا تباہ ہونا۔
گھر لینا ۔ (۱) محاورہ، مکان مول لینا (۲) گھر کرائے پر لینا۔
گھر ملتا ہے تو بر نہیں ملتا، بر ملتا ہے تو گھر نہیں ملتا ۔ (۱) مثل، بیٹیوں کو اچھا رشتہ نہ ملنے پر کہا جاتا ہے۔
گھر مُوسنا ۔ (۱) محاورہ، گھر میں چوری کرنا۔ گھر کا صفایا کرنا۔ لوٹنا۔
گھر میں ۔ (۱) تابع فعل، کنایتاً زوجہ۔ بیوی۔
گھر میں آگ لگانا ۔ (۱) محاورہ، گھر کا تباہ کرنا۔ نیست و نابود کرنا۔
گھر میں آنا ۔ (۱) محاورہ، مکان میں داخل ہونا (۲) کسی سیارے کا برج میں داخل ہونا (۳) اپنے ہاتھ لگنا۔ اپنی ذات کو فائدہ پہنچنا۔
گھر میں آئی جورو ۔ ٹیڑھی پگڑی سیدھی ہوئے ۔ (۱) مثل، بیاہ ہوتے ہی سارا بانکپن نکل جاتا ہے۔ بیوی آتے ہی گھر بار کی فکر ہو جاتی ہے۔
گھر میں بھونی بھانگ نہیں ہے اور باہر نیوتے سات ۔ (۱) مثل، مفلس و قلاش ہوتے ہوئے بھی بڑی شیخی بگھارتے ہیں۔
گھر کی بی بی لکھو اُو تار ۔ باہر میاں تھانیدار ۔ (۱) مثل، گھر میں بی بی فلی بن کر لوٹیں۔ اور باہر میاں حکومت جتا کر لوٹیں (۲) گھر میں عزت اور میاں شیخی خورے۔
گھر میں بیٹھ رہنا ۔ (۱) محاورہ، گوشہ نشین ہو جانا۔
گھر میں بیٹھے شکار کرنا (کھیلنا) ۔ (۱) محاورہ، گھر بیٹھے مال مارنا۔ گھر کے اندر ہی لوگوں کو ٹھگنا (۲) گھر کے اندر مزے اڑانا۔
گھر میں پڑنا ۔ (۱) محاورہ، بیوی بننا۔ کسی بیسوا کا پیشہ ترک کر کے نکاح میں آنا۔
گھر میں جورو کا نام بہو بیگم رکھ لینے سے کیا ہوتا ہے ۔ (۱) مثل، اپنی عزت اپنے منہ سے نہیں ہوا کرتی۔
گھر میں جو شہد ہے تو کاہے کو بن جائیں ۔ (۱) مثل، اگر بغیر محنت و مشقت کے روزی مل جائے تو دوڑ دھوپ کی کیا ضرورت ہے۔
گھر میں چوہے لوٹتے ہیں ۔ گھر میں چوہے قلا بازیاں کھاتے ہیں ۔ (۱) مثل، اس قدر مفلس ہیں کہ گھر کے چوہے تک بھوک کے مارے لوٹنیاں لے رہے ہیں۔
گھر میں خاک اڑنا ۔ (۱) محاورہ، نہایت غریبی اور مفلسی ہونا۔
گھر میں دوا، ہائے ہم مرے ۔ (۱) مثل، اس بے وقوف آدمی کے متعلق کہا جاتا ہے جس کے پاس ضرورت کی چیز موجود ہو۔ مگر وہ اس کا استعمال نہ جانتا ہو۔
گھر میں دھان نہ پان، بیٹی کو بڑا گمان ۔ (۱) مثل، مفلسی میں غرور کرنا۔ اور شیخی بگھارنا۔
گھر میں دیکھو چھلنی نہ چھاج، باہر میاں تیر انداز ۔ (۱) مثل، غریب شیخی خورے کے متعلق کہتے ہیں۔
گھر میں ڈالنا ۔ (۱) محاورہ، کسبی یا بیسوا کے ساتھ نکاح کر کے اُسے بیوی بنا لینا گھر میں داخل کرنا۔
گھر میں سُوت نہ کپاس جولاہے سے لٹھم لٹھا ۔ (۱) مثل، دیکھیے سوت نہ کپاس۔
گھر میں شیر باہر بھیڑ ۔ (۱) مثل، گھر والوں پر بے جا حکومت کرنا اور باہر والوں سے دبنا۔
گھر میں کھانے کو نہیں اٹاری پر دھواں ۔ (۱) مثل، شیخی باز کے متعلق کہتے ہیں۔
گھر میں گھر لڑائی کا ڈر ۔ (۱) مثل، ایک گھر میں دوسرا گھر بنا دیا جائے تو ہمیشہ جھگڑا رہتا ہے۔
گھر میں نہ سمانا ۔ (۱) محاورہ، گھر میں نہ آ سکنا۔ مکان کی گنجائش سے زیادہ ہونا۔
گھر میں نہیں تاگا ۔ البیلا مانگے پاگا ۔ گھر میں نہیں دانے بی بی چلی بھنانے

(۱ - مثل) مفلس شیخی باز کے متعلق کہتے ہیں۔

گھر نہ بار میاں محلے دار - (۱ - مثل) مفت کی شیخی بگھارنے اور خواہ مخواہ اترانے والا۔

گھر نہ بر - (۱ - مثل) اکیلی عورت۔

گھر نہ بسنا - (۱ - محاورہ) آپس میں نہ بننا۔

گھر نہ ہونا - (۱ - محاورہ) نباہ نہ ہونا۔ موافقت نہ ہونا۔ خانہ داری کا انتظام نہ ہونا۔

گھر واس - (ہ - ا - مذ) رہنے کی جگہ۔ مکان۔

گھر والا - (۱ - مذ) صاحب خانہ۔ مکان کا مالک (۲) شوہر۔

گھر والی - (۱ - مث) گھر کی مالکہ (۲) بیوی۔ بیگم۔

گھر والے کا ایک گھر ننگے کے سو گھر - (۱ - مثل) شہدے بدمعاشوں کے لیے ہر جگہ ہی گھر ہے۔ آزاد اور درویش جہاں ٹھہر جائے وہیں گھر ہو گیا۔

گھر ویران ہونا - (۱ - مص مرکب) گھر اُجڑنا۔ گھر تباہ و برباد ہونا (۲) بیوی کا مرنا میاں بیوی میں نا اتفاقی ہو جانا۔

گھر ہو آئے - (۱ - محاورہ) ہر کام تمہاری خواہش کے مطابق نہیں ہوگا۔

گھر ہونا - نباہ ہونا۔ میاں بیوی میں اتفاق ہونا (۲) گھر میں سلیقہ اور انتظام ہونا (۳) سوراخ ہونا۔ چھید ہونا (۴) گنجائش ہونا۔ سمائی ہونا۔

گھرّا - (گھر - را) (ہ - ا - مذ) آنکھ کی ایک دوا کا نام (۲) گھنگھرو۔ غرغرہ۔ وہ آواز جو حالت نزع میں سانس رک رک کر نکلنے سے پیدا ہوتی ہے۔

گھرّا چلنا - (۱ - محاورہ) حالت نزع میں گھنگھرو بولنا۔ اخیر دم ہونا۔ مرتے وقت سانس رک رک کر نکلنا۔

گھرّا لگنا - (۱ - محاورہ) گھنگھرو بولنا۔ اخیر سانس چلنا۔ قریب المرگ ہونا۔

گھرّاٹا - (گھر - را - ٹا) (ہ - ا - مذ) خراٹا۔ وہ آواز جو سوتے وقت نکلتی ہے۔

گھرّامی - (گھر - را - می) (س - ا - مذ) چھپر بند۔

گھُرّانا - (گھُر - را - نا) (ہ - مص) خرّانا۔

گھرانا - (گھ - را - نا) (ہ - ا - مذ) خاندان۔ کنبہ۔ قبیلہ (۳) سلسلۂ نسب پشت (۴) نسل۔ اولاد۔

گھر آنا - (گھر - آ - نا) (ہ - مص) اُمنڈ آنا۔ چھا جانا۔ ہجوم کر لینا۔

گھِرانا - (گھِ - را - نا) (ہ - مص) کسی کو گھیرنے کے لیے کہنا۔ احاطہ کرانا۔ محصور کرانا۔

گھراند - (گھ - راند) (ہ - ا - مث) بدبو۔ پیشاب کی بو۔

گھرائی - (گھ - رائی) (ہ - ا - مث) پھاٹک سے مویشی چھڑانے کی اُجرت۔

گھُرج - (گھُ - رج) (ہ - ا - مث) وہ لکڑی یا ہاتھی دانت کا ٹکڑا جو ستار میں لگاتے ہیں اور جس پر تار کستے ہیں۔

گھر جانا - (گھر - جا - نا) (ہ - مص) دشمن کے حلقہ میں آ جانا (۲) محصور ہو جانا (۳) رنج اور مصیبت میں مبتلا ہو جانا۔

گھُرسنا - (گھُ - رس - نا) (ہ - مص) گھسیٹنا۔ کسی چیز میں اٹکا دینا۔

گھُرکا - (ق - ا - مذ) بچوں کا کھیل

گھر کر آنا - (گھر - کر - آنا) (۱ - محاورہ) چھا کر آنا۔ اُمنڈ کر آنا۔

گھُرکنا - (گھُر - رک - نا) (ہ - مث) گھُرکی دینا۔ ڈانٹنا۔ گھورنا۔ دھمکانا۔ جھڑکی دینا۔

گھُرکی - (گھُر - کی) (ہ - ا - مث) جھڑکی۔ دھمکی۔ ڈانٹ۔ ڈپٹ۔

گھُرکی دینا - (۱ - محاورہ) جھڑکنا۔ ڈانٹنا۔ دھمکانا۔ ڈرانا۔

گھُرکی کھانا۔ گھُرکی سُننا - (۱ - محاورہ) گھُرکی برداشت کرنا۔

گھُرگٹ - (ق - ا - مذ) گرگٹ۔

گھُرگھُر - (گھُر - گھُر) (ہ - ا - مث) چکی کی آواز۔ مشین کے چلنے کی آواز۔ گھُرگھُراہٹ۔

گھُرگھُراہٹ - (گھُر - گھُ - را - ہٹ) (ہ - ا - مث) گھُرگھُر کی آواز۔

گھِرنا - (گھِر - نا) (ہ - مص) گھیرے میں آنا۔ محصور ہونا (۲) جھومنا۔ چھانا۔ اُمنڈنا۔

گھرنائی - (گھر - نا - ای) (ہ - ا - مث) ایک قسم کی ناؤ جو گھڑوں سے بنائی جاتی ہے۔

گھِرنی - (گھِر - نی) (ہ - ا - مث) چرخی۔ پہیہ۔ گھاتنے کا آلہ (۲) رسی بٹنے کی کل (۳) دوران سر (۴) ایک آبی پرند۔ رام چڑیا (۵) لوٹن کبوتر۔

گھرنی کھانا - (۱ - محاورہ) لوٹنی کھانا۔ گھومنا۔ چکر کھانا۔

گھروا - (گھر - وا) (ہ - ا - مذ) گھر کی تصغیر۔ چھوٹا سا گھر۔ جھونپڑا۔ کٹیا۔

گھروار - (گھر - وار) (ہ - ا - مذ) خاندان والا۔

گھروارہ - (گھر - وا - رہ) (ہ - ا - مذ) مکان کا ٹیکس۔

گھرواہا۔ گھروایا - (گھر - وا - ہا - گھر - وا - یا) (ہ - ا - مذ) گھروا جھونپڑا۔ کٹیا۔

گھُروپا - (گھُر - رو - پا) (ق - صف) تعلق۔ محبت۔

گھروندا - (گھر - روں - دا) (ہ - ا - مذ) گڑیوں کا گھر۔ چھوٹا سا مٹی کا گھر (۲) ناپائیدار۔

گھریا - (گھر - یا) (ہ - ا - مث) کٹھالی۔ مٹی کی کلھیا جس میں سونا ڈھالتے ہیں (۲) نرغہ۔

گھریا میں گھرنا - (۱ - محاورہ) نرغے میں گھرنا۔

گھریلو - (گھ - رے - لو) (ہ - صف) خانگی (۲) خانہ ساز۔ گھر کا بنا ہوا (۳) پالتو۔ گھر کا پلا ہوا۔

گھُڑ - (ہ - ا - مذ) گھوڑا کا مخفف۔ جیسے گھُڑ دوڑ، مرکبات میں مستعمل ہے۔

گھُڑبہلی - (ہ - ا - مث) گھوڑوں کی رتھ۔

گھُڑچڑھا - (ہ - صف) گھوڑے پر چڑھا ہوا سوار (۲) ایکا سوار۔ عمدہ سواری جاننے والا۔

گھُڑچڑھی - بیاہ کے موقع پر دولہا کا گھوڑے پر سوار ہو کر دلہن کے گھر جانا۔ برات (۲) ایک قسم کی چھوٹی سی توپ جسے گھوڑے پر رکھ کر ہر جگہ آسانی سے لے جا سکتے ہیں (۳) رسالہ۔ سواروں کی فوج۔

گھُڑدوڑ - (ہ - ا - مث) گھوڑوں کی دوڑ۔ گھوڑوں کا باہم شرط باندھ کر دوڑانا (۲) وہ میدان جہاں گھوڑوں کی دوڑ ہو۔

گھُڑسال - اصطبل۔ طویلہ۔

گھُڑمکھی - (ہ - ا - مث) ایک قسم کی مکھی جو گھوڑے کو بہت تنگ کرتی ہے۔

گھڑمُنہا ۔ (ہ۔ا۔مث) وہ شخص جس کا منہ گھوڑے کے مُنہ سے ملتا جُلتا ہو لمبے مُنہ یا تھوتھنی والا۔

گھڑنال ۔ (ہ۔ا۔مث) توپ ۔ رہکلہ ۔

گھڑا ۔ (گھ۔ڑا) (ہ۔ا۔مذ) ٹھلیا۔ مٹّی کا مٹکا۔ گاگر ۔

گھڑوں پانی پڑ جانا ۔ (ا۔محاورہ) نہایت شرمندہ ہو جانا۔ شرم کے مارے پسینہ پسینہ ہو جانا۔

گھڑے لنڈھانا ۔ (ا۔محاورہ) گھڑے کا پانی بہانا (۲) بہت شرمندہ کرنا۔

گھڑانا ۔ (گھ۔ڑا۔نا) (ہ۔مص) بنوانا ۔

گھڑاون ۔ (گھ۔ڑا۔وَن) (ہ۔ا۔مث) گھڑنے کی اُجرت ۔

گھڑائی ۔ (گھ۔ڑا۔ای) (ہ۔ا۔مث) گھڑنے کی اُجرت۔ بنانے کی مزدوری (۲) گھڑت ۔ ساخت۔ بناوٹ ۔

گھڑت ۔ (گھ۔ڑت) (ہ۔ا۔مث) ساخت ۔ بناوٹ۔ تصنع (۲) بنائی ہوئی بات۔ جھوٹی بات ۔

گھڑگھڑاہٹ ۔ (گھڑ۔گھ۔ڑا۔ہٹ) (ہ۔ا۔مث) گھڑگھڑ کی آواز۔ گاڑی یا چکّی چلنے کی آواز۔ گھڑگھڑاہٹ بھی مستعمل ہے۔

گھڑنا ۔ (گھڑ۔نا) (ہ۔مص) بنانا (۲) اینٹ کو تراش کر دُرست کرنا (۳) زیور بنانا (۴) جھوٹی بات بنانا (۵) قلم۔ پنسل بنانا (۶) روٹی بنانا۔ (۷) مارنا۔ زدوکوب کرنا (۸) گزرنا۔ واقع ہونا (ق)۔

گھڑنت ۔ (گھ۔ڑنت) (ہ۔ا۔مث) گھڑت ۔

گھڑونچی ۔ (گھ۔ڑوں۔چی) (ہ۔ا۔مث) لکڑی کا وہ چوکھٹا جس پر پانی کے گھڑے رکھتے ہیں۔

گھڑی ۔ (گھ۔ڑی) (ہ۔ا۔مث) گھنٹے کا ۲/۵ حصہ ۔ ۲۴ منٹ کا وقفہ۔ رات دن کا ساٹھواں حصہ ۔ ساعت (۲) وقت ۔ زمانہ۔ سماں (۳) وقت بتانے کا آلہ (۴) گھڑا کی تصغیر۔ چھوٹا گھڑا۔

گھڑی بھاری ہونا ۔ (ا۔محاورہ) گھڑی کا گزرنا نہایت دشوار ہونا۔ وقت مشکل سے کٹنا ۔

گھڑی بھر ۔ (ا۔تابع فعل) ایک گھڑی۔ ایک ساعت (۲) لمحہ بھر۔ لحظہ بھر۔

گھڑی بھر کی بے شرمی، سارے دن کا آرام ۔ (ا۔مثل) بے شرم کچھ نہ کچھ حاصل کر لیتا ہے۔ عموماً رنڈیوں کے متعلق کہا جاتا ہے ۔

گھڑی بھر میں ۔ (ا۔تابع فعل) دَم بھر میں ۔ ایک لمحہ میں ۔ فوراً ۔

گھڑی پل کی آس نہیں کہے کال کی بات ۔ (ا۔مثل) دم بھر کا بھروسا نہیں کل کی نسبت بات کرتے ہیں ۔

گھڑی پہاڑ ہونا ۔ (ا۔محاورہ) وقت مشکل سے کٹنا ۔

گھڑی دو گھڑی ۔ (ا۔تابع فعل) تھوڑی دیر میں ۔

گھڑی ساز ۔ (ا۔مذ) گھڑی کی مرمت کرنے والا ۔

گھڑی ساعت ہونا ۔ (ا۔محاورہ) مرنے کے قریب ہونا۔ کوئی دم کا مہمان ہونا دَم توڑنا ۔

گھڑی کوکنا ۔ (ا۔محاورہ) گھڑی کو چابی دینا ۔

گھڑی گھڑی ۔ (ا۔تابع فعل) دم بدم۔ لحظہ بہ لحظہ۔ لمحہ بہ لمحہ (۲) بار بار پے در پے۔ متواتر۔ لگاتار ۔

گھڑی میں اولیا گھڑی میں بھُوت ۔ (ا۔مثل) ذرا سی بات میں خوش ہونا۔ ذرا سی بات میں بگڑ جانا۔

گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ ۔ (ا۔مثل) غیر مستقل مزاج۔ کبھی کچھ کبھی کچھ۔ دم بھر میں طبیعت بدلنے والا ۔

گھڑی میں گھڑیال ہے ۔ (ا۔مثل) مرتے دیر نہیں لگتی۔ گھڑی میں کچھ ہے تو دم بھر میں کچھ۔

گھڑیا ۔ (ا۔مث) گھڑا کی تصغیر (۲) کٹھالی جس میں سونا چاندی پگھلایا جاتا ہے۔ (۳) شہد کی مکھیوں یا بھِڑوں کا چھتا۔ چھال (۴) رحم ۔ بچہ دان ۔

گھڑیاں گننا ۔ (ا۔محاورہ) شدّت سے انتظار کرنا ۔ کسی کے انتظار میں وقت کاٹنا ۔

گھُڑی ۔ (ق۔ا۔مث) ایک قسم کی آتش بازی ۔

گھڑیال ۔ (گھڑ۔یال) (ہ۔ا۔مذ) پیتل کا وہ گھنٹہ جو مندروں یا امیروں کے دروازے پر بجایا جاتا ہے (۲) مگر۔ مگرمچھ۔ نہنگ ۔

گھڑیالی ۔ (گھڑ۔یا۔لی) (ہ۔ا۔مذ) گھڑیال بجانے والا ۔

گھس ۔ (ہ۔ا۔مث) گھاس کا مخفف ۔

گھس کھُدا ۔ (ہ۔ا۔مذ) گھسیارا ۔ گھاس کھودنے والا (۲) ادنیٰ ۔ کمینہ رذیل (۳) اناڑی ۔ ناشائستہ ۔ ناکارہ ۔ نادان ۔ احمق ۔ بے وقوف ۔

گھُسا ۔ (ہ۔صف) جنا ہوا۔ نُطفہ۔ تخم ۔

گھِسا (گھ۔سا) (ہ۔صف) گھسا ہوا۔ فرسودہ ۔ پرانا۔ کہنہ۔ مستعمل ۔

گھسّا ۔ (گھس۔سا) (ہ۔ا۔مذ) رگڑ۔ رگڑا (۲) گھوڑے کی بگھی میں جُتنے کے لیے سدھانے کی لکڑی ۔

گھسّا لگنا ۔ (ا۔محاورہ) رگڑا آنا ۔ رگڑ لگنا۔ گھسے کا نشان پڑنا ۔

گھسّا میری ۔ (ا۔مذ) بچوں کا ایک کھیل جس میں وہ ڈور ڈال کر گھسّے ہیں۔

گھسّے دینا ۔ (ا۔محاورہ) رگڑا دینا ۔

گھُس ۔ (ا۔فعل) گھُسنا مصدر کا فعل امر ۔

گھُس آنا ۔ (ا۔محاورہ) (گھُس۔آ۔نا) (ہ۔مص) بلا اجازت مکان میں داخل ہونا ۔

گھُسانا ۔ (گھُ۔سا۔نا) (ہ۔مص) داخل کرنا۔ گھسیڑنا۔ سمانا۔ بھرنا ۔

گھِساؤ ۔ (گھ۔سا۔او) (ہ۔ا۔مذ) رگڑ (۲) فرسودگی ۔

گھِسائی ۔ (گھ۔سا۔ای) (ہ۔ا۔مث) فرسودگی (۲) گھسانے کی اُجرت ۔

گھُس بیٹھنا ۔ (گھُس۔بیٹھ۔نا) (ہ۔مص) اندر ہو بیٹھنا (۲) چھُپ جانا (۳) لُگ پاس پاس بیٹھنا ۔

گھُس پڑنا ۔ (گھُس۔پڑ۔نا) (ا۔محاورہ) بے کھٹکے کسی مکان میں داخل ہونا۔

گھُس پس کر اُترنا ۔ (ا۔محاورہ) لباس کا خوب کام میں آنا۔ کپڑوں کا پوری طرح مستعمل ہو کر اُترنا ۔

گھُس پیٹھ ۔ (گھُس۔پَیٹھ) دخل ۔ پہنچ رسائی و باریابی (۲) رسائی پیدا کر کے ۔ رسوخ حاصل کر کے ۔ یار بنا کر (۳) داخل ہو کر۔ گھُس کر۔ اندر پہنچ کر۔

گھُس پیٹھ کر (کے) ۔ یارانہ گانٹھ کر۔ راہ و رسم پیدا کر کے ۔

گھُس پیٹھیا ۔ (ا۔صف) غیر کی حدود میں زبردستی یا چوری چھُپے داخل ہونے

والا۔ مداخلت کرنے والا۔

گھس مُس۔ (۱۔مث) دیکھیے گُھسر پُھسر۔

گھسٹتے گھسٹتے پھرنا۔ (۱۔محاورہ) پکڑے پکڑے پھرنا۔ کھنچے کھنچے پھرنا۔

گھسٹنا۔ (گھ۔سَٹ۔نا) (ہ۔مص) کھچنا، کھچ کر آنا (۲) زمین سے رگڑا ہوا چلنا۔

گھس ڈالنا۔ (گھِس۔ڈال۔نا) (ہ۔مص) رگڑ ڈالنا۔

گھس کر لگانے کو نہیں۔ (۱۔مثل) اتنا نہیں کہ کوئی چیز گھس کر دوا کی بجائے لگالیں۔ ذرا نہیں۔ مطلق نہیں۔ بالکل نہیں (۲) ناپید اور عنقا ہے۔ نہایت کمیاب ہے (۳) کچھ نہیں بچا۔ سب کچھ صرف ہوگیا۔

گھس گھس کر چلنا۔ (گھِس۔گھِس کر۔چَل۔نا) (۱۔محاورہ) کپڑے یا جوتے کا خوب اور مدت تک استعمال میں آنا۔

گھس گھس کرنا۔ (گھِس۔گھِس۔کر۔نا) (۱۔محاورہ) کانا پھوسی کرنا (۲) کام کرنے میں دیر کرنا۔

گھستم گھسا۔ (گھِس۔تَم۔گھِس۔سا) (ہ۔امذ) ایک دوسرے کو زمین پر رگڑے دینا (۲) ایک پتنگ کی ڈور سے دوسرے پتنگ کی ڈور کو رگڑا دینا۔

گھسن۔ (گھِو۔سَن) (ہ۔امث) رگڑ۔

گھسنا۔ (گھِس۔نا) (ہ۔مص) رگڑا آنا۔ رگڑ لگنا (۲) پُرانا ہونا۔ فرسودہ ہونا (۳) وزن میں کم ہونا (۴) رگڑنا۔ پیسنا۔ حل کرنا۔

گھسنا۔ (گھُس۔نا) (ہ۔مص) اندر جانا۔ داخل ہونا (۲) دخل دینا۔ مداخلت کرنا۔

گھُس پِٹّی۔ (گھُس۔پَٹ۔ٹی) (ہ۔امث) مارکٹائی۔ زدو کوب۔

گھسوانا۔ (گھِس۔وا۔نا) (ہ۔مص) گھسانا مصدر سے متعدی اور گھسنا مصدر سے متعدی المتعدی۔

گھسیارا۔ (گھِس۔یا۔را) (ہ۔امذ) گھاس کھودنے والا (۲) گھاس بیچنے والا۔

گھسیارن۔ گھسیاری۔ (ہ۔امث) گھسیارا کی تانیث۔ گھاس کھودنے یا بیچنے والی عورت۔

گھسیٹ۔ (گھ۔سیٹ) (ہ۔امث) وہ نشان جو زمین پر کسی چیز کے گھسٹنے سے ظاہر ہو۔

گھسیٹا گھسائی۔ (گھ۔سی۔ٹا۔گھ۔سا۔ئی) (ہ۔امث) کھینچا کھینچی۔ کھینچا تانی۔

گھسیٹن۔ (گھ۔سی۔ٹن) (ہ۔امث) گھسیٹنے کا نشان۔ وہ نشان جو کسی چیز کے زمین پر کھینچنے سے پڑجاتا ہے۔

گھسیٹنا۔ گھسٹنا۔ (گھ۔سیٹ۔نا۔گھ۔سِٹ۔نا) (ہ۔مص) کھینچنا۔ زمین پر رگڑتے ہوئے لے جانا (۲) جلد جلد بُرا بھلا لکھ دینا (۳) پکڑوا بلوانا (۴) مصیبت میں مبتلا کرنا۔

گھسیڑا۔ (گھُسے۔ڑا) (ق۔امذ) خراش۔

گھسیڑنا۔ (گھُ۔سیڑ۔نا) (ہ۔مص) اندر داخل کرنا (۲) ٹھونسنا (۳) ایک چیز کو دوسری چیز میں زور سے داخل کرنا۔

گھکوار۔ (گھِک۔وار) (ہ۔امذ) ناگ پھنی کے خاندان کا ایک پودا جس کے پتے موٹے اور نوکیلے ہوتے ہیں اور ان میں لیس دار مادہ بھرا ہوتا ہے۔ گھی کوار۔

گھگرا۔ (گھَگ۔را) (ہ۔امذ) لہنگا۔ دیکھیے گھاگرا۔

گھگری۔ گھگریا۔ (گھَگ۔ری۔گھ۔گَر۔یا) (ہ۔امث) گھگرا کی تصغیر اور تانیث۔ چھوٹا لہنگا۔

گھگّو۔ (گھُگ۔گو) (ہ۔امذ) اُلّو۔ چغد۔ بیوقوف (۲) مٹی کا ایک کھلونا جو پھونکنے سے بجتا ہے (۳) دخانی کارخانوں کے انجن کی آواز۔

گھگّی۔ (گھُگ۔گی) (ہ۔امث) فاختہ۔

گھگّی۔ (گھِگ۔گی) (ہ۔امث) ہچکی۔ روتے روتے سانس کا رک کر نکلنا (۲) خوف یا دہشت کے مارے سکتے کا عالم۔

گھگّی بندھ جانا۔ (۱۔محاورہ) روتے روتے سانس بند ہو جانا۔ ہچکی بندھ جانا۔ (۲) ڈر کے مارے بول نہ سکنا۔

گھگیانا۔ (گھِگ۔یا۔نا) (ہ۔مص) گھگّی بندھ جانا (۲) عاجزی کرنا۔ منت سماجت کرنا گڑگڑانا۔

گھل۔ (۱۔فعل) گھلنا مصدر کا فعل امر۔

گھلا۔ (گھُ۔لا) (ہ۔صف) گھلا ہوا۔

گھلا ملا۔ (۱۔مذ) بے تکلف۔

گھلانا۔ (گھُ۔لا۔نا) (ہ۔مص) گداز کرنا۔ پگھلانا۔ ملائم کرنا (۲) دُبلا کرنا۔ لاغر کرنا۔ (۳) تحلیل کرنا۔

گھلاوٹ۔ گھلاہٹ۔ (گھُ۔لا۔وَٹ۔گھُ۔لا۔ہَٹ) (ہ۔امث) ملائمت نرمی۔ گدازپن۔ پلپلاہٹ۔

گھلاوٹ کی آنکھ۔ (۱۔محاورہ) محبت کی نگاہ۔ وہ نظر جو اپنی طرف مائل کرلے۔

گھلاڈپنا۔ (ق۔صف) فریب۔ ترغیب۔ دل فریبی۔

گھل جانا۔ (گھُل۔جا۔نا) (ہ۔مص) پگھل جانا (۲) نرم ہوجانا۔ گداز ہوجانا۔ پتلا ہوجانا (۳) پانی ہوجانا۔ رقیق ہوجانا (۴) تھک جانا۔ مضمحل ہوجانا (۵) دُبلا ہوجانا۔ لاغر ہوجانا۔ سوکھ جانا (۶) پتلا پڑجانا۔

گھل کر بیٹھنا۔ (۱۔محاورہ) گھل مل کر بیٹھنا۔

گھل گھل کر (کرکے) (گھُل۔گھُل۔کر۔کے) (۱۔تابع فعل) تحلیل ہو ہو کر۔ دُبلا ہو ہو کر۔

گھل گھل کر آخر (تمام) ہونا۔ (۱۔محاورہ) تحلیل ہو ہو کر مرنا۔ غم بیماری یا عشق سے رنج پہنچ کر دم دینا۔ دُبلا اور لاغر ہو کر مرنا۔

گھل گھل کر کے کانٹا ہونا۔ (۱۔محاورہ) غم یا بیماری کے باعث گھل گھل کر لاغر اور دُبلا ہونا۔ سوکھ کر کانٹے کی طرح لاغر ہو جانا۔

گھل گھل کر مرنا۔ (۱۔محاورہ) غم یا بیماری میں تحلیل ہو ہو کر جان دینا۔ نہایت دُبلا اور لاغر ہو کے مرنا۔

گھُل مِل جانا ۔ (گھُل ۔ مِل ۔ جا ۔ نا) (ا ۔ محاورہ) ایک ہو جانا ۔ یک جان ہونا (۲) دوستی گانٹھ لینا ۔ بے تکلف ہونا ۔

گھُل مِل کر (کے) بیٹھنا ۔ (گھُل ۔ مِل ۔ کر (کے) ۔ بیٹھ ۔ نا) (ا ۔ محاورہ) مل جُل کر بیٹھنا ۔ محبت سے پاس جا کر بیٹھنا ۔

گھُل مِل کر رہنا ۔ (گھُل ۔ مِل ۔ کر ۔ رہ ۔ نا) (ا ۔ محاورہ) پیار محبت سے رہنا ۔ مل جُل کر بسر کرنا ۔

گھُلا مِلا ۔ (ا ۔ صف) بے تکلف ۔ حل کیا ہوا ۔ خوب ملا ہوا ۔

گھلانا ۔ (ق ۔ مص) پھانسنا ۔ فریب دینا ۔

گھلاؤ ۔ (ق ۔ ا ۔ مذ) فریبی ۔ دل فریب ۔

گھُلنا ۔ (گھُل ۔ نا) (ہ ۔ مص) پگھلنا ۔ گداختہ ہونا ۔ رقیق ہو جانا (۲) گداز ہونا ۔ ملائم ہونا ۔ نرم ہونا (۳) بیٹھ جانا ۔ مضمحل ہونا (۴) دُبلا ہونا ۔ لاغر ہونا (۵) پتلا پڑنا (۶) کشتی کرنا ۔

گھُلوانا ۔ (گھُل ۔ وا ۔ نا) (ہ ۔ مص) حل کرانا ۔ پگھلوانا ۔

گھُلو مِٹھو ہو جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) جلد مل جُل جانا ۔ بے تکلف ہو جانا ۔

گھُم ۔ (ق ۔ ا ۔ مذ) آسمان

گھُمام ۔ (گھُ ۔ مام) (ق ۔ ا ۔ مذ) گھمسان ۔

گھمانا ۔ (گھَ ۔ ما ۔ نا) (ہ ۔ مص) دھوپ لگانا ۔ دھوپ میں رکھ کر گرم کرنا ۔

گھُمانا ۔ (گھُ ۔ ما ۔ نا) (ہ ۔ مص) پھرانا ۔ چکر دینا ۔ سیر کرانا ۔ گشت کرانا ۔

گھُماؤ ۔ (گھُ ۔ ما ۔ او) (ہ ۔ ا ۔ مذ) پھیر ۔ چکر (۲) زمین کا وہ رقبہ جسے بیل ایک دن میں جوت لیں ۔

گھُماؤں ۔ (گھُ ۔ ما ۔ اُوں) (ہ ۔ ا ۔ مذ) آٹھ کنال یا دو بیگہ زمین ۔

گھمبیر ۔ (گھم ۔ بیر) (س ۔ صف) متحمل ۔ حوصلے والا ۔ دیکھیے گمبھیر ۔

گھُمرا ۔ (گھُم ۔ را) (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایک پودے کا نام ۔ ایک کیڑے کا نام ۔

گھُمر گھُمر ۔ (گھُ ۔ مر ۔ گھُ ۔ مر) (ہ ۔ ا ۔ مث) چکی چلنے کی آواز ۔

گھمرول ۔ (گھم ۔ رول) (ہ ۔ ا ۔ مث) اژدحام ۔ افراتفری (۲) لڑائی ۔ جھگڑا ۔ فساد (۳) گھبراہٹ ۔ حیرانی ۔ پریشانی ۔

گھُمڑی ۔ (گھُم ۔ ڑی) (ہ ۔ ا ۔ مث) چکر ۔ دوران سر ۔

گھُمڑیاں لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) چکر کھانا ۔ گرد پھرنا ۔ گھیرنیاں کھانا ۔

گھمس ۔ (گھَ ۔ مس) (ہ ۔ ا ۔ مث) حبس ۔ مینہ کے بعد ہوا کا بند ہونا اور سخت گرمی ہونا ۔

گھمسان ۔ (گھَم ۔ سان) (ہ ۔ ا ۔ مذ) لڑائی ۔ رَن ۔ جنگ ۔ رزم (۲) قتل عام ۔ خونریزی (۳) لاشوں کے انبار کے انبار (۴) بھیڑ ۔ ہجوم ۔ (۵) تباہی ۔ بربادی (۶) زیر و زبر ۔ اُوپر تلے ۔

گھمسان پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کشت و خون ہونا ۔

گھمسان کا رَن پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کشتوں کے پشتے لگ جانا ۔ لاشوں کے ڈھیر لگنا ۔

گھمسان کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) خونریزی کرنا ۔ کشت و خون کرنا (۲) جان توڑ کر لڑنا ۔

گھمسان کی لڑائی ۔ (ا ۔ مث) بڑے معرکے کی جنگ ۔ بڑی بھاری لڑائی ہونا ۔

گھمسان ہو جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کشتوں کے پشتے لگ جانا ۔ مقتولوں کے ڈھیر لگ جانا (۲) فوج کا ہجوم ہونا ۔ لشکر اکٹھا ہو جانا ۔

گھُمکا ۔ (گھُم ۔ کا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) حبس ۔ گُمس ۔ انقباض ۔

گھم گھم ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) رتھ کے چلنے کی آواز ۔ کہاروں کی آواز جو ڈولی لے جاتے ہوئے نکالتے ہیں ۔

گھُملا ۔ (گھُم ۔ لا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) گملا ۔

گھمنڈ ۔ (گھَ ۔ منڈ) (ہ ۔ ا ۔ مذ) تکبر ۔ غرور ۔ کبر ۔ نخوت (۲) خود نمائی ۔ نمود ۔ دکھاوٹ (۳) خود بینی ۔ خود پسندی (۴) فخر ۔ ناز ۔ شیخی (۵) بل ۔ زور ۔ طاقت (۶) بھروسا ۔ سہارا ۔ اُمید ۔

گھمنڈ پر آجانا ۔ (ا ۔ محاورہ) تکبر کرنا ۔ مغرور ہونا ۔ اِترانا ۔ شیخی سے بھر جانا ۔

گھمنڈ پر ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) مغرور ہونا ۔ اترانا ۔ ناز کرنا ۔ متکبر ہونا ۔

گھمنڈ کرنا ۔ گھمنڈ رکھنا ۔ گھمنڈ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) تکبر کرنا ۔ غرور کرنا ۔ شیخی کرنا ۔ اترانا (۲) ناز کرنا ۔ فخر کرنا ۔

گھمنڈ معلوم ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) بڑا بول سامنے آنا ۔ بڑے بول کا سر نیچا ہونا ۔

گھمنڈ نکال دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) نیچا دکھانا ۔ شیخی دور کر دینا ۔ سزا دینا ۔

گھمنڈ نکل جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) غرور دوُر ہو جانا ۔

گھُمنڈ ۔ (گھُ ۔ منڈ) (ہ ۔ ا ۔ مث) بادلوں کا گھرنا یا چھانا ۔ ابر کا ہجوم

گھُمنڈنا ۔ (گھُ ۔ منڈ ۔ نا) (ہ ۔ مص) بادل گھرنا ۔ ابر چھانا ۔

گھمنڈی ۔ (گھَ ۔ مَن ۔ ڈی) (ہ ۔ صف) متکبر ۔ مغرور (۲) خود نما ۔ خود پسند (۳) شیخی خورا (۴) اترانے والا ۔ فخر کرنے والا ۔

گھُمنی ۔ (گھُم ۔ نی) (ہ ۔ ا ۔ مث) سر کا گھومنا ۔

گھُمیر ۔ گھُمیری ۔ (گھُ ۔ میر ۔ گھُ ۔ می ۔ ری) (ہ ۔ ا ۔ مث) چکر ۔ دوران سر ۔ دردِ سر ۔

گھن ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) اَبر ۔ گھٹا ۔ بادلوں کا ہجوم (۲) بہت بڑا ہتھوڑا (۳) اَہرن (۴) جسم ۔ بدن ۔ انگ ۔ سریر (۵) ایک قسم کی خوشبو دار گھاس (۶) تعداد ۔ گنتی (۷) وسعت ۔ فراخی (۸) مضبوطی (۹) کھنکھار (۱۰) گھنٹہ ۔ گھڑیال (۱۱) ایک قسم کا رقص (۱۲) موٹا ۔ دبیز (۱۳) بھاری ٹھوس ۔ وزنی (۱۴) سخت ۔ کڑا (۱۵) بھرا ہوا (۱۶) بہت (۱۷) مبارک (۱۸) مستقل ۔ دائمی (۱۹) گنجان (۲۰) بھرا ہوا ۔

گھن پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہتھوڑے کی چوٹ لوہے پر پڑنا (۲) کوئی دلی صدمہ یا روحانی تکلیف پہنچنا ۔

گھن چکر ۔ (ا ۔ مذ) بہت چکر کھانے والا ۔ بہت گردش کرنے والا (۲) آوارہ گرد (۳) بیوقوف ۔ نادان (۴) آتشبازی کا چکر جو آگ دینے سے خوب گردش کرتا ہے (۵) سورج مکھی کا پھول (۶) آسمان ۔ (ق)

گھن چکر میں آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مصیبت میں پھنسنا ۔ گردش میں آنا ۔

گھن دار ۔ (ا ۔ صف) گھنا ۔ پاس پاس ۔ گنجان ۔

گھن سیام ۔ گھن شیام ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) سیاہ بادل (۲) کرشن جی

کا ایک نام۔
گھن کار - (ا۔صف) گنجان (۲) شاخ در شاخ اور سایہ دار درخت۔
گھن کا سکّہ - (ا۔مذ) رائج سکّہ۔
گھن کی چوٹ - (ا۔مث) بھاری چوٹ۔ ضرب شدید۔ سخت چوٹ۔
گھن گرج - (ا۔مث) بجلی کی کڑک۔ زور کی کڑک (۲) نہایت شور و غل۔
گھنگھور۔ گھنگور - (ہ۔صف) گہرا بادل۔ اَبر مہیب۔ گھٹا۔ ڈراؤنی اور گہری گھٹا۔ ہولناک بادل۔ ابر آلودگی۔
گھنگھور گھٹا - (ہ۔مث) بہت چھائی ہوئی اور گہری گھٹا۔ بہت زیادہ برسنے والے بادل۔
گھنگھور گھٹا چھانا - (ا۔محاورہ) کالی اور گہری گھٹا کا نمودار ہونا۔
گھن مارنا - (ا۔محاورہ) ضرب لگانا۔
گھن - (ہ۔مث) کراہت۔ نفرت۔ اکراہ۔ تنفر (۲) متلی۔ اُلٹی۔
گھن آنا۔ گھن کھانا - (ا۔مث) کراہت آنا۔ نفرت آنا۔
گھن - (ہ۔ا۔مذ) ایک کیڑا جو لکڑی یا غلے میں ہوتا ہے۔
گھن جھڑنا - (ا۔محاورہ) کرم خوردہ لکڑی کا بُرادہ ہو ہو کر جھڑنا۔
گھن لگ جانا - (ا۔محاورہ) کیڑا لگنا۔ لکڑی یا غلہ میں گھن یعنی کیڑے کا پیدا ہو جانا (۲) ایسا مرض لگ جانا جو دم کے ساتھ جائے۔ روگ لگ جانا (۳) فکر لگ جانا۔
گھنا - (گھ۔نا) (س۔صف) گنجان۔ چیزوں کا پاس پاس ہونا کہ بیچ میں کسی دوسری چیز کی گنجائش نہ ہو۔ قریب قریب۔
گُھنا - (گھُ۔نا) (ہ۔صف) گھنا ہوا۔ جیسے گھن لگ گیا ہو۔
گُھنّا - (گھُن۔نا) (ہ۔صف) بات کو سمجھ کر انجان بننے والا (۲) دل میں بات رکھنے والا۔ کینہ پرور۔
گھناؤ - (گھ۔نا۔اؤ) (ہ۔مص) گھن آنا۔ نفرت آنا۔
گھناؤنا - (گھ۔نا۔اؤ۔نا) (ہ۔صف) جس سے گھن آئے۔ مکروہ۔
گھناؤنی - (گھ۔نا۔اؤ۔نی) (ہ۔صف) گھناؤنا کی تانیث۔ وہ چیز جس سے کراہت ہو۔
گھنٹ - (گھن۔نٹ) (س۔ا۔مذ) وہ گھنٹا جو ہاتھی کے گلے میں ڈالا جاتا ہے۔
گھنٹا۔ گھنٹہ - (گھن۔ٹا۔گھن۔ٹہ) (ہ۔ا۔مذ) گھڑیال (۲) حیوانات کے گلے میں لٹکانے والی گھنٹی (۳) وقت بتانے کا بڑا آلہ۔ کلاک (۴) ساٹھ منٹ کا وقت۔
گھنٹا بجانا - (ا۔محاورہ) گھنٹے پر چوٹ لگانا۔ گھڑیال بجانا۔
گھنٹا گھر - (ا۔مذ) وہ اُونچا مینار جس پر کلاک کی بڑی بڑی سوئیاں دُور سے وقت بتاتی ہیں۔
گھنٹا ہلانا - (ا۔محاورہ) گھنٹہ ہلا کر پوجا کرنا (۲) وقت گزاری کرنا۔ بے فائدہ کام کرنا۔
گھنٹے مور چھل سے اُٹھانا - (ا۔محاورہ) بوڑھے آدمی کے جنازے کو بڑی دھوم دھام اور باجے گاجے کے ساتھ مرگھٹ میں لے جانا۔ (ہندوؤں کی رسم)۔

گھنٹالی - (گھن۔ٹا۔لی) (س۔ا۔مث) چھوٹی گھنٹی۔
گھنٹی - (گھن۔ٹی) گھنٹا کی تانیث اور تصغیر۔
گھنٹی - (ہ۔ا۔مذ) گردن۔ گلا (۲) نرخرہ۔ حلق۔
گھنڈی - (گھن۔ڈی) (ہ۔ا۔مث) گریبان کو بند کرنے کے لیے کپڑے یا دھاگے کا گول بٹن (۲) دھان کی دوبارہ پھوٹی ہوئی جڑ (۳) پھنا۔ گرہ (۴) کدورت (۵) رکاوٹ۔ انقباض۔
گھنڈی کھولنا - (ا۔محاورہ) گرہ کھولنا۔ بند کھولنا۔ بٹن کھولنا۔
گھنڈی لگانا - (ا۔محاورہ) بند باندھنا۔ بٹن لگانا (۲) گھنڈی ٹانکنا۔
گھنسار - (گھن۔سار) (س۔ا۔مذ) کافور۔
گھنگچی - (گھنگ۔چی) (ہ۔ا۔مث) سُرخ رتی۔ ایک قسم کے سُرخ دانے جن کا منہ سیاہ ہوتا ہے۔ سونا وغیرہ قیمتی اشیاء تولنے کا ایک وزن ⅛ ماشہ۔
گھنگرالے - (گھنگ۔رالے) (ہ۔صف) گھنگر والے بال۔ بل کھائے ہوئے۔
گھنگرو - (گھنگ۔رو) (ہ۔ا۔مذ) ایک قسم کا بجنے والا زیور (۲) گلے کی وہ آواز جو جان کنی کے وقت سانس کے رک رک کر نکلنے یا بلغم کے پھنس جانے سے نکلتی ہے (۳) چھوٹے گول بجنے والے گھنٹے جو ناچتے وقت پاؤں میں باندھ لیتے ہیں۔
گھنگرو باندھنا - (ا۔محاورہ) کنچنوں کی اصطلاح میں ناچنے میں شاگرد ہونا (۲) ناچنے کی تیاری کرنا۔
گھنگرو بند بھائی - (ا۔مذ) کنچن بچہ۔ ناچنے گانے والے آپس میں ایک دوسرے کو کہتے ہیں۔
گھنگرو بولنا - (ا۔محاورہ) گھنگروؤں کا چھن چھن کرنا (۲) موت کے قریب ہونا۔ جان کنی کے وقت سانس کا رک رک کر نکلنا۔
گھنگریا - (گھن۔گر۔یا) (ہ۔ا۔مث) بچوں کے پہننے کا ایک قسم کا چھوٹا لہنگا۔ (گھگری)
گھنگنی - (گھنگ۔نی) (ہ۔ا۔مث) اُبالا ہوا غلہ۔ چنے۔ مٹر۔ جوار۔ گیہوں وغیرہ جو نمک ملا کر کھایا جاتا ہے۔
گھنگنیاں منہ میں بھر کر بیٹھ جانا - (ا۔محاورہ) خاموشی اختیار کرنا۔ چُپ سادھنا۔
گھنگولنا - (گھن۔گول۔نا) (ہ۔مص) کسی رقیق چیز یا پانی میں ہاتھ ڈال کر ہلانا گدلا کرنا (۲) گھولنا۔ خوب ہلانا۔
گھنگانا - (گھن۔گانا) (ہ۔مص) گلا بیٹھ جانا۔ گھگھیانا (۲) گڑگڑانا۔
گھنگھنانا - (گھن۔گھ۔نانا) (ہ۔مص) پہیے یا پھرکی کے جلدی جلدی چلنے یا چکر کھانے میں آواز پیدا ہونا۔
گھنانا - (گھن۔نا) (ہ۔مص) گھن لگنا۔ خراب ہو جانا
گھنوری - (گھ۔نو۔ری) (ق۔صف) غارت گر۔
گھنونا - (گھ۔نو۔نا) (ہ۔صف) مکروہ۔ متلی لانے والا۔
گھنی - (گھ۔نی) (س۔صف) گھنا کی تانیث۔ بہت گنجان۔
گھنی چھاؤں - (ا۔مث) گنجان سایہ جس میں سے دھوپ نہ چھنے۔
گُھنی - (گھُ۔نی) (ہ۔صف) گُھنا کی تانیث۔ وہ چیز جسے گھن لگ جائے۔
گُھنّی - (گھُن۔نی) (ہ۔صف) گُھنّا کی تانیث۔ خاموش۔ مکار (۲) مکر اپن۔

گھُنّی سادھنا۔ (۱۔ محاورہ) جان کر خاموش ہو جانا۔

گھُنّی مسمسی۔ (۱۔ مث) مکری۔ دیدہ دانستہ تنگ کرنے کے لیے چپ سادھ جانے والی۔

گھنیانا۔ (گھِن۔یا۔نا) (ہ۔مص) کسی مکروہ چیز سے طبیعت کا گھن کھانا۔ گندی چیز سے نفرت کرنا۔

گھنیرا۔ گھنیری۔ (گھ۔نے۔را۔ گھ۔نے۔ری) (ہ۔صف) گھنا۔ گہرا (۲) بہت۔

گھنیس۔ گھنیش۔ (گھ۔نیس۔ گھ۔نیش) (س۔ ا۔مذ) ایک آبی پرندے کا نام۔ دھنیس۔

گھُوآ۔ (گھُو۔آ) (ہ۔ ا۔مذ) ایک کیڑے کا نام جو پانی کے کنارے رہتا ہے (۲) سرکنڈے کے اوپر کا پھول جو روئی کے مانند ہوتا ہے۔

گھوٹ۔ (ہ۔ ا۔مذ) گھوٹنا۔ پالش۔

گھوٹا۔ (گھو۔ٹا) (ہ۔ ا۔مذ) کاغذ گھوٹنے کا مہرا۔ صاف یا چمکیلا بنانے کا اوزار (۲) اُسترے سے سر یا داڑھی کی صفائی۔ چار ابرو کا صفایا۔

گھوٹنا۔ (گھوٹ۔نا) (ہ۔مص) رگڑنا۔ حل کرنا۔ باریک کرنا (۲) مہرے سے صفائی کرنا (۳) رٹنا۔ بار بار پڑھ کر ذہن نشین کر لینا۔

گھوٹوانا۔ (ہ۔مص) اُسترے سے اس طرح منڈوانا کہ کھونٹی تک باقی نہ رہے۔

گھُور۔ (ہ۔ ا۔مذ وصف) غلاظت۔ میل۔ چرک (۲) خوفناک۔ بھیانک۔ ڈراؤنا۔ (۳) نظر بندی۔ غصے کی نظر (۴) (س) رات۔ شب۔

گھُور گھُور دیکھنا۔ (۱۔ محاورہ) تند نظر سے دیکھنا۔

گھُورا۔ (گھُو۔را) (ہ۔ ا۔مذ) چوپایوں کے رہنے کی سایہ دار جگہ۔

گھُورا۔ (گھُو۔را) (ہ۔ ا۔مذ) وہ جگہ جہاں کوڑا کرکٹ پھینکا جائے (۲) میلا۔ چرک۔ گوہ۔ وغیرہ جو خاکروب صاف کر کے لے جاتے ہیں۔ (۳) کوڑا۔

گھُوراگھاری۔ (گھُو۔را۔گھا۔ری) (ہ۔ ا۔مث) نظر بازی۔ ایک دوسرے کو محبت کی نظر سے بغور دیکھنا۔

گھُورچی۔ (گھُور۔چی) (ہ۔ ا۔مث) تاگے کی گرہ۔ اُلجھن۔

گھُورنا۔ (گھُو۔رنا) (ہ۔مص) ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا۔ غور سے دیکھنا (۲) خفگی کی نظر سے دیکھنا۔ تیز نگاہ سے دیکھنا (۳) دیدار بازی کرنا۔ محبت کی نظر سے دیکھنا۔ آنکھیں لڑانا۔

گھُوری۔ (گھُو۔ری) (ہ۔صف) غلیظ۔ میلا۔ گندا۔

گھوڑا۔ (گھو۔ڑا) (ہ۔ ا۔مذ) ایک چوپایہ جس کے سُم ٹھوس ہوتے ہیں اور دُم اور ایال لمبی ہوتی ہے اور سواری کے کام آتا ہے (۲) اسپ۔ مرکب۔ توسن (۳) شطرنج کا ایک مہرہ (۴) بندوق کا گھوڑا۔ وہ چٹخنی جس کے دبانے سے بندوق چلتی ہے۔

گھوڑا اُٹھانا۔ (۱۔ محاورہ) گھوڑے کو دوڑانا۔ گھوڑا بھگانا۔

گھوڑا اُٹھانا۔ (۱۔ محاورہ) گھوڑے کو سرپٹ دوڑانا۔

گھوڑا اَڑنا۔ (۱۔ محاورہ) گھوڑے کا جگہ سے نہ ہلنا۔ گھوڑے کا سرکشی کرنا۔

گھوڑا الانگنا۔ (۱۔ محاورہ) نئے گھوڑے پر پہلی بار سواری کرنا۔

گھوڑا اُلٹنا۔ (۱۔ محاورہ) گھوڑے کا رُوگرداں ہونا۔ واپس مڑ جانا۔

گھوڑا اور پھوڑا جتنا رولو اتنا ہی بڑھے۔ (۱۔ مثل) دونوں پر ہاتھ پھیرا جائے تو بہت بڑھتے ہیں۔

گھوڑا بڑھانا۔ (۱۔ محاورہ) گھوڑے کو آگے کرنا (۲) گھوڑا تیز چلانا۔ گھوڑا دوڑانا۔

گھوڑا بڑھ جانا۔ (۱۔ محاورہ) گھوڑے کا سبقت لے جانا۔

گھوڑا بکھر جانا۔ (۱۔ محاورہ) گھوڑے کا بند بند تھک کر جکڑ جانا۔

گھوڑا پالانا۔ (۱۔ محاورہ) گھوڑے پر کاٹھی یا زین رکھنا۔

گھوڑا پائے پر چڑھانا۔ (۱۔ محاورہ) بندوق کے گُتّے کو ٹپانچے پر زور ڈالنے کے لیے اُٹھانا۔

گھوڑا پھیرنا۔ (۱۔ محاورہ) گھوڑے کو سدھانا (۲) گھوڑے کو واپس کرنا۔

گھوڑا پھینکنا۔ (۱۔ محاورہ) گھوڑے کو کسی چیز کے پیچھے دوڑانا۔ گھوڑا ڈالنا۔

گھوڑا جراغ پا ہونا۔ (۱۔ محاورہ) گھوڑے کا پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہو جانا۔

گھوڑا چڑھانا۔ (۱۔ محاورہ) بندوق کی جانب کو ٹوپی پر بندوق داغنے کے لیے چڑھانا۔

گھوڑا چمکانا۔ (۱۔ محاورہ) گھوڑے کو تیز چلانا۔

گھوڑا چھوڑنا۔ گھوڑے کو گھوڑی پر بچہ کشی کے لیے چڑھانا (۲) گھوڑا دوڑانا۔ (۳) گھوڑے کو اس کی مرضی پر چھوڑنا (۴) جُتے ہوئے گھوڑے کو گاڑی سے نکالنا۔ (۵) گھوڑے کو چرنے کے لیے کھلا چھوڑنا۔

گھوڑا داغ ہونا۔ (۱۔ محاورہ) مجازاً، سواروں کے زمرے میں نوکر ہونا۔

گھوڑا دوڑانا۔ (۱۔ محاورہ) گھوڑا بھگانا۔ گھوڑے کو سرپٹ کرنا۔ گھوڑا تیز چلانا۔

گھوڑا ڈالنا۔ (۱۔ محاورہ) گھوڑے کو سرپٹ دوڑانا (۲) گھوڑے کو کسی کے پیچھے لپکانا۔

گھوڑا ران تلے نیچے ہونا۔ (۱۔ محاورہ) گھوڑے کی سواری ہونا۔

گھوڑا کسنا۔ (۱۔ محاورہ) گھوڑا سواری کے لیے تیار کرنا

گھوڑا گھاس سے آشنائی کرے تو بھوکا مرے۔ (۱۔ مثل) مزدور مزدوری نہ لے تو بھوکا مرے۔ معاملے کی جگہ مروت برتنے سے فائدہ نہیں ہوتا۔ اپنا مطلب کوئی نہیں چھوڑتا۔

گھوڑا گھڑ سال ہی میں قیمت پاتا ہے۔ (۱۔ مثل) ہر چیز اپنی ہی جگہ قابل قدر ہوتی ہے۔ گھوڑے کی پوری قیمت تھان ہی پر ملتی ہے۔

گھوڑا مارنا۔ گھوڑا بھگانا۔ گھوڑے کو ایڑ لگانا۔

گھوڑا ملا تو کوڑا بھی مل جائے گا۔ (۱۔ مثل) بڑا کام ہو جائے تو چھوٹے کی کیا فکر وہ بھی ہو جائے گا۔

گھوڑا نکالنا۔ (۱۔ محاورہ) گھوڑے کو گاڑی کے لیے سدھانا۔ گھوڑے کو سواری کے قابل بنانا (۲) گھوڑے کو آگے لے جانا۔ گھوڑا بڑھانا (۳) محرم کے دنوں میں شیعوں کا دُلدُل نکالنا۔

گھوڑوں کو گھر کتنی دُور ۔ (۱۔ مثل) گھوڑوں کے آگے مسافت اور فاصلہ کچھ چیز نہیں۔ دوڑ کر فوراً پہنچ جاتے ہیں۔ کام کرنے والے کے لیے سب کچھ آسان ہے۔

گھوڑے بیچ کر سونا ۔ (۱۔ محاورہ) پاؤں پھیلا کر سونا۔ بے فکری سے سونا۔

گھوڑے جوڑے کی خیر ۔ (دعا) میاں بیوی اور سواری کا گھوڑا سلامت رہے۔

گھوڑے دوڑانا ۔ (۱۔ محاورہ) (کنایتہً) بہت محنت کرنا۔ بہت کوشش کرنا۔ دور کی باتیں سوچنا۔

گھوڑے دوڑلیے ۔ (۱۔ مثل) خواہش۔ طاقت یا قوت کا ختم ہو جانا۔

گھوڑے سوار ۔ (۱۔ مذ) (۱) اسپ سوار۔ گھوڑ چڑھا (۲) جلد باز۔

گھوڑے کو لات اور آدمی کو بات ۔ (۱۔ مثل) نادان کو مار پیٹ اور آدمی کو اشارہ کافی ہے۔

گھوڑے کی دُم بڑھے گی تو اپنی ہی مکھی اڑائے گا ۔ (۱۔ مثل) ہر شخص اپنی ترقی سے خود ہی فائدہ اٹھاتا ہے۔ اوروں کے کام نہیں آتا۔

گھوڑے کی شادی کرنا ۔ (۱۔ محاورہ) گھوڑا بیچنا (چونکہ گھوڑے کی نسبت بیچنے کا لفظ استعمال کرنا بُرا سمجھتے ہیں۔ اس لیے بیچنے کی بجائے شادی کرنا کہتے ہیں۔)

گھوڑے کے دانت کی سیاہی ۔ دانتوں کی سیاہی جس سے گھوڑے کی عمر کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

گھوڑے گھوڑے لڑیں۔ موچی کا زین ٹوٹے ۔ (۱۔ مثل) زبردستوں کے جھگڑوں میں کمزور ناحق نقصان اٹھائیں۔ کرے کوئی بھرے کوئی۔

گھوڑے گئے گدھوں کا راج آیا ۔ (۱۔ مثل) شریف گئے بیوقوف ان کی جگہ قائم مقام ہوئے۔

گھوڑی ۔ (گھو۔ ڑی) (ہ۔ ا۔ مث) گھوڑا کی تانیث (۱) مادہ اسپ۔ (۲) سویاں بنانے کا آلہ (۳) وہ لکڑی جو کوٹھے کے تنے رہنے کیلیے تار کے نیچے کھڑی کر دیتے ہیں (۴) کپڑا ڈالنے کی چوبی تپائی (۵) بچوں کا ایک کھیل یعنی جس کی چڈی لیں اُسے گھوڑی کہتے ہیں (۶) بانس کے بیچ میں سے چری ہوئی لکڑی جس سے ختنے کے وقت کھال دبا کر کاٹتے ہیں۔

گھوڑی چڑھانا ۔ ختنے کی رسم ادا کرنا (۲) چری ہوئی لکڑی سے بچے کے عضو مخصوص کی کھال پکڑ کر ختنہ کرنا (۳) برات چڑھانا۔

گھوڑی چڑھنا ۔ تندرست ہو کر کسی مقدس جگہ دھوم دھام سے شکریہ صحت ادا کرنے کے لیے جانا (۲) ختنہ کی رسم ادا ہونا (۳) دُلہا بن کر دُلہن کے مکان پر جانا۔

گھُوس ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا بڑا چوہا۔ گھونس (۲) رشوت۔

گھُوس دان ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) چوہے دان۔ جس میں چوہے پکڑتے ہیں۔

گھوست ۔ (گھو۔ ست) (ہ۔ ا۔ مذ) اُلّو۔ چھوٹا اُلّو۔

گھُوسلا ۔ (گھُوس۔ لا) (ہ۔ ا۔ مذ) مرہٹوں کا ایک قبیلہ۔

گھُوسم گھُوسا ۔ (گھُو۔ سَم۔ گھُوں۔ سا) (ہ۔ ا۔ مذ) مکا بازی۔ مار کٹائی۔ زدوکوب۔

گھُوسن ۔ (گھُو۔ سَن) (ہ۔ ا۔ مث) گوالن۔ دودھ بیچنے والی۔

گھُوسی ۔ (گھُو۔ سِی) (ہ۔ ا۔ مذ) گائے بھینس چرانے والا (۲) گھاس کاٹنے والا۔ گھسیارا (۳) گوالا۔ دودھ بیچنے والا۔

گھوش ۔ (س۔ ا۔ مذ) شور۔ ڈھول کی آواز (۲) چنگھاڑ۔ دہاڑ (۳) زبان (۵) گوالوں کے رہنے کا مقام (۶) گوالوں کی ذات (۷) بنگالی کائستھوں کی ایک گوت۔

گھُوکنا ۔ (گھُو۔ ک۔ نا) (ہ۔ مص) سبق کا بار بار پڑھنا۔ رٹنا۔ یاد کرنا۔

گھُوگس ۔ (گھُو۔ گَس) (ہ۔ ا۔ مذ) برج۔ فصیل۔ گرگج۔

گھُوگی ۔ (گھُو۔ گی) (ہ۔ ا۔ مث) جیب۔ کیسہ (۲) گھگی۔ فاختہ۔ ٹٹرو۔

گھول ۔ (۱۔ فعل) گھولنا۔ مصدر کا صیغہ امر۔

گھولا ۔ (گھو۔ لا) (ہ۔ ا۔ مذ) پانی میں حل کی ہوئی افیون۔ گھولوا۔ ایک قسم کی مچھلی۔

گھول پینا ۔ (گھول۔ پی۔ نا) (ہ۔ مص) شربت کی طرح پانی میں ڈال کر پی جانا (۲) کچھ بھی نہ سمجھنا۔ ہیچ جاننا (۳) مار ڈالنا۔

گھول کے پلانا ۔ (۱۔ محاورہ) تعویذ گھول کے پلانا (۲) کسی کو جلد کچھ سکھا دینا۔

گھول گھال کے ۔ (گھُول۔ گھال۔ کے) (۱۔ تابع فعل) گھول کے پانی میں حل کر کے۔

گھولم گھالا ۔ (گھولَم۔ گھا۔ لا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) گھولی ہوئی افیون (۲) مشکل میں پھنسنا۔

گھول میل ۔ (گھُول۔ مِیل) (ہ۔ ا۔ مذ) میل جول۔ میل ملاپ۔

گھولنا ۔ (گھُول۔ نا) (ہ۔ مص) پانی یا کسی رقیق چیز میں کچھ ملانا۔ حل کرنا۔ (۲) چوسنا۔ رس لینا۔

گھولوا ۔ (گھول۔ وا) (ہ۔ ا۔ مذ) پانی میں حل کی ہوئی افیون۔ گھولا (۲) کسی دوا کا عرق (۳) شوربا۔ پیچ۔ دلیا۔

گھولوا پڑنا ۔ (۱۔ محاورہ) کسی کام میں دقت پیش آنا۔

گھولوا گھولنا ۔ (۱۔ محاورہ) رقیق بنانا۔ گھول کر پتلا کرنا (۲) افیون کو پانی میں حل کرنا (۳) دیر لگانا۔ ڈھیل کرنا

گھولے میں پڑنا ۔ (۱۔ محاورہ) عذاب میں پڑنا۔ کسی ایسے کام میں پڑنا جو تمام نہ ہو۔

گھولے میں ڈالنا ۔ (۱۔ محاورہ) بکھیڑے میں ڈالنا۔ شش و پنج میں ڈالنا۔ ٹال مٹول کرنا۔ آج کل کرنا۔

گھُومتا گھامتا ۔ (گھُوم۔ تا۔ گھام۔ تا) (ہ۔ صف) پھرتا پھراتا۔

گھُومتی گھامتی ۔ (گھُوم۔ تی۔ گھام۔ تی) (ہ۔ صف) پھرتی پھراتی۔ گھومتا گھامتا کی تانیث۔

گھُوم جانا ۔ (۱۔ محاورہ) (گھُوم۔ جا۔ نا) (ہ۔ مص) چکرا جانا (۲) چوری جانا۔

گھُومنا ۔ (گھُوم۔ نا) (ہ۔ مص) پھرنا۔ چکر لگانا۔ سیر کرنا (۲) بخارات کا دماغ کو لگنا۔

گھُومنا گھامنا ۔ (۱۔ محاورہ) چکر لگانا۔ دورہ کرنا۔ سیر کرنا۔

گھُومنی ۔ (گھُوم۔ نی) (ہ۔ ا۔ مث) دوران سر۔ سر درد۔

گھُونا ۔ (گھُو۔نا) (ہ۔ صف) تجربہ کار۔ خرانٹ ۔ ہوشیار ۔
گھونٹنا ۔ (گھونٹ۔نا) (ہ۔ مص) بُری طرح سینا (۲) گھسیٹنا ۔ ٹھونکنا ۔
گھونٹ ۔ (ہ۔ اُ۔ مذ) جُرعہ ۔ چسکی ۔ پانی یا کسی رقیق چیز کی وہ مقدار جو ایک دفعہ حلق سے اُترے (۲) حُقّے کا دم ۔ کش ۔
گھونٹ اُتارنا ۔ (ا۔ محاورہ) گھونٹ حلق کے نیچے لے جانا ۔
گھونٹ بھرنا ۔ (ا۔ محاورہ) جُرعہ پینا (۲) حقے کا دم لگانا ۔
گھونٹ پی کر رہ جانا ۔ (ا۔ محاورہ) (کنایۃً) غصّہ ضبط کرنا ۔
گھونٹ گھونٹ کرکے پینا (اُتارنا) ۔ (ا۔ محاورہ) ذرا ذرا پینا تھوڑا تھوڑا کرکے پینا ۔
گھونٹ گھونٹ کر (کے) رکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) مجبور کرکے رکھنا ۔ مجبور کرنا ۔
گھونٹ گھونٹ کر مارنا ۔ (ا۔ محاورہ) رنج دے دے کر مارنا ۔ جلا جلا کر مارنا (۲) اندرونی مار دینا ۔
گھونٹ لگانا ۔ (ا۔ محاورہ) حقے کا دم لگانا ۔
گھونٹ لینا ۔ (ا۔ محاورہ) پانی کا گھونٹ لینا (۲) حقے کا دم لینا ۔
گھونٹنا ۔ (گھونٹ۔نا) (ہ۔ مص) گلا دبانا ۔ دم روکنا ۔ سانس بند کرنا (۲) تنگ کرنا ۔ دق کرنا
گھونٹنا ۔ (گھونٹ۔نا) (ہ۔ مص) گھوٹنا ۔ حل کرنا ۔ رگڑنا (۲) کسی چیز سے رگڑ کے کاغذ کو چکنا کرنا (۳) کسی چیز کو ادکھلی یا کسی اور ظرف میں ڈال کر دستہ یا لکڑی سے پیسنا (۴) بار بار رٹنا ۔
گھونٹوانا ۔ (گھونٹ۔وا۔نا) (ہ۔ مص) گھونٹنا کا متعدی المتعدی (۲) استرے سے ڈاڑھی اس طرح منڈوانا کہ بال کی کھونٹی تک کا نشان بھی باقی نہ رہے ۔ دیکھیے گھوٹوانا ۔
گھونٹی ۔ (گھو۔نٹی) (ہ۔ ا۔ مث) ایک دوائی جو نومولود بچے کو اس کا پیٹ صاف کرنے کیلیے دیتے ہیں ۔ گھُٹی زیادہ مستعمل ہے ۔
گھونس ۔ (ہ۔ ا۔ مذ و مث) گھوس (۱) بڑا چوہا (۲) رشوت ۔
گھونسا ۔ (گھون۔سا) (ہ۔ ا۔ مذ) مکّا ۔ مشت (۲) ضرب ۔ چوٹ ۔ صدمہ ۔
گھونسا جڑنا ۔ گھونسا چلانا ۔ گھونسا مارنا ۔ گھونسا لگانا ۔ (ا۔ محاورہ) مکا لگانا ۔
گھونسا لگنا ۔ (ا۔ محاورہ) اچانک صدمہ ہونا ۔
گھونسوں کا کیا اُدھار ۔ (ا۔ مثل) جرم کی سزا میں کیا دیر ۔ مار کا بدلا فوراً ۔
گھونسوں لڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) مکوں سے لڑنا ۔ ڈھگ بازی کرنا ۔
گھونسلا ۔ (گھونس۔لا) (ہ۔ ا۔ مذ) پرندوں کا گھر ۔ آشیانہ (۲) چھوٹا سا گھر ۔ جھونپڑا ۔
گھونسلا بنانا ۔ (ا۔ محاورہ) پرندوں کا گھر یا آشیانہ بنانا (۲) چھوٹا سا گھر تعمیر کرنا (۳) (مجازاً) کسی کو معمولی سی ملازمت دلانا ۔
گھونسلا نوچنا ۔ (ا۔ محاورہ) آشیانہ کو ویران کرنا ۔
گھونسم گھاسا ۔ (گھون۔سم۔گھا۔سا) (ہ۔ ا۔ مذ) گھُوسم گھُوسا ۔ زد و کوب ۔
گھونسیا ۔ (گھونس۔یا) (ہ۔ ا۔ مذ) رشوت خوار ۔ کھاؤ یار ۔
گھونگا ۔ (گھون۔گا) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کے دریائی کیڑے کا خول جو ہڈی کی مانند سیپی یا سنکھ کی قسم سے ہے ۔
گھونگٹ ۔ گھونگھٹ ۔ (گھون۔گٹ ۔ گھُنگ۔گھٹ) (ہ۔ ا۔ مذ) برقع ۔ نقاب ۔ پردہ ۔ چادر کا منہ پر پڑا ہوا کپڑا (۲) روک ۔ حجاب ۔ دروازے کی اندرونی دیوار (۳) شرم ۔ حیا ۔ لاج ۔ لحاظ ۔
گھونگٹ اُٹھانا ۔ (ا۔ محاورہ) پردہ دور کرنا ۔ دُلہن کا سامنے ہونا (۲) پردہ اُونچا کرنا ۔
گھونگٹ اُلٹنا ۔ (ا۔ محاورہ) دُلہن کا بے حجاب ہونا (۲) گھونگٹ ہٹا دینا ۔
گھونگٹ کا چراغ دان ۔ (ا۔ مذ) ایک قسم کا چراغ دان ۔
گھونگٹ کاڑھنا ۔ (ا۔ محاورہ) گھونگٹ نکالنا ۔
گھونگٹ کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) پردہ کرنا ۔ ڈوپٹے سے مُنہ چھُپانا (۲) لحاظ کرنا ۔ شرم کرنا (۳) گھوڑے کا اپنی گردن کو پیچھے کی طرف موڑنا (۴) فوج کا پسپا ہونا ۔
گھونگھٹ کھانا ۔ (ا۔ محاورہ) لشکر یا فوج کا مڑ جانا یا رُخ بدلنا (۲) شکست کھانا ۔ منہ موڑنا ۔ بھاگ نکلنا ۔
گھونگٹ کھولنا ۔ (ا۔ محاورہ) پردہ یا حجاب دُور کرنا ۔ مُنہ دکھانا ۔
گھونگٹ کی دیوار ۔ (ا۔ مث) دروازے کے سامنے کی اندرونی دیوار پردے کی دیوار ۔
گھونگٹ لینا ۔ (ا۔ محاورہ) گھونگٹ چہرے پر لینا ۔ منہ چھُپانا ۔
گھونگٹ نکالنا ۔ (ا۔ محاورہ) پردہ کرنا ۔ مُنہ چھپانا ۔
گھونگٹ والی ۔ (ا۔ محاورہ) برقع پوش عورت ۔ پردہ دار ۔ حیا والی ۔ شرم والی (۲) دلہن ۔ عروس ۔
گھونگر ۔ (گھوں۔گر) (ہ۔ ا۔ مذ) بالوں کا قدرتی پیچ و خم ۔
گھونگر والے بال ۔ گھونگریالے بال ۔ (ا۔ مذ) پیچ در پیچ بال ۔ بڑے بڑے بال ۔
گھونگرو ۔ (گھُونگ۔رُو) (س۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا زیور جو پاؤں میں پہنتے ہیں (۲) حیوانوں کے گلے میں ڈالنے والی چھوٹی سی گھنٹی ۔ گھنگھرو ۔
گھونگھی ۔ (گھون۔گھی) (ہ۔ ا۔ مث) مٹی کا پکایا ہوا گھونگے کی شکل کا ٹکڑا ۔ جو کھپروں کے بیچ میں کھپریل میں رخنہ بندی کرنے کے لیے رکھتے ہیں (۲) ایک کیڑے کا نام ۔
گھونگنی ۔ (گھونگ۔نی) (س۔ ا۔ مث) گھنگھنی ۔ اُبلے ہوئے چنے گیہوں وغیرہ ۔
گھوئیاں ۔ (ا۔ مث) ایک قسم کی ترکاری ۔ اَروی ۔
گھی ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) روغن زرد ۔ پگھلایا ہوا مکھن (۲) (صف) نرم ۔ ملائم ۔
گھی اُٹھانا ۔ (ا۔ محاورہ) گھی جذب کرنا ۔
گھی جاٹ کا تیل ہاٹ کا ۔ (ا۔ مثل) گھی زمیندار کے ہاں ہی خالص مل سکتا ہے اور تیل دکاندار کے ہاں کیونکہ وہاں پڑا رہنے سے اس کی میل بیٹھ جاتی ہے ۔
گھی چپڑنا ۔ (ا۔ مص مرکب) روٹی یا کسی چیز پر تھوڑا سا گھی لگانا ۔
گھی داغ کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) گھی کا تڑکا لگانا ۔ گھی کڑکڑانا ۔
گھی سنوارے سالن ، کام بڑی بہو کا نام ۔ (ا۔ مثل) کرے کوئی نام کسی کا ہو ۔ لذت گھی سے درست ہوتی ہے اور نام پکانے والی کا ہو جاتا ہے ۔
گھی کا کُپّا لنڈھنا ۔ (ا۔ محاورہ) روغن زرد کا اوندھا ہونا (۲) کسی بہت بڑے رئیس ، امیر

یا بادشاہِ وقت کا مر جانا۔

گھی کہاں گیا کھچڑی میں۔ (۱۔ مثل) جب اپنا مال اپنے ہی عزیز و اقارب میں خرچ ہو یا ایسا نقصان ہو جس سے اپنوں کو فائدہ پہنچے تو اس موقع پر بولتے ہیں۔ گویا ہمارا مال ہمارے ہی کام آیا۔

گھی کھچڑی۔ (۱۔ محاورہ) شیر و شکر۔ نہایت گہرے دوست۔ گھلے ملے۔

گھی کے چراغ جلانا۔ (۱۔ محاورہ) مراد بر آنے پر مزار، درگاہ یا مندر وغیرہ میں چراغوں میں تیل کی بجائے گھی کی روشنی کرنا (مجازاً) نہایت خوشی منانا (۲) اس قدر دولت مند ہونا کہ تیل کی بجائے گھی کے چراغ جلیں۔

گھی کے سے گھونٹ آتے ہیں۔ (۱۔ محاورہ) بہت گھی پڑا ہوا ہے اور چیز نہایت لذیذ اور ذائقہ دار ہے۔

گھی کے کپّے کے پاس جا لگنا۔ (۱۔ محاورہ) کسی مالدار کے پاس رسائی ہو جانا۔

گھی گر پڑا میرے رُوکھی ہی بھاتی ہے۔ (۱۔ مثل) یہ مقولہ اپنی مجبوری اور شرمندگی کو چھپانے کے موقع پر بولتے ہیں جیسے انگور کھٹے ہیں۔

گھی نکالنا۔ (۱۔ محاورہ) مکھن (مسکہ) سے گھی نکالنا۔

گھی والا۔ (۱۔ مذ) روغن فروش۔ گھی بیچنے والا۔

گھیا۔ (گھی۔ یا) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کی ترکاری۔ کدّو۔

گھیا توری۔ (ا۔ مث) ایک نرم و ملائم قسم کی توری۔

گھیا کدّو۔ (۱۔ مذ) ایک قسم کا لمبا کدّو۔

گھیا کش۔ ایک آلہ جس سے گھیا کو رگڑ کر باریک کرتے ہیں۔

گھیاں۔ (گھی۔ یاں) (ہ۔ ا۔ مث) ایک قسم کی لیس دار ترکاری جو جڑ کی قسم کی ہوتی ہے۔ اَروی۔

گھیٹنا۔ (گھیٹ۔ نا) (ہ۔ مص) خوب ملانا (۲) چھیلنا۔ کھرچنا۔

گھیتلا۔ (گھیت۔ لا) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا زنانہ جوتا جو آگے سے بہت مڑا ہوا ہوتا ہے۔ لمبی نوک کا جوتا۔

گھیر۔ (ہ۔ ا۔ مذ) دَور۔ محیط۔ گھیرا۔ گردا۔ گھیرنا کا امر۔ چکر۔ گھماؤ (۲) حلقہ۔ دائرہ۔ احاطہ۔ صحن (۳) لکیر۔ خط (ق)۔

گھیر دار۔ (ہ۔ صف) فراخ۔ کشادہ۔ ڈھیلا ڈھالا۔

گھیر گھار کر لانا۔ (۱۔ محاورہ) چاروں طرف سے اکٹھا کر کے لانا۔ ہر طرف سے سمیٹ سماٹ کر ایک جگہ لانا۔

گھیرا۔ (گھے۔ را) (ہ۔ ا۔ مذ) گردا۔ حلقہ۔ دائرہ (۲) محیط۔ چکر۔ باڑ (۳) چار دیواری۔ حصار۔ فصیل (۴) نرغہ۔ محاصرہ۔

گھیرا ڈالنا۔ (۱۔ محاورہ) محاصرہ کرنا۔ چاروں طرف سے گھیر لینا۔ حلقہ کر لینا۔

گھیرنا۔ (گھیر۔ نا) (ہ۔ مص) احاطہ کرنا۔ محصور کرنا (۲) چار دیواری بنانا۔ جنگلہ لگانا۔ باڑ لگانا (۳) بند کرنا۔ روکنا (۴) پکڑنا۔ جکڑنا (۵) قبضہ کرنا۔

گھیرنی۔ (گھیر۔ نی) (ہ۔ ا۔ مث) چرخہ چلانے کا ہتھا۔

گھیری۔ (گھے۔ ری) (ق۔ ا۔ مث) سر کا چکرانا۔ غش۔

گھیرٹا۔ (گھیر۔ ٹا) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا رہن جس میں زمین بطور امانت رکھی جائے اور سود قابل ادا ہو۔

گھیکوار۔ گھیکوانڑ۔ (گھی۔ کُ۔ وار۔ گھی۔ کُ۔ واڑ) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا پودا جس کے پتے لمبے ہوتے ہیں اور ان سے لیس دار مادہ نکلتا ہے۔ (پ) کوار گندل۔

گھیگا پلانا۔ (گھے۔ گا) (۱۔ محاورہ) مکر کرنا۔ پھسلانا۔

گھیلا۔ (گھی۔ لا) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک جنگلی بیل۔

گھینٹ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) گلا۔ گلو۔ حلق۔

گھینٹا۔ (گھیں۔ ٹا) (ہ۔ ا۔ مذ) سُور کا بچہ۔ بچہ خوک۔

گھینٹی۔ (گھیں۔ ٹی) (س۔ ا۔ مث) گھینٹا کی تانیث۔

گھینگھا۔ گھینگا۔ (گھین۔ گھا۔ گھین۔ گا) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک مرض جس میں گلا پھول جاتا ہے۔ گلھڑ۔

گھیو۔ (ق۔ ا۔ مذ) گھی۔

گھیور۔ (گھی۔ وَر) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کی مٹھائی جو میدے اور گھی کی آمیزش سے تل کر بنائی جاتی ہے۔

گھیورا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا چھوٹا کھیرا۔

گ ۔ ۶

گئو۔ گو۔ (گَ۔ اُوْ) (س۔ ا۔ مث) گائے۔ بقر۔

گئوپال۔ گوپال۔ (ہ۔ صف) گوالا۔ گایوں کو پالنے والا (۲) کرشن جی کا لقب۔

گئو دان۔ (ہ۔ ا۔ مذ) گائے کو خیرات کرنا۔

گئو دنتی۔ (ہ۔ ا۔ مث) ایک قسم کا پتھر جس کا کشتہ بخار میں مفید ہوتا ہے اسے ہڑتال گئو دنتی بھی کہتے ہیں۔

گئو رس۔ (ہ۔ ا۔ مذ) دودھ (۲) دہی (۳) چھاچھ۔ لسّی۔

گئو سالہ۔ گئو شالہ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) گایوں کے رہنے کی جگہ۔

گئو گھاٹ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) دریا یا تالاب کا وہ مقام جو مویشیوں کے پانی پینے کے لیے بنایا جاتا ہے۔

گئو مکھی۔ (ہ۔ ا۔ مث) بانات وغیرہ کی وہ تھیلی جس میں ہندو لوگ مالا ڈال کر جپتے ہیں (۲) ہمالہ پہاڑ کی ایک کھوہ جہاں سے گنگا نکلتی ہے۔

گئو ہتیا۔ گئو ہتھیا۔ (ہ۔ ا۔ مث) گائے کے ذبح کرنے یا مارنے کا گناہ۔

گئی۔ (گَ۔ ئی) (ہ۔ صف) چلی گئی۔ گزری ہوئی (۲ مث) درگزر۔ تغافل۔

گئی لُو لُودار کی اور رہی کھال کی کھال۔ (۱۔ مثل) عزت یا دولت کھو کر جیسے تھے ویسے کے ویسے ہی رہ گئے۔

گئی بیتی۔ (۱۔ صف۔ مث) گزری ہوئی۔ فراموش شدہ (مجازاً) ناقابلِ اعتبار۔ نکمّی۔

گئی کرنا۔ (۱۔ محاورہ) درگزر کرنا۔ چشم پوشی کرنا۔ جان کر ٹالنا (۲) کمی کرنا۔ کوتاہی کرنا (۳) صبر کرنا۔ سہارنا۔ برداشت کرنا (۴) غفلت کرنا۔ چوکنا۔

گئی گزری۔ (۱۔ محاورہ) ناچیز۔ حقیر۔ بے وقعت (۲) بھولی ہوئی۔ پرانی۔

گئے۔ (گَ۔ ئے) (ہ) جانا مصدر سے ماضی کا جمع کا صیغہ۔ گیا کی جمع۔

گئے بیچارے روزے رہے ایک کم تیس ۔ (ا ۔ مثل) (۱) جب پہلا روزہ رکھ لیا تو باقی کے بھی رکھے برابر سمجھو (۲) جب ایک مشکل کام کا کوئی حصّہ کر لیا تو وہ آسان نظر آئے گا۔

گئے تھے روزے بخشوانے نماز گلے پڑی ۔ گئے تھے نماز بخشوانے روزے گلے پڑے ۔ (ا ۔ مثل) ایک کام سے عذر کیا۔ دوسرا کام اور سُپرد ہو گیا۔ اُلٹے لینے کے دینے پڑے۔

گئے گزرے ۔ (ف ۔ صف) بدتر۔ ناکارہ۔ بیکار۔ بے وقعت ۔

گئے گزرے زمانے میں ۔ (ا ۔ مثل) بُرے وقت میں مفلسی میں تنگ دستی میں ۔

گئے وقت میں ۔ (ا ۔ تابع فعل) بُرے وقت میں ۔ بد اقبالی کے زمانے میں ۔

گ ۔ ی

گی ۔ (ا ۔ لاحقہ ۔ مستقبل) گا کی تانیث (ف لاحقہ ۔ اسم کیفیت) وہ لاحقہ جو ہائے مختفی پر ختم ہونے والے کو دور کر کے "گی" کے بڑھانے سے اُسے اسم کیفیت بنا دیتا ہے ۔ جیسے کشیدہ سے کشیدگی ۔ سنجیدہ سے سنجیدگی وغیرہ ۔

گے ۔ (ا ۔ لاحقہ مستقبل) "گا" کی جمع ۔

گیا ۔ (گ ۔ یا) (ہ ۔ صف) رفتہ ۔ سابقہ ۔ گزشتہ (۲) چلا گیا (۳) گزرا جاتا رہا ۔

گیا اور آیا ۔ (ا ۔ صف) فوراً واپس آنے کے لیے بولتے ہیں ۔

گیا بیتا ۔ گزرا ہوا ۔ پچھلا (۲) نکما ۔ ناکارہ ۔ ناقابلِ استعمال ۔ بیکار (۳) خراب ۔ بُرا ۔

گیا گزرا ۔ (ا ۔ صف) گزرا ہوا ۔ رفتہ ۔ گذشتہ (۲) معدوم ۔ مفقود (۳) ناکارہ نکما ۔ بیکار (۴) خراب ۔ بُرا (۵) کم حوصلہ ۔ بُزدل (۶) نہایت کمزور ۔ ناتواں (۷) بے حیثیت ۔ ناچیز ۔ بے قدر (۸) بے شرم ۔ بے حیا ۔ بے غیرت ۔ نالائق ۔ بدچلن (۹) مفلس ۔ غریب ۔ قلّاش (۱۰) ناقابلِ وصول (۱۱) تباہ شدہ ۔ (ماضی) کسی کام کا نہ رہنا ۔

گیا گوایا ۔ (ا ۔ صف) گزرا اور بیتا ہوا ۔ جو گزر چکا ہو ۔

گیا وقت ۔ (ا ۔ تابع فعل) وہ وقت جو گزر چکا ہو (۲) خوشی سے گزرا ہوا زمانہ ۔

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں ۔ (ا ۔ مثل) گزرا ہوا وقت دوبارہ نہیں مل سکتا جو موقع ہاتھ سے نکل جائے ۔ پھر میسر نہیں آتا ۔ فرصت کو غنیمت سمجھو ۔

گیابھ ۔ (گ ۔ یابھ) (ہ ۔ ا ۔ مذ) حیوان کا حمل ۔ گابھ ۔

گیابھ ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) حمل گرانا (۲) خوف کے مارے وقت سے پہلے بچہ جن دینا (۳) بے حد ڈرنا ۔

گیابھن ۔ گیابھنی ۔ (گ ۔ یا ۔ بھن ۔ گ ۔ یابھ ۔ نی) (ہ ۔ ا ۔ مث) پیٹ والی حاملہ (یہ لفظ صرف حیوانوں کے لیے آتا ہے)

گیارہ ۔ (گ ۔ یا ۔ رہ) (ہ ۔ صف) ایک اور دس (۱۱) ۔

گیارھواں ۔ (گ ۔ یارھ ۔ واں) (ہ ۔ صف) یازدہم ۔ دسویں کے بعد کا گیارہ سے منسوب ۔

گیارھویں ۔ (گ ۔ یارھ ۔ ویں) (ہ ۔ ا ۔ مث) دسویں کے بعد (۲) حضرت غوث الاعظم کی نیاز جو گیارھویں ربیع الآخر کو دی جاتی ہے ۔ بعض لوگ ہر قمری مہینے کی گیارھویں تاریخ کو دیتے ہیں ۔

گیاست ۔ (ق ۔ صف) گیان پن ۔

گیان ۔ (گ ۔ آن) (س ۔ ا ۔ مذ) علم ۔ دانش (۲) عقل ۔ فہم (۳) علم الٰہی علم معرفت ۔ عرفان ۔

گیان چرچا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) علمی یا مذہبی ذکر اذکار ۔ علمی یا مذہبی مباحثہ ۔

گیان چوسر ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کی چوسر جو کاغذ پر چھپی ہوئی ہوتی ہے اور پانچ یا سات کوڑیوں سے کھیلی جاتی ہے ۔

گیان دوڑانا ۔ (ہ ۔ محاورہ) بہت سوچ بچار کرنا ۔ سوچ میں ڈوب جانا ۔

گیان وان ۔ (ہ ۔ صف) عالم ۔ فاضل ۔ ودوان ۔

گیانی ۔ (گ ۔ آ ۔ نی) (س ۔ صف) عارف ۔ خدا شناس ۔ عالم ۔ فاضل ۔

گیاہ ۔ (گ ۔ یاہ) (ف ۔ ا ۔ مث) ہری گھاس (۲) خشک گھاس ۔ کاہ ۔

گیبر ۔ (گے ۔ بر) (ہ ۔ ا ۔ مث) ایک پرندے کا نام ۔

گیبرڈین ۔ (Gabardine) (گے ۔ بر ۔ ڈین) (انگ ۔ ا ۔ مذ) سُوتی یا ریشمی کپڑا جس میں اُون کی آمیزش ہو ۔

گیپ ۔ (Gap) (انگ ۔ ا ۔ مذ) خلا ۔ درز ۔ شگاف ۔ رخنہ (۲) خندق ۔ کھائی (۳) پہاڑ کے درمیان تنگ راستہ ۔

گیپا ۔ (گی ۔ پا) (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا پلاؤ ۔

گیپائی ۔ (گی ۔ پا ۔ ئی) (ف ۔ ا ۔ مذ) گیپا بیچنے والا ۔

گیت ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) راگ ۔ بھجن ۔ سُرود ۔

گیت گانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (کنایتہً) تعریف کرنا ۔

گیتا ۔ (گی ۔ تا) (س ۔ ا ۔ مث) راگ ۔ گیت ۔ نغمہ ۔ بھجن (۲) بحث ۔ مباحثہ چرچا ۔ ذکر اذکار ۔ تذکرہ (۳) ہندوؤں کی ایک مذہبی کتاب جس میں کرشن جی کے اس وعظ کو پیش کیا گیا ہے جو انہوں نے ارجن کو سمجھانے کے لیے دیا تھا (۴) مقدس نظم ۔

گیتی ۔ (گے ۔ تی) (ف ۔ ا ۔ مث) دنیا ۔ عالم ۔ جہان ۔ زمانہ ۔ سنسار ۔ جگ ۔

گیتی آرا ۔ (ف ۔ صف) جہاں کو آراستہ کرنے والا ۔ نہایت خوبصورت (کنایتہً) بادشاہ (۲) بصرہ کا ایک خوبصورت پھول جس کی خوشبو اُس کے سوکھ جانے کے بعد بھی کستوری کی طرح رہتی ہے ۔

گیتی آفرین ۔ (ف ۔ صف) عالم کو پیدا کرنے والا ۔ خدائے تعالیٰ ۔

گیتی افروز ۔ گیتی فروز ۔ (ف ۔ صف) جہاں کو روشن کرنے والا (۲) سورج خورشید ۔ آفتاب ۔

گیتی بان ۔ (ف ۔ صف) دنیا کا محافظ ۔ ہفت اقلیم کا بادشاہ ۔

گیتی پژدہ ۔ (ف ۔ صف) دنیا دار (۲) دنیا کا طالب (۳) بادشاہ (پژدہ ۔ پژدہیدن سے ہے بمعنی طلب کرنا ۔ ڈھونڈنا ۔

گیتی پناہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (کنایتہً) بادشاہ ۔

گیتی نورد ۔ (ف ۔ صف) جہاں کی سیر کرنے والا ۔ بہت پھرنے پھرانے

والا (لوزید، لوزیدن سے مشتق ہے ۔ بمعنی لپٹنا ۔

گیٹ ۔ (Gate) (انگ ۔ ا ۔ مذ) دروازہ ۔ پھاٹک (۲) راہ ۔ راستہ (۳) دو پہاڑوں کے درمیان کا تنگ راستہ ۔

گیٹ اپ ۔ (Get Up) (گَیٹ ۔ اَپ) (انگ ۔ ا ۔ مث) انداز ۔ وضع طرز (۲) کتاب کی لکھائی چھپائی وغیرہ ۔

گیٹس ۔ (گَے ۔ ٹِس) (ہندو انگریزی گارٹر (Garter) سے ۔ ا ۔ مذ) موٹے کپڑے یا چمڑے کی پٹی جسے سوار لوگ پنڈلیوں پر بٹنوں سے کس لیتے ہیں (۲) ربڑ یا سوت کا فیتہ جو موزوں پر چڑھا لیا جاتا ہے ۔ تاکہ وہ نیچے کو نہ اتریں ۔

گیج ۔ (Gauge) (انگ ۔ مذ) ناپ ۔ پیمائش ۔ گنجائش ۔

گیدرا ۔ (گَید ۔ رَا) (ہ ۔ صف) احمق ۔ بے وقوف ۔ سادہ لوح (۲) بھدا بدنمائی ۔

گیدڑ ۔ (گی ۔ دڑ) (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایک جنگلی جانور جو کتے سے ذرا چھوٹا اور لومڑی سے ذرا بڑا ہوتا ہے (۲) شغال ۔ بزدل ۔

گیدڑ اوروں کو شگون بتائے ۔ آپ اپنی گردن کتوں سے ترڑوائے ۔ (ا ۔ مثل) اپنی خبر نہیں ۔ اوروں کو مشورہ دیتے پھرتے ہیں ۔

گیدڑ بولنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گیدڑوں کا بھونکنا (۲) بدشگونی کی علامت ظاہر کرنا ۔ (۳) اُجڑنا ۔ ویران ہونا ۔ غیر آباد ہونا ۔

گیدڑ بھبکی ۔ گیدڑ بھبکی ۔ (ا ۔ مث) گیدڑ کی طرح غرّا کر حملہ کرکے ڈرانا (۲) دکھاوے کی دھمکی ۔ بے اثر دھمکی ۔ نکمّا ڈراوا ۔

گیدڑ بھبکی دکھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) جھوٹ موٹ کا ڈرانا ۔

گیدڑ کی جمعداری اٹکی ہوئی ہے ۔ (ا ۔ مثل) زبردستی کی حکومت ہے ۔

گیدڑ کی کم بختی آئے تو گاؤں کو بھاگا جائے ۔ (ا ۔ مثل) جب بُرے دن آتے ہیں تو تدبیریں بھی اُلٹی سوجھتی ہیں ۔

گیدڑ کے کہنے سے بیر نہیں پکتے ۔ (ا ۔ مثل) اُمیدیں حسبِ مُراد پوری نہیں ہوتیں ۔

گیدھنا ۔ (گید ۔ نا) (ہ ۔ مص) چسکا پڑ جانا ۔ حریص ہو جانا ۔

گیدی ۔ (گی ۔ دی) (ف ۔ صف) بے عزت ۔ بے حمیت (۲) (مجازاً) بھڑوا ۔ دیوث (۳) نامرد ۔ ہیجڑا (۴) بزدل (۵) احمق ۔ نادان ۔ بے وقوف ۔ گید سے منسوب ہے ۔ جس کے معنی چیل کے ہیں ۔ اور لوگوں کا خیال ہے کہ وہ چھ مہینے نر اور چھ مہینے مادہ رہتی ہے ۔

گیدی خر ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) بہت بڑا بے وقوف ۔ اُلّو ۔ گدھا ۔

گیر ۔ (ف ۔ لاحقہ) گرفتن مصدر سے صیغہ امر سے جو اسم کے بعد آکر اُسے اسم فاعل بنا دیتا ہے اور پکڑنے والے کے معنی دیتا ہے ۔ جیسے دل گیر عالم گیر وغیرہ ۔

گیراج (Garage) (انگ ۔ ا ۔ مذ) موٹر خانہ (۲) گودام ۔

گیرودار ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) پکڑ دھکڑ (۲) جنگ ۔ وجدل ۔ لڑائی (۳) حکومت (۴) شان و شوکت ۔

گیرائی ۔ (گی ۔ را ۔ ئی) (ف ۔ ا ۔ مث) گرفتگی ۔ پکڑ (۲) خفیہ پولیس کا محکمہ ۔

گیرنا ۔ (گیر ۔ نا) (ہ ۔ مص) گرانا (۲) لگانا (۳) بنانا ۔ تیار کرنا ۔

گیرو ۔ (گے ۔ رُو) (ہ ۔ ا ۔ مذ) گل ارمنی ۔ ایک قسم کی لال مٹی ۔ گیری ۔

گیروا ۔ (گیر ۔ وا) (ہ ۔ صف) لال رنگ کا ۔ گیرو کے رنگ کا ۔ گہرا گلابی ۔

گیری ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) پکڑنا ۔ لینا ۔ مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے دست گیری ۔ ملک گیری وغیرہ ۔

گیریزن ۔ (Garrison) (گے ۔ ری ۔ زَن) (انگ ۔ ا ۔ مث) قلعہ کی فوج (۲) قلعہ یا شہر کی حفاظتی فوج ۔

گیڑی ۔ (گے ۔ ڑی) (ہ ۔ ا ۔ مث) وہ لکڑی جس سے لڑکے اس طرح کھیلتے ہیں کہ ایک لکیر کھینچ کر اس سے تھوڑے فاصلے پر لکڑی رکھتے ، اور دوسرا لڑکا اس پر اپنی لکڑی کی چوٹ لگا کر لکیر سے پار کر دینے کی صورت میں جیت لیتا ہے ۔

گیڑیاں کھیلنا ۔ گیڑیوں سے کھیلنا ۔ (ہ ۔ محاورہ) (کنایۃً) نادان ۔ بے ہنر ہونا ۔

گیزر ۔ (Geyser) (گِی ۔ زر) (انگ ۔ ا ۔ مذ) گرم پانی کا چشمہ جس میں مسلسل قدرتی فوارے چھوٹتے ہیں ۔

گیس ۔ (Gas) (انگ ۔ ا ۔ مث) ہوائے بسیط (۲) ایک قسم کی پھٹنے والی ہوا جو معدنی کانوں میں پائی جاتی ہے (۳) بے ہوش کرنے والی ہوا ۔

گیس بیگ ۔ (Gas Bag) (انگ ۔ ا ۔ مذ) گیس بھرا تھیلا ۔ خالی خولی باتیں کرنے والا ۔ شیخی باز ۔

گیسو ۔ (گے ۔ سُو) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) سَر کے لمبے بال (۲) زلف کاکل ۔ لٹ ۔

گیسو بریدہ ۔ (ف ۔ صف) جس کے گیسو کٹے ہوئے ہوں (۲) فاحشہ بے حیا ۔

گیسو چھٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) زلفوں کا بکھر کر شانوں پر لہرانا ۔

گیسو دار ۔ (ف ۔ صف) گیسو والا (۲) (مجازاً) پیرزادہ ۔

گیسو دراز ۔ (ف ۔ صف) لمبے گیسوؤں والا (۲) مشہور بزرگ خواجہ میر سید محمد گیسو دراز کا لقب ۔

گیسوؤں والا ۔ (ف ۔ صف) زلفوں والا (۲) (کنایۃً) معشوق ۔

گیسوئے شمع ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) شمع کا دھواں ۔

گیسو میٹر ۔ (Gaso-Meter) (گے ۔ سُو ۔ می ۔ ٹر) (انگ ۔ ا ۔ مذ) گیس رکھنے کا برتن (۲) گیس خانہ جس میں نلکیوں کے ذریعے گیس تقسیم ہوتی ہے ۔

گیگلا ۔ (گیگ ۔ لا) (ہ ۔ صف) سادہ لوح ۔ بھولا ۔ احمق ۔ مورکھ ۔

گیگلاپن ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) بھولا پن ۔ سادہ لوحی ۔ حماقت ۔ بے وقوفی ۔

گیگلی ۔ (گیگ ۔ لی) (ہ ۔ صف) گیگلا کی تانیث ۔ بدتمیز عورت ۔ پھوہڑ ۔ احمق ۔

گیل ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) راستہ ۔ راہ ۔ بات ۔ سڑک ۔ پگ ڈنڈی ۔ بٹیا (۲) گیلوں کا گچھا (۳) ساتھ ۔ سنگ ۔ ہمراہ ۔

گیل گیل ۔ (ہ) ساتھ ۔ ساتھ ۔

گیل لگے پھرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) پیچھے پیچھے پھرنا ۔ ساتھ رہنا ۔

گیلا ۔ (گے ۔ لا) (ق ۔ صف) بے وقوف ۔

گیلا ۔ (گِی ۔ لا) (ہ ۔ صف) بھیگا ہوا ۔ نم آلود ۔ تر ۔
گیلا سِیلا ۔ (ہ ۔ صف) سیل کی وجہ سے نم ۔
گیلا ہونا ۔ (ہ ۔ مص مرکب) بھیگنا ۔ تر ہونا ۔
گیلانی ۔ (گِی ۔ لا ۔ نی) (ف ۔ صف) عراق کے ایک صوبہ یا نواحِ بغداد کے ایک گاؤں گیلان سے منسوب ۔ گیلان کا رہنے والا ۔ جناب غوث الاعظم کا لقب کیونکہ وہ گیلان میں پیدا ہوئے عربی والوں نے اس لفظ کو جیلانی بنا لیا ہے ۔
گیلری ۔ (گے ۔ لَ ۔ رِی) (انگ ۔ ا ۔ مث) (Gallery) دالان ۔ برآمدہ (۲) کمرے کے اندر کا چھجہ ۔ شہ نشین (۳) (تھیٹر) سب سے اُونچی نشست (۴) گیلری میں بیٹھنے والے لوگ (۵) ادنیٰ طبقہ کے حاضرین یا ناظرین (۶) تصویر خانہ ۔ رنگ محل ۔
گیلڑ ۔ (گے ۔ لڑ) (ہ ۔ صف) پہلے خاوند کا وہ بچہ جسے عورت اپنے ساتھ دوسرے خاوند کے ہاں لائی ہو ۔
گیلن ۔ (گے ۔ لَن) (انگ ۔ ا ۔ مث) (Gallon) سیال اور رقیق اشیا ناپنے کا پیمانہ ۔ جو دو سیر دس چھٹانک کے برابر ہوتا ہے
گیلی ۔ (گے ۔ لی) (ہ ۔ ا ۔ مث) تنے کی کاٹی ہوئی گول لکڑی جس سے شہتیر نکلتے ہیں ۔ (۲) بیوقوف عورت (ق) ۔
گیلی ۔ (گے ۔ لی) (انگ ۔ ا ۔ مث) (Galley) چھاپے خانے کی اصطلاح میں لکڑی کا وہ خانہ جس میں کمپوز شدہ ٹائپ کی قطاریں لگی ہوں ۔
گیلی ۔ (گی ۔ لی) (ف ۔ صف) گیلان کا رہنے والا ۔ گیلان کی رہنے والی ۔
گیلی ۔ (گی ۔ لی) (ہ ۔ صف) گیلا کی تانیث ۔ بھیگی ہوئی ۔
گیلی لکڑی سیدھی ہو سکتی ہے ۔ (ہ ۔ مثل) بچے کی تربیت ہو سکتی ہے ۔
گیلے ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) گیلا کی جمع ۔
گیم ۔ (انگ ۔ ا ۔ مث) (Game) کھیل (۲) کھیل کی ایک بازی ۔ (۳) کسی کھیل کا پورا سامان (۴) دل لگی ۔ تمسخر (۵) سیر ۔ تفریح ۔ (۶) تماشا ۔ سوانگ (۷) شکار (۸) شکار کے جانور (۹) کام ۔ منصوبہ ۔ مہم ۔
گین ۔ (ف ۔ صف) آگین کا مخفف ۔ جو اسم کے بعد آ کر اسے اسم صفت بنا دیتا ہے اور بھرا ہوا کے معنی دیتا ہے ۔ جیسے غمگین ۔ اندوگین (والا) ، سرگین ، شرمگین ۔
گینا ۔ (گے ۔ نا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) چھوٹے قد کا بیل (۲) مال و دولت (ق) ، (۳) جھاڑی ۔
گینتی ۔ (گین ۔ تی) (ہ ۔ ا ۔ مث) زمین کھودنے کا ایک نوکدار آہنی اوزار ۔ کدال ۔

گینجنا ۔ (گینج ۔ نا) (ہ ۔ مص) ہاتھ سے مل دَل ڈالنا ۔
گیند ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) ہاتھی ۔
گیند ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ و مث) چمڑے ۔ کپڑے یا ربڑ کا وہ گولا جس سے لڑکے کھیلتے ہیں ۔
گیند بلا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) ڈنڈے اور گیند کا کھیل ۔ کرکٹ ۔
گیندا ۔ (گیں ۔ دا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) گل صد برگ ۔ ایک قسم کا زرد پھول اور اس کا پودا ۔
گیندوا ۔ (گیند ۔ وا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) تکیہ (۲) پیٹ میں پیدا ہونے والا ایک کیڑا ۔
گینڈا ۔ (گیں ۔ ڈا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) بھینسے کے برابر ایک بڑا شہزور چوپایہ جس کی ناک پر ایک سینگ ہوتا ہے ۔ کھال اتنی سخت اور مضبوط ہوتی ہے کہ اس کی ڈھالیں بناتے ہیں ۔
گینڈلی ۔ (گینڈ ۔ لی) (ہ ۔ ا ۔ مث) سوت کا لچھا ۔ سوت کی انٹی (۲) سانپ کا حلقہ بنا کر بیٹھنا ۔ کنڈلی ۔
گینگ ۔ (انگ ۔ ا ۔ مذ) (Gang) جتھا ۔ ٹولی ۔ طائفہ ۔ گروہ (۲) مجرموں کا گروہ (۳) وہ آلات جن کا سلسلہ ایک دوسرے سے ملا ہو اور ساتھ ساتھ کام کرتے ہوں ۔
گینگٹا ۔ (گینگ ۔ ٹا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) کیکڑا ۔ سرطان ۔
گینگلا ۔ (گے ۔ نَ ۔ گلا) (ق ۔ صف) بے وقوف ۔ سادہ لوح ۔
گینی ۔ (گے ۔ نی) (ہ ۔ ا ۔ مث) چھوٹے قد کی موٹی گائے ۔
گیہان ۔ (گے ۔ ہان) (ف ۔ ا ۔ مذ) جہاں ۔ زمانہ ۔
گیہان خدا / خدیو ۔ جہاں کا بادشاہ ۔ خداوند ۔
گیہوں ۔ (گے ۔ ہوں) (ہ ۔ ا ۔ مذ) گندم ۔ ایک قوت بخش اناج ۔
گیہوں کی بال نہیں دیکھی ۔ (ہ ۔ مثل) نہایت ناتجربہ کار اور نادان ہے گھر سے باہر بالکل قدم نہیں رکھا ۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ گیہوں کا پودا اور اس کی بال کیسی ہوتی ہے ۔
گیہوں کی روٹی کو فولادی پیٹ چاہیئے ۔ (ہ ۔ مثل) نعمت کھا کر پچانے کو بھی حوصلہ چاہیئے ۔ دولت پا کر عاجز رہنے کا مادہ چاہیئے ۔
گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے ۔ امیروں کے ساتھ غریبوں کی بھی شامت آ جاتی ہے ۔ گناہ گار کے ساتھ اس کا بے گناہ ساتھی بھی گرفتارِ بلا ہو جاتا ہے ۔ بُرے کے ساتھ اچھا بھی دھر لیا جاتا ہے ۔

ل

ل ۔ لام ۔ (ع ۔ مذ) اُردو کا تیسواں[۳۰]، فارسی کا ستائیسواں[۲۷]، عربی کا تیئسواں[۲۳] اور ہندی کا اٹھائیسواں[۲۸] ۔ حساب ابجد میں اس کے تیس[۳۰] عدد مانے گئے ہیں ۔ یہ حرف اُردو مصادر کو متعدی بناتا ہے جیسے جینا سے جلانا، پینا سے پلانا ۔ کبھی متعدی مصدر میں تاکیدی خصوصیت پیدا کرتا ہے جیسے دکھانا سے دکھلانا، بتانا سے بتلانا ۔ کبھی الفاظ کے آخر میں آنے سے مصدریت کا فائدہ دیتا ہے جیسے دیکھ بھال، چال ڈھال ۔ کبھی نسبت کے واسطے آتا ہے جیسے بوجھل ۔ عربی میں کلمہ کی ابتدا میں آکر "لیے" کے معنی دیتا ہے جیسے للہ ۔ لفظِ شوال کا مخفف بھی ہے ۔ شمسی حرف ہے، اس سے پہلے "ال" لگایا جائے تو پڑھا نہیں جائے گا البتہ دوسرے لام کو مشدد کر دے گا جیسے "اللطیف" ۔

ل ۔ ا

لآلی ۔ (ع ۔ مذ) لُؤلُؤ کی جمع ۔

لا ۔ (ا ۔ فعل) لانا مصدر کا صیغہ امر ۔

لا ۔ (ع ۔ کلمۂ نفی) بغیر ۔ بِنا ۔ نہیں ۔ نا (۲) الجبرا میں مقدارِ مجہول و نامعلوم ۔

لااُبالی ۔ (ع ۔ ۵ ۔ ف) میں پرواہ نہیں کرتا (۱) نڈر ۔ دلیر (۲) بےفکر ۔ بے پرواہ ۔ (۳) لامذہب ۔ رند مشرب (۴) شوخ ۔ بے شرم ۔

لااُبالی پن ۔ (ا ۔ مذ) بے پرواہی ۔ بےفکری ۔ شوخی ۔

لااُبالی کارخانہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) نہایت بدانتظامی ۔

لااُحصِی ۔ (ع ۔ مقولہ) میں احاطہ نہیں کر سکتا ۔ ایک حدیثِ نبویؐ کی طرف اشارہ ہے ۔ جس کے معنی ہیں (اے خدا) میں تیری صفات کا شمار نہیں کر سکتا ۔ تجھ میں وہ سب موجود ہیں جو تُو نے آپ اپنی نسبت بیان فرمائی ہیں ۔

لَاَدرِیْ ۔ (ع ۔ کلمۂ انکار) لَا اَعلَم ۔ مجھے معلوم نہیں ۔

لااَدریا ۔ (ع ۔ صف) متشکک ۔ وہ شخص جسے خُدا کے وجود اور ہر چیز کے بارے میں شبہ ہو ۔

لااَدریت ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) متشککین کا نظریہ کہ ہم خدا اور کسی چیز کے بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتے ۔

لااِلٰہ ۔ (ع ۔ تابع فعل) لا اِلٰہ اِلّا اللہ کا مخفف (۲) معاذ اللہ ۔ توبہ ہے ۔

لا اِلٰہ اِلّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ ۔ (کلمۂ طیب) خُدا کے سوا کوئی پرستش کے قابل نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں ۔

لابُد ۔ (ع ۔ تابع فعل) (۱) بے شک ۔ یقیناً ۔ قطعی (۲) مجبوراً ۔

لابُدی ۔ (ع ۔ صف) لازمی ۔ ضروری ۔ یقینی ۔

لاپتا ۔ (ا ۔ صف) بے پتا ۔ وہ جس کا پتہ نہ ہو ۔ گُم ۔ غائب ۔

لاپروا ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) بے پروا ۔

لاپروائی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) (۱) بے پروائی ۔ غفلت ۔ (۲) بے خوفی ۔

لاتحصٰی و لاتعد ۔ (ع ۔ صف) لاتعداد ۔ بے حساب ۔ بے شمار ۔ اَن گنت ۔

لاتعداد ۔ (ع ۔ صف) بے حساب ۔ بے شمار ۔

لاثانی ۔ (ع ۔ صف) بے مثل ۔ بے نظیر ۔ یگانہ ۔ یکتا ۔ فرد ۔

لاجُرعہ ۔ (ع ۔ صف) بغیر گھونٹ کے ایک ہی سانس میں پی جانا ۔

لاجَرَم ۔ (ع ۔ تابع فعل) (۱) بے شک ۔ یقیناً (۲) مجبوراً ۔

لاجواب ۔ (ع ۔ صف) (۱) خاموش ۔ چُپ (۲) مغلوب ۔ عاجز (۳) جھوٹا (۴) بے نظیر ۔ بے مثل ۔ جس کا جواب نہ ہو ۔

لاجواب کر دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہرا دینا ۔ جواب نہ بننے دینا ۔ تھکا دینا ۔ بند کر دینا ۔

لاچار ۔ (ا ۔ صف) (۱) ناچار ۔ لاعلاج (۲) محتاج ۔ غریب ۔ مفلس ۔ (۳) بے بس ۔ معذور (۴) ہار کر ۔ مجبور ہو کر ۔ تھک کر ۔ (صحیح ناچار)

لاچار کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) مجبور کرنا ۔ بے بس کرنا ۔ (۲) اپاہج کرنا ۔ ناکارہ کرنا (۳) مفلس بنانا ۔ تنگدست کر دینا ۔

لاچارگی ۔ (ا ۔ صف) (۱) ناچاری ۔ مجبوری (۲) محتاجی ۔ غریبی ۔ مفلسی ۔

لاچار ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) لاعلاج ہونا (۲) مجبور ہونا (۳) عاجز ہونا ۔ ہارنا ۔ تھکنا (۴) محتاج ہونا ۔ (۵) مفلس اور تنگدست ہونا ۔

لاچاری ۔ (۱) ناچاری (صحیح) مجبوری (۲) عاجزی ۔ (۳) محتاجی ۔ غریبی ۔ مفلسی ۔ مصیبت ۔

لاچاری پربت سے بھاری ۔ (ا ۔ مثل) درماندگی پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہے ۔

لاحاصل ۔ (ع ۔ صف) بے فائدہ ۔ فضول ۔ نکما ۔ بے کار ۔ بے نتیجہ ۔

لاحَل ۔ (ع ۔ صف) جو حل نہ ہو سکے ۔ مشکل ۔ دُشوار ۔ کٹھن ۔ دقیق ۔

لاحَول ۔ (ع ۔ کلمۂ نفرت) اظہارِ نفرت و حقارت کلمہ ۔ (۲) شیطان کے بھگانے اور بھوت پریت دفع کرنے کا کلمہ ۔

لاحول بھیجنا۔ (ا۔ محاورہ) لعنت بھیجنا۔ نفرت ظاہر کرنا۔

لاحول پڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) شیطان یا بھوت پریت بھگانے کیلیے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ پڑھنا۔

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ۔ (ع۔ کلمۂ نفرت) اظہارِ نفرت و بیزاری کے موقع پر بولتے ہیں۔

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم۔ (ع۔ کلمۂ پناہ) کسی کو کوئی قدرتُ طاقت حاصل نہیں، لیکن خُدائے بزرگ و بلند کو سب کچھ حاصل ہے۔

لاخراج۔ (ع۔ صف) وہ زمین جس پر سرکاری محصول نہ ہو۔ معافی۔ وہ زمین جس کا مالیہ نہ دینا پڑے۔

لاخراج دار۔ (ع۔ ف۔ صف) وہ زمیندار جس کو سرکاری محصول نہ دینا پڑے۔

لادعویٰ۔ (ع۔ ا۔ صف۔ مذ) دست برداری۔ فارغ خطی۔ بے تعلق ہونے کی سند۔

لا دعویٰ دینا (لکھنا) (ا۔ محاورہ) کسی حق یا دعویٰ کو چھوڑ دینا۔

لا دَوا۔ لاعلاج۔ جس کی دوا نہ ہو سکے۔

لاریب۔ (ع۔ تابع فعل) بلاشبہ۔ یقیناً۔ بیشک۔ تحقیق۔

لازوال۔ (ع۔ صف) جس کو زوال نہ ہو۔ غیرفانی۔ ازلی۔ قدیم۔

لاسخن۔ (ع۔ ف۔ صف) خاموش۔ بے زبان (۲) [مذ] بدزبانی۔ گستاخی۔

لاشریک۔ (ع۔ صف) خُدا۔ جس کا کوئی شریک نہیں۔

لاشئے۔ (ع۔ صف) ہیچ۔ بے وقعت۔ معدوم۔

لاطائل۔ (ع۔ ف) لاحاصل۔ بے فائدہ۔ بے سُود۔ بیکار۔

لاعلاج۔ (ع۔ ا۔ صف) (۱) جس کا علاج نہ ہو سکے۔ لادوا (۲) لاچار۔ ناچار۔

لاعلم۔ (ع۔ صف) بےعلم۔ جسے معلوم نہ ہو۔ کسی بات کا نہ جاننے والا۔ ناواقف۔ انجان۔

لاعلمی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) بےخبری۔ کسی بات کا علم نہ ہونا۔

لاغرض۔ (ع۔ صف) بےغرض۔

لافانی۔ (ع۔ صف) جس کو فنا نہ ہو۔ ہمیشہ رہنے والا۔

لَافَتیٰ اِلَّا عَلِیٌ لَاسَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار۔ (ع۔ مقولہ) حضرت علیؓ کے سوا کوئی بہادر نہیں، اور ذُوالفقار کے سوائے کوئی تلوار نہیں۔

لاکلام۔ (ع۔ صف) (۱) وہ کلام جس میں کچھ جائے گفتگو نہ ہو۔ (۲) بلاشُبہ۔ یقیناً۔ ضرور۔ البتہ۔

لاکلامی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) خاموشی۔ چُپ رہنا (۲) [صف] بےشُبہ۔ یقینی۔

لامُتناہی۔ (ع۔ صف) غیرمحدود۔ جس کی کوئی حد نہ ہو۔

لامحالہ۔ (ع۔ تابع فعل) (۱) ناچار (۲) بالضرور۔ یقیناً۔

لامذہب۔ (ع۔ صف) جس کا کوئی مذہب نہ ہو۔ بے دین۔ دہریہ۔

لامذہبیت (دینیت) [ع۔ ا۔ مذ] مذہب سے کوئی تعلق نہ ہونا (۲) لامذہب کا اسم کیفیت (انگ) (Secularism)

لامرکزیت۔ جس کا کوئی مرکز نہ ہو (۲) مرکزی حکومت کو توڑنا۔ (۳) بنکاری کی ایک اصطلاح۔

لامکان۔ (ع۔ ا۔ مذ) وہ مکان جس میں مکانیت کی تخصیص نہ ہو۔ عالمِ قدس۔ خدائے تعالیٰ کی تعریف کا کلمہ۔

لامکان پرواز (سیر) [ع۔ ف۔ صف] عالمِ بالا تک پہنچنے والا۔ مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

لاوارث۔ (ع۔ صف) وہ مال یا شخص جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ وہ چیز جس کا کوئی مالک یا حقدار نہ ہو۔

لاوارثی۔ (ع۔ صف۔ مث) وہ شے جس کا کوئی مالک یا حقدار نہ ہو۔

لاوَلَد۔ (ع۔ صف) بےاولاد۔ جس کے کوئی اولاد نہ ہو۔

لاونعم۔ (ع۔ تابع فعل) نہیں۔ ہاں۔ آرے۔ بلے۔

لاہُوت۔ (ع۔ صف) تصوّف میں مقامات کا وہ درجہ جہاں سالک کو فنا فی اللہ کا مقام حاصل ہوتا ہے۔

لایجوز۔ (ع۔ صف) ناجائز۔ جائز نہیں۔

لایُحصیٰ۔ (ع۔ صف) بےحد۔ بےشمار۔

لایزال۔ (ع۔ صف) ہمیشہ رہنے والا۔ بےزوال۔ قدیم۔ دائمی۔ اللہ تعالیٰ کی صفت۔

لایعقل۔ (ع۔ صف) بےوقوف۔ نادان۔

لایعلم۔ (ع۔ صف) جاہل و بےعلم۔

لایعنی۔ (ع۔ صف) بیہودہ۔ لغو۔ بےفائدہ۔ بےنتیجہ۔ فضول۔ لاحاصل۔

لایموت۔ (ع۔ صف) (۱) نہ مرنے والا۔ غیرفانی (۲) وہ خوراک جو صرف زندگی قائم رکھنے کے لیے کفتی ہو۔ (قوتِ لایموت)

لاینبغی۔ (ع۔ صف) نامناسب۔ جو لائق نہ ہو۔

لاینحل۔ (ع۔ صف) جو حل نہ ہو سکے۔ مشکل۔ پیچیدہ۔

لاینفک۔ (ع۔ صف) جُدا نہ ہونے والا۔

لا۔ (Law) [انگ۔ ا۔ مذ] قانون۔ ضابطہ۔ قاعدہ۔

لاب۔ (ق۔ ا۔ مذ) فائدہ۔

لابہ۔ (لا۔ بہٗ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) درخواست۔ خواہش (۲) دُعا (۳) طنز (۴) مذاق (۵) خوشامد۔

لابہ گر۔ (ف۔ صف) چاپلوسی کرنے والا۔ خوشامدی۔

لابھ۔ (س۔ ا۔ مذ) (۱) فائدہ۔ نفع (۲) حصول تحصیل۔ (۳) بالائی آمدنی۔ رشوت (۴) نجوم کا گیارھواں گھر۔ (۵) حرص۔ طمع۔ لالچ۔ لوبھ۔

لابی۔ (Lobby) [انگ۔ ا۔ مث] پارلیمنٹ یا اسمبلی کا برآمدہ جہاں ممبر حضرات ملاقاتیوں سے ملتے ہیں۔

لات۔ (ع۔ ا۔ مذ) زمانۂ جاہلیت میں عربوں کا ایک دیوتا جس کی پرستش کی جاتی تھی۔ چاند کی دیوی۔

لات۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) پاؤں کی ضرب۔ ٹھوکر (۲) لت۔ لکد۔

لات کا آدمی بات سے نہیں مانتا۔ (ا۔ مثل) شریر اور بدمعاش آدمی سختی کیے بغیر درست نہیں ہوتا۔

لات مار کر کھڑا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بچہ جن کر تندرستی کے ساتھ اُٹھنا۔ جننے سے بخیریت فراغ پانا۔

لات مارنا۔ (ا۔ محاورہ) پاؤں کی ٹھوکر لگانا (۲) نفرت ظاہر کرنا۔ بے عزتی کرنا۔ (۳) ترک کر دینا۔ چھوڑنا۔ ہاتھ اُٹھانا۔ دست بردار ہونا۔

لات مکی۔ لاتوں اور مکوں سے مارنے کی لڑائی۔

لاتوں کا بھوت (دیو) باتوں سے نہیں مانتا۔ (ا۔ مثل) کمینہ جوتیاں کھائے بغیر سیدھا نہیں ہوتا۔

لاتیں چلانا۔ (ا۔ محاورہ) لاتوں سے مارنا۔ ٹھوکریں لگانا (۲) دولتیاں مارنا۔

لاتیں کھانا۔ (ا۔ محاورہ) لاتوں سے مار کھانا۔

لاٹ۔ (ھ۔ ا۔ مؤنث) (۱) بہت اُونچا ستون یا مینار۔ لاٹھ (۲) لَو۔ شعلہ۔

لاٹ۔ [(Lord) کا مخفف۔ ا۔ مذ) (۱) مالک۔ آقا (۲) امیر۔ (۳) برطانیہ کا اعزازی خطاب (۴) گورنر (۵) حاکمِ صوبہ۔

لاٹ پادری۔ (ا۔ مذ) بڑا پادری۔ سب سے بڑا پادری۔

لاٹ۔ ((Lot)) [انگ۔ ا۔ مذ] چیزوں کا انبار۔ ڈھیر۔ تھوک۔

لاٹ بندی۔ (ا۔ مث) چیزوں کے الگ الگ انبار لگانا۔

لاٹری۔ ((Lottery)) لاٹ۔ ری) [انگ۔ ا۔ مؤنث] ایک قسم کی قرعہ اندازی۔ جوئے کی ایک قسم۔

لاٹنا۔ (لاٹ۔ نا) [ق۔ مص] ذلیل کرنا۔

لاٹوں والی۔ (ھ۔ مث) جوالامکھی۔ ایک دیوی جو دُرگا جی کا اوتار سمجھی جاتی ہے۔

لاٹھ۔ (ھ۔ ا۔ مث) (۱) تھم۔ ستون۔ کھمبا (۲) کولھو کی موٹی اور لمبی لکڑی۔ (۳) مُوسل۔ دستہ۔ موگری (۴) چرخی کی سب سے لمبی اور بیچ کی کھونٹی۔

لاٹھی۔ (لا۔ ٹھی) [ھ۔ ا۔ مث] عصا۔ چوب۔ ہاتھ کی لکڑی۔

لاٹھی پاٹھی۔ (ھ۔ ا۔ مث) مارپیٹ۔ زدوکوب۔

لاٹھی پونگا۔ (ھ۔ ا۔ مث) لاٹھی اور سونٹا۔ لٹھ اور بانس۔ لٹھم لٹھا۔ مارپیٹ۔ جوتی پیزار۔

لاٹھی پونگا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) لٹھم لٹھا ہونا۔ جوتی پیزار کرنا۔

لاٹھی ٹوٹے نہ باسن پھوٹے۔ (ا۔ مثل) اس طرح کام لینا کہ کسی کا بھی نقصان نہ ہو۔ نرمی سے کام لینا۔

لاٹھی لٹھوّل۔ جوتی پیزار۔ مارپیٹ۔ زدوکوب۔

لاٹھی مارے پانی جدا نہیں ہوتا۔ (ا۔ مثل) رشتہ داروں یا بھائی بندوں میں بہکانے، سکھانے سے فرق نہیں پڑ سکتا۔

لاٹھی ہاتھ کی، بھائی ساتھ کا۔ (ا۔ مثل) لاٹھی وہ جو ہاتھ میں ہو اور بھائی وہ جو ساتھ دے۔

لاج۔ ((Lodge)) [انگ۔ ا۔ مث] مکان۔ منزل۔ عمارت۔

لاج۔ (ھ۔ ا۔ مث) (۱) شرم۔ حیا۔ غیرت۔ (۲) عزت۔ آبرو۔

لاج آنا۔ لاج لگنا۔ (ا۔ محاورہ) شرم آنا۔

لاج رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) آبرو نہ بگڑنے دینا۔ عزت بچانا۔ شرم رکھنا۔

لاج سے مرنا۔ لاجوں مرنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت زیادہ شرمسار ہونا۔ شرم کے مارے زمین میں گڑ جانا۔

لاج کرنا۔ (ا۔ مص مرکب) شرم کرنا۔

لاج کھانا۔ (ا۔ محاورہ) شرم کھانا یا آنا۔

لاج کھونا۔ (گنوانا) [ا۔ محاورہ] بے شرم ہو جانا۔ بے حیا ہو جانا۔

لاج کی آنکھ جہاز سے بھاری۔ (ا۔ مثل) عزت اور شرم کے مارے بدلحاظی نہ کرنا اور نقصان اُٹھانا۔

لاج لجانا۔ (ا۔ محاورہ) شرمانا۔

لاجنا۔ (لاج۔ نا) [ق۔ مص مرکب] شرمانا۔

لاجوَرد۔ (لاج۔ وَرْد) [ف۔ ا۔ مذکر] (۱) نیلے رنگ کا ایک چمکدار پتھر۔ (۲) نیل۔ نیلا رنگ۔

لاجوَردی۔ (لاج۔ وَرْ۔ دِی) [ف۔ صف] لاجورد کے رنگ کا گہرا نیلا۔

لاجونتی۔ (لاج۔ وَن۔ تی) [ھ۔ ا۔ مث] چھوئی موئی کا پودا۔ (۲) شرم والی۔ غیرت مند۔ پاکدامن۔

لاچا۔ (پ۔ ا۔ مذکر) ریشمی تہمد۔

لاچین۔ (ف۔ ا۔ مذ) شاہین شکاری۔

لاحق۔ (لا۔ حِق) [ع۔ صف] ملا ہوا۔ پیوستہ۔ وابستہ۔ کسی چیز کے پیچھے لگا ہوا۔

لاحق ہونا۔ (۱) ملنا۔ چمٹنا۔ لپٹنا۔ وابستہ ہونا (۲) کوئی بیماری لگنا۔

لاحقہ۔ (لا۔ حِ۔ قہ) [ع۔ صف] لاحق کی تانیث۔ پیچھے لگا ہوا۔ وابستہ۔ ملحق۔ [مذ] لفظ بنانے کے لیے لفظ کے آخر میں کوئی لفظ لگانا۔ جیسے نامہ بر۔ دلبر۔ جمع لواحق۔

لادَ۔ (ا۔ مث) بار۔ بوجھ۔ لدا ہوا بوجھ۔

لاد پھاند۔ (ھ۔ ا۔ مث) اسباب باندھنا اور بار کرنا۔

لاد چلنا۔ (ھ۔ مص) کوچ کرنا۔ بستر بوریا سمیٹ کر رخصت ہونا۔

لاد دے لدا دے، لدانے والا ساتھ دے۔ (ا۔ مثل) چیز بھی دے، اُسے لدوا بھی دے اور ایک آدمی بھی دے جو جا کر اُتروا دے۔ ہر طرح کا بوجھ دوسرے پر ڈالنے والا۔

لادنا۔ (لاد۔ نا) [ھ۔ مص] اسباب بھرنا۔ بوجھ رکھنا۔ بہت سا بوجھ رکھ دینا۔

لادو۔ (ھ۔ صف) وہ جانور جس پر سامان لادتے ہیں۔ بوجھ لادنے کے قابل۔

لادی۔ (لا۔ دِی) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) بوجھ۔ بھار۔ بوجھا۔ دھوبیوں کی گٹھڑی۔

لادِیا - (لا - دِ - یا) [ھ - ا - مذ] باربردار - بوجھ لاد کر لے جانے والا -
لاڈ - [ھ - ا - مذ] لاڑ - پیار - اخلاص - محبت -
لاڈ پیار - (ا - مذ) پیار - اخلاص -
لاڈ لڈانا - (ا - محاورہ) چاؤ چوچلے میں پرورش کرنا - ناز و نعمت سے پالنا -
لاڈا - (لا - ڈا) (ہ - صف) پیارا - معشوق - (۲) ناز و نعمت سے پالا ہوا (۳) [مذکر] عاشق (۴) دُولھا
لاڈا - لاڈی - (ا - صف) (۱) عاشق و معشوق (۲) دولھا - دُلھن - لاڑا - لاڑی - بنا - بنی -
لاڈلا - (لاڈ - لا) [ھ - صف] پیارا - معشوق - ناز و نعمت سے پالا ہوا -
لاڈلا پوت کٹورے موت - (ا - مثل) زیادہ لاڈ پیار سے اولاد بدتمیز اور گستاخ ہوجاتی ہے -
لاڈ لپیٹ کی باتیں - (ا - مثل) ظاہرداری کی باتیں - گول مول باتیں -
لاڈلی - (لاڈ - لی) [ھ - صف] لاڈلا کی تانیث - پیاری - دُلاری - ناز پروردہ -
لاڈو - (لا - ڈو) [ھ - صف] (۱) لاڈلی [مث] (۲) دُلھن - عُروس -
لار - (ھ - ا - مث) قطار - صف - پرا - اُونٹوں کی قطار -
لارا - (لا - را) [ھ - ا - مث] حیلہ - بہانہ -
لارا لیری - (ھ - ا - مث) حیلہ - حوالہ - ٹال مٹول -
لارا لیری کا یار کبھی نہ اُترے پار - (ا - مثل) حیلے بہانے بنانے والا ہمیشہ ناکام رہتا ہے - اس سے کوئی کام نہیں نکل سکتا -
لارا لیری لگانا - (ا - محاورہ) حیلہ حوالہ کرنا - ٹالنا - آج کل کرنا -
لارڈ - (Lord) [انگ - ا - مذ] دیکھیے "لاٹ" ایک انگریزی خطاب -
لاروا - (Larva) - (لار - وا) [انگ - ا - مذ] کیڑے کے انڈے سے نکلنے کے بعد کی حالت - جھانجا - پہل رُوپ -
لاری - (لا - ری) [انگ - ا - مؤنث] ایک قسم کی موٹر گاڑی -
لاڑ - [ھ - ا - مؤنث] دیکھیے "لاڈ پیار" -
لاڑھیا - (لاڑھ - یا) [ھ - ا - مذ] بُری چیز کی تعریف کر کے اُسے بکوا دینے والا - دلّال [صف] مکّار - فریبی - دغاباز -
لاڑھیاپن - (ا - مذ) دغابازی - دھوکہ بازی -
لازِم - (لا - زِم) [ع - صف] چمٹا ہوا - وابستہ - ملحق (۲) ضرور - واجب - فرض (۳) صرف و نحو میں وہ فعل جو صرف فاعل پر ہی ختم ہوجائے اور مفعول کو نہ چاہے - ذمّہ - تعلق -
لازم آنا - (ا - محاورہ) ضروری ہونا - یقینی نتیجہ نکلنا -
لازم و ملزوم - (ع - صف) ایک دُوسرے کے متعلق - ایک دوسرے سے وابستہ - واجب - ضرور -
لازِمہ - (لا - زِ - مَہ) [ف - ا - مذ] جوڑ - میل - سامان - ضروری اسباب -
لازمی - (لا - زِ - مِی) [اُر - صف] ضروری لابُدی - واجب -

لاسا - (لا - سا) [ھ - ا - مث] ایک لیسدار مادّہ جو پودوں سے حاصل کیا جاتا ہے - اور اس سے پرندوں کو پکڑا جاتا ہے (۲) چسکا - عادت - (۳) نشاستہ - گوند -
لاسا لگانا - (ا - محاورہ) (۱) پرندے پکڑنے کے لیے کسی چیز پر چیپ دار مادّہ لگانا - (۲) دو شخصوں کو بھڑوانا - جھگڑا لگا دینا (۳) پھنسانا - چپکانا -
لاسا ہو جانا - (ا - محاورہ) چپک ہوجانا -
لاسے پہ لگانا - (ا - محاورہ) مانوس کرنا - ہلانا - گرویدہ بنانا - یار بنانا -
لاسلکی - (لا - سِل - کی) [ع - ا - مث] بلا تار کی برقی رو جس سے ریڈیو وغیرہ چلتے ہیں - وائرلیس (Wireless)
لاش - (ت - ا - مث) مُردہ جسم - نعش - میّت - جنازہ -
لاش پٹی - (ا - مث) خون یا سبب موت کی اطلاعی رپورٹ -
لاش پٹنا - (ا - محاورہ) مارا جانا - ہلاک ہونا - مُردہ ہو کر گرنا -
لاش ڈالنا - (ا - محاورہ) قتل کرنا - مار کر ڈھیر کرنا -
لاشعاعیں - (لا - شُ - عا - عِیں) [اُر - ا - مث] وہ خاص قسم کی شعاعیں جو ٹھوس اجسام سے گذر جاتی ہیں اور اس سے جسم کے اندر کی تصویر لی جاتی ہے - (X-Rays)
لاشہ - (لا - شَہ) [ف - ا - مذ] لاش - مُردہ جسم - (۲) لاغر - دُبلا -
لاطینی - (لا - طی - نی) [انگ (Latin)] [معرب - صف] قدیم رُوما کی زبان - رُومی زبان - قدیم رُوما سے متعلق -
لاغر - (لا - غَر) [ف - صف] دُبلا - پتلا - نزار -
لاغری - (لا - غَ - رِی) [ف - ا - مث] دُبلاپن - کمزوری - ناطاقتی - ناتوانی -
لاف - (ف - ا - مث) شیخی - بڑائی - ڈینگ - خودستائی -
لاف زن - (ف - صف) شیخی باز - ڈینگیا - بڑبولا -
لاف زنی - (ف - ا - مث) شیخی - خودستائی - تعلّی -
لاف زنی کرنا - (ا - محاورہ) لاف مارنا - شیخی بگھارنا - اِترانا - ڈینگ مارنا -
لاف و گزاف - (ف - ا - مث) بیہودہ بیرائی - شیخی - تعلّی -
لاکٹ - (Locket) [انگ - ا - مذ] گھنڈی - تکمہ - ہیک - تعویذ - گلے میں پہننے کا زیور -
لاکھ - [ھ - صف] (۱) سو ہزار کی تعداد - لکھ ۱۰۰۰۰۰ (۲) بہت - بے حد - بہتیرے - بہت سے - ہر چند (۳) ایک قسم کی گوند جو لاکھ کے کیڑے سے پیدا ہوتی ہے - جسے پگھلا کر مُہر لگائی جاتی ہے -
لاکھ بات کی ایک بات - (ا - مث) مختصر مگر پُرمغز بات
لاکھ باتیں - (ا - مث) مختلف قسم کی باتیں -
لاکھ بسوے - (ا - تابع فعل) ضرور - یقیناً - بلاشبہ -
لاکھ پہ بھاری ہے - (ا - صف) بہادر ہے - غالب ہے - کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا - لاثانی ہے - بے نظیر ہے -

لاکھ جان (جی) سے ۔ (ا ۔ تابع فعل) ہزار جان سے ۔ نہایت شوق سے ۔ بدل و جان ۔

لاکھ کا گھر خاک کر دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) تمام دولت و عزت خاک میں ملا دینا ۔ بالکل تباہ و برباد ہو جانا ۔ بنا بنایا کام بگاڑ دینا ۔

لاکھ کوئی کہے ۔ (ا ۔ روزمرّہ) کوئی کچھ کہے ۔ ہر چند کوئی کہے ۔

لاکھ لاکھ بناؤ دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) بہت زیب و زینت دینا ۔ بہت بھلا لگنا ۔

لاکھ لاکھ کوس ۔ (ا ۔ مذ) دُور دُور ۔

لاکھ لاکھ شکر ۔ (ا ۔ صفت) خدا کا بے حد شکر ۔

لاکھ من کا ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بہت بھاری اور بوجھل ہونا ۔ (۲) صاحب عزت و وقار ہونا ۔ (۳) بھاری بھرکم ہونا ۔

لاکھ میں ۔ (ا ۔ تابع فعل) (۱) ہزاروں میں ۔ سینکڑوں میں ۔ بہتیروں کے سامنے (۲) ضرور ۔ یقیناً ۔ بیشک ۔

لاکھ میں ایک ۔ (ا ۔ صفت) منتخب ۔ چُنا ہوا ۔ چھٹا ہوا ۔

لاکھ میں کہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) علی الاعلان کہنا ۔ کھُل کر کہنا ۔

لاکھوں ۔ (ا ۔ مذ) ہزاروں ۔ سینکڑوں ۔ بہت سے ۔ بے شمار ۔

لاکھوں گھڑے پانی پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بہت شرمندہ ہونا ۔

لاکھوں میں ۔ (ا ۔ صفت) دیکھیے "لاکھ میں" ۔

لاکھ ہاتھی لٹ گیا پھر سوا لاکھ ٹکے کا ہے ۔ (ا ۔ مثل) امیر کتنا ہی غریب ہو جائے پھر بھی اس کی عزت برقرار رہتی ہے ۔

لاکھا ۔ (لا ۔ کھا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] لاکھ کا سُرخ رنگ جسے عورتیں خوبصورتی بڑھانے کے لیے اپنے ہونٹوں پر لگاتی ہیں ۔ ہونٹوں پر لگانے کی سُرخی ۔ (۲) لاکھی رنگ کا گھوڑا ۔ (۳) ایک قسم کا جنگلی مرغ ۔

لاکھوال ۔ (لاکھ ۔ وال) [ا ۔ صفت] لاکھ کی نسبت رکھنے والا

لاکھی ۔ (لا ۔ کھی) [ھ ۔ صفت] لاکھ کے رنگ کا ۔ سُرخ ۔ گھوڑے کا ایک رنگ ۔ لاکھ کا بنا ہوا ۔

لاگ ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) (۱) تعلق ۔ علاقہ ۔ نسبت (۲) اُنس ۔ محبت ۔ لگن ۔ (۳) مزہ ۔ چسکا (۴) شوق ۔ رغبت (۵) عداوت و دشمنی ۔ بَیر ۔ (۶) کرتب ۔ شعبدہ ۔ طلسم (۷) جادو ۔ ٹونا ۔ منتر (۸) دوا ۔ دارو (۹) سہارا ۔ مدد ۔

لاگ باندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دشمنی پیدا کرنا ۔

لاگ پیدا کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) عداوت پیدا کرنا ۔

لاگ دار ۔ (ا ۔ صفت) (۱) رشتہ دار ۔ ناتا دار (۲) بہنوئی ۔ بہن کا خاوند (۳) دوست ۔ یار ۔ آشنا ۔

لاگ ڈانٹ ۔ (ا ۔ مث) اَن بَن ۔ عناد ۔ بغض ۔ عداوت ۔

لاگ رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تعلق رکھنا ۔ عداوت رکھنا ۔ دشمنی رکھنا

لاگ سے ۔ (ا ۔ تابع فعل) مدد سے ۔ سہارے سے ۔ اشتعال سے ۔

لاگ کھلانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کوئی جادو کی ہوئی چیز کھلانا ۔ (۲) جادو کرنا (۳) کشتہ کھلانا ۔

لاگ لپیٹ ۔ (ا ۔ مث) (۱) طرفداری ۔ پاسداری ۔ حمایت (۲) دغا ۔ مکر فریب ۔

لاگ لگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) عشق ہونا ۔ لگن ہونا ۔ (۲) شوق ہونا ۔ اُمنگ ہونا ۔ نیا رشتہ نکلنا (۴) ٹیکس لگنا ۔

لاگ لگی ہوئی ہے ۔ (ا ۔ مثل) آپس میں دشمنی ہے ۔ (۲) بہت خواہش اور تگ و دو ہے ۔

لاگت ۔ (لا ۔ گت) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) اصل خرچ ۔ صرف (۲) قیمت ۔ مول ۔ بھاؤ ۔ نرخ ۔

لاگت آنا ۔ لاگت بیٹھنا ۔ لاگت لگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) خرچ ہونا ۔ صَرف بیٹھنا ۔ خرچ اُٹھنا ۔ دام بیٹھنا ۔

لاگُو ۔ (لا ۔ گُو) [ھ ۔ صفت] (۱) درپے (۲) یار ۔ دوست ۔ آشنا (۳) خواہشمند چاہنے والا (۴) ساتھی ۔ خبرگیر (۵) طرفدار (۶) خریدار ۔ گاہک (۷) دُشمن ۔

لاگُو ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ہوا خواہ ہونا ۔ چاہنا ۔ خواہش رکھنا (۲) خریدار ہونا (۳) پیچھے پڑنا (۴) شریکِ حال ہونا (۵) حامی ہونا ۔ (۶) مطلب رکھنا ۔

لاگُوٹ ۔ (ق ۔ ا ۔ مث) محبت ۔ پیار ۔

لال ۔ (ھ ۔ ف ۔ صفت) (۱) سُرخ ۔ احمر ۔ سُوہا (۲) دہکتا ہوا ۔ انگارا سا (۳) (ف ۔ صفت) گونگا بہرا (۴) خشمناک ۔ غصے میں بھرا ہوا (۵) [مذ] ایک قسم کا بیش قیمت پتھر ۔ لعل ۔ (۶) ایک چھوٹا سا خوش آواز پرند ۔ (۷) [ھ ۔ صفت] پیارا ۔ لاڈلا ۔ نازپروردہ (۸) قیمتی (۹) [مذ] بالک ۔ لڑکا ۔ (۱۰) بیٹا ۔ فرزند ۔

لال اُگلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) منہ سے موتی جھڑنا (۲) عجیب باتیں کرنا (۳) گالیاں دینا ۔

لال انگارا ۔ (ا ۔ مذ ۔ صفت) (۱) آگ کا انگارا (۲) نہایت سُرخ ۔ (۳) غصہ میں بھرا ہوا ۔ غضبناک ۔

لال بجھکڑ ۔ (ا ۔ صفت) پرلے درجے کا بے وقوف ۔ وہ احمق جسے اپنی عقل پر بڑا گھمنڈ ہو ۔

لال بخار ۔ (ا ۔ مذ) متعدی بخار جس میں جسم پر سُرخ دانے نکل آتے ہیں ۔

لال بھبوکا ۔ (ا ۔ صفت) (۱) نہایت سُرخ (۲) غصے کے باعث سُرخ (چہرہ)

لال بیگ ۔ (ا ۔ مذ) (۱) خاکروبوں کا پیشوا (۲) ایک پر دار کیڑا ۔

لال بیگی ۔ لال بیگیا ۔ (ا ۔ مذ) لال بیگ کا معتقد ۔ خاکروب ۔ مہتر ۔ بھنگی ۔

لال پانی ۔ (ا ۔ مذ) (۱) حیض کا خون (۲) سُرخ رنگ کی شراب ۔

لال پری ۔ (ا ۔ مث) (۱) سُرخ پوشاک پہننے والی پری (۲) اندر سبھا کے قصے کی ایک پری ۔ (۳) شراب سُرخ ۔ لال شراب ۔

لال پڑ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) سُرخ ہو جانا ۔ غضبناک ہو جانا ۔ انتہائی غصہ آنا ۔

لال پُلکا۔ (ا۔ مذ) ایک قسم کا کبوتر جس کا رنگ سُرخ۔ پوٹا۔ دُم اور بازو سفید ہوتے ہیں۔
لال پیارا تو اُس کا خیال بھی پیارا۔ (ا۔ مثل) جو من بھا جائے اُس کی ہر بات پسند ہوتی ہے۔
لال پیلا۔ (ا۔ مذ) غضبناک۔ خشمناک۔ غصّہ میں بھرا ہوا۔
لال پیلی آنکھیں کرنا (نکالنا)۔ (ا۔ محاورہ) غصّے کی نگاہ سے دیکھنا۔ بہت ناراض ہونا۔
لال خاں کا لکڑا۔ (ا۔ مذ) مجرم کو سزا دینے کا ایک بڑا بھاری شہتیر جو بیچ میں سے چِرا ہوا اور سوراخ والا ہوتا ہے۔ اُس میں مجرم کے پاؤں رکھ کر دونوں ٹکڑوں کو ملا دیتے ہیں۔
لال ڈورے۔ (ا۔ مذ) (۱) سُرخ تار۔ (۲) سُرخ تاگے (۳) لال لال رگیں، جو آنکھوں میں دکھائی دیتی ہیں۔
لال رکابی۔ (ا۔ مث) حضرت فاطمہ زہرا کی نیاز۔ صحنک۔
لال سوداگر۔ (ا۔ مذ) وہ کم مایہ سوداگر جو اِدھر مال لے اور اُدھر جھٹ تھوڑے سے منافع پر بیچ ڈالے۔ ٹُٹ پونجیا۔
لال کتاب۔ (ا۔ مث) وہ کتاب جس میں جاہلوں کے نزدیک تمام باتوں کا جواب حسبِ مرضی یا حسبِ حال مل جائے۔ (۲) بندوبست کی کتاب۔ پٹواریوں یا قانون گویوں کی سرکاری کتاب۔
لال کُرتی۔ (ا۔ مث) گوروں کی پلٹن جو سُرخ وردی پہنتی تھی۔
لال گودڑیوں میں نہیں چھپتا۔ (ا۔ مثل) اچھی چیز چھپائے نہیں چھپتی۔
لال مرچ۔ (ا۔ مث) سُرخ مرچ۔
لال ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سُرخ ہو جانا (۲) غصّے میں چہرہ تمتما اُٹھنا۔ (۳) غضبناک ہونا۔ خفا ہونا۔ (۴) پھل پکنا۔ پُختہ ہونا۔
لالوں کا لال۔ نہایت پیارا۔ لاڈلا۔ سرخ وسفید۔ رنگ وروغن والا۔
لالوں لال۔ نہایت شوخ چہچہاتا ہوا۔ سُرخ و شاداب۔
لالا۔ (لا۔ لا) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) غلام (۲) [صف] روشن۔ درخشاں۔
لالا۔ (لا۔ لا) [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) جناب۔ صاحب۔ معزّز۔ ہندوؤں کا خطاب (۲) بنیا۔ ساہوکار۔ مہاجن۔ (۳) والد کا خطاب۔ ابّا۔ باوا (۴) عزیز۔ پیارا۔ (۵) خسر۔ سُسرا۔
لالا شاہی۔ (ا۔ مذ) پینے کا تمباکو
لالٹین۔ (لال۔ ٹَین) [انگ (Lantern) کا مفرس۔ ا۔ مث] وہ فانوس جس میں شیشے لگے ہوئے ہوں۔ شیشے کی قندیل۔
لالچ۔ (لا۔ لَچ) [ھ۔ ا۔ مذ] حرص۔ طمع۔ لوبھ (۲) ترغیب۔ پھسلاوا (۳) رشوت
لالچ بُری بلا ہے۔ (ا۔ مثل) حرص سے بڑھ کر کوئی آفت نہیں۔
لالچ خورا۔ (ا۔ صف) لالچی۔ حریص۔ طمع کرنے والا۔
لالچ دینا۔ (ا۔ محاورہ) طمع دینا۔ لوبھ دینا۔ پھسلانا۔ ترغیب دینا۔
لالچ میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) لوبھ میں آنا۔ دم میں آنا۔ طمع میں پھنسنا۔
لالچی۔ (لال۔ چی) [ھ۔ صف] حریص۔ طامع۔ لوبھی۔
لالچی بندہ۔ خود غرض۔ لوبھی۔ مطلبی۔

لالڑی۔ (لال۔ ڑی) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) چھوٹا لال۔ یاقوت (۲) نام مرلا۔
لالن۔ (ق۔ ا۔ مذ) معشوق۔ محبوب۔
لالوں کا لال۔ (۱) سرخ وسفید رنگ والا (۲) بہت پیارا۔ لاڈلا۔
لالہ۔ (لا۔ لَہ) [ف۔ ا۔ مذ] ایک قسم کا سُرخ پھول جس کے اندر سیاہ داغ ہوتا ہے۔
لالہ بناگوش۔ (ف۔ صف) جس کے کان کی لو سُرخ ہو۔
لالہ رُخ۔ لالہ رخسار۔ لالہ رُو۔ لالہ عذار۔ (ف۔ صف) سُرخ چہرے والا۔ معشوق۔ دلبر۔
لالہ رنگ۔ (ف۔ صف) جس کا رنگ سُرخ ہو۔
لالہ زار۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) وہ کھیت جس میں لالہ کے بُوٹے ہوں۔ (۲) باغ۔ گلزار۔ چمن۔
لالہ طُور۔ (ف۔ ا۔ مذ) آتشِ طُور۔
لالہ فام۔ لالہ گُوں۔ (ف۔ صف) لال۔ سُرخ رنگ کا۔
لالی۔ (لا۔ لی) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) سُرخی (۲) عزّت۔ آبرُو۔ سُرخ روئی۔ (۳) عزیزہ۔ (۴) ہمشیرہ۔ بہن۔ (۵) لالچ (ق)
لالی رہ جانا۔ (ا۔ محاورہ) عزّت رہ جانا۔ آبرو بچ جانا۔ بات بنی رہنا۔
لالی پاپ۔ (Lollypop) [انگ۔ ا۔ مذ] بچوں کی مٹھائی۔
لالے۔ (لا۔ لے) [ھ۔ ا۔ مذ] آرزو۔ اشتیاق۔ تمنا۔ ارمان۔ (۲) کسی چیز سے ناامید ہونا۔
لالے پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ارمان ہونا۔ آرزو ہونا (۲) نہایت ناامید ہونا۔ (۳) مصیبت میں پھنسنا (۴) دشوار ہونا۔ مشکل ہونا۔
لام۔ [ھ۔ ا۔ مذ] فوج یا پلٹن کا مجموعہ وغیرہ۔ بریگیڈ۔ فوج کا دستہ (یہ لفظ غالباً فرانسیسی لفظ (Larme) کا مهند ہے۔
لام باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) چاروں طرف سے لشکر جمع کرنا۔ لڑائی کا سامان کرنا۔
لام۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) حرف "ل" کا تلفظ (۲) [ف۔ صف] خمیدہ۔ ٹیڑھا (۳) تشبیہاً زلف۔
لام کاف۔ (ع۔ ا۔ مذ) گالی گفتار۔ بُرا بھلا۔ واہی تباہی۔
لام کاف بکنا۔ (ا۔ محاورہ) گالی گلوچ کرنا۔ بدزبانی کرنا۔ فحش کرنا۔
لاما۔ [س۔ ا۔ مذ] تبت کے بُدھ پیشواؤں کا لقب۔
لامال۔ [ق۔ ا۔ مث] قطار
لامس۔ (لا۔ مِس) [ع۔ صف] چھُونے والا۔
لامسہ۔ (لا۔ م۔ سَہ) [ع۔ ا۔ مث] چھُونے یا مس کرنے والی قوت۔
لامع۔ (لا۔ مِع) [ع۔ صف] چمکنے والا۔ روشن۔ درخشاں۔
لان۔ (Lawn) [انگ۔ ا۔ مذ] گھاس کا قطعہ۔ سبزہ زار۔
لانا۔ (لا۔ نا) [ھ۔ بعض] (۱) لے آنا (۲) حاضر کرنا۔ پیش کرنا۔ سامنے کرنا۔ (۳) اُٹھانا۔ برپا کرنا۔ (۴) مول لینا۔ خریدنا۔
لانابندی۔ (اُر۔ ا۔ مث) معاملہ۔ مالگزاری۔ ہلوں کے مطابق لگان۔
لانبا۔ (لان۔ با) [ھ۔ صف] لمبا۔ اُونچا۔ طویل۔ دراز۔
لانچ۔ (Launch) [انگ۔ ا۔ مذ] پٹرول اور بھاپ سے چلنے

والی بڑی کشتی۔

لانڈا۔ (ق۔صف) لنڈورا۔

لانڈری۔ ((Laundry))۔ (لان۔ڈَ۔رِیْ [انگ۔ا۔مث] کپڑے دھونے کا کارخانہ۔ دھوبی کی دوکان۔

لانڈگا۔ (ق۔ا۔مذ) بھیڑیا۔

لانک۔ (ھ۔ا۔مث) (۱) کٹے ہوئے اناج کا ڈھیر۔ کھلیان۔ خرمن۔ (۲) بھُس۔ بھوسا۔ چوکر (۳) مقدار۔ اندازہ۔ تعداد۔

لانگ۔ (ھ۔ا۔مث) دھوتی کا وہ حصہ جو آگے لٹکتا رہتا ہے اور جسے پیچھے کی طرف اُڑس لیتے ہیں۔

لانگا بیر۔ (لاں۔گا۔بیر) [ھ۔ا۔مث] قطار۔ صف۔ پرا۔ ڈار۔ سلسلہ۔

لانگن۔لانگھن۔ (لاں۔گن۔ لاں۔گھن) [ھ۔ا۔مث] اُلانگن کا مخفف۔ پھاند۔ چھلانگ۔

لانگنا۔لانگھنا۔ (لانگ۔نا؛ لانگھ۔نا) [ھ۔مص] (۱) اُلانگنا۔ چھلانگ مارنا۔ اُچھلنا۔ کودنا۔ (۲) عبور کرنا۔ اُوپر سے گزر جانا۔ (۳) گھوڑے پر پہلے پہل سواری کرنا۔

لانی۔ (ق۔ا۔صف) رنگیلا۔

لاوا۔ ((Lava)) [انگ۔ا۔مذ] آتش فشاں پہاڑ سے نکلنے والا سیال مادہ۔

لاوک۔ (ق۔ا۔مذ) (۱) خمیر اُٹھانے کا کونڈا۔ (۲) سُرمہ۔

لاوَن۔ (لاوَن) [ھ۔ا۔مذ] سالن۔ ترکاری وغیرہ۔ وہ چیز جس سے روٹی لگا کر کھائیں۔

لاہ۔ (ھ۔ا۔مذ) (۱) کونپل کا بڑا اور کمزور پتّا (۲) جالی کے مانند ایک قسم کا ریشمی کپڑا (۳) مُہر لگانے کی لاکھ۔

لاہا۔ (لا۔ہا) [ھ۔ا۔مذ] لابھ۔ فائدہ۔ نفع

لاہن۔ (لا۔ہَن) [ھ۔ا۔مذ] شراب کا خمیر، جَو۔ بیر، پیپل اور بڑ کے درختوں کی چھال سے اُٹھایا جاتا ہے۔

لاہوری۔ (لا۔ہو۔ری) [ہ۔صف] صوبہ پنجاب کا دارالحکومت لاہور سے منسوب [مذکر] لاہور کا باشندہ۔ ایک پھوڑے کا نام۔ کاربنکل۔

لاہوری نمک۔ (ا۔مذ) وہ نمک جو پنجاب میں نمک کی کان سے نکلتا ہے۔

لاہی۔ (لا۔ہی) [ھ۔ا۔مث] (۱) ایک قسم کا پودا (۲) ایک قسم کی سرسوں (۳) ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔ (۴) سُرخی رنگ جس میں سیاہی غالب ہو۔

لائبریری۔ ((Library)) (لا۔اِب۔رِے۔رِیْ) [انگ۔امث] کتب خانہ۔ مجموعۂ کتب۔ دارالمطالعہ۔

لائبریرین۔ ((Librarian)) (لا۔اِب۔رے۔رِ۔یَن۔ [انگ۔ا۔مذ] محافظِ کتب خانہ۔ کتب خانہ کا ناظم۔

لائٹ۔ ((Light)) (لا۔اِٹ) [انگ۔ا۔مث] روشنی۔

لائٹ ہاؤس۔ (Light-House) [انگ۔ا۔مذ] مینار جس پر جہازوں کی رہنمائی کے لیے روشنی کی جاتی ہے۔ روشنی کا مینار۔

لائیٹر۔ ((Lighter)) (لا۔اِیْ۔ٹَر) [انگ۔ا۔مذ] پٹرول سے سگریٹ جلانے کی مشین۔

لائحہ۔ (لا۔اِ۔حَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) کوئی چمکیلی چیز (۲) کوئی واضح چیز۔ (۳) ثبوت۔ (۴) فہرست۔ (۵) پروگرام۔ منصوبہ۔ جمع لوائح۔

لائحۂ عمل۔ (ع۔ا۔مذ) دستورالعمل نصب العین۔ پروگرام۔ نظام عمل۔

لائسنس۔ ((Licence)) (لا۔اِی۔سِنْس) [انگ۔ا۔مذ] اجازت نامہ۔ پرمٹ۔

لائسنس دار۔ (ا۔صف) جسے کوئی چیز رکھنے یا بیچنے کی اجازت ملی ہو۔

لائف۔ ((Life)) [انگ۔ا۔مث] زندگی۔ حیات۔

لائف انشورنس ((Life Insurance)) [انگ۔ا۔مث] زندگی کا بیمہ۔

لائف بوٹ ((Life Boat)) [انگ۔ا۔مث] بچاؤ کی کشتی۔ وہ کشتی جو جہازوں میں خطرے کے وقت استعمال کے لیے رکھی جاتی ہے۔

لائق۔ (لا۔اِقْ) [ع۔صف] (۱) قابل۔ مناسب۔ زیبا۔ موزوں۔ واجب۔ (۲) روا۔ جائز۔ (۳) سجا۔ درست (۴) [اُس] کافی۔ مکتفی۔ وافی (۵) ہُنرمند۔ گُنی۔ ذی جوہر۔ مستعد۔ اہل۔ دانا۔ ہوشیار۔

لائق فائق۔ (ف۔صف) لیاقت میں فوقیت رکھنے والا۔

لائم۔ (لا۔اِم) [ع۔صف] ملامت کرنے والا۔

لائن۔ ((Line)) [انگ۔ا۔مث] (۱) خط (۲) ریل کی لوہے کی سڑک۔ (۳) قطار (۴) وضع۔ طرز۔ انداز۔

لائن اختیار کرنا۔ (ا۔محاورہ) کسی طریقے پر چلنا۔ وضع یا انداز اختیار کرنا۔

لائن کلیئر۔ ((Line Clear)) [انگ۔ا۔مذ] ریل کی سڑک صاف اور آمد و رفت کے قابل ہونے کی سند۔

لاؤ۔ (لا۔او) [ھ۔ا۔مذ] (۱) چرس کھینچنے کی موٹی رسی۔ موٹا رسّہ۔ (۲) اس قدر زمین جو ایک دن میں ایک چرس کے ذریعے سے بھری جاتے (۳) مانگ۔ طلب (۴) قرض جو بے ضمانت لیا جائے (۵) خوشامد۔

لاؤ لپیٹ کی باتیں۔ (ا۔مث) گول مول باتیں۔

لاؤ لشکر۔ [اُر۔ا۔مذ] فوجی بھیڑ بھاڑ۔ لشکر اور اُس کے ہمراہی ہجوم۔ اژدہام۔

لاؤڈ سپیکر۔ ((Loud Speaker)) (لاؤڈ۔سپی۔کَر) [انگ۔ا۔مذ] آلۂ مکبّر الصّوت۔ ایک آلہ جو برقی قوت کے ذریعے آواز کو اونچا کرتا ہے۔

لاوَنا۔ (ق۔مص) لگانا۔

لاوَنی۔ (لا۔اَ۔نِی) [ھ۔ا۔مث] (۱) ایک قسم کے گیت (۲) فصل کاٹنے کی مزدوری۔ (۳) خراج مال گزاری۔ معاملہ۔

لائی۔ (لا۔اِی) [ھ۔ا۔مث] (۱) فصل کا کاٹنا۔ (۲) خودرَو چاول۔ (۳) بھنا ہوا اناج۔ (۴) ایک قسم کی مٹھائی۔

لائی لوجی۔ (لا۔ای۔لو۔جی) [ھ۔ا۔مث] خوشامد۔

لائے۔ [ف۔ا۔مث] شراب وغیرہ کی تلچھٹ (۲) ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔

ل۔ب

لب۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) ہونٹ (۲) کنارہ (۳) طرف۔ جانب (۴) ساحل۔ کرارا

(۴) حاشیہ۔ دَور۔ کنی۔ (۵) مُنڈیرہ (۶) [اُر] تھُوک۔ لُعابِ دہن (۷) ہونٹوں کے اُوپر کے بال۔ مُونچھیں۔

لبِ آب۔ (ف۔ا۔مذ) دریا، ندی یا حوض وغیرہ کا کنارہ۔

لبِ بام۔ (ف۔ا۔مذ) کوٹھے یا چھت کا کنارہ۔

لب بستہ۔ (ف۔ا۔صف) مُنہ بند۔

لب بند ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) شیرینی سے ہونٹوں کا چپک جانا (۲) مُنہ بند ہونا۔ خاموش ہونا۔

لَب بر لَب۔ (ف۔صف) لَب سے لب ملائے ہوئے (۲) مقابلہ کرنے والا۔

لَب پر آنا۔ (ا۔محاورہ) زُبان پر آنا۔ کچھ کہا جانا۔

لَب پر آہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) زُبان پر آہ وزاری ہونا۔ ظُلم کی شکایت ہونا۔ شکوہ ہونا۔

لَب پر دم ہونا۔ (ا۔محاورہ) مرنے کے قریب ہونا۔

لَب پر رکھا ہونا۔ (ا۔محاورہ) پہلے سے کچھ کہنے کو تیار ہونا۔

لَب پر لانا۔ (ا۔محاورہ) کچھ کہنا۔ تذکرہ کرنا۔

لَب پر مُہر لگانا (کرنا)۔ (ا۔محاورہ) خاموش ہوجانا۔

لَب تر کرنا۔ (ا۔محاورہ) تھوڑا سا پانی پینا۔

لَب تشنہ۔ (ف۔مذ) پیاسا (۲) آرزومند۔

لَب تقریر۔ (ف۔ا۔مذ) کنایتاً تقریر۔

لَب تیغ۔ (ف۔ا۔مذ) تلوار کی دھار۔

لَب جام۔ (ف۔ا۔مذ) پیالے کا کنارہ۔

لَب جو۔ (ف۔ا۔مذ) ندی کا کنارہ۔

لَب چبانا۔ (ا۔محاورہ) کنایتاً حسرت و افسوس کرنا۔

لَب چوسنا۔ (ا۔محاورہ) ہونٹوں کو دانتوں میں دبا کر چوسنا۔

لَب خشک ہونا۔ (ا۔محاورہ) پیاس کا غلبہ ہونا۔ کنایتاً بے حد تعریف کرنا۔

لبِ دریا۔ (ف۔ا۔مذ) دریا کا کنارا۔ کراڑا۔ ساحل۔

لب دوز۔ (ف۔صف) سیے ہوئے لب۔ چُپ۔ خاموش۔

لب ریز۔ (ف۔صف) بھرا ہوا۔ پُر۔ لبالب۔

لبِ سوفار۔ (ف۔ا۔مذ) تیر کی نوک۔

لب سینا۔ (ا۔محاورہ) بولنے نہ دینا۔

لب شیریں۔ (ف۔ا۔صف) میٹھے ہونٹ۔ معشوق کے ہونٹ۔

لب کشائی۔ (ف۔صف) مُنہ کھولنا۔ بات کرنا۔

لب کھولنا۔ (ا۔محاورہ) بات کرنا۔ بولنا۔

لبِ گور ہونا۔ (ا۔محاورہ) مرنے کے قریب ہونا۔ گور کے کنارے پہنچنا۔

لبِ گویا۔ (ف۔ا۔مذ) بولنے والے لب۔

لب لگانا۔ (ا۔محاورہ) تھُوک لگانا۔ لعابِ دہن لگانا۔

لب نوشین۔ (ف۔ا۔صف) میٹھے ہونٹ۔

لب نہ ہلانا۔ (ا۔محاورہ) چُپ رہنا۔ خاموش رہنا۔

لب و لہجہ۔ (ف۔ا۔مذ) تلفظ۔ طرزِ کلام۔ طرزِ گفتگو۔

لبوں پر جان آنا۔ (ا۔محاورہ) ہونٹوں پہ دم آنا۔ جان کنی کا وقت آنا۔ دم واپسیں ہونا۔ گور کنارے لگنا۔

لبوں پر ہونا۔ (ا۔محاورہ) کنارے پر پہنچنا۔

لبیں لینا۔ (ا۔محاورہ) مونچھیں مُنڈوانا۔ ہونٹوں کے بال کتروانا۔

لُب۔ [ع۔ا۔مذ] عِطر۔ نچوڑ۔ خلاصہ۔ سَت۔ مغز۔ جمع۔ اُلبُوب۔

لُبِ لُباب۔ (ع۔ا۔مذ) خلاصے کا خُلاصہ۔ عطر کا عطر۔ سَت کا سَت۔ نہایت خالص۔

لَبادہ۔ (لَ۔با۔دہ) [ف۔ا۔مذکر] رُوئی دار چُغہ۔ جُبّہ۔ فرغل۔

لباڑ۔ لباڑی۔ (لَ۔باڑ۔لَ۔با۔ڑی) [ہ۔صف] جھُوٹا۔ لپاٹی (۲) لُٹیرا۔ (ق)

لِباس۔ (لِ۔باس) [ع۔ا۔مذ] (۱) پوشاک۔ جامہ۔ کپڑے (۲) رُوپ۔ شکل۔ بھیس۔ جمع۔ لباسات۔ اَلبِسہ۔

لَبالَب۔ (لَ۔با۔لب) [ف۔صف] مذکر] لبریز۔ بھرا ہوا۔ کناروں تک بھرا ہوا۔

لبالب ہونا۔ (ا۔محاورہ) مُنہا۔ مُنہ تک بھرنا۔ پُر ہونا۔ لبریز ہونا۔

لَبد۔ [ق۔ا۔مذ] نمدہ۔

لَبدا۔ (لَب۔دا) [ق۔صف] لُوٹا ہوا۔ بے ڈول۔ ڈنڈا۔

لُبدا۔ (لُب۔دا) [ق۔صف] فریفتہ۔

لِبدانا۔ (ق) ڈنڈے لگانا۔

لُبدانا۔ (ق۔مص) گرویدہ کرنا۔ فریفتہ کرنا۔

لُبدان ہار۔ (لُب۔دان۔ہار) [ق۔صف] فریفتہ کرنے والا۔

لُبدی۔ (لُب۔دی) [ہ۔ا۔مث] لگدی۔ پیڑی۔ پلٹس۔

لِبرٹی۔ (Liberty) [لِ۔بَر۔ٹی] (انگ۔ا۔مث) آزادی۔ حُرّیت۔

لِبرل۔ ((Liberal)) [لِب۔رَل] (انگ۔صف) آزاد خیال۔ خود مختار۔ مطلق العنان۔ سب کا بھلا چاہنے والا۔ جمہوری اور معاشرتی اصطلاحات کا حامی اور خیر خواہ خلائق۔

لبرل ازم ((Liberalism)) [انگ۔ا۔مذ] آزاد خیالی۔ جمہوری اور معاشرتی اصطلاحات کی موافقت کا نظریہ۔

لَبڑ۔ (لَ۔بَڑ) [ہ۔صف] جھُوٹا۔ بیہودہ۔

لَبڑ خندہ۔ (ا۔مذ) بیہودہ گو۔ جھُوٹا۔ لپاٹی۔ مؤنث کی لبڑ خنداں۔

لبڑ دھوں دھوں۔ (ا۔مث) (۱) غُل۔ شور۔ ہنگامہ (۲) بے ایمانی (۳) بدانتظامی۔ بدعملی۔

لَبڑ سبڑ۔ (ا۔مث) بیہودگی۔ بدسلیقگی۔ پھوہڑپن۔

لبڑو۔ (لَب۔ڑو) [ہ۔صف] جھُوٹی۔ بیہودہ۔ بکواسن۔ باتونی۔ چرب زُبان۔

لَبلَب۔ (لَب۔لَب) [ہ۔صفت] کم عقل۔ بے وقوف۔
لَبلَبا۔ (لَب۔لَ۔با) [ھ۔صفت] لبس دار۔ چپکنے والا۔ لچک دار۔
لَبلَبی۔ (لَب۔لَ۔بی)، (لِب۔لِ۔بی) [ھ۔ا۔مث] بندوق اور پستول وغیرہ کا وہ پُرزہ جس کو دبانے سے گھوڑا گرتا ہے۔
لَبلُوس۔ (لَب۔لُوس) [ھ۔صفت] (۱) ننگا۔ بے حیا (۲) بیوقوف۔
لَبَن۔ (لَ۔بَن) [ع۔ا۔مذ] دُودھ۔
لَبنی۔ (لَب۔نی) [ہ۔ا۔مث] مٹی کی چھوٹی سی مٹھلیا۔
لُبُوب۔ (لُ۔بُوب) [ع۔ا۔مذ] لُب (مغز) کی جمع۔ ایک قسم کی معجون مغزیات۔ دیکھیے لُب۔
لبوں پر آنا۔ (ا۔محاورہ) کہنے کے لیے کوئی بات منہ پر آنا۔ (۲) انتہا کو پہنچنا (۳) کناروں پر پہنچنا۔
لبوں پہ جان (دم) آنا۔ (ا۔محاورہ) مرنے کا وقت قریب ہونا۔
لُبھانا۔ (لُ۔بھا۔نا) [ھ۔ا۔مص] (۱) لالچ دینا۔ للچانا (۲) مائل کرنا۔ عاشق بنانا۔ موہنا (۳) پھسلانا۔ بہکانا۔ ورغلانا۔
لُبھاؤ۔ (لُ۔بھاؤ) [ھ۔ا۔مذ] (۱) لالچ۔ ترغیب (۲) رونگا۔ کوئی چیز جو سودے کے بعد مُفت دی جائے۔
لبھیڑا۔ (لَ۔بھے۔ڑا) [ھ۔ا۔مذ] لسوڑا۔
لبی۔ (لَ۔بی) [ھ۔ا۔مث] گنّے کا اُبلا ہوا رس۔ راب۔
لبّے آجانا۔ (ھ۔ا۔محاورہ) تالُو میں ورم ہو جانا۔
لبیب۔ (لَ۔بِیب) [ع۔صفت] عقلمند۔ دانا۔
لبیدا۔ (لَ۔بے۔دا) [ھ۔ا۔مذ] سونٹا۔ لٹھ۔
لَبیرا۔ (لَ۔بی۔را) [ھ۔ا۔مذ] دھجی۔ چیتھڑا۔ لیر۔
لَبَّیک۔ (لَب۔بَیک) [ع۔ا۔مذ (مث)] حاضر ہوں۔ موجود ہوں۔ حاجی لوگ میدان عرفات میں بار بار یہ کلمہ کہتے ہیں۔
لبیں۔ (ا۔مث) ہونٹوں کے اُوپر کے بال۔ مونچھیں۔
لبیں لینا۔ (ا۔محاورہ) مونچھیں کترنا یا مونڈنا۔

ل۔پ

لَپ۔ (ھ۔ا۔مث) مُٹھی بھر۔
لَپّا۔ (لَپ۔پا) [ھ۔ا۔مذ] تھپڑ۔ چانٹا۔ لَپّڑ۔ لپاڈگی
لپاڈگی۔ (ھ۔ا۔مث) گھونسوں اور تھپڑوں کی لڑائی۔ مارپیٹ۔
لپاٹی۔ لپاٹیا۔ (لَ۔پا۔ٹی۔ل۔پا۔ٹیا) [ھ۔صفت] جھُوٹا۔ دروغگو۔ کاذب۔
لَپا لَپ۔ (لَ۔پا۔لَپ) [ہ۔تابع فعل] جلد جلد۔ جھٹ پٹ۔ فوراً۔
لِپائی۔ (لِ۔پا۔ئی) [ہ۔ا۔مؤنث] کہگل۔ پلستر لیپنے کا کام۔ لیپنے کی اُجرت۔
لَپَٹ۔ (لَ۔پَٹ) [ھ۔ا۔مث] (۱) شعلہ۔ لَو۔ آنچ۔ گرمی (۲) ہوا کی لہر۔ مہک۔ خوشبو۔
لَپَٹ آنا۔ (ا۔محاورہ) خوشبو کی لہر آنا۔ جھونکا آنا۔
لَپَٹ دینا۔ (ا۔محاورہ) خوشبو دینا۔ مہک دینا۔
لَپَٹ لگ جانا (لگنا) (ا۔محاورہ) لُو لگنا۔ آگ کی گرمی پہنچنا۔ شعلہ جلا دینا۔
لِپَٹ۔ (ا۔تابع فعل) مصدر لپٹنا کا صیغۂ امر۔
لِپَٹ پڑنا۔ (ا۔محاورہ) گتھ جانا۔
لِپَٹ جانا۔ (ا۔محاورہ) جوشِ محبت سے گلے لگ جانا۔
لِپَٹ کر۔ (ا۔تابع فعل) ہم بغل ہو کر۔
لِپٹا۔ (لِپ۔ٹا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) موٹے موٹے آٹے کا حلوا۔ (۲) راب۔ پتلا شیرا (۳) ایک قسم کی گھاس (۴) رشتہ۔ ناتا۔
لِپٹا جانا۔ (ا۔محاورہ) زبردستی کسی سے گتھ جانا۔
لِپٹا لینا۔ (ا۔محاورہ) چمٹا لینا۔ بغل گیر ہونا (۲) کٹے ہوئے پتنگ کی ڈور کو اڑتے ہوئے پتنگ میں اُلجھا لینا۔
لِپٹانا۔ (ہ۔مص) [لِپ۔ٹا۔نا] (۱) چمٹانا۔ گلے لگانا۔ پیار کرنا (۲) اُلجھانا۔ دلپیٹنا۔ (۳) چپکانا (۴) ساتھ لگانا (۵) پیچھے لگانا۔ بھڑانا (۶) کنکوا اُڑانا (۷) شادی کرنا۔ رشتہ کرنا۔
لِپٹنا۔ (ل۔پَٹ۔نا) [ہ۔مص] (۱) چمٹنا۔ پیچھے لگنا۔ چسپاں ہونا۔ چپکنا۔ (۳) چھاتی سے لگنا (۴) عاشق ہونا (۵) دوستی ہونا۔ پھنسنا (۶) بھڑنا۔ گتھنا (۷) مُبتلا ہونا۔ (۸) مصروف ہونا (۹) کشتی کرنا۔ (۱۰) بل کھانا۔ (۱۱) کنکوے کا اُلجھنا۔ (۱۲) بند ہونا۔ ملفوف ہونا۔
لِپٹنٹ۔ (لِپ۔ٹنٹ) [ھ۔ا۔مث] (۱) بغل گیری۔ ہم آغوشی۔ (۲) کُشتی۔ لڑنت۔
لَپ جھَپ۔ (لَپ۔جھَپ) [ھ۔ا۔مث] (۱) پھُرتی۔ تیزی۔ جلدی (۲) فریب۔ مکاری۔ چالاکی۔ (۳) چوری۔ (۴) فوراً۔ فی الفور۔ جھٹ پٹ۔
لَپ چَھنی۔ (لَپ۔چَھ۔نی) [ھ۔صفت] خوشامد کرنے والی۔ ڈھلو۔ بکواس (عورت)
لَپّڑ۔ (لَپ۔پَڑ) [ھ۔ا۔مذ] تھپڑ۔ طمانچہ۔ چانٹا۔
لَپڑ شَپڑ۔ (لَ۔پَڑ۔شَ۔پَڑ) [ھ۔ا۔مث] جلدی جلدی بولنا۔ ایسی بات جو سمجھ میں نہ آئے۔ (۲) خلط ملط۔ گڈ مڈ۔ (۳) ٹال مٹول۔
لَپڑ لَپڑ۔ بے ڈھنگے پن سے کھانے پینے کی آواز۔
لپڑ لپڑ کرنا۔ (لَ۔پَڑ۔ل۔پَڑ۔کر۔نا) [ھ۔مص] بیہودہ بکنا۔ بکواس کرنا۔
لُپڑی۔ (لُپ۔ڑی) [ھ۔ا۔مث] (۱) لیپ۔ پلٹس۔ ضماد۔ (۲) سدمے وغیرہ کی پوٹلی جس سے ٹکور یا سینک کرتے ہیں۔ (۳) سر کی پگڑی۔ دستار۔
لُپڑی باندھنا۔ (ا۔محاورہ) گگدی باندھنا۔ ضماد کرنا۔ پلٹس

باندھنا۔

لِپڑی۔ (لِپ۔ڑی) [ھ۔ا۔مث] (۱) کپڑا۔بستر۔پھٹا پُرانا صافہ۔پگڑی۔

لِپسی۔ (لِپ۔سی) [ھ۔ا۔مث] (۱) موٹے آٹے کا پتلا حلوہ۔سیرا۔ لیسی (۲) بُوڑھا پھُونس۔نہایت بُوڑھا۔

لِپک۔ (لَ۔پک) [ھ۔ا۔مث] (۱) کوندا۔روشنی۔چمکارا۔چمک (۲) لاٹ۔لَو۔شعلہ۔لپٹ (۳) دھڑک۔تڑپ (۵) ٹیس۔زخم کی سوزش۔

لپک جھپک۔ (ا۔مث) تیزی۔طرّاری۔چُستی۔پھُرتی۔جلدبازی

لپک کر۔ (ا۔تابع فعل) جلدی سے۔دوڑ کر۔فوراً۔تُرنت۔

لپک لینا۔ (ا۔محاورہ) جھپٹ کر لینا۔اُچھلتی ہوئی چیز کو ہاتھوں پہ لینا۔چھین لینا۔

لپکا۔ (لَپ۔کا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) بدعادت (۲) لت۔عادت۔خُو۔ (۳) مزہ۔چسکا۔

لپکا پڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) مزہ پڑنا۔چسکا لگنا (۲) بُری عادت پڑنا۔

لپکا جانا۔ (ا۔محاورہ) عادت ترک ہونا۔

لپکانا۔ (لَپ۔کا۔نا) [ھ۔مص] (۱) اُڑانا۔بھگانا (۲) آگے کرنا۔پھیلانا

لپکا ہونا۔ (ا۔محاورہ) کسی بُرے کام کی عادت ہونا۔چسکا پڑ جانا۔عادی ہو جانا۔

لپکنا۔ (لَ۔پک۔نا) [ھ۔مص] (۱) دوڑنا۔جھپٹنا۔ (۲) اُچکنا۔چھیننا۔ چھلانگ مارنا۔ٹیس پڑنا۔ (۴) بجلی چمکنا (۵) دھڑکنا۔پھڑکنا (۶) اُچھلنا۔چھلانگ مارنا۔پھاندنا (۷) دوڑ کر جانا۔حملہ کرنا (۸) آگ کا تیز ہونا۔شعلہ بھڑکنا۔

لپکی۔ (لَپ۔کی) [ھ۔ا۔مث] (۱) ٹانکا۔سیون۔ (۲) شلنگا۔کچی سلائی (۳) گوٹ کنارہ۔

لپکی بھرنا۔لپکی مارنا۔ (ا۔محاورہ) ٹانکا لگانا۔کچی سلائی کرنا۔

لُپکی۔ (لُپ۔کی) [ھ۔ا۔مث] (۱) ڈر۔خوف۔دہشت (۲) ڈر سے چھُپ جانا۔

لَپ لَپ۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) کُتّے کے کھانے پینے کی آواز (۲) زبان سے چاٹنے یا پوپلے مُنہ سے کھانے کی آواز۔

لَپ لَپ کرنا۔ (۱) کھانے میں کُتّے کی طرح آواز نکالنا (۲) بکواس کرنا۔بیہودہ بکنا۔

لَپ لَپ کھانا۔ جلد جلد کھانا۔بغیر چبائے کھا جانا۔

لپلپانا۔ (لِپ۔ل۔پا۔نا) [ھ۔مص] مقعد کا بند ہونا اور کھُلنا۔ڈرنا۔خوف کھانا۔

لِپنا۔ (لِپ۔نا) [ھ۔مص] استر کاری ہونا۔پلستر ہونا۔

لِپوائی۔ (لِپ۔وا۔ای) [ھ۔ا۔مث] لپائی کی اُجرت۔کہگل کرانے کی مزدوری۔

لپوڑیا۔ (لَ۔پوڑ۔یا) [ھ۔صف] منت سماجت کر کے کام نکالنے والا۔خوشامدی۔

لپیٹ۔ (لَ۔پیٹ) [ھ۔ا۔مث] (۱) پیچ۔بل (۲) مکر۔فریب۔دغا (۳) گھیرا۔دور۔محیط (۴) اُلجھیڑا۔جنجال (۵) مصیبت۔آفت۔

لپیٹ جھپیٹ۔ (ھ۔ا۔مث) فریب۔مکر۔پیچ۔داؤ۔فتنہ۔

لپیٹ لپاٹ کر۔ (ا۔تابع فعل) باندھ کر۔تہ کر کے۔

لپیٹ کی باتیں۔ (ا۔مثل) چالاکی اور فریب کی باتیں۔

لپیٹ لینا۔ (ا۔محاورہ) شریک کر لینا۔ (۲) ملا لینا۔کر لینا) اُلجھا لینا۔

لپیٹ میں آجانا۔ (ا۔محاورہ) مصیبت میں پھنس جانا۔پھنس جانا۔

لپیٹن۔ (لَ۔پے۔ٹن) [ھ۔ا۔مث] (۱) پیچ (۲) چرخ (۳) بیلن جس پر جولاہے کپڑا لپیٹتے ہیں۔

لپیٹنا۔ (لَ۔پیٹ۔نا) [ہ۔مص] (۱) تہ کرنا۔سمیٹنا۔باندھنا۔کسنا (۲) آلودہ کرنا۔لتھیڑنا (۳) اُلجھانا۔ملانا (۴) چھُپانا۔ڈھانکنا۔

لپیٹواں۔ (لَ۔پیٹ۔واں) [ھ۔صف] (۱) پیچیدہ۔ملفوف۔ (۲) ملا ہوا۔ (۳) در پردہ۔پوشیدہ (۴) بل دار۔پیچ دار۔

لپیٹواں بات۔ (ا۔مث) گول بات۔پیچیدہ بات۔چال کی بات۔فریب کی بات۔

ل۔ت

لَت۔ (ھ۔ا۔مث) (۱) بُری عادت (۲) خُو۔خصلت۔علت۔لپکا۔ (۳) لات کا مخفف۔دولتی۔

لَت پَت۔ (لتھ پتھ)۔ (ا۔صف) آلودہ۔بھرا ہوا (۲) آلودگی۔آمیزش (۳) خراب حال۔خستہ حال۔

لت پت کر دینا۔ (ا۔محاورہ) آلودہ کر دینا۔بھر دینا۔

لت پت ہونا۔ (ا۔محاورہ) بھر جانا۔بہت آلودہ۔ملوّث ہونا۔

لت پڑنا۔ (ا۔محاورہ) عادت پڑنا۔

لت پیچھے لگنا۔ (ا۔محاورہ) کسی بات کا عادی ہو جانا۔

لت خور (خوار)۔ (ا۔صف) لاتیں کھانے والا۔ذلیل۔کمینہ۔ (۲) (مذ) غلام۔بردہ (۳) دہلیز۔آستانہ۔

لت ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) بُری عادت کا عادی ہو جانا۔

لت کھت۔ (ا۔مث) عادتیں۔خصلتیں۔

لِتا۔ (س۔ا۔مث) انگور کی بیل۔ (۲) لمبی اور پتلی عورت۔

لتّا۔ (لَت۔تا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) گودڑ۔چیتھڑا (۲) پارچہ۔کپڑا۔

لتاڑ۔ (لَ۔تاڑ) [ا۔مث] (۱) ملامت۔سرزنش (۲) دکھ۔مصیبت (۳) کام کاج کی زیادتی (۴) دوڑ دھوپ (۵) پائمالی (۶) دباؤ۔

لتاڑ میں آنا۔ (ا۔محاورہ) گردش میں آنا۔مصیبت میں پھنسنا۔

لتاڑنا۔ (لَ۔تاڑ۔نا) [ہ۔مص] (۱) لاتیں مارنا۔روندنا۔پامال کرنا۔

خراب کرنا۔ (۲) دُھتکارنا۔ ملامت کرنا۔ (۳) محنت لینا۔
(ق)

لت خور۔ [ق۔ صف] خراب کرنا۔

لُترا۔ (لُت۔ را) [ھ۔ صف] (۱) اِدھر کی اُدھر کہنے والا۔ چغل خور۔ (۲) بکواسی۔ بکّی (۳) بے وفا۔ بے مروت۔

لُتراپن۔ (ھ۔ا۔ مذ) بات کا اِدھر سے اُدھر جا لگانا۔ فساد کرانا۔

لُتری۔ (لُت۔ ری) [ھ۔ صف] وہ عورت جو اِدھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر کہے۔ چغل خور۔ پیٹ کی ہلکی۔

لُتری کان کتری۔ (ا۔ محاورہ) وہ عورت جو اپنے لُترائے کے سبب کان کاٹ دینے کے لائق ہو یا جس کے کان کاٹ دیے گئے ہوں۔ غمازہ۔

لتھ پتھ۔ [ہ۔ صف] دیکھیے لت پت۔ بھرا ہوا۔ آلودہ۔

لتھڑ پتھڑ۔ (لَ۔ تھڑ۔ پ۔ تھڑ) [ھ۔ صف] دیکھیے لت پت۔ آلودہ۔

لتھڑنا۔ (لِ۔ تھڑ۔ نا) [ھ۔ مص] (۱) آمیز ہونا۔ ملنا (۲) ملانا (۳) آمیز کرنا (۴) لیپ کرنا۔ لیپ لگانا۔

لتھیڑنا۔ (لَ۔ تھیڑ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) کیچڑ یا کسی گاڑھی چیز میں لت پت کرنا (۲) موٹا موٹا لیپ لگانا۔ (۳) خراب کرنا۔

لتی۔ (لَت۔ تی) [ھ۔ا۔ مث] (۱) لٹو کی ڈوری (۲) پگڑی۔ دستار۔

لتیا۔ (لَت۔ یا) [ھ۔ صف] بُری عادت والا۔ عادتی۔ ملتی۔

لتے کا سانپ بن جانا۔ (ا۔ محاورہ) بے حد مبالغہ کرنا۔

لتے لینا۔ (ا۔ محاورہ) دھجیاں اُڑانا (۲) آڑے ہاتھوں لینا (۳) لتاڑنا۔ سرزنش کرنا۔ (۴) عاجز کرنا (۵) ذلیل کرنا (۶) کپڑے اُتارنا۔

ل۔ٹ

لٹ۔ [ھ۔ا۔ مث] (۱) جٹا۔ بالوں کی لڑی۔ زلف (۲) رسّی۔ ڈوری۔

لٹا۔ (ھ۔ صف) (۱) دُبلا۔ لاغر [مذکر] جٹا۔ لٹ (۲) پیچیدہ۔

لٹا دھاری۔ (ہ۔ا۔ مذ) جٹا دھاری۔ جوگی۔ لمبے لمبے بالوں والا فقیر۔

لُٹا پٹا۔ (ہ۔ صف) لُٹا ہوا۔ تباہ حال۔ برباد۔

لُٹا ہاتھی بٹورا سا۔ [ا۔ مثل] اُمرا کے پاس تباہی میں بھی بہت کچھ ہوتا ہے۔

لُٹا ہاتھی سوا لاکھ ٹکے کا۔ [ا۔ مثل] گیا گزرا امیر بھی غریبوں سے بہتر ہے۔

لِٹانا۔ (لِ۔ ٹا۔ نا) [ھ۔ مص] (۱) پسارنا۔ پھیلانا۔ فرش یا چارپائی پر ڈالنا (۲) بچے کو سلانا (۳) قبر میں ڈالنا۔ (۴) پچھاڑنا (۵) چت گرانا۔

لُٹانا۔ (لُ۔ ٹا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) اُڑانا۔ روپیہ برباد کرنا (۲) غارت کرنا۔ فضول خرچی کرنا۔

لُٹاؤ۔ (لُ۔ ٹا۔ او) [ہ۔ صف] فضول خرچ۔ اُڑاؤ۔ کھاؤ۔

لٹائی۔ (لَ۔ ٹا۔ ئی) [ھ۔ا۔ مث] پتنگ کی ڈور لپیٹنے کی چھوٹی چرخی۔

لٹ پٹ۔ [ھ۔ صف] (۱) رنگیلا۔ بانکا۔ چھیل چھبیلا (۲) نشیلا۔ متوالا (۳) اُلٹ پلٹ (۴) اُلجھا ہوا (۵) آڑا ترچھا۔ بے ترتیبی سے لپٹا ہوا۔

لٹ پٹانا۔ (ا۔ مص) نقصان کرنا۔ لڑکھڑانا۔ ہلانا۔

لٹ پٹی پگڑی (دستار)۔ [ا۔ مث] ٹیڑھی بندھی ہوئی پگڑی۔

لٹ پٹی چال۔ (ا۔ بول چال) مستانہ چال۔ خرام ناز۔

لٹ پٹے دن۔ (ہ۔ا۔ مذ) مصیبت کے دن۔

لٹر۔ (لَ۔ ٹر) [ھ۔ا۔ مذ] بدوضع اور بیہودہ مرد۔

لٹر۔ (Litter) [انگ] اعشاری نظام میں سیال چیزوں کے ناپنے کا پیمانہ

لٹریچر۔ (Literature) (لِٹ۔ رِ۔ چر) [انگ۔ا۔ مذ] ادب۔ علم ادب۔ انشا پردازی۔

لُٹس۔ (لُٹ۔ ٹس) [ھ۔ا۔ مث] لوٹ مار۔ لوٹ کھسوٹ۔

لٹس مچانا۔ (ا۔ محاورہ) لوٹ مچانا۔ چھینا جھپٹی کرنا۔ غارت گری کرنا۔

لٹک۔ (لَ۔ ٹک) (ھ۔ا۔ مث) (۱) لٹکاؤ۔ آویزش (۲) ناز و ادا۔ آن بان (۳) لہر۔ موج۔ ترنگ (۴) سایہ بھوت پریت وغیرہ کا اثر۔ (۵) لت۔ عادت۔ (۶) لاپروائی (۷) عشق۔ محبت (۸) براہ۔ جھالر۔

لٹک جاتی رہنا۔ (ا۔ محاورہ) بانکپن جاتا رہنا۔ ناز و ادا نہ رہنا۔

لٹک چال۔ (ا۔ مث) مستانہ چال۔ ناز و ادا کی چال۔

لٹک میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) موج میں آنا۔ ترنگ میں آنا۔

لٹک کر چلنا۔ مستانہ چال سے چلنا۔ جھوم کر چلنا۔ ناز نخرے سے قدم اُٹھانا۔

لٹکا۔ (لَٹ۔ کا) [ھ۔ا۔ مذ] (۱) جادو۔ منتر۔ ٹوٹکا (۲) شعبدہ۔ کرتب۔ عیاری۔ چالاکی۔ (۳) چٹکلا۔ (۴) طور۔ طریقہ۔ تدبیر۔ داؤں۔ پیچ۔ (۵) شغل۔ دل بہلاوا۔ (۶) مکر۔ فریب (۷) چلتا ہوا نسخہ۔ اکسیر۔

لٹکا چل جانا۔ (ا۔ محاورہ) منتر یا جادو چل جانا۔

لٹکا رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) آویزاں رکھنا۔ (۲) حیلے بہانے سے کسی کے کام کو ٹالتے رہنا۔ (۳) کسی کام کی تکمیل نہ کرنا۔ مایوس نہ ہونے دینا۔

لٹکا ہاتھ آنا۔ (ا۔ محاورہ) آسان تدبیر سوجھنا۔

لٹکانا۔ (لَٹ۔ کا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) معلق کرنا۔ آویزاں کرنا (۲) پھانسی دینا۔ (۳) اٹکلاتے رکھنا۔ اُلجھانا (۴) اُمید میں رکھنا۔ انتظار میں رکھنا۔

لٹکن۔ (لَٹ۔ کن) [ہ۔ا۔ مذ] (۱) لٹکنے والی چیز (۲) ایک زیور (۳) ایک قسم کی لکڑی کی چھوٹی سی گھڑونچی جس پر گھڑا یا صراحی رکھتے ہیں۔ (۴) گھڑی کا پنڈولم۔

لٹکنا۔ (لَ۔ٹَک۔نا) [ھ۔مص] (۱) آویزاں ہونا۔معلق ہونا (۲) پھانسی لگنا (۳) رُکنا۔ اٹکنا (۴) منتظر رہنا۔ اُمیدوار رہنا۔ (۵) مدتوں بیمار رہنا۔ لاغر ہونا۔ دُبلا ہونا (۶) آگے نہ بڑھنا۔ پیچھے رہنا۔

لِٹمس۔ ((Litmus)) لِٹ۔مَس) [انگ۔ا۔مذ] ایک نیلا رنگ جو تیزاب ڈالنے سے سُرخ ہو جاتا ہے۔

لَٹنا۔ (لَٹ۔نا) [ھ۔مص] دُبلا ہونا۔ لاغر ہونا۔ کمزور ہونا۔

لُٹنا۔ (لُٹ۔نا) [ھ۔مص] تباہ ہونا۔ برباد ہونا۔ چوری ہونا۔ مالی نقصان اُٹھانا۔ گھر کا اُجڑنا۔ ویران ہونا۔

لَٹّو۔ (لَٹ۔ٹُو) [ھ۔ا۔مذ] (۱) ایک گول مخروطی کھلونا جو دیر تک گھومتا رہتا ہے۔ سیدھ معلوم کرنے کا آلہ یا ساقول (۳) کنایۃً) عاشق۔

لَٹّو ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا (۲) محو ہونا (۳) چکر کھانا۔

لُٹوانا۔ (لُٹ۔وا۔نا) [ھ۔مص] (۱) غارت کرانا۔ تباہ کرانا۔ صرف کرانا۔ مہنگا سودا دلوانا۔ نقصان کرانا۔

لٹورا۔ (لَ۔ٹو۔را) [ھ۔ا۔مذ] (۱) ایک قسم کا پرندہ (۲) (بفتح دوم) اُلجھے ہوئے بالوں کی لِٹ۔

لٹوری۔ (لَ۔ٹُو۔رِی) [ھ۔ا۔مث] اُلجھے ہوئے بالوں کی چھوٹی لِٹ۔

لٹوریوں والی۔ ڈائن۔ چڑیل۔ جادوگرنی۔

لَٹوریا۔ (لَ۔ٹور۔یا) [ھ۔ا۔مذکر] جٹا دھاری۔ لِٹوں والا جوگی۔ گیسو دراز۔

لَٹھ۔ [ھ۔ا۔مذ] (۱) موٹی لکڑی۔ سونٹا۔ لاٹھی۔ (۳) چرخے یا کسی اور چیز کی لاٹھ۔

لَٹھ باز۔ (ھ۔ف۔صف) لاٹھی سے لڑنے والا۔

لَٹھ بازی۔ (ھ۔ف۔ا۔مث) لاٹھیوں کی لڑائی۔ لٹھم لٹھا۔

لَٹھ بند۔ (ھ۔ف۔صف) لاٹھی باندھنے والا۔ (کنایتاً) اُجڈ۔

لٹھ سا مار دینا۔ (ا۔محاورہ) سخت بات کہہ دینا۔ نہایت درشت جواب دے دینا۔

لَٹھا۔ (لَٹھ۔ٹھا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) شہتیر۔ لکڑی۔ ریلوے سلیپر۔ (۲) جریب کا دسواں حصہ (۳) ایک قسم کا سوتی کپڑا۔

لَٹھیا۔ (لَٹھ۔یا) [ھ۔ا۔مث] لاٹھی کی تصغیر۔ چھوٹی چھڑی۔

لَٹھیت۔ (لَ۔ٹھیت) [ھ۔صف] (۱) لاٹھی سے لڑنے والا۔ لٹھ باز۔ (۲) دستہ (۳) ضدی۔

لُٹیا۔ (لُٹ۔یا) [ھ۔ا۔مث] چھوٹا سا لوٹا۔ گڑوی۔

لُٹیا ڈبونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) لوٹا پانی میں گرا دینا (۲) کام خراب کر دینا۔ بات بگاڑنا۔ (۳) نقصان اٹھانا۔ ہمت ہارنا (۴) آبرو کھونا۔ توہین کرانا۔

لُٹیا ڈوبی اسے ہر داس۔ گھوڑی دانہ کھائے نہ گھاس۔ (ا۔مقولہ) کام بالکل بگڑ گیا ہے اب سُدھرنے کی اُمید نہیں۔

لُٹیرا۔ (لُ۔ٹے۔را) [ھ۔صف] لُوٹ مار کرنے والا۔ راہزن۔ قزاق۔

ڈاکو۔ چور۔

ل۔ج

لَج۔ (ھ۔ا۔مث) لاج کا مخفف۔

لَجا۔ (لَج۔جا) [س۔ا۔مث] شرم۔ حیا۔ غیرت۔ لاج۔

لَجاجَت۔ (لَ۔جا۔جَت) [ف۔ا۔مث] عاجزی۔ منت۔ سماجت۔ خوشامد۔

لجالُو۔ (لَ۔جا۔لُو) [ھ۔صف] (۱) شرم والا۔ باحیا (۲) [مذکر] ایک پودا جو آدمی کے ہاتھ لگانے یا گرم ہوا سے مُرجھا جاتا ہے۔ لاجونتی۔ چھوئی مُوئی۔

لِجام۔ (لِ۔جام) [ع۔ا۔مث] لگام کا معرب۔ باگ۔ عِنان۔

لَجانا۔ (لَ۔جا۔نا) [ھ۔مص] شرمانا۔ شرمندہ ہونا۔ جھینپنا۔ خجل ہونا۔

لَجاؤ۔ (لَ۔جا۔او) [ھ۔صف] دیکھیے لجالُو (۱) شرم۔ حیا۔ لاج۔

لجلاج۔ (لَج۔لاج) [ف۔ا۔مذ] (۱) شطرنج کا مُوجد (۲) شطرنج یا چوسر کا اُستاد۔ (۳) صاف کیا ہُوا پارہ۔

لِجلِجا۔ (لِج۔لِ۔جا) [ہ۔صف] پلپلا۔ لچکدار۔ ملائم۔ لیس دار۔

لُجّہ۔ (لُج۔جہ) [ع۔ا۔مذکر] دریا۔ ندی۔ بھنور۔ منجدھار۔

لُجّہ آفت۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) سخت مصیبت۔

لِجیلا۔ (ہ۔صف) باحیا۔ شرمیلا۔ حیا دار۔

ل۔چ

لُچ۔ [ف۔صف] (۱) ننگا۔ برہنہ (۲) بدچلن۔ آوارہ۔ بدکار۔ بدمُعاش۔

لُچ بہادر۔ غنڈوں کا سردار۔ نہایت شہدا۔ بدمعاش۔

لُچّا۔ (لُچ۔چا) [ھ۔صف] ا۔مذکر] (۱) بے شرم۔ بے باک (۲) بدمعاش۔ شہدا۔ گنڈا۔ اُوباش۔ (۳) فسادی۔ جھگڑالو۔ شریر۔ (۴) اُچکا۔ ٹھگ (۵) عیبی۔

لُچاپن۔ لُچپن۔ (ا۔مذ) (۱) شہدا پن۔ بے شرمی۔ بے عزتی۔ بدچلنی۔ شرارت۔ بدکاری۔

لچانا۔ (لَ۔چا۔نا) [ھ۔مص] ٹیڑھا کرنا۔ جُھکانا۔ (۲) کمزور کرنا۔ معتوب کرنا۔

لَچَر۔ (لَ۔چَر) [ہ۔صف] (۱) لغو۔ مہمل۔ بیہودہ۔ (۲) بے وقوف۔ احمق۔ (۳) بے ربط۔ بے معنی، بے تُکی (بات)

لچک۔ (لَ۔چَک) [ھ۔ا۔مث] (۱) نرمی۔ ملائمت (۲) کسی چیز کا نزاکت سے حرکت کرنا۔ لرزش۔ (۳) جھٹکا۔ ضرب ہچکولا۔ (۴) کجی۔ خم۔ جُھکاؤ۔

لچک آجانا۔ (ا۔محاورہ) جھٹکا آجانا۔ ضرب آجانا۔
لچک جانا۔ (ا۔محاورہ) بل کھانا۔ مُڑ جانا۔ لرز جانا۔ کانپ جانا۔
لچک دار۔ (ا۔صفت) وہ چیز جس میں لچک ہو۔ لرزاں۔ لہردار۔
لچکا۔ (لِچ۔کا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) ضرب۔ جھٹکا۔ ہچکولا۔ (۲) موج۔ چمک (۳) ایک قسم کا پتلا گوٹہ (۴) جنبش۔ لرزش۔
لچکانا۔ (لِچ۔کا۔نا) [ہ۔مص] نرم چیز کو ہلانا۔ لرزش دینا۔ جنبش دینا۔
(لَ۔چک۔نا) [ھ۔مص] (۱) خمیدہ ہونا۔ جھکنا۔ مُڑنا۔ بل کھانا۔ (۲) لرزنا۔ کانپنا۔ ہلنا جلنا۔
لچکیلا۔ (لِچ۔کِی۔لا) [ھ۔صفت] لچک دار۔
لچ لچ۔ [ھ۔ا۔مث] لچکنے کی آواز۔
لچلچا۔ (لِچ۔لَ۔چا) [ھ۔ا۔مذ] لعابدار سالن۔ رس دار سالن۔
لچلچانا۔ (لِچ۔لَ۔چا۔نا) [ھ۔مص] لیس دار ہونا۔ لعاب دار ہونا۔ چکیلا ہونا (۲) چاٹنا۔ (ق)
لچنا۔ (لِچ۔نا) [ھ۔مص] (۱) جھکنا۔ ٹیڑھا ہونا (۲) فروتنی کرنا (۳) مغلوب ہونا۔
لچھا۔ (لَچھ۔چھا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) سُوت کی انٹی (۲) ایک زیور (۳) اُلجھی ہوئی ڈور۔ (۴) مسلسل اور پیچیدہ لپٹے ہوئے تار۔ (۵) بہت باریک کترا ہوا پیاز یا ادرک (۶) ریشم ایسے باریک تاروں کی ایک مٹھائی جو کھانڈ سے تیار کی جاتی ہے (۷) آواز کی پیچیدگی۔ گٹکری۔
لچھے دار۔ (ہ۔ا۔صفت) (۱) پیچیدہ۔ پیچدار۔ پیچ در پیچ (۲) سلسلہ وار۔ متواتر۔ برابر (۳) ڈورے دار (۴) حلقہ دار۔ پرت دار۔ (۵) مزے دار۔
لچھے دار باتیں۔ (ا۔مث) مسلسل اور مزیدار باتیں۔ پیچ در پیچ باتیں۔
لچھمی۔ (لِچھ۔می) [ھ۔ا۔مذکر] (۱) دولت کی مالک۔ دھن کی دیوی۔ لکشمی۔ (۲) دھن۔ دولت۔ مال۔ (۳) شان و شوکت۔ حشمت۔ دبدبہ (۴) حُسن۔ خوبصورتی۔ جمال (۵) بہو، بیٹے کی بیوی (۶) لڑکیاں۔ بٹیاں (۷) رام چندرجی کی بیوی، سیتا۔
لچھمی بن آدر کون سے ہے۔ (ا۔مثل) دولت کے بغیر کوئی نہیں پوچھتا۔
لچھمی گھر میں آنا۔ (ا۔محاورہ) دولت کا گھر میں آنا۔ صاحب اقبال ہونا (۲) گھر میں مبارک قدم بہو کا آنا۔ (۳) خوش نصیب بیٹی پیدا ہونا۔ (۴) خوش نصیب بہو آنا۔
لچھمی نارائن کرنا۔ (ا۔محاورہ) بسم اللہ کرنا۔ کھانا شروع کرنا۔
لچھن۔ (لچھ۔چھن) [ھ۔ا۔مذ] (۱) علامت۔ نشانی۔ آثار۔ انداز۔ (۲) طور۔ طریق۔ ڈھنگ (۳) کرتوت۔ فعل۔ کام (۴) عادت۔ خصلت۔ کردار (۵) عیب۔ بدنامی (۶) حال۔ کیفیت (۷) اعمال۔ کرم۔
لچھن جھڑ جانا۔ (جھڑنا)۔ (ا۔محاورہ) پہلی سی رونق نہ رہنا۔ مُنہ کا نور اُڑ جانا۔ رنگ روپ جاتا رہنا۔ حُسن کا زوال پہ ہونا۔

لچھن سیکھنا۔ لچھن پکڑنا۔ کسی کے ڈھنگ سیکھنا۔ کسی کے ڈھنگوں پر آنا۔ بڑی عادت پکڑنا۔ اوگن سیکھنا۔
لچھن ونتا۔ [ق۔صفت] خوبصورت۔ مبارک۔ نیک بخت۔
لچھی۔ (ق۔ا۔مؤنث) خون اور پانی کی آمیزش۔ (پ) ایک گانا۔ لچھا کی تصغیر۔
لچھیانا۔ (لچھ۔یا۔نا) [ھ۔مص] ڈور دھاگے کا چرخی پر لپیٹنا۔
لچی۔ (لُ۔چ۔ای) [ہ۔ا۔مث] میدے کی ملائم اور پتلی پوری۔
لچی سا پیٹ۔ نہایت نرم پیٹ۔
لچی۔ (لِچ۔چی) [ہ۔صفت] لچا کی تانیث۔ شہدی۔ بدچلن (۲) بدخو۔ لڑاکا۔ (۳) فضول خرچ (۴) بے ہودہ (عورت)
لچیلا۔ (ا۔صفت) لوچدار۔ لیسدار (۲) نرم۔ ملائم۔ نازک۔

ل - ح

لحاظ۔ (لِ۔حاظ) [ع۔ا۔مذ] (۱) نظر۔ نگاہ (۲) ادب۔ حفظ مراتب۔ (۳) شرم۔ حیا (۴) مروت۔ ملاحظہ (۵) خیال۔ دھیان (۶) پرہیز۔ اجتناب (۷) توجہ (۸) غیرت۔ حمیت۔
لحاظ آنا۔ (ا۔محاورہ) مروت آنا (۲) شرم آنا۔
لحاظ اُٹھا دینا۔ (ا۔محاورہ) بے شرم ہو جانا۔ بے غیرت ہو جانا۔ بے حیا بن جانا۔
لحاظ رکھنا۔ (۱) دھیان رکھنا۔ خیال رکھنا (۲) ادب کا خیال رکھنا (۳) شرم کرنا۔ پرہیز کرنا۔
لحاظ کرنا۔ (ا۔محاورہ) ادب کرنا (۲) پاس کرنا (۳) شرم کرنا۔ حیا کرنا۔ (۴) مروت سے پیش آنا۔
لحاظ کھونا (کھو دینا)۔ (ا۔محاورہ) ادب و مروت کو قائم نہ رہنے دینا۔ (۲) شرم نہ رہنے دینا۔
لحاظ نہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ادب نہ کرنا۔ حفظ مراتب کا خیال نہ رکھنا (۲) شرم نہ کرنا۔ حیا نہ کرنا۔ (۳) مروت سے پیش نہ آنا۔ خیال نہ کرنا۔
لحاظ والا۔ (ا۔صفت) (۱) شرم و حیا والا۔ (۲) بامروت۔
لحاف۔ (لِ۔حاف) [ع۔ا۔مذ] رضائی جس میں رُوئی بھری ہو۔
لحد۔ (لَ۔حَد) [ع۔ا۔مث] قبر۔ مزار۔ تربت۔ گور۔ قبر کے اندر کا وہ گڑھا جس میں مُردے کو رکھا جاتا ہے۔
لحد سے اُٹھنا۔ (ا۔محاورہ) قیامت کے روز مُردوں کا زندہ ہو کر قبر سے اُٹھنا۔
لحد میں اُتارنا۔ (ا۔محاورہ) مُردے کو قبر میں دفن کرنا۔
لحظہ۔ (لَح۔ظَہ) [ع۔ا۔مذ] پل۔ لمحہ۔ دم کے دم۔ دم بھر۔
لحظہ بہ لحظہ۔ (ا۔تابع فعل) دم بدم۔ ساعت بہ ساعت۔ ہر دم۔

ہر گھڑی۔

لَحْم ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) گوشت ۔ ماس ۔

لَحْمِیَہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) پروٹین ۔ (Protein) ۔ وہ غذائیں جن میں گوشت کے اجزا پائے جاتے ہیں لحمیہ غذا کا اساسی عنصر ہے۔

لَحْن ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) آواز ۔ (۲) سُریلی آواز ۔ خوش آوازی ۔ خوش نوائی۔

لَحْنِ داؤدی ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز جو سُریلے پن کی وجہ سے مشہور ہے ۔ کنایتاً سُریلی آواز۔

لُحُوق ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) دو یا زیادہ چیزوں کا مل جانا ۔ آمیزش۔

لُحُوم ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) لحم کی جمع۔

لَحِیم ۔ (لَ ۔ حِیْم) [ع ۔ صف] موٹا ۔ فربہ۔

لحیم شحیم ۔ (ع ۔ ف) موٹا ۔ تازہ ۔ فربہ اندام ۔ توانا۔

ل ۔ خ

لَخ ۔ (ق ۔ ا ۔ مذ) لقا کبوتر ۔

لَخْت ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ٹکڑا ۔ پارہ ۔ حصہ ۔

لختِ جگر ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) جگر کا ٹکڑا ۔ (۲) اولاد ۔ بیٹا ۔ بیٹی ۔

لختِ جگر کھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) تکلیف برداشت کرنا۔

لَخْتہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) جمے ہوئے خون کا لوتھڑا ۔ ٹکڑا۔

لَخ لَخ ۔ (ف ۔ صف) (۱) لاغر ۔ دُبلا ۔ پتلا ۔ (۲) بھوک ۔ وہ آواز جو حلق کی خشکی کے باعث نکلتی ہے ۔

لَخلَخانا ۔ (لَخ ۔ لَ ۔ خا ۔ نا) [اُر ۔ مص] بھوک پیاس سے تڑپنا ۔ بھوک سے نڈھال ہو جانا۔

لَخْلَخَہ ۔ (لَخ ۔ لَ ۔ خَہ) [ف ۔ ا ۔ مذکر] چند خوشبودار چیزوں کا مجموعہ جو تقویتِ دماغ کے لیے مریض کو سنگھاتے ہیں۔

لَخ لَخ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) پیاس کی شدت سے پرندوں کے گلے سے آواز نکلنا۔

ل ۔ د

لَدا پَھندا ۔ (لَ ۔ دا ۔ پھَن ۔ دا) [ھ ۔ صف] اچھی طرح لدا ہُوا ۔ بہت بھرا ہُوا ۔ بوجھ میں دبا ہُوا ۔ اسباب ساتھ لیے ہوئے۔

لَدالَد ۔ (لَ ۔ دا ۔ لَد) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) اُونچائی سے کسی چیز کے گرنے کی آواز (۲) درختوں سے پھلوں کے گرنے کی آواز۔ (۳) کنوئیں میں گرنے کی آواز ۔ (۴) لگاتار ۔ پے در پے ۔

لَدانا ۔ (لَ ۔ دا ۔ نا) [ھ ۔ مص] بار کرانا ۔ بوجھ دھروانا ۔ اسباب لدوانا۔

لَداوا ۔ (لَ ۔ دا ۔ وا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] بوجھ ۔ بھار ۔ اسباب ۔

لَداؤ ۔ (لَ ۔ دا ۔ او) [ھ ۔ ا ۔ مذ] بوجھ ۔ بھار ۔ لادنے کا اسباب ۔

لداؤ کی چھت ۔ وہ چھت جو صرف چونے سے ڈاٹ لگا کر بنا دیں۔ اُس چھت پر کڑیاں نہیں ہوتیں ۔ گنبد نما چھت ۔

لدا ہے ۔ (ا ۔ محاورہ) کنایتاً بے وقوف (۲) کم تلا ۔

لدنا ۔ لد جانا ۔ (لَد ۔ نا ۔ لَد ۔ جا ۔ نا) [ھ ۔ مص] (۱) بوجھ رکھا جانا (۲) بھر جانا ۔ پُر ہو جانا ۔ (۳) چلا جانا ۔ گذر جانا ۔ (۴) مر جانا ۔ انتقال کر جانا (۵) درخت پر بہت سا پھل ہونا۔

لَدُنّی ۔ (لَ ۔ دُن ۔ نی) [ع ۔ ا ۔ مذ] خداداد ۔ وہ علم جو سیکھنے کے بغیر وحی یا الہام وغیرہ کے ذریعہ حاصل ہو۔

لَدُّو ۔ (لَد ۔ دُو) [ھ ۔ صف] (۱) بوجھ اُٹھانے کے قابل ۔ باربرداری کے لائق (۲) وہ حیوان جو باربرداری کے کام آئے۔

لدّو کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) باربرداری کے قابل بنانا (۲) سواری کے قابل نہ رکھنا۔

لدوانا ۔ (لَد ۔ وا ۔ نا) [ھ ۔ مص] لادنا کا متعدی المتعدی ۔ بار کرانا ۔

لدوائی ۔ (ا ۔ مث) لدوانے کی اُجرت ۔

لدھڑ ۔ (لَد ۔ ھڑ) [ھ ۔ صف] (۱) موٹا اور بد وضع کاغذ یا کپڑا (۲) بھاری اور بھدا ۔ (۳) کند ذہن (۴) پانی کا ایک جانور۔

ل ۔ ڈ

لَڈّو ۔ (لَڈ ۔ ڈو) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ڈھیلا ۔ ڈلا ۔ کلوخ (۲) بیسن یا مونگ کے آٹے کی گول مٹھائی ۔ (۳) کنایتاً ۔ نفع ۔ فائدہ ۔

لڈو بانٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی خوشی کی تقریب پر شیرینی تقسیم کرنا ۔ خوشی منانا ۔

لڈو کھلانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) مٹھائی کھلانا ۔ مُنہ میٹھا کرنا (۲) رشوت دینا ۔ مُنہ بھر دینا ۔

لڈو کہے سے مُنہ میٹھا نہیں ہوتا ۔ (ا ۔ مثل) نری چاپلوسی اور خالی باتوں ہی باتوں سے مطلب برآری نہیں ہوتی ۔ بغیر لیے دیے کچھ کام نہیں چلتا۔

لُڈّی ۔ (پ ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کا پنجابی مردانہ ناچ۔

ل ۔ ذ

لَذّات ۔ لذائذ ۔ (لَذ ۔ ذات) (لَ ۔ ذا ۔ ئِذ) [ع ۔ ا ۔ مث] لذت کی جمع ۔ مزے ۔ ذائقے ۔ لذتیں ۔

لذائذِ نفسانی ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) حظِ نفسانی ۔ نفس کی خوشی ۔ شہوت پرستی۔

لَذَّت ۔ (لَذ ۔ ذَت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) مزہ ۔ ذائقہ ۔ سواد (۲) حظ ۔ جمع ۔ لذائذ ۔ لذّات ۔

لذّت اُٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) مزہ لینا ۔ لُطف حاصل کرنا ۔ حظ اٹھانا ۔ (۲) ذائقہ لینا ۔

لذّت آشنا ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) لذّت حاصل کرنے والا ۔ لذّت کا خُوگر ۔

لذّت پرست ۔ (ف ۔ صف) لذّت اور مزے کا عاشق ۔

لذّت چکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) مزہ چکھنا ۔ مزہ لینا ۔ سواد پانا ۔ (۲) لُطف حاصل کرنا ۔

لذّت دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) مزہ دینا ۔

لذتیت ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] لذّت پرستی ۔

لذِیذ ۔ (لَ ۔ ذِیذ) [ع ۔ صف] (۱) خوش ذائقہ ۔ مزیدار (۲) خوشگوار ۔ پُرلُطف ۔ (۳) عزیز ۔ پیارا ۔

ل ۔ ر

لَر ۔ [ھ ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کا گز جس سے زمین ناپی جاتی ہے ۔ اس کی لمبائی ساڑھے چار فٹ سے ساڑھے چھ فٹ تک ہوتی ہے ۔

لُر ۔ [ف ۔ صف] احمق ۔ اجہل ۔ بے تمیز ۔

لُرپن ۔ لُرپنا ۔ حماقت ۔ بے وقوفی ۔

لرز اُٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) [لَ ۔ رَز ۔ اُٹھ ۔ نا) خوف سے کانپ جانا ۔

لرز جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) خوف سے ڈر جانا ۔ کانپ اٹھنا ۔ تھرا جانا ۔

لرزاں ۔ (لَر ۔ زاں) [ف ۔ صف] لرزنے والا ۔ ہلنے والا ۔

لرزانا ۔ (لَر ۔ زا ۔ نا) [اُ ۔ مص] کپکپا دینا ۔ ڈرانا ۔ خوف دلانا ۔

لرزجانا ۔ [اُ ۔ مص] تھرا جانا ۔ کانپ اُٹھنا ۔ ڈرنا ۔

لرزش ۔ (لَر ۔ زِش) [ف ۔ ا ۔ مث] رعشہ ۔ کپکپی ۔ تھرتھراہٹ ۔

لرزنا ۔ (لَ ۔ رَز ۔ نا) [اُ ۔ مص] (۱) کانپنا ۔ تھرّانا ۔ ڈرنا (۲) ہلنا ۔ جنبش کرنا ۔

لرزہ ۔ (لَر ۔ زہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) تھرتھراہٹ ۔ لرزش ۔ رعشہ ۔ کپکپاہٹ (۲) وہ کپکپی جو خوف یا بیماری کی حالت میں ہوتی ہے (۳) زلزلہ بھونچال ۔

لرزہ آنا ۔ (۱) کانپنا ۔ خوف آنا (۲) بھونچال آنا ۔

لرزہ بر اندام ۔ (ف ۔ صف) وہ جس پر کپکپی طاری ہو ۔ کانپنے والا ۔

لرزہ چڑھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کپکپی چڑھنا ۔ (بیماری یا خوف سے) تھرتھر کانپنا ۔

لرزے سے بخار آنا ۔ (ا ۔ مص ۔ مرکب) کپکپاہٹ کے ساتھ بخار آنا ۔

ل ۔ ڑ

لَڑ ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) (۱) لڑی ۔ ہار ۔ سلسلہ (۲) ڈور یا رسی کا بل ۔ (۳) قطار ۔ صف (۴) پلہ ۔ کنارہ ۔ دامن (۵) گرہ ۔ گانٹھ (۶) وسیلہ ۔ تعلق ۔ رشتہ ۔

لڑ بندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تعلق ہونا ۔ واسطہ ہونا ۔

لڑ بندی ۔ (ق) فہرست ۔

لڑ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ٹکرا جانا ۔ مقابل ہو جانا ۔

لڑ لگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) وسیلہ یا تعلق پیدا کرنا ۔ بیاہنا ۔ شادی کرنا ۔

لڑ مرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تکرار کرنا ۔ جھگڑنا (۲) لڑ کر مر جانا ۔

لڑ ملانا ۔ (ا ۔ محاورہ) تعلق پیدا کرنا ۔ سلسلہ پیدا کرنا ۔

لڑ میں رہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کسی کا طرفدار بنا رہنا ۔ ساتھ دینا ۔ جیب میں ہونا ۔ پلّے ہونا ۔

لڑا ۔ (لَ ۔ ڑا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] لڑی کا مذکر ۔ بڑی کڑی ۔ سبک ۔

لڑاک ۔ **لڑاکا** ۔ **لڑاکُو** ۔ (لَ ۔ ڑاک ۔ لَ ۔ ڑا ۔ کا ۔ لَ ۔ ڑا ۔ کُو) [ہ ۔ صف] جنگجُو ۔ جھگڑالو (۲) شریر ۔ (۳) بدخُو ۔ بدمزاج ۔ تُرش رُو ۔

لڑاکا کے چار کان ۔ (ا ۔ مثل) جس عورت کو لڑائی کا چسکا ہو وہ لڑنے کے لیے ہمیشہ کوئی بہانہ تلاش کر لیتی ہے ۔

لڑانا ۔ (لَ ۔ ڑا ۔ نا) [ھ ۔ مص] لڑائی کرانا ۔ جنگ کرانا ۔ کُشتی کرانا ۔ بھڑانا ۔ فساد کرانا ۔ (۲) دو چیزوں کو باہم ٹکرانا ۔

لڑاؤ ۔ (لَ ۔ ڑا ۔ اَو) [ھ ۔ ا ۔ مذ] لڑنے کے قابل ۔ ڈور جو ایک مرتبہ کنکوا لڑانے کے قابل ہو ۔ [صف] لڑنے کے قابل ۔

لڑائی ۔ (لَ ۔ ڑا ۔ ای) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) جنگ ۔ رزم ۔ معرکہ ۔ جھگڑا ۔ فساد ۔ مار پیٹ (۲) مقابلہ ۔ آمنا سامنا (۳) شیخی (۴) عداوت ۔ خفگی ۔ اَن بَن ۔

لڑائی باندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جنگ کی ٹھہرانا ۔ دشمنی کرنا ۔ جھگڑا کھڑا کرنا ۔

لڑائی بھڑائی ۔ دنگا فساد ۔ جنگ و جدل ۔

لڑائی اور آگ کا بڑھانا کیا ۔ (ا ۔ مثل) ان دونوں کا بڑھانا آسان ہے ۔

لڑائی پر اُتر آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) لڑائی جھگڑے پر آمادہ ہو جانا ۔

لڑائی پر جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) لام پر جانا ۔ میدان جنگ میں جانا ۔

لڑائی تُل جانا ۔ **لڑائی ٹھن جانا** ۔ (ا ۔ محاورہ) جنگ کا موقع قریب آجانا ۔ مہم سر پر آجانا

لڑائی ٹھن جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) لڑائی کا یقین ہونا ۔ لڑائی ٹھہر جانا ۔

لڑائی چھڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جنگ شروع ہونا ۔

لڑائی کا گھر ۔ (ا ۔ مذ) فساد کی جڑ ۔ فتنہ پرداز ۔ جھگڑا ڈلنے والا ۔ فساد کرانے والا ۔

لڑائی کا گھر ہانسی روگ کا گھر کھانسی ۔ (ا ۔ مثل) لڑائی کی ابتدا

ہنسی مذاق سے ہوتی ہے اور بیماری کا آغاز کھانسی سے۔

لڑائی کی پوٹ ۔ (ا۔مث) جھگڑالو۔ فسادی۔

لڑائی لڑنا ۔ (ا۔محاورہ) جنگ کرنا۔ جھگڑا کرنا۔

لڑائی مارنا ۔ (ا۔محاورہ) شکست دینا۔ حریف کو مغلوب کرنا۔ لڑائی سر کرنا۔ میدان فتح کرنا۔

لڑائی مُول لینا ۔ (ا۔محاورہ) خواہ مخواہ جھگڑے میں پڑنا۔ ناحق مصیبت میں پڑنا۔ چھیڑ خانی کرنا

لڑائی میں لڈو نہیں بٹتے (مٹھائی نہیں بٹتی) ۔ (ا۔مثل) لڑائی خوشی کی جگہ نہیں۔ لڑائی آسان کام نہیں

لڑائی باندھنا ۔ (ا۔محاورہ) لڑائی کا سلسلہ جاری رکھنا۔

لڑائی ہونا ۔ (ا۔محاورہ) جنگ ہونا۔ تنازعہ ہونا۔

لڑبڑا ۔ (لَڑ۔ب۔ڑا) [ہ۔صف] دیکھیے لجلجا۔ ملائم۔ لیس دار۔

لڑبڑانا ۔ (لَڑ۔ب۔ڑا۔نا) [ہ۔مص] (۱) زبان میں لکنت ہونا۔ ہکلانا۔ گرک کر بولنا۔ (۲) ڈگمگانا۔ لڑکھڑانا۔

لڑ بیٹھنا ۔ لڑ پڑنا۔ (ہ۔مص) خواہ مخواہ لڑنے لگنا۔ جھگڑا مول لینا۔

لڑت ۔ (لَ۔ڑَت) [ہ۔ا۔مث] لڑنت۔ جنگ کرنے کا انداز۔ کشتی۔ لڑائی۔

لڑتی میں پڑنا ۔ (ق۔مص) مغالطہ میں پڑنا۔

لڑتے کے پیچھے بھاگتوں کے آگے ۔ (ا۔مثل) بزدل اور ڈرپوک آدمی کے لیے بولا جاتا ہے۔

لڑجانا ۔ (ا۔محاورہ) مقابل ہونا۔ ٹکرا جانا۔ لڑنا۔

لڑجانا ۔ (ق) اطاعت قبول کرنا۔ ہتھیار ڈال دینا۔

لڑکا ۔ (لَڑ۔کا) [ہ۔ا۔مذ] طفل۔ چھوکرا۔ بالک بچہ۔ (۲) بیٹا۔ پُوت۔ پسر (۳) ناتجربہ کار۔ نادان۔

لڑکا بالا ۔ (ا۔مذ) بال بچہ۔ اولاد۔ عیال و اطفال۔

لڑکا بننا ۔ (ا۔محاورہ) بے وقوفی کی حرکت کرنا۔ نادانی کی بات کرنا۔

لڑکا بے دودھ پالنا ۔ (ا۔محاورہ) کسی نہ کسی سہارے پر اُٹھنا۔ اُمید پوری نہ ہونے دینا۔ ٹالنا۔

لڑکا جنے بیوی اور پٹی باندھیں میاں ۔ (ا۔مثل) تکلیف کوئی اٹھائے اور اظہارِ تکلیف کوئی کرے۔

لڑکا گود لینا ۔ (ا۔محاورہ) کسی بچے کو متبنیٰ بنانا۔

لڑکپن ۔ (ا۔مذ) بچپن۔ طفولیت (۲) کم سنی کا زمانہ۔ اوچھا پن۔ چھچھورا پن۔

لڑکپن کی باتیں ۔ (ا۔مث) نادانی کی باتیں۔ ناسمجھی کی باتیں۔

لڑکوں کا باوا دادا ہے ۔ (ا۔مثل) لڑکوں سے زیادہ شریر ہے۔

لڑکوں کا کھیل ۔ (ا۔مذ) بچوں کا کھیل۔ بچوں کا دل بہلاوا۔ (۲) آسان کام۔ سہل بات (۳) (طنزاً) ادنیٰ کام۔

لڑکوں کا کھیل چڑیوں کا مرن ۔ (ا۔مثل) ناسمجھ کے آگے جان کی کچھ قدر نہیں۔

لڑکوں کا کھیل نہیں ہے ۔ (ا۔مثل) آسان کام نہیں ہے۔ مشکل ہے۔

لڑکے بالے ۔ بال بچے۔ بیوی بچے۔ عیال و اطفال۔ کنبہ۔

لڑکے کو منہ لگاؤ تو داڑھی کھسوٹے ۔ (ا۔مثل) کمینہ منہ لگانے سے سر پر چڑھتا ہے

لڑکے کے پاؤں پالنے میں پہچانے جاتے ہیں ۔ (ا۔مثل) ہونہار بچے کا ابتدا ہی میں پتہ چل جاتا ہے۔ (۲) کام کا انجام شروع ہی سے معلوم ہو جاتا ہے

لڑکے والا ۔ (ا۔مذ) لڑکے کا باپ۔ دولہا کا باپ۔

لڑکھڑانا ۔ (لَڑ۔کھ۔ڑا۔نا) [ہ۔مص] ڈگمگانا۔ پاؤں کا کانپنا (۲) لرزنا۔ تھرانا۔ (۳) ہلنا (۴) بے راہ ہونا۔ بہکنا۔ نیت بگڑنا۔ ایمان میں فرق آنا۔

لڑکی ۔ (لَڑ۔کی) [ہ۔ا۔مث] (۱) چھوکری۔ کنیا۔ بیٹی۔ دختر (۲) دوشیزہ۔ کم عمر۔ نادان۔ ناسمجھ

لڑکی تیرا بیاہ کریں، کہا میں کیسے کہوں ۔ (ا۔مثل) جہاں کسی بات کی خواہش ہو گر کہی نہ جاتے۔

لڑکی والا ۔ (ا۔مذ) لڑکی کا باپ۔ دلہن کا باپ۔

لڑمرنا ۔ [ہ۔مص] لڑ کر مر جانا۔ آخری دم تک مقابلہ کرنا۔

لڑنا ۔ (لَڑ۔نا) [ہ۔مص] (۱) جھگڑنا۔ تکرار کرنا (۲) بھڑنا۔ مقابلہ کرنا۔ (۳) باہم ٹکرانا (۴) باہم ضد کرنا (۵) زور آزمائی کرنا۔ کشتی کرنا۔ (۶) مطابق ہوجانا۔ (ایک شعر کا دوسرے کے شعر سے) (۷) نصیبہ جاگ جانا (قسمت لڑ گئی) (۸) کاٹنا۔ ڈسنا۔

لڑنا بھڑنا ۔ جھگڑنا۔ (ا۔محاورہ) آپس میں جھگڑا فساد کرنا۔ بحث و تکرار کرنا۔

لُڑنا ۔ (ق۔مص) چمٹ جانا۔ چڑھنا (۲) لڑھکنا۔

لڑنا ۔ (ق۔مص) کسی چیز کا زمین سے رگڑتے ہوتے چلنا (۲) زمین پر لوٹنا۔

لَڑنت ۔ (لَ۔ڑَنت) [ہ۔ا۔مث] پہلوانی کشتی۔ زور آزمائی۔ جنگ۔

لڑنتیا ۔ (ا۔صف) لڑنے والا۔ پہلوان۔

لڑکھڑا کر چلنا ۔ (ا۔محاورہ) ڈگمگا کر چلنا۔ مستانہ چال سے چلنا۔ ٹھوکریں کھا کر چلنا۔

لڑکھڑانا ۔ (ا۔مص) ڈگمگانا۔ نشے میں ادھر ادھر جھومنا۔

لڑوانا ۔ (لَڑ۔وا۔نا) [ہ۔مص] دیکھیے لڑانا۔ جھگڑا کرانا۔

لُڑھانا ۔ (لُ۔ڑھا۔نا) [ہ۔مص] (۱) پھسلانا (۲) لڑھکانا (۳) بہانا۔ گرانا (۴) مار گرانا۔ مار کر گرا دینا۔

لُڑھکانا ۔ (لُڑھ۔کا۔نا) [ہ۔مص] گھومتا ہوا پھینکنا۔ کسی چیز کو گھمانا۔

لُڑھکنا ۔ (لُ۔ڑھک۔نا) [ا۔مص] (۱) پھسلنا۔ لڑھکنی کھانا۔ ڈگمگانا۔ (۲) لیٹنا۔ پڑنا۔ سونا۔ (۳) مرنا۔ انتقال کرنا۔

لُڑھکنی ۔ (لُ۔ڑھک۔نی) [ہ۔ا۔مث] لوٹنی۔ لوٹ۔ لڑھکنا

کا فعل۔

لُڑھکنی کھانا۔ (ا۔محاورہ) پھسل جانا۔ قلابازی کھانا۔ لڑھکنا۔

لُڑھنا۔ (لُڑھ۔ نا) [ا۔مص] (۱) لُڑھکنا۔ پھسلنا (۲) بہنا۔ گرنا (۳) بندوق یا توپ کا نشانہ بننا۔ (۴) مرجانا۔

لُڑھی۔ (ا۔مث) ایک قسم کی بیل گاڑی۔

لَڑی۔ (لَ۔ڑی) [ھ۔ا۔مث] (۱) ہار۔ موتیوں کی مالا۔ لڑ (۲) جھڑی۔ سلسلہ۔ تسلسل۔

لڑے فوج نام سردار (سرکار) کا۔ (ا۔مثل) کام کسی کا نام کسی کا۔

لڑیں سانڈ باڑی کا بھرکس۔ (ا۔مثل) بڑوں کی لڑائی میں چھوٹوں کا نقصان ہوتا ہے۔

ل۔ز

لَزِج۔ (لَ۔زِج) [ع۔صف] لعابدار۔ لیس دار۔ چیپ دار۔

لَزوجت۔ (لَ۔زو۔جَت) [ع۔ا۔مث] لیس۔ چیپ۔ لعاب۔

لَزُوق۔ (ع۔ا۔مذ) چپکنا۔ چسپاں ہونا۔

لُزُوم۔ (لُ۔زُوم) [ع۔ا۔مذ] لازم ہونا۔ واجب ہونا۔ ضرور۔ لازم۔

لزوم مالایلزم۔ (ع۔ا۔مذ) غیر ضروری کو ضروری قرار دینا۔

ل۔س

لَس۔ (ہ۔ا۔مذ) لیس۔ لعاب۔ چیپ۔

لس لگا۔ (ا۔مذ) تعلق۔ واسطہ۔ سبب۔

لس دار۔ لعاب دار۔ چیپ دار۔

لِسان۔ (لِ۔سان) [ع۔ا۔مث] زبان۔ بولی۔ بھاشا۔ جمع: اَلسِنہ

لسان العصر۔ اپنے وقت کا فصیح الکلام۔ اکبرالہ آبادی کا لقب۔

لسان الغیب۔ غیب کی زبان۔ حافظ شیرازی کا لقب۔

لَسّان۔ (لَس۔سان) [ع۔صف] (۱) بہت بولنے والا۔ بکّی۔ (۲) خوش گفتار۔ شیریں زبان (۳) چرب زبان۔ چکنی چپڑی باتیں بنانے والا۔

لِسانی۔ (لِ۔سا۔نی) [ع۔صف] زبان سے متعلق۔

لِسانیات۔ (لِ۔سا۔نی۔یات) [ع۔ا۔مث] زبان کی ابتدا، ارتقا، اور اس کی تشکیل کے قانون کا علم۔ زبان کی تاریخ کا علم۔

لِسٹ۔ (List) [انگ۔ا۔مث] فہرست۔

لِسٹرین۔ (Listrine) (لِس۔ٹ۔رِین) [انگ۔ا۔مث] جراثیم کش۔ رقیق۔ مرکب۔

لَسرکا۔ (لَ۔سَر۔کا) [ھ۔ا۔مذ] تھوڑا سا تعلق۔ واسطہ۔ سروکار۔

لَسّڑی۔ (لَس۔ڑی) [ق۔ا۔مث] رسّی۔

لَسلَسا۔ (لَس۔لَ۔سا) [ا۔صف] لعاب دار۔ لیس دار۔ چیپ دار۔

لَسلَساتا۔ (لَس۔لَ۔سا۔تا) [ق۔صف] سرسبز۔ تروتازہ۔

لَسَن۔ (لَس۔سَن) [ہ۔ا۔مذ] (۱) لسن۔ بقوم (۲) وہ سرخ یا سیاہ داغ جو جسم پر ہو جاتے ہیں۔

لَسنا۔ [ھ۔مص] (۱) آلودہ ہونا۔ لتھڑنا (۲) چسپاں ہونا (۳) ٹھیک بیٹھنا۔

لَسُوڑا۔ (لَ۔سو۔ڑا) [ہ۔ا۔مذ] ایک چیپ دار پھل۔ سپستان۔

لَسّی۔ (لَس۔سی) [ہ۔ا۔مث] (۱) پانی ملا ہوا دودھ۔ (۲) دہی اور پانی کا مرکب۔ چھاچھ۔

ل۔ش

لَش۔ (اُر۔ا۔مث) کتے کو کسی پر جھپٹانے کا اشارہ کرنے کی آواز۔ ہو چھو ہو چھو۔

لَشتَر۔ (لَش۔تَر) (ا۔صف) ناکارہ۔ سست۔

لَشتم پَشتم۔ لشتم۔ پشتم۔ (لَش۔تَم۔ پَش۔تَم۔ لَش۔تَم۔ پَش۔تَم) (ا۔صف) بری بھلی طرح۔ جوں توں کر کے۔ بمشکل سے۔

لشکارنا۔ (لَش۔کار۔نا) [اُر۔مص] کتے کو شکار پر جھپٹانے کے لیے لش لش کرنا۔

لَشکر۔ (لَش۔کَر) [ف۔ا۔مذ] (۱) فوج۔ سپاہ (۲) بھیڑ بھاڑ۔ ہجوم۔ چھاؤنی۔ کیمپ۔

لشکر آرا۔ (ف۔صف) لشکر آراستہ کرنے والا۔ لشکر تیار کرنے والا۔

لشکر اکٹھا کرنا۔ (۱) فوج اکٹھی کرنا۔ سپاہ فراہم کرنا۔ (۲) بہت سے آدمی جمع کرنا۔ بھیڑ لگانا۔

لشکر ٹوٹنا۔ (ا۔محاورہ) فوج کا دشمن پر اچانک حملہ کرنا۔

لشکر جرّار۔ (ف۔ا۔مذ) بڑا بھاری لشکر۔

لشکر جمانا۔ (ا۔محاورہ) فوج کو ترتیب دینا۔

لشکر شکن۔ (ا۔صف) بہادر۔ دلیر۔ شجاع۔

لشکر کا لشکر۔ (ا۔مذ) ہجوم۔ انبوہ

لشکر کشی۔ (ف۔ا۔مث) حملہ۔ دھاوا۔ چڑھائی۔

لشکر کی اگاڑی۔ آندھی کی پچھاڑی۔ (ا۔مثل) لشکر کا سامنا اور آندھی کا اخیر دونوں نقصان دہ ہوتے ہیں۔

لشکر کی بولی۔ لشکری بولی۔ لشکری زبان۔ (ا۔مث) وہ بولی جس میں بھانت بھانت کی زبانیں مل گئی ہوں۔ ملی جلی زبان۔

لشکرگاہ۔ (ف۔ا۔مث) کیمپ۔ چھاؤنی۔ سپاہ کا پڑاؤ۔

لشکر میں اونٹ بدنام۔ (ا۔مقولہ) خواہ مخواہ کی بدنامی۔

لشکری۔ (لَش۔کَ۔ری) [ف۔ا۔مث] سپاہی۔ فوجی۔ لشکر

سے متعلق۔

ل - ط

لطافت۔ (لَ - طا - فَتْ) [ع - ا - مث] (۱) عمدگی۔ خوبی (۲) نرمی۔ ملائمت۔ (۳) پاکیزگی۔ صفائی (۴) نزاکت (۵) خوبصورتی (۶) مزہ۔ ذائقہ۔ لذّت (۷) باریکی۔ نکتہ (۸) فصاحت۔

لطائف۔ (لَ - طا - ئف) [ع - ا - مذ] لطیفہ کی جمع۔ چٹکلے۔ ظرافت کی باتیں۔ باریکیاں

لطائف الحِیَل۔ (ع - ا - مذ) حیلے۔ بہانے، جو دوسروں کو ناگوار نہ گزریں۔

لطائف سِتّہ۔ (ف - ا - مذ) چھ لطیفے جو سالکوں کے لیے حاصل کرنے لازمی ہیں۔ لطیفہ نفس۔ ناف کے مقام سے لفظ اللہ نکالنا (۲) لطیفہ قلب۔ جس کا محل دل ہے۔ (۳) لطیفہ روح جس کا مقام سینہ میں دائیں طرف ہے (۴) لطیفہ سِر، جس کا مقام فمِ معدہ ہے (۵) لطیفہ خفی جس کا محل پیشانی ہے (۶) لطیفہ اخفیٰ جس کا مقام کاسہ سر ہے۔

لطائفِ غیبی۔ (ع - ف - ا - مذ) غیب کی نیکیاں۔ وہ نیکیاں اور عنایات جو محض خدا کی طرف سے ہوں۔

لُطف۔ (ع - ا - مذ) (۱) عنایت۔ مہربانی (۲) خوبی۔ عُمدگی۔ (۳) نرمی۔ ملائمت (۴) لذّت۔ مزہ۔ حلاوت۔ (۵) خوش طبعی۔ جمع:۔ الطاف۔

لُطف اُٹھانا۔ (ا - محاورہ) مزہ حاصل کرنا۔

لطف تب تھا۔ (ا - روزمرّہ) مزہ اس وقت ملتا۔

لطف جانا۔ (ا - محاورہ) بے لطفی ہونا۔ بدمزگی ہونا۔

لطف دینا۔ (ا - محاورہ) پیار دینا۔ مزہ دینا۔

لطف فرمانا۔ (ا - محاورہ) مہربانی کرنا۔

لطف کُن کہ لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش۔ (ف - مقولہ)۔ مہربانی کرنا کہ غیر بھی تیرے غلام ہو جائیں۔

لُطف یہ ہے۔ (ا - روزمرّہ) خوبی یہ ہے۔ عمدگی یہ ہے۔ عجب یہ ہے۔

لُطفی۔ (لُطْ - فِی) [ف - صف - و - ا - مذ و مث] متبنیٰ۔ لے پالک۔

لَطمہ۔ (لَطْ - مَہْ) [ع - ا - مذ] (۱) تھپیڑ۔ طمانچہ۔ مُکّا (۲) دریا کا تھپیڑا۔

لَطیف۔ (لَ - طِیف) [ع - صف] (۱) نازک۔ نرم۔ ملائم۔ سُبک (۲) صاف۔ شفاف (۳) پاکیزہ۔ سُتھرا (۴) لذیذ۔ مزہ دار۔ خوب۔ عُمدہ۔ (۵) پاک۔ مقدّس۔

لطیف الطبع (المزاج) [ع - ف] زندہ دل۔ خوش مزاج۔ رحم دل۔ سلیم الطبع۔

لطیفہ۔ (لَ - طی - فَہْ) [ع - ا - مذ] (۱) اچھی چیز۔ نیکی (۲) چٹکلا۔ دلچسپ بات۔ شگوفہ (۳) انوکھا۔ عجیب۔ جمع: لطائف۔

لطیفہ چھوڑنا۔ (ا - محاورہ) انوکھی بات کہنا۔ شگوفہ چھوڑنا۔

لطیفہ گو۔ (ع - ف - صف) ظریف۔ خوش مزاج۔ بذلہ سنج۔ چٹکلے بیان کرنے والا۔

ل - ع

لُعاب۔ (لُ - عاب) [ع - ا - مذ] (۱) تھوک۔ آبِ دہن۔ کف۔ رال۔ (۲) لیس۔ چیپ۔

لُعاب دار۔ (ع - ف - صف) چیپ دار۔ لسلسا۔

لِعان۔ (ع - ا - مذ) ایک دوسرے پر لعنت کرنا (۲) اصطلاحِ فقہ میں شوہر کا اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگانا اور پھر قاضی کے سامنے اپنے سچے ہونے کی چار مرتبہ قسم کھانا اور پانچویں مرتبہ کہنا کہ اگر میں جھوٹ بولوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو۔ اس طرح عورت کا قسم کھانا۔ اس کے بعد نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔

لَعِب۔ (لَ - عِبْ) [ع - ا - مذکر] کھیل کود۔ دل بہلاوا۔ سیر تماشا۔ جمع ملاعبت۔

لُعبت۔ (لُعْ - بَتْ) [ع - ا - مث] (۱) پُتلی۔ گڑیا۔ گُڈّا۔ مورت۔ بُت (۲) کھلونا۔ کھیل۔

لُعبتِ چین۔ (ع - ف - ا - مث) چینی کی گڑیا (۲) کنایتاً معشوق۔

لعل۔ (ع - ا - مذ) سُرخ رنگ جواہر۔ (۲) معشوق کے ہونٹ۔

لعل آبدار۔ (ع - ف - ا - مذ) چمکدار ہیرا۔ (۲) کنایتاً معشوق کے ہونٹ۔

لعل اُگلنا۔ (ا - محاورہ) (۱) مُنہ سے پھول جھڑنا۔ خوش کلام ہونا۔ بدزبانی کرنا۔ گالی بکنا۔

لعلِ بدخشاں۔ (بدخشانی) [ع - ف - ا - مذ] بدخشاں کا موتی۔ عمدہ لعل۔

لعلِ پیکانی۔ (ع - ف - ا - مذ) تیر کی شکل کا ترشا ہوا لعل، جسے عورتیں بُندوں کی طرح کانوں میں پہنتی ہیں۔

لعلِ رُمّانی۔ (ع - ف - ا - مذ) سُرخ رنگ کا لعل۔

لعلِ شب چراغ۔ (ع - ف - ا - مذ) رات کو چراغ کی طرح چمکنے والا لعل۔

لعل گودڑی میں نہیں چھپتا۔ (ا - مثل) عمدہ وصف چھپے نہیں رہتے۔

لعل گوں۔ (ع - ف - صف) لعل کے رنگ کا۔ سُرخ۔

لعل لب۔ (ع - ف - صف) سُرخ ہونٹ۔

لعل لگانا۔ (ا - محاورہ) بہار بڑھا دینا۔ شان بڑھا دینا

لعل لگے ہونا۔ (ا - محاورہ) انوکھا ہونا۔ ممتاز ہونا۔

لعل لگنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) قیمتی ہونا۔ انمول ہونا (۲) انوکھا پن ہونا۔

لعلِ ناسُفتہ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) بن چھِدا لعل۔ وہ لعل جس میں سُوراخ نہ ہو۔

لَعن۔ (ع۔ا۔مث) لعنت۔ ملامت کرنا۔ نفرین۔ پھٹکار۔ دُھتکار۔ جھِڑکی۔ سرزنش۔

لَعن طَعن۔ (ع۔ا۔مث) لعنت۔ ملامت۔ بُرا بھلا۔ نفرین۔ پھٹکار۔

لَعنت۔ (لَع۔نَت) [ع۔ا۔مث] پھٹکار۔ نفرین۔ سرزنش۔ دُھتکار۔ سخت سُست۔ بُرا بھلا۔

لَعنۃُ اللہِ عَلَی الکَاذِبِین۔ (ع۔مقولہ) جھوٹوں پر خُدا کی لعنت۔

لعنت برسنا۔ (ا۔محاورہ) بے رونقی ہونا۔ (۲) ہر شخص کا لعنت کرنا۔

لعنت بکارِ شیطان۔ (ع۔ف۔روزمرّہ) کسی کام سے بیزاری ظاہر کرنے کے لیے کہا جاتا ہے۔

لعنت بھیجنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) نفرین کرنا۔ بُرا بھلا کہنا۔ (۲) چھوڑنا۔ ترک کرنا (۳) بددُعا دینا۔ کوسنا۔

لعنت بھیجو نام نہ لو۔ (ا۔مثل) ذکر نہ کرو۔ جانے دو۔

لعنت کا طوق۔ (ا۔مذ) رُسوائی۔ ذِلّت۔

لعنت کا مارا۔ (ا۔صف) مردُود۔ بدنصیب۔ بدبخت۔

لعنت ملامت کرنا۔ (ا۔محاورہ) بُرا بھلا کہنا۔ سخت سُست کہنا۔ شرمندہ کرنا۔ ذلیل کرنا۔ دُھتکارنا۔ خبر لینا۔

لَعنتی۔ (لَع۔نَ۔تی) [ف۔صف] مردُود۔ بدنصیب۔ بدبخت۔

لَعُوق۔ (لَ۔عُوق) [ع۔ا۔مذ] چاٹنے کی لیس دار دوا۔ چٹنی۔

لعین۔ (لَ۔عِین) [ع۔صف] ملعون۔ مردُود۔ لعنتی۔ بدبخت۔ دوزخی۔ جہنمی۔

ل۔غ

لُغات۔ (لُ۔غات) [ع۔ا۔مذ] لُغت کی جمع (۱) الفاظ (۲) زبانیں۔ (۳) فرہنگ۔ ڈکشنری۔ وہ کتاب جس میں حروفِ تہجی کے اعتبار سے الفاظ اور اُن کے معانی درج ہوں۔

لَغام۔ (لَ۔غام) [ف۔ا۔مث] لگام۔ عنان۔

لَغایت۔ (لَ۔غا۔یت) [ع۔تابع فعل] آخر تک۔ انجام تک۔

لُغت۔ (لُ۔غَت) [ع۔ا۔مث] بولی۔ زبان۔ لفظ۔ فرہنگ۔ ڈکشنری۔ وہ کتاب جس میں الفاظ اور اُن کے معانی و مطالب وغیرہ درج ہوں۔ جمع لُغات۔

لُغت تراش۔ (ع۔ف۔صف) لَسّان۔ لفّاظ۔ لُغت بنانے والا۔

لُغت جھاڑنا۔ (ا۔محاورہ) علمیت جتانا۔ غیر معروف اور مشکل الفاظ بولنا۔

لُغت چھانٹنا۔ (ا۔محاورہ) نہایت مشکل اور ناموزوں الفاظ استعمال کر کے علمیت کا اظہار کرنا۔

لُغز۔ (ع۔ا۔مث) معمّا۔ بجھارت۔ پہیلی۔ چیستان۔

لَغزِش۔ (لَغ۔زِش) [ف۔ا۔مث] (۱) پھسلن۔ پھسلاہٹ۔ (۲) لرزش۔ جنبش۔ کپکپی (۳) خطا۔ سہو۔ غلطی۔ بھول چُوک۔ گُمراہی۔ ضلالت۔

لغزش آنا۔ (ا۔محاورہ) پھسلنا۔ بہکنا۔ لڑکھڑانا۔ استقلال میں فرق آنا۔ گمراہ ہونا۔ بیان میں فرق آنا۔

لغزش کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) گمراہ ہونا۔ بہکنا (۲) ڈگمگانا۔ لڑکھڑانا۔ (۳) کانپنا (۴) بھول چُوک کرنا۔

لغزش کھانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ڈگمگانا۔ پھسلنا (۲) بہکنا۔ گمراہ ہونا۔

لَغو۔ (ع۔صف) (۱) بیہودہ۔ واہیات۔ نامعقول۔ مہمل۔ بےمعنی۔ بےکار۔ بے فائدہ (۲) بکواس۔ ژٹل۔ جھک۔ لایعنی بات۔ جمع: لغویات۔

لغو بکنا۔ (ا۔محاورہ) بیہودہ بکنا۔ واہیات باتیں زبان پر لانا۔ بےمعنی باتیں کہنا۔

لُغوی۔ (لُ۔غَ۔وی) [ع۔صف] لُغت سے منسوب۔ اصلی۔ ماہرِ لُغت۔

لَغویات۔ (لَغ۔وِ۔یات) [ع۔ا۔مث] لغویت کی جمع۔ بیہودہ باتیں یا افعال، حرکات۔

لَغویّت۔ (لَغ۔وِ۔یَت) [ع۔ا۔مث] بیہودگی۔ جمع لغویات۔

ل۔ف

لَفّ۔ (ع۔صف) لپٹا ہوا۔ تہ کیا ہوا۔ شامل۔ منسلک۔

لفّ و نشر۔ (ع۔ا۔مذ) لغوی معنی۔ لپیٹنا اور پھیلانا۔ علمِ بیان کی اصطلاح میں، وہ صنعت جس میں اوّل چند چیزوں کا ذکر کریں پھر چند اور چیزیں بیان کریں جو پہلی چیزوں سے نسبت رکھتی ہوں۔ مگر اس طرح کہ ہر ایک کی نسبت اپنے منسوب الیہ سے مِل جائے۔

لفّاظ۔ (لَف۔فاظ) [ع۔مبالغہ۔صف] خوش گو۔ خوش بیان۔ شیریں زبان (۲) مبالغہ آمیز باتیں کرنے والا۔

لفّاظی۔ (لَف۔فا۔ظی) [ع۔ا۔مث] فصاحت۔ خوش بیانی (۲) لسّانی۔ بکواس۔ بک بک (۳) شیخی۔ ڈینگ۔

لِفافہ۔ (لِ۔فا۔فہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) وہ چیز جو کسی چیز پر لپیٹی جائے (۲) وہ کاغذ کا غلاف جس میں خط وغیرہ بند کیا جاتا ہے (۳) بناوٹ۔ دکھاوا۔ ظاہری سامان۔ دھوکا۔ قلعی۔ ملمّع (۴) جلد ٹوٹ جانے والی چیز (۵) بھید۔ راز۔

لفافہ بنانا۔ (ا۔محاورہ) ظاہری ٹیپ ٹاپ کرنا۔ دھوکہ دینا۔

لفافہ سَر بمُہر۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) وہ لفافہ جسے مُہر لگا کر بند کیا گیا ہو۔
لفافہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) دکھاوا کرنا۔ ہلکا ساخول یا ملمع چڑھانا۔
لفافہ کھل جانا۔ (ا۔محاورہ) چٹھی کے مضمون کا معلوم ہو جانا۔ بھید فاش ہو جانا۔ فریب کھل جانا۔
لِفٹ۔ (Lift) [انگ۔ا۔مذ] مشین جس کے ذریعے لوگ ایک منزل سے دوسری منزل پر جاتے ہیں۔
لَفٹنَنٹ۔ (لَفٹ۔ٹَنَنٹ) [انگریزی (Lieutenant) کا مورد۔ا۔مذ] نائب حاکم۔ کپتان کے ماتحت۔ ایک فوجی افسر۔ کپتان کا نائب۔ بحری فوج کا افسر (۲) (طنزاً) بڑا حاکم۔
لَفظ۔ (ع۔ا۔مذ) کلمہ۔ شبد۔ بات۔ لُغت۔ وہ بامعنی کلمہ جو مُنہ سے نکلے۔ جمع: الفاظ۔
لفظ بلفظ۔ (ع۔ف۔ا۔صف) حرف بحرف۔ ایک ایک لفظ۔ ہو بہو۔ تفصیل وار۔ صاف صاف۔
لفظاً۔ (لَف۔ظَن) [ع۔تابع فعل] لفظ کے اعتبار سے۔
لفظی۔ (لَف۔ظی) [ع۔صف] اصلی حقیقی۔ لُغوی۔ باتوں کی۔ الفاظ کی۔
لَفنگ۔ لفنگا۔ (ل۔فَنگ) (ل۔فَن۔گا) [اُر۔صف و ا۔مذ] لُچّا۔ شہدا۔ گنڈا۔ بدمعاش۔ بدچلن۔ بے عزت۔ بھیجی باز۔
لفیف۔ (ع۔صف) لپٹا ہوا۔ نہ کھلا ہوا (۲) جمع کیا ہوا (۳) پیچیدہ (۴) مختلف لوگوں کا ہجوم۔

ل۔ق

لَق۔ (ف۔صف) صاف۔ جس میں بال نہ ہوں۔
لَقّا۔ (لَق۔قا) [اُر۔ا۔مذ] ایک قسم کا کبوتر، جو اکثر اپنی گردن دُم کے ساتھ لگائے رکھتا ہے۔
لِقا۔ (لِ۔قا) [ع۔ا۔مث] (۱) دیدار۔ ملاقات (۲) چہرہ۔ صورت۔ شکل۔
لُقّا۔ (لُق۔قا) [اُر۔صف] لُچّا۔ شہدہ۔ بدمعاش۔
لُقّات۔ (لُق۔قاث) [اُر۔صف] نہایت دُبلا۔ (فارسی لکات)
لَقَب۔ (لَ۔قَب) [ع۔ا۔مذ] وہ نام جو کسی خاص مدح یا ذم کے سبب پڑ گیا ہو۔ جمع: القاب۔
لُقطہ۔ (لُق۔طَہ) [ع۔ا۔مث] راستے سے اُٹھائی ہوئی گری پڑی چیز۔
لَقلَق۔ (لَق۔لَق) [فارسی لک لک کا معرب۔ا۔مذ] سارس۔
لَقلَقہ۔ (لَق۔ل۔قَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) سارس کے زور سے بولنے کی آواز۔ (۲) [کنایتاً] رُعب۔ داب۔ حوصلہ۔ ہمت۔ ظرف۔ (۳) لہجہ۔

خوش الحانی۔ قوتِ بیان۔
لُقمان۔ (لُق۔مان) [ع۔ا۔مذ] (۱) ایک مشہور حکیم جس کی حکایات، اقوال اور نصائح مشہور ہیں اور ان کا ذکر قرآن مجید میں بھی آیا ہے (۲) [مجازاً] بڑا دانا۔ نہایت تجربہ کار آدمی۔
لقمان کو حکمت سکھانا۔ (ا۔محاورہ) عقلمند کو تدبیر بتانا۔ لغو کام کرنا۔
لُقمہ۔ (لُق۔مَہ) [ع۔ا۔مذ] نوالہ۔ کھانے کی وہ مقدار جو ایک دفعہ منہ میں ڈالی جائے۔
لقمۂ اجل ہونا۔ (ا۔محاورہ) مرجانا۔
لقمۂ تر۔ (ع۔ا۔مذ) عمدہ اور لذیذ غذا۔
لقمۂ حرام۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) حرام کی آمدنی۔ حرام کا مال
لقمہ حلق سے نہ اترنا۔ (ا۔محاورہ) بہت ناگوار گزرنا۔
لقمۂ چرب۔ (ف۔ا۔مذ) لذیذ خوراک۔
لقمہ دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) نوالہ دینا (۲) دوسرے کی بات میں بولنا (۳) کسی کو قرآن شریف یا اور کوئی چیز سُنتے وقت بھول چُوک بتانا (۴) توپ میں گولہ بارود ڈالنا (۵) رشوت دینا۔
لقمہ کر جانا۔ (ا۔محاورہ) نگل جانا۔ چٹ کر جانا۔ اُڑا جانا۔
لُقَندرا۔ (لُ۔قَند۔را) [اُر۔صف و ا۔مذکر] بدمعاش۔ لُچّا۔ شہدا۔ گنڈا۔ بدچلن۔
لق و دق۔ (ف۔صف) (اصل تُرکی لَغ و دَغ) چٹیل میدان۔ صحرا۔ بیابان۔ ہُو کا مقام۔ سنسان جگہ۔ ویرانہ۔
لق و دق میدان۔ (ف۔صف۔مذ) وہ میدان جہاں گھاس پات اور درخت وغیرہ کا نام نہ ہو۔ چٹیل میدان۔
لَقوَہ۔ (لَق۔وَہ) [ع۔ا۔مذ] ایک مرض جس میں منہ ٹیڑھا ہو جاتا اور چہرہ پھر جاتا ہے۔
لقوہ مار جانا۔ (ا۔محاورہ) لقوہ کا مرض ہو جانا۔ مُنہ پھر جانا۔ مُنہ ٹیڑھا ہو جانا۔
لُقّہ۔ (لُق۔قہ) [اُر۔صف] دیکھیے لُقّا (۱) بدمعاش۔ شہدا۔ (۲) بادل کا ٹکڑا۔

ل۔ک

لُک۔ [ف۔ا۔مذکر] (۱) روغن۔ وارنش۔ جلا (۲) لَو۔ شعلہ۔ لُوکا۔
لُکاتَہ۔ (لُک۔کا۔تَہ) [اُر۔ا۔مث] بے حیا اور فاحشہ عورت۔
لُکان۔ (لُ۔کان) [ھ۔ا۔مذ] کُشتی کا ایک داؤ جس میں حریف کو تھکا کر نیچے لایا جاتا ہے۔
لُکانا۔ (لُ۔کا۔نا) [ھ۔مص] چھپانا۔ پوشیدہ کرنا۔
لُکٹی۔ لُکھٹی۔ (لُک۔ٹی۔ لُکھ۔ٹی) [ھ۔ا۔مث] (۱) اَدھ جلی لکڑی۔ جس سے آگ کُریدتے ہیں۔ آگ لگا دینے والی عورت۔ لڑائی کرا دینے والی

عورت ۔

لکچر ۔ (Lecture) (لِک ۔ چَر) [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) درس ۔ سبق ۔ وعظ ۔ تقریر ۔ زبانی مضمون ۔ اُپدیش ۔

لکچرار ۔ (Lecturer) (لِک ۔ چَ ۔ رار) [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) واعظ ۔ (۲) درس دینے والا (۳) اُپدیشک ۔ تقریر کرنے والا ۔ مقرّر ۔

لگد ۔ (لَ ۔ گَد) [ف ۔ ا ۔ مث] لات ۔ ٹھوکر ۔ دولتّی ۔

لگدزن ۔ (ف ۔ صف) لاتیں مارنے والا ۔

لگدکوب ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) لات مارنا ۔ ضرب ۔

لک دَستے ۔ [ق] فوراً ۔

لکڑ ۔ (لَک ۔ کڑ) [ہ ۔ ا ۔ مذ] شہتیر ۔ بڑی لکڑی ۔ لٹھا ۔

لکڑ بگھا ۔ (لَ ۔ کڑ ۔ بگھ ۔ ھا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] بھیڑیئے کی قسم کا ایک جنگلی جانور ۔ چرخ ۔ لگڑ بگھا ۔

لکڑ ہارا ۔ (لَک ۔ کڑ ۔ ہا ۔ را) [ہ ۔ ا ۔ مذ] لکڑیاں بیچنے والا ۔ لکڑیاں چیرنے پھاڑنے والا ۔

لکڑی ۔ (لَک ۔ ڑی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) ہیزم ۔ کاٹھ ۔ چوب (۲) چھڑی ۔ ہاتھ میں رکھنے کی لکڑی ۔ لاٹھی ۔ عصا ۔ سونٹا (۳) سہارا ۔ مدد ۔ آسرا (۴) پٹا ۔ چوب بازی (۵) کنایتاً ، سخت ۔ کڑا ۔

لکڑی پکڑانا ۔ (ا ۔ محاورہ) سہارا دینا ۔

لکڑی پھینکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) پٹا پھینکنا ۔ چوب بازی کرنا ۔

لکڑی کے بل بندریا ناچے ۔ (ا ۔ مثل) ہر شخص اپنے حمایتی کے بل پر کودتا ہے (۲) ڈر کے سبب کچھ کرنا پڑتا ہے ۔

لکڑی مارے پانی جُدا نہیں ہوتا ۔ (ا ۔ مثل) رشتہ داروں میں دوسروں کے بہکانے سے جھگڑا ہو بھی جائے ، پھر بھی وہ ایک ہو جاتے ہیں ۔

لکڑیاں چلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) لاٹھیوں سے مارپیٹ ۔

لکڑیاں دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) مُردے کو جلانا ۔ چتا میں آگ دینا ۔ کریا کرم کرنا ۔

لکڑیاں کھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) لاٹھیوں سے مار کھانا ۔ لکڑیوں سے پٹنا ۔

لکشمن ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) راجا رام چندر جی کے چھوٹے بھائی کا نام جس نے بن باس میں وفاداری سے ان کا ساتھ دیا ۔

لکشمی ۔ (لَکش ۔ مِی) [س ۔ ا ۔ مث] دیکھیے لچھمی ۔ (۱) دولت کی دیوی ۔ دولت (۲) خوش قسمت لڑکی ۔

لک لکاٹ ۔ [ا ۔ مث] چمک ۔ رونق ۔

لکلکانا ۔ (لَک ۔ لَ ۔ کا ۔ نا) [ق ۔ مص] پیاس یا گرمی سے بے دم ہوجانا ۔

لکلکایہ ۔ (لَک ۔ لَ ۔ کا ۔ یَہ) [ق ۔ ا ۔ مذ] لخلخہ ۔

لک لک کرنا ۔ [ق ۔ مص] چمکنا ۔

لک لکنا ۔ [ق ۔ مص] چمکنا ۔

لُکنا ۔ (لُک ۔ نا) [ہ ۔ مص] پوشیدہ ہونا ۔ چھپنا ۔ مخفی ہونا ۔

لُکنت ۔ (لُک ۔ نَت) [ع ۔ ا ۔ مث] ہکلاپن ۔ رُک رُک کر بولنے کی حالت ۔

لکنجن ۔ (لُ ۔ کَن ۔ جَن) [ہ ۔ ا ۔ مذ] وہ سُرمہ جس کی نسبت خیال ہے کہ اُس کے لگانے سے آدمی دوسروں کی نظروں سے پوشیدہ ہو جاتا ہے ۔ (لُک ۔ آنجن ۔)

لکہ ۔ (لَک ۔ کَہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] ٹکڑا ۔ پارچہ (عام طور پر ابر اور دھوئیں کے ٹکڑے کے لیے مستعمل ہے)

لکھ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) لاکھ کا مخفف ۔ سو ہزار کی تعداد ۔ (مرکبات میں مستعمل ہے)

لکھ بخش (داتا) ۔ (ا ۔ صف) نہایت سخی ۔ داتا ۔ فیّاض ۔ (۲) قطب الدین ایبک کا لقب ۔

لکھ پتی ۔ (ا ۔ صف) وہ شخص جس کے پاس لاکھ روپیہ ہو ۔ دھنی ۔ دولتمند ۔ امیر ۔

لکھ پیڑا ۔ (ا ۔ مث) وہ باغ جس میں بہت سے پیڑ ہوں (خصوصاً آموں کے) ۔

لکھ لُٹ ۔ (ا ۔ صف) بہت بڑا فضول خرچ ۔ مُسرف ۔ کھاؤ اُڑاؤ ۔

لکھ دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) تحریر کردینا ۔ نوشتۂ تقدیر کر دینا ۔

لکھ رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) یاد رکھنا ۔ یقین رکھنا ۔

لکھ رکھو ۔ (ا ۔ مقولہ) یاد رکھو ۔ یقینی سمجھو ۔

لکھا ۔ (لِکھ ۔ کھا) (لِ ۔ کھا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] نوشتہ ۔ لکھا ہوا ۔ قضا ۔ بھاگ ۔ تقدیر قسمت ۔ شُدنی امر ۔ بغیر تشدید صحیح ہے ۔

لکھا آگے آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) قسمت کا لکھا پیش آنا ۔

لکھا پڑھا ۔ (ا ۔ صف) تعلیم یافتہ ۔ خواندہ ۔

لکھا پڑھی ۔ (ا ۔ مث) نوشت وخواند ۔ تحریر ۔ دستاویز ۔

لکھا پورا کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مصیبت برداشت کرنا ۔ بُرے دن کاٹنا ۔

لکھے کو رونا ۔ (ا ۔ محاورہ) قسمت کو کوسنا ۔ تقدیر کا شاکی ہونا ۔

لکھانا ۔ (لِ ۔ کھا ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) لکھوانا ۔ تحریر کرنا (۲) تحریری اقرار نامہ لینا (۳) مشق کرانا ۔

لکھائی ۔ (لِ ۔ کھا ۔ ای) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) تحریر ۔ لکھنے کا کام (۲) لکھنے کی مزدوری ۔ لکھنے کی اُجرت ۔

لکھا ہے ۔ (ا ۔ روزمرہ) روایت ہے ۔ تحریر ہے ۔

لکھاڑی ۔ (ہ ۔ صف) لکھنے والا ۔ مصنّف ۔

لکھت ۔ (لِ ۔ کھَت) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) تحریر ۔ نوشت (۲) اقرار نامہ ۔ (۳) دستاویز ۔

لکھت پڑھت کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تحریری عہد وپیمان ہونا ۔ باہمی دستاویز لکھی جانا ۔

لکھَن ۔ (ق ۔ ا ۔ مث) چال ۔ رویّہ ۔

لکھنا ۔ (لَکھ ۔ نا) [ق ۔ مص] دیکھنا ۔

لکھنا ۔ (لِکھ ۔ نا) [ہ ۔ مص] تحریر کرنا ۔ لکھائی کرنا (۲) کتابت کرنا (۳) کسی کی قسمت میں مقرر کرنا ۔

لکھنا پڑھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نوشت وخواند ۔ لکھائی پڑھائی ۔

لکھنَدر ۔ (لَ ۔ کھَن ۔ دَر) [ق ۔ ا ۔ مث] قلابازی ۔

لکھنی لیکھنی ۔ (لِکھ ۔ نی) (لیکھ ۔ نی) [ہ ۔ ا ۔ مث] کلک ۔ قلم ۔

لکھوات ۔ (لِکھ ۔ واٹ) [ق ۔ ا ۔ مث] تحریر ۔
لکھوانا ۔ (لِکھ ۔ وا نا) [ھ ۔ مص] لکھنا کا متعدی المتعدی ۔
لکھوٹا ۔ (لَ ۔ کھو ۔ ٹا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] سُرخی جو عورتیں ہونٹوں پہ لگاتی ہیں (۲) لاکھ کی مُہر جو لفافوں یا پارسلوں پہ لگائی جاتی ہے ۔
لکھوری ۔ (لَ ۔ کھو ۔ ری) [ھ ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کی چھوٹی اینٹ (۲) ایک قسم کی چھوٹی بھڑ ۔ کمہاری ۔
لکھی ۔ (لَکھ ۔ کھی) [ھ ۔ صف] لکھ پتی ۔ لاکھ روپے کی حیثیت والا ۔
لکھے مُوسیٰ پڑھے خُدا ۔ (ا ۔ مثل) ایسی تحریر جو کسی سے پڑھی نہ جاسکے ۔
لکھے نہ پڑھے نام محمد فاضل ۔ (ا ۔ مثل) عالمانہ وضع رکھنے والا ۔ جاہل ۔ جسے لکھنا پڑھنا تو نہ آتا ہو، مگر فضیلت کا دعویدار ہو ۔
لکھیرا ۔ (لَ ۔ کھے ۔ را) [ھ ۔ ا ۔ مذ] لاکھ کا کام کرنے والا ۔ لاکھ کی چیزیں بنانے والا ۔
لکیر ۔ (لَ ۔ کیر) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) خط ۔ لائن ۔ سلسلہ ۔ قطار ۔ سطر (۲) پُرانا دستور رسم قدیم ۔
لکیر پر چلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) پُرانے طریقے کے مطابق چلنا ۔ پُرانی رسموں کا پابند رہنا ۔
لکیر پیٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) پُرانی رسم پر چلنا (۲) فضول اور بے سُود کام کرنا (۳) افسوس کرنا ۔ ہاتھ ملنا ۔
لکیر کا فقیر ۔ (ا ۔ مذ) (۱) پرانی رسم کا پابند وہ شخص جو اپنی عقل سے کام نہ لے (۲) کسی شے پہ فریفتہ ۔
لکیر کھینچنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) خط کھینچنا ۔ ڈول کرنا (۲) نشان لگانا (۳) حد باندھنا (۴) قلم پھیرنا ۔ مٹانا (۵) توبہ کرنا ۔ کان پکڑنا ۔ عہد کرنا ۔ (ان معنی میں ناک سے زمین پر لکیر کھینچنا مستعمل ہے ۔
لکیرنا ۔ (لَ ۔ کیر ۔ نا) [ھ ۔ مص] (۱) لکیر یا خط کھینچنا (۲) منتر سے محدود کرنا (۳) ڈول یا خاکہ بنانا ۔

ل ۔ گ

لگ ۔ [ھ ۔ حرفِ ربط] (۱) قریب ۔ پاس ۔ تک ۔ مرکبات میں مستعمل ہے (۲) لگنا کا امر ۔
لگ بھگ ۔ (ا ۔ تابع فعل) قریب قریب ۔ ملتا جلتا ۔ مُشابہ ۔
لگ بیٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) قریب ہو کر بیٹھنا ۔ مل کے بیٹھنا ۔
لگا جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) تعاقب کیے جانا پیچھے پڑا رہنا ۔
لگ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) چھو جانا (۲) چوٹ آجانا (۳) مائل ہو جانا ۔ رجوع ہو جانا (۴) شروع ہو جانا ۔ (۵) اثر کر جانا ۔ (۶) کھٹک جانا ۔ چُبھ جانا ۔ (۷) جل جانا ۔ (۸) بھر جانا ۔ (۹) کپڑے وغیرہ کو کھا جانا ۔ (۱۰) عادت ہو جانا ۔
لگ چلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ساتھ ہو لینا ۔ ہمراہ چلنا ۔ پاس ہو کر چلنا ۔ چھو کر چلنا ۔ مل کر چلنا ۔ (۲) دوستی بڑھانا ۔ یار بنانا ۔ محبت جتانا ۔ (۳) لپٹنا ۔ چمٹنا ۔
لگ لپیٹ کر ۔ (ا ۔ تابع فعل) کوشش کر کے ۔ محنت کر کے ۔
لگا ۔ (لَ ۔ گا) [ھ ۔ صف] (۱) ملا ہوا ۔ ساتھ ۔ ہمراہ ۔ پیوستہ ۔ چسپاں ۔ (۲) گلا سڑا (۳) جلا ہوا ۔ (۴) عادی ۔ خوگر ۔
لگا بندھا ۔ (ا ۔ صف) (۱) مطیع ۔ فرمانبردار (۲) مقرر کیا ہوا ۔ ٹھہرایا ہوا (۳) آشنا ۔ یار (۴) متعلق ۔ وابستہ (۵) قیدی ۔ پابند ۔ گرفتار ۔
لگا تار ۔ (ا ۔ مث) پے درپے ۔ برابر ۔ متواتر ۔
لگا تو تیر، نہیں تو تُکّا ۔ (ا ۔ مثل) ہو گیا تو اچھا نہ ہوا تو خیر ۔ آدمی کو ہمت نہیں ہارنی چاہیے چاہے کام ہو یا نہ ہو ۔
لگا (لگائے) رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بچا رکھنا ۔ اُٹھا رکھنا ۔ (۲) اُمیدوار رکھنا ۔ مشغول رکھنا ۔ مصروف رکھنا (۳) پاس سے جُدا نہ ہونے دینا ۔
لگا رہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ساتھ رہنا ۔ پیچھے رہنا ۔ چمٹا رہنا (۲) مصروف رہنا ۔ (۳) جما رہنا ۔
لگا سو بھگا ۔ (ا ۔ مثل) جو کام شروع ہوا وہ انتہا کو پہنچا ۔ زمانے کو گذرتے دیر نہیں لگتی ۔
لگا لانا ۔ بھگا کرلے آنا ۔ بہلانے سے لے آنا ۔ دم دلاسا دے کر لے آنا ۔
لگا لگایا ۔ (ا ۔ صف) (۱) بنا بنایا ۔ جُڑا جُڑایا ۔ جما جمایا (۲) صرف شدہ (۳) آراستہ ۔ درست ۔
لگائے جانا (چلنا) ۔ (ا ۔ محاورہ) دم دلاسا دے کر ساتھ لے جانا ۔ پھُسلا کر لے جانا ۔
لگا لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ساتھ کر لینا ۔ یار بنا لینا (۲) مشغول کر لینا (۳) اپنے مطلب کا بنا لینا (۴) شروع کر لینا (۵) گنتی میں شامل کر لینا ۔ مُجرا کر لینا ۔ محسوب کر لینا ۔
لگا مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) عیب دھرنا ۔ تہمت لگانا ۔ الزام رکھنا ۔ بدنام کرنا ۔
لگا ہوا ۔ (ا ۔ صف) ملا ہوا ۔ پاس (۲) مصروف (۳) دوست ۔ یار (۴) وابستہ ۔ متعلق (۵) عادی ۔ خوگر (۶) سدھا ہوا ۔ (۷) داغدار ۔ داغی ۔
لگّا نہ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) کچھ مناسبت نہ ہونا ۔ بہت فرق ہونا ۔
لگّا نہیں ۔ (ا ۔ مقولہ) کچھ مناسبت نہیں ۔ بڑا فرق ہے ۔
لگّا ۔ (لَگ ۔ گا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) لاگ پیار ۔ محبت ۔ عشق ۔ دوستی ۔ تعلق ۔ واسطہ ۔ نسبت ۔ ربط (۲) برابری ۔ ہمسری (۳) ڈھنگ ۔ ڈول (۴) شروع ۔ آغاز (۵) پہنچ ۔ رسائی ۔ دخل (۶) ناؤ کھینے کا چپّو ۔ (۷) لمبا بانس ۔
لگّا سگّا ۔ (ھ ۔ ا ۔ مذ) (۱) محبت ۔ رابطہ ۔ اٹنٹ سانٹ ۔ میل جول ۔ واقفیت رسائی ۔
لگّا کھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) مطابقت کھانا (۲) ہم پلہ ہونا ۔ برابر کا ہونا ۔ (۳) نسبت رکھنا ۔
لگّا لگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ابتدا کرنا ۔ پہل کرنا (۲) آشنائی کا الزام لگانا (۳) آشنائی کرنا ۔

لگام۔ (لَ۔گام) [ف۔ا۔مث] باگ۔عنان۔گھوڑے کے مُنہ کا دہانہ

لگام چڑھانا۔ لگام دینا۔ (ا۔محاورہ) جانور کے منہ میں دہانہ چڑھانا۔ (۲) روکنا۔ بند کرنا۔ تھامنا۔ قابو کرنا۔ (۳) چُپ کرنا

لگام چھوڑ دینا۔ (ا۔محاورہ) آزاد کر دینا۔ روک ٹوک موقوف کر دینا (۲) قابو نہ رہنا۔

لگام لیے پھرنا۔ (ا۔محاورہ) رسی لیے پھرنا۔ کسی کو پکڑنے کے لیے رسّی لیے پیچھے پیچھے پھرنا۔

لگان۔ (لَ۔گان) [ھ۔ا۔مذکر] معاملہ۔خراجِ زمین۔باج۔ سرکاری محصول۔ زرِ آمدن جو زمین سے حاصل ہو۔

لگانا۔ (لَ۔گا۔نا) [ہ۔مص] (۱) چھُونا (۲) جوڑنا۔ ملانا۔ پیوست کرنا۔ ٹانکنا۔ سینا (۳) شامل کرنا۔ ساتھ جوڑنا (۴) بونا (۵) اُکسانا۔ اُبھارنا (۶) چُغلی کھانا (۷) سجانا (۸) ترتیب سے رکھنا (۸) مشغول رکھنا۔ مصروف رکھنا (۹) سدھانا۔ ہلانا۔ (۱۰) پھنسانا۔ اُلجھانا۔ (۱۱) تہمت دھرنا۔ عیب لگانا۔ (۱۲) مقرر کرنا (۱۳) قیمت لینا (۱۴) محسوب کرنا (۱۵) مال تجویز کرنا۔ (۱۶) داؤں پہ رکھنا۔ بازی پہ رکھنا (۱۷) مارنا۔ ضرب لگانا۔ (۱۸) بنانا۔ (پان)

لگانا بجھانا۔ (ا۔محاورہ) لڑائی جھگڑا کرنا۔ غیبت اور بدگوئی کرنا۔

لگانے میں آنا۔ (ا۔محاورہ) لگائی بجھائی کا اثر لینا۔ بہکاتے میں آنا۔

لگانے والے۔ (ا۔صف۔مذ) چُغل خور۔ غیبت کرنے والے۔ دراندازہ۔

لگاوٹ۔ (لَ۔گا۔وَٹ) [ھ۔ا۔مث] (۱) لگاؤ۔ تعلق۔ علاقہ۔ میلان رُجحان۔ میل ملاپ (۲) سازش (۳) دوستی۔ یارانہ۔ آشنائی۔ (۴) ناز نخرہ۔

لگاوٹ دکھانا۔ (ا۔محاورہ) توجہ ظاہر کرنا۔ دوستی کا دم بھرنا۔

لگاوٹ باز۔ (ہ۔ا۔مذ) لگاوٹ کرنے میں مشّاق (۲) یارانہ لگانے والا۔

لگاوٹ کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) محبّت جتانا۔ آشنائی جتانا۔ اُنس ظاہر کرنا (۲) غمزہ کرنا۔ ناز کرنا۔

لگاوٹ کی باتیں۔ (ا۔مث) (۱) دوسرے کے دل میں محبت پیدا کرنے والی باتیں۔ (۲) پھُسلانے والی باتیں۔

لگاوٹ ہونا۔ (ا۔محاورہ) بناوٹی محبت کا اظہار ہونا۔

لگاؤ۔ (لَ۔گا۔او) [ہ۔ا۔مذ] (۱) تعلق۔ علاقہ۔ نسبت (۲) پہنچ۔ دخل۔ باریابی۔ (۳) میل ملاپ۔ راہ و رسم۔ محبت پیار (۴) رشتہ۔ ناتا۔ یگانگی۔ (۵) مناسبت۔ جوڑ۔ ہمسری (۶) آمیزش۔ لاگ۔ (۷) شرکت (۸) رُجحان۔ میلانِ طبع۔ (۹) ایما۔ اشارہ۔

لُگائی۔ (لُ۔گا۔ای) [ھ۔ا۔مث] (۱) عورت۔ بیوی (۲) آشنا عورت۔ مدخولہ۔

لُگائی بُجھائی۔ (لُ۔گا۔ای۔بُ۔جھا۔ای) [ھ۔ا۔مث] چُغل خوری بدگوئی۔ غمازی۔ تہمت۔ بہتان۔ الزام۔

لگائی لُتری۔ (تابع فعل) ایک کی بُرائی دوسرے سے کہنا۔ لگائی بُجھائی۔

لگت۔ (ا۔مث) [ق] فوراً۔ اُسی وقت۔

لگتا لگت۔ (ق) [تابع فعل] فوراً۔ اُسی وقت۔ لگاتار۔ مسلسل۔

لگتا۔ (ا۔صف) متعلق (۲) لگتا جُلتا (۳) چُبھنا ہوا۔ ناگوار۔ (۴) جلتا ہوا۔

لگتا ہوا۔ (ہ) (۱) چھُوتا ہوا۔ ملتا ہوا۔ مشابہ۔ ملتا جُلتا (۲) چُبھنے یا کھَلنے والا۔ کاٹ کرنے والا۔ زخم ڈالنے والا۔ (۳) موثّر۔ (۴) قرینِ قیاس (۵) ناگوار۔

لگتا ہے۔ (ہ۔ا۔تابع فعل) معلوم ہوتا ہے۔ دکھائی دیتا ہے۔

لگتی۔ (لَگ۔تی) [ا۔صف۔مث] (۱) چُبھتی۔ کھُبتی۔ کاٹ کرنیوالی۔ زخم ڈالنے والی (۲) ہم شکل۔ مشابہ۔ ملتی جُلتی (۳) اثر کرنے والی۔ موثّرہ۔

لگتی کہنا۔ (ا۔محاورہ) چُبھتی بات کہنا۔ موثّرہ بات کہنا۔ پسندیدہ بات کہنا۔

لگتی لگاتی بات۔ (ا۔مث) وہ بات جو کسی موقع پر چسپاں یا قرینِ قیاس ہو۔ چُبھتی ہوئی بات۔

لگتے ہاتھ۔ (ا۔تابع فعل) ساتھ کے ساتھ۔ کسی کام کے ساتھ۔ لگے ہاتھوں۔

لُگدی۔ (لُگ۔دی) [ھ۔ا۔مث] کسی گیلی پِسی ہوئی چیز کی گولی۔ ٹکیہ۔

لگڑ۔ (لَ۔گڑ) ایک قسم کا باز۔ نکرا۔

لُگڑا۔ (لُگ۔ڑا) [ہ۔ا۔مذ] چیتھڑا۔ پھٹا پُرانا کپڑا۔

لگڑ بھگڑ۔ بھگّا۔ (لَ۔گڑ۔بھَ۔گڑ) (بھگ۔گا) [ھ۔ا۔مذ] چرغ۔ لکڑ بگھا۔ بھیڑیئے کی قسم کا ایک جنگلی جانور۔

لگڑنا۔ (لَ۔گڑ۔نا) [ق۔مص] رگڑنا۔

لگسی۔ (ا۔مث) لمبی لکڑی جس کا سرا ٹیڑھا ہوتا ہے اور اس سے درختوں سے پھل توڑنے کا کام لیا جاتا ہے۔

لگماترا۔ (لَگ۔مات۔را) (ہ۔ا۔مث) اعراب۔ حرفوں کی علامات و حرکات۔ زبر۔ زیر۔ پیش وغیرہ (۲) یار آشنا۔

لگن۔ (لَ۔گَن) [ف۔ا۔مذ] (۱) طشت۔ طاس۔ پرات۔ ٹب۔ چلمچی۔ (۲) شمعدان۔ اگردان۔

لگن۔ (س۔ا۔مث) (۱) تعلق۔ نسبت (۲) دُھن۔ خیال۔ چیت۔ شوق۔ خواہش۔ محبت۔ عشق۔ (۲) [مذ] گھڑی۔ ساعت۔ وقت۔ سماں مہورت۔ (۳) پیغام شادی۔ شادی کی تاریخ اور وقت کا تقرر۔ (۴) آفتاب کے برجِ حمل میں تحویل کرنے کی ساعت۔

لگن دھرنا۔ (ا۔محاورہ) شادی کا روز مقرر کرنا۔

لگن کنڈلی۔ (ہ۔ا۔مث) جنم پترا۔ زائچہ۔

لگن لگنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) محبت ہونا۔ عشق ہونا (۲) دل لگنا۔ دھیان لگنا۔ خیال بندھنا۔

لگنا۔ (لَگ۔نا) [ہ۔مص] (۱) چسپاں ہونا۔ ملنا۔ جُڑنا (۲) سلنا۔ ٹنکنا۔ (۳) شامل ہونا۔ منسلک ہونا۔ (۴) جمنا۔ قائم ہونا۔ (۵) اُگنا۔ پیدا ہونا۔

(۶) کھڑا ہونا۔ نصب ہونا (۷) چوٹ آنا۔ ضرب پہنچنا۔ (۸) ٹکر کھانا۔ (۹) محسوس ہونا۔ مَس ہونا۔ (۱۰) مقابل ہونا۔ برابر ہونا۔ (۱۱) شروع ہونا۔ آغاز ہونا (۱۲) باہم آشنائی کرنا (۱۳) مؤثر ہونا۔ کارگر ہونا (۱۴) جلنا۔ سلگنا۔ مشتعل ہونا (۱۵) ہضم ہونا۔ انگ لگنا۔ (۱۶) ہم بستر ہونا۔ جماع کرنا (۱۷) سر ہونا۔ پیچھے پڑنا (۱۸) سجایا جانا۔ ترتیب سے رکھا جانا (۱۹) مشغول ہونا۔ مصروف ہونا (۲۰) ذمہ پڑنا۔ سر پڑنا (۲۱) گھسنا۔ چبھنا۔ (۲۲) تیز ہونا۔ دھار پر رکھا جانا۔ (۲۳) کنارے پر پہنچنا (۲۴) خرچ ہونا۔ صرف ہونا (۲۵) بازی پر لگانا۔ داؤں پر رکھنا (۲۶) استعمال میں آنا۔ برتا جانا (۲۷) جُڑ جانا۔ مرصّع کیا جانا (۲۸) بکنا (۲۹) پان پتّا (۳۰) قیمت قرار پانا (۳۱) الزام لگنا (۳۲) جُوتے کا کاٹنا۔ (۳۳) تاک میں ہونا۔

لگنت۔ (لَگ۔ نَت) [ہ۔ا۔مث] مجامعت۔ جماع۔

لگنت بدیا۔ وہ علم جس میں جماع کے طریق اور ڈھنگ بتلائے گئے ہوں۔ کوک شاستر۔

لگنی۔ (لَگ۔ نی) [ہ۔ا۔مث] چھوٹا لگن۔

لگو۔ لگو۔ بندھو۔ (لَگ۔ گوُ۔ لَگ۔ گوُ۔ بَن۔ دُھو) [ہ۔صف] یار۔ آشنا۔ دوست۔

لگوا۔ لگواڑ۔ (لَگ۔ وا۔ لَگ۔ واڑ) [ہ۔ا۔مذ و صف] ا۔ یار آشنا۔ (۲) مطلبی۔ خود غرض۔ مطلب کا یار۔

لگوانا۔ (لَگ۔ وا۔ نا) [ہ۔مص] لگانا کا متعدی المتعدی۔ (۲) نر کا مادہ پر چھوڑنا۔ جماع کرنا۔

لگوا۔ (ہا۔صف) حملہ کرنے والا۔ چوٹ کرنے والا۔ (۲) یار۔ آشنا۔

لِگ ہارن۔ (Leghorn) [انگ۔صف] ولایتی مرغیوں کی ایک نسل۔

لگّی۔ (لَگ۔ گی) [ہ۔ا۔مث] (۱) مچھلی پکڑنے کی لچکدار چھڑی (۲) بانس کی لمبی چھڑی۔ (۲) لمبی دھجی۔ لیر۔ ناؤ ٹھہرانے کا لمبا بانس۔

لگی۔ (لَ۔ گی) [ہ۔ا۔مث] (۱) خواہش۔ آرزو۔ عشق۔ لگن (۲) بھوک۔ اشتہا۔

لگی بجھنا۔ [ا۔محاورہ] خواہش پوری ہونا (۲) روٹی پیٹ میں پڑنا۔ بھوک رفع ہونا (۳) غصہ دھیما ہونا۔

لگی بُری ہوتی ہے۔ (ا۔مثل) عشق بُری بلا ہے۔ محبت میں بُرا بھلا کچھ نہیں سوجھتا

لگی نوروزی نہیں نوردزہ۔ (ا۔مثل) انتہا کی غریبی کے متعلق کہا جاتا ہے۔

لگی کو بجھانا۔ (ا) محاورہ) (۱) عشق کی آگ کو دبانا (۲) آرزو پوری کرنا۔ (۳) پیٹ میں ڈالنا۔ بھوک مٹانا۔ (۴) غصّہ فرو کرنا (۵) فتنہ و فساد کو مٹانا۔

لگی کہنا۔ (ا۔محاورہ) طرفداری کی بات کہنا۔ موافق کہنا۔ خوشامد کرنا۔

لگی لپٹی۔ (ا۔مث) کسی کے موافق۔ طرفداری کی۔

لگی لپٹی رکھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) طرفداری کرنا۔ رعایت کرنا (۲) صاف نہ کہنا۔ شک و شبہ میں رکھنا۔

لگی لگائی۔ (ا۔صف) لگی ہوئی۔ طے شدہ۔ مُقرّرہ۔

لگی میں اور لگانا۔ (ا۔محاورہ) مصیبت پر اور مصیبت ڈالنا۔

لگی نہ رکھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) لاگ لپیٹ نہ رکھنا۔ پاس نہ رکھنا۔ کسر نہ رکھنا۔ رُو رعایت نہ کرنا (۲) قطع تعلق کر لینا۔ بالکل بگاڑ لینا۔

لگی ہونا۔ (ا۔محاورہ) محبت ہونا۔ دُھن ہونا (۲) ناجائز تعلق ہونا۔

لگی ہوئی بات۔ (ا۔مث) منگنی۔ نسبت

لگے۔ (لَ۔ گے) [ا۔تابع فعل] قریب۔ پاس۔ نزدیک۔ ساتھ۔ ہمراہ۔

لگے انگلی پکڑتے پہنچا پکڑتے۔ (ا۔محاورہ) تھوڑا سا سہارا پاکر اور آگے بڑھنے کی کوشش کرنا۔ معمولی سہارا پاکر سر پہ چڑھنا۔

لگے بندھے۔ (ا۔صف) علاقہ دار۔ متعلقین۔ لگے بندھے۔ (ق)

لگے جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ساتھ ساتھ جانا۔ پیچھے پیچھے چلا جانا (۲) چین نہ لینے دینا۔ پیچھے پڑے رہنا۔

لگے دم مٹے غم۔ (ا۔مقولہ) نشہ پینے سے غم دُور ہوتا ہے۔ (نشہ بازوں کا مقولہ)۔

لگے رہنا۔ (ا۔محاورہ) ساتھ رہنا۔ ہمراہ رہنا۔ پیچھے رہنا۔

لگے لگے۔ (ا۔تابع فعل) (۱) پاس پاس۔ قریب قریب۔ پہلو بہ پہلو۔ ساتھ ساتھ۔ (۲) ایک کلمہ جس سے بندروں کو ہنکاتے ہیں۔

لگے ہاتھ۔ لگے ہاتھوں۔ (ا۔تابع فعل) (۱) ساتھ کے ساتھ۔ اسی وقت۔ (۲) اسی سلسلے میں۔

لگ بگ۔ [ق] فوراً۔ جوں ہی۔

ل۔ل

لَلّا۔ (لَل۔ لا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) بچہ۔ طفل۔ بالک۔ لڑکا (۲) بیٹا۔ پُوت۔ (۳) کرشن جی کا لقب (۴) [صف] پیارا۔ لاڈلا۔ (۵) نادان۔ کم سن۔ نوعمر (۶) احمق۔ بیوقوف۔ گاؤدی۔

لَلاٹ۔ (لَ۔ لاٹ) [س۔ا۔مذ] (۱) ماتھا۔ پیشانی (۲) بھاگ نصیب۔ قسمت۔

لَلِت۔ (لَ۔ لِت) [س۔صف] (۱) مرغوب۔ پسندِ خاطر (۲) خوبصورت۔ حسین۔ (۳) شوخ۔ چنچل۔ چلبلی (۴) ولولۂ عشق۔ جذبۂ محبت (۵) ایک راگنی۔

للچانا۔ (لَل۔ چا۔ نا) [ہ۔مص] (۱) لالچ کرنا۔ لابھ کرنا۔ حرص کرنا (۲) آرزو کرنا۔ تمنا کرنا۔ (۳) مائل کرنا (۴) طمع دینا۔ لبھانا۔

للچاہٹ۔ (لَل۔ چا۔ ہَٹ) [ہ۔ا۔مث] (۱) لالچ۔ طمع۔ حرص (۲) خواہش۔ آرزو۔

لَلَک۔ (لَ۔ لَک) [ہ۔ا۔مث] (۱) اُمنگ۔ شوق (۲) جوش۔

ولولہ (۳) لالچ۔ لوبھ۔ طمع۔ حرص (۴) خیال۔ دُھن۔ لو (۵) لہر۔ موج۔

للکار۔ (لَل۔ کار) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) نعرہ۔ سخت آواز (۲) ہانک۔ پکار۔ (۳) ڈپٹ۔ دھمکی۔ جھڑکی۔ رُعب کی آواز

للکارنا۔ (لَل۔ کار۔ نا) [ھ۔ مص] (۱) نعرہ مارنا۔ آواز لگانا (۲) پکارنا۔ (۳) دھمکانا۔ دھتکارنا۔ کڑک کر بولنا۔

لَلّو۔ (لَل۔ لُو) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) زبان۔ جیبھ (۲) بولی۔ بول چال گفتگو۔ (۳) چٹورپن۔ چاٹ۔

للّو پتّو (ا۔ مث) خوشامد درآمد۔ چاپلوسی۔ سخن سازی۔ چکنی چپڑی باتیں۔

للّو پتّو کرنا۔ (ا۔ محاورہ) زبانی عزّت کرنا۔ خوشامد کرنا۔ سخن سازی کرنا۔

للّو میں سانپ ڈسے۔ (دُعائے بد) جھوٹ بولنے والے کی زبان میں سانپ ڈسے۔

للّو نہ رہنا۔ (ا۔ محاورہ) بن بولے نہ رہنا۔ زبان تالو سے نہ لگنا۔

لِلّٰہ۔ (لِل۔ لاہ) [ع۔ تابع فعل] خدا کے لیے۔ برائے خدا۔ خدا کے نام پہ۔

لِلّٰہِ الحمد۔ (ع۔ کلمۂ ندا) (۱) سب تعریف خدا کے لائق ہے (۲) خدا کا شکر ہے۔

لِلّٰہِ الحمدُ والمنّۃ۔ خدا کا شکر واحسان ہے۔

لِلّٰہ فی اللہ۔ خدا کی راہ۔ اللہ کے واسطے۔

لِلّٰہی۔ (ع۔ صفت) خدا کے لیے، جس میں ذاتی غرض نہ ہو۔ مطلب نہ ہو۔

لِلّٰہیت۔ (ع۔ مث) بے غرضی۔ خلوص۔

لِلیانا۔ (ا۔ مص) منت خوشامد کرنا۔ چاپلوسی کرنا۔

ل - م

لَم۔ [ھ۔ صفت] لمبا کا مخفف۔ طویل۔ دراز۔ لانبا۔ (مرکبات میں استعمال ہوتا ہے)۔

لَم تڑنگا۔ (ا۔ صفت) دراز قد۔ قدآور۔

لم ٹنگا۔ لم ٹنگو۔ (ا۔ صفت) (۱) بڑی بڑی اور لمبی ٹانگوں والا۔ (۲) لم ڈھینگ۔ کُلنگ۔

لم چھڑ۔ لم چھڑا۔ (۱) لمبا۔ قدآور۔ طویل القامت (۲) بانس کی لمبی اور پتلی چھڑی۔

لم دراز۔ (ا۔ مث) ایک قسم کا سفید کپڑا جس کا عرض بڑا ہوتا ہے۔

لم ڈگو۔ (ا۔ صفت) لمبے لمبے قدم بھرنے والا۔

لم ڈور۔ (ا۔ صفت) لمبی ڈور۔ شکار کی ڈور۔

لم ڈھینگ۔ (ا۔ مذ) ایک قدآور آبی بطخ۔ لم ٹنگو۔ (کنایۃً) بیوقوف۔ احمق۔

لم کنّا۔ (ا۔ صفت) لمبے لمبے کانوں والا۔ خرگوش۔

لَم۔ [ع۔ حرف نفی] نہ۔ نہیں۔

لَم یزَل۔ (ع۔ صفت) لازوال۔ اٹل۔ ہمیشہ رہنے والا۔ غیر فانی۔

لِم۔ (ع۔ ا۔ مث) (۱) اصلیت۔ کُنہ۔ بات کی تہ۔ (۲) باعث۔ سبب۔ وجہ (۳) بہتان۔ الزام۔ تہمت۔

لِم دھرنا۔ لِم رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) تہمت دھرنا۔ الزام لگانا۔ عیب لگانا۔

لِم لگانا۔ (ا۔ محاورہ) الزام لگانا۔ عیب لگانا۔ قصوروار ٹھہرانا۔

لمبا۔ (لَم۔ با) [ا۔ صفت] (۱) دراز۔ طویل۔ بلند۔ اُونچا۔ طویل القامت۔ (۲) بہت کثیر۔ زیادہ۔

لمبا بننا۔ (ا۔ محاورہ) رخصت ہونا۔ چل دینا۔ بھاگ جانا۔

لمبا چوڑا۔ (ا۔ صفت) فراخ۔ کُشادہ۔ کھُلا ہوا۔ وسیع۔ طویل و عریض۔

لمبا دفتر۔ (ا۔ مذ) طویل مضمون۔

لمبا سفر کرنا۔ (ا۔ محاورہ) دُور کا سفر کرنا۔ دنیا سے کُوچ کرنا۔ مر جانا۔

لمبا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دراز کرنا۔ طُول میں بڑھانا۔ (۲) روانہ کرنا۔ رخصت کرنا۔

لمبا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دراز ہونا۔ طویل ہونا (۲) چل دینا۔ رفوچکر ہونا۔ رخصت ہونا۔

لمباڑا۔ (لَم۔ با۔ ڑا) [ق۔ ا۔ مذ] بنجاروں جیسی ایک قوم۔

لمبان۔ (لَم۔ بان) [ھ۔ ا۔ مذ و مث] درازی۔ لمبائی۔ طول۔ طوالت۔

لمبان چوڑان۔ لمبائی چوڑائی۔ طُول وعرض۔

لمبانا۔ (لَم۔ با۔ نا) [ھ۔ مص] لمبا کرنا۔

لمبائی۔ (لَم۔ با۔ ای) [ہ۔ ا۔ مث] درازی۔ طوالت۔ طُول۔

لمبائی چوڑائی۔ (۱) عرض وطُول۔ لمبان چوڑان۔ (۲) قدوقامت۔ جسامت۔

لمبر۔ (لَم۔ بر) انگریزی (Number) کا مہنّد۔ ا۔ مذ] (۱) ہندسہ۔ عدد۔ رَقم۔ (۲) درجہ۔ رُتبہ۔ منصب۔ عُہدہ (۳) باری۔ وار۔ نوبت۔ (۴) مقرّرہ۔ نشان۔ علامت (۵) شمار۔ گنتی۔ تعداد۔

لمبر آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نوبت آنا۔ باری آنا (۲) امتحان میں نمبر پانا۔

لمبر چڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) امتحان میں ملنے والے نمبروں کو رجسٹر میں درج کرنا۔ (۲) درجہ میں ترقی دینا۔

لمبردار۔ (ا۔ مذ) مقدّم۔ گاؤں کا چودھری۔ وہ زمیندار جو مال گزاری وصول کر کے سرکاری خزانے میں داخل کرتا ہے۔

لمبر سے خارج ہونا۔ (ا۔ محاورہ) خانوں یا فہرست سے خارج ہونا۔ نام کٹنا۔ داخل دفتر نہ ہونا۔

لمبر قائم رہنا۔ (ا۔ محاورہ) (قانون) پہلی ہی مسل پہ کارروائی ہونا۔

لمبر وار۔ (ا۔ صفت) نمبروار۔ سلسلہ وار۔ باری باری سے۔ درجہ بدرجہ۔

لمبری۔ (لَم۔ بَ۔ ری) [اَ۔ صفت] (۱) نمبر کے مطابق۔ نمبر کا۔ نمبر والا۔ (۲) نشان لگا ہوا۔ (۳) سرکار کی طرف سے مقرّر کیا ہوا پیمانہ۔

(۴) پولیس کے رجسٹر میں درج شدہ بدمعاش۔

لمبری دعویٰ۔ لمبری نالش۔ (ا۔ مذ۔ مث) نالش عام۔ دعویٰ عام۔

لمبڑ۔ (لَم۔ بَڑ) [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) معمولی سے زیادہ لمبا (۲) لمبا اور احمق آدمی۔

لمبُو۔ (لَم۔ بُو) [ھ۔ صف] لمبا۔ دراز قد۔ لانبا۔ طویل القامت۔

لمبُوترا۔ (لَم۔ بُوت۔ را) [ھ۔ صف] چوڑا کم اور لمبا زیادہ۔ بیضوی۔ کتابی۔

لمبی۔ (لَم۔ بی) [ھ۔ صف] لمبا کی تانیث۔ دراز۔ طویل۔ بڑی اونچی۔ بُلند۔

لمبی تان کر سونا۔ (ا۔ محاورہ) اطمینان سے سونا۔ غفلت کی نیند سونا۔

لمبی تاننا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بے فکری سے سو جانا۔ (۲) دُور کا سفر کرنا۔ مُدّت تک اپنے ملک سے دُور رہنا (۳) مرجانا۔ سفرِ آخرت اختیار کرنا۔

لمبی چوڑی ہانکنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) شیخی بگھارنا۔ ڈینگ مارنا۔ (۲) لمبی داستان سُنانا۔

لمبی داستان۔ (ا۔ مث) طول طویل کہانی۔

لمبی سانس بھرنا۔ (لینا)۔ (ا۔ محاورہ) دیر تک سانس لینا۔ آہ سرد کھینچنا۔ افسوس کرنا۔ پچھتانا۔ نزع کا وقت ہونا۔

لَمپ۔ ((Lamp)) [انگ۔ ا۔ مذ] مغربی طرز کا چراغ جس پر شیشے کی چمنی لگی ہو۔

لَمحہ۔ (لَم۔ حَہ) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) کوندہ۔ بجلی کی چمک (۲) پلک مارنے کا وقفہ۔ چشم زدن (۲) ثانیہ۔ پل۔ دقیقہ۔ سکنڈ۔ جمع: لمحات۔

لَمحہ بھر۔ (ا۔ تابع فعل) ذرا سی دیر۔ پل بھر۔ ایک نظر۔

لَمس۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) مَس۔ کسی چیز کو ہاتھ لگانا۔ (۲) کسی چیز کو چھُو کر معلوم کرنے کی قوّت۔ قوّتِ لامسہ۔

لَمعان۔ (ع۔ صف) چمکیلا۔ چمکنے والا۔

لَمعہ۔ (لَم۔ عہ) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) چمک۔ روشنی۔ نور (۲) شعاع۔ کرن۔ جمع: لمعات۔

لَمکنا۔ (لَ۔ مَک۔ نا) [ھ۔ ا۔ مص] لپکنا۔ جھپٹنا۔ دوڑنا۔ لپک کر جانا۔ لمبے لمبے ڈگ بھرنا۔

لِمَنِ المُلک۔ (ع۔ کلمۂ استفہامیہ) (۱) کس کا ملک ہے۔ قرآن شریف میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ بتاؤ آج کس کی حکومت اور سلطنت ہے (۲) بے جا ناز و فخر۔

لمیٹڈ۔ ((Limited)) [لِ۔ می۔ ٹِڈ] (انگ۔ صف) شرکت محدود۔ وہ کمپنی جس کے حصّہ داروں کی ذمّہ داری محدود ہوتی ہے۔

ل ۔ ن

لَن۔ (لَن) [ع۔ حرف نفی] نہ۔ مت۔

لن ترانی۔ (ع۔ ا۔ مث) [تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا] خود ستائی۔ تعلّی۔ انانیت۔ شیخی۔ ڈینگ۔

لن ترانی کرنا۔ کی لینا۔ (ا۔ محاورہ) شیخی مارنا۔ ڈینگ مارنا۔ دُون کی لینا۔

لَن ترانیاں۔ (ع۔ ا۔ صف) شیخیاں۔ ڈینگیں۔ تعلّیاں۔

لُنا۔ [ق۔ مص] کاٹنا (فصل کاٹنا)

لنبا۔ (لَم۔ با) [ھ۔ صف] لمبا۔

لنبان۔ (لَم۔ بان) لمبان۔ لمبائی۔ درازی۔ طوالت۔

لنبائی۔ (لَم۔ با۔ ای) [ا۔ ا۔ مث] لمبائی۔

لِنٹل۔ ((Lintel)) [لِن۔ ٹَل] (انگ۔ ا۔ مذ) بے ڈاٹ کی چھت جس میں سریا اور سیمنٹ سے کام لیتے ہیں۔

لِنٹرن۔ (انگ۔ ا۔ مث) دیکھیے لالٹین۔

لُنج۔ (ف۔ صف) ہاتھ پاؤں سے معذور۔ لنگڑا۔ لُولا۔

لُنج مُنج۔ لنگڑا۔ لُنجا۔

لُنجا۔ (لُن۔ جا) [اُر۔ صف] لُنج۔ لنگڑا۔ ہاتھ پاؤں سے معذور۔

لَنجھاڑا۔ لَنجھیڑا۔ (لَن۔ جھا۔ ڑا۔ لَن۔ جھے۔ ڑا) [ھ۔ ا۔ مذ] دنیا کے بکھیڑے۔ دنیاوی تعلقات۔

لنچ۔ ((Lunch)) [انگ۔ ا۔ مذ] دوپہر کا کھانا۔ حاضری۔ چاشت کا کھانا۔

لندے پھندے۔ [ھ۔ ا۔ مذ] دیکھیے لدے پھندے۔

لنڈ۔ [س۔ ا۔ مذ] آلۂ تناسل۔ ذکر۔ لِنگ۔

لُنڈ۔ (ہ۔ صف) (۱) سر کٹا ہوا۔ دھڑ۔ بے سر کا تڑپتا ہوا جسم (۲) کٹا ہوا (۳) بن پتوں اور بن شاخوں کا درخت۔ سُوکھا ٹھنٹھ۔

لُنڈ مُنڈ۔ (ا۔ صف) (۱) وہ شخص جس کا سر، ڈاڑھی اور مونچھیں مُنڈی ہوئی ہوں۔ صفاچٹ۔ (۲) بن پتوں اور بن شاخوں کے درخت۔ (۳) مفلس۔ تنگ دست۔ بے سر و سامان۔

لُنڈا۔ (لُن۔ ڈا) [ا۔ صف] (۱) دُم بریدہ۔ لُنڈورا۔ دُم کٹا۔ (۲) وہ درخت جس میں شاخیں اور پتّے نہ ہوں (۳) بے کس۔ بے یار و مددگار۔ وہ شخص جس کا کوئی ساتھی نہ ہو۔

لُنڈکری۔ (لُنڈ۔ کَ۔ ری) [ھ۔ ا۔ مث] لڑھکنی۔ قلابازی۔

لُنڈکری (لُنڈکریاں) کھانا۔ (ا۔ محاورہ) گر کر قلابازی کھانا۔ گر کر لوٹ پوٹ ہو جانا۔

لَنڈورا۔ (لَن۔ ڈو۔ را) [ھ۔ صف] (۱) دُم بُریدہ۔ لُنڈا۔ دُم کٹا۔ (۲) بے یار و مددگار۔ بے کس۔

لنڈُوری۔ (لَن۔ڈُو۔رِی) [ہ۔صف] (۱) لنڈورا کی تانیث۔ بے کس۔
لنڈوری فاختہ۔ (ا۔مث) وہ عورت جس کا کوئی سہارا نہ ہو۔ بیکس۔
لَنڈھانا۔ (لُن۔ڈھا۔نا) [ہ۔مص] اوندھانا۔ بہانا۔ کسی رقیق چیز کو برتن سے زمین پر گرانا۔
لُنڈھنا۔ (لُنڈھ۔نا) [ہ۔مص] (۱) بہنا (۲) لڑھکنا۔ غلطیدہ ہونا۔
لَنڈی۔ (لَن۔ڈِی) [ہ۔ا۔مث] حقارت کا کلمہ عورت کے واسطے۔
لُنڈی۔ [ق] لنڈوری۔ لُنڈا کی تانیث۔
لِنز۔ (Lens) [انگ۔ا۔مذ] (۱) عینک کا شیشہ۔ عدسہ۔ (۲) آنکھ کا پردہ (۳) دُوربین یا خوردبین کا شیشہ۔
لِنک۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) ڈھیر۔ انبار۔ تودہ (۲) [مث] باگ۔ عنان۔ (۳) میان۔ کمر۔
لنک لگنا۔ (ا۔محاورہ) انبار لگنا۔ ڈھیر لگنا۔
لنکا میں جو چھوٹا سو باون ہی گز کا۔ (ا۔مثل) چھوٹے سے بڑے تک سب بُری عادتوں میں مبتلا ہیں۔
لنگ۔ (ف۔صف) لنگڑا۔ لُولا۔ اپاہج [مذکر] لنگڑاپن۔ پاؤں کا نقص۔
لنگ کرنا۔ (ا۔محاورہ) لنگڑانا۔ کسی نقص کے باعث پُورا پاؤں زمین پر نہ لگنا۔
لنگ۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) قطار۔ صف۔ سلسلہ (۲) طرف۔ جانب۔ سمت۔ سرا۔ کنارا۔ (۳) دیوار۔ قنات۔ اوٹ۔ پردہ (۴) دھوتی کا لڑ یا پلّا۔
لِنگ۔ [س۔ا۔مذ] عضوِ تناسل۔
لُنگ۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) گھٹنوں تک تہ بند۔ لنگوٹی۔ (۲) آلۂ تناسل۔
لُنگارا۔ لُنگاڑا۔ (لُن۔گا۔را۔ لُن۔گا۔ڑا۔) (ا۔صفت) (۱) بے حیا۔ بے شرم۔ ڈھیٹ۔ (۲) لُچا۔ لفنگا۔ شہدا۔ (۳) شریر۔ بدمعاش (۴) فسادی۔
لنگاراپن۔ لنگاڑاپن۔ (ا۔مذ) (۱) بے شرمی۔ بے حیائی۔ ڈھٹائی۔ (۲) لُچپن۔ شہد پن (۳) شرارت۔ بدمعاشی۔
لنگر۔ (لَن۔گَر) [ف۔ا۔مذ] (۱) جہاز یا قافلہ کا ٹھہراؤ۔ لوہے کی زنجیر یا رسہ جو کشتی ٹھہرانے کے لیے کسی بھاری چیز کے ساتھ کنارے پر باندھ رکھتے ہیں۔ (۲) خیرات خانہ۔ وہ جگہ جہاں روزانہ فقیروں کو کھانا تقسیم ہو۔ (۳) وہ کھانا جو مساکین و فقرا کو دیا جاتا ہے۔ (۴) بڑے آدمیوں کا باورچی خانہ۔ (۵) خیمہ کھڑا کرنے کا موٹا رستا۔ (۶) پہلوانوں کا لنگوٹ۔ (۷) دھڑ کے نیچے کا حصہ۔ کُولھے۔ چوتڑ (۸) بوجھ۔ بار۔ وزن (۹) گھنٹے کا لٹکن۔ پنڈولم۔
لنگر اُٹھانا۔ (ا۔محاورہ) کشتی یا جہاز کا رسہ کھول کر آگے کو چلانا۔ جہاز روانہ کرنا۔
لنگر باندھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پہلوانوں کا لنگوٹ باندھنا۔ (۲) کنایتاً مجامعت سے پرہیز کرنا۔
لنگر بٹنا۔ (ا۔محاورہ) غربا میں روزانہ مفت کھانا تقسیم ہونا۔
لنگر توڑنا۔ (ا۔محاورہ) پہلوان کا اپنے حریف کو زمین پر سے اُٹھا لینا۔ شکست دینا۔
لنگر جاری کرنا۔ (ا۔محاورہ) خیرات تقسیم کرنا۔ سدابرت جاری کرنا۔
لنگر خانہ۔ (ا۔مذ) مساکین و فقرا کے لیے روزمرہ کھانا تقسیم ہونے کی جگہ۔ خیرات خانہ۔ باورچی خانہ۔ رسوئی۔
لنگر ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جہاز یا کشتی کو ٹھہرانا۔ (۲) ٹھہرنا۔ قیام کرنا۔ (۳) بوجھ ڈالنا۔
لنگر کا بوجھ۔ (ا۔مذ) بہت وزنی۔
لنگر کا ٹکڑا۔ (ا۔مذ) خیرات کا کھانا۔ بھیک۔
لنگر کرنا۔ (ا۔محاورہ) جہاز یا کشتی کا ٹھہرانا۔
لنگر گاہ۔ (ا۔مذ) بندرگاہ۔ جہازوں کے ٹھہرنے کی جگہ۔
لنگر لنگوٹ۔ (ا۔مذ) پہلوانوں کا لنگوٹ۔
لنگر لنگوٹا باندھنا (کسنا) کُشتی کرنے کو تیار ہونا۔
لنگر لنگوٹا دینا۔ لنگر لنگوٹا آگے رکھنا۔ (ا۔محاورہ) کسی پہلوان کی شاگردی اختیار کرنا۔
لنگروا۔ (لَن۔گَر۔وا) [ہ۔صف] (۱) بے حیا۔ بے غیرت (۲) لُچا۔ لفنگا۔ بدچلن۔
لنگری۔ (لَنگ۔رِی) [ف۔صفت] (۱) لنگر سے منسوب (۲) جیسے لنگر کا کھانا۔ (۳) [مذ] ایک قسم کا بڑا طشت [ا۔مذ] (۴) وہ شخص جو محتاج خانہ میں مساکین و غربا کو کھانا تقسیم کرے۔ [مث] پان رکھنے کی چھوٹی گہری تھالی۔ لگنی۔ (۵) وہ اُتھلی تھالی جس میں لنگر کا کھانا تقسیم کرتے ہیں۔
لنگرط۔ (لَن۔گَرْٹ) [اُر۔ا۔مذ] وہ پتھر یا اینٹ کا ٹکڑا۔ جسے بچے ڈور میں باندھ کر آپس میں لڑاتے ہیں۔ اس کھیل کو لنگڑ پیچ کہتے ہیں۔
لنگڑا۔ (لَنگ۔ڑا) [اُر۔صفت] و [ا۔مذ] (۱) ایک ٹانگ سے معذور۔ اپاہج۔ پاشکستہ (۲) [کنایتہً] بودا۔ کمزور (۳) ایک مشہور آم۔
لنگڑانا۔ (لَنگ۔ڑا۔نا) [ہ۔مص] لنگ کرنا۔ پاؤں میں نقص ہونا۔ پورا پاؤں ٹیک کر نہ چلنا۔
لنگڑی۔ (لَنگ۔ڑی) [ہ۔صف و ا۔مث] لنگڑا کی تانیث۔ وہ عورت جس کے پاؤں میں نقص ہو۔
لنگڑی کا درد۔ (ا۔مذ) دیکھیے عرق النسار۔
لنگڑی کٹو آسمان پر گھونسلا۔ (ا۔مثل) اپنی لیاقت سے بڑھ کر کام کرنا۔
لنگوٹ۔ (لَن۔گوٹ) [ہ۔ا۔مذ] کاچھا۔ کم عرض کپڑا جو فقرا یا پہلوان باندھتے ہیں۔
لنگوٹ بند۔ (ا۔صفت) (۱) لنگوٹ باندھے رہنے والا۔ (۲) مُجرد۔ عورت سے بچنے والا۔

لنگوٹ پاڑنا۔ (ا۔ محاورہ) کشتی لڑنا ترک کر دینا۔

لنگوٹ وار۔ (ا۔ صفت) وہ پتنگ یا کنکوا جس کے نیچے کی طرف رنگین شلشی یا لانبا کاغذ لگا ہوا ہو۔

لنگوٹ کا سچا۔ (ا۔ صفت) وہ شخص جو غیر عورت سے پرہیز کرے۔ زنا سے بچنے والا۔ پارسا۔ پرہیزگار۔

لنگوٹ کھولنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مجامعت کرنا (۲) زنا کرنا۔

لنگوٹا۔ (لَن۔ گو۔ ٹا) [اُر۔ ا۔ مذ] دیکھیے لنگوٹ۔

لنگوٹی۔ (لَن۔ گو۔ ٹی) [اُر۔ ا۔ مث] (۱) لنگوٹا کی تانیث۔ (۲) چھوٹی دھوتی۔ کپڑے کا وہ چھوٹا سا ٹکڑا جس کا ایک سرا سُرین میں سے نکال کر کمر میں باندھ لیتے ہیں۔

لنگوٹی باندھے پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نہایت غریبی کے باعث ننگا پھرنا (۲) بچہ ہونا۔ کم سن۔

لنگوٹی بندھوا دینا۔ (ا۔ محاورہ) [کنایتاً] بالکل مفلس۔ قلاش بنا دینا۔ سب کچھ لوٹ لینا۔

لنگوٹی کھُلنا۔ (ا۔ محاورہ) [کنایتہً] پردے کی دیوار گر جانا۔ پردہ فاش ہو جانا۔

لنگوٹی میں پھاگ کھیلنا۔ (ا۔ محاورہ) [کنایتہً] تنگدستی میں مزے اڑانا۔ مفلسی میں عیش و عشرت کرنا۔

لنگوٹی میں مست۔ (ا۔ صفت) غریبی میں خوش بے فکرا۔

لنگوٹے کا ڈھیلا۔ (ا۔ صفت) عیاش۔ زانی۔

لنگوٹے کا سچا۔ (ا۔ صفت) پاکباز۔ دیکھیے لنگوٹ کا سچا۔

لنگوٹیا۔ (لَن۔ گوٹ۔ یا) [اُر۔ صفت] [ا۔ مذکر] (۱) لنگوٹ بند (۲) ساتھ کا کھیلا۔ بچپن کا یار۔ پرانا اور گہرا دوست۔

لنگوچا۔ (لَن۔ گو۔ چا) [ھ۔ ا۔ مذکر] بھیڑ بکری وغیرہ کی آنت جس میں قیمہ بھر کر تلتے ہیں۔

لنگور۔ (لَن۔ گور) [ھ۔ ا۔ مذ] ایک قسم کا بندر جس کا منہ کالا اور دُم لمبی ہوتی ہے۔

لنگوری۔ (لَن۔ گو۔ ری) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) چوری کا مال برآمد کرانے میں امداد (۲) چور پکڑانے کا انعام۔ (۳) گھوڑے کی ایک چال۔

لنگھانا۔ (لَن۔ گھا۔ نا) [ھ۔ مص] پار اُتارنا۔ ندی یا دریا سے پار کرنا۔

لنگھن۔ (لَن۔ گھن) [س۔ ا۔ مذ] (۱) کود پھاند۔ چھلانگ (۲) پار اترنا۔ عبور کرنا (۳) روزہ۔ فاقہ۔

لنگھنا۔ (لنگھ۔ نا) [ھ۔ مص] پار ہونا۔ عبور کرنا۔ اُلانگھنا۔ پھلانگ جانا۔

لُنگی۔ (لِن گی) [ھ۔ ا۔ مث] پیشاب۔ بَول۔ مُوت۔

لُنگی۔ (لُن۔ گی) [اُر۔ ا۔ مث] (۱) تہ بند۔ دھوتی (۲) سر سے باندھنے کی رنگین دھاری دار پگڑی۔

لنولیم۔ (Lnioleum) (لِ۔ نو۔ لی۔ یم) [انگ۔ ا۔ مذ] ایک قسم کی دری جس پر موٹا روغن پھرا ہوتا ہے۔

لُنیا۔ (لُن۔ یا) [ھ۔ ا۔ مذکر] ایک قوم جس کا پیشہ کنوئیں کھودنا اور دیوار بنانا ہے۔

ل۔و

لَو۔ [ھ۔ ا۔ مث] (۱) شعلہ۔ لپٹ۔ بھبوکا۔ لاٹ (۲) دھیان۔ توجہ۔ خیال۔ یکسوئی۔ (۳) آس۔ اُمید۔ توقع (۴) شوق۔ محبت (۵) کان کی جڑ۔ کان کے نیچے کے رخ کی نوک۔ لچیا۔

لَو اُٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) شعلے کا بلند ہونا۔ لاٹ نکلنا۔

لَو بجھنا۔ (ا۔ محاورہ) شعلہ فرو ہونا۔ (۲) خواہش مٹنا۔

لَو بھڑکنا۔ (ا۔ محاورہ) چراغ میں تیل ختم ہونے پر شعلہ کا بھڑک اُٹھنا۔

لَو دینا۔ (ا۔ محاورہ) شعلہ نکلنا۔ بے حد چمک دکھانا۔

لَو لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تصور باندھنا۔ خیال باندھنا۔ توجہ دینا۔ رجوع ہونا۔ ہر وقت دھیان لگانا۔ (۲) عشق کرنا۔ دل لگانا۔ عاشق ہونا۔ (۳) خواہش کرنا۔ آرزومند ہونا۔

لَو لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تصور بندھنا۔ خیال بندھنا۔ توجہ دینا۔ رجوع ہونا۔ (۲) عبادت یا ذکرِ خدا میں مصروف ہونا۔ (۳) خواہش ہونا۔ اشتیاق ہونا۔ (۴) اُمید بندھنا۔ آس بندھنا (۵) تپش لگنا۔ لپٹ لگنا (۶) بار بار نام لینا۔ دیر تک ذکر کیے جانا۔

لَو۔ [ع۔ حرفِ شرط] اگر۔

لَو فرضنا۔ (ع۔ تابع فعل) اگر ہم نے فرض کیا۔ بالفرض۔ فرض کرو۔

لَولاک۔ حدیثِ قدسی لولاک لما خلقت الافلاک کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی اگر تیری (رسولِ اکرمؐ کی) ذات نہ ہوتی تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔

لو۔ (ہ۔ واؤ مجہول سے) (ا۔ تابع فعل) (۱) پکڑو۔ سنبھالو (۲) کسی شخص کو اپنی طرف مخاطب کرنے کا کلمہ۔ سنو۔ دیکھو۔ خیال کرو (۳) کلام کو خوبصورت بنانے کا کلمہ تحسین کلام کا کلمہ۔

لو اور تماشا دیکھو۔ (مقولہ) حیرت انگیز بات ظاہر کرنے پر کہتے ہیں۔

لو اور سُنو۔ (ا۔ روزمرّہ) حیرت انگیز بات ظاہر کرنے پر کہتے ہیں۔

لوجی (صاحب) (ا۔ روزمرّہ) تعجب اور حیرت کے مقام پر کہتے ہیں۔

لُو۔ (ھ۔ ا۔ مث) وہ گرم ہوا جو موسمِ گرما میں چلتی ہے۔ سَموم

لُو لگنا۔ (ا۔ محاورہ) گرم ہوا کا اثر ہونا۔ گرم ہوا لگنے سے بیمار ہو جانا۔

لوا۔ (لَ۔ وا) [ھ۔ ا۔ مذ] بٹیر کی قسم کا ایک چھوٹا سا پرندہ جو اکثر جھاڑیوں میں رہتا ہے۔

لِوا۔ (لِ۔ وا) [ع۔ ا۔ مذ] علم۔ جھنڈا۔ فوج کا نشان۔

لواحق۔ (لَ۔ وا۔ حق) [ع۔ ا۔ مذ] لاحق کی جمع۔ (۱) متعلقین۔ رشتہ دار۔ بھائی بند۔ (۲) نوکر۔ چاکر

لَواحِقین ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) لواحق کی جمع الجمع ۔ (ثقہ لوگ نہیں بولتے)
لَوارا ۔ (لَ ۔ وا ۔ را) [ھ ۔ ا ۔ مذ] گوسالہ ۔ بچھڑا ۔ گائے کا بچہ ۔
لَوازِم ۔ (لَ ۔ وا ۔ زِم) [ع ۔ ا ۔ مذ] لازم کی جمع ۔ ضروری چیزیں ۔ اسباب ۔
لَوازِمات ۔ (لَ ۔ وا ۔ زِ ۔ مات) [ع ۔ ا ۔ مذ] لوازم کی جمع ۔ سامان ۔
لَوازِمہ ۔ (لَ ۔ وا ۔ زِ ۔ مہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] لازمہ کی جمع ۔ ضروری چیزیں ۔ سامان ۔
لِواطَت ۔ (لِ ۔ وا ۔ طَت) اِغلام ۔ لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرنا ۔
لِوالانا ۔ (ا ۔ محاورہ) جاکر اپنے ساتھ لانا ۔
لِوالے جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ساتھ لے جانا ۔ اُٹھوا لے جانا ۔
لَوامِع ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) دیکھیے "لامع" جس کی یہ جمع ہے ۔
لَوّامہ ۔ (ع ۔ اسم مبالغہ) سخت ملامت کرنے والا (۲) نفس کی ایک قسم ، جو انسان کو بُرے کام کرنے پر ملامت کرتی ہے ۔
لِوانا ۔ (لِ ۔ وا ۔ نا) [ھ ۔ مص] لینا کا متعدی المتعدی ۔ (۱) خرید کروانا ۔ مول لے دینا ۔ (۲) اُٹھوانا ۔ (۳) بدلوانا ۔
لَوائِح ۔ (لَ ۔ وا ۔ اِح) [ع ۔ ا ۔ مذ] دیکھیے "لائحہ" جس کی یہ جمع ہے ۔ دستور (۲) روشنیاں ۔
لُوبان ۔ (لُو ۔ بان) [ع ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کا گوند جو آگ پر رکھنے سے خوشبو دیتا ہے ۔
لوبھ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) حرص ۔ لالچ ۔ طمع (۲) تمنا ۔ آرزو ۔ (۳) کنجوسی ۔
لوبھ کرنا ۔ (ا ۔ مص ۔ مرکب) لالچ کرنا ۔ طمع کرنا ۔ حرص کرنا ۔
لوبھی ۔ (لو ۔ بھی) [ھ ۔ صف] (۱) حریص ۔ لالچی ۔ طامع (۲) خواہش مند ۔ آرزومند (۳) کنجوس ۔ بخیل ۔ مُمسک ۔
لوبیا ۔ (لو ۔ ب ۔ یا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] ماش کی قسم کا پودا جس کی کچّی پھلیوں اور دانوں کو پکا کر کھاتے ہیں ۔
لوپ ۔ (ھ ۔ صف) (۱) مخفی ۔ پوشیدہ ۔ چھُپا ہوا (۲) نیست و نابود ۔ معدوم ۔
لوپنا ۔ (لُوپ ۔ نا) [ق ۔ مص] بہلانا ۔
لوتھ ۔ [ھ ۔ ا ۔ مث] لاش ۔ مُردہ جسم ۔
لوتھ پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مُردہ ہو کر گرنا ۔
لوتھ پوتھ ۔ (ہ ۔ صف) تھک کر چوُر ۔ مُردہ جسم کی طرح ۔
لوتھ ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مار کر گرا دینا ۔ لاش ڈال دینا ۔
لوتھڑا ۔ (لوتھ ۔ ڑا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] گوشت کا بڑا ٹکڑا ، جس میں ہڈّی نہ ہو ۔ مُضغہ ۔ پارچہ ۔ منجمد خون کا ٹکڑا ۔
لوٹ ۔ (ھ ۔ ا ۔ واؤ مجہول ۔ مث) (۱) لوٹنی ۔ لڑھکنی ۔ غلطیدگی (۲) کروٹ ۔ پہلوُ (۳) [صف] عاشق ۔ مفتوں ۔ فریفتہ ۔
لوٹ پوٹ ۔ (ا ۔ صف) (۱) لوٹنیاں کھاتا ہوا ۔ لڑھکتا پھڑکتا (۲) عاشق ۔ فریفتہ ۔ مفتوں ۔ مضطر ۔ بے قرار (۳) اوپر تلے ۔ اُلٹ پلٹ ۔
لوٹ پوٹ ہو جانا (ہونا) ۔ (۱) غلطاں و پیچاں ۔ تڑپ جانا ۔ پھڑک جانا ۔ (۲) فریفتہ ہونا ۔ (۳) تڑپ کر مر جانا ۔ دفعۃً مر جانا ۔
لوٹ جانا ۔ لوٹ ہو جانا ۔ لوٹ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) لڑھکنیاں کھانے لگنا ۔ زمین پر لوٹنے لگنا ۔ (۲) غش آ جانا (۳) مر جانا (۴) عاشق ہو جانا ۔ (۵) بے قرار ہو جانا ۔ تڑپ جانا ۔ (۶) مُکر جانا ۔ انکار کر جانا ۔ پھر جانا ۔ برگشتہ ہو جانا ۔ (۷) از حد خوش ہونا ۔ بہت پسند کرنا ۔ (۸) للچانا ۔ ریجھنا ۔ (۹) قربان ہونا ۔ تصدّق ہونا ۔ صدقے ہونا ۔
لوٹ لگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) لڑھکنا ۔ [کنایۃً] کسی پر عاشق ہونا (۲) مچلنا ۔ ضد کرنا ۔
لوٹ ہو جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی چیز کے حُسن و خوبی کو دیکھ کر وجد میں آ جانا ۔ (۲) عاشق ہونا ۔ (۳) کمال اشتیاق ہونا ۔
لُوٹ ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) (۱) دوسرے کے مال پر ناجائز قبضہ ۔ زبردستی قبضہ ۔ غارت گری ۔ تاراج ۔ چھینا جھپٹی (۲) ظلم ۔ اندھیر (۳) موج ۔ لہر ۔
لُوٹ پر کمر باندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) لُوٹ مار کا پیشہ اختیار کرنا ۔
لُوٹ پڑنا ۔ مچنا ۔ (ا ۔ محاورہ) لُوٹ مار ہونا ۔ غارت گری ہونا ۔ ظلم ہونا ۔ اندھیر ہونا ۔
لُوٹ ڈالنا ۔ مچانا ۔ (ا ۔ محاورہ) زبردستی کرنا ۔ غارت گری کرنا ۔ کھُلّم کھُلّا مال مارنا ۔
لُوٹ کا مال ۔ (ا ۔ مذ) (۱) مالِ غنیمت (۲) چوری کا مال ۔ ناجائز حاصل کیا ہوا سامان (۳) مفت کا مال (۴) نہایت سستا مال ۔
لُوٹ کھانا ۔ (ا ۔ مص ۔ مرکب) کسی کا مال زبردستی لے لینا ۔
لُوٹ کھسُوٹ ۔ مار ۔ (ا ۔ مث) غارت گری ۔ ڈاکہ ۔ قزّاقی ۔ رہزنی
لُوٹ کے مُوسل بھی بھلے ۔ (ا ۔ مثل) مفت میں ادنیٰ چیز بھی مل جائے تو غنیمت ہے ۔
لُوٹ لائے ، کوُٹ کھائے ۔ (ا ۔ مثل) مُفت کا مال حاصل کیا اور مزے اڑائے ۔
لُوٹ لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) مال چھین لینا (۲) موہ لینا ۔ عاشق کر لینا ۔ (۳) چوری کر لینا ۔ مال مار لینا ۔ (۴) تباہ و برباد کر دینا ۔
لُوٹ میں پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) لوٹا جانا ۔ (۲) لُوٹ میں مصروف ۔
لُوٹ میں چرخہ بھی غنیمت ہے ۔ (ا ۔ مثل) مفت میں جو بھی مل جائے وہی اچھا ہے ۔
لوٹا ۔ [واؤ مجہول سے] (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا ٹوُنٹی والا برتن ۔ آفتابہ ۔ بڑی لُٹیا ۔
لوٹا اُٹھانا ۔ لوٹا رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ادنیٰ درجہ کی نوکری کرنا ۔
لوٹے ڈالنا ۔ نہا کر پاک ہونا ۔ غسل کرنا ۔
لوٹے میں نمک ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) عہد کرنا ۔ قسمیہ عہد کرنا ۔
لوٹا سجّی ۔ **لوٹن سجّی** ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کی سفید یا گلابی رنگ کی کھار ۔
لُوٹا لُوٹ ۔ (لُو ۔ ٹا ۔ لُوٹ) [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) لُوٹ مار ۔ قزّاقی ۔ رہزنی ۔ غارت گری ۔ (۲) اندھیر ۔ ظلم ۔
لَوٹانا ۔ (لَو ۔ ٹا ۔ نا) [ھ ۔ مص] (۱) واپس کرنا ۔ پھیرنا ۔ (۲) اوپر تلے کرنا ۔ نیچے کا اُوپر اور اُوپر کا نیچے کرنا ۔
لَوٹ پَوٹ ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) (اہلِ مطابع کی اصطلاح) دو رُخی چھپائی ۔ دو

پُشتہ چھپائی۔

لوٹتا پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) تڑپتے پھرنا۔ زمین پر لڑھکنیاں لینا۔

لوٹم لاٹ۔ (لُو۔ ٹم۔ لاٹ) [ھ۔ا۔ مث] ایک دوسرے کو لُوٹنا۔

لوٹن۔ (لو۔ ٹن) [ھ۔ صف] لوٹنے والا۔ پھڑکنے والا۔ تڑپنے والا۔

لوٹن کبوتر۔ ایک قسم کا کبوتر جس کے سر پر ہاتھ پھیر کر چھوڑ دینے سے وہ لوٹنیاں کھانے لگتا ہے۔ قلابازیاں کھانے والا کبوتر۔

لَوٹنا۔ (لَوٹ۔ نا) [ھ۔ مص] (۱) واپس ہونا۔ پھرنا۔ ہٹنا۔ واپس پھرنا۔ اُلٹنا۔ پلٹنا۔ رُخ بدلنا۔

لوٹنا۔ (لوٹ۔ نا) [واؤ مجہول سے۔ ھ۔ مص] (۱) لُڑھکنا۔ کروٹیں بدلنا۔ (۲) مچلنا۔ بچے کا ضد کرنا (۳) پھڑکنا۔ بے قرار ہونا۔ تلملانا۔ بے چین ہونا۔ (۴) عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ (۵) پاؤں پر گر پڑنا۔ (۶) وجد میں آنا۔ رقص کرنا۔ نہایت خوش ہونا (۷) از حد پسند کرنا۔

لوٹنے کی جا ہے۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کیا لطف ہے۔ عجیب کیفیت (۲) پھڑکنے کا موقع ہے۔ قربان ہونے کی جگہ ہے۔ دلچسپی کا مقام ہے۔

لُوٹنا۔ (لُوٹ۔ نا) [ھ۔ مص] (۱) لُوٹ کھسوٹ کرنا۔ غارت کرنا۔ زبردستی چھین لینا (۲) تباہ کرنا۔ برباد کرنا (۳) عاشق کرنا۔ شیدا کرنا (۴) مال مارنا۔ غبن کرنا۔ (۵) حاصل کرنا۔ (مزہ، لطف وغیرہ کے ساتھ)۔

لوٹنی۔ (لوٹ۔ نی) [واؤ مجہول سے۔ ھ۔ا۔ مث] (۱) قلابازی۔ لُڑھکنی (۲) صاف جواب۔ بالکل انکار۔

لوٹنی لینا۔ (ا۔ محاورہ) بالکل انکار کرنا۔ صاف مکر جانا۔ بے ایمانی کرنا۔

لوٹنیاں کھانا۔ (ا۔ محاورہ) تڑپنا۔ قلابازیاں کھانا۔ بے قرار ہونا۔ پھڑکنا۔

لَوٹھا۔ (لَو۔ ٹھا) [ھ۔ صف] ہٹا کٹا۔ موٹا تازہ۔ لنڈا۔ مسٹنڈا۔

لَوٹھی۔ (لَو۔ ٹھی) [ھ۔ صف] لوٹھا کی تانیث۔ تندرست۔

لوٹے اُٹھوانا۔ (ا۔ محاورہ) ذلیل کام لینا۔

لَوث۔ [ع۔ ا۔ مذکر] (۱) آمیزش۔ ملاوٹ (۲) آلودگی (۳) داغ۔ عیب۔

لوچ۔ [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) چیپ۔ لیس (۲) نرمی۔ ملائمت۔ نزاکت۔ لچک۔

لوچ دار۔ (ا۔ صف) لیسدار۔ لسدار۔ ملائم۔ نازک۔ لچک دار۔

لوچرا۔ (ھ۔ صف) نامرد۔ ڈھیلا۔ بوبیا

لوچن۔ (لو۔ چن) [س۔ ا۔ مذ] آنکھ۔ دیدہ۔ چشم۔

لَوح۔ (ع۔ ا۔ مث) (۱) لکھنے کی تختی (۲) قبر کے سرہانے کا پتھر یا سِل۔ (۳) سرورق۔ ٹائیٹل پیج۔ سرنامہ۔ عنوان (۴) وہ بیل بوٹے جو کسی کتاب کے شروع میں بنا دیتے ہیں۔ جمع: الواح۔

لوحِ پیشانی (جبیں) [ع۔ ف۔ ا۔ مث] ماتھا۔ پیشانی۔

لوحِ تربت، لوحِ قبر۔ لوحِ مرقد۔ لوحِ مزار۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) قبر کے سرہانے کا پتھر جس پر تاریخ وفات وغیرہ لکھی جاتی ہے۔

لوحِ زبرجد۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) [کنایۃً] توراۃ جو قرآن شریف سے منسوخ ہو گئی ہے۔

لَوحِ سیمیں۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) چاندی کی تختی۔ (۲) کنایۃً معشوق کا پیٹ اور پیشانی۔

لوحِ طلسم۔ وہ تختی جس میں طلسم کے کھولنے کا طریق اور حقیقت کندہ کر کے دفن کر دیتے ہیں۔

لوحِ محفوظ۔ (ع۔ ا۔ مث) وہ تختی جس پر خدا نے دنیا میں ہونے والے ہر فعل کی نسبت ابتدا سے انتہا تک لکھ رکھا ہے۔ اور کوئی اس میں ردوبدل نہیں ہو سکتا۔ علم الٰہی۔

لوحِ مشق۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) (۱) تختۂ مشق۔ وہ تختی جس پر بچے مشق کرتے ہیں۔ (۲) وہ چیز جو کثرت سے استعمال میں آئے (۳) زیرِ مشق۔

لَوح نویس۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) نقاش۔ مصور۔ کتابوں کا سرورق بنانے والا۔

لوح و قلم۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) (۱) تختی اور خامہ (۲) خدا کے احکام کی تختی اور اُس کے لکھنے کا قلم۔

لوحَشَ اللہ۔ (ع۔ کلمۂ تحسین) عربی میں لا اَوحَشَ اللہُ (خدا وحشت نہ دے) تھا۔ تعظیم و استعجاب کے موقع پر بطورِ کلمۂ تحسین استعمال کرتے ہیں۔

لودھ۔ لودھرا۔ (لودھ۔ را) [ھ۔ ا۔ مذ] ایک قسم کی بُوٹی جو رنگنے کے کام آتی ہے۔ لودھر درخت کی چھال جو دوا کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

لُودھا۔ (لُو۔ دھا) [ھ۔ ا۔ مذ] ایک نومسلم فرقہ۔

لودھی۔ لودی۔ (لو۔ دھی۔ لو۔ دی) [ھ۔ ا۔ مذ] پٹھانوں کا ایک قبیلہ۔

لوڈ۔ (Load) [انگ۔ ا۔ مذ] بوجھ۔ بھار۔ وزن۔

لُوڈو۔ (Ludo) [انگ۔ ا۔ مذ] ایک قسم کا کھیل جس میں پانسہ استعمال ہوتا ہے۔

لَوذ۔ (ع۔ ا۔ مث) پناہ۔ پناہ گیری۔

لَوذَعی۔ (لَو۔ ذَ۔ عی) [ع۔ صف] نہایت عقل مند۔ دانا۔ زود فہم۔

لَورا۔ (لَو۔ را) [ھ۔ ا۔ مذ] آوارہ مرد۔

لوری۔ (لو۔ ری) [ھ۔ ا۔ مث] ہلکی آواز کے سُریلے گیت جو عورتیں بچوں کو سُلاتے یا بہلانے کے لیے آہستہ آہستہ گاتی ہیں۔

لوری دینا۔ (ا۔ محاورہ) بچے کے سُلانے یا بہلانے کے لیے گیت گانا۔

لوڑ۔ لوڑھ۔ [پ۔ ا۔ مث] ضرورت۔ خواہش۔ حاجت۔ چاہ۔

لَوڑا۔ (لَو۔ ڑا) [ھ۔ ا۔ مذ] آلۂ تناسل۔ ذکر۔ لنگ۔ لنڈ۔

لوڑنا۔ (ق۔ ا۔ مص) طلب کرنا۔ چاہنا۔ تلاش کرنا۔

لوڑھنا۔ (لوڑھ۔ نا) [ھ۔ مص] کپاس سے بیج علیحدہ کرنا۔

لوڑھی۔ (لو۔ ڑھی) [ھ۔ ا۔ مث] کالی دیوی کا تہوار۔

لوڑیا لیٹنت۔ [ق۔ ا۔ مذ] گاؤ تکیہ۔

لوڑیجنا۔ (لوَ۔ ڑی۔ جنا) [ق۔ مص] لازم ہونا۔ فرض ہونا۔

لَوز ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) بادام (۲) ایک مثلثی وضع کی تراشی ہوئی مٹھائی ۔

لَوزات ۔ (لَو ۔ زات) (ع ۔ ا ۔ مث) لوز کی جمع ۔ بادام کی مٹھائی ۔

لَوزیات ۔ (لَو ۔ زی ۔ یات) (ع ۔ ا ۔ مؤنث) بادام کا حلوہ ۔

لَوزینہ ۔ (لَو ۔ زی ۔ نہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) بادام کا حلوا (۲) ایک قسم کی مٹھائی جس میں بادام ڈالتے ہیں ۔

لُوس ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) جلن کی بُو ۔ سالن وغیرہ جل جانے کی بُو ۔

لُوط ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) ایک مشہور پیغمبر جنہیں خدا نے ملکِ شام کے شہر سُدوم کے لوگوں کی ہدایت کے لیے بھیجا ۔

لُوطی ۔ (لُو ۔ طی) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) لوط پیغمبرؑ کی قوم (۲) (مجازاً) اغلام کرنیوالا ۔

لوفر ۔ (Loafer) (انگ ۔ مذ) کھلنڈرا ۔ آوارہ ۔ وقت برباد کرنے والا ۔

لوک ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) (۱) انسان ۔ آدمی ۔ بشر ۔ لوگ ۔ مرد (۲) عالمِ ارواح (۳) دنیا ۔ عالم ۔ جہان (۴) نیچے کا طبقہ ۔ تحت الثریٰ ۔

لوک آچار ۔ لوک بیوپار ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) ملکی رسوم ۔ ملک کا دستور ۔

لوک پال ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) راجہ ۔ بادشاہ ۔ جہاں پناہ ۔

لوک سبھا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) قومی اسمبلی ۔ ایوانِ زیریں ۔ پارلیمنٹ ۔

لوک کہانی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) وہ بن لکھی عوامی افسانے جو سینہ بہ سینہ چلے آتے ہیں ۔

لوک گیت ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) عوام کے قدیم گیت ۔ (انگ Folksong)

لوک ناتھ ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) (۱) راجا ۔ بادشاہ (۲) مہادیو ۔ شیو ۔ برہما ۔ وشنو ۔

لوک ناچ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) عوام کے قدیم ناچ جو کسی رسم یا تیوہار سے تعلق رکھتے ہوں ۔ (انگ Folkdance)

لُوکا ۔ (لُو ۔ کا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) لاٹ ۔ لو ۔ لپیٹ ۔ آگ کا شعلہ (۲) جلتی ہوئی لکڑی ۔

لُوکا لگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) آگ لگانا ۔ جلانا ۔ جھلسنا (۲) چھوڑنا ۔ ترک کرنا (۳) چغلی کھانا ۔ اِدھر کی بات اُدھر لگانا ۔

لوکا لگاتے ۔ لوکا لگے ۔ (دُعائے بد) آگ لگے ۔ غارت ہو ۔ چولہے میں جائے ۔

لُوکاٹ ۔ (لُو ۔ کاٹ) (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایک زرد رنگ کا پھل ۔

لُوکارِثم ۔ (لُو ۔ کار ۔ ثم) (ع ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا حساب ، جو حساب کے پھیلاؤ کو بہت مختصر کر دیتا ہے ۔

لوکالوک ۔ (لوکا ۔ لوک) (س ۔ ا ۔ مذ) پہاڑوں کا وہ فرضی سلسلہ جو تمام دنیا کے ارد گرد حد کے طور پر خیال کیا گیا ہے ۔

لوکرٹا ۔ (لوک ۔ ڑا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) لڑکا ۔ طفل ۔ (خصوصاً وہ لڑکا جو مندر میں کسی دیوی کی خدمت پہ مامور ہو ۔)

لوکل ۔ (Local) (لو ۔ کل) (انگ ۔ صفت) مقامی ۔ کسی خاص مقام سے متعلق ۔

لوکل سیلف گورنمنٹ ۔ (Local Self-Government) (انگ ۔ مث) مقامی حکومت خود اختیاری ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل کمیٹیاں ۔ بلدیات ۔

لَوکنا ۔ (لَوک ۔ نا) (ہ ۔ مص) بجلی چمکنا ۔

لُوکھڑی ۔ (لوکھ ۔ ڑی) (ہ ۔ ا ۔ مث) لومڑی ۔

لَوکی ۔ (لَو ۔ کی) (ہ ۔ ا ۔ مث) کدو ۔ لمبا گھیا ۔

لوگ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) بنی نوع انسان ۔ بہت سے آدمی ۔ اشخاص ۔ خلقت ۔

لوگ باگ ۔ عوام ۔ عام لوگ ۔

لُولا ۔ (لُو ۔ لا) (ہ ۔ صفت ۔ لُوا ۔ مذ) (۱) ٹنڈا ۔ جس کے ہاتھ پیر نہ ہوں ۔ (۲) پیروں سے اپاہج ۔ لنگڑا ۔ (۳) ٹنڈا اور لنگڑا ۔ ہاتھ پاؤں سے معذور ۔ اپاہج ۔ لُنجا ۔

لُولاسی ۔ (لُو ۔ لا ۔ سی) (ہ ۔ ا ۔ مث) پھولوں کی چھڑیاں ، جو سالیاں دولھا کو اُس روز مارتی ہیں جب وہ پہلی دفعہ زنانہ مکان میں جاتا ہے ۔

لُؤلُؤ ۔ (لُؤ ۔ لُؤ) (ع ۔ ا ۔ مذ) موتی ۔ مروارید ۔ گوہر ۔ جمع ۔ لآلی ۔

لولو ۔ (لو ۔ لو) (ہ ۔ ا ۔ مذ) بچوں کا آلۂ تناسل ۔ بھُنّو ۔

لُولُو ۔ (لُو ۔ لُو) (ف ۔ ا ۔ مذکر) (۱) ایک فرضی ڈراونی چیز جس سے بچوں کو ڈراتے ہیں ۔ ہیّا (۲) ایران کی ایک خوبصورت قوم گرجی (۳) (اُر ۔ صفت) بیوقوف ۔ احمق (۴) پاگل ۔ سودائی ۔ خبطی ۔ دیوانہ ۔ باؤلا ۔

لُولُو بنانا ۔ (ا ۔ محاورہ) احمق بنانا ۔ پاگل بنانا ۔

لُولی ۔ (لُو ۔ لی) (ف ۔ ا ۔ مث) کنچنی ۔ رنڈی ۔ ناچنے گانے والی عورت ۔

لُولیٔ فلک ۔ لُولیٔ گردُوں ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) زُہرہ ۔ ایک مشہور ستارہ ۔

لُولین ۔ (لُو ۔ لین) (ہ ۔ صفت) محو ۔ مستغرق ۔ کسی خیال میں ڈوبا ہوا ۔

لَومَت ۔ (لَو ۔ مَت) (ع ۔ ا ۔ مث) ملامت ۔ ملامت کرنا ۔

لَومتِ لائم ۔ ملامت کرنے والے کی ملامت کرنا ۔ رسوائی ۔

لُومڑی ۔ (لُوم ۔ ڑی) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) روباہ ۔ بلّی کے قد کے برابر ایک جنگلی جانور ۔ (۲) (کنایۃً) عیار ۔ مکّار ۔ فریبی ۔

لومڑی کے شکار کو جائیے تو شیر کا سامان کر لیجیے ۔ (ا ۔ مثل) معمولی سے کام کے لیے بھی کافی انتظام چاہیے ۔

لَون ۔ (ہ ۔ ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) رنگ (۲) چہرے کی رنگت (زردی ، سُرخی ، سفیدی) ۔

لُون ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) نمک ۔ کھار ۔ نون ۔ (بواو مجہول بھی صحیح ہے)

لُون مرچ لگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (ہ ۔ ا ۔ مذ) بات کو بڑھا کر بیان کرنا ۔ حاشیہ چڑھانا ۔ بھڑکانا ۔

لُونا ۔ (لُو ۔ نا) (ہ ۔ صفت) (۱) سلونا ۔ نمکین (۲) کھاری ۔ شور ۔ کڑوا ۔ (۳) (مذ) وہ کھار جو دیواروں یا زمین میں پیدا ہو جاتا ہے ۔

لُونار۔ (لُو۔ نار) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) شور لگی زمین۔ وہ زمین جس میں کھار ہو (۲) وہ جگہ جہاں نمک بنایا جاتا ہے۔
لُونٹ۔ [ق ۔ ا ۔ مث] لُومڑی ۔
لُونبڑ۔ (لُون ۔ بڑ) [ہ ۔ صف] (۱) لمبا۔ طویل القامت (۲) احمق۔ بے وقوف۔
لَونجی۔ (لَون ۔ جی) [ہ ۔ ا ۔ مث] کچے آموں کی پھانکوں کا اچار۔
لَوند۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] وہ مہینہ جو ہر تیسرے سال شمسی حساب سے بڑھایا جاتا ہے۔ اس کو لوند کا مہینہ بھی کہتے ہیں (۲) [کنایۃً] زیادہ۔ فاضل۔
لَوندا۔ (لَون ۔ دا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ڈلا۔ ڈھیلا (۲) گندھی ہوئی مٹی یا مکھن وغیرہ کا ڈلا (۳) لگدی۔
لَونڈا۔ (لَون ۔ ڈا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) لڑکا۔ چھوکرا۔ وہ لڑکا جس کے ڈاڑھی مونچھ نہ نکلی ہو (۲) بیٹا (۳) غلام (۴) کام کاج کرنے والا لڑکا (۵) یار۔ مفعول۔ بدفعلی کرانے والا لڑکا (۶) [کنایۃً] نادان اور ناتجربہ کار۔ (۷) سفلہ۔ چھچھورا
لونڈاپن۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) اچھوکراپن۔ لڑکپن (۲) سفلہ پن۔ چھچھوراپن۔
لَونڈر۔ (Lavender) [انگ ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کی خوشبودار گھاس (۲) ایک قسم کا انگریزی عطر
لونڈوں کھدیری (کھدیڑی)۔ وہ عورت جو نوجوانوں کی تلاش میں رہے۔
لونڈوں ہائی۔ (ہ ۔ صف ۔ مث) لڑکوں سے محبت رکھنے والی عورت۔ لڑکوں سے صحبت رکھنے والی عورت۔
لَونڈی۔ (لَون ۔ ڈی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) کنیز۔ باندی (۲) خدمت کرنے والی خادمہ۔ ٹہلنی۔ (۳) مطیع۔ فرمانبردار (۴) احسانمند۔
لونڈی اور کے پیر دھوئے اپنے پیر دھونی لجائے۔ (امثل)۔ اوروں کا کام کرنا مگر اپنا کام کرتے ہوئے شرمانا۔
لونڈی بچہ۔ (ا۔ مذ) وہ شخص جو باندی کے پیٹ سے ہو۔
لَونڈیا۔ (لَونڈ ۔ یا) [ہ ۔ ا ۔ مث] لڑکی۔ چھوکری (۲) بیٹی۔ دختر۔
لونڈی کو لونڈی کہا رودی، بیوی کو لونڈی کہا ہنس دی۔ (امثل) شریف کا حوصلہ بلند ہوتا ہے اور رذیل کا کم۔
لونڈی کی خوشامد سے سسرال میں پاس۔ (امثل) نوکروں اور خادموں کو خوش رکھنے سے مالک بھی خوش رہتا ہے۔
لونڈی ہو کے کمانا بیوی ہو کے کھانا۔ (امثل) محنت سے عار نہ کرنے والا امیرانہ زندگی بسر کرتا ہے۔
لونڈے باز۔ (ا۔ صفت) اغلام کرنے والا۔ بچہ باز۔ لُوطی۔
لونڈے بازی۔ (ا۔ مث) اغلام۔ لواطت۔
لونڈے لاڑھیے۔ (ا۔ مذ) ناتجربہ کار بچے۔
لَونگ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) قرنفل۔ ایک خوشبودار درخت کی کلی جو نہایت تیز اور خوشبودار ہوتی ہے (۲) ناک کا ایک زیور جو لونگ کی شکل کا ہوتا ہے۔ ناک کی کیل۔

لونگ چڑے (لونگچڑے) بیسن کی پھلکیاں۔ بیسن کی آمیزش سے بنائے ہوئے کباب۔
لُونی۔ (لُو۔ نی) [ا۔ صفت] (۱) شور۔ کھار۔ (۲) وہ نمکین مٹی جو دیواروں سے جھڑتی ہے۔
لُونی لگنا۔ (ا۔ محاورہ) دیواروں میں شور لگنا۔
لُونیا۔ (لُون ۔ یا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ایک قسم کا ساگ جو نمکین اور ترش ہوتا ہے (۲) نمک بنانے والا (۳) نمک فروش۔ نمک کی سوداگری کرنے والا۔
لوہ۔ [س ۔ ا ۔ مذ] لوہا۔ آہن۔
لوہ پھٹکڑی۔ (ا۔ مث) ایک قسم کی پھٹکڑی۔
لوہ چون۔ (ا۔ مذ) لوہے کا چورا۔ برادۂ آہن۔
لَوہا۔ (لَو ۔ ہا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) آہن۔ حدید (۲) [کنایۃً] مضبوط۔ سخت بھاری (۳) تلوار۔
لوہا بجانا۔ (ا۔ محاورہ) تیغ زنی کرنا۔ تلواروں سے لڑنا۔
لوہا برسنا۔ (ا۔ محاورہ) تلوار چلنا۔ کشت و خون ہونا۔ جنگ ہونا۔
لوہا تیز ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تلوار یا چھری کا تیز ہونا۔ (۲) قابو چلنا۔ زور چلنا (۳) خفا ہونا۔ بگڑنا۔ غالب ہونا۔
لوہا جانے لوہار جانے دھونکنے والے کی بلا جانے۔ (امثل) اپنے معاملے کو تو فریقین ہی اچھی طرح سمجھتے ہیں دوسرے کو کیا خبر۔
لوہا دینا۔ (کرنا) (ا۔ محاورہ) کپڑے کو استری کرنا۔
لوہا لاٹھ۔ (ا۔ صف) (۱) نہایت مضبوط۔ بہت سخت (۲) مشکل قافیہ یا ردیف کے اشعار۔
لوہا لوٹ جانا۔ (ا۔ محاورہ) تلوار کا ٹیڑھا ہونا (۲) وار خالی ہونا (۳) [کنایۃً] کام بگڑ جانا۔ نصیبہ بگڑ جانا۔
لوہا مان جانا۔ (ماننا) [ا۔ محاورہ] کسی کی دلیری، شجاعت یا سنگدلی کا قائل ہونا۔ (۲) کسی کو اپنے سے بڑا ماننا۔ کسی کی اُستادی کا قائل ہونا۔
لوہار۔ (ا۔ مذ) لوہے کی چیزیں بنانے والا۔ آہن گر۔
لوہارخانہ۔ (ا۔ مذ) جس جگہ لوہار کام کرتے ہیں۔
لوہڑی۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) دیکھیے لوڑھی۔
لوہو۔ (ا۔ مذ) لہو کی قدیم صورت۔
لوہے ٹھنڈے ہو گئے۔ (ا۔ محاورہ) حوصلہ پست ہو گیا۔ اُمنگ غائب ہو گئی۔ ارادہ جاتا رہا۔
لوہے کا پانی۔ (ا۔ مذ) تلوار کی آب۔
لوہے کا دل۔ (ا۔ صف) نڈر۔ سخت دل۔
لوہے کی چھاتی کر لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پتھر کا جگر کر لینا۔ دل سخت کر لینا۔ (۲) مصیبت جھیلنے کا خوگر ہو جانا۔
لوہے کے چنے۔ (ا۔ مذ) سخت اور مشکل کام۔
لوہے کے چنے چبانا۔ (ا۔ محاورہ) سخت اور مشکل کام کرنا۔

لوہے میں ڈُوبا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) پُوری طرح مسلح ہونا۔
لوہیا۔ (لوہ۔ یا) [ہ۔ ا۔ صف] لوہے کی چیزیں بیچنے والا (۲) [صف] لوہے کا۔ لوہے کا بنا ہوا۔
لوئر۔ (Lower) [انگ۔ ا۔ صف] (۱) چھوٹا۔ ادنیٰ۔ گھٹیا (۲) ماتحت (۳) ابتدائی۔
لوئر پرائمری (Lower Primary) پہلی تا پانچویں جماعت۔
لوئر سکول۔ (انگ۔ ا۔ مذ) ابتدائی سکول۔ چھوٹا سکول۔
لوئر کلاس۔ (انگ۔ ا۔ مث) (۱) ابتدائی جماعت۔ چھوٹا درجہ (۲) نچلا طبقہ۔
لوئی۔ (لو۔ ای) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) اُونی چادر (۲) گندھے ہوئے آٹے کا پیڑا۔
لوئی اُترنا۔ (ا۔ محاورہ) بے عزت ہونا۔
لوے [ل۔ وے] (ہ) (۱) اُوپر کو (۲) قریب۔ نزدیک۔
لوے لگنا۔ (ا۔ محاورہ) یقین ہونا۔ اعتبار ہونا (۲) پاس آنا۔ قریب آنا۔
لویں پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) نزع کی حالت میں کان کی لویں پھرنا۔

ل - ہ

لِہار۔ (لِ۔ ہار) [ق۔ ا۔ مذ] نشہ (۲) لہر۔
لُہار۔ (لُ۔ ہار) [ہ۔ ا۔ مذ] لوہار کا مخفف
لہاڑا۔ (ل۔ ہا۔ ڑا) [ا۔ صف] نادہند۔ لین دین کا کھوٹا۔ لیکر نہ دینے والا۔
لَہاس۔ (لَ۔ ہاس) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) موٹا رستہ (۲) جہاز کا رستہ (۳) بڑا ٹوکرا۔ جھال۔
لَہاسی۔ (لَ۔ ہا۔ سی) [ہ۔ ا۔ مث] کشتی کھینچنے کی چھوٹی رسّی۔
لُہان۔ (لُ۔ ہان) [ہ۔ صف] خون آلُود۔ لہو سے لتھڑا ہوا۔ یہ لفظ لہو کے ساتھ بطور لاحقہ استعمال ہوتا ہے جیسے لہولہان۔
لَہاؤ۔ (لَ۔ ہا۔ او) [ہ۔ ا۔ مذ] ناچ چلے۔ نخرے۔
لَہبَر۔ (لَہ۔ بَر) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) پوستین۔ لبادہ۔ جُبّہ (۲) ایک قسم کا دراز قد طوطا۔ (۳) چھریرا۔ نیزہ۔ عَلَم۔ جھنڈا۔ نشان۔
لَہٹنا۔ (لَ۔ ہَٹ۔ نا) [ہ۔ مص] طبیعت کا مائل ہونا۔
لَہجَہ۔ (لَہ۔ جَہ) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) الفاظ کی آواز۔ تلفظ کلام (۲) زبان۔ محاورہ۔ بول چال (۳) طرزِ کلام۔ اندازِ گفتگو۔ (۴) لَے۔ سُر۔
لُہچون۔ (لُہ۔ چُون) [ہ۔ ا۔ مذ] لوہ چون کا مخفف۔ لوہے کا بُرادہ۔
لِہٰذا۔ (لے۔ ہا۔ زا) [ع۔ تابع فعل] اسی واسطے۔ اسی لیے۔ پس۔ الحاصل۔ الغرض۔ القصہ۔
لَہر۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) پانی کی موج۔ تلاطم۔ جوار۔ بھاٹا (۲) اُمنگ۔ ترنگ۔ (۳) وجد۔ حال (۴) وہم۔ خیال (۵) دیوانگی۔ سودا۔ خبط۔ جنون۔ (۶) کسی مرض یا زہر وغیرہ کا دورہ۔ ہُڑک (۷) سوزش۔ جلن۔ تیزی۔ ٹیس۔ چبک (۸) خواہش جماع۔ خرمستی (۹) کشیدہ کی دھاری دار بیل۔ (۱۰) ہرے پودوں کی جنبش۔ لہلہاہٹ (۱۱) دھیان۔ کسی کی یاد یا خیال کا دل میں آنا۔ (بفتح اول دوم بھی صحیح ہے)
لہر آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) موج آنا۔ تلاطم ہونا (۲) تصور بندھنا۔ خیال آنا۔ (۳) شوق پیدا ہونا (۴) زہر کے اثر سے پیچ و تاب کھانا۔
لہر اُٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) موج کا اونچا ہونا۔ ترنگ آنا (۲) جوش اُٹھنا۔ شوق پیدا ہونا (۳) ارادہ ہونا۔ خیال پیدا ہونا۔ (۴) ٹیس اُٹھنا۔
لہر اُڑانا۔ (ا۔ محاورہ) تان لگانا۔ سُر نکالنا (۲) پیہم مارنا۔ متواتر پیٹنا۔
لہر بہر۔ (۱) خوشحالی۔ خوش اقبالی (۲) کسی چیز کی افراط۔
لہر بہر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) روپے پیسے کی طرف سے فارغ البالی ہونا و اقبال یاور ہونا۔
لہر چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پانی کا زور پر ہونا (۲) زہر کا اثر کرنا۔
لہر چھوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) مستی چھوٹنا۔ جماع کو جی چاہنا۔
لہریں گننا۔ (ا۔ محاورہ) وقت ضائع کرنا۔ بیکار رہنا۔ تضیع اوقات کرنا۔
لہریں لینا۔ (ا۔ محاورہ) لہرانا۔ جھومنا۔ ہلنا (۲) دریا کا موجیں مارنا۔
لَہرا۔ (لَہ۔ را) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) چلتی ہوئی لے۔ طبیعت میں جوش پیدا کرنے والی سُر۔ سارنگی کی ایک گت (۲) سُر۔ آواز۔ لے۔ ترانہ۔ نغمہ۔ (۳) [کنایتاً] جوتیاں مارنا۔ تڑاتڑ مارنا۔
لہرا اُڑانا۔ (ا۔ محاورہ) سُریلی آواز سے گانا۔ (۲) خوب مارنا۔
لَہرانا۔ (لَہ۔ را۔ نا) [ہ۔ مص] موج مارنا۔ پانی کا لہریں لینا۔ (۲) لہلہانا۔ ہلنا۔ جنبش کرنا (۳) اُڑنا (۴) خراٹے بھرنا (۵) للچانا۔ مائل ہونا (۶) سانپ کا چلنا۔
لَہری۔ (لَہ۔ ری) [ہ۔ صف] (۱) ترنگی۔ موجی۔ دل چلا۔ خودسر۔ زندہ دل۔ ظریف۔ ٹھٹھول۔ خوش مزاج۔
لَہریا۔ (لَہ۔ ر۔ یا) [ہ۔ صف] (۱) لہردار۔ دھاری دار (۲) [مذکر] ایک قسم کا کپڑا، جس میں آڑی ترچھی دھاریاں ہوتی ہیں۔
لَہسُن۔ (لَہ۔ سُن) [ا۔ مذ] دیکھیے لَسَن۔ پیاز سے مشابہ ایک ترکاری جو ہنڈیا میں بطور مصالحہ استعمال ہوتی ہے۔
لَہسنیا۔ (لَہ۔ سَن۔ یا) [ا۔ صف] لہسن کے رنگ سے مشابہ ایک بیش قیمت جواہر۔ لہسن کا سا۔ لہسن سے متعلق۔
لَہک۔ (لَ۔ ہَک) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) شعلہ۔ لاٹ (۲) لہلہاہٹ۔ بہار جوبن۔ (۳) چمک۔ (۴) خوشبو جو ہوا کے ساتھ پھیلے۔
لہک لہک کر۔ (ا۔ تابع فعل) جھوم جھوم کر۔ خُوش ہو ہو کر اُمنگ کے ساتھ۔
لَہکارنا۔ (لَہ۔ کار۔ نا) [ہ۔ مص] چمکارنا۔ تھپکی دینا۔ اُکسانا۔ (گھوڑے وغیرہ کو)
لہکانا۔ (لَہ۔ کا۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) بھڑکانا۔ اُکسانا۔ اُبھارنا (۲) آگ سلگانا۔

آگ دہکانا۔ (۳) چمکانا۔ اُجلوانا۔ صیقل کرانا۔ (۴) آواز نکلوانا (۵) کسی پرند کو بلوانا۔

لَہَکنا۔ (لَ۔ہَک۔نا) [ھ۔مص] (۱) چہکنا۔ چہچہانا۔ نغمہ سرا ہونا (۲) بھڑکنا۔ جلنا۔ دہکنا۔ مشتعل ہونا (آگ کا) (۳) لہلہانا۔ لہرانا (۴) چمکنا۔ روشن ہونا۔

لَہلوٹ۔ (لَہ۔لوٹ) [ہ۔صف] (۱) ناد ہند (۲) بیقرار۔ بے تاب۔

لہلہانا۔ (لَہ۔لَ۔ہا۔نا) [ھ۔مص] جھومنا۔ ہوا سے ہلنا۔ سبزہ کھیت۔ (۳) تروتازہ ہونا۔ پھولنا۔ پھلنا۔

لَہلَہاہٹ۔ (لَہ۔لَ۔ہا۔ہَٹ) [ھ۔ا۔مث] (۱) کھیت کے ہوا سے ہلنے کی کیفیت (۲) سرسبزی شادابی۔

لَہَن۔ (ہ۔ا۔مذ) وہ اجزا جنہیں خمیر کر کے شراب کھینچتے ہیں۔

لَہنا۔ (لَہ۔نا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) قسمت۔ نصیب۔ بھاگ۔ بخت۔ بہرہ (۲) فائدہ۔ نفع۔ حاصل۔

لہنا بہنا۔ (ھ۔ا۔مذ) (۱) قسمت کا ساجھا۔ (۲) حاصل حصول۔ (۳) نصیب۔

لَہنگا۔ (ھ۔ا۔مذ) دیہاتی عورتوں کا غرارہ۔ گھگرا۔

لہنگا پہننا۔ (ا۔محاورہ) (۱) زنانہ لباس پہننا۔ عورت کا بھیس بدلنا۔ (۲) [طنزاً] چوڑیاں پہننا۔ عورت بن جانا۔

لَہُو۔ (لَ۔ہُو) [ھ۔ا۔مذ] لوہو کا مخفف۔ خون۔ دم۔ ایک خلط۔ (۲) اپنا بیگانہ۔ ایک باپ دادا کی اولاد۔ (۳) [کنایتاً] بہت سرخ۔

لہو آنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) خون کے دست آنا۔ (۲) خون نکلنا۔

لہو اُترنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) خون جمع ہو جانا۔ (آنکھوں میں غصے کی وجہ سے) (۲) سخت غصہ آنا۔

لہو اُگلنا۔ (ا۔محاورہ) خون تھوکنا۔

لہو اُونٹنا۔ (ا۔محاورہ) غم و غصہ کے سبب خون جوش میں آنا۔

لہو برسنا۔ (ا۔محاورہ) خونریزی ہونا۔ غصے کی حالت میں آنکھیں سرخ ہونا۔ نہایت خونریزی ہونا۔

لہو بگڑنا۔ (ا۔محاورہ) خون میں فساد آجانا (۲) کوڑھ ہو جانا (۳) آتشک ہو جانا۔

لہو بن کے دوڑنا۔ (ا۔محاورہ) رگ و پے میں سرایت کر جانا۔

لہو بولنا۔ (ا۔محاورہ) قتل کا ثبوت ہونا۔ خون کا ثبوت مل جانا۔

لہو بہانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) خون نکالنا (۲) جان سے مار ڈالنا۔ قتل کرنا۔ (۳) جان دینا۔ ہلاک ہونا (۴) قتل و خونریزی کرنا۔

لہو پانی، پسینہ ایک کرنا۔ لہو پانی کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) [کنایتاً] کسی کام میں سخت محنت اُٹھانا (۲) بے حد رنج اُٹھانا۔ اپنے آپ کو بے حد تکلیف دینا۔ (۳) ناراض ہونا۔ بگڑنا۔ غصہ کرنا۔ (۴) کسی کو سخت تکلیف دینا۔ ستانا۔

لہو پانی کرنا۔ (ا۔محاورہ) رنج و غصہ میں مبتلا کرنا۔ (۲) بہت رنج اُٹھانا۔ بہت محنت و مشقت اُٹھانا۔

لہو پی کر رہ جانا۔ (ا۔محاورہ) غصے کو ضبط کرنا۔ خون کا سا گھونٹ پی کر رہ جانا۔ جی ہی جی میں جلنا۔

لہو پینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) خون پینا۔ خون چوسنا۔ (۲) تکلیف دینا۔ نہایت دق کرنا (۳) قتل کرنا۔ جان لینا۔

لہو پیو۔ [ق] لہو پینے والا۔

لہو ترنگ۔ (ا۔مذ) ایسا نغمہ جس میں خون دل شامل ہو۔

لہو تھوکنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) خون کی قے کرنا۔ پھیپھڑے میں زخم کی وجہ سے منہ سے لہو آنے لگنا۔ (۲) تپ دق کا مریض ہونا۔

لہو ٹپکنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) لہو گرنا۔ لہو بہنا (۲) نہایت سرخ و سفید ہونا۔ (۳) کسی جلدی مرض کے سبب جسم سے خون بہنا۔ کوڑھ ہو جانا۔ (۴) غصے سے آنکھیں سرخ ہو جانا۔

لہو جوش کھانا۔ (ا۔محاورہ) خون کا جوش کھانا۔

لہو چاٹنا۔ (ا۔محاورہ) لہو کا مزہ لینا۔ تلوار یا خنجر وغیرہ سے قتل کرنا۔

لہو چڑھنا۔ (ا۔محاورہ) قاتل کی حرکات سے قتل کا اندازہ ہونا۔

لہو خشک ہونا۔ لہو سوکھ جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) خون سوکھ جانا (۲) ڈر جانا۔ غم یا خوف سے جسم میں خون نہ رہنا۔ (۳) خوف کے مارے دم فنا ہونا۔

لہو دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) خون چھوڑنا (۲) فصد کھولتے وقت رگ سے خون نکلنا۔

لہو رونا۔ (ا۔محاورہ) بہت رونا۔

لہو سفید ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) محبت نہ رہنا۔ مروت نہ رہنا۔ ہمدردی نہ رہنا۔

لہو کا پیاسا۔ (ا۔صف) جانی دشمن۔ جان کا لاگو۔

لہو کا جوش۔ (ا۔مذ) مامتا۔ مادری محبت۔ ایک خون ہونے کی محبت

لہو کا گھونٹ پی کے رہ جانا۔ (ا۔محاورہ) غم و غصہ ضبط کرنا۔

لہو کا ہلکا۔ (ا۔مذ) (۱) لطیف اور صاف خون والا۔ وہ شخص جس کا خون جلد اثر قبول کرے (۲) نہایت نرم دل (۳) وہ شخص جو کسی کا صدمہ یا خون دیکھ کر غش کھا جائے۔

لہو کٹنا۔ (ا۔محاورہ) دیکھیے "لہو آنا"۔

لہو کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) خون میں ڈبونا۔ (۲) دکھ دینا۔ عیش تلخ کرنا۔

لہو کی دھار چھوٹنا۔ (ا۔محاورہ) لہو کا دھارا بندھ کر نکلنا۔

لہو کی قسم دینا۔ (ا۔محاورہ) لہو کا واسطہ دے کر قسم کھانا۔

لہو کی ندیاں بہانا۔ (ا۔محاورہ) بہت خونریزی کرنا۔

لہو کے سے گھونٹ پینا۔ (ا۔محاورہ) غم کھانا۔ (۲) سخت تکلیف یا صدمہ اٹھانا۔ غصے کو مار کر رہ جانا۔ کمال ضبط کرنا۔ اُف نہ کرنا۔

لہو گھونٹنا۔ (ا۔محاورہ) صبر کرنا۔ ضبط کرنا۔

لہو لگا کر شہیدوں میں (داخل ہونا) ملنا۔ (ا۔مثل) ذرا سا کام کر

کے اپنے آپ کو بڑوں میں شمار کرنا۔ کسی کام میں تھوڑا سا شریک ہو کر اپنا نام کرنا۔

لہُولہان۔ (ا۔ صف) خون آلودہ۔ خون میں لتھڑا ہوا۔

لہُولہان کرنا۔ (ا۔ محاورہ) ایسا زخمی کرنا کہ تمام بدن خون آلودہ ہو جائے۔

لہُو لینا۔ (ا۔ محاورہ) خون پینا۔ فصد کھولنا۔ فصد کھلوانا۔

لہُو ملنا۔ (ا۔ محاورہ) میل جول ہونا۔ اتحاد ہونا۔

لہُو میں نہانا۔ (ا۔ محاورہ) بہت زخمی ہونا۔

لہو میں ہاتھ رنگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خون کرنا۔ قتل کرنا۔ (۲) کسی کے خون سے ہاتھوں کو رنگین کرنا۔

لہُو ہو کر بہہ جانا۔ (ا۔ محاورہ) دل و جگر کا خون ہو کر بہہ جانا۔ (شاعرانہ تخیل ہے)۔

لہو ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مجروح ہونا۔ زخمی ہونا (۲) سُرخ ہونا۔ لال ہونا

لَہو۔ [ع۔ ا۔ مذکر] کھیل۔ بازی۔

لَہو و لَعِب۔ (ع۔ ا۔ مذ) کھیل کود۔ سیر و تماشا۔ عیش و نشاط۔ تفریح۔ ہنسی۔ مذاق۔

لَہوا۔ (لَہْ۔ وا) [ق۔ ا۔ مذ] لوہا۔ تلوار۔

لہوا چبانا۔ (ا۔ محاورہ) لوہا چبانا۔ بہادری دکھانا۔

لہوار۔ (لَہ۔ وار) [ق۔ ا۔ مذ] لوہار۔

لِہَینڈی۔ (لِ۔ ہَیں۔ ڈی) [ہ۔ ا۔ مث] ٹوکری کے ذریعے نیچی جگہ سے اونچی جگہ (کھیت وغیرہ) میں پانی پہنچانا۔

ل۔ ی

لِئی۔ (ق۔ ا۔ صف) بہت۔

لیے۔ (ا۔ تابع فعل) واسطے۔ اس غرض سے۔

لیے بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) ضد کرنا۔

لیے پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) بار بار ذکر کرنا۔ بار بار کہنا۔ (۲) ساتھ لے کر چلنا۔

لَیِق۔ (لَ۔ اِیق) [اَر۔ صف] لائق۔ قابل۔

لَئیم۔ (لَ۔ اِیم) [ع۔ صف] (۱) وہ کنجوس جو نہ خود کھائے، نہ دوسروں کو دے (۲) کمینہ۔ سفلہ۔

لئیم الطبع۔ (ع۔ صف) وہ شخص جس کی طبیعت میں کنجوسی اور خست ہو۔

ل۔ ے

لَے۔ [ہ۔ ا۔ مونث] (۱) آواز۔ سُر۔ آہنگ۔ لحن۔ لہجہ (۲) شوق۔ آرزو۔ تمنا۔ (۳) دُھن۔ رٹ (۴) تسلسل۔ سلسلہ۔

لے بڑھنا۔ پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) چسکا لگنا۔ عادت پڑنا۔ مزہ پڑ جانا۔

لے بھول جانا۔ (ا۔ محاورہ) عادت بھول جانا۔ (۲) سٹی گم ہو جانا۔

لے چھانا۔ (ا۔ محاورہ) آواز کا گونج جانا۔ کسی مقام میں کیفیت طاری ہونا۔

لَے لینا۔ (ا۔ محاورہ) گانا۔ الاپنا۔

لَے میں ڈوبی ہوئی آواز۔ (ا۔ مث) وہ آواز جو اصولِ موسیقی کے مطابق ہو۔

لے۔ (ہ۔ یائے مجہول سے۔ ا۔ فعل۔ لینا کا امر) (۱) پکڑ۔ گرفت کر (۲) سنبھال۔ قابو کر (۳) [حرف ندا و حیرت] متوجہ ہو۔ سُن۔ جان۔ آگاہ ہو۔ دیکھ۔ (۴) [تابع فعل] لے کر۔ ساتھ لے کر۔ مرکبات کے شروع میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے لے بھاگن۔ لے آنا وغیرہ۔

لے آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کوئی چیز اٹھا لانا۔ (۲) جا کر کسی کو ہمراہ لانا (۳) باہر سے لانا (۴) دُوسرے مقام سے لانا۔

لے اُڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) لے کر بھاگ جانا (۲) بھڑکا دینا۔ تیز کرنا۔ (۳) نشے میں ہونا۔ نشے میں ہوش و حواس کھو دینا۔ مزہ دوبالا کر دینا۔ (۴) رونق بڑھا دینا (۵) لے جانا۔ پہنچا دینا (۶) نقل اُڑا لینا (۷) طرز حاصل کر لینا۔ (۸) بات کا بتنگڑ بنا دینا۔

لے بھاگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی چیز کو لے کر فرار ہو جانا۔ لے کر چل دینا۔ (۲) بھگا کر لے جانا۔ (۳) کسی کی طرز اُڑا لینا۔

لے بھاگو۔ (ا۔ صف) (۱) طرز اُڑا لینے والا (۲) وہ شخص جس نے بغیر اُستاد کے کوئی کام اختیار کر لیا ہو۔ بے استادا۔ عطائی

لے بھئی۔ (ا۔ تابع فعل) میں کہتا ہوں۔ سنو یار۔ (۲) بڑا تعجب ہے۔

لے بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) لے ڈوبنا۔ اپنے ساتھ دوسرے کو بھی تباہ و برباد کر دینا۔ (۲) اپنے ساتھ گرانا (۳) کسی عورت کو گھر میں ڈال لینا۔

لے پالک۔ (ا۔ صف) مُتبنّیٰ۔ گود لیا ہوا۔ وہ بچہ جسے لے کر پال لیا گیا ہو۔

لے پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) ساتھ لے کر لیٹ جانا۔ ساتھ لے کر گر پڑنا۔

لے جانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی چیز کو اپنے ساتھ لے کر چلے جانا۔

لے دوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) بے موقع اور بے ڈھنگے طریقے سے بیان کرنا۔ (۲) ساتھ لے کر دوڑنا۔

لے دے۔ (ا۔ مث) (۱) لینا دینا (۲) کبھی لینا کبھی دینا (۳) دوڑ دھوپ۔ جدوجہد۔ کوشش (۴) سرزنش۔ لعنت۔ ملامت۔ لتاڑ

لے دے کر (کے)۔ (ا۔ تابع فعل) بڑی محنت اور کوشش سے بمشکل (۲) بے باق کر کے دے دلا کر۔ کاٹ کوٹ کے بانٹ بونٹ کے۔ (۳) صرف۔ فقط۔ کُلّم۔

لے دے کرنا۔ (ا۔ محاورہ) خوب کوشش کرنا۔ جدوجہد کرنا۔ (۲) سرزنش کرنا۔ لعنت ملامت کرنا۔ ڈانٹنا۔ (۳) مارپیٹ کرنا۔

لے دے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) تقاضے پر تقاضا ہونا۔

کوشش ہونا۔

لے ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) شامل کرلینا (۲) تباہ کر دینا (۲) عاجز کر دینا۔ بُرا حال کر دینا۔

لے دینا۔ (ا۔ محاورہ) دلوا دینا۔ خرید دینا۔ مُول لے دینا۔

لے ڈوبنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) اپنے ساتھ دوسرے کو بھی ڈبو دینا۔ (۲) اپنے ساتھ دُوسرے کو بھی نقصان پہنچانا۔

لے کر (کے) بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) بیان کرنا۔

لے کے چاٹنا۔ (ا۔ محاورہ) جب کوئی چیز بیکار ہوتی ہے یا وہ دینے سے انکار کرے تو اُس کی نسبت کہتے ہیں۔

لے لُوٹ۔ (ا۔ صف) قرض لے کر نہ دینے والا۔ نادہند۔ لے کر مکر جانے والا۔ لیچڑ۔

لے لے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) اعتراضات ہونا۔

لے لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چھین لینا۔ مار لینا۔ دبا لینا (۲) خرید لینا۔ اپنا کرلینا۔ (۳) سنبھال لینا۔ قابُو کر لینا (۴) واپس کر لینا۔ پھیر لینا (۵) جا پہنچنا۔ منزل طے کرلینا۔ (۶) جا لینا۔ پکڑ لینا (۷) ہم پہنچانا۔ حاصل کرلینا۔

لے مرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) لے ڈوبنا۔ لے بیٹھنا۔ اپنے ساتھ دوسرے کو بھی نقصان پہنچانا۔ (۲) الزام دھرنا۔ چوری لگانا۔ (۳) دبا لینا۔ مار لینا۔ (۴) حاصل کرلینا۔ کما لینا۔

لیے۔ (لِی۔ یے) [ہ۔ حرف جار] واسطے۔ برائے (۲) مفعول جمع مذکر کی صورت میں "لیا" کے بجائے (۳) تکمیل فعل کے لیے جیسے "کیا آپ نے انگور کھا لیے"۔ (۴) [تابع فعل] لیے ہوئے۔ لے کر۔

لیا دیا۔ [ہ۔ ا۔ مذ] اعمال کا نتیجہ۔ کرنی کا پھل۔ وہ نیکی جو کبھی کی ہو۔

لیا دیا آگے آجانا۔ (ا۔ محاورہ) نیکی بدی کا نتیجہ ملنا۔ کرنی کا پھل ملنا۔

لیاقت۔ (ل۔ یا۔ قَت) [ع۔ ا۔ مث] قابلیت۔ استعداد (۲) وصف۔ جوہر۔ خوبی۔ عمدگی (۳) دانائی۔ ہوشیاری (۴) کسی چیز کے حاصل کرنے کا مادہ (۵) شائستگی۔ تمیز (۶) حوصلہ (۷) ظرف۔ مقدور۔ مقدرت۔

لیا گیا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) شرمندہ ہوا۔ رُسوا ہوا۔ ذلیل ہوا۔

لیا ہی نہیں جاتا۔ (ا۔ محاورہ) منائے نہیں منتا۔ سنبھالے نہیں سنبھلتا (۲) دھوکہ نہیں کھاتا۔

لیالی۔ (ع۔ ا۔ مث) راتیں۔ لیل کی جمع۔

لیام۔ (ع۔ صف) لئیم کی جمع۔ دیکھیے لئیم۔

لیان۔ (لِ۔ یان) [ہ۔ ا۔ مث] کھلیں۔

لیا نہارا۔ (ل۔ یان۔ ہا۔ را) [ہ۔ صف] لانے والا۔

لیبارٹری۔ (Laboratory) (لے۔ بار۔ رے۔ ٹ۔ ری) [انگ۔ ا۔ مث] وہ کمرہ جہاں سائنس کے تجربات کیے جاتے ہیں۔ دارالتجربہ۔ معمل۔

لیبر۔ (لے۔ بَر) [ہ۔ ا۔ مذ] منہ کا لعاب جس میں چیپ ہو۔

لیبر۔ (Labour) (لے۔ بَر) [انگ۔ ا۔ مث] (۱) محنت۔ مشقت۔

لیبر پارٹی۔ (Labour Party) [انگ۔ مث] (۱) مزدوروں کی جماعت (۲) انگلستان کی ایک سیاسی پارٹی جو مزدوروں کی نمائندگی کی دعویدار ہے۔

لیبر گورنمنٹ۔ (Labour Government) [انگ۔ مث] لیبر پارٹی کی حکومت۔

لیبڑ۔ (لی۔ بڑ) [ہ۔ ا۔ مذ] آنکھ کا میل۔

لیبل۔ (Label) (لے۔ بَل) [انگ۔ ا۔ مذ] کاغذ، کپڑے یا دھات کا ٹکڑا جو کسی چیز پر اس کا نام، نوعیت اور مالک کا پتہ نشان وغیرہ بتانے کے لیے لگایا جاتا ہے۔ چٹ۔ سرنامہ۔

لیپ۔ (یائے مجہول سے) [س۔ ا۔ مذ] ضماد۔ پلستر۔ وہ دوا جو پانی یا روغن میں ملا کر کسی جگہ لگائی جاتی ہے۔ کہگل۔ لپائی۔

لیپا۔ (لی۔ پا) [ہ۔ ا۔ مذ] پلستر۔ کہگل۔

لیپا پوتا۔ (ا۔ مذ) (۱) لیپا اور پوتا ہوا۔ پلستر کیا ہوا (۲) بنا بنایا۔ کیا کرایا۔

لیپا پوتی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) بات بنانا۔ بہانے کرنا۔ پردہ پوشی کرنا۔

لیپ پوت برابر کرنا۔ (ا۔ محاورہ) عیب چھپانا۔ پردہ پوشی کرنا۔

لیپ چپیپ۔ (ا۔ مذ) کسی کے سر کوئی چیز منڈھنا۔ کسی کے ذمے کرنا۔

لیپ کا سال۔ (ا۔ مذ) عیسوی سن کا وہ سال جس کے اعداد چار سے تقسیم ہو جائیں، اُس سال فروری کا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔

لیپن۔ (لے۔ پَن) [ف۔ ا۔ مث] لیپ۔

لیپنا۔ (لیپ۔ نا) [ا۔ مص] (۱) پوتنا۔ کہگل کرنا۔ سفیدی کرنا۔ گوبری پھیرنا۔ پلستر کرنا۔ (۲) [کنایۃً] چھپانا۔ مخفی کرنا۔ [بیائے مجہول بھی صحیح ہے]۔

لیپنے کا نہ پوتنے کا۔ (ا۔ صف) کسی کام کا نہیں۔ نکما اور بے کار۔

لیتا بھوکے نہ دیتا۔ (ا۔ مقولہ) نقد بکری کے متعلق کہتے ہیں۔

لیترا۔ لیترڑا۔ (لیت۔ را۔ لیت۔ ڑا) [ہ۔ ا۔ مذکر] پُرانا اور ٹوٹا ہوا جوتا۔

لیترے پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جوتیاں پڑنا (۲) نہایت ذلیل ہونا۔

لیت۔ (ع۔ حرف تمنا) کاش۔ کاش کہ۔ کسی ایسی چیز کے لیے کہتے ہیں جس کا ملنا ناممکن ہو۔

لیت ولعل۔ (لے۔ ت و۔ ل۔ عَل) [ع۔ ا۔ مذ] ٹال مٹول۔ آج کل۔ بہانہ۔ عذر۔ حیلہ۔ حوالہ۔ وعدہ وعید۔

لیتھ۔ (Lathe) [انگ۔ ا۔ مث] خرادنے کی مشین۔

لیتھو گرافی۔ (Lithography) (لے۔ تھو) [انگ۔ مث] طباعت کا وہ طریقہ جس میں پہلے کاغذ پر لکھ کر پتھر یا دھات کی پلیٹ سے چھپائی کرتے ہیں۔

لیٹ ۔ (Late) [انگ ۔ صف] (۱) دیر سے آنے والا ۔ [تابع فعل] (۲) دیر سے ۔ بے وقت ۔ وقت کے بعد ۔ ٹائم کے پیچھے ۔

لیٹر ۔ (Letter) لے ۔ ٹر [انگ ۔ ا ۔ مذ] خط ۔ چٹھی ۔

لیٹر بکس ۔ (Letter Box) خطوں کا صندوق ۔ ڈاکخانے کا سُرخ ڈبہ جس میں چٹھیاں ڈالتے ہیں ۔

لیٹرن ۔ (Latrine) لَیٹ ۔ رَن [انگ ۔ ا ۔ مذ] پاخانہ ۔ سنڈاس ۔

لیٹنا ۔ (لیٹ ۔ نا) [ا ۔ مص] (۱) سیدھا ہو کر پڑنا ۔ پسرنا ۔ سونا ۔ آرام کرنا ۔ (۲) پاؤں پڑنا ۔ (۳) خوشامد کرنا ۔ عجز کرنا ۔ (۴) ہار ماننا ۔ مغلوب ہونا (۵) زمین پر گر جانا ۔

لیٹے جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) خوشامد کرنا ۔ بچھ جانا ۔ (۲) ہمت ہار دینا ۔

لیج (لیجو) [ھ ۔ ا ۔ مث] رسّی جسے ڈول وغیرہ کے ساتھ باندھ کر کنوئیں سے پانی نکالتے ہیں ۔ (بیائے مجہول) ۔

لیجر ۔ (Ledger) (لے ۔ جر) [انگ ۔ ا ۔ مث] روزنامچہ ۔ بہی کھاتہ ۔ روزانہ حساب کی کتاب ۔

لیجسلیٹیو اسمبلی ۔ (Legislative Assembly) لے ۔ جِس ۔ لے ۔ ٹیو ۔ اسمب ۔ لی [انگ ۔ ا ۔ مث] صُوبے (یا ملک) کی مجلس قانون ساز ۔

لیجسلیٹیو کونسل (Legislative Council) انگ ۔ ا ۔ مث) صوبے یا ملک کی مجلس قانون ساز جس میں خاص طبقوں کے نمائندے شامل ہوں ۔

لیجھی ۔ (لی ۔ جھی) [ھ ۔ ا ۔ مث] وہ چیز جو پان کی گلوری کا عرق نکلنے کے بعد رہ جاتی ہے ۔ (پان کی لیجھی) (۲) کنایتًا گرم اور نکمّی چیز ۔

لیچڑ ۔ (لی ۔ چڑ) [ھ ۔ صف] (۱) خسیس ۔ بخیل ۔ کنجوس (۲) نادہند ۔ قرضے کر نہ دینے والا ۔ بدمعاملہ ۔

لیچڑپن ۔ (ا ۔ مذ) کنجوسی ۔ بخیلی (۲) نادہندگی ۔ بدمعاملگی ۔

لیچی ۔ (لی ۔ چی) [چینی ۔ ا ۔ مث] (۱) ایک گھر درے چھلکے والا سُرخی مائل شیریں پھل ۔

لید ۔ (ھ ۔ ا ۔ مث) گھوڑے ، گدھے ، ہاتھی وغیرہ کا فضلہ یا گوبر ۔

لیدر ۔ (لے ۔ دَر) [انگ ۔ ا ۔ مذ] کمایا ہوا چمڑا ۔ (Leather)

لیڈر (Leader) لی ۔ ڈَر) (۱) رہنما ۔ سرکردہ ۔ سربراہ ۔ سردار ۔ (۲) ایڈیٹر کا لکھا ہوا مضمون اِڈیٹوریل

لیڈنگ آرٹیکل ۔ (انگ ۔ ا ۔ مذ) دیکھیے "لیڈر" ۔

لیڈی ۔ (Lady) لے ۔ ڈی [انگ ۔ ا ۔ مث] (۱) بی بی ۔ بیگم ۔ (۲) معزز عورت ۔ خاتون (۳) لارڈ کی بیگم ۔

لیر ۔ [ھ ۔ ا ۔ مث] دھجی ۔ کتر ۔ کپڑے کی لمبی اور پتلی پٹی ۔ چیتھڑا ۔

لیر لیر کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دھجیاں اڑانا ۔ پھاڑ ڈالنا ۔ ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنا ۔

لیریں لگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) پرانا ہو کر لباس کا تار تار ہو جانا ۔ (۲) غریب ہونا ۔

لیری ۔ (لی ۔ ری) [ھ ۔ ا ۔ مث] کنکوے کے پچھاڑے میں لگنے کی لمبی دھجی ۔

لیرے ۔ (لی ۔ رے) [ھ ۔ ا ۔ مذ] چیتھڑے ۔ دھجیاں (عمومًا جمع استعمال ہوتا ہے ۔)

لیرے لگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کپڑے پھٹ جانا ۔ کپڑوں کا تار تار ہونا ۔

لیزم ۔ (لی ۔ زَم) [ف ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کی نرم اور لچک دار کمان جس میں لوہے کی زنجیر اور بہت سی کٹوریاں پڑی ہوتی ہیں ۔

لیس ۔ (اُر ۔ صف) کمربستہ ۔ مستعد ۔ تیار ۔ آمادہ ۔ کیل کانٹے سے درست ۔

لیس ر (Lace) [انگ ۔ ا ۔ مث] فیتہ ۔ جھالر ۔ گوٹا کناری ۔ ڈوری ۔

لیس ۔ [ھ ۔ ا ۔ مث] چیپ ۔ چپچپاہٹ ۔ (ف ۔ حرف) چاٹنے والا مرکبات میں جیسے کاسہ لیس ۔

لیسدار ۔ (ا ۔ صف) چپچپا ۔ چپکنے والا ۔

لیسنا ۔ (لیس ۔ نا) [ا ۔ مص] پلستر کرنا ۔ لیپنا ۔ لگانا ۔

لیک ۔ (ف) لیکن کا مخفف [بیائے مجہول]

لیک ۔ [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) راہ ۔ باٹ ۔ سڑک ۔ پگڈنڈی (۲) گاڑی کے پہیے کا نشان ۔ (۳) انعام جو حسب دستور کمینوں کو دیا جاتا ہے (۴) رسم و رواج ۔ ریت ۔ دستور ۔ قاعدہ ۔ داغ ۔ عیب ۔

لیک پیٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) لکیر پیٹنا ۔ قدیم رسم و رواج اور پرانے دستور پر چلنا (۲) کسی بات کو بار بار دُہرانا ۔

لیک سے بے لیک ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) گمراہ ہونا ۔ بے راہ ہونا ۔ سیدھا راستہ چھوڑ دینا ۔

لیک لیک چلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) رستہ سے چلنا ۔ راہ راہ چلنا ۔ پرانے رسم و رواج کا پابند ہونا ۔

لیکر ۔ (Lacquer) لَے ۔ کَر [انگ ۔ ا ۔ مذ] لکڑی ۔ پیتل اور کاغذ وغیرہ پر لاکھ کی وارنش کا کام ۔ کشمیری نقش کاری ۔

لیکن ۔ (لے ۔ کِن) [ف ۔ حرف شرط] مگر ۔ الّا ۔

لیکوریا ۔ (Lecueraea) [انگ ۔ ا ۔ مذ] اختناق الرحم ۔

لیکوڈیٹر ۔ (Liquidator) [انگ ۔ ا ۔ مذ] بھگتان کرنے والا ۔ قرض بے باق کرنے والا ۔ وہ سرکاری افسر جو کمپنیوں یا فرموں کے دیوالیہ ہوجانے پر بھگتان کرتا ہے ۔

لیکوڈیشن ۔ (Liquidatin) [انگ ۔ ا ۔ مث] لیکوڈیٹر کی تحویل میں بھگتان ۔

لیکھ ۔ [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) لکھی ہوئی چیز ۔ تحریر (۲) نام لکھنا ۔ دستخط [بیائے مجہول]

لیکھ ۔ [ھ ۔ ا ۔ مث] (۱) چھوٹی جوں ۔ دھکت (۲) لکیر ۔ لیک ۔

لیکھا ۔ (لے ۔ کھا) [ھ ۔ ا ۔ مذ] (۱) حساب ۔ لین دین (۲) پکا حساب ۔

بہی کھاتہ (۳) معاملہ ۔ برتاؤ ۔
لیکھا جوکھا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) لین دین ۔ حساب کتاب ۔
لیکھا کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) حساب کرنا ۔ لین دین کی رقم معلوم کرنا ۔
لیکھے والا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) ساہوکار ۔ اکاؤنٹنٹ ۔ محاسب
لیکھے ۔ (لے ۔ کھے) [ہ ۔ تابع فعل] حساب سے ۔ حسابوں ۔ نزدیک ۔
لیگ ۔ (League) [انگ ۔ ا ۔ مث] جمعیت ۔ مجلس ۔ جماعت ۔
لیگ آف نیشنز ۔ (League of Nation) جمعیتہ الاقوام
لَیل ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) رات ۔ شب ۔ جمع : لیالی ۔
لیل و نہار ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) رات اور دن ۔ شب و روز ۔
لیلا ۔ (لے ۔ لا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] بکری یا بھیڑ کا بچہ ۔ برّہ ۔
لیلا ۔ (لی ۔ لا) [س ۔ ا ۔ مث] کھیل ۔ لہو و لعب ۔ عیش و نشاط ۔ سیر و تماشا ۔ کرتب ۔ (۲) بہروپ (۳) قدرت (۴) کرشمہ ۔ عجوبہ ۔
لیلا دھاری ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) ایکٹر ۔ تماشا دکھانے والا ۔
لیلا رچانا ۔ (ا ۔ محاورہ) سوانگ رچانا ۔ تماشا کرنا ۔
لیلاوتی ۔ عیاش عورت ۔ عیش و نشاط کی رسیا عورت ۔ (۲) خوبصورت ۔ حسین ۔
لَیلَۃ ۔ (لے ۔ لَت) [ع ۔ ا ۔ مث] لیل ۔ رات ۔ شب ۔ (اصل لیلتہ)
لیلۃ الاسرا ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) شب معراج ۔
لیلۃ البدر ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) قمری مہینے کی چودھویں رات جس میں چاند پورا ہوتا ہے ۔
لیلۃ القدر ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی ایک طاق رات جس میں عبادت کرنے کا ثواب ہزار ماہ سے زیادہ ہوتا ہے ۔
لیلےٰ ۔ لیلیٰ ۔ (لے ۔ لا ۔ لے ۔ لیٰ) [ع ۔ صفت و ا ۔ مث] کالی ۔ شب رنگ ۔ سیاہ فام ۔ سانولی (۲) قیس (مجنوں) کی معشوقہ ۔ (۳) معشوقہ ۔ خوبصورت ۔ حسینہ ۔ جمیلہ ۔
لیلیٰ را بہ چشم مجنوں باید دید ۔ (ف ۔ مثل) معشوق کو عاشق کی نظر سے دیکھنا چاہیئے ۔
لیلیٰ زادہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) معشوق ۔ ماہ وش ۔
لیمپ ۔ (Lamp) [انگ ۔ ا ۔ مذ] چراغ ۔ دیا ۔
لیمن ۔ (Lemon) لے ۔ مَن [انگ ۔ ا ۔ مذ] لیموں ۔ نیبو ۔ ترنج ۔
لیمو ۔ لیموں ۔ (لی ۔ مُو ۔ لی ۔ مُوں) [ف ۔ ا ۔ مذ] نیبو ۔ ترنج ۔ ایک ترش ، گول پھل ۔
لیمو نچوڑ ۔ (ا ۔ صفت) مفت خورا ۔
لیمونیڈ ۔ (Lemonade) (لیمُو ۔ نیڈ) [انگ ۔ ا ۔ مذ] لیمو کا میٹھا پانی یا شربت ۔
لین ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] لینا کا مخفف ۔ حصول ۔ حاصل کرنا (یائے مجہول) ۔
لین دین ۔ (ا ۔ مذ) (۱) لینا دینا ۔ داد و ستد (۲) حساب کتاب (۳) معاملہ ۔ برتاؤ ۔ بیوپار (۴) خرید و فروخت (۵) واسطہ ۔ تعلق ۔
سرکار (۶) کاروبار ۔ تجارت ۔ سوداگری ۔
لین دین کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) معاملہ کرنا (۲) معاملہ کرنا ۔ بیوپار کرنا ۔ (۳) خرید و فروخت کرنا ۔ کاروبار کرنا ۔ تجارت کرنا ۔
لین ۔ (Lane) [انگ ۔ ا ۔ مث] گلی ۔ تنگ سڑک ۔
لین ۔ [انگریزی لائن (Line) کا بگاڑ ۔ ا ۔ مث] (۱) لکیر ۔ خط ۔ جدول ۔ ڈول (۲) ڈوری ۔ رسی ۔ (۳) حد ۔ بندھ (۴) قطار ۔ صف ۔ باڑ ۔ (۵) سطر (۶) لوہے کی پٹڑی ۔ ریل کی پٹڑی (۷) چھاؤنی ۔ کیمپ ۔
لین ڈوری ۔ (ا ۔ مث) (۱) وہ خیمہ جو آگے جاتا ہے ۔ پیش خیمہ ۔ (۲) وہ فوجی سامان جو کوچ سے پیشتر روانہ کیا جاتا ہے ۔
لین کلیر ۔ (Line Clear) [انگ ۔ ا ۔ مذ] ریل کی پٹڑی صاف اور قابل آمد و رفت ہونے کی سند ۔
لینا ۔ (لے ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) پکڑنا ۔ گرفت کرنا (۲) حاصل کرنا ۔ اخذ کرنا (۳) سنبھالنا ۔ سہارنا ۔ تھامنا (۴) خریدنا (۵) قرض لینا ۔ (۶) فتح کرنا ۔ جیتنا (۷) وصول کرنا ۔ اگاہنا (۸) استقبال کرنا ۔ (۹) پیش آنا (۱۰) [مذکر] وہ روپیہ جو لینا ہو ۔ قرضہ ۔
لینا ایک نہ دینا دو ۔ (ا ۔ محاورہ) حاصل نہ حصول ۔ فائدہ نہ غرض ۔ کسی سے ایک لیں گے نہ دو دینے پڑیں گے ۔
لینا دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) لین دین ۔ داد و ستد (۲) حساب کتاب ۔ (۳) برتاؤ ۔ معاملہ ۔
لینا لوانا ۔ (ا ۔ مذ) قابل وصول قرضہ ۔
لینا لینا ۔ (ا ۔ کلمۂ ندا) بھاگتے ہوئے انسان یا چور کی نسبت بولتے ہیں (۲) گرتے ہوئے کے متعلق ، لینا تھامنا ۔
لینا نہ دینا باتوں کا جمع خرچ ۔ (ا ۔ مثل) فضول وقت گزارنا ۔ نری باتیں ہی باتیں کرنا ، جن کا نتیجہ کچھ نہ نکلے ۔ ناحق کی دردسری ۔
لینا نہ دینا ، کارے نہ مسلے ۔ (ا ۔ مثل) فضول بے ہودہ ۔ لاحاصل ۔ بے فائدہ ۔ کچھ حاصل نہ حصول ۔
لینے آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی کا استقبال کرنا ۔
لینے دینے میں نہ آنا (ہونا) ۔ (ا ۔ محاورہ) بےتعلق ہونا ۔ بے غرض ہونا ۔
لینے کو مچھلی دینے کو کانٹا ۔ (ا ۔ مثل) لیتے وقت اچھی چیز لینا ۔ اور دیتے وقت بری شے دینا ۔
لینے کے دینے پڑ جانا (پڑنا) ۔ (ا ۔ محاورہ) فائدے کی جگہ نقصان ہونا ۔ مصیبت میں پھنس جانا ۔
لینے میں نہ دینے میں ۔ (ا ۔ صفت) نفع میں نہ نقصان میں ۔ برے میں نہ بھلے میں ۔ بےتعلق اور بے غرض ۔
لینڈ ۔ (Land) [انگ ۔ ا ۔ مث] (۱) زمین ۔ خشکی (۲) سرزمین ۔ ملک ۔
لینڈ لارڈ ۔ (Land Lord) [انگ ۔ ا ۔ مذ] مالک زمین ۔ زمیندار ۔ (۲) مالک مکان ۔

لینڈ۔ (ہ۔ا۔مذ) فضلہ۔ موٹی لینڈی۔ گندگی۔ گوہ (بیائے مجہول)
لینڈو۔ (Landau) (لین۔ ڈو) (انگ۔ا۔مث) چار پہیوں کی گاڑی جس کی چھت گرائی جا سکتی ہے۔ فٹن۔
لینڈی۔ (لیں۔ ڈی) [ہ۔ا۔مث] (۱) چھوٹا لینڈ۔ بندھا ہوا پاخانہ۔ (۲) چھوٹا کتا جو شکار کے قابل نہیں ہوتا (۳) (کنایتاً) بزدل۔ ڈرپوک۔ نامرد۔ (بیائے مجہول)
لینڈی پھولنا۔ (ا۔محاورہ) مغرور ہونا۔
لینڈی تر ہونا۔ (ا۔محاورہ) غرور زیادہ ہونا۔ گھمنڈ بڑھنا۔ بہت خوش ہونا۔
لینڈی کتا۔ (۱) بازاری اور عام کتا۔ (۲) ڈرپوک اور بودا کتا۔
لینڈی کتے کی موت مارنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) نہایت آسانی سے مار ڈالنا۔ (۲) نہایت ذلت سے مارنا۔
لینن ازم۔ (Leninism) (لے۔ نن۔ ازم) [انگ۔ا۔مذ] روسی اشتراکی لیڈر لینن کا انقلابی نظریہ۔
لینوٹائپ۔ (Linotype) (لی۔ نو۔ ٹا۔ ئپ) [انگ۔ا۔مذ] مشین جس میں الفاظ کی پوری سطر بیک وقت ڈھل جاتی ہے۔

لینی۔ (لے۔ نی) [ہ۔ا۔مث] وہ رسم جو بچے کو دایہ سے واپس لینے پر ادا کی جاتی ہے۔
لیوا۔ (لے۔ وا) [ہ۔صف] و۔ا۔مذ] لینے والا۔ محصل (۲) گائے بھینس یا بکری کا تھن۔ (۳) ہانڈی کے پیندے پر چڑھانے کی مٹی۔
لیوا دیوے۔ (لے۔ وا۔ دے۔ وے) [ت] لین دین۔
لیور۔ (Lever) (لی۔ ور) [انگ۔ا۔مذ] مشین میں لگی ہوئی دھات کی سلاخ جو وزن کو اوپر اٹھا سکے۔
لیول۔ (Level) (لے۔ ول) [انگ۔ا۔مذ] (۱) ہموار سطح (۲) معماروں کا ایک اوزار جس سے سطح کی یکسانیت دیکھتے ہیں۔ گنیا۔ (۳) [صف] مساوی۔ برابر۔ یکساں۔ ایک سطح پر۔
لیوی۔ (Levy) (لی۔ وی) [انگ۔ا۔مث] (۱) تحصیل محصول (۲) تحصیل مالگذاری یا لگان۔ وصولی ٹیکس (۲) جنگ کیلئے فوج کی بھرتی۔
لیہی۔ (لے۔ ہی) [ہ۔ا۔مث] دیکھیے "لیئی"۔
لیئی۔ (لے۔ ای) [ہ۔ا۔مث] وہ لیسدار مادہ جو میدے کو پانی میں پکا کر کاغذ وغیرہ جوڑنے کے لیے بناتے ہیں۔

م

[میم] (ع - مذ) اردو کا اکتیسواں، فارسی کا اٹھائیسواں، عربی کا چوبیسواں اور ہندی کا پچیسواں حرف - حساب ابجد میں اس کے چالیس عدد فرض کیے گئے ہیں - یہ قمری حرف ہے اگر اس کے پہلے "ال" آئے گا تو ل آواز دے گا - جیسے "المرکز" عربی لفظ کے شروع میں مفتوح آئے تو اسے اسم ظرف یا اسم مفعول بنا دیتا ہے - جیسے مجلس - مظلوم - مضموم آئے تو اسم فاعل بنا دیتا ہے - جیسے محافظ - فارسی میں محبوب کے دہن کی علامت - فارسی میں اسمائے اعداد کے بعد آکر ان کو صفت ترتیبی بنا دیتا ہے جیسے دوم -

م - ا

مآب (م - آب) [ع - امث] (۱) لوٹ کر جانے کی جگہ - جائے بازگشت - واپسی کی جگہ (۲) جگہ - اُردو میں جیسے عزّت مآب - رسالت مآب - فضیلت مآب -

مآت (ع - مذ) مِاۃ" کی جمع صدہا - کئی سو -

مآثر (م - آثِر) [ع - ا - مذ] (۱) اچھے آثار - اچھے کام (۲) یادگاریں - نشانیاں - (۳) قدیم مکان جس کے آثار باقی ہوں - مآثرہ کی جمع -

مآرب (ع - امث) مآربہ کی جمع - ضروری چیزیں ——— ضروریات -

مآل (م - آل) [ع - ا - مذ] (۱) مرجع - جائے بازگشت - جائے رجوع - لوٹنے کی جگہ (۲) انجام - نتیجہ - خاتمہ - اخیر -

مآل اندیش (ع - ف - صف) دور اندیش - انجام کو سوچنے والا -

مآل اندیشی (ع - ف - امث) دوراندیشی - سوچ بچار - انجام بینی -

مآلِ کار (ع - ف - تابع فعل) (۱) انجام کار - آخرکار - آخر کو (۲) نتیجہ - کرنی کا پھل -

ما (ہ - مذ - مث) ماں کا مخفف -

ما [ف - ض - مذ - مث] من کی جمع - ہم -

ما (ع - حرف نفی) نہ - نہیں - مت (۱) (اسم مفعول) جو کچھ - جو کہ - کوئی چیز (۲) (کلمہ استفہام) کیا - کیا چیز (۳) کون - کدام (۴) کیوں کر - کیسے - کیوں -

ما بخیر، شما بسلامت (ف - لقولہ) ہم خیریت سے، تم سلامتی سے - ہم جُدا، تم جُدا - ہم الگ تم الگ - ہمارا تم سے کوئی واسطہ نہیں -

مابدولت (ف - ا - مذ - مرہ) وہ کلمہ جو بادشاہ اپنے متعلق استعمال کرتے تھے -

ما درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال است (ف - مثل) (۱) ہم کس خیال میں ہیں اور آسمان کیا سوچ رہا ہے (۲) خلافِ امید کسی امر کے پیش آنے پر بولتے ہیں -

ما چہ می سرائیم و طنبورہ ما چہ می سرائد (ف - مثل) بے تکی باتوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں اور تم کیا کہہ رہے ہو -

مارا ازیں گیاہ ضعیف ایں گماں نبود (ف - مثل) مجھے اس کمزور گھاس سے یہ توقع نہ تھی - جو کمزور شخص اپنی ہمت سے زیادہ کام کرے تو اس وقت کہتے ہیں -

مارا چہ ازیں قصّہ کہ گاؤ آمد و خر رفت (ف - مثل) (ترجمہ) ہمیں اس سے کیا غرض کہ بیل آیا اور گدھا چلا گیا - کسی کے آنے جانے پر بے پروائی کا اظہار مقصود ہو تو بولتے ہیں -

مابعد (ع - ف) پچھلا - پیچھے کا - پیچھے آنے والا - جو کچھ بعد میں آئے -

مابعد الطبیعات (ع - امث) الہٰیات - فوق الفطرت -

مابعد الطبیعی (ع - صف - ا) بعد الطبیعات سے منسوب -

مابقا - مابقی - مابقیہ (ع - ف) باقی بچا ہوا - جو باقی رہ گیا ہو -

مابہ الاحتیاج (ع - ا - مذ) ضرورت کی چیز یا چیزیں - جن کی حاجت ہو -

مابہ الامتیاز (ع - ا - مذ) وہ چیز جس سے شناخت ہو سکے - باعثِ امتیاز - نشان امتیاز

مابہ النزاع (ع - ا - مذ) جھگڑے کی بنا - فساد کا باعث - وہ بات جس پر جھگڑا ہوا ہو -

مابین (ع - تابع فعل) اثنا - وسط - دوران - درمیان - بیچ -

مابین تحقیقات (ع - ف - تابع فعل) تحقیقات کے دوران میں -

مابین فریقین (ع - تابع فعل) دو فریقوں (گروہوں) کے درمیان -

ماتحت (ع - صف) (۱) زیرفرمان - زیرِحکم - جو نیچے ہو تابع (۲) نائب - مددگار - ہاتھ بٹانے والا -

ماتقدم (ع - صف) اوّل کا - پہلے کا - جو پہلے گزرے - مذکورہ بالا -

ماجرا (ع - ا - ۲) (۱) سرگزشت - جو کچھ گزر گیا (۲) واقعہ - واردات (۳) حالت - کیفیت -

ماحصل - ماحاصل (ع - ا - ۲) (۱) حاصل شدہ - حاصل کی ہوئی شئے - نتیجہ - پھل - ثمرہ (۲) نفع - منافع - فائدہ (۳) پیداوار - غلہ - اناج جنس (۴) خلاصہ - لب لباب -

ماحضر - (ع - ا - ۲) جو کھانا موجود ہو - جو کچھ حاضر ہو - وہ کھانا جو تھوڑا سا ہو، اور بے تکلف موجود اور حاضر ہو -

ماحول - (ع - ا - مذ) گردوپیش - پاس پڑوس -

مادام - (ع - تابع فعل) (۱) ہمیشہ - مدام - دائم (۲) جب کہ - جبتک تا وقتیکہ (۳) [فرنچ] بیگم - خاتون -

مادام الحیات - (ع - تابع فعل) عمر بھر - تمام عمر - زندگی بھر تا زیست -

مازاغ (ع) قرآن شریف کی آیت مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی - کی طرف اشارہ ہے - یعنی آں حضرتؐ نے معراج کی شب مقام قرب الٰہی میں نہ کسی طرف آنکھ پھیری اور نہ حکم الٰہی سے نافرمانی کی -

ماسبق (ع - صف) گزشتہ - گزرا ہُوا - جو پہلے گزر چکا ہو - جو بیت چکا ہو - اوّل الذکر -

ماسلف (ع - صف) گزرا ہوا - بیتا ہوا - گزشتہ -

ماسوا (ع - حرفِ استثنار) (۱) بجز - علاوہ ازیں - علاوہ بریں - اس کے علاوہ - اس کے سوا (۲) صوفیوں کی اصطلاح ذاتِ باری تعالیٰ کے سوا جو کچھ ہے ماسوا ہے -

ماشاءاللہ [کلمۂ دعا] (۱) جو اللہ نے چاہا - جو اللہ چاہے - جو خدا کرے - اگر خدا نے چاہا

جو خدا کی مرضی (۲) کلمۂ تحسین و آفریں - ماشاء اللہ! آپ کے کیا کہنے سبحان اللہ!
(۳) کسی خوبصورت چیز کو دیکھ کر کہتے ہیں جیسے فارسی میں چشمِ بد دُور (۴) طنزاً بھی کہتے ہیں - ماشاء اللہ ہاتھ پاؤں نکالنے لگے ہو -

ماصدق (ع - مذ) (۱) جو کہ درست ہو (۲) مضمون - معنی -

مافات - (ع - ا - مذ) جو فوت ہوا - جو گزر گیا -

مافوق - (ع - صف) جو فوقیت رکھتا ہو - جو اوپر ہو - اعلیٰ - اونچا - بلند - ممتاز - برتر - فائق بزرگ تر - معظم -

مافوق الفطرت (ع - صف) عقل و ذہن سے بالاتر - انتہائی حیرت انگیز -

مافی الضمیر - (ع - ا - مذ) دل کی بات - نیت - غرض - مطلب - مقصد - مدعا -

مافیہا - (ع - ا - مذ) جو کچھ اس میں ہے -

ماقبل - (ع - صف) - پہلے کا - جو پہلے ہو -

ماقبل الذکر - (ع - ا - مذ) جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو - مذکورۂ بالا -

ماقل و دل - (ع - ا - مذ) تھوڑا جس کے معنی زیادہ ہوں -

مالا کلام - (ع - ا - مذ) جس میں کسی شک اور اعتراض کی گنجائش نہ ہو -

مالا یطاق - (ع - ا - مذ) طاقت سے بڑھ کر کام - وہ کام جو کسی کی طاقت اور قدرت سے باہر ہو -

مالاینحل - (ع - ا - مذ) جو حل نہ ہو سکے - مشکل مسئلہ - جو ناقابل حل ہو - بمعنی کٹھن - سخت - بہت دُشوار -

مالہٗ و ماعلیہ - (ع - ا - مذ) جو اس کے لیے ہے اور جو کچھ اس پر ہے (۱) معاملہ کے تمام پہلو - (۲) بُرائی اور بھلائی - نفع و نقصان -

مامضیٰ - (ع - صف) جو گزر گیا - جو ہو چکا - گزشتہ -

ماوجب - (ع - ا - مذ) جس کا کرنا واجب ہو -

ماوراء - (ع - صف) بجز - سوا - اس کے علاوہ - علاوہ بریں - بالاتر -

مایتحلّل - (ع - صف) جو گھل کر غائب ہو گیا ہو - جب کوئی چیز دوسری میں حل ہو کر اپنا وجود کھو بیٹھی ہو -

مایحتاج - (ع - ا - مذ) وہ چیز جس کی ضرورت ہو - انسانی ضرورت کی چیزیں - ضروریات -

مایرید - (ع - صف) جو خدا چاہتا ہے (۲) خدا کی مرضی - مشیت خداوندی -

مایعرف - (ع - صف) جو معلوم ہو - (۲ - مذ) کل (۳) کل شئے مقبوضہ -

مایقرأ - (ع - صف) جو پڑھا جائے -

ماینطق عن الھویٰ - (آیت قرآنی) نہیں بولتے اپنی مرضی سے - سورہ نجم کی آیت جس میں پیغمبر صلعم کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے جو کچھ کہتے ہیں خدا کے حکم سے کہتے ہیں -

مابون - (ع - ا - مذ) وہ شخص جسے اغلام (علت اُبنہ) کی عادت ہو - پوییا (۲) نامرد - زنانہ (۳) مشتبہ -

ماپ (ہ - امث) (۱) پیمائش - ناپ - رقبہ بندی - جریب کشی (۲) پیمانہ (۳) جانچ - اندازہ - طول و عرض کا تخمینہ -

ماپ تول - (ہ - امث) (۱) عرض و طول کی پیمائش (۲) جانچ - پڑتال - رقبہ -

ماپ کا پورا - (ہ - صف) آدمی یا گھوڑا جو فوج اور پولیس کے قانون کے مطابق ان محکموں میں لیا جا سکے -

ماپا (ہ - ا - مذ) (۱) پیمائش کرنے والا - رقبہ بندی کرنے والا (۲) (صف) جس کی پیمائش کر لی گئی ہو - جس کی رقبہ بندی کر دی گئی ہو -

ماپا شوربا اور گنی بوٹیاں (اینثل) (۱) خست - کنجوسی (۲) کفایت شعاری (۳) کھانے پینے کی چیزوں کی کمی -

ماپنا - (ماپ - نا) (ہ - مص) پیمائش کرنا - جانچنا - اندازہ کرنا - ناپنا -

مات - (ق - ا - ت) مال - مادر -

مات - (ق - ا - ت) ہار - شکست - زک - ہزیمت - شطرنج یا بیت بازی کی ہار -

مات دینا - (ا - محاورہ) (۱) شکست دینا - ہرانا - زک دینا (۲) نیچا دکھانا - مغلوب کرنا - شرمندہ کرنا - خجل کرنا - بازی لے جانا (۳) شطرنج یا بیت بازی میں فریق مقابل پر غالب آنا -

مات کرنا - (ا - محاورہ) شکست دینا - ہرانا - بازی لے جانا (۲) مغلوب کرنا - نیچا دکھانا - شرمندہ کرنا - (۳) شطرنج کی بازی یا بیت بازی میں حریف کو ہرا دینا (۴) فوقیت لے جانا - کسی کام میں بڑھ جانا -

مات کھانا - (ا - محاورہ) بازی میں ہار جانا -

مات ہو جانا - مات ہونا - (ا - محاورہ) (۱) شکست کھا جانا - ہارنا (۲) شرمندہ ہونا - ماند ہو جانا -

ماتا - (ہ - امث) (۱) والدہ - ماں (۲) بڑی عورت کو عزت سے ماتا کہتے ہیں - (۳) چیچک - سیتلا (۴) (صف) مدہوش - مست -

ماتا پتا - (ہ - ا - مذ) (۱) ماں باپ - والدین (۲) بزرگ - آقا - مالک - مائی باپ -

ماتا پوجنا - (ا - محاورہ) سیتلا کی پوجا کرنا -

ماتا سیتلا کے دن - (ہ - ا - مذ) وہ زمانہ جب چیچک کا بہت زور ہوتا ہے -

ماتا نکلنا - (ا - محاورہ) چیچک نکلنا - سیتلا اُبھرنا -

ماتر - (ما - ترَ) (س - امث) (۱) اکیلا - تنہا - فقط - تھوڑا سا - کسی قدر (۲) اندازہ -

ماترا - (مات - را) (س - امث) (۱) ناپ - پیمائش (۲) کسی دوا کی مقدار یا اندازہ - (۳) ہندی حرفوں کے اعراب (۴) مال - دھن - دولت (۵) ناگری حروف کا حصہ یا جزو (۶) وہ وقت جو چھوٹی حرکت کے بولنے میں لگے (۷) شبشہ (۸) زیور - گہنا (۹) مادہ -

ماترا لگانا - (ا - محاورہ) اعراب دینا - حروف علت کو حروف کے ساتھ ملا کر پڑھنا -

ماتم - (ما - تم) (ع - ا - مذ) (۱) مصیبت - آفت - بپتا (۲) سوگ (۳) رنج - غم - ملال - الم - اندوہ - کہرام (۴) مرنے کا غم - گریہ و زاری (۵) سینہ زنی (۶) غم حسینؑ میں سینہ کوٹنا -

ماتم پرسی - (ع - ف - س - ت) تعزیت - پرسا - ورثائے میت کے ساتھ ہمدردی -

ماتم پرسی کرنا - (ا - محاورہ) تعزیت کرنا - پرسا دینا - ورثائے میت سے ہمدردی اور غم خواری کرنا -

ماتم پڑنا - (ا - محاورہ) کسی کی موت پر کہرام مچنا -

ماتم خانہ - ماتم سرا - کدہ - (ع - ف - ا - مذ) غم کا گھر - سوگ کا گھر - وہ گھر جس میں کوئی مصیبت یا غمی ہو گئی ہو -

ماتم دار - (ع - ف - صف) ماتمی - سوگوار - سوگی -

ماتم داری - (ع - ف - ا - ث) غم - سوگ - رنج - الم - کہرام - گریہ و زاری -

ماتم زدہ - (ع - ف - صف) سوگوار - ماتمی - غمگین - رنجور -

ماتم کرنا۔ (ا۔مص۔مرکب) (۱) رنج کرنا۔غم کرنا۔ (۲) سوگ کرنا۔مردے کو رونا (۳) مرثیہ خوانی کرنا۔سینہ کوبی کرنا۔امام حسینؑ کے غم میں سینہ کوٹنا۔

ماتمی۔ (ما۔تَ۔می) [ف۔صف] ماتم کرنے والا۔سوگوار۔ماتم سے تعلق رکھنے والا

ماتمی باجہ۔ (ا۔مذ) وہ باجہ جو ماتم میں بجاتے ہیں۔

ماتمی پوشاک (جامہ۔لباس) (ا۔مذ) نیلے یا سیاہ رنگ کا لباس جو رنج و غم کی حالت میں پہنا جاتا ہے۔

ماتھا۔ (ما۔تھا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) پیشانی۔جبیں۔ناصیہ۔جُبہ۔سر کا اگلا حصّہ۔ (۲) ناؤ کا اگلا حِصّہ۔

ماتھا پیٹنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سر پیٹنا۔ماتم کرنا (۲) پچھتانا۔افسوس کرنا۔

ماتھا پیٹن کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ظاہرداری کا سلام کرنا۔ (۲) مغز مارنا۔دیر تک سمجھانا۔

ماتھا پیٹی۔ (ا۔صف) وہ عورت جس کا ماتھا چپٹا اور بدنما ہو۔

ماتھا ٹھنکنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کسی کام کی بدانجامی کے متعلق پہلے سے خبر ہو جانا۔

ماتھا ٹیکنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سجدہ کرنا۔عبادت کرنا۔خوشامد کرنا۔

ماتھا رگڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پیشانی گھسنا۔عاجزی سے سجدے کرنا۔جبہہ سائی کرنا۔ (۲) خوشامد کرنا۔نہایت عاجزی کرنا۔

ماتھا کُوٹنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سر پیٹنا (۲) افسوس کرنا۔

ماتھا گودنا۔ (ا۔محاورہ) دائم الحبس قیدی یا غلام کی پیشانی پر علامت بنانا۔

ماتھا مارنا۔ (ا۔محاورہ)۔سر مارنا۔مغز پچی کرنا۔سر کھپانا۔

ماتھے بتینا۔ آفت آنا۔مصیبت آنا۔کسی کے سر جانا۔

ماتھے پر افشاں چُننا۔ (ا۔محاورہ) پیشانی پر ستارے جمانا۔عورتیں خوبصورتی کے لیے ایسا کرتی ہیں۔

ماتھے پر الف کھینچنا۔ (ا۔محاورہ) فقیر ہو جانا۔آزاد ہو جانا۔

ماتھے پر بل پڑنا۔ (ا۔محاورہ) ناراض ہونا۔غصے ہونا۔چیں بر جبیں ہونا۔

ماتھے پر پسینہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) تکلیف، غم یا شرمندگی کی وجہ سے پیشانی پر پسینہ آ جانا۔

ماتھے پر ٹیکہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) کسی امر کا کسی پر منحصر ہونا۔

ماتھے پر شکن ہونا۔ (ا۔محاورہ) پیشانی پر بل پڑنا۔رنج یا ناگواری سے پیشانی پر بل پڑ جانا۔

ماتھے پر گولی لگنا۔ (ا۔محاورہ) کسی بات کے ہونے سے پہلے اس کی بڑی علامتیں نظر آنے لگنا۔

ماتھے جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ذمہ پڑنا۔سر لگنا۔تھپنا (۲) نقصان ہونا۔

ماتھے چاند ٹھوڑی تارا۔ (ا۔مثل) خوبصورتی کی تعریف یعنی ماتھا چاند سا روشن ہے۔اور ٹھوڑی تارے کی طرح چمک رہی ہے۔

ماتھے کا گٹا۔ (ا۔محاورہ) وہ نشان جو سجدہ کرتے کرتے پیشانی پر پڑ جاتا ہے۔

ماتھے مارنا۔ (ا۔محاورہ) واپس کرنا۔لوٹانا۔پھیرنا۔واپس کرنا

ماتھے مڑھنا۔ (ا۔محاورہ) ذمے ڈالنا۔زبردستی کوئی بات تھوپنا۔

ماتھے ہونا۔ (ا۔محاورہ) ذمّے ہونا۔

ماتھر (ما۔تھر) [س۔ا۔مذ] (۱) متھرا کا رہنے والا۔ (۲) کائستھوں کی ایک ذات (۳) متھرا کے برہمنوں کی ایک ذات۔

ماتی (ما۔تی) [ہ۔صف] (۱) سرشار۔مست۔متوالی۔مدہوش۔مخمور (۲) بالغہ۔نوجوان (۳) شاداب۔شگفتہ۔تر و تازہ (۴) کامل۔پُورا۔بھرپُور۔

ماٹ [ہ۔ا۔مذ] (۱) مٹکا۔خم (۲) نیل کا حوض۔

ماٹ بگڑنا (ا۔محاورہ) نیل کا مٹکا (حوض) خراب ہو جانا (۲) کنایتاً افواہ اڑنا۔

ماٹھ [ہ۔ا۔مث] (۱) بھٹی (۲) [مذ] بڑا مٹکا۔خم۔گول (۳) جھونپڑا (۴) خانقاہ (۵) ہندو فقیروں کی جھونپڑی (۶) مذہبی مدرسہ۔پاٹ شالہ۔

ماٹھو (ما۔ٹھو) [ہ۔صف] (۱) مسخرہ آدمی۔بیوقوف شخص۔ (۲) ایک قسم کا بندر۔

ماٹی (ما۔ٹی) [ہ۔ا۔مث] (۱) مٹی۔خاک۔دُھول۔گرد۔غبار (۲) زمین۔دھرتی۔

ماٹی پھانکنا (پھنکنا) (ا۔محاورہ) جلنا۔حسد کرنا۔دشمنی کرنا۔بَیر کرنا۔

ماٹی میں رُلنا۔ (ا۔محاورہ) خاک میں مِلنا۔بدن کا مٹی میں مِلنا۔دفن ہونا (۲) خراب ہو جانا۔تباہ ہو جانا۔بگڑ جانا۔

ماثُور۔ماثُورہ (ما۔ثُور، ماثو۔رَہ) [ع۔صف] (۱) اثر قبول کیا ہُوا (۲) جزا دیا گیا (۳) نقل کیا ہُوا۔

ماجد (ما۔جِد) [ع۔صف] بزرگ۔قابلِ احترام شخص۔معزز۔

ماجدہ (ما۔جِ۔دَہ) [ع۔صف] قابلِ تعظیم عورت۔معظمہ۔محترمہ۔بزرگ عورت ماجد کی تانیث۔

ماجُو (ما۔جُو) [ہ۔ا۔مذ] مازو ایک دوا کا نام۔

ماجُوج (ما۔جُوج) [ع۔ا۔مذ] ایک قوم جو حضرت یافث بن نوح کی اولاد سے ہے۔تاتاری لوگ۔یاجوج ماجوج۔

ماجُور (ما۔جُور) [ع۔صف] اجر دیا گیا۔ثواب دیا گیا۔نیک بدلہ دیا گیا۔

ماجوم (ہ۔ا۔مث) (۱) معجون کا مخرب (۲) ایک مٹھائی جس میں بھنگ ملائی جاتی ہے۔

ماجھی (ما۔جھی) [ہ۔ا۔مذ] ملّاح۔کشتی چلانے والا۔

ماچا (ما۔چا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) اونچی اور بہت بڑی چارپائی (۲) وہ اونچی جگہ جہاں بیٹھ کر کھیت سے پرندوں کو اڑاتے ہیں۔ٹانڈ۔مچان۔

ماچانوڑ (ہ۔صف) (۱) جو ہر وقت چارپائی پر پڑا رہے۔سُست۔کاہل (۲) راجپوت سپاہیوں کی ایک قسم جو بھنگ میں مست پڑے رہتے تھے مگر بوقتِ جنگ بڑی بہادری دکھاتے تھے۔انہیں اکبر کے عہد میں احدی کہا جاتا تھا۔

ماچھی (ما۔چھی) [ہ۔ا۔مث] مچھلی۔ماہی (پن) سقہ۔بہشتی۔

ماچی (ما۔چی) [ہ۔ا مث] (۱) چھوٹی چارپائی۔پلنگڑی (۲) وہ جالی دار تھیلا جو گاڑی کے پیچھے اسباب وغیرہ رکھنے کے لیے ہوتا ہے۔ (۳) لکڑی کا وہ آلہ جو ہل چلاتے وقت بیلوں کے گلے میں ڈالتے ہیں۔

ماحِی (ما۔حی) [ع۔صف] نیست کرنے والا۔محو کرنے والا۔مٹانے والا۔

ماخذ (ما۔خذ) [ع۔ا۔مذ] (۱) وہ جگہ جہاں سے کوئی چیز نکلے۔اخذ کرنے یا لینے کی جگہ۔منبع۔نکاس (۲) اصل۔بنیاد (۳) مادہ۔مبدأ۔

ماخوذ (ما۔خوذ) [ع۔صف] (۱) گرفتار۔پکڑا ہُوا۔پھنسا ہوا۔بازپُرس میں مُبتلا (۲) اخذ کیا ہوا۔جمع: ماخوذین۔

ماخوذ کرنا (ا۔محاورہ) (۱) پکڑنا۔گرفتار کرنا (۲) پھنسانا۔پیٹنا (۳) الزام لگانا۔

ماخولیا (ما۔خو۔لِ۔یا) [یو۔ا۔مذ] دیکھیے مالیخولیا۔

مادِح (ما۔دِح) [ع۔صف] تعریف کرنے والا۔

مادَر (مادَر) [ف۔ا۔مث] والدہ۔ماں۔امّاں۔ماتا۔جمع: مادراں

مادر بہ خطا (ف ۔ امث) حرامی ۔ ولدالزنا ۔
مادر پدر آزاد (ف ۔ صف) مکمل آزاد ۔ ہر قسم کی مذہبی یا اخلاقی پابندیوں سے آزاد ۔
مادر پدر ہونا ۔ مادر خواہر کرنا (ا ۔ محاورہ) گالی گلوچ کرنا ۔ ایک دوسرے کو گالیاں دینا ۔
مادر چود (بازاری گالی) جس نے اپنی ماں کے ساتھ زنا کیا ہو ۔ شریر ۔ حرامزادہ بدذات ۔
مادر خواہی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ماں کی گالی دینا ۔
مادرِ رضاعی ۔ (ف ۔ ع ۔ امث) دودھ پلانے والی ۔
مادر زاد ۔ پیدائشی ۔ جنم کا ۔ جیسے مادر زاد اندھا ۔
مادرِ علاتی ۔ (ف ۔ امث) سوتیلی ماں ۔
مادرِ گیتی ۔ (ف ۔ امث) زمین ۔ دھرتی ماتا ۔
مادرانہ (ما ۔ دَ ۔ رِی) [ف ۔ صف] ماں سے متعلق ۔
مادری (ما ۔ دَ ۔ ری) [ف ۔ صف] (۱) ماں کی طرف منسوب (۲) پیدائشی ۔ فطری ۔
مادری زبان ۔ (ف ۔ امث) ماں کی زبان ۔ گھر کی زبان ۔ ذاتی زبان اپنی بولی
مادہ (ما ۔ دَہ) [ف ۔ امث] عورت ذات ۔ نر کی نقیض ۔ استری ۔
مادّہ (مادْ ۔ دَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) ہر چیز کی اصل ۔ جس سے کوئی شے بنائی جائے (۲) جوہر ۔ قابلیت ۔ صلاحیت (۳) ماخذ ۔ اصل ۔ جڑ ۔ منبع (۴) کسی بات کے سمجھنے کی قوت ۔ عقل ۔ ادراک ۔ سمجھ (۵) جسم ۔ وجود ۔ (۶) مواد ۔ پیپ ۔ جمع مواد ۔
مادّہ پرست ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) مادہ کو سب کچھ سمجھنے والا ۔ خدا کا منکر ۔ دہریہ ۔
مادّہ ہونا ۔ (۱) لیاقت یا استعداد ہونا (۲) کسی چیز کی اصلیت (جڑ) ہونا ۔
مادۂ تولید ۔ وہ رقیق مادہ جو مرد کے عضو تناسل سے خارج ہوتا ہے ۔ اور استقرارِ حمل کا باعث بنتا ہے (انگ) (Semen)
مادّی (مادْ ۔ دی) [ع ۔ صف] ذاتی ۔ اصلی ۔ قدرتی ۔ طبعی ۔
مادّیات (مادْ ۔ دِ ۔ یات) [ف ۔ امث] مادیت کی جمع ۔ مادی چیزیں ۔ مخلوقات ۔
مادیان (ما ۔ دِ ۔ یان) [ف ۔ امث] یہ لفظ واحد ہے ۔ گھوڑی ۔ مادہ اسپ ۔
مادّیت (مادْ ۔ دیت) [ع ۔ امث] (۱) جسمانیت ۔ جسمیت ۔ مادہ ہونا ۔ جمع: مادّیات
مادین (ف ۔ ا ۔ مث) ہر حیوان اور پرند کی مادہ ۔
ماڈرن (Modern) [انگ ۔ صف] دیکھیے موڈرن ۔
ماڈل (Model) (ما ۔ ڈل) [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) نمونہ ۔ نقشہ (۲) ناپ ۔ پیمانہ (۳) سانچہ ۔ قالب (۴) طور طریق ۔
ماذنہ (ما ۔ ذَ ۔ نہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] مینار یا وہ جگہ جہاں سے اذان دی جائے ۔ جہاں سے کسی چیز کا اعلان یا منادی کی جائے ۔
ماذون (ما ۔ ذُون) [ع ۔ صف] اجازت دیا گیا ۔
مار [ف ۔ ا ۔ مذ] سانپ ۔ ناگ ۔ افعی ۔ جمع: ماراں ۔ مارہا ۔
مارِ آستین (ف ۔ صف) میٹھی چھری ۔ بغلی گھونسہ ۔ دوست نما دشمن ۔
مار بر گنج (ف ۔ مثل) خزانے پر سانپ ۔ اس کنجوس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ جس کے پاس دولت تو ہو مگر نہ خود اپنی ذات پر خرچ کرے اور نہ کسی کو دے ۔

مارپیچ ۔ پرچم ۔ سیاہ رنگ کا گچھا جو جھنڈے کے سر پر لگا دیتے ہیں (۲) سانپ کی سی لہر (۳) کئی سانپوں کے مانند باہم پیچیدہ تصویر (۴) پیچ دار راستہ ۔ ٹیڑھا راستہ ۔
مارخور ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا جنگلی بکرا ۔
مارِ دوزبان ۔ (ف ۔ صف) کنایتاً منافق آدمی کے لیے کہتے ہیں ۔
مارِ زلف ۔ (ف ۔ صف) زلف کا سانپ ۔ معشوق کی زلف کو سیاہی اور پیچ و خم کی وجہ سے سانپ سے استعارہ کرتے ہیں ۔
مارِ ضحاک ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ سانپ جو بادشاہ ضحاک کے کاندھوں پر پیدا ہوگئے تھے ۔ اور آدمی کا بھیجا کھاتے تھے ۔
مار گزیدہ ۔ (ف ۔ صف) وہ جسے سانپ نے کاٹ کھایا ہو ۔
مار گزیدہ از ریسماں می ترسد ۔ (ف ۔ مثل) سانپ کا ڈسا ہوا رسی سے ڈرتا ہے جس چیز سے نقصان پہنچا ہو اس کے ہم شکل سے بھی خوف آتا ہے ۔
مارگیر ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) سانپ پکڑنے والا ۔ سپیرا (۲) مکار ۔ دغاباز ۔ حیلہ ساز ۔
مارگیسو ۔ (ف ۔ صف) معشوق کی پیچ دار زلف ۔ کاکل ۔ معشوق کی لٹ ۔
مارِ ماہی ۔ ایک قسم کی مچھلی ۔ بام مچھلی ۔
مارمہرہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ مہرہ جو سانپ کے سر سے نکالا جاتا ہے (۲) زہر کا تریاق
مار [ہ ۔ امث] (۱) چوٹ ۔ ضرب ۔ مار پیٹ ۔ زدوکوب (۲) دھکا ۔ صدمہ ۔ آسیب (۳) دکھ ۔ درد ۔ تکلیف ۔ عذاب ۔ رنج ۔ کوفت (۴) تنگی ۔ مفلسی ۔ (۵) ٹوٹا ۔ خسارہ ۔ گھاٹا ۔ حق تلفی ۔ خیانت (۶) لوٹ ۔ غارت (۷) سزا (۸) غضب الٰہی ۔ وبال (۹) کثرت ۔ بہتات ۔ افراط (۱۰) علاج دفعیہ مصلح ۔ بدرقہ (۱۱) لالچ ۔ طمع (۱۲) فریب ۔ دغا ۔ دھوکا ۔ چال (۱۳) توڑ زور (۱۴) سعی ۔ کوشش (۱۵) کاروبار ۔ کام کاج (۱۶) خرچ ۔ صرف ۔ (۱۷) لعنت ۔ پھٹکار ۔ دھتکار ۔ بددعا ۔ (۱۸) دھمکی ۔ ڈراوا (۱۹) ہلاک کرنے والا (۲۰) پوتنی مٹی (۲۱) چکنی مٹی جس میں دھان پیدا ہوتا ہے ۔ (۲۲) مارنا کا امر ۔
مار اتارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) مار ڈالنا ۔ ہلاک کرنا (۲) مرنے کے قریب کر دینا ۔ (۳) برباد کرنا ۔ تباہ کرنا ۔ (۴) فریفتہ کرنا ۔ عاشق بنا لینا ۔ موہ لینا ۔
مار بھگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) مار کر بھگا دینا ۔ شکست دینا ۔ ہرا دینا ۔
مار بیٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ٹھونک دینا ۔ پیٹ دینا (۲) غصب کر لینا ۔ مار لینا ۔
مار پٹائی ۔ مار پیٹ ۔ (ا ۔ نث) مار کٹائی ۔ زدوکوب ۔ لڑائی جھگڑا ۔
مار پٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مارا جانا ۔ زدوکوب ہونا ۔
مار پیٹ کے ۔ (ا ۔ مقولہ) بڑی مشکل سے ۔ دقت سے ۔
مار پیٹ کیے جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) متواتر مارے جانا (۲) [کنایتاً] کوشش کیے جانا ۔ کوشش میں کسر نہ اٹھا رکھنا ۔
مار پیچھے سنوار ۔ (ا ۔ مثل) لڑائی کے بعد صلح ۔ رسوائی کے بعد نیک نامی ۔ ذلت کے بعد عزت ۔
مار چلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مار شروع کر دینا ۔
مار دلوانا ۔ (ا ۔ محاورہ) پٹوانا ۔ زدوکوب کرانا ۔
مار دھاڑ ۔ (ا ۔ مث) (۱) مار پیٹ ۔ زدوکوب ۔ (۲) لڑائی ۔ جنگ و جدل ۔ (۳) ڈانٹ ڈپٹ ۔

ماردینا - (ا-محاورہ) (۱) قتل کر دینا - ہلاک کر دینا (۲) مارپیٹ کرنا (۳) شکست دینا - ہرادینا (۴) دست درازی کر بیٹھنا -
مار ڈالنا - (ا-محاورہ) (۱) قتل کر دینا - ہلاک کر دینا (۲) تباہ کرنا - برباد کرنا - عاشق بنالینا - فریفتہ کرلینا - مُوہ لینا (۴) بیتاب کر دینا - پھڑکا دینا (۵) ہنساتے ہنساتے لوٹا دینا -
مار ذبح کرنا - [ق-ا-محاورہ] کام تمام کرنا - جیتا نہ چھوڑنا - قتل و غارت کرنا - مار ڈالنا -
مار رکھنا - (ا-محاورہ) (۱) کام تمام کرنا - بچ کر نہ جانے دینا - مُردے کے برابر کر دینا - (۲) فریفتہ کرلینا - عاشق بنالینا (۳) تباہ کر دینا - برباد کر دینا - (۴) ناجائز طور پر قبضہ کرلینا - ہتھیا لینا -
مار رہنا - (ا-محاورہ) زیادتی رہنا - افزونی رہنا -
مار سے بھوت بھاگتا ہے - مار کے آگے بھوت بھاگتا ہے - [ا-مثل] مار کے آگے سب سرکشی اور شرارت دُور ہو جاتی ہے - مار سے ہی شریر درست ہوتے ہیں -
مار کٹائی - مار کُٹیا - (ا-مث) مارپیٹ - مار دھاڑ - زدوکوب -
مار کر پٹرا کر دینا - (ا-محاورہ) بہت مارنا - نہایت زدوکوب کرنا -
مار کھا جانا - (ا-محاورہ) دھوکے میں آجانا - فریب میں آجانا -
مار کھانا - (ا-محاورہ) (۱) پِٹنا - سزا پانا - ضرب کھانا (۲) ہار جانا - شکست کھانا (۳) فریب یا دغابازی سے کمانا -
مار کھانے کی باتیں - (ا-محاورہ) سزا پانے کے کام -
مار کھانے کی نشانی - (ا-صف) کم زور کے حق میں استعمال ہوتا ہے -
مار کھلوانا - (ا-محاورہ) پِٹوانا - سزا دلوانا -
مار کے - (ا-تابع فعل) (۱) پیٹ کر - زدوکوب کر کے (۲) بہت - بے حد - کثرت سے -
مار کے اُلّو بنا دینا - (ا-محاورہ) اتنا مارنا کہ بدن پر نشان پڑ جائیں - بہت زیادہ مارنا -
مار کے بچھا دینا - مار کے لِٹا دینا - (ا-محاورہ) بہت مارنا - بے حد زدوکوب کرنا -
مار گُسیّاں تیری آس - [ا-مثل] نوکر مالک کو یا بیوی خاوند کو کہتی ہے کہ جتنا چاہے مار لے - میں تو تیرے بھروسے پر ہوں -
مار لانا - (ا-محاورہ) (۱) شکار کرنا - مار کر لے آنا (۲) غصب کر کے لینا - دھوکے سے حاصل کرنا - چرا لینا - لُوٹ کھسوٹ کر لانا -
مار لینا - (ا-محاورہ) (۱) دبا لینا - غصب کر لینا (۲) لوٹ لینا - تباہ کر دینا (۳) غبن کرنا - ناجائز طور سے لے لینا (۴) پیٹ لینا - تھپڑ لگا لینا - (۵) جیت لینا - فتح کر لینا - مغلوب کر لینا (۶) قابو کر لینا - مطیع کر لینا -
مار مار - (ا مث) ہنکائے جانے کا شور -
مار مار دُھول اُڑا دینا - (ا-محاورہ) (۱) بہت مارنا (۲) مار کر - دبا کر - ناچار
مار مار کر کے - (ا-تابع فعل) جلدی کر کے - بہت کوشش کر کے - بہ مشکل تمام
مار مار (کر) کے بُھرکس نکال دینا - (ا-محاورہ) بہت مارنا -
مار مار (کر) کے سیدھا کرنا - (ا-محاورہ) پیٹ پیٹ کر درست کرنا -

مار مار کرنا - (ا-محاورہ) (۱) پیٹنے کا حکم دینا (۲) جنگ و جدل پر اُکسانا (۳) سرزنش کرنا - لتاڑنا (۴) نہایت کوشش کرنا - خوب جد و جہد کرنا - (۵) بہت محنت و مشقت کرنا (۶) نہایت جلدی کرنا (۷) مارپیٹ کرنا (۸) شور غُل کرنا -
مار مارنا - (ا-محاورہ) پیٹنا - زدوکوب کرنا -
مار مار ہونا - (ا-محاورہ) (۱) مار مار کرنا (۲) بڑا تقاضا یا تاکید ہونا -
مار مرنا - (ا-محاورہ) دوسرے کو قتل کر کے اپنے آپ کو ہلاک کرنا - خودکشی کرنا
مار میں جانا - (ا-محاورہ) (۱) ڈوبنا - ضائع ہونا - جاتا رہنا (۲) لُٹ جانا - غارت جانا (۳) بٹے کھاتے میں پڑنا - وصول نہ ہونا -
مار ہٹانا - (ا-محاورہ) مار بھگانا - شکست دینا -
مارا (ما-را) [ہ-صف] (۱) کشتہ - مقتول (۲) ڈسا ہوا - گزیدہ (۳) تباہ شدہ - (۴) دُکھی - ستایا ہوا - مارا ہوا - مُردہ -
مارا جانا - (ا-محاورہ) (۱) قتل ہونا - ہلاک ہونا (۲) ضائع ہونا - تلف ہونا (۳) تباہ ہونا - برباد ہونا (۴) غائب ہونا (۵) ذلیل ہونا (۶) لُٹ جانا - چوری ہو جانا - (۷) بلا میں پھنسنا - گرفتار ہونا (۸) شامت آنا (۹) (فوج کا) کٹ جانا -
مار دھاڑی - [ق] مارپیٹ - جھگڑا -
مارا مار - (ا-مث) (۱) کثرت - افراط - بہتات - زیادتی - افزونی (۲) کوشش - سعی - دوڑ دھوپ (۳) مارپیٹ - مار دھاڑ (۴) ہل چل - افراتفری - بھاگڑ (۵) محنت - جاں فشانی - مشقت (۶) کش مکش - کشاکش - دھکا پیل (۷) ظلم و ستم جو کسی پر ہر طرف سے ہو (۸) پیہم - لگاتار -
مارا مار کرنا - (ا-محاورہ) (۱) دوڑ دھوپ کرنا - بہت کوشش کرنا (۲) جلدی کرنا - شتابی کرنا -
مارا مارا پھرنا - (ا-محاورہ) (۱) آوارہ پھرنا - خراب و خستہ پھرنا - دربدر پھرنا (۲) ٹھوکریں کھاتے پھرنا - بھٹکتے پھرنا -
مارا ہوا - (ا-صف) (۱) قتل کیا ہوا (۲) تباہ کیا ہوا - برباد کیا ہوا - اجاڑا ہوا (۳) کشتہ کیا ہوا -
مارِبل (Marble) (مارِبل) [انگ-ا-مذ] سنگِ مرمر - ایک قسم کا سفید پتھر -
مار پاژُو [ق-صف] مہلک - ہلاک کرنے والا -
مارتا (مار-تا) [ہ-ا-مذ] مارنے والا - ضرب لگانے والا -
مارتا پیر - [ا-مذ] (۱) زبردست آدمی - جو دوسرے پر قابو پا لے -
مارتے خاں - [ا-مذ] (۱) زبردست - زورآور (۲) بہادر (۳) ظالم -
مارنے کا ہاتھ پکڑا جاتا ہے - کہنے کا منہ نہیں پکڑا جاتا (ا-مثل) بدزبان کی بدزبانی نہیں روکی جا سکتی - مارنے والے کا ہاتھ تو پکڑا جا سکتا ہے - مگر کسی کی زبان کو نہیں روکا جا سکتا -
مارتے کے پیچھے بھاگتے کے آگاڑی - (ا-مثل) بزدل کے متعلق کہتے ہیں -
مارتے مارتے بھُرکس کر دینا - گٹھڑی بنا دینا - (ا-محاورہ) بہت مارنا - بُری طرح پیٹنا - نہایت سخت مارنا -
مارتول - (مار-تول) [ہ-ا-مذ] ہتھوڑا - موگرا - ٹھونکنے کا آلہ -
مارٹ - (Mart) [انگ-ا-مذ] (۱) نیلام گھر (۲) منڈی - تجارتی مرکز -

مارٹر۔ (Mortar) (۱) [انگ۔ا۔مث] ادکھلی۔ ہاون (۲) ایک قسم کی چھوٹی توپ۔

مارجن۔ (Margin) مار۔جِن۔[انگ۔ا۔مذ] حاشیہ۔آخری حد (۲) زائد رقم جو کمی بیشی پوری کرنے کو رکھی جاتی ہے۔

مارچ۔ (March) [انگ۔ا۔مذ] سنہ عیسوی کا تیسرا مہینہ۔ جو ۳۱ دن کا ہوتا ہے (۲) کوچ۔روانگی (۳) باقاعدہ قدم اٹھانا۔ معین رفتار سے چلنا۔

مارچ پاسٹ (March Past) [انگ۔ا۔مذ] فوج کی سلامی۔

مارشل۔ (Marshal) (مارْ۔شَلْ) [انگ۔ا۔مذ] سپہ سالار۔جنرل۔سب سے اونچے درجے کا فوجی افسر۔

مارشل۔ (Marshal) (مار۔شُل) [انگ۔ا۔صف] (۱) جنگی۔ حربی۔ عسکری۔فوجی۔ (۲) جنگ جو۔بہادر۔

مارشل لا (Martial Law) [انگ۔ا۔مذ] فوجی قانون۔جنگی قانون۔

مارفیا۔ (Morphia) (مارْ۔فِ۔یا) [انگ۔ا۔مذ] افیون کا ست۔

مارک۔ (Mark) [انگ۔ا۔مذ] (۱) جرمنی کا ایک سکّہ (۲) سونے چاندی کا پیمانہ۔

مارک۔ (Mark) [انگ۔ا۔مذ] (۱) نشانی۔نشانہ۔علامت (۲) کوئی نشان جو ناخواندہ آدمی دستخط کی جگہ بنائے (۳) امتحان کے سوالات کے نمبر (۴) داغ۔دھبّہ (۵) معیار سے بلند۔

مارک کرنا۔ (ا۔محاورہ) نشان لگانا۔علامت بتانا۔نقش کرنا (۲) نشان جو دھوبی کپڑوں پر لگاتا ہے۔ (۳) نقشے پر کسی نشانی کو ظاہر کرنا۔

مارکا۔ (مار۔کا) [اُر۔ا۔مذ] (۱) علامت۔پہچان۔نشانی (۲) وہ نشان جو کسی سلطنت کی طرف سے اس سلطنت کی علامت ظاہر کرے (۳) وہ علامت جو کوئی کمپنی اپنے کارخانہ کی مصنوعات کے لیے مقرر کرے۔

مارکر۔ (Marker) (مارْ۔کَرْ) [انگ۔صف] (۱) نشان لگانے والا۔نشان کرنے والا (۲) کھوجی۔

مارکسزم۔ (Marxism) (مار۔کس۔زم) [انگ۔صف] مشہور جرمن اشتراکی کارل مارکس کا عقیدہ۔اشتمالیت۔مارکسی نظریات۔

مارکسی۔ (مارْ۔کَ۔سِیْ) [اُر۔ا۔مذ] اشتمالی نظریات کو ماننے والا۔کارل مارکس کے نظریات کا حامل۔

مارکسیت۔ (مار۔ک۔سی۔یَت) [اُر۔صف] وہ اقتصادی۔سیاسی اور سماجی نظریات جن کی بنا۔کارل مارکس اور فریڈرک اینگلز نے ڈالی تھی۔

مارکوئیس۔ (Marquis Quess) مارْ۔کو۔اِیُس [انگ۔ا۔مذ] نواب ڈیوک سے چھوٹا۔ایک انگریزی خطاب

مارکیٹ۔ (Market) (مار۔کیٹ) [انگ۔ا۔مذ] (۱) بازار۔منڈی۔گذری پیٹھ (۲) بازار لگنے کا دن۔اُردو میں مارکیٹ کہتے ہیں۔

مارگ۔ [س۔ا۔مذ] (۱) راستہ۔راہ۔باٹ۔سبیل۔طریق۔پنتھ (۲) طرح۔طور۔طریقہ۔رنگ ڈھنگ۔ (۳) زہر کا اتار۔بدرقہ (۴) چارہ۔علاج تدبیر۔اُپاتے۔

مارنا۔ (مار۔نا) [ہ۔مص] (۱) پیٹنا۔زدوکوب کرنا (۲) ضرب لگانا۔چوٹ لگانا (۳) حملہ کرنا (۴) سزا دینا۔ڈانٹنا۔ (۵) لگانا۔جڑنا (۶) وار کرنا۔حملہ کرنا۔قتل کرنا۔ہلاک کرنا (۷) فنا کرنا۔نیست و نابود کرنا۔ (۸) فتح کرنا جیتنا۔تسخیر کرنا۔ (۹) بازی لینا۔کشتی جیتنا (۱۰) حریف کے مہرے کو پیٹنا (۱۱) ہنکانا۔دھتکارنا۔بھگانا (۱۲) پھانسنا (۱۳) غبن کرنا۔خُرد بُرد کرنا۔ اڑا لینا (۱۴) ٹپکنا۔دے مارنا۔ (۱۵) پچھاڑنا (۱۶) قابو میں کرنا (۱۷) اشارہ کرنا آنکھ سے (۱۸) پانی کے اندر جانا (غوطہ)۔

مارننگ (Morning) (مار۔نِنگ) [انگ۔ا۔مث] صُبح۔

مارنے والے سے جلانے والا بڑا ہے [ا۔مثل] اُس موقع پر بولتے ہیں جب دشمن بُرائی یا ہلاکت میں پوری کوشش کر چکے اور خدا کی مہربانی سے کوئی نقصان نہ پہنچے۔

مارُو۔ (ما۔رُو) [ہ۔ا۔مذ] (۱) مارنے والا۔ہلاک کرنے والا (۲) مث۔ایک راگنی (۳) مخالف سمتوں میں ملے ہوئے ہرن کے دو سینگ۔

مارواڑ۔ (مار۔واڑ) [ہ۔ا۔مذ] (۱) جودھ پور کا علاقہ (۲) ایک قسم کے گیت جو راجپوتانہ میں گائے جاتے ہیں۔ (ایک قسم کا سفید کبوتر جس کے پروں پر سفید چتیاں ہوتی ہیں۔

ماروت۔ (ما۔رُوت) [ع۔ا۔مذ] ایک فرشتہ جو ہاروت فرشتہ کے ہمراہ دنیا میں آیا تھا۔مشہور ہے کہ دونوں ایک طوائف زہرہ پر عاشق ہو گئے اور اُسے آسمان پر جانے کا علم بتا دیا۔ وہ زہرہ تو ستارہ بن گئی اور اُن کو یہ سزا ملی کہ تا قیامت کنویں میں اُلٹے لٹکے ہوئے ہیں۔ یہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے۔

ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ۔ [ا۔مثل] بے محل اور بے جوڑ بات۔

ماری۔ (ما۔رِیْ) [ہ۔ا۔مث] مار۔

ماری پڑنا۔ (ا۔محاورہ) مار پڑنا۔شامت آنا۔جان پر بننا۔صدمہ پہنچنا۔

مارے (ہ۔ا۔تابع فعل) (۱) وجہ۔سبب۔خاطر۔لیے۔واسطے۔کارن۔ (۲) مارنا کا مضارع (۳) مارے ہوتے۔مرکبات میں مستعمل ہے جیسے شامت مارے۔

مارے آپ لگا دے تاپ۔ (ا۔مثل) آپ کرے اور دوسرے کے سر لگائے

مارے اور رونے نہ دے۔ (ا۔مثل) زبردست ظلم کرے اور فریاد بھی نہ سنے۔

مارے باندھے۔ (ا۔تابع۔فعل) زبردستی۔مجبوری سے۔

مارے باندھے کا سودا۔ (ا۔مذ) مجبوری کا معاملہ۔

مارے جُوتیوں کے سر پر ایک بال نہ رکھوں۔ (ا۔محاورہ) کسی پر بہت غصّہ ظاہر کرنے کے لئے یہ کلمات بولتے ہیں۔

مارے سپاہی نام سردار کا۔کاٹے باڑھ نام تلوار کا۔ (ا۔مثل) کام کوئی کرے نام کسی کا ہو۔

مارے سے بدا یا اچھا۔ (ا۔مثل) دھمکی سے کام نکال لینا چاہیئے۔

مارے مارے پھرنا۔ (ا۔محاورہ) بھٹکتے پھرنا۔بیکار گھومنا۔

مارے نہ چُوہی نام فتح خاں۔ (ا۔مثل) مفت میں بہادر مشہور ہو گئے۔

مارے نہ کُوٹے دل ہی دل میں کھونٹے۔ (ا۔مثل) چپکے چپکے دل کو تکلیف پہنچانا۔اندر ہی اندر دل دُکھانا۔

مارے ہنسی کے لوٹ جانا۔ (ا۔محاورہ) ہنسی کی شدت سے بے تاب ہو جانا

مارے ہول کے ۔ (ا۔ تابع۔ فعل) خوف کی شدت سے ۔ ڈر کے مارے ۔

ماڑا ۔ (ما۔ ڑا) [ہ۔ صف] (۱) بودا ۔ کم زور ۔ کم طاقت ۔ ناتوان (۲) دُبلا پتلا ۔ لاغر (۳) بوڑھا ۔ ضعیف (۴) غریب ۔ مسکین (۵) مفلس ۔ کنگال ۔ تنگدست (۶) نکما ۔ خراب ۔ کھوٹا (۷) حقیر ۔ ناچیز (۸) کمینہ ۔ ادنیٰ ۔ ہیچ ۔

ماڑی ۔ (ما۔ ڑی) [ہ۔ صف] (۱) ماڑا کی تانیث ۔ کم زور ۔ ناتوان ۔ ضعیفہ ۔ نحیفہ (۲) [مث] کلف ۔ اہار (۳) اوپر کی منزل ۔ اٹاری ۔

مازُو ۔ (ما۔ زُو) [ف۔ ا۔ مث] ماجو ایک مشہور دوا ۔

ماس ۔ [س۔ ا۔ مذ] (۱) مہینہ (۲) چاند ۔ ماہ ۔ قمر (۳) گوشت ۔

ماس سب کوئی کھاتا ہے ۔ ہڈی گلے میں کوئی نہیں باندھتا ۔ [ا۔ مثل] اچھی چیز سبھی چاہتے ہیں ۔ بُری کوئی بھی پسند نہیں کرتا ۔

ماس کھائے ماس بڑھے ، گھی کھائے بل ہو / ساگ کھائے اوجھ بڑھے لونا کہاں سے ہو ۔ (ہ۔ مثل) گوشت کھانے سے بدن کا گوشت بڑھتا ہے ، گھی کھانے سے طاقت آتی ہے ۔ ساگ کھانے سے پیٹ بڑھتا ہے مگر طاقت نہیں آتی ۔

ماس نوچنا ۔ (ا۔ محاورہ) بوٹیاں کاٹنا ۔ بھنبھوڑنا ۔ گوشت اتارنا ۔

ماسٹر ۔ (Master) (ماس۔ ٹر) [انگ۔ ا۔ مذ] مالک ۔ مختار ۔ قابض ۔ (۲) آقا ۔ کارخانے کا مالک (۳) صاحب خانہ ۔ ماہر فن ۔ حاکم (۴) اُستاد ۔ معلّم (۵) کاریگر (۶) بڑے لوگوں کے بچوں کو ملازم اسی نام سے پکارتے ہیں ۔

ماسٹر پیس ۔ (Masterpiece) [انگ۔ ا۔ مذ] شاہکار ۔ بہترین کاریگری اعلیٰ صنعت ۔

ماسِکہ ۔ (ما۔ سِ۔ کہ) [ع۔ صف] وہ قوت جو غذا کو معدے میں ہضم کے لیے روکتی ہے ۔

ماسی ۔ (ہ۔ ا۔ مث) ماں کی بہن ۔ خالہ ۔

ماش ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) اُڑد ۔ ایک لیس دار اناج جس کی دال وغیرہ بناتے ہیں ۔

ماش مارنا ۔ (ا۔ محاورہ) ماش کے دانوں پر جادو ٹونا کر کے کسی پر پھینکنا ۔ ٹونا کرنا ۔

ماشہ ۔ (ما۔ شہ) [ف۔ ا۔ مذ] آٹھ رتی کا وزن ۔ تولہ کا بارھواں حصہ ۔

ماشہ بھر (ا۔ صف) (۱) ایک ماشہ کی مقدار ۔ پورا آٹھ رتی (۲) ذرا سا ۔ تھوڑا سا

ماشہ تولہ ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) ایک حالت پر قائم نہ رہنا ۔

ماشُو ۔ (ما۔ شُو) [ق۔ ا۔ مذ] ایک قسم کا کپڑا ۔

ماشی ۔ (ما۔ شی) [ہ۔ صف] ماش کے رنگ کا ۔ سبز کاہی ۔ سیاہی مائل سبز ۔

ماضی ۔ (ما۔ ضی) [ع۔ صف] (۱) گزشتہ ۔ گزرا ہوا زمانہ (۲) [مث] مصدر سے بنا ہوا وہ فعل جس سے گزشتہ زمانہ ثابت ہو ۔

ماضی احتمالی ۔ ماضی شکیہ ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) وہ ماضی جس سے گزشتہ زمانہ میں کسی فعل کے صادر ہونے کا احتمال یا شک ہو ۔ مثلاً بکر آیا ہوگا ۔

ماضی استمراری ۔ ماضی ناتمام ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) وہ ماضی جس میں زمانہ گزشتہ میں کسی فعل کا لگاتار واقع ہونا ظاہر ہو ۔ جیسے کھاتا تھا یا کھا رہا تھا ۔

ماضی بعید ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) وہ ماضی جس سے دُور کا گزرا ہوا زمانہ سمجھا جائے ۔ جیسے آیا تھا ۔

ماضی تمنائی ۔ ماضی شرطی ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) وہ ماضی جس میں تمنا یا شرط پائی جائے ۔ جیسے کاش وہ آتا ۔

ماضی قریب ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) وہ ماضی جس سے قریب کا گزرا ہوا زمانہ سمجھا جائے ۔ جیسے حمید آیا ہے ۔

ماضی مُطلق ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) وہ ماضی جس سے زمانہ کے قریب و بعید ہونے کا لحاظ نہ ہو ۔ بلکہ مطلق گزرا ہوا زمانہ سمجھا جائے ۔ جیسے باسط آیا ۔

ماضی معطوفہ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) وہ ماضی جس میں کسی بات یا کلام کا بار بار ہونا ظاہر ہو بذریعہ عطف ۔

ماضیہ ۔ (ما۔ ضِی۔ یہ) [ع۔ صف] گزرا ہوا ۔ بیتا ہوا ۔ گزشتہ ۔ پیشتر کا ۔

ماغ ۔ (ف۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا کبوتر ۔

ماقوتی ۔ (ما۔ قو۔ تی) [ع۔ ا۔ مث] ایک قسم کا حلوا ۔

ماکول ۔ (ما۔ کول) [ع۔ صف] (۱) کھایا ہوا ۔ (۲) کھانے کی چیز ۔ غذا ۔ خوراک ۔

ماکولات ۔ (ما۔ کو۔ لات) [ع۔ ا۔ مذ] ماکول کی جمع ۔ کھانے کی چیزیں ۔

ماکھن ۔ (ما۔ کھَن) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) مکھن ۔ مسکا ۔ کچا گھی (۲) روغن ۔ تیل ۔ (۳) گاڑھا پکا ہُوا دودھ ۔ ربڑی ۔

ماکھو ۔ (ما۔ کھو) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) افواہ ۔ شہرت ۔ چرچا ۔ (۲) شہد کی مکھی ۔

ماکیاں ۔ (ما۔ کِ۔ یاں) [ف۔ ا۔ مث] مرغی ۔ یہ لفظ جمع نہیں ہے مفرد ہے ۔

ماگھ ۔ (س۔ ا۔ مذ) ہندی آٹھویں مہینے کا نام ۔

ماگھ ننگی بیساکھ بھوکی ۔ [ا۔ مثل] ہمیشہ مفلس ۔ سدا کنگال ۔

مال ۔ [ہ۔ ا۔ مث] (۱) وہ ڈور جو چرخے میں تکلے کو متحرک کرتی ہے ۔ (۲) مالا ۔ ہار ۔ (۳) [بن] کوئیں کا موٹا رسّہ (۴) مویشی ۔

مال ۔ (Mall) [انگ کا۔ ا۔ مث] شہر کی بڑی سڑک ۔ ٹھنڈی سڑک خیاباں ۔

مال ۔ [ع۔ ا۔ مذ] (۱) دَھن ۔ دولت ۔ نقدی ۔ مایہ ۔ پونجی (۲) اسباب ۔ جائداد سامان (۳) سوداگری کی چیزیں (۴) خاص ملکیت جس میں دوسرے کا تصرف نہ ہو ۔ (۵) بیش قیمت چیز ۔ قیمتی شے (۶) گائے ۔ بھینس ۔ مویشی ۔ عرب میں اونٹ ۔ دنبہ وغیرہ ۔ (۷) مال گزاری ۔ لگان ۔ محصول ۔ خراج ۔ معاملہ (۸) پیداوار ۔ آمدنی ۔ زراعت (۹) نفیس کھانا ۔ قیمتی طعام (۱۰) اصلی حقیقت ۔ کائنات ہستی ۔ وجود ۔ (۱۱) ڈاک کی تھیلی (۱۲) وہ چیز جس پر چٹھی پڑے ۔ لاٹری کا انعام (۱۳) ایک ہی عدد کے باہمی ضرب سے جو حاصل ہو ۔ جیسے سولہ ۔ چار کا مال ہے ۔ (۱۴) نیل جو فروخت ہوتا ہے (۱۵) دانے دار نیل کی گار جو بھٹی میں پانی خشک ہو جانے پر رہ جاتی ہے ۔ (۱۶) خوبصورت اور نو عمر نوچی (۱۷) خوب صورت لڑکا ۔

مال اُڑانا ۔ [ا۔ محاورہ] (۱) روپیہ لُٹانا ۔ فضول خرچی کرنا (۲) لذیذ اور نفیس چیزیں کھانا ۔ (۳) روپیہ خُرد بُرد کرنا ۔ غبن کرنا ۔ خیانت کرنا ۔

مال بازیافتہ ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) وہ مال جو ملزم (چور) سے برآمد ہوا ہو ۔

مال برآمد - [ع - ف - ا - مذ] (۱) وہ مال جو دساور کو بھیجا جائے۔ اپنے ملک سے دوسرے ملک میں لے جا کر فروخت کرنے کی جنس (۲) چوری کا مال جو ملزم سے واپس لیا گیا ہو۔

مال پچا بیٹھنا - (ا - محاورہ) غبن کرنا۔ خیانت کرنا۔

مال پر زکوٰۃ ہے - (ا - مثل) آمد پر ہی خرچ ہوتا ہے۔ آمدنی ہی پر زکوٰۃ منحصر ہے۔

مال پرست - (ع - ف - صف) مال کی پرستش کرنے والا۔ بندۂ سیم و زر۔

مال پڑا پانا - (ا - محاورہ) بے محنت و مشقت دولت ملنا۔

مال تال - مال ٹال - (ا - مذ) روپیہ پیسہ - مال و متاع۔

مال چھیرنا - (ا - محاورہ) غبن کرنا - مال ہضم کرنا - غصب کرنا۔

مالِ حرام - (ا - صف) ناجائز مال - چوری کا مال - بُری کمائی - مفت کا مال۔

مالِ حرام بُود بجائے حرام رفت - (ف - مثل) ناجائز مال جس طرح آیا تھا اُسی طرح چلا گیا جیسی بُری کمائی تھی ویسی ہی بُری جگہ خرچ ہوئی۔

مال حصّہ داری - [ع - ف - ا - مث] (۱) ساجھے کی پونجی - شرکت کا مال (۲) قانون حصّہ داری کا سرمایہ۔

مال خانہ - (ع - ف - ا - مذ) گودام - ذخیرہ - بھنڈار - کوٹھی - جنس گھر۔

مال دار - (ع - ف - صف) دولت مند - دھنی - روپے والا - زردار - صاحبِ زر۔

مال داری - (ع - ف - ا - مث - دولت مندی - تونگری - ثروت۔

مال زادہ - (ع - ف - ا - مذ) حرام کا بچہ - پیشہ ور عورت کا بچہ - قُرمساق - بھڑوا

مال زادی - [ع - ف - ا - مث] (۱) فاحشہ عورت - رنڈی قحبہ - بازاری عورت (۲) کٹنی - نائکہ - دلالہ۔

مال سائر - (ع - ف - ا - مذ) مال گزاری کے علاوہ چنگی - سڑک - مدرسہ وغیرہ کے محاصل۔

مال سستے پر ڈھالنا - (ا - محاورہ) سستا بیچنا۔

مال شراکت - (ا - محاورہ) حصّہ داری کا مال - ساجھے کی پونجی۔

مال ضامن - (ع - ف - ا - مذ) نقدی کی ضمانت دینے والا - روپیہ ادا کرنے کا ذمّہ دار۔

مال ضامنی - (ع - ف - ا - مث) مال کی ضمانت۔

مالِ ضبطی - (ع - ف - ا - مذ) سرکاری حکم سے قبضہ کیا ہوا مال - قُرق کیا ہوا مال

مالِ طیّب - (ع - ف - ا - مذ) پاکیزہ مال - حلال کی کمائی۔

مالِ عرب - پیشِ عرب - (ت - مثل) اپنا مال اپنی ہی آنکھوں کے سامنے محفوظ رہتا ہے۔

مالِ غنیمت - (ع - ف - ا - مذ) لُوٹ کا مال - دشمن کا وہ مال جو لڑائی میں ہاتھ آئے

مالِ غیر منقولہ - (ع - ف - ا - مذ) وہ مال جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ کیا جا سکے - جیسے زمین - مکان وغیرہ۔

مالِ فرود - [ع - ف - ا - مذ] (۱) مال اترنے کی جگہ - آڑھت - منڈی (۲) کوٹھی یا دوکان کا مال۔

مال کا بندوبست - (ع - ف - ا - مذ) خرچ کا انتظام - بندوبست - پیداوار کا انصرام - مال گزاری کی تجویز۔

مالِ کاسد - (ع - ف - ا - مذ) وہ مال جس کی بازار میں مانگ نہ ہو اور کم قیمت پر بیچا جائے۔

مال کا منہ کرتا ہے جان کا منہ نہیں کرتا - (ا - مثل) بخیل کی نسبت بولتے ہیں - یعنی مال کے مقابلہ میں جان کی پروا نہیں کرتا۔

مال کا نقصان جان کی خیر - (ا - محاورہ) اُس وقت بولتے ہیں جب مال کا نقصان ہو کر جان بچ جائے۔

مال کٹنا - (۱) مال چوری جانا - (۲) مال کا کثرت سے بکنا۔

مال کنگنی - (ہ - ا - مث) ایک درخت جس کے بیج سے تیل نکالا جاتا ہے اور ادویات میں استعمال ہوتا ہے۔

مال کھینچنا - (ا - محاورہ) مال کمانا - مال حاصل کرنا

مال کیا ہے - (ا - مقولہ) دولت کی کوئی حقیقت نہیں - کیا شے ہے۔

مال گاڑی - (ا - مث) وہ ریل گاڑی جس میں مال روانہ کیا جاتا ہے۔

مال گزار - (ع - ف - ا - مذ) مال گزاری ادا کرنے والا۔

مال گزاری - (ع - ف - ا - مث) زمین کا لگان - زمین سرکاری محصول (Land Revenue)۔

مالِ لاوارث - (ع - ا - مذ) وہ مال جس کا کوئی وارث اور دعوے دار نہ ہو۔

مال لُٹے سرکار کا مرزا کھیلے پھاگ - (ا - مثل) دوسروں کے مال پر عیش اُڑانا۔

مال مارنا - (ا - محاورہ) غبن کرنا - ٹھگنا - فریب سے لینا - چوری کرنا۔

مال مارو - (ا - صف) غبن کرنے والا - خُرد بُرد کرنے والا - خائن - غاصب۔

مال متاع - (ع - ا - مذ) - دولت - اسباب۔

مال مجرم - (ع - ا - مذ) چوری - مال ملزم۔

مالِ محمولہ - (ع - ا - مذ) مال جو بذریعہ گاڑی ناؤ یا جہاز دوسری جگہ لاد کر لے جائیں جہاز پر لدا ہوا مال

مال مست - (ع - ف - ا - مذ) دولت کے نشہ میں سرشار - دولت پر مغرور - بیگڑا

مالِ مسروقہ - (ع - ا - مذ) وہ مال جو چوری کیا جائے - چوری شدہ مال۔

مالِ مفت - (ع - ف - ا - مذ) محنت یا کوشش کے بغیر حاصل کیا ہوا مال - بن داموں ملا ہوا مال۔

مالِ مفت دلِ بے رحم - (ا - مثل) اُس موقع پر بولتے ہیں جب دوسرے کا مال بے دریغ صَرف کیا جائے۔

مالِ مقروقہ - (ع - ا - مذ) وہ مال جو قرق کیا گیا ہو - ضبط شدہ مال۔

مالِ منقولہ - (ع - ا - مذ) وہ مال یا جائیداد جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جا سکے۔

مالِ مُوذی - نصیبِ غازی - (ف - مثل) بخیل کا مال کسی کو ملنے پر بولتے ہیں۔

مال والا ہارے - گال والا جیتے - (ا - مثل) آج کل کچہریوں میں وہی مقدمہ جیتتا ہے جس کا وکیل بہت بولنے والا ہوتا ہے۔

مالِ وقف - (ع - ا - مذ) وہ مال جو خدا کے نام پر عام استعمال کے لیے چھوڑ دیا جائے مثلاً مسجد - مندر - سرائے وغیرہ۔

مال و متاع - (ع - ا - مذ) سامان اور روپیہ پیسہ دولت و اسباب وغیرہ۔

مالا - [ہ - ا - مذ و مث] (۱) پھولوں - موتیوں یا سونے کا بنا ہوا ہار - گجرا (۲) ہندوؤں کی تسبیح (۳) ایک درخت کا نام (۴) قطار - سلک - (۵) وہ نشان جو تیغ فولادی اور شمشیر ہندی کے دونوں طرف ہوتا ہے۔

مالا پھیرنا - جپنا - (ا - محاورہ) تسبیح پڑھنا - سُمرن جپنا۔

مالا مال - (ما-لا-مال) [اُر-صف] (۱) دولت مند-تونگر-خوش حال-زردار-(۲) بہت-کثیر-کثرت سے (۳) لبریز-معمور-بھرا ہوا-
مالا مال کر دینا - امیر بنا دینا-دولت مند بنا دینا-
مال پوا - (مال-پُ-وا) [ہ-ا-مذ] (۱) ایک قسم کی روغنی روٹی-گلگلا-
مالتی - (مال-تی) [ہ-امث] (۱) ایک بوٹی کا نام-ایک قسم کی بیل (۲) ایک قسم کے پھول کا نام-چنبیلی (۳) جوان عورت (۴) دریا-چاندنی رات-
مالتی بسنت - (ہ-ا-مذ) ایک کُشتہ جو سونے کے ورقوں اور موتیوں سے تیار کیا جاتا ہے-
مالتی پھل - (ہ-ا-مذ) جائفل-
مالتی مالا - (ہ-امث) چنبیلی کے پھولوں کا ہار
مالٹ - (Malt) [انگ-ا-مذ] شراب سازی کے لیے تیار کیے ہوئے جَو یا کوئی اور اناج-شعیر-
مالٹا - (مال-ٹا) [اُر-ا-مذ] ایک مشہور پھل جو ترش و شیریں ہوتا ہے-
مالدا - (ہ-ا-مذ) ایک مشہور اعلیٰ قسم کا آم-
مال سری - (مال-سَ-رِی) [س-امث] ایک راگنی جو بعد دوپہر اگہن پوس میں گائی جاتی ہے- (۲) ایک خوشبودار پھولوں والا درخت-
مالش - (ما-لِش) [ف-امث] (۱) مَلنا-رگڑنا-(۲) متلی-جی کا متلانا-
مالک - (ما-لِک) [ع-ا-مذ] (۱) صاحب-آقا-خداوند (۲) خدائے تعالےٰ-رب-ایشور-(۳) کسی چیز کی ملکیت رکھنے والا-(۴) خصم-شوہر-خاوند پتی (۵) قابض-مُتصرف (۶) مختار-اختیار والا (۷) حاکم-افسر-سردار (۸) حضرت امام مالک رح فقہ کے بہت بڑے امام-جن کے پیرو مالکی کہلاتے ہیں-
مالک الملک - [ع-ا-مذ] (۱) ملک کا مالک-بادشاہ-شہنشاہ (۲) خدائے تعالےٰ-
مالکِ حقیقی - (ع-ا-مذ) اصلی مالک-خداوند تعالےٰ-
مالکِ خود کاشت - (ع-ف-ا-مذ) اپنی زمین خود بونے والا مالک-
مالکِ علی الاطلاق - (ع-ا-مذ) مالکِ مطلق-ہر کام کا مالک و مختار یعنی خدائے تعالیٰ-
مالک کرنا - (ا-محاورہ) مالک بنانا-قبضہ دینا-مختار کرنا-اختیار دینا-
مالکِ مکان - (ع-ف-ا-مذ) گھر والا-صاحبِ خانہ-
مالک ہونا - [ا-محاورہ] (۱) وارث ہونا-حامی ہونا-قابض ہونا (۲) مختار ہونا مجاز ہونا-(۳) سرپرست ہونا-مربی ہونا-
مالکانہ - (ما-لِ-کا-نہ) [ف-صف] (۱) مالک کے طور پر (۲) زمینداری کا حق-حقِ زمین جو کاشتکار سالانہ یا ماہانہ نقدی یا جنس کی صورت میں زمیندار کو ادا کرتا ہے-
مالکانہ رسوم - (ف-امث) ملکیت کا حق-حقیت کا روپیہ-
مالکوس - (مال-کوس) [ہ-ا-مذ] ایک راگ-
مالکی (مالکیہ) [ع-صف] (۱) حضرت امام مالکؒ سے منسوب-حضرت امام مالکؒ کا پیرو (۲) [ہ-امث] ملکیت-
مالن - (ما-لَن) [ہ-امث] مالی کی بیوی-پھول بیچنے والی-

مالوف - (ما-لُوف) [ع-صف] عادی-خوگر-الفت کیا گیا-عزیز-پیارا-انیس-
مالی - (ما-لی) [ہ-ا-مذ] (۱) باغبان (۲) ایک قوم جو باغبانی اور کھیتی باڑی کرتی ہے-
مالی - (ما-لی) [ف-صف] (۱) مال سے منسوب (۲) مال گزاری سے منسوب-
مالی پیشکار - (ع-ف-ا-مذ) واصل-باقی نویس-مال گزاری یا معاملہ کا جمع خرچ لکھنے والا-محررِ مال گزاری-
مالی کام - (ع-ا-مذ) مال گزاری کے متعلق کام-زمین کے متعلق کام کاج-
مالیات - (ع-ا-نث) مالی امور-خزانہ-
مالیاتی - (ما-لِ-یا-تی) مال کے متعلق-مالی معاملات سے متعلق [انگ] (Financial)
مالیت - (ما-لی-یت) [ف-امث] (۱) پونجی-سرمایہ (۲) دھن-دولت (۳) قیمت-مول (۴) قدر و منزلت-وقعت (۵) تشخیص-قیمت جانچ-
مالیخولیا - (ما-لی-خو-لِ-یا) [ف-صف] سودا-خیال خام-خلل دماغ-ایک قسم کا جنون-پاگل پن-خفقان-ماخولیا-
مالیدہ - (ما-لی-دہ) [ف-صف] (۱) ملا ہوا (۲) ایک قسم کا پشمینے کا کپڑا جو مَل کر ملائم کیا جاتا ہے-(۳) ملیدہ-چورما-
مالیہ - (ما-لِ-یہ) [ف-ا-مذ] (۱) مالیت (۲) مال گزاری-خراج-حکومت کی سالانہ آمدنی-
ماثم - [ہ-امث] استطاعت-بساط-طاقت-بل-بوتہ (ف-امث) ماں-
ماما - [ف-امث] (۱) ماں-والدہ (۲) بوڑھی عورت (۳) کھانا پکانے والی عورت-باورچن (۴) خادمہ-ملازمہ-دائی (۵) کنیز-باندی لونڈی-
ماما اصیل - (ا-نث) لونڈی-باندی-کنیز-
ماماگری-ماماگیری (ا-صف) (۱) کھانا پکانے کی ملازمت (۲) خدمتگاری کا پیشہ-
ماماں - (ما-ماں) [ہ-ا-مذ] ماں کا بھائی-ماموں-
مامتا - (مام-تا) [ہ-امث] (۱) الفت-محبت-پیار (۲) ماں کی محبت-
مامتا ٹھنڈی رہنا - (ا-محاورہ) بچے کو دیکھ دیکھ کر ماں کا خوش رہنا-
ماملا - (ما-مَ-لا) [ق] معاملہ-
مامن - (ما-مَن) [ع-ا-مذ] پناہ گاہ-آرام کی جگہ-ٹھکانہ-جائے امن-
مامو-ماموں - (ما-مُو)-(ما-موں) [ہ-ا-مذ] ماں کا بھائی (پن) ماماں-مامو
مامو (ماموں) کے کان میں انٹیا (انٹیاں) (بالیاں) بھانجا اینڈا اینڈا پھرے - } [مثل] دوسروں کی دولت پر اترانا-
مامور - (ما-مُور) [ع-صف] (۱) مقرر-متعین (۲) حکم کیا گیا-اجازت دیا گیا-
مامور ہونا - (ا-محاورہ) کوئی کام سپرد ہونا-مقرر ہونا-
مامول - (ع-صف) امید کیا گیا-وہ چیز جس کی امید ہو-
مامون - (ما-مُون) [ع-صف-و-ا-مذ] (۱) محفوظ-بے خوف (۲) ہارون رشید خلیفۂ بغداد کے بیٹے کا نام-

مامی ۔ (ما-می) [ہ-ا-مث] (۱) ماموں کی بیوی۔ ممانی (۲) ماں کی محبت۔ ماں کی سی طرف داری۔

مامی پینا ۔ (ا-محاورہ) کسی کی طرف داری کی بات کہنا۔ طرف داری کرنا۔

مامیراں ۔ (ما-می-راں) [ف-ا-مذ] ایک جڑ جو گٹھیلی اور ہلدی کے مشابہ ہوتی ہے۔ اور آنکھ کی دوا میں استعمال ہوتی ہے۔ ممیرا۔

ماں ۔ [ف-ا-مث] اماں۔ والدہ۔ ماتا۔

ماں ایلی باپ تیلی بیٹا (پوت) شاخ زعفران ۔ (ا-مثل) اُس وقت بولتے ہیں جب کوئی پنچ قوم یا کمینہ شیخی مارے یا کوئی ادنے ماں باپ کی اولاد فخرِ خاندان ہو جائے۔

ماں باپ کا لاڈلا ۔ (ہ-ا-مذ) وہ لڑکا جسے والدین نے بڑے ناز و نعم سے پالا ہو۔

ماں بہن کرنا ۔ (ا-محاورہ) کسی کو ماں بہن کی گالی دینا۔

ماں بیٹیوں میں چھنالا نہیں چھپتا ۔ (ا-مثل) قریبی رشتہ داروں یا پاس رہنے والوں سے عیب نہیں چھپ سکتا۔

ماں بیٹیوں میں لڑائی ہوئی لوگوں نے جانا بَیر پڑا ۔ (ا-مثل) آپس کی لڑائی کوئی لڑائی نہیں سمجھی جاتی۔

ماں پسنہاری پُوت چھیلا، چوتڑ پہ باندھے بُور کا تھیلا ۔ (ا-مثل) غریب کا بیٹا فیشن کرے تو کہتے ہیں۔

ماں پسنہاری بھلی۔ باپ ہفت ہزاری نہ بھلا ۔ (ا-مثل) ماں کی محبت باپ کی محبت سے زیادہ ہونے پر بولتے ہیں۔

ماں پر پُوت پتا پر گھوڑا، بہت نہیں تو تھوڑا تھوڑا ۔ (ا-مثل) اولاد اپنے ماں باپ پر ہوتی ہے۔

ماں تیلن، باپ پٹھان، بیٹا دیکھو شاخ زعفران ۔ (ا-مثل) کمینے شیخی باز کے متعلق کہا جاتا ہے۔ جب کوئی ادنیٰ بڑا ہو جائے تو کہتے ہیں۔

ماں ٹینی باپ کلنگ۔ بچے نکلے رنگ برنگ ۔ (ا-مثل) دوغلی اور بد اطوار اولاد یا نالائق خاندان کے متعلق کہتے ہیں۔

ماں جایا (ا-مذ) برادرِ حقیقی۔ سگا بھائی۔

ماں جائی ۔ (ا-مث) ہمشیرہ۔ سگی بہن۔

ماں جنا ۔ (ا-مذ) بھائی جو ماں کے پیٹ سے ہو۔

ماں چاہے بیٹی کو، بیٹی چاہے مُوئے ڈھینگ کو ۔ (ا-مثل) ماں بیٹی سے جس قدر محبت کرتی ہے۔ بیٹی کو ماں سے نہیں ہوتی۔ شادی کے بعد وہ اپنے خاوند سے زیادہ محبت کرتی ہے۔

ماں چھوڑ موسی سے ٹھٹھا ۔ (ہ-مثل) اُس وقت بولتے ہیں جب کوئی چھوٹا بدتمیزی کرے۔

ماں چیل باپ کوّا ۔ (ہ-مثل) کم اصل۔ دوغلہ۔

ماں سے سوا چاہے تو پھاپھا کٹنی کہلائے ۔ (ا-مثل) ماں سے زیادہ پیار جتانا ضرور کسی خاص غرض سے ہوتا ہے۔

ماں سے لے کر کون آیا ہے ۔ (ا-مثل) سب سکھائے ہی سیکھتے ہیں۔

ماں فقیرنی پُوت فتح خاں ۔ (ا-مثل) کم اصل اور پنچ خاندان کے مغرور آدمی کی نسبت بولتے ہیں۔

ماں کا پیٹ کمہار کا آوا۔ کوئی کالا کوئی گورا ۔ (ا-مثل) جس طرح کمہار کے آوے سے برتن پکے کچے۔ سُرخ اور سیاہ نکلتے ہیں۔ اسی طرح ماں کے پیٹ سے بھی کالے اور گورے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ مثل وہاں بولی جاتی ہے جہاں ایک ہی ماں باپ کی اولاد بعض خوبصورت اور بعض بدصورت ہوتی ہے۔

ماں کا دودھ ۔ (۱) شیر مادر (۲) نہایت مفید (۳) حلال۔ جائز۔

ماں کو نہ باپ کو جو بنے گی سو آپ کو ۔ (ا-مثل) ہر نیک و بد عمل کا ذمہ دار کرنے والا ہی ہوتا ہے۔

ماں کے پیٹ سے لے کر کوئی نہیں آتا ۔ (ا-مثل) سیکھا سکھایا کوئی نہیں پیدا ہوتا۔ کام سیکھنے ہی سے آتا ہے۔

ماں کے پیٹ سے لے کر نکلنا ۔ (ا-مثل) سیکھا سکھایا پیدا ہونا۔ سیکھے بغیر حاصل کر لینا۔

ماں مارے اور ماں ہی پکارے ۔ (ا-مثل) اپنا چاہے کتنی ہی تکلیف دے پھر بھی اپنا ہی کہلائے گا۔ اپنوں کی سختی بھی بُری نہیں لگتی۔

ماں مرے ماسی جئے ۔ (ا-مثل) ماں مرے گی تو خالہ پال لے گی۔ یعنی ماں اور خالہ کی محبت میں کوئی فرق نہیں۔

ماں نہ ماں کا جایا سبھی لوگ پرایا ۔ (ا-مثل) اُس جگہ کی نسبت بولتے ہیں جہاں کوئی اپنا واقف نہ ہو۔

مان ۔ [س-ا-مذ و مث] (۱) گھمنڈ۔ غرور۔ تکبر۔ نخوت۔ کبر (۲) عزت۔ قدر منزلت (۳) خاطر، تواضع۔ آؤ بھگت۔

مان ۔ (۱) ماننا کا امر۔ تسلیم کر۔ قبول کر (۲) [ت-ا-مذ] گھر۔ خانہ (۳) اسباب خانہ۔

مان بھری ۔ [ہ-صف-مث] (۱) ارمان بھری۔ آرزومند۔ مشتاق۔ پُر ارمان (۲) مغرور۔ دماغ دار۔ مزاج دار۔ متکبر۔ گھمنڈی۔

مان پان۔ مان تان ۔ (ہ-ا-مذ) عزت۔ آبرو۔

مان جانا ۔ (ا-محاورہ) تسلیم کر لینا۔ منظور کر لینا۔ (۲) راضی ہو جانا۔ اقرار کر لینا۔ (۳) اُستادی کا قائل ہو جانا۔ اعتراف کرنا۔

مان ڈھینا ۔ (ا-محاورہ) غرور نہ رہنا۔ گھمنڈ جاتا رہنا۔

مان رکھنا ۔ [ا-محاورہ] (۱) بات رکھنا۔ عزت رکھنا۔ خاطر مدارات کرنا۔ تعظیم و تکریم کرنا۔ (۲) تمنا پوری کرنا۔ مراد برلانا (۳) بات ماننا۔ کہا ماننا۔

مان رہنا ۔ [ا-محاورہ] (۱) عزت رہنا۔ بات رہنا (۲) ماتحت رہنا۔ زیرِ سایہ رہنا۔ تابع رہنا۔

مان کا پان بہت ہوتا ہے ۔ (ا-مثل) عزت کے ساتھ تھوڑا ملنا بھی بہت ہوتا ہے۔

مان کرنا ۔ [ا-محاورہ] (۱) تعظیم و تکریم کرنا۔ آؤ بھگت کرنا۔ (۲) تکبر کرنا۔ غرور کرنا۔ گھمنڈ کرنا۔ دماغ کرنا۔ مزاج کرنا۔ اترانا۔

مان گمان ۔ (ہ-ا-مذ) گھمنڈ۔ غرور۔ تکبر۔ نخوت۔ ناز۔ تمکنت۔ کبر۔

مان گون ۔ [ہ-ا-مذ] (۱) ناز و نیاز۔ ناز برداری (۲) عزت۔ قدر۔ منزلت۔

مان گون رکھنا ۔ (ا-محاورہ) حسب خواہش مراد پوری کرنا۔ دل رکھنا۔ ناز برداری کرنا۔

کرنا۔ ناز اٹھانا۔ عزت کرنا۔ بات رکھنا۔

مان گون والی۔ [ہ۔ صف] آن بان والی۔ ناز و ادا والی۔ عزت والی۔

مان مرجانا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) تکبر نہ رہنا۔ گھمنڈ جاتا رہنا (۲) دل مرجانا۔ امنگ نہ رہنا (۳) عاجز ہو جانا۔

مان مَہَت۔ [ہ۔ د ل۔ ۲] (۱) مان گمان (۲) ناز و نخرہ۔ ناز و غمزہ (۳) چاؤ چوچلا۔ آؤ جاؤ (۴) آن تان (۵) ناز بے جا۔ غمزۂ ناز بیجا۔ (۶) قدر و منزلت۔ تعظیم و تکریم۔

مان نہ مان میں تیرا مہمان۔ [مثل] اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو بے بلائے کسی کے یہاں جائے۔ خواہ مخواہ بغیر پوچھے کسی کو صلاح دے۔

مانا۔ (ما۔ نا) [ق۔ مص] سمانا۔ کسی چیز میں آجانا۔

مانا۔ (ما۔ نا) [ق] معنی۔

مانا [ہ] فرض کیا۔ تسلیم کیا۔ منظور کیا [ف۔ صف] مشابہ۔ مانند۔

مانت۔ (ما۔ نَت) [ق] مانند۔

مانت۔ [ق] مقصد۔ منت۔ مشابہت۔

مانتا۔ (مان۔ تا) [ہ۔ ا] (۱) منت۔ اپنے اوپر کسی بات کا فرض کر لینا۔ (۲) عقیدہ۔ اعتقاد (۳) نیت۔ عہد (۴) تعظیم و تکریم۔

مانتا ہوں۔ [ہ] قائل ہوں۔ تمہاری ہوشیاری اور چالاکی کو تسلیم کرتا ہوں۔ کیا بات ہے۔

مانتھا۔ (مان۔ تھا) [ق۔ ا۔ مذ] ماتھا۔

مانج۔ [ہ۔ ا۔ مث] (۱) دلدل کی زمین (۲) ترائی کچھار (۲) [ہ۔ ا] مانجنا مصدر سے صیغۂ امر۔

مانجنا۔ (مانج۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) صاف کرنا۔ برتن ملنا۔ اُجالنا۔ صیقل کرنا۔ جلا کرنا (۲) سونتنا۔ بٹی ہوئی ڈوری یا تاگے کو نرکپڑے سے صاف کرنا۔

مانجھ۔ [ہ۔ ا۔ مث] (۱) ایک راگنی کا نام (۲) وسط۔ بیچ

مانجھا۔ (مان۔ جھا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) وہ کلف دار مسالہ جو ڈور پر تیزی اور چمک کے لیے پھیرتے ہیں (۲) وہ ضیافت جو دولہا کی طرف سے شادی سے پہلے دی جاتی ہے (۳) زرد پوشاک جو دولہا دلہن کو مانجھے میں پہناتے ہیں۔ مائیوں کا زرد جوڑا (۴) مانجھے بیٹھنا (ا۔ محاورہ) دولہا دلہن کا شادی سے پہلے گوشے میں بیٹھنا۔ مائیوں بیٹھنا (۵) درخت کا تنہ۔

مانجھن۔ (مان۔ جھن) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) ملاح کی بیوی (۲) کشتی چلانے والی عورت۔

مانجھی۔ (ماں۔ جھی) [ہ۔ ا۔ مذ] ملاح۔ کشتی چلانے والا۔

مانجھی۔ [ہ۔ ا۔ مث] گھڑونچی کی قسم کا آلہ جو کسم کا رنگ ٹپکانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

مانڈ۔ [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) گوبر کا ڈھیر۔ سوکھا ہوا گوبر جسے اپلوں کی طرح جلاتے ہیں (۲) [مث] غار۔ بھٹ۔ کھوہ (۳) [صفت] جس کی آب و تاب اور چمک جاتی رہے۔

ماند۔ [ف۔ ماضی] مصدر ماندن سے تھکنا۔ رہنا [ا۔ مث] قیام۔ سکونت

ماند پڑ جانا یا پڑنا [ا۔ محاورہ] آب و تاب نہ رہنا۔ مدہم پڑ جانا۔ پھیکا پڑ جانا۔ رنگ کی شوخی جاتے رہنا۔

ماند و بود۔ [ف۔ ا۔ مث] رہنے سہنے کا طریقہ۔ طرز بود و باش۔

ماند کرنا۔ [ا۔ محاورہ] مدہم کرنا۔ بے رونق کرنا۔

ماندا۔ (مان۔ دا) [ہ۔ صف] بیمار۔ مریض۔ علیل۔ ناساز۔ روگی۔

ماندا پڑنا۔ [ا۔ محاورہ] عاجز ہونا۔ بیمار پڑنا۔

ماندگی۔ (ماند گی) [ف۔ ا۔ مث] (۱) تکان۔ تھکن۔ کسل۔ سستی۔ (۲) ایک قسم کا جنون (۳) بیماری۔ علالت۔ ناسازی۔ روگ۔ آزار۔

ماندنا۔ [ق۔ مص] قائم کرنا۔ لگانا۔ ارتکاب کرنا۔

ماندہ۔ (مان۔ دَہ) [ف۔ صف] (۱) تھکا ہوا۔ خستہ (۲) بچا ہوا۔ پیچھے رہا ہوا۔ جمع: ماندگاں۔

ماندے ہونا۔ [ق۔ مص] تھکے ہونا۔ بیمار ہونا۔

مانڈ۔ [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) اُبلے ہوئے چاولوں کا پانی۔ پیچ۔ مانڈی۔ کانجی۔ (۲) کلف۔ آہار (۳) ایک قسم کا مارواڑی گیت۔

مانڈا۔ (مان۔ ڈا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) ایک قسم کی نہایت پتلی اور بڑی روٹی جو میدے میں گھی ملا کر تنور میں پکائی جاتی ہے۔ پوُری۔ لچی (۲) سفید جالا جو آنکھ کی پتلی پر آجاتا ہے۔

مانڈل۔ (مان۔ ڈل) [ہ۔ ا۔ مث] لوہے کا حلقہ جو پانی کے چرس کے منہ پر لگا رہتا ہے۔

مانڈنا (مانڑ۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) مسلنا۔ کچلنا۔ پاؤں کے نیچے روندنا (۲) گوندھنا۔ سانا (۳) بنانا۔ چلتا کرنا۔ رچانا (۴) لکھنا۔ تحریر کرنا۔ رقم کرنا۔ ٹھانا۔ پکا ارادہ کرنا۔ عزم بالجزم کرنا۔
[ق۔ ا۔ مث] ران۔ زانو۔ گھٹنا۔

مانڈی۔ (مان۔ ڈی) [ہ۔ ا۔ مث] کانجی۔ اُبلے ہوئے چاولوں کی پیچ۔ کلف۔

مانس۔ (ما۔ نُس) [ہ۔ ا۔ مذ] آدمی۔ بشر۔ انسان۔ منش۔

مان سون۔ (Monsoon) [انگ۔ ا۔ مث] موسمی ہوائیں جو گرمیوں میں بحر ہند سے جنوب مغرب کو چلتی ہیں اور بارش لاتی ہیں (۲) برسات کا موسم۔

مانع۔ (ما۔ نِع) [ع۔ ا۔ مذ] منع کرنے والا۔ روکنے والا۔ سدِ راہ (۲) ممانعت۔ روک۔ اٹکاؤ۔

مانع آنا۔ [ا۔ محاورہ] سدِ راہ ہونا۔ منع کرنا۔ مزاحم ہونا۔ معترض ہونا۔

مانع عفونت۔ [ا۔ صف] جراثیم کش ادویہ جو عمل جراحی (Surgery) میں استعمال ہوتی ہیں (انگ) (Antiseptics)

مانعہ۔ (ما۔ نِ۔ عَہ) [ع۔ ا۔ مذ] روک۔ حائل۔ مزاحم۔ روکنے والا۔

مانک۔ (ما۔ نِک) [س۔ ا۔ مذ] (۱) یاقوت۔ لعل (۲) گوہر۔ جوہر۔

مانک ٹیکا۔ [ہ۔ ا۔ مذ] ایک قسم کا ماتھے پر لٹکانے کا جڑاؤ زیور۔

مانگ۔ [ہ۔ ا۔ مث] (۱) سر کے بالوں کے بیچ کی لکیر (۲) منگیتر۔ کنواری

لڑکی جس کی نسبت ہوگئی ہو (۳) شوہر۔ خاوند (۴) طلب جیسے ایسی چیزوں کی بڑی مانگ ہے (۵) انگیا کی دونوں کٹوریوں کے بیچ کی سلائی۔

مانگ اُجڑنا۔ (ا۔ محاورہ) بیوہ ہو جانا۔ رانڈ ہو جانا۔

مانگ آنا۔ (ا۔ محاورہ) مانگا جانا۔ خریداری ہونا۔

مانگ بھرنا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) مانگ میں موتی یا سیندور بھرنا۔ جو اکثر شادی کے موقع پر بھرتے ہیں (۲) بیاہ دینا۔ شادی کر دینا۔

مانگ بھری۔ [ا۔ نث] (۱) سہاگن۔ خاوند والی (۲) پیاری۔ عزیزہ (۳) جورو۔ بیوی۔

مانگ پٹی۔ (ا۔ نث) بالوں کی درستگی۔ کنگھی چوٹی۔

مانگ پٹی میں لگا رہنا۔ (ا۔ محاورہ) بناؤ سنگار میں مشغول رہنا۔

مانگ ٹھنڈی رہے۔ (دعا) خاوند جیتا رہے۔ سہاگ بنا رہے۔

مانگ ٹھنڈی ہے۔ (ا۔ محاورہ) خاوند زندہ ہے۔ سہاگن ہے۔

مانگ جلی۔ بیوہ۔ وہ عورت جس کا خاوند مر گیا ہو۔

مانگ چیرنا۔ ازالۂ بکر ہونا۔ چیر اُٹھنا۔ کنوارپنا دور ہونا (طوائفوں کی)

مانگ دار۔ مانگیا (ا۔ مذ) ایک قسم کا کنکوا جس میں مانگ کی شکل بنی ہوئی ہے

مانگ دار خربوزہ (ا۔ مذ) ایک قسم کا خربوزہ جس میں مانگ کی طرح لکیریں سی بنی ہوتی ہیں۔

مانگ سنوارنا (ا۔ محاورہ) بال درست کرنا۔ کنگھی چوٹی کرنا۔

مانگ کوکھ سے ٹھنڈی رہے (دعا) شوہر اور بچے جیتے رہیں۔

مانگ کھلنا۔ (ا۔ محاورہ) منگیتر لڑکے یا لڑکی کے مر جانے سے رشتہ نہ رہنا (۲) بیاہی عورت کا مر جانا۔

مانگ میں آگ لگنا۔ (ا۔ محاورہ) بیوہ ہونا۔ رانڈ ہونا۔

مانگ میں سیندور بھرنا۔ مانگ میں صندل بھرنا۔ مانگ میں موتی بھرنا۔ (ا۔ محاورہ) عورتیں مانگ میں کبھی سیندور کبھی صندل بھرتی ہیں اور کبھی مانگ کی جگہ موتی کی لڑیاں آویزاں کرتی ہیں۔

مانگ نکالنا۔ سر کے بالوں کے بیچ میں لکیر بنانا۔

مانگ۔ (ہ۔ ا۔ مث) خواہش۔ چاہ۔ ضرورت۔ حاجت۔ گاہکی۔ خریداری (۲)

مانگ تانگ کر کام چلانا۔ (ا۔ محاورہ) اِدھر اُدھر سے لے کر کام نکالنا اِدھر اُدھر سے پورا کر کے گزارہ کرنا۔ قرض دام سے وقت گزارنا۔

مانگ تانگ کر کھانا۔ (ا۔ محاورہ) بھیک مانگ کر بسر کرنا۔

مانگ کھانا۔ (ا۔ محاورہ) مانگ کر کھانے والا (رق)

مانگ کیا مانگتا ہے۔ (ا۔ محاورہ) امیر لوگ کسی پر بہت مہربان ہو کر یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں۔

مانگ لینا۔ (ا۔ محاورہ) عاریتہً لے لینا۔ مستعار لے لینا۔ اُدھار لینا۔

مانگ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ضرورت ہونا۔ طلب ہونا۔

مانگا۔ (ماں۔ گا) (ہ۔ صفت) طلب کیا ہوا۔ مستعار لیا ہوا۔

مانگا تانگا۔ (ا۔ صفت) قرض لیا ہوا۔ اُدھار لیا ہوا۔ عاریتہً لیا ہوا۔

مانگا کرنا۔ مانگتے رہنا۔

مانگا ہوا۔ مستعار لیا ہوا۔ مطلوبہ۔

مانگنا۔ (مانگ۔ نا) (ہ۔ مص) درخواست کرنا۔ چاہنا۔ طلب کرنا (۲) نسبت کی درخواست کرنا۔ سگائی چاہنا (۳) دعا۔ التجا (۴) اُدھار چاہنا۔ قرض طلب کرنا (۵) تقاضا کرنا۔

مانگی تھی نیچے کو ملی اوپر کو۔ (ا۔ مثل) اس وقت بولتے ہیں جب کوئی چیز مانگی ہوئی چیز کے خلاف ملے۔

مانگے۔ (ماں۔ گے) (ہ) اُدھار۔ قرض۔ مستعار۔

مانگے پر تانگا اور بڑھیا کی برات۔ (ا۔ مثل) کوئی بات درست نہیں خود مختار نہیں اور اِدھر اُدھر سے کام نکال لیتے ہیں۔ اس وقت کہتے ہیں جب ایک شخص کوئی چیز خود مانگ کر لایا ہو اور دوسرا شخص اس سے وہی چیز مانگ کر کام نکالے۔

مانگے تانگے۔ (ا۔ تابع فعل) قرض۔ اُدھار۔ مانگ تانگ کر۔ اُدھار لے کر۔

مانگے تانگے کا (کی)۔ (ا۔ صفت۔ مذ۔ مث) مانگا ہوا۔ مانگی ہوئی (۲) مستعار لی ہوئی (۳) لی ہوئی۔

مانگے تانگے کام چلے تو بیاہ کرے بلا ریبیزار۔ (ا۔ مثل) جب آسانی سے کام ہو جائے تو محنت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

مانگے دینا۔ عاریتاً دینا۔ مستعار دینا۔

مانگے کی منگنی اور گڑیا کا سنگار۔ (ا۔ مثل) جب کوئی پرائی چیز مانگ کر استعمال کرے اور اس پر اترائے اس وقت کہتے ہیں۔

مان لینا۔ (ہ۔ مص) (۱) منظور کر لینا۔ تسلیم کر لینا (۲) راضی ہو جانا۔ اقرار کر لینا۔

مانّ مَت۔ (مان۔ مَت) (ہ۔ ا۔ مذ) شور و داویلا۔ چیخ پکار۔ گڑبڑ۔ ہنگامہ۔ غُل غپاڑا۔

ماننا۔ (مان۔ نا) (ہ۔ مص) تسلیم کرنا۔ قبول کرنا۔ منظور کرنا (۲) قیاس کرنا (۳) خیال کرنا۔ اثر ماننا (۴) سُستی کرنا (۵) تعظیم و تکریم کرنا۔ ادب کرنا۔ احترام کرنا (۶) پاس داری کرنا (۷) استاد جاننا۔ کسی کے ہنر یا کمال کا اقرار کرنا (۸) پرستش کرنا۔ اعتقاد رکھنا (۹) بزرگوں کی ارواح کے لیے کچھ دینے کا عہد کرنا (۱۰) راضی ہونا۔ خوش ہونا (۱۱) اقرار کرنا۔ اقبال کرنا (۱۲) تابع ہونا مطیع ہونا (۱۳) کہا ماننا (۱۴) جاننا

مانند۔ (ف۔ صفت) مثل۔ نظیر۔ مشابہ۔ مطابق۔ جیسا (۲) ہُو بہو۔ بعینہٖ۔

مانو۔ (ما۔ نو) (ہ۔ صفت) جیسا۔ گویا (۲) (امر) تسلیم کرو۔ قبول کرو (۳) فرض کرو جانو (۴) پیار سے بلی کو کہتے ہیں۔

مانو تو اللہ نہیں تو پتھر۔ (ا۔ مثل) اعتقاد ہی سے کسی کی عزت و حرمت کی جاتی ہے۔ بلا اعتقاد کچھ بھی نہیں۔

مانو نہ مانو۔ (ا۔ روزمرہ) تم کو ماننے نہ ماننے کا اختیار ہے۔

مانوس۔ (ما۔ نُوس) (ع۔ صفت) مائل۔ مالوف۔ راغب۔ خوگر (۲) پسندیدہ۔ مرغوب۔ ہلا ہوا۔

مانوس ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) ہل جانا۔ گھل مل جانا۔

مانوس ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) ہل جانا۔ گھل مل جانا۔

مانی۔ (ما۔ نی) (ف۔ ا۔ مذ) ۲۱۶ء سے ۲۷۶ء تک کا ایک مشہور و معروف نقاش جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتا تھا اور نقاشی کو اپنا معجزہ بتاتا تھا۔ کتاب "ارژنگ" اسی کی تصنیف ہے۔

مانی۔ (ما۔ نی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) دایہ۔ آیا۔ بچوں کو کھلانے والی عورت (۲) وہ چھوٹی سی سوراخ دار لکڑی جو چکی کی کیلی میں ڈالی جاتی ہے۔ جس سے چکی کا پاٹ بہ آسانی پھرتا ہے۔

مانی۔ (ما۔ نی) (ہ۔ صف) مغرور۔ متکبر۔ گھمنڈی۔ مان کرنے والا۔

مانیٹر۔ (Monitor) (ما۔ نی۔ ٹر) (انگ۔ ا۔ مذ) (۱) جماعت کا وہ ہوشیار لڑکا جو استاد کے بعد جماعت کا انتظام کرتا ہے (۲) ڈرانے والا (۳) آہن پوش جہاز۔

ماوا۔ ماویٰ۔ (ع۔ ا۔ مذ) جائے پناہ۔ گھر۔ ٹھکانا۔

ماوا۔ (ما۔ وا) (ہ۔ ا۔ مذ) مادہ۔ اصل جوہر (۲) بہت زیادہ کڑھا ہوا دودھ۔ کھویا (۳) سامان۔ مسالہ (۴) کلف۔ ماڑی۔ کانجی (۵) سرشت۔ خمیر۔ (۶) دودھ۔ نشاستہ (۷) انڈے کی زردی۔

ماوس۔ (ما۔ وس) (ہ۔ ا۔ مذ) اماوس کا مخفف۔ قمری مہینے کا آخری دن۔

ماہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) چاند۔ قمر۔ ماہتاب۔ چندرماں (۲) مہینا۔ ماس۔

ماہِ آب۔ (ف۔ ا۔ مذ) اکتوبر کا مہینا۔

ماہِ الٰہی۔ موسم بہار کا ایک شمسی مہینہ۔ سنہ الٰہی کا مہینہ۔ اس سن کو شہنشاہ اکبر نے ایجاد کیا تھا۔

ماہ بہ ماہ۔ (ف۔ تابع فعل) ہر مہینہ۔ ماہ وار۔ ماہانہ۔

ماہ پارہ۔ (ف۔ صف) چاند کا ٹکڑا۔ خوب صورت۔ حسین معشوق۔ دلدار۔

ماہ پرست۔ (ف۔ ا۔ مذ) چاند کی پوجا کرنے والا (۲) مجازاً عاشق۔ (۳) چکور۔

ماہ پیکر۔ چاند جیسے جسم والا۔ محبوب کی تعریف میں مستعمل ہے۔

ماہتاب۔ مہتاب۔ (ف۔ ا۔ مذ) چاند۔ قمر (۲) گنجفہ کا وزیر (۳) ایک قسم کی آتش بازی (۴) (مث) چاندنی۔ چاند کی روشنی۔

ماہتاب دینا۔ (ا۔ محاورہ) توپ کے فتیلہ میں آگ دینا۔

ماہِ تاباں۔ (ف۔ ا۔ مذ) چمکنے والا چاند۔ معشوق کی تعریف میں کہا جاتا ہے۔

ماہتابی۔ مہتابی۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) ایک قسم کا ترسبزہ (۲) چکوترہ۔ (۳) ایک قسم کا کپڑا جس پر سنہری یا روپہلی شکلیں منقوش ہوتی ہیں (۴) ایک قسم کی آتش بازی جس کے چھوڑنے سے چاند جیسی روشنی ہو جاتی ہے۔

ماہِ تمام۔ (ف۔ ا۔ صف) پورا چاند۔ چودھویں رات کا چاند۔ ماہِ کامل۔ بدر۔ پورن ماشی۔

ماہ جبیں۔ مہ جبیں۔ (ف۔ صف) چاند جیسی پیشانی والا۔ صفت کے طور پر معشوق کو کہا جاتا ہے۔

ماہِ جلالی۔ (ف۔ ا۔ مذ) موسم بہار کا ایک شمسی مہینہ۔ فروردین۔ اس کی نسبت سلطان جلال الدین سلجوقی سے ہے جس کے زمانہ میں سنہ جلالی ایجاد ہوا۔

ماہِ چاردہ۔ مہِ چاردہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) چودھویں رات کا چاند۔

ماہِ چہار ہفتہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) چاند جو بعد اٹھائیس روز کے بہت باریک ہو جاتا ہے اور نظر نہیں آتا۔ کنایۃً معدوم چیز۔

ماہ در عقرب۔ چاند کا برج عقرب میں آنا۔ اس موقع پر اچھا کام کرنا منع ہے۔

ماہ دو ہفتہ۔ (ف۔ صف) چودھویں رات کا چاند۔

ماہ رُخ۔ (رُو) (ف۔ صف) (۱) چاند جیسے چہرے والا۔ معشوق (۲) سفید رنگ کا کبوتر۔

ماہ روزہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) رمضان کا مہینا۔

ماہ سیام۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ چاند جو مقنع نے نخشب کے کنوئیں سے نکالا۔ یہ چار مہینے تک نکلتا رہا۔

ماہ سیما (طلعت)۔ (ف۔ صف) چاند جیسی پیشانی والا۔ محبوب کی تعریف میں مستعمل ہے۔

ماہِ شمسی۔ (ف۔ ا۔ مذ) شمسی سال کا مہینہ۔

ماہِ صیام۔ مہِ صیام۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) رمضان کا مہینا۔

ماہِ عزا۔ (ف۔ ع۔ ا۔ مذ) غم و ماتم کا مہینہ۔ کنایۃً محرم کا مہینہ۔ (شیعوں کے نزدیک)۔

ماہِ لقا۔ (ف۔ صف) چاند جیسی شکل والا۔ صفت محبوب میں مستعمل ہے۔

ماہِ کامل۔ (ف۔ صف) پورا چاند۔ چودھویں رات کا چاند۔ پورن ماشی کا چاند۔

ماہِ کنعان۔ (ف۔ ا۔ مذ) کنعان کا چاند۔ حضرت یوسفؑ سے مراد ہے۔

ماہِ منیر۔ (ف۔ ا۔ مذ) چمکنے والا چاند۔ کنایۃً حسین معشوق۔

ماہِ نخشب۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ چاند جو حکیم ابن عطا معروف بہ مقنع نے اجزائے سیمابی کی ترکیب سے بنا کر روشن کیا تھا۔ نخشب ماوراءالنہر کا ایک شہر ہے۔ جہاں یہ چاند بنایا گیا تھا۔

ماہِ نو۔ (ف۔ ا۔ مذ) مہینے کا پہلا چاند۔ نیا چاند۔ ہلال۔

ماہِ نیم ماہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) چودھویں رات کا چاند۔

ماہوار۔ (ف۔ صف) ہر مہینہ۔ ماہ بماہ۔ مشاہرہ۔ تنخواہ۔

ماہواری۔ (ہ۔ ا۔ مث) مہینے کا۔ پورے مہینے کا (۲) وظیفہ جو نوکروں کو ہر مہینہ گزرنے کے بعد دیتے ہیں (۳) حیض جو عورتوں کو ہر مہینے آتا ہے۔

ماہ و سال۔ (ف۔ تابع فعل) ہمیشہ۔ مدام۔

ماہ وش۔ مہوش۔ (ف۔ صف) چاند کی طرح۔ کنایۃً محبوب۔

ماہانہ۔ ماہیانہ۔ (ما۔ ہا۔ نہ) (ما۔ ہ۔ یا۔ نہ) (ہ۔ صف) ماہوار (۲) وہ تنخواہ یا وظیفہ جو ہر مہینے کے بعد دیا جائے۔ وہ رقم یا چیز جو ہر مہینے کے بعد دی جائے۔

ماہ و ماہی تک زلزلہ پڑ جانا۔ (ا۔ محاورہ) بے حد شور و غل ہونا (۲)

مہیب آواز آنا۔

ماہر۔ (ما۔ہر) (ع۔صف) کامل فن۔زیرک۔تیز فہم (۲) واقف کار۔تجربہ کار۔

ماہُو۔ (ما۔ہُو) (ہ۔ا۔مث) ایک برساتی کیڑے کا نام جو اکثر کان میں گھس جاتا ہے۔کن سلائی۔

ماہُول۔ (ما۔ہُول) (ہ۔ا۔مذ) ایک کیڑا جو کپاس کو کھا جاتا ہے۔

ماہی۔ (ما۔ہی) (ف۔ا۔مث) مچھلی۔جمع۔ ماہیاں۔

ماہی بان۔ (ف۔ا۔مذ) مچھلیوں کی نگرانی کرنے والا۔مچھلی گھاٹ کا چوکیدار۔

ماہی بے آب۔ (ف۔ا۔مث) وہ مچھلی جو پانی سے باہر نکال لی جائے (۲) (صف) بہت بے تاب۔

ماہی پُشت۔ (ف۔صف) گنبدی۔مُحدّب۔قُبّہ دار۔وہ چیز جو آس پاس سے نیچی اور درمیان میں اُونچی ہو (۲) ایک قسم کا رچوب جو پُشتِ ماہی سے مشابہ ہوتا ہے اس کو ماہی پشت کا جال بھی کہتے ہیں۔

ماہی توا۔ (ف۔ا۔مذ) ایک قسم کا گہرا توا جس میں مچھلی یا کباب تلتے ہیں۔

ماہی خوار۔ (ف۔صف) مچھلی کھانے والا۔بگلا۔بوتی مار۔

ماہی دنداں۔ (ف۔ا۔مذ) ایک قسم کی مچھلی کا دانت جس سے تلواروں کے قبضے بناتے ہیں۔

ماہی زرّیں۔ ایک قسم کی مچھلی جو ریت میں ہوتی ہے۔بعض کہتے ہیں کہ وہ سقنقور ہے۔ریگ ماہی۔

ماہی کاری۔ (ف۔ا۔مث) مچھلیاں پیدا کرنا اور پکڑنا۔

ماہی گاہیں۔ (Fisheries) (ف۔ا۔مث) مچھلیاں پکڑنے کی جگہ۔ مچھلیاں شکار کرنے کا گھاٹ۔

ماہی گیر۔ (ف۔ا۔مذ) مچھلیاں پکڑنے والا۔مچھیرا۔

ماہی مراتب۔ (ف۔ا۔مذ) وہ اعزازی نشان جو بہ شکل سیّارات بادشاہوں کی سواری کے آگے ہاتھیوں پر چلتے تھے۔

ماہیانہ۔ (ما۔ہِ۔یا۔نہ) (ف۔ا۔مذ) تنخواہ۔مہینہ۔مشاہرہ (۲) (صف) مہینے کا۔ماہواری۔

ماہیّت۔ (ما۔ہِ۔یّت) (ع۔ا۔مث) حقیقت۔کیفیت (۲) اصل۔جوہر۔مادہ۔مغز۔

ماء۔ (ع۔ا۔مذ) پانی۔جل (۲) عرق۔

ماءُ الجُبن۔ وہ پانی جو دُودھ کو پھاڑ کر سفیدی دور کرنے کے بعد رہ جاتا ہے۔

ماءُ الحیات۔ آبِ حیات (۲) کیمیا گروں کی اصطلاح میں ایک مرکّب دوا کا نام جس کو دھات کے کُشتہ میں ملا کر آگ پر رکھنے سے دھات اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہے۔

ماءُ الشّباب۔ (ع۔ا۔مذ) وہ آب و تاب جو جوان کے چہرے پر ہوتی ہے۔

ماءُ الشّعیر۔ (ع۔ا۔مذ) جَو کا پانی۔جو آش۔آش جَو۔

ماءُ اللّحم۔ (ع۔ا۔مذ) گوشت کا پانی جو کشید کر کے نکالا جائے۔

ماءُ الوَرد۔ (ع۔ا۔مذ) گلاب کا عرق۔

ماءِ مَعین۔ (ع۔ا۔مذ) جاری پانی۔صاف اور پاک پانی۔

مائدہ۔ (ما۔ءِ۔دہ) (ع۔ا۔مذ) دسترخوان جس پر کھانا چُنا ہو (۲) قرآن شریف کی ایک سُورۃ۔

مائر۔ (ع۔صف) جو دوسروں ملکوں سے اپنی ضرورت یا فروخت کے لیے غلّہ خرید کر لائے۔

مائس۔ (ع۔صف) جو غرور سے چلے (۲) جو شانے ہلا کر چلے۔اکڑ کر چلنے والا۔

مائع۔ (ما۔ئِع) (ع۔صف) رقیق شئے جیسے دُودھ۔پانی۔تیل وغیرہ۔

مائع پیما۔ وہ آلہ جس سے رقیق چیزوں کی پیمائش ہوتی ہے (Hydrometer)

مائعات۔ (ما۔ءِ۔عات) (ع۔ا۔مث) مائع کی جمع۔وہ بہنے والی چیزیں جو مثل پانی کے رقیق ہوں۔

مائل۔ (ما۔ئِل) (ع۔صف) راغب۔متوجہ (۲) میلان رکھنے والا۔شائق عاشق (۳) جُھکا ہوا۔خمیدہ (۴) ڈھلوان (۵) تھوڑا سا۔جیسے سُرخ سیاہی مائل۔

مائل کرنا۔ (ا۔مص۔مرکب) راغب کرنا۔متوجہ کرنا۔

مائل ہونا۔ (ا۔مص مرکب) راغب ہونا۔متوجہ ہونا۔رجوع ہونا۔رغبت کرنا۔

ماؤف۔ (ما۔ؤف) (ع۔صف) وہ جس کو صدمہ پہنچا ہو (عضو کے لیے مستعمل ہے) بے حس۔

مائی۔ماوی۔ (ما۔ئی) (ما۔وی) (ع۔صف) آبی۔پانی سے نسبت رکھنے والا۔ آبی۔وُہ جس کا تعلق پانی سے ہو۔

مائی۔ (ما۔ای) (ہ۔ا۔مث) والدہ۔ماں۔مادر۔امّاں۔ماتا (۲) ضعیفہ بُڑھیا۔

مائی باپ۔ (ہ۔ا۔مذ) والدین۔ماتا۔پتا۔مادر و پدر (۲) خداوندِ نعمت۔پالنہار ولی نعمت۔حاکم۔سردار۔اَن داتا۔

مائی کا پوت۔ (ہ۔ا۔مذ) ماں کا بیٹا۔ماں کا لاڈلا۔ناز کا پلا ہوا۔

مائی کا لال۔ (ہ۔ا۔مذ) اپنی ماں کا پیارا بیٹا۔ماں کا لاڈلا بیٹا (۲) بہادر۔سورما۔

مائیک۔ (Mike) (ما۔ئیک) (انگ۔ا۔مذ) دیکھیے مائیکروفون۔

مائیکروسکوپ۔ (Microscope) (ما۔ئیک۔رو۔س۔کوپ) (انگ۔ا۔مث) خردبین۔ایک آلہ جس سے چھوٹی سے چھوٹی چیز دیکھ سکتے ہیں۔

مائیکروفون۔ (مائیک۔رو۔فون) (انگ۔ا۔مذ) آلۂ مکبّر الصوت۔آلۂ نشر الصوت۔(Microphone)

مائیں۔ (ما۔ایں) (ہ۔ا۔مث) ایک پھل جو مازو سے مشابہ ہوتا ہے۔اور بطور دوا کے کام آتا ہے۔

مائینس۔ (Minus) (ما۔ای۔نس) (انگ۔صف) منفی کی نشانی (–) منفی۔کمی۔

مائیاں۔ (ماں۔ای یاں) (ہ۔ا۔مث) ماں کی جمع۔غریب عورتیں۔خادمائیں۔ (۲) شادی کی ایک رسم جس میں دُلہن اور دُولہا کو شادی سے کچھ دن پہلے زرد کپڑے پہنا کر اندر بٹھا دیتے ہیں۔

مائیوں بٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) شادی سے کچھ روز پہلے دولہا دُولھن کو زرد کپڑے پہنا کر بٹھانا ۔ خاص کر لڑکی کو ایسی جگہ بٹھا دیتے ہیں ، جہاں بجز اس کی ہم سنوں کے اور کوئی نہیں جاتا ۔

مائیوں بیٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (مجازاً) گوشہ نشین ہونا ۔ خلوت نشین ہونا ۔ گھر سے باہر نہ نکلنا ۔

مایا ۔ (س ۔ ا ۔ مث) خدا کی قدرت ۔ ایشور کی شکتی (۲) ظہورِ قدرت ۔ نیچر ۔ (۳) رحم ۔ دیا ۔ کرپا (۴) پیار ۔ محبت (۵) دھوکا ۔ فریب (۶) دھن ۔ دولت ۔ زر (۷) عجیب ۔ نادر (۸) رونق ۔ بہار ۔ کیفیت (۹) کرامت کرشمہ (۱۰) روح ۔ جان ۔ آتما ۔ پران (۱۱) سامان ۔ دستگاہ (۱۲) دنیا ۔ خلقت ۔ مخلوق ۔

مایا پتر ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) دولت مند ۔ مال دار ۔ زردار ۔ دھنی (۲) لالچی ۔ حریص ۔ لوبھی ۔

مایا پتی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایشور ۔ پرمیشور ۔ خدائے تعالیٰ ۔

مایا جال ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) دولت کا چکر ۔ حرص ۔ لالچ ۔ لوبھ ۔

مایا روپی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) فریبی ۔ پُرفریب ۔ دھوکہ کی ٹٹی ۔

مایا کو مایا ملے کر کر لمبے ہاتھ ۔ تلسی داس گریب کی کوئی نہ پوچھے بات ۔ (ا ۔ مثل) دولتمند ہی کو اور دولت ملتی ہے ۔ امیر لوگ امیر ہی کو ملتے ہیں ۔ غریب کو کوئی پوچھتا تک نہیں ۔

مایا کے ہیں تین نام ۔ پرسُو ۔ پرسا ۔ پرس رام ۔ (ا ۔ مثل) جوں جوں انسان کے پاس دولت جمع ہوتی جاتی ہے ۔ اُس کی عزت بڑھتی جاتی ہے ۔

مایُوس ۔ (ما ۔ یُوس) (ع ۔ صف) نااُمید ۔ نراس ۔ بے آس (۲) ناکام ۔ نامراد ۔ بے نیلِ مرام (۳) دل شکستہ ۔

مایوس کرنا ۔ (ا ۔ مص مرکب) نااُمید کرنا ۔ ناکام کرنا ۔ نراس کرنا ۔ دل توڑنا ۔

مایوسی ۔ (ما ۔ یُو ۔ سی) (ع ۔ ا ۔ مث) نااُمیدی ۔ ناکامی ۔ شکستہ دلی ۔

مایہ ۔ (ما ۔ یہ) (ف ۔ ا ۔ مث) پونجی ۔ جمع ۔ سرمایہ (۲) اصل ۔ راس المال (۳) مادّہ ۔ جوہر (۴) دستگاہ ۔ سامان (۵) مال ۔ دولت ۔

مایہ دار ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) دولتمند ۔ مال دار ۔ دھن والا ۔

مایہ ناز ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) فخر و ناز کا سبب (۲) معشوق ۔

م ۔ ب

مُباح ۔ (مُ ۔ باح) (ع ۔ صف) جائز ۔ روا ۔ حلال ۔ درست ۔ پاک ۔ شُدھ ۔ پوِتر ۔ جمع ۔ مُباحات ۔

مباح کرنا ۔ جائز کرنا ۔ حلال ٹھہرانا ۔ جائز قرار دینا ۔

مَباحِث ۔ (مَ ۔ بَا ۔ حِث) (ع ۔ ا ۔ مذ) بحثیں ۔ بحث کے مقامات ۔

مُباحثہ ۔ (مُ ۔ با ۔ حَ ۔ ثہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) بحث ۔ مناظرہ ۔ تکرار ۔ سوال و جواب ۔

مباحثہ کرنا ۔ (ا ۔ مص مرکب) بحث کرنا ۔ مناظرہ کرنا ۔

مبادا ۔ (مَ ۔ با ۔ دا) (ف ۔ کلمۂ دعائیہ) ایسا نہ ہو ۔ خدا نہ کرے ۔ خدانخواستہ ۔

مُبادِر ۔ (ع ۔ صف) جلدی کرنے والا (۲) گذشتہ ۔ سابق (۳) جرأت ۔ یا دلیری کرنے والا ۔

مُبادَرَت ۔ (مُ ۔ با ۔ دَ ۔ رَت) (ع ۔ ا ۔ مث) جلدی ۔ تیزی ۔ شتابی ۔ سُرعت (۲) سبقت ۔ پیشی (۳) دلیری ۔ جُرأت ۔ چالاکی ۔ چُستی ۔

مُبادَلہ ۔ (مُ ۔ با ۔ دَ ۔ لہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) اَدَل بَدَل ۔ باہم تبادلہ کرنا ۔

مبادلۂ جنس ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) جنس دے کر جنس لینا ۔ (انگ)
(Barter System)

مَبادی ۔ (مَ ۔ با ۔ دی) (ع ۔ ا ۔ مث) مبدا کی جمع (۱) شروع ۔ ابتدا ۔ آغاز ۔ بنیاد ۔ اصل (۲) ابتدائی اصول ۔ بنیادی باتیں ۔ جمع ۔ مبادیات ۔

مَبادیُ العلُوم ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) علم کی ابتدائی باتیں ، جن کا جاننا حصول علم کے لیے ضروری ہے ۔

مَباذَرَت ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) مٹانا ۔ کھونا ۔ پھینکنا ۔

مُبار ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) بکوان ۔ گلگلے ۔ پوڑے ۔

مُبارِز ۔ (مُ ۔ با ۔ رِز) (ع ۔ صف) مقابلہ پر چڑھ کر لڑنے والا ۔ آگے بڑھ کر لڑنے والا سپاہی ۔ جنگ جو ۔ جنگی بہادر ۔ مَن چلا ۔ جمع ۔ مبارزین ۔

مُبارَزَت ۔ (مُ ۔ با ۔ رَ ۔ زَت) (ع ۔ ا ۔ مث) لڑائی ۔ جنگ (۲) لڑائی کے واسطے صف سے باہر آنا ۔

مُبارَزَت طلبی ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) لڑائی کے لیے اپنے مقابل یا حریف کو طلب کرنا ۔ قدیمی جنگوں میں اس کا رواج تھا ۔

مُبارَک ۔ (مُ ۔ با ۔ رَک) (ع ۔ صف) باعثِ برکت ۔ برکت دیا گیا (۲) خوش قسمت ۔ نصیبہ ور ۔ بھاگوان (۳) نیک ۔ سعید ۔ موافق ۔ لائق (۴) خوش آمدید ۔ خوشا ۔ مرحبا (۵) مژدہ ۔ خوش خبری ۔

مبارکباد ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) خوشخبری ۔ مژدہ ۔ تہنیت ۔ شادیانہ (۲) دعائے خیر ۔ اشیرباد (۳) خدا برکت دے ۔ برکت نصیب ہو ۔

مبارکباد دینا ۔ مبارکبادی دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) خوشی کی تہنیت دینا ۔ بدھائی دینا ۔ بدھاوا دینا ۔

مبارک بادی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) خوش خبری ۔ شادیانہ ۔ تہنیت ۔ بَدھائی ۔

مبارکبادی گانا ۔ (ا ۔ محاورہ) شادی کے گیت گانا ۔ شادیانہ گانا ۔ بَدھائی گانا ۔

مبارک سلامت ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) خوشی کی باہمی مبارک باد ۔ آپس میں ایک دوسرے کو مبارکباد دینا ۔

مبارک فال ۔ (ع ۔ صف) جس سے نیک شگون ظاہر ہو ۔

مبارک قدم ۔ (ع ۔ صف) وہ شخص جس کا آنا باعثِ برکت ہو ۔

مبارک ہو ۔ (ا ۔ کلمۂ دعائیہ) خدا نیک کرے ۔ راس آئے ۔ سازگار ہو ۔

مُبارکی ۔ (مُ ۔ با ۔ رَ ۔ کی) (ع ۔ ا ۔ مث) مبارک بادی ۔ تہنیت ۔ (۲) دعائے خیر (۳) نیکی ۔ سعادت (۴) دانے جو تپ محرقہ میں نکل آتے ہیں ۔

مُباشرت ۔ (مُ ۔ با ۔ شَ ۔ رَت) (ع ۔ ا ۔ مث) عورت مرد کی ہم بستری ۔ جماع ۔ مجامعت ۔ صحبت ۔

مُبالغ ۔ (مُ ۔ با ۔ لِغ) (ع ۔ ا ۔ مذ) مَبلغ کی جمع ۔ روپے ۔ نقد رقوم ۔

مُبالغہ ۔ (مُ ۔ با ۔ لَ ۔ غہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) کسی بات کو بہت بڑھا چڑھا کر بیان کرنا ۔ حد سے زیادہ تعریف یا بُرائی کرنا ۔ حد سے زیادہ بڑھا جانا (۲) زیادہ گوئی (۳) کسی کام میں سخت کوشش کرنا ۔

مبالغہ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) زیادہ گوئی کرنا ۔ بڑھا کر بیان کرنا ۔ اصل کے خلاف کہنا حد سے زیادہ تعریف یا مذمت کرنا ۔

مبانی ۔ (مَ ۔ با ۔ نی) (ع ۔ ا ۔ مذ) مبنیٰ کی جمع (۱) بنیادیں (۲) مکانات ۔ عمارتیں ۔

مُباہات ۔ (مُ ۔ با ۔ ہات) (ع ۔ ا ۔ مث) فخر ۔ بڑائی ۔ شیخی (۲) شان و شوکت (۳) شیخی کرنا ۔ فخر کرنا ۔

مُباہلہ ۔ (مُ ۔ با ۔ ہَ ۔ لَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) ایک دوسرے کے حق میں بددعا کرنا ۔ ایک دوسرے کو بُرا کہنا ۔ نفرین کرنا ۔ اصطلاح شریعت میں کسی متنازعہ فیہ مسئلے کو خدا پر چھوڑتے ہوئے بددعا کرنا کہ جو جھوٹا ہو وہ برباد ہو جائے ۔

مُبتدا ۔ (مُب ۔ تَ ۔ دا) (ع ۔ ا ۔ مذ) آغاز ۔ شروع ۔ پہل ۔ اوّل ۔ ابتدا (۲) اصطلاح علم نحو میں جملہ اسمیہ کا پہلا جزو ۔ جس کے متعلق کوئی خبر دی جائے ۔

مُبتدا خبر ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) اول و آخر ۔ ابتدا و انتہا (۲) اسم اور اس کی خبر مُسند الیہ و مسند ۔

مبتدا خبر ندارد ۔ (ف ۔ مقولہ) وہ بات جس کا سر پیر نہ ہو ۔ بے سر و پا بات لغو اور بے ہودہ بات ۔

مُبتَدَع ۔ (مُب ۔ تَ ۔ دَع) (ع ۔ ا ۔ مذ) نئی ایجاد ۔ وہ کام جو دین میں نیا نکالا گیا ہو ۔

مُبتَدِع ۔ (مُب ۔ تَ ۔ دِع) (ع ۔ صف) دین میں نئی بات نکالنے والا ۔ بدعت کرنے والا ۔

مُبتدی ۔ (مُب ۔ تَ ۔ دی) (ع ۔ ا ۔ مذ) ابتدا کرنے والا ۔ نو آموز ۔ شروع کرنے والا ۔ ابجد خواں ۔ جمع ۔ مُبتدیاں ۔

مُبتذل ۔ (مُب ۔ تَ ۔ ذَل) (ع ۔ صف) ذلیل ۔ حقیر ۔ رذیل ۔ سفلہ ۔ کمینہ بے قدر ۔ خفیف ۔

مبتسم ۔ (ع ۔ صف) کھلنے والا ۔ ہنسنے والا ۔

مُبتلا ۔ (مُب ۔ تَ ۔ لا) (ع ۔ صف) پکڑا ہوا ۔ گرفتار ۔ ماخوذ (۲) پھنسا ہوا اُلجھا ہوا ۔ لپٹا ہوا ۔ گھرا ہوا (۳) بلا یا آفت میں پڑا ہوا (۴) مشغول ۔ مصروف (۵) فریفتہ ۔ عاشق ۔ شیدا ۔ مفتون ۔ دلدادہ ۔

مُبتلا کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) فریفتہ کرنا ۔ عاشق کر لینا ۔ پھنسا لینا ۔

مُبتلا ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) گرفتار ہونا ۔ پھنسنا ۔ اُلجھنا (۲) عاشق ہونا ۔ فریفتہ ہونا ۔

مبتلائے آفت ۔ مبتلائے بلا ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ صف) مصیبت میں پھنسا ہوا ۔ آفت میں گرفتار ۔ مصیبت کا مارا ۔

مُبتلائے عشق ۔ (ا ۔ صف) عشق میں گرفتار ۔ عاشق ۔ والہ و شیدا ۔

مَبحث ۔ (مَب ۔ حث) (ع ۔ صف و ا ۔ مذ) بحث ۔ معاملہ (۲) بحث یا تفتیش کا کام ۔ جمع ۔ مباحث ۔

مَبدا ۔ (مَب ۔ دا) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) شروع ہونے کی جگہ ۔ ظاہر ہونے کی جگہ (۲) آغاز ۔ شروع ۔ ابتدا (۳) اصل ۔ بنیاد (۴) چشمہ جمع ۔ مَبادی ۔

مبداءِ فیض ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) فیض کا سرچشمہ ۔ مجازاً خدائے تعالیٰ ۔

مُبدِع ۔ (مُب ۔ دِع) (ع ۔ صف) بدلا ہوا ۔ پلٹا ہوا ۔ نئی چیز کا پیدا کرنے والا بے مادہ بنانے والا ۔ اللہ تعالیٰ ۔

مُبدّل ۔ (مُ ۔ بَد ۔ دَل) (ع ۔ صف) بدلا ہوا ۔ پلٹا ہوا ۔ تبدیل شدہ ۔ متغیر ۔

مُبذّر ۔ (مُ ۔ بَذ ۔ ذِر) (ع ۔ صف) فضول خرچ ۔ اسراف کرنے والا ۔ جمع ۔ مبذّرین ۔

مَبذول ۔ (مَب ۔ ذُول) (ع ۔ صف) خرچ کیا گیا (۲) لگایا گیا ۔ منعطف ۔

مُبرّا ۔ (مُ ۔ بَر ۔ را) (ع ۔ صف) پاک ۔ بے عیب ۔ بَری ۔ صاف ۔ منزّہ ۔ (۲) بے زار ۔ متنفّر ۔

مُبَرَّد ۔ (مُ ۔ بَر ۔ رَد) (ع ۔ صف) سرد کیا ہوا ۔ ٹھنڈا کیا ہوا ۔

مُبَرِّد ۔ (مُ ۔ بَر ۔ رِد) (ع ۔ ا ۔ مذ) سرد کرنے والا ۔

مُبَرِّدات ۔ (مُ ۔ بَر ۔ رِ ۔ دات) (ع ۔ صف) سرد کرنے والی چیزیں ۔ وہ دوائیں جن کی تاثیر سرد ہو ۔

مَبرَز ۔ (مَب ۔ رَز) (ع ۔ ا ۔ مذ) پاخانہ نکلنے کی جگہ ۔ مقعد ۔ دُبر ۔

مُبرَم ۔ (مُب ۔ رَم) (ع ۔ صف) مضبوط ۔ استوار ۔ مستحکم ۔ ضروری ۔ نہ ٹلنے والی ۔ سَنَدی ۔

مَبرور ۔ (مَب ۔ رُور) (ع ۔ صف) نیکی کیا گیا ۔ پاک ۔ مقدس ۔ گناہوں سے بَری ۔ (۲) مقبول ۔ قبول کیا گیا جیسے حج مبرور ۔

مَبروص ۔ (ع ۔ صف) برص کا مریض ۔ پھلبہری کا مریض ۔

مُبرہَن ۔ (مُ ۔ بَر ۔ ہَن) (ع ۔ صف) دلیل سے ثابت کیا ہوا ۔ ثابت ۔ مضبوط ۔

مَبسوط ۔ (مَب ۔ سُو ۔ ط) (ع ۔ صف) پھیلا ہوا ۔ کشادہ ۔ فراخ ۔

مُبَشَّر ۔ (مُ ۔ بش ۔ شَر) (ع ۔ صف) جس کی خوشخبری دی گئی ہو ۔ خوشخبری دیا گیا ۔

مُبَشِّر ۔ (مُ ۔ بش ۔ شِر) (ع ۔ صف) بشارت دینے والا ۔ خوش خبری سنانے والا ۔ جمع ۔ مبشّرین ۔

مُبَصِّر ۔ (مُ ۔ بص ۔ صِر) (ع ۔ صف) دیکھنے والا ۔ بینا (۲) پرکھنے والا ۔ صرّاف (۳) مشیر ۔ صلاح کار ۔ (انگ) (Adviser)

مبصّر بہی ۔ (قانون) بہی کی جانچ پڑتال کرنے والا ۔

مُبطِل ۔ (ع ۔ صف) باطل کرنے والا ۔

مَبعوث ۔ (مَب ۔ عُوث) (ع ۔ صف) اٹھایا گیا ۔ بھیجا گیا ۔ پیدا کیا گیا ۔

مبعوث ہونا ۔ (ع ۔ ا ۔ صف) نبی کا بھیجا جانا ۔

مَبغوض ۔ (مَب ۔ غُوض) (ع ۔ صف) بغض کیا گیا ۔ دشمن رکھا گیا ۔ قابل نفرت ۔

مَبغُوض۔ (مَب۔غوض) (ع۔صف) بُغض کیا گیا۔ دشمن رکھا گیا۔ قابل نفرت۔

مَبلَغ۔ (مَب۔لَغ) (ع۔صف) روپیہ کی رقم۔ تعداد زر (۲) کُل۔ تمام۔ کمال (۳) تھوڑا (۴) کھرا۔ پرکھا ہوا (ف) حد۔ نہایت۔ اُردو میں معنی اول میں بضم میم مستعمل ہے۔

مُبَلِّغ۔ (مُ۔بَل۔لِغ) (ع۔امذ) پہنچانے والا۔ تبلیغ کرنے والا۔ مشنری۔ جمع: مُبلّغین۔

مَبنا۔ مَبنیٰ۔ (مَب۔نا) (ع۔امذ) بنیاد (۲) عمارت۔ جمع: مبانی۔

مَبنِی۔ (مَب۔نی) (ع۔صف) بنیاد رکھا ہوا۔ بنیاد رکھنے کی جگہ۔ جس پر کسی چیز کی بنا ہو۔

مَبنی ہونا۔ (ا۔محاورہ) کسی بات کا کسی بات پر موقوف ہونا۔ منحصر ہونا۔

مُبہَم۔ (مُب۔ہَم) (ع۔صف) مشکوک۔ وہ جس کا مطلب صاف نہ ہو۔ گول مول بات۔

مَبہُوت۔ (مَب۔ہُوت) (ع۔صف) حیران۔ متحیّر۔ ہکّا بکّا (۲) دیوانہ۔ باؤلا (۳) نشہ میں چور۔ مخمور۔ مدہوش۔

مُبَہِّی۔ (مُ۔بَہ۔ہی) (ع۔امذ) قوتِ باہ بڑھانے والا۔ شہوت زیادہ کرنے والا۔

مُبَہِّیات۔ (مُ۔بَہ۔ہِ۔یات) (ع۔صف) مُبہی کی جمع۔ قوتِ باہ بڑھانے والی دوائیں۔

مَبِیع۔ (مَ۔بِیع) (ع۔صف) خریدی ہوئی چیز۔ بکا ہوا مال۔

مُبِین۔ (مُ۔بِین) (ع۔صف) ظاہر۔ صاف۔ کھلا ہوا۔ آشکارا۔ صریح۔ روشن۔

مُبَیَّن۔ (مُ۔بَی۔یَن) (ع۔صف) بیان کیا گیا۔ بیان کیا ہوا۔ (۲) نحو میں وہ اسم جس کے بعد ایک جملہ اس کی تفسیر میں واقع ہو (مؤنث کے لیے مبینہ آتا ہے۔)

مبیّنہ۔ (ع۔صف) بیان کیا گیا۔ کھولا گیا (انگ) (Alleged)

م۔ پ

مَپان۔ (مَ۔پان) (ہ۔امث) ناپ۔ نپان۔ پیمائش۔

مَپانا۔ (مَ۔پا۔نا) (ہ۔امذ) پیمانہ۔ ناپنے کی چیز (۲) ناپنا۔ پیمائش کرنا۔

مپائی ہونا۔ (ہ۔مص مرکب) ناپا جانا۔ اندازہ کیا جانا۔

مَپَیت۔ (مَ۔پَیت) (ہ۔امث) ناپ۔ پیمائش۔

مَپنا۔ (مَپ۔نا) (ہ۔مص) ناپا جانا۔ پیمائش ہونا۔ اندازہ کیا جانا۔

مَپوانا۔ (مَپ۔وا۔نا) (ہ۔مص) ناپ کرانا۔ پیمائش کرانا۔

م۔ ت

مَت۔ (ہ۔کلمۂ نفی) نہ۔ نہیں۔

مَت پوچھو۔ (ا۔محاورہ) قابلِ بیان نہیں۔ کراہت اور رغبت دونوں موقعوں پر آتا ہے (۲) ایسا اچھا ہے کہ قابل بیان نہیں (۲) ایسی سخت مصیبت ہے کہ کہنے کے لائق نہیں۔

مَت کر ساس بُرائی۔ تیرے بھی آگے جائی۔ (ا۔مثل) ساس جیسا اپنی بہو سے کرے گی ویسا ہی اس کی بیٹی کے ساتھ ہوگا۔

مَت۔ (ہ۔ا۔مث) سمجھ۔ بوجھ۔ عقل۔ دانش۔ فہم ادراک۔ دانائی (۲) رائے۔ نصیحت (۳) عادت رسم (ا مذ) مذہب۔ ملّت۔ دھرم عقیدہ۔ اعتقاد۔

مَت الٹنا۔ مَت الٹی ہونا۔ (ا۔محاورہ) عقل جاتی رہنا۔

مَت بدلنا۔ (ا۔محاورہ) سمجھ کا کچھ سے کچھ ہو جانا۔ طرز بدلنا۔

مَت پلٹنا۔ (ا۔محاورہ) رائے بدل جانا۔ سمجھ اُلٹی ہو جانا۔

مَت پھرنا۔ (ا۔محاورہ) رائے بدلنا (۲) عقل ماری جانا۔

مَت پھیرنا۔ (ا۔محاورہ) رائے دینا۔ عقل کی بات بتانا۔ نصیحت کرنا۔

مَت مار دینا۔ (ا۔محاورہ) عقل زائل کر دینا۔ عقل کا کام کرنے کے قابل نہ رہنا۔

مت ماری پڑنا۔ (ماری جانا) (ا۔محاورہ) عقل جاتی رہنا۔ بیوقوف بننا۔

مَت ہونا۔ (ا۔محاورہ) عقل ہونا۔ سمجھ ہونا۔

مَتا۔ (ا۔مث) مجال۔ طاقت (۲) مشورہ۔ رائے۔

مُتبارِز۔ (ع۔ا۔مذ) وہ شخص جو نکل کر حریف کے مقابلے پر آئے۔

مَتا۔ (ق۔صف) مست۔

مُتابعت۔ (مُ۔تا۔بَ۔عَت) (ع۔ا۔مث) (۱) پیروی (۳) فرمانبرداری۔ اطاعت۔

مُتاثّر۔ (مُ۔تَ۔اَث۔ثِر) (ع۔صف) اثر قبول کرنے والا۔ مؤثر۔ کارگر (۲) دل گداز۔ جگر سوز۔ رقت انگیز۔

مُتاخّر۔ (مُ۔تَ۔اَخ۔خِر) (ع۔صف) پیچھے آنے والا۔

مُتاخّرین۔ (مُ۔تَ۔اَخ۔خِ۔رین) (ع۔صف) پیچھے آنے والے لوگ اخیر زمانے والے۔

مُتاذّی۔ (مُ۔تَ۔اَذ۔ذی) (ع۔صف) اذیت پانیوالا۔ تکلیف پانیوالا۔

مَتارا۔ (ق) مال۔ متاع۔

مُتاس۔ (مُ۔تاس) (ہ۔امث) پیشاب کرنے کی حاجت۔

مُتاسا۔ (مُ۔تا۔سا) (ہ۔صف (۱) مذ) وہ جسے پیشاب کرنے کی حاجت ہو۔

مُتاسّف۔ (مُ۔تَ۔اَس۔سِف) (ع۔صف) افسوس کرنے والا۔

مَتاع۔ (مَ۔تاع) (ع۔ا۔مذ و مث) پونجی۔ اثاثہ۔ تجارت کا سامان۔

متاعِ غرور۔ (ع۔ا۔مث) کنایتاً دنیا۔ جہان۔

مُتاعی۔ (مُ۔تا۔عی) (ع۔ف۔ا۔مث) اہلِ تشیع میں وہ عورت جس سے متعہ کیا گیا ہو۔ مقررہ مدت کیلیے نکاحی ہوئی عورت۔

مُتألّم۔ (مُ۔تَ۔اَ۔لِّم) (ع۔صف) الم پایا ہوا۔ جسے رنج پہنچا ہو۔ رنجیدہ۔ دُکھیا۔

مُتالی۔ (مُ۔تا۔لی) (ہ۔ا۔مث) وہ جگہ جو گھوڑے کے پیشاب کے لیے ہو (۲) گھاس جس پر گھوڑے نے پیشاب کیا ہو۔

مُتأمّل۔ (مُ۔تَ۔اَمْ۔مِل) (ع۔ا۔مذ) تامل کرنے والا۔ سوچنے والا۔

مُتانا۔ (مُ۔تا۔نا) (ہ۔مص) بچہ کو پیشاب کرانا (۲) (ا۔مذکر) جسم میں پیشاب کرنے کی تھیلی۔ مثانہ۔ پُھکنا۔

مَتانت۔ (مَ۔تا۔نَت) (ع۔ا۔مث) سنجیدگی۔ مضبوطی پختگی۔ اُستواری۔ سنگینی (۲) تہذیب (۳) خیالات کی آراستگی اور درستی۔ زبان کا بے ہودہ الفاظ اور خیالات سے پاک ہونا۔

مُتانی۔ (مُ۔تا۔نی) (ہ۔ا۔مث) اصطبل میں گھوڑے کے پیشاب کرنے کی جگہ۔ گھوڑے کا پیشاب۔

مُتأہّل۔ (مُ۔تَ۔اَہ۔ہِل) (ع۔صف) اہلیہ کرنے والا۔ بیاہا۔ شادی شدہ۔ بیوی بچے والا۔

مُتَبادِر۔ (مُ۔تَ۔با۔دِر) (ع۔صف) جلدی کرکے آگے بڑھ جانے والا۔ (۲) جلد ذہن میں آنے والا (۳) جلد نکلنے والا۔

مُتَبادِل۔ (مُ۔تَ۔با۔دِل) (ع۔صف) بدلنے والا۔ باری سے آنے یا کام کرنے والا۔

مُتبادلہ۔ (مُ۔تَ۔با۔دِ۔لہ) (ع۔صف) وہ جو بدلے (۲) (اصطلاحِ اقلیدس) دو خطوط متوازی پر جب تیسرا خط آکر گرے تو اس خط کے دونوں طرف کے داخلی زاویے متبادلہ کہلاتے ہیں بشرطیکہ متصلہ نہ ہوں۔

مُتَبحِّر۔ (مُ۔تَ۔بَح۔حِر) (ع۔صف) علم کا دریا۔ بہت بڑا عالم۔ فاضل اجل۔

مُتَبَدَّل۔ (مُ۔تَ۔بَد۔دَل) (ع۔صف) بدلا ہوا۔ تبدیل شدہ۔

مُتَبَدِّل۔ (مُ۔تَ۔بَد۔دِل) (ع۔صف) بدلنے والا۔ تبدیل کرنے والا۔ کسی چیز کا معاوضہ لینے والا۔

مُتبرّک۔ (مُ۔تَ۔بَر۔رُک) (ع۔صف) برکت والا۔ مقدس۔ پاک۔ صاف۔ پوتر (۲) معزز۔ بزرگ۔ قابلِ تعظیم۔ مونث کے لیے متبرکہ۔

مُتبرّکہ۔ (مُ۔تَ۔بَر۔رَ۔کہ) (ع۔صف) برکت والی چیز۔ پاک چیز۔

مُتبسّم۔ (مُ۔تَ۔بَس۔سِم) (ع۔صف) مسکرانے والا (۲) شگفتہ۔ کھلا ہوا۔

مُتّبِع۔ (مُت۔تَ۔بِع) (ع۔صف) پیچھے چلنے والا۔ پیروی کرنے والا۔

مُتبنّیٰ۔ (مُ۔تَ۔بَن۔نا) (ع۔صف) فرزندی میں لیا ہوا۔ گود لیا ہوا۔ لے پالک۔ بیٹا بنایا ہوا۔

متبنّیٰ کرنا۔ (ا۔مص مرکب) بیٹا بنانا۔ فرزندی میں لینا۔ گود لینا۔

مَتبوع۔ (مَت۔بوع) (ع۔صف) سردار۔ پیروی کیا گیا۔

مُتجانِس۔ (مُ۔تَ۔جا۔نِس) (ع۔صف) ہم جنس ہونے والا۔

مُتجاوِز۔ (مُ۔تَ۔جا۔وِز) (ع۔صف) اپنی حد سے بڑھنے والا۔

مُتجسِّس۔ (مُ۔تَ۔جَس۔سِس) (ع۔صف) تجسس کرنے والا۔ ڈھونڈنے والا۔ تلاش کرنے والا۔

مُتجلّی۔ (مُ۔تَ۔جَل۔لی) (ع۔صف) چمکدار۔ روشن۔ آشکارا۔

مُتحارِب۔ (مُ۔تَ۔حا۔رِب) (ع۔صف) آپس میں جنگ کرنے والا۔

مُتّحِد۔ (مُت۔تَ۔حِد) (ع۔صف) اتحاد رکھنے والا۔ متفق۔ ملا ہوا۔ شامل۔

مُتّحدُالمفہُوم۔ (ع۔صف) جس کا مطلب ایک ہو۔

مُتحرّک۔ (مُ۔تَ۔حَر۔رِک) (ع۔صف) حرکت کرنے والا۔ جاری۔ روان۔ (۲) نحو میں وہ حرف جس پر حرکت یعنی زبر۔ زیر یا پیش ہو۔

مُتحَف۔ (ع۔ا۔مذ) عجائب خانہ۔

مُتحقَّق۔ (مُ۔تَ۔حَق۔قَق) (ع۔صف) تحقیق کیا گیا۔ ٹھیک۔ درست صحیح۔

مُتحقِّق۔ (مُ۔تَ۔حَق۔قِق) (ع۔صف) تحقیق کرنے والا۔ کسی چیز کا صحیح اور درست کرنے والا۔

مُتحکّم۔ (مُ۔تَ۔حَک۔کِم) (ع۔صف) حکومت کرنے والا۔ شہنشاہ۔

مُتحلّی۔ (مُ۔تَ۔حَل۔لی) (ع۔صف) زیور پہننے والا۔ آراستہ ہونے والا۔

مُتحمّل۔ (مُ۔تَ۔حَم۔مِل) (ع۔صف) تحمل کرنے والا۔ برداشت کرنے والا۔ مستقل مزاج۔ صابر۔

مُتحیّر۔ (مُ۔تَ۔حَی۔یِر) (ع۔صف) حیرت زدہ۔ حیران۔ حواس باختہ۔ ہکا بکا۔ متعجب۔

مُتحیّرَہ۔ (ع۔ا۔مذ) (علم ہیئت) ذیل کے پانچ سیارے خمسہ متحیرہ کہلاتے ہیں۔ عطارد۔ زہرہ۔ مریخ۔ مشتری اور زحل۔ یہ سیارے کبھی کبھی اپنی معمولی رفتار سے پیچھے کی طرف لوٹ جاتے ہیں اور پھر اپنی معمولی پر چلنے لگتے ہیں۔

مُتخاصِم۔ (مُ۔تَ۔خا۔صِم) (ع۔صف) خصومت کرنے والا۔ لڑنے والا۔ مدعی۔ مخالف۔ دشمن۔ جھگڑالو۔

مُتخاصِمین۔ (مُ۔تَ۔خا۔صِ۔مِین) (ع۔ا۔مذ) طرفین جو جھگڑا کریں۔ فریقین۔ باہم مخالف۔ مدعی اور مدعا علیہ۔ متخاصم کی جمع۔

مُتخالِف۔ (ع۔صف) ایک دوسرے کے مخالف۔ آپس میں مخالفت کرنے والا۔

مُتخصّص۔ (ع۔صف) خصوصیت رکھنے والا۔ کسی فن کا ماہر خصوصی (انگ) (Specialist)

مُتخلخل۔ (مُ۔تَ۔خَل۔خَل) (ع۔صف) اندر سے خالی۔ پولا (۲) ڈھیلا۔ ڈھالا۔

مُتخلّص۔ (مُ۔تَ۔خَل۔لِص) (ع۔صف) تخلص رکھنے والا۔ موسوم۔ لقب۔ معروف۔

مُتَخَلِّل۔ (مُ۔تَ۔خَل۔لِل) (ع۔صف) خلل ڈالنے والا۔
مُتَخَیَّل۔ (مُ۔تَ۔خَیْ۔یَل) (ع۔صف) خیال کیا گیا۔ خیال میں لایا ہوا۔
مُتَخَیَّلَہ۔ (مُ۔تَ۔خَیْ۔یَ۔لہ) (ع۔صف) خیال کیا گیا۔ جہاں خیال پیدا ہو۔ یعنی دماغ۔
مُتَخَیِّلَہ۔ (مُ۔تَ۔خَیْ۔یِ۔لَہ) (ع۔صف) خیال میں لانے کی قوت۔ سوچنے کی قوت۔ ایک دماغی قوت کا نام جس سے انسان غیر حاضر چیزوں کا نقش دل میں بناتا ہے۔ وہم۔ خیال۔ قیاس۔
مُتَدارِک۔ (مُ۔تَ۔دا۔رِک) (ع۔صف) (۱) کھوئی ہوئی چیز کو پانے والے (۲) عروض میں ایک بحر کا نام جو بعد میں ایجاد ہو کر پہلی بحروں میں شامل کی گئی۔
مُتَداوَل۔ (مُ۔تَ۔دا۔وَل) (ع۔صف) ہاتھوں میں پھری ہوئی چیز۔ دست بہ دست پہنچی ہوئی چیز۔ مروّج۔
مُتَداوَلَہ۔ (ع۔صف۔مث) ایک دوسرے سے باری باری لیا گیا۔ ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔ رائج۔
مُتَدَیِّن۔ (مُ۔تَ۔دَی۔یِن) (ع۔صف) (۱) دین دار۔ ایمان دار۔ دیانت دار۔ امانت۔ امین۔ امانت دار۔ معاملہ اور بات کا سچا اور پورا۔
مُتَذَبذِب۔ (مُ۔تَ۔ذَب۔ذِب) (ع۔صف) تذبذب میں پڑنے والا۔ تردّد میں پڑنے والا۔ لٹکا ہوا۔ جمع: متذبذبین۔
مُتَذَکَّرَہ۔ (مُ۔تَ۔ذَک۔کَ۔رہ) (ع۔صف) ذکر کیا گیا۔ مذکورہ۔
مُتَذَکَّرَہ بالا۔ (ع۔ف۔صف) جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہو۔ مرقومۂ بالا۔
مُتَذَکَّرَہ ذیل۔ وہ جس کا ذکر آگے آئے گا۔
مِتّر۔ (مِت۔تَر) (ہ۔ا۔مذ) (۱) وہ لڑکا جو کھیل میں سردار بنایا جائے۔ سرگروہ۔ سرغنہ (۲) دوست۔ یار۔ آشنا۔
مِتّرائی۔ (مِت۔را۔ائی) (ہ۔ا۔مث) دوستی۔ یارانہ۔
مُتَرادِف۔ (مُ۔تَ۔را۔دِف) (ع۔صف) ہم ردیف۔ دو ایسے لفظ جن کے معنی ایک ہی ہوں۔ جمع: مترادفات۔
مُتَرَتَّب۔ (مُ۔تَ۔رَت۔تَب) (ع۔صف) ترتیب دیا گیا۔
مُتَرَتِّب۔ (مُ۔تَ۔رَت۔تِب) (ع۔صف) ترتیب دینے والا۔
مُتَرجِم۔ (مُ۔تَر۔جِم) (ع۔صف) ترجمہ کرنے والا۔
مُتَرجَم۔ (مُ۔تَر۔جَم) (ع۔صف) ترجمہ کیا ہوا۔
مُتَرَدِّد۔ (مُ۔تَ۔رَد۔دِد) (ع۔صف) (۱) تردّد کرنے والا۔ فکر مند۔ پس و پیش کرنے والا۔ سوچ میں پڑ جانے والا (۲) پریشان۔ مضطرب۔
مترس از بلائے کہ شب درمیان ست۔ (ف۔مثل) مصیبت سے مت ڈر ابھی رات درمیان میں ہے۔ اس مصیبت کی فکر میں پریشان نہ ہونا چاہیئے جو ابھی نہ آئی ہو۔
مُتَرَسِّل۔ (مُ۔تَ۔رَس۔سِل) (ع۔ا۔مذ) خط بھیجنے والا۔
مُتَرَشِّح۔ (مُ۔تَ۔رَش۔شِح) (ع۔صف) ترشّح کرنے والا۔ ٹپکنے والا۔
مُتَرَصِّد۔ (مُ۔تَ۔رَص۔صِد) (ع۔صف) اُمید دار۔ اُمید رکھنے والا۔ آس لگانے والا۔
مُتَرَقَّب۔ (مُ۔تَ۔رَق۔قَب) (ع۔صف) انتظار کیا گیا۔ اُمید کیا گیا۔
مُتَرَقِّب۔ (مُ۔تَ۔رَق۔قِب) (ع۔صف) انتظار کرنے والا۔ منتظر۔ اُمیدوار۔
مُتَرَقَّبَہ۔ (مُ۔تَ۔رَق۔قَ۔بَہ) (ع۔صف) انتظار کیا ہوا۔ اُمید کی ہوئی چیز۔
مِتّرنا۔ (ق۔مص) آسیب اُتارنا۔ بھوت پریت اتارنا۔
مُتَرَنِّم۔ (مُ۔تَ۔رَن۔نِم) (ع۔صف) گانے والا۔
مَتْرُوک۔ (مَت۔رُوک) (ع۔صف) ترک کیا ہوا۔ چھوڑا ہوا۔
مَتْرُوکات۔ (مَت۔رُو۔کات) (ع۔ا۔مذ) چھوڑی ہوئی چیزیں۔
مَتْرُوکَہ۔ (مَت۔رُو۔کہ) (ع۔صف) ترک کی ہوئی۔ چھوڑی ہوئی۔
مُتَزائِد۔ (مُت۔زا۔ئِد) (ع۔صف) زاید ہونے والا۔ زیادہ ہونے والے۔ بڑھنے والا۔
مُتَزَلزِل۔ (مُ۔تَ۔زَل۔زِل) (ع۔صف) کانپنے والا۔ ڈگمگانے والا۔ جنبش کرنے والا۔ لرزاں۔
مُتَساوی۔ (مُ۔تَ۔سا۔وی) (ع۔صف) ایک دوسرے کے مساوی۔ برابر۔
مُتَسَلِّط۔ (مُ۔تَ۔سَل۔لِط) (ع۔صف) غالب ہونے والا۔ قبضہ کرنے والا۔
مُتَشابِہ۔ (مُ۔تَ۔شا۔بِہ) (ع۔صف) مشابہ ہونے والا۔ مانند۔ ہم شکل۔ ہم صورت۔ یکساں (۲) مشتبہ۔ مشکوک۔ جس کے بارے میں کچھ شبہ ہو (۳) (ا۔مذ) بھول۔ چوک۔ شبہ۔ جمع: متشابہات۔
مُتَشابِہ لگنا۔ (امحاورہ) شبہ میں پڑنا۔ بھول میں پڑنا۔ چوکنا۔ یہ محاورہ خاص کر قرآن شریف کے لیے ہے۔ کیونکہ بعض آیات کے مختلف موقعوں پر آجانے سے حافظ لوگ کہیں سے کہیں پڑھ جاتے ہیں۔
مُتَشابِہات۔ (مُ۔تَ۔شا۔بِ۔ہات) (ع۔ا۔مث) متشابہ کی جمع۔ قرآن شریف کی وہ آیتیں جن کے معنی سوائے خدائے تعالےٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ جن کے ایک سے زائد معنی ہو سکتے ہیں۔
مُتَشاعِر۔ (مُ۔تَ۔شا۔عِر) (ع۔صف) جو شاعر نہ ہو مگر اپنے آپ کو شاعر ظاہر کرے۔ بناوٹی شاعر۔
مُتَشَدِّد۔ (مُ۔تَ۔شَد۔دِد) (ع۔صف) سختی کرنے والا۔ جمع: متشددین۔
مُتَشَرِّع۔ (مُ۔تَ۔شَر۔رِع) (ع۔صف) شریعت پر عمل کرنے والا۔ پابندِ شرع۔ پارسا۔ پرہیزگار۔
مُتَشَکِّر۔ (مُ۔تَ۔شَک۔کِر) (ع۔صف) شکر ادا کرنے والا۔ شکرگزار۔
مُتَشَکِّک۔ (مُ۔تَ۔شَک۔کِک) (ع۔صف) شبہ کرنے والا۔ شک کرنے والا۔
مُتَشَکِّل۔ (مُ۔تَ۔شَک۔کِل) (ع۔صف) تشکل اختیار کرنے والا۔ صورت قبول کرنے والا۔
مُتَشَکّی۔ (مُ۔تَ۔شَک۔کی) (ع۔صف) (۱) شکایت کرنے والا۔ (۲) جھگڑنے والا۔
مُتَصادِم۔ (مُ۔تَ۔صا۔دِم) (ع۔صف) ٹکرا جانے والا۔
مُتَصاعِد۔ (مُ۔تَ۔صا۔عِد) (ع۔صف) صعود کرنے والا۔ اوپر چڑھنے والا۔

مُتَصَدِّع ۔ (مُ۔ تَ۔ صَدْ۔ دِع) (ع۔ صف) دردِ سر دینے والا۔ تکلیف دینے والا۔

مُتَصَدِّی ۔ (مُ۔ تَ۔ صَد۔ دِی) (ع۔ صف) دیوان۔ محاسب۔ جمع خرچ نویس (۲) محرر۔ کاتب۔ منشی۔ نائب گماشتہ (۳) منتظم۔ انتظار کرنے والا (۴) ذمہ دار۔ کفیل۔ جمع:۔ متصدّیان۔

مُتَصَرِّف ۔ (مُ۔ تَ۔ صَر۔ رِف) (ع۔ صف) قبضہ کرنے والا۔ قابض۔

مُتَصَرَّفہ ۔ (ع۔ صف) وہ چیز جو قبضے میں آگئی ہو۔

مُتَّصَف ۔ (مُت۔ تَ۔ صَف) (ع۔ صف) وصف کیا گیا۔ تعریف کیا گیا۔ موصوف جس کے ساتھ کوئی صفت لگی ہو۔

مُتَّصِف ۔ (مُت۔ تَ۔ صِف) (ع۔ صف) صفت رکھنے والا۔

مُتَّصِل ۔ (مُت۔ تَ۔ صِل) (ع۔ صف) اتصال رکھنے والا۔ پاس۔ قریب۔ نزدیک لگا ہوا۔ برابر ملنے والا۔ لگاتار۔ پے در پے۔

مُتَصَنِّع ۔ (مُ۔ تَ۔ صَن۔ نِع) (ع۔ صف) تصنع کرنیوالا۔ بناوٹ کرنیوالا۔

مُتَصَوِّر ۔ (مُ۔ تَ۔ صَو۔ وِر) (ع۔ صف) تصور کرنے والا۔ دل میں نقشہ جمالینے والا۔ خیال قائم کرنے والا۔

مُتَصَوَّر ۔ (مُ۔ تَ۔ صَو۔ وَر) (ع۔ صف) تصوّر میں لایا ہوا۔ خیال کیا گیا۔ سوچا ہوا۔

مُتَصَوِّف ۔ (مُ۔ تَ۔ صَو۔ وِف) (ع۔ صف) صوفی بننے والا۔ جمع۔ متصوّفین۔

مُتَضاد ۔ (مُ۔ تَ۔ ضاد) (ع۔ صف) برعکس۔ خلاف۔ اُلٹا۔

مُتَضَرِّع ۔ (مُ۔ تَ۔ ضَر۔ رِع) (ع۔ صف) رونے والا۔ عاجزی کرنے والا۔

مُتَضَمَّن ۔ (مُ۔ تَ۔ ضَم۔ مَن) (ع۔ صف) داخل کیا ہوا۔ شامل کیا ہوا۔

مُتَضَمِّن ۔ (مُ۔ تَ۔ ضَم۔ مِن) (ع۔ صف) پیٹ میں لینے والا۔ داخل۔ شامل۔ مشتمل۔ مندرج۔

مُتَظَلِّم ۔ (مُ۔ تَ۔ ظَل۔ لِم) (ع۔ صف) ظلم کی شکایت کرنے والا۔ فریادی۔ دادخواہ۔

مُتَعارِض ۔ (مُ۔ تَ۔ عا۔ رِض) (ع۔ صف) ایک دوسرے کے سامنے آنیوالے ایک دوسرے کے برخلاف۔ جمع۔ متعارضین۔

مُتَعارِف ۔ (مُ۔ تَ۔ عا۔ رِف) (ع۔ صف) مشہور۔ معروف۔ آپس میں جان پہچان والے۔ جمع:۔ متعارفین۔

مُتَعارَفہ ۔ (مُ۔ تَ۔ عا۔ رَ۔ فہ) (ع۔ صف) مشہور۔ معروف۔ ظاہر۔

مُتَعاقِب ۔ (مُ۔ تَ۔ عا۔ قِب) (ع۔ صف) تعاقب کرنیوالا۔ پیچھے آنے والا۔

مُتَعاقِد ۔ (مُ۔ تَ۔ عا۔ قِد) (ع۔ صف) عہد و پیمان کرنے والا۔

مُتَعاقِدَین ۔ (مُ۔ تَ۔ عا۔ قِ۔ دَین) (ع۔ اسم) فریقین۔ باہم معاہدہ کرنیوالا۔

مُتَعال ۔ (مُ۔ تَ۔ عال) (ع۔ صف) عالی۔ بلند۔ برتر۔ بزرگ۔ خدا کے واسطے مستعمل ہے۔

مُتَعالی ۔ (مُ۔ تَ۔ عا۔ لی) (ع۔ صف) بلند۔ برتر (۲) خدائے تعالیٰ کا نام۔

مُتَعَجِّب ۔ (مُ۔ تَ۔ عَج۔ جِب) (ع۔ صف) تعجب کرنے والا۔ حیران۔ متحیر۔ دنگ۔ ششدر۔

مُتَعَدِّد ۔ (مُ۔ تَ۔ عَد۔ دِد) (ع۔ صف) گنے ہوئے۔ تھوڑے۔ چند (۲) بہت کئی۔ بہتیرے (۳) مختلف۔ جدا جدا۔ متفرق۔ گنتی کے۔

مُتَعَدِّی ۔ (مُ۔ تَ۔ عَد۔ دی) (ع۔ صف) حد سے بڑھنے والا (۲) طب میں وہ مرض جو ایک سے دوسرے کو لگے (۳) نحو میں وہ فعل جو مفعول کو چاہے۔

متعدی امراض ۔ (ع۔ ا۔ مث) چھوت چھات سے پیدا ہونے والی بیماریاں۔

مُتَعَذِّر ۔ (ع۔ صف) مشکل۔ دشوار۔ محال کے قریب۔

مُتَعَرِّض ۔ (مُ۔ تَ۔ عَر۔ رِض) (ع۔ صف) روکنے والا (۲) آگے آنے والا۔

مُتَعَصِّب ۔ (مُ۔ تَ۔ عَص۔ صِب) (ع۔ صف) تعصب کرنے والا۔ مذہب یا قوم کی پچ کرنے والا۔

مُتَعَفِّف ۔ (ع۔ صف) عفت والا۔ پارسا۔ مُتّقی۔

مُتَعَفِّن ۔ (مُ۔ تَ۔ عَف۔ فِن) (ع۔ صف) سڑا ہوا۔ بدبودار۔ بُسا ہوا۔

مُتَعَلِّق ۔ (مُ۔ تَ۔ عَل۔ لِق) (ع۔ صف) تعلق رکھنے والا۔ لگاؤ رکھنے والا (جمع) متعلقات (۲) رشتہ دار۔ قرابتی۔ وابستہ (جمع) متعلقین (۳) شامل۔ مشمولہ۔ منسلک (۴) ماتحت۔ تابع۔

متعلق کرنا ۔ (۱۔ محاورہ) شامل کرنا۔ ملانا۔ ملحق کرنا (۲) جوڑنا۔ چسپاں کرنا ساتھ لگانا (۳) سونپنا۔ سپرد کرنا۔

مُتَعَلِّقات ۔ (مُ۔ تَ۔ عَل۔ لِ۔ قات) (ع۔ صف) متعلقہ کی جمع۔ وہ چیزیں جو کسی دوسری چیز سے تعلق رکھیں۔ کسی دوسری چیز سے وابستہ چیزیں۔

مُتَعَلِّقِین ۔ (مُ۔ تَ۔ عَل۔ لِ۔ قِین) (ع۔ صف) متعلق کی جمع تعلق رکھنے والے بیوی بچے۔ گھر کے لوگ۔ نوکر چاکر۔

مُتَعَلِّم ۔ (مُ۔ تَ۔ عَل۔ لِم) (ع۔ صف) تعلیم پانے والا۔ طالب علم۔ شاگرد۔ تلمیذ چیلا۔ بلندی۔ جمع:۔ مُتعلّمین۔

مُتعَہ ۔ (مُت۔ عَہ) (ع۔ ا۔ مذ) شیعہ مذہب میں کچھ مدت کے لیے عورت سے نکاح کرلینا۔

مُتَعَہِّد ۔ (مُ۔ تَ۔ عَہ۔ ہِد) (ع۔ صف) عہد کرنے والا (۲) جس سے عہد کیا گیا ہو (۳) ذمہ دار۔ کام میں مشغول (۴) ہم عصر۔ ایک زمانے کے۔ (۵) ٹھیکہ دار۔ مستاجر۔

مُتَعَیَّن ۔ (مُ۔ تَ۔ عَیْ۔ یَن) (ع۔ صف) تعین کیا ہوا۔ مقرر کیا ہوا۔ کسی کام پر لگایا ہوا۔

مُتَعیّن کرنا ۔ (۱۔ محاورہ) تعینات کرنا۔ مقرر کرنا۔ کام پر لگانا۔ نامزد کرنا۔ نوکر رکھنا۔

مُتَعَیَّنہ ۔ (مُ۔ تَ۔ عَیْ۔ یَ۔ نہ) (ع۔ صف) متعین کی ہوئی۔ مقرر کی ہوئی۔ کام پر لگائی ہوئی۔

مُتَغایِر ۔ (مُ۔ تَ۔ غا۔ یِر) (ع۔ صف) الگ۔ جُدا۔

مُتَغَزِّل ۔ (مُ۔ تَ۔ غَز۔ زِل) (ع۔ صف) غزل کہنے والا۔ غزل گو شاعر۔

مُتَغَیَّر ۔ (مُ۔ تَ۔ غَیْ۔ یَر) (ع۔ صف) بدلا ہوا۔ تبدیل شدہ۔ پلٹا ہوا۔

مُتغیّر۔ (مُ۔تَ۔غَی۔یِر) (ع۔صف) بدلنے والا۔ تبدیل ہونے والا۔ قابل تغیر (۲) غیر مستقل۔ بے ثبات۔

مُتفاوَت۔ (مُ۔تَ۔فا۔وَت) (ع۔صف) فرق کیا گیا۔ دور کیا ہوا۔

مُتفاوِت۔ (مُ۔تَ۔فا۔وِت) (ع۔صف) فرق رکھنے والا۔ ایک دوسرے سے دور ہونے والا۔ مخالف۔ متضاد۔

مُتفحّص۔ (مُ۔تَ۔فَح۔حِص) (ع۔صف) ڈھونڈتے والا۔ تلاش کرنے والا۔ جستجو کرتے والا۔ متلاشی۔ کھوجی (۲) تحقیق کرنے والا۔ محقق۔

مُتفرّد۔ (مُ۔تَ۔فَر۔رِد) (ع۔صف) اکیلا۔ تنہا۔ یگانہ۔

مُتفرّع۔ (مُ۔تَ۔فَر۔رِع) (ع۔صف) کسی چیز سے اُس کی شاخ کی طرح نکلنے والا۔

مُتفرّق۔ (مُ۔تَ۔فَر۔رِق) (ع۔صف) جدا جدا۔ الگ الگ۔ پراگندہ۔ منتشر۔

مُتفرّقات۔ (مُ۔تَ۔فَر۔رِ۔قات) (ع۔صف) متفرقہ کی جمع۔ مختلف چیزیں۔ (۲) حساب کی مختلف رقمیں (۳) زمین کے وہ جدا جدا اور مختلف حصے جو ایک گاؤں یا املاک میں شامل ہوں۔

مُتّفق۔ (مُت۔تَ۔فِق) (ع۔صف) اتفاق کرنے والا۔ ملا ہوا۔ شامل۔ لگا ہوا۔ (۲) رضامند۔ موافق (۳) ہم خیال۔ ہم رائے۔ ہم صلاح۔

متفق الرائے۔ (ع۔صف) ہم رائے۔ ہم صلاح۔ ہم مشورہ۔

متفق اللفظ۔ (ع۔صف) ایک زبان ہو کر۔ یک جان۔

متفق ہونا۔ (ف۔ محاورہ) موافق ہونا۔ ایک زبان ہونا۔ ایک دل ہونا۔

متفق۔ (مُت۔تَ۔فَق) (ع۔صف) اتفاق کیا ہوا۔

متفق علیہ۔ (ع۔ا۔مذ) جس پر اتفاق کیا گیا ہو۔ سب کی رائے اور مرضی کے مطابق۔

مُتّفقہ۔ (مُت۔تَ۔فَ۔قَہ) (ع۔صف) اتفاق کیا ہوا جیسے متفقہ قوت۔

مُتفکّر۔ (مُ۔تَ۔فَک۔کِر) (ع۔صف) فکرمند۔ رنجیدہ۔ مغموم۔ اُداس۔

مُتفنّن۔ (مُ۔تَ۔فَن۔نِن) (ع۔صف) مختلف فن جاننے والا۔

مُتفنّی۔ (مُ۔تَ۔فَن۔نی) (ع۔صف) مکار۔ فریبی۔ دغاباز۔ عیار۔

مُتقابِل۔ (مُ۔تَ۔قا۔بِل) (ع۔صف) مقابلہ کرنے والا۔ حریف۔ (۲) آمنے سامنے۔

مُتقارِب۔ (مُ۔تَ۔قا۔رِب) (ع۔صف) ایک دوسرے کے نزدیک (۲) (ا۔مذ) عروض میں ایک بحر کا نام۔

مُتقاضی۔ (مُ۔تَ۔قا۔ضی) (ع۔صف) تقاضا کرنے والا۔ مانگنے والا۔ طلب کرنے والا۔

مُتقاطِع۔ (مُ۔تَ۔قا۔طِع) (ع۔صف) ایک دوسرے کو کاٹنے والا۔

مُتقاطِر۔ (ع۔صف) قطرہ قطرہ ٹپکنے والا۔

مُتقاعِد۔ (ع۔صف) بیٹھنے والا (۲) ملازمت سے سبکدوش ہو کر بیٹھنے والا (۳) سبکدوش

مُتقدّم۔ (مُ۔تَ۔قَد۔دِم) (ع۔صف) آگے بڑھنے والا۔ اگلا۔ پہلے زمانے کا۔ سابق۔ پرانا۔

مُتقدّمین۔ (مُ۔تَ۔قَد۔دِ۔مِین) (ع۔صف) متقدم کی جمع۔ اگلے زمانہ کے۔ سابقین۔

مُتّقی۔ (مُت۔تَ۔قی) (ع۔صف) پرہیزگار۔ گناہوں سے بچنے والا۔ خلاف شرع کاموں سے پرہیز کرنے والا۔ خداترس۔

مُتکبّر۔ (مُ۔تَ۔کَب۔بِر) (ع۔صف) تکبر کرنے والا۔ مغرور۔ گھمنڈی۔ خودپسند (۲) کمال بزرگی والا۔ بزرگ عظمت۔ خدائے تعالیٰ کا ایک صفاتی نام۔

مُتکفّل۔ (مُ۔تَ۔کَف۔فِل) (ع۔صف) کفالت کرنے والا۔ کفیل۔ ضامن۔ ذمہ دار۔

مُتکلّف۔ (مُ۔تَ۔کَل۔لِف) (ع۔صف) تکلیف دینے والا (۲) تکلیف کرنے والا۔ کوشش کرنے والا۔

مُتکلّم۔ (مُ۔تَ۔کَل۔لِم) (ع۔صف) کلام کرتے والا۔ بات کرنے والا۔

مُتکلّمین۔ (مُ۔تَ۔کَل۔لِ۔مِین) (ع۔صف) متکلم کی جمع (۱) کلام کرنے والے لوگ (۲) وہ لوگ جو مذہبی امور عقلی دلائل سے ثابت کرتے ہیں۔ علم کلام کے ماہر۔

مُتّکی۔ (مُت۔تَ۔کی) (ع۔صف) بھروسہ کرتے والا۔ تکیہ کرنے والا۔

مُتلاشی۔ (مُ۔تَ۔لا۔شی) (ع۔صف) تلاش کرنے والا۔ ڈھونڈنے والا۔ جستجو کرنے والا۔ ترکی لفظ تلاش سے عربی طریقہ پر اسم فاعل بنایا گیا ہے۔

مُتلاطِم۔ (مُ۔تَ۔لا۔طِم) (ع۔صف) تلاطم برپا کرنے والا۔ تھپیڑے مارنے والا۔ موجزن۔ طوفانی۔

مَتلانا۔ (مَت۔لا۔نا) (ف۔مص) طبیعت کا مالش کرنا۔ قے کرنے کو جی چاہنا۔

مُتلذّذ۔ (مُ۔تَ۔لَذ۔ذِذ) (ع۔صف) لذت اٹھانے والا۔ مزہ چکھنے والا۔ لطف اٹھانے والا۔

مُتلوّن۔ (مُ۔تَ۔لَو۔وِن) (ع۔صف) غیر مستقل مزاج۔ رنگ برنگ ہونے والا۔ جس کے مزاج میں استقلال نہ ہو۔

متلون مزاج۔ (ع۔صف) غیر مستقل طبیعت والا۔ جس کا مزاج گھڑی گھڑی بدلتا رہے۔

مَتلی۔ (مَت۔لی) (ف۔ا۔مث) جی متلانا۔ طبیعت کا مالش کرنا۔ ابکائی۔

مُتمادی۔ (مُ۔تَ۔ما۔دی) (ع۔صف) لمبا۔ دراز۔ طویل۔

مُتمتّع۔ (مُ۔تَ۔مَت۔تِع) (ع۔صف) فائدہ اٹھانے والا۔ نفع حاصل کرنے والا۔ مستفید (۲) حج اور عمرہ دونوں ایک ہی وقت میں کرنے والا۔

مُتمثّل۔ (ع۔ف) مانند۔ ہم شکل۔

مُتمدّن۔ (مُ۔تَ۔مَد۔دِن) (ع۔صف) بسنے والا۔ مہذب۔

مُتمرّد۔ (مُ۔تَ۔مَر۔رِد) (ع۔صف) تمرد کرنے والا۔ نافرمان۔ سرکش۔ باغی۔ بپھرا ہوا۔

مُتمسّک۔ (ع۔صف) چنگل مارنے والا۔ پکڑنے والا۔ ماننے والا۔

مُتَمَکِّن۔ (مُ۔تَ۔مَک۔کِن) [ع۔صف] جگہ پکڑنے والا۔ قرار پکڑنے والا۔ جاگزیں۔ قائم۔

مُتَمَلِّق۔ (مُ۔تَ۔مَل۔لِق) [ع۔صف] تملّق کرنے والا۔ خوشامدی۔ ہاں میں ہاں ملانے والا۔

مُتَمِّم۔ (مُ۔تَم۔مِم) [ع۔صف] تمام کرنے والا۔ پورا کرنے والا۔ ختم کرنے والا۔

مُتَمَنّی۔ (مُ۔تَ۔مَن۔نی) [ع۔صف] تمنا کرنے والا۔ آرزو رکھنے والا۔ خواہش مند۔

مُتَمَوِّج۔ (مُ۔تَ۔مَو۔وِج) [ع۔صف] موجیں مارنے والا۔ لہریں مارنے والا۔

مُتَمَوِّل۔ (مُ۔تَ۔مَو۔وِل) [ع۔صف] مال دار۔ دولت مند۔

مُتَمَیِّز۔ (مُ۔تَ۔مَی۔یِز) [ع۔صف] الگ ہونے والا (۲) جُدا۔

مَتْن۔ (ع۔ا۔مذ) کتاب کی اصلی عبارت۔ کتاب۔ کپڑے یا سڑک کے بیچ کا حصہ (۲) درمیان۔ وسط۔ درمیانی رسم (۳) پشت (۴) مضبوط۔

مُتْنا۔ (مُت۔نا) [ہ۔ا۔مذ] گنے کی ایک قسم۔ نیشکر کی ایک قسم (۲) [مص] مشورہ کرنا۔ صلاح کرنا۔ اتفاق کرنا۔ متفق ہونا۔

مُتْنا۔ (مُت۔نا) [ق۔مص] متھنا۔

مُتْنا۔ (مُت۔نا) [ہ۔صف] وہ بچہ جسے بستر پر پیشاب کر دینے کی عادت ہو۔

مُتَنازَع۔ (مُ۔تَ۔نا۔زَع) [ع۔صف] تنازع کیا گیا۔ جھگڑا کیا گیا۔ وہ چیز جس پر جھگڑا ہو۔

مُتَنازَع فِیہ۔ [ع۔صف] وہ جس میں نزاع ہو۔

مُتَنازَعہ۔ (مُ۔تَ۔نا۔زَ۔عہ) [ع۔صف] وہ چیز جس کی بابت جھگڑا ہو۔

مُتَناسِب۔ (مُ۔تَ۔نا۔سِب) [ع۔صف] تناسب رکھنے والا۔ باہم نسبت رکھنے والا۔

مُتَناقِص۔ (مُ۔تَ۔نا۔قِص) [ع۔صف] نقص رکھنے والا۔ ناقص۔ ناتمام

مُتَناقِض۔ (مُ۔تَ۔نا۔قِض) [ع۔صف] نقیض۔ مخالف۔ برعکس۔ اُلٹا۔ خلاف۔

مُتَناہی۔ (مُ۔تَ۔نا۔ہی) [ع۔صف] انتہا کو پہنچنے والا۔

مُتَنَبِّہ۔ (مُ۔تَ۔نَب۔بِہ) [ع۔صف] متنبہ کیا گیا۔ خبردار۔ آگاہ۔ ہوشیار۔ چوکس۔

مُتَنَبِّہ کرنا۔ [ا۔محاورہ] آگاہ کرنا۔ جتانا۔ خبردار کرنا۔ ہوشیار کرنا۔

مُتَنَبّی۔ [ا۔مص مرکب] (مُ۔تَ۔نَب۔بی) [ع۔صف] نبوت کا دعوے کرنیوالا۔ (۲) [مذ] ایک بلند پایہ عرب شاعر کا تخلص۔

مُتَنْجَن۔ (مُ۔تَن۔جَن) [ف۔ا۔مذ] ایک قسم کا میٹھا پلاؤ جس میں نیبو کی ترشی بھی ڈالی جاتی ہے۔

مُتَنَوِّع۔ (مُ۔تَ۔نَو۔وِع) [ع۔صف] نوع نوع اور قسم قسم کا۔

مُتَنَزِّہ۔ [ع۔صف] عیب سے دُور رہنے والا۔

مُتَنَفِّر۔ (مُ۔تَ۔نَف۔فِر) [ع۔صف] نفرت کرنے والا۔ بےزار۔ کراہت کرنے والا۔

مُتَنَفِّس۔ (مُ۔تَ۔نَف۔فِس) [ع۔صف] سانس لینے والا۔ جاندار (۲) انسان۔ آدمی۔ بشر۔ شخص۔ نفر۔

مُتَنْگ۔ [ق۔ا۔مذ] ہاتھی۔

مُتْنی۔ (مُت۔نی) [ہ۔ا۔مث] پیشاب کرنے کا عضو۔

مُتَواتِر۔ (مُ۔تَ۔وا۔تِر) [ع۔صف] ایک کے بعد ایک۔ یکے بعد دیگرے لگاتار۔ سلسلہ وار۔ مسلسل۔

مُتَوارِث۔ (مُ۔تَ۔وا۔رِث) [ع۔صف] باہم میراث پانے والا۔

مُتَوارِث اَمراض۔ [ا۔مذ] موروثی امراض۔ ایسی بیماریاں جو بچوں کو ورثہ میں ملیں۔ [انگ]
(Hereditary Diseases)

مُتَوارِد۔ (مُ۔تَ۔وا۔رِد) [ع۔صف] باہم ایک جگہ اُترنے والا۔ ایک دوسرے کے بعد آنے والا۔

مُتَوازی۔ (مُ۔تَ۔وا۔زی) [ع۔صف] برابر فاصلے پر رہنے والا۔ اصطلاح ہندسہ میں وہ دو خط جو برابر فاصلے پر ہوں اور دونوں پہلوؤں پر بڑھانے کے باوجود آپس میں نہ ملیں اور برابر فاصلے پر رہیں۔ [انگ]
(Parallel)

مُتَوازی الاَضلاع۔ [ع۔ا۔مذ] ایک چار اضلاع کی شکل جس کی مقابل کی طرفوں کے ہر دو جوڑے باہم متوازی ہوں۔ [انگ]
(Parallelogram)

مُتَواضِع۔ (مُ۔تَ۔وا۔ضِع) [ع۔صف] تواضع کرنے والا۔ عاجزی کرنے والا۔ (۲) خاطر مدارت کرنے والا۔ آؤ بھگت کرنے والا۔

مُتَوال۔ (مَ۔تْ۔وال) [ع۔صف] متوالا۔

مَتْوالا۔ (مَت۔وا۔لا) [ہ۔صف] مست۔ مدہوش۔ نشہ میں چور۔ مخمور۔ مد ماتہ (۲) مجازاً مغرور۔ گھمنڈی (۳) وہ بڑا گول پتھر جو قلعہ کی دیوار پر سے دشمن کو دفع کرنے کے واسطے لڑھکاتے ہیں۔

مَتْوالا ہونا۔ [ا۔مص مرکب] مست ہونا۔ مدہوش ہونا۔ نشہ میں چور ہونا۔

مَتْوالی۔ (مَت۔وا۔لی) [ہ۔صف] متوالا کی تانیث۔

مُتَوالی۔ (مُ۔تَ۔وا۔لی) [ع۔صف] لگاتار آنے والا۔ لگاتار۔ پیہم۔ متواتر۔

مُتَوالی الحَرَکات۔ [ع۔صف] وہ (لفظ) جس کے تین حرف متحرک ہوں۔

مُتَوَجِّہ۔ (مُ۔تَ۔وَج۔جِہ) [ع۔صف] توجہ کرنے والا۔ دھیان دینے والا۔ راغب (۲) مخاطب (۳) مہربان۔ نظر عنایت کرنے والا۔

مُتَوَجِّہ ہونا۔ [ا۔مص مرکب] (۱) توجہ کرنا۔ دھیان دینا (۲) مخاطب ہونا۔

مُتَوَحِّش۔ (مُ۔تَ۔وَح۔حِش) [ع۔صف] وحشت میں ڈالنے والا (۲) وحشت میں پڑنے والا۔ غیر مانوس (۳) نفرت کرنے والا۔

مُتَوَرِّع۔ (مُ۔تَ۔وَر۔رِع) [ع۔صف] پارسا۔ پرہیزگار۔ عابد۔ زاہد۔

مُتَوَرِّم۔ (مُ۔تَ۔وَر۔رِم) [ع۔صف] وَرَم کرنے والا۔ سوجنے والا۔ سوجا ہوا۔

مَتْوڑا۔ (مَت۔وْ۔ڑا) [ہ۔صف] بستر پر موت دینے والا۔

مُتَوَسِّط۔ (مُ۔تَ۔وَس۔سِط) [ع۔صف] اوسط درجہ کا۔ درمیانی بیچ کا (۲) معمولی۔ رسمی۔ رواج۔ جمع۔ متوسطین۔

مُتَوَسِّطُ الحال۔ [ع۔صف] اوسط درجہ کی حالت والا۔ نہ امیر نہ غریب درمیانی حیثیت کا۔

مُتَوَسِّل۔ (مُ۔تَ۔وَس۔سِل) [ع۔صف] وسیلہ ڈھونڈنے والا۔ وسیلہ بنانے والا۔ نزدیکی چاہنے والا۔ سبب تلاش کرنے والا (۲) وسیلہ ہونے والا۔ مقرب۔ جمع۔ متوسلین۔

مُتَوَطِّن۔ (مُ۔تَ۔وَط۔طِن) [ع۔صف] وطن اختیار کرنے والا۔ رہنے والا۔ باشندہ۔ ساکن۔ مقیم۔

مُتَوَفّیٰ۔ (مُ۔تَ۔وَف۔فی) [ع۔صف] وفات پایا ہوا۔ مرا ہوا۔ جہان سے گذرا ہوا۔ جمع۔ متوفین۔ متوفیان۔

مُتَوَقِّع۔ (مُ۔تَ۔وَق۔قِع) [ع۔صف] توقع رکھنے والا۔ اُمیدوار۔ آس لگانے والا۔ جمع۔ متوقعین۔

مُتَوَقِّف۔ (مُ۔تَ۔وَق۔قِف) [ع۔صف] توقف کرنے والا۔ دیر لگانے والا۔ ٹھہرنے والا۔ جمع۔ متوقفین۔

مُتَوَکِّل۔ (مُ۔تَ۔وَک۔کِل) [ع۔صف] توکل کرنے والا۔ بھروسہ کرنے والا۔ صابر۔ جمع۔ متوکلین۔

مُتَوَکِّلاً علی اللہ۔ [ع۔ مقولہ] اللہ پر توکل کرکے۔ خدا پر بھروسہ کرکے۔

مُتَوَکِّلانہ۔ (مُ۔تَ۔وَک۔کِ۔لا۔نہ) [ع۔صف] خدا کے بھروسے پر۔ متوکل کی مانند۔

مُتَوَلِّد۔ (مُ۔تَ۔وَل۔لِد) [ع۔صف] تولّد ہونے والا۔ پیدا ہونے والا۔

مُتَوَلّی۔ (مُ۔تَ۔وَل۔لی) [ع۔صف] انتظام کرنے والا۔ منتظم۔ منصرم۔

مُتَوَہِّم۔ (مُ۔تَ۔وَہ۔ہِم) [ع۔صف] وہم کرنے والا۔ وسواسی۔

متھا۔ (مَتھ۔تھا) [ہ۔ا۔مذ] ماتھا۔ پیشانی۔ جبیں۔

متھا پُھٹّول۔ [ہ۔ا۔مذ] معمولی صاحب سلامت۔

مُتَہاوِن۔ (مُ۔تَ۔ہا۔وِن) [ع۔صف] سستی کرنے والا۔ غافل (۲) حقیر۔ خوار۔

متھانی۔ (مَ۔تھا۔نی) [ہ۔ا۔مث] وہ لکڑی جس سے دہی بلوتے ہیں (بن) مدھانی۔

مُتھری۔ (مُ۔تھ۔ری) [ہ۔ا۔مث] اصطبل میں جگہ جو گھوڑوں کے پیشاب کے لیے بنائی جاتی ہے۔

مُتَّہَم۔ (مُت۔تَ۔ہَم) [ع۔صف] جس پر تہمت لگائی گئی ہو۔

مُتَّہِم۔ (مُت۔تَ۔ہِم) [ع۔صف] تہمت لگانے والا۔

مِتھُن۔ (مِ۔تھُن) [س۔ا۔مذ] آسمان کا تیسرا برج جسے جوزا بھی کہتے ہیں۔

متھنا۔ (مَتھ۔نا) [ہ۔مص] بلونا۔ بلونا چکر دینا (۲) مکھن نکالنے کے لیے دہی کو بلونا (۳) دل میں کسی بات کو بار بار سوچنا (۴) تفتیش کرنا۔

متھنی۔ (مَتھ۔نی) [ہ۔ا۔مث] تاریخ تتھ (۲) سود (۳) دستوری۔ کمیشن۔

مَتی۔ [ق۔صف] مست۔

مِتی۔ (مِ۔تی) [ہ۔ا۔مث] تاریخ۔ تتھ (۲) عہد (۳) دستوری۔ کمیشن۔

مِتی پکنا۔ [ا۔محاورہ] روپیہ ادا کرنے کی تاریخ کا پورا ہوجانا۔ ہنڈی کی میعاد کا ختم ہوجانا۔

مِتی چڑھانا۔ [ا۔محاورہ] تاریخ ڈالنا۔ تاریخ لکھنا۔

مِتی کاٹا۔ [ہ۔ا۔مذ] وہ حساب جس کے مطابق ہنڈی پر مدت معینہ کا سود لیتے ہیں۔ کٹوتی۔

مِتی کاٹنا۔ [ا۔محاورہ] سود یا کمیشن کی رقم وضع کرنا۔

مِتی وار۔ [ہ۔صف] تاریخ وار۔

مَتیا۔ (مَت۔یا) [ق۔صف] مست۔

مِتیرا۔ (مِ۔تی۔را) [ہ۔ا۔مذ] ایک قسم کا چھوٹا اور بہت میٹھا تربوز۔

مُتَیَقَّن۔ (مُ۔تَ۔یَق۔قَن) [ع۔صف] یقین کیا گیا۔ وہ اَمر جس کا یقین ہو۔ یقینی۔

مُتَیَقِّن۔ (مُ۔تَ۔یَق۔قِن) [ع۔صف] یقین کرنے والا۔

مَتین۔ (مَ۔تین) [ع۔صف] مضبوط۔ مستحکم۔ استوار (۲) سنجیدہ۔ مستقل مزاج (۳) دقیق۔ مشکل۔

م۔ٹ

مَٹ۔ [ق۔ا۔مذ] مکان۔

مَٹّا۔ [ق۔صف] موٹا۔

مُٹّا۔ [ق] چوگان۔

مُٹاپا۔ (مُو۔ٹا۔پا) [ہ۔صف] موٹاپن۔ فربہی۔ جسامت۔

مٹاپا چڑھنا۔ [ا۔محاورہ] جسم کا پھول جانا۔ خوب تیاری آنا۔ فربہ ہونا۔

مِٹانا۔ (مِ۔ٹا۔نا) [ہ۔مص] نابود کرنا۔ زائل کرنا (۲) تباہ کرنا۔ برباد کرنا (۳) کھرچنا۔ چھیلنا (۴) منسوخ کرنا۔ رد کرنا۔

مِٹا ہوا۔ محو کیا ہوا۔ اُڑا ہوا (کنایۃً) عاشق۔

مُٹائی۔ (مُ۔ٹا۔ای) [ہ۔ا۔مث] موٹاپن۔ فربہی۔

مُٹ بھیڑ۔ مُٹھ بھیڑ۔ [ہ۔ا۔مث] آمنا سامنا۔ دُو بدو۔ مقابلہ (۲) گتھ جانا (۳) اتفاقیہ ملاقات۔

مِٹ جانا۔ [ہ۔مص] تباہ و برباد ہوجانا۔ بے نشان ہوجانا (۲) عاشق ہونا (۳) محو ہوجانا (۴) زائل ہوجانا۔

مَٹَر۔ (مَ۔ٹَر) [ہ۔ا۔مذ] ایک قسم کا غلہ جس کے دانے گول ہوتے ہیں۔

مٹر لگانا۔ [ا۔محاورہ] پریشان کرنا۔ دقت میں پڑنا۔

مٹر سی آنکھیں۔ مٹر سے دیدے۔ [ا۔صف] چھوٹی چھوٹی آنکھیں۔

مَٹرگشت۔ (مَ۔ٹَر۔گشت) [ہ۔ا۔مذ] سیر۔ ہوا خوری۔ آوارہ گردی۔

مٹرگشت کرنا۔ سیر کرنا۔ ہوا خوری کرنا (۲) آوارہ پھرنا۔ بے فائدہ پھرنا۔

مارے مارے پھرنا۔

مَٹرالا۔ مَٹریلا۔ (مَٹ۔را۔لا۔ مَٹ۔ری۔لا)، [ہ۔ا۔مذ] مٹر اور جَو کو ملا کر مٹرالا یا مٹریلا بولتے ہیں۔

مٹریلا چَنا۔[ہ۔مذ] چنا جس میں مٹر ملا ہو۔

مُٹر مُٹر۔ (مُٹ۔ٹر۔مُٹ۔ٹر)[ہ۔صف] چھوٹے بچوں کے جلد جلد کام کرنے اور جلد جلد دیکھنے کیلیے مستعمل ہے۔

مَٹر مَٹر دیکھنا۔[ا۔محاورہ] چھوٹے بچوں کا حیرت اور تعجب سے دیکھنا۔ چپکے پڑے ہوئے دیکھنا۔

مَٹری۔ (مَٹ۔ری)[ہ۔ا۔مث] چھوٹا مٹر۔

مَٹک۔ (مَ۔ٹک)[ہ۔ا۔مث] ناز نخرہ۔ چوچلا (۲) نخرے کی چال نازکی رفتار۔

مَٹک چٹک۔[ا۔محاورہ] تیزی۔ طراری۔ شوخی (۲) باتیں کرنے میں سر اور اعضا کو خاص انداز سے حرکت دینا۔

مَٹکا۔ (مَٹ۔کا)[ہ۔ا۔مذ] خُم۔ بڑا گھڑا۔

مَٹکانا۔ (مَٹ۔کا۔نا)[ہ۔مص] گھمانا۔ پھرانا۔ گردش دینا۔ چمکانا۔ جیسے آنکھیں مٹکانا (۲) ہلانا۔ نچانا۔ جیسے ہاتھ مٹکانا (۳) کسی کے ساتھ تمسخر آمیز حرکتیں کرنا۔

مُٹکلا۔ (مُٹ۔کلا)[ق۔صف] موٹا (تحقیراً)۔

مَٹکنا۔ (مَ۔ٹک۔نا)[ا۔مص] نخرہ کرنا۔ ناز دکھانا (۲) ہاتھوں کو نچانا (۳) زنانہ حرکتیں کرنا۔

مُٹکنا۔ (مُ۔ٹک۔نا)[ہ۔صف] میانہ قد اور خوبصورت۔

مٹکنا سا قد۔[ا۔محاورہ] میانہ اور موزوں قد۔ لوٹا سا قد۔

مَٹکو۔ (مَ۔ٹک۔کو)[ہ۔صف] ناز نخرہ کرنے والی اور مَٹک مٹک کر چلنے والی عورت۔

مٹکی۔ (مَٹ۔کی)[ہ۔ا۔مث] چھوٹا گھڑا۔ ٹھلیا (۲) شراب کا گھڑا (۳) دہی جمانے کا برتن۔ چاٹی۔

مٹکینا۔ (مَٹ۔کی۔نا)[ہ۔ا۔مذ] آب خورہ۔ کوزہ۔

مُٹل۔ مُٹلا۔ (مُٹ۔ٹل۔مُ۔ٹل۔لا)[ہ۔صف] موٹے جسم کا۔ بہت موٹا۔ بھدا۔

مٹن۔(Mutton) (مَ۔ٹن)[انگ۔ا۔مذ] بھیڑ یا بکری کا گوشت۔

مٹن چاپ(Mutton Chap) انگریزی طرز کے پسندے جو سینہ کے گوشت سے تیار کیے جاتے ہیں۔

مِٹنا۔ (مِٹ۔نا)[ا۔مص] ناپید ہونا۔ معدوم ہونا (۲) تباہ ہونا۔ برباد ہونا (۳) چھیلا جانا (۴) عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا (۵) منسوخ کرنا (۶) (مجازاً) کسی کام میں بہت محنت و مشقت کرنا۔

مِٹوانا۔ (مِٹ۔وا۔نا)[ہ۔مص] برباد کرانا۔ نابود کرانا (۲) چھلوانا۔

مٹھ۔[ہ۔ا۔مذ] مندر۔ بت خانہ۔ بت کدہ (۲) خانقاہ۔ دھرم سالہ (۳) ہندو فقیروں کی جھونپڑی۔ کٹی (۴) پاٹ شالہ۔ مذہبی مدرسہ (۵) نیل کا حوض۔

مَٹھ دھاری۔[ہ۔ا۔مذ] مہنت۔ جوگی۔ بیراگی۔

مٹھ مارا جانا۔[ا۔محاورہ] (مجازاً) خراب ہو جانا۔ بگڑ جانا۔ ستیاناس ہو جانا (۲) نیل کا حوض خراب ہو جانا۔

مِٹھ۔[ہ۔صف] میٹھا کا مخفف۔ شیریں۔

مِٹھ بولا۔ مٹھ بولنا۔ [ا۔صف] میٹھی میٹھی باتیں کرنے والا۔ شیریں کلام۔

مِٹھلونا۔[ا۔صف] کم نمک کا۔ پھیکا۔ سیٹھا۔ جس میں کچھ میٹھا پن ہو۔

مُٹھ۔[ہ۔ا۔مذ] مُوٹھ کا مخفف۔ مشت۔ مُکا۔ گھونسا (۲) پنجہ۔ مٹھی۔ چنگل (۳) قبضہ۔ دستہ۔ پکڑ (۴) جلق۔ ہاتھ رس۔

مُٹھ مارنا۔ جلق لگانا۔ مشت زنی کرنا۔

مُٹھ مرد۔[ہ۔ا۔مذ] مضبوط آدمی۔ قوی ہیکل۔ زبردست۔ زور آور شخص (۲) چور۔ لٹیرا۔ راہ زن۔

مُٹھ مَردی۔[ہ۔ا۔مث] شہ زوری۔ زور آوری۔ طاقت۔ قوت (۲) سینہ زوری۔ زبردستی۔ جبر و تعدی۔ ظلم و ستم۔ اندھیر۔

مَٹھا۔ (مَ۔ٹھا)[ہ۔ا۔مذ] دہی جو مسکہ نکل جانے کے بعد رہ جاتا ہے۔ چھاچھ۔

مٹھا۔ (مَٹھ۔ٹھا)[ہ۔صف] سست۔ کاہل۔ ڈھیلا (۲) گھوڑا جو آہستہ چلے (۳) کند ذہن۔ غبی۔ موٹی سمجھ کا۔

مٹھاپن۔[ا۔مذ] سستی۔ کند ذہن ہونا۔

مُٹھا۔ (مُٹھ۔ٹھا)[ہ۔ا۔مذ] (۱) مٹھی۔ لپ (۲) بنڈل۔ گڈا۔ کاغذ دل کا پشتارہ (۳) قبضہ۔ دستہ۔ مٹھ۔ ہل کا وہ حصہ جس جگہ سے اُسے پکڑتے ہیں (۴) لکڑی کا وہ اوزار جسے تانت پر مار کر روئی دھنتے ہیں۔

مٹھار مٹھار کے باتیں کرنا۔[ا۔محاورہ] چبا چبا کر باتیں کرنا۔ مزے مزے لے کر باتیں کرنا۔ تمکنت کے ساتھ باتیں کرنا۔

مٹھارنا۔ (مَ۔ٹھار۔نا)[ا۔مص] گول کرنا۔ مدور بنانا (۲) لس پیدا کرنا۔ آٹے کو لوچ دینا۔ مکی دینا (۳) مزے لے لے کر باتیں کرنا۔ باتیں بنانا۔ باتیں گھمانا (۴) پھیلانا۔ چوڑا کرنا۔ فراخ کرنا (۵) مفصل بیان کرنا۔ شرح کرنا۔ تفسیر کرنا۔

مٹھاس۔ (مِ۔ٹھاس)[ہ۔ا۔مث] شیرینی۔ حلاوت۔ مٹھائی۔ رس۔

مٹھائی۔ (مِ۔ٹھا۔ای)[ہ۔ا۔مث] شیرینی۔ لڈو۔ پیڑا۔ جلیبی وغیرہ۔

مٹھائی بٹنا۔[ا۔محاورہ] شیرینی تقسیم ہونا۔ فائدہ ہونا۔ نعمت پانا۔

مٹھائی چڑھنا۔[ا۔محاورہ] قبروں اور مزاروں پر مٹھائی رکھنا۔

مٹھائی سے منہ بھر دینا۔[ا۔محاورہ] کنایتہً، دل خوش کر دینا۔

مٹھڑی۔ (مِٹھ۔ڑی)[ہ۔ا۔مث] میٹھی تلی ہوئی خستہ ٹکیا۔

مٹھڑیاں۔ (مِٹھ۔ڑ۔یاں)[ہ۔ا۔مث] دودھ پیتے بچے کی ہچکیاں۔

مِٹھو۔ (مِٹھ۔ٹھو)[ہ۔ا۔مذ] طوطا (۲) شیریں کلام۔ خوش گفتار۔ پیاری پیاری باتیں کرنے والا بچہ (۳) بچوں کا پیار۔ بوسہ۔ چوما۔

مٹھو سا۔ (مَ۔ٹھو۔سا)[ہ۔ا۔مذ] وہ شخص جو رنج یا فکر کے باعث خاموش

رہے اور کسی سے بات نہ کرے (۲) گھنّا آدمی - وہ شخص جو اپنے دل کا حال کسی سے نہ کہے۔
مُٹھولا - (مُٹھ۔ٹھو۔لا) (ہ۔ا۔مذ) جلق۔ مشت زنی۔ ہتھ رس۔
مُٹھولے لگانا - (ا۔محاورہ) جلق لگانا۔ ہتھ رس۔ مٹھ مارنا۔
مِٹھی - (مِٹھ۔ٹھی) (ہ۔ا۔مث) بچوں کا پیار۔ بوسہ (۲) میٹھی رقی۔
مُٹھی - (مُٹھ۔ٹھی) (ہ۔ا۔مث) مشت۔ قبضہ۔ چنگل (۲) مکّی (۳) ایک مشت کے برابر مقدار۔ لپ بھر (۴) گرفت۔ پکڑ (۵) بند ہاتھ کی مقدار جو ناپنے میں آتی ہے (۶) مالش (۷) وہ مٹھی بھر غلہ جو خیرات کے لیے نکالتے ہیں۔
مُٹھی بھر - (ہ۔ا۔مث) لپ بھر۔ ایک مشت مقدار کے برابر۔
مٹھی (مٹھیاں) بھرنا - چپی کرنا۔ پاؤں دبانا۔ مالش کرنا۔
مٹھی گرم کرنا - (ا۔محاورہ) رشوت دینا۔ منہ بھرائی دینا۔ کسی کے ہاتھ میں نقدی دینا (۲) ناجائز فائدہ اٹھانا۔
مٹھی مٹھی - (ا۔تابع فعل) مٹھی بھر۔ لپ بھر۔
مٹھی ملنا - (ا۔محاورہ) رشوت پہنچانا۔
مٹھی میں - (ا۔تابع فعل) قبضہ میں۔ قابو میں۔
مٹھی میں دھرا ہونا - (ا۔محاورہ) پاس موجود ہونا۔
مٹھی میں دینا - (ا۔محاورہ) کسی کے ہاتھ میں دینا۔
مٹھی میں طاق ہونا - (ا۔محاورہ) استخارہ میں قاعدہ ہے اگر طاق ہوتا ہے کام کی اجازت ہوتی ہے۔
مٹھی میں ہوا بند کرنا - (ا۔محاورہ) ناممکن کام کرنے کا خیال یا ارادہ کرنا۔
مُٹھی میں ہونا - (ا۔محاورہ) قابو میں ہونا۔ قبضہ میں ہونا۔ اختیار میں ہونا۔
مُٹھیا - (مُٹھ۔یا) (ہ۔ا۔مث) ہل کی موٹھ (۲) کمان کی وہ جگہ جہاں ہاتھ رہتا ہے (۳) قبضہ۔ موٹھ (۴) گرز کی پٹی (۵) ایک قسم کا زیور جو گول ہوتا ہے اور اس میں تعویذ رکھ کر باندھتے ہیں۔
مُٹھیا قلم - چھوٹا قلم جو مٹھی سے چھوٹا ہوتا ہے۔
مُٹھیانا - (مُٹھ۔یا۔نا) (ہ۔ف۔مص) ہاتھ میں پکڑنا۔ بٹیر کا موٹھ کرنا (۲) قبضہ میں رکھنا۔ مٹھی میں لینا (۳) ہتھیانا (۴) جلق لگانا۔
مِٹّی - (مِٹ۔ٹی) (ہ۔ا۔مث) زمین۔ دھرتی (۲) گیلی مٹی۔ کیچڑ (۳) خاک دھول (۴) دنیا۔ سنسار۔ کرۂ زمین (۵) ریت۔ ریگ (۶) راکھ خاکستر (۷) خمیر۔ سرشت۔ مادہ۔
مٹی اٹھنا - (ا۔محاورہ) مرنا۔ فوت ہونا۔
مٹی اڑانا - (ا۔محاورہ) خاک اڑانا۔ بار بار آنا جانا۔
مٹی برباد کرنا - (ا۔محاورہ) میت کو رسوا کرنا۔ کسی کو رسوائے عام کرنا۔ ذلیل و خوار کرنا۔ بدنام کرنا۔
مٹی پڑنا - (ا۔محاورہ) (۱) میت کا قبر میں دفن ہونا (۲) جھگڑے یا تنازعہ کا ختم ہونا۔
مٹی پکڑنا - (ا۔محاورہ) جگہ پکڑنا۔ جم جانا۔ مقام کرنا۔
مٹی پکڑے سونا ہوتا ہے - (ا۔مثل) ایسا صاحب اقبال ہے کہ مٹی پر بھی ہاتھ ڈالتا ہے تو وہ سونے کی طرح فائدہ دیتی ہے۔
مٹی پلید کرنا - ذلیل و رسوا کرنا۔ برا حال کرنا۔ درگت بنانا (۲) ستانا۔ دق کرنا۔ ہنسی اڑانا۔
مٹی پلید ہونا۔ مٹی خراب ہونا۔ مٹی خوار ہونا - (ا۔محاورہ) ذلیل ہونا بے عزت ہونا۔ برباد ہونا۔ نہایت دکھ میں ہونا۔
مٹی تھوپنا - (ا۔محاورہ) کسی چیز پر مٹی لگانا۔ پلستر کرنا۔ کہگل کرنا۔
مٹی ٹھکانے لگانا - (ا۔محاورہ) اچھی طرح کفن دفن کرنا۔
مٹی ٹھکانے لگنا - (ا۔محاورہ) اچھی طرح کفن دفن ہونا۔ مردے کی تجہیز و تکفین حسب قاعدہ سر انجام پانا۔
مٹی خراب رہنا - (ا۔محاورہ) پریشان رہنا۔ سرگرداں رہنا۔
مٹی خراب کرنا - (ا۔محاورہ) (۱) مردے کی تجہیز و تکفین اچھی طرح نہ کرنا (۲) رسوا کرنا۔ ذلیل کرنا۔ بدنام کرنا (۳) ستانا۔ تکلیف دینا۔ حیران کرنا (۴) احمق بنانا۔ ہنسی اڑانا (۵) برباد کرنا۔ تباہ کرنا۔ ستیاناس کرنا۔
مٹی خرابہ - (ا۔مذ) (۱) بربادی۔ تباہی۔ خرابی۔ ستیاناسی (۲) بے عزتی۔ ذلت۔ رسوائی۔
مٹی خراب ہونا - (ا۔محاورہ) میت کا اچھی طرح نہ اٹھایا جانا (۲) بدنام ہونا۔ خوار ہونا۔ ذلیل ہونا۔ رسوا ہونا (۳) درگت بننا۔ برا حال ہونا (۴) دق ہونا۔ حیران ہونا (۵) تباہ ہونا۔ برباد ہونا (۶) آوارہ ہونا۔ پریشان ہونا۔ بے قدر ہونا۔ بے قدری ہونا۔
مٹی دینا - (ا۔محاورہ) دفن کرنا۔ دفنانا۔ قبر میں گاڑنا۔ میت کے دفن ہونے کے بعد قبر پر تھوڑی تھوڑی مٹی ڈالنا۔
مٹی ڈالنا - (ا۔محاورہ) خاک ڈالنا (۲) چھپانا۔ پردہ پوشی کرنا (۳) لعنت بھیجنا۔ ٹالنا۔ معاف کرنا۔ درگزر کرنا۔
مٹی ڈلوانا - (ا۔محاورہ) جب کسی کی کوئی چیز چوری ہو جاتی ہے تو مشتبہ اشخاص سے کسی خاص جگہ پر مٹی ڈلواتے ہیں تاکہ چور مال کو وہاں ڈال دے اس طرح اس کا پردہ ڈھکا رہے۔
مٹی ڈھونا - (ا۔محاورہ) مٹی اٹھانے کی مزدوری کرنا۔ قلی کا کام کرنا (۲) سخت مصیبت اٹھانا۔ بے نفع کا کام کرنا۔
مٹی ڈھے جانا - (ا۔محاورہ) بدن قابو میں نہ رہنا۔ جسم کا گوشت مرجانا۔ جسم کی سکت جاتے رہنا (۲) مرنے کے دن قریب آ جانا۔
مٹی سے مٹی مل جانا - (ا۔محاورہ) میت کا دفن ہو جانا۔ پیوند خاک ہو جانا۔
مٹی عزیز کرنا - (ا۔محاورہ) مٹی ٹھکانے لگانا۔ مردے کے دفن میں شریک ہونا۔ اپنے ہاتھوں سے دفن کرنا (۲) گاڑنا۔ دابنا۔
مٹی کا پتلا - (ا۔مذ) خاکی جسم (مجازاً) انسان۔
مٹی کا پنجر - (ا۔مذ) خاکی قالب۔ خاکی جسم۔
مٹی کا تھوا - (ا۔مذ) بھدّا۔ کم عقل۔ ناسمجھ۔
مٹی کا تیل - (ا۔مذ) ایک قسم کا بدبودار تیل جو زمین سے نکلتا ہے اور لیمپ

وغیرہ میں جلایا جاتا ہے۔ کردسین آئل۔

مٹی کا عطر۔ (ا۔مذ) ایک قسم کا عطر جس کا جزو اعظم ملتانی یا پنڈول مٹی ہوتی ہے۔

مٹی کا کھینچ لانا۔ (ا۔محاورہ) قضا کا اس جگہ لے آنا جہاں کی موت ہو۔

مٹی کا گھڑا بھی ٹھونک بجا کر لیتے ہیں۔ (ا۔مثل) ادنیٰ چیز بھی دیکھ بھال کر لینی چاہیے۔ معمولی کام بھی خوب سوچ سمجھ کر اور احتیاط سے کرنا چاہیے۔

مٹی کا مادھو۔ (ا۔مذ) احمق۔ بے وقوف۔

مٹی کرنا۔ (ا۔محاورہ) خاک میں ملانا۔ مٹی کی طرح بے قدر کر دینا۔ خراب کرنا۔ بگاڑنا (۲) مٹی کے رنگ کا کر دینا۔ میلا کرنا (۳) بے لطف کرنا۔ کھانا ٹھنڈا کر دینا (۴) برباد کرنا۔ گنوانا۔

مٹی کی مورت۔ (ا۔مث) مٹی کا بنا ہوا پتلا (۲) (کنایتاً) جس میں شوخی نہ ہو۔

مٹی کے برابر۔ (ا۔صف) نہایت بے عزت۔ کمال بے وقعت۔

مٹی کے مول۔ (ا۔صف) نہایت سستا۔ کوڑیوں کے مول بہت ارزاں۔

مٹی لے ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) بار بار آنا جانا۔

مٹی مانگنا۔ (ا۔محاورہ) لوگوں سے اپنے دفن میں شرکت کی تمنا کرنا۔

مٹی میں اٹنا (دھنسنا)۔ (ا۔محاورہ) خاک میں رلنا۔

مٹی میں رنگنا۔ (ا۔محاورہ) ملتانی مٹی میں رنگنا۔

مٹی میں لوٹنا۔ (ا۔محاورہ) خاک میں رلنا۔

مٹی میں مٹی ملانا۔ (ا۔محاورہ) دفن کرنا۔ مٹانا۔ ناپید کرنا۔

مٹی میں مل جانا (ملنا)۔ (ا۔محاورہ) خاک میں مل جانا (۲) جسم کا خاک ہو جانا (۳) بگڑ جانا۔ خراب ہو جانا۔

مٹی میں ملانا۔ (ا۔محاورہ) خاک میں ملانا۔ ستانا۔ ناپید کرنا۔ بے نشان کرنا (۳) دفن کرنا (۴) بے لطف کرنا (۵) ضائع کرنا۔ گنوانا۔

مٹی ہو جانا (ہونا)۔ (ا۔محاورہ) خاک میں مل جانا۔ خاک ہو جانا (۲) بگڑ جانا۔ بوسیدہ ہو جانا۔ نکما ہو جانا (۳) بے رونق ہو جانا۔ ماند ہو جانا (۴) مردہ دل ہو جانا (۵) شرما جانا۔ شرمندہ ہو جانا (۶) کھانے کا ٹھنڈا ہو کر بے لطف ہو جانا (۷) دفن ہونا۔

مٹیا۔ (مَٹ۔یا) (ہ۔صف) مٹی کے رنگ کا (۲) چکنی مٹی کی زمین۔

مٹیا پھوس۔ (ا۔صف) نہایت بوڑھا اور ناتواں جس کی مٹی یعنی جسم پھوس کی طرح ہو گیا ہو۔

مٹیا سانپ۔ (ا۔مذ) بھورے رنگ کا سانپ جس پر کالی چتیاں ہوتی ہیں۔

مٹیا محل۔ (ا۔صف) (۱) چکنی مٹی کا بنا ہوا محل (۲) دہلی کے ایک محلہ کا نام

مٹیا۔ (مٹ۔یا) (ہ۔امث) مٹی کا چھوٹا برتن جس میں دودھ، دہی، گھی وغیرہ رکھتے ہیں۔

مٹیار۔ (مَٹ۔یار) (ہ۔صف) مٹی کا۔ مٹی کے رنگ کا بھورا (۲) گدلا۔ مکدر (۳) (پن) جوان عورت۔

مٹیال۔ (مَٹ۔یال) (ہ۔ا۔مذ) گڑھا جس سے مٹی کھودی جائے۔

مٹیالا۔ (مَٹ۔یا۔لا) (ہ۔صف) مٹی کا بنا ہوا (۲) مٹی کے رنگ کا بھورا (۳) مٹی میں بھرا ہوا۔ مٹی میں لتھڑا ہوا۔

مٹیانا۔ (مَٹ۔یا۔نا) (ہ۔مص) سن کر ٹال جانا۔ مکر اپن کرنا۔ چپ سادھ لینا (۲) درگذر کرنا (۳) چراغ گل ہو جانا (۴) مٹی سے ملنا۔ مٹی مل کر صاف کرنا (۵) مٹی کا پلستر کرنا (۶) مٹی ہو جانا (۷) ہموار ہو جانا۔

م۔ث

مُثاب۔ (مُ۔ثاب) (ع۔صف) ثواب دیا گیا۔ اجر کے لائق۔ ثواب کے قابل۔ لائق۔

مِثال۔ (مِ۔ثال) (ع۔امث) نظیر۔ مثل۔ مانند (۲) تصویر۔ صورت۔ نمونہ۔ تمثال (۳) کہانی۔ حکایت (۴) مثل۔ کہاوت۔

مثال دینا۔ (ا۔محاورہ) تشبیہ دینا۔ مشابہت ظاہر کرنا۔ نظیر دینا۔

مثالی۔ (ع۔صف) نمونے کا۔

مثانہ۔ (مَ۔ثا۔نہ) (ع۔ا۔مذ) جسم کے اندر پیشاب کی تھیلی۔

مُثبَت۔ (مُث۔بَت) (ع۔صف) ثبت کیا گیا۔ قائم کیا گیا۔ ساکن کیا گیا۔ جو منفی نہ ہو۔ جس میں فعل کا ہونا پایا جائے (۲) لکھا گیا۔

مُثبِت۔ (مُث۔بِت) (ع۔صف) ثابت کرنے والا۔ تصدیق کرنے والا۔ منظور کرنے والا (۲) اقراری۔ اثباتی (۳) مدلل۔

مُثبَتہ۔ مُثبِتہ۔ (مُث۔بَ۔تہ۔ مُ۔ثَب۔بَ۔تہ) (ع۔صف) ثابت شدہ۔ مقرر شدہ (۲) تصدیق کیا ہوا (۳) لکھا ہوا (۴) مہر لگا ہوا۔ اسٹامپ لگا ہوا۔ نشان لگا ہوا۔

مثبتہ اسٹام۔ وہ کاغذ جس پر اسٹام لگایا گیا ہو۔ مہر کیا گیا ہو۔

مثقال۔ (مِث۔قال) (ع۔ا۔مذ) ساڑھے چار ماشہ وزن (۲) سونے کا ایک سکہ جو عرب میں رائج ہے۔

مَثَل۔ (مَ۔ثَل) (ع۔امث) کہاوت۔ مثال (۲) کہانی۔ داستان۔

مِثل۔ (ع۔صف) مانند۔ موافق۔ جیسا۔ ملتا ہوا۔ ہم شکل۔ یکساں۔ نظیر۔ ویسا ہی۔ دیکھیے مسل۔

مثلاً۔ (مَ۔ثَ۔لَن) (ع۔صف) جیسے۔ جس طرح۔ گویا۔

مثلا۔ (مَث۔لا) (ق) مثل۔ کہاوت۔

مثلب۔ (ع۔ا۔مذ) عیب (۲) عیب کی جگہ۔ جمع۔ مثالب۔

مُثلث۔ (مُ۔ثَل۔لث) (ع۔ا۔مذ) سہ گوشہ۔ تکون۔ وہ سطح جو تین

خطوطِ مُستقیم سے گھری ہوئی ہو۔ تین ضلعوں کی جیسے △ (۲) وہ نظم جس کے ہر بند میں تین مصرعے ہوں (۴) وہ علم جس میں مثلث بنا کر سطح کی پیمائش کی جاتی ہے (۵) زاویوں کی پیمائش کا علم (۶) علمِ عروض کے ایک وزن کا نام جس میں تین رُکن ہوتے ہیں۔ (۷) ایک خوشبو کا نام جس کے سہ گوشہ قرص ہوتے ہیں (۸) ایک قسم کا تعویذ جس میں سہ در سہ خانے ہوتے ہیں۔

مثلث حادۃ الزّاویہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ مثلث جس کا زاویہ قائمہ سے کم ہو۔

مثلث قائم الزاویہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ مثلث جس کا ایک زاویہ قائمہ ہو۔

مثلث متساوی الاضلاع ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ مثلث جس کے سب ضلعے آپس میں برابر ہوں۔

مثلث متساوی الساقین ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ مثلث جس کے دو ضلعے آپس میں برابر ہوں۔

مثلث مختلف الاضلاع ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ مثلث جس کے تینوں ضلعے برابر نہ ہوں۔

مثلث منفرجۃ الزاویہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ مثلث جس کا ایک زاویہ قائمہ سے بڑا ہو۔

مُثلثی ۔ (مُ ۔ ثَلَ ۔ لَ ۔ ثی) (ع ۔ صف) تکونا ۔ تکونیا ۔ تکھونٹا ۔

مُثلہ ۔ (مُث ۔ لہ) (ع ۔ صف) کان اور ناک کاٹنا ۔

مُثلے ۔ (مَث ۔ لے) (ق) جمع ۔ مثلاً ۔ بمعنی مثل ۔

مُثمر ۔ (مُث ۔ مِر) (ع ۔ صف) ثمر دار ۔ پھل دار (۲) فائدہ دینے والا ۔ نتیجہ بخش ۔

مُثمّن (مُ ۔ ثَم ۔ مَن) (ع ۔ صف) ہشت پہلو ۔ آٹھ ضلعوں کا (۲) آٹھ ضلعوں کی شکل (۳) اصطلاحِ عروض میں ایک وزن جس میں آٹھ رکن ہوتے ہیں۔

مَثمُور ۔ (ع ۔ مفعول) بہت ۔ افراط (دولت) (۲) بے ترتیب ۔ لاتعداد ۔

مُثنات ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) شکن ۔ دوہرے شکن والا (۲) ہیئت (۳) گانا (۴) توریت کے علاوہ یہودیوں کی ایک کتاب ۔

مُثنّے ۔ (مُ ۔ ثَن ۔ نا) (ع ۔ ا ۔ مذ) ثانی ۔ دوسرا (۲) نقل مطابق اصل ۔ دوسرا پرت (۳) جوڑ ۔ جوڑا ۔ جفت ۔

مُثنّٰے بہ ۔ وہ اصل جس سے نقل کی گئی ہو۔

مَثنوی ۔ (مَث ۔ نَ ۔ وی) (ع ۔ ا ۔ مث) دو دو والا (۲) نظم کی ایک قسم جس میں کوئی مسلسل بات بیان کی جاتی ہے ۔ اس میں ہر شعر کا قافیہ جدا لیکن ہر شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں، اور اشعار کی تعداد مقرر نہیں ہوتی ۔ جمع ۔ مثنویات ۔

م ۔ ج

مُجاب ۔ (ع ۔ ا ۔ مفعول) جواب دیا گیا (۲) منظور کیا گیا ۔

مُجابُ الدّعوات ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ شخص جس کی دعائیں قبول کی گئی ہوں ۔

مُجادِل ۔ (مُ ۔ جا ۔ دِل) (ع ۔ صف) لڑنے والا ۔ جھگڑنے والا ۔

مُجادلہ ۔ (مُ ۔ جا ۔ دَ ۔ لہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) لڑائی ۔ جنگ ۔ ہنگامہ ۔ خون ریزی (۲) جھگڑا ۔ بکھیڑا ۔ تنازع (۳) دُشمنی ۔ عداوت ۔ خصومت (۴) حجت ۔ تکرار ۔ مباحثہ ۔

مَجاذِیب ۔ (مَ ۔ جا ۔ ذیب) (ع ۔ صف) جمع ہے مجذوب کی ۔ دیوانے ۔ مخبوط الحواس ۔

مَجاری ۔ (مَ ۔ جا ۔ ری) (ع ۔ ا ۔ مذ) جاری ہونے کے مقامات ۔ مجریٰ کی جمع ۔

مُجاریہ ۔ (مُ ۔ جا ۔ رِ ۔ یہ) (ع ۔ صف) (قانون) جاری شدہ ۔ رواں شدہ ۔ پاس شدہ ۔ رواں ۔ مروجہ ۔ نافذہ ۔

مَجاز ۔ (مَ ۔ جاز) (ع ۔ صف) راہ گزرنے کی جگہ (۲) حقیقت کے برعکس ۔ وہ جس کی اصلیت نہ ہو (۳) کسی کلمہ کے غیر حقیقی معنی اصلی معنوں کی مناسبت کے ساتھ ۔ جیسے مٹی کے اصلی معنی خاک اور مجازی معنی موت (۴) بااختیار ۔ اختیار دیا گیا ۔

مجازاً ۔ (ع ۔ تابع فعل) فرضاً ۔ مراداً (۲) حسبِ قانون (۳) ازروئے شرع ۔ شرعاً ۔

مجاز سماعت ۔ (ع ۔ صف) سُننے اور منظور کرنے والا ۔ قانون میں وہ حاکم جسے کسی مقدمہ کی سماعت کا اختیار ہو ۔

مجاز مرسل ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) علم بیان میں صفت بیانیہ سے مراد ہے ۔ جس میں مسبب سے سبب ۔ کل سے جزو ۔ لازم سے ملزوم ۔ ذکر سے صاحب ذکر اور ظرف سے مظروف مراد لیے جا سکتے ہیں ۔

مَجاز ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی اَمر کا ازروئے شرع یا قانون اختیار رکھنا ۔ مختار ہونا ۔ کسی بات کو کر سکنے کی طاقت رکھنا ۔

مَجازی ۔ (مَ ۔ جا ۔ زی) (ع ۔ ا ۔ مث) غیر حقیقی ۔ غیر اصلی (۲) فرض کیا ہوا ۔ فرضی ۔ مرادی (۳) نقلی ۔ جعلی ۔ مصنوعی ۔

مَجال ۔ (مَ ۔ جال) (ع ۔ ا ۔ مث) (مجازاً) طاقت ۔ قدرت ۔ بساط ۔ حوصلہ ۔ مقدور ۔ بس ۔ قابو ۔

مَجال رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی بات کی قدرت رکھنا ۔ کسی کام کی تاب و طاقت رکھنا ۔

مَجالس ۔ (مَ ۔ جا ۔ لِس) (ع ۔ ا ۔ مث) مجلس کی جمع ۔ بیٹھنے کی جگہیں ۔ مجلسیں ۔ محفلیں ۔ سبھائیں ۔ سوسائٹیاں ۔

مُجالست ۔ (مُ ۔ جا ۔ لَ ۔ سَت) (ع ۔ مث) باہم مل کر بیٹھنا ۔ مل جل کر بیٹھنا ۔ ہم نشینی ۔

مُجَامِع ۔ (مُ۔جا۔مِع) (ع ۔ ا۔مذ) مجمع کی جمع (۲) جماع کرنے والا۔
مُجَامَعَت ۔ (مُ۔جا۔مَ۔عَت) (ع۔ا۔مث) عورت سے ہم بستری۔ جماع۔ صُحبت۔ ہم خوابی۔
مُجَانَسَت ۔ (مُ۔جا۔نَ۔سَت) (ع۔مث) ہم جنسی۔ ہم قومی۔
مَجَانِق (مَجَانِیق) ۔ (ع۔ا۔مث) منجنیق کی جمع۔
مَجَانِین ۔ (ع۔ا۔مذ) مجنوں کی جمع۔
مُجَاوِر ۔ (مُ۔جا۔وِر) (ع۔ا۔مذ) ہم سایہ۔ پڑوسی۔ پاس رہنے والا۔ کسی خانقاہ یا درگاہ کا جھاڑو دینے والا۔ خادم۔ جمع۔ مجاورین۔
مُجَاوَرَت ۔ (ع۔ا۔مث) ہمسائگی۔ قرب (۲) بے تکلفی (۳) مسجد یا کسی مزار پر بطور مجاور رہنا۔
مُجَاوِری ۔ (ع۔ا۔مث) مجاور کا عہدہ۔ مجاور کا حق۔
مُجَاہِد ۔ (مُ۔جا۔ہِد) (ع۔صف) کوشش کرنے والا۔ جان فشانی کرنے والا (۲) خدا کی راہ میں لڑنے والا۔ کافروں سے جہاد کرنے والا۔
مُجَاہَدَہ ۔ (مُ۔جا۔ہَ۔دَہ) (ع۔ا۔مذ) کوشش۔ سعی۔ جدّوجہد۔ جاں فشانی (۲) نفس کشی۔ ریاضت۔
مُجَاہِدِین ۔ (مُ۔جا۔ہِ۔دِین) (ع۔صف) مجاہد کی جمع۔ اللہ کی راہ میں لڑنے والے۔ غازی۔
مَجَاہِیل ۔ (ع۔ا۔مذ) مجہول کی جمع۔
مَجبُور ۔ (مَج۔بُور) (ع۔صف) ناچار۔ تنگ۔ بے بس۔
مجبور کرنا ۔ (ا۔محاورہ) ناچار کرنا۔ تنگ کرنا۔ بے بس کرنا۔ دبانا۔ ستانا۔
مجبور ہونا ۔ (ا۔محاورہ) تنگ آنا۔ عاجز ہو جانا۔ ناچار ہونا۔
مَجبُوراً ۔ (مَج۔بُو۔رَن) (اَ۔تابع فعل) مجبور ہو کر۔ عاجز آ کر۔ تنگ ہو کر۔ بے اختیاری کی حالت میں۔
مَجبُوری ۔ (مَج۔بُو۔ری) (اَ۔ا۔مث) عاجزی۔ بے بسی۔ ناچاری۔
مُجتَبیٰ ۔ (مُج۔تَ۔با) (ع۔صف) چنا ہوا۔ منتخب۔ برگزیدہ۔ پسندیدہ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت۔ حضرت امام حسنؑ کی صفت۔
مُجتَمِع ۔ (مُج۔تَ۔مِع) (ع۔صف) اکٹھا۔ جمع کیا ہوا۔
مُجتَمِعاً ۔ (مُج۔تَ۔مِ۔عَن) (ع۔تابع فعل) مجموعی طور پر۔ یک جائی طور پر۔
مُجتَنَب ۔ (مُج۔تَ۔نَب) (ع۔صف) اجتناب کیا ہوا۔ پرہیز کیا گیا۔
مُجتَنِب ۔ (مُج۔تَ۔نِب) (ع۔صف) اجتناب کرنے والا۔ پرہیز برتنے والا۔ علیحدگی اختیار کرنیوالا۔ دُور رہنے والا۔
مُجتَہِد ۔ (مُج۔تَ۔ہِد) (ع۔صف) جدوجہد کوشش کرنے والا (۲) راہ صواب پیدا کرنے والا۔ ٹھیک اور عمدہ راستہ نکالنے والا (۳) فرقہ امامیہ کا فقیہہ۔ پیشوائے مذہب (۴) جو دلیل کے ساتھ ایک بات کا قائل ہو (۵) اجتہاد کرنے والا۔ کتاب اور سنت سے دینی مسائل کرنے والا۔ جمع۔ مجتہدان۔ مجتہدین۔
مُجتَہِدانَہ ۔ (ع۔ا۔تابع فعل) مجتہدوں کے طریقے پر۔
مَجحَر ۔ (ع۔ا۔مذ) پناہ گاہ۔ چھپنے کی جگہ۔

مَجد ۔ (ع۔صف) بڑائی۔ بزرگی۔ شرف۔ عظمت۔
مُجَدِّد ۔ (مُ۔جَد۔دِد) (ع۔صف) تجدید کرنے والا۔ پرانے کو نیا کرنیوالا۔
مُجَدِّدِ الفِ ثانی ۔ (ع۔ا۔مذ) دوسرے ہزار برس کا مجدد۔ مراد حضرت شیخ احمد سرہندی جو ۹۷۱ھ میں بمقام سرہند پیدا ہوئے اور ۱۰۳۴ھ میں وفات پائی۔ آپکی تصانیف میں "مکتوبات" بہت مشہور ہیں۔
مُجَدِّدِ وقت ۔ (ع۔صف) وہ کامل بزرگ جو ہر صدی کے شروع میں پیدا ہوتا اور مسلمانوں میں رائج شدہ بدعات کی اصلاح کرتا ہے۔
مُجَدَّداً ۔ (مُ۔جَد۔دَ۔دَن) (ع) نئے سرے سے۔ از سر نو۔
مَجذُوب ۔ (مَج۔ذُوب) (ع۔صف) جذب کیا گیا۔ کھینچا گیا (۲) صاحب جذب۔ خدا کی محبت میں غرق (۳) بے ہوش۔ مست۔ بے خود۔ آپے سے باہر (۴) دیوانہ۔ پاگل۔ سرپھرا۔ سودائی۔
مجذوب کی بڑ ۔ (ا۔مث) بے معنی باتیں۔ بے سر و پا باتیں۔ مجنونانہ بکواس۔
مَجذُور ۔ (مَج۔ذُور) (ع۔صف) فی نفسہٖ ضرب کھایا ہوا۔ کسی عدد کو اسی عدد سے ضرب دینے پر جو حاصل ضرب آئے۔ اسے مجذور کہتے ہیں۔ جیسے چار کا مجذور سولہ ہے۔ ۴×۴ = ۱۶۔
مَجذُوم ۔ (مَج۔ذُوم) (ع۔صف) جذامی۔ کوڑھی۔ مبروص۔
مَجرا ۔ (مَج۔را) (ع۔ا۔مذ) جاری ہونے کا مقام۔
مجرائے آبِ عملی ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) انسانی کی بنائی ہوئی پانی جاری ہونے کی جگہ جیسے بدر رو۔ نالی وغیرہ۔
مجرائے آبِ قدرتی ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) پانی جاری ہونے کی جگہ جو انسان کی بنائی ہوئی نہ ہو جیسے دریا، ندی وغیرہ۔
مُجرا ۔ (مُج۔را) (ع۔ا۔مذ) جاری کیا گیا (۲) کٹوتی۔ منہائی۔ محسوب کیا گیا (۳) سلام۔ آداب۔ کورنش۔ تسلیمات (۴) مرثیہ جو رباعی۔ غزل۔ قطعہ یا قصیدہ کے طور پر کہا جاتا ہے۔ اور اس کے مطلع میں مجرا یا سلام کا لفظ لایا جاتا ہے (۵) ناچ رنگ۔ رقص و سماع۔
مجرا پانا ۔ (ا۔محاورہ) باریابی پانا۔ امیر یا بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہونا۔ (۲) روپیہ وصول پانا۔ بھر پانا۔
مجرا دینا ۔ (ا۔محاورہ) وضع کر دینا۔ حساب میں لگا دینا۔ کاٹ دینا۔ حساب میں محسوب کر دینا۔
مجرا طلبی ۔ (ع۔ا۔مث) دعوٰے بالمقابل۔ اُلٹا دعوٰی۔ دعوے پر دعوے۔ باز دعوٰے۔
مجرا عرض کرنا ۔ (ا۔محاورہ) سلام کرنا۔
مجرا کرنا ۔ (ا۔محاورہ) آداب و تسلیمات بجا لانا (۲) ناچنا گانا (۳) حساب میں لگانا۔ کاٹ دینا۔ محسوب کر لینا۔
مجرا لینا ۔ (ا۔محاورہ) حساب میں لگا لینا۔ وضع کر لینا۔
مجرا ہونا ۔ (ا۔محاورہ) ناچ گانا ہونا۔ رقص و سرود ہونا (۲) وصول ہونا۔ وضع ہونا۔ حساب میں لگایا جانا۔
مُجرائی ۔ (مُج۔را۔ای) (ع۔ا۔مذ) مجرا بجا لانے والا۔ سلام کرنے والا (۲)

منصب دار۔ درباری (۳)، مرثیہ خواں (۴)، وصولی۔

مُجرائی ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) دیکھیے مُجرائی (۲)، ناچنے گانے والا۔ مبیٹھ کر گانے والا (۳)، سلام کرنے والا۔

مُجَرِّب ۔ (مُ ۔ جَر ۔ رِب)، (ع ۔ صف) تجربہ کرنے والا۔ آزمانے والا۔

مُجَرَّبات ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) تجربہ کی ہوئی ادویات۔ آزمائے ہوئے نسخے (۲)، وہ کتاب یا بیاض جن میں ان دوائیوں کے نسخے درج ہوں۔

مُجَرَّب ۔ (مُ ۔ جَر ۔ رَب)، (ع ۔ صف) تجربہ کیا ہوا۔ آزمایا ہوا۔ آزمودہ۔ موثر۔

مُجَرَّد ۔ (مُ ۔ جَر ۔ رَد)، (ع ۔ صف) جریدہ۔ اکیلا۔ تنہا (۲)، وہ شئے جو مادہ سے پاک ہو (۳)، بن بیاہا۔ غیر شادی شدہ۔ ناکتخدا۔ بغیر بیوی بچوں والا (۴)، وہ شخص جو دنیا سے الگ ہو گیا ہو۔ سنیاسی۔ تارک الدنیا (۵)، وہ شئے جو مادہ سے پاک ہو۔

مُجَرَّد رہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) آزاد رہنا۔ اکیلا رہنا۔ بن بیاہا رہنا۔ شادی نہ کرنا۔

مُجَرَّد سب سے اعلیٰ جس کے لڑکا نہ بالا }
مُجَرَّد سب سے اعلیٰ جس کے سسرہ نہ سالا } ۔ (ا ۔ مثل) چھڑا آدمی سب سے اچھا ہے جس کو کسی کا غم نہ فکر۔

مُجَرَّدات ۔ (مُ ۔ جَر ۔ رَ ۔ دات)، (ع ۔ ا ۔ مذ) مجرّد کی جمع۔ غیر جسمانی وجود۔ غیر محسوس چیزیں (۲)، ملائک۔ ارواح۔

مُجَرَّدی ۔ (مُ ۔ جَر ۔ رَ ۔ دی)، (ع ۔ صف) کوارا پن۔ تنہائی۔ آزادی۔ تجرُّد۔

مُجرِم ۔ (مُج ۔ رِم)، (ع ۔ ا ۔ مذ) جُرم کرنے والا۔ گنہ گار۔ خطا کار۔ پاپی۔ عاصی۔

مُجرِم اشتہاری ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ مُجرم جس کی گرفتاری کا اشتہار ہو چکا ہو۔

مُجرِم عادی ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ مُجرم جسے جُرم کرنے کی عادت ہو گئی ہو۔ بار بار جُرم کرنے والا۔

مُجرِم فراری ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) بھاگا ہوا مُجرم۔

مُجرِم قرار دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) مجرم ٹھہرانا۔ قصوروار ٹھہرانا۔

مُجرِم ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) جرم کرنا۔ خطاوار ہونا۔ قصوروار ہونا۔

مُجرِمانہ حملہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) وہ حملہ جو کسی عورت پر زنا کی نیّت سے کیا جائے۔

مَجرُوح ۔ (مَج ۔ رُوح)، (ع ۔ صف) زخمی۔ گھائل۔ چوٹ کھایا ہوا۔ وہ جس کے زخم لگا ہو (۲)، اُردو کے ایک مشہور شاعر میر مہدی دہلوی تلمیذ غالب کا تخلص۔

مجسٹریٹ ۔ (Magistrate) (مَ ۔ جِسٹ ۔ ریٹ)، (انگ ۔ ا ۔ مذ) حاکم فوجداری۔

مجسٹریٹی ۔ (مَ ۔ جِسٹ ۔ رے ۔ ٹی)، (انگ ۔ ا ۔ مث) مجسٹریٹ کا عہدہ (۲)، اختیارِ حکومت۔

مَجَسٹک ۔ (Majestic) (مَ ۔ جَس ۔ ٹِک)، (انگ ۔ صف) عظیم الشان عالی شان۔ پُرشکوہ۔ شاندار۔ باوقار۔ شاہانہ۔

مُجَسَّم ۔ (مُ ۔ جَس ۔ سَم)، (ع ۔ صف) جسم دار۔ وہ چیز جس میں طول و عرض اور عمق ہو۔ مسطح (۲)، سر سے پاؤں تک۔ سراپا۔

مُجَسَّمات ۔ (مُ ۔ جَس ۔ سَ ۔ مات)، (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ اجسام جن میں طول عرض اور عمق پایا جائے۔

مُجَسَّمہ ۔ (مُ ۔ جَس ۔ سَ ۔ مہ)، (ع ۔ ا ۔ مذ) بُت۔ جمع۔ مجسّمات۔

مجسمہ ساز ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) مٹی اور پتھر کے بُت بنانے والا۔

مجسمہ سازی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) بُت بنانے کا کام۔ (انگ) (Modelling)

مُجَلّا ۔ (مُ ۔ جَل ۔ لا)، (ع ۔ صف) جلا گیا ہوا۔ چمکایا ہوا۔ صاف کیا ہوا۔ روشن۔ آشکارا۔

مُجَلَّد ۔ (مُ ۔ جَل ۔ لَد)، (ع ۔ صف) جلد بندھا ہوا۔ جلد بندی کیا ہوا۔

مَجلِس ۔ (مَج ۔ لِس)، (ع ۔ ا ۔ مث) بیٹھنے کی جگہ۔ انجمن۔ بزم۔ جلسہ۔ مجمع۔ سبھا۔ وہ جگہ جہاں آدمیوں کا گروہ جمع ہو (۲)، شہدائے کربلا کے ماتم اور فاتحہ کا مجمع۔ جمع۔ مجالس۔

مجلس آرا۔ (افروز) ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) مجلس کو زینت دینے والا۔ مجلس کو رونق بخشنے والا۔

مجلس احتساب فلمی ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) وہ مجلس جو فلموں کی جانچ پڑتال کے لیے مامور ہو (انگ) (Board of Film Censor)

مجلس انتظامیہ ۔ مجلسِ منتظم ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) انتظام کرنے والی جماعت (انگ) (Executive Council Board)

مجلس برہم ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) مجلس کے انتظام میں خرابی پیدا ہونا۔

مجلسِ تقرر ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) وہ مجلس جسے ملازم رکھنے کے اختیارات دیے گئے ہوں (انگ) (Appointment Committee)

مجلسِ حیران ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کی نہایت عمدہ مِسّی جو عورتیں ملتی ہیں۔

مجلس خانہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) وہ مکان جو مجلس کے لیے مخصوص ہو (۲)، حضرت امام حسین علیہ السلام کے ماتم کی مجلسیں ہونے کا مکان (۳)، دربار۔ دیوان عام۔

مجلس شوریٰ ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) مشورہ کرنے والی مجلس۔ مجلس مشاورت

مجلس عاملہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) منتخب ارکان کی جماعت جو عملی طور پر کارکردگی کی ذمہ دار ہوتی ہے (انگ) (Working Committee)

مجلس عامہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) عام اجلاس۔ (انگ) (General Meeting)

مجلسِ علمی ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) علمی سوسائٹی یا انجمن علوم۔

مجلسِ قائمہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) مستقل کمیٹی جو مقرر کرنے والوں کی موجودگی تک قائم رہے۔ (انگ) (Standing Committee)

مجلس کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جلسہ کرنا (۲)، ماتم حضرت امام حسین علیہ السلام کے لیے جلسہ کرنا (۳)، مرثیہ خوانی کرنا۔

مجلس کی رونق ۔ (ا ۔ صف) مجلس کی رونق بڑھانے والا (۲) مسخرہ ۔
مجلس گرم ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) مجلس میں رونق آنا ۔ گرما گرم بحث ہونا باتیں ہونا ۔
مجلس مضامین ۔ ایسی مجلس جس میں ان قرار دادوں پر بحث کی جاتی ہے جو اجلاس عام میں پیش کی جانے والی ہوتی ہیں ۔
(انگ) (Subject Committee)
مجلسی ۔ (مج ۔ لِ ۔ سی) (ع ۔ ا ۔ مذ) مجلس سے متعلق ۔ اہلِ مجلس ۔ وہ شخص جو شریک جلسہ ہو ۔
مجلّہ ۔ (مُ ۔ جل ۔ لہ) (ع ۔ صف) رسالہ ۔ میگزین ۔
مجمر ۔ (مج ۔ مَر) (وہ برتن جس میں خوشبودار چیزیں جلاتے ہیں ۔ عود دان ۔
مجمع ۔ (مج ۔ مَع) (ع ۔ ا ۔ مذ) مجلس ۔ لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ ۔ جلسہ (۲) ہجوم ۔ بھیڑ ۔ انبوہ ۔
مجمع اخلاق ۔ (ع ۔ ف) اچھے اوصاف کا مجموعہ ۔
مجمع البحرین ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ جگہ جہاں سمندر یا دو دریا ملتے ہوں دو دریاؤں کا ملاپ ۔
مجمع الجزائر ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) بہت سے جزیروں کا مجموعہ ۔ اکٹھے جزیرے ۔
مجمع چھٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بھیڑ کم ہونا ۔
مجمع خلاف قانون ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) قانون کے خلاف لوگوں کا اکٹھا ہونا ۔ خلاف قانون ہنگامہ ۔ مجمع ناجائز ۔
مجمع عوام ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) عوام لوگوں کی بھیڑ ۔ عوام کا ہجوم ۔
مُجمعہ ۔ (مج ۔ مَ ۔ عہ) (اُ ۔ ا ۔ مذ) بڑا طباق ۔ سینی ۔
مُجمل ۔ (مج ۔ مَل) (ع ۔ صف) اجمال کیا گیا ۔ مختصر ۔ خلاصہ ۔ اختصار ۔
مجمل حساب ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ حساب جو تفصیل کے ساتھ نہ ہو حساب کا گوشوارہ ۔
مُجملاً ۔ (مج ۔ مَ ۔ لَن) (ع ۔ تابع فعل) اجمال کے طور پر ۔ مختصر طریقے سے فی الجملہ ۔ اختصاراً ۔
مجموع ۔ (مج ۔ موع) (ع ۔ صف) جمع کیا گیا ۔ جمع ۔ تمام ۔ سب ۔ میزان ۔ کُل ۔
مجموعہ ۔ (مج ۔ مو ۔ عہ) (ع ۔ صف) جمع کیا ہوا ۔ اکٹھا کیا ہوا ۔ جوڑا (۲) (اُ ۔ ا ۔ مذ) ذخیرہ ۔ خزانہ ۔ مخزن ۔ کلیات (۳) پشتارہ ۔ بنڈل ۔ گٹھا ۔
مجموعہ تعزیرات پاکستان ۔ قانون کی وہ کتاب جس میں پاکستان میں ہونے والے جرائم کے لیے سزاؤں کا قانون درج ہے ۔
(انگ) (Pakistan Penal Code)
مجموعہ تعزیرات ہند ۔ وہ کتاب جس میں انگریزی حکومت نے اہل ہند کے لیے سزاؤں کے قانون درج کیے تھے ۔ انڈین پینل کوڈ کا اُردو ترجمہ ۔
(Indian Penal Code)
مجموعہ قوانین ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) قانون کا ذخیرہ ۔ وہ کتاب جس میں متعدد قوانین اکٹھے کیے گئے ہوں
مجموعہ کلام ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) کلام کا ذخیرہ ۔ وہ کتاب جس میں کسی شاعر کی منظومات جمع کر دی گئی ہوں ۔
مجموعہ کا عطر ۔ ایک عطر کا نام جس میں کئی خوشبویات شامل ہوتی ہیں ۔
مجموعی ۔ (مج ۔ مو ۔ عی) (ع ۔ صف) تمام ۔ یکجا طور پر ۔ اجمالی ۔
مجموعی قیمت ۔ (ع ۔ ا ۔ صف) اکٹھی قیمت ۔ کُل دام ۔
مجنون ۔ (مج ۔ نون) (ع ۔ صف) دیوانہ ۔ پاگل ۔ سڑی ۔ سودائی ۔ خبطی ۔ باؤلا (۲) قیس عامری کا لقب جو لیلیٰ کا عاشق تھا ۔ عشق کی دیوانگی کے سبب مجنوں نام پڑ گیا تھا (۳) عاشق ۔ شیدا ۔ مفتون ۔ فریفتہ (۴) نہایت دُبلا پتلا اور کمزور آدمی ۔ جمع ۔ مجانین ۔
مجنونِ دَوری ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) جو ہمیشہ پاگل نہ رہے ۔ کبھی کبھی پاگل ہو جاتا ہو ۔
مجنون کر دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) دیوانہ بنا دینا ۔ پاگل کر دینا ۔ خبطی کر دینا ۔
مجنوں کو لیلیٰ کا کتا بھی پیارا ۔ (ا ۔ مثل) جس سے محبت ہو اس کی ہر چیز اچھی معلوم ہوتی ہے ۔
مجنونیت ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) پاگل پن ۔ دیوانگی ۔
مجوَّز ۔ (مُ ۔ جو ۔ وَز) (ع ۔ صف) تجویز کیا گیا ۔ جائز کیا گیا ۔
مجوِّز ۔ (مُ ۔ جو ۔ وِز) (ع ۔ صف) تجویز کرنے والے ۔ رائے دینے والا ۔ فیصلہ دینے والا (۲) جائز رکھنے والا (۳) اصرار کرنے والا ۔ مُصر ۔
مجوّزانِ قانون ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) قانون بنانے والے ۔ واضعانِ قانون قانون بنانے والوں کی جماعت ۔
مجوّزہ ۔ (مُ ۔ جو ۔ وَ ۔ زہ) (ع ۔ صف) تجویز کیا ہوا ۔ مقرّرہ ۔ معیّنہ ۔ جمع ۔ مجوّزات ۔
مجوس ۔ (مُ ۔ جوس) (ف ۔ ا ۔ مذ) مجوسی کی جمع ۔ آتش پرست ۔
مجوسا ۔ (مُ ۔ جو ۔ سا) (اُ ۔ ا ۔ مذ) لکڑی جو چھت کے نیچے کوڑی کرتے ہیں ۔ اڑنما
مجوسی ۔ (مُ ۔ جو ۔ سی) (ف ۔ ا ۔ مذ) آتش پرست ۔ گبر ۔ زردشت کا پیرو ۔
مجوّف ۔ (مُ ۔ جو ۔ وَف) (ع ۔ صف) جوف کیا ہو ۔ اندر سے خالی ۔ کھوکھلا ۔ پولا ۔ بھوتھا ۔
مُجھ ۔ (ا) (ضمیر متکلم) ایک کلمہ ہے جو اپنے نفس پر اطلاق کیا جاتا ہے جیسے مجھ کو ۔
مُجھ سے ۔ (ا ۔ تابع فعل) میری ذات سے (۲) مجھ جیسے ۔
مُجھ کو ۔ (ا ۔ ضمیر واحد متکلم) مجھے ۔ میری ذات کو ۔
مُجھ کو پیٹے ۔ (ا ۔ کلمہ قسم) میرا ماتم کرے ۔ ایک قسم کی قسم ہے ۔
مُجھ میں آیا ۔ (ا ۔ محاورہ) میں ذمہ دار ہوں ۔ میں ضامن ہوں
مَجھار ۔ (ق) بیچ میں ۔ درمیان ۔
مَجھلا ۔ (مجھ ۔ لا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) جھگڑا ۔ بکھیڑا ۔ جھمیلا ۔
مَجہلہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) کوئی چیز جو بے وقوفی ۔ غفلت یا جہالت ظاہر کرے ۔
مَجہول ۔ (مج ۔ ہول) (ع ۔ صف) نامعلوم ۔ غیر معلوم (۲) وہ فعل جس کا فاعل معلوم نہ ہو (۳) سست ۔ کاہل ۔ آرام طلب ۔ نکما ۔ نکھٹو ۔ (۴) چیز و مقابلہ میں نامعلوم رقم ۔
مجہول مطلق ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) سخت جاہل ۔

مجہُول النَسَب ۔ (ع ۔ صف) وہ شخص جس کے حسب نسب اور اصل نسل میں شبہ ہو۔

مَجھُولا ۔ (مَ ۔ جھُو ۔ لا)، (ہ ۔ صف) منجھلا ۔ بیچ کا ۔ درمیانی ۔ وسطی ۔ میانہ متوسط (۲) بڑا دیگچہ ۔ چھوٹی دیگ ۔

مَجھُولی ۔ (مَ ۔ جھُو ۔ لی)، (ہ ۔ صف) منجھلی ۔ درمیانی ۔ وسطی (۲) (اِ ۔ مث) ایک قسم کی چھوٹی بیل گاڑی ۔

مُجھی ۔ (مُ ۔ جھی)، (اِ ۔ کلمۂ ضمیر) مجھ ہی کا مخفف ۔

مُجھے ۔ (مُ ۔ جھے)، (اِ کلمۂ ضمیر) مجھ کو ۔ میری ذات کو ۔

مجھے اور نہ تجھے ٹھور ۔ (اِ ۔ مثل) مجھے تیرے بغیر اور تجھے میرے بغیر چین نہیں ۔

مجھے منہ نہ دکھا ۔ (اِ ۔ محاورہ) مجھ کو اپنی شکل نہ دکھلا ۔ میرے سامنے مت آ ۔ دُور ہو جا ۔

مَجھیلا ۔ (مَ ۔ جھے ۔ لا)، (ہ ۔ اِ ۔ مذ) جھگڑا ۔ قضیہ لڑائی ۔ ٹنٹا ۔

مجھیلا پڑنا ۔ (اِ ۔ محاورہ) جھگڑا ہونا ۔ بکھیڑا ہو جانا ۔

مُجِیب ۔ (مُ ۔ جیب)، (ع ۔ صف) جواب دینے والا (۲) قبول کرنے والا ۔ (۳) خدائے تعالیٰ کا نام ۔

مجیب الدعوات ۔ (ع ۔ صف) دعائیں قبول کرنے والا ۔ مراد خدائے تعالےٰ ۔

مَجیٹھ ۔ (مَ ۔ جیٹھ)، (ہ ۔ اِ ۔ مث) ایک قسم کی سُرخ لکڑی جس کے رنگ سے کپڑے رنگے جاتے ہیں ۔

مُجَید ۔ (مُ ۔ جَید)، (ع ۔ صف) بزرگ ۔ بزرگ وار ۔ گرامی ۔ اسمائے باری تعالیٰ میں سے ایک نام ۔

مُجیدی ۔ (مُ ۔ جی ۔ دی)، (ع ۔ اِ ۔ مذ) ایک ترکی سکہ ۔

مُجیر ۔ (مُ ۔ جیر)، (ع ۔ صف) دست گیر ۔ پناہ دینے والا ۔

مُجیرا ۔ (مُ ۔ جی ۔ را)، (ہ ۔ اِ ۔ مذ) پیتل کی بنی ہوئی وہ چھوٹی چھوٹی کٹوریاں جو طبلے کے ساتھ تال دینے کے لیے دونوں ہاتھوں میں لے کر بجاتے ہیں ۔

م ۔ چ

مَچ ۔ (ہ ۔ اِ ۔ مث) بھول ۔ چوک (۲) جہالت (۳) بے توجہی (۴) نیند کا خمار (۵) سونے کا ٹکڑا جو پرکھنے کے لیے بطور نمونہ لیا جائے (پن) الالہ ۔

مُچَّا ۔ (مُچ ۔ چا)، (ہ ۔ اِ ۔ مذ) گوشت کا بڑا ٹکڑا ۔ لوتھڑا ۔ مضغہ ۔

مَچا مَچ ۔ (مَ ۔ چا ۔ مَچ)، (اِ ۔ صف) کھچا کھچ بھرپور ۔ لبریز ۔ لبالب ۔ (مث) چارپائی کے چوں چوں کرنے کی آواز ۔

مَچان ۔ (مَ ۔ چان)، (ہ ۔ اِ ۔ مث) ٹانڈ ۔ وہ تختہ یا لکڑیاں جو دیوار میں اسباب وغیرہ رکھنے کے لیے اونچی جگہ لگا دیتے (۲) درخت پر وہ جگہ جو شیر کے شکار کے لیے بناتے ہیں (۳) باغ اور کھیت میں وہ اونچی جگہ جو پھلوں اور فصل کی حفاظت کے لیے بنائی جاتی ہے ۔

مَچانا ۔ (مَ ۔ چا ۔ نا)، (اِ ۔ مص) (۱) رچانا ۔ عمل میں لانا ۔ برپا کرنا (۲) گاڑی میں جوتنا ۔

مچک ۔ (مَ ۔ چک)، (ہ ۔ اِ ۔ مث) لچک ۔ لرزش ۔

مچکا ۔ (مَچ ۔ کا)، (ہ ۔ اِ ۔ مذ) (۱) سستا پن ۔ ارزانی (۲) فرق ۔ تفاوت وقفہ ۔ ڈھیل ۔

مچکا پڑنا ۔ مچکا کھا جانا ۔ (اِ ۔ محاورہ) سستا ہو جانا ۔ بازار کا مندہ پڑ جانا (۲) کسی چیز کی آمد کا کم ہو جانا (۳) ڈھیل پڑ جانا ۔ وقفہ ہو جانا ۔

مچکانا ۔ (مَچ ۔ کا ۔ نا)، (اِ ۔ مص) لچکانا ۔ ہلانا ۔ جنبش دینا ۔ جھکانا ۔

مچکانا ۔ (مِچ ۔ کا ۔ نا)، (اِ ۔ مص) آنکھ مارنا ۔ جھپکانا ۔ پلک مارنا ۔ آنکھ کا موندنا اور کھولنا ۔

مَچکنا ۔ (مَ ۔ چک ۔ نا)، (اِ ۔ مص) لرزنا ۔ تھرتھرانا ۔ کانپنا (۲) چارپائی کا چوں چوں کرنا ۔

مَچلا ۔ (مَچ ۔ لا)، (اِ ۔ صف) مکرا ۔ گھُنا ۔ ڈھیٹ ۔ ضدی ۔ ہٹیلا ۔

مچلاہٹ ۔ (اِ ۔ مذ) ضد ۔ ہٹ ۔ اڑ ۔ مکراپن ۔ ڈھٹائی ۔

مچلانا ۔ (مَچ ۔ لا ۔ نا)، (ہ ۔ مص) ٹالنا ۔ ٹال مٹول کرنا ۔ بہانہ کرنا (۲) ضد کرنا ۔ ہٹ کرنا ۔ اڑ جانا ۔ اصرار کرنا ۔

مِچلانا ۔ (مِچ ۔ لا ۔ نا)، (اِ ۔ مص) متلانا ۔ مالش کرنا ۔ قے آنا ۔ ابکائی کرنا ۔

مچلائی ۔ (مَچ ۔ لا ۔ ای)، (ہ ۔ اِ ۔ مث) ڈھٹائی ۔ ضد ۔ ہٹ ۔ شوخی ۔

مچل پڑنا ۔ (اِ ۔ محاورہ) (مَ ۔ چل ۔ پڑ ۔ نا)، (ہ ۔ مص) مچلنا ۔ ضد پر آ جانا ۔ اڑ جانا ۔

مُچلکہ ۔ (مُچ ۔ لَ ۔ کہ)، (ف ۔ اِ ۔ مذ) عہد نامہ ۔ قول و قرار (۲) کسی کام کے نہ کرنے کا تحریری عہد جو ملزم کی طرف سے ہو ۔

مچلکہ لکھانا ۔ مچلکہ لکھوانا ۔ (اِ ۔ محاورہ) کسی بات کے نہ کرنے کا تحریری عہد لینا ۔ عہد نامہ یا اقرار نامہ تحریر کرانا ۔

مچلکہ لینا ۔ (اِ ۔ محاورہ) کسی امر کے نہ کرنے کا تحریری اقرار نامہ لینا ۔

مچلکہ نکلنا ۔ (اِ ۔ محاورہ) مچلکہ لینے کا حکم صادر ہونا ۔

مَچلنا ۔ (مَ ۔ چل ۔ نا)، (اِ ۔ مص) ضد پر آنا ۔ ہٹ کرنا ۔ اصرار کرنا ۔ ڈھٹائی کرنا ۔ بپھرنا (۲) ٹال مٹول کرنا ۔ ٹالنا ۔ تجاہل عارفانہ کرنا (۳) رونا ۔ بلکنا (۴) کسی چیز کے نہ دینے کی ہٹ کرنا ۔

مَچلی ۔ (ق ۔ اِ ۔ مث) مچھلی ۔

مچلی ۔ (مَچ ۔ لی)، (ہ ۔ صف) شوخ ۔ ڈھیٹ ۔ ضدی (۲) حیلہ باز ۔ گھنی (۴) مکری سست ۔ کاہل ۔

مچمچانا ۔ (مَچ ۔ مَ ۔ چا ۔ نا)، (اِ ۔ مص) گرمانا ۔ کچکچانا ۔ شہوت یا مستی سے جوش میں آنا ۔

مچمچاہٹ ۔ (مَچ ۔ مَ ۔ چا ۔ ہٹ)، (ہ ۔ اِ ۔ مث) شہوت یا مستی کا جوش (۲) چارپائی کی چوں چوں ۔

مَچنا ۔ (مَچ ۔ نا)، (اِ ۔ مص) رچنا ۔ بسنا (۲) عمل میں آنا ۔

مِچنا ۔ (مِچ ۔ نا)، (اِ ۔ مص) بند ہونا ۔ مُندنا ۔

مچوانا۔ (مچ۔وا۔نا) (ا۔مص) عمل کرانا جیسے غل مچوانا۔
مُچوانا۔ (مچ۔وا۔نا) (ا۔مص) بند کرانا۔ مندوانا۔
مچھ۔ (ہ۔ا۔مذ) بڑی مچھلی۔
مچھ راند۔ (ہ۔ا۔صف) مچھلی کی بُو۔
مچھ رنگا۔ (ہ۔ا۔مذ) ایک آبی پرندہ جو اکثر مچھلیاں پکڑ کر کھاتا ہے۔ رام چڑیا۔
مچھر۔ (مچ۔چھر) (ہ۔ا۔مذ) ایک چھوٹا سا پردار کیڑا جو اپنے ڈنگ کے ذریعے آدمی اور جانور کا خون چوستا ہے۔ پشہ۔
مچھر کی جھول۔ (ا۔مث) نہایت کم قیمت اور ادنیٰ درجہ کی چیز۔
مچھر کی جھول کا چور۔ (ا۔مث) چھوٹی موٹی چیزیں چرانے والا اچکا اٹھائی گیرا۔
مُچھلہارا۔ (مچھ۔چل۔ہا۔را) (ق۔ا۔مذ) مچھیرا۔
مچھلی۔ (مچھ۔لی) (ہ۔ا۔مث) (۱) ماہی۔ مچھی (۲) انسان کے بازو کا گوشت جو کسی قدر ابھرا ہوتا ہے (۳) ساق حیوانات کا گوشت (۴) مچھلی کی شکل کا کان میں پہننے کا ایک زیور (۵) ناک میں پہننے کا بُلاق۔ (۶) مچھلی کی صورت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو بعض زیورات میں لگے جاتے ہیں (۷) بچوں کا ایک کھیل جس میں مچھلی کی شکل کا کھلونا بالوں میں لگاتے اور نچاتے ہیں (۸) وہ گوشت جو رانوں کے جوڑ میں ہوتا ہے۔
مچھلی تو نہیں کہ سڑ جائے گی۔ (ا۔مثل) اکثر اوقات بیٹی کی شادی کی نسبت بولتے ہیں۔ یعنی اتنی جلدی کیا ہے۔ جب کہیں اچھا بر ملے گا کر دیں گے۔
مچھلی کا تیل۔ (ا۔مذ) ایک خاص قسم کی مچھلی کے بھیجے کا تیل جو سل اور دق میں مفید ہوتا ہے۔
مچھلی کا چارا۔ (ا۔مذ) وہ چیز جسے کانٹے میں لگا کر مچھلی کا شکار کرتے ہیں۔
مچھلی کا کانٹا۔ (ا۔مذ) ایک قسم کی سلائی جو چادر یا کھیس پر کرتے ہیں (۲) استخوان ماہی۔ مچھلی کی ہڈیاں پسلیاں۔
مچھلی کھانا۔ (ا۔مذ) ایک قسم کی نیاز۔ عورتیں پکے ہوئے چاولوں کے طباق پر مچھلی کے کباب رکھ کر حضرت سلیمانؑ کی نیاز دلواتی اور کھاتی ہیں۔
مچھلی کی طرح تڑپنا۔ (ا۔محاورہ) بہت بے چین ہونا۔ از حد بے قرار ہونا۔
مچھلی کے جائے کو تیرنا کون سکھائے۔ (ا۔مثل) اپنے آبائی کام سے ہر شخص واقف ہوتا ہے۔
مچھلی مارکیٹ۔ (ا۔انگ۔امث) مچھلی بکنے کی جگہ (۲) وہ جگہ جہاں بہت شور و غل ہو۔
مچھلی والا۔ مچھوا۔ (ا۔مذ) ماہی گیر۔ مچھلی بیچنے والا۔
مچھلیاں پڑنا۔ (ا۔محاورہ) ورزش کے باعث ڈنٹروں پر تیاری اگر عضلوں کا ابھر آنا۔
مُچھندر۔ (مُ۔چھن۔در) (ہ۔صف) (۱) بڑی بڑی مونچھوں والا (۲) چوہا۔ موش (۳) مسخرہ۔ بے ہودہ آدمی۔ بدوضع۔ یاوہ گو۔ ڈیوٹ۔
مچھوا۔ (ہ۔ا۔مذ) ماہی گیر۔ مچھلیاں پکڑنے والا اور بیچنے والا۔
مچھیاں لینا۔ (ا۔محاورہ) بوسے لینا۔ پیار کرنا۔
مچھی۔ (مچھ۔چھی) (ہ۔ا۔مث) مچھلی۔ ماہی (۲) بوسۂ اطفال۔ بچی۔ چُوما۔
مچھی بھون۔ (۱) بادشاہوں۔ راجاؤں یا امیروں کے محل کا وہ تالاب جس میں مچھلیاں پالی جاتی ہیں (۲) لکھنؤ کے ایک مشہور شاہی محل کا نام۔
مُچھے۔ (مُ۔چھے) (ق۔ا۔مث) مونچھ۔
مچھیرا۔ (مَ۔چھے۔را) (ہ۔ا۔مذ) مچھلیاں پکڑنے والا۔ ماہی گیر۔
مچھیل۔ (مُ۔چھیل) (ہ۔صف) بڑی بڑی مونچھوں والا۔

م - ح

مُحابا۔ (مُ۔حا۔با) (ع۔ا۔مذ) لحاظ۔ مروت۔ پاس داری۔ صلح۔ اعانت (۲) فروگزاشت (۳) احتیاط (۴) ڈر۔ خوف۔
محاذ۔ (مُ۔حا۔ذ) (ع۔ا۔مذ) (۱) مقابلہ کی جگہ۔ میدان (۲) سامنے۔ مقابل۔
محاذ آرائی۔ (ع۔ا۔مث) لڑائی۔ جنگ۔
محاذِ جنگ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) لڑائی کا میدان۔
محاذ قائم کرنا۔ (ا۔محاورہ) کسی کے مقابلے کے لیے ساز و سامان تیار کرنا۔ دشمن ہونا۔ مخالفت کرنا۔
محاذات۔ (ع۔ا۔مذ) مقابلہ۔ آمنا سامنا۔
مُحاذی۔ (مُ۔حا۔ذی) (ع۔صف) مقابل۔ سامنے۔ روبرو۔ برابر برابر ہونے والا۔
محارب۔ (مُ۔حا۔رب) (ع۔صف) لڑنے والا۔ جنگ کرنے والا۔
محاربہ۔ (مُ۔حا۔رَ۔بہ) (ع۔صف) لڑائی۔ جنگ۔ معرکہ۔ مجادلہ۔
محاسب۔ (مُ۔حا۔سِب) (ع۔ا۔مذ) علم حساب سے واقف۔ حساب داں (۲) حساب کرنیوالا۔ پڑتال کرنے والا۔
مُحاسبِ اعلیٰ۔ حساب کی جانچ پڑتال کرنے والوں کا سب سے بڑا افسر (انگ) (Auditor General)
محاسب دہ۔ (ا۔مذ) گاؤں کا حساب رکھنے والا۔ پٹواری۔
مُحاسبہ۔ (مُ۔حا۔سَ۔بہ) (ع۔ا۔مذ) حساب۔ شمار (۲) پڑتال (۲) حساب کے متعلق پوچھ گچھ۔
محاسبہ طلب کرنا۔ (ا۔مص مرکب) حساب مانگنا۔

مُحاسَبہ کرنا ۔ (ا ۔ مص مرکب) حساب طلب کرنا ۔ روپیہ کی پوچھ گچھ کرنا ۔ مطالبہ کرنا ۔

مُحاسبہ لینا ۔ (ا ۔ مص مرکب) حساب لینا ۔ پرسش کرنا ۔

مَحاسِن ۔ (مَ ۔ حا ۔ سِن) (ع ۔ ا ۔ مث) حُسن کی جمع ۔ اچھائیاں ۔ خوبیاں ۔ بھلائیاں ۔ نیکیاں ۔

مُحاصِر ۔ (مُ ۔ حا ۔ صِر) (ع ۔ صف) محاصرہ کرنے والا ۔ گھیرنے والا ۔

مُحاصَرہ ۔ (مُ ۔ حا ۔ صَ ۔ رَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) گھیرا ڈالنا ۔ چاروں طرف سے بند کر دینا ۔ راہ بندی ۔ قلعہ بندی ۔ اِحصار ۔

مُحاصرہ اُٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ناکہ بندی چھوڑ دینا ۔ گھیرا ہٹا لینا ۔

مُحاصَرہ کرنا ۔ (ا ۔ مص مرکب) چاروں طرف سے گھیر لینا ۔

مُحاصرہ میں آجانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہر طرف سے گھر جانا ۔ قلعہ بند ہو جانا ۔

مُحاصِرِین ۔ (مُ ۔ حا ۔ صِ ۔ رِین) (ع ۔ ا ۔ مذ) محاصرہ کی جمع ۔ گھیرا ڈالنے والے ۔ محاصرہ کرنے والے ۔

مَحاصِل ۔ (مَ ۔ حا ۔ صِل) (ع ۔ ا ۔ مذ) محصول کی جمع مگر اُردو میں واحد مستعمل ہوتا ہے (۱) پیداوار کا محصول ۔ معاملہ ۔ لگان ۔ مال گزاری ۔ خراج ۔ (۲) حاصل ۔ آمدنی ۔ نفع ۔ پھل ۔ نتیجہ ۔

مَحاصِلِ خام ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) کچی نکاسی ۔ غیر مستقل آمدنی جس میں مال گزاری بھی شامل ہو ۔

مُحاضِر ۔ (ع ۔ صف) جو سامنے کھڑا ہو ۔

مُحاضَرات ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) یاد رکھی ہوئی باتیں یا چیزیں ۔ گزری ہوئی کہانیاں بیان کرنا ۔ یعنی علم تاریخ (۲) معلومات ۔

مُحاط ۔ (ع ۔ صف) گھیرا گیا ۔ احاطہ کیا گیا (۲) سمجھا گیا (۳) مشہور ۔

مُحافِظ ۔ (مُ ۔ حا ۔ فِظ) (ع ۔ صف) حفاظت کرنے والا ۔ نگہبانی کرنیوالا ۔ نگران ۔ پاسبان ۔ چوکیدار (۲) سرپرست ۔ مربی ۔ وَلی ۔

مُحافِظِ حقیقی ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) اصلی حفاظت کرنے والا ۔ مُراد خدائے تعالےٰ ۔

مُحافظ خانہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) مکان جس میں فیصلہ شدہ مِسلیں اور کاغذات رکھتے ہیں ۔

مُحافِظِ دفتر ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) نگران دفتر ۔ مِسلوں کی حفاظت رکھنے والا ۔

مُحافِظِ محبَس ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) داروغۂ جیل ۔ جیل خانہ کا داروغہ ۔

مُحافَظَت ۔ (مُ ۔ حا ۔ فَ ۔ ظَت) (ع ۔ ا ۔ مث) حفاظت ۔ پاسبانی ۔ رکھوالی (۲) سرپرستی ۔ اہتمام ۔

مَحافِل ۔ (مَ ۔ حا ۔ فِل) (ع ۔ ا ۔ مث) محفل کی جمع ۔ محفلیں ۔ انجمنیں ۔ مجلسیں ۔

مُحافَہ ۔ (مُ ۔ حا ۔ فَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ پردہ دار سواری جس میں عورتیں بیٹھتی ہیں اور کہار اٹھا کر چلتے ہیں ۔ ڈولی ۔ ڈولا ۔ فینس ۔ پالکی ۔ میانہ ۔

مُحافیاں ۔ (مُ ۔ حا ۔ فی ۔ آں) (ق) روشنی کے کنول ۔

مَحاق ۔ (مَ ۔ حاق) (ع ۔ ا ۔ مذ) یہ لفظ "م" کے زیر، زبر اور پیش تینوں طرح صحیح ہے (۱) چاند کا گھٹنا (۲) چاند کے گھٹنے کے دن جو پندرھویں تاریخ سے شروع ہوتے ہیں (۳) ماہ قمری کی آخری تین تاریخیں جن میں چاند نظر نہیں آتا ۔

مَحاق میں آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) چاند کا زوال شروع ہونا ۔

مُحاکات ۔ (مُ ۔ حا ۔ کات) (ع ۔ ا ۔ مث) باہمی بات چیت ۔ باہمی داستان گوئی (۳) ایک دوسرے سے مشابہ ہونا ۔ کسی چیز یا حالت کی نقل کرنا ۔

مُحاکَمَہ ۔ (مُ ۔ حا ۔ کَ ۔ مَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) فیصلہ کرانے حاکم کے پاس جانا ۔ انصاف طلبی (۲) دعوےٰ ۔ فیصلہ (۳) مُنصف بن کر جھگڑا نمٹانا ۔ جمع ۔ محاکمات ۔

مَحال ۔ (مَ ۔ حال) (ع ۔ ا ۔ مذ) محل کی جمع مکانات ۔ مقامات ۔ منازل (۲) جائیداد غیر منقولہ ۔ پرگنے ۔ ضلعے ۔ جاگیریں (۳) شہد کی مکھیوں کا چھتہ ۔ اُردو میں مفرد استعمال ہوتا ہے ۔

مَحالِ آبکاری ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) شراب کا محکمہ ۔

مَحالِ حضور ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) ایسی جاگیر جس کے مالک کو براہِ راست مالگزاری خزانہ صدر میں داخل کرنے کی اجازت ہو ۔

مُحال ۔ (مُ ۔ حال) (ع ۔ صف) غیر ممکن ۔ اَن ہونی (۲) دُشوار ۔ مشکل ۔ کٹھن ۔ جمع ۔ محالات ۔

مُحالِ مطلق ۔ (ع ۔ صف) قطعاً ناممکن ۔

مُحالات ۔ (مُ ۔ حا ۔ لات) (ع ۔ صف) محال کی جمع ۔ ناممکن باتیں ۔ وہ چیزیں جن کا ہونا سخت دشوار ہو ۔ مشکلات ۔ دشواریاں ۔

مَحامِد ۔ (مَ ۔ حا ۔ مِد) (ع ۔ ا ۔ مث) مَحمدت کی جمع ۔ اچھائیاں ۔ عمدہ اوصاف ۔ نیک خصلتیں ۔

مُحاوَرات ۔ (مُ ۔ حا ۔ وَ ۔ رات) (ع ۔ ا ۔ مذ) محاورہ کی جمع ۔ باہمی باتیں ۔ آپس کی بول چال ۔

مُحاوَرَہ ۔ (مُ ۔ حا ۔ وَ ۔ رَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) ہم کلامی ۔ باہمی گفتگو ۔ بول چال ۔ بات چیت ۔ سوال جواب (۲) اصطلاحِ عام ۔ وہ کلمہ یا کلام جسے اہلِ زبان نے لغوی معنی کی مناسبت یا غیر مناسبت سے کسی خاص مفہوم کے لیے مخصوص کر لیا ہو (۳) مشق ۔ مہارت ۔

محاورہ پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) عادت ہو جانا ۔ مشق ہو جانا ۔

مُحاورہ ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) عادت ڈالنا ۔ مشق کرنا ۔ مہارت پیدا کرنا ۔

مُحِبّ ۔ (مُ ۔ حِبّ) (ع ۔ ا ۔ مذ) حُب رکھنے والا ۔ محبت کرنے والا ۔ یار دوست ۔ مشفق ۔ شفیق ۔

مُحِبّانہ ۔ (مُ ۔ حِب ۔ با ۔ نَہ) (ف ۔ صف) دوست کی مانند ۔

مَحَبَّت ۔ (مَ ۔ حَب ۔ بَت) (ع ۔ ا ۔ مث) اُلفت ۔ پیار ۔ چاہ ۔ دوستی ۔ یارانہ (۲) عشق ۔ لگن ۔ بضم غلط ہے ۔

مَحبّت آمیز ۔ (ع ۔ صف) محبت بھرا ۔ پیار سے ملا ہوا ۔ اُلفت آمیز ۔

مَحبّت اُچھلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) محبت کا جوش مارنا ۔ دوستی کا وَلولہ اُٹھنا ۔

محبت جتانا ۔ (ا۔ محاورہ) اظہار محبت کرنا۔ اُلفت ظاہر کرنا۔
محبت دل لگی نہیں ۔ (ا۔ مقولہ) عشق آسان نہیں۔
محبت دلی (قلبی) ۔ (ع ۔ ا۔ مث) بے حد محبت۔ سچا عشق۔
محبت رکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) دوستی رکھنا۔ چاہنا۔ پیار کرنا۔
محبت کا بھوکا ۔ (ا۔ صف) محبت کا آرزو مند۔
محبت کا جوش ۔ (ا۔ مذ) ولولۂ عشق۔
محبت کا دم بھرنا ۔ (ا۔ محاورہ) اُلفت کا اقرار کرنا۔ عشق ظاہر کرنا
دوستی کا دعویٰ کرنا۔
محبت کرنا ۔ (ا۔ مص مرکب) چاہنا۔ پیار کرنا۔
محبت کُل ۔ (ع ۔ ا۔ مث) سب سے برابر محبت۔ صوفیوں کی اصطلاح
میں سب کو دوست خیال کرنا۔
محبت کی نظر (نگاہ) ڈالنا ۔ (ع ۔ ا۔ مث) اُلفت کی نگاہ سے دیکھنا۔
نظر التفات کرنا۔ توجہ کی نگاہ کرنا۔
محبت کے مارے سدا گور کنارے ۔ (ا۔ مقولہ) عاشق ہمیشہ
تکلیف میں رہتے ہیں۔
محبت نامہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا۔ مذ) خط یا چٹھی جو کسی عزیز کی طرف سے آئے۔
مَحبس ۔ (مَح ۔ بِس) (ع ۔ ا۔ مذ) قید خانہ۔ زنداں۔ جیل خانہ۔
محبوب ۔ (مَح ۔ بُوب) (ع ۔ صف) پیارا۔ دوست۔ مُحب (۲) معشوق
دلدار۔ منظورِ نظر۔ دل رُبا۔
محبوبِ الٰہی ۔ خدا کا پیارا (۲) حضرت نظام الدین اولیاء کا لقب۔ جن کا
مزار دہلی میں مرجع خاص و عام ہے۔
محبوب خدا (کبریا) ۔ (ع ۔ ا۔ مذ) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب۔
محبوبہ ۔ (مَح ۔ بُو ۔ بَہ) (ع ۔ صف) پیاری۔ معشوقہ۔
محبوبی ۔ (مَح ۔ بُو ۔ بی) (ع ۔ ف ۔ ا۔ مث) پیارا پن۔ معشوقی۔
محبُوبیّت ۔ (مَح ۔ بُو ۔ بی ۔ یَت) (ع ۔ صف) پیارا ہونا۔ پیارا پن۔
محبُوس ۔ (مَح ۔ بُوس) (ع ۔ ا۔ مذ) حبس میں رکھا گیا۔ قید میں رکھا گیا۔
اسیر۔ زندانی۔ مُقید۔
مُحتاج ۔ (مُح ۔ تاج) (ع ۔ صف) ضرورت مند۔ حاجت مند۔ طلبگار
خواہش مند (۲) لولا۔ لنگڑا۔ اندھا۔ وہ شخص جس کے کسی عضو
میں نقص آگیا ہو۔
مُحتاج الیہ ۔ (ع ۔ ا۔ مذ) وہ شخص جس کا کوئی دستِ نگر ہو۔
مُحتاج خانہ ۔ (ع ۔ ا۔ مذ) وہ جگہ جہاں غریب۔ اپاہج اور معذور رکھے
جاتے ہیں۔ وہ مکان جہاں محتاجوں کی پرورش کی جاتی ہے۔
مُحتاج ہونا ۔ (ا۔ مص مرکب) حاجت مند ہونا۔ مفلس ہونا۔ دست نگر
ہونا۔ اپاہج ہونا۔
مُحتاجی۔ مُحتاجگی ۔ (مُح ۔ تا ۔ جی) (مُح ۔ تاج ۔ گی) (ع ۔ ف ۔ ا۔ مث)
افلاس۔ تنگدستی۔ غریبی (۲) دوسرے کا ہاتھ تکنا۔ دست
نگری (۳) مجبوری۔ ناچاری۔
مُحتاط ۔ (مُح ۔ تاط) (ع ۔ صف) احتیاط کیا ہوا (۲) وہ شخص جو ہر معاملہ میں احتیاط
برتے۔ احتیاط سے چلنے والا۔ ہوشیار۔
مُحتَرِز ۔ (مُح ۔ تَ ۔ رِز) (ع ۔ صف) احتراز کرنے والا۔ پرہیز برتنے والا۔
اپنے آپ کو بچانے والا۔ ہوشیار۔ محتاط۔
مُحتَرِف ۔ (ع ۔ صف) پیشہ ور۔ اہلِ حرفہ۔
مُحتَرِق ۔ (ع ۔ صف) جلا ہوا جیسے آگ لگی ہو۔
مُحتَرَم ۔ (مُح ۔ تَ ۔ رَم) (ع ۔ صف) احترام کیا گیا۔ معزز۔ واجب
التعظیم۔ بزرگ۔
مُحتَرَمہ ۔ (ع ۔ صف) محترم کی تانیث۔ قابلِ تعظیم عورت۔
مُحتَسِب ۔ (مُح ۔ تَ ۔ سِب) (ع ۔ ا۔ مذ) حساب لینے والا (۲) وہ
حاکم جو خلافِ شرع باتوں کی ممانعت کرے۔ حاکمِ شرعی۔ مفتی
قاضی۔ کوتوال۔
مُحتسب را درونِ خانہ چہ کار ۔ (ا۔ مثل) کسی کو دوسرے کے گھر کے
معاملات میں دخل دینے کا حق نہیں۔
مُحتَشِم ۔ (مُح ۔ تَ ۔ شِم) (ع ۔ صف) احتشام والا۔ نوکروں چاکروں والا امیر
دولت مند۔ رئیس۔
مُحتَشی ۔ (ع ۔ صف) بھرا ہوا۔ لبالب۔
مُحتَکِر ۔ (ع ۔ صف) غلّے کو گرانی کی خاطر بند رکھنے والا سوداگر۔
ذخیرہ اندوز۔ (انگ) (Hourder)
مُحتَلِم ۔ (ع ۔ صف) جسے احتلام ہو جائے۔ جو سن بلوغت کو پہنچ جائے۔
مُحتَمَل ۔ (مُح ۔ تَ ۔ مَل) (ع ۔ صف) احتمال کیا گیا۔ شک کیا ہوا
مشکوک۔ مشتبہ۔
مُحتَملات ۔ (ع ۔ ا۔ مذ) شبہات۔
مُحتَوی ۔ (مُح ۔ تَ ۔ وی) (ع ۔ صف) احاطہ کرنے والا۔ گھیر لینے والا۔ شامل۔
مُحَجَّر ۔ (ع ۔ صف) جالی دار۔
مَحجُوب ۔ (مَح ۔ جُوب) (ع ۔ صف) حجاب کیا ہوا۔ پردہ میں۔ پوشیدہ۔ مخفی
(۲) شرمندہ۔ نادم۔ منفعل۔
مُحَدَّب ۔ (مُ ۔ حَد ۔ دَب) (ع ۔ صف) اُبھرا ہوا۔ اُبھرواں۔ قُبّہ دار۔
مُحَدَّب شیشہ ۔ (ع ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا گول بیچ میں سے اُبھرا
ہوا شیشہ جس کے ذریعے چیزیں بڑی معلوم ہوتی ہیں۔ اُسے
اگر سورج کے سامنے کیا جائے تو سورج کی کرنیں اس میں سے
گزر کر ایک مرکز پر جمع ہو جاتی ہیں۔ اگر وہاں کوئی نازک چیز
یا سیاہ کپڑا رکھا ہو تو فوراً جل اُٹھتا ہے۔
مُحَدِّث ۔ (مُ ۔ حَد ۔ دِث) (ع ۔ ا۔ مذ) علم حدیث کا جاننے
والا۔ فقیہ۔
مُحدِث ۔ (مُح ۔ دِث) (ع ۔ ا۔ مث) نئی بات نکالنے والا (۲) بے وضو
ہو جانے والا۔
مَحدُود ۔ (مَح ۔ دُود) (ع ۔ صف) حد کیا گیا۔ گھرا ہوا۔ احاطہ کیا ہوا۔
محدود ذمہ داریاں ۔ (ع ۔ ا۔ مث) مشترکہ سرمایہ کی کمپنی کے حصہ
داروں کی ذمہ داری یا وہ ذمہ داریاں جو ان کے حصص کی نامزد رقم تک

محدود ہوں۔ (انگ) (Limited Liability)

محدود کرنا۔ (ا۔ محاورہ) گھیر دینا۔ احاطہ کر دینا۔ باندھنا۔ روکنا۔

محذوف۔ (مَح۔ ذُوف) (ع۔ صف) حذف کیا گیا۔ علیحدہ کیا ہوا۔ الگ کیا گیا۔

محراب۔ (مِح۔ راب) (ع۔ ا۔ مث) (لغوی معنی) ہتھیار۔ سلاح۔ (۲) (اصطلاحی) وہ قوس یا کمان نما جگہ جہاں امام کھڑا ہو کر نماز پڑھاتا ہے (۳) ڈاٹ۔ گول دروازہ (۴) کمرے میں سب سے اُونچی بیٹھنے کی جگہ (۵) حجرۂ خاص۔ شاہی خلوت گاہ۔

محراب تیغ۔ (ع۔ ا۔ مث) شمشیر کا ٹیڑھا پھل۔

محراب دار۔ کمان کی مانند۔ قوس نما۔ گول۔

محراب گاہ۔ (گہ) مسجد میں سجدہ کرنے کی جگہ۔

محرابی۔ (مِح۔ رابی) (ع۔ ا۔ مث) (۱) مسجد (۲) ایک قسم کی تلوار (۳) محراب سے منسوب۔

مُحَرَّر۔ (ع۔ صف) لکھا ہوا۔ تحریر شدہ۔

مُحَرِّر۔ (مُ۔ حَر۔ رِر) (ع۔ ا۔ مذ) تحریر کرنے والا۔ لکھنے والا۔ کاتب۔ راقم۔ منشی۔ نویسندہ۔ جمع۔ محرران۔

محرر حسابات۔ (ع۔ ا۔ مذ) وہ منشی جو حساب لکھنے پر مقرر ہو۔ (انگ) (Accounts Clerk)

محرر رسید۔ (ع۔ ا۔ مذ) وہ منشی جو رسید دینے پر مامور ہو۔ (Receipt Clerk)

مُحَرَّرہ۔ (مُ۔ حَر۔ رَہ) (ع۔ صف) تحریر کیا ہوا۔ لکھا ہوا۔ مرقومہ۔

مُحَرِّران فلک۔ (مُ۔ حَر۔ رِ۔ را۔ نِ۔ فَ۔ لَک) (ف۔ ا۔ مذ) ساتوں سیارے (۱) مریخ (۲) مشتری (۳) زحل (۴) زہرہ (۵) عطارد (۶) شمس (۷) قمر۔

مُحَرِّری۔ (مُ۔ حَر۔ رِ۔ ری) (ع۔ ا۔ مث) تحریر کا کام۔ لکھنے کا کام۔ منشی گری (۲) محرر کا عہدہ۔

مُحَرَّف۔ (مُ۔ حر۔ رَف) (ع۔ صف) مطلب سے پھیرا ہوا۔ ٹیڑھا کیا۔ اُلٹا بدلا ہوا۔ جگہ سے ہٹا ہوا۔ تحریف کیا گیا۔

مُحَرِّف۔ (ع۔ ا۔ مذ) تحریف کرنے والا۔ بدلنے والا (۲) مذہب کو اپنے مفاد کا ذریعہ بنانے والا۔

مُحرِق۔ (مُح۔ رِق) (ع۔ صف) جلا دینے والا۔

مُحرَق۔ (مُح۔ رَق) (ع۔ صف) جلایا ہوا۔

مُحرِقہ۔ (مُح۔ رِ۔ قہ) (ع۔ صف) ایک قسم کا بخار جس سے انسان کی سب فلطیں مل جاتی ہیں۔ ٹائیفائڈ بخار (۲) جلانے والی۔

مُحَرِّک۔ (مُ۔ حَر۔ رِک) (ع۔ صف) حرکت دینے والا۔ تحریک کرنے والا۔ ہلانے والا (۲) اُبھارنے والا۔ اُکسانے والا۔

مَحرَم۔ (مَح۔ رَم) (ع۔ ا۔ مذ) ایسا قریبی رشتہ دار جس کے ساتھ نکاح جائز نہ ہو۔ وہ شخص جس سے پردہ ضروری نہ ہو (۲) راز دار۔ ہم راز۔ (۳) واقف۔ روشناس (اُرد۔ ا۔ مث) انگیا کی کٹوری۔ انگیا۔

محرم اسرار۔ (ع۔ صف) پوشیدہ باتوں کا جاننے والا۔ خدائے تعالیٰ۔

محرم راز۔ (ع۔ صف) راز سے آگاہ۔ ہم راز۔ رازدار۔

محرم کار۔ (ع۔ صف) کسی کام سے واقف (۲) ماہر۔ تجربہ کار۔

محرم ہونا۔ (ا۔ محاورہ) واقف ہونا۔ جاننا۔

مُحرِم۔ (مُح۔ رِم) (ع۔ صف۔ و۔ ا۔ مذ) حج کے لیے احرام باندھنے والا۔

مُحَرَّم۔ (مُ۔ حَر۔ رَم) (ع۔ ا۔ مذ) حرام کیا گیا (۲) تعظیم کیا گیا۔ عزت کیا گیا۔ (۳) اسلامی سال کا پہلا مہینہ۔ وہ مہینہ جس میں حضرت امام حسین علیہ السلام شہید کیے گئے۔ ماتم کا مہینہ۔ سوگ کا مہینہ۔

محرم کا سپاہی۔ وہ شخص جو محرم میں حضرت امام حسینؓ کی مصیبت یاد کرکے لڑنے مرنے پر آمادہ ہو اور بعد ازاں کچھ بھی نہیں۔ چند روزہ جوش دکھانے والا۔ دو دن کا بہادر۔

محرم کی پیدائش۔ وہ شخص جو ایام محرم میں پیدا ہوا ہو (۲) مجازاً سوگی۔ دکھی۔ روتی صورت والا۔ ہمیشہ غمگین اور رنجیدہ رہنے والا۔

مُحَرَّمات۔ (مُ۔ حَر۔ رَ۔ مات) (ع۔ صف) محرمہ کی جمع۔ ممنوع اشیاء۔ وہ باتیں جن سے روکا گیا ہے۔ منع کی ہوئی چیزیں۔

مُحرمات۔ (مُح۔ رِ۔ مات) (ع۔ ا۔ مث) ایک قسم کا سوتی یا ریشمی کپڑا جس پر لال لال دھاریاں ہوتی ہیں (۲) گوٹے۔ گوکھرو۔ لہریے اور سلمے ستارے سے مرصع کپڑا (۳) ایک قسم کا پشمینہ۔

محرور۔ (مَح۔ رُور) (ع۔ صف) حرارت والا۔ گرم۔

محرور المزاج۔ (ع۔ صف) جس کے مزاج میں حرارت ہو۔ گرم طبیعت۔ تیز مزاج۔

محروس۔ (ع۔ صف) محفوظ۔ حفاظت کیا گیا (۲) زیر نگرانی۔ زیر حفاظت۔

محروسہ۔ (مَح۔ رُو۔ سہ) (ع۔ صف) نگہبانی کیا گیا۔ ماتحت کیا گیا۔

محروف۔ (ع۔ ا۔ مذ) اُلٹا کیا گیا۔

محروق۔ (مَح۔ رُوق) (ع۔ صف) جلا ہوا۔

محروم۔ (مَح۔ رُوم) (ع۔ صف) حرام کیا گیا۔ باز رکھا گیا (۲) بے نصیب۔ ناکام۔ نا اُمید۔ مایوس۔ یاس۔

محروم الارث۔ وراثت سے محروم رکھا گیا۔ وہ جسے وراثت سے خارج کر دیا جائے۔

محروم پھرنا (چلنا)۔ (ا۔ محاورہ) مایوس واپس ہونا۔

محروم رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) بے نصیب رکھنا۔ مایوس رکھنا۔

محروم کرنا۔ (ا۔ محاورہ) حق مار لینا۔ حق نہ دینا (۲) کسی کام سے روکنا۔

محرومی۔ محرومیت۔ (مَح۔ رُو۔ می) (مَح۔ رُو۔ مِی۔ یَت) (ف۔ ا۔ مث) نا اُمیدی۔ مایوسی۔ ناکامی۔

محزون۔ (مَح۔ زُون) (ع۔ صف) غمگین۔ رنجیدہ۔ مغموم۔ دلگیر۔ ملول۔

مُحسِن۔ (مُح۔ سِن) (ع۔ صف) (۱) احسان کرنے والا۔ بھلائی کرنے والا۔ سلوک کرنے والا (۲) سخی۔ فیاض۔ مربی۔ سرپرست۔ معاون۔ مددگار۔

محسن کُش ۔ احسان کرنے والے کے ساتھ بُرائی کرنے والا ۔ ناشکرا ۔ احسان نہ ماننے والا ۔

مُحسَنات ۔ (مُ ۔ سَ ۔ نات) (ع ۔ ا ۔ مث) اچھائیاں ۔ بھلائیاں ۔ نیکیاں خوبیاں (۲) احسانات ۔ سلوک ۔

محسُوب ۔ (مَ ۔ سُوب) (ع ۔ صف) حساب کیا گیا ۔ وضع کیا گیا ۔ حساب میں لگایا گیا ۔

محسُوب ہونا ۔ (ا ۔ مص مرکب) حساب میں لگنا ۔ وضع ہونا ۔ مجرا ہونا ۔

محسُود ۔ (مَ ۔ سُود) (ع ۔ صف) حسد کیا گیا ۔ رشک کیا گیا ۔

محسُوس ۔ (مَ ۔ سُوس) (ع ۔ صف) (۱) حس کیا گیا ۔ وہ شے جو حواس خمسہ میں سے کسی کے ذریعہ معلوم ہو (۲) ظاہر ۔ معلوم ۔ آشکارا ۔

محسُوس ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) حس میں آنا ۔ معلوم ہونا ۔ ظاہر ہونا پہچانا جانا ۔

محسُوسات ۔ (مَ ۔ سُو ۔ سات) (ع ۔ صف) محسوسہ کی جمع ۔ وہ چیزیں جو محسوس ہو سکیں ۔

محشَر ۔ (مَ ۔ شَر) (ع ۔ ا ۔ مذ) میدانِ حشر ۔ قیامت کے دن اکٹھا ہونے کی جگہ (۲) قیامت ۔

محشَر بپا ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) قیامت برپا ہونا (۲) بڑا ہنگامہ ہونا ۔

محشَر خرام (چال) ۔ (ع ۔ ا ۔ صف) جس کا چلنا قیامت برپا کرے ۔ شوخ رفتار معشوق کے لیے مستعمل ہے ۔

محشُور ۔ (مَ ۔ شُور) حشر کیا گیا ۔ قیامت میں اُٹھایا گیا ۔

مَحشَری ۔ (مَ ۔ شَ ۔ ری) (ف ۔ صف) محشر کے لوگ ۔

مُحشّیٰ ۔ (مُ ۔ حش ۔ شا) (ع ۔ صف) حاشیہ پڑھا ہوا ۔ شرح کے ساتھ مشرح ۔

مُحَصِّل ۔ (مُ ۔ حَص ۔ صِل) (ع ۔ صف) تحصیل کرنے والا ۔ محصول وصول کرنے والا ۔

مُحصَن ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) جس کی حفاظت کی جائے (۲) پاک دامن ۔ پارسا (۳) شادی شدہ (۴) جس کے گرد دیوار بنائی جائے ۔

مُحصِن ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) بچانے والا ۔ حفاظت کرنے والا ۔

مُحصَنات ۔ (مُ ۔ صَ ۔ نا ۔ ت) (ع ۔ صف) محصنہ کی جمع ۔ نیک بیویاں ۔ باعصمت بیویاں ۔ شوہر والی ۔ پارسا ۔

مُحصَنہ ۔ (مُ ۔ صَ ۔ نہ) (ع ۔ صف) پارسا عورت ۔ نیک بیوی ۔

محصُور ۔ (مَ ۔ صُور) (ع ۔ صف) حصر کیا گیا ۔ گھرا ہوا ۔ گھرا ہوا ۔ قلعہ بند ۔ روکا ہوا ۔ مُقیّد ۔

محصُور کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گھیرنا ۔ گھیرا ڈالنا ۔ قلعہ بند کرنا ۔

محصُور ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) گھر جانا ۔ قلعہ بند ہو جانا ۔ گھیرے میں آجانا ۔

محصُورین ۔ (مَ ۔ صُو ۔ رین) (ع ۔ صف) محصور کی جمع ۔ گھیرے ہوئے قلعہ بند لوگ ۔

محصُول ۔ (مَ ۔ صُول) (ع ۔ ا ۔ مذ) زرِ خراج ۔ زرِ مال گزاری ۔ ٹیکس ۔ (۲) لگان (۳) اُجرت ۔ کرایہ (۴) آمدنی ۔ جمع ۔ محاصل ۔

محصول چُنگی ۔ (ا ۔ مذ) وہ محصول جو میونسپل کمیٹی شہر کی حدود میں لانے والی چیزوں پر لگاتی ہے ۔

محصول سائر ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) مختلف قسم کے محصول ۔

محصُولی ۔ (مَ ۔ صُو ۔ لی) (ف ۔ صف) قابلِ محصول شے ۔ محصول لیے جانے کے قابل ۔

محض ۔ (ع ۔ صف) صرف ۔ فقط (۲) نرا ۔ خالص (۳) بالکل تمام ۔ سرتاسر ۔

محضَر ۔ (مَ ۔ ضَر) (ع ۔ ا ۔ مذ) حاضر ہونے کی جگہ (۲) وہ کاغذ جو قاضی کی مہر سے مزین کیا گیا ہو (۳) وہ کاغذ جس پر کسی بات کے لیے لوگ اپنے دستخط اور مہریں ثبت کریں ۔ عام درخواست ۔ مجموعی عرضداشت ۔

محضرِ خون ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ صف) وہ محضر جس کے اوپر کسی کے واجب القتل ہونے کی تصدیق کی گئی ہو ۔ قتل نامہ (۲) وہ محضر جس سے کسی کا قتل کیا جانا ثابت کیا جائے ۔

محض قید ۔ وہ قید جس میں مشقت نہ ہو ۔

محضر نامہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) شہادتوں اور مہروں سے تصدیق کیا ہوا کاغذ ۔ متفقہ ۔ عرض داشت ۔

محظُوظ ۔ (مَ ۔ ظُوظ) (ع ۔ صف) بہرہ مند ۔ نصیب ور ۔ مسرور ۔ خوش و خرم شاد ۔ شادماں ۔ مگن ۔ آنند ۔

مَحفِل ۔ (مَ ۔ فِل) (ع ۔ ا ۔ مث) مجلس جلسہ ۔ انجمن ۔ سبھا ۔ جمع ۔ محافل ۔

محفل برخاست ہونا ۔ (ا ۔ مص مرکب) جلسہ ختم ہونا ۔

محفل برہم ہونا ۔ (ا ۔ مص مرکب) محفل کا بدمزہ ہونا ۔ لوگوں کا چلا جانا محفل خراب ہونا ۔

محفل پر چھا جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) اہلِ محفل پر رُعب قائم کر لینا ۔ محفل والوں پر رنگ جما لینا ۔

محفل جمانا ۔ (ا ۔ محاورہ) مجلس قائم کرنا ۔

محفل رقص و سُرود ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) ناچ گانے کی محفل ۔

محفل سرد پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جلسہ کا بے رونق ہو جانا ۔

محفل عروسی ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) شادی کی محفل ۔

محفل کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جلسہ کرنا ۔ مجلس کرنا ۔ سبھا جوڑنا ۔

محفُوظ ۔ (مَ ۔ فوظ) (ع ۔ صف) حفاظت کیا گیا (۲) صحیح سلامت ۔

مَحق ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) مٹانا ۔ محو کرنا ۔ منسوخ کرنا (۲) جلانا ۔

مُحِق ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) سچ بولنے والا (۲) انصاف کرنے والا (۳) حق دار ۔ (۴) یقینی جاننے والا (۵) قدر کرنے والا ۔

مُحَقَّر ۔ (مُ ۔ حَق ۔ قَر) (ع ۔ صف) حقیر ۔ ذلیل ۔ کمینہ ۔ شرمندہ کیا ہوا ۔

مُحَقِّق ۔ (مُ ۔ حَق ۔ قِق) (ع ۔ ا ۔ مذ) تحقیق کرنے والا ۔ وہ شخص جو بات کو دلیل سے ثابت کرے ۔ حکیم ۔ فلسفی ۔

مُحَقِّقانہ ۔ (مُ ۔ حَق ۔ قِ ۔ قا ۔ نہ) (ف ۔ صف) تحقیق کی رُو سے ۔ صداقت

کے اعتبار سے ۔

مُحَقّقین ۔ (مُ ۔ حَق ۔ قِ ۔ قِین) (ع ۔ ا ۔ مذ) محقّق کی جمع ۔ تحقیق کرنیوالے ۔

مَحَک ۔ (مَ ۔ حَک ۔ مِ ۔ حَک) (ع ۔ ا ۔ مث) کسوٹی ۔ وہ سیاہ پتھر جس پر سونا چاندی پرکھا جاتا ہے ۔

مُحکَم ۔ (مُح ۔ کَم) (ع ۔ صف) مضبوط ۔ مستحکم ۔ پائیدار ۔ مستقل ۔ پکا ۔

مُحکَمات ۔ (مُح ۔ کَ ۔ مات) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) قرآن مجید کی وہ آیات جس کے معنی صاف اور واضح ہیں (۲) پرکھ ۔ آزمائش ۔

مَحکَمہ ۔ (مَح ۔ کَ ۔ مہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) حکم کرنے کی جگہ ۔ عدالت ۔ کچہری ۔ دربار (۲) صیغہ ۔ سررشتہ ۔

مَحکوک ۔ (ع ۔ ا ۔ صف) چھیلا گیا (۲) نگینہ جس پر کندہ کیا گیا ہو ۔

مَحکوم ۔ (مَح ۔ کُوم) (ع ۔ صف) حکم کیا گیا (۲) تابع ۔ ماتحت ۔ زیر فرمان (۳) (مذ) رعیت ۔ رعایا ۔ نوکر چاکر ۔

مَحکومہ ۔ (مَح ۔ کُو ۔ مَہ) (ع ۔ صف) حکم دیا گیا ۔ حکم کیا گیا ۔

مَحَل ۔ (مَ ۔ حَل) (ع ۔ ا ۔ مذ) منزل ۔ مکان ۔ گھر (جمع ، محلات) (۲) موقع وقت (۳) بادشاہوں ۔ نوابوں ۔ راجاؤں یا امیروں کا مکان ۔ قصر ایوان (۴) (ا ۔ مث) ملکہ بیگم ۔ رانی ۔ بیوی ۔

محل آیا جی محل آیا ، سر مونڈی دو لونڈیاں
اسباب آیا جی اسباب آیا ، گلا ٹوٹی دو ہانڈیاں } ۔ (ا ۔ مثل) دھوم دھام تو بہت مگر دیا کچھ نہیں ۔

محل اُٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) عالی شان مکان بنانا ۔

محل پانا ۔ (ا ۔ محاورہ) موقع پانا ۔

محل خاص ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) تمام بیگمات یا رانیوں میں سے چاہیتی بیگم ۔ سب بیگموں میں افضل ۔ پٹ رانی ۔ بڑی رانی ۔

محل خانہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) رئیسوں کا حرم ۔ زنان خانہ ۔

محل خطر ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) خطرے کی جگہ ۔

محلاتی سازشیں ۔ (ا ۔ مث) وہ منصوبے یا سازشیں جو اندرون خانہ بنائی گئی ہوں ۔ عام طور پر حصول اقتدار کے لیے مستعمل ہے ۔

محل دار ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) محل کی حفاظت رکھنے والا ۔ ایک عہدہ دار جو محل کا محافظ ہوتا ہے ۔

محل دارنی ۔ (ا ۔ مث) محل کی پہرہ دار عورت ۔ قلماقنی ۔

محل سرا ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) بادشاہوں ، نوابوں اور راجاؤں کا زنان خانہ ۔ حرم سرا ۔

محل نظر ۔ (ع ۔ ف) فکر و تامّل کی جگہ ۔ جائے غور ۔ موقع اعتراض ۔

مَحَلّات ۔ (مَ ۔ حَل ۔ لات) (ف ۔ ا ۔ مذ) محل کی جمع ۔ محلّے کی جمع ۔ بہت سے محل ۔ بہت سے محلّے ۔

مُحَلَّل ۔ (مُ ۔ حَل ۔ لَل) (ع ۔ صف) حل کیا ہوا ۔ تحلیل کیا ہوا ۔ گھلایا ہوا ۔

مُحَلِّل ۔ (مُ ۔ حَل ۔ لِل) (ع ۔ صف) حل کر دینے والی چیز ۔ گھلا دینے والی شے ۔

مَحلول ۔ (ع ۔ صف) حل کیا ہوا ۔

مَحَلّہ ۔ (مَ ۔ حَل ۔ لَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) اُترنے کی جگہ ۔ منزل ۔ ٹھکانا (۲) شہر کا کوئی حصّہ ٹولہ ۔ پورہ ۔ کوچہ ۔ گلی ۔

محلّہ دار ۔ محلّہ کا چودھری ۔ محلّہ کا بڑا آدمی ۔ میر محلّہ (۲) ایک محلّہ کے رہنے والے (۳) خاکروب ۔ مہتر ۔ بھنگی ۔

مَحَلّی ۔ (مَ ۔ حَل ۔ لی) (اُ ۔ سا ۔ مذ) خواجہ ۔ خوجہ ۔ مخنّث ۔ وہ نامرد آدمی جو شاہی حرم سرا میں آنے جانے کا مجاز ہوتا ہے ۔

مُحَلّیٰ ۔ (مُ ۔ حَل ۔ لا) (ع ۔ صف) آراستہ کیا ہوا ۔

مُحَمَّد ۔ (مُ ۔ حَم ۔ مَد) (ع ۔ صف) بہت تعریف کیا گیا ۔ نہایت سراہا گیا (۲) (ا ۔ مذ) حضرت پیغمبر اسلام صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اسم مبارک ۔ ولادت ۵۷۱ء ۔ بمقام مکّہ اور وفات مدینہ منوّرہ ۶۳۲ء میں ہوئی ۔

مَحمَدت ۔ (مَح ۔ مِ ۔ دَت) (ع ۔ ا ۔ مث) تعریف ۔ توصیف ۔ ستائش ۔

مُحَمَّدی ۔ (مُ ۔ حَم ۔ مَ ۔ دی) (ع ۔ صف) حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم سے نسبت رکھنے والا ۔ آں حضرت کا پیرو ۔ مسلمان ۔

مَحمِل ۔ (مَح ۔ مِل) (ع ۔ ا ۔ مذ) کجاوا ۔ اونٹ کا ہودہ (جمع ، محامل) ۔

محمل نشین ۔ کجاوے میں بیٹھا ہوا ۔ محمل میں بیٹھنے والا ۔

مَحمُود ۔ (مَح ۔ مُود) (ع ۔ صف) تعریف کیا گیا ۔ سراہا گیا (۲) غزنی کے مشہور بادشاہ کا نام (محمود غزنوی) جس نے ہندوستان پر سترہ حملہ کیے (۳) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا صفاتی نام ۔

محمود کے رہیے مسعود کے انڈے دیے ۔ (ا ۔ مثل) کسی کے ہاں آرام پاتے اور فائدہ کسی کو پہنچاتے ۔

مَحمُودی ۔ (مَح ۔ مُو ۔ دی) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) ایک قسم کی باریک ململ ۔ (۲) عرب کا ایک نقرئی سکّہ جو قیمت میں ڈھائی آنے کے قریب ہوتا ہے ۔

مَحمُول ۔ (مَح ۔ مول) (ع ۔ صف) حمل کیا گیا ۔ لادا گیا ۔ اٹھایا گیا (۲) گمان کیا گیا ۔ ظن کیا گیا (۳) علم منطق میں وہ خبر جو مبتداء کے مقابل واقع ہوتی ہے ۔

محمول علیہ ۔ (ع ۔ صف) جس پر قیاس کیا جائے ۔

مَحمُولہ ۔ (مَح ۔ مُو ۔ لہ) (ع ۔ صف) لدا ہوا ۔

مِحَن ۔ (مِ ۔ حَن) (ع ۔ ا ۔ مث) محنت کی جمع ۔ تکلیفیں ۔ بلائیں ۔

مِحنَت ۔ (مِح ۔ نت) (ع ۔ ا ۔ مث) رنج ۔ دُکھ ۔ تکلیف (۲) سرگرمی کوشش ۔ مشقت ۔ ریاضت (۳) مزدوری ۔ کام کاج (۴) کام کی اُجرت ۔

محنت اُٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) تکلیف برداشت کرنا ۔ دُکھ سہنا ۔ جان مارنا ۔ کوشش کرنا ۔

محنت اکارت جانا ۔ (ا ۔ مص مرکب) محنت برباد جانا ۔ محنت کا ضائع جانا ۔

محنت برباد گناہ لازم ۔ (ا ۔ مقولہ) محنت اکارت گئی اُلٹا الزام آیا۔
محنت ٹھکانے لگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کوشش کا صلہ ملنا ۔ کسی کام میں کوشش کرکے کامیاب ہونا۔
محنت شاقہ ۔ (ع ۔ ا ۔ صف) سخت محنت ۔ دشوار کام ۔ سعی بلیغ
محنت کش ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) محنت کرنے والا ۔ جفاکش ۔ مزدور۔
محنت رائیگاں ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) محنت کا کچھ صلہ نہ ملنا۔
محنت کو راحت ہے ۔ (ا ۔ مقولہ) محنت سے ہی انسان ترقی کرتا ہے۔
محنتانہ ۔ (مح ۔ نَ ۔ تا ۔ نہ) (اُر ۔ ا ۔ مذ) محنت کا صلہ ۔ وکیل کی فیس ۔
محنتی ۔ (مح ۔ نَ ۔ تی) (اُر ۔ صف) محنت کرنے والا ۔ جفاکش (۲) مزدور ۔ قُلی۔
محو ۔ (ع ۔ صف) زائل ۔ دُور ۔ گُم ۔ معدوم ۔ مِٹا ہوا ۔ فنا (۲) فریفتہ ۔ عاشق ۔ (۳) چھپا ہوا ۔ مِٹا ہوا
محو کر دینا ۔ (ا ۔ مص مرکب) مِٹا دینا ۔ دُور کر دینا ۔ گُم کر دینا ۔ بُھلا دینا (۲) متحیر کر دینا ۔ حیران کر دینا (۳) عاشق کر لینا ۔ فریفتہ کر لینا ۔ موہ لینا ۔
محو ہو جانا ۔ (ا ۔ مص مرکب) (۱) فکر میں ڈوب جانا (۲) ہَٹ جانا ۔ گم ہو جانا ۔ غائب ہو جانا (۳) عاشق ہو جانا ۔ فریفتہ ہو جانا۔ (۴) حیران ہو جانا ۔
مِحوَر ۔ (مح ۔ وَر) (ع ۔ ا ۔ مذ) دھرا جس پر پہیہ گردش کرتا ہے ۔ کیلی۔
محورِ زمین ۔ قطبین کے درمیان وہ فرضی خط جس کے گرد زمین گردش کرتی ہے ۔
محوری طاقتیں ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) دوسری جنگِ عظیم میں نازی جرمنی اور فسطائی اٹلی کے اتحاد کا نام (Axis Powers)
مُحَوَّل ۔ مُحَوَّلہ ۔ (مُ ۔ حَو ۔ وَل) (مُ ۔ حَو ۔ وَ ۔ لہ) (ع ۔ صف) حوالے کیا گیا ۔ سپرد کیا گیا ۔
مُحَوَّلہ حاشیہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) جس کا حوالہ حاشیے پر دیا گیا ہو۔
محویت ۔ (مح ۔ وی ۔ یت) (ع ۔ ا ۔ مث) خیال میں گم ۔ غرق ہونا ۔ استغراق ۔
مُحیی ۔ (مُ ۔ حیی) (ع ۔ صف) مخلوق کو حیات بخشنے والا ۔ زندہ کرنے والا (۲) خدائے تعالیٰ کا ایک نام ۔
محیُ الدین ۔ (ع ۔ صف) دین کو زندہ کرنے والا (۲) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا لقب (۳) شہنشاہ اورنگ زیب کا نام ۔
مُحَیِّر ۔ (مُ ۔ حَی ۔ یِر) (ع ۔ صف) حیران کرنے والا ۔ تعجب میں ڈالنے والا۔
محیرُ العقول ۔ (ع ۔ صف) عقلوں کو حیرانی میں ڈالنے والا ۔ تعجب میں ڈالنے والا۔
مُحیط ۔ (مُ ۔ حیط) (ع ۔ صف) احاطہ کرنے والا ۔ گھیرنے والا (۲) (ا ۔ مذ) دائرہ کا گول خط (۳) دَورا ۔ چکر ۔ گھیرا ۔
محیط ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) احاطہ کرنا ۔ گھیر لینا (۲) حاوی ہو جانا ۔ غالب ہو جانا ۔ چھا جانا ۔
مُحیل ۔ (مُ ۔ حیل) (ع ۔ صف) فریبی ۔ مکار ۔ حیلہ گیر ۔

مُحیی ۔ (مُح ۔ یی) (ع ۔ صف) مخلوق کو زندہ رکھنے والا ۔ اللہ تعالےٰ کا صفاتی نام ۔

م ۔ خ

مُخ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) مغز سر ۔ گودا ۔
مُخابرہ ۔ (مُ ۔ خا ۔ بَ ۔ رَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) خبر رسانی ۔ باہم خبریں پہنچانا ۔
مخارج ۔ (مَ ۔ خا ۔ رِج) (ع ۔ ا ۔ مذ) مخرج کی جمع ۔ خارج ہونے کے مقامات ۔ نکلنے کی جگہیں ۔
مخازن ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) دیکھیے مخزن جس کی یہ جمع ہے ۔
مخاصِم ۔ (مُ ۔ خا ۔ صِم) (ع ۔ ا ۔ مذ) خصومت کرنے والا ۔ دشمنی کرنے والا ۔ دشمن ۔
مخاصمانہ ۔ (مُ ۔ خا ۔ صِ ۔ ما ۔ نہ) (ف ۔ صف) دشمنی سے ۔
مُخاصَمَت ۔ (مُ ۔ خا ۔ صَ ۔ مَت) (ع ۔ ا ۔ مث) دشمنی ۔ مخالفت ۔ عداوت ۔ لاگ ۔ بَیر ۔
مُخاطَب ۔ (مُ ۔ خا ۔ طَب) (ع ۔ ا ۔ مذ) جسے خطاب کیا جائے ۔ جس سے بات کی جائے ۔
مخاطِب ۔ (مُ ۔ خا ۔ طِب) (ع ۔ ا ۔ مذ) خطاب کرنے والا ۔ بات کرنے والا ۔ بولنے والا ۔
مُخاطبت ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) بات ۔ خطاب ۔ ایک دوسرے کو مخاطب کرنا۔
مخاطب ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) متوجہ ہونا ۔ خطاب کرنا ۔ بات کرنا ۔
مخاطرہ ۔ (مُ ۔ خا ۔ طَ ۔ رَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) ڈر ۔ خوف ۔ اندیشہ ۔ جوکھوں (۲) وہ بات جو ذہن میں آ جائے ۔
مُخافات ۔ (مَ ۔ خا ۔ فات) (ع ۔ ا ۔ مث) مخافت کی جمع ۔ خطرے ۔ اندیشے ۔ خدشے ۔
مخافت ۔ (مَ ۔ خا ۔ فَت) (ع ۔ ا ۔ مث) خوف ۔ اندیشہ ۔ ڈر ۔ خطرہ
مخالَطت ۔ (مُ ۔ خا ۔ لَ ۔ طَت) (ع ۔ ا ۔ مذ) اختلاط ۔ میل جول ۔ دوستی ۔ میل ملاپ ۔ اتحاد ۔
مُخالِف ۔ (مُ ۔ خا ۔ لِف) (ع ۔ ا ۔ مذ) دشمن ۔ عدو ۔ بیری (۲) مدعی ۔ برخلاف برعکس ۔ اُلٹا ۔
مخالف ہونا ۔ (ا ۔ مص مرکب) خلاف ہونا ۔ دشمن ہونا ۔ باغی ہونا ۔
مخالفت ۔ (مُ ۔ خا ۔ لِ ۔ فت) (ع ۔ ا ۔ مث) دشمنی ۔ عداوت ۔ روگردانی ۔ (۲) ضد (۳) اختلاف ۔ کشیدگی ۔
مخالفت کرنا ۔ (ا ۔ مص مرکب) اختلاف کرنا ۔ اعتراض کرنا ۔
مخالفت ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) اَن بَن ہونا ۔ باہم کشیدگی ہونا ۔
مُخبِر ۔ (مُخ ۔ بِر) (ع ۔ ا ۔ مذ) خبر دینے والا ۔ جاسوس ۔ خفیہ پولیس ۔
مخبرِ صادق ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (کنایتہً) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

مُخبری۔ (مُخ۔بِ۔ری)، (ف۔ا۔مث) خفیہ خبر رسانی۔ جاسوسی۔
مخبوط۔ (مَخ۔بُوط) (ع۔صف) خبطی۔ جنون۔ مجنون۔ بدحواس۔ سودائی۔
مخبوط الحواس۔ دیوانہ۔ پاگل۔ سودائی۔
مُختار۔ (مُخ۔تار) (ع۔صف) بااختیار۔ آزاد۔ مجاز (۲)، سربراہ کار۔ ولی۔ سرپرست (۳)، گماشتہ۔ وکیل (۴)، اختیار دیا گیا پسند کیا گیا۔
مختارِ خاص۔ (ع۔ا۔مذ) وہ شخص جس کے ذمے کوئی خاص کام کیا گیا ہو۔
مختارِ ریاست۔ (ع۔ا۔مذ) ریاست کا منتظم۔
مختارِ عام۔ (ع۔ا۔مذ) وہ گماشتہ جسے ہر بات کے کرنے کا اختیار دیا گیا ہو وہ شخص جس کے نام مختار نامہ عام ہو۔
مختارِ عدالت۔ (ع۔ا۔مذ) کچہری کا مختار۔ پبلک اٹارنی۔
مختارِ کار۔ (ع۔ا۔مذ) کام کرنے کا مجاز۔ سربراہ کار۔ مہتمم
مختار کرنا۔ (ا۔محاورہ) اختیار دینا۔ اجازت دینا۔ مجاز ٹھہرانا۔
مختارِ کُل۔ مختارِ مطلق۔ (ع۔ا۔مذ) پورا صاحب اختیار۔ مکمل بااختیار جسے قطعی اختیار حاصل ہو۔ مدارالمہام۔
مختار نامہ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) وہ تحریر جس کے ذریعے کسی شخص کو مختار بنایا گیا ہو۔
مختار نامۂ خاص۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) کسی خاص کام یا امر کی بابت نوشتہ۔
مختار نامہ عام۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) کسی شخص کو عام امور کی نسبت مختار کر دینے کی تحریر۔
مختار ہونا۔ (ا۔محاورہ) بااختیار ہونا۔ مجاز ہونا۔
مُختاری۔ (مُخ۔تاری) (ع۔ا۔مث) سربراہی۔ مختاری کا پیشہ یا کام۔
مُختاری کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱)، مختاری کا پیشہ کرنا (۲)، انتظام کرنا۔
مُختال۔ (ع۔صف) مغرور۔ متکبر۔ جو اپنے آپ کو متکبر سمجھے۔
مُختتَم۔ (مُخ۔تَ۔تَم) (ع۔صف) ختم کیا گیا۔
مُختتِم۔ (مُخ۔تَ۔تِم) (ع۔ا۔مذ) ختم کرنے والا۔
مُختَرِع۔ (مُخ۔تَ۔رِع) (ع۔ا۔مذ) اختراع کرنے والا ایجاد کرنے والا۔ نئی بات نکالنے والا۔ موجد۔ واضع۔ بانی۔
مُختَرِع۔ (مُخ۔تَ۔رِع) (ع۔صف) بانی۔ موجد۔ ایجاد کرنے والا۔
مُختَرَعات۔ (مُخ۔تَ۔رَ۔عات) (ع۔ا۔مث) وہ چیزیں جو ایجاد کی گئی ہوں۔
مُختَص۔ (مُخ۔تَص) (ع۔صف) مخصوص کیا گیا۔ خاص کیا گیا۔
مُختَصَر۔ (مُخ۔تَ۔صَر) (ع۔صف) اختصار۔ خلاصہ۔ انتخاب۔ مجمل۔ تھوڑا (۲)، چھوٹا جو ڈیل نہ ہو۔
مختصر سی بات۔ (ع۔ا۔مث) وہ بات جس میں طوالت نہ ہو۔
مختصر طور پر۔ (ا۔تابع فعل) قصہ کوتاہ۔ اختصار سے۔
مختصر کرنا۔ (ا۔مص مرکب) اختصار کرنا۔ کم کرنا۔ گھٹانا۔ چھانٹنا۔

مُختَصَراً۔ (مُخ۔تَ۔صَ۔رَن) (ع۔ف۔تابع فعل) اختصار کے ساتھ۔ خلاصتہً۔ خلاصے کے طور پر۔
مختصر نویس۔ (ع۔ف۔صف) دیکھیے اختصار نویس۔
مُختَفی۔ (مُخ۔تَ۔فی) (ع۔صف) خفا کیا گیا۔ چھپا ہوا۔ پوشیدہ۔ خفیہ۔
مُختَل۔ (مُخ۔تَل) (ع۔صف) بگڑا ہوا۔ درہم برہم۔
مختل الحواس۔ (ع۔صف) حواس باختہ۔ مخبوط الحواس۔ وہ شخص جس کے اوسان میں فتور آ گیا ہو۔ فاترالعقل۔
مُختَلَط۔ (ع۔صف) ملا ہوا۔ گڈمڈ۔
مُختَلِط۔ (ع۔صف) اختلاط کرنے والا (۲)، نامعلوم۔ گمنام۔
مُختَلِف۔ (مُخ۔تَ۔لِف) (ع۔صف) علیحدہ۔ جُدا (۲)، مخالف (۳)، قسم قسم کا۔ طرح طرح کا۔
مختلف الاضلاع۔ (ع۔صف) وہ چکور یا مثلث جس کے اضلاع یا پہلو ایک جیسے نہ ہوں۔
مختلف الطباع۔ (ع۔ف) قسم قسم کی طبیعتوں کے۔
مختلف العقائد۔ (ع۔صف) الگ الگ عقیدوں کے۔
مختلف فیہ۔ (ع۔صف) وہ جس میں اختلاف ہو۔ جیسے بُلبُل کی تذکیر و تانیث مختلف فیہ ہے۔ بفتح لام۔
مَختُوم۔ (مَخ۔تُوم) (ع۔صف) مُہر کیا ہوا۔ مُہر شدہ (۲)، بند کیا ہوا۔ مُقفل۔
مَختُون۔ (مَخ۔تُون) (ع۔صف) ختنہ کیا ہوا۔
مُخَدَّر۔ (مُ۔خَد۔دَر) (ع۔صف) پردہ میں رکھا ہوا۔ چھپا ہوا۔ پردہ نشین۔ پردہ میں بیٹھنے والی۔ پردہ دار۔
مُخَدِّر۔ (مُ۔خَد۔دِر) (ع۔صف) بے حس و حرکت کر دینے والا۔ سُن کرنے والا۔ (۲)، نیند لانے والا۔
مُخَدَّرات۔ (مُ۔خَد۔دَ۔رات) (ع۔ا۔مث) مخدّر کی جمع۔ پردہ نشین پردہ والیاں۔
مُخَدِّرات۔ (مُ۔خَد۔دِ۔رات) (ع۔ا۔مث) سُن کر دینے والی دوائیں خواب آور دوائیں۔
مَخدُوش۔ (مَخ۔دُوش) (ع۔صف) خدشہ سے بھرا ہوا۔ شک و شبہ کیا ہوا۔ وسوسہ کیا ہوا۔
مَخدُوم۔ (مَخ۔دُوم) (ع۔ا۔مذ) خدمت کیا گیا۔ قابل تعظیم۔ بزرگ۔ آقا مالک۔ ولی نعمت۔ مربّی۔
مَخدُومہ۔ (مَخ۔دُو۔مہ) (ع۔ا۔مث) مخدوم کی تانیث۔ خدمت کی گئی۔ معظمہ۔ محترمہ۔
مَخذُول۔ (ع۔صف) ذلیل کیا گیا۔ ذلیل و خوار۔
مِخراج۔ (ع۔ا۔مذ) خارج کرنے والا آلہ۔
مُخَرَّب۔ (مُ۔خَر۔رَب) (ع۔ا۔مذ) خراب شدہ۔ بگڑا ہوا۔
مُخَرِّب۔ مُخْرِب۔ (مُ۔خَر۔رِب)، (مُخ۔رِب) (ع۔ا۔مذ) ویران کرنے والا۔ برباد کرنے والا۔

مَخرَج ۔ (مَخ۔ رَج) [ع۔ا۔مذ] خارج ہونے کی جگہ۔ نکلنے کی جگہ۔ منبع۔ مصدر۔ نکاس (۲) اصل جڑ۔ مادہ۔

مَخرُوط ۔ (مَخ۔ رُوط) [ع۔صف] خراط کیا گیا۔ چھیلا گیا۔ تراشا ہوا۔ گاؤ دُم۔ گاجر کی شکل کا۔

مَخرُوطی ۔ (مَخ۔ رُو۔ طی) [ع۔صف] گاؤ دُم۔ گاجر کی شکل کا۔

مَخزَن ۔ (مَخ۔ زَن) [ع۔ا۔مذ] خزانہ کی جگہ۔ خزانہ۔ گودام۔ ذخیرہ۔ سٹور۔ جمع کرنے کی جگہ۔

مَخزَنُ الاَسرار ۔ [ع۔ا۔مذ] وہ جسے بہت سے راز معلوم ہوں۔

مَخزَنُ العلوم ۔ [ع۔ا۔مذ] ایک قسم کی کتاب جس میں مختلف علوم کا تذکرہ ہو۔ [انگ] (Encyclopedia)

مَخصُوص ۔ (مَخ۔ صُو۔ ص) [ع۔صف] خاص کیا گیا۔ نامزد کیا گیا۔

مَخصُوص کرنا ۔ [ا۔مص مرکب] خاص کرنا۔ نامزد کرنا۔

مُخَضَّب ۔ (مُ۔ خَض۔ ضَب) [ع۔صف] خضاب کیا ہوا۔ رنگین کیا ہوا۔ وسمہ لگایا ہوا۔

مَخزُوم ۔ [ع۔ف] جس کی ناک چھدی ہو (۲) عرب کے ایک قبیلے کا نام۔

مَخزُون ۔ [ع۔صف] خزانہ میں رکھا گیا۔ شامل خزانہ۔

مَخزُونہ ۔ [ع۔صف۔مث] خزانہ میں رکھی ہوئی چیز۔ گڑی ہوئی چیز۔ دفینہ۔

مُخضَر ۔ [ع۔صف] سبز۔ سرسبز (۲) مبارک۔ بابرکت۔

مُخَضرَم ۔ [ع۔صف] لونڈی کا بچہ جسے باپ کا نام معلوم نہ ہو (۲) جس نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانے دیکھے ہوں۔

مُخَطَّط ۔ (مُ۔ خَط۔ طَط) [ع۔صف] خط دار۔ لکیروں والا۔ وہ چیز جس پر دھاریاں پڑی ہوئی ہوں۔ دھاری والا۔

مَخطُوب ۔ [ع۔صف] منسوب۔ وعدہ کیا گیا۔

مَخطُوبہ ۔ (مَخ۔ طُو۔ بَہ) [ع۔صف] وہ عورت جس کی منگنی ہوگئی ہو۔

مَخطُور ۔ (مَخ۔ طُور) [ع۔صف] خطرہ کیا گیا۔ اندیشہ کیا گیا۔ (۲) وہ بات جو دل میں گزرے۔ دل میں پیدا ہونے والا خیال (۳) خطرناک۔

مَخطُورات ۔ (مَخ۔ طُو۔ رات) [ع۔ا۔مذ] مخطور کی جمع۔ دلی خطرے۔ اندیشے۔

مُخطِی ۔ (مُخ۔ طی) [ع۔صف] جس سے بے ارادہ خطا ہو جائے۔ وہ جو غلطی سے خطا کرے۔

مُخَفَّف ۔ (مُ۔ خَف۔ فَف) [ع۔صف] تخفیف کیا گیا۔ کم کیا گیا۔ گھٹایا گیا۔ اختصار کیا گیا۔ ہلکا کیا گیا (۲) وہ لفظ جس میں سے کوئی حرف کم کیا گیا ہو جیسے 'بود' سے 'بد'۔

مَخفی ۔ (مَخ۔ فی) [ع۔صف] چھپا ہوا۔ پوشیدہ۔ خفیہ۔

مَخفی رکھنا (کرنا) ۔ [ا۔مص مرکب] چھپانا۔ پوشیدہ رکھنا۔

مَخفی نہ رہے ۔ [ا۔ تابع فعل] چھپا نہ رہے۔ واضح ہو۔ معلوم ہو۔

مُخِلّ ۔ (مُ۔ خِل) [ع۔ا۔مذ] خلل ڈالنے والا (۲) رخنہ انداز۔ مفسد۔ فتنہ پرداز۔

مُخِلّ ہونا ۔ [ا۔مص مرکب] خلل ڈالنا۔ خلل انداز ہونا۔ رخنہ انداز ہونا

مُخَلَّد ۔ (مُ۔ خَل۔ لَد) [ع۔صف] ہمیشہ کا۔ دائمی (۲) جو بڑھاپے میں بھی کام کے لائق ہو۔

مُخلِص ۔ (مُخ۔ لِص) [ع۔صف] خالص۔ بے میل۔ سچا۔ صادق۔ راست باز۔ (۲) سچا دوست۔ یارِ صادق۔ جمع مُخلِصین۔

مُخلِصانہ ۔ (مُخ۔ لِ۔ صا۔ نَہ) [ف۔ تابع فعل] خلوص سے۔ اخلاص کے ساتھ۔ سچی ہمدردی کے طور پر۔

مَخلَصی ۔ (مَخ۔ لَ۔ صی) [ف۔ا۔مث] نجات۔ چھٹکارا۔ رہائی۔

مُخلَط ۔ [ع۔صف] اچھی طرح ملا ہوا۔

مُخلَع ۔ [ع۔صف] خلعت دیا گیا۔ خلعت پہنایا گیا۔

مَخلُوط ۔ (مَخ۔ لُوط) [ع۔صف] ملا جُلا۔ گڈمڈ۔

مَخلُوطُ النَسل ۔ [ع۔صف] وہ شخص جو ایک نسل سے نہ ہو۔ دوغلا۔

مَخلُوق ۔ (مَخ۔ لُوق) [ع۔صف] خلق کیا گیا۔ پیدا کیا ہوا (۲) [ا۔مث] خلق۔ خلقت۔ کائنات۔ دنیا۔ سنسار (جمع) مخلوقات۔

مُخَلّٰی ۔ (مُ۔ خَل۔ لا) [ع۔صف] خالی کیا گیا۔ آزاد کیا گیا۔ رہا کیا گیا۔

مُخَلّٰی بالطبع ۔ طبیعت پر چھوڑا گیا۔ باہم بے تکلف۔

مُخَمَّر ۔ (مُ۔ خَم۔ مَر) [ع۔صف] خمیر کیا گیا۔ خمیر اٹھایا گیا۔ گوندھا ہوا۔

مُخَمِّر ۔ (مُ۔ خَم۔ مِر) [ع۔ا۔صف] شراب بنانے والا (۲) خمیر کرنے والا۔

مُخَمَّس ۔ (مُ۔ خَم۔ مَس) [ع۔صف] پنج گوشہ۔ پانچ ضلعوں والی شکل (۲) وہ نظم جس میں ہر بند پانچ مصرعوں کا ہو۔

مُخَمَّسات ۔ (مُ۔ خَم۔ مَ۔ سات) [ع۔ا۔مذ و مث] مخمس کی جمع۔

مَخمَصَہ ۔ (مَخ۔ مَ۔ صَہ) [ع۔ا۔مذ] جھگڑا۔ بکھیڑا۔ جھنجھٹ۔

مَخمَصے ۔ (مَخ۔ مَ۔ صے) [ار۔ا۔مذ] مخمصہ کی جمع۔ جھگڑے جھمیلے۔ مشکلیں۔

مخمصے میں پڑنا ۔ [ا۔محاورہ] جھگڑے میں پڑنا۔ عذاب میں گرفتار ہونا۔

مَخمَل ۔ (مَخ۔ مَل) [ع۔ا۔مث] ایک نہایت ملائم روئیں دار کپڑا (۲) ایک سُرخ اور بہت ملائم پھول۔

مخمل کاشانی ۔ ایک اعلیٰ قسم کی مخمل۔

مخملی۔ مخملیں ۔ (مَخ۔ م۔ لی)، (مَخ۔ مَ۔ لیں) [ع۔ف۔صف] مخمل کا (۲) مخمل جیسا۔

مَخمُور ۔ (مَخ۔ مُور) [ع۔صف] نشہ میں چور۔ مست۔ مدہوش۔ متوالا۔

مَخمُوریّت ۔ (مَخ۔ مُو۔ ری۔ یَت) [ف۔ا۔مث] مخمور ہونے کی کیفیت یا حالت۔

مُخَوِّف ۔ (مُ۔ خَو۔ وِف) [ع۔صف] خوف دلانے والا۔ ڈرانے والا۔

مَخمُول ۔ (مَخ۔ مُول) [ق۔صف] افسردہ۔ مرجھایا ہوا۔

مُخَنَّث ۔ (مُ۔ خَن۔ نَث) [ع۔صف] ہیجڑا۔ زنانہ۔ زنخا۔ نامرد۔

مَخَول ۔ (مَ۔ خول) [ار۔ا۔مذ] مذاق۔ ٹھٹھا۔ چھیڑ خانی۔

مَخَولیا ۔ (مَ۔ خَو۔ ل۔ یا) [ار۔صف] مسخرا۔ ظریف۔ ہنسوڑ۔ ٹھٹھول۔

مُخَیِّر - (مُ-خَی-یِر) [ع-صف] (۱) نہایت نیک (۲) خیرات کرنے والا۔ سخی۔ فیاض۔

مُخَیَّل - [ع-صف] خیال کیا گیا۔ سوچا گیا۔

مُخَیِّلَہ - (مُ-خَیْ-یِ-لَہ) [ع-صف] خیال کرنے کی قوّت۔ قوّتِ خیال۔

مُخَیَّم - (مُ-خَی-یَم) [ع-امذ] خیمہ کھڑا کرنے کی جگہ۔ خیمہ لگانے کی جگہ۔ پڑاؤ (مجازاً) قیام و مقام کرنے کی جگہ۔

م - د

مَدّ - [ع-امث] (۱) کشش۔ کھنچاؤ (۲) چاند کی کشش سے سمندر کے پانی کا چڑھاؤ۔ جزر کا نقیض (۳) درازی۔ پھیلاؤ (۴) وہ لمبا خط جو حساب یا عرضی میں کھینچ کر اس کے نیچے حساب یا مضمون شروع کرتے ہیں۔ (۵) سرشتہ۔ دفتر۔ صیغہ (۶) عنوان۔ سرنامہ (جمع) مدّات (۷) (مث) الف ممدودہ کو کھینچ کر پڑھنے کی علامت۔ (سمہ) (۸) باب (۹) اندراج (۱۰) رقم۔

مَدِّ امانت - [ع-امث] بصیغہ امانت۔ رقمِ امانت۔ حسابِ امانت۔

مَدبھرے نیناں - [ہ-ا-صف] نشیلی آنکھیں۔ مست آنکھیں۔

مَدِّ خورد - [ع-امث] ذیلی عنوان جو کسی بڑے عنوان کے تحت ہو۔ (انگ) (Minor Head)

مَدِّ سُرمہ - [ع-امث] سرمہ کا خط جو آنکھوں میں کھینچا جاتا ہے۔

مَدَّظِلّہٗ۔ مَدَّ ظِلُّہُ العالی - [ع-دعا] خدا اُس کا سایۂ عاطفت ہمیشہ قائم رکھے۔

مَدِّ فاضل - وُہ مد جو بے کار ہو۔ کنایۃً فضول اور بے کار چیز۔

مَدِّ کلاں - [ع-ف-امث] وہ بڑا عنوان جس کے ماتحت کئی ذیلی عنوان ہوں (Major Head)

مَدِّ مقابل - [ع-صف] (۱) مخالف برابر کا دعوے دار۔ حریف۔ رقیب۔ برابر کی چوٹ۔ برابر کا جوڑ (۲) برابر خط۔ جمع اور خرچ کی مد جو ایک دوسرے کے محاذی ہوتی ہے (۳) سوداگروں کا باہمی کھاتہ۔

مَدِّ نظر - [ع-امث] وہ چیز جو نگاہ کے سامنے ہو۔ پیشِ نظر (۲) (اُر) ارادہ۔ قصد۔ منصوبہ۔

مَدّوجزر - [ع-ف-امذ] جوار بھاٹا۔ چاند کی کشش سے سمندر کے پانی کا روزانہ اُتار چڑھاؤ۔

مَدّ - [ع-مص] (۱) پھیلنا (۲) لمبا کرنا۔

مَد - [س-امث] (۱) خمار۔ نشہ۔ سرشاری۔ مدہوشی (۲) شراب بادہ (۳) خوشی۔ مسرت۔ فرحت (۴) غرور۔ تکبر۔ گھمنڈ (۵) جنون دیوانگی (۶) منی۔ نطفہ (۷) وہ پانی جو مستی کی حالت میں ہاتھی کی کنپٹی سے ٹپکے۔ پستانوں یا درختوں سے ٹپکے۔ (۸) ندی دریا۔

مَدبھرا - [ہ-صف] مست۔ نشہ میں چور۔

مَدبھرے نین - [ہ-ا-صف] نشیلی آنکھیں۔ مست آنکھیں۔

مدپر آنا - [ا-محاورہ] (۱) مست ہونا (۲) جوان ہونا۔

مَدماتا - [ہ-ا-مذ] سرشار۔ مخمور۔ مست۔ مدہوش۔ نشہ میں چور (۲) مغرور۔ گھمنڈی۔ متکبر (۳) جوان۔ جوبن پر آیا ہوا۔ (۴) نفس پرست۔

مَدماتی - [ہ-امث] مستی کے جوش میں آئی ہوئی (۲) مخمور۔ مست متوالی (۳) خواہشمند۔ پُر شوق (۴) غرور میں بھری ہوئی۔

مدمتا - مدہوش۔ مست۔

مُدّ - [ع-امذ] ایک پیمانہ۔ جو وزن میں دو رطل ہوتا ہے۔

مَدّا - (مَد-دا) [ہ-صف] سستا۔ ارزاں۔ کم قیمت۔

مدّا پڑنا - [ا-محاورہ] کساد بازاری ہونا۔ سستا ہونا۔

مَدّاح - (مَد-داح) [ع-صف] مدح کرنے والا۔ تعریف کرنے والا۔ ثناخوان۔ جمع۔ مدّاحین۔

مَدّاحی - (مَد-دا-حی) [ع-امث] تعریف کرنے کا فعل۔ ثناخوانی مدح سرائی۔

مداخل - (مَہ-دا-خل) [ع-امث] مدخل کی جمع۔ آمدنی۔ محاصل۔ معاملہ۔ خراج۔

مداخل و مخارج - [ع-امذ] آمدنی و خرچ۔ روپیہ کی درآمد برآمد۔

مداخلت - [ع-امث] (مُ-دا-خَ-لَت) (۱) دخل۔ دست اندازی۔ مزاحمت تعرّض (۲) قبضہ۔ قابو۔ تصرّف۔

مداخلت بلامرضی - [ع-ف-امث] (قانون) بلا اجازت کسی کے مکان میں گھس جانا۔ بغیر اجازت دخل کرنا۔

مداخلت بے جا - [ع-ف-امث] (قانون) کسی کے مکان یا زمین پر بغیر اُس کی اجازت کے جرم کرنے یا کسی کو بے عزت کرنے یا رنج دینے کے لیے داخل ہونا۔

مداخلت صریح - [ع-امث] کھلم کھلا دست اندازی۔ علانیہ کسی کے گھر میں گھس آنا۔

مداخلت کرنا - [ا-محاورہ] دخل انداز ہونا۔ بیچ میں بولنا۔ دست اندازی کرنا۔

مِداد - (مِ-داد) [ع-امث] روشنائی۔ دوات کی سیاہی۔

مِداد پاک کُن - [ع-ف-امذ] حرف مٹانے کی چیز۔ ربڑ وغیرہ۔

مدار - (مَ-دار) [ع-امث] آکھ (اَک) کا پودا جس کے ڈونٹھلوں سے دودھ اور ڈوڈوں سے روئی کی مانند روئیں نکلتے ہیں۔

مدارِ ارضی - [ف-امذ] زمین کا مرکز۔

مدار کا ٹڈا - [ا-مذ] آک پر بیٹھنے والا سبز رنگ کا کیڑا جس کے پر سُرخ ہوتے ہیں۔

مدار کی بڑھیا۔ (ا۔مث) آک کے ڈوڈے میں سے نکلے ہوئے روئیں جو ہوا میں اُڑتے پھرتے ہیں۔

مدار۔ (مَ۔دار) (ع۔ا۔مذ) گردش کی جگہ۔ دَور کرنے کی چول۔ دھُری کیلی (۲) منحصر کیا گیا۔ موقوف کیا گیا جس پر کوئی بات ٹھہری ہو۔ انحصار (۳) دَور۔ دائرہ (۴) قرار۔ ٹھہراؤ۔ قیام۔

مدارالمہام۔ وہ شخص جس پر امورِ سلطنت کا دارومدار ہو۔ وزیر اعظم۔

مدارِ کار۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) کام کا انحصار۔ موقوف علیہ۔

مُدارا۔ (مُ۔دا۔را) (ف۔ا۔مث) خاطر تواضع۔ آؤ بھگت۔ صُلح۔ رعایت۔ آشتی۔

مُدارات۔ (مُ۔دا۔رات) (ع۔ا۔مث) خاطر تواضع۔ اچھی طرح پیش آنا۔

مُدارج۔ (مَ۔دا۔رِج) (ع۔ا۔مذ) مدرج کی جمع۔ درجے۔ رُتبے۔ مناصب۔

مدارِس۔ (مَ۔دا۔رِس) (ع۔ا۔مذ) مدرسہ کی جمع۔ مدرسے۔ مکاتب درس گاہیں۔

مداری۔ (مَ۔دا۔ری) (ہ۔ا۔مذ) شعبدہ باز۔ ہاتھ کی چالاکی سے کھیل تماشے کرنے والا (۲) بھان متی۔ نٹ۔ بازی گر۔ بندر، ریچھ اور سانپ کا تماشا کرنے والا۔

مداریا۔ (مَ۔دا۔ری۔یا) (ہ۔ا۔مذ) حضرت شاہ مدار کے سلسلہ کا پیرو۔ (۲) ایک قسم کا چھوٹا حُقہ۔

مُدافَع۔ (ع۔صف) جس کی مخالفت کی جائے۔ جسے روکا جائے۔

مُدافِع۔ (مُ۔دا۔فِع) (ع۔صف) دفع کرنے والا۔ ہٹانے والا۔

مُدافعت۔ (مُ۔دا۔فَ۔عَت) (ع۔ا۔مث) دفع کرنا۔ روک۔ دفعیہ۔ تردید۔

مُدام۔ (مُ۔دام) (ع۔صف) ہمیشہ۔ سدا۔ نت۔ دائم۔ متواتر (۲) شراب مے۔

مُداوا۔ (مُ۔دا۔وا) (ع۔ف۔ا۔مذ) مداوات کا مخفف۔ دوا۔ علاج۔ معالجہ۔ درماں۔ تدبیر۔ چارہ۔

مُداومت۔ (مُ۔دا۔وَ۔مَت) (ع۔ا۔مث) ہمیشگی۔ قیام ثبات۔ دوام۔

مداونتی۔ (مَ۔دا۔وَن۔تی) (ق) مشاطہ۔

مُداہن۔ (مُ۔دا۔ہن) (ع۔ا۔مذ) سُستی کرنے والا (۲) بات چھپانے والا۔

مُداہنت۔ (مُ۔دا۔ہَ۔نَت) (ع۔ا۔مث) خوشامد۔ چرب زبانی۔ جھوٹ جو دل میں ہو اس کے خلاف ظاہر کرنا (۲) سُستی۔

مدائح۔ (مَ۔دا۔اِح) (ع۔ا۔مذ) مدیحہ کی جمع۔ تعریفیں۔ ستائشیں۔

مدائن۔ (مَ۔دا۔اِن) (ع۔ا۔مذ) مدینہ (شہر) کی جمع (۲) عراق عرب کا ایک شہر جو نوشیرواں کا پایہ تخت تھا۔

مُدائنت۔ (ع۔ا۔مث) قرضہ کا لین دین۔

مُدبِر۔ (مُد۔بِر) (ع۔صف) بدنصیب۔ بدبخت۔ واپس آنے یا جانے والا۔ وہ جو پیٹھ پھیرے۔

مُدبِّر۔ (مُ۔دَب۔بِر) (ع۔صف) تدبیر کرنے والا۔ عاقل۔ دانشمند (۲) مشیر۔ صلاح کار۔

مُدبّران۔ (مُ۔دَب۔بِ۔ران) (ع۔ف۔ا۔مذ) مدبّر کی جمع۔

مُدبّرانِ سلطنت۔ (ع۔ا۔مذ) اراکینِ سلطنت۔ کارپردازانِ سلطنت۔ امیر۔ وزیر۔

مدبّرانِ فلک۔ (ع۔ا۔مذ) (کنایۃً) سات سیارے۔ سبعہ سیارہ۔

مُدبّری۔ (مُ۔دَب۔بِ۔ری) (ع۔ا۔مث) انتظام۔ انصرام۔ (مجازاً) عقلمندی۔ مدبّر کا عہدہ۔

مُدبّرین۔ (مُ۔دَب۔بِ۔رین) (ع۔صف) مدبّر کی جمع۔ عقلمند لوگ اہلِ دانش۔

مدّت۔ (مُد۔دَت) (ع۔ا۔مث) عرصہ۔ میعاد۔ مہلت (۲) وقت۔ زمانہ۔ (۳) وقفہ۔ ڈھیل۔

مُدّت العمر۔ (ع۔تابع فعل) ساری عمر۔ تمام زندگی۔ عمر بھر۔ جیتے جی۔

مُدّتِ حیات تمام ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) زندگی کے دن پورے ہو جانا۔ عمر ختم ہو جانا۔

مُدّتِ عدّت۔ (ع۔ا۔مث) طلاق یا شوہر کے انتقال کے بعد کی میعاد جس کے اندر عورت کو نکاح کرنا جائز نہیں۔

مُدّتِ مدید۔ (ع۔ا۔مث) زمانہ دراز۔ بہت زمانہ۔

مُدّتِ مقررّہ۔ (ع۔ا۔مث) میعادِ معینہ۔ بندھی ہوئی میعاد۔

مُدّت میں۔ بہت عرصے میں۔

مُدّت ہوئی۔ (ا۔مقولہ) عرصہ گزرا۔ بہت زمانہ ہو گیا۔

مُدّتوں۔ (مُد۔دَ۔توں) (ا۔م) عرصہ دراز تک۔ بہت زمانہ تک۔

مُدّتوں کی بات۔ (ا۔محاورہ) عرصہ درازکی بات۔

مُدّثِر۔ (ع۔صف) وہ جس نے کمبل یا لحاف لپیٹا ہوا ہو (۲) قرآن شریف کی ایک سُورت۔

مدح۔ (ع۔ا۔مث) تعریف۔ توصیف۔ ستائش (۲) وہ نظم جس میں کسی کی تعریف کی گئی ہو۔

مدح خواں۔ (ع۔ف۔صف) ثنا خواں۔ تعریف کرنے والا۔ ستائش گر۔

مدح خوانی۔ مدح سرائی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) ثنا گوئی۔ تعریف و توصیف کرنا۔

مِدحت۔ (مِد۔حَت) (ع۔ا۔مث) مدح۔ تعریف۔ ثنا۔ ستائش۔

مدحیہ۔ (مد۔حی۔یہ) (ع۔صف) قابلِ تعریف چیز۔ منسوب بہ مدح۔

مدخل۔ (مَد۔خل) (ع۔ا۔مث) داخل ہونے کی جگہ (۲) آمدنی

مُدخَل۔ (ع۔صف) داخل کیا گیا (۲) داخل دفتر کیا گیا۔

مُدخِل۔ (ع۔صف) داخل کرنے والا۔ داخل ہونے والا۔

مُدخن۔ (مُدخنہ) (ع۔ا۔مذ۔مث) دھواں نکلنے کی جگہ۔ چمنی۔ دودکش۔

مُدخول۔ (ع۔صف) داخل کیا گیا۔

مَدخُولہ ۔ (مَد۔ خو۔ لہ) [ع ۔ صف] وہ عورت جسے گھر میں ڈال لیا ہو ۔ وہ عورت جس سے صُحبت کی گئی ہو۔

مَدَد ۔ (مَ۔ دَد) [ع ۔ ا ۔ مث] کمک ۔ امداد ۔ سہارا ۔ اعانت (۲) رسائی تک (۳) راج ۔ مزدور ۔ کار تعمیر ۔ اُجرت ۔ مزدوری ۔

مَدَدُاللّٰہ ۔ [ع ۔ ف ۔ کلمہ اسلام] عشق اللہ کا جواب جو آزاد فقیر بجائے وعلیکم اسلام کے استعمال کرتے ہیں۔

مَدَد بانٹنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مزدوروں کو مزدوری تقسیم کرنا ۔ اُجرت تقسیم کرنا ۔

مدد پہنچانا ۔ [ا ۔ محاورہ] سہارا دینا ۔ دست گیری کرنا ۔ کمک پہنچانا ۔

مدد خرچ ۔ [ا ۔ مث] بطور امداد کچھ دینا ۔ خرچ میں امداد (۲) پیشگی روپیہ دینا ۔ تقاوی ۔

مَدد کرنا ۔ [ا ۔ مص مرکب] دست گیری کرنا ۔ کمک دینا ۔ سہارا دینا ۔ پشتی کرنا ۔

مددگار ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] مدد کرنے والا ۔ معاون ۔ حمایتی ۔ مُعین ۔

مدد لگانا ۔ [ا ۔ محاورہ] معماروں مزدوروں کو تعمیر کے کام پر لگانا ۔

مدد مانگنا ۔ امداد چاہنا ۔ سہارا طلب کرنا ۔ حمایت کی درخواست کرنا ۔

مددِ محرّر ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] نائب محرّر ۔ وہ اہلکار جو کار تحریر میں اپنے سے بالاتر محرر کی مدد کرے ۔

مددِ معاش ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] کھانے پینے کا سہارا ۔ پرورش کا وسیلہ (۲) وظیفہ ۔ پنشن ۔ وہ جاگیر جو علماء اور درویشوں کو بطور امداد معاش کے دی جائے ۔

مَدِر ۔ [س ۔ ا ۔ مذ] ایک پودا جس کے پھول سُرخ ہوتے ہیں اور دوائیوں میں کام آتا ہے ۔ خیار ۔

مُدِرّ ۔ (مُ ۔ دِرّ) [ع ۔ صف] پیشاب لانے والی دوا ۔ جمع : مُدِرّات ۔

مُدِر ۔ [س ۔ ا ۔ مذ] بادل (۲) عاشق (۳) عیاش ۔

مُدرا ۔ (مُد ۔ را) [س ۔ ا ۔ مث] انگوٹھی ۔ چھلا (۲) مہر ۔ چھاپ ۔ مہر والی انگوٹھی (۳) مہر کا نشان (۴) جوگیوں کے کان کا چوبی کنڈل ۔ (۵) تمغہ (۶) کالر ۔ پٹہ (۷) پروانہ راہداری جس پر مہر ہو (۸) آنکھوں کا کھولنا اور بند کرنا (۹) قفل ۔ تالا (۱۰) انگلیوں پر گننا ۔

مُدِرّات ۔ (مُ ۔ دِر ۔ رات) [ع ۔ ا ۔ مث] مدر کی جمع ۔ پیشاب لانے والی دوائیں ۔

مُدَرِّس ۔ (مُ ۔ دَر ۔ رِس) [ع ۔ ا ۔ مذ] درس دینے والا ۔ پڑھانے والا معلّم پروفیسر ۔ استاد ۔ اتالیق ۔ جمع : مدرّسین ۔

مدرسہ ۔ (مَد ۔ رِ ۔ سہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] جائے درس ۔ پڑھانے کی جگہ ۔ مکتب اسکول ۔ پاٹ شالہ ۔ جمع : مدارس ۔

مدرسۂ ابتدائی ۔ مدرسہ تحتانی ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ مدرسہ جس میں شروع کی تعلیم دی جاتی ہو ۔ مکتب جس میں شروع کے تین چار درجے ہوں ۔ پرائمری سکول ۔

مدرسۂ فوقانی ۔ مدرسۂ فوقانیہ ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ مدرسہ جہاں میٹرک (دسویں) کی تعلیم ہو ۔ ہائی سکول (High School)

مدرسۂ وسطیٰ ۔ وہ مدرسہ جس میں درمیانی درجوں کی تعلیم دی جاتی ہو ۔ مڈل سکول ۔

مُدَرِّسی ۔ (مُ ۔ دَر ۔ رِ ۔ سی) [ع ۔ ا ۔ مث] درس دینے کا پیشہ ۔ معلّمی ۔

مُدرِک ۔ (مُد ۔ رِک) [ع ۔ صف] درک کرنے والا ۔ سمجھنے والا ۔ مطلب کو پہنچنے والا (۲) دانا ۔ عقیل ۔ فہیم ۔ ذہین ۔

مُدرِکہ ۔ (مُد ۔ رِ ۔ کہ) [ع ۔ ا ۔ مث] وہ قوت جس سے انسان اشیاء کی حقیقت دریافت کر سکے ۔ یعنی عقل اور ذہن ۔

مُدری ۔ (مُد ۔ ری) [ق ۔ ا ۔ مث] وہ حلقے جو جوگی کان میں رکھتے ہیں ۔ مُندری ۔

مُدرے ۔ (مُد ۔ رے) [ق ۔ ا ۔ مث] بالیاں ۔ مُندرے ۔

مدریا ۔ (مَ ۔ دَر ۔ یا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] چھوٹا مٹی کا حُقہ ۔

مُدّعا ۔ (مُد ۔ دَ ۔ عا) [ع ۔ ا ۔ مذ] مطلب ۔ مقصد ۔ مراد ۔ غرض ۔ خواہش ۔ ارادہ (۲) مال ملکیت ۔ مالِ مسروقہ ۔

مُدّعا بر آنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مطلب پورا ہونا ۔

مدعا بہا ۔ [ع ۔ صف] (قانون) وہ چیز جس کے لیے دعویٰ کیا گیا ہو ۔

مدعا پکڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] چوری پکڑنا ۔ چوری کا مال نکالنا ۔ مال مسروقہ برآمد کرنا ۔

مدعا حاصل ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] مقصد بر آنا ۔ مراد پوری ہونا ۔

مدعا علیہ ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ ۔ مث] وہ شخص جس پر دعوےٰ کیا جائے ۔ [مث] مدعا علیہا ۔

مدعا علیہ ترتیبی ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ شخص جو بہ غرض ترتیب مقدمہ مدعا علیہ کیا گیا ہو ۔ جس کے مقابلے میں کوئی داد رسی مطلوب نہ ہو ۔

مدعا علیہ گردا ننا ۔ [ا ۔ مص مرکب] ملزم ٹھہرانا ۔ مجرم قرار دینا ۔ الزام دھرنا ۔

مدعا نکلنا ۔ [ا ۔ محاورہ] (قانون) چوری کا مال برآمد ہونا ۔ مال مسروقہ پکڑا جانا ۔

مُدعا ہونا ۔ [ا ۔ مص مرکب] مطلب ہونا ۔ مقصد ہونا ۔ مراد ہونا ۔

مدعُوّہ ۔ (مَد ۔ عُو) [ع ۔ صف] دعوت دیا گیا ۔ بلایا گیا ۔ جمع : مدعوئین ۔

مُدّعی ۔ (مُد ۔ دَ ۔ عی) [ع ۔ ا ۔ مذ] دعویٰ کرنے والا ۔ نالشی ۔ دعوے دار ۔ مستغیث ۔ سائل (۲) رقیب ۔ حریف ۔ غیر ۔

مدعی سست گواہ چست ۔ [ا ۔ مثل] اس موقع پر بولتے ہیں جب خود صاحب غرض تو سستی برتے ۔ اور حمایتی جوش و سرگرمی کا اظہار کریں ۔

مدّعی مدّعا علیہ ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ دونوں فریق جو کسی معاملہ میں عدالت کی طرف رجوع ہوں ۔ فریقین ۔

مدّعی مدّعا علیہ ناؤ میں شاہد تیرتے جائیں ۔ [ا ۔ مثل] اپنے حمایتی اور مدد دینے والوں کی بے قدری پر بولتے ہیں ۔

مدّعی ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] دعوے دار ہونا ۔ نالشی ہونا ۔

مُدَّعِیَہ ۔ (مُد۔دَ۔عی۔یَہ) (ع۔ا۔مث) دعویٰ کرنے والی عورت۔ مستغیثہ۔

مُدغَم ۔ (مُد۔غَم) (ع۔ا۔مذ) پیوست کیا گیا۔ تشدید کے ذریعہ ایک حرف دوسرے میں ملا ہوا۔ ایک جنس کے دو حرفوں کو باہم ملا کر ایک کو ساقط کر کے تشدید لگا دیتے ہیں۔ جیسے۔ حمّام اصل میں حمم۔ مام تھا پہلے میم کو دوسرے میم میں مدغم کر دیا گیا۔

مَدفَن ۔ (مَد۔فَن) (ع۔ا۔مذ) دفن ہونے کی جگہ۔ وہ گڑھا جس میں مردہ دفن کیا جائے۔ قبر۔ گور۔ مزار۔ مقبرہ۔

مَدفُوع ۔ (ع۔صف) دفع کیا گیا۔

مَدفُون ۔ (مَد۔فُو۔ن) (ع۔صف) (۱) دفن کیا ہوا۔ گاڑھا ہوا (۲) پوشیدہ۔ مخفی۔

مُدَقِّق ۔ (ع۔صف) باریک بیں۔ دقیقہ رس۔ باریک باتیں بیان کرنے والا (۲) وہ چیز جو بڑی تحقیق کے بعد ثابت ہو گئی ہو۔

مَدقُوق ۔ (مَد۔قُوق) (ع۔صف) تپِ دِق کا مریض۔ وہ شخص جسے دِق ہو گئی ہو۔

مَدَک ۔ (مَ۔دَک) (ہ۔ا۔مث) ایک نشہ آور چیز جو تمباکو کی طرح چلم میں بھر کر پیتے ہیں۔

مَدَک باز ۔ مَدَکی ۔ مَدَکیا ۔ (ہ۔ا۔صف) مَدَک کا نشہ کرنے والا مَدَک پینے والا۔

مُدَل ۔ (مُ۔دَل) (ق) اصل زر۔ سرمایہ۔ پونجی۔

مُدَلَّل ۔ (مُ۔دَل۔لَل) (ع۔صف) دلیل سے ثابت کیا ہوا۔ معقول ٹھیک۔ درست۔

مَدلُول ۔ (مَد۔لُول) (ع۔صف) دلالت کیا گیا۔ بتایا گیا۔

مُدَمَّغ ۔ (مُ۔دَم۔مَغ) (اُ۔صف) دماغ دار۔ متکبر۔ مغرور۔ گھمنڈی دماغ (اُردو سے عربی طریقہ پر اسم فاعل بنایا گیا ہے۔

مَدَن ۔ (مَ۔دَن) (ہ۔ا۔مذ) خواہش کرنے کا فعل (۲) محبت۔ عشق۔ جوشِ جوانی۔ شہوت (۳) شہد کی مکھی (۴) موسم بہار (۵) ہم بغل ہونے کا ایک طریقہ (۶) کئی پودوں کا نام۔

مَدَن بان ۔ (ہ۔ا۔مذ) محبت کا تیر (۲) بیلے کی قسم کا ایک مشہور پھول

مَدَن گور ۔ (ہ۔ا۔مث) ایک قسم کی خوش آواز طوطی۔

مَدَن مَد ۔ (ا۔مث) جوانی کی مستی۔

مُدُن ۔ (مُ۔دُن) (ع۔ا۔مذ) مدینہ کی جمع۔ بہت سے شہر۔

مُدنایک ۔ (ا۔مذ۔ق) سردار۔

مَدَنی ۔ (مَدَ۔نی) (ع۔صف) مدینہ کا باشندہ۔ شہری۔ مدینہ سے منسوب۔

مدنی الطبع ۔ (ع۔صف) فطرتاً اپنے ساتھیوں سے مل جُل کر رہنے والا۔ شہری پن۔

مَدَنِیّت ۔ (مَ۔دَ۔نی۔یَت) (ع۔ا۔مث) شہریت۔ شہری پن۔

مَدُّو ۔ (مَد۔دُو) (ہ۔ا۔مذ) کُبنہ۔ کوہان۔ اُونٹ یا سانڈنی کی پیٹھ کا ابھرا ہوا حصّہ (۲) وہ زخم جو گھوڑے کے دوش پر ہو۔ چار جامے کے اوپر کی طرف خم۔

مدّ و آنا ۔ مدّو لگنا ۔ مدّو پکنا ۔ (ا۔محاورہ) گھوڑے کے کندھے پر زخم ہو جانا۔

مدو سیاہی پیسہ ۔ (ہ۔ا۔مذ) ایک قسم کا موٹا پیسہ جس کا چلن اَب نہیں رہا۔

مُدَوَّر ۔ (مُ۔دَو۔وَر) (ع۔صف) دائرہ نما۔ گول۔

مُدَوِّن ۔ (مُ۔دَو۔وِن) (ع۔ا۔مذ) ترتیب دینے والا۔ جمع کرنے والا۔

مُدَوَّن ۔ (مُ۔دَو۔وَن) (ع۔صف) جمع کیا ہوا۔ ترتیب دیا ہوا۔

مَدھ ۔ (ہ۔ا۔مذ) شہد۔ پھولوں کا رس (۲) شراب۔ کوئی منشی چیز (۳) غرور۔ تکبر (۴) موسم بہار۔ بسنت رُت (۵) عنفوانِ شباب (۶) مستی (۷) وہ رطوبت جو درختوں سے ٹپکتی ہے (۸) (صف) درمیان۔ وسط۔ بیچ۔

مدھ پر آنا ۔ مدھ میں آنا ۔ (ا۔محاورہ) جوان ہونا۔ پھل کا پکنے پر آنا۔

مدھ مات ۔ (ہ۔ا۔مث) ایک راگنی کا نام۔

مدھ ماتا ۔ (ہ۔صف۔مذ) نشہ میں مست۔

مَدُھر ۔ (مَ۔دُھر) (س۔صف) شیریں۔ میٹھا۔ مزے دار (۲) سُریلا (۳) دل پسند۔ پیارا۔ مرغوب الطبع (۴) خراماں۔ مٹک چال۔ لٹک چال معشوقانہ رفتار (۵) دھیما۔ نرم۔ ملائم۔ متوسط درجہ کا۔

مُدھر بانی ۔ (ہ۔ا۔مث) شیریں کلامی۔ میٹھا بول۔

مُدھر بولنا ۔ (ا۔مص مرکب) میٹھا بولنا۔ شیریں کلامی سے پیش آنا۔

مَدھرا ۔ (مَدھ۔را) (ہ۔صف) متوسط۔ درمیانہ۔ میانہ۔

مُدُھری ۔ (مَ۔دُھ۔ری) (ا۔صف) میٹھی۔ رسیلی۔ مرغوب۔ دل پسند۔

مَدھم ۔ (مَد۔دھم) (ہ۔ا۔صف) آہستہ۔ دھیما (۲) متوسط۔ میانہ نہ اچھا نہ بُرا (۳) نیچا۔ کم (۴) ہلکا۔ خفیف (۵) بے آب۔ پھیکا (۶) ایک سُر۔

مَدھم بیچنا ۔ (ا۔محاورہ) سستا بیچنا۔ ارزاں کر دینا۔ قیمت سے گرا کر فروخت کرنا۔

مَدھم ٹھاٹھ ۔ (ا۔مذ) سست آدمی (۲) ستار کا وہ ٹھاٹھ جو مدہم سُر پر قائم کیا جائے۔

مَدھم سُر ۔ (ا۔مذ) راگ کا سُر جو گندھار سے ایک درجہ بلند اور اس کا مخرج معدہ ہے۔ دھیما سُر۔ اس کا مخفف ما ہے۔

مَدھم کرنا ۔ (ا۔مص مرکب) کم کرنا۔ گھٹانا (۲) دھیما کرنا۔ مدہم کرنا۔ پھیکا اور بے رُوپ کرنا۔

مدھم ہونا ۔ (ا۔مص مرکب) سست ہونا۔ کم ہونا۔ دھیما ہونا۔

مَدھو ۔ (م۔دھو) (س۔ا۔مذ) شہد (۲) شراب (۳) موسم بہار (۴) دودھ (۵) پانی۔ جل (۶) میٹھا۔ شیریں (۷) ایک قسم کا درخت (۸) ایک راکشس۔

مدھو ماکھی ۔ (س۔ا۔مث) شہد کی مکھی۔

مدھوکر ۔ (مَ۔دھو۔کر) (ق۔ا۔مذ) بھونرا۔

مدھیا (مدھیہ)۔ [ا۔صف] وسطی۔ درمیانی۔

مدہوش۔ (مَد۔ہوش)، [ف۔صف] بدمست۔ متوالا۔ حیران۔ متحیر۔ ہکا بکا۔

مدہوشی۔ (مَد۔ہوشی)، [ف۔امث] بدمستی۔ متوالاپن۔ بے ہوشی۔

مدیح (مدیحہ)۔ (مَ۔دیح۔مَ۔دی۔حَہ)، [ع۔امث] تعریف۔ توصیف۔ ثنا۔ جمع:۔ مدائح۔

مدید۔ (مَ۔دید)، [ع۔صف] لمبا۔ طویل۔ دراز۔

مُدیر۔ (مُ۔دِیر)، [ع۔امذ] دَور دینے والا۔ گھمانے والا (۲) اخبار کا مہتمم۔ اڈیٹر۔ جمع:۔ مدیران۔

مدیرا۔ (مَ۔دی۔را)، [ہ۔امث] ایک قسم کی شراب (۲) ایک قسم کی مرغابی۔

مدینہ۔ (مَ۔دی۔نَہ)، [ع۔امذ] شہر۔ بلدہ۔ نگری (۲) حجاز عرب کا مشہور مقدس شہر جہاں حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارک ہے۔ جمع۔ مدائن۔

مدینۃ السلام۔ [ع۔امذ] بغداد کا لقب۔

مدینۃ العلم۔ [ع۔امذ] حضرت رسول خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب۔

مدیون۔ (مَد۔یُون)، [ع۔امذ] قرض دار۔ مقروض۔

م۔ڈ

مُڈاسا۔ (مُ۔ڈا۔سا)، [ہ۔امذ] صحیح لفظ "منڈاسا" ہے۔ سر کا پھینٹا۔ پگڑی۔ دستار۔ صافہ۔

مِڈل۔ (Middle) (مِ۔ڈل)، [انگ۔صف] وسط۔ درمیانہ درجہ (۲) درمیان۔

مڈل چی۔ [ا۔ کلمہ حقارت] وہ شخص جس نے صرف مڈل کا امتحان پاس کیا ہو۔

مڈل سکول۔ (Middle School) [انگ۔امذ] اوسط درجہ کی تعلیم کا مدرسہ۔ میٹرک سے نچلے درجے کی تعلیم کا سکول۔ وہ سکول جہاں آٹھویں درجہ تک تعلیم دی جاتی ہو۔ مدرسہ وسطی۔

مِڈوائف۔ (Midwife) (مِڈ۔وا۔اِف)، [انگ۔امث] دائی۔ جنائی۔ قابلہ۔

مُڈھ۔ [ہ۔امذ] کسی چیز کا نچلا حصہ۔ جڑ۔ بنیاد (۲) بوڑھا آدمی (۳) سرغنہ۔ سردار۔ چودھری۔ سرگروہ۔

مُڈھ بھیڑ۔ [ہ۔امث] آمنا سامنا۔ ملاقات۔ مُٹھ بھیڑ۔

مُڈھا۔ (مُڈ۔ڈھا)، [ہ۔امذ] پتنگ کا سرا (۲) دین؟ لکڑی جو نکلے پر بنتی ہے۔

م۔ذ

مذاق۔ (مَ۔ذا۔ق)، [ع۔امذ] چکھنے کی جگہ۔ چکھنا (۲) چاٹ۔ مزہ۔ لذت۔ سواد۔ چسکا (۳) قوت ذائقہ (۴) باہمی اختلاط۔ آپس کی چہل (۵) رغبت۔ میلان۔ رجحان (۶) سلیقہ۔ مادہ (۷) ہنسی۔ دل لگی۔ ٹھٹھا۔ ظرافت۔ تمسخر۔ چہل۔

مذاق اڑانا۔ [ا۔محاورہ] تمسخر کرنا۔ ہنسی کرنا۔ ٹھٹھا کرنا۔

مذاق سخن۔ [ع۔ف۔صف] شعر و شاعری کا سلیقہ۔

مذاق سے۔ [ا۔تابع فعل] ظرافت سے۔ چھیڑ سے۔ ہنسی سے۔

مذاق کا آدمی۔ [ا۔مذ] ظریف۔ خوش طبع۔ زندہ دل۔

مذاقاً۔ (مَ۔ذا۔قن)، [ع۔ف۔تابع فعل] ہنسی سے۔ ظرافت سے۔ دل لگی کے طور پر۔

مذاقیہ۔ (مَ۔ذا۔قِ۔یَہ)، [اُ۔صف] ہنسی کے طور پر۔ ظرافتاً (۲) دل لگی باز۔ ظریف (۳) منسوب جیسے مذاقیہ بات۔

مذاکرہ۔ (مُ۔ذا۔کَ۔رَہ)، [ع۔امذ] باہم ذکر کرنا۔ آپس میں بات چیت کرنا۔ مباحثہ۔ جمع:۔ مذاکرات۔

مذاہب۔ (مَ۔ذا۔ہِب)، [ع۔امذ] مذہب کی جمع۔ راستے۔ طریقے۔ پنتھ (۲) کیش۔ ملتیں۔

مذبح۔ (مَذ۔بَح)، [ع۔امذ] ذبح کرنے کی جگہ۔ جمع:۔ مذابح۔

مُذَبذَب۔ (مُ۔ذَب۔ذَب)، [ع۔صف] غیر مستقل مزاج۔ متردد۔ دھکڑ پکڑ کرنے والا۔ ڈانواں ڈول۔ وہ جس کا ارادہ مصمم نہ ہو۔ ایک خیال پر قائم نہ رہنے والا۔

مَذبُوح۔ (مَذ۔بُوح)، [ع۔امذ] ذبح کیا گیا (۲) مقتول۔

مُذکِّر۔ [ع۔صف] یاد دلانے والا۔ نصیحت کرنے والا۔

مُذکَّر۔ (مُ۔ذَک۔کَر)، [ع۔صف] نر۔ مرد (۲) یاد دلایا ہوا۔ نصیحت کیا ہوا۔

مذکور۔ (مَذ۔کُور)، [ع۔صف] ذکر کیا گیا (۲) ذکر۔ گفتگو۔ بات (۳) افواہ۔ چرچا۔ شہرت۔

مذکور آنا۔ [ا۔محاورہ] ذکر آنا۔

مذکور نکلنا۔ [ا۔محاورہ] ذکر چھڑنا۔

مذکورہ۔ (مَذ۔کُو۔رَہ)، [ع۔صف] ذکر کیا گیا۔

مذکورہ بالا۔ [ع۔ف۔صف] جس کا ذکر اُوپر کی عبارت میں کیا گیا ہو۔

مذکوری۔ (مذ۔کُو۔ری)، [اُ۔امذ] وہ بلا تنخواہ چپڑاسی جو مالگزاری وصول کرنے پر تعینات ہو اور جسے رقم طلبانہ سے اُجرت دی جاتی ہو۔ (۲) سمنوں وغیرہ کی تعمیل کرانے والا چپڑاسی۔

مُذِل۔ [ع۔صف۔مذ] ذلیل کرنے والا (۲) خدائے تعالےٰ کا نام۔

مذلّت - (مَ - ذَل - لَت) (ع - ا - مث) ذلت - رسوائی - بدنامی - خواری - بے عزتی -

مذمّت - (مَ - ذَم - مَت) (ع - ا - مث) برائی - ہجو - نندا -

مذموم - (مَذ - مُوم) (ع - صف) (۱) بُرا - خراب - قبیح (۲) وہ جس کی بُرائی کی جائے -

مذمومہ - (مَذ - مُو - مَہ) (ع - صف) بُری - خراب -

مُذنِب - (مُذ - نِب) (ع - صف) گنہگار - گناہ کرنے والا -

مُذنبین - (مُذ - نِ - بِین) (ع - صف) - مذنب کی جمع - گنہگار لوگ - اہل معاصی -

مَذہَب - (مَذ - ہَب) (ع - ا - مذ) راستہ - طریقہ (۲) ایمان - دھرم - عقیدہ - (۳) ملت - مشرب (۴) رائے - جمع : - مذاہب -

مذہب بدلنا - (ا - محاورہ) دوسرا مذہب اختیار کرنا - دوسرے پنتھ میں آنا -

مذہب پھیلانا - (ا - محاورہ) دین کی اشاعت کرنا دین کو ترقی دینا - پنتھ بڑھانا -

مذہب میں ملانا - دین میں شامل کرنا - پنتھ میں داخل کرنا -

مُذَہّب - (مُ - ذَہ - ہَب) (ع - صف) سونا چڑھا ہوا - سونے کی ملمع کیا ہوا -

مذہبی - (مَذ - ہَ - بی) (ف - صف) مذہب سے منسوب - مذہب سے تعلق رکھنے والا - مذہب سے متعلق -

مذہبی سِکھ - (ا - مذ) چوہڑہ جو سکھ ہو گیا ہو -

مذی - (م - ذی) (ع - ا - مث) وہ پتلا مادہ جو شہوت کے غلبہ سے نکلتا ہے -

م - ر

مرا - (مَ - را) (ہ - ا - مذ) (۱) مُردہ نعش (۲) بدبخت شخص (۳) کھوٹی دھات -

مرا - (ف - ض) میرا - مجھ کو -

مِرا - (مِ - رَا) (ہ - ض) میرا کا مخفف -

مرا مُردہ دیکھو - (ا - کلمۂ قسم (عو) قسم کی جگہ مستعمل ہے -

مرآت - (مِر - آت) (ع - ا - مذ) آئینہ - آرسی - مُنہ دیکھنے کا شیشہ - درپن - جمع : مرایا -

مراتب - (مَ - را - تِب) (ع - ا - مذ) مرتبہ کی جمع - درجے رُتبے - مناصب -

مراتب تمہیدی - (ع - ا - مذ) ابتدائی باتیں - ابتدائی امور -

مراتب طے کرنا - (ا - محاورہ) مدارج طے کرنا - دریافت طلب امور کا فیصلہ کرنا - مرحلوں اور درجوں کا تصفیہ کرنا -

مراثی - (مَ - را - ثی) (ع - ا - مذ) مرثیہ کی جمع - مرثیے -

مراجانا - (ا - محاورہ) بے تاب ہوا جانا - کسی کام کے لیے جلدی کرنا -

مراجعت - (مُ - را - جَ - عَت) (ع - ا - مث) واپسی - واپس ہونا - لوٹنا - رجوع -

مراجعت کرنا - (ا - مص مرکب) لوٹنا - واپس ہونا - اُلٹا پھر آنا -

مراحل - (مَ - را - حِل) (ع - ا - مذ) مرحلہ کی جمع - منزلیں - درجے -

مراحِم - (مَ - رَا - حِم) (ع - ا - مذ) مرحمت کی جمع - مہربانیاں - شفقتیں - بخششیں -

مراحم خسروانہ - (ع - ف - ا - مذ) شاہی عنایتیں - شاہی عطیات -

مُراد - (مُ - راد) (ع - ا - مث) ارادہ - مطلب - مقصد - غرض - خواہش - تمنا - آرزو (۲) منت - نذر - بھینٹ (۳) مفہوم - منشا -

مُراد بھر آنا - مراد بر لانا - (ا - محاورہ) مقصد پورا ہونا - مقصد پورا کرنا -

مراد پانا - (ا - محاورہ) مطلب بر آنا - آرزو پوری ہونا - مقصد میں کامیاب ہونا -

مراد پوری کرنا - (ا - محاورہ) آرزو بر لانا - مطلب پورا کرنا - کام نکالنا -

مراد حاصل ہونا - (ا - محاورہ) کام بننا - غرض حاصل ہونا - تمنا پوری ہونا -

مراد دعویٰ - (ع - ا - مذ) (قانون) دعوے دائر کرنے کی اصل غرض - مدعائے نالش -

مراد دکھلانا - (ا - محاورہ) تمنائے دلی پوری کرنا -

مراد دینا - (ا - محاورہ) غرض پوری کرنا - مراد پوری کرنا -

مراد کو پہنچنا - (ا - محاورہ) مقصد میں کامیاب ہونا -

مراد لینا - (ا - محاورہ) معنی نکالنا - نتیجہ نکالنا - قیاس کرنا (۲) غرض پوری کرنا - کام لینا -

مراد (مرادیں) مانگنا - (ا - محاورہ) دل کے مقصد پورے ہونے کی دعا مانگنا -

مراد ماننا - (ا - محاورہ) منت ماننا - نیت باندھنا -

مراد ملنا - (ا - محاورہ) دلی مقصد پورا ہونا -

مراد مند - (ع - ف - صف) خواہش مند - آرزو مند - محتاج -

مراد ہے - (ا - تابع فعل) مطلب ہے - منشا ہے - غرض ہے - مفہوم ہے -

مُرادوں کے دن - (ا - مذ) ایام جوانی - شباب کا زمانہ - بہار کے دن - جوبن کا موسم -

مُرادات - (مُ - را - دات) (ع - صف) مراد کی جمع - مطالب - مقاصد -

مُرادِف - (مُ - رَا - دِف) (ع - ا - مذ) کسی کے پیچھے بیٹھنے یا سوار ہونے والا ہم معنی - جیسے خانہ مرادف ہے گھر کا - جمع : - مرادفات -

مُرادی - (مُ - رَا - دی) (ع - صف) منشا کے مطابق - مراد کے موافق - (۲) فرضی - اصطلاحی -

مُراری - (مُ - را - ری) (س - ا - مذ) راکشس کا دشمن (۲) کرشن جی کا لقب - وشنو -

مُراسلات - (مُ - را - سَ - لات) (ع - ا - مذ) مراسلہ کی جمع (۱) چٹھیاں خطوط (۲) خط و کتابت - تحریر -

مُراسلت۔ (مُ۔ را۔ سَ۔ لَت) (ع۔ ا۔ مث) باہمی خط وکتابت۔ ایک دوسرے کو چٹھیاں لکھنا (۲) قانون) اطلاع۔ طلبی۔ سمن۔

مُراسلہ۔ (مُ۔ را۔ سَ۔ لَہ) (ع۔ ا۔ مذ) چٹھی۔ خط۔ نامہ۔ جمع۔ مراسلات۔

مراسلۂ تقرُّر۔ ملازمت کا پروانہ (انگ) (Appointment Letter)

مراسم۔ (مَ۔ را۔ سِم) (ع۔ ا۔ مذ) رسوم کی جمع (۱) رسومات۔ رسمیں۔ نشانیاں (۲) قاعدہ۔ برتاؤ۔ دستور۔

مراعات۔ (مُ۔ را۔ عا۔ ت) (ع۔ ا۔ مث) جانوروں کا باہم مل کر چرنا (۲) نگاہ رکھنا۔ کنکھیوں سے دیکھنا (۳) (اصطلاحاً) رعایت۔ سلوک مروت۔ لحاظ۔ توجہ۔

مُراعاتُ النظیر۔ علم بدیع کی ایک صنعت کا نام، کئی چیزیں جن میں باہم مناسبت ہو، ایک جگہ جمع کرتے ہیں۔ اس کو صنعت رعایت لفظی بھی کہتے ہیں۔ ؎

ہر شاخ میں ہے شگوفہ کاری ثمرہ ہے قلم کا حمد باری۔

مُراغبت۔ (مُ۔ را۔ غَ۔ بَت) (ع۔ ا۔ مث) رغبت۔ آرزو۔ خواہش۔

مُرافعہ۔ (مُ۔ را۔ فَ۔ عَہ) (ع۔ ا۔ مذ) اپیل۔ نگرانی۔ ایک حاکم کے فیصلہ پر مطمئن نہ ہو کر اس سے بڑے حاکم کے پاس داد خواہی کرنا۔ جمع۔ مرافعات۔

مرافعۂ آخر۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) وہ اپیل جس کے بعد اور اپیل نہ ہو سکے۔

مرافعۂ اُولیٰ۔ (ع۔ ا۔ مذ) پہلی اپیل۔

مرافعہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) اپیل کرنا۔ ایک حاکم کی عدالت سے مقدمہ ہار کر حاکم بالادست کے روبرو اپیل کرنا۔

مُرافقت۔ (مُ۔ را۔ فَ۔ قَت) (ع۔ ا۔ مث) باہمی میل جول۔ ہم نشینی اتحاد باہمی۔ رفاقت۔

مراق۔ (مَ۔ راق) (ع۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا مالیخولیا۔ جنون۔ سودا۔

مُراقب۔ (مُ۔ را۔ قِب) (ع۔ صف) مراقبہ کرنے والا۔

مُراقبہ۔ (مُ۔ را۔ قَ۔ بَہ) (ع۔ ا۔ مذ) غور۔ تصور۔ سوچ بچار۔ دھیان۔ گیان گردن جھکا کر فکر کرنا۔ حضوریٔ دل سے خدا کا دھیان کرنا۔ سب چیزوں کو چھوڑ کر خدا کا دھیان کرنا۔

مراقی۔ (ع۔ صف) جنونی۔ جو جنون میں مبتلا ہو۔

مراکب۔ (ع۔ ا۔ مذ) مرکب کی جمع۔ سواریاں۔

مرام۔ (مَ۔ رام) (ع۔ ا۔ مذ) مراد۔ مطلب۔ مقصد۔

مُراہق۔ (مُ۔ را۔ ہِق) (ع۔ صف) بالغ ہونے کے قریب لڑکا۔

مراہم۔ (مَ۔ را۔ ہِم) (ع۔ ا۔ مذ) مرہم کی جمع۔

مراؤ۔ مرائی۔ (مُ۔ را۔ اُو۔ مُ۔ را۔ ای) (ہ۔ ا۔ مذ) ترکاری بونے یا بیچنے والا۔ کنجڑا۔ کاچھی۔

مرایا۔ (ع۔ ا۔ مذ) میرآۃ کی جمع (۲) علم مناظرہ کی ایک شاخ۔

مُرّبا۔ (مُ۔ رَب۔ با) (ع۔ ا۔ مذ) وہ پھل وغیرہ جو کھانڈ وغیرہ کے قوام میں ملا کر رکھا گیا ہو۔

مُربّا ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) میوے کو قند کے شیرے میں پروردہ کرنا۔

مُربّع۔ (مُ۔ رَب۔ بَع) (ع۔ ا۔ مذ) چوگوشہ۔ چوکھونٹا۔ وہ سطح جس کے چاروں ضلعے باہم برابر ہوں اور چاروں زاویے قائمے ہوں (۲) ہر چوکور چیز جس کے طول وعرض برابر ہوں (۳) ایک قسم کی نشست جمع۔ مرابع۔

مربّع بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) چار زانو بیٹھنا۔ آلتی پالتی مار کر بیٹھنا۔

مربوط۔ (مَر۔ بُو۔ ط) (ع۔ صف) ربط کیا گیا۔ بندھا ہوا۔ لگا ہوا۔ وابستہ۔

مربھکا۔ (مَر۔ بھک۔ کا) (ہ۔ صف) وہ جو کھانے سے کبھی سیر نہ ہو۔ پیٹو (۲) کنگال۔

مربھی۔ (ا۔ عند مرہ) سوجا۔

مُربّی۔ (مُ۔ رَب۔ بی) (ع۔ امذ) پرورش کرنے والا۔ تربیت کرنے والا۔ سرپرست۔ پشت پناہ۔ حامی۔

مُربّی بنانا۔ (ا۔ محاورہ) سرپرست قرار دینا۔ معاون بنانا۔ پشت پناہ ٹھہرانا۔

مربی بننا۔ (ا۔ محاورہ) سرپرستی اختیار کرنا۔ حامی ہونا۔ کسی کی پرورش کا ذمہ لینا۔

مُربّی بیار مرتا بنجور۔ (ف۔ مثل) اس صورت میں کامیابی ہو سکتی ہے کہ کوئی مربی ہو۔

مرے چور پرائے دھن پر۔ (ا۔ مثل) پرائے مال کی خاطر جان دینا بے وقوفی ہے۔

مرپٹ کر (کے)۔ (ا۔ تابع فعل) نہایت کوشش سے۔ بڑی محنت سے۔ سخت مشقت کے ساتھ۔

مرتا۔ (مَر۔ تا) (ا۔ صف) نیم جان۔ جاں بلب۔ قریب ہلاکت۔

مرتا کیا نہ کرتا۔ (ا۔ مثل) جس کی جان پر آبنتی ہے۔ وہ سب کچھ کر گزرتا ہے۔

مرتا ہے۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بڑا شوقین ہے۔ جان دیتا ہے۔ عاشق ہے (۲) مر رہا ہے۔

مُرتاض۔ (مُر۔ تا۔ ض) (ع۔ ا۔ مذ) ریاضت کرنے والا۔ علم وہنر یا تصوف میں مشقت اٹھانے والا۔

مُرتّب۔ (مُ۔ رَت۔ تَب) (ع۔ صف) ترتیب دیا گیا۔ قرینے سے لگایا گیا (۲) تیار۔ مکمل (۳) اکٹھا کیا گیا۔ تالیف کیا گیا۔

مرتب کرنا۔ (ا۔ مص مرکب) ترتیب دینا۔ درست کرنا۔ بنانا۔ تالیف کرنا قاعدے سے چُننا۔

مُرتِّب۔ (مُ۔ رَت۔ تِب) (ع۔ ا۔ مذ) ترتیب دینے والا۔ باقاعدہ چُننے والا۔ جمع۔ مرتبین۔

مرتبان۔ (مَر۔ تَ۔ بان) (ا/ر۔ ا۔ مذ) اچار چٹنی رکھنے کے لیے چینی یا مٹی کا برتن جس پر روغن کیا گیا ہو (۲) برہما کے جنوب میں ایک جزیرہ کا نام (۳) ایک خلیج۔

مرتبت۔ (مَر۔ تَ۔ بَت) (ع۔ ا۔ مذ) مرتبہ۔ درجہ۔ رُتبہ۔

مرتبہ۔ (مَر۔ تَ۔ بَہ) (ع۔ ا۔ مذ) درجہ۔ منصب۔ عہدہ (۲) بار۔ دفعہ۔

جمع :۔ مراتب ۔

مُرتَد ۔ (مُر۔تَد) [ع ۔ ا ۔ مذ] اسلام سے پھرا ہوا۔ منحرف ۔ مردود ملحد۔ ملعون ۔ جمع :۔ مُرتَدِین ۔

مرتد ہو جانا ۔ [ا۔ مص مرکب] دین سے پھر جانا۔ ملحد ہو جانا۔ کافر ہو جانا۔

مُرَتَّسِم ۔ (مُ۔رَت۔سِم) [ع ۔صف] نشان کیا گیا۔ مہر لگایا گیا۔

مُرتَشِی ۔ (مُر۔تَ۔شی) [ع ۔صف] رشوت لینے والا۔ رشوت خور۔

مُرتَضَوِی ۔ (مُر۔تَ۔ضَ۔وِی) [ع ۔صف] حضرت علی مرتضےٰؓ سے نسبت رکھنے والا۔ حضرت علی مرتضےٰؓ کی طرف منسوب ۔

مُرتَضٰی ۔ (مُر۔تَ۔ضا) [ع ۔ ا ۔ مذ] پسندیدہ ۔ مقبول (۲) حضرت علیؓ کا لقب ۔

مُرتَعِش ۔ (مُر۔تَ۔عِش) [ع ۔صف] ارتعاش کرنے والا۔ کانپنے والا۔

مُرتَفِع ۔ (مُر۔تَ۔فِع) [ع ۔صف] اونچا۔ بلند۔

مُرتَکِب ۔ (مُر۔تَ۔کِب) [ع ۔صف] ارتکاب کرنے والا ۔ کسی فعل کا کرنے والا (۲) قصوروار۔ مجرم ۔

مَرتَل ۔ (مَر۔تَل) [ہ ۔صف] نہایت کمزور۔ مریل۔

مِرتکو ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] اجل۔ موت ۔ قضا ۔

مُرتَہِن ۔ (مُر۔تَ۔ہِن) [ع ۔ ا ۔ مذ] رہن رکھنے والا۔ گرو رکھنے والا۔

مرتہن بالقبض ۔ رہن کیے ہوئے مال یا جائیداد پر قبضہ رکھنے والا۔ گرودار۔

مَرتے ۔ (مَر۔تے) [ہ] مرتا کی جمع ۔

مرتے جیتے ۔ [ا۔ تابع فعل] جس طرح ہو سکا۔ جوں توں کرکے ۔ بُری بھلی طرح۔

مرتے جیتے بسر ہونا ۔ [ا۔ محاورہ] کسی نہ کسی طرح زندگی کے دن پورے ہونا۔

مرتے دم ۔ [ا۔ مذ] اخیر وقت ۔ حالت نزع میں۔

مرتے کو مارنا ۔ [ا۔ محاورہ] مصیبت زدہ کو اور مصیبت میں ڈالنا غریبوں کو ستانا۔

مرتے کو ماریں شاہ مدار ۔ [ا۔ مثل] غریب ہی کو ہر ایک ستاتا ہے ۔

مرتے مرتے ۔ [ا۔ محاورہ] ساری زندگی ۔ آخری وقت تک ۔ (۲) حالت نزع میں ۔

مرتے مر گیا ۔ [ا۔ محاورہ] یہاں تک نوبت پہنچی کہ مر گیا۔

مرتیلیا ۔ (مَر۔تے۔لی۔آ) [ہ ۔صف] مرتا ہوا (۲) دبلا ۔ لاغر۔ بہت کمزور۔ بے حد ناتواں (۳) سست ۔ کاہل۔

مرثیے ۔ (مَر۔ثی۔اے) [ا۔ ا ۔ مذ] مرثیہ کی جمع ۔

مَرثِیَہ ۔ (مَر۔ثِ۔یَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ نظم جس میں مردے کے اوصاف بیان کیے گئے ہوں (۲) وہ نظم جس میں شہدائے کربلا کے مصائب اور شہادت کا ذکر ہو (۳) رونا ۔ جمع :۔ مراثی ۔

مرثیہ پڑھنا ۔ مرثیہ خوانی کرنا ۔ [ا۔ محاورہ] ماتم کرنا ۔ رونا پیٹنا ۔ مردے کے اوصاف بیان کرکے رونا ۔

مرثیہ خواں ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] مرثیہ پڑھنے والا۔ وہ شخص جو مجالس عزا میں جا کر مرثیے پڑھنے کا پیشہ کرتا ہو۔

مرثیہ خوانی ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] مرثیہ پڑھنا ۔ نوحہ خوانی ۔

مرثیہ خوانی کرنا ۔ [ا۔ محاورہ] مرثیہ پڑھنا ۔

مَرَج ۔ (مَ۔رَج) [ع ۔ ا ۔ مذ] خرابی۔ تباہی ۔ بے چینی ۔ بے آرامی ۔

مَرجان ۔ (مَر۔جان) [ع ۔ ا ۔ مذ] ۔ مونگا۔ چھوٹا موتی ۔

مَر جانا ۔ (مَر۔جا۔نا) [ہ ۔ مص] انتقال کر جانا (۲) کسی دھات کا کشتہ ہو جانا (۳) فریفتہ ہو جانا ۔ عاشق ہو جانا (۴) تباہ ہو جانا ۔ سخت نقصان ہو جانا (۵) نہایت شرمندہ ہونا (۶) خواہش نہ رہنا (۷) بجھ جانا ۔ فرو ہو جانا۔

مُرَجَّح ۔ (مُ۔رَج۔جح) [ع ۔صف] ترجیح دیا گیا۔ غلبہ دیا گیا۔ افضل۔ فائق ۔

مُرَجِّح ۔ [ف ۔صف] ترجیح دینے والا۔

مُرَجَّز ۔ (مُ۔رَج۔جَز) [ع ۔صف] نثر کی ایک قسم جس میں دو فقروں کے کلمات ہم وزن اور ہم قافیہ ہوں۔

مَرجَع ۔ (مَر۔جَع) [ع ۔ ا ۔ مذ] رجوع کرنے کی جگہ۔ لوٹنے کی جگہ۔ جائے پناہ ٹھکانا (۲) وہ لفظ جس کی طرف ضمیر پھرے۔

مرجع خلائق (عام) ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ شخص یا ٹھکانا جہاں سب رجوع ہوں۔

مَرجُوع ۔ مَرجُوعہ ۔ (مَر۔جُو۔ع ۔ مَر۔جُو۔عَہ) [ع ۔صف] رجوع کیا گیا۔ لوٹایا گیا۔

مرجعیت ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] مرکزیت ۔

مُرجھانا ۔ (مُر۔جھا۔نا) [ہ ۔ مص] کملانا ۔ پژمردہ ہونا ۔ افسردہ ہونا (۲) لاغر ہونا ۔ دبلا ہونا (۳) خشک ہونا ۔ سوکھنا (۴) غمگین ہونا ۔ اُداس ہونا ۔

مُرجھن ۔ (مُر۔جھن) [ق ۔صف] پژمردہ ۔ مرجھایا ہوا۔

مرجیا ۔ (مَر۔جی۔یا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] وہ جو مرتے مرتے بچا ہو (۲) نہایت سست ۔ مردہ دل (ق) (۳) غواص ۔ غوطہ خور ۔ (۴) زندہ ۔ جاوید ۔

مرجیونا ۔ (مَر۔جیو۔نا) [ہ ۔صف] مرتے مرتے بچا ہوا۔ نہایت دبلا پتلا ادھ موا۔ بہت ناتواں ۔

مرجیونی ۔ (مَر۔جیو۔نی) [ہ ۔صف] مونث کے لیے مرجیونا کی تانیث ۔

مِرچ ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] ایک پھل جو عموماً سُرخ لیکن زرد ۔ سیاہ اور سفید بھی ہوتا ہے اس کا مزہ بہت تیز ہوتا ہے اور ہنڈیا میں بطور مسالہ کام آتا ہے (۲) نہایت تیز (۳) قیامت ۔ آفت ۔

مرچیں سی لگ اٹھنا ۔ مرچیں سی لگنا ۔ [ا۔ محاورہ] آگ سی لگ جانا۔ آتش رشک سے جل جانا۔ پتنگے لگ جانا۔ جھنجلا جانا ۔ جلا جانا ۔

مُرچڑا ۔ (مُر۔چ۔ڑا) [ہ ۔صف] اصل منڈچڑا (۱) اپنا سر چیر دینے والا (۲) اپنا سر پھاڑ ڈالنے والا (۳) ایک قسم کے فقیر جو اپنا سر زخمی کر کے بھیک مانگتے ہیں (۴) ضدی ۔ ہٹیلا ۔

مُرچڑاپن ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) سرزوری ۔ سینہ زوری ۔ مرچڑے فقیر کی سی ضد ۔ ہٹیلاپن ۔

مُرچڑاپن دکھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) منڈچڑے فقیروں کی حرکتیں کرنا ۔ سینہ زوری دکھانا ۔ سرزوری کرنا ۔

مرچلنا ۔ (ہ ۔ مص) مرنے کے قریب ہونا ۔ مرنے لگنا ۔

مرچنٹ ۔ (Merchant) (مَر ۔ چَنٹ) (انگ ۔ ا ۔ مذ) سوداگر ۔ تاجر ۔

مرچنگ ۔ (مَر ۔ چنگ) (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایک باجہ جسے منہ سے پکڑ کر انگلیوں سے بجاتے ہوں ۔

مرچیادلو ۔ (مَر ۔ چ ۔ یا ۔ دلو) (ہ ۔ صف) (۱) ٹھگنا اور پستہ قد دلیو (۲) بہت تیز مزاج اور غصیلا آدمی ۔

مرحبا ۔ (مَر ۔ حَ ۔ با) (ع) شاباش ۔ آفرین ۔ کیا کہنا ۔ واہ وا ۔ سبحان اللہ ۔

مرحلہ ۔ (مَر ۔ حَا ۔ لہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) سفر کی جگہ ۔ کوچ کی جگہ (۲) دن بھر کا سفر ۔ منزل ۔ بارہ میل کی مسافت (۳) وہ جگہ جہاں سفر کے بعد مسافر قیام کریں (۴) بڑی منزل (۵) درجہ ۔ مرتبہ (۶) سفر ۔ کوچ (۷) قلعہ کے گرد ایک قسم کی عمارت جس پر بیٹھ کر جنگ کرتے تھے جمع ؛ ۔ مراحل ۔

مرحلہ طے کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) منزل پوری کرنا (۲) کام نپٹانا ۔ معاملہ نمٹانا اہم کام کرنا ۔

مَرحَمَت ۔ (مَر ۔ حَ ۔ مَت) (ع ۔ ا ۔ مث) مہربانی ۔ رحم ۔ کرم ۔ عنایت نوازش ۔ الطاف ۔ جمع ؛ ۔ مراحم ۔

مرحمت فرمانا ۔ (ا ۔ مص مرکب) عنایت کرنا ۔ کرم کرنا ۔ مہربانی فرمانا ۔

مرحمت نامہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) عنایت نامہ ۔ نوازش نامہ ۔

مرحوم ۔ (مَر ۔ حوُم) (ع ۔ صف ۔ مذ) رحمت کیا گیا ۔ بخشا گیا ۔ مغفور ۔ جنتی (۲) مرا ہوا ۔ فوت شدہ ۔ متوفی ۔ جمع ؛ ۔ مرحومین ۔

مرحومہ ۔ (مَر ۔ حُو ۔ مَہ) (ع ۔ صف ۔ مث) رحمت کی گئی ۔ مغفورہ (۲) مری ہوئی فوت شدہ ۔ مرحوم کی تانیث ۔

مُرَخَّص ۔ (مُ ۔ رَخ ۔ خَص) (ع ۔ صف) رخصت کیا گیا ۔ اجازت دیا گیا روانہ کیا گیا ۔

مرخص ہونا ۔ (ا ۔ مص مرکب) رخصت ہونا ۔ چل پڑنا ۔ سدھارنا ۔

مُرَخَّم ۔ (مُ ۔ رَخ ۔ خَم) (ع ۔ صف) نرم کیا گیا (۲) وہ کلمہ جس کا آخری حرف گرا دیا گیا ہو جیسے گوز ، مرخم ہے "گوزن" کا اور "ماں" مرخم ہے "مادر" کا ۔

مَرد ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) نر ۔ مذکر (۲) آدمی ۔ بشر ۔ شخص ۔ منش (۳) خاوند شوہر ۔ پتی (۴) بہادر ۔ دلیر ۔ شجاع ۔ سورما ۔ جمع ؛ مرداں ۔ مرداں ۔

مرد آدمی ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) شریف ۔ بھلا مانس ۔ مہذب

مردِ آخر بیں مبارک بندہ است ۔ (ف ۔ مقولہ) عاقبت اندیش انسان بہت بہتر ہوتا ہے ۔

مَرد آزما ۔ افگن ۔ (ف ۔ صف) قوی ۔ شہ زور ۔

مرد آسا ۔ (ف ۔ صف) مرد کی طرح ۔

مرد باید کہ ہراساں نہ شود ، مشکلے نیست کہ آسان نشود ۔ (ف ۔ مثل) آدمی کو ہمت نہ ہارنی چاہیے ۔ ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے ۔

مرد باید کہ گیرد اندر گوش ، گر نوشت است پند بر دیوار ۔ (ف ۔ مثل) عقل مند وہ ہے جو دیوار پر لکھی ہوئی نصیحت کو بھی حاصل کرتا ہے ۔

مرد بچہ ۔ (ف ۔ صف) دلیر ۔ جوانمرد ۔ بہادر ۔

مرد بننا ۔ (ا ۔ محاورہ) جرأت دکھانا ۔ حوصلہ دکھانا ۔

مرد پن ۔ (ا ۔ مذ) مرد کی خاصیت ۔ آدمیت ۔ انسانیت ۔

مردِ تازہ ولایت ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) جو شخص حال ہی میں ولایت سے آیا ہو (۲) (کنایتاً) وہ شخص جو اپنے ملکی بھائیوں سے تو دور بھاگے اور غیر ملکیوں کی نقل کرے ۔

مرد چوں پیر شود حرص جواں می گردد ۔ (ف ۔ مثل) بڑھاپے میں حرص بڑھ جاتی ہے ۔

مرد حق ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ولی ۔ عارف ۔ پارسا ۔

مردِ خدا ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) خدا شناس ۔ پرہیزگار (۲) شریف بزرگ کی شان میں بھی کہتے ہیں ۔ خواہ وہ زاہد و مرتاض ہو یا نہ ہو (۳) حسن کلام کے لیے بھلے مانس کی جگہ اور کبھی طنز کے استعمال کرتے ہیں ۔ جیسے مرد خدا تم کیسے بزدل ہو ۔

مرد غیب ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) ایک غیب ہستی جو زمین کے گرد چکر لگاتی ہے ۔

مردِ کار آمد ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ شخص جو کسی کام کو بخوبی انجام دے ۔

مرد کی بات ۔ کا قول ۔ پکی بات ۔ معقول بات ۔ پائیدار بات ۔

مرد کی ذات ۔ مرد کی صورت ۔ مرد کی جنس ۔ نر ۔ مذکر ۔

مرد کی صورت نہ دیکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) عورت کا مرد کے پاس نہ جانا ۔ عورت کا مجرد رہنا ۔

مرد کی موت نامرد کے ہاتھ ۔ (ا ۔ محاورہ) (ا ۔ مثل) اس وقت بولتے ہیں جب کم زور اور پست ہمت کسی بہادر کو مارے ۔

مرد مانس ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) مرد کی ذات ۔ مرد ۔ منش ۔ پرس ۔

مرد مانس گھر ہی بھلے ۔ (ا ۔ مقولہ) شریف آدمی وہی ہے جو گھر ہی میں رہے ۔ یعنی آوارہ اور بدچلن نہ ہو ۔

مرد مرے نام کو ، نامرد مرے نان کو ۔ (ا ۔ مثل) شریف اور بہادر لوگ عزت و شہرت کی خاطر جان تک دے دیتے ہیں ۔ مگر ذلیل آدمی روٹی کے لیے خوار ہوتا ہے ۔

مرد معقول ۔ (ا ۔ مذ) بھلا مانس ۔ شریف ۔ مہذب ۔ شائستہ ۔ ذی فہم ۔ سمجھدار دانا ۔ زیرک ۔

مرد میداں ۔ (ا ۔ صف) بہادر ۔ جری ۔ دلیر ۔ سورما ۔

مرد و زن ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) مرد و عورت ۔ عام لوگ ۔

مرد ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) بہادر ہونا ۔ دلیر ہونا ۔

مَرداد ۔ (مَر ۔ داد) (ف ۔ ا ۔ مذ) پانچواں شمسی مہینہ جو انگریزی میں اگست اور ہندی میں بھادوں سے ملتا ہے (۲) ہر شمسی مہینہ کا ساتواں

آٹھواں دن۔

مُردار۔ (مُر۔دار) (ف۔صف) اپنی موت سے مرا ہوا (۲) ناپاک۔ نجس حرام (۳) مُردہ۔ بے جان (۴) نہایت حقارت کا کلمہ جو بحالت ناراضی کسی کو کہا جاتا ہے (۵) فاحشہ۔ نالائق۔ نابکار۔

مُردار پڑ جانا۔ (ا۔ محاورہ) بے جان ہو جانا

مُردار خوار۔ وہ جو مردہ جانوروں کو کھاتے جیسے گدھ، چیل، کوا وغیرہ۔

مُردار سنگ۔ (ف۔ا۔مذ) ایک دوا کا نام جو پتھر کی مانند ہوتی ہے

مُردار مال۔ (ف۔ا۔مذ) حرام مال۔ ناجائز دولت۔ خلاف شرع حاصل کیا ہوا مال۔

مردار ہڈی پر لڑنا۔ (ا۔ محاورہ) حرام مال پر تکرار کرنا۔

مُردار ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) حرام ہو جانا۔ ناجائز ہو جانا۔ ذبح کے قابل نہ رہنا۔

مُرداری۔ (مُر۔دا۔ری) (ا۔ا۔مث) چھپکلی۔ چل پاسہ۔

مردا۔مردی۔ (مَر۔دا۔مَر۔دی) (ا۔ا۔مث) زبردستی۔

مردان۔ (مَر۔دان) (ف۔ا۔مذ) مرد کی جمع۔ پہلوان۔ دلاور۔ جوان۔

مردانِ خدا۔ (ف۔ا۔مذ) خدا کے خاص بندے۔ باخدا لوگ۔ (۲) بہادر۔

مردانِ علوی۔ ستارے۔

مردانگی۔ (مَر۔دان۔گی) (ف۔ا۔مث) مردمی۔ بہادری۔ دلیری۔ جوانمردی۔

مردانہ۔ (مَر۔دا۔نہ) (ف۔صف) مرد سے متعلق۔ مرد سے نسبت رکھنے والا۔ مرد کے مانند (۲) دلیری سے۔ جرأت سے (۳) مکان کا وہ حصہ جہاں مرد بیٹھتے ہوں۔

مردانہ بھیس۔ (ا۔مذ) مردوں کا سا لباس۔ مرد کا روپ۔

مردانہ جوڑا۔ (ا۔مذ) مردوں کے پہننے کا لباس۔

مردانہ چال۔ (ا۔مذ) مردوں کی سی رفتار۔

مردانہ کام۔ (ا۔مذ) ہمت اور بہادری کا کام۔

مردانہ مکان۔ (ا۔مذ) وہ مکان جس میں مرد رہتے ہوں۔ مردانہ بیٹھک۔

مردانہ وار۔ (ا۔صف) مردوں کی طرح۔ بہادروں کی مانند۔ دلیرانہ۔

مردانہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) گھر کی عورتوں کا پردے میں چلا جانا۔ گھر میں پردہ ہو جانا۔

مردانی۔ (مَر۔دا۔نی) (ا۔صف) وہ عورت جو اپنے آپ کو مردوں کے مشابہ بنائے (۲) جرأت والی عورت۔ بہادر خاتون۔ مردوں کے سے کام کرنے والی عورت۔ چالاک عورت۔

مردانیت۔ (مَر۔دا۔نی۔یت) (ف۔ا۔مث) بہادری۔ دلیری۔ جرأت۔

مردانے۔ (مَر۔دا۔نے) (ا۔صف) (۱) بہادر۔ جرأت والا۔ (۲) مردانہ کی جمع۔

مردانے آدمی۔ بہادر لوگ۔ شجاع لوگ۔

مُرَدَّد۔ (ع۔صف) رد کیا گیا۔ تردید کیا گیا۔ واپس کیا گیا۔

مُرَدِّد۔ (ع۔صف) تردید کرنے والا۔ پھیرنے والا۔

مَردک۔ (مَر۔دَک) (ف۔صف) مرد کی تصغیر۔ حقیر آدمی۔ ذلیل آدمی۔

مُردگان۔ (مُر۔دگان) (ف۔ا۔مذ) مردہ کی جمع۔ مرے ہوئے لوگ۔ مُردے۔

مَردُم۔ (مَر۔دُم) (ف۔ا۔مذ) مرد۔ انسان۔ آدمی۔ لوگ۔ یہ لفظ اسم جنس ہے۔ واحد پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے جمع پر بھی۔

مردم آبی۔ (ف۔ا۔مذ) جل مانس۔ دریائی آدمی۔ انسانی صورت کے حیوانات جو سمندر میں رہتے ہیں۔

مردم آزار۔ (ف۔ا۔صف) لوگوں کو ستانے والا۔ ظالم۔ بے رحم۔ موذی۔

مردم آمیز۔ (ف۔صف) لوگوں سے گھل مل جانے والا۔ خلیق۔ متواضع۔ ملنسار۔

مردم چشم۔ (ف۔ا۔مذ) آنکھ کی پتلی۔

مردم خاکی۔ (ف۔ا۔صف) انسان۔

مردم خوار۔ (ف۔ا۔صف) آدم خور۔ وہ لوگ یا جانور جو آدمیوں کو کھا جاتے ہیں۔

مردم خیز۔ (ف۔ا۔صف) وہ مقام جہاں قابل اور بہادر لوگ پیدا ہوں۔

مردم دیدہ۔ (ف۔ا۔مذ) آنکھ کی پتلی۔

مردم شماری۔ (ف۔ا۔مث) آدمیوں کی گنتی۔

مردم شناس۔ (ف۔صف) وہ شخص جو آدمیوں کی اہلیت اور قابلیت کو جانچ لے۔

مردم شناسی۔ (ف۔ا۔مث) اچھے برے آدمیوں کو پہچاننے کا وصف۔

مردم قالی۔ مردم قالین۔ (ف۔ا۔صف) انسان کی شکل جو قالین پر بنی ہوتی ہے (۲) بے مصرف آدمی۔

مردم کش۔ (ف۔صف) انسان کو قتل کرنے والا۔

مردم کشی۔ (ف۔ا۔مث) انسان کو ہلاک کرنا۔

مردم گیا۔ مردم گیاہ۔ (ف۔ا۔مث) ایک قسم کی چینی گھاس جس کی جڑ انسان کی شکل کی سی ہوتی ہے۔ اس کے پتے آفتاب کے مقابل رہتے ہیں مشہور ہے کہ اس کا اکھاڑنے والا فوراً مر جاتا ہے (۲) تزک جہانگیری میں بہ معنی حنظل آیا ہے۔

مردم ماہی۔ (ف۔ا۔مث) ایک قسم کی مچھلی جس کا دھڑ انسان جیسا ہوتا ہے۔

مردُمک۔ (مَر۔دُ۔مک) (ف۔ا۔مث) آنکھ کی پتلی۔

مردُمی۔ (مَر۔دُ۔می) (ف۔ا۔مث) بہادری۔ شجاعت۔ دلیری (۲) انسانیت مروت۔ خلق۔ رعایت۔

مِردَنگ۔ (مِر۔دَنگ) (ہ۔ا۔مث) ایک قسم کی ڈھولک جو طبلہ کی طرح ایک طرف سے بجائی جاتی ہے (۲) شیشے کا فانوس جسے شمع روشن کرکے اس کے اوپر رکھ دیا جاتا ہے۔

مِردنگی۔ (مِر۔دن۔گی) (ہ۔ا۔مذ) مردنگ بجانے والا۔

مُردنی۔ (مُر۔دَنی) (ف۔ا۔مث) موت کے آثار۔ علامت مرگ جو چہرہ پر خون خشک ہونے سے پائی جاتی ہے (۲) مرنا (۳) قضا۔ موت۔

مُردنی پھرنا۔ (ا۔محاورہ) موت کے آثار ظاہر ہونا۔ چہرہ کا رنگ زرد

پڑ جانا۔

مردنی چھا جانا ۔[ا۔ محاورہ] چہرے پر موت کے آثار ظاہر ہونا۔

مردنی میں جانا ۔[ا۔ محاورہ] مُردہ کی تجہیز و تکفین میں شریک ہونا۔

مُردوا ۔(مَر۔دُ۔وا) [ہ۔ا۔مذ] مرد کی تصغیر۔ مردک (۲) غیر شخص۔ مرد بیگانہ۔

مردود ۔(مَر۔دُود) [ع۔صف] رَد کیا گیا۔ راندہ ہوا۔ بے عزت کیا گیا ملعون (۲) نابکار۔ نالائق۔ بدنصیب۔ نکما۔

مردود درگاہ خداوندی ۔ خدا کی درگاہ سے راندہ ہوا۔ شیطان۔ ابلیس۔

مردود الشہادۃ ۔[ع۔ا۔مذ] وہ شخص جس کی گواہی ناقابلِ قبول ہو۔

مردود ہو جانا ۔[ا۔ محاورہ] باہر کیا جانا۔ ملعون۔

مَردے از غیب بروں آید و کارے بکند ۔[ف۔ مثل] جب کوئی کام ہونے والا ہوتا ہے تو غیب سے اس کے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں۔

مُردہ ۔(مُر۔دہ) [ف۔صف] بے جان۔ بے روح۔ مرا ہوا۔ فوت شدہ متوفی (۲) (مجازاً) کمزور۔ ناتواں۔ نحیف۔ لاغر۔ دُبلا (۳) بہت بوڑھا۔ نہایت عمر رسیدہ (۴) مرجھایا ہوا۔ افسردہ (۵) لاش۔ میت۔ جنازہ۔

مُردہ اٹھانا ۔[ا۔ محاورہ] تجہیز و تکفین کرنا۔ گور گڑھا کرنا۔ میت کی رسمیں ادا کرنا۔

مُردہ اُٹھنا ۔[ا۔ محاورہ] جنازہ اُٹھنا۔

مُردہ باد ۔[ف۔ نعرہ] مر جائے۔ تباہ ہو جائے۔

مردہ بن جانا ۔[ا۔ محاورہ] بے جان ہو جانا۔ بہت کمزور ہو جانا۔

مردہ بہ دست زندہ ۔[ا۔ مثل] مُردہ زندہ کے ہاتھ میں۔ جب آدمی مر گیا تو زندہ جو چاہے اس کا حال کرے۔ وہ بے اختیار ہوتا ہے۔ بے کس اور بے بس کے حق میں یہ بولتے ہیں۔

مردہ بھاری ہونا ۔[ا۔ محاورہ] میت کا بوجھل ہونا۔ لاشہ کا وزنی ہونا۔ عوام میں مشہور ہے کہ جو نہایت گنہگار مرتا ہے۔ اس کی لاش وزنی ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے بہت گنہگار کے مرنے پر اطلاق ہونے لگا۔

مردہ پسند (پرست) ۔[ف۔صف] مرنے کے بعد قدر کرنے والا۔

مردہ جلانا ۔[ا۔ مص مرکب] میت کو پھونکنا۔ میت کو داغ دینا۔ ہندوؤں کی رسم جو کہ لاش کو جلاتے ہیں۔

مُردہ خراب ہونا ۔[ا۔ محاورہ] میّت کی مٹی پلید ہونا۔ مُردہ کا رسوا ہونا۔

مُردہ خوار ۔[ف۔صف] مردہ کھانے والا (۲) غیبت کرنے والا۔

مُردہ دل ۔[ف۔صف] اُداس۔ آزردہ۔ رنجیدہ۔ دلگیر۔ مغموم (۲) سست کاہل (۳) کم بخت (۴) بے ذوق۔

مُردہ دوزخ میں جائے یا بہشت میں اپنے حلوے مانڈے سے کام ۔[ا۔ مثل] خود غرض کو اپنے مطلب سے کام خواہ کوئی مرے یا جیئے۔

مردہ دیکھنا ۔[ا۔ محاورہ] سخت قسم۔ مرا ہوا دیکھنا۔ جنازہ دیکھنا جیسے ہمارا مردہ دیکھے جو آج جائے۔

مردہ سا پڑا رہنا ۔[ا۔ محاورہ] سست پڑا رہنا۔

مُردہ سنگ ۔ دیکھیے مردار سنگ۔

مُردہ شو ۔[ف۔ا۔مذ] مردہ نہلانے والا۔ میت کو غسل دینے والا۔ غسال۔

مُردہ شو کے حوالے ۔[ا۔ بددعا] مر جائے۔ موت آ جائے۔

مردہ شو لے جائے ۔[ا۔ بددعا] میت نہلانے والا اٹھا لے جائے غسال کے سپرد ہو۔ دنیا سے رخصت ہو جائے۔

مُردہ کر دینا (کر ڈالنا) ۔[ا۔ محاورہ] مرنے کے قریب پہنچا دینا۔ بہت کمزور کر دینا (۲) مار ڈالنا۔ ذبح کر دینا۔

مُردے سے بدتر ۔[ا۔صف] بہت کمزور یا ضعیف۔

مُردوں سے شرط باندھ کر سونا ۔[ا۔ محاورہ] غیر معمولی دیر تک سونا۔ بہت غافل سونا۔

مُردوں کی ہڈیاں اُکھیڑنا ۔[ا۔ محاورہ] مرے ہوئے لوگوں کی باتیں نکالنا (۲) مُردوں کو برائی کے ساتھ یاد کرنا۔ اساتذۂ سلف کے کلام پر نکتہ چینی کرنا (۳) اگلے لوگوں کی پیروی کرنا۔ پرانے مضامین باندھنا۔

مُردوں کی ہڈیاں بچوڑنا ۔[ا۔ محاورہ] بزرگوں کے کارناموں پر فخر کرنا۔

مُردے پر تین دن بھاری ۔[ا۔ مثل] مردے کیلیے پہلے تین دن بہت سخت ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ تین دن تک مُردے سے حساب و کتاب ہوتا رہتا ہے۔

مُردے جلانا ۔[ا۔ محاورہ] مُردے زندہ کرنا۔

مُردے پر جیسے سو من مٹی ویسے ہزار من ۔[ا۔ مثل] جب مصیبت ہی ہے تو جیسی تھوڑی ویسی بہت۔

مُردے سے بدتر ۔[ا۔صف] بہت ضعیف اور کمزور۔

مُردے کا مال ۔[ا۔مذ] (۱) مال متروکہ (۲) لاوارث مال (۳) بہت سستا مال۔

مُردے کو بیٹھ کر روتے ہیں اور روزی کو کھڑے ہو کر ۔[ا۔ مثل] روزی کا غم مُردے کے غم سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

مُردے کی نیند سونا ۔[ا۔ محاورہ] بہت غافل ہو کر سونا۔

مردے ۔ مردوں کی جمع۔ بہت سے مُردے۔

مِردہا ۔(مِر۔دَ۔ہا) [ف۔ا۔مذ] گاؤں کا حاکم۔ چوبداروں کا سردار۔ قاصدوں کا افسر۔ افغانوں کا ایک قبیلہ۔ میردہ بھی کہلاتے ہیں۔

مردی ۔(مَر۔دی) [ف۔ا۔مث] مردانگی۔ بہادری (۲) آدمیت۔ انسانیت (۳) قوتِ باہ۔ رجولیت۔

مَر رہنا ۔(مَر۔رَہ۔نا) [ہ۔مص] مر جانا۔ موت آ جانا (۲) (مجازاً) کام میں دیر لگانا۔ جہاں جانا وہیں بیٹھ رہنا (۳) بے خبر ہونا۔ سو رہنا۔

مَرز۔ (ف۔ ا۔ مذ) زمین۔ قابل کاشت زمین (۲) حد۔ سرحد۔

مرزبان۔ (ف۔ ا۔ مذ) زمین دار۔ حاکم زمین (۳) سرحد کا افسر۔ سرحدی صوبہ کا گورنر (۳) صوبے دار حاکم (۴) شاہ۔ شہزادہ۔ آتش پرستوں کا سردار۔ جمع۔ مرزبانان۔

مرزبوم۔ (ف۔ ا۔ مث) پیدائش کی جگہ (۲) ملک کی حدود۔ (۳) مملکت۔ سلطنت۔

مِرزا۔ (مِر۔زا) (ف۔ ا۔ مذ) میرزا کا مخفف (۱) امیر زادہ۔ شہزادہ (۲) مغلوں کا لقب۔ مغل زادہ (۳) خاندان مغلیہ کے شہزادوں کا لقب۔

مرزا پھویا۔ (ا۔ صف) نہایت نازک اندام آدمی۔ لاغر۔ دُبلا۔ پتلا۔ آرام طلب۔ تن آسان آدمی۔

مرزا چھبیلا۔ (ا۔ صف) چھیل چھبیلا۔ رنگیلا۔ سجیلا۔

مرزا منشی۔ (ف۔ ا۔ مث) نازک طبعی۔ نازک مزاجی۔

مرزا مہین۔ (ا۔ صف) کمال نازک بدن۔ دُبلا۔ پتلا۔

مِرزائی۔ (مِر۔زا۔ای) (ف۔ ا۔ مث) شہزادگی (۲) حکومت کی بُو۔ تکبر۔ غرور (۳) حکومت۔ سرداری (۴) صدری۔ کمری۔ سلا سکٹ۔ نیم آستین (۵) مرزا غلام احمد قادیانی کا پیرو۔

مرزائی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) تکبر کرنا۔ غرور کرنا۔

مرزائی کی بُو۔ (ا۔ مث) حکومت کا نشہ۔ سلطنت کا گھمنڈ۔

مِرزائیت۔ (مِر۔زا۔ای۔یت) (ا ر۔ صف) احمدیت۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو ماننے والا فرقہ۔

مَرزُوق۔ (مَر۔زُو۔ق) (ع۔ صف) رزق دیا گیا۔

مِرزئی۔ (مِر۔ز۔ای) (ف۔ ا۔ مث) مرزائی کا مخفف۔ پوری یا آدھی آستین کی کمری۔

مُرسَل۔ (مُر۔سَل) (ع۔ ا۔ مذ) ارسال کیا گیا۔ بھیجا ہوا۔ رسُول۔ پیغمبر۔ نبی۔ جمع۔ مرسلین (۲) حدیث کی ایک قسم۔

مُرسَل الیہ۔ (ع۔ ا۔ مذ) جس کی طرف بھیجا جائے۔

مُرسِل۔ (مُر۔سِل) (ع۔ ا۔ مذ) ارسال کرنے والا۔ بھیجنے والا۔ خط بھیجنے والا۔

مُرسَلہ۔ (مُر۔سَ۔لہ) (ع۔ صف) بھیجا ہوا۔ فرستادہ۔ ارسال کیا ہوا (۲) گلے کا ہار۔

مرسلہ بند۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) ہار کا کنڈا۔

مُرسَلین۔ (مُر۔سَ۔لین) (ع۔ ا۔ مذ) مرسل کی جمع۔ بہت سے رسول بہت سے پیغمبر۔

مَرسُوب۔ (ع۔ صف) تلچھٹ۔ تہ میں بیٹھا ہوا۔

مرسوم۔ (مَر۔سُو۔م) (ع۔ صف) رسم ڈالا گیا۔ قاعدہ باندھا گیا (۲) نشان کیا گیا (۳) تنخواہ۔ وظیفہ۔ مشاہرہ۔

مُرشِد۔ (مُر۔شِد) (ع۔ ا۔ مذ) ہدایت کرنے والا۔ سیدھی راہ بتانے والا۔ رہ نما۔ ہادی۔ پیر (۲) اُستاد۔ چالاک۔ عیار۔ ہوشیار۔ شریر۔ فریبی دغاباز۔ پاکھنڈی۔ گرو گھنٹال۔

مُرشد زادہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) پیر کا بیٹا (۲) بادشاہ کا رشتہ دار۔

مُرشدی۔ (مُر۔شِ۔دی) (ع۔ ا۔ مذ) پیر ہونے کا پیشہ (۲) راہ راست دکھانا۔ ہدایت کرنا (۳) میرا پیر۔

مَرصَد۔ (ع۔ ا۔ مث) امید گاہ۔ گھات (۲) رصد گاہ۔

مُرصّع۔ (مُ۔رَص۔صَع) (ع۔ صف) جڑاؤ۔ موتی یا جواہرات جڑا ہوا۔ (۲) آراستہ (۳) وہ نثر یا نظم جس میں ہر لفظ کے مقابلہ میں دوسرا لفظ اسی وزن یا قافیے کا ہو (۴) خوش بیانی سے آراستہ۔

مرصّع رقم۔ (ع۔ ف۔ صف) نہایت خوبصورت لکھنے والا۔ نہایت خوشنما لکھنے والے کاتب کی تعریف۔

مرصّع زبان۔ (ع۔ ف۔ صف) نہایت خوش بیان۔

مرصّع ساز۔ مُرصّع کار۔ (ع۔ ف۔ صف) نگینے یا جواہرات جڑنے والا۔ جڑیا۔

مُرصّع سازی۔ مُرصّع کاری۔ جڑنے کا کام۔ جڑت۔

مرصّع نگار۔ (ع۔ ف۔ صف) بہت خوش قلم۔ نہایت خوشخط لکھنے والا۔

مَرصُوص۔ (مَر۔صُو۔ص) (ع۔ صف) بہت مضبوط کیا ہوا۔ رانگ پلایا ہوا۔ سیسہ پلایا ہوا۔

مَرصُوصہ۔ (مَر۔صُو۔صَہ) (ع۔ صف) بہت مضبوط کی ہوئی۔ نہایت پکی ہوئی۔ مرصوص کی تانیث۔

مَرَض۔ (مَ۔رَض) (ع۔ ا۔ مذ) بیماری۔ دُکھ۔ روگ۔ آزار (۲) لت۔ عادت (جمع)۔ امراض۔

مرض اُٹھ کھڑا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بیماری پیدا ہونا۔

مرض اصلی۔ (ع۔ ا۔ مذ) وہ مرض جو خود پیدا ہو۔ اور کسی دوسرے مرض کا تابع نہ ہو۔

مرض الموت۔ (ع۔ ا۔ مذ) وہ مرض جس میں مبتلا ہو کر آدمی مر جائے۔

مرض بگڑنا۔ (ا۔ محاورہ) بیماری کا خراب صورت اختیار کر لینا۔ مرض کا خطرناک حالت میں داخل ہونا۔ بیماری بڑھ جانا۔

مرض حاد۔ (ع۔ ا۔ مذ) شدید بیماری۔

مرض خانہ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) (۱) بیماری کا گھر (۲) بیماروں کے رہنے کا مکان۔

مرض عارض ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بیماری پیچھے لگ جانا۔ مرض لاحق ہونا۔

مرض کا طوطا پالنا۔ (ا۔ محاورہ) بکھیڑے میں پڑنا۔

مرض کی دوا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کسی مصرف کا ہونا۔ کسی کام کا ہونا۔

مرض لاحق ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بیماری ہونا

مرض لاحقہ۔ (ع۔ ا۔ مذ) موجودہ بیماری۔

مرض لا دوا۔ (ع۔ ا۔ مذ) وہ بیماری جس کا علاج نہ ہو (مجازاً) عشق کو بھی کہتے ہیں۔

مرض متعدی۔ (ع۔ ا۔ مذ) وہ بیماری جو ایک سے دوسرے کو لگے۔

مرض مُزمن۔ (ع۔ ا۔ مذ) پُرانی بیماری۔

مرض مقامی۔ (ع۔ ا۔ مذ) وہ بیماری جو کسی خاص مقام سے مخصوص ہو۔

مرضِ مُہلک - (ع - امذ) ہلاک کرنے والا مرض - وہ بیماری جس میں جان کا اندیشہ ہو۔
مَرضا - مرضیٰ - (مَر-ضا) (ع - امذ) مریض کی جمع - بہت سے بیمار۔
مُرضِعہ - (مُر-ضِ-عہ) (ع - صف) بچے کو دودھ پلانے والی عورت - دائی - اَنّا۔
مَرضی - (مَر-ضی) (ع - امث) پسندیدگی - پسند رہنا - خوشنودی - اقرار - منظوری - (۲) اجازت (۳) خواہش۔
مرضی بٹنا (ملنا) - (ا - محاورہ) اتفاق رائے ہونا - دل ملنا - باہم رضامند ہونا۔
مرضی ملے کا سودا ہے - رضامندی کا معاملہ ہے - رضامندی پر موقوف ہے۔
مرضی ملے کا سودا ہے - (ا - مذ) رضامندی کا معاملہ ہے - رضامندی پر موقوف ہے۔
مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ - (ف - مقولہ) مالک کی رضا سب سے بہتر ہے - ہر امر میں خدا کی رضا پر راضی رہنا چاہیے - کنایہ ہے انسان کی بے بسی سے۔
مرضی میں آنا - (ا - محاورہ) پسند ہونا - رائے میں آنا - رائے کے موافق ہونا۔
مرضیات - (مَر-ضی-یات) (ع - امث) مرضی کی جمع - پسندیدہ چیزیں۔
مرطوب - (ع - صف) تر - گیلا - بھیگا ہوا - سیلا۔
مرطوبیت - (مَر-طو-بی-یت) (ع - امث) تری۔ (Humidity)
مرعوب - (مَر-عو-ب) (ع - صف) رُعب میں آیا ہوا - ڈرا ہوا ڈرنے والا
مُرعی - (مُر-عی) (ع - صف) رعایت کیا گیا - لحاظ کیا گیا (۲) عائد کیا گیا - حکومت کیا گیا۔
مَرغ - (ف - امذ) ہری گھاس - سبزہ۔
مرغزار - (ف - امذ) سبزہ زار - گیاہستان۔
مُرغ - (ف - امذ) پرند - اُڑنے والا جانور - مرغا - خروس - جوجہ - مرغان
مرغ آتش بار (زن) - (ف - امذ) ایک قسم کی آتش بازی۔
مرغ آتش خوار - (ع - ف - صف) چکور - چکیک۔
مرغ باد نما - (ف - امذ) ٹین کا بنا ہوا وہ مرغ جو ہوا کا رُخ بتاتا ہے۔
مرغ باز - (ف - صف) مرغ پالنے اور لڑانے والا۔
مرغ بازی - (ف - امث) مرغ لڑانا۔
مرغ بام - (ف - امذ) بلبل (۲) فاختہ - قمری۔
مرغ بسم اللہ - (ع - ف - امذ) بسم اللہ الرحمن الرحیم - جسے مرغ کی صورت میں لکھا جائے۔
مرغ چمن (خوش الحان) - (ف - امذ) بلبل - عندلیب - وہ پرندہ جس کی آواز سُریلی ہو۔
مرغ چمن زاد - (ف - امذ) وہ پرند جو باغ میں پیدا ہو۔
مرغ حق گو (زیرک - شب آویز) - (ف - امذ) ایک پرند جو رات کو اُلٹا لٹک کر حق حق کی سی آواز نکالتا رہتا ہے۔

مرغ خانگی - (ف - امذ) گھر کا پلا ہوا مرغ - پالتو مرغ۔
مرغ خیال - (ف - صف) خیال کا مرغ - خیال کو پرواز کے باعث مرغ سے تشبیہ دیتے ہیں۔
مرغ دست آموز - (ف - امذ) ہاتھ پر ہلایا ہوا پرند - وہ سدھایا ہوا پرند جو چھوڑنے کے بعد پھر ہاتھ پر آ بیٹھے۔
مرغ دل - (ف - امذ) حرکت کرنے کی وجہ سے دل کا مرغ سے استعارہ کرتے ہیں۔
مرغ دیبا - (ف - امذ) ریشم کے دھاگے سے کپڑے پر مرغ کی بنی ہوئی تصویر۔
مرغ زرّین (زرّیں، تاج) - (ف - امذ) تیتر اور مور سے ملتا ہوا مرغی کے برابر سبز رنگ کا ایک پرند جس کے چمکدار پر اور سر پر کلغی ہوتی ہے (۲) ایک قسم کا جنگلی مرغ۔
مرغ سحر (صبح) - (ف - امذ) مرغ جو صبح کے وقت اذان دیتا ہے (۲) صبح کو چہچہانے والے پرندے۔
مرغ سدرہ - (ف - امذ) بیری پر رہنے والا پرندہ - مراد حضرت جبرئیلؑ - مسلمانوں کے عقیدے میں آسمان پر ایک بیری کا درخت ہے جو کہ حضرت جبریلؑ کا مقام ہے - اُس کے آگے کسی کی رسائی ممکن نہیں۔
مرغ سلیمان - (ف - امذ) حضرت سلیمانؑ کا پرندہ ہُدہُد جو کہ حضرت سلیمانؑ کا خط لے کر بلقیس ملکہ سبا کے پاس گیا تھا۔
مرغ شادِ شاہانہ - (ف - امذ) ہُدہُد - اس کی کلغی کے دندانے کنگھی کی طرح ہوتے ہیں۔
مرغ شب آہنگ - مرغ شب خیز - (ف - امذ) رات کو گانے والا پرند - بلبل - مرغا۔
مرغ عیسیٰ (مسیحا) - (ف - امذ) وہ پرند جسے حضرت عیسیٰؑ نے مٹی کا بنا کر دم پھونکا تھا۔
مرغ قبلہ نما - (ف - امذ) آلہ قبلہ نما کے اندر وہ پُرزہ جو سمت قبلہ بتاتا ہے - قبلہ نما کی سوئی۔
مرغ کی ایک ہی ٹانگ - مرغے کی ایک ہی ٹانگ - (ا - مثل) اپنی بات کی رٹ - اپنے جھوٹے قول کی پچ - بے جا بات کی اڑ۔
مرغ مجنوں - (ف - امذ) وہ پرند جس نے مجنوں کے سر پر گھونسلا بنایا تھا۔
مرغ مصلّی - (ف - امذ) جو شخص ظاہر میں نمازی اور باطن میں مکار ہو۔
مرغ نامہ آور - (ف - امذ) ہُدہُد (۲) خط لانے والا کبوتر (۳) قاصد - پیک۔
مرغ نامہ بر - (ف - امذ) وہ کبوتر جس کے گلے میں چٹھی باندھ کر بھیجیں۔
مرغ نوگرفتار - (ف - امذ) وہ پرند جو نیا نیا پکڑا گیا ہو۔
مرغ ہمایوں فال - (ف - امذ) مبارک شگون والا طائر - ہُما۔

مُرغوں کی پالی ۔ (ا۔مث) (۱) مرغوں کی لڑائی (۲) وہ جگہ جہاں مُرغے لڑائے جائیں۔

مرغوں کی پالی بندھنا ۔ (ا۔ محاورہ) مرغوں کی اکھاڑا جمنا ، مرغوں کی لڑائی ہونا۔

مرغوں کی سی لڑائی ہے ۔ (ا۔ محاورہ) بے لاگ ہے ۔ کوئی مطلب نہیں۔

مُرغوں کے خواب میں دانا ہی دانا ۔ (ا۔مثل) انسان ہر وقت اپنے مطلب ہی کی بات سوچتا ہے ۔ جیسا خیال ہوتا ہے ویسے ہی خواب نظر آتے ہیں۔

مُرغا ۔ (مُر۔غا) (ف۔ا۔مذ) مرغی کا نر ۔ خروس۔

مُرغا بنانا ۔ (ا۔ محاورہ) ٹانگوں کے نیچے سے ہاتھ نکال کر کان پکڑنے پر مجبور کرنا۔

مُرغا نہ ہوگا تو کیا اذان نہ ہوگی ، مرغا بانگ نہ دے گا تو کیا صبح نہ ہوگی ۔ (ا۔مثل) کوئی کام کسی کی ذات خاص پر موقوف نہیں رہتا ۔ رہتی دنیا تک کام ہوتے ہی رہیں گے۔

مُرغا ہضم بکری پر دم ۔ (ا۔مثل) چھوٹی چیز لیکر بڑی پر نظر رکھنا۔

مُرغابی ۔ (مُر۔غا۔بی) (ف۔ا۔مث) ایک آبی پرندہ۔

مُرغاں ۔ (مُر۔غاں) (ف۔ا۔مذ) مرغ کی جمع ۔ پرندے۔

مُرغانِ اولی الاجنحہ ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) بازو رکھنے والے پرند ۔ کنایہ ہے فرشتوں سے۔

مُرغّن ۔ (مُ۔رغ۔غن) (ف۔صف) بہت سا گھی پڑا ہوا ۔ خوب روغن دار۔

مرغوب ۔ (مر۔غوب) (ع۔صف) رُغبت کیا گیا ۔ پسندیدہ ۔ دل پسند ۔ قابل رُغبت ۔ من بھاتا (۲) دل کش ۔ دل رُبا ۔ محبوب ۔ پیارا (۳) خوبصورت ۔ مزیدار ۔ لذیذ۔

مرغوب آنا ۔ (ا۔ محاورہ) پسند آنا ۔ من کو بھانا۔

مرغوب الطبع ۔ (ع۔صف) دل کو پسند آنے والا ۔ جو جی کو بھائے۔

مرغوبات ۔ (مر۔غو۔بات) (ع۔ا۔مث) مرغوب کی جمع ۔ دل پسند چیزیں۔

مرغول ۔ مرغولہ ۔ (مر۔غول) (مر۔غو۔لہ) (ت۔صف) پیچ دار ۔ پیچیدہ خم دار ۔ ٹیڑھا ۔ گھنگھریالہ ۔ بل کھائے ہوئے ۔ مڑا ہوا (۲) گھنڈی دار یا کنگرے دار محراب (۳) مُدوّر بنا ہوا کھم (۴) پیچیدہ آواز ۔ گٹکری۔

مرغولنا ۔ (ق۔مص) چہچہانا۔

مرغولی ۔ (ق) خوشی (۲) پرندوں کا چہچہانا۔

مُرغی ۔ (مُر۔غی) (ف۔ا۔مث) مرغے کی مادہ ۔ ماکیان۔

مرغی اپنی جان سے گئی کھانے والے کو سواد (مزہ) نہ آیا ۔ (ا۔مثل) ایک شخص نے دوسرے کے لیے بے حد کوشش کی مگر دوسرے نے کوئی قدر نہ کی۔

مرغی انڈے کی بحث ۔ (ا۔مث) بے نتیجہ بحث ۔ بے کار بحث۔

مرغی بٹھانا ۔ (ا۔ محاورہ) مرغی کو انڈوں پر سینے کے لیے بٹھانا۔

مرغی کا ۔ (ا۔مثل) بطور گالی بولتے ہیں ۔ یعنی مرغی کا جنا ہوا۔

مُرغی کا گوہ ۔ (ا۔مذ) ناکارہ شئے ۔ نکمی چیز۔

مرغی کو تکلے کا (گھاؤ) داغ بہت ہے ۔ (ا۔مثل) غریب کو تھوڑا نقصان بھی بہت ہے۔

مُرغی کی اذان ، بانگ ۔ (ا۔مث) وہ اذان جو خلافِ فطرت مرغی دے بیٹھتی ہے ۔ لوگ اسے منحوس خیال کرکے مرغی کو ذبح کر ڈالتے ہیں۔

مُرغی کی بانگ کون سُنتا ہے ۔ (ا۔مثل) عورت کی بات کا کیا ٹھیکا۔

مُرغی میچ ۔ (ا۔مذ) (مقامی) مرغیوں کا سوداگر ۔ مرغیاں پالنے والا۔

مرغی نچاؤ کی کا ۔ (ا۔مذ) بطور دُشنام کے استعمال کرتے ہیں ، چڑیا کا۔

مرغی والا ۔ (ا۔مذ) (گالی ہے) مُرغی کا جنا (۲) وہ شخص جو مُرغیاں بیچتا ہے۔

مرفوع ۔ (مر۔فو۔ع) (ع۔صف) (۱) رفع کیا گیا ۔ اُٹھایا گیا ۔ بلند کیا گیا (۲) علم صرف میں وہ حرف جس پر پیش ہو (۳) (ا۔مث) وہ حدیث جس کے راویوں کا سلسلہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے۔

مرفوع القلم ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) وہ جس کا جُرم قابل بازپرس نہ ہو ۔ معذور دیوانہ یا مخبوط الحواس۔

مُرفّہ ۔ (مُ۔رف۔فہ) (ع۔صف) آسودہ ۔ خوش حال ۔ پیٹ بھرا ہوا ۔ فارغ البال۔

مُرفّہ الحال ۔ (ع۔صف) خوش حال ۔ آسودہ۔

مَرقد ۔ (مر۔قد) (ع۔ا۔مذ) سونے کی جگہ ۔ آرام گاہ ۔ خواب گاہ (۲) تربت ۔ قبر ۔ گور ۔ مزار۔

مُرقّع ۔ (مُ۔رق۔قع) (ع۔ا۔مذ) مرمّت شدہ ۔ جس میں پیوند لگے ہوں ۔ فقیروں کی گدڑی (۲) تصویروں کی کتاب ۔ البم (۳) قطعات رکھنے کی کتاب۔

مُرقع اُتروانا ۔ (ا۔ محاورہ) تصویر کھنچوانا۔

مرقع بن جانا ۔ (ا۔ محاورہ) حیران ہو جانا ۔ تصویر بن جانا۔

مرقع درہم وبرہم ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) جو لوگ ایک جگہ جمع ہوں اُن کا پریشان ہو جانا ۔ صحبت یا جلسے کا منتشر ہونا۔

مُرقع کھینچنا ۔ (ا۔ محاورہ) تصویر کھینچنا۔

مرقوم ۔ (مر۔قوم) (ع۔صف) لکھا ہوا ۔ لکھا گیا۔

مرقوم الحاشیہ ۔ (ع۔صف) (قانون) حاشیہ پر لکھا ہوا۔

مرقوم الذیل ۔ (ع۔صف) نیچے لکھا ہوا۔

مرقومہ ۔ (مر۔قو۔مہ) (ع۔صف) لکھا ہوا ۔ لکھی ہوئی۔

مرقومہ بالا ۔ (ع۔ف۔صف) اُوپر لکھی ہوئی۔

مُرکانا ۔ (مُر۔کا۔نا) (ف۔مص) مروڑنا ۔ موڑنا ۔ بل دینا۔

مَرکب ۔ (مر۔کب) (ع۔ا۔مذ) وہ شئے جس پر سوار ہوں ۔ سواری (جمع) مراکب۔

مرکب تازی ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) عربی گھوڑا۔

مرکب چوبیں ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ کنایۃً) تابوت۔

مُرکّب ۔ (مُ۔رک۔کب) (ع۔صف) ترکیب دیا ہوا ۔ ملا ہوا ۔ مخلوط (۲) ذوات کی سیاہی (جمع) مرکبات۔

مُرکب کرنا ۔ (ا ۔ مص مرکب) کئی چیزوں کو ملانا۔
مُرکبّات ۔ (مُ ۔ رَک ۔ کَ ۔ بات) (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) مرکب کی جمع۔
مُرکبّاتِ ناقصہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ مرکب کلام جس سے سُننے والے کو پورا فائدہ نہ ہو وہ ہمیشہ جملے کا جزو ہوتا ہے۔ گرائمر میں اس کی تقریباً تیرہ قسمیں ہیں۔
مَرکر (کے) ۔ (ا ۔ تابع فعل) (۱) بہ مشکل تمام ۔ نہایت دشواری سے (۲) مرنے کے قریب پہنچ کر۔
مَر کر بچنا (مر کے بچنا) ۔ (ا ۔ محاورہ) مرتے مرتے بچنا ۔ ہلاکت کے قریب پہنچ کر بچ جانا ۔ دوبارہ زندگی پانا۔
مَر کر چھوٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جان دے کر خلاصی پانا ۔ موت کے بعد چھٹکارا پانا۔
مَرکَز ۔ (مَر ۔ کَز) (ع ۔ ا ۔ مذ) کسی چیز کے کھڑے کرنے کی جگہ ۔ نوک دار چیز (۲) کسی چیز کا درمیانی حصہ ۔ عین وسط ۔ درمیان ۔ قلب (۳) دائرے کے بیچ کا وہ نقطہ جس سے اُس کے محیط تک جتنے خط کھینچے جائیں سب آپس میں برابر ہوں (۴) وہ آڑی لکیر جو کاف یا گاف پر کھینچی جاتی ہے (۵) دورہ کرنے کی جگہ ۔ مدار دھری ۔ کیلی ۔ وہ تھیئے جس کے گرد کوئی چیز گھومے ۔ جمع ۔ مراکز۔
مَرکزِ ثقل ۔ (ف ۔ ع ۔ ا ۔ مذ) کسی جسم کا وہ نقطہ کہ جب اُس جسم کو کسی نوک دار چیز پر ٹھہرایا جائے تو اُس کے سارے اجزا ملے رہیں اور جسم گرے نہیں۔
مرکزِ چرخ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) آسمان کا مرکز ۔ زمین ۔ قدیم لوگوں کا خیال تھا کہ تمام عالم کا مرکز زمین ہے اور آسمان زمین کے گرد گردش کرتا ہے۔
مرکزِ خاک ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) کرّہ ارض کا مرکز ۔ زمین کے بیچوں بیچ۔
مرکزِ خورشید ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) سورج کا مرکز ۔ چوتھا آسمان (۲) دنیا ۔ قدیم لوگوں کا خیال تھا کہ سورج زمین کے گرد چکر لگاتا ہے۔
مرکزِ دولت ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) دارالسلطنت ۔ پایہ تخت راجدھانی۔
مرکزِ زمین ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) زمین کا وسطی نقطہ ۔ مدارِ اضی ۔ دُنیا کی کیلی دنیا کی دُھری۔
مَرکَزَہ (Nucleus) (مَر ۔ کَ ۔ زہ) (اُر ۔ ا ۔ مذ) مرکزی شعبہ جس کے گرد اور چیزیں جمع ہوتی ہیں۔
مُرکنا ۔ (مُ ۔ رَک ۔ نا) (ا ۔ مص) بل کھانا ۔ مڑنا ۔ موچ آنا ۔ ٹوٹنا۔
مَرکنٹائل ۔ (Mercantile) (مَر ۔ کَن ۔ ٹائل) (انگ ۔ صف) تجارتی تاجرانہ کاروبار کے متعلق۔
مَرکوز ۔ (مَر ۔ کوُ ۔ ز) (ع ۔ صف) گڑا ہوا ۔ محکم کیا ہوا (۲) مجازاً منظور کیا گیا ۔ پسند کیا گیا ۔ دل نشین (۳) ایک نقطہ پر جمع کیا گیا۔
مرکوزِ خاطر ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) دل میں بیٹھا ہوا ۔ دل نشین ۔ دل میں جما ہوا۔
مرکوز کرنا ۔ (ا ۔ مص مرکب) ایک نقطہ پر جمع کرنا۔
مَر کھپنا ۔ (ا ۔ مص) مر کر خاک میں مل جانا ۔ مر کر تمام ہو جانا ۔ بہت زیادہ کوشش کرنا۔

مَرکھنا ۔ (مَر ۔ کھَ ۔ نا) (ا ۔ صف) وہ جانور جسے سینگ مارنے کی عادت ہو
مُرکی ۔ (مُر ۔ کی) (ہ ۔ ا ۔ مث) کان کا ایک زیور ۔ چھوٹی سی بالی۔
مَر کے ۔ (ا ۔ تابع فعل) فوت ہو کر ۔ دنیا سے گزر کر۔
مَرگ ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) موت ۔ اجل۔
مَرگِ آسان ۔ (ف ۔ مث) وہ موت جو آسانی سے آجائے ۔ جلدی سے دم نکل جائے۔
مَرگِ اتفاقی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) وہ موت جو اچانک آجائے ۔ ناگہانی موت۔
مرگِ انبوہ جشنے دارد ۔ (ف ۔ مثل) عام مصیبت ایک قسم کا جلسۂ جشن بن جاتی ہے ۔ عام مصیبت کا رنج نہیں ہوتا ۔ دوسروں کی مصیبت دیکھ کر اپنا رنج کم ہو جاتا ہے۔
مَرگ پیچ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) پگڑی کا ایک خاص قسم کا پیچ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اُس پیچ کا باندھنے والا ۔ مرنے پر تیار ہے۔
مرگِ تازہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) نیا حادثہ (مجازاً) نیا عشق۔
مرگِ جوانانہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) جوانی کی موت۔
مرگِ طبعی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) قدرتی موت ۔ اپنی موت ۔ وہ موت جو پوری عمر پر پہنچ کر آئے۔
مرگِ مفاجات ۔ مرگِ ناگہانی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) اتفاقی موت۔
مرگِ نو ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) تازہ موت (۲) عشق۔
مرگِ نو مبارک باد ۔ (ف ۔ مقولہ) اس وقت بولتے جب کوئی تازہ حادثہ پیش آجائے۔
مِرگ ۔ (مِر ۔ گ) (ہ ۔ ا ۔ مذ) ہرن ۔ آہو ۔ چکارا (۲) چوپایہ ۔ حیوان (۳) پانچواں نچھتر۔
مِرگ چھالہ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) ہرن کی بالوں سمیت کھال جس پر بیٹھ کر درویش لوگ عبادت کرتے ہیں۔
مِرگ سالا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) ہرنوں کے رہنے کی جگہ۔
مِرگ کی آنکھ ۔ (ا ۔ مث) ہرن کی طرح بڑی بڑی اور خوبصورت آنکھیں
مِرگ کی سی آنکھیں چیتے کی سی کمر ۔ (ا ۔ مقولہ) خوب صورت عورت کی تعریف میں کہتے ہیں۔
مِرگ مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہرن کا شکار کھیلنا (۲) ایک رسم جس میں لڑکا پیدا ہونے پر باپ زچہ کی چارپائی پر کھڑے ہو کر چھت میں تیر مارتا ہے۔
مِرگ مَدھ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) کستوری ۔ مشک ۔ نافہ۔
مِرگ نین ۔ (ہ ۔ ا ۔ صف) (۱) ہرن کی آنکھ (۲) ہرن جیسی آنکھ والی۔
مِرگان ۔ (ق) مرگ چھالا۔
مِرگانگ ۔ (مِر ۔ گانگ) (ہ ۔ ا ۔ مذ) دھات وغیرہ کا کُشتہ۔
مَرگل ۔ (مَر ۔ گَل) (ہ ۔ ا ۔ مث) تلی ہوئی مچھلی (۲) تلی ہوئی مچھلی کے ٹکڑے
مَرگھٹ ۔ (مَر ۔ گھَٹ) (ہ ۔ ا ۔ مذ) مسان ۔ شمشان ۔ ہندوؤں کے

مُردے جلانے کی جگہ۔

مرگھٹ کا بُھتنا۔ (ہ۔ ا۔مذ) مسان کا آسیب۔ پریت۔ سایہ۔ ہمزاد۔

مِرگی۔ (مِر۔گی) (ہ۔ ا۔مث) ایک مرض جس میں آدمی اچانک زمین پر گر کر بے ہوش ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پیر ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔ اور مُنہ سے جھاگ نکلتا ہے۔ صَرع۔

مرگی آنا۔ (ا۔محاورہ) مرگی کا دورہ پڑنا۔ مرگی کا مرض ہونا۔

مِرگیا۔ (مِر۔گِ۔یا) (ہ۔صف) وہ آدمی جس کو مرگی کا مرض ہو۔

مرگیا مردود جس کا فاتحہ نہ دُرود۔ (ا۔مثل) نکمّے آدمی کی بات پر بولتے ہیں۔

مُرلی۔ (مُر۔لی) (س۔ا۔مث) بانسری۔ نَے۔ الغوزہ۔

مُرلی دھر۔ (ہ۔ا۔مذ) کرشن جی کا لقب۔ اکثر ہندوؤں کا نام ہوتا ہے۔

مُرلی دُھن۔ (ہ۔ا۔مث) بانسری کی سُریلی اور دلکش آواز۔

مُرلیا۔ (مُ۔رَل۔یا) (ہ۔ا۔مث) چھوٹی مُرلی۔ چھوٹی بانسری۔

مُرلیا باجنا۔ (ا۔محاورہ) چھوٹی مُرلی کا بجنا (۲) دست آنا۔

مَرَم۔ (مَ۔رَم) (س۔ا۔مذ) بدن کا کوئی نازک مقام۔ نازک عضو (۲) کسی چیز کا اندرونی حصّہ۔ دل۔ اندر۔ باطن (۳) جوڑ (۴) کوئی چیز جو مخفی رکھی جائے۔ راز۔ بھید (۵) عالم۔ دانش۔ گیان (۶) مطلب مقصد۔ غرض۔ مدّعا۔

مُرُم۔ (مُ۔رُم) (ہ۔ا۔مث) کنکریلی مٹی (۲) بھُربھُری چٹان (۳) ٹوٹے ہوئے ریزہ ریزہ پتھر۔ روڑی۔

مَرَمّت۔ (مَ۔رَم۔مَت) (ع۔ا۔مث) دُرستی۔ اصلاح۔ ٹوٹی ہوئی چیز کو ٹھیک کرنا۔ ترمیم۔ پھٹے کپڑے کی دُرستی (۲) سزا۔ گوشمالی۔ مار پیٹ۔

مَرَمّت طلب۔ (ع۔صف) دُرستی کے قابل۔ ٹھیک ہونے کے لائق۔

مرمت کرانا۔ (ا۔مص مرکب) درست کرانا۔

مرمت کرنا۔ (ا۔محاورہ) ٹھیک کرنا۔ درست کرنا (۲) مارنا پیٹنا۔ گوشمالی کرنا۔ گت بنانا۔

مَرمِٹا۔ (ہ۔صف) جو فنا اور بے نشان ہو گیا (۲) عاشق۔

مَرمِٹنا۔ (مر۔مِٹ۔نا) (ا۔مص) قتل ہونا (۲) کمال مشقت برداشت کرنا (۳) فنا ہو جانا۔ تباہ و برباد ہو جانا (۴) عاشق ہو جانا۔

مَرمَر۔ (یو۔ا۔مذ) ایک سفید یا نیل گوں چمکدار پتھر۔

مَرمَرین۔ (مَر۔مَ۔رِین) (ف۔صف) مرمر کی مانند۔

مُرمُرا۔ (مُر۔مُ۔را) (ہ۔ا۔مذ) بھُنے ہوئے چاول جنہیں چباتے وقت مُرمُر کی آواز نکلتی ہے۔

مُرمُروں کا تھیلا۔ (ہ۔ا۔صف) مرمروں کی بوری (۲) موٹا فربہ آدمی۔ تن و توش والا آدمی۔

مُرمُرے کا گوکھرو۔ (ا۔مذ) ایک قسم کا پتلا اور مُڑا ہوا گوٹا۔

مرمر جانا۔ (ا۔مص) (مر جانے کی تاکید کیلئے) بہت مشقت اُٹھانا۔

مَرمَر کر۔ مَرمَر کے۔ (ا۔تابع فعل) بڑی مشکل سے۔ بہت محنت برداشت کرکے۔

مرمر کے بچنا۔ (ا۔محاورہ) مرنے کے قریب پہنچ کر جان بچ جانا۔ مرض مُہلک سے صحت پانا۔

مرمر کے جینا۔ (ا۔محاورہ) نئے جنم سے پیدا ہونا۔ خطرناک بیماری سے نجات پانا۔

مرمر کے دن گزارنا۔ (ا۔محاورہ) بڑی مشکل سے زندگی کاٹنا۔

مُرَمَّم۔ (مُ۔رَم۔مَم) (ع۔ا۔مذ) ترمیم کیا ہوا۔ اصلاح شدہ۔ ٹھیک کیا ہوا۔ درست کیا ہوا۔

مُرَمَّمَہ۔ (مُ۔رَم۔مَ۔مَہ) (ع۔صف) اصلاح کی ہوئی۔ ٹھیک کی ہوئی (مرمّم کی تانیث)

مَرمُوز۔ (ع۔صف) رمزیہ۔

مَرَن۔ (مَ۔رَن) (ہ۔ا۔مذ) قضا۔ موت۔ مرگ۔ اجل (۲) مرنے کا وقت۔ وقتِ مرگ (۳) جان دینا۔ مر جانا۔

مَرَن برت۔ (ہ۔ا۔مذ) وہ فاقہ جسے کرتے کرتے انسان مر جائے۔

مَرنا۔ (مَر۔نا) (ا۔مص) فوت ہونا۔ انتقال کرنا۔ وفات پانا۔ دَم نکلنا دنیا سے گزرنا۔ چل بسنا (۲) جان جوکھوں میں ڈالنا۔ ہلاک ہونا۔ جان دینا۔ جان سے گزرنا (۳) عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ لٹو ہونا۔ (۴) کمال محنت کرنا۔ از حد مشقت کرنا۔ لہو پانی ایک کرنا۔ کشٹ کرنا (۵) پسند ہونا۔ مرغوب ہونا۔ بھانا (۶) کوشش کرنا۔ سعی کرنا۔ ہاتھ پاؤں مارنا (۷) مُرجھانا۔ کملانا۔ پژمردہ ہونا۔ سوکھ جانا (۸) طاقت نہ رہنا۔ سکت نہ رہنا۔ سوکھ کر خراب ہو جانا۔ جیسے چونا مرنا (۹) ڈوبنا۔ وصول نہ ہونا۔ بٹّے کھاتے میں لکھا جانا مثلاً اسامی مرنا (۱۰) لُٹنا آنا۔ خسارہ بیٹھنا۔ نقصان ہونا (۱۱) قمار بازوں کی اصلاح میں ہارنا۔ جیسے بازی مرنا (۱۲) دھات وغیرہ کا کُشتہ ہونا۔ جیسے پارہ مرنا (۱۳) تباہ ہونا۔ برباد ہونا (۱۴) سونا۔ نیند لینا۔ آنکھ جھپکانا (۱۵) نہایت شرمندہ ہونا (۱۶) نہایت بیزاری اور خفگی ظاہر کرنے کیلئے بھی آتا ہے جیسے جاؤ مرو۔

مرنا بھرنا۔ (ا۔محاورہ) مصیبت جھیلنا۔ تکلیف اُٹھانا۔

مرنا جینا۔ (ا۔مذ) موت زندگی۔ شادی غمی۔

مرنا جینا لگ رہا ہے۔ (ا۔مثل) زندگی اور موت کا سلسلہ جاری ہے۔

مرنجاں مرنج۔ (مَ۔رَن۔جاں۔مَ۔رَنج) (ف۔صف) نہ کسی کو رنجیدہ کرو نہ خود رنجیدہ ہو (۲) وہ شخص جس سے کسی کو رنج نہ پہنچے۔ سب سے ہنس بول کر رہنے والا۔

مُرَنڈا۔ (مُ۔رَن۔ڈا) (ہ۔ا۔مذ) بُھنے ہوئے گیہوں وغیرہ جن میں گڑ اور گھی ملا کر لڈو بناتے ہیں (۲) چُرمُر۔ سوکھا ہوا۔

مُرنڈا (بنا دینا) کرنا۔ (ا۔محاورہ) گٹھڑی بنانا۔ توڑنا۔ مروڑنا۔ (۲) بھوننا (۳) شیدا بنانا۔

مرنڈے کی رسم۔ (ا۔مث) جب بچہ پانچ مہینے کا ہو کر مٹھیاں بند

کرنے لگتا ہے۔ تو نائی کے گھر سے مرنڈا آتا ہے اور رشتہ داروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

مَرنے ۔ (ا۔ تابع فعل) جان دیتے۔ مرنے کی حالت مغیرہ۔

مَرنے تک کی فرصت نہیں یا مرنے کی فرصت نہیں ۔ (ا۔ مقولہ) دم بھر کی فرصت نہیں۔ ذرا فرصت نہیں۔ بہت مصروفیت ہے۔

مرنے جائیں ملار گائیں ۔ (ا۔ مثل) آزاد طبع اور بے پرواہ کی نسبت بولتے ہیں کہ مصیبت آ رہی ہے مگر خوش ہیں ذرا پرواہ نہیں۔

مرنے جوگا ۔ (ا۔ صف) مٹ جانے کے قابل۔ مرنے کے لائق۔ (کوسنا)

مرنے کو ۔ (ا۔ تابع فعل) مرنے کے لیے۔ جان دینے کو۔ ہلاک ہونے کے واسطے۔

مرنے کو بیٹھا ہے ۔ (ا۔ محاورہ) موت کے قریب ہے۔ بہت بوڑھا ہوگیا ہے۔ قبر میں پاؤں لٹکائے ہے۔

مرنے کو چلے کفن کا ٹوٹا ۔ (ا۔ مثل) بہانہ بنانے والے شخص کی بابت بولتے ہیں کہ مرنے کا تو دعویٰ ہے مگر کفن میسر نہ ہونے کا بہانہ ہو رہا ہے۔

مرنے لگنا ۔ (ا۔ محاورہ) مرنے کے قریب ہونا (۲) عاشق ہونا فریفتہ ہونا۔

مرنے کو کیا ہاتھی گھوڑے جوتے جاتے ہیں ۔ (ا۔ مثل) موت کسی وقت بھی آ سکتی ہے۔ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔

مرنے کے نام سے موت آنا ۔ (ا۔ محاورہ) مرنے سے بہت ڈرنا۔

مرنے والا ۔ (ا۔ صف) مرنے کا ارادہ کرنے والا (۲) وہ شخص جو مر گیا ہو مرحوم (۳) عاشق۔ شیدا (۴) بہادر۔ شجاع۔ دل چلا۔ جان پر کھیلنے والا۔

مَروا ۔ (مَر۔ وا) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) ایک قسم کی گھاس (۲) ایک خوشبودار پودا۔

مِروا ۔ (مِر۔ وا) (ہ۔ ا۔ مذ) کٹھر۔ چھوٹی ٹھلیا۔

مُروا ۔ (مُر۔ وا) (ہ۔ ا۔ مذ) وہ لکڑی جو دیوار پر رکھ کر اس کے اوپر مٹی کے کھپرے رکھتے ہیں۔

مَروارید ۔ (مَر۔ وا۔ رِید) (ف۔ ا۔ مذ) موتی۔ گوہر۔ دُر۔

مَروارید ناسُفتہ ۔ (ف۔ ا۔ مذ) ان بندھا موتی۔

مَروانا ۔ (مَر۔ وا۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) ہلاک کرانا۔ قتل کرانا (۲) اغلام کرانا۔ جماع کرانا۔

مُرُوّت ۔ (مُ۔ رُو۔ وَت) (ع۔ ا۔ مث) مردانگی۔ بہادری۔ جوانمردی (۲) لحاظ۔ رعایت (۳) اخلاق۔ خُلق۔ بھل منسائی۔ انسانیت (۴) سخاوت۔ فیاضی۔ توفیق۔

مُروّت برتنا ۔ اخلاق سے پیش آنا۔ انسانیت کا برتاؤ کرنا۔

مروّت توڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) بداخلاقی سے پیش آنا۔ رُکھائی برتنا۔ انسانیت ملحوظ نہ رکھنا۔

مروّت کرنا ۔ (ا۔ مص مرکب) پاس کرنا۔ لحاظ کرنا۔

مروّت والا ۔ (ع۔ ا۔ مذ) بااخلاق۔ ملاحظہ کا۔ رحم دل۔

مَرُوتنا ۔ (ق۔ مص) اکڑ کر چلنا۔ ناز سے چلنا۔

مُرَوّج ۔ (مُ۔ رَو۔ وَج) (ع۔ صف) رواج دیا گیا۔ رائج کیا گیا۔ چلایا گیا جاری (۲) رسمی۔ معمولی۔ مستعمل۔

مُرَوِّج ۔ (مُ۔ رَو۔ وِج) (ع۔ ا۔ مذ) رواج دینے والا۔ رائج کرنے والا چلانے والا۔

مُروج ۔ (مُ۔ رَو۔ ج) (ع۔ ا۔ مذ و مث) سہاگ پڑے کی خوشبودار چیزیں جو دُلھن کی مانگ میں بھرتے ہیں۔

مِرْوَحَہ ۔ (مِر۔ وَ۔ حَہ) (ع۔ ا۔ مذ) دستی پنکھا۔ جمع: مراوح۔

مروحہ جُنبان ۔ (ع۔ ف۔ صف) پنکھا جھلنے والا۔

مروحہ جُنبانی ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) پنکھا جھلنے کی خدمت۔

مُرُور ۔ (مُ۔ رُو۔ ر) (ع۔ ا۔ مذ) گزرنا۔ چلا جانا۔ منقضی ہونا۔

مَروڑ ۔ (مَ۔ رو۔ ڑ) (ہ۔ ا۔ مث) پیچ۔ خم۔ بل۔ زور۔ تمکنت۔ نخوت (۲) اینٹھن۔ تشنج (۳) موڑ توڑ۔ پیٹ کا بل۔ قراقر۔ (۴) پیچش۔

مروڑ پھلی ۔ (ا۔ مث) ایک قسم کی پھلی جو پیچش کی دوا میں کام آتی ہے۔

مروڑ پھینکنا ۔ (ا۔ محاورہ) موڑ توڑ کر پھینک دینا۔

مروڑ دینا / ڈالنا ۔ (ا۔ محاورہ) موڑ دینا۔ مٹکا دینا۔ پھیر دینا۔

مَروڑ کی بات ۔ (ا۔ مث) اینچ پیچ کی بات (۲) اکڑ کی بات۔ اینٹھ کی بات (۳) طعن وطنز کی بات۔

مروڑ لینا ۔ (ا۔ محاورہ) نچوڑنا۔ مسوسنا۔

مروڑ میں رہنا ۔ (ا۔ محاورہ) اکڑ میں رہنا۔ گھمنڈ میں رہنا۔

مروڑ میں مرا جانا ۔ (ا۔ محاورہ) سخت غصے میں پیچ وتاب کھانا۔

مَروڑا ۔ (مَ۔ رو۔ ڑا) (ہ۔ ا۔ مذ) پیچش۔ اینٹھن (۲) وہ درد جو پاخانہ آتے وقت ہوتا۔

مَروڑا اُٹھنا ۔ (ا۔ محاورہ) پیٹ میں پیچ وتاب ہونا۔ قراقر ہونا۔

مروڑے اُٹھنا ۔ (ا۔ محاورہ) پیچ اٹھنا۔ پیچ سے درد ہونا۔ پیچش کی تکلیف ہونا۔

مروڑے کے درد کھانا ۔ (ا۔ محاورہ) پیچ وتاب کے درد جو ولادت کے وقت ہوتے ہیں۔

مَروڑنا ۔ (مَ۔ روڑ۔ نا) (ہ۔ مص) بل دینا۔ پھیرنا (۲) اینٹھنا (۳) دبوچنا۔ دبانا (۴) نچوڑنا۔ جیسے بیمار نے بچے کو دو ہی دن میں مروڑ دیا (۵) توڑنا۔ کھانا جیسے مفت کی روٹیاں مروڑنا۔

مَروڑی ۔ (مَ۔ رو۔ ڑی) (ہ۔ ا۔ مث) وہ آٹا جسے روٹی پکاتے ہیں بتیوں کی صورت میں ہاتھ سے چھڑاتے رہتے ہیں (۲) بدن کے میل کی بتیاں (۳) پیچ۔

مروڑی دے کر دھونا ۔ (ا۔ محاورہ) بل دے کر دھونا۔

مروڑی دے کر سینا ۔ (ا۔ محاورہ) موڑ دے کر سینا۔ بل دے کر سینا۔

مروڑی دینا ۔ (ا۔ محاورہ) بل دینا۔ مروڑنا۔

مروڑی کھانا۔ (ا۔ محاورہ) بل کھانا۔ اینٹھنا۔ اکڑنا۔
مُروَّق۔ (مُ۔رَو۔وَق) (ع۔ ا۔ صف) صاف کیا ہوا۔ مصفا۔ مقطر۔ خالص۔
مُرُونا۔ (ق۔ مص) گشت کرنا۔ آوارہ پھرنا۔
مَروَہ۔ (مَر۔وَہ) (ع۔ ا۔ مذ) مکۂ معظمہ میں ایک پہاڑی۔
مَروِی۔ (مَر۔وِی) (ع۔ صف) روایت کیا گیا۔ بیان کیا گیا۔
مَرّہ۔ (مَر۔رَہ) (ع۔ صف) ایک بار۔ ایک دفعہ۔
مَرَہٹہ۔ (مَر۔ہَ۔ٹہ) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک قوم جو مہاراشٹر (ہندوستان) کی رہنے والی ہے۔
مَرہٹی۔ (مَر۔ہ۔ٹی) (ہ۔ ا۔ صف) مرہٹہ سے منسوب (۲) مرہٹی زبان (۳) ایک قسم کے گیت (۴) بدعملی۔ ابتری۔ بدنظمی۔
مرہٹی ساڑی۔ (ہ۔ ا۔ مث) ایک قسم کی ساڑی جس میں پنڈلیاں کھلی رہتی رہیں۔ مرہٹہ عورتوں کی وضع کی ساڑی۔
مرہٹی گھس گھس۔ (ا۔ مث) مرہٹوں کے راج کی بدانتظامی اور ابتری مشہور ہے، نہایت بدنظمی۔ کمال ابتری۔
مَرہَم۔ (مَر۔ہَم) (ع۔ ا۔ مذ) وہ گاڑھی، نرم اور چکنی دوا جو زخم پر لگائی جاتی ہے (مجازاً) کسی قسم کے زخم کا علاج۔ وہ چیز جو تسکین دے۔
مرہم پٹی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) زخم کا علاج کرنا۔ زخمی کا علاج معالجہ کرنا۔
مرہم دان۔ (ف۔ ا۔ مذ) مرہم رکھنے کا ڈبہ۔
مرہم رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) زخم پر مرہم لگانا۔
مرہم زنگار۔ (ف۔ ا۔ مذ) ایک خاص قسم کا مرہم جو سبز رنگ کا ہوتا ہے۔
مرہم کی بتی۔ (ا۔ مث) وہ بتی جو مرہم میں لت کر کے زخم بھرنے کے لیے رکھی جاتی ہے۔
مرہم لگانا۔ (ا۔ محاورہ) زخم پر مرہم چیڑنا۔ مرہم کا لیپ کرنا۔
مَرہَن۔ (مَر۔ہَن) (ہ۔ ا۔ مث) تمباکو کا چورا۔ سوکھا اور کٹا ہوا تمباکو۔
مَرہُون۔ (مَر۔ہُون) (ع۔ ا۔ مذ) رہن کیا گیا۔ گرو رکھا گیا۔
مرہون منت۔ (ع۔ صف) احسان مند۔ ممنون۔ شکرگزار۔
مَرہُونہ۔ (مَر۔ہُو۔نہ) (ع۔ صف) رہن رکھی ہوئی چیز۔
مَرئی۔ (مَر۔ئی) (ع۔ صف) دیکھی گئی۔ جو چیز دیکھنے میں آئے۔ جس کو دیکھ سکیں۔
مَرئیات۔ (مَر۔ئی۔یات) (ع۔ صف) مرئی کی جمع۔ وہ چیزیں جو دیکھی جا سکیں۔
مَری۔ (مَ۔رِی) (ہ۔ ا۔ مث) وبا۔ مرض عام جیسے ہیضہ، طاعون (۲) وبائے حیوانات (۳) مردہ شئے۔ ماری گئی۔
مری بھیڑ خواجہ خضر کے نام۔ (ا۔ مثل) اس موقع پر کہتے ہیں جب کوئی شخص کھوئی ہوئی یا ناقص شئے کو اللہ کے نام پر خیرات کر کے مفت ثواب کمانا چاہے۔
مری پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) وبا پھیلنا۔ کسی عام مرض کا پھوٹ پڑنا۔
مری چوٹی۔ (ا۔ صف) (کنایۃً) بہت کاہل اور سست آدمی (۲) کنجوس۔
مری کیوں سانس نہ آیا۔ (ا۔ مثل) اظہار مصیبت کے وقت بولتے ہیں۔
مری مٹی کی نشانی۔ (ا۔ صف) مردے کی یادگار۔ اولاد۔
مِری۔ (مِ۔ری) (ہ۔ ض) میری کا مخفف۔
مری جان۔ (ا۔ کلمۂ محبت) میری جان۔ جانِ من۔ عزیزِ من۔ معشوق کو یا اس کو جو بہت عزیز ہو اس لفظ سے خطاب کرتے ہیں۔
مُری۔ (مُ۔ری) (ہ۔ ا۔ مث) نرم ہڈی۔ مٹکنی ہڈی گلے سے معدہ تک کی نلی۔
مُرّی۔ (مُر۔ری) (ہ۔ ا۔ مث) گرہ۔ پھندا۔ مروڑی۔
مَرے۔ (مَ۔رے) (ہ۔ صف) مرے ہوئے۔ فوت شدہ مرا کی بدلی ہوئی شکل۔
مرے پر سو دُرّے۔ (ا۔ مثل) اس موقع پر بولتے ہیں جب کوئی شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہو اور دوسری مصیبت بھی آجائے۔
مرے پیچھے۔ (ا۔ تابع فعل) مرنے کے بعد۔
مرے تو شہید مارے تو غازی۔ (ا۔ مقولہ) ہر بات میں بھلائی ہے۔
مرے جانا۔ (ا۔ محاورہ) بے قرار ہونا۔ جلدی کرنا۔
مرے کو ماریں شاہ مدار۔ (ا۔ مثل) مصیبت زدہ کو اور ایذا پہنچانا۔
مرے مُردے اکھاڑنا۔ (ا۔ محاورہ) پچھلی باتوں کا چھیڑنا۔
مرے ہوئے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) فریفتہ ہونا۔
مِرِّیخ۔ (مِر۔ریخ) (ع۔ ا۔ مذ) ایک ستارہ کا نام جو علم نجوم کے اعتبار سے ساتویں آسمان پر ہے اُسے منحوس سمجھا جاتا ہے۔ منگل سیارہ۔
مُرِید۔ (مُ۔رِید) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) خواہش مند۔ مشتاق (۲) ارادہ کرنے یا رکھنے والا (۳) مطیع۔ فرماں بردار۔ معتقد (۴) دینی شاگرد۔ چیلا۔ بالکا۔
مرید کرنا۔ (ا۔ محاورہ) چیلا بنانا۔ بالکا بنانا (۲) فرماں بردار بنانا۔ معتقد کرنا۔ پیرو بنانا۔
مُریدی۔ (مُ۔ری۔دِی) (ع۔ ا۔ مث) پیری۔ شاگردی۔ مرید ہونا۔
مَرِیض۔ (مَ۔رِیض) (ع۔ صف) بیمار۔ علیل۔ روگی۔
مریضہ۔ (مَ۔ری۔ضَہ) (ع۔ صف) بیمار عورت (مریض کی تانیث)۔
مَریَل۔ (مَر۔یَل) (ہ۔ صف) نہایت دبلا پتلا۔ لاغر۔ کم زور۔ ناتواں۔
مریل ٹٹو۔ (ہ۔ ا۔ مذ) بہت سست رفتار۔ نہایت کاہل۔
مَریَم۔ (مَر۔یَم) (ع۔ صف) کنواری۔ دوشیزہ۔ کنیا (۲) پارسا۔ باعصمت۔ پاک دامن (۳) حضرت عیسیٰ کی والدہ ماجدہ کا نام۔
مریم کا پنجہ۔ (ا۔ ا۔) ایک خوشبودار گھاس جو پنجے کی شکل سے مشابہ ہوتی ہے کہتے ہیں کہ دردِ زہ کے وقت حضرت مریم نے اس پر ہاتھ رکھا تھا اس سبب سے یہ شکل ہو گئی۔

مرینہ - (مَ - رِی - نَہ) (اَنگ - ا - مذ) اصل میں مرینو تھا - (Merino) ایک قسم کا اونی کپڑا جو مرینو بھیڑ کے اُون سے بنایا جاتا ہے۔

م - ڑ

مڑ آنا - (مُڑ - آ - نا) (ا - مص) لوٹ آنا - واپس آنا - پلٹ آنا۔
مُڑاسا - (مُ - ڑا - سا) (ہ - ا - مث) دیکھیے منڈاسا - پگڑی - دستار۔
مُڑب - (ق - ا - مذ) سرمایہ۔
مڑ جانا - (ا - مص) واپس ہو جانا - پھر جانا (۲) جھکنا۔
مُڑک - (مُ - ڑک) (ہ - ا - مث) اینٹھ - ٹیڑھ - بل - کجی - مروڑ (۲) گُر - قاعدہ کلیہ (۳) ساز باز - داؤں گھات - توڑ جوڑ۔
مڑ کر نہ دیکھنا - (ا - محاورہ) مُنہ موڑ کر نہ دیکھنا - دوبارہ نہ دیکھنا - رُخ نہ کرنا - بات نہ پوچھنا۔
مڑکنا - (مُ - ڑک - نا) (ہ - مص) ٹوٹنا - چٹکنا - چٹ چٹ ٹوٹنا - جیسے چوڑیاں مڑکنا۔
مڑ کے کروٹ نہ لینا - (ا - محاورہ) توجہ نہ کرنا - خبر نہ لینا - ٹل جانا۔
مڑ مڑ کر دیکھنا - (ا - محاورہ) پھر پھر کر دیکھنا - کسی عزیز کو بار بار پھر کر دیکھنا۔
مُڑنا - (مُڑ - نا) (ہ - مص) لوٹنا - واپس ہونا - پلٹنا (۲) بل کھانا - خم کھانا۔
مُڑو - (ق - ا - مذ) تالاب۔
مڑوا - (مُڑ - وا) (ہ - ا - مذ) ایک قسم کا غلّہ۔
مڑوڑیاں - (ق) پیچ و تاب۔
مڑھنا - (مَڑھ - نا) (ہ - مص) کھال چڑھانا - منڈھنا - پوشش کرنا۔
مڑھوانا - (مَڑھ - وا - نا) (ہ - مص) کھال چڑھوانا - پوشش کرانا - منڈھوانا۔
مڑھی - (مَ - ڑھی) (ہ - ا - مث) جھونپڑی (۲) چھوٹا مندر - سمادھ۔
مڑی - (ق - ا - مث) باغ کی کیاری - کھیت۔

م - ز

مزا - (مَ - زا) (ف - ا - مذ) اصل میں یہ لفظ مزہ ہے لیکن قافیے کے لحاظ سے کبھی الف کے ساتھ بھی آتا ہے - سواد - ذائقہ۔
مزا کرکرا ہونا - (ا - محاورہ) بے لطف ہونا - رنگ میں بھنگ پڑنا۔
مزاج - (مِ - زاج) (ع - ا - مذ) طبیعت - سرشت - خمیر (۲) گُن خاصیت - خاصہ - اثر (۳) عادت - خصلت - سبھاؤ (۴) مادہ جوہر - حقیقت - اصلیت (۵) تکبر - غرور - دماغ - گھمنڈ (۶) دل (۷) ناز نخرہ - جمع - امزجہ۔
مزاج آشنا - (ع - ف - صف) طبیعت شناس - مزاج پہچاننے والا مزاج داں - عادت سے واقف۔
مزاج آگ کرنا - (ا - محاورہ) طبیعت میں زیادہ گرمی پیدا کر دینا - بہت تیزی پیدا کر دینا - غصّہ دلانا۔
مزاج آگ ہونا - (ا - محاورہ) طبیعت میں بہت زیادہ گرمی پیدا ہونا - غصّہ میں آنا۔
مزاج آنا - (ا - محاورہ) طبیعت کا مائل ہونا۔
مزاج اُٹھانا - (ا - محاورہ) بد مزاجی برداشت کرنا - ناز برداری کرنا۔
مزاج اُٹھنا - (ا - محاورہ) کسی کی ناز برداری کی برداشت ہونا - غمزے سہے جانا۔
مزاج اچھا - (ا - کلمہ مزاج پُرسی) طبیعت تو درست ہے۔
مزاج اچھا تو ہے - (ا - روزمرہ) طبیعت تو درست ہے - طنزاً بھی بولا جاتا ہے (۲) خیریت دریافت کرنے کے لیے کہتے ہیں (۳) جب کسی کے چہرے سے بیماری یا اُداسی ظاہر ہو اُس وقت بھی کہا جاتا ہے۔
مزاج اصلاح پر آنا - (ا - محاورہ) بد مزاجی کم ہونا (۲) مرض میں افاقہ ہونا - اچھا ہونا - تندرست ہونا۔
مزاج اعتدال پر ہونا - (ا - محاورہ) طبیعت میں زیادہ تیزی یا گرمی کا نہ ہونا مزاج ٹھیک حالت پر ہونا - مزاج درست ہونا۔
مزاج ایک حال پر رہنا - (ا - محاورہ) طبیعت کا ایک حالت پر قائم ہونا۔
مزاج ایک ہونا - (ا - محاورہ) خاصیت یکساں ہونا - طبیعتوں میں کامل موافقت ہونا۔
مزاج بحال ہونا - (ا - محاورہ) بیمار کی طبیعت کا اصلی حالت کی طرف آنا مرض کم ہونا۔
مزاج بدلا ہونا - (ا - محاورہ) طبیعت کا رنگ کچھ کا کچھ ہونا۔
مزاج بد ہونا - (ا - مص مرکب) مزاج بُرا ہونا - بد مزاج ہونا۔
مزاج برہم کرنا - (ا - مص مرکب) ناراض کر دینا - غصّہ دلا دینا۔
مزاج برہم ہونا - (ا - مص مرکب) ناراض ہونا - غصّہ آنا - بد مزاج ہونا
مزاج بگاڑنا - (ا - محاورہ) عادت خراب کرنا - طبیعت میں غصّہ اور تیزی پیدا کرنا۔
مزاج بنا دینا - (ا - محاورہ) طبیعت کی اصلاح کر دینا (۲) خاصیت پیدا کر دینا۔
مزاج بننا - (ا - محاورہ) طبیعت کی اصلاح ہونا۔
مزاج بہکنا - (ا - محاورہ) خلل دماغ ہونا - دیوانہ ہو جانا۔
مزاج بہلنا - (ا - محاورہ) طبیعت بہلنا۔
مزاج بے مزہ ہونا - (ا - محاورہ) بیمار ہونا - علیل ہونا۔
مزاج پانا - (ا - محاورہ) توجہ پانا - رُخ پانا (۲) رنگ طبیعت معلوم کرنا۔

مزاج پُرسی کرنا۔ (ا۔محاورہ) طبیعت کا حال پوچھنا۔خیریت معلوم کرنا۔

مزاج پوچھنا۔ (ا۔محاورہ) خیریت دریافت کرنا۔ مزاج کا حال پوچھنا۔

مزاج پہچاننا۔ (ا۔محاورہ) مزاج شناسی ہونا۔ عادات سے واقف ہونا۔

مزاج پھرنا۔ (ا۔محاورہ) باؤلا ہونا۔ دیوانہ ہونا (۲) بد دماغ ہوجانا

مزاج پھڑک جانا۔ (ا۔محاورہ) طبیعت خوش ہو جانا۔

مزاج پھیرنا۔ (ا۔محاورہ) طبیعت دوسری طرف متوجہ کرنا۔ طبیعت ہٹانا۔ برگشتہ ہونا۔

مزاج پیٹی۔ (ا۔صف۔مث) (بد دماغ، دماغ دار۔ مغرور۔ گھمنڈی عورت۔ نک چڑھی۔

مزاج پیدا کرنا۔ (ا۔محاورہ) کیفیت وخاصیت پیدا کرنا۔

مزاج توتے ماشے ہونا۔ (ا۔محاورہ) بہت نازک مزاج ہونا۔ ذرا ذرا میں طبیعت بدلتی رہنا۔

مزاج تیز ہونا۔ (ا۔محاورہ) غصہ ور ہونا۔

مزاج ٹیڑھا ہونا۔ (ا۔محاورہ) نازک مزاج ہونا۔

مزاج چل جانا۔ (ا۔محاورہ) دیوانہ ہوجانا۔ دماغ خراب ہوجانا۔

مزاج چوتھے فلک پر ہونا۔ (ا۔محاورہ) بہت مغرور ہونا۔

مزاج چھپنا۔ (ا۔محاورہ) طبیعت کا حال ظاہر نہ ہونا۔

مزاج خانقاہی۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) بے علمی کا رجحان۔

مزاج خفا ہونا۔ (ا۔محاورہ) ناراض ہونا۔ غصہ آنا۔

مزاج دار۔ (ع۔ف۔صف) مغرور۔ متکبر۔ خود پسند۔

مزاج داں۔ (ع۔ف۔صف) طبیعت سے واقف۔ مزاج سے آگاہ۔

مزاج درست رکھنا۔ (ا۔محاورہ) طبیعت کو ٹھیک حالت پر رکھنا۔

مزاج درست ہونا۔ (ا۔محاورہ) طبیعت کا ٹھیک حال پر ہونا۔ طبیعت کا اصلاح پر ہونا۔

مزاج دیکھنا۔ (ا۔محاورہ) طبیعت کو دیکھنا کہ خوش ہے یا ناخوش۔

مزاج راہ پر آنا۔ (ا۔محاورہ) مزاج اصلاح پر آنا۔ طبیعت درست ہونا۔

مزاج رنگین ہونا۔ (ا۔محاورہ) طبیعت میں شوخی ہونا۔ مزاج میں رنگیلاپن ہونا۔

مزاج ساتویں آسمان پر ہونا۔ (ا۔محاورہ) بہت مغرور ہونا بڑا گھمنڈ کرنا۔

مزاج شاد ہونا۔ (ا۔محاورہ) طبیعت کا خوش ہونا۔

مزاج شریف (عالی۔ مبارک۔ معلّٰی)۔ (ا۔ کلمہ مزاج پرسی) آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ خیریت سے ہیں۔ مزاج کیسے ہیں؟ آپ کی طبیعت اچھی ہے؟

مزاج عالی نہ توشک نہ نہالی۔ (ا۔مثل) غریبی میں امیرانہ مزاج دکھانے والے پر طنزاً بولا جاتا ہے۔

مزاج شناسی۔ (ف۔ا۔صف) کسی کی طبیعت کو جاننا۔

مزاج عرش پر ہونا۔ (ا۔محاورہ) نہایت مغرور ہونا۔

مزاج قابو میں نہ رہنا۔ (ا۔محاورہ) طبیعت بے اختیار ہونا

مزاج قائم نہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) طبیعت میں استقلال نہ ہونا۔

مزاج کا نقشہ بگڑنا۔ (ا۔محاورہ) کسی بات کا ناگوار گزرنا۔

مزاج کرنا۔ (ا۔محاورہ) غرور کرنا۔ گھمنڈ کرنا۔ تکبر کرنا۔

مزاج کی افتاد۔ (ا۔مث) طرزِ طبیعت۔ طبیعت کا رنگ ڈھنگ۔

مزاج کی لینا۔ (ا۔محاورہ) ڈینگ مارنا۔ شیخی بگھارنا۔

مزاج کے مارے۔ (ا۔تابع فعل) غرور کے سبب۔ تکبر کے باعث۔ گھمنڈ سے۔

مزاج کے مارے مرے جانا۔ (ا۔محاورہ) بہت زیادہ غرور کرنا۔

مزاج لڑ جانا۔ (ا۔محاورہ) دو شخصوں کے مزاج کا موافق آنا۔

مزاج مل جانا (ملنا)۔ (ا۔محاورہ) طبیعت کا دوسرے کی موافق ہونا۔

مزاج میں آنا۔ (ا۔محاورہ) طبیعت میں آنا۔ سمجھ میں آنا۔ خیال میں آنا (۲) اترانا غرور کرنا۔ نخوت کرنا۔

مزاج میں خودی سمانا۔ (ا۔محاورہ) طبیعت میں خود پسندی آجانا۔

مزاج میں دخل ہونا۔ (ا۔محاورہ) کسی کی طبیعت پر قابو ہونا۔ کسی کے مزاج تک رسائی ہونا۔

مزاج نازک ہونا۔ (ا۔محاورہ) ذرا سی بات بھی برداشت نہ کرسکنا۔

مزاج ناساز ہونا۔ (ا۔محاورہ) طبیعت علیل ہونا۔ مزاج میں کچھ برہمی ہونا۔

مزاج نہ پایا جانا۔ (ا۔محاورہ) مزاج نہ ملنا۔ نہایت مغرور ہونا۔ بہت اترانا غرور کے سبب کسی کی طرف توجہ نہ کرنا۔

مزاج والا۔ (ا۔مذ) مغرور۔ متکبر۔ گھمنڈی۔

مزاج والی۔ (ا۔مث) مغرور عورت۔ متکبر خاتون۔

مزاج ہاتھ سے جاتا رہنا۔ (ا۔محاورہ) طبیعت بے قابو ہوجانا۔

مزاج ہوا پر ہونا۔ (ا۔محاورہ) بہت مغرور ہونا۔

مزاج ہونا۔ (ا۔محاورہ) مغرور ہونا۔

مزاج یک سو ہونا۔ (ا۔محاورہ) طبیعت کا اطمینان پر ہونا۔ طبیعت پریشان نہ ہونا۔

مِزاجاً۔ (م۔زا۔جَن) (ع۔تابع فعل) طبیعت کی رُو سے بالخاصیت۔ خاصیت کے اعتبار سے۔

مُزاح۔ (مُ۔زاح) (ع۔ا۔مذ) خوش طبعی۔ مذاق۔ ہنسی۔ بکسرِ اوّل خوش طبعی کرنا۔

مُزاحَف۔ (مُ۔زا۔حَف) (ع۔ا۔مذ) گری ہوئی چیز۔ اپنی اصل سے دور شئے (۲) علمِ عروض میں وہ رُکن جو سالم نہ رہا ہو بلکہ اس میں

کچھ تغیر آگیا ہو۔

مُزاحفات - (مُ - زا - حَ - فات) [ع - صف - مذ] وہ بحور جن میں زحاف واقع ہوا ہو۔

مُزاحم - (مُ - زا - حِم) [ع - ا - مذ] مزاحمت کرنے والا - روکنے والا - حائل - مانع۔

مُزاحم ہونا - [ا - مص مرکب] روکنا - حائل ہونا - سدِّ راہ ہونا - مانع ہونا۔

مُزاحمت - (مُ - زا - حَ - مَت) [ع - ا - مث] روک - ممانعت - تعرّض۔

مُزاحمت بے جا - [ع - ف - ا - مث] قانون کے خلاف روک ٹوک۔

مزاحمت بالارادہ - (قانون) وہ روک ٹوک جو جان بُوجھ کر کی جائے۔

مَزار - (مَ - زا - ر) [ع - ا - مذ] زیارت کرنے کی جگہ - درگاہ - آستانہ - مقبرہ - قبر - تربت - گور (جمع) مزارات۔

مُزارِع - (مُ - زا - رِع) [ع - ا - مذ] کھیتی کرنے والا کسان - کاشتکار (جمع) - مزارعین۔

مُزارع تابع مرضیٔ مالک - [ع - ف - ا - مذ] وہ کاشتکار جسے زمیندار جب چاہے نکال دے۔

مزارع جھیر بند - [ا - مذ] وہ کاشتکار جس کا حق قدیم سے چلا آتا ہو۔

مَزامیر - (مَ - زا - مِیر) [ع - ا - مذ] مزمار کی جمع - بانسریاں - مطربوں کے ہر قسم ساز (۲) راگ - گیت - راگ میں گائی جانے والی دعائیں۔

مزامیر داؤد - [ع - ا - مذ] حضرت داؤد علیہ السلام کی کتاب زبور کی آیتیں - نغمے - خوش آوازیاں۔

مُزاوجت - (مُ - زا - وَ - جَت) [ع - ا - مث] زوج ہونا - بیاہ - شادی۔

مُزاولت - (مُ - زا - وَ - لَت) [ع - ا - مث] کسی کام کو ہمیشہ کرنا - روزمرّہ مشق۔

مِزائل - (Missile) (مِ - زا - ئل) [انگ - ا - مث] راکٹ موٹروں کی طاقت سے پرواز کرنے والے خوفناک جنگی ہتھیار جنہیں ہزاروں میل دُور مقررہ مقام پر گرایا جا سکتا ہے۔

مَزبلہ - [ع - ا - مذ] وہ مقام جہاں کوڑا کرکٹ اور نجاست ڈالتے ہیں۔

مَزبُور - (مَز - بُور) [ع - ا - مذ] اُوپر لکھا ہوا - مذکورۃ الصدر - مذکورۂ بالا۔

مُزجات - (مُز - جات) [ع - صف] تھوڑا - ناچیز - ادنیٰ۔

مُزخرف - (مُ - زَخ - رَف) [ع - ا - مث] بناوٹ کی بات - وہ جھوٹی بات جو سچ کی طرح آراستہ کی گئی ہو - بیہودہ بات۔

مُزخرفات - (مُ - زَخ - رَ - فات) [ع - ا - مث] مُزخرف کی جمع جھوٹی باتیں - بناوٹی باتیں - واہیات باتیں۔

مُزد - [ف - ا - مث] مزدوری - اُجرت - طلب - تنخواہ - صلہ - بدلہ۔

مُزدلفہ - (مُز - دَل - فَہ) [ع - ا - مذ] منیٰ اور عرفات کے درمیان ایک مقام جہاں حاجی لوگ عرفات سے واپسی پر ۹ اور ۱۰ ذوالحجہ کی رات کو قیام کرتے ہیں۔

مُزدُور - (مُز - دُو - ر) [ف - ا - مذ] مزدوری کرنے والا - اُجرت پر کام کرنے والا - بوجھ اُٹھانے والا - محنتی (اصل لفظ مُزدوَر)

مزدور خوش دل کُند کار بیش - [ف - مثل] اچھی اُجرت پانے والا مزدور زیادہ کام کرتا ہے۔

مُزدُوری - (مُز - دُو - ری) [ف - ا - مث] اُجرت - کام کا معاوضہ - محنت کا صلہ (۲) محنت - مشقت - محنتانہ۔

مزدوری پر جانا - [ا - محاورہ] محنت پر جانا - کام پر جانا۔

مزدوری کرنا - [ا - محاورہ] محنت مشقت کا کام کرنا۔

مزدوری لنڈوری - [ا - مثل] مزدوری کو قیام نہیں ہوتا - کبھی ملی کبھی نہ ملی۔

مَزرَع - مَزرَعہ - (مَز - رَع) (مَز - رَ - عَہ) [ع - ا - مذ - مث] کھیتی - کھیت - کشت۔

مزرع آخرت - [ع - ا - مث] عاقبت کی کھیتی - نیکی - بھلائی۔

مَزرُوع - [ع - صف] بویا گیا (۲) کھیت میں بوئی ہوئی چیز۔

مَزرُوعہ - (مَز - رُو - عَہ) [ع - صف] بویا ہوا - کاشت کیا ہوا (۲) بویا ہوا کھیت - کاشت کی ہوئی زمین۔

مُزعفر - (مُ - زَع - فَر) [ع - ا - مذ] زعفرانی - زرد (۲) زعفران میں رنگے ہوئے میٹھے چاول کا پلاؤ۔

مَزعُوم - مَزعُومہ - (مَز - عُوم م مَز - عُو - مَہ) [ع - صف] گمان کیا ہوا - زعم کیا ہوا۔

مُزکّیٰ - (مُ - زَک - کا) [ع - صف] پاک کیا گیا - زکوٰۃ دیا گیا۔

مُزکّی - (مُ - زَک - کی) [ع - ا - مذ] پاک کرنے والا (۲) زکوٰۃ دینے والا۔

مَزَلّت - [ع - ا - مث] پھسلنے کی جگہ۔

مُزلّف - (مُ - زَل - لَف) [ع - صف] زلفوں سے گھرا ہوا - زلف والا - معشوق۔

مِزمار - (مِز - مار) [ع - ا - مث] بانسری - باجہ - نے - (جمع) مزامیر۔

مُزّمّل - (مُز - زَم - مِل) [ع - صف] کپڑوں میں لپٹا ہوا (۲) قرآن شریف کی ایک سورۃ۔

مُزمِن (مُزمِنہ) - [ع - صف] پرانا - کہنہ۔

مَزمُورہ - [ع - ا - مث] نغمہ - مناجات۔

مُزمّتہ - (مُ - زَم - مَتہ) [ع - ا - مذ] وہ چمڑے یا رسی کا حلقہ جو گھوڑے

کی پچھاڑی کے ساتھ بندھا ہوتا ہے۔ تاکہ گھوڑا آگے نہ بڑھ سکے۔
مُزے لینا۔ (۱۔ محاورہ) خبر لینا۔ تنگ کرنا۔ ٹھیک بنانا۔ آڑے ہاتھوں لینا۔
مُزَوَّر۔ (مُ۔زَوْ۔وَر)(ع۔ا۔مذ) جھوٹا کیا گیا۔ آمیزش کیا گیا۔ ملایا گیا۔ کھوٹا۔
مُزَوِّر۔ (مُ۔زَوْ۔وِر)(ع۔ا۔مذ) جھوٹا۔ دروغ گو (۲) بدمعاش۔ بدچلن۔ لچا۔ شہدا (۳) زیارت کرنے والا۔
مَزُوری۔ (ق۔ا۔مث) مزدوری۔ معاوضہ۔ بدلہ۔
مَزَہ۔ (مَ۔زَہ)(ف۔ا۔مذ) لذت۔ سواد۔ ذائقہ (۲) چسکا۔ چاٹ (۳) لُطف۔ حَظ۔ رَس۔ بہار (۴) خوشی۔ عیش۔ عشرت (۵) جوبن شباب (۶) لَت۔ عادت۔ دُھت (۷) سیر۔ تماشا (۸) حالت کیفیت گت۔ درجہ (۹) سزا۔ جزا۔ تعزیر۔
مزہ آنا۔ مزہ آجانا۔ (۱۔ محاورہ) لطف آنا۔ لذّت حاصل ہونا۔
مزہ اُٹھانا۔ (۱۔ محاورہ) لطف حاصل کرنا۔ حظ اُٹھانا (۲) تکلیف برداشت کرنا (۳) (طنزاً) بُرے کام کی سزا پانا۔ رنج اُٹھانا۔
مزہ اُڑانا۔ (۱۔ محاورہ) عیش اُڑانا۔ لُطف حاصل کرنا (۲) بہار لُوٹنا جوبن لوٹنا۔
مزہ بُھولنا۔ (۱۔ محاورہ) مزے بھولنا۔ ذائقہ یاد نہ رہنا۔
مزہ پانا۔ (۱۔ محاورہ) لطف حاصل کرنا۔ حظ اُٹھانا۔ لذت پانا (۲) کیے کی سزا پانا۔ رنج اُٹھانا۔
مزہ پڑنا۔ (۱۔ محاورہ) عادت پڑنا۔ چاٹ پڑنا۔
مزہ تو یہ ہے۔ (۱۔ محاورہ) لُطف اس بات میں ہے۔
مزہ ٹپکنا۔ (۱۔ محاورہ) لطف کا نمایاں ہونا۔
مزہ جاتا۔ (۱۔ محاورہ) لُطف جاتا رہنا۔
مزہ جب ہے۔ (۱۔ روزمرّہ) لُطف جب ہے۔
مزہ چکھانا۔ (۱۔ محاورہ) ذائقہ چکھانا۔ کسی چیز میں سے تھوڑا سا یہ معلوم کرنیکے لیے کھلانا کہ سواد ٹھیک ہے (۲) سزا دینا۔
مزہ چکھ لینا۔ (۱۔ محاورہ) نتیجہ بُھگتنا۔
مزہ دکھانا۔ (۱۔ محاورہ) لطف چکھانا۔ بہار دکھانا (۲) (طنزاً بھی مستعمل ہے) سزا دینا۔
مزہ دیکھنا۔ (۱۔ محاورہ) ذائقہ معلوم کرنا (۲) سیر دیکھنا۔ تماشا دیکھنا (۳) سزا پانا۔ پاداش کو پہنچنا۔
مزہ دینا۔ (۱۔ محاورہ) لطف دینا۔ ذائقہ بخشنا۔ لذّت دینا۔
مزہ زہر ہونا۔ (۱۔ محاورہ) ذائقہ تلخ ہونا۔
مزہ کرکرا (کھنڈت) ہونا۔ (۱۔ محاورہ) رنگ میں بھنگ پڑنا۔ بے لطف ہونا۔
مزہ کرنا۔ مزے کرنا۔ (۱۔ محاورہ) انوکھی بات کرنا۔ تماشے کی بات کرنا تماشا دکھانا۔ عیش کرنا۔
مزہ کھلنا۔ (۱۔ محاورہ) ناگوار گزرنا۔
مزہ کھینچنا۔ (۱۔ محاورہ) لطف حاصل ہونا۔

مزہ لُٹ جانا۔ (۱۔ محاورہ) لطف جاتا رہنا۔
مزہ لگا ہونا۔ (۱۔ محاورہ) چسکا ہونا۔
مزہ لگ جانا۔ (۱۔ محاورہ) چسکا پڑ جانا۔
مزہ (مزے) لوٹنا۔ (۱۔ محاورہ) عیش منانا۔ لطف حاصل کرنا۔ بہار لوٹنا۔ جوبن لوٹنا۔
مزہ (مزے) لینا۔ (۱۔ محاورہ) لطف حاصل کرنا۔ ذائقہ چکھنا۔
مزہ ملنا۔ (۱۔ محاورہ) لذّت آنا (۲) سزا پانا۔ کارِ بد کا عوض پانا۔
مزہ نکلنا۔ (۱۔ محاورہ) نتیجہ یا فائدہ حاصل کرنا۔
مزہ ہونا۔ (۱۔ محاورہ) لُطف ہونا۔ سیر ہونا۔ تماشا ہونا۔
مزہ ہے۔ (۱۔ محاورہ) عیش ہے۔ بڑا لطف ہے۔ عجب کیفیت ہے۔
مزے دار۔ (۱۔ صف) لذّت والا۔ لذیذ۔ اچھے ذائقہ کا۔ پُرتکلف (۲) خوش طبع۔
مزے داری۔ (۱۔ صف۔ مث) لذت۔ لُطف۔ حَظ۔
مزے سے گزرنا۔ (۱۔ محاورہ) آرام سے بسر ہونا۔
مزے کا۔ (۱۔ صف) بامزہ۔ پُرلطف۔
مزے کرنا۔ (۱۔ محاورہ) لُطف اٹھانا۔ عیش کرنا۔ خوش فعلیاں کرنا۔
مزے کی بات۔ (۱۔ مث) ہنسی کی بات۔ تماشے کی بات۔ لطف کی بات۔
مزے کے مارے۔ (۱۔ تابع فعل) لذّت کے باعث۔ لطف کے باعث۔
مزے میں۔ (۱۔ تابع فعل) لطف کے ساتھ۔
مزے میں آنا۔ (۱۔ محاورہ) خوشی میں آنا۔ چاؤ میں آنا (۲) ناز کرنا۔ اترانا۔
مزے میں گزرنا۔ (۱۔ محاورہ) عیش و آرام میں بسر ہونا۔
مزے ہی مزے ہیں۔ (۱۔ محاورہ) عیش ہی عیش ہے۔ خوب بن آئی ہے۔ مطلب اچھی طرح حاصل ہو گیا ہے۔
مُزَیَّب۔ (مُ۔زَیْ۔یَب)(ف۔صف) زیبا۔ سجا ہوا۔ فارسی زیب سے عربی قاعدے پر اسم مفعول بنایا گیا (غیر فصیح ہے)۔
مَزِید۔ (مَ۔زِید)(ع۔ا۔مذ) اضافہ۔ زیادتی۔ افزونی۔ بیشی۔ بڑھوتری۔
مزید برآں۔ (ع۔ف۔ تابع فعل) اس کے علاوہ۔ اس کے سوا۔
مزید علیہ۔ (ع۔صف) زیادہ کیا گیا۔ بڑھایا گیا۔
مزید فیہ۔ (ع۔صف) زیادہ۔ فالتو۔ زائد۔
مزید مال۔ مزیدی مال۔ وہ شے جو مستعمل ہو کر بطور شئے زائد کے پڑی ہو۔ استعمال شدہ چیز۔ سستا مال۔
مَزِیر۔ (ع۔صف) سخت۔ سخت دل۔
مُزِیل۔ (مُ۔زِیل)(ع۔ا۔مذ) مٹانے والا۔ کسی چیز کے آثار کا دُور کرنے والا۔
مُزَیَّن۔ (مُ۔زَیْ۔یَن)(ع۔صف) زینت دیا گیا۔ سجایا ہوا۔ آراستہ مکلف۔

م ۔ ژ

مُژدَہ ۔ (مُژ۔دَہ) (ف۔ا۔مذ) خوش خبری۔بشارت۔ مبارک باد۔تہنیت۔
مژدہ باد ۔ (ا۔کلمۂ دعا) ۔مبارک ہو۔خوشخبری ہو۔
مژدہ باد لے مرگِ عیسٰی آپ ہی بیمار ہے ۔ (ا۔مثل) جس سے امداد کی توقع تھی۔وہ خود مصیبت میں گرفتار ہے۔
مژدہ پہنچانا ۔ (ا۔محاورہ) خوشخبری دینا۔بشارت دینا۔
مژدہ سنانا ۔ (ا۔محاورہ) خوشخبری لاکر دینا۔
مژگاں ۔ (مِژ۔گاں) (ف۔ا۔مث) مژہ کی جمع۔پلکیں۔
مِژہ ۔ (مِ۔ژَہ) (ف۔ا۔مث) پلک۔(جمع) مژگاں۔

م ۔ س

مَس ۔ (ہ۔ا۔مث) موچھوں کا رُواں۔
مسیں بھیگنا ۔ (ا۔محاورہ) سبزہ آغاز ہونا۔مونچھیں نکلنا۔
مَس ۔ (ع۔ا۔مذ) چھونے کا فعل (۲) لگاؤ۔رغبت۔میل۔رجحان (۲) چھونا ہاتھ لگانا۔ملنا۔رگڑنا۔
مَس کرنا ۔ (ا۔محاورہ) چھونا۔ہاتھ لگانا۔
مَس ہونا ۔ (ا۔محاورہ) رجحان ہونا۔رغبت ہونا۔میل ہونا۔لگاؤ ہونا۔
مِس ۔ (ف۔ا۔مذ) تانبا۔ایک دھات جس کے برتن وغیرہ بنتے ہیں۔
مِس خام ۔ (ف۔ا۔مذ) کچا تانبا۔وہ تانبا جو کان سے نکلنے کے بعد ابھی صاف نہ کیا گیا ہو۔
مِس گر ۔ (ف۔صف) تانبے کے برتن بنانے والا۔ٹھٹھیرا۔کسیرا۔
مِس لاطّل ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) خالص تانبا۔
مِسُ ۔ (ہ۔ا۔مث) سیاہی۔روشنائی (۲) (مذ) بہانہ۔حیلہ۔عذر۔
مِس (Miss) (انگ۔ا۔مث) دوشیزہ۔ناکتخدا لڑکی (۲) نشانے کا خطا جانا ناکام رہنا (۳) نہ مل سکنا (۴) نہ پکڑ سکنا۔
مِس کرنا ۔ (انگ۔ا۔مص مرکب) بھُول جانا۔چوکنا۔غلطی سے چھوڑنا۔ چھوٹ دینا۔
مَسا۔مُسّا ۔ (مَ۔سا) (مُس۔سا) (ہ۔ا۔مذ) گوشت کا سیاہ دانہ جو بدن پر پڑ جاتا ہے۔بڑا تل۔خال کلاں (۲) زائد گوشت جو بواسیر کے سبب مقعد میں پیدا ہو جاتا ہے (۳) بندوق کی مکھی (۴) گھنڈی۔ اُبھرا ہوا دانہ جو گھڑی کے ڈھکنے یا ڈبیوں پر ہوتا ہے۔
مسّے پر بال باندھنا ۔ (ا۔محاورہ) مسا کاٹنے کے لیے گھوڑے کا بال باندھ دیتے ہیں اور ہر روز تھوڑا سا کس دیتے ہیں۔یہاں تک کہ مسا بغیر تکلیف کے جھڑ جاتا ہے۔

مَسا ۔ (مَ۔سا) (ع۔ا۔مث) شام۔سانجھ۔
مِسّا ۔ (مِس۔سا) (ہ۔ا۔مذ) ملا جُلا اناج۔موٹا جھوٹا اناج۔غریبوں کے کھانے کا سستا اناج۔
مِسّا کُسّا ۔ (ہ۔ا۔مذ) چھوٹا اناج۔
مسابقت ۔ (ع۔ا۔مث) باہم سبقت لے جانا۔آگے بڑھ جانا۔سبقت۔
مَساج ۔ (انگ۔ا۔مذ) مالش کرنا۔اعصابی طاقت کے لیے ہاتھوں سے جسم کو ملنا۔
مَساجِد ۔ (مَ۔سا۔جِد) (ع۔ا۔مث) مسجد کی جمع۔بہت سی مسجدیں۔
مَسّاح ۔ (مَس۔ساح) (ع۔ا۔مذ) پیمائش کرنے والا۔ناپنے والا۔
مَساحَت ۔ (مَ۔سا۔حت) (ع۔ا۔مذ) زمین کی پیمائش۔
مَساس ۔ (مَ۔ساس) (ع۔ا۔مذ) چھونا۔ہاتھ پھیرنا۔ہاتھ سے ملنا۔عورت کے کسی حصۂ جسم کو ہاتھ سے ملنا۔
مُساعِد ۔ (مُ۔سا۔عِد) (ع۔ا۔مذ) مددگار۔یاور۔معاون۔موافق۔
مُساعَدت ۔ (مُ۔سا۔عَ۔دَت) (ع۔ا۔مث) یاری۔یاوری۔اعانت۔مدد۔
مَساعی ۔ (مَ۔سا۔عی) (ع۔ا۔مث) مسعات کی جمع۔کوششیں۔
مَساعیٔ جمیلہ ۔ (ع۔ا۔مث) نیک کوششیں۔
مَسافت ۔ (مَ۔سا۔فت) (ع۔ا۔مث) دوری۔فاصلہ۔عرصہ۔سفر۔ (۲) سفر کی تکان (جمع) مسافات۔
مسافت اُٹھانا ۔ (ا۔محاورہ) سفر کی تکان برداشت کرنا۔
مَسافت پڑنا ۔ (ا۔محاورہ) فاصلہ ہونا۔
مسافت طے ہونا ۔ (ا۔محاورہ) راستہ کٹنا۔فاصلہ طے ہونا۔
مُسافِر ۔ (مُ۔سا۔فِر) (ع۔ا۔مذ) سفر کرنے والا۔راہ گیر۔پردیسی۔
مسافر خانہ ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) مسافروں کے ٹھہرنے کا مکان۔سرائے (کنایۃً) دنیا۔دنیاوی قیام گاہ۔
مسافر گاڑی ۔ (ا۔مث) وہ ریل گاڑی جس سے مسافر سوار ہوتے ہیں۔پسنجر ٹرین۔
مُسافرانِ عدم ۔ (مُ۔سا۔فِ۔رانِ۔عَ۔دَم) (ف۔ا۔مذ) عدم کا سفر کرنے والے۔مردہ لوگ۔
مُسافرانہ ۔ (مُ۔سا۔فِ۔را۔نَہ) (ع۔ف۔صف) مسافر کی طرح۔ پردیسیوں کی مانند۔
مُسافَرت ۔ (مُ۔سا۔فَ۔رَت) (ع۔ا۔مث) سفر۔سیاحی (۲) پردیس۔
مُسافری ۔ (مُ۔سا۔فِ۔ری) (اُ۔ا۔مث) سیاحی۔سفر۔پردیس۔
مسا کرکے ۔ (ہ۔تابع فعل) بہت تھوڑا سا۔بمشکل تمام۔دقت سے۔جیسے مسا کرکے آدھ سیر ہوگا۔
مَساکِن ۔ (مَ۔سا۔کِن) (ع۔ا۔مذ) مسکن کی جمع۔مکانات۔رہنے کی جگہیں۔ مقامات سکونت۔
مَساکین ۔ (مَ۔سا۔کین) (ع۔ا۔مذ) مسکین کی جمع۔غریب لوگ۔مفلس لوگ۔محتاج۔
مَسالا ۔ (مَ۔سا۔لا) (اُ۔ا۔مذ) عربی مصالح سے ماخوذ (۱) سامان۔ہر چیز

کی تیاری کی ضروریات اور لوازم۔ جیسے نمک، مرچ، لہسن، پیاز، سالن کا مسالہ ہے (۲) گوٹا کناری۔ گوکھرو وغیرہ۔

مسالا بنانا۔ (ا۔ محاورہ) مسالا مرکب کرنا۔ مسالا تیار کرنا۔

مسالا ٹانکنا۔ (ا۔ محاورہ) گوٹا کناری وغیرہ لگانا۔

مسالا ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) کھانے میں گرم مسالہ وغیرہ ڈالنا۔

مسالے دار۔ (ا۔ صف) وہ چیز جس میں مسالا پڑا ہوا ہو۔ چٹپٹی۔

مسالے کا تیل۔ (ا۔ مذ) ایک قسم کا مرکب تیل جس کی خوشبو تیز ہوتی ہے۔

مسالے کی سِل۔ (ا۔ مث) مسالہ پیسنے کی سل۔

مَسالِک۔ (مَ۔ سا۔ لِک) (ع۔ ا۔ مذ) مسلک کی جمع۔ راہیں راستے۔ طریقے۔

مسالمہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ مجلس جس میں سلام پڑھے جائیں (۲) باہم سلام پڑھنا۔ خاص طور سے شہدائے کربلا کی یاد میں سلام پیش کرنا (اہلِ ہند کی اختراع)۔

مَسام۔ (مَ۔ سا۔ م) (ع۔ ا۔ مذ) جسم کے وہ سوراخ جن میں سے پسینہ نکلتا ہے۔

مَسامات۔ (مَ۔ سا۔ مات) (ع۔ ا۔ مذ) مسام کی جمع۔

مُسامحت۔ (مُ۔ سا۔ مَ۔ حَت) (ع۔ ا۔ مث) چشم پوشی کرنا۔ کسی کا عیب ظاہر نہ کرنا (۲) سستی۔ کاہلی (۳) کسی سے نرمی کا برتاؤ کرنا۔

مسامرت۔ (ع۔ ا۔ مذ) قصہ کہنا۔ کہانی سنانا۔

مَسامَسا کر۔ (ا۔ تابع فعل) کھینچ تان کے۔ بڑی مشکل سے۔

مَسان۔ (مَ۔ سا۔ ن) (ہ۔ ا۔ مذ) مرگھٹ۔ وہ جگہ جہاں ہندوؤں کے مُردے جلائے جاتے ہیں۔ شمشان (۲) بچوں کی ایک بیماری جس میں بچہ سُوکھتا جاتا ہے۔ اُمّ الصبیان۔ دقّ الاطفال (۳) سفلی عمل، جس سے خبیث روح کو قابو کرتے ہیں۔ جنتر منتر (۴) خبیث۔ بھوت۔

مَسانَد۔ (ق۔ ا۔ مذ) خیال۔

مَسانی۔ (مَ۔ سا۔ نی) (ہ۔ ا۔ مث) چھوٹی چیچک۔ خسرا۔

مَسانیا۔ (مَ۔ سا۔ نِ۔ یا) (ہ۔ ا۔ مذ) وہ جو جلی ہوئی لاش کی راکھ اور ہڈیاں اٹھائے (۲) وہ جو خبیث ارواح کو نکالے۔

مُساوات۔ (مُ۔ سا۔ وات) (ع۔ ا۔ مث) برابری۔ ہمسری (۲) باہم برابر کرنا۔ حالت کا برابر ہونا۔

مُساواتِ ذاتی۔ (جبر و مقابلہ کی اصطلاح) وہ مساوات جس میں حرفِ مجہول کی کوئی سی قیمت کیوں نہ ہو ہر حالت میں مساوات کی طرفیں برابر رہتی ہیں۔

مساواتِ شرطی۔ (ع۔ ا۔ مث) (جبر و مقابلہ) وہ مُساوات کہ جس میں حرفِ مجہول کی کوئی خاص قیمت مقرر نہ کریں۔ مساوات کی شرط برابر نہ ہو۔

مساوات نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) مساوات کی نامعلوم مقدار کی قیمت دریافت کرنا۔

مُساوِی۔ (مُ۔ سا۔ وی) (ع۔ صف) برابر۔ یکساں

مساوِی الاَضلاع۔ (ع۔ ا۔ مث) وہ شکل جس کے سب ضلعے برابر ہوں۔

مُساہَلت۔ (مُ۔ سا۔ ہَ۔ لَت) (ع۔ ا۔ مث) تساہل کرنا۔ سُستی کرنا۔

مساہمت۔ (مُ۔ سا۔ ہَ۔ مَت) (ع۔ ا۔ مث) شرکت۔ ساجھا۔ قرعہ اندازی۔

مَسائِل۔ (مَ۔ سا۔ ئِل) (ع۔ ا۔ مذ) مسئلہ کی جمع۔ سوالات۔ پوچھی ہوئی باتیں۔ اُمور دریافت طلب۔ (۲) مذہبی قواعد یا احکام، اصولِ مذہب۔

مُسَبَّب۔ (مُ۔ سَب۔ بَب) (ع۔ صف) سبب کیا گیا۔ باعث۔ وجہ۔

مُسَبِّب۔ (مُ۔ سَب۔ بِب) (ع۔ ا۔ مذ) سبب پیدا کرنے والا۔

مُسَبِّبُ الاسباب۔ (ع۔ صف) سبب پیدا کرنے والا۔

مُسَبِّبِ حقیقی۔ (ع۔ صف) سبب کا اصل پیدا کرنے والا۔ خداوند تعالیٰ۔

مُسَبِّح۔ (مُ۔ سَب۔ بِح) (ع۔ صف) سبحان اللہ کہنے والا۔ تسبیح کرنے والا۔ خدا تعالیٰ کو پاکی سے یاد کرنے والا۔

مُسَبِّحانِ ملاء اعلیٰ۔ (ع۔ ا۔ مذ) فرشتوں سے مراد ہے۔

مُسَبِّحہ۔ (مُ۔ سَب۔ بِ۔ حَہ) (ع۔ ا۔ مث) شہادت کی انگلی سبابہ۔

مُسَبَّع۔ (مُ۔ سَب۔ بَع) (ع۔ ا۔ مذ) سات حصہ کیا گیا۔ سات پہلو والی چیز۔ سات برابر ضلعوں والی شکل (۲) سات مصرعوں کے بند والے شعر۔

مَسبُوق۔ (مَس۔ بُو۔ ق) (ع۔ صف) سابق۔ گزرا ہوا۔ گزشتہ (۲) اصطلاحِ فقہ میں وہ شخص جو ایک یا کئی رکعتیں فوت ہو جانے کے بعد جماعت میں آ کر شریک ہوا ہو۔

مَسبُوقُ الذِکر۔ (ع۔ صف) جس کا سابق میں ذکر آ چکا ہو۔ جو بیان کیا جا چکا ہو۔

مَست۔ (ف۔ صف) متوالا۔ مدھ ماتا۔ نشہ میں چور۔ مخمور (۲) پُر شہوت۔ جوانی میں بھرا ہوا (۳) سرشار۔ بے خود۔ بے ہوش۔ مدہوش (۴) مجذوب مجنون۔ دیوانہ (۵) خوش۔ مگن۔ آنند۔ بشاش (۶) بے پرواہ (۷) مغرور۔ گھمنڈی۔

مَست آواز۔ (ف۔ ا۔ مث) وہ آواز جو سُننے والوں کو بے خود بنا دے آواز جو سُننے والوں کے دلوں میں سرور اور نشہ سا پیدا کر دے۔

مست ازل (الست)۔ (ف ع۔ صف) ظہورِ مخلوق سے پہلے خدا تعالیٰ نے تمام ارواح کو جمع کر کے فرمایا اَلَستُ بِرَبِّکُم۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو سب نے بلیٰ کہا یعنی ہاں۔ اس دن جس کی روح خدا کی آواز سُن کر مجذوب ہو گئی۔ مراد مجذوب کامل۔ ازلی مست۔

مَست بوک۔ (ا۔ مذ) مستی میں بھرا ہوا بکرا۔

مَست مولا۔ (ا۔ مذ) بے پرواہ آدمی۔ آزاد طبع۔

مَست مہینہ۔ (ا۔ مذ) پھاگن کا مہینہ۔ ہولی کا مہینہ جو مستی کے مشاغل کے لیے مخصوص ہے۔

مَست ہاتھی ۔(ا۔مذ) ہاتھی جو مستی کے باعث دیوانہ ہو۔

مست ہو جانا ۔ (ا۔ مص مرکب) متوالا ہو جانا۔ نشہ میں چُور ہو جانا (۲) بے ہوش ہونا (۳) اترانا۔ گھمنڈ کرنا۔ مغرور ہونا (۴) شہوت میں بھرنا۔ مدہ پر آنا (۵) جوانی میں بھرنا۔ جوش میں آنا۔ بہت خوش ہونا (۷) دیوانہ ہونا۔ مجنوں ہونا۔ مجذوب ہونا۔

مستوں کے گھوڑے ۔ (ا۔مثل) نہایت احمق۔ نہایت بے وقوف۔

مُستَاجِر ۔ (مُس۔تا۔جِر) [ع۔ا۔مذ] ٹھیکہ دار۔ اجارہ پہ لینے والا۔ زمیندار۔

مستاجر سرکاری ۔[ع۔ا۔مذ] سرکاری ٹھیکہ دار۔

مُستاجِری ۔(مُس۔تا۔جِ۔رِی) [ف۔ا۔مث] ٹھیکہ داری۔ اجارہ داری

مُستاصَل ۔ (مُس۔تا۔صِل) [ع۔صف] جڑ سے اکھڑا ہوا۔ برباد۔ تباہ

مُستاصِل ۔(مُس۔تا۔صِل) [ع۔ا۔مذ] جڑ سے اُکھاڑنے والا۔

مُستامِن ۔ (مُس۔تا۔مِن) [ع۔ا۔مذ] پناہ مانگنے والا۔ امن چاہنے والا۔

مُستان ۔(مُس۔تان) [ا ُر۔ا۔مذ] مجذوب دیوانہ۔ مجنون۔ اس معنے میں بطور واحد مستعمل ہے۔

مستان شاہ ۔(ا۔مذ) مست فقیر۔ گدائے مجذوب۔

مَستانا ۔(مَس۔تا۔نا) [ہ۔مص] مستی پر آنا۔ مدھ پر آنا۔ گرما جانا۔

مَستانہ ۔ (مَس۔تا۔نہ) [ف۔صف] مست کی طرح یا مانند۔ متوالے کی طرح۔ مجذوب۔

مَستانہ چال ۔ [ف۔ا۔مث] متوالے کی سی لڑکھڑاتی چال۔ جھومتی چال۔

مُستانِس ۔ (مُس۔تا۔نِس) [ع۔صف] اُلفت رکھنے والا۔ خوگر۔ آرام پانے والا۔

مُستانِفَہ ۔[ع۔صف] پہل کرنے والا (۲) جُدا۔ علیحدہ (۳) (اصطلاح نحو) وہ جملہ جس کو سابقہ جملے سے معناً تو ربط ہو مگر لفظاً کچھ تعلق نہ ہو۔

مَستانی ۔ (مَس۔تا۔نی) [ا ُر۔صف۔و۔ا۔مث] مدھ میں بھری ہوئی عورت (۲) دیوانی۔ مجنونہ۔

مُستاہِل ۔[ع۔ا۔مذ] نالائق۔ سزادار۔

مُستَبِد ۔(مُس۔تَ۔بِد) [ع۔ا۔صف] اکیلے کام کرنے والا (۲) خودمختار مطلق العنان (جمع) مُستَبِدِین۔

مُستَبِدانہ ۔(مُس۔تَ۔بِد۔دانہ) [ع۔صف] خودمختارانہ۔ مطلق العنانہ۔

مُستَبدَل ۔[ع۔صف] بدل کیا گیا۔ بدل جاتا گیا۔

مُستَبدِل ۔[ع۔صف] بدل کرنے والا۔ بدل چاہنے والا۔

مُستَبشِر ۔ [ع۔صف] خوش خبری چاہنے والا۔ خوش ہونے والا۔

مُستَبصِر ۔[ع۔صف] بینائی چاہنے والا۔ جس کا دل بینا ہو۔

مُستَبعَد ۔ (مُس۔تَب۔عد) [ع۔صف] دُور۔ بعید (۲) دور از قیاس۔ دُشوار۔

مُستَتِر ۔(مُس۔تَ۔تِر) [ع۔صف] چھپنے والا۔ پوشیدہ۔

مُستَثنیٰ ۔ (مُس۔تَث۔نا) [ع۔صف] استثنا کیا گیا۔ الگ کیا گیا۔ چُنا گیا۔ چھوٹا ہو۔ ماسوا۔ اِلّا۔ مگر۔ بجز (۳) وہ شخص یا چیز جسے علیحدہ کر دیا گیا ہو (۴) اصطلاح نحو میں وہ اسم جو حرف استثنا کے بعد واقع ہوا ہو (جمع) مستثنیات۔

مستثنیٰ کرنا ۔ (ا۔محاورہ) علیحدہ کرنا۔ الگ کرنا۔ کسی میں سے کسی کو جُدا کرنا۔

مُستَثنیٰ مِنہُ ۔ [ع۔صف] وہ شخص یا چیز جس میں سے مستثنیٰ کو الگ کر دیا گیا ہو۔

مُستَثنِیات ۔ (مُس۔تَث۔نِ۔یات) [ع۔صف] مستثنیٰ کی جمع۔ الگ کیے ہوئے امور۔

مُستَجاب ۔ (مُس۔تَ۔جاب) [ع۔صف] جواب دیا گیا (مجازاً) قبول کیا گیا۔ مانا گیا۔

مُستَجابُ الدَّعوات ۔ [ع۔ا۔مث] جس کی دُعا قبول ہو۔ جس کی دعا درگاہِ الٰہی میں شرف قبولیت پائے۔

مُستَجمِع ۔(مُس۔تَج۔مِع) [ع۔ا۔مذ] جمع کرنے والا۔

مُستَجمَع ۔ (مُس۔تَج۔مَع) [ع۔ا۔مذ] (۱) جمع ہونے کی جگہ (۲) جمع کیا گیا۔

مُستَجمَعُ الصِّفات ۔[ع۔صف] جس میں تمام خوبیاں جمع ہوں۔

مُستَجِیب ۔ (مُس۔تَ۔جِیب) [ع۔صف] جواب دینے والا۔ دُعا قبول کرنے والا۔

مُستَجِیبُ الدَّعوات ۔ [ع۔صف] دُعائیں قبول کرنے والا۔ مُراد خدائے تعالےٰ۔

مُستَحاضَہ ۔ (مُس۔تَ۔حا۔ضَہ) [ع۔صف] وہ عورت جسے معمول سے زیادہ عرصہ تک خون آئے۔

مُستَحَب ۔ (مُس۔تَ۔حَب) [ع۔صف] محبت کیا گیا۔ پسند کیا گیا پسندیدہ (۲) [ا ُر۔ا۔مذ] فقہ کی اصطلاح میں عبادات میں سے وہ فعل جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرما کر خود کیا ہو یا اُس کا ثواب بیان فرمایا ہو۔ جمع: مستحبات۔

مُستَحسَن ۔(مُس۔تَح۔سَن) [ع۔صف] نیک۔ پسندیدہ۔ خوب۔ بہتر۔

مُستَحضَر ۔ (مُس۔تَح۔ضَر) [ع۔صف] یاد رکھا ہوا۔ وہ بات جو یاد ہو۔

مُستَحَق ۔ (مُس۔تَ۔حِق) [ع۔صف] حق دار۔ حق رکھنے والا۔ دعوے دار (۲) لائق۔ قابل۔ سزاوار (۳) درویش۔ مفلس۔ مسکین۔ نادار جمع۔ مستحقین۔

مُستَحکَم ۔ (مُس۔تَح۔کَم) [ع۔صف] پکا۔ مضبوط۔ سخت۔ قائم کرنے والا۔ اٹل۔ مضبوط۔

مُستَحِیل ۔ (مُس۔تَ۔حِیل) [ع۔صف] بدلا ہوا۔ ایک حال سے دوسرے حال میں پھرنے والا (۲) ناممکن۔ محال۔

مُستَخرَج ۔ (مُس۔تَخ۔رَج) [ع۔صف] نکالا ہوا۔ خارج کیا ہوا۔

مُستَخلَص ۔ (مُس۔تَخ۔لَص) [ع۔صف] چھوڑا گیا۔ خلاص کیا گیا۔

مُستَدعِی۔ (مُس۔تَد۔عی) [ع۔صف] استدعا کرنے والا۔ خواہش مند۔ کسی بات کا چاہنے والا۔ مُلتجی۔

مُستَدِیر۔ (مُس۔تَ۔دِیر) [ع۔صف] گول۔ مُدَوّر۔

مُستَرَد۔ (مُس۔تَ۔رَد) [ع۔صف] رَد کیا گیا۔ واپس کیا گیا۔

مُستَرشِد۔ [ع۔صف] ہدایت طلب کرنے والا۔ سیدھی راہ چاہنے والا۔ مرید۔

مُستَرضِی۔ [ع۔صف] رضا چاہنے والا۔ خوشنودی چاہنے والا۔

مِستری۔ (مِس۔تَ۔ری) [اَر۔ا۔مذ] (۱) اہلِ حرفہ کا افسر۔ کاری گروں کا اُستاد (۲) کسی پیشہ کا کاری گر۔ خصوصاً لوہار۔ بڑھئی۔ معمار۔

مُستَزاد۔ (مُس۔تَ۔زا۔د) [ع۔صف] بڑھایا گیا۔ زیادہ کیا گیا۔ افزوں (۲) عروض میں وہ غزل جس کے ہر مصرع یا شعر کے بعد ایسا زائد ٹکڑا لگا ہو جو اُسی مصرع کے رُکن اول اور رُکن آخر کے برابر ہو۔ مثلاً ہم سے چھُپ چھُپ کر جو راتوں کو چلے جاتے ہو۔ سچ بتاؤ تمہیں اب کس سے نیا پیار ہوا۔ اِس کا باعث تو کہو کون دِلدار ہوا۔

مُستَسقِی۔ (مُس۔تَس۔قی) [ع۔صف] وہ جو پانی طلب کرے (۲) وہ شخص جسے جلندھر کی بیماری ہو۔

مُستَشار۔ (مُس۔تَ۔شا۔ر) [ع۔صف] وہ جس سے مشورہ کیا جائے۔

مُستَشارِ قانونی۔ [ع۔ف۔مذ] وہ شخص جس سے قانونی مشورہ لیا جائے۔

مُستَشرِق۔ (مُس۔تَش۔رِق) [ع۔صف] وہ فرنگی جو مشرقی زبانوں اور علوم کا ماہر ہو۔ (جمع) مستشرقین۔

مُستَشہِد۔ [ع۔ف] گواہی چاہنے والا۔ شہادت طلب کرنے والا۔

مُستَشِیر۔ [ع۔صف] مشورہ کرنے والا۔

مُستَشفیٰ۔ [ع۔ا۔مذ] شفاخانہ۔ ہسپتال۔

مُستَضِی۔ [ع۔صف] روشنی چاہنے والا۔ روشنی قبول کرنیوالا۔

مُستَطاب۔ (مُس۔تَ۔طا۔ب) [ع۔صف] خوش گوار۔ اچھا۔ عمدہ خوب (۲) مبارک۔ خجستہ۔ سعید۔ نیک۔

مُستَطِیع۔ (مُس۔تَ۔طِیع) [ع۔صف] استطاعت رکھنے والا۔ صاحبِ مقدور۔

مُستَطِیل۔ (مُس۔تَ۔طِیل) [ع۔ا۔مذ] (۱) طویل۔ لمبا (۲) وہ چار ضلعوں کی شکل جس کے چاروں زاویے قائمے اور مقابل کے ضلعے برابر ہوں۔

مُستَظہِر۔ (مُس۔تَظ۔ہِر) [ع۔صف] مدد چاہنے والا۔ امداد کا خواہاں (۲) ظہور چاہنے والا۔

مُستَعار۔ (مُس۔تَ۔عار) [ع۔صف] مانگا ہُوا۔ اُدھار لیا ہوا۔ چند روزہ جیسے حیاتِ مستعار۔

مُستَعان۔ [ع۔صف] مدد طلب کیا گیا (۲) اللہ تعالیٰ کا ایک نام۔

مُستَعجِل۔ (مُس۔تَع۔جِل) [ع۔صف] تعجیل کرنے والا۔ جلدی کرنے والا۔ جلدباز۔

مُستَعجِلانہ۔ (مُس۔تَع۔جِ۔لا۔نَہ) [ع۔ف۔صف] جلدبازانہ۔

مُستَعِد۔ (مُس۔تَ۔عِد) [ع۔صف] آمادہ۔ تیار۔ موجود۔ کمربستہ (۲) چست۔ چالاک۔ ہوشیار۔ طرار۔

مُستَعِد کرنا۔ [ا۔مص مرکب] تیار کرنا۔ آمادہ کرنا۔

مُستَعِدّی۔ (مُس۔تَ۔عِد۔دی) [ف۔ا۔مث] آمادگی۔ تیاری۔

مُستَعذِر۔ [ع۔صف] عذر چاہنے والا۔

مُستَعفِی۔ (مُس۔تَع۔فی) [ع۔صف] استعفاء دینے والا۔ معافی چاہنے والا۔ نوکری چھوڑنے والا۔

مُستَعمَرہ۔ (مُس۔تَع۔مَر) [ع۔صف] آبادی۔ کالونی۔ آبادی جا بسا ہوا (جمع) مستعمرات۔

مُستَعمَل۔ (مُس۔تَع۔مَل) [ع۔صف] (۱) عمل میں لایا ہوا۔ کام میں لایا ہوا۔

مُستَعمَل ہونا۔ [ا۔مص مرکب] استعمال میں آنا۔ کام میں لایا جانا برتنے میں آنا۔

مُستَعِین۔ (مُس۔تَ۔عِین) [ع۔صف] مدد چاہنے والا۔ امداد طلب کرنے والا۔

مُستَغاث۔ (مُس۔تَ۔غاث) [ع۔ا۔مذ] وہ جس سے فریاد چاہیں۔

مُستَغاث علیہ۔ جس کے خلاف استغاثہ کیا گیا ہوا۔ مدّعا علیہ جس پر نالش کی گئی ہو۔

مُستَغرِب۔ [ع۔صف] وہ مشرقی جو مغربی علوم کا ماہر ہو۔

مُستَغرِق۔ (مُس۔تَغ۔رِق) [ع۔صف] غرق شدہ۔ ڈوبا ہوا۔ (۲) نہایت مصروف۔

مُستَغفِر۔ (مُس۔تَغ۔فِر) [ع۔صف] استغفار کرنے والا۔ گناہوں کی معافی مانگنے والا۔

مُستَغنِی۔ (مُس۔تَغ۔نی) [ع۔صف] آزاد۔ بری۔ بے پرواہ (۲) دولتمند مالدار۔ آسودہ حال۔ فارغ البال۔ مطمئن۔

مُستَغِیث۔ (مُس۔تَ۔غیث) [ع۔صف۔مذ] استغاثہ کرنے والا۔ داد خواہ۔ نالشی (۲) مدعی۔ دعوے دار۔ سائل۔

مُستَغِیث الیہ۔ [ع۔صف] جس پر دعوےٰ کیا جائے۔ مدعاعلیہ۔

مُستَغِیثہ۔ [ع۔صف۔مث] مُستغیث کی تانیث۔ دعویدار عورت۔

مُستَفاد۔ (مُس۔تَ۔فاد) [ع۔صف] فائدہ حاصل کیا ہوا۔ جو چیز فائدے میں حاصل ہو۔

مُستَفاض۔ [ع۔صف] فیض چاہا ہوا۔

مُستَفتِی۔ (مُس۔تَف۔تی) [ع۔صف] فتویٰ طلب کرنے والا۔ کسی معاملے میں شرعی حکم چاہنے والا۔

مُستَفسِر۔ (مُس۔تَف۔سِر) [ع۔صف] استفسار کرنے والا۔ پوچھنے والا تحقیق کرنے والا۔ محقق۔

مُستَفِید۔ (مُس۔تَ۔فید) [ع۔صف] فائدہ چاہنے والا۔ فائدہ طلب

کرنے والا۔ فائدہ اُٹھانے والا۔

مُستَفِیض۔ (مُس۔تَ۔فِیض)، [ع۔صف] فیض چاہنے والا۔ فیض کا خواہاں (۲) فائدہ اُٹھانے والا۔

مُستَقبَل۔ (مُس۔تَق۔بَل)، [ع۔ ۵۔صف] آگے آنے والا۔ آئندہ (۲) وہ فعل جو آنے والے زمانے سے تعلق رکھے۔ زمانۂ آئندہ۔

مُستَقَر۔ (مُس۔تَ۔قَر)، [ع۔ ا۔مذ] ٹھہرنے کی جگہ۔ جائے قرار۔ ٹھکانہ۔

مُستَقِل۔ (مُس۔تَ۔قِل)، [ع۔صف] مضبوط۔ مستحکم۔ اٹل۔ برقرار۔ پائدار پکا۔ قائم۔ ہمیشہ۔ مدام۔

مُستَقِل اسامی۔ [ع۔ف۔ ا۔مذ] مستقل جگہ۔ پکّی اسامی۔ پائیدار نوکری۔

مستقل رہنا۔ [ا۔محاورہ] قائم رہنا۔ برقرار رہنا۔ جما رہنا۔

مستقل مزاج۔ [ع۔صف] وہ جس کے مزاج میں استقلال ہو۔

مستقل ہونا۔ [ا۔مص مرکب] پکا ہونا۔ پائدار ہونا (۲) قائم ہونا۔ برقرار ہونا (۳) ملازمت پر پکا ہونا۔

مُستَقِلی۔ (مُس۔تَق۔لی)، [ف۔ ا۔مث] کسی عہدے پر پکا ملازم کیا جانا (Confitrnation) مضبوطی۔ مستحکمی۔

مُستَقِیم۔ (مُس۔تَ۔قِیم)، [ع۔صف] سیدھا۔ راست۔ درست۔ مضبوط۔

مُستَک۔ (مُس۔تک)، [س۔ ا۔مث] ہاتھی کا ماتھا (۲) ماتھا۔ پیشانی۔

مُستَکبِر۔ (مُس۔تَک۔بِر)، [ع۔صف] متکبر۔ مغرور۔ گھمنڈی۔

مُستَکفِی۔ [ع۔ف] کفایت چاہنے والا۔

مُستَلِذ۔ [ع۔صف] لذت پانے والا۔

مُستَلزِم۔ (مُس۔تَل۔زِم)، [ع۔صف] کوئی کام اپنے اُوپر لازم کرنے والا۔

مُستَلزِم سزا۔ [ع۔صف] سزا کے قابل۔

مُستَمِد۔ [ع۔صف] امداد چاہنے والا۔

مُستَمِر۔ (مُس۔تَ۔مِر)، [ع۔صف] ہمیشہ رہنے والا۔ دائم۔ مضبوط پائدار۔ مستقل۔ پیوستہ۔

مُستَمِع۔ (مُس۔تَ۔مِع)، [ع۔صف] سُننے والا۔

مُستَمَند۔ (مُس۔تَ۔مَند)، [ع۔صف] غمگین (۲) (مجازاً) حاجت مند ضرورت والا۔ جمع مستمندان۔

مُستَنَد۔ (مُس۔تَ۔نَد)، [ع۔صف] سند پایا ہوا۔ تصدیق کیا ہوا۔ مصدّقہ قابلِ اعتبار۔ قابلِ اعتماد۔ معتبر۔

مُستَنبَط۔ (مُس۔تَم۔بَط)، [ع۔صف] اخذ کیا گیا۔ چُنا گیا۔ چھانٹا گیا۔

مُستَنصَر۔ [ع۔صف] مدد طلب کیا گیا۔ مدد مانگا ہوا۔

مُستَنصِر۔ [ع۔ف] مدد طلب کرانے والا۔ مدد مانگنے والا۔

مُستَنِیر۔ [ع۔صف] روغن۔ روشنی طلب کرنے والا۔

مستَوجِب۔ (مُس۔تَو۔جِب)، [ع۔صف] واجب کرنے والا۔ لازم ہونے والا۔ لائق۔ قابل۔ سزاوار۔

مُستَودَع۔ [ع۔صف] امانت رکھا گیا۔

مُستَودِع۔ [ع۔صف] امانت کا نگران۔

مَستُور۔ (مَس۔تُور)، [ع۔صف] چھپا ہوا۔ پوشیدہ۔ مخفی۔

مَستُورات۔ (مس۔تُو۔رات)، [ع۔ ا۔مث] مستورہ کی جمع۔ پردہ نشین عورتیں۔ (مجازاً) عورتیں۔

مُستَوفی۔ (مُس۔تو۔فی)، [ع۔ ا۔مذ] پورا لینے والا (۲) (مجازاً) محاسب اعلیٰ جو اپنے ماتحتوں کے حساب کتاب کی جانچ کرے۔

مَستُول۔ (مَس۔تُو۔ل)، [پرُ۔ ا۔مذ] جہاز یا کشتی کا ستون۔

مُستَولی۔ (مُس۔تَو۔لی)، [ع۔صف] غالب چھا جانے والا۔ قابو پانے والا۔

مُستَوی۔ (مُس۔تَ۔وی)، [ع۔صف] برابر۔ ہموار۔

مُستَہام۔ (مُس۔تَ۔ہام)، [ع۔صف] سرگشتہ۔ حیران۔ پریشان۔

مُستَہِن۔ [ع۔صف] کسی کو حقیر سمجھنا۔

مَستی۔ (مَس۔تی)، [ف۔ ا۔مث] نشہ۔ خمار۔ کیف۔ مدھ (۲) مدہوشی۔ بے ہوشی۔ بدمستی۔ متوالاپن (۳) رغبت جماع۔ جوشِ شہوت۔ باہ چُل۔ خواہش نفسانی۔ وہ حالت یا کیفیت جو پرندوں یا دوسرے حیوانات کی ہیجانِ شہوت کے وقت ہوتی ہے۔ جیسے مور۔ کبوتر۔ شیر۔ ہاتھی کی مستی (۴) وہ پانی جو جوشِ شہوت میں حیوانات کے کان گردن یا آنکھ کے قریب سے ٹپکتا ہے (۵) حیوانات کی منی (۶) وہ پانی جو بعض درختوں سے ٹپکتا ہے۔ جیسے نیم کی مستی (۷) خوشی کی حرکتیں۔ (۸) غرور۔ تکبر۔ (سلاجیت کو پہاڑوں کی مستی کہا جاتا ہے)۔

مَستی آنا۔ [ا۔محاورہ] شہوت میں بھرنا۔ گرم ہونا۔

مَستی اُٹھنا۔ [ا۔محاورہ] مجامعت کو جی چاہنا۔ جماع کی خواہش ہونا۔

مَستی ٹپکنا۔ [ا۔محاورہ] منی کا رس رس کر گرنا (۲) درختوں سے بدبودار پانی کا چھُوٹنا (۳) نشیلاپن پایا جانا (۴) حرکات و سکنات سے جوشِ شہوت یا جوشِ جوانی کا ظاہر ہونا۔

مَستی جھاڑنا۔ [ا۔محاورہ] شہوت بجھانا (۲) نشہ دُور کرنا۔ (۳) شرارت نکالنا۔

مستی جھڑنا۔ [ا۔محاورہ] نشہ ہرن ہونا (۲) شرارت نکل جانا (۳) اوسان درست ہو جانا۔

مستی چڑھنا۔ [ا۔محاورہ] متوالا ہونا۔ نشہ میں ہونا۔ مستی میں بھرنا۔ شہوت کا جوش پر ہونا۔

مَستی چھانا۔ [ا۔محاورہ] نشہ میں ہونا۔ بے ہوش ہونا۔

مَستی کا عالم۔ [ا۔مذ] نشہ کی حالت۔

مستی کرنا۔ [ا۔محاورہ] خوش فعلیاں کرنا۔

مستی میں آنا۔ [ا۔محاورہ] مدھ پر آنا۔

مستی میں بھرنا۔ [ا۔محاورہ] شہوت کا زور ہونا۔

مستی نکالنا۔ [ا۔محاورہ] (۱) منی نکالنا (۲) شرارت دُور کر دینا۔

مَستی نکلنا۔ [ا۔محاورہ] نشہ اترنا (۲) مزاج درست ہو جانا۔

مَستی ہونا۔ [ا۔محاورہ] مجامعت کی خواہش ہونا۔

مَسَٹ۔ (مَ۔سَٹ)، [س۔ ا۔مث] خاموشی۔ سکوت۔

مَسَٹ مارنا۔ [ا۔محاورہ] سوتا بن جانا۔ ڈھیٹ بن کر بیٹھے رہنا۔

مِسٹر۔ (مِس۔ٹر)، [انگ۔ ا۔مذ] تعظیمی خطاب جو انگریزی میں نام سے

پہلے استعمال ہوتا ہے۔ صاحب۔ جناب۔ (Mister)

مِسٹرس ۔ (Mistress) (مِسٹ۔رس) [انگ۔ا۔مث] عورت کے واسطے تعظیمی خطاب جو نام سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔

مُسٹنڈا ۔ (مُس۔ٹن۔ڈا) [ہ۔صف] موٹا تازہ آدمی۔ ہٹا کٹا۔

مُسٹنڈی ۔ (مُس۔ٹن۔ڈی) [ہ۔صف] موٹی عورت۔ ہٹی کٹی۔

مَسجِد ۔ (مَس۔جِد) [ع۔ا۔مث] سجدہ کرنے کی جگہ۔ نماز پڑھنے کی جگہ۔ مسلمانوں کا عبادت خانہ (جمع) مساجد۔

مسجد اقصیٰ ۔ [ع۔ا۔مث] (۱) دور کی مسجد (۲) بیت المقدس میں وہ مسجد جو حضرت سلیمانؑ نے بنائی تھی۔

مسجد ٹھنڈی کرنا ۔ [ا۔محاورہ] مسجد ڈھانا۔ مسجد شہید کرنا۔

مسجد جامع ۔ [ع۔ا۔مث] وہ مسجد جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے۔

مسجد حرام ۔ [ع۔ا۔مث] کعبہ۔ اُسے مسجد حرام اس لیے کہتے ہیں کہ حُرمت کے باعث اس کے حدود میں کئی جائز باتیں حرام ہو جاتی ہیں۔ جیسے کسی جاندار کو مارنا۔

مسجد ڈھا کر امام باڑہ بنانا ۔ [ا۔محاورہ] فرض کام کو چھوڑ کر سُنّت و مستحب پر اڑ رہنا۔

مسجد ڈھے گئی محراب رہ گئی ۔ [ا۔مثل] اصلی چیز جاتی رہی صرف نشانی رہ گئی۔

مسجد شہید کرنا ۔ [ا۔محاورہ] مسجد کا منہدم کرنا۔ مسجد کا گرانا۔

مسجد کا مُلّانا ۔ [ا۔محاورہ] وہ مُلّا جس کی بسر مسجد کی روٹیوں پر ہو۔

مسجد میں اینٹ اُلٹ کر رکھنا ۔ [ا۔محاورہ] سخت قسم۔ مسلمان عورتوں کا عقیدہ ہے کہ اگر کوئی جھوٹا آدمی مسجد میں اینٹ اُلٹی کرکے رکھ دے تو وہ برباد ہو جاتا ہے۔ یعنی اگر جھوٹ بولیں تو اپنا تختہ اُلٹ جائے۔

مسجد میں چراغ جلانا ۔ [ا۔محاورہ] منّت پوری ہوتے پر مسجد کے طاق میں چراغ روشن کرنا (۲) روشنی کی غرض سے مسجد میں چراغ روشن کرنا۔

مسجد میں چونا لگانا ۔ [ا۔محاورہ] سخت قسم کھانا۔ مسلمان عورتوں کا اعتقاد ہے کہ اگر جھوٹا شخص مسجد میں جا کر آنکھوں کو چونا لگاتے تو آنکھیں سفید ہو جاتی ہیں۔ یعنی اندھا ہو جاتا ہے۔

مسجد نبویؐ ۔ [ع۔ا۔مث] وہ مسجد جو مدینہ منورہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مقدس کے قریب ہے۔ حضور صلعم کی مسجد جو بعد میں بہت وسیع کر دی گئی۔

مُسَجَّع ۔ (مُ۔سَج۔جَع) [ع۔صف] قافیے دار عبارت۔ وہ عبارت یا مضمون جس میں قافیے کا اہتمام ہو۔

مُسَجَّل ۔ (مُ۔سَج۔جَل) [ع۔ا۔مذ] کاغذ جس پر حاکم یا قاضی کی مہر ثبت ہو (۲) دُرست صحیح ثابت شدہ (۳) رجسٹری شدہ [انگ] (Registered)

مَسجُود ۔ (مَس۔جُود) [ع۔صف] سجدہ کیا گیا۔ جسے سجدہ کریں۔

مَسح ۔ [ع۔ا۔مذ] پونچھنا۔ چھونا۔ ہاتھ ملنا۔ ہاتھ پھیرنا (۲) وضو یا غسل کرتے وقت کسی عضو پر ہاتھ پھیرنا۔

مَسحُور ۔ (مَس۔حُو۔ر) [ع۔صف] جس پر سحر کیا گیا ہو۔ جس پر جادو کیا جائے۔

مَسحُوق ۔ [ع۔صف] پِسا ہوا۔ گھسا ہوا۔

مَسحی ۔ [ع۔صف] جس پر مَسح جائز ہو۔ چمڑے کا موزہ وغیرہ۔

مَسخ ۔ [ع۔صف] اچھی صورت بدل کر بُری صورت ہو جانا۔

مسخ ہو جانا ۔ [ا۔محاورہ] صورت بگڑ جانا۔ چہرہ پلٹ جانا۔ اعلیٰ شکل کا ادنیٰ شکل میں تبدیل ہو جانا۔

مُسَخَّر ۔ (مُ۔سَخ۔خَر) [ع۔صف] تسخیر کیا گیا۔ تابع کیا گیا۔ قبضہ کیا گیا۔ فتح کیا گیا۔

مَسخَرگی ۔ (مَس۔خَر۔گی) [ف۔ا۔مث] مسخرہ پن۔ ٹھٹھا۔ ٹھٹھول۔

مَسخَرہ ۔ (مَس۔خَ۔رہ) [ف۔ا۔مذ] ٹھٹھے باز۔ مذاقیہ۔ ہنسوڑ۔

مَسخَری ۔ (مَس۔خَ۔ری) [اُر۔ا۔مث] مسخرہ پن۔ مذاق (۲) [صف] مذاقیہ عورت۔ ظریف عورت۔

مسخری کرنا ۔ [ا۔محاورہ] مذاق کرنا۔ ہنسی اڑانا۔

مسخری میں اُڑا ڈالنا ۔ [ا۔محاورہ] کسی بات کا مذاق میں ٹال دینا۔

مُسَدَّس ۔ (مُ۔سَد۔دَس) [ع۔ا۔مذ] علم ہندسہ میں چھ ضلعوں کی شکل۔ جس کے سب ضلعے اور زاویے برابر ہوں (۲) نظم کی وہ قسم جس کے ہر بند میں چھ مصرعے ہوں۔

مَسدُود ۔ (مَس۔دُو۔د) [ع۔صف] (۱) بند کیا گیا۔ روکا گیا (۲) بند۔ رُکا ہوا۔

مَسَرَّت ۔ (مَ۔سَر۔رَت) [ع۔ا۔مث] خوشی۔ شادمانی۔ انبساط۔

مُسرِف ۔ (مُس۔رِف) [ع۔صف] فضول خرچ۔ بہت خرچ کرنے والا۔ کھاؤ اُڑاؤ۔

مَسرُور ۔ (مَس۔رُو۔ر) [ع۔صف] خوش۔ شادماں۔ آنندہ۔ مگن۔

مَسرُوق ۔ (مَس۔رُو۔ق) [ع۔صف] چوری کیا گیا۔ چرایا گیا۔

مَسرُوقہ ۔ (مَس۔رُو۔قہ) [ع۔صف] چرائی ہوئی چیز۔

مِسِز ۔ (Missis) [انگ۔ا۔مذ] بیگم (شوہر کے نام کے ساتھ بولا جاتا ہے) جیسے مسز انور۔

مُسَطَّح ۔ (مُ۔سَط۔طَح) [ع۔صف] پھیلا ہوا۔ بچھا ہوا۔ چوڑا۔ کھلا۔

مِسطَر ۔ (مِس۔طَر) [ع۔صف] وہ کاغذ کی دفتی جس سے سطریں بنانے کے لیے ڈورے کھینچ کر تیار کرتے ہیں۔ وہ آلہ جس سے جدول کھینچتے ہیں۔ سطر ڈالنے کی جگہ۔

مسطر کرنا، کھینچنا ۔ [ا۔محاورہ] رُول کرنا۔ ایک دوسرے کے محاذ میں خط کھینچنا۔

مَسطُور ۔ (مَس۔طُو۔ر) [ع۔صف] سطر کیا گیا۔ سطر بندی کیا گیا (۲) اوپر لکھا گیا۔ مرقومہ بالا۔

مَسعات ۔ [ع۔ا۔مث] کوشش۔ جدوجہد۔

مَسعُود ۔ (مَس۔عُو۔د) [ع۔صف] سعید۔ نیک۔ مبارک (۲) خوش نصیب۔ بختاور۔ سعادت مند۔

مُسْقَط ۔ (مُس۔قَط) [ع۔ا۔مذ] گرنے کی جگہ (۲) خلیج فارس کا ایک ساحلی شہر۔

مُسْقَطُ الرّاس ۔ [ع۔ا۔مذ] پیدا ہونے کی جگہ۔ جائے پیدائش۔ مولد۔ وطن۔ زاد بوم۔ جنم بھوم۔

مسقط کا حلوا ۔ [ا۔مذ] ایک قسم کا نہایت چمکدار حلوا جو مسقط میں اونٹنی کے دودھ سے تیار کیا جاتا ہے۔

مُسَقَّف ۔ (مُ۔سَق۔قَف) [ع۔صف] چھت ڈالا گیا۔ پاٹا گیا۔ چھت دار جس پر چھت ڈالی گئی ہو۔

مُسک ۔ [ع۔ا۔مذ] مُشک۔ کستوری۔

مَسک ۔ (مَ۔سَک) [ہ۔ا۔مث] کپڑے کا ذرا سا پھاڑ۔ زور پڑنے کے سبب کپڑے کا ذرا سا نکل جانا۔

مَسک جانا ۔ [ا۔محاورہ] کپڑے کا خفیف سا پھٹ جانا۔

مُسک لینا ۔ [ا۔محاورہ] چھین لینا۔ فریب سے لینا۔

مُسکا ۔ (مُس۔کا) [ہ۔ا۔مذ] وہ چھینکا جو چوپایوں کے منہ پر باندھ دیتے ہیں کہ وہ کسی چیز پر منہ نہ ڈال سکیں۔

مُسکا مُسکی ۔ (مُس۔کا۔مُس۔کی) [ہ] دبانا بھینچنا۔

مُسکانا ۔ (مُس۔کا۔نا) [ہ۔مص] کپڑے کو ایسا پھاڑنا کہ تانے کے تار الگ نہ ہوں (۲) ناچنے والے کا اپنے بدن کو لچکانا۔

مُسکانا ۔ (مُس۔کا۔نا) [ہ۔مص] ٹوٹنا۔ چٹ چٹ ہو جانا۔ جیسے چوڑیاں مسکائیں۔

مُسکاونا ۔ (مُس۔کاو۔نا) [ق۔مص] مسکرانا۔

مُسْکِت ۔ (مُس۔کِت) [ع۔صف] چپ کرانے والا۔ خاموش کرانے والا

مَسکٹ ۔ (Musket) (مَس۔کٹ) [انگ۔ا۔مث] بندوق۔ تفنگ۔

مُسکٹانا ۔ (مُس۔کٹا۔نا) [ق۔مص] مسکرانا۔

مَسک جانا ۔ [ہ۔مص] ٹوٹ جانا۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا۔

مُسکِر ۔ (مُس۔کِر) [ع۔ا۔مث] نشہ پیدا کرنے والی چیز۔ مستی لانے والی چیز۔

مُسکِرات ۔ (مُس۔کِ۔رات) [ع۔ا۔مث] مُسکِر کی جمع۔ نشہ لانے والی چیزیں۔

مُسکرانا ۔ (مُس۔کُ۔را۔نا) [ہ۔مص] تبسّم کرنا۔ ہونٹوں ہی ہونٹوں میں ہنسنا۔

مُسکراونا ۔ [ق۔مص] مسکرانا۔

مُسکراہٹ ۔ (مُس۔کَ۔را۔ہَٹ) [ہ۔ا۔مث] تبسّم۔ دبی دبی ہنسی۔

مَسکَن ۔ (مَس۔کَن) [ع۔ا۔مذ] سکونت کی جگہ۔ رہنے کا مقام۔ گھر۔ مکان۔ ٹھکانا۔

مُسَکِّن ۔ (مُ۔سَک۔کِن) [ع۔صف] تسکین دینے والا۔ تسکین بخش۔

مَسکنا ۔ (مَ۔سَک۔نا) [ہ۔مص] پھٹنا (۱) کپڑے کا ذرا سا نکل جانا (۲) بات کا جواب دینا۔ عذر کرنا (۳) دبانا۔ بھینچنا (۳) اپنی جگہ سے ہلنا جنبش کرنا۔

مُسَکِّنات ۔ (مُ۔سَک۔کِ۔نات) [ع۔صف] مُسکّن کی جمع۔ مسکن دوائیں۔ تسکین بخش دوائیں۔

مَسکَنَت ۔ (مَس۔کَ۔نَت) [ع۔ا۔مث] مسکینی۔ غریبی۔ مفلسی (۲) عاجزی۔

مِسکورٹ ۔ (Mess-court) انگریزی سے اُردو بنایا ہوا۔ [ا۔مذ] (۱) صلاح۔ مشورہ (۲) مونث۔ خفیہ سازش۔

مَسکورا ۔ (مَس۔کو۔را) [ہ۔ا۔مذ] مسوڑھا۔

مَسکوڑا ۔ (مَس۔کو۔ڑا) [ہ۔ا۔مذ] کروٹ کا دھچکا جیسے ایک ہی مسکوڑے میں مرزئی نکل گئی۔

مسکوڑا لینا ۔ [ا۔محاورہ] دھچکے سے کروٹ لینا۔ دفعتاً پہلو بدلنا۔

مسکوڑا مارنا ۔ [ا۔محاورہ] زور کے ساتھ کروٹ لینا۔

مَسکوک ۔ (مَس۔کوک) [ع۔صف] سکہ لگا ہوا۔ ٹھپہ کیا ہوا۔ سرکاری چھاپ کا۔

مَسکون ۔ (مَس۔کون) [ع۔صف] (۱) سکونت کیا گیا۔ آباد (۲) رہنے کے قابل۔

مَسکہ ۔ (مَس۔کہ) [ف۔ا۔مذ] مکھن۔ تازہ نکلا ہوا کچا گھی جو تپایا نہ گیا ہو (۲) اصطلاح کیمیا میں پارہ جو داؤں سے منجمد کیا گیا ہو۔

مسکہ باز ۔ [ا۔مذ] چاپلوسی کرنے والا۔

مسکہ لگانا ۔ چاپلوسی کرنا۔ بے جا خوشامد کرنا (۲) بے وقوف بنانا۔

مسکیٹری ۔ (Musketry) (مَس۔کے۔ٹری) [انگ۔صف] بندوق۔ بندوق چلانے کا علم۔

مِسکین ۔ (مِس۔کین) [ع۔صف] غریب۔ مفلس۔ کنگال۔ نادار (۲) عاجز۔ ناتواں۔ بے چارا (۳) حلیم۔ بُردبار (۴) اصطلاح فقہ میں وہ شخص جس کے پاس اتنا مال نہ ہو کہ زکوٰۃ واجب آئے۔

مسکین صورت ۔ [ع۔صف] جس کی صورت پر مسکینی اور غربت برستی ہو (۲) بعض اوقات اُسے کہتے ہیں جو حقیقت میں شریر مگر ظاہر میں بھولا بھالا نظر آتا ہو۔

مسکین طبع ۔ [ع۔صف] غریب طبیعت۔ حلیم۔ بُردبار۔ وہ شخص جس کی طبیعت میں شرارت نہ ہو۔

مِسکینی ۔ (مِس۔کی۔نی) [ع۔ا۔مث] غریبی۔ مفلسی (۲) حلم (۳) انکسار۔ عاجزی۔ فروتنی۔

مَسل ڈالنا ۔ (مَ۔سَل۔ڈال۔نا) [ہ۔مص] کچل ڈالنا۔ روند ڈالنا۔

مَسل کر ۔ [ا۔تابع فعل] پیس پسا کر۔ توڑ مروڑ کر۔

مَسل کر رکھ دینا ۔ [ا۔محاورہ] پیس ڈالنا۔ مل ڈالنا۔

مِسل ۔ [ا۔ا۔مث] مقدمے کی کارروائی کے کاغذات جو ایک جگہ منسلک ہوں۔ روئداد مقدمہ۔

مسل داخل دفتر کرنا ۔ [ا۔محاورہ] مقدمہ کی کارروائی ختم ہونے کے بعد مسل کا محافظ خانے میں بھیجا جانا

مسل مرتب کرنا ۔ [ا۔محاورہ] مقدمے کے کاغذات ترتیب وار مرتب کرنا۔

مَسَلا ۔ (مَس۔ لاَ) (ق) مثل۔ کہاوت۔

مُسَلَّح ۔ (مُ۔ سَل۔ لَح) (ع۔ صف) ہتھیار بند۔ ہتھیار لگائے ہوئے۔

مُسَلَّح ہونا ۔ (ا۔ مص مرکب) ہتھیار لگا کر لڑنے کو تیار ہونا۔ کمر بستہ ہونا۔

مَسلَخ ۔ (مَس۔ لَخ) (ع۔ ا۔ مذ) جانوروں کے ذبح کرنے کی جگہ۔ کمیلا۔

مُسَلسَل ۔ (مُ۔ سَل۔ سَل) (ع۔ صف) سلسلہ دار۔ لگاتار۔ متواتر۔ پے در پے۔

مُسَلَّط ۔ (مُ۔ سَل۔ لَط) (ع۔ صف) مغلوب کیا گیا۔ فتح کیا گیا (۲) مقرر کیا گیا۔ تعینات کیا گیا (۳) حاکم۔

مُسَلِّط ۔ (مُ۔ سَل۔ لِط) (ع۔ صف) تسلّط کرنے والا۔ قبضہ کرنے والا۔ غالب۔ طاقت ور۔

مُسَلِّط ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) سر پر سوار ہونا (۲) چھایا ہوا (۳) قابو یافتہ ہونا۔

مَسلَک ۔ (مَس۔ لَک) (ع۔ ا۔ مذ) راہ۔ راستہ (۲) طریقہ۔ قاعدہ۔ دستور۔

مُسلِم ۔ (مُس۔ لِم) (ع۔ صف) اسلام رکھنے والا۔ جس کا اسلام پر عقیدہ ہو۔ مذہب اسلام کا پیرو۔ مسلمان۔

مُسَلَّم ۔ (مُ۔ سَل۔ لَم) (ع۔ صف) پورا۔ کامل۔ ثابت۔ سارا۔ سب (۲) تسلیم کیا گیا۔ مانا گیا (۳) درست۔ بجا۔ ٹھیک۔ بے شک (۴) ضرور۔ واجب۔ فرض۔

مُسَلَّمُ الثُّبوت ۔ (ع۔ صف) جو ثبوت کا محتاج نہ ہو۔ مانا ہوا۔

مُسَلمان ۔ (مُ۔ سَل۔ مان) (ف۔ ا۔ مذ) مسلم۔ مومن۔ دینِ محمدی کا پیرو۔ وہ جس کا مذہب اسلام ہو۔

مسلمان ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) اسلام کا لانا۔ دینِ محمدی میں داخل ہونا۔

مسلماناں در گور و مسلمانی در کتاب ۔ (ف۔ مثل) مسلمان مر گئے اور اسلام کتابوں میں لکھا رہ گیا۔ سچے مسلمانوں کے نہ ہونے پر بطور افسوس کہتے ہیں۔

مُسلمانَنی ۔ (مُ۔ سَل۔ مانَ۔ نی) (اُ۔ ا۔ مث) مسلمان عورت۔

مُسَلمانی ۔ (مُ۔ سَل۔ ما۔ نی) (اُ۔ صف) مسلمان سے منسوب۔ مسلمان سے نسبت رکھنے والا (۲) (اُ۔ مث) اسلام۔ اسلامیات (۳) ختنہ۔ سُنّت (۴) مسلمان عورت۔

مسلمانی آبادانی ۔ (ا۔ مثل) مسلمانی باعثِ برکت ہے۔

مُسلِمَہ ۔ (مُس۔ لِ۔ مَہ) (ع۔ صف) مسلمان عورت۔

مُسَلَّمَہ ۔ (مُ۔ سَل۔ لَ۔ مَہ) (ع۔ صف) مانی ہوئی باتیں۔ تسلیم شدہ امور۔

مُسلِمین ۔ (مُس۔ لِ۔ مین) (ع۔ ا۔ مذ) مسلم کی جمع۔ بہت سے مسلم۔ مسلمان لوگ۔

مَسَلنا ۔ (مَ۔ سَل۔ نا) (ہ۔ مص) کچلنا۔ بہت دبانا۔

مَسلوب ۔ (مَس۔ لوب) (ع۔ صف) سلب کیا گیا۔ چھین لیا گیا۔ مٹایا گیا۔ نابود کیا گیا۔

مَسلوبُ الاختیار ۔ (ع۔ صف) جس کے اختیارات چھین لیے گئے ہوں۔

مسلوبُ الحواس۔ مسلوبُ العقل ۔ (ع۔ صف) جس کے حواس ٹھکانے نہ ہوں۔ سترا بہترا (۲) دیوانہ۔ پاگل۔ سڑی۔ سودائی۔

مَسلوک ۔ (مَس۔ لوک) (ع۔ صف) جاری کیا گیا۔ سلوک کیا ہوا۔ احسان کیا گیا (۲) سلوک کرنے والا۔

مَسلول ۔ (مَس۔ لول) (ع۔ صف) سل کی بیماری والا (۲) کھینچا ہوا۔

مِسلی ۔ (مِس۔ لی) (اُ۔ صف) وہ جس کی مِسل بنی ہوئی ہو۔ سزا یافتہ۔

مِسلینی ۔ (مِس۔ لے۔ نی۔ اس) (انگ۔ صف) متفرق۔ مختلف۔ مخلوط۔ کئی طرح کے۔ مختلف النوع۔ (Miscellaneous)

مُسَمّاۃ ۔ (مُ۔ سَم۔ ما۔ ۃ) (ع۔ ا۔ مث) وہ لفظ یا خطاب جو عورت کے نام سے پہلے لگایا جاتا ہے (۲) نام رکھی گئی۔

مِسمار ۔ (مِس۔ مار) (ع۔ ا۔ مث) میخ۔ کھونٹی۔ کیلی۔ کیل (۲) (ف) گرایا ہوا۔ منہدم۔

مِسمار کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) ڈھانا۔ منہدم کرنا۔ ویران کرنا۔ برباد کرنا۔

مِسماع ۔ (مِس۔ ماع) (ع۔ ا۔ مذ) سننے کا آلہ۔

مسماعُ الصدر ۔ وہ آلہ جس کے دونوں سرے ڈاکٹر اپنے کان میں اور آخری سرا مریض کے سینے یا پشت سے لگا کر مرض کی تشخیص کرتے ہیں۔ صدر بین۔ (Stethoscope)

مِسمِریزم ۔ (مِس۔ مِ۔ رے۔ زم) (انگ۔ ا۔ مذ) ڈاکٹر مسمر ۱۷۳۴ء۔ ۱۸۷۷ء باشندہ آسٹریا کا ایجاد کیا ہوا ایک علم جس میں تصور یا خیال کا اثر دوسرے کے دل پر ڈال کر پوشیدہ اور آئندہ کے حالات پوچھے جاتے ہیں۔ (Mesmerism)

مُسَمسی ۔ (مُس۔ مُ۔ سی) (ہ۔ صف) گھُنّا۔ دیکھنے میں سیدھی سادھی۔ مسکین صورت۔

مُسَمسی صورت ۔ (ا۔ مث) غریب صورت۔ گربہ مسکین۔ دیکھنے میں بھولی بھالی مگر شریر۔

مُسَمَّط ۔ (مُ۔ سَم۔ مَط) (ع۔ صف) پروئی ہوئی چیز۔ موتیوں کو لڑیوں میں پرونا۔ موتیوں کی لڑی (۲) وہ شعر جس میں کئی جگہ ایک قسم کا قافیہ ہو (۳) وہ نظم جس میں تین سے لیکر دس مصرعے تک ہوں۔

مُسَمَّن ۔ (ع۔ صف) موٹا کیا گیا۔ فربہ کیا گیا۔

مُسَمِّن ۔ (مُ۔ سَم۔ مِن) (ع۔ صف) فربہ کرنے والا۔ موٹا کرنے والا۔

مَسموع ۔ (مَس۔ موع) (ع۔ صف) سنا گیا۔ قبول کیا گیا۔

مَسموم ۔ (مَس۔ موم) (ع۔ صف) زہر دیا گیا۔ وہ جس نے زہر کھا لیا ہو (۲) زہریلا۔

مُسَمّیٰ ۔ (مُ۔ سَم۔ ما) (ع۔ صف) موسوم کیا گیا۔ نام رکھا گیا۔ پکارا گیا۔

مُسِن ۔ (مُ۔ سِن) (ع۔ صف) سن رسیدہ۔ عمر رسیدہ۔ بوڑھا (۲) پُرانا۔ کہنہ (۳) تجربہ کار۔ دانا۔

مِسنا ۔ (مِس۔ نا) (ہ۔ مص) کٹنا۔ پسنا (۲) چُر مُر ہونا۔

مُسنا ۔ (مُس۔ نا) (ہ۔ مص) کٹنا۔ لُٹ جانا۔

مَسنَد ۔ (مَس۔ نَد) (ع۔ ا۔ مث) تکیہ لگا کر بیٹھنے کی جگہ۔ تکیہ گاہ۔

مسند آرا۔ (ف۔ صف) مسند کو زینت دینے والا۔ مسند نشین۔
مسندِ حکومت۔ (ف۔ صف) تختِ شاہی۔
مسند کا گدھا۔ (ا۔ مذ) بے وقوف امیر۔
مسند لگانا۔ (ا۔ محاورہ) مُسند بچھانا۔
مسند نشین۔ (ع۔ ف۔ صف) مسند پر آنے والا۔ بادشاہ۔ والیِ ملک۔
مسند نشین ہونا۔ (ا۔ مص مرکب) مسند پر بیٹھنا۔ بادشاہ ہونا۔
مَسند نشینی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) تخت نشینی۔
مُسْنَد۔ (مُس۔ نَد) (ع۔ ا۔ مذ) دوسرے کی سند سے بیان کیا گیا (۲) سہارا دیا گیا (۳) نحو کی اصطلاح میں خبر کو کہتے ہیں۔
مُسندِ الیہ۔ (ع۔ ا۔ مذ) علم نحو میں مُبتدا کو کہتے ہیں۔
مَسْنُون۔ (مَس۔ نُون) (ع۔ صف) سُنت کی گئی۔ وُہ کام جسے حضرت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کیا ہو۔
مِسْواک۔ (مِس۔ وَاک) (ع۔ ا۔ مث) داتن۔ دانت صاف کرنے کی ریشہ دار لکڑی۔
مسواک کرنا۔ (ا۔ محاورہ) داتن سے دانت صاف کرنا۔
مُسْوانا۔ (مُس۔ وَا۔ نا) (ا۔ مص) چوری کرانا۔
مُسَوَّدہ۔ (مُ۔ سَوْ۔ وَ۔ دَہ) (ع۔ ا۔ مذ) وہ تحریر جو سرسری طور پر لکھی جائے اور جسے صاف و صحیح کرنے کی ضرورت ہو۔ وہ تحریر جو بہ طور خاکہ لکھی گئی ہو (۲) منصوبہ۔ مدعا۔ مطلب۔ جمع۔ مسودات۔
مُسَوَّدہ گانٹھنا۔ مضمون بنانا (۲) ارادہ باندھنا۔ منصوبہ تیار کرنا۔
مَسُور۔ (مَ۔ سُو۔ رَ) (ہ۔ ا۔ مث) ایک قسم کا غلّہ جو بطورِ دال کے پکایا جاتا ہے۔
مَسُوڑا۔ مَسُوڑھا۔ (مَ۔ سُو۔ ڑا۔ مَ۔ سُو۔ ڑھا) (ہ۔ ا۔ مذ) دانتوں کے اُوپر کا گوشت۔
مَسُوسا۔ (مَ۔ سُو۔ سَا) (ہ۔ ا۔ مذ) پچھتاوا۔ ندامت۔ پشیمانی (۲) نقصان جو چپکے سے برداشت کیا جائے (۳) دباؤ۔ بوجھ۔ زور (۴) جوش جس کو دبایا جائے۔
مسوسا دے رہنا۔ (ا۔ محاورہ) صبر سے برداشت کرنا شکایت زبان پر نہ لانا۔
مَسُوسْنا۔ (مَ۔ سوس۔ نا) (ا۔ مص) بل دینا۔ مروڑنا۔ نچوڑنا (۲) پچھتانا افسوس کرنا۔ دل میں رنج کرنا۔ کڑھنا۔ صدمے کے باعث دل پر ہاتھ رکھنا۔ جبراً۔ صبر کو گوارا کرنا۔
مَسُول۔ (ق) مجھ سے۔
مَسَہری۔ (مَ۔ سہ۔ ری) (ہ۔ ا۔ مث) چھپر کھٹ۔ ایک قسم کا پردہ دار پلنگ جو مکھیوں مچھروں سے محفوظ ہوکر سونے کے لیے بنایا جاتا ہے۔
مُسْہِل۔ (مُس۔ ہِل) (ع۔ صف) اسہال لانے والا۔ دست آور۔ وہ دوا جس سے دست آئیں (۲) (ا۔ مذ) جلاب۔
مسہل دینا۔ (ا۔ مص مرکب) جُلاب دینا۔ دست آور دوا کھلانا۔
مسہل لینا۔ (ا۔ مص مرکب) جُلاب لینا۔ دست آور دوا استعمال کرنا

مسئلہ۔ (مَس۔ ءَ۔ لَہ) (ع۔ ا۔ مذ) سوال۔ پُوچھی ہوئی بات (۲) (ا۔ ر) دینی بات۔ دینی قانون۔ جمع۔ مسائل۔
مسئلہ کھل جانا۔ (ا۔ محاورہ) مسئلہ حل ہوجانا۔ بات صاف ہوجانا۔ معاملہ کی پیچیدگی دُور ہوجانا۔
مسئول۔ (مَس۔ ءُول) (ع۔ صف) سوال کیا گیا۔ مانگا گیا۔ ذمّہ دار جواب۔
مسئول الیہ۔ (ع۔ صف) جس سے سوال کیا جائے۔ جس سے مسئلہ دریافت کیا جائے۔
مَسی۔ (مَ۔ سی) (س۔ ا۔ مث) سیاہی۔ روشنائی۔
مِسّی۔ (مِ۔ سی) (ف۔ صف) تانبے کا۔ تانبے کا بنا ہوا۔
مسی جوتیلہ۔ (ا۔ تابع فعل) تانبے کا ٹکا ٹانکا۔
مسی جوش کرانا۔ (ا۔ محاورہ) ٹکا ٹانکا لگوانا۔
مِسّی۔ (مِس۔ سی) (ہ۔ صف) چنے کا آٹا ملی ہوئی روٹی۔
مِسّی رِسّی۔ دال دلیا۔ موٹے جھوٹے اناج کی روٹی۔
مِسی مِسّی۔ (مِ۔ سی) (مِس۔ سِی) (ف۔ ا۔ مث) ایک قسم کا منجن جسے عورتیں بطور سنگار استعمال کرتی ہیں۔ (۲) طوائفوں کی اصطلاح میں ایک تقریب شادی۔ اس دن سے کسبیاں مسّی ملنا شروع کرتی ہیں۔ اس روز بڑا جشن ہوتا ہے اور جو شخص اس رقم کا کفیل ہوتا ہے وہ باکرہ نوچی کا ازالۂ بکارت کرتا ہے۔
مِسّی اُدھڑنا۔ مِسّی چھُوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) دانتوں پر مِسّی کا نہ رہنا۔
مِسّی سُرمہ۔ مِسّی کاجل۔ (ا۔ مذ) عورتوں کا سنگار۔
مِسّی کاجل کرنا۔ (ا۔ محاورہ) دانتوں میں مِسّی ملنا اور آنکھوں میں سُرمہ لگانا۔ عورتوں کا بناؤ سنگھار۔
مِسّی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) نوچی کے ازالۂ بکارت کی تقریب کرنا۔
مِسّی کی دھڑی۔ (ا۔ مث) مِسّی کی تہ جو عورتیں ہونٹوں پر جماتی ہیں۔
مِسّی کی لکیر۔ (ا۔ مث) وہ سیاہ خط جو مسّی لگانے سے دانتوں کے درمیان ظاہر ہوتی ہے۔
مِسّی لگانا (ملنا)۔ (ا۔ محاورہ) دانتوں اور ہونٹوں پر مِسّی ملنا۔
مِسّی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) نوچی کے سر ڈھکے جانے کی تقریب ہونا۔
مسیت۔ (مَ۔ سیت) (ا۔ ر۔ ا۔ مث) گنواروں کی زبان میں مسجد کا بگڑا ہوا تلفظ۔
مسیح۔ مسیحا۔ (مَ۔ سیح۔ مَ۔ سی۔ حا) (ع۔ ا۔ مذ) حضرت عیسیٰؑ کا لقب جو بطور معجزہ مُردے کو زندہ کر دیتے تھے۔
مسیحا دم۔ مسیحا نفس۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) وہ جس کی پھونک میں اعجاز مسیحا ہو یعنی مُردوں کو زندہ کر دے (۲) (کنایۃً) معشوق اور حکیم حاذق کے لیے آتا ہے۔
مسیحا نفسی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ صف) جس کی پھونک میں زندہ کر دینے کا اعجاز ہو۔ مسیحائی۔
مسیحائی۔ (مَ۔ سی۔ حا۔ ای) (ع۔ ف۔ ا۔ مث) حضرت عیسیٰؑ کے معجزے والی طاقت۔ حیات بخشی۔
مسیحائی دکھانا (کرنا)۔ (ا۔ محاورہ) زندہ کرنا۔ حیات بخشنا۔ اعجاز دکھانا۔

(۲) مرتے کو بچانا ۔ جان بلب بیمار کو تندرست کرنا ۔
مسیحی ۔ (مَ ۔ سی ۔ حی) [ع ۔ صف] حضرت عیسیٰؑ سے منسوب ۔ عیسائی نصرانی ۔
مَسِیر ۔ (مَ ۔ سِیر) [ع ۔ ا ۔ مذ] سیر کرنے کا مقام (۲) جانا ۔ چلنا سیر کرنا ۔
مَسیں بھیگنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مونچھوں کا روان نکلنا ۔ سبزہ آغاز ہونا ۔
مَسینا ۔ (مَ ۔ سی ۔ نا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] موٹا اناج ۔ غریبوں کے کھانے کا غلّہ ۔

م ۔ ش

مُشابِہ ۔ (مُ ۔ شا ۔ بِہ) [ع ۔ صف] مانند ۔ مثل ۔ نظیر ۔ ہم شکل ۔ مطابق یکساں ۔ جمع : مشابہات ۔
مُشابہت ۔ (مُ ۔ شا ۔ بَ ۔ ہَت) [ع ۔ ا ۔ مث] مطابقت ۔ موافقت (۲) شکل ۔ شبیہ ۔ تشبیہ ۔
مشابہت پائی جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] مطابقت ہونا ۔ موافقت ہونا ایک دوسرے سے ملنا ۔
مُشاتَمت ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] ایک دوسرے کو گالیاں دینا ۔ گالی گلوچ ۔
مُشاجَرہ ۔ (مُ ۔ شا ۔ جَ ۔ رَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] مخالفت ۔ منازعت ۔
مُشار ۔ (مُ ۔ شار) [ع ۔ صف] اشارہ کیا گیا ۔ بتایا گیا ۔ جتایا گیا ۔
مشارٌ الیہ ۔ [ع ۔ صف] وہ جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہو ۔ جس کا اوپر اشارہ آچکا ہو ۔ مذکور الصدر ۔
مَشارِب ۔ (مَ ۔ شا ۔ رِب) [ع ۔ ا ۔ مذ] مشرب کی جمع ۔ پانی پینے کی جگہیں (۲) مذاہب ۔ طریقے ۔
مشارِق ۔ (مَ ۔ شا ۔ رِق) [ع ۔ ا ۔ مذ] مشرق کی جمع ۔ طلوع ہونے کی جگہیں ۔
مُشارَکت ۔ (مُ ۔ شا ۔ رَ ۔ کَت) [ع ۔ ا ۔ مث] باہم شرکت کرنا ۔ حصّہ داری ۔
مُشاوَرے ۔ [ق] مشورہ ۔
مَشاطگی ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] مشاطہ کا کام ۔ بنانا سنوارنا ۔
مَشّاطہ ۔ (مَش ۔ شا ۔ طَہ) [ع ۔ ا ۔ مث] وہ عورت جو عورتوں کو بناؤ سنگھار کرائے (۲) وہ عورت جو شادی کرائے ۔
مُشاعَرہ ۔ (مُ ۔ شا ۔ عَ ۔ رَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] شاعروں کا جمع ہو کر شعر خوانی کرنا ۔
مُشاعرہ اُکھڑ جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] شعر و سخن کا جلسہ درہم برہم ہونا
مُشاعرہ پڑھنا ۔ مشاعرے میں شعر خوانی کرنا ۔
مشاعرہ جمنا ۔ [ا ۔ محاورہ] شعر و سخن کی محفل جمنا ہونا ۔ مشاعرہ کا رنگ پیدا ہونا
مُشاغِل ۔ (مُ ۔ شا ۔ غِل) [ع ۔ ا ۔ مذ] مشغلہ کی جمع ۔ بہت سے شغل ۔ کام

مُشافِہَہ ۔ (مُ ۔ شا ۔ فَ ۔ ہَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] سامنے ۔ روبرو ۔ منہ در منہ ۔
مُشتاق ۔ (مُش ۔ تاق) [ع ۔ صف] نہایت مشق رکھنے والا ۔ بہت مہارت رکھنے والا ۔ ماہر ۔
مُشتاقی ۔ (مُش ۔ تا ۔ قی) [ف ۔ ا ۔ مث] مہارت ۔ مشق ۔ تجربہ ۔
مُشاکِل ۔ [ع ۔ صف] ہم شکل ۔ مانند (۲) عروض کی ایک بحر ۔
مشاکلت ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] ہم شکلی ۔
مشام ۔ (مَ ۔ شام) [ع ۔ ا ۔ مذ] مشم کی جمع ۔ دماغ میں سونگھنے کی قوت کی جگہ ۔
مشامِ جاں ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] کنایتاً دماغ ۔
مُشاوَرَت ۔ (مُ ۔ شا ۔ وَ ۔ رَت) [ع ۔ ا ۔ مث] آپس میں مل کر مشورہ کرنا ۔ باہم صلاح کرنا ۔
مُشاہَدہ ۔ (مُ ۔ شا ۔ ہَ ۔ دَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] دیکھنا ۔ دید ۔ معاینہ (۲) صوفیوں کی اصطلاح میں نورِ الٰہی کا نظارہ ۔ جمع : مشاہدات ۔
مشاہدہ کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] دیکھنا ۔ معاینہ کرنا ۔ دیکھ کر تجربہ کرنا ۔ تصوّف کی اصطلاح میں نورِ الٰہی سے مشرّف ہونا ۔
مُشاہَرہ ۔ (مُ ۔ شا ۔ ہَ ۔ رَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] ماہوار تنخواہ ۔ طلب وظیفہ ۔ جمع : مشاہرات ۔
مشاہیر ۔ (مَ ۔ شا ۔ ہیر) [ع ۔ ا ۔ مذ] مشہور کی جمع ۔ نامور لوگ ۔ مشہور لوگ ۔
مشائخ ۔ (مَ ۔ شا ۔ ئِخ) [ع ۔ ا ۔ مذ] شیخ کی جمع ۔ بزرگ لوگ ۔ اکابر دین ۔ جیسے علماء ۔ صوفیاء ۔
مشّائین ۔ (مَش ۔ شا ۔ ئین) [ع ۔ ا ۔ مذ] مشائی کی جمع (۱) چلنے والے (۲) وہ حکماء جو ایک دوسرے کے پاس جا کر تحصیل علم کیا کرتے تھے (۳) ان حکماء کا ایک گروہ جو حقائق اشیاء کو دلائل سے ثابت کرتے تھے ۔
مُشایَعت ۔ (مُ ۔ شا ۔ یَ ۔ عَت) [ع ۔ ا ۔ مث] رخصت کرنے کیلیے چند قدم ساتھ جانا (۲) پیروی ۔ تعظیم ۔
مُشَبَّک ۔ (مُ ۔ شَب ۔ بَک) [ع ۔ صف] جالی دار ۔ وہ شے جس میں سوراخ ہوں ۔
مُشَبَّہ ۔ (مُ ۔ شَب ۔ بَہ) [ع ۔ صف] تشبیہ دیا گیا ۔ مثال دیا گیا ۔ نظیر دیا گیا ۔ وہ چیز جسے کسی دوسری چیز سے تشبیہ دی جائے ۔
مُشَبَّہ بہ ۔ [ع ۔ صف] وہ چیز جس کے ساتھ تشبیہ دی جائے ۔
مُشت ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] مُکّا ۔ گھونسہ ۔ ڈگ (۲) [مث] مٹھی ۔ تھوڑی چیز ۔
مُشتِ استخواں ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] مٹھی بھر ہڈیاں (۲) [کنایتاً] نہایت لاغر ۔ بہت دبلا پتلا ۔
مُشتِ پر ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] تھوڑے سے پر (۲) [کنایتاً] ذرا سی جان ۔ پرندوں کے لیے مستعمل ہے ۔
مُشتِ خاک ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] مٹھی بھر خاک (۲) [مجازاً] انسان جو کہ خاک سے بنا ہے ۔
مُشت زن ۔ [ف ۔ صف] مُکّے سے لڑنے والا ۔ گھونسہ باز (۲) کشتی

لڑنے والے پہلوان ((Boxer)) (۳) جلق لگانے والا۔

مُشت زنی۔ [ف۔ ا۔ مث] جلق۔ جلق لگانا۔ مُٹھ مارنا۔

مُشت غبار۔ [ف۔ ا۔ مث] مٹھی بھر دُھول (۲) مُردہ انسان کی خاک جو بدن کے گل سڑ جانے کے بعد ذرا سی رہ جاتی ہے۔ مردہ انسان۔

مُشت مال۔ مُشت مالی۔ [ف۔ ا۔ مث] مالش جو پہلوان بدن کو سخت بنانے کے لیے کراتے ہیں۔ مالش جو حمّام میں نہانے والے کراتے ہیں۔

مُشتاق۔ (مُش۔ تاق) [ع۔ صف] آرزومند۔ شائق۔ خواہاں۔ طالب۔ خواہشمند (۲) منتظر۔ انتظار کرنے والا۔ جمع: مشتاقاں۔

مُشتاقانہ۔ (مُش۔ تا۔ قا۔ نہ) [ف۔ صف] مشتاق کے مانند۔ آرزومندانہ۔

مُشتبہ۔ (مُش۔ تَ۔ بہ) [ع۔ صف] مشکوک۔ جس میں شُبہ ہو۔ شبہ والا۔

مُشتّت۔ [ع۔ صف] پراگندہ۔ پریشان۔ متردّد۔

مُشتَرک۔ (مُش۔ تَ۔ رَک) [ع۔ صف] شریک کیا گیا۔ شرکت کیا ہوا۔ وہ لفظ جس کے کئی معنی ہوں۔

مُشترِک۔ (مُش۔ تَ۔ رِک) [ع۔ صف] شریک۔ شرکت کرنے والا۔

مُشتَرکہ۔ (مُش۔ تَ۔ رَ۔ کہ) [ع۔ صف] شرکت کیا ہوا۔ شرکت کا۔ ساجھے کا۔

مُشتری۔ (مُش۔ تَ۔ ری) [ع۔ ا۔ مذ] خریدار۔ مول لینے والا (۲) ایک ستارہ کا نام جو چھٹے آسمان پر ہے اور سعدِ اکبر سمجھا جاتا ہے (۳) کیمیا گروں کی اصطلاح میں رانگ کی قلعی (۴) لکھنؤ کی ایک مشہور شاعرہ طوائف کا تخلص۔

مُشتری بیع مشروط۔ [ع۔ صف] شرط پر چیز خریدنے والا۔

مُشتری ہوشیار باش۔ [ف۔ مثل] اُس موقع پر طنزاً بولتے ہیں۔ جب خریدار سودا دیکھ بھال کر نہ لینے کے باعث نقصان اُٹھائے۔

مُشتَعِل۔ (مُش۔ تَ۔ عِل) [ع۔ صف] بھڑکتا ہوا۔ شعلے مارنے والا۔

مُشتَغِل۔ (مُش۔ تَ۔ غِل) [ع۔ صف] مشغول ہونے والا۔ مصروف۔

مُشتق۔ (مُش۔ تق) [ع۔ صف] نکلا ہوا۔ وہ لفظ جو کسی دوسرے لفظ سے بنایا گیا ہو۔ وہ صیغہ جو مصدر سے بنا ہو۔

مُشتمِل۔ (مُش۔ تَ۔ مِل) [ع۔ صف] شامل ہونے والا۔ شامل۔ شریک۔

مُشتہَر۔ (مُش۔ تَ۔ ہَر) [ع۔ صف] شہرت دیا گیا۔ مشہور کیا گیا۔

مُشتہر کرنا۔ [ا۔ محاورہ] مشہور کرنا۔ اشتہار دینا۔ منادی کرنا۔

مُشتہِر۔ (مُش۔ تَ۔ ہِر) [ع۔ صف] شہرت دینے والا۔ اشتہار دینے والا۔ مشہور کرنے والا۔

مُشتہی۔ (مُش۔ تَ۔ ہی) [ع۔ صف] خواہش کرنیوالا۔ آرزو کرنے والا (۲) اشتہا پیدا کرنے والا۔ بھوک لگانے والا۔

مُشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد۔ [ف۔ مثل] لڑائی کے بعد اگر مُکا مارنا یاد آئے تو اپنے ہی مُنہ پر مارنا چاہیئے۔ موقع کے بعد کوئی بات یاد آنے سے سوائے پچھتاوے کے کچھ حاصل نہیں۔

مُشتے نمونہ از خروارے۔ [ف۔ مثل] ڈھیر میں سے مٹھی بھر تھوڑے سے نمونے سے کل چیز کی اصلّیت معلوم ہو جاتی ہے۔

مَشٹ۔ [ہ۔ ا۔ مث] چُپ۔ خاموشی۔

مشٹ مارنا۔ [ا۔ محاورہ] چُپ رہنا۔ خاموش رہنا۔ سنی اَن سنی کر دینا۔

مشٹ مارے جانا۔ [ا۔ محاورہ] چُپ چاپ چلے جانا۔

مِشٹ۔ [س۔ صف] شیریں۔ میٹھا۔

مِشٹان۔ (مِش۔ ٹان) [س۔ ا۔ مث] مٹھائی۔ لذیذ کھانا۔

مُشٹنڈا۔ (مُش۔ ٹن۔ ڈا) [ہ۔ صف] موٹا تازہ۔ ہٹا کٹا۔

مُشٹنڈی۔ (مُش۔ ٹن۔ ڈی) [ہ۔ صف] موٹی تازی عورت۔ ہٹّی کٹّی۔

مُشجّر۔ (مُ۔ شَج۔ جَر) [ع۔ ا۔ مذ] درختوں کی شکل نقش کی ہوئی شئے۔ وہ کپڑا جس پر درختوں کی تصویریں بنی ہوں۔

مُشحُون۔ (مَش۔ حُون) [ع۔ صف] بھرا گیا۔

مُشخ۔ [ق۔ ا۔ مث] مُشک۔

مُشخَّص۔ (مُ۔ شَخ۔ خَص) [ع۔ صف] تشخیص کیا گیا۔ تجویز کیا گیا۔

مُشخِّص۔ (مُ۔ شَخ۔ خِص) [ع۔ صف] تشخیص کرنے والا۔ تجویز کرنے والا۔

مُشدّد۔ (مُ۔ شَد۔ دَد) [ع۔ صف] تشدید دیا گیا۔ وہ حرف جس پر تشدید ہو (۲) باندھا گیا۔ مضبوط کیا گیا۔

مِشر۔ [س۔ صف] ملا جُلا۔ گڈمڈ۔ مخلوط (۲) شریف۔ معزز۔ عزت دار (۳) حکیم۔ طبیب۔ وید (۴) برہمنوں کا لقب (۵) رسوئی کرنیوالا برہمن۔ پانی پلانے والا برہمن۔

مِشرانی۔ (مِش۔ را۔ نی) [ہ۔ ا۔ مث] مشر کی بیوی (۲) برہمنی۔

مَشرب۔ (مَش۔ رَب) [ع۔ ا۔ مذ] پانی پینے کی جگہ۔ چشمہ۔ جھیل (۲) دین مذہب۔ ملت (۳) طور طریق۔ ڈھنگ۔ طریقہ۔

مُشرّح۔ (مُ۔ شَر۔ رَح) [ع۔ صف] تشریح کیا گیا۔ تفصیل کیا گیا۔ صاف مفصل۔ واضح۔

مُشرّف۔ (مُ۔ شَر۔ رَف) [ع۔ صف] شرف دیا گیا۔ عزت بخشا گیا۔ معزز۔

مشرّف بہ اسلام ہونا۔ [ا۔ محاورہ] مسلمان ہونے کی عزت حاصل کرنا۔ دین اسلام قبول کرنا۔ دین محمدی میں داخل ہونا۔

مشرّف ہونا۔ [ا۔ محاورہ] عزت حاصل کرنا۔ امتیاز پانا (۲) کسی بزرگ یا اپنے سے زیادہ معزز شخص کی ملاقات کرنا۔ بار یاب ہونا۔

مشرِف۔ (مُش۔ رِف) [ع۔ ا۔ مذ] بلند جگہ۔ اونچا مقام (۲) بلند ہونے والا۔ اونچائی پر چڑھنے والا (۳) خبردار۔ نگراں (۴) صدر۔ محرّر۔ میر منشی (۵) خزانہ کا عہدے دار۔

مشرِق۔ (مَش۔ رِق) [ع۔ ا۔ مث] سورج نکلنے کی سمت یا طرف۔ پورب۔

مشرقی۔ (مَش۔ رِ۔ قی) [ف۔ صف] مشرق سے منسوب۔ پوربی (۲) ایشیائی کیونکہ ایشیا یورپ کے مشرق میں ہے۔

مشرقی زبان۔ اُن ملکوں کی زبان جو یورپ کے مشرق میں واقع ہیں۔ جیسے اُردو۔ عربی۔ فارسی۔ سنسکرت وغیرہ۔

مشرقین۔ (مَش۔ رِ۔ قین) [ع۔ ا۔ مذ] مشرق کا تثنیہ۔ مشرق و مغرب۔

مُشرِک - (مُش - رِک) [ع - صف] شریک کرنے والا - وہ شخص جو خدا کیساتھ کسی اور کو شریک کرے - بُت پرست (جمع) مشرکین -

مَشرُوب - [ع - صف] پیا ہوا (۲) پینے کی چیز -

مَشرُوح - [ع - صف] کھول کر بیان کیا گیا -

مَشرُوحاً - [ع - تابع فعل] تشریح کے ساتھ - تفصیل کے ساتھ -

مَشرُوط - (مَش - رُو - ط) [ع - صف] شرط کیا گیا - کسی شرط پر موقوف -

مَشرُوع - (مَش - رُو - ع) [ع - صف] شرع کے موافق - جائز کیا گیا - (۲) ایک قسم کا کپڑا جو ریشم اور روئی کے سوت کو ملا کر بنایا جاتا ہے -

مُشعِر - (مُش - عِر) [ع - صف] خبر دینے والا - اطلاع دینے والا - جتلانے والا - ظاہر کرنے والا -

مَشعَر - [ع - ا - مذ] قربانی کی جگہ -

مَشعَرُ الحَرام - (مَش - ع - رل - ح - رام) [ع - ا - مث] مکہ معظمہ میں وہ جگہ جہاں پر ایام حج میں قربانی کرتے سر منڈاتے اور عبادت کرتے ہیں -

مشعل - (مَش - عل) [ع - امث] - روشنی کی جگہ - چراغدان (۲) بہت موٹی بتی - شمع -

مشعل بردار - [ع - ف - صف] مشعل اٹھانے والا - مشعل روشن کرنے والا -

مشعل جلانا - [ا - محاورہ] مشعل روشن کرنا -

مشعل دکھانا - [ا - محاورہ] رہ نمائی کرنا -

مشعل کی بُو دماغ میں سمائی ہے - [ا - مثل] غرور میں تمکنت رکھتا ہے - رسی جل گئی بل نہیں گیا -

مُشعل کے نیچے سے نکلا ہوا ہے - [ا - مثل] زمانوں کے ساتھ ناچا ہوا ہے -

مُشعل لے کر ڈھونڈنا - [ا - محاورہ] بہت تلاش کرنا - از حد جستجو کرنا -

مشعلچی - (مَش - عل - چی) [ف - ا - مذ] مشعل اٹھانے والا - مشعل دکھلانے والا -

مشعلچی آپ ہی اندھا ہے - [ا - مثل] راہ نما آپ ہی بے راہ ہے - مشعلچی کو اپنے سامنے مشعل کی وجہ سے دکھائی نہیں دیتا -

مُشعَلہ - [ع - ا - مذ] چراغدان - شمع دان -

مَشغَلہ - (مَش - غ - لہ) [ع - ا - مذ] شغل - کام - تفریح (۲) کھیل - تماشہ (۳) ہنسی - مخول -

مشغلہ ہاتھ آنا - [ا - محاورہ] دل بہلانے کی بات مل جانا - ہنسی اُڑانے کا موقع ملنا -

مشغُول - (مَش - غول) [ع - صف] شُغل میں لگا ہوا - مصروف -

مشغُولا - (مَش - غُو - لہ) [ق] شغل -

مشغُولی - (مَش - غُو - لی) [ف - ا - مث] مصروفیت - مشغولیت -

مُشفِق - (مُش - فِق) [ع - ا - مذ] شفقت کرنے والا - مہربان - شفیق (جمع) مشفقاں -

مُشفقِ من - میرے مہربان - مہربانِ بندہ - یہ فقرہ دوستوں کے خطوں میں بطور القاب لکھا جاتا ہے -

مُشفقانہ - (مُش - ف - قا - نہ) [ف - صف] ہمدردانہ - دوستانہ -

مُشفقی - (مُش - ف - قی) [ع] میرے دوست - میرے مہربان -

مشق - [ع - ا - مث] مہارت - مداومت (۲) بار بار لکھنا یا کوئی کام کرنا (۳) تختی یا وصلی جس کی مشق کی ہو -

مشق بڑھانا - [ا - محاورہ] کسی کام کو زیادہ کرنے کی عادت ڈالتے رہنا -

مشق رہنا - [ا - محاورہ] کسی بات کی عادت جاری رہنا -

مشقِ سخن - [ف - ا - مث] شعر و سخن کی مہارت - شعر کہنا -

مشق کرنا - [ا - مص مرکب] مہارت پیدا کرنا (۲) بار بار لکھنا (۳) لگاتار کوئی کام کیے جانا -

مُشقاب - [ف - ا - مذ] رکابی -

مشقت - (مَ - شق - قت) [ع - ا - مث] محنت - ریاضت (۲) کام کاج مزدوری (۳) دکھ - تکلیف -

مُشقت اٹھانا - [ا - محاورہ] محنت کرنا - دکھ جھیلنا - تکلیف برداشت کرنا -

مُشقت اٹھنا - [ا - محاورہ] تکلیف برداشت ہونا -

مشقی - (مَش - قی) [ف - صف] مشق کیا ہوا - منجھا ہوا (۲) [ا - مث] مشق کرنے کی وصلی (۳) لکھنے کا موٹا کاغذ -

مشک - [ف - ا - مث] پانی بھرنے کی کھال - وہ سلی ہوئی کھال جس میں پانی بھرا جاتا ہے -

مشک اٹھانا - [ا - محاورہ] سقے کا کام کرنا -

مشک سے دریا ڈرکی - بچوں کا ایک کھیل ہے کہ جو بڑے بچے مشک کی طرح ایک بچے کو کمر پر لاد کر یہ فقرہ کہتے ہیں اور جب کوئی بچہ پانی مانگتا ہے تو کہتے ہیں - اوک بناؤ - جب وہ اوک بناتا ہے تو مشک بنا ہوا بچہ اس کی اوک میں تھوک دیتا ہے -

مشکیں چھوٹنا - [ا - محاورہ] بہت دست آنا -

مُشک - [ف - ا - مذ] وہ خوشبودار سیاہ رنگ کا مادہ جو نیپال - تبت - تاتار، خطا اور ختن میں ایک قسم کے ہرن کی ناف سے نکلتا ہے - کستوری (۲) شعراء زلف معشوق کی سیاہی کو مشک سے تشبیہ دیتے ہیں (۳) کالا سیاہ -

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید - [ف - مثل] مشک وہ ہے جو خود خوشبو دے نہ کہ عطار بتائے - اچھی چیز خود ہی اپنی خوبی ظاہر کر دیتی ہے - تعریف کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی -

مشکبار - [ف - صف] نہایت معطر -

مُشک بلاؤ - [ا - مذ] ایک قسم کا جنگلی بلا جس سے خوشبو آتی ہے -

مشکبو - مشک بیز - [ف - صف] خوشبودار - معطر - معنبر - مشک میں لبسا ہوا -

مُشک بید - [ف - ا - مذ] ایک قسم کا بید - جس کا پھول خوشبودار ہوتا ہے -

مُشک فام - [ف - صف] جس کا رنگ مثل مشک کے ہو -

کالا سیاہ۔

مشکِ نافہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) ہرن کے پیٹ کی وہ تھیلی جس میں مشک ہوتا ہے۔

مُشَکَّل۔ (مُ۔ شَک۔ کَل) (ع۔ صف) تشکیل دیا گیا۔ مجسّم۔

مُشکِل۔ (مُش۔ کِل) (ع۔ صف) دشوار۔ کٹھن۔ سخت (۲) پیچیدہ۔ اُلجھا ہوا۔ (۳) (ا۔ مث) دشواری۔ سختی۔ مصیبت۔ دقت۔ جمع مشکلات۔

مشکل آ پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) مصیبت آ پڑنا۔ یکایک کوئی دشواری پیش آ جانا۔

مشکل آسان ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دشواری دور ہونا۔ سختی رفع ہونا۔ مصیبت سے نجات پانا۔ اڑی نکلنا۔ عذاب سے چھوٹنا (۲) جان کنی سے نجات پانا۔ جان نکلنا۔ دمِ آخر ہونا۔

مشکل آنا۔ (ا۔ محاورہ) دشواری پیش آنا۔ مصیبت آنا۔

مشکل بننا (پڑنا)۔ (ا۔ محاورہ) مصیبت پڑنا۔ دقت پیش آنا۔

مشکل پسند۔ (ع۔ ف۔ صف) دشواری پسند کرنیوالا۔ وہ جو نظم و نثر میں مشکل اور اَدَق الفاظ استعمال کرے۔

مشکل راستہ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) کٹھن راہ۔ وہ راستہ جس پر سفر کرنے میں تکلیف ہو۔

مشکل سے۔ (ا۔ تابع فعل) دقت سے۔ جوں توں کر کے۔

مشکل سے مشکل۔ (ا۔ صف) بہت مشکل۔ کمال پیچیدہ۔

مشکل سے نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) مصیبت سے چھٹکارا پانا

مشکل کٹ جانا۔ (ا۔ محاورہ) مصیبت دور ہو جانا۔

مشکل کر دینا۔ (ا۔ محاورہ) دشوار کر دینا۔

مشکل کُشا۔ (ف۔ صف) مشکل حل کرنے والا۔ مصیبت دور کرنیوالا۔ مشکل آسان کر دینے والا (۲) لقب حضرت علیؓ کا۔

مُشکل کُشا کا کھڑا دونا۔ (ا۔ مذ) حضرت علیؓ کی نیاز جو مشکل دور ہونے کے بعد دی جاتی ہے۔

مشکل کشائی۔ (ف۔ ا۔ مث) مشکل آسان کرنا۔

مشکل کشائی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کا کام بنانا۔ آفت سے نجات دلانا۔ مصیبت دور کرنا۔

مُشکل کی بات۔ (ا۔ مث) دقت طلب بات۔ پیچیدہ معاملہ۔

مشکل میں پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) آفت میں پھنسنا۔ بلا میں گرفتار ہونا۔ مصیبت میں مُبتلا ہونا۔

مشکل میں کام آنا۔ (ا۔ محاورہ) مصیبت میں مدد دینا۔

مشکل ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دوبھر ہونا۔ دشوار ہونا۔

مشکلوں سے۔ (ا۔ تابع فعل) دقت سے۔ دشواری سے۔

مشکلے نیست کہ آساں نہ شود۔ مرد باید کہ ہراساں نہ شود۔ (ف۔ مقولہ) کوئی ایسی مشکل نہیں ہے جو آسان نہ ہو جائے۔ آدمی کو نا اُمید نہ ہونا چاہیے۔ اس شعر کو مصیبت میں تسکین دینے کے واسطے استعمال کرتے ہیں۔

مِشکوٰۃ۔ (مِش۔ کات) (ع۔ ا۔ مث) چراغ دان۔ فانوس (۲) حدیث کی مشہور کتاب۔

مشکور۔ (مَش۔ کُور) (ع۔ صف) پسندیدہ (۲) شکر کیا ہوا۔

مشکوری۔ (مَش۔ کُو۔ ری) (ف۔ ا۔ مث۔ ق) شکر گزاری۔

مشکوک۔ (مَش۔ کُوک) (ع۔ صف) شک کیا گیا۔ گمان کیا گیا۔ مشتبہ۔

مشکوک بنا دینا۔ (ا۔ محاورہ) اس طرح کام کرنا کہ اس کے درست ہونے میں شبہ پڑ جائے۔

مشکوئے۔ (مِش۔ کُو۔ اے) (ف۔ ا۔ مذ) بت خانہ (۲) محل۔ حویلی۔ گڑھی۔ بالاخانہ (۳) خیمۂ خسرو کا خلوت خانہ۔

مشکوئے زریں، مشکوئے معلی۔ (ف۔ ا۔ مذ) بادشاہی حرم سرا۔ محل خانۂ شاہی۔ امرا رؤسا کا دولت خانہ۔

مُشکی۔ (مُش۔ کی) (ف۔ صف) مُشک کے رنگ کا۔ سیاہ (۲) سیاہ رنگ کا گھوڑا۔

مشکیزہ۔ (مَش۔ کی۔ زہ) (ف۔ ا۔ مث) چھوٹی مشک۔

مشکیں۔ (مُش۔ کیں) (ہ۔ ا۔ مث) دونوں بازو۔ دونوں شانے۔

مشکیں باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) شانوں کو پشت کی طرف ملا کر جکڑنا۔

مشکیں کسنا۔ (ا۔ محاورہ) مشکیں باندھنا۔

مُشکیں۔ (مُش۔ کیں) (ف۔ صف) مشک کے مانند۔ سیاہ۔ کالا (۲) مشک سی خوشبو کا۔ مُشک آلودہ۔

مشکیں پرند۔ (ف۔ ا۔ مذ) سیاہ بادل۔

مشکیں کمند۔ (ف۔ ا۔ صف) وہ جس کے بال سیاہ اور دراز ہوں (کنایتاً) معشوق۔

مُشلول۔ (ع۔ صف) جس کے ہاتھ پیر بے حس ہو گئے ہوں۔ اپاہج۔

مشمول۔ (مَش۔ مُول) (ع۔ صف) شامل کیا گیا۔ شریک کیا گیا۔ ملایا گیا۔

مشمولہ۔ (مَش۔ مُو۔ لہ) (ع۔ صف) شامل۔ شریک۔ ملایا ہوا۔ ملحق۔ پیوستہ۔

مِشن۔ (Mission) (مِ۔ شَن) (انگ۔ ا۔ مذ) رسالت۔ پیغمبری (۲) پادریوں کے رہنے کی جگہ (۳) سفارت۔ وفد۔ کمیشن (۴) پیغام۔ مقصد۔ تبلیغ۔

مشن اسکول۔ (Mission School) (۱) وہ اسکول جو کوئی مشن چلائے (۲) عیسائیوں کا اسکول۔ وہ مدرسہ جہاں عیسائیت کی تعلیم دی جاتی ہے۔

مشنری۔ (Missionary) (مِش۔ نَ۔ ری) (انگ۔ صف) تبلیغی ادارہ (۲) تبلیغی جماعت کا رکن۔

مشورت۔ (مَش۔ وَ۔ رَت) (ع۔ ا۔ مث) صلاح۔ مشورہ۔ باہمی تجویز (۲) سازش۔

مشورت کرنا۔ (ا۔ محاورہ) صلاح کرنا۔ تجویز کرنا۔ سازش کرنا۔

مشورت لینا۔ (ا۔ محاورہ) صلاح لینا۔ رائے لینا۔ تدبیر پوچھنا (۲) نظم و نثر میں اصلاح لینا۔

مشورہ۔ (مَش۔ وَ۔ رہ) (ف۔ ا۔ مذ) صلاح۔ باہمی تجویز۔

مشورہ دینا۔ (ا۔ محاورہ) صلاح دینا۔

مشورہ رہنا۔ (ا۔محاورہ) کسی سے وقتاً فوقتاً صلاح ہونا۔
مشورہ لینا۔ (ا۔محاورہ) رائے لینا۔ صلاح لینا۔ تجویز دریافت کرنا۔
مُشوَّش۔ (مُ۔شَو۔وَش) (ع۔صف) پریشان۔ مضطرب۔ حیران۔
مُشوِّش۔ (مُ۔شَو۔وِش) (ع۔صف) پریشان کرنے والا۔ گھبرا دینے والا۔
مشہد۔ (مَش۔ہَد) (ع۔ا۔مذ) حاضر ہونے کی جگہ (۲) شہید ہونے کی جگہ۔ شہادت گاہ۔ شہیدوں کا قبرستان (۳) ایران کا ایک مشہور شہر جسے طوس بھی کہتے ہیں اور جہاں حضرت امام علی موسیٰ رضاؑ کا مزار ہے۔
مشہود۔ (مَش۔ہُود) (ع۔صف) حاضر کیا گیا۔ موجود۔ ظاہر۔ ثابت کیا گیا۔
مشہور۔ (مَش۔ہُور) (ع۔صف) شہرت کیا گیا۔ نامور۔ معروف۔ جمع۔ مشاہیر۔
مشہور و معروف۔ (ع۔ف۔صف) نامی۔ نامور۔ جسے سب جانتے ہوں۔
مشہور ہے۔ (ا۔محاورہ) افواہ ہے۔ خلق کی زبان پر ہے۔ کہتے ہیں۔
مُشہی۔ (ع۔صف) اشتہا پیدا کرنے والا۔ بھوک لگانے والا۔
مَشی۔ (ع۔ا۔مذ) پیادہ پا چلنا۔
مَشیئت۔ (مَ۔شی۔ئَت) (ع۔ا۔مث) خواہش۔ مرضی۔ ارادہ (۲) قسمت۔ تقدیر۔
مَشیئتِ ایزدی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) اللہ کی مرضی۔ حکم ربی۔ تقدیر الٰہی۔
مشیئت میں گزرنا۔ (ا۔محاورہ) خدا کی مرضی ہونا۔
مَشیخت۔ (مَ۔شی۔خَت) (ع۔ا۔مث) بزرگی (۲) شیخی۔ غرور۔ گھمنڈ۔
مَشیخت پناہ۔ (ع۔ف۔صف) (۱) بزرگ۔ بزرگوار (۲) شیخی بگھارنے والا۔
مشیخت کرکری ہونا۔ (ا۔محاورہ) غرور نکل جانا۔
مشیخت مآب۔ (ع۔ا۔مذ) ڈینگ مارنے والا۔ شیخی خورا۔ غرور سے بھرا ہوا۔
مُشیر۔ (مُ۔شیر) (ع۔ا۔مذ) مشورہ دینے والا۔ صلاح کار۔ تدبیر بتانے والا۔ رائے دینے والا (۲) کارپرداز۔ دیوان۔ مصاحب۔
مشیر الدولہ۔ (ع۔ا۔مذ) سلطنت کا صلاح کار۔ ایک شاہی خطاب جو بڑے امرا اور وزرا کو دیا جاتا تھا۔
مشیر خاص۔ (ع۔ا۔مذ) خاص صلاح کار۔ مصاحبِ خاص۔ دیوانِ خاص۔ پرائیویٹ سیکرٹری۔
مشیر مال۔ (ع۔ا۔مذ) وزیر مال۔ محکمۂ مال کا اعلیٰ عہدیدار۔
مشیران۔ (مُ۔شی۔ران) (ع۔ف۔ا۔مذ) مشیر کی جمع۔ مشورے دینے والے۔
مشیرانِ سلطنت۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) ارکانِ حکومت۔ حکومت کے امیر وزیر۔ حکومت کے صلاح کار۔
مُشیشا۔ (مُش۔شی۔شا) (ق۔ا۔مذ) ایک پرندے کا نام۔

مُشیِّن۔ (مُ۔شی۔یِن) (ع۔صف) غلط العوام۔ شان دار۔ رعب والا۔ خوبصورت۔ وجیہہ۔ تمکنت والا۔
مشین۔ (Machine) (مَ۔شین) (انگ۔ا۔مث) مشین۔ کل۔ آلہ (برقی یا دخانی)
مشین گن۔ ایک قسم کی توپ جس سے گولیاں بہت جلد جلد چلتی ہیں۔
مشینری۔ (Machinery) (مَ۔شی۔نَ۔ری) (انگ۔ا۔مث) کل کے پرزے۔ کلیں۔ مشینیں (۲) کل کی ساخت۔ فنی تدبیر جس سے فنکار کام لے۔

م۔ص

مَصّ۔ (ع۔صف) چوسنا۔
مصاب۔ (ع۔صف) دکھیارا۔ مصیبت زدہ۔
مصابرت۔ (ع۔صف) صبر۔ صبر کرنا۔
مصابیح۔ (مَ۔صا۔بیح) (ع۔ا۔مث) مصباح کی جمع۔ (۱) بہت سے چراغ۔
مُصاحب۔ (مُ۔صا۔حِب) (ع۔ا۔مذ) ساتھی۔ جلیس۔ ہم نشین۔ ہم صحبت۔ ندیم۔ خاص دوست۔
مُصاحبت۔ (مُ۔صا۔حَ۔بَت) (ع۔ا۔مث) ہم نشینی۔ ساتھ رہنا۔ ساتھ اٹھنا بیٹھنا۔
مصاحف۔ (مَ۔صا۔حِف) (ع۔ا۔مذ) مصحف کی جمع۔
مصادر۔ (مَ۔صا۔دِر) (ع۔ا۔مذ) مصدر کی جمع۔ نکلنے کے مقامات۔
مُصادرت۔ (ع۔ا۔مث) ڈنڈ۔ تاوان۔ واپسی۔
مُصادقت۔ (ع۔ا۔مث) باہم دلی دوستی۔
مُصادمت۔ (ع۔ا۔مث) صدمہ پہنچانا۔ تصادم۔ ٹکرانا۔
مُصارع۔ (ع۔صف) کشتی گر۔ ہاتھا پائی کرنے والا۔
مُصارعت۔ (ع۔ا۔مث) دنگل۔ کشتی۔
مصارف۔ (مَ۔صا۔رِف) (ع۔ا۔مذ) مصرف کی جمع۔ اخراجات۔ بہت سے خرچ۔
مصارف بے جا۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) غیر ضروری خرچ۔ فضول اخراجات۔
مصاف۔ (مَ۔صاف) (ع۔ا۔مث) مصف کی جمع (۱) صف باندھنے کی جگہیں۔ لڑائی کا میدان (۲) لڑائی۔ جنگ۔
مصافات۔ (ع۔ا۔مث) درستی۔ اخلاص۔
مُصافحہ۔ (مُ۔صا۔فَ۔حَہ) (ع۔ا۔مذ) ملاقات کے وقت ہاتھ سے ہاتھ ملانے کا فعل۔
مصافحہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) ملتے وقت ہاتھ سے ہاتھ ملانا۔
مَصالح۔ (مَ۔صا۔لِح) (ع۔ا۔مث) مصلحت کی جمع۔ نیکیاں۔ بھلائیاں۔
مُصالحت۔ (مُ۔صا۔لَ۔حَت) (ع۔ا۔مث) باہمی صلح۔ آپس

میں میل ملاپ کرنا۔

مصالحہ ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] دیکھیے مسالا۔

مصائب ۔ (م ۔ صا ۔ ءِب) [ع ۔ ا ۔ مث] مصیبت کی جمع ۔ تکلیفیں مصیبتیں ۔ آفتیں ۔ بلائیں ۔

مِصباح ۔ (مص ۔ باح) [ع ۔ ا ۔ مث] چراغ ۔ دیا (۲) صبح کے وقت شراب پینے کا پیالہ ۔ جام صبوحی (جمع) مصابیح ۔

مُصَبِّر ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] ایلوا ۔ مشہور کڑوی دوا ۔

مُصَحِّح ۔ (مُ ۔ صَح ۔ حِح) [ع ۔ ا ۔ مذ] صحت کرنے والا ۔ صحیح کرنے والا جمع ۔ مصححین ۔

مُصْحَف ۔ (مُص ۔ حَف) (۱) وہ کتاب جس میں رسالے اور صحیفے جمع ہوں ۔ قرآن مجید (۲ مجازاً) رخسارِ معشوق ۔

مُصحف اُٹھانا ۔ [ا ۔ محاورہ] کلام مجید کی قسم کھانا ۔

مُصحف بغلی ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] چھوٹی تقطیع کا کلام مجید ۔

مصحف مجید (مقدس ۔ ناطق) ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] قرآن شریف کلام اللہ ۔

مصحفی ۔ (مُص ۔ حَ ۔ فی) [ع ۔ صف] مصحف سے نسبت رکھنے والا (۲) اُردو کے مشہور شاعر غلام ہمدانی ساکن امروہہ کا تخلص جو شروع میں دہلی چلے گئے تھے اور آخیر میں لکھنؤ جا کر ۱۲۴۰ھ میں وفات پائی ۔

مصحوب ۔ (مص ۔ حوب) [ع ۔ ا ۔ مذ] ساتھ کیا گیا ۔ ہمراہ ۔ ساتھ ۔

مصداق ۔ (مص ۔ داق) [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ چیز جو کسی کی صفائی ثابت کرے ۔ آلۂ مصداق ۔ ثبوتِ صداقت (۲) وہ شئے جس پر کوئی معنی بولے جا سکیں ۔ جیسے حسنِ سیرت اس کو کہتے ہیں اور اس کا مصداق آپ ہیں (۳) تصدیق کرنے والا ۔ گواہ (۴) گواہی ۔ شہادت بات کی سچائی کا مجازاً ثبوت ۔

مَصْدَر ۔ (مص ۔ دَر) [ع ۔ ا ۔ مذ] صادر ہونے کی جگہ ۔ نکلنے کی جگہ ۔ سرچشمہ ۔ جڑ ۔ بنیاد (۲) پھرنا ۔ پھر آنے کی جگہ (۳) (ف) سبب باعث (۴) نحو میں وہ کلمہ جس سے فعل اور صیغے مشتق ہوں ۔ اُردو میں مصدر کے آخر میں نا ہوتا ہے اور اس میں کوئی زمانہ نہیں پایا جاتا جیسے آنا لانا وغیرہ ۔

مصدر اصلی (وضعی) ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ مصدر جسے اہل زبان نے مصدر ہی کے لیے وضع کیا ہو جیسے بونا ۔ کہنا ۔ جانا وغیرہ ۔

مصدر غیر وضعی ۔ وہ مصدر جن میں دوسری زبانوں کے الفاظ پر علامت مصدری بڑھا کر مصدر بنا لیا گیا ہو جیسے دعا کرنا ۔ خوش ہونا ۔ آزمانا ۔ ہٹ کرنا ۔

مصدر لازم ۔ وہ مصدر جو صرف فاعل کو چاہے جیسے دوڑنا ۔ سونا ۔

مصدر متعدی ۔ وہ مصدر جو فاعل اور مفعول دونوں کو چاہے ۔ جیسے ۔ کھانا ۔ لکھنا ۔

مصدری ۔ (مص ۔ دَ ۔ ری) [ف ۔ صف] مصدر سے منسوب (۲) اصل یا بنیاد کے متعلق ۔

مُصَدَّق ۔ (مُ ۔ صَد ۔ دَق) [ع ۔ صف] تصدیق کیا گیا ۔ آزمائش کیا گیا ۔ تجربہ کیا گیا ۔

مُصَدِّق ۔ (مُ ۔ صَد ۔ دِق) [ع ۔ صف] تصدیق کرنے والا ۔ سچائی کی گواہی دینے والا ۔ ثابت کرنے والا ۔ جمع : مُصدّقین ۔

مُصَدَّقہ ۔ (مُ ۔ صَد ۔ دَ ۔ قہ) [ع ۔ صف] تصدیق کیا ہوا ۔ جس کی تصدیق ہو گئی ہو ۔ جیسے مصدقہ عدالت ۔ جمع : مصدّقات ۔

مُصَدِّع ۔ (مُ ۔ صَد ۔ دِع) [ع ۔ صف] تکلیف دینے والا ۔ دردِ سر پیدا کرنے والا ۔

مصدور ۔ مصدورہ ۔ (مَص ۔ دُور ۔ مَص ۔ دُو ۔ رَہ) [ع ۔ صف] صادر کیا گیا ۔

مِصر ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] شہر ۔ بلدہ ۔ نگر (۲) افریقہ کے شمال مشرق میں ایک ملک جو حضرت یوسفؑ، حضرت موسیٰؑ اور فرعون کی وجہ سے مشہور ہے ۔

مصر کا بازار ۔ [ا ۔ مذ] وہ بازار جہاں حضرت یوسفؑ کو قافلے والوں نے فروخت کیا تھا ۔

مُصِر ۔ (مُ ۔ صِر) [ع ۔ صف] اصرار کرنے والا ۔ کسی چیز پر اڑ جانے والا ۔

مُصَرَّح ۔ (مُ ۔ صَر ۔ رَح) [ع ۔ صف] تصریح کیا گیا ۔ تفصیل کیا گیا ۔

مُصَرِّح ۔ (مُ ۔ صَر ۔ رِح) [ع ۔ صف] صراحت کرنے والا ۔ تفصیل کرنے والا ۔

مِصرع ۔ مصرعہ ۔ (مِص ۔ رَع) (مِص ۔ رَ ۔ عہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] ایک کواڑ ۔ ایک پٹ (۲) آدھا شعر ۔ نصف بیت ۔

مصرع برجستہ ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] وہ مصرع جو بے ساختہ موزوں ہو جائے ۔

مصرع پیچیدہ ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] وہ مصرع جس کا مضمون مشکل اور دقیق ہو ۔

مصرع تر ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] شگفتہ اور عمدہ مصرع ۔

مصرع دو لخت ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] شعر کے دونوں مصرعوں میں ربط نہ ہونا ۔

مصرع طرح ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] وہ مصرع جو بحر اور ردیف و قافیہ بتانے کے لیے بطور نمونہ کے دیا جائے ۔

مصرع طرح کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] طرح کے لیے مصرع تجویز کرنا ۔

مصرع قد ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] قد کا استعارہ مصرع سے کرتے ہیں ۔

مصرع لڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] ایک شاعر کے مصرع سے دوسرے شاعر کا مصرع مطابق ہونا ۔

مصرع لگانا ۔ [ا ۔ محاورہ] ایک مصرع پر دوسرا مصرع لگا کر شعر پورا کرنا ۔

مَصرف ۔ (مَص ۔ رَف) [ع ۔ ا ۔ مذ] خرچ کرنے کی جگہ ۔ خرچ کرنے کا موقع (۲) مطلب ۔ کام ۔ غرض ۔ جمع : مصارف ۔

مُصْرِف ۔ (مُص ۔ رِف) [ع ۔ صف] صرف کرنے والا ۔ خرچ کرنے والا ۔

مَصرُوع ۔ (مَص ۔ رُوع) [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ جسے مرگی کی بیماری ہو۔ مرگی کا مریض ۔
مَصرُوف ۔ (مَص ۔ رُوف) [ع ۔ صف] صرف کیا گیا ۔ پھیرا گیا (۲) مشغول ۔ کام میں لگا ہوا ۔
مِصری ۔ (مِص ۔ ری) [ع ۔ صف ۔ و ۔ ا ۔ مث] مصر سے منسوب ۔ (۲) مصر کا رہنے والا (۳) شکاری چاقو (۴) ایک قسم کی تلوار (۵) شیرہ رباب (۶) [اُر] دانہ دار قند ۔ قند کی ڈلیاں ۔
مصری کُوزہ ۔ [ا ۔ مذ] مصری کا بنا ہوا گول ڈالا (۲) (تشبیہاً) نہایت میٹھا خربوزہ ۔
مصری کھلانا ۔ [ا ۔ محاورہ] قتل کرنا ۔ تلوار ۔ کٹار ۔ خنجر یا پیش قبض سے ہلاک کرنا (۲) نسبت کرنا ۔ منگنی کی رسم ادا کرنا ۔
مصری کی ڈلی ۔ [ا ۔ مث] (۱) مصری کا ٹکڑا (۲) نہایت شیریں ۔ بہت میٹھا ۔
مُصطفوی ۔ (مُص ۔ طَ ۔ فَ ۔ وی) [ع ۔ صف] مُصطفیٰ سے منسوب ۔
مُصطفیٰ ۔ (مُص ۔ طَ ۔ فا) [ع ۔ صف] چُنا ہوا ۔ انتخاب کیا ہوا ۔ برگزیدہ ۔ پسندیدہ ۔ مقبول (۲) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب ۔
مصطگی یا مصطکی ۔ (مُص ۔ طَ ۔ کی) (مَص ۔ طَ ۔ گی) [ع ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کا زرد گوند جو پستے کے درخت سے نکلتا ہے ۔
مُصطلَح ۔ (مُص ۔ طَ ۔ لَح) [ع ۔ صف] اصطلاح کیا ہوا ۔
مُصطلحات ۔ (مُص ۔ طَ ۔ لَ ۔ حات) [ع ۔ ا ۔ مث] مصطلح کی جمع ۔ اصطلاحیں محاورے ۔
مَصَف ۔ [ع ۔ ا ۔ ظرف] صف باندھنے کی جگہ ۔
مُصفّا ۔ (مُ ۔ صف ۔ فا) [ع ۔ صف] پاک ۔ صاف ۔ ستھرا ہُوا ۔
مُصفّی ۔ (مُ ۔ صف ۔ فی) [ع ۔ صف] صاف کرنے والا ۔ جمع ، مُصفّیات ۔
مُصفّیِ خُون ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] خون صاف کرنے والا ۔
مِصقَل یا مِصقلہ ۔ (مِص ۔ قَل) (مِص ۔ قَ ۔ لہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] صیقل کرنے کا آلہ ۔ چمکدار بنانے کا اوزار ۔
مُصَلّا یا مُصلّیٰ ۔ (مُ ۔ صَل ۔ لا) [ع ۔ ا ۔ مذ] نماز پڑھنے کی جگہ ۔ عبادت گاہ ۔ مسجد (۲) جانماز ۔ بوریا ۔ دری ۔ صف وغیرہ (۳) شیراز کی مشہور عیدگاہ جو ایک پُرفضا میدان میں واقع ہے ۔
مُصلِح ۔ (مُص ۔ لِح) [ع ۔ صف] اصلاح کرنے والا ۔ درست کرنے والا ۔ نیکی کی طرف لانے والا ۔ عیوب دور کرنے والا (۲) اصطلاحِ طب میں ضرر سے بچانے والا ۔ جمع ، مصلحین ۔
مَصلَحت ۔ (مَص ۔ لَ ۔ حَت) [ع ۔ ا ۔ مث] نیک صلاح ۔ اچھا مشورہ ۔ مناسب تجویز (۲) خوبی ۔ بھلائی (۲) حکمت یا پالیسی جمع ، مصالح ۔
مصلحت اندیش یا سنج ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] مناسب اور معقول بات سوچنے والا ۔
مصلحت ایزدی ۔ [ع ۔ صف] خدا کی حکمت ۔ خدا کی مرضی ۔
مصلحت خواہ ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] خیر خواہ ۔ بھلائی چاہنے والا ۔ بہی خواہ ۔
مصلحت دید ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] (۱) بھلائی ۔ بہتری (۲) نیک بات سوچنا ۔
مصلحت دیکھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] خوبی دیکھنا ۔ بھلائی دیکھنا ۔
مصلحت کار ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] نیک کام کرنے والا (۲) جو معاملات میں ماہر ہو ۔
مصلحت مُلکی ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] معاملات سلطنت کے مطابق تدبیر ۔ رموزِ مملکت ۔ راج نیتی ۔
مصلحت وقت ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] وقت کے مناسب ۔
مَصلحتاً ۔ (مَص ۔ لَ ۔ حَ ۔ تن) [ع ۔ تابع فعل] بھلائی کی بنیاد پر ۔
مَصلُوب ۔ (مَص ۔ لُوب) [ع ۔ صف] صلیب پر چڑھایا گیا ۔ سولی دیا گیا ۔
مُصَلّی ۔ (مُ ۔ صَل ۔ لی) [ع ۔ صف] صلوٰۃ ادا کرنے والا ۔ نماز پڑھنے والا نمازی (۲) [ہن] نو مسلم ۔ خاک روب ۔ جمع ، مُصلّیاں ۔
مُصمَت ۔ [ع ۔ صف] خاموش (۲) حرف علت ۔
مُصمّم ۔ (مُ ۔ صَم ۔ مَم) [ع ۔ صف] پکّا ۔ مضبوط ۔ اُستوار ۔ محکم ۔
مُصمّم ارادہ ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] پکّا ارادہ ۔ عزم بالجزم ۔
مُصنّف ۔ (مُ ۔ صَن ۔ نِف) [ع ۔ ا ۔ مذ] تصنیف کرنے والا ۔ اپنے دل سے کوئی بات بنانے والا (مجازاً) کتاب بنانے والا ۔
مُصنِّفہ ۔ (مُ ۔ صَن ۔ نِ ۔ فہ) [ع ۔ ا ۔ مث] مصنف عورت ۔
مُصنَّفہ ۔ (مُ ۔ صَن ۔ فہ) [ع ۔ صف] تصنیف کیا ہوا ۔ لکھا ہوا ۔ تصنیف ۔
مَصنُوع ۔ (مَص ۔ نُوع) [ع ۔ صف] صنعت کیا ہوا ۔ بنایا ہوا ۔
مصنوعات ۔ (مَص ۔ نُو ۔ عات) [ع ۔ ا ۔ مذ ۔ مث] مصنوع کی جمع ۔ بنائی ہوئی چیزیں ۔
مصنوعی ۔ (مَص ۔ نُو ۔ عی) [ع ۔ صف] بنایا ہُوا ۔ جو قدرتی نہ ہو ۔ بناوٹی نقلی ۔ جعلی ۔
مُصوَّر ۔ (مُ ۔ صَو ۔ وَر) [ع ۔ صف] تصویر بنایا گیا ۔ باتصویر ۔
مُصوِّر ۔ (مُ ۔ صَو ۔ وِر) [ع ۔ ا ۔ مذ] تصویر کھینچنے والا ۔ تصویر بنانے والا ۔ نقاش ۔ آرٹسٹ (۲) رنگ بھرنے والا ۔ بیل بوٹے بنانے والا ۔ (۳) اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام ۔ جمع ، مصوّرین ۔ مصوّران ۔
مُصوّری ۔ (مُ ۔ صو ۔ وِ ۔ ری) [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] تصویر کشی ۔ تصویریں بنانے کا فن ۔ تصویر کشی کا پیشہ ۔
مَصُون یا مَصُونہ ۔ (مَص ۔ اُون) (مَص ۔ اُو ۔ نہ) [ع ۔ صف] محفوظ ۔ نگہبانی کیا گیا ۔
مُصیب ۔ [ع ۔ صف] بات کی تہ کو پہنچنے والا ۔ ٹھیک کہنے والا ۔
مُصیبت ۔ (مُ ۔ صی ۔ بَت) [ع ۔ ا ۔ مث] رنج ۔ دُکھ ۔ تکلیف (۲) حادثہ ۔ صدمہ (۳) نحوست ۔ بداقبالی ۔ ادبار (۴) دِقت ۔ مشکل دشواری ۔ جمع ، مصائب ۔
مصیبت اُٹھانا ۔ [ا ۔ محاورہ] دُکھ جھیلنا ۔ تکلیف برداشت کرنا
مصیبت اُٹھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] دُکھ سہا جانا ۔ تکلیف برداشت ہونا ۔

مصیبت بن جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] جان کا عذاب ہو جانا ۔ دُوبھر ہو جانا ۔
مصیبت بھرنا (بھگتنا) ۔ [ا ۔ محاورہ] تکلیف اُٹھانا ۔ دُکھ جھیلنا ۔
مصیبت پڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] آفت آنا ۔ بپتا پڑنا ۔
مصیبت پٹینا ۔ [ا ۔ محاورہ] دُکھ بھوگنا ۔ تکلیف اُٹھانا ۔
مصیبت جھیلنا ۔ [ا ۔ محاورہ] سختی برداشت کرنا ۔ دُکھ سہنا ۔
مصیبت دیکھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مصیبت پیش آنا ۔ تکلیف سہنا ۔
مصیبت زدہ ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] مصیبت کا مارا ہوا ۔ بدبخت ۔ تباہ خستہ حال ۔ خراب وخستہ ۔
مصیبت سے جان چھوٹنا ۔ [ا ۔ محاورہ] تکلیف سے نجات پانا ۔
مصیبت کا پہاڑ ۔ [ا ۔ مذ] بڑی مصیبت ۔
مصیبت کاٹنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مصیبت برداشت کرنا ۔
مصیبت کٹ جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] دُکھ کا زمانہ بسر ہو جانا ۔
مُصیبت کدہ ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] مصیبت کا گھر ۔ تکلیف کا مقام ۔
مصیبت کے دن ٹالنا ۔ [ا ۔ محاورہ] دُکھ کی مُدت بسر کرنا ۔
مصیبت کے دن کاٹنا ۔ [ا ۔ محاورہ] تکلیف کا زمانہ بسر کرنا ۔
مصیبت مارا ۔ [ا ۔ صف] آفت زدہ ۔
مصیبت مول لینا ۔ [ا ۔ محاورہ] خواہ مخواہ کوئی جھگڑا اپنے ذمے لینا ۔
مصیبت میں پڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] آفت یا جھگڑے میں مُبتلا ہونا ۔
مصیبت ناک ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] مصیبت میں مُبتلا کرنے والا ۔
مصیبت ناگہانی ۔ وہ صدمہ یا حادثہ جو اچانک پیش آجائے بلائے ناگہانی ۔
مُصَیقل ۔ [ع ۔ صف] روشن کیا گیا ۔ زنگ وغیرہ سے صاف کیا گیا ۔

م ض

مضار ۔ (مَ ۔ ضار) [ع ۔ ا ۔ مذ] مضرت کی جمع ۔ نقصانات ۔
مُضَارَبَت ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] نفع میں شریک بنا کر کسی کو تجارت کے لیے مال دینا (۲) تلوار مارنا ۔ لڑائی ۔ جنگ ۔
مُضارِع ۔ (مُ ۔ ضا ۔ رِع) [ع ۔ ا ۔ مذ] مشابہ ۔ مانند (۲) اصطلاح قواعد زبان میں وہ فعل جس میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جائیں ۔
مُضَاعَف ۔ (مُ ۔ ضا ۔ عف) [ع ۔ صف] دُگنا ۔ دونا ۔ دوچند ۔ (۲) اصطلاح علم صرف میں وہ کلمہ جس کے آخر میں ایک جنس کے دو حُرف آئیں ۔
مُضاف ۔ (مُ ۔ ضاف) [ع ۔ صف] جڑا ہوا ۔ ملا ہوا ۔ پیوستہ ۔ نتھی کیا ہوا ۔ منسلک ۔ شامل (۲) منسوب ۔ متعلق (۳) علم نحو میں وہ اسم جو کسی دوسرے اسم کے ساتھ لگایا جائے ۔ جیسے امجد کی کتاب اِس میں کتاب مضاف اور امجد مضاف اِلیہ ہے (۴) اضافہ کیا گیا ۔ زیادہ کیا گیا ۔
مضاف اِلیہ ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ اسم جس کے ساتھ کوئی دوسرا اسم منسوب کیا جائے ۔
مُضافات ۔ (مُ ۔ ضا ۔ فات) [ع ۔ ا ۔ مث] مضاف کی جمع ۔ متعلقات منسوبات ۔ ضمیمہ ۔ تتمہ (۲) قرب وجوار ۔ اِردگرد ۔ اطراف وجوانب مضافات ۔ شہر کے آس پاس کے قصبے اور گاؤں ۔
مضافاتِ شہر ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] شہر کے آس پاس کی آبادی گاؤں یا قصبے ۔
مَضامین ۔ (مَ ۔ ضا ۔ مین) [ع ۔ ا ۔ مذ] مضمون کی جمع ۔ مطالب ۔ معانی ۔
مُضایقہ ۔ (مُ ۔ ضا ۔ ی ۔ قہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] تنگی ۔ دشواری ۔ ایک دوسرے کو تنگ کرنا (۲) حرج ۔ قباحت (۳) ڈر ۔ خوف ۔ پروا ۔
مضبوط ۔ (مَض ۔ بُو ۔ ط) [ع ۔ صف] ضبط کیا گیا ۔ قبضہ کیا گیا (۲) پکا پائیدار ۔ دیرپا ۔ استوار (۳) شہ زور ۔ قوی ۔ طاقت والا (۴) توانا تندرست ۔ ہٹا کٹا ۔
مضبوط رہنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مستقل رہنا ۔ جما رہنا ۔ ثابت قدم رہنا ۔
مضبُوطی ۔ (مَض ۔ بُو ۔ طی) [ا ۔ ا ۔ مث] استقلال ۔ پائیداری ۔ طاقت ۔ ہمت ۔ جرأت (۲) اطمینان ۔ دل جمعی ۔ تسلی ۔
مَضحَک ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] ہنسی کا مقام ۔ وہ چیز جس پر لوگ ہنسیں ۔
مُضحِک ۔ (مُض ۔ حِک) [ع ۔ صف] ہنسانے والا ۔
مُضحکات ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] ہنسانے والی باتیں ۔ لطیفے ۔
مَضحَکہ ۔ (مَض ۔ حَ ۔ کہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] ہنسی ۔ ٹھٹھا ۔ تمسخر ۔ مذاق (۲) مسخرہ (۳) وہ شخص جس کا مذاق اُڑائیں ۔
مضحکہ (اُڑانا) کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] ہنسنا ۔ ٹھٹھا کرنا ۔ ذلیل کرنا ۔ مسخرہ بنانا ۔
مضحکہ خیز ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] ہنسی مذاق میں ڈالنے والی بات ۔
مُضِر ۔ (مُ ۔ ضِر) [ع ۔ صف] ضرر پہنچانے والا ۔ نقصان رساں ۔ جمع ۔ مضرات ۔ اُردو میں بغیر تشدید را مستعمل ہے ۔
مُضِر ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] نقصان رساں ہونا ۔
مِضراب ۔ (مِض ۔ راب) [ع ۔ ا ۔ مث] ستار بجانے کا چھلّا ۔
مُضِرّات ۔ (مُ ۔ ضِر ۔ رات) [ع ۔ ا ۔ مذ ۔ و ۔ مث] نقصان پہنچانے والی چیزیں ۔
مُضَرّت ۔ (مَ ۔ ضَر ۔ رَت) [ع ۔ ا ۔ مث] ضرر ۔ نقصان ۔ زیاں ۔
مضرت رساں ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] نقصان پہنچانے والا ۔ زیاں کار ۔
مضرت رسانی ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] نقصان پہنچانا ۔ تکلیف دہی ۔ ایذا رسانی ۔
مضرُوب ۔ (مَض ۔ رُوب) [ع ۔ صف] ضرب کھایا ہوا ۔ چوٹ لگا ہوا ۔ وہ شخص جسے چوٹ آئی ہو (۲) اصطلاح حساب میں وہ عدد جس کو ضرب دیا جائے ۔

مضروب فیہ ۔ [ع ۔ صف] وہ عدد جس سے ضرب دی جائے ۔
مُضطر ۔ (مُض ۔ طَر)، [ع ۔ صف] ضرر رسیدہ ۔ تکلیف میں مُبتلا مجازاً بے بس ۔ بے اختیار (۲) بے تاب ۔ بے قرار ۔ بے چین پریشان ۔ آزردہ ۔
مُضطَرِب ۔ (مُض ۔ طَ ۔ رِب)، [ع ۔ صف] بے چین ۔ بے قرار ۔
مضطرب الحال ۔ [ع ۔ صف] پریشان حال ۔ گھبرایا ہوا ۔
مُضطرِبانہ ۔ (مُض ۔ طَ ۔ رِ ۔ با ۔ نَہ) [ع ۔ ف ۔ تابع فعل] بیقراری سے بے چینی کی حالت سے ۔
مُضعِف ۔ (مُض ۔ عِف) [ع ۔ صف] ضعیف کرنے والا ۔ کم زور بنانے والا ۔
مُضغہ ۔ (مُض ۔ غہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] لوتھڑا ۔ گوشت کا ٹکڑا (۲) وہ جنین جس میں ابھی جان نہ پڑی ہو (۳) لقمہ ۔ نوالہ ۔
مضغۂ گوشت ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] گوشت کا لوتھڑا (۲) نکما اور بے کار آدمی ۔
مُضِلّ ۔ (مُ ۔ ضِلّ)، [ع ۔ صف] گمراہ کرنے والا ۔ بہکانے والا ۔
مُضِلّت ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] گمراہی ۔
مِضمار ۔ (مِض ۔ مار)، [ع ۔ ا ۔ مذ] میدان ۔ ہموار اور وسیع میدان ۔ (۲) میدان جنگ ۔ وہ جگہ جہاں گھوڑا دوڑاتے ہیں ۔ جمع : مضامیر ۔
مُضمَحِل ۔ (مُض ۔ مَ ۔ حِل)، [ع ۔ صف] محو ہونے والا ۔ کم ہونے والا ۔ (۲) کم زور ۔ دُبلا پتلا ۔ ناتواں ۔ لاغر (۳) اُداس ۔ دلگیر ۔ رنجیدہ ۔ مغموم ۔
مُضمحل ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] نڈھال ہوجانا ۔
مُضمَر ۔ (مُض ۔ مَر)، [ع ۔ صف] پوشیدہ ۔ مخفی ۔ دل میں رکھا گیا ۔
مَضمَضَہ ۔ (مَض ۔ مَ ۔ ضَہ)، [ع ۔ ا ۔ مث] کُلّی منہ میں پھرانا ۔ کُلّی ۔
مُضَمَّن ۔ (مُ ۔ ضَم ۔ مَن)، [ع ۔ صف] شامل کیا گیا ۔
مضمُوم ۔ (مَض ۔ مُوم)، [ع ۔ صف] ضمّہ دیا گیا ۔ وہ حرف جس پر پیش ہو ۔
مضمُون ۔ (مَض ۔ مُون)، [ع ۔ ا ۔ مذ] ضمن میں کیا ہوا ۔ درمیان میں ڈالی ہوئی چیز (۲) مطلب ۔ معنی ۔ بیان (۳) جواب مضمون ۔ انشا اداریہ (۴) بات ۔ سخن ۔
مضمون آفرین ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] نئی بات پیدا کرنے والا ۔
مضمون آفرینی ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] ذہن سے نئی بات نکالنا ۔
مضمون باندھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] کسی مضمون کو شعر میں نظم کرنا ۔
مضمون بٹھانا ۔ [ا ۔ محاورہ] مضمون کو عبارت میں ٹھیک موقع پر جگہ دینا ۔
مضمون بندھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مضمون نثر یا نظم میں آجانا ۔
مضمون پست ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] مطلب گھٹیا ہونا ۔
مضمون ٹپکنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مضمون ظاہر ہونا ۔
مضمون چرانا ۔ [ا ۔ محاورہ] دوسرے کے مضمون کو اپنے نام سے شائع کرنا ۔
مضمون ڈھل جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] مضمون کا اچھی عبارت میں لکھا جانا ۔
مضمون روشن ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] مضمون صاف ہونا ۔
مضمون سست ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] مضمون بے لطف اور بے مزہ ہونا ۔
مضمون سلجھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] بات کی پیچیدگی جاتی رہنا ۔
مضمون سوجھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مضمون خیال میں آنا ۔
مضمون کھپنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مضمون صادق آجانا ۔
مضمون کی بندش ۔ [ا ۔ مث] مضمون کی بناوٹ ۔
مضمون گانٹھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مطلب حاصل کرنا ۔
مضمون گڑھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] تُہمت لگانا ۔
مضمون لڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مضمون کا حسب منشا سوجھنا (۲) کسی کے مضمون سے مضمون کا مطابق ہونا ۔
مضمون مبتذل ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] مضمون کا اپنے مقام سے گرا ہونا ۔
مضمون نکالنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مقصد سمجھنا ۔ تہ کی بات نکالنا ۔
مضمون نگار (نویس) ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] مضمون لکھنے والا انشا پرداز ۔
مضمون نگاری (نویسی) ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] مضمون لکھنا ۔
مضمون واحد ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] مطلب ایک ہونا ۔ ایک غرض میں دو شخصوں کا شامل ہونا ۔
مضمون ہاتھ (آنا) لگنا ۔ [ا ۔ محاورہ] نئی بات کا خیال میں آنا ۔ مضمون سوجھنا ۔
مضی ۔ (مُ ۔ ضا)، [ع ۔ صف] گزرا ہوا ۔ گزر گیا ۔ بیت گیا ۔
مضی ما مضیٰ ۔ جو ہوا سو ہوا ۔ گزرا سو گزرا ۔

م ۔ ط

مَطابِخ ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] مطبخ کی جمع ۔ باورچی خانے ۔
مطابع ۔ (مَ ۔ طا ۔ بِع)، [ع ۔ ا ۔ مذ] مطبع کی جمع ۔ چھاپے خانے ۔
مطابِق ۔ (مُ ۔ طا ۔ بِق)، [ع ۔ صف] موافق ۔ برابر ۔ یکساں ۔ مانند (۲) بہ موجب ۔ حَسَب ۔ مناسب ۔ بہ لحاظ ۔
مُطابَقت ۔ (مُ ۔ طا ۔ بَ ۔ قَت)، [ع ۔ ا ۔ مث] موافقت ۔ مشابہت برابری ۔
مَطار ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] اُڑنے کی جگہ ۔ ہوائی اڈّہ ۔
مُطارَحہ ۔ (مُ ۔ طا ۔ رَ ۔ حہ)، [ع ۔ ا ۔ مذ] گفتگو ۔ بحث ۔ مشورہ ۔
مُطاع ۔ (مُ ۔ طاع)، [ع ۔ صف] اطاعت کیا گیا ۔ سردار ۔ بزرگ ۔ مُربّی وہ شخص جس کی اطاعت کی جائے ۔
مَطاعِن ۔ (مَ ۔ طا ۔ عِن)، [ع ۔ ا ۔ مذ] مطعن کی جمع ۔ معنے عیب ۔ طعنے ۔
مطاف ۔ (مَ ۔ طاف)، [ع ۔ ا ۔ مذ] طواف کی جگہ ۔

مُطالب ۔ (مُ ۔طا ۔لِب) [ع ۔ ا ۔ مذ] مطلب کی جمع ۔ مقاصد ۔ مرادیں ۔
مُطالبہ ۔ (مُ ۔طا ۔لِ ۔بَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] دعویٰ ۔ نالش (۲) اپنا حق چاہنا ۔ درخواست ۔ مانگنا ۔ تقاضا کرنا ۔
مُطالبۂ خفیفہ ۔ [ع ۔ ف ۔ روزمرہ] عدالت خفیفہ یعنی چھوٹی عدالت جہاں معمولی دیوانی مقدمات فیصل ہوں ۔ وہاں دعویٰ کرنا ۔
مطالبہ کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] طلب کرنا ۔ تقاضا کرنا ۔ مانگنا ۔ دعوے دار ہونا ۔
مطالع ۔ (مَ ۔طا ۔لِع) [ع ۔ ا ۔ مذ] مطلع کی جمع ۔ طلوع ہونے کے مقامات ۔
مُطالعہ ۔ (مُ ۔طا ۔لَ ۔عَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] غور ۔ توجہ ۔ دھیان ۔ کسی چیز کو اس سے واقفیت پیدا کرنے کی غرض سے دیکھنا (۲) کتب بینی ۔
مطالعہ کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] پڑھنا ۔ کتاب دیکھنا ۔ آگے سبق نکالنا ۔
مُطاوَعت ۔ (مُ ۔طا ۔وَ ۔عَت) [ع ۔ ا ۔ مث] اطاعت کرنا ۔ فرماں برداری ۔
مُطایَبہ ۔ (مُ ۔طا ۔یَ ۔بَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] خوش طبعی ۔ جہذب ۔ تفریح ۔ مزاح ۔ جمع ، مطائبات ۔
مَطَب ۔ (مَ ۔طَب) [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ مکان جہاں بیٹھ کر طبیب مریضوں کا علاج کرے ۔
مطبخ ۔ (مَط ۔بَخ) [ع ۔ ا ۔ مذ] کھانا پکانے کی جگہ ۔ باورچی خانہ ۔
مطبع ۔ (مَط ۔بَع) [ع ۔ ا ۔ مذ] طبع کرنے کی جگہ ۔ چھاپنے کی جگہ ۔ چھاپہ خانہ ۔ پریس ۔
مطبوخ ۔ (مَط ۔بُوخ) [ع ۔ صف] آگ پر پکائی ہوئی ۔ پکی ہوئی (۲) [ا ۔ مذ] جوشاندہ ۔ جوش دی ہوئی دوا ۔
مطبوع ۔ (مَط ۔بُوع) [ع ۔ صف] طبع کیا ہوا ۔ چھپا ہوا (۲) پسند کیا گیا ۔ مرغوب ۔ دل پسند ۔ پسندیدہ ۔
مطبوعہ ۔ (مَط ۔بُو ۔عَہ) [ع ۔ صف] طبع شدہ ۔ چھپا ہوا ۔ جمع ، مطبوعات ۔
مِطحَن ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] چکی ۔ پیسنے کا آلہ ۔
مَطحُول ۔ [ع ۔ صف] تلی کا مریض ۔
مَطَر ۔ (مَ ۔طَر) [ع ۔ ا ۔ مذ] بارش ۔ باراں ۔
مِطراق ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] ہتھوڑی (۲) نظیر ۔ مثال ۔
مُطرِب ۔ (مُط ۔رِب) [ع ۔ ا ۔ مذ] خوش کرنے والا (۲) گوّیا ۔ قوال ۔ گانے والا ۔ ڈوم ۔ کلاونت ۔ میراثی ۔
مُطرِبہ ۔ (مُط ۔رِ ۔بَہ) [ع ۔ ا ۔ مث] گانے والی عورت ۔ جمع ، مُطربات ۔
مَطرُوح ۔ [ع ۔ صف] حقیر ۔ ناپسندیدہ (۲) نکالا ہوا ۔ پھینکا ہوا ۔
مطرود ۔ (مَط ۔رُود) [ع ۔ صف] دھتکارا ہوا ۔ نکالا ہوا (۲) دور بھیجا ہوا ۔ شہر بدر کیا ہوا ۔
مُطعِم ۔ [ع ۔ صف] کھلانے والا (کھانا) ۔
مَطعَن ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] طعن ۔ طعنہ ۔
مطعون ۔ (مَط ۔عُون) [ع ۔ صف] طعنہ دیا گیا ۔ عیب نکالا گیا ۔ بدنام ۔ رسوا ۔
مطعونِ خلائق ۔ [ع ۔ صف] رسوائے عالم ۔ دنیا بھر کا بدنام وہ شخص جسے خلقت لعنت ملامت کرے ۔
مُطَلّا ۔ (مُ ۔طَل ۔لا) [ع ۔ صف] طلا کیا گیا ۔ سنہرا ۔ زرّیں ۔ طلائی ۔
مَطلَب ۔ (مَط ۔لَب) [ع ۔ ا ۔ مذ] مقصد ۔ غرض ۔ منشاء ۔ خواہش ۔
مطلب اٹکنا ۔ [ا ۔ محاورہ] غرض اڑنا ۔ غرض وابستہ ہونا (۲) خواہش پوری نہ ہونا ۔
مطلب اُلٹ دینا ۔ [ا ۔ محاورہ] مضمون کچھ کا کچھ کر دینا ۔ مفہوم بدل دینا ۔
مطلب برآری ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] کام نکالنا ۔ حاجت روائی ۔ حصول مدعا ۔
مطلب برآری کرنا ۔ [ا ۔ مص مرکب] مقصد پورا کرنا ۔ حاجت روائی کرنا ۔
مطلب برآنا ۔ [ا ۔ مص مرکب] مقصد پورا ہونا ۔ مراد حاصل ہونا ۔
مطلب پر آنا ۔ [ا ۔ محاورہ] تمہید کے بعد اپنے منشاء کی بات کہنا یا لکھنا ۔
مطلب پر لانا ۔ [ا ۔ محاورہ] مطلب پورا کرنے پر آمادہ کرنا ۔
مطلب پورا کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مراد برلانا ۔ مقصد میں کامیاب کرنا ۔
مطلب چبا جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] صاف صاف مطلب ظاہر نہ کرنا ۔
مطلب حل ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] مطلب سمجھ میں آنا (۲) کاربرآری ہونا ۔
مطلب خبط ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] بات بے معنی ہونا ۔ تحریر یا تقریر کا بے معنی ہونا ۔
مطلب رکھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] غرض رکھنا ۔ واسطہ رکھنا ۔
مطلب سعدی دیگر است ۔ [ف ۔ مثل] سعدی کا مطلب دوسرا ہے یعنی ظاہر یوں ہے مگر دلی مقصد کچھ اور ہے ۔
مطلب سے مطلب ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] اپنے کام سے کام ہونا ۔ اپنے کام سے غرض رکھنا ۔
مطلب فوت ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] غرض حاصل نہ ہونا ۔
مطلب کا آشنا (یار) ۔ [ا ۔ صف] خود غرض ۔ مطلبی ۔ جو صرف اپنے مطلب کی غرض سے یار بنا ہو ۔
مطلب کو پہنچانا ۔ [ا ۔ محاورہ] کام بنا دینا ۔ کامیاب کر دینا ۔
مطلب کھل جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] غرض ظاہر ہو جانا ۔
مطلب کہنا ۔ [ا ۔ محاورہ] غرض بیان کرنا ۔
مطلب کی ۔ [ا ۔ تابع فعل] غرض کی ۔ جس میں مطلب پایا جائے ۔
مطلب کی بات ۔ [ا ۔ مث] کار آمد بات (۲) کنایتاً اصل ۔
مطلب کی (بات) سنانا ۔ [ا ۔ محاورہ] اپنی غرض کی بات کہنا ۔
مطلب کی سوجھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] غرض کی بات خیال میں آنا ۔ اپنے فائدہ کی بات سوچنا ۔
مطلب کی گھات چلنا ۔ [ا ۔ محاورہ] اپنا فائدہ دیکھنا ۔ اپنے فائدے کی بات مدِّنظر رکھنا ۔
مطلب کے واسطے گدھے کو باپ بناتے ہیں ۔ [ا ۔ مثل] غرض

نکالنے کے لیے ادنیٰ کی بھی خوشامد کرتے ہیں۔

مطلب نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) بات سمجھنا۔ غرض پوری کرنا۔ غرض حاصل کرنا۔

مطلب ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) کام بن جانا۔ کامیاب ہو جانا۔ خواہش پوری ہونا۔

مطلبی۔ مطلبیا۔ (مَط۔ لَ۔ بی، مط۔ لَ۔ بی۔ آ) (اُ۔ صف) خود غرض۔ ابن الوقت۔

مَطْلَع۔ (مَط۔ لَع) (ع۔ ا۔ مذ) طلوع ہونے کی جگہ۔ مشرق۔ پورب فضا (۲) غزل یا قصیدے کے شروع کا شعر جس کے دونوں مصرعوں میں قافیے ہوں۔

مطلع صاف ہونا۔ (ا۔ محاورہ) آسمان کا ابر و غبار سے صاف ہونا (۲) کسی جگہ ایک آدمی بھی نہ ہونا (۳) دشمنوں سے مقام خالی ہونا روک ٹوک نہ ہونا (کنایتاً) داڑھی مونچھ کا نہ ہونا۔ ابھی سبزہ کا آغاز نہ ہونا۔

مطلع صبح۔ (ف۔ ا۔ صف) افق کا وہ مقام جہاں صبح کی روشنی پہلے پہل ظاہر ہوتی ہے۔

مُطَّلَع۔ (مُط۔ طَ۔ لَع) (ع۔ صف) اطلاع دیا گیا۔ خبردار کیا ہوا۔ واقف۔ آگاہ۔

مُطَّلع کرنا۔ (ا۔ محاورہ) اطلاع دینا۔ خبردار کرنا۔ آگاہ کرنا۔ واقف کرنا۔

مُطلَق۔ (مُط۔ لَق) (ع۔ صف) آزاد۔ بے قید (۲) بالکل قطعی جیسے آزاد مطلق (۳) قرآن شریف کی وہ آیت جہاں ٹھہرنا چاہیے۔

مطلق الرجلین۔ وہ گھوڑا جس کے پاؤں کا رنگ بدن کے رنگ سے مختلف ہو۔

مطلق العنان۔ (ع۔ صف) بے لگام۔ جس کی لگام چھوٹ گئی ہو (۲) آزاد۔ خودسر۔ بے باک۔

مطلق الیدین۔ (ع۔ صف) وہ گھوڑا جس کے اگلے دونوں پیر سفید ہوں۔

مطلق الیسار۔ (ع۔ صف) وہ گھوڑا جس کے دونوں پچھلے پاؤں سفید ہوں۔

مطلق الیمین۔ وہ گھوڑا جس کے دونوں دائیں پاؤں سفید ہوں۔

مُطلَقاً۔ (مُط۔ لَ۔ قَن) (ع۔ تابع فعل) بالکل۔ قطعی۔ اصلاً۔

مُطَلَّقہ۔ (مُ۔ طَل۔ لَ۔ قہ) (ع۔ صف) طلاق دی ہوئی عورت۔ وہ عورت جسے خاوند نے چھوڑ دیا ہو۔

مطلوب۔ (مَط۔ لُوب) (ع۔ صف) طلب کیا گیا۔ مانگا گیا۔ خواہش کیا گیا۔ کنایتاً معشوق۔

مطمح۔ (مَط۔ مَح) (ع۔ ا۔ مذ) نظر پڑنے کی جگہ (۲) مقصود (جمع) مطامح۔

مطمح نظر۔ (ع۔ ا۔ مذ) مرکز نگاہ۔ مقصد اصلی۔

مطمئن۔ (مُط۔ مَ۔ اِن) (ع۔ صف) اطمینان پانے والا۔ خاطر جمع رکھنے والا۔ بے فکر۔ آسودہ۔

مُطَوَّعہ۔ (ع۔ صف) وہ مسلمان جسے جہاد سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہو۔ مگر وہ اپنی خوشی سے جہاد کرے (۲) رضاکار۔

مُطَوِّف۔ (ع۔ صف) طواف کرنے والا۔

مُطَوَّق۔ (مُ۔ طَو۔ وَق) (ع۔ صف) طوق پڑا ہوا۔ قید کیا گیا۔

مُطَوَّل۔ (مُ۔ طَو۔ وَل) (ع۔ صف) لمبا۔ دراز۔ طویل۔

مُطَہَّر۔ (مُ۔ طَہ۔ ہَر) (ع۔ صف) پاک۔ صاف۔ مبرا۔ معصوم۔

مُطَہِّر۔ (مُ۔ طَہ۔ ہِر) (ع۔ صف) پاک کرنے والا۔

مُطَہَّرات۔ (مُ۔ طَہ۔ ہَ۔ رات) (ع۔ ا۔ مث) مُطَہَّرہ کی جمع جیسے ازواج مطہرات۔

مَطْہَرَہ۔ (مَط۔ ہَ۔ رَہ) (ع۔ ا۔ مذ) پاک ہونے کا آلہ۔ چھاگل۔ آفتابہ وضو کرنے کا لوٹا (۲) غسل خانہ۔

مُطَیِّب۔ (مُ۔ طَی۔ یِب) (ع۔ صف) خوشبو دینے والا۔ خوشبودار۔ معطر (۲) پاک ہونے والا۔

مطیر۔ (مَ۔ طِیر) (ع۔ صف) برسنے والا۔ بارش کرنے والا۔

مُطیع۔ (مُ۔ طِیع) (ع۔ صف) اطاعت کرنے والا۔ فرماں بردار۔ تابع۔ حکم بردار۔ ماتحت۔

مطیع کرنا۔ (ا۔ مص مرکب) فرمانبردار بنانا۔ زیر کرنا۔ ماتحت بنانا۔ مغلوب کرنا۔

م ۔ ظ

مُظالِم۔ (مَ۔ ظا۔ لِم) (ع۔ ا۔ مذ) مظلمہ کی جمع۔ ظلم۔ ستم۔ سختیاں بے انصافیاں۔

مَظاہِر۔ (مَ۔ ظا۔ ہِر) (ع۔ ا۔ مذ) مظہر کی جمع۔ ظاہر ہونے کی جگہیں۔

مُظاہِر۔ (مُ۔ ظا۔ ہِر) (ع۔ صف) مظاہرہ کرنے والا۔ جمع: مظاہرین۔

مظاہرہ۔ (مُ۔ ظا۔ ہَ۔ رَہ) (ع۔ ا۔ مذ) مدد دینا۔ کسی خاص امر میں اظہار تائید کے لیے جمع ہونا۔ مجمع کر کے گشت کرنا۔ کسی بات کی موافقت یا مخالفت کے لیے جوش و جذبات کا اظہار (۳) اظہار نمائش (انگ)

مَظْرُوف۔ (ع۔ صف) برتن میں رکھی ہوئی چیز۔

مظفر۔ (مُ۔ ظَف۔ فَر) (ع۔ صف) ظفریاب۔ منصور۔ فتح یاب۔ فتح مند۔

مُظلِم۔ (مُظ۔ لِم) (ع۔ صف) تاریک۔ سیاہ (۲) مخفی۔ پوشیدہ۔

مَظلَمہ۔ (مَظ۔ لَ۔ مَہ) (ع۔ ا۔ مذ) ظلم۔ ستم۔ جور۔ جفا۔ اندھیر۔ بے انصافی۔ جمع: مُظالِم۔

مظلوم۔ (مَظ۔ لُوم) (ع۔ صف) ظلم کیا گیا۔ ستم رسیدہ۔ ستایا ہوا۔

مظلومی۔ (مَظ۔ لُو۔ می) (ع۔ ف۔ ا۔ مث) مظلوم ہونا۔ مظلوم ہونے کی حالت (۲) ظلم۔ جور۔

مظلومیت۔ (مَظ۔ لُو۔ می۔ یَت) (ع۔ ف۔ ا۔ مث) ظلم رسیدہ ہونے کی حالت۔

مظنون۔ (مَظ۔نُون) (ع۔صف) ظن کیا گیا۔ مشتبہ۔ مشکوک۔
مَظِنّہ۔ (مَ۔ظِن۔نَہ) (ع۔ا۔مذ) گمان کرنے کی جگہ۔ شک کرنے کا موقع (۲) گمان۔ قیاس۔ خیال۔
مَظْہَر۔ (مَظ۔ہَر) (ع۔ا۔مذ) ظاہر ہونے کی جگہ۔ جائے ظہور۔ تماشا گاہ اسٹیج۔ اکھاڑا۔ تماشا دکھانے کا چبوترا۔
مُظْہِر۔ (مُظ۔ہِر) (ع۔صف) بیان کرنے والا۔ گواہ۔ شاہد۔ مخبر۔ جاسوس۔ خبر رساں۔

م ۔ ع

مَع۔ (ع۔تابع فعل) ساتھ۔ ہمراہ۔ معیت۔ سنگ۔
مع الحدیث۔ (ع۔تابع فعل) القصہ۔ الغرض۔ الحاصل۔
مع الخیر۔ (ع۔صفت) خیریت سے۔ سلامتی سے۔ بخیر و عافیت۔
مع ہذا۔ (ع۔تابع فعل) علاوہ بریں۔ باوجود اس کے۔ ساتھ اس کے۔
معاً۔ (مَ۔عَن) (ع۔ف۔تابع فعل) ایک ساتھ۔ ساتھ مل کر (۲) فی الفور۔ فوراً۔ اسی وقت۔ دفعتہً۔ ایک ہی وقت۔ ایک ہی دفعہ۔
مَعابِد۔ (مَ۔عا۔بِد) (ع۔ا۔مذ) معبد کی جمع۔ عبادت خانے۔ مسجدیں شوالے۔ گرجے وغیرہ۔
مَعابِر۔ (مَ۔عا۔بِر) (ع۔ا۔مث) معبر کی جمع۔ گھاٹ۔ پُل۔ دریا سے پار اُتارنے کی جگہیں۔
مُعاتَب۔ (مُ۔عا۔تَب) (ع۔صف) عتاب کیا گیا۔ وہ جس پر خفگی ہو۔ معتوب۔
مُعاتِب۔ (مُ۔عا۔تِب) (ع۔صف) عتاب کرنے والا۔ خفا ہونے والا۔ سرزنش کرنے والا۔
مَعاد۔ (مَ۔عاد) (ع۔ا۔مث) لوٹ کر جانے کی جگہ۔ واپس جانے کا مقام (۲) مجازاً عقبیٰ۔ آخرت۔ قیامت۔ حشر۔
مُعادِل۔ (مُ۔عا۔دِل) (ع۔صف) برابر۔ مساوی۔ انصاف کیساتھ عدل سے۔
مُعادَلت۔ (مُ۔عا۔دَ۔لَت) (ع۔ا۔مث) برابری۔ مساوات انصاف۔ نیاؤ۔
مَعادِن۔ (مَ۔عا۔دِن) (ع۔ا۔مث) معدن کی جمع۔ کانیں۔ کھانیں۔
مَعاذ۔ (مَ۔عاذ) (ع۔ا۔مث) بچاؤ کی جگہ۔ جائے پناہ۔
معاذ اللہ۔ (ا۔ کلمہ استغفار) پناہ چاہتا ہوں میں خدا سے۔ خدا کی پناہ اللہ محفوظ رکھے۔ توبہ۔
مَعارِج۔ (مَ۔عا۔رِج) (ع۔ا۔مث) معراج کی جمع۔ زینے سیڑھیاں۔
مُعارِض۔ (مُ۔عا۔رِض) (ع۔صف) معترض۔ جھگڑا کرنے والا۔ مخالف۔ مدعی۔ حریف۔

مُعارَضہ۔ (مُ۔عا۔رَ۔ضَہ) (ع۔ا۔مذ) جھگڑا۔ ٹنٹا۔ مناقشہ۔
مَعارِف۔ (مَ۔عا۔رِف) (ع۔ا۔مذ) معرفت کی جمع (۲) شناسائیاں (۳) جان پہچان کے مقامات (۴) شناسا لوگ (۵) علم و فضل۔ علوم و فنون (۶) نامور لوگ۔
مَعارِک۔ (مَ۔عا۔رِک) (ع۔ا۔مذ) معرکہ کی جمع۔ لڑائی کے میدان رزم گاہیں۔
مُعارَکت (معارکہ)۔ (ع۔ا۔مذ) لڑائی۔ جنگ۔
مُعارکت الآرا۔ (ع۔ا۔صف) عقلی لڑائی۔ اہم بحث و مباحثہ۔
مَعاش۔ (مَ۔عاش) (ع۔ا۔مث) رزق۔ خوراک۔ روزی (۲) وہ شے جس سے بسر اوقات کی جائے۔
مُعاشرت۔ (مُ۔عا۔شَ۔رَت) (ع۔ا۔مث) کسی کیساتھ عیش کرنا (۲) کسی کے ساتھ مل جل کر زندگی بسر کرنا۔
مُعاشرہ۔ (مُ۔عا۔شَ۔رَہ) (ع۔صف) جماعتی زندگی جس میں ہر فرد کو رہنے سہنے اپنی ترقی اور فلاح و بہبود کے لیے دوسروں سے واسطہ پڑتا ہے۔
معاشی۔ معاشیاتی۔ (مَ۔عا۔شی) (مَ۔عا۔شِ۔یا۔تی) (ع۔صف) روزی اور بسر اوقات کے متعلق۔ (Economic)
معاشیات۔ (مُ۔عا۔شی۔یات) (ع۔ا۔مث) اقتصادیات کا وہ علم جس میں دولت کی پیدائش اور تقسیم سے بحث کی جاتی ہے۔ (Economics)
معاشیات دان۔ (ع۔ا۔مذ) علم معاشیات کا ماہر۔ کفایت شعار۔ منتظم۔ (Economist)
مُعاصِر۔ (مُ۔عا۔صِر) (ع۔صف) ہم عصر۔ ہم زمانہ۔ ہم عہد۔
مُعاصِرین۔ (مُ۔عا۔صِ۔رین) (ع۔ا۔مذ) معاصر کی جمع۔ اپنے ہم عصر۔ ہم زمانہ لوگ۔
مَعاصی۔ (مَ۔عا۔صی) (ع۔ا۔مذ) معصیت کی جمع۔ گناہ۔ معصیت جرم۔ پاپ۔
مُعاطفت۔ (مُ۔عا۔طَ۔فَت) (ع۔ا۔مث) مہربانی۔ الطاف عنایت۔
مُعاف۔ (مُ۔عاف) (ع۔ف۔صف) بخشا گیا۔ عفو کیا گیا۔ چھوڑا گیا۔ بری۔ آزاد (۲) درگزر۔ عفو۔
معاف رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) باز رکھنا۔ درگزر کرنا۔
معاف کرنا۔ (ا۔ محاورہ) بخشنا۔ درگزر کرنا۔ عفو کرنا۔ چھوڑنا۔
معاف کرو۔ (ا۔ روزمرہ) جاؤ۔ رخصت ہو۔ سدھارو۔
معافی۔ (مُ۔عا۔فی) (ع۔ا۔مث) بخشش۔ رہائی۔ خلاصی۔ نجات عفو۔ مغفرت (۲) وہ زمین جس کا لگان سرکار سے معاف ہو۔
معافی استمراری (دائمی)۔ (ع۔ا۔مث) دوامی جاگیر۔ وہ زمین جو ہمیشہ کے واسطے معافی کے طور پر دے دی جائے۔
معافی چاہنا۔ (ا۔ محاورہ) معذرت کرنا۔ عذر خواہی کرنا۔
معافی چین حیات۔ (ع۔ا۔مث) وہ زمین جو کسی کو زندگی بھر کے

لیے بلا لگان عطا کی جائے ۔

معافی دار ۔ (ع ۔ صف) عطا کی ہوئی زمین کا مالک ۔

معافی مانگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) قصور سے درگزر کرنے کی درخواست کرنا ۔ عذر معذرت کرنا

معافی نامہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) معافی کی درخواست ۔ معافی کی تحریر ۔

مُعاقِبَت ۔ (مُ ۔ عا ۔ قِ ۔ بَت) (ع ۔ ا ۔ مث) سزا ۔ ڈنڈ ۔ سیاست ۔ (۲) عقوبت ۔ عذاب ۔

مُعاقِد ۔ (مُ ۔ عا ۔ قِد) (ع ۔ ا ۔ مذ) عقد کرنے والا ۔ نکاح کرنے والا ۔ عہد باندھنے والا ۔

مُعالِج ۔ (مُ ۔ عا ۔ لِج) (ع ۔ ا ۔ مذ) علاج کرنے والا ۔ حکیم ۔ طبیب ۔ وید ۔ ڈاکٹر ۔ جمع ، معالجین ۔

معالجات ۔ (مُ ۔ عا ۔ لَ ۔ جات) (ع ۔ ا ۔ مذ) معالجہ کی جمع ۔ دوا درمن ۔ علاج ۔

مُعالجہ ۔ (مُ ۔ عا ۔ لَ جَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) علاج ۔ دوا دارو ۔

مُعالِم ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) معلم کی جمع ۔ نشانیاں ۔ علامتیں ۔ دیکھیے مَعلَم ۔

معالی ۔ (مُ ۔ عالی) (ع ۔ ا ۔ مذ) معلیٰ کی جمع ۔ اونچائیاں ۔ بلندیاں ۔

معاملات ۔ (مُ ۔ عا ۔ مَ ۔ لات) (ع ۔ ا ۔ مذ) معاملہ کی جمع ۔ اُمور ۔ کاروبار ۔

معاملاتِ ملکی ۔ (ا ۔ مذ) سلطنت کے کام ۔ کاروبار حکومت ۔ سیاسی اُمور ۔

معاملت ۔ (مُ ۔ عا ۔ مَ ۔ لَت) (ع ۔ ا ۔ مث) لین دین ۔ بیوپار ۔ کاروبار (۲) کوئی بات (۳) باہم کوئی فیصلہ کرنا ۔ قول و قرار ۔

مُعاملہ ۔ (مُ ۔ عا ۔ مَ ۔ لَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) عمل ۔ کام کاج ۔ کاروبار ۔ دھندا باہم مل کر کوئی کام کرنا (۲) لین دین ۔ خرید و فروخت ۔ بیع ۔ بیوپار (۳) واقعہ ۔ وہ بات جو عمل میں آئے (۴) قول و قرار (۵) بات جھگڑا قضیہ (۶) خاص بات ۔ تعلق ۔ واسطہ ۔ سابقہ ۔ برتاؤ (جمع ، معاملات) (۷) محاصل ۔ مال گزاری ۔ لگان ۔

معاملہ ادا کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مال گزاری دینا ۔

معاملہ باندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) اُن باتوں کو نظم کرنا جو خیالی نہ ہوں بلکہ عمل میں آئی ہوں ۔

معاملہ بندی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) بیتی ہوئی باتوں کو نظم کرنا ۔

معاملہ بن جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) مقصد حاصل ہو جانا ۔ کام دُرست ہو جانا ۔

معاملہ بننا ۔ (ا ۔ محاورہ) کام بننا ۔ کام دُرست ہونا ۔ بات چیت ہونا (۲) مباشرت ہونا ۔

معاملہ پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کام پڑنا ۔ تعلق پڑنا ۔ واسطہ ہونا

معاملہ پکا کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بات طے ہونا ۔ قطعی فیصلہ ہونا ۔ سودا پختہ ہونا ۔

معاملہ پیش کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) فیصلے کے لیے کسی کے پاس معاملہ لے جانا ۔

معاملہ (دان) شناس ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) فہیم ۔ تجربہ کار ۔ بات کی تہہ کو پہنچنے والا ۔

معاملہ (دانی ، رسی) ۔ معاملہ شناسی ، فہمی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) بات کی تہہ کو پہنچنا ۔ کاروبار سے واقفیت ۔

معاملہ سنگین ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ صف) اہم بات ۔ سخت معاملہ ۔

معاملہ کا کھوٹا ۔ (ا ۔ مذ) بے ایمان ۔ دغا باز ۔ خائن ۔

معاملہ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بات چیت کرنا ۔ کسی امر کی نسبت طے کرنا (۲) لین دین کرنا ۔ سودا کرنا ۔ خرید و فروخت کرنا (۳) فیصلہ کرنا (۴) عہد و پیمان کرنا ۔ مل جل کر کام کرنا ۔

معاملہ کھٹائی میں پڑ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بات طے ہونے میں دیر ہو جانا ۔

معاملہ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) کام ٹھیک ہونا ۔ بات چیت ہونا ۔ کام بننا ۔ کارروائی ہونا (۲) سودا طے ہونا ۔ بھاؤ چکنا (۳) فیصلہ ہونا ۔

معاملے کا (سچا) کھرا ۔ (ا ۔ صف) لین دین میں ایمان دار ۔ بات کا پورا ۔ دیانت دار ۔

مُعانِد ۔ (مُ ۔ عا ۔ نِد) (ع ۔ ا ۔ مذ) عناد کرنے والا ۔ دُشمن ۔ مخالف ۔ عدو ۔ جمع ، معاندین ۔

معاندانہ ۔ (ف ۔ ا ۔ صف) دشمنوں کی طرح ۔

مُعانَدَت ۔ (مُ ۔ عا ۔ نَ ۔ دَت) (ع ۔ ا ۔ مث) دُشمنی ۔ عداوت جھگڑا ۔ ٹنٹا ۔

مُعانِق ۔ (ع ۔ صف) بغل گیر ہونے والا ۔ گلے ملنے والا ۔

مُعانقہ ۔ (مُ ۔ عا ۔ نَ ۔ قہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) بغل گیر ہونا ۔ گلے ملنا ۔

معانی ۔ (مُ ۔ عا ۔ نی) (ع ۔ ا ۔ مث) معنی کی جمع ۔ مطالب ۔ مقاصد ۔ مرادیں (۲) وہ علم جس سے الفاظ کا صحیح موقع استعمال اور معنوں کا درست و موزوں ہونا معلوم ہوتا ہے ۔

مُعاوَدَت ۔ (مُ ۔ عا ۔ وَ ۔ دَت) (ع ۔ ا ۔ مث) واپسی ۔ واپس آنا ۔ لوٹنا ۔ پھر آنا ۔

مُعاوَضَت ۔ (مُ ۔ عا ۔ وَ ۔ ضَت) (ع ۔ ا ۔ مث) بدلہ ۔ پلٹا ۔ تاوان ۔

مُعاوضہ ۔ (مُ ۔ عا ۔ وَ ۔ ضہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) بدلہ ۔ پلٹا ۔ عوض ۔ (۲) اجرت ۔ حق خدمت ۔

معاوضہ دلانا ۔ (ا ۔ محاورہ) عوض دلانا ۔ تاوان ادا کرانا ۔ ہرجہ دلوانا ۔

مُعاوِن ۔ (مُ ۔ عا ۔ وِن) (ع ۔ ا ۔ مذ) اعانت کرنے والا ۔ مددگار ۔ دست گیر ۔ حمایتی ۔ جمع ، معاونین ۔

معاونِ جرم ۔ (ف ۔ ا ۔ صف) جرم میں شریک ۔ ملزم کی مدد کرنا ۔

مُعاوَنَت ۔ (مُ ۔ عا ۔ وَ ۔ نَت) (ع ۔ ا ۔ مث) مدد ۔ حمایت ۔ امداد ۔ سہارا ۔ تائید ۔

مُعاہِد ۔ (مُ ۔ عا ۔ ہِد) (ع ۔ ا ۔ مذ) عہد و پیمان کرنے والا ۔ قول و قرار کرنے والا ۔

مُعاہَدہ ۔ (مُ ۔ عا ۔ ہَ ۔ دَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) باہم قول و قرار ۔ عہد نامہ ۔

معاہدۂ ساقط النفاذ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) ناجائز اقرار نامہ ۔ وہ معاہدہ جو جاری نہ ہو سکے ۔

معاہدۂ ممکن الانفساخ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) ٹوٹ سکنے والا معاہدہ ۔

معائب ۔ (مَ ۔ عا ۔ اِب) (ع ۔ ا ۔ مذ) معیب کی جمع ۔ عیوب ۔ نقائص خرابیاں ۔ کھوٹ ۔ بُرائیاں ۔

معائنہ ۔ (مُ ۔ عا ۔ ئِ ۔ نہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) ملاحظہ ۔ جانچ پڑتال ۔ مطالعہ ۔ مشاہدہ سامنے دیکھنا ۔ اپنی آنکھوں سے دیکھنا ۔

معائنہ کرنا ۔ ملاحظہ کرنا ۔ دیکھنا ۔ نظر ڈالنا (۲) پرکھنا ۔

مَعبَد ۔ (مَع ۔ بَد) (ع ۔ ا ۔ مذ) عبادت گاہ ۔ جائے پرستش ۔

مَعبَر ۔ (مَع ۔ بَر) (ع ۔ ا ۔ مذ) دریا سے پار اُترنے کی جگہ ۔ گھاٹ پُل ۔

مِعبَر ۔ (مِع ۔ بَر) (ع ۔ ا ۔ مث) دریا سے پار اُترنے کی سواری ۔ کشتی ۔ ناؤ ۔ ڈونگا ۔

مُعَبِّر ۔ (مُ ۔ عَب ۔ بِر) (ع ۔ ا ۔ مذ) خواب کی تعبیر بیان کرنے والا ۔

مَعبُود ۔ (مَع ۔ بُود) (ع ۔ ا ۔ مذ) عبادت کیا گیا ۔ جس کی عبادت کی جائے ۔ اللہ تعالیٰ ۔ خداوند کریم ۔ جمع ؛ معبودین ۔ معبودان ۔

مُعتاد ۔ (مُع ۔ تاد) (ع ۔ صف) عادی ۔ خوگر (۲) (ا ۔ مذ) مقدار خوراک خوراک کا اندازہ ۔

مُعتَبَر ۔ (مُع ۔ تَ ۔ بَر) (ع ۔ صف) اعتبار کیا گیا ۔ بھروسے کے قابل (۲) درست ۔ ٹھیک ۔ راست ۔

مُعتبری ۔ (مُع ۔ تَ ۔ بَ ۔ ری) (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) قابلِ اعتبار ہونا ۔

مُعتَد ۔ (مُع ۔ تَد) (ع ۔ صف) گنا گیا ۔ شمار کیا گیا ۔

مُعتد بہ ۔ (ع ۔ صف) مُعتبر ۔ قابلِ اعتماد (۲) معقول ۔ بہت سا (۳) تعداد یا مقدار میں زیادہ ۔

مُعتَدِل ۔ (مُع ۔ تَ ۔ دِل) (ع ۔ صف) اعتدال والا ۔ درمیانی درجہ کا ۔ متوسط ۔ مدھم ۔ موافق ۔

مُعتدل المزاج ۔ جس کے مزاج میں سردی گرمی وغیرہ اوسط درجہ پر ہو ۔

مُعتدل ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) اوسط درجے پر ہونا ۔ موافق ہونا ۔

مُعتَرِض ۔ (مُع ۔ تَ ۔ رِض) (ع ۔ ا ۔ مذ) اعتراض کرنے والا ۔ روک ٹوک کرنے والا ۔ مزاحم ۔ جمع ؛ معترضین ۔

معترض ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) اعتراض کرنا ۔ روکنا ۔ سدِّ راہ ہونا ۔ مزاحمت کرنا ۔

مُعتَرِف ۔ (مُع ۔ تَ ۔ رِف) (ع ۔ ا ۔ مذ) اعتراف کرنے والا ۔ اقرار کرنے والا ۔ اقبالی ۔ اقراری ۔ جمع ؛ معترفین ۔ معترفان ۔

مُعتَزِل ۔ (مُع ۔ تَ ۔ زِل) (ع ۔ ا ۔ مذ) جُدا ہونے والا ۔ اختلاف کرنے والا ۔ جمع ؛ معتزلین ۔

مُعتَزِلہ ۔ (مُع ۔ تَ ۔ زِ ۔ لہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) مسلمانوں کا ایک فرقہ جو معقول پسند کہلاتا ہے ۔ ان کے نزدیک قرآن مخلوق ہے ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید عقلاً معلوم ہو سکتی ہے اس لیے "وحی" کے بغیر ہی اہلِ عقل و حکمت توحید پر ایمان لا سکتے ہیں ۔ یہ لوگ اللہ کو منزہ صفات خیال کرتے تھے ۔ یعنی خدا میں متضاد صفات نہیں ہو سکتیں ۔ مامون رشید کے دَور میں یہ سرکاری مذہب بن گیا تھا ۔

مُعتزلی ۔ (مُع ۔ تَ ۔ زِ ۔ لی) (ع ۔ ا ۔ مذ) فرقۂ معتزلہ کا پیرو ۔

مُعتَصِم ۔ (مُع ۔ تَ ۔ صِم) (ع ۔ ا ۔ مذ) بھروسہ رکھنے والا ۔ سہارا پکڑنے والا ۔ توکل کرنے والا (۲) خدا کا بندہ ۔

مُعتَضِد ۔ (مُع ۔ تَ ۔ ضِد) (ع ۔ ا ۔ مذ) مدد لینے والا ۔ امداد چاہنے والا ۔

مُعتَقِد ۔ (مُع ۔ تَ ۔ قِد) (ع ۔ ا ۔ مذ) اعتقاد رکھنے والا ۔ جمع ؛ معتقدین ۔

معتقد ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) اعتقاد دلانا ۔ ایمان لانا ۔ پیروی کرنا ۔ بھروسہ کرنا ۔

مُعتَکِف ۔ (مُع ۔ تَ ۔ کِف) (ع ۔ ا ۔ مذ) ماہِ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنے والا ۔ عبادت کے لیے ایک کونے میں بیٹھنے والا گوشہ نشین ۔ جمع ؛ معتکفین ۔

مُعتَل ۔ (مُع ۔ تَل) (ع ۔ ا ۔ مذ) بیمار ۔ کمزور (۲) اصطلاح علمِ صرف میں وہ فعل یا اسم جس میں حرفِ علت ہو

مُعتَمَد ۔ (مُع ۔ تَ ۔ مَد) (ع ۔ صف) اعتماد کیا گیا ۔ بھروسہ کیا گیا ۔ قابلِ اعتبار (۲) سیکرٹری (جمع ؛ معتمدین ۔

مُعتمدِ اعلیٰ ۔ (ع ۔ صف) انتظامیہ میں گورنر کے بعد کا عہدہ ۔ معتمدِ خصوصی چیف سیکرٹری ۔ (Chief Secretary)

معتمد علیہ ۔ (ع ۔ صف) جس پر اعتبار کیا جائے ۔ اعتباری آدمی ۔ معتبر ۔ بھروسے کا ۔

مُعتَمِد ۔ (مُع ۔ تَ ۔ مِد) (ع ۔ صف) اعتماد کرنے والا ۔ بھروسے کرنے والا ۔

معتوب ۔ (مَع ۔ تُوب) (ع ۔ صف) وہ جس پر عتاب کیا جائے ۔ یہ لفظ عتاب سے بنایا گیا ہے ۔ عربی میں یہ لفظ نہیں ۔ جمع ؛ معتوبین ۔

مُعجِب ۔ (مُع ۔ جِب) (ع ۔ صف) مغرور ۔ مُتکبّر ۔ گھمنڈی ۔

مُعَجِّب ۔ (مُ ۔ عَج ۔ جِب) (ع ۔ صف) تعجب میں ڈالنے والا ۔ حیرت میں ڈالنے والا ۔

مِعجَر ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) چادر ۔ اوڑھنی ۔

مُعجِز ۔ (مُع ۔ جِز) (ع ۔ صف) عاجز کرنے والا ۔ طاقت بشری سے باہر ۔

معجز بیان ۔ (ع ۔ صف) کمال فصاحت و بلاغت سے تقریر کرنے والا ۔ بڑا خوش بیان ۔

معجز بیانی ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) بیان میں اعجاز ہونا ۔

معجز رقم ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) جس کی تحریر کا دوسرے مقابلہ نہ کر سکیں ۔

معجز نگار ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) بے مثل مضمون لکھنے والا ۔

معجز نما ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) معجزہ دکھانے والا ۔

مُعجزات ۔ (مُع ۔ جِ ۔ زات) (ع ۔ ا ۔ مذ) معجزہ کی جمع ۔ خلاف عادت باتیں ۔

مُعجِزہ ۔ (مُع ۔ جِ ۔ زہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ کام جو انسانی طاقت سے باہر ہو ۔

وہ خلافِ قانونِ قدرت بات جو نبی سے ظاہر ہو۔

معجزہ دکھانا۔ (ا۔ محاورہ) نبی یا پیغمبر کا وہ بات کر دکھانا جو انسانی طاقت سے باہر ہو۔

معجزہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) قوتِ انسانی سے باہر بات کرنا۔

مُعَجَّل۔ (مُ۔ عَج۔ جَل) (ع۔ صف) فوراً۔ جلد۔ ہاتھوں ہاتھ۔ دست بدست۔

مُعَجِّل۔ (مُ۔ عَج۔ جِل) (ع۔ صف) جلدی کرنے والا۔ جلد باز۔

مُعجَم۔ مُعجَمہ۔ (مُع۔ جَم) (مُع۔ جَ۔ مَہ) (ع۔ صف) نقطہ والا حرف۔ منقوطہ۔

معجُون۔ (مَع۔ جُون) (ع۔ ا۔ مث) گوندھا ہوا (۲) کوئی مرکب دوا جو کئی دواؤں کو ملا کر آٹے کی طرح گوندھ کر بنائی گئی ہو (۳) ملی ہوئی مرکب۔ آمیختہ (۴) قوام جو کھانڈ اور بھنگ سے تیار کیا جاتا ہے۔

معجونِ فلاسفہ۔ ایک قسم کی معجون جو سرد مزاجوں اور بوڑھوں کے لیے مفید ہے۔

مَعدِل۔ (مَع۔ دِل) (ع۔ صف) پھرنے کی جگہ۔ واپسی کی جگہ۔

مَعدِلُ النّہار۔ آسمان پر وہ فرضی دائرہ جو خطِ استوا کے محاذات میں ہے۔ آفتاب جب اس پر ہوتا ہے تو رات دن برابر ہوتے ہیں۔

مَعدِلت۔ (مَع۔ دِ۔ لَت) (ع۔ ا۔ مث) عدل۔ انصاف۔

مَعدِن۔ (مَع۔ دِن) (ع۔ ا۔ مذ) کان۔ کھان۔ وہ جگہ جہاں زمین کھود کر دھات اور کوئلہ وغیرہ نکالیں۔ (جمع) معادن۔

معدنی۔ (مَع۔ دَ۔ نی) (ع۔ صف) معدن سے منسوب۔ کان۔ کھان فلزاتی۔ دھاتی۔

معدنیات۔ (مَع۔ دَ۔ نی۔ یات) (ع۔ ا۔ مث) وہ چیزیں جو کان سے نکلیں۔ دھات۔ فلزات۔

معدُود۔ (مَع۔ دُود) (ع۔ صف) گِنا گیا۔ شمار کیا گیا (۲) چند۔ گنتی کے۔ تھوڑے۔

معدودے چند۔ (ع۔ ف) گنتی کے۔ بہت تھوڑی تعداد میں۔

معدُولہ۔ (مَع۔ دُو۔ لَہ) (ع۔ صف) وہ لفظ جو لکھنے میں تو آئے مگر پڑھنے میں نہ آئے۔ یہ بات واؤ (و) کے لیے مخصوص ہے۔ جیسے خود۔ خوش کی واؤ۔ اسے واؤ معدولہ کہتے ہیں۔

معدُوم۔ (مَع۔ دُوم) (ع۔ صف) مٹایا گیا۔ نیست کیا گیا۔ فنا کیا گیا۔ نابود۔ ناپید۔ کالعدم۔

معدوم البصر۔ (ع۔ صف) اندھا۔ نابینا۔ کور۔

معدوم کرنا۔ (ا۔ محاورہ) نیست کرنا۔ مٹانا۔ فنا کرنا۔

معدومی۔ (مَع۔ دُو۔ می) (ع۔ ف۔ ا۔ مث) ناپید ہونا۔ کالعدم ہونا۔

مِعدہ۔ (مِع۔ دَہ) (ع۔ ا۔ مذ) پیٹ کے اندر کی تھیلی جس میں کھانا رہتا اور ہضم ہوتا ہے۔

مُعَذَّب۔ (مُ۔ عَذ۔ ذَب) (ع۔ صف) سزا دیا گیا۔ عذاب کیا ہوا۔

مُعَذِّب۔ (ع۔ صف) عذاب دینے والا۔

معذرت۔ (مَع۔ ذِ۔ رَت) (ع۔ ا۔ مث) عذر۔ حیلہ۔ بہانہ۔

معذور۔ (مَع۔ ذُور) (ع۔ صف) عذر کیا گیا۔ بہانہ کیا گیا۔ مجبور ناچار (۲) اپاہج۔ جمع: معذورین۔

معذور الخدمت۔ (ع۔ ا۔ مذ) نوکری سے معاف کیا گیا (۲) بیمار (۳) پنشن یافتہ۔

معذور رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) معاف رکھنا۔ قابلِ عذر سمجھنا۔

معذوری۔ (مَع۔ ذُو۔ ری) (ع۔ ف۔ ا۔ مث) مجبوری۔

مُعَرّا (مُعَرّیٰ)۔ (مُ۔ عَر۔ را) (ع۔ صف) ننگا۔ برہنہ۔ خالی۔ سادہ (۲) وہ کتاب جس پر حاشیہ نہ چڑھا ہو (۳) بلا ترجمہ قرآن شریف (۴) پاک۔ صاف (۵) آزاد۔ کھلا ہوا۔

معراج۔ (مِع۔ راج) (ع۔ ا۔ مث) زینہ۔ سیڑھی۔ اُوپر چڑھنے کی چیز (۲) درجۂ اعلیٰ۔ مرتبۂ بلند۔ وہ رُتبہ یا درجہ جس سے زیادہ تصوّر میں نہ آسکے (۳) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا آسمان پر جانا اور تجلیاتِ الٰہی کا نظارہ کرنا۔

معراج کی رات۔ (ا۔ مث) رجب کی ستائیسویں رات جس میں رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم معراج کو تشریف لے گئے۔

مُعَرَّب۔ (مُ۔ عَر۔ رَب) (ع۔ صف) وہ لفظ جسے عربی بنا لیا گیا ہو اور دراصل وہ لفظ دوسری زبان کا ہو۔

مُعْرَب۔ (مُع۔ رَب) (ع۔ صف) اعراب لگایا گیا۔

مَعرِض۔ (مَع۔ رِض) (ع۔ ا۔ مذ) ظاہر ہونے کی جگہ (۲) دوران۔

مُعَرَّف۔ (مُ۔ عَر۔ رَف) (ع۔ صف) تعریف کیا گیا (۲) نشان کیا گیا۔

مُعَرِّف۔ (مُ۔ عَر۔ رِف) (ع۔ صف) تعریف کرنے والا۔ مدّاح (۲) وہ شخص جو دربار میں ہر درباری کو اُس کے درجے اور نمبر پر بٹھاتا ہے (۳) وہ شخص جو کسی آدمی کو بادشاہ کے سامنے پیش کر کے اُس کا حال بیان کرتا ہے۔

مَعرِفت۔ (مَع۔ رِ۔ فَت) (ع۔ ا۔ مث) شناخت۔ پہچان (۲) علمِ الٰہی قانونِ قدرت یا فطری اشیاء کی واقفیت (۳) خدا شناسی (۴) ذریعہ۔ سبب۔ وسیلہ۔

مَعرِفہ۔ (مَع۔ رِ۔ فہ) (ع۔ ا۔ مذ) وہ اسم جو ایک معیّن شے کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

مَعرِکہ۔ (مَع۔ رِ۔ کہ) (ع۔ ا۔ مذ) میدانِ جنگ۔ لڑائی کا میدان۔ رزم گاہ (۲) لڑائی۔ جنگ (۳) جھگڑا۔ قضیہ۔ نزاع (۴) ہنگامہ۔

معرکہ آرا۔ معرکۃ الآرا۔ (ع۔ صف) صف آرا۔ جنگ آور۔ جنگ جُو (۲) زبردست۔ زور آور (۳) معرکے کو رونق دینے والا۔

معرکہ آرائی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) جنگ کے لیے ایک دوسرے کے مقابل ہونا صف آرائی۔ لڑائی۔ جنگ (کنایتاً) پُرزور۔ زبردست۔

معرکہ پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) لڑائی ہونا۔ جنگ پیش آنا۔

معرکہ جھیلنا۔ (ا۔ محاورہ) لڑائی لڑنا۔ مقابلہ کرنا۔

معرکہ جیتنا۔ (ا۔ محاورہ) مقابلہ میں فتح حاصل کرنا۔ لڑائی میں غالب آنا۔

معرکہ سر ہونا - (ا - محاورہ) مقابلے میں فتح حاصل ہونا۔
معرکے کا - (ا - محاورہ) مُشکل، دُشوار - بھاری - دھوم دھام کا۔
معرکہ گاہ - [ع - ف - ا - مذ] لڑائی کی جگہ - میدانِ جنگ۔
معرکہ گرم ہونا - (ا - محاورہ) لڑائی کا زوروں پر ہونا - سخت ہنگامہ پڑنا۔
معرکہ گزرنا - (ا - محاورہ) جھگڑا ہونا - مقابلہ ہونا۔
معرکہ مارنا - (ا - محاورہ) مقابلے میں کامیابی حاصل کرنا۔
معرکہ ہونا - (ا - محاورہ) ہنگامہ ہونا - لڑائی ہونا - مقابلہ ہونا۔
معرکے کا آدمی - [ع - ا - مذ] مردِ میدان - بہادر آدمی۔
مَعْرُوض - (مَع - رُوض) [ع - صف] عرض کیا گیا - پیش کیا گیا (۲) (ا - مث) التماس - عرض - گزارش - درخواست۔
معروضہ - (مَع - رُو - ضَہ) [ع - صف] عرضی - عریضہ - گزارش معروض کی تانیث۔
مَعْرُوضی - [ع - صف] خارجی - واقعی (انگ) (Objective)
مَعْرُوضِیَّت - [ع - ا - مث] اصطلاح فلسفہ، یہ نظریہ کہ خارجی اشیاء کا علم مقدم اور حقیقی ہے (انگ) (Objectism)۔
مَعْرُوف - (مَع - رُوف) [ع - صف] مشہور - معلوم - ظاہر - الم نشرح (۲) نیکی - نیک بات (۳) علم صرف میں فعل جس کا فاعل معلوم ہو جیسے نامر نے کریم سے کہا (۴) وہ حرف جس کے پہلے پیش ہو اور خوب کھینچ کر پڑھا جائے - جیسے نُور - حُور (۵) وہ یائے جس کے پہلے کسرہ ہو اور خوب کھینچ کر پڑھی جائے۔ جیسے وزیر - نظیر۔
مُعِزّ - (مُ - عِزّ) [ع - صف] عزت دینے والا (۲) خدائے تعالیٰ کا ایک نام۔
مُعَزَّز - (مُ - عَز - زَز) [ع - صف] عزت دار - باوقعت - بزرگ - بڑا - بڑا شریف (جمع) معززین۔
معزول - (مَع - زُول) [ع - صف] موقوف کیا گیا - نوکری سے برطرف کیا گیا تخت یا گدی سے اُتار اگیا - بے کار کیا ہوا۔
معزولی - (مَع - زُو - لی) [ع - ا - مث] موقوفی - معطلی - برطرفی - بے کاری۔
مُعَسْکَر - (مُ - عَس - کَر) [ع - ا - مذ] لشکر اُترنے کی جگہ - پڑاؤ - چھاؤنی - کیمپ لشکر گاہ۔
مَعْشَر - (مَع - شَر) [ع - ا - مذ] آدمیوں کا گروہ (۲) سوسائٹی۔
مُعَشَّر - (مُ - عَش - شَر) [ع - صف] دس سے منسوب - دس پہلو کا (۲) نظم کی ایک قسم۔
معشوق - (مَع - شُوق) [ع - ا - مذ] جس پر کوئی عاشق ہو - محبوب - پیارا - دلبر - دلدار - دلربا۔
معشوقانہ - (مَع - شُو - قا - نہ) [ف - صف] معشوق سے منسوب - محبوب کے مانند (۲) دلکش - دلفریب۔
معشوقانہ انداز - [ع - ف - صف] دل لبھانے والی ادائیں۔
معشوقہ - (مَع - شُو - قَہ) [ع - ا - مث] محبوبہ - پیاری - وہ عورت جس پر کوئی عاشق ہو۔
معشوقی - (مَع - شُو - قی) [ع - ف - ا - مث] دل فریبی - دلبری - دلربائی محبوبیت (۲) دوستی - محبت۔
مُعَصْفَر - (مُ - عَص - فَر) [ع - صف] کُسم سے رنگا ہوا۔
مَعْصُوم - (مَع - صُوم) [ع - صف] بے گناہ - بے قصور - پاک دامن (۲) ننھا کمسن - بچہ (۳) بھولا - سیدھا سادہ۔
معصومیت - (مَع - صُو - مِی - یَت) [ع - ف - ا - مث] بے گناہی - پاکدامنی - سادگی - بھولاپن - بچپن۔
مَعْصِیَت - (مَع - صِی - یَت) [ع - ا - مث] گناہ - قصور - خطا - پاپ (۲) نافرمانی - انحراف - جمع، معاصی۔
مُعَطَّر - (مُ - عَط - طَر) [ع - صف] خوشبودار - خوشبو میں بسا ہوا۔
مُعَطَّل - (مُ - عَط - طَل) [ع - صف] بے کار - کام سے خالی (۲) سُست کاہل - ڈھیلا (۳) نکما (۴) کچھ دنوں کے لیے بے کار (۵) بنجر - غیر مزروعہ اُفتادہ زمین۔
معطل ڈال رکھنا - (ا - محاورہ) بیکار رکھنا - کسی کام میں نہ لانا۔
معطل کرنا - (ا - محاورہ) کچھ عرصے کے لیے کام سے ہٹا دینا۔
مُعَطَّلی - (مُ - عَط - طَ - لی) [ع - ف - ا - مث] بے کاری - کام سے علیحدگی۔
معطوف - (مَع - طُوف) [ع - صف] پھیرا گیا - لپٹا ہوا - موڑا ہوا جھکایا گیا (۲) (ا - مذ) نحو میں وہ کلمہ جو حرف عطف کے بعد واقع ہو۔
معطوف علیہ - [ع - صف] وہ کلمہ یا کلام جو حرف عطف سے پہلے واقع ہو۔
مُعْطِی - (مُع - طی) [ع - صف] عطا کرنے والا (۲) خدائے تعالیٰ کا ایک نام - جمع، معطیان۔
مُعْطیٰ لَہٗ - [ع - صف] وہ جس کے لیے کچھ عطا کیا گیا ہو۔
مُعَظَّم - (مُ - عَظ - ظَم) [ع - صف] بزرگی دیا گیا - بزرگ - بڑا شریف - واجب التعظیم۔
مُعَظَّمہ - (مُ - عَظ - ظَ - مَہ) [ع - صف] تعظیم کی ہوئی - بزرگ عورت - محترم خاتون - مُعَظَّم کی تانیث - جمع، مُعَظَّمات۔
مُعَقَّد - [ع - صف] پیچیدہ۔
مَعْقُول - (مَع - قُول) [ع - صف] عقل دیا گیا - عقل میں لایا گیا (۲) قرینِ عقل - پسندیدۂ عقل (۳) مناسب - واجب - ٹھیک - بجا درست (۴) اچھا بھلا - پسندیدہ (۵) مہذب - فہمیدہ - شائستہ (۶) قابل - لائق - لئیق (۷) حسبِ اطمینان خاطر خواہ (۸) موزوں - زیبا - شایان - پھبتا ہوا (۹) کافی (۱۰) قائل ماننے والا (۱۱) مقابلے سے عاجز - بند - لاجواب (۱۲) وہ جو حواسِ پنجگانہ سے محسوس نہ ہو (۱۳) (طنزاً) کیا خوب (۱۴) فلسفہ منطق (جمع) معقولات۔
معقول آدمی - [ع - ف - ا - مذ] مہذب آدمی - شائستہ انسان۔

سمجھ دار آدمی۔

معقول تنخواہ۔ (ع۔ف۔ا۔مث) کافی تنخواہ۔ اچھا مشاہرہ۔

معقول کرنا۔ (محاورہ) قایل کرنا۔ لاجواب کرنا۔ عاجز کرنا۔

معقول می شوند چو معزول می شوند۔ (ف۔مثل) جب لوگ اپنے عہدے سے ہٹا دیئے جاتے ہیں تو انہیں عقل آجاتی ہے۔

معقولات۔ (مَع۔قُو۔لات) (ع۔ا۔مث) معقول کی جمع۔ علوم حکمت و فلسفہ و منطق۔

معقولی۔ (مَع۔قُو۔لی) (ع۔صف) منطقی۔ فلسفی۔

معقولیت۔ (مَع۔قُو۔لی۔یَت) (ع۔ا۔مث) انسانیت۔ سمجھ بوجھ پسندیدگی۔ مناسبت۔

معکوس۔ (مَع۔کُوس) (ع۔صف) اُلٹا۔ اوندھا۔ ٹیڑھا۔

مُعلّا۔ مُعلّیٰ۔ (مُ۔عل۔لا) (ع۔صف) بلند کیا گیا۔ عالی۔ اونچا۔ بزرگ۔ معظم۔

مُعلّی القاب۔ (ع۔صف) بڑے القاب والا۔ عالی رتبہ۔ عالی جاہ۔

مُعلّق۔ (مُ۔عل۔لق) (ع۔صف) لٹکا ہوا۔ آویزاں۔ لٹکایا ہوا۔

مُعلّقہ۔ (ع۔صف۔مث) معلق کی تانیث۔ لٹکی ہوئی (۲) وہ عورت جس کو شوہر نہ طلاق دے اور نہ اُس سے تعلق قائم رکھے۔

مَعلَم۔ (مَع۔لَم) (ع۔ا۔مذ) علامت۔ نشانی (۲) (مجازاً) دنیا۔ جہان۔

مُعلّم۔ (مُ۔عل۔لِم) (ع۔ا۔مذ) علم سکھانے والا۔ اُستاد۔ مدرس۔ ادیب گرو (۲) ملاح (۳) مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں وہ شخص جو حج و عمرہ کرنے والوں کو دعائیں پڑھاتا ہے (جمع) مُعلّمین۔

مُعلّم الملکوت۔ (ع۔ا۔مذ) فرشتوں کا اُستاد۔ شیطان جس کی بابت مشہور ہے کہ فرشتوں کو تعلیم دیا کرتا تھا۔

مُعلّم اوّل۔ (ع۔ا۔مذ) ارسطو جس نے علم حکمت کو سب سے پہلے کتابت میں لا کر پڑھانا شروع کیا۔

مُعلّم ثانی۔ (ع۔ا۔مذ) ابو نصر فارابی کا لقب جس نے ارسطو کی کتب حکمت کا عربی میں ترجمہ کرکے تعلیم دینا شروع کی۔

مُعلّم ثالث۔ (ع۔ا۔مذ) شیخ بو علی سینا کا لقب جس نے فارابی کے بعد سو کتابیں تصنیف کیں۔

مُعلّمہ۔ (مُ۔عل۔لِ۔مہ) (ع۔ا۔مث) تعلیم دینے والی عورت اُستانی (جمع) معلمات۔

مُعلّمی۔ (مُ۔عل۔لِ۔می) (ع۔ف۔ا۔مث) بچوں کو پڑھانے کا پیشہ۔ مدرسی۔ اتالیقی۔

مُعلِن۔ (مُع۔لِن) (ع۔صف) اعلان کرنے والا۔

معلول۔ (مَع۔لُول) (ع۔صف) علت کیا گیا۔ وہ شے جس کا کوئی باعث یا سبب ہو۔ وہ چیز جسے علت یا اسباب سے ثابت کریں۔ (۲) اصطلاح منطق میں نتیجہ۔ پھل۔ ثمرہ۔

معلوم۔ (مَع۔لُوم) (ع۔صف) جانا گیا۔ تمیز کیا گیا (۲) ظاہر۔ روشن واضح۔ نمودار (۳) مشہور و معروف (۴) ناممکن۔ دشوار جیسے اُن تک رسائی معلوم۔

معلوم دینا۔ (ا۔محاورہ) دکھائی دینا۔ سُوجھنا۔ نظر آنا۔

معلوم کرنا۔ (ا۔محاورہ) دریافت کرنا۔ کھوج لگانا۔ پتہ چلانا (۲) سمجھنا۔ جاننا۔ خیال میں لانا (۳) پہنچاننا۔ تمیز کرنا (۴) تجربہ کرنا۔ آزمائش کرنا جانچنا۔ امتحان کرنا۔

معلوم نہیں۔ (ا۔تابع فعل) خبر نہیں۔ میں نہیں جانتا۔ خدا معلوم۔

معلوم ہوتا ہے۔ (ا۔محاورہ) خیال گزرتا ہے۔ نظر آتا ہے۔

معلوم ہونا۔ (ا۔محاورہ) ظاہر ہونا۔ بھید کھلنا (۲) دکھائی دینا۔ نظر آنا۔ سُوجھنا (۳) تمیز ہونا۔ شناخت ہونا۔ پہچان میں آنا (۴) محسوس ہونا۔ حس میں آنا (۵) خیال میں آنا۔ خیال گزرنا (۶) سزا ملنا یا داش کو پہنچنا (۷) وقت پیش آنا۔ قدر عافیت کھلنا۔ خبر پڑنا۔

معلومات۔ (مَع۔لُو۔مات) (ع۔ا۔مث) معلوم کی جمع۔ واقفیت۔ تجربہ علمی لیاقت۔ محسوسات۔ علم۔

معلومہ۔ (مَع۔لُو۔مَہ) (ع۔صف) جانی گئی۔ جس کا حال پہلے سے معلوم ہو۔

مُعَمّا۔ مُعمّےٰ۔ (مُ۔عم۔ما) (ع۔ا۔مذ) مخفی۔ پوشیدہ۔ مُبہم (۲) پہیلی چیستان۔ وہ بات جو بطور رمز بیان کی جائے (۳) پیچیدہ بات اُلجھا ہوا مسئلہ۔

معما حل کرنا۔ (ا۔محاورہ) پہیلی بُوجھنا۔ چیستان سمجھنا۔ (۲) پیچیدہ یا مشکل بات سلجھانا۔

معما کھلنا۔ (ا۔محاورہ) پوشیدہ بات کا ظاہر ہونا۔ راز افشا ہونا۔

مِعمار۔ (مِع۔مار) (ع۔ا۔مذ) عمارت بنانے والا۔ راج۔ مستری۔

مِعماری۔ (مِع۔ما۔ری) (ع۔ف۔ا۔مث) راج گیری۔ عمارت سازی مکان تعمیر کرنے کا پیشہ۔

مُعمّر۔ (مُ۔عم۔مَر) (ع۔صف) عمر رسیدہ۔ بوڑھا۔ بڑی عمر کا کہن سال۔

مَعمَل۔ (ع۔ا۔مذ) عملی کرنے کی جگہ۔ تجربہ گاہ (انگ) (Laboratory)

معمور۔ (مَع۔مُور) (ع۔صف) بھرا ہوا۔ لبریز (۲) آباد۔ بسا ہوا (۳) بند۔ مُقفل۔

معمور کرنا۔ (ا۔محاورہ) بھرنا (۲) آباد کرنا۔ بسانا (۳) بند کرنا۔ بھیڑنا۔

معمورہ۔ (مَع۔مُو۔رہ) (ع۔ا۔مذ) آبادی۔ بستی (۲) مزروعہ زمین۔ کاشت شدہ زمین (جمع) معمورات۔

معموری۔ (مَع۔مُو۔ری) (ع۔ف۔ا۔مث) بھرا ہونا۔ لبریز ہونا (۲) آبادی۔ آباد ہونا۔

معمول۔ (مَع۔مُول) (ع۔صف) عمل کیا گیا۔ وہ شخص جس پر عمل کیا گیا ہو (۲) وہ بات جو روزمرہ کی جائے (۳) رواج۔ دستور قاعدہ۔ رواج۔ سرشتہ۔

معمول باندھنا۔ (ا۔محاورہ) دستور مقرر کرنا۔ رویّہ اختیار کرنا۔ قاعدہ باندھنا۔

معمول بموجب ۔ (ع ۔ ف ۔ تابع فعل) قاعدے کے مطابق ۔ دستور کے موافق ۔

معمول بندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) قاعدہ مقرر ہونا ۔ رواج پڑنا ۔

معمول پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی کام کے کرنے کی عادت ہو جانا ۔ روز کی عادت ہونا ۔

معمول سے ۔ (ا ۔ تابع فعل) معمول کے موافق ۔ حسب دستور ۔

معمول کے دن ۔ (ا ۔ مذ) حیض آنے کے دن ۔ ایام ماہواری ۔

معمول کے دن ٹل جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) حیض کا زمانہ ٹل جانا ۔ حیض نہ آنا ۔ کنایتہً پیٹ رہ جانا ۔ پیٹ رہ جانے کی علامت ظاہر ہونا ۔

معمولی ۔ (مَع ۔ مُو ۔ لی) (ع ۔ ف ۔ صف) مروّجہ ۔ رسمی ۔ ادنیٰ ۔

معمولی کارروائی ۔ (ا ۔ مث) کارروائی جو عام طور پر ہوتی ہے ضابطے کی کارروائی ۔

مُعَنبر ۔ (مُ ۔ عَم ۔ بَر) (ع ۔ صف) عنبر کی خوشبو سے بسا ہوا ۔ معطر خوشبو دار ۔

مُعَنوَن ۔ (مُ ۔ عَن ۔ وَن) (ع ۔ صف) عنوان کیا گیا (۲) دیباچہ کیا گیا (۳) نامزد کیا گیا ۔ کسی کے نام منسوب کیا گیا ۔

معنوی ۔ (مَع ۔ نَ ۔ وی) (ع ۔ صف) معنی سے منسوب (۲) اصلی ۔ ذاتی حقیقی (۳) اندرونی ۔ باطنی ۔

معنوی اولاد (فرزند) ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) روحانی اولاد کنایتہً ۔ شاگرد معتقد ۔ پیرو ۔

معنے ۔ معنی ۔ (مَع ۔ نا) (مَع ۔ نی) (ع ۔ ا ۔ مذ) مقصد ۔ ارادہ ۔ مدّعا ۔ مطلب منشاء ۔ مراد (۲) سبب ۔ وجہ ۔ باعث (۳) اصلیت ۔ ماہیت ۔ حقیقت ۔ جمع ۔ معانی ۔

معنی اُلٹ دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) مطلب بدل دینا ۔ مطلب کچھ کا کچھ کر دینا ۔

معنی بیان کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مطلب سمجھانا ۔ ترجمہ کرنا ۔

معنئ بیگانہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) وہ تازہ مضمون جو پہلے کسی نے نہ باندھا ہو ۔

معنی پرور ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) معنی پیدا کرنے والا ۔ ماہر انشا پرداز ۔

معنی پیچیدہ ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) وہ مطلب جو بغیر غور و خوض کے سمجھ میں نہ آئے ۔

معنی خیز ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) پُر معنی ۔

معنی دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) معنی لکھنا ۔ معنی بیان کرنا ۔ (۲) دلالت کرنا ۔ جتانا ۔

معنی رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مطلب رکھنا ۔ ظاہر کرنا ۔

معنی کھلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مطلب ظاہر ہونا ۔

مَعنًا ۔ (ع ۔ تابع فعل) معنی کے اعتبار سے ۔

معوذتان (معوذتین) ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) قرآن مجید کی آخری دو سورتیں یعنی سورہ الفلق اور سورہ الناس ۔

مَعُونَت ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) مدد ۔ مدد کرنا ۔

مَعنویت ۔ (مَع ۔ نَ ۔ وی ۔ یَت) (ع ۔ ا ۔ مث) باطن پن ۔

معہود ۔ (مَع ۔ ہُود) (ع ۔ صف) عہد کیا گیا ۔ اقرار کیا گیا (۲) مشروط (۳) مقرر ۔ معمولی (۴) پرانا ۔ قدیم (۵) مشہور و معروف ۔ نامی ۔ نامور ۔

مَعہود خارجی ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ نکرہ جو کسی وجہ سے ذات معین پر دلالت کرے جیسے خلیل سے حضرت ابراہیم علیہ السلام مراد لینا ۔

مَعہود ذہنی ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ اسم نکرہ جو ذہن متکلم یا مخاطب میں معین ہو ۔

مِعیار ۔ (مِع ۔ یار) (ع ۔ ا ۔ مث) کسوٹی ۔ محک ۔ کھرا کھوٹا جانچنے کا پتھر (۲) ناپنے یا وزن کرنے کا آلہ (۳) اندازہ ۔ پیمانہ ۔ قاعدہ نصاب (۴) پرکھ ۔ جانچ ۔

معیار بندی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) درجہ بدرجہ کرنا ۔
(Standardization)

معیار بنانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (مِع ۔ یا ۔ ری ۔ بَ ۔ نا ۔ نا) (اُر ۔ مص) اعلیٰ درجہ کی بنانا ۔ (Standardize)

مَعِیب ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) عیب دار ۔ نقص دار ۔

مَعِیّت ۔ (مَ ۔ عی ۔ یَت) (ع ۔ ا ۔ مث) ساتھ ۔ ہمراہی ۔

مَعِیشت ۔ (مَ ۔ عی ۔ شَت) (ع ۔ ا ۔ مث) زندگی ۔ زندگانی ۔ زیست ۔ حیات (۲) عیش (۳) روزگار ۔ روزی ۔

معیشت عملی ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) علم معاشیات کی وہ قسم جو عمل میں آئے ۔ (Applied Economics)

مُعِین ۔ (مُ ۔ عِین) (ع ۔ صف) اعانت کرنے والا ۔ مددگار ۔ معاون (۲) خدا کا ایک نام ۔

مُعَیَّن ۔ (مُ ۔ عی ۔ یَن) (ع ۔ صف) مقرر کیا گیا ۔ ٹھہرایا گیا ۔ مقررہ ۔ معہود ۔ مفروضہ (۲) علم ہندسہ میں وہ شکل جس کے چاروں ضلعے تو برابر ہوں مگر زاویے قائمے نہ ہوں ۔

مُعیّن کرنا ۔ (ا ۔ مص مرکب) مقرر کرنا ۔ ٹھہرانا ۔

مُعیّن ہونا ۔ (ا ۔ مص مرکب) مقرر ہونا ۔ قرار پانا ۔ ٹھہرنا ۔

مُعیّنہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) مقرر کیا ہوا ۔ معیّن کی تانیث ۔

معیوب ۔ (مَع ۔ یُوب) (ع ۔ صف) عیب دار (۲) برا ۔ نکما ۔ (۳) قابل شرم باعث ندامت ۔

م ۔ غ

مُغ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) آتش پرست ۔ آگ کی پوجا کرنے والا ۔ گبر ۔ مجوس (۲) کلال مے فروش ۔ جمع ۔ مغاں ۔

مُغ بچہ ۔ آتش پرست کا لڑکا (۲) کلال کا لڑکا (۳) خوبصورت لڑکا (۴) بھنگ پینے والوں کی اصطلاح میں بھنگ کا بیج ۔

مغارِب ۔ (مَ ۔ غا ۔ رِب) (ع ۔ ا ۔ مث) مغرب کی جمع ۔

مَغاک - (مَ - غاک) (ف - ا - مذ) غار - گڑھا - پہاڑ کی کھوہ -
مَغازی - (مَ - غا - زی) (ع - ا - مذ) مغزیٰ کی جمع - لڑائیاں - کافروں کے ساتھ جنگ - خصوصاً وہ لڑائیاں جن میں حضور صلعم خود موجود تھے (۲) جنگی خوبیاں - غازیوں کے اوصاف کا بیان -
مُغالطہ - (مُ - غا - لَ - طہ) (ع - ا - مذ) دھوکا - فریب - دغا - مکر - دم - جھانسا (۲) بھول چوک -
مغالطہ دینا - (ا - محاورہ) فریب دینا - غلطی میں ڈالنا - گُم راہ کرنا -
مغالطہ ڈالنا - (ا - محاورہ) غلطی ڈالنا - شبہ ڈالنا -
مُغاں - (مُ - غاں) (ف - ا - مذ) مغ کی جمع - آتش پرست لوگ -
مُغایَر (مُغایِر) - (ع - صف) ناموافق - مخالف - غیر -
مُغایَرت - (مُ - غا - یَ - رَت) (ع - ا - مث) غیریت - اجنبیت - ناموافقت - بیگانگی -
مُغتَنَم - (مُغ - تَ - نَم) (ع - صف) غنیمت سمجھا گیا - غنیمت -
مُغتَنَمات - (مُغ - تَ - نَ - مات) (ع - ا - مث) غنیمت چیزیں -
مَغرِب - (مَغ - رِب) (ع - ا - مث) سُورج غروب ہونے کی جگہ - پچھم (۲) وہ نماز جو غروبِ آفتاب کے عین بعد پڑھی جاتی ہے -
مغرب سے آفتاب نکلنا - (ا - محاورہ) قیامت کی علامت ظاہر ہونا - مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قیامت کے قریب مغرب سے آفتاب طلوع ہوگا -
مغربی - (مَغ - رِ - بی) (ع - صف) مغرب کا - پچھم کا - فرنگی (۲) فارسی کے ایک مشہور شاعر کا تخلص
مَغربِیَّت - (مَغ - رِ - بی - یَّت) (ع - ا - مث) مغرب کا اثر - یورپ کے انداز و اطوار -
مُغَرَّق - (مُ - غَر - رَق) (ع - صف) پانی میں ڈوبا ہوا (۲) جگمگاتا ہوا (۳) سونے چاندی میں لپا ہوا -
مُغْرَق - (ع - صف) ڈوبا ہوا (۲) غرق کیا ہوا - مبالغہ کیا ہوا -
مَغرُور - (مَغ - رُور) (ع - صف) متکبر - خود پرست - گھمنڈی -
مغرور ہونا - (ا - محاورہ) غرور کرنا - اترانا - شیخی میں آنا -
مَغرُوری - (مَغ - رُو - ری) (ع - ف - ا - مث) غرور - گھمنڈ - نخوت -
مَغز - (ع - ا - مذ) دماغ - بھیجا (۲) گری - گودا - کسی چیز کا اندرونی حصہ (۳) مجازاً عقل - سمجھ - فہم - فراست (۴) جز - انجام - اصل - خلاصہ (۵) تکبر - غرور - دماغ - جمع امغزیات -
مغز اُڑا جانا - (ا - محاورہ) دماغ پریشان ہونا -
مغزِ استخوان - (ع - ف - ا - مذ) ہڈی کا گودا -
مغز بھنانا - (ا - محاورہ) دماغ چکرانا - تیز خوشبو یا بدبو سے دماغ پریشان ہونا -
مغز پچی کرنا - (ا - محاورہ) دیر تک دماغ لڑانا - دیر تک سمجھانا - بک بک کرنا - سر مارنا - بحث و تکرار کرنا -
مغز پلپلا کر دینا - (ا - محاورہ) مارتے مارتے سر پولا کر دینا - سر پہ بہت سے دھپ رسید کرنا -
مغز پھرنا - (ا - محاورہ) بددماغ ہونا - دیوانہ ہونا -
مغز چاٹنا - (ا - محاورہ) دماغ کھانا - بک بک کرکے دوسرے کا دماغ خالی کر دینا - جان کھانا - باتوں سے دق کر دینا -
مغز چٹ - (ا - صف) بکی - بکواسی - فضول باتوں سے دوسرے کا دماغ پریشان کرنے والا -
مغز چٹی - (ا - مث) بکواس - بک بک - جھک جھک -
مغز چل جانا - (ا - محاورہ) دیوانہ ہو جانا (۲) مغرور ہو جانا -
مغز خالی کرنا - (ا - محاورہ) کسی کو دیر تک سمجھائے جانا - سر مارنا
مغز خالی ہونا - (ا - محاورہ) دماغ خالی ہونا
مغز دار - (ع - ف - صف) گودے دار (۲) چرب اور فصیح -
مغز روشن - (ا - مث) کنایتاً - نسوار -
مغز زنی کرنا - (ا - مص مرکب) سر کھپانا - دماغ لڑانا -
مغزِ سخن - (ع - ف - ا - مذ) بات کی تہ - کلام کی حقیقت -
مغز سے اتارنا (نکالنا) - (ا - محاورہ) دماغ سے نہایت عمدہ بات نکالنا -
مغز سے دماغ خالی ہونا - (ا - محاورہ) کم عقل ہونا - بیوقوف ہونا -
مغز سے کیڑے جھاڑنا - (ا - محاورہ) متکبر کا غرور توڑنا - سر پہ جوتے مارنا -
مغز کا - (ا - صف) اچھے دماغ کا - سمجھ دار - عالی دماغ -
مغز کو چڑھنا - (ا - محاورہ) نشہ کا دماغ پر اثر ہونا - اترا جانا - مغرور ہو جانا (۲) پاگل ہو جانا -
مغز (کھا جانا) کھانا - (ا - محاورہ) بک بک سے دماغ چاٹ جانا - غل مچانا - شور کرنا -
مغز کھپانا - (ا - محاورہ) سمجھانے کی کوشش کرنا -
مغز کے کیڑے اُڑانا - (ا - محاورہ) بکواس کرکے دماغ پریشان کرنا
مغز کے کیڑے جھڑنا (نکل جانا) - (ا - محاورہ) سزا پانا (۲) مزاج درست ہو جانا - سیدھا ہو جانا (۳) غرور مٹ جانا -
مغز کی کیل نکلنا (نکل جانا) - (ا - محاورہ) غرور ختم ہو جانا - گھمنڈ مٹ جانا (۲) جوشِ جوانی کم ہو جانا - شہوت فرد ہونا -
مغز کے کیڑے نہ اُڑاؤ - (ا - روزمرہ) بکواس مت کرو - دماغ نہ کھاؤ -
مغز مارنا - (ا - محاورہ) کوشش کرنا - سر کھپانا (۲) سر کُھجانا -
مغز میں کیڑا ہونا - (ا - محاورہ) بڑا جھکی ہونا - نہایت باتونی ہونا -
مغزی - (مَغ - زی) (اُر - ا - مث) پتلی گوٹ - کور (۲) ایک قسم کا حلوہ -
مَغسُول - (مَغ - سُول) (ع - صف) غسل دیا گیا - دھویا ہوا -
مَغشُوش - (مَغ - شُوش) (ع - صف) کھوٹا - دغاباز - دھوکے باز - ریاکار - بے وفا -
مِغفَر - (مِغ - فَر) (ع - ا - مذ) لوہے کی جالی جو خود کے اندر پہنی جاتی ہے (۲) خود - لوہے کا ٹوپ جو لڑائی میں پہنتے ہیں (جمع) مغافر -

مغضُوب ۔ (مَغ۔ضُوب) [ع۔صف] غضب کیا گیا۔ جس پر غصّہ ہو۔
مَغفِرت ۔ (مَغ۔فِ۔رَت) [ع۔ا۔مث] بخشش۔ نجات۔ رہائی۔ چھٹکارا۔ خلاصی۔ برأت۔
مَغفُور ۔ (مَغ۔فُور) [ع۔صف] مغفرت کیا گیا۔ بخشا گیا۔ مرحوم۔ بہشتی۔
مُغل ۔ (مُ۔غَل) [ف۔ا۔مذ] ایک قوم جس کا اصلی وطن منگولیا ہے۔ تاتاری۔ ترکوں کا ایک اعلیٰ فرقہ (۲) سادہ دل۔ جمع۔ مغلاں۔ مغول۔
مُغل پٹھان ۔ [ا۔مذ] ایک کھیل جو خانے کھینچ کر سولہ کنکریوں سے کھیلا جاتا ہے۔
مُغل پٹھان لڑنا ۔ [ا۔محاورہ] پکتی ہانڈی میں سے جو آواز نکلتی ہے اُسے مُغل پٹھان لڑنا کہتے ہیں۔ کھدر بدر ہونا۔ کھدبد ہونا۔
مُغلا ۔ (مُغ۔لا) [ف۔ا۔مذ] مغل کا تصغیر۔
مغلانی ۔ (مُغ۔لا۔نی) [اُر۔ا۔مث] مُغل قوم کی عورت (۲) دَرزن۔ کپڑے سینے والی عورت۔ خاص کر اُس عورت کو کہتے ہیں جو خواتین مغلیہ کے خاص وضع اور تراش کے کپڑے سیا کرتی تھی (۳) محل سرا میں رہنے والی خادمہ۔ ملازمہ۔ ماما (جمع) مغلانیاں۔
مُغلائی ۔ (مُغ۔لا۔ای) [ف۔صف] مغلوں کی طرز کا۔ مغلوں کی طرز و روش کی چیز۔
مُغَلَّظ ۔ (مُ۔غَل۔لَظ) [ع۔صف] گاڑھا (۲) دبیز۔ موٹا۔ سخت (۳) مضبوط (۴) فحش۔ ناپاک (۵) گندا۔ میلا۔
مُغَلِّظ ۔ (مُ۔غَل۔لِظ) [ع۔صف] گاڑھا کرنے والا۔
مُغَلَّظات ۔ (مُ۔غَل۔لَ۔ظات) [ع۔ا۔مث] موٹی موٹی گالیاں۔ فحش باتیں۔
مُغلّظات سنانا ۔ فحش گالیاں دینا۔ بُری بُری گالیاں دینا۔
مُغلِق ۔ (مُغ۔لِق) [ع۔صف] بند کیا گیا۔ بند کیا ہوا۔ مُقفل (۲) دقیق مُشکل۔ دور از فہم۔
مُغلِم ۔ (مُغ۔لِم) [ع۔صف] اغلام کرنے والا۔ لوطی۔ لونڈے باز۔
مغلوب ۔ (مَغ۔لُوب) [ع۔صف] غلبہ کیا گیا۔ ہارا ہوا۔ مفتوح۔ شکست خوردہ (۲) دبا ہوا۔ عاجز۔ زیر۔ جمع۔ مغلوبین۔ مغلوبان۔
مغلوب الغضب ۔ [ع۔صف] جو شخص جلد غصّے میں آجائے۔ تیز مزاج۔ تُند مزاج۔
مغلوب کرنا ۔ ہرانا۔ دبانا۔ عاجز کرنا (۲) فتح کرنا۔ تابع کرنا۔ تھکانا۔
مغلوبیّت ۔ (مَغ۔لُو۔بی۔یَت) [ع۔ا۔مث] اطاعت۔ عاجزی۔ دباؤ۔ محکومیّت فرماں برداری۔
مَغلُوط ۔ [ع۔صف] غلط کیا گیا۔
مَغلُوق ۔ [ع۔صف] دروازہ بند کیا گیا۔
مَغلُول ۔ [ع۔صف] جس کی گردن میں طوق ڈالا گیا ہو۔
مُغلئی ۔ (مُغ۔لَ۔ای) [ف۔صف] مُغل سے منسوب۔
مغلئی پھوڑا ۔ [ا۔مذ] ایک قسم کا پھوڑا جو بہت دنوں میں اچھا ہوتا ہے اورنگ زیب جب گولکنڈہ اور بیجاپور کی ریاستیں فتح کرنے دکن گیا تو لڑائی اتنے عرصہ تک جاری رہی، کہ خرابیٔ آب و ہوا سے سپاہیوں کے بدن میں پھوڑے ہو گئے جو بہت عرصہ میں ٹھیک ہوتے تھے۔
مغلئی ٹوپی ۔ [ا۔مث] ایک قسم کی اُونچے گوشوں والی ٹوپی۔
مغلئی ہاڑ ۔ [ا۔مث] زبردست ہڈی۔ چوڑی چکلی ہڈی۔ مغلوں کا چہرہ چوڑا اور بدن کی ہڈیاں چکلی ہوتی ہیں۔
مُغلی ۔ (مُغ۔لی) [ف۔صف] مغل سے منسُوب۔
مُغلی بیماری ۔ [ا۔مث] بچوں کا ایک مرض جس میں ہاتھ پاؤں ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔ اُمُّ الصبیان۔ پسلی کا خلل۔ مسان کا مرض۔
مغلی پیچ ۔ [ا۔صف] مغلوں کے داؤں گھات۔
مُغلی گھٹی ۔ [ا۔مث] ایک خاص قسم کی گھٹی جو مغلوں میں بچوں کو دی جاتی تھی۔
مُغلیہ ۔ (مُ۔غل۔یا) (مُغ۔لِ۔یَہ) [ف۔صف] مُغل خاندان سے منسوب۔ جیسے مغلیہ حکومت (۲) [مذ] مغل قوم کا آدمی۔
مُغَم ۔ [ق] مغموم۔
مغمُوم ۔ (مَغ۔مُوم) [ع۔صف] غمگین۔ رنجیدہ۔ ملول۔ دل گیر۔ آزردہ۔ غم زدہ۔ اُداس۔ فکر مند۔ پریشان۔
مُغنی ۔ (مُغ۔نی) [ع۔صف] بے نیاز کر دینے والا۔ امیر یا آزاد کر دینے والا (۲) خدا تعالیٰ کا ایک نام۔
مُغَنّی ۔ (مُ۔غَن۔نی) [ع۔ا۔مذ] گانے والا۔ گویا۔ ڈوم۔ میراثی۔
مُغَنّیہ ۔ (مُ۔غَن۔نِ۔یَہ) [ع۔ا۔مث] گانے والی عورت۔ ڈومنی۔ میراثن۔
مُغوی ۔ [ع۔صف] گمراہ کرنے والا۔ اغوا کرنے والا۔
مُغویَہ ۔ [ع۔ف۔ا۔مث] اغوا شدہ۔ وہ عورت جسے اغوا کیا گیا ہو۔
مُغیلاں ۔ (مُ۔غی۔لاں) [ع۔ا۔مذ] کیکر۔ ببول۔ ایک خاردار درخت۔

م۔ف

مُفاتیح ۔ (مَ۔فا۔تیح) [ع۔ا۔مث] مفتاح کی جمع۔ کنجیاں۔ چابیاں۔
مُفاجات ۔ (مُ۔فا۔جات) [ع۔صف] اچانک۔ دفعۃً۔ ناگاہ۔ فوراً۔ یکایک ناگہاں۔ آنے والی۔
مُفاخرت ۔ (مُ۔فا۔خَ۔رَت) [ع۔ا۔مث] بڑائی۔ شیخی۔ لاف زنی۔ ڈینگ۔ فخر۔ ناز۔ گھمنڈ۔
مُفاد ۔ (مُ۔فاد) [ع۔ا۔مذ] فائدہ کی جگہ (۲) نفع۔ فائدہ جمع۔ مفادات۔
مفاد پرست ۔ [ع۔ف۔صف] مطلبی۔ خود غرض۔ اپنے فائدے سے غرض رکھنے والا۔
مُفارقت ۔ (مُ۔فا۔رَ۔قَت) [ع۔ا۔مث] جُدائی۔ فرقت۔ علیحدگی۔
مَفاسِد ۔ (مَ۔فا۔سِد) [ع۔ا۔مث] مفسدہ کی جمع۔ فساد۔ خرابیاں بُرائیاں۔ فتنے۔ جھگڑے۔
مَفاصِل ۔ (مَ۔فا۔صِل) [ع۔ا۔مث] مفصل کی جمع۔ ہڈی کے جوڑ۔ بند

مفاصلہ ۔ (مُ ۔ فَا ۔ صَ ۔ لَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) باہمی فرق ۔ دُوری ۔ مسافت (۲) وقفہ ۔ دیر ۔ عرصہ ۔

مُفاوضات ۔ (مُ ۔ فَا ۔ وَ ۔ ضَات) (ع ۔ ا ۔ مث) مفاوضہ کی جمع ۔ مراسلات مکتوبات ۔ وہ خطوط جو برابر والوں یا بزرگوں کو لکھے جائیں ۔ وہ خطوط جو اعلیٰ کی طرف سے ادنیٰ کو لکھے جائیں ۔

مُفاوَضت ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) سپرد کرنا ۔ ایک دوسرے کو سونپنا ۔

مُفاوَضہ ۔ (مُ ۔ فَا ۔ وَ ۔ ضہ) (ع ۔ ا ۔ مث) خط ۔ چٹھی ۔ نامہ ۔ مکتوب ۔ جو خط اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف ہو ۔ (جمع) مفاوضات ۔

مُفت ۔ (ف ۔ صف) بلا قیمت ۔ بن داموں ۔ بے عوض (۲) ناحق ۔ بے فائدہ ۔ لاحاصل (۳) ضائع ۔ اکارت ۔ رائگاں (۴) بلا سبب بے وجہ ۔ بے قصور (۵) بے محنت ۔ بلا مشقت ۔

مُفت آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بلا قیمت حاصل ہونا ۔ بن داموں مل جانا ۔

مُفت بَر ۔ (ف ۔ صف) بلا قیمت لے جانے والا ۔ مُفت خورا ۔

مُفت بہا دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) قیمتی چیز سستی بیچ ڈالنا ۔

مفت بھی نہ پوچھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نہایت بے قدری کرنا ۔

مفت جان جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ناحق مارا جانا ۔

مفت خُدا (مولیٰ) ۔ (ف ۔ صف) خدا واسطے ۔ بیکار ۔

مفت (خور) خورا ۔ (ف ۔ صف) بلا محنت و اُجرت کھانے والا ۔

مفت راچہ گفت ۔ (ف ۔ مقولہ) جو چیز مُفت ملے اُس میں کیا کلام ۔

مُفت ستاں ۔ (ف ۔ صف) مفت لے جانا ۔

مُفت ستانی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) مفت لینا ۔

مفت کا ۔ (ا ۔ صف) بے فائدہ ۔ خواہ مخواہ ۔

مفت کا دردِ سر ۔ (ا ۔ مذ) بے فائدہ تکلیف ۔

مفت کا شکار ہے ۔ (ا ۔ محاورہ) بے مشقت حاصل ہونے والی چیز ہے ۔

مُفت کرم داشتن ۔ (ف ۔ مثل) خواہ مخواہ احسان جتانا ۔

مُفت کی تہائیں تہائیں ۔ (ا ۔ مث) بے کار جھگڑا ۔

مفت کی شراب ۔ (ا ۔ مث) بن داموں کی چیز ۔ بلا قیمت مال ۔

مفت کی شراب قاضی کو بھی حلال ہے ۔ (ا ۔ مثل) مفت کی چیز حاصل کرنے میں با شرع آدمی بھی جائز و ناجائز کا خیال نہیں کرتا ۔

مفت گنہگار کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) خواہ مخواہ جھگڑے میں پھنسا دینا ۔

مفت میں ۔ (ا ۔ صف) بے قیمت ۔ بلا اُجرت ۔ یُونہی ۔ بن داموں (۲) ناحق بلا سبب (۳) بیگار میں (۴) ضائع ۔ اکارت ۔

مفت ہاتھ لگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بلا داموں حاصل ہونا ۔ بغیر محنت و مشقت کے ملنا ۔

مِفتاح ۔ (مِف ۔ تاح) (ع ۔ ا ۔ مث) کنجی ۔ چابی ۔ تالی (جمع) مفاتیح ۔

مُفتتِح ۔ (مُ ۔ فت ۔ تح) (ع ۔ صف) فتح کرنے والا ۔ جیتنے والا ۔ فاتح (۲) کھولنے والا ۔ وہ دوا جو سُدّوں کو خارج کرے ۔

مُفتّحات ۔ (مُ ۔ فت ۔ تَ ۔ حات) (ع ۔ ا ۔ مث) وہ دوائیں جو پتھری ۔ سُدّے کو گھلا دیتی ہیں ۔

مُفتخِر ۔ (مُف ۔ تَ ۔ خِر) (ع ۔ صف) فخر کرنے والا ۔ شیخی باز ۔ ڈینگیا ۔ لاف زن ۔

مُفتخر (کرنا) فرمانا ۔ (ا ۔ محاورہ) فخر عطا فرمانا ۔ عزت بخشنا ۔

مُفترَض ۔ (ع ۔ صف) فرض کیا گیا ۔

مُفترَضات ۔ (مُف ۔ تَ ۔ رَ ۔ ضات) (ع ۔ ا ۔ مذ ۔ مث) وہ چیزیں جو فرض کی گئی ہوں ۔

مُفتَری ۔ (مُف ۔ تَ ۔ ری) (ع ۔ صف) افترا پرداز ۔ الزام رکھنے والا ۔ بہتان لگانے والا (۲) شریر ۔ مفسد ۔ دغاباز ۔ فریبی ۔

مُفتّش ۔ (مُ ۔ فت ۔ تش) (ع ۔ صف) تفتیش کرنے والا ۔ دریافت کرنے والا ۔

مُفتقِر ۔ (مُف ۔ تَ ۔ قِر) (ع ۔ صف) فقیر ۔ کنگال ۔ غریب ۔ محتاج ۔

مفتوح ۔ (مَف ۔ توح) (ع ۔ صف) کھولا گیا ۔ فتح کیا گیا ۔ جیتا گیا (۲) وہ حرف جس پر زبر ہو ۔ جمع ۔ مفتوحین ۔ مفتوحات ۔

مَفتُوں ۔ (مَف ۔ تُوں) (ع ۔ صف) فتنے میں ڈالا ہوا (۲) مُبتلا ۔ شیدا ۔ فریفتہ ۔ عاشق ۔

مفتُوں ہونا ۔ (ا ۔ مص مرکب) عاشق ہونا ۔ شیدا ہونا ۔

مُفتی ۔ (مُف ۔ تی) (ع ۔ ا ۔ مذ) فتویٰ دینے والا ۔ حاکم شرع ۔ فقیہ ۔

مَفخَر ۔ (مَف ۔ خَر) (ع ۔ ا ۔ مذ) قابل فخر ۔ جس پر فخر کیا جا سکے ۔ مایۂ ناز ۔ جمع ۔ مفاخر ۔

مُفخّر ۔ (مُ ۔ فخ ۔ خَر) (ع ۔ صف) فخر کیا گیا ۔ معزز ۔

مُفخّم ۔ (مُ ۔ فخ ۔ خَم) (ع ۔ صف) بزرگ رکھا گیا ۔ بزرگ ۔

مَفَر ۔ (مَ ۔ فَر) (ع ۔ ا ۔ مذ و مث) بھاگنے کی جگہ ۔ جائے فرار (۲) چارۂ کار ۔

مُفرِّح ۔ (مُ ۔ فر ۔ رِح) (ع ۔ ا ۔ صف) فرحت دینے والا ۔ خوش کرنے والا ۔ فرحت بخش (۲) اصطلاح طب میں وہ دوا جو طبیعت کو فرحت بخشے ۔

مُفرّحِ قلب ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) دل کو فرحت دینے والی دوا ۔

مُفرِّحات ۔ (مُ ۔ فر ۔ رِ ۔ حات) (ع ۔ ا ۔ مث) وہ دوائیں جو طبیعت کو فرحت اور خوشی بخشیں ۔

مُفرد ۔ (مُف ۔ رَد) (ع ۔ صف) تنہا ۔ اکیلا ۔ علیحدہ (۲) واحد ۔ ایک (۳) غیر مرکب ۔ یگانہ ۔ یکتا ۔

مُفرد سوار ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ سوار جو اکیلا میدانِ جنگ میں لڑے اور کسی کی مدد کا محتاج نہ ہو ۔

مُفردات ۔ (مُف ۔ رَ ۔ دات) (ع ۔ ا ۔ مث) مفرد کی جمع ۔ حروفِ تہجی جب الگ الگ کیے جائیں جیسے ۔ ا ۔ ب ۔ ت وغیرہ (۲) وہ کتاب جس میں مفرد دواؤں کا حال ہو (۳) امام راغب اصفہانی کی تفسیر قرآن کا نام ۔

مُفرّس ۔ (مُ ۔ فر ۔ رَس) (ع ۔ صف) فارسی بنایا گیا ۔ غیر زبان کا لفظ جسے فارسی بنالیں جیسے ڈھول سے دُہُل ۔

مُفرِط ۔ (مُف ۔ رِط) (ع ۔ صف) بہت زیادہ ۔ افراط سے ۔ کثرت سے ۔

مَفرُور - (مَف - رُور) (ع - صف) بھاگا ہوا - فراری - روپوش (۲) وہ شخص جو کوئی جُرم کر کے بھاگ جائے -

مُفرُوری - (مَف - رُو - ری) (ع - ف - ا - مث) بھاگ جانا -

مَفرُوش - (مَف - رُوش) (ع - صف) بچھایا گیا -

مَفرُوض - (مَف - رُوض) (ع - صف) فرض کیا گیا - مانا گیا - فرضی قیاسی -

مَفرُوضَہ - (مَف - رُو - ضَہ) (ع - صف) فرض کیا ہوا - وہ بات جو استدلال کی بنیاد کے طور پر مان لی جائے -

مَفرُوق - (مَف - رُوق) (ع - صف) فرق کیا گیا - جُدا کیا گیا (۲) وہ عدد جسے کسی عدد میں سے تفریق کیا گیا ہو -

مفروق منہٗ - (ع - صف) وہ عدد جس میں سے کوئی عدد تفریق کیا گیا ہو -

مُفسِد - (مُف - سِد) (ع - صف) فساد کرنے والا - خرابی ڈالنے والا جھگڑالو (۲) باغی - بغاوت کرنے والا (۳) لوگوں کو آپس میں لڑا دینے والا - شریر - جمع - مفسدین -

مُفسِدانہ - (مُف - سِ - دا - نہ) (ع - ف - صف) مفسدین کی مانند - فسادیوں کی طرح - فتنہ پردازوں کی طرح - باغیانہ -

مَفسَدہ - (مَف - سَ - دَہ) (ع - ا - مذ) تباہی - فساد - جھگڑا - غدر - بلوا - ہنگامہ -

مفسدہ (اُٹھانا) برپا کرنا - (ا - محاورہ) فساد اُٹھانا - جھگڑا کھڑا کرنا -

مفسدہ پرداز - (ع - ف - صف) فسادی - جھگڑالو - فتنہ انگیز - شریر -

مفسدہ پردازی - (ع - ف - ا - مث) فتنہ انگیزی - شرارت -

مُفَسِّر - (مُ - فَس - سِر) (ع - صف) تفسیر کرنے والا - شارح - مسلمانوں کی اصطلاح میں کلام مجید کے معنی اور مطلب بیان کرنے والا -

مَفصِل - (مَف - صِل) (ع - ا - مذ) بدن کا جوڑ - اعضاء کا جوڑ - جمع - مفاصل -

مُفَصَّل - (مُ - فَص - صَل) (ع - صف) تفصیل کیا گیا - صاف - واضح - کھول کر بیان کیا گیا -

مفصل بیان کرنا - (ا - محاورہ) تفصیل وار بیان کرنا - جُدا جُدا کہنا - کھول کر بیان کرنا -

مُفَصَّل جمع - (ع - ا - مذ) لگان کی وہ مجموعی رقم جو نمبردار کاشتکاروں سے وصول کر کے سرکاری خزانے میں داخل کرتے ہیں -

مُفَصّلات - (مُ - فَص - صَ - لات) (ع - ا - مذ) شہر کے اِرد گرد کے قصبات و دیہات -

مُفَصَّلَہ - (مُ - فَص - صَ - لَہ) (ع - صف) تفصیل کیا گیا - کھول کر بیان کیا گیا -

مفصلہ ذیل - (ع - صف) وہ چیزیں جن کی تفصیل نیچے لکھی ہوئی ہے -

مُفطِر - (مُف - طِر) (ع - صف) روزہ توڑنے والا - روزہ کھولنے والا -

مَفعُول - (مَف - عُول) (ع - صف) فعل کیا گیا - وہ اسم جس پر کوئی فعل واقع ہوا ہو (۲) بُرا کام کرانے والا - اغلام کرانے والا -

مفعول بہٖ - (ع - ا - مذ) وہ مفعول جس میں فاعل کا کوئی کام واقع ہُوا ہو -

مفعول ثانی - (ع - ا - مذ) فعل کا دوسرا مفعول جیسے کریم نے پنسل سے کاغذ پر لکھا - اس میں کاغذ مفعول ثانی ہے -

مفعول فیہ - (ع - ا - مذ) وہ مفعول جو وقوع فعل کے مکان یا زمانے پر دلالت کرے یعنی جس میں فاعل کا فعل واقع ہوا ہو - جیسے محمود نے صبح گھر پر سبق یاد کیا - اس میں صبح اور گھر مفعول فیہ ہیں -

مفعول لہٗ - (ع - ا - مذ) وہ مفعول جو فعل کے سبب پر دلالت کرے جیسے حامد نے کتاب پڑھنے کے لیے مانگی -

مفعول مالم یُسَمَّ فاعِلُہٗ - (ع - ا - مذ) وہ مفعول جو فاعل کا قائم مقام ہو -

مفعول مطلق - (ع - ا - مذ) وہ حاصل مصدر جو بطور مفعول کے فعل کے ساتھ مذکور ہو - جیسے تم کیسی چال چلتے ہو -

مفعول مَعَہٗ - (ع - ا - مذ) وہ مفعول جو ہمیشہ مفعول ہٖ کا شریک حال ہو جیسے اعظم نے ناصر کے ساتھ کھانا کھایا -

مفعول مِنہٗ - (ع - ا - مذ) وہ مفعول جو فعل کے آلہ ہونے پر دلالت کرے جیسے بڑھئی نے آری سے لکڑی چیری - یہاں آری -

مَفقُود - (مَف - قُود) (ع - صف) کھویا ہوا - غائب - ناپید - ندارد -

مَفقُودُ الخَبَر - (ع - ا - مذ) وہ شخص جس کی کوئی خبر نہ ہو - لاپتہ -

مفقود ہونا - (ا - محاورہ) غائب ہونا - لاپتہ ہونا - ناپید ہونا -

مُفَکِّر - (مُ - فَک - کِر) (ع - صف) فکر کرنے والا - سوچنے والا - جمع مفکرین -

مَفلَر - (Muffler) (مَف - لَر) (انگ - ا - مذ) گلوبند - گلوپوش (۲) کوئی چیز جس سے آواز دبَ جائے -

مُفلِس - (مُف - لِس) (ع - صف) غریب - کنگال - محتاج - نادار فقیر - بے زر -

مُفلس بنا دینا - (ا - محاورہ) غریب کر دینا - محتاج کر دینا -

مُفلس سے سوال حرام ہے - (ا - مثل) غریب کو تکلیف دینا ناجائز ہے -

مفلس کا مال ہے - (ا - مذ) سستا مال ہے - ارزاں سامان ہے

مفلسا بیگ - (مُف - ل - سا - بیگ) (اُر - ا - مذ) ننگا - بھوکا نہایت محتاج - کنگلا -

مُفلِسی - (مُف - لِ - سی) (ف - ا - مث) غریبی - ناداری محتاجی -

مفلسی آنا - (ا - محاورہ) غریبی آنا - محتاج ہو جانا -

مفلسی چھانا - (ا - محاورہ) ناداری میں گرفتار ہونا - غریبی میں مبتلا ہونا

مفلسی میں آٹا گیلا - (ا - مثل) ناداری میں ناگہانی خرچ کی صورت نکل آنا - تکلیف میں تکلیف - محتاجی میں نقصان ہو جانا -

مفلسی میں شوق نباہنا - (ا - محاورہ) غربت میں فضول خرچی کا حوصلہ کرنا - لنگوٹی میں پھاگ کھیلنا -

مَفلُوج - (مَف - لُوج) (ع - صف) وہ شخص جسے فالج کی بیماری ہو - فالج کا مارا ہوا - فالج کا مریض -

مَفلُوک - (مَف - لُوک) (ع - صف) مُفلس - تباہ حال - خستہ حال -

مُفلوک الحال ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) تباہ حال ۔ خستہ حال ۔
مُفوّض ۔ مُفوّضہ ۔ (مُ ۔ فَوْ ۔ وَض)، (مُ ۔ فَوْ ۔ وَ ۔ ضَہ) (ع ۔ صف) سُپرد کیا ہوا ۔ سونپا ہوا ۔ امانت رکھا ہوا ۔
مُفوِّض ۔ (مُ ۔ فَوْ ۔ وِض) (ع ۔ صف) سُپرد کرنے والا ۔ سونپنے والا ۔
مَفہُوم ۔ (مَف ۔ ہُوم) (ع ۔ صف) سمجھا گیا ۔ جو سمجھ میں آئے ۔ (۲) (ا ۔ مذ) منشا ۔ ارادہ ۔ منصوبہ ۔
مفہوم ہونا ۔ (ا ۔ مص مرکب) سمجھا جانا ۔ خیال میں آنا ۔ معلوم ہونا ۔
مُفید ۔ (مُ ۔ فید) (ع ۔ صف) فائدہ مند ۔ سُودمند ۔ فائدہ دینے والا ۔
مفید پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کارآمد ہونا ۔ موافق ہونا ۔
مفید مطلب ۔ (ا ۔ صف) موافق یا مناسب حال ۔
مُفیض ۔ (مُ ۔ فیض) (ع ۔ صف) فیض پہنچانے والا ۔ فائدہ رساں ۔

م ۔ ق

مَقابِر ۔ (مَ ۔ قا ۔ بِر) (ع ۔ ا ۔ مذ) مقبرہ کی جمع ۔ بہت سے مقبرے یا قبریں ۔
مُقابِل ۔ (مُ ۔ قا ۔ بِل) (ع ۔ صف) سامنے والا ۔ رو برو (۲) دُشمن ۔ مخالف حریف (۳) برابر ۔ مساوی (۴) نظیر ۔ مثل ۔ مانند ۔ مُطابق ۔
مقابل (ہونا، ہو جانا) ۔ (ا ۔ محاورہ) لڑنے کو سامنے کھڑا ہو جانا ۔ بھڑ جانا ۔ سامنا کر بیٹھنا ۔
مُقابَلہ ۔ (مُ ۔ قا ۔ بَ ۔ لہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) آمنا سامنا ۔ مُٹھ بھیڑ ۔ (۲) برابری ۔ ہمسری (۳) مخالفت ۔ ضد ۔ اختلاف (۴) پڑتال جانچ (۵) جنگ ۔ جدل ۔ لڑائی (۶) بحث ۔ تکرار (۷) اصطلاح نجوم میں ایک ستارے کی دوسرے ستارے کی طرف ایک سو اسی درجے کے فاصلے سے نظر ۔ ایک ستارے کا دوسرے ستارے کے سامنے ہونا ۔
مقابلہ بدنا ۔ (ا ۔ محاورہ) شرط باندھ کر مقابلہ کرنا ۔
مقابلہ پر آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) فوج کا لڑنے کے لیے سامنے آنا (۲) لڑنے کو کھڑا ہونا ۔ سامنے آنا (۳) مزاحم ہونا ۔ سدِّ راہ ہونا ۔ معترض ہونا ۔
مقابلہ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مطابقت کرنا (۲) لڑائی کرنا ۔ جنگ کرنا (۳) بحث کرنا ۔ تکرار کرنا (۴) سامنے آنا ۔ برابری کرنا (۵) گستاخی کرنا (۶) جانچ کرنا ۔ پڑتال کرنا (۷) مخالفت کرنا ۔ ضد کرنا (۸) دھڑا باندھنا ۔
مقابلے پر کھڑا ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) الیکشن میں کسی اُمیدوار ممبر کے ساتھ مقابلہ کرنا (۲) لڑائی پہ آمادہ ہونا ۔
مُقابہ ۔ (مُ ۔ قا ۔ بہ)، (مُ ۔ قا ۔ با) (اَ ۔ ا ۔ مذ) مقوّے سے بنایا ہوا سنگاردان آرائش کا صندوقچہ ۔
مُقاتِل ۔ (مُ ۔ قا ۔ تِل) (ع ۔ صف) کسی کے ساتھ لڑنے والا ۔ مقابلہ پر قتل کرنے والا ۔

مُقاتَلہ ۔ (مُ ۔ قا ۔ تَ ۔ لہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) قتل ۔ کشت و خون ۔ خوں ریزی ۔
مَقادِیر ۔ (مَ ۔ قا ۔ دِیر) (ع ۔ ا ۔ مث) مقدار کی جمع ۔ اندازے ۔ تعداد ۔ شمار ۔
مقادیر ابعاد ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) بہت دُور کے فاصلے ۔
مقادیر غیر متماثلہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) جبر و مقابلہ میں وہ مقداریں جن کے حروف مختلف ہوں ۔
مقادیر متماثلہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) جبر و مقابلہ میں وہ مقداریں جن کے حروف یکساں اور اعداد مختلف ہوں ۔
مقادیر مجہولہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) غیر معلوم مقداریں ۔
مقادیر معلومہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) وہ مقداریں جو معلوم ہوں
مُقارَبت ۔ (مُ ۔ قا ۔ رَ ۔ بَت) (ع ۔ ا ۔ مث) قریب آنا (۲) قُرب ۔ قُربت نزدیکی (۳) صحبت ۔ ہم بستری ۔
مُقارِن ۔ (مُ ۔ قا ۔ رِن) (ع ۔ صف) نزدیک ۔ قریب (۲) درمیان اثنا ۔ دوران ۔
مُقارَنت ۔ (مُ ۔ قا ۔ رَ ۔ نَت) (ع ۔ ا ۔ مث) قرین ہونا ۔ نزدیک ہونا پاس ہونا ۔ اکٹھا ہونا ۔
مَقاصِد ۔ (مَ ۔ قا ۔ صِد) (ع ۔ ا ۔ مذ) مقصد کی جمع ۔ مطالب ۔ مدّعا اغراض ۔ مرادیں ۔ خواہش ۔ ارادہ ۔
مُقاطِع ۔ (مُ ۔ قا ۔ طِع) (ع ۔ ا ۔ مذ) کاٹنے والا ۔ قطع کرنے والا ۔ کسی چیز کا اجارے اور ٹھیکے پر لینے والا ۔
مُقاطَعہ ۔ (مُ ۔ قا ۔ طَ ۔ عَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) کاٹنا ۔ تعلق نہ رکھنا ۔ علیحدہ علیحدہ کرنا ۔
مُقاطعۂ جُوعی ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) بھوک ہڑتال ۔
مَقال ۔ (مَ ۔ قال) (ع ۔ ا ۔ مث) گفتگو ۔ بات چیت ۔ کلام ۔
مَقالہ ۔ (مَ ۔ قا ۔ لہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) کہی ہوئی بات ۔ قول ۔ مقولہ ۔ (۲) تحریر (۳) اقلیدس کا ہر حصّہ جس میں اقلیدس کے دعوے ۔ اُن کے ثبوت اور شکلیں درج ہوں (۴) کتاب کا باب ۔ حصّہ ۔ فصل ۔ جمع : مقالات ۔
مقالۂ افتتاحیہ ۔ اخبار کا لیڈنگ آرٹیکل ۔ اڈیٹر کا تبصرہ ۔ شروع کا مضمون ۔
مَقام ۔ (مَ ۔ قام) (ع ۔ ا ۔ مذ) ٹھہرنے کی جگہ ۔ مکان ۔ مسکن ۔ ٹھکانہ ۔ گھر (۲) منزل ۔ اُترنے کی جگہ ۔ پڑاؤ (۳) محل ۔ موقع ۔ وقت (۴) موسیقی میں پردۂ سرود (۵) کھڑا ہونا ۔ کھڑے ہونے کی جگہ (جمع) مقامات ۔
مقام ابراہیمؑ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) بیت اللہ میں اُس جگہ کا نام جہاں حضرت ابراہیمؑ نے نماز ادا کی تھی ۔
مُقام بولنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ٹھہرنے کا حکم دینا ۔
مقام دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) تعزیت کو جانا ۔ ماتم پُرسی کے لیے کسی کے گھر جانا (۲) گھوڑے کو آرام دینا ۔
مقام کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ٹھہرنا ۔ اُترنا ۔
مقام گفتگو ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) محلِ اعتراض ۔ شک و شبہ کی گنجائش ۔
مقام محمود ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) پسندیدہ درجہ (۲) خوبیوں کا سبب سے اعلیٰ درجہ (۳) اُس مقام کا نام جہاں شبِ معراج آنحضرت صلعم

پہونچے تھے۔

مقامِ مُصلّٰی ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) کعبہ شریف میں وہ مقام جہاں حضرت ابراہیمؑ نے نماز پڑھی تھی۔

مقامِ معیّن ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) مقرر جگہ ۔ خاص جگہ۔

مقامِ ہُو ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) سناٹے کی جگہ۔

مقام ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) ٹھہرنا ۔ قیام ہونا۔

مقامات ۔ (مَ ۔ قا ۔ مات) (ع ۔ ا ۔ مذ) مقام کی جمع (۲) احکام ۔ قواعد (۳) علمِ موسیقی کے بارہ پردے۔

مُقامِر ۔ (مُ ۔ قا ۔ مِر) (ع ۔ ا ۔ مذ) قمار باز ۔ جواری۔

مُقامَرت ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) قمار بازی ۔ جوا بازی۔

مَقامی ۔ (مَ ۔ قا ۔ مِی) (ع ۔ ا ۔ مذ) ٹھہرا ہوا ۔ ساکن ۔ قائم (۲) کسی خاص جگہ سے متعلق (۳) لوکل۔

مقامی رنگ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) کسی مقام کا انداز ۔ وہ انداز جو کسی زمین، جگہ یا علاقے سے منسوب ہو۔

مُقاوَمت ۔ (مُ ۔ قا ۔ وَ ۔ مَت) (ع ۔ ا ۔ مث) مقابلہ ۔ برابری۔

مَقبرہ ۔ (مَق ۔ بَ ۔ رَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) قبر کی جگہ ۔ روضہ ۔ درگاہ ۔ مزار ۔ گور مرقد ۔ وہ عمارت جو قبر پر بنائی جائے (جمع) مقابر۔

مُقبِل ۔ (مُق ۔ بِل) (ع ۔ صف) (۱) حق کا فرمان قبول کرنے والا (۲) اقبال مند ۔ دولت مند ۔ صاحبِ اقبال ۔ بھاگ وان (۳) روبرُو ہونے والا۔

مُقبَل ۔ (ع ۔ صف) قبول کیا گیا ۔ روبرُو کیا گیا ۔ مُنہ چڑھا ۔ عزت والا۔

مَقبُوض ۔ (ع ۔ صف) قبضہ کیا گیا ۔ پکڑا گیا ۔ قبضہ میں لیا گیا۔

مقبُوضہ ۔ (مَق ۔ بُو ۔ ضہ) (ع ۔ صف) قبضہ کیا گیا ۔ وہ چیز جس پر قبضہ کیا جائے ۔ جمع: مقبوضات۔

مَقبُول ۔ (مَق ۔ بُول) (ع ۔ صف) قبول کیا گیا ۔ مانا گیا ۔ پسندیدہ ۔ برگزیدہ پیارا ۔ محبوب ۔ جمع: مقبولین ۔ مقبولاں۔

مقبُولِ بارگاہ ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) خدا کا پیارا ۔ محبوبِ الٰہی۔

مقبول ہونا ۔ (ا ۔ مص مرکب) قبول ہونا ۔ پسندیدہ ہونا ۔ منظور ہونا۔

مقبُولیت ۔ (مَق ۔ بُو ۔ لِی ۔ یَت) (ع ۔ ا ۔ مث) قبولیت ۔ اجابت ۔ منظوری۔

مُقتَبِس ۔ (مُق ۔ تَ ۔ بِس) (ع ۔ صف) اقتباس کرنے والا ۔ روشنی لینے والا ۔ دوسرے شخص سے فائدہ اُٹھانے والا۔

مُقتَبَس ۔ (مُق ۔ تَ ۔ بَس) (ع ۔ صف) اقتباس کیا گیا ۔ فائدہ اٹھایا گیا۔

مُقتَدا ۔ (مُق ۔ تَ ۔ دا) (ع ۔ ا ۔ مذ) پیروی کیا گیا ۔ وہ شخص جس کی لوگ پیروی کریں ۔ پیشوا ۔ رہنما ۔ جمع ۔ مقتدایان۔

مُقتَدِر ۔ (مُق ۔ تَ ۔ دِر) (ع ۔ صف) اقتدار رکھنے والا ۔ طاقتور ۔ قوی ۔ زور آور ۔ معزز۔

مُقتَدی ۔ (مُق ۔ تَ ۔ دی) (ع ۔ ا ۔ مذ) پیروی کرنے والا ۔ پیرو (۲) امام کے پیچھے کھڑا ہونے والا۔

مُقتَضا ۔ (مُق ۔ تَ ۔ ضا) (ع ۔ صف) تقاضا کیا گیا (۲) مجازاً ۔ مطلب ۔ مراد چاہا گیا ۔ خواہش کیا گیا ۔ موقع ۔ مناسب ۔ مصلحت۔

مُقتضائے انصاف ۔ (ع ۔ صف) انصاف کی رُو سے ۔ انصاف کے مطابق۔

مُقتضائے وقت ۔ (ع ۔ صف) مناسب وقت ۔ حسب تقاضائے وقت ۔ مصلحت ۔ وقت کے مطابق۔

مُقتَضَب ۔ (مُق ۔ تَ ۔ ضَب) (ع ۔ صف) کاٹا گیا ۔ نکالا گیا (۲) عروض کی ایک بحر۔

مُقتَضی ۔ (مُق ۔ تَ ۔ ضِی) (ع ۔ صف) تقاضا کرنے والا ۔ خواہش کرنے والا ۔ چاہنے والا۔

مَقتَل ۔ (مَق ۔ تَل) (ع ۔ ا ۔ مذ) قتل کرنے کی جگہ ۔ مذبح ۔ مسلخ ۔ کمیلا۔

مَقتُول ۔ (مَق ۔ تُول) (ع ۔ صف) قتل کیا گیا ۔ مارا گیا (۲) مجازاً عاشق ۔ فریفتہ ۔ جمع: مقتولین۔

مِقدار ۔ (مِق ۔ دار) (ع ۔ ا ۔ مث) اندازہ ۔ شمار ۔ وزن ۔ تول (۲) جسامت ۔ ڈیل ڈول (۳) تعداد ۔ رقم (۴) مجموعہ ۔ میزان ۔ جوڑ ۔ حاصل (۵) پھیلاؤ ۔ وسعت (جمع) مقادیر۔

مقدارِ مُثبتہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) جبرو مقابلہ میں وہ مقدار جس کی داہنی طرف جمع کی علامت ہو۔

مقدارِ مجہول ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) جبرو مقابلہ میں وہ مقدار جس کی قیمت معلوم نہ ہو ۔ نامعلوم رقم۔

مقدارِ مرکب ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) (جبرو مقابلہ) وہ مقدار جس کے کئی اجزاء ہوں ۔ اور ہر جزو کی داہنی طرف جمع یا نفی کی علامت ہو۔

مقدارِ معروف ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) وہ رقم جو معلوم ہو ۔ رقم معلوم۔

مقدارِ مقررہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) مقرر کی ہوئی مقدار ۔ تجویز کی ہوئی رقم۔

مقدارِ منفیہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) (جبرو مقابلہ) وہ مقدار جس کی داہنی طرف نفی کی علامت ہو۔

مُقدّر ۔ (مُ ۔ قد ۔ دَر) (ع ۔ صف) پہلے سے لکھا گیا ۔ اندازہ کیا گیا ۔ تقدیر کیا گیا (۲) وہ لفظ جو عبارت میں نہ ہو مگر اس کے معنی لیے جائیں ۔ محذوف (۳) قسمت کا لکھا ۔ تقدیر ۔ نصیب ۔ قسمت ۔ سرنوشت۔

مقدّر آزمانا ۔ (ا ۔ محاورہ) قسمت کی آزمائش کرنا ۔ نصیبے کا امتحان کرنا۔

مقدّر آزمائی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) قسمت کا امتحان ۔ تقدیر کی آزمائش۔

مقدّر بدلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تقدیر کا بدل جانا ۔ حالات دوسرے ہو جانا۔

مقدّر برگشتہ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) قسمت بگڑنا ۔ تقدیر برخلاف ہونا۔

مقدّر پر پتھر پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تقدیر بگڑ جانا۔

مقدّر پلٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تقدیر برگشتہ ہونا۔

مقدّر پھوٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تقدیر بگڑنا۔

مقدّر پھوڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تقدیر آزمائی کرنا۔

مقدّر جاگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دن پھرنا ۔ اقبال کا زمانہ آنا ۔ اچھے دن آنا۔

مقدر چمکنا۔ (ا۔محاورہ) تقدیر جاگنا۔ بھلے دن آنا۔ قسمت یاور ہونا۔
مقدر ڈھیلوں سے پھوڑنا۔ (ا۔محاورہ) کنایہ ہے بدقسمتی سے۔
مقدر راستے پر آنا۔ (ا۔محاورہ) قسمت سیدھی ہو جانا۔ اقبال کے دن آنا۔
مقدر سامنے ہونا۔ (ا۔محاورہ) قسمت موافق ہونا۔ طالع یاور ہونا۔
مقدر سے زور نہیں چلتا۔ (ا۔محاورہ) تقدیر کے سامنے تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔ جو قسمت میں ہے، ہو کر رہتا ہے۔
مقدر سو جانا۔ (ا۔محاورہ) تقدیر کا برخلاف ہو جانا۔
مقدر سیدھا ہونا۔ (ا۔محاورہ) قسمت موافق ہونا۔
مقدر کا پیچ۔ (ا۔مذ) تقدیر کا پھیر۔
مقدر کا چکر۔ (ا۔مذ) قسمت کی گردش۔
مقدر کا کروٹ لینا۔ (ا۔محاورہ) تقدیر بدلنا۔ اقبال مندی کا زمانہ آنا۔
مقدر کا لکھا۔ (ا۔مذ) نوشتۂ تقدیر۔
مقدر کا ہیٹا۔ (ا۔صف۔مذ) بدقسمت۔ بدنصیب۔
مقدر کے آگے کسی کی نہیں چلتی۔ (ا۔مثل) نوشتہ تقدیر کے خلاف کسی کا زور نہیں چلتا۔
مقدر لڑنا۔ (ا۔محاورہ) قسمت موافق ہونا۔ اقبال یاور ہونا۔
مقدر میں لکھا ہونا۔ (ا۔محاورہ) نوشتہ تقدیر ہونا۔
مقدر میں ہونا۔ (ا۔محاورہ) تقدیر میں ہونا۔
مَقدِرَت۔ (مَق۔دِ۔رَت) (ع۔ا۔مث) قدرت۔ طاقت۔ قوت (۲) بساط۔ حیثیت۔
مَقدِس۔ (مَق۔دِس) (ع۔ا۔مذ) پاک جگہ۔ پاک۔ جیسے بیت المقدس جمع: مقادس۔
مُقَدَّس۔ (مُ۔قَد۔دَس) (ع۔صف) پاک کیا گیا (۲) پاک معصوم بے گناہ (۳) بزرگ۔ پارسا۔ فرشتہ خصلت۔
مقدس کتاب۔ (ع۔ا۔مث) پاک کتاب۔ آسمانی کتاب۔ جیسے توریت زبور۔ انجیل۔ قرآن مجید۔
مُقَدَّسہ۔ (مُ۔قَد۔دَ۔سہ) (ع۔صف) پاک۔ جیسے مقامات مقدسہ (۲) (مث) پاک عورت۔
مَقدَم۔ (مَق۔دَم) (ع۔ا۔مذ) آمد۔ درود۔ تشریف آوری۔ قدم رنجہ فرمائی۔ رونق افروزی (۲) وہ جگہ جہاں سے کوئی آئے (۳) پاؤں رکھنے کی جگہ۔
مُقَدِّم۔ (مُ۔قَد۔دِم) (ع۔صف) بڑھ کر آگے جانے والا۔ بہادر (۲) پیش کرنے والا (۳) خداے تعالیٰ کا ایک نام۔
مُقَدَّم۔ (مُ۔قَد۔دَم) (ع۔صف) پیش کیا گیا۔ آگے کیا گیا (۲) پہلا۔ اگلا۔ گزشتہ۔ سابقہ۔ قدیم (۳) اعلیٰ۔ اونچا۔ معزز۔ برتر۔ بزرگ (۴) واجب۔ فرض۔ ضروری۔ لازم۔ مناسب (۵) آگے کا حصہ (۶) گاؤں کا نمبردار۔ چودھری۔ سرکردہ۔ (۷) زمین داروں میں ایک عزت کا لقب (۸) حساب پہلی رقم (۹) قصابوں کی اصطلاح میں ران کا وہ حصہ جو چٹھے سے ملحق ہے (۱۰) منطق میں شرط کا پہلا جز۔ قضیہ (۱۱) نجوم کی اصطلاح میں قمر کی چھبیسویں منزل۔
مقدم جاننا۔ کسی کام کا سب سے اوّل خیال رکھنا۔ ترجیح دینا (۲) اچھا سمجھنا۔ واجب جاننا۔ لازم قرار دینا۔
مقدم جاننا، سمجھنا۔ (ا۔محاورہ) زیادہ ضروری جاننا۔ کسی کام کو اوّل خیال کرنا۔
مقدم ہونا۔ (ا۔محاورہ) پہلے ہونا۔ کسی کام کا زیادہ ضروری ہونا۔ دوسرے پر ترجیح ہونا۔
مُقَدَّمات۔ (مُ۔قَد۔دَ۔مات) (ع۔ا۔مذ) (۱) مقدمہ کی جمع (۲) مقدمے۔ معاملات۔
مُقدِمہ۔ (مُ۔قَد۔دِ۔مہ) (ع۔ا۔مذ) آگے چلنے والا۔ آگے جانے والا (۲) فوج کا وہ حصہ جو آگے بھیج دیا جائے۔ ہراول (۳) دیباچہ۔ تمہید۔
مقدمۃ الجیش۔ (ع۔ا۔مذ) وہ لشکر جو آگے بھیج دیا جائے۔ ہراول فوج۔ (۲) پیش خیمہ (۳) فوج کا حاکم اعلیٰ۔ سپہ سالار۔ سرغنہ۔
مُقَدَّمہ۔ (مُ۔قَد۔دَ۔مہ) (ع۔ا۔مذ) نالش۔ دعویٰ۔ استغاثہ۔ حادثہ۔ وقوعہ۔ واردات واقعہ (۳) معاملہ۔ موقع (۴) بات۔ مسئلہ۔
مقدمہ اٹھانا۔ (ا۔محاورہ) جھگڑا کھڑا کرنا۔
مقدمہ باز۔ (ع۔ف۔صف) وہ شخص جسے مقدمے لڑنے کا بہت شوق ہو۔
مُقَدَّمہ بازی۔ (ع۔ف۔ا۔مث) نالش۔ عدالتی چارہ جوئی۔ عدالت میں مقدمہ لڑنا۔
مقدمہ بنانا۔ (ا۔محاورہ) جھوٹا دعویٰ تیار کرنا۔
مقدمہ جیتنا۔ (ا۔محاورہ) عدالت سے دعوے میں کامیاب ہونا۔
مقدمہ داخل دفتر ہونا۔ (ا۔محاورہ) مقدمہ کی کارروائی بند ہونا۔
مقدمہ قابل دست اندازی پولیس۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) وہ مقدمہ جس میں پولیس افسر بغیر وارنٹ کے گرفتار کر سکے۔
مقدمہ کھڑا کرنا۔ (ا۔محاورہ) جھگڑا اٹھانا۔ فساد پیدا کرنا۔
مقدمہ لڑنا۔ (ا۔محاورہ) نالش کرنا۔ دعویٰ پیش کرنا۔
مقدمہ مرتب کرنا۔ (ا۔محاورہ) مقدمہ کو ترتیب دینا۔
مُقَدَّمی۔ (مُ۔قَد۔دَ۔می) (ع۔ف۔صف) مقدم کا پیشہ۔ نمبرداری کا عہدہ (۲) مقدم کے حقوق (۳) مقدم سے متعلق۔
مَقدُور۔ (مَق۔دُور) (ع۔ا۔مذ) قدرت۔ طاقت۔ قوت۔ زور بل۔ شکتی۔ بوتا (۲) حوصلہ۔ تاب۔ مجال (۳) حیثیت۔ مجال۔ گنجائش۔ قابلیت۔ سمائی (۴) بس۔ قابو۔ دسترس۔ اختیار (۵) رسائی۔ پہونچ۔ وسیلہ۔ ذریعہ۔ سہارا (۶) جرأت۔ دلیری (۷) دولت۔ ثروت۔ مایہ۔
مقدور بھر (تک)۔ (ا۔تابع فعل) جہاں تک ممکن ہو۔ حد بھر طاقت کے مطابق۔

مقدور چلنا ۔ (ا۔ محاورہ) بس چلنا ۔ قابو چلنا ۔ زور چلنا ۔

مقدور رکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) قدرت رکھنا ۔ حوصلہ رکھنا ۔ جرأت رکھنا ۔ دولت مند ہونا ۔

مقدور سے باہر پاؤں رکھنا ۔ (ا۔ محاورہ) حیثیت سے بڑھ کر چلنا ۔ اپنی حد سے آگے بڑھنا ۔

مقدور کی بات ۔ (ا۔ مث) روپے کا کھیل ۔ دولت کی بات ۔

مقدور والا ۔ (ا۔ صف) صاحبِ دولت ۔ امیر ۔ پیسے والا ۔

مقدور ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) حوصلہ ہونا ۔ تاب ہونا ۔ مجال ہونا (۲) قابو ہونا ۔ بساط ہونا ۔ حیثیت ہونا (۳) زر ہونا ۔ مال و دولت ہونا (۴) زور ہونا ۔ طاقت ہونا ۔ سمائی ہونا ۔

مَقدُونیہ ۔ (مَق ۔ دُو ۔ نِ ۔ یَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) یونان کے شمال میں ایک شہر جو سکندر اعظم کا پایۂ تخت تھا ۔

مُقِر ۔ (مُ ۔ قِر) (ع ۔ صف) اقرار کرنے والا ۔ حامی کار ۔ اقراری ۔ معترف ۔ اعتراف کرنے والا ۔ ماننے والا ۔ تسلیم کرنے والا ۔

مُقِر مُجرم ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ مجرم جس نے اپنے جرم کا اقرار کر لیا ہو ۔

مُقِر ہونا ۔ (ا ۔ مص مرکب) اقرار کرنا ۔ ماننا ۔ تسلیم کر لینا ۔

مَقَر ۔ (مَ ۔ قَر) (ع ۔ ا ۔ مذ) جائے قرار ۔ ٹھہرنے کی جگہ ۔ مسکن ۔ قیام ۔ قرار گاہ ۔

مقرِ خلافت ۔ (ع ۔ ف ۔ مذ) دار الحکومت ۔ دار السلطنت ۔ پایۂ تخت ۔ راج دھانی ۔

مِقراض ۔ (مِق ۔ راض) (ع ۔ ا ۔ مث) قینچی ۔ کترنی ۔

مقراض کی طرح زبان چلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بہت تیزی سے بولنا ۔ جلدی جلدی باتیں کرنا ۔

مِقراضہ ۔ (مِق ۔ را ۔ ضَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا تیر جس کا پھل قینچی کی طرح دو شاخہ ہوتا ہے (۲) گلگیر ۔ گل تراش (۳) ایک قسم کا حلوا ۔

مُقَرَّب ۔ (مُ ۔ قَر ۔ رَب) (ع ۔ صف) قریب کیا گیا ۔ بزرگی دیا گیا (۲) (ا ۔ مذ) وہ شخص جسے قربت حاصل ہو ۔ مصاحب خاص دوست ۔ ہمراز ۔ منہ چڑھا ۔ منہ لگا ۔ جمع ؛ مقربین ۔ مقربان ۔

مُقَرَّبِ بارگاہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) وہ شخص جسے دربار میں آنے کی اجازت حاصل ہو ۔ بادشاہ کے پاس رہنے والا ۔ معزز درباری ۔

مُقَرَّر ۔ (مُ ۔ قَر ۔ رَر) (ع ۔ صف) قرار کیا گیا ۔ ٹھہرایا گیا (۲) چکایا گیا (۳) تعینات ۔ مامور ۔ معین (۴) عہد کیا گیا (۵) بلا شبہ یقیناً ۔ ضرور ۔

مقرر کرنا ۔ (ا ۔ مص مرکب) ٹھہرانا ۔ متعین کرنا (۲) نوکر رکھنا ۔ جگہ دینا (۳) قیمت چکانا (۴) لگانا ۔ تجویز کرنا ۔

مُقَرِّر ۔ (مُ ۔ قَر ۔ رِر) (ع ۔ صف) تقریر کرنے والا ۔ لکچرار ۔

مُقَرَّرہ ۔ (مُ ۔ قَر ۔ رَ ۔ رَہ) (ع ۔ صف) قرار دیا گیا ۔ ٹھہرایا گیا ۔ تجویز کیا گیا ۔ مجوزہ ۔ معینہ ۔ حسبِ دستور ۔

مُقَرِّرہ ۔ (مُ ۔ قَر ۔ رِ ۔ رَہ) (ع ۔ صف) تقریر کرنے والی ۔ مقرر کی تانیث ۔

مُقَرَّض ۔ (ع ۔ صف) کاٹا ہوا ۔ قینچی سے کاٹا ہوا ۔

مُقَرنَس ۔ (مُ ۔ قَر ۔ نَس) (ع ۔ صف) بلند (۲) گول (۳) (ا ۔ مذ) بلند مخروطی عمارت جس پر چکر دار سیڑھیوں سے چڑھتے ہیں اور اس میں تصویریں لگی ہوئی ہیں (۴) ایک قسم کی پگڑی ۔

مَقرُوض ۔ (مَق ۔ رُوض) (ع ۔ صف) جس پر کسی کا قرض آتا ہو ۔ قرضدار ۔ مدیون ۔

مقروض ہونا ۔ (ا ۔ مص مرکب) قرض دار ہونا ۔

مَقرُوق ۔ (ا ۔ صف) فرق کیا گیا ۔ ضبط کیا گیا ۔

مَقرُون ۔ (مَق ۔ رُون) (ع ۔ صف) نزدیک کیا گیا ۔ پاس ۔ قریب (۲) وہ عدد جس کے ساتھ اس کا معدود بھی آئے ۔

مُقسِط ۔ (مُق ۔ سِط) (ع ۔ صف) عادل ۔ منصف (۲) خدائے تعالیٰ کا ایک نام ۔

مَقسُوم ۔ (مَق ۔ سُوم) (ع ۔ صف) تقسیم کیا گیا ۔ بانٹا گیا (۲) (ا ۔ مذ) علم حساب میں وہ عدد جسے تقسیم کیا گیا ہو (۳) حصہ ۔ بخرہ ۔ نصیب تقدیر ۔ بخت ۔ مقدر ۔

مقسوم پر پتھر پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) قسمت پھوٹنا ۔ تقدیر بگڑ جانا ۔

مقسوم جاگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نصیبہ یاور ہونا ۔ دن پھرنا ۔ اچھے دن آنا ۔

مقسوم چمکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) قسمت بیدار ہونا ۔ بخت یاور ہونا ۔

مقسوم علیہ ۔ (ع ۔ صف) وہ عدد جس پر کوئی عدد تقسیم کیا جائے ۔

مقسوم علیہ اعظم ۔ (ع ۔ صف) وہ بڑے سے بڑا عدد جو کئی عددوں کو پورا تقسیم کر دے ۔ عادِ اعظم ۔

مقسوم کا اُترنا ۔ (ا ۔ محاورہ) جو چیز قسمت میں ہو اس کا ملنا ۔

مقسوم کا لکھا ۔ (ا ۔ مذ) نوشتۂ تقدیر ۔ سرنوشت ۔

مُقَشَّر ۔ (مُ ۔ قَش ۔ شَر) (ع ۔ صف) چھلکا اتارا ہوا ۔ پوست دُور کیا ہوا ۔

مَقصَد ۔ (مَق ۔ صَد) (ع ۔ ا ۔ مذ) قصد کرنے کی جگہ ۔ وہ جگہ جہاں کا ارادہ ہو (۲) مطلب ۔ مُدّعا ۔ مراد ۔ نیت ۔ ارادہ ۔ منشا ۔ معنی ۔

مقصد بر آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مراد پوری ہونا ۔ مطلب حاصل ہونا ۔

مقصد کھلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مقصد ظاہر ہونا ۔ منشا ظاہر ہونا ۔

مقصد ملنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مطلب حاصل ہونا ۔

مقصد ور ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) خوش نصیب ۔ کامیاب ۔

مُقَصِّر ۔ (مُ ۔ قَص ۔ صِر) (ع ۔ صف) قصور کرنے والا ۔ کوتاہی کرنے والا (۲) کم رہنے والا ۔

مُقَصَّر ۔ (مُ ۔ قَص ۔ صَر) (ع ۔ صف) کم کیا گیا ۔ تقصیر کیا گیا ۔

مَقصُود ۔ (مَق ۔ صُود) (ع ۔ صف) قصد کیا گیا ۔ ارادہ کیا گیا ۔ مجازاً مطلب مراد ۔ غرض ۔ مدعا ۔

مقصود بالذات ۔ (ع ۔ صف) وہ چیز جو اصلی مقصود ہو ۔ بذاتِ خود مقصود ہو ۔

مقصودِ کُن فکاں ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) کنایۃً ذات گرامی ۔ حضور نبیٔ اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم۔

مَقصُور۔ (مَق۔صُور) (ع۔صف) کم کیا گیا۔ چھوٹا کیا گیا۔

مَقصُورہ۔ (ع۔صف) مقصور کی تانیث (۲) مسجد میں امام کے کھڑے ہونے کی جگہ۔

مُقطّر۔ (مُ۔قَط۔طَر) (ع۔صف) ٹپکایا ہوا۔ قطرہ قطرہ کرکے ٹپکایا اور صاف کیا ہوا۔

مَقطَع۔ (مَق۔طَع) (ع۔ا۔مذ) غزل یا قصیدے کا آخری شعر جس میں شاعر کا تخلص آتا ہے۔

مقطع کا بند۔ (ا۔مذ) نظم کا آخری بند جس میں شاعر کا تخلص ہو (۲) وہ خاص بات جس کا کہنا یا لکھنا اصل مقصود ہو۔

مُقَطَّع۔ (مُ۔قَط۔طَع) (ع۔صف) تراشا ہوا۔ چھانٹا ہوا۔ تراش خراش سے آراستہ کیا ہوا۔ (۲) مہذب۔ سنجیدہ۔ شائستہ (۳) قابلِ اعتبار۔ معتمد۔

مقطع ڈاڑھی۔ (ا۔مث) شرع کے مطابق تراشی ہوئی داڑھی۔

مقطع صورت۔ (ا۔مث) مہذب شکل۔

مُقَطَّعات۔ (مُ۔قَط۔طَ۔عات) (ع۔ا۔مذ) کپڑے کے ٹکڑے۔ کترنیں۔ ریشمی کپڑے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے (۲) بحر رجز کے اشعار۔ سبک وزن اشعار (۳) وہ حروف جو قرآن شریف کی بعض سورتوں کے شروع میں آتے ہیں جیسے الم۔ یٰسین۔ حٰم۔

مَقعَد۔ (مَق۔عَد) (ع۔ا۔مث) بیٹھنے کی جگہ۔ دُبُر۔ گُون۔

مُقعَّر۔ (مُ۔قَع۔عَر) (ع۔صف) گہرا۔ عمیق (۲) گڑھا۔

مُقفَّل۔ (مُ۔قَف۔فَل) (ع۔صف) قفل لگا ہوا۔ تالا پڑا ہوا۔

مقفل کرنا۔ قفل لگانا۔ تالا لگا کر بند کرنا۔

مُقفّیٰ۔ (مُ۔قَف۔فا) (ع۔صف) قافیہ کیا گیا۔ قافیے دار۔ مسجع۔

مُقلِّب۔ (مُ۔قَل۔لِب) (ع۔صف) بدلنے والا۔ پلٹنے والا۔

مقلّب القلوب۔ دلوں کو پھیر دینے والا۔ خدائے تعالیٰ۔

مُقلِّد۔ (مُ۔قَل۔لِد) (ع۔صف) تقلید کرنے والا۔ پیرو۔ مرید۔ معتقد (۲) نقال۔ مسخرہ (۳) وہ مسلمان جو چاروں اماموں کو مانتا ہو۔ جمع۔ مقلدین۔

مَقلُوب۔ (مَق۔لُوب) (ع۔صف) پلٹا گیا۔ اُلٹا گیا (۲) علم بیان کی ایک صنعت کا نام جس کی عبارت سیدھی اُلٹی یکساں پڑھی جائے جیسے شاباش۔

مقلوب بعض۔ (ع۔صف) وہ صنعت مقلوب جس میں کہیں کے حرف کہیں ملا کر عبارت موزوں کرلیں۔ اسم سے سام۔

مقلوب کل۔ (ع۔صف) وہ صنعت مقلوب جس میں حرفوں کی تبدیلی بالترتیب ہو جیسے مان۔ نام۔ اناج۔ جانا۔

مقلوب مستوی۔ (ع۔صف) وہ صنعت مقلوب جس میں پورے لفظ یا کلام کو اُلٹ کر پڑھ سکیں جیسے درد۔ قلق۔ نازاں۔ ساس۔

مِقناطِیس۔ (مِق۔نا۔طِیس) (یو۔ا۔مذ) ایک قسم کا پتھر جو لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ چُمبک پتھر۔ آہن رُبا۔

مقناطیسی۔ (ع۔ا۔مث) مقناطیس سے منسوب (۲) پُرکشش۔

مقناطیسیّت۔ (ع۔ا۔مث) مقناطیسی کشش (۲) کشش۔ دلکشی۔

مِقنانا۔ (Magnetize) (ا۔مص) مقناطیسی خاصیت پیدا کرنا۔ مقناطیسی اثر ڈالنا۔

مقناؤ۔ (ا۔مذ) مقناطیسی خاصیت پیدا کرنے کا عمل۔ مقناطیسی عمل۔ (انگ) (Magnetization)

مِقنَعَہ۔ مِقنَع۔ (مِق۔نَ۔عہ) (مِق۔نَع) (ع۔ا۔مذ) وہ باریک کپڑا جو دُلہن کے سہرے کے نیچے باندھتے ہیں (۲) باریک چادر جو عورتیں پردے کے لیے چہرے پر ڈال لیتی ہیں۔

مُقَنِّن۔ (مُ۔قَن۔نِن) (ع۔صف) قانون بنانے والا۔ قانون جاننے والا۔ جمع۔ مقننین۔

مُقَنِّنَہ۔ (مُ۔قَن۔نِ۔نہ) (ع۔صف) قانون ساز اسمبلی۔ (انگ) (Lagislative)

مِقوَد۔ (مِق۔وَد) (ع۔ا۔مث) دھاگا۔ ڈوری۔ رسّی (۲) جہاز کا رستا۔ کشتی کی رسّی۔

مُقَوَّس۔ (مُ۔قَو۔وَس) (ع۔صف) کمان کی طرح خم کھائے ہوئے۔

مُقَوقِس۔ (مُ۔قَو۔قِس) (ع۔ا۔مذ) مصر کے بادشاہ کا نام جس کے پاس پیغمبر صلعم نے فتح مکہ کے بعد سفیر بھیجا تھا۔

مَقُولَہ۔ (مَ۔قُو۔لَہ) (ع۔ا۔مذ) بات۔ کہاوت۔ قول۔ بچن۔ ضرب المثل۔

مُقَوِّم۔ (ع۔صف) قیمت مقرر کرنے والا۔ سیدھا رکھنے والا۔

مُقَوِّی۔ (مُ۔قَو۔وِی) (ع۔صف) قوت دینے والا۔ قوت بخشنے والا۔

مُقَوّا۔ (مُ۔قَو۔وا) (ع۔صف) قوی کیا گیا۔ مضبوط کیا گیا (۲) پٹھا۔ دفتی (۳) دفتی کا بنا بکس جس میں کاغذات رکھتے ہیں۔

مَقہُور۔ (مَق۔ہُور) (ع۔صف) قہر کیا گیا۔ جس پر غصّہ ہو۔ جمع۔ مقہورین۔

مُقیِّئ۔ (مُ۔قی۔ئی) (ع۔صف) قے لانے والی چیز۔

مِقیاس۔ (مِق۔یاس) (ع۔ا۔مذ) وہ آلہ جس سے کسی چیز کا اندازہ کریں۔ پیمانہ۔

مقیاس الحرارت۔ (ع۔ا۔مذ) وہ آلہ جس سے گرمی کا اندازہ کریں۔ تھرمامیٹر۔

مقیاس اللّبن۔ (ع۔ا۔مذ) دودھ جانچنے کا آلہ۔ (انگ) (Lactometer)

مقیاس الماء۔ (ع۔ا۔مذ) وہ آلہ جس سے پانی کے اتار چڑھاؤ کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ پنسال۔

مقیاس المطر۔ (ع۔ا۔مذ) بارش ناپنے کا آلہ۔ (Rain Guage)

مقیاس الموسم۔ موسم کے تغیر و تبدّل معلوم کرنے کا آلہ۔

مقیاس الہوا۔ (ع۔ا۔مذ) وہ آلہ جس سے ہوا کا دباؤ۔ رطوبت اور طوفان کا حال معلوم ہوتا ہے۔ (Barometer)

مُقِیت۔ (مُ۔قِیت) (ع۔صف) روزی دینے والا۔ قوت (خوراک) بخشنے والا۔ (۳) خدائے تعالیٰ کا ایک نام۔

مُقَیَّد۔ (مُ۔قَی۔یَد) (ع۔صف) قید کیا گیا۔ قیدی۔ اسیر۔ پابند۔

مُقَیَّش۔ (مُق۔قَیْش) [اُ۔ا۔مذ و مث] سونے چاندی کے تار۔ سونے چاندی کے تاروں کا بنا ہوا کپڑا جیسے زری۔ بادلہ۔ اطلس۔ تمامی۔ تاش۔

مُقَیَّشی۔ (مُق۔قَے۔شی) [اُ۔صف] سونے چاندی کے تاروں کا زربفت کا۔ بادلے کا۔

مقیشی ڈاڑھی۔ [ا۔مث] زردی مائل سفید ڈاڑھی۔ خوبصورت سفید براق ڈاڑھی۔

مُقَیَّشی گوکھرو۔ [ا۔مذ] ایک قسم کا گوکھرو جو تاروں کو موڑ کر بنایا جاتا ہے۔

مقیم۔ (مُ۔قیم) [ع۔صف] قیام کرنے والا۔ ٹھہرنے والا۔ فروکش ہونے والا۔ رہنے والا (۲) قائم۔ قیام پذیر (۳) وہ شخص جو کسانوں اور باغبانوں کی سبزی اور پھل پھول وغیرہ بطور آڑھتی نیلام کرتا ہے۔ جمع، مقیمان۔

مقیم ہونا۔ [ا۔مص مرکب] قیام کرنا۔ ٹھہرنا۔ رہنا۔ بسنا۔ اترنا۔

م۔ک

مُک۔ [ہ۔ا۔مذ] مُکّا کا مخفف۔

مُکّا۔ (مُک۔کا) [ہ۔ا۔مث] بڑی جوار۔ مکئی۔

مُکّا۔ (مُک۔کا) [ہ۔ا۔مذ] گھونسا۔ مُشت۔ ڈُگ۔ بند مٹھی جس سے ضرب لگائی جائے۔

مُکّا چلانا۔ [ا۔محاورہ] مکّے سے مارنا۔

مُکّا چلنا۔ [ا۔محاورہ] مکّے سے مار پیٹ ہونا۔ مکّے بازی ہونا۔

مُکّا لگانا۔ [ا۔محاورہ] گھونسا مارنا۔ ڈُگ جڑنا۔

مُکّا۔ [ق] گونگا۔

مُکابَرَہ۔ (مُ۔کا۔بَ۔رَہ) [ع۔ا۔مذ] بڑائی جتانا۔ شیخی۔ غرور۔ گھمنڈ (۲) جھگڑا۔ قضیہ۔ لڑائی (۳) مقابلہ۔ مجادلہ۔

مَکاتِب۔ (مَ۔کا۔تِب) [ع۔ا۔مذ] مکتب کی جمع۔ مدرسے۔ درس گاہیں۔

مُکاتَبات۔ (مُ۔کا۔تَ۔بات) [ع۔ا۔مذ] مکاتبہ کی جمع۔ خطوط۔ چٹھیاں۔

مُکاتَبَت۔ (مُ۔کا۔تَ۔بَت) [ع۔ا۔مث] باہم خط و کتابت۔ مراسلت۔

مُکاتَبَہ۔ (مُ۔کا۔تَ۔بَہ) [ع۔ا۔مذ] نامہ۔ خط۔ چٹھی۔ جمع۔ مکاتبات۔

مَکاتیب۔ (مَ۔کا۔تیب) [ع۔ا۔مذ] مکتوب کی جمع۔ چٹھیاں۔ خطوط۔ رقعے۔

مَکّار۔ (مَک۔کار) [ع۔صف] مکر کرنے والا۔ فریبی۔ دغاباز۔ دھوکے باز۔ عیّار۔

مَکارِم۔ (مَ۔کا۔رِم) [ع۔ا۔مذ] مکرمت کی جمع۔ بزرگیاں۔ خوبیاں۔ محاسن۔ اچھے اوصاف۔ قابل تعریف کام (۲) نوازشیں۔ مہربانیاں۔

مَکارِہ۔ (مَ۔کا۔رِہ) [ع۔ا۔مث] مکروہ کی جمع۔ ناپسندیدہ چیزیں۔ قابلِ کراہت باتیں۔

مَکّارَہ۔ (مَک۔کا۔رَہ) [ع۔صف] مکار عورت۔ فریبی۔

مَکّاری۔ (مَک۔کا۔ری) [ع۔ا۔مث] دغابازی۔ فریب کاری۔ عیّاری۔

مَکاسِب۔ (مَ۔کا۔سِب) [ع۔ا۔مذ] کسب کی جمع۔ ہنر۔ پیشے۔

مُکاشَفَت۔ (مُ۔کا۔شَ۔فَت) [ع۔ا۔مث] بھید کھولنا۔ انکشاف راز کرنا۔ اظہار۔ افشا۔ امورِ غیبی کا انکشاف۔

مُکاشَفَہ۔ (مُ۔کا۔شَ۔فَہ) [ع۔ا۔مذ] انکشاف۔ اسرار۔ اولیاء اللہ کو امورِ غیبی کا معلوم ہو جانا۔ کشف۔ کرامات۔ جمع، مکاشفات۔

مُکافات۔ (مُ۔کا۔فات) [ع۔ا۔مث] عوض۔ بدلہ۔ تاوان (۲) پاداش۔ سزا۔ انتقام۔

مکافات کو پہنچنا۔ [ا۔محاورہ] کیے کی سزا ملنا۔

مُکالَمَہ۔ (مُ۔کا۔لَ۔مَہ) [ع۔ا۔مذ] گفتگو۔ زبانی سوال و جواب۔ ہم کلامی (۲) ناٹک۔ ڈراما۔ جمع، مکالمات۔

مَکان۔ (مَ۔کان) [ع۔ا۔مذ] رہنے کی جگہ۔ گھر۔ مسکن۔

مکان بدلنا۔ [ا۔محاورہ] گھر تبدیل کرنا۔ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہونا۔

مکان بیٹھنا۔ [ا۔محاورہ] مکان بیٹھ جانا۔ مکان گر جانا۔

مکان دار۔ [ع۔صف] مالک مکان۔ گھر والا۔

مکان دیکھنا۔ [ا۔محاورہ] خریدنے یا کرائے پر لینے کے لیے گھر کا معائنہ کرنا۔ مکان تلاش کرنا

مکان دینا۔ [ا۔محاورہ] گھر کرائے پر دینا۔ گھر فروخت کر دینا۔

مکان ضرور۔ [ع۔ف۔ا۔مذ] بیت الخلا۔ پاخانہ۔

مکان لینا۔ [ا۔محاورہ] گھر کرائے پر لینا۔ گھر مانگے لینا۔ گھر مول لینا۔

مکانِ ہُو۔ [ع۔ف۔ا۔مذ] سنّاٹے کی جگہ۔

مَکانات۔ (مَ۔کا۔نات) [ع۔ا۔مذ] مکان کی جمع۔ بہت سے مکان۔

مَکائد۔ (مَ۔کا۔اِد) [ع۔ا۔مذ] مکیدہ کی جمع۔ مکر۔ فریب۔ چھل۔

مُکَبِّر۔ (مُ۔کَب۔بِر) [ع۔صف] تکبیر کہنے والا۔ اللہ اکبر کہنے والا۔

مُکَبِّرُ الصَّوت۔ [ع۔ا۔مذ] آواز کو بلند کرنے والا۔ لاؤڈ سپیکر۔

مُکت (مکتی)۔ [ہ۔ا۔مذ] نجات۔ بخشش۔ مغفرت۔ چھٹکارا۔ رہائی (۲) چھوٹا ہوا۔ رہا۔ آزاد (۳) گناہ کی سزا سے بچا ہوا۔ نجات پایا ہوا۔

مکت داتا۔ [ہ۔ا۔مذ] نجات دہندہ۔ شفاعت کرنے والا۔

مُکتا۔ (مُک۔تا) [ہ۔صف] بہت سا۔ بہ افراط۔ بکثرت۔ کافی۔ بخوبی۔

مُکتا۔ (مُک۔تا) [س۔ا۔مذ] موتی۔ دُر۔ گوہر۔

مَکتَب۔ (مَک۔تَب) [ع۔ا۔مذ] لکھنے پڑھنے کی جگہ۔ مدرسہ۔ درسگاہ۔ اسکول۔ جمع، مکاتب۔

مکتب خانہ (گاہ)۔ [ع۔ف۔ا۔مذ] مدرسہ۔ اسکول۔ پاٹ شالہ۔

مکتبِ خیال (فکر)۔ [ع۔ا۔مذ] کسی خاص خیال یا نظریہ کے لوگوں کا گروہ۔

مَکتَبَہ۔ (مَک۔تَ۔بَہ) [ع۔ا۔مذ] دفتر۔ کتب خانہ۔

مُکتَحِل ۔ (مُک ۔ تَ ۔ حِل) (ع ۔ صف) آنکھ جس میں سُرمہ لگا ہوا ۔
مُکتَسِب ۔ (مُک ۔ تَ ۔ سِب) (ع ۔ صف) اکتساب کرنے والا ۔ حاصل کرنے والا ۔ فائدہ اٹھانے والا ۔
مُکتَفِی ۔ (مُک ۔ تَ ۔ فِی) (ع ۔ صف) کافی ۔ پورا ۔ وافی ۔
مَکتُوب ۔ (مَک ۔ تُوب) (ع ۔ ا ۔ مذ) لکھا گیا ۔ لکھا ہوا ۔ خط ۔ نامہ ۔ چٹھی ۔
مَکتُوب الیہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) جس کے نام خط لکھا جائے ۔
مَکتُوم ۔ (مَک ۔ تُوم) (ع ۔ صف) چھپا ہوا ۔ پوشیدہ ۔ مخفی ۔
مُکتی ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) دیکھیے مُکت ۔
مُکتی فوج ۔ (ا ۔ مث) عیسائیوں کی ایک جماعت جس کا کام لوگوں میں عیسائیت کی تبلیغ کرنا ہے ۔ (انگ) (Salvation Army)
مُکُٹ ۔ (مُ ۔ کُٹ) (ہ ۔ ا ۔ مذ) مور ۔ تاج ۔ وہ تاج جو ہندوؤں میں دولہا کے سر پر رکھتے ہیں ۔
مُکٹ مال ۔ (ق) موتی کا ہار ۔
مُکٹا ۔ (مُک ۔ ٹا) (ہ ۔ ا ۔ مث) پوجا کرنے کی ریشمی دھوتی ۔
مُکث ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) دیر ۔ توقف ۔ وقفہ ۔ ڈھیل ۔ ٹھہر ٹھہر ۔ التوا ۔ انتظار ۔ سہل انگاری ۔
مُکحَل ۔ (مُک ۔ حَل) (ع ۔ ا ۔ مث) سرمہ دانی ۔
مِکحَل ۔ (مِک ۔ حَل) (ع ۔ ا ۔ مذ) سرمہ لگانے کا آلہ ۔ سلائی ۔
مَکحُول ۔ (مَک ۔ حُول) (ع ۔ صف) سرمگی ۔ ہوئی آنکھ ۔
مُکَدَّر ۔ (مُ ۔ کَد ۔ دَر) (ع ۔ صف) کدورت آمیز ۔ گدلا ۔ میلا (۲) ملول ۔ ناراض ۔ رنجیدہ ۔ غمگین ۔
مُکَذِّب ۔ (مُ ۔ کَذ ۔ ذِب) (ع ۔ صف) جھٹلانے والا ۔ جھوٹا بنانے والا ۔
مَکَر ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) آسمان کے دسویں برج کا نام ۔ جدی ۔
مکر ریکھا منڈل ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) خط جدی ۔
مَکر ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) دھوکا ۔ فریب ۔ دغا ۔ چھل ۔ حیلہ ۔ بہانہ ۔ (۲) بہروپ بھیس (۳) جھوٹ ۔ خلاف واقع بات (۴) ریا ۔ نفاق ۔ دورنگی (۵) چالاکی ۔ عیاری ۔ چال ۔
مکر چاندنی ۔ (ا ۔ مث) پچھلی رات کی دھندلی سی چاندنی جو صبح ہونے کا دھوکا دیتی ہے ۔ صبح کاذب ۔
مکر چکر ۔ (ا ۔ مث) دھوکا دھڑی ۔ چھل بٹا ۔ دغا فریب ۔ حیلہ بہانہ ۔
مکر چکر کی کہانی آدھا تیل آدھا پانی ۔ (ا ۔ مثل) دغا فریب کی باتیں جن میں آدھا سچ اور آدھا جھوٹ ہوتا ہے ۔
مکر کرنا (گانٹھنا) ۔ (ا ۔ محاورہ) دھوکا دینا ۔ فریب کرنا ۔
مُکرانا ۔ (مُک ۔ را ۔ نا) (ہ ۔ مص) جھٹلانا ۔ چندرانا ۔ سچے کو جھوٹا بتانا ۔
مکر جانا ۔ (مُ ۔ کَر ۔ جا ۔ نا) (ا ۔ مص) انکار کر جانا ۔ قول سے پھر جانا ۔ منکر ہونا ۔
مُکَرَّر ۔ (مُ ۔ کَر ۔ رَر) (ع ۔ صف) دوبارہ ۔ پھر ۔ دوسری دفعہ ۔ بار دیگر ۔
مکرر سہ کرر ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) دوبارہ تبارہ ۔ بار بار ۔ کئی مرتبہ ۔
مُکَرَّم ۔ (مُ ۔ کَر ۔ رَم) (ع ۔ صف) عزت دیا گیا ۔ بزرگ ۔ محترم ۔ معظم ۔ معزز ۔

مُکرّم بندہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) میرے محترم ۔ جناب من ۔ بندہ پرور ۔ بندہ نواز ۔ بزرگوں کا القاب ۔
مَکرُمَت ۔ (مَک ۔ رُ ۔ مَت) (ع ۔ ا ۔ مث) بزرگی ۔ مہربانی ۔ عنایت ۔ نوازش ۔ عظمت ۔ جمع : مکارم ۔
مُکَرنا ۔ (مُ ۔ کَر ۔ نا) (ا ۔ مص) اپنے قول سے پھرنا ۔ اقرار سے انکار کرنا (۲) مال مار لینا ۔ بے ایمانی کرنا ۔
مُکَرنی ۔ (مُکر ۔ کَر ۔ نی) (ہ ۔ ا ۔ مث) چار مصرعوں کی وہ پہیلی جس کے ابتدائی تین مصرعوں میں ایک مسلسل مضمون ہوتا ہے ۔ مگر چوتھے مصرعے کا مضمون ان کے بالکل خلاف ہوتا ۔ اُسے کہہ مکرنی بھی کہتے ہیں ۔ جیسے ۔

سگری رین چھتیں پر راکھا　　رنگ روپ سب وا کا چاکھا ۔
بھور بھئی جب دیا اُتار　　اے سکھی ساجن نا سکھی ہار ۔

اس کے موجد امیر خسرو ہیں ۔
مکرونی ۔ (Macrony) (مَک ۔ رَو ۔ نی) (انگ ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا کھانا ۔ آٹے کے سیوجو اندر سے کھوکھلے ہوتے ہیں اور پکا کر کھائے جاتے ہیں ۔
مَکرُوہ ۔ (مَک ۔ رُوہ) (ع ۔ صف) کراہیت کیا گیا ۔ نفرت انگیز ۔ گھناؤنا بھونڈا ۔ بدنما ۔ ناپسند ۔ نامرغوب (۲) (ا ۔ مذ) قابل کراہیت چیز ۔ (۳) فقہ کی اصطلاح میں ناجائز چیز ۔ وہ بات جو بعض اماموں کے نزدیک حلال اور بعض کے نزدیک ناجائز ہو ۔ جمع : مکروہات ۔
مکروہ تحریمہ (تحریمی) ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) بالکل ناجائز ۔ وہ مکروہ جو حرام کے قریب ہو ۔
مکروہ تنزیہی ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ مکروہ جو حلال کے قریب ہو ۔
مَکرُوہات ۔ (مَک ۔ رُو ۔ ہات) (ع ۔ ا ۔ مذ) مکروہ کی جمع (۱) نفرت انگیز چیزیں (۲) واہیات ۔ بیہودہ کام ۔ دینوی جھگڑے قصے ۔
مُکرہائی ۔ (ق) مکار ۔
مُکری ۔ (مُک ۔ ری) (ق ۔ صف) مکار ۔
مُکرِی ۔ (مُک ۔ رِی) (ہ ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کی ہندی چہ مصرعی پہیلی جن کے اوّل تین مصرعوں میں جو بیان ہوتا ہے وہ آخری مصرع کے مضمون کو کسی اور طرف منسوب کر کے سب کو اُلٹ دیتا ہے ۔ اُسے کہہ مکرنی بھی کہتے ہیں ۔ جیسے

اُونچی اٹاری پلنگ بچھایو ۔　　میں سوئی میرے سر پر آیو
کھل گئیں انکھاں بھئی انند ۔　　اے سکھی ساجن نا سکھی چند

مکڑ ۔ مکڑا ۔ (مَک ۔ کَڑ ۔ مَک ۔ ڑا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) بڑی مکڑی ۔ نر مکڑی ۔
مَکڑانا ۔ (مَک ۔ ڑا ۔ نا) (ا ۔ مص) اکڑ کر چلنا ۔ غرور کرنا ۔ اترانا ۔ تکبر کرنا ۔
مکڑائی ۔ (ا ۔ مث) سرکشی ۔ سرتابی ۔
مُکڑنا ۔ (مُ ۔ کُڑ ۔ نا) (ا ۔ مص) اکڑنا ۔ اینٹھنا ۔ کھینچنا ۔
مَکڑی ۔ (مَک ۔ ڑی) (ہ ۔ ا ۔ مث) مکڑے کی مادہ ۔ عنکبوت ۔ ایک قسم کا کیڑا جو اپنے لعاب سے جالا تنتا ہے ۔
مکڑی کا جالا ۔ (ا ۔ مذ) مکڑی کا بنا ہوا تانا بانا ۔ تارِ عنکبوت ۔

مکڑی مل جانا ۔ مکڑی کا بدن پر پس جانے کے باعث چیپ لگ جانے سے بدن کا پھول جانا ۔

مکسچر ۔ (Mixture) (مِکس ۔ چَر) (انگ ۔ صف) (۱) آمیزش (۲) دواؤں کا سیال مرکب ۔

مُکَسَّر ۔ (مُ ۔ کَس ۔ سَر) (ع ۔ صف) ٹوٹا ہوا ۔ شکستہ (۲) مربع ۔ مکعب (۳) عرض ۔ طول اور موٹائی کا حاصل ضرب ۔

مَکسُوبہ ۔ (مَک ۔ سُو ۔ بَہ) (ع ۔ صف) حاصل کیا گیا ۔ حاصل کیا ہوا ۔

مَکسُور ۔ (مَک ۔ سُور) (ع ۔ صف) زیر دیا ہوا حرف ۔ وہ حرف جس کے نیچے زیر ہو ۔

مَکسُورہ ۔ (مَک ۔ سُو ۔ رَہ) (ع ۔ صف) زیر دیا ہوا حرف ۔

مَکشُوف ۔ (مَک ۔ شُوف) (ع ۔ صف) کھولا گیا ۔ واضح ۔ ظاہر ۔

مُکَعَّب ۔ (مُ ۔ کَع ۔ عَب) (ع ۔ صف) چار گوشہ کیا گیا (۲) وہ جس کی لمبائی چوڑائی اور گہرائی برابر ہو (۳) وہ عدد جو کسی عدد کو آپس میں تین دفعہ ضرب دینے سے حاصل ہو ۔

مَکفُوف ۔ (مَک ۔ فُوف) (ع ۔ صف) پیراہن لپٹا ہوا (۲) عروض میں سات حرفوں کا لفظ جس کا آخری لفظ گرا دیا گیا ہو ۔

مَکفُول ۔ (مَک ۔ فُول) (ع ۔ صف) کفالت میں دیا گیا ۔ ضمانت میں محفوظ کیا گیا ۔ رہن رکھا گیا ۔ گرو رکھا ہوا ۔

مُکلاوَہ ۔ (مُک ۔ لا ۔ وَہ) (ہ ۔ ا ۔ مذ) گونا ۔ ہندوؤں میں شادی کے بعد دولہا کا دُلہن کو پہلی بار گھر لے جانا (۲) مسلمانوں میں شادی کے بعد دُلہن کا سسرال سے میکے یا میکے سے سسرال جانا ۔

مُکَلَّف ۔ (مُ ۔ کَل ۔ لَف) (ع ۔ صف) پُر تکلف ۔ مزین ۔ سجا ہوا ۔ بھڑکیلا (۲) تکلیف دیا گیا ۔

مُکَلِّف ۔ (مُ ۔ کَل ۔ لِف) (ع ۔ صف) تکلیف دینے والا (۲) بلانے والا ۔ تقریب میں شریک ہونے کی تکلیف دینے والا (۳) (مجازاً) عاقل ۔ بالغ ۔

مُکَلَّل ۔ (مُ ۔ کَل ۔ لَل) (ع ۔ صف) سر پر تاج رکھا گیا ۔ تاجدار ۔ چمکایا گیا ۔ چمکدار بھڑکیلا ۔ جگمگاتا ہوا ۔ مرصع ۔ جڑاؤ ۔

مَکمَکانا ۔ (مَک ۔ مَکا ۔ نا) (ق ۔ مص) مہکانا ۔ معطر کرنا ۔

مَکمَکنا ۔ (مَک ۔ مَک ۔ نا) (ق ۔ مص) مہکنا ۔ معطر ہونا ۔

مُکَمَّل ۔ (مُ ۔ کَم ۔ مَل) (ع ۔ صف) کامل کیا گیا ۔ پورا کیا گیا ۔ تمام ۔ کامل کل ۔ پورا ۔ ثابت ۔

مَکمَن ۔ (مَک ۔ مَن) (ع ۔ ا ۔ مث) گھات ۔ کمیں گاہ ۔ جمع مکامن ۔

مُکنَت ۔ (مُک ۔ نَت) (ع ۔ ا ۔ مث) قدرت ۔ طاقت ۔ توانائی ۔ تونگری ۔

مُکَند ۔ (مُ ۔ کَند) (س ۔ ا ۔ مذ) وشنو بھگوان (۲) ایک قسم کا گوند (۳) پارہ ۔ سیماب (۴) جواہر ۔

مَکنُون ۔ (مَک ۔ نُون) (ع ۔ صف) پوشیدہ ۔ چھپا ہوا ۔ سربستہ ۔

مَکنُونِ خاطر ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) دل کی پوشیدہ بات ۔ دلی راز ۔

مَکو ۔ (مَ ۔ کو) (ہ ۔ ا ۔ مث) ایک بوٹی جو کئی امراض کے کام آتی ہے

مکو کی بھُجیا ۔ مکو کے اُبلے ہوئے پتے جو بعض بیماریوں میں مریض کو کھلائے جاتے ہیں ۔

مُکوڑا ۔ (مُ ۔ کو ۔ ڑا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) بڑا کیڑا ۔ بڑا چیونٹا ۔

مُکَوکَب ۔ (مُ ۔ کَو ۔ کَب) (ع ۔ صف) وہ چیز جس پر سنہری چاند تارے بنے ہوئے ہوں ۔

مَکول ۔ (مَ ۔ کول) (ہ ۔ ا ۔ مث) چاک ۔ کھریا مٹی ۔

مُکَوِّن ۔ (مُ ۔ کَو ۔ وِن) (ع ۔ صف) پیدا کرنے والا ۔

مُکَوَّن ۔ (مُ ۔ کَو ۔ وَن) (ع ۔ صف) پیدا کیا گیا ۔ ہست کیا ہوا ۔

مُکَوَّنات ۔ (مُ ۔ کَو ۔ وَ ۔ نات) (ع ۔ ا ۔ مذ) مکوّن کی جمع ۔ مخلوقات ۔ موجودات ۔

مَکَّہ ۔ (مَک ۔ کَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) عرب کا وہ مشہور عالم شہر جہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی ۔ تعظیماً مکۂ معظمہ کہتے ہیں ۔

مُکھ ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) منہ ۔ چہرہ ۔

مکھ بند ۔ (ا ۔ مذ) گھوڑوں کے ایک مرض کا نام جس میں تلے اُوپر کے جبڑے بیٹھ کر منہ بند ہوتا ہے ۔

مُکھ پان ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) پان کی شکل کا پیتل وغیرہ کا ٹکڑا جسے خوبصورتی کے لیے قفل پر چابی لگانے کی جگہ جڑ دیتے ہیں ۔

مکھ تال ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) انترہ ۔ استھائی ۔ ٹیپ (۲) وہ آواز جو گویے منہ سے نکالتے ہیں ۔

مکھ منتری ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) وزیر اعظم ۔ مدار المہام ۔

مکھ میں رام پیٹ میں چھُری ۔ (ا ۔ مثل) ظاہر میں نیک باطن میں بد ۔

مَکھّا ۔ (مَکھ ۔ کھا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) بڑی مکھی ۔ نیلے رنگ کی بڑی مکھی ۔

مَکھانا ۔ (مَ ۔ کھا ۔ نا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) کنول کا بیج جو بھون کر کھایا جاتا ہے ۔ تال مکھانا (۲) ایک قسم کی مٹھائی ۔

مُکھڑا ۔ (مُکھ ۔ ڑا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) پیارا منہ ۔ پیارا چہرہ ۔

مکھڑا تلووں کو نہ پہنچے ۔ (ا ۔ مثل) انسان کے گورے کی تعریف میں کہتے ہیں کہ فلاں شخص اتنا خوب صورت ہے کہ دوسرے کا چہرہ کا رنگ اُن کے تلووں کا مقابلہ نہیں کر سکتا ۔

مَکھّن ۔ (مَکھ ۔ کھَن) (ہ ۔ ا ۔ مذ) کچا تازہ گھی ۔ مسکہ ۔

مکھن لگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کنایتہً ۔ خوشامد کرنا

مکھن نکالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دہی یا کچے دودھ کو بلو کر مسکہ نکالنا ۔

مَکھنا ۔ (مَکھ ۔ نا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) بے دانت کا ہاتھی (۲) ایک قسم کا بڑا ہاتھی جو جھوم جھوم کر چلتا ہے ۔

مکھنا دیو ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا بڑا دیو ۔

مَکھنیا ۔ (مَکھ ۔ کھَن ۔ یا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) مکھن بیچنے والا ۔

مکھوتن ۔ (ق ۔ ا ۔ مذ) کھٹمل ۔

مَکھی ۔ (مَکھ ۔ کھی) (ہ ۔ ا ۔ مث) مگس (۲) بندوق کا وہ اُبھرا ہوا نشان جسے نظر کی سیدھ میں رکھ کر نشانہ لگاتے ہیں ۔

مکھی اُڑا دینا (سی اُڑا دینا) ۔ [ا ۔ محاورہ] کنایتہً اُچٹتا ہوا سلام کر دینا۔

مکھی پر مکھی مارنا ۔ [ا ۔ مثل] بے سمجھے بوجھے نقل کرنا۔ ہُو بہُو نقل کر دینا۔

مکھی چوس ۔ [ا ۔ صف] نہایت کنجوس۔ بیحد بخیل۔ ایسا بخیل کہ اگر سالن میں مکھی پڑ جائے اُسے بھی چوس کر پھینکے۔

مکھی چھوڑنا اور ہاتھی نگلنا ۔ [ا ۔ مثل] چھوٹی باتوں میں دیانت داری جتانا اور بڑی باتوں میں بے ایمانی کرنا۔

مکھی کی طرح نکال ڈالنا ۔ [ا ۔ محاورہ] بالکل واسطہ نہ رکھنا۔ دُودھ کی مکھی کی طرح نکال کر پھینک دینا۔

مکھی مار ۔ [ا ۔ صف] (۱) مکھی کو مار ڈالنے والا (۲) وہ شخص جسے دیکھ کر بہت کراہت آئے (۳) بے سمجھے جوں کی توں نقل کرنے والا (۴) ایک کیڑا جو مکھیاں مار کر کھاتا ہے۔

مکھی مار بڑا اچمار ۔ [ا ۔ مثل] غریبوں کو ستانے والا۔ نہایت کمینہ ہوتا ہے۔

مکھی ناک پر نہیں بیٹھنے دیتے ۔ [ا ۔ مثل] بڑے صاحبِ غیرت ہیں۔ بہت بد دماغ اور نازک مزاج ہیں۔ کسی کا احسان نہیں اُٹھاتے۔

مکھی نگلنا ۔ [ا ۔ محاورہ] عذاب مول لینا۔ جان بوجھ کر مصیبت میں پھنس جانا۔

مکھیاں اُڑانا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) مکھیاں دُور کرنا (۲) خوشامد سے مکھیاں جھلنا (۳) بے کار رہنا۔ خالی رہنا (۴) مرض آتشک میں مبتلا ہونا۔

مکھیاں بھنکنا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) مکھیوں کا کسی چیز پر بھن بھن کرنا (۲) سرد بازاری ہونا (۳) کریہہ منظر ہونا۔ گھناؤنا ہونا۔

مکھیاں جھلنا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) مکھیاں ہٹانا۔ چنور کرنا (۲) بے شغل رہنا (۳) سرد بازاری ہونا (۴) مرض آتشک میں مبتلا ہونا۔

مکھیاں مارنا ۔ [ا ۔ محاورہ] بے کار رہنا۔ بے شغل رہنا۔

مکھیوں کا چھتا ۔ [ا ۔ مذ] مکھیوں کا ہجوم ۔ مکھیوں کا جھنڈ ۔ شہد کا چھتا۔

مکھیوں کے چھتے کو چھیڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] بھڑ کے چھتے کو چھیڑنا۔ شریروں کو چھیڑنا۔

مُکھی ۔ (مُکھ ۔ کھی) [ہ ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کا کبوتر جس کے سر اور بازوؤں کے ایک ایک یا دو دو پر سفید ہوتے ہیں۔

مکھیا ۔ (مُکھ ۔ یا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] سرگروہ ۔ سرغنہ ۔ سردار ۔ چوہدری۔

مکھیر ۔ (مَ ۔ کھیر) [ہ ۔ ا ۔ مذ] شہد ۔ انگبین۔

مکئی ۔ (مَ ۔ کَ ۔ ای) [ہ ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کا غلّہ ۔ جوار۔

مکی ۔ [ق ۔ ا ۔ مث] گھونسہ۔

مکّی ۔ (مَک ۔ کی) [ع ۔ صف] مکّہ کا رہنے والا ۔ مکّہ کا۔

مُکّی ۔ (مُک ۔ کی) [ہ ۔ ا ۔ مث] ہتھیلی پر بندھی ہوئی انگلیاں ۔ مُٹھی ۔ مُشت ۔ ڈُک (۲) مکی سے پاؤں دبانا۔

مُکّی دینا ۔ [ا ۔ محاورہ] آٹا گوندھنا۔

مُکّی لات ۔ [ا ۔ مث] مار پیٹ۔

مُکّی لگانا ۔ [ا ۔ محاورہ] آرام و راحت کی غرض سے پاؤں پر مُکّی مارنا ۔ مُٹھیاں مارنا۔

مکیال ۔ (مِک ۔ یال) [ع ۔ ا ۔ مذ] غلہ ناپنے کا آلہ ۔ پیمانہ۔

مُکیانا ۔ (مُک ۔ یا ۔ نا) [ہ ۔ مص] مُکی لگانا ۔ مُکی مارنا۔

مکین ۔ (مَ ۔ کِین) [ع ۔ ا ۔ مذ] مکان دار ۔ مکان میں رہنے والا ۔ صاحبِ خانہ۔

مکین ہونا ۔ [ا ۔ مص مرکب] رہنا ۔ بسنا ۔ آباد ہونا۔

مکینکس (Mechanics) (مَ ۔ کَے ۔ نکس) [انگ ۔ ا ۔ مذ] کلوں کا علم ۔ علم جرّ ثقیل۔

مکینکل انجینئر (Mechanical Engineer) [انگ ۔ ا ۔ مذ] کلوں کے علم کا ماہر ۔ علم جرِّ ثقیل کی پوری پوری واقفیت رکھنے والا۔

مکینکل ورکس (Mechanical Works) [انگ ۔ ا ۔ مذ] وہ کارخانہ جہاں کلوں کا کام ہوتا ہو۔

م ۔ گ

مگ ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] راہ ۔ راستہ ۔ باٹ (۲) انتظار (۳) وہ کبوتر جو جنگلی کبوتروں کی مادہ کو اپنے ساتھ اُڑا کر گھر لے آئے (۴) [انگ] بڑا گلاس۔

مگ دیکھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] راہ دیکھنا ۔ انتظار کرنا ۔ منتظر رہنا۔

مگد ۔ (مَ ۔ گد) [ہ ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کے لڈو جو ہندوؤں میں مرتے پر تقسیم کیے جاتے ہیں۔

مُگدر ۔ (مُگ ۔ دَر) [ہ ۔ ا ۔ مذ] وہ بھاری لکڑی جو ورزش کے لیے ہاتھ سے اٹھاتے ہیں جس کے عین درمیان میں مُوٹھ لگی ہوتی ہے۔

مُگدر (پھرانا) ہلانا ۔ [ا ۔ محاورہ] مُگدروں کی جوڑی گھمانا۔

مگدھ ۔ (مَ ۔ گدھ) [س ۔ ا ۔ مذ] صوبہ بہار کا جنوبی حصّہ ۔ گیا۔

مگدھ بھاشا ۔ ماگدھی زبان جو خاص کر صوبہ بہار میں بولی جاتی ہے۔

مگدھی ۔ (مَگ ۔ دھی) [ہ ۔ صف] مگدھ دیش کا رہنے والا ۔ باشندۂ صوبۂ بہار (۲) کسانوں کی ایک قوم جو صوبۂ بہار میں پائی جاتی ہے (۳) برہمنوں کی ایک قوم۔

مگڈمبر ۔ (مَگ ۔ ڈم ۔ بر) [ہ ۔ ا ۔ مذ] لکڑی کا وہ مکان جو ہاتھیوں پر کسا ہوتا تھا اور جس میں شاہان اودھ سفر کرتے تھے (۲) ایک قسم کا بہت اُونچا خیمہ (۳) کاغذ کی ایک آرائشی چیز جو ساچق کی رسم میں جلوس کے آگے آگے لے کر چلتے ہیں۔

مگر ۔ (مَ ۔ گر) [ہ ۔ ا ۔ مذ] مگرمچھ ۔ گھڑیال ۔ نہنگ ناکو ۔ شیر آبی (۲) کان کے ایک زیور کا نام جو بہ شکل مگر ہوتا ہے ۔ مگر کی شکل کا آویزہ۔

مگر ۔ (مَ ۔ گر) [ف] لیکن ۔ پر ۔ بجز ۔ اِلّا ۔ ماسوا (۲) شاید (۳) پھر ۔ بایں ہمہ۔

مگرا (مَگ ۔ را) [ہ ۔ صف] گھُنّا ۔ مکّار ۔ وہ شخص جو غرور کے سبب کسی کی نہ سُنے۔

(۲) کام چور۔ کاہل۔ سُست (۳) مغرور۔ متکبّر۔ خود پسند (۴) ڈھیٹھ۔ ضدّی ہٹیلا (۵) سرکش۔ باغی۔ کج بحث۔

مگراپن ۔ [ا۔ مث] (۱) مگھٹاپن۔ مکاری۔ سرکشی (۲) سُستی۔ کاہلی (۳) غرور۔ گھمنڈ۔

مگرانا ۔ (مگ۔ را۔ نا) [ہ۔ مص] غرور کرنا (۲) سرکشی کرنا (۳) غافل ہونا (۴) ضد کرنا۔

مگرائی ۔ (مگ۔ را۔ ای) [ہ۔ ا۔ مث] غرور۔ تکبّر (۲) کاہلی۔ سُستی (۳) مکاری (۴) ڈھٹائی (۵) غفلت (۶) ضد (۷) سرکشی (۸) کھٹاپن۔

مگرمچھ ۔ (م۔ گر۔ مچھ) [ہ۔ ا۔ مذ] گھڑیال۔ نہنگ۔

مگری ۔ (مگ۔ ری) [ہ۔ ا۔ مث] چھپر کا وہ حصّہ جو سب سے اوپر اور بالائی پشت ہوتا ہے۔

مگس ۔ (م۔ گس) [ف۔ ا۔ مث] مکھی (۲) شہد کی مکھی۔

مگس راں ۔ [ف۔ صف] چوری چنور۔ مورچھل ہلانے والا۔ خادم۔

مگس رانی ۔ [ف۔ ا۔ مث] مکھیاں اُڑانے کی خدمت۔ چنور ہلانا۔

مگس کی قے ۔ [ا۔ مث] شہد۔

مگسی ۔ (مگ۔ سی) [ع۔ صف] مکھی کے رنگ کا۔ سیاہی مائل (۲) وہ گھوڑا جس کے تمام بدن کے بال سفید اور سارے جسم پر سُرخی کی چھینٹیں ہوں اور دُم اور ایال یک رنگ ہو (۳) جھنکتا ہوا۔ مگس سے منسوب (۴) ایک بلوچ قبیلہ۔

مگن ۔ (م۔ گن) [س۔ صف] (۱) ڈوبا ہوا۔ غرق۔ مستغرق (۲) آنند۔ خوش۔ مسرور (۳) بے خود۔ مست۔

مگنا ۔ (مگ۔ نا) [ق۔ مص] فرسودہ ہونا۔ بوسیدہ ہونا۔

مگنتا ۔ (م۔ گن۔ تا) [س۔ ا۔ مث] خوشی۔ شادمانی۔ مسرّت۔ انبساط۔

مگھم ۔ (مگ۔ گھم) [اُر۔ صف] عربی مبہم سے بنا ہوا (۱) گول مول بات (۲) جواریوں کی اصطلاح میں برابر سرابر۔ نہ ہار نہ جیت۔

مگھم رہنا ۔ [ا۔ محاورہ] جواریوں کی اصطلاح میں نہ ہارنا نہ جیتنا۔ برابر رہنا (۲) عزت بنی رہنا۔ راز فاش نہ ہونا۔

مگھم میں ۔ [ا۔ تابع فعل] رمز میں۔ اشارے میں۔ کنائے میں۔

مگھم میں رہنا ۔ [ا۔ محاورہ] گول مول بات کہنا۔ کنائے میں بات کرنا۔

م ۔ ل

مَل ۔ [ہ۔ ا۔ مذ] فضلہ۔ پیخانہ۔ غلاظت۔ میلا (۲) تلچھٹ (۳) جھاگ میل جو اُوپر آجائے (۴) دھاتوں کا میل۔ زنگار (۵) گناہ۔ عصیاں (۶) گندی چیزیں جو بدن سے نکلتی ہیں (۷) پہلوان۔ کُشتی گیر (۸) مداری بازی گر (۹) پینے کا برتن۔ پیالہ (۱۰) گالی۔ کٹنی (۱۱) دشنو بینیوں کے نام کا آخری جز جیسے لوڈرمل۔ بقالوں کا خطاب (۱۲) (صف) اچھا۔ بہتر اعلیٰ (۱۳) بہادر۔ شجاع۔ سورما۔

مل جی ۔ لالہ صاحب۔ لالہ جی۔

مِل ۔ (MILL) [انگ۔ ا۔ مث] چکّی (۲) آٹے۔ کپڑے۔ کاغذ وغیرہ کی کل۔

مُل ۔ (مُل) [ف۔ ا۔ مث] شراب۔ مے۔ دارو۔ بادہ (۲) [ہ] مگر۔

مُلا ۔ [ع۔ صف] بھرا ہوا۔ پُر (۲) ظاہر۔ واضح۔ آشکار۔

مَلا ۔ (م۔ لا) [ع۔ ا۔ مذ] گروہ (۲) شریف لوگ۔

ملاءِ اعلیٰ ۔ [ع۔ ا۔ مذ] فرشتے۔

مُلّا ۔ (مُل۔ لا) [ع۔ ت۔ صف] مولیٰ سے بنا ہوا (۱) نہایت عمدہ لکھنے والا (۲) عالم۔ فاضل (۳) مسجد میں نماز پڑھانے والا۔ بچوں کو پڑھانے والا۔ جمع مُلّایاں۔

مُلّا دو پیازہ ۔ [ا۔ مذ] دربار اکبری کے ایک مشہور ظریف کا لقب۔ اصلی نام ابوالحسن تھا۔

مُلّا کی داڑھی تبرک ہی تبرک میں گئی ۔ [ا۔ مثل] بے فائدہ اور فضول خرچ ہونے کے موقع پر بولتے ہیں۔

مُلّا کی دوڑ مسجد تک ۔ [ا۔ مثل] ہر شخص کی کوشش اُس کے حوصلے اور مقدور تک ہوتی ہے۔ جہاں تک آدمی کی دسترس ہو اُس سے آگے نہیں جاسکتا۔

مُلّا کی ماری حلال ۔ [ا۔ مثل] بڑے آدمیوں کا بُرا کام بھی دُرست اور جائز سمجھا جاتا ہے۔

مُلّاگری ۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مث] مُدرّسی۔ معلمی۔

مُلّا نہ ہوگا تو کیا مسجد میں اذان نہ ہوگی ۔ [ا۔ مثل] کوئی کام کسی کے بغیر رُکا نہیں رہتا۔

مُلابست ۔ (مُ۔ لا۔ بَ۔ سَت) [ع۔ ا۔ مث] مشابہت۔ تعلق۔

مِلاپ ۔ (م۔ لاپ) [ہ۔ ا۔ مذ] میل جول۔ اتفاق (۲) صلح۔ صفائی۔ باہم رضامندی (۳) موافقت۔ سنجوگ (۴) ملاقات۔ وصل وصال (۵) محبت۔ دوستی ربط ضبط (۶) سازوں کی ہم آوازی۔

ملاپ دار ۔ [ا۔ صف] واقف کار۔ ملاقاتی۔ جان پہچان والا۔ دوست آشنا۔

ملاپ رکھنا ۔ [ا۔ محاورہ] میل جول رکھنا۔ اتفاق کے ساتھ بسر کرنا۔

ملاپ کرانا ۔ [ا۔ مص مرکب] صلح صفائی کرانا۔ تصفیہ کرانا۔

ملاپ ہونا ۔ [ا۔ مص مرکب] صلح ہونا۔ صفائی ہونا۔

ملاجلا ۔ (م۔ لا۔ جُ۔ لا) [ہ۔ صف] مخلوط۔ گڈمڈ۔

ملاجلا رہنا ۔ [ا۔ محاورہ] پیار محبت سے رہنا۔ ہل مِل کر بسر کرنا۔ سلوک سے رہنا۔

مَلّاح ۔ (مَل۔ لاح) [ع۔ ا۔ مذ] کشتی بان۔ ناؤ چلانے والا۔ کھیویا۔ ناخدا۔ جمع ملّاحان۔

ملّاح در چین ست کشتی در فرنگ ۔ [ف۔ مثل] دو شخصوں یا دو چیزوں کے درمیان بڑا فاصلہ ہونے پر بولتے ہیں۔

ملّاح کا لنگوٹا ہی بھیگتا ہے ۔ [ا۔ مثل] غریب کا زیادہ نقصان نہیں ہوتا۔

ملاحت ۔ (م۔ لا۔ حَت) [ع۔ ا۔ مث] نمکینی۔ سانولاپن۔

ملاحد۔ ملاحدہ ۔ (م۔ لا۔ حد) (م۔ لا۔ ح۔ دہ) [ع۔ ا۔ مذ] مُلحد کی جمع۔ بے دین لوگ۔

مُلاحَظہ۔ (مُ۔ لا۔ حَ۔ ظَہ) (ع۔ ا۔ مذ) معاینہ۔ مشاہدہ۔ دیکھنا (۲) غور۔ توجہ (۳) (ؤ اِر) لحاظ۔ مروّت (۴) سامنے۔ پیش۔ جمع ملاحظات۔

ملاحظہ سے گزرنا۔ (ا۔ محاورہ) نظر سے گزرنا۔ دیکھنے میں آنا

ملاحظہ شد۔ (ع۔ ف۔ صف) دیکھ لیا گیا۔ دیکھا گیا۔

ملاحظہ کا۔ (ا۔ صف) لحاظ کا۔ بامروّت۔ سفارشی۔ سفارش والا۔

ملاحظہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) دیکھنا۔ معاینہ کرنا (۲) لحاظ کرنا۔ طرف داری کرنا (۳) پڑتال کرنا۔ جانچنا (۴) مطالعہ کرنا

ملاحظہ میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) نظر سے گزرنا۔ کسی حاکم یا افسر کی نظر سے گزرنا (۲) لحاظ میں آنا۔

ملاحظہ میں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کاغذات کا کسی حاکم یا افسر کی زیرِ نظر ہونا۔

ملاحظہ والا۔ (ا۔ صف) رُسوخ والا۔ سفارش والا۔

ملاحظہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دیکھا جانا۔ معاینہ ہونا (۲) پیش ہونا (۳) پڑتال۔ جانچ ہونا (۴) لحاظ ہونا۔ مروّت ہونا۔

ملاحظے کی جگہ ملاحظہ ہے۔ (ا۔ مثل) مروّت کی جگہ مروّت کی جاتی ہے۔

ملاحظے میں گزرنا۔ (ا۔ محاورہ) نظر سے گزرنا۔ کسی حاکم یا افسر کے زیرِ نظر ہونا۔

مَلّاحَن۔ مَلّاحَنی۔ (مَل۔ لا۔ حَن) (مَل۔ لا۔ حَ۔ نی) (ا۔ ا۔ مث) ملاح کی بیوی۔

مَلّاحی۔ (مَل۔ لا۔ حی) (ع۔ ا۔ مث) ملّاح کا پیشہ۔ ملاح کی اُجرت (۲) مبہم گالی جس میں نام نہ لیا جائے

ملاحی سنانا۔ ملاحیاں سنانا۔ (ا۔ محاورہ) آوازے کسنا۔ گول مول طعنے تشنے دینا۔

ملاحی کی ملاحی اور بانس کے بانس کھائے۔ (ا۔ مثل) ایک نقصان کی جگہ بہت سے نقصان اٹھانے کے موقع پر بولتے ہیں۔ دُہرا نقصان۔

ملاحی گالیاں۔ (ا۔ مث) وہ گالیاں جو کسی کا نام لیے بغیر دی جائیں۔

ملاحی ہاتھ۔ (ا۔ مذ) تیرنے کا ایک خاص طریقہ جس میں لمبے لمبے ہاتھ مار کر دریا کا راستہ طے کیا جاتا ہے۔

مَلاَدَلا ہوا۔ (مَ۔ لا۔ دَ۔ لا۔ ہُو۔ آ) (ہ۔ صف) مَسلا ہوا۔ کام میں لایا ہوا۔ مستعمل۔

مَلاذ۔ (مَ۔ لاذ) (ع۔ ا۔ مذ) بچاؤ کی جگہ۔ جائے پناہ۔

مُلاذا۔ (مُ۔ لا۔ ذا) (ق) ملاحظہ۔

مَلار (مَلہار)۔ (ہ۔ ا۔ مذ) وہ گیت جو موسم برسات میں گائے جاتے ہیں۔

ملار گانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) برسات کے گیت گانا (۲) خوشی منانا۔ آنند کرنا

مُلازِم۔ (مُ۔ لا۔ زِم) (ع۔ ا۔ مذ) پاس رہنے والا (۲) مجازاً نوکر۔ خادم۔

ملازم خاص۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) اپنا خاص نوکر۔ نج کا نوکر۔

ملازم سرکار۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) سرکاری نوکر۔ حکومت کا ملازم۔

ملازم کرنا۔ نوکر رکھنا۔

مُلازَمَت۔ (مُ۔ لا۔ زَ۔ مت) (ع۔ ا۔ مث) کسی کے پاس ہمیشہ رہنا (۲) خدمت نوکری۔ ٹہل۔ سیوا (۳) بڑے کی ملاقات۔

ملازمت اختیار کرنا۔ (ا۔ محاورہ) نوکر ہونا۔ نوکری قبول کرنا۔

ملازمت پیشہ۔ (ع۔ ف۔ صف) وہ شخص جس کا پیشہ نوکری ہو۔

ملازمت حاصل کرنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی امیر کی خدمت میں حاضر ہونا۔ کسی بڑے سے ملاقات کرنا۔ باریاب ہونا (۲) نوکری ملنا۔ کوئی خدمت اپنے ذمے لینا۔

مُلاطَفَت۔ (مُ۔ لا۔ طَ۔ فَت) (ع۔ ا۔ مث) نیکی۔ بھلائی۔ الطاف مہربانی۔ عنایت۔

مُلاطَفہ۔ (مُ۔ لا۔ طَ۔ فہ) (ع۔ ا۔ مذ) نیکی۔ بھلائی (۲) (مجازاً) عنایت نامہ۔ مراسلہ چٹھی۔ رقعہ (۳) باہم جڑے ہوئے خطوط کا مجموعہ۔

مَلاعِب۔ (مَ۔ لا۔ عِب) (ع۔ ا۔ مذ) ملعب کی جمع (۱) ہنسی مذاق (۲) کھیلنے کی جگہیں۔ گراؤنڈیں۔

مُلاعَبَت۔ (ع۔ ا۔ مث) کھیل کود۔ ہنسی مذاق۔

مَلاعین۔ ملاعنہ۔ (مَ۔ لا۔ عین) (مَ۔ لا۔ عِ۔ نہ) (ع۔ ا۔ مذ) ملعون کی جمع۔ وہ چیزیں جو قابلِ لعنت ہیں۔

مُلاعَنَت۔ (ع۔ ا۔ مث) ایک دوسرے پر لعنت کرنا (خصوصاً میاں بیوی کا)

مُلاقات۔ (مُ۔ لا۔ قات) (ع۔ ا۔ مث) ایک دوسرے سے ملنا۔ میل ملاپ آنا جانا (۲) ہم نشینی۔ باہمی محبت (۳) واقفیت۔ صاحب سلامت۔ جان پہچان (۴) بات چیت۔ ملنا جُلنا (۵) مباشرت۔ ہم بستری۔

ملاقات بازدید۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) کسی ہم رُتبہ شخص سے اپنے مکان پر مل لینے کے بعد اس کے گھر جاکر پھر ملاقات کرنا۔

ملاقات پیدا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) میل ملاپ قائم کرنا۔ ربط ضبط حاصل کرنا۔ شناسائی بہم پہنچانا۔ دوستی کی بنیاد رکھنا۔

ملاقات رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) صاحب سلامت رکھنا۔ میل جول رکھنا (۲) ملتے رہنا۔

ملاقات کرنا۔ (ا۔ محاورہ) ملنا۔ دوستی کرنا۔

ملاقات کروانا۔ (ا۔ محاورہ) ملانا۔ شناسائی کرانا۔ آشنائی کرانا۔ ہم صحبت کرانا زن و مرد کو باہم ملوانا۔

ملاقات ہونا۔ (ا۔ محاورہ) راہ و رسم ہونا۔

مُلاقاتی۔ (مُ۔ لا۔ قا۔ تی) (ع۔ ا۔ مذ) ملاقات والا۔ ملنے والا یار۔ دوست۔ جان پہچان والا۔

مُلاقی۔ (مُ۔ لا۔ قی) (ع۔ صف) ملنے والا۔ ملاقات کرنے والا۔

مُلاقی ہونا۔ (ا۔ مص مرکب) ملنا۔ ملاقات کرنا۔

مَلاگیری۔ (مَ۔ لا۔ گی۔ ری) (ہ۔ صف) صندل کے رنگ کا۔

مَلال۔ (مَ۔ لال) (ع۔ ا۔ مذ) رنج۔ غم۔ کلفت (۲) افسوس (۳) زحمت۔

ملال آنا۔ (ا۔ محاورہ) دل میں رنج و کدورت آنا۔ رنج ہونا۔

ملال اٹھانا (کھینچنا)۔ (ا۔ محاورہ) تکلیف سہنا۔ زحمت برداشت کرنا۔

مَلالَت۔ (مَ۔ لا۔ لَت) (ع۔ ا۔ مث) رنج۔ کلفت۔ اداسی۔

مِلا لینا۔ (مِ۔ لا۔ لے۔ نا) (ا۔ محاورہ) گانٹھ لینا۔ ہمراز بنا لینا (۲) شریک کر لینا۔ شامل کر لینا (۳) مخالف کو اپنی طرف کر لینا (۴) آمیز کر لینا۔ مرکب کر لینا باہم پڑتال کر لینا۔ مقابلہ کر لینا۔

مَلامَت ۔ (مَ-لا-مَت) [ع-ا-مث] بُرا بھلا۔ جھڑکی۔ ڈانٹ ڈپٹ۔ سرزنش لعن طعن۔ فضیحت۔ دُھتکار۔
ملامت کرنا ۔ [ا-محاورہ] بُرا بھلا کہنا۔ جھڑکنا۔
مَلامَتی ۔ (مَ-لا-مَ-تی) [ع-صف] (۱) لعنتی۔ لعنت کیا گیا۔ مردود (۲) فقیروں کا ٹولہ جو بظاہر احکام شرع کی پابندی نہیں کرتے مگر چُھپ کر عبادت کرتے ہیں۔
مِلان ۔ (مِ-لان) [ہ-ا-مذ] (۱) مقابلہ۔ تقابُل (۲) ملاپ۔ اتحاد۔ اتفاق (۳) فیصلہ۔ تصفیہ (۴) میزان۔
مِلانا ۔ (مِ-لا-نا) [ا-مص] (۱) مطابق کرنا۔ مقابلہ کرنا۔ فرق نکالنا (۲) مُرکّب کرنا۔ آمیز آنا (۳) شناسائی کرانا۔ ملاقات کرانا (۴) شامل کرنا۔ ملحق کرنا (۵) رازدار بنانا۔ گانٹھنا (۶) لڑانا۔ مقابلہ کرانا۔
مُلّانا۔ مُلّانہ ۔ (مُل-لا-نا۔ مُ-لا-نہ) [اُر-ا-مذ] (۱) تحقیر سے مُلّا کو کہتے ہیں (۲) مسجد کی روٹیاں کھانے والا (۳) سیدھا سادا آدمی (۴) صرف دین کی باتیں جاننے والا۔ پابندِ شرع۔ پکا دین دار۔
مِلانہار ۔ (مِلان-ہار) [ق] ملانے والا۔
مُلّانی ۔ (مُل-لا-نی) [اُر-ا-مث] مُلّا کی بیوی۔ معلّمہ۔ اُستانی۔
مُلّانے کھلانا ۔ [ا-محاورہ] مُلّاؤں کی دعوت کرنا۔ مستحقوں کو کھانا کھلانا۔ مسکینوں کو کھلانا۔
مِلاوا ۔ [ق] ملاپ۔ وصل۔
مِلاوَٹ ۔ (مِ-لا-وَٹ) [ہ-ا-مث] (۱) آمیزش۔ کھوٹ (۲) سازش۔
مَلائک (ملائکہ) ۔ [ع-ا-مذ] مَلَک کی جمع۔ فرشتے۔
مُلائم ۔ (مُ-لا-ئم) [ع-صف] (۱) نرم۔ پلپلا (۲) بُردبار۔ حلیم (۳) [اُر] نازک۔ دُبلا پتلا۔
ملائم چارہ ۔ [ع-ا-مذ] ہلکی غذا۔ حلوہ۔ چاول۔ کھچڑی وغیرہ۔
ملائم کرنا ۔ [ا-محاورہ] (۱) دھیما کرنا۔ ٹھنڈا کرنا۔ غصّہ فرد کرنا۔ (۲) نرم کرنا۔ نرمانا۔
مُلائمَت ۔ (مُ-لا-ءَ-مَت) [ع-ا-مث] (۱) نرمی (۲) نزاکت۔ لاغری۔ (۳) موافقت۔ مناسبت۔
مِلاؤ ۔ (مِ-لا-ؤ) [ہ-ا-مذ] میل۔ آمیزش۔ کھوٹ۔
ملائی ۔ (مَ-لا-ای) [ہ-ا-مث] (۱) دودھ یا دہی کے اُوپر کی پپڑی (۲) گھوڑے کا ملنا (۳) گھوڑا ملنے کی اُجرت۔
ملائی پڑنا ۔ [ا-محاورہ] دودھ یا دہی کے اُوپر پپڑی جمنا۔
ملائیاں کھانا ۔ [ا-محاورہ] دوسرے کے مال سے نفع حاصل کرنا۔
مَلبا ۔ (مَل-با) [ہ-ا-مذ] (۱) کوڑا کرکٹ۔ خس و خاشاک (۲) گرے ہوئے مکان کی اینٹیں مٹی وغیرہ۔ پُرانا مسالا۔
ملباخرچ ۔ [ا-مذ] وہ رقم جو نمبردار کاشتکاروں سے جمع کرکے افسروں کی آؤ بھگت میں خرچ کرتے ہیں۔
مِل بانٹ کے ۔ [اُر-تابع فعل] اتفاق کے ساتھ۔ نفع میں شریک ہو کر۔
مَلبَب ۔ (مَ-لَب-بَب) [ف-صف] لبالب بھرا ہوا۔ لبریز۔ مُنہ تک بھرا ہوا۔ بھرپور۔

مُلتَبَس ۔ (مُ-لَت-بَس) [ع-صف] (۱) لباس پہنے ہوتے (۲) خلط ملط۔ ملا جُلا۔
مُلبِس ۔ [ع-صف] پوشیدہ کرنے والا۔ مکر و عیب چھپانے والا۔
مَلبُوس ۔ (مَل-بُوس) [ع-ا-مذ] (۱) پہنے ہوئے کپڑے۔ اُتارے ہوئے کپڑے۔ اُترن (۲) پہننے کے کپڑے۔ لباس۔ پوشاک۔
ملبُوسات ۔ (مَل-بُو-سات) [ع-ا-مذ] ملبوس کی جمع۔ کپڑے۔ پوشاکیں جوڑے۔
مِل بیٹھنا ۔ (مِل-بَیٹھ-نا) [ا-محاورہ] سلوک سے بیٹھنا۔ محبت سے رہنا۔
مَلَت ۔ (مَ-لَت) [ہ-ا-مث] گھسا ہوا سکّہ۔
مِلّت ۔ (مِل-لَت) [ع-ا-مث] (۱) دین۔ مذہب۔ شریعت۔ دھرم (۲) فرقہ۔ قوم۔ گروہ (جمع) مِلَل۔
مِلّتِ بیضا ۔ [ع-ا-مث] کنایتاً مسلمان قوم۔
مِلَت ۔ (مِل-لَت) [ہ-ا-مث] (۱) ملاپ۔ راہ و رسم۔ میل جول (۲) صحبت سنگت (۳) ملنساری۔
مِلت کا آدمی ۔ [ا-مذ] ملنسار آدمی۔ ملاحظہ والا۔
مِلتا جُلتا ۔ [ا-صف] (مِل-تا-جُل-تا) [ہ-صف] مشابہ۔ مانند۔ مثل۔
ملتانی ۔ (مُل-تا-نی) [ہ-صف] (۱) ملتان سے منسوب۔ ملتان کا۔ ملتان کا رہنے والا (۲) ایک قسم کی چکنی مٹی۔ گاچی (۳) ایک راگنی۔
مُلتَبَس ۔ (مُل-تَ-بَس) [ع-صف] چھپایا ہوا۔ پوشیدہ کیا گیا۔ مشتبہ کیا گیا۔
مُلتَجی ۔ (مُل-تَ-جی) [ع-صف] التجا کرنے والا۔ درخواست کرنے والا۔ منت سماجت کرنے والا۔
مُلتَزِم ۔ (مُل-تَ-زِم) [ع-صف] التزام کرنے والا۔ اپنے اُوپر کوئی بات لازم کر لینے والا۔ وہ جو کسی چیز کی ذمہ داری لے۔ محصول و محصول
مُلتَزَم ۔ (مُل-تَ-زَم) [ع-ا-مذ] بیت اللہ میں رکن یمانی کے سامنے ایک مقام جہاں کی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے۔
مُلتَفِت ۔ (مُل-تَ-فِت) [ع-صف] التفات کرنے والا۔ متوجہ ہونے والا۔
مُلتَمِس ۔ (مُل-تَ-مِس) [ع-ا-مذ] التماس کرنے والا۔ عرض کرنے والا۔
مُلتَوی ۔ (مُل-تَ-وی) [ع-صف] (۱) التوا کرنے والا۔ دیر کرنے والا (۲) توقف کرنے والا۔ ٹھہرنے والا۔
ملتوی رکھنا (کرنا) ۔ [ا-محاورہ] ملتوی کرنا۔ ڈھیل میں ڈالنا۔ روکنا۔ ٹھہرانا۔ ہٹانا۔ کچھ عرصہ کے لیے موقوف رکھنا۔
ملتوی ہونا ۔ [ا-محاورہ] توقف میں پڑنا۔
مُلتَہِب ۔ (مُل-تَ-ہِب) [ع-صف] بھڑکانے والا۔
ملتَہَب ۔ (مُل-تَ-ہَب) [ع-صف] بھڑکا ہوا۔ شعلہ زن۔
مَلَٹ ۔ (مَ-لَٹ) [ہ-ا-مذ] (۱) موٹا کاغذ۔ کتاب کا چھتار (۲) خیمے کی میخ ٹھوکنے کی موگری۔
مِلٹری ۔ (Military) (مِلٹ-ری) [ا-صف] فوجی۔
ملٹری پولیس ۔ (Military Police) فوجی پولیس۔
مُلَٹھی ۔ (مُ-لَٹھ-ٹھی) [ہ-ا-مث] گھونگچی کے درخت کی جڑ۔ اصل السوس ایک مشہور دوا جو کھانسی کے لیے مفید ہے۔ عموماً پان میں ڈال

کر کھاتے ہیں۔

مُلتجا - (مُل۔ جا) [ع ۔ا۔ مذ] جائے پناہ۔ پناہ ملنے کی جگہ۔ وہ مقام جہاں جاکر آدمی اپنی جان بچالے۔ مامن۔

ملجا و ماوا - [ع ۔ا۔ مذ] پناہ ملنے کی جگہ۔

مل جانا - [ا ۔ محاورہ] (۱) اُجڑ جانا۔ پیوستہ ہو جانا (۲) صلح و صفائی ہو جانا (۳) شامل ہو جانا۔ شریک ہو جانا (۴) دوچار ہونا۔ ملاقات ہونا (۵) حاصل ہونا۔ وصول ہو جانا۔

مِل جُل کر - [ا۔ تابع فعل] ہل مل کر۔ اکٹھے ہو کر۔ سلوک سے۔ اتحاد کے ساتھ۔

مَلِچھ - (مَ۔ لِچھ) [ہ۔ صف] پلید۔ میلا۔ ناپاک۔ غلیظ۔ اگھوری۔ ناپاک قوم (۲) جنگلی آدمی۔ وحشی آدمی (۳) کافر۔ بے دین۔

مِلح - [ع ۔ا۔ مذ] نمک۔ لون۔ کھار۔ شور۔

مُلحِد - (مُل۔ حِد) [ع ۔ا۔ مذ] فاسق۔ کافر۔ بے دین۔ راہ حق سے پھرا ہوا۔

مُلحَق - (مُل۔ حَق) [ع۔ صف] جُڑا ہوا۔ لگا ہوا۔ ملا ہوا۔ پیوستہ۔ منسلک۔

مُلحق کرنا - [ا ۔ مص مرکب] شامل کرنا۔ ملانا۔ داخل کرنا۔

مُلحِق - (مُل۔ حِق) [ع۔ صف] جوڑنے والا۔ پیچھے سے ملنے والا۔ شامل۔ داخل۔ شریک

مُلحقات - [ع ۔ا۔ مذ] وہ چیزیں جو بعد میں ملادی گئی ہوں۔

ملحُوظ - (مل۔ حُوظ) [ع۔ صف] لحاظ کیا گیا۔ خیال کیا گیا۔

ملحوظِ خاطر - [ع۔ ف۔ صف] (۱) دلی خیال۔ دلی توجہ (۲) دل سے خیال رکھا گیا۔

ملحوظ رکھنا - [ا۔ مص مرکب] لحاظ رکھنا۔ خیال رکھنا۔ یاد رکھنا۔ خاطر رکھنا۔

مَلَخ - (مَ۔ لَخ) [ف ۔ا۔ مث] ٹڈی۔

مُلَخَّص - (مُ۔ لَخ۔ خَص) [ع۔ صف] خالص کیا گیا۔ پاک کیا گیا۔ خالص۔ پاک (۲) خلاصہ کیا گیا۔ خلاصہ۔ مختصر۔

مُلَذَّذ - (مُ۔ لَذ۔ ذَذ) [ع۔ صف] لذیذ۔ مزے دار۔ لذت دار۔ خوش ذائقہ۔ مزے کا۔

مُلَذِّذ - (مُ۔ لَذ۔ ذِذ) [ع۔ صف] لذت دینے والا۔

ملز مکر - (م۔ لز۔ مَ۔ کّر) [ہ] عاجزی سے۔ غریبی اور مسکینی سے۔ بھولے پن سے۔ مُنہ کُھٹرے۔

مُلزَم - (مُل۔ زَم) [ع ۔ا۔ مذ] الزام لگایا ہوا۔ مجرم۔ گنہ گار۔ قصوروار۔

ملزوم - (مَل۔ زُوم) [ع ۔ا۔ مذ] لازم کیا گیا۔ جو جُدا نہ ہو سکے۔ متعلق۔ شریکِ حال۔

مُلصَق - (مُل۔ صَق) [ع۔ ا۔ مذ] ملا ہوا۔ متصل۔ پیوستہ۔

مُلَطِّف - (مُ۔ لَط۔ طِف) [ع ۔ا۔ مث] پتلا کرنے والی دوا۔ رقیق کرنے والی دوا۔ تلیین کرنے والی دوا۔

ملعون - (مل۔ عُون) [ع ۔ا۔ مذ] لعنت کیا گیا۔ مردود۔ لعین۔ نکالا ہوا۔

مُلغُوبہ - (مل۔ غُو۔ با) [ف ۔ا۔ مذ] آلائش۔ آلودگی۔ جسم کے اندر کی آلائش انتڑیاں۔ اوجھڑی۔ مواد۔ پیپ (۲) کوڑا کرکٹ۔ خس و خاشاک

(۳) ٹوٹی پھوٹی چیزوں کا انبار۔

ملفوظ - (مَل۔ فُوظ) [ع ۔ا۔ مذ] پڑھا گیا۔ جو پڑھنے میں آئے (۲) مُنہ سے بولی ہوئی بات (جمع) ملفوظات۔

ملفوف - (مَل۔ فُوف) [ع ۔ا۔ مذ] لپٹا ہوا۔ لفافے میں بند۔ سربند۔ بند۔

ملقب - (مُ۔ لَق۔ قَب) [ع ۔ا۔ مذ] لقب دیا گیا۔ خطاب دیا گیا (۲) معروف۔ نامزد۔

مَلَک - (مَ۔ لَک) [ع ۔ا۔ مذ] فرشتہ۔ جمع: ملائک۔ ملائکہ۔

مَلَکُ الموت - [ع ۔ا۔ مذ] موت کا فرشتہ۔ قابض الارواح۔ جان نکالنے والا فرشتہ۔ عزرائیل۔

ملک الموت کا گھر دیکھنا - [ا۔ محاورہ] گھر میں لگاتار موتیں ہو جانا۔

ملک خصلت - [ع۔ ف۔ صف] ملک سیرت۔ ملک نہاد۔ فرشتے کی سی عادت والا۔ معصوم۔ نیک۔ بے گناہ۔

مَلِک - (مَ۔ لِک) [ع ۔ا۔ مذ] بادشاہ۔ سلطان۔ فرمان روا۔ شہریار (۲) ایک خطاب جو اکثر مسلمان قوموں میں رائج ہے۔ جمع۔ ملوک۔

ملک التجار - [ع۔ صف] بہت بڑا تاجر۔

ملک الشعراء - [ع ۔ا۔ مذ] شاعروں کا بادشاہ۔ بہت بڑا شاعر۔ راج کوی۔ وہ خطاب جو بادشاہ کی طرف سے اعلیٰ درجے کے شاعر کو دیا جائے (۲) حضرت ابراہیم ذوق کا خطاب۔

ملک العرش - [ع ۔ا۔ مذ] عرش کا بادشاہ۔ خدا تعالےٰ۔

ملک زادہ - [ع۔ ف۔ صف] شاہ زادہ۔

مِلک - [ع ۔ا۔ مث] ملکیت۔ زمین داری۔ جاگیر۔ معافی۔ جائداد (۲) مال اسباب (۳) حق۔ حقیقت۔

مِلکِ یمین - [ع ۔ا۔ مث] لونڈی۔ غلام۔

مُلک - [ع ۔ا۔ مذ] دیس۔ ولایت۔ کشور۔ اقلیم (۲) سلطنت۔ راج بادشاہت۔ علاقہ۔ عملداری۔ قلمرو (۳) احاطہ۔ پرگنہ۔ صوبہ (۴) شہر نگر (۵) خلقت۔ لوگ (جمع) ممالک۔

مُلک بدر کرنا - [ا۔ محاورہ] جلا وطن کرنا۔

مُلکِ بقا - [ف ۔ا۔ مذ] ہمیشہ رہنے والا ملک۔ عاقبت۔ اگلا جہان۔

مُلکِ خدا - [ع ۔ا۔ مذ] دنیا۔ کائنات۔

مُلکِ خدا تنگ نیست پائے گدا لنگ نیست - [ف۔ مثل] خدا کا ملک تنگ نہیں اور فقیر کا پاؤں لنگڑا نہیں۔ کسی خاص مقام پر موقوف نہیں ہر جگہ کوشش کرنے کا موقع ہے۔

مُلکِ خموشاں - (کنایتاً) قبرستان۔

مُلک داری - [ع۔ ف۔ صف] حکومت۔ سلطنت۔

مُلک رانی - [ع۔ ف۔ ا۔ مث] ملک کا انتظام کرنا۔ سیاست۔

مُلک ستانی۔ ملک گیری - [ع۔ ف۔ صف] ملک لینا۔ جیت۔ فتح۔ تسخیر۔ فتح یابی۔ حکمرانی۔ بادشاہی۔

مُلک سے خارج کرنا - [ا۔ مص مرکب] دیس نکالا دینا۔ بن باس دینا۔ جلا وطن کرنا۔ شہر بدر کرنا۔

مُلکِ عدم - [ع ۔ا۔ مذ] وہ عالم جس میں مرنے کے بعد روح رہتی

ہے۔ عاقبت۔

مُلک گیری - [ف - ا - مث] ملک لینا۔

مَلَکات - (مَ - لَ - کات) [ع - ا - مذ و مث] مَلَکہ کی جمع - عادتیں۔ صفات۔ خوبیاں۔

مَلَکاتِ ردِّیہ - [ع - ا - مذ] بُری قوتیں۔ بُری عادتیں (۲) وہ آٹھ بُری خصلتیں جو اخلاق کی کتابوں میں بہ تفصیل لکھی ہیں۔ حسدؔ۔ بُخلؔ۔ بُغضؔ۔ حِرصؔ۔ کِذبؔ۔ غضبؔ۔ کبرؔ۔ بے حیائیؔ۔

مَلَکاتِ فاضلہ - [ع - ا - مذ] نیک عادتیں۔ عمدہ خصلتیں۔ وہ چار خصلتیں جو کتب اخلاق میں تفصیل سے درج ہوں۔ حکمتؔ۔ شجاعتؔ۔ عفتؔ۔ عدالتؔ۔

مَلکانا - (مَل - کا - نا) [ہ - مص] بنا بنا کر بولنا (۲) [ا - مذ] ایک نو مسلم قوم۔

مَلکٹ - (مَل - کَٹ) [ہ - ا - مث] انگیٹھی کی کٹوری جس میں چھالی رہتی ہے۔

مِل کر چلنا - [اُر - مص] اتفاق سے رہنا۔ میل جول کے ساتھ بسر کرنا۔

مِل کر دغا دینا - [ا - محاورہ] دوست بن کر دغا دینا۔

مَلکنا - (مَ - لَک - نا) [ہ - مص] اترانا۔ مٹکنا۔

مَلَکوت - (مَ - لَ - کُو - ت) [ع - ا - مذ] بادشاہی۔ سلطنت۔ حکومت۔ حکمرانی (۲) فرشتوں کا عالم۔ فرشتوں کے رہنے کا مقام (۳) فرشتے۔ ملائکہ (۴) صوفیوں کی اصطلاح میں عالم ارواح۔

مَلَکوتی - (مَ - لَ - کُو - تی) [ع - صف] فرشتوں سے متعلق۔ فرشتوں جیسی۔

مَلَکوتی صفات - [ع - صف] فرشتوں جیسی خصلتوں والا۔

مَلَکہ - (مَ - لَ - کہ) [ع - ا - مذ] مہارت۔ مشق۔ لیاقت۔ قابلیت۔ استعداد۔ ہنر۔ تجربہ۔ اُستادی۔ فہم۔ ادراک۔

ملکہ حاصل ہونا - [ا - محاورہ] مہارت ہونا۔ خوب مشق ہونا۔ نہایت تجربہ ہونا۔

مَلِکہ - (مَ - لِ - کہ) [ع - ا - مث] بادشاہ کی بیوی۔ قیصرہ۔ سلطانہ۔ بادشاہ بیگم۔ حکمران خاتون (۲) شہزادی۔ بادشاہ زادی (۳) مُہال کی سب سے بڑی مکھی جس کے ساتھ اور مکھیاں بہ طور پیش خدمت رہتی ہیں۔

ملکہ مَنسُوری - [ا - مث] بڑے قسم کی مسوری۔

مَلِکہ معظمہ - [ع - ا - صف - مث] بڑی ملکہ۔ بزرگ ملکہ۔

مَلَکی - (مَ - لَ - کی) [ع - صف] مَلَک سے منسوب۔ فرشتے کی مانند۔

مَلَکی صفات - [ف - ا - مث] فرشتہ خصلت۔

مِلکی - (مِل - کی) [ع - ا - مذ] جاگیردار۔ مِلک والا۔ زمین دار۔

مِلکی کیا جانے پرائے دل کی - [ا - مثل] یعنی مالک لوگ خود غرض ہوتے ہیں دوسروں کی تکلیف کا خیال نہیں رکھتے۔

مِلکی نہ کہے دل کی - [ا - مثل] زمین دار دل کا بھید نہیں دیتا۔

مُلکی - (مُل - کی) [ع - صف] ملک کا۔ ملک والا۔ ملک سے تعلق رکھنے والا (۲) قومی وطن کا۔ حکمرانی سے متعلق۔

مِلکیّت - (مِل - کی - یَت) [ع - ا - مث] قبضہ۔ تصرّف (۲) جائیداد۔ زمینداری۔ املاک۔ مال۔ اسباب۔ حقیت۔

مَلگَجا - (مَل - گَ - جا) [ا - صف] میلا۔ مٹی کے رنگ کا۔ غبار آلود۔ کچھ میلا کچھ اُجلا۔

ملگجا پن - [ا - مذ] مٹی کے رنگ کا ہونا۔

مَلگِجی - (مَل - گ - جی) [ہ - صف و مث] میلی۔ مٹی کے رنگ کی۔

مِل گئے کی بات ہے - [اُر] (۱) اتفاقیہ امر ہے (۲) اگر مل گئے تو ملاقات ہے ورنہ کچھ نہیں۔

مُلگی - (مُل - گی) [ق - ا - مذ] دکان (۲) خیرات نامہ۔

مَلَل - [ع - ا - مذ] اندوہ۔ غم۔ تنگی۔

مِلَل - (مِ - لَل) [ع - ا - مذ] مِلّت کی جمع۔ مذاہب۔ اَدیان۔

مَلَّم - [ق - ا - مث] مرہم۔

مَلَّما - [ق] مُلمّع۔

مَلماس - (مَل - ماس) [ہ - ا - مذ] نحس مہینہ۔ منحوس مہینہ۔ وہ مہینہ جس میں ہندو خوشی کی رسمیں نہیں کرتے (۲) لُوند۔ کبیسہ۔

مُلمچی - (مُ - لَم - چی) [اُر - ا - مذ] لوہے پر مُلمّع کرنے والا۔

مُلمّع - (مُ - لَم - مَع) [ع - صف] روشن کیا گیا۔ چمکتا ہوا۔ درخشاں (۲) گِلٹ کیا ہوا۔ سونا، چاندی چڑھایا ہوا (۳) [ا - مذکر] جھول۔ گِلٹ۔ سونے چاندی کے ورق۔ پتّر یا پانی جو کسی چیز پر چڑھایا جائے (۴) قلعی (۵) بزاد کیا دا۔ ظاہری ٹیپ ٹاپ۔ بناوٹ (۶) اصطلاحِ عروض میں ایک زبان کی نظم جس میں دوسری زبان کا ایک مصرع۔ ایک یا زیادہ شعر ملا دیے جائیں۔

مُلمّع پھرنا (چڑھنا) - [ا - محاورہ] مُلمّع ہونا۔ گِلٹ ہونا۔ سونا یا چاندی چڑھنا۔

مُلمّع ساز - [ع - ف - ا - مذ] مُلمّع کرنے والا۔ سونا چاندی چڑھانے والا۔

مُلمّع کار - [ع - ف - ا - مذ] جس کا ظاہر کچھ، باطن کچھ ہو۔

مُلمّع کرنا - [ا - مص مرکب] گِلٹ کرنا۔ سونا یا چاندی چڑھانا (۲) چمکانا۔ آب دینا۔ جلا دینا۔

مُلمّع کُھل جانا - [ا - محاورہ] اصلیت معلوم ہو جانا۔ نمائشی کارروائی کا حال معلوم ہو جانا۔

مَلمَل - (مَل - مَل) [ہ - ا - مث] ایک قسم کا باریک سوتی کپڑا۔

مَلمَلا - (مَل - مَ - لا) [ہ - صف] نمکین۔ کھاری (۲) غمگین۔ دلگیر۔ اُداس۔

مَلمَلانا - (مَل - مَ - لا - نا) [ہ - صف] پچھتانا۔ افسوس کرنا۔

مَلمَلاہٹ - (مَل - مَ - لا - ہَٹ) [ہ - ا - مث] اُداسی۔ غمگینی (۲) افسوس۔ پچھتاوا۔ دریغ۔ حسرت۔

ململاہٹ آنا - [ا - محاورہ] افسوس ہونا۔ پچھتانا۔

مِل مِل کر رونا - (مِل مِل - کر - رو - نا) [ا - محاورہ] گلے لگ لگ کر رونا۔

مَل مَل کے دھونا - (مَل مَل کے - دھو - نا) [ا - محاورہ] کسی چیز کو خوب ہاتھ سے رگڑ رگڑ کر دھونا۔

مِلَن - (مِ - لَن) [ہ - ا - مث] ملاقات۔ ملنا۔ میل جول۔

مِلنسار - [ا - صف] ہر ایک سے ملنے والا۔ خلیق۔ خوش اخلاق۔

مِلنساری - [ا - مث] خوش اخلاقی۔ آشنا مزاجی۔ راہ و رسم۔ ربط و ضبط۔ میل جول۔

مِلنہار - [ا - صف - ق] ملنے والا۔

مَلنا - (مَل - نا) [ا - مص] رگڑنا۔ مسلنا (۲) مالش کرنا (۳) لیپ کرنا (۴) مانجھنا۔

(۵) کھریرا کرنا۔ ہاتھ پھیرنا جیسے گھوڑا ملنا (۶) مروڑنا۔ اینٹھنا۔ جیسے کان ملنا۔

مَلنا دلنا۔ [ا۔ محاورہ] مَسلنا۔ مالش کرنا۔ کسی چیز کو ہاتھ کا دباؤ دے کر رگڑنا۔

مِلنا۔ (مِل۔نا) [ہ۔مص] پیوستہ ہونا۔ ملحق ہونا۔ ایک ذات ہونا۔ (۲) مرکب ہونا۔ دو چیزوں کا یکجا ہونا (۳) گڈ مڈ ہونا۔ غلط ملط ہونا (۴) ملاقات ہونا۔ سامنا ہونا۔ اکٹھا ہونا (۵) حاصل ہونا۔ ہاتھ میں آنا۔ میسّر ہونا۔ ہاتھ لگنا (۶) فائدہ ہونا (۷) گلے ملنا۔ بغلگیر ہونا۔ (۸) وصل ہونا۔ ہم بستر ہونا (۹) سازش کرنا (۱۰) شامل ہونا (۱۱) مطابق ہونا۔ مشابہ ہونا (۱۲) قابو میں آنا (۱۳) عطا ہونا۔ عنایت ہونا۔ (۱۴) ربط و ضبط ہونا۔ راہ و رسم رکھنا۔ دوستی پیدا کرنا۔ یارانہ گانٹھنا (۱۵) متفق الرائے ہونا۔ رائے میں شریک ہونا (۱۶) مَس ہونا۔ چھُوا جانا۔ [ا۔مذ] میل جول۔ راہ و رسم۔ ملاقات (۱۷) رخصت کے وقت معانقہ کرنا (۱۸) کسی کام کا موقع ملنا (۱۹) دکھائی دینا۔

مِلنا جُلنا۔ [ا۔مذ] میل ملاپ۔ راہ و رسم۔ ملاقات۔

مَلَنگ۔ (مَ۔لنگ) [ہ۔ا۔مذ] بیخود۔ آپے سے باہر۔ بیہوش (۲) مجرد آدمی (۳) موٹا تازہ آدمی (۴) شاہ مدار کے مرید۔

مِلنی۔ (مِل۔نی) [ہ۔ا۔مث] ملاقات۔ درشن (۲) استقبال۔ پیشوائی۔ (۳) ایک رسم جس میں شادی کے بعد سمدھی مع دیگر عزیز و اقارب ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ ملاوا (۴) وہ روپیہ جو دُلھن والے دولھا والوں کو ملتے وقت دیتے ہیں۔

مَلّو۔ مَلّھو۔ (مَل۔لو) (مَل۔لھو) [ہ۔ا۔مذ] ریچھ۔ بھالو (۲) بندر۔

مُلّو۔ (مُل۔لو) [ہ۔ا۔مذ] وہ پرند جس کے پاؤں باندھ کر جال میں ڈال دیتے ہیں تاکہ اور پرند آکر پھنسیں۔

مَلوانا۔ (مَل۔وا۔نا) [ا۔مص] مالش کروانا (۲) صاف کرانا۔

مِلوانا۔ (مِل۔وا۔نا) [ا۔مص] (۱) آمیز کرانا۔ شریک کرانا (۲) ملاقات کرانا صلح کرانا۔

مُلَوَّث۔ (مُ۔لَو۔وَث) [ع۔ا۔مذ] لتھڑا ہوا۔ آلودہ۔ بھرا ہوا (۲) ناپاک۔ نجس پلید (۳) گنہ گار۔ قصور وار۔

مَلُوک۔ (مَ۔لُوک) [ہ۔صف] حسین۔ خوبصورت۔ شکیل۔ نازک۔ اچھا (۲) [ا۔مذ] ایک قسم کا کپڑا۔

مُلُوک۔ (مُ۔لُوک) [ع۔ا۔مذ] ملک کی جمع بہت سے بادشاہ۔ سلاطین۔

مُلُوکانہ۔ (مُ۔لُو۔کا۔نہ) [ع۔ف۔صف] شاہانہ، خسروانہ۔ قیصرانہ۔

مَلُول۔ (مَ۔لُول) [ع۔ا۔مذ] اُداس۔ رنجیدہ۔ غمگین۔

مَلُولا۔ (مَ۔لُو۔لا) [ا۔ا۔مذ] غم۔ ملال۔ حسرت۔ ارمان۔ رنج۔ افسوس۔ پچھتاوا۔

مَلُولے آنا۔ [ا۔محاورہ] رنج ہونا۔ پچھتاوا ہونا۔

ملولے بھرے ہونا۔ [ا۔محاورہ] بہت سے ارمان ہونا۔

ملولے ہونا۔ [ا۔محاورہ] غم ہونا۔ ارمان ہونا۔ حسرتیں ہونا۔

مُلَوَّن۔ (مُ۔لَو۔وَن) [ع۔ا۔مذ] (۱) رنگا ہوا (۲) رنگ برنگ کا۔ گونا گوں۔ بوقلموں۔

مِلَونی۔ (مِ۔لَو۔نی) [ہ۔ا۔مث] ملاوٹ۔ آمیزش۔ کھوٹ۔

مَلِیٹھی۔ مُلیٹھی۔ (مُ۔لِ۔ٹھی) (مُ۔لے۔ٹھی) [ہ۔ا۔مث] دیکھیے ملٹھی۔

مِل مِل۔ [ق] مل جل کر۔

مُلہَم۔ (مُل۔ہَم) [ع۔ا۔مذ] الہام کیا گیا۔ وہ شخص جس کے دل میں غیب سے کوئی بات پڑے۔

مُلہِم۔ (مُل۔ہِم) [ع۔ا۔مذ] الہام کرنے والا۔ دل میں کوئی بات ڈالنے والا۔

مُلہِم غیب۔ [ع۔صف] غیب کی خبر دینے والا۔

مِلّی۔ [ع۔صف] مِلّت سے منسوب۔ قومی۔

مِلّیہ۔ [ع۔صف۔مث] ملّی کی تانیث۔

مَلیا۔ (مَل۔یا) [ہ۔ا۔مث] مٹی یا لکڑی کی ہنڈیا جیسا ایک چھوٹا برتن۔

مَلیا میٹ۔ (مَل۔یا۔میٹ) [ہ۔صف] پامال۔ روندا ہوا۔ تباہ و برباد۔ ناپید نیست و نابود۔ ستیاناس۔

ملیا میٹ کرنا۔ [ا۔محاورہ] برباد کرنا۔ غارت کرنا۔ اُجاڑنا۔ خاک میں ملانا۔

مِلی بھگت۔ (مِ۔لی۔بھ۔گت) [ہ۔ا۔مث] سازش۔ باہمی مشورہ۔

ملے پنج۔ (مَ۔لے۔پنج) [اُر۔صف] چابک سواروں کی اصطلاح میں آٹھ برس سے زیادہ عمر کا گھوڑا۔

مَلیچ۔ مَلیچھ۔ (مَ۔لیچ) (مَ۔لیچھ) [ہ۔ا۔مذ] دیکھیے ملچھ۔

مَلیح۔ (مَ۔لیح) [ع۔صف] نمکین۔ سلونا (۲) خوبصورت۔ سانولا۔

مَلیدہ۔ (مَ۔لی۔دَہ) [اُر۔ا۔مذ] مالیدہ کا مخفف (۱) ایک قسم کا ملائم پشمینہ جو مَل کر نرم کیا جاتا ہے۔ (۲) چُورما۔ روٹی کو ریزہ ریزہ کر کے اس میں گھی اور شکر ملا لیتے ہیں۔ (۳) کنایتاً، ہر چیز جو ٹکڑے ٹکڑے کر کے مَل ڈالی گئی ہو۔

ملیریا۔ (Malaria) (مَ۔لے۔رِ۔یا) [انگ۔ا۔مذ] موسمی بخار جو مچھروں سے ہوتا ہے۔

ملیشیا۔ (Militia) (مَ۔لے۔شِ۔یا) [انگ۔ا۔مذ۔مث] رضا کار فوج (۲) سیاہی مائل کپڑا جس کی عام طور پر وردیاں بنتی ہیں۔

ملی میٹر۔ (Millimeter) (مِ۔لی۔می۔ٹر) [انگ۔ا۔مذ] علم مساحت میں ایک پیمانہ جو میٹر کا ہزارواں حصہ ہوتا ہے۔

مُلَیِّن۔ (مُ۔لَے۔یِن) [ع۔ا۔مذ] ملائم کرنے والا۔ نرم کرنے والا۔ قبض دور کرنے والا۔

مَلِین۔ (مَ۔لین) [ہ۔صف] میلا۔ ناپاک۔ گندہ۔ غلیظ (۲) سُست۔ اُداس غمگین (۳) مکدّر۔ منغّص۔

مِلین (Million) (مِل۔یَن) [انگ۔ا۔مذ] دس لاکھ۔

مَلینہ۔ (مَ۔لی۔نہ) [اُر۔ا۔مذ] دیکھیے مرینہ ایک کپڑا۔

م۔م

مَم۔ مَمّا۔ (مَم) (مَم۔ما) [ہ۔ا۔مذ] دودھ پیتے بچوں کی زبان میں پانی (۱) عورت

کی چھاتی۔ دودھی۔ چوچی۔

مُمات۔ (مُ۔ مات) [ع۔ا۔مث] موت۔ مرگ۔ مرنا۔ مرن۔

مُماثِل۔ (مُ۔ ماثِل) [ع۔ا۔مذ] مانند۔ مثل۔ مشابہ۔ نظیر۔ برابر۔

مُماثلت۔ (مُ۔ ما۔ ثَ۔ لَت) [ع۔ا۔مث] مشابہت۔ مانند ہونا۔

مُمارسَت۔ (مُ۔ ما۔ رَ۔ سَت) [ع۔ا۔مث] مشق۔ تجربہ۔

مُماس۔ (مُ۔ ماس) [ع۔صف] مَس کرنے والا۔ چھونے والا (۲) اقلیدس میں وہ خط جو دوسرے خط کو چھوتا ہوا گزرے (۳) وہ نقطہ جہاں کوئی چیز چھوئے۔

مُماکھی۔ (مُ۔ ما۔ کھی) [ہ۔ا۔مث] شہد کی مکھی۔

مُمالِک۔ (مُ۔ ما۔ لِک) [ع۔ا۔مذ] مملکت کی جمع۔ بہت سے ملک مقامات۔ صوبے۔

ممالکِ غیر۔ [ع۔ف۔ا۔مذ] وہ ملک جو اپنی سلطنت سے باہر ہوں

ممالکِ غیر آئین۔ [ع۔ف۔ا۔مذ] وہ ملک جن میں قانون کی پابندی نہ ہو

ممالکِ محروسہ۔ [ع۔ف۔ا۔مذ] وہ ملک جو کسی بادشاہ کے تابع ہو۔

ممالکِ مفوّضہ۔ [ع۔ا۔مذ] سپرد کیے ہوئے ملک۔ وہ ملک جو ایک بادشاہ دوسرے کو ہار کر دیدے۔

مُمالیک۔ (مُ۔ ما۔ لیک) [ع۔ا۔مث] مملوک کی جمع۔ غلام۔ بندے نوکر۔ ملازم۔

مُمانعت۔ (مُ۔ ما۔ نَ۔ عَت) [ع۔ا۔مث] روک۔ بندش۔ مناہی منع کرنا۔

مُمانی۔ (مُ۔ مانی) [ا۔ا۔مث] ماموں کی بیوی۔ مامی۔

مَمبر۔ (Member) (مَم۔ بَر) [انگ۔ا۔مذ] رُکن۔ مجلس۔ کمیٹی کا رکن پنچ (۲) عضو۔ جوڑ۔ بند (۳) حصہ دار۔ پتی دار۔ شریک۔

ممبر شپ۔ (Membership) [انگ۔ا۔مث] رکنیت۔ ممبری۔

مُمتا۔ (مَم۔ تا) [س۔ا۔مث] خودی۔ انانیت (۲) کسی چیز سے محبت اس وجہ سے کہ اپنی ہے (۳) ملکیت کا خیال (۴) خود غرضی (۵) اُنس۔ محبت (۶) تکبر۔ غرور (۷) شخصیت (۸) لالچ۔ حرص (۹) وہ محبت جو ماں کو اولاد سے ہوتی ہے۔

مُمتاز۔ (مُم۔ تاز) [ع۔صف] امتیاز دیا گیا (۲) انتخاب کیا گیا۔ چنا گیا (۳) عزت دیا گیا۔ معزز (۴) اعلیٰ۔ افضل۔ سرفراز۔ برتر۔ برگزیدہ۔ عالی مرتبہ (۵) نامی۔ نامور۔ مشہور (۶) شریف۔ ذی شان۔ والا قدر۔

ممتاز فرمانا (کرنا)۔ [ا۔محاورہ] عزت بخشنا۔ مرتبہ بڑھانا۔ معزز کرنا۔

مُمتحِن۔ (مُم۔ تَ۔ حِن) [ع۔ا۔مذ] امتحان دینے والا (۲) تجربہ کار آزمودہ کار۔

مُمتحن۔ (مُم۔ تَ۔ حِن) [ع۔ا۔مذ] امتحان لینے والا۔ پڑتال کرنے والا۔ جانچنے والا پرکھنے والا (جمع) ممتحنین۔

مُمتَد۔ (مُم۔ تَد) [ع۔ا۔مذ] پھیلایا گیا۔ دراز کیا گیا (۲) لمبا۔ طویل۔

مُمتلی۔ (مُم۔ تَ۔ لی) [ع۔ا۔مذ] بھرا ہوا۔ لبریز۔ معمور۔ اٹا ہوا۔

مُمتنَع۔ (مُم۔ تَ۔ نَع) [ع۔ا۔مذ] باز رکھا گیا۔ روکا گیا۔

مُمتنِع۔ (مُم۔ تَ۔ نِع) [ع۔ا۔مذ] منع کرنے والا۔ روکنے والا۔ باز رکھنے والا۔

مُمتنعُ الجواب۔ [ع۔صف] جس کا جواب نہ ہو۔

مُمٹی۔ (مُم۔ ٹی) [ہ۔ا۔مث] دیکھیے گمٹی۔

مُمثّل۔ (مُ۔ مَث۔ ثِل) [ع۔ا۔مذ] اداکار۔ ایکٹر۔

مُمجّد۔ (مُ۔ مَج۔ جَد) [ع۔ا۔مذ] بزرگی دیا گیا۔ بزرگ۔

مُمِد۔ (مُ۔ مِد) [ع۔ا۔مذ] مدد کرنے والا۔ مددگار۔ معاون۔ ساتھی۔

ممدوح۔ (مَم۔ دُوح) [ع۔ا۔مذ] تعریف کیا گیا۔ جس کی تعریف کی جائے۔ (جمع) ممدوحین۔

ممدوحہ۔ (مَم۔ دُو۔ حَہ) [ع۔ا۔مث] وہ عورت جس کی تعریف کی گئی ہو۔

ممدوحین۔ (مَم۔ دُو۔ حِین) [ع۔ا۔مذ] ممدوح کی جمع۔ وہ لوگ جن کی تعریف کی جائے۔

ممدود۔ (مَم۔ دُود) [ع۔ا۔مذ] پھیلایا گیا۔ بڑھایا گیا۔ لمبا کیا گیا۔ وسیع کیا گیا۔

ممدودہ۔ (مَم۔ دُو۔ دَہ) [ع۔صف] مد والا۔ وہ الف جس پر مد ہو۔ مد والا الف۔

مَمَر۔ (مَ۔ مَر) [ع۔ا۔مذ] گزرنے کی جگہ۔ راہ گزر۔ راستہ۔ راہ۔

مَمریز۔ (مَم۔ ریز) [ا۔ا۔مث] لوہے کی دندانہ دار پھرکی جو سواروں کے بوٹ کی ایڑی میں چابک کا کام دیتی ہے (یہ لفظ مہمیز کا بگڑا ہوا ہے)

ممزوج۔ (مَم۔ زُوج) [ع۔ا۔مذ] ملایا ہوا۔ آمیختہ۔

مُمسِک۔ (مُم۔ سِک) [ع۔ا۔مذ] پکڑنے والا۔ روکنے والا (۲) کنجوس۔ بخیل۔ شوم (۳) امساک بڑھانے والا۔ جمع، ممسکات۔

مُمکِن۔ (مُم۔ کِن) [ع۔ا۔مذ] جو ہو سکے۔ ہونے کے قابل۔ قابلِ امکان (۲) آسان۔ سہل (۳) محال۔ مقدور۔ طاقت (۴) منطق میں وہ شے جو معرضِ زوال و فساد میں ہو (جمع) ممکنات۔

ممکن الحصول۔ ممکن الوصول۔ [ع۔صف] وہ چیز جو حاصل ہو جانے کے قابل ہو۔ وصول ہو جانے کے لائق۔

ممکن الوقوع۔ [ع۔صف] وہ جس کے واقع ہونے کا امکان ہو۔ ہونے کے قابل بات۔

مُمکِنات۔ (مُم۔ کِ۔ نات) [ع۔ا۔مذ] ممکن کی جمع۔ وہ باتیں جن کا ہونا ممکن ہو۔

مملکت۔ (مَم۔ لِ۔ کَت) [ع۔ا۔مث] سلطنت۔ بادشاہت۔ حکومت فرمانروائی۔ راج۔

مملو۔ (مَم۔ لُو) [ع۔ا۔مذ] بھرا ہوا۔ لبریز۔ پُر۔

مملوک۔ (مَم۔ لُوک) [ع۔ا۔مذ] وہ جس پر قبضہ کیا جائے۔ مقبوضہ (۲) غلام بندہ (جمع) ممالیک۔

مملوکہ۔ (مَم۔ لُو۔ کَہ) [ع۔صف] قبضہ کی گئی۔ مقبوضہ۔

مملوکہ و مقبوضہ۔ [ع۔صف] خریدا اور قبضہ کیا ہوا۔

ممنوع۔ (مَم۔ نُوع) [ع۔صف] منع کیا گیا۔ روکا گیا (۲) ناجائز۔ ناروا۔ خلافِ شرع خلافِ قانون۔ جمع، ممنوعات۔

ممنوع التصرفات ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ شخص جو آئندہ دخل دینے سے روک دیا جائے ۔

مَمنُون ۔ (مُم ۔ نُون) [ع ۔ ا ۔ مذ] احسان کیا گیا ۔ وہ جس پر احسان کیا گیا ہو ۔ احسان مند ۔ شکرگزار ۔

ممنون ہونا ۔ [ا ۔ مص مرکب] شکرگزار ہونا ۔ احسان مند ہونا ۔

ممنونیت ۔ (مُم ۔ نُو ۔ نی ۔ یَت) [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] احسان مندی ۔

مموُلا ۔ (مَم ۔ مُو ۔ لا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] ایک چھوٹا پرند جس کے پیٹ پر کالی دھاریاں ہوتی ہیں ۔ جھانپو ۔

مَمولے چھَننا ۔ [ا ۔ محاورہ] بہت خاطر تواضع کرنا ۔ مارے خاطر کے بچھے جانا ۔ سر آنکھوں پر بٹھانا ۔

ممی ۔ (Mumy) (مَم ۔ می) [انگ ۔ ا ۔ مث] (۱) لاش جو مسالا لگا کر محفوظ رکھی جائے (۲) بچے پیار سے ماں کو کہتے ہیں ۔

مُمیا (خُسُر) خُسَر ۔ (مُم ۔ یا خُسَر ۔ خُسُر) [ہ ۔ ا ۔ مذ] خاوند یا بیوی کا ماموں ۔

ممیا ساس ۔ (مُم ۔ یا ۔ ساس) [ہ ۔ ا ۔ مذ] خاوند یا بیوی کی ممانی ۔

ممیانا ۔ (مِم ۔ یا ۔ نا) [ا ۔ مص] بکری کا بولنا ۔ مَیں مَیں کرنا ۔

مُمیت ۔ (مُم ۔ مِیت) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) مارنے والا (۲) خدا تعالیٰ کا ایک نام ۔

ممیرا ۔ (مَم ۔ می ۔ را) [ا ۔ ا ۔ مذ] ایک گٹھیلی جڑ جو ہلدی سے مشابہ ہوتی ہے اور آنکھ کی بینائی کے لیے نہایت مفید دوا ہے ۔

ممیرا ۔ (مَم ۔ مے ۔ را) [ہ ۔ صف] ماموں زاد ۔ ماموں کا بیٹا ۔

ممیری ۔ (مَم ۔ مے ۔ ری) [ہ ۔ صف] ماموں کی بیٹی ۔

مُمَیّز ۔ (مُم ۔ مَی ۔ یَز) [ع ۔ صف] تمیز کیا گیا ۔ پہچانا گیا ۔

مُمَیِّز ۔ (مُم ۔ مَی ۔ یِز) [ع ۔ صف] تمیز کرنے والا ۔ بھلے بُرے کو پہچاننے والا ۔

ممیزہ ۔ (مُم ۔ مَی ۔ یِ ۔ زَہ) [ع ۔ صف] پہچاننے والی ۔ تمیز کرنے والی قوت ۔

م ۔ ن

مَن ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] دل ۔ جی ۔ خاطر ۔ قلب ۔ ضمیر (۲) چالیس سیر کا وزن (۳) سانپ کا مُہرہ (۴) کنوئیں کی مینڈھ

مَن اٹکا تن چھٹکا ۔ [ا ۔ مثل] دل لگتے ہی بدن سوکھ گیا ۔

من اٹکنا ۔ [ا ۔ محاورہ] دل آنا ۔ عشق ہونا ۔ محبت ہونا ۔

من اکتانا ۔ [ا ۔ محاورہ] جی سیر ہو جانا ۔ گھبرانا ۔ بیزار ہو جانا ۔

من اگلنا ۔ [ا ۔ محاورہ] سانپ کا اپنے مہرے کو منہ سے نکالنا ۔

من الجھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] دیکھیے مَن اٹکنا ۔

مَن امیر اور کرم دلِدری ۔ [ا ۔ مثل] دل میں امیرانہ حوصلے ہیں مگر قسمت خراب ہے ۔

من بسنا ۔ [ا ۔ محاورہ] دل میں سمانا ۔ دل میں جگہ کر لینا ۔

من بھاتا ۔ [ا ۔ صف ۔ مذ] مرغوب خاطر ۔ دل پسند ۔

من بھاتا کھائیے جگ بھاتا پہنیئے ۔ [ا ۔ مثل] کھانا اپنی پسند کا کھانا چاہیے وہ لباس وہ پہننا چاہیے ۔ جسے لوگ پسند کریں ۔

من بھاری کرنا ۔ کڑھنا ۔ [ا ۔] اداس ہونا ۔ غمگین ۔

من بھاؤتا ۔ من بھاؤن ۔ من بھاون ۔ من بھایا ۔ [ا ۔ صف ۔ مذ] دیکھیے من بھاتا ۔

من بھائے مُنڈیا ہلائے ۔ [ا ۔ مثل] دل تو چاہتا ہے مگر بظاہر انکار ہے ۔ اوپری دل سے انکار ۔

من بھر ۔ [ا ۔ صف] ایک من وزن ۔ چالیس سیر وزن کے برابر (۲) خاطر خواہ دل کے موافق ۔ جی بھر کر ۔

من بھر جانا ۔ من بھرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] طبیعت سیر ہو جانا ۔

من بھر کا سر ہلاتے ہیں پیسہ بھر کی زبان نہیں ہلائی جاتی ۔ [ا ۔ مثل] مغرور آدمی کی نسبت بولتے ہیں جو سر ہلا کر جواب دے ۔ مگر زبان سے جواب نہ دے ۔

من پھٹ جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] طبیعت بیزار ہو جانا ۔ نفرت ہو جانا ۔

من چلا ۔ [ا ۔ صف] دل چلا ۔ بہادر ۔ دلیر ۔ دلاور ۔ سورما ۔ نڈر ۔ بے خوف ۔ بیباک ۔

من چلتا ہے ۔ ٹٹو نہیں ۔ [ا ۔ مثل] حوصلہ بڑا ہے مقدور کچھ نہیں ۔ حوصلہ ہے لیکن کچھ ہو نہیں سکتا ۔

من چلنا ۔ [ا ۔ محاورہ] دل چاہنا ۔ کسی کی طرف دل کا رغبت کرنا (۲) دل قابو میں نہ رہنا ۔ دیوانہ ہونا ۔

من چنگا تو کٹھوتی میں گنگا ۔ [ا ۔ مثل] اگر دل ٹھیک ہے اعتقاد سچا ہے تو خدا ہر جگہ موجود ہے ۔

من چھوڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] سانپ کا من نکال کر رکھ دینا ۔

مَن رنجن ۔ [ا ۔ صف] خوش گفتار ۔ دل کا خوش کرنے والا ۔ دل کو خوش کرنے کا فعل ۔

من سانچا تو سب سانچا ۔ [ا ۔ مثل] اعتقاد ٹھیک ہو تو سب کام ٹھیک ہوتے ہیں ۔

من سمجھوتی ۔ [ا ۔ مث] اطمینانِ خاطر ۔ دل کا سمجھا لینا ۔

من کا چیتا ۔ [ا ۔ مذ] دل کا چاہا ۔ دل کی خواہش ۔

من کا میلا (کھوٹا) ۔ [ا ۔ مذ] بد باطن ۔ کینہ پرور ۔ ریاکار ۔ منافق ۔

من کچا کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] ہمت ہارنا ۔ دل توڑنا ۔

من کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] دل چاہنا ۔ خواہش کرنا ۔ جی چاہنا ۔

من کھٹا ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] طبیعت بیزار ہونا ۔ جی بُرا ہونا ۔

من کی ماری ۔ [ا ۔ مث] مردہ دل ۔ افسردہ دل ۔

من کی من میں رہنا ۔ [ا ۔ محاورہ] دل کی حسرت دل ہی میں رہ جانا ۔ ارمان پورا نہ ہونا ۔

من کی موج ۔ [ا ۔ مث] دل کی لہر ۔ دل کی ترنگ ۔

من کے جیتے ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] دل کی مراد پوری ہونا ۔

من کے لڈو تو پھوڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] خیالی پلاؤ پکانا ۔ دل ہی دل میں خوش ہونا ۔

من کے ہارے ہار ہے من کے جیتے جیت۔ [ا۔ مثل] دل چھوڑ دینے سے کچھ نہیں ہوتا۔ حوصلے ہی سے کام بنتا ہے۔
من لُبھانا۔ [ا۔ محاورہ] دل کو مائل کرنا۔ دل کو فریفتہ کرنا۔
من للچانا۔ [ا۔ محاورہ] جی چاہنا۔ دل کا خواہش کرنا۔
من مار رہنا۔ [ا۔ محاورہ] دل کی خواہش اختیار میں کرنا۔ دل مسوس کر رہنا۔
من مار کے بیٹھ رہنا۔ [ا۔ محاورہ] صبر کر کے رہ جانا۔ مایوس ہو کر بیٹھ جانا۔
من مارنا۔ [ا۔ محاورہ] صبر اختیار کرنا۔ دل کی خواہش دبانا۔
من مانا۔ [ا۔ صف۔ مذ] خاطر خواہ۔ حسبِ منشاء۔
من مانا۔ [ا۔ محاورہ] حسبِ دل خواہ۔ خاطر خواہ۔ دل کے موافق۔
من مانی۔ [ا۔ صف۔ مث] حسبِ منشا۔ دل کے مطابق خود اختیاری۔
من مانی گھر جانی۔ [ا۔ مثل] ایسے ہٹ دھرم پر کہتے ہیں۔
من مانی مراد پانا۔ [ا۔ محاورہ] خاطر خواہ آرزو پوری ہونا۔
من مست۔ [ا۔ مذ] زندہ دل۔ خوش طبع۔ ظریف۔ ہنس مکھ۔
من ملنا۔ [ا۔ محاورہ] دل ملنا۔ دل کا موافق ہونا۔
من من بھر کے پاؤں۔ [ا۔ مذ] پاؤں کا سُوج کر بھاری ہو جانا۔ بہت زیادہ تکان سے پاؤں کا بھاری ہو جانا۔
من موجی۔ [ا۔ صف] خود مختار۔ آزاد طبع۔ زندہ دل۔ آوارہ مزاج۔
مَن موہنی۔ [ہ۔ ا۔ صف] دل کو موہ لینے والا۔ دلربا۔ معشوق۔ پیارا۔
مَن میں بسنا۔ [ا۔ محاورہ] قربان کرنا۔ صدقے کرنا۔
من میلا کرنا۔ [ا۔ محاورہ] رنجیدہ ہونا۔ اُداس ہونا۔
من میں شیخ فرید بغل میں ایند ٹیں۔ [ا۔ مثل] ظاہر اچھا۔ باطن خراب۔
من ہارنا۔ [ا۔ محاورہ] ہمت ہارنا۔
مَن ہر۔ [ا۔ صف۔ ق] دل چھین لینے والا۔ من موہن۔ معشوق۔
من ہرن۔ [ا۔ صف] دل چرانے والا۔ محبوب۔ معشوق۔
من ہرنا۔ [ا۔ محاورہ] دل چرانا۔ دل چھیننا۔
مَن۔ [س۔ ا۔ مذ] قیمتی پتھر۔ جواہر۔ سنگ۔
مَن۔ [ع۔ کلمہ۔ صلہ] وہ شخص۔ کوئی شخص۔ جو شخص۔ جس نے۔
من جَرَّبَ المُجَرَّب حَلَّت بِہِ النَّدامہ۔ [ع۔ مقولہ] جو آزمائے ہوئے کو آزماتا ہے۔ اُسے ندامت حاصل ہوتی ہے۔
مَنّ۔ [ع۔ ا۔ مذ] احسان۔ منت (۲) ضرر۔ نقصان۔ کمی (۳) ایک شیریں رطوبت
مَنّ و سلویٰ۔ [ع۔ ا۔ مذ] میٹھی رطوبت اور بٹیریں۔ وہ کھانا جو کہ حضرت موسیٰؑ کے لشکر بنی اسرائیل پر جب کہ وہ بھوک سے پریشان تھے۔ شام کے ایک پُرخار میدان میں نازل ہوا۔ درختوں پر میٹھی رطوبت جم جاتی وہ اُسے اکٹھا کر لیتے اور بے شمار بٹیریں جنگل میں آجاتی انہیں وہ مار کر بھون لیتے۔
مَن۔ [ف۔ ض] ضمیر واحد متکلم۔ میں (۲) نسبت کے لیے جیسے دُشمن۔
من آنم کہ من دانم۔ [ف۔ مثل] میں جیسا ہوں خود ہی جانتا ہوں۔ تعریف کے جواب میں اپنی عاجزی ظاہر کرنے کے لیے کہتے ہیں۔

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد۔ [ف۔ مثل] مجھے غیروں سے کوئی شکایت نہیں۔ میں اپنوں ہی کا ستایا ہوا ہوں۔
من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو۔ [ف۔ مثل] میں تجھے حاجی کہتا ہوں تو مجھے حاجی کہہ۔ اس موقع پر بولتے ہیں جبکہ دو شخص ایک دوسرے کی تعریف کرنے لگتے ہیں۔
من چہ می سرایم و طنبورہ من چہ می سراید۔ [ف۔ مثل] میں کیا گا رہا ہوں اور میرا طنبورہ کیا گا رہا ہے۔ اس وقت کہتے ہیں۔ جب کسی شخص کا بیان اس کی تحریر کے خلاف ہو۔ کسی شخص کا بیان دوسرے سے مختلف ہو تو ایسے موقع پر کہتے ہیں۔
من خوب می شناسم پیراں پارسا را۔ [ف۔ مثل] میں پرہیز گار پیروں کو خوب جانتا ہوں یعنی میں مکار آدمیوں سے اچھی طرح واقف ہوں۔
من در چہ خیالم و فلک در چہ خیال۔ [ف۔ مثل] میں کس خیال میں ہوں اور آسمان کس خیال میں ہے۔ اس وقت مستعمل ہے جب کوئی امر منصوبے کے خلاف واقع ہو۔ صحیح ما در چہ خیالیم ہے۔ مگر مشہور یہی ہے۔
من نہ کردم شما حذر بکنید۔ [ف۔ مثل] میں نے نہیں کیا تم پرہیز کرنا۔ خود تکلیف اُٹھا کر دوسروں کو نصیحت کرنا۔
من نگویم کہ ایں مکن آں کن، مصلحت بیں و کار آساں کن۔ [ف۔ مثل] میں نہیں کہتا یہ کر اور وہ کر، مصلحت دیکھ اور جو کام آسان ہے وہ کر۔
مِن۔ [ع۔ حرف جر] میں سے۔ پر۔ اوپر۔ کا (۲) ماسوا۔ بہ سبب۔ بمقابلہ اس کے (۳) مانند۔ مشابہ (۴) ساتھ۔ مع۔
مِنْ اَوَّلِہٖ اِلیٰ آخِرِہٖ۔ [ع۔ مقولہ] اوّل سے آخر تک۔ از سر تا پا۔ از ابتدا تا انتہا۔
مِن بعد۔ [ع۔ تابع فعل] بعد سے۔ پس ازاں۔ بعد ازاں۔ آگے کو پھر (۲) فوراً جلدی۔ ابھی۔ فی الفور۔
مِن جانبِ اللہ۔ [ع۔ ا۔ مذ] خدا کی طرف سے۔ غیب سے (۲) خود بخود۔ آپ ہی آپ۔
منجملہ۔ [ع۔ تابع فعل] سب میں سے۔ تمام میں سے۔ کل میں سے۔
مِن حیث المجموع۔ [ع۔ تابع فعل] مجموعی حیثیت سے۔
مِن کُلِّ وجوہ۔ [ع۔ تابع فعل] ہر طرح۔ ہر صورت سے۔ بہر حال۔ بہر صورت۔
مِن کُلّ۔ [ع۔ تابع فعل] ہر طرح۔ ہر حالت سے۔ ہر وجہ سے۔ بہر حال۔ بہر صورت۔
مِن کُلِّ وَجہٍ۔ [ع۔ تابع فعل] ایک وجہ سے۔ ایک صورت سے۔
مِن و عَن۔ [ع۔ تابع فعل] حرف بحرف۔ مفصل۔ واضح۔ تفصیل وار (۲) ہو بہو۔ جُوں کا تُوں۔
مِنہُ۔ [ع۔ تابع فعل] اس کا۔ اس سے۔
مِنہُم۔ [ع۔ تابع فعل] منہُ کی جمع (۲) اس زُمرے میں۔ مخالفین کے زمرے میں۔
مُنی۔ [س۔ ا۔ مذ] جوگی۔ سادھو۔ زاہد۔ مرتاض۔
مُن۔ [ق۔ ا۔ مذ] منّہ۔

مَنا ۔ (ق) منع ۔

مِنا ۔ مِنیٰ ۔ (مِ ۔ نا) (ع ۔ ا ۔ مذ) مکۂ معظمہ کے قریب ایک مقام جو پہاڑیوں میں واقع ہے اور جہاں حاجی دس سے بارہ ذی الحجہ تک قربانی کرتے ہیں ۔

مُنّا ۔ (مُن ۔ نا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) پیارے چھوٹے بچے کو کہتے ہیں ۔ لاڈلا ۔ پیارا ۔ ننھا ۔

مناب ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) کھڑے ہونے کی جگہ ۔ قائم مقام ہونا ۔

مَنابِر ۔ (مَ ۔ نا ۔ بِر) (ع ۔ ا ۔ مذ) منبر کی جمع ۔

منابع ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) منبع کی جمع ۔

مَنات ۔ (مَ ۔ نات) (ع ۔ ا ۔ مذ) عرب کے ایک مشہور بُت کا نام زمانہ جاہلیت میں جس کی پرستش کی جاتی تھی ۔

مُناجات ۔ (مُ ۔ نا ۔ جات) (ع ۔ ا ۔ مث) سرگوشی ۔ کانا پھوسی (۲) دعا عرض التجا (۳) وہ نظم جس میں خدا کی تعریف اور اپنی عاجزی کا اظہار کر کے دعا مانگی جائے ۔

مُناجاتی ۔ (مُ ۔ نا ۔ جا ۔ تی) (ا ۔ صف) مناجات کرنے والا ۔

مُنادَمت ۔ (مُ ۔ نا ۔ دَ ۔ مَت) (ع ۔ ا ۔ مث) ہم نشینی ۔ مصاحبت ۔

مُنادیٰ ۔ (مُ ۔ نا ۔ دا) (ع ۔ ا ۔ مذ) پکارا گیا ۔ بلایا گیا ۔ وہ جس کو پکاریں ۔

مُنادی ۔ (مُ ۔ نا ۔ دی) (ع ۔ ا ۔ مذ) پکارنے والا ۔ اعلان کرنے والا ۔ ڈھنڈورچی ۔ (۲) (مث) ڈہل کی آواز جو اس غرض سے ہو کہ لوگ آگاہ ہو جائیں (۳) وعظ ۔ دین کی تلقین (ا ۔ ر) (م) ڈونڈی ۔ ڈھنڈورا ۔

منادی پھرنا (ہونا) ۔ (ا ۔ محاورہ) اعلان ہونا ۔ ڈونڈی پٹنا ۔

منادی پھیرنا (کرنا) ۔ (ا ۔ محاورہ) اعلان عام کرنا ۔ ڈھنڈورا پیٹنا ۔

مُنادیل ۔ (مَ ۔ نا ۔ دیل) (ع ۔ ا ۔ مث) مندیل کی جمع ۔ پگڑیاں ۔ دستار ۔ رومال ۔

مُنار ۔ منارہ ۔ (مَ ۔ نار ۔ مَ ۔ نا ۔ رَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) نور کی جگہ (۲) چراغ دان ۔ لالٹین (۳) اُونچا ستون ۔ لاٹھ ۔ پہلی پایہ ۔ کھمبا ۔ بلند ستون جو مسجد کے پہلو میں بنائے جاتے ہیں ۔ ماذنہ ۔ اذان دینے کی جگہ ۔ مسجد کے اندر اُونچا ستون ۔

مُنازَعت ۔ (مُ ۔ نا ۔ زَ ۔ عَت) (ع ۔ ا ۔ مث) جھگڑا ۔ قضیہ ۔ ٹنٹا ۔ تکرار ۔ بحث ۔

منازع فیہ ۔ (مُ ۔ نا ۔ زَع ۔ فیہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ امر جس کے لیے جھگڑا ہو ۔

مَنازِل ۔ (مَ ۔ نا ۔ زِل) (ع ۔ ا ۔ مث) منزل کی جمع ۔ اترنے کی جگہیں ۔ مقامات ۔ مکانات ۔

منازل قمر ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) چاند جس راستے پر زمین کے گرد چکر لگاتا ہے اُسے اٹھائیس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ انہیں منازل قمر کہتے ہیں ۔ نکشتر ۔ نچھتر ۔

مُناسِب ۔ (مُ ۔ نا ۔ سِب) (ع ۔ صف) نسبت رکھنے والا ۔ موزوں ۔ لائق ۔ زیبا ۔ شایاں (۲) ٹھیک ۔ درست ۔ معقول ۔ بہتر (۳) لازم ۔ جائز ۔ روا ۔

مناسب نہیں ۔ درست نہیں ۔ موزوں نہیں ۔ شایاں نہیں ۔

مُناسبت ۔ (مُ ۔ نا ۔ سَ ۔ بَت) (ع ۔ صف) (۱) (مث) باہمی تعلق ۔ علاقہ ۔ موزونیت و نسبت ۔

مناسبت رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تعلق یا علاقہ رکھنا ۔ باہمی لگاؤ ۔ آپس میں نسبت ہونا ۔

مُناسخہ ۔ (مُ ۔ نا ۔ سَ ۔ خہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) فقہ اسلامی میں ایک قاعدہ جس کے رُو سے وارثوں کے حصے ٹھہرائے جاتے ہیں ۔

مَناسِک ۔ (مَ ۔ نا ۔ سِک) (ع ۔ ا ۔ مذ) منسک کی جمع ۔ حج کے ارکان جگہیں کی عبادت کے مقامات ۔

مَناصِب ۔ (مَ ۔ نا ۔ صِب) (ع ۔ ا ۔ مذ) منصب کی جمع ۔ مرتبے ۔ عہدے ۔

مُناصَحت ۔ (مُ ۔ نا ۔ صَ ۔ حَت) (دل سے نصیحت کرنا ۔ سمجھانا ۔

مُناصَفَت ۔ مُناصَفہ ۔ (مُ ۔ نا ۔ صَ ۔ فَت) (مُ ۔ نا ۔ صَ ۔ فَہ) (ع ۔ امذ) برابر کے دو حصے ۔ نصفا نصفی کرنا ۔ آدھوں آدھ کرنا ۔

مَناط ۔ (مَ ۔ ناط) (ع ۔ ا ۔ مذ) مقصد (۲) بنیاد ۔

مناطِ دعویٰ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) دعوے کی بنیاد ۔ بنائے دعویٰ ۔

مَناظِر ۔ (مَ ۔ نا ۔ ظِر) (ع ۔ ا ۔ مذ) منظر کی جمع ۔ نظارے ۔

مُناظِر ۔ (مُ ۔ نا ۔ ظِر) (ع ۔ ا ۔ مذ) مناظرہ کرنے والا ۔ بحث کرنے والا ۔ حجتی ۔ تکراری ۔

مُناظَرہ ۔ (مُ ۔ نا ۔ ظَ ۔ رَہ) (ع ۔ امذ) بحث ۔ مباحثہ ۔ تکرار (۲) وہ علم جس میں بحث کرنے کے قوانین درج ہیں (۳) کسی چیز کی حقیقت دماہیت کے واسطے باہم فکر کرنا ۔ جمع مناظرات ۔

مُناظَمہ ۔ (مُ ۔ نا ۔ ظَ ۔ مَہ) (ع ۔ امذ) آپس میں نظمیں پڑھنا ۔ جمع ۔ مناظمات ۔

مَنافِذ ۔ (مَ ۔ نا ۔ فِذ) (ع ۔ ا ۔ مذ) مَنفَذ کی جمع ۔ راستے ۔ رخنے ۔ روزن ۔ سوراخ ۔ مسامات

مُنافِر ۔ (مُ ۔ نا ۔ فِر) (ع ۔ ا ۔ مذ) نفرت کرنے والا ۔

مُنافَرت ۔ (مُ ۔ نا ۔ فَ ۔ رَت) (ع ۔ ا ۔ مث) نفرت ۔ گھن ۔ پرہیز ۔

مُنافَسَت ۔ (مُ ۔ نا ۔ فَ ۔ سَت) (ع ۔ ا ۔ مث) ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا ۔

مَنافِع ۔ (مَ ۔ نا ۔ فِع) (ع ۔ ا ۔ مذ) منفعت کی جمع ۔ فائدے ۔

منافع باقی ۔ منافع زائد ۔ (ع ۔ ف ۔ امذ) فالتو فائدے ۔

منافع خام ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) کُل آمدنی جس میں اصل رقم اور نفع شامل ہیں ۔

منافع عمومیہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) عوام کے فائدے ۔

منافع مستمرہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) وہ فائدے جو ہمیشہ جاری رہیں ۔

مُنافِع ۔ (مُ ۔ نا ۔ فِع) (ع ۔ ا ۔ مذ) نفع دینے والا ۔

مُنافعہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) نفع یابی ۔ فائدہ ۔

مُنافِق ۔ (مُ ۔ نا ۔ فِق) (ع ۔ ا ۔ مذ) نفاق رکھنے والا ۔ ریاکار ۔ وہ شخص جس کے دل میں کچھ ہو زبان پر کچھ ہو ظاہر میں دوست باطن میں دشمن ۔ شریعت اسلامیہ میں وہ شخص جو بظاہر مسلمان مگر دل سے کافر ہو ۔ جمع ۔ منافقین ۔

منافقت ۔ (مُ ۔ نا ۔ فَ ۔ قَت) (ع ۔ امث) باطن کا ظاہر کے خلاف ہونا ۔ ریاکاری ۔ مکاری ۔ ظاہر میں دوستی باطن میں دشمنی ۔

مُنافی ۔ (مُ ۔ نا ۔ فی) (ع ۔ امذ) نفی کرنے والا ۔ خلاف ۔ ضد ۔

مَناقِب ۔ (مَ ۔ نا ۔ قِب) (ع ۔ ا ۔ مذ) منقبت کی جمع (۱) تعریفیں ۔ خوبیاں بھلائیاں ۔ اچھائیاں ۔ اوصاف (۲) اہلبیت اور اصحاب کبار کی مدح ۔

مُناقَشہ ۔ (مُ ۔ نا ۔ قَ ۔ شَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) جھگڑا ۔ قضیہ ۔ قصہ ۔ نزاع ۔ ٹنٹا جمع ۔ مناقشات ۔

مُناقِض ۔ (مُ ۔ نا ۔ قِض) (ع ۔ ا ۔ مذ) توڑنے والا ۔ مخالف ۔ ناموافق ۔

مُناقَضہ ۔ (مُ ۔ نا ۔ قَ ۔ ضَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) ایک دوسرے کی بات کو توڑنا ۔ بحث مباحثہ ۔ جھگڑا ۔

مُناکحت - (مُ ـ نا ـ کَ ـ حَت) (ع ـ ا ـ مث) نکاح کرنا ـ عقد ـ ازدواج ـ
مُنال - (مُ ـ نال) (ع ـ ا ـ مذ) جاگیر ـ جائیداد ـ مال و اسباب ـ دھن ـ دولت ـ
مُنال - (مُ ـ نال) (ہ ـ ا ـ مذ) ہمالیہ کا چکور جس کا رنگ سبز ـ لاجوردی اور سر پر کلغی ہوتی ہے ـ
مَنّان - (مَن ـ نان) (ع ـ ا ـ مذ) بہت احسان کرنے والا ـ نہایت نیکی کرنے والا ـ خدا تعالیٰ کا ایک صفاتی نام ـ
مَنانا - (مَ ـ نا ـ نا) (ا ـ مص) (۱) روٹھے ہوئے کو راضی کرنا ـ رضامند کرنا (۲) رجھانا (۳) منت ماننا ـ دعا کرنا ـ
مَناہج - (مَ ـ نا ـ ہج) (ع ـ ا ـ مذ) منہج کی جمع ـ راستے ـ طریقے ـ سڑکیں ـ
مَناہی - (مَ ـ نا ـ ہی) (ع ـ ا ـ مث) منہی کی جمع (۱) منع کی ہوئی چیزیں ـ ناجائز باتیں ـ خلافِ شرع کام (۲) روک ٹوک ـ ممانعت ـ
مَنائی - (مَ ـ نا ـ ای) (اُ ـ ق ـ ا ـ مث) (یہ لفظ مناہی کا بگڑا ہوا ہے) روک ـ ٹوک ـ ممانعت ـ
مُنَبَّت - (مُ ـ نَب ـ بَت) (ع ـ ا ـ مذ) (۱) اُگایا ہوا (۲) اُبھرا ہوا ـ وہ نقش جو اپنی سطح سے اُوپر کو اُٹھا ہو ـ
منبّت کاری - (ع ـ ف ـ ا ـ مذ) بیل بوٹے کا کام جو لکڑی اور کپڑے وغیرہ پر کیا جاتا ہے ـ
مِنبَر - (مِم ـ بَر) (ع ـ ا ـ مذ) وہ بلند مقام جس پر سے امام جمعہ اور عیدین کو خطبہ پڑھتا ہے ـ وعظ کہنے کا مقام ـ تقریر کرنے کی بلند جگہ ـ وہ لکڑی کا زینہ جس پر بیٹھ کر مرثیہ پڑھتے ہیں ـ جمع : منابر ـ
منبر کو بنائے مسجد کو ڈھائے - (ا ـ مثل) چھوٹی باتوں سے پرہیز اور بڑی ممنوعہ باتوں پر دلیر ـ
مُنبَسِط - (مُم ـ بَ ـ سِط) (ع ـ ا ـ مذ) پھیلنے والا (مجازاً) خوش ـ مسرور ـ شاد ـ شادماں ـ
مَنبَع - (مَم ـ بَع) (ع ـ ا ـ مذ) پانی کے نکلنے کی جگہ ـ پانی جاری ہونے کا مقام ـ چشمہ ـ سوتا (۲) پانی کا خزانہ (۳) نکلنے کی جگہ ـ جمع : منابع ـ
مِنَّت - (مِن ـ نَت) (ع ـ ا ـ مث) عاجزی ـ خوشامد ـ چاپلوسی (۲) احسان ـ بھلائی سلوک (۳) شکریہ ـ شکرگزاری ـ
منت اُٹھانا - (ا ـ محاورہ) احسان لینا ـ
مِنّت پزیر - (ع ـ ف ـ صف) احسان مند ـ احسان ماننے والا ـ
مِنّت دار - (ع ـ ف ـ ا ـ مذ) (۱) احسان مند ـ ممنون (۲) عاجزی کرنے والا ـ
مِنّت دار کرنا - (ا ـ محاورہ) احسان مند کرنا ـ ممنون بنانا ـ
مِنّت سماجت (خوشامد) - (ع ـ ف ـ ا ـ مث) عاجزی ـ خوشامد درآمد ـ
منت شناس - (ع ـ ف ـ صف) احسان مند ـ
منت کرنا - (ا ـ محاورہ) عاجزی کرنا ـ انکسار کرنا ـ التجا کرنا ـ خوشامد کرنا ـ
مِنّت کش - (ع ـ ف ـ صف) احسان مند ـ احسان اُٹھانے والا ـ
مِنّت کشی - (ع ـ ف ـ ا ـ مث) احسان مندی ـ ممنونیت ـ
مِنّت کھینچنا - (ا ـ محاورہ) احسان اٹھانا ـ
منت گزار - (ع ـ ف ـ صف) شکرگزار ـ

مِنَت لینا - (ا ـ محاورہ) احسان برداشت کرنا ـ
مَنَت - (ا ـ مذ) تعداد ـ شمار ـ
مَنّت - (مَن ـ نَت) (ہ ـ ا ـ مث) ماننا ـ نیت ـ نذر ـ عہد ـ نیاز ـ بھینٹ ـ
مَنت اُتارنا - (ا ـ محاورہ) مراد پوری ہونے پر نذر و نیاز کرنا ـ
منت بڑھانا - (ا ـ محاورہ) بھینٹ دینا ـ عہد پورا کرنا ـ ماننا کو ادا کرنا ـ کسی بزرگ کے نام پر کچھ دینے یا کسی کام کے کرنے کا وعدہ کیا ہو اُسے پورا کرنا ـ (۲) مراد پوری ہونے پر گنڈا ـ طوق ـ بیڑی وغیرہ اُتارنا ـ
منت چڑھانا - (ا ـ محاورہ) دیکھیے منت بڑھانا ـ
منت پوری ہونا - (ا ـ محاورہ) مانگی ہوئی مراد حاصل ہونا ـ
منت کا چراغ ـ منت کی شمع - (ا ـ مث) مراد پوری ہونے پر عورتیں مسجد میں جو گھی کا چراغ یا شمع جلاتی ہیں ـ
منت کا چھلا اُٹھانا - (ا ـ محاورہ) عورتیں چاندی کا چھلا دھو کر اُٹھاتی ہیں ـ اور مراد پوری ہونے پر چھلا فروخت کر کے نیاز دلاتی ہیں ـ
مَنَّت کا طوق - (بیڑی) ـ (ہنسلی) - (ا ـ مذ ـ مث) کسی پیر یا دیوتا کے نام کا طوق ـ بیڑی یا ہنسلی وغیرہ جو بچے کے گلے میں میعاد مقررہ تک کے لیے ڈالی جاتی ہے
مَنّت کے بال (چوٹی) - (ا ـ مث ـ مذ) وہ بال یا چوٹی جو کسی بزرگ یا دیوتا کے نام پر بچے کے سر پر میعاد مقررہ تک رکھی جائے ـ
مَنّت مانگنا - (ا ـ محاورہ) کسی کی نذر و نیاز کر کے مراد چاہنا ـ
مَنّت ماننا - (ا ـ محاورہ) نذر ماننا ـ
مَنتا - (مَن ـ تا) (ق) منت ـ
مُنتَج - (مُن ـ تَج) (ع ـ ا ـ مذ) نتیجہ دیا ہوا ـ نتیجہ ـ
مُنتِج - (مُن ـ تِج) (ع ـ ا ـ مذ) نتیجہ دینے والا ـ ثمر بخشنے والا ـ
مُنتَخَب - (مُن ـ تَ ـ خَب) (ع ـ ا ـ مذ) انتخاب کیا گیا ـ چُنا گیا ـ چھانٹا گیا ـ پسندیدہ چنا ہوا ـ برگزیدہ (۲) نایاب ـ عجیب ـ یکتا ـ
مُنتخبِ روزگار - (ف ـ صف) بے مثل ـ لاجواب ـ
منتخب کرنا - (ا ـ محاورہ) انتخاب کرنا ـ چھانٹنا ـ چُننا ـ پسند کرنا ـ اختیار کرنا ـ
مَنتَر - (مَن ـ تَر) (س ـ ا ـ مذ) جادو ـ ٹونا ـ سحر ـ افسوں (۲) وید کا کوئی حصہ ـ
منتر پڑھنا - (ا ـ محاورہ) عمل پڑھنا ـ افسوں خوانی کرنا ـ
منتر پھونکنا - (ا ـ محاورہ) جادو پڑھ کر دم کرنا ـ
منتر جنتر - (ا ـ مذ) جادو ـ ٹونا ـ جھاڑ پھونک ـ
منتر چلانا - (ا ـ محاورہ) جادو کرنا ـ ٹونا کرنا ـ
منتر چلنا - (ا ـ محاورہ) جادو کا کارگر ہونا ـ ٹونے کا اثر ہونا ـ
منتر دینا - (ا ـ محاورہ) تلقین کرنا ـ مرید کو دینی ہدایت کرنا ـ چیلا بنانا ـ مرید کرنا ـ
منتر مارنا - (ا ـ محاورہ) جادو چلانا ـ ٹونا کرنا ـ
منتر کاری - (ق ـ ا ـ مذ) کاروباری وزیر ـ
مَنتری - (مَنت ـ ری) (س ـ ا ـ مذ) ہدایت کرنے والا ـ ہادی ـ راہبر ـ پیر و مرشد (۲) صلاح کار ـ وزیر ـ مشیر (۳) جادوگر ـ ساحر ـ فسوں ساز ـ

مُنتَسِب ۔ (مُن ۔ تَ ۔ سِب) [ع ۔ ا ۔ مذ] نسبت رکھنے والی ۔ لگاؤ رکھنے والا ۔
مُنتَشِر ۔ (مُن ۔ تَ ۔ شِر) [ع ۔ ا ۔ مذ] بکھرنے والا ۔ پھیلنے والا ۔ پراگندہ ہونے والا (۲) متفرق ۔ تتر بتر (۳) حیران ۔ پریشان ۔
مُنتشر کرنا ۔ [ا ۔ مص مرکب] بکھیرنا ۔ پراگندہ کرنا ۔ تتر بتر کرنا ۔
مُنتَظِر ۔ (مُن ۔ تَ ۔ ظِر) [ع ۔ ا ۔ مذ] انتظار کرنے والا ۔ راہ تکنے والا ۔ امیدوار ۔ آس لگانے والا ۔
مُنتظرِ حکم ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] حکم کا انتظار کرنے والا ۔ نہایت فرمانبردار ۔
مُنتظر رکھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] انتظار میں رکھنا ۔ امیدوار بنانا ۔ راہ دکھانا ۔
مُنتظر رہنا ۔ [ا ۔ محاورہ] راہ دیکھنا ۔ امید میں رہنا ۔
مُنتظری ۔ (مُن ۔ تَ ۔ ظِ ۔ ری) [ف ۔ ا ۔ مث] انتظار ۔
مُنتَظِم ۔ (مُن ۔ تَ ۔ ظِم) [ع ۔ ا ۔ مذ] انتظام کرنے والا ۔ اہتمام کرنے والا ۔ ناظم ۔ مہتمم (۲) کفایت شعار ۔ جزرس ۔ جمع ۔ منتظمین ۔
مُنتَفِع ۔ (مُن ۔ تَ ۔ فِع) [ع ۔ ا ۔ مذ] نفع حاصل کرنے والا ۔ فائدہ اٹھانے والا ۔
مُنتَفِی ۔ (مُن ۔ تَ ۔ فِی) [ع ۔ ا ۔ مذ] فنا ہونے والا ۔ نیست ہونے والا ۔
مُنتَقِل ۔ (مُن ۔ تَ ۔ قِل) [ع ۔ ا ۔ مذ] مکان بدلنے والا ۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے والا ۔ (بفتح قاف) ایک جگہ سے دوسری جگہ گیا ہوا ۔
مُنتقل الیہ ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] جس کی طرف کوئی چیز یا معاملہ منتقل کیا گیا ہو ۔
مُنتقل کرنا ۔ [ا ۔ مص مرکب] بدلنا ۔ تبدیل کرنا ۔ ایک کے نام سے دوسرے کے نام پر کرنا ۔ بیع کرنا ۔
مُنتَقِم ۔ (مُن ۔ تَ ۔ قِم) [ع ۔ ا ۔ مذ] انتقام لینے والا ۔ بدلہ لینے والا ۔ عوض لینے والا خدا تعالیٰ کا ایک صفاتی نام ۔ جمع ۔ منتقمین ۔
مُنتقمِ حقیقی ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] اصلی بدلہ لینے والا ۔ خدا تعالیٰ ۔
مُنتقمِ مجازی ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] ظاہری بدلہ لینے والا ۔ حاکم ۔ بادشاہ ۔
مُنتَہیٰ ۔ (مُن ۔ تَ ۔ ہا) [ع ۔ ا ۔ مذ] انتہا کیا گیا ۔ انتہا کو پہنچا ہوا ۔ انجام کو پہنچا ہوا (۲) پورا کامل ۔ تمام ۔ مکمل (۳) نتیجہ ۔ انجام ۔ ثمرہ ۔ پھل ۔ حاصل ۔
مُنتَہی ۔ (مُن ۔ تَ ۔ ہی) [ع ۔ ا ۔ مذ] انتہا کو پہنچنے والا (۲) وہ شخص جو تحصیل علم مکمل کر چکا ہو (۳) کامل ۔ لائق ۔ عالم ۔ فاضل ۔ جمع ۔ منتہان ۔
مِنتی ۔ (مِن ۔ تی) [ہ ۔ ا ۔ مث] عاجزی ۔ خوشامد ۔
مِنٹ ۔ (Minute) (مِ ۔ نٹ) [انگ ۔ ا ۔ مذ] گھنٹے کا ساٹھواں حصہ ۔ ساٹھ سیکنڈ کا دقفہ ۔ پل ۔
مِنٹ ۔ (Mint) [انگ ۔ ا ۔ مث] سکہ ڈھلنے کی جگہ ۔
مَنثُور ۔ (مَن ۔ ثور) [ع ۔ ا ۔ مذ] ان بندھا موتی ۔ دُرِ ناسُفتہ (۲) بکھیلا ہوا منتشر (۳) نثر ۔
مَنج ۔ [ق] بے نور ۔
مَنجا ۔ (مَن ۔ جا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] پلنگ ۔ چارپائی ۔
مَن جانا ۔ (مَن ۔ جا ۔ نا) [ا ۔ مص] راضی ہو جانا ۔
مَنجدھار ۔ [ا ۔ مث] دریا یا دریا کے بیچ کی دھار (۲) [صف] مصیبت ۔ عین مصیبت کی جگہ ۔
مُنجَذِب ۔ (مُن ۔ جَ ۔ ذِب) [ع ۔ ا ۔ مذ] جذب ہونے والا ۔

مُنجَر ۔ (مُن ۔ جَر) [ع ۔ ا ۔ مذ] کھینچا ہوا ۔
مَنجلاب ۔ (مَن ۔ ج ۔ لاب) [ف ۔ ا ۔ مذ] گندہ پانی ڈلنے کی جگہ (۲) گندہ پانی ۔
مُنجَلی ۔ (مُن ۔ جَ ۔ لی) [ع ۔ ا ۔ مذ] روشن ۔ ظاہر ۔ آشکار ۔
مُنَجِّم ۔ (مُ ۔ نج ۔ جِم) [ع ۔ ا ۔ مذ] ستاروں کا علم جاننے والا ۔ نجومی ۔ جوتشی ۔ اختر شناس ۔ جمع ۔ منجمین ۔
مُنجَمِد ۔ (مُن ۔ جَ ۔ مِد) [ع ۔ ا ۔ مذ] سردی سے جما ہوا ۔ بستہ ۔
منجمد ہونا ۔ [ا ۔ مص مرکب] سردی سے جمنا ۔ بستہ ہونا ۔
مَنجَن ۔ (مَن ۔ جَن) [ہ ۔ ا ۔ مذ] دانتوں کے صاف کرنے کا سفوف ۔
مَنجنا ۔ (منج ۔ نا) [ا ۔ مص] رگڑ کر صاف ہونا ۔ اُجلا ہونا (۲) صیقل ہونا (۳) شائستہ ہونا (۴) تجربہ کار ہونا ۔
مَنجَنِیق ۔ (مَن ۔ جَ ۔ نیق) [ع ۔ ا ۔ مذ] ایک آلہ جس سے بڑے بڑے پتھر پھینکے جاتے تھے ۔ سنگباری کی قدیم دستی مشین ۔
مَنجھا ۔ (مَن ۔ جھا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] لکڑی کا تختہ ۔ چوکی (۲) چرخے کا درمیانی حصہ ۔ جس کے اوپر مال رہتی ہے ۔ ایٹرن کے بیچ کی لکڑی ۔ (۳) پلنگ ۔ چارپائی ۔
مَنجھا ڈالنا ۔ [ا ۔ مص] کسی کام کو آئندہ کے لیے اٹھا رکھنا ۔ کام میں توقف ڈالنا ۔ دیر لگانا ۔
مَنجھار ۔ (مَن ۔ جھار) [ق] درمیان ۔
مَنجھلا ۔ (مَنجھ ۔ لا) [ہ ۔ صف] درمیان کا بیچ کا ۔
منجھلا روزہ ۔ [ا ۔ مذ] رمضان شریف کا چودھواں روزہ ۔
مَنجھلی ۔ (مَنجھ ۔ لی) [ہ ۔ صف] درمیانی ۔ بیچ کی ۔
مَنجھنا ۔ (مَنجھ ۔ نا) [ہ ۔ مص] دیکھیے منجنا ۔
مَنجھو ۔ (مَن ۔ جھو) [ہ ۔ صف] منجھلا ۔ درمیانی ۔
مَنجھولا ۔ (مَن ۔ جھو ۔ لا) [ہ ۔ صف] بڑا نہ چھوٹا ۔ درمیانہ ۔ متوسط (۲) [ا ۔ مذ] اوسط درجے کا دیگچہ ۔ (یہ لفظ جاندار چیز کے لیے مستعمل نہیں ہے)
مَنجھولی ۔ (مَن ۔ جھو ۔ لی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) ایک قسم کی چھوٹی بہلی (۲) میانہ قد کی عورت ۔
مُنجھے ۔ (مُن ۔ جھے) [ق] مجھے ۔
مَنجھیلا ۔ (مَن ۔ جھے ۔ لا) [ق] جھگڑا ۔ اختلاف ۔ پیچیدگی ۔
مَنجھیلا ۔ (مَن ۔ جھے ۔ لا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] دیر ۔ التوا ۔ دقفہ ۔ ڈھیل ۔ تعویق ۔
منجھیلا پڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] ڈھیل پڑنا ۔ دقفہ ہونا ۔ دیر لگنا ۔
منجھیلا ڈالنا ۔ [ا ۔ محاورہ] دیکھیے منجھا ڈالنا ۔
مَنجھیلی ۔ (مَن ۔ جھے ۔ لی) [ہ ۔ ا ۔ مث] دوپہر (۲) مجازاً سنسان ۔ چپ چاپ ۔
منجھیلی رات ۔ [ا ۔ مث] سنسان رات ۔ ڈراؤنی رات ۔
مَنجیرا ۔ (مَن ۔ جی ۔ را) [ہ ۔ ا ۔ مذ] پیتل کی دو کٹوریاں جو طبلے کے ساتھ بجائی جاتی ہیں ۔
مُنحَرِف ۔ (مُن ۔ حَ ۔ رِف) [ع ۔ ا ۔ مذ] پھرنے والا (۲) خم کھایا ہوا ۔ ترچھا ٹیڑھا (۳) باغی ۔ سرکش ۔ غدار ۔

مُنحَصِر ۔ (مُن ۔ حَ ۔ صِر) [ع ۔ ا ۔ مذ] گھیر لینے والا (۲) موقوف ۔ مشروط ۔ متعلق ۔ وابستہ ۔
مُنحَصَر علیہ ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] جس پر موقوف ہو ۔
مُنحَنِی ۔ (مُن ۔ حَ ۔ نی) [ع ۔ ا ۔ مذ] جُھکا ہوا ۔ خمیدہ ۔ ٹیڑھا (۲) دُبلا ۔ لاغر ۔ کمزور ۔ نحیف ۔
مَنحُوس ۔ (مَن ۔ حُو ۔ س) [ع ۔ ا ۔ مذ] بدبخت ۔ بدنصیب (۲) بُرا ۔ بد ۔ زشت (۳) مکروہ ۔ گھناؤنا ۔
مِنخَر ۔ (مِن ۔ خَر ۔ مَن ۔ خَر) [ع ۔ ا ۔ مذ] نتھنا ۔ ناک کا سوراخ ۔
مُنخَنِقَہ ۔ [ع ۔ ا ۔ صف] وہ جانور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو ۔
مَند ۔ [ق ۔ صف] مست ۔
مَند ۔ [ف ۔ لاحقہ] لاحقہ صفت نسبت جو کسی اسم کے بعد آکر اُسے صفت بنا دے ۔ اور والا ۔ صاحب کے معنی دے جیسے دانش مند ۔ احسان مند وغیرہ ۔
مَندا ۔ (مَن ۔ دا) [ہ ۔ صف] کم ۔ ہلکا ۔ دھیما ۔ مدھم (۲) سستا ۔ ارزاں ۔
مندا بیچنا ۔ [ا ۔ محاورہ] سستا بیچنا ۔ ارزاں فروخت کرنا ۔
مندا پڑ جانا ۔ مندا پڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] دھیما ہونا ۔ سست ہونا ۔ ڈھیلا ہونا (۲) ماند ہونا ۔ مدھم پڑنا (۳) ارزاں ہونا ۔ سستا ہونا ۔
مندا لگانا ۔ [ا ۔ محاورہ] کم قیمت پر بیچنا ۔ سستا بیچنا ۔
مندا ہونا ۔ [ا ۔ مص مرکب] سستا ہونا ۔ ارزاں ہونا ۔
مُندَرا ۔ (مُن ۔ دا) [ق ۔ ا ۔ مذ] گلا ۔ ریوڑ ۔
مَندِر ۔ (مَن ۔ دِر) [ہ ۔ ا ۔ مذ] گھر ۔ مکان ۔ محل (۲) شوالہ ۔ معبد ۔ پرستش گاہ ۔
مُندَرا ۔ (مُند ۔ را) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) جوگیوں کے کان کا کنڈل (۲) کان کا ایک زیور ۔
مُندَرِج ۔ (مُن ۔ دَ ۔ رِج) [ع ۔ صف] درج کیا گیا ۔ لکھا ہوا ۔
مُندَرِجَہ ۔ (مُن ۔ دَ ۔ رِ ۔ جَہ) [ع ۔ صف] درج ہونے والا ۔ درج کیا گیا ۔ جمع مندرجات ۔
مندرجۂ بالا ۔ [ع ۔ صف] اُوپر لکھا ہوا ۔
مُندَرِس ۔ (مُن ۔ دَ ۔ رِس) [ع ۔ ا ۔ مذ] مٹا ہوا ۔ کاٹا ہوا ۔ پھٹا ہوا (۲) خارج کیا ہوا (۳) گھسا ہوا ۔
مُندَری ۔ (مُند ۔ ری) [ہ ۔ ا ۔ مث] چھلا جو ہندو کان میں ڈالتے ہیں (۲) اُنگلی میں پہننے کا چھلا ۔ انگوٹھی ۔
مُندَریا ۔ (مُن ۔ دَر ۔ یا) [ہ ۔ ا ۔ مث] مندری کی تصغیر ۔ چھوٹی انگوٹھی ۔
مُندَفِع ۔ (مُن ۔ دَ ۔ فِع) [ع ۔ صف] دفع ہونے والا ۔ دُور ہونے والا ۔
مَندَل ۔ (مَن ۔ دَل) [ہ ۔ ا ۔ مث] ڈھول ۔ پکھاوج ۔ طبلہ ۔ ڈھولک (۲) چرخے کے بیچ کی لکڑی جس پر مال پھرتی ہے (۳) وہ دائرہ جو عمل پڑھنے والے حفاظت کی خاطر اپنے گرد بنا لیتے ہیں (۴) چشمہ ۔ منبع ۔ سوتا ۔
مَندَلا ۔ (مَند ۔ لا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] درخت کا وہ حصہ جو جڑ سے لے کر شاخ تک ہوتا ہے ۔ تنہ ۔
مُندَمِل ۔ (مُن ۔ دَ ۔ مِل) [ع ۔ ا ۔ مذ] بھرنے والا زخم ۔
مُندنا ۔ (مُند ۔ نا) [ا ۔ مص] بند ہونا ۔ میچنا (۲) بھڑنا جیسے دروازہ مندنا ۔ (۳) غائب ہونا ۔ چھپنا ۔

مَندُوب ۔ (مَن ۔ دُوب) [ع ۔ ا ۔ مذ] نمائندہ ۔ ممبر جو کام کے لیے بنایا گیا ہو ۔
مَندَھر ۔ (مَن ۔ دَھر) [ق ۔ ا ۔ مذ] مندر ۔ مکان ۔
مَندھیر ۔ [ق] دیکھو "مندھر"
مَندِی ۔ (مَن ۔ دِی) [ہ ۔ ا ۔ مث] کساد بازاری ۔ مال کم نکلنا ۔
مِندِیل ۔ (مِن ۔ دِیل) [ع ۔ ا ۔ مث] طلائی پگڑی ۔ تنگی ۔ سنہری دستار (۲) تولیہ ۔ رومال ۔ انگوچھا (۳) کمر کا پٹکا ۔ پیٹی ۔
مُنڈ ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) سر ۔ کھوپری (۲) ایک راکشس (۳) سرکردہ ۔ سردار ۔ سرغنہ ۔ استاد (۴) درخت جس کے پتّے گر گئے ہوں (۵) شوخ ۔ بے حیا (ق)
مُنڈ جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] لٹ جانا ۔
منڈ چڑا ۔ منڈ چڑھا ۔ [ا ۔ صف] ایک قسم کے فقیر جو پیسہ نہ ملنے پر اپنے سر یا بدن کو زخمی کر لیتے ہیں ۔ ضدی ۔ ہٹی ۔
مُنڈ چڑاپن ۔ [ا ۔ صف] ضد ۔ ہٹیلاپن ۔
مَنڈا ۔ (مَن ۔ ڈا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] بنگال کی ایک مشہور مٹھائی (۲) ایک قسم کی چپاتی روٹی (۳) آنکھ کی جھلی ۔
مُنڈا ۔ (مُن ۔ ڈا) [ہ ۔ صف] منڈا ہوا سر ۔ وہ آدمی جس کا سر منڈا ہوا ہو (۲) درخت جس کی شاخیں نہ ہوں (۳) جانور جس کے سینگ نہ ہوں (۴) مینار ۔ گنبد ۔ مندر ۔ گرجا جس پر کلس نہ ہو (۵) ایک قسم کا جوتا جس کی نوک نہیں ہوتی (۶) (پن ۔ ا ۔ مذ) لڑکا ۔ بچہ (۷) پتنگ کا سرا ۔
مَنڈاسا ۔ (مَن ۔ ڈا ۔ سا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] پھینٹا ۔ پگڑی ۔ عمامہ ۔ دستار ۔
مُنڈاسا باندھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] پگڑی باندھنا (۲) سر چڑھنا ۔
منڈاسا پھرانا ۔ [ا ۔ محاورہ] (ق ۔ مص) برہم ہونا ۔ بے مروتی کرنا ۔
منڈاسا کسنا ۔ [ا ۔ محاورہ] دیکھیے منڈاسا باندھنا ۔
مُنڈان ۔ (مُن ۔ ڈان) [ا ۔ مث ۔ ق] (۱) موجودات ظاہر شدہ (۲) دنیا ۔ جہان ۔
مُنڈانا ۔ (مُن ۔ ڈا ۔ نا) [ا ۔ مص] اُسترا پھروانا ۔ بال صاف کرانا ۔
مُنڈائی ۔ (مُن ۔ ڈا ۔ ای) [ہ ۔ ا ۔ مث] مونڈنے کا کام (۲) مونڈنے کی اُجرت ۔
مَنڈَپ ۔ (مَن ۔ ڈَپ) [س ۔ ا ۔ مذ] وہ جگہ جہاں بیاہ وغیرہ کی کافی رونق ہو ۔ شامیانہ ۔
مُنڈَف ۔ (مُن ۔ ڈَف) [ق ۔ ا ۔ مذ] منڈپ ۔ شامیانہ ۔
مُنڈَک ۔ (مُن ۔ ڈَک) [س ۔ ا ۔ مذ] نائی ۔ حجام ۔
مُنڈکری ۔ (مُن ۔ ڈک ۔ ری) [ہ ۔ ا ۔ مث] گھٹنوں پر سر دے کر بیٹھنے کا طریقہ ۔
مُنڈکری مارنا ۔ [ا ۔ محاورہ] گھٹنوں میں سر دے کر سونا ۔ اٹوائی کھٹوائی لے کر پڑ جانا ۔ غمگین حالت میں سونا ۔
مُنڈل ۔ (مُن ۔ ڈل) [س ۔ ا ۔ مذ] گھیرا ۔ دائرہ ۔ چکر ۔ گولا (۲) گول خیمہ یا تنبو (۳) احاطہ ۔ صوبہ ۔ ضلع ۔ پرگنہ (۴) نمبردار ۔ گاؤں کا پٹواری (۵) گردش ۔
منڈل باندھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) جھرمٹ کرنا ۔ حلقہ باندھنا ۔ (۲)

اندھیرا چھانا۔

مَنڈلاتے مَنڈلاتے پھرنا۔[ا۔ محاورہ] ڈانواں ڈول پھرنا۔ اِدھر اُدھر مارے مارے پھرنا۔ اِرد گرد چکر کھانا۔

مَنڈلانا۔ (مَنڈ۔ لا۔ نا) [ا۔ مص] چکر لگانا۔ گھومنا۔ حلقہ باندھ کر پھرنا (۲) گول دائروں میں اُڑنا (۳) بادل کا گھر آنا۔

مَنڈلی۔ (مَنڈ۔ لی) [ہ۔ ا۔ مث] ٹولی۔ گروہ۔ جتھا۔ جماعت۔ جھُنڈ۔

مُنڈلی۔ (مُنڈ۔ لی) [ہ۔ صف] مُنڈی ہوئی عورت۔ وہ عورت جس کے سر پر بال نہ ہوں۔

مُنڈن (مونڈن)۔ [ہ۔ ا۔ مذ] سر کا مُنڈایا جانا (۲) بچّے کے بالوں کا پہلی دفعہ مُنڈایا جانا۔

مُنڈنا۔ (مُنڈ۔ نا) [ا۔ مص] حجامت بننا۔ بال مُنڈے جانا (۲) چوری ہونا۔ لُٹنا (۳) دھوکے میں آکر نقصان اٹھانا۔

مَنڈنا۔ [ق۔ مص] بنانا۔

مَنڈِی۔ (مَنڈ۔ ڑِی) [ہ۔ ا۔ مث] وہ غلّہ جس پر بیل چلائے جاتے ہیں۔

مُنڈُو۔ (مُن۔ ڈُو) [ہ۔ صف] وہ عورت جس کا سر مونڈا گیا ہو (۲) بدبخت عورت (۳) وہ عورت جس کا خاوند مر گیا ہو۔ رانڈ۔ بیوہ۔

مَنڈوا۔ (مَنڈ۔ وا) [ہ۔ ا۔ مذ] ایک ادنیٰ قسم کا غلّہ (۲) تھیٹر۔ تماشا گاہ۔ پنڈال۔ شامیانہ۔

مُنڈوانا۔ (مُنڈ۔ وا۔ نا) [ا۔ مص] بال صاف کرانا (۲) چوری کرانا۔ لٹوانا۔ ٹھگوانا (۳) دھوکے سے خرچ کرانا۔

مُنڈدکا۔ (مُن۔ ڈد۔ کا) [ہ۔ صف] حرامی بچہ۔ ولدالزنا۔

مَنڈھا۔ (مَن۔ ڈھا) [ہ۔ ا۔ مذ] وہ سائبان یا شامیانہ جو ہندوؤں میں شادی کے روز بطور رسم تانا جاتا ہے اور جس کے نیچے دولہا دلہن کے پھیرے ہوتے ہیں (۲) ایک قسم کے گیت جو دُلہن کی رُخصتی کے وقت گائے جاتے ہیں۔

مَنڈھا چھوانا۔[ا۔ محاورہ] شادی کا سائبان تنوانا۔

مَنڈھ جانا۔[ا۔ مص] کسی کام میں پورے طور پر مصروف ہو جانا۔

مَنڈھنا۔ (مَنڈھ۔ نا) [ا۔ مص] پوشش کرنا۔ کپڑا۔ کاغذ یا چمڑا چڑھانا۔ مڑھنا۔ جا نپنا۔ ڈھانپنا۔ ڈھانکنا (۳) ذمے لگانا۔ سر کرنا۔ گلے مڑھنا۔ (۴) رچنا۔ مچنا۔ ہونا۔

مَنڈھوانا۔ (مَنڈھ۔ وا۔ نا) [ا۔ مص] پوشش کرانا۔ مڑھوانا (۲) کسی کے سر ڈلوانا۔ ذمے دھروانا۔

مَنڈھوائی۔ (مَنڈ۔ وا۔ ای) [ہ۔ ا۔ مث] منڈھنے کی اُجرت۔ پوشش کرائی کی مزدوری۔

مَنڈھی۔ مَنڈھیا۔ (مَن۔ ڈھی) (مَنڈھ۔ یا) [ہ۔ ا۔ مث] جھونپڑی۔ مڑھی۔ کٹیا (۲) جوگیوں کے رہنے کا چھوٹا سا گنبد۔ سائبان۔

مَنڈی۔ (مَن۔ ڈی) [ہ۔ ا۔ مث] تجارت گاہ۔ بازار۔ ہاٹ۔ بڑا بازار۔ تھوک فروشی کی جگہ۔

مَنڈی لگنا۔ [ا۔ محاورہ] منڈی کا کاروبار شروع ہونا۔ بازار لگنا۔

مُنڈی۔ (مُن۔ ڈی) [ہ۔ ا۔ مث] بن بالوں کی۔ بن شاخوں کی۔ سر مونڈی ہوئی (۲) وہ جانور جس کے سینگ نہ ہوں (۳) بے نوک کی جوتی (۴) ایک بوٹی (۵) سر۔ کھوپری۔

مُنڈی تولنا۔[ا۔ محاورہ] غرور سے سر اُونچا کرنا۔

مَنڈیانا۔ (مَنڈ۔ یا۔ نا) [ہ۔ مص] کلف لگانا۔ مانڈی لگانا۔ مانڈنا۔ چاول کی پیچ یا نشاستہ وغیرہ سے کپڑے یا کاغذ کو سخت بنا کر صاف کرنا۔

مُنڈیا۔ (مُنڈ۔ یا) [ہ۔ ا۔ مث] مونڈ کی تصغیر۔ چھوٹا سا سر۔ ذرا سی کھوپری۔

مَنڈیٹ۔ (Mandate) (مَن۔ ڈیٹ) [انگ۔ ا۔ مذ] حاکم عدالت کا حکم۔ ہدایت (۲) حق وکالت۔ انجمن اقوام کی طرف سے کسی ریاست کو کسی ملک پر حکومت کرنے کا عارضی اختیار (۳) (قانون) معاہدہ جس کی رُو سے کوئی شخص بلا معاوضہ کسی خدمت کے انجام دینے کا اقرار کرے۔

مُنڈیر۔ (مُن۔ ڈیر) [ہ۔ ا۔ مث] دیوار کا اُوپر کا حصّہ جو ڈھلوان ہوتا ہے (۲) پُشتہ۔ مینڈھ۔

مُنڈیر باندھنا۔[ا۔ محاورہ] پشتہ باندھنا۔ مینڈ بنانا۔ ذرا سی دیوار اٹھا کر حد بنانا۔

مُنڈیری۔ (مُن۔ ڈے۔ ری) [ہ۔ ا۔ مث] منڈیر کی تصغیر۔

مُنڈینا۔ (مُن۔ ڈے۔ نا) [ق۔ صف] شوخی۔ بے حیائی۔

مُنبڑا۔ (مُن۔ بڑا) [ق۔ ا۔ مذ] دل۔

مَنزِل۔ (مَن۔ زِل) [ع۔ ا۔ مث] اُترنے کی جگہ۔ ٹھہرنے کا مقام۔ سرائے۔ ٹھکانہ۔ مسافر خانہ۔ پڑاؤ (۲) ایک دن کا سفر۔ مرحلہ (۳) گھر۔ مکان۔ مسکن (۴) مکان کا ایک درجہ (۵) چاند کا گھر۔ نچھتر (۶) قرآن مجید کے سات حصّوں میں سے ایک حصّہ۔ جمع: منازل۔

منزل اٹھانا۔[ا۔ محاورہ] مکان بنانا۔

منزل اوّل۔[ع۔ ا۔ مث] پہلی منزل۔ مجازاً۔ موت۔ قبر۔

منزل بہ منزل۔ [ع۔ ف۔ تابع فعل] پڑاؤ پڑاؤ۔ ایک ایک پڑاؤ۔ درجہ بدرجہ۔

منزل بھاری ہونا۔[ا۔ محاورہ] سفر کا مشکل ہونا۔

منزل پر پہنچنا۔[ا۔ محاورہ] اصل مقام پر پہنچنا۔

منزل دراز ہونا۔[ا۔ محاورہ] معمولی مسافت کا لمبا معلوم ہونا۔

منزل دینا۔[ا۔ محاورہ] جنازے کو راستے میں ذرا سی دیر کے لیے رکھ دینا۔ مُردے کو آرام دینا۔

منزل طے ہونا۔[ا۔ محاورہ] سفر پورا ہونا۔ ٹھکانے پر پہنچنا۔

منزل کاٹنا۔[ا۔ محاورہ] راستہ طے کرنا۔

منزل کٹنا۔[ا۔ محاورہ] سفر طے ہونا۔ مسافت طے ہونا۔

منزل کٹھن ہونا۔[ا۔ مص مرکب] منزل کڑی ہونا۔ راستہ کا دشوار ہونا۔ سفر کا مشکل ہونا۔

منزل کھوٹی ہونا۔[ا۔ محاورہ] راستہ میں اتنی دیر لگنا کہ منزل تک ٹھیک وقت پر نہ پہنچ سکنا۔ مقام مقصود تک پہنچنے سے رہ جانا۔

منزل کرنا۔[ا۔ محاورہ] ایک پڑاؤ کا راستہ چلنا (۲) کچھ چل کر ٹھہر جانا۔

منزل گاہ۔[ع۔ ف۔ ا۔ مذ] اُترنے کی جگہ۔ قیام کرنے کی جگہ۔ رِگاہ

لائڈ ہے۔

منزل مارنا ۔ (ا۔ محاورہ) مسافت طے کرنا۔ سفر ختم کرنا (۲) مشکل حل کرنا۔

منزلِ مقصود ۔ (ع۔ ا۔ مث) وہ جگہ جہاں پہنچنے کا ارادہ ہو۔

منزلِ مقصود کو پہنچنا ۔ (ا۔ محاورہ) ٹھکانے پر پہنچنا۔ مراد حاصل ہونا مطلب بر آنا۔

منزلِ ہستی ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) (کنایۃً) عمر۔ زندگی۔

مُنَزَّل ۔ (مُ۔ نَزْ۔ زَل) (ع۔ ا۔ مذ) نیچے اتارا گیا۔ نازل کیا گیا۔

مُنْزِل ۔ (مُنْ۔ زِل) (ع۔ صف) انزال ہونے والا۔ نیچے اُترنے والا۔

مُنْزِل ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) انزال ہونا۔ منی نکلنا۔ جھڑنا۔

منزلت ۔ (مَنْ۔ زِ۔ لَت) (ع۔ ا۔ مث) توقیر۔ قدر۔ عزت۔ اعزاز۔ وقعت (۲) درجہ۔ مرتبہ۔

مُنَزِّلَہ ۔ (مُن۔ زِ۔ لَہ) (ع۔ صف) درجے کا۔ کھنڈ والا جیسے دو منزلہ۔

مَنْزَوی ۔ (مُن۔ زَ۔ وی) (ع۔ صف) گوشہ نشین۔ خلوت گزین۔ گوشہ گیر۔

مُنَزَّہ ۔ (مُ۔ نَزْ۔ زَہ) (ع۔ ا۔ مذ) عیبوں سے بَری۔ پاک۔ مُبَرّا۔

مُنس ۔ (ق۔ ا۔ مذ) خاوند۔

مَنسا ۔ (مَنْ۔ سا) (ہ۔ ا۔ مث) خواہش۔ مراد۔ مطلب۔ مقصد۔ چاہ۔ منشا۔

منسا پورن کرنا ۔ (ا۔ مص مرکب) مراد بھر لانا۔ آرزو پوری کرنا۔

منسا دیوی ۔ (ہ۔ ا۔ مث) ایک دیوی جو ہندوؤں کے عقیدہ کے مطابق انسان کو سانپ کے زہر سے بچاتی ہے۔

مِنسٹر (Minister) (م۔ نِس۔ ٹر) (انگ۔ ا۔ مذ) وزیر دیوان۔ مدار المہام۔

مِنسٹری ۔ (م۔ نِس۔ ٹ۔ ری) (انگ۔ ا۔ مث) وزارت۔ وزراء کی جماعت۔

مُنسَرِح ۔ (مُن۔ س۔ رِح) (ع۔ ا۔ مذ) آسان۔ آسان کیا گیا (۲) عروض کی ایک بحر۔

مَنسَک ۔ (مَنْ۔ سَک) (ع۔ ا۔ مذ) عبادت گاہ (۲) مکہ معظمہ میں وہ جگہ جہاں حاجی قربانی کرتے ہیں۔

مُنسَلِک ۔ (مُن۔ سَ۔ لِک) (ع۔ ا۔ مذ) پرو دیا ہوا۔ نتھی کیا ہوا۔ شامل۔ مشمول۔

منسلک کرنا ۔ (ا۔ مص مرکب) شامل کیا ہوا نتھی کرنا۔

مَنسُوب ۔ (مَن۔ سُوب) (ع۔ ا۔ مذ) نسبت کیا گیا۔ متعلق کیا ہوا (۲) جس سے نسبت یعنی منگنی ہو۔

منسوب کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نسبت کرنا (۲) سگائی کرنا۔ منگنی کرنا (۳) بیاہنا۔ نکاح کرنا۔

مَنسُوبَہ ۔ (مَنْ۔ سُو۔ بَہ) (ع۔ صف) نسبت دی ہوئی۔ متعلقہ (۲) جس سے منگنی ہوئی ہو۔ منگیتر۔

مَنسُوج ۔ (مَنْ۔ سُوج) (ع۔ ا۔ مذ) بُنا ہوا۔

مَنسُوخ ۔ (مَنْ۔ سُوخ) (ع۔ صف) رد کیا گیا۔ نابود کیا گیا۔ ترک کیا گیا۔

مَنسُوخی ۔ (مَنْ۔ سُو۔ خی) (ع۔ ا۔ مذ) نیست ہونا۔ مٹنا۔

مَنش ۔ (م۔ نُش) (ہ۔ ا۔ مذ) آدمی۔ مرد۔ شخص (۲) خاوند۔ شوہر۔ پتی۔

مَنِش ۔ (م۔ نِش) (ف۔ ا۔ مث) طبیعت۔ عادت۔ خو خصلت۔

مَنْشَا ۔ (مَن۔ شا) (ع۔ ا۔ مذ) پیدا ہونے کی جگہ (۲) مجازاً سبب۔ باعث۔ وجہ (۳) ارادہ۔ مطلب۔ مقصد۔ مراد۔ منصوبہ۔ عندیہ۔

مُنْشَآت ۔ (ع۔ ا۔ مذ) مسودہ۔ عبارتیں۔ تصنیفات۔

مِنْشار ۔ (مِن۔ شار) (ع۔ ا۔ مذ) لکڑی چیرنے کا آلہ۔ آرہ (۲) اناج علیحدہ کرنے کا آلہ جس کے ایک طرف دستہ اور دوسری طرف بڑا سا کنگھا ہوتا ہے۔

مُنْشَرِح ۔ (مُن۔ شَ۔ رِح) (ع۔ ا۔ مذ) کھلنے والا۔

مُنْشَرَح ۔ (مُن۔ شَ۔ رَح) (ع۔ ا۔ مذ) کھلا ہوا۔ عیاں۔ ظاہر۔ آشکار (۲) خوش بشاش۔

مُنْشَعِب ۔ (مُن۔ شَ۔ عِب) (ع۔ ا۔ مذ) پھیلا ہوا۔ پراگندہ۔ منتشر۔ شاخ در شاخ۔

مَنْشُور ۔ (مَنْ۔ شُور) (ع۔ ا۔ مذ) تتر بتر۔ بکھرا ہوا (۲) شاہی فرمان۔ پروانہ (۳) جماعتی اعلان (۴) سہ دھا شیشہ جس میں سے شعاعیں گزر کر پھیل جاتی ہیں۔ جمع۔ مناشیر۔ (Manifesto)

منشورِ مثلثی ۔ (ع۔ ا۔ مث) تکونا شیشہ جس میں سے شعاعیں گزر کر مختلف رنگوں میں تقسیم ہو کر پھیل جاتی ہیں۔

مُنْشی ۔ (مُن۔ شی) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) پیدا کرنے والا۔ آغاز کرنے والا (۲) لکھنے والا۔ محرر۔ متصدی۔ نویسندہ (۳) مضمون نگار۔ خوش قلم۔ خوش تحریر۔

منشیِ چرخ۔ منشیِ فلک ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) عطارد ستارہ۔

منشی خانہ ۔ فارسی دفتر۔ اردو دفتر (۲) ڈاک بنگلوں کے ساتھ ایک چھوٹا سا مکان جس میں افسروں کے منشی ٹھہرتے ہیں۔

منشی گری ۔ (ع۔ ف۔ صف) محرری۔ کتابت۔ لکھنے کا کام۔

مُنَشّی ۔ (مُ۔ نَش۔ شی) (ع۔ ا۔ مذ) نشہ لانے والی چیز۔

مُنشیانہ ۔ (مُن۔ شِی۔ یا۔ نَہ) (ف۔ صف) منشیوں کا سا (۲) منشی کا محنتانہ۔

مَنْصَب ۔ (مَن۔ صَب) (ع۔ ا۔ مذ) رُتبہ۔ عہدہ۔ درجہ۔ مرتبہ (۲) کام۔ خدمت (۳) حوصلہ۔ مجال۔ طاقت۔ یہ لفظ عام طور پر صاد کے زیر سے بولا جاتا ہے (جمع) مناصب۔

منصب دار ۔ (ع۔ ف۔ صف) عہدے دار۔ عامل۔ حاکم (۲) نسلاً بعد نسل وظیفہ پانے والا۔

مَنْصَبی ۔ (مَنْ۔ صَ۔ بی) (ع۔ صف) منصب سے منسوب۔ عہدے کے متعلق جیسے فرضِ منصبی۔

مُنْصَرِف ۔ (مُن۔ صَ۔ رِف) (ع۔ ا۔ مذ) پھر جانے والا۔ ایک حال سے دوسرے حال پر لوٹ جانے والا۔ باغی۔ منحرف (۲) اصطلاح صرف و نحو میں وہ جس کی گردان ہو سکے۔

مُنْصَرِم ۔ (مُن۔ صَ۔ رِم) (ع۔ ا۔ مذ) منتظم۔ انتظام کرنے والا۔ مہتمم۔ سربراہ کار۔ مینیجر۔ منیم۔ جمع: منصرمین۔

مُنْصِف ۔ (مُن۔ صِف) (ع۔ ا۔ مذ) انصاف کرنے والا۔ عادل (۲) دیوانی کا ایک عہدیدار۔ جمع۔ منصفان۔ منصفین۔

مُنْصِف مزاج ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) انصاف پسند۔ کھرا۔ دو ٹوک بات کہنے والا لگی لپٹی نہ رکھنے والا۔

مُنصِفانہ۔ (مُن-صِ-فا-نہ) [ف-صف] از روئے انصاف۔ عدل کے اعتبار سے۔ دو ٹوک۔ ٹھیک ٹھیک۔

مُنصِفی۔ (مُن-صِ-فی) [ع-ا-مث] انصاف۔ عدل۔ فیصلہ۔ تصفیہ (۲) منصف کا عہدہ۔ منصف کی عدالت۔

مُنصِفی اُٹھ جانا۔ [ا-محاورہ] انصاف نہ رہنا۔ بے انصافی ہونا۔ ظلم ہونا۔

منصفی شرط ہے۔ [ا-محاورہ] انصاف کرنا چاہیئے۔

مَنصُوب۔ (مَن-صُوب) [ع-ا-مذ] کھڑا۔ سیدھا۔ قائم۔ کھڑا کیا گیا (۲) وہ حرف جس پر زبر ہو۔ مفتوح۔

مَنصُوبہ۔ (مَن-صُو-بہ) [ع-امذ] کھڑی ہوئی چیز (۲) تجویز۔ تدبیر۔ توڑ جوڑ۔ حکمت دانائی (۳) ارادہ۔ مقصد۔ منشا۔ عندیہ (۱) پلین۔

منصوبہ باز۔ [ع-ف-صفت] ارادے گانٹھنے والا۔ سوچنے والا دور اندیش۔ مدبّر۔

منصوبہ بندی۔ [ع-ف-ا-مث] تجویز کرنا۔ تدبیر کرنا۔ خاکہ یا نقشہ بنانا طریق عمل تجویز کرنا۔ پلاننگ (Planning)

منصوبہ باندھنا۔ (ا-محاورہ) ارادہ کرنا۔ ٹھاننا۔ کسی بات کو دل میں پختہ کرنا۔

مَنصُور۔ (مَن-صُور) [ع-ا-مذ] نُصرت دیا گیا۔ مدد دیا گیا۔ مظفر۔ فتحمند (۲) ایک ولی اللہ کا نام جنھوں نے حالت جذب میں انا الحق کہہ دیا تھا۔ جس پر انہیں سولی دے دی گئی۔

مَنصُوص۔ (مَن-صُوص) [ع-ا-مذ] تحقیق کیا گیا۔ ظاہر کیا گیا۔ کمال تحقیق کو پہنچا ہوا (۲) قرآن مجید کی وہ آیت جو قابلِ تاویل نہ ہو (۳) وہ حدیث جو کامل طور پہ ثابت ہو گئی ہو۔

مُنَصَّہ۔ (مُ-نَص-صَہ) [ع-ا-مذ] ظاہر ہونے کی جگہ۔ جلوہ گاہ (۲) وہ تخت یا چوکی جس پر دُلہن کو بٹھا کر جلوہ گاہِ عروس۔ حجلۂ عروسی جسے خوب سجایا جائے۔

منصّۂ شہود۔ [ع-ف-ا-مذ] وہ جگہ جہاں کسی چیز کا جلوہ دکھایا جائے۔

مُنضِج۔ (مُن-ضِج) [ع-ا-مذ] پکانے والی دوا۔ وہ دوا جو مواد کو پکا کر قابلِ اخراج کرے۔ خِلط کو پکانے والی دوا۔

مُنضَبَط۔ (مُن-ضَ-بَط) [ع-امذ] پیوستہ کیا ہوا۔ مضبوط کیا ہوا۔

مُنضَبِط۔ (مُن-ضَ-بِط) [ع-ا-مذ] مضبوط کرنے والا۔ پیوستہ کرنے والا۔

مُنضَم۔ (مُن-ضَم) [ع-امذ] ملایا گیا۔ ملایا ہوا۔ شامل۔ پیوستہ۔ ملحق۔

مُنطَبِع۔ (مُن-طَ-بِع) [ع-امذ] چھپنے والا۔ منقوش ہونے والا۔

مُنطَبِق۔ (مُن-طَ-بِق) [ع-ا-مذ] برابر۔ موافق۔ اوپر تلے ٹھیک آنے والا۔

مُنطَفِی۔ (مُن-طَ-فی) [ع-امذ] بجھنے والا۔ بجھا ہوا۔

مَنطِق۔ (مَن-طِق) [ع-ا-مث] نُطق۔ گویائی۔ گفتگو۔ بات۔ بات چیت۔ فصاحت۔ خوش کلامی (۲) تلفظ۔ لہجہ (۳) ٹھیک طور سے سوچنے کا علم۔ وہ علم جو منطقی دلائل سے حق کو حق اور ناحق کو ناحق ثابت کر دیتا ہے۔ علم دلیل۔ علم مناظرہ۔

منطق بگھارنا یا منطق چھانٹنا۔ [ا-محاورہ] تقریر چھانٹنا۔ حجت کرنا۔ باتیں بنانا۔ چھان بین کرنا۔ دلیل کرنا۔

مِنطَقات۔ (مِن-طَ-قات) [ع-ا-مذ] منطقہ کی جمع (۱) کمر میں باندھنے کے پٹکے (۲) وہ فرضی خطوط جو زمین کے گرداگرد واقع ہیں۔ دائرے۔ حلقے۔

مِنطَقہ۔ (مِن-طَ-قہ) [ع-ا-مذ] (۱) کمر میں باندھنے کا پٹکا۔ وہ فرضی خط جو زمین کے چاروں طرف کھینچا ہوا ہے۔ دائرہ۔ حلقہ۔ (جمع)۔ مناطق۔ منطقات۔

منطقۃُ البروج۔ [ع-ا-مذ] وہ بڑا دائرہ جس پر بارہ برج آسمانی واقع ہیں راس منڈل۔ راس چکر۔

منطقۂ باردہ۔ [ع-ا-مذ] وہ خطہ زمین جہاں تمام سال سخت سردی رہتی اور برف جمی رہتی ہے۔

منطقۂ باردہ جنوبی۔ [ع-ا-مذ] قطبِ جنوبی کے گرد کا خطہ جہاں سارا سال نہایت سردی ہوتی اور برف جمی رہتی ہے۔

منطقہ باردہ شمالی۔ [ع-ا-مذ] قطب شمالی کے قریب وہ خطہ جہاں تمام سال برف جمی رہتی اور سخت سردی ہوتی ہے۔

منطقۂ حارّہ۔ منطقۂ محرقہ۔ [ع-ا-مذ] خطِ استوا کے قریب کا وہ خطہ جہاں سورج کی کرنیں سیدھی پڑنے کے باعث ہمیشہ نہایت گرمی رہتی ہے۔

مُنطقۂ معتدلہ۔ [ع-ا-مذ] زمین کا وہ خطہ جہاں سردی اور گرمی برابر رہتی ہے۔

منطقی، منطقیہ۔ (مَن-طِ-قی) (مَن-طِق-یا) [پہلا ع اور دوسرا اُ-صف] علم منطق جاننے والا۔ حجتی۔ جھگڑالو۔

مَنطُوق۔ (مَن-طُوق) [ع-امذ] بولا گیا (۲) کلام۔ سخن۔ بات چیت۔ قول۔ مضمون۔

مَنطُوی۔ (مُن-طَ-وی) [ع-امذ] لپٹا ہوا۔ ملفوف۔ پیچیدہ۔

مَنظَر۔ (مَن-ظَر) [ع-ا-مذ] جائے نظر۔ آنکھ۔ نظر (۲) نظارہ۔ سیرگاہ۔ تماشا گاہ (۳) چہرہ۔ صورت۔ شکل (۴) حدِ نظر (۵) دریچہ۔ کھڑکی۔ روزن۔ سوراخ (۶) اونچی عمارت۔ سلاٹھ۔ مینار (جمع) مناظر۔

منظرِ چشم۔ [ع-ف-مث] آنکھ کی پتلی۔

منظرِ عام۔ [ع-ف-ا-مذ] کھلی جگہ۔ گزرگاہِ عام۔ شاہراہِ عام۔

مُنَظَّم۔ (مُ-نَظ-ظَم) [ع-ا-مذ] دھاگے میں پرویا ہوا (۲) موزوں کلام (۳) وہ چیز جو انتظام کے ساتھ ہو۔

مَنظُور۔ (مَن-ظُور) [ع-امذ] دیکھا گیا۔ نظر کیا گیا (۲) پسندیدہ۔ مقبول۔ مانا گیا۔

منظورِ خاطر۔ [ع-ف-صفت] دل پسند۔ مقبول۔ پسندیدہ۔

منظورِ خدا۔ [ع-ف-ا-مذ] مرضیٔ مولا۔ مشیتِ ایزدی۔

منظورِ نظر۔ [ع-صفت] نظر کو پسند۔ مرغوب (۲) عزیز۔ پیارا۔ محبوب۔ بیٹا (۳) وہ شخص جس پر کسی کی نظرِ عنایت ہو۔

منظورِ نظر ہونا۔ [ا-محاورہ] دل کو اچھا لگنا۔ دل میں کھُبنا۔ نظر پر چڑھنا۔

منظوری۔ (مَن-ظو-ری) [ع-ا-مث] مرضی۔ مقبولیت۔ اجازت۔ پروانگی۔

مَنظوری کی اسامی ۔ [ا۔ مث] وہ نوکری جس کی حکومت سے منظوری ہوئی ہو اور اس پر پنشن کا بھی حق ہو۔

مَنظُوم ۔ (مَن۔ ظُوم) [ع۔ ا۔ مذ] پرویا گیا۔ منسلک کیا گیا (۲) نظم کیا گیا۔ اشعار میں لایا گیا۔ واحد۔ نظم۔

مَنظُومَہ ۔ (مَن۔ ظُو۔ مَہ) [ع۔ صف] دیکھیے منظوم۔ جمع۔ منظومات۔

مَنع ۔ [ع۔ ا۔ مذ] (۱) باز رکھنا۔ روکنا (۲) نادرست۔ نامناسب۔ ناجائز (۳) خلافِ قانون۔ خلافِ شرع۔ خلافِ رسم و رواج۔ اُردو میں بفتح ودوم بولا جاتا ہے۔

مَنع کرنا ۔ [ا۔ مص مرکب] روکنا۔ باز رکھنا۔

مُنعَدِم ۔ (مُن۔ عَ۔ دِم) [ع۔ ا۔ مذ] نیست ونابود۔ ناپید۔

مُنعَطِف ۔ (مُن۔ عَ۔ طِف) [ع۔ ا۔ مذ] پھرنے والا۔ لوٹنے والا۔ مُڑنے والا خم کھانے والا۔ کنایۃً، متوجہ ہونے والا۔

مُنعَقِد ۔ (مُن۔ ع۔ قِد) [ع۔ ا۔ مذ] انعقاد پانے والا۔ بندھنے والا (۲) ٹھہرنے والا۔ مقرر ہونے والا۔

مُنعَقِد ہونا ۔ [ا۔ محاورہ] ٹھہرنا۔ قرار پانا۔ قائم ہونا۔

مُنعَکِس ۔ (مُن۔ عَ۔ کِس) [ع۔ ا۔ مذ] عکس قبول کرنے والا (۲) اُلٹا۔ اوندھا۔ مقلوب۔ سرنگوں۔ پلٹا ہوا (۲) وہ شعاع جو اُلٹ کر آئی ہو۔

مُنعِم ۔ (مُن۔ عِم) [ع۔ ا۔ مذ] نعمت دینے والا (۲) امیر۔ مالدار۔ دولتمند غنی۔ زردار۔ متموّل۔ دھنی (۳) آقا۔ ولی نعمت۔ مربّی (۴) فیاض سخی۔ مخیّر۔ دریادل۔

مُنَغَّص ۔ (مُ۔ نَغ۔ غَص) [ع۔ ا۔ مذ] گدلا۔ مکدّر (۲) ناراض۔ رنجیدہ۔ افسردہ۔ حزیں۔ ملول۔

مَنفَذ ۔ (مَن۔ فَذ) [ع۔ ا۔ مذ] راستہ۔ گزرگاہ (۲) سوراخ۔ مسام رخنہ روزن۔ جمع۔ منافذ۔

مُنفَرِج ۔ (مُن۔ فَ۔ رِج) [ع۔ ا۔ مذ] کشادہ۔ وسیع۔ کھلا ہوا (۲) خوش۔

مُنفَرِجَہ ۔ (مُن۔ فَ۔ رِ۔ جَہ) [ع۔ ف۔ صف] پھیلا ہوا۔ کشادہ۔

مُنفَرِجہ زاویہ ۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] وہ زاویہ جو قائمہ سے بڑا ہو۔

مُفَرِّح ۔ (مُ۔ فَر۔ رِح) [ع۔ ا۔ مذ] فرحت دینے والا۔ خوشی بخشنے والا (۲) خوش۔ شاد۔

مُنفَرِد ۔ (مُن۔ فَ۔ رِد) [ع۔ ا۔ مذ] تنہا۔ اکیلا (۲) یکتا۔ یگانہ۔ واحد۔

مُنفَصِل ۔ (مُن۔ فَ۔ صِل) [ع۔ ا۔ مذ] جُدا کیا گیا۔ علیحدہ کیا ہوا۔

مُنفَصِلَہ ۔ (مُن۔ فَ۔ صِ۔ لَہ) تصفیہ شدہ۔ فیصل شدہ۔

مَنفَعَت ۔ (مَن۔ فَ۔ عَت) [ع۔ ا۔ مث] نفع۔ فائدہ۔ سود۔ حاصل۔ یافت۔

مُنفَعِل ۔ (مُن۔ فَ۔ عِل) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) اثر قبول کرنے والا (۲) نادم شرمندہ۔ شرمسار۔

مُنفِق ۔ [ع۔ صف] خرچ کرنے والا۔ کسی کو روٹی کپڑا دینے والا۔

مُنفَک ۔ (مُن۔ فَک) [ع۔ ا۔ مذ] جُدا کیا گیا۔ الگ کیا گیا۔

مَنفی ۔ (مَن۔ فی) [ع۔ صف] (۱) نفی کیا گیا۔ رد کیا گیا۔ تفریق کیا گیا۔ خارج کیا گیا۔ گھٹایا گیا۔

مُنقاد ۔ (مُن۔ قاد) [ع۔ ا۔ مذ] مطیع۔ تابعدار۔ فرماں بردار۔

مِنقار ۔ (مِن۔ قار) [ع۔ ا۔ مث] چونچ۔

مِنقار زیرِ پر رہنا (ہونا) ۔ [ا۔ محاورہ] خاموش رہنا۔ دبکے رہنا۔

مِنقاش ۔ [ع۔ ا۔ مذ] موچنا۔ سانسی۔ نقش کرنے والا آلہ (۲) کانٹا نکالنے اور بال اُکھاڑنے کا آلہ۔

مِنقَب ۔ [ع۔ ا۔ مذ] ایک اوزار جس سے پیٹ سے پانی نکالتے ہیں۔

مَنقَبَت ۔ (مَن۔ قَ۔ بَت) [ع۔ ا۔ مث] تعریف۔ توصیف۔ ثنا۔ صفت (۲) کوئی چیز جس پر انسان فخر کرے یا جو اُسے ممتاز بنا دے۔

مُنقَبِض ۔ (مُن۔ قَ۔ بِض) [ع۔ ا۔ مذ] کھینچ کر بندھا ہوا۔ بھنچا ہوا۔ سمٹا ہوا۔ سکڑا ہوا (۲) دل گرفتہ۔ مکدر۔ ناراض۔ ناخوش۔

مُنَقَّح ۔ (مُ۔ نَق۔ قَح) [ع۔ ا۔ مذ] تنقیح کیا ہوا۔ پاک کیا ہوا۔ جھوٹ سے پاک۔ سچ بات۔

مُنقَسَم ۔ (مُن۔ قَ۔ سَم) [ع۔ ا۔ مذ] تقسیم کیا گیا۔ بانٹا ہوا۔ تقسیم شدہ۔

مُنقَسِم ۔ (مُن۔ قَ۔ سِم) [تقسیم ہونے والا۔

مُنَقَّش ۔ (مُ۔ نَق۔ قَش) [ع۔ ا۔ مذ] نقش کیا گیا۔ نقشین۔ بیل بوٹے دار۔

مُنقَضِب ۔ [ع۔ صف] کاٹا گیا۔ جُدا کیا گیا (۲) جو اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔

مُنقَصَت ۔ (مُن۔ قِ۔ صَت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) کمی۔ گھاٹا۔ نقصان (۲) عیب۔ نقص۔

مُنقَضِب ۔ [ع۔ ا۔ مث] عروض کی ایک بحر۔

مُنقَضی ۔ (مُن۔ قَ۔ ضی) [ع۔ ا۔ مذ] گزرنے والا۔ گزرا ہوا۔ گزشتہ۔ بیتا ہوا۔

مُنقَطِع ۔ (مُن۔ قَ۔ طِع) [ع۔ ا۔ مذ] قطع ہونے والا۔ قطع کیا گیا (۲) اختتام کو پہنچا ہوا (۳) فیصل شدہ۔ تصفیہ شدہ۔

منقطع ہونا ۔ [ا۔ محاورہ] (۱) فیصلہ ہونا۔ تصفیہ ہونا (۲) جاتا رہنا۔ ٹوٹنا۔ کٹنا۔

مَنقَل ۔ (مَن۔ قَل) [ع۔ ا۔ مث] انگیٹھی۔ سگڑی۔ جمع۔ مناقل۔

مِنقَلا ۔ (مِن۔ قَ۔ لا) [ت۔ ا۔ مذ] فوج کا وہ حصہ جو لشکر سے آگے رہے۔ ہراول۔

مُنقَلِب ۔ (مُن۔ قَ۔ لِب) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) پلٹنے والا۔ اُلٹنے والا۔ (۲) اوندھا۔

مُنقَلِبات ۔ [ع۔ ا۔ مذ] وہ بُرج جن کے طالع میں کام درست نہیں ہوتا جو چار ہیں۔ حمل۔ سرطان۔ جدی اور میزان (۲) منقلبہ کی جمع۔

مَنقُوش ۔ (مَن۔ قُوش) [ع۔ ا۔ مذ] نقش کیا گیا۔ کھُدا ہوا۔

منقوشِ خاطر ۔ ذہن نشین۔

مَنقُوط۔ منقُوطَہ ۔ (مَن۔ قُوط) (مَن۔ قُو۔ طَہ) [ع۔ ا۔ مذ] نقطہ دیا گیا۔ نقطے دار۔ نقطے والا۔

مَنقُول ۔ (مَن۔ قُول) [ع۔ ا۔ مذ] نقل کیا گیا۔ بیان کیا گیا (۲) لکھا گیا۔ اُتارا گیا (۳) ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا گیا (۴) وہ علم جس میں صرف اُن باتوں سے بحث ہو جو دوسروں نے بیان کی ہیں۔

منقول عنہ ۔ [ع۔ ا۔ مذ] وہ تحریر یا کتاب جس سے نقل کی گئی ہو۔

مَنقُولَہ ۔ (مَن۔ قُو۔ لَہ) [ع۔ صف] ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے قابل۔ قابلِ انتقال۔

مَنقولہ جائداد ۔ [ع ۔ ف ۔ مث] وہ چیزیں جو ایک جگہ سے دوسری جگہ ہٹائی جا سکیں ۔ جیسے ۔ روپیہ ۔ پیسہ ۔ مال و اسباب ۔

مُنَقّٰی ۔ (مُ ۔ نَق ۔ قا) [ع ۔ ا ۔ مذ] صاف کیا ہوا ۔ مُصفّٰی (۲) ایک قسم کی بڑی کشمش ۔

مُنَقّی ۔ (مُ ۔ نَق ۔ قی) [ع ۔ ا ۔ مذ] صاف کرنے والا ۔

مَنکا ۔ (مَن ۔ کا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) مالا کا دانہ ۔ تسبیح کا دانہ (۲) کانچ ۔ عقیق نگینہ یا کسی پتھر کا دانہ ۔ سونے یا چاندی کا دانہ (۳) وہ مُہرے جن کو فقیر گلے میں ڈالے رہتے ہیں (۴) مالا ۔ تسبیح ۔ سُمرن (۵) گردن کا مُہرہ (۶) ریڑھ کی ہڈی کا بالائی حصّہ ۔

منکا پھیرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] جپنا ۔ تسبیح پھیرنا ۔

منکا ٹوٹنا ۔ [ا ۔ محاورہ] گردن کی ہڈی کا ٹوٹ جانا ۔

منکا ڈھل جانا ۔ منکا ڈھلکنا ۔ منکا ڈھلنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مرتے وقت گردن کا خم کھا جانا ۔ گردن کا قابو میں نہ رہنا ۔ علامت مرگ کا ظاہر ہونا ۔

مُنکَر ۔ (مُن ۔ کَر) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) انکار کیا گیا (۲) مکروہ ۔ خراب ۔ ناشائستہ ۔ نامشروع (۳) ایک فرشتہ کا نام جو نکیر کے ساتھ مل کر قبر میں سوال کرے گا ۔

مُنکَر نکیر ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ دو فرشتے جو قبر میں مُردے سے سوال کرتے ہیں ۔

مُنکِر ۔ (مُن ۔ کِر) [ع ۔ ا ۔ مذ] انکار کرنے والا ۔ مکر جانے والا ۔ رَد کرنے والا ۔ نہ ماننے والا (۲) خدا سے انکار کرنیوالا ۔ کافر ۔ بے دین جمع (منکرین) ۔

مُنکِرِ نعمت ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] ناشکرا ۔ ناشکرگزار ۔ احسان فراموش ۔

مُنکِر ہونا [ا ۔ محاورہ] مکرنا ۔ انکار کرنا ۔ نہ ماننا ۔ قول سے پھرنا ۔

مُنکَسِر ۔ (مُن ۔ کَ ۔ سِر) [ع ۔ ا ۔ مذ] شکستہ ۔ ٹوٹا ہوا ۔ عاجز ۔ مسکین ۔ انکساری کرنیوالا ۔

مُنکَسِرُالمِزاج ۔ [ع ۔ صف] غریب مزاج ۔ مسکین طبع ۔ وہ جس کی طبیعت میں انکسار ہو ۔

مُنکَشِف ۔ (مُن ۔ کَ ۔ شِف) [ع ۔ صف] کھُلنے والا ۔ کھُلا ہوا ۔ عیاں ۔ ظاہر ۔ آشکار ۔

مِنکنا ۔ (مِن ۔ ک ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) چوکتا ہونا (۲) عذر و حجّت کرنا ۔

مَنکوحہ ۔ (مَن ۔ کُو ۔ حَہ) [ع ۔ صف] نکاحی عورت ۔ بیوی ۔ زوجہ ۔ جورو ۔ استری ۔

مَنکُوس ۔ (مَن ۔ کُو ۔ س) [ع ۔ ا ۔ مذ] اُوندھا ۔ سرنگوں ۔

منگانا ۔ (منگا ۔ نا) [ہ ۔ مص] طلب کرنا ۔ کوئی چیز کسی سے مانگ لینا ۔

منگائی مستی اُچھالا یا مٹی ۔ [ا ۔ مثل] بے وقوف کی نسبت بولتے ہیں کہ منگائی کوئی چیز تھی یہ اور کچھ لے آیا ۔

مَنگتا ۔ (مَنگ ۔ تا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] بھیک مانگنے والا ۔ بھکاری ۔ فقیر ۔ گدا ۔

مَنگَٹ ۔ [ق ۔ ا ۔ مث] (۱) کلائی (۲) تختہ (۳) گھوڑے کے سُم اور ٹخنے کے درمیان کا حصہ ۔ گامچی ۔

مُنگچھی ۔ (مُنگ ۔ چھی) [ہ ۔ ا ۔ مث] مونگ کی پھلوری ۔ پکوڑی ۔ پھلکی ۔

مَنگسِر ۔ (مَنگ ۔ سِر) [ہ ۔ ا ۔ مذ] ہندی کا آٹھواں مہینہ ۔ اگہن ۔ مگھر ۔

مَنگل ۔ (مَن ۔ گل) [س ۔ ا ۔ مذ] (۱) ہندی ۔ شادمانی ۔ مسرت ۔ آنند (۲) خوشی کا گیت (۳) اچھا ۔ نیک ۔ مبارک ۔ سعد (۴) مریخ ستارہ (۵) پیر کے بعد والا دن سہ شنبہ (۶) رونق ۔ چہل پہل ۔

منگل گانا ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] خوشی کے گیت گانا ۔

منگل ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] رونق ہونا ۔ چہل پہل ہونا ۔ اُردو میں جنگل میں منگل ہونا کی ترکیب سے مستعمل ہے ۔

منگلا ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) سفید یا نیلی پھول والی گھاس (۲) ایک قسم کی کرنج (۳) املی (۴) باعصمت بیوی ۔

منگلاچار ۔ (منگ ۔ لا ۔ چار) [س ۔ ا ۔ مذ] مبارکباد ۔ بدھاوا ۔ خوشی ۔ تہنیت ۔

منگلامکھی ۔ (منگ ۔ لا ۔ مُ ۔ کھی) [س ۔ ا ۔ مذ] اربابِ نشاط ۔ ڈوم ۔ بھانڈ ۔

منگلی ۔ (منگ ۔ لی) [ہ ۔ صف] (۱) وہ بچہ جو منگل کے دن پیدا ہو (۲) غصیل لڑکی ۔

مَنگنا ۔ (منگ ۔ نا) [ق ۔ مص] مانگنا ۔ چاہنا ۔

مُنگنا ۔ (منگ ۔ نا) [ق] منگنی (رسم) ۔

منگنی ۔ (منگ ۔ نی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) سگائی ۔ شادی کی نسبت ۔ ایک رسم جس میں لڑکی لڑکے کو شادی کے لیے منسوب کر دیتے ہیں (۲) کسی سودے کے ساتھ کوئی اور چیز بلا قیمت طلب کرنا ۔ چھونگا (۳) اُدھار ۔ قرض ۔

منگنی نہ بیاہ گڑیا کا بیاہ ۔ [ا ۔ مثل] وہاں کہتے ہیں جہاں شادی کا ذرا آرام ہی آرام ہو ۔

منگنیز ۔ (Manganese) (منگ ۔ نیز) [انگ ۔ ا ۔ مذ] ایک سیاہ دھات جو شیشہ گری کے کام آتی ہے (۲) ایک فلزی عنصر جس کی یہ دھات آکسائڈ ہے ۔

منگوانا ۔ (منگ ۔ وا ۔ نا) [ہ ۔ مص] منگانا ۔ کسی کے ذریعے کوئی چیز طلب کرنا ۔

منگوچی ۔ منگوچھی ۔ (مَن ۔ گو ۔ چی) (مَن ۔ گو ۔ چھی) [ہ ۔ ا ۔ مث] مونگ کی تلی ہوئی بڑیاں ۔

منگورا ۔ (مَن ۔ گو ۔ را) [ہ ۔ ا ۔ مذ] بیسن کی پھلوری ۔

منگوری ۔ (مَن ۔ گو ۔ ری) [ہ ۔ ا ۔ مث] ماش کی پھلوری ۔

منگوس ۔ [ق ۔ ا ۔ مذ] نیولا ۔

منگولین ۔ (Mongolian) (منگو ۔ گو ۔ لی ۔ اَن) [انگ ۔ صف] منگولیا کا رہنے والا (۲) زرد رنگ کے لوگ ۔

مَنگیتر ۔ (مَن ۔ گے ۔ تَر) [ہ ۔ ا ۔ مذ ۔ و ۔ مث] منسوب ۔ منسوبہ ۔ وہ لڑکا یا لڑکی جس کی نسبت ہو گئی ہو ۔

مَنَم ۔ (مَ ۔ نَم) [ف ۔ ض] میں ہوں (۲) [ا ۔ مث] خودستائی ۔ شیخی ۔

مِنمِن ۔ (مِن ۔ مِن) [ہ ۔ تابع فعل] آہستگی سے ۔ ہچ ہچ ۔ دھیرے دھیرے ۔ سُستی سے ۔ دیر سے ۔ ڈھیل سے ۔

مِن مِن کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] بڑی سُستی کرنا ۔ کام میں نہایت دیر لگانا ۔ سوچ سوچ کر آہستہ آہستہ کرنا (۲) ناک میں بات کرنا ۔

مِنمِنا ۔ [ا ۔ صف] ناک میں بولنے والا ۔

مِنمِنا ۔ (مِن ۔ مِ ۔ نا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] ایک کڑوا کالا دانہ جو گیہوں کے ساتھ اُگتا ہے ۔

منمنا سا ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] بہت چھوٹا ۔ رائی کے برابر ۔ نہایت کمزور اور پستہ قد آدمی ۔

مَن منا دینا ۔ (مَن ۔ مَ ۔ نا ۔ دے ۔ نا) [ہ ۔ مص] راضی کر دینا ۔

مِن مِنا کر بات کرنا ۔ [ہ ۔ مص] ناک میں بولنا ۔

مِنمِنانا۔ (مِن۔مِ۔نا۔نا) [ہ۔مص] دیکھیے مِن مِنا کر بات کرنا۔

مَن مَن کر بگڑنا۔ [ہ۔مص] راضی ہو کر ناراض ہونا۔

مَن مَنگا۔ [ق] من مانا۔ خاطر خواہ۔

مُنمُنی۔ (مُن۔مُ۔نی) [ہ۔صف] نہایت چھوٹی۔ پستہ قد۔ حقیر۔ ہیچ۔

مِنمِنی آواز۔ (مِن۔مِ۔نی۔آ۔واز) [ہ۔ا۔مث] وہ آواز جو ناک سے نکلتی ہوئی معلوم ہو۔

مِنَن۔ (مِ۔نَن) [ع۔ا۔مث] مِنّت کی جمع۔ احسانات۔

مَننا۔ (مَن۔نا) [ہ۔مص] رُوٹھ کر راضی ہونا۔ رنجیدگی دفع کرنا۔

مِننا۔ (مِن۔نا) [ق۔مص] گننا۔ شمار کرنا۔ ناپنا۔

مَنُو۔ (مَ۔نُو) [س۔ا۔مذ] (۱) عقلمند۔ دانا۔ دانش مند (۲) انسان۔ سوچنے والی مخلوق (۳) دنیا کا پہلا انسان۔ آدم (۴) ہندوؤں کے مذہبی قانون دھرم شاستر کا مصنف۔

مُنُّو۔ (مُن۔نُو) [ہ۔ا۔مذ] (۱) بندر۔ میمون۔ بوزنہ (۲) بعض آدمیوں کا نام بھی ہوتا ہے۔

مَنوا۔ (مَن۔وا) [ہ۔ا۔مذ] دل۔ روح۔ آتما (۲) منوانا کا امر۔

منوا کے چھوڑنا۔ [ا۔محاورہ] اپنی بات تسلیم کرا لینا۔ اقرار کرا لینا۔

مِنوال۔ (مِن۔وال) [ع۔ا۔مذ] (۱) وہ لکڑی جس پر جلاہا کپڑا بُن بُن کر لپیٹتا جاتا ہے (۲) (مجازاً) طرز۔ ڈھنگ۔ طور طریق وضع۔ دستور۔ رسم۔

مَنوانا۔ (مَن۔وا۔نا) [ہ۔مص] تسلیم کرانا۔ اقرار کرانا۔

مُنوّر۔ (مُ۔نَو۔وَر) [ع۔ا۔مذ] روشنی دیا گیا۔ نورانی۔ روشن۔ چمکدار۔

مَنورتھ۔ (مَن۔وَر۔تھ) [س۔ا۔مذ] مطلب۔ مدعا۔ مقصد۔ خواہش۔ ارادہ۔

منورتھ سِدھ ہو۔ منورتھ سپھل۔ [ا۔دعا] مراد بر آئے۔ مقصد پورا ہو۔

مُنوِّم۔ [ع۔صف] نیند لانے والی۔

مُنوّن۔ (مُ۔نَو۔وَن) [ع۔ا۔مذ] تنوین والا حرف۔ وہ حرف جس پر دو زبر۔ دو زیر یا دو پیش ہوں۔

مَنوہر۔ (مَ۔نو۔ہَر) [س۔صف] دلربا۔ خوبصورت۔ حسین۔ خوبرو۔ شکیل۔

مَنوی۔ [ع۔صف] منی بمعنی نطفہ سے منسوب۔

مُنہ۔ [ہ۔ا۔مذ] سوراخ۔ روزن۔ چھید (۲) موری۔ موکھا۔ کھڑکی۔ دریچہ (۳) در۔ دروازہ (۴) غار۔ گڑھا۔ گہراؤ۔ تہ (۵) راہ۔ راستہ۔ گزرگاہ۔ نکاس (۶) دہن۔ دہانہ۔ مُکھ (۷) چہرہ۔ رُخ۔ رُو (۸) شکل صورت (۹) پاس۔ لحاظ۔ خاطر۔ ملاحظہ (۱۰) لیاقت۔ حوصلہ۔ مقدرت جرأت (۱۱) زبان (۱۲) کلمہ۔ کلام (۱۳) روبرو۔ سامنے (۱۴) نوک۔ دھار انی (۱۵) طرف۔ سمت۔ جانب۔

مُنہ آنا۔ [ا۔محاورہ] منہ اور زبان میں چھالے پڑ جانا (۲) آوازے کسنا۔ طعنہ مارنا۔ طنز کرنا۔ بُرا بھلا کہنا۔ طعن و تشنیع کرنا۔

مُنہ اپنا سا لے کر پھر جانا۔ [ا۔محاورہ] شرمندہ ہو کر جانا۔ ندامت اُٹھا کر جانا۔

مُنہ اپنا سا لے کر رہ جانا۔ [ا۔محاورہ] شرمندہ ہونا۔ ندامت اُٹھانا۔

مُنہ اُتر جانا۔ مُنہ اُترنا۔ [ا۔محاورہ] (۱) چہرہ بے رونق ہو جانا۔ چہرہ دُبلا پڑ جانا۔ چہرے کا رنگ روپ جاتا رہنا (۲) چہرے سے رنج کے آثار ظاہر ہونا۔

مُنہ اتنا سا نکل آنا۔ مُنہ اُتر جانا۔ [ا۔محاورہ] منہ لاغر اور دُبلا ہو جانا۔ منہ پر رنگ و روغن نہ رہنا۔

مُنہ اُٹھا کر۔ مُنہ اُٹھائے۔ [ا۔تابع فعل] بے دھڑک۔ اندھا دھند۔ بلا سوچے سمجھے۔ بے پروائی سے۔ بے تحاشا۔ بغیر غور کیے۔

مُنہ اُٹھا کر چلنا۔ [ا۔محاورہ] رستہ دیکھ کر نہ چلنا۔ شتر بے مہار کی طرح چلنا (۲) بے خبر ہو کر چلنا۔ بے پروائی سے چلنا۔

مُنہ اُٹھا کر کہنا۔ [ا۔محاورہ] بے سوچے سمجھے کہنا۔

مُنہ اُٹھانا۔ [ا۔محاورہ] کسی طرف جانا۔ کہیں کا ارادہ کرنا۔

مُنہ اُٹھائے جانا۔ [ا۔محاورہ] بے دھڑک جانا۔ دیکھے بھالے بغیر جانا۔

مُنہ اُٹھ جانا۔ [ا۔محاورہ] بلا سوچے سمجھے کسی طرف کا رُخ ہونا۔

مُنہ اُجھلے۔ مُنہ اُجالے۔ [ا۔تابع فعل] سویرے۔ تڑکے۔ دن نکلے۔

مُنہ اُجلا ہو جانا۔ [ا۔محاورہ] چہرے کا رنگ نکھر آنا (۲) عزت رہ جانا۔ روسیاہی سے بچ جانا۔ سرخروئی ہونا۔

مُنہ اُداس ہونا۔ [ا۔محاورہ] چہرے سے اُداسی ظاہر ہونا۔

مُنہ اس قابل ہونا۔ [ا۔محاورہ] اتنی لیاقت ہونا۔

منہ اشکِ ندامت سے دھونا۔ [ا۔محاورہ] شرمندہ ہو کر رونا۔

مُنہ اشکوں سے دھونا۔ [ا۔محاورہ] بہت رونا۔ اتنا رونا کہ چہرہ آنسوؤں سے تر ہو جائے۔

مُنہ اکھری۔ [ق] زبانی۔ مُنہ کہی۔

مُنہ اندھیرے۔ [ا۔تابع فعل] صبح تڑکے۔ علی الصبح۔ پو پھٹے صبح صادق کے وقت۔

مُنہ اوندھا کر لیٹنا۔ [ا۔محاورہ] رنج یا فکر میں منہ لپیٹ کر پڑ رہنا (۲) ناراض ہو کر الگ جا پڑنا۔

مُنہ بانا۔ [ا۔محاورہ] مُنہ کھولنا۔ مُنہ پھاڑنا۔ جمائی لینا (۲) اپنی بیوقوفی پر ہنس پڑنا (۳) مر جانا۔ چل بسنا۔

مُنہ باندھ کے بیٹھنا۔ [ا۔محاورہ] منہ بند کر کے بیٹھنا (۲) خاموش رہنا۔ چُپ رہنا۔

مُنہ باندھے ہوئے بیٹھنا۔ [ا۔محاورہ] فاقے سے ہونا۔

منہ بخشنا۔ [ا۔محاورہ] طاقت دینا۔ کوئی بات کرنے کی قوت عطا کرنا۔

مُنہ بُرا بنانا۔ [ا۔محاورہ] رنجش سے تیوری چڑھانا۔ ناراضی ظاہر کرنا۔

منہ بسورنا۔ [ا۔محاورہ] رونے کی صورت بنانا۔

منہ بگاڑ دینا۔ [ا۔محاورہ] چہرے پر مار مار کر زخمی کر دینا (۲) منہ کا ذائقہ خراب کر دینا۔

مُنہ بگاڑنا۔ [ا۔محاورہ] منہ بنانا (۲) تیوری چڑھانا۔ غصے کی سی صورت

بنانا (۳) مار مار کر چہرہ زخمی کر دینا (۴) منہ ٹیڑھا کر کے ہنسنا (۵) منہ کو بدمزہ کرنا۔

منہ بگڑا ہوا ہونا۔ [ا۔ محاورہ] غصہ یا قہر و غضب کا ظاہر ہونا۔ ناراض ہونا۔

منہ بگڑ جانا (بگڑنا)۔ [ا۔ محاورہ] (۱) چہرے کی حالت خراب ہو جانا۔ صورت کا درست نہ رہنا (۲) منہ بدمزہ ہو جانا۔ منہ کا ذائقہ خراب ہونا (۳) تیوری چڑھ جانا۔ چہرے کا رنگ متغیر ہو جانا۔ غصہ آجانا۔

منہ بنا بیٹھنا۔ منہ بنا کر بیٹھنا۔ [ا۔ محاورہ] بگڑ بیٹھنا۔ ناراض ہو جانا منہ پھلا کر بیٹھ جانا۔

منہ بنا کر۔ [ا۔ محاورہ] چہرے سے نفرت ظاہر کر کے۔

مُنہ بنا کر بیٹھنا۔ [ا۔ محاورہ] ناراض ہو جانا۔ بگڑ بیٹھنا۔ چین بجبیں ہونا۔

منہ بنا لینا۔ [ا۔ محاورہ] خفا ہو جانا۔ ناراض ہو جانا۔ تیوری چڑھا لینا۔

منہ بنانا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) بُری صورت بنانا۔ چہرے کو بدنما کرنا۔ رونے کی صورت بنانا (۲) ناراض ہونا۔ غصے کی صورت بنانا۔ رنجیدہ ہونا (۳) بدذائقہ چیز کھاتے یا پیتے وقت چہرے کی ہیئت بگاڑ لینا۔

منہ بناؤ۔ [ا۔ محاورہ] ہوش میں آؤ۔

منہ بن جانا۔ منہ بننا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) تیوری چڑھنا۔ خفگی ہونا۔ ناراضی ہونا (۲) منہ ٹیڑھا ہونا۔ صورت بگڑ جانا۔

منہ بناؤ۔ [ا۔ محاورہ] ہوش میں آؤ۔ ہوش کی دوا کرو۔

منہ بند۔ [ا۔ صف] (۱) لب بستہ۔ خاموش۔ چپ چاپ (۲) کنواری۔ دوشیزہ۔ باکرہ۔

منہ بند کر دینا۔ [ا۔ محاورہ] بولنے سے روک دینا۔ چپ کر دینا۔

منہ بند کر لینا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) خاموش ہو جانا (۲) منہ پر کپڑا یا ہاتھ رکھ لینا۔

منہ بند کرنا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) بولنے سے روکنا۔ خاموش کرنا (۲) رشوت دے کر اپنے خلاف کہنے سے باز رکھنا۔

منہ بند کلی۔ [ا۔ مث] (۱) شگوفہ۔ بن کھلا پھول (۲) باکرہ۔ دوشیزہ کنواری۔

منہ بند ہونا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) دہن بستہ ہونا۔ چپ ہونا۔ خاموش ہونا۔ بات نہ کر سکنا (۲) کسی بدی یا چغلی کرنے سے رُکنا (۳) زخم بھرنا۔

منہ بندھے۔ [ا۔ مذ] جینیوں کے سادھو جو کپڑا منہ پر اس لیے باندھ رکھتے ہیں کہ سانس سے کوئی کیڑا نہ مر جائے۔

منہ بنوا رکھو۔ منہ بنوا لو۔ منہ بنواؤ۔ [ا۔ محاورہ] اس قابل تو ہو جاؤ۔ اُمید نہ رکھو منہ دھو رکھو۔ اس خیال سے باز آؤ۔

منہ بنوانا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) منہ درست کرانا (۲) لیاقت پیدا کرنا۔ کسی کام کے لائق ہونا۔

منہ بولا۔ [ا۔ صف] منہ سے کہا ہوا۔ زبان سے بولا ہوا۔

منہ بولا بھائی۔ منہ بولا بیٹا۔ [ا۔ محاورہ] وہ شخص جسے زبان سے کہہ کر بھائی یا بیٹا بنا لیا ہو۔

منہ بولتی۔ [ا۔ مث] بولتی ہوئی۔ گویا۔ تصویر یا شبیہ کی تعریف میں کہتے ہیں۔ یعنی ایسی اچھی بنائی ہے کہ معلوم ہوتا ہے ابھی بولنے والی ہے جیسے منہ بولتی تصویر۔

منہ بولی۔ [ا۔ مث] منہ سے کہی ہوئی۔ زبان سے بتائی ہوئی۔

منہ بولی بہن۔ منہ بولی بیٹی۔ [ا۔ مث] وہ عورت جسے منہ سے بہن یا بیٹی کہہ دیا جائے۔

منہ بھر آنا۔ منہ بھر آنا۔ [ا۔ محاورہ] منہ میں پانی یا رطوبت کا آجانا۔ جی مالش کرنا۔ متلی ہونا۔

منہ بھرائی۔ [ا۔ مث] زبان بندی۔ رشوت۔

منہ بھرائی دینا۔ منہ بھر دینا۔ [ا۔ محاورہ] رشوت دینا۔

منہ بھر کے۔ [ا۔ تابع فعل] (۱) لبالب۔ لبریز۔ بھرپور (۲) تمام و کمال (۳) نہایت۔ ازحد۔ بھرپور (۴) خاطر خواہ۔ مَن مانا۔ بخوبی۔

مُنہ بھر کے کوسنا۔ [ا۔ محاورہ] بیدردی سے کوسنا۔ بیدھڑک کوسنا۔ کوسنے میں کسر نہ اٹھا رکھنا۔

منہ بھر کے گالی دینا۔ [ا۔ محاورہ] فحش بکنا۔ سخت اور قابل شرم گالی دینا۔

منہ بھرنا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) مُنہ پُر کرنا۔ منہ میں لقمہ دینا (۲) سائل کو اتنا دینا کہ اس کی نیت بھر جائے (۳) رشوت دینا۔ رشوت دے کر منہ بند کرنا۔

منہ بھری۔ [ا۔ مث] رشوت۔

منہ بھڑاک۔ [ا۔ صف] مُنہ کے بل۔ اوندھا۔ گرنے کے لیے مستعمل ہے۔

منہ بھی سامنے نہ کرنا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) ذرا توجہ نہ کرنا (۲) شکل نہ دکھانا۔

منہ پانا۔ [ا۔ محاورہ] توجہ پانا۔ رُخ پانا۔ راضی پانا۔ خوش پانا۔

منہ پر پاؤں رگڑنا۔ [ا۔ محاورہ] بہت منت سماجت کرنا۔

منہ پر۔ [ا۔ تابع فعل] (۱) سامنے۔ روبرو۔ بالمقابل (۲) ہونٹوں پر۔ لب پر (۳) چہرے پر۔ چہرے کے اُوپر۔

منہ پر آنا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) زبان پر آنا (۲) ظاہر ہونا۔ پیش ہونا۔ نمودار ہونا۔

منہ پر آئی بات۔ [ا۔ مث] زبان پر آئی ہوئی بات۔

منہ پر آئی ہوئی نہیں رُکتی ہے۔ [ا۔ مثل] جو بات زبان پر آجاتی ہے کہہ دینا ہی پڑتی ہے۔

منہ پر بات لانا۔ [ا۔ محاورہ] بھید کھولنا۔ راز فاش کرنا۔ بات کا اظہار کرنا۔

منہ پر بحالی ہونا۔ [ا۔ محاورہ] چہرے پر تازگی ہونا۔

منہ پر برسنا۔ [ا۔ محاورہ] صورت سے ظاہر ہونا۔ چہرے سے آشکار ہونا۔ چہرے سے پایا جانا۔

منہ پر بسنت پھولنا۔ منہ پر بسنت کھلنا۔ [ا۔ محاورہ] چہرہ زرد پڑ جانا خوف چھا جانا۔ منہ پیلا پڑ جانا۔

منہ پر پانی پھر جانا۔ [ا۔ محاورہ] چہرے پر رونق آجانا۔ چہرہ بھر جانا۔ مُنہ پر تازگی آجانا۔ تندرستی اور صحت کا چہرے سے ظاہر ہونا۔

مُنہ پر پلّا رکھ کے رونا۔ [ا۔ محاورہ] دوپٹے کا کونا منہ پر رکھ کر رونا۔ منہ ڈھانپ کر رونا۔

مُنہ پر توت پیچھے حرامی موت۔ [ا۔ مثل] سامنے تعریف غیر حاضری میں بدگوئی۔

مُنہ پر پھٹکار برسنا۔ [ا۔ محاورہ] مُنہ کا بے رونق ہونا۔

مُنہ پر پھینک مارنا۔ [ا۔ محاورہ] خفگی سے کوئی چیز واپس کر دینا۔ منہ پر مارنا۔

مُنہ پر تھوک دینا۔ [ا۔ محاورہ] چہرے پر تھوک ڈالنا (۲) نہایت شرمندہ اور ذلیل کرنا۔ منہ پر عیب صاف کہہ دینا۔

مُنہ پر ٹھیکری رکھ لینا۔ [ا۔ محاورہ] لحاظ نہ کرنا۔ بے مروتی کرنا۔ بدلحاظ ہو جانا۔

مُنہ پر جانا۔ [ا۔ محاورہ] لحاظ کرنا۔ خیال کرکے مروت برتنا۔

مُنہ پر جوتی لگنا۔ [ا۔ محاورہ] نہایت شرمندگی حاصل ہونا۔

مُنہ پر جوگنی ہونا۔ [ا۔ محاورہ] چہرے سے بدشگونی کے آثار ظاہر ہونا۔

مُنہ پر چرچا کرنا۔ [ا۔ محاورہ] سامنے بات کہنا۔

مُنہ پر چڑھنا۔ [ا۔ محاورہ] مقابلہ کرنا۔ سامنا کرنا۔ لڑنے کو کھڑے ہونا (۲) مقابل ہونا۔ سامنے ہونا۔ بد بد ہونا (۳) گستاخ ہونا (۴) منہ لگنا۔ مصاحب بننا۔

مُنہ پر چھو با دینا۔ [ا۔ محاورہ] چپ ہو جانا۔ خاموشی اختیار کرنا۔

مُنہ پر خاک اُڑنا۔ [ا۔ محاورہ] چہرے کا بے رونق اور پریشان ہونا۔ چہرے کا نور جاتا رہنا۔

مُنہ پر خاک ملی ہے۔ [ا۔ مثل] اچھی چیز کو بُری طرح سے رکھا ہے (۲) مفلسی ظاہر کرکے دولت کو چھپایا ہے۔

مُنہ پر خوشامد نہ کرنا۔ [ا۔ محاورہ] پاسداری نہ کرنا۔ صاف بات کہنا لگی لپٹی نہ رکھنا۔

مُنہ پر دامن رکھ کے رونا۔ [ا۔ محاورہ] مُنہ ڈھانپ کر رونا۔

مُنہ پر رکھنا۔ [ا۔ محاورہ] دیکھیے منہ پر کہنا۔

مُنہ پر رکھ دینا۔ [ا۔ محاورہ] چہرے پر کہہ دینا (۲) کوئی چیز چکھنا (۳) اپنا احسان ظاہر کرنا۔

مُنہ پر رونق آجانا۔ [ا۔ محاورہ] چہرہ بشاش ہو جانا۔

مُنہ پر زردی پھر جانا۔ منہ پر زردی کھنڈ جانا۔ [ا۔ محاورہ] چہرہ پیلا پڑ جانا چہرے کا سفید ہو جانا۔ مردنی چھا جانا۔

مُنہ پر سخن آنا۔ [ا۔ محاورہ] بات زبان پر آنا۔

مُنہ پر سُرخی ہونا۔ [ا۔ محاورہ] بشاش ہونا۔ صحت مند ہونا۔

مُنہ پر سیدھی چھیرنا۔ [ا۔ محاورہ] (ق۔ مص)۔ صاف گوئی سے کام لینا۔ رو در رو بولنا۔

مُنہ پر شفق پھولنا۔ [ا۔ محاورہ] مارے خوشی کے چہرہ سُرخ ہو جانا۔ منہ پر سُرخی آجانا۔

مُنہ پر صاف صاف کہنا۔ [ا۔ محاورہ] کھری کھری سنانا۔ لگی لپٹی نہ رکھنا۔

مُنہ پر فاختہ اُڑ جانا۔ [ا۔ محاورہ] چہرے کا رنگ اُڑنے لگنا۔ منہ کا فق ہونا چہرے پر ہوائیاں اُڑنے لگنا۔

مُنہ پر قفل لگ جانا۔ [ا۔ محاورہ] منہ بند ہو جانا خاموشی چھا جانا۔ چُپ ہو جانا۔

مُنہ پر کچھ پیٹھ پر کچھ۔ منہ پر اور پیٹھ پیچھے اور۔ [ا۔ مثل] ظاہر میں کچھ باطن میں کچھ۔ یہ ظاہر دوست بہ باطن دوست۔

مُنہ پر کچھ نہ بولنا (کہنا)۔ [ا۔ محاورہ] رو در رو کچھ نہ کہنا۔ سامنے آکر خاموش رہنا۔

مُنہ پر کوسنا۔ [ا۔ محاورہ] سامنے بُرا بھلا کہنا۔

مُنہ پر کہہ بیٹھنا۔ [ا۔ محاورہ] سامنے کہہ دینا۔ آمنے سامنے کہنا۔ منہ در منہ کہہ دینا۔

مُنہ پر کہنا خوشامد ہے۔ [ا۔ مثل] یعنی ہم آپ کے سامنے جو آپ کی تعریف کر رہے ہیں۔ یہ خوشامد نہیں حقیقت ہے۔

مُنہ پر کہے سو مونچھ کا بال۔ [ا۔ مثل] مرد وہی ہے جو سچ بات منہ پر کہہ دے۔

مُنہ پر کھانا۔ [ا۔ محاورہ] سامنے زخم کھانا۔ بہادری سے مقابلہ کرنا۔

مُنہ پر کھری کھری کہنا۔ [ا۔ محاورہ] کسی کی بُرائی اس کے سامنے کہہ دینا۔

مُنہ پر کی ساری باتیں ہیں۔ [ا۔ مثل] سامنے تو محبت اور پیٹھ پیچھے عداوت ہے۔

مُنہ پر لانا۔ [ا۔ محاورہ] کہنا۔ بیان کرنا۔ ظاہر کرنا۔

مُنہ پر لکھا ہونا۔ [ا۔ محاورہ] چہرے سے صاف ظاہر ہونا۔

مُنہ پر لگا لے جانا۔ [ا۔ محاورہ] کسی خطرناک چیز کے سامنے تک پہنچا دینا۔

مُنہ پر مردنی پھرنا (چھانا)۔ [ا۔ محاورہ] منہ پر مردنی چھانا۔ دیکھیے مُنہ پر زردی پھر جانا۔

مُنہ پر مہتاب چھُٹنا۔ [ا۔ محاورہ] منہ فق ہو جانا چہرہ سفید پڑ جانا۔ چہرے کا رنگ پھیکا پڑ جانا۔

مُنہ پر مُہر کر دینا۔ مُنہ پر مُہر کرنا۔ [ا۔ محاورہ] منہ بند کر دینا۔ بات کرنے سے باز رکھنا۔ چپ کرنا۔ خاموش رہنے کا حکم دینا۔

مُنہ پر مُہر لگنا۔ مُنہ پر مُہر ہونا۔ [ا۔ محاورہ] منہ پر قفل لگنا۔ منہ سیا ہونا۔ سکوت ہونا۔ خاموش ہونا۔ چُپ ہو جانا۔

مُنہ پر میٹھا ہونا۔ [ا۔ محاورہ] سامنے شیریں کلام اور دل میں کھوٹ۔

مُنہ پر ناک نہ ہونا۔ [ا۔ محاورہ] شرم و حیا نہ ہونا۔ غیرت نہ ہونا۔ اپنی عزت و آبرو کا خیال نہ ہونا۔

مُنہ پر نمک ہونا۔ [ا۔ محاورہ] چہرے پر ملاحت ہونا۔ خوبصورتی ہونا سانولا سلونا ہونا۔

مُنہ پر نور نہ ہونا۔ [ا۔ محاورہ] چہرے پر رونق نہ ہونا۔ چہرہ بے رونق ہونا۔

مُنہ پر نہ تھوکنا۔ [ا۔ محاورہ] حقارت کی نظر سے دیکھنا۔ بے حیثیت سمجھنا۔

مُنہ پر نہ رکھنا۔ [ا۔ محاورہ] زبان پر نہ رکھنا۔ ذائقہ نہ چکھنا (۲) سامنے نہ کہنا۔ رو برو زبان پر نہ لانا۔

مُنہ پر ہاتھ پھیرنا۔ [ا۔ محاورہ] بدلہ لینے کا اشارہ کرنا (۲) گالوں پر ہاتھ لگانا (۳) کسی کام کے پورا کرنے کا اظہار کرنا۔

مُنہ پر ہاتھ رکھنا۔ [ا۔ محاورہ] بولنے سے روکنا۔ بات نہ کرنے دینا مُنہ بند کرنا۔

مُنہ پر ہوائیاں اُڑنا۔ مُنہ پر ہوائیاں چُھوٹنا۔ [ا۔ محاورہ] مُنہ فق ہونا۔ حواس باختہ ہونا۔ گھبرا جانا۔ چہرے کا رنگ غائب ہو جانا۔

مُنہ پڑنا۔ [ا۔ محاورہ] حوصلہ پڑنا۔ جرأت ہونا (۲) افواہ ہونا۔ چرچا ہونا۔ مشہور ہونا۔ (۳) مُنہ میں جانا۔ کھانے میں آنا۔

مُنہ پڑی۔ [ا۔ صف] مشہورِ خاص و عام۔ زبان زدِ خلائق۔

مُنہ پسار کر رہ جانا۔ [ا۔ محاورہ] حیران رہ جانا۔ ہکا بکا رہ جانا۔ شرمندہ ہونا۔

مُنہ پسارنا۔ [ا۔ محاورہ] کسی چیز کے کھانے یا لینے کو مُنہ بڑھانا (۲) حرص کرنا۔ لالچ کرنا۔

مُنہ پکڑنا۔ [ا۔ محاورہ] بولنے نہ دینا۔ بات کرنے سے روکنا۔

مُنہ پھاڑ کر کہنا۔ [ا۔ محاورہ] چِلّا کر کہنا۔

مُنہ پھاڑنا۔ [ا۔ محاورہ] مُنہ کھولنا۔ بولنا (۲) مُنہ پھیلانا۔ مُنہ بنانا۔ اپنی بیوقوفی پر ہنسنا (۳) زبان درازی کرنا۔

مُنہ پھٹ۔ [ا۔ صف] مُنہ زور۔ زبان دراز۔ بد لحاظ۔ بدزبان (۲) موقع بے موقع بولنے والا۔

مُنہ پھرانا۔ [ا۔ محاورہ] بے رُخی کرنا۔ صورت سے بیزار ہونا۔

مُنہ پھر جانا۔ مُنہ کا ٹیڑھا ہو جانا (تھپڑ وغیرہ کی ضرب سے) (۲) لقوے کا مرض ہو جانا (۳) مُنہ سامنے سے ہٹ جانا۔ رُخ پھر جانا۔ شکست کھا جانا۔ بھاگ جانا (۴) خوب سیر ہو جانا۔ جی بھر جانا۔ اُکتا جانا (۵) دھار کا مُڑ جانا۔ نوک ٹیڑھی ہو جانا (۶) توجہ نہ رہنا۔ خیال دوسری طرف لگ جانا۔

مُنہ پُھلا کر بیٹھنا۔ [ا۔ محاورہ] ناراض ہو کر بیٹھنا۔ مُنہ تُھتھا کر بیٹھنا۔ خفگی کی علامت ظاہر کرنا۔

مُنہ پُھلانا۔ [ا۔ محاورہ] ناراض ہونا۔ خفا ہونا۔ مُنہ سُجانا۔

مُنہ پھوڑ کر۔ [ا۔ تابع فعل] بے شرم ہو کر۔ بے غیرت بن کر۔ آزادانہ۔ بیباکانہ۔

مُنہ پھوڑ کر کہنا۔ [ا۔ محاورہ] بے غیرتی سے کہنا۔ بے شرم ہو کر کہنا۔

مُنہ پھوڑ کر مانگنا۔ [ا۔ محاورہ] بے شرم بن کے طلب کرنا۔ بے حیائی کر کے مانگنا۔

مُنہ پھولنا۔ [ا۔ محاورہ] آزردہ ہونا۔ خفا ہونا۔

مُنہ پھیر دینا۔ [ا۔ محاورہ] مُنہ موڑ دینا۔ رُخ پھیر دینا (۲) جی بھر دینا۔ طبیعت سیر کر دینا (۳) پسپا کر دینا۔ بھگا دینا۔ مغلوب کر دینا۔

مُنہ پھیر کے چلنا۔ [ا۔ محاورہ] نفرت ظاہر کرنا۔

مُنہ پھیر کے کہنا۔ [ا۔ محاورہ] ناز و ادا سے کوئی بات مُنہ دوسری طرف کر کے کہنا۔

مُنہ پھیر کر نہ دیکھنا۔ [ا۔ محاورہ] بے توجہی کرنا۔ پروا نہ کرنا۔

مُنہ پھیرنا۔ [ا۔ محاورہ] مُنہ موڑ دینا۔ رُخ پھیر دینا (۲) جی بھر دینا۔ طبیعت سیر کر دینا (۳) پسپا کر دینا۔ بھگا دینا۔ مغلوب کر دینا۔

مُنہ پھیلانا۔ [ا۔ محاورہ] مُنہ کھولنا (۲) زیادہ مانگنا۔ بہت لالچ کرنا (۳) مول بڑھانا۔ زیادہ قیمت مانگنا۔

مُنہ پھیلائے بیٹھنا۔ [ا۔ محاورہ] منتظر رہنا۔ مانگنے اور لینے کے لیے آمادہ رہنا۔

مُنہ پیٹنا۔ [ا۔ محاورہ] نہایت غصہ یا غم کی حالت میں اپنے چہرے پر تھپڑ لگانا۔

مُنہ پیلا پڑ جانا۔ مُنہ پر زردی چھانا۔

مُنہ تک آنا۔ [ا۔ محاورہ] لب تک آنا۔ زبان تک آنا (۲) کناروں تک بھر جانا لبریز ہو جانا۔

مُنہ تک جگر آنا۔ [ا۔ محاورہ] جی گھبرانا۔ طبیعت بہت پریشان ہونا۔

مُنہ تک کے رہ جانا۔ [ا۔ محاورہ] حیرانی سے خاموش رہ جانا۔

مُنہ تکنا۔ مُنہ کی طرف دیکھنا۔ چہرے کی طرف نگاہ کرنا (۲) جواب کا منتظر رہنا۔ (۳) حسرت اور یاس کی نگاہوں سے دیکھنا (۴) حیران و ششدر ہو کر رہ جانا (۵) لاجواب ہونا (۶) تعجب سے دیکھنا۔

مُنہ تمتمانا۔ [ا۔ محاورہ] چہرہ سُرخ ہو جانا۔

مُنہ تنگ کرنا۔ [ا۔ محاورہ] نہ بولنا۔

مُنہ توپا۔ [ہ۔ ا۔ مذ] مُنہ بھرائی۔ رشوت۔

مُنہ تو دیکھو۔ مُنہ تو دیکھیے۔ [ا۔ محاورہ] (۱) اس قابل تو ہو جاؤ۔ اتنی لیاقت تو پیدا کرو (۲) تمہاری کیا حقیقت ہے۔ کیا مجال ہے تم سے اور یہ کام۔

مُنہ توڑ کے جواب دینا۔ [ا۔ محاورہ] صاف جواب دینا۔ بیباکی سے جواب دینا۔

مُنہ توڑنا۔ [ا۔ محاورہ] مُنہ پر ضرب لگانا۔ لاجواب کرنا۔ شرمندہ کرنا۔

مُنہ تُھتھانا۔ دیکھیے مُنہ پُھلانا۔

مُنہ ٹوٹ جانا۔ مُنہ ٹوٹنا۔ [ا۔ محاورہ] مُنہ پر چوٹ آنا۔

مُنہ ٹوٹ جائے۔ ر اُر۔ بددُعا (مُنہ پر چوٹ آئے)

مُنہ ٹیڑھا کرنا۔ [ا۔ محاورہ] نفرت و آزردگی سے مُنہ بگاڑنا۔

مُنہ ٹیڑھا ہونا۔ [ا۔ محاورہ] مُنہ پھر جانا (۲) تیوری چڑھنا۔ خفگی کی صورت بننا۔

مُنہ جوڑنا۔ [ا۔ محاورہ] کانا پھُوسی کرنا۔ ذکر اذکار کرنا (۲) غیبت کرنا۔ بدگوئی کرنا

مُنہ جُھٹالنا [ا۔ محاورہ] برائے نام کھانا۔ نام کرنے کو کھانا۔ یوں ہی ذرا سا چکھ لینا۔

مُنہ جھٹک جانا۔ [ا۔ محاورہ] مُنہ اُتر جانا۔ چہرہ سُست ہو جانا دُبلا ہو جانا۔

مُنہ جُھلسنا۔ [ا۔ محاورہ] مُنہ کو آگ لگانا۔ مُنہ کو جلا کر سیاہ کرنا (۲) لعنت بھیجنا (۳) رشوت دینا (۴) قرضہ ادا کرنا۔ دے دلا کر فارغ ہونا۔

مُنہ جھوٹا کرنا۔ [ا۔ محاورہ] دیکھیے مُنہ جُھٹالنا۔

مُنہ چاٹنا - [ا-محاورہ] (۱) پیار کرنا - چمکارنا (۲) خوشامد کرنا - ناز برداری کرنا
منہ چاہیے - [ا-محاورہ] ہمّت و حوصلہ کی ضرورت ہے - دل گردہ چاہیے قابلیت درکار ہے۔
مُنہ چٹَوّل - [ا-مث] (۱) چوما چاٹی - پیار محبت (۲) بک بک - بکواس۔
مُنہ چُرانا - [ا-محاورہ] صورت نہ دکھانا - سامنے نہ آنا - گریز کرنا۔
مُنہ چُرخا ہو جانا - [ا-محاورہ] دیکھیے مُنہ پھِر جانا۔
مُنہ چِڑانا - مُنہ چِڑھانا - [ا-محاورہ] کسی کو کھجانے کے لیے مُنہ ٹیڑھا کر کے دکھانا کسی دوسرے کے منہ کی نقل بدنمائی کے ساتھ کرنا (۲) بھونڈی نقل کرنا
مُنہ چڑھا - [ا-صف] مُنہ لگا - گستاخ - بے ادب - ضدی۔
مُنہ چڑھانا - [ا-محاورہ] منہ لگانا - عزت دینا (۲) گستاخ بنانا - بے ادب کرنا۔ (۳) مصاحب بنانا - مقرب بنانا (۴) ناک بھوں چڑھانا - مُنہ بنانا - تیوری چڑھانا ناپسندیدگی کی علامت ظاہر کرنا۔
مُنہ چڑھنا - مصاحب بننا - مُنہ لگنا (۲) تیوری چڑھنا (۳) گستاخ ہونا۔ (۴) مقابل ہونا - سامنے آنا - برابری کرنا (۵) چہرے پر نمایاں ہونا - زبان پر چڑھنا (۶) پیچھے پڑنا - سر ہونا - درپے ہونا - حجّت کرنا - بحث کرنا (۷) مقابلہ کرنا (۸) ہمسری اور برابری کا دعویٰ کرنا۔
منہ چکنا پیٹ خالی - [ا-مثل] ظاہر میں بڑی ٹیپ ٹاپ باطن میں خانہ خراب۔
منہ چلانا - [ا-محاورہ] منہ کو حرکت دینا (۲) کھانا چبانا (۳) جگالی کرنا (۴) گھوڑے کا کاٹنا - منہ سے پکڑنا (۵) بدزبانی کرنا - گالیاں دینا۔
منہ چلنا - [ا-محاورہ] منہ کا متحرک ہونا (۲) کھاتے رہنا (۳) زبان چلنا - بک بک کیے جانا - چپ نہ بیٹھنا۔
مُنہ چلے سترّ بلا ٹلے - [ا-مثل] تمام طاقت کھانے پینے ہی سے ہے۔
مُنہ چنگ - [ا-مذ] ایک باجا جو مُنہ سے بجایا جاتا ہے۔
مُنہ چور - [ا-صف] بہت حیادار - بڑی شرم والا - وہ شخص جو شرم و حجاب کی وجہ سے کسی کے سامنے منہ نہ کرے۔
مُنہ چومتے ہی گال کاٹا - [ا-مثل] شروع میں ہی نقصان پہنچایا۔
مُنہ چوم کے چھوڑ دینا - [ا-محاورہ] ذلیل و شرمندہ کر کے چھوڑ دینا - کام نکال کے دھتا بتا دینا۔
مُنہ چوم لینا - [ا-محاورہ] بوسہ لینا (۲) بہت تعریف کرنا - خوش گفتاری کا قائل ہو جانا - داد دینا۔
مُنہ چھُپانا - [ا-محاورہ] سامنے نہ آنا - پردہ کرنا - چہرے پر پردہ ڈالنا (۲) شرمندہ ہونا - شرمسار ہونا - حیا ہونا - شرمانا (۳) کنارہ کرنا - پہلو تہی کرنا (۴) آنکھ چھپانا - نظر چُرانا۔
مُنہ چُھٹ - [ا-صف] منہ پھٹ (۲) بے لگام۔
مُنہ چھُوانا - [ا-محاورہ] برلئے نام پوچھ لینا - اُوپرے دل سے کہنا (۲) جھوٹی خاطر کرنا - ظاہرداری کی تواضع کرنا۔
مُنہ چھوٹا اور بڑی بات - [ا-مثل] ادنیٰ آدمی کا حوصلے سے بڑھ کر بات کرنا حقیر آدمی کا شیخی بگھارنا۔

مُنہ چھُونا - [ا-محاورہ] (۱) اُوپرے دل سے کہنا (۲) ذرا بات کرنا ذرا بولنا۔
مُنہ چھیننا - [ا-محاورہ] تھپّڑ مارنا - مُنہ کو طمانچے مار کر زخمی کرنا۔
مُنہ خام کرنا - [ا-محاورہ] منہ بند کرنا - آٹے یا مٹی سے کسی چیز کا سوراخ بند کرنا گِل حکمت کرنا - کپر دتی کرنا۔
مُنہ خدا کی طرف ہونا - [ا-محاورہ] خدا پر بھروسہ کرنا۔
مُنہ خراب کرنا - [ا-محاورہ] منہ بگاڑنا - منہ کا مزہ بگاڑنا (۲) گالیاں دینا۔
مُنہ خراب ہونا - [ا-محاورہ] منہ بگڑنا - بدزبانی ہونا - زبان گندی ہونا۔ (۲) مُنہ بدمزہ ہونا۔
مُنہ خشک ہو جانا - [ا-محاورہ] گرمی یا پیاس کی شدت سے زبان سُوکھ جانا (۲) خوف چھا جانا - چہرہ زرد پڑ جانا - منہ فق ہو جانا - گھبرا جانا۔
مُنہ در مُنہ - [ا-تابع فعل] روبرو - آمنے سامنے۔
منہ در منہ خالہ نانی پیٹھ پیچھے دشمن جانی - [ا-مثل] ظاہر میں خوشامد کی باتیں دَر پردہ دُشمنی۔
منہ در منہ کہنا - [ا-محاورہ] سامنے کہنا - منہ پر کہنا - روبرو کہنا - بے جھجک کہنا۔
مُنہ دکھانا - [ا-محاورہ] سامنے آنا - ملاقات کرنا - روبرو ہونا۔
منہ دکھانا مشکل ہے - مُنہ دکھانا مشکل ہو گیا - [ا-محاورہ] بہت ہی ندامت ہے جس کے سبب سامنے نہیں ہو سکتا۔
منہ دکھانے کی جگہ (باقی) نہیں - [ا-محاورہ] نہایت شرمندگی کے باعث سامنے نہیں جا سکتا۔
منہ دکھانے کی صورت نہ رہنا - شرمندگی کے باعث ملنے کا موقع نہ رہنا۔
منہ دکھانے کے قابل نہ رہنا - [ا-محاورہ] نہایت شرمندگی کے باعث سامنے آنے کے لائق نہ رہنا۔
مُنہ دکھائی - مُنہ دکھلائی - [ا-مث] رُونمائی - وہ نقدی جو پہلے پہل دُلہن کا مُنہ دیکھ کر سسرال والے دیتے ہیں۔
مُنہ دکھائی دینا - [ا-محاورہ] کسی چمکدار چیز، شیشہ اور پانی وغیرہ میں اپنا عکس نظر آنا۔
مُنہ دھواں ہو جانا - [ا-محاورہ] چہرے پر ہوائیاں اُڑنا۔
منہ دھو آؤ - منہ دھو رکھو - منہ دھو ڈالو - [ا-محاورہ] اس کام کی اُمید نہ رکھو - تم اس کام کے قابل نہیں۔
مُنہ دے کر بات کرنا - [ا-محاورہ] متوجہ ہو کر بات چیت کرنا۔
مُنہ دیکھ - [ا-محاورہ] لیاقت پیدا کر۔
مُنہ دیکھا - [ا-صف] مُنہ دیکھنے والا - حلقہ بگوش - فرماں بردار - مطیع۔
مُنہ دیکھا کرنا - [ا-محاورہ] حیرت سے چہرہ تکنا (۲) کسی بات کا منتظر ہونا۔
مُنہ دیکھتے رہ جانا - [ا-محاورہ] حیران و ششدر رہ جانا (۲) اُمید ہو جانا۔
منہ دیکھتے رہنا - [ا-محاورہ] رُعب و دبدبہ میں آ کر کچھ کہہ نہ سکنا۔

مُنہ دیکھ کر اُٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) سوتے ہوئے اُٹھ کر کسی کی صورت دیکھنا۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ صبح سویرے اُٹھ کر اگر کسی مبارک انسان کی صورت دیکھی جائے تو سارا دن خوشی میں بسر ہوتا ہے۔ اور اگر منحوس سامنے آجائے، تو رنج و غم میں دن تمام ہوتا ہے۔

منہ دیکھ کر بات کرنا۔ (ا۔ محاورہ) سامنے خوشامد کی باتیں کرنا۔

منہ دیکھ کر رہ جانا۔ (ا۔ محاورہ) مُنہ تکتا رہ جانا۔ مائیوس ہو کر رہ جانا۔ نااُمید ہو جانا (۲) حیران ہو جانا۔ (۳) لاجواب ہو کر رہ جانا۔ جواب نہ بن پڑنا۔

منہ دیکھ کے تھپّڑ لگایا جاتا ہے۔ (ا۔ مثل) حیثیت دیکھ کر برتاؤ کیا جاتا ہے۔

منہ دیکھا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) حیرت سے منہ تکا کرنا۔ چہرے کو گھورا کرنا (۲) کسی بات کے سُننے کا منتظر رہنا۔

مُنہ دیکھنا۔ (ا۔ محاورہ) صورت دیکھنا۔ چہرہ دیکھنا (۲) آئینے میں شکل دیکھنا (۲) حیرانی سے مُنہ دیکھنا۔ حسرت سے منہ تکنا۔ تعجّب سے نظر آنا (۳) جواب کے انتظار میں صورت دیکھنا۔

مُنہ دیکھو۔ (ا۔ محاورہ) ذرا اُن کی لیاقت پر نظر کرو۔ کیا حوصلہ ہے۔

مُنہ دیکھی۔ (ا۔ صف) سامنے کی۔ منہ پر کی۔ خوشامد کی۔

مُنہ دیکھی کہنا۔ طرف داری کی بات کہنا۔

مُنہ دیکھے کی۔ (ا۔ تابع فعل) (۱) ظاہری۔ اُوپری۔ دکھاوے کی۔ خوشامد کی۔ نمائشی۔

مُنہ دیکھے کی اُلفت (چاہ۔ پریت۔ محبت) (ا۔ مث) ظاہری محبت۔ دکھاوے کا پیار۔ نمائشی اخلاص۔ جھوٹی محبت۔

منہ دیکھے کی باتیں۔ (ا۔ مث) اُوپری باتیں۔ ظاہر داری کی باتیں۔ دکھاوے کی باتیں۔

منہ دیکھے کی سب کہتے ہیں خُدا لگتی کوئی نہیں کہتا۔ (ا۔ مثل) انصاف کی بات کوئی نہیں کہتا۔ سب خوشامد اور طرفداری کی باتیں کرتے ہیں۔

منہ دینا۔ (ا۔ محاورہ) برتن میں جانور وغیرہ کا منہ ڈال دینا (۲) دھیان دینا۔ متوجہ ہونا۔

منہ ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی جانور کا کسی چیز میں مُنہ داخل کرنا (۲) لڑنا حملہ کرنا۔

منہ ڈھانپ کر رونا۔ (ا۔ محاورہ) نہایت رونا پیٹنا۔ بہت ہی گریہ و زاری کرنا۔

منہ ڈھانپنا۔ (ا۔ محاورہ) منہ پر کپڑا ڈالنا۔ رونا۔ نوحہ کرنا۔

منہ ڈھانک کر رونا۔ (ا۔ محاورہ) زار زار رونا۔ منہ پر کپڑا رکھ کر رونا۔

منہ ڈھانکنا۔ منہ ڈھکنا۔ (ا۔ محاورہ) منہ چھپانا۔ چہرے پر پردہ ڈالنا (۲) رونا ماتم کرنا۔

مُنہ ذرا سا نکل آنا۔ (ا۔ محاورہ) چہرے کا دُبلا اور کمزور پڑ جانا (۲) نہایت لاغر اور ناتواں ہو جانا۔

منہ رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) پاس رکھنا۔ لحاظ رکھنا۔ توجہ رکھنا۔ رُو رعایت کرنا۔

مُنہ روشن ہونا۔ (ا۔ محاورہ) منہ پر رونق ہونا۔

منہ زُبانی۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زبانی۔ بے لکھے۔ بلاتحریر (۲) نوک زبان۔ حفظ بر زبان۔

منہ زرد ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) چہرہ کا رنگ پیلا پڑ جانا۔ اُداس ہو جانا۔

مُنہ زور۔ (ا۔ محاورہ) بدلگام۔ مُنہ پھٹ۔ بدزبان۔ بُرا بھلا بکنے والا (۲) بکّی بکواسی۔ چُپ نہ رہنے والا (۳) شریر گھوڑا۔ وہ گھوڑا جو لگام نہ مانے۔ وہ تیز گھوڑا جو روکے نہ رُکے۔

منہ زوری۔ (ا۔ مث) بدزبانی۔ بدلگامی۔ سخت کلامی۔ بیہودہ گوئی۔ (۲) شرارت۔ شوخی۔ سرکشی۔

مُنہ زوری کرنا۔ (ا۔ محاورہ) بدزبانی کرنا۔ بدلگامی کرنا (۲) شوخی کرنا۔ شرارت کرنا۔

مُنہ زہر ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) مُنہ کا مزہ تلخ ہو جانا۔

مُنہ سامنے نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) حجاب یا شرم سے سامنے نہ آنا۔

مُنہ سُت جانا۔ (ا۔ محاورہ) مُنہ کا دُبلا ہو جانا۔

مُنہ سجانا۔ (ا۔ محاورہ) مُنہ پھلانا۔ اُداس ہونا۔ ناراض ہونا۔ غمگین ہونا (۲) تھپیڑوں سے مُنہ لال کرنا۔

مُنہ سُرخ ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) غضب ناک ہو جانا۔ غصے سے چہرہ لال ہو جانا۔ (۲) جوانی یا نشے میں مُنہ تمتمانا۔

مُنہ سے آہ نہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) شکوہ نہ کرنا۔ ظلم و ستم پر چُپ رہنا۔

مُنہ سفید پڑ جانا۔ منہ سفید ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) خوف چھا جانا۔ سخت حیرت میں پڑ جانا۔ رنگ اُڑ جانا۔ چہرہ فق ہو جانا۔

مُنہ سکڑ جانا۔ (ا۔ محاورہ) چہرے پر دُبلاہٹ چھا جانا۔ منہ کی رونق نہ رہنا۔

مُنہ سکوڑنا۔ مُنہ سیکڑنا۔ (ا۔ محاورہ) ناک بھوں چڑھانا۔ مُنہ بنانا۔ چیں بجبیں ہونا۔ ترش رو ہونا۔ ناراضی ظاہر کرنا۔

مُنہ سلونا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) کوئی نمکین چیز کھانا خصوصاً میٹھی چیز کے بعد۔

مُنہ سنبھالنا۔ (ا۔ محاورہ) زبان کو قابو میں کرنا۔ زبان کو لگام دینا۔

مُنہ سنبھالو۔ (ا۔ محاورہ) زبان کو روکو۔ سوچ سمجھ کر بات کرو۔ زبان درازی مت کرو۔

مُنہ سُوجا رہنا۔ (ا۔ محاورہ) غصّے یا بدمزاجی سے مُنہ پھولا رہنا۔

مُنہ سُوکھ جانا (سُوکھنا)۔ (ا۔ محاورہ) منہ خشک ہونا۔ پیاس یا خوف کے باعث مُنہ پر خشکی آجانا (۲) مُنہ اُتر جانا۔ دُبلا ہونا۔

مُنہ سُوئی پیٹ کٹھوئی۔ (ا۔ مثل) ذرا سا منہ اور اتنا بڑا پیٹ۔ بدن کم اور خرچ زیادہ۔ کھاؤ لٹاؤ۔

مُنہ سے۔ (ا۔ تابع فعل) زبان سے۔ خاطر سے۔ لحاظ سے۔ رعایت سے۔

مُنہ سے آواز نہ نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) بات نہ ہو سکنا۔ ڈر کے مارے گھگی بندھ جانا

مُنہ سے آہ نہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) شکوہ نہ کرنا۔

مُنہ سے اقرار لینا۔ (ا۔ محاورہ) وعدہ لینا۔ اقبال کرانا۔

مُنہ سے اُگلنا۔ (ا۔ محاورہ) منہ سے نکالنا۔ مُنہ سے باہر لانا۔ کہنا۔ دل کی

بات زبان پر لانا۔
مُنہ سے بات اُچکنا۔ چھیننا۔ سے لینا۔ لینا، لپکنا۔ [ا۔ محاورہ] جو بات دوسرا کہنے لگا ہو وہ اس سے پہلے کہہ دینا۔
مُنہ سے بات نکلنا۔ [ا۔ محاورہ] کہا جانا۔ بات زبان پر آنا۔
مُنہ سے بات نہ نکلنا۔ [ا۔ محاورہ] غصّے یا دہشت کے سبب بول نہ سکنا۔
مُنہ سے باتیں نکالنا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) بددعا دینا۔ کوسنا (۲) کسی کے متعلق باتیں کرنا۔
مُنہ سے بس کرنا۔ [ا۔ محاورہ] زبان سے انکار کرنا۔ مُنہ سے رد کرنا۔ کافی سمجھنا۔
مُنہ سے بولنا۔ [ا۔ محاورہ] زبان سے بات کرنا۔ جواب دینا۔
مُنہ سے بولو سر سے کھیلو۔ [ا۔ مثل] بات چیت کرو۔ خاموش نہ رہو۔
مُنہ سے بولے نہ سر سے کھیلے۔ [ا۔ مثل] بالکل خاموش ہے۔ نہ بات کرتا ہے نہ اشارہ۔
مُنہ سے پھوٹنا۔ [ا۔ محاورہ] بولنا۔ جواب دینا۔ زبان سے کچھ کہنا۔
مُنہ سے پھول جھڑنا۔ [ا۔ محاورہ] نہایت خوش گفتار اور فصیح ہونا، شیریں کلام ہونا (۲) طنزاً بدزبان ہونا۔
مُنہ سے تو پھوٹو۔ [ا۔ محاورہ] کچھ تو بولو۔ جواب تو دو۔ ہاں یا نہیں کرو۔
مُنہ سے تو کہو۔ [ا۔ محاورہ] بات تو کرو۔ زبان تو ہلاؤ۔
مُنہ سے دودھ ٹپکنا۔ [ا۔ محاورہ] نادان اور ناسمجھ ہونا۔ ناتجربہ کار ہونا۔
مُنہ سے دودھ کی بو آنا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) نادان بچّہ ہونا (۲) کم عقل اور بیوقوف ہونا۔
منہ سے رال ٹپک پڑنا۔ [ا۔ محاورہ] نہایت للچانا۔ از حد خواہش ہونا۔
مُنہ سے سُنا چاہتے ہو۔ [ا۔ محاورہ] گالیاں کھانے (سُننے) کو جی چاہتا ہے۔
مُنہ سے سیاہی دھونا۔ [ا۔ محاورہ] بدنامی مٹانا۔ سیاہی دور کرنا۔
مُنہ سے کلیجہ نکل پڑنا۔ [ا۔ محاورہ] دم اُلٹ جانا۔ دل گھبرا جانا۔ جی اُکتانا۔ گھبرا کر دم نکل جانا۔
مُنہ سے کچھ کا کچھ نکلنا۔ [ا۔ محاورہ] کہنا کچھ چاہنا زبان سے اُس کے خلاف نکلنا۔
مُنہ سے کیا پھول جھڑتے ہیں۔ [ا۔ محاورہ] کیا پُرلطف باتیں کرتے ہیں (۲) طنزاً ناگوار باتوں پر بھی کہتے ہیں۔
مُنہ سے لام کاف مت نکالو۔ [ا۔ محاورہ] بدزبانی نہ کرو۔ خاموش رہو۔
مُنہ سے لعل اُگلنا۔ [ا۔ محاورہ] نہایت خوش کلام اور خوش گفتار ہونا۔ فصاحت اور شیریں زبانی سے کلام کرنا۔
مُنہ سے لگانا۔ [ا۔ محاورہ] پینے کے لیے کوئی ظرف مُنہ سے لگانا۔ لب آشنا کرنا (۲) دوسرے کے مُنہ سے کوئی ظرف لگانا (۳) بجنے والا ساز منہ سے لگانا۔
مُنہ سے مُنہ ملانا۔ [ا۔ محاورہ] چوما چاٹی کرنا۔ بوس و کنار کرنا (۲) ہم کلام ہونا۔

زبان سے زبان ملانا (۳) گستاخانہ بات چیت کرنا۔
مُنہ سے مہابا ہے۔ [ا۔ مثل] خاطر سے خاطر اور محبت ہے۔
مُنہ سے نام نکالنا۔ [ا۔ محاورہ] کسی چیز کا تذکرہ کرنا (۲) دعویٰ کرنا (۳) کسی بات کا بھولے سے ذکر کرنا۔
مُنہ سے نکل جانا (نکلنا)۔ [ا۔ محاورہ] بے ساختہ کوئی بات زبان سے نکل جانا۔
منہ سے نکلی کوٹھوں چڑھی۔ [ا۔ مثل] بات زبان سے کہتے ہی مشہور ہو جاتی ہے۔
مُنہ سے نکلی ہوئی پرائی بات۔ [ا۔ مثل] کوئی بات کہہ ڈالنے کے بعد راز نہیں رہتی۔
منہ سے نیک و بد نکالنا۔ [ا۔ محاورہ] بُرا بھلا کہنا۔
مُنہ سیا جانا۔ خاموش کیا جانا۔ مُنہ پر مُہر لگایا جانا۔
منہ سیاہ کرنا۔ [ا۔ محاورہ] منہ کالا کرنا۔ بدنام کرنا۔ کلنک کا ٹیکا لگانا (۲) خضاب لگانا۔
مُنہ سیدھا کر دینا۔ خوب مارنا۔
مُنہ سی دینا۔ [ا۔ محاورہ] خاموش کر دینا۔ منہ بند کر دینا۔
مُنہ سینا۔ [ا۔ محاورہ] خاموش کرنا۔ چُپ کرنا (۲) خاموش ہونا۔ چُپ رہنا (۳) رشوت دینا۔
مُنہ شکر سے بھر دینا۔ [ا۔ محاورہ] خوش خبری سنانے کے عوض میں مُنہ میٹھا کرنا۔
منہ فق ہو جانا۔ منہ فق ہونا۔ [ا۔ محاورہ] مُنہ سفید پڑ جانا۔ اوسان جاتے رہنا۔ گھبرا جانا۔ ڈر جانا۔ رُعب میں آ جانا۔ خوفزدہ ہو جانا۔
مُنہ قبلہ کی طرف مڑ جانا۔ [ا۔ محاورہ] مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ مرتے وقت نیک آدمی کا مُنہ قبلے کی طرف ہو جاتا ہے۔
مُنہ کا پھوہڑ۔ [ا۔ صف] بدزبان۔ بدلگام۔ مُنہ پھٹ۔
منہ کا تھوبڑا ہو جانا۔ [ا۔ محاورہ] پٹ جانا۔ مار کھا کر مُنہ سُوج جانا۔
منہ کا روغن اُتر جانا۔ [ا۔ محاورہ] چہرے کی آب جاتی رہنا۔
مُنہ کا سچّا۔ [ا۔ صف] وعدے کا پکّا۔
مُنہ کا کچّا۔ [ا۔ صف] وہ گھوڑا جو لگام کے جھٹکے کو نہ سہار سکے۔ نرم مُنہ کا گھوڑا۔ (۲) اصیل مرغ (۳) وہ آدمی جس کی بات ناقابل اعتبار ہو۔
مُنہ کا کڑوا۔ [ا۔ محاورہ] منہ زور (۲) مضبوط دھاگا۔
مُنہ کا کہا ہونا۔ [ا۔ محاورہ] مُنہ سے نکلی ہوئی بات کا ہو جانا۔ کہے کے مطابق ہونا۔
مُنہ کالا۔ [ا۔ صف] بدنام۔ رسوا (۲) بداعمال۔ بدکردار (بددعا) خدا غارت کرے۔
منہ کالا جات اُجالا۔ [ا۔ مثل] شریفوں کی اولاد مگر عمل بُرے۔
منہ کالا کرنا۔ [ا۔ محاورہ] چہرے پر سیاہی ملنا (۲) رُسوا کرنا۔ بدنام کرنا (۳) زنا کرنا۔ بدفعلی کرنا۔
منہ کا منہ میں ہاتھ کا ہاتھ میں نوالہ رہ گیا۔ [ا۔ مثل] اس موقع پر بولتے ہیں جب انسان کوئی صدمے کی خبر سُن کر فوراً کھانا چھوڑ دے۔

مُنہ کا میٹھا۔ [ا۔صف] خلیق۔ شیریں گفتار۔

مُنہ کا میٹھا پیٹ کا کھوٹا۔ [ا۔مثل] باتیں دوستوں کی سی مگر دل میں عداوت۔

منہ کا نوالہ۔ [ا۔مذ] (۱) لقمۂ دہن (۲) نہایت سہل اور آسان کام۔

منہ کا نوالہ نہیں۔ [ا۔مثل] آسان کام نہیں ہے۔

منہ کا نوالہ سمجھنا۔ [ا۔محاورہ] ادنیٰ اور آسان سمجھ لینا۔

منہ کا نوالہ ہو جانا۔ [ا۔محاورہ] (۱) منہ میں چلا جانا (۲) سہل اور آسان ہو جانا۔

مُنہ کا نوالہ اُتر جانا۔ [ا۔محاورہ] چہرے کی آب و تاب جاتی رہنا۔ بے رونق ہو جانا۔

مُنہ کُپّے کی طرح پھُولنا۔ [ا۔محاورہ] کنایہ ہے۔ کمال غصّہ اور خفگی سے۔ بہت خفا ہونا۔

مُنہ کرنا۔ [ا۔محاورہ] (۱) سوراخ کرنا۔ چھید کرنا (۲) زخم یا پھوڑے کا سوراخ ظاہر ہونا۔ پھوٹنا (۳) لحاظ کرنا۔ پاس کرنا (۴) منہ سامنے کرنا (۵) لالچ کرنا۔

مُنہ کس کا ہے۔ [ا۔محاورہ] کسی کی مجال نہیں۔ کسی کا حوصلہ نہیں۔

مُنہ رُکنا۔ [ا۔محاورہ] کسی کے خلاف کہنے سے رُکنا۔ زبان بند ہونا۔

مُنہ کو آگ لگانا۔ مُنہ کو جُھلسا لگانا۔ [ا۔محاورہ] (۱) ملاقات ترک کرنا۔ ملنا جُلنا چھوڑ دینا (۲) کوسنا۔

مُنہ کو بنوانا۔ [ا۔محاورہ] اپنے آپ کو کسی کام کے لائق کرنا۔ قابلیت پیدا کرنا۔

منہ کو پھیر لینا۔ [ا۔محاورہ] (۱) روکشی کرنا۔ روگردانی کرنا (۲) انکار کرنا۔

مُنہ کو جگر آنا۔ دیکھیے مُنہ کو کلیجہ آنا۔ جی گھبرانا۔ ضبط نہ ہو سکنا۔

مُنہ کو خون لگنا۔ [ا۔محاورہ] (۱) خون کی چاٹ لگنا۔ خون کا مزہ پڑ جانا (۲) رشوت کا عادی ہونا۔

مُنہ دکھا نہ سکنا۔ [ا۔محاورہ] مُنہ سامنے نہ کر سکنا۔ سامنے جاتے ہوئے شرم آنا۔

مُنہ کو سنبھالنا۔ [ا۔محاورہ] بدزبانی سے باز آنا۔ بیہودہ باتیں کہنے سے رُکنا۔

مُنہ کو سات تووُں کی کالک لگ جانا۔ [ا۔محاورہ] سخت بدنامی ہونا۔ رسوائی ہونا۔

مُنہ کو قفل دینا۔ مُنہ کو قفل لگا دینا۔ [ا۔محاورہ] (۱) خاموش۔ چُپ اختیار کرنا (۲) کھانے پینے سے رُکنا۔

منہ کو کالک لگانا۔ [ا۔محاورہ] بدنام کرنا۔ رُسوا کرنا۔ کلنک کا ٹیکا لگانا۔

منہ کو کلیجہ آنا۔ [ا۔محاورہ] دم اُلٹنا۔ غم و غصہ برداشت نہ ہو سکنا۔ دل نہایت بیزار ہونا۔ بہت جی گھبرانا۔

مُنہ کو لگام دو۔ [ا۔محاورہ] بدزبانی نہ کرو۔ زبان سنبھال کر بات کرو۔

مُنہ کو لگام نہیں۔ [ا۔مثل] چُپ نہیں رہتا۔ بے سوچے سمجھے بول اُٹھتا ہے۔

مُنہ کو لگا ہونا۔ [ا۔محاورہ] چسکا پڑا ہونا۔

منہ کو لگنا۔ [ا۔محاورہ] (۱) مزہ پڑنا۔ چسکا پڑنا۔ زبان کو چاٹ پڑنا (۲) خوش ذائقہ معلوم ہونا۔

منہ کو لو کا لگے۔ (بددعا) چہرہ جھلس جائے۔ تباہ ہو جائے۔ برباد ہو جائے۔

منہ کو لہو لگنا۔ منہ کو خون لگنا۔ [ا۔محاورہ] (۱) خون کی چاٹ پڑ جانا۔ شکار کا مزہ پڑنا (۲) رشوت کا عادی ہو جانا۔ مال مفت کھانے کی عادت پڑ جانا۔

مُنہ کو مزہ لگا دینا۔ [ا۔محاورہ] چٹورا بنا دینا۔ زبان کو چاٹ ڈال دینا۔

منہ کو موڑنا۔ [ا۔محاورہ] مُنہ پھیرنا۔ بے رخی کرنا۔ بے مروتی کرنا۔

مُنہ کہاں ہے۔ [ا۔محاورہ] کیا تاب و طاقت ہے۔ کیا مجال ہے۔

مُنہ کھائے آنکھ لجائے۔ [ا۔مثل] احسان کرنے والے کے ساتھ مروّت کرنا ہی پڑتی ہے۔

مُنہ کُھل جانا۔ [ا۔محاورہ] (۱) دہن کشادہ ہو جانا (۲) منہ پھٹ ہو جانا۔ بدزبان ہو جانا۔ گستاخ ہو جانا (۳) گرہ کُھل جانا۔ پھوڑے وغیرہ کی چھال کُھل جانا (۴) چہرہ بے نقاب ہو جانا (۵) ازالۂ بکر ہو جانا۔

منہ کُھلنا۔ [ا۔محاورہ] (۱) دہن فراخ ہونا (۲) بدزبان ہونا (۳) بیان کرنے یا کہنے پر آمادہ ہونا (۴) چہرہ بے نقاب ہو جانا۔

منہ کُھلوانا۔ [ا۔محاورہ] (۱) منہ فراخ کرانا (۲) بولنے پر مجبور کرنا۔ زبان کھلوانا (۳) گستاخ بنانا۔ بے ادب کرنا۔ بات کرنے کی جرأت دلانا۔ زبان سے نکلوانا (۴) سوال کرنا۔

مُنہ کھول کر رہ جانا۔ [ا۔محاورہ] (۱) کچھ کہتے کہتے خاموش ہو جانا (۲) مشتاق رہ جانا۔

منہ کھولنا۔ [ا۔محاورہ] (۱) زبان کھولنا۔ بات کرنا۔ کہنا (۲) گالیوں پر اُتر آنا۔ باتیں سنانا۔ زبان چلانا (۳) نقاب اُٹھانا۔ گھونگھٹ ہٹانا۔

مُنہ کی آنا۔ [ا۔محاورہ] رو برو چوٹ کرنا۔ سامنے طعنے کی بات کہنا۔

مُنہ کی آوٹ کرنا۔ [ا۔محاورہ] پردہ کرنے کے لیے کوئی چیز چہرے کے سامنے کرنا۔ آگ یا دھوپ کی گرمی سے بچنے کے لیے کوئی چیز بیچ میں لانا۔

منہ کی بات چھین لینا۔ [ا۔محاورہ] دوسرے کے دل کی بات کہہ دینا۔

مُنہ کی سچّی۔ [ا۔صف] (۱) وہ تلوار جس کی باڑھ نہ مُڑے (۲) وعدے کی پکّی عورت۔

منہ کی کھانا۔ [ا۔محاورہ] (۱) منہ پر چوٹ کھانا۔ اوندھے منہ گرنا۔ سر کے بل گرنا (۲) تھپّڑ کھانا۔ طمانچہ کھانا (۳) سزا پانا۔ مار کھانا (۴) شرمندہ ہونا۔ خفت اٹھانا (۵) صاف دھوکا کھانا۔ کسی کے جُل میں آنا (۶) ہار جانا۔ شکست کھانا (۷) اپنے منہ سے آپ قائل ہونا (۸) نقصان اُٹھانا۔

منہ کی کھلانا (کھلوانا)۔ [ا۔محاورہ] شرمندہ کرنا۔ نادم بنانا۔

مُنہ کی کٹی جو لوئی تو کیا کرے گا کوئی۔ [ا۔مثل] اس موقع پر بولتے ہیں جب کوئی شخص جان بوجھ کر بے شرمی اختیار کرتا ہے۔

مُنہ کی لوئی جانا۔ [ا۔محاورہ] بے شرم ہونا۔ بے غیرتی چھا جانا۔ شرم و حیا جاتی رہنا۔

منہ کی مکھی نہ اُڑا سکنا۔ [ا۔محاورہ] بہت کمزور و ناتواں ہو جانا۔

منہ کی میٹھی ہاتھ کی جھُوٹی۔ [ا۔مثل] میٹھی باتیں تو کرتی ہے مگر دیتی دلاتی کچھ نہیں۔

منہ کے آگے خندق نہیں۔ بڑا بکواسی ہے۔

منہ کے بل (بھل) آنا۔ منہ کے بل (بھل) گرنا۔ [ا۔محاورہ] اس طرح گرنا

کر چہرہ زمین پر لگے ۔ ذلّت اٹھانا ۔ ذلیل ہونا۔

مُنہ کے کوّے اُڑ جانا۔ (ا۔ محاورہ) چہرہ سفید پڑ جانا۔

مُنہ کے لائق نہیں۔ (ا۔ محاورہ) اس قابل نہیں کہ اس سے بات کی جائے۔

مُنہ کے کھیلن جھڑنا۔ (ا۔ محاورہ) شرم و حیا جاتی رہنا۔ بے غیرت ہو جانا۔

مُنہ کیا ہے۔ (ا۔ محاورہ) کیا حوصلہ ہے۔ کیا مجال ہے۔

مُنہ کیل دینا۔ مُنہ کیلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) جادو یا منتر سے منہ کو بند کرنا (۲) زہریلے جانور کے مُنہ کو کاٹنے کے قابل نہ رکھنا (۳) خاموش کر دینا (۴)، رشوت دے کر اپنے خلاف جانے سے باز رکھنا۔

مُنہ گڑھیا میں دھو رکھو۔ (ا۔ مثل) اس بات کی اُمید نہ رکھو۔

مُنہ لال کرنا۔ (ا۔ محاورہ) مُنہ پر تھپّڑ مار کر چہرہ سُرخ کر دینا (۲)، پان وغیرہ سے مُنہ سُرخ کرنا۔

مُنہ لال ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) غصّے سے چہرہ سُرخ ہو جانا (۲)، ناموری حاصل ہونا۔ کامیاب ہونا۔ تھپّڑ لگنے سے چہرہ سُرخ ہو جانا۔

مُنہ لپیٹ کر پڑا رہنا (پڑنا)۔ (ا۔ محاورہ) غمگین اور اُداس ہو کر پڑا رہنا۔ غم کے مارے منہ پر کپڑا ڈال کر لیٹ رہنا۔

مُنہ لٹکانا۔ (ا۔ محاورہ) غصہ ہونا۔ ناراض ہونا (۲)، شرمندگی سے مُنہ جھکانا (۳)، کوئی دوا مل کر رطوبت ٹپکنے کے لیے منہ کو نیچے کی طرف کرنا۔

مُنہ لگا۔ (ا۔ صفت) سر چڑھا۔ مونث کے لیے مُنہ لگی۔

مُنہ لگانا۔ (ا۔ محاورہ) مُنہ سے چھُونا (۲)، مُنہ سے جھوٹا کرنا۔ جُھٹالنا (۳)، کھانا۔ چکھنا۔ زبان پر رکھنا (۴)، گستاخ بنانا۔ بے اَدب کرنا۔ سر چڑھانا (۵)، یار بنانا۔ مصاحب بنانا (۶)، عزت دینا۔ توجّہ کرنا۔ مہربانی سے پیش آنا (۷)، حمایت کرنا۔

مُنہ لگائی ڈومنی گاوے تال بے تال۔ منہ لگائی ڈومنی آئی بچوں سمیت۔ (ا۔ مثل) اُس وقت کہتے ہیں۔ جب ذرا سی مہربانی سے کوئی سر پر چڑھنے لگے۔

مُنہ لگنا۔ (ا۔ محاورہ) مُنہ سے چھُوا جانا (۲)، مصاحب بننا۔ یار بننا (۳)، عزت سے پیش آنا (۴)، سر چڑھنا۔ گستاخ ہونا (۵)، مقابل بننا۔ برابری کرنا (۶)، چسکا پڑنا۔ مزہ پڑنا۔ حجت کرنا۔ تکرار کرنا۔

مُنہ لے کے آنا۔ (ا۔ محاورہ) صورت دکھانا۔

مُنہ لے کے پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) بے اتفاقی کے سبب محروم جانا۔ بھروسے کے خلاف مایوس ہو کر واپس ہونا۔

مُنہ لے کے رہ جانا۔ (ا۔ محاورہ) شرمندہ ہونا۔

مُنہ مارا (ماری)۔ (ا۔ صفت۔ مذ۔ مث) (ع)، اس کے متعلق کہتی ہیں جو لذیذ چیزوں کے کھانے سے پرہیز کرے۔

مُنہ مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱)، کاٹنا۔ ڈسنا۔ ڈنگ مارنا (۲)، شکار کو منہ سے پکڑنا (۳)، چونچ مارنا۔ منہ بند کر دینا۔ خاموش کرنا (۴)، جلد جلد کھانا (۵)، طعنہ کرنا۔

مُنہ مانگا۔ (ا۔ صفت) حسبِ منشاء۔ خواہش کے مطابق۔ جیسا مُنہ سے کہا تھا۔

مُنہ مانگا بر پایا۔ (ا۔ مثل) دل کے موافق شوہر ملا (۲)، حسب دلخواہ کام ہوا جو چاہا سو ہوا۔

مُنہ مانگنا۔ (ا۔ محاورہ) فریاد کرنا۔

مُنہ مانگی مراد۔ (ا۔ مث) دلی خواہش۔ دلی تمنّا۔

مُنہ مانگی مراد نہیں ملتی۔ (ا۔ مقولہ) اپنا چاہا نہیں ہوتا ہے۔ جو خدا چاہتا ہے وہ ہی ہوتا ہے۔

مُنہ مانگی موت نہیں ملتی۔ (ا۔ مثل) جو آدمی چاہتا ہے۔ وہ نہیں ہوتا خدا کا چاہا ہوتا ہے۔

مُنہ مانگے دام۔ (ا۔ مذ) مُنہ سے طلب کی ہوئی قیمت۔

مُنہ مسکوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) دیکھیے مُنہ سکوڑنا۔

مُنہ کو مسل ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) مُنہ کو ہاتھ سے رگڑ ڈالنا (۲)، رکنا یہ، دندان شکن جواب دینا۔

مُنہ ملاحظہ۔ (ا۔ مذ) لحاظ۔ پاسداری۔

مُنہ موڑنا۔ (ا۔ محاورہ) مُنہ ہٹانا۔ روگرداں ہونا۔ کسی کے شریک حال نہ ہونا۔ پہلوتہی کرنا (۲)، رخ نہ دینا۔ توجہ نہ کرنا (۳)، باغی ہونا (۴)، پرہیز کرنا۔ باز رہنا (۵)، انکار کرنا (۶)، شکست کھانا۔ پسپا ہونا (۷)، بے وفائی کرنا۔ ٹالنا بے مروّتی کرنا۔

مُنہ میٹھا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱)، مٹھائی کھلانا (۲)، مٹھائی کھانا (۳)، عنایت فرمانا۔ دینا۔ بخشنا (۴)، نذرانہ دینا (۵)، رشوت دینا (۶)، نسبت کرنا۔ منگنی کرنا۔

مُنہ میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) زبان پر آنا۔ زبان سے نکلنا۔

مُنہ میں آیا سو بک دیا۔ (ا۔ محاورہ) بے سوچے سمجھے بات کرنے والے کی نسبت کہتے ہیں۔

مُنہ میں بات کرنا۔ (ا۔ محاورہ) منہ میں بولنا۔ اس طرح بولنا کہ سمجھ میں نہ آئے بہت چپکے چپکے بات کرنا۔

مُنہ میں پانی بھر آنا۔ (ا۔ محاورہ) ترشی کے خیال یا کسی عمدہ چیز کی خواہش کرنا۔ مُنہ میں لعاب آ جانا (۲)، جی للچانا۔ طبیعت کا نہایت خواہش کرنا۔ مزہ یاد آنا۔ شوق پیدا ہونا۔

مُنہ میں پانی ٹپکانا، چوانا۔ (ا۔ محاورہ) مرتے وقت منہ میں پانی کے قطرے ٹپکانا۔ اخیر وقت کام آنا۔

مُنہ میں پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) کھانے میں آنا۔ مُنہ میں جانا (۲)، مشہور ہونا۔ زبان زد ہونا۔

مُنہ میں پڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) چپکے چپکے پڑھنا۔ ایسا آہستہ پڑھنا کہ دوسرے کی سمجھ میں نہ آئے۔

مُنہ میں تنکا لینا۔ (ا۔ محاورہ) دانتوں میں تنکا دبانا (۲)، عاجزی کرنا۔ ہاتھ جوڑنا۔ پاؤں پڑنا۔

مُنہ میں تھوک بلونا۔ (ا۔ محاورہ) واہیات اور بے معنی باتیں کرنا۔

مُنہ میں خاک۔ (ا۔ محاورہ) بُرا چاہنے والے کی بات پر کہا جاتا ہے (۲)، گستاخانہ کلام کے جواب میں۔

منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت ۔ [ا۔ مثل] ایسا بوڑھا ہے کہ نہ منہ میں دانت رہے ہیں نہ ہاضمہ کے لیے پیٹ میں آنتڑیاں ۔ بہت ہی بوڑھا۔

مُنہ میں دانہ جانا ۔ [ا۔ محاورہ] کچھ تھوڑا سا کھانا

مُنہ میں روٹی سر پر جوتی ۔ [ا۔ مثل] بہت بے عزتی سے روٹی ملنے پر بولتے ہیں ۔

مُنہ میں زبان حلال ہے ۔ [ا۔ مثل] مُنہ میں زبان سچ بات کہنے کے لیے ہے حلال اسی واسطے کہا کہ آدمی حلال چیز کو مُنہ میں لے جاتا ہے ۔

منہ میں زُبان رکھنا۔ منہ میں زبان ہونا ۔ [ا۔ محاورہ] گویائی کی طاقت رکھنا۔ بات کر سکنا۔

منہ میں زبان نہ ہونا ۔ [ا۔ محاورہ] گونگا ہونا۔ بول نہ سکنا (۲) خاموش رہنا۔ بات نہ کر سکنا۔

منہ میں زبان نہیں ۔ [ا۔ محاورہ] نہایت غریب طبیعت اور خاموش آدمی ہے ۔

منہ میں زبان ہے ۔ [ا۔ مقولہ] کہنے اور بولنے کی طاقت ہے ۔ بات کرنے کی جرأت ہے ۔

منہ میں سب کچھ دل میں خاک نہیں ۔ [ا۔ مثل] محض ظاہر داری ہی ظاہر داری ۔

مُنہ میں صابون گھلا ہونا ۔ [ا۔ محاورہ] مُنہ پھیکا اور بدمزہ ہونا۔

منہ میں قفل لگ جانا ۔ [ا۔ محاورہ] خاموش ہو جانا ۔

منہ میں کالک لگ جانا ۔ [ا۔ محاورہ] بدنامی ہونا۔ رسوائی ہونا۔

مُنہ میں کَے دانت ہیں ۔ [ا۔ مثل] تم کون ہو۔ کیا حالات ہیں (۲) کیا طاقت ہے۔ کیا کر سکتے ہو۔

مُنہ میں گنگنانا ۔ [ا۔ محاورہ] آہستہ آہستہ گانا۔

مُنہ میں گھنگھنیاں بھر کر بیٹھنا ۔ [ا۔ محاورہ] چُپ ہو کر بیٹھنا ۔ خاموشی اختیار کرنا ۔

منہ میں گھنگھنیاں بھری ہونا ۔ [ا۔ محاورہ] خاموش رہنا۔

منہ میں گھی شکر ۔ [ا۔ مثل] اس موقع پر کہتے ہیں جب کوئی خوشخبری سنائے

مُنہ میں لگ جانا ۔ [ا۔ محاورہ] خاموشی ہونا۔

مُنہ میں لگام نہ ہونا ۔ [ا۔ محاورہ] زبان دراز ہونا ۔

مُنہ میں لوکا دینا ۔ [ا۔ محاورہ] مُنہ جُھلسنا۔ کوئی بیہودہ بات کہے تو کہتے ہیں ۔

منہ میں موتنا ۔ [ا۔ محاورہ] ذلیل کرنا۔ خفیف کرنا۔

منہ میں مُہر لگانا ۔ [ا۔ محاورہ] خاموشی اختیار کرنا۔ چپ سادھنا۔

مُنہ میں نام پھرنا ۔ [ا۔ محاورہ] کسی کا نام معلوم ہونا۔ مگر یاد نہ آنا ۔

مُنہ نپوڑنا ۔ دانت نکالنا۔ بیوقوں کی طرح ہنسنا (۲) جواب نہ بن پڑنا۔

مُنہ نکل آنا ۔ دیکھیے لاغر ہو جانا۔ چہرہ کمزور ہو جانا۔

مُنہ نکلی کوٹھوں چڑھی ۔ [ا۔ مثل] کسی بات کے کہتے ہی اس کا مشہور ہو جانا ۔

مُنہ نہ پھیرنا ۔ [ا۔ محاورہ] دلیری سے مقابلے پر کھڑا رہنا۔ پیچھے نہ ہٹنا۔

مُنہ نوچ لینا ۔ [ا۔ محاورہ] چہرہ ناخنوں سے کھروچ ڈالنا ۔

مُنہ نہ پڑنا ۔ [ا۔ محاورہ] حوصلہ نہ ہونا۔ کہنے کی جرأت نہ ہونا ۔

مُنہ نہ دکھانا ۔ [ا۔ محاورہ] شرم کے باعث روپوش ہو جانا ۔

مُنہ نہ دیکھنا ۔ [ا۔ محاورہ] صورت سے بیزار ہونا۔ از حد بیزار ہونا۔

مُنہ نہ کُھلواؤ ۔ زبان نہ کھلواؤ ۔ رہنے دو ۔ بس چُپ ۔ ورنہ کچا چٹھا کھول کے رکھ دیا جائے گا۔

مُنہ نہ لگانا ۔ [ا۔ محاورہ] مُنہ کے پاس نہ لانا (۲) توجہ نہ کرنا (۳) بے توقیر سمجھ کر بات نہ کرنا۔ دوست نہ بنانا ۔

مُنہ نہیں ۔ [ا۔ روزمرہ] حوصلہ نہیں۔ جرأت نہیں ۔

مُنہ ہونا ۔ [ا۔ محاورہ] سوراخ ہونا (۲) پاس و لحاظ ہونا (۳) حوصلہ ہونا۔ مجال ہونا ۔

مُنہ کیا ہے ۔ [ا۔ محاورہ] کیا مجال ہے ۔

مُنہ ہی مُنہ مارے اور توبہ توبہ پکارے ۔ [ا۔ مثل] اپنا الزام مظلوم کے سر تھوپے۔ خود ہی سزا دے اور خود ہی پناہ مانگے ۔

منہ ہی منہ میں ۔ [ا۔ تابع فعل] چپکے چپکے۔ ہونٹوں ہونٹوں میں ۔

مُنہ ہی مُنہ میں کہنا ۔ [ا۔ محاورہ] چپکے چپکے کہنا ۔ اس طرح آہستہ آہستہ بولنا کہ دوسرا نہ سمجھ سکے ۔

مُنہ ہے ۔ [ا۔ مثل] شرم۔ پاس ہے ۔ لحاظ ہے۔ مُروّت ہے (۲) (طنزاً) طاقت نہیں۔ مجال نہیں ۔

مُنھَا ۔ (مُن۔ ہا) [ق] طعن ۔

مُنھَا ٹھُولا ۔ (مُن۔ ہا۔ ٹھُو۔ لا) [ق] طعنہ۔ تشنیع ۔

مِنْہَا ۔ (مِن۔ ہا) [ع۔ ا۔ مذ] تفریق۔ نفی۔ منفی۔ مجرا۔ وضع۔

مِنْہا کرنا ۔ [ا۔ مص مرکب] تفریق کرنا۔ گھٹانا۔ خارج کرنا۔

مِنْہاج ۔ (مِن۔ ہاج) [ع۔ ا۔ مذ] کھلی سڑک۔ شاہ راہ۔ شارع عام۔

مَنْہار ۔ (مَ۔ ن۔ ہار) [ہ۔ ا۔ مذ] چوڑیاں بنانے اور بیچنے والا ۔

مَنْہارَن ۔ (مَنہاری) ۔ [ہ۔ ا۔ مث] منہار کی بیوی۔ چوڑیاں بنانے اور بیچنے والی عورت (۲) چوڑیاں بنانے اور بیچنے کا پیشہ ۔

مُنہا۔ مُنہہ ۔ [ہ۔ صف] لبریز۔ بھرپور۔ لبالب ۔

مِنْہائی ۔ (مِن۔ ہا۔ ئی) [ع۔ ا۔ مث] تفریق۔ نفی۔ گھٹاؤ۔ وضع ۔

مِنْہائی دار ۔ [قابل لگان۔ زمین رکھنے والا ۔

مُنْہَدِم ۔ (مُن۔ ہَ۔ دِم) [ع۔ ا۔ مذ] گرا ہوا۔ مسمار۔ خراب۔ برباد۔ ویران۔

مَنہدی ۔ (منہ۔ دی) [ہ۔ ا۔ مث] ایک قسم کا درخت جس کی پتیاں پیس کر لگانے سے سُرخی آجاتی ہے (۲) شادی سے پہلے ایک رسم کا نام جس میں دولہا کے گھر سے دلہن کے یہاں منہدی کے ساتھ سنگار کی اور چیزیں بھیجی جاتی ہیں (۳) محرم کی ساتویں کو رنگین کاغذ سے مڑھ کر ایک ڈھانچ بناتے ہیں اور حضرت قاسم رضؓ کی منہدی کے نام سے امام باڑوں میں لے جاتے ہیں (۴) وہ نظمیں جو شادی یا محرم کی منہدی کے موقعوں پر پڑھی جاتی ہیں ۔

منہدی بنانا ۔ [ا۔ محاورہ] ہاتھ پیروں میں لگانے کے لیے منہدی تیار کرنا۔

منہدی بندھوانا ۔ [ا۔ محاورہ] منہدی لگوانا ۔

منہدی تو پاؤں میں نہیں لگی ہے۔ (ا۔ مثل) آتے کیوں نہیں۔ بہانے بناتے ہیں۔

منہدی جانا۔ (ا۔ محاورہ) دولھا کے گھر سے دلھن کے ہاں منہدی روانہ ہونا۔

منہدی چھٹنا (چھوٹنا)۔ (ا۔ محاورہ) کوئی نقصان ہونا۔

منہدی چھڑانا۔ (ا۔ محاورہ) ہاتھ پاؤں میں سے لگائی ہوئی منہدی دھونا۔

منہدی رچانا۔ منہدی لگانا۔ ہاتھ پاؤں میں منہدی ملنا۔

منہدی رچنا۔ (ا۔ محاورہ) منہدی کا رنگ آنا۔

منہدی کا چور۔ (ا۔ مذ) ہاتھ پاؤں کی ذرا سی جلد جو کہیں کہیں منہدی نہ لگنے سے ظاہر ہو۔

منہدی کی ٹٹی۔ (ا۔ مث) منہدی کے پودوں کی قطار۔

منہدی کی مچھلی۔ (ا۔ مث) دیکھیے منہدی کا چور۔

منہدی کو رندھنا۔ (ا۔ مص مرکب) پسی ہوئی منہدی کو خوب حل کرنا۔

منہدی لگانا۔ (ا۔ محاورہ) منہدی سے ہاتھ پاؤں سُرخ کرنا۔

منہدی ملنا۔ (ا۔ محاورہ) ہاتھ پیروں میں منہدی لگانا۔

مُنہزم۔ (مُن۔ ہَ۔ زِم) (ع۔ ا۔ مذ) شکست کھانے والا۔ پیٹھ دکھانے والا۔ لڑائی سے بھاگ جانے والا۔

مُنہضم۔ (مُن۔ ہَ۔ ضِم) (ع۔ ا۔ مذ) ہضم ہونے والا۔ پچنے والا۔

مُنہمک۔ (مُن۔ ہَ۔ مِک) (ع۔ ا۔ مذ) کسی کام میں بہت مصروف۔

منھُور۔ (مُن۔ ھُور) (ق۔ ا۔ مذ) مور۔

مُنہنال۔ (مُنہ۔ نال) (ہ۔ ا۔ مث) دھات وغیرہ کی بنی ہوئی چھوٹی سی نلی جسے حقہ پینے کی جگہ لگا دیتے ہیں۔

مَنہی۔ (مَن۔ ہی) (ع۔ ا۔ مذ) منع کی گئی۔ ممانعت کی گئی۔ روکی گئی۔

مَنہیات۔ (مَن۔ ہی۔ یات) (ع۔ ا۔ مذ) منہی کی جمع۔ وہ افعال جن کا کرنا منع ہے۔

مَنہیاتِ شرعی۔ (ع۔ ا۔ مذ) وہ باتیں جن کا کرنا شریعت کی رُو سے منع ہے۔

مَنی۔ (مَ۔ نی) (ع۔ ا۔ مث) وہ سفید لیسدار رطوبت جو عضوِ تناسل سے بوقت انزال نکلتی ہے۔ دھات۔ نطفہ۔

مَنی۔ (مَ۔ نی) (ف۔ ا۔ مث) غرور۔ تکبر۔ خود بینی۔ نخوت۔ خودی۔

مَنی۔ (Money) (مَ۔ نی) (انگ۔ ا۔ مذ) روپیہ۔ نقدی۔

منی آرڈر۔ (Money Order) (انگ۔ ا۔ مذ) روپیہ جو ڈاک کے ذریعہ بھیجا جاتا ہے۔

منی آرڈر فارم۔ (Money Order Form) (انگ۔ ا۔ مذ) وہ کاغذ جس کی خانہ پُری کرکے روپیہ بھیجنے کے لیے ڈاک خانے میں دیتے ہیں۔

مَنی بیگ۔ (Money Bag) (انگ۔ ا۔ مذ) نقدی رکھنے کا بٹوا۔

مُنی۔ (مُ۔ نی) (س۔ ا۔ مذ) زاہد۔ مرتاض۔ رشی۔ تپسوی۔

مُنّی۔ (مُن۔ نی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) چھوٹی بچی (۲) چھوٹی چیز۔

منے۔ (ق) میں۔ درمیان۔

مُنیا۔ (مُن۔ یا) (ہ۔ ا۔ مث) لال کی مادہ۔ پدڑی۔

مُنیا بول جانا۔ (ا۔ محاورہ) اچھا شگون ہونا۔ نیک فال ہونا۔

مُنیب۔ (مُ۔ نیب) (ع۔ ا۔ مذ) آقا۔ مالک۔ مُربی۔ سرپرست۔

مینیجر۔ (Manager) (مَ۔ ن۔ جر) (انگ۔ ا۔ مذ) منتظم۔ مہتمم۔

مینیجنگ پروپرائٹر۔ (Managing Proprietor) (مے۔ ن۔ جنگ۔ پ۔ رُو۔ پ۔ رائ۔ ٹر) (انگ۔ ا۔ مذ) مالکانہ حیثیت سے کام کرنے والا۔

مینیجنگ ڈائرکٹر۔ (Managing Director) (انگ۔ ا۔ مذ) کمپنی کا وہ رُکن جو حصہ دار بھی ہو اور انتظام بھی کرے۔

مُنیر۔ (مُ۔ نیر) (ع۔ صف) روشن۔ چمکدار۔ روشنی دینے والا۔

مُنیم۔ (مُ۔ نیم) (اُ۔ ا۔ مذ) منیب کا بگڑا ہوا۔ محاسب۔ محرر۔ حساب کتاب رکھنے والا۔

م ۔ و

مَو۔ (ہ۔ ا۔ مث) جوانی۔ شباب۔ جوبن۔ مرضی۔ خوشی۔ خواہش۔

مَو پر آنا۔ (ا۔ محاورہ) جوبن پر آنا۔ جوانی بھرنا۔ (۲) پختہ ہونا۔

مُو۔ (ف۔ ا۔ مذ) بال۔ کیس۔

مُوباف۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ ڈوری۔ پٹی یا فیتہ۔ جو عورتیں چوٹی میں ڈال کر گوندھتی ہیں۔ چوٹی میں باندھنے کا کپڑا۔ دینی، پراندہ۔

مُوباف ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) چوٹی میں موباف ڈال کر گوندھنا۔

مُو بمُو۔ (ف۔ صف) بال بال۔ ذرا ذرا۔ حرف بحرف۔ سب کا سب۔ کل۔

مُو پریشان۔ (ف۔ صف) بکھرے ہوئے بال۔ جس کے بال بکھرے ہوئے ہوں۔

مُو تراش۔ (ف۔ ا۔ مذ) بال کاٹنے والا۔ اُسترہ۔

مُو شگاف۔ (ف۔ صف) باریک بین۔ نکتہ رس۔ بال کی کھال کھینچنے والا۔

مُو شگافی۔ (ف۔ ا۔ مث) باریک بینی۔ چھان بین۔ نکتہ چینی۔

مُوقلم۔ (ف۔ ا۔ مذ) مصوروں کا باریک برش۔ بالوں کا قلم۔

مُوئے آتش دیدہ۔ (ف۔ ا۔ صف) آگ کو دکھایا ہوا وہ بال جو پیچیدہ ہو جائے۔

مُوئے زہار۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ بال جو زیرِ ناف ہوتے ہیں۔ جھانٹیں۔ وہ بال جو اندامِ نہانی یا عضوِ تناسل کے گرد ہوتے ہیں۔

مُوئے کمر۔ موئے میاں۔ (ف۔ ا۔ مذ) پتلی کمر۔ کمر کو بال سے تشبیہ دی گئی ہے۔

موئے مبارک۔ (ف۔ ا۔ مذ) کسی بزرگ کے مقدس بال۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ریشِ مبارک کے بالوں کے واسطے مخصوص ہے۔

مُوہ۔ (ق۔ ا۔ مذ) مُنہ۔

مُہوا۔ (مُہ۔ وا) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک درخت کا نام جس کے پھلوں کو کھاتے، بیجوں کا تیل اور پھولوں کی شراب بناتے ہیں۔

مُوا۔ (مُ۔ وا) (ہ۔ صف) مرا ہوا۔ مردہ۔ بے جان۔ (۲) نگوڑا۔ بے مراد۔

خانہ خراب (۳) مرگیا۔ فوت ہوگیا۔

مُوا بادل۔ (ف۔ا۔مذ) اسفنج۔ ابرمردہ۔

مُوا جاتا ہے۔ (ا۔ محاورہ) مرا جاتا ہے۔ دَم نکلا جاتا ہے (۲) مٹا جاتا ہے۔ فریفتہ ہوا جاتا ہے۔

موا/موا۔ (ا۔ صف) فریفتہ (۲) مرا، ہوا، مردہ۔

مُواثِیق۔ (م۔ وا۔ ثیق) (ع۔ا۔مذ) میثاق کی جمع۔ عہد و پیمان۔ قول و قرار۔

مَوّاج۔ (مَو۔ واج) (ع۔ صف) موجیں مارنے والا۔ لہریں مارنے والا۔ طوفان خیز۔ تند و تیز۔

مُواجِب۔ (م۔ وا۔ جِب) (ع۔ا۔مذ) موجب کی جمع (۱) تنخواہیں مشاہرے (۲) اجرت۔

مُواجَہَہ۔ (م۔ وا۔ جَ۔ ہَہ) (ع۔ا۔مذ) روبرو۔ سامنے۔ مقابل۔

مُواخات۔ (م۔ا۔خات) (ع۔ا۔مث) بھائی چارہ۔ بھائی بندی۔

مُواخِذ۔ (م۔ا۔خِذ) (ع۔ صف) پکڑنے والا۔ گرفت کرنے والا۔ جواب طلب کرنے والا۔

مُواخَذہ۔ (م۔ آ۔ خَ۔ ذَہ) (ع۔ا۔مذ) (۱) جواب طلبی۔ گرفت۔ باز پرس (۲) بدلہ۔ عوض۔ مکافات۔ کتابت میں واؤ ہے مگر پڑھنے میں ہمزہ آتا ہے۔

مواخذہ دار۔ (ع۔ف۔ صف) جواب دہ۔ ذمہ دار۔

مواخذہ سے بری کرنا۔ (ا۔ محاورہ) جواب طلبی یا باز پرس سے نجات دلانا۔

مواخذہ کرنا۔ (ا۔ مص مرکب) جواب طلب کرنا۔ باز پرس کرنا۔ پکڑنا۔

مَواد۔ (م۔ واد) (ع۔ا۔مذ) مادّہ کی جمع (۱) پیپ۔ غلاظت۔ رطوبت (۲) اسباب سامان۔ مسالا (۳) چیزیں، اشیاء (۴) دلائل۔

مواد آنا۔ (ا۔ محاورہ) پیپ نکلنا۔

موادِ فاسد۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) خراب مادّہ۔

موازنہ۔ (مُ۔ وا۔ زَ۔ نَہ) (ع۔ا۔مذ) برابری۔ ہم وزنی۔ ہم وزن ہونا۔ اندازہ کرنا۔

موازنۂ رقبہ بندی۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) ایسی فہرست یا نقشہ جس سے رقبہ بندی کا اندازہ معلوم ہوتا ہے۔

مُوازی۔ (مُ۔ وا۔ زی) (ع۔ا۔مذ) برابر۔ مقابل۔ محاذی (۲) ہم قیمت (۳) اندازہ۔ تخمیناً۔ قیاساً (۴) یہ لفظ اکثر ملکوں کنوں بیگھوں وغیرہ کے ساتھ تعداد ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے جیسے موازی چار کنے موازی دو بیگھہ۔

مواسات۔ (ع۔ا۔مث) مدد۔ غم خواری۔ صلح۔ یاری۔ درگزر۔

مُواشی۔ (م۔ وا۔ شی) (ع۔ا۔مذ) ماشیہ کی جمع (۱) بہت تیز چلنے والا (۲) چوپائے۔ بیل۔ گائے۔ گھوڑا۔ گدھا۔ بھینس۔ بھیڑ۔ بکری۔ ساونٹ وغیرہ۔

مواصلات۔ (م۔ وا۔ صَ۔ لات) (ع۔ا۔مذ) ذرائع نقل و حمل۔ حرکت (Means of Communication)

مواصلت۔ (م۔ وا۔ صَ۔ لت) (ع۔ا۔مث) ملاقات۔ وصل۔

ملنا۔ پیوستگی۔

مُواضع۔ (م۔ وا۔ ضِع) (ع۔ا۔مذ) موضع کی جمع۔ جگہیں۔ مقامات۔

مواطن۔ (م۔ وا۔ طِن) (ع۔ا۔مذ) وطن کی جمع۔ رہنے کی جگہیں۔ وطن۔

مُواظبت۔ (م۔ وا۔ ظَ۔ بَت) (ع۔ا۔مث) ایک کام ہمیشہ کیے جانا۔ کام میں لگا رہنا۔

مواعظ۔ (م۔ وا۔ عِظ) (ع۔ا۔مث) موعظت کی جمع۔ نصیحتیں۔

مُواعید۔ (م۔ وا۔ عید) (ع۔ا۔مذ) میعاد کی جمع۔ وعدے۔

مُوافق۔ (م۔ وا۔ فِق) (ع۔ا۔مذ) مطابق۔ یکساں۔ برابر کا۔ ہم شکل۔ ٹھیک ٹھیک (۲) لائق، سزاوار (۳) موافقت کرنے والا۔

مُوافق آنا۔ (ا۔ محاورہ) مطابق آنا۔ ٹھیک ہونا۔ درست آنا (۲) مزاج یا طبیعت کے مناسب ہونا۔

مُوافقت۔ (م۔ وا۔ فَ۔ قَت) (ع۔ا۔مث) مطابقت۔ برابری۔ ساتھ۔ اتفاق۔ دوستی۔ رسائی۔

مُوافقت آنا۔ (ا۔ محاورہ) طبیعت ملنا۔ مزاج کے موافق آنا۔

موافقت کرنا۔ اتفاق کرنا۔ ملنا۔ ملاپ کرنا۔ دوستی کرنا۔ دل ملانا۔

موافقت ہونا۔ (ا۔ محاورہ) اتفاق ہونا۔ مزاج ملنا۔

مواقع۔ (م۔ وا۔ قِع) (ع۔ا۔مذ) موقع کی جمع۔ محل۔ موقعے۔ جگہیں (۲) خاص وقت خاص مقامات۔ مناسب اوقات۔

مواقف۔ (م۔ وا۔ قِف) (ع۔ا۔مذ) موقف کی جمع۔ ٹھہرنے کی جگہیں۔

مواکب۔ (م۔ وا۔ کِب) (ع۔ا۔مذ) موکبہ کی جمع۔ سواروں کے گروہ۔ لشکر۔ رسالے۔

مؤاکلت۔ (م۔ آ۔ کَ۔ لَت) (ع۔ا۔مث) باہم مل کر کھانا کھانا۔ واؤ پڑھنے میں ہمزہ ہے۔

مُوالات۔ (م۔ وا۔ لات) (ع۔ا۔مث) باہمی اتحاد۔ آپس کی دوستی۔

موالی۔ (م۔ وا۔ لی) (ع۔ا۔مذ) مولی کی جمع۔ غلام۔ نوکر چاکر۔ یار دوست۔

موالید۔ (م۔ وا۔ لید) (ع۔ا۔مذ) مولود کی جمع۔ بچے۔ لڑکے۔

موالید ثلاثہ، ثلثہ، موالید سہ گانہ۔ (ف۔ع۔ا۔مذ) تین قسم کی مخلوق نباتات۔ جمادات۔ حیوانات۔

مُوانست۔ (م۔ آ۔ نَ۔ سَت) (ع۔ا۔مث) باہمی اُنس، رکھنا۔ اُنس، محبت دوستی۔ واؤ پڑھنے میں ہمزہ ہے۔

موانع۔ (م۔ وا۔ نِع) (ع۔ا۔مذ) مانع کی جمع۔ رکاوٹ پیدا کرنے والی چیزیں۔

مواہب۔ (م۔ وا۔ ہِب) (ع۔ا۔مذ) موہبت کی جمع۔ مہربانیاں۔ شفقتیں۔ بخششیں۔

مُواہَبَت۔ (م۔ وا۔ ہَ۔ بَت) (ع۔ا۔مث) سخاوت۔ فیاضی۔ خیر خیرات بخشش۔ عطا۔

موائد۔ (م۔ وا۔ ئِد) (ع۔ا۔مذ) مائدہ کی جمع۔ کھانا چنے ہوئے دسترخوان۔ وہ دسترخوان جن پر کھانا چنا ہوا ہو۔

مُوبَد، مُوبِد۔ (مو۔ بَد) (مو۔ بِد) (ف۔ا۔مذ) آتش پرستوں کا ملا (۲) حکیم فلاسفر۔ دانشمند۔

مُوپ۔ (ت) ساز و سامان۔

مُوپلا۔ (مُوپ۔لا) (ہ۔امذ) جنوبی ہند میں ایک مسلم قوم جو عرب نسل سے ہے اور مالا بار میں آباد ہے۔
مُوت۔ (ہ۔امذ) (۱) پیشاب (۲) نطفہ۔ منی (۳) لڑکا۔ اولاد۔
مُوت آنا۔ (امحاورہ) پیشاب کی حاجت ہونا۔
مُوت اٹکنا۔ (امحاورہ) پیشاب بند ہونا۔
مُوت پاتر۔ (امذ) پیشاب کرنے کا برتن۔
مُوت دینا۔ (امحاورہ) (۱) پیشاب نکل جانا (۲) ڈر جانا۔
مُوت سے نکال کر گُوہ میں ڈالنا۔ (امحاورہ) ذلیل سے ذلیل تر کرنا۔
مُوت کا چلّو ہاتھ میں دینا۔ (امحاورہ) بھلائی کے عوض بُرائی کرنا۔ نیکی کے بدلے بدی کرنا۔ کسی کی ساری خدمت خاک میں ملا دینا۔
مُوت کی دھار پر مارنا۔ (امحاورہ) ذلیل اور ہیچ سمجھنا۔ خاطر میں نہ لانا۔ کچھ قدر و قیمت نہ جاننا۔
مُوت کے ریلے میں بہا دینا۔ (امحاورہ) بے قدری سے ضائع کر دینا (۲) عیاشی اور زناکاری میں روپیہ برباد کر دینا۔
مُوت نکلنا۔ (امحاورہ) (۱) پیشاب خارج ہونا (۲) بہت ڈرنا۔ بیحد خوف کھانا۔
مَوت۔ (امحاورہ) اجل۔ مرگ۔ قضا۔ وفات۔ انتقال (۲) خرابی۔ شامت (۳) تباہی۔ بربادی (۴) نیستی۔ نابودی۔ زوال۔
موت آجانا۔ (امحاورہ) مر جانا۔ انتقال کر جانا (۲) دیر لگانا۔
موت آنا۔ (امحاورہ) مرنا۔ قضا آنا (۲) ناگوار گزرنا۔ کسی کام کا کرنا شاق گزرنا۔ دم نکلنا (۳) شامت آنا۔ خرابی آنا۔ آفت آنا۔
موت آنکھوں کے آگے پھرنا۔ (امحاورہ) مرنے کا دھیان بیٹھی نظر ہونا۔
موت اور گاہک کا کوئی اعتبار نہیں۔ (امحاورہ) موت کے لیے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ معلوم نہیں کس وقت آجائے۔ یہی حال گاہک کا ہے۔ لہٰذا دکان دار کا بھی دکان پر ہر وقت موجود ہونا لازم ہے۔
موت بھلی کہ جان کندنی۔ (امثل) نزع کی تکلیف سے موت بہتر ہے۔ روز روز کی مصیبت سے ایک دفعہ کا مر جانا ہی اچھا ہے۔
موت پتر۔ (ع۔امذ) وصیت نامہ۔
موت پڑنا۔ (امحاورہ) دم نکلنا۔ دشوار معلوم ہونا۔ ناگوار گزرنا۔ گھبرانا۔ ڈرنا۔ خوف کھانا۔
موت چاہنا۔ (امحاورہ) (۱) مرنے کی آرزو کرنا۔ موت قبول کرنا۔ (۲) شامت چاہنا۔
موت سر پر کھڑی ہے۔ موت سر پر کھیلتی ہے۔ (امثل) موت بالکل قریب ہے۔ مرنے کا وقت آگیا ہے۔
موت کا بازار تیز (گرم) ہونا۔ (امحاورہ) کثرت سے موتیں واقع ہونا۔
موت کا پسینہ آنا۔ (امحاورہ) حالت نزع میں ٹھنڈا پسینہ آنا۔ موت کی تکلیف سے چہرے پر پسینہ آجانا۔
موت کا پیام۔ (امذ) دیکھیے قضا کا پیغام۔ بلاوا۔ موت کا وقت۔
موت کا ڈھڈکا۔ (امذ) موت کے قریب آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیل ڈھلنا۔
موت کا سامنا۔ (امذ) قضا کا روبرو ہونا۔ ہلاکت کا مقابلہ۔
موت کا سر پر سوار ہونا۔ موت کا سر پر کھیلنا۔ (امحاورہ) موت قریب آنا۔ شامت آنا۔
موت کا طمانچہ۔ (امذ) موت کا تھپڑ۔ موت کا صدمہ۔
موت کا فرشتہ۔ (امذ) ملک الموت۔ عزرائیل (۲) جانی دشمن۔
موت کا کھانا۔ (امذ) وہ کھانا جو میت ہو جانے پر لوگوں کو کھلایا جاتا ہے۔
موت کا گھیرنا۔ (امحاورہ) مرنے کا سامان ہونا۔
موت کا مرض۔ (امذ) وہ بیماری جس میں مبتلا ہو کر آدمی مرے۔
موت کا ہنسنا۔ (امذ) قضا میں کسی کے عذر اور بیہودہ افعال پر تمسخر کرنا کہ مرنے کو بیٹھا ہے اور ایسے کاموں میں مبتلا ہے۔
موت کو پکڑا تو بخار پر راضی ہوا۔ موت کو پکڑا تو رحمت قبول کی۔ موت کو پکڑے تو تپ کو راضی ہو۔ (امثل) جب آدمی بڑی مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے تو تھوڑی مصیبت کو غنیمت سمجھتا ہے۔ مشکل کام پر مجبور کریں گے تو آسان کام پر راضی ہو جائے گا۔
موت کی گھڑی۔ (امث) مرنے کا وقت۔
موت کی گھڑی سر پر کھڑی۔ (امثل) موت ہر وقت قریب ہے۔
موت کی ہچکی آنا۔ (امحاورہ) جان کندنی کے وقت ہچکیاں آنا۔
موت کے دن پورے کرنا۔ (امحاورہ) زندگی کا زمانہ بسر کرنا۔ بڑی تکلیف و مصیبت میں بسر ہونا۔ بے مزگی سے عمر گزرنا۔
موت (کے) کنارے۔ (امذ) موت کے قریب۔
موت کے گھاٹ اتارنا۔ (امحاورہ) مار ڈالنا۔ قتل کر دینا۔
موت کے منہ میں جانا۔ (امحاورہ) خطرے میں پڑنا۔
موت لائی ہے۔ (امحاورہ) شامت لے کر آئی ہے۔ موت نے بلایا ہے۔
موت نظر آنا۔ (امحاورہ) مصیبت کے سامان دکھائی دینا۔ سخت مشکل نظر آنا۔
موت نے گھر دیکھ لیا ہے۔ موت گھر دیکھ گئی ہے۔ (امثل) مصیبت نے گھر کا راستہ دیکھ لیا ہے اب وہ بار بار آئے گی۔
موت ہونا۔ (امحاورہ) میت ہونا (۲) خرابی ہونا۔ مصیبت ہونا۔
موت ہے۔ (امحاورہ) آفت ہے۔ مصیبت ہے۔ بڑی دشواری ہے۔
مُوتا۔ مُوتیٰ۔ (مُو۔تا) (ع۔امذ) میت کی جمع۔ مردے۔
مُوتاری۔ مُوتہر۔ (مُو۔تاری) (مُو۔تہر) (ق۔امذ) جوگیوں کا عصا۔
مُؤتمر۔ (مُو۔تَ۔مَر) (ع۔امث) مجلس۔ مشورہ۔ کانفرنس۔
مؤتمن۔ (ع۔صف) امانت دار۔ جو کسی کے مال میں خیانت نہ کرے۔
مُوتنا۔ (مُوت۔نا) (ہ۔مص) پیشاب کرنا (مجازاً) اظہار نفرت۔
مُوتھا۔ (مُو۔تھا) (ہ۔امذ) ایک قسم کی گھاس جس کی جڑیں سے دانے نکلتے ہیں۔
مُوتھرا۔ (مُو۔تھ۔را) (ہ۔امذ) گھوڑے کا ایک مرض جس میں پاؤں کے غدود میں پانی بھر جاتا ہے اور جانور لنگ کرنے لگتا ہے (۲) (صف) کند۔
موتی۔ (مو۔تی) (ہ۔امذ) گوہر۔ دُر۔ مروارید۔ لُؤلُؤ (۲) (صف) صاف شفاف آب دار۔

موتی اُگلنا ۔ [ا ۔ محاورہ] موتی منہ سے باہر نکالنا (۲) شیریں کلامی کرنا ۔
موتی برسانا ۔ [ا ۔ محاورہ] موتی لٹانا (۱) گہرباری کرنا (۲) اعلٰے قسم کی گفتگو کرنا ۔
موتی بندھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] موتی میں سوراخ ہونا ۔
موتی پاک ۔ [ا ۔ مذ] ایک قسم کی مٹھائی، جس پر نکتیوں کے موتی سے اُبھرے ہوتے ہیں ۔
موتی پرونا ۔ [ا ۔ محاورہ] موتیوں کی لڑی بنانا (۲) کنایۃً، دل آویز باتیں کرنا (۳) خوشخط لکھنا (۴) عمدہ مضمون لکھنا (۵) لگاتار رونا ۔
موتی ٹھنڈے ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] موتی ٹوٹ جانا (۲) صبح ہوتے وقت موتی ٹھنڈے معلوم ہونے لگتے ہیں ۔ اس سے صبح ہونے کی علامت سمجھی جاتی ہے ۔
موتی جھرا ۔ [ا ۔ مث] ایک بیماری جو عام طور پر بچوں کو ہوتی ہے ۔ جس میں سینے پر باریک باریک سُرخ دانے نکل آتے ہیں ۔
موتی جھیل ۔ [ا ۔ مث] ایک خوبصورت تالاب کا نام جو لکھنؤ کے عیش باغ میں بنا ہوا ہے ۔
موتی چگنا ۔ [ا ۔ محاورہ] موتی کھانا ۔ لوگوں کا خیال ہے کہ ہنس موتی کھاتا ہے (۲) دولت مند ہونا ۔
موتی چُور ۔ [ا ۔ صف] چمکیلا ۔ موتیوں کے چورے کی طرح چمکدار (۲) آنکھوں کی تعریف میں مستعمل ہے ۔ چمکدار ۔ آب دار (۳) ایک قسم کی مٹھائی جس میں گول نکتیاں ہوتی ہیں (۴) ایک قسم کے کابلی کبوتر کی چمکدار آنکھیں ۔
موتی چُور کے لڈو ۔ [ا ۔ مذ] ایک قسم کے لڈو جس کے دانے موتی کے برابر ہوتے ہیں ۔
موتی چُور کی زنجیر ۔ [ا ۔ مث] ایک قسم کی خاص زنجیر ۔
موتی چھیدنا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) موتی میں سوراخ کرنا (۲) ازالۂ بکارت کرنا ۔
موتی خاک میں رولنا ۔ [ا ۔ محاورہ] اچھی چیز کی بے قدری کرنا ۔
موتی رولنا ۔ [ا ۔ محاورہ] موتیوں کو سمیٹ کر جمع کرنا (۲) خوب روپیہ کمانا ۔ دولت گھسیٹنا ۔ مفت کا مال اُڑانا ۔
موتی سی آبرو ۔ [ا ۔ مث] وہ آبرو جو بے عیب ہو ۔
موتی سی آبرو پر پانی پھر جانا ۔ موتی سی آبرو پر پانی پھرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] عزت دار آدمی کا بے عزت ہو جانا ۔
موتی سے مانگ بھرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مانگ کے بالوں میں موتی پرونا ۔
موتی کا ٹھنڈا ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] موتی ٹوٹ جانے یا خراب ہو جانے کیلئے استعمال ہوتا ہے ۔
موتی کا چونا ۔ [ا ۔ مذ] جلے ہوئے موتیوں کا سفوف جو امیر لوگ پان میں بطور چونے کے استعمال کرتے ہیں ۔
موتی کوٹ کوٹ کر بھرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] نہایت خوبصورت بنانا ۔
موتی کوٹ کوٹ کر بھرے ہیں ۔ [ا ۔ محاورہ] نہایت چمکدار اور خوبصورت آنکھیں ہیں ۔
موتی کی آب ۔ [ا ۔ مث] موتی کی چمک ۔
موتی کی سی آب اُتر جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] عزت جاتی رہنا ۔
موتی کی سی آبرو ۔ [ا ۔ مث] اعلیٰ درجہ کی آبرو ۔
موتی کی سی آب ہے ۔ [ا ۔ محاورہ] عزت بہت نازک چیز ہے ۔
موتی کی سیپی ۔ [ا ۔ مث] وہ سیپی جس میں موتی پیدا ہوتا ہے ۔
موتی کی لڑی ۔ [ا ۔ مث] موتی کی مالا ۔ موتی کا ہار ۔ سلکِ مروارید (۲) کنایۃً، چمکدار دانتوں کی قطار ۔
موتی کے ساتھ تولنا ۔ [ا ۔ محاورہ] موتی کے ہم وزن اور ہم پلہ سمجھنا ۔ بڑی قدر اور عزت کرنا ۔
موتی گرجنا ۔ [ا ۔ محاورہ] موتی گرجے ہوئے ہونا ۔ موتی کا تڑکنا ۔
موتی محل ۔ [ا ۔ مذ] موتی کا بنا ہوا محل (۲) ایک خوبصورت محل جو لال قلعہ دہلی میں سنگ سُرخ اور سنگِ مرمر کا بنا ہوا ہے ۔
موتی مسجد ۔ [ا ۔ مث] سنگِ مرمر کی خوبصورت مسجد ۔ اس قسم کی مسجدیں لاہور، آگرہ اور دہلی کے قلعوں میں ہیں ۔
موتیوں سے مُنہ بھرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] خوش گفتاری یا خوش خبری کے انعام میں مُنہ موتیوں سے بھر دینا (یہ اگلے بادشاہوں کا دستور تھا) (۲) مالا مال کر دینا ۔ بخشش سے نہال کر دینا ۔
موتیوں کا جھالا ۔ [ا ۔ مذ] کان کا ایک زیور جس میں کثرت سے موتی ہوتے ہیں ۔
موتیوں کا مینہ برسنا ۔ [ا ۔ محاورہ] موتیوں کی افراط ۔
موتیوں کا نوالہ ۔ [ا ۔ مذ] تر مال ۔ نہایت عمدہ غذا ۔
موتیوں میں تولنا ۔ [ا ۔ محاورہ] موتیوں کا ہم وزن سمجھنا ۔ نہایت آبرودار جاننا ۔
موتیوں میں لدنا ۔ [ا ۔ محاورہ] موتیوں کا زیور کثرت سے پہنے ہونا ۔
موتیا ۔ (مُو ۔ تِ ۔ یا) [ہ ۔ صفت] موتی کی مانند (۲) [ا ۔ مذ ۔ مث] بیلے کی ایک عمدہ قسم (۳) ایک قسم کی چیچک جس میں بڑی سُرخ پھنسیاں نکل آتی ہیں ۔
موتیا بند ۔ [ا ۔ مذ] آنکھ میں پانی اُتر آنے کا مرض جس سے بینائی جاتی رہتی ہے ۔
موتیا دانت ۔ [ا ۔ مث] نہایت خوش نما دانت ۔
مُوٹ ۔ [ق ۔ ا ۔ مث] رسّی ۔
مُوٹ ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] ایک غلّہ ۔ موٹھ (۲) گٹھڑی ۔ پوٹلی ۔ بستہ ۔ بُقچی (۳) چرس چمڑے کا بڑا ڈول ۔
موٹا ۔ (مو ۔ ٹا) [ہ ۔ صف] لحیم و شحیم ۔ فربہ ۔ تنو مند ۔ تیار (۲) گاڑھا ۔ دبیز (۳) ادنٰے درجے کا (۴) سخت ناگوار ۔ فحش (۵) مضبوط ۔ قوی ۔ کٹا (۶) جلی ۔ خفی کا نقیض ۔
موٹا اناج ۔ [ا ۔ مذ] جوار ۔ باجرا ۔ مکّا وغیرہ ۔ غریبوں کے کھانے کا سستا اناج ۔
موٹاپن ۔ [ا ۔ مذ] فربہی ۔ تنومندی ۔
موٹا تازہ ۔ [ا ۔ صف] لحیم و شحیم ۔ تندرست توانا ۔ تیار ۔
موٹا جھوٹا ۔ [ا ۔ مذ] ادنیٰ قسم کا ۔ گھٹیا ۔
موٹا جھوٹا پہننا ۔ [ا ۔ مذ] غریبانہ گزارہ کرنا ۔
موٹا دکھائی دینا ۔ [ا ۔ محاورہ] کم نظر آنا ۔ صاف نہ دکھائی دینا ۔
موٹا سا طوفان ۔ [ا ۔ مذ] بڑا بھاری الزام ۔ بہتانِ عظیم ۔
موٹا قلم ۔ [ا ۔ مذ] جلی خط ۔ بڑے بڑے حرف (۲) جلی قلم ۔ وہ قلم جس سے موٹے حرف لکھے جائیں ۔

موٹا کام ۔(ا۔مذ) باریک کام کی ضد۔ وہ کام جس میں زیادہ غور و فکر اور عقل کی ضرورت نہ ہو۔

موٹر۔ (Motor) (مو۔ ٹر)(انگ۔ ا۔مث) بگھی نما گاڑی جو پٹرول سے چلتی ہے۔ کار۔

موٹھ۔ موٹھنہ ۔(ہ۔ ا۔مث) ایک قسم کا غلّہ۔

مُوٹھ ۔(مُو۔ٹھ)(ہ۔ا۔مث) دستہ۔ قبضہ۔ گرفت (۲) مُٹھی۔ مُشت (۳) جادو۔ سحر۔ ٹونا۔ منتر۔

مُوٹھ چلانا ۔(ا۔محاورہ) جادو کرنا۔ منتر پھونکنا۔

موٹھ کرنا ۔(ا۔محاورہ) بیڑوں کو مٹھی میں رکھ کر تیار کرنا اور سدھانا۔

موٹھ مارنا ۔(ا۔محاورہ) کبوتر کو مٹھی سے پکڑ لینا (۲) مُٹھی بھر لینا (۳) جادو چلانا۔ منتر کرنا (۴) جلق لگانا۔ مشت زنی کرنا۔

موٹھڑا ۔(موٹھ۔ ڑا)(ہ۔ا۔مذ) ایک قسم کا موٹا سوتی دھاری دار کپڑا (۲) نقرئی یا طلائی کام جو تلوار یا کٹار پر بنا ہوتا ہے۔

مُوٹھی ۔(ق۔ا۔مث) مُٹھی۔

موٹی ۔(مُو۔ٹی)(ہ۔صف) فربہ عورت (۲) گاڑھی۔ غلیظ۔ دبیز (۳) فحش۔ سخت (۴) مضبوط۔ قوی (۵) موٹا کی تانیث۔

موٹی اسامی ۔(ا۔محاورہ) دولت مند آدمی۔ مالدار۔ دھنی۔

موٹی بات۔ موٹی سی بات ۔(ا۔مث) سیدھی بات۔ صاف بات۔ عام فہم۔ صریح۔

موٹی گالی ۔(ا۔مث) فحش گالی۔ سخت گالی۔

مُؤثّر ۔(مُو۔ اَث۔ ثر)(ع۔ا۔مذ) تاثیر کرنے والا۔ اثر کرنے والا۔ کارگر۔

مُؤثّق ۔(مُ۔ اَث۔ ثق)(ع۔ا۔مذ) پکّا۔ مضبوط۔

مَوج ۔(ع۔ا۔مث) (۱) لہر۔ ترنگ۔ تلاطم (۲) اُمنگ۔ جوش۔ ولولہ۔ طبیعت کی خوشی (۳) خیال۔ وہم (۴) کثرت۔ افراط۔ بہتات۔ فراغ جمع۔ امواج۔

مَوج آنا ۔(ا۔محاورہ) لہر آنا۔ ترنگ اُٹھنا (۲) شادابی اور سرسبزی ہونا (۳) خیال آجانا۔ دُھن بندھنا۔

مَوج اُمنڈنا ۔(ا۔محاورہ) (۱) لہر کا زور سے اُٹھنا (۲) دل میں جوش اور ولولہ پیدا ہونا۔

موج بوریا (حصیر) ۔(ع۔ف۔ا۔مث) وہ خطوط اور نشانات جو بوریے یا چٹائی کی بناوٹ میں ہوتے ہیں۔

موج پر ہونا ۔(ا۔محاورہ) خوشی میں ہونا۔ ترنگ میں ہونا (۲) زوروں پر ہونا۔

مَوج تبسّم ۔(ع۔ا۔مث) وہ لکیر سی جو مسکراتے وقت ہونٹوں پر نمودار ہوتی ہے (۲) مسکراہٹ۔

موج خیز ۔(ع۔ف۔صف) لہریں مارنے والا۔ طوفان اُٹھانے والا۔

موج ریگ ۔(ع۔ف۔صف) نہر کی سی شکلیں جو ہوا چلنے سے ریت میں پیدا ہو جاتی ہیں۔

موج زن ۔(ع۔ف۔صف) ٹھاٹھیں مارنے والا۔

موج سراب ۔(ع۔ف۔صف) ریگستان میں جو لہریں ریت پر ہوا کے چلنے سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ دیکھیے مُوج ریگ۔

موج کرنا ۔(ا۔محاورہ) مزے اُڑانا۔ عیش و آرام کرنا۔

موج مارنا ۔(ا۔محاورہ) لہرانا۔ لہریں مارنا (۲) عیش و عشرت کرنا۔

موج میں آنا ۔(ا۔محاورہ) ترنگ میں آنا۔ لہر میں آنا۔ موج میں آنا۔

موجِ نسیم ۔(ع۔ف۔ا۔مث) ہوا کا جھونکا۔

مُوجِب ۔(مُو۔جِب)(ع۔ا۔مذ) واجب کرنے والا۔ لازم کرنے والا (۲) فرض۔ واجب (۳) سبب۔ باعث۔ وجہ۔ علّت (۴) موافق۔ حسب۔ لائق۔ جمع۔ موجبات۔

مُوجِبہ ۔(مُو۔جِ۔بہ)(ع۔صف) (۱) اقراری۔ اثباتی۔ مُثبت (۲) ضروری چیز۔

مُوجِد ۔(مُو۔جِد)(ع۔ا۔مذ) ایجاد کرنے والا۔ نئی بات نکالنے والا۔ بانی۔ بنا کرنے والا۔ جمع۔ موجدین۔

مُوجَز ۔(مُو۔جَز)(ع۔ا۔مذ) مختصر (۲) خلاصہ۔ انتخاب۔ اختصار۔

مُؤجّل ۔(مُ۔اَج۔جَل)(ع۔ا۔مذ) مہلت دیا گیا۔ فرصت دیا گیا۔ کسی وقت پر موقوف رکھا گیا۔

مُوجُود ۔(مُو۔جُود)(ع۔ا۔مذ) وجود کیا گیا۔ پیدا کیا گیا (۲) حاضر۔ سامنے۔ روبرو (۳) اب۔ اس وقت (۴) تیار۔ مہیّا۔ مستعد (۵) قائم۔ برقرار (۶) حاصل۔ میسّر۔ دستیاب (۷) پاس۔ جمع۔ موجُودات۔

مُوجود رہنا ۔(ا۔محاورہ) پاس رہنا۔ حاضر رہنا۔ سامنے رہنا۔ برقرار رہنا۔

موجود فی الخارج ۔(ع۔صف) جو خارج میں موجود ہو۔ خیالی نہ ہو۔

موجود کر دینا (کرنا) ۔(ا۔محاورہ) حاضر کرنا۔ روبرو کرنا۔ پیش کرنا (۲) پیدا کرنا (۳) فراہم کرنا۔ مہیّا کرنا۔ بہم پہنچانا (۴) آمادہ کرنا۔ مستعد کرنا۔

مُوجُودات ۔(مُو۔جُو۔دات)(ع۔ا۔مث) موجود کی جمع (۱) وہ کل چیزیں جو خدا نے پیدا کی ہیں۔ کائنات۔ مخلوقات (۲) گنتی۔ شمار۔

موجودات خارجی ۔(ع۔ف۔ا۔مث) وہ چیزیں جو محض ذہن میں نہیں بلکہ خارجی طور پر موجود ہیں۔

موجودات لینا ۔(ا۔محاورہ) حاضری لینا۔ گنتی لینا۔ شمار کرنا۔ معائنہ کرنا۔ پڑتال کرنا (۲) حساب لینا۔ جائزہ لینا۔ مال و اثاثہ دیکھنا بھالنا۔

موجودگی ۔(مو۔جُود۔گی)(ف۔ا۔مث) حاضری۔ حضوری۔

موجودگی میں ۔(ا۔صف) سامنے۔ روبرو۔

مُوجُودہ ۔(مُو۔جُو۔دہ)(ع۔صف) حال کا۔ اب کا۔ حاضر۔ اس وقت کا۔

مُؤجّہ ۔(مُ۔اَج۔جِہ)(ع۔صف) پسندیدہ۔ مرغوب۔ خوب۔ عمدہ (۲) قابل (۳) معقول۔ مدلل۔

مَوجہ ۔(مَو۔جہ)(ع۔ا۔مذ) دیکھیے موج۔

مَوجی ۔(مَو۔جی)(اُ۔صف) لہری۔ آزاد طبع۔ ظریف۔

موجی بندہ ۔(ا۔صف) آزاد طبع آدمی۔ دل کا بادشاہ۔ خوش مزاج۔

موجی جیوڑا ۔(ا۔صف) آزاد منش۔ دل کی خوشی کا تابع۔ خوش رہنے والا۔

موجیں اُڑانا ۔(ا۔محاورہ) پانی کی لہر اُڑانا (۲) عیش کرنا۔

موجیں دکھانا ۔(ا۔محاورہ) جوش اور ولولہ ظاہر کرنا۔ زور دکھانا۔

موجیں کرنا ۔(ا۔محاورہ) خوشیاں منانا۔ مزے اُڑانا۔ عیش کرنا۔

موجیں مارنا ۔(ا۔محاورہ) زور سے بہنا۔

موچ۔ [ہ۔ امث] لچی۔ لچک۔ مچک (۲) بے موقع پڑجانے سے بدن کا جوڑ مُڑ جانا۔ زیادہ تر پاؤں کے لیے بولا جاتا ہے۔

موچ آنا۔ [ا۔ محاورہ] ہاتھ پاؤں کا بے موقع پڑجانے سے مُڑ جانا۔

مُوچا۔ (مُو۔چا) [ہ۔ ا۔ مذ] کیلے کا درخت (۲) کونپل۔

مُوچ رَس۔ (موچ۔ رَس) [ا۔ مث] سیمل کے درخت کا گوند جو بطور دوا مستعمل ہے۔

مَوچڑی۔ (مَوچ۔ ڑی) [ہ۔ ا۔ مث] جوتی۔ جوتا۔

مُوچن۔ مُوچنی۔ (مُو۔ چَن) (مُوچ۔ نی) [ہ۔ ا۔ مث] موچی کی بیوی۔

مُوچنا۔ (مُوچ۔ نا) [اُر۔ ا۔ مذ] بال اُکھاڑنے کا آلہ۔ بال چننے کا اوزار۔

مُوچھ۔ مونچھ۔ [ہ۔ ا۔ مث] ہونٹوں کے اُوپر کے بال۔ بُرُوت۔

مُوچھ کا بال۔ [ا۔ مذ] صاف۔ کھرا۔ سچا آدمی۔ منہ پر کہہ دینے والا (۲) نہایت مُقرب اور بارسوخ آدمی۔

مُوچھ مروڑا۔ [ا۔ مذ] موچھوں پر تاؤ دینے والا۔ بہادری جتانے والا۔ شیخی باز۔

موچھ مروڑا اور دو ٹوٹا۔ [ا۔ مثل] اس موقع پر کہتے ہیں جب کوئی مفت کی روٹی کھائے اور شیخی بگھارتا پھرے۔

موچھ مُنڈا (مُنڈرا)۔ [ا۔ صف] جس کی موچھیں مُنڈی ہوئی ہوں۔

موچھوں پر تاؤ دینا۔ [ا۔ محاورہ] موچھوں کے بالوں کو بل دینا (۲) غرور سے غصے کی حالت میں موچھیں مروڑنا۔ غرور۔

موچھوں سے چنگاریاں نکلنا۔ [ا۔ محاورہ] نہایت غصیل ہونا بہت غضب ناک ہونا۔

موچھوں کا کونڈا۔ [ا۔ مذ] وہ نیاز جو عورتیں لڑکوں کی مسیں بھیگنے پر دلاتی ہیں۔

مُوچھیں اُکھڑوا دینا (اُکھڑوانا)۔ [ا۔ محاورہ] سزا کے طور پر مجرم کی موچھیں چُنوا دینا۔

موچھیں چڑھانا۔ [ا۔ محاورہ] موچھوں کو بل دے کر اُوپر کی طرف اُٹھا دینا۔

موچھیں منڈوانا۔ [ا۔ محاورہ] موچھوں پر اُسترا پھروانا (۲) اپنی غلطی ماننا۔ ہار تسلیم کرنا۔ جوش میں آکر کہتے ہیں کہ اگر ایسا نہ ہوا تو موچھیں منڈوا دوں گا۔

موچھیں نیچی کر لینا۔ [ا۔ محاورہ] زبردست کے مقابلے میں شیخی اور اکڑفوں چھوڑ دینا۔

مُوچھا کڑا۔ مُونچھا کڑا۔ (مُ۔ چھاک۔ ڑا)، (مُنچھاک۔ ڑا)، [ہ۔ صف] بڑی بڑی مونچھوں والا۔

مُوچھان۔ [ق۔ ا۔ مث] جمع۔ مونچھیں۔

مُوچھندر۔ (مُ۔ چھن۔ دَر) [ہ۔ صف] بڑی بڑی موچھوں والا (۲) چڑچڑا (۳) بدوضع۔ یاوہ گو۔

مُوچھیل۔ (مُوچھیل) [ہ۔ صف] دیکھیے **مُوچھندر**۔

موچی۔ (مو۔ چی) [ہ۔ ا۔ مذ] چمڑا سینے والا۔ چرم دوز۔ جوتے بنانے والا۔

موچی کے موچی ہی رہے۔ [ا۔ مثل] کوئی ترقی نہیں کی۔ جیسے تھے ویسے ہی رہے۔

موچی موچی لڑیں سرکار کا زین ٹوٹے۔ [ا۔ مثل] لڑے کوئی اور نقصان کسی کا ہو۔

مُوَحِّد۔ (مُ۔ وَح۔ حِد) [ع۔ صف] خدا کو ایک ماننے والا (۲) پکا مسلمان سچا مسلمان۔ جمع: مُوَحِّدِیْن۔

مُوَحِّدانہ۔ (مُ۔ وَح۔ حِ۔ دا۔ نَہ) [ع۔ ف۔ صف] موحدوں کی طرح۔ خدا کو ایک ماننے والوں کی مانند۔

مُوَحِّش۔ (مُ۔ وَح۔ حِش) [ع۔ صف] وحشت میں ڈالنے والا۔ غمگین کرنے والا۔ فکر مند بنانے والا۔ وحشت انگیز۔

مُؤَخَّر۔ (مُ۔ اَخ۔ خَر) [ع۔ صف] آخر کیا گیا۔ پچھلا۔ آخری۔ آخیر کا۔ (لکھنے میں واؤ پڑھنے میں ہمزہ۔

مؤخرالذکر۔ [ع۔ صف] جس کا ذکر بعد میں آئے۔

مُؤَدَّب۔ (مُ۔ اَد۔ دَب) [ع۔ صف] اَدب سکھایا گیا۔ شائستہ۔ مہذب۔ تہذیب یافتہ (واؤ کی بجائے پڑھنے میں ہمزہ ہے)۔

مُؤَدِّب۔ (مُ۔ اَد۔ دِب) [ع۔ صف] ادب سکھانے والا۔ اُتالیق۔ اُستاد۔

مُؤَدَّبانہ۔ (مُ۔ اَد۔ دَ۔ با۔ نَہ) [ع۔ ف۔ صف] ادب سے۔ تہذیب کے ساتھ۔ مُہذب۔ شائستگی۔

مَوَدَّت۔ (مَ۔ وَد۔ دَت) [ع۔ ا۔ مث] پیار۔ محبت۔ دوستی۔

موڈھو۔ (مو۔ ڈھو) [ا۔ صف] احمق۔ بیوقوف۔ سیدھا سادہ۔ شور کھ۔ نادان۔

مودی۔ (مو۔ دِی) [س۔ ا۔ مذ] اناج کا سوداگر۔ غلہ بیچنے والا۔ بقال (۲) وہ بنیا جس کی دکان سے اُدھار کا لین دین ہو۔

مودی پنا کرنا۔ [ا۔ محاورہ] کنجوسی کرنا۔

مودی خانہ۔ [ہ۔ ف۔ ا۔ مذ] گودام گھر۔ ذخیرہ کرنے کی جگہ۔ اناج وغیرہ رکھنے کا کمرہ۔

مُوڈ (Mood) [انگ۔ صف] کیفیت مزاج۔ رنگ۔ حالت۔

موڈرن (Modern)۔ (رَن) [انگ۔ صف] جدید۔ زمانہ حال کا۔ نئی روشنی کا

موڈریٹ (ماڈریٹ)۔ (Modrate) (موڈ۔ ریٹ) [انگ۔ ا۔ صف] اعتدال پسند۔ میانہ رو۔

موڈل (ماڈل)۔ (Modle) (مو۔ ڈل) [انگ۔ ا۔ مذ] چھوٹا مجسمہ (۲) نمونے کا ڈھانچہ (۳) عمارت کی ساخت کا ڈھانچہ (۴) نمونہ جس کی نقلیں کی جائیں (۵) قابل تقلید (۶) مثالی نمونہ۔

مُؤَذِّن۔ (مُ۔ اَذ۔ ذِن) [ع۔ ا۔ مذ] اذان دینے والا۔ بانگی۔ کتابت میں واؤ ہے پڑھنے میں ہمزہ۔ جمع: مُؤذِّنین۔

مُوذِی۔ (مُو۔ ذی) [ع۔ ا۔ مذ] ایذا دینے والا۔ تکلیف پہنچانے والا۔ ستانے والا۔ آزار دہندہ (۲) جابر۔ ظالم (۳) شریر۔ بدذات (۴) مجازاً: بخیل۔ کنجوس۔

موذی پن، پنا۔ [ع۔ ا۔ مذ] ایذا رسانی۔ تکلیف دہی (۲) شرارت۔ شوخی (۳) بخل۔ کنجوسی۔

موذی کا چنگل۔ [ا۔ مذ] زبردست کا پنجہ۔ ظالم کی گرفت۔

موذی کا مال۔ [ا۔ مذ] ظالم کا مال۔ کنجوس کا مال۔

موذی کا مال سب کو حلال۔ [ا۔ مثل] ظالم یا کنجوس کا مال جس کے ہاتھ لگ جاتا ہے۔ اُڑا لیتا ہے۔

موذی کا مال نکلے پھوٹ کر کھال۔ [ا۔ مثل] ظلم سے حاصل کیا ہوا

مال کسی کو بچ نہیں سکتا (۲) کنجوس کا مال کسی کو پھل نہیں سکتا۔

موذی کو نماز چھوڑ کر ماریئے۔ [ا۔مثل] ایذا دینے والے کو ہر حالت میں مار ڈالنا چاہیئے۔

مَوَر ۔[ہ۔ا۔مذ] آم کا پھول۔بور (۲)، تاج ۔کلغی (۳) کلی۔شگوفہ۔

مَوَر آنا ۔[ا۔محاورہ] آم کے درخت میں شگوفے آنا۔بُور آنا۔

مور ۔(مُوْر) [ہ۔ا۔مذ] طاؤس ۔ایک خوبصورت رنگین پروں والا جانور۔

مورپنکھی ۔[ا۔مث] ایک قسم کی چھوٹی کشتی جو مور کی شکل کی بنی ہوتی ہے (۲) مور کے پروں کا پنکھا (۳) ایک قسم کی پنکھیا جو کھولنے سے مور کے پروں کی مانند گول ہو جاتی ہے (۴) ایک گھاس کا نام۔

مورچال ۔[ا۔مث] ایک قسم کی گھاس جس میں ہاتھ زمین پر رکھ کر اور پاؤں اُوپر کر کے چلتے ہیں (۲) مور کا ناچ (۳) کھائی۔خندق (۴) مستانہ چال۔

مورچنگ ۔[ا۔مذ] ایک ساز۔

مورچھل ۔[ا۔مذ] موروں کے پروں کا چنور۔

مور کا چنگھاڑنا (کوکنا) ۔[ا۔محاورہ] مور کا بولنا۔

مور کی سی گردن ۔[ا۔مث] صراحی دار گردن ۔خوبصورت اور لمبی گردن۔

مُورمکٹ ۔[ا۔مذ] مور کا سا ناچ۔

مور ناچتا ہے جب اپنے پاؤں دیکھتا ہے رو دیتا ہے ۔[ا۔مثل] خوبصورت آدمی کے لیے ذرا سا عیب بھی بُرا معلوم ہوتا ہے۔

مُور ۔(مُوْر) [ف۔ا۔مث] چیونٹی۔

مور بال دار ۔[ف۔ا۔مث] پردار چیونٹی۔

مور و ملخ ۔[ف۔ا۔مث] چیونٹی اور ٹڈی دل (۲) بے شمار۔ان گنت۔

مورال ۔ (Morale) [انگ۔مذ] حوصلہ۔ہمت۔

مُورَت ۔(مُو۔رَت) [ہ۔ا۔مث] صورت۔بُت۔پتھر یا دھات کی بنی ہوئی تشبیہ۔پُتلی۔

مُورتی ۔(مُو۔رَتی) [ہ۔ا۔مث] بت۔صنم۔پُتلی۔

مورتی پوجن ۔[ا۔مث] بُت پرستی۔بتوں کی پوجا۔

مُورِث ۔(مُو۔رِث) [ع۔ا۔مذ] وارث کرنے والا۔وہ شخص جس سے ورثہ ملا ہو۔ جدِّ اعلیٰ۔وہ پہلا شخص جس کا ورثہ اس کی اولاد میں چلا آئے۔

مورثِ اعلیٰ ۔[ع۔ا۔مذ] سب سے بڑا مورث۔سب سے بڑا مربّی یا بزرگ جس سے ورثہ ملا ہو۔جدِّ اعلیٰ۔وہ پہلا شخص جس کا ورثہ اُس کی اولاد میں چلا جائے۔

مورچا ۔(مور۔چا) [اَر۔ا۔مذ] وہ گڑھا جو قلعے کے چاروں طرف کھودتے ہیں خندق۔کھائی (۲) وہ خندق جو لڑائی کے لیے کھودتے ہیں (۳) وہ فوج جو مورچے پر لڑائی کے لیے رہتی ہے۔

مورچا اُٹھانا ۔[ا۔محاورہ] لڑنے والی فوج کا اپنی جگہ سے چلا جانا۔

مورچا باندھنا۔ مورچابندی کرنا ۔[ا۔محاورہ] خندق کھودنا۔لڑائی کے لیے دُھس تیار کرنا۔

مورچا توڑنا ۔[ا۔محاورہ] مورچا درہم برہم کرنا۔مورچہ قائم نہ رہنے دینا۔

مورچا جیتنا ۔[ا۔محاورہ] دشمن کے مورچے پر قبضہ کر لینا۔

مورچے پر جانا ۔[ا۔محاورہ] لڑائی پر روانہ ہونا۔دشمن کے مقابلے کے لیے جانا۔

مورچے پر رکھنا ۔[ا۔محاورہ] نشانے پر رکھنا۔نشانہ بنانا (۲) مقابلے پر رکھنا سامنے رکھنا۔مہلک جگہ بھیجنا۔

مورچا مارنا ۔[ا۔محاورہ] دشمن کے مورچے پر قبضہ کر لینا۔

مورچہ ۔(مُور۔چہ) [ف۔ا۔مث] زنگ۔زنگار۔پھپھوندی (۲) چیونٹی۔کیڑا۔

مورچہ دوڑنا ۔[ا۔محاورہ] زنگ لگنا۔پھپھوندی لگنا۔

مورچے کا کھا جانا ۔[ا۔محاورہ] زنگ لگ کر کوئی چیز خراب ہو جانا۔

مُورچھیا ۔(مُو۔رچھ۔یا) [ق] بے ہوشی۔غش۔

مُؤرِّخ ۔(مُو۔اَر۔رِخ) [ع۔ا۔مذ] تاریخ لکھنے والا۔تاریخ نگار (جمع) مورخین۔

مُؤرّخانہ ۔(مُ۔اَر۔رِ۔خا۔نَہ) [ف۔صف] تاریخ لکھنے والوں کی طرح۔

مُؤرَّخہ ۔(مُ۔اَر۔رَ۔خہ) [ع۔صف] تاریخ دیا گیا۔لکھا ہوا۔مرقومہ۔

مُؤرَّد ۔[ا۔صف] غیر زبان کا لفظ جسے اُردو بنا لیا گیا ہو۔

مُورِد ۔(مُو۔رِد) [ع۔ا۔مذ] اُترنے،پہنچنے۔آنے۔ٹھہرنے کی جگہ۔وہ جگہ جہاں سے کوئی گزرے (۲) تالاب۔جوہڑ۔چشمہ۔آدمیوں اور حیوانوں کے پانی پینے کی جگہ۔جمع۔موارد۔

موردِ عنایات (لطف،کرم) ۔[ا۔مذ۔ق] وہ شخص جس پر عنایت لطف و کرم کیا جائے۔

مُورَک ۔[ا۔مذ۔ق] مورکھ۔نادان۔

مُورَکھ ۔(مُو۔رَکھ) [س۔صف] احمق۔بیوقوف۔گنوار۔نادان۔ناواقف۔جاہل۔

مورکھ پن ۔[ہ۔مذ] حماقت۔بیوقوفی۔

مورکھ کی ساری رین چاتر کی ایک گھڑی ۔[ا۔مثل] بیوقوف جس کام کو رات بھر میں نہیں کر سکتا عقل مند اُسے ذرا سی دیر میں کر لیتا ہے یا بیوقوف کی صحبت سے رات بھر میں فائدہ حاصل نہیں ہوتا جو عقل مند سے ایک گھڑی میں ہو جاتا ہے۔

مورنی ۔(مُور۔نی) [ہ۔ا۔مث] (۱) مور کی مادہ (۲) عورتوں کے کان کا ایک زیور۔

مُورُوث ۔(مُو۔رُوث) [ع۔ا۔مذ] وارث کیا گیا (۲) ورثہ میں ملا ہوا۔

مَورُوثی ۔(مُو۔رُو۔ثی) [ع۔صف] باپ دادا کا۔جدّی۔پشتی۔

موری ۔(مو۔ری) [ہ۔ا۔مث] نالی۔بدررو۔پانی کے نکاس کا راستہ (۲) مُنہ۔دہانہ۔سوراخ (۳) پاجامے کا پائنچہ۔

موری پر جانا ۔[ا۔محاورہ] پیشاب کرنے جانا۔

موری چھوٹنا ۔[ا۔محاورہ] (کنایۃً) پیٹ چلنا۔دست آنا۔

موری کا کیڑا ۔[ا۔مذ] (کنایۃً) بچہ جو پیدا ہوتے ہی مر جائے (۲) گندی نالی کا کیڑا۔

موری کا کیڑا موری میں خوش رہتا ہے ۔[ا۔مثل] جو گندگی میں پلا بڑھا ہو اُسے گندگی ہی میں رہنا اچھا معلوم ہوتا ہے۔

موری کی اینٹ چوبارے چڑھی ۔[ا۔مثل] کمینے کو اعلیٰ رتبہ ملا۔

موری میں پتھر پھینکو گے تو چھینٹیں اُڑیں گی ۔[ا۔مثل] گندے معاملے میں پڑو گے تو بدنامی ہو گی۔

مَوڑ ۔[ہ۔ا۔مذ۔ق] دولہا کا تاج۔

موڑ ۔(مو۔ڑ) [ہ۔ا۔مث] گھماؤ۔وہ جگہ جہاں سے راستہ مڑے۔راہ کی کجی یا پھیر۔

(۲) پھیر۔ چکر۔ پیچ۔ خم۔

موڑ توڑ۔ [ا۔ مذ] چکر۔ پھیر۔ گھاؤ۔

موڑ دینا۔ [ا۔ محاورہ] پھیر دینا۔ واپس کرنا (۲) جھکا دینا (۳) ہٹا دینا۔ ایک طرف سے دوسری طرف رُخ پھیر دینا۔

موڑ کا آزار۔ [ا۔ مذ] بواسیر کا مرض۔

موڑ کھانا۔ [ا۔ محاورہ] مڑ جانا۔ واپس ہو جانا (۲) شکست کھانا۔

موڑنا۔ (موڑ۔ نا) [ا۔ مص] پھیرنا۔ گھمانا۔ چکر دینا (۲) بل دینا (۳) واپس کرنا۔ لوٹانا (۴) اُلٹا پھیرنا۔ واپس لانا (۵) رُخ بدلنا۔

مُوڑھ۔ [ہ۔ صف] بیوقوف۔ نادان۔ جاہل۔

مُوڑھا۔ (مُو۔ ڑھا) [ہ۔ ا۔ مذ] سرکنڈے کی بنی ہوئی کُرسی۔

مَوز۔ [ع۔ ا۔ مذ] کیلے کی پھلی۔

مَوزُوں۔ (مَو۔ زُوں) [ع۔ صف] بھلا سا۔ تُلا ہوا۔ زیبا۔ پھبتا ہوا۔ لائق۔ مناسب۔ واجب۔ ٹھیک۔ دُرست (۲) وہ شعر جس کی بحر وغیرہ بالکل درست ہو (۳) مقبول۔ پسندیدہ۔

موزوں طبع۔ [ع۔ ف۔ صف] وہ شخص جس کی طبیعت موزوں ہو۔ وہ شخص جو شعر کہہ سکتا ہو۔ خواہ شاعر نہ ہو۔

موزوں طبعی۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مث] طبیعت کا موزوں ہونا۔

موزوں کرنا۔ [ا۔ محاورہ] شعر کو وزن اور بحر سے درست کرنا (۲) ٹھیک اور درست کرنا۔

مَوزُونیّت۔ (مَو۔ زُو۔ نی۔ یَت) [ع۔ ا۔ مث] پسندیدگی۔ سنجیدگی۔ زیبائش۔ پھبن

مُوزہ۔ (مُو۔ زہ) [ف۔ ا۔ مذ] جُراب۔ چمڑے کا جُراب (۲) بوٹ۔ انگریزی جُوتا۔

موزہ ساز۔ [ف۔ صف] جوتے بنانے والا۔ موچی۔

موزہ گیر۔ [ف۔ ا۔ مذ] وہ گھوڑا جو اپنے سوار کی ٹانگ کو کاٹے یا موزے پر منہ مارے۔

موزے کا گھاؤ رانی جانے یا راؤ۔ موزے کا گھاؤ میاں جانے یا پاؤں۔ [ا۔ مثل] اپنی تکلیف انسان آپ ہی خوب جانتا ہے۔ اندرونی معاملا کو دوسرا نہیں جان سکتا۔

مُوسا۔ (مُو۔ سا) [ہ۔ ا۔ مذ] خالو۔ ماں کی بہن کا خاوند (۲) چوہا۔

مُوساکنی۔ [ہ۔ ا۔ مث] ایک خوشبودار گھاس جس کے پتے چوہے کے کان کی طرح کے ہوتے ہیں۔

مُوسائی۔ (مُو۔ سا۔ ئی) [ع۔ ا۔ مذ] حضرت موسیٰ کا پیرو۔ یہودی۔

مُوسَر۔ (مُو۔ سَر) [ہ۔ ا۔ مذ] اناج کوٹنے کا آلہ۔

مُوسرا۔ (مُوس۔ را) [ہ۔ ا۔ مذ] چوہا۔

مُوسری۔ (مُوس۔ ری) [ہ۔ ا۔ مث] چوہیا۔

مُؤَسِّس۔ [ع۔ صف] بنیاد رکھنے والا۔ بانی۔

مُؤَسَّسَہ۔ [ع۔ ا۔ مذ] وہ ادارہ جو کسی خاص مقصد یا فلاحی مقصد کے لیے قائم کیا گیا ہو۔ وہ سرمایہ جو خاص مقصد کے لیے وقف کیا گیا۔ [انگ] (Foundation)

موس کے کھا جانا۔ [ا۔ محاورہ] کسی کا مال دغا و فریب سے کھا جانا۔ ٹھگ کر یا لوٹ کر کھا جانا۔

مُوس کے ٹھک کر دینا۔ [ا۔ محاورہ] لُوٹ لُوٹ کر فقیر بنا دینا۔ دغا سے مال لے کر محتاج کر دینا۔

مُوسَل۔ (مُو۔ سَل) [ہ۔ ا۔ مذ] دیکھیے موسر۔

مُوسَلا۔ (مُوس۔ لا) [ہ۔ ا۔ مذ] موسل کی تصغیر (۲) چھری یا قینچی (۳) جریب۔ عصا (۴) پچکاری کی ڈنڈی (۵) جڑ۔

مُوسلا دھار۔ [ہ۔ صف] وہ مینہ جو دیر تک زور سے برسے۔

مُوسلا دھار برسنا (پڑنا)۔ [ا۔ محاورہ] بہت زور سے بارش ہونا۔ جاجوں مینہ برسنا۔

مُوسلاں سو ڈھول بجانا۔ [ق۔ مص] بہت زیادہ خوشی منانا۔

موسلوں ڈھول بجانا۔ [ا۔ محاورہ] پکار پکار کے کسی بات کی تشہیر کرتے پھرنا۔ زور و شور سے اعلان کرنا۔

مُوسلی۔ (مُوس۔ لی) [ہ۔ ا۔ مث] جڑ۔ بیخ۔

مَوسِم۔ (مَو۔ سِم) [ع۔ ا۔ مذ] وقت۔ سما۔ سماں۔ موقع۔ دن۔ زمانہ۔

موسمِ بہار۔ [ع۔ ا۔ مذ] بہار کا زمانہ۔ پھاگن۔ مارچ کا مہینہ۔

موسمِ خزاں۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] پت جھڑ کا موسم۔ خریف (۲) پیری۔ بڑھاپا۔ زوال کا زمانہ۔ ڈھلتی جوانی۔

موسمِ گل۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] بہار کا موسم۔

موسم ہونا۔ [ا۔ محاورہ] کسی فصل کا اپنے وقت معینہ پر سال کے اندر ہونا۔

مَوسِمی۔ (مَو۔ سِ۔ مِی) [ع۔ صف] موسم کا۔ رُت کا۔ وقت کا۔ موقع کا۔

موسمیاتی۔ (مو۔ سم۔ یا۔ تی) [ف۔ ا۔ مذ] وہ علم جس کا تعلق موسموں کی معلومات سے ہو [انگ] (Meteorology)

مُوسنا۔ (مُوس۔ نا) [ا۔ مص] لوٹ لینا۔ ٹھگ لینا۔ دغا فریب سے روپیہ کھا لینا۔

مَوسُوم۔ (مَو۔ سُوم) [ع۔ ا۔ مذ] نام رکھا گیا (۲) مخاطب۔ مُلقّب (۳) نشان دیا گیا۔ نقش کیا گیا۔

مُوسوی۔ (مُوس۔ وی) [ع۔ صف] حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیرو یہودی۔ موسائی۔

مَوسی۔ (مَو۔ سی) [ہ۔ ا۔ مذ] ماں کی بہن۔ خالہ۔

مُوسیٰ۔ (مُو۔ سا) [ع۔ ا۔ مذ] ایک مشہور پیغمبر کا نام جن پر توریت نازل ہوئی۔ یہودی جن کے پیرو ہیں۔

مَوسیرا۔ (مَو۔ سے۔ را) [ہ۔ ا۔ مذ] خالہ زاد بھائی۔ ماں کی بہن کا بیٹا۔

موسیقار۔ (مُو۔ سی۔ قار) [ف۔ ا۔ مذ] ایک خیالی پرند جس کی بابت کہا جاتا ہے کہ اس کی چونچ میں بہت سے سوراخ ہوتے ہیں۔ جن میں سے طرح طرح کی راگنیاں اور چنگاریاں نکلتی ہیں۔ ققنس بھی اسی کو کہتے ہیں (۲) ایک باجا (۳) گانے والا۔ گویا۔

مُوسیقی۔ (مُو۔ سی۔ قی) [ع۔ ا۔ مث] گانے بجانے کا علم۔ راگ کا علم۔

مُوسیو۔ (مُو۔ سِ۔ یُو) [ا۔ مذ] فرانسیسی (Monsieur) سے بنا ہوا۔ جناب۔ مسٹر

مُوش۔ [ف۔ ا۔ مذ] چوہا۔

مُوشِ دشتی (صحرائی)۔ [ف۔ ا۔ مذ] جنگلی چوہا۔

مُوَشَّح۔ (مُ۔ وَش۔ شَح) [ع۔ ا۔ مذ] زیور سے آراستہ کیا گیا۔ مزیّن۔ سجایا گیا۔

مُوشَک۔ (مُو۔ شک) [ف۔ ا۔ مث] چھوٹا سا چوہا۔ چوہیا (۲) چھچھوندر۔

مُوشَک پَرّاں ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] چمگادڑ ۔ شپَر ۔
مُوش کور / موشک کور ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] چھچھوندر ۔
مُوش گیر ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] ایک شکاری پرندہ جو چوہے پکڑ کے کھاتا ہے ۔
موشن (Motion) (مُو ۔ شَن) [انگ ۔ ا ۔ مث] حرکت ۔ جنبش (۲) تحریک ۔ تجویز
مُوشی ۔ (مُو ۔ شی) [ف ۔ صف] جنگلی چوہے کے رنگ کا گھوڑا جو منحوس خیال کیا جاتا ہے ۔
مُوصِل ۔ (مُو ۔ صِل) [ع ۔ ا ۔ مذ] پہنچانے والا ۔ لے جانے والا (۲) جس میں سے برقی رو گذر سکے ۔
مَوصُوف ۔ (مَو ۔ صُوف) [ع ۔ ا ۔ مذ] تعریف کیا گیا ۔ ممدوح وہ جس کی تعریف کی جائے ۔ مونث کے لیے موصوفہ لاتے ہیں ۔
موصوف الیہ ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ شخص جس کی تعریف کی گئی ہو ۔
مُوصی ۔ (مُو ۔ صی) [ع ۔ ا ۔ مذ] وصیت کرنے والا ۔
مُوصٰی ۔ (مُو ۔ صا) [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ شخص جس کو وصیت کی گئی ہو ۔
مُوصٰی بہٖ ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] وہ شے جس کے دینے کی وصیت کی گئی ہو ۔
مُوصٰی لہٗ ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] وہ شخص جس کے حق میں وصیت کی گئی ہو ۔
مُوصِیَہ ۔ (مُو ۔ صی ۔ یَہ) [ع ۔ ا ۔ مث] وصیت کرنے والی عورت ۔
مُوضِح ۔ (مُو ۔ ضِح) [ع ۔ صف] واضح کرنے والا ۔ روشن کرنے والا ۔
مَوضَع ۔ (مَو ۔ ضَع) [ع ۔ ا ۔ مذ] گاؤں ۔ جگہ ۔ مکان ۔ ٹھکانا ۔ ضاد کی زیر اور زبر دونوں مستعمل ہیں ۔ اُردو میں زبر ہی ہے ۔ جمع ، مواضع ۔
موضع دار ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] گاؤں گاؤں ۔ گاؤں کی ترتیب سے (۲) نمبردار ۔
مَوضُوع ۔ (مَو ۔ضُو ع) [ع ۔ ا ۔ مذ] وضع کیا گیا ۔ رکھا گیا (۲) مدعا ۔ مضمون (۳) علم منطق میں مبتدا جو خبر کے مقابل میں ہو (۴) با معنی لفظ (۵) اصل شے جس کے متعلق کسی علم میں بحث کریں ۔
موضوع لہٗ ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] مقصود جس سے کسی علم میں بحث کریں ۔
مَوضُوعی ۔ [ع ۔ صف] نفسی ۔ خیالی ۔ داخلی [انگ] (Subjective)
مَوطِن ۔ (مَو ۔ طِن) [ع ۔ ا ۔ مذ] وطن ۔ اپنا دیس ۔ زادبوم ۔ جنم بھوم ۔ جمع ، مواطن ۔
مَوعِدَت ۔ (مَو ۔ عِ ۔ دَت) [ع ۔ ا ۔ مث] عہد پیمان ۔ وعدہ ۔ اقرار ۔
مَوعِظَت ۔ (مَو ۔ عِ ۔ ظَت) [ع ۔ ا ۔ مث] پند ۔ نصیحت ۔ جمع ، مواعظ ۔
مَوعُود ۔ (مَو ۔ عُود) [ع ۔ ا ۔ مذ] وعدہ کیا گیا ۔ اقرار کیا گیا (۲) وہ شے جس کا اقرار کیا گیا ہو ۔
مَوفُور ۔ (مَو ۔ فُور) [ع ۔ صف] وافر کیا گیا ۔ زیادہ کیا گیا (۲) بہت ۔ بافراط ۔ بکثرت ۔ بے انتہا (۳) پورا ۔ مکمل ۔
مُوَقَّت ۔ (مُ ۔ وَق ۔ قَت) [ع ۔ ا ۔ مذ] خاص طور پر ٹھہرایا گیا ۔ زمانے کے ساتھ معین کیا گیا ۔ کسی خاص وقت پر ٹھہرایا ہوا ۔
مُوَقَّتُ الشُیُوع ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] ٹھیک وقت پر شائع ہونے والا ۔
مُوَقَّر ۔ (مُ ۔ وَق ۔ قَر) [ع ۔ ا ۔ مذ] وقعت دیا گیا ۔ توقیر کیا گیا (۲) عزت دار معزز ۔ حرمت والا ۔
مَوقَع ۔ (مَو ۔ قَع) [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ جگہ جہاں کوئی چیز واقع ہو ۔ جائے وقوع ۔ محل وقوع (۲) خاص وقت ۔ خاص مقام ۔ مناسب وقت ۔
موقع بموقع ۔ [ع ۔ ا ۔ تابع فعل] وقت وقت پر ۔ جگہ جگہ ۔

موقع بننا (ملنا) ۔ [ا ۔ محاورہ] موقع حاصل ہوجانا ۔
موقع بے موقع ۔ [ع ۔ تابع فعل] ٹھکانے بے ٹھکانے ۔ وقت بے وقت ۔
موقع پاجانا ۔ [ا ۔ محاورہ] وقت دیکھ لینا ۔ محل پہچانا ۔
موقع پر ۔ [ع ۔ تابع فعل] خاص وقت پر ۔ عین وقت پر ۔ مناسب جگہ پر ۔
موقع پڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] اتفاق پیش آنا ۔
موقع پکڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] وقت سے فائدہ اٹھانا ۔ موقع ہاتھ سے نہ جانے دینا
موقع تکنا (دیکھنا) ۔ [ا ۔ محاورہ] وقت کا منتظر رہنا ۔ داؤ گھات میں لگا رہنا ۔ مناسب وقت کی فکر میں رہنا ۔
موقع جانے دینا ۔ [ا ۔ محاورہ] وقت پر فائدہ نہ اٹھانا ۔ موقع کو کھو دینا ۔
موقع دینا ۔ [ا ۔ محاورہ] مہلت دینا ۔ مناسب وقت دینا ۔
موقع سے ۔ [ا ۔ تابع فعل] وقت دیکھ کر ۔ مناسب وقت پر ۔ ڈھنگ سے ۔
موقع شرط ہے ۔ [ا ۔ تابع فعل] اگر موقع مل جائے ۔
موقع کو جانے نہ دینا ۔ [ا ۔ محاورہ] ۔ وقت پر فائدہ اٹھانا ۔
موقع کی ۔ [ا ۔ تابع فعل] مناسب وقت کی ڈھنگ کی ۔ مناسب ۔ لائق ۔
موقع ملنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مناسب وقت ہاتھ لگنا ۔ گھات پر چڑھنا ۔ وقت ملنا مہلت ملنا ۔
موقع نکل جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] موقع ہاتھ سے نکل جانا ۔ وقت ہاتھ سے چلا جانا ۔ موقع کھو دینا ۔
موقعِ واردات ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ جگہ جہاں جرم واقع ہوا ہو ۔
موقع ہاتھ سے دینا ۔ [ا ۔ محاورہ] موقع کو کھو دینا ۔ موقع جانے دینا ۔
موقع ہاتھ لگنا ۔ [ا ۔ محاورہ] دیکھیے موقع ملنا ۔
مَوقِف ۔ (مَو ۔ قِف) [ع ۔ ا ۔ مذ] کھڑے ہونے کی جگہ ۔ ٹھہرنے کا مقام (۲) حجاز میں ایک مقام جو مکہ سے سات کوس پر ہے اور جس کو عرفات بھی کہتے ہیں ۔ جمع ، مَواقِف (۳) کنایتہً نقطۂ نظر ۔
مَوقُوف ۔ (مَو ۔ قُوف) [ع ۔ ا ۔ مذ] ٹھہرایا گیا ۔ کھڑا کیا گیا ۔ برخاست کیا گیا ۔ نوکری سے علیحدہ کیا گیا (۳) منسوخ کیا گیا ۔ روکا گیا (۴) ملتوی کیا گیا (۵) انحصار کیا گیا ۔ منحصر (۶) خدا کے نام پر چھوڑا گیا ۔ وقف کیا گیا ۔ عام کر دیا گیا (۷) وہ حرف جو خود اور اس کا ماقبل متحرک نہ ہو (۸) وہ حدیث جس کے راویوں کا سلسلہ صحابہؓ تک پہنچے ۔
مَوقُوف الیہ ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ شخص جس کے لیے وقف کیا گیا ہو ۔
موقوف رکھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] کسی پر منحصر کرنا ۔ ملتوی کرنا ۔
موقوف علیہ ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ شخص جس پر کسی کام کا فیصلہ منحصر کیا گیا ہو ثالث ۔ پنچ ۔ منصف ۔
موقوف کرنا ۔ [ا ۔ مص مرکب] برخاست کرنا ۔ نوکری سے علیحدہ کرنا (۲) ملتوی رکھنا (۳) کسی پر منحصر کرنا ۔
مَوقُوفی ۔ (مَو ۔ قُو ۔ فی) [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] ۔ برطرفی ۔ برخاستگی ۔ معزولی (۲) التوا توقف ۔ ڈھیل ۔
موقوفی میں آجانا (آنا) ۔ [ا ۔ محاورہ] موقوف ہونا ۔ برطرف ہونا ۔
مُوک ۔ [ق ۔ ا ۔ مذ] مکھ ۔ مُنہ ۔

مُوکا - [ا - مذ - ق] گونگا - خاموش - چُپ۔

مُوکِب - (مُو - کِب) [ع - ا - مذ] لشکر - فوج - سپاہ (۲) اردلی کی سپاہ پیدل ہو یا سوار (۳) سواری کا جلوُس - جمع : مواکب۔

مُوکِبی - (مُو - کِ - بی) [ع - ف - صف] جلوُس کا - وہ جو اردلی میں ہمراہ ہو۔

مُؤکّد - (مُ - اَک - کَد) [ع - ا - مذ] تاکید کیا گیا۔

مُؤکِّد - (مُ - اَک - کِد) [ع - ا - مذ] تاکید کرنے والا۔

مُوَکَّل - (مُ - وَک - کَل) [ع - ا - مذ] وہ شخص جسے کوئی کام سپرد ہو (۲) امانت دار ذمے دار - محافظ - وہ فرشتہ جو کسی کام پر مقرر ہو - جمع : مُوَکّلین۔

مُوَکِّل - (مُ - وَک - کِل) [ع - ا - مذ] وہ شخص جو وکیل مقرر کرے - وکیل کرنے والا کام سپرد کرنے والا - اپنا کام وکیل کو دینے والا۔

مُوَکِّلہ - (مُ - وَک - کِ - لَہ) [ع - ا - مث] مُوَکِّل عورت۔

موکلا - (مو - کَ - لا) [ہ - صف] کھلا ہوا - کشادہ (۲) کافی - وافی (۳) آزاد (۴) ایک پودا (۵) ایک گھاس۔

مُوکو - (مُو - کو) [ہ - ض] مجھ کو - مجھے۔

موکو نہ توکو لے بھاڑ میں جھونکو - [ا - مثل] نہ میرے کام کا نہ تمہارے کام کا ایسی چیز کا کیا کرنا ہے دور کرو۔

مُوکھا - (مُو - کھا) [ہ - ا - مذ] سوراخ - روشن دان جھروکہ۔

موگرا - (موگ - را) [ا] دوہرا موتیا - بڑا بیلا (۲) بڑی موگری (۳) کڑوں کے دہ سرے جو گول گھنڈی کی طرح ہوتے ہیں (۴) ایک قسم کا چاول (۵) بندوق کا گز۔

موگری - (موگ - ری) [ہ - ا - مث] کوٹنے کا آلہ۔

موگرے - (موگ - رے) [ہ - ا - مذ] مولی کے بیجوں کی پھلیاں جو ترکاری کے طور پر پکائی جاتی ہیں۔

مُول - [ہ - ا - مذ] جڑ - اصل - بنیاد (۲) پونجی - سرمایہ - زرِ اصل (۳) نسل - اولاد۔

مُول سے بیاج پیارا ہوتا ہے - [ا - مثل] مال سے زیادہ اُس کی آمدنی بھلی ہوتی ہے (۳) بیٹے سے پوتے پوتی زیادہ عزیز ہوتے ہیں۔

مول - [ہ - ا - مذ] قیمت - دام (۲) نرخ - بھاؤ۔

مول بڑھانا - [ا - محاورہ] قیمت یا نرخ زیادہ کرنا۔

مول بننا - [ا - محاورہ] قیمت طے ہونا - سودا ہونا۔

مول توڑنا - [ا - محاورہ] قیمت گھٹانا - نرخ کم کرنا۔

مول تول - [ا - مذ] قیمت کا تعین - سودا۔

مول ٹھہرانا / چکانا - [ا - محاورہ] قیمت چکانا - نرخ مقرر کرنا - نرخ زیادہ ہونا۔

مول چڑھانا / چڑھنا - [ا - محاورہ] نرخ بڑھانا - اونچی قیمت کرنا نرخ زیادہ ہونا۔

مول چکانا - [ا - محاورہ] بھاؤ طے کرنا - قیمت کا فیصلہ کرنا - مول کرنا۔

مول دینا - [ا - محاورہ] قیمتاً دینا - بیچنا - فروخت کرنا - قیمت لے کر دینا (۲) دام دینا۔

مول لگانا / لگنا - [ا - محاورہ] قیمت مقرر کرنا - قیمت ٹھہرنا - دام لگانا۔

مول لے کر چھوڑ دینا / چھوڑنا - [ا - محاورہ] خرید کر آزاد کر دینا (۲) غلام بنا کر چھوڑ دینا - غلامی میں بھی نہ رکھنا - بہت ادنیٰ سمجھنا۔

مول لے لینا - [ا - محاورہ] کمال احسان کرنا (کنایتہً) غلام بنانا - خریدنا۔

مول لینا - [ا - محاورہ] کسی چیز کا خریدنا (۲) جھگڑا اپنے سر لینے والا (۳) غلام بنانا۔

مول نہ رکھنا - [ا - محاورہ] نہایت بیش قیمت ہونا۔

مول ہونا - [ا - محاورہ] قیمت ہونا - بھاؤ ٹھہرنا۔

مَولا - مولیٰ - (مَو - لا) [ع - ا - مذ] مالک - آقا - صاحب - والی - سردار (۲) خدائے تعالیٰ (۳) بادشاہ سلطان - حاکم - شہنشاہ (۴) آزاد کیا ہوا غلام (۵) مددگار - معاون - دوست - شریک - ساتھی - یار (۶) ہمسایہ - پڑوسی (۷) حضرت - جناب - جمع : موالی۔

مولا بخش - [ع - ف - ا - مذ] خدا کا دیا ہوا - بخشش الٰہی (۲) شہنشاہ اکبر کے وقت ایک بڑا جوتا جو شریر مجرموں کی سزا کے لیے بنایا جاتا (۳) مسلمانوں میں ایک نام (۴) اُستاد کا ڈنڈا۔

مولا بھلا کرے گا - فقیروں کی دعا، اللہ اجر دے گا۔

مولا دولا - [ا - صف] بھولا بھالا - بے پروا (۲) سخی۔

مولا علی - [ع - ا - مذ] حضرت علی علیہ السلام (۲) آزاد فقیر سلام کے جواب میں کہتے ہیں۔

مولانا - مولٰنا - [ع - ا - مذ] علما کا اعزازی خطاب (۲) بعض جگہ مولانا سے مراد مولانا جلال الدین رومی ہوتے ہیں۔

مولانا بالفضل اولینا - [ع - صف] صاحبِ علم وفضل - سردار۔

مولا ہاتھ بڑائیاں جس چاہے تس دے - [ا - مثل] تمام عزتیں مرتبے اور بزرگیاں خدا کے قبضے میں ہیں جسے وہ چاہتا ہے دیتا ہے۔

مُولا - [ق - ا - مذ] کونہ - گوشہ۔

مَولائی - (مَو - لا - ئی) [ع - ا - مذ] سرداری - امیری - امارت (۲) میرے مولا۔

مَولِد - (مَو - لِد) [ع - ا - مذ] پیدا ہونے کی جگہ - جائے ولادت - وطن۔

مُوَلَّد - (مُ - وَل - لَد) [ع - صف] نیا پیدا شدہ (مجازاً) وہ عجمی جس نے عرب میں پرورش پائی ہو (۲) وہ عجمی لفظ جسے اہلِ عرب نے اپنے کلام میں استعمال کیا ہو۔

مولڈ - (Mould) [انگ - صف] کسی خاص شکل میں ڈھالنا۔

مولڈر - (Moulder) (مول - ڈر) [انگ - ا - صف] ڈھالنے والا سانچے بنانے والا۔

مُولَط - (مُو - لَط) [ہ - ا - مذ] مول لیا ہوا - زرخرید غلام۔

مُولسری - (مَول - سَ - ری) [ہ - ا - مث] ایک درخت جس کے پھول نہایت خوشبودار ہوتے ہیں (۲) ایک قسم کا ریشمی کپڑا جس پر مولسری کے سے پھول کڑھے ہوتے ہیں۔

مُؤلِّف - (مُ - اَل - لِف) [ع - ا - مذ] تالیف کرنے والا - جمع کرنے والا (۲) مختلف کتابوں کی مدد سے کتاب لکھنے والا - جمع : مؤلفین۔

مُؤلَّف - (مُ - اَل - لَف) [ع - ا - مذ] تالیف کیا گیا - ترتیب دیا گیا۔

مُؤلَّفہ - (مُ - اَل - لَ - فہ) [ع - صف] تالیف کی ہوئی - جمع کی ہوئی - تصنیف کی ہوئی - جمع : مؤلفات۔

مُؤلِّفہ - (مُ - اَل - لِ - فہ) [ع - ا - مث] مُؤلِّف کی تانیث۔

مُؤلِم ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] درد دینے والا ۔ الم دینے والا ۔
مُولِی ۔ [ا ۔ مذ ۔ ق] دیوانہ ۔ سڑی ۔ بدمزاج
مَولنا ۔ (مَول ۔ نا) [ہ ۔ مص] آم کے درخت میں پھول آنا ۔ بور آنا ۔
مَولُود ۔ (مَو ۔ لُود) [ع ۔ ا ۔ مذ] جنا ہوا بچہ (۲) پیدائش کا دن (۳) بیٹا ۔ لڑکا ۔ پسر (۴) وہ مجلس جس میں حضور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کا بیان کیا جائے ۔
مولود خوان ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] جو مولود شریف پڑھے وہ شخص جو پیغمبر اسلام صلعم کے حالات سنائے ۔
مولود شریف ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] میلاد شریف ۔ جناب پیغمبر اسلام کی پیدائش کا بیان (۲) وہ مجلس جس میں رسول خدا کی پیدائش کا ذکر کیا جائے ۔
مولودِ مسعود ۔ [ع ۔ صف] خوش نصیب بچہ ۔
مولودی ۔ (مَو ۔ لُو ۔ دِی) [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] دیکھیے مولود خوان ۔
مَولَوَن ۔ (مَول ۔ وَن) [اُ ۔ ر ۔ ا ۔ مث] (۱) مولوی کی بیوی (۲) مسائل اسلامی کی عالمہ ۔
مَولَوی ۔ (مَول ۔ وِی) [ع ۔ ا ۔ مذ] شرع اسلامی کے احکام جاننے والا ۔ عالم دین فقیہہ (۲) پکا دین دار ۔ پابندِ شریعت (۳) معلم ۔ مدرس (۴) علما کا لقب مولیٰ سے بنایا ہوا ہے ۔
مولوی گری ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] پڑھانے کا پیشہ ۔
مَولَوِیّت ۔ (مَو ۔ لَ ۔ وِیْ ۔ یَت) [ع ۔ ا ۔ مث] مولوی پنا ۔
مولَہ ۔ (مُو ۔ لَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] عاشق ۔ فریفتہ ۔ شیدا (۲) دلوانہ ۔ مجنون ۔
مُولی ۔ (مُو ۔ لِی) [ہ ۔ ا ۔ مث] ایک ترکاری ۔
مولی اپنے ہی پتوں بھاری ۔ [ا ۔ مثل] اپنا ہی گزارہ مشکل ہے ۔ دوسروں کو کیا دیں گے ۔
مولی کے چور کو سُولی ۔ [ا ۔ مثل] ذرا سے قصور پر سخت سزا ۔
مولی گاجر کی طرح ۔ [ا ۔ تابع فعل] نہایت بے قدری سے ۔
مولیرا ۔ (مُو ۔ یے ۔ را) [ہ ۔ صف] ماموں زاد ۔
مولیرا بھائی ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] ماموں زاد بھائی ۔
مُولیری بہن ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث ۔ ق] ممیری بہن ۔
موم ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] وہ چکنا اور نرم مادہ جسے شہد کی مکھیاں شہد کے ساتھ جمع کرتی ہیں (۲) تشبیہاً ملائم ۔ نرم ۔
موم بتی ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] وہ بتی جو موم سے بنائی جائے ۔ مومی شمع ۔
موم تو نہیں ہو جو پگھل جاؤ گے ۔ [ا ۔ مثل] ایسے نازک اور بے ہمت نہ ہو ذرا سے کام میں مر نہ جاؤ گے ۔
موم جامہ ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] وہ کپڑا جس پر موم کا روغن کیا گیا ہو ۔
موم دل ۔ [ف ۔ صف] رحم دل ۔ نرم دل ۔ ترس کھانے والا ۔
موم روغن ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کا روغن جو کسی خوشبودار تیل میں موم کو پگھلا کر تیار کیا جاتا ہے اور پھٹے ہوئے منہ پر لگایا جاتا ہے ۔
موم کا ۔ [ا ۔ صف] (۱) موم کا بنا ہوا (۲) نہایت نرم و نازک ۔ موم کی طرح نرم ۔
موم کا کھلونا ۔ [ا ۔ مذ] ناپائیدار چیز ۔

موم کا ہو جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] نہایت نازک ہو جانا ۔
موم کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] نرم کرنا ۔ ملائم کرنا (۲) پانی کرنا ۔ پگھلانا ۔ گلانا (۳) سنگدلی دور کرنا ۔ رحم دل بنانا (۴) مطیع کرنا ۔ اپنی بات منوانا ۔
موم کی مچھلی ۔ [ا ۔ مث] مچھلی جسے لڑکے موم سے بنا کر پانی میں تراتے ہیں ۔
موم کی مریم ۔ [ا ۔ مث] بہت نازک عورت ۔
موم کی ناک ۔ [ا ۔ مث] غیر مستقل مزاج ۔ وہ شخص جسے جس طرف چاہو کر لو ۔ جو ہر ایک کے کہنے میں آ جائے ۔
مُومِن ۔ (مُو ۔ مِن) [ع ۔ ا ۔ مذ] ایمان لانے والا ۔ ایماندار (۲) مسلمان ۔ جولاہا (۳) شیعہ ۔ اہل تشیع (۴) اردو کے مشہور شاعر حکیم مومن خاں کا تخلص (جمع) مومنین ۔
مُومنیّت ۔ (مُو ۔ م ۔ نِی ۔ یَت) [ع ۔ ا ۔ مذ] مومن ہونا ۔ مطیع و فرمانبردار ہونا ۔
مُومِنین ۔ (مُو ۔ مِ ۔ نِین) [ع ۔ ا ۔ مذ] مومن کی جمع ۔ ایمان لانے والے ۔
مومی ۔ (مو ۔ می) [ف ۔ صف] موم سے منسوب ۔ موم کا ۔ موم کا بنا ہوا ۔
مومی چھینٹ ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کی نہایت ملائم چھینٹ ۔
مومی شمع ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] موم کی بنی ہوئی شمع ۔ موم بتی ۔
مومی موتی ۔ [ا ۔ مذ] ایک قسم کا جھوٹا موتی جو موم کی لاگ سے بنایا جاتا ہے
مُومیٰ ۔ (مُو ۔ ما) [ع ۔ ا ۔ مذ] اشارہ کیا گیا ۔ ایما کیا گیا ۔
مومیٰ الیہ ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ شخص جس کی طرف اشارہ کیا جائے ۔ مشارٌالیہ ۔
مُومیا ۔ (مُوم ۔ یا) [ف ۔ ا ۔ مث] مسالا لگی اور سوکھی ہوئی لاش (۲) وہ مسالا جسے لگا کر لاش کو محفوظ کرتے ہیں ۔
مُومیائی ۔ (مُوم ۔ یا ۔ ای) [ف ۔ ا ۔ مث] ایک دوا جو موم کی طرح نرم ہوتی ہے اور زخم و ضرب کے لیے بہت مفید ہے ۔
مومیائی نکالنا ۔ [ا ۔ محاورہ] سخت محنت لینا ۔ قدیم لوگوں کا خیال تھا کہ انسان کے دماغ میں سوراخ کر کے اُلٹا لٹکا دیتے ہیں ۔ نیچے آگ جلا کر برتن رکھ دیتے ہیں ۔ سوراخ سے مومیائی ٹپکتی رہتی ہے ۔ اس سے یہ محاورہ بن گیا ۔
مُون ۔ [ق ۔ ا ۔ مذ] مُنہ ۔
مُون ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] چُپ ۔ خاموشی ۔
مَون برت ۔ [ا ۔ مذ] چپ کا روزہ ۔ خاموش رہنے کا عہد ۔
مون ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کا بڑا گھڑا ۔
مُونا ۔ (مُو ۔ نا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] بڑا برتن ۔ گھڑا ۔ مٹکا (۲) ٹوکرا ۔ سانپ رکھنے کا پٹارا ۔
مُونا ۔ (مُو ۔ نا) [ہ ۔ مص] مرنا ۔ فوت ہونا ۔
مُونچنا ۔ (مُونْ ۔ چنا) [ق ۔ مص] میچنا ۔ بند کرنا ۔
مُونْنا ۔ (مَون ۔ نا) [ہ ۔ ا ۔ مث] دیکھیے مون ۔ چُپ ۔
مُؤنّث ۔ (مُ ۔ اَن ۔ نَث) [ع ۔ صف] عورت ۔ مادین ۔ نر کی ضد ۔
مُونج ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کی گھاس جس کی رسّی بٹی جاتی ہے ۔
مونج کا بان ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] مونج کی بنی ہوئی باریک ڈوریاں جن سے چارپائی بُنتے ہیں ۔
مونج کی رسّی ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] مُونج کی بنی ہوئی رسی ۔
مُونجھہ ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] گھوڑے اور گائے بھینس وغیرہ کا ایک مرض جس میں آنکھ کے نیچے ایک غدود ہو جاتا ہے اور پھوٹ کر سیاہ خون بہنے لگتا ہے ۔

مُونچھ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) دیکھیے موچھ ۔
مُوندنا ۔ (مُوند ۔ نا) (ا ۔ مص) بند کرنا ۔ ڈھانپنا ۔ معمور کرنا ۔
مُونڈ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) سَر ۔ مُنڈ ۔ یا سیس ۔ ماتھا ۔ مستک (۲) مونڈنا کا امر ۔
مونڈ کر کھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) لوگوں کی حجامت بنا کر روزی کمانا (۲) لوٹ کر کھانا ۔ دھوکا دے کر مال لینا ۔
مُونڈ مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گردن مارنا ۔ سر کاٹنا ۔ قتل کرنا (۲) سر سے مارنا ۔ واپس کرنا پھیرنا ۔ جیسے یہ پیالہ اُس کے ہی مونڈ مارو ۔
مُونڈ منڈانا ۔ (ا ۔ محاورہ) سر گھٹانا ۔ اُسترے سے سر کے بال صاف کرانا ۔
مُونڈا ۔ (مُون ۔ ڈا) (ہ) ماضی مونڈنا کی (۲) (صف) منڈا ہوا ۔ اُسترے سے صاف کیا ہوا ۔
مُونڈن ۔ (مُون ۔ ڈن) (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایک رسم جس میں مسلمان ساتویں دن بچے کے بال منڈاتے ہیں ۔ عقیقہ (۲) ہندوؤں کی ایک رسم جس میں پہلے پہل کسی دیوتا کے مندر میں لڑکے کے بال منڈائے جاتے ہیں ۔
مُونڈنا ۔ (مُونڈ ۔ نا) (ہ ۔ مص) بالوں کو اُسترے سے صاف کرانا (۲) چیلا بنانا (۳) دھوکا دے کر مال مارنا ۔
مُونڈھا ۔ (مُون ۔ ڈھا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) کندھا ۔ شانہ ۔ دوش (۳) سرکنڈوں اور مونج کی بنی ہوئی کرسی ۔
مُونڈھوں کے فرشتے ۔ (ا ۔ مذ) کراماً کاتبین ۔ کاتب اعمال انسانی ۔ اعمال لکھنے والے فرشتے ۔
مُونڈھے پر بٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسب کرانا ۔
مُونڈھے والی ۔ (ا ۔ مث) رنڈی ۔ کسبی ۔ پیشہ کرنے والی ۔
مُونڈی ۔ (مُون ۔ ڈی) (ہ ۔ صف) مُنڈی ہوئی ۔ اُسترے سے صاف کی ہوئی (۲) سر ۔
مونڈی بھیڑ ۔ (ا ۔ مث) وہ بھیڑ جس کے بال کٹے ہوتے ہوں (۲) مفلس ۔ قلاّش ۔
مونڈی کاٹا ۔ (ا ۔ صف) (بددعا) سر کٹا ۔ بن سرا (۲) واجب القتل ۔ مُوذی ۔
مُونِس ۔ (مُو ۔ نِس) (ع ۔ صف) اُنس رکھنے والا ۔ آرام دینے والا ۔ ساتھی ۔ دوست ۔ یار ۔
مُونِس تنہائی ۔ تنہائی کا دوست ۔ غم بٹانے والا ۔ خلوت کا ساتھی ۔
مُون سُون ۔ (Monsoon) (انگ ۔ ا ۔ مث) بارش لانے والی ہوائیں ۔
مُونگ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) ماش کی قسم کا ایک غلہ ۔ ایک مشہور دال ۔
مُونگ پلاؤ ۔ (ا ۔ مذ) مونگ اور چاولوں کی کھچڑی ۔
مُونگ پھلی ۔ (ا ۔ مث) ایک قسم کا میوہ جس کی پھلیوں میں سے بادام کی طرح دانے نکلتے ہیں ۔
مُونگ چھاتی پر دلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دیکھیے چھاتی پر مونگ دلنا ۔
مُونگ کی پھلیاں ۔ مونگ (غلہ) کی پھلیاں باریک ہوتی ہیں ۔ لہٰذا نازک اور پتلی انگلیوں کے لیے بولتے ہیں ۔
مونگ کی دال ۔ (ا ۔ مث) دلے ہوئے مونگ ۔
مونگ کی دال کھانے والا ۔ (ا ۔ مذ) (مجازاً) (۱) بنیا ۔ بقال (۲) کمزور ۔ ڈرپوک ۔
مونگ مانگتے پھرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) فریاد کرتے پھرنا ۔

مونگ موٹھ میں چھوٹا بڑا کون ۔ (ا ۔ مثل) برادری میں سب برابر ہیں ۔
مونگا ۔ (مُوں ۔ گا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) مرجان ۔ حجر البحر ۔ ایک قسم کے سمندری کیڑوں کے گھر جن کی کثرت سے پورے پورے جزیرے بن جاتے ہیں ۔
مونگچی ۔ مُونگری ۔ مونگوری ۔ (مُونگ ۔ چی) (مُونگ ۔ ری) (مُوں ۔ گو ۔ ری) (ا ۔ مث) ایک قسم کا کھانا جو مُونگ سے بنایا جاتا ہے ۔ مُونگ کی بڑی ۔
مُونگیا ۔ (مُوں ۔ گ ۔ یا) (ہ ۔ صف) سیاہی مائل سبز رنگ ۔
مُونہہ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) دیکھیے مُنہ ۔
مُونہاں ۔ (مُوں ۔ ہاں) (ہ ۔ ا ۔ مذ) گھوڑے کا ایک مرض جس سے مُنہ میں چھالے پڑ جاتے ہیں ۔
مُونہا موہی ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) دو بدو جھگڑا ہونا (۲) باہم آزردگی ۔ رنجش ۔
مَونی ۔ (مَو ۔ نی) (ا ۔ صف) چُپ چاپ آدمی ۔ جوگیوں کا ایک فرقہ جو خاموش رہتا ہے (۲) لڑکی ۔
مُوویز ۔ (Moves) (مُو ۔ وِیز) (انگ ۔ صف) سینما ۔ بائیسکوپ ۔
موہ ۔ (س ۔ ا ۔ مث) پیار ۔ محبت (۲) لاڈ ۔ ناز (۳) عشق ۔ فریفتگی (۴) خواہش ۔ لوبھ لالچ (۵) جادو ۔ ٹونا ۔ منتر ۔
موہ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) عاشق ہو جانا ۔ فریفتہ ہو جانا ۔
موہ رُوپی ۔ (ا ۔ صف) دھوکے میں ڈالنے والا ۔ فریب دینے والا (۲) دلفریب صورت دکھا کر لبھا لینے والا ۔
موہ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) لُبھانا ۔ عاشق بنانا (۲) پیار کرنا ۔ محبت کرنا ۔
موہ لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) فریفتہ کر لینا ۔ عاشق بنا لینا ۔ لُبھا لینا ۔
موہ میں آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) عشق کے بس میں ہونا ۔ فریفتہ ہو جانا ۔ حیرت زدہ ہو جانا ۔ سکتہ میں آ جانا ۔
مُوَہِّب ۔ (مُ ۔ وَہ ۔ ہِب) (ع ۔ ا ۔ مذ) بخشنے والا ۔ دینے والا ۔ خیرات کرنے والا ۔
مُوہِب ۔ (مُو ۔ ہِب) (ع ۔ ا ۔ مث) بخشش ۔ خیرات ۔ جمع مُواہب ۔
موہَبَت ۔ (مُو ۔ ہِ ۔ بَت) (ع ۔ ا ۔ مث) عطا ۔ بخشش ۔ نذر ۔ بھینٹ ۔ پیش کش ۔
موہبت عظمیٰ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) بہت بڑی نعمت ۔ بہت بڑی بخشش ۔
موہِت ۔ (مو ۔ ہِت) (س ۔ صف) جادو سے فریفتہ کیا ہوا ۔ عاشق ۔ شیدا (۲) بیہوش ۔ غش ۔ متحیر ۔
مُوہِم ۔ (مُو ۔ ہِم) (ع ۔ صف) وہم میں ڈالنے والا ۔
موہن ۔ (مو ۔ ہَن) (ہ ۔ صف) موہ لینے والا ۔ فریفتہ کرنے والا (۲) دلفریب دلربا نہایت خوبصورت (۳) کرشن جی کا لقب ۔
موہن بھوگ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کی مٹھائی ۔ حلوہ ۔ سیرا ۔ میٹھا (۲) دِہن ، کڑاہ (۳) ایک قسم کا آم ۔
موہن لتا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا پودا جس کی بابت مشہور ہے کہ اس میں فریفتہ کرنے کی خاصیت ہے ۔
موہن مالا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کا گلے کا ہار ۔
موہنا ۔ (مُوہ ۔ نا) (ا ۔ مث) فریفتہ کرنا ۔ عاشق بنانا (۲) تسخیر کرنا ۔ جادو کرنا ۔
موہنی ۔ (مُوہ ۔ نی) (س ۔ ا ۔ مث) موہنے والی ۔ دلربا ۔ نہایت خوبصورت عورت ۔

(۲) پیاری ۔ پیار دلانے والی (۳) دلربائی ۔ دلبری ۔ دلفریبی (۴) ساحرہ جادوگرنی ۔

مَوہُوب ۔ (مَو ۔ ہُوب) [ع ۔ ا ۔ مذ] مرحمت کیا گیا ۔ دیا گیا ۔ بخشا گیا ۔ عنایت کیا گیا ۔

موہوب الیہ ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] جس کے نام پر ہبہ کیا گیا ہو ۔

مَوہُوم ۔ (مَو ۔ ہُوم) [ع ۔ ا ۔ مذ] وہم کیا گیا ۔ وہمی ۔ قیاسی ۔ فرضی ۔

مَوہُومی ۔ (مَو ۔ ہُو ۔ مِی) [ع ۔ صف] وہمی ۔ خیالی ۔ تصوری ۔ فرضی ۔

موہے ۔ [ہ ۔ ضم] مجھے ۔ مجھ کو ۔

موہے اور نہ تجھے ٹھور ۔ [ا ۔ مثل] نہ مجھے تیرے بغیر اور نہ تجھے میرے بغیر چین آتا ہے ۔

مُوئی ۔ (مو ۔ ای) [ہ ۔ ا ۔ مث] مری ہوئی ۔ مردہ (۲) بدنصیب ۔ اُجڑی ۔

موئی بچھیا بامن کو دان ۔ [ا ۔ مثل] اس وقت کہتے ہیں جب کوئی بُری چیز خدا کے نام دی جائے ۔

مُوئی جُون سُست قدم ۔ کاہل وجود (۲) نہایت غریب ۔

موئی کیوں کہ سانس نہ آیا ۔ [ا ۔ مثل] انسان کی زندگی سانس چلنے تک ہے ۔ جہاں سانس بند ہوئی آدمی رخصت ہوا ۔

موئی مائی ٹوٹی سگائی ۔ [ا ۔ مثل] جہاں ماں مری سارے تعلقات اور رشتے ختم ہوگئے ۔ بزرگوں ہی کے دم سے چھوٹوں میں تعلقات قائم رہتے ہیں ۔

موئی مٹی ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] میت ۔ نعش ۔ لاش (۲) مرا ہوا ۔ مُردہ ۔

موئی مٹی کی نشانی ۔ [ا ۔ مث] مرے ہوئے آدمی کی یادگار ۔ مرے ہوئے عزیز کی اولاد ۔

موئے ۔ (مو ۔ اے) [ہ ۔ صف] موا کی جمع ۔ مرے ہوئے (۲) بدنصیب ۔ کمبخت خانہ خراب (۳) مرگئے ۔ فنا ہوگئے ۔

موئے بیل کی بڑی بڑی آنکھیں ۔ [ا ۔ مثل] اس موقع پر بولتے ہیں جب کوئی کسی مرے ہوئے کی زیادہ تعریف کرے ۔

موئے پر تین دن بھاری ۔ [ا ۔ مثل] مسلمانوں کے عقیدے میں مرے سے تین دن تک اعمال کی پُرسش ہوتی رہتی ہے ۔

موئے پر سو دُرّے ۔ [ا ۔ مثل] آفت زدہ پر آفت ۔ مصیبت کے مارے ہوئے پر اور مصیبت ۔ مرنے کے بعد بھی سزا کے قابل ۔ مرے کو ماریں شاہ مدار ۔

مُوئے جان ہار ۔ [ا ۔ کلمۂ ع] بیزاری اور تنفر کے موقع پر کہتے ہیں ۔

موئے جیتے ۔ [ا ۔ مذ] مردہ اور زندہ ۔

موئے جیتے اُکھاڑ ڈالنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مرے ہوؤں اور زندوں کے عیب نکالنا ۔

موئے قیصر سے جیتی بلی بھلی ۔ [ا ۔ مثل] زور آور مُردے سے کمزور زندہ بہتر ہے ۔

موئے کا کوئی نام نہیں جیتے کا سب کوئی ۔ [ا ۔ مثل] زندہ کی سب خوشامد کرتے ہیں مردے کا کوئی نام بھی نہیں لیتا ۔

موئے کی قبر اور جیتے کا گھر ۔ [ا ۔ مثل] مردے کو قبر میں اور زندوں کو اپنے گھر میں آرام ملتا ہے ۔ ہر شخص اپنے ہی مقام پر خوش رہتا ہے ۔

مُوئے ۔ (مُو ۔ اے) [ف ۔ ا ۔ مذ] دیکھیے مُو ۔

مُوئیا ۔ (مُو ۔ ا ۔ یا) [ف ۔ ا ۔ مذ] سوت کا چھوٹا لچھا ۔ سوت کی اَنٹی ۔

موئیا سا پیٹ ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] نہایت نرم اور نازک پیٹ ۔

مُؤیِّد ۔ (مُ ۔ ای ۔ یِد) [ع ۔ ا ۔ مذ] تائید کرنے والا ۔ مدد دینے والا ۔ قوت دینے والا ۔ مددگار ۔ معاون ۔ حمایتی ۔ جمع ۔ مُؤیّدین ۔

مُؤیَّد ۔ (مُو ۔ ای ۔ یَد) [ع ۔ ا ۔ مذ] تائید کیا گیا ۔ مدد دیا گیا ۔ حمایت کیا گیا ۔

مَویز ۔ (مَ ۔ ویز) [ع ۔ ا ۔ مذ] بڑے سوکھے ہوئے انگور ۔ مُنقّا ۔

مویز منقیٰ ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] بیج نکال کر صاف کیے ہوئے بڑے انگور ۔

مویشی ۔ (مَ ۔ وے ۔ شی) [ا ۔ ا ۔ مذ] دیکھیے مواشی ۔

مویشی آوارہ ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] مویشی کا اپنا ٹھکانہ چھوڑ کر اِدھر اُدھر چلا جانا ۔

مویشی خانہ ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] وہ جگہ جہاں ڈھور ڈنگر رکھے جائیں ۔

م ۔ ہ

مہ ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] ماہ کا مخفف (۱) چاند ۔ قمر ۔ چندر (۲) مہینا ۔ مرکبات دیکھیے ماہ کے ماتحت ۔

مہ نور می فشاند و سگ بانگ می زند ۔ [ف ۔ مثل] چاند نور برساتا ہے اور کتا بھونکتا ہے ۔ حاسد اور بدخواہ غل مچاتے ہیں مگر کام کرنے والے اپنے کام میں لگے رہتے ہیں ۔

مہ نو می شود ماہِ تمام آہستہ آہستہ ۔ [ف ۔ مثل] نیا چاند آہستہ آہستہ پورا چاند ہو جاتا ہے ۔ کمال رفتہ رفتہ حاصل ہوتا ہے ۔

مِہ ۔ [ف ۔ صف] بڑا ۔ کلاں ۔ بزرگ ۔ سردار ۔

مَہا ۔ (مَ ۔ ہا) [س ۔ صف] بڑا ۔ بزرگ ۔ اعلیٰ ۔ معزز (۲) کلاں ۔ عظیم (۳) خاندانی ۔ شریف ۔

مہا اُدت ۔ [س ۔ صف] نہایت بیوقوف ۔

مہا برہمن ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] بڑا برہمن ۔ مُردوں کی کریا کرم کرنے والا ۔

مہابلی ۔ [ہ ۔ صف] بڑا طاقت ور ۔ نہایت زبردست ۔ شہ زور ۔

مہا بھارت ۔ بڑی لڑائی ۔ جنگِ عظیم (۲) وہ لڑائی جو کوروؤں اور پانڈوؤں کے درمیان کوروکشیتر کے میدان میں اٹھارہ روز تک جاری رہی (۳) وہ کتاب جس میں کوروؤں اور پانڈوؤں کی لڑائی کا حال لکھا ہے ۔

مہا بھاگ ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] بڑا خوش نصیب ۔ بلند اقبال (۲) خوش قسمتی ۔

مہابیر ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] بڑا بہادر ۔ ہنومان کا خطاب ۔

مہا پاپ ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] بڑا بھاری گناہ ۔

مہا پاپی ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] بہت بڑا گنہگار ۔ فاسق و فاجر ۔

مہا پُرش ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] بڑا آدمی ۔ مہاتما ۔ مقدس ۔ معصوم (مجازاً) شریر ۔ عیار ۔ بدمعاش ۔

مہا پرشاد ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] تبرک ۔ بھوگ ۔ جگن ناتھ کا پرشاد ۔

مہا پرلے ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] قیامت ۔ دنیا کے فنا ہونے کا دن جو ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق ۴۳ ارب بیس کروڑ برس کے بعد ہوتا ہے ۔

مہا پکشی ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] اُلو ۔ چُغد ۔ بوم ۔

مہا پورا ۔ [ہ ۔ صف] سب گنوں میں چالاک ۔ پانچوں عیب والا ۔

مہاتل - [ہ - ا - مذ] زمین کا پانچواں طبقہ - پانچواں پاتال -
مہاتم - [ہ - ا - مذ] بڑائی - عظمت (۲) ثواب - اجر - نیک بدلہ -
مہاتما - [ہ - ا - مذ] ولی - نیک آدمی (۲) اچھا - نیک - سعید -
مہاجال - [ہ - ا - مذ] مچھلیوں کے پکڑنے کا بہت بڑا جال -
مہاجن - [ہ - ا - مذ] بڑا آدمی (۲) دولت مند - غنی (۳) سوداگر - بیوپاری (۴) ساہوکار
صراف (۵) خزانچی - ہنڈی والا -
مہاجنتر - [ہ - ا - مذ] بڑا قفل - بڑا تالا (۲) کلوں کا کارخانہ -
مہاجنی - [ہ - ا - مث] ساہوکاری - سوداگری -
مہاجنی پرچہ (چٹھی) - [ہ - ا - مث] ہنڈی - وہ کاغذ جس پر کسی کو روپیہ دینے
کا حکم لکھا ہوتا ہے -
مہادنت - [ہ - ا - مث] ہاتھی یا سور کا دانت -
مہادھات - [ہ - ا - مذ] سب دھاتوں سے اعلیٰ دھات - سونا - چاندی -
مہادھن - [ہ - ا - مذ] سونا -
مہادیو - [ہ - ا - مذ] بڑا دیوتا -
مہاڈول - [ہ - ا - مذ] بڑا اور عمدہ ڈولا - ایک قسم کی پالکی -
مہاراج - [ہ - ا - مذ] بڑا راجہ - راجوں کا راجہ - بادشاہ (۲) برہمنوں اور ہندوؤں
کے اُونچے خاندانوں کا خطاب -
مہاراجا - مہاراجہ - [ہ - ا - مذ] بڑا راجا - بادشاہ -
مہاراجہ ادھیراج - [ہ - ا - مذ] بہت بڑا راجہ - راجوں کا راجہ - سب سے
بڑا راجہ - شہنشاہ -
مہارانی - [ہ - ا - مث] بڑے راجہ کی بیوی - بڑے مرتبے کی رانی -
مہاسبھا - [ہ - ا - مث] بڑی انجمن (۲) ہندوؤں کی ایک مذہبی و سیاسی انجمن کا نام
(۳) کھانے کا بڑا کمرہ -
مہاسنکھ - گنتی کا سب سے بڑا اور اخیر درجہ (۲) مُردے کی کھوپڑی -
مہاشا - [ہ - ا - مذ] آریہ سماجی ہندو (۲) کرشن جی کے ایک بیٹے کا نام -
مہاشیر - [ہ - ا - مث] ایک قسم کی بڑی مچھلی -
مہاکالی - [ہ - ا - مث] درگاہ دیوی - شیوجی کی بیوی پاربتی -
مہاکوپ - [ہ - ا - مث] گہرا کنواں - ہٹا غصہ -
مہاکوڑھ - [ہ - ا - مث] برص کی بیماری - جذام -
مہاگنی - [ہ - ا - مث] ایک درخت کی لکڑی -
مہاماتر - [ہ - ا - مذ] مہاوت - فیلبان -
مہامانس - [ہ - ا - مذ] انسان کا گوشت (۲) بیٹی -
مہامائی - [ہ - ا - مث] دُرگا دیوی -
مہامنتری - وزیرِ اعظم - مدار المہام -
مہامنڈل - [ہ - ا - مث] ایک قسم کا بڑا ڈولا جس میں رانیاں سوار
ہوتی ہیں -
مہانومی - [ہ - ا - مث] اس ہندی مہینے کی اندھیری راتوں کی نویں تاریخ جس
میں درگاجی کی پُوجا ہوتی ہے -
مہایاترا - [ہ - ا - مث] بنارس کی زیارت کے لیے جانا -
مُہابت - (مُ - ہا - بَت) [ع - ا - مث] ڈر - خوف - ہیبت - دہشت - ہول - رُعب
(۲) رف - شان و شکوہ - جاہ و جلال (۳) غصہ - غضب (۴) متانت - سنجیدگی -
مہابت بیٹھنا - [ا - محاورہ] رُعب سما جانا - ڈر چھا جانا - دہشت بیٹھنا -
مُہاجِر - (مُ - ہا - جِر) [ع - صف] ہجرت کرنے والا - اپنے وطن کو چھوڑنے والا -
(۲) وہ شخص جس نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مکہ سے مدینہ
میں ہجرت کی (جمع) مہاجرین -
مُہاجَرت - (مُ - ہا - جَ - رت) [ع - ا - مث] ہجرت - جُدائی - مفارقت - ترکِ وطن
اپنا وطن چھوڑ کر چلا جانا -
مُہار - (مُ - ہار) [ف - ا - مث] اُونٹ کی نکیل -
مہاراشٹر - (مُ - ہا - راش - ٹر) [ہ - ا - مذ] مرہٹوں کا وطن جو کہ دکن میں ہے بھارت کا ایک صوبہ -
مُہارَت - (مُ - ہا - رَت) [ع - ا - مث] مشق - کسرت - ربط - عادت - سبھاؤ (۲) استعداد
دخل - لیاقت - دسترس - پہنچ - رسائی (۳) اُستادی - کاریگری - ہنرمندی (۴) تیز دستی
چابکدستی (۵) علم و شعور - وقوف - قابلیت - واقفیت -
مہاسا - (مُ - ہا - سا) [ہ - ا - مذ] جوانی کی پھنسی - وہ دانے جو عہدِ شباب میں منہ پر
نکل آتے ہیں -
مہاسے نکلنا - [ا - محاورہ] جوشِ جوانی کے سبب مُنہ پر پھنسیاں نکل آنا -
مُہال - (مُ - ہال) [ہ - ا - مث] شہد کی مکھیوں کا چھتہ
مُہالِک - (م - ہا - لِک) [ع - ا - مث] مہلکہ کی جمع - خوفناک جگہیں - ہلاک
ہونے کے مقامات -
مُہام - (مُ - ہام) [ع - ا - مذ] مہم کی جمع - بڑے بڑے کام -
مُہانا - (مُ - ہا - نا) [ہ - ا - مذ] دریا کا دہانہ (۲) وہ مقام جہاں دو دریا ملیں -
مہاوت - (مَ - ہا - وَت) [ہ - ا - مذ] مہاماتر - فیل بان
مہاوٹ - (مَ - ہا - وَٹ) [ہ - ا - مث] جاڑے کی بارش جو ماگھ کے
مہینے میں ہوتی ہے -
مہاوٹ برسی اور ساڑھی سرسی - [ا - مثل] ماگھ کے مہینے میں بارش ہونے سے
فصل بہت اچھی ہو جاتی ہے -
مَہاوَر - مہاوُڑ - (مَ - ہا - وَر) (مَ - ہا - وُڑ) [ہ - ا - مذ] ایک قسم کا سُرخ رنگ جو لاکھ
سے تیار کیا جاتا ہے -
مَہبِط - (مَہ - بِط) [ع - ا - مذ] اُترنے کی جگہ - جمع - مہابط -
مہت - [س - صف] بڑا - جلیل القدر - معزز - ماننے کے قابل (۲) بڑائی - بزرگی -
(۳) لاڈ - پیار - ناز -
مہتا - (مہ - تا) [ہ - ا - مذ] سردار - زمیندار (۲) کاتب - محرر - منشی -
مہتاب - (مہ - تاب) [ف - ا - مث] چاندنی - چاند کی روشنی (۲) چاند - قمر - ماہ -
(۳) ایک قسم کی آتش بازی -
مہتاب کا کھیت کرنا - چاند طلوع ہونا -
مہتابی - (مہ - تا - بی) [ف - ا - مث] ایک قسم کی آتش بازی (۲) کمخواب - زربفت
تمامی - بادلہ (۳) کٹہرے دار بڑا اُونچا چبوترا -
مہتاری - (مہ - تا - ری) [ہ - ا - مث] ماں - والدہ - ماتا - مائی -
مُہتدیٰ - (مُہ - تَ - دا) [ع - صف] ہدایت کیا گیا -
مُہتدی - (مُہ - تَ - دی) [ع - ا - مذ] ہدایت پانے والا - سیدھے راستے پر
چلنے والا -

مِہتَر ۔ (مِہ ۔ تَر) [ف ۔ ا ۔ مذ] سب سے بڑا ۔ بزرگ ۔ سردار ۔ سرگروہ ۔ آقا ۔ مالک
امیر (۲) [اُ] خاکروب ۔ بھنگی ۔ حلال خور (۳) چمار ۔ موچی (۴) بھٹیارا ۔

مِہترانی ۔ (مِہ ۔ ت ۔ را ۔ نی) [اُ ۔ ا ۔ مث] حلال خوری ۔ بھنگن (۲) چماری
(۳) بھٹیاری ۔

مُہتَمِم ۔ (مُہ ۔ تَ ۔ مِم) [ع ۔ ا ۔ مذ] اہتمام کرنے والا ۔ منتظم ۔ سربراہ کار ۔

مُہتَمِمی ۔ (مُہ ۔ تَ ۔ مِ ۔ مِی) [ف ۔ ا ۔ مذ] مہتمم کا کام ۔ مینجری ۔

مَہتو ۔ (مَہ ۔ تو) [ہ ۔ ا ۔ مذ] گاؤں کا نمبردار ۔ چودھری (۲) وہ شخص جسے زمین کا مالک لگان
وصول کرنے کیلیے مقرر کرے ۔ ایجنٹ (۳) گاؤں کا چوکیدار (۴) محرّر ۔ منشی ۔

مَہجُور ۔ (مَہ ۔ جُور) [ع ۔ صف] جُدا ۔ چھوڑا گیا ۔ فراق زدہ ۔ جمع ۔ مہجورین ۔

مَہجُوری ۔ (مَہ ۔ جُو ۔ ری) [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] ہجر ۔ جدائی ۔ فراق ۔ مفارقت ۔

مَہد ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] پنگورا ۔ پالنا ۔ گہوارہ ۔ ہنڈولا ۔ جھولا ۔ (۲) بستر ۔ بچھونا (۳) (مجازاً)
ڈولا ۔ محافہ ۔ محمل ۔ پالکی ۔ چھپر کھٹ ۔ مسہری ۔

مَہد سے لحد تک ۔ [ا ۔ تابع فعل] بچپن سے مرتے دم تک ۔

مَہدِ عُلیا ۔ اُونچے اور بڑے پردے والی بیگم ۔ پردہ دار ۔ عُلیا حضرت ۔ تعظیماً بادشاہوں
یا امیروں کی بیگموں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے

مَہدی ۔ (مَہ ۔ دی) [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] راہ نما ۔ پیشوا ۔ ہادی ۔ رہبر (۲) مسلمانوں
کے بارھویں امام جن کا ظہور قریب قیامت میں ہوگا ۔

مُہَذَّب ۔ (مُ ۔ ہَذ ۔ ذَب) [ع ۔ صف] تہذیب دیا گیا ۔ تہذیب یافتہ ۔ شائستہ ۔ خلیق
نیک خصلت ۔ عیبوں سے پاک ۔

مَہر ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] روپیہ یا جنس جو مسلمانوں کے نکاح کے وقت مرد کے ذمّے
عورت کو دینا مقرر کیا جاتا ہے ۔ حق زوجیت ۔ کابین ۔

مہر باندھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مہر کی رقم مقرر کرنا ۔

مہر بخشنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مہر معاف کرنا ۔

مہر بندھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مہر مقرر ہونا ۔

مہر شرعی ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ مہر جو شرع محمدی کے مطابق مرد کی حیثیت دیکھ
کر مقرر کیا جائے ۔

مہر فاطمہ رضہ ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] حضرت فاطمہ رضہ کا مہر جو کہ چار مثقال چاندی کا تھا جس کے تقریباً
ڈیڑھ صد روپیہ ہوتے ہیں (مجازاً) مہر قلیل ۔

مہر مِثل ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ مہر جو عورت کے ددھیال میں رائج ہو ۔

مہر مُعجّل ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ مہر جو نکاح کے ساتھ ہی خلوت سے پہلے ادا کیا جائے ۔

مہر مُؤجّل ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ مہر جو کسی اور وقت ادا کیا جائے ۔ وہ مہر جس کی مدت مقرر
ہو اور فی الفور ادائیگی ضروری نہ ہو ۔

مہر نامہ ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] نکاح نامہ ۔ وہ کاغذ جس پر نکاح کے متعلق شہادتیں اور
مہر کی مقدار لکھی جاتی ہے ۔

مِہر ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] محبت ۔ حُب ۔ دوستی ۔ الفت ۔ پیار ۔ شفقت (۲) ہمدردی
رحم (۳) ترس (۴) ممتا ۔ الفت مادری (۵) آفتاب ۔ سورج ۔ شمس ۔
(۶) شمسی مہینوں میں سے ساتویں مہینے کا نام جو ہندی اسوج اور انگریزی
ستمبر کے مطابق ہوتا ہے (۷) ہر شمسی مہینے کی سولھویں تاریخ یا سولھواں دن ۔

مہربان ۔ [ف ۔ صف] محبت کرنے والا ۔ رفیق ۔ شفیق (۲) توجہ کرنے والا ۔ عنایت سے
پیش آنے والا (۳) دوست ۔ یار ۔

مہربان (کرنا، کر دینا) ۔ [ا ۔ محاورہ] مہربان کرنا ۔ توجہ دلانا ۔ نرم دل کر دینا ۔

مہربانِ مَن ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] میرے کرم فرما ۔

مہربان ہو جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) رحم دل ہونا ۔ ترس کھانا (۲) خوش ہونا
راضی ہونا ۔

مہربانی ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] عنایت ۔ شفقت ۔ نوازش ۔ کرپا (۲) توجہ ۔ التفات
دھیان ۔ خیال ۔

مہربانی سے پیش آنا ۔ [ا ۔ محاورہ] اخلاق سے پیش آنا ۔ اچھا برتاؤ کرنا ۔
عنایت فرمانا ۔

مہربانی نامہ ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] عنایت نامہ ۔ الطاف نامہ ۔ دوستانہ خط ۔

مہرجبیں (طلعت) ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] حسین خوب صورت ۔ سورج کی
شکل والا ۔ معشوق ۔

مہر کرنا ۔ [ا ۔ مص مرکب] مہربانی کرنا ۔ فضل کرنا ۔

مہر کی نظر ۔ [ا ۔ مث] عنایت اور مہربانی کی نگاہ ۔

مہر گستر ۔ [ف ۔ صف] کمال مہربانی کرنے والا ۔

مہر (گیا، گیاہ) ۔ ایک قسم کی گھاس جس کی جڑ انسانی چہرے سے مشابہ ہوتی ہے ۔
(۲) سورج مکھی کا پھول ۔

مہر گیتی افروزہ ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] آفتاب ۔

مہر ورز ۔ عاشق ۔

مہر وش ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] حسین ۔ معشوق ۔

مہر و محبت ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] محبت اور شفقت ۔

مہر ہے پر دودھ نہیں ۔ [ا ۔ مثل] بڑی ظاہرداری ہے ۔ لینا دینا کچھ نہیں ۔

مُہر ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] چھاپ ۔ کسی چیز پر کھدا ہوا نام (۲) خاتم ۔ انگوٹھی (۳)
اشرفی ۔ سونے کا ایک سکّہ ۔

مُہر اُٹھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مُہر کا نقش اُبھرنا ۔ مہر کا نمایاں ہونا ۔

مُہر بردار ۔ [ف ۔ صف] وہ شاہی ملازم جس کے پاس مُہر خاص رہتی
ہے ۔ محافظِ مُہر ۔

مُہر بر لب ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] خاموش ۔

مُہر بند ۔ [ف ۔ صف] جسے مہر لگا کر بند کر دیا گیا ہو ۔

مُہر ثبت کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مُہر لگانا ۔

مُہر حاکم ۔ [ف ۔ ع ۔ ا ۔ مث] مہر منصفی ۔ مہر عدالت ۔

مُہر خاص ۔ (دستی) ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] انگوٹھی کی مُہر جو ہر وقت اپنے قبضہ میں رہے ۔

مُہر خاموشی (سکوت) ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] چُپ ۔ سکوت ۔

مُہر دار ۔ [ف ۔ صف] دیکھیے ۔ مہر بردار ۔

مُہر دہاں ۔ مُہر دہن ۔ مُہر سکوت ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] دیکھیے ۔ مُہر خاموشی ۔

مُہر سجدہ ۔ [ف ۔ ع ۔ ا ۔ مث] خاک شفا کی ٹکیہ جسے اہل شیعہ نماز میں سجدے کی
جگہ رکھتے ہیں

مُہر سلیمان (سلیمانی) ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] حضرت سلیمان کی مُہر جس پر اسم اعظم کندہ تھا ۔
اسی کی وجہ سے دیو ۔ جن ۔ پری وغیرہ اس کے مطیع تھے ۔

مُہر شاہی ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] بادشاہ کی مہر ۔ گورنمنٹ کی چھاپ ۔

مُہر کرنا (لگانا) ۔ [ا ۔ محاورہ] کاغذ پر چھاپ لگانا (۲) سر بند کرنا ۔ بند کرنا (۳)

تصدیق کرنا۔ گواہی دینا۔
مُہرکن ۔(ف۔ا۔مذ) مہر کھودنے والا۔
مُہرنامہ ۔ مُہر جو اعتبار کے لیے کاغذ کی پیشانی پر کر دیتے ہیں۔
مُہرِ نبوّت ۔(ف۔ع۔ا۔مث) نقش نبوّت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مونڈھوں کے درمیان تھا۔
مُہرِ وصل ۔(ف۔ا۔مث) وہ مہر جو اعتبار کے لیے بڑے کاغذوں پر مقام وصل یعنی جوڑوں پر کر دیتے ہیں۔
مُہر ہو جانا (ہونا) ۔(ا۔محاورہ) تصدیق ہو جانا۔
مُہریں کٹیں کوئلوں پر مُہر ۔(ا۔مثل) اس موقع پر کہتے ہیں جہاں جہاں بڑی رقمیں خرچ کر دی جائیں لیکن ذرا ذرا سے خرچ پر کنجوسی برتی جائے۔
مَہرا ۔(مَہ۔را)(ہ۔ا۔مذ) (۱) کہار۔ ڈولی یا پالکی اُٹھانے والا (۲) کہاروں کا افسر۔
مِہرا ۔(مِہ۔را)(ہ۔صف) زنانہ۔ وہ شخص جو زنانہ لباس پہنے اور زنانی بولی بولے۔
مُہرا ۔(مُہ۔را)(ہ۔ا۔مذ) سامنا۔ آگا (۲) نشانہ۔ زد۔
مُہرا آنا ۔(ا۔محاورہ) آوازکسنا۔ طعنہ دینا۔ چھیڑنا۔ اشارتاً طنز کرنا۔
مُہرے پر رکھنا ۔(ا۔محاورہ) سامنے رکھنا۔ نشانے پر رکھنا۔ زد پر رکھنا۔
مہرارُو ۔(مہ۔را۔رُو)(ہ۔ا۔مث) عورت۔ جورو۔ بیوی۔
مُہرانہ ۔(مُہ۔را۔نہ)(ف۔ا۔مذ) وہ رقم جو کاغذ پر سرکاری مُہر لگانے کے عوض لی جائے۔
مِہرَوان ۔(مِہ۔رَوان)(ق) مہربان۔
مُہرہ ۔(مُہ۔رَہ)(ف۔ا۔مذ) کاغذ وغیرہ گھوٹنے کا آلہ (۲) شطرنج کا مُہرہ۔ گوٹ (۳) کوڑی۔ سیپ۔ صدف (۴) ایک قسم کا پتھر (۵) سانپ کا من (۶) گردن اور ریڑھ کی ہڈی کا ٹکڑا (۷) لوہاروں سناروں کا ہتھوڑا (۸) ہر وہ چیز جو کام کرنے میں اوزار کا کام دے۔ (۹) تریاق جیسے زہر مُہرہ۔
مُہرہ باز ۔(ف۔صف) شعبدہ باز۔ عیّار۔
مُہرہ بازی ۔(ہ۔ا۔مث) شعبدہ بازی۔ جادو کا کھیل۔
مُہرہ دبانا ۔(ا۔محاورہ) مہرہ روکنا۔ سدِّ راہ ہونا۔ روکنا۔
مُہرہ کرنا ۔(ا۔محاورہ) گھوٹا پھیرنا۔ چمکانا۔
مہرہ لینا ۔(ا۔محاورہ) کسی کام کا بیڑا اٹھانا۔
مہرۂ مار ۔ وہ پتھر جس کی بابت مشہور ہے کہ مار گزیدہ کے زخم سے سانپ کا زہر چوس لیتا ہے۔
مہرۂ نماز ۔ دیکھیے۔ مہر سجدہ۔
مَہری ۔(مَہ۔ری)(ہ۔ا۔مث) کہارن۔ کہار کی بیوی۔
مُہری ۔(مُہ۔ری)(ف۔صف) مُہر کیا ہوا۔ مُہر لگا ہوا (۲) گھوٹا۔ پھیرا۔
مُہری ۔(مُہ۔ری)(ہ۔ا۔مث) موری۔ بدرَو۔ نالی (۲) بندوق کا سوراخ۔ نال (۳) آستین یا پائجامہ کا مُنہ۔
مِہری ۔(مِہ۔ری)(ق) معشوق۔

مُہرے آنا ۔(ا۔مص مرکب) آگے آنا۔
مہزوم ۔(مَہ۔زُوم)(ع۔صف) شکست کھایا ہوا۔ شکست دیا ہوا۔
مہک ۔(ہ۔ا۔مث) خوشبو۔ میٹھی باس۔ نکہت۔
مہک جانا ۔(ا۔محاورہ) خوشبو میں بس جانا۔ مُعطّر ہو جانا۔
مہکانا ۔(مَہ۔کا۔نا)(ا۔مص) خوشبو پھیلانا۔ خوشبودار کرنا۔
مہکنا ۔(مَہک۔نا)(ا۔مص) خوشبو پھیلنا۔ معطر ہونا۔ خوشبو میں بسنا۔
مہکیلا ۔(مَہ۔کی۔لا)(ہ۔صف) خوشبودار۔ مہکتا ہوا۔
مُہلت ۔(مُہ۔لَت)(ع۔ا۔مث) دیر۔ وقفہ۔ ڈھیل۔ توقف (۲) فرصت۔ چھٹی۔ تعطیل۔
مہلت دینا ۔(ا۔مص مرکب) ڈھیل دینا۔ موقع دینا۔ اجازت دینا۔
مہلت ملنا ۔(ا۔مص مرکب) فرصت ملنا۔ چھٹی ملنا۔ وقت حاصل ہونا۔ موقع ملنا۔
مَہلک ۔(مَہ۔لک)(ع۔ا۔مث) ہلاک ہونے کی جگہ۔ جان جوکھوں کا موقع۔
مُہلک ۔(مُہ۔لِک)(ع۔ا۔مذ و صف) ہلاک کرنے والا۔ مار ڈالنے والا۔ قتل کرنے والا۔ قاتل۔ سخت ضرر رساں۔
مُہلک بیماری ۔(ع۔ا۔مذ) ہلاک کر دینے والا مرض۔ خطرناک بیماری۔
مہلکہ ۔(مُہ۔لِ۔کہ)(ع۔ا۔مذ) ہلاکت کی جگہ (جمع، مہالک)۔
مُہم ۔(مُ۔ہِم)(ع۔ا۔مذ) بڑا کام۔ بھاری کام۔ معرکے کا کام۔ مشکل کام (۲) جنگ۔ لڑائی۔ جمع۔ مہمات۔
مہم جیتنا ۔(ا۔محاورہ) مشکل کام کو سرانجام دینا (۲) جنگ فتح کرنا۔
مہم سر کرنا ۔(ا۔محاورہ) لڑائی فتح کرنا (۲) نہایت سخت اور دشوار کام آسان کر لینا۔
مَہما ۔(مَہ۔ما)(ہ۔ا۔مث) بڑائی بزرگی۔ عظمت۔ شان و شوکت (۲) مہربانی۔ عنایت مروّت۔ نوازش (۳) مدح۔ تعریف و توصیف۔
مہما سے بولنا ۔(ا۔محاورہ) نرمی اور مہربانی سے بات کرنا۔ خوش اخلاقی سے پیش آنا۔
مہما کرنا ۔(ا۔محاورہ) تعریف و توصیف کرنا (۲) تعظیم و تکریم کرنا۔ آؤ بھگت کرنا۔ خاطر مدارت کرنا۔
مُہمات ۔(مُ۔ہِم۔مات)(ع۔ا۔مذ) مہم کی جمع (۱) بڑے بڑے کام (۲) لڑائیاں جنگیں۔
مِہماز ۔(مِہ۔ماز)(ف۔ا۔مذ) وہ خاردار پھرکی جو سواروں کے جوتوں کی ایڑی میں گھوڑوں کو ایڑ لگانے کے لیے لگی ہوتی ہے۔ مہمیز۔
مہمان ۔(مِہ۔مان)(ف۔ا۔مذ) جو آدمی کچھ عرصہ کے لیے کسی کے یہاں آکر ٹھہرے (۲) دعوت میں آنے والا۔ جمع ا۔ مہمانان۔
مہمان اُترنا ۔(ا۔محاورہ) بچہ پیٹ میں آنا۔ حمل ٹھہرنا۔
مہمان خانہ ۔(ف۔ا۔مذ) مہمانوں کے ٹھہرنے کا مکان۔ مہمان سرا۔ مسافر خانہ۔
مہمان دار ۔(ف۔صف) جس کے یہاں کوئی مہمان آئے۔ میزبان (۲) وہ شخص جو مہمانوں کی آؤ بھگت پر مقرر ہو۔
مہمان داری ۔(ف۔ا۔مث) مہمان نوازی۔ مہمان رکھنا۔ مہمان کی خاطر تواضع

مہمان سرا ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] دیکھیے مہمان خانہ ۔
مہمان طفیلی ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] وہ شخص جو مہمان کے ساتھ میزبان کے یہاں آئے ۔
مہمان عزیز ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] ذی عزّت مہمان ۔
مہمان کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مہمان رکھنا ۔ گھر بلانا ۔
مہمان نواز ۔ [ف ۔ صف] مہمانوں کی خاطر تواضع کرنے والا ۔
مہمان نوازی ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] مہمانوں کی خاطر تواضع ۔
مہمانی ۔ (مِہ ۔ ما ۔ نی) [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) مہمانوں کی خاطر تواضع ۔ مہمان داری ۔ مہمان نوازی ۔
مہمانی کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] دعوت کرنا ۔ مہمان بلانا ۔ ضیافت کرنا ۔ کسی کو کھانا کھلانا ۔
مُہمَل ۔ (مُہ ۔ مَل) [ع ۔ ا ۔ مذ] چھوڑا ہوا ۔ ترک کیا ہوا (۲) بیکار ۔ نکمّا (۳) بیہودہ فضول رسم ، بے معنی ۔ لغو ۔ ناکارہ (۵) سُست ۔ مجہول ۔ احدی ۔ کاہل (۶) وہ حرف جس پر نقطہ نہ ہو ۔
مُہمَلات ۔ (مُہ ۔ مَ ۔ لات) [ع ۔ ا ۔ مث] مہملا کی جمع ۔ بیہودگیاں ۔ فضول باتیں ۔
مُہمَلا (مُہ ۔ مَ ۔ لا) [ع ۔ صف] دیکھیے مہمل ۔ وہ حرف جس پر نقطہ نہ ہو ۔ غیر منقوط ۔
مُہمَند ۔ (مُہ ۔ مَند) [ف ۔ ا ۔ مذ] پٹھانوں کی ایک قوم جو پاکستان و افغانستان کی سرحد پر اور افغانستان میں آباد ہے ۔
مہموز ۔ (مَہ ۔ موز) [ع ۔ ا ۔ مذ] معیوب ۔ عیب دار (۲) عربی کا وہ کلمہ جس کے اصلی حرفوں میں سے ایک پر ہمزہ ہو ۔
مہموم ۔ (مَہ ۔ موم) [ع ۔ صف] مغموم ۔ غمگین ۔ اندوہگین
مہمیز ۔ (مَہ ۔ میز) [ع ۔ ا ۔ مذ] دیکھیے مہماز ۔
مہمیز خورد ۔ [ف ۔ صف] وہ گھوڑا جسے مہمیز کھانے کی عادت پڑ گئی ہو ۔ اڑیل ٹٹو ۔
مہمیز کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] ایڑ لگانا ۔ گھوڑے کو ایڑ لگا کر چلانا ۔
مہنا ۔ (مِہ ۔ نا) [س ۔ ا ۔ مذ] طعنہ ۔ تشنیع ۔ سرزنش اُردو میں طعنہ مہنا کی ترکیب سے مستعمل ہے ۔
مہنامت ۔ (مِہ ۔ نا ۔ مَت) [ہ ۔ ا ۔ مث] رونا پیٹنا ۔ بلبلانا ۔
مُہنال ۔ (مُہ ۔ نال) [ہ ۔ ا ۔ مث] دیکھیے منہ نال ۔
مہنت ۔ (مَ ۔ ہَنت) [س ۔ ا ۔ مذ] جوگی ۔ گسائیں ۔ سادھوؤں کا سردار (۲) بہت موٹا آدمی ۔ موٹا بھچس (۳) (طنزاً) شراتی آدمی ۔ بگلا بھگت ۔
مہنتائی ۔ (مَ ۔ ہَن ۔ تائی) [ہ ۔ ا ۔ مث] مہنت کا کام ۔
مُہنَّد ۔ (مُ ۔ ہَن ۔ نَد) [ع ۔ صف] دوسری زبان کا لفظ جس میں لفظی یا معنوی تصرّف کر کے ہندی بنا لیا گیا ہو جیسے ۔ رپورٹ سے رپٹ ۔
مُہندِس ۔ (مُ ۔ ہَن ۔ دِس) [ع ۔ ا ۔ مذ] ہندسہ دان ۔ علم ہندسہ کا عالم ۔ اقلیدس کا ماہر (۲) نجومی ۔ جوتشی ۔ جمع ۔ مہندسین ۔
مہندس فلک ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] (کنایتاً) زحل ستارہ ۔
مہندی ۔ (مِہ ۔ نِدی) [ہ ۔ ا ۔ مث] دیکھیے مہندی ۔
مہنگا ۔ (مَہن ۔ گا) [ہ ۔ صف] گراں ۔ قیمتی ۔ زیادہ مول کا ۔
مہنگا سماں ۔ [ا ۔ مذ] گرانی کا زمانہ ۔ قحط ۔ کال ۔
مہنگا ہونا ۔ گراں ہونا ۔ زیادہ قیمت سے بکنا ۔

مہنگی ۔ (مَہن ۔ گی) [ہ ۔ ا ۔ مث] گراں ۔ اُونچے داموں کی ۔ قیمتی ۔
مَہوا ۔ (مَہ ۔ وا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] ایک درخت جس کا پھل کھاتے بیجوں کا تیل نکالتے اور پھولوں کی شراب بناتے ہیں ۔
مہوا ٹپکنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مہوے کے پھلوں کا درخت سے گرنا ۔
مُہور ۔ (مُ ۔ ہُور) [ق ۔ ا ۔ مث] مُہر ۔
مُہُورَت ۔ (مُ ۔ ہُو ۔ رَت) [ہ ۔ ا ۔ مذ] دن کا تیسواں حصہ ۔ اڑتالیس منٹ (۲) مبارک گھڑی ۔ شگون ۔ وقت ۔ موقع ۔ علم نجوم کے مطابق کسی کام کے کرنے کا مبارک وقت ۔
مہورت دیکھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] کسی کام کے لیے ستاروں کی چال کے مطابق مبارک وقت معلوم کرنا ۔
مہورت کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] کسی کام کو اچھی گھڑی دیکھ کر ہاتھ لگانا ۔ ساعت سعید میں کوئی کام کرنا ۔
مُہَوِّس ۔ (مُ ۔ ہَو ۔ وِس) [ع ۔ ا ۔ مذ] لالچی ۔ حریص ۔ ہوس ناک (۲) (اُ) کیمیا گر ۔ سونا چاندی بنانے والا ۔
مُہَوِّسی ۔ (مُ ۔ ہَو ۔ وِ ۔ سی) [اُ ۔ ا ۔ مث] لالچ ۔ حرص (۲) کیمیاگری ۔
مہوک ۔ (مُ ۔ ہوک) [ہ ۔ ا ۔ مذ] کوئل کی قسم کا ایک پرند ۔
مہون ۔ [ق ۔ ا ۔ مذ] مہینہ ۔
مَہی ۔ (مَ ۔ ہی) [س ۔ ا ۔ مث] زمین ۔ دیس ۔ ولایت (۲) چھاچھ ۔
مُہیّا ۔ (مُ ۔ ہے ۔ یا) [ع ۔ ا ۔ مذ] تیار ۔ آمادہ ۔ لیس ۔ حاضر ۔
مہیا کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] موجود کرنا ۔ حاضر کرنا ۔ تیار کرنا ۔
مُہیب ۔ (مَ ۔ ہیب) [ع ۔ ا ۔ مذ] خوفناک ۔ خطرناک ۔ ڈراونا ۔ بھیانک (صحیح لفظ میم کے زبر سے ہے ۔
مُہیج (مُہَیِّج) ۔ [ع ۔ صف] اُٹھانے والا ۔ ہیجان خیز ۔ غبار پیدا کرنے والا ۔
مہیر ۔ (مَہ ۔ یر) [ہ ۔ ا ۔ مذ] گھی کا میل (۲) چھاچھ میں اُبلے ہوئے چاول یا کوئی اور اناج ۔
مہیرو ۔ (مَ ۔ ہے ۔ رُو) [ہ ۔ ا ۔ مذ] دیکھیے مہیر ۔
مہیری ۔ (مَ ۔ ہی ۔ ری) [ہ ۔ ا ۔ مث] چھاچھ میں پکا ہوا دلیا باجرہ وغیرہ ۔
مہیریان ۔ (مَ ۔ ہے ۔ ریان) [ق ۔ ا ۔ مث ۔ جمع] بالوں کی پٹیاں ۔ لٹیں ۔
مہیش ۔ (مَ ۔ ہیش) [س ۔ ا ۔ مذ] بڑا دیوتا ۔ شیوجی کا نام ۔ مہا دیو جی ۔ مارنے والا دیوتا ۔
مَہیلا ۔ (مَ ۔ ہی ۔ لا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] گھوڑوں کے لیے اُبلا ہوا دانہ جس میں گڑ بھی ملایا جاتا ہے ۔ سانی (۲) (تشبیہاً) نہایت بے مزہ کھانا ۔
مہین ۔ (مَ ۔ ہین) [اُ ۔ صف] باریک ۔ پتلا ۔ رقیق (۲) نازک ۔ نازپروردہ ۔ کومل (۳) [ع ۔ صف] لاغر ۔ ضعیف ۔
مہین آواز ۔ [ا ۔ مث] باریک آواز ۔ نرم آواز ۔
مہینا ۔ (مَ ۔ ہی ۔ نا) [اُ ۔ ا ۔ مذ] ماہ ۔ ماس ۔ تیس یا اس سے کم و بیش کا عرصہ ۔ سال کا بارھواں حصہ (۲) تنخواہ ۔ وظیفہ ۔ طلب ۔ مشاہرہ ۔ ماہوار ۔ ماہانہ ۔ درماہہ ۔
مہینا بھاری ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] مہینہ منحوس ہونا ۔
مہینا بھر ۔ [ا ۔ صف] تمام مہینہ ۔ پورے مہینے تک ۔
مہینا چڑھنا ۔ [ا ۔ صف] کسی کے ذمے مہینے کی تنخواہ کا واجب ہو جانا ۔

مشاہرہ نہ ملنا (۲) حیض کے دن ٹل جانا (معمول کے دن گزر جانا)۔

مہینا دار ۔ (س۔ف۔ ا۔ مذ) ماہانہ تنخواہ کا نوکر۔

مہینے سے ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) حیض سے ہونا۔ ایام سے ہونا۔ کپڑوں سے ہونا۔

مہینے کے مہینے ۔ (ا۔ تابع فعل) ماہوار۔ ہر تیس دن کے بعد۔ چاند کے چاند۔

مہینْدی ۔ (مہے۔ ندی) (ق۔ ا۔ مث) مہندی۔

م ۔ ء

مئی ۔ (م۔ ای) (ہ۔ ا۔ مذ) ہل جتے ہوئے کھیت کو ہموار کرنے کا پٹڑا۔

مئی ۔ (May) (م۔ ای) (انگ۔ ا۔ مذ) عیسوی سن کا پانچواں مہینہ جو اکتیس دن کا ہوتا ہے۔

م ۔ ی ۔ ے

مے ۔ (ف۔ ا۔ مث) شراب۔ خمر۔ بادہ۔ دارو۔ دخترِ رز۔ مُل۔ صہبا۔ بنت العنب۔

مئے آتشین ۔ (ف۔ ا۔ مث) سرخ رنگ کی شراب۔

مے آشام ۔ (ف۔ صف) شراب پینے والا۔

مے اڑانا، اُڑانا ۔ (ا۔ محاورہ) شراب پینا۔

مئے انگوری ۔ (ف۔ ا۔ مث) انگور کی بنی ہوئی شراب۔

مئے پرتگال۔ مئے پرتگالی ۔ (ف۔ ا۔ مث) ایک قسم کی شراب جو پرتگال میں بنائی جاتی ہے۔

مے پرست ۔ (ف۔ صف) (۱) شراب کی پرستش کرنے والا (۲) شراب پینے والا۔ شراب خوار۔

مے پرستی ۔ (ف۔ ا۔ مث) شراب خوری۔ بادہ پیمائی۔ مے نوشی۔

مے خانہ ۔ (ف۔ ا۔ مذ) میکدہ۔ شراب خانہ۔

مے خوار۔ مے کش۔ مے گسار۔ مے نوش ۔ (ف۔ صف) شرابی۔ شراب پینے والا۔

مے خواری۔ مے کشی ۔ (ف۔ ا۔ مث) شراب نوشی۔

مے خوش ۔ (ف۔ صف) کھٹ مٹھا (۲) انار جو کھٹ مٹھا ہو۔

مے ڈھلنا ۔ (ا۔ محاورہ) شراب بوتل سے نکلنا۔

مئے طہور ۔ (ف۔ ع۔ ا۔ مث) پاک شراب۔ جنت کی شراب۔

مے فروش ۔ (ف۔ صف) شراب بیچنے والا۔ کلال۔

مے فروشی ۔ (ف۔ ا۔ مث) شراب بیچنا۔

مے کافور ۔ (ف۔ ا۔ مث) شراب جس میں حدت گھٹانے کے لیے کافور ملا دیتے ہیں۔

مے گوں ۔ (ف۔ صف) شراب کے رنگ کا۔ سرخ۔ لال۔

مئے ناب ۔ (ف۔ ا۔ مث) خالص شراب۔

مئے وصل۔ مئے وصلت ۔ (ف۔ صف) کنایہ ہے مباشرت سے۔

میا ۔ (ا۔ مث۔ ق) محبت۔

میّا ۔ (مے یا) (ہ۔ ا۔ مث) ماں کی تصغیر۔ امّاں۔ والدہ۔

میّا باوا مر گئے ہمیں دہریا کر گئے ۔ (ا۔ مثل) بے سوچے سمجھے بیٹی کو بدمزاج کے ساتھ بیاہ دینا۔

میات ۔ (ا۔ مث۔ ق) مات۔ شکست۔

میان ۔ (م۔ یان) (ف۔ ا۔ مذ) بیچ۔ وسط۔ درمیان (۲) کمر (۳) نیام تلوار وغیرہ رکھنے کا خانہ۔

میان بالا ۔ (ف۔ صف) متوسط قد۔ درمیانی ڈیل کا آدمی۔

میان تہی ۔ (ف۔ ا۔ مث) وہ بستر جس کے ابرے اور استر کے بیچ میں روئی کی تہ ہو۔

میان دو آب ۔ (ف۔ ا۔ مذ) دو دریاؤں کے بیچ کی زمین۔ دوآبہ۔

میان سے باہر ہونا۔ (نکلنا) ۔ (ا۔ محاورہ) تلوار کا نیام سے نکلنا (۲) غصہ کے سبب آپے سے باہر ہو جانا۔ آپے میں نہ رہنا۔

میان سے کھینچنا۔ (لینا) ۔ (ا۔ محاورہ) مرنے مارنے پر تیار ہو جانا۔ تلوار میان سے باہر کر لینا۔

میان میں کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تلوار کو غلاف میں کرنا (۲) صلح کرنا۔ لڑائی سے باز آنا۔

میاں ۔ (م۔ یاں) (ف۔ ا۔ مذ) امیراں بہ معنی سردار کا مخفف۔ آقا۔ والی۔ وارث۔ خداوند۔ مالک۔ سرکار۔ حضور۔ حاکم۔ سردار (۲) صاحبزادہ۔ بیٹا (۳) خاوند۔ شوہر۔ خصم (۴) جناب۔ جناب عالی (۵) یار۔ دوست۔ بھائی (۶) استاد۔ معلم۔ مدرس۔ پڑھانے والا (۷) شہزادہ۔ صاحب عالم۔ امیرزادہ۔ کنور (۸) پہاڑی راجاؤں کے خاندان کے لوگ۔

میاں آدمی ۔ (ا۔ مذ) نیک آدمی۔ بھلا مانس۔ شریف آدمی۔

میاں بھائی ۔ (ا۔ مذ) بڑا بھائی (۲) کلمۂ محبت جو برابر والے یا چھوٹے کو سمجھاتے وقت استعمال کرتے ہیں۔

میاں بیوی ۔ (ا۔ مذ۔ مث) زن و شوہر۔ خاوند بیوی۔

میاں بیوی راضی کیا کرے گا قاضی ۔ (ا۔ مثل) جب آپس میں اتفاق ہو تو دوسرا کس طرح دخل در معقولات ہو سکتا ہے۔

میاں پھوس لال گلال بیوی کے بُرے احوال ۔ (ا۔ مثل) شوہر تو باہر چھیلا بنے پھرتے ہیں گھر میں بیوی کے پاس کچھ نہیں۔

میاں جی ۔ (ا۔ مذ) استاد۔ معلم۔ مدرّس۔ پڑھانے والا۔

میاں جی گری ۔ (ا۔ مث) بچے پڑھانے کا پیشہ یا نوکری (۲) پیام رسانی۔ قاصدی (۳) کٹناپا۔ دلالی۔

میاں صاحب ۔ (ا۔ مذ) حضرت سلامت۔ جناب عالی (۲) پیرو مرشد۔ قبلہ و کعبہ (۳) عابد و زاہد۔

میاں کا دم اور کوا لڑکی جوڑی ۔ (ا۔ مثل) بہت عجیب ظاہر کرنے کو کہتے ہیں۔

میاں کماؤ بیوی اُڑاؤ ۔ [ا ۔ مثل] شوہر کما کما کر لاتا ہے اور بیوی فضول خرچی میں ختم کر دیتی ہے۔

میاں کی جوتی میاں کا سر ۔ [ا ۔ مثل] آدمی اپنے ہاتھوں کے کیے سے لاچار ہے ۔

میاں کی داڑھی واہ ہی واہ میں گئی ۔ [ا ۔ مثل] بے فائدہ اور بے نتیجہ خرچ کے موقع پر بولتے ہیں۔

میاں کے میاں گئے ۔ بُرے بُرے سپنے آئے ۔ [ا ۔ مثل] نقصان پر نقصان ہوا ، مصیبت پر مصیبت آئی ۔

میاں گھر نہیں بیوی کو ڈر نہیں ۔ [ا ۔ مثل] (۱) ننگ و ناموس کیونکر سلامت رہے (۲) مالک کی غیر موجودگی میں بے اعتدال ماتحتوں کے طرزِ عمل پر بولتے ہیں۔

میاں گئے رَوند بیوی گئیں پٹ روند ۔ [ا ۔ مثل] خاوند گھر سے باہر جائیں تو بیوی بھی چل دیتی ہیں ۔ اُس عورت کے لیے کہتے ہیں جو شوہر کے باہر جاتے ہی گھر سے نکل کھڑی ہوتی ہے ۔

میاں مِٹّھو ۔ [ا ۔ مذ] میٹھی میٹھی باتیں کرنے والا ، پیار سے طوطے کو کہتے ہیں (۲) جانور ، سیدھا سادا بھولا ۔ بھالا ۔ سادہ لوح (۳) اپنی تعریف آپ کرنے والا ۔

میاں مٹھو بنا دینا (بنانا) ۔ [ا ۔ محاورہ] طوطے کی طرح رٹا دینا ۔ بے سمجھے الفاظ از بر کرا دینا ۔

میاں مٹھو پڑھو تو پڑھو نہیں تو پنجرا خالی کرو ۔ [ا ۔ مثل] کام کرنا ہے تو کرو نہیں تو رخصت ہو۔

میاں مودھو ہیں ۔ [ا ۔ مثل] بیوقوف ہیں ، احمق ہیں۔

میاں ناک کاٹنے کو پھریں بیوی کہے مجھے نتھ گھڑا دو ۔ [ا ۔ مثل] ایک کا کچھ مطلب ہو دوسرا کچھ سمجھے ۔ ایک دوسرے سے بیزار ہو اور وہ اُس سے اپنی خواہشات پوری کرنے کا طلب گار ہو۔

میانا ۔ (م ۔ یا ۔ نا) [اُر ۔ ا ۔ مذ] ڈولا ، پینس ۔ پالکی ۔ سُکھ پال (۲) گاڑی کی بُتّی ۔ بانس ۔ بم ۔

میانہ ۔ (م ۔ یا ۔ نہ) [ف ۔ صف] بیچ ۔ وسط ۔ متوسط درجے کا ۔ منجھلا (۲) وسطی ۔ درمیانی بیچ کا (۳) [ا ۔ مذ] کیلی ۔ دُھری ۔ مرکز ۔

میانہ رو ۔ [ف ۔ صف] متوسط چال چلنے والا ۔ وہ جو قول و فعل میں نہ زیادتی اختیار کرے نہ کمی ۔

میانہ روی ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] اوسط درجہ کی روش ۔ کفایت شعاری ۔ اعتدال ۔

میانہ قد ۔ [ف ۔ صف] متوسط قد ۔ نہ لمبا نہ کوتاہ ۔

میانہ گیر ۔ [ف ۔ صف] اعتدال پسند ۔ افراط و تفریط سے دور رہنے والا۔

میانی ۔ (م ۔ یا ۔ نی) [اُر ۔ ا ۔ مث] دونوں پائنچوں کے بیچ کا کپڑا ۔

میاؤں ۔ (م ۔ یا ۔ اوں) [ہ ۔ ا ۔ مث] بلی کی آواز۔

میاؤں کو کون پکڑے گا ۔ [ا ۔ مثل] زبردست پر ناتوانوں کا زور نہیں چلتا ۔

میاونت ۔ [ا ۔ صف ۔ ق] محبت والا ۔

مَیپ ۔ (Map) [انگ ۔ ا ۔ مذ] مُلک یا زمین کا نقشہ ۔

مَیت ۔ [ق ۔ ا ۔ مذ] دوست ۔

مَیِّت ۔ (مَی ۔ یِت) [ع ۔ ا ۔ مث] جنازہ ۔ مردہ ۔ لاش ۔ نعش ۔ جمع ، موتیٰ ۔

میت ۔ (میت) [ہ ۔ ا ۔ مث] یار ۔ دوست ۔ شفیق ۔ مُشفق (۲) عاشق ۔ مفتون ۔

میتا ۔ (می ۔ تا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] گھڑا (۲) پیالہ ۔

میتھڈ ۔ (Method) (مے ۔ تھَڈ) [انگ ۔ ا ۔ مذ] طریقہ ۔ سلیقہ ۔ قاعدہ ترتیب ۔ ڈھب ۔ ڈھنگ ۔

میتھی ۔ (مے ۔ تھی) [ہ ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کا خوشبودار ساگ ۔

میتین ۔ (مے ۔ تین) [ف ۔ ا ۔ مث] چھینی ۔ ٹانکی ۔ رچی ۔

میٹ ۔ (Mate) [انگ ۔ ا ۔ مذ] ساتھی ۔ رفیق ۔ ہمراہی (۲) قلیوں کا افسر مزدوروں کا جمعدار ۔

میٹر ۔ (مے ۔ ٹَر) [ق ۔ ا ۔ مذ] احاطہ ۔

میٹر ۔ (Meter) (می ۔ ٹَر) [انگ ۔ ا ۔ مذ] ایک گز سوا تین انچ کا پیمانہ ۔

میٹرک ۔ (میٹ ۔ رِک) [اُر ۔ ا ۔ مذ] انگریزی لفظ میٹریکولیٹ کا مورّد ۔ دسویں جماعت ۔

میٹرن ۔ (Metron) (میٹ ۔ رَن) [انگ ۔ ا ۔ مث] شفاخانے یا مدرسے کی منتظم ۔

میٹرولاجسٹ ۔ (Meteorologist) (میٹ ۔ رو ۔ لا ۔ جسٹ) [انگ ۔ ا ۔ مذ] موسموں کے علم کا ماہر ۔

میٹرولاجی (Meteorology) (مے ۔ ٹرو ۔ لا ۔ جی) [انگ ۔ صف] علم حوادث سماوی ۔ موسموں کا علم ۔

میٹریکولیٹ ۔ (Matriculate) (میٹ ۔ ری ۔ کو ۔ لیٹ) [انگ ۔ صف] دسویں جماعت پاس کیا ہوا ۔

میٹریکولیشن ۔ (Matriculation) (میٹ ۔ ری ۔ کو ۔ لے ۔ شن) [انگ ۔ ا ۔ مذ] انگریزی کی دسویں جماعت ۔ انٹرنس ۔

میٹل ۔ (Metal) (مے ۔ ٹل) [انگ ۔ ا ۔ مذ] دھات ۔ فلز (۲) سڑک کو پکا کرنا ۔

میٹنا ۔ (میٹ ۔ نا) [ہ ۔ مص] برباد کرنا ۔ مٹانا ۔ خاک میں ملانا ۔ نیست و نابود کرنا ۔

میٹنگ ۔ (Matting) (مَے ۔ ٹنگ) [انگ ۔ ا ۔ مث] چٹائی ۔ بوریا ۔

میٹنگ ۔ (Meeting) (می ۔ ٹنگ) [انگ ۔ ا ۔ مث] جلسہ ۔ بزم ۔ مجلس ۔ سبھا (۲) میل ۔ ملاقات ۔ ملنا ۔ اتصال (۳) مجمع ۔ کمیٹی ۔ پنچایت ۔

میٹنی ۔ (Matinee) (میٹ ۔ نی) [انگ ۔ ا ۔ مذ] سہ پہر کا تماشا ۔ شو ۔

میٹھا ۔ (می ۔ ٹھا) [ہ ۔ صف] شیریں (۲) مزے دار ۔ لذیذ ۔ خوش ذائقہ (۳) سست رفتار ۔ ڈھیلا ۔ دھیما ۔ کاہل ۔ کند ذہن (۴) [ا ۔ مذ] شیرینی ۔ مٹھاس ۔ مٹھائی ۔ (۵) گڑ ۔ قند (۶) حلوہ (۷) نرم ۔ ہلکا (۸) ایک قسم کا شیریں لیمو (۹) بردبار آدمی وہ شخص جسے غصہ نہ آئے (۱۰) فائدہ ۔ طمع ۔ لالچ (۱۱) زنانہ ۔ زنخہ (۱۲) ایک قسم کا کپڑا (۱۳) ایک قسم کا زہر ۔

میٹھا آدمی ۔ [ا ۔ محاورہ] شیریں کلام آدمی ۔ بُردبار یا حلیم شخص ۔

میٹھا اور بھر کٹوری ۔ [ا ۔ مثل] اچھی چیز اور بہت سی (۲) زیادہ ہوس کے موقع پر بھی بولتے ہیں ۔

میٹھا برس ۔ میٹھا سال ۔ [ا ۔ مذ] عمر کا اٹھارواں سال ۔ چونکہ عورتیں اٹھارویں سال کو منحوس سمجھتی ہیں ۔ اس لیے بطور شگون نیک یہ نام رکھ لیا ہے ۔

میٹھا بولنا ۔ [ا۔ محاورہ] شیریں کلامی سے گفتگو کرنا۔ نرمی سے بات چیت کرنا۔ خوش اخلاقی سے پیش آنا۔
میٹھا پانی ۔ [ا۔ مذ] (۱) آبِ شیریں (۲) لیمونیڈ۔
میٹھا پوئیا ۔ [ا۔ مذ] گھوڑے کی ہلکی چال جو نہ بہت تیز ہو اور نہ بہت سُست۔
میٹھا تمباکو ۔ [ا۔ مذ] پینے کا تمباکو جس میں گڑ زیادہ ڈالتے ہیں۔
میٹھا تیل ۔ [ا۔ مذ] تلوں کا تیل۔
میٹھا تیلیا ۔ [ا۔ مذ] ایک پودا جس کی جڑ زہریلی ہوتی ہے۔ سنکھیا۔
میٹھا ٹھگ ۔ [ا۔ مذ] میٹھی میٹھی باتیں کرکے ٹھگنے والا۔ جھوٹا دوست۔ خوشامدی دوست۔
میٹھا درد ۔ [ا۔ مذ] ہلکا ہلکا درد۔ دھیما درد۔
میٹھا زہر ۔ [ا۔ مذ] ایک قسم کا زہر۔
میٹھا مُنہ ۔ [ا۔ مذ] (۱) تلوار یا چھری کی کُند دھار (۲) کسی میٹھی چیز کا مُنہ میں ڈالنا (۳) منگنی کی رسم۔
میٹھا منہ کرانا ۔ [ا۔ محاورہ] (۱) مٹھائی کھلانا (۲) شکرانہ دینا (۳) رشوت دینا۔
میٹھا مُنہ کرنا ۔ [ا۔ محاورہ] (۱) مٹھائی کھانا (۲) نسبت کرنا۔ منگنی کرنا۔
میٹھا میٹھا ۔ [ا۔ صف] کم کم۔ تھوڑا تھوڑا۔ ہلکا ہلکا۔
میٹھا میٹھا ہپ کڑوا کڑوا تھو ۔ [ا۔ مثل] اچھی اچھی چیز لے لینا اور بُری سے پرہیز کرنا۔
میٹھے سے مرے تو زہر کیوں دے ۔ [ا۔ مثل] اگر نرمی سے کام نکل سکتا ہے تو سختی کیوں کی جائے۔
میٹھے کھٹے کو جی چاہنا ۔ کھٹے میٹھے کو جی چاہنا ۔ [ا۔ محاورہ] جماعت کی رغبت ہونا۔ ہمبستری کی خواہش ہونا۔
میٹھے کے لالچ میں جھوٹا کھاتے ہیں ۔ [ا۔ مثل] نفع کی طمع میں سخت کلامی اور سختی برداشت کرتے ہیں۔
میٹھے کے واسطے نہ سلونے کے واسطے ۔ [ا۔ مثل] بغیر کسی طمع کے۔
میٹھے میں سلونا ملانا ۔ [ا۔ محاورہ] بدمزگی پیدا کرنا۔
میٹھے والے ۔ [ا۔ مذ] وہ ٹھگ جو مسافروں کو میٹھا تیلیا کھلا کر مار ڈالتے تھے۔
میٹھی ۔ (مِی۔ ٹھی) [ہ۔ صف] میٹھا کی تانیث۔ شیریں۔
میٹھی آنکھوں سے دیکھنا ۔ [ا۔ محاورہ] محبت بھری نگاہ سے دیکھنا۔
میٹھی بات ۔ [ا۔ مث] ملائم بات۔ نرم بات۔ دلچسپ گفتگو۔
میٹھی باتیں کرنا ۔ [ا۔ محاورہ] نرمی سے بولنا۔ مزے کی باتیں کرنا۔
میٹھی بارڑھ ۔ [ا۔ مث] کم تیز اور کند دھار۔ موٹی دھار۔
میٹھی بولی ۔ [ا۔ مث] شیریں زبانی۔ ملائم اور نرم گفتگو۔
میٹھی جڑی (لکڑی) ۔ [ا۔ مث] ملٹھی۔ اصل السوس۔
میٹھی چتون ۔ [ا۔ مث] پیاری پیاری نظر۔
میٹھی چھری ۔ [ا۔ مث] جو شخص بظاہر دوست اور بباطن دشمن ہو۔ دوست نما دشمن۔ مارِ آستین۔
میٹھی چھری زہر کی بجھی ۔ [ا۔ مثل] ظاہر میں نرم کلام۔ دل میں دشمنی۔
میٹھی عید ۔ [ا۔ مذ] عید الفطر۔
میٹھی گالی ۔ [ا۔ مث] وہ گالی جو تلخ نہ گزرے۔ معشوق کی گالی۔
میٹھی مار ۔ [ا۔ مث] باطنی تکلیف۔ وہ مار جس سے نشان ظاہر نہ ہو۔ گپت مار۔
میٹھی مار دینا ۔ [ا۔ محاورہ] اندرونی طور سے مارنا۔ اس طرح مارنا کہ چوٹ ظاہر نہ ہو۔
میٹھی مراد ۔ [ا۔ مث] اچھی مراد۔
میٹھی میٹھی باتیں کرنا ۔ [ا۔ محاورہ] دیکھیے میٹھی باتیں کرنا۔
میٹھی میٹھی پھوار ۔ [ا۔ مث] ہلکی ہلکی پھوار۔
میٹھی نظر (نگاہ) ۔ [ا۔ مث] محبت کی نظر۔ عاشقانہ نظر۔
میٹھی نظریں ۔ میٹھی میٹھی نظریں ۔ (نگاہیں) ۔ [ا۔ مث] محبت والفت کی نگاہیں (۲) عاشقانہ نگاہیں۔
میٹھی نیند ۔ [ا۔ مث] خوابِ راحت۔ خوابِ نوشیں۔ سُکھ کی نیند۔
میثاق ۔ (مِی۔ ثاق) [ع۔ ا۔ مذ] قول و قرار۔ وعدہ و پیماں۔ معاہدہ۔ جمع۔ مواثیق۔
میجر ۔ (Major) (مے۔ جر) [انگ۔ ا۔ مذ] ایک فوجی عہدہ جو کپتان سے اوپر اور لفٹیننٹ کرنل کے نیچے ہوتا ہے۔
میجسٹی ۔ (Majesty) (مَے۔ جَس۔ ٹی) [انگ۔ ا۔ مث] شان و شوکت۔ جاہ و جلال۔ دبدبہ۔ رعب داب۔ کروفر (۲) منصبِ شاہی۔
میجک ۔ (Magic) (مَے۔ جِک) [انگ۔ صف] علمِ تسخیر۔ جادو۔ ٹونا۔ سحر۔ افسوں۔
میجک لینٹرن ۔ [انگ۔ ا۔ مث] وہ لالٹین جس سے اندھیرے میں چلتی پھرتی تصویریں دکھائی جاتی ہیں۔
مِیجنا ۔ مینجنا ۔ (مِیج۔ نا ۔ مینج۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) ہاتھ سے ملنا۔ مسلنا (۲) ملانا۔ آمیزش کرنا (۳) رگڑنا۔ صاف کرنا (۴) گوندھنا۔
میجیشن ۔ (Magician) (مے۔ جی۔ شَن) [انگ۔ ا۔ مذ] جادوگر۔ ساحر۔ افسوں گر۔
میچ ۔ (Match) [انگ۔ ا۔ مث] (۱) مقابل۔ حریف (۲) مثیل۔ جواب (۳) ہمسر۔ ہم پلّہ (۴) مقابلہ۔ مقابلہ کا (۵) جوڑا۔ دولھا دُلھن۔
میچ بکس ۔ [ا۔ مذ] دیا سلائی کی ڈبیہ۔
میچ کرنا (کھیلنا) ۔ [ا۔ محاورہ] کسی کھیل میں کسی کے ساتھ مقابلہ کرنا۔
میچنا ۔ (میچ۔ نا) [ا۔ مص] آنکھ بند کرنا۔
میخ ۔ [ف۔ ا۔ مث] (۱) کیل۔ پریگ (۲) کھونٹی۔ کھونٹا۔ چوب۔
میخ اکھاڑنا ۔ [ا۔ محاورہ] کھونٹا اکھاڑنا۔ سواروں کا ایک کرتب جس میں وہ گھوڑا دوڑاتے ہوئے گڑی میخ کو اکھاڑے جاتے ہیں۔
میخ ٹھونکنا ۔ [ا۔ محاورہ] (۱) کیل جڑنا (۲) دبانا۔ مغلوب کرنا (۳) ہاتھ پاؤں میں کیل ٹھونکنا۔ صلیب پر چڑھانا۔ ایسی سزائیں پہلے زمانے میں دی جاتی تھیں۔
میخ چو ۔ میخ ٹھونکنے کا آلہ۔ موگری۔
میخ دی مینجو نہیں دیا ۔ [ا۔ مثل] اس موقع پر بولتے ہیں جب کوئی شخص بڑے حوصلے سے نہایت قیمتی چیزیں دے دے لیکن لینے والا کوئی حقیر سی شے نہ ملنے پر شکایت کرے۔
میخ مارنا ۔ [ا۔ محاورہ] (۱) کیل ٹھونکنا۔ کھونٹی گاڑنا (۲) مغلوب کرنا۔ ہرانا۔ شکست دینا۔ بھانجی مارنا (۳) نقب لگانا۔
مَیدان ۔ (مَے۔ دان) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) صاف اور وسیع سطح زمین۔ چٹیل زمین کا ہموار زمین (۲) دائرہ (۳) لڑائی۔ مقابلہ۔ جنگ (۴) جوہریوں کی اصطلاح میں جواہرات

طول و عرض دیم، قلم کا تراشا ہوا حصہ۔

میدان جانا۔ (ا۔ محاورہ) جنگل جانا۔ پاخانے جانا۔ قضائے حاجت کے لیے باہر جانا۔

میدانِ جنگ۔ (صف آرائی۔ کارزار) ۔(ف۔ ا۔ مذ) لڑائی کا کھیت۔ وہ جگہ جہاں لڑائی ہو۔

میدان جیتنا۔ (ا۔ محاورہ) جنگ فتح کرنا۔ معرکہ سر کرنا۔

میدان چھوڑ جانا۔ (چھوڑنا) ۔(ا۔ محاورہ) جگہ چھوڑنا۔ میدان دینا۔ جگہ فراخ کرنا ۲۔ لڑائی کا موقع چھوڑ کر بھاگ جانا۔

میدانِ حشر۔ (ع۔ف۔ ا۔ مذ) وہ میدان جہاں قیامت کے روز لوگ حساب کے لیے جمع ہوں گے۔

میدان خالی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) میدان میں حریف نہ ہونا۔ کوئی مدِ مقابل یا روکنے ٹوکنے والا نہ ہونا۔

میدان داری۔ (ف۔ ا۔ مث) لڑائی۔ جنگ۔

میدان داری کرنا (ہونا)۔ (ا۔ محاورہ) لڑائی کرنا۔ جنگ ہونا۔

میدان دینا۔ (ا۔ محاورہ) جگہ دینا۔ رستہ دینا۔ جگہ چھوڑنا۔ پرے ہٹنا۔ لڑائی کا موقع چھوڑ کر بھاگ جانا۔

میدان روکنا۔ (ا۔ محاورہ) میدان پر قابض رہنا۔

میدان رہنا۔ (ا۔ محاورہ) جنگ رہنا۔ معرکہ رہنا۔

میدان سے قدم اکھڑنا۔ (ا۔ محاورہ) ہمت ہارنا۔

میدان صاف ہے۔ (ا۔ محاورہ) کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں ہے۔

میدان کا دھنی۔ (ا۔ مذ) شجاع۔ بہادر۔

میدانِ کارزار۔ (ف۔ ا۔ مذ) میدان جنگ۔

میدان کرنا۔ (ا۔ محاورہ) مکان وغیرہ کو گرا کر زمین ہموار کرنا ۲۔ لڑنا۔ جنگ کرنا۔ صف آرائی کرنا ۳۔ مجمع کو منتشر کرنا۔

میدان مارنا۔ (ا۔ محاورہ) لڑائی جیتنا۔ معرکہ میں فتح پانا۔

میدان مانگنا۔ (ا۔ محاورہ) وسعت چاہنا۔

میدانِ محشر۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ مقام جہاں قیامت کے روز لوگ حساب کتاب کے لیے جمع ہوں گے۔

میدان میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) لڑنے کو نکلنا۔ سامنے آنا۔ مقابلے پر آنا۔

میدان میں اترنا۔ (ا۔ محاورہ) اکھاڑے میں آنا۔ لڑنے کو سامنے آنا۔

میدان میں جھنڈا گاڑنا۔ (ا۔ محاورہ) فتح حاصل ہونا۔

میدان ہاتھ سے جانا۔ (ا۔ محاورہ) ہار ہونا۔ شکست کھانا۔ موقع نکل جانا۔

میدان ہاتھ میں آنا (رہنا)۔ (ا۔ محاورہ) فتح پانا۔ لڑائی جیتنا۔

میدان ہاتھ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سرسبز ہونا۔ کامیاب ہونا۔ فتحیاب ہونا۔

میدان ہونا۔ (ا۔ محاورہ) لڑائی ہونا۔ جنگ ہونا۔ مقابلہ ہونا۔

میدانی۔ (ئے۔ دا۔ نی) (ف۔ صفت) میدان کے متعلق ۲۔ (ا۔ مث) صحن مکان میں نصب کرنے والی لالٹین ۳۔ (مذ) نقیب۔

مُیدنی۔ (ئے۔ دَ۔ نی) (س۔ ا۔ مث) زمین۔ دھرتی ۲۔ وہ زمین جس پر پاپیادہ چل کر کسی مقدس مقام تک جاتے ہیں۔

میدہ۔ (ئے۔ دہ) (ف۔ ا۔ مذ) نہایت باریک آٹا۔

میدہ سا۔ (ف۔ صفت) میدے کی مانند۔ نہایت باریک۔

میدہ کی لوئی۔ (ا۔ مث) نہایت نرم۔ پیٹ سے تشبیہ دیتے ہیں۔

میدہ لکڑی۔ (ا۔ مث) ایک بوٹی جو دوا کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔

میدہ و شہاب۔ (ہ۔ ا۔ مذ) خوبصورت آدمی۔ سرخ و سفید۔

میدھ۔ (ی۔ دھ) (ہ۔ ا۔ مذ) قربانی۔

میڈل۔ (Medal) (ئے۔ ڈل) (انگ۔ ا۔ مذ) تمغہ۔

میڈم۔ (Madam) (ئے۔ ڈم) (انگ۔ ا۔ مذ) بیگم۔ خاتون۔ بانو۔ خانم۔

میڈیسن (Medicine) (ئے۔ ڈی۔ سن) (انگ۔ ا۔ مث) دوا پینے یا کھانے کی دوا۔

میڈیکل۔ (Medical) (ئے۔ ڈی۔ کل) (انگ۔ صفت) دوا کے متعلق۔ طبی۔ ڈاکٹری سے نسبت رکھنے والا۔

میڈیکل کالج۔ (انگ۔ ا۔ مذ) جہاں ڈاکٹری کی اعلیٰ تعلیم دی جائے۔ ڈاکٹری کی اعلیٰ درس گاہ۔

میڈیم۔ (Medium) (ی۔ ڈی۔ ام) (انگ۔ ا۔ صف) درمیانی درجہ۔ درمیانی منزل۔ اوسط ۲۔ لوازم۔ زندگی ۳۔ ذریعہ۔ وسیلہ ۴۔ وہ باؤلر جس کی گیند نہ زیادہ تیز ہو اور نہ زیادہ ہلکی۔

میئر۔ (Mayor) (ئے۔ ار) (انگ۔ ا۔ مذ) رئیس۔ بلدیہ۔ کارپوریشن کا صدر۔

میر۔ (ف۔ ا۔ مذ) افسر۔ سردار۔ سرکردہ۔ سالار۔ چودھری۔ مقدم ۲۔ ہادی۔ راہ نما۔ پیشوائے دین ۳۔ سیدوں کا اعزازی لقب ۴۔ شہزادہ ۵۔ تاش کا بادشاہ۔

میرِ آب۔ (ف۔ ا۔ مذ) آب دریا کا محافظ۔

میرِ آتش۔ (ف۔ ا۔ مذ) داروغۂ توپ خانہ۔

میر آخور۔ (ف۔ ا۔ مذ) داروغۂ اصطبل۔

میرِ بار۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ شخص جو بادشاہوں اور امیروں کے دربار میں آنے کی اجازت اپنے اطمینان پر دیتا ہے۔

میرِ بحر۔ (ف۔ ا۔ مذ) امیر البحر۔ میر آب۔ جہازی سپہ سالار ۲۔ دریا کے گھاٹ کا داروغہ۔ بندرگاہوں کا منتظم۔

میر بحری۔ (ف۔ ا۔ مث) ۱۔ امیر البحر کا عہدہ ۲۔ بحری فوج کا انتظام کرنے والا محکمہ۔

میر بخشی۔ (ف۔ ا۔ مذ) تنخواہ تقسیم کرنے والا عہدے دار۔

میر ہجڑی۔ (ف۔ ا۔ مذ) ہیجڑوں کا ایک نامعلوم مورث اعلیٰ۔

میر ہجڑی کی کڑھائی۔ (ا۔ مث) وہ پکوان جسے ہیجڑے کسی کو اپنے فرقے میں شامل کرتے وقت تیار کر کے اپنے مورثِ اعلیٰ کی نیاز دلاتے ہیں۔

میر تزک۔ (ف۔ ا۔ مذ) سپہ سالار۔ فوج کا انتظام کرنے والا۔

میرجی۔ میراثیوں کا خطاب ۲۔ میر صاحب۔ سید صاحب کی جگہ بھی بولتے ہیں۔

میر حاج۔ (ف۔ ا۔ مذ) حاجیوں کا سردار۔

میرِ دفتر۔ (ف۔ ا۔ مذ) کسی دفتر کا افسر۔

میر دہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) دس آدمیوں کا سردار۔ قاصدوں اور چوبداروں کا سردار ۲۔ گاؤں کا سردار۔ نمبردار۔ مقدم ۳۔ جیب کترا ۴۔ ایک افغان قوم۔

میر دیوان۔ (ف۔ ا۔ مذ) سررشتہ دار۔ نائب پیشکار۔

میر ساماں۔ (ف۔ ا۔ مذ) بادشاہوں یا امیروں کے کھانے کا انتظام کرنے والا۔

مہتمم مطبخ (۲) خان ساماں ۔ بکاول ۔

میر شکار ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] وہ ملازم شاہی جسے شکاری جانوروں کی نگرانی سپُرد ہو ۔

میرِ عرب ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] مراد حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ۔

میرِ عرض ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] بادشاہی ملازم جو لوگوں کو عرض و معروض پیش کرے ۔ عرض بیگی ۔

میرِ عمارت ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] مہتمم تعمیرات ۔ انجینیر ۔

میرِ فرش ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] وہ فرش جو پتھر کو دبانے کے لیے چاروں کونوں پر رکھے جاتے ہیں ۔

میر قافلہ (کارواں) ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] قافلے کا سردار ۔

میر کلام ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] نہایت اچھا مقرّر ۔ جادو بیان خطیب ۔

میر مجلس میر محفل ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] صدر جلسہ ۔ صدر نشین بزم ۔ پریسیڈنٹ ۔

میر محکمہ ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] صیغے یا سرشتے کا افسر ۔

میر محلہ ۔ محلے کا چودھری ۔ کسی کوچے کا سردار ۔

میر مشاعرہ ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] محفل مشاعرہ کا صدر ۔

میر مطبخ ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] باورچی خانے کا مہتمم ۔

میر منزل ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] وہ شخص جو لشکر کے آگے آگے چل کر پڑاؤ کا انتظام کرتا ہے ۔

میر منش ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] نازک مزاج ۔

میر منشی ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] سررشتہ دار ۔ پیشکار اعلیٰ ۔ صدر محرّر ۔

میر میداں ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] بہادر ۔ دلاور ۔ شجاع ۔

مِیرا ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] زمین کی وہ قسم جس میں چکنی مٹی اور ریت ملی ہوتی ہے ۔

میرا ۔ (مے ۔ را) [ہ ۔ ص] اپنا ۔ اپنی ذات کا ۔ خود کا ۔

میرا باپ سنجی تھا پر اسے چرخہ سے آزار کرتا تھا ۔ [ا ۔ مثل] شیخی خورے کی بابت بولتے ہیں جو آپ تو کسی قابل نہ ہو مگر بزرگوں کی باتوں پر گھمنڈ کرتا پھرے ۔

میرا بس چلے تو تجھے کچا چبا جاؤں ۔ [ا ۔ مثل] سخت غصّے کی حالت میں کہتے ہیں ۔

میرا بھائی ہے ۔ [ا ۔ مذ] اپنا عزیز ہے ۔ میرا پیارا ہے ۔

میرا بیل منطق نہیں پڑھا ہوا ۔ [ا ۔ مثل] سیدھے سادھے آدمی اپنے کام سے غرض رکھتے ہیں ۔ فضول جھگڑوں میں نہیں پڑتے ۔

میرا تیرا ۔ [ا ۔ کلمہ ضمیر] اجنبیت اور بیگانگی ظاہر کرنے کے موقع پر بولتے ہیں ۔

میرا جی ۔ (دل ۔ خوشی) ۔ [ا ۔ مذ] کسی کا مجھ پر کیا زور ہے جو میری خوشی ہو وہ کرتا ہوں ۔

میرا حلوہ کھائے ۔ میرا ماتم کرے ۔ میرا مردہ دیکھے ۔ میرا موا مردہ دیکھے (سخت قسم) اگر میرا نہ مانے تو مجھے مرا ہوا دیکھے ۔

میرا ذمہ ۔ میں اس بات کا ذمہ دار ہوں ۔

میرا سلام ہے ۔ [ا ۔ محاورہ] میں باز آیا ۔ مجھے منظور نہیں ۔ خدا بچائے ۔

میرا شیر ۔ (بہادر ۔ سورما) ۔ [ا ۔ مذ] کبھی دل بڑھانے کے لیے اور کبھی طنزاً کہتے ہیں ۔

میرا کام آپ کا نام ۔ میرا مطلب حل ہو جائیگا اور آپ کی ناموری ہوگی ۔

میرا کیا گیا ۔ [ا ۔ روزمرہ] میرا کیا نقصان ہوا ۔ ہمارا کیا بگڑا ۔

میرا کیا نہ اپنا کیا ۔ [ا ۔ مثل] میرے کام کا رکھا نہ اپنے کام کا ۔

میرا لہو پیے ۔ [ا ۔ قسم] (سخت قسم) میرا خون بہائے ۔ مجھے قتل کرے ۔

میرا ماتھا جبھی ٹھنکا تھا ۔ [ا ۔ محاورہ] مجھے اُسی وقت اندیشہ ہوا تھا ۔ میں پہلے ہی تاڑ گیا تھا ۔

میرا مردہ اب بھی تیرے زندے پر بھاری ہے ۔ [ا ۔ مثل] میں مجبوری میں بھی تجھ سے بہتر کام کر سکتا ہوں ۔

میرا مُنہ نہیں ۔ [ا ۔ محاورہ] میرا حوصلہ نہیں ۔ مجھے طاقت نہیں ۔ میری زبان میں اتنی طاقت نہیں ۔

میری توبہ ۔ [ا ۔ مقولہ] میں بیزار ہوں ۔ میں باز آیا ۔

میری جوتی سے ۔ [ا ۔ مقولہ] میری بلا سے ۔

میری طرف سے ۔ میری جانب سے (۲) میرے نزدیک ۔

میرے آگے نام نہ لو ۔ [ا ۔ روزمرہ] میں اتنا متنفر ہوں کہ نام بھی نہیں سُننا چاہتا ۔

میرے پوت کی لمبی لمبی باہیں ۔ [ا ۔ مثل] اپنی چیز کو ہر ایک سراہتا ہے ۔

میرے پھول کرے ۔ [ا ۔ تابع فعل] دیکھیے میرا مردہ دیکھے ۔

میرے دونوں میٹھے ۔ [ا ۔ روزمرہ] میرا ہر طرح فائدہ ہے (۲) مجھے دونوں عزیز ہیں ۔

میرے ساتھ ضد ہے ۔ [ا ۔ روزمرہ] ہمیشہ میرے خلاف کام کرتا ہے ۔

میرے سامنے آسکتے ہیں ؟ مجھ سے آنکھیں ملا سکتے ہیں ۔ [ا ۔ روزمرہ] کیا طاقت ہے ؟ کیا مجال ہے جو میرے روبرو ہوں ۔

میرے لال کے سو سو یار ۔ دُھنیا ۔ جلاہے اور منہیار ۔ [ا ۔ مثل] اس شخص کے متعلق بولتے ہیں جس کی دوستی معمولی لڑکوں کے ساتھ ہو ۔

میرے للّہ (لال) کی اُلٹی ریت ۔ ساون ماس اُٹھاویں بھیت ۔ [ا ۔ مثل] اُلٹے مت والے کی بابت کہتے ہیں جو بے موقع کام کرے ۔

میرے منہ سے ۔ [ا ۔ تابع فعل] میری خاطر سے ۔ میرے طفیل سے ۔ میری وجہ سے ۔

میرے ہی سے آگ لائی نام رکھا بیسندر ۔ [ا ۔ مثل] اُس شخص کی بابت استعمال کرتے ہیں جو کسی کا نام لیکر کوئی چیز حاصل کرے اور پھر اُسی سے چھپائے ۔

میرے ہے سو راجا کے نہیں اور راجا میرا منگتا ۔ [ا ۔ مثل] شیخی خورے کی نسبت بولتے ہیں جو اپنی کسی چیز پر گھمنڈ کرے ۔

میراث ۔ (می ۔ راث) [ع ۔ ا ۔ مث] ورثہ ۔ ترکہ ۔ وہ جائداد وغیرہ جو مرنے والے کی طرف سے حقداروں کو ملے ۔

میراثن ۔ (می ۔ را ۔ ثن) [ا ر ۔ ا ۔ مث] گانے والی ۔ ڈومنی ۔ مطربہ ۔ میراثی کی بیوی ۔

میراثی ۔ (می ۔ را ۔ ثی) [ا ر ۔ ا ۔ مذ] گویا ۔ ڈوم ۔ مطرب ۔ مُغنّی ۔ گانے بجانے والی ایک قوم ۔

میراں ۔ (می ۔ راں) [ف ۔ ا ۔ مذ] سرداروں کا سردار ۔ بہت بڑا امیر ۔ بہت بڑا بزرگ ۔

میراں جی ۔ [ا ۔ مذ] حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اور حضرت غوث الاعظمؒ کا لقب (۲) ربیع الآخر کا مہینہ ۔

میراں جی کا چاند ۔ [ا ۔ مذ] سنہ ہجری کا چوتھا مہینہ ربیع الآخر جس میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی نیاز ہوتی ہے ۔ گیارہویں کا مہینہ ۔

میرزا ۔ (میر ۔ زا) [ف ۔ ا ۔ مذ] امیرزادہ ۔ رئیس زادہ ۔ مغل زادہ (۲) مغلوں کا لقب ۔

میرزا منش ۔[ف ۔صف] شہزادوں جیسی خُوبو والا ۔ نازک مزاج ۔ شاہانہ مزاج کا آدمی ۔ تُنک مزاج ۔
میرزائی ۔ (میر ۔زا ۔ای) [ف ۔ا ۔مث] شہزادگی ۔ بزرگی ۔ شرافت ۔ عالی خاندانی ۔ نجابت (۲) تکبّر ۔ نازک مزاجی ۔ ناز ۔ گھمنڈ (۳) کُرتی ۔ صدری واسکٹ ۔ نیم جامہ (۴) مرزا غلام احمد قادیانی کو ماننے والا ۔
میرُوتی ۔ (مے ۔رُو ۔تی) [ا ۔مث ۔ق] خرام ناز ۔
مِیری ۔ (می ۔ری) [اُر ۔ا ۔مذ] سب پر فوقیت لیجانے والا جو سب میں اوّل رہے ۔
میری ۔ (مے ۔ری) [اُر ۔صف] میرا کی تانیث ۔
میری آنکھوں سے دیکھو ۔[ا ۔مثل] اس نظرِ خصوصیت سے دیکھو جو مجھ کو حاصل ہے ۔ اس موقع پر کہتے ہیں جب کوئی کسی اچھی بُری چیز میں تمیز نہ کر سکے ۔
میری بلّی اور مجھی سے میاؤں ۔ [ا ۔مثل] میرا مطیع اور مجھی سے مقابلہ کرے ۔
میری بھتی کھائیے ۔[ا ۔قسم] دیکھیے میرا حلوہ کھائیے ۔
میری پاپوش سے ۔ (بیزار سے ۔ جوتی سے) ۔[ا ۔روزمرہ] مجھے کچھ پروا نہیں ۔
میری توبہ ۔[ا ۔قسم] میں باز آیا ۔ میں بیزار ہوں ۔
میری جان گئی ۔[ا ۔روزمرہ] میں مرا ۔ میری زندگی چلی ۔ میری جان پر آبنی ۔ مجھے نہایت تکلیف ہے ۔
میری جوتی سے ۔ [ا ۔روزمرہ] میری بلا سے ۔
میری جوتی میرے ہی سر ۔ [ا ۔مثل] ہمارا ہی کھائے اور ہمیں پر غُرّائے ۔ ہماری رقم ہمیں پر خرچ کر کے اپنا نام چاہے ۔
میری دائی کو کوستی ہے ۔ [ا ۔مثل] مجھے کوستی ہے ۔
میری سنو ۔[ا ۔روزمرہ] میری بات یا نصیحت یا مشورہ غور سے سُنو ۔
میری سی میرے آگے اتیری سی تیرے آگے ۔[ا ۔مثل] ہر ایک کے سامنے پہنچ کر اُسی کی ہاں میں ہاں ملانا ۔
میری طرف بھی دیکھنا ۔ [ا ۔محاورہ] میرا بھی لحاظ کرنا ۔ مجھ پر بھی نظرِ عنایت رکھنا ۔
میری مرغی کی تین ٹانگ ۔[ا ۔مثل] اپنی چیز کی تعریف ۔
میڑا ۔ (مے ۔ڑا) [ہ ۔ا ۔مذ] جُتے ہوئے کھیت کی زمین کو ہموار کرنے کا ٹیڑا ۔ سہاگہ ۔
میڑا پھیرنا ۔ [ا ۔محاورہ] جُتے ہوئے کھیت کی زمین کو ٹیڑا پھیر کر ہموار کرنا ۔
میز ۔ [ف ۔ا ۔مث] لکڑی کا اُونچا تختہ جس پر کھانا رکھ کر کھاتے ہیں یا لکھنے کا کام کرتے ہیں ۔ ٹیبل ۔
میزبان ۔[ف ۔ا ۔مذ] وہ شخص جس کے یہاں مہمان آئے ۔ مہمان دار ۔
میزبانی ۔[ف ۔ا ۔مث] مہمان کی تواضع ۔ مہمان نوازی ۔ مہمان کی خدمت ۔
میز لگانا ۔[ا ۔محاورہ] میز پر کھانا چُننا ۔
مِیزاب ۔ (می ۔زاب) [ع ۔ا ۔مذ] پرنالہ
مِیزان ۔ (می ۔زان) [ع ۔ا ۔مث] ترازو (۲) تُلا راس ۔ آسمان کا ساتواں بُرج (۳) جمع ۔ مجموعہ ۔ جوڑ ۔
میزانِ اعمال (عدل) ۔ [ع ۔ف ۔ا ۔مث] مسلمانوں کے عقیدے میں وہ میزان جس میں قیامت کے روز لوگوں کے اعمال تولے جائیں گے ۔
میزان پٹنا ۔ [ا ۔محاورہ] (۱) موافقت ہونا (۲) سودا ہونا ۔ بھاؤ بتنا (۳) رائے ملنا ۔
میزان دینا لگانا ۔ [ا ۔محاورہ] جوڑنا ۔ جمع کرنا ۔ جوڑ لگانا ۔
میزان کُل ۔ [ع ۔ف ۔ا ۔مث] تمام عددوں یا رقموں کا مجموعہ ۔
میزان کھڑی ہونا ۔ [ا ۔محاورہ] میزان قائم ہونا ۔
میزان ملنا ۔ [ا ۔محاورہ] موافقت ہونا ۔ رائے ملنا ۔ مرضی ملنا ۔
میزانیہ ۔ (می ۔زا ۔نِ ۔یَہ) [ع ۔ف ۔ا ۔مذ] بجٹ ۔ آمد و خرچ کا تخمینہ ۔
میزائیل ۔ (Missile) [انگ ۔مث] دیکھیے مزائل ۔
میس ۔ (Mess) [انگ ۔ا ۔مذ] کھانا ۔ خوراک ۔ طعام (۲) اکٹھے کھانے والوں کی جماعت ۔
مُیَسَّر ۔ (مُ ۔یَس ۔سَر) [ع ۔ا ۔مذ] آسان کیا گیا ۔ وہ چیز جو آسانی سے مل سکے (۲) دستیاب حاصل (۳) موجود ۔
میسر ہونا ۔[ا ۔محاورہ] حاصل ہونا ۔ ہاتھ لگنا ۔ ملنا ۔
مُیَسِّر ۔ (مُ ۔یَس ۔سِر) [ع ۔ا ۔مذ] آسان کرنے والا ۔
مَیسَرہ ۔ (مَے ۔سَ ۔رَہ) [ع ۔ا ۔مث] بائیں طرف ۔ بائیں بازو کی فوج ۔
میش ۔ [ف ۔ا ۔مث] بھیڑ ۔ بھیڑی ۔ گوسفند ۔ مینڈھا ۔
میش چشم ۔ [ف ۔صف] (۱) بھیڑ کی سی آنکھوں والا (۲) شرمیلا ۔ نیچی نظروں والا ۔
میشا ۔ (مے ۔شا) [اُر ۔ا ۔مذ] بکری یا بھیڑ کے بچے کا ملائم چمڑا ۔
مِیعاد ۔ (می ۔عاد) [ع ۔ا ۔مث] مقرّرہ وقت ۔ مُعیّنہ مدت (۲) وعدے کا وقت ۔
میعاد بڑھانا ۔ [ا ۔محاورہ] وقت یا مہلت زیادہ کرنا ۔ مقررہ مدّت کو وسعت دینا ۔
میعاد بولنا ۔[ا ۔محاورہ] قید کا حکم لگانا ۔ قید کرنا ۔
میعاد غیر منقضیہ ۔ [ع ۔ف ۔ا ۔مث] وہ مقررہ مدّت جو ختم نہ ہوئی ہو ۔
میعاد کاٹنا ۔[ا ۔محاورہ] قید کی مدّت پوری کرنا ۔
میعاد گزرنا ۔ [ا ۔محاورہ] مدّت پوری ہونا ۔ مہلت تمام ہونا ۔ وعدے کا زمانہ ختم ہونا ۔
میعاد مقررہ ۔ [ع ۔ف ۔ا ۔مذ] قرار دیا ہوا زمانہ ۔ معمولی وقت ۔ حسبِ معمول ۔
مِیعادی ۔ (می ۔عا ۔دی) [اُ ۔صف] معیّن وقت والا (۲) قیدی ۔ سزایاب ۔
میعادی بخار ۔[ا ۔مذ] وہ بخار جو ایک خاص مدت تک چڑھے ۔
میعادی ہُنڈی ۔[ا ۔مث] وہ ہُنڈی جسے ادا کرنے کے لیے وقت مقرر ہو ۔
مِیغ ۔ [ف ۔ا ۔مذ] کالی گھٹا ۔ بادل ۔
مِیقات ۔ (می ۔قات) [ع ۔ا ۔مذ] وقت ۔ مقرّرہ وقت (۲) وہ جگہ جہاں سے مکّہ جانے والے حج کا احرام باندھتے ہیں ۔
مَیکا ۔ (مَے ۔کا) [ہ ۔ا ۔مذ] عورت کے والدین کا گھر ۔
میکا بسانا ۔ [ا ۔محاورہ] عورت کا سسرال چھوڑ کر ماں باپ کے گھر جا رہنا ۔

میکے والیاں۔ (ا۔مث) دُلھن کی رشتہ دار عورتیں۔

میک اَپ (Makeup) (میک۔اَپ) (انگ۔ا۔مذ) چہرے کی آرائش کریم۔پاؤڈر۔لپ اسٹک وغیرہ لگانا۔

میکانی۔مشینی۔ (می۔کا۔نی)، (مَ۔شی۔نی) (اُر۔صف) مشینوں اور کلوں کے متعلق۔ (Mechanical)

میکانیات۔ (می۔کا۔نِ۔یات) (ع۔ا۔مث) مشین اور کلوں کا علم (Mechanics)

میکانیت۔ (مے۔کا۔نِ۔یَت) (ع۔ا۔مث) مشینوں اور کلوں کا علم۔ (Meshanism)

میکائیل۔ (می۔کا۔ئیل) (ع۔ا۔مذ) وہ فرشتہ جو مخلوق کی روزی رسانی پر مقرر ہے۔

میکھ۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) مینڈھا۔بھیڑا (۲) ایک بُرج کا نام جو پہلے آسمان پر ہے اور اپنے ستاروں کی ہیئت سے مینڈھے کی شکل کا معلوم ہوتا ہے۔جس روز آفتاب اس بُرج میں آتا ہے۔یہی نوروز کہلاتا ہے۔یہ مارچ کا مہینہ ہوتا ہے۔ایران میں موسم بہار کا آغاز اور ہندوستان میں اختتام انھیں دنوں میں ہوتا ہے۔

میکینک (Mechanie) (مے۔کے۔نِک) (انگ۔ا۔مذ) کاریگر۔دستکار۔اہل حرفہ۔مشین بنانے والا۔مشین چلانے والا۔مستری۔

میگڈمبر۔ (میگ۔ڈم۔بَر) (ہ۔ا۔مذ) ایک قسم کی بڑی عماری جو ہاتھی پر رکھی جاتی ہے (۲) ایک قسم کا بہت اونچا خیمہ۔

میگزین (Magazine) (میگ۔زین) (انگ۔ا۔مذ) خزانہ۔گنجینہ۔مخزن۔گودام (۲) بارود خانہ (۳) متفرق۔مضامین کا رسالہ۔

میگنا کارٹا۔میگنا چارٹا۔ (Magnacharta) (میگ۔نا۔کار۔ٹا) (میگ۔نا۔چار۔ٹا) (انگ۔ا۔مذ) منشور آزادی۔منشور اعظم ایک منشور جو ۱۲۱۵ء میں انگریزوں نے بادشاہ جان سے لیا تھا جس کی رُو سے انگریز قوم کو شخصی اور سیاسی آزادی ملی تھی۔

میگنٹ (Magnet) (میگ۔نٹ) (انگ۔ا۔مذ) مقناطیس۔آہن رُبا (۲) دلکش چیز۔

میگنیشیا (Magnesia) (میگ۔نے۔شیا) (انگ۔ا۔مذ) ایک کڑوی انگریزی دوا جو مسہل میں کام آتی ہے۔

میگھ۔ (س۔ا۔مذ) بادل۔بدلی۔ابر۔گھٹا (۲) مینہ۔بارش (۳) ایک ہندی راگ (۴) ایک راکشس کا نام۔

میگھ پتی۔ (ہ۔ا۔مذ) بادلوں کا دیوتا۔پانی برسانے والا دیوتا۔

میگھ راگ۔ (ہ۔ا۔مذ) ایک ہندی راگ جو ساون بھادوں میں گایا جاتا ہے۔

میگھ ناد۔ (ہ۔ا۔مذ) رعد کی سی آواز والا۔کڑکیلی آواز والا (۲) کڑک۔گرج۔

میگھا گھام۔ (مے۔گھا۔گھام) (ہ۔ا۔مث) بادل کی گرمی۔اُمس۔وہ حبس جو ابر کے باعث ہو جاتا ہے۔

میل۔ (ع۔ا۔مذ) جھکاؤ۔خمیدگی (۲) رغبت۔رجحان۔میلان۔توجہ۔رُجوع۔خواہش (۲) رعایت۔پاسداری۔جانب داری۔

مَیل خاطر۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) دل کی رغبت۔التفات۔

مَیل۔ (ہ۔ا۔مث) کیچ۔کیچڑ۔چیکٹ۔چیپڑ (۲) فضلہ۔گاد (۳) زنگ مورچہ (۴) کدورت۔رنج جو دل میں کسی کی طرف سے آجائے (۵) ایک کلمہ جس سے فیلبان ہاتھی کو چلاتے ہیں۔

میل آنا۔ (ا۔محاورہ) کدورت پیدا ہونا۔ناراضی ہونا۔

میل بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) گرد جم جانا (۲) زنگ لگ جانا۔میل کا تہ میں بیٹھ جانا (۳) کدورت ہونا۔

میل چھانٹنا (کاٹنا)۔ (ا۔محاورہ) میل کاٹنا۔میل دُور کرنا۔اُجلا کرنا۔

میل چھٹنا (کٹنا)۔ (ا۔محاورہ) میل دور ہونا۔میل صاف ہونا۔

میل خورا۔ (ا۔صف) میل چھپانے والا رنگ جیسے کالا۔خاکی وغیرہ (۲) وہ کپڑا جو کام میں آتے آتے میلا ہو گیا ہو۔وہ کپڑا جو نمائشی کپڑوں کے نیچے پہنا جائے (۲) زین کا نمدہ۔

میل کا بیل بنانا۔ (ا۔محاورہ) بات کا بتنگڑ بنانا۔ذرا سی بات کو بہت بڑھا دینا۔

میل کچیل۔ (ا۔مذ) دُھول۔گرد۔کیچ۔

میل کی بتی۔ (ا۔مث) میل کی وہ بتی کی سی شکل جو جسم کو ہاتھ سے ملنے پر بن جاتی ہے۔

مَیل لانا۔ (ا۔محاورہ) کدورت لانا۔رنجیدہ ہونا۔بُرا ماننا۔

مِیل۔ (ع۔ا۔مذ) سُرمہ لگانے کی سلائی۔سینک۔سلاخ (۲) منار جو کوس کی علامت ہے۔وہ پتھر جو فرسنگ یا کوس کے فاصلے پر کھڑا کر دیتے ہیں۔ستون۔کھم۔لاٹھ ۱۷۶۰ گز کا فاصلہ انگریزی میں مائل کہتے (۴) بُرجوں کے اوپر کی کیل۔کلس۔مطلق کیل۔

میل پیما۔ (ع۔ف۔صف) وہ آلہ جس سے میلوں کے حساب سے فاصلے کی پیمائش ہوتی ہے۔

میل (Mail) (انگ۔ا۔مث) ڈاک۔خطوط (۲) ڈاک کا تھیلا (۳) ہرکارہ (۴) ڈاک گاڑی۔

میل ٹرین۔ (انگ۔ا۔مث) ڈاک گاڑی۔وہ ریل گاڑی جس میں خط اور چھٹیاں آتی جاتی ہوں۔

میل کوچ۔ (انگ۔ا۔مث) ڈاک کی گاڑی۔

میل۔ (ہ۔ا۔مذ) ایک دوسرے سے ملنا (۲) اتحاد۔دوستی۔ربط وضبط۔ملاپ راہ و رسم (۳) ناتا۔رشتہ داری۔قرابت (۴) مناسبت۔نسبت (۵) جوڑ۔ہمسری (۶) ایک چیز کی دوسری چیز میں ملاوٹ۔

میل جول۔ (ا۔مذ) ملنا جلنا۔پیار۔اخلاص۔اتحاد۔اختلاط۔

میل دینا۔ (ا۔محاورہ) اتفاق اور ربط وضبط پیدا کرنا۔

میل رکھنا۔ (ا۔محاورہ) راہ و رسم رکھنا۔پیار اخلاص رکھنا۔

میل کرنا۔ (ا۔محاورہ) ملانا۔آمیزش کرنا (۲) ملاپ کرنا۔اخلاص کرنا۔

میل کھانا۔ (ا۔محاورہ) مناسب ہونا۔موزوں ہونا۔مطابق ہونا۔

میل ملاپ۔ (ا۔مث) میل جول۔اتحاد۔ارتباط۔

میلا۔ (مے۔لا) (ہ۔ا۔مذ) انبوہ۔اژدحام۔ہجوم (۲) سیر و تماشے کے لیے لوگوں کا جمع ہونا (۳) سیر۔تماشا (۴) فقرا کا جلسہ۔فقیروں کی پنچایت (۵) کسی زیارت گاہ

پر مقررہ تاریخوں میں لوگوں کا اجتماع۔ کسی جگہ کے خاص موسم میں جانوروں اور دوسری اشیاء کا فروخت کے لیے جمع ہونا۔

میلا ٹھیلا ۔ [ا۔مذ] سیر و تماشا۔ بھیڑ بھاڑ۔

میلا جُڑنا (لگنا) ۔ [ا۔محاورہ] کسی خاص مقام پر بہت سے لوگوں کا بطور سیر و تماشا جمع ہونا۔ بھیڑ لگنا۔ انبوہ ہو جانا۔ ٹھٹ لگنا۔

میلا لگا رہنا ۔ [ا۔محاورہ] جمع ہونا۔ ہجوم ہونا۔

میلے میں جھمیلا ہی ہوا کرتا ہے ۔ [ا۔مثل] جہاں بہت سے لوگ جمع ہوں وہاں اکثر جھگڑا ہو جاتا ہے۔

مَیلا ۔ (مے۔لا) [ہ۔صف] گدلا۔ غبار آلودہ۔ مکدّر۔ خاک۔ دھول میں بھرا ہوا چکٹ۔ ملگجا۔ بے آب (۲) مورچہ لگا ہوا۔ زنگ آلودہ۔ زنگ خوردہ (۳) غلیظ۔ کثیف۔ نجس (۴) سفلہ۔ کمینہ۔ رذیل (۵) کوڑا کرکٹ۔ کچرا (۶) بدچلن۔ بدوضع۔ اوباش (۷) گنہگار۔ فاسق۔ فاجر (۸) اُچکّا۔ اُٹھائی گیرا (۹) فضلہ۔ پیشاب۔ پاخانہ۔

میلاپن ۔ [ا۔مذ] کدورت۔ نجاست۔ غلاظت۔

میلا چکٹ ۔ [ا۔مذ] بہت میلا۔ وہ کپڑا جس میں بہت میل ہونے سے چیپ۔ چپاہٹ آجائے۔

میلا سر ہونا ۔ [ا۔محاورہ] حیض سے ہونا۔ حیض کے دن۔

میلا کچیلا ۔ [ا۔محاورہ] خاک دھول میں بھرا ہوا۔ چکٹ۔

میلا کرنا ۔ [ا۔محاورہ] (۱) گدلا کرنا۔ بے آب کرنا (۲) پاخانہ پھرنا (۳) گندہ کرنا۔ غلیظ کرنا۔

میلے سر سے ہونا ۔ [ا۔محاورہ] ایّام سے ہونا۔ کپڑوں سے ہونا۔ حیض سے ہونا۔

مَیلے کا بھائی نوشادر ۔ [ا۔مثل] دونوں برابر ہیں۔ جیسا یہ ویسا وہ۔ دونوں گندے ہیں۔

مِیلاد ۔ (مِی۔لاد) [ع۔ا۔مذ] پیدا ہونے کا زمانہ۔ پیدائش کا وقت (۲) پیدائش۔

مِیلادالنبیؐ ۔ [ع۔ا۔مذ] رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا دن۔

مَیلان ۔ (مے۔لان) [ع۔ا۔مذ] توجہ۔ التفات۔ رُجحان۔ خواہش۔

مِیلانہ ۔ (مِی۔لا۔نہ) [ا۔ر۔ا۔مذ] فی میل اُجرت یا کرایہ۔

مَیل مَیل ۔ (مَیل۔مَیل) [ہ] ہاتھی کے چلانے کا کلمہ۔

میلنا ۔ (میل۔نا) [ا۔مص] جوڑنا۔ ملانا۔ شامل کرنا۔ ریں ڈالنا۔ داخل کرنا۔

میم ۔ [ا۔ر۔ا۔مث] انگریزی میڈم کا بگڑا ہوا۔ بیگم۔ خاتون۔ خانم۔

مِیم ۔ [ع۔ا۔مذ] دیکھیے م (۲) (تشبیہاً) دہن معشوق۔

مِیمانسا ۔ (مے۔مان۔سا) [س۔ا۔مذ] ہندو فلسفے کا ایک شاستر۔

میمنا ۔ (میم۔نا) [ہ۔ا۔مذ] بکری کا بچّہ۔

مَیمنت ۔ (مے۔مَ۔نَت) [ع۔ا۔مث] برکت۔ سعادت۔ مبارکی۔ خوشی۔ کامرانی (۲) عروج۔ اقبال مندی۔

مَیمَنَہ ۔ (مَے۔مَ۔نَہ) [ع۔ا۔مذ] دائیں طرف۔ دائیں بازو کی فوج۔

میمورنڈم (Memorandum) (مے۔مو۔رَن۔ڈم) [انگ۔ا۔صف] یادداشت۔ رُوداد (۲) دستاویز (۳) غیر رسمی خط۔

میموریل ۔ (Memorial) (مے۔مو۔ریل) [انگ۔ا۔صف] یادگار۔ رسمِ یادگار (۲) یادداشت۔ عرضداشت۔ محضر (۳) رُوداد۔ وقائع۔ سوانح۔

مَیمُون ۔ (مَے۔مُون) [ع۔صف] مبارک۔ خجستہ۔ مسعود۔ محمود۔ نیک بخت۔ بھاگوان (۲) [ف۔ا۔مذ] بندر۔

مِیں ۔ [ہ] اندر۔ بھیتر (۲) [ا۔مث] بکری کی آواز۔

مَیں ۔ [ا۔ض] اپنی ذات۔ خود آپ (۲) غرور۔ تکبّر۔

میں بھروں سرکار کے میرے بھرے سقا ۔ [ا۔مثل] جو شخص اوروں کا کام خود کرے اور اپنا کام دوسروں پر ڈالے اس کے متعلق کہتے ہیں۔

میں بھی رانی تو بھی رانی کون ڈالے سر پر پانی (کون بھرے پنگھٹ پہ پانی) ۔ [ا۔مثل] کاہلوں کی نسبت کہتے ہیں۔ جو کام کرنے سے جی چراتے ہیں۔

میں جب جانوں ۔ [ا۔مقولہ] مجھے اس وقت یقین آئے۔

میں جانوں ۔ [ا۔روزمرہ] (۱) میں ذمّے دار ہوں (۲) مجھے گمان ہوتا ہے۔ مجھے خیال گزرتا ہے۔

میں خوب سمجھتا ہوں ۔ [ا۔مقولہ] سب کچھ خوب جانتا ہوں۔

میں ڈالی ڈالی تو پات پات ۔ [ا۔محاورہ] تو مجھ سے بھی زیادہ چالاک ہے۔

میں خوش میرا خدا خوش ۔ [ا۔مثل] میں راضی ہوں۔ میری یہی خوشی ہے۔ میں صدق دل سے منظور کرتا ہوں۔

میں کچھ نہیں کہتا ۔ [ا۔روزمرہ] میں شکوہ نہیں کرتا۔

میں کون تو کون ۔ [ا۔تابع فعل] میرا تیرا کیا واسطہ۔ میں کیا جانوں تو کون ہے۔

میں کہاں تم کہاں ۔ [ا۔روزمرہ] ایک دوسرے میں کوئی مطابقت نہیں۔

میں کیا میری اوقات کیا ۔ [ا۔روزمرہ] میری حیثیت کیا ہے۔ میں بہت کم درجے کا ہوں۔

میں کیا تیری جوتی تلے کی ہوں ۔ [ا۔مثل] میں تجھ سے کم درجے کی نہیں۔

میں کی گردن (گلے) پر چھری ۔ [ا۔مثل] میں بکری کی آواز ہے اور میں خودی کو بھی کہتے ہیں لہذا معنی یہ ہوئے کہ جس طرح میں کہنے والی بکری ذبح کی جاتی ہے اسی طرح مغرور بھی ایک دن برباد اور ہلاک ہو جاتا ہے۔

مَیں مَیں ۔ [ا۔کلمہ] (۱) غرور و نخوت کا کلمہ۔ انانیت۔ خودستائی (۲) بکری کی آواز۔ بکری۔

مَیں مَیں تُو تُو ۔ [ا۔محاورہ] جھگڑا۔ گالی گلوچ۔

میں میں کرنا ۔ [ا۔محاورہ] بکری کا بولنا۔

میں نہ کہتا تھا ۔ [ا۔مثل] جو میں کہتا تھا وہی ہوا۔

میں نہ مانوں ۔ [ا۔بول چال] میں یقین نہ کروں۔ مجھے اعتبار نہیں۔

میں نے کیا بس ملا دیا تھا ۔ [ا۔مثل] میں نے کیا بُری بات کہی تھی۔

میں نے کیا تمہاری گدھی چُرائی ہے ۔ [ا۔مثل] میں نے تمہارا کون سا قصور کیا ہے۔ جو بُرا بھلا کہہ رہے ہو۔

میں نے مانا ۔ [ا۔مثل] فرض کر لو۔ تسلیم کر لو۔ مان لو۔

میں ہارا تم جیتے ۔ [ا۔محاورہ] بحث میں عاجزی ظاہر کرنے پر کہتے ہیں۔

میں ہوں یا خدا کی ذات ہے ۔ [ا۔مثل] تنہائی اور بے کسی کے اظہار پر کہتے ہیں۔

مِین - [س - ا - مث] مچھلی (۲) آسمان کا بارھواں بُرج جس کی شکل مچھلی کی سی نظر آتی ہے۔

مِین میکھ - [ہ - ا - مث] عیب - قباحت۔

مِین میکھ نکالنا - [ا - محاورہ] عیب نکالنا - نکتہ چینی کرنا - وہم ڈالنا۔

مِینا - (می - نا) [ف - ا - مذ] (۱) شیشہ - رنگ برنگ کا شیشہ (۲) ایک قسم کے پتھر کا نام (۳) شراب کی بوتل - صراحی - قرابہ (۴) مرصع کاری نقش و نگار - وہ سبز کام جو شیشے اور چاندی سونے کے زیور اور برتن پر بناتے ہیں (۵) (کنایۃً) شراب۔

مینا بازار - [ف - ا - مذ] وہ بازار جو بادشاہ کی سیر کے لیے لگایا جائے اور اس میں طرح طرح کی چیزیں سجائی جائیں (۲) زنانہ بازار - وہ بازار جہاں عورتیں ہی ہر طرح کی چیزیں بیچتی ہیں۔

مینا کار - [ف - صف] مرصع ساز - جڑاؤ کام کرنے والا۔

میناکاری - [ف - ا - مث] چاندی سونے پر مرصع سازی نگینے کا کام باریکی - مُوشگافی۔

میناکاری چھانٹنا - [ا - محاورہ] مین میکھ نکالنا - نکتہ چینی کرنا - ذرا ذرا سی بات پر نقص نکالنا - ادنیٰ ادنیٰ فرق پر نظر کرنا۔

مَینا - (مے - نا) [ہ - ا - مث] (۱) ایک خوش الحان پرند (۲) چھوٹے بچّے جو پیاری پیاری باتیں کرتے ہیں۔

مینا جو "میں نا" کہے دودھ بھات نت کھائے - بکری جو "میں میں" کرے اُلٹی کھال کھنچائے - [ا - مثل] عاجزی سے عزت زیادہ ہوتی ہے اور غرور سے نقصان پہنچتا ہے۔

مِینا - (می - نا) [ہ - ا - مذ] راجپوتانے کی ایک ہندو قوم جس کا پیشہ لوٹ مار چوری چکاری ہے۔

مینارا - (می - نا - را) [اُر - ا - مذ] دیکھیے مینار۔

مینارٹی - (Minority) (مے - نار - ٹی) [انگ - صف] اقلیت - قلت (۲) چھوٹا اصغر

مینارکا - (Minorca) (می - نار - کا) [انگ - ا - مث] ایک ولایتی مرغی۔

مینائے لاجورد - [ف - ا - صف] (کنایۃً) آسمان۔

مِین پھل - (مین - پھل) [ہ - ا - مذ] اندرائن - حنظل - ایک نہایت کڑوا پھل۔

مینٹل پیس - (Mantel Piece) (مین - ٹل - پیس) [انگ - ا - مذ] تختہ آتشدان - آتشدان کے اوپر کا مچان۔

مینچنا - (مینچ - نا) [ہ - مص] دیکھیے مِیچنا۔

مینجنگ پروپرائٹر - (Managing Proprietor) (مے - نے - جِنگ - پ - رو - پ - رائی - ٹر) [انگ - ا - مذ] کارخانے کا مالک جو خود ہی مہتمم ہو۔

مینجنگ ڈائرکٹر - (Managing Director) کمپنی - بینک وغیرہ کا منتظم۔

مینڈھی - (مین - دھی) [ہ - ا - مث] مہندی۔

مینڈ - [ہ - ا - مث] ستار کا ایک پُرزہ یا اُس کی مسلسل آواز۔

مینڈ - [ہ - ا - مث] کھیت کی منڈیر - باڑ - ڈول - پشتہ - حد - کنارہ (۲) موج لہر (۳) گھاٹ - من - کنوئیں کی منڈیر۔

مینڈ بندی - [ا - مث] حد بندی - حد - باندھنا۔

مینڈ پڑنا - [ا - محاورہ] موجیں اُٹھنا - پانی کا لہریں لینا۔

مینڈک - (مین - ڈک) [ہ - ا - مذ] ایک قسم کا آبی جانور جو برسات میں پیدا ہو کر تالابوں اور جوہڑوں کے کنارے ٹرٹرّاتا رہتا ہے - غوک۔

مینڈک پھوڑا - [ا - مذ] ایک قسم کا پھوڑا جو پاؤں کے تلوے میں ہوتا اور بہت تکلیف دیتا ہے۔

مینڈکی - (مینڈ - کی) [ہ - ا - مث] مادہ مینڈک - چھوٹا مینڈک۔

مینڈکی چلی مدار کو - [ا - مثل] کھینے یا لنگڑے آدمی نے بھی بڑا حوصلہ کیا۔

مینڈکی کو بھی زکام ہوا - [ا - مثل] اپنی حد سے بڑھ کر شیخی مارنے والے کی بابت بولتے ہیں۔

مینڈنا - (مینڈ - نا) [ہ - مص] لیتھڑنا - آلودہ کرنا - کچلنا۔

مینڈھا - (میں - ڈھا) [ہ - ا - مذ] دُنبہ - بھیڑ نر (۲) آسمان کا بارھواں بُرج - میکھ راس (۳) لہر - موج - وہ لہر جو باد مخالف کی شدت سے دریا میں اُٹھتی ہے (۴) بھِڑ جب تک ڈنگ نہیں مارتی اس کو مینڈھا کہتے ہیں۔

مینڈھا اُچھلنا - [ا - محاورہ] ہوا کی شدت سے دریا میں لہریں اُٹھنا۔

مینڈھے لڑانا - [ا - محاورہ] تماشا دیکھنے کے لیے دو مینڈھوں کی لڑائی کرانا (۲) (کنایۃً) فساد ڈلوا دینا اور خود تماشا دیکھنا۔

مینڈھی - مینڈی - (میں - ڈھی) (میں - ڈی) [ہ - ا - مث] بالوں کی گندھی ہوئی لٹ۔

مینڈیاں گوندھنا - [ا - محاورہ] بالوں کی جُدا جُدا لٹیں گوندھنا - بالوں کی لٹیں بنا کر سر گوندھنا۔

مینڈ بانا - (مینڈ - بانا) [ہ - مص] کھیت کا کنارہ بنانا - کھیت کی مُنڈیر بنانا۔

مینسکرپٹ - (Manuscript) (مے - نس - کرِ - پٹ) [انگ - ا - مذ] مخطوطہ - قلمی کتاب

مینسل - [ہ - ا - مذ] ہڑتال - سُرخ سنکھیا۔

مینشن - (Mansion) (مین - شن) [انگ - ا - مث] بڑا مکان - محل - قصر - حویلی (۲) سرکاری اقامت گاہ۔

مینک - (می - نک) [ہ - ا - مث] آنکھ کی پتلی۔

مینگنی - (مینگ - نی) [ہ - ا - مث] چوہے - اونٹ - بکری - خرگوش وغیرہ کا فضلہ جو گول گول گولیوں کی طرح ہوتا ہے۔

مِینو - (می - نو) [ف - ا - مذ] بہشت - فردوس - جنت (۲) رنگین شیشہ جو زیور پر جڑا جاتا ہے - مینا - سبز یا لاجوردی رنگ کا آبگینہ - نگ یا جواہر وغیرہ۔

مینو آئین - راساس - سواد - سرشت - [ف - صف] خوبصورت - جنت نظیر۔

مینو - (Menu) (مے - نو) [انگ - ا - مث] فہرست طعام۔

مینوفیکچر - (Manufacture) (مے - نو - فیک - چر) [انگ - ا - مذ] بنانا - پیدا کرنا (۲) بڑے پیمانے پر اشیا تیار کرنا۔

مینوفیکچرر - (Manufacturer) (مے - نو - فیک - چرر) [انگ - ا - مذ] صناع - کاریگر - دستکار۔

مینول - (Manual) (مے - نو - ول) [انگ - ا - مذ] رسالہ - دستی کتاب - کتابچہ - دستور العمل (۲) مذہبی رسوم کے آداب۔

مینہہ - [ہ - مذ] بارش۔

مین ہول - (Man Hole) (مین - ہول) [انگ - ا - مذ] نالی یا بدررو کے

اُوپر اتنا بڑا سوراخ جس میں سے آدمی گزر سکے۔

مینیجر ۔ (Manager) (مے نے جر) [انگ ۔ا ۔مذ] مہتمم ۔ منتظم۔

مینی فیسٹو ۔ (Manifesto) (مے ۔نی ۔فیس ۔ٹو) [انگ ۔ا ۔مذ] اعلان ۔ منشور ۔ محضر۔

میو ۔ [ہ ۔ا ۔مذ] مسلمان راجپوتوں کی ایک قوم جو میوات میں آباد ہے۔

میوات ۔ (مے ۔ وا ۔ت) [ا‌ر ۔ا ۔مذ] الور کے قریب کا ایک علاقہ جس میں میو لوگ آباد تھے۔

میواتی ۔ (مے ۔وا ۔تی) [ہ ۔ا ۔مذ] میوات کا رہنے والا ۔ دیکھیے میو۔

میوچل ۔ (Mutual) (میو ۔چل) [انگ ۔صف] طرفین کا ۔ جانبین کا ۔ باہمی۔ آپس کا ۔ ایک دوسرے کا مشترکہ۔

میوزک ۔ (Music) (میوُ ۔زک) [انگ ۔صف] موسیقی ۔ راگ ۔ نغمہ ۔ سرود۔ (۲) علم موسیقی (۳) کوئی خوش گوار آواز۔

میوزیشن ۔ (Musician) (میو ۔زی ۔شن) [انگ ۔صف] مطرب ۔ مغنی ۔ ماہر موسیقی ۔ گانے بجانے کا ماہر۔

میوزیکل ۔ (Musical) (میو ۔زی ۔کل) [انگ ۔صف] موسیقی ۔ گانے بجانے کا۔

میوزیم ۔ (Museum) (میو ۔زی ۔یم) [انگ ۔ا ۔مذ] عجائب گھر ۔ عجائب خانہ۔

میوں ۔ [ہ ۔ا ۔مث] دیکھیے میاؤں۔

میوں بلائی ۔ [ا ۔مث] بلی (۲) بے زبان ۔ غریب۔

میونسپل Municipal (میو ۔ن ۔س ۔پل) [انگ ۔صف] شہری ۔ قصباتی۔

میونسپل کمشنر ۔ [انگ ۔ا ۔مذ] میونسپل کمیٹی کا ممبر ۔ رُکن بلدیہ۔

میونسپلٹی ۔ (Municipality) (میو ۔نی ۔سی ۔پے ۔ل ۔ٹی) [انگ ۔ا ۔مث] شہری لوگوں کی جماعت جو شہر کی صفائی ۔ پانی ۔ روشنی وغیرہ کا انتظام کرتی ہے ۔ بلدیہ۔

میوہ ۔ (مے ۔وہ) [ف ۔ا ۔مذ] پھل ۔ ثمر ۔ جیسے انگور ۔ انار ۔ سیب ۔ کشمش ۔ بادام وغیرہ۔

میوہ دار ۔ [ف ۔صف] پھل دار۔

میہمان ۔ (میہ ۔مان) [ف ۔ا ۔مذ] دیکھیے مہمان۔

مینیا (Mania) (مے ۔ن ۔یا) [انگ ۔ا ۔مذ] خبط ۔ مالی خولیا۔

ن

ن ۔(نُون)[ع ۔مذکر] اُردو کا بتیسواں، فارسی کا اُنتیسواں، عربی کا پچیسواں اور ہندی کا بیسواں حرف۔ ابجد میں اس کے پچاس عدد مقرر ہیں۔
(۱) یہ حرف ہندی الفاظ کے شروع میں نفی کے واسطے آتا ہے اور ہمیشہ مکسور ہوتا ہے۔ جیسے نڈر (۲) ہندی اور فارسی میں الفاظ کے آخر میں مصدر کی علامت بھی ہے جیسے کردن، مُردن، الجھن، اینٹھن وغیرہ، (۳) کبھی لفظ کے آخر میں آکر نسبت کا فائدہ دیتا ہے جیسے سہاگن ۔ناگن ۔(۴) کبھی تانیث ظاہر کرتا ہے جیسے مالن، دھوبن (۵) مؤنث الفاظ میں جن کے آخر میں یا ہو ۔جمع کے واسطے آتا ہے جیسے گڑیاں، پڑیاں ۔(۶) کسی لفظ میں پ، بھ، ب، بھ سے پیشتر آنے پر اس کی آواز میم سے بدل جاتی ہے ۔جیسے منبر، سنبل، صوتی اعتبار سے نون کی دو قسمیں ہیں، نون غنہ اور نونِ اعلانیہ، نون غنہ ناک میں بولا جاتا ہے ۔اور اس میں کوئی حرکت نہیں ہوتی ۔جیسے چیونٹی، (۷) عربی الفاظ جن کے آخر میں نون ہو اور نون سے پہلے حرفِ علت ہو اور حرفِ علت کے ماقبل کی حرکت موافق ہو تو نون غنہ آئے گا ۔جیسے قاروں ۔علیٰحدہ لکھنے میں بھی نقطہ نہیں دیتے، جیسے دشمن جاں (۸) عربی تقسیم کے مطابق یہ شمسی حرف ہے ۔اس سے پہلے اگر "ال" آجائے تو لام اپنی آواز نہیں دے گا ۔جیسے "النّاظر" (۹) الف کے ساتھ آئے تو جمع بنا دیتا ہے، جیسے مرداں ۔(۱۰) ہندی الفاظ کے آخر میں آکر ان کو حاصل مصدر بنا دیتا ہے ۔جیسے الجھن، (۱۱) فعل اور اسم سے پہلے مفتوح آئے تو نفی کے معنی دیتا ہے۔

ن - ا

نا ۔(ہ ۔ف)(۱) نہ ۔نہیں (۲) علامت نفی (۳) ہندی اُردو مصدر کی علامت جو کہ آخر میں آتی ہے (۴) اثبات و نفی کی تاکید کے لیے ۔جیسے یہ بچہ ہے نا ۔(اثبات)۔ نا بابا! ہمارا دور ہی سے سلام ہے (نفی) (۵) زائد حسن کلام کے لیے جیسے چلو نا ۔آؤ نا ۔(۶) استفسار کے لیے جیسے آخر کو ہے نا۔

نا آزمُودہ ۔[ف ۔صف] ۔(۱) ناتجربہ کار ۔اناڑی ۔(۲) بغیر آزمائش ۔بغیر دیکھے بھالے۔

نا آزمُودہ کار ۔[ف ۔صف] اناڑی ۔ناتجربہ کار ۔ناپختہ کار (۲) ناواقف۔

نا آشنا ۔[ف ۔صف] ۔ناواقف ۔اجنبی ۔جس سے جان پہچان نہ ہو ۔نامحرم۔

نا آشنائی ۔[ف ۔ا ۔مث] جان پہچان نہ ہونا ۔ناواقفیت۔

نا آشنائے محض ۔[ف ۔صف] بالکل ناواقف۔

نا آگاہ ۔ناواقف۔

نا اِتفاقی ۔[ف ۔ا ۔مث] پھوٹ ۔نفاق ۔بگاڑ ۔عداوت ۔دُشمنی۔

نا اِلتفاتی ۔[ف ۔صف] بے پروائی ۔بے اعتنائی۔

نا اُمید ۔[ف ۔صف] مایُوس ۔ناکام ۔بے آس ۔نراس۔

نا اُمید ہونا ۔[ا ۔محاورہ] مایوس ہونا ۔آس ٹوٹنا۔

نا اُمیدی ۔[ف ۔ا ۔مث] مایوسی ۔ناکامی۔

نا اندیش ۔[ف ۔صف] نہ سوچنے والا ۔وہ بات جس میں سوچنے کی ضرورت نہ ہو۔

نا اِنصاف ۔[ف ۔صف] وہ شخص جو انصاف نہ کرے۔

نا اِنصافی ۔[ف ۔ا ۔مث] بے انصافی ۔ظلم ۔اندھیر۔

نا اہل ۔[ف ۔ع ۔صف] نالائق ۔ناموزوں ۔ناشائستہ۔

نا اہلی ۔[ف ۔ا ۔مث] نالائقی۔

نابالغ ۔[ف ۔ع ۔صف] کم سن جو بلوغ کو نہ پہنچا ہو۔

نابالغی ۔[ف ۔ا ۔مث] کمسنی ۔خورد سالی ۔صغرسنی۔

نابر ۔[ف ۔صف] عذر کرنے والا ۔انکار کرنے والا۔

نابکار ۔[ف ۔صف] (۱) نکما ۔بے فائدہ ۔بے کار (۲) بدذات ۔نالائق ۔شریر ۔بدکار (۳) نازیبا ۔خراب ۔بے ہودہ۔

نابلد ۔[ف ۔صف] انجان ۔ناواقف ۔ناآشنا۔

نابلدی ۔[ف ۔ا ۔مث] ناواقفیت۔

نابود ۔[ف ۔صف] نیست ۔معدوم ۔فانی ۔ناپید۔

نابینا ۔[ف ۔صف] اندھا ۔کور۔

ناپاک ۔[ف ۔صف] (۱) پلید ۔نجس ۔گندہ ۔میلا ۔(۲) وہ شخص جس پر نہانا فرض ہو۔

ناپاک ہونا ۔[ا ۔محاورہ] پلید ہونا ۔گندہ ہونا ۔غسل واجب ہونا۔

ناپاکی ۔[ف ۔ا ۔مث] نجاست ۔گندگی۔

ناپاکی اُتارنا ۔[ا ۔محاورہ] (۱) مباشرت ۔انزال ۔احتلام وغیرہ کے بعد نہانا (۲) حیض و نفاس سے فارغ ہو کر غسل کرنا۔

ناپائیدار ۔[ف ۔صف] کمزور ۔بے ثبات ۔فانی ۔بودا۔

ناپائیداری ۔[ف ۔ا ۔مث] کمزوری ۔بے ثباتی ۔بوداپن۔

ناپختہ کار ۔[ف ۔صف] ناتجربہ کار۔

ناپدید ۔[ف ۔صف] (۱) جو ظاہر نہ ہو (۲) پوشیدہ ۔غائب ۔چھپا ہوا ۔مخفی۔

ناپُرساں ۔[ف ۔صف] بے پرواہ ۔نہ پوچھنے والا۔

ناپرہیزگار ۔[ف ۔صف] گنہگار ۔بے عصمت ۔بدکار۔

ناپسند ۔[ف ۔صف] ناگوار ۔جو اچھا نہ لگے۔

ناپسند کرنا ۔[ا ۔محاورہ] نامنظور کرنا ۔قبول نہ کرنا ۔اچھا نہ لگنا ۔بُرا لگنا۔

ناپسندیدہ ۔[ف ۔صف] ناگوار ۔نامنظور ۔بارِ خاطر۔

ناپید ۔[ف ۔صف] (۱) معدوم ۔فنا ۔نیست ۔(۲) غائب ۔گم۔

ناپید کرنا ۔[ا ۔محاورہ] برباد کرنا ۔کھونا ۔اُجاڑنا ۔فنا کرنا۔

ناپید ہونا ۔[ا ۔محاورہ] اُجڑنا ۔گم ہونا ۔تباہ و برباد ہونا (۲) قحط ہونا ۔کمی ہونا ۔عنقا ہونا۔

ناپیدا ۔[ف ۔صف] غائب ۔چھپا ہوا۔

ناپَیداکنار۔ (ف۔صف) سمندر یا دریا جس کا کنارا دکھائی نہ دے۔
ناتجربہ کار۔ (ف۔صف) انجان۔ ناواقف۔ اناڑی۔ ناواقف۔ جس کو کام کا تجربہ نہ ہو۔
ناتراش۔ ناتراشیدہ۔ (ف۔صف) (۱) ناہموار۔ اَن گھڑ۔ (۲) بے اَدب (۳) کمینہ۔ سفلہ۔
ناتربیت یافتہ۔ (ف۔صف) غیر مہذب۔ بدتہذیب۔
ناترس۔ (ف۔صف) جسے ڈر نہ ہو۔ بے رحم۔ سنگ دل۔
ناتمام۔ (ف۔صف) نامکمل۔ اَدھورا۔ ناقص۔
ناتواں۔ (ف۔صف) کمزور۔ ناطاقت۔ بودا۔ لاغر۔ ضعیف۔
ناتوانی۔ (ف۔ا۔مث) کمزوری۔ ناطاقتی۔ نقاہت۔
ناجائز۔ (ف۔ع۔صف) (۱) جو درست نہ ہو (۲) شرع یا قانون کے خلاف۔
ناجائز مال۔ (ف۔ع۔ا۔مذ) وہ مال جس کا لینا قانوناً یا شرعاً جائز نہ ہو۔
ناجنس۔ (ف۔صف) (۱) غیر جنس۔ ناموافق۔ اَن میل۔ (۲) کمینہ۔ سفلہ (۳) بےاَدب۔
ناچار۔ (ف۔صف) (۱) عاجز۔ مجبور۔ بیچارہ۔ (۲) بالضرور۔ (۳) مفلس۔ محتاج۔ اپاہج (۴) مایوس۔ نااُمید (۵) مجبوراً۔ ہار کر۔
ناچار کر دینا۔ (ا۔محاورہ) مجبور کر دینا۔ عاجز کرنا
ناچاری۔ (ف۔ا۔مث) بےچارگی۔ بے بسی۔ مجبوری۔
ناچاق۔ (ف۔صف) (۱) علیل۔ بدمزہ (۳) دُبلا۔ کمزور۔
ناچاقی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) علالت (۲) بدمزگی۔ اَن بن۔ بگاڑ۔
ناچیز۔ (ف۔صف) (۱) ہیچ (۲) ناکارہ۔ نکما۔ ناقابل۔ حقیر۔ ادنیٰ۔ ذلیل۔
ناحق۔ (ف۔صف) (۱) بے انصافی سے۔ حق کے خلاف۔ (۲) بے جا۔ نامناسب۔ بے فائدہ۔
ناحق شناس۔ (ف۔صف) بے انصاف۔ بےوفا۔ سچائی کو نہ پہچاننے والا۔ ظالم۔
ناحق شناسی۔ (ف۔ا۔مث) بے انصافی۔ ظلم۔
ناحق کا۔ (ا۔صف) فضول۔ بے فائدہ۔
ناحق کرنا۔ (ا۔محاورہ) حق کے خلاف۔ ناانصافی کرنا۔ بے جا کرنا
ناحق کو۔ (ا۔تابع فعل) بے سبب۔ بے فائدہ۔
ناحق کوش۔ (ف۔صف) ناحق بات کی کوشش کرنے والا۔
ناحق کہنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) حق کے خلاف کہنا (۲) جھوٹ بولنا۔ جھوٹ کہنا۔
ناخدا ترس۔ (ف۔صف) (۱) بے رحم۔ ظالم (۲) خدا کا خوف نہ کرنے والا۔
ناخلف۔ (ف۔صف) (۱) نالائق بیٹا (۲) والدین کی اطاعت نہ کرنے والا۔
ناخواست۔ (ف۔صف) بے اختیار۔ بے طلب۔ بے تلاش۔ بغیر چاہے۔
ناخواندہ۔ (ف۔صف) (۱) اَن پڑھ۔ بے علم۔ جاہل (۲) بغیر بُلایا ہوا۔ بن بُلایا ہوا۔
ناخواندہ مہمان۔ (ف۔ش) (۱) بن بُلایا مہمان (۲) طفیلی جو بن بُلائے کسی مدعو کے ساتھ آئے۔
ناخوش۔ (ف۔صف) (۱) ناراض۔ جو راضی نہ ہو۔ (۲) بیزار۔ نفرت کرنے والے (۳) بیمار۔ مریض۔
ناخوش گوار۔ (ف۔صف) ناپسندیدہ۔ جو بُرا معلوم ہو۔
ناخوش ہونا۔ (ا۔محاورہ) ناراض ہونا۔ خفا ہونا۔ بیزار ہونا۔ رنجیدہ ہونا۔
ناخوشی۔ (ف۔ا۔مث) خفگی۔ ناراضگی۔ بے زاری۔ رنجش۔

نادار۔ (ف۔صف) غریب۔ محتاج۔ کنگال۔
ناداری۔ (ف۔ا۔مث) مفلسی۔ غریبی۔ تنگدستی۔
ناداری آنا۔ (ا۔محاورہ) مفلس ہو جانا۔ کنگال ہو جانا۔
نادان۔ (ف۔صف) (۱) ناسمجھ۔ بے وقوف۔ احمق۔ جاہل۔ انجان (۲) کم سن۔ چھوٹی عمر کا۔
نادان بات کرے دانا قیاس کرے۔ (ا۔مثل) بے وقوف فضول باتیں کرتا رہتا ہے۔ عقلمند ہر بات پرکھتا ہے۔
نادان بننا۔ (ا۔محاورہ) تجاہل عارفانہ کرنا۔ ایسے بھولے بننا کہ جیسے کچھ جانتے ہی نہیں۔
نادان پن۔ (ا۔صف) بے وقوفی۔ جہالت۔
نادان دوست سے دانا دُشمن بھلا۔ (ا۔مثل) بے وقوف دوست سے عقلمند دشمن کی نسبت زیادہ نقصان پہنچتا ہے
نادان کی دوستی جی کا زیاں۔ (ا۔مثل) بیوقوف کی دوستی میں سراسر خطرہ ہے۔
نادانستگی۔ (ف۔ا۔مث) ناواقفیت۔ بے خبری۔ لاعلمی۔
نادانستہ۔ (ف۔تابع فعل) بے قصد۔ اَن جانے۔ بھولے سے۔ ناواقفیت سے۔ سہواً۔
نادانی۔ (ف۔ا۔مث) جہالت۔ بے وقوفی۔ ناسمجھی۔
نادُرست۔ (ف۔صف) غلط۔ بے جا۔ نامناسب۔
نادِہند۔ (ف۔صف) قرض لے کر واپس نہ کرنے والا۔ حق مارنے والا۔
نادہندگی۔ نادِہندی۔ (ف۔ا۔مث) قرض لے کر واپس نہ دینا۔ لیچڑپن۔
نادِیدنی۔ (ف۔ا۔مث) وہ چیز جو دیکھنے کے قابل نہ ہو۔
نادِیدہ۔ (ف۔صف) (۱) اَن دیکھا۔ جسے دیکھا نہ ہو۔ (۲) ندیدہ جس نے کبھی دیکھا نہ ہو۔
ناراست۔ (ف۔صف) (۱) ٹیڑھا۔ کج۔ (۲) دروغ۔ جھوٹ۔ نامناسب (۳) کھوٹا آدمی۔
ناراض۔ (ف۔صف) ناخوش۔ رنجیدہ۔
ناراضگی۔ ناراضی۔ (ف۔ا۔مث) ناخوشی۔ رنجیدگی۔
نارس۔ (ف۔ا۔مث) (۱) کچا۔ خام (۲) ناشگفتہ۔
نارَسا۔ (ف۔صف) (۱) نہ پہنچنے والا (۲) بے اثر (۳) نامُراد۔
نارِسائی۔ (ف۔ا۔مث) پہنچ نہ ہونا۔ باریابی نہ ہونا۔
نارَسیدگی۔ (ف۔ا۔مث) خامی۔ آزمودہ کار نہ ہونا۔
نارسیدہ۔ (ف۔صف) (۱) نہ پہنچا ہوا (۲) خام۔ کچا۔ (۳) نامکمل (۴) نابالغ۔
ناروا۔ (ف۔صف) (۱) ناجائز۔ بے جا۔ (۲) خلاف شرع۔ (۳) نامناسب۔ بُرا۔ ناپسند۔ (۴) وہ سکہ یا جنس جس کا رواج نہ ہو۔ محروم۔ بے نصیب۔
نازیبا۔ (ف۔صف) (۱) نامناسب۔ غیر موزوں (۲) بدزیب۔ بدنما۔
ناساز۔ (ف۔صف) (۱) ناموافق۔ مخالف (۲) بیمار۔
ناسازگار۔ (ف۔صف) (۱) مخالف۔ ناموافق۔
ناسازگاری۔ (ف۔ا۔مث) ناموافقت۔ مخالفت۔
ناسازی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) ناموافقت (۲) بیماری۔ علالت۔
ناسازیٔ بخت۔ (ف۔ا۔مث) بدقسمتی۔
ناسازیٔ طبیعت۔ (ف۔ا۔مث) بیماری۔ بیمار ہونا۔

ناسپاس ۔ (ف ۔ صف) ناشکر گزار ۔ ناشکرا ۔
ناسپاسی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) نمک حرامی ۔ احسان نہ ماننا ۔
ناسُتودہ ۔ (ف ۔ صف) ناپسندیدہ ۔ بے ہُودہ ۔ نالائق ۔
ناسَرہ ۔ (ف ۔ صف) غیر خالص ۔ کھوٹ ملایا ہوا ۔
ناسزا ۔ (ف ۔ صف) (۱) نازیبا ۔ نامناسب ۔ بے جا ۔ غلط ۔ (۲) سفلہ ۔ کمینہ (۳) نالائق ۔ بیوقوف ۔
ناسزادار ۔ (ف ۔ صف) منحوس ۔ نامبارک ۔
ناسُفتہ ۔ (ف ۔ صف) (۱) جس میں سوراخ نہ ہو ۔ اَن بندھا (۲) کنایۃً دوشیزہ ۔ کنواری ۔
ناسمجھ ۔ (ف ۔ ا ۔ صف) (۱) بے وقوف ۔ احمق ۔ نادان ۔ (۲) کُند ذہن ۔ غبی (۳) بچہ ۔ کم عمر ۔ کم سِن ۔
ناسمجھی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) بے وقوفی ۔ نادانی ۔ نافہمی ۔ بھولا پن ۔
ناشاد ۔ (ف ۔ صف) (۱) رنجیدہ ۔ غمگین (۲) بد قسمت ۔
ناشاد جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) نامُراد جانا ۔ مایوس جانا ۔
ناشاد و نامُراد ۔ (ف ۔ صف) بدنصیب ۔ بدبخت ۔
ناشاد نامُراد جائے ۔ (ا ۔ بد دُعا) ارمان لے کر مرجائے ۔ دنیا سے بے اُس اُولاد مرجائے ۔
ناشائستگی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) بدتہذیبی ۔ بداسلوبی ۔ گستاخی ۔ نالائقی ۔
ناشائستہ ۔ (ف ۔ صف) (۱) نالائق (۲) بدتہذیب ۔ بداخلاق (۳) نازیبا ۔
ناشُدنی ۔ (ف ۔ صف) (۱) ناممکن ۔ محال (۲) ناخلف ۔ بدبخت ۔ بدنصیب ۔
ناشُکرا ۔ (ا ۔ صف) احسان نہ ماننے والا ۔ شکر نہ کرنے والا ۔
ناشُکری ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) احسان نہ ماننا ۔ (۲) نمک حرامی ۔
ناشُکری کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) احسان نہ ماننا ۔ نمک حرامی کرنا (۲) کفرانِ نعمت کرنا ۔
ناشکیب ۔ (ف ۔ صف) بے صبر ۔ بے قرار ۔
ناشکیبائی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) بے صبری ۔ بے قراری ۔
ناشگفتہ ۔ (ف ۔ صف) (۱) بے کھِلی (۲) ناخوش ۔ اُداس ۔ رنجیدہ ۔
ناشناس ۔ (ف ۔ صف) جو نہ پہچانتا ہو ۔ نہ پہچاننے والا ۔
ناشنو ۔ ناشنوا ۔ (ف ۔ صف) جو کسی کا پرسانِ حال نہ ہو ۔ نہ سُننے والا ۔ غافل ۔ بے توجہ ۔
ناصاف ۔ (ف ۔ صف) جو پاک وصاف نہ ہو ۔
ناصبور ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) بے صبر ۔ بے قرار ۔ مضطرب ۔
ناصواب ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) غلط ۔ نادرست ۔
ناطاقت ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) کمزور ۔ ضعیف ۔
ناطاقتی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) کمزوری ۔ ناتوانی ۔ لاغری ۔ ضعف ۔
ناعاقبت اندیش ۔ (ف ۔ صف) انجام نہ سوچنے والا ۔ انجام کی فکر نہ کرنے والا ۔
نافرجام ۔ (ف ۔ صف) ناعاقبت ۔ نااندیش ۔ بداصل ۔ بدانجام ۔
نافرمان ۔ نافرمانبردار ۔ (ف ۔ صف) (۱) حکم نہ ماننے والا ۔ سرکش ۔ (۲) ایک پھول کا نام ۔
نافرمانی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) حکم عدولی ۔ سرکشی ۔ حکم نہ ماننا ۔
نافہم ۔ (ف ۔ صف) نادان ۔ بے سمجھ ۔ کم عقل ۔ بے وقوف ۔
ناقابل ۔ (ف ۔ صف) نالائق ۔ جاہل ۔ اَن پڑھ ۔ ناموزوں ۔
ناقابلِ برداشت ۔ (ف ۔ صف) برداشت کے لائق نہ ہونا ۔

ناقابلیت ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) نالائقی ۔ بے قدری ۔ کم استعدادی ۔
ناقدر ۔ ناقدرا ۔ (ف ۔ صف) کسی کی قدر نہ پہچاننے والا ۔ (۲) احسان فراموش بے مُروّت ۔
ناقدری ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) بے قدری ۔ بے وقری (۲) قدر نہ کرنے والی عورت ۔
ناکارہ ۔ (ف ۔ صف) (۱) نکمّا ۔ بے کار (۲) بُرا ۔ خراب (۳) شکستہ ۔ اپاہج ۔
ناکام ۔ (ف ۔ صف) (۱) محروم ۔ ناکامیاب (۲) نامُراد ۔
ناکامی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) ناامیدی ۔ مایوسی (۲) ناکامیابی ۔ محرومی ۔
ناکامیاب ۔ (ف ۔ صف) ناکام ۔ نامُراد ۔ فیل ہوجانے والا ۔
ناکامیابی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) ناکامی (۲) کسی کام کا حسبِ منشا نہ ہونا ۔ امتحان میں فیل ہوجانا ۔
ناکتخدا ۔ ناکدخُدا ۔ (ف ۔ صف) بن بیاہا ۔ جس کی شادی نہ ہوئی ہو ۔ کنوارا کنواری ۔
ناکردنی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) جو بات کرنے کے لائق نہ ہو ۔
ناکردہ ۔ (ف ۔ صف) نہ کیا ہوا ۔ اکیلا استعمال نہیں ہوتا ۔
ناکردہ (جُرم) گناہ ۔ (ف ۔ صف) بیگناہ ۔ بے قصور ۔ بے خطا ۔
ناکردہ کار ۔ (ف ۔ صف) ناتجربہ کار ۔ ناپُختہ کار ۔ کچّا ۔ خام ۔ اناڑی ۔
ناکرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نفی میں جواب دینا ۔
ناکرنند بُرائی تو بھی کبھی ہو جائی ۔ (ا ۔ مثل) بدی کا نتیجہ بُرا ہوتا ہے ۔
ناکس ۔ (ف ۔ صف) (۱) ہیچ ۔ کمینہ ۔ سفلہ ۔ پاجی (۲) نالائق ۔
ناکسی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) کم ظرفی ۔ کمینہ پن ۔ پاجی پن (۲) نالائقی ۔
ناکند ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) وہ بچھیرا جس کے ابھی دودھ کے دانت ہوں ۔ (۲) ناسمجھ ۔ ناتجربہ کار ۔
ناگاہ ۔ (ف ۔ تابع فعل) اچانک ۔ یکایک ۔
ناگزیر ۔ (ف ۔ صف) ضروری ۔ لازم ۔ واجب جس سے مفر نہ ہو ۔
ناگفتنی ۔ (ف ۔ صف) وہ بات جو کہنے کے قابل نہ ہو ۔
ناگفتہ بہ ۔ (ف ۔ صف) (۱) جس کا نہ کہنا بہتر ہو (۲) شرمناک ۔
ناگنی ۔ (ہ ۔ صف ۔ مث) احسان فراموش عورت ۔ ناشکری ۔
ناگوار ۔ (ف ۔ صف) (۱) ناپسند ۔ مکروہ ۔ ناخوش (۲) وہ کھانا جو ہضم نہ ہوسکے ۔ (۳) بدذائقہ ۔ بے لطف ۔
ناگوارا ۔ (ف ۔ صف) ناپسند ۔ خلافِ طبع ۔
ناگوار گزرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بُرا لگنا ۔ اچھا معلوم نہ ہونا ۔ خلافِ طبع ہونا ۔
ناگہ (ناگہاں) ۔ (ف ۔ تابع فعل) (۱) اچانک ۔ دفعتہً ۔ یکایک ۔ (۲) بے خبری میں (۳) اچانک ۔ دفعتاً ۔
ناگہانی ۔ (ف ۔ صف) اتفاقیہ ۔ اچانک ۔
نالائق ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) (۱) ناقابل ۔ نااہل ۔ سفلہ ۔ کمینہ (۲) بیجا ۔ نامناسب ۔
نالائق پن ۔ (ا ۔ مذ) کمینگی ۔ سفلہ پن ۔
نالائقی ۔ (ف ۔ ع ۔ ا ۔ مث) (۱) کمینہ پن (۲) ناقابلیت ۔
نامانوس ۔ (ف ۔ ع ۔ ا ۔ صف) ناآشنا ۔ اجنبی ۔ بے گانہ ۔
نامبارک ۔ (ف ۔ ع ۔ ا ۔ صف) منحوس ۔ بدشگون ۔ نجس ۔ بد ۔ بُرا ۔
نامتناہی ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) لامحدود ۔ لانہایت ۔ بے حد ۔ بے تھاہ

نامحرم ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) (۱) ناواقف ۔ ناآشنا ۔ انجان ۔ غیر ۔ اجنبی ۔ وہ شخص جس سے نکاح جائز ہو ۔ اور عورت کو پردہ واجب ہو ۔

نامُراد ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) ناکام ۔ محروم ۔ بے نصیب ۔ کم بخت ۔

نامُراد جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) مراد پوری ہوئے بغیر جانا ۔

نامُرادی ۔ (۱) ناکامی ۔ محرومی (۲) بدنصیبی

نامربُوط ۔ (ف ۔ صف) بے ربط ۔ بے میل ۔ ناموزون ۔ بے جوڑ ۔ بے ترتیب ۔

نامرد ۔ (۱) ہیجڑا ۔ زنانہ ۔ زنخہ (۲) ڈرپوک ۔ بے حوصلہ (۳) وہ مرد جو عورت پر قادر نہ ہو (۴) وہ جو لڑائی میں بھاگ جاتے ۔

نامرد کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہیجڑا بنانا ۔ مخنث کرنا ۔

نامرد ہاتھی اپنے ہی لشکر کو مارتا ہے ۔ (ا ۔ مثل) اس موقع پر بولتے ہیں جب کوئی کم ہمت آدمی زبردست دشمن پر تو وار نہ چلا سکے ۔ اور اپنے ہی زیر دستوں پر بے جا رُعب جمائے ۔

نامرد ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ڈرپوک ہونا (۲) قوت شہوانی نہ رہنا ۔

نامردی ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بزدلی (۲) عدمِ رجولیت ۔

نامُساعد ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) ناموافق ۔ ناسازگار ۔

نامُساعدت ۔ (ف ۔ ع ۔ ا ۔ مث) ناواقفیت ۔ ناسازگاری ۔

نامسعد ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) نامبارک ۔

نامسلم ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) کافر ۔ مشرک ۔

نامشخص ۔ (ف ۔ ع ۔ ا ۔ صف) (۱) بے تحقیق ۔ غیر متعین (۲) جو ایک وضع پر قائم نہ رہے (۳) وہ جس کی پڑتال نہ لکھی گئی ہو ۔

نامطابق ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) ناموافق ۔

نامطبُوع ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) ناپسندیدہ ۔ ناگوار ۔ خلاف طبع ۔

نامعتبر ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) جس کا اعتبار نہ ہو ۔

نامعقول ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) (۱) ناپسندیدہ (۲) جو عقل میں نہ آسکے ۔ بے وقوفی کی بات (۳) احمق آدمی ۔

نامعقولیت ۔ (ف ۔ ع ۔ ا ۔ مث) بے وقوفی ۔ حماقت ۔

نامعلُوم ۔ (ف ۔ ع ۔ ا ۔ صف) (۱) گم نام ۔ غیر مشہور (۲) انجان ۔ نہ جانا ہوا ۔

نامُلائم ۔ (۱) کُھردرا ۔ سخت (۲) نامناسب ۔ نازیبا ۔

ناممکن ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) نہ ہونے والی ۔ اَن ہونی ۔ خارج از امکان ۔

ناممکنات ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) وہ باتیں جو ممکن نہ ہوں ۔ ناممکنہ کی جمع ۔

نامُناسب ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) ناپسندیدہ ۔ نامعقول

نامنظور ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) انکار کیا گیا ۔ نامعقول ۔

نامنظور کرنا ۔ (ا ۔ مص مرکب) نہ ماننا ۔ انکار کرنا ۔ پسند نہ کرنا ۔

نامنظوری ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) کسی کی درخواست کا قبول نہ کیا جانا ۔

ناموافق ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) جو موافق نہ ہو ۔ خلاف ۔ ناگوار ۔

ناموافق ہونا ۔ راس نہ آنا ۔ خلاف ہونا ۔

ناموافقت ۔ (ف ۔ ع ۔ ا ۔ مث) اَن بن ۔ شکر رنجی ۔ بگاڑ ۔ موافق نہ ہونا ۔ مطابق نہ ہونا ۔

ناموزون ۔ (ف ۔ ع ۔ صف) (۱) نازیبا ۔ بے جوڑ ۔ ناموافق ۔ بے میل (۲) بے تالا بے سُرا (۳) بحر سے خارج شعر وغیرہ ۔

نامہربان ۔ (ف ۔ صف) (۱) بے وفا ۔ بے مروّت ۔ بے رحم (۲) دشمن ۔ بدخواہ ۔ بداندیش ۔ بیری ۔

نامہربانی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) بے مروّتی ۔ دشمنی ۔

ناواجب ۔ (ف ۔ صف) بیجا ۔ نامناسب ۔ نازیبا ۔

ناواجب العمل ۔ (ف ۔ صف) جس پر عمل نہ ہوسکے ۔

ناواقف ۔ (ف ۔ صف) انجان ۔ نامحرم ۔ جاہل ۔ ناتجربہ کار ۔

ناواقفیت ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) جہالت ۔ ناتجربہ کاری ۔ اَن جان پن ۔

ناوقت ۔ (ف ۔ صف) بے وقت ۔ بے موقع ۔

ناہموار ۔ (ف ۔ صف) (۱) اُونچا ۔ نیچا ۔ (۲) ناموافق ۔ بے ہودہ ۔ نالائق ناشائستہ ۔

ناہنجار ۔ (ف ۔ صف) بدچلن ۔ بدذات ۔ کمینہ ۔ بدکردار ۔

نایاب ۔ (ف ۔ صف) نادر ۔ وہ چیز جو میسر نہ آئے ۔ ناپید (۲) بیش قیمت ۔ (۳) وہ چیز جو بہت کم میسر آئے ۔

ناب ۔ (ف ۔ صف) (۱) جس میں ملاوٹ نہ ہو ۔ خالص ۔ صاف ۔ مرکبات میں جیسے شراب ناب ۔ (۲) (مث) تلوار کی نالی جو قبضے سے نوک تک دوطرفہ ہوتی ہے (۳) ستون کی نالی (۴) گلی ۔ داڑھ (۵) (ق ۔ ا ۔ مذ) ڈھانچہ قالب (۶) مخلص ۔ صادق ۔

نابدار ۔ (ف ۔ صف) جس میں لکیریں یا نالیاں ہوں ۔

نابدان ۔ (ناب ۔ دان) (ف ۔ ا ۔ مذ) پانی نکلنے کی زمین دوز موری ۔

نابغہ ۔ (نا ۔ ب ۔ غہ) (ع ۔ صف) بے حد ذہین ۔ فطین ۔

نابھ ۔ نابھی ۔ (س ۔ ا ۔ مث) ناف ۔

نابھارت ۔ (نا ۔ بھا ۔ رت) (ہ ۔ ا ۔ مث) وہ بھوری جو گھوڑے کے زیر ناف ہو یہ سخت معیوب ہے ۔

ناپ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) پیمانہ ۔ اندازہ ۔ پیمائش ۔ ماپ ۔

ناپ تول ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) جوکھ ۔ پیمائش اور تول ۔

ناپ کا پورا ۔ (ا ۔ تابع فعل) وہ جوان آدمی یا گھوڑا جو مقررہ ناپ میں ٹھیک ہو ۔

ناپنا ۔ (نا ۔ پ ۔ نا) (ہ ۔ مص) پیمائش کرنا ۔ اندازہ کرنا ۔

ناپنا ۔ (نا ۔ پ ۔ نا) (ق) انکار ۔

نات ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) دیکھیے ناتا (۲) دیکھیے ناتھ ۔

نات کا نہ گوت کا بانٹا مانگے پوتھ کا ۔ (ا ۔ مثل) اس آدمی کے متعلق کہتے ہیں جو خواہ مخواہ رشتہ داری بنائے ۔

ناتا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) رشتہ ۔ قرابت ۔ رشتہ داری ۔ بھائی بندی ۔ (۲) تعلق ۔ علاقہ ۔ واسطہ ۔ میل ۔ لگاؤ ۔

ناتا توڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تعلق نہ رکھنا ۔ رشتہ توڑنا ۔

ناتا ٹوٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تعلق نہ رہنا ۔ رشتہ نہ رہنا ۔

ناتا جوڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) رشتہ جوڑنا ۔ نیا رشتہ قائم کرنا ۔

ناتا چھوٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تعلق ٹوٹ جانا ۔

ناتے دار ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) رشتہ دار ۔

ناتن ۔ ناتنی ۔ (نا ۔ تن) (نا ۔ ت ۔ نی) (ہ ۔ ا ۔ مث) نواسی ۔

ناتھ۔ (س۔ ا۔ مذکر) (۱) بیلوں کی ناک کی رسی (۲) آقا۔ مالک (۳) خاوند۔ (۴) جوگیوں کا لقب (۵) پناہ۔ سہارا۔

ناتھنا۔ (نا۔ تھ۔ نا) (ا۔ محاورہ) (۱) سوراخ کرنا۔ چھیدنا۔ (۲) بیل کے نتھنے میں رسی ڈالنا۔ (۳) قابو کرنا۔ بس میں کرنا۔ (۴) شامل کرنا۔ پھانسنا۔

ناتی۔ (ھ۔ ا۔ مذ) ۔ نواسا۔

ناٹ۔ (ق۔ ا۔ مذ) شہتیر۔ کڑی۔ (۲) لاٹھ۔ ستون۔ (۳) ناچ۔ ناچنا (۴) تماشا۔ نقل (۵) فٹ۔

ناٹ کا بچّہ تو قلا بازی ہی کرے گا۔ (ا۔ مثل) جو جس کام کے قابل ہو، وہی کرتا ہے۔

ناٹا۔ (ھ۔ صف) (۱) ٹھگنا۔ بونا۔ چھوٹے قد کا۔ (۲) شریر (۳) بیل۔ جو ابھی سدھایا نہ گیا ہو

ناٹاپن۔ (ہ۔ ا۔ مذ) قد کا چھوٹا ہونا۔

ناٹا سب سے ٹانٹا۔ (ا۔ مثل) پستہ قد آدمی مضبوط ہوتا ہے۔

ناٹک۔ (نا۔ ٹک) (س۔ ا۔ مذ) (۱) ناچنے والا۔ رقاص۔ تماشا کرنے والا بہروپیا۔ ایکٹر (۲) کھیل۔ تمثیل۔ ڈراما۔

ناٹک رچانا۔ (ا۔ محاورہ) سوانگ رچانا۔

ناٹک شال۔ (س۔ ا۔ مذ۔ ق) ناچنے گانے والا۔

ناٹک شالا۔ (س۔ ا۔ مذ) (۱) ناچ گھر (۲) سینما گھر (۳) تھیٹر گھر۔

ناٹکی۔ (س۔ ا۔ مث) ناچنے والی عورت۔ رقاصہ۔ (۲) ایک قسم کا ناٹک۔

ناٹکیا۔ (نا۔ ٹک۔ یا) (ہ۔ ا۔ مذ) سوانگی۔ بہروپیا۔ ایکٹر۔

ناٹم گار۔ (نا۔ ٹم۔ گار) (ق۔ صف) معزز شخص۔

ناٹنا۔ (نا۔ ٹ۔ نا) (ق۔ مص) بھاگنا۔ انکار کرنا۔

ناٹھا۔ (ہ۔ صف) وہ شخص جس کا کوئی رشتہ دار نہ ہو۔

ناٹھور۔ (ہ۔ صف) جس کی کوئی جگہ نہ ہو۔ بے ٹھکانہ۔ بے ٹھور۔

ناٹھنا (ناٹھ جانا)۔ (ا۔ مص۔ ق) بھاگنا۔ بھاگ جانا۔

ناثر۔ (ع۔ ا۔ مذ) نثر لکھنے والا۔ عبارت نویس۔ مضمون نگار۔

ناج۔ (ھ۔ ا۔ مذ) اناج کا مخفف۔ غلّہ۔ دانہ۔

ناج پانی۔ (ہ۔ ا۔ مذ) کھانے پینے کا سامان۔

ناج کی موج اگر برسے اسوج۔ (ا۔ مثل) اسوج کے مہینے میں بارش ہو جائے تو فصل بہت اچھی ہوتی ہے۔

ناجو۔ (ہ۔ ا۔ مث) ناز پروردہ۔ لاڈلی۔

ناجی۔ (ع۔ صف) نجات پایا ہوا۔ گناہ معاف کیا ہوا۔ مغفور۔

ناچ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) رقص۔ آہنگ یا رواج کے مطابق جسم کے اعضاء کی جمالیاتی حرکت (۲) خوشی میں اچھلنا کودنا۔

ناچ دکھانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کے سامنے ناچنا یا رقص کرنا۔

ناچ رنگ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) ناچنا اور گانا۔

ناچ گانا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) ناچ گانا۔

ناچ گھر۔ (ہ۔ ا۔ مذ) وہ مکان جس میں ناچ ہوتا ہو۔ تماشا گاہ۔

ناچ رنچا دینا، نچانا۔ (ا۔ محاورہ) حیران و پریشان کرنا۔ ستانا۔ دق کرنا (۲) ہیرا پھیری کرانا۔ دوڑ دھوپ کرانا۔

ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا۔ (ا۔ مثل) کام نہ آئے مگر حیلے بہانے سے ٹالنا چاہے۔

ناچنا۔ (ناچ۔ نا) (ا۔ مص) رقص کرنا۔ تھرکنا۔ نرت کرنا (۲) غصے یا خفگی میں تلملانا۔ بگڑنا (۳) اچھلنا کودنا۔

ناچنی۔ (ناچ۔ نی) (ھ۔ ا۔ مث) رقاصہ ناچنے والی۔

ناچنے نکلی تو گھونگھٹ کیسا۔ (ا۔ مثل) جب کوئی کام کرنا ہی ہے تو شرم کیسی۔ کسی عیب دار کام کرنے پر کہتے ہیں۔

ناچے کودے توڑے تان واکا دیکھنا راکھے مان۔ (ا۔ مثل) جو شخص دنیا میں اپنا وقت ہنسی خوشی سے گزارے۔ اسی کی عزت ہوتی ہے۔

ناچے بامن دیکھے دھوبی۔ (ا۔ مثل) اُلٹا زمانہ۔

ناخُدا۔ (نا۔ خُ۔ دا) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) ملّاح۔ جہازران۔ جہاز کا کپتان۔ (۲) رہنما۔

ناخُدائی۔ (نا۔ خُ۔ دا۔ ای) (ف۔ ا۔ مث) (۱) رہبری۔ رہنمائی (۲) جہازرانی۔

ناخن۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) انگلیوں کے سروں کی ہڈی۔ (۲) چوپایوں کے کُھر یا سُم (۳) پرندوں اور درندوں کے پنجوں کے اُوپر کی ہڈی۔

ناخن بندی۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) ملازمت۔ نوکری (۲) علاقہ۔ تعلقہ (۳) مدد معاش۔ مدد خرچ۔

ناخن بھر۔ (ا۔ صف) ذرا سا۔ قلیل مقدار میں۔

ناخن پر قربان ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بہت حقارت سے دیکھنا۔

ناخن پر لکھا ہونا۔ (ا۔ محاورہ خوب یاد ہونا۔

ناخن تدبیر۔ (ف۔ ا۔ مذ) جس سے گتھیاں سلجھتی اور مسائل حل ہوتے ہیں۔

ناخن تراش۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ آلہ جس سے ناخن کاٹتے ہیں۔ نہرنی۔ نہرنا۔

ناخن سے گوشت جُدا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) اپنوں کا چھوٹ جانا۔ رشتہ داروں کا جُدا ہونا۔

ناخن سے لکھنا۔ (ا۔ محاورہ) کاغذ پر ناخن سے حروف و الفاظ بنانا۔

ناخن سے ماس جُدا نہیں ہوتا۔ (ا۔ مثل) اپنے کسی حال میں غیر نہیں ہوتے یگانوں کا جھگڑا جلد ختم ہو جاتا ہے۔

ناخن شمشیر۔ (ف۔ ا۔ مذ) تلوار کی دھار۔

ناخن گاڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ناخن چبھونا (۲) اختیار جمانا۔

ناخن گڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ناخن چبھنا (۲) نقشہ جمنا۔ اختیار ہونا۔

ناخن گھسنا۔ (ا۔ محاورہ) حد سے زیادہ کوشش کرنا۔

ناخن گیر۔ (ف۔ ا۔ مذ) دیکھیے ناخن تراش۔

ناخن لینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہوش میں آنا (۲) ناخن تراشنا (۳) گھوڑے کا ٹھوکر کھانا۔

ناخن (ناخنوں) میں پڑے ہیں۔ (ا۔ مثل) ناخن کے میل کی طرح ہیں۔ کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔

ناخن نہیں گر گئے ہیں۔ (ا۔ محاورہ) ہم تندرست ہیں کسی کا احسان نہیں لینا چاہتے۔

ناخن نیلے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مرنے کی علامت ظاہر ہونا۔ زہر کے اثر سے

ناخن کا نیلا ہو جانا۔
ناخنوں میں لکھ رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (کنایتاً) خیال میں رکھنا۔ یاد رکھنا۔
ناخنوں میں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) چالاکیوں اور شرارتوں سے خوب واقف ہونا۔
ناخنہ۔ (نا۔ خُ۔ نہٗ) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) مضراب۔ ستار بجانے کا مڑا ہوا تار (۲) آنکھ کی ایک بیماری جس میں سفیدی مائل گوشت آنکھ کے کوے میں پیدا ہو جاتا ہے (۳) گھوڑے کی آنکھ کے سرخ ڈورے۔
ناخون۔ (ف۔ ا۔ مذ) ناخن۔
ناخونہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) دیکھیے ناخنہ۔
ناد۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) دعوت بعزیمت (۲) بلاوا۔ منادی (۳) دُہائی۔
نادِ علی۔ (ع۔ ا۔ مث) (۱) لفظی معنی علی کو بلاؤ یا ان سے مدد طلب کرو (۲) ایک دُعا (۳) وہ پتھر جس پر دعائے نادِ علی کندہ ہوتی ہے۔
ناد۔ (س۔ ا۔ مذ) (۱) آواز۔ صدا۔ گونج۔ شور (۲) گانا۔
ناد بجانا۔ (ا۔ محاورہ) سینگ کی نونگی بجانا۔ نرسنگھا پھونکنا۔
ناد کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) گانا (۲) شیر کا گرجنا۔
ناد۔ (ق) مثل۔ مانند۔
نادر۔ (نا۔ دِر) (ع۔ صف) (۱) کم یاب۔ نایاب (۲) عمدہ۔ تحفہ۔ عجیب۔ جمع۔ نادرات۔ نوادر۔
نادر پاٹ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا کپڑا جو بڑے عرض کا ہوتا ہے۔
نادر شاہی، گردی۔ (ف۔ صف) نادر شاہ کے وقت جیسی بد انتظامی ظلم۔ اندھیر۔
نادر کار۔ (ا۔ مذ) نادرہ کار کا مخفف۔ (۱) وہ جس سے عجیب و غریب کام سرزد ہوں۔
نادرہ۔ (نا۔ دِ۔ رَہ) (ع۔ صف) کم یاب۔ عجیب۔ انوکھا۔ عجوبہ۔
نادری۔ (نا۔ دِ۔ ری) (ع۔ صف) (۱) نادر کا۔ نادر سے منسوب (۲) ایک قسم کی صدری۔
نادری چڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) گنجفے میں شرم ناک مات دینا۔
نادری حکم۔ (ع۔ ا۔ مذ) سخت اور جابرانہ حکم
نادم۔ (نا۔ دِم) (ع۔ صف) شرمندہ۔ پشیمان۔ خجل۔ شرمسار۔ جمع نادمین۔
نادھنا۔ (نا۔ دھ۔ نا) (ہ۔ مص) (۱) بیلوں کو جوتنا۔ یا جوڑنا۔ (۲) شروع کرنا۔ (۳) غلام بنانا۔
نادیا۔ (نا۔ دِ۔ یا) (ہ۔ ا۔ مذ) وہ بیل جس کا کوئی عضو زیادہ ہو۔
نار۔ (ہ۔ ا۔ مث) ناری کا مخفف عورت۔ بیوی۔
نار۔ (ف۔ ا۔ مذکر) (۱) انار کا مخفف۔ مرکبات میں۔ جیسے گلنار۔
نارپستان۔ (ف۔ صف) (۱) نوجوان لڑکی جس کی چھاتیاں ابھی لٹکی ہوئی نہ ہوں (۲) نوجوان لڑکی کی چھاتیاں۔
نار۔ (ع۔ ا۔ مث) آگ۔
نارِ خلیل۔ (ع۔ ا۔ مذ) وہ آگ جس میں کافروں نے حضرت ابراہیمؑ کو پھینک دیا تھا اور وہ خدا کی قدرت سے گلزار بن گئی تھی۔
نارِ سقر۔ (ع۔ ا۔ مث) دوزخ کی آگ۔
نارِ سعیر۔ (ع۔ ا۔ مث) دوزخ کی آگ۔
نار۔ (ہ۔ ا۔ مث) (ناری کا مخفف (۱) عورت۔ بیوی (۲) جلاہوں کا ایک آلہ۔

نارائن۔ (نا۔ را۔ ین) (س۔ ا۔ مذ) (۱) قدیم (۲) ہمیشہ رہنے والا۔ خدا۔ (۳) وشنو کا لقب۔
نارائن تیل۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) ایک قسم کا روغن جو بوٹیوں سے نکالا جاتا ہے (۲) مومیائی۔
نارائنی۔ (نا۔ را۔ ئی۔ نی) (ہ۔ ا۔ مث) لچھمی۔ درگا دیوی۔
نارجیل۔ (نا۔ رجیل) (ف۔ ا۔ مذ) ناریل کھوپرا گری۔
نارجیل دریائی۔ (ف۔ ا۔ مذ) سمندر کے کنارے اُگنے والا ناریل۔ ایک دوا۔
نارُد۔ (ف۔ ا۔ مذ) پسو جو کتوں کو پڑ جاتے ہیں (۲) کنجوس بخیل۔
نارل۔ (نا۔ رل) (ق۔ ا۔ مذ) ناریل۔
نارمل (NORMAL)۔ (نار۔ مل) (انگ۔ صف) ٹھیک۔ درست۔ قاعدے کے مطابق۔
نارمل اسکول۔ تعلیم کے اصول سکھانے والا مدرسہ۔ پڑھانے کی تعلیم دینے والا مدرسہ۔
نارنج۔ (نا۔ رنج) (ع۔ ا۔ مذ) نارنگ کا معرب۔ سنگترہ۔
نارنجی۔ (نا۔ رن۔ جی) (ع۔ صف) (۱) نارنگی کے رنگ کا (۲) سُرخ مائل زرد۔
نارنگی۔ (ہ۔ ا۔ مث) چھوٹا سنگترہ۔
نارو۔ ناروا۔ (نا۔ رُو) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک بیماری جس میں انسان کے بدن سے تاگا سا نکلتا ہے۔ ہنروا۔
ناری۔ (س۔ ا۔ مذ) (۱) عورت (۲) بیوی (۳) استری۔
ناری۔ (ع۔ صف) آگ سے منسوب۔ آگ کا بنا ہوا جہنمی۔ دوزخی۔
ناریل۔ (نار۔ یل) (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) کھوپرا۔ گری۔ (۲)۔ ناریل کا درخت۔ (۳) حقہ جو کھوکھلے ناریل میں وراخ کر کے بناتے ہیں (۴) ایک قسم کی آتش بازی۔
ناڑ۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) نس۔ نبض (۲) گردن (ق) پناہ۔
ناڑ نیچی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) شرم سے گردن جھکانا۔ سر جھکانا۔
ناڑا۔ (ہ۔ ا۔ مذکر) (۱) ازار بند (۲) کچا زرد یا سُرخ رنگ کا سوت۔
ناڑا باندھنا (چڑھانا)۔ (ا۔ محاورہ) منت کے لیے روضہ۔ قبر یا امام باڑے میں ناڑا باندھنا۔
ناڑا چھوٹ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) پیشاب کرنا۔ موتنا۔
ناڑا کھلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ازار بند کھلنا (۲) جماع ہونا۔ زنا ہونا۔
ناڑا کھولنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ازار بند کھولنا (۲) جماع کرنا۔ زنا کرنا۔
ناڑے کا سچا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) حرام کاری سے پرہیز کرنے والا۔
ناڑی۔ (نا۔ ڑی) (ہ۔ ا۔ مث) (۱) پودے کی شاخ یا ٹہنی (۲) بدن کا کوئی نالی دار عضو۔ نس۔ نبض۔ (۳) بندوق کی نالی۔ (۴) انتڑی (۵) پھوڑا۔ زخم (۶) گھڑی (۷) ایک قسم کی آتش بازی۔
ناڑی چھوٹنا۔ ناڑی نہ بولنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نبض نہ چلنا۔ نبض کا حرکت نہ کرنا (۲) سکتہ ہو جانا۔ (۳) مرجانا۔ دم نکل جانا۔ (۴) کسی صدمے سے سست ہو جانا۔
ناڑی دیکھنا۔ (ا۔ محاورہ) خبر لینا۔ نبض دیکھنا
ناڑی سے روگ ملتا ہے۔ (ا۔ مثل) نبض سے مرض معلوم ہوتا ہے ہر چیز

کیسیے کوئی نہ کوئی وسیلہ مل جاتا ہے۔
ناڑیا۔ (نا۔ڑِ۔یا) (ھ۔ا۔مذ) نبض شناس۔ نباض۔
ناز۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) ادا۔ نخرہ۔ غمزہ (۲) پیار۔ لاڈ۔ چونچلا۔ (۳) گھمنڈ۔ فخر۔ غرور (۴) بڑائی۔ عزت۔
نازاٹھانا۔ ناز اُٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) نخرے یا چونچلے برداشت کرنا۔ ناز برداری کرنا۔
نازبالش۔ (ف۔ا۔مذ) پہلو کا تکیہ۔ نرم تکیہ۔
نازبردار۔ (ف۔صف) ناز اٹھانے والا۔ عاشق۔
نازبرداری۔ (ف۔ا۔مث) ناز اٹھانا۔ ناز یا چونچلے کی برداشت۔
نازپروردہ۔ (ف۔صف) لاڈلا۔ لاڈ میں پلا ہوا۔
نازپیشہ۔ (ف۔صف) ناز یا نخرے کرنے والا معشوق۔
ناز سے چلنا۔ (ا۔ محاورہ) انداز سے چلنا۔ خراماں خراماں چلنا۔
ناز (نازوں) کا پالا۔ (ف۔صف) جو لاڈ اور پیار میں پلا ہو۔
ناز کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نخرے کرنا۔ لاڈ کرنا۔ (۲) اِترانا۔ غرور کرنا (۳) فخر کرنا۔
ناز میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) اترانا۔ فخر کرنا۔
ناز نخرہ۔ (ف۔ا۔مذ) چاؤ چوچلا۔ لاڈ پیار۔
ناز و ادا۔ (ف۔ا۔صف) نخرہ۔ ادا۔ غمزہ۔ پیاری من موہنی حرکات۔
ناز و نعمت میں پلنا۔ (ا۔ محاورہ) لاڈ اور پیار میں پلنا۔ آرام و آرائش میں پرورش پانا۔
ناز و نیاز۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) پیار۔ اخلاص۔ لاڈ پیار۔ چاؤ چوچلا (۲) آن اور انداز۔ ناز و نخرہ۔
ناز ہونا۔ (ا۔ محاورہ) فخر ہونا۔ گھمنڈ ہونا۔
نازاں۔ (نا۔زاں) (ف۔صف) ناز کرنے والا۔ فخر کرنے والا۔ مغرور۔
نازاں ہونا۔ (ا۔ مص مرکب) فخر کرنا۔ گھمنڈ کرنا۔ اترانا۔
نازبو۔ (نا۔ز۔بُو) (ف۔ا۔مث) ایک قسم کا خوشبودار پودا۔ سیاہ تلسی۔
نازش۔ (نا۔زِش) (ف۔ا۔مث) (۱) ناز۔ فخر۔ گھمنڈ۔ (۲) بے پرواہی۔ بددماغی۔
نازش ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ناز ہونا۔ فخر ہونا۔
نازک۔ (نا۔زک) (ق۔صف) مشکل۔
نازک۔ (نا۔زُک) (ف۔صف) (۱) پتلا۔ دبلا۔ ہلکا۔ چھریرا۔ (۲) لطیف۔ نفیس (۳) نرم۔ کومل (۴) جلد ٹوٹ جانے والا (۵) خوبصورت (۶) کمزور (۷) باریک۔ دقیق (۸) تیز۔ تند (۹) ناز پروردہ۔ ناز کا پلا ہوا (۱۰) خطرناک۔ پیچیدہ۔
نازک ادا (انداز)۔ (ف۔صف) نہایت نفیس طور طریقوں والا۔ خوش ادا معشوق۔
نازک اندام۔ (ف۔صف) چھریرے بدن کا دبلا پتلا۔ نازک جسم والا۔
نازک بات۔ (ف۔ا۔مث) (۱) لطیف بات (۲) اہم معاملہ۔ خطرناک بات۔
نازک بدن۔ (ف۔صف) (۱) دبلے پتلے جسم کا (۲) معشوق (۳) ایک قسم کی بیری۔ (۴) ایک قسم کا باریک کپڑا (۵) ایک قسم کا آلو۔

نازک جگہ۔ (ف۔ا۔مث) (۱) بدن کا وہ مقام یا عضو جس پر چوٹ لگنے سے آدمی کی ہلاکت کا اندیشہ ہو۔
نازک خیال۔ (ف۔صف) عمدہ خیالات والا۔ عالی دماغ۔ عالی خیال۔
نازک خیالی۔ (ف۔ا۔مث) عمدہ خیالات کا ہونا۔
نازک دماغ۔ (ف۔ا۔صف) (۱) مغرور (۲) بددماغ۔ بدمزاج۔ چڑچڑا۔ تنک مزاج (۳) زود رنج۔
نازک دماغی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) خودبینی۔ غرور (۲)، چڑچڑاپن۔ تنک مزاجی۔ بددماغی۔
نازک طبع۔ (ف۔صف) نازک مزاج۔
نازک طبعی۔ نازک مزاجی۔
نازک کام۔ (ف۔ا۔مث) باریک کام۔ وہ کام جو پائیدار نہ ہو۔
نازک مزاج۔ (ف۔صف) تنک مزاج۔ چڑچڑا۔ زود رنج۔
نازک مزاجی۔ (ف۔ا۔مث) تنک مزاجی۔ چڑچڑاپن۔
نازک (مسئلہ) معاملہ۔ (ف۔ا۔مذ) مشکل امر۔ دقیق مسئلہ۔ اہم معاملہ۔
نازک وقت۔ (ف۔ا۔مذ) مشکل زمانہ۔
نازکی۔ (نا۔زُ۔کی) (ف۔ا۔مث) (۱) نزاکت۔ ملائمت۔ نرمی (۲) خوبی۔ عمدگی (۳) تنک مزاجی (۴) نفاست۔ لطافت۔
نازل۔ (نا۔زِل) (ع۔صف) اترنے والا۔ نیچے آنے والا۔ وارد ہونے والا۔ گزرنے والا۔
نازل کرنا۔ (ا۔ مص مرکب) اتارنا۔ وارد کرنا۔
نازل ہونا۔ (ا۔ مص مرکب) اترنا۔ وارد ہونا۔ نیچے آنا۔ آسمان سے اُترنا۔
نازندہ۔ (ف۔صف) ناز کرنے والا فخر کرنے والا۔
نازنین۔ (نا۔ز۔نین) (ف۔صف) (۱) دلفریب۔ دلربا (۲) نازک اندام۔ نازک ادا (۳) خوبصورت۔ خوش وضع۔ ناز و ادا سے فریفتہ کرنے والی خوش ادا۔ جمع نازنیناں۔
نازوں کا پالا۔ (ا۔صف) لاڈ پیار سے پرورش کیا ہوا۔
نازی۔ (NAZI)۔ (نا۔زی) (انگ۔صف) ہٹلر کی فاشسٹ پارٹی کا رکن۔
نازیت۔ (نا۔زی۔یت) (اُ۔ا۔مؤنث) ہٹلر کا آمرانہ نظریہ اور نظام۔
ناس۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) اناس کا مخفف جو انس کی جمع ہے۔ لوگ۔ انسان۔ مرکبات میں مستعمل ہے۔ جیسے عوام الناس۔
ناس۔ (ہ۔ا۔مث) ہلاس۔ نسوار۔
ناسدانی۔ (ا۔مث) نسوار کی ڈبیا۔
ناس لینا۔ (ا۔ محاورہ) ہلاس یا نسوار سونگھنا یا ناک میں چڑھانا۔
ناس۔ (ھ۔صف) تباہ۔ برباد۔ خراب۔ نابود۔ معدوم۔
ناس کرنا۔ ناس کھونا۔ ناس مارنا۔ (ا۔ محاورہ) تباہ کر دینا۔ برباد کر دینا۔ خراب کر دینا۔
ناس ملا دینا۔ (ا۔ محاورہ) ناس کرنا۔ خراب کر دینا۔ بگاڑ دینا۔
ناس ہونا (ہو جانا)۔ (ا۔ محاورہ) برباد ہو جانا۔ تباہ ہو جانا۔ بگڑ جانا۔ خراب ہونا۔

ناسا۔ (ھ۔ا۔مذ) (۱) بڑی ناک۔ (۲) ایک قسم کی پھنسی جو ناک میں ہوتی ہے۔
ناسپاتی۔ ناشپاتی۔ (ناس، ناش، پا۔ تی) (ھ۔ا۔مؤنث) سیب کی قسم کا مگر اس سے کم درجہ کا ایک پھل۔
ناس پال۔ (ناس۔ پال) (ف۔ا۔مذ) (۱) انار کا چھلکا (۲) کچا انار۔ (۳) ایک قسم کی آتش بازی۔
ناسپالی رنگ۔ (اُر۔ا۔مذ) زردی مائل سبز رنگ نسواری رنگ۔ انار کے چھلکے کا رنگ۔
ناستک۔ (ناس تِک) (س۔صف) منکر۔ بے دین۔ ملحد۔
ناسخ۔ (نا۔سِخ) (ع۔صف) (۱) لکھنے والا۔ کاتب (۲) مٹانے والا منسوخ کرنے والا (۳) شیخ امام بخش لکھنوی کا تخلص۔
ناسک۔ (نا۔سَک) (ھ۔ا۔مث) دیوار۔
ناسِک۔ (نا۔سِک) (ع۔ا۔مذ) (۱) خدا پرست۔ عبادت گذار۔ (۲) نیک۔ باعصمت۔
ناسُک۔ ناسُکا۔ (نا۔سُک، ناس۔کا) (ق۔ا۔مث) ناک۔ ہاتھی کی سونڈ۔
ناسوت۔ (نا۔سُوت) (ع۔ا۔مذ) (۱) عالم اجسام۔ دُنیا۔ (۲) شریعت ظاہری عبادت۔
ناسُور۔ (نا۔سُور) (ع۔ا۔مذ) وہ زخم جو ہمیشہ رِستا رہتا ہے۔ اور اچھا نہیں ہوتا (۲) جسم میں گہرا سوراخ۔
ناسُور بھرنا۔ (ا۔محاورہ) پرانے زخم کا اچھا ہونا۔
ناسور پڑنا۔ پڑجانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہمیشہ جاری رہنے والا زخم ہونا (۲) بہت ایذا یا تکلیف پہنچنا۔
ناسُور ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) زخم ڈالنا۔ گھاؤ ڈالنا (۲) رنج پہنچانا۔ تکلیف دینا۔
ناسی۔ (نا۔سی) (ہ۔صف) ناس کرنے والا۔
ناشپاتی۔ (ا۔مث) دیکھیے ناسپاتی یا ناشپاتی
ناشتا۔ (ناش۔تا) (ف۔ا۔مذ) (۱) نہاری۔ صبح کا تھوڑا سا کھانا۔ (۲) خالی پیٹ۔ بھوکا۔
ناشتا کرنا۔ (ا۔محاورہ) نہاری کرنا۔ صبح کا کھانا تناول کرنا۔
ناشر۔ (ع۔ا۔مذ) نشر و اشاعت کرنا والا۔ پبلشر۔ کتابوں کو چھاپ کر بیچنے والا (۲) بکھیرنے والا۔ فاش کرنے والا۔
ناشِرین۔ (نا۔شِ۔رین) (ع۔ا۔مذ) (۱) ناشر کی جمع (۲) اشاعت کرنے والے۔
ناشی۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) پیدا ہونے والا (۲) شروع ہونے والا۔ (۳) ظاہر ہونے والا۔ ظاہر۔ واضح۔
ناصِب۔ (ع۔ا۔مذ) کھڑا کرنے والا۔ قائم کرنے والا۔ نصب کرنے والا۔
ناصِح۔ (ع۔ا۔مذ) نصیحت کرنے والا۔ صلاح کار۔ جمع ناصحین۔
ناصِر۔ (ع۔ا۔مذ) مدد کرنے والا۔ معاون۔ حامی۔ جمع۔ انصار۔
ناصیہ۔ (نا۔صِ۔یَہ) (ع۔ا۔مذ) (۱) پیشانی کے بال (۲) ماتھا۔ پیشانی۔
ناصیہ سا۔ (۱) زمین پر پیشانی رگڑنے والا (۲) عاجز۔ بےچارہ۔ ناچیز۔
ناصیہ سائی (فرسائی)۔ (ع۔ف۔ا۔مث) ماتھا رگڑنا۔ خوشامد۔
ناصیہ فرسا۔ (ف۔ا۔مث) ماتھا رگڑنے والا۔

ناطِق۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) بولنے والا۔ گویا (۲) صاحبِ عقل (۳) مستحکم۔ مضبوط۔ (۴) دوسرے کو عاجز اور خاموش کر دینے والا۔
ناطِقہ۔ (نا۔طِ۔قہ) (ع۔صف) (۱) بولنے کی قوت۔ طاقت گویائی۔
ناطقہ بند کر دینا۔ (ا۔محاورہ) بولنے کی طاقت بند کر دینا۔ (۲) لاجواب کر دینا۔ تنگ کرنا۔
ناظِر۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) دیکھنے والا (۲) نگہبان۔ محافظ (۳) محرروں کا افسر۔ ہیڈ محرر (۴) میر سامان (۵) خواجہ سرا۔
ناظِرہ۔ (نا۔ظِ۔رَہ) (ع۔ا۔مث) (۱) دیکھنے کی قوت (۲) دیکھ کر پڑھنا۔
ناظرہ خواں۔ وہ جو حافظِ قرآن تو نہ ہو مگر دیکھ کر پڑھ سکتا ہو۔
ناظرہ پڑھنا۔ کلام پاک دیکھ کر پڑھنا۔
ناظِرین۔ (نا۔ظِ۔رین) (ع۔ا۔مذ) ناظر کی جمع۔ (۱) دیکھنے والے (۲) پڑھنے والے مطالعہ کرنے والے۔
ناظِم۔ (ع۔صف) (۱) پرونے والا۔ لڑی بنانے والا (۲) انتظام کرنے والا۔ منتظم۔ کارکن۔ سربراہ (۳) نظم کہنے والا۔ شاعر (۴) سیکرٹری (۵) گورنر صوبیدار جمع نُظّا۔ ناظمان۔
ناظمِ تعلیم۔ (ع۔ا۔مذ) وہ افسر جو تعلیم کا منتظم ہو۔ ڈائریکٹر تعلیم۔
ناظُورہ۔ (نا۔ظُو۔رہ) (ع۔صف) (۱) محبوبہ (۲) مالنوں کا سردار۔
ناعِم۔ (ع۔مذ) نرم۔ نازک (۲) آسان۔ (۳) نرم مزاج۔ (۴) خیبر کا ایک قلعہ۔
ناعُورہ۔ (ع۔ا۔مذ) پن چکی یا ہوا چکی۔ (۲) وہ رگ جس سے خون بہتا ہو (۳) پانی کا گھڑا۔ برتن۔
ناغول۔ (نا۔غُو۔ل) (ف۔ا۔مث) چھوٹی کوٹھڑی جو زینے کے نیچے بناتے ہیں۔
ناغہ۔ (نا۔غَہ) (ت۔صف۔و۔ا۔مذ) (۱) خالی بیکار (۲) تعطیل۔ غیر حاضری۔
ناغہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) تعطیل کرنا۔ غیر حاضری۔
ناغہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) غیر حاضری یا تعطیل ہونا۔
ناغہ نویس۔ (ف۔ا۔مذ) عہدہ دار جو ملازموں کی حاضری لیتا اور غیر حاضری درج کرتا ہے۔
ناف۔ (ف۔ا۔مث) (۱) پیٹ کے درمیان وہ سوراخ جہاں رحم مادر میں بچے کی آنول جڑی ہوتی ہے۔ (۲) وسیلہ۔ درمیان۔ بیچوں بیچ۔ مرکز۔
نافِ اَرض۔ (ف۔ا۔مث) زمین کا مرکز۔ کعبہ شریف۔ مکہ معظمہ۔
ناف آلا۔ پیٹ۔ شکم۔ (ق)
ناف ٹالنا۔ ناف ٹل جانا۔ (ا۔محاورہ) ناف کا بے جگہ ہو جانا۔ دھرن ٹلنا۔
نافِ زمین۔ (ف۔ا۔مث) دیکھیے ناف ارض۔
نافِ شب۔ (ف۔ا۔مث) آدھی رات۔ رات کا درمیان۔
نافِذ۔ (نا۔فِذ) (ع۔صف) (۱) جاری ہونے والا۔ (۲) جاری۔ مؤثر۔ لاگو۔ نافذ ہونے والا۔
نافِذ کرنا۔ (ا۔محاورہ) جاری کرنا۔ صادر کرنا۔
نافِذہ۔ (نا۔فِ۔ذہ) (ع۔صف) جاری شدہ۔
نافِر۔ (ع۔صف) نفرت کرنے والا۔ گھن کھانے والا (۲) بھاگنے والا۔

نافع ۔ (نا۔فِع) [ع ۔صف] (۱) مفید ۔ فائدہ مند ۔ نفع دینے والا (۲) خدا کا ایک صفاتی نام ۔ (۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک غلام جسے آپ نے آزاد کر دیا تھا ۔ (۵) حضرت علی کا بنوایا ہوا ایک قید خانہ ۔

نافِلہ ۔ (نا ۔فِ ۔لہ) [ع ۔ا ۔ مذ] (۱) وہ فعل یا عبادت جو فرض نہ ہو، بلکہ برائے حصولِ ثواب کی جاتے ۔ جمع ۔ نوافل ۔

نافِلہ اشراق ۔ [ع ۔ا ۔ مذ] طلوعِ آفتاب کے بعد کی نماز نفل ۔

نافہ ۔ [ف ۔ا ۔ مذ] مشک کی تھیلی ۔ ایک خاص ہرن کے پیٹ کی تھیلی جو خوشبودار ہوتی ہے ۔ ناف سے مشتق ہے ۔

نافۂ آہو ۔ تاتاری ہرن کے پیٹ کی تھیلی ۔

نافی ۔ [ع ۔صف] انکار کرنے والا ۔ نفی کرنے والا ۔

ناقِد ۔ [ع ۔صف] (۱) پرکھنے والا ۔ تنقید کرنے والا ۔

ناقِص ۔ [ع ۔صف] (۱) ادھورا ۔ غیر مکمل ۔ (۲) عیب دار ۔ خراب (۳) غیر خالص کھوٹا ۔ جمع ۔ ناقصاں ۔

ناقِص الخِلقت ۔ [ع ۔صف] جس کا کوئی عضو پیدائشی طور پر خراب ہو ۔

ناقِص العقل ۔ [ع ۔صف] کم عقل ۔ بے وقوف ۔

ناقِص عیار ۔ [ا ۔ محاورہ] غیر معیاری ۔ جو معیار پر پورا نہ اترے ۔

ناقِص کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] بگاڑنا ۔ خراب کرنا ۔ کھوٹ ملانا ۔

ناقِصات العقل ۔ [ع ۔صف] کم عقل عورتیں ۔

ناقِل ۔ [ع ۔صف] ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے والا (۲) نقل کرنے والا ۔ بیان کرنے والا (۳) راوی ۔ جمع ۔ ناقلان ۔

ناقُوس ۔ (نا ۔قُوس) [ع ۔ا ۔ مذ] سنکھ جو ہندو پوجا کرتے وقت بجاتے ہیں ۔

ناقُوس پھونکنا ۔ [ا ۔ مص مرکب] سنکھ بجانا ۔

ناقہ ۔ [ع ۔ا ۔ مث] اُونٹنی ۔ سانڈنی ۔

ناک ۔ [ہ ۔ا ۔ مث] (۱) چہرے کا وہ دو سوراخوں والا لمبا سا عضو جس سے سانس لیتے ہیں (۲) غیرت ۔ شرم ۔ لحاظ (۳) نمود کی چیز (۴) غیرت ۔ آبرو ۔ شان (۵) آرائش ۔ (۶) کوئی چیز جو باعثِ فخر ہو (۷) مشہور یا ممتاز انسان ۔

ناک ۔ [ف ۔صف] پُر ۔ بھرا ہوا (۲) منسوب (۳) کلمہ نسبت اسماء کے ساتھ مل کر صفت بناتا ہے ۔ جیسے افسوسناک ۔ غمناک ۔

ناک آنا ۔ [ا ۔ محاورہ] ناک سے آلائش گرنا ۔

ناک اُڑا دینا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) ناک کاٹنا (۲) بے عزت کرنا ۔

ناک اُونچی ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] عزت بڑھنا ۔ سرخروئی ہونا ۔ بول بالا ہونا ۔

ناک بند ۔ گھوڑے کی پوزی ۔

ناک بہنا ۔ [ا ۔ محاورہ] ناک سے آلائش کا نکلنا ۔

ناک بھوں (چڑھانا) (سکیڑنا) ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) تیوری چڑھانا (۲) ناراض ہونا ۔ خفا ہونا (۳) بیزار ہونا ۔ نفرت ظاہر کرنا ۔

ناک بیٹھ جانا (بیٹھنا) ۔ [ا ۔ محاورہ] چوٹ یا مرض کی وجہ سے ناک کا چپٹا ہو جانا ۔

ناک بیندھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] ناک میں سوراخ کرنا ۔ ناک چھیدنا ۔

ناک پاک کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] ناک صاف کرنا

ناک پچک جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] ناک بیٹھ جانا ۔

ناک پر اُنگلی رکھ کر بات کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] عورتوں یا زنخوں کی طرح باتیں کرنا ۔

ناک پر پہیا پھر جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] ناک کا چپٹا ہونا ۔ ناک کا بیٹھ جانا ۔

ناک پر (ٹکا) رکھ دینا ۔ [ا ۔ محاورہ] قیمت یا اُجرت فوراً ادا کر دینا ۔

ناک پر غصّہ ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] ذرا ذرا سی بات پر ناراض ہونا ۔ بہت جلد خفا ہونا ۔

ناک پر کی مکھی تک نہ اُڑانا ۔ [ا ۔ محاورہ] بہت سُست یا کاہل ہونا ۔

ناک پر مکھی نہ بیٹھنے دینا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) کسی کا ذرا احسان نہ اٹھانا ۔ کسی کا شرمندہ احسان نہ ہونا ۔ غیرت کو داغ نہ لگنے دینا ۔

ناک پکڑتے دَم نکلنا ۔ [ا ۔ محاورہ] نہایت کمزور ہونا ۔ نہایت لاغر ہونا ۔

ناک پُھلانا ۔ [ا ۔ محاورہ] غرور یا غصّے سے ناک کو چوڑا کر لینا ۔

ناک چڑھانا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) تیوری چڑھانا نتھنے پھیلانا (۲) ناراض ہونا (۳) غرور سے ناپسندیدگی کا اظہار کرنا ۔ نفرت سے خاطر میں نہ لانا ۔

ناک چڑھی رہنا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) تیوری چڑھی رہنا ۔ بدمزاج بنا رہنا ۔ ہر وقت ناراض رہنا ۔

ناک چنے چبوانا ۔ [ا ۔ محاورہ] ناک میں دَم کرنا ۔ بہت ستانا ۔ عاجز کر دینا ۔

ناک چوٹی ۔ عزت آبرو ۔

ناک چوٹی پر آفت آنا ۔ [ا ۔ محاورہ] عزت آبرو پر آفت آنا ۔

ناک چوٹی کاٹنا ۔ [ا ۔ محاورہ] ذلیل و رسوا کرنا ۔ بے آبرو کرنا ۔

ناک چوٹی کا ڈر ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] بے عزتی کا خوف ہونا ۔

ناک چوٹی میں گرفتار (رہنا) ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] عزت سنبھالنے اور زینت میں مصروف رہنا ۔

ناک چوٹی ہاتھ ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] عزت و آبرو کسی کے اختیار ہونا ۔

ناک چھِی جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] نتھ وغیرہ ڈالنے کا سوراخ بڑا ہو جانا ۔

ناک رکھ لینا ۔ (رکھنا) ۔ [ا ۔ محاورہ] عزت رکھ لینا ۔ بات رکھ لینا ۔

ناک رگڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) زمین پر ناک گھسانا (۲) نہایت منت و زاری کرنا ۔ عجز و انکساری کرنا ۔

ناک رگڑے کا بچّہ ۔ [ا ۔ محاورہ] ۔ وہ بچہ جو بہت سی دعاؤں سے منتیں مان کر پیدا ہوا ہو ۔ اللہ آمین کا بچہ ۔

ناک ساکھ رکھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] اپنی عزت بچانا ۔ نیک نامی حاصل کرنا ۔

ناک سُنکنا ۔ [ا ۔ محاورہ] ناک صاف کرنا ۔ ناک کی ریزش نکالنا ۔

ناک (سکوڑنا) سکیڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) ناک چڑھانا (۲) نفرت کرنا ۔

ناک سے لکیریں کھینچنا ۔ [ا ۔ محاورہ] کسی بات سے توبہ کرنا ۔ اپنا قصور مان کر آئندہ کے لیے توبہ کرنا ۔

ناک قلم ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) ناک کٹ جانا (۲) بے عزتی ہو جانا ۔

ناک کا بال ۔ [ا ۔ صف] نہایت عزیز اور مقرب ۔

ناک کا بانسا ۔ [ا ۔ محاورہ] دونوں نتھنوں کے درمیان کی ہڈی یا دیوار ۔

ناک کا بانسا پھرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] دونوں نتھنوں کے درمیان کی ہڈی کا ٹیڑھا ہو جانا جو موت کی نشانی ہے ۔

ناک کاٹ کے چوتڑوں تلے رکھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] بے غیرتی اختیار کرنا ۔ حیا شرم اُٹھ جانا ۔

ناک کاٹنا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) بے عزت کرنا۔ ذلیل کرنا۔ بدنام کرنا۔ (۲) کسی تیز دھار آلے یا دانتوں سے ناک کاٹ دینا۔ مرد بدچلن عورتوں کی ناک کاٹ دیتے ہیں۔

ناک کا گجوا۔ ناک کا چوہا۔ [ا۔ مذ] وہ ریزش جو ناک میں جم کر سخت ہو جاتی ہے۔

ناک کان کاٹنا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) نکٹا اور بوچا بنانا (۲) ذلیل و خوار کرنا۔

ناک کٹانا۔ [ا۔ محاورہ] بدنام ہونا۔ رسوا ہونا۔

ناک کٹ جانا۔ [ا۔ محاورہ] عزت و آبرو خاک میں مل جانا۔

ناک کٹی۔ [ا۔ مث] بدنامی۔ رسوائی۔ بے عزتی۔

ناک کٹی ہونا۔ [ا۔ محاورہ] رسوائی ہونا۔

ناک کٹے۔ (بددعا) بدنام ہو۔ رسوا ہو۔ اس کی عزت جائے۔

ناک کی پھنگی۔ [ا۔ مث] ناک کی نوک۔

ناک کی سیدھ۔ [ا۔ مث] ٹھیک سامنے۔ سیدھے خط میں۔ بخطِ مستقیم۔

ناک کی کیل۔ [ا۔ مث] وہ کیل جو عورتیں ناک میں لگاتی ہیں۔

ناک کے پھیر سے بیان کرنا۔ [ا۔ محاورہ] بات کو طوالت سے بیان کرنا۔

ناک کے رستے نکل جانا۔ [ا۔ محاورہ] شیخی کرکری ہو جانا۔

ناک گھسنی۔ [ا۔ مث] عاجزی۔ منت سماجت کرنا۔

ناک میں بولنا۔ [ا۔ محاورہ] منمنانا۔

ناک میں تیر دینا۔ [ا۔ محاورہ] بہت تنگ کرنا۔

ناک میں دم آنا۔ [ا۔ محاورہ] بہت تنگ ہونا۔ سخت پریشان ہونا۔

ناک میں دم آنے لگنا۔ [ا۔ محاورہ] جی گھبرانے لگنا۔ دم گھٹنے لگنا۔

ناک میں دم کرنا۔ [ا۔ محاورہ] ستانا۔ دق کرنا۔ حیران کرنا۔

ناک نقشہ۔ [ا۔ مذ] چہرے کے خدوخال۔

ناک ندی جانا۔ [ا۔ محاورہ] سخت بدبو ہونا۔

ناک نہ رہنا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) غیرت جاتی رہنا (۲) بے عزت ہو جانا۔

ناک نہ کان نتھ بالیوں کا ارمان۔ [ا۔ مثل] حیثیت کچھ نہیں مگر حوصلے اونچے۔

ناک والا۔ [ا۔ صف۔ مذ] (۱) عزت والا۔ غیرت والا۔

ناک ہو تو نتھیا سوجھے۔ [ا۔ مثل] اصلی چیز ہونی چاہیے۔ فروعات بعد میں بھی مہیا ہو سکتی ہیں

ناک آؤٹ (Knockout) [انگ۔ ا۔ مذ] مُکّے بازی میں حریف کو مار کر اکھاڑے سے باہر نکال دینا۔

ناکوں ناک۔ [ا۔ صف] لبالب۔ لبریز۔ مُنہا مُنہ۔

ناکوں ناک بھر دینا۔ [ا۔ محاورہ] لبالب بھر دینا۔

ناکا۔ [ھ۔ ا۔ مذ] (۱) سڑک کا آخیر۔ راستے کی حد۔ (۲) مہرا۔ سرا۔ (۳) راہ۔ راستہ۔ (۴) گلی کوچے کا دروازہ (۵) شہر کا دروازہ (۶) چُنگی کی چوکی۔ (۷) سوئی کا چھید۔ (۸) حد۔ کنارہ (۹) پانی کے گذرنے کی جگہ (۱۰) پولیس کا چھوٹا تھانہ یا چوکی (۱۱) سڑک یا درے میں داخل ہونے کی جگہ (۱۲) ایک دریائی جانور۔ مگرمچھ (۱۳) مگرمچھ کی قسم کا ایک دریائی جانور۔

ناکا بند کرنا۔ [ا۔ محاورہ] حد بندی کرنا (۲) راستہ روکنا۔ راستے میں پہرہ بٹھانا۔ پانی کے بہاؤ کو روکنا۔

ناکا بند ہونا۔ (۱) راستہ رک جانا۔ ٹھہراؤ رکنا۔

ناکا بندی۔ [ا۔ مث] حد بندی۔ (۲) راستہ روکنا۔

ناکا روکنا۔ [ا۔ محاورہ] رستے پر پہرہ بٹھانا۔ راستہ روکنا۔

ناکا سنبھالنا۔ [ا۔ محاورہ] راستہ روکنا۔ راستہ پہ پہرہ ہونا۔

ناکے دار۔ [ا۔ مذ] ناکادار۔ سوراخ دار۔

ناکے میں سے نکالنا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) سوئی کے سوراخ میں سے نکالنا (۲) دق کرنا۔ ستانا (۳) مجبور کرنا (۴) سیدھا کرنا۔ درست کرنا۔

ناکح۔ [ع۔ صف] نکاح کرنے والا۔

ناکڑا۔ (ناک۔ ڑا) [ھ۔ ا۔ مذ] بڑی ناک۔

ناکو۔ [ھ۔ ا۔ مذ] مگرمچھ۔ گھڑیال۔ نہنگ۔

ناکھنا۔ (نا۔ کھ۔ نا) [ق۔ مص] رکھنا۔

ناگ۔ [س۔ ا۔ مذ] (۱) سانپ (۲) پھن دار سیاہ سانپ۔

ناگ بیل۔ [ہ۔ ا۔ مث] پان کی بیل۔ (خیال ہے کہ سانپ اس کے نیچے رہتا ہے اس لیے اسے ناگ بیل کہتے ہیں۔

ناگ پنچمی۔ ہندوؤں کا ایک تہوار۔ جو پانچ ساون سُدی کو ہوتا ہے۔

ناگ پھنی۔ تھوہر کی ایک قسم جس کے پتوں کی شکل سانپ کے پھن کی طرح ہوتی ہے۔

ناگ دنت۔ [ہ۔ ا۔ مذ] ہاتھی دانت۔

ناگ دون۔ [ہ۔ ا۔ مذ] ایک پودا جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کی لکڑی گھر میں ہو تو سانپ نہیں آتا۔

ناگ کھلانا۔ [ا۔ محاورہ] جان جوکھوں کا کام کرنا (۲) خطرے میں پڑنا (۳) بدمزاج حاکم کی ملازمت میں ہونا۔

ناگا۔ [ہ۔ ا۔ مذ] ایک قوم جو آسام کے پہاڑی علاقوں میں رہتی ہے (۲) اس فرقہ کا ایک فرد (۳) ہندو سادھو جو ننگے رہتے ہیں۔

ناگر۔ [ھ۔ صف] (۱) قصبہ یا شہر کے متعلق (۲) شہری یا شہر کا رہنے والا۔ (۳) چالاک۔ ہوشیار (۴) گجراتی براہمنوں کی ایک قوم (۵) بڑی آبادی۔ (۶) [ق۔ ا۔ مذ] ہل (۷) ایک گھاس

ناگر بیل۔ [ہ۔ ا۔ مث] پان کی بیل

ناگر پان۔ [ہ۔ ا۔ مذ] بہترین قسم کا پان (۲) عمدہ اور بڑا پان۔

ناگر موتھا۔ [ہ۔ ا۔ مث] ایک قسم کی خوشبودار گھاس کی جڑ۔

ناگری۔ (ناگ۔ ری) [س۔ ا۔ مث] (۱) ہندی زبان کا رسم الخط۔ (۲) چالاک عورت (۴) ایک پودا۔

ناگل۔ [ہ۔ ا۔ مذ] ہل۔ قلبہ (۲) جوئے کی رسی جس سے بیل جوڑتے ہیں۔

ناگن۔ [ہ۔ ا۔ مث] (۱) ناگ کی مادہ (۲) گدی کے بالوں بھونری۔

ناگن سونگھ جانا۔ [ا۔ محاورہ] ناگن کا کاٹنا۔

ناگنی۔ (ناگ۔ نی) [ھ۔ ا۔ مث] (۱) بڑے سانپ کی مادہ (۲) حسین عورت۔

ناگوری۔ (نا۔ گو۔ ری) [ھ۔ صف] شہر ناگور واقع مارواڑ سے منسوب ہے۔ جہاں کے بیل بہت مشہور ہیں (۲) ایک قسم کا جوتا۔

ناگیسر ۔ (ناگے ۔ سَر) (ہ ۔ ا ۔ مذکر) ایک قسم کا خوشبودار پھول اور اس کا پودا ۔

ناک ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) قریب ۔ نزدیک (۲) وہ آنت جو کہ رحم مادر میں بچے کے پیٹ سے جڑی ہوتی ہے ۔ اور جسے پیدائش پر کاٹ کے جدا کر دیتے ہیں (۳) بندوق یا تپنچے کی نالی ۔ (۴) لوہے یا پتھر کا آلہ جسے پہلوان ورزش کے وقت اٹھاتے ہیں (۵) (ق) ساتھ ۔ مانند ۔

نال اٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) پتھر یا لکڑی کا بنا ہُوا کندہ ۔ برائے ورزش اٹھانا ۔

نال کاٹنا ۔ (ا ۔ مص مرکب) بچہ کی پیدائش کے وقت ناف کی نلی کاٹنا ۔

نال کٹائی ۔ (ا ۔ مث) دائی کا وہ حق جو نال کاٹنے پر دیا جاتا ہے ۔

نال گڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بچے کی ناف سے نال کاٹ کر زمین میں دبا دینا ۔ دعوے اور استحقاق ہونا (۲) تعلق ہونا (۳) زاد بوم ہونا ۔ مسکن ہونا ۔

نال نکالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہر داؤں پر مالک قمار خانہ کا حصہ الگ کرنا ۔

نال ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ ریشہ جو قلم تراشتے وقت نکلتا ہے (۲) نَے ۔ نرسل جو اندر سے خالی ہو ۔

نالا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) رنگین گنڈے دار سوت (۲) ازار بند (۳) چھوٹی ندی ۔ چھوٹا دریا ۔ برساتی نہر ۔

نالاں ۔ (نا ۔ لا ۔ ں) (ف ۔ صف) (۱) روتا ہُوا ۔ نالہ کرتا ہوا ۔ (۲) شاکی ۔ فریادی ۔ واویلا کرنے والا (۳) عاجز ۔ تنگ ۔

نالش ۔ (نا ۔ لِش) (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) رونا ۔ گریہ وزاری (۲) فریاد ۔ دہائی ۔ شکایت (۳) دعوے ۔ حاکم کے سامنے چارہ جوئی ۔

نالشِ استردادِ دعوے ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) دعویٰ واپس لینے کی عرضی ۔

نالشِ استقرارِ حق ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) حق برقرار رکھنے کی نالش ۔

نالش داغ دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) عدالت میں دعوے دائر کرنا (۲) فریاد کرنا ۔

نالشِ مفلسی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) وہ نالش جس میں مفلس ہونے کے باعث تا حصول ڈگری عدالت کے رسوم ادا نہ کرنا پڑیں ۔

نالشا نالشتی ۔ (اَر ۔ ا ۔ مث) باہمی جھگڑے کی وجہ سے ایک دوسرے پر دعوے دائر کرنا ۔

نالشتی ۔ (نا ۔ لِ ۔ شی) (ف ۔ صف) دعویدار (۲) فریادی ۔ شکایت کرنے والا ۔

نالکی ۔ (نال ۔ کی) (ہ ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کی کھلی پالکی ۔ تام جھام ۔

نالنا ۔ (نال ۔ نا) (ق ۔ مص) رونا ۔ پیٹنا ۔ فریاد کرنا ۔

نالہ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) فریاد ۔ واویلا (۲) شور ۔ غُل ۔ فغاں ۔

نالۂ دل ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) آہ ۔ آہ سرد ۔

نالہ سر کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) فریاد کرنا ۔ آہ کھینچنا ۔

نالۂ سوزاں ۔ (ف ۔ صف) جلا دینے والی آہ ۔

نالۂ شبگیر ۔ (ف ۔ صف) رات کے وقت کی آہ و فغاں

نالہ کرنا ۔ (ا ۔ مص ۔ مرکب) فریاد کرنا ۔ آہ و فغاں کرنا ۔

نالہ کش و فرسا ۔ (ف ۔ صف) فریاد کرنے والا ۔

نالہ کھینچنا ۔ (ا ۔ محاورہ) فغاں کرنا ۔

نالہ گر ۔ (ف ۔ صف) فغان و پکار کرنے والا ۔

نالۂ گرم ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ نالہ جو کمال جوش سے نکلے ۔

نالۂ مرغِ سحر ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) صبح کے وقت مرغ کی بانگ ۔

نالہ نکلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) فریاد ہونا

نالہ و شیون ۔ (ف ۔ مذ) رونا ۔ پیٹنا ۔ آہ وزاری ۔

نالی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مؤنث) موری ۔ پانی نکلنے کا راستہ ۔

نام ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) وہ لفظ جس سے کوئی شخص یا چیز پہچانی جائے ۔ (۲) اسم ۔ ناؤں (۳) لقب ۔ کنیت ۔ خطاب ۔ عرف ۔ تخلص ۔ (۴) شہرت ۔ ناموری ۔ (۵) عزت ۔ آبرو ۔ (۶) نسل ۔ اولاد ۔ خاندان ۔ (۷) تہمت ۔ الزام ۔ (۸) یادگار ۔ (۹) متعلق ۔ مرکبات کے آخر میں استعمال ہوتا ہے جیسے گمنام ۔ بدنام ۔ بڑا سا نام ۔

نام آسمان پر ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) بڑی شہرت ہونا ۔ بڑی نیک نامی ہونا ۔

نام آور ۔ (ف ۔ صف) مشہور ۔ معروف ۔

نام آوری ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) شہرت ۔

نام (اُٹھ جانا) اُٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نام نہ رہنا ۔ نام مٹ جانا ۔

نام اُچھلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بُرائی کی وجہ سے مشہور ہونا ۔ بدنامی ہونا ۔ رسوائی ہونا ۔

نام اُڑ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) نشان تک باقی نہ رہنا ۔ نیست و نابود ہو جانا ۔

نام بازار تک جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) لوگوں میں بدنامی ہونا ۔ رسوائی ہونا ۔

نام باقی رہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) مرنے کے بعد نام لیا جانا (۲) شہرت رہ جانا ۔ (۳) یادگار باقی رہ جانا (۴) نام کے سوا کچھ باقی نہ رہنا ۔

نام بتانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) نام ظاہر کرنا (۲) اپنی شخصیت کو متعارف کرانا ۔

نام بدنام کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) رسوا ہونا ۔ بدنام ہونا (۲) عیب لگانا ۔ الزام دھرنا ۔

نام بُردہ ۔ (ا ۔ محاورہ) وہ جس کا اُوپر نام لیا جا چکا ہے ۔

نام بڑا اور درشن چھوٹے ۔ (ا ۔ مثل) جتنا نام ہے اتنا کام نہیں ۔ نام کے مطابق سامان نہیں ۔

نام بڑا اُونچا کالوں سے بوچا ۔ (ا ۔ مثل) خاندان کی بدنامی کا باعث ہے ۔

نام بڑا ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کسی اچھی بات کے لیے مشہور ہونا ۔ (۲) اعلیٰ خاندان ہونا ۔

نام بڑا یا دام ۔ (ا ۔ مثل) نیک نامی دولت سے بہتر ہے ۔

نام بکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نام کی شہرت سے چیز بکنا ۔ نام کی قدر ہونا ۔

نام بگاڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) نام بدنام کرنا ۔ (۲) نام کو اصل حالت پر نہ رکھنا ۔

نام بلند بہ از بام بلند ۔ (ف ۔ مثل) نیک نامی عالی شان عمارتوں والی جائیداد سے اور مال و دولت سے بہتر ہے

نام بنام ۔ (ف ۔ تابع فعل) نام وار ۔ ہر ایک کو ۔ ایک ایک کو ۔ نام لے کر ۔

نام بھی نہ لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) سخت نفرت کرنا ۔ بہت بیزار ہونا (۲) مطلق یاد نہ رہنا ۔

نام بھی نہیں ۔ (ا ۔ محاورہ) نام نہیں کچھ نہیں ۔ ذرا بھی نہیں ۔

نام پانا ۔ (ا ۔ محاورہ) مشہور ہونا ۔ نیک نامی حاصل کرنا ۔ شہرت ہونا

نام پر ۔ (ا ۔ تابع فعل) (۱) نام کے لیے طفیل میں ۔ واسطے (۲) شہرت کے لیے (۳) کسی کے نام کی تعظیم کے لیے ۔

نام پر بیٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بھروسا کرنا ۔ متوکل رہنا ۔ (۲) نام کا پاس اور لحاظ کر کے مستقل رہنا ۔

نام پر پاپوش (بیزار) مارنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی سے بے حد بیزار ہونا۔
نام پر جانا۔ (ا۔ محاورہ) رعایت کرنا۔ لحاظ کرنا۔
نام پر جان دینا۔ (ا۔ محاورہ) شہرت حاصل کرنے کی بیحد کوشش کرنا۔
نام پر حرف آنا۔ (ا۔ محاورہ) بدنام ہونا۔ رُسوا ہونا۔
نام پر کٹورا (لوٹا) پھیرنا۔ (ا۔ محاورہ) چور معلوم کرنے کے لیے دو آدمی کٹورے یا لوٹے کو انگلیوں سے پکڑتے ہیں اور مشتبہ اشخاص کے نام کی پرچیاں لوٹے میں ڈالتے ہیں۔ اور کچھ پڑھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جب ملزم کے نام کی پرچی ڈالی جاتی ہے تو کٹورا یا لوٹا گھوم جاتا ہے۔
نام پر گالیاں پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بُرا آدمی جس کا ذکر آتے ہی لوگ گالیاں دینے لگیں۔ (۲) نام لے کر گالیاں دینا۔
نام پر لٹانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی خاطر کوئی چیز خیرات کر کے لٹا دینا۔
نام پر (مٹنا) مرنا۔ (ا۔ محاورہ) شہرت کے لیے بیحد کوشش کرنا۔ شہرت کا بہت زیادہ طالب ہونا
نام پر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کے متعلق ہونا۔ کسی کی ملکیت میں ہونا۔ نامزد ہونا۔
نام پڑ جانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی نام سے مشہور ہو جانا۔ عرف یا لقب ہو جانا
نام پکارنا۔ (ا۔ محاورہ) نام لے کر آواز دینا۔ (۲) نام سے بُلانا۔ (۳) حاضری لینا۔
نام (پکڑنا) پکڑ لینا۔ (ا۔ محاورہ) خواہ مخواہ نام لینا۔
نام پیدا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) شہرت حاصل کرنا۔
نام پیروں کا کھائیں مجاور۔ (ا۔ مثل) دوسرے کے نام سے اپنا کام نکالنا۔
نام پیش کرنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کام یا ممبری کیلیے کسی کے نام کو تجویز کرنا۔
نام تجویز کرنا۔ (ا۔ محاورہ) نام پیش کرنا (۲) بچے کا نام رکھنا۔
نام تک کا روا دار نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بیحد ناراض اور بیزار ہونا۔ نام لینے کی بھی اجازت نہ ہونا۔
نام تک سے واقف نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) نام بھی نہ جاننا۔ بالکل نہ جاننا۔
نام (ٹھہرا لینا) ٹھہرانا۔ (ا۔ محاورہ) کوئی نام رکھ لینا۔ نام مقرر کر لینا۔
نام جاگنا۔ (ا۔ محاورہ) دوبارہ مشہور ہونا۔ شہرت کا کم ہو جانے کے بعد پھر بڑھ جانا۔
نام جپنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کا ہر وقت ذکر کرنا۔ یاد کرنا۔
نام جھنڈے پر چڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) بدنام کرنا۔ رُسوا کرنا۔
نام چار کو۔ (ا۔ تابع فعل) برائے نام۔ بہت تھوڑا۔
نام (چڑھنا) چڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) نام رجسٹر میں درج ہونا۔ نام دفتر میں لکھنا۔
نام چلنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی یادگار باقی رہنا۔ نام قائم رہنا۔
نام چمکنا۔ (ا۔ محاورہ) شہرت پانا۔
نام حاصل کرنا۔ (ا۔ محاورہ) شہرت پانا۔ مشہور ہونا۔
نام خارج کر دینا۔ (ا۔ محاورہ) رجسٹر یا تحریر سے نام کاٹ دینا۔ قلمزد کر دینا۔
نام خاک میں مل جانا۔ (ا۔ محاورہ) سخت بدنام ہونا۔ بے وقعت ہو جانا۔
نام خدا (کلمۂ دعا)۔ (۱) تعظیم و تکریم کے لیے اور خدا کی قسم کی بجائے مستعمل ہے (۲) برکت اور نظرِ بد سے محفوظ رہنے کا کلمہ۔ چشم بد دور۔ ماشاءاللہ (۳) تحسین و آفرین کا کلمہ۔ طنزاً بھی کہا جاتا ہے۔
نام خدا کنوارا پنڈا ہے۔ (ا۔ محاورہ) ماشاءاللہ چشم بد دور ابھی کنواری ہے۔
نام خراب کرنا۔ (ا۔ محاورہ) بدنام کرنا۔

نام داخل یا درج ہونا۔ (ا۔ محاورہ) لکھنا۔ رجسٹر وغیرہ میں تحریر کرنا۔
نام دار۔ (ف۔ صف) مشہور۔ نامی۔
نام دنیا سے اُٹھ جائے۔ (بددُعا) مرجائے۔ مٹ جائے۔ کوئی نام لیوا باقی نہ رہے۔
نام دھرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) عیب لگانا۔ نکتہ چینی کرنا۔ بُرا کہنا۔ (۲) قیمت مقرر کرنا۔
نام دینا۔ (ا۔ محاورہ) نام رکھنا۔ مشہور کرنا۔
نام ڈبونا۔ (ا۔ محاورہ) خاندان کو بٹا لگانا۔ بزرگوں کا نام بدنام کرنا۔
نام ڈوبنا۔ (ا۔ محاورہ) رسوائی ہونا۔ بدنامی ہونا۔ عزت جانا۔
نام رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بچے کا کوئی نام تجویز کرنا (۲) بُرا کہنا۔
نام روشن (کرنا) ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) شہرت ہونا (۲) (طنزاً) رُسوا ہونا۔ بدنام ہونا۔
نام روک لینا۔ (ا۔ محاورہ) ترقی وغیرہ کے لیے نام نہ بھیجنا۔
نام زبان پر پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کا نام ذہن سے اُتر جانا۔ کسی کا نام پوری طرح یاد نہ آنا۔
نام زد۔ (ا۔ صف) (۱) مشہور۔ معروف (۲) معیّن۔ مقرّر (۳) کسی کام کیلیے تجویز کیا گیا (۴) منسوب لڑکی جس کی منگنی ہو چکی ہو۔
نامزد کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی کام کے لیے مقرر کرنا۔ معیّن کرنا۔ (۲) منسوب کرنا
نام ساکھ۔ (ا۔ تابع فعل) نام کا اعتبار اور شہرت۔
نام زندہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) نام روشن کرنا۔ یاد تازہ کرنا۔
نام سُننے سے رونگٹے کھڑے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کسی سے بہت ڈرنا۔
نام سے۔ (ا۔ تابع فعل) (۱) نام لے کر۔ نام پر (۲) نام کی بدولت (۳) نام سُن کر۔ نام لینے سے۔ نام کے ساتھ (۴) بہانے سے۔
نام سے آشنا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) معمولی واقفیت ہونا۔
نام سے بکنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی چیز کا اپنے نام کی وجہ سے بکنا۔
نام سے بھاگنا۔ (ا۔ محاورہ) سخت متنفر ہونا۔ نام تک سُننا گوارا نہ کرنا۔
نام سے تپ چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی سے بہت ڈرنا۔ بیحد خائف ہونا۔
نام سے جلنا۔ (ا۔ محاورہ) انتہائی دُشمنی اور نفرت ہونا
نام سے چڑنا (ا۔ محاورہ) کسی کا نام سُن کر ناراض ہو جانا۔ سخت نفرت کرنا۔
نام سے چڑھنا۔ نام سُننا پسند نہ کرنا۔
نام سے دَم نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت ڈرنا۔ بیحد خوف کھانا۔
نام سے کان پکڑنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی اُستادی یا کمال کا قائل ہونا۔
نام سے کانپنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت ڈرنا۔ بیحد خائف ہونا۔
نام سے کانوں پر ہاتھ دھرنا۔ (ا۔ محاورہ) بیحد نفرت کرنا۔ سخت بیزار ہونا۔
نام سے مطلب۔ (ا۔ محاورہ) شہرت سے غرض۔
نام سے نفرت ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بہت نفرت ہونا۔ نام سے چڑنا۔
نام کا ایک۔ (ا۔ صف) (۱) آفت کا پرکالا۔ بہت چالاک (۲) ضدی (۳) دھن کا پکا۔
نام کا پاس۔ (ا۔ مذ) عزت کا خیال۔
نام کا دشمن ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بیحد نفرت اور بیزاری ہونا۔
نام کا سکہ جاری ہونا (چلنا)۔ (ا۔ محاورہ) بے حد عزت اور ناموری حاصل

ہونا۔ لوگوں پر دھاک بیٹھنا۔
نام کا کُتّا نہ پالنا۔ [ا۔ محاورہ] بیحد بیزار ہونا۔
نام کا وظیفہ۔ [ا۔ مذ] کسی کو بہت یاد کرنا۔
نام کرنا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) شہرت حاصل کرنا۔ نیک نامی پیدا کرنا (۲) الزام دھرنا (۳) کسی کے ذمے ڈالنا۔ کسی کے لیے مخصوص کرنا۔
نام کندہ کرنا۔ [ا۔ محاورہ] نام کھودنا۔
نام کو۔ [ا۔ تابع فعل] بہت کم۔ ذرا سا۔ برائے نام۔ کہنے کو۔
نام کو آگ لگانا۔ [ا۔ محاورہ] نام نہ لینا۔ قریب نہ جانا
نام کو بٹا (دھبا) لگانا۔ [ا۔ محاورہ] بدنام کرنا۔ عیب لگانا۔
نام کو مرنا۔ [ا۔ محاورہ] نام کے لیے جان دے دینا۔
نام کو نہ چھوڑنا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) سب کچھ لے لینا (۲) کچھ باقی نہ چھوڑنا۔ خاتمہ کر دینا۔ صفایا کرنا۔
نام کو نہ رکھنا۔ [ا۔ محاورہ] کچھ نہ رہنے دینا۔ بالکل مٹا دینا۔
نام کو نہ رہنا۔ [ا۔ محاورہ] بالکل نہ رہنا۔ کچھ نہ رہنا۔ سب کچھ ختم ہو جانا۔
نام کو نہیں۔ [ا۔ محاورہ] بالکل نہیں۔ ذرا بھی نہیں۔
نام کی چیز۔ [ا۔ مث] وہ چیز جو کسی کے لیے منگائی جائے۔ (۲) وہ چیز جو کسی کے لیے مخصوص ہو جائے یا نامزد کر دی جائے۔
نام کی رٹ۔ [ا۔ مث] کسی کے نام کا ورد۔ ہر وقت کسی کو یاد کرنا۔
نام کی نوبت بجانا۔ [ا۔ محاورہ] اپنے نام کو مشہور کرنا۔
نام کی تسبیح پڑھنا۔ [ا۔ محاورہ] نام رٹے جانا۔ ہر وقت نام لینا۔
نام کے لیے مرنا۔ [ا۔ محاورہ] نام وری کی خواہش میں جان و مال کی پرواہ نہ کرنا۔ ناموری کی بیحد خواہش ہونا۔
نام لگانا۔ نام لگنا یا نام لگ جانا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) الزام عائد کرنا۔ کوئی قصور ذمہ لگنا (۲) تہمت لگنا۔
نام لِلّٰہ۔ [ا۔ مذ] اللہ کے نام پر۔
نام لے بیٹھنا۔ [ا۔ محاورہ] بے سوچے کسی پر الزام عائد کرنا
نام لے دینا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) کسی پر الزام دینا۔ (۲) کسی قصور میں کسی کا نام بتا دینا۔
نام لے کر۔ [ا۔ تابع فعل] نام سے۔ نام کی بدولت۔
نام لے کر مانگ کھانا۔ [ا۔ محاورہ] کسی بزرگ کے نام پر خیرات مانگ کر گذارا کرنا۔
نام لینا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) نام زبان پر لانا (۲) نام رٹنا۔ نام جپنا (۳) تعریف کرنا گُن گانا (۵) کسی کا ذکر کرنا (۶) واسطہ دینا۔
نام لیوا۔ [ا۔ صف] (۱) یادگار۔ (۲) بیٹا۔ وارث۔ (۳) یاد کرنے والا۔ نام پر فخر کرنے والا۔
نام لیوا نہ پانی دیوا۔ [ا۔ مثل] سب مرگئے کوئی باقی نہ رہا۔
نام میرا گاؤں تیرا۔ [ا۔ مثل] کمائے کوئی اڑائے کوئی۔ خود لے لینا اور دوسرے کو کچھ نہ دینا۔
نام نامی۔ [ا۔ مذ] مشہور و معروف نام۔ عزت کا کلمہ۔
نام نکالنا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) شہرت پانا (۲) (طنزاً) بدنامی مول لینا۔ رسوائی ہونا (۳) کسی مقدس کتاب سے اخذ کر کے بچّہ کا نام رکھا جانا (۴) عمل کے ذریعے چور کا نام دریافت کرنا۔
نام نکل جانا۔ [ا۔ محاورہ] مشہور ہو جانا (۲) نام پڑ جانا۔
نام نمود۔ [ف۔ ا۔ مذ] عزت۔ ٹیپ ٹاپ۔ ظاہری ٹھاٹھ۔ نمائش۔ دکھاوا۔
نام نہاد۔ [ف۔ صف] (۱) موسوم۔ نامزد (۲) کہنے کو۔ نام کو۔ برائے نام۔
نام نہ رہنا۔ [ا۔ محاورہ] مٹ جانا۔ یادگار باقی نہ رہنا۔
نام نہ لو۔ [ا۔ بول چال] ذکر نہ کرو۔ نفرت کے موقع پر کہتے ہیں۔
نام نہ لینا۔ [ا۔ محاورہ] سخت بیزار ہونا۔ (۲) بالکل کوئی کام نہ کرنا۔ نام زبان پر نہ لانا۔
نام نہ ہونا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) وجود نہ ہونا (۲) شہرت نہ ہونا۔
نام نہیں۔ [ا۔ محاورہ] پتہ نہیں۔ سراغ نہیں۔ بے نشان ہے (۲) وجود نہیں (۳) تذکرہ نہیں۔
نام نیک رفتگاں ضائع مکن ، تا نماند نام نیکت پائیدار۔ [ف۔ مثل] جو لوگ مر چکے ہیں۔ اُن کے نیک ناموں کو ضائع نہ کر تاکہ تیرا نام بھی نیکی سے زندہ رہے۔
نام وَر۔ [ف۔ صف] نام آور کا مخفف۔ نامی۔ مشہور و معروف۔
نام وری۔ [ف۔ ا۔ مث] شہرت۔ نیک نامی۔ نام آوری کا مخفف۔
نام و نشان۔ [ا۔ مذ] (۱) اتا پتہ۔ ٹھور ٹھکانہ (۲) یادگار۔ آثار۔
نام و نشان باقی نہ رہنا۔ [ا۔ محاورہ] نیست و نابود ہو جانا۔ فنا ہو جانا۔ مٹ جانا۔
نام و ننگ۔ [ف۔ ا۔ مذ] عزت۔ آبرو۔ ناموس۔
نام ہونا۔ [ا۔ محاورہ] اسم ہونا۔ لقب ہونا (۲) شہرت ہونا (۳) تہمت لگنا (۴) ذمے پڑنا۔ سر پڑنا (۵) شرکت کرنا۔
نام ہی نام ہے۔ [ا۔ محاورہ] حقیقت کچھ نہیں صرف کہنے کو ہے۔
نام ہے۔ [ا۔ محاورہ] شہرت ہے (۲) برائے نام ہے (۳) فی الحقیقت ہے۔ دراصل یہ ہے۔
نامَم۔ (نا۔ مَم) [ق۔ ا۔ مذ] وہ ٹیکا جو ہندو ماتھے پر لگاتے ہیں۔
نامُوس۔ (نا۔ مُوس) [ع۔ ف۔ ا۔ مث] (۱) آبرو۔ شہرت۔ عزت۔ (۲) صاحب راز (۳) [مذ] حضرت جبرائیلؑ کا لقب۔ فرشتہ۔ (۴) احکام الٰہی۔ (۵) اہل خانہ۔ (۶) حرم سرا۔ زنان خانہ۔ ننگ۔ شرم۔
نامُوسِ اکبر۔ [ع۔ ا۔ صف] (۱) حضرت جبرائیل کا لقب۔ (۲) شریعت۔ قاعدہ۔ دستورِ بزرگ۔
ناموس بگاڑنا۔ [ا۔ محاورہ] بے آبروئی کرنا۔ عزت و آبرو پر حرف آنا۔
نامُوسی۔ (نا۔ مُو۔ سی) [اُر۔ ا۔ مث] بے عزتی۔ بدنامی۔ رسوائی۔ شرم۔ لحاظ۔
نامہ۔ (نا۔ مہ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) خط۔ چھٹی۔ تحریر (۲) رسالہ۔ کتاب (۳) دفتر۔ رجسٹر (۴) مرکبات میں جیسے اقرار نامہ۔
نامۂ اعمال۔ [ع۔ ا۔ مذ] وہ کتاب جس میں اعمال درج ہوں۔ وہ کتاب جس پر نکیرین ہر ایک کے اعمال لکھتے ہیں۔
نامۂ اعمال دھویا جانا۔ [ا۔ محاورہ] گناہوں کا بخشا جانا۔

نامۂ اعمال سیاہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) بیحد گناہ گار ہونا۔ اعمال نامہ پر بہت سے گناہوں کا لکھا جانا۔

نامہ بَر۔ (ع۔ف۔صف) چٹھی رساں۔ قاصد۔

نامہ بَری۔ (ع۔ف۔ا۔مث) خط یا پیام لے جانے کا کام۔

نامۂ شوق۔ (ف۔ا۔مذ) محبت آمیز خط۔ دوست کا خط۔

نامہ کُھلا آنا۔ (ا۔محاورہ) موت کی خبر آنا۔ پہلے دستور تھا کہ موت کی خبر کا خط کُھلا بھیجتے تھے۔

نامہ نگار۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) خبر نویس۔ خط نویس (۲) اخبار کا نمائندہ یا مضمون نگار۔

نامہ نگار خصوصی۔ (ت۔ا۔مذ) وہ اخبار نویس جو کسی خاص معاملہ پر مضمون لکھنے پر متعین ہو۔

نامۂ و پیام۔ پیغام۔ (ف۔ا۔مذ) خط و کتابت۔ سلام پیام۔

نامی۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) بڑھنے والا۔ نشو و نما پانے والا۔ (ف) مشہور۔ نام والا۔ نام کا۔

نامی چور۔ (ا۔مذ) مشہور چور۔ بڑا بھاری چور۔

نامی گرامی۔ (ا۔مذ) بہت مشہور۔ مشہور و معروف۔ نامور۔

نامیہ۔ (نا۔می۔یَہ) (ع۔ا۔مث) بڑھنے کی قوت۔ نمو دینے والی قوت۔

نان۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) روٹی۔ تنور کی روٹی۔ موٹی روٹی۔

نان بائی۔ ف۔ا۔مذ) روٹی پکانے والا۔ روٹی بیچنے والا۔

نان پاؤ۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) ڈبل روٹی (۲) ایک قسم کی خمیری روٹی۔

نان پَز۔ (ف۔ا۔مذ) نانبائی۔ بھٹیارا۔

نانِ جُویں۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) جَو کی روٹی (۲) (مجازاً) روکھی سوکھی روٹی۔ دال دلیا۔

نان خشک۔ (ف۔ا۔مذ) سوکھی روٹی۔ روکھی روٹی۔

نان خطائی۔ (ف۔ا۔مث) میدہ گھی اور شکر سے تیار کی ہوئی ایک قسم کی مٹھائی۔

نان خواہ۔ (ف۔ا۔مذ) اجوائن۔

نان خورش۔ سالن۔ گوشت۔ پھل وغیرہ جو روٹی کے ساتھ کھاتے ہیں۔

نانِ خورشید۔ (ف۔ا۔مذ) قرص خورشید کو بطور استعارہ کہتے ہیں۔

نان فروش۔ (ف۔ا۔مذ) روٹی بیچنے والا۔

نان کار۔ (ف۔ا۔صف) وہ زمین جو ملازم کو اس کی خدمت کے صلہ میں گذارے کے لیے دی جائے۔

نان کے لیے مرنا۔ (ا۔محاورہ) کھانے پر جان دینا۔ کھانے کو مقدم جاننا۔

نانَ و نفقہ۔ (ف۔ا۔مذ) روٹی کپڑا۔ گذارا۔ خانہ داری کا خرچ۔ بال بچوں کے مصارف۔

نانَ و نمک۔ (ف۔ا۔مذ) معمولی غذا۔ ایسی غذا جس میں تکلّف نہ ہو۔

نانا۔ (ھ۔ا۔مذ) ماں کا باپ۔

نانا دادا۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) آباؤ اجداد۔ خاندان کے بزرگ۔ (۲) (مجازاً) گرو۔ اُستاد

نانا کے ٹکڑے کھاوے دادا کا پوتا کہلاوے۔ (ا۔مثل) خرچ کوئی اٹھائے نام کسی کا ہو۔

نانَد۔ (ہ۔ا۔مث) بڑا کونڈا۔

ناندا۔ (نا۔ں۔دا) (ھ۔ا۔مذ کرے) گملا

ناندنا۔ (نان۔دَ۔نا) (ق۔مص) (۱) تسلیم کرنا (۲) تلاش کرنا (۳) زندگی بسر کرنا۔

رہنا۔ بسنا۔

ناندھنا۔ (ہ۔مص) شروع کرنا (۲) بیان کرنا (۳) اختیار کرنا (۴) چرخے کو گردش دینا (۵) جالی بننے کا کام شروع کرنا۔

ناندھیا (ناندیا بیل)۔ (ہ۔ا۔مذ) نمائشی بیل جسے جگہ جگہ پھراتے ہیں اور اُسے مالک کا کہا ماننے کی تربیت دی جاتی ہے۔

نانک۔ (ہ۔ا۔مذ) سکھ مذہب کے بانی اور پہلے گورو (۲) وہ گھوڑا جس کے جسم پر دور تک سفیدی ہو۔

نانک پنتھی۔ (نا۔نک۔پَن۔تھی) (ہ۔صف) گورو نانک کے پیرو سکھ۔

نانک شاہی۔ (نا۔نک۔شاہی) (ھ۔ا۔مذ) فقیروں کا ایک گروہ۔ ایک قسم کا موٹا پیسہ جس کا اب چلن نہیں ہے۔

نانک ننھا ہو رہو جیسے ننھی دُوب، پیڑ بڑے اگر جائیں گے دوب خوب کی خوب۔ (ا۔مقولہ) انکساری بہتر ہے

ننگا۔ (ناں۔گا) (ھ۔صف) (۱) ننگا (ا۔مذ) (۲) سادھوؤں کا ایک گروہ۔ جو ننگے رہتے ہیں۔

نانگرنا۔ (نانَ۔گر۔نا) (ق۔مص) ہل چلانا۔

نانگھنا۔ (نانگھ۔نا) (ھ۔مص) پھاندنا۔ اس چیز سے گذرنا جو راستہ میں حائل ہو۔ پھاندنا۔

ناؤں۔ (ناں۔او۔ں) (ق۔ا۔مذ) نام۔

ناؤں کاری۔ (ق) ہم نام۔

ناںواں۔ نانوہ۔ (نان۔واں) (ناں۔وَہ) (ھ۔ا۔مذ) وہ رقم جو کسی کے نام پر لکھی ہوئی ہو۔ واجب الادا قرضہ۔

ناںواں چُکانا۔ (ا۔محاورہ) حساب بیباق کرنا۔ قرضہ ادا کرنا۔

نانہ۔ (نا۔نہ) (ھ) نہیں۔ حرف نفی۔

نانھیال۔ (نا۔نھِ۔یا۔ل) (ہ۔ا۔مذ۔مث) نانا کا گھر۔ نانا کا خاندان۔

نانی۔ (ھ۔ا۔مث) ماں کی ماں۔ نانا کی بیوی۔

نانی خصم کرے دوہتا (نواسا) چٹی بھرے۔ (ا۔مثل) کرے کوئی اور خمیازہ کوئی بھرے۔

نانی یاد آنا۔ (ا۔محاورہ) محنت کے کام میں جی چھوڑ بیٹھنا۔ محنت سے گھبرا جانا۔ مشکل کام۔

ناوک۔ (نا۔وَک) (ف۔ا۔مذ) ۔(۱) تیر۔ خدنگ۔ بان۔

ناوک انداز (فگن)۔ (ف۔صف) تیر چلانے والا۔

ناوک اندازی (افگنی) فگنی۔ (ف۔ا۔مث) تیر چلانا۔

ناوکِ مژگاں۔ (ف۔ا۔مث) تیر جیسی تیز اور لمبی پلکیں۔

ناول (Novel) (نا۔وِل) (انگ۔ا۔مذ) طویل افسانہ۔ مسلسل اور لمبا قصہ جس میں متعدد افراد کی کردار نگاری کی گئی ہو۔

ناولسٹ۔ (Novelist) (نا۔وِ۔لِسٹ) (انگ۔ا۔مذ) ناول لکھنے والا ناول کا مصنف۔ قصہ نویس۔

ناولیٹ۔ (Novelette) (نا۔وِ۔لیٹ) (انگ۔ا۔مذ) چھوٹا ناول طویل افسانہ۔

ناہر۔ (نا۔ہَر) (ھ۔ا۔مذ) شیر۔ ببر شیر۔

ناہر سانس ۔ (ہ ۔ا ۔ مذ) گھوڑے کا ایک مرض ۔ جس میں سانس پھول جاتا ہے اور منہ سے آواز نکلتی ہے ۔

ناہرو ۔ (نا ۔ ہَ ۔ رو) (ہ ۔ا ۔ مذ) سوت جیسا باریک کیڑا ۔ جو پیٹ میں پڑ جاتا ہے ۔ نہروا ۔

ناہید ۔ (نا ۔ ہید) (ف ۔ا ۔ مث) زہرہ ۔ ستارہ ۔ حسن ومحبت کی دیوی ۔

ناہیں ۔ (نا ۔ ہیں) (ہ) نہیں کلمہ نفی ۔

نائب ۔ (ع ۔ا ۔ مذ) (۱) ماتحت ۔ مددگار ۔ قائم مقام ۔ (۲) مختار ۔ وکیل ۔ سفیر ۔

نائب السلطنت ۔ (ع ۔ا ۔ مذ) وائسرائے ۔ گورنر ۔ صوبیدار ۔

نائب دیوان ۔ (ع ۔ا ۔ مذ) خزانچی کا نائب ۔

نائٹ ۔ (Knight) (نا ۔ اِٹ) (انگ ۔ا ۔ مذ) فوجی مصاحب ۔ مردمیدان بانکا ۔ ایک انگریزی خطاب ۔ سر ۔

نائٹ ۔ (Night) (انگ ۔ صف) رات کا رات سے متعلق ۔

نائٹ سکول ۔ (Night School) (انگ ۔ا ۔ مذ) مدرسہ شبینہ ۔

نائٹ کلب ۔ (انگ ۔ا ۔ مذ) (Night Club) ۔ شبینہ کلب ۔ تفریح گاہ جہاں رات کو ناچ گانا ہو ۔

نائٹرک ایسڈ ۔ (Nitric Acid) (نا ۔ اِٹ ۔ رِک ۔ اے ۔ سیڈ) (انگ ۔ا ۔ مذ) شورے کا تیزاب ۔

نائٹروجن ۔ (Nitrogen) (نا ۔ اِٹ ۔ رو ۔ جَن) (انگ ۔ا ۔ مذ) بے رنگ و بو اور بے ذائقہ گیس ۔ شورین ۔

نائٹریٹ ۔ (Nitrate) (نا ۔ اِٹ ۔ ریٹ) (انگ ۔ا ۔ مذ) نائٹرک ایسڈ اور الکلی کا مرکب ۔ سوڈا ۔ پوٹاس ۔

نائرہ ۔ (نا ۔ ءِ ۔ رہ) (ع ۔ا ۔ مذ) (۱) شعلہ ۔ لپیٹ ۔ جمع ۔ نوائر ۔

نائک ۔ (س ۔ا ۔ مذ) سردار ۔ نایک ۔

نائکہ ۔ (نا ۔ ءِ ۔ کہ) (س ۔ا ۔ مث) رنڈی کے گھر کی سردار ۔ نائکہ ۔

نائلان ۔ (Nylon) (نا ۔ اِ ۔ لان) (انگ ۔ا ۔ مذ) ایک جدید مصنوعی مرکب جو کپڑے اور دوسری چیزیں بنانے میں استعمال ہوتا ہے ۔

نائم ۔ (ع ۔ صف) سونے والا ۔ جمع ۔ نیام ۔

نائن ۔ (نا ۔ ءِن) (ہ ۔ا ۔ مث) حجام کی بیوی ۔ نائی قوم کی عورت ۔

ناؤ ۔ (ہ ۔ا ۔ مونث) کشتی ۔

ناؤ چلانا ۔ کشتی کھینا ۔

ناؤ خشکی میں نہیں چل سکتی ۔ (ا ۔ مثل) (۱) دولت مند آدمی کو بغیر خرچ کیے شہرت حاصل نہیں ہو سکتی (۲) کوئی کام بے محل اور خلاف دستور نہیں ہوا کرتا ۔

ناؤ کنارے لگنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مشکل آسان ہونا (۲) کشتی کا کنارے پر پہنچنا ۔

ناؤ کھینا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کشتی چلانا (۲) کنبے کا خرچ برداشت کرنا ۔

ناؤ منجدھار میں پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کشتی کا بھنور میں پھنسنا (۲) معاملہ کا پیچیدہ ہو جانا ۔ سخت مشکل آن پڑنا ۔

ناؤ میں خاک اڑانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) جھوٹا الزام لگانا ۔ ناحق تہمت دھرنا ۔ (۲) بہانہ ڈھونڈنا (۳) بیکار جھوٹ بولنا ۔

ناؤ نوش ۔ (ف ۔ا ۔ مذ) نغمہ سننا اور شراب پینا ۔ عیش وطرب ۔ رنگ رلیاں ۔ رنگ ونغمہ ۔

نائی ۔ (ہ ۔ا ۔ مذ) (۱) حجام ۔ موتراش ۔

نائی کی برات میں جتنے جتنے سب ہی ٹھاکر ۔ (ا ۔ مثل) کام کرنیوالا کوئی نہیں البتہ حکم دینے والے سب ۔ اپنی قوم میں ہر کوئی عزت دار ہے ۔

نائی نائی بال کتنے ؟ ججمان جی آگے آتے ہیں ۔ (ا ۔ مثل) جب کوئی بات ظاہر ہونیوالی ہو اور اس کی نسبت کوئی پوچھے تو کہتے ہیں ۔

نائے ۔ (نا ۔ اے) (ف ۔ا ۔ مث) (۱) بانسری ۔ نے (۲) نل ۔ نالی ۔ نلکا (۳) نہر (۴) بید ۔

ن ۔ ب

نب ۔ (Nib) (انگ ۔ا ۔ مذ) انگریزی قلم کی زبان جو دھات کی ہوتی ہے ۔

نبات ۔ (نَ ۔ بات) (ع ۔ا ۔ مث) (۱) روئیدگی ۔ سبزہ ۔ بوٹی ۔ سبزی ۔ ترکاری (۲) (ف) مصری ۔ قند چینی ۔ جمع ۔ نباتات ۔

نبات چنوانا ۔ شادی بیاہ میں ایک رسم ۔ دلہن کے ہاتھوں ۔ کہنیوں ۔ کندھوں اور گھٹنوں پر مصری کی ڈلیاں رکھ کر دولہا کے منہ سے اٹھوا کر کھلائی جاتی ہیں ۔

نباتات ۔ (نَ ۔ با ۔ تات) (ع ۔ا ۔ مث) (۱) نبات کی جمع پودے ۔ سبزیاں ۔ ترکاریاں ۔

نباتی ۔ (نَ ۔ با ۔ تی) (ع ۔ ف ۔ صف) گھاس کا ۔ جڑی بوٹیوں کا نباتات سے متعلق ۔

نبارا ۔ (نَ ۔ با ۔ را) (ق ۔ا ۔ مذ) جدائی ۔ فراق ۔

نباڑا ۔ (نِ ۔ با ۔ ڑا) (ق ۔ا ۔ مذ) (۱) فیصلہ (۲) کام (۳) گزارا ۔

نباڑنا ۔ (نِ ۔ باڑ ۔ نا) (ق ۔ مص) (۱) نبیڑنا (۲) فیصلہ کرنا ۔

نباش ۔ (ع ۔ صف) کفن چور ۔

نباض ۔ (نَب ۔ باض) (ع ۔ا ۔ مذ) نبض شناس ۔ حکیم ۔ طبیب ۔ (۲) ہوشیار دانا ۔

نباضی ۔ (نَب ۔ با ۔ ضی) (ع ۔ا ۔ مث) نبض شناسی ۔ تحقیقات معلوم کرنا ۔

نبال ۔ (نَ ۔ بال) (ق) انتظام ۔

نباہ ۔ (نِ ۔ باہ) (ہ ۔ا ۔ مذ) (۱) تکمیل ۔ کمال ۔ کسی کام کا اس کی حد تک پہنچانا (۲) گزارا ۔ وفاداری (۳) اختتام ۔ انجام (۴) امن وامان سے رہنا (۵) گذارا ۔ بسر (۶) وقت گذارنا ۔

نباہ دینا ۔ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گزارہ دینا ۔ انجام تک پہنچا دینا ۔ کسی کے ساتھ بسر کر دینا ۔ کسی کام کو اختتام تک پہنچانا ۔ اخیر تک ساتھ دینا ۔

نباہ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی کے ساتھ جس طرح بھی ہو زندگی بسر کرنا ۔

نباہنا ۔ (نِ ۔ باہ ۔ نا) (ہ ۔ مص) گذارنا ۔ وفاداری کرنا ۔ کسی کے ساتھ زندگی بسر کرنا ۔ انجام کو پہنچنا ۔

نباہو ۔ (نِ ۔ با ۔ ہو) (ہ ۔ا ۔ مذ) وفادار ۔ بسر کر دینے والا ۔ نباہ دینے والا ۔

نَبَائِر۔ (نَ۔با۔ئِر) [ف۔ا۔مذ] نبیرہ کی جمع۔ پوتے نواسے۔
نَبتَر۔ (نَ۔بت۔تر) [ق۔صف] تدبیر۔
نبٹارا۔ (نب۔ٹا۔را) [ھ۔ا۔مذ] فیصلہ۔ تکمیل۔
نبٹانا۔ (نب۔ٹا۔نا) [ھ۔مص] نمٹانا۔ بھگتنا۔ بے باق کرنا۔ ادا کرنا۔
نبٹاؤ۔ (نب۔ٹا۔او) [ھ۔ا۔مذ] فیصلہ۔ تصفیہ۔ بھگتان۔ بیباق۔
نِبَٹ جانا۔ نبٹنا۔ (نِ۔بَٹ۔جا۔نا) (نِ۔بُٹ۔نا) [ھ۔مص] فارغ ہوجانا۔ فرصت پانا۔ ختم ہوجانا۔ جھگڑا طے ہوجانا۔
نبختا۔ (نِ۔بَخ۔تا) [ھ۔ا۔مذ] (۱) بدنصیب۔ کم بخت (۲) نگوڑا۔ مُوا۔
نبختی۔ (نِ۔بَخ۔تی) [ھ۔ا۔مث] (۱) بدنصیب۔ کم بخت (۲) موئی نگوڑی۔
نَبَرد۔ (نَ۔بَرد) [ف۔ا۔مث] لڑائی۔ جنگ۔
نبرد آزما ہونا۔ [ا۔محاورہ] لڑائی کرنا۔ جنگ کرنا۔ مقابلہ۔
نبرد آزمائی۔ [ف۔ا۔مث] لڑائی۔ مقابلہ۔ جنگ۔
نبرد پیشہ۔ [ف۔صف] جنگ آزمودہ۔ پرانا جنگ جو سپاہی۔
نبردگاہ۔ [ف۔ا۔مث] جنگ کا میدان۔
نِبَڑ جانا (نبڑنا)۔ [ھ۔مص] خرچ ہوجانا۔ انجام کو پہنچنا۔ باقی نہ رہنا۔ نمٹ جانا۔ باقی نہ رہنا۔
نَبض۔ [ع۔ا۔مث] ناڑی۔ کلائی کی وہ رگ جو دھڑکتی رہتی ہے۔
نبض ابھرنا۔ [ا۔محاورہ] نبض کی حرکت کا کم ہوکر پھر چلتی ہوئی محسوس ہونا۔
نبض بارد۔ [ا۔مث] وہ نبض جس کا مقام چھونے سے سرد معلوم ہو یہ حرکت کی کمی کی دلیل ہے۔
نبض بطی۔ [ع۔ا۔مث] سُست حرکت کرنے والی نبض جو کمزوری کی علامت ہے۔
نبض پہچان لینا۔ [ا۔محاورہ] راز معلوم کرنا۔ حال جان لینا۔
نبض جیدالوزن (حسن الوزن)۔ [ع۔ا۔مث] وہ نبض جو عمر کے لحاظ سے درست ہو۔ یعنی بچپن، جوانی اور بڑھاپے میں ہر عمر کے اعتبار اور مناسبت سے درست ہو۔
نبض دیکھنا۔ [ا۔محاورہ] (۱) ناڑی دیکھنا۔ نبض پر انگلیاں رکھ کر اس کی رفتار محسوس کرنا (۲) خبر لینا (۳) اصلیت معلوم کرنا۔
نبض ڈوبنا۔ [ا۔محاورہ] نبض کی رفتار کا محسوس نہ ہونا۔
نبض ساقط ہونا۔ [ا۔محاورہ] نبض کا حرکت نہ کرنا۔ نبض چھوٹ جانا۔
نبضیں چھٹنا (چھوٹنا)۔ [ا۔محاورہ] نبضوں کا ساقط ہوجانا (۲) نزع کا عالم ہونا (۳) خوف زدہ ہوجانا (۴) حواس باختہ ہوجانا۔ گھبرا جانا۔
نِبَل۔ (نِ۔بَل) [ھ۔صف] (۱) کمزور۔ بے طاقت (۲) خراب۔ ناقص (۳) بیکس۔ بے یارو مددگار۔
نَبُوَّت۔ (نَ۔بُوَ۔وَت) [ع۔ا۔مث] پیغمبری۔ رسالت۔ احکام الٰہی کا پہونچانا۔
نِبولی۔ (نِ۔بَو۔لی) [ھ۔ا۔مث] نیم کا پھل۔ نم کولی۔
نبوی۔ (نَ۔ب۔وی) [ع۔صف] نبی سے نسبت رکھنے والا۔ نبی سے متعلق۔
نبھاڑنا۔ (نا۔بھا۔ڑ۔نا) [ق۔مص] سربراہی کرنا۔ نباہنا۔

نبھاگا۔ (نِ۔بھا۔گا) [ھ۔ا۔مذ] بدبخت۔ بدنصیب۔
نبھاگی۔ (نِ۔بھا۔گی) [ق۔صف] بدصورت۔
نبھاگی۔ (نِ۔بھا۔گی) [ھ۔ا۔مث] بدنصیب عورت۔
نبھانا۔ [ا۔مص] گذارا کرنا۔ باہم بسر کرنا۔
نبھاؤ۔ (نِ۔بھا۔او) [ھ۔صف] گذارا۔ باہم بسر کرنا۔ ثابت قدمی۔ استقلال۔
نبہرا۔ (نِ۔بہ۔را) [ھ۔ا۔مذ] وہ جگہ جہاں نیم کے بہت سے درخت ہوں نیم کے درختوں کا جھنڈ۔
نبھرما۔ (نَ۔بھَر۔ما) [ق۔صف] بے شرم۔ بے حیا۔
نبھڑ۔ (نَ۔بھَڑ) [ق۔صف] بے اعتبار۔ بے وقار۔
نبھنا۔ (نبھ۔نا) [ھ] بسر ہونا۔ باہم گذر ہونا۔ (۲) انجام کو پہنچنا۔ آخیر تک رہنا۔ (۳) آپس میں تعلقات اچھے رہنا۔
نَبی۔ (نَ۔بی) [ع۔ا۔مذ] خبر رساں۔ خبر پہنچانے والا۔ پیغمبر۔ جمع۔ انبیا۔
نبیِ مُرسل۔ وہ نبی جو صاحب کتاب ہو۔ وہ پیغمبر جس پر کوئی آسمانی کتاب نازل ہوئی ہو۔
نَبیذ۔ (نَ۔بیذ) [ع۔ا۔مث] کھجور یا تاڑ کا تازہ عرق (۲) تازہ پھلوں کا رَس (۳) وہ شراب جو خرما اور جَو سے بنی ہو۔
نبیرہ۔ (نَ۔بی۔رَہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) پوتا (۲) نواسا۔ جمع۔ نبائر۔
نبیڑنا۔ (ن۔بیڑ۔نا) [ھ۔مص] پورا کرنا۔ ختم کرنا۔ نمٹانا۔ انجام کو پہنچانا۔
نبیڑو۔ (نَ۔بے۔ڑو) [ھ۔ا۔مذ] ختم کرنے والا۔ انجام کو پہنچانے والا۔

ن ۔ پ

نپا۔ (نَ۔پا) [ہ۔صف] انداز کیا ہوا۔ ناپا ہوا۔ جس کی پیمائش کر لی گئی ہو۔
نپا تُلا۔ نپی تُلی۔ [ا۔صف] مقررہ۔ محدود۔
نپا شُرا بانگتی لوٹیاں۔ [ا۔مثل] مفلسی کی حالت کو ظاہر کرنے کیلیے کہتے ہیں۔
نپاتی۔ (نِ۔پا۔تی) [ق] ہلاک کرنے والی۔
نپانا۔ (نِ۔پا۔نا) [ق۔مص] پیدا کرنا۔
نپٹ۔ (نِ۔پَٹ) [ھ۔ا۔مث] (۱) محض۔ سراسر۔ بالکل۔ تمام۔ پوری طرح مکمل طور پر (۳) [ق] بہت۔
نپٹارا۔ (نپ۔ٹا۔را) [ھ۔ا۔مذ] فیصلہ۔
نپٹانا۔ (نپ۔ٹا۔نا) [ھ۔مص] فیصلہ کرنا۔
نپٹنا۔ (نِ۔پَٹ۔نا) [ھ۔مص] ختم ہونا۔ مکمل کرنا۔ فیصلہ کرنا (۲) لڑائی کرنا۔
نپجنا۔ (نِ۔پَج۔نا) [ق۔مص] پیپنا۔
نپجانا۔ (نپ۔جا۔نا) [ق۔مص] پیدا کرنا۔
نِپَل۔ (Nipple) [انگ۔ا۔مذ] چُسنی۔ گھنڈی۔ سرِ پستان۔
نپنا۔ (نپ۔نا) [ھ۔مص] پیمائش ہونا۔ ناپا جانا۔
نپوا۔ (نپ۔وا) [ھ۔ا۔مذ] ناپنے کا پیمانہ
نپوتا۔ (نِ۔پو۔تا) [ھ۔صف] (۱) بے اولاد۔ لاولد (۲) نگوڑا۔ نالائق۔

نِپوتی - (نِ - پُو - تی) (ہ - ا - مث) بے اولادی - بدبخت عورت - نگوڑی -
نِپوتی رووے پوتوں کو، سپوتی رووے لڑکوں کو - (ہ - مثل) دنیا میں کوئی خوش نہیں، بے اولاد، اولاد کے لیے روتی ہے، اور اولاد والی ٹکڑوں کی محتاج ہے -
نِپوتے کا گھر سُونا - مورکھ کا ہِردا سُونا - دلدّری کا سب کچھ سُونا (ہ - مثل) بے اولاد کا گھر خالی - بے وقوف کا دل خالی - اور بدقسمت کا سب کچھ خالی ہوتا ہے -

ن - ت

نَت - (ق - ا - مث) ڈور - رسّی -
نِت - (ہ - صف) ہمیشہ - سدا - دائم - ہر روز -
نِت اُٹھ - (ہ - تابع فعل) ہمیشہ اُٹھ کر - ہمیشہ - ہر روز -
نِت چنگی تیوہار کو ننگی - (ہ - مثل) بخیلی کے موقع پر کہتے ہیں -
نِت کنوئیں کھودنا نِت پانی پینا - (ا - مثل) روز کمانا اور کھانا - جس قدر کمانا اسی قدر ہر روز خرچ کر ڈالنا
نِت نئی چال چلنا - (ا - محاورہ) ہر روز نئی تدبیر عمل میں لانا -
نِت کی بیوہی پدنی اوروں کو دوش - (ا - مثل) جو اپنا الزام دوسروں پر تھوپے اس کے متعلق کہتے ہیں - (۲) چڑانے والے کی نسبت کہتے ہیں -
نِت نِت - (دعائیہ کلمہ) ہمیشہ - سدا -
نَت نیا - (ا - تابع فعل) (۱) تازہ بتازہ - تو بہ نو -
نتائج - (نَ - تا - اِج) (ع - ا - مذ) نتیجہ کی جمع - انجام -
نتھ - (ہ - ا - مذ) ناک میں پہننے کا ایک زیور (۲) سہاگ - (۳) جانوروں کے ناک کی رسّی -
نتھ بڑھانا - (ا - محاورہ) نتھ کو اتار کر رکھنا -
نتھ جُوڑی برقرار رہے - (دُعائیہ کلمہ) سہاگ قائم رہے - شوہر زندہ رہے -
نتھارنا - نِتارنا - (نِ - تھار - نا)، (نِ - تار - نا) (ہ - مص) پانی کو صاف کرنا - پانی یا کسی رقیق شے سے میل کچیل دور کرنا -
نتھا ہوا - (ا - صف) جس کی ناک میں رسّی پڑی ہو - (۲) جو دوسروں کے قابو میں ہو -
نِتھرا - (نتھ - را) (ہ - صف) صاف - میل کچیل صاف کیا ہوا -
نِتھرنا - (نِ - تھر - نا) (ہ - مص) صاف ہونا - میل کچیل سے پاک ہونا -
نتھنا - (نتھ - نا) (ہ - ا - مذ) ناک کا سُوراخ (۲) قابو کرنا (۳) بڑی نتھ -
نتھنوں کی پھڑک - (ا - محاورہ) نتھنے کا بار بار حرکت کرنا -
نتھنوں میں تیر دینا - (ا - محاورہ) بے حد تنگ کرنا - ناک چنے چبوانا - نہایت دق کرنا -
نتھنوں میں دم آجانا - (ا - محاورہ) پریشان ہوجانا -
نتھنوں میں دم کرنا - (ا - محاورہ) ستانا - نہایت تنگ کرنا - ناک میں دم کرنا -
نتھنے پھُلانا - (کنایتاً) تیوری چڑھانا - ناراض ہونا
نتھنی - (نتھ - نی) (ہ - ا - مث) (۱) چھوٹی سی نتھ (۲) تلوار کے قبضہ کی کڑی - (۳) بیل کے ناک کی رسّی -
نتھنی اُتارنا - (ا - محاورہ) (کنایتاً) کسبیوں کی اصطلاح میں ازالۂ بکر کرنا -
نتھنی اُترنا - (ا - محاورہ) (۱) خاوند کا مر جانا - عورت کا بیوہ ہو جانا (۲) کسبیوں کی اصطلاح میں کسی پیشہ ور لڑکی کا کنوارپن دُور ہونا -
نتّھی - (نتھ - تھی) (ہ - ا - مث) کاغذ ٹانکنے کی ڈور (۲) وہ سب کاغذ جو یکجا ایک دھاگے میں پروئے ہوئے ہوں (۳) شامل مسل -
نتّھی کرنا - (ا - مص مرکب) (۱) مُنسلک کرنا (۲) کاغذ میں ڈوری ڈال کر دوسرے کاغذوں میں شامل کرنا (۳) شامل کرنا -
نتھی ہونا - (ا - محاورہ) کسی کے ساتھ زبردستی شامل ہونا - خواہ مخواہ کا ساتھ -
نتھیا - (نتھ - یا) (ہ - ا - مث) چھوٹی سی نتھ - نتھ کی تصغیر -
نتیجہ - (نَ - تی - جہ) (ع - ا - مذ) (۱) حاصل انجام - خاتمہ - انتہا (۲) غرض - مطلب - (۳) نکالا گیا (۴) ماحصل (۵) کسی قصّے یا کہانی کا ماحصل (۶) امتحان کا فیصلہ - فیل یا پاس (۷) پھل - ثمر (۸) بدلہ - سزا (۹) اصلاح منطق میں وہ قول جو صغریٰ کبریٰ کو ملا کر لفظ مکرر (حد اوسط) کے نکال دینے سے حاصل ہوتا ہے -
نتیجہ دیکھنا - (ا - محاورہ) ثمرہ پانا - کیے کی سزا پانا -
نتیجہ نکالنا - (ا - محاورہ) ماحصل نکالنا - خلاصہ اور لب لباب نکالنا -
نتیجہ نِکلنا - (ا - محاورہ) انجام معلوم ہونا - امتحان کا فیصلہ شائع ہونا -

ن - ٹ

نَٹ - (ہ - ا - مذ) (۱) بازی گر - شعبدہ باز - وہ لوگ جو ڈھول بجا کر اور رسّی پر چڑھ کر کرتب دکھاتے ہیں - (۲) ایک نیچ قوم (۳) ایک راگنی (۴) دغاباز - فریب کار -
نٹ بدّھیا - (ا - مث) شعبدہ گری - نٹ کا ہنر -
نٹ کا تماشہ - (ہ - ا - مذ) وہ کھیل جو نٹ دکھاتے ہیں -
نٹ کا بچّہ کلا بازی ہی کرے گا - (ا - مثل) جس کا جو پیشہ ہے - وہی اس کام کو اچھی طرح کرسکتا ہے -
نٹ کھٹ - (ہ - ا - مذ) (۱) فتنہ پرداز - شریر - شوخ (۲) دغاباز - عیّار - مکّار - بیباک (۳) نکھٹو - جو کماؤ نہ ہو -
نٹ کھٹی - (ہ - ا - مث) (۱) عیّاری - شوخی - چالاکی - فریب (۲) دغابازی - بدمعاشی - (۳) دنگا - شرارت -
نٹ کھٹی کرنا - (ا - محاورہ) (۱) دنگا کرنا - فساد کرنا - چالاکی کرنا (۲) بدمعاشی کرنا - عیّاری کرنا -
نٹ نارائن - (ہ - ا - مذ) ایک راگ یا راگنی -
نٹُرا - (ہ - صف) غریب - پُرانا - گھسا ہوا (۲) وہ زمین جس پر بہت مرتبہ کاشت ہو چکی ہو -

نٹنا ۔(نَٹ۔نا)[ق۔مص] انکار کرنا۔منکر ہونا۔(۲) نٹوں کا پیشہ کرنا۔ (۳) ناچنا۔ایکٹ کرنا۔

نِٹنگ ۔ (Knitting) (نِ ٹِنگ)[انگ۔ا۔مذ] بُننا۔

نٹنی ۔(نَٹ۔نی)[ھ۔ا۔مث] نٹ کی جورو۔وہ عورت جو شعبدہ باز ہو۔چالاک اور عیّار عورت۔

نٹنی بانس پر چڑھی تو گھونگھٹ کیسا ۔[ا۔مثل] بے پردہ ہونے پر گھونگھٹ اور عزت باقی نہیں رہتی۔

نٹوا ۔(نَٹ۔وا)[ق۔ا۔مذ] قوال۔بھانڈ۔ناچنے والا۔نقال۔

نِٹھلّا ۔(نِ۔ٹھل۔لا)[ھ۔ا۔مذ] (۱) خالی۔بیکار۔بے شغل۔بالفتح چھوٹے قد کا بیل۔

نٹھورا ۔(نَ۔ٹھو۔را)[ق۔صف] جھگوڑا۔

نٹیا ۔[ہ۔مذ] چھوٹی قسم کا بیل (۲) چھوٹے قد کا آدمی۔ناٹا۔

ن۔ث

نِثار ۔(نِ۔ثار)[ع۔ا۔مذ] صدقے۔قربان۔واری۔فریفتہ۔

نِثار کرنا ۔[ا۔محاورہ] نچھاور کرنا۔صدقے کرنا۔

نِثار ہونا ۔[ا۔محاورہ] (۱) عاشق ہونا (۲) صدقے ہونا۔فریفتہ

نَثّار ۔(نَث۔ثار)[ع۔ا۔مذ] اچھی نثر لکھنے والا۔مُصنّف۔

نَثر ۔[ع۔ا۔مذ] (۱) پراگندہ۔بکھرا ہوا۔تتر بتر۔(۲) وہ عبارت جو منظوم نہ ہو۔

نثرِ عاری ۔[ع۔ا۔مث] عام سادہ عبارت جو مقفّیٰ نہ ہو۔

نثرِ مرجز ۔وہ عبارت جو قافیہ دار ہو۔مقفّیٰ و مسجّع عبارت۔

نثری ۔(نثَ۔ری)[ف۔صف] نثر سے متعلق۔

ن۔ج

نِج ۔[س۔صف] (۱) ذاتی۔خاص (۲) گھریلو۔خانگی۔

نج کا نوکر ۔[ا۔مذ] ذاتی ملازم۔

نَجابَت ۔(نَ۔جا۔بَت)[ع۔ا۔مث] شرافت۔اصالت۔عالی خاندان۔

نَجات ۔(نَ۔جا۔ت)[ع۔ا۔مث] (۱) مخلصی۔رہائی۔گناہ معاف ہونا چھٹکارا (۲) نروان۔

نجات پانا (ملنا) ۔[ا۔محاورہ] چھٹکارا ملنا (۲) گناہوں کی معافی ہونا (۳) مکتی ہونا۔نرمان ملنا۔(۴) مصیبت وغیرہ سے چھوٹنا۔(۵) بچنا۔ (۶) مر جانا۔

نجات ہونا ۔[ا۔محاورہ] رہائی ہونا۔چھٹکارا پانا۔

نجّار ۔(نج۔جار)[ع۔ا۔مذ] بڑھئی۔ترکھان۔لکڑی کا کام کرنے والا۔

نجّاری ۔[ع۔ف۔ا۔مث] بڑھئی کا کام یا پیشہ۔

نَجاسَت ۔(نَ۔جا۔سَت)[ع۔ا۔مث] گندگی۔ناپاکی۔غلاظت۔بول و براز۔پاخانہ۔

نَجاشی ۔[ع۔ا۔مذ] (۱) پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں حبشہ کا عیسائی بادشاہ (۲) ابوالحسین احمد۔

نَجانا ۔(نَ۔جا۔نا)[ق۔مص] غور سے دیکھنا۔

نِجانا ۔(نِ۔جا۔نا)[ق۔مص] (۱) خفا ہونا (۲) رنج ہونا (۳) بچانا۔

نجانے ۔[ا۔تابع۔فعل] نہ جانے کا مخفف (۲) میں نہیں جانتا۔معلوم نہیں۔کیسے خیر (۳) شاید۔اب کیا جائے۔

نُجبا ۔(نُ۔جَ۔با)[ع۔ا۔مذ] نجیب کی جمع۔شرفا۔شریف لوگ۔

نجدی [ع۔صف] عرب کا علاقہ نجد کا رہنے والا (۲) عبدالوہاب نجدی کا پیروکار۔وہابی۔

نَجس ۔(نَ۔جس)[ع۔صف] گندہ۔ناپاک۔پلید۔

نجس العین ۔وہ چیز جو کُلیتہً نجس ہو۔جس کا کھانا پینا۔چھونا۔لگانا۔ممنوع اور ناجائز ہو۔

نَجسی ۔(نَج۔سی)[ق۔ا۔مث] نجاست۔

نِجسی ۔(نج۔سی)[ق۔صف] منحوس۔

نَجف ۔[ع۔ا۔مذ] اونچی زمین جہاں پانی نہ چڑھتا ہو (۲) دریا کے درمیان اونچی جگہ (۳) عراق کا مشہور شہر جہاں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کا مزار ہے۔ تعظیماً نجف اشرف کہتے ہیں۔

نجم ۔[ع۔ا۔مذ] ستارا۔سیارہ۔تارا۔جمع۔نجوم۔

نجم الثاقب ۔[ع۔ا۔مذ] چمکتا ہوا ستارہ۔روشن ستارہ۔

نُجُوم ۔(نُ۔جُوم)[ع۔ا۔مذ] (۱) نجم کی جمع ستارے۔سیارے (۲) ستاروں کا علم۔

نجومی ۔(نُ۔جو۔می)[ا۔ا۔مذ] علم نجوم کا ماہر۔جوتشی۔

نَجھانا ۔(نَ۔جھا۔نا)[ق۔مص] غور سے دیکھنا۔

نِجھول ۔(نِ۔جھول)[ہ۔صف] (۱) وہ چال جس میں سوار کو دھکا محسوس نہ ہو۔ (۲) وہ چیز جس میں جھول نہ ہو۔

نِجی ۔(نِ۔جی)[ا۔صف] ذاتی۔

نجی حساب ۔[ہ۔ا۔مذ] ذاتی حساب۔گھر کا حساب۔ذاتی لین دین۔

نجی نوکر ۔[ہ۔ا۔مذ] ذاتی ملازم۔

نَجیب ۔(نَ۔جیب)[ع۔ا۔مذ] بزرگ۔شریف۔بھلا مانس۔

نجیب الطّرفین ۔[ع۔ا۔مذ] جو ماں اور باپ دونوں کی طرف سے صحیح النسب ہو (۲) اصیل۔خاندانی۔

ن۔چ

نُچا ۔[ا۔صف] نوچا ہوا۔

نُچا کُھچا ۔(نُ۔چا۔کُھ۔چا) نوچا کھُوسا ہوا۔

نچا مارنا ۔(نَ۔چا۔مار۔نا)[ا۔محاورہ] تنگ کر دینا۔ستانا۔ناک میں دم کر دینا۔

نِچان ۔ (نِ ۔ چان) (ھ ۔ ا ۔ مث) پستی ۔ نشیب ۔ اُتار ۔ ڈھلان ۔
نچانا ۔ (نَ ۔ چانا) (ا ۔ محاورہ) (۱) رقص کرانا ۔ ناچ کرانا ۔ (۲) ناک میں دَم کرنا ۔ ستانا ۔
نچُڑنا ۔ (نِ ۔ چُڑ ۔ نا) (ا ۔ مص) (۱) ٹپکنا ۔ قطرہ قطرہ گرنا (۲) دبانے یا بھینچنے سے عرق نکلنا (۳) دُبلا اور کمزور ہوجانا ۔
نِچلا ۔ (نِچ ۔ لا) (ا ۔ صف) (۱) نیچے کا (۲) خاموش ۔ چُپ چاپ ۔ ساکت ۔
نچلا بیٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سکون سے بیٹھنا ۔ شرارت نہ کرنا ۔
نچلا رہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) انسانیت سے رہنا ۔ شائستگی سے بیٹھنا ۔ حرکات ناشائستہ نہ کرنا ۔
نچلا نہ بیٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ایک حالت پر قائم نہ رہنا ۔ چُپ نہ رہنا ۔ کچھ نہ کچھ کیے جانا ۔
نُچنا ۔ (نُچ ۔ نا) (ھ ۔ مص) نوچا جانا ۔ کھسوٹا جانا (۲) کپڑے کا پھٹ جانا ۔
نچنت ۔ (نِ ۔ چِنت) (ھ ۔ صف) بے فکر ۔ بے پروا ۔ فارغ ۔ مطمئن ۔
نچنت ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) مطمئن ہونا ۔ بیفکر ہونا ۔
نَچنیا ۔ (نَ ۔ چَنی ۔ یا) (ھ ۔ ا ۔ مث) ناچنے والا لڑکا ۔ بھانڈ ۔ رقاص ۔ زنانہ ۔ ننگا ۔
نچوانا ۔ (نِچ ۔ وا ۔ نا) (ھ ۔ مص) ناچنے کے لیے آمادہ کرنا ۔
نچوائی ۔ (نِچ ۔ وا ۔ ای) (ھ ۔ ا ۔ مث) ناچنے کی اُجرت ۔
نچوڑ ۔ (نِ ۔ چوڑ) (ھ ۔ ا ۔ مذ) (۱) رس اَفشردہ (۲) لُبّ لُباب ۔ ست ۔ عطر ۔ جوہر (۳) خلاصہ ۔ حاصل ۔ نتیجہ ۔
نچوڑ لینا ۔ (ا ۔ مص مرکب) (۱) دبا کر عرق نکال لینا (۲) مفلس بنا دینا (۳) پی لینا ۔ چوس لینا (۴) خشک کر دینا (۵) دُھلے ہوئے کپڑوں کو دبا کر اُن کا پانی نکال دینا (۶) لاغر کر دینا ۔
نچوڑنا ۔ (نِ ۔ چوڑ ۔ نا) (ھ ۔ مص) (۱) دبانا ۔ سُوتنا (۲) دَبا کر عرق یا پانی نکالنا (۳) چوس لینا ۔ خون پینا ۔ (۴) لاغر کر دینا ۔ خشک کر دینا ۔ (۵) کچھ باقی نہ چھوڑنا ۔ مفلس کر دینا ۔
نچوّیا ۔ (نِچ ۔ وَی ۔ یا) (ھ ۔ صف) رقاص ۔ ناچنے والا مرد ۔
نچھاور ۔ (نِ ۔ چھا ۔ وَر) (ھ ۔ ا ۔ مذ) نثار ۔ اُتار ۔ وہ نقدی یا جنس جو کسی کے اُوپر سے بطور صدقہ بکھیری جائے
نچھاور کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) صدقہ اتارنا ۔ وارنا ۔ بکھیرنا ۔ نثار کرنا ۔
نچھتر ۔ (نِ ۔ چھَت ۔ تر) (ھ ۔ ا ۔ مذ) (۱) طالع (۲) راس کا حصّہ ۔
نچھتری ۔ (نِ ۔ چھَت ۔ تَ ۔ ری) (ھ ۔ صف) اچھے نچھتر کی پیدائش ۔ بھاگوان ۔ خوش نصیب ۔ نیک ۔ مبارک ۔
نچھل ۔ (نِ ۔ چھَل) (ق ۔ صف) صاف ۔ خالص ۔

ن ۔ ح

نُحاس ۔ (نُ ۔ حاس) (ع ۔ ا ۔ مذ) تانبہ ۔ مس ۔
نَحافت ۔ (نَ ۔ حا ۔ فت) (ع ۔ صف) کمزوری ۔ لاغری ۔ دُبلاپن ۔
نَحر ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) اُونٹ کا ذبح کرنا (۲) ذبح کرنا ۔ قربانی کرنا ۔
نَحس ۔ (ع ۔ صف) نامساعد ۔ نامبارک ۔ ناسازگار ۔ منحوس ۔
نَحس قدم ۔ (ع ۔ صف) وہ جس کا آنا منحوس اور نامبارک ثابت ہو ۔
نَحل ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) شہد کی مکھی ۔
نحو ۔ (ع ۔ ا ۔ مذکر) (۱) طور ۔ طریق ۔ ڈھنگ ۔ راہ ۔ راستہ (۲) وہ علم جس سے کلمات کو جوڑنا ۔ توڑنا اور اُن کا باہمی تعلق معلوم ہو ۔ جُملوں کا علم ۔
نحوی ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) علم نحو کا ماہر ۔
نحوست ۔ (نُ ۔ حُو ۔ سَت) (ع ۔ ا ۔ مث) بَدنصیبی ۔ بدبختی ۔ منحوس ہونا ۔ نامبارک ہونا ۔ بدشگونی ۔
نحوست چھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بُرا اثر پڑنا ۔ منحوس ہونا ۔
نَحیف ۔ (نَ ۔ حیف) (ع ۔ صف) دُبلا ۔ پتلا ۔ کمزور ۔ لاغر ۔ ناتواں ۔ ضعیف ۔

ن ۔ خ

نَخ ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) کچا ریشم ۔ ریشم کا تار یا سوت ۔ پتنگ کی ڈور (۲) ایک قسم کا قالین جس پر رُو ہوتی ہے ۔ (۳) کانچ کی چوڑی (۴) چند چیزیں ۔
نخاس ۔ (نَخ ۔ خاس) (ع ۔ ا ۔ مذ) چوپایوں کا بازار ۔ منڈی ۔ بازار ۔
نخاس پر بھیجنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بازار دکھانا ۔ بیچنے کے لیے بازار بھیجنا ۔
نخاس چڑھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بازار میں بکنے یا مشتہر ہونے کے لیے جانا ۔ رسوائے عام ہونا ۔ بیحد بدنامی ہونا ۔
نخاس کی گھوڑی ۔ (ا ۔ مث) (۱) عام بکاؤ گھوڑی (۲) کسبی ۔ رنڈی ۔ فاحشہ ۔ قحبہ ۔
نخاس والی ۔ (ا ۔ مث) بازاری عورت ۔ بیسوا ۔ رنڈی ۔ کسبی ۔
نخالص ۔ (نَ ۔ خالِص) (ق ۔ صف) فارغ ۔
نخالص ۔ (نِ ۔ خا ۔ لِص) (اُر ۔ صف) (۱) جو خالص نہ ہو ۔ ملاوٹ والا (۲) خالص ۔ ملاوٹ ۔
نخالص ۔ (عوام) خالص ۔ بے میل ۔ جس میں ملاوٹ نہ ہو
نخچیر ۔ (نَخ ۔ چیر) (ف ۔ ا ۔ مذ) شکار ۔ صید ۔ شکار کیا ہوا جانور ۔
نخچیر گاہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) شکار گاہ ۔
نخرا ۔ نخرہ ۔ (نَخ ۔ را) (نَخ ۔ رَہ) (اُر ۔ ا ۔ مذ) عشوہ ۔ غمزہ ۔ ادا ۔ ناز ۔ کرشمہ ۔
نخرا ۔ نخرے ، باز ۔ (ف ۔ صف) عشوہ گر ۔ کرشمہ پرداز ۔ نخرہ کرنے والا ۔
نخرا ۔ نخرے ، بازی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) عشوہ گری ۔ لاڈ ۔ چونچلا ۔ نازوادا ۔
نخرا بگھارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) چونچلے کرنا ۔ نازو انداز دکھانا ۔ اِترانا (۲) حیلہ کرنا ۔ بہانہ کرنا ۔
نخرا تِلّا ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ناز ۔ نخرہ ۔ لاڈ ۔ پیار ۔ عشوہ ۔ کرشمہ ۔
نخرا نکالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) حیلے حوالے کرنا ۔ ٹال مٹول کرنا ۔
نخرے بیٹی ۔ (ا ۔ صف ۔ مث) نخرے باز عورت ۔ مغرور عورت ۔
نخرے میں آجانا ۔ (ا ۔ محاورہ) مغرور ہو جانا ۔ ادائیں دکھانے لگنا ۔ اکڑ فوں دکھانا ۔

نُخُسُت ۔ (نُ۔خُسُت) (ف۔ا۔مذ) ابتدا۔ شروع۔ اوّل (صف) پہلا۔

نُخُستگی ۔ (نُ۔خُست۔گی) (ف۔ا۔مث) پہلا پھل (۲) قدامت۔ پہل سبقت۔ تقدیم۔

نُخُستین ۔ (نُ۔خُس۔تِین) (ف۔صف) پہلا۔ شروع کا۔ ابتدائی۔ شروع میں پہلے پہل۔

نُخشب ۔ (نَخ۔شَب) (ف۔ا۔مذ) ترکستان کے ایک شہر کا نام۔ جہاں کہتے ہیں کہ حکیم ابن مقنع نے کنوئیں سے ایک چاند بنا کر نکالا تھا جس کی روشنی چار فرسنگ تک پہنچتی تھی۔

نُخصمی ۔ (ا۔صف) جس عورت کا خاوند نہ ہو۔ عورتیں عموماً تحقیراً دوسری عورتوں کو کہتی ہیں۔

نَخل ۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) کھجور کا درخت (۲) عام درخت۔

نخلِ اُمید ۔ (ع۔ا۔مذ) امید کے نخل سے استعارہ کرتے ہیں۔

نخلِ اُمید بارور ہونا ۔ (ا۔محاورہ) مجازاً بیٹا پیدا ہونا۔

نخلِ ایمن ۔ ایمن کا وہ درخت جس پر حضرت موسٰے علیہ السلام کے سامنے تجلیٔ الٰہی ظاہر ہوئی تھی۔ نخلِ طور۔

نخل بند ۔ (ع۔ف۔صف) (۱) باغبان۔ مالی۔ چمن بندی کرنے والا (۲) موم کے درخت بنانے والا۔

نخل بند کاف ونون ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) خدا تعالےٰ سے مُراد ہے۔

نخلِ تابوت ۔ (ع۔ا۔مذ) وہ ہری شاخ جو جوانا مرگ کے تابوت کے سرہانے باندھی جاتی ہے۔

نخلِ حیات ۔ (ع۔ا۔مذ) زندگی کا درخت۔ مراد زندگی۔

نخلِ طور ۔ (ع۔ا۔مذ) کوہ طور کا وہ درخت جس پر حضرت موسٰےؑ کو تجلی الٰہی نظر آئی تھی۔

نخلِ ماتم ۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) بیری (۲) نخلِ تابوت۔

نخلِ مریم ۔ (ع۔ا۔مذ) کھجور کا وہ سُوکھا درخت جس کے نیچے حضرت مریم عیسٰےؑ کی تولید کے وقت بیٹھی تھیں اور ان کی برکت سے وہ درخت سرسبز ہو گیا تھا۔

نخلِ ہستی ۔ (ف۔ا۔مذ) زندگی کا درخت۔ مجازاً زندگی۔

نخلستان ۔ (نَخ۔لِس۔تا۔ن) (ف۔ا۔مذ) کھجور کے درختوں کا جھنڈ۔ ریگستان میں سرسبز و شاداب قطعہ۔

نخوت ۔ (نَخ۔وَت) (ع۔ا۔مث) گھمنڈ۔ غرور۔ خودبینی۔ تکبر۔ ابھیمان اُردو میں بفتح نون مستعمل ہے۔

نخوت سے بھرا ہُوا ۔ (ا۔مثل) پُر از غرور و تکبر ہونا۔

نخوت کی ہوا بھرنا ۔ (ا۔محاورہ) بہت مغرور ہونا۔

نخوت سمانا ۔ (ا۔محاورہ) غرور ہونا۔ گھمنڈ ہونا۔

نخود ۔ (نَ۔خُد) (ف۔ا۔مذ) چنا۔

نخود آب ۔ (ف۔ا۔مذ) ایک قسم کا شوربہ جو گوشت اور چنے کی دال سے تیار کیا جاتا ہے۔

نَخیل ۔ (ع۔ا۔مذ) درخت۔ کھجور کا درخت۔

نخین ۔ (نَ۔خین) (اُر۔ا۔مث) کانچ یا لاکھ کی باریک چوڑیاں۔

ن ۔ د

نَد ۔ (س۔ا۔مذ) دریا۔ ندی۔ نالہ۔

ندا ۔ (ع۔ا۔مث) آواز۔ صدا۔ پکار۔ (حرف) وہ حرف جو بلانے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے اے۔ او۔ بے۔

ندا دینا ۔ (ا۔محاورہ) بلانا۔ آواز دینا۔

نَدارد ۔ (نَ۔دا۔رَد) (ف۔صف) (۱) کورا۔ خالی۔ نہیں (۲) نیست غیر حاضر۔

ندارد کرنا ۔ (ا۔مص مرکب) (۱) کسی حق کو چھوڑ دینا (۲) کسی چیز کو نیست و نابود کر دینا۔

ندارد ہونا ۔ (ا۔محاورہ) غائب ہونا۔ مٹ جانا۔ نیست و نابود ہو جانا۔ غیر حاضر ہونا۔

نَدّاف ۔ (نَد۔داف) (ع۔ا۔مذ) روئی دُھنکنے والا۔ دُھنیا۔

ندائیہ ۔ (ع) وہ جملہ جس میں ندا کا حرف آئے۔

ندافی ۔ (نَد۔دا۔فی) (ع۔ا۔مث) روئی دُھنکنے کا پیشہ۔

ندامت ۔ (نَ۔دا۔مَت) (ع۔ا۔مث) شرمندگی۔ انفعال۔ پشیمانی۔ خجالت۔ پچھتاوا۔ تاسف۔ خفت۔

ندامت اُٹھانا ۔ (ا۔محاورہ) شرمندگی ہونا۔ خجالت ہونا۔

ندامت زدہ ۔ (ع۔ا۔صف) پشیمان۔ شرمندہ۔

ندرا ۔ (نِد۔را) (ق۔ا۔مؤنث) نیند۔

نُدرت ۔ (نُد۔رت) (ع۔ا۔مث) عمدگی۔ انوکھاپن۔ نادرپن۔ کمیابی۔

نُدما ۔ (نُ۔دُ۔ما) (ع۔ا۔مذ) ندیم کی جمع۔ مصاحب لوگ۔ جلیس۔

نَدولا ۔ (نَ۔دو۔لا) (ھ۔ا۔مذ) چھوٹی ناند۔ چھوٹا کونڈا۔

نَدوہ ۔ (نَد۔وَہ) (ع۔ا۔مذ) مجلس۔ انجمن۔ سبھا۔

ندھڑ ۔ (نَ۔دھڑ) (ق۔صف) ناقص۔ بے کار۔

ندھڑک ۔ (ا۔صف) بے خوف۔ بے خطر۔

ندی۔ نَدّی ۔ (نَ۔دی) (نَد۔دی) (ھ۔ا۔مث) چھوٹا دریا۔ نالا۔

ندی تو کیوں گھبرائی میں تو پہلے ہی پاؤں نہیں دھرتا ۔ (ا۔مثل) تم کیوں گھبراتے ہو میں تو پہلے ہی تمہارے پاس نہیں آتا۔

ندی کا اُترنا ۔ (ا۔محاورہ) ندی کا پانی کم ہونا۔

ندی کا چڑھنا ۔ (ا۔محاورہ) ندی کا پانی معمول سے بڑھ جانا۔

ندی میں جانا پیاسے آنا ۔ (ا۔محاورہ) ناکام لوٹنا۔

نَدیدہ ۔ (نَ۔دی۔دَہ) (ف۔صف) (۱) بن دیکھا ہوا جسے کچھ میسر نہ ہو (اُرصف) حریص۔ لالچی۔ بخیل۔ کنجوس۔ خسیس۔

ندیدی ۔ (نَ۔دی۔دی) (اُر۔ا۔مث) حریص عورت۔ لالچی عورت۔

ندیم ۔ (نَ۔دِیم) (ع۔ا۔مذ) دوست۔ ہمنشین۔ ساتھی۔ مصاحب۔

ن ۔ ڈ

نڈر۔ (ہ۔صف) (۱) بےخوف۔دلیر۔بہادر۔شجاع۔جری (۲) بدلحاظ۔
نڈرپن۔ (ہ۔ا۔مث) بےخوفی۔بےباکی (۲) دلیری۔جرأت۔
نڈری آنکھیں۔ (ا۔مث) دیدہ دلیر آنکھیں۔جن آنکھوں میں ڈر نہ ہو۔
نِڈھال۔ (ن۔ڈھال) (ہ۔صف) سُست۔تھکا ہوا۔ضعیف وناتواں۔

ن ۔ ذ

نَذر۔ (ع۔ا۔مث) (۱) منت۔صدقہ۔قربانی۔بھینٹ۔چڑھاوا (۲) نیاز۔فاتحہ تحفہ (۳) اپنے اوپر کوئی چیز واجب کرلینا۔
نذرانہ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) تحفہ۔ہدیہ۔بھینٹ۔پیش کش۔
نذر پکڑنا۔ہدیتاً دینا۔تحفتاً دینا۔پیشکش کرنا۔
نذر پیش کرنا۔ (ا۔محاورہ) نذر دکھانا۔نقدی ہاتھ یا رومال پر رکھ کر دقت ملاقات کسی حاکم یا رئیس کے روبرو پیش کرنا۔
نذر چڑھانا۔ (ا۔محاورہ) قبر یا تعزیے پر کوئی چیز بطورِ منت چڑھانا۔
نذر دکھانا (دکھلانا)۔ (ا۔محاورہ) ہاتھ پر نقدی رکھ کر حاکم یا رئیس کے پیش کرنا۔وہ ہاتھ لگا کر چھوڑ دیتے ہیں۔
نذر دینا۔ (ا۔محاورہ) کسی بڑے کے سامنے کوئی چیز یا نقدی بطور تحفہ پیش کرنا (۲) رشوت دینا (۳) فاتحہ کرنا۔
نذر کا پنجہ چڑھانا۔ (ا۔محاورہ) منت پوری ہونے پر امام باڑے کے علم پر چاندی یا سونے کا پنجہ چڑھانا۔
نذر کرنا۔ (گزارنا۔گزراننا)۔ (ا۔محاورہ) (۱) بھینٹ چڑھانا۔پیش کرنا۔ (۲) رشوت دینا۔پوجنا (۳) حوالہ کرنا۔سُپرد کرنا۔کسی کے سامنے نقدی پیش کرنا۔
نذر ماننا۔ (ا۔محاورہ) مَنّت کرنا۔کسی بات یا عہد کو اپنے اوپر واجب کرلینا۔
نذر ہے۔ (ا۔محاورہ) حاضر ہے موجود ہے۔
نذریں گذرنا۔ (ا۔محاورہ) حاکم کے سامنے تحفے اور نقدی پیش کرنا۔
نَذیر۔ (ن۔دِیَر) (ع۔ا۔مذ) ڈرانے والا۔خدا کا خوف دلانے والا۔رسولؐ اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا لقب۔

ن ۔ ر

نَر۔ (ف۔ا۔مذ) مرد۔مذکر۔مادہ کا مقابل۔
نرگاؤ۔ف بیل۔گائے کا نر۔
نرمادہ۔نرمادین۔ (ف۔ا۔مذ۔مث) (۱) مرد اور عورت (۲) طبلہ کا دایاں اور بایاں۔
نَرمیش۔ (ف۔ا۔مذ) مینڈھا۔چھترا۔
نِر۔ (س) نہ۔نہیں۔مرکبات میں بطور لاحقہ استعمال ہو۔بے۔
نِرآدر۔ (مص۔صف) بےعزت ذلیل خوار (۲) خواری ذلت۔رسوائی۔
نِرادھار۔ (ہ۔ا۔مذ) بے وسیلہ۔بے سہارا۔جس کا کوئی پرسان حال نہ ہو۔
نِراس۔ (س۔ا۔مذ) مایوسی۔ناامیدی۔
نِراسا۔ (ہ۔صف) مایوس۔ناامید۔
نِرانکار۔ (ہ۔مذ) جس کی کوئی شکل وصورت نہ ہو۔بے روپ ایشور۔خدا۔
نِربُدھ۔ (ہ۔صف) احمق۔بیوقوف۔کم عقل۔نادان۔بُدّھو۔
نِربل۔ (ہ۔صف) کمزور۔ناتواں۔
نِربندھ۔ (ہ۔ا۔مذ) کسی بات پر زور دینا (۲) ثابت قدمی۔استقلال۔ (۳) اصرار۔ضد۔ہٹ (۴) ارادہ۔قصد۔
نِربندھ کرنا۔ (ا۔محاورہ) اصرار کرنا۔ضد کرنا۔
نِربھاگی۔ (ہ۔صف) بدنصیب عورت۔بدقسمت۔
نِربھے۔ (ہ۔صف) بےخوف۔بیباک۔نڈر۔
نِرپھل۔ (ہ۔صف) بغیر پھل کا۔بےثمر۔بے فائدہ۔اکارت۔بے حصول۔
نِرجل۔ (ہ۔صف) بے آب وگیاہ۔خشک ریگستان۔
نِرجلا۔وہ برت جس میں پانی بھی نہیں پیا جاتا۔
نِرجلا (اکادشی)۔ (ہ۔ا۔مذ) ہندوؤں کا ایک تہوار جو گیارہویں سُدی جیٹھ کو ہوا کرتا ہے۔
نِردوش۔ (ہ۔صف) نردوکھ۔بے خطا۔بے قصور۔معصوم۔
نِردوش ٹھہرانا۔ (ہ۔محاورہ) بے قصور ٹھہرانا۔رہا کرنا۔چھوڑنا۔
نِردھن۔ (ہ۔صف) مفلس۔نادار۔کنگال۔
نِردئی۔ (ہ۔صف) سنگدِل۔ظالم۔
نِرسا۔ (ہ۔صف) خراب۔بُرا۔طاوٹ والا
نِرگُن۔ (۱) بے سلیقہ۔بے ہُنر (۲) وہ ذات جو صفات انسانی سے مبرّا ہو (۳) صفات ربّی۔
نِرگینا۔ (ہ۔مذ) (۱) موحّد۔ویدانتی۔صرف ذاتِ حق کو ماننے والا (۲) جاہل۔ناسمجھ۔بے وقوف۔
نِرلاج۔ (ہ۔صف) بے شرم۔بےحیا۔بیباک۔
نِرمَل (نرملا)۔ (ہ۔صف) صاف شفاف۔پاکیزہ۔ستھرا ہوا۔بے داغ۔خالص۔
نِرملی۔ (ہ۔مث) ایک قسم کا بیج جس سے گدلا پانی صاف ہوجاتا ہے۔
نِرمول۔ (۱) بے اصل۔بے بُنیاد (۲) (ق) انمول۔
نِرموہی۔ (ہ۔صف) سنگدِل۔بےرحم۔
نِروان۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) فنا۔نیستی (۲) نجات۔مُکتی۔
نِروید۔ (ہ۔مذ) وید کو نہ ماننے والا۔
نِرا۔ (ن۔را) (ہ۔صف) (۱) صرف۔محض۔اکیلا (۲) سراسر۔بالکل (۳) صاف۔نرمل (۴) فقط۔محض۔
نِرا بِس کی گانٹھ ہے۔ (ا۔محاورہ) بڑا شرارتی ہے (۲) غصیلا۔
نِرا جون پور کا قاضی ہے۔ (ا۔محاورہ) بڑا بیوقوف ہے۔

نرا کاٹھ کا اُلّو ہے۔ (ا۔ محاورہ) بڑا بے وقوف ہے۔

نراج۔ (ن۔راج) (ہ۔ا۔مذ) (۱) لاقانونیت (۲) فوضویت۔ حکومت کا دشمنی۔ یہ سیاسی عقیدہ کہ مرکزی طاقت ظلم و تشدّد پر منتج ہوتی ہے۔ اس لیے کسی مرکزی حکومت کی ضرورت نہیں۔ انارکزم۔

نراجی۔ (ن۔را۔جی) (ہ۔ا۔مذ) حکومت دشمن۔ فوضوی۔ نظریہ نراج کا پیرو۔ (Anarchist)

نرالا۔ (ن۔را۔لا) (ہ۔صف) (۱) انوکھا۔ سب سے الگ۔

نرالاپن۔ (ہ۔ا۔مذ) انوکھاپن۔

نرالی۔ (ن۔را۔لی) (ہ۔صف) انوکھی۔ امتیازی۔ نرالا کی تانیث۔

نرانا۔ (ن۔را۔نا) (ہ۔مص) نرائی کرنا۔ باغ یا کھیت سے خودرو گھاس پھونس نکالنا۔

نرائی۔ (ن۔را۔ئی) (ہ۔ا۔مث) باغ یا کھیت کو خودرو گھاس پھونس اور کانٹوں وغیرہ سے صاف کرنا۔

نربسی۔ (نر۔ب۔سی) (ہ۔ا۔مث) ایک دوا کا نام۔ جدوار (۲) ایک قسم کا گھاس۔

نرخ۔ (ف۔ا۔مذ) بھاؤ۔ شرح۔ دَر۔ قیمت۔ مول۔

نرخ بڑھنا۔ (ا۔محاورہ) بھاؤ چڑھ جانا۔

نرخ بندی۔ (ا۔مث) قیمت کا فیصلہ۔ قیمت مقرر کرنا۔

نرخ ٹوٹنا۔ (ا۔محاورہ) بھاؤ گھٹانا۔

نرخ تیز ہونا۔ (ا۔محاورہ) بھاؤ بڑھ جانا۔

نرخ چڑھانا۔ (ا۔محاورہ) بھاؤ بڑھانا۔

نرخ نامہ۔ (ف۔ا۔مذ) بازار کے بھاؤ کی فہرست۔

نرخرا۔ (نر۔خر۔را) (ہ۔ا۔مذ) ٹینٹوا۔ حلقوم۔ گلے کی نالی۔ اصل نرکور ہے

نرخرا بولنا۔ (ا۔محاورہ) مرتے وقت حلق سے خرخراہٹ کی آواز نکلنا۔ گھر اگنا۔

نرد۔ (ف۔ا۔مث) (۱) ایک بازی جسے تختہ نرد بھی کہتے ہیں۔ (۲) چوسر کی گوٹ۔ شطرنج کا مہرہ۔

نرد مارنا۔ (ا۔محاورہ) گوٹ پیٹنا۔ بازی جیتنا۔

نردبان۔ (نرد۔بان) (ف۔ا۔مذ) زینہ۔ سیڑھی۔

نرزہ۔ (نر۔زہ) (فر۔ا۔مذ) چھوٹی ترازو۔

نرس۔ (Nurse) (انگ۔ا۔مث) دایہ۔ تیمارداری کرنے والی۔

نرس۔ (ن۔رس) (ق) بہت کم۔ کم تر

نرسری۔ (Nursery) (نر۔س۔ری) (انگ۔ا۔مث) پھول بوٹے اگانے اور ان کے پرورش کرنے کی جگہ وغیرہ۔

نرسری سکول۔ (انگ۔ا۔مذ) چھوٹے بچوں کا ابتدائی مدرسہ۔

نرسل۔ (نر۔سل) (ہ۔ا۔مذ) سرکنڈا۔ نرکل۔

نرسنگ۔ (Nursing) (نر۔سنگ) (انگ۔ا۔مث) تیمارداری کرنا نرس کا پیشہ یا کام۔

نرسنگا۔ (نر۔سن۔گا) (ہ۔ا۔مذ) ایک قسم کا بجانے کا سینگ۔ بگل جھئی۔ سنکھ۔

نرسنگھ۔ (نر۔سنگھ) (ہ۔ا۔مذ) (۱) شیر نور۔ بہادر۔ وشنو کا چوتھا اوتار جس کا سر شیر جیسا ہوتا ہے۔

نرغہ۔ (نر۔غہ) (ا۔ا۔مذ) آدمیوں کا گھیرا۔ انبوہ۔ ہجوم۔ بھیڑ۔ (۲) مشکل۔ دشواری۔

نرغہ کرنا۔ (ا۔مص مرکب) چاروں طرف سے گھیرے میں لے لینا۔

نرغہ ہونا۔ (ا۔مص مرکب) چاروں طرف سے دشمنوں میں گھیرا جانا۔

نرغے میں آجانا۔ (ا۔محاورہ) چاروں طرف سے گھیر لیا جانا (۲) آفت میں مبتلا ہو جانا۔ مصیبت میں پھنس جانا۔

نرغے میں جان ہونا۔ (ا۔محاورہ) عذاب میں جان ہونا۔ مصیبت میں پھنس جانا۔

نرغے میں ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) مصیبت میں پھنسا دینا۔

نرک۔ (س۔ا۔مذ) دوزخ۔ جہنم۔ پاتال۔

نرکل۔ (نر۔کل) (ہ۔ا۔مذ) نرسل۔ سرکنڈا۔

نرکی۔ (نر۔کی) (ہ۔صف) دوزخی۔ جہنمی۔ گنہ گار۔

نرگس۔ (نر۔گس) (ف۔ا۔مث) ایک پھول جسے شعرا آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں۔ مجازاً محبوب کی مست آنکھ۔

نرگس بیمار۔ (ف۔ا۔مث) معشوق کی آنکھ۔ مخمور آنکھ۔ مست آنکھ۔

نرگس شہلا۔ (ف۔ا۔مث) نرگس کی ایک قسم جس کا درمیانی حصہ زرد کی بجائے سیاہ ہوتا ہے۔

نرگس مخمور۔ (ف۔ا۔مث) نشیلی آنکھ۔ متوالی آنکھ۔

نرگسی۔ (نر۔گ۔سی) (ف۔صف) (۱) نرگس سے نسبت رکھنے والا۔ نرگس سے مشابہ (۲) نرگس قسم کا کپڑا جس پر نرگس جیسے پھول بنے ہوئے ہوتے ہیں (۳) ایک قسم کا کھانا۔

نرگسی پلاؤ۔ (ف۔ا۔مذ) وہ پلاؤ جس میں اُبلے ہوئے انڈوں کو کوفتوں میں پکا کر اور درمیان سے دو کر کے رکھ دیتے ہیں۔

نرگسی چشم (آنکھ)۔ (ف۔صف) نرگس سے مشابہ آنکھ (۲) بڑی آنکھ۔

نرگسی کباب۔ (ف۔ا۔مذ) شاہی کباب جن میں اُبلے ہوئے انڈے کو گول گول کاٹ کر ایک ایک ٹکڑا ہر کباب میں رکھ دیا جاتا ہے۔

نرم۔ (ف۔صف) (۱) ملائم (۲) گدگدا (۳) پلپلا (۴) لوچدار۔ (۵) ڈھیلا۔ (۶) سُست (۷) مدہم (۸) آسان (۹) ہلکا (۱۰) بُردبار (۱۱) نازک۔

نرم آواز۔ (ف۔ا۔مث) باریک اور سُریلی آواز۔ ہلکی اور میٹھی آواز۔

نرم باتیں۔ (ف۔ا۔مث) میٹھی بولی۔

نرم بولی۔ (ف۔ا۔مث) ایسی باتیں جن سے عاجزی اور خاکساری ظاہر ہو۔ شیریں سخنی۔

نرم چارہ۔ (ا۔مذ) ملائم خوراک۔ زود ہضم خوراک۔

نرم چوب را کرم می خورد۔ (ف۔مثل) بھلے مانس کو سب لوٹتے ہیں۔

نرم خو۔ خوش خلق۔ پسندیدہ عادات والا۔ نیک مزاج۔

نرم دل۔ (ف۔صف) رحم دل۔ نیک۔

نرم رَو۔ (۱) آہستہ چلنے والا (۲) گرم رو کا مقابل

نرم رَوی۔ (ف۔ا۔مث) آہستہ چلنا۔

نرم زبان ۔ (ف ۔صف) ملائم باتیں کرنے والا آدمی ۔
نرم کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دھیما کرنا ۔کسی کا غصّہ فرو کرنا ۔
نرم کوس ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) دو میل سے کچھ کم فاصلہ ۔
نرم گرم ۔ (ف ۔صف) سخت سُست ۔ بُرا بھلا ۔ اختلافِ زمانہ ۔
نرم گرم اُٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بُری بھلی بات کو برداشت کرنا (۲) تجربہ کار ہونا ۔
نرم لگام ۔ (ف ۔صف) گھوڑا جو باگ کے اشارہ پر چلے ۔ فرمانبردار گھوڑا ۔ اشارہ سمجھنے والا ۔
نَرماگی ۔ (نَر ۔ ما ۔ گی) (ق ۔ ا ۔ مث) نرمی ۔
نَرمانا ۔ (نَر ۔ ما ۔ نا) (اُر ۔ مص) نرم کرنا ۔ دھیما کرنا ۔ ملائم کرنا ۔
نَرمازمی ۔ (نَر ۔ ما ۔ ز ۔ می) (اُر ۔ ا ۔ مث) کسی معاملہ میں آہستگی ۔
نَرماہٹ ۔ (نَر ۔ ما ۔ ہٹ) (اُر ۔ ا ۔ مث) نرمی ۔ ملائمت ۔
نَرمہ ۔ (نَر ۔ مہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) کان کی لَو (۲) ایک قسم کا کپڑا ۔ ایک قسم کی کپاس ۔
نَرمی ۔ (نر ۔ می) (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) ملائمت ۔ نازکی (۲) دھیما پن ۔ (۳) مہربانی ۔ رحم دلی (۴) آہستگی (۵) پلپلا پن (۶) لطافت (۷) آسانی (۸) بُردباری ۔ برداشت ۔
نَرَنجن ۔ (نَ ۔ رَن ۔ جن) (س ۔ ا ۔ مذ) بے عیب ۔ بے داغ (۲) خدا ۔ ایشور ۔
نروا ۔ (نر ۔ وا) (ق ۔ ا ۔ مذ) بیل ۔
نِروال ۔ (نِر ۔ وال) (ق ۔صف) الگ ۔ جُدا ۔
نِروان ۔ (نِر ۔ وان) (س ۔ ا ۔ مذ) نجات دادا گون ۔ رہائی ۔
نِرُوپ ۔ (س ۔صف) جس کی کوئی شکل نہ ہو (۲) بدشکل ۔ بدنما (۳) جس کا کوئی جسم نہ ہو ۔ ایشور ۔
نِروگی ۔ (ہ ۔صف) بیماری سے بچا ہوا ۔ تندرست ۔
نَرّہ ۔ (ف ۔صف ۔ مذ) مردانہ (۲) اکھڑ ۔ اُجڈ (۳) بعدہ (۴) غلیظ (۵) (مذ) آلہ تناسل (۶) درخت کا تنا (۷) ہیجڑا ۔
نرئی ۔ (نَ ۔ را ۔ ہی) (ہ ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کی گھاس جو تالابوں میں اُگتی ہے (۲) وہ شاخ جو گیہوں یا جو کی بالی کے ساتھ ہوتی ہے ۔
نِرئی ۔ (نَ ۔ ری) (ف ۔ ا ۔ مذ) بکری یا بھیڑ کا رنگا ہوا چمڑا ۔
نِریش ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) بادشاہ ۔
نَرینہ ۔ (نَ ۔ رِی ۔ نہ) (ف ۔صف) نر ۔

ن ۔ ڑ

نیڑ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا نرسل ۔ (۲) وہ قوم جو چوڑیاں بناتی ہے ۔
نڑا ۔ (نڑ ۔ ڑا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) گاجر کے اندر کا سخت حصّہ جو قابلِ استعمال نہیں ہوتا ۔ گاجر کی ہڈی ۔
نڑی ۔ (نَ ۔ ڑی) (ہ ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کی آتش بازی (۲) حُقّے کی نے (۳) ایک آبی پرندہ ۔

ن ۔ ز

نَز ۔ (ع ۔صف) چُست چالاک ۔ پھرتیلا (۲) ذہین ۔ ہوشیار ۔ (۳) ایک جگہ سے دوسری جگہ دوڑ کر جانے والا ۔ (۴) چشمہ ۔ سوتا ۔ (۵) شتر مرغ ۔
نَزار ۔ (نَ ۔ زار) (ف ۔ ا ۔صف) دُبلا ۔ پتلا ۔ کمزور (۲) مفلس ۔ قلاش ۔
نِزاع ۔ (نِ ۔ زاع) (ع ۔ ا ۔ مث) جھگڑا ۔ فساد ۔ تکرار ۔ تنازعہ ۔ جمع ۔ نزاعات ۔
نزاعِ لفظی ۔ زبانی بحث و تکرار ۔
نَزاکت ۔ (نَ ۔ زا ۔ کت) (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) باریکی ۔ پاکیزگی ۔ نازک مزاجی ۔ نازک مزاجی کا اظہار (۲) خوبی ۔ لطافت ۔ نفاست (۳) کمزوری ۔ ناتوانی ۔
نزاہت ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) بُری باتوں سے دوری ۔ (۲) عیب سے پاک ہونا ۔
نَزد ۔ (ف ۔ تابع فعل) قریب ۔ نزدیک ۔ پاس (۲) آگے ۔ پیش ۔
نزدیک ۔ (نز ۔ دیک) (ف ۔صف) (۱) قریب ۔ پاس (۲) رائے میں ۔ سمجھ میں ۔
نزدیک بین ۔ (ا ۔صف) پاس کی چیز دیکھنے والا ۔
نزدیک پھٹکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) قریب آنا ۔
نزدیکی ۔ (نز ۔ دی ۔ کی) (اُر ۔صف) قربت ۔ قرب (۲) مباشرت ۔
نزع ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) جان کنی ۔ دَم ٹوٹنا ۔
نزلہ ۔ (نز ۔ لہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) ایک مرض جس کی رطوبت کا اثر حلق ۔ آنکھوں ، دانتوں اور بالوں پر ہوتا ہے ۔
نزلہ بر عضوِ ضعیف مے ریزد ۔ (ف ۔ مثل) (۱) مصیبت ہمیشہ کمزور پر ہی آتی ہے ۔ کمزور اور غریب کی ہر جگہ خرابی ہے ۔
نزلہ گرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) نزلہ کا کسی عضو پر حملہ کرنا (۲) : (کنایتاً) آفت آنا ۔ شامت آنا ۔
نُزول ۔ (نُ ۔ زول) (ع ۔ ا ۔ مذ) اُترنا (۲) نازل ہونا ۔ فرد کش ہونا (۲) وحی کا نازل ہونا (۳) آنکھوں سے متواتر پانی بہنا ۔ نزول الماء (مث) (۴) سرکاری زمین ۔ ضبط کی ہوئی زمین ۔
نُزولِ اجلال ۔ کسی بڑے مرتبہ والے شخص کا آنا ۔
نُزولِ وحی ۔ پیغمبر پر احکامِ الٰہی کا نازل ہونا ۔ وحی آنا ۔
نُزولی ۔ (نُ ۔ زو ۔ لی) (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) شاہی فوج اور لشکر کا پڑاؤ (۲) وہ چیز جو ضبط ہو جائے (۳) نزول کا محکمہ ۔
نُزہت ۔ (نُز ۔ ہت) (ع ۔ ا ۔ مث) پاکیزگی ۔ تروتازگی ۔ بے عیب اور فرحت بخش ۔
نُزہت افزا ۔ (ع ۔ ف ۔صف) خوشبو زیادہ کرنے والا ۔ شاداب کرنے والا ۔
نُزہت انتما ۔ (ع ۔صف) خوشبو سے بسا ہوا ۔ مہکا ہوا ۔ خوشبودار ۔

فرحت بخش۔

نزہت (کدہ) گاہ۔ (ع۔ا۔مث) سیرگاہ۔ تفریحی مقام۔ سرسبز اور شاداب جگہ۔

نزیل۔ (نَ۔ زِیل) (ع۔صف) (۱) کسی جگہ اُترنے والا۔ کسی جگہ قیام کرنے والا (۲) مہمان۔ مسافر۔

ن۔ژ

نِژاد۔ (نِ۔ ژاد) (ف۔ا۔مث) اصل۔ نسل۔ حسب۔ نسب (۲) تخم۔ نطفہ۔

نژند۔ (نَ۔ ژند) (ف۔صف) غمگین (۲) خوفناک (۳) نیچے کا درجہ۔ ذلیل و خوار (۴) پست۔ نیچا (۵) ناراض۔ خفا۔

ن۔س

نس۔ (ہ۔ا۔مث) رگ۔ ریشہ۔ خون کی باریک نالی۔ (۲) عصب پٹھا (۳) آلہ تناسل۔

نس بھڑک جانا۔ (ا۔محاورہ) رگ کو چوٹ لگنا (۲) پٹھا یا رگ چڑھنا۔

نس دار۔ (ہ۔ف۔صف) بہت سی رگوں والا۔ رگ دار۔ ریشہ دار۔

نس کا مرنا۔ (ا۔محاورہ) رگ کا کمزور ہوجانا پٹھے کا کمزور ہوجانا۔

نس کٹا۔ (ا۔محاورہ) خواجہ سرا۔ ہیجڑا۔ زنانہ۔ زنخا۔

نِس۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) رات (۲) حرف نفی۔ نا۔ نہیں۔ بغیر۔

نِس دن۔ (ہ۔ تابع فعل) رات۔ دن۔ شب و روز۔ ہمیشہ۔ سدا۔

نِساء۔ (نِ۔ سا) (ع۔ا۔مث) عورتیں۔ بیویاں

نِساچر۔ (ہ۔صف) رات کو پھرنے والا۔ چور۔ رہزن (۲) بھوت۔ پریت۔

نَسّاب۔ (نَس۔ ساب) (ع۔ا۔مذ) علم النسب کا جاننے والا۔

نُسّاج۔ (نَس۔ ساج) (ع۔ا۔مذ) (۱) جلاہا (۲) دروغ گو۔ سخن ساز۔

نَساجال۔ (نَ۔ سا۔ جال) (ہ۔ا۔مذ) (۱) وہ جگہ جہاں بہت سی رگیں جمع ہوں نسوں کا جال (۲) بہت بڑا جال جس سے نکلنا محال ہو۔

نِسارنا۔ (نِ۔ سار۔ نا) (ہ۔مع) نکال دینا۔ باہر کرنا۔ ہٹا دینا۔

نسانا۔ (نِ۔ سا۔ نا) (ہ۔مع) ہلاک کرنا۔ باہر کرنا۔ (۲) خرچ کرنا (۳) گم ہونا۔

نَسائم۔ (نَ۔ سا۔ ئم) (ع۔ا۔مث) نسیم کی جمع۔ نرم نرم ہوائیں۔ ہلکی ہلکی ہوائیں۔

نَسادُرا۔ (نَ۔ سا۔ ا۔ را) (ہ۔ا۔مذ) (۱) سبز رنگ کا کبوتر جس کے دو شاہ پَر سفید ہوتے ہیں۔

نَسب۔ (ع۔ا۔مذ) اصل۔ نسل۔ سلسلۂ خاندان۔ جمع۔ انساب۔

نسب چلنا۔ (ا۔محاورہ) مختلف اشخاص کا ایک ہی خاندان کا ہونا شجرہ ایک ہونا۔

نسب نامہ۔ (ع۔ا۔مذ) خاندان کا شجرہ۔ کُرسی نامہ۔

نسب نما۔ (ع۔ا۔مذ) علم حساب میں وہ عدد جس سے معلوم ہو کہ ایک عدد کے کتنے برابر حصے کیے گئے ہیں (۲) کسر کے نیچے کا ہندسہ۔

نسبت۔ (نِس۔ بت) (ع۔ا۔مث) کسی چیز کی طرف منسوب ہونا (۲) علاقہ۔ واسطہ تعلق (۳) مطابقت (۴) منگنی۔ سگائی۔

نسبت آنا۔ (ا۔محاورہ) لڑکی کا رشتہ آنا۔ شادی کا پیغام آنا۔

نسبت ٹھہرانا۔ (ا۔محاورہ) شادی کی بات پکی ہونا۔

نسبت دینا۔ (ا۔محاورہ) تشبیہ دینا۔ نظیر دینا۔ تعلق ظاہر کرنا۔

نسبت رکھنا۔ (ا۔محاورہ) تعلق رکھنا۔ لگاؤ رکھنا۔

نسبت کرنا۔ (ا۔محاورہ) منگنی کرنا۔ منسوب کر دینا۔

نسبت ناتا۔ (ا۔مذ) شادی بیاہ۔ رشتہ داری۔

نسبت ہونا۔ (ا۔محاورہ) تعلق ہونا۔ مطابقت ہونا۔ مشابہت ہونا (۲) منگنی ہونا۔ بات ٹھہرنا۔

نِسبتی۔ (نِس۔ بَ۔ تی) (ا۔ر۔صف) رشتہ دار۔ قریبی۔ قرابت دار۔ نسبت رکھنے والا۔

نِسبتی بھائی۔ (ا۔مذ) (۱) بہنوئی (۲) سالا۔

نِسبی۔ (نَ۔ سَ۔ بی) (ع۔صف) خاندانی نسب سے تعلق رکھنے والا۔

نِستارا۔ (نِس۔ تا۔ را) (ہ۔ا۔مذ) چھٹکارا۔ رہائی۔ نجات۔ خلاصی (۲) گزرنا۔ عبور کرنا (۳) نجات بخشی (۴) قرض کی ادائیگی۔

نسترن۔ (نَس۔ تَ۔ رَن) (ف۔ا۔مث) سیوتی۔ سیوتی کا پھول۔

نستعلیق۔ (نَس۔ تع۔ لیق) (ع۔ا۔مذ) فارسی یا اردو کا ایک رسم الخط جو صاف اور سیدھا ہوتا ہے (۲) (صف) مہذب۔ متین۔ نفیس۔

نَسخ۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) نقل۔ تحریر (۲) تردید۔ منسوخی (۳) عربی کا قدیم طرز تحریر۔

نسخہ۔ (نُس۔ خہ) (ع۔ا۔مذ) (۱) نوشتہ۔ لکھا ہوا۔ مکتوب (۲) کتاب۔ جلد۔ مجلد۔ رسالہ (۳) کاغذ کا وہ پرچہ جس پر طبیب دوائیں تجویز کرتا ہے (۴) ترکیب۔ طریقہ۔ ڈھنگ۔ جمع۔ نسخہ جات۔

نسخہ باندھنا۔ طبیب کے لکھے ہوئے نسخہ کے مطابق عطار کا ادویات کی پڑیاں باندھنا۔

نسخہ لکھنا۔ (ا۔محاورہ) پرچہ پر دوا تجویز کرنا۔

نَسر۔ (ع۔ا۔مذ) چیل کی قسم کا ایک مردار خور پرند۔ گدھ۔

نسر طائر۔ (ع۔ا۔مذ) ستاروں کا ایک گچھا جس کی شکل اس گدھ کی طرح ہے جو پَر پھیلائے اُوپر کی طرف اُڑتا ہے۔

نسر واقع۔ (ع۔ا۔مذ) ایک ستارہ جو قطب جنوبی کی طرف ہے۔ اس کے پہلوؤں میں دو ستارے ہیں۔ جو اس سے اس طرح مل گئے ہیں کہ اس کی صورت اس گدھ جیسی بن گئی ہے جو کندھے جوڑے ہوئے ہو۔ اسے نسر چرخ اور نسر فلک بھی کہتے ہیں۔

نسرین۔ (نَس۔ رِین) (ف۔ا۔مث) سیوتی کا پودا اور پھول۔ ایک قسم کا سفید گلاب۔ نسترن۔

نسرین بدن۔ نسرین تن۔ نسرین رُخ۔ (ف۔ا۔صف)۔ پھول سے

جسم والا ۔ محبوب ۔
نَس طُور ۔ (نَس ۔طُور) (ع ۔ا ۔مذ) آتش پرستوں کا پیشوا ۔ پیر دانا ۔
نَسَق ۔ (نَ ۔ سَق) (ع ۔ا ۔مذ) قاعدہ ۔ دستور (۲) بندوبست ۔ انتظام ۔
نِس کَل ۔ (نِس ۔کَل) (ق) لاچار ۔ محتاج ۔
نسل ۔ (ع ۔ا ۔مث) (۱) آل ۔ اولاد ۔ بال بچے ۔ قبیلے ۔ خاندان ۔
نسل بڑھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) اولاد زیادہ کرنا ۔ پود بڑھانا ۔
نسل پدری ۔ (ع ۔ف ۔ا ۔مث) باپ کا خاندان ۔ جدی خاندان ۔
نسل دار ۔ (ع ۔ف ۔ا ۔مث) اصیل ۔ اچھی ذات کا ۔ اچھے خاندان کا ۔ عالی نسب ۔
نسلاً بعد نسلٍ ۔ (نَس ۔لَن ۔بعد نَس ۔لِن) (ع ۔تابع فعل) پُشت در پُشت ۔
نَسلی ۔ (نَس ۔لی) (ع ۔صف) نسل سے متعلق ۔ اچھی نسل کا ۔
نَسنا ۔ (نَس ۔نا) (ہ ۔مص) غائب ہونا ۔ بھاگنا ۔ چلا جانا ۔
نَس ناس ۔ (نَس ۔ناس) (ع ۔ا ۔مذ) بن مانس (۲) ایک قسم کا شیطان ۔
نَس ناس ہندی ۔ (ع ۔ا ۔مذ) ہندوستانی بندر یا لنگور ۔
نَس دار ۔ (نَس ۔دار) (ہ ۔ا ۔مث) سونگھنے کا پسا ہوا تمباکو ۔ ہلاس ۔ ناس ۔
نِسوان ۔ (نِس ۔وان) (ع ۔ا ۔مث) عورتیں ۔ خواتین ۔ مستورات (۲) بیویاں ۔
نِسوانی ۔ (نِس ۔وا ۔نی) (ع ۔صف) عورتوں سے متعلق ۔ عورتوں سے منسوب ۔
نِسوت ۔ (نِ ۔سوت) (ہ ۔صف) (۱) خالص ۔ صاف ۔ ستھرا ہوا (۲) بغیر ملاوٹ کا (۳) ایک پودے کا نام ۔
نَسیاً منسیا ۔ (نَس ۔یَم ۔مَن ۔سی ۔یا) (ع ۔صف) ذہن سے اترا ہوا ۔ بھولا ہوا ۔ فراموش شدہ ۔
نِسیان ۔ (نِس ۔یان) (ع ۔ا ۔مذ) (۱) بھول چوک ۔ فراموشی (۲) ایک مرض جس میں انسان کے ذہن سے گذشتہ واقعات محو ہو جاتے ہیں ۔
نسیانی ۔ (نِس ۔یا ۔نی) (ع ۔صف) بُھلکڑ ۔ بُھول جانے والا ۔ یاد نہ رکھنے والا ۔
نَسیلا ۔ (نَ ۔سی ۔لا) (ہ ۔صف) مضبوط ۔ ریشے دار ۔
نَسیم ۔ (نَ ۔سیم) (ع ۔ا ۔مث) پچھلی رات کی نرم و معطر ہوا ۔ صبح کی ٹھنڈی ہوا ۔ جمع ۔ نسائم ۔
نسیم سحر (سحری) ۔ (ع ۔ا ۔مث) صُبح کی ہوا ۔ ہلکی ہلکی خوشبودار ہوا ۔
نَسینی ۔ (نَ ۔سے ۔نی) (ہ ۔ا ۔مث) لکڑی کی سیڑھی ۔
نِسیہ ۔ (نِس ۔یہ) (ع ۔ا ۔مذ) قرض ۔ اُدھار ۔ (۲) تاخیر ۔ دیر ۔ موقع (۳) بھری ہوئی چیز ۔ بے فائدہ چیز ۔

ن ۔ش

نشا ۔ (نَش ۔آ) (ع ۔ا ۔مذ) (۱) پیدا کرنا (۲) دُنیا ۔ جہاں ۔
نِشتا ۔ (نِ ۔شتا) (اُر ۔ا ۔مذ) اعتبار ۔ یقین ۔
نشابل ۔ (س ۔ا ۔مذ) ذیل کے برجوں کا مجموعی نام ۔ ثور ۔ جوزا ۔ سرطان قوس اور جدی ۔
نشاخاطر ۔ دل کی تسلی ۔ دل جمعی ۔ اطمینان ۔
نشأۃ ۔ (نَش ۔اَت) (ع ۔ا ۔مث) پیدائش ۔ نئی پیدائش ۔ نئی زندگی شروع ہونا ۔ نوجوان ہونا ۔
نشأۃ ثانیہ ۔ کسی قوم یا ملک کا از سر نو ترقی کرنا ۔ دوبارہ عروج پانا (انگ) (Renaissance)
نشأتین ۔ (نَش ۔اَ ۔تَین) (ع ۔ا ۔مذ) دونوں جہان ۔ دنیا اور عقبیٰ ۔
نشاستہ ۔ (نَ ۔شاس ۔تہ) (ف ۔ا ۔مذ) (۱) گیہوں کا ست ۔ مغزِ گندم (۲) کلف ۔ ماندی پیچ (۳) جمایا ہوا ۔ بیٹھا ہوا ۔
نَشاط ۔ (نَ ۔شاط) (ع ۔ا ۔مث) خوشی ۔ شادمانی ۔ فرحت ۔ مزہ ۔
نشاط افزا (انگیز) ۔ (ع ۔ف ۔صف) فرحت بڑھانے والا ۔ خوشی زیادہ کرنے والا ۔
نشاط کار ۔ (ع ۔ف ۔ا ۔مذ) کام کرنے کی اُمنگ ۔ کارگذاری کا شوق ۔
نشاف ۔ (نَش ۔شاف) (ع ۔صف) جذب کرنے والا ۔ جاذب ۔
نِشان ۔ (نِ ۔شان) (ف ۔ا ۔مذ) (۱) آثار (۲) کھوج ۔ پتہ ۔ سراغ ۔ (۳) ٹھپا ۔ چھاپا (۴) یادگار (۵) جھنڈا ۔ علم (۶) مقام ۔ پتہ (۷) داغ ۔ دھبہ (۸) بادشاہ کا فرمان (۹) تمغہ (۱۰) اثر ۔ علامت (۱۱) کارخانے کی مہر ۔ ٹریڈ مارک (۱۲) کھرا ۔ کھوج (۱۳) پھوڑے یا زخم کا داغ (۱۴) ہدف ۔ نشانہ (۱۵) کسی جماعت کی علامت ۔
نشان باقی نہ چھوڑنا (رکھنا) ۔ (ا ۔محاورہ) نیست و نابود کرنا ۔ برباد کرنا ۔
نشان بردار ۔ (ف ۔صف) عَلم بردار ۔ جھنڈا لے کر چلنے والا ۔
نشان پا ۔ (ف ۔ا ۔مذ) قدم کا نشان جو چلنے میں زمین پر بن جاتا ہے ۔
نشان پانا ۔ (ا ۔محاورہ) پتہ پالینا ۔ سراغ پانا ۔
نشان پر سہرا چڑھانا ۔ (ا ۔محاورہ) منت پوری ہونے کے بعد تعزیے کے علم پر پھولوں کے سہرے چڑھانا ۔
نشان پڑنا ۔ (ا ۔محاورہ) دھبہ پڑنا ۔ چوٹ کی علامت باقی رہنا ۔
نشان چڑھنا ۔ (ا ۔محاورہ) منگنی یا ساچق کے روز انگوٹھی چھلا وغیرہ دولہن کو پہنانا ۔
نشان دہی ۔ (ف ۔ا ۔مث) سراغ رسانی ۔ پتہ دینا ۔ ٹھکانا بتانا ۔
نشان رہ جانا ۔ (ا ۔محاورہ) علامت یا یادگار باقی رہ جانا ۔
نشان سے گزر جانا ۔ (ا ۔محاورہ) نام وری حاصل کرنے کی خواہش باقی نہ رہنا ۔
نشان کرنا ۔ (ا ۔محاورہ) (۱) دھبہ ڈالنا (۲) نمبر ڈالنا ۔ صحیح کرنا ۔
نشان گاڑنا ۔ (ا ۔محاورہ) جھنڈا گاڑنا ۔
نشان مٹنا ۔ (ا ۔محاورہ) نام و نشان باقی نہ رہنا ۔ کوئی یادگار باقی نہ چھوٹنا
نشان ملنا ۔ (ا ۔محاورہ) سراغ ملنا ۔
نشان نہ رکھنا ۔ (ا ۔محاورہ) نیست و نابود کر دینا ۔ تباہ و برباد کر دینا ۔
نشانچی ۔ (نِ ۔شان ۔چی) (ت ۔ا ۔مذ) (۱) عمدہ نشانہ لگانے والا (۲) جھنڈا بردار ۔
نشانہ ۔ (نِ ۔شا ۔نہ) (ف ۔ا ۔مذ) (۱) ہدف ۔ وہ علامت جو گولی یا تیر کی مشق کے لیے بنائی جائے ۔ گولی یا تیر مارنے کی جگہ ۔ شست ۔ زد ۔

نشانہ اُڑا دینا (اُڑانا) ۔ نشانہ کا ہدف پر بیٹھنا۔ گولی یا تیر مار کر ہدف کا نشان اڑا دینا۔
نشانہ انداز ۔ (ف۔ صف) ٹھیک نشانہ باندھنے والا۔ نشانچی۔
نشانہ باندھنا ۔ (ا۔ محاورہ) نشانہ تاکنا۔
نشانہ بنانا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہدف بنانا (۲) ہدف علامت بنانا۔
نشانہ بچنا ۔ (ا۔ محاورہ) نشانہ خطا ہو جانا۔
نشانہ بننا ۔ (ا۔ محاورہ) گولی یا تیر وغیرہ مارنے کی جگہ بننا (۲) ہدف ملامت بننا۔
نشانہ بیٹھنا ۔ (ا۔ محاورہ) گولی یا تیر صحیح نشانے یا ہدف پر لگنا۔
نشانہ پٹ پڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) نشانہ خطا ہونا۔
نشانہ (نشانے) پر بیٹھنا ۔ (ا۔ محاورہ) گولی یا تیر صحیح نشانے پر لگنا مقصد بر آنا (۳) بات کا اثر ہونا۔
نشانہ پر تیر پڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زد پر تیر لگنا (۲) تدبیر کارگر ہونا (۳) مقصد بر آنا۔
نشانہ (تاکنا) جوڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) نشانہ تاکنا۔ نشانہ باندھنا۔
نشانہ چوکنا ۔ (ا۔ محاورہ) نشانہ کا ہدف پر نہ پڑنا۔ نشانہ خطا ہونا۔
نشانہ خطا کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) نشانہ چوک جانا۔ نشانہ ہدف پر نہ بیٹھنا۔
نشانہ خالی نہ جانا ۔ (ا۔ محاورہ) وار خالی نہ جانا۔ شست پر لگنا۔
نشانہ کرنا (لگانا۔ مارنا) ۔ (ا۔ محاورہ) شست باندھ کر گولی یا تیر نشانے پر مارنا (۲) شکار کرنا (۳) چاند ماری کرنا۔
نشانہ ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) گولی یا تیر سے مارا جانا۔ مر جانا۔
نشانی ۔ (ن۔ شا۔ نی) (ف۔ ا۔ مث) (۱) یادگار (۲) پہچان۔ شناخت علامت (۳) آل۔ اولاد۔ نسل۔ خاندان (۴) انگوٹھی یا زیور جو منگنی کے روز دلہن کو پہناتے ہیں۔
نشانی دینا ۔ (ا۔ محاورہ) کوئی چیز بطور یادگار دینا۔
نشانی رکھنا ۔ یاد داشت کے واسطے کتاب میں کوئی چیز رکھنا۔
نشانی کرنا ۔ ناخواندہ شخص کا دستخط کی جگہ لکیر بنانا۔
نشانی کا چھلا ۔ (ا۔ مذ) وہ چھلا جو بطور یادگار کسی کو دیا جائے۔
نشتر ۔ (نِش۔ تَر) (ف۔ ا۔ مذ) نیشتر کا مخفف۔ زخم چیرنے کا اوزار۔
نشتر دینا ۔ (ا۔ محاورہ) نشتر لگانا۔ نشتر سے چیرنا۔
نشتر زن ۔ (ف۔ صف) نشتر دینے والا۔ فصاد۔
نشتر کھانا ۔ (ا۔ محاورہ) تکلیف اٹھانا۔ صدمہ اٹھانا۔
نشتر لگانا ۔ (ا۔ محاورہ) کسی عضو میں نشتر چبھونا۔
نشتر مارنا ۔ (ا۔ محاورہ) نشتر سے کام لینا۔ نشتر کو بے ساختہ چبھو دینا۔
نشٹ ۔ (س۔ ا۔ مث) تباہی۔ بربادی (۲) ضائع شدہ (صف) کھویا ہوا۔ پنہاں۔ گمشدہ۔
نشچت ۔ (س۔ صف) معلوم کیا ہوا۔ تحقیق کیا ہوا (۲) فیصلہ شدہ (۳) (مذ) یقین (۴) فیصلہ۔ نتیجہ (۵) یقینی طور پر۔
نشچنت ۔ (س۔ ا۔ صف) بے فکر۔ بے پروا۔ جسے کوئی کام نہ ہو۔
نشچے ۔ (نِش۔ چے) (س۔ ا۔ مث) (۱) تفتیش۔ تحقیقات (۲) پکی رائے یقین۔ ایمان (۳) ارادہ۔ منشا۔
نشچے کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) یقین کرنا۔ دریافت کرنا (۲) ارادہ کرنا (۳) اطمینان کرنا (۴) ذمے لینا۔
نَشر ۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) زندہ کرنا۔ زندہ ہونا (۲) اشاعت۔ پھیلاؤ (۳) بکھیرنا۔ (۴) خبر مشہور کرنا۔
نشرُ الصّوت ۔ آواز پھیلانا۔ براڈ کاسٹ کرنا۔
نشریات ۔ (نش۔ ری۔ آت) (ع۔ ا۔ مث) لاسلکی کے ذریعہ نشر کرنے کا سلسلہ۔ براڈ کاسٹنگ۔
نشریہ ۔ (ع۔ ا۔ مذ) وہ بات جو ریڈیو پر اعلان کی جائے۔
نِشست ۔ (ن۔ شَست) (ف۔ ا۔ مث) (۱) بیٹھک۔ کرسی۔ (۲) موزونیت (۳) صحبت۔ ہم نشینی (۴) بیٹھنے کی جگہ (۵) اجلاس۔ (۶) پارے کا بیٹھ جانا۔
نشست برخاست ۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) اُٹھنا۔ بیٹھنا (۲) اُٹھنے بیٹھنے کی تمیز۔ آداب مجلس۔
نشست ٹھہرانا ۔ (ا۔ محاورہ) بیٹھنے کی جگہ مقرر کرنا۔
نشست گاہ ۔ (ف۔ ا۔ مث) بیٹھک۔ دیوان خانہ۔ بیٹھنے کی جگہ۔
نَشو ۔ (ع۔ ا۔ مذ) بالیدگی۔ روئیدگی۔ نمو۔ پیداوار (۲) اُگنا۔ پیدا ہونا۔ بڑھنا۔ پھولنا۔
نَشوونما ۔ (۱) بالیدگی۔ روئیدگی۔ پھولنا۔ پھلنا۔ پرورش پانا (۲) رونق۔ ظہور۔ ترقی۔
نَشوونما پانا ۔ (ع۔ ا۔ مذ۔ مث) نمو ہونا۔ پرورش پانا۔ سرسبز شاداب ہونا۔ ترقی پانا۔
نُشور ۔ (نُ۔ شُور) (ع۔ ا۔ مذ) مُردے کا روز حشر اٹھنا۔ حشر۔ قیامت
نَشہ۔ نَشّہ ۔ (نَ۔ شہ) (نش۔ شَہ) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) مستی۔ سرور۔ خمار۔ وہ کیفیت جو شراب۔ افیون وغیرہ کے استعمال کے بعد پیدا ہوتی ہے (۲) غرور۔ گھمنڈ (۳) ولولہ۔ ترنگ
نشہ آنا ۔ (ا۔ محاورہ) سُرور ہونا۔ نشہ چڑھنا (۲) مزہ آنا۔ لُطف آنا۔
نشہ اُترنا ۔ (ا۔ محاورہ) ہوش میں آنا۔ خمار جاتا رہنا۔
نشہ اُس نے پیا، خمار تمہیں چڑھا ۔ (ا۔ مثل) امیر آدمی کے رشتہ دار فخر کریں تو کہا جاتا ہے۔
نَشّہ باز ۔ (ف۔ صف) نشہ کا عادی۔ نشہ کا شوق رکھنے والا۔ شرابی۔
نشہ بودا ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) ایسا نشہ ہونا جس سے جرأت اور دلیری جاتی رہے۔
نشہ پانی ۔ (ا۔ مذ) نشہ کی چیز کھانا۔
نشہ پانی کرانا ۔ (ا۔ محاورہ) نشہ پلوانا۔ نشہ کی چیز کھانے پینے کو دینا۔ (۲) رشوت دینا۔
نشہ پیدا ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) نشہ آور چیز کھانے سے سُستی کی حالت ہونا۔
نشہ جمنا ۔ (ا۔ محاورہ) نشہ پیدا ہونا۔ نشہ کا پائیدار ہونا۔
نشہ جوان ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) نشہ کا تیزی پر ہونا۔
نشہ چڑھنا ۔ (ا۔ محاورہ) سُرور ہونا۔ مست ہونا۔ مخمور ہونا۔

نشہ رہنا ۔ (ا۔ محاورہ) سرور رہنا۔ مستی قائم رہنا۔
نشۂ شباب (جوانی) ۔ (ف ا۔ مذ) جوانی کا جوش۔
نشہ کرکرا کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) رنگ میں بھنگ ڈالنا۔ مزہ بگاڑنا۔ عیش میں خلل پیدا کرنا۔
نشہ مٹی کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) نشہ کرکرا کردینا۔ رنگ میں بھنگ ڈالنا۔
نشۂ مردانگی ۔ (ف ۔ا۔ مث) مردانگی کا غرور۔ مردانگی کا جوش۔ بہادری اور مردانگی پر ناز۔
نشہ ہرن ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی خوف یا صدمہ کے باعث نشہ کا ختم ہو جانا۔ بے ہوشی سے ہوش میں آجانا (۲) غفلت جاتی رہنا۔
نشہ ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) سُرور ہونا۔ خمار چڑھنا۔ مدہوشی طاری ہونا۔
نشے میں بہکنا ۔ (ا۔ محاورہ) بدمست ہوکر بیہودہ باتیں کرنا (۲) مغرور ہونا۔
نشے کا اُتار ۔ (ا۔ مذ) نشے کا کم ہونا۔ خمار کا جاتا رہنا۔
نشے کا چُور (کردینا) کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) بیحد نشہ ہونا۔ بہت بدمست ہونا۔
نشے کے ڈورے ۔ آنکھ کی رگوں کی سُرخی جو خمار سے آنکھوں سے ظاہر ہوتی ہے۔
نشے میں چور، غین ۔ (ا۔ محاورہ) بیحد مخمور۔ سرشار۔ مدہوش۔ بدمست
نشیب ۔ (نَ۔ شیب) [ف ا۔ مذ] پستی۔ گہرائی۔ نچان۔
نشیب و فراز ۔ (ف ا۔ مذ) اُونچ نیچ۔ اتار چڑھاؤ۔
نشید ۔ (نَ۔ شید) [ف ۔ ا۔ مذ] گانے کی آواز۔ سرود۔ نغمہ۔ سُر۔ الاپ۔
نشید خواں ۔ (ف ۔ا۔ مذ) نغمہ سنج۔ لحن سے گانے والا۔ مغنی۔
نشیلا ۔ (نَ۔ شی۔ لا) [اُر۔ صف] نشہ میں سرشار۔ بدمست۔ متوالا۔ (۲) نشہ آور۔ جس سے نشہ پیدا ہو۔
نشیلی ۔ (نَ۔ شی۔ لی) (اُر۔ صف) نشیلا کی تانیث۔ متوالی۔ نشہ میں سرشار۔
نشیلی آنکھیں ۔ (ف ۔ا۔ مث) خمار آلود آنکھیں۔ مست آنکھیں۔
نشیمن ۔ (نَ۔ شے۔ مَن) (ف ۔ا۔ مذ) (۱) مسکن (۲) آشیانہ۔ گھونسلا۔
نشیمن کرنا ۔ (ا۔ محاورہ) بسیرا کرنا۔ گھونسلا بنانا۔
نشیمن گاہ ۔ (ف ۔ا۔ مث) خلوت گاہ۔ آرام گاہ
نشیں ۔ (نَ۔ شیں) [ف ۔ صف] فارسی مصدر نشستن کا صیغہ امر۔ جو اسم کے بعد آکر اسم فاعل بنا دیتا ہے۔ بیٹھنے والا کے معنی دیتا ہے جیسے گوشہ نشیں۔
نشینی ۔ (نَ۔ شی۔ نی) [ف ۔ا۔ مث] بیٹھنا۔ مُرکبات میں مستعمل ہے جیسے تخت نشینی۔

ن-ص

نص ۔ (ع ۔ا۔ مث) (۱) کھود کھود کر پوچھنا۔ چھان بین کرنا (۲) ظاہر آشکار (۳) قطعی حکم۔ ناطق حکم (۴) قرآن پاک کی وہ آیتیں جو صاف اور صریح ہوں۔ (۵) وہ کلام جو واضح اور صاف ہو۔ جمع ۔ نصوص۔

نصِ قرآنی ۔ (ع ۔ا۔ مذ) صاف اور صریح آیات۔ قرآن مجید کے واضح احکام۔
نصِ ناطق ۔ (ع ۔ا۔ مث) قطعی حُکم۔ ایسا کلام جس میں شک و شبہ کی گنجائش نہ ہو۔
نصاب ۔ (نِ۔ صاب) [ع ۔ا۔ مذ] (۱) پڑھائی کا کورس۔ متعین شدہ درس (۲) سرمایہ۔ پونجی۔ مال جس پر زکوٰۃ دینا واجب ہو (۳) جانچ تول۔ اندازہ (۴) جڑ۔ بنیاد (۵) ترازو کی موٹھ (۶) چاقو کا دستہ تلوار کا قبضہ۔
نصاب تعلیم ۔ (ع ۔ا۔ مذ) درس و تدریس کی وہ کتابیں جو کسی خاص جماعت کے لیے مقرر کی گئی ہوں۔
نصابی ۔ (نِ۔ صا۔ بی) [ع ۔ صف] نصاب سے متعلق۔
نصاریٰ ۔ (نَ۔ صا۔ را) [ع ۔ا۔ مذ] دین مسیحی کے پیرو۔ عیسائی۔ نصرانی کی جمع۔
نصائح ۔ (نَ۔ صا۔ ءِح) [ع ۔ا۔ مث] نصیحت کی جمع۔ نصیحتیں۔ پند نیک مشورے۔
نصب ۔ [ع ۔ا۔ مذ] (۱) کھڑا کرنا۔ لگانا۔ قائم کرنا۔ برپا کرنا (۲) زبر۔ زبر کی علامت۔ جمع ۔ انصاب۔
نصب العین ۔ (ع ۔ا۔ مذ) اصلی مقصد۔ دلی منشا (۲) اصول۔
نصب کرنا ۔ (ا۔ مص مرکب) کھڑا کرنا۔ گاڑنا۔ برپا کرنا۔ قائم کرنا۔
نصر ۔ [ع ۔ا۔ مث] (۱) مدد۔ یاری (۲) فتح۔ ظفر۔ منظور خاطر۔
نصرٌ من اللہِ و فتحٌ قریب ۔ (آیت قرآنی) مہم پر جانے والے کے لیے دُعا کے طور پر کہتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو تو فتح نزدیک ہے۔
نصرانی ۔ (نَص۔ را۔ نی) [ع ۔ا۔ مذ] دین مسیح کا پیرو۔ عیسائی۔
نصرانیت ۔ (نَص۔ را۔ نی۔ یت) [ع ۔ا۔ مث] عیسائی مذہب۔ مسیحی عقائد کی باتیں۔
نصرت ۔ (نُص۔ رت) [ع ۔ا۔ مث] (۱) مدد۔ حمایت (۲) فتح۔ جیت۔
نصف ۔ [ع ۔ صف] آدھا۔ نیم۔
نصف النہار ۔ دوپہر کا وقت۔ دن کا نصف۔
نصف دائرہ ۔ [ع ۔ا۔ مذ] دائرے کا نصف جس میں قطر دائرے کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔
نصف قطر ۔ [ع ۔ا۔ مذ] قطر کی کل لمبائی کا آدھا۔
نصفا نصف، نصفی ۔ (نِص۔ فا۔ نِصف)، (نِص۔ فی) [اُر۔ صف] آدھا۔ آدھا۔ آدھوں آدھ۔ آپس میں برابر کی تقسیم۔
نِصفت ۔ (نِص۔ فت) [ع ۔ا۔ مث] انصاف۔ عدل۔
نصوح ۔ (نَ۔ صُوح) [ع ۔ا۔ مذ] (۱) خالص۔ صاف۔ پکی توبہ۔
نصوحا کی توبہ ۔ (ا۔ مث) وہ توبہ جو ہمیشہ کے لیے ہو۔
نصوص ۔ (نُ۔ صُوص) [ع ۔ا۔ مث] قرآن کریم کی وہ آیات جن کے معانی صاف اور صریح ہوں۔ نص کی جمع۔
نصیب ۔ (نَ۔ صیب) [ع ۔ا۔ مذ] ۔ قسمت۔ طالع۔ تقدیر (۲) حصہ۔

(۳) حاصل۔ میّسر (۴) جس کے مقدر میں کوئی بات ہو۔ مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے حرماں نصیب اور خوش نصیب۔
نصیب آزمانا۔ (ا۔ محاورہ) کوشش کرنا اور نتیجہ کو قسمت پر چھوڑ دینا
نصیب اعداء۔ (شگون کا کلمہ) دشمنوں کو نصیب ہو۔ دشمنوں کو میسّر ہو۔
نصیب الٹنا (بگڑنا) (ا۔ محاورہ) قسمت کا پلٹا کھانا۔ حالات کا بگڑ جانا۔
نصیب پانا۔ (ا۔ محاورہ) اپنی قسمت کا لکھا حاصل کرنا۔ اپنا حصّہ لینا۔ مقدر کا لکھا سامنے آنا۔
نصیب پلٹنا۔ (ا۔ محاورہ) حالات میں انقلاب رُونما ہونا۔ حالات کا بہتر ہو جانا۔
نصیب پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) اچھے دن آنا۔ حالات کا سازگار ہونا۔
نصیب (پھوٹنا) پھوٹ جانا۔ (ا۔ محاورہ) قسمت بگڑ جانا۔ مصیبت آنا۔
نصیب ٹیڑھا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بد قسمت ہونا۔
نصیب جاگنا۔ (ا۔ محاورہ) قسمت کھلنا۔ حالات کا سازگار ہونا۔
نصیب چمکنا۔ (ا۔ محاورہ) تقدیر جاگنا۔ حالات کا سازگار ہو جانا۔
نصیب خفتہ۔ (ع۔ ا۔ مذ) سویا ہوا نصیب۔ بد قسمتی (۲) بدبخت۔ بد نصیب۔
نصیب دشمناں (کلمۂ دعا) دشمن کو نصیب ہو۔ دشمن کو میسّر ہو۔
نصیب سو جانا۔ (ا۔ محاورہ) بدبختی کا زمانہ ہونا۔
نصیب سے۔ (ا۔ تابع فعل) قسمت سے۔ خوش قسمتی اور بد قسمتی دونوں کے لیے بولا جاتا ہے۔
نصیب سیدھا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) قسمت یاور
نصیب کا لکھا۔ (ا۔ مذ) مقدر۔ مقسوم۔ نوشتہ۔
نصیب (کھل جانا) کھلنا۔ (ا۔ محاورہ) قسمت اچھی ہونا۔ حالات کا بہتر ہونا۔
نصیب کی شامت۔ (ا۔ مث) بد قسمتی۔ بدبختی۔
نصیب کی قسم کھانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی خوش قسمتی کی قسم کھانا۔
نصیب کیا دکھاتا ہے۔ (ا۔ محاورہ) آئندہ کیا پیش آتا ہے۔
نصیب لڑانا۔ (ا۔ محاورہ) قسمت آزمائی کرنا۔ کوشش کرنا۔
نصیب لڑنا۔ (ا۔ محاورہ) تقدیر یاور ہونا۔ حالات بہتر ہونا۔
نصیب میں لکھا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) قسمت میں ہونا۔ نوشتہ تقدیر ہونا۔
نصیب نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) حاصل نہ ہونا۔ میسّر نہ ہونا۔
نصیب ہونا۔ (ا۔ محاورہ) حاصل ہونا۔ میسّر ہونا۔ دستیاب ہونا۔
نصیب یاور ہونا۔ (ا۔ محاورہ) خوش قسمت ہونا۔
نصیبوں پر پتھر پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) مقدر خراب ہو جانا۔ قسمت بگڑ جانا۔
نصیبوں جلا۔ (ا۔ صف) بد قسمت۔ بد طالع۔ بدبخت۔
نصیبوں جلی۔ (ا۔ مث) بد قسمت عورت۔ بد نصیب عورت۔
نصیبوں سے۔ (ا۔ تابع فعل) قسمت سے۔ نصیب سے۔
نصیبوں کا ستارہ چمکنا۔ (ا۔ محاورہ) اقبال کا زمانہ ہونا۔ حالات بہتر ہونا۔
نصیبوں کو دعا دو۔ (ا۔ محاورہ) تقدیر کا احسان مانو۔ قسمت کے شکر گزار ہو۔ قسمت کا لکھا پورا ہونا۔
نصیبوں کو رونا۔ (ا۔ محاورہ) بد قسمتی کی شکایت ہونا۔
نصیبوں کی خوبی۔ (ا۔ مث) (طنزاً) بد نصیبی۔ بدبختی۔ شامت۔
نصیبوں کے بلیا پکائی کھیر ہو گیا دلیا۔ (ا۔ محاورہ) قسمت کی بد نصیبی کیا کچھ اور ہو گیا کچھ اور۔
نصیبوں میں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) تقدیر میں ہونا۔
نصیبہ۔ (ن۔ صی۔ بہ) (ع۔ ا۔ مذ) قسمت۔ نصیب۔ تقدیر۔
نصیبہ پھر جانا۔ (ا۔ محاورہ) تقدیر اچھی ہونا۔ اچھے دن آنا۔ بہتر وقت آنا۔
نصیبہ سو جانا۔ (ا۔ محاورہ) قسمت بگڑ جانا۔
نصیبے کا دھنی۔ (ا۔ مذ) خوش قسمت۔ بلند اقبال۔
نصیبے کا سکندر۔ (ا۔ مذ) کمال بلند اقبال۔ بخت آور۔ بیحد خوش قسمت۔
نصیبے ور۔ (ا۔ ف۔ مذ) قسمت والا۔ بھاگوان۔ خوش قسمت۔
نصیحت۔ (ن۔ صی۔ حَت) (ع۔ ا۔ مث) پند۔ اچھی صلاح نیک مشورہ۔ اچھی بات۔
نصیحت آمیز۔ (ع۔ ف۔ ا۔ صف) وہ بات جس میں نیک مشورہ شامل ہو (۲) عبرت دلانے والی بات۔
نصیحت بلقمان آموختن۔ (ف۔ مثل) جاننے والے کو کوئی بات بتانا۔
نصیحت پانا۔ (ا۔ محاورہ) نصیحت حاصل کرنا۔ عبرت پکڑنا۔ ہدایت پانا۔ سزا پانا۔ پاداش ملنا۔
نصیحت پذیر۔ (ع۔ ف۔ صف) نصیحت قبول کرنے والا۔ نیک مشورے کو مان لینے والا۔
نصیحت دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سمجھانا۔ نیک بات بتانا (۲) تنبیہ کرنا۔ گوشمالی کرنا۔ عبرت دینا۔
نصیحت قبول کرنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کی اچھی بات کو مان لینا۔
نصیحت نامہ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) وہ تحریر جس میں پند و نصائح تحریر ہوں۔
نصیحت ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بھلائی کی بات حاصل ہونا (۲) تنبیہ ہونا۔ کان ہونا۔ عبرت ہونا۔
نصیر۔ (ن۔ صِیر) (ع۔ ا۔ مذ) (۱) مدد کرنے والا۔ معاون (۲) دوست جمع۔ انصار۔
نُصیری۔ (ن۔ صے۔ ری) (ع۔ صف) (۱) حضرت علیؓ کو خدا ماننے والا فرقہ (۲) شیدائی۔ جان نثار۔

ن ض

نضارت۔ (ن۔ ضا۔ رت) (ع۔ ا۔ مث) تازگی۔ آب داری۔ چمک دمک۔
نضج۔ (ع۔ ا۔ مذ) میوے کی پختگی (۲) اطبا کی اصطلاح میں خلطِ فاسد

کا رقیق یا غلیظ ہو کر نکلنا۔

نَضِیر ۔ (ع ۔ ف) آب دار ۔ تازہ (۲) سونا ۔ زر۔

ن ۔ ط

نَطعٌ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) چمڑے کا بچھونا (۲) چمڑے کا دُستر خوان (۲) چمڑے کا ٹکڑا۔

نُطفَہ ۔ (نُط ۔ فہ) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) صاف شفاف پانی (۲) منی (۳) اولاد۔

نطفہ بے ، نا تحقیق ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) حرامی ۔ وہ شخص جس کی نسبت یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا باپ کون ہے (۲) بد اصل ۔ بدذات ۔ بیحد شریر ۔ مفتنی۔

نُطفہ ٹھہرنا ، قرار پانا ۔ (ا ۔ محاورہ) حمل ہونا ۔ پیٹ میں بچہ پڑنا۔

نطفۂ حرام ۔ (ع ۔ ا ۔ صف) شرارتی ۔ حرامی۔

نُطق ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) گویائی ۔ بولنے کی قوت (۲) بات ۔ گفتگو۔

نِطاق ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) کمر کا پٹکا۔

نَطُول ۔ (نَ ۔ طُول) (ع ۔ ا ۔ مذ) دھار مارنے یا چھڑکنے کا پانی ۔ دواؤں کا جوش دیا ہوا پانی جس سے دھارتے ہیں۔

ن ۔ ظ

نُظّار ۔ (نُظ ۔ ظار) (ع ۔ ا ۔ مذ) ناظر کی جمع ۔ نظر کرنے والے ۔ دیکھنے والے۔

نِظارت ۔ (نِ ۔ ظا ۔ رَت) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) دیکھنا (۲) محافظت نگہبانی (۳) ناظر کا عہدہ ۔ ناظر کا محکمہ اور دفتر۔

نِظارت پیشہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) نگہبان ۔ ناظر (۲) خواجہ سرا۔

نظّارگی ۔ (نظ ۔ ظار ۔ گی) (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) نظّارہ ۔ دیدار ۔ نظّارہ بازی ۔ تماش بینی۔

نَظّارہ ۔ (نظ ۔ ظا ۔ رہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) دیکھنا ۔ نظر ڈالنا (۲) نظر بازی ۔ دیدار ۔ دَرشن (۳) نظر ۔ چِتون۔

نظّارہ باز ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) نظر بازی کرنے والا ۔ تاڑنے والا۔

نظّارہ بازی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) نظر بازی ۔ گھورا گھاری۔

نظّارہ کرنا ۔ (ا ۔ مص مرکب) دیکھنا۔

نظّارہ مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دیکھنا ۔ گھورنا ۔ تاکنا جھانکنا۔

نَظافت ۔ (نَ ۔ ظا ۔ فَت) (ع ۔ ا ۔ مث) پاکیزگی ۔ صفائی۔

نِظام ۔ (نِ ۔ ظام) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) موتیوں کی لڑی (۲) جڑ ۔ بنیاد (۳) سلسلہ ۔ ترتیب (۴) بندوبست ۔ انتظام (۵) آراستگی (۶) نواب دکن کا موروثی خطاب (۷) طریقہ (۸) صلاح کار (۹) ترتیب۔

نظام الاوقات ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) پروگرام۔

نظام بطلیموس ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) حکیم بطلیموس کا نظام جس میں زمین کو مرکز قرار دیا گیا ہے اور اس کے گرد سورج ۔ چاند ۔ ستاروں کو گردش کرتے مانا گیا ہے۔

نظامِ شمسی ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) سورج کے گرد سیاروں کی گردش کا طریقہ۔

نِظامت ۔ (نِ ۔ ظا ۔ مَت) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) ناظم کا عہدہ ۔ ناظم کا کام (۲) انتظام ۔ بندوبست (۳) محکمہ ۔ دفتر ۔ ڈائریکٹوریٹ۔ (Directorate)

نِظامی ۔ (نِ ۔ ظا ۔ می) (ف ۔ صف) (۱) سلسلہ نظامیہ کا مرید جو کہ حضرت نظام الدین اولیائ سے منسوب ہے (۲) نظام الملک وزیر سے منسوب (۳) فارسی کے مشہور شاعر نظامی گنجوی۔

نِظامیہ ۔ (نِ ۔ ظا ۔ می ۔ یہ) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) بغداد کی قدیم یونیورسٹی (۲) جنگی فوج (۳) تصوّف کا ایک سلسلہ جو حضرت نظام الدین اولیا سے منسوب ہے۔

نَظائر ۔ (نَ ۔ ظا ۔ اِر) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) نظیرہ کی جمع ۔ سرداران قوم جن کے لوگ دستِ نگر ہوں (۲) ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے فیصلے ۔ اُردو میں بطور نظیر کی جمع کے مستعمل ہے (۳) مثالیں۔

نظر ۔ (نَ ۔ ظَر) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) بغور دیکھنا (۲) نگاہ ۔ آنکھ (۳) بصارت (۴) غور ۔ تامل (۵) نگرانی ۔ دیکھ ۔ بھال (۶) تمیز ۔ جانچ پرکھ (۷) توجہ ۔ مہربانی (۸) معاینہ ۔ تخمینہ (۹) اُمید ۔ توقع (۱۰) بھوت پریت کا اثر ۔ آسیب (۱۱) تمیز ۔ شناخت ۔ جانچ ۔ پرکھ (۱۲) توجہ ۔ مہربانی (۱۳) معاینہ (۱۴) اندازہ ۔ تخمینہ (۱۵) اُمید ۔ توقع (۱۶) بھوت پریت کا اثر ۔ آسیب۔

نظر آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دکھائی دینا ۔ سُوجھنا (۲) دھیان میں آنا۔

نظر اُتارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) صدقہ دینا ۔ کسی عمل یا منتر سے بُری نظر کا اثر دور کرنا۔

نظر اُٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) آنکھ اونچی کرنا ۔ آنکھ اٹھانا۔

نظر اُٹھ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) اتفاقاً نگاہ پڑ جانا ۔ اتفاقاً دیکھ لینا۔

نظر التفات ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) توجہ (۲) مہربانی۔

نظر اللہ پر رکھنا / ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) خدا پر بھروسہ ہونا ۔ مایوس نہ ہونا۔

نظر انداز کرنا ۔ (ا ۔ مص مرکب) توجہ نہ کرنا (۲) ناپسند کرنا (۳) نامنظور کرنا (۴) نگاہ سے گرانا۔

نظر اندازی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) (۱) جانچ (۲) چشم پوشی کرنا ۔ دیکھی اَن دیکھی کر دینا۔

نظر باز ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) (۱) نیک و بد پہچاننے والا ۔ تاڑ لینے والا ۔ بھانپ لینے والا (۲) حسن پرست۔

نظر بازی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) گھورا گھوری ۔ تاک جھانک۔

نظر باندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نظر بندی کرنا ۔ شعبدہ بازی۔

نظر بچانا / بچا جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) آنکھ چُرانا ۔ کترانا ۔ بچ کر نکل جانا (۲) ٹالنا۔

نظرِ بد ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) (۱) بُری نظر (۲) بُری نظر کا اثر۔

نظر بدلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) سلوک میں فرق آنا (۲) ارادہ بدلنا ۔ نیت بدلنا۔

نظر بڑھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دیکھنے کی قوت زیادہ ہونا ۔ بصارت تیز ہونا۔

نظر بند ۔ (ع۔ف۔ا۔مت) وہ شخص جسے عدالت میں مقدمہ چلائے اور سزا دیئے بغیر قید میں رکھا جائے یا اس کی نقل و حرکت پر پابندی لگا دی جائے۔

نظر بند کرنا ۔ (ا۔مص مرکب) حراست میں رکھنا۔ قیدی بنانا۔

نظر بندی ۔ (ف۔ا۔مث) (۱) قید۔ حراست (۲) شعبدہ۔ جادوگری۔

نظر بھر کر دیکھنا ۔ (ا۔محاورہ) خوب غور سے دیکھنا۔ سیر ہو کر دیکھنا

نظر پتھر میں اثر کرتی ہے ۔ (ا۔مثل) نظر کا اثر پتھر جیسی سخت چیز پر بھی ہو جاتا ہے۔

نظر پتھرا جانا ۔ (ا۔محاورہ) بینائی جاتی رہنا۔ مرتے وقت آنکھوں کا بے جان ہو جانا۔ نگاہ کا ایک ہی جگہ ٹھہر جانا

نظر (نظروں) پر چڑھنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) دل کو بھانا۔ پسند آنا۔ وقعت پانا (۲) ذلیل ہونا۔ حقیر ہونا۔ دُشمنی کی نظر سے دیکھا جانا (۳) جچنا۔ اندازہ کیا جانا۔ نگاہ میں ٹھہرنا (۴) نظر لگ جانا۔

نظر پڑنا (پڑ جانا) ۔ (ا۔محاورہ) (۱) دیکھنے میں آنا (۲) دکھائی دینا۔ معلوم ہونا۔

نظر پھر جانا (پھرنا) ۔ (ا۔محاورہ) (۱) ناراض ہو جانا (۲) بے مروت ہو جانا۔

نظر پھسلنا ۔ (ا۔محاورہ) نگاہ نہ ٹھہرنا۔ کسی چیز کا نہایت صاف و شفاف ہونا۔

نظر پہچاننا ۔ (ا۔محاورہ) تیور سے شناخت کر لینا۔

نظر پھیر لینا ۔ (ا۔محاورہ) بے توجہی کرنا۔ بے مروتی کرنا (۲) اِدھر اُدھر نگاہ دوڑانا۔

نظر پھینکنا ۔ (ا۔محاورہ) نگاہ ڈالنا۔ دیکھنا

نظر پیدا کرنا ۔ (ا۔محاورہ) جانچ کی صلاحیت حاصل کرنا۔ قابلیت پیدا کرنا۔ ملکہ حاصل کرنا۔

نظر تاڑ لینا ۔ (ا۔محاورہ) نگاہ سے پہچان لینا۔ نظر سے اندازہ کر لینا۔

نظر تیز پڑنا ۔ (ا۔محاورہ) غصّہ سے دیکھا جانا۔

نظر ٹھہرنا ۔ (ا۔محاورہ) نظر جمنا۔ نگاہ قائم ہونا۔

نظر ثانی ۔ (ف۔ا۔مث) دوبارہ دیکھنا۔ ترمیم یا تصیح کی غرض سے دوبارہ دیکھنا۔

نظر ثانی کرنا ۔ (ا۔مص مرکب) (۱) پڑتال کرنا۔ پھر دیکھنا (۲) ترمیم و تصیح کی غرض سے دوبارہ دیکھنا۔

نظر جلانا ۔ (ا۔محاورہ) نظرِ بد کا دفعیہ۔ کپڑے کو توے کی سیاہی مل کر اور تیل میں بھگو کر بیمار کے سامنے جلاتے ہیں۔

نظر جمنا ۔ (ا۔محاورہ) نگاہ ٹھہرنا۔ بغور دیکھے جانا

نظر جھاڑنا ۔ (ا۔محاورہ) افسوں یا دُعا پڑھ کر نظرِ بد کے دفعیہ کا عمل کرنا۔

نظر جھپکنا ۔ (ا۔محاورہ) کسی چمکدار چیز کو دیکھ کر آنکھوں کا چندھیا جانا۔

نظر چار سُو ہونا ۔ (ا۔محاورہ) چاروں طرف نگاہ رکھنا۔ ہوشیار رہنا۔ چوکنا ہونا۔

نظر چُرانا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) نظر بچانا۔ کترانا۔ نظر ملا کر نہ دیکھنا (۲) کام سے پہلو تہی کرنا۔

نظر چڑھنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) خیال میں آنا۔ قدر پانا (۲) پرکھا جانا (۳) پسند آنا۔ دل کو بھانا (۵) نظر بد لگنا (۶) معزز ہونا۔ وقعت پانا۔ (۷) حقیر ہونا۔ رُسوا ہونا۔

نظر خُدا پر ہونا ۔ (ا۔محاورہ) مایوسی کا عالم ہونا۔

نظر خیرہ ہونا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) روشن اور چمکیلی چیز دیکھ کر نگاہ چُندھیا جانا۔

نظر دُرست ہونا ۔ (ا۔محاورہ) تیور اچھے ہونا۔

نظر دو چار ہونا ۔ (ا۔محاورہ) نگاہ کا نگاہ کے سامنے ہونا۔ آمنے سامنے ہونا۔

نظر دوڑانا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) تلاش کرنا۔ چاروں طرف دیکھنا۔ اِدھر اُدھر دیکھنا (۲) غور کرنا۔ دیکھنا۔ جائزہ لینا۔

نظر دوڑنا ۔ (ا۔محاورہ) نگاہ کا تیزی سے دیکھنا۔

نظر ڈالنا ۔ (ا۔محاورہ) نگاہ کرنا۔ دیکھنا۔ معاینہ کرنا۔ سرسری نظر سے دیکھنا۔

نظر رکھنا ۔ (ا۔محاورہ) توجہ رکھنا۔ محبت کی نظر سے دیکھنا۔ عاشقانہ نگاہ ڈالنا (۲) خبر رکھنا۔ نگرانی کرنا (۳) ارادہ کرنا۔ نیت رکھنا۔ (۴) شناخت رکھنا۔ تمیز رکھنا (۵) اُمید رکھنا۔ توقع رکھنا۔

نظر سے ۔ (ا۔تابع فعل) لحاظ کر کے۔ خیال کر کے۔

نظر سے اُترنا (گرنا) ۔ (ا۔محاورہ) خفیف ہونا۔ بے وقعت ہونا ذلیل ہونا۔ بے عزّت ہونا۔

نظر سے اُدجھل ہونا ۔ (ا۔محاورہ) سامنے نہ ہونا۔ سامنے سے ہٹنا۔

نظر سے ٹپکنا ۔ (ا۔محاورہ) نگاہ سے ظاہر ہونا۔

نظر سے گرنا ۔ (ا۔محاورہ) ذلیل و بے قدر ہونا۔ حقیر سمجھا جانا۔

نظر سے گزرنا ۔ (ا۔محاورہ) تجربہ ہونا (۲) دیکھا جانا۔

نظر سے نظر ملنا ۔ (ا۔محاورہ) رُو برُو ہونا۔ آنکھیں چار ہونا۔ آنکھ سے آنکھ ملنا۔

نظر سے (نکل جانا) نکلنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) دیکھنے میں آنا۔ آنکھوں کے سامنے سے گذرنا (۲) نظر سے غائب ہونا۔

نظر سیدھی ہونا ۔ (ا۔محاورہ) مہربانی کی نظر ہونا۔

نظرِ غلط انداز ۔ (ف۔صف) ایسی نگاہ سے دیکھنا کہ معلوم نہ ہو سکے کہ دیکھ رہا ہے۔ عاشق کو دھوکا دینے والی معشوق کی نگاہ۔

نظر فریب ۔ (ع۔ف۔صف) نظر کو دھوکا دینے والا (۲) لبھانے والی نظر۔

نظر کا کھا جانا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) نظر لگ جانا۔ بد نظری سے ضرر پہنچنا۔

نظر کرنا ۔ (۱) دیکھنا۔ نظر ڈالنا (۲) اشارہ کرنا (۳) توجہ کرنا۔

نظر کے سامنے رکھنا ۔ (ا۔محاورہ) آنکھوں سے دُور نہ ہونے دینا۔

نظر کیمیا اثر ۔ (ف۔ا۔مث) فیض پہنچانے والی نگاہ۔

نظر گاہ ۔ (ف۔ا۔مث) تماشا گاہ۔ سیر گاہ۔

نظر گزر ۔ (ف۔ا۔مث) (۱) نظر بد کا اثر۔ بھوت پریت کا سایہ (۲) وہ چیز

جو نظر بد کا اثر زائل کرنے کے لیے لگا دیتے ہیں۔

نظر گزر کا ٹیکا۔ (ف۔ امذ) کاجل کا ٹیکا جو عورتیں نظر بد کے دفعیہ کے لیے بچوں کے ماتھے پر لگاتی ہیں۔

نظر گڑنا۔ (ا۔ محاورہ) نگاہ کا کسی جگہ مرکوز ہو جانا۔

نظر لڑ جانا۔ (ا۔ محاورہ) آمنا سامنا ہو جانا۔ عشق ہو جانا۔

نظر لگا۔ (ا۔ صف) جو شخص یا چیز جس پر نظر بد کا اثر ہو۔

نظر لگانا۔ (ا۔ محاورہ) بُری نظر کا اثر ہونا۔

نظر (لگ جانا) لگنا۔ (ا۔ محاورہ) بُری نظر کا اثر ہو جانا۔ بھوت پریت کا سایہ ہونا۔

نظر مارنا۔ (ا۔ محاورہ) آنکھ مارنا۔ اشارہ کرنا۔

نظر ملانا۔ (ا۔ محاورہ) آنکھ سامنے کرنا۔ آنکھ ملانا۔

نظر میں۔ (ا۔ تابع فعل) (۱) نگاہ میں۔ آنکھ میں (۲) رُو برُو۔ سامنے۔ دھیان میں۔ خیال میں (۳) شناخت میں۔ تمیز میں (۴) دیکھنے میں

نظر میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) معلوم ہونا۔ سجھائی دینا (۲) دھیان میں آنا۔ خیال میں آنا (۳) ٹوک میں آنا۔ نظر بد کا اثر ہونا۔

نظر (نظروں) میں بھانپنا۔ (ا۔ محاورہ) نگاہوں میں تاڑ لینا۔

نظر (نظروں) میں بھرنا۔ باوقعت ہونا۔

نظر میں پھر جانا (پھرنا)۔ (ا۔ محاورہ) باعزت ہونا۔ وقعت ہونا۔ تصور میں آ جانا۔ خیال ہی خیال میں دکھائی دینا۔

نظر (نظروں) میں تاڑ لینا۔ (ا۔ محاورہ) نگاہ سے بھانپ لینا۔

نظر میں تلنا۔ (ا۔ محاورہ) نگاہ میں جانچا جانا۔ دھیان میں ہونا۔

نظر میں تولنا۔ (ا۔ محاورہ) نگاہ سے جانچ لینا۔ اندازہ کرنا۔

نظر میں ٹھہرنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کا نگاہ میں جچ جانا۔ پسند کر لینا۔

نظر (نظروں) میں جانچ لینا۔ (ا۔ محاورہ) اندازہ کر لینا۔

نظر میں جچنا۔ (ا۔ محاورہ) پسند آنا۔ بھلا معلوم ہونا۔

نظر (نظروں) میں جمنا۔ (ا۔ محاورہ) باوقعت ہونا۔

نظر (نظروں) میں جہان اندھیرا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بہت زیادہ غم یا مصیبت ہونا۔

نظر میں چبھنا۔ (ا۔ محاورہ) بُرا معلوم ہونا۔ بُرا لگنا۔

نظر (نظروں) میں چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت پسند آنا۔

نظر (نظروں) میں حقیر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دل سے اُتر جانا۔ قدر کھو بیٹھنا۔ بے وقعت ہونا۔

نظر (نظروں) میں خار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بُرا لگنا۔ ناگوار ہونا۔

نظر (نظروں) میں رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) زیر نگرانی رکھنا۔ دھیان میں رکھنا۔ نگاہ میں رکھنا۔

نظر میں رہنا۔ (ا۔ محاورہ) سامنے رہنا۔ خیال یا دھیان میں رہنا۔

نظر (نظروں) میں سُبک ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بے وقعت ہونا۔

نظر (نظروں) میں سمانا۔ (ا۔ محاورہ) پیارا لگنا۔ مقبول ہونا۔ صاحب وقعت ہونا۔

نظر (نظروں) میں کھبنا۔ (ا۔ محاورہ) اچھا لگنا۔ پسند آنا۔

نظر (نظروں) میں کھٹکنا۔ (ا۔ محاورہ) بُرا معلوم ہونا۔ ناگوار ہونا۔ ناقابل برداشت ہونا۔

نظر (نظروں) میں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) خیال میں ہونا۔ یاد ہونا۔ ذہن میں ہونا۔

نظر نہ آنا۔ (ا۔ محاورہ) دکھائی نہ دینا۔ ناپید ہونا۔

نظر نہ ٹھہرنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی چیز کی آب و تاب کی وجہ سے نظر قائم نہ رہنا۔ چکا چوند ہونا۔

نظر نہ چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) پسند نہ آنا۔ بھلا نہ لگنا۔ اچھا معلوم نہ ہونا۔

نظر نہ ملنا۔ (ا۔ محاورہ) آنکھ سامنے نہ ہونا۔ شرم کی وجہ سے آنکھ اٹھا کر بات نہ کر سکنا۔

نظر نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) توجہ نہ ہونا۔ پروا نہ ہونا۔

نظر والا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) وہ جس کو نظر لگی ہو (۲) اہل نظر۔ صاحب بینش

نظر ہایا۔ (ا۔ صف) وہ شخص جس کی نظر سے نقصان پہنچے۔ ندیدہ۔

نظر ہائی۔ (ا۔ صف۔ مث) (۱) وہ عورت جس کی نظر سے نقصان پہنچے۔ (۲) نظر لگانے والی۔ ندیدی۔

نظر ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) نظر بد کا اثر ہو جانا۔ نظر لگ جانا۔ جن پری کا سایہ ہو جانا۔ آسیب کا اثر ہونا۔

نظر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پہچان ہونا۔ تمیز ہونا۔ پرکھ ہونا۔ جانچ ہونا (۲) نظر لگنا (۳) توجہ ہونا۔ خیال ہونا۔ دھیان ہونا (۴) علم نجوم میں ایک ستارے کا دوسرے ستارے پر اثر انداز ہونا (۵) توقع ہونا۔

نضرا جانا (نضرایا جانا)۔ (ا۔ محاورہ) بُری نظر کا اثر ہونا۔ (۲) نظر لگ جانا

نظروں میں غائب ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) آنکھوں کے سامنے سے کسی چیز کا جاتے رہنا۔ دیکھتے ہی دیکھتے کسی چیز کا گم ہو جانا۔

نظروں میں کھٹکنا۔ (ا۔ محاورہ) حقیر ہونا۔ بے قدر ہونا۔ وقعت نہ ہونا۔

نظروں (نظروں) میں۔ (ا۔ تابع فعل) نگاہوں کے سامنے۔ آنکھوں میں۔ آنکھوں کے سامنے۔

نظروں میں غبار چھا جانا۔ (ا۔ محاورہ) دھندلا نظر آنا۔

نظروں (نظروں) میں کھائے جانا۔ (ا۔ محاورہ) آنکھوں سے غصہ اور خفگی کا اظہار کرنا۔ لال پیلی آنکھیں دکھانا (۲) معشوق کا اس طرح دیکھنا کہ عاشق کے دل پر خاص اثر ہو۔

نظریں بچا کر دیکھنا۔ (ا۔ محاورہ) نگاہ بچا کر دیکھنا۔ چھپ چھپ کر دیکھنا۔ کنکھیوں سے دیکھنا۔

نظریں چرانا۔ (ا۔ محاورہ) نظریں بچانا۔ اغماض برتنا۔

نظری۔ (ن۔ ظ۔ ری) (ع۔ صف) (۱) بدیہی کا مقابل۔ ناپسند۔ نامنظور۔ (۳) پامال۔ بے وقعت۔ نظر سے گرا ہوا۔ ناقص (۴) خیالی۔ قیاسی (۶) وہ علم جس میں موجودات کے تصور سے بحث کی جاتی ہے

نظرے۔ (ن۔ ظ۔ رے) (ف) ایک نگاہ۔

نظرے خوش گزرے۔ (ف۔ صف) جلدی سے گزر جانے والی نگاہ۔ اڑتی ہوئی نظر۔ سرسری نظر۔

نظریّات ۔ (نَ۔ ظَ۔ رِی۔ یات) [ع۔ ا۔ مذ] مسائل فکری۔ اصول۔ قاعدے۔ تعلیمات۔ نظریہ کی جمع۔

نظریاتی ۔ (نَ۔ ظَ۔ رِی۔ یا۔ تی) [ع۔ صف] منسوب بہ نظریات علم النظریات سے تعلق رکھنے والی شے۔ فکری۔

نظریّہ ۔ (نَ۔ ظَ۔ رِی۔ یَہ) [ع۔ ا۔ مذ] وہ مسئلہ جس میں نظر و فکر سے کام لیا جائے۔ تھیوری۔ اصول۔ جمع: نظریات۔

نظریہ ارتقاء ۔ [ع۔ ا۔ مذ] ڈارون کا نظریہ کہ جاندار چیزوں کو کسی نے موجودہ شکل میں خلق نہیں کیا ہے۔ بلکہ ہر شے بقائے اصلح اور انتخاب کے اصول کے تحت بدلتی اور ترقی کرتی رہتی ہے۔

نظریۂ اضافیت ۔ [ع۔ ا۔ مذ] آئن سٹائن کا نظریہ کہ زمان و مکان مطلق حقیقت نہیں۔ بلکہ اضافی حیثیت رکھتے ہیں۔

نظم ۔ [ع۔ ا۔ مث] (۱) لڑی۔ سلک (۲) موزون۔ کلام۔ شعر (۳) [مذ] بندوبست۔ انتظام۔

نظم سنج (گستر) ۔ [ف۔ صف] شاعر۔

نظم (سنجی) گستری ۔ [ف۔ ا۔ مث] شاعری۔ اشعار موزون کرنا۔

نظمِ معرّیٰ ۔ [ع۔ ا۔ مث] ایسی نظم جس میں قافیے نہ ہوں۔

نظم و نسق ۔ [ف۔ ا۔ مذ] بندوبست۔ انتظام۔ حکومت کا قاعدہ۔

نظم ہونا ۔ [ا۔ محاورہ] کسی مضمون کا اشعار میں موزون ہونا۔

نظیر ۔ (نَ۔ ظِیر) [ع۔ صف] (۱) مانند۔ مثل (۲) نمونہ۔ مثال۔ تمثیل۔ جمع: نظائر۔

نظیر دینا ۔ [ا۔ محاورہ] حوالہ دینا۔ مثال پیش کرنا۔

نظیف ۔ (نَ۔ ظِیف) [ع۔ صف] پاکیزہ۔ پاک۔ حلال۔

ن ۔ ع

نعت ۔ [ع۔ ا۔ مث] (۱) مدح۔ ثنا۔ تعریف و توصیف (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں مدحیہ اشعار۔

نعت خواں ۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] نعت پڑھنے والا۔

نعتیہ ۔ (نَع۔ تی۔ یَہ) [ع۔ صف] نعت سے منسوب۔ اشعار جو رسولِ پاک کی توصیف میں ہوں۔

نعتیہ کلام ۔ [ع۔ ا۔ مذ] حضور نبی کریمؐ کی توصیف میں کہے ہوئے اشعار۔

نعرہ ۔ (نَع۔ رَہ) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) للکار۔ بلند آواز۔ شور (۲) آہ و بکا۔ شور و شین ہاؤ ہو۔ جمع: نعرہ ہا۔ نعرے۔

نعرۂ تکبیر ۔ [ع۔ ا۔ مذ] اللہ اکبر کا نعرہ

نعرہ حیدری ۔ [ع۔ ا۔ مذ] حضرت علی کا نعرہ۔

نعرہ زن ۔ [ع۔ ف۔ صف] نعرہ مارنے والا۔ للکارنے والا۔ فریاد کرنے والا۔

نعرہ زنی ۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مث] شور کرنا۔ فریاد کرنا۔

نعرہ کھینچنا ۔ [ا۔ مص مرکب] نعرہ مارنا۔

نعرہ مارنا ۔ [ا۔ محاورہ] للکارنا۔ زور کی آواز نکالنا۔ پکارنا (۲) فریاد کرنا۔ شور کرنا۔

نعش ۔ [ع۔ ا۔ مث] (۱) تابوت۔ ارتھی (۲) لاش۔ میّت۔

نعش اٹھنا ۔ [ا۔ محاورہ] جنازہ اٹھنا۔

نعل ۔ [ع۔ ا۔ مث] (۱) جوتا۔ کفش۔ پاپوش (۲) گھوڑے بیل وغیرہ کے کھر میں لگانے کا آہنی حلقہ (۳) لوہا جو جوتی کی ایڑی میں مضبوطی کی غرض سے لگاتے ہیں (۴) خراج نذرانہ جو حاکم یا رئیس کو ادا کیا جائے۔

نعل باندھنا ۔ [ا۔ محاورہ] چوپایوں کے کھروں پر آہنی حلقے جڑنا۔

نعل بند ۔ [ع۔ ف۔ صف] نعل بنانے والا۔ نعل باندھنے والا۔

نعل بندی ۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مث] (۱) نعل باندھنے کا پیشہ (۲) نعل لگانے کی اُجرت۔

نعل بہا ۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] وہ خراج یا ٹیکس جو بطور نذرانہ ادا کیا جائے۔

نعل چوبی ۔ [ف۔ ا۔ مذ] لکڑی کی کھڑاؤں۔

نعل در آتش ۔ [ف۔ صف] بے قرار۔ بے چین۔ مضطرب۔ گھبرایا ہوا۔

نعل لگانا ۔ [ا۔ محاورہ] لوہے کا حلقہ، جوتی کی ایڑی یا چوپاؤں کے سُم میں لگانا۔

نعلین ۔ (نَع۔ لَین) [ع۔ ا۔ مث] نعل کا تثنیہ۔ جوڑا۔ دونوں جوتیاں۔ جوتوں کا جوڑا۔

نعلین تحت العینین ۔ [ع۔ مقولہ] جوتوں کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھنا چاہیے تاکہ کوئی چُرا نہ لے جائے۔

نعلین در بغلین ۔ [ا۔ مقولہ] جوتوں کو بغل میں دبا کر رکھنا چاہیے تاکہ چوری نہ ہو جائیں۔

نِعَم ۔ (نِ۔ عَم) [ع۔ ا۔ مث] نعمت کی جمع۔ نعمتیں۔ اچھی چیزیں۔ اعلیٰ چیزیں بخشش۔ عطا۔ لذیذ۔ اشیاء۔

نعم البدل ۔ [ع۔ ا۔ مذ] اچھا بدلہ۔ نیک عوض۔

نعمت ۔ (نِع۔ مَت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) مال و دولت۔ ثروت (۲) بخشش۔ عطیہ (۳) لذیذ چیز۔ جمع: نِعَم۔ نعمات

نعمتِ الوان ۔ [ف۔ ا۔ مث] قسم قسم کی نعمتیں۔

نعمت پروردہ ۔ [ع۔ ف۔ صف] ناز میں پالا ہوا۔ عیش و آرام میں پرورش پایا ہوا۔

نعمت خانہ ۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] کھانے پینے کا سامان رکھنے کی الماری یا ڈبہ (۲) کھانا کھانے کا کمرہ۔

نعمتِ عظمیٰ ۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مث] بہت بڑی نعمت۔

نعمتِ غیر مترقبہ ۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مث] وہ اچھی چیز جو غیر متوقع طور پر ملے۔ وہ دولت جس کے حصول کا گمان نہ ہو

نعمت کدہ ۔ [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] نعمت کا گھر۔ بہشت۔

نعمت کی ماں کا کلیجہ ۔ [ا۔ مذ] کوئی عمدہ چیز۔

نعنا۔ نعناع ۔ (نَع۔ نا، ناع) [ع۔ ا۔ مذ] پودینہ۔

نَعُوذ ۔ (نَ ۔ عُوْذُ) (ع ۔ مضارع) ہم پناہ مانگتے ہیں ۔

نَعُوذُ بِاللہ ۔ (ع ۔ حکم پناہ) ہم خدا سے پناہ مانگتے ہیں ۔ خدا کی پناہ ۔ خدا بچائے ۔ اللہ محفوظ رکھے ۔ اللہ امان میں رکھے ۔

نُعُوظ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) شہوت ۔ عضوِ تناسل کا کھڑا ہونا ۔ اُستادگی ۔ انتشار ۔

نَعِیم ۔ (نَ ۔ عِیْم) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) نعمت ۔ مال (۲) نیکی (۳) پہنچ ۔ رسائی (۴) لاڈ ۔ پیار ۔ ناز (۵) انعام میں ملی ہوئی چیز (۶) صاحب نعمت ۔ نعمت والا ۔

ن ۔ غ

نَغز ۔ (ف ۔ صف) خوب ۔ عمدہ ۔ اچھا ۔ اعلیٰ ۔ افضل ۔ فائق ۔

نَغز گُفتار ۔ (ف ۔ ا صف) شیریں کلام ۔ جس کی گفتگو عمدہ اور پاکیزہ ہو ۔

نَغز گوئی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) عمدہ اسلوب بیان ۔

نَغَمات ۔ (نَغ ۔ مات) (ع ۔ ا ۔ مث) نغمہ کی جمع ۔ سُریلی آوازیں ۔ نغمے ۔ گیت ۔

نَغمگی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) نغمے کی کیفیت ۔

نَغمہ ۔ (نغ ۔ مَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) راگ ۔ گیت ۔ ترانہ ۔ سُریلی آواز ۔ ترنم ۔

نغمہ پرداز ۔ نغمہ ریز ۔ نغمہ زن ۔ نغمہ سنج ۔ نغمہ طراز ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) اچھا گانے والا ۔

نغمہ تر ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) دلچسپ گانا ۔ شیریں راگ ۔

نغمہ سرا ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ صف) گانے والا ۔

نغمہ سرائی ۔ سنجی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) گانا ۔ گیت گانا ۔ ترنم ۔

ن ۔ ف

نَفّاخ ۔ (نَف ۔ فا ۔ خ) (ع ۔ صف) پھونک مارنے والا ۔ پھلانے والا (۲) نفخ پیدا کرنے والا ۔ پیٹ میں ہوا کرنے والا ۔ بادی ۔

نِفاختیا ۔ (ا ۔ صف) (عو) منافق ۔ مکار ۔ چالباز ۔ دغا ۔

نفاختی ۔ (نَ ۔ فاخ ۔ تی) (اُر ۔ صف) بے وقعت ۔ حقیر ۔ ذلیل ۔

نَفاذ ۔ (نَ ۔ فاذ) (ع ۔ ا ۔ مذ) جاری ہونا ۔ صدور ۔ ایک چیز کا دوسری چیز سے نکلنا ۔ عائد ہونا ۔ لاگو ہونا ۔

نِفاس ۔ (نِ ۔ فاس) (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ خون جو عورت کو بچہ کی پیدائش کے بعد زیادہ سے زیادہ چالیس روز تک ٹپکتا رہے ۔

نَفاست ۔ (نَ ۔ فا ۔ ست) (ع ۔ ا ۔ مث) خوبی ۔ عمدگی ۔ لطافت ۔ صفائی ۔ پاکیزگی ۔

نِفاق ۔ (نِ ۔ فاق) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) پھوٹ ۔ ظاہر میں دوستی ۔ باطن میں دشمنی (۲) بگاڑ ۔ نااتفاقی ۔

نفاق پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) پھوٹ پڑنا ۔ آپس میں بگاڑ ہونا ۔

نفاق ڈالنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بگاڑ ڈالنا ۔

نفاق رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کینہ رکھنا ۔ بغض رکھنا ۔ کپٹ رکھنا ۔

نَفائس ۔ (نَ ۔ فا ۔ اِس) (ع ۔ ا ۔ مذ) نفیسہ کی جمع ۔ نفیس چیزیں ۔

نِفت ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) مٹی کا تیل ۔

نفتا ۔ (نَف ۔ تا) (اُر ۔ ا ۔ مذ) ایک قسم کا کبوتر ۔ جس کا رنگ نیلا اور پر سفید ہوتے ہیں ۔

نَفخ ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) پھونکنا (۲) ہوا سے بھرنا (۳) پھولنا ۔ نفخ (نفخہ) صُور ۔ وہ صُور جو قیامت کے روز حضرت اسرافیل پھونکیں گے اور جس کے اثر سے تمام دنیا نیست و نابود ہو جائے گی ۔

نَفَر ۔ (نَ ۔ فَر) (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) تین سے دس تک آدمیوں کا گروہ (۲) نوکر ملازم ۔ ادنیٰ خادم (۳) کام کرنے والا (۴) مزدور (۵) ایک آدمی (۶) سائیس ۔

نَفرا ۔ (نَف ۔ را) (اُر ۔ ا ۔ مذ) ادنیٰ نوکر ۔ سائیس ۔

نَفرائی ۔ (نَف ۔ را ۔ ای) (ق) نوکری ۔ خدمت گاری ۔

نَفرت ۔ (نَف ۔ رَت) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) گھن ۔ کراہت (۲) بیزاری ۔ تنفر (۳) ناپسندیدگی ۔ ناگواری ۔

نفرت آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کراہت معلوم ہونا ۔

نفرت انگیز ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) نفرت دلانے والا ۔ کراہت دلانے والا ۔

نفرت بڑھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) باہمی ۔ بیزاری زیادہ ہونا ۔

نفرت رکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گھن کرنا ۔ کسی چیز سے تنفر کرنا ۔

نفرت زدہ ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) وہ شخص جس سے لوگ نفرت کریں ۔

نفرت کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کراہت محسوس کرنا (۲) حقارت کی نظر سے دیکھنا ۔

نفرت کلّی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) سخت نفرت ۔ قطعی نفرت ۔

نفرت کھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کراہت کرنا ۔ ذلیل سمجھنا ۔ نفرت کی نگاہ سے دیکھنا ۔

نفرت ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) بیزاری ہونا ۔ تنفر ہونا ۔

نَفری ۔ (نَ ۔ فَ ۔ ری) (اُر ۔ ا ۔ مث) روزانہ مزدوری ۔ اُجرت (۲) ایک آدمی کا ایک دن کا کام (۳) فی آدمی (۴) تعداد ۔

نفری میں نخرا کیا ۔ (ا ۔ مثل) واجب حق دینے میں احسان کیا ۔

نَفرین ۔ (نَف ۔ رِین) (ع ۔ ا ۔ مث) ملامت ۔ پھٹکار ۔ لعنت ۔

نفرین اُٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) لعنت ملامت برداشت کرنا

نفرین کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) لعنت کرنا ۔ پھٹکار کرنا ۔

نَفَس ۔ (نَ ۔ فَس) (ع ۔ ا ۔ مذ) سانس ۔ دم (۲) گھڑی ۔ ساعت ۔ لمحہ ۔ دقیقہ لمحہ ۔ جمع ۔ انفاس ۔

نفس بازپس (واپسیں) ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) حالت نزع میں آخری سانس جو جا کر نہ آئے ۔

نفس پرور ۔ (ع ۔ ا ۔ صف) راحت پہنچانے والا ۔ رُوح افزا ۔

نفس تنگ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) سانس کا دشواری سے آنا ۔

نفسِ سرد - (ع - ف - امذ) ٹھنڈی آہ - آہ سرد۔

نفس شماری - (ع - ف - امث) نزع کا وقت - جب سانس گنے جائیں۔

نفسِ گرم - (ع - ف - امذ) گرم آہ - جلے دل کی فریاد۔

نَفْس - (ع - امذ) (۱) جان - روح (۲) ذات - وجود - ہستی (۳) حقیقت اصلیت (۴) اصل شے - ہست (۵) لُب لباب (۶) عضوِ تناسل (۷) خواہش نفسانی۔ جمع - نفوس۔

نفس الامر - (ع - امذ) حقیقت - درحقیقت - اصل مدعا - واقعی بات۔

نفس الامری - (ع - امث) نفس الامر سے منسوب - وہ حالات واقعی جنہیں دوست دشمن سب نے مانا ہے۔

نفسِ اَمّارہ - (ع - ف - امذ) (۱) بہت حکم کرنے والا (۲) انسان کی خواہش جو برائی کی طرف مائل کرے۔

نفسِ بہیمی - (ع - ف - امذ) جنسی خواہش - بدی کی رغبت - گناہ کی طرف میلان۔

نفس (پرست) پرور - (ع - ف - صف) شہوت پرست - عیاش۔

نفس (پرستی) پروری - (ع - ف - امث) خواہشات کے کہنے پر چلنا - شہوت پرستی - عیاشی - خودغرضی۔

نفسِ رُبا - (ع - ف - صف) وہ کلام جس کا پڑھنا آسان ہو۔

نفس کُش - (ع - ف - صف) (۱) نفسانی خواہشات کو کچلنے والا (۲) زاہد - پرہیزگار۔

نفس کُشی - (ع - ف - امث) دنیاوی خواہشات کو کچلنا - پارسائی - پاکدامنی۔

نفسِ لوّامہ - گناہ سرزد ہونے کے بعد اپنے آپ کو لعنت ملامت کرنے والا نفس۔

نفس مارنا - (امحاورہ) دنیاوی خواہشات کو کچلنا - دل کو مارنا - طبیعت پر قابو پانا - پاک دامن رہنا۔

نفس مطلب (مضمون) - (ع - ف - امذ) منشا - اصل مدعا - اصل مطلب - اصل مقصد - مدعا۔

نفسِ مُطمئنہ - (ع - امذ) حکم الٰہی پر چلنے والا نفس جو بُری باتوں سے پاک صاف رہے - مطمئن ضمیر۔

نفس ناطقہ - (ع - امذ) (۱) انسانی روح (۲) وہ شخص جو کسی دوسرے کی ناک کا بال بنا ہو۔

نفس نفیس - (ع - امذ) خدا کی ذات پاک - ذاتِ خاص - خود بدولت - اپنے آپ۔

نَفْسا نفسی - (نَف - سا - نَف - سی) (اُر - امث) خودغرضی - آپا دھاپی۔

نفسانی - (نف - سا - نی) (ع - صف) نفس سے منسوب - نفس کا۔

نفسانیت - (نَف - سا - نی - یَت) (ع - ف - امث) (۱) خودغرضی (۲) غرور - نخوت۔

نفسی - (نَف - سی) (ع - صف) نفس سے منسوب - ذاتی۔

نفسی نفسی - (ع - امث) اپنی اپنی ذات کی - خودغرضی - آپا دھاپی۔

نفسی نفسی پڑنا - (امحاورہ) اپنی اپنی فکر کرنا اور دوسرے کی پرواہ نہ ہونا۔

نفسی نفسی کا دن - (امذ) روزِ قیامت ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہوگی۔

نفسیات - (نَف - سی - یات) (ع - امذ) نفس سے متعلقہ باتیں (۲) علم النفس - انسان کے تحت الشعور اور لاشعور کی تحقیق کا علم (انگ) (Psychology)

نَفسیاتی - (نَف - سی - آتی) (ف - صف) تحت الشعور کے متعلق - نفسیات سے منسوب۔

نفسیاتی تجزیہ - (ع - امذ) انسان کے ذہنی تحرکات اور اعمال کی جانچ پڑتال۔

نفسیاتی جنگ - (ع - ف - امذ) سرد جنگ (انگ) (Cold War)

نَفْع - (ع - امذ) (۱) نفع - حاصل - نتیجہ - پھل - ثمرہ (۲) منافع - سُود - اُردو میں ف کی زبر سے بولا جاتا ہے۔

نفع اُٹھانا - (امحاورہ) فائدہ حاصل کرنا۔

نفع رسانی - (ف - امث) فائدہ پہنچانا۔

نفع نقصان - (ع - ف - امذ) (۱) فائدہ اور ٹوٹا (۲) بُرائی - بھلائی بُرا - بھلا (۳) علم الحساب کا ایک قاعدہ جس سے تجارت میں نفع اور نقصان معلوم کیا جاتا ہے۔

نَفَقہ - (ن - فَ - قہ) (ع - امذ) بال بچوں کا خرچ - گزارہ - کفالت - بیوی کے روٹی کپڑے کا خرچ جو شوہر کے ذمہ ہوتا ہے - اُردو میں بر سکون ف مستعمل ہے۔

نَفل - (ع - امذ و مث) (۱) وہ عبادت جو فرض نہ ہو - وہ نماز جو فرض واجب اور سنت کے علاوہ پڑھی جائے - زائد عبادت جو شکرانہ کے طور پر ادا کی جائے (۲) زائد عطیہ - جمع - نوافل۔

نُفوذ - (نُ - فوذ) (ع - امذ) (۱) سرایت کرنا - اندر گھسنا (۲) گزرنا - جاری ہونا - اثر کرنا۔

نفوذ کرنا - (امحاورہ) سرایت کرنا - جاری ہونا - اثر کرنا - اندر گھسنا۔

نَفور - (ن - فور) (ع - امذ) نفرت کرنے والا (۲) (بضم اوّل) بھاگنا نفرت کرنا۔

نُفوس - (نُ - فوس) (ع - امذ) نَفس کی جمع - روحیں - ہستیاں۔

نفوس قدسیہ - (ع - ف - امذ) (۱) پاک روحیں (۲) بزرگانِ دین (۳) پیغمبر اور فرشتے (۴) نیک مخلوق - نیک لوگ - نیک ہستیاں۔

نفی - (نَ - فی) (ع - امث) اثبات کی ضد - کسی چیز کے وجود سے انکار۔

نفی میں جواب دینا - (امحاورہ) انکار کرنا - نامنظور کرنا - نہیں کرنا۔

نفی و اثبات - انکار و اقرار۔

نفیر - (نَ - فیر) (ع - صف) (۱) نفرت کرنے والا - متنفر (۲) وہ لوگ جو کسی کام کے لیے آگے آگے جائیں - (ف - امث) (۱) آواز

جو سونے کی حالت میں نکلتی ہے (۲) نفیری ۔ شہنائی ۔ ترئی (۳) نالہ ۔ فریاد ۔ چیخ پکار ۔ واویلا ۔

نَفیرچی ۔ (نَ۔فیر۔چی) (ف ۔ صف) نفیری بجانے والا ۔

نَفیرِ عام ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) عام لوگوں کا بغاوت یا چڑھائی کرنا (۲) امرا کے نام حکم کہ وہ اپنے لشکر لے کر حاضر ہوں ۔

نَفیری ۔ (نَ۔فی۔ری) (ف ۔ ا ۔ مث) شہنائی ۔ ترئی ۔ الغوزہ ۔

نَفیس ۔ (نَ۔فیس) (ع ۔ صف) (۱) عمدہ ۔ اعلیٰ درجہ کی ۔ قیمتی ۔ بیش بہا (۲) لطیف ۔ پاکیزہ ۔ پاک و صاف ۔

ن ۔ ق

نَقّاب ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) نقب لگانے والا ۔ سوراخ کرنے والا ۔ سُرنگ کھودنے والا ۔

نِقاب ۔ (نِ۔قاب) (ع ۔ ا ۔ مذ و مث) گھونگٹ ۔ برقع ۔ چہرے پر ڈالنے کا پردہ ۔

نقاب (اُٹھانا) اُلٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) گھونگٹ کھولنا ۔ پردہ ہٹانا ۔ منہ پر سے پردہ سرکانا ۔

نقاب پوش ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) جس نے مُنہ پر نقاب ڈال رکھا ہو ۔

نقاب چھوڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) منہ پر پردہ ڈال لینا ۔ چہرہ چھپا لینا ۔

نقاب دار ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) نقاب پہننے والا ۔

نَقّاد ۔ (نَق۔قاد) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) پرکھنے والا ۔ کھوٹا کھرا دیکھنے والا (۲) اچھائی برائی ظاہر کرنے والا (۳) تنقید اور تبصرہ کرنے والا ۔

نَقّارچی ۔ (نَق۔قار۔چی) (ف ۔ ا ۔ مذ) نقارہ بجانے والا ۔ نوبت بجانے والا ۔

نَقّارخانہ ۔ (نَق۔قار۔خا۔نَہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) نوبت بجانے کی جگہ ۔ نوبت خانہ ۔

نقارخانے میں طوطی کی آواز ۔ (ا ۔ مثل) بہت شور و غل میں کمزور آواز کو کوئی نہیں سُن سکتا (۲) بڑے آدمیوں کی رائے کے مقابلہ میں چھوٹوں کی آواز اَن سُنی ہو کر رہ جاتی ہے ۔

نِقارہ ۔ (نَق۔قا۔رہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) نوبت ۔ طبل ۔

نقارہ بجاتے پھرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مشتہر کرنا ۔ منادی کرنا ۔

نقارہ بجاکے ۔ (ا ۔ تابع فعل) کُھلّم کُھلّا ۔ علانیہ ۔

نقارے باج دمامے باج گئے ۔ (ا ۔ مثل) بڑی نمود اور شہرت ہوئی ۔ دُھوم مچ گئی ۔

نقارہ پر چوب (چوٹ) پڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نقارہ بجنا ۔ طبل بجنا ۔

نقارے کی چوٹ ۔ (ا ۔ مث) کُھلے بندوں ۔ علانیہ ۔

نَقّاش ۔ (نَق۔قاش) (ع ۔ ا ۔ مذ) نقش و نگار بنانے والا ۔ مصوّر ۔

نقاشِ ازل ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (کنایتاً) خدا ۔

نقاشی ۔ (نَق۔قا۔شی) (ع ۔ ا ۔ مث) نقش و نگار بنانے کا پیشہ ۔ مصوری ۔ گلکاری ۔ منبت کاری ۔

نِقاط ۔ (نِ۔قاط) (ع ۔ ا ۔ مذ) نقطہ کی جمع ۔ نقطے ۔

نَقّال ۔ (نَق۔قال) (ع ۔ ا ۔ مذ) نقلیں کرنے والا ۔ بھانڈ ۔ بہروپیا ۔ مسخرا ۔

نَقّالی ۔ (نَق۔قا۔لی) (اُر ۔ ا ۔ مث) نقل کرنے کا پیشہ ۔ بھانڈ ۔

نَقاہت ۔ (نَ۔قا۔ہَت) (ع ۔ ا ۔ مث) ضعف ۔ کمزوری ۔ ناطاقتی ناتوانی ۔

نَقائص ۔ (نَ۔قا۔اِص) (ع ۔ ا ۔ مث) نقص کی جمع ۔ عیب ۔ کھوٹ ۔ بُرائیاں ۔

نَقب ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) سیندھ ۔ سرنگ ۔ شگاف ۔ دیوار میں بڑا سوراخ ۔

نقب زن ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) نقب لگانے والا ۔ سیندھ لگانے والا ۔ چور ۔

نقب زنی ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) سیندھ لگانا ۔ دیوار توڑنا ۔ سُرنگ کھودنا ۔ چوری ۔

نقب لگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) دیوار یا فصیل میں سوراخ کرنا ۔ سیندھ لگانا دیوار شق کرنا ۔

نَقد ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) آمادہ کرنا (۲) سکہ کا کھرا کھوٹا پرکھنا (مذ) (۳) سونے یا چاندی کا سکّہ (۴) وہ رقم جو فوراً ادا کی جائے (۵) پونجی ۔ سرمایہ ۔

نقدِ جان ۔ نقدِ دل ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) جان اور دل جو سب سے بڑی دولت ہیں ۔

نقدِ دم ۔ (ع ۔ صف) اکیلا ۔ تنہا ۔ مجرّد ۔

نقد مال ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) نعمت ۔ تر مال ۔ عمدہ مال ۔

نقد نامہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) نقد ادائیگی کا سرٹیفکیٹ

نقد و تبصرہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) کسی کتاب کی بُرائی بھلائی کو پرکھنا اور اس کے متعلق رائے دینا ۔

نقد و جنس ۔ مال اسباب ۔ روپیہ پیسہ ۔ مال و دولت ۔

نقد وقت ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) سر دست ۔ ابھی ۔ اس وقت ۔

نقد انقد ۔ (اُر ۔ تابع فعل) ہاتھوں ہاتھ ۔ دست بدست ۔ ایک ہاتھ لینا دوسرے ہاتھ دینا ۔ اُسی وقت ادا کرنا ۔ فوراً قیمت دینا ۔ اُدھار نہ کرنا ۔ النقد و حرمتہ (ع مقولہ) نقد لینے دینے میں بڑی عزت ہے ۔

نَقدی ۔ (نَق۔دی) (اُر ۔ ا ۔ مث) روپیہ ۔ مال و زر ۔ دولت ۔ رقم ۔

نقدی بنانا ۔ (ا ۔ محاورہ) نقد رقم حاصل کرنا ۔ روپیہ پیدا کرنا ۔

نِقرس ۔ (نِق۔رِس) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) ایک قسم کا گنٹھیا (۲) وہ درد جو پاؤں کے انگوٹھے میں ہوتا ہے ۔ پاؤں کے انگوٹھے کا گنٹھیا ۔

نُقرہ ۔ (نُق۔رَہ) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) چاندی (۲) ہر وہ چیز جو سفید ہو (۳) سفید گھوڑا ۔

نُقرئی ۔ (نُق۔ر۔ای) (ع ۔ صف) نقرہ سے متعلق ۔ چاندی کا ۔ چاندی کا بنا ہوا ۔ چاندی جیسا سفید ۔

نَقش ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) نگار ۔ صورت ۔ شبیہ ۔ مورت ۔ مورتی ۔ تصویر ۔ (۲) پھول بوٹوں کا کام ۔ منبت کاری ۔ بیل بوٹے ۔ کندہ کاری (۳) چھاپ ۔ مہر ۔ ٹھپّا (۴) نرد کی بازی میں جیت کا داؤں ۔ ایک قسم

کا جُز (۵)، تعویز (۶)، نشان ۔کھوج ۔ علامت (۷)، خیال تصوّر
(۸)، تاثیر ۔ اثر (۹)، جادو ۔ ٹونا ۔ منتر ۔ افسوں (۱۰)، لکھا ہوا
منقوش ۔کھدا ہوا ۔ جمع ۔ نقوش ۔
نقش آب ۔ (برآب) ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) فانی ۔ جلد مِٹ جانے
والا ۔ بے ثبات ۔
نقش اُبھرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نقش کا سطح سے اُونچا ہوجانا
نقش اُٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) حروف اس طرح مٹانا کہ دھبّہ نہ پڑے
نقش اوّل ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) پہلی تحریر ۔ مسودہ ۔
نقش باطل ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) نقش جو مٹا دینے کے قابل ہو ۔ فانی ۔
مٹ جانے والا ۔ فنا ہونے والا ۔
نقش بٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) رعب جمانا ۔ رسُوخ پیدا کرنا ۔
نقش بند ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) نقاش ۔ مُصوّر ۔ گل کار ۔
نقش بندی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) نقاشی ۔ مصوّری (۲)، حضرت
خواجہ بہاؤالدین کے مُرید ۔
نقشبندیہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) صوفیہ کا ایک سلسلہ جو حضرت
خواجہ بہاؤالدین سے چلا ہے ۔
نقش بہ دیوار ۔ نقش بَردیوار ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) حیران ۔ ششدرہ
ہکا بکا ۔ بےحِس و حرکت ۔
نقش بھرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تعویذ کے خانوں کو پورا کرنا ۔
نقش بیٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱)، اثر ہو جانا ۔ قائم ہو جانا (۲)، کسی کے دل میں
کسی کی جگہ ہو جانا (۳)، نشان بن جانا ۔
نقش پا (قدم) ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) پاؤں کا نشان ۔ سراغ ۔ کھوج ۔
نقش پرداز ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) مصوّر ۔ نقاش ۔
نقش تسخیر ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) محبوب کو قابو کرنے والا تعویذ ۔
نقشِ ثانی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) دوسرا نقش جو پہلے نقش یا تحریر
سے بہتر ہوتا ہے ۔
نقش جمانا ۔ (ا ۔ محاورہ) رُعب بٹھانا ۔ متاثر کرنا ۔ رُسوخ پیدا کرنا ۔
نقش جمنا ۔ (ا ۔ محاورہ) اثر قائم ہونا ۔ رُعب بیٹھنا ۔
نقش حُب ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) محبّت کا تعویذ ۔
نقش درہم ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ نشان جو سکّے پر ثبت ہوتے ہیں ۔
نقشِ دل کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دل پر کندہ کرنا ۔ دل میں جمالینا ۔
خوب یاد رکھنا ۔
نقشِ دل ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) پختہ یقین ہونا ۔ دل پر دیرپا اثر چھوڑنا
نقشِ دیوار ہو جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) سکتے کے عالم میں رہ جانا ۔ بےحِس
و حرکت ہو جانا ۔
نقش سُوَیدا ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ سیاہ داغ جو دل میں ہوتا ہے
نقش طراز (گر) ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) نقاش ۔ مصوّر ۔
نقش قدم پر چلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی کی پوری پوری تقلید کرنا ۔
نقش کالحجر ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) پتھر کی لکیر ۔ پتھر کے نشان کی مانند
نہ مٹنے والا ۔

نقش کالحجر ہو جانا ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) پتھر کی لکیر ۔ پتھر کے نشان کی
مانند ۔ نہ مٹنے والا ۔
نقش کرنا ۔ (ا ۔ مص مرکب) چھاپنا ۔ بیل بوٹے بنانا یا کھودنا ۔
نقش کندہ کرنا ۔ (ا ۔ مص مرکب) نقش کھودنا ۔
نقش کی چال ۔ (ا ۔ مث) وہ ترتیب جس سے نقش یا تعویذ کے
خانے پُر کرتے ہیں ۔
نقش گھولنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تعویذ کو پانی یا کسی مشروب میں دھونا ۔
نقش لکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) عامل کا تعویذ لکھنا ۔
نقش مٹانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی قسم کے نشانوں کو خواہ وہ تحریر سے متعلق
ہوں یا تصویر سے دھوڈالنا یا بگاڑ دینا ۔
نقش مُراد ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) مقصد ۔ آرزو ۔
نقش و نگار ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) بیل بوٹے ۔ پھُول پتی ۔
نقش (ہو جانا، ہونا) ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱)، دل نشین ہو جانا (۲)، کندہ ہونا ۔
لکھا جانا ۔
نُقشاں چُننا ۔ (نُق ۔ شاں ۔ چُن ۔ نا) (ق ۔ مص) عیب گیری کرنا ۔
نَقشہ ۔ (نَق ۔ شہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱)، تصویر ۔ تشبیہ ۔ رُوپ ۔ صورت
شکل ۔ چہرہ ۔ حُلیہ (۳)، ساخت ۔ بناوٹ ۔ (۴)، طرز ۔ سج
دھج ۔ وضع قطع (۵)، نمونہ ۔ مثال ۔ خاکہ ۔ چربہ (۶)، عمارت
یا اور کسی چیز کی صورت جو بطور خاکہ تیار کی جائے (۷)، سانچہ
قالب ۔ ڈھانچہ (۸)، حالت ۔ کیفیت ۔ عالم (۹)، بُرا حال ۔
(۱۰)، فہرست ۔ فرد (۱۱)، چالان ۔ مال کی خانہ پُری (۱۲)، شطرنج کی
چال ۔ جمع ۔ نقشہ جات ۔
نقشہ آنکھوں کے سامنے ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی چیز کی کیفیت عالم
تصوّر میں پیشِ نظر ہونا ۔
نقشہ اُتارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تصویر کھینچنا ۔ فوٹو لینا ۔ خاکہ بنانا ۔
نقشہ اُڑانا ۔ (ا ۔ محاورہ) چربہ اتارنا ۔ طرز کی نقل کرنا ۔
نقشہ بدل جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) حالت یا شکل کا متغیر ہو جانا ۔
نقشہ بگاڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) صورت بگاڑنا ۔ حال سے بے حال
کر دینا ۔
نقشہ بگڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) حال سے بے حال ہو جانا ۔ صورت بگڑ جانا ۔
بدنظمی اور بدانتظامی ہونا ۔
نقشہ بنانا ۔ (ا ۔ محاورہ) تصویر بنانا ۔ خاکہ اتارنا ۔
نقشہ بن کر بگڑ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) حالت سنبھل کر خراب ہو جانا ۔
نقشہ پیدائش و اَموات ۔ (ا ۔ مذ) وہ رجسٹر جس میں کسی علاقے کی پیدائش
و اموات درج کی جاتی ہیں ۔
نقشہ پیما ۔ (ا ۔ مذ) ہر نقشے کے نیچے ایک پیمانہ دے دیا جاتا ہے کہ ایک
انچ اتنے میلوں کے برابر ہے ۔ اسے نقشہ پیما یا چارٹو میٹر
(Chartometer) کہتے ہیں ۔
نقشہ تیز ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) اقبال یاور ہونا ۔ دور دورہ ہونا ۔
نقشہ جمانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱)، راہ و رسم پیدا کرنا ۔ اعتبار جمانا ۔ رسُوخ

حاصل کرنا۔ تصور جمانا (۳) تدبیر کرنا۔ موقع نکالنا۔
نقشہ جم کر اُکھڑنا۔ (ا۔ محاورہ) اثر پیدا ہو کر مٹ جانا۔
نقشہ جمنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بات بننا۔ رسائی ہونا۔ اعتبار ہونا۔ رسوخ ہونا۔ مطلب حاصل ہونا (۲) تصور قائم ہونا۔ خیال بندھنا۔
نقشۂ حدود و بست۔ (ا۔ مذ) وہ نقشہ جس میں کھیتوں کی حدبندی درج ہو۔ پیمائش دیہہ کی فہرست۔
نقشہ کھنچ جانا۔ (ا۔ محاورہ) تصویر سامنے آجانا۔ آنکھوں کے سامنے منظر بندھ جانا۔
نقشہ نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) الزام لگا کر بدنام کرنا۔
نقشہ نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) بدنامی ہونا۔ رسوائی ہونا۔
نقشہ نویس۔ (ع۔ ف۔ صف) (۱) نقشہ بنانے والا۔ مصوّر۔ نقّاش (۲) بعض عدالتوں میں ایک عہدے کا نام
نقشی۔ نقشیں۔ (نق۔ شی)، (نق۔ شیں)، (ف۔ صف) منقش۔ جس پر نقش بنے ہوں۔
نَقص۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) کم کرنا۔ کم ہونا (۲) کمی۔ کوتاہی۔ کسر (۳) عیب۔ بُرائی۔ کھوٹ۔ جمع۔ نقائص۔
نقص نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) عیب نکالنا۔ اعتراض کرنا۔
نقصان۔ (نق۔ صان)، (ع۔ ا۔ مذ) کمی۔ کوتاہی۔ قباحت۔ ہرج۔ ضرر۔ خسارا گھاٹا۔ جمع۔ نقصانات۔
نقصان اُٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) خسارہ برداشت کرنا
نقصان بھرنا۔ (ا۔ محاورہ) ٹوٹا بھرنا۔ خسارا پورا کرنا۔ گھاٹا دینا۔
نقصان پہنچانا۔ (ا۔ محاورہ) ضرر پہنچانا۔ ایذا دینا۔
نقصان رساں۔ (ا۔ ف۔ صف) نقصان پہنچانے والا۔
نقصان رسانی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) تکلیف دہی۔ ایذا پہنچانا۔
نقصان کرنا۔ (ا۔ مص مرکب) (۱) کام بگاڑنا۔ حرج کرنا۔ فائدے سے باز رکھنا (۲) تکلیف دینا۔ ضرر پہنچانا (۳) ضائع کرنا۔ کھونا۔ خراب کرنا۔
نَقض۔ (ع۔ ا۔ مذ) ٹوٹ پھوٹ۔ توڑنا پھوڑنا۔ بگاڑنا۔
نقضِ اَمن۔ (ع۔ ا۔ مذ) امن شکنی۔ فساد۔ جھگڑا۔
نقضِ عہد۔ (ع۔ ا۔ مذ) وعدہ خلافی۔
نُقطہ۔ (نق۔ طہ) (ع۔ ا۔ مذ) بندی۔ صفر (۲) مرکز۔ جمع۔ نقاط۔
نقطۂ اِشتعال۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) گرمی اور کھولاؤ کا وہ درجہ جس پر آگ بھڑک اُٹھے۔
نقطۂ انتخاب۔ (ع۔ ا۔ مذ) وہ نقطہ جو کسی کتاب کے حاشیہ پر یا کسی عبارت یا شعر پر اظہار پسندیدگی کے طور پر لگایا جائے۔
نقطہ اور شوشے کا فرق۔ (ا۔ صف) خفیف سا فرق۔
نقطۂ عروج۔ (ع۔ ا۔ مذ) کمال۔ انتہا۔ انتہائی بلندی۔
نقطہ کا فرق نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ذرا بھی فرق نہ ہونا۔
نقطہ گاہ۔ (ع۔ ا۔ مث) دائرہ کا مرکز (۲) مکہ مکرمہ جسے مرکز زمین کہا جاتا ہے۔
نقطہ لگانا۔ (ا۔ محاورہ) عیب لگانا۔ دھبہ لگانا۔

نقطۂ مقابل۔ (ع۔ ا۔ مذ) ہمسر۔ حریف۔
نقطۂ موہوم۔ (ع۔ ا۔ مذ) فرضی نقطہ (۲) (مجازاً) دہن محبوب۔
نقطۂ نظر (نگاہ)۔ (ع۔ ا۔ مذ) مرکز نگاہ۔ انداز نظر۔ دیکھنے یا سوچنے کا انداز یا ڈھنگ۔
نقطۂ نوک ریز۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) روشنائی (سیاہی) کی وہ بوند جو قلم کی نوک سے کاغذ پر ٹپک پڑے۔
نقطۂ تہ دائرہ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) مرکز زمین (۲) کنایتاً حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
نقل۔ (ع۔ ا۔ مث) (۱) تبدیلی۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا۔ (۲) چربہ۔ مثنیٰ۔ (۳) نمونہ۔ نظیر (۴) لطیفہ۔ چٹکلا (۵) روایت۔ کہانی (۶) رُوپ۔ سوانگ (۷) ایک حرف کی حرکت دوسرے حرف کو دینا۔
نقل اُتارنا، اُڑانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی تحریر کا نقل کرنا (۲) کسی کی صورت سے اپنی صورت مشابہ کرنے کی کوشش کرنا۔ طرز اڑانا۔ سوانگ بھرنا۔
نقلُ النّقل (نقل در نقل)۔ (ع۔ ا۔ مث) نقل کی نقل۔
نقل را چہ عقل۔ (ف۔ مثل) نقل کرنے کے واسطے زیادہ عقل کی ضرورت نہیں ہوتی۔
نقل کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی لکھی ہوئی چیز کو بجنسہٖ دوسری چیز پر اُتارنا (۲) سوانگ کرنا۔ رُوپ بھرنا (۳) بیان کرنا۔ حکایت کرنا (۴) ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا (۵) دوسروں کی صورت اور انداز کی شکل بنانا۔ اور تمسخر کرنا۔
نقل کُفر، کُفر نباشد۔ (ف۔ مثل) کُفر کی نقل کرنے سے ناقل کافر نہیں ہو جاتا۔
نقل لینا۔ (ا۔ محاورہ) نقل حاصل کرنا۔ مثنیٰ لینا۔
نقلِ مکان۔ (ع۔ ا۔ مذ) ایک مقام سے دوسری جگہ جانا۔ مکان تبدیل کرنا۔
نقل نویس۔ (ع۔ ف۔ صف) عدالتوں کے فیصلوں اور دستاویزوں کی نقل کرنے والا اہل کار۔
نقل نویسی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) (۱) منشی گری۔ محرری۔ نقل کرنے کا کام (۲) بے سمجھے بوجھے دوسرے کی تحریر کی نقل کرنا۔
نقل و حمل۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) (۱) اٹھانا اور لیجانا (۲) ایسا وسیلہ جس سے اٹھانے اور لیجانے کا کام لیا جائے۔ ٹرانسپورٹ۔
نقل ہے۔ (ا۔ روزمرہ) کہتے ہیں۔ منقول ہے۔ روایت ہے (۲) روایتی سماعی۔ رواجی۔ زبانی۔
نُقل۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) وہ چیز جو کسی نشہ آور چیز کے بعد تبدیل ذائقہ کے لیے کھائیں (۲) ایک قسم کی مٹھائی۔
نُقل فروش۔ (ف۔ صف) نقل بیچنے والا۔
نُقل کرنا۔ (ا۔ محاورہ) ناشتہ کرنا۔ نقل کی طرح کھانا۔ ٹونگنا۔
نقل ماتم۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ نقل جو مجلس یا موت میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔

نقل مجلس، محفل ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) مسخرہ جس کی ذات سے محفل کی تفریح ہو۔
نقلی ۔ (نَق ۔ لی) (اُر ۔ صف) جھوٹا ۔ مصنوعی ۔ جعلی ۔ کھوٹا ۔ ظریف (۲) وہ چیز جو ہم صحبت لوگ کھائیں۔
نقلیا ۔ (ا ۔ صف) نقال ۔ بھانڈ۔
نقلیں کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی کے افعال و حرکات کی نقل کرنا۔
نقود ۔ (نُ ۔ قُود) (ع ۔ ا ۔ مذ) نقد کی جمع ۔ رقمیں۔
نقوش ۔ (نُ ۔ قُوش) (ع ۔ ا ۔ مذ) نقش کی جمع ۔ تصویریں ۔ گل بوٹے ۔ کندہ کی ہوئی چیزیں۔
نقوع ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) بھیگی ہوئی دوا یا میوہ (۲) بھیگی ہوئی دوا کا پانی۔
نقی ۔ (نَ ۔ قی) (ع ۔ صف ۔ و ا ۔ مذ) (۱) پاک ۔ صاف ۔ خالص (۲) دسویں امام حضرت علی بن محمدؑ کا لقب۔
نقیب ۔ (نَ ۔ قیب) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) لوگوں کے خاندان اور ذاتی حالات سے واقفیت رکھنے والا ۔ (۲) تشہیر کرنے والا ۔ خبر دینے والا ۔ (۳) مدح خواں (۴) بادشاہوں کی سواری کے آگے آگے آواز لگانے والا ۔ دربار یا ضیافت میں آنے والوں کی خبر پہنچانے والا ۔ ہرکارہ ۔ چوبدار
نقیض ۔ (نَ ۔ قیض) (ع ۔ صف) (۱) مخالف ۔ الٹا ۔ برعکس ۔ ضد ۔ (۲) عداوت۔
نقیہ ۔ (نَ ۔ قیہ) (ع ۔ صف) ناتواں ۔ کمزور ۔ ضعیف ۔ ناطاقت۔

ن ۔ ک

نک ۔ (اُر ۔ ا ۔ مث) ناک کا مخفف۔
نک بال ۔ (ا ۔ مذ) ناک کا بال۔
نک بہنا ۔ (ا ۔ صف) جس کی ناک بہتی رہے۔
نک توڑا ۔ (ا ۔ مذ) (۱) ناز ۔ نخرہ (۲) غرور ۔ نخوت (۳) طنز آمیز بات جو ناک چڑھا کر کہی جائے۔
نک توڑے اٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) نخرے برداشت کرنا ۔ ناز اٹھانا۔
نک چڑھا ۔ (ا ۔ صف) بد دماغ ۔ مزاج دار ۔ مغرور۔
نک چھکنی ۔ (ا ۔ مث) ایک بوٹی جسے سونگھنے سے چھینکیں آتی ہیں۔
نک دم ۔ (ا ۔ مذ) ناک میں دم ۔ حیران ۔ پریشان۔
نک سک سے درست ۔ (ا ۔ صف) ہر طرح بے عیب اور بے نقص خوبصورت اور موزوں ناک نقشہ۔
نک کٹا ۔ نکٹا ۔ (ا ۔ مذ) کٹی ہوئی ناک والا ۔ بے غیرت۔
نک کٹی ۔ نکٹی ۔ (ا ۔ مث) کٹی ہوئی ناک والی عورت (۲) بے عزت اور بے غیرت عورت۔
نک کٹی ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) بے عزتی ہونا ۔ تحقیر ہونا ۔ بدنامی ہونا
نک گھسنی ۔ (ا ۔ مث) ناک رگڑنا ۔ منت سماجت ۔ عاجزی۔
نک گھسنی کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ناک رگڑنا ۔ منت سماجت کرنا ۔ عاجزی کرنا۔
نُک ۔ (ق ۔ ا ۔ مذ) (۱) ناخن (۲) وضع قطع ۔
نُکا ۔ (نُک ۔ کا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) کوڑی ۔ چھوٹا ۔ سنکھ ۔ خرمہرہ ۔ (۲) دانہ ۔ پانسہ۔
نِکا ۔ (نِک ۔ کا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) چھوٹا ۔ خُرد ۔ ننھا ۔ (۲) مختصر ۔ کم ۔ (۳) ناقص ۔ (۴) نازک ۔ باریک (۵) ناتمام ۔ ادھورا ۔ (۶) ٹھنگنا۔
نُکا ۔ (نُک ۔ کا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) نوک دار چیز کی نوک (۲) نکیلا ۔ تیکھا ۔ ایک قسم کا گیڑی کا کھیل۔
نُکا ٹوپی ۔ (ا ۔ مث) اونچی ٹوپی ۔ وہ ٹوپی جس کو اونچا کرکے سر پر رکھیں۔
نُکا لگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) گیڑی مارنا (۲) زک پہنچانا (۳) ضرب لگانا (۴) صدمہ پہنچانا۔
نکات ۔ (نَ ۔ کات) (ہ ۔ صف) خراب ۔ بیکار ۔ نکما۔
نِکات ۔ (نِ ۔ کات) (ع ۔ ا ۔ مذ) نکتہ کی جمع (۲) باریکیاں (۳) وہ بلیغ کلام جو ہر ایک کی سمجھ میں نہ آسکے۔
نکاح ۔ (نِ ۔ کاح) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) مجامعت ۔ مباشرت ۔ عقد ۔ بیاہ ۔ شادی۔
نکاح باندھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نکاح پڑھنا ۔ بیاہ کرنا۔
نکاح پڑھانا (کرنا) ۔ (ا ۔ محاورہ) عقد کرنا ۔ شادی کرنا ۔ قاضی کا عورت اور مرد کو رشتہ ازدواج میں منسلک کرنا۔
نکاح پڑھائی ۔ (ا ۔ مث) نکاح پڑھانے کی اجرت۔
نکاح ثانی ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) دوسرا نکاح۔
نکاح کرنا ۔ (ا ۔ مص مرکب) شادی کرنا۔
نکاح کی سی شرطیں کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کٹ حجتی کرنا۔
نکاح متعہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) عارضی نکاح۔
نکاح موقت ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) متعہ ۔ جو صرف کسی خاص مدت کے لیے ہو۔
نکاح نامہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) کاغذ جس پر شادی کی تفصیلات درج ہوں۔
نکاح ہونا ۔ (ا ۔ مص مرکب) عقد ہونا ۔ شادی ۔ بیاہ ہونا۔
نکاحی ۔ (نِ ۔ کا ۔ حی) (ف ۔ صف) نکاح کر کے لائی ہوئی بیاہی عورت ۔ عورت جس کا نکاح ہو چکا ہو ۔ منکوحہ۔
نکاحی بیاہی ۔ (ا ۔ مث) وہ عورت جسے رسم نکاح ادا کر کے برات کے ساتھ لایا جائے ۔ عزت و آبرو سے بیاہ کر لائی ہوئی عورت (۲) شادی شدہ عورت۔
نکاحی نہ بیاہی نہر وہو کہاں سے آئی ۔ (ا ۔ مثل) اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو خواہ مخواہ رشتہ دار بن بیٹھے۔
نُکارہ ۔ (نُ ۔ کار) (ق ۔ ا ۔ مذ) چھٹکارا۔
نِکارا ۔ (نِ ۔ کا ۔ را) (ق ۔ صف) ناکارہ۔
نِکارنا ۔ (نِ ۔ کا ۔ ر ۔ نا) (ق ۔ مص) نکالنا۔
نِکاس ۔ (نِ ۔ کاس) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) اصل ۔ بنا ۔ جڑ (۲) آغاز ۔ شروع۔

(۳) منبع ۔ سوت ۔ مبدا۔ (۴) نسل ۔ خاندان (۵) صدور ظہور (۶) اخراج ۔ برآمد۔

نکاسی ۔ (ن ۔ کا ۔ سی) [ہ ۔ ا ۔ مث] محاصل ۔ پیداوار (۲) فائدہ ۔ منافع (۳) بکری ۔ مال کی فروخت (۴) روانگی ۔ برآمد (۵) چُنگی ۔ محصول ۔ راہداری (۶) سرحد۔

نکال ۔ (نَ ۔ کال) [ع ۔ ا ۔ مذ] عذاب ۔ سزا ۔ رنج ۔ دُکھ ۔ عقوبت ۔

نکال بیٹھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] بے خیالی میں کوئی بات کہہ دینا۔

نکال پیٹھال کے دن ۔ [ا ۔ مذ] فصل کی تبدیلی کے دن ۔

نکال دینا ۔ [ا ۔ محاورہ] موقوف کر دینا ۔ ماہر کر دینا ۔ چالباز کر دینا ۔ دور کر دینا۔

نکال لانا ۔ [ا ۔ محاورہ] اغوا کر کے لیجانا ۔ بھگا لے جانا ۔ چُرا لانا ۔

نکال لینا ۔ [ا ۔ محاورہ] سوال حل کر لینا (۲) چُرا لینا (۳) کسی جگہ سے کوئی چیز برآمد کر لینا (۴) پہیلی نکالنا۔

نکالا ۔ (نَ ۔ کا ۔ لا) [ق ۔ ا ۔ مث] چیچک ۔

نکالا ۔ (نِ ۔ کا ۔ لا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) شہر بدر (۲) اخراج ۔

نکالا ملنا ۔ [ا ۔ محاورہ] شہر بدر کیا جانا ۔ نکالا جانا ۔ جلا وطن کیا جانا۔

نکالنا ۔ (نِ ۔ کال ۔ نا) [ا ۔ مص] (۱) باہر کرنا ۔ خارج کرنا (۲) علیحدہ کرنا جُدا کرنا ۔ چھانٹنا ۔ منتخب کرنا (۳) وضع کرنا ۔ تفریق کرنا ۔ (۴) ایجاد کرنا ۔ دل سے کوئی بات پیدا کرنا ۔ کسی چیز کو رواج دینا (۵) حل کرنا ۔ سلجھانا (۶) کاڑھنا ۔ بیل بوٹے نکالنا ۔ (۸) سدھانا ۔ گھوڑے کی سواری یا دوڑ کے قابل بنانا (۹) موقوف کرنا ۔ جواب دے دینا ۔ برطرف کرنا (۱۲) شروع کرنا (۱۳) بدلہ لینا (۱۴) درخت اُکھاڑنا ۔

نکانا ۔ (نِ ۔ کا ۔ نا) [ہ ۔ مص] نلانا ۔ نلائی کرنا ۔ کھیتوں اور کیاریوں سے خودرَو گھاس پھُونس اکھیڑ دینا۔

نکائی ۔ (نِ ۔ کا ۔ ای) [ہ ۔ ا ۔ مث] نلائی ۔

نکبت ۔ (نَک ۔ بَت) [ع ۔ ا ۔ مث] افلاس ۔ بدحالی ۔

نک پڑی ۔ (نَک ۔ پَ ۔ ڑی) [ق ۔ ا مث] نتھنا ۔

نکت ۔ (نَ ۔ کَت) [ق ۔ ا ۔ مذ] نکتہ ۔

نکتہ ۔ (نُک ۔ تہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) باریکی ۔ تہ کی بات ۔ باریک بات (۲) لطیفہ ۔ چُٹکلہ (۳) رخنہ ۔ عیب (۴) وہ چمڑا جو گھوڑے کے منہ پر رہتا ہے ۔ جمع ۔ نکات ۔

نکتہ باقی نہ چھوڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرنا ۔

نکتہ بیں ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] نازک خیال ۔

نکتہ بینی ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] نازک خیالی ۔ باریک بینی ۔

نکتہ (پرداز) پرور ۔ نکتہ سنج ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] خوش گفتار ۔ سخن شناس ۔ عقل مند ۔ ہوشیار ۔

نکتہ چیں ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] عیب ڈھونڈنے والا ۔

نکتہ چینی ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] عیب گیری ۔ مین میخ نکالنا ۔ بُرائی نکالنا ۔

نکتۂ خفی ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ] چھُپا ہوا بھید ۔

نکتہ داں ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] باریک بات جاننے والا ۔ دقیقہ رس ۔

نکتہ رس ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] تیز فہم ۔ زیرک ۔ ذکی ۔

نکتہ (سنج ، شناس) ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] خوش گفتار ۔ چُٹکی بات کہنے والا ۔ عقلمند ۔ ہوشیار ۔ خوش بیان ۔

نکتہ (سنجی ، وری) ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] خوش گفتاری ۔ فصاحت ۔ خوش بیانی ۔

نکتہ (شناس ، داں) ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] تیز فہم ۔ ذہین ۔ زیرک ۔ دانا ۔

نکتہ کی بات ۔ [ا ۔ مث] باریک اور معنی خیز بات ۔ تہ کی بات ۔

نکتہ گیر ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] عیب جُو ۔ نکتہ چیں ۔

نکتہ نواز ۔ [ع ۔ ف ۔ صف] لطیف بات کی قدر کرنے والا ۔

نکتی ۔ (نُک ۔ تی) [ہ ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کی مٹھائی ۔ جو بیسن سے موتیوں کے برابر بنائی جاتی ہے (یَن ، مُنگدی)

نکتی پلاؤ ۔ [ا ۔ مذ] وہ پلاؤ جس میں چنے کی نُکتیاں پڑی ہوئی ہوں ۔

نکتے نکالنا ۔ [ا ۔ محاورہ] عیب نکالنا ۔ نئی بات نکالنا ۔

نکٹا ۔ (نَک ۔ ٹا) [ہ ۔ صف] (۱) ناک کٹا ہوا (۲) بے حیا ۔ بے غیرت ۔ بدنام (۳) سیاہ رنگ کی مرغابی (۴) کوڑی جس سے جُوا کھیلتے ہیں ۔ (۵) ایک قسم کا گانا ۔

نکٹا بُوچا سب سے اُونچا ۔ [ا ۔ مثل] مفلس مگر شیخی خورا ۔

نکٹیا جیئے بُرے احوال ۔ [ا ۔ مثل] بدنام اور رسوا آدمی کی زندگی تلخی سے بسر ہوتی ہے ۔

نکٹے کا کھائے اچھے کا نہ کھائے ۔ [ا ۔ مثل] بے حیا کا احسان اٹھانا ۔ اتنا بُرا نہیں جتنا کم ظرف کا احسان اُٹھانا ۔

نکٹے کی ناک کٹی سوا گز اور بڑھی ۔ [ا ۔ مثل] بے عزت آدمی ذلت کو بھی فخر سمجھتا ہے ۔

نکٹائی ۔ (Necktie) (نَک ۔ ٹا ۔ ئی) [انگ ۔ ا ۔ مث] مغربی وضع کی پٹی جو قمیض کے کالر میں لگائی جائے ۔

نک ٹورا ۔ (نَک ۔ ٹو ۔ را) [ق ۔ ا ۔ مذ] غمزہ ۔ نخرہ ۔

نکٹی ۔ (نَک ۔ ٹی) [ہ ۔ صف] وہ عورت جس کی ناک کٹی ہوئی ہو (۲) بے حیا اور بے غیرت عورت (۳) بلی ۔

نکٹی کا جنا ۔ [ا ۔ مذ] کمینہ ۔ بداصل ۔ ذلیل ۔ رذیل ۔

نکرہ ۔ (نَک ۔ رہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) ناشناسی (۲) وہ اسم جو غیر معین چیز کے لیے آئے ۔

نکرّا ۔ (نُک ۔ کڑ) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) نوک کی تصغیر ۔ سرا ۔ نوک ۔ اخیر ۔ انتہا ۔ (۲) کونہ ۔ گوشہ ۔

نکس ۔ [ع ۔ ا ۔ مذ] مرض کا عود کر آنا ۔ پھر بیمار ہونا ۔

نکسنا ۔ (نِ ۔ کَس ۔ نا) [ق ۔ مص] نکلنا ۔

نکسیر ۔ (نَک ۔ سِیر) [ہ ۔ ا ۔ مث] ناک سے خون گرنا ۔

نکسیر بھی نہ پھُوٹی ۔ [ا ۔ مثل] ذرا سا صدمہ نہیں پہنچا ۔ ذرا سی بھی تکلیف نہیں ہوئی ۔

نکسیر پھُوٹنا ۔ [ا ۔ محاورہ] ناک سے خون بہنا ۔

نِکَل ۔ (Nickel) (نِ ۔ کَل) [انگ ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کی سفید دھات جس کی جلا دوسری دھاتوں کے سامان پر کی جاتی ہے ۔

نِکل آنا ۔ [ا ۔ مص] (۱) باہر آنا ۔ ظاہر ہونا (۲) پیدا ہونا (۳) زمین سے باہر آنا ۔ پھُوٹنا ۔

نِکل بھاگنا ۔ [ا ۔ مص] (۱) چل دینا ۔ فرار ہو جانا (۲) قابو سے چلا جانا (۳) بچ کر چلا جانا ۔

نِکل پڑنا ۔ [ا ۔ مص] (۱) ظاہر ہو جانا ۔ سامنے آجانا (۲) باہر آجانا (۳) گر جانا ۔ کھُل پڑنا (۴) ٹپک جانا (۵) اُگل دینا ۔

نکلتے بیٹھتے دن ۔ [ا ۔ مذ] موسم کے تبدیل ہونے کا زمانہ ۔

نِکل جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) چلا جانا ۔ بھاگ جانا (۲) دُور ہو جانا (۳) جاتا رہنا ۔ زائل ہو جانا (۴) سبقت لے جانا ۔ آگے بڑھ جانا (۵) کپڑے کا پھٹ جانا ۔ رفاقت ترک کر دینا ۔

نکل چلنا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) اپنی حیثیت اور بساط سے بڑھ جانا (۲) اِترانا ۔ مغرور ہو جانا ۔ گستاخ ہو جانا ۔ بیباک ہو جانا ۔

نِکل کھڑا ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] چل دینا ۔ رخصت ہونا ۔ باہر جانا ۔ سفر پر روانہ ہونا ۔

نکلنا ۔ (نِ ۔ کَل ۔ نا) [ا ۔ مص] (۱) اُگنا ۔ پھُوٹنا ۔ اُوپر آنا (۲) بہنا ۔ جاری ہونا (۳) پیدا ہونا (۴) ظاہر ہونا ۔ سامنے آنا ۔ باہر چلا جانا ۔ برآمد ہونا ۔ طلوع ہونا (۵) بلند ہونا ۔ اُٹھنا (۶) ثابت ہونا (۷) زائد ہونا (۸) چلا جانا ۔ بھاگنا (۹) خارج ہونا (۱۰) سبقت لے جانا (۱۱) پھٹ جانا (۱۲) حاصل ہونا ۔

نکلنا بیٹھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] آمد و رفت رکھنا ۔

نکلی ہونٹوں چڑھی کوٹھوں ۔ [ا ۔ مثل] بات مُنہ سے نکلے تو مشہور ہو جاتی ہے ۔

نکلیس ۔ (Necklace) (نِک ۔ لیس) [انگ ۔ ا ۔ مذ] گلوبند ۔ ہیکل ۔ کنٹھا ۔ مالا ۔

نکمّا ۔ (نِ ۔ کم ۔ ما) [ہ ۔ صف] (۱) بے کار ۔ ناکارہ ۔ بے مصرف (۲) خالی ۔ مُعطّل (۳) بُرا ۔ خراب (۴) ناچیز ۔ حقیر ۔

نکمّا کر دینا ۔ [ا ۔ محاورہ] خراب کر دینا ۔ بیکار کر دینا ۔

نکمّا ہو جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) بے کار ہو جانا (۲) کام کے قابل نہ رہنا ۔

نکو ۔ (نَ ۔ کو) [ق] نہیں ۔

نکو ۔ (نَک ۔ کو) [ہ ۔ صف] (۱) بدنام ۔ رُسوا (۲) مطعُون (۳) بڑی ناک والا ۔ لمبی ناک والا ۔

نکّو بنانا ۔ [ا ۔ محاورہ] بدنام کرنا ۔ رُسوا کرنا ۔

نکّو بننا ۔ [ا ۔ محاورہ] بدنام و رُسوا ہونا ۔ انگشت نُما ہونا ۔

نِکو ۔ (نِ ۔ کُو) [ف ۔ صف] نیکو کا مخفف ۔ خوب اچھّا ۔

نِکوکار ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] نیک ۔ اچھے افعال کا مالک ۔

نکونام ۔ [ف ۔ صف] اچھی شہرت والا ۔ نیک نام ۔

نک وا ۔ (نَک ۔ وا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) سوئی کا ناکا (۲) ترازو کی ڈنڈی کا سُوراخ ۔

نِکوٹین ۔ (Nicotine) (نِ ۔ کو ۔ ٹین) [انگ ۔ ا ۔ مث] تمباکو کا زہر ۔

نکوسنا ۔ [ہ ۔ مص] دانت نکالنا ۔ جانوروں کی طرح دانت نکالنا ۔

نِکوہش ۔ (نِ ۔ کُو ۔ ہش) [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) ملامت ۔ سرزنش (۲) دھمکی ۔ پھٹکار ۔

نِکوہیدہ ۔ [ف ۔ صف] خراب ۔ بُرا ۔ مذموم ۔ ملامت کیا گیا ۔

نکوئی ۔ (نِ ۔ کو ۔ ای) [ف ۔ ا ۔ مث] نیکی ۔ راستی ۔

نکوئی بابداں کردن چناں است کہ بد کردن بجائے نیک مرداں ۔ [ف ۔ مثل] بَد کے ساتھ نیکی کرنا ایسا ہی ہے ۔ جیسے نیکوں کے ساتھ بُرائی کرنا ۔

نَکھ ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) ناخن ۔ (۲) ایک خوشبودار جڑ ۔ (۳) کچا ابر ۔ بشم ۔

نَکھ سکھ سے درست ۔ [ا ۔ صف] سر سے پاؤں تک خوبصورت ۔ بے عیب ۔

نکھ سے سکھ تک ۔ [ا ۔ تابع فعل] ایڑی سے چوٹی تک ۔ اوّل سے آخر تک ۔ تمام و کمال ۔ از سرتاپا ۔

نِکھاد ۔ (نَ ۔ کھاد) [ہ ۔ ا ۔ مذ] ایک بلند اور اُونچا سُر ۔ ہندی موسیقی کا ساتواں سُر ۔ جس کا اختصار (نی) ہے ۔

نِکھار ۔ (نِ ۔ کھار) [ا ۔ مذ] (۱) صفائی ۔ اُجلاپن ۔ زیب و زینت ۔ آرائش ۔ خوبصورتی ۔

نکھارنا ۔ (نِ ۔ کھار ۔ نا) [ا ۔ مص] میل صاف کرنا ۔ میل کاٹنا ۔ اُجلا کرنا ۔

نَکہت ۔ (نَک ۔ ہت) [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) پھُول کی بُو ۔ خوشبُو ۔ مہک ۔

نَکھت ۔ (نَ ۔ کھت) [ہ ۔ ا ۔ مذ] ہر مہینے کے پندرہ روز جن کے ذریعے بارش کا حساب کرتے ہیں ۔

نِکھتّر ۔ (نِ ۔ کھت ۔ تر) [ہ ۔ صف] (۱) ناچیز (۲) بدمزہ ۔ ناقص ۔

نِکھٹّو ۔ (نِ ۔ کھٹ ۔ ٹو) [ا ۔ صف] (۱) ناکارہ ۔ نکمّا (۲) وہ شخص جو کچھ نہ کمائے (۳) سُست ۔ احدی (۴) احمق ۔ بیوقوف (۵) مفلس ۔ تنگ دست ۔

نِکھٹّو آئے لڑتا ۔ کماؤ آئے ڈرتا ۔ [ا ۔ مثل] ناکارہ آدمی ہر وقت بیوی سے لڑتا رہتا ہے اور کمانے والا بیوی سے ڈرتا ہے ۔

نِکھٹّو کی جورو سدا ننگی ۔ [ا ۔ مثل] کاہل اور بے کار کے گھر ہمیشہ مفلسی رہتی ہے ۔

نِکھد ۔ (نِ ۔ کھد) [ہ ۔ صف] بہت ہی بُرا ۔ نکمّا ۔

نِکھرا ۔ (نِکھ ۔ را) [ا ۔ صف] خوبصورت ۔ صاف ۔

نِکھرا ہوا ۔ [ا ۔ صف] (۱) صاف ستھرا ۔ پاکیزہ (۲) جوبن پر آیا ہوا ۔ آراستہ ۔

نِکھرنا ۔ (نِ ۔ کھر ۔ نا) [ا ۔ مص] صاف ہونا ۔ اُجلا ہونا ۔ میل کٹنا (۲) چمکنا ۔

(۳) رونق آنا (۴) بننا ۔ سنورنا ۔ سنگھار کرنا ۔
نِکھری ۔ (نِکھ ۔ ری) [ہ ۔ صف] تر و تازہ ۔ صاف ۔ نکھرا کی تانیث ۔
نِکھنڈ ۔ (نِ ۔ کَھنڈ) [ہ ۔ صف] آدھا (۲) ٹھیک ۔ عین ۔
نَکھور ۔ (نَ ۔ کھور) [ق ۔ ا ۔ مث] تلخی ۔
نَکھوڑا ۔ (نَ ۔ کھو ۔ ڑا) [ہ ۔ صف] بے مروت ۔
نَکی ۔ (نَک ۔ کی) [ہ ۔ ا ۔ مث] ناک میں بولنے والا (۲) جوئے کی کوڑی جوئے کا ایک داؤ ۔ ایک قسم کا جُوا ۔
نَکیر ۔ (نَ ۔ کیر) [ع ۔ ا ۔ مذ] قبر میں سوال جواب کرنے والا فرشتہ ۔
نکیرین ۔ (نَ ۔ کی ۔ رَین) [ع ۔ ا ۔ مذ] مُردے سے سوال و جواب کرنے والے دو فرشتے ۔ مُنکر نکیر ۔
نکیل ۔ (نَ ۔ کیل) [ہ ۔ ا ۔ مث] اُونٹ کی مہار ۔ اُونٹ کے ناک کی رسی ۔
نکیل ہاتھ میں ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) قابو میں ہونا ۔ قبضہ میں ہونا (۲) لگام ہاتھ میں ہونا ۔
نُکیلا ۔ (نُ ۔ کی ۔ لا) [ہ ۔ صف] (۱) نوکدار ۔ گاؤدُم ۔ مخروطی (۲) بانکا ۔ طرح دار ۔
نکیلاپن ۔ [ا ۔ مث] خوش وضعی ۔ بانکپن (۲) نوک کی تیزی ۔
نکیلی ۔ (نُ ۔ کی ۔ لی) [ہ ۔ صف] (۱) نوکدار ۔ مخروطی (۲) وضع دار ۔ طرح دار ۔ خوش وضع ۔ (نکیلا کی تانیث)

ن ۔ گ

نگ ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] نگینہ ۔ قیمتی پتھر یا شیشہ جو زیور میں جڑا جائے ۔
نگ جڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] نگینہ چسپاں کرنا ۔ نگیں بٹھانا ۔
نگ کی چوڑیاں ۔ [ا ۔ مث] ایک قسم کی چوڑیاں جن میں چھوٹے نگ جڑے ہوئے ہوتے ہیں ۔
نِگار ۔ (نِ ۔ گار) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) تصویر (۲) بُت ۔ مورتی (۳) خوبصورت معشوق ۔ محبوب (۴) وہ شکل جو عورتیں اپنے ہاتھ پر مہندی سے بناتی ہیں (۵) زیبائش ۔ آرائش ۔ زینت ۔ نگاشتن (نگاریدن) کا صیغہ امر جو کسی اسم کے بعد لگنے سے اُسے اسم فاعل بنا دیتا ہے اور لکھنے والے کے معنی دیتا ہے جیسے افسانہ نگار ۔
نگار اَرمنی ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] فرہاد کی محبوبہ شیریں مراد ۔
نگار بندی ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] مہندی لگانا ۔ حنا بندی ۔ مہندی سے نقش بنانا ۔
نگارندہ ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] لکھنے والا ۔
نگار خانہ ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] تصویر خانہ ۔ پکچر گیلری ۔ آرٹ گیلری ۔
نگارستان ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] نگار خانہ ۔ تصویر خانہ ۔
نگار عالم ۔ [ف ۔ ا ۔ صف] بہت حسین ۔ بے حد خوبصورت ۔
نِگارش ۔ (نِ ۔ گا ۔ رِش) [ف ۔ ا ۔ مث] تحریر ۔ لکھا ہوا ۔
نِگارین ۔ (نِ ۔ گا ۔ رِین) [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) مہندی لگا ہوا ۔ آراستہ (۲) معشوق ۔ محبوب ۔
نِگالی ۔ (نِ ۔ گا ۔ لی) [ہ ۔ ا ۔ مث] حقے کی نَے کا وہ سرا جس میں مہنال لگاتے ہیں (۲) نیچا بنانے کی نَے (۳) چھوٹا پیچواں ۔
نِگاہ ۔ (نِ ۔ گاہ) [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) نظر ۔ چتون (۲) تیور ۔ بصارت (۳) آنکھ (۴) شناخت ۔ پرکھ ۔ مداخلت (۵) توجہ ۔ عنایت ۔ مہربانی (۶) نظارہ (۷) نگرانی ۔ رکھوالی ۔ چوکسی ۔ نظربندی (۸) اُمید بھروسہ ۔ خیال ۔ توقع ۔
نگاہ اُٹھا کر نہ دیکھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] خیال میں نہ لانا ۔ مغرور ہونا ۔ بات نہ پوچھنا ۔ بے رخی کرنا ۔
نگاہ اُونچی ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] بلند خیال ہونا ۔ عالی حوصلہ ہونا ۔ نگاہ بلند ہونا ۔
نگاہ ایک سی ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] سب کو ایک نظر سے دیکھنا ۔ ہر ایک سے برابر کا سلوک کرنا ۔
نگاہ بان (نگہبان) ۔ [ف ۔ صف] چوکیدار ۔ محافظ ۔
نگاہ بانی (نگہبانی) ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] حفاظت ۔ پاسبانی ۔ نگرانی چوکیداری ۔
نگاہ بد کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] بُری نظر سے دیکھنا ۔
نگاہ بدلنا ۔ [ا ۔ محاورہ] ناخوش ہونا ۔ بے توجہ ہونا ۔
نگاہ بدلی ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] بے توجہی ہونا ۔ خنکی پیدا ہونا ۔
نگاہ بلند ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] عالی خیال اور عالی حوصلہ ہونا ۔
نگاہ بھر کے دیکھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] غور سے دیکھنا ۔
نگاہ پر چڑھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] نظر میں کھُبنا ۔ نظروں میں جچنا ۔ باوقعت ہونا
نگاہ پرورش ۔ [ف ۔ صف] عنایت اور مہربانی کی نگاہ ۔
نگاہ پڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] دیکھا جانا ۔ دیکھنے میں آنا ۔
نگاہ (نگاہیں) پلٹنا ۔ [ا ۔ محاورہ] لاپرواہ ہو جانا ۔ توجہ نہ دینا ۔
نگاہ پہچاننا ۔ [ا ۔ محاورہ] تیور پہچاننا ۔ صورت دیکھ کر مزاج کی کیفیت معلوم کر لینا ۔ خیالات کا اندازہ کرنا ۔ (ر) واقف ہونا ۔
نگاہ پھرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) توجہ نہ رہنا ۔ التفات نہ رہنا (۲) اِدھر اُدھر نظر ڈالنا ۔ گرد و پیش دیکھنا ۔
نگاہ (نگاہیں) پھسلنا ۔ [ا ۔ محاورہ] زیادہ صاف چیز پر نگاہ نہ ٹھہرنا ۔
نگاہ (پھیر لینا) پھیرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] توجہ ہٹا لینا ۔ کسی چیز سے رُوگردانی کرنا
نگاہ پھر جانا ۔ [ا ۔ محاورہ] کسی چیز میں نگاہ کا سرایت کر جانا ۔
نگاہ ترچھی کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] آنکھوں سے غصہ ظاہر ہونا ۔
نگاہ ٹیڑھی ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] ناخوش ہونا ۔ خفا ہونا ۔
نگاہ (نگاہیں) چار ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] آمنا سامنا ہونا ۔
نگاہ چرانا ۔ [ا ۔ محاورہ] نظر سامنے نہ کرنا ۔ آنکھ سے آنکھ نہ ملانا ۔
نگاہ چڑھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] پسند آنا ۔ نظر میں سمانا ۔
نگاہ حسرت آلود ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] حسرت بھری ہوئی نگاہ ۔

نگاہ (نگہ) دار۔ (ف۔صف) نگہبان۔ پاسبان۔ محافظ۔
نگاہ (نگہ) داشت۔ (ف۔صف) حفاظت۔ نگرانی۔ چوکسی۔
نگاہ دوڑانا۔ (ا۔محاورہ) آنکھوں سے تلاش کرنا۔ خیال کرنا۔
نگاہ دیکھنا۔ (ا۔محاورہ) تیور سے خیالات کا اندازہ کرنا۔ نظروں سے مزاج کی کیفیت معلوم کرنا۔
نگاہ ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) دیکھنا۔
نگاہ رکھنا۔ (ا۔محاورہ) نظر رکھنا۔ توجہ رکھنا (۲) خیال رکھنا۔ دیکھنا۔ نگرانی کرنا (۳) پرکھنے کی صلاحیت ہونا۔
نگاہ رُوبرُو۔ (ا۔کلمۂ ندا) نقیب جب کسی شخص کو بادشاہ کے سامنے پیش کرتے تھے تو "نگاہ رُوبرُو" کہا کرتے تھے۔
نگاہ سے (اُترنا، گرنا)۔ (ا۔محاورہ) بے وقعت ہو جانا۔
نگاہ شوق۔ (ف۔ا۔مث) خواہش بھری نگاہ۔
نگاہ غلط انداز۔ (ف۔ا۔مث) اُچٹتی ہوئی نگاہ۔ ایسی نظر سے دیکھنا کہ تعین نہ ہو کس طرف دیکھا جا رہا ہے
نگاہ کا کام کرنا۔ (ا۔محاورہ) نظر پہنچنا۔
نگاہ کا مارا۔ (ا۔مذ) عاشق۔ چاہنے والا۔
نگاہِ کج۔ (ف۔ا۔مث) ترچھی نظر۔ غصّہ کی نظر۔
نگاہِ کرم۔ (ف۔ا۔مث) مہربانی کی نظر۔
نگاہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) دیکھنا (۲) سوچنا۔ خیال کرنا (۳) جانچنا پرکھنا (۴) توجہ کرنا۔
نگاہِ گرم۔ (ف۔ا۔مث) تیز نگاہ۔ غصّہ کی نگاہ۔
نگاہ لڑانا۔ (ا۔محاورہ) آنکھیں لڑانا۔ نظر بازی کرنا۔ آنکھ سے آنکھ ملانا۔
نگاہ لڑنا۔ (ا۔محاورہ) آنکھ سے آنکھ ملنا۔ عاشق ہونا۔
نگاہ ملانا۔ (۱) آنکھیں چار کرنا (۲) مقابل ہونا
نگاہ (نگاہیں) ملنا۔ (ا۔محاورہ) نگاہیں چار ہونا۔ رُوبرُو ہونا۔ توجہ ہونا۔
نگاہ میلی ہونا۔ (ا۔محاورہ) کدورت آجانا۔ رنجش ہونا۔
نگاہ (نگاہوں) میں۔ (ا۔تابع فعل) نظر میں۔ خیال میں۔
نگاہ میں آنا۔ (ا۔محاورہ) جچنا۔ اندازہ ہونا۔
نگاہ میں پھرنا۔ (ا۔محاورہ) دھیان میں آنا۔ خیال میں آنا۔ یاد آنا۔
نگاہ میں جچنا۔ (ا۔محاورہ) پسند آنا۔
نگاہ میں خار ہونا۔ (ا۔محاورہ) نظر کو بُرا لگنا۔ پسند نہ آنا۔
نگاہ میں رکھنا۔ (ا۔محاورہ) خیال رکھنا۔ نگہبانی کرنا۔ متوجہ رہنا۔
نگاہ میں سبک ہونا۔ (ا۔محاورہ) بے وقعت اور بے قدر ہونا۔
نگاہ میں سمانا۔ (ا۔محاورہ) پسند ہونا۔
نگاہ کھبنا۔ (ا۔محاورہ) پسند ہونا۔ مرغوب ہونا
نگاہ میں ہونا۔ (ا۔محاورہ) دھیان میں ہونا۔ خیال رہنا۔
نگاہ ناز۔ (ف۔ا۔مث) ناز و انداز کی نظر۔ معشوقانہ نظر۔
نگاہ نہ ٹھہرنا۔ (ا۔محاورہ) کسی چیز کی چمک کے باعث اس پر نظر نہ جمنا۔
نگاہ نہ ملانا۔ (ا۔محاورہ) متوجہ نہ ہونا۔ بے رُخی اختیار کرنا۔
نگاہ نیچی کرنا۔ (ا۔محاورہ) شرم و حیا سے آنکھ نیچی کرنا۔
نگاہ (نگہ) واپسیں۔ (ف۔ا۔مث) مرتے وقت کی نگاہ۔ جو آخری وقت ڈالی جائے۔
نگاہوں میں باتیں کرنا۔ (ا۔محاورہ) آنکھوں کے اشاروں سے مطلب کی بات سمجھانا۔
نگاہوں میں تولنا۔ (ا۔محاورہ) دیکھ کر مزاج کی کیفیت معلوم کرنا۔ نگاہوں سے منشا دریافت کرنا۔
نگاہوں میں ٹھہرنا۔ (ا۔محاورہ) پسند آنا۔
نگاہوں میں کہنا۔ (ا۔محاورہ) آنکھ کے اشارہ سے دلی مُدعا ظاہر کرنا۔ آنکھ کے اشارہ سے بات سمجھانا
نگاہوں میں ہلکا ہونا۔ (ا۔صف) حقیر ہونا۔
نگاہیں چار ہونا۔ (ا۔محاورہ) آمنا سامنا ہونا۔
نگر۔ (نَ۔گر) (ہ۔ا۔مذ) شہر۔ بلدہ۔ قصبہ۔
نِگر۔ (ف) نگرستین مصدر کا صیغہ امر جو اسم کے بعد آکر اُسے اسم فاعل بنا دیتا ہے اور دیکھنے والا کے معنی دیتا ہے۔ جیسے دست نگر۔
نگری۔ (ا۔مث) نگر کی اسم تصغیر۔ چھوٹی بستی۔
نگراں۔ (نِگ۔راں) (ف۔صف) دیکھنے والا۔ نگہبان۔ محافظ پاسبان۔
نگرانی۔ (نِگ۔را۔نی) (ف۔ا۔مث) (۱) دیکھ بھال (۲) حفاظت۔ انتظام۔
نگر گھٹ۔ (نَ۔گر۔گھٹ) (ق۔صف) بے فکر۔
نگلا۔ (نَگ۔لا) (ہ۔ا۔مذ) چھوٹی بستی۔ گاؤں کی آبادی کا ایک حصّہ۔
نگلانا۔ (نِگ۔لا۔نا) (اُر۔مص) نگلنا کا متعدی۔
نِگلنا۔ (نِ۔گَل۔نا) (ہ۔مص) حلق سے نیچے اُتارنا (۲) کھانا (۳) غبن کرنا۔
نِگم۔ (نِ۔گَم) (س۔صف) (۱) آسمانی کتاب (۲) پاک۔ مقدس (۳) عارف۔ ولی۔ صاحب دل۔
نگند۔ (نِ۔گند) (ہ۔ا۔مذ) (۱) ایک مصفّی خون بُوٹی ہے۔
نگندنا۔ (نِ۔گند۔نا) (ا۔مص) لحاف یا کسی روئی دار کپڑے میں ڈورے ڈالنا۔
نگندہ۔ (نِ۔گند۔دہ) (ہ۔ا۔مذ) (۱) بخیہ (۲) رضائی یا لحاف میں دُور دُور ٹانکے ڈالنا۔
نگندے ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) روئی دار کپڑے میں لمبے لمبے ٹانکے بھرنا۔ ڈورے ڈالنا۔
نگوڑا۔ (نِ۔گو۔ڑا) (ہ۔صف) جس کے گھٹنے یا پاؤں نہ ہوں (۲) نکمّا ناکارہ (۳) منحوس۔ نامُراد۔ اُجڑا ہوا۔ محتاج (۴) اکیلا۔

نگوڑا ناٹھا ۔ (ہ ۔ ا ۔ صف) (۱) لاوارث بے اولاد (۲) وہ شخص جس کے کوئی آگے پیچھے نہ ہو ۔
نگوڑی ۔ (ن ۔ گو ۔ ڑی) (ہ ۔ صف) (۱) بیکس عورت ۔ بدنصیب ۔ بے وارث ۔ نگوڑا کی تانیث ۔
نگوں ۔ (ن ۔ گوں) (ف ۔ صف) (۱) خمیدہ (۲) اوندھا ۔ اُلٹا ۔
نگوں بخت ۔ (ف ۔ صف) بدنصیب ۔ بدقسمت ۔
نگوں سار ۔ (ف ۔ صف) (۱) اوندھا (۲) شرم سے سر جھکائے ہوئے ۔
نگوں ہمت ۔ (ف ۔ صف) کم حوصلہ ۔ بزدل ۔
نگہ ۔ (ن ۔ گہ) (ف ۔ ا ۔ مث) نگاہ کا مخفف دیکھیے مرکبات نگاہ کے ذیل ہیں ۔
نگہت ۔ (نگ ۔ ہت) (ف ۔ ا ۔ مث) دیکھیے نکہت خوشبو ۔ مہک ۔
نگھرا ۔ (ن ۔ گھ ۔ را) (ہ ۔ صف) بے گھر ۔ خانہ بدوش ۔ بے خانماں ۔
نگھر گھٹ ۔ (ن ۔ گھر ۔ گھٹ) (ق ۔ صف) شوخ چشم ۔
نگیائی ۔ (نگ ۔ یا ۔ ئی) (ق ۔ صف) (۱) بے احتیاط (۲) دل کا بودا (۳) بے عقل ۔
نگیں ۔ (ن ۔ گیں) (ف ۔ ا ۔ مذ) نگینہ ۔ نگ ۔ جواہر ۔
نگینہ ۔ (ن ۔ گی ۔ نہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) نگ ۔ جواہر ۔ قیمتی پتھر ۔
نگینہ جڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) زیور میں نگ نصب کرنا ۔
نگینہ ساز ۔ (ف ۔ صف) جواہرات تراشنے والا ۔
نگینہ کی چوڑیاں ۔ (ا ۔ مث) چوڑیاں جن میں نگ جڑے ہوں ۔

ن ـ ل

نل ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) موٹی نلی (۲) اندر سے کھوکھلی گول اور لمبی چیز (۳) نال (۴) بانس کا نلوا (۵) نرکل ۔ سرکنڈا ۔
نل کنواں ۔ (ا ۔ مذ) وہ کنواں جس سے نل کے ذریعے پانی نکالا جائے ۔ ٹیوب ویل ۔ (Tubewell)
نل کھونچا ۔ (ا ۔ مذ) سریش لگا کر چڑیاں پکڑنے کی بڑی سی چھڑ ۔
نلا ۔ (نَ ۔ لا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) پیشاب کی نالی (۲) ناف کی مانند ایک پٹھا ۔ (۳) پاؤں کی ہڈی (۴) (ق) نل ۔
نلا ٹل جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) نلے کا اپنی جگہ سے سرک جانا
نلانا ۔ (نَ ۔ لا ۔ نا) (ا ۔ مص) کھیت سے گھاس پھوس صاف کرنا ۔
نلاہٹ ۔ (ن ۔ لا ۔ ہٹ) (ہ ۔ صف) نیلاپن ۔ نیلی رنگت ۔
نلائی ۔ (ن ۔ لا ۔ ئی) (ہ ۔ ا ۔ مث) کھیت نلانے کی اجرت ۔ (۲) نلانے کا کام
نلڈا ۔ نلڑا ۔ (نل ۔ ڈا ۔ نَل ۔ ڑا) (ق ۔ ا ۔ مذ) حلقوم ۔
نلجا ۔ (ہ ۔ صف) بے حیا ۔ بے شرم ۔ بے غیرت ۔
نلکا ۔ (ا ۔ صف) چھوٹا نل ۔ ہینڈ پمپ
نلوا ۔ (نل ۔ وا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) نل کی تصغیر (۲) چھوٹا سا نل (۳) کاغذ وغیرہ رکھنے کیلئے ٹین یا دھات کا نل ۔
نلوانا ۔ (نل ۔ وا ۔ نا) (ہ ۔ مص) گھاس پھوس سے کھیت کی صفائی کرانا ۔
نلوائی ۔ (نل ۔ وا ۔ ئی) (ہ ۔ ا ۔ مث) نلوانے کی اُجرت ۔
نلوہ ۔ (ن ۔ لوہ) (ہ ۔ صف) (۱) بے لوث ۔ خالص ۔ صاف (۲) کھرے کھرے (۳) مفت میں نرا نفع (۴) بے مشقت (۵) وہ کام جو بے اعانت اور بلا شرکت غیرے کیا جائے (۶) وہ روپیہ جو بلا محنت مل جائے ۔
نلوہ الگ ہو جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کورا بچ جانا ۔ بغیر کسی گزند کے بچ کر نکل جانا
نلوہ چلا جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) صاف چلا جانا ۔ بے لاگ چلا جانا ۔
نلی ۔ (نَ ۔ لی) (ہ ۔ ا ۔ مث) نے ۔ نال ۔ پنڈلی کی ہڈی (۲) جولاہے کی نالی (۳) بندوق کی نال (۴) نرکل جو اندر سے خالی ہو ۔
نلیا ۔ (نل ۔ یا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) چڑی مار ۔ صیاد (۲) (ہ ۔ ا ۔ مث) نال کی تصغیر ۔ چھوٹی نلی ۔ چھوٹی نال ۔

ن ـ م

نم ۔ (ف ۔ صف) (۱) گیلاپن ۔ رطوبت ۔ سیل ۔ تری (۲) تر ۔ گیلا ۔ مرطوب (۳) طراوت ۔
نم خوردہ (دیدہ ۔ رسیدہ) (ف ۔ صف) سیلا ہوا ۔ مرطوب ۔
نم گیر ۔ (ف ۔ صف) نمی جذب کر لینے والا ۔
نم گیرہ ۔ (ف ۔ صف) وہ کپڑا جو اوس کی نمی جذب کر لینے کیلئے پلنگ پر چھت گیری کی طرح ڈال دیتے ہیں ۔ شامیانہ ۔ سائبان ۔
نم ناک ۔ (ف ۔ صف) تر ۔ گیلا ۔ بھیگا ہوا ۔ مرطوب ۔
نُم ۔ (ق ۔ ا ۔ مث) ندی ۔ نہر ۔
نما ۔ (نُ ۔ ما) (ف ۔ صف) دکھانے والا ۔ ظاہر کرنے والا (۲) مرکبات میں لاحقہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے جیسے قبلہ نما ۔
نماز ۔ (ن ۔ ماز) (ف ۔ ا ۔ مث) بندگی ۔ پرستش (۲) نیاز ۔ عاجزی انکسار (۳) اہل اسلام کی عبادت ۔
نماز آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نماز کی ترکیب معلوم ہونا ۔ نماز پڑھنے کا سلیقہ ہونا ۔
نماز ادا ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) نماز پڑھا جانا ۔ وقت مقررہ پر نماز کا پڑھا جانا ۔
نماز استسقاء ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) وہ نماز جس میں بارش کے واسطے دعا کی جاتی ہے ۔
نماز با جماعت ۔ (ف ۔ ع ۔ ا ۔ مث) جماعت کے ساتھ نماز پڑھی جانا ۔
نماز پر کھڑا ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) مقتدی کا نماز پڑھنا شروع کرنا (۲) نماز ادا کرنے کے واسطے کھڑا ہونا ۔

نمازِ پنج گانہ ۔ (ف ۔ امث) پانچوں وقت کی نماز۔
نمازِ پیشیں ۔ (ف ۔ امث) ظہر کی نماز۔
نماز جانا ۔ (امحاورہ) نماز کا قضا ہونا ۔ بروقت نماز ادا نہ کرسکنا۔
نمازِ جنازہ ۔ (ف ۔ ع ۔ امث) وہ نماز جو مُردے کی لاش پر کھڑے ہی کھڑے پڑھتے ہیں۔
نمازِ چاشت ۔ (ف ۔ امث) طلوع آفتاب کے کچھ دیر بعد جو نماز پڑھی جاتی ہے۔
نمازِ خسوف ۔ (ف ۔ ع ۔ امذ) وہ نماز جو چاند گرہن کے وقت پڑھتے ہیں۔
نمازِ شام ۔ (ف ۔ امث) مغرب کی نماز جو آفتاب غروب ہونے پر پڑھی جاتی ہے۔
نمازِ شکر ۔ (ف ۔ ع ۔ امث) شکرانے کی نماز۔
نمازِ ظہر ۔ (ف ۔ ع ۔ امث) وہ نماز جو دوپہر ڈھلے پڑھی جاتی ہے۔
نمازِ عصر ۔ (ف ۔ ع ۔ امث) تیسرے پہر کی نماز جو غروب آفتاب سے کچھ دیر پہلے پڑھی جاتی ہے۔
نمازِ عشاء ۔ (ف ۔ ع ۔ امث) وہ نماز جو مغرب کے بعد پڑھی جاتی ہے ۔ رات کی نماز۔
نمازِ عید ۔ (ف ۔ امث) وہ نماز جو عید کے دن عید گاہ میں ادا کی جاتی ہے۔
نمازِ فجر ۔ (ف ۔ امث) صبح کی نماز جو سورج طلوع ہونے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔
نمازِ قصر ۔ (ف ۔ امث) وہ مختصر نماز جو حالت سفر میں کم کرکے پڑھی جاتی ہے۔
نمازِ قضا ۔ (ف ۔ امث) وہ نماز جو وقت پر نہ پڑھی جاسکی ہو اور بعد میں قضا کرکے پڑھی جائے۔
نماز قضا کرنا ۔ (امحاورہ) وقت معینہ پر نماز نہ پڑھنا۔
نمازِ کسوف ۔ (ف ۔ امث) وہ نماز جو سورج گہن کے وقت پڑھی جاتی ہے۔
نماز کو چھڑانے گئے روزے گلے پڑے ۔ (امثل) ایک کام سے پیچھا چھڑانے کی کوشش میں دوسری مہم ذمے پڑ گئی۔
نماز گزار ۔ (ف ۔ صف) نماز ادا کرنے والا (۲) پابند نماز۔
نمازِ وتر ۔ (ف ۔ امث) عشاء کی نماز میں جو تین رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔
نمازِ وحشت ۔ (ف ۔ امث) وہ نماز جو کسی شخص کی موت کے بعد پہلی رات کو پڑھی جاتی ہے۔
نمازی ۔ (نَ ۔ ما ۔ زی) (ف ۔ صف) نماز پڑھنے والا ۔ نماز کا پابند۔
نمازی کا ٹکا ۔ (امذ) بدی کا بدلہ ۔ فعل بد کی سزا ۔ وہ بات جس کی سزا کسی نہ کسی موقعہ پر مل کر رہے۔
نمازی کپڑے ۔ (ف ۔ امذ) پاک لباس ایسے کپڑے جن سے نماز پڑھی جاسکے۔

نُماشام ۔ (نُ ۔ ما ۔ شام) (ق) سرِشام۔
نمام ۔ (نَم ۔ مام) (ع ۔ صف) چغل خور ۔ اِدھر کی اُدھر کہنے والا ۔ لُترا
نمانا ۔ (نَ ۔ ما ۔ نا) (ق ۔ صف) جھکانا (۲) (صف) مسکین ۔ عاجز ۔ سادہ۔
نمائش ۔ (نُ ۔ ما ۔ اِش) (ف ۔ امث) (۱) دکھاوا ۔ نمود (۲) ظہور (۳) زرعی پیداوار، مصنوعات یا دوسری مفید اور دلچسپ چیزوں کو کسی خاص جگہ پر لوگوں کو دکھانا یا فروخت کرنا۔
نمائش گاہ ۔ (ف ۔ امث) وہ مقام جہاں نمائش منعقد ہو۔
نمائشی ۔ (نُ ۔ ما ۔ اِ ۔ شی) (ف ۔ صف) دکھاوے کا ۔ ظاہر میں اچھا۔
نمائندگی ۔ (نُ ۔ ما ۔ اِند ۔ گی) (ف ۔ امث) قائم مقامی ۔ کسی کی جگہ پر موجود ہونا ۔ کسی تقریب میں کسی ملک ۔ نظریہ جماعت یا گروہ کے ترجمان کی حیثیت سے شریک ہونا۔
نمائندہ ۔ (نُ ۔ ما ۔ اِن ۔ دہ) (ف ۔ امذ) (۱) دکھانے والا (۲) قائم مقام ترجمان (جمع) ۔ نمائندگان۔
نمائی ۔ (نُ ۔ ما ۔ ای) (ف ۔ امث) اظہار ظہور ۔ اعلان ۔ اشاعت ۔ مرکبات میں مستعمل ہے جیسے خوشنمائی ۔ خود نمائی۔
نمایاں ۔ (نُ ۔ ما ۔ یاں) (ف ۔ صف) (۱) ظاہر ۔ عیاں ۔ علانیہ ۔ آشکارا (۲) مشہور ۔ نامور (۳) نکلا ہوا ۔ اُبھرا ہوا۔
نمبر ۔ (Number) (نَم ۔ بَر) (انگ ۔ امذ) (۱) تعداد (۲) درجہ (۳) باری ۔ نوبت۔
نمبر بڑھ جانا ۔ (امحاورہ) سبقت لے جانا۔
نمبر چھیننا ۔ (امحاورہ) ایک کا دوسرے پر سبقت لے جانا۔
نمبر دار ۔ (ا ۔ صف) وہ شخص جو کسی گاؤں یا اس کے کسی حصہ کی سرکاری مال گزاری وصول کرکے سرکاری خزانے میں داخل کراتا ہے۔
نمبر دینا ۔ (امحاورہ) امتحان میں ممتحن کا مفروضہ نمبروں میں سے نمبر دینا پرکھنا ۔ معیار مقرر کرنا۔
نمبر ڈالنا ۔ (امحاورہ) نمبر کے لیے نشان ڈالنا۔
نمبر لگانا ۔ (امحاورہ) ترتیب سے نمبر کے نشان ڈالنا۔
نمبری ۔ (نَم ۔ بَ ۔ ری) (انگ ۔ صف) (۱) نمبر سے نسبت رکھنے والا (۲) مشہور ۔ بدنام ۔ جیسے نمبری بدمعاش۔
نمبری نالش ۔ (امث) باقاعدہ نالش ۔ عدالت مال کی نالش۔
نمٹانا ۔ (نِم ۔ ٹا ۔ نا) (امص) (۱) بھگتانا ۔ چکانا ۔ بے باق کرنا (۲) ختم کردینا۔
نمٹا ہوا ۔ (ا ۔ صف) (۱) بھگتا ہوا (۲) تجربہ کار ۔ جہاں دیدہ ۔ سیانا۔
نمٹنا ۔ (نِ ۔ مَٹ ۔ نا) (امص) بھگتنا ۔ چکانا ۔ بے باق کرنا ۔ فارغ ہونا ۔ ختم کرنا۔
نمد ۔ (نَ ۔ مَد) (ف ۔ امذ) نمدا ۔ اون یا پشم کا بستر ۔ ملائم بالوں کا بستر۔
نمد پوش ۔ (ف ۔ صف) کمل پوش ۔ وہ شخص جو پوستین یا پٹو کا لباس

پہنے ہو۔ درویش۔ فقیر۔
نمد پوشی ۔ [ف۔ا۔مث] کمبل اوڑھنا۔
نمد زین ۔ [ف۔ا۔مذ] وہ نمدہ جو گھوڑے کی پشت پر زین کے نیچے ڈالتے ہیں۔
نمدا۔ نمدہ ۔ (نم۔دا)، (نم۔دَہ) [اُر۔ا۔مذ] وہ کپڑا جو اُون کو جما کر بناتے ہیں (۲) وہ اُونی کپڑا جو گھوڑے کی پیٹھ پر زین کے نیچے ڈالتے ہیں۔
نمدہ بندھ جانا ۔ [ا۔محاورہ] دیوالہ نکل جانا۔ مفلس ہو جانا۔
نمدہ بندھوا دینا ۔ [ا۔محاورہ] قلاش اور مفلس کر دینا۔ سزا دینا دیوالہ نکال دینا۔
نمرُود ۔ [ع۔ا۔مذ] وہ بادشاہ جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈلوایا تھا۔ اور آگ اللہ کے حکم سے ٹھنڈی ہو گئی تھی۔
نمستے ۔ (نَ۔مَس۔تے) [ہ۔ا۔مذ] بندگی۔ آداب۔ تسلیم۔
نمسکار ۔ (نَ۔مَس۔کار) [س۔ا۔مث] آداب۔ تسلیم۔ بندگی۔
نمسکار کرنا ۔ سلام کرنا۔ آداب کرنا۔ ہاتھ جوڑ کر تعظیم کرنا۔
نمش ۔ (نَ۔مَش) [اُر۔ا۔مث] دُودھ کی جھاگ جس میں مصری ملا کر کھاتے ہیں۔
نمط ۔ [ع۔ا۔مذ] ڈھنگ۔ وضع قطع۔ مثل۔ مانند۔ روش۔
نمک ۔ (نَ۔مَک) [ف۔ا۔مذ] (۱) لُون (۲) کھاری پن (۳) سانولہ پن (۴) ملاحت (۵) روزی۔ روزینہ۔ تنخواہ (۶) سلونی چیز کا ذائقہ (۷) شوخیٔ کلام کا لطف۔
نمک افشاں ۔ [ف۔صف] نمک چھڑکنے والا۔ تکلیف دینے والا۔ دُکھ پہنچانے والا۔
نمک آلُودہ ۔ [ف۔صف] وہ چیز جس کو نمک میں لتھڑا گیا ہو۔
نمک بر جراحت ہونا ۔ [ا۔محاورہ] زخم پر نمک چھڑکنا۔ زیادہ اذیت پہنچانا۔
نمک بند ۔ [ف۔صف] وہ زخم جس میں نمک بھر کر بند کر دیں۔
نمک پاش ۔ [ف۔صف] نمک چھڑکنے والا۔ دُکھ دینے والا۔ تکلیف میں زیادتی کرنے والا۔
نمک پاشی کرنا ۔ [ا۔محاورہ] (۱) نمک چھڑکنا (۲) ستانا۔ زیادہ تکلیف دینا۔
نمک پروردہ ۔ [ف۔صف] خانہ زاد۔ نمک خوار۔ ملازم۔ خادم۔
نمک پلکوں سے چننا ۔ [ا۔محاورہ] عورتوں کا خیال ہے کہ جتنا نمک بے فائدہ گرایا جاتا ہے وہ سارا قیامت کو پلکوں سے اُٹھانا پڑے گا۔
نمک پھوٹ پھوٹ کر نکلنا ۔ [ا۔محاورہ] نمک حرامی کی سزا ملنا۔
نمک چشی ۔ [ا۔مث] (۱) نمک چکھنا (۲) پہلے پہل بچے کو نمک چکھانے کی رسم۔

نمک چکھنا ۔ [ا۔محاورہ] کھانے کو اس غرض سے چکھنا کہ نمک کی کمی بیشی کا پتہ چل جائے۔
نمک چھڑکنا ۔ [ا۔محاورہ] ستانا۔ تکلیف میں اضافہ کرنا۔
نمک حرام ۔ [ف۔ع۔صف] ناشکرا۔ وہ ملازم جو اپنے آقا کا بدخواہ ہو۔
نمک حرامی ۔ [ع۔ف۔ا۔مث] ناشکری۔ آقا سے بے وفائی۔
نمک حلال ۔ [ع۔صف] احسان مند۔ شکر گزار۔ حق شناس۔ اپنے آقا کا خیر خواہ۔
نمک حلالی ۔ [ع۔ا۔مث] خیر خواہی۔ شکر گزاری۔ حق شناسی۔
نمک حلالی کرنا ۔ [ا۔مص مرکب] اپنے ملک کی خیر خواہی اور ہمدردی کرنا۔
نمک خوار ۔ [ف۔صف] خادم۔ ملازم۔ گھر میں پرورش کیا ہوا۔
نمک خوردن و نمکدان شکستن ۔ [ف۔مثل] محسن کشی کرنا۔ احسان فراموش اور ناشکر گزار ہونا۔
نمکدان۔ نمکدانی ۔ [ف۔ا۔مذ۔مث] نمک رکھنے کا برتن۔
نمک زار۔ نمک سار ۔ [ف۔ا۔مذ] نمک پیدا ہونے والی جگہ۔ نمک کی کان۔
نمک زہر کر دینا ۔ [ا۔محاورہ] بہت سا نمک ڈال دینا۔
نمک زہر ہو جانا ۔ [ا۔محاورہ] کھانے میں نمک بہت زیادہ پڑ جانا۔
نمک سنگ ۔ [ف۔ا۔مذ] ایک قسم کا نمک
نمک تیز ہونا ۔ [ا۔محاورہ] کھانے میں نمک تیز ہونا۔
نمک کا اثر ۔ [ا۔مذ] وہ اثر جو کسی کی دی ہوئی روزی کھانے سے ہو۔
نمک کا پاس ۔ [ا۔مذ] کسی کی دی ہوئی روزی کھانے کا لحاظ۔
نمک کا حق ادا کرنا ۔ [ا۔محاورہ] وفاداری کرنا۔ نمک حلالی کرنا۔ مالک کی خیر خواہی کرنا۔
نمک کا سہارا ۔ [ا۔مذ] تھوڑا سا سہارا۔ رزق کا تھوڑا آسرا۔
نمک کھانا ۔ [ا۔محاورہ] کسی کی نوکری کرنا۔ کسی کی دی ہوئی روٹی کھانا
نمک کی قسم ۔ [ا۔مث] وفاداری ظاہر کرنے کو نمک کی قسم کھاتے ہیں۔
نمک کی کنکری کا سہارا ۔ [ا۔مذ] تھوڑے سے رزق کا آسرا۔ تھوڑا سا سہارا۔
نمک کی کنکری حرام ہونا ۔ [ا۔محاورہ] بالکل فاقہ سے ہونا۔
نمک کی مار پڑنا ۔ [ا۔محاورہ] نمک حرامی کی سزا ملنا۔
نمک مرچ چھڑکنا ۔ [ا۔محاورہ] بہت دکھ دینا۔ کمال ایذا دینا۔
نمک مرچ لگانا ۔ [ا۔محاورہ] (۱) مسالے دار بنانا۔ خوش ذائقہ بنانا (۲) مبالغہ کرنا۔ بات بڑھا کر بیان کرنا (۳) بھڑکانا۔ اُکسانا۔
نمکولی ۔ (نِم۔کو۔لی) [ہ۔ا۔مث] نیم کے درخت کا پھل۔ نبولی۔
نمکین ۔ (نم۔کِین) [ف۔صف] (۱) سلونا۔ نمک دار (۲) سانولا۔ گندمی

رنگ (۳) کھاری۔

نمکینی۔ (نَم۔ کی۔ نی) [ف۔ ا۔ مث] سلونا پن۔ ملاحت۔

نمل۔ نملہ۔ (نَم۔ لَہ) [ع۔ ا۔ مث] چیونٹی جمع نمال۔

نِمَن۔ (نَ۔ مَن) [ق] مانند۔

نمو۔ (نُ۔ مُوّ) [ع۔ ا۔ مث] بالیدگی۔ روئیدگی۔ بڑھنے پھولنے کی قوت۔

نمود۔ (نُ۔ مُود) [ف۔ ا۔ مث] (۱) علامت۔ نشان (۲) رونق۔ (۳) ظاہری خوبی (۴) ظاہر ہونا (۵) نمائش۔ بھڑک۔ دھوم دھام (۶) ظہور۔ بالیدگی (۷) شان و شوکت۔ کرّ و فر (۸) نظارہ۔ درشن (۹) دیدار۔ جلوہ۔ تجلّی (۱۰) شہرت۔ ناموری۔ (۱۱) صورت۔ ہیئت۔

نمودِ بے بود۔ [ف۔ ا۔ مث] ناپائیدار دکھاوا۔

نمود کرنا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) ظاہر داری کرنا (۲) دھوم دھام کرنا۔ نمائش کرنا۔ ایسی بات کرنا جس سے لوگوں میں شہرت ہو۔ شہرت حاصل کرنا۔

نمود کھونا۔ [ا۔ محاورہ] غرور توڑنا۔ شیخی کرکری کرنا۔ عزت گنوانا۔

نمود ہونا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) دکھائی دینا۔ اُبھرنا (۲) وجود ہونا۔ (۳) شہرت ہونا۔ نام ہونا (۴) آثار قائم رہنا۔ علامت یا نشان موجود ہونا (۵) نمائش ہونا۔ دھوم دھام ہونا (۶) چمکنا۔ عزت ہونا۔

نمودار۔ (نُ۔ مُو۔ دار) [ف۔ صف] عیاں۔ ظاہر۔ آشکار۔

نمودار ہونا۔ [ا۔ مص مرکب] نکلنا۔ ظاہر ہونا۔

نموداری۔ (نُ۔ مُو۔ دا۔ ری) [ف۔ ا۔ مث] سرداری۔ سربراہی۔

نمودی۔ (نُ۔ مُو۔ دی) [اُر۔ صف] (۱) نمود والا۔ نامی گرامی (۲) ظاہری ٹھاٹھ کا دلدادہ۔

نمودیا۔ (نُ۔ مُو۔ دِ۔ یا) [اُر۔ ا۔ مذ] دولت کی شان دکھانے والا۔ دکھاوا کرنے والا۔ شیخی خورا۔

نمونہ۔ (نُ۔ مُو۔ نہ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) وہ چیز جو دکھانے کے لیے آئے (۲) نظیر۔ مثل۔ تمثیل (۳) نقشہ۔ نقل۔ قالب۔ سانچہ۔ ڈول۔ قطع۔ اُردو میں بفتح اول

نمونیا۔ (نَ۔ مُو۔ نِ۔ یا) (Pneumonia) [انگ۔ ا۔ مذ] ذات الجنب۔ وہ مرض جس سے پھیپھڑے خراب ہو جاتے ہیں۔

نموہا۔ (نِ۔ مُو۔ ہا) [ہ۔ صف] (۱) کم گو۔ کم سخن۔ چُپ۔ خاموش۔ (۲) غریب۔ مسکین۔

نموہی۔ (نِ۔ مُو۔ ہی) [ہ۔ صف] نموہا کی تانیث۔ کم بولنے والی۔

نمی۔ (نَ۔ می) [ف۔ ا۔ مث] (۱) نم (۲) تری۔ گیلا پن۔ رطوبت۔

نمیقہ۔ (نَ۔ مِی۔ قہ) [ع۔ ا۔ مذ] خط۔ نوشتہ۔ تحریر۔ جمع نمائق۔

ن - ن

نَن۔ (Nun) [انگ۔ ا۔ مث] دنیا چھوڑ دینے والی عورت۔ راہبہ۔ وہ عورت جو اپنی زندگی عبادت و ریاضت کے لیے وقف کر دیتی ہے۔

نَنّا۔ (نَن۔ نا) [اُر۔ صف] (۱) چھوٹا۔ ٹھِگنا (۲) بچہ۔ ناسمجھ۔

ننا کاتنا۔ [ا۔ محاورہ] باریک سُوت کاتنا (۲) بے حد کفایت چاہنا (۳) تنگدل اور کنجوس ہونا۔

ننّا مُنّا۔ [ا۔ صف] بہت چھوٹا۔

ننانوے۔ (نِن۔ نان۔ وے) [ہ۔ صف] ایک کم سو۔ 99۔

ننانوے کا پھیر۔ [ا۔ مذ] دولت جمع کرنے کا لالچ۔ دولت بڑھانے کی فکر۔

ننانوے کے پھیر میں پڑنا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) روپیہ جمع کرنے کی فکر میں پڑنا (۲) لالچ میں پھنسنا۔

نناوال۔ (نِ۔ نا۔ وال) [ہ۔ صف] (۱) وہ جس کا نام لینا منحوس ہو (۲) ہیضہ (۳) منہ کا چھالا۔

نَن پن۔ (نَن۔ پَن) [ق۔ صف] ننھا پن۔

نَنَد۔ [ہ۔ ا۔ مث] خاوند کی بہن۔

نِندا۔ (نِن۔ دا) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) الزام۔ قصور (۲) تنبیہ (۳) گالی۔ دُشنام۔ (۴) بے عزتی (۵) نفرت۔ حقارت۔

نِنداسا۔ (نِن۔ دا۔ سا) [ہ۔ صف] نیند میں بھرا ہوا۔ خواب آلودہ

نندوسی۔ نندوئی۔ (نَن۔ دو۔ سی) (نَن۔ دو۔ ای) [ہ۔ ا۔ مذ] نند کا خاوند۔

نندولا۔ (نَن۔ دو۔ لا) [ا۔ مذ] نانَد کی تصغیر۔ چھوٹی ناند۔

نِندیا۔ (نِند۔ یا) [ہ۔ ا۔ مث] نیند کی تصغیر۔ خواب۔

ننگ۔ [ف۔ ا۔ مذ] (۱) لحاظ۔ شرم۔ حیا (۲) ذلت۔ بدنامی۔

ننگِ آدم۔ [ف۔ صف] بنی نوع انسان کے لیے باعثِ شرم۔

ننگ آنا۔ [ا۔ محاورہ] شرم آنا۔ غیرت آنا۔

ننگِ خاندان۔ [ف۔ صف] خاندان کو بدنام کرنے والا۔

ننگِ خلائق۔ [ف۔ صف] خلقت کی ذلت کا باعث۔

ننگ و نام۔ [ف۔ ا۔ مث] عزت اور شہرت۔

ننگ و ناموس۔ [ف۔ ا۔ مث] (۱) لحاظ و شرم۔ عزت و آبرو۔

ننگ و ناموس کو خیرباد کہنا۔ [ا۔ محاورہ] عزت کھو دینا۔

ننگ و ناموس میں رخنہ ڈالنا۔ [ا۔ محاورہ] عزت میں فرق ڈالنا۔ بے عزت کرنا۔

ننگ ہونا۔ [ا۔ محاورہ] عار ہونا۔ غیرت ہونا۔

نُنگا۔ [ا۔ صف] (۱) ننگا۔ برہنہ۔ عریاں (۲) لُچا۔ شہدا۔ بیحیا۔ بے عزت۔ (۳) قلاش۔ نہایت مفلس۔

ننگ دھڑنگ۔ [ا۔ صف] (۱) بالکل ننگا (۲) مفلس۔ قلاش۔

ننگا۔ (ا۔صف) (۱) برہنہ۔ عریاں (۲) بے حیا۔ بے شرم۔ بے عزت (۳) لچا۔ شہدا (۴) مفلس۔ قلاّش۔

ننگا لُوچا۔ (ا۔ محاورہ) مفلس۔ قلاّش۔

ننگا بُوچا سب سے اُونچا۔ (ا۔ مثل) مُجرّد اور بے سرمایہ بالکل بے فکر ہوتا ہے۔

ننگا بھوکا۔ (ا۔ صف) جس کے پاس نہ پہننے کو کپڑا ہو نہ کھانے کو روٹی۔

ننگا جھوری۔ (ا۔ صف) بالکل ننگا کر کے تلاشی لینا۔

ننگا دھڑنگا۔ (ا۔ صف) بالکل ننگا۔ عریاں۔ برہنہ۔

ننگا ساٹھ روپے کمائے تیس پیسے کھائے۔ (ا۔ مثل) جس کے بیوی بچے نہ ہوں۔ بہت کم خرچ کرتا ہے۔

ننگا سب سے چنگا۔ (ا۔ مثل) بے حیا کو کسی کا لحاظ نہیں ہوتا۔

ننگا کر دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کپڑے اُتار لینا۔ برہنہ کر دینا (۲) لوٹ لینا (۳) زیور اتار لینا (۴) کچھ نہ چھوڑنا۔

ننگا کھڑا اُجاڑ میں، ہے کوئی کپڑے لے۔ (ا۔ مثل) غریب اور مفلس سے کسی نے کیا لینا ہے۔

ننگا کُھلا۔ (ا۔ صف) بالکل ننگا۔

ننگا لُچا۔ (ا۔ صف) مفلس بدمعاش۔

ننگا مادر زاد۔ (ا۔ صف) ایسا ننگا جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

ننگوں کو بھوکوں نے لوٹ لیا۔ (ا۔ مثل) بدمعاشوں نے بدمعاشوں کے ساتھ بدسلوکی کی۔

ننگوں کی بستی۔ (ا۔ مث) وہ مقام جہاں کوئی قاعدہ قانون نہ ہو۔

ننگے پاؤں ننگے سر۔ (ا۔ مثل) حیران پریشان۔ گھبرایا ہوا۔ مصیبت زدہ۔

ننگے پاؤں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) غصّے میں آنا۔

ننگانا۔ (نن۔ گا۔ نا) (مص۔ ق) خوب لوٹنا۔

ننگائی۔ (نن۔ گا۔ ئی) (ہ۔ ا۔ مث) عریانی۔ ننگا پن۔

ننگی۔ (نن۔ گی) (ہ۔ صف) (۱) ننگا کی تانیث (۲) بغیر زیور کی جس کے پاس زیور نہ ہو۔ برہنہ۔

ننگی تلوار۔ (ا۔ مث) (۱) میان سے نکلی ہوئی تلوار (۲) صاف گو آدمی (۳) بے خوف۔

ننگی کیا نہائے گی کیا نچوڑے گی۔ (ا۔ مثل) مفلس اگر حوصلے والا بھی ہو تو کیا خرچ کریگا۔ بے سرمایہ کی کچھ حقیقت نہیں۔

ننگی ناچنا۔ (ا۔ محاورہ) عورت ہو کر لچا پن کرنا۔

ننگیانا۔ (ا۔ مص) چھین لینا۔ ہڑپ کر جانا۔

ننّھا۔ (نن۔ نھا) (ہ۔ صف) (۱) چھوٹا سا (۲) نادان۔ ناسمجھ (۳) لاڈلا۔ پیارا (۴) چھوٹا بچہ۔

ننّھا بننا۔ (ا۔ محاورہ) جان بوجھ کر نادان یا ناواقف بننا۔ انجان بننا۔

ننّھا بھولا۔ (ا۔ صف) نادان۔ کم عقل۔

ننّھا سا جیوڑا۔ (ا۔ صف) چھوٹا بچہ۔

ننّھا سا کلیجہ۔ (ا۔ مذ) چھوٹا سا کلیجہ۔ بچے کا کلیجہ۔

ننّھا سا منہ گز بھر کی زُبان۔ (ا۔ مثل) چھوٹی حیثیت مگر بڑھ چڑھ کر باتیں کرنا۔

ننّھا منّا۔ (ا۔ صف) بہت چھوٹا سا۔

ننھیال۔ ننہال۔ (ننھہ۔ یال) (ن۔ ن۔ ہال) (ہ۔ ا۔ مث) نانا کا گھر۔ نانا کا خاندان۔

ننّھی۔ (نن۔ نھی) (ہ۔ صف) ننّھا کی تانیث۔ چھوٹی بچی۔ چھوٹی عورت۔

ننّھی کا۔ (ا۔ مذ) (۱) ننّھی عورت کا جنا ہوا (۲) بیوقوف۔ احمق۔ نادان بھولا بھالا۔ سادہ۔

ننھیا۔ ننیا۔ (ن۔ نھ۔ یا) (نن۔ یا) (ہ۔ صف) نانا کا۔ نانا یا نانی سے متعلق۔

ننھیا (ننیا) ساس۔ (ا۔ مث) زوجہ یا شوہر کی نانی۔

ننھیا (ننیا) سُسر۔ (ا۔ مذ) زوجہ یا شوہر کا نانا۔

ننیانا۔ (نن۔ یا۔ نا) (ا۔ مص) منت کرنا۔ عاجزی کرنا۔

ن - و

نَو۔ (ہ۔ صف) (۱) آٹھ اور ایک۔ ایک کم دس ۹۔

نواں۔ (ا۔ عدد) ترتیب میں آٹھ کے بعد کا درجہ۔

نوترہی۔ (ہ۔ ا۔ مث) ایک قسم کا جوا ر جو پانسوں سے کھیلا جاتا ہے۔

نو تیرہ بائیس بتا دینا۔ (ا۔ محاورہ) ٹال مٹول کرنا۔ حیلے حوالے کرنا۔ لیت و لعل کرنا۔

نو رتن۔ (ا) (۱) نو جواہرات۔ موتی۔ ہیرا۔ زمرد۔ لعل۔ نیلم۔ پکھراج۔ مونگا۔ لاجورد اور یاقوت (۲) قابل آدمیوں کی کونسل۔ اکبر اور بکرماجیت کے نورتن مشہور ہیں (۳) ایک قسم کا زیور جو بازوؤں پہ پہنا جاتا ہے۔ (۴) ایک خاص قسم کی چٹنی۔

نوسو۔ (ا۔ عددی مرکب) (۱) نو سیکڑے (۲) بہت۔ بہت سے۔ بے انتہا۔

نو سو چوہے کھا کے بلّی حج کو چلی۔ (ا۔ مثل) بہت سے گناہ کر کے تائب ہونے کی کوشش کرنا۔

نوگٹی۔ (ا۔ مث) ایک کھیل جس میں زمین پر چند خانے بنا کر ۹ ٹھیکریوں یا کوڑیوں سے کھیلتے ہیں۔

نوگرہ۔ (ا۔ مذ) زائچہ میں نو سیاروں کی گردش اُن کا اثر اور نام

نوگرہی۔ (ا۔ مث) ہاتھوں کا ایک زیور۔ پہنچی جس میں نونگ یا جواہرات جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ نوگری۔

نولکھا۔ (ا۔ صف) نو لاکھ کا۔ نہایت قیمتی۔

نولکھا ہار۔ [ا۔ مذ] نولاکھ روپے کا ہار۔ نہایت قیمتی اور بڑھیا ہار۔

نو ماسہ۔ [ا۔ مذ] ایک رسم جو حمل کے نویں مہینے منائی جاتی ہے۔

نو نقد نہ تیرہ اُدھار۔ [ا۔ مثل] قرض کے تیرہ سے نقد نو اچھے جو سر دست مل جائے وہ بہتر ہے۔

نو نگا۔ [ہ۔ ا۔ مذ] بازوؤں کا ایک زیور جس میں نو نگینے جڑے ہوتے ہیں۔

نو نیزے پانی چڑھنا۔ [ا۔ محاورہ] لڑائی جھگڑے میں طوالت ہونا۔

نو۔ [ف۔ صف] نیا۔ جدید۔ تازہ۔ ابھی کا۔

نو آباد۔ [ف۔ صف] (۱) حال ہی میں بسایا ہوا۔ تازہ آباد کیا ہوا (۲) وہ زمین جس میں پہلی دفعہ ہل چلایا گیا ہو۔

نو آباد کار۔ [ف۔ صف] کسی نئی آباد جگہ پر نیا نیا آباد ہونے والا۔

نو آبادی۔ [ف۔ ا۔ مث] نیا آباد کیا ہوا علاقہ۔ کالونی۔

نو آبادیات۔ [ف۔ ا۔ مث] نو آبادی کی جمع۔ مقبوضات۔

نو آموز۔ [ف۔ صف] (۱) جس نے ابھی سیکھنا شروع کیا ہو (۲) ناتجربہ کار۔ مبتدی۔

نو ایجاد۔ [ف۔ صف] نیا ایجاد کیا ہوا۔ حال میں ایجاد کیا ہوا۔

نوباوہ۔ [ف۔ ا۔ مذ] ہر نئی اور تازہ چیز خصوصاً میوہ (۲) نیا پیدا

نو بردہ۔ [ف۔ ا۔ مذ] نیا خریدا ہوا غلام۔

نو بہ نو۔ [ف۔ تابع فعل] تازہ بتازہ۔ نیا نیا۔

نو بہار۔ [ف۔ صف] (۱) موسم بہار کا شروع (۲) موسم بہار (۳) وہ چیز جس پر نئی رونق ہو۔

نو توڑ۔ [ف۔ ہ۔ ا۔ مث] وہ زمین جو حال ہی میں قابل کاشت بنائی گئی ہو۔ (غلط ترکیب)۔

نوجوان۔ [ف۔ صف] جس کی جوانی کا ابھی آغاز ہوا ہو۔ نوخیز نوعمر۔ گھبرو۔

نوجوانی۔ [ف۔ ا۔ مث] شباب۔ جوانی۔ بلوغ۔

نوچندی (۱) نئے چاند سے منسوب۔ نئے چاند کی پہلی جمعرات۔

نوخاستہ [ف۔ صف] نوجوان (۲) تازہ اُگا ہوا (۳) ناتجربہ کار۔

نوخط۔ [ف۔ ع۔ صف] وہ نوجوان جس کی مسیں بھیگ رہی ہوں۔ سبزہ آغاز۔

نوخیز۔ [ف۔ صف] نوجوان (۲) تازہ اُگا ہوا (۳) ناتجربہ کار۔

نوخیزی۔ [ف۔ ا۔ مث] کسی چیز کا پھوٹنا یا اُگنا۔

نودولت (دولت دار)۔ [ف۔ صف] وہ شخص جسے مفلسی کے بعد دولت ملی ہو جو خاندانی طور پر دولت مند نہ ہو۔ اوچھا۔ دولت پر گھمنڈ کرنے والا۔

نورس۔ [ف۔ صف] (۱) نیا پہنچا ہوا (۲) نیا۔ تازہ (میوہ) (۳) نوخیز۔ نوجوان۔

نوروز۔ [ف۔ ا۔ مذ] (۱) سال کا پہلا دن۔ ایرانیوں کا قومی جشن

نوشاہ۔ نوشہ۔ [ف۔ ا۔ مذ] (۱) دولہا (۲) نوجوان بادشاہ۔

مرزا غالب کا لقب۔

نو عروسانِ چمن۔ [ف۔ ا۔ مذ] تازہ کلیاں۔ تازے پھول۔

نوعمر۔ [ف۔ ا۔ مذ] خورد سال۔ کم سن۔

نوعمری۔ [ف۔ ا۔ مث] کم سنی۔ بچپن۔

نو گرفتار۔ [ف۔ صف] تازہ گرفتار۔ نیا پکڑا ہوا (۲) ناتربیت یافتہ (۳) نیا عاشق۔

نو مسلم۔ [ف۔ صف] وہ شخص جو حال ہی میں مسلمان ہوا ہو۔

نو مشق۔ [ف۔ صف] نا آموز۔ ناتجربہ کار۔ اناڑی۔

نونہال۔ [ف۔ ا۔ مذ] نیا درخت (۲) کم عمر بچہ۔

نو وارد۔ [ف۔ صف] اجنبی۔ مسافر۔ تازہ وارد۔

نوا۔ (نَ۔ وا) [ف۔ ا۔ مث] آواز۔ صدا (۲) کوک۔ چہچہا (۳) سُر۔ راگ۔ نغمہ (۴) موسیقی کے بارہ مقامات میں سے ایک مقام (۵) سازوسامان۔ توشہ (۶) روزی۔ خوراک (۷) تونگری۔ خوش حالی۔

نوا پرداز۔ زن۔ ساز۔ سنج۔ گر۔ [ف۔ صف] مطرب گویا۔ گانے والا۔

نوا را تلخ تر می زن چو ذوقِ نغمہ کمیابی۔ [ف۔ مثل] جب راگ کا لطف کم ہوتا دیکھو تو آواز میں اور اثر پیدا کرو۔

نُوا۔ (نُ۔ وا) [ق۔ صف] نیا۔

نَوا۔ (نو۔ وا) [ہ۔ ا۔ مذ] نائی۔

نواب۔ (نو۔ واب) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) نیابت کرنے والا۔ کسی شہر یا علاقے کا حاکم۔ سردار۔ صوبہ دار۔ ناظم۔ عہدِ مغلیہ کا ایک خطاب۔

نواب بننا۔ [ا۔ محاورہ] نواب کا خطاب ملنا (۲) کسی علاقے کا حاکم ہو جانا مغرور ہو جانا۔ اپنے برابر کسی کو نہ سمجھنا۔

نواب بے ملک۔ [ا۔ مذ] وہ جو امیری کی شیخی مارے اور پاس کچھ نہ ہو۔

نواب زادہ۔ نواب زادی۔ [ف۔ ا۔ مذ۔ مث] نواب کی اُولاد۔ بیٹا اور بیٹی۔

نوابی۔ (نو۔ وا۔ بی) [ع۔ ا۔ مث] نواب ہونے کی حالت۔ نواب پن۔ (۲) قائم مقامی۔ نظامت (۳) حکومت۔ ریاست (۴) امیری۔ دولت مندی (۵) فضول خرچی۔ عیاشی۔

نوابی ٹھاٹھ، کارخانہ۔ [ا۔ مذ] امیری کاروبار۔ رئیسانہ سازوسامان۔

نوابی کرنا۔ [ا۔ محاورہ] امیرانہ ٹھاٹھ سے رہنا۔

نواح۔ (نَ۔ واح) [ع۔ ف۔ ا۔ مذ] مضافات۔ ارد گرد کا علاقہ۔ قرب و جوار۔ پاس پڑوس۔

نواحی۔ (نَ۔ وا۔ حی) [ع۔ ا۔ مذ] ناحیہ کی جمع۔ مضافات۔ آس پاس۔ قرب و جوار۔

نوادر۔ (نَ۔ وا۔ دِر) [ع۔ ا۔ مذ] نادر کی جمع۔ عجیب و غریب چیزیں۔

عجائبات ۔ نادر چیزیں ۔
نوادرات ۔ (نَ ۔ وا ۔ دِ ۔ رات) [ع ۔ ا ۔ مذ] نادر کی جمع الجمع ۔ نادر چیزیں ۔
نوار ۔ (نَ ۔ وار) [ق ۔ ا ۔ مث] مخالفت ۔
نوار ۔ (نِ ۔ وار) [ف ۔ ا ۔ مث] نواڑ ۔ سوت کا وہ موٹا اور چوڑا فیتہ جس سے پلنگ بُنا جاتا ہے ۔
نوارنا ۔ (نَ ۔ وا ۔ رَ ۔ نا) (۱) دور کرنا (۲) سہارا دینا ۔ اُسرا دینا (۳) سیر کرنا ۔ آوارہ پھرنا ۔
نواڑا ۔ (نَ ۔ وَا ۔ ڑا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] بجرا ۔ سیر کرنے کی چھوٹی کشتی ۔
نواڑا کھینا ۔ [ا ۔ محاورہ] نواڑے میں سوار ہو کر دریا کی سیر کرنا ۔
نواڑی ۔ (نَ ۔ وَا ۔ ڑی) [ہ ۔ صف] نواڑ کا بنا ہوا (۲) [ا ۔ مث] چھوٹا بجرا (۳) ایک قسم کی چنبیلی ۔
نواز ۔ (نَ ۔ واز) [ف ۔ صف] سرفراز کرنے والا ۔ فارسی مصدر نواختن کا صیغہ امر ۔ جو اسم کے بعد آ کر اُسے اسم فاعل بنا دیتا ہے بجانے والا کے معنی بھی دیتا ہے ۔ جیسے نَے نواز ۔ مرکبات میں بطور لاحقہ استعمال ہوتا ہے جیسے بندہ نواز ۔
نوازش ۔ (نَ ۔ وا ۔ زِش) [ف ۔ ا ۔ مث] مہربانی ۔ عنایت ۔ کرم ۔
نوازش خسروانہ ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] بادشاہوں کی مہربانی یا شفقت
نوازش نامہ ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] عنایت نامہ ۔ بزرگ کا یا برابر والے کا خط ۔ شفقت نامہ ۔
نوازش ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] عنایت ہونا ۔ مہربانی ہونا ۔
نوازشات ۔ (نَ ۔ وَا ۔ زِ ۔ شات) [ف ۔ ا ۔ مذ و مث] نوازش کی جمع ۔ مہربانیاں ۔ عنائتیں ۔
نوازنا ۔ (نَ ۔ واز ۔ نا) [اُ ۔ مص] (۱) مہربانی کرنا ۔ عنایت کرنا عزت بخشنا ۔
نوازی ۔ (نَ ۔ وَ ۔ زی) [ف ۔ ا ۔ مث] مہربانی (۲) بجانا ۔ مرکبات میں بطور لاحقہ استعمال ہوتا ہے ۔ جیسے بندہ نوازی ۔
نواس ۔ (نَ ۔ واس) [س ۔ ا ۔ مذ] رہنا ۔ رات گذارنا (۲) رہنے کی جگہ ۔ مکان ۔ گھر (۳) شب باشی کا مقام
نواسہ ۔ (نَ ۔ وا ۔ سَہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] بیٹی کا بیٹا ۔
نواسی ۔ (نَ ۔ وا ۔ سی) [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) بیٹی کی بیٹی ۔ [ا ۔ صف] اسی اور نو ۔ ۸۹ ۔
نواسیر ۔ (نَ ۔ وا ۔ سیر) [ع ۔ ا ۔ مث] ناسور کی جمع ۔ اُردو میں مفرد استعمال ہوتا ہے ۔ وہ زخم جو مقعد میں ہو کر علیحدہ سوراخ بن جاتا ہے ۔
نواصب ۔ (نَ ۔ وَا ۔ صِب) [ع ۔ ا ۔ مذ] مسلمانوں کا ایک فرقہ ۔ جو حضرت علی کو نہیں مانتا (۲) خارجی ۔
نوافذ ۔ (نَ ۔ وَا ۔ فِذ) [ع ۔ ا ۔ مذ] وہ اعضا جن کے ذریعے کوئی احساس ہو ۔ جیسے منہ ۔ کان ۔ ناک ۔ آنکھ ۔
نوافل ۔ (نَ ۔ وَا ۔ فِل) [ع ۔ ا ۔ مذ] نافلہ کی جمع ۔ نفل کی وہ رکعتیں جو سُنت اور فرض کے علاوہ زائد پڑھی جاتی ہیں ۔
نوال ۔ (نَ ۔ وال) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) مہربانی ۔ احسان ۔ بخشش ۔ (۲) طریقہ ۔
نوالہ ۔ (نِ ۔ وا ۔ لَہ) [ف ۔ ا ۔ مذ] (۱) لقمہ (۲) تھوڑی چیز ۔ لقمے کے برابر چیز ۔
نوالہ اُگلنا ۔ [ا ۔ محاورہ] لقمہ منہ سے نکال دینا ۔
نوالہ توڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] کھانے کے لیے ٹکڑا توڑنا ۔ کھانا کھانا (۲) کسی کے رحم و کرم پر زندگی بسر کرنا ۔
نوالہ کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] کھا جانا ۔ چٹ کر جانا ۔
نوالہ نہ توڑنا ۔ [ا ۔ محاورہ] کسی کام کی ابتدا نہ کرنا ۔
نوالہ ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] منہ میں جانا ۔ لقمہ ہونا ۔
نوالے مارنا ۔ [ا ۔ محاورہ] کھانا نگلنا ۔ ہڑپ کرنا ۔
نواں ۔ (نَ ۔ واں) [ہ ۔ صف] نو سے نسبت رکھنے والا ۔ آٹھویں کے بعد کا یا دسویں سے پہلا ۔
نوان ۔ (نِ ۔ وان) [ق ۔ ا ۔ مذ] نشیب ۔ ڈھلان ۔
نوانا ۔ (نِ ۔ وا ۔ نا) [ہ ۔ مص] نیچا کرنا ۔ جھکانا ۔
نواں نوتی ۔ (نَ ۔ واں ۔ نو ۔ تی) [ق ۔ صف] بالکل تازہ ۔ تازہ
نوانیچہ ۔ (نَ ۔ وا ۔ نے ۔ چہ) [ق] نیچے کی طرف ۔
نواہی ۔ (نَ ۔ وَا ۔ ہی) [ع ۔ ا ۔ مذ] نہی کی جمع ۔ ممنوعات ۔ ناجائز اُمور
نوائب ۔ (نَ ۔ وَا ۔ ئِب) [ع ۔ ا ۔ مذ] نائبہ کی جمع ۔ مصیبتیں ۔ تکلیفیں ۔ حادثات ۔
نو باتیں چنوانا ۔ [اُ ۔ محاورہ] نو بات عربی نبات کا مخرب ہے ۔ شادی کے موقع پر عورتوں کا دولہا سے مصری کی نو ڈلیاں منہ سے اُٹھوا کر کھلانا اس خیال سے کہ دولہا ہمیشہ دلہن کا تابع فرمان رہے ۔
نَوبت ۔ (نَو ۔ بَت) [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] باری ۔ دفعہ (۲) مہلت ۔ فرصت حالت ۔ کیفیت ۔ گت ۔ درجہ (۳) نقارہ ۔
نوبت آنا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) باری آنا (۲) کسی کام کے ہونے کا وقت آنا
نوبت بجنا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) نقارہ بجنا ۔ شادیانہ بجنا ۔ خوشی ہونا (۲) بیاہ رچنا ۔
نوبت بنوبت ۔ [ف ۔ تابع فعل] باری باری سے یکے بعد دیگرے ۔
نوبت بہ اینجا رسید ۔ [ف ۔ مثل] یہاں تک نوبت پہنچی ۔
نوبت پہنچنا ۔ [ا ۔ محاورہ] باری آنا ۔ حالت کو پہنچنا ۔
نوبت خانہ ۔ [ف ۔ ا ۔ مذ] نقار خانہ ۔ وہ مکان جہاں نوبت بجے ۔
نوبت رکھنا ۔ [ا ۔ محاورہ] مکان کے دروازے پر نقارے رکھوانا ۔
نوبت زن ۔ [ف ۔ صف] نوبت بجانے والا ۔ نقارچی ۔
نوبت صبح ۔ [ع ۔ ا ۔ مث] وہ نوبت جو صرف صبح کو ہی بجے ۔
نوبت طلبی ۔ [ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث] عدالت میں پیش ہونے کی اجازت کی درخواست ۔
نوبت کا دھولسا ۔ [ا ۔ مذ] نوبت بجانے کا نیا نقارہ ۔

نوبت کو پہنچنا ۔ (ا ۔ مذ) (۱) نوبت پہنچنا (۲) حالت کو پہنچنا ۔ گت ہونا
نوبت کی گھور ۔ (ا ۔ مث) نوبت یا ڈنکے کی آواز ۔
نوبت گاہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) نقار خانہ (۲) قید خانہ (۳) پہرے کی جگہ ۔
نوبت گزرنا ۔ موقع جاتا رہنا ۔
نوبت نشان ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) نقارہ اور جھنڈا ۔ یہ دونوں عزت کے نشان سمجھے جاتے ہیں ۔
نوبت نواز ۔ (ف ۔ صف) نوبت بجانے والا ۔ نقارچی ۔
نوبت ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) باری ہونا (۲) حالت ہونا ۔ (۳) نقارہ بجنا ۔
نَوبتی ۔ (نَو ۔ بَ ۔ تی) (ف ۔ صف) باری کا (۲) چوکیدار (۳) نقارچی (۴) کوتل گھوڑا (۵) بڑا خیمہ (۶) شاہی دربان ۔
نوبل ۔ (نو ۔ بل) (Noble) (انگ ۔ صف) (۱) شریف (۲) عالی خاندان (۳) امیر ۔ رئیس ۔
نوبل پرائز ۔ (Noble Prize) سویڈن کے کیمیادان نوبل کے وصیت کردہ سالانہ انعامات ۔
نوتا ۔ (نَو ۔ تا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) نیوتا ۔ وہ نقدی جو بیاہ شادی میں صاحب خانہ کو بطور رسم دی جاتی ہے (۲) بلاوا ۔ طلبی ۔
نُوتنا ۔ (نو ۔ ت ۔ نا) (ہ ۔ مص) نیوتا دینا ۔ بلانا ۔
نوٹ ۔ (Note) (انگ ۔ ا ۔ مذ) کاغذی سکہ (۲) تمسک ۔ دستاویز ۔ سند (۳) یادداشت (۴) پرچہ ۔ چٹھی (۵) حاشیہ ۔ جو کسی کتاب پر لکھا جائے ۔ تفسیر ۔ تشریح ۔
نوٹ بک ۔ (Note-Book) وہ چھوٹی کتاب جس میں یادداشت لکھیں ۔
نوٹ پیپر ۔ (Note-Paper) چٹھی لکھنے کا کاغذ ۔
نوٹ جاری ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) حکومت کی طرف سے نوٹوں کا اجرا ۔
نوٹ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) یادداشت لکھنا (۲) خاص طور پر خیال رکھنا ۔
نوٹ لکھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) یادداشت لکھوانا (۲) اُستاد کا کسی اہم مسئلہ یا عبارت کی تشریح تحریر کرانا ۔
نوٹ لکھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تشریح لکھنا ۔ تفسیر لکھنا ۔
نوٹ لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) یادداشت لکھ لینا ۔
نوٹ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) خاص طور پر یاد ہونا ۔ لکھا ہُوا ہونا ۔
نوٹری ۔ (Notary) (نوٹ ۔ ری) (انگ ۔ ا ۔ مذ) ناظر ۔ رجسٹرار ۔
نوٹری پبلک ۔ (Notary Public) حکومت کی طرف سے وہ مقرر کردہ شخص جو دستاویزات کی تصدیق کرتا ہے ۔
نوٹس ۔ (Notice) (نو ۔ ٹس) (انگ ۔ ا ۔ مذ) اطلاع ۔ یادداشت (۲) عدالت کی طرف سے جاری شدہ اطلاع نامہ ۔
نوٹس بورڈ ۔ (انگ ۔ ا ۔ مذ) وہ تختہ جس پر اطلاع نامہ یا نوٹس لگایا جائے ۔
نوٹس جاری ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) سرکاری ادارہ کی طرف سے اطلاع نامہ جاری ہونا ۔
نوٹنکی ۔ (نو ۔ ٹن ۔ کی) (ہ ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کا ناچ ۔ ڈرامہ ۔ ناٹک ۔
نوٹیشن ۔ (Notation) (نو ۔ ٹے ۔ شن) (انگ ۔ ا ۔ مذ) آواز یا اعداد کو علامات سے ظاہر کرنا ۔ علامت بندی ۔
نوٹیفکیشن ۔ (Notification) (انگ ۔ ا ۔ مذ) خبر کا اعلان ۔
نوج ۔ (اُر ۔ کلمۂ پناہ) خدا نہ کرے ۔ خدانخواستہ (۲) نہ ۔ نہیں ۔
نوج دُور، دُور پار ۔ خدا نہ کرے ایسا ہو ۔
نوچ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) خراش ۔
نوچ کھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ناخنوں سے بوٹیاں توڑ لینا ۔ بہت تنگ کرنا ۔ ایذا دینا ۔ آڑے ہاتھوں لینا ۔
نوچ کھسوٹ ۔ (ا ۔ مث) (۱) لوٹ مار ۔ غارت گری (۲) مال کی زبردستی وصولی ۔
نوچ ناچ ۔ (ا ۔ مذ) نوچنا ۔ پریشان کرنا ۔
نوچ نوچ کر کھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) پنجوں یا ناخنوں سے گوشت کو جُدا کر کے کھا جانا ۔
نوچا ناچی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) چھینا جھپٹی ۔
نوچنا ۔ (نو ۔ چ ۔ نا) (ا ۔ مص) ناخن مارنا ۔ پنجہ مارنا ۔ کھرچنا ۔ چٹکی لینا (۲) بال کھینچ لینا ۔ بال اُکھاڑنا (۳) دانت سے کھسوٹنا (۴) لُوٹ لینا (۵) شاخ سے پتیاں توڑنا (۶) پھاڑ کھانا (۷) شکاری پرند کا چونچ یا ناخنوں سے گوشت اُکھاڑنا (۸) آڑے ہاتھوں لینا ۔
نوچنا کھسوٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) چنگل مارنا ۔ پنجہ مارنا (۲) چھینا جھپٹی کرنا ۔ لوٹنا مارنا ۔
نَوچی ۔ (نَو ۔ چی) (ہ ۔ ا ۔ مث) نوجوان لڑکی جس سے طوائفیں پیشہ کراتی ہیں ۔
نُوح ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) تسکین دینے والا (۲) ایک مشہور نبی کا نام ۔
نوح کا طوفان ۔ (ا ۔ مذ) وہ طوفان جو حضرت نوحؑ کے زمانہ میں آیا تھا ۔
نوح کی کشتی ۔ (ا ۔ مث) وہ کشتی جو حضرت نوحؑ نے طوفانِ آب سے محفوظ رہنے کیلئے تیار کی تھی (۲) نجات کا ذریعہ ۔
نَوحہ ۔ (نَو ۔ حہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) رونا ۔ گریہ زاری ۔ پیٹنا (۲) ماتم کرنا ۔ لاش پر چلّا کے رونا ۔
نوحہ خواں، نوحہ گر ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) ماتم کرنے والا ۔ مُردے کے حالات بیان کر کے رونے اور رُلانے والا ۔
نوحہ خوانی (گری) ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) ماتم ۔ گریہ زاری ۔ رونا پیٹنا ۔
نوحہ کرنا ۔ (ا ۔ مص مرکب) رونا ۔ پیٹنا ۔ گریہ زاری کرنا ۔ آہ زاری کرنا ۔

نُور - (ع - ا - مذ) روشنی - تجلی - اُجالا - چمک (۲) رونق - رُوپ - (۳) کلام پاک کی ایک صورت کا نام (۴) صوفیوں کی اصطلاح میں خدا کا ایک صفاتی نام - جمع - انوار -
نور آجانا - (ا - محاورہ) روشنی پیدا ہوجانا (۲) رونق آجانا -
نور آگیں - (ف - صف) پُرنور - نور سے بھرا ہوا - روشن -
نور اُڑجانا - (ا - محاورہ) رونق جاتی رہنا - بے رونق ہونا
نور افزا - (ع - ف - صف) روشنی بڑھانے والا -
نور افشاں (پاش) - (ع - ف - صف) روشنی چھڑکنے والا - منور کرنے والا -
نُور العَین - نُورِ عین - (ع - ف - ا - مذ) (۱) آنکھوں کی روشنی - (۲) بیٹا -
نُورِ الٰہی - (ع - ا - مذ) اللہ کا نور -
نُورانی - (ع - صف) منور -
نُورانی چہرہ - (ع - ف - ا - صف) وہ چہرہ جس پر نور برستا ہو - کسی بزرگ کے لیے استعمال ہوتا ہے -
نورِ ایمان - (ع - ا - مذ) وہ نور جو ایمان دار شخص کے دل میں اور چہرے پر ہوتا ہے -
نور باف - (ف - ا - مذ) جولاہا -
نور بافی - (ف - ا - مث) کپڑا بُننے کا کام یا پیشہ -
نور بخش - (ف - صف) روشنی دینے والا -
نور برسنا - (ا - محاورہ) (۱) روشنی کی فراوانی ہونا - (۲) رونق ہونا - چمکنا -
نور جھلکنا - (ا - محاورہ) چمکنا - روشنی دینا -
نور چشم - (ا) آنکھوں کا نور (۲) اُولاد - بیٹا -
نور چھلکنا - (ا - محاورہ) روشنی پھیلنا - رونق بڑھانا -
نور چھا جانا - (ا - محاورہ) چاروں طرف روشنی ہونا - ہر طرف روشنی ہونا -
نور چھٹکنا - (ا - محاورہ) نور پھیلنا -
نور چھننا - (ا - محاورہ) پردے یا درختوں کے پتوں یا بادلوں سے روشنی کا تھوڑا تھوڑا کرکے باہر آنا - سوراخ دار شے سے روشنی نکلنا -
نور دیدہ (بصر - چشم - نظر) - (ع - ف - صف) آنکھوں کا نور (۲) (مجازاً) اولاد - بیٹا -
نور ظہور کا وقت - (ا - مذ) علی الصبح - صبح صادق کا وقت -
نُورٌ عَلٰی نُور - (ع - صف) (۱) نور - پُرنور (۲) ایک سے ایک بڑھ کر (۳) بہتر - اعلیٰ (۴) سُبحان اللہ - صلِ علےٰ (۵) یہ محاورہ طنزاً بھی استعمال ہوتا ہے -
نُور کا - (ا - صف) چمکدار - حسین (۲) بہت عمدہ - پاکیزہ -
نُور کا پُتلا - (ا - صف) حسین - خوبصورت - نورانی صورت -
نور کا تڑکا - (ا - مذ) صبح صادق - پو پھٹنے کا سماں -
نُور کا دریا - (ا - صف) سراپا نور - مجسم نور -
نُور کا گلا (نورانی گلا) - (ا - مذ) نہایت رسیلی اور سُریلی آواز -
نور کا مینہ - (ا - مذ) روشنی کی کثرت -
نور کی آواز - (ا - صف) شیریں آواز -
نور کی باتیں - (ا - مث) میٹھی میٹھی باتیں - شیریں گفتگو -
نور کی بزم - (ا - مث) حسینوں کا مجمع
نور کی تانیں - (ا - مث) سُریلی تانیں -
نور کی چادر - (ا - مث) روشنی کی کثرت - روشنی کا اکٹھا ایک جگہ پڑنا -
نور کے بول - (ا - مذ) دل لبھانے والی باتیں -
نور کے سانچے میں ڈھلنا - (ا - محاورہ) خوبصورت اور حسین ہونا - سرتاپا نور ہونا -
نور محلی - (ا - مذ) ایک قسم کا کھانا -
نور نظر - آنکھوں کی روشنی - (کنایتاً) بیٹا -
نُورا - نورہ - (نُو - رَا) (ع - ا - مذ) بال اُڑانے کا سفوف - جو چونے اور ہڑتال کا مرکب ہوتا ہے -
نورا لگنا - (ا - محاورہ) بال اُڑانے کا پاؤڈر لگنا (۲) کسی کے فریب دینے سے نقصان ہونا -
نُورانا - (نُو - را - نا) (ق - ا - مص) روشن کرنا -
نُورانی - (نُو - را - نی) (ع - ف - صف) روشن - منور - چمکیلا درخشاں -
نُورُت - (نَو - رُت) (ق - ا - مث) بہار کا موسم -
نَورد - (نَ - وَرْ - د) (ف - صف) طے کرنے والا - پیٹنے والا - مرکبات میں استعمال ہوتا ہے - جیسے صحرا نورد -
نوردی - (ف - صف) سفر کرنا - بطور لاحقہ استعمال ہوتا ہے جیسے صحرا نوردی -
نَوڑی - (نَو - ڑی) (ق) چُونا -
نُوری - (نُو - ری) (ع - صف) نور کا - نُور سے منسوب ہونا (۲) نور کا بنا ہوا (۳) چمکدار - نورانی -
نِوڑنا - (نِو - ڑ - نا) (ق - مص) جُھکنا -
نِوڑھانا - (نِو - ڑھا - نا) (ہ - مص) جُھکانا -
نَوزدہ - (نُوز - دہ) (ف - صف) انیس -
نَوسا گر - (نَو - سا - گر) (ق - ا - مذ) نوسادر -
نوسر باز - (ا - صف) دھوکے باز -
نوش - (ف - ا - مذ) خوش گوار چیز (۲) آب حیات - امرت (۳) شہد (۴) تریاق (۵) (صف) پینے والا - مرکبات کے آخر میں بطور لاحقہ بھی استعمال ہوتا ہے - جیسے بادہ نوش -
نوش بے نیش حاصل نمی شود - (ف - مثل) شہد ڈنگ کھائے بغیر حاصل نہیں ہوتا - کوئی اچھی چیز بے محنت نہیں ملتی -
نوش جان کرنا - (ا - محاورہ) کھانا کھانا -

نوش جان ہونا۔ (۱۔ محاورہ) خوش گواری سے کھایا پیا جانا۔
نوش دارو۔ (ف۔ صف) تریاق (۲) شراب (۳) ایک قسم کی معجون جو خوش ذائقہ اور فرحت بخش ہوتی ہے۔
نوشابہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) آبِ حیات۔ اَمرت جل۔
نوشادر۔ (نَو۔ شا۔ دَر) (ف۔ ا۔ مذ) ایک مرکب جو امونیم اور کلورین سے بنتا ہے۔
نوشادر پیکانی۔ اعلیٰ درجے کا نوشادر جس کی قلمیں ہوں۔
نوشانوش۔ (ف۔ صف) پے در پے پینا۔
نوشت۔ (نَ۔ وِشت) (ف۔ ا۔ مث) تحریر۔ لکھائی۔ کتابت۔
نوشت و خواند۔ (ف۔ ا۔ مث) لکھنا۔ پڑھنا۔
نوشتہ۔ (نَ۔ وِش۔ تہ) (ف۔ صف) لکھا ہوا (۲) (ا۔ مذ) تحریری سند دستاویز (۳) تقدیر۔ قسمت۔
نوشتۂ تقدیر۔ (ع۔ ا۔ مذ) قسمت کا لکھا۔ نصیبا۔
نوشتہ دینا۔ (۱۔ محاورہ) تحریری سند دینا۔
نوشتہ لینا۔ (۱۔ محاورہ) تحریری اقرار لینا۔
نوشتہ ہوجانا۔ (۱۔ محاورہ) اقرار نامہ لکھا جانا۔
نوشو۔ (نَو۔ شو) (ق۔ ا۔ مذ) نوشہ۔ دُولہا۔
نوشی۔ (نو۔ شی) (ف۔ ا۔ مث) پینا۔ شراب پینا۔ مرکبات کے آخر میں بطور لاحقہ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے بادہ نوشی۔
نوشین۔ (نَو۔ شِین) (ف۔ صف) شیریں میٹھا۔ خوش ذائقہ۔
نوطاس رین۔ (نو۔ طاس۔ رَین) (ق۔ ا۔ مث) سہ پہر تب۔
نوع۔ (ع۔ ا۔ مث) قسم۔ جنس (۲) وضع۔ طور۔ ڈھنگ (۳) ذات (۴) شکل۔ صورت۔ جمع۔ انواع۔
نوعِ انسان۔ (ع۔ ا۔ مذ) بنی آدم۔
نوعِ دگر (دیگر)۔ (ع۔ ف۔ ا۔ صف) دوسری طرح کا۔ مختلف قسم کا۔ بدلا ہوا (۲) بگڑا ہوا۔ خراب۔
نوعیت۔ (نو۔ عی۔ یَت) (ع۔ ا۔ مث) قسم (۲) خصوصیت۔
نوک۔ (ف۔ ا۔ مث) کسی چیز کا باریک سرا۔ اَنی (۲) چونچ۔ منقار (۳) ڈھنگ (۴) آن۔ ادا۔ انداز (۵) بانکپن۔ وضعداری (۶) شیخی۔ ڈینگ (۷) عزت۔ آبرو (۸) چھیڑ چھاڑ (۹) نیش زنی (۱۰) کونہ۔ زاویہ۔
نوک اڑنا۔ (۱۔ محاورہ) اَنی کا چھٹنا۔
نوک پان۔ (۱۔ مث) جوتی کی خوبصورتی اور بناوٹ وغیرہ۔
نوک پلک۔ (۱۔ مث) (۱) آنکھ ناک کی موزونیت۔ خوبصورتی (۲) کاتب کے حروف کی موزونیت۔
نوک پلک ہونا۔ (۱۔ محاورہ) دیکھنے میں موزون۔ خوبصورت اور دیدہ زیب ہونا۔
نوک پلک سے دُرست۔ (۱۔ صف) (۱) ہر طرح سے عمدہ (۲) موزون۔
نوک جھوک۔ (۱۔ مث) لعن طعن کی باتیں۔ تکرار۔

نوک دُم بھاگنا۔ (۱۔ محاورہ) بے تحاشا بھاگنا۔ دُم دبا کر بھاگنا
نوک رکھ لینا۔ (۱۔ محاورہ) آبرو بچا لینا۔ عزت رکھ لینا۔
نوک رہ جانا۔ (۱۔ محاورہ) آبرو بچ جانا۔ عزت یا بات رہ جانا۔
نوکِ زبان۔ (ف۔ ا۔ مث) زبان کی نوک پر (۲) زبانی حفظ۔ ازبر۔
نوکِ زبان ہونا۔ (۱۔ محاورہ) حفظ ہونا۔ ازبر ہونا۔
نوکِ قلم پر آنا۔ (۱۔ محاورہ) لکھا جانا۔ تحریر ہونا۔
نوک کا۔ وضع کا۔ آن بان کا۔ بانکپن کا۔
نوک کی باتیں۔ (۱۔ مث) طعن و طنز کی باتیں۔
نوک کی لینا۔ (۱۔ محاورہ) ڈینگ مارنا (۲) قابلِ فخر یا بڑھ کر کام کرنا (۳) وضعداری نباہنا۔
نوکِ نشتر ہونا۔ (۱۔ محاورہ) (۱) نشتر کی نوک کی طرح چبھنا۔ سخت تکلیف دہ ہونا۔
نوکا۔ (نَو۔ کا) (س۔ ا۔ مث) کشتی۔ بجرا۔ چھوٹا جہاز۔
نوکا دوڑ۔ (۱۔ مث) کشتیوں کی دوڑ۔
نوکا جھوکی۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) چھیڑ چھاڑ۔ طعن و طنز۔ (۲) شوخی و شرارت۔
نوکر۔ (نَو۔ کر) (ف۔ ا۔ مذ) ملازم۔ خدمت گار۔ خادم۔
نوکر چاکر۔ (ف۔ ا۔ مذ) ملازمان۔
نوکر کے آگے چاکر۔ چاکر کے آگے کوکر۔ کوکر کے آگے پیش کار۔ چار یار چاروں بے کار۔ (۱۔ مثل) اس موقع پر بولتے ہیں۔ جب کسی امر کی بد انتظامی دور کرنے کے لیے نوکر رکھتے ہیں۔ لیکن بد انتظامی کی اصلاح ہونے کے بجائے پہلے سے بھی زیادہ خرابی اور ابتری پھیل جائے۔
نوکر ہونا۔ (۱۔ مص مرکب) ملازم ہونا۔ ملازمت اختیار کرنا۔
نوکرانی۔ (نَو۔ کَ۔ را۔ نی) (ف۔ ا۔ مث) نوکر کی تانیث۔ ملازمہ خادمہ۔ اصیل۔
نوکری۔ (نَو۔ کَ۔ ری) (ف۔ ا۔ مث) ملازمت (۲) خدمت گزاری۔ (۳) نوکر کا کام یا پیشہ (۴) تنخواہ۔ مشاہرہ (۵) وہ کام جس پر کوئی آدمی تعینات کیا جائے۔
نوکری ارنڈ کی جڑ ہے۔ (۱۔ مثل) نوکری پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔ ارنڈ کی جڑ بڑی کمزور ہوتی ہے۔
نوکری باندھنا۔ (۱۔ محاورہ) خدمت مقرر کرنا۔ کام پر تعینات کرنا۔ (۲) تنخواہ تقسیم کرنا۔
نوکری بجانا۔ (۱۔ محاورہ) خدمت انجام دینا۔
نوکری برطرف، روزی ہر طرف۔ (۱۔ مثل) ملازمت چھوٹ جانے پر انسان کو پریشان نہیں ہونا چاہیئے۔ رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے۔
نوکری پیشہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ جس کا پیشہ ملازمت ہو۔ نوکری کر کے کمانے والا۔
نوکری چھوٹ جانا۔ (۱۔ محاورہ) ملازمت سے برطرف ہونا۔

نوکری خالہ جی کا گھر نہیں ۔ (ا ۔ مثل) نوکری آسان کام نہیں ۔
نوکری دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ملازم رکھنا (۲) کار متعلقہ بجالانا ۔
نوکری سے لگ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ملازمت پانا ۔ نوکر ہو جانا ۔
نوکری کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ملازمت کرنا ۔
نوکری کی جڑ زبان پر ہے ۔ (ا ۔ مثل) نوکری کا کوئی اعتبار نہیں ۔ مالک جب چاہے برطرفی کا حکم دیدے ۔
نوکھنڈ ۔ (نَو ۔ کھَنڈ) (ق ۔ ا ۔ مث) دنیا ۔
نوکیں کرنا ۔ (نو ۔ کیں ۔ کَر ۔ نا) (ق ۔ مص) چشمک کرنا ۔
نوگرہی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) ہاتھوں کا ایک زیور ۔
نوگزی ۔ (نَو ۔ گَ ۔ زی) (ق ۔ ا ۔ مذ) ڈیرہ ۔ خیمہ ۔
نول ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) عطا ۔ بخشش ۔
نول ۔ (نَ ۔ وَل) (ق ۔ صف) بے مثل ۔ نادر ۔ نیا ۔
نولاسی ۔ (نو ۔ لا ۔ سی) (ہ ۔ صف) نازک ۔ تازہ ۔ نرم ۔
نوم ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) نیند ۔ خواب ۔
نومبر ۔ (November) (نَ ۔ وَم ۔ بَر) (انگ ۔ ا ۔ مث) انگریزی سال کا گیارھواں مہینہ ۔
نومی ۔ (نَو ۔ می) (ہ ۔ ا ۔ مث) ہندی مہینے کی نویں تاریخ ۔
نومید ۔ (نَو ۔ مید) (ف ۔ صف) مایوس ۔ نااُمید ۔
نومیدانہ ۔ (نَو ۔ می ۔ دانہ) (ف ۔ صف) مایوسی سے ۔
نومیدی ۔ (نو ۔ می ۔ دی) (ف ۔ ا ۔ مث) مایوسی ۔ نااُمیدی ۔
نون ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) نمک ۔
نون پانی ٹھیک ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) ذائقہ درست ہونا ۔
نون تیل ۔ (ا ۔ مذ) ضروریاتِ زندگی ۔ کھانے پینے کی چیزیں ۔
نون غنہ ۔ (نو ۔ ن ۔ غُن ۔ نہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ نون جو ناک میں بولا جائے اور صاف نہ پڑھا جائے ۔
نون قطنی ۔ (نُون ۔ قُط ۔ نی) (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ چھوٹا نون جو عربی میں ساکن یا مشدد حرف سے پہلے تنوین والے حرف پر لکھا جاتا ہے ۔
نون معلنہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) وہ نون جو ظاہر کر کے پڑھا جائے ۔ نون اعلانیہ ۔
نونا ۔ (نُو ۔ نا) (ہ ۔ صف) مٹی جو کھار کے سبب دیواروں سے جھڑنے لگتی ہے ۔ شور ۔ کھار ۔
نونچا ۔ (نُون ۔ چا) (ہ ۔ صف) کھاری ۔ زمین جس میں نمک یا کھار بہت زیادہ ہو ۔
نونچی ۔ (نُو ۔ ن ۔ چی) (ہ ۔ صف) کھار ۔
نونی ۔ (نُو ۔ نی) (ہ ۔ ا ۔ مث) بچوں کا عضوِ تناسل ۔
نونی ۔ (نُو ۔ نی) (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) گھی ۔ مکھن ۔ مسکہ (۲) کھار ۔ وہ مٹی جو کھار کے باعث دیوار سے جھڑنے لگتی ہے ۔
نونیا ۔ (نُو ۔ ن ۔ یا) (ہ ۔ صف ۔ ا ۔ مذ) (۱) نمک بنانے والا ۔ نمک پیسنے والا (۲) ایک قسم کا ساگ ۔
نوی ۔ (نَ ۔ وی) (ف ۔ صف) نئی ۔ تازہ ۔

نویاں ۔ (نو ۔ یاں) (ق ۔ صف) نوی کی جمع ۔ نئی ۔
نوید ۔ (نَ ۔ وِید) (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) خوشخبری ۔ مژدہ ۔ بشارت (۲) کسی تقریب میں شرکت کے لیے طلب کرنے کا پیغام ۔
نویدن ۔ (نِ ۔ وے ۔ دَن) (ہ ۔ ا ۔ مذ) سپاس نامہ ۔ نوٹس ۔ درخواست ۔ اعلان ۔
نویس ۔ (نَ ۔ وِیس) (ف ۔ صف) لکھنے والا ۔ تحریر کرنے والا ۔ مرکبات میں لاحقے کے طور پر استعمال ہوتا ہے جیسے خوشنویس ۔
نویسندہ ۔ (نَ ۔ وی ۔ سَن ۔ دَہ) (ف ۔ صف) لکھنے والا ۔ محرّر ۔ جمع : نویسندگان ۔
نویسی ۔ (نَ ۔ وی ۔ سی) (ف ۔ ا ۔ مث) لکھنے کا کام ۔ محرّری ۔ مرکبات کے آخر میں مستعمل ہے ۔ جیسے خوش نویسی ۔
نویلا ۔ (ن ۔ وے ۔ لا) (ہ ۔ صف) (۱) نیا ۔ تازہ ۔ جدید (۲) انوکھا ۔ البیلا ۔ بانکا (۳) عجیب ۔ نرالا ۔ ممتاز ۔ مرکبات میں مستعمل ہے ۔ جیسے نیا نویلا ۔
نویلی ۔ (نَ ۔ وے ۔ لی) (ہ ۔ ا ۔ مث) نویلا کی تانیث (۱) انوکھی ۔ نرالی ۔ البیلی ۔ بانکی (۲) اچھوتی ۔ کنواری ۔ نوخیز ۔
نویں ۔ (نَ ۔ ویں) (ف ۔ صف) نئی ۔ تازہ ۔ جدید ۔
نویں ۔ (نَ ۔ ویں) (ہ ۔ صف) ترتیب میں نو نمبر پر ۔

ن - ہ

نہ ۔ (ف) حرفِ نفی ۔ نہیں ۔ نا ۔ مت ۔ حرفِ انکار ۔
نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ ۔ (ا ۔ مذ) بغیر سوچے سمجھے کام کرنے کے موقع پر کہا جاتا ہے ۔
نہ اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے ۔ (ا ۔ مثل) دوسروں کی پابندی ہے ۔
نہ اِدھر کا نہ اُدھر کا ۔ (ا ۔ صف) (۱) کسی طرف شامل نہیں (۲) بیکار کسی کام کا نہیں ۔ نہ اِلی الذی نہ اُولی الذی (ا ۔ صف) ناکارہ بے مصرف ۔ نہ اِدھر کا نہ اُدھر کا ۔
نہ اساڑھ سوکھے نہ ساون ہرے ۔ (ا ۔ مثل) ہر وقت ایک جیسی حالت ۔
نہ انکار می کنم نہ ایں کار می کنم ۔ (ف ۔ مثل) کام سے انکار بھی نہیں مگر کرتا بھی نہیں ۔
نہ ایک ہنستا بھلا نہ ایک روتا ۔ (ا ۔ مثل) تنہائی کسی حالت میں اچھی نہیں ۔
نہ اینٹ ڈھیلے نہ چھینٹ کھائیے ۔ (ا ۔ مثل) نہ بُرا کہو ۔ نہ بُرا سنو ۔
نہ باسی بچے نہ کتا کھائے ۔ (ا ۔ مثل) نہ زیادہ ہو ۔ نہ ضائع ہو سکا ۔
نہ بچنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) محفوظ نہ رہنا (۲) جاں بر نہ ہونا (۳) باقی کچھ

نہ رہنا۔

نہ بننا ۔(ا۔محاورہ) (۱) نہ ہوسکنا۔ ممکن نہ ہونا (۲) سلوک نہ ہونا۔

نہ بولی نہ بولی، بولی تو پتھر کھینچ مارا ۔(ا۔مثل) مغرور اور بدمزاج عورت کے متعلق کہا جاتا ہے۔

نہ بننا۔ ممکن نہ ہونا۔ نہ ہوسکنا (۲) سلوک نہ کرنا۔

نہ پانا ۔(ا۔محاورہ) کسی کی ہمسری نہ کرسکنا۔

نہ پانی کے اُوپر، نہ پانی کے نیچے ۔(ا۔مثل) اُلٹی کھوپڑی والے کے متعلق کہا جاتا ہے۔

نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن ۔ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن ۔(ف۔مثل) مجبوری ظاہر کرنے کے لیے کہ کسی طرح بات نہیں بنتی۔

نہ پُوچھنا ۔(ا۔محاورہ) پرواہ نہ کرنا۔ بے قدری کرنا۔

نہ پُوچھو ۔(ا۔روزمرّہ) بیان سے باہر ہے۔ قابلِ بیان نہیں (۲) کیا کہنے (مدح و ذم دونوں کے واسطے کہا جاتا ہے۔

نہ جانے ۔(ا۔تابع فعل) (۱) معلوم نہیں۔ مجھے علم نہیں (۲) شاید۔

نہ جنتی نہ ڈھول بجتا ۔(ا۔مثل) نالائق بیٹے کے متعلق کہتے ہیں۔

نہ جینے کی خوشی نہ مرنے کا غم ۔(ا۔مثل) کوئی اُمنگ باقی نہیں۔

نہ چڑھے گا نہ گرے گا ۔(ا۔مثل) وہ کام کیوں کیا جائے جس میں نقصان کا خطرہ ہو۔

نہ خدا کا دیدار نہ محمدؐ کی شفاعت ۔(ا۔مثل) کنایتاً دینداری کا تذکرہ نہ ہونا۔ بَددُعا بھی ہے۔

نہ روئے مرداں نہ روئے زناں ۔(ف۔مثل) جس سے کسی کام کی توقع نہ ہو۔ کام چور۔

نہ دیکھ سکنا ۔(ا۔محاورہ) کسی کے فروغ کو دیکھ کر کُڑھنا۔ حسد کرنا۔

نہ رہا جانا ۔(ا۔محاورہ) (۱) چین نہ پڑنا (۲) صبر نہ ہونا۔ برداشت نہ ہونا۔

نہ رہے بانس نہ بجے بانسری ۔(ا۔مثل) جھگڑنے والی چیز ہی نہ ہو تو جھگڑا کیسا۔

نہ ساون سوکھے نہ بھادوں ہرے ۔(ا۔مثل) ہمیشہ ایک جیسے متوکل۔

نہ سہی ۔(ا۔تابع فعل) کوئی مضائقہ نہیں۔

نہ صبر دَر دِل عاشق نہ آب در غربال ۔(ف۔معقولہ) عاشق کے دل میں صبر نہیں ہوتا۔ جس طرح چھلنی میں پانی نہیں ٹھہرتا۔

نہ کارے نہ مٹلے ۔(ا۔مثل) بیکار۔ نکمّا۔

نہ کُتّا دیکھے نہ بھونکے ۔(ا۔مثل) دشمن کے سامنے نہ جائیں گے نہ ایں سے کچھ سنیں گے۔

نہ گائے کے تھن نہ گسائیں کے بھانڈ ۔(ا۔مثل) نہ کچھ پاس ہے نہ اس کے رکھنے کا سامان۔

نہ گندی گلی جائے نہ کُتّا کاٹے ۔(ا۔مثل) نہ بُروں کی صحبت میں بیٹھے نہ بدنامی ہو۔

نہ گوہ میں اینٹ ڈالو نہ چھینٹیں پڑیں ۔(ا۔مثل) نہ بُروں کو مُنہ لگاؤ نہ گالیاں سنو۔

نہ لینا نہ دینا ۔(ا۔محاورہ) کچھ حاصل نہ وصول۔

نہ مارے مرے نہ کاٹے کٹے ۔(ا۔مثل) وہ مصیبت جو کسی صورت میں حل نہ ہو۔

نہ معلوم ۔(ا۔تابع فعل) خدا جانے۔

نہ مُنہ سے بولے نہ سر سے کھیلے ۔(ا۔مثل) بالکل چُپ اور خاموش آدمی کی نسبت کہتے ہیں۔

نہ مُنہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت ۔(ا۔مثل) بہت بوڑھا۔

نہ میں کہوں تیری نہ تو کہہ میری ۔(ا۔مثل) نہ دوسروں پر الزام دھرو۔ نہ وہ تم پر الزام دھریں۔

نہ نام لیوا نہ پانی دیوا ۔(ا۔مثل) وہ شخص جس کا دنیا میں کوئی نہ ہو۔ اکیلی جان۔

نہ نگلتے بنتی نہ اُگلے ۔(ا۔مثل) ہر طرح مصیبت ہے۔

نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی ۔(ا۔مثل) نہ اتنا سامان ہوسکے گا نہ یہ کام ہوسکے گا۔ سخت شرطوں کی وجہ سے کام نہ ہوسکنا۔

نہ ہڑ ہڑ نہ کھڑ کھڑ ۔(ا۔مقولہ) کوئی جھگڑا بکھیڑا نہیں۔

نہ ہلدی لگے نہ پھٹکڑی رنگ چوکھا آئے ۔(ا۔مثل) کچھ خرچ نہ کرنا پڑے اور فائدہ خوب ہو۔

نہ ہو۔ نہو ۔ شبہ اور احتمال ظاہر کرنے کے لیے بولتے ہیں (۲) نہیں۔ یا نہیں ہے کی جگہ بھی بولا جاتا ہے۔

نہ ہوا پر نہ ہوا ۔(ا۔مثل) کسی طرح نہ ہوا۔ ہرگز نہ ہوا۔

نُہ ۔(ف۔ا۔مذ) نو۔ نو کا عدد۔

نُہ بام ۔ نُہ سپہر۔ نُہ طارم۔ نُہ ورق۔ نُہ آسمان (ف۔ا۔مذ) (۱) فلکِ قمر۔ (۲) فلکِ عطارد (۳) فلکِ زہرہ (۴) فلکِ شمس (۵) فلکِ مریخ (۶) فلکِ مشتری (۷) فلکِ زحل (۸) فلکِ ثوابت (۹) فلک الافلاک۔

نُہ گہر ۔(ف۔ا۔مذ) (۱) نو جواہر۔ لعل (۲) یاقوت (۳) فیروزہ (۴) الماس (۵) زمرد (۶) عقیق (۷) مرجان (۸) نیلم۔ (۹) گاؤمیدک۔

نہتہ ۔(ق۔ا۔مذ) ناخن۔

نہات ۔(ن۔ہات) (ق) نہایت۔

نہا جانا ۔(ا۔مص) ڈوب جانا۔ تر بتر ہوجانا۔ بھیگ جانا۔

نہاد ۔(نِ۔ہاد) (ف۔ا۔مث) سرشت۔ خلقت۔ طینت۔ طبیعت۔ مرکبات میں جیسے نیک نہاد۔ بدنہاد۔

نہار ۔(نَ۔ہار) (ع۔ا۔مذ) روز۔ دن۔ یوم۔ صبح سے شام تک (۲) صبح سے کچھ نہ کھائے ہوئے (۳) تھوڑا سا کھانا۔ ناشتہ۔

نہار توڑنا ۔(ا۔محاورہ) ناشتہ کرنا۔ صبح کو کچھ کھانا کھانا۔

نہار رہنا ۔(ا۔محاورہ) صبح سے بغیر کھائے رہنا۔

نہار مُنہ ۔ (ا۔مذ) وہ شخص جس نے صبح سے کچھ نہ کھایا ہو۔ ناشتہ کے بغیر۔
نہار مُنہ نام نہ لینا ۔ (ا۔محاورہ) بے کھائے نام نہ لینا۔ منحوس آدمی کی طرف اشارہ۔
نہاری ۔ (نَ ۔ہا۔ری) (ف ۔ا۔مث) نہار۔ تھوڑا سا کھانا جو صبح کے وقت کھاتے ہیں۔ ناشتہ (۲) ایک قسم کا شوربا دار سالن۔ (۳) گھوڑے کو صبح کے وقت کھلانے کا مالیدہ۔
نہاری کھانا ۔ (ا۔محاورہ) صبح کا ناشتہ کرنا۔
نہال ۔ (نِ ۔ہال) (ف ۔ا۔مذ) تازہ لگایا ہوا پودا (۲) توشک۔ بستر۔ گدا (۳) شکار۔ صید (۴) مالا مال۔ خوش حال۔ کامیاب بے فکر۔ خوش وخرم۔
نہال کر دینا ۔ (ا۔محاورہ) مالامال کر دینا (۲) خوش کر دینا۔ مُراد کو پہنچانا کامیاب ہونا (۳) سیراب کر دینا۔ سرسبز کرنا۔
نہال ہو جانا ۔ (ا۔محاورہ) مالدار ہو جانا (۲) خوش وخُرم ہو جانا۔ کامیاب ہونا۔ مراد پانا۔
نہالچہ ۔ (نِ ۔ہال۔چہ) (ف ۔ا۔مذ) بچے کا بستر۔ چھوٹی توشک۔
نہالی ۔ (نِ ۔ہا۔لی) (ف ۔ا۔مث) (۱) توشک (۲) غالیچہ (۳) لحاف۔ رضائی۔
نہاں ۔ (نِ ۔ہاں) (ف ۔صف) چھپا ہوا۔ پوشیدہ۔
نہاں خانہ ۔ (ف ۔ا۔مذ) پوشیدہ گھر۔ تہہ خانہ۔ چھپا ہوا۔
نہاں رکھنا ۔ (ا۔محاورہ) پوشیدہ رکھنا۔ چھپائے رکھنا۔
نہانی ۔ (نِ ۔ہا۔نی) (ف ۔صف) منسوب بہ نہاں۔ مخفی۔ پوشیدہ۔
نہان ۔ (نَ ۔ہان) (ہ ۔ا۔مذ) غسل۔ اشنان
نہانا ۔ (نَ ۔ہا۔نا) (ا۔مص) جسم کو پانی سے دھونا۔ غُسل کرنا۔ اشنان کرنا۔
نہانی ۔ (نِ ۔ہا۔نی) (ہ ۔ا۔مث) نہانے کی ضرورت۔ احتلام۔
نہائے دھوئے پھسل پڑی ۔ (ا۔مثل) تیار ہو کر رہ جانے پر کہتے ہیں۔
نہانی ہونا ۔ (ا۔محاورہ) نہانے کی حاجت ہونا۔ احتلام ہونا۔ کپڑے آنا۔
نہائی ۔ (نِ ۔ہا۔ای) (ہ ۔ا۔مث) وہ اوزار جس پر لوہار رکھ کر کوٹتے ہیں۔ اہرن۔ سندان۔
نہایت ۔ (نِ ۔ہا۔یت) (ہ ۔ا۔مث) حد۔ انتہا۔ انجام۔ آخر (۲) بے انتہا بہت۔ بکثرت۔
نہایت نہ رکھنا ۔ (ا۔محاورہ) انتہا نہ رکھنا۔ بیحد ہونا۔
نہتا۔ نہتھا ۔ (نِ ۔ہت ۔تا) (نِ ۔ہتھ۔ تھا) (ہ ۔صف) جس کے پاس ہتھیار نہ ہو۔ خالی ہاتھ۔ غیر مسلح۔
نُہٹا ۔ (نُ ۔ہٹ ۔ٹا) (ہ ۔ا۔مذ) ناخن کا نشان۔ کھجانے سے جو نشان پڑ جاتا ہے۔
نُہٹی ۔ (نُ ۔ہٹ۔ٹی) (ہ ۔ا۔مث) ناخن گیر۔ ناخن کاٹنے کا آلہ۔

نہج ۔ (ع ۔ا۔مذ) (۱) روشن اور کشادہ راستہ۔ (۲) طور۔ طریقہ۔ ڈھنگ قاعدہ۔
نہر ۔ (ع ۔ا۔مث) دریا کی شاخ۔ آب جُو۔ پانی کی بڑی نالی جو آب پاشی کے لیے کھودی جائے۔ جمع انہار۔
نہر بندی ۔ (ع ۔ف ۔ا۔مث) نہر کا پانی بند کر دینا۔ لوگوں کو نہر سے پانی نہ لینے دینا۔
نہر توڑنا ۔ (ا۔محاورہ) نہر کا کنارہ توڑ کر پانی ضائع کر دینا۔
نہر کاٹنا ۔ (ا۔محاورہ) دریا یا جھیل سے شاخ کاٹ کر نکالنا۔
نہرنا ۔ (نُ ۔ہر۔نا) (ہ ۔ا۔مذ) ناخن گیر۔ ناخن تراشنے کا آلہ۔
نہرنی ۔ (نُ ۔ہر۔نی) (ہ ۔ا۔مث) چھوٹا ناخن گیر۔ ناخن تراشنے کا چھوٹا سا آلہ
نہروا ۔ (نَ ۔ہر۔وا) (ہ ۔ا۔مذ) رشتہ کی بیماری۔ وہ گول تاگ سا جو بدن میں سے نکلتا ہے۔
نہری ۔ (نَہ۔ری) (ع ۔صف) نہر سے منسوب (۲) وہ زمین جو نہر کے پانی سے سیراب کی جائے۔
نہڑنا ۔ (نَ ۔ہڑ۔نا) (ہ ۔ا۔مص) جُھکنا۔ خمیدہ ہونا۔ تعظیم بجالانا۔ رکوع کی حالت میں ہونا۔
نُہضت ۔ (نُہ۔ضَت) (ع ۔ا۔مث) اُٹھنا۔ رخصت ہونا۔ کوچ۔ روانگی۔ رخصت۔
نُہضت کرنا ۔ (ا۔مص مرکب) سفر کرنا۔ روانہ ہونا۔ کوچ کرنا۔
نُہفتگی ۔ (نِ ۔ہُف۔تَ ۔گی) (ف ۔ا۔مث) پوشیدگی۔ چھپانا۔
نُہفتہ ۔ (نِ ۔ہُف۔تہ) (ف ۔صف) پوشیدہ۔ خفیہ۔ چھپا ہوا۔ مخفی۔
نہلا ۔ (نَہ۔لا) (ہ ۔ا۔مذ) تاش یا گنجفہ کا وہ پتہ جس پر نو بندیاں ہوتی ہیں۔
نہلانا ۔ (نَہ۔لا۔نا) (ا۔مص) غسل دینا (۲) ڈبو دینا (۳) مُردے کو غسل دینا۔
نہلانا دُھلانا ۔ (ا۔مص) اچھی طرح غسل کروانا۔
نہلائی ۔ (نَہ۔لا۔ای) (ہ ۔ا۔مث) غسل کرائی۔ نہلانے کی اُجرت
نہلوانا ۔ (نَہ۔ل۔وا۔نا) (ہ ۔مص) نہلانا۔
نُہم ۔ (نُہُم) (ف ۔صف) نواں۔ نویں چیز۔ نواں درجہ۔
نہن پن ۔ (نَ ۔ہَن۔پَن) (ق ۔ا۔مذ) بچپن۔
نہنگ ۔ (نَ ۔ہنگ) (ف ۔ا۔مذ) مگرمچھ۔ گھڑیال۔
نہنگ اجل ۔ (ف ۔ا۔مذ) موت کا فرشتہ۔ ملک الموت۔
نہنگ اجل کا شکار ہونا ۔ (ا۔محاورہ) مر جانا۔ موت کی نذر ہو جانا۔
نہنگ ۔ (نِ ۔ہنگ) (ہ ۔ا۔مذ) سکھوں کا ایک فرقہ جو بہت اُونچی پگڑی باندھتا ہے۔ اور زرد کپڑے پہنتا ہے (۲) ننگا۔ برہنہ۔ آزاد لاپرواہ (۳) بے حیا۔ بے شرم۔
نہنگ لاڈلا ۔ ناز پروردہ۔ بھولا بھالا بگڑا ہوا۔ لاپرواہ۔ بالکل ابتر۔
نہنگ ہے ۔ (ا۔ بول چال) من تنہا ہے۔ کچھ نہیں رکھتا۔

بے سروسامان ہے ۔
نِہو - (نَ - ہُو) (ق - ا - مذ) ناخن ۔
نِہوت - (نِ - ہُوت) (ہ - ا - مث) لاچاری - مفلسی - تنگدستی - تنگی - غریبی ۔
نِہورا - (نِ - ہُو - را) (ہ - ا - مذ) منت - خوشامد (۲) احسان رکھنا - منت خوشامد کرنا ۔
نِہورا ماننا - (ا - محاورہ) احسان ماننا - ممنون ہونا - شکرگزار ہونا ۔
نہوسی - (نَ - ہُو - سی) (ق) نہ ہوگا ۔
نَہی - (نَ - ہی) (ع - ا - مث) روک - ممانعت - منع کرنا (۲) وہ حکم جو کسی کو کوئی کام نہ کرنے کے واسطے دیں - جمع - نواہی ۔
نہی عن المنکر - (ع - ا - مذ) ان چیزوں سے روکنا جن کی شرعاً ممانعت ہے ۔
نَہیب - (نَ - ہیب) (ع - ا - مذ) ڈر - خوف - ہیبت (۲) لوٹ مار - مالِ غنیمت - لوٹ مار کا مال ۔
نہیچ - (نَ - ہیچ) (ق) نہیں ۔
نہیں - (نَ - ہیں) (ہ - حرف) (۱) کلمۂ نفی - انکار (۲) حرفِ شرط - ورنہ - وگرنہ ۔
نہیں تو - (ا - تابع فعل) ورنہ کے معنی کا فائدہ دیتا ہے - وگرنہ ۔
نہیں سہی - (ا - تابع فعل) کیا مضائقہ ہے - کیا ڈر ہے - کچھ پروا نہیں ۔
نہیں کرنا - (ا - محاورہ) انکار کرنا - ناکرنا - نفی میں جواب دینا ۔
نہیں نہیں - (ہ حرف - نہی) ہرگز نہیں - بالکل نہیں - نہیں کی تاکید ۔
نہیں نہیں کرنا - (ا - محاورہ) متواتر انکار کرنا - بار بار انکار کرنا ۔
نہیں ہونا - (ا - محاورہ) انکار ہونا ۔

ن - ی

نئی - (نَ - ای) (ہ - صف) نیا کی تانیث - جدید - تازہ ۔
نئی اوستھا - (ا - مث) نوعمری - کم سنی - صغرسنی - نابالغی ۔
نئی بات - (ا - مث) عجیب بات - انوکھی بات ۔
نئی بات کرنا - (ا - محاورہ) عجیب بات کرنا - نرالا کام کرنا ۔
نئی بات کہنا - (ا - محاورہ) لطیفہ کہنا - انوکھی بات کہہ دینا ۔
نئی بات نکالنا - (ا - محاورہ) انوکھی بات پیدا کرنا - جدت طرازی کرنا (۲) انوکھی وضع اختیار کرنا ۔
نئی پود - (ا - مث) نئی وضع اختیار کرنے والا - نوجوان طبقہ ۔
نئی جوانی - (ا - مث) جوانی کی ابتدا - آغاز شباب ۔
نئی جوانی اور ماجھا ڈھیلا - (ا - مثل) جوانی میں کم ہمتی اور ناتوانی
نئی جوانی حماقت کی نشانی - (ا - مثل) جوانی میں اکثر بے وقوفی کے کام ہو جاتے ہیں ۔
نئی جوتی پہننا - (ا - محاورہ) نئی شادی کرنا ۔
نئی جوگن کاٹھ کی مندری - (ا - مثل) نئے نئے شوقین کی ہر بات اور ہر چیز نرالی ہوتی ہے ۔
نئی چال چلنا - (ا - محاورہ) شرارت کی بات (۲) نئی رسم کرنا ۔
نئی چیز - (ا - مث) نیا گیت - نئی بات - جدید چیز - نئے شعر ۔
نئی دنیا - (ا - مث) امریکہ جو ۱۴۹۲ء میں دریافت ہوا (۲) نئی آبادی - نیا عالم - انوکھی کیفیت ۔
نئی دنیا دیکھنا - (ا - محاورہ) نئی نئی باتیں دیکھنا - نئے حالات میں سے گزرنا ۔
نئی روح پھونکنا - (ا - محاورہ) نیا شوق اور نئی امنگیں پیدا کر دینا - جوش و خروش پیدا کرنا ۔
نئی روشنی - (ا - مث) نئی تہذیب - جدید طرز تمدن - زمانۂ حال کی شائستگی - نئے علم و فنون - نئی ایجادات اور ان کا تجربہ
نئی سوجھی - (ا - روزمرہ) انوکھی بات سمجھ میں آنا ۔
نئی شاخ لگانا - (ا - محاورہ) نیا رشتہ جوڑنا - نیا پیوند لگانا - نیا تعلق پیدا کرنا ۔
نئی کہانی گُر گُڑ سے میٹھی - (ا - مثل) نئی بات ہمیشہ دل پسند اور مرغوب ہوتی ہے ۔
نئی کہی - (ا - روزمرہ) انوکھی بات کہی - نرالی بات سنائی ۔
نئی کھیپ - (ا - مث) نیا مال (۲) نوخیز - نوجوان ۔
نئی نائن بانس کی نہرنی - (ا - مثل) نئے شوقین کی ہر بات نرالی ۔
نئی نویلی - (ا - صف) چند روز کی بیاہی ہوئی دلہن (۲) انوکھی نرالی - جدید - جداگانہ ۔
نئی ہوئی - (ا - محاورہ) انوکھی اور انہونی بات ہوئی ۔
نئے - (ہ - صف) جدید (۲) انوکھے - نرالے - نیا کی جمع ۔
نئے بگڑے - (ا - مقولہ) وہ جنہوں نے ابھی ابھی عیاشی شروع کی ہو ۔
نئے پنج - (ا - مذ) جوان گھوڑا - وہ گھوڑا جس کو پانچواں سال شروع ہو ۔
نئے رنگ دکھانا - (ا - محاورہ) نئی نئی باتیں ظاہر کرنا - قسم قسم کے روپ دکھانا ۔
نئے سر سے - (ا - تابع فعل) از سرِ نو - شروع سے - پھر سے - دوبارہ ۔
نئے سرے سے جنم پانا - (ا - محاورہ) دوبارہ زندگی پانا - بیماری یا سخت خطرے سے جان بر ہونا - مرتے مرتے بچنا ۔
نئے سوانگ لانا - (ا - محاورہ) نئے نئے روپ بدل کر سامنے آنا - نئی نئی شکلوں میں ظاہر ہونا ۔
نئے نواب آسمان پر دماغ - (ا - مثل) نیا دولت مند مغرور ہوتا ہے ۔
نئے نو دام پرانے چھ دام - (ا - مثل) نئی چیز کی زیادہ قدر و قیمت ہوتی ہے ۔

ن ۔ ی

نی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) یہ کلمہ اسماء ہندی کے آخر میں ملحق ہو کر تانیث اسم کا فائدہ دیتا ہے ۔ جیسے اُونٹنی ۔ ہتھنی ۔

نی ۔ (ق ۔ حرفِ عطف) اور ۔

نے ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) نرکل (۲) بانسری (۳) حقہ کی نگالی ۔ نل ۔

نے سوار ۔ (ف ۔ صف) وہ کم سن لڑکا جو لکڑی یا بانس کو گھوڑا قرار دے کر اس پر سوار ہو کر بھاگے ۔

نیستان ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) وہ جنگل جہاں نرکل یا سرکنڈے کے درخت بکثرت ہوں ۔

نے شکر ۔ نیشکر ۔ (ا ۔ مذ) گنا ۔ ایکھ ۔ پونڈا ۔

نے نواز ۔ (ف ۔ صف) بانسری بجانے والا ۔

نے و نوش ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) عیش و طرب ۔ بزم نشاط ۔ جہاں نغمہ و شراب کا اہتمام ہو ۔ دیکھیے نائے ۔

نَے ۔ (ف ۔ حرفِ نفی) نہیں ۔ نہ ۔

نے غم دُزد نے غم کالا ۔ (ا ۔ مثل) کسی بات کی پرواہ نہ ہونا ۔ دنیا کے سرد و گرم سے قطعاً بے خبر ہونا ۔

نے ۔ (ا) فعل متعدی کی علامت ۔ جیسے میں نے خط پڑھا ۔

نیا ۔ (ن ۔ یا) (ہ ۔ صف) جدید ۔ تازہ (۲) انوکھا ۔ نرالا ۔ عجیب ۔ طرفہ (۳) اجنبی ۔ ناآشنا (۴) ابھی کا ۔

نیا بانکا ٹاٹ کی تلوار ۔ (ا ۔ مثل) (۱) نئے حوصلے والے کی سب باتیں نرالی ہوتی ہیں (۲) کم ظرف اپنا ظرف دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا ۔

نیا بگڑا ۔ (ا ۔ صف) وہ جس نے حال ہی میں اپنی وضع تبدیل کی ہو ۔ نیا تماش بین ۔

نیا پرانا ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) نیا نہ رہنا ۔ کسی کو آئے ہوئے رات گزر جانا (۲) نئے پن کی خوشی اور لذت ماند پڑ جانا ۔

نیا پھل ۔ (ا ۔ مذ) تازہ پھل ۔ وہ پھل جو درخت سے پہلے پہل اترا ہو ۔ وہ پھل جو ابھی ابھی چلا ہو ۔

نیا پھل دانت تلے دشمن پاؤں تلے ۔ (ا ۔ مثل) پھل کھاتے وقت عورتیں یہ فقرہ کہتی ہیں ۔

نیا پھل کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) موسم کا کوئی پھل پہلے پہل کھانا ۔

نیا حکیم دیوے افیم ۔ (ا ۔ مثل) ناتجربہ کار سے نقصان ہی پہنچتا ہے ۔ نیم حکیم خطرہ جان ۔

نیا خریدار ۔ (ف ۔ صف) نیا گاہک ۔ تازہ خریدار ۔

نیا دانہ ۔ نیا پانی ۔ (ا ۔ مذ) مسافرت کے واسطے استعمال ہوتا ہے کہ ہر روز نئے مقام پر نئی غذا میسر آتی ہے ۔

نیا ڈھنگ ۔ (ا ۔ مذ) نیا طریقہ ۔

نیا راگ لانا ۔ (ا ۔ محاورہ) تازہ جھگڑا کھڑا کرنا ۔ نیا فتنہ اٹھانا (۲) کوئی انوکھی اور عجیب بات نکالنا ۔

نیا رنگ دکھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) عجیب عالم دکھانا ۔ غیر معمولی طرز عمل دکھانا ۔

نیا رنگ لانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی انوکھی اور عجیب بات کا ظہور پذیر ہونا ۔ نئی بات ہونا (۲) نیا فساد پیدا کرنا ۔

نیا رُوپ ۔ (ا ۔ مذ) نئی شکل ۔ نیا بھیس ۔

نیا شگوفہ چھوڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) فساد پیدا کرنا ۔

نیا شگوفہ کھلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) عجیب غریب امر کا ظاہر ہونا ۔

نیا فتنہ اٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) نیا جھگڑا اٹھانا ۔ تازہ قیامت برپا کرنا ۔

نیا کام ۔ (ا ۔ مذ) انوکھا کام ۔ جدید کام ۔

نیا کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نئی سبزی ۔ پھل یا غلہ کھانا ۔ موسم کی چیز پہلے پہل کھانا ۔

نیا گل کھلانا ۔ (ا ۔ محاورہ) تازہ فتنہ اٹھانا ۔ انوکھی اور عجیب خبر اڑانا ۔

نیا مسلمان قصائی کی دوکان ۔ (ا ۔ مثل) جب کوئی شخص نیا مذہب اختیار کرتا ہے تو ظواہر میں بڑا کٹر ہوتا ہے ۔

نیا ملا مسجد کو دوڑ دوڑ جائے ۔ (ا ۔ مثل) جب کوئی نئی بات سیکھتا ہے تو ہر وقت اسی کا ذکر کرتا رہتا ہے ۔

نیا نو دن پرانا سو دن ۔ (ا ۔ مثل) نئی چیز کی بھڑک چند دن رہتی ہے ۔ اور پرانی چیز مدت تک رہتی ہے (۲) نئے کی بجائے پرانا قابل اعتماد ہوتا ہے ۔

نیا نویلا ۔ (ا ۔ صف) ناتجربہ کار (۲) نوخیز ۔ نو عمر (۳) بانکا ترچھا جوان (۴) انوکھا آدمی ۔

نیا راج ڈھب ڈھب باج ۔ (ا ۔ مثل) نئی نئی حکومت اچھا کام کرتی ہے

نیا ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) ناواقف ہونا ۔ اجنبی ہونا ۔

نیابت ۔ (ن ۔ یا ۔ بَت) (ع ۔ ا ۔ مث) قائم مقامی ۔ سفارت ۔ نائب ہونا (۲) منیمی ۔ ایجنٹی ۔

نیار ۔ (ن ۔ یار) (ہ ۔ ا ۔ مذ) گھاس پات ۔ چوپایوں کا چارا ۔ پولی ۔ چری ۔

نیارا ۔ (ن ۔ یا ۔ را) (ہ ۔ صف) (۱) جدا ۔ الگ ۔ بیگانہ ۔ نرالا ۔ مختلف ۔ انوکھا (۲) منتخب ۔ چھانٹا ہوا ۔ انتخاب کیا ہوا (۳) علاوہ ۔ بجز ۔ ماسوا ۔

نیاری ۔ (ن ۔ یا ۔ ری) (ق ۔ صف) الگ ۔ گوشہ گیر (۲) عجیب ۔ نادر ۔

نیاریا ۔ (ن ۔ یا ۔ ری ۔ یا) (ہ ۔ ا ۔ مذ) سناروں کی دوکان کے کوڑا کرکٹ سے سونے چاندی کے ذرے نکالنے والا (۲) چھان بین کرنے والا ۔ بڑا چالاک اور ہوشیار آدمی ۔

نیاز ۔ (ن ۔ یاز) (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) حاجت ۔ احتیاج ۔ آرزو ۔ تمنا (۲) میل ۔ خواہش ۔ اظہار محبت (۳) انکسار ۔ عاجزی ۔ مسکینی (۴) پرشاد ۔ تبرک ۔ تحفۂ درویشاں (۵) نذر ۔ بھینٹ چڑھاوا (۶) منت ۔ التجا (۷) ملاقات ۔ واقفیت ۔ رُوشناسی ۔

جان پہچان۔
نیاز پیدا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) راہ و رسم پیدا کرنا۔
نیاز حاصل کرنا۔ (ا۔ محاورہ) ملاقات کرنا۔ بزرگوں کی ملاقات کرنا (۲) واقفیت بہم پہنچانا۔
نیاز دلوانا۔ (ا۔ محاورہ) فاتحہ دلوانا۔ درود فاتحہ دلوانا۔
نیاز کرنا۔ (ا۔ محاورہ) نیاز دلانا۔ فاتحہ دلوانا۔ کسی بزرگ کے نام کا کھانا کرنا (۲) نذر کرنا۔ بھینٹ کرنا۔ نذر چڑھانا۔ نذر پکڑنا۔ قربان کرنا صدقہ کرنا۔ نثار کرنا۔ دینا۔ حوالہ کرنا۔
نیاز کیش۔ (ف۔ صف) عاجزی جس کی عادت ہو۔ اظہارِ انکسار کا کلمہ۔
نیاز مند۔ (ف۔ صف) حاجت والا۔ خواہش رکھنے والا۔ محتاج (۲) تواضع اور فروتنی کرنے والا (۳) عاجزی اور انکسار کا اظہار۔
نیاز مندی۔ (ف۔ ا۔ مث) حاجت (۲) آرزو (۳) انکساری (۴) اطاعت۔ فرماں برداری۔
نیاز نامہ۔ (ف۔ صف) انکساری اور عاجزی کی تحریر۔ خط۔
نیازی۔ (نِ۔ یا۔ زی) (ف۔ ا۔ مذ) عرض کرنے والا۔ درخواست کرنے والا (۲) عاشق۔ دوست۔ محبوب (۳) پٹھانوں کا ایک قبیلہ۔
نیاگان۔ (نَ۔ یا۔ گان) (ف۔ ا۔ مذ) بزرگ۔ والدین۔ اجداد۔
نیام۔ (نِ۔ یام) (ف۔ ا۔ مذ) تلوار، خنجر وغیرہ کا میان۔
نیام سے تلوار لینا۔ (ا۔ محاورہ) غلاف سے تلوار نکالنا۔
نیام کرنا۔ (ا۔ محاورہ) تلوار کو غلاف میں رکھنا۔
نیائش۔ (نِ۔ یا۔ اِش) (ف۔ ا۔ مث) تعریف۔ دُعا۔ آفرین (۲) عاجزی۔ گریہ وزاری۔
نیایک۔ (نِ۔ یا۔ اِک) (س۔ صف) منطقی۔ معقولی۔
نیاؤ۔ (نِ۔ یا۔ ؤ) (ہ۔ ا۔ مذ) انصاف۔ عدل۔ فیصلہ۔ تصفیہ۔
نیاؤ چکانا۔ (ا۔ محاورہ) انصاف کرنا۔ فیصلہ کرنا۔ جھگڑا چکانا۔
نیاؤ سبھا۔ (ہ۔ ا۔ مث) عدالت۔ کچہری۔
نیاؤ کرنا۔ انصاف کرنا۔ جھگڑا چکانا۔ فیصلہ کرنا۔
نیاسئے۔ (نِ۔ یا۔ اے) (س۔ ا۔ مذ) علم منطق۔ علم مناظرہ۔ علم دلیل (۲) طریقہ۔ قاعدہ۔ اُصول (۳) انصاف۔ سچائی (۴) قانون (۵) فیصلہ۔ ثبوت۔
نیائے شاستر۔ (ہ۔ ا۔ مذ) ہندوؤں کی ایک مقدس کتاب کا نام۔
نیب۔ (ہ۔ ا۔ مث) نیم۔ ایک تلخ پتوں والا درخت۔
نیبو۔ (نی۔ بو) (ہ۔ ا۔ مذ) ایک ترش پھل اور اس کے پودے کا نام۔ لیموں۔
نیبو نچوڑ۔ (ا۔ صف) (۱) نیبو نچوڑنے والا (۲) بن بلایا مہمان۔ طفیلی مفت خورہ۔
نیپالی۔ (نِ۔ پا۔ لی) (ا۔ صف) ملک نیپال کا رہنے والا (۲) چینیلی کی ایک قسم (۳) لال سنکھیا۔
نیت۔ (ق۔ ا۔ مذ) اخلاق۔ نیک چلنی (۲) پیش بینی (۳) رہنمائی۔
نیّت۔ (نی۔ یَت) (ع۔ ا۔ مث) دلی ارادہ۔ دلی منشا۔ اصل مقصد (۲) منصوبہ۔ مراد۔ عہد (۳) خیال۔ دھیان۔
نیّت باندھنا (کرنا)۔ (ا۔ محاورہ) ارادہ کرنا۔ منصوبہ باندھنا (۲) احرام باندھنا۔ اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرنا۔
نیّت بخیر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کارِ خیر کا دلی ارادہ ہونا۔ کوئی کام کرتے وقت دل میں بُرا خیال نہ ہونا۔ اچھی نیت سے کوئی کام کرنا۔
نیّت بد کرنا۔ (ا۔ محاورہ) بُرائی کا ارادہ کرنا۔
نیّت بدل جانا۔ (ا۔ محاورہ) ارادہ بدل جانا۔ عہد سے پھر جانا۔ نیت بد ہو جانا۔
نیّت بد ہونا۔ نیت میں فرق آنا۔ ارادہ فاسد ہونا۔
نیّت بھٹکنا۔ (ا۔ محاورہ) نیت کا ڈانواں ڈول ہونا۔ طبیعت کا قائم نہ رہنا۔ ایمان متزلزل ہو جانا۔
نیّت بھر جانا۔ (ا۔ محاورہ) دل بھر جانا۔ طبیعت سیر ہو جانا۔ جی بھر جانا۔
نیّت بھری رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) نیت کو ڈانواں ڈول نہ کرنا۔ ایمان کو متزلزل نہ ہونے دینا۔
نیّت بندھنا۔ (ا۔ محاورہ) مصمم ارادہ کرنا (۲) نماز کی نیت کرنا۔
نیّت پلٹ جانا۔ (ا۔ محاورہ) نیت پھر جانا۔ ارادہ بدل جانا۔ بدنیت ہو جانا۔
نیّت پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) ارادہ بدل جانا۔
نیّت ثابت رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) اپنے ارادہ پر مستقل اور وعدہ پر قائم رہنا (۲) ایمان قائم رکھنا۔
نیّت ڈانواں ڈول کرنا۔ (ا۔ محاورہ) بدنیت ہو جانا۔
نیّت سیر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) نیت بھری رہنا
نیّت شب بخیر (حرام)۔ (ا۔ مثل) رات کو ارادہ کرنا درست نہیں۔
نیّت کرنا۔ (ا۔ محاورہ) دل میں ٹھاننا۔ ارادہ کرنا۔
نیّت لگی رہنا۔ (ا۔ محاورہ) خیال رہنا۔ دھیان رہنا۔
نیّت میں خلل (فرق) آنا۔ (ا۔ محاورہ) نیت بگڑنا۔
نیّت میں فرق آنا۔ (ا۔ محاورہ) نیت بگڑنا۔ ناجائز طریقے سے فائدہ اٹھانے کو جی چاہنا۔
نیتا۔ (نے۔ تا) (س۔ ا۔ مذ) رہنما۔ لیڈر۔ آقا۔
نیتر۔ (نی۔ تَر) (ق) نہیں تو۔ ورنہ۔
نیٹ۔ (Net) (انگ۔ ا۔ مذ) جال۔
نیٹ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) ٹھیک۔ صاف۔ سیدھا (۲) (ا۔ مذ) استقلال۔ ہمت۔
نیٹو۔ (Native) (ٹے۔ ٹو) (انگ۔ صف) دیسی۔ ملکی باشندہ۔
نیچ۔ (ہ۔ صف) کمینہ۔ رذیل۔ سفلہ
نیچ اُونچ۔ (ہ۔ ا۔ مث) اونچی نیچی سطح۔ نشیب و فراز۔ بُرائی بھلائی۔

نیکی بدی۔

نیچ پن۔ (ہ۔ صف) کمینہ پن۔ اوچھی حرکت۔

نیچ نہ چھوڑے نیچائی، نیم نہ چھوڑے تتائی۔ (ا۔ مثل) کوئی شے اپنے اصل کو نہیں چھوڑتی۔

نیچا۔ (نی۔ چا) (ہ۔ صف) (۱) نشیب۔ گہرا۔ اوچھا (۲) کم۔ ادنے (۳) مدھم۔ دھیما۔

نیچا اُونچا۔ (ا۔ مذ) نشیب و فراز۔ اُتار چڑھاؤ۔

نیچا پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) مغلوب ہونا۔ عاجز ہونا۔ مطیع ہونا (۲) دبنا۔ اُبھار کم ہونا۔ پچکنا۔ گرنا۔

نیچا دکھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مغلوب کرنا۔ ذلیل کرنا (۲) شرمندہ کرنا۔ غرور ڈھانا۔

نیچا دیکھنا۔ (ا۔ محاورہ) شرمندگی اُٹھانا۔ شرمندہ ہونا۔ شکست کھانا۔ ذلیل ہونا۔

نیچر۔ (نے۔ چر) (Nature) (انگ۔ ا۔ مث) (۱) فطرت۔ خلقت۔ پیدائش (۲) دنیا۔ عالم۔ موجودات (۳) قدرت۔ قانونِ قدرت۔

نیچرل۔ (نے۔ چ رل) (Natural) (انگ۔ صف) قدرتی۔ فطرتی۔

نیچری۔ (نیچ۔ ری) (اُ۔ صف) نیچر کا ماننے والا۔ قانونِ فطرت اور قدرت پر چلنے والا۔ سرسید احمد خاں کا مقلد۔

نیچنا۔ (نے۔ چ۔ نا) (ق۔ صف) جھاڑنا۔

نیچہ۔ (نے۔ چا) (ف۔ ا۔ مذ) حُقہ کی نے۔ حقہ کی نلیاں۔

نیچہ بسانا۔ (ا۔ محاورہ) نیچے میں کوئی خوشبودار عرق ڈال کر اس کے دونوں طرف کے سوراخوں کو بند کر دینا۔

نیچہ بند۔ (ف۔ ا۔ مذ) نیچہ باندھنے والا۔ حُقہ کے نیچے بنانے والا۔

نیچہ بندی۔ (ف۔ ا۔ مث) نیچہ بنانے کا پیشہ۔

نیچہ تازہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) نیچہ میں تازہ پانی ڈالنا۔

نیچی۔ (نی۔ چی) (ہ۔ صف) پست۔ نشیب (۲) ادنے۔ رذیل۔ اوچھی۔ کمینی۔ گھٹیا (۳) تلے کی۔ زیریں۔ نیچہ کی تانیث۔

نیچی آواز۔ (ا۔ مث) اُونچی آواز کی ضد۔ دبی آواز۔ دھیمی آواز۔

نیچی نظر۔ (ا۔ مث) شرم و حیا سے نیچے کی ہوئی نگاہ۔ وہ نظر جو نیچے کی طرف مائل ہو۔

نیچی نظر کرنا۔ (ا۔ محاورہ) شرم و حیا سے آنکھیں اُوپر نہ اُٹھانا (۲) کسی سے دبنا۔ شرمسار ہونا۔

نیچی نظر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) شرمندہ ہونا (۲) احسان مند ہونا۔ بارِ احسان سے آنکھیں نہ اُٹھا سکنا۔

نیچی نیچی نظروں سے دیکھنا۔ (ا۔ محاورہ) نظر چُرا کے دیکھنا۔ شرمائی ہوئی نگاہوں سے دیکھنا۔

نیچے۔ (نی۔ چے) (ہ۔ صف) نشیب میں۔ پستی میں (۲) ماتحت۔ زیرِ فرمان۔ نائب۔ مددگار (۳) مدھم۔ دھیما۔ کم۔ گھٹیا۔ ادنے۔

نیچے اُوپر۔ (ا۔ تابع فعل) اُوپر تلے۔ ایک پر ایک۔ ایک نیچے ایک اُوپر۔ اُلٹ پلٹ۔ اُتھل پتھل۔

نیچے اُوپر ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) تہ و بالا ہو جانا۔ اُلٹ پلٹ ہو جانا۔ اتھل پتھل ہو جانا۔

نیچے سے۔ (ا۔ تابع فعل) تلے سے۔ بنیاد سے۔

نیچے سے اُوپر تک۔ (ا۔ تابع فعل) سر سے پاؤں تک۔ اوّل سے آخر تک۔

نیچے کا پاٹ بھاری ہے۔ (ا۔ مذ) بڑی زبردست ہے۔

نیچے کا دھڑ۔ جسم کا زیرین حصہ۔

نیچے کی سانس نیچے، اُوپر کی سانس اُوپر رہ جانا۔ (ا۔ مثل) ہکا بکا رہ جانا۔ حیران اور دم بخود رہ جانا۔

نیچے لانا۔ (ا۔ محاورہ) پہلوانوں کی اصطلاح میں قابو کر لینا۔ کشتی میں دبا لینا۔ پچھاڑنا۔ چت کرنا۔

نیخواہ۔ (نے۔ خاہ) (ق۔ صف) نیک خواہ۔

نیخوی پینا۔ (نے۔ خُو۔ بِ۔ نا) (ق۔ ا۔ مذ) نیک خواری۔

نیر۔ (ق۔ ا۔ مذ) غسل صحت۔

نیر۔ (س۔ ا۔ مذ) پانی۔ جل (۲) دریا۔ سمندر (۳) آنسو۔

نیر بہانا۔ (ا۔ محاورہ) آنسو بہانا۔ رونا۔ برسنا۔

نیّر۔ (نی۔ یّر) (ع۔ ا۔ مذ) نہایت چمکدار ستارہ۔

نیّرِ اصغر۔ چاند۔

نیّرِ اعظم۔ نیّرِ تاباں۔ (ع۔ ا۔ مذ) سب سے بڑا اور سب سے روشن جرمِ فلکی۔ سورج۔

نیرا۔ (نی۔ را) (ق۔ صف) بدمعاش (۲) (ا۔ مث) ایسی سیندھی جو طلوعِ آفتاب سے قبل کی ہو۔

نیرنگ۔ (نے۔ رَنگ) (ف۔ ا۔ مذ) (۱) مکر۔ فریب (۲) شعبدہ۔ جادو (۳) چالاکی۔ اصل نورنگ یعنی جدید رنگ ہے۔

نیرنگِ زمانہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) زمانہ کا شعبدہ۔ زمانہ کی افسوں گری (۲) انقلابِ روزگار۔ تغیرِ زمانہ۔

نیرنگ ساز (گر)۔ (ف۔ صف) جادوگر۔ شعبدہ باز۔ بازی گر۔ دغاباز۔

نیرنگی۔ (نے۔ رن گی) (ف۔ ا۔ مث) جادوگری۔ فریب۔ شعبدہ بازی۔

نیرو۔ (نی۔ رُو) (ف۔ ا۔ مث) (۱) قوت۔ طاقت (۲) زور آزمائی۔

نیڑا۔ (نے۔ ڑا) (ق) نزدیک۔

نیڑنا۔ (نیڑ۔ نا) (ق۔ مص) ختم ہونا۔

نیڑے۔ (نے۔ ڑے) (ق) نزدیک۔

نیز۔ (ف) حرفِ عطف (۲) دیگر۔ اور بھی۔

نیزہ۔ (نے۔ زہ) (ف۔ ا۔ مذ) برچھی۔ بھالا۔ بلّم (۲) کلک نے۔ ایک قسم کا نرسل جس سے قلم بناتے ہیں۔ قلم کی چھڑ۔

نیزہ باز۔ (ف۔ صف) بلّم بردار۔ بھالے کے کرتب جاننے والا۔

نیزہ بازی۔ (ف۔ ا۔ مث) نیزہ کے کرتب اور داؤ پیچ۔

نیزہ بردار۔ (ف۔ صف) نیزہ لے کر چلنے والا۔

نیزوں پانی چڑھ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) طغیانی آنا ۔ لڑائی بڑھ جانا ۔
نیساں ۔ (نے ۔ سان) (ف ۔ ا ۔ مذ) قدیم شام کا ساتواں مہینہ اور اس مہینہ کی بارش ۔ بیساکھ یا اپریل مئی کا موسم ۔
نیست ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) خالی (۲) عدم ۔ نابود ۔ معدوم ۔ فنا ۔
نیست کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) برباد کرنا ۔ اُجاڑنا ۔
نیست و نابود کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بیخ و بنیاد سے کھودنا ۔ بالکل فنا کر دینا ۔
نیست و نابود ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) مٹ جانا ۔ خاک میں ملنا ۔ فنا ہونا ۔ ناپید ہونا ۔ نام و نشان نہ رہنا ۔
نیستان ۔ (نَی ۔ یس ۔ تان) (ف ۔ ا ۔ مذ) سرکنڈوں کا کھیت ۔ بانسوں کا جنگل ۔
نیستی ۔ (نیس ۔ تی) (ف ۔ ا ۔ مث) ہستی کا مقابل (۲) ناپید ہونا ۔ فنا ۔ عدم (۲) بطلان ۔ ناس (۳) نحوست ۔ بد نصیبی ۔ بد اقبالی (۴) تنگدستی مفلسی ۔ ناداری ۔ بدحالی ۔
نیستی چھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) نحوست چھانا ۔
نیستی کا مارا ۔ (ا ۔ مذ) بدنصیب ۔ بد اقبال ۔ منحوس ۔
نیستی میں برخورداری ۔ (ا ۔ مثل) مفلسی میں اولاد پیدا ہونا ۔ جو خرچ کا باعث ہے ۔
نیش ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) نوک کی تیزی ۔ نوک کی اَنی (۲) ڈنک ۔ خار ۔ کانٹا ۔ (۳) کانٹے کی نوک (۴) زہر ۔
نیش زنی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) ڈنگ مارنا (۲) بُرائی کرنا ۔ کسی کے حق میں نقصان دہ کارروائی کرنا ۔
نیش عقرب ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) بچھو کا ڈنگ ۔ کنایتاً دشمنوں کی شرارت ۔
نیش عقرب نہ از پئے کین است مقتضائے طبیعتش این است ۔ اس شخص کی نسبت کہا جاتا ہے ۔ جس کی فطرت میں شرارت ہو ۔
نیشتر ۔ (نیش ۔ تر) (ف ۔ ا ۔ مذ) نشتر ۔ زخم کھولنے کا اوزار ۔
نیشتر لگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) نشتر مارنا (۲) نوک چبھونا (۳) صدمہ پہنچانا ۔
نیشکر ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) گنا ۔ پونڈا ۔ اکھ ۔
نیشن ۔ (Nation) (نے ۔ شن) (انگ ۔ ا ۔ مث) قوم ۔ وطن ۔
نیشنل ۔ (National) (نیش ۔ نل) (انگ ۔ صف) قومی ۔ مِلّی ۔ وطنی
نیشنل ازم (Nationalism) (انگ ۔ مذ) قوم پرستی ۔ وطن پرستی ۔
نیشنل اسمبلی (National Assembly) (انگ ۔ ا ۔ مث) قومی مجلس قانون ساز ۔ مجلس مِلّی ۔
نیشنلسٹ ۔ (Nationalist) (نے ۔ شن ۔ نَ ۔ لِسٹ) (انگ ۔ ا ۔ مذ) قوم پرست ۔ وطن پرست ۔
نیشنلٹی ۔ (Nationality) (نے ۔ شن ۔ نل ۔ ٹی) (انگ ۔ ا ۔ مث) قومیت ۔ وطنیت ۔
نیفہ ۔ (نے ۔ فہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) پاجامے کے گھیرے کا وہ حصہ جس میں ازار بند ڈالتے ہیں (۲) حاشیہ جو کپڑے کو دوہرا کر کے سی دیتے ہیں ۔
نیفہ میں اُڑسنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نقدی یا کسی چیز کو نیفہ میں رکھ لینا ۔
نیک ۔ (ف ۔ صف) بھلا ۔ اچھا ۔ عمدہ (۲) سعید ۔ پرہیزگار ۔ عابد ۔ پاکدامن (۳) رحمدل (۵) شریف ۔ مہذب ۔ بھلا مانس ۔ نیک چلن ۔
نیک اختر ۔ (ف ۔ صف) نیک بخت ۔ سعید ۔ مبارک ۔
نیک انجام ۔ (ف ۔ صف) وہ جس کا انجام اچھا ہو ۔
نیک اندر بد ۔ بد اندر نیک ۔ (ا ۔ مثل) اچھے کے ہاں بُرے اور بُرے کے ہاں اچھے کی جگہ بولتے ہیں ۔
نیک اندیش ۔ (ف ۔ صف) بھلائی سوچنے والا ۔ نیک نیت ۔
نیک بخت ۔ (ف ۔ صف) خوش نصیب ۔ اقبال بلند ۔ نصیبے والا (۲) بھلا مانس ۔ بھولا ۔ بھالا ۔ سیدھا ۔ سادھا ۔
نیک بختی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) سعادت مندی ۔ پرہیزگاری ۔ پارسائی ۔ بھلائی ۔
نیک بختی آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) شامت آنا ۔ کم بختی کی جگہ طنزاً ۔
نیک چلن ۔ (ف ۔ صف) وہ شخص جس کا رویہ اچھا ہو ۔ اچھے کردار کا آدمی ۔
نیک چلنی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) اچھا چال چلن ۔ نیک کردار ۔ اعلیٰ اطوار ۔
نیک خصلت ۔ (ف ۔ صف) پاک سیرت ۔ خوش اطوار ۔
نیک خواہ ۔ (ف ۔ صف) اچھائی اور بہتری چاہنے والا ۔ وفادار ۔ نمک حلال ۔
نیک دل ۔ اچھائی کی نیت رکھنے والا ۔ پاکیزہ خیالات رکھنے والا ۔
نیک دلی ۔ (ف ۔ صف) دل کا صاف ہونا ۔
نیک راہ پر لگانا ۔ (ا ۔ محاورہ) اچھی وضع سکھانا ۔ نیکی کی تلقین کرنا ۔
نیک ساعت آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) اچھی گھڑی آنا ۔ اقبال کا وقت آنا ۔
نیک سرشت ۔ (ف ۔ صف) نیک طینت ۔ خوش خصال ۔
نیک صلاح کا کیا (لوچھنا) پوچھنا ، کہنا ۔ (ا ۔ مثل) نیک کام فوراً کر لینا چاہیے ۔
نیک فال ۔ (ف ۔ صف) اچھا شگون ۔ مبارک فال ۔
نیک فرجام ۔ (ف ۔ صف) نیک انجام ۔
نیک قدم ۔ (ا ۔ مذ) مبارک قدم ۔ جس کا آنا مبارک ہو ۔
نیک کمائی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) اچھی اور حلال کمائی
نیک گھڑی آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) اچھی ساعت ہونا ۔ اچھا وقت آنا ۔
نیک محضر ۔ (ف ۔ صف) وہ شخص جو ہمیشہ دوسروں کو حاضر و غائب نیکی سے یاد کرے ۔
نیک منش ۔ (ف ۔ صف) اچھی خصلت کا ۔
نیک منظر ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) حسین ۔ خوبصورت ۔
نیک نام ۔ (ف ۔ صف) وہ شخص جس کا نام بھلائی کے ساتھ مشہور ہو ۔
نیک نامی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) شہرت ۔ ناموری ۔

نیک نفس (نہاد)۔ (ف۔ صف) نیک مزاج۔ پاک طینت۔
نیک نیت۔ (ف۔ صف) اچھے ارادے کا مالک۔
نیک نیتی۔ (ف۔ ا۔ مث) بھلائی۔ نیکی۔
نیک و بد۔ (ف۔ صف) بُرا بھلا (۲) بُرائی۔ بھلائی۔
نیکوں کو سُول اور بدوں کو پھُول۔ (ا۔ مثل) نیکوں کے ساتھ بدی اور بدوں کے ساتھ نیکی۔ اچھوں سے بُرائی اور بُروں سے اچھائی۔
نیکا۔ (نَی۔ کا) (ق۔ صف) خُوب اچھا۔
نیکر۔ (نے۔ کر) (انگ۔ ا۔ مث) (Knickers) جانگیا۔ گھٹنوں سے اوپر تک کا پاجامہ۔
نیکو۔ (نے۔ کو) (ف۔ صف) اچھا۔ خوب۔ عمدہ۔
نیکو خصال۔ (ف۔ صف) نیک خصلت۔ خوش سیرت۔ اچھی خصلت والا۔
نیکو سِیَر (سیرت)۔ (ف۔ صف) اچھی خصلت والا۔
نیکو شمائل۔ (ف۔ صف) نیکو کار۔ نیک خصلت۔
نیکو کار۔ (ف۔ صف) اچھے کام کرنے والا۔ خوش اطوار۔
نیکو نہاد۔ (ف۔ صف) نیک نفس۔ پاک طینت۔
نیکوئی۔ (نے۔ کو۔ ای) (ف۔ صف) نیکی۔ بھلائی۔ خوبی۔ عمدگی۔
نیکھا۔ (نَی۔ کھا) (ق۔ صف) (۱) نیک (۲) روشن۔ صاف۔ چمکدار۔ نِکھرا ہوا۔
نیکی۔ (نَے۔ کی) (ق۔ صف) (۱) خوب اچھی (۲) (ا۔ مث) ناٹکہ۔ (۳) ناچنے والی۔
نیکی۔ (نے۔ کی) (ف۔ ا۔ مث) (۱) بھلائی۔ خوبی۔ عمدگی۔ (۲) کارِ خیر احسان۔
نیکی اُترے۔ (ا۔ کلمہ دُعا) (۱) خفا ہونے کا فقرا (۲) خدا کی سنوار۔ دعاء بد کی بجائے۔
نیکی اور پُوچھ پُوچھ۔ (ا۔ مثل) نیک کام کرنے کے واسطے مشورہ کی حاجت کیا۔
نیکی بدی۔ (ف۔ ا۔ مث) بھلائی بُرائی۔ نفع نقصان۔ دوستی۔ دُشمنی۔
نیکی بدی کے فرشتے۔ (ا۔ مذ) فرشتے جو انسان کے اعمال لکھتے ہیں کراماً کاتبین۔
نیکی بدی کے واسطے رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) وقت بے وقت کے واسطے کچھ پس انداز کرنا۔
نیکی بَرباد گناہ لازم۔ (ا۔ مثل) اچھائی کو نظر انداز کرکے صرف بُرائیاں ہی پیش رکھی جائیں تو کہتے ہیں۔
نیکی کا زمانہ نہیں۔ (ا۔ مثل) اس زمانے میں نیکی کی کوئی قدر نہیں۔
نیکی کا فرشتہ۔ (ا۔ مذ) وہ فرشتہ جو اچھے اعمال لکھتا ہے۔
نیکی کر دریا (کنوئیں) میں ڈال۔ (ا۔ مثل) نیکی کرکے بھُول جانا۔ احسان کرکے بھُلا دینا۔ اچھے بدلہ کی اُمید نہ رکھنا۔
نیکی کر خدا سے جا ہو۔ (ا۔ مثل) کسی سے اچھا سلوک اس نیت سے کرنا چاہیئے کہ اس کا اجر خدا دے گا۔
نیکی کی جڑ سدا ہری۔ (ا۔ مثل) نیکی کبھی ضائع نہیں ہوتی۔

نیکی نیک راہ، بدی بد راہ۔ (ا۔ مثل) یعنی ہر ایک کو اپنے اچھے بُرے فعل کی جزا اور سزا ضرور ملے گی۔
نیگ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) حصہ۔ بخرہ (۲) نذر۔ بھینٹ (۳) بیاہ میں رشتہ داروں کو شگون کے طور پر یا خدمت گاروں کو بطورِ انعام دی جانے والی رقم۔
نیگ جوگ۔ (ہ۔ ا۔ مذ) وہ انعام جو شادی کی تقریب پر رشتہ داروں اور خادموں کو دیا جاتا ہے۔
نیگ جوگی۔ (ا۔ صف) شادی بیاہ کی تقریبوں میں انعام کے حقدار اور مستحق لوگ۔
نیگ دینا۔ (ا۔ محاورہ) شادی بیاہ کے موقعوں پر خدمت گاروں کو حق الخدمت اور رشتہ داروں کو شگون کے طور پر کچھ نقدی دینا۔
نیگ لگانا۔ (ا۔ محاورہ) اچھے کام پر لگانا۔ خوشی کے موقع پر خرچ کرنا (۲) تمام خرچ کر ڈالنا۔ برباد کر دینا۔ ضائع کرنا۔
نیگ لینا۔ (ا۔ محاورہ) شادی بیاہ کی تقریبوں میں رشتہ داروں اور خادموں کا اپنا حق لینا۔
نیگرو۔ (نیگ۔ رُو) (انگ۔ ا۔ مذ) (Negro) زنگی حبشی۔ سیاہ فام۔
نیل۔ (ع۔ ا۔ مذ) حصول (۲) دَست رس۔
نیل مرام۔ (ع۔ ا۔ مذ) حصول مقصد۔ مراد پانا۔ مقصد پورا ہونا۔
نِیل۔ (ف۔ ا۔ مذ) نیلا رنگ (۲) وسمہ (۳) مصر کا ایک مشہور دریا (۴) چوٹ کا نشان۔
نیل بڑی۔ (ا۔ مذ) گھٹیا نیل۔
نیل بگڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نیل کا ماٹ بگڑ جانا۔ نیل کا پھٹ کر خراب ہو جانا (۲) کم بختی آنا۔ شامت آنا (۳) جھوٹی باتیں بنانا۔ غلط افواہیں اُڑانا (۴) پاگل ہو جانا۔ عقل نہ رہنا (۵) بھاری نقصان ہونا۔
نیل پڑ جانا (پڑنا)۔ (ا۔ محاورہ) چوٹ کے صدمہ سے جسم پر نیلا داغ پڑ جانا۔
نیل جلانا۔ (ا۔ محاورہ) بارش کا زور کم کرنے کے لیے جاہل لوگ تلوار پر نیل رکھ کر جلاتے ہیں۔
نیل ڈھلنا۔ (ا۔ محاورہ) مرتے وقت آنکھوں سے آنسو ٹپکنا۔ موت کے آثار پیدا ہونا (۲) بے حیا اور بے شرم ہو جانا۔
نیل کا ٹیکا۔ (ا۔ مذ) نیل یا سیاہی کا نشان جو بچوں کے ماتھے پر نظر بد سے بچنے کیلیے بنا دیتے ہیں (۲) بدنامی کا داغ۔ روسیاہی۔
نیل ماٹھ بگڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (کنایتہً) جھوٹی خبر مشہور ہونا۔ کہتے ہیں کہ جب رنگریزوں کا نیل خراب ہو جاتا ہے اور رنگ اچھا نہیں آتا تو وہ کوئی غلط خبر مشہور کر دیتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ غلط افواہ پھیلانے سے خراب نیل ٹھیک ہو جاتا ہے۔
نیل کنٹھ۔ (ا۔ مذ) ایک رنگین پرندہ جس کی گردن اور پَر نیلے ہوتے ہیں۔

نیل کنٹھی - (ا - مث) ایک بوٹی جس کا رنگ نیلاہٹ پر ہوتا ہے۔
نیل کی سلائیاں آنکھوں میں پھیرنا - (ا - محاورہ) اندھا کرنا۔
نیل کی کوٹھی - نیل بنانے کا کارخانہ۔
نیل گاؤ۔ نیل گائے - (ا - مث) ہرن کی قسم کا چھوٹی گائے کے برابر جنگلی چوپایہ۔
نیل گر - (ف - صف) نیل بنانے والا - نیل کا کام کرنے والا۔ رنگریز۔
نیل گوں۔ نیلگوں - (ف - صف) نیلے رنگ کا - آسمانی رنگ کا نیلا۔
نیل گھونٹنا - (ا - محاورہ) نیل کو باریک کرنا۔ نیل پانی میں ڈال کر بلونا۔ (۲) لڑائی ڈالونا - کہرام مچوانا۔
نیلا - (نی - لا) (ہ - صف - ا - مذ) نیلے رنگ کا - نیل گوں - آبی - آسمانی۔ کبود (۲) ایک قسم کا کبوتر۔
نیلا پڑ جانا - (ا - محاورہ) نیلے رنگ کا ہو جانا - کالا پڑ جانا
نیلا پیلا ہونا - (ا - محاورہ) غصّے ہونا - خفا ہونا۔ قہر و غضب سے چہرے کا رنگ متغیر ہونا۔
نیلا تھوتھا - (ا - مذ) توتیا - ایک دوا جو تانبے سے تیار کی جاتی ہے۔
نیلا ڈورا باندھنا (گنڈا پہنانا) - (ا - محاورہ) بُری نظر سے بچانے کے لیے نیلے رنگ کا ڈورا باندھنا۔
نیلا کر دینا (کرنا) - (ا - محاورہ) نیلا رنگ دینا (۲) حد سے زیادہ مارنا۔ اتنا مارنا کہ بدن پر نیلے نشان پڑ جائیں۔
نیلا گودنا - (ا - محاورہ) سوئیوں سے ہاتھ پاؤں گود کر اُن میں نیل بھرنا۔
نیلاب - (نی - لاب) (ق - ا - مذ) دریا۔
نیلاجا - (نی - لا - جا) (ق - صف) بے شرم - بے حیا۔
نیلام - (نی - لام) (پر - ا - مذ) بولی بول کر بیچنا۔ بولیوں کے ذریعے قیمت بڑھاتے جانا۔
نیلام پر چڑھنا - (ا - محاورہ) نیلام کیا جانا۔ نیلام کر کے بیچ دینا۔
نیلام کا مال - (ا - مذ) کم وقعت مال - ناقص اور حقیر چیز۔
نیلام کرنا - (ا - محاورہ) بولی بول کر بیچنا۔
نیلام گھر - (ا - مذ) وہ مقام جہاں بولی دے کر چیزیں فروخت ہوتی ہیں۔
نیلامچی - (نی - لام - چی) (ف - صف) نیلام کرنے والا۔
نیلامی - (نی - لا - می) (اُر - صف) نیلام سے متعلق۔
نیلاہٹ - (نی - لا - ہٹ) (ہ - صف) نیلا پن - نیلی جھلک۔
نیلک - (نی - لک) (ق - ا - مذ) بیل دار کپڑا - بوٹے دار جامہ۔
نیلم - (نی - لم) (ف - ا - مذ) نیلے رنگ کا قیمتی پتھر۔
نیلم پری - (ا - مث) ایک فرضی پری۔
نیلوفر - (نی - لو - فر) (ف - ا - مذ) ایک قسم کے نیلے پھول کا نام جو پانی میں پیدا ہوتا اور دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ کنول۔
نیلوفری - (نی - لو - فَ - ری) (ف - صف) نیلوفر کے رنگ کی - نیلگوں۔

نیلی - (نی - لی) (ف - صف) نیلے رنگ کی چیز - نیل گوں - آبی - آسمانی نیلا کی تانیث۔
نیلی پیلی آنکھیں کرنا - (ا - محاورہ) بے حد غضب ناک ہونا - بہت غصّہ کرنا۔
نیلی فام - (ف - صف) نیلے رنگ کا - نیلگوں - کبود (۲) آسمان۔
نیم - (ق - ا - مذ) اتقا - مذہبی پابندی۔
نیم - (ہ - ا - مذ) ایک چھتنار درخت - جس کے پتے اچھال اور رس بہت کڑوے ہوتے ہیں۔
نیم کی ٹہنی ہلانا - (ا - محاورہ) کنایہ ہے مرضِ آتشک میں مبتلا ہونے سے۔ کہ مریض نیم کی ٹہنی ہلا کر مکھیاں اُڑاتا رہتا ہے۔
نیم کی بنولی - (ا - مث) نم کولی - نیم کا پھل۔
نیم - (ف - صف) نصف - آدھا۔
نیم آستین - (ف - ا - مث) ایک قسم کا کُرتا جس کی آستین آدھی ہوتی ہے۔
نیم اشارہ - (ف - ا - مذ) مبہم اشارہ۔
نیم باز - (ف - صف) آدھا کھلا آدھا بند۔
نیم برشت - (ف - صف) ادھ پکا - ادھ کچا - آدھا بُنا ہوا۔
نیم بسمل - (ف - صف) آدھا ذبح کیا ہوا - گھائل - مجروح - ادھ مُوا۔
نیم تاب - (ف - صف) آدھا لپٹا ہوا۔
نیم تُرک - (ف - صف) کچھ یونہی سا پڑھا ہوا - حرف شناس - جسے پوری تعلیم نہ دی جائے۔
نیم جاں - (ف - صف) (۱) ادھ مُوا - نیم مردہ - قریب المرگ (۲) کمزور لاغر
نیم جوش - (ف - صف) آدھا جُوش دیا ہوا - ہلکا اُبلا ہوا - آدھا پکا ہوا۔
نیم حکیم - (ف - ا - مذ) ناتجربہ کار حکیم - اَن پڑھ اور عطائی حکیم۔
نیم حکیم خطرۂ جان، نیم ملا خطرۂ ایمان - (ا - مثل) ناتجربہ کار سے کام بگڑ جانے کا خطرہ لگا رہتا ہے۔
نیم خواب - (ف - صف) کچی نیند - جاگنے سونے کی کیفیت۔
نیم خوردہ - (ف - صف) جھوٹا - پس خوردہ۔
نیم راضی - (ف - صف) تھوڑا رضامند۔
نیم رُخ - (ف - صف) یک رُخی تصویر۔
نیم رس - (ف - صف) جو چیز ابھی پوری تیار نہ ہوئی ہو۔
نیم رضا - (ف - صف) کسی قدر رضامندی۔
نیم روز - (ف - صف) دوپہر۔
نیم شگفت - (ف - صف) ناتمام - آدھا بندھا ہوا۔
نیم سوختہ - (ف - ا - مث) آدھا جلا ہوا۔
نیم سیر - (ف - صف) آدھا پیٹ بھرا ہوا۔
نیم شب - (ف - ا - مث) آدھی رات۔
نیم کش - (ف - صف) آدھا کھینچا ہوا - آدھا اندر آدھا باہر۔
نیم کشتہ - (ف - صف) گھائل - زخمی۔
نیم گرم - (ف - صف) شیر گرم - وہ پانی جو پوری طرح گرم نہ ہو - تھوڑا گرم - گنگنا۔

نیم مُلّا ۔ (ف ۔صف) ناقص العلم ۔معمولی پڑھا لکھا مولوی ۔
نیم نگاہ ۔ (ف ۔صف) کنکھیوں سے دیکھنا ۔
نیم وا ۔ (ف ۔صف) آدھا کھلا ہوا ۔
نیمچہ ۔ (نیم ۔ چہ) (ف ۔ا ۔مذ) چھوٹی تلوار ۔
نیمچہ تولنا ۔ (ا ۔محاورہ) مارنے کے لیے نیمچہ اُٹھانا ۔
نیمن ۔ (نی ۔مَن) (ہ ۔صف) مضبوط ۔گٹھیلا ۔ زورآور قوی (۲) دیرپا ۔ مستحکم ۔پختہ ۔پکّا (۳) بھاری ۔ٹھوس ۔
نیمہ ۔ (نی ۔مہ) (ف ۔ا ۔مذ) آدھا ۔نصف (۲) ایک قسم کا اُونچا پائجامہ (۳) جانب ۔طرف (۴) برقع (۵) زنانہ استعمال کا اندرونی لباس ۔محرم ۔
نیمہ آستین ۔ (ف ۔ا ۔مث) ایک قسم کا کرتا ۔ جس کی آستینیں آدھی ہوتی ہیں ۔
نیمی ۔ (ن ۔یِ ۔می) (ہ ۔ا ۔مذ) ایماندار ۔ پاکدامن ۔ پارسا ۔پرہیزگار (۲) پابند قاعدہ ۔پابند اوقات (۳) دیانت دار (۴) خدا ترس ۔صاف باطن ۔
نیمے دروں نیمے بروں ۔ (ف ۔مثل) آدھا اندر ۔آدھا باہر ۔
نیں ۔ (ق) نہیں ۔
نین ۔ (ہ ۔ا ۔مذ) آنکھ ۔چشم (۲) نظر ۔نگاہ
نین سُکھ ۔ (ا ۔محاورہ) ایک قسم کا عمدہ باریک کپڑا ۔خاصہ ۔
نین گنوانا ۔ (ا ۔محاورہ) اندھا ہونا (۲) محتاج ہونا ۔
نین مُتنا ۔ (ا ۔صف) بات بات پر رو دینے والا ۔ زود رنج ۔
نین مُتنی ۔ (ا ۔مث) چڑچڑی ۔زود رنج عورت ۔بات بات پر رو دینے والی ۔ہر بات پر آزردہ اور ناراض ہونے والی ۔
نیناں ۔ (نے ۔ناں) (ہ ۔ا ۔مذ) آنکھیں ۔
نیند ۔ (ہ ۔ا ۔مث) نوم ۔خواب ۔سونے کی کیفیت ۔جاگنے کی ضد ۔
نیند (آ) جانا ، آنا ۔ (ا ۔محاورہ) سو جانا ۔سونے کی خواہش ہونا ۔
نیند (اُچٹ) اُڑ جانا ۔ (ا ۔محاورہ) نیند نہ آنا ۔نیند کا جاتے رہنا ۔ آنکھ کھل جانا ۔جاگ پڑنا ۔
نیند اُڑنا ۔ (ا ۔محاورہ) نیند نہ آنا ۔
نیند اُمڈنا ۔ (ا ۔محاورہ) شدت سے نیند آنا ۔
نیند بھر جانا ۔ (ا ۔محاورہ) سونے کی خواہش نہ رہنا ۔
نیند بھر کر سونا ۔ (ا ۔محاورہ) بے فکری سے سونا ۔جی بھر کر سونا ۔
نیند بھری آنکھیں ۔ (ا ۔مث) وہ آنکھیں جن میں نیند کا خمار ہو ۔
نیند بھری ہونا ۔ (ا ۔محاورہ) آنکھوں میں نیند کا خمار ہونا ۔
نیند پڑنا ۔ (ا ۔محاورہ) نیند آنا ۔سو جانا ۔
نیند جانا ۔ (ا ۔محاورہ) نیند نہ آنا ۔نیند اُڑنا ۔
نیند حرام کرنا ۔ (ا ۔محاورہ) سوتے میں تنگ کرنا ۔ سونے نہ دینا ۔سوتے سے جگا دینا ۔
نیند کافور ہونا ۔ (ا ۔محاورہ) نیند اُڑ جانا ۔
نیند کا ماتا ۔ (ا ۔صف) خواب آلود ۔نیند بھرا ہوا ۔

نیند کھو دینا ۔ (ا ۔محاورہ) سونے نہ دینا ۔نیند اُڑا دینا ۔
نیند کی جھپکی ۔ (ا ۔مث) غنودگی ۔ذرا سی دیر آنکھ جھپکنا
نیند کے مارے بُرا حال ہونا ۔ (ا ۔محاورہ) بڑے زور کی نیند آنا ۔شدت کی نیند آنا
نیند میں خلل (فتور) آنا ۔ (ا ۔محاورہ) نیند بھر کر سونے نہ پانا ۔
نینو ۔ (نے ۔نو) (ہ ۔ا ۔مذ) ایک قسم کا سوتی باریک کپڑا جس پر آنکھ کی مانند تارے تارے سے بنے ہوتے ہیں ۔پھول دار کپڑا ۔
نیو ۔ (ن ۔یو ۔نیوْ) (ہ ۔ا ۔مث) بنیاد ۔دیوار کی جڑ ۔بنا ۔
نیو جمانا ۔ (ا ۔محاورہ) مضبوط کرنا ۔
نیو ڈالنا ۔ (ا ۔محاورہ) کسی مکان کی بنیاد رکھنا (۲) کسی بات کی تمہید اُٹھانا (۳) شروع کرنا ۔
نیو سے بیٹھنا ۔ (ا ۔محاورہ) کسی تعمیر کا بنیاد سے بیٹھ جانا ۔
نیو کھودنا ۔ (ا ۔محاورہ) بنیاد کھودنا ۔جڑ کھودنا ۔
نیوا ۔ (نی ۔وا) (ہ ۔ا ۔مذ) پُرسکون ۔سنجیدہ ۔مطمئن ۔
نیوتا ۔ (ن ۔یو ۔تا) (ہ ۔ا ۔مذ) شادی بیاہ کی تقریبوں میں نقدی دینے لینے کی رسم ۔
نیوتا (بھیجنا) دینا ۔ (ا ۔محاورہ) شادی میں طلب کرنا ۔تقریب میں مدعو کرنا ۔دعوت دینا ۔
نیوتنا ۔ (ن ۔یوت ۔نا) (ہ ۔مص) بلاوا بھیجنا ۔دعوت دینا ۔
نیوز ۔ (News) (ن ۔یوز) (انگ ۔ا ۔مث) خبر ۔اخبار ۔
نیوز ایڈیٹر (انگ ۔مذ) اخبار میں خبروں کا نگرانِ اعلیٰ ۔
نیوز ایجنٹ ۔ (News Agent) (انگ ۔ا ۔مذ) اخبار فروش ۔خبر رساں ۔
نیوز ایجنسی ۔ (انگ ۔ا ۔مث) محکمۂ اطلاعات ۔اطلاع رسانی محکمۂ خبر رسانی ۔ (News Agency)
نیوز پرنٹ ۔ (Newsprint) (انگ ۔ا ۔مذ) اخبار چھاپنے کا معمولی کاغذ ۔
نیوز پیپر ۔ (News Paper) (انگ ۔ا ۔مذ) اخبار ۔
نیوز لیٹر ۔ (News Letter) (انگ ۔ا ۔مذ) خبر نامہ ۔اخباری مراسلہ ۔جس میں خبریں یا خبروں پر تبصرہ درج ہو ۔
نیوش ۔ (ن ۔یوش) (ف ۔صف) سُننا ۔ سُننے والا ۔ بطور لاحقہ استعمال ہوتا ہے ۔ جیسے حق نیوش ۔
نیوشندہ ۔ (ن ۔یو ۔شن ۔دہ) (ف ۔صف) سُننے والا ۔
نیوگ ۔ (ن ۔یوگ) (ہ ۔ا ۔مذ) ہندوؤں میں اولاد حاصل کرنے کے لیے ایک خاص رسم ۔
نیولا ۔ (نی ۔یو ۔لا) (ہ ۔ا ۔مذ) چوہے کی قسم کا ایک جانور جو سانپ کا دشمن ہے ۔
نیولی ۔ (ن ۔یولی) (ہ ۔ا ۔مث) روپے رکھنے کی لمبی سی تھیلی ۔ہمیانی
نیون ۔ (Neon) (نی ۔اون) ایک قدرتی گیس جو تھوڑا عرصہ گزرا

۱۸۹۸ء در یافت ہوئی ہے۔ یہ گیس روشنی کے کام آتی ہے۔
نیوی (Navy) (نے - وی) (انگ ا - مث) بحری فوج۔ جنگی جہازوں کا بیڑا۔ جنگی بیڑا۔

نیہہ - (ہ - ا - مذ) پیار۔ محبت۔ عشق۔
نیہہ لگانا - (ہ - محاورہ) آنکھ لگانا۔ عشق لڑانا۔ محبت کرنا۔
نیہی - (ہ - صف) محبت کرنے والا۔

و

و (واؤ) (ع ۔ ا ۔ مذ و مث) اُردو کا تینتیسواں[۳۳] ۔ فارسی کا تیسواں[۳۰] ۔ عربی کا چھبیسواں[۲۶] اور ہندی کا انتیسواں[۲۹] حرف ۔ حساب ابجد میں اس کے چھ عدد مقرر ہیں ۔ واؤ کی چار قسمیں ہیں (۱) معروف ۔ جس واؤ کے پہلے پیش ہو اور خوب ظاہر کرکے پڑھا جائے جیسے دُور ۔ حُور (۲) مجہول ۔ جس واؤ کے پہلے پیش تو ہو مگر ظاہر کرکے نہ پڑھا جائے جیسے ہوش ۔ زور (۳) موقوف ۔ یہ واؤ ان اُردو ہندی اسماء کے آخر میں آتا ہے ۔ جن میں واؤ کے پہلے الف ہو ۔ جیسے بھاؤ تاؤ (۴) معدولہ ۔ یہ واؤ لکھا جاتا ہے ۔ مگر بولا نہیں جاتا ۔ جیسے خوش ۔ خود پہچان کے لیے اس کے نیچے چھوٹی سی لکیر لگا دیتے ہیں ۔ واؤ لین وہ واؤ ہے ۔ جس کے حرف ماقبل پر ختم ہو اور آواز کو نرم اور ترچھی کرکے تلفظ کیا جائے جیسے قوم ۔ شوق وغیرہ ہیں ۔

اس کے علاوہ یہ حرف اُردو اور فارسی میں مندرجہ ذیل معنوں میں استعمال ہوتا ہے (۱) واو معیّت ۔ یعنی ایک کے ساتھ دوسرے کا لازم ہونا جیسے پیری وصد عیب ۔ یہ واؤ صرف عربی فارسی الفاظ کے درمیان آتا ہے ۔ (۲) واؤ قسم ۔ جیسے واللہ (خدا کی قسم) واؤ زائد جیسے ولیک ۔ ولیکن ۔ ولے (۴) واؤ نسبت جیسے ہندو (۵) واؤ عطف (مرکبات فارسی و عربی میں اس کا استعمال جائز ہے ۔ اُردو اور ہندی میں نہیں ۔ اس کا تلفظ "او" ہے ۔ جیسے زید و بکر شام و سحر ۔ یہ قمری حرف ہے اس کے اگر "ال" آئے گا تو لام بولا جائے گا ۔ جیسے الواحد ۔

و ۔ ا

وا ۔ (ف ۔ صف) کھُلا ہوا ۔ کشادہ ۔ جُدا ۔ الگ ۔ پھیلا ہوا (۲) (تابع فعل) دوبارہ دوسری دفعہ ۔ پھر ۔ پیچھے ۔ بعد ۔

وابستگان ۔ (وا ۔ بس ۔ ت ۔ گان) (ف ۔ صف ۔ مذ ۔ مث) وابستہ کی جمع ۔ جو خاص تعلق رکھتے ہوں ۔ متعلقین ۔ رشتہ دار ۔ ملازم ۔ لواحقین ۔

وابستگی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) تعلق ۔ سروکار ۔ واسطہ ۔ لگاؤ ۔

وابستہ ۔ (ف ۔ صف) (۱) بندھا ہوا (۲) متعلق (۳) رشتے دار ۔ عزیز (۴) ملازم ۔ نوکر ۔

واپس ۔ (ف ۔ صف) پیچھے (۲) بعد میں (۳) لوٹایا ہوا ۔ مسترد کیا ہوا ۔ نامنظور کیا ہوا (۴) لوٹا ہوا ۔ الٹا پھرا ہوا (۵) پھر ۔ دوبارہ ۔

واپسی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) واپس کی ہوئی ۔ پھری ہوئی (۲) واپس ہونے یا آنے کی حالت ۔

واپسیں ۔ (ف ۔ صف) آخرکار ۔ آخری ۔ اخیر ۔ دم کے ساتھ استعمال ہوتا ہے ۔ جیسے دم واپسیں ۔

وادید ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) پھر کر دیکھنا ۔ لوٹ کر دیکھنا ۔

وارُستگی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) آزادی ۔ فارغ البالی ۔ چھٹکارا ۔

وارُستہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) آزاد ۔ فارغ البال ۔ جمع ؛ وارُستگان ۔

وارُستہ طبع ۔ **وارُستہ مزاج** ۔ (ف ۔ صف) آزاد طبع ۔ بے پرواہ ۔

وارفتگی ۔ آپے سے باہر ہونے کی حالت ۔ بے خودی ۔ بے خبری ۔

وارفتہ ۔ (ف ۔ صف) جو اپنے آپے سے باہر ہو ۔ بے خود (۲) شیفتہ عاشق ۔ جمع ؛ وارفتگان ۔

وارفتہ مزاج ۔ (ف ۔ صف) جس کا مزاج اس کے قابو میں نہ ہو بے خود ۔ بے خبر ۔

واسُوخت ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) مسدس طرز کی ایک نظم جس میں معشوق کے ظلم و ستم کا حال بیان کرکے اس سے بیزاری کا اظہار کیا گیا ہے ۔

واسُوختہ ۔ (ف ۔ صف) جلا ہوا ۔

وانشگاف ۔ (ف ۔ صف) ظاہر ۔ کھُلا ۔ کسی بات کو کھول کر بیان کرنا ۔

واکرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کھولنا ۔ باز کرنا ۔ اُکھاڑنا ۔

واگزار ۔ (ف ۔ صف) چھوڑ دینا ۔ پابندی یا شرط اُٹھا لینا (۲) واپس کرنا ۔

واگزاشت ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) چھوڑ دینے ۔ پابندی ہٹانے یا شرط ہٹانے کا عمل (۲) واپسی ۔

واگزاشتہ ۔ (ف ۔ صف) چھوڑا ہوا (۲) واپس دیا ہوا (۳) رہا کیا ہوا ۔

واماندگاں ۔ (ف ۔ صف) واماندہ کی جمع ۔ جو پیچھے رہ گئے ۔ جو تھک کر رہ گئے ۔

واماندگی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) پیچھے رہ جانا (۲) تھکن ۔ تھکاوٹ (۳) عاجزی ۔ ہیچ ہونا ۔

واماندہ ۔ (ف ۔ صف) جو تھک کر پیچھے رہ گیا ۔ جو تھک کر بیٹھ گیا (۲) باقی بچا ہوا ۔ پس ماندہ (۳) عاجز ۔ ہیچ ۔ جمع ؛ واماندگان ۔

وا ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) کھُلنا ۔ آزاد کیا جانا (۲) غم سے نجات پانا ۔

وا ۔ (ع) وائے کا مخفف ۔ آہ ! افسوس ۔

واحسرتا ۔ (ف ۔ کلمۂ حسرت) افسوس ! ہائے افسوس ۔ حیف ۔

وامصیبتا ۔ (ع ۔ کلمہ افسوس) ہائے مصیبت ۔ کوئی مصیبت پڑے تو اس موقع پر بطور اظہار ملال یا فریاد کہتے ہیں ۔

واوَیلا ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) ماتم ۔ رونا پیٹنا (۲) دُہائی ۔ فریاد (۳) افسوس ۔ حیف ۔

واوَیلا کرنا / مچانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) رونا پیٹنا (۲) دہائی دینا ۔ شور مچانا ۔

واٹ ۔ (Watt) (انگ ۔ا۔ مذ) برقی قوت کا پیمانہ ۔
واٹر ۔ (Water) (وا۔ ٹر) (انگ ۔ا۔ مذ) پانی ۔ جل ۔ آب ۔
واٹر پروف ۔ (Water Proof) (انگ ۔ا۔ صف) بن ردک ۔ جس پر پانی اثر نہ کرے (لباس وغیرہ) ۔
واٹر پولو ۔ (Water Polo) (انگ ۔ا۔ مذ) پانی پولو ۔ ایک کھیل جو تیراک کھیلتے ہیں ۔
واٹر سپلائی ۔ (Water Supply) (انگ ۔ا۔ مذ) پینے کا پانی فراہم کرنے کا انتظام ۔ آب رسانی ۔
واٹر کلر ۔ (Water Colour) (انگ ۔ا۔ مذ) آب رنگ ۔ پانی کے رنگ جو تیل کے بجائے پانی میں حل کیے جائیں (۲) آب رنگ تصویر (۳) آب رنگ مصوری ۔
واٹر ورکس ۔ (Water Works) (انگ ۔ا۔ مذ) کارخانۂ آب رسانی ۔
واٹر مارک ۔ (Water Mark) (انگ ۔ا۔ مذ) کاغذ کے اندرونی نشانات جن میں بنانے والا کا نام وغیرہ لکھا ہوتا ہے ۔
واثق ۔ (وا۔ ثق) (ع ۔ صف) مضبوط ۔ پکا ۔ مستحکم ۔ پختہ ۔ مستقل ۔
واجب ۔ (وا۔ جب) (ع ۔ صف) ضروری ۔ لازم ۔ مناسب ۔ ٹھیک لائق ۔ سزاوار ۔ قابل (۲) جو اپنے وجود میں دوسرے کا محتاج نہ ہو ۔ خدائے تعالیٰ (۳) ہمیشہ ۔ دائم (۴) (فقہ میں) وہ رکن دین جس کو بغیر عذر ادا نہ کرنے والا گنہ گار ہو (۵) (علم ریاضی میں) وہ مکسور جس کی کسر کا عدد مخرج کے عدد سے چھوٹا ہو (۶) تنخواہ مشاہرہ ۔ ماہانہ ۔ ماہ وار ۔ جمع ، واجبات ۔
واجب آنا ۔ (۱۔ محاورہ) لازم آنا ۔ ضروری ہو جانا (۲) ذمے نکلنا ۔
واجب الاتباع ۔ (ع ۔ا۔ صف) جس کی پیروی ضروری ہو ۔
واجب الادا ۔ (ع ۔ا۔ صف) جس کا ادا کرنا ضروری ہو ۔ ایسی رقم جو کسی کے ذمے نکلتی ہو ۔
واجب الاذعان ۔ (ع ۔ صف) جس کی تعمیل ضروری ہو ۔
واجب الاظہار ۔ (ع ۔ صف) جس کا ظاہر کرنا یا بیان کرنا ضروری ہو ۔
واجب التسلیم ۔ (ع ۔ صف) جس کا ماننا ضروری ہو ۔
واجب التعزیر ۔ (ع ۔ صف) قابل سزا ۔ وہ فعل جو جرم کی حد میں یا قانون کی زد میں آئے ۔
واجب التعظیم ۔ (ع ۔ صف) تعظیم کرنے کے لائق ۔ بزرگ ۔ محترم ۔
واجب التعمیل ۔ (ع ۔ صف) جس پر عمل کرنا لازمی ہو ۔
واجب الرحم ۔ (ع ۔ صف) ترس کھانے یا رحم کرنے کے لائق ۔
واجب الرعایت ۔ (ع ۔ صف) قابل معافی ۔ رعایت کا مستحق ۔
واجب الطلب ۔ (ع ۔ صف) جس کا طلب یا وصول کرنا ضروری ہو ۔
واجب العرض ۔ (ع ۔ صف) بتانے یا بیان کرنے کے قابل (۲) عرضی دعوے ۔ تحریری معروضہ (۳) وہ شرائط جو قانونی بندوبست کے خاتمے پر مالکوں اور کاشتکاروں کے درمیان کاشت وغیرہ کے بارے میں لکھی جائیں
واجب القتل ۔ (ع ۔ صف) قتل کرنے کے قابل ۔ گردن زنی ۔
واجب القطع ۔ (ع ۔ا۔ صف) کاٹ دینے کے قابل ۔
واجب الوجود ۔ (ع ۔ صف) جس کی ذات اپنے وجود میں کسی کی محتاج نہ ہو ۔ اللہ تعالیٰ ۔
واجب الوصول ۔ (ع ۔ صف) جس کا وصول کرنا واجب ہو ۔ یافتنی
واجب جاننا ۔ واجب سمجھنا ۔ (۱۔ محاورہ) لازم سمجھنا ۔ ضروری جاننا ۔ فرض سمجھنا ۔ لازم قرار دینا ۔
واجب ہونا ۔ (۱۔ محاورہ) ضروری ہونا (۲) ذمے نکلنا ۔
واجبات ۔ (وا ۔ج ۔ بات) (ع ۔ا۔ مذ) (۱) واجب کی جمع ۔ لازمی ۔ یا ضروری چیزیں ۔ لوازمات (۲) رقم واجب الوصول ۔ چڑھی ہوئی
واجبی ۔ (وا ۔ج ۔ بی) (ف ۔ صف) ضروری ۔ لازمی (۲) بجا ۔ درست ۔ ٹھیک ۔ معقول (۳) تھوڑی ۔ کسی قدر ۔
واجبی بات ۔ (ف ۔ا۔ مث) درست بات ۔ ٹھیک بات ۔
واجبی خرچ ۔ (ف ۔ا۔ مذ) متوسط خرچ ۔ لازمی خرچ ۔
واجبی سا ۔ (ف ۔ تابع فعل) تھوڑا سا ۔ ذرا سا ۔ قلیل مقدار میں ۔
واجبی قیمت ۔ (ف ۔ا۔ مث) مناسب قیمت ۔ وہ قیمت جو نہ زیادہ ہو نہ کم ہو ۔
واجِد ۔ (وا ۔ جِد) (ع ۔ صف) وجود دینے والا (۲) پانے والا (۳) بات نکالنے والا (۴) اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ۔
واچ ۔ (Watch) (انگ ۔ا۔ مث) جیبی گھڑی ۔
واچ میکر ۔ (Watch Maker) (انگ ۔ا۔ مذ) گھڑی درست کرنے والا ۔ گھڑی ساز ۔
واحِد ۔ (وا ۔ حِد) (ع ۔ صف) (۱) ایک ۔ مفرد ۔ فرد (۲) یگانہ یکتا ۔ اکیلا (۳) نرا ۔ تنہا ۔ صرف ۔ محض ۔ فقط (۴) خدائے تعالیٰ کا ایک صفاتی نام ۔
واحد العین ۔ (ع ۔ صف) ایک آنکھ کا ۔ کانا ۔ یک چشم ۔
واحد حقیقی ۔ (ع ۔ صف) اصلی یکتا ۔ خدائے تعالیٰ ۔
واحد شاہد ۔ (ع ۔ صف) واقف ۔ باخبر (۲) پانے والا ۔
واحدیّت ۔ (وا ۔ح ۔ دی ۔ یَت) (ع ۔ا۔ مث) ایک ہونا ۔ یکتائی ۔
وادی ۔ (وا ۔ دی) (ع ۔ا۔ مث) نیچی زمین ۔ گھاٹی (۲) دو پہاڑوں کے درمیان کی زمین (۳) نالے یا دریا کے سیلابی پانی کی گزرگاہ (۴) (مذ) جنگل ۔ صحرا ۔ بیابان ۔
وادیِ القرا ۔ (ع ۔ا۔ مث) مدینہ منورہ کے قریب ایک وادی ۔
وادیِ ایمن ۔ (ع ۔ ف ۔ا۔ مذ) وہ جنگل جہاں حضرت موسیٰؑ اپنی بیوی کو دردِ زہ میں مبتلا چھوڑ کر آگ کی تلاش میں نکلے تو ایک درخت پر خدا کی تجلی نظر آئی ۔ یہ مقام کوہ طور کے دائیں جانب تھا ۔ اس لیے وادیِ ایمن مشہور ہوا ۔

وادیِ خاموشاں ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) قبرستان ۔ گورستان ۔

وادیِ مجنوں ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) وہ صحرا جس میں قیس (مجنوں) عشق میں مارا مارا پھرتا تھا ۔

وادیِ مقصود ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) منزل مقصود ۔

وادی نورد ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) صحراؤں میں پھرنے والا ۔ دیوانہ پاگل ۔ عاشق ۔

وادی ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) (۱) ناطق ۔ بولتا ہوا (۲) کسی راگ کا وہ سُر جس پر راگ کا قیام ہو اور اس کے بغیر راگ کی صحیح شکل نہ بن سکے ۔

وار ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) حملہ ۔ چوٹ ۔ ضرب ۔ مار (۲) الزام ۔ بہتان (۳) بہت بوجھ یا وزن (۴) زخم ۔ گھاؤ (۵) باری ۔ داؤں (۶) موقع ۔ گھات (۷) دن ۔ روز (۸) ڈھیر ۔ مقدار (۹) صدقہ ۔ نچھاور (۱۰) دریا کا قریبی کنارہ (۱۱) (تابع فعل) اس طرف ۔ اِدھر ۔

وار بچانا ۔ (ا ۔ محاورہ) حملہ روکنا ۔ ضرب روکنا ۔

وار بیٹھنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بھرپور ہاتھ پڑنا ۔ کاری چوٹ آنا ۔

وار پار ۔ (ا ۔ تابع فعل) اس سرے سے اس سرے تک ۔ آر پار ۔

وار پار ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) اِدھر سے اُدھر نکل جانا ۔ آر پار ہونا ۔

وار پھیر ۔ (ا ۔ مذ) روپیہ پیسہ جو دولہا اور دولہن کے سر سے وار کر تقسیم کر دیا جائے ۔ صدقہ ۔ نچھاور ۔

وار چلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ضرب لگنا ۔ چوٹ لگنا (۲) موقع ہاتھ آنا ۔ داؤں پڑ جانا ۔

وار خالی جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ضرب نہ لگنا ۔

وار خالی دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) ضرب پلٹتے اُوپر نہ پڑنے دینا ۔ چوٹ بچانا ۔

وار روکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی حربے کو ڈھال یا کسی عضو پر روکنا ۔

وار کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ضرب لگانا ۔ چوٹ مارنا ۔ حملہ کرنا (۲) چال چلنا ۔ چوٹ کرنا ۔

وار لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) اپنی باری لینا (۲) دم لینا ۔ ٹھہرنا ۔

وارِ مرداں خالی نہ باشد ۔ (ف ۔ مقولہ) مردوں کا وار خالی نہیں جاتا ۔

وار ملنا ۔ (ا ۔ محاورہ) موقع ملنا ۔ باری آنا (۲) فرصت نصیب ہونا ۔

وار ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) بوجھ (۲) وقت ۔ باری (۳) (صف) صاحب ۔ رکھنے والا ۔ پانے والا (۴) بھرا ہوا ۔ جیسے اُمیدوار ۔ قصوروار (۵) لائق ۔ مناسب ۔ موزوں جیسے سزاوار ۔ شاہ وار (۶) مثل ۔ مانند ۔ جیسے ذرہ وار ۔ حباب وار (۷) بموجب ۔ موافق جیسے ماہوار قسط وار (۸) کلمۂ نسبت جیسے بزرگوار ۔

وارا ۔ (وا ۔ را) (ہ ۔ ا ۔ مذ) بچت ۔ کفایت (۲) فائدہ ۔ نفع (۳) بیوپاری سے اضافہ (۴) صدقہ ۔ قربانی ۔ نذر (۵) (صف) سستا ۔

وارا بندی ۔ (ا ۔ مث) محکمہ انہار کی اصطلاح میں کاشتکاروں کو پانی ملنے کی باری ۔ باری مقرر کرنا ۔

وارا نیارا ۔ (ا ۔ مذ) قطعی فیصلہ ۔ دوٹوک فیصلہ (۲) خلاصی ۔ نجات ۔ (۳) (کنایۃً) خاتمہ ۔

وارے نیارے ۔ (ا ۔ مذ) دولت (۲) نفع (۳) کمائی ۔

وارے نیارے ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) گھر سے ہونا ۔ خوب نفع ہونا ۔ چاندی ہونا ۔

وارث ۔ (وا ۔ رِث) (ع ۔ ا ۔ مذ) مُردے کے مال کا صحیح حقدار (۲) خاوند ۔ شوہر (۳) مددگار ۔ حامی ۔ حمایتی (ان معنوں میں "والی" کے ساتھ استعمال ہوتا ہے) (جمع ۔ ورثاء)

وارث بعید ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) دُور کا وارث ۔

وارث تاج و تخت ۔ وارث تاج و نگیں ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) سلطنت کا وارث ۔ ولی عہد ۔

وارث شرطی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) ایسا وارث جس کے لیے میراث پانے کی کوئی خاص شرط ہو ۔ کسی شرط پر میراث پانے والا ۔

وارث صُلبی ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) جسے نسلی وارث ہونے کی وجہ سے میراث کا حق پہنچتا ہو ۔

وارث ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) مُردے کی جائیداد کا حقدار ہونا ۔

وارثی ۔ (وا ۔ رِ ۔ ثی) (ع ۔ ا ۔ مذ) صوفیا کا ایک گروہ جو حضرت وارث علی شاہ صاحب دیوا شریف کا پیرو ہے (صف) اس گروہ یا مسلک سے متعلق ۔

وارد ۔ (وا ۔ رِد) (ع ۔ صف) آنے والا ۔ پہنچنے والا ۔ موجود ۔

وارد و صادر ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) مہمان (۲) مسافر (۳) آنے جانے والا ۔

وارد ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) پہنچنا (۲) اُترنا ۔ نازل ہونا (۳) پیش آنا ۔ گزرنا (۴) داخل ہونا ۔

وارِدات ۔ (وا ۔ رِ ۔ دات) (ع ۔ ا ۔ مث) واردہ کی جمع (۱) وہ حال جو آدمی پر گزرے ۔ بیتی ۔ کوئی پیش آئی ہوئی ۔ حال احوال ۔ حالات (۲) سانحہ ۔ حادثہ ۔ واقعہ ۔ وقوعہ (۳) فساد ۔ ہنگامہ ۔ لڑائی جھگڑا ۔

وارداتِ خفیف ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) معمولی قسم کا جھگڑا یا وقوعہ ۔

وارداتِ سنگین ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) سخت وقوعہ یا جھگڑا ۔

وارڈ ۔ (Ward) (انگ ۔ ا ۔ مذ) میونسپلٹی یا کارپوریشن کی علاقہ بندی کے مطابق شہر کا ایک حلقہ یا علاقہ (۲) وہ نابالغ جس کی ذات یا جائیداد یا دونوں کے لیے عدالت سے کوئی منتظم مقرر ہو (۳) ہسپتال میں مقررہ حلقہ ۔

وارڈ کیپر ۔ (Ward Keeper) (انگ ۔ ا ۔ مذ) وارڈ کا محافظ یا چوکیدار ۔

وارڈن ۔ (Warden) (وار ۔ ڈن) (انگ ۔ ا ۔ مذ) چوکیدار ۔ پاسبان سنتری (۲) نگران ۔ حاکم ۔

وارِن ۔ (وا ۔ رَن) (ہ ۔ ا ۔ مذ) صدقہ ۔ نچھاور ۔ بھینٹ ۔ نیاز نذر ۔ قربانی ۔

وارن پھیرن ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) صدقہ ۔ وہ نقدی جو نچھاور کی جائے ۔

وارنا ۔ (وا ۔ ر ۔ نا) (ا ۔ مص) (۱) صدقے کرنا ۔ نچھاور کرنا ۔ قربان کرنا ۔ بھینٹ دینا ۔

وارنٹ۔ (Warrant) (وا۔رَنٹ)(انگ۔ا۔مذ) گرفتار کرنے کا تحریری حکم نامہ (۲) طلب نامہ۔حکم نامہ۔

وارنٹ تلاشی (انگ۔ا۔مذ) تلاشی لینے کا تحریری حکم نامہ۔

وارنٹ جاری کرنا۔ (ا۔مص مرکب) کسی کی گرفتاری کا تحریری حکم دینا۔

وارنٹ رہائی۔ (انگ۔ا۔مذ) رہا کرنے کا تحریری حکم۔

وارنٹ گرفتاری۔ (انگ۔ا۔مذ) گرفتار کرنے کا حکم نامہ۔

وارنش۔ (Varnish) (وَار۔نِش) (انگ۔ا۔مذ) رال ملا ہوا گاڑھا سیال مادہ جسے فرنیچر وغیرہ چمکانے کے لیے استعمال کرتے ہیں (۲) رُوغن۔ رنگ۔ ملمّع۔ قلعی۔

وارننگ۔ (Warning) (وار۔نِنگ) (انگ۔ا۔مث) تنبیہہ۔ انتباہ۔

واری۔ (وا۔ری) (ہ۔ا۔مث) عورتوں کا تکیہ کلام۔صدقے۔قربان تصدّق۔نثار۔

واری جانا۔ (ا۔محاورہ) قربان۔صدقے ہونا۔

واری جاؤں۔ (ا۔بول چال) صدقے جاؤں۔قربان ہوں۔

واڑ۔ (ہ۔ا۔مث) احاطہ۔ وہ جگہ جس کے گرد باڑھ لگی ہو (۲) مقام۔ رہنے کی جگہ۔

واڑا۔ (وا۔ڑا) (ہ۔ا۔مذ) محلّہ۔ٹولہ۔کوچہ۔گلی (۲) علاقہ۔ملک۔سلطنت (۳) گنے کا اُوپر کا حصّہ جو پھیکا ہوتا ہے۔(ق)

واڑی۔ (وا۔ڑی) (ہ۔ا۔مث) باغ۔چمن۔باڑی۔

واژگوں۔ واژُوں۔ (واژ۔گُوں) (وا۔ژُوں) (ف۔صف) اوندھا۔ اُلٹا (۲) منحوس۔نامبارک۔

واژُوں بخت۔ (ف۔ا۔مذ) بدنصیب۔بدبخت۔

واسطہ۔ (وا۔س۔طہ) (ع۔ا۔مذ) درمیانی چیز یا شخص۔ایلچی۔ثالث بچولیا۔بیچ کا۔قاصد (۲) ربط۔لگاؤ۔تعلق۔نسبت (۳) کام۔ سروکار۔غرض۔مطلب (۴) سبب۔باعث۔وجہ (۵) وسیلہ ذریعہ (۶) طفیل۔صدقہ (۷) دوستی۔آشنائی۔رشتہ داری۔محبّت۔

واسِطۃُ العِقد۔ وہ بیش قیمت اور بڑا موتی جو موتیوں کی لڑی کے وسط میں پرو دیا جائے۔

واسطہ پڑنا۔ (ا۔محاورہ) کام پڑنا۔سروکار ہونا۔

واسطہ پیدا کرنا۔ (ا۔محاورہ) وسیلہ ڈھونڈ لینا۔ذریعہ پیدا کرنا۔

واسطہ دار۔ (ع۔ف۔صف) رشتہ دار (۲) کسی قسم کا تعلق رکھنے والا۔

واسطہ دینا۔ (ا۔محاورہ) بیچ میں ڈالنا۔کسی کے نام کی دہائی دینا۔

واسطہ ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) پالا ڈالنا۔کام ڈالنا۔

واسطہ رکھنا۔ (ا۔محاورہ) تعلق رکھنا۔علاقہ رکھنا۔غرض رکھنا۔

واسطہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) لگاؤ ہونا۔تعلق ہونا۔

واسطی۔ (وا۔س۔طی) (ا۔مذ) شہر واسط سے تعلق رکھنے والا۔ایک قسم کا عمدہ قلم جو واسط سے آتا ہے۔

واسطے۔ (واس۔طے) (اُر۔ا۔مذ) واسطہ کی اُردو جمع۔تعلقات۔

ذریعے۔وسیلے۔لگاؤ۔مطلب (۲) لیے (۳) بسبب۔

واسِع۔ (وا۔سِع) (ع۔صف) پھیلنے والا۔وسیع (۲) خدائے تعالےٰ کا ایک صفاتی نام۔

واسکٹ۔ (Waist Coat) (واس۔کٹ) (انگ۔ا۔مذ) بے آستینوں کی فتوحی۔صدری۔کمری۔

واشر۔ (Washer) (وا۔شَر) (انگ۔ا۔مذ) وہ چھلا جو ڈھبری کے ساتھ کس دیتے ہیں۔

واشنگ فیکٹری۔ (Washing Factory) (وا۔شِنگ۔ فیک۔ٹَ۔ری) (انگ۔ا۔مث) کپڑے دھونے کا کارخانہ۔دھوبی کی دکان۔

واصِف۔ (وا۔صِف) (ع۔صف) تعریف کرنے والا۔وصف یا خوبی بیان کرنے والا۔

واصِل۔ (وا۔صِل) (ع۔صف) ملنے والا (۲) ملا ہوا۔جڑا ہوا (۳) حاصل ہونے والا۔قابل وصول۔جمع: واصلین۔

واصل باقی۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) وہ حساب جس سے یہ معلوم کیا جاسکے کہ کل واجب رقم میں سے کتنی وصول ہوگئی اور کتنی باقی ہے۔

واصل باقی نویس۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) تحصیل کا وہ عہدہ دار جو واصل باقی کا رجسٹر رکھتا ہے۔

واصل باقی کرنا۔ (ا۔محاورہ) حساب بتانا۔میزان نکال کر بتانا کہ واجب رقم میں سے کتنی جمع ہوگئی اور کتنی باقی ہے۔

واصل بحق ہونا۔ (ا۔محاورہ) خدا سے جا ملنا۔مرجانا۔فوت ہوجانا۔

واصل جہنم کرنا۔ (ا۔محاورہ) دُشمن کو قتل کرنا۔

واصلات۔ (وا۔صِ۔لات) (ع۔ا۔مث) کل وصول شدہ۔محاصل کی مد بہ مد میزان۔وصول شدہ رقوم کی میزان۔

وَاضِح۔ (وا۔ضِح) (ع۔صف) ظاہر۔عیاں۔آشکارا (۲) مفصّل شرح کے ساتھ (۳) صاف۔جس کے پڑھنے میں کوئی دقت نہ ہو (۴) جلی قلم سے لکھا ہوا۔

وَاضِح رہے۔ (ا۔روزمرّہ) جان لو۔سمجھ لو۔پوشیدہ نہ رہے۔

واضح کرنا۔ (ا۔محاورہ) ظاہر کرنا (۲) تفصیل سے بتانا۔

واضح لکھنا۔ (ا۔محاورہ) جلی قلم سے لکھنا۔صاف لکھنا۔ایسا لکھنا جو پڑھا جاسکے۔

واضح ہونا۔ (ا۔محاورہ) ظاہر ہونا۔صاف معلوم ہونا۔

واضح ہے۔ (ا۔مقولہ) صاف ظاہر ہے۔

واضِع۔ (وَا۔ضِع) (ع۔صف) بنانے والا۔وضع کرنے والا۔جمع واضعین۔واضعان۔

واضع قانون۔ (ع۔ا۔مذ) قانون بنانے والا۔

واعِظ۔ (وا۔عِظ) (ع۔صف و ا۔مذ) وعظ کہنے والا۔نصیحت کرنے والا۔جمع: واعظین۔

وافِر۔ (وا۔فِر) (ع۔صف) بہت کثرت سے۔افراط سے (۲) علم عروض

میں ایک بحر کا نام۔

وافی ۔ (وا۔فی) (ع۔صف) (۱) پورا۔ مکمل (۲) بہت سارا۔ خاطر خواہ (۳) پُرخلوص۔ مخلص۔

واقع ۔ (وا۔قع) (ع۔صف) ہونے والا۔ پیش آنے والا۔

واقع میں ۔ (۱۔ تابع فعل) اصل میں۔ حقیقت میں۔

واقع ہونا ۔ (۱۔ مص مرکب) (۱) پیش آنا (۲) نمودار ہونا۔ برپا ہونا۔ بروئے کار آنا۔

واقعات ۔ (وا۔قِ۔عا۔ت) (ع۔ا۔مذ) واقع کی جمع۔ حادثے واقعے۔

واقعاتِ غیر مشتبہ ۔ (ع۔ا۔مذ) ایسے واقعات جن کے بارے میں شبہ نہ کیا جا سکے۔ ثابت شدہ واقعات۔

واقعاتِ نفس الامری ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) ایسی باتیں جو سچ مچ ہو رہی ہوں اور ان میں بناوٹ نہ ہو۔

واقعہ ۔ (وا۔قِ۔عہ) (ع۔صف) حادثہ۔ وقوعہ۔ سانحہ۔ واردات (۲) خبر (۳) حال۔ ماجرا۔ سرگزشت۔ جگ بیتی۔ آپ بیتی (۴) لڑائی جنگ مڈبھیڑ (۵) موت۔ انتقال۔ وفات (۶) سختی۔ آفت۔

واقعہ دیدہ ۔ (ع۔ف۔صف) وہ جس نے حادثے۔ وقوعے اور سانحے دیکھے ہوں۔ تجربہ کار آدمی۔ جنگ آزمودہ۔

واقعہ کرنا ۔ (۱۔ محاورہ) واردات کرنا۔

واقعہ نویس ۔ (ع۔ف۔صف) خبریں لکھنے والا۔ حکومت کو حالاتِ حاضرہ سے باخبر رکھنے والا۔ پرچہ نویس۔

واقعہ نویسی ۔ (ع۔ف۔ا۔مث) واقعات کا اندراج کرنا (۲) حکومت کیلیے حالاتِ حاضرہ کی رپورٹ تیار کرنا۔ پرچہ نویسی۔

واقعہ ہونا ۔ (۱۔ محاورہ) (۱) حادثہ پیش آنا۔ واردات ہونا (۲) موت ہونا۔

واقعی ۔ (وا۔قِ۔عی) (ف۔صف) درست۔ ٹھیک۔ سچ مچ (۲) (تابع فعل) دراصل۔ حقیقت میں۔

واقعی میں ۔ (۱) تابع فعل) سچ مچ (۲) حقیقت میں۔ اصل میں۔

واقف ۔ (وا۔قف) (ع۔صف) شناسا۔ جان پہچان والا (۲) جاننے والا۔ آگاہ مطلع (۳) ماہر۔ تجربہ کار۔ چابک دست۔

واقف الحال۔ واقفِ حال ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) حال جاننے والا۔ راز داں۔ ہم راز۔

واقف کار ۔ (ع۔ف۔صف) کام جاننے والا۔ تجربہ کار۔ جس کو کسی چیز سے آگاہی ہو (۲) شناسا۔ جان پہچان والا۔

واقف کاری ۔ (ع۔ف۔ا۔مث) جان پہچان۔ شناسائی (۲) تجربہ کاری (۳) جانچ۔ پرکھ۔ شناخت۔

واقفیت ۔ (وا۔قِ۔فی۔یت) (ف۔ا۔مث) جان پہچان۔ شناسائی (۲) علم۔ آگاہی۔ خبر (۳) تجربہ کاری۔ مہارت۔ چابکدستی (۴) جانچ۔ پرکھ۔ شناخت۔

واقفیت پیدا کرنا ۔ (۱۔ مص مرکب) جان پہچان بڑھانا (۲) علم یا تجربہ حاصل کرنا۔ دسترس حاصل کرنا۔

واک آؤٹ ۔ (Walkout) (انگ۔ا۔مذ) احتجاج کے طور پر اُٹھ کر چلے جانا۔

واگن ۔ (وا۔گن) (ق۔ا۔مث) شیرنی (۲) جھگڑالو عورت۔

وال ۔ (ہ۔صف) والا کا مخفف۔

والا ۔ (وا۔لا) (ہ) مرکبات میں مختلف معنوں میں آتا ہے (۱) اسم کے بعد آئے تو کبھی بیچنے والے۔ کام کرنے والے یا پیشہ کرنے والے کے معنے دیتا ہے۔ جیسے برف والا۔ دودھ والا۔ ٹھیلے والا اور کبھی مالک کے جیسے ناؤ والا۔ گھر والا (۲) مصدر کے ساتھ آئے تو مصدر کا الف یے سے بدل جاتا ہے اور مرکب فاعل کے معنے دیتا ہے جیسے پڑھنے والا۔ کرنے والا (۳) کبھی اسم کے ساتھ آکر صفت بناتا ہے جیسے گنجائش والا (۴) کبھی نسبت کے معنی دیتا ہے جیسے لاہور والا۔ کراچی والا۔

والا ۔ (وا۔لا) (ف۔صف) (۱) بلند۔ عالی۔ اُونچا (۲) ذی عزت۔ بزرگ۔

والا تبار ۔ (ف۔صف) عالی خاندان۔

والا جاہ۔ والا شان۔ والا قدر۔ والا گہر ۔ (ف۔صف) بلند مرتبے والا۔ بڑی شان والا۔ بلند عہدے یا رُتبے والا بڑے گھرانے کا۔ اعلیٰ خاندان۔

والا نامہ ۔ (ف۔ا۔مذ) بلند مرتبہ آدمی کا خط۔

والا نژاد ۔ (ف۔ا۔مذ) اُونچے گھرانے والا۔

والا نگاہ ۔ (ف۔ا۔مذ) بلند نظر رکھنے والا۔ عالی خیال۔

والا ہمت ۔ (ف۔ا۔مذ) بلند ہمت۔ حوصلہ مند۔

والد ۔ (وا۔لِد) (ع۔ا۔مذ) باپ۔ ابا۔ پدر۔ پتا۔

والد بزرگوار۔ والدِ ماجد ۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) قابلِ احترام باپ۔ پدرِ بزرگ۔

والدہ ۔ (وا۔لِ۔دہ) (ع۔ا۔مث) ماں۔ اماں۔ مادر۔ ماتا۔

والدین ۔ (وا۔لِ۔دین) (ع۔ا۔مذ۔مث) ماں باپ۔ مادر و پدر۔

وال رَس ۔ (Volress) (وال۔رَس) (انگ۔ا۔مذ) قطب شمالی کا ایک جانور جس کے دانت بہت لمبے ہوتے ہیں گاؤ دریائی۔

والسّلام ۔ (وَس۔سَ۔لام) (ع) اور سلام پہنچے۔

والنٹیر ۔ (Volunteer) (وَا۔لَن۔ٹِ۔یَر) (انگ۔ا۔مذ) وہ شخص جو اپنی خوشی اور رضا سے بلا تنخواہ کوئی خدمت انجام دینے کا ذمہ لے۔ رضاکار۔

والنٹیر کور (Volunteer Corps) (انگ۔ا۔مث) رضاکاروں کی پلٹن یا رسالہ۔

واللہ ۔ (وَل۔لاہ) (ع) (۱) خدا کی قسم (۲) بے شک۔ یقیناً (۳) سچ مچ۔ فی الحقیقت۔

واللہ باللہ ۔ قسم میں زور پیدا کرنے کیلیے بولتے ہیں۔ دوہری قسم۔

واللہ اعلم ۔ (وَل۔لا۔ہُ۔اَع۔لَم) (ع۔تابع فعل) خدا زیادہ جانتا ہے مجھے خبر نہیں۔ کچھ پتہ نہیں۔ خدا جانے۔ خدا معلوم۔ واؤ عطف کا ہے۔

واللہُ اَعلَمُ بِالصّواب ۔ (ع ۔ا ۔مذ) خدا ہی بہتر جانتا ہے ۔خدا کو خوب معلوم ہے ۔
والِہ ۔(وا۔لِہ) (ع ۔صف) شیدا ۔ فریفتہ ۔ مفتون ۔عاشق ۔فارسی والوں نے لام کی زبر سے بروزن لالہ استعمال کیا ۔
والہ و شیدا ۔ (ع ۔ف ۔صف) حد سے زیادہ فریفتہ ۔بہت زیادہ شیدا ۔
والہانہ ۔(وا۔لِہ۔ہا۔نہ) (ف ۔صف) شیفتگی کے انداز سے ۔عاشقانہ انداز سے ۔
والی ۔(وا۔لی) (ہ ۔صف) والا کی تانیث ۔
والی ۔(وا ۔لی) (ع ۔ا ۔مذ) مالک ۔آقا ۔سردار ۔حاکم ۔بادشاہ (۲) دوست رشتے دار ۔حمایتی ۔مددگار (۳) مُربّی ۔سرپرست (۴) محافظ ۔نگہبان ۔ (۵) گورنر ۔صوبے دار ۔حاکم صوبہ ۔جمع : والیان ۔
والیٔ مُلک ۔ (ع ۔ا ۔مذ) ملک کا حکمران ۔بادشاہ ۔
والی وارث ۔(ع ۔ا ۔مذ) حمایتی مددگار (۲) پشت پناہ ۔سرپرست ۔
وام ۔(ف ۔ا ۔مذ) قرض ۔اُدھار ۔
وامِق ۔(وا۔مِق) (ع ۔ا ۔مذ) عرب کی معشوقہ عذرا کے عاشق کا نام ۔
وان ۔ (۱ ۔لاحقہ) (۱) رکھنے والا ۔ والا ۔ صاحب ۔مالک ۔جیسے بھاگ وان ۔کوچ وان ۔
واں ۔(۱ ۔لاحقہ) اعداد کے بعد نسبت ظاہر کرنے کے لیے جیسے پانچواں آٹھواں (۲) وہاں کا مخفف ۔
وانَر ۔(وا۔نر) (ق ۔ا ۔مذ) بندر ۔
وانی ۔(وا ۔نی) (س ۔ا ۔مث) (۱) آواز ۔صدا (۲) بول ۔زبان ۔گفتگو بانی (۳) تعریف ستائش
واؤچر ۔ (Voucher) (واؤ ۔چر) (انگ ۔ا ۔مذ) بیجک ۔فرد حساب ۔ (۲) تصدیق ادائی رسید ۔
واوین ۔(ع ۔ا ۔مذ) دو واؤ جو کسی لفظ یا عبارت کو خاص کرنے یا روایت لفظی کے اظہار کے لیے آتے ہیں ۔ " " (انگ) (Inverted Commas)
واہ ۔(ف ۔کلمۂ تحسین و آفرین) ماشاءاللہ ! سُبحان اللہ ! آفرین (۲) شاباش ! مرحبا ! کیا بات ہے ! (۳) بے شک (۴) طنزاً ، کیا خوب حیرت یا تعجب ، اے ! کیسے (۶) افسوس ، ہائے (۷) (کسی کام سے انکار) کیوں ؟
واہ پیر علیا ، پکائی تھی کھیر ہو گیا دلیا ۔(۱ ۔مثل) بنا بنایا کام بگڑ گیا ۔اس موقع پر کہتے ہیں ۔جب کسی کی بد دعا کی وجہ سے کام بنتے بنتے بگڑ جائے ۔
واہ رے ۔ (۱ ۔کلمۂ تعجب) تعجب ۔تعریف ۔طنز ۔نفرت اور اظہار افسوس کا کلمہ ۔
واہ رے میں ۔(۱ ۔کلمۂ تحسین) اپنے کسی فعل پر فخر کرنا ۔میرا کیا کہنا ۔میں بھی بڑی چیز ہوں ۔میری کیا بات ہے ۔
واہ کرنا ۔ (۱ ۔محاورہ) تعریف کرنا ۔
واہ کیا بات ہے ۔(۱ ۔کلمۂ تعجب) واہ کیا کہنا ۔طنز اور توصیف کے لیے کہا جاتا ہے ۔
واہ میاں کالے ، خوب رنگ نکالے ۔(۱ ۔مثل) کسی کا مکر و فریب ظاہر ہونے پر کہتے ہیں ۔
واہ وا ۔واہ ۔واہ ۔(کلمۂ تحسین) سُبحان اللہ ۔شاباش ۔مرحبا (۲) حیرت و تعجب اور طنز کے موقع پر بھی بولتے ہیں ۔
واہ واہ کرنا ۔(۱ ۔محاورہ) تعریف کرنا ۔داد دینا ۔سراہنا ۔
واہ واہ گرگٹ کا بچہ تاتا شاہ ۔(۱ ۔مثل) ادنیٰ یا معمولی آدمی کے نخرے دکھانے کے وقت کہتے ہیں ۔
واہ واہ مچنا (ہونا) ۔(۱ ۔محاورہ) نام ہونا ۔تعریف ہونا ۔دھوم مچنا ۔
واہ واہ میاں بانکے ، تیرے گلے میں سو سو ٹانکے ۔(۱ ۔مثل) اس غریب شخص پر طنز کرتے وقت کہتے ہیں جو بے سرو سامانی میں بھی چھیلا بننے کی کوشش کرے ۔
واہب ۔(وا ۔ہب) (ع ۔صف) بخشنے والا ۔دینے والا ۔ہبہ کرنے والا (۲) اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام ۔
واہبُ الحاجات ۔(ع ۔صف) حاجتیں پوری کرنے والا ۔مراد خدائے تعالیٰ ۔
واہبُ العطایا ۔(ع ۔صف) عطیے دینے والا ۔خدائے تعالیٰ ۔
واہب بے مِنّت ۔(ع ۔صف) بغیر احسان جتائے دینے والا ۔
واہمہ ۔(وا ۔ہ ۔مہ) (ع ۔ا ۔مذ) قوتِ تصور ۔وہ قوت جس سے ایسی باریکیاں اور جزئیات معلوم ہوتی ہیں ۔جن کا تعلق محسوسات سے ہے ۔
واہی ۔(وا ۔ہی) (ع ۔صف) بے ہودہ ۔لغو ۔بے مغز ۔فضول (۲) آوارہ ۔ناکارہ ۔گمراہ (۳) بودا ۔کم زور ۔ناتواں ۔ضعیف ۔ناطاقت (۴) سست ۔کاہل وجود ۔
واہی تباہی ۔(ع ۔ف ۔صف) فضول ۔لغو ۔بے ہودہ ۔بکار (۲) آوارہ ۔دربدر (۳) خستہ حال ۔پریشان حال (۴) لچا ۔بدمعاش ۔لفنگا ۔
واہی تباہی بکنا ۔(۱ ۔محاورہ) بیہودہ باتیں کرنا ۔گالیاں دینا ۔ فضول باتیں کرنا ۔
واہی تباہی پھرنا ۔(۱ ۔محاورہ) آوارہ پھرنا ۔خراب خستہ اور پریشان حال پھرنا ۔
واہی سمجھنا ۔(۱ ۔محاورہ) لغو جاننا ۔
واہی ہو جانا ۔ (۱ ۔محاورہ) بگڑ جانا ۔آوارگی اختیار کر لینا ۔سرگرداں پھرنا (۲) پاگل ہو جانا ۔
واہی ہے ۔(۱ ۔بول چال) بے وقوف ہے ۔جاہل ہے ۔سودائی ہے پاگل ہے ۔
واہیات ۔(وا ۔ہی ۔یا ۔ت) (ع ۔صف ۔ واہی کی جمع) بے ہودہ اور لغو باتیں ۔فضول باتیں (۲) اوباشی خرافات ۔
وائٹ پیپر ۔ (Whitepaper) (وائٹ ۔پے ۔پر) (انگ ۔ا ۔مذ) قرطاس ابیض ۔وہ اعلان جو حکومت یا جماعت کی طرف سے اطلاع عام کے لیے شائع کیا جائے ۔

وائر۔ (وا۔ اِر) (انگ۔ا۔مذ) (Wire) تار۔ تار برقی۔
وائرلیس۔ (Wireless) (انگ۔ا۔مث) بے تار کا۔ لاسلکی۔ لاسلکی پیام وصول کرنے کی مشین۔
وائس۔ (وا۔ اِس) (Vice) (انگ۔صف) کسی کی جگہ پر کام کرنے والا۔ قائم مقام۔ نائب۔
وائس پریذیڈنٹ (Vice-President) (انگ۔ا۔مذ) نائب صدر۔
وائس چانسلر (Vice Chancellor) (انگ۔ا۔مذ) یونیورسٹی کا سب سے بڑا عہدہ۔ نائب امیر جامعہ۔ چانسلر کا نائب۔
وائسرائے۔ (انگ۔ا۔مذ) (Viceroy) بادشاہ کا نائب۔ نائب السلطنت۔
وائل۔ (وا۔ اِل) (Voil) (انگ۔ا۔مذ) ایک قسم کا نیم شفاف سوتی یا ریشمی کپڑا
وائلن (وا۔ اِ۔ لن) (Violin) (انگ۔ا۔مذ) ایک قسم کا ساز۔
وائن۔ (وا۔ اِن) (Wine) (انگ۔ا۔مث) شراب۔
وائے۔ (وا۔ ے) (ع۔ا۔مث) کلمۂ افسوس جو اظہارِ مصیبت یا رنج و الم کے موقع پر زبان پر آتا ہے۔
وائے برحال۔ (۱۔ کلمۂ تاسف) حالت پر افسوس۔
وائے تقدیر۔ وائے قسمت۔ وائے نصیب۔ (۱۔ کلمۂ تاسف) ہائے قسمت۔ ہائے مقدر۔
وایا۔ (Via) (انگ۔مذ) براہ۔ راستے سے ہوتے ہوئے۔

و۔ب

وبا۔ (وَ۔ با) (ع۔ا۔مث) وہ بیماری جو ہوا کے خراب ہو جانے سے پھیلتی ہے۔ متعدی بیماری۔ مرگ عام۔ جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ۔
وبا آنا۔ پھیلنا۔ (۱۔ محاورہ) متعدی بیماری کا عام ہونا۔
وبال۔ (وَ۔ بال) (ع۔ا۔مذ) بوجھ۔ بار (۲) عذاب۔ آفت۔ مصیبت بپتا (۳) (صف) جو ناگوار معلوم ہو۔
وبال پڑنا۔ (۱۔ محاورہ) قہر الٰہی نازل ہونا۔ ظلم کا بدلہ ملنا۔
وبال جان۔ وبال دوش۔ (ع۔ف۔صف) عذاب جان۔ دوبھر۔ اجیرن۔ سخت ناگوار۔
وبال سا ٹال دینا۔ (۱۔ محاورہ) دوبھر سمجھ کر ٹال دینا۔
وبال سمیٹنا۔ وبال سر لینا۔ (۱۔ محاورہ) ناپسند ذمہ داری اپنے اوپر لے لینا۔ عذاب مول لینا
وبال لینا۔ (۱۔ محاورہ) خود عذاب اپنے سر لینا۔
وبال میں پھنسنا۔ (۱۔ محاورہ) مصیبت میں گرفتار ہونا
وبال ہونا۔ (۱۔ محاورہ) بوجھ بن جانا۔ اجیرن ہونا۔ دوبھر ہونا۔ ناگوار ہونا۔
وبائیات۔ (وَ۔ با۔ ءِ۔ یات) (ع۔ا۔مذ) وباؤں کی تحقیق اور روک تھام کا علم۔ (Epidemology)

و۔ت

وَتَد۔ (وَ۔ تَد) (ع۔ا۔مذ) کھونٹی۔ کھونٹا۔ میخ (۲) لاٹھی۔ ڈنڈا (۳) (علم عروض میں) سہ حرفی لفظ۔ جمع: اوتاد۔
وَتَر۔ (وَ۔ تَر) (ع۔ا۔مذ) مثلث قائم الزاویہ کا سب سے بڑا ضلع (۲) مثلث کے کسی زاویے کے سامنے کا ضلع (۳) وہ خط جو چار ضلعوں کی شکل کے مخالف کونوں کو ملائے (۴) وہ خط جو دائرے کے کسی حصے کو گھیرے اور دائرے کے قطر سے چھوٹا ہو (۵) کمان کا چلّا۔
وِتر۔ (ع۔ا۔مذ) وہ تین رکعتیں جو عشاء کی نماز میں پڑھی جاتی ہیں (۲) (صف) تنہا۔ طاق۔ (عدد)
وَتیرہ۔ (وَ۔ تی۔ رَہ) (ع۔ا۔مذ) عادت۔ دستور۔ شیوہ۔ روش۔ طریقہ۔

و۔ٹ

وٹ۔ (ہ۔ا۔مذ) حصہ۔ ٹکڑا۔ بخرا۔ تقسیم (۲) (ہن۔ا۔مث) کھیت کی مینڈ
وِٹامن۔ (انگ۔ا۔مذ) وہ کیمیائی ماہتیں جو انسانی غذا میں موجود ہیں اور بیماریوں کو روکتی اور بدن کو طاقت دیتی ہیں۔ حیاتین۔

و۔ث

وِثاق۔ (وِ۔ ثاق) (ع۔ا۔مذ) پٹی بند (۲) معاہدہ کرنا۔ عہد کرنا (۳) ٹھہرنا مقرر کرنا۔ اقرار کرنا۔
وَثاقت۔ (ع۔ا۔مث) پختگی۔ مضبوطی۔
وَثائق۔ (وَ۔ ثا۔ اِق) (ع۔ا۔مذ) وثیقہ کی جمع۔ وعدے۔ معاہدے (۲) دستاویزیں۔ تمسک۔
وُثوق۔ (وُ۔ ثو۔ ق) (ع۔ا۔مذ) (۱) مضبوطی۔ پختگی (۲) بھروسا۔ اعتماد۔ اعتبار۔
وَثَن۔ (ع۔ا۔مذ) پتھر یا کسی اور چیز کا بت۔
وَثیقہ۔ (وَ۔ ثی۔ قہ) (ع۔ا۔مذ) (۱) معاہدہ۔ عہد و پیمان (۲) اقرار نامہ۔ تمسک۔ بونڈ۔ دستاویز (۳) پرامیسری نوٹ۔ پرونوٹ۔ (۴) مضبوطی۔ استحکام۔

وثیقہ دار ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) جو پرو نوٹ کا مالک ہو ۔ جس کے پاس پرونوٹ ہو ۔ جس کے حق میں وثیقہ لکھا ہُوا ہو ۔
وثیقۂ سرکار ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) سرکاری کاغذ ۔
وثیقۂ ضمانت ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) ضمانتی بانڈ ۔ ضمانت نامہ ۔
وثیقہ نویس ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) وہ شخص جس کو حکومت کی طرف سے وثیقے لکھنے کا لائسنس مِلا ہُوا ہو ۔

و ـ ج

وجاہت ۔ (وَ ۔ جا ۔ ہَت) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) خوب صورتی ۔ چہرے کی رونق ۔ چہرے کا رعب (۲) عزت ۔ احترام (۳) حکومت ۔ دبدبہ
وَجَب ۔ (وَ ۔ جَب) (ع ۔ ا ۔ مث) بالشت ۔ ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے انگوٹھے تک کا پھیلاؤ ۔ نو انچ کی لمبائی ۔
وَجد ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) بے خودی کی حالت ۔ حال ۔ جذبہ (۲) بے اندازہ خوشی (۳) صوفیوں کی اصطلاح ۔ وہ حالتِ بیخودی جو بعض اشخاص کو سماع سے ہوتی ہے ۔
وجد کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بیخود ہو کر جھُومنا ۔
وجد میں آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مست ہو جانا ۔ حال طاری ہو جانا ۔
وجد میں لانا ۔ (ا ۔ محاورہ) نغمہ یا خوش الحانی سے کسی کو مست کر دینا
وجد ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) وجد میں آنا ۔ جھُومنے لگنا ۔ وجد کی حالت طاری ہونا ۔
وِجدان ۔ (وِج ۔ دان) (ع ۔ ا ۔ مذ) جاننا ۔ دریافت کرنا ۔ جاننے اور دریافت کرنے کی قوت ۔ (۲) ذکاوت ۔
وَجَع ۔ (وَ ۔ جَع) (ع ۔ ا ۔ مذ) درد ۔ ٹیس ۔ جمع : اَوجاع ۔
وَجعُ الاَسنان ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) دانتوں کا درد
وَجعُ الظّہَر ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) پیٹھ کا درد ۔
وَجعُ القلب ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) دل کا درد ۔
وَجعُ المَفاصِل ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) جوڑوں کا درد
وُجوب ۔ (وُ ۔ جُو ۔ ب) (ع ۔ ا ۔ مذ) واجب ہونا ۔ لازم ہونا ۔ ضروری ہونا ۔
وُجود ۔ (وُ ۔ جو ۔ د) (ع ۔ ا ۔ مذ) زندگی ۔ ہستی (۲) جسم ۔ بدن (۳) ذات (۴) پیدائش ۔ ظہور (۵) مادّہ ۔ جوہر ۔
وجود پانا (پکڑنا) ۔ کوئی شکل اختیار کرنا ۔ پیدا ہونا
وجود میں لانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) پیدا کرنا (۲) بنانا ۔ ایجاد کرنا ۔ اختراع کرنا ۔
وُجودی ۔ (ع) جو سامنے موجود ہو ۔ جس کا وجود ہو ۔
وُجوہ ۔ (وُ ۔ جُوہ) (ع ۔ ا ۔ مذ و مث) وجہ کی جمع ۔ اسباب ۔ دلائل ۔
وُجوہات ۔ (وُ ۔ جُو ۔ ہات) (ع ۔ ا ۔ مذ ۔ مث) وجوہ کی جمع ۔ وجہ کی جمع الجمع ۔
وجہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) چہرہ ۔ صورت ۔ شکل (۲) سبب ۔ کارن ۔ باعث ۔ (۳) دلیل (۴) جانب ۔ طرف ۔ رخ (۵) طریقہ ۔ طرز ۔ طور ۔ ڈھنگ (۶) ذریعہ (۷) نقدی ۔ زر و مال ۔ جمع : وُجوہ ۔
وجہِ تحریک ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) عمل پر آمادگی کا سبب ۔ ترغیب کا باعث ۔
وجہِ تسمیہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) نام رکھنے کا سبب ۔
وجہِ ثبوت ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) ثبوت کی دلیل ۔ شہادت ۔ گواہی ۔ گواہوں کی عدالت میں پیشی ۔
وجہِ ثبوتِ کامل ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) قطعی ثبوت ۔
وجہِ ثبوتِ واقعات ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) وہ ثبوت جو واقعات اور حالات سے فراہم ہوتا ہے ۔
وجہِ حلال کا ٹکڑا ۔ (ا ۔ مذ) حلال کی کمائی ۔ ایمانداری کی آمدنی ۔
وجہِ قوی ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) مضبوط دلیل یا سبب ۔
وجہِ کافی ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) پورا پورا ثبوت ۔ کامل ثبوت ۔
وجہ کھُلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) سبب نمایاں ہونا ۔
وجہِ مخاصمت ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) دشمنی کا سبب ۔
وجہِ معاش ۔ **وجہِ قوت** ۔ **وجہِ گزران** ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) گزارے کا ذریعہ ۔ پیٹ بھرنے کا وسیلہ ۔
وجہِ مقرّری ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) مقررہ الاؤنس ۔ معیّنہ گزارہ یا روزینہ ۔
وجہِ موجّہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) مضبوط دلیل ۔ پختہ ثبوت ۔
وجہِ نالش ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) دعوےٰ کرنے کا باعث ۔
وجیہہ ۔ (ع ۔ صف) خوش وضع ۔ خوب صورت (۲) صاحبِ جاہ (۳) موزوں ۔ زیبا ۔

و ـ چ

وچار ۔ (وِ ۔ چار) (س ۔ ا ۔ مذ) غور و فکر ۔ دھیان ۔ سوچ بچار (۲) تمیز سمجھ ۔ عقل ۔
وچار دھارا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) (۱) خیالات کی رَو ۔ رجحان طبع ۔ ذہنی میلان ۔
وچارنا ۔ (وِ ۔ چار ۔ نا) (ق ۔ مص) سوچنا ۔
وَچن ۔ (وَ ۔ چَن) (س ۔ ا ۔ مذ) قول ۔ عہد ۔ پیمان ۔ قرار ۔ بچن ۔

و ـ ح

وحدانی ۔ (وَح ۔ دا ۔ نی) (ع ۔ صف) (۱) ایک (واحد) سے نسبت رکھنے والا ۔
وحدانیت ۔ (وَح ۔ دا ۔ نی ۔ یَت) (ع ۔ ا ۔ مث) ایک ہونا ۔ خدا کی یکتائی ۔ توحید ۔
وحدت ۔ (وَح ۔ دَت) (ع ۔ ا ۔ مث) (۱) ایک ہونا ۔ یکتائی ۔ توحید ۔ اکیلا پن ۔
وحدت الشہود ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) اصطلاح تصوف ۔ دنیا کی ہر چیز جو پیشِ نظر ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا پرتو ہے ۔ یعنی ہمہ از اُوست ۔

وحدتُ الوجود۔ وحدتِ وجود۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) صوفیوں کی اصطلاح میں، تمام موجودات کو خدائے تعالیٰ کا ایک وجود ماننا اور ماسوائے وجود کو محض اعتباری سمجھنا۔

وحدہٗ۔ (وَح۔ دَ۔ ہُو) (ع) وہ اکیلا ہے۔ تنہا ہے۔

وحدہٗ لاشریک لہٗ۔ (ع۔ مقولہ) خدائے تعالیٰ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔

وحش۔ (ع۔ ا۔ مذ) جنگلی جانور: جمع: وُحُوش۔

وحش وطیر۔ (ع۔ ا۔ مذ) چوپائے اور پرندے۔

وحشت۔ (وَح۔ شت) (ع۔ ا۔ مث) گھبراہٹ۔ سودا۔ خفقان۔ دیوانگی جنون (۲) حیوانیت (۳) بدک۔ بھڑک۔ نامانوس ہونا۔ نفرت (۵) آوارگی (۶) اُداسی (۷) خوف۔ ڈر۔ ہیبت۔

وحشت اثر۔ (ع۔ ف۔ صف) جس سے وحشت پیدا ہو۔ جو دل میں وحشت پیدا کرے۔

وحشت اچھلنا۔ (ا۔ محاورہ) سودا ہونا۔ خفقان ہونا۔ جنون کا زور ہونا۔ جوشِ جنون ہونا۔

وحشت انگیز۔ (ا۔ محاورہ) وحشت پیدا کرنے والا۔ ڈراؤنا۔ ہول ناک۔ بھیانک۔ خوف ناک۔

وحشت برسنا۔ (ا۔ محاورہ) اُداسی چھانا (۲) ویرانی برسنا (۳) جنون کا اثر نمایاں ہونا۔

وحشت خیز۔ (ع۔ ف۔ صف) وحشت بڑھانے والا۔ ڈرانے والا۔ مہیب۔

وحشت زدہ۔ (ع۔ ف۔ صف) (۱) گھبرایا ہوا (۲) خبطی۔ جنونی۔ (۳) اُداس۔

وحشت کرنا۔ (ا۔ محاورہ) جانوروں کی طرح بھڑکنا۔ دور بھاگنا۔

وحشت کی لینا۔ (ا۔ محاورہ) وحشت کی باتیں کرنا۔

وحشت ناک۔ (ع۔ ف۔ صف) جس میں وحشت بھری ہو۔ خوفناک گھبرا دینے والا۔

وحشت ہونا۔ (ا۔ محاورہ) پریشان ہونا۔ گھبرانا۔ خفقان ہونا (۲) جنون ہونا۔ سودا ہونا۔

وحشی۔ (وَح۔ شی) (ع۔ صف) جسے انسانوں سے وحشت ہوتی ہے غیر مانوس۔ بھڑکنے والا۔ صحرائی۔ جنگلی (۲) غیر مہذّب۔ ناتراشیدہ۔ اجڈ۔

وحشیانہ۔ (ف۔ ا۔ صف) وحشیوں کی طرح۔

وُحُوش۔ (وُحُو۔ ش) (ع۔ ا۔ مذ) وحش کی جمع۔ جنگلی جانور۔ وحشی کی جمع الجمع۔

وَحی۔ (وَح۔ ی) (ع۔ ا۔ مث) خدائی پیغام۔ خدا کے وہ احکام یا پیغام جو نبیوں پر اُترتے تھے۔ کتاب الٰہی۔ عربی میں بسکون دوم اردو میں بکسر مستعمل ہے۔

وحی آنا۔ وحی اُترنا۔ وحی نازل ہونا۔ (ا۔ محاورہ) خدا کے مقرب فرشتے جبریل کا نبیوں کے پاس خدا کے احکام اور پیغام لے کر آنا۔

وحیِ مُنزّل۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) وہ وحی جو نازل کی گئی۔ مراد قرآن شریف۔

وَحید۔ (وَ۔ حید) (ع۔ صف) یگانہ۔ یکتا۔ لاثانی۔

وحید العصر (زماں)۔ (ع۔ صف) یکتائے زمانہ۔ جس کا اپنے زمانے میں کوئی ثانی نہ ہو۔

و۔ د

وِداد۔ (وِ۔ داد) (ع۔ ا۔ مث) چاہت۔ اُلفت۔ دوستی۔ اُنس۔

وِداع۔ (وِ۔ داع) (ع۔ ا۔ مث) رخصت۔ روانگی (۲) دُلہن کی رخصتی کی رسم یا تقریب۔ اُردو اور فارسی والے عموماً بکسر اوّل بولتے ہیں۔

وداعی۔ (وِدا۔ عی) (ع۔ صف) وداع سے متعلق۔ رخصتی۔ آخری چلتے وقت۔

وِدوان۔ (وِد۔ وان) (س۔ صف۔ ا۔ مذ) عالم۔ عقل مند۔ اعلیٰ دماغ۔ ذہین۔

وَدود۔ (وَ۔ دُود) (ع۔ صف) دوست۔ چاہنے والا۔ شفیق (۲) نیک بندوں کو دوست رکھنے والا۔ خدائے تعالیٰ کا ایک صفاتی نام۔

ودھوا۔ (وِد۔ دھ۔ وا) (س۔ ا۔ مث) بیوہ۔ رانڈ۔

وِدّیا۔ (وِد۔ یا) (س۔ ا۔ مث) علم۔ فن۔ ہنر۔ سائنس۔ فلسفہ (۲) درگا دیوی کا صفاتی نام۔

ودیش۔ (وِ۔ دیش) (س۔ ا۔ مذ) بدیس۔ غیر ملک۔

ودیشی۔ (وِ۔ دے۔ شی) (س۔ صف۔ وا۔ مذ) بدیسی۔ غیر ملکی۔

وَدیعت۔ (وَ۔ دی۔ عت) (ع۔ ا۔ مث) امانت۔ سپردگی۔ جمع: ودائع۔

ودیعتِ ایزدی۔ (ع۔ ا۔ مث) خدا کی امانت (زندگی و جان یا صلاحیت)۔

و۔ ڈ

وڈیرا۔ (سندھی۔ ا۔ مذ) جاگیردار۔ بڑا زمیندار۔

و۔ ر

وَر۔ (س۔ صف) زبر۔ غالب۔ برتر۔ فائق۔

ور رہنا۔ (ا۔ محاورہ) زبر رہنا۔ جیت جانا۔ بازی لے جانا۔

ور ہونا۔ (ا۔ محاورہ) برتر یا فائق ہونا۔

وَر۔ (ف۔ صف) آور کا مخفف۔ والا۔ صاحب۔ خداوند۔ رکھنے والا۔ قبضے

میں رکھنے والا (۲) (حرفِ ربط) واگر کا مخفف۔

ورا ۔ ورائے ۔ (وَ ۔ رَا) (وَ ۔ ر ۔ ا ۔ ے) (ع ۔ تابع فعل) پیچھے ۔ پرے (۲) دوسری جانب ۔ پس پشت ۔ دوسری طرف پیچھے کے رخ (۳) سوا ۔ ماسوا۔

ورا الورا ۔ (ع ۔ صف) پیچھے سے پیچھے ۔ دور سے دور ۔ پرے سے پرے۔

وراثت ۔ (وِ ۔ را ۔ ثت) (ع ۔ ا ۔ مث) ورثہ ۔ میراث ۔ ترکہ۔

وراثت نامہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) کسی کے وارث ہونے کی تحریر یا سند۔

وراثتہً ۔ (وِ ۔ را ۔ ثَ ۔ تن) (ع ۔ تابع فعل) ترکے کے طور پر ۔ بطور وراثت۔

وراثتہً پہنچنا ۔ (ا ۔ محاورہ) وارث ہونے کی وجہ سے ملنا۔

ورائٹی ۔ (Variety) (وَ ۔ رَا ۔ اے ۔ ٹی) (انگ ۔ ا ۔ مث) تنوع گوناگونی ۔ قسم قسم کا ہونا۔

ورائٹی شو ۔ (Variety Show) (انگ ۔ ا ۔ مذ) ایسا تماشا جس میں ناچ گانے کے علاوہ ورزشی کرتب بھی دکھائے جائیں، رنگا رنگ پروگرام۔

وُرَثا ۔ (وُ ۔ رَ ۔ ثا) (ع ۔ ا ۔ مذ) وارث کی جمع ۔ ورثہ پانے والے۔

ورثہ ۔ (ور ۔ ثہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) مرنے والے کا مال ۔ ترکہ ۔ میراث۔

ورثہ پانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ترکہ بطور حق حاصل کرنا۔

ورثہ دار ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) وارث۔

ورثے میں آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ترکے میں آنا ۔ مرنے والے سے حق پہنچنا۔

وَرد ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) گلاب کا پھول۔

وِرد ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ کام جو روز بلاناغہ کیا جائے ۔ معمول (۲) وظیفہ (۳) قرآن شریف کی بار بار تلاوت ۔ جمع : اوراد۔

وِردِ زبان ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) زبان پر چڑھا ہوا ۔ ازبر۔

وِردِ زبان ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) زبان پر چڑھا ہونا ۔ ازبر ہونا ۔ یاد ہونا۔

ورد کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دہرانا ۔ ازبر کرنا ۔ یاد کرنا۔

ورد ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) وظیفہ ہونا ۔ ہر وقت رٹا جانا۔

وردی ۔ (وَر ۔ دی) (ہ ۔ ا ۔ مث) فوجی لباس ۔ یونیفارم (۲) ڈریس۔ پریڈ پر طلبی کے لیے بجایا جانے والا فوجی بگل (۳) وہ باجا جو فوجی بارکوں میں رات کے دس بجے سو جانے کے حکم کے طور پر اور صبح چار بجے جگانے کے لیے بجتا ہے۔

وردی بجانا ۔ (ا ۔ محاورہ) فوجی کیمپ یا شاہی محل پر مقررہ اوقات میں نوبت یا بگل بجانا۔

وردی بولنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی واقعے کی خبر دینا ۔ رپورٹ کرنا (۲) مخبروں کا کوئی خاص خبر دینا۔

وردی میجر ۔ (انگ ۔ ا ۔ مذ) فوج کو احکام سنانے اور نوکری تقسیم کرنے والا افسر۔

ورزش ۔ (وَر ۔ زِش) (ف ۔ ا ۔ مث) کسرت ۔ ریاضت۔

ورزشی ۔ (وَر ۔ زِ ۔ شی) (ف ۔ صف) ورزش سے متعلق ۔ کسرتی ۔ (ورزش سے بنایا ہوا بدن)۔

وَرسا ۔ (وَر ۔ سا) (ق ۔ ا ۔ مث) سپاہیوں کی قواعد (پریڈ)۔

وَرطہ ۔ (وَر ۔ طہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) ہلاکت کا مقام ۔ ایسی زمین جہاں راستہ نہ ہو۔ (۲) (مجازاً) پانی کا چکر ۔ بھنور ۔ گرداب ۔ بھول بھلیاں۔

وَرَع ۔ (وَ ۔ رَع) (ع ۔ ا ۔ مث) پرہیزگاری۔

ورغلانا ۔ ورغلانا ۔ (وَر ۔ غ ۔ لا ۔ نا) (وَر ۔ غ ۔ لاں ۔ نا) (اُردو مص) بہکانا بھڑکانا (۲) اغوا کرنا (۳) دھوکا دینا ۔ ٹھگنا۔

وَرَق ۔ (وَ ۔ رَق) (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) کاغذ کا ٹکڑا یا پرچہ (۲) درخت کا پتہ (۳) پھول کی پتی (۴) چاندی یا سونے کا باریک کوٹا ہوا ٹکڑا (۵) باریک اور چوڑی تراشی ہوئی کوئی چیز (۶) تاش کا پتہ ۔ جمع : اَوراق۔

وَرق اُتارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی چیز کا پتلا اور باریک تراشا کاٹنا۔

وَرق اترنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بدن کا لاغری سے ورق برابر گھٹنا (۲) ورق کی طرح پتلا ٹکڑا اتارا جانا۔

ورق اُلٹنا ۔ ورق پلٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کاغذ کا رخ ایک رخ سے دوسرے رخ کرنا (۲) (کنایتہً) نیا دور شروع کرنا ۔ تبدیلی کرنا۔

ورق الخیال ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) بھنگ۔

ورق بکھرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کتاب کے اوراق کا پریشان ہو جانا (۲) (کنایتہً) پھوٹ پڑنا ۔ تتر بتر ہونا ۔ برباد ہونا۔

ورق داغ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) وہ ہندسہ جو صفحوں کے شمار کے لیے لکھتے ہیں۔

ورق ساز ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) چاندی یا سونے کے ورق کوٹنے کا کام کرنے والا ۔ زرکوب۔

ورقِ کائنات ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) دنیا ۔ عالم ۔ موجودات۔

ورق کے ورق سیاہ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بہت زیادہ لکھنا۔

ورق گردانی کرنا ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) پڑھے بغیر ورق الٹنا ۔ پڑھنے کے نام پر وقت ضائع کرنا (۲) کسی کتاب یا رسالے کو سرسری طور پر دیکھنا۔

ورقِ گل ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) پھول کی پتی ۔ پنکھڑی۔

ورق لپیٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) پان کی گلوری وغیرہ پر سونے یا چاندی کے ورق منڈھنا۔

وَرَقہ ۔ (وَ ۔ رَ ۔ قہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) کتاب کا ورق (۲) پتا (۳) (اُردو میں بسکون ر مستعمل ہے)۔

وَرقہ سندِ خرچ ۔ (ا ۔ مذ) تصدیق ادائی رسید ۔ فرد حساب۔

ورقی ۔ (وَ ۔ رَ ۔ قی) (ع ۔ صف) ورق سے منسوب ۔ پرت دار (اُردو میں عموماً بسکون ر مستعمل ہے)۔

وَرِک ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) چوتڑ ۔ کولہا ۔ سرین۔

ورک شاپ ۔ (Workshop) (وَرک ۔ شاپ) (انگ ۔ ا ۔ مذ) کارخانہ۔

ورکنگ کمیٹی ۔ (Working Committee) مجلس عاملہ۔

ورلا ۔ (وَر ۔ لا) (ہ ۔ صفت) ادھر کا ۔ اس کنارے کا ۔ اس رخ کا۔

ورناکیولر۔ (Vernacular) (وَر۔نا۔کِ۔یو۔لر) (انگ۔ا۔صف) دیسی۔ملکی۔مقامی (۲) (امث) دیسی زبان۔

ورم۔ (وَ۔رَم) (ع۔ا۔مذ) بیماری یا چوٹ سے جسم کے کسی حصے کا پھول جانا۔سوجن۔آماس۔

ورم آنا۔ ورم کر جانا۔ ورم ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) سوج جانا۔سوجن چڑھ جانا۔

ورم اُتر جانا۔ (ا۔محاورہ) ورم جاتا رہنا۔سوجن جاتی رہنا۔

وَرن۔ (وَ۔س۔ا۔مذ) (۱) رنگ۔تمثیل (۲) لباس (۳) صورت (۴) قسم۔

وَرنہ۔ (وَر۔نہ) (حرفِ شرط) وگرنہ۔اور نہیں تو۔

وُرُود۔ (وُ۔رُو۔د) (ع۔ا۔مذ) اترنا۔اندر آنا۔وارد ہونا۔پہنچنا۔

وُرُود پانا۔ (ا۔محاورہ) پہنچنا۔

ورودھ۔ (وِ۔رو۔دھ) (س۔ا۔مذ) (۱) مخالفت۔مزاحمت۔رکاوٹ (۲) دشمنی عداوت۔جھگڑا۔جنگ (۳) احتجاج۔

ورودھی۔ (وِ۔رو۔دھی) (س۔صف۔وا۔مذ) مخالفت۔دشمن۔حریف۔ (۲) جھگڑالو (۳) احتجاج کرنے والا۔

وَرے۔ (وَ۔رے) (ف) ادھر۔اس طرف (۲) پاس۔نزدیک۔قریب۔

وَرِید۔ (وَ۔رید) (ع۔ا۔مث) گردن کی موٹی رگ۔شہ رگ۔ جو رگ دھڑکتی نہ ہو۔

و۔ز

وزارت۔ (وِ۔زا۔رَت) (ع۔ا۔مث) وزیر کا عہدہ۔مدار المہامی (۲) وزیر کا کام (۳) وزیر کا دفتر۔بفتح اوّل نیز بکسر اوّل۔

وِزِٹر۔ (Visitor) (وِ۔زِ۔ٹر) (انگ۔ا۔مذ) وہ شخص جو ملاقات یا معاینے کے لیے آئے۔

وزِٹرز بک (Visitors Book) (انگ۔ا۔مث) وہ رجسٹر جس میں آنے والوں یا معاینہ کرنے والوں سے دستخط لیے جاتے ہیں۔

وزِٹنگ کارڈ۔ (Vistingcard) (وِ۔زِ۔ٹنگ۔کارڈ) (انگ۔ا۔مث) وہ کارڈ جس پر ملاقات کرنے والے کا نام درج ہوتا ہے۔

وُزَرا۔ (وُ۔زَ۔را) (ع۔ا۔مذ) وزیر کی جمع۔

وزن۔ (وَ۔زن) (ع۔ا۔مذ) تول جانچ۔اندازہ (۲) عزت۔قدر۔وقعت (۳) بوجھ۔بار (۴) مقدار۔پیمانہ (۵) علم عروض میں شعر کی بحر۔ (۶) سنجیدگی۔متانت۔جمع اوزان۔

وزن دار۔ (ع۔ف۔صف) بوجھل۔بھاری (۲) باوقعت۔

وزن رکھنا۔ وزن ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بھاری ہونا (۲) باوقعت ہونا

وزن کرنا۔ (ا۔مص مرکب) تولنا۔جانچنا۔

وزنہ۔ (وز۔نہ) (اُر۔ا۔مذ) لوہے یا پتھر کی بنی ہوئی وہ چیز جو کاغذ کو دبانے کے لیے اس پر رکھی جائے۔پیپر ویٹ (Paper Weight)

وزنی۔ (وَز۔نی) (ف۔صف) (۱) بھاری۔بوجھل (۲) سنجیدہ۔ٹھوس۔ (۳) باوقعت۔

وزیر۔ (وَ۔زیر) (ع۔ا۔مذ) دیوان۔مدار المہام۔منتری (۲) شطرنج کا ایک مہرہ۔جمع وُزَرا۔

وزیر اعظم۔ (ع۔ا۔مذ) مرکزی حکومت کا سب سے بڑا وزیر۔پردھان منتری پرائم منسٹر۔

وزیر اعلیٰ۔ (ع۔ا۔مذ) صوبائی حکومت کا سب سے بڑا وزیر۔چیف منسٹر۔

وزیرے چنیں شہر یارے چناں۔ (ف۔مثل) جیسے وزیر ویسے بادشاہ۔افسر اور ماتحت دونوں نالائق۔

وزیری۔ (وَ۔زی۔ری) (ف۔ا۔مث) وزیر کا عہدہ۔وزارت (۲) (مذ) پٹھانوں کے ایک قبیلے کا نام۔

و۔س

وِسادہ۔ (وِ۔سا۔دَہ) (ع۔ا۔مذ) تکیہ۔مسند۔جمع وسائد۔

وسارا۔ (وَ۔سا۔را) (ق۔ا۔مذ) چھپر۔سائبان۔اُسارا۔

وساطت۔ (وَ۔سا۔طت) (ع۔ا۔مث) وسیلہ۔ذریعہ۔واسطہ۔

وَساوِس۔ (وَ۔سا۔وِس) (ع۔ا۔مذ) وسواس کی جمع۔وسوسے۔اندیشے۔

وسائد۔ (وَ۔سا۔ئد) (ع۔ا۔مذ) وسادہ کی جمع تکیے۔مسندیں۔

وسائط۔ (وَ۔سا۔ئط) (ع۔ا۔مذ) واسطہ کی جمع (۱) واسطے (۲) تعلقات (۲) ذریعے۔

وسائل۔ (وَ۔سا۔ئل) (ع۔ا۔مذ) وسیلہ کی جمع۔وسیلے۔واسطے۔

وَسط۔ (ع۔ا۔مذ) بیچ۔درمیان۔قلب۔مرکز (۲) وہ چیز جو جسامت یا درجے میں درمیانہ ہو (۳) کسی چیز کا ٹھیک بیچوں بیچ جو اُسے برابر کے دو حصوں میں تقسیم کر دے۔جمع اوساط۔

وسطانی۔ (ع۔صف) درمیانی (۲) مڈل کی جماعتیں۔

وسطی۔ (وَس۔طی) (ف۔صف) بیچ کا۔درمیان کا۔درمیانی۔

وُسطیٰ۔ (وُس۔طا) (ع۔صف) اوسط کا مونث۔میانہ۔اوسط درجے کا۔ (۲) بیچ کا (مث) بیچ کی انگلی۔

وُسع۔ (ع۔ا۔مث) چوڑائی۔پھیلاؤ۔فراخی۔

وُسعت۔ (وُس۔عت) (ع۔ا۔مث) (۱) گنجائش۔سمائی۔چوڑائی۔کشادگی۔پھیلاؤ۔

وُسعت دینا۔ (ا۔محاورہ) بڑھانا۔زیادہ کرنا۔کھلا کرنا۔

وِسکی۔ (Whisky) (وِس۔کی) (انگ۔ا۔مث) ایک قسم کی شراب۔

وِسل۔ (Whistle) (وِ۔سل) (انگ۔ا۔مث) سیٹی۔

وِسل بجانا۔ وِسل دینا۔ (ا۔مص مرکب) کوئی اشارہ دینے کی غرض سے سیٹی بجانا۔

وَسمہ۔ (وَ۔س۔مہ) (ع۔ا۔مذ) نیل کے پتے جن سے خضاب تیار کیا جاتا ہے۔

وسمہ کرنا (لگانا)۔ (ا۔ محاورہ) بالوں کو خضاب سے رنگنا۔

وسواس۔ (وَس۔ وَاس)، (ع۔ ا۔ مذ) (۱) بُرا خیال جو دل میں آئے (۲) وہم۔ وسوسہ (۳) اندیشہ۔ ڈر۔ خوف (۴) شبہ۔ گمان۔ جمع: وَساوِس۔

وسواسی۔ (وَس۔ وا۔ سی)، (ع۔ صف) (۱) وہمی۔ خبطی (۲) شبہ کرنے والا (۳) جو چیز روکے یا ہچکچاہٹ پیدا کرے۔

وسوسہ۔ (وَس۔ وَ۔ سہ)، (ع۔ ا۔ مذ) دیکھیے وسواس۔ جمع۔ وساوس۔

وسیع۔ (وَ۔ سِیع)، (ع۔ صف) فراخ۔ چوڑا۔ کشادہ۔ دُور تک پھیلا ہوا۔

وسیع القلب۔ (ع۔ صف) تنگ دل کی ضد۔ کھلے دل والا۔

وسیع النظر۔ (ع۔ صف) جس کی نظر وسیع ہو۔ بلند خیال۔

وسیع النظری۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) نظر کا وسیع ہونا۔ رواداری۔ بلند خیالی۔

وسیلہ۔ (وَ۔ سی۔ لہ)، (ع۔ ا۔ مذ) (۱) ذریعہ۔ واسطہ۔ سبب (۲) سہارا۔ آسرا۔ (۳) حمایت۔ مدد۔ دست گیری۔ جمع۔ وسائل۔

وسیلہ پیدا کرنا۔ (ا۔ مص مرکب) (۱) ذریعہ پیدا کرنا (۲) کسی کو حمایتی یا مددگار بنانا۔

وسیم۔ (وَ۔ سِیم)، (ع۔ صف) خوبصورت۔ خوش وضع۔ حسین۔

و-ش

وش۔ (ف۔ حرفِ تشبیہ) مانند۔ مثل۔ نظیر۔ طرح (مرکبات کے آخر میں آتا ہے جیسے پری وش۔ پری کی مانند۔

وُشاق۔ (ت۔ ا۔ مذ) خدمت گار۔ غلام لڑکا۔

وِشال۔ (وِ۔ شا۔ ل)، (س۔ صف) عظیم۔ وسیع و عریض۔

وِشواس۔ (وِ۔ شْ۔ واس)، (س۔ ا۔ مذ) (۱) بھروسا۔ اعتماد (۲) اعتقاد۔ یقین۔

وِشواس گھاتک وِشواس گھاتی۔ (س۔ ا۔ صف) بے وفا۔ غدّار۔ دغاباز۔ آستین کا سانپ۔

وِشواشی۔ (وِ۔ شْ۔ وا۔ سی)، (س۔ صف) (۱) بھروسے والا۔ قابلِ اعتماد۔ (۲) معتقد۔ یقین رکھنے والا۔

و-ص

وَصّاف۔ (وَص۔ صاف)، (ع۔ صف) بہت تعریف کرنے والا۔

وِصال۔ (وِ۔ صا۔ ل)، (ع۔ ا۔ مذ) (۱) صحبت۔ ہم بستری (۲) ملنا۔ میلاپ۔ ملاقات (۳) انسان کا خدا سے جا ملنا۔ مرجانا۔ انتقال کر جانا (۴) (اصطلاح تصوّف) وحدت میں فنا ہو جانا۔

وَصایا۔ (وَ۔ صا۔ یا)، (ع۔ ا۔ مذ) وصیت کی جمع۔ نصیحتیں۔ مرنے والے کی نصیحتیں۔

وصف۔ (ع۔ ا۔ مذ) (۱) خوبی۔ اچھائی۔ عمدگی۔ تعریف (۲) گُن۔ صفت۔ اچھی خاصیت (۳) کمال۔ ہنر۔ جوہر۔ سلیقہ۔ مخصوص صلاحیت (۴) پہچان۔ شناخت۔ جمع، اوصاف۔

وصف رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) خوبی رکھنا۔ صفت رکھنا۔

وصفی۔ (وَص۔ فی)، (ع۔ صف) صفاتی۔ توصیفی۔ تعریفی۔

وصل۔ (ع۔ ا۔ مذ) ملاقات۔ معشوق سے ملنا۔ ہجر کی ضد۔

وصلت۔ (وَص۔ لَت)، (ع۔ ا۔ مث) وصل۔ معشوق سے ملاقات (اب اس معنی میں وصل ہی مستعمل ہے۔

وصلچہ۔ (وَصل۔ چہ)، (ف۔ ا۔ مذ) کاغذ کا ٹکڑا (۲) کپڑے کی دھجی

وصلی۔ (وَص۔ لی)، (ع۔ ا۔ مث) خوشنویسوں کے مشق کرنے کا دُہرا کاغذ۔

وُصول۔ (وُ۔ صُول)، (ع۔ ا۔ مذ) (۱) جو مل گیا ہو۔ جو حاصل ہو گیا ہو۔ حاصل آمد (۲) بے باق۔

وصول باقی۔ (ع۔ ا۔ مذ) وہ روپیہ جو وصول نہ ہوا ہو (۲) اس رقم کا وصول کرنا جو واجب الادا ہے۔

وصول پانا (کرنا)۔ (ا۔ محاورہ) رقم مل جانا۔ رقم لینا۔

وصول کنندہ۔ (ا۔ محاورہ) وصول کرنے والا۔ پانے والا۔

وُصولی۔ (وُ۔ صُو۔ لی)، (ف۔ صف) قابلِ وصول۔ پانتنی۔ (۲) وصول۔ وصول ہونا۔

وصی۔ (وَ۔ صی)، (ع۔ ا۔ مذ) وہ شخص جس کو وصیت کی گئی ہو (۲) وصیت پر عمل کرنے والا۔ سربراہ کار۔ منصرم۔

وصیّت۔ (وَ۔ صی۔ یَت)، (ع۔ ا۔ مث) سفر کو جاتے وقت یا زندگی کے آخری لمحوں میں ہدایت کرنا کہ میرے بعد ایسا کرنا یا نہ کرنا۔ آخری نصیحت۔ جمع، وصایا۔

وصیّت نامہ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) تحریری وصیّت۔

وصیّہ۔ (وَ۔ صی۔ یَہ)، (ع۔ ا۔ مث) وہ عورت جسے وصیت کے سلسلے میں عملی کارروائی کا اختیار دیا گیا ہو۔ وہ خاتون جس کے حق میں وصیت کی گئی ہو

و-ض

وضاحت۔ (وَ۔ضا۔حَت)، (ع۔ ا۔ مث) واضح کرنا۔ تفصیل کے ساتھ بیان کرنا۔ تشریح کرنا۔

وضع۔ (ع۔ ا۔ مث) (۱) شکل۔ صورت۔ حلیہ (۲) ظاہری حالت۔ حال (۳) طور طریق۔ رنگ ڈھنگ۔ طرز۔ چال ڈھال۔ چلن (۴) بناوٹ۔ ساخت۔ ترکیب (۵) مجرا۔ منہا۔ کاٹنا۔ تفریق کرنا۔

وضع بدلنا۔ (ا۔ محاورہ) طرز بدلنا۔ حالت بدلنا۔ عادت اور ڈھنگ میں فرق آنا۔ نئی وضع اختیار کرنا۔

وضع چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) وضع کو ترک کرنا۔

وضع حمل۔ بچّہ پیدا ہونا۔

وضع دار۔ (ع۔ ف۔ صف) (۱) وضع نباہنے والا۔ اپنے طور طریقے پر قائم رہنے والا۔ پابندِ وضع (۲) اچھی وضع کا۔ سجیلا۔ بانکا۔ طرح دار۔

وضع داری۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) ایک دفعہ اختیار کی ہوئی وضع کو مرتے دم تک نباہنا (۲) بانکپن۔ طرح داری۔ خوبصورتی (۳) سلیقہ۔ ڈھنگ۔ طریقہ۔
وضع قوانین۔ (ع۔ ا۔ مذ) قانون بنانا۔ قانون سازی کرنا۔
وضع قطع۔ (ع۔ ا۔ مث) شکل وصورت۔
وضع کرنا۔ (ا۔ محاورہ) مجرا لے لینا۔ منہا کر دینا۔ کاٹ لینا۔ حساب میں لکھ لینا (۲) اختراع کرنا۔ ایجاد کرنا۔
وضع ملنا۔ (ا۔ محاورہ) انداز ملنا۔ طرز ملنا۔
وضع میں فرق آنا۔ (ا۔ محاورہ) انداز اور عادت میں فرق آنا۔
وضع نباہنا۔ (ا۔ محاورہ) انداز اور طرز میں فرق نہ آنے دینا۔
وضع ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مجرا ہونا۔ کٹنا۔ منہا ہونا۔ حساب میں لگنا۔ ایجاد ہونا۔ نکلنا۔
وُضُو۔ (وُ۔ضُو) نماز کے لیے جسم کے خاص خاص اعضا کو پانی سے دھونا۔
وضو تازہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) باوضو ہوتے ہوئے بھی دوبارہ وضو کرنا۔
وضو ٹوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) وضو جاتا رہنا۔ طہارت قائم نہ کرنا۔
وضو ٹھنڈے ہونا۔ وضو ڈھیلے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ہمت پست ہونا۔ نیت بدل جانا۔
وُضوح۔ (وُ۔ضُوح) (ع۔ ا۔ مذ) وضاحت۔ صفائی (۲) ثبوت۔ گواہی (۳) اظہار۔ ظہور۔
وضیع۔ (وَ۔ضِیع) (ع۔ صف) کمینہ۔ ہیچ۔ فرومایہ۔
وضیع وشریف۔ (ع۔ صف) ادنیٰ اور اعلیٰ۔ کمینہ اور شریف۔
وضیمہ۔ (وَ۔ضی۔مَہ) (ع۔ ا۔ مذ) ماتمی ضیافت۔ غمی کا کھانا (ولیمہ کی ضد)

و - ط

وطَن۔ (وَ۔طَن) (ع۔ ا۔ مذ) پیدا ہونے اور رہنے کی جگہ (۲) دیس۔ اپنا ملک جنم بھومی۔ جمع: اوطان۔
وطن اختیار کرنا۔ (ا۔ فعل مرکب) کسی ملک کا شہری بننا (۲) اپنے شہر کو چھوڑ کر کسی اور شہر میں مستقل طور پر رہنے لگنا۔
وطن چھُٹنا۔ (ا۔ محاورہ) غریب الوطن ہونا۔
وطن مالوف۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) وہ جگہ جہاں رہنے سہنے کی عادت ہو۔ وہ جگہ جس سے لگاؤ اور اُنس ہو۔
وطَنی۔ (وَ۔طَ۔نی) (ع۔ صف) ہم وطن۔ ایک دیس کا (۲) وطن سے منسوب۔
وطی۔ (وَ۔طی) (ع۔ ا۔ مث) عورت سے صحبت کرنا۔ جماع کرنا۔

و - ظ

وظائف۔ (وَ۔ظا۔ئِف) (ع۔ ا۔ مذ) وظیفہ کی جمع۔
وظیفہ۔ (وَ۔ظی۔فہ) (ع۔ ا۔ مذ) روزینہ۔ پنشن۔ تنخواہ۔ درماہہ (۲) وہ رقم جو نادار طالب علم کو اس کے تعلیمی اخراجات کے لیے دی جائے (۳) حسن خدمات کے صلے میں عطا کی ہوئی جاگیر وغیرہ (۴) کوئی دُعا جو روزانہ پڑھی جائے (۵) کسی بات کی رٹ (۶) وہ کام جو روزانہ پابندی سے کیا جائے۔
وظیفہ بھانا۔ (تحقیراً) وظیفہ پڑھنا۔
وظیفہ خوار۔ (ع۔ ف۔ مذ) وظیفہ لینے والا (۲) پنشن پانے والا۔
وظیفہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) وظیفہ پڑھنا۔

و - ع

وعدہ۔ (وَع۔دَہ) (ع۔ ا۔ مذ) اقرار۔ قول وقرار۔ عہد وپیمان (۲) ملاقات کا تعین (۳) رقم کی ادائیگی کے لیے ایک مدت مقرر کرنا (۵) مرنے کا دن۔ موت کا وقت۔
وعدہ آ پہنچنا۔ وعدہ آ جانا۔ (ا۔ محاورہ) موت کا وقت آ جانا۔ زندگی ختم ہونا۔
وعدہ ایفا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) وعدہ پورا کرنا۔ قول پورا کرنا۔
وعدہ برابر آنا (ہونا)۔ (ا۔ محاورہ) زندگی کی گھڑیاں پوری ہونا۔ موت آنا۔
وعدہ پر قائم رہنا۔ (ا۔ محاورہ) قول پر قائم رہنا۔ جو کہنا اس پر قائم رہنا۔
وعدہ ٹالنا۔ وعدہ پورا کرنے سے بچنا۔ حیلے حوالے کرنا۔
وعدہ ٹلنا۔ (ا۔ محاورہ) وعدہ پورا نہ ہونا۔ وعدے کی مدت گزر جانا۔
وعدہ ٹھہرنا۔ (ا۔ محاورہ) قول وقرار ہونا۔
وعدہ خلاف (شکن)۔ (ع۔ ف۔ صف) جو وعدہ پورا نہ کرے۔ جو وعدے سے پھر جائے۔
وعدہ خلافی، وعدہ شکنی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) وعدہ نہ نبھانا۔ قول و قرار سے پھر جانا۔
وعدہ شب درمیان۔ (ع۔ ف۔ صف) اگلے دن کا وعدہ۔ کل کا وعدہ۔
وعدہ فراموش۔ (ع۔ ف۔ صف) جو وعدہ کر کے بھول جائے۔
وعدہ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) اقرار کرنا۔ قول دینا۔ زبان دینا۔
وعدہ لینا۔ (ا۔ محاورہ) عہد لینا۔ قول لینا۔
وَعدہ وَعید۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) ٹال مٹول۔ حیلے حوالے۔ آج کل آج کل۔
وَعدہ وَعید کرنا۔ (ا۔ محاورہ) جھوٹے وعدے کرنا (۲) ٹالنا
وعدہ وَفا۔ وعدے کا سچّا۔ (ع۔ ف۔ صف) بات کا پورا۔ جو وعدہ کر کے پورا کر دے۔ جو قول وقرار نبھائے۔
وعدہ وفا کرنا۔ (ا۔ فعل مرکب) قول نباہنا۔ وعدہ پورا کرنا۔
وعدے پر جینا۔ (ا۔ محاورہ) وعدہ پورا ہونے کی توقع رکھنا۔
وعدے پر رہنا۔ قول نباہنا۔ وعدے سے نہ پھرنا۔ عہد پر قائم رہنا۔
وعدے سے دم زیادہ نہ کم۔ موت کا وقت مقرر ہے۔ ٹالے

نہیں ٹل سکتا۔

وعظ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) مذہبی نصیحت جو زبانی کی جائے ۔ مذہبی تقریر ۔ مذہبی باتوں کا بیان۔

وعظ کرنا۔ (کہنا) ۔ (ا ۔ مص مرکب) مذہبی تقریر کرنا (۲) نصیحت کرنا۔

وَعَلَیکُمُ السَّلَام ۔ (وَ ۔ عَ ۔ لَے ۔ کُ ۔ مُس ۔ سَ ۔ لام) (ع ۔ ا ۔ مذ) اور تم پر بھی سلامتی ہو ۔ السلام علیکم کا جواب۔

وَعِید ۔ (وَ ۔ عِید) (ع ۔ ا ۔ مذ) سزا دینے کی دھمکی (۲) سزا دینے کا وعدہ۔

و ۔ غ

وَغا ۔ (وَ ۔ غا) (ع ۔ ا ۔ مث) لڑائی ۔ جنگ (۲) ہنگامہ ۔ شور و غل ۔ دنگا ۔ فساد۔

وَغیرہ ۔ (وَ ۔ غَے ۔ رَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) اور بھی اور اس کے ماسوا۔

و ۔ ف

وفا ۔ (وَ ۔ فا) (ع ۔ ا ۔ مث) نباہ ۔ ساتھ دینا (۲) خیر خواہی ۔ نمک حلالی ۔ وابستگی عقیدت مندی (۳) تعمیل ۔ تکمیل۔

وفا بیگانہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) بے وفا ۔ جو وعدہ پورا کرنے کا عادی نہ ہو

وفا پرست ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) وفادار ۔ باوفا ۔ نباہنے والا ۔ مخلص۔

وفا پیشہ ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) جو سب کے ساتھ وفا کرے ۔ جو ہمیشہ وفادار رہے۔

وفادار ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) وفا کرنے والا ۔ نباہنے والا ۔ باوفا۔

وفاداری ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) نباہنا ۔ ساتھ دینا ۔ وفا کرنا۔

وفا شعار ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) نباہنے والا ۔ وفا کرنے والا ۔ جس کا شعار وفا کرنا ہو۔

وفا کیش ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) دیکھیے وفا شعار۔

وفات ۔ (وَ ۔ فا ۔ ت) (ع ۔ ا ۔ مث) موت ۔ انتقال۔

وفات پانا ۔ (ا ۔ محاورہ) مرجانا ۔ انتقال کر جانا۔

وفات شریف ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) کسی بزرگ یا واجب التعظیم شخصیت کا انتقال (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال۔

وفاق ۔ (وِ ۔ فاق) (ع ۔ ا ۔ مذ) اتحاد ۔ اتفاق (۲) کئی ریاستوں یا صوبوں کا مل کر ایک حکومت بنا لینا (انگ) فیڈریشن ۔ (Federation)

وِفاقی ۔ (وِ ۔ فا ۔ قی) (ع ۔ صف) وفاق سے منسوب (انگ) (Federal)

وفد ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) نمائندوں کی جماعت (۲) چند اشخاص کا کوئی پیغام لے کر کسی افسر یا حاکم کے پاس جانا (انگ) ڈیپوٹیشن (Deputation)

وفق ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) موافقت ۔ مطابقت۔

وُفود ۔ (وُ ۔ فوُد) (ع ۔ ا ۔ مذ) وفد کی جمع۔

وُفور ۔ (وُ ۔ فوُر) (ع ۔ ا ۔ مذ) افراط ۔ بہتات ۔ زیادتی ۔ کثرت۔

وُفیات ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وفاتیں (۲) (مجازاً) وفات پانے والے۔

و ۔ ق

وُقّار ۔ (ع ۔ صف) نہایت روشن ۔ بہت چمکیلا۔

وقار ۔ (وَ ۔ قار) (ع ۔ ا ۔ مذ) بھاری بھرکم پن ۔ متانت ۔ سنجیدگی ۔ بُردباری (۲) قدر و منزلت ۔ جاہ جلال۔

وِقاع ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) حملہ ۔ دھاوا ۔ جنگ۔

وقائع ۔ (وَ ۔ قا ۔ ئع) (ع ۔ ا ۔ مذ) وقیعہ (بمعنی لڑائی کی خبر) کی جمع ۔ جنگ کی خبریں ۔ واقعات ۔ حالات۔

وقائع نگار (نویس) ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) جنگی نامہ نگار ۔ جنگی مخبر (۲) نامہ نگار ۔ اخبار نویس۔

وقائع نگاری (نویسی) ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مث) نامہ نگاری ۔ پرچہ نویسی۔

وَقت ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) گھڑی ۔ ساعت ۔ دم ۔ عرصہ ۔ مدت ۔ میعاد ۔ وقفہ (۲) زمانہ ۔ عہد ۔ دور ۔ جُگ (۳) موقع ۔ ہنگام (۴) موسم ۔ فصل ۔ رُت (۵) فرصت ۔ مہلت (۶) باری ۔ نوبت ۔ دفعہ ۔ بار (۷) حالت ۔ گت (۸) عمر ۔ زندگی ۔ حیات (۹) موت کی گھڑی (۱۰) مصیبت (۱۱) دِقت ۔ دشواری ۔ جمع اوقات۔

وقت آ پہنچنا ۔ (ا ۔ محاورہ) موت کا وقت آ جانا ۔ وعدہ آ پہنچنا۔

وقت آ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) موسم آ جانا ۔ رُت آ جانا (۲) مصیبت آ پہنچنا (۳) موت کا وقت آ پہنچنا۔

وقت آیا ہوا نہیں ٹلتا ۔ (ا ۔ مثل) موت کے آنے پر دیر سویر نہیں ہوتی۔

وقت از دست رفتہ و تیر از کمان جستہ باز نیاید ۔ (ف ۔ مثل) ہاتھ سے گیا ہوا وقت اور کمان سے نکلا ہوا تیر واپس نہیں آتا۔

وقتِ بد ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) مصیبت کا وقت۔

وقت برابر آنا (ہونا) ۔ (ا ۔ محاورہ) زندگی کے دن پورے ہو جانا۔

وقت بوقت ۔ (ا ۔ تابع فعل) کبھی کبھی ۔ وقتاً فوقتاً۔

وقت بے وقت ۔ (ع ۔ تابع فعل) موقع بے موقع (۲) ہر وقت ۔ ہر موقع پر ۔ ہمیشہ ۔ برابر۔

وقت پانا ۔ (ا ۔ محاورہ) فرصت پانا ۔ موقع حاصل ہونا۔

وقت پر ۔ (ا ۔ تابع فعل) عین موقعے پر (۲) مصیبت یا لڑائی کے وقت (۳) موسم پر ۔ رُت کے موقعے پر۔

وقت پر اوسان بجا رہنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مصیبت یا گھبراہٹ کے موقع پر بدحواس نہ ہونا۔

وقت پر بھاگ جانا ہی مردانگی ہے ۔ (ا ۔ مثل) موقع کے موافق کام ہی دانائی ہے۔

وقت پر پہنچنا ۔ (ا ۔ محاورہ) موقعے پر پہنچنا ۔ ضرورت کے وقت حاضر ہو

جانا۔ ٹھیک موقع پر آنا۔

وقت پر صاف جواب دینا۔ (۱۔ محاورہ) ضرورت کے وقت کام نہ آنا۔ وقت پڑنے پر منہ موڑ لینا۔ موقع پر پیٹھ دکھا جانا۔

وقت پر صاف نکل جانا۔ (۱۔ محاورہ) عین موقع پر قول سے پھر جانا۔

وقت پر کام آنا۔ (۱۔ محاورہ) ضرورت کے وقت مفید ثابت ہونا۔ وقت پڑنے پر ساتھ دینا۔

وقت پر کچھ بن نہ آنا۔ (۱۔ محاورہ) مصیبت پڑنے پر کوئی تجویز کارگر نہ ہونا

وقت پر کوئی کام نہیں آتا۔ (۱۔ مثل) مصیبت میں کوئی مدد نہیں کرتا۔

وقت پر گولی بچانا۔ (۱۔ محاورہ) موقعے پر دغا دے جانا۔ ٹل جانا۔ حالات کی زد سے بچ جانا۔

وقت پیری شباب کی باتیں / ایسی ہیں جیسے خواب کی باتیں } (۱۔ مثل) بڑھاپے میں جوانی کی باتیں یوں معلوم دیتی ہیں جیسے کوئی خواب دیکھا تھا۔

وقت پڑنا۔ (۱۔ محاورہ) مصیبت پڑنا (۲) دقت یا دشواری ہونا (۳) ضرورت مند ہونا

وقت پڑنے پر گدھے کو باپ بناتے ہیں۔ (۱۔ مثل) ضرورت یا لاچاری کی حالت میں ادنے درجے کے لوگوں کی بھی خوشامد کرنی پڑتی ہے۔

وقت پڑنے پر جانیے کو بیری کو میت۔ (۱۔ مثل) یہ بات مصیبت کے موقعے پر ہی معلوم ہوتی ہے کہ کون دشمن ہے اور کون دوست۔ دوست۔ دشمن کی آزمائش مصیبت کے وقت ہوتی ہے۔

وقت تاکنا (دیکھنا) (۱۔ محاورہ) موقعے کی تلاش میں رہنا۔

وقت تنگ ہونا۔ (۱۔ محاورہ) کوئی کام جس وقت کرنا ہو اُس میں تھوڑا وقفہ رہ جانا۔

وقت ٹالنا۔ (۱۔ محاورہ) وقت گزاری کرنا۔ موقع ٹالنا۔

وقت ٹھیک کرنا۔ (۱۔ محاورہ) گھڑی کا وقت درست کرنا۔

وقت جا کر نہیں آتا۔ (۱۔ مقولہ) جو لمحہ گزر جاتا ہے۔ وہ پھر واپس نہیں آتا۔

وقت دینا۔ (۱۔ محاورہ) ملاقات یا کسی کام کے لیے وقت مقرر کرنا۔

وقت سب کچھ کرا لیتا ہے۔ (۱۔ مقولہ) موقع اور ضرورت کے وقت انسان کام کر لیتا ہے جو اس سے عام حالات میں نہیں ہوتا۔

وقت ضائع کرنا۔ (۱۔ مص مرکب) بیکار مشغلوں میں وقت برباد کرنا۔

وقت فضیلت۔ (ع۔ ا۔ مذ) وہ وقت جب نماز پڑھنا افضل ہو۔

وقت کا۔ (۱۔ صف) زمانے کا۔ عہد کا۔

وقت کا پابند۔ (۱۔ مذ) ٹھیک وقت پر کام کرنے والا۔

وقت کاٹنا۔ (۱۔ محاورہ) وقت گزارنا (۲) دن پورے کرنا (۳) دل بہلانا۔

وقت کا رونا بے وقت کی ہنسی سے اچھا۔ (۱۔ مثل) ہر بات اور ہر کام اپنے موقعے پر اچھا معلوم ہوتا ہے

وقت کو غنیمت جانیے۔ (۱۔ مقولہ) موقعے سے فائدہ اُٹھانا چاہیے۔

وقت کی بات۔ (۱۔ مث) اتفاقی بات۔ شدنی امر۔

وقت کی خوبی ہے۔ (۱۔ مثل) بُرے دن آ جانے کی وجہ سے پریشانی اٹھانی پڑ رہی ہے۔

وقت کے بادشاہ ہیں۔ (۱۔ مثل) بہت وسیع اختیارات کے مالک ہیں۔ (۲) (طنزاً) لاپرواہ ہیں۔ بے فکرے ہیں۔

وقت کے وقت۔ (۱۔ تابع فعل) عین موقعے پر۔ بر وقت۔ ٹھیک اس وقت جب ضرورت ہو۔

وقت گزار دینا۔ (۱۔ محاورہ) لٹکائے رکھنا (۲) کام وقت پر نہ کرنا (۳) موقع نکال دینا۔

وقت گزر جانا۔ (۱۔ محاورہ) موقع ٹل جانا۔ وقت جاتا رہنا۔

وقت گزر گیا بات رہ گئی۔ (۱۔ مثل) وقت تو اچھا بُرا گزر گیا مگر شکایت رہ گئی

وقت گزرے پیچھے عقل آتی ہے۔ (۱۔ مثل) کام بگڑنے کے بعد ہی تدبیر سوجھتی ہے۔

وقت گنوانا۔ (۱۔ مص مرکب) وقت ضائع کرنا۔ وقت کا خون کرنا۔ وقت برباد کرنا۔

وقت ملنا۔ (۱۔ محاورہ) فرصت ہونا (۲) موقع ہاتھ آنا۔

وقت نازک ہونا۔ (۱۔ محاورہ) حالات اچھے نہ ہونا۔ ایسی حالت ہونا جس میں دیکھ بھال کر چلنا چاہیے۔

وقت ناوقت۔ (۱۔ تابع فعل) بے قاعدگی سے۔ وقت بے وقت۔ موقع بے موقع۔ وقت مقرر کیے بغیر۔ کبھی کبھی۔ گاہ بگاہ۔

وقت نکالنا۔ (۱۔ محاورہ) فرصت نکالنا (۲) مصیبت یا پریشانی کے زمانے میں زندگی جوں توں گزارنا۔

وقت نکل جاتا ہے بات رہ جاتی ہے۔ وقت نہیں رہتا بات رہ جاتی ہے۔ (۱۔ مثل) کام تو کسی نہ کسی طرح نکل ہی جاتا ہے البتہ جو ضرورت یا مصیبت میں ساتھ نہ دے اس کی بدسلوکی یاد رہتی ہے۔

وقت نکل جانا۔ (۱۔ محاورہ) ضرورت پوری ہو جانا۔ مصیبت ٹل جانا (۲) موقع ہاتھ سے جاتا رہنا۔

وقت نہ رہنا۔ (۱۔ محاورہ) موقع نکل جانا۔ وقت گزر جانا۔

وقت واپسیں۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) آخر وقت۔ نزع کا وقت۔ جان کنی کے لمحے۔ مرتے وقت۔

وقت وقت کا راگ اچھا ہوتا ہے۔ (۱۔ مثل) ہر چیز اپنے موقع و محل پر اچھی ہوتی ہے۔

وقت وقت کا راگ ہے۔ (۱۔ مثل) ہر وقت کی ایک الگ راگنی ہے جیسا موقع ہو ویسی ہی بات کرنی چاہیے۔

وقت ہاتھ سے جانا۔ (۱۔ محاورہ) موقع نکل جانا۔

وقت ہاتھ سے نہ دینا۔ (۱۔ محاورہ) موقع نہ کھونا۔ وقت ضائع نہ کرنا۔

وقت ہو جانا (رہنا) (۱۔ محاورہ) وقت پورا ہو جانا (۲) موقع ہونا۔

وقتاً فوقتاً۔ (وَق تَن۔ فَو۔ قَ تَن) (ع۔ تابع فعل) کبھی کبھی۔ گاہ بگاہ۔

وقتی۔ (وَق۔ تی) (ع۔ صف) وقت کا۔ زمانے کا (۲) عارضی۔

وَقر ۔ (ع ۔ا۔مذ) بڑائی ۔ عظمت ۔ بزرگی (۲) عزّت آبرو ۔ قدر و منزلت (۳) رتبہ ۔ مرتبہ ۔ درجہ ۔ پایہ ۔ منصب (۴) حلم ۔ تمکنت ۔
وقر اُٹھ جانا ۔ (۱۔ محاورہ) وقعت نہ رہنا ۔ عزت جاتی رہنا ۔
وقر پانا ۔ (۱۔ محاورہ) عزت حاصل کرنا ۔ آبرو پانا ۔
وقر کھونا ۔ (۱۔ محاورہ) عزت گنوانا ۔ بے آبرو ہونا ۔
وَقِس علیٰ ہٰذا ۔ (وَ ۔ قِس ۔ عَ ۔ لا ۔ ہا ۔ ذا) (ع ۔ تابع فعل) اور اسی پر قیاس کر لو ۔
وُقعت ۔ (وُق ۔ عت) (ع ۔ا۔مث) عزت ۔ اعتبار ۔ ساکھ ۔
وقعت کھونا ۔ (۱۔ محاورہ) عزت نہ رکھنا (۲) اعتبار یا ساکھ برباد کرنا ۔
وقف ۔ (ع ۔ا۔مذ) ٹھہراؤ ۔ توقف (۲) خدا کے نام پر چھوڑی ہوئی چیز جس کا کوئی مالک نہ بنایا گیا ہو ۔ رفاہ عام کی چیز جسے ہر شخص استعمال کر سکتا ہو (۳) ساکن حرف کے بعد غیر متحرک حرف آنا جیسے "پیار" میں "ر" (۴) (صف) اتنا زیادہ مصروف و مشغول کہ دوسری طرف توجہ نہ دے سکے ۔ جمع : اوقاف ۔
وقفِ اولاد ۔ وقفِ علی الاولاد ۔ (ع ۔ ف ۔ا۔مذ) (فقہ کی اصطلاح) وہ چیز جو مالک اپنی اولاد کے لیے وقف کرے ۔
وقف کرنا ۔ (۱۔ محاورہ) خدا کے نام پر چھوڑنا ۔ رفاہ عام کے لیے چھوڑنا ۔
وقف نامہ ۔ (ع ۔ ف ۔ا۔مذ) وہ دستاویز جو وقف مال کی بابت لکھی جائے ۔
وقف ہونا ۔ (۱۔ محاورہ) خدا کے نام پر چھوڑا جانا ۔ کسی کی ملکیت نہ ہونا (۲) کسی کام میں اس قدر مصروف ہونا کہ کسی اور طرف متوجہ نہ ہو سکنا ۔ جو کام کرنا اسی کا ہو جانا ۔
وقفہ ۔ (وَق ۔ فہ) (ع ۔ا۔مذ) مہلت ۔ تھوڑی سی دیر (۲) قرآن مجید کی تلاوت میں اوقاف پر رُکنا ۔
وقفہ دینا ۔ (۱۔ محاورہ) مہلت دینا ۔ موقع دینا ۔ فرصت دینا ۔
وُقوع ۔ (وُ ۔ قو ۔ ع) (ع ۔ا۔مذ) واقع ہونا ۔ ظہور ۔ اظہار ۔
وُقوعِ جرم ۔ (ع ۔ا۔مذ) جرم کیا جانا ۔ جرم ہونا ۔ جرم کا ارتکاب ۔
وُقوع میں آنا ۔ (ع ۔ا۔مذ) واقع ہونا ۔ ظاہر ہونا ۔ سرزد ہونا ۔
وُقوعہ ۔ (وُ ۔ قو ۔ عہ) (ع ۔ا۔مذ) واقعہ ۔ حادثہ ۔ سانحہ ۔ واردات ۔ صدمہ (۲) ہنگامہ (۳) دنگا فساد ۔
وُقوف ۔ (وُ ۔ قوف) (ع ۔ا۔مذ) جاننا ۔ علم ۔ آگاہی ۔ فہم ۔ سمجھ ۔ واقفیت (۲) شعور ۔ تمیز ۔ سلیقہ (۳) تجربہ ۔ مہارت (۴) ٹھہرنا ۔ (حاجیوں کا مقام عرفات میں)
وقوف پکڑنا ۔ (۱۔ محاورہ) عقل سیکھنا ۔ تمیز سیکھنا ۔ شعور پیدا کرنا ۔
وقوف پیدا کرنا ۔ (۱۔ محاورہ) ہنرمند بننا (۲) لیاقت حاصل کرنا ۔
وقوف دار ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) جاننے والا ۔ سمجھنے والا ۔ تجربہ کار ۔
وَقِنا رَبّنا عَذابَ النّار ۔ اے ہمارے رب ہم کو دوزخ کی آگ سے بچا ۔ گرمی کی شدت سے پریشانی ظاہر کرنے کے لیے کہتے ہیں ۔
وقیع ۔ (وَ ۔ قیع) (ع ۔ صف) وقعت رکھنے والا ۔ معزز ۔ عزت دار ۔ ذی عزت (۲) بلند مرتبہ ۔ ذی وقار ۔
وَقیعہ (وَقیعت) ۔ (ع ۔ا۔مث) غمازی (۲) لڑائی ۔ کارزار ۔

و ۔ ک

وکالت ۔ (وَ ۔ کالت) (ع ۔ا۔مث) وکیل کا کام ۔ وکیل کا پیشہ ۔ وکیل ہونا (۲) نیابت ۔ قائم مقامی ۔ کسی کا معاملہ اس کے نمائندے کی حیثیت سے پیش کرنا (۳) کسی کی طرف سے پیروی کرنا ۔
وکالت کرنا ۔ (۱۔ مص مرکب) وکیل کا پیشہ کرنا ۔ وکیل کا کام کرنا ۔ کسی کی طرف سے پیروی کرنا ۔ کسی کی حمایت کرنا ۔
وکالت نامہ ۔ (ع ۔ ف ۔ا۔مذ) وکیل مقرر کرنے کا تحریری اقرار نامہ ۔ وکالت کے لیے مختار نامہ ۔
وکالت نامہ تصدیق ہونا ۔ (۱۔ مص مرکب) وکالت نامے پر متعلقہ حاکم عدالت کے دستخط ہونا ۔
وکالتاً ۔ (وَ ۔ کا ۔ لَ ۔ تَن) (ع ۔ تابع فعل) وکیل کے ذریعے ۔ وکیل کی معرفت ۔ اصالتاً کی ضد ۔
وِکٹ ۔ (Wicket) (وِ ۔ کٹ) (انگ ۔ا۔مذ) کرکٹ کے کھیل میں وہ تین ڈنڈے جن کے آگے کھڑا ہوا کھلاڑی بلے کے ذریعے اس گیند کو روکتا ہے جو مخالف ٹیم کا باؤلر سامنے سے وکٹوں پر مارنے کے لیے پھینکے ۔
وِکٹ کیپر ۔ (Wicket Keeper) (۔ا۔مذ) وکٹ کے پیچھے کھڑے ہو کر گیند روکنے والا ۔
وکٹ گرانا ۔ (۱۔ محاورہ) وکٹ پر گیند مار کر کھلاڑی کو آؤٹ کر دینا ۔
وکٹوریا ۔ (Victoria) (وِک ۔ ٹو ۔ ریا) (انگ ۔ا۔مث) ایک قسم کی گھوڑا گاڑی ۔
وُکلا ۔ (وُ ۔ کَ ۔ لا) (ع ۔ا۔مذ) وکیل کی جمع ۔
وکیل ۔ (وَ ۔ کیل) (ع ۔ا۔مذ) مختار ۔ قائم مقام ۔ نائب ۔ وہ شخص جس کے سپرد اپنا کام کیا جائے (۲) سند یافتہ قانون دان (جو عدالت میں کسی فریق کی طرف سے مقدمہ کی پیروی کرے اور جس کا یہی پیشہ ہو)
وکیل سرکار ۔ (ع ۔ا۔مذ) حکومت کی طرف سے مقدمے کی پیروی کرنے والا وکیل ۔
وکیل عام ۔ (ع ۔ا۔مذ) ایسا کارندہ جسے ہر بات کا پورا پورا اختیار ہو ۔ مختار عام ۔
وکیل کرنا (کھڑا کرنا) ۔ (۱۔ محاورہ) مقدمے کی پیروی کے لیے کسی وکیل کو مقرر کرنا ۔

و-گ

وِگ ۔ (Wig) (انگ ۔ ا ۔ مث) مصنوعی بالوں کی ٹوپی۔
دِگر ۔ (وَ ۔ گَر) (ف ۔ حرفِ عطف) اور اگر ۔
دِگرنہ ۔ (وَ ۔ گَر ۔ نَہ) (ف ۔ تابع فعل) ورنہ ۔ اور اگر نہیں ۔

و-ل

وِلا ۔ (وِ ۔ لا) (ع ۔ ا ۔ مث) محبت ۔ اُلفت ۔ دوستی ۔
وِلا ۔ (وِ ۔ لا) (ق ۔ ا ۔ مذ) وقت ۔ عرصہ ۔
وِلا ۔ (Villa) (وِ ۔ لا) (انگ ۔ ا ۔ مذ) دیہاتی محل یا مکان ۔ بنگلہ ۔
وِلادت ۔ (وِ ۔ لا ۔ دَت) (ع ۔ ا ۔ مث) بچہ پیدا ہونا ۔ جنم ۔ پیدائش ۔
وِلایت ۔ (وِ ۔ لا ۔ یَت) (ع ۔ ا ۔ مث) ملک ۔ اِقلیم ۔ سلطنت ۔ مملکت بادشاہت (۲) محکوم ملکوں کے باشندوں کے لیے وہ ملک جہاں کا بادشاہ ہو (۳) کسی کام کی ذمہ داری ۔ کفالت (۴) ولی ہونا ۔ سرپرست ہونا (۵) ولی کا مرتبہ ۔
ولایت پانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ولی بننا ۔ ولی کا مرتبہ حاصل کرنا ۔
ولایت زا ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) وہ جس کی پیدائش ولایت میں ہوئی ہو ۔
ولایت میں کیا گدھے نہیں ہوتے ۔ (ا ۔ مثل) بیوقوف ، عقل مندوں اور داناؤں کے دیس میں بھی پائے جاتے ہیں ۔
وِلایتاً ۔ (وِ ۔ لا ۔ یَ ۔ تَن) (ع ۔ تابع فعل) ازروئے ولایت ۔ ولی ہونے کی بنا پر (۲) والی وارث ہونے کی حیثیت میں ۔
ولایتی ۔ (وِ ۔ لا ۔ یَ ۔ تی) (ع ۔ صف) ولایت کا رہنے والا (۲) ولایت کا بنا ہوا (۳) جنگلی ۔ وحشی ۔ انجان ۔ بولی نہ سمجھنے والا (مث) تلوار ۔ شمشیر ۔
وَلَد ۔ (وَ ۔ لَد) (ع ۔ ا ۔ مذ) بیٹا ۔ لڑکا ۔ فرزند ۔ پسر ۔ پوت ۔ جمع : اولاد ۔
ولدُالحرام ۔ (ع ۔ صف) حرامی ۔ حرام کا جنا ۔
ولدُالحلال ۔ (ع ۔ صف) حلالی ۔ حلال کا جنا ۔
ولدِ الزّنا ۔ (ع ۔ صف) حرام زادہ ۔
ولدیّت ۔ (وَل ۔ دی ۔ یَت) (ع ۔ ا ۔ مث) باپ کا نام ۔ حسب نسب اصل ۔ نسل ۔ خاندان
وَلَندیز ۔ (وَ ۔ لَن ۔ دَیز) (ع ۔ ا ۔ مذ) نیدرلینڈ (ہالینڈ) یورپ کا ایک ملک ۔
ولندیزی ۔ (وَ ۔ لَن ۔ دے ۔ زی) (ع ۔ صف) ولندیز سے متعلق (۲) (مذ) ولندیز کا باشندہ ۔
ولندیزی گفتگو ۔ (ا ۔ مث) ڈینگیں مارنا ۔ شیخی بگھارنا ۔
ولندیزی لقمے چلتے ہیں ۔ (ا ۔ مثل) لا اُبالی یا اُوپری باتیں کرتے ہیں ۔

وَلوَلہ ۔ (وَل ۔ وَ ۔ لہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) جوش ۔ اُمنگ ۔ بہت زیادہ شوق ۔
ولولہ اُٹھنا (آنا) ۔ (ا ۔ محاورہ) جوش پیدا ہونا ۔ اُمنگ پیدا ہونا ۔
ولی ۔ (وَ ۔ لی) (ع ۔ ا ۔ مذ) ایسا انسان جو خدا کے قریب ہو (۲) سرپرست ۔ محافظ ۔ مُربّی ۔ متولّی ۔ جمع : اَولیا ۔
ولیُّ اللہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) خدا رسیدہ ۔ مقربِ بارگاہ الٰہی ۔ بزرگ دین
ولیِ جائز ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) وہ شخص جسے کسی نابالغ لڑکے یا لڑکی کا ولی مقرر کیا گیا ہو ۔
ولی خنگر ۔ ولی گھنگر ۔ ولی گھنگڑ ۔ (ا ۔ صف) حمایتی ۔ مددگار ۔ سرپرست (۲) بناوٹی ولی ۔ خود ساختہ پیر و مرشد
ولی را ولی می شناسد ۔ (ف ۔ مثل) کسی آدمی کی اصلیت کو وہی شخص تاڑتا ہے جو خود اُسی جیسا ہو ۔
ولی عہد ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) بادشاہ وقت کا ہونے والا جانشین ۔ وارثِ تخت و تاج ۔
ولی عہدی ۔ (ع ۔ ا ۔ مث) ولی عہد کا مرتبہ (۲) ولی عہد رہنے کا زمانہ ۔
ولی قریب ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) نزدیکی سرپرست ۔
ولی کے گھر شیطان ۔ (ا ۔ مثل) لائق آدمی کا نالائق بیٹا ۔ اچھوں کی بُری اولاد ۔
ولی نعمت ۔ (ع ۔ صف) پرورش کرنے والا ۔ آقا ۔ مربّی ۔ سرپرست ۔
ولی نے کیا کام شیطان کا ۔ (ا ۔ مثل) شریف آدمی نے بدمعاشوں جیسی حرکت کی ۔
وَلے ۔ (وَ ۔ لے) (ف ۔ حرفِ استدراک) ولیک کا مخفف ۔ لیکن ۔ مگر ۔
وَلے بر اندیش ۔ (ف ۔ مثل) مجبوری سے کوئی کام کرنے کے موقع پر کہتے ہیں ۔
وَلیک ۔ ولیکن ۔ (وَ ۔ لیک ، وَ ۔ لے کَن) (ف) ولیک ولیکن کا مخفف اور ولیکن عربی وَلکِن (اور مگر ۔ اور لیکن) کا بگاڑ ہے ۔ لیکن ۔ مگر
وَلیمہ ۔ (وَ ۔ لی ۔ مَہ) (ع ۔ ا ۔ مذ) شادی کی ضیافت ۔ بیاہ کی دعوت ۔ نکاح کے بعد کی دعوت جو دُولہا کی طرف سے دی جاتی ہے ۔
وِلین ۔ (Villian) (وِ ۔ لین) (انگ ۔ ا ۔ مذ) بدمعاش (۲) ڈرامے میں بدکردار شخص ۔ ہیرو کی ضد ۔
وَلیّہ ۔ (وَ ۔ لی ۔ یَہ) (ع ۔ ا ۔ مث) ولی عورت (۲) وہ خاتون جو کسی نابالغ کی سرپرست مقرر کی جائے ۔

و-ن

وُن ۔ (وق) وہ کی جمع ۔ اُن ۔
وَنت ۔ (س ۔ لاحقہ) صاحب ۔ والا ۔ مالک (جیسے دُھن وَنت دولتمند)
وَنڈائک ۔ (Vandyke) (وَن ۔ ڈا ۔ اِک) (انگ ۔ ا ۔ مذ) ایک خاص طریقۂ کتابت و طباعت ۔
وِنگ کمانڈر ۔ (Wing Commander) (انگ ۔ ا ۔ مذ) ہوائی

فوج کا افسر

وِنہیں ۔ (وِن۔ہیں) (ق) ان کو۔

و - و

ووٹ ۔ (Vote) (انگ۔ا۔مذ) رائے (۲) کسی معاملے کے لیے رائے دینا۔ عوامی نمائندوں کے انتخاب کے لیے تحریری اظہار رائے کی پرچی (۳) رائے دہی۔

ووٹ پڑنا (ڈالنا) ۔ (ا۔محاورہ) نامزدگی کے کاغذ پر دستخط کرکے ڈالنا (ڈالا جانا)۔

ووٹ دینا ۔ (ا۔محاورہ) رائے دینا (۲) کسی تجویز کے خلاف یا موافقت میں رائے دینا۔

ووٹر ۔ (Voter) (انگ۔ا۔مذ) ووٹ دینے والا۔ رائے دینے والا۔

ووٹنگ ۔ (Voting) (وُو۔ٹِنگ) (انگ۔ا۔مث) رائے شماری۔ رائے دہی۔

وولٹ ۔ (Volt) (انگ۔ا۔مذ) برقی قوت کی اکائی۔

وُوں ۔ (ا۔تابع فعل) اس طرح۔

وُوں سا ۔ (ا۔تابع فعل) ویسا ہی۔ اسی طرح کا (جوں سا کے مقابل استعمال ہوا کرتا تھا)۔

وُوں کا ۔ (ا۔تابع فعل) (دونہیں۔ جوں کا توں۔ ویسا ہی۔

وُوں ہی ۔ (ا۔تابع فعل) فوراً۔ اسی وقت۔

وُدئی ۔ (وُد۔ئی) (ہ۔کلمۂ تعجب) واہ! اُدئی! (عورتیں کہتی ہیں)

و - ہ

وَہ ۔ (ف۔کلمۂ تحسین) واہ! شاباش! (۲) (کلمہ افسوس) ہائے! (۳) (کلمۂ نفرت) ہُونہہ۔

وُہ ۔ (ا۔ضم) غائب یا بعید کی طرف اشارہ (۲) اُس قدر۔ اتنا (۳) ایسا اس قسم کا۔ اس درجے کا (۴) پہلا سا (۵) اُونچے مرتبے کا (۶) پوشیدہ بات کی طرف اشارہ (۷) لوگوں کو متوجہ کرنے کے لیے۔

وہ آنکھیں نہیں رہیں ۔ (ا۔مثل) وہ پہلی سی مروت اور محبت نہیں رہی۔ وہ انداز وہ طور طریقے جاتے رہے۔

وہ اپنی خوشی کا ہے ۔ (ا۔مثل) وہ کسی کا کہنا نہیں مانتا۔

وہ بات ۔ (ا۔مث) وہ مرتبہ یا عزت و احترام (۲) وہ کام (۳) وہ موقع۔

وہ بات ہوگئی ۔ (ا۔بول چال) وہ کام ہوگیا۔ مقصد حاصل ہوگیا۔

وہ بال کھینچوں کہ جس کی جڑ دُور ہو ۔ (ا۔مثل) سارے عیب ظاہر کردوں جس سے تمام عالم میں رسوائی ہو۔

وہ بھلا مانس کیسا جس کے پاس نہیں پیسا ۔ (ا۔مثل) روپے سے انسان شریف بن جاتا ہے۔

وہ بھی دن ہوگا (گھڑی ہوگی) ۔ (ا۔کلمۂ تمنائیہ) کوئی ایسا وقت بھی آئے گا جب اپنا ارمان پورا ہوگا۔

وہ بھی نہ ہوا ۔ (ا۔بول چال) وہ بات بھی نہ ہوئی۔ وہ مقصد بھی حاصل نہ ہوا۔

وہ پانی ملتان بہ گیا ۔ (ا۔مثل) وہ موقع جاتا رہا۔

وہ تو کہیے ۔ (ا۔بول چال) غنیمت یہ ہے کہ۔

وہ جانے اور اس کا ایمان جانے ۔ (ا۔مثل) کسی چیز کو کسی کے ایمان اور نیت پر چھوڑ دینے کے موقع پر کہتے ہیں

وہ جانے اور اس کا کام جانے ۔ (ا۔مثل) کام سے سُبکدوش ہونے یا بری الذمہ ہونے کے موقع پر بولا جاتا ہے۔

وہ جو کہا ہے ۔ (ا۔تابع فعل) جیسا کہ کہا ہے۔ جیسا کہ بیان ہوا ہے۔

وہ ڈربا ہی جل گیا ۔ (ا۔مثل) وہ معاملہ ہی ٹھنڈا پڑ گیا یا ختم ہوگیا۔

وہ دفتر گاؤخورد ہوگیا ۔ (ا۔مثل) وہ کام ختم ہوگیا۔

وہ دل ہی نہیں رہا ۔ (ا۔روزمرہ) وہ حوصلہ نہیں رہا۔ وہ طبیعت نہیں رہی۔

وہ دن ۔ (ا۔مذ) وہ وقت۔ وہ زمانہ۔ وہ بُرا وقت۔

وہ دن اور آج کا دن ۔ (ا۔تابع فعل) اس دن سے لے کر آج تک۔

وہ دن ڈُبا جو گھوڑی چڑھا کُبا ۔ (ا۔مثل) جس دن یہ عیب دار (کُبڑا) دولہا بنے گا۔ وہ دن غارت ہوجائے گا۔

وہ دن کیا تھے ۔ (ا۔مقولہ) کیا اچھا زمانہ تھا۔

وہ دن کہاں ۔ (ا۔مقولہ) وہ وقت اب میّسر نہیں۔

وہ دن گئے ۔ (ا۔مقولہ) وہ زمانہ نہیں رہا۔

وہ دن گئے جب خلیل خاں فاختہ اُڑایا کرتے تھے ۔ (ا۔مثل) اچھے دن گزر گئے۔ اب اور وقت ہے۔

وہ دن یاد کرو ۔ (ا۔مقولہ) اپنی پچھلی حالت کو نہ بھولو۔

وہ ڈوبیں منجدھار جن پر بھاری بوجھ ۔ (ا۔مثل) اپنے پیچھے زیادہ جھگڑے نہ لگاؤ ورنہ تباہ ہو جاؤ گے۔

وہ کاٹا ۔ (ا۔کلمۂ تحسین) پتنگ کاٹنے پر بولا جاتا ہے۔

وہ کچھ ۔ (ا۔تابع فعل) (کتنا پتا) بہت کچھ۔

وہ کرچکا ۔ (ا۔مقولہ) اس سے یہ کام نہ ہوگا۔ وہ نہیں کرے گا۔

وہ کچھ سُنائیں ۔ (ا۔روزمرہ) بہت کچھ بُرا بھلا کہا۔

وہ کملی ہی نہیں جس میں تِل بندھتے تھے ۔ (ا۔مثل) اب وہ بات ہی نہیں ہے جس کی وجہ سے لوگ متوجہ ہوتے تھے۔

وہ کوروں دے کر پڑھا ہے ۔ (ا۔مثل) لکھنا پڑھنا بالکل ہی نہیں جانتا۔ اُستاد کی اچھی خدمت نہیں کی۔ اس لیے ٹھیک سے پڑھنا ہی نہیں آتا۔

وہ کون سی کِشمش ہے جس میں تنکا نہیں ۔ (ا۔مثل) ہر چیز میں کوئی نہ کوئی عیب ضرور ہوتا ہے۔

وہ کیا کسی کا خدا ہے ۔ (ا۔مقولہ) یعنی اس سے کوئی نہیں ڈرتا۔

وہ کیمیا گر کیسا جو مانگے پیسا ۔ (ا۔مثل) ہنرمند کو اپنا کام دوسروں

سے نہیں کروانا چاہیے (۲) دولت مند ہو کر مفلسوں کی سی حرکتیں نہیں کرنی چاہییں۔

دہ مارا - (۱) کلمۂ تحسین (کسی کام میں اچانک کامیابی و فتح حاصل ہونے کے موقع پر کہتے ہیں۔

دہ نہیں تو اس کا بھائی اور سہی - (۱-مثل) کسی خاص آدمی کے نہ ہونے سے کام رُکا نہیں رہتا۔

دہ دہ - (۱-تابع فعل) ایسا ایسا۔

وَہّاب - (وَہ - ہاب) (ع - صف) بہت بخشنے والا - خدائے تعالےٰ کا ایک صفاتی نام۔

وَہّابی - (وَہ - ہا - بی) (ع - صف و - مذ) شیخ عبدالوہاب کے فرقے سے تعلق رکھنے والا - اُردو میں بغیر تشدید ہا مستعمل ہے۔

وَہّاج - (وَہ - ہاج) (ع - صف) بہت چمکتا ہوا۔

وہارف - (Wharf) (انگ - ۱ - مذ) گھاٹ۔

وہاں - (وَ - ہاں) (۱ - تابع فعل) اُس جگہ - اس مقام پر - اُدھر کسی کے یہاں۔

وہاں تک گدگدلیے جہاں تک دوسرا رو نہ دے۔

وہاں تک ہنسایے جو رو نہ دے - (۱-مثل) ہنسی مذاق اتنا ہی اچھا ہے جتنا ناگوار نہ گزرے اور باعث تکلیف نہ ہو۔

وہاں فرشتوں کے پر جلتے ہیں - (۱-مثل) وہاں کوئی نہیں جا سکتا - وہاں جانے کی کوئی جرأت نہیں کر سکتا۔

وہاں گردن ماریے جہاں پانی نہ ملے - (۱-مثل) ایسے کو تو سنگین سزا دینا چاہیے - اذیت سے مارنا چاہیے۔

وَہب - (ع - ۱ - مذ) بخشش - عطا - سخاوت۔

وَہبی - (وَہ - بی) (ع - صف) قدرت کی طرف سے دیا گیا - بخشا ہوا - کسبی کی ضد۔

وہپ - (Whip) (انگ - ۱ - مذ) پارلیمنٹ کی کسی پارٹی کا وہ عہدیدار جو اس کے اراکین میں تال میل رکھتا ہے۔

وَہلا - وَہلہ - (وَہ - لا) (ع - ۱ - مذ) حملہ - دھاوا (۲) نوبت - باری۔

وَہلُم جَرّا - (ع - مقولہ) اور چلے آؤ کھنچتے ہوئے۔

وہم - (ع - ۱ - مذ) شک - گمان - احتمال - بے اعتباری (۲) دماغ کی وہ قوت جو فاسد خیالات پیدا کرتی ہے - جمع: اوہام۔

وہم بندھنا - (۱ - محاورہ) شک گزرنا - کسی چیز میں کوئی کمی یا خامی سمجھنا۔

وہم کا پتلا - (۱ - مذ) وہ انسان جو ہر بات میں وہم کرے۔

وہم کرنا - (۱ - محاورہ) بے بنیاد خیال قائم کرنا - وسواس کرنا۔

وہم کا دارو تو لقمان کے پاس بھی نہیں - (۱-مثل) وہم دور کرنے کی کوئی تدبیر ممکن نہیں - وہم کا کوئی علاج نہیں۔

وہم لانا - (۱ - محاورہ) دل میں شک گزرنا - بدگمانی کرنا۔

وَہمی - (وَہ - می) (ع - صف) جو ہر بات میں وہم کرے (۲) وہم سے تعلق رکھنے والی بات - قیاسی - خیالی - موہوم۔

وَہُوَ ہٰذا - (وَ - ہُ - وَ - ہا - ذا) (ع - تابع فعل) اور وہ یہ ہے - اور وہ یوں ہے۔

وُہی - (وُ - ہی) (۱ - تابع فعل) وُہ ہی (۲) اسی طرح - مثل - سابق پہلے ہی جیسے طریقے سے۔

وہی اپنا جو اپنے کام آئے - (۱-مثل) جس سے فائدہ یا فیض پہنچے اسی کو اپنا سمجھنا چاہیے۔

وہی بات - (۱ - مث) کنایہ مجامعت سے۔

وہی بات گھوڑے کی لات - (۱-مثل) بے بنیاد بات کے بارے میں کہتے ہیں۔

وہی تو کہوں - (۱ - تابع فعل) مجھے خود ہی یہ خیال آتا ہے۔

وہی تین بیسی، وہی ساٹھ - (۱-مثل) بات ایک ہی ہے چاہے جیسے کہہ لو۔

وہی ڈھاک کے تین پات - (۱-مثل) معاملہ جوں کا توں ہے معمولی مقررہ رقم ملنے پر کہتے ہیں۔

وہی راگ گانا - (۱ - محاورہ) کہی ہوئی بات بار بار کہنا۔

وہی کاسہ وہی آش - (۱-مثل) پہلی حالت تبدیل نہ ہونے پر کہتے ہیں۔

وہی کنیا جس کے ابلق بال - (۱-مثل) ناممکن اور تعجب انگیز بات۔

وہی مرغے کی ایک ٹانگ - (۱-مثل) ایک ہی بات کی پچ کیے جانا اپنی ہی رٹ لگانا۔

وہی من لو ہی چالیس سیر - (۱-مثل) مطلب ایک ہی ہے چاہے جیسے سمجھ لو۔

وہی میاں دربار کو وہی چولھا جھونکنے کو - (۱-مثل) وہ شخص جس کو اپنے سارے چھوٹے بڑے کام خود ہی کرنے پڑیں۔

وہی وہ - (۱ - تابع فعل) انحصار کے لیے مستعمل ہے۔

وہی ہم وہی تم - (۱ - مقولہ) پرانی جان پہچان - نہ تم بدلے نہ ہم بدلے۔

وھیل - (Whale) (انگ - ۱ - مث) مچھلی کی شکل کا ایک دودھ پلانے والا بہت بڑا دریائی جانور۔

وُہیں - (وُ - ہیں) (۱ - تابع فعل) اسی جگہ - اسی مقام پر (۲) اسی وقت اسی دم - اسی لمحے - فوراً۔

وہیں کا ہو رہنا - (۱ - محاورہ) کسی جگہ جا کر جلد واپس نہ آنا - واپسی میں دیر لگانا - کہیں جا کر بیٹھ رہنا۔

وہیں مر رہا - (۱ - مقولہ) بڑی دیر کر دی - کسی کے انتظار میں کہتے ہیں

و - ے

وے - (۱ - ضم) وہ کی جمع (اب اُردو میں "وہ" واحد و جمع دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے - (ق)

وی - (۱) کلمۂ نسبت - یائے معروف پر ختم ہونے والے اسما کی "ی" کو واؤ سے بدل کر "یا" سے نسبت بڑھاتے ہیں - جیسے دہلی سے دہلوی۔

دیاکرن ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) (۱) ترکیب (۲) تشریح (۳) صرف و نحو گرامر ۔

وی ۔ پی ۔ (V.P.) (انگ ۔ ا ۔ مث) (Value Payable) کا مخفف وہ مال جو قیمت دے کر ڈاک خانے سے وصول کیا جائے ۔

ویتاگ ۔ (وے ۔ تاگ) (ق ۔ ا ۔ مث) محبت ۔ دوستی ۔

ویٹر ۔ (Waiter) (وے ۔ ٹر) (انگ ۔ ا ۔ مذ) ہوٹل کا وہ خدمتگار جو گاہکوں کو کھانا کھلاتا اور ان کی ضرورتوں کا خیال رکھتا ہے ۔

ویٹریس ۔ (Waitress) (ویٹ ۔ رس) (انگ ۔ ا ۔ مث) ہوٹل میں کھانا کھلانے والی خادمہ ۔

ویٹنگ روم ۔ (Waiting Room) (وے ۔ ٹنگ ۔ رُوم) (انگ ۔ ا ۔ مذ) انتظار گاہ ۔

ویٹو ۔ (Veto) (وی ۔ ٹو) (انگ ۔ ا ۔ مذ) کسی تجویز، فیصلے یا قانون کو نامنظور کرنے کا حق ۔ حقِ استرداد ۔

وید ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) ہندوؤں کی مقدس کتاب ۔

وَید ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) ہندی طریقے پر علاج کرنے والا طبیب ۔ بید ۔

ویدانت ۔ (وے ۔ دا ۔ نت) (س ۔ ا ۔ مث) ہندوؤں کے فلسفے اور دینیات کا ایک نظام جس میں ذاتِ الٰہی پر بحث کی گئی ہے ۔

ویدانتی ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) ویدانت کا عامل یا پیرو ۔

ویدک ۔ (وے ۔ دک) (س ۔ ا ۔ مذ) وید کا عالم جس نے وید پڑھا ہو (۲) (صف) وید سے متعلق ۔ وید کی تعلیم کے مطابق ۔

وَیدک ۔ (وے ۔ دک) (س ۔ ا ۔ مذ) ہندی علم طب ۔

ویر ۔ (س ۔ صف) بہادر ۔ شجاع (ہن) بھائی ۔

ویرا ۔ (وے ۔ را) (ہ ۔ ا ۔ مذ) ایسا مال یا سامان جو کسی کے ہاتھ زبردستی زیادہ قیمت پر فروخت کیا جائے ۔

ویراگ ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) بیراگ ۔ سنیاس ۔ ترک دنیا ۔

ویراگی ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) جس نے دنیا ترک کر دی ہو ۔

ویران ۔ (وی ۔ ران) (ف ۔ صف) اُجڑا ہوا ۔ غیر آباد ۔ تباہ شدہ بنجر ۔ اجاڑ ۔ جس میں کھیتی باڑی نہ ہوتی ہو ۔ پریشان بے رونق اُداس ۔ حیران ۔

ویران جگہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) غیر آباد مقام ۔ اُجاڑ اور سنسان مقام ۔

ویران کرنا ۔ (ا ۔ مص مرکب) اجاڑ دینا ۔ تباہ کر ڈالنا ۔

ویران کھیڑا ۔ (ا ۔ مذ) وہ اُجاڑ جگہ جہاں پہلے گاؤں آباد رہا ہو ۔

ویران ہونا ۔ (ا ۔ مص مرکب) اُجڑنا ۔ بے گھر ہونا ۔ تباہ ہونا (۲) کسی جگہ سے آبادی کا اٹھ جانا ۔ غیر آباد ہو جانا (۳) گرنا ۔ مسمار ہونا (۴) پریشان ہونا ۔ تتر بتر ہونا ۔

ویرانہ ۔ (وی ۔ را ۔ نہ) (ف ۔ ا ۔ مذ) اُجاڑ اور غیر آباد جگہ ۔

ویرانہ نشین ۔ (ف ۔ صف) وہ شخص جو کسی اُجاڑ جگہ رہتا ہو ۔ جنگل میں رہنے والا ۔

ویرانی ۔ (وی ۔ را ۔ نی) (ف ۔ ا ۔ مث) (۱) اُجاڑ پن ۔ غیر آبادی ۔ (۲) تباہی ۔ بربادی (۳) ابتری ۔ پراگندگی (۴) بے رونقی ۔ (۵) اُداسی ۔ پریشانی ۔

ویرتا ۔ (وِیر ۔ تا) (س ۔ ا ۔ مث) بہادری ۔ شجاعت ۔ جوانمردی ۔

ویرنا ۔ (وِیر ۔ نا) (ہ ۔ ا ۔ مث) ہل کا وہ لوہا جو ہل چلتے میں زمین کھودتا ہے پھالی (مص) پھالی سے کھیت کی زمین جوتنا ۔ بیج ڈالنا ۔

ویروار ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) جمعرات ۔ پنجشنبہ ۔

ویزا ۔ (Visa) (وی ۔ زا) (انگ ۔ ا ۔ مذ) پروانۂ راہداری ۔

ویزلین ۔ (Vaseline) (انگ ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کی چکنی نرم چیز جو مرہم میں استعمال ہوتی ہے اور اعضا میں نرمی پیدا کرنے کے لیے لگاتے ہیں موم روغن ۔

ویسا ۔ (وَے ۔ سا) (ہ ۔ صف) اسی طرح کا ۔ اس جیسا ۔ اس قسم کا اس ڈھنگ کا ۔

ویسا کا ویسا ۔ (ا ۔ صف) جیسا پہلے تھا ویسا ہی ۔ جوں کا توں ۔

ویسا ہی ۔ (ا ۔ صف) خاص اسی قسم کا ۔ اس جیسا ۔ ٹھیک اسی طرح کا ۔

ویسٹ کوٹ ۔ (Waist Coat) (انگ ۔ ا ۔ مذ) کرکوٹ چھوٹا کوٹ واسکٹ ۔ صدری ۔

ویسے تو ۔ (ا ۔ تابع فعل) عام طور سے ۔ اور لحاظ سے ۔ دوسرے پہلوؤں سے ۔

ویسے کا ویسا ۔ (ا ۔ صف) دیکھیے ویسا کا ویسا ۔

ویسے ہی ۔ (ا ۔ صف) یوں ہی ۔ بغیر کسی خاص مطلب یا غرض کے ۔ بلا وجہ (۲) مفت ۔ بطور تحفہ یا بخشش ۔

ویسی ۔ (وے ۔ سی) (ہ ۔ صف) ویسا کی تانیث ۔

ویش ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) ہندو قوم کی چار ذاتوں میں سے وہ ذات جو تجارت اور زراعت کرتی ہے ۔

ویشنو ۔ (وَیش ۔ نُو) (س ۔ ا ۔ مذ) ہندوؤں کا ایک بڑا فرقہ جو وشنو دیوتا کو مانتا ہے ۔

ویشیا ۔ (ویش ۔ یا) (س ۔ ا ۔ مث) طوائف ۔ رنڈی ۔ بیسوا ۔

ویکسین ۔ (Vaccine) (وَیک ۔ سین) (انگ ۔ ا ۔ مث) ایک زہریلا مادہ جس کا ٹیکا لگانے سے انسان چیچک سے محفوظ رہتا ہے ۔

ویکنسی ۔ (Vacancy) (وَے ۔ کن ۔ سی) (انگ ۔ ا ۔ مث) خالی جگہ ۔ عہدہ ۔ یا آسامی ۔

ویگ ۔ (س ۔ ا ۔ مذ) حرکت ۔ صدمہ ۔ دھوکا (۲) سرعت ۔ تیزی ۔ (۳) مستی ۔ زور ۔

ویگ آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مادہ جانور کا مستی میں آنا ۔

ویگن ۔ (Wagon) (وَے ۔ گن) (انگ ۔ ا ۔ مث) مال گاڑی کا ڈبا (۲) چھکڑا ۔

ویلر ۔ (انگ ۔ ا ۔ مذ) بہت بڑی چیز ۔ مضبوط آدمی (۲) آسٹریلیا کا ایک خاص قسم کا گھوڑا ۔

ویلکم ۔ (Welcome) (وَیل ۔ کم) (انگ ۔ ا ۔ مذ) خوش آمدید مرحبا ۔

ویمپ ۔ (Vamp) (انگ ۔ ا ۔ مث) (۱) قحبہ ۔ عیار (۲) ڈرامے میں بُرے کردار کی عورت ۔ ہیروئن کی ضد ۔

ہ

ہ۔ (ہے) (ع ۔ا۔مونث) اُردو کا چونتیسواں۔ فارسی کا اکتیسواں۔ عربی کا ستائیسواں اور ہندی کا تینتیسواں حرف۔ اسے ہائے مختفی اور ہائے ہوز بھی کہتے ہیں۔ حساب ابجد میں اس کے پانچ عدد مقرر ہیں۔ عربی زبان کے مطابق ہر قمری حرف جس کے پہلے "ال" آئے گا تو "لام" پڑھا جائے گا جیسے الہادی۔

ہ - ا

ہا۔ [ف ۔ا۔ مث] (۱) حرف ہ کا تلفظ۔ (۲) فارسی اسموں میں علامت جمع جیسے درخت ہا۔ افسانہ ہا۔

ہائے تعیّن۔ [ف] وہ "ہ" جو عدد کا تعیّن ظاہر کرتی ہے جیسے دوماہا۔ رسالہ۔

ہائے دوچشمی (ف) وہ ہائے ہوز جس میں دو آنکھیں بنا دیتے ہیں (ھ)

ہائے مختفی [ف] وہ ہائے ہوز جو کھُل کر نہ پڑھی جائے اور حرف ماقبل کی حرکت کو ظاہر کرے جیسے دِیوَانَہ ۔ اَفسانَہ۔

ہائے ملفوظی [ف] وہ ہائے ہوز جو خوب کھُل کر پڑھی جائے جیسے گاہ ۔ راہ ۔

ہا۔ [ا۔ کلمۂ تاسف] (۱) افسوس ۔حیف ۔ دریغ ۔ (۲) کسی امر کے روکنے اور منع کرنے کے لیے بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔

ہابُوڑا۔ (ہا۔بُو۔ڑا) [ہ ۔ا۔ مذ] ایک لُوٹ مار کرنے والی قوم۔ لٹیرا۔ قزاق ۔ رہزن ۔ بٹ مار ۔

ہابیل۔ (ہا۔بیل) [ع ۔ا۔ مذ] حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے کا نام جسے اس کے بھائی قابیل نے مار ڈالا تھا۔

ہاپر ۔ (ہ ۔ا ۔ مذ) پیٹو ۔ بہت کھانے والا ۔ (۲) کماد کا ذخیرہ ۔

ہاپنس (ہ ۔ا۔ مذ) بڑے بڑے پھنکے لگانا۔

ہات۔ [ہ ۔ا۔ مذ] ہاتھ ۔عموماً نظم میں مستعمل ہے۔

ہاتف (ہا۔تِف) [ع ۔ا۔ مذ] (۱) غیب کی آواز۔ نوائے سروش۔ غیب کی آواز دینے والا فرشتہ۔

ہاتفِ غیب۔ ہاتفِ غیبی۔ (ع ۔ا۔ مذ) غیب کی آواز دینے والا فرشتہ ۔ سروش۔

ہاتھ۔ (ہ ۔ا۔ مذ) (۱) دست ۔پنجہ ۔ (۲) ہتھیلی ۔کف ۔ (۳) آدھ گز کی مقدار، سرانگشت سے لے کر کہنی تک کا حصہ (۴) بس، قابو ۔ اختیار ۔ قبضہ ۔ (۵) باعث ۔طفیل ۔ وسیلہ (۶) حفاظت ۔ حمایت ۔ مدد (۷) وار ۔حملہ ۔چوٹ (۸) داؤں (۹) قدرت ۔ طاقت ۔ قوت (۱۰) معرفت ۔ ذریعہ ۔ (۱۱) دھوکہ ۔شرارت ۔ (۱۲) تاش کے پتّے جو کسی کے حصّے میں آئیں ۔ بازی ۔

ہاتھ (آجانا) آنا (ا۔محاورہ) (۱) میسّر آنا۔ دستیاب ہونا۔ ملنا۔حاصل (۲) قبضہ ہونا۔ قابو میں آنا۔ (۳) جاننا ۔معلوم ہونا۔ دریافت ہونا

ہاتھ آنکھوں سے لگانا۔ (۱) صنّاعی اور دستکاری کی تعریف کے لیے کاریگر کے ہاتھ آنکھوں سے ملنا۔ (۲) کمالِ تعظیم کا کنایہ۔

ہاتھ اُتر جانا (اُترنا) (ا۔محاورہ) ہاتھ کا جوڑ اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔

ہاتھ اُٹھا کر دُعا دینا (ا۔محاورہ) پورے خلوص کے ساتھ آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر کسی کے لیے دُعا کرنا۔

ہاتھ اُٹھا بیٹھنا (ا۔محاورہ) (۱) مار بیٹھنا۔ دست درازی کرنا ۔ (۲) دست بردار ہونا۔ باز آنا ۔ عہد کر لینا ۔ توبہ کرنا ۔

ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر کوسنا۔ ہاتھ اُٹھا کر کوسنا (ا۔محاورہ) آسمان کی طرف ہاتھ بڑھا کے بد دُعا کرنا۔ بہت بد دعائیں دینا۔

ہاتھ اُٹھا کے دینا۔ (ا۔محاورہ) اپنی خوشی سے کوئی چیز دینا۔

ہاتھ اُٹھا لینا۔ (ا۔محاورہ) کام چھوڑ دینا۔ دست بردار ہونا۔ (۲) کسی کی حمایت چھوڑ دینا۔

ہاتھ اُٹھانا۔ (۱) ہاتھ اُونچا کرنا ۔ ہاتھ بلند کرنا ۔ (۲) سلام کرنا ۔ماتھے پر ہاتھ رکھنا۔ (۳) بُری طرح کوسنا ۔ بد دُعا دینا۔ (۴) دُعا دینا ۔ (۵) دعا مانگنا۔ (۶) فاتحہ پڑھنا ۔ دُعائے خیر کرنا۔ (۷) دست بردار ہونا۔ کنارہ کش ہونا۔ (۸) مارنا ۔پیٹنا۔ (۹) مایوس ہونا ۔ نااُمید ہونا ۔

ہاتھ اُدھار۔ (ا ۔ مذ) قرض ۔ دست گرداں ۔بغیر تحریر کے قرض ۔

ہاتھ اُکھاڑنا ۔ (ا۔محاورہ) ہاتھ کا جوڑ سے جُدا کرنا۔

ہاتھ اُوپر کے تلے ہونا ۔ (ا ۔محاورہ) گرفتار ہونا مشکیں کسی جانا ۔

ہاتھ اوٹ لینا۔ (ا۔ محاورہ) دونوں ہاتھ اکھٹے پھیلا کر کوئی چیز لینا۔

ہاتھ اوچھا پڑنا ۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پورا وار نہ بیٹھنا ۔ پورا ہاتھ نہ پڑنا ۔

ہاتھ اُونچا رہنا ۔ (ا۔ محاورہ) دست بلند رہنا ۔ (۲) بول بالا رہنا ۔ (۳) دینے کے قابل رہنا ۔

ہاتھ کا اُونچا ہونا ۔ (ا ۔محاورہ) سخی ہونا ۔آسودہ حال ہونا ۔

ہاتھ اینٹھنا۔ (ا ۔محاورہ) ہاتھوں کا ٹیڑھا ہو جانا ۔ (۲) ہاتھ مروڑنا ۔

ہاتھ باندھنا (ا۔محاورہ) ہاتھ جکڑنا ۔ دونوں ہاتھوں کو ملا کر کسنا ۔ (۲) ہاتھ جوڑنا۔منت سماجت کرنا ۔ (۳) تعظیم کے واسطے سینہ پہ ہاتھ رکھنا ۔ نماز کی نیت کر کے ہاتھوں کو باندھ لینا۔

ہاتھ باندھے ۔ (ا۔ تابع فعل) دست بستہ ۔کمال مطیع و فرمانبردار ۔

ہاتھ باندھے کھڑا رہنا۔ (ا۔ محاورہ) حکم کا منتظر اور اطاعت کیواسطے تیار رہنا۔

ہاتھ بٹانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کام میں شریک ہونا۔ مل کر کام کرنا۔ مدد دینا۔

ہاتھ بٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) اُترے ہوئے ہاتھ کو درست کرنا۔ ہڈی کو ٹھیک جگہ پر جمانا۔

ہاتھ بچانا۔ (ا۔ محاورہ) وار بچانا۔ ضرب نہ لگنے دینا۔

ہاتھ بڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہاتھ آگے کرنا۔ (۲) حد سے بڑھنا۔ (۳) معمول سے زیادہ لینا۔ (۴) دخل بڑھانا۔ (۵) سوال کرنا۔ مانگنا۔ (۶) دست درازی کرنا۔

ہاتھ بکنا۔ ہاتھوں بکنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی کے ہاتھ فروخت ہونا۔ غلام بننا۔ (۲) تابع ہونا۔ مطیع ہونا۔ نوکر ہونا۔

ہاتھ بلند کرنا۔ (ا۔ محاورہ) دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھانا۔

ہاتھ بندھ جانا۔ (ا۔ محاورہ) مجبور ہو جانا۔

ہاتھ بند ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہاتھ تنگ ہونا۔ مفلس ہونا۔ تنگدست ہونا (۲) ہاتھ رُکا ہوا ہونا۔

ہاتھ بھر۔ (ہ۔ صف) (۱) ایک ہاتھ کے برابر۔ دو بالشت۔ آدھ گز۔ (۲) (کنایتہً) چھوٹا سا۔

ہاتھ بھرپور پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) پورا وار پڑنا۔

ہاتھ بھر جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہاتھ تھک جانا۔ ہاتھ میں خون اُتر آنا۔ ہاتھ سُن ہو جانا۔ (۲) ہاتھ لتھڑ جانا۔

ہاتھ بھر کا (دل) کلیجا ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) دل بڑھ جانا۔ ہمت بڑھ جانا۔

ہاتھ بھر کی زُبان ہونا۔ (ا۔ محاورہ) زبان دراز اور گُستاخ ہونا۔

ہاتھ بہکنا۔ (ا۔ محاورہ) نشانہ چُوکنا۔ نشانہ خطا جانا۔

ہاتھ بھیجنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کے ذریعے بھیجنا۔

ہاتھ بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہاتھ جمنا۔ خوب مشق ہونا۔ (۲) کاری زخم لگنا۔ (۳) ہاتھ کے جوڑ کا ٹھیک بیٹھنا۔

ہاتھ بیچے ہیں کچھ ذات نہیں بیچی۔ (ا۔ مثل) نوکری کی ہے۔ بُرا بھلا اور گالی گلوچ نہیں سنیں گے۔

ہاتھ پانی لینا۔ (ا۔ محاورہ) طہارت کرنا۔ آب دست کرنا۔ پاخانہ پھرنے کے بعد ہاتھ وغیرہ دھونا۔

ہاتھ پاؤں۔ (ا۔ مذ) (۱) دست و پا۔ (۲) بہت کام کرنیوالا ملازم۔

ہاتھ پاؤں باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) مجبور کر دینا۔ بے بس کر دینا۔

ہاتھ پاؤں بچانا۔ (ا۔ محاورہ) احتیاط اور ہوشیاری سے کوئی کام کرنا (۲) کسی الزام یا بدنامی سے بچا رہنا۔ (۳) اپنے آپ کو محفوظ رکھنا۔

ہاتھ پاؤں بچایئے مُوذی کو (لڑ جایئے) لڑ کایئے۔ (ا۔ مثل) حکمتِ عملی سے کام لے کر دشمن کو ایذا رسانی کا موقع نہ دینا چاہیئے۔

ہاتھ پاؤں بے قابو ہونا۔ (ا۔ محاورہ) کمزوری یا ضعف کے سبب ہاتھ پاؤں کا کام نہ کرنا۔

ہاتھ پاؤں پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) منت سماجت کرنا۔ ہاتھوں کو چُومنا اور قدموں پر گرنا۔

ہاتھ پاؤں (پھُول جانا) پھُولنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہاتھ پاؤں سُوج جانا۔ چلنے پھرنے کی طاقت نہ رہنا۔ (۲) حواس باختہ ہونا۔ گھبرا جانا۔ ہکا بکا رہ جانا۔

ہاتھ پاؤں پھیلانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کام بڑھانا۔ کام کو طول دینا۔ (۲) ترقی کرنا۔ (۳) غلبہ حاصل کرنا۔

ہاتھ پاؤں پیٹنا۔ (ا۔ محاورہ) بے فائدہ کوشش کرنا۔

ہاتھ پاؤں توڑنا۔ (ا۔ محاورہ) ہاتھ پاؤں کو شدید ضرب پہنچا کر بیکار اور نکما کر دینا۔ (۲) حالتِ نزع میں ہونا۔ (۳) ڈنٹر پیلنا (۴) خوب محنت کرنا۔ (۵) کاہلی سے کام نہ کرنا۔

ہاتھ پاؤں تھکانا۔ (ا۔ محاورہ) بہت مشقت کرنا۔

ہاتھ پاؤں تھک کے تختہ ہونا (ا۔ محاورہ) بہت مشقت کرنے سے ہاتھ پاؤں کا شل ہو جانا۔

ہاتھ پاؤں ڈھیلا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کو اتنا مارنا کہ بیکار ہو جائے۔

ہاتھ پاؤں تیار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ہاتھ پاؤں تگڑے اور فربہ ہونا۔

ہاتھ پاؤں ٹوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) ہاتھ پاؤں میں درد ہونا۔ اعضا شکنی ہونا۔ (۲) ہاتھ پاؤں کا شکستہ ہونا۔

ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ جانا۔ (ا۔ محاورہ) ہاتھ پاؤں سرد پڑ جانا (بیماری یا خوف سے)۔

ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ہاتھ پاؤں میں گرمی نہ رہنا۔ مرنے کا وقت قریب ہونا۔ غشی کا عالم ہونا۔

ہاتھ پاؤں جھُوٹے پڑ جانا۔ (ا۔ محاورہ) ہاتھ پاؤں کا بیکار ہو کر کام نہ کرنا۔

ہاتھ پاؤں چلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہاتھ پاؤں کا کام کرنا۔ کام کاج کے قابل ہونا۔ (۲) ہاتھ پاؤں کا نچلا نہ رہنا۔ پٹے بازی میں پھرتی کرنا (۴) کشتی یا شناوری میں تیزی کرنا۔

ہاتھ پاؤں چُومنا۔ (ا۔ محاورہ) نہایت تعظیم و تکریم کرنا۔ ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دینا۔

ہاتھ پاؤں دابنا۔ (ا۔ محاورہ) چپّی کرنا۔ مُٹھی چاپی کرنا۔ خدمت کرنا۔

ہاتھ پاؤں دھو کے چڑھ بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) یکایک حملہ کر دینا۔ (۲) عورت کی آبرو لینا۔

ہاتھ پاؤں دیا سلائی بات کرنے کو فضلِ الٰہی۔ (ا۔ مثل) ہاتھ پاؤں میں تو زور نہیں مگر زبان خوب چلتی ہے۔

ہاتھ پاؤں رانگا (رنگلا) ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) ہاتھ پاؤں شل ہو کر سرد ہو جانا۔

ہاتھ پاؤں رہ جانا۔ (ا۔ محاورہ) ہاتھ پاؤں کا بے حس ہو جانا۔ فالج ہو جانا۔ ادھرنگ ہو جانا۔

ہاتھ پاؤں سرد ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بیماری، خوف یا شدتِ درد سے

ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جانا۔

ہاتھ پاؤں سنبھالنا۔ (ا۔محاورہ) ہاتھ پاؤں نکالنا۔ خوب موٹا اور قد آور ہونا۔ (۲) ہاتھ پاؤں قابو میں کرنا۔ ہاتھ پاؤں روکنا۔

ہاتھ پاؤں سنسنانا۔ (ا۔محاورہ) ہاتھ پاؤں میں سنسناہٹ ہونا۔ مضمحل ہونا۔

ہاتھ پاؤں سے چھوٹنا۔ (ا۔محاورہ) جننے سے فراغت پانا۔ جن کر تندرست ہو جانا۔ خیریت سے بچہ جننا۔

ہاتھ پاؤں سیدھے کرنے۔ (ا۔محاورہ) لیٹ کر تھکاوٹ کو دور کرنا۔

ہاتھ پاؤں شل ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) ہاتھ پاؤں کا تھک کر مضمحل ہو جانا۔

ہاتھ پاؤں کا جواب دینا۔ (ا۔محاورہ) بیماری یا بڑھاپے کے سبب ہاتھ پاؤں کا کام نہ کرنا۔

ہاتھ پاؤں کہنے میں نہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) ضعف کی وجہ سے ہاتھ پاؤں قابو میں نہ ہونا۔

ہاتھ پاؤں میں کاہلی اور مونچھیں منہ میں جائیں۔ (ا۔مثل) ایسے سست آدمی کی نسبت بولتے ہیں جسے اپنے ہونٹوں پر سے مونچھوں کا ہٹانا بھی بار معلوم ہو۔ ایسی سستی جس سے اپنی جان بھی نہ سنبھالی جائے۔

ہاتھ پاؤں مارنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہاتھ پاؤں چلانا۔ (۲) مضطرب اور بے قرار ہونا (۳) نزع کی حالت میں ہونا۔ جان کنی کے عالم میں ہونا۔ (۴) جان فشانی کرنا۔ جان توڑ کر کوئی کام کرنا۔ کوشش کرنا۔ دوڑ دھوپ کرنا۔ (۵) کسی کام میں کاہل فکر کرنا۔ (۶) تیرنا۔ شناوری کرنا۔

ہاتھ پاؤں میں سنیچر ہونا۔ (ا۔محاورہ) کوشش اور محنت رائیگاں جانا۔

ہاتھ پاؤں میں سنیچر ہے۔ (ا۔محاورہ) جس کے پاس روپیہ پیسہ نہ ٹھہرے اور جس کے پاؤں میں چکر ہو اُس کی نسبت کہتے ہیں۔

ہاتھ پاؤں نکالنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) تنومند ہونا۔ جوان اور موٹا ہونا۔ (۲) حد سے بڑھ جانا۔ شرارت شروع کرنا۔ گستاخ ہونا۔

ہاتھ پاؤں ہارنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہاتھ پاؤں میں طاقت نہ رہنا۔ (۲) ہمت ہارنا۔

ہاتھ پاؤں ہلانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہاتھ پاؤں کو حرکت دینا (۲) کوشش کرنا۔ (۳) محنت و مشقت کرنا۔

ہاتھ پتھر تلے آنا۔ ہاتھ پتھر تلے دبنا۔ (ا۔محاورہ) نہایت مشکل اور مصیبت میں پھنسنا۔ بے بس ہونا۔ مجبور و ناچار ہونا۔

ہاتھ پٹھے پر نہ رکھنے دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) گھوڑے کا سوار کو پاس نہ آنے دینا۔ (۲) کسی بات پر راضی نہ ہونا۔ نہایت چالاک و شوخ ہونا۔

ہاتھ پر۔ (ا۔تابع فعل) ہاتھ کے اُوپر۔ (۲) فوراً۔ اُسی وقت۔

ہاتھ پر دھرا ہوا ہونا۔ (ا۔محاورہ) کسی چیز کا تیار اور موجود ہونا۔ ہر وقت پاس رہنا۔

ہاتھ پر سانپ کھلانا۔ (ا۔محاورہ) جان جوکھوں کا کام کرنا۔ جان کو خطرے میں ڈالنا۔

ہاتھ پر سونا اُچھالنا۔ (ا۔محاورہ) امن و امان ہونا۔

ہاتھ پر سرسوں جمانا۔ (ا۔محاورہ) مشکل کام کو فوراً انجام دینا (۲) طلسم اور شعبدہ بازی کر کے دکھانا۔

ہاتھ پر طوطا پالنا۔ (ا۔محاورہ) ہاتھ پر پھوڑے پھنسی یا زخم کے سبب کام چھوڑ دینا۔ زخم اچھا نہ ہونے دینا۔ (۲) اپنا ہاتھ زخمی کر دینا۔

ہاتھ پر قرآن (دھرنا) رکھنا۔ (ا۔محاورہ) قرآن کی قسم کھانا۔ حلف اُٹھانا۔

ہاتھ پر گرم پیپیا رکھنا۔ (ا۔محاورہ) پہلے زمانے کی سزا۔ پیپیا گرم کر کے ملزم کے ہاتھ پر رکھا جاتا تھا۔

ہاتھ پر گنگا جلی رکھنا۔ (ا۔محاورہ) گنگا کا پانی ہاتھ میں رکھ کر قسم کھانا۔

ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بیکار محض پھرنا۔ نکما بیٹھ رہنا۔ (۲) مایوس اور نااُمید ہو کر بیٹھنا۔

ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔ (ا۔محاورہ) ہاتھ کو ہاتھ سے مَس کرنا۔ (۲) قول دینا۔ قول و قرار کرنا۔ (۳) شرط لگانا۔ بازی بدنا۔

ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) شرط بدنا۔ (۲) قول دینا۔ عہد و پیمان کرنا۔ (۳) دھوکے سے کوئی چیز ہتھیا لینا۔

ہاتھ پڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) مفت یا بے کوشش ہاتھ آنا۔ (۲) ہاتھ کی ضرب لگنا۔ (۳) داؤں پڑنا۔ (۴) بس میں آنا۔ حاصل ہونا۔ (۵) مٹھی میں آنا۔ گرفت میں آنا۔ (۶) پانسہ پڑنا۔ داؤں پڑنا۔ (۷) ہاتھ کا دفعتہً مس ہونا۔

ہاتھ پسارنا۔ (ا۔محاورہ) مانگنے کے لیے ہاتھ پھیلانا۔ گدائی کرنا۔

ہاتھ پسارے جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہاتھ پسارے ہوتے جانا۔ (۲) دنیا سے خالی ہاتھ جانا۔

ہاتھ پکڑا دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کسی کو کسی کی حفاظت میں دے دینا۔ (۲) کسی عورت کی شادی کر دینا۔

ہاتھ پکڑتے کے پہنچا پکڑنا۔ (ا۔محاورہ) تھوڑا سا سہارا پا کر زیادہ کا طالب ہونا۔

ہاتھ پکڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہاتھ تھامنا۔ ہاتھ میں ہاتھ لینا۔ (۲) دست گیری کرنا۔ مدد کرنا۔

ہاتھ پکڑ کے لے جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) گرفتار کر کے لے جانا۔ ماخوذ کر کے لے جانا۔ (۲) ہاتھ تھام کے لے جانا۔ (۳) رہنمائی کرنا۔

ہاتھ پکڑے کی لاج ہونا۔ (ا۔محاورہ) ایک دفعہ جس کی مدد کرنا ہمیشہ اس کی مدد کرتے جانا۔ ہمیشہ مہربانی کرتے جانا۔

ہاتھ پورا پڑنا۔ (ا۔محاورہ) بھرپور ہاتھ بیٹھنا۔ کاری ضرب پڑنا۔ زور کا ہاتھ بیٹھنا۔

ہاتھ پہنچنا۔ (ا۔ محاورہ) دست رس ہونا۔ رسائی ہونا۔
ہاتھ پھٹنا۔ (ا۔ محاورہ) سردی کی شدت سے ہاتھوں میں شگاف پڑ جانا۔
ہاتھ پھیرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دست مالی کرنا۔ چمکارنا۔ پیار کرنا۔ (۲) لوٹنا۔ ٹھگنا۔ مُوسنا۔ (۳) مساس کرنا۔ بوس و کنار۔
ہاتھ پھیٹر۔ (ا۔ مذ) قرض۔ (۲) قرض دینا۔
ہاتھ پھیٹر دینا۔ (ا۔ محاورہ) قرض دینا۔
ہاتھ پھیلانا۔ (ا۔ محاورہ) دستِ سوال دراز کرنا۔ مانگنا۔
ہاتھ پھینکنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہاتھ چلانا۔ ہاتھوں کا وار کرنا۔ (۲) ہاتھوں کو گردش دینا۔ چکر دینا۔ (۳) لوٹنا۔ مُوسنا۔ ہاتھ مارنا۔ (۳) جلد جلد کھانا بڑے بڑے نوالے اُتار جانا۔ (۵) پٹے بازی کرنا تلوار اور پٹے کے ہاتھ ہلانا۔
ہاتھ پیلے کرنا۔ (ا۔ محاورہ) غریبوں کی طرح بیاہ کر دینا۔
ہاتھ تکنا۔ (ا۔ محاورہ)۔ کسی کا محتاج ہونا۔ دست نگر ہونا۔
ہاتھ تلنا۔ (مص۔ مرکب)۔ ہاتھ کو گرم تیل میں ڈال کر تل دینا۔ اگلے زمانے کی ایک سنگین سزا۔
ہاتھ تلے۔ (تابع فعل)۔ (۱) ماتحت۔ (۲) قبضے میں۔ قابو میں۔ (۳) قریب۔ نزدیک۔ پاس۔
ہاتھ تنگ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مفلس ہونا۔ نادار ہونا۔
ہاتھ توڑ توڑ کے کھانا۔ (ا۔ محاورہ) مزیدار چیز کو کھا کر ہاتھوں کو چاٹنا۔
ہاتھ تھامنا۔ (ا۔ محاورہ) گرتے ہوئے کو سنبھالنے کے لیے ہاتھ پکڑنا۔ (۲) ہاتھ میں ہاتھ لینا۔
ہاتھ تھرانا۔ (ا۔ محاورہ) ہاتھ کانپنا۔
ہاتھ تھرکانا۔ (ا۔ محاورہ) ہاتھ نچانا۔ زنانوں کی طرح ہاتھوں کو حرکت دیتے رہنا۔
ہاتھ تہ سنگ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بے بس ہونا۔ مجبور ہونا۔ ناچار ہونا۔
ہاتھ ٹوٹیں۔ (دُعائے بد) خدا کرے ہاتھ کام کے نہ رہیں۔
ہاتھ ٹھنڈی میں ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) خوشامد کرنا۔
ہاتھ ٹھٹرنا۔ (ا۔ محاورہ) سردی کی وجہ سے ہاتھوں کا سخت سرد ہو جانا۔
ہاتھ ٹھہرانا۔ (ا۔ محاورہ) ہاتھ روکنا۔
ہاتھ ٹھہرنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کام کی مشق ہونا۔
ہاتھ ٹیک کے اُٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) ضعف یا بڑھاپے کے باعث ہاتھوں پر زور دے کے کھڑے ہونا۔
ہاتھ جڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) وار کرنا۔ (۲) تھپڑ مارنا۔ دھپ رسید کرنا۔
ہاتھ (جگر) دل پر رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) کمال بے قراری کا اظہار۔
ہاتھ جمنا۔ (ا۔ محاورہ) ہاتھ بیٹھنا۔ مشق ہو جانا۔
ہاتھ جوڑ دینا۔ (ا۔ محاورہ) ہار مان لینا۔ معافی مانگنا۔
ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) دست بستہ کھڑا ہو جانا۔

ہاتھ جوڑ کر کہنا۔ (ا۔ محاورہ) منت و سماجت سے کہنا۔ نہایت ادب اور تعظیم سے گذارش کرنا۔
ہاتھ جوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) منت و سماجت کرنا۔ التجا کرنا۔ (۲) معافی مانگنا۔ توبہ کرنا۔ (۳) دور سے ہی سلام کرنا۔ پناہ مانگنا۔
ہاتھ جھاڑ اُٹھے۔ (ا۔ محاورہ) سب کچھ ہار کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ مفلس و نادار ہوئے۔
ہاتھ جھاڑ کے جانا۔ (ا۔ محاورہ) خالی ہاتھ جانا۔
ہاتھ جھاڑ کے کھڑے ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) اپنے پاس کچھ باقی نہ رکھنا سب کچھ خرچ کر ڈالنا۔
ہاتھ جھاڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہاتھ کو جھٹکا دینا۔ (۲) ہاتھ خالی کرنا۔ (۳) ہاتھ مارنا۔ ضرب لگانا۔ وار کرنا۔ (۴) دست بردار ہونا۔ چھوڑنا۔
ہاتھ جھٹکنا۔ (ا۔ محاورہ) ہاتھ کو جھٹکا دینا۔ کسی کے ہاتھ کو اپنے جسم سے جھٹکے کے ساتھ ہٹانا۔ چھڑانا۔
ہاتھ جھُلاتے آنا۔ (ا۔ محاورہ) خالی ہاتھ آنا۔ کچھ نہ لانا۔
ہاتھ جھُلانا۔ (ا۔ محاورہ) چلنے میں ہاتھ ہلانا۔ ہاتھوں کو ہلاتے ہوئے چلنا۔
ہاتھ جھُلائی (ا۔ مث) (۱) وہ روپیہ جو راہزن لوگ اپنی سرحد سے گزرنے کے لیے مسافروں سے لیتے تھے۔ (۲) وہ نقدی جو کہ زمیندار یا ملازمانِ سرکار راہ میں مسافروں سے لیتے تھے۔
ہاتھ جھُوٹا پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) وار خالی جانا۔ نشانے پر نہ بیٹھنا۔
ہاتھ جھوٹا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی قدر کھانا۔ مُنہ جھٹالنا۔ الش کرنا۔ (۲) ایسا وار کرنا جو کافی نہ ہو۔
ہاتھ جھُوٹا ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہاتھ بیکار ہو جانا۔ کسی صدمے سے ہاتھ کا زور نہ رہ سکنا۔ (۲) ہاتھ سُن ہو کر کام کے لائق نہ رہنا۔
ہاتھ جھُول (پڑنا) جانا۔ (ا۔ محاورہ) ہاتھ لٹک پڑنا۔ ہاتھ کا جوڑ سے جُدا ہو کے لٹکنے لگنا۔
ہاتھ چالاک۔ (ا۔ صفت) (۱) تیز دست۔ پھُرتیلا۔ چابک دست۔ (۲) چور۔ اُچکا۔ وہ شخص جسے چوری کا چسکا ہو۔
ہاتھ چالاکی۔ (ا۔ مث) (۱) پھُرتی۔ تیز دستی۔ چابک دستی۔ (۲) چوری کی عادت چوری۔
ہاتھ چڑھا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) خوب مشق ہونا۔ ہاتھ رواں ہونا۔
ہاتھ چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) دست یاب ہونا۔ ہاتھ لگنا۔ ملنا
ہاتھ چلانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دست درازی کرنا۔ مارنے کو ہاتھ بڑھانا۔ (۲) چوری کرنا۔ چُرانا۔ (۳) ہاتھ ہلائے جانا۔ ہاتھ نچلا نہ رکھنا (۴) ہاتھ سے جلدی جلدی کام کرنا۔ (۵) وار کرنا۔
ہاتھ چلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خاطر خواہ آمدنی ہونا۔ فراغ بالی ہونا۔ (۲) ہاتھ کا مشاق ہونا۔ (۳) دست درازی ہونا۔ مارنے کو ہاتھ اُٹھانا (۴) ہاتھ کا نچلا نہ رہنا۔
ہاتھ چھُوٹا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بے دھڑک مار بیٹھنے کی عادت ہونا۔

ہاتھ چلے نہ ہتّیاں بیٹھا دے گسّیاں۔ (ا۔مثل) کام کاج ہو یا نہ ہو خدا ہر ایک کو روزی دیتا ہے۔ خدا اپاہجوں کو گھر بیٹھے رزق پہنچاتا ہے۔

ہاتھ چمکانا۔ (ا) عورتوں کا ہاتھ نچا نچا کر باتیں کرنا۔ طعن و تشنیع کے وقت ہاتھ مٹکانا۔ معرکۂ جنگ میں تلوار کا ہلانا۔

ہاتھ چُومنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) تعظیم یا پیار سے ہاتھوں کو بوسہ دینا۔ دست بوس ہونا۔ (۲) کمال یا ہُنر کی داد دینا۔

ہاتھ چُھوٹا ہونا۔ (ا۔محاورہ) بے دھڑک مار دینے کی عادت ہو جانا۔

ہاتھ حمائل رکھنا۔ (ا۔محاورہ) کسی چیز کو ہاتھوں کے درمیان اِسطرح رکھنا کہ ہاتھ اِردگرد رہیں۔

ہاتھ خالی جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) وار خالی جانا۔ نشانہ نہ بیٹھنا۔ (۲) پاسہ نہ پڑنا۔ داؤں حسبِ مُراد نہ پڑنا۔ (۳) دنیا سے نامراد جانا۔

ہاتھ خالی دینا۔ (ا۔محاورہ) حریف کی ضرب کو پڑنے نہ دینا۔ دشمن کا وار رَدّ کر دینا۔

ہاتھ خالی رہنا۔ (ا۔محاورہ) روپیہ پیسہ پاس نہ ہونا۔

ہاتھ خرچ سے تنگ ہونا۔ (ا۔محاورہ) خرچ پاس نہ ہونا۔

ہاتھ خالی نہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) فرصت نہ ہونا۔

ہاتھ خشک ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) ہاتھ کا سُوکھ جانا۔ ایک عارضہ جس سے ہاتھ خُشک ہو کر بے حس و حرکت ہو جاتا ہے۔

ہاتھ دانتوں سے کاٹنا۔ (ا۔محاورہ) بے حد پچھتانا۔ اپنی غلطی پر رنج و غصّہ کرنا۔

ہاتھ دراز کرنا۔ (ا۔محاورہ) ہاتھ بڑھانا۔ ہاتھ آگے کرنا۔ ہاتھ پھیلانا۔ (۲) دست درازی کرنا۔ مارنا۔ پیٹنا۔

ہاتھ دِکھانا۔ (ا۔محاورہ) نبض دکھانا۔ (۲) نجومی کو ہاتھ دکھا کر آئندہ کا حال دریافت کرنا۔ (۳) سپہ گری کے کرتب دکھانا۔

ہاتھ دوڑانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہاتھ چلانا۔ کام میں تیزی اور چُستی دکھانا۔ (۲) ہاتھ بڑھانا۔ پکڑنے کی کوشش کرنا۔

ہاتھ دھرنا۔ (ا۔محاورہ) کسی چیز پر ہاتھ رکھنا۔ (۲) روکنا۔ پکڑنا۔ قابو کرنا۔ (۳) کسی کی حمایت یا مدد کرنا۔ (۴) منع کرنا۔ خاموش کرنا۔

ہاتھ دُھلانا۔ (ا۔محاورہ) کسی دوسرے کے ہاتھوں پر پانی ڈالنا۔ (۲) شادی کے روز رسم کے طور پر دولہا یا دلہن کے ہاتھوں پر پانی ڈالنا۔

ہاتھ دُھلائی۔ (ا۔مث) ہاتھ دُھلانے کا انعام جو دولہا سے لیا جاتا ہے۔

ہاتھ دھو بیٹھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) نا اُمید ہونا۔ مایوس ہو جانا۔ کھو بیٹھنا چھوڑ دینا۔ (۲) قطع تعلق کر دینا۔ دست بردار ہونا۔

ہاتھ دھو کر پیچھے پڑنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سارے کام چھوڑ کر ایک کام کے سر ہونا۔ (۲) درپے آزار ہونا۔

ہاتھ دھونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پانی سے ہاتھ صاف کرنا۔ (۲) طہارت کرنا۔ (۳) آس توڑ بیٹھنا۔

ہاتھ دے دے مارنا۔ (ا۔محاورہ) غصّہ یا نزع کی حالت میں اپنے ہاتھوں کو متواتر ٹپکنا۔

ہاتھ دیکھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) نبض دیکھنا۔ (۲) دست نگر ہونا۔ کسی کی بخشش کا منتظر ہونا۔ (۳) کسی کی قسمت کا حال ہاتھ کی لکیریں دیکھ کر بتانا۔

ہاتھ دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) مصافحہ کرنا۔ ہاتھ سے ہاتھ ملانا۔ (۲) داد دینا۔ داد مانگنا۔ (۳) قول دینا۔ زبان دینا۔ (۴) گُل کرنا۔ بُجھا دینا۔ (۵) مدد دینا۔ سہارا دینا۔ (۶) دکاندار کا غلّے کو اُوپر نیچے کر دینا۔ (۷) کسی چیز کو قبول کرنا۔ (۸) چیچک کے دانوں کا مُرجھا جانا (۹) چابک سوار کا کپڑے کے نیچے ہاتھ ڈال کر سودا کرنا۔ دکانداروں کا ایک دوسرے کے ساتھ اِسی طرح معاملہ کرنا۔ (۱۰) چالاکی کرنا۔ (۱۱) حوالے کرنا۔

ہاتھ ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) کسی چیز میں ہاتھ ڈالنا۔ ہاتھ داخل کرنا (۲) دخل دینا۔ کام میں پڑنا۔ کوئی کام اپنے ذِمّے لینا۔ (۳) دست درازی کرنا۔ چھیڑنا۔ (۴) لُوٹنا۔ غارتگری کرنا۔ (۵) ہاتھ لگانا۔ مَس کرنا۔ (۶) کسی کام کو شروع کرنا۔ (۷) پکڑنا۔ پکڑنے کا ارادہ کرنا۔

ہاتھ ڈالو گُڑ نکالو۔ (ا۔مثل) محنت کرو مزے اُٹھاؤ۔

ہاتھ رُکنا۔ (ا۔محاورہ) کسی کام کے کرنے سے ہچکچانا۔ (۲) وار بچنا۔

ہاتھ رکھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہاتھ دھرنا۔ (۲) ہاتھ سے کسی چیز کا منہ بند رکھنا۔ روکنا۔ تھامنا۔ (۳) قسم کھانا کسی عزیز شے پر ہاتھ رکھ کر۔ (۴) مدد کرنا۔ سہارا دینا۔ (۵) ہاتھ سے چھُونا۔ (۶) بچانا۔ حفاظت کرنا۔ (۷) تسلّی دینا۔ (۸) سلام کرنا۔ (۹) چُپ کرانا۔ بات نہ کرنے دینا (۱۰) تعظیم کرنا (چھاتی پر)

ہاتھ رَنگنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہاتھوں میں مہندی لگانا۔ کسی شے سے ہاتھوں کو رنگین کرنا (۲) مال مارنا۔ رِشوت لینا مُٹھی گرم کرنا۔

ہاتھ رواں کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کسی کام کی ہاتھ سے مشق کرنا۔ ہاتھ صاف کرنا۔ (۲) مارنا۔ قتل کرنا۔

ہاتھ رواں ہونا۔ (ا۔محاورہ) ہاتھ کا مشاق ہونا۔ خوب ہاتھ چلنا۔

ہاتھ روکنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کفایت شعاری کرنا۔ کم خرچ کرنا۔ (۲) باز رہنا۔ دست کش ہونا۔ (۳) وار روکنا۔ وار بچانا۔

ہاتھ رہ جانا۔ (ا۔محاورہ) ہاتھ تھک جانا۔ ہاتھ شل ہو جانا۔

ہاتھ زیرِ زنخداں رہنا۔ (ا۔محاورہ) ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رہنا۔ سوچ میں رہنا۔

ہاتھ سادھنا۔ (ا۔محاورہ) ہاتھ صاف کرنا۔ مشق کرنا۔

ہاتھ سانٹا۔ (ا۔محاورہ) ہاتھ بھرنا۔ ہاتھ آلودہ کرنا۔

ہاتھ سر پہ پھیرنا۔ (ا۔محاورہ) شفقت سے کفِ دست کسی کے سَر پر پھیرنا۔

ہاتھ سر پہ دھر کے رونا۔ (ا۔محاورہ) سر پکڑ کے رونا۔ بہت افسوس کرنا۔ بہت پچھتانا۔

ہاتھ سَر پر رکھنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) حمایت کرنا۔ مربّی بننا۔ مددگار رہنا۔ (۲) پیار کرنا (۳) کسی کے سَر کی قسم کھانا۔ (۴) سلام کرنا۔ ماتھے پر ہاتھ رکھنا۔

ہاتھ سرکانا (ا۔محاورہ) آہستہ سے ہاتھ ہٹا لینا۔

ہاتھ سمیٹنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہاتھ سکیڑنا۔ ہاتھ بند کرنا۔ (۲) دینے سے ہاتھ روکنا۔ بخشش بند کرنا۔

ہاتھ سُن ہوجانا ۔ (ا۔محاورہ) ہاتھ کا کام نہ دے سکنا۔ ہاتھ میں خون کی روانی بند ہوجانا۔

ہاتھ سے ۔ (تابع فعل) (۱) ذریعے سے۔ (۲) سبب سے (۳) ذات سے۔ دم سے۔ (۴) قابو سے۔ گرفت سے۔

ہاتھ سے بچنا ۔ (ا۔محاورہ) سلامت رہنا۔ زندہ رہنا۔

ہاتھ سے تنگ آنا ۔ (ا۔محاورہ) کسی کے افعال اور شرارتوں سے عاجز آنا۔

ہاتھ سے جاتا رہنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) قابو سے نکل جانا۔ بس میں نہ رہنا۔ (۲) آپے سے باہر ہوجانا۔ خودرفتہ ہوجانا۔ (۳) مرجانا۔ انتقال کرجانا۔

ہاتھ سے چُھوٹنا ۔ (ا۔محاورہ) قابو سے نکل جانا۔ گرفت سے نکلنا۔

ہاتھ سے دل پھسلنا (جانا) (ا۔محاورہ) عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔

ہاتھ سے دے بیٹھنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) کھو بیٹھنا۔ گنوا دینا۔ ضائع کرنا۔ (۲) قابو میں نہ رکھنا۔ قبضہ چھوڑ بیٹھنا۔

ہاتھ سے دینا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) بخشنا۔ دینا۔ عطا کرنا۔ (۲) چھوڑنا۔ ترک کرنا۔ قبضہ چھوڑنا۔ (۳) ضائع کرنا۔ کھونا۔

ہاتھ سے سلام لینا ۔ (ا۔محاورہ) سلام کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دینا۔

ہاتھ سے کام نکلنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) کسی کام کا تجربہ ہونا۔ کوئی کام ہاتھوں سے کیا جانا۔ (۲) کسی کام کا قبضہ سے نکلنا۔ (۳) کسی کے ذریعہ سے کوئی کام پورا ہونا۔

ہاتھ سے کھونا ۔ (ا۔محاورہ) کسی چیز کا اپنے پاس سے نکل جانا (۲) ملتی چیز نہ لینا۔

ہاتھ سے نالاں ہونا ۔ (ا۔محاورہ) کسی سے بہت تنگ ہونا

ہاتھ سے نکلنا ۔ (ا۔محاورہ) قابو سے باہر ہونا۔

ہاتھ سے نہ دینا ۔ (ا۔محاورہ) قابو سے نہ نکلنے دینا۔

ہاتھ سے ہاتھ مِلانا ۔ (ا۔محاورہ) مصافحہ کرنا۔ (۲) پنجہ کشی کرنا۔ ہاتھ سے ہاتھ پکڑ کر زور دینا۔ (۳) پہلوانوں کا کشتی سے پہلے آپس میں ہاتھ ملانا۔

ہاتھ سے ہاتھ مَلنا ۔ (ا۔محاورہ) افسوس کرنا۔ پچھتانا۔

ہاتھ سیدھا مارنا ۔ (ا۔محاورہ) سیدھا وار کرنا۔

ہاتھ شَل ہوجانا ۔ (ا۔محاورہ) ہاتھ تھک جانا۔ ہاتھ کا کام کرنے کے قابل نہ رہنا۔

ہاتھ صاف کرنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) مشق کرنا۔ ہاتھ سے کوئی کام نکالنا ہاتھ رواں کرنا۔ (۲) خط سنوارنا۔ مشق کرنا۔ (۳) ہاتھ دھونا۔ ہاتھ پاک کرنا۔ (۴) ہاتھ مارنا۔ قتل کرنا۔ ہلاک کرنا۔ (۵) غارت کرنا۔ لوٹنا۔ (۶) خرچ کرنا۔ اُڑانا۔

ہاتھ طوق کمر ہونا ۔ (ا۔محاورہ) کسی کی کمر کے گرد ہاتھ ڈالنا۔

ہاتھ طوق گلو کرنا ۔ (ا۔محاورہ) باہیں گلے میں ڈالنا۔

ہاتھ قبضے پر ڈالنا ۔ (ا۔محاورہ) تلوار سونتنا۔ تلوار کھینچنا۔ قتل کرنے کا ارادہ کرنا۔ آمادۂ قتل ہونا۔

ہاتھ قلم کرنا ۔ (ا۔محاورہ) ہاتھ کاٹنا۔ ہاتھ اُڑانا۔

ہاتھ کا ۔ (ا۔صفت) (۱) اپنا۔ خود کا (۲) ہاتھ کا دیا ہوا۔ ہاتھ کا بنایا ہوا۔ ہاتھ کا لکھا ہوا۔

ہاتھ کاٹ دینا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہاتھ قلم کر دینا (۲) تحریری اقرار لے لینا۔ دستاویز لے لینا۔ (۳) بے اختیار کر دینا۔

ہاتھ کاٹنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہاتھ قلم کرنا (۲) افسوس کرنا۔ پچھتانا۔ (۳) نہایت غصے میں اپنے ہاتھوں کو دانتوں میں پکڑنا۔

ہاتھ کا جھوٹا ۔ (ا۔صفت) نادہند۔ جو لے کر نہ دے۔ بدمعاملہ۔ خائن۔

ہاتھ کا چالاک ہونا ۔ (ا۔محاورہ) دست دراز ہونا۔ مشاق ہونا۔

ہاتھ کا چوہا بل میں بیٹھا ۔ (ا۔مثل) جو پاس تھا وہ بھی گنوا دیا۔

ہاتھ کا دینا بیر بسانا ۔ (ا۔محاورہ) قرض دے کر دشمنی پیدا کرنا۔

ہاتھ کا دیا ۔ (ا۔مذ) دان۔ پن۔ خیرات۔ سخاوت۔ بخشش۔

ہاتھ کا دیا آڑے آوے ۔ (ا۔مثل) کسی وقت کی خیرات کام آ جاتی ہے۔ خیرات ہی مصیبت کی روک تھام کرتی ہے۔

ہاتھ کا دیا ساتھ چلے گا ۔ (ا۔مثل) فقیروں کی صدا۔ خیرات گناہوں کی بخشش کا سبب بنے گی۔

ہاتھ کا دیا ساتھ کھانے لگا ۔ (ا۔مثل) کمینے آدمی بھی برابری کا دعویٰ کرنے لگے۔

ہاتھ کا سچّا ۔ (ا۔صفت) دیانت دار۔ خوش معاملہ۔ ساکھ والا۔ لین دین کا کھرا۔

ہاتھ کا مَیل ۔ (ا۔مذ) (۱) مَیل کچیل جو ہاتھ سے اُترے (۲) بے اصل چیز۔ بے حقیقت چیز۔ (۳) مجازاً روپیہ پیسہ۔ مال و زر۔

ہاتھ کان سے ننگی ۔ (ا۔صفت) جس کے پاس کوئی زیور نہ ہو۔ جس نے کوئی زیور نہ پہنا ہوا ہو۔

ہاتھ کانپنا ۔ (ا۔محاورہ) ہاتھ میں رعشہ آنا۔ ہاتھ تھرّانا۔

ہاتھ کانوں پر رکھنا ۔ (ا۔محاورہ) بالکل لاعلمی ظاہر کرنا۔ ناآشنائی اور ناواقفیت ظاہر کرنا۔

ہاتھ کٹ جانا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہاتھ میں زخم آجانا (۲) ہاتھ قلم ہوجانا (۳) اپنے ہاتھ کی تحریر دے دینا

ہاتھ کٹ چلے ۔ (ا۔محاورہ) اپنے ہاتھ کی تحریر دے بیٹھے۔

ہاتھ کٹنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہاتھ کاٹا جانا۔ (۲) تحریر دی جانا۔

ہاتھ کٹے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) تحریر دے جانے کی وجہ سے مجبور ہونا۔
ہاتھ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) حملہ کرنا۔ وار کرنا۔ (۲) دھوکہ دینا۔
ہاتھ کمر پر رکھے ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بیکار گھومتے پھرنا۔
ہاتھ کشیدہ آسمان دیدہ۔ (ا۔ مثل) بدحواس۔ وہ آدمی جس کا خیال کہیں اور ہو اور ہاتھ کچھ اور کر رہا ہو۔
ہاتھ کمر میں ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) لڑنا۔ جھگڑنا۔
ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ (ا۔ مثل) جو کچھ ظاہر و عیاں ہے۔ اس کے بیان کرنے کی ضرورت ہی کیا۔
ہاتھ کو ہاتھ پہچانتا ہے۔ (ا۔ مثل) جس سے لیتے ہیں اسی کو دیتے ہیں۔
ہاتھ کو ہاتھ نہیں سوجھتا۔ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا۔ (ا۔ محاورہ) اندھیرا گھُپ ہے۔ بہت سخت اندھیر ہے۔
ہاتھ کھانا۔ (ا۔ محاورہ) تلوار کے وار کھانا۔
ہاتھ کھُجلانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہاتھ میں خارش ہونا۔ (۲) مارنے پیٹنے کو جی چاہنا۔ کچھ ملنے کی اُمید ہونا۔
ہاتھ کھلا رہنا۔ (ا۔ محاورہ) فیاضی کی عادت ہونا۔ داد و دہش میں مشاق ہونا۔
ہاتھ کھُل جانا۔ کھُلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہاتھ چلنا۔ ہاتھ کا کام کرنے لگنا۔ (۲) تنگی نہ رہنا۔ روپیہ پیسہ ہاتھ میں آنا۔ (۳) مار بیٹھنے کی عادت پڑ جانا۔
ہاتھ کھینچ لینا۔ ہاتھ کھینچنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دست بردار ہونا۔ باز آنا۔ ہاتھ اٹھانا۔ (۲) کسی کام سے ہاتھ روک لینا۔
ہاتھ کی آئی بھی گئی۔ (ا۔ محاورہ) قابو میں آئی ہوئی چیز بھی گئی۔
ہاتھ کے اُوپر ہاتھ دھرے بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) بیکار ہونا۔ کوئی شغل نہ ہونا۔
ہاتھ کے بیر نہ کھانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی سے سخت نفرت کرنا۔
ہاتھ کی پیٹھ دانتوں سے کاٹنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی چیز کے نہ ملنے پر سخت افسوس کرنا۔
ہاتھ کی چھڑی۔ (ا۔ مث) ہاتھ میں رکھنے کی لکڑی۔
ہاتھ کی روٹی۔ (ا۔ مث) توے پر پکائی ہوئی روٹی۔
ہاتھ کی صفائی۔ ہاتھوں کی صفائی۔ (ا۔ صفت) (۱) وار کرنے میں ہاتھوں کا مشاق ہونا۔ (۲) بازیگر یا شعبدہ باز کے ہاتھ کا کرتب۔
ہاتھوں کے طوطے اُڑ جانا۔ (ا۔ محاورہ) حواس باختہ ہو جانا۔ کوئی چیز دیکھ کر یا سُن کر بے حواس ہو جانا۔
ہاتھ (ہاتھوں) کی لکیریں۔ (ا۔ مث) (۱) وہ گہرے نقوش جو انسان کی ہتھیلی میں ہوتے ہیں۔ قسمت کی لکیریں۔ (۲) عزیز۔ یگانے۔ قرابتی
ہاتھ کی لکیریں مٹنا۔ (ا۔ محاورہ) محبت جاتی رہنا۔ قرابت یا رشتہ کا لحاظ ٹوٹنا۔ اپنائیت اور عزیز داری کا لحاظ نہ ہونا۔ (۲) تقدیر کا لکھا مٹنا۔

ہاتھ کی مچھلی۔ (ا۔ مث) انگوٹھے سے نیچے ہتھیلی کا اُبھرا ہوا گوشت۔
ہاتھ کے نیچے آنا۔ (ا۔ محاورہ) ہتھے چڑھنا۔ قابو میں آنا۔ قبضہ ہو جانا۔ دخل ہو جانا۔
ہاتھ کے ہاتھ۔ (ا۔ تابع فعل) فوراً۔ اسی وقت۔
ہاتھ گاڑی۔ (ا۔ مث) رکشا۔ ٹھیلا۔ وہ گاڑی جسے ہاتھ سے کھینچ کر چلاتے ہیں۔
ہاتھ گردن میں ڈالنا۔ ہاتھ گلے میں ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) گلے میں باہیں ڈالنا۔ پیار کرنا۔ اختلاط کرنا۔
ہاتھ گریباں تک جانا۔ (ا۔ محاورہ) گریبان پھاڑ ڈالنا۔ وحشت کا زور پکڑنا۔
ہاتھ گلنا۔ (ا۔ مص مرکب) (۱) نہایت سردی کے باعث ہاتھ کے گوشت کا ٹھٹھرنا۔ (۲) پھوڑوں یا زخموں سے ہاتھ کے گوشت کا سڑ جانا۔
ہاتھ گھسانا۔ (ا۔ محاورہ) بے فائدہ محنت کرنا۔ لاحاصل کام کرنا۔
ہاتھ گھسائی۔ (ا۔ مث) وہ محنت جس سے کچھ حاصل نہ ہو۔
ہاتھ گھس جانا۔ (ا۔ محاورہ) ہاتھوں سے اتنا کام لینا کہ انہیں ضرر پہنچے۔
ہاتھ گھنگھولنا۔ (ا۔ محاورہ) پانی کے ظرف میں ہاتھ ڈال کر پانی کو حرکت دینا۔
ہاتھ لا۔ ہاتھ لانا۔ (کلمۂ تعریف) واہ وا۔ کیا کہنا ہے۔ آفرین ہے۔ مرحبا۔ شاباش۔ (۲) داد دینے کے موقع پر بھی کہتے ہیں۔
ہاتھ لال کرنا۔ (ا۔ محاورہ) کنایۃً) الزام لینا۔ قتل کرنا۔
ہاتھ لپک۔ (ا۔ صفت) چور۔ اُچکا۔ اٹھائی گیرا۔
ہاتھ لپکانا۔ (ا۔ محاورہ) ہاتھ بڑھانا۔
ہاتھ لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چھُونا۔ مس کرنا۔ ہاتھ پھیرنا (۲) چھیڑنا۔ دست درازی کرنا۔ (۳) مدد کرنا۔ سہارا دینا (۴) کام شروع کرنا۔ (۵) ہاتھ مارنا۔ ضرب لگانا۔ مارنا۔ پیٹنا۔ (۶) بازی لگانا۔ شرط بدنا۔ (۷) قول دینا۔ (۸) تیرنے میں ہاتھ چلانا۔
ہاتھ لگائے کملانا۔ (ا۔ محاورہ) نہایت نازک ہونا۔
ہاتھ لگائے (لگے) میلا ہونا۔ (ا۔ مثل) نہایت سفید۔ اُجلا۔ آبدار ہونا۔ نہایت لطیف اور پاکیزہ ہونا۔
ہاتھ لگنا۔ (۱) چھُوا جانا۔ مس ہونا۔ (۲) ملنا۔ حاصل ہونا۔ دستیاب ہونا۔ (۳) قابو چڑھنا۔ بس میں آنا۔ (۴) سہارا ملنا (۵) کام شروع ہونا۔ (۶) بازی بدنا۔ شرط ہونا۔
ہاتھ لیا کاسا تو بھیک کا کیا سانسا۔ (ا۔ مثل) جب گدائی اختیار کرلی تو پھر مانگنے میں کیا شرم۔
ہاتھ لینا۔ (ا۔ محاورہ) تھامنا۔ روکنا۔ پکڑنا۔
ہاتھ مارنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہاتھ لگانا۔ ضرب لگانا۔ (۲) جلد جلد نوالے کھانا۔ (۳) غبن کرنا۔ مال اُڑانا (۴) شرط لگانا (۵) رشوت لینا۔ (۶) قبضہ کرلینا۔ قابض ہونا (۷) قتل کرنا۔ ذبح کرنا۔ ہاتھ صاف کرنا۔ (۸) اقرار کرنا۔ قول دینا۔

ہاتھ مال نہ گات مال میں دھنونتی جات مال۔ (ا۔مثل) نہ میرے ہاتھ میں ہنر ہے نہ بدن میں جوہر۔ میں تو اپنی اعلیٰ ذات کے سبب امیر ہوں۔ بے سلیقہ کا اپنی ذات پر گھمنڈ کرنا۔

ہاتھ مروڑنا۔ (ا۔محاورہ) ہاتھ کو پیچ دینا۔ ہاتھ کو بل دینا۔

ہاتھ ملانا۔ (ا۔محاورہ) مصافحہ کرنا۔ پنجہ لڑانا۔ ہاتھ سے ہاتھ پکڑ کر زور کرنا۔

ہاتھ ملتے رہ جانا۔ (ا۔محاورہ) پچھتاتے رہ جانا۔ افسوس کرتے رہ جانا۔

ہاتھ ملنا۔ (ا۔محاورہ) افسوس کرنا۔ پچھتانا۔

ہاتھ منہ پر رکھ دینا۔ (ا۔محاورہ) بولنے نہ دینا۔ خاموش کر دینا۔

ہاتھ منہ پر سے نہیں اُترے۔ (ا۔مثل) ابھی نئی دُلہن ہے۔ شرم و حیا کے دن ہیں۔ ابھی گھونگھٹ کا زمانہ ہے۔

ہاتھ منہ دُھلانا۔ (ا۔محاورہ) خدمت گار کا کام کرنا۔

ہاتھ میں۔ (ا۔تابع فعل) (۱) قبضے میں۔ اختیار میں۔ (۲) ہاتھ کے اندر۔ مٹھی میں۔

ہاتھ میں آنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) حاصل ہونا۔ ہاتھ لگنا (۲) قبضہ میں آنا قابو میں آنا۔ (۳) دستیاب ہونا۔ بہم پہنچنا۔

ہاتھ میں پڑ جانا۔ (ا۔محاورہ) قابو میں آ جانا۔ ہاتھ میں آ جانا۔

ہاتھ میں ٹھیکرا دینا۔ (ا۔محاورہ) بھیک منگوانا۔ مفلس کر دینا۔

ہاتھ میں جوہر ہونا۔ (ا۔محاورہ) صاحب کمال ہونا۔ ہنرمند ہونا۔

ہاتھ میں دل رکھنا۔ (لئے رہنا) (ا۔محاورہ) کسی کی ہر طرح دلجوئی کرنا۔ خاطر داری کرنا۔ دلداری کرنا۔

ہاتھ میں دے روٹی اور سر پر مارے جوتی۔ (ا۔مثل) ایسے کم ظرف کی نسبت بولتے ہیں جو احسان کر کے بار بار جتائے۔

ہاتھ میں سمرنی بغل میں کترنی۔ (ا۔مثل) ظاہر میں نیک اور باطن میں دغاباز۔

ہاتھ میں سینچر ہونا۔ (ا۔محاورہ) ہر وقت چیزوں کو توڑتے پھوڑتے رہنا۔ (۲) تنگدست ہونا۔ غریب ہو جانا۔

ہاتھ میں گریبان ہونا۔ (ا۔محاورہ) کسی کے ظلم کا فریادی ہونا۔ ظالم پر قابو پانے کا کنایہ ہے۔

ہاتھ میں لانا بات میں کھانا۔ (ا۔مثل) جو کمانا سو کھا لینا۔ ایسا مفلس ہونا کہ گھر میں برتن تک نہ رہنا۔

ہاتھ میں لیا کانسا تو بھیک کا کیا سانسا۔ (ا۔مثل) دیکھیے ہاتھ لیا کانسا۔

ہاتھ میں لینا۔ (ا۔محاورہ) کوئی کام اپنے ذمے لینا۔

ہاتھ میں لیے پھرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہاتھ میں دبائے پھرنا۔ (۲) شہوت میں سخت بیتاب ہونا۔

ہاتھ میں ہاتھ دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کسی کو کسی کے سپرد کرنا (۲) بیاہ دینا۔ عورت کا مرد سے نکاح کر دینا (۳) ہاتھ ملانا۔ مصافحہ کرنا۔

ہاتھ میں ہاتھ ہونا۔ (ا۔محاورہ) ساتھ ساتھ ہونا۔

ہاتھ میں ہونا۔ (ا۔محاورہ) قبضے میں ہونا۔ اختیار میں ہونا۔ (۲) سرخ ہونا

ہاتھ نچانا۔ (ا۔محاورہ) ہاتھ مٹکا مٹکا کر باتیں کرنا یا لڑنا۔

ہاتھ نکلا ہونا۔ (ا۔محاورہ) ہاتھ کاٹے بازی میں مشاق ہونا۔

ہاتھ نہ آنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پکڑا نہ جانا۔ (۲) قابو میں نہ آنا۔ (۳) حاصل نہ ہونا۔ کسی چیز کا نہ ملنا۔

ہاتھ نہ پڑنا۔ (ا۔محاورہ) کام نہ ہو سکنا۔ کامیابی نہ ہونا۔

ہاتھ نہ پہنچنا۔ (ا۔محاورہ) کام میں کامیاب نہ ہو سکنا۔ (۲) کسی جگہ ہاتھ نہ جا سکنا۔

ہاتھ نہ (رکھنے) دھرنے دینا۔ (ا۔محاورہ) پاس نہ آنے دینا۔ ہاتھ نہ لگانے دینا۔ (۳) پرواہ نہ کرنا۔ خاطر میں نہ لانا۔ (۴) قابو میں نہ آنا۔ (۵) بدمزاج ہونا۔ روکھا ہونا۔

ہاتھ نہ لگے ناک میں پیاز کے ڈلے۔ (ا۔مثل) کم ظرف اور ذرا سی بات پر اترانے والے کی نسبت عورتیں بولتی ہیں۔

ہاتھ نہ لگانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہاتھ سے نہ چھونا۔ احتراز کرنا۔ (۲) مارنے سے باز رہنا۔ (۳) بچے کو تنبیہ نہ کرنا۔ (۴) خاطر میں نہ لانا۔ بات نہ کرنا۔

ہاتھ نہ لگانے دینا۔ (ا۔محاورہ) چھونے نہ دینا۔ عورت کا مرد کو پاس نہ آنے دینا۔

ہاتھ نہ مٹھی بلبلاتی اُٹھی۔ (ا۔مثل) پاس کوڑی نہیں حوصلہ دکھانے میں بڑی گرم جوشی۔

ہاتھ ہلاتے آنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) خالی ہاتھ آنا۔ (۲) کچھ کما کر نہ لانا۔

ہاتھ ہلنا۔ ہاتھ میں جنبش ہونا۔ ہاتھ میں رعشہ ہونا

ہاتھ ہونا۔ (ا۔محاورہ) تعلق ہونا۔ دخل ہونا۔

ہاتھ ہے۔ (ا۔محاورہ) اختیار میں ہے۔

ہاتھوں۔ (ا۔مذ) (۱) سبب۔ باعث۔ کارن۔ (۲) ہاتھ سے۔ ہاتھوں سے۔ (۳) وسیلے سے۔ ذریعے سے۔ توسط سے۔

ہاتھوں اُچکنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) آدمی یا جانور یا کسی چیز کا بہت اُونچا اُچھلنا۔

ہاتھوں اُچھلنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بہت تڑپنا۔ بہت زیادہ بے قرار ہونا۔ (۲) نہایت کودنا۔ بہت اُچھلنا۔

ہاتھوں بڑھ جانا۔ (ا۔محاورہ) بہت بڑھ جانا۔

ہاتھوں پر سانپ کھلانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) خطرناک کام کرنا (۲) بدمزاج آدمی کو راضی رکھنے کی کوشش کرنا۔

ہاتھوں چھاؤں رکھنا (کرنا) (ا۔محاورہ) نہایت حفاظت کے ساتھ رکھنا۔

ہاتھوں دل بڑھانا۔ (ا۔محاورہ) بہت ہمت بڑھانا۔ بڑا حوصلہ دلانا۔

ہاتھوں سے۔ (ا۔تابع فعل) (۱) فعلوں سے۔ (۲) ڈھنگوں سے (۳) بذریعہ۔ وساطت سے۔

ہاتھوں سے کھلے تو دانت کیوں لگائے۔ (ا۔مثل) جو کام آسانی سے ہو سکے اس میں وقت اٹھانے کی کیا ضرورت ہے۔

ہاتھوں قلم ہونا۔ (ا۔محاورہ) بُرائی بھلائی کسی کے اختیار میں ہونا۔

ہاتھوں کلیجا اُچھلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کمال اضطراب ہونا ۔ (۲) نہایت دل دھڑکنا ۔

ہاتھوں مہندی پاؤں مہندی اپنے لچھن اوروں دینی ۔ (ا ۔ مثل) (۱) آپ مہندی کا عذر کر کے کام سے بچنا اور دوسروں کو کام سونپنا ۔ (۲) اپنا عیب دوسروں کے سر تھوپنا ۔

ہاتھوں میں لے لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) سنبھالنا ۔

ہاتھوں ہاتھ ۔ (ا ۔ تابع فعل) (۱) دست بدست ۔ (۲) بالا ہی بالا ۔ اُوپر ہی اُوپر ۔ (۳) فوراً ۔ شتاب ۔ جلد ۔ تُرنت ۔

ہاتھوں ہاتھ اُڑا کر (اُٹھا کر) لے جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) فوراً لے جانا ۔ ... دست بدست لے جانا ۔

ہاتھوں ہاتھ اُڑ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بہت جلد صرف ہونا ۔ فوراً خرچ ہو جانا ۔

ہاتھوں ہاتھ بک جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی چیز کا فوراً بک جانا ۔

ہاتھوں ہاتھ لانا ۔ (ا ۔ محاورہ) نہایت عزت و احترام سے لانا ۔

ہاتھوں ہاتھ لے جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) فوراً لے جانا ۔ دیر نہ کرنا ۔ (۲) نہایت قدر و منزلت سے لے جانا ۔

ہاتھوں ہاتھ لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) دست بدست لینا ۔ (۲) فوراً لینا ۔ جھٹ پٹ لینا ۔ (۳) توقیر کرنا ۔ (۴) اُوپر ہی اُوپر لے جانا ۔

ہاتھوں ہاتھ لیے جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) بے حد عزت کرنا ۔

ہاتھا پائی ۔ (ہا ۔ تھا ۔ پا ۔ ای) [اُر ۔ ا ۔ مث] مار کٹائی ۔ مُکا مُکی ۔ ... گھوسم گھوسا ۔ دھول دھپا ۔ مار دھاڑ ۔ مار پٹائی ۔ لڑائی بھڑائی ۔

ہاتھا پائی کی لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) مار کٹائی اختیار کرنا ۔ لپاڈگی پہ اُتر آنا ۔ کشتم کشتا ہو جانا ۔ دھینگا مُشتی پہ آ جانا ۔

ہاتھا چھانٹی ۔ [اُر ۔ ا ۔ مث] (۱) بدمعاملگی ۔ دغابازی ۔ بددیانتی ۔ (۲) غبن ۔ خورد بُرد ۔ چوری ۔

ہاتھا ہاتھی ۔ [ا ۔ مث] ہاتھ سے ہاتھ لگ جانا ۔ ایک کا دوسرے کو دینا ۔ دست بدستی ۔

ہاتھی ۔ (ہا ۔ تھی) [ہ ۔ ا ۔ مذ] فیل ۔ پیل ۔

ہاتھی پاؤں ۔ [ا ۔ مث] ایک مرض جس سے پاؤں نہایت موٹا ہو جاتا ہے ۔ فیل پا ۔

ہاتھی پھرے گاؤں گاؤں جس کا ہاتھی اُس کا ناؤں ۔ (ا ۔ مثل) جس کی چیز ہو اُسی کا نام ہوتا ہے ۔ اصل شے مالک کی ہوا کرتی ہے ۔

ہاتھی جھولنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) دروازے پہ ہاتھی بندھا ہونا ۔ (۲) کنایۃً بہت دولت مند ہونا ۔

ہاتھی جھومنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کسی کے پاس ہاتھی ہونا ۔ (۲) گھر میں کنواری لڑکی کا شادی کے لائق ہونا ۔

ہاتھی چڑھے کتا کاٹے ۔ (ا ۔ مثل) بدقسمتی ہو تو اچھے کام میں بھی نقصان ہو جاتا ہے ۔

ہاتھی چک ۔ (ا ۔ مذ) (۱) ایک خاردار پودا جس کی جڑ پکا کر کھاتے ہیں ۔ (۲) ایک قسم کی گھاس جو ہاتھی کھاتے ہیں ۔

ہاتھی چنگھاڑ ۔ (ا ۔ مذ) ایک قسم کا درخت ۔

ہاتھی خانہ ۔ (ا ۔ مذ) ہاتھیوں کا طویلہ ۔ فیل خانہ ۔

ہاتھی دانت ۔ (ا ۔ مذ) ہاتھی کا دانت جس سے کئی چیزیں بنتی ہیں ۔

ہاتھی دانت کا چوڑا ۔ (ا ۔ مذ) ہاتھی کے دانت کی بنی ہوئی چوڑیاں ۔

ہاتھی سے گنے کھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) زبردست سے مقابلہ کرنا ۔ طاقت ور سے کوئی چیز لے لینا ۔

ہاتھی کا بوجھ ہاتھی اُٹھاتا ہے ۔ (ا ۔ مثل) بڑے کام بڑے حوصلے والا ہی کرتا ہے ۔

ہاتھی کا پاٹھا ۔ (ا ۔ محاورہ) جوان ہاتھی ۔ ہاتھی کا نر بچہ ۔

ہاتھی کا پیر آنکس ۔ (ا ۔ مثل) ہاتھی کا استاد آنکس ہے ۔ ہتھیار سے زبردست بھی قابو میں آ جاتا ہے ۔

ہاتھی کا جگ ساتھی ۔ کیڑی پا ہن پیڑی ۔ (ا ۔ مثل) زبردست کے سب ساتھی ہوتے ہیں اور کمزور کے سب دشمن ۔

ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں ۔ (ا ۔ مثل) بڑے آدمی کے سب مطیع ہوتے ہیں ۔ (۲) سخی کے مال میں سب کا حصہ ہے (۳) امیروں سے غریبوں کو بھی فائدہ پہنچتا ہے ۔

ہاتھی کی ٹکر ہاتھی ہی سنبھالے ۔ (ا ۔ مثل) بڑے کا مقابلہ بڑا ہی کر سکتا ہے ۔

ہاتھی کے دانت ۔ (ا ۔ مذ) خاص کر بڑے دو دانت جو آگے کو نکلے ہوتے ہیں ۔

ہاتھی کے دانت بٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ناممکن بات کرنا ۔ (۲) بوڑھے طوطے کو پڑھانا ۔

ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور ۔ (ا ۔ مثل) دکھانے کی چیز اور ہوتی ہے کھانے کی اور ۔ دنیا کے لوگ ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ ۔

ہاتھی کے ساتھ گنے چوسنا ۔ (ا ۔ محاورہ) زبردست کے مقابلہ میں آنا ۔

ہاتھی کے منہ میں لکڑی پکڑاتے ہیں ۔ (ا ۔ مثل) زبردست کو مال دے کر واپس لینا چاہتے ہیں ۔

ہاتھی گھوڑے بھاگ گئے گدھا پوچھے کتنا پانی ۔ (ا ۔ مثل) بڑے بڑے ہمت ہار گئے ۔ ادنیٰ کو ابھی حوصلہ ہے ۔

ہاتھی نال ۔ (ا ۔ مث) ایک قسم کی توپ جسے ہاتھی گھسیٹتے تھے ۔

ہاتھی نکل گیا دُم اٹکی رہ گئی ۔ (ا ۔ مثل) سارا کام ہو گیا تھوڑا سا باقی رہ گیا ۔

ہاتھی وان ۔ (ا ۔ مذ) فیل بان ۔ مہاوت ۔ ہاتھی چلانے والا ۔

ہاتھی ہزار لٹے پھر بھی سوا لاکھ ٹکے کا ۔ (ا ۔ مثل) امیر کیسا ہی غریب کیوں نہ ہو جائے پھر بھی اس کی قدر باقی رہتی ہے ۔

ہاٹ ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) دکان ۔ سودا بیچنے کی جگہ (۲) سودا بکنے کی منڈی ۔ بازار ۔

ہاٹ کرنا۔ ہاٹ کھولنا۔ (ا۔ محاورہ) دکان کرنا۔

ہاجرہ۔ (ہا۔ جِ۔ رَہ) [ع۔ا۔مث] (۱) نہایت گرم دوپہر کا وقت۔ گرمی کی دوپہر۔ (۲) حضرت اسمٰعیلؑ کی والدہ کا نام۔

ہاجی۔ (ہا۔ جی) [ع۔صف] ہجو کرنے والا۔ نقال۔ منہ چڑھانے والا۔

ہادِم۔ (ہا۔ دِم) [ع۔صف] منہدم کرنے والا۔ عمارت کو ڈھانے والا۔ گرانے والا۔

ہادم اللذّات۔ (۱) لذتوں کا ڈھانے والا۔ کنایۃً موت۔

ہادی۔ (ہا۔ دی) [ع۔صف] ہدایت کرنے والا۔ رہنما۔ پیشوا۔

ہار۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) شکست۔ ہزیمت۔ مات۔ (۲) تھکان۔ ماندگی۔

ہار بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) تھک جانا۔ عاجز ہو جانا۔ تنگ ہو جانا۔ شکست کھا جانا۔

ہار جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مات ہو جانا۔ شکست کھا جانا۔ مغلوب ہو جانا۔ (۲) عاجز ہونا۔ ناک میں دم ہونا۔ تنگ ہونا۔

ہار جیت۔ (ا۔مث) شکست و فتح۔ نفع و نقصان۔

ہار دینا۔ (ا۔ محاورہ) بازی لگا کر مات ہو جانا۔ بازی میں دے دینا۔

ہار کر۔ (ا۔ تابع فعل) تھک کر۔ مجبور ہو کر۔ آخر کار۔

ہار کر بیٹھ رہنا۔ (ا۔ محاورہ) مجبور ہو کر بیٹھ جانا۔ عاجز آ کر کچھ نہ کہنا۔ تنگ آ کر چھوڑ دینا۔

ہار کے جھک مار کے۔ (ا۔ تابع فعل) ناچار ہو کر۔ عاجز آ کر۔

ہار ماننا۔ (ا۔ محاورہ) شکست تسلیم کرنا۔

ہار۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) پھولوں یا موتیوں کی مالا (۲) تسبیح۔ سمرن۔ مالا (۳) جواہرات کا گلوبند۔ کنٹھا۔

ہار چڑھانا۔ (ا۔ محاورہ) مقدس بزرگوں کی قبروں یا دیوتاؤں پر پھول چڑھانا۔

ہار ڈالنا۔ (ا۔ محاورہ) ہار پہنانا۔ مالا گلے میں ڈالنا۔

ہار۔ ہارا [ہ۔صف] مرکبات میں بطورِ لاحقہ کے مستعمل ہے۔ بمعنی (۱) والا۔ صاحب۔ مالک جیسے ہونہار۔ جانہار (۲) کرنے والا جیسے کرن ہارا۔ لکڑ ہارا۔

ہار مانی جھگڑا جیتا۔ (ا۔ مثل) جس آدمی نے مقدمہ بازی نہ کی وہ جیتا۔

ہارا۔ (ہا۔ را) [ہ۔صف] (۱) تھکا ہوا۔ تھکا ماندہ۔ (۲) کمزور۔ ضعیف۔ ناتواں۔ (۳) ہارا ہوا۔ مات کھایا ہوا۔

ہارا جواری پگڑی رکھے۔ (ا۔ مثل) مجبوری میں شرم و حیا بھی نہیں رہتی۔

ہارا جھک مارا سارا جنگل بُہارا۔ (ا۔ مثل) لڑکوں کا ایک کھیل۔ جب کوئی لڑکا ہار جائے تو اُس سے یہ فقرہ کہلاتے ہیں۔

ہارنا۔ (ا۔مص) مغلوب ہونا۔ شکست کھانا۔ ناکام رہنا۔ تھکا ماندہ ہونا۔ (۲) ناچار ہونا۔ عاجز ہونا۔ (۳) کسی سے طاقت میں کمزور ہونا۔ (۴) تنگ ہو جانا۔ (۵) شرط ہار جانا۔

ہارے بھی ہرا دے، جیتے بھی ہرا دے۔ (ا۔ مثل) اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو ہر طرح اپنی ہی بات کے لیے قائل کرے۔ چت بھی میری پٹ بھی میری۔

ہارے کو ہتھیار۔ (ا۔ مثل) جب آدمی بالکل عاجز آ جاتا ہے تو مجبوراً ہتھیار اٹھا لیتا ہے۔

ہارِب۔ (ہا۔ رِب) [ع۔صف] بھاگنے والا۔

ہاربَر۔ (Harbour) (ہار۔ بَر) [انگ۔ا۔مذ] بندرگاہ۔ سمندر میں ساحل کے قریب وہ جگہ جہاں جہاز کھڑے ہوتے ہیں۔

ہارپُون۔ (Harpoon) (ہار۔ پُون) [انگ۔ا۔مذ] برچھے کی شکل کا وہ خمدار کانٹا جس سے بڑی مچھلیوں کو شکار کرتے ہیں۔

ہارڈویر۔ (Hardware) (ہارڈ۔ وِ۔ یَر) [انگ۔ا۔مذ] ظروفِ آہنی۔ لوہے کے برتن۔

ہارس پاور۔ (Horse Power) (ہارس۔ پا۔ وَر) [انگ۔ا۔مث] ایسی طاقت۔ اتنی طاقت جس سے ۵۵۰ پونڈ وزن ایک سیکنڈ میں ایک فٹ اٹھایا جا سکے۔

ہارسنگار۔ (ہار۔ سِنگار) [ہ۔ا۔مذ] ایک درخت جس کے پھول کی ڈنڈیوں سے زرد اور سنہری رنگ نکالتے ہیں۔

ہارمونیم۔ (Harmonium) (ہار۔ مُو۔ نِ۔ یَم) [انگ۔ا۔مذ] ایک قسم کا انگریزی باجا۔

ہارن (انگ) (ا۔مذ) نرسنگا۔ قرنا۔ ایک قسم کا باجا۔ (انگ) (Horn)

ہارنا۔ (ہار۔ نا) [ا۔مص] (۱) بازی میں دے دینا۔ جوئے میں شرط دینا۔ (۲) شکست پانا۔ شکست کھانا۔ (۴) تھکنا۔ ماندہ ہونا۔ (۵) عاجز ہونا۔ مغلوب ہونا۔ (۶) تنگ ہونا۔ دِق ہونا۔

ہارُو۔ (ہا۔ رُو) (ا۔صف) وہ شخص جو اکثر ہار جائے۔

ہارُوت (ہا۔ رُوت) [ع۔ا۔مذ] مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق ان دو فرشتوں میں سے ایک جو دنیا میں آ کر زہرہ نامی ایک عورت پر عاشق ہوئے اور لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔ اب چاہِ بابل میں لٹکے ہوئے عذابِ الٰہی میں گرفتار ہیں۔

ہارُون (ہا۔ رُون) [ع۔ا۔مذ] (۱) شریر و سرکش گھوڑا۔ (۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی کا نام۔ (۳) سردار۔ سالارِ قوم۔ (۴) عباسی خلیفہ کا نام۔

ہارُونی۔ (ہا۔ رُو۔ نی) [اُر۔صف] نافرمان۔ سرکش۔ ڈھیٹ (ا۔مث) پاسبانی۔ چوکیداری۔

ہاڑ۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) ہڈی۔ استخوان (۲) ڈھانچ۔ ڈھچر۔ پنجر۔

ہاڑ جوڑا۔ (ہ۔صف) (۱) ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو جوڑنے والا (۲) ایک پودا۔

ہاڑنا۔ (ہاڑ۔ نا) [ہ۔مص] (۱) ایک باٹ سے دوسرا باٹ تول کر بنانا۔ (۲) وزن سے وزن برابر کرنا۔ وزن کا مقابلہ کرنا۔ امتحان کرنا۔ اندازہ کرنا۔

ہاسا۔ [ق۔ا۔مذ] ہنسی۔

ہاشم۔ (ہا۔ شِم) [ع۔ا۔مذ] جناب پیغمبرِ اسلام کے پردادا کا نام۔

ہاشمی ۔ (ہا۔شِ۔مِی) [ع۔صف] ہاشم کی طرف نسبت رکھنے والا۔ ہاشم کی اولاد۔

ہاضم ۔ (ہا۔ضِم) [ع۔صف] (۱) ہضم کرنے والا۔ پچانے والا۔ (۲) تحلیل کرنے والا۔ تلیین۔

ہاضمہ ۔ (ہا۔ضِ۔مَہ) [ع۔ا۔مث] ہضم کرنے کی قوت۔

ہاف ۔ ((Half)) [انگ۔صف] نصف۔ آدھا۔

ہاک ۔ [ق۔ا۔مث] ہانک۔ آواز۔

ہاکر ۔ ((Hawker)) (ہا۔کر) [انگ۔ا۔مذ] پھیری والا۔ خوانچے والا۔ گھوم پھر کر اخبار بیچنے والا۔

ہاکی ۔ ((Hockey)) [انگ۔ا۔مث] ایک کھیل جس میں گیند اور خمیدہ لکڑی سے کھیلتے ہیں۔

ہال ۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) حرکت۔ جنبش (۲) جھٹکا چال۔ رفتار۔ گردش (۳) [مذ] لوہے کا وہ چکر جو پہیے کے گرداگرد چڑھایا جاتا ہے۔ (۴) عربی حال کا بگڑا ہوا۔ ابھی۔ تُرت۔

ہال ۔ ( ) [انگ۔ا۔مذ] (۱) بڑا کمرہ۔ ہال کمرہ (۲) بڑا کمرہ جس میں جلسے وغیرہ ہوتے ہیں۔

ہالا ۔ (ہا۔لا) [ہ۔ا۔مذ] وہ ٹیکس جو ہل پر لگایا جاتا ہے۔

ہالا ۔ (ہا۔لا) [س۔ا۔مث] شراب۔

ہالاڈولا ۔ (ہا۔لا۔ڈو۔لا) [ہ۔ا۔مذ] بھونچال۔ زلزلہ۔

ہالٹ ۔ ((Halt)) [انگ۔ا۔مذ] (۱) پڑاؤ۔ منزل۔ مقام۔ ٹھہراؤ (۲) رُکنے کا حکم۔

ہالنا ۔ (ہال۔نا) [ہ۔مص] ہلنا۔ جنبش کرنا۔ حرکت کرنا۔

ہالہ ۔ (ہا۔لَہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) دائرہ۔ کنڈل (۲) چاند کا کنڈل جو بخاراتِ ارضی سے چاند کے گرد پڑ جاتا ہے۔

ہالی ۔ (ہا۔لی) [ہ۔ا۔مذ] ہل چلانے والا۔ ہل جوتنا۔

ہالی موالی ۔ (ہا۔لی۔مَ۔وا۔لی) [اُر۔ا۔مذ] متعلقین۔ آس پاس والے۔ اِرد گِرد کے لوگ (صحیح اہالی موالی)

ہامُوں ۔ (ہا۔مُوں) [ف۔ا۔مذ] میدان۔ بیابان۔ جنگل۔ صحرا۔

ہامی ۔ (ہا۔مِی) [ہ۔ا۔مث] ہاں۔ اقرار۔ اثبات۔

ہامی بھرنا ۔ (ا۔محاورہ) ہاں کرنا۔ اقرار کرنا۔ وعدہ کرنا۔ زُبان دینا۔

ہان ۔ **ہانی** (ہان۔ہا۔نی) [د۔ا۔مث] (۱) نقصان۔ ٹوٹا۔ خسارہ۔ ضرر۔ زیان (۲) مصیبت۔ بپتا۔ (۳) کشت و خون۔ خونریزی۔

ہاں ۔ [ہ] [کلمۂ ایجاب] (۱) اچھا۔ ہُوں۔ بھلا (۲) ضرور۔ ٹھیک۔ بیشک۔ البتہ۔ (۳) [مث] اقرار۔ حکم کا اشارہ۔ تاکید۔ تنبیہہ۔ (۴) [تابع فعل] واقعی وہاں یا یہاں کا مخفف۔

ہاں اور ۔ (تابع فعل) ابھی زیادہ ہونا چاہیے کی جگہ۔

ہاں جی ۔ (تابع فعل) تعظیم کے موقع پر۔ بے شک۔ بجا ہے۔

ہاں جی کا نوکر ہونا ۔ (ا۔محاورہ) ہاں میں ہاں ملانے سے غرض رکھنا۔

ہاں جی ہاں جی کرنا ۔ (ا۔محاورہ) ہاں میں ہاں ملانا۔

ہاں جی ہاں جی سب سے کیجیئے کریئے اپنے من کی ۔ (ا۔مثل) ہر ایک سے مشورہ کرنا چاہیئے مگر کام وہی کرنا چاہیے جو دل کو پسند آئے۔

ہاں کرنا ۔ (ا۔محاورہ) اقرار کرنا۔ اقبال کرنا۔ منظور کرنا۔

ہاں میں ہاں ملانا ۔ (ا۔محاورہ) ہاں جی ہاں جی کرنا۔ کورانہ تقلید کرنا۔ بے سمجھے بوجھے مان لینا۔

ہاں نا کا جواب ۔ (ا۔مذ) صاف جواب۔ اقرار یا انکار۔

ہاں ہاں ۔ (ا۔تابع فعل) (۱) وعدہ۔ اقرار (۲) منظوری۔ قبولیت۔ (۳) ہرگز (۴) بیشک البتہ (۵) ہرگز نہ۔ نہ نہ۔

ہاں ہُوں ۔ (ا۔مث) کلمۂ ایجاب وقبول۔ اقبال۔ اقرار۔

ہاں ہُوں کرنا ۔ (ا۔محاورہ) اقبال کرنا یا انکار کرنا۔

ہانپنا ۔ (ہانپ۔نا) [ا۔مص] جلد جلد سانس لینا۔ دم ٹوٹنا۔ سانس اکھڑنا۔

ہانڈا ۔ (ہاں۔ڈا) [ہ۔صف] پھرنے والا۔ آوارہ گرد۔

ہانڈنا ۔ (ہانڈ۔نا) [ا۔مص] آوارہ پھرنا۔ بے کار پھرنا۔ آوارہ گرد ہونا۔

ہانڈی ۔ (ہان۔ڈِی) [ہ۔ا۔مث] (۱) کھانا پکانے کا مٹی کا برتن (۲) شیشے کی ہانڈی جس میں روشنی کرتے ہیں۔ لیمپ کا گلوب۔ (۳) [صف] پھرنے والی۔ آوارہ گرد۔

ہانڈی اُبلنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہانڈی کا جوش کھا کر پانی باہر نکل پڑنا۔ (۲) [کنایۃً] بساط سے بڑھ کر کام کرنا۔

ہانڈی پکنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) دال سالن پکنا۔ کھانا پکنا۔ (۲) [کنایۃً] چپکے چپکے صلاح مشورہ ہونا۔ کھچڑی پکنا۔

ہانڈی پھوڑنا ۔ (ا۔محاورہ) بھانڈا پھوڑنا۔ افشائے راز کرنا۔

ہانڈی چاٹی ہوگی ۔ (ا۔مثل) کسی کے شادی کے موقع پر مینہ برسے تو مذاقاً کہتے ہیں۔

ہانڈی چڑھانا ۔ (ا۔محاورہ) پکانے کے لیے ہانڈی کا چولہے پر رکھنا۔

ہانڈی کا سا اُبال ۔ (ا۔مثل) وہ شوق جو جلدی پیدا ہوا اور جلدی ختم ہو جائے۔

ہانڈی گرم کرانا ۔ (ا۔محاورہ) رشوت دلانا۔ فائدہ دلانا۔

ہانڈی گرم کرنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) مفت کا مال لینا۔ بے ایمانی سے کوئی چیز حاصل کرنا۔ رشوت لینا۔

ہانڈی میں ہوگا سو ڈوئی میں نکلے گا ۔ (ا۔مثل) جو دل میں ہوتا ہے وہی زُبان پر آتا ہے۔

ہانڈی نہ ڈوئی سب پیٹ کھوئی ۔ (ا۔مثل) غریبی سے عزت بھی جاتی رہتی ہے۔

ہانڈی وال ۔ (ا۔صف) (۱) کھانے کا شریک۔ ساجھی۔ حصہ دار (۲) رقیب۔ ایک عورت سے تعلق رکھنے والے کئی مرد۔

ہانس ۔ [ہ۔ا۔مذ] (۱) سینے سے اُوپر اور گردن کے نیچے کی ہڈی۔ ہنسلی۔ (۲) ایک آبی پرندہ۔ ہنس۔

ہانسی ۔ (ہاں۔سی) [ہ۔ا۔مث] ہنسی۔ مذاق۔ دل لگی۔

ہانسی کے گل پھانسی ۔ (ا۔مثل) ہنسی دل لگی کی باتیں کرتے کرتے

فساد ہوجاتا ہے۔
ہانک۔ [ہ۔ ا۔ مث] (۱) آواز۔ پکار۔ (۲) چلاہٹ۔ غل۔ شور۔
ہانک پکار۔ (ا۔ مث) آدمیوں کا شور و غل۔ غل غپاڑہ۔
ہانک پکار کے کہنا۔ (ا۔ محاورہ) بہ آوازِ بلند کہنا۔ علی الاعلان کہنا۔
ہانک مارنا۔ پکارنا۔ آواز دینا۔ زور سے چیخ کر پکارنا۔
ہانکا۔ (ہاں۔ کا) [ہ۔ ا۔ مذ] ہانکنے کا فعل۔ شکار کے لیے جھاڑیوں میں سے جانوروں کو ہانک کر باہر نکالنے کا عمل۔
ہانکا ہانک ہانکا ہانکی۔ (ا۔ تابع فعل) متواتر ہانکنے یا بھگانے کا عمل۔
ہانکنا۔ (ہانک۔ نا) [ہ۔ مص] (۱) چلانا۔ دوڑانا۔ تیز رفتار کرنا۔ (۲) بے سوچے سمجھے کوئی بات زُبان سے نکالنا۔ (۳) بڑھانا۔ ریلنا۔ پیلنا۔
ہانکے پکارے۔ (ہاں۔ کے۔ پُ۔ کا۔ رے) [ا۔ تابع فعل] علانیہ۔ سب کے رُوبرو۔ ڈنکے کی چوٹ۔ کھلم کھلا۔
ہانگا۔ (ہاں۔ گا) [ہ۔ ا۔ مذ] زور۔ قوت۔ طاقت۔
ہانگا چھوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) طاقت نہ رہنا۔ جسمانی قوت میں فرق آنا۔
ہانگی۔ (ہاں۔ گی) [ہ۔ ا۔ مث] کپڑے کی چھلنی۔ میدہ چھاننے کی باریک چھلنی۔
ہاون۔ (ہا۔ وَن) [ف۔ ا۔ مذ] اوکھلی۔ کھرل۔
ہاون دَستہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) اوکھلی اور موسل۔ دوائیں کوٹنے کا ایک ظرف اور مُوسلی۔
ہاؤ ہُو۔ [ہ۔ ا۔ مث] (۱) شور و غوغا (۲) آہ آہ۔ ہائے ہائے۔ درد اور کراہنے کی آواز۔
ہاوِیہ۔ (ہا۔ وِ۔ یَہ) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) دوزخ کا سب سے نیچے کا طبقہ۔ (۲) اندھیرا غار۔ (۳) [مث] وہ عورت جس کے بچے مرگئے ہوں۔
ہاؤ۔ (ہا۔ اُوْ) [اُر۔ ا۔ مذ] (۱) ہُو کرنے والا۔ (۲) بچوں کو ڈرانے کا کاغذی چہرہ (۳) بچوں کو ڈرانے کا ایک فرضی نام۔
ہاؤ ہاؤ۔ (ہا۔ وَ۔ ہا۔ وَ) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) جلدی۔ گھبراہٹ۔ ہائے۔ پکار۔ واویلا (۲) مانگ۔ طلب۔ تقاضا۔ (۳) کمی۔ توڑا۔
ہاؤ ہاؤ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) جلدی کرنا۔
ہاہا۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) ہی ہی۔ ہنسی ٹھٹھے کی آواز (۲) افسوس۔ حیف۔ چاپلوسی۔ خوشامد درآمد (۴) عجز۔ انکسار (۵) التجا۔ درخواست۔ استدعا۔
ہاہا ٹھی ٹھی۔ (ا۔ مث) ہنسی۔ ٹھٹھا۔
ہاہاکار۔ (ا۔ مث) ڈر۔ خوف۔ اضطراب۔ (۲) شور و غل۔ واویلا۔
ہاہا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) منت سماجت کرنا۔ خوشامد درآمد کرنا۔
ہاہا ہُو ہُو۔ بیہودہ ہنسی اور مذاق۔ ہنسی ٹھٹھا۔
ہاہا ہی ہی۔ (ا۔ مث) بیہودہ ہنسی۔ قہقہہ۔ ٹھٹھا۔
ہاہا ہی ہی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) ہنسی ٹھٹھا کرنا۔ قہقہہ لگانا۔
ہاہو کرنا۔ شور کرنا۔
ہائل۔ (ہا۔ اِل) [ع۔ صف] (۱) ہولناک۔ مہیب۔ ڈراؤنا۔

بھیانک (۲) سخت۔ شدید۔
ہائلہ۔ (ہا۔ اِ۔ لہ) [ع۔ صف] ہائل کی تانیث۔
ہاؤس۔ (House) (ہا۔ اُس) [انگ۔ ا۔ مذ] گھر۔ خانہ۔
ہاؤس بوٹ (House Boat) ایک کشتی جس میں رہتے بھی ہیں۔
ہاؤس سرجن۔ (House Surgeon) [انگ۔ ا۔ مذ] وہ ڈاکٹر جراح جو شفاخانے میں رہے۔ طبیب مقیم شفاخانہ۔
ہائی۔ (ہا۔ اِی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) حالت۔ طور۔ وضع۔ ڈھنگ۔ کیفیت۔ (۲) بدنامی۔ رُسوائی۔
ہائی۔ (High) (ہا۔ اِی) [انگ۔ صف] بلند۔ اُونچا۔ بالا۔ (۲) بڑا۔ اعلیٰ۔ اونچے درجے کا۔
ہائی اسکول۔ (High School) (انگ۔ ا۔ مذ) مدرسہ فوقانی۔ بڑا مدرسہ۔ وہ اسکول جس میں دسویں جماعت تک تعلیم دی جاتی ہو۔
ہائی جمپ (High Jump) [انگ۔ ا۔ مذ] اُونچی چھلانگ۔
ہائی کمان (High Command) (انگ۔ ا۔ مث) اعلیٰ قیادت سالارِ اعلیٰ اور اس کا منصب۔
ہائی کمشنر۔ (انگ۔ ا۔ مذ) سفیر۔ نمائندہ حکومت۔
ہائی کورٹ۔ (High Court) (انگ۔ ا۔ مذ) عدالت عالیہ۔
ہائے۔ (ہا۔ اے) (اُر۔ ا۔ مث) (۱) افسوس۔ دریغ (۲) آہ۔ فریاد۔ (۳) بیماری یا دُکھ کی حالت کی آواز۔ ماتم۔
ہائے اللہ۔ (ا۔ کلمہ فجائیہ) اے خدا۔ یا اللہ۔
ہائے رے۔ (ا) کلمہ تاسف و درد۔
ہائے غضب۔ (ا۔ کلمہ فجائیہ) کیا ستم ہوا۔ بڑا غضب ہوا۔
ہائے وہ بھی کیا زمانہ تھا۔ (ا۔ مقولہ) گذشتہ زمانے کو افسوس کے ساتھ یاد کرنے کا زمانہ۔
ہائے ہائے۔ (ا۔ تابع فعل) (کلمہ تاسف) آہ آہ۔ واویلا۔ آہ وزاری۔ (۲) پکار۔ مانگ۔ طلب۔
ہائے ہائے کرنا۔ (ا۔ محاورہ)۔ (۱) کراہنا۔ آہیں بھرنا (۲) واویلا کرنا۔ غل مچانا۔ (۳) بڑی محنت کرنا (۴) کسی کام میں جان مارنا۔ کسی چیز کے نہ ہونے کی پکار مچانا۔
ہائے ہو۔ (ف۔ ا۔ مث) واویلا۔ غل شور۔ آہ و نالہ۔ چیخ دھاڑ۔
ہائیڈرو۔ (Hydro) (ہا۔ اِڈ۔ رو) (انگ۔ سابقہ) پانی کا، پانی سے متعلق۔
ہائیڈرو الیکٹرک۔ (Hydro-Electric) (انگ۔ ا۔ مذ) پانی سے بجلی پیدا کرنے والا۔
ہائیڈرو فوبیا۔ (Hydrophobia) (انگ۔ ا۔ مذ) (۱) پانی کا خوف جو کتے کے کاٹے کی علامت ہے۔ (۲) جنونِ سگ۔ گزیدگی کی ہٹرک
ہائیڈروگرافی۔ (Hydrography) (انگ۔ ا۔ مث) علم بحار و انہار۔

ہائیڈرومیٹر۔ (Hydrometer) (انگ۔ ا۔ مذ) آب پیما۔ مقیاس الماء۔
ہائیڈرومینیا (Hydromania) (انگ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کا جنون جس میں مرجانے کو جی چاہتا ہے۔
ہائیڈروجن۔ (Hydrogen) (ہا۔اِڈ۔رو۔جن) [انگ۔ ا۔ مذ] ایک قسم کی گیس جو ہوا سے لطیف اور پانی کا جزو ہے۔ حمیضین۔
ہائیں۔ (ہا۔ایں) [ا] کلمۂ تنبیہہ و تہدید۔

ہ - ب

ہَبا ڈَبا۔ (ہَب۔ با۔ ڈُب۔ با) [ہ۔ ا۔ مذ] بچوں کی کھانسی۔ سِسان کی بیماری۔
ہَبڑا۔ (ہَب۔ڑا) [ہ۔صف] (۱) بڑے بڑے دانتوں والا (۲) بدشکل بدصورت۔ بیڈول۔ بھدّا۔
ہَبڑ دَھبڑ۔ (ہَ۔بَڑ۔ دَھ۔ بَڑ) [ا۔ تابع فعل] جلدی جلدی۔
ہَبڑی۔ (ہَب۔ڑی) [ہ۔صف] ہبڑا کی تانیث۔
ہَبط۔ (ع۔ا۔مذ) زوال۔ پستی۔ بدبختی۔
ہبک دھبک۔ (ہَ۔ بَک۔ دَھ۔ بَک) [ار۔ ا۔ مث] کام کرنے کی چالاکی۔ بیشتر خدمتگاروں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
ہُبل۔ (ہُ۔بُل) [ع۔ا۔مذ] ایک مشہور بُت جو ایام جاہلیت میں مکہ میں رکھا ہوا تھا۔
ہَبَنَّق۔ (ہَ۔بَنْ۔نَق) [ع۔صف] چھوٹے قد کا احمق۔ سڑی۔ باؤلا۔ جانگلو۔
ہُبُوب۔ (ہُ۔بُوب) [ع۔ا۔مذ] ہوا کا چلنا۔
ہُبُوط۔ (ہُ۔بوط) [ع۔ا۔مذ] نیچے اُترنا۔ نازل ہونا (۲) پستی۔ نشیب۔
ہِبَہ۔ (ہِ۔بَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) عطا۔ بخشش۔ (۲) وقف۔ خیرات۔
ہبہ استقبالی۔ (ع۔ا۔مث) آئندہ کا ہبہ۔
ہبہ تملیک۔ (ع۔ا۔مث)۔ مالک کرنے یا قبضہ میں دینے کا ہبہ۔
ہبہ کرنا۔ (ا۔مص۔ مرکب) (۱) بخشنا۔ عنایت کرنا۔ (۲) وقف کرنا۔
ہبہ نامہ۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) وہ کاغذ یا دستاویز جس میں کسی چیز کو بخشنے کا اقرار لکھا جائے۔

ہ - پ

ہَپ۔ [ہ۔ا۔مؤنث] نگلنے کی آواز۔ ہڑپ۔
ہَپ کر جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کھا جانا۔ نگل جانا (۲) غصب کرلینا۔ مارلینا۔ کسی کا مال ہضم کر جانا۔
ہَپ ہَپ۔ (ا۔مث) (۱) جلد جلد نگلنے کی آواز۔ (۲) پوپلوں کے بولنے کی آواز۔

ہَپّا۔ (ہَپ۔ پا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) بچوں کا کھانا (۲) پوپلوں کے کھانے کی چیز۔ (۳) بچوں کی زبان میں کھانے پکانے والی عورت۔
ہَپڑ ہَپڑ۔ (ہَ۔پڑ۔ہَ۔پڑ) [ہ۔ا۔مث] غذا یا کسی دوسری چیز کا جلد جلد کھانا۔
ہپناٹزم (Hypnotism) (ہپ۔ناٹ۔ازم) [انگ۔ا۔مذ] عمل تنویم۔ عمل توجہ۔ مسمریزم۔
ہپّو۔ (ہپ۔پو) [ا۔صف] (۱) پوپلی عورت۔ (۲) ہڑپ کر جانے والی عورت۔
ہپّو ڈائن۔ (ا۔مث) بوڑھی پوپلی عورت۔
ہَپُّو۔ (ہَپ۔پُو) [ہ۔ا۔مث] افیون کی گولی جو عورتیں بچوں کو دیتی ہیں۔
ہپّوپوٹیمس (Hippopotamus) (ہپ۔پو۔پو۔ٹے مس) [انگ۔ ا۔ مذ] دریائی بھینسا
ہَپھپانا۔ (ہَپ۔ہَ۔پا۔نا) [ا۔مص] ہانپنا۔ لمبے لمبے سانس لینا۔
ہِپّی۔ (Hippie) ایک ایسے گروہ کے لوگ جو ہر قید و بند سے آزاد اور نشہ استعمال کرتے ہیں۔
ہِپّی اِزم۔ (انگ۔ا۔مذ) ہپّی لوگوں کا مسلک یا طریق زندگی۔

ہ - ت

ہَت۔ [ق۔ا۔مذکر] (۱) ہاتھ [مث] دوستی۔
ہَت۔ [ہ] (کلمۂ تنفر) چل دور ہو۔ الگ ہو۔ پرے ہٹ۔
ہت تیری۔ ہت تیری کی ہت تیرے کی ایسی تیسی۔ (ا۔تابع فعل) خدا تیرا خانہ خراب کرے۔ خدا تیرا کھوج کھوئے (پیار سے بھی کہتے ہیں)
ہِت۔ (س۔ا۔مذ) (۱) سچی دوستی۔ پیار۔ محبت۔ اخلاق (۲) بھلائی۔
ہت کار۔ ہت کاری۔ (ا۔صف۔مث) بھلائی کرنے والا۔ سجن۔ دوست۔ مخلص۔ محسن۔
ہتّا۔ ہتھّا۔ (ہَت۔تا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ہاتھ (۲) دستہ۔ موٹھ۔ قبضہ۔ گرفت۔ قابو۔ داؤ۔
ہتّا پھیرنا۔ (ا۔محاورہ) لوٹنا۔ مُوسنا۔ صفائی کرلینا۔ سب سے لینا۔
ہتّا جوڑی۔ (ا۔مذ) (۱) ایک قسم کا ناچ جس میں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کے ناچتے ہیں۔
ہتّا مارنا۔ (ا۔محاورہ)۔ (۱) ہاتھ مارنا۔ مال مارنا۔ (۲) جبراً چھین لینا۔
ہتّوں (ہتھّوں) سے اُکھڑ جانا۔ (ا۔محاورہ) دیکھیے ہتّے سے اُکھڑنا
ہتّوں (ہتھّوں) سے جانا۔ (ا۔محاورہ) پتنگ کا ہاتھ پر سے ٹوٹ جانا یا کٹ جانا۔
ہتّے (ہتھّے) پر ٹوک دینا۔ ابتدا ہی میں کسی کو غلطی پہ آگاہ کر دینا۔ اعتراض کرنا۔ شروع ہی میں روک دینا۔

ہتّے (ہتھّے) پر چڑھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہاتھ لگنا۔ داؤں پر چڑھنا۔ کسی کے قابو میں آجانا۔ (۲) مشق کرنا۔ مہارت ہونا۔

ہتّے (ہتھّے) سے اُکھڑنا۔ (ا۔محاورہ) پتنگ کا ہاتھ پر سے ٹوٹنا۔ (۲) جڑ سے جانا۔ (۳) بالکل الگ ہوجانا۔ ابتدا ہی سے قابو سے باہر ہوجانا۔

ہتّے (ہتھّے) سے بڑھنا۔ (ا۔محاورہ) بغیر چھڑائی لیے ہوئے پتنگ کا ہاتھوں سے بڑھنا۔

ہَتک۔ [ع۔ا۔مث] پردہ دری۔ رسوائی۔ بے حُرمتی۔ بے عزّتی۔ (اُردو میں بیشتر بفتح اوّل و دوم مستعمل ہے)۔

ہَتک آمیز۔ (ر۔ صف) بے عزّتی سے بھرا ہوا۔ گستاخانہ۔

ہَتکِ عزّت۔ (ع۔ ف۔ صف) کسی کی عزّت میں بٹہ لگانا۔ کسی کو رُسوا و بدنام کرنا۔

ہِتُو۔ (ہِ۔ تُو) [ہ۔ا۔مذ] محب۔ ہوا خواہ۔ بہی خواہ۔ خیر خواہ۔

ہَتوانسا۔ (ہَت۔ وان۔ سا) [ا۔مص] (۱) ہاتھ میں لینا۔ (۲) قبضے پہ ہاتھ رکھ کر تلوار ہاتھ میں لینا۔

ہَتوٹی۔ ہَتھوٹی۔ (ہَ۔ تو۔ ٹی)، (ہَ۔ تھَو۔ ٹی) [ہ۔ا۔مث] دستکاری۔ چالاکی۔ عیّاری۔

ہَتوڑا۔ ہَتھوڑا۔ (ہَ۔ تو۔ ڑا) (ہَ۔ تھَو۔ ڑا) [ہ۔ا۔مذ] لوہاروں کا ایک اوزار۔ کُوٹنے کا آلہ۔ مارتول۔

ہَتوڑی۔ ہَتھوڑی۔ (ہَ۔ تو۔ ڑی)، (ہَ۔ تھَو۔ ڑی) [ہ۔ا۔مث]۔ چھوٹا ہتھوڑا۔

ہَتھ۔ [ہ۔ا۔مذ] ہاتھ کا مخفّف۔

ہَتھ اُدھار۔ (ا۔مذ) وہ قرض جو گرو رکھے بغیر دیا جائے۔ دست گرداں قرض۔

ہَتھ اُدھار دینا۔ (ا۔محاورہ) دست گرداں قرض دینا۔ بغیر کچھ گروی رکھے روپیہ دینا۔

ہتھ پھُول۔ (ا۔مذ) ایک قسم کی آتش بازی جس سے پھُول جھڑتے ہیں اور جسے ہاتھ میں لے کر چھوڑتے ہیں۔

ہتھ پھیر۔ (ا۔مذ) ہاتھ کی چالاکی۔

ہتھ پھیری۔ (ا۔مث) دست مالی۔ مساس۔ معشوق کے بدن پہ ہاتھ پھیرنا۔ (۲) غبن۔ صفایا۔ دست بُرد۔ (۳) شعبدہ بازی۔ ہاتھ چالاکی۔ چابک دستی۔

ہتھ پھیری کرنا۔ (ا۔محاورہ)۔ (۱) دست مالی کرنا۔ مساس کرنا۔ ہاتھ پھیرنا۔ (۲) مکر و فریب سے کسی کا مال لے لینا۔ فریب سے کسی کو اپنے دام میں لانا۔

ہتھ جوڑی۔ (ہ۔ا۔مث) پہلوانوں کا کُشتی کا معاہدہ کرنے کی غرض سے ہاتھ ملانا۔ (۲) ایک قسم کی گھاس جو دواؤں میں کام آتی ہے۔

ہتھ چلا۔ (ا۔مذ)۔ ہاتھ کا چالاک۔ عیّار۔

ہتھ چھُٹ۔ (ہ۔مث) وہ جو ذرا سی چھیڑ چھاڑ پر بے دھڑک مار بیٹھے۔ وہ جس کا ہاتھ مارنے میں بہت بے دھڑک چلتا ہو۔

ہتھ رَس (رسی) (ہ۔مث) جلق زنی۔ مٹھولے بازی۔

ہتھ کٹی۔ (ہ۔ا۔مث) وہ ضرب جو پھکیت حریف کے ہاتھ پہ مارتا ہے تاکہ ہاتھ بیکار ہوجائے۔

ہتھ کڑا رکھنا۔ (ا۔محاورہ) کسی سے زبردستی کام کرانا۔ بیگار لینا۔

ہتھکڑی۔ وہ آہنی کڑا یا زنجیر جو مجرم کے ہاتھ میں ڈالی جاتی ہے۔

ہَتھ کل۔ (ہ۔ا۔مث) (۱) دستی۔ کھٹکا۔ کواڑ کی دستی یا مُوٹھ (۲) دروازے کی بلّی۔

ہتھ کنڈا۔ ہتھ کھنڈا۔ (ہ۔ا۔مذ) ہاتھ کا کرتب۔ ہاتھ کی چالاکی۔ (۲) چال۔ فریب۔ چالاکی۔ عیّاری۔ (۳) بدی کی عادت۔ (۴) داؤں۔ پیچ۔ گھات۔

ہَتھکنڈا بتا دینا۔ (ا۔محاورہ) لٹکا بتا دینا۔ طریق بتا دینا۔

ہتھکنڈے رواں ہونا۔ (ا۔محاورہ) کسی کام کا مشتاق ہونا۔

ہتھ گاڑی۔ (ہ۔ا۔مث) ہاتھ سے چلانے والی گاڑی۔

ہتھ لیوا۔ (ہ۔ا۔مذ) ہندوؤں کی ایک رسم جس میں دولہا دلہن کے ہاتھ ملا دیتے ہیں۔

ہَتھ۔ [ہ۔ا۔مذ] ہاتھی کا مخفّف۔

ہتھ ناٹک۔ (ہ۔ا۔مذ) ہاتھ کی چالاکی۔ شعبدہ بازی۔

ہتھ نال۔ (ہ۔ا۔مث) ایک قسم کی چھوٹی توپ جسے ہاتھی کی پیٹھ پر لادتے ہیں۔

ہَتھنی۔ (ہَتھ۔ نی) [ہ۔ا۔مث] (۱) ہاتھی کی مادہ۔ (۲) کنایۃً بہت فربہ اندام عورت۔

ہَتھّی۔ (ہَتھ۔ تھی) [ہ۔ا۔مث] (۱) دستی۔ موٹھ۔ (۲) گھوڑا صاف کرنے کا برش۔

ہَتھیا۔ (ہَتھ۔ یا) [ہ۔ا۔مذ] ہاتھ (۲) دستہ (۳) برسات کے چند روز جن میں خوب بارش ہوتی ہے۔ وہ بارش جو بہ شدّت ہوتی ہے۔ (۴) ماہ اسوج کے شروع کی جھڑی۔

ہتھیار۔ (ہتھ۔ یار) [اسلحہ۔ سامانِ جنگ۔ (۲) اوزار۔ کام کرنے کا آلہ۔ راچھ۔

ہتھیار باندھنا۔ (ا۔محاورہ)۔ ہتھیار کا جسم پہ آراستہ کرنا۔

ہتھیار بند۔ (ہ۔ا۔صف) ہتھیار لگائے ہوئے۔ مسلّح۔

ہتھیار چلانا۔ (ا۔محاورہ) ہتھیار کا وار کرنا۔ ہتھیار کی ضرب لگانا۔ جنگ کرنا۔

ہتھیار ڈال دینا۔ ہتھیار رکھ دینا۔ (ا۔محاورہ) اپنے آپ کو دشمن کے حوالے کر دینا۔ ہار ماننا۔ شکست تسلیم کرنا۔

ہتھیار کھولنا۔ (ا۔محاورہ) (کنایۃً) لڑائی سے دست بردار ہونا۔ ہار مان لینا۔

ہتھیار گھر۔ ہتھیار خانہ۔ (ہ۔ا۔مذ) ہتھیاروں کے رکھنے کا مکان۔

اسلحہ خانہ۔

ہتھیار لگانا۔ (ا۔ محاورہ) ہتھیار باندھنا۔ مسلح ہونا۔

ہتھیا لینا۔ (ہتھ۔ یا۔ لے۔ نا) [ا۔ مص] قبضہ کر لینا۔ مار لینا۔ مال کو دبا رکھنا۔

ہتھیانا۔ ہتیانا۔ (ہتھ۔ یا۔ نا)۔ (ہت۔ یا۔ نا) (ا۔ محاورہ) ہاتھ میں لے لینا۔ قبضہ کرنا۔ غصب کرنا۔

ہتھیلی۔ ہتیلی۔ (ہَ۔ تھے۔ لی)۔ (ہَ۔ تے۔ لی) [ہ۔ ا۔ مث] ہاتھ کا اندرونی حصّہ جو انگلیوں سے نیچے ہوتا ہے۔ کفِ دست۔

ہتھیلی بجانا۔ (ا۔ محاورہ) تالی بجانا۔

ہتھیلی پر جان لیے پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) جان کی پرواہ نہ کرنا۔ نڈر ہونا۔

ہتھیلی پر سر رکھ لینا (رکھنا) (ا۔ محاورہ) مرنے کو آمادہ ہونا۔ سر سے کفن باندھ لینا۔ سر بکف ہونا۔

ہتھیلی پر سرسوں جمانا۔ (ا۔ محاورہ) کوئی کام اس طرح آناً فاناً کرنا جس سے عقل حیران رہ جائے۔ مشکل کام کو نہایت پھرتی سے کر دینا۔

ہتھیلی پر سر لیے پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) مرنے کو پھرنا۔ جان دینے کو پھرنا۔ ہر وقت مرنے پر آمادہ ہونا۔

ہتھیلی پر لیے پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) عورت کا شہوت سے مغلوب ہونا۔

ہتھیلی پر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ہتھیلی پر رکھ کر پیش کیا جانا۔

ہتھیلی پیٹنا۔ (ا۔ محاورہ) تالی بجانا۔

ہتھیلی ٹیک۔ (ہ۔ صف) بوبیبا۔ گانڈو۔

ہتھیلی چبانا۔ (ا۔ محاورہ) انتہائی غصے کا اظہار کرنا۔

ہتھیلی دینا۔ (ا۔ محاورہ) سہارا دینا۔

ہتھیلی سلسلانا۔ ہتھیلی میں ہلکی ہلکی خارش ہونا۔ (روپیہ ملنے کا شگون)

ہتھیلی سے مانھا کوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) حیرت یا حسرت ظاہر کرنا۔

ہتھیلی کا پھپھولا (پھوڑا)۔ (ا۔ مذ) (۱) ہتھیلی کا چھالا۔ (۲) نازک چیز جو ذرا سے صدمے سے ٹوٹ جائے۔ (۳) کوئی امر جو باعثِ رنج و تکلیف ہو۔

ہتھیلی کھجانا۔ ہتھیلی کھجلانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہتھیلی میں کھجلی ہونا۔ (۲) روپے ہاتھ آنے کا شگون۔ (۳) تھپڑ مارنے کو جی چاہنا۔

ہتھیلی کی مچھلی (ا۔ مث) انگوٹھے کے نیچے کا اُبھرا ہوا گوشت۔

ہتھیلی میں چور پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) مہندی کے رنگ میں دھبّا رہ جانا۔ ہتھیلی میں سفیدی رہ جانا۔ مہندی یکساں نہ لگنا۔

ہَتیا۔ (ہت۔ یا) [س۔ ا۔ مث] (۱) قتل۔ خون۔ (۲) پاپ۔ گناہ۔ جرم۔ (۳) دُکھ۔ عذاب۔

ہتیا لے باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) عذاب مول لینا۔ پاپ۔ تکلیف دہ چیز لینا۔

ہتیارا۔ (ہت۔ یا۔ را) [ہ۔ صف] (۱) ہتیا کرنے والا۔ خونی۔ قاتل۔ جلّاد۔ (۲) پاپی۔ سفاک ظالم۔

ہتیا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) مارنا۔ قتل۔ (۲) گناہ کرنا۔

ہ - ٹ

ہَٹ۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) ضِد۔ اِصرار۔ اَڑ۔ (۲) ہاٹ کا مخفف۔

ہَٹ اُٹھانا۔ (ا۔ محاورہ) ضِد برداشت کرنا۔ ناز اُٹھانا۔

ہَٹ پر آجانا۔ (ا۔ محاورہ) ضِد پر آجانا۔ ناز اُٹھانا۔

ہَٹ جانا۔ (ا۔ محاورہ) ضِد چھوڑ دینا۔ (۲) الگ ہو جانا۔

ہَٹ دھرم۔ (ہ۔ صف) حق ناشناس۔ نامنصف۔ بے ایمان۔ بدمعاملہ۔ سخن پرور۔ ضدی۔

ہَٹ دھرمی۔ (ہ۔ ا۔ صف) بے انصافی۔ بے ایمانی۔ بدمعاملگی۔

ہَٹ رکھنا۔ اپنی ضد پوری کرنا۔

ہَٹ کا پورا۔ (ا۔ مث) ہٹ پر قائم رہنے والا۔ پکا ضدّی۔

ہَٹ کرنا۔ (ا۔ محاورہ) ضِد کرنا۔ اصرار کرنا۔ اَڑنا۔

ہَٹّا۔ (ہَٹ۔ ٹا) [س۔ ا۔ مذ] جنس فروخت کرنے کا بازار۔ ہاٹ۔

ہٹّا کٹّا۔ (ہَٹ۔ ٹا) (کَٹ۔ ٹا) [صف] موٹا تازہ۔ مشٹنڈا۔ جوان۔ تندرست۔ مضبوط انسان۔

ہَٹانا۔ (ہَ۔ ٹا۔ نا) [ا۔ مص] (۱) سرکانا۔ پرے کرنا۔ کھسکانا۔ (۲) واپس کرنا۔ پھیرنا۔ لوٹانا۔ (۳) علیحدہ کرنا۔ الگ کرنا۔ (۴) پسپا کرنا۔ شکست دینا۔

ہَٹ پٹانا۔ (ہٹ۔ پ۔ ٹا۔ نا) [ا۔ مص] کسی کام کے لیے مضطر ہونا۔

ہَٹ تال۔ (ہَٹ۔ تال) [ہ۔ ا۔ مث] ہٹ (بازار) تالی (قفل) دوکان میں قفل لگانا۔ دوکانوں کو بند کر دینا۔ بازار بند کرنا۔ ہڑتال۔

ہَٹڑی۔ (ہ۔ ا۔ مث) بچّوں کا کھلونا۔ بچّے دیوالی میں پھولوں کی شاخوں سے مکان کی شکل بنا کر اور اس میں دیا رکھ کر کھیلتے ہیں۔

ہٹکنا۔ (ہَ۔ ٹک۔ نا) [ا۔ مص] (۱) روکنا (۲) جھجکنا۔ (۳) ہچکچانا۔

ہٹنا۔ (ہَٹ۔ نا) [ا۔ مص] (۱) سرکنا۔ پرے ہونا۔ کھسکنا۔ (۲) شکست کھانا۔ پسپا ہونا۔ (۳) لوٹنا۔ واپس ہونا۔ پھرنا۔ (۴) گائے بھینس کا دودھ سے رہ جانا۔ (۵) ملتوی ہونا۔ (۶) ضد کرنا۔

ہَٹوا۔ (ہَٹ۔ وا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) دکاندار (۲) ہاٹ بازار میں غلّہ وغیرہ تولنے والا۔

ہَٹوان۔ ہَٹوانیا۔ (ہٹ۔ وان۔ ہَٹ۔ وا۔ ن۔ یا) [ہ۔ ا۔ مذ] دکاندار۔

ہٹّی۔ (ہَٹ۔ ٹی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) دکان۔ ہاٹ۔ بازار۔ (۲) [صف] ضدّی۔ ہٹیلا۔

ہٹّی کٹّی (ہَٹ۔ ٹی۔ کَٹ۔ ٹی) [ہ۔ صف] ہٹّا کٹّا کی تانیث۔ موٹی تازی عورت۔

ہٹیلا - (ہَ - ٹِی - لا) [ہ - صف] ضدی - ہٹیلا - اَڑیل - بات کی پچ کرنے والا۔
ہٹیلی - (ہَ - ٹِی - لی) [ہ - صف] ہٹیلا کی تانیث - ضدی عورت۔

ہ - ج

ہجا - (ہِ - جا) [ع - ا - مذ] حرف کا اعراب سے ظاہر کرنا۔
ہجدہ - (ف - ا - عدد) اٹھارہ (۱۸)۔
ہجدہم - (ف - عدد) اٹھارواں۔
ہجدہ ہزار عالم - (ف - ا - مذ) مسلمانوں کا خیال ہے کہ اللہ نے ہزارہا عالم یا جہان پیدا کیے۔
ہجر - (ع - ا - مذکر) جُدائی - مفارقت - علیحدگی۔ (صحیح بالفتح ہے اُردو میں بالکسر مستعمل ہے)۔
ہجراں - (ہِج - راں) [ف - ا - مذ] ہجر - جُدائی - مفارقت۔
ہجراں نصیب - (ع - ف - صف) وہ آدمی جس کی قسمت میں دوست یا عزیز سے جُدا رہنا لکھا ہو۔
ہجرت - (ہِج - رَت) [ع - ا - مث] (۱) وطن کو ہمیشہ کے لیے چھوڑنا (۲) پیغمبر محمد صلعم کا مکہ سے مدینہ جانا۔
ہجری - (ہِج - ری) [ع - ا - مث] منسوب بہ ہجرت (۲) وہ سن جو حضرت پیغمبر اسلام کے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے سے شروع ہوتا ہے۔
ہجڑا - (ہِج - ڑا) [ہ - ا - مذ] دیکھیے ہیجڑا۔
ہجو - (ع - ا - مث) (۱) مذمت - بُرائی - بدگوئی نظم میں کسی کی بُرائی کرنا۔
ہجو کرنا - (ا - محاورہ) مذمت کرنا - بدگوئی کرنا۔
ہجو کہنا - (ا - محاورہ) کسی کی ہجو میں شعر کہنا۔
ہجو گو - (ع - ف - صف) ہجو کہنے والا۔
ہجو ملیح - وہ ہجو جس میں بظاہر مدح ہو لیکن اصل میں ہجو نکلے۔
ہجوم - (ہُ - جوم) [ع - ا - مذ] بھیڑ بھاڑ - انبوہ کثیر - مجمع - ازدحام۔
ہجوم کرنا - (ا - محاورہ) (۱) بھیڑ کرنا - ازدحام - (۲) ہنگامہ کرنا۔
ہجوں - (ہ - جوں) [ق] اب - ابھی۔
ہجے ہجّے - (ہ - جے) (ہِج - جے) [اُر - ا - مذ] عربی ہجا کا بگاڑ حرف کو حرف سے اعراب کے ذریعے ملا کر لفظ بنانا۔
ہجے کرنا - ہجے لگانا - (ا - محاورہ) (۱) حرفوں کو جوڑنا - (۲) اعراب سے لفظ ادا کرنا - (۲) (کنایۃً) رُک رُک کر بولنا۔
ہجے نکالنا - (ا - محاورہ) (کنایۃً) مین میکھ نکالنا - عیب نکالنا (۳) حجت کرنا۔
ہجویر - (ف - ا - مذ) افغانستان میں غزنی کے قریب ایک گاؤں۔
ہجویری - (ف - ا - مذ) ہجویر کا رہنے والا - داتا گنج بخش لاہوری کی نسبت۔

ہ - چ

ہچ جانا - (ہِچ - جا - نا) [اُر - مص] دیکھیے ہچنا۔
ہچر مچر - (ہِ - چَر - م - چَر) [ہ - ا - مث] (۱) پس وپیش - ٹال مٹول - بہانہ - (۲) جھجک - ہچکچاہٹ - (۳) پکڑ دھکڑ - جھگڑا - (۴) رکاوٹ - تامل۔
ہچر مچر کرنا - (ا - مص - مرکب) پس وپیش کرنا - کشش وپنج کرنا - تامل کرنا۔
ہچک - (ہِ - چک) [ہ - ا - مث] (۱) دھکا - جھٹکا - (۲) تامل - رکاوٹ - (۳) جھجک - ہچکچاہٹ۔
ہچکا - (ہِچ - کا) [ہ - ا - مذ] (۱) ڈور کی چرخی - (۲) دھکا - ہچکولا - جھٹکا۔
ہچکانا - (ا - مص) چھین لینا - زبردستی لے لینا - (۲) جھٹکا دینا - دھکا دینا - (۳) روکنا۔
ہچکچاہٹ - ہچکچی - (ہِچ - کِ - چا - ہٹ - ہِچ - کِ - چی) [ہ - ا - مث] جھجک - تامل - پس وپیش - ہچر مچر۔
ہچکنا - (ہِ - چک - نا) [ہ - مص] تامل کرنا - رُکنا - (۲) بہانہ کرنا۔
ہچکولا - (ہِچ - کو - لا) [ہ - ا - مذ] دھکا - جھٹکا - جنبش۔
ہچکی - (ہِچ - کی) [ہ - ا - مث] (۱) وہ ہوا جو آواز کے ساتھ گلے سے رُک رُک کر نکلتی ہے - (۲) وہ حالت جو جان کنی کے وقت ہوتی ہے۔
ہچکی آنا - ہچکیاں آنا - (ا - محاورہ) (۱) آواز کے ساتھ سانس رُک رُک کر نکلنا - (۲) دم ٹوٹنا - جان کنی کا وقت ہونا۔
ہچکی (ہچکیاں) بندھ جانا - ہچکی (ہچکیاں) لگ جانا - (ا - محاورہ) (۱) زیادہ رونے سے سانس رُکنے لگنا - لگاتار ہچکیاں آنا - (۲) جان کنی کے وقت سانس رُک کر آنا۔
ہچکی لینا - ہچکیاں لینا - (ا - محاورہ) رونے کی وجہ سے سانس رُک رُک کر نکلنا۔
ہچکیاں لے لے کر رونا - (ا - محاورہ) نہایت شدت اور کثرت سے رونا - اس قدر رونا کہ سانس رُک رُک کر آنے لگے۔
ہچنا - (ہِچ - نا) [اُر - مص] نشانہ صحیح نہ بیٹھنا۔

ہ - د

ہدا - ہدیٰ - (ہُ - دا) [ع - ا - مذ] ہدایت - سیدھا راستہ۔
ہدایا - (ہَ - دا - یا) [ع - ا - مذ] (ہدیہ کی جمع) تحفے - نذریں - نذرانے - پیش کشیں۔
ہدایت - (ہِ - دا - یَت) [ع - ا - مث] (۱) رہنمائی - رہبری - (۲) فہمائش - حکم - جمع ہدایات۔
ہدایت پانا - سیدھے راستے پر آنا - رہبری حاصل کرنا۔

ہدایت کار ۔ (ع ۔ ف ۔ صف) دیکھیے ڈائرکٹر۔
ہدایت کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) رہنمائی کرنا۔ سمجھنا۔ طریقہ بتانا۔ سکھانا۔
ہدایت نامہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) دستور العمل ۔ قانون ۔ وہ رسالہ یا کتاب جس میں کسی امر کی بابت تمام طریقے لکھے ہوں ۔
ہَدر ۔ (ہَ ۔ دَر) [ع ۔ ا ۔ مذ] کسی کے خون کو مباح قرار دینا۔
ہَدف ۔ (ہَ ۔ دَف) [ع ۔ ا ۔ مذ] نشانہ ۔ زد ۔ مار ۔
ہدفِ آفت ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) آفت کا نشانہ ۔ آفت میں مبتلا ۔
ہدف بنانا ۔ (ا ۔ محاورہ) نشانہ بنانا۔
ہدف بننا ۔ (ا ۔ محاورہ) نشانہ بننا ۔ زد پر آنا ۔ زد پر ہونا ۔
ہدف مارنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) نشانہ مارنا ۔ نشانے پر تیر مارنا ۔ (۲) کوئی بڑا کام کرنا ۔
ہدفِ ملامت ۔ (ع ۔ صف) وہ شخص جس پر ہر طرف سے لعنت ملامت ہو ۔
ہَدم ۔ (ع ۔ صف) تباہی ۔ بربادی ۔ انہدام ۔
ہَدِم ۔ (ع ۔ صف) برباد کرنے والا ۔ تباہ کرنے والا ۔
ہُدہُد ۔ (ہُد ۔ ہُد) [ع ۔ ا ۔ مذ] ایک مشہور خوبصورت پرند جس کے سر پر تاج ہوتا ہے ۔ کٹھ بڑھئی۔
ہَدی ۔ (ہَ ۔ دی) [ع ۔ ا ۔ مث] قربانی کا جانور جو حاجی مکہ معظمہ میں لے جاتے ہیں ۔
ہَدیہ ۔ (ہَ ۔ دی ۔ یہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) تحفہ ۔ نذرانہ ۔ نذر ۔ پیش کش ۔ (۲) کلام اللہ کی قیمت (فارسی اور اُردو میں "د" کے جزم کے ساتھ اور بلا تشدید "یا" بھی مستعمل ہے) ۔ جمع ، ہدایا۔
ہدیہ پیش کرنا (دینا) ۔ تحفہ یا نذرانہ دینا ۔
ہدیہ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) قرآن شریف فروخت کرنا ۔ کوئی متبرک چیز بیچنا۔

ہ ۔ ڈ

ہُڈ ۔ (Hood) [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) سر اور گردن کی پوشش ۔ کلاہ ۔ (۲) تانگے وغیرہ کی کپڑے کی چھت یا سائبان ۔ (۳) [یونیورسٹی] وہ پٹی جو گون وغیرہ کے ساتھ پہنی جاتی ہے اور جس کے رنگ سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہننے والے نے کونسی سند حاصل کی ہے ۔
ہَڈّا ۔ (ہَڈ ۔ ڈا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) بڑی ہڈی ۔ (۲) وہ ہڈی جو گھوڑے کے پچھلے پاؤں کے گھٹنوں میں جوڑ کے پاس بڑھ جاتی ہے اور گھوڑا لنگ کرنے لگتا ہے ۔
ہَڈرا ۔ (ہَڈ ۔ را) [ہ ۔ ا ۔ مذ] بُری گت ۔ بُرا درجہ ۔ بُرا حال
ہڈرا کرانا ۔ (ا ۔ مص ۔ مرکب) بُرا حال کرانا ۔ بُرا درجہ کرانا۔
ہَڈّی ۔ (ہَڈ ۔ ڈی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) استخوان ۔ (۲) گاجر کے اندر کی سخت چیز ۔ (۳) (کنایۃً) اصل ۔ نسل ۔
ہڈی بٹھانا ۔ (ا ۔ محاورہ) جو ہڈی اپنی اصلی جگہ سے سرک گئی ہو اُسے اس کے مقام پر لے آنا۔
ہڈی پسلی ایک کر دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) بڑی سختی سے پیٹنا ۔ (۲) بہت مارنا ۔
ہڈی پسلی توڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) خوب مارنا ۔ سخت زدوکوب کرنا
ہڈی (ہڈیاں) چور کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مار مار کر بھرکس نکال دینا ۔
ہڈی گھلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) تپ کہنہ و امراضِ مہلک میں ہڈی کا کھوکھلا ہو جانا ۔
ہڈی میں ہڈی ۔ پیوند میں پیوند ملنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نسل میں نسل اور قوم میں قوم ملنا ۔ میاں بیوی کا اچھی نسل سے ہونا ۔
ہڈی ہڈی توڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) خوب زدوکوب کرنا ۔ بہت مارنا ۔
ہڈیاں بولنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ۔ بھینچنے سے ہڈیوں کا آواز دینا ۔ اٹھنے بیٹھنے میں ہڈیوں سے آواز نکلنا ۔
ہڈیاں توڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) خوب پیٹنا یا مار کر بھرکس نکال دینا ۔
ہڈیاں چچوڑنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (کنایۃً) (۱) ناقص چیز کو چوسنا ۔ ناقص چیز کے پیچھے پڑنا ۔ (۲) باندھے ہوئے مضمون کو باندھنا ۔
ہڈیاں خاک میں سونپنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نعش دفن کرنا ۔
ہڈیاں سرمہ ہو جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہڈیوں کا چور چور ہو جانا ۔
ہڈیاں چٹکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) خوب مارنا ۔ ضربِ شدید پہنچانا ۔
ہڈیاں گن لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) ۔ [کنایۃً] لاغری کے باعث ہڈیاں صاف دکھائی دینا ۔
ہڈیاں نکل آنا ۔ (ا ۔ محاورہ) کمال لاغر ہونا ۔
ہڈیاں کی مالا ہو جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) سوکھ کر پنجر نکل آنا ۔ سوکھ کر کانٹا ہو جانا ۔
ہَڈیلا ۔ (ہَ ۔ ڈی ۔ لا) [ہ ۔ صف] ہڈی دار ۔

ہ ۔ ذ

ہٰذا ۔ (ہا ۔ ذا) [ع ۔ اسم اشارہ] یہ ۔ ایں
ہَذر ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) بکواس ۔ بہت بولنا ۔ بک بک کرنا ۔ (۳) ہذیان ۔
ہَذیان ۔ (ہَذ ۔ یان) [ع ۔ ا ۔ مذ] (۱) بکبک ۔ بیہودہ گوئی ۔ (۲) شدتِ بخار کی حالت میں بے معنی گفتگو ۔ (صحیح بفتح اوّل و دوم ہے ۔ فارسیوں نے بسکونِ دوم استعمال کیا ہے ۔ اردو میں بیشتر بکسرِ اوّل مستعمل ہے) ۔
ہذیان بکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) بے ہودہ باتیں کرنا ۔

ہ ۔ ر

ہَر ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) وشنو ۔ کرشن ۔ مہادیو ۔ (۲) خدا ۔ پرمیشور ۔ بھگوان ۔ (۳) ہل ۔ قلبہ ۔ (۴) مُہر ۔ بلبلہ ۔

ہربھجن ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) وشنو کی عبادت ۔ مہادیو کا بھجن ۔

ہر بھجنا ۔ (ا ۔ محاورہ) خدا کا نام لینا ۔ مالا جپنا ۔

ہربھگت ۔ (ہ ۔ ا ۔ صف) وشنو کی عبادت کرنے والا ۔

ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئے ۔ ذات پات نہ پوچھے کوئے ۔ (ا ۔ مثل) جو شخص خدا کی بندگی کرتا ہے وہی اس کا پیارا ہوتا ہے ۔ اللہ کے نزدیک ذات پات کی کوئی قدر نہیں ۔

ہر گنگا کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) نہاتے وقت خدا کا نام لینا ۔

ہر ۔ (ف) (۱) ایک ۔ ایک ۔ فی کس (۲) تمام ۔ سب ۔ یہ لفظ مجموعۂ افراد یا اشیا میں سے فرداً فرداً ذکر کرنے کے واسطے بولا جاتا ہے جمع کے ساتھ استعمال درست نہیں ۔

ہر آن ۔ (ا ۔ تابع فعل) (۱) ہر لحہ ۔ ہر گھڑی ۔ (۲) ہر دفعہ ۔

ہر آنچہ ۔ (ف ۔ تابع فعل) جو کچھ ۔

ہر آنکہ ۔ (ف ۔ تابع فعل) جو شخص ۔

ہر آئینہ ۔ (ف ۔ صف) بے شک ۔ ضرور ۔ البتہ ۔ بہرحال ۔ ہر حال میں ۔

ہر ایک ۔ (ا ۔ تابع فعل) ہر شخص ۔ ایک ایک ۔ ہر بشر ۔

ہر بابی ۔ (ف ۔ صف) دروازے پر جانے والا ۔ ہرجائی ۔

ہر بار ۔ (ف ۔ تابع فعل) ہر دفعہ ۔ ہر بار ۔ گھڑی گھڑی ۔

ہر بیشہ گماں مبر کہ خالی ست ۔ شاید کہ پلنگ خفتہ باشد ۔ (ف ۔ مثل) ہر جنگل کو خالی مت سمجھو ۔ شاید اس میں چیتا سو رہا ہو ۔ یعنی کسی مقام پر بھی آدمی کو اپنے دشمن سے غافل نہ رہنا چاہیئے ۔

ہر پہلو سے ۔ (ا ۔ تابع فعل) ہر طرح سے ۔ ہر بات کے متعلق ۔

ہرجائی ۔ (ف ۔ صف) (۱) آوارہ گرد ۔ ایک جگہ قرار نہ پکڑنے والا (۲) کسی ایک کا ہو کر نہ رہنے والا ۔ بے مروت ۔ بے وفا ۔

ہرجائی پن ۔ ہرجائی پنا ۔ (ا ۔ مذ) بے مروتی ۔ بے وفائی ۔ ہر ایک سے تعلق رکھنا ایک کا پابند ہو کر نہ رہنا ۔

ہر جیسے کو تیسا ۔ (ا ۔ مثل) جیسا کوئی ہوتا ہے ویسا ہی اُسے مل جاتا ہے ۔

ہر چند ۔ (ف ۔ تابع فعل) کتنا ہی ۔ کیسا ہی ۔ بہتیرا ۔ (اس کے آگے "کہ" زاید بھی لگا دیتے ہیں) ۔

ہر چہ ۔ (ف ۔ تابع فعل) ۔ ہر چیز ۔ جو کچھ ۔

ہر چہ از دوست می رسد نیکوست ۔ (ف ۔ مقولہ) عالم غیب (دوست) سے اچھا برا جو کچھ بھی ملے وہ اچھا ہے ۔

ہر چہ بادا باد ۔ (ف ۔ مقولہ) کچھ ہی کیوں نہ ہو ۔ جو ہو سو ہو ۔ کچھ ہی ہو ۔

ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب (انداختیم) افگندہ ایم ۔ (ف ۔ مثل) جو کچھ بھی ہو ہم نے تو کشتی پانی میں ڈال دی ۔ اس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص انجام کی پرواہ کیے بغیر کوئی اہم کام شروع کرے ۔

ہر چہ باشد ۔ (ف ۔ مقولہ) کوئی چیز کیوں نہ ہو ۔

ہر چہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں مپسند ۔ (ف ۔ مثل) جو تو اپنے لئے پسند نہیں کرتا وہ دوسروں کے لیے بھی پسند نہ کر ۔

ہر چہ دانا کند ، کند ناداں ۔ لیک بعد از خرابی بسیار ۔ (ف ۔ مثل) ۔ نادان آخر وہی کرتا ہے جو عقلمند کرتا ہے لیکن بڑی ذلت اور تکلیف اُٹھانے کے بعد ۔

ہر چہ در دیگ است بچمچہ مے آید ۔ (ف ۔ مثل) جو دیگ میں ہے وہی چمچے میں آتا ہے ۔ جو دل میں ہے وہی زبان پر آتا ہے ۔

ہر چہ در کان نمک رفت نمک شد ۔ (ف ۔ مثل) جو چیز نمک کی کان میں پڑی نمک ہو گئی ۔ یہ مثل تاثیر صحبت کے اظہار میں بولی جاتی ہے ۔

ہر چہ گیرید مختصر گیرید ۔ (ف ۔ مثل) جو کچھ لو تھوڑا لو ۔ تھوڑی چیز پر قناعت کرو ۔ زیادہ کی ہوس نہ کرو ۔

ہر حال میں ۔ (ا ۔ متعلق فعل) ہر حالت میں ۔ ہر طرح ۔ بہر حال ۔ بہر کیف ۔

ہر دفعہ ۔ (ف ۔ متعلق فعل) ہر بار ۔ ہر موقع پر ۔ ہمیشہ ۔

ہر دفعہ گڑ میٹھا ہی میٹھا ۔ (ا ۔ مثل) گڑ کو جب دیکھو میٹھا ہی ہو گا ۔ اچھے کی ہمیشہ اچھائی نکلتی ہے ۔

ہر دل عزیز ۔ (تابع فعل) ۔ سب کا پیارا ۔ عام پسند ۔ مقبول عام ۔

ہر دم ۔ (متعلق فعل) ہر وقت ۔ ہر گھڑی ۔ ہر لحظہ ۔ ہر لحہ ۔

ہر دو ۔ (ف ۔ تابع فعل) ۔ دونوں ۔ دونوں کے دونوں ۔

ہر دیگ چمچہ ۔ (ا ۔ صف) (۱) ہرجائی ۔ ہر شخص کے پاس آنے جانے والا ۔ (۲) طفیلی ۔ مفت خورا ۔ رکابی مذہب ۔

ہر روز ۔ (ف ۔ تابع فعل) روز مرہ ۔ بلا ناغہ ۔ ہمیشہ ۔ سدا ۔

ہر روز عید نیست کہ حلوا خورد کسے ۔ (ا ۔ مثل) ہمیشہ زمانہ یکساں نہیں رہتا ۔ روز روز اچھا موقع نہیں ملتا ۔

ہر روز نیا کنواں کھودنا نیا پانی پینا ۔ (ا ۔ مثل) (کنایۃً) روز کمانا ۔ روز کھانا ۔

ہر زماں ۔ (ف ۔ تابع فعل) ہر وقت ۔ ہر گھڑی ۔

ہر سخن موقع (وقتے) و ہر نکتہ مقامے (مکانے) دارد ۔ (ف ۔ مثل) ۔ ہر بات کا کوئی موقع محل ہوا کرتا ہے ۔

ہر سو ۔ ہر طرف ۔ (ا ۔ تابع فعل) ہر جانب ۔ ہر سمت ۔ سب طرف ۔

ہر شب شب برات ہے ہر روز روز عید ۔ (ف ۔ مثل) زندگی مسرت سے گذر رہی ہے ۔

ہر صورت ۔ (ا ۔ تابع فعل) ۔ ہر طرح ۔ ہر حالت میں ۔

ہر عیب کہ سلطان بہ پسندد ہنر است ۔ (ف ۔ مثل) حاکم بری بات بھی پسند کرے تو لوگ اس کی تقلید کرتے ہیں ۔

ہر فرعونے را موسیٰ ۔ (ف ۔ مثل) ایک پر ایک غالب ہے ۔ ہر ظالم کی سرکوبی کے لئے کوئی نیک بندہ پیدا ہو جاتا ہے ۔

ہر فن مولا ۔ (ا ۔ مذ) ہر فن جاننے والا ۔ ہر کام میں طاق ۔

ہرکارہ ۔ (ف ۔ صف) (۱) ہر کام کرنے والا نوکر (۲) چٹھی رساں ۔ قاصد ۔

ڈاکیا۔ نامہ بر۔ (۳) چپڑاسی۔ پیادہ۔ اردلی۔ (۴) جاسوس۔ مخبر۔

ہر کارے و ہر مردے۔ (ف۔ مثل) کوئی آدمی کسی کام کے لیے موزوں ہے کوئی کسی کام کے لیے۔ ہر شخص ہر کام کا اہل نہیں۔

ہر کجا۔ (ف۔ متعلق فعل) ہر جگہ۔ جہاں کہیں۔

ہر کجا چشمہ بود شیریں، مردم و مور و ملخ گرد آیند۔ (ف۔ مثل) جہاں کہیں فائدے کی اُمید ہوتی ہے سب لوگ وہاں جمع ہو جاتے ہیں۔

ہر کس۔ (ف۔ حرف تنکیر) ہر کوئی۔ ہر آدمی۔

ہر کس بخیالِ خویش خبطے دارد۔ (ف۔ مثل) ہر ایک اپنی رائے کو صحیح جانتا ہے۔

ہر کس و ناکس۔ (ف۔ ا۔ مذ) ہر شخص ادنیٰ اعلیٰ۔ چھوٹا بڑا۔

ہر کسے (دیکھیے) **را بہر کارے ساختند۔** (ف۔ مثل) ہر شخص کو خدا تعالیٰ نے ایک خاص کام کے لیے بنایا ہے۔ ہر شخص ہر کام نہیں کر سکتا۔

ہر کسے کہ باشد۔ (ف۔ تابع فعل)۔ کوئی شخص کیوں نہ ہو۔

ہر کسے مصلحت خویش نیکو مے داند۔ (ف۔ مثل) اپنی مصلحت ہر شخص خوب جانتا ہے۔

ہر کمالے را زوالے۔ (ف۔ مثل) انتہائی ترقی کے بعد زوال شروع ہوتا ہے۔

ہر کہ آمد عمارتِ نو ساخت۔ (ف۔ مثل) جو آیا اس نے نئی عمارت بنائی۔ ہر شخص اپنے ہی خیال کے مطابق کام کرتا ہے۔

ہر کہ از دیدہ دور از دل دور۔ (ف۔ مثل) جو سامنے نہیں ہوتا، اسی کا خیال بھی نہیں ہوتا۔

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد۔ (ف۔ مثل) جو بزرگوں کی خدمت کرتا ہے وہ عزت پاتا ہے۔

ہر کہ در کانِ نمک رفت نمک شد۔ (ف۔ مثل) جیسی مجلس میں بیٹھے گا ویسا ہو جائے گا۔

ہر کہ شک آرد کافر گردد۔ (ف۔ مثل) جو شک کرے وہ کافر ایسا سچا قول جس میں شک کی گنجائش نہ ہو۔

ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند (ف۔ مثل) جس کے ہاتھ میں تلوار ہوتی ہے اسی کا سکہ چلتا ہے۔ زبردست کا رعب سب پر ہوتا ہے۔

ہر کہ و مہ۔ (ف۔ تابع فعل) ہر چھوٹا بڑا۔ ہر ادنیٰ و اعلیٰ۔ ہمہ شما۔ (کہ اور مہ۔ کہتر اور مہتر کا مخفف ہے)۔

ہرگاہ۔ (۱) جب۔ جس گھڑی۔ (۲) جس حال میں۔ (۳) چونکہ۔

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است۔ (ف۔ مثل) ہر پھول کا رنگ اور خوشبو جدا ہوتی ہے۔ ہر ایک کا انداز جداگانہ ہوتا ہے۔

ہر ملکے و ہر رسمے۔ (ف۔ مثل) ہر جگہ کا چلن جدا ہوتا ہے۔

ہر نوالہ بسم اللہ۔ (ف۔ مثل) ایسے بے شرم شخص کی نسبت بولتے ہیں جو کھانے کی صلاح کے ساتھ ہی بسم اللہ کر کے کھانے کو موجود ہو جائے۔

ہر نوع۔ (ف۔ تابع فعل) ہر طرح۔ ہر وقت۔ ہر وقت۔ ہر گھڑی۔

ہر ہر۔ ہر ایک۔ ایک ایک۔

ہر ہفت۔ (۱) آرائش (۲) عورتوں کی سات سنگار۔ (۳) آراستہ۔ سنگار کیے ہوئے۔

ہر یک۔ (ا۔ تابع فعل) ہر ایک۔

ہُر۔ [ہُ۔ ا۔ مث]۔ وہ آواز جو پرندوں کے اُڑنے سے پیدا ہوتی ہے۔

ہُر ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) [کنایۃً] غائب ہو جانا۔ (۲) سب خرچ ہو جانا۔

ہَرا۔ (ہَ۔ را) [ہ۔ صف] (۱) سبز۔ دھانی۔ (۲) سرسبز۔ شاداب۔ تر و تازہ (۳) کچا۔ خام۔ آلا۔ (۴) [مذ]۔ سبزی۔ سبزہ۔ چری۔ چارہ۔

ہرا باغ دکھانا۔ (ا۔ محاورہ) سبز باغ دکھانا۔ دھوکہ دینا۔ چکنی چپڑی باتیں کر کے فریب دینا۔

ہرا بھرا۔ (ا۔ صف) (۱) سرسبز۔ شاداب۔ تر و تازہ۔ زرخیز۔ بارآور۔ کامیاب۔ بامراد۔ پھلا پھولا۔

ہرا کچوہ: (ا۔ صف) بہت ہرا۔

ہرائند۔ جن مصالحوں کو گوشت میں ڈال کر بھونتے ہیں ان کے کچے رہ جانے کی بو۔ (۲) وہ بو جو کچے پھول یا پھل میں ہوتی ہے۔

ہرا ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سرسبز ہو جانا (۲) زخم کا تازہ ہو جانا۔ (۳) خوش ہو جانا۔ باغ باغ ہو جانا۔ (۴) تھکن دور ہو جانا۔ تازہ دم ہو جانا۔ (۵) وصول ہو جانا۔ (۶) تنومند ہو جانا۔ چہرہ پر رونق آ جانا۔

ہرے میں آنکھیں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) امیری کے سبب فضول خرچی کی عادت ہونا۔

ہَرّا۔ (ہَر۔ را) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) ہلیلہ۔ ہڑ (۲) ہڑ کی شکل کے گولے جو گھوڑے کی زین میں لگاتے ہیں۔ (۳) گھوڑے کی حمائل اور زیور۔ (۴) پچھے باڑوئی کا گہرا حصہ۔

ہر لگے نہ پھٹکڑی اور رنگ بھی چوکھا آئے۔ (ا۔ مثل) بے خرچ کیے خاطر خواہ کام نکل جائے۔

ہُرّا۔ (ہُر۔ را) [ہ۔ ا۔ مذکر] (۱) دوڑ۔ ریلا۔ ہلّا۔ (۲) ڈر کر بھاگ جانا۔ منتشر ہو جانا۔ (فوج وغیرہ کا)

ہُرّا ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) فوج یا کسی جماعت کا منتشر ہو جانا۔ تتر بتر ہو جانا۔

ہُرّا۔ (Hurrah) [ہُر۔ را] (انگ۔ ا۔ مذ) کلمۂ تحسین۔ مرحبا! شاباش! کیا خوب!

ہراس۔ (ہ۔ راس) [ف۔ ا۔ مذ و مث] (۱) خوف۔ ڈر۔ ہول۔ (۲) [اُر] ناامیدی۔ مایوسی۔

ہراساں۔ (ہ۔ را۔ ساں) [ف۔ صف] ڈرا ہوا۔ خوفزدہ (۲) ناامید مایوس۔

ہَرانا ۔ (ہَ ۔ را ۔ نا) [ا ۔ ہ ۔ مص] (۱) بازی دینا ۔ مات کرنا ۔ (۲) شکست دینا ۔ مغلوب کرنا ۔ (۳) تھکانا ۔ مضمحل کرنا ۔

ہَرانْد ۔ (ہَ ۔ رانْد) [ہ ۔ ا ۔ مث] دیکھیے "ہراہندہ" ۔

ہَرانی جنتانی ۔ (ہ ۔ را ۔ نی ۔ ج ۔ تا ۔ نی) [ہ ۔ صف] حیران کرنے والی یا عاجز کرنے والی ۔ (بات) ۔

ہَراوَل ۔ (ہَ ۔ را ۔ وَل) [ت ۔ ا ۔ مذ] (۱) وہ تھوڑی فوج جو لشکر کے آگے آگے چلے ۔ لشکر کا پیش خیمہ (۲) آگے کی فوج کا سردار ۔

ہَر ہَر نہ جاننا ۔ [ا ۔ مص] دو چیزوں میں فرق نہ کرسکنا ۔ قوت تمیز سے بے بہرہ ہونا ۔

ہَربونگ ۔ (ہَر ۔ بُونگ) [ہ ۔ ا ۔ مذ ، مث] اندھیر ۔ بدنظمی ۔ ہنگامہ ۔ ہلچل ۔ کھلبلی ۔ افراتفری ۔

ہربونگ مچانا ۔ (ا ۔ محاورہ) شور و غل کرنا ۔ اُدھم مچانا ۔ ہنگامہ کرنا ۔

ہربونگ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) کثرت سے بھیڑ بھاڑ ہونا ۔ (۲) شور و غل ہونا ۔ بدنظمی ہونا ۔

ہرپھار یوڑی ۔ ہرفار یوڑی ۔ (ہَر ۔ پھا ۔ ریو ۔ ڑی ۔ ہَر ۔ فا ۔ ریو ۔ ڑی) ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کا چھوٹا کھٹا پھل ۔

ہر پھر کر ۔ ہر پھر کے ۔ [ا ۔ تابع فعل] (۱) پھر پھرا کے ۔ مجبور ہو کر ۔ آخر کار ۔ (۲) بار بار ۔ ہر دفعہ ۔

ہَرتال ۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) ایک قسم کی دھات جو زرد رنگ کی ہوتی ہے ۔

ہرتی پھرتی چھاؤں ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] آتی جاتی چھاؤں ۔ ایک جگہ یا ایک کے پاس نہ رہنے والی چیز ۔

ہرتے پھرتے ۔ [ہ ۔ تابع فعل] (۱) آتے جاتے ۔ چلتے پھرتے (۲) کبھی کبھی ۔

ہَرَج ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) (۱) شورش ۔ ہنگامہ ۔ دنگا ۔ گڑبڑی ۔ فتنہ ۔ (۲) نقصان ۔ خسارہ ۔ خلل ۔ (۳) وقفہ ۔ ڈھیل ۔ دیر (اُردو میں بفتح ر مستعمل ہے ۔

ہَرج کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) نقصان کرنا ۔ (۲) دیر کرنا ۔

ہَرج مَرج ۔ (۱) شورش ۔ بلوہ ۔ (۲) نقصان ۔ خلل ۔

ہرج کیا ہے ۔ (ا ۔ بول چال) کیا مضائقہ ہے ۔ کیا برائی ہے ؟ کیا نقصان ہے ۔ ؟

ہَرجانا ۔ [ا ۔ مص] (۱) بازی ہار جانا (۲) تھک جانا ۔

ہرجانہ ۔ (ہَر ۔ جا ۔ نہ) [اُر ۔ ا ۔ مذ] ہرج کرنے کا معاوضہ ۔ زر نقصان ۔ تاوان ۔

ہرجہ ۔ (ہَر ۔ جہ) [اُر ۔ ا ۔ مذ] (۱) نقصان ۔ خسارہ ۔ (۲) ہرجانہ ۔ تاوان ۔

ہَردا ۔ (ہَر ۔ دا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] دل ۔ من ۔ قلب ۔ ضمیر ۔

ہَردا کھُل جانا ۔ (کھُلنا) ۔ (ا ۔ محاورہ) روشن ضمیر ہونا ۔ باطن کی آنکھ کھُل جانا ۔ ہمت بڑھ جانا ۔ ذہن روشن ہونا ۔

ہردے کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) حفظ کرنا ۔ ازبر کرنا ۔ یاد کرنا ۔ دل میں جمانا ۔

ہرداول ۔ (ہَر ۔ دا ۔ وَل) [ہ ۔ ا ۔ مث] گھوڑے کے سینے کی بھونری جو منحوس سمجھی جاتی ہے ۔

ہَرزہ ۔ (ہَر ۔ زہ) [ف ۔ صف] بیہودہ ۔ لغو ۔ نامعقول ۔

ہَرزہ سرا ۔ (ف ۔ صف) ۔ بیہودہ گو ۔ یاوہ گو ۔

ہرزہ سرائی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) بیہودہ گوئی ۔ یاوہ گوئی ۔

ہرزہ کار ۔ وہ جو بیہودہ باتوں کا خوگر ہو ۔

ہرزہ گرد ۔ (ف ۔ صف) بے مقصد مارا مارا پھرنے والا ۔ آوارہ گرد ۔

ہرزہ گردی ۔ (ف ۔ ا ۔ مث) آوارہ گردی ۔

ہرزہ گو ۔ یاوہ گو ۔ بیہودہ گو ۔ بکواس کرنے والا ۔

ہَرس ۔ (ہَ ۔ رَس) [ہ ۔ ا ۔ مث] ہل کی پھالی ۔

ہَرسا ۔ (ہَر ۔ سا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] صندل گھسنے کا پتھر ۔

ہَرکھ ۔ (ہَ ۔ رَکھ) [ہ ۔ ا ۔ مذ] سُکھ ۔ خوشی ۔ خرمی ۔

ہرگز ۔ (ہَر ۔ گز) [ف] زنہار ۔ کبھی نہیں ۔

ہرگز ہرگز ۔ کبھی نہیں ۔ بالکل نہیں ۔ کسی طرح نہیں ۔

ہرمجسٹی ۔ (Her Majesty) (ہَر ۔ مَ ۔ جس ۔ ٹی) [انگ] ۔ ملکہ معظمہ ۔ بادشاہ بیگم کا خطاب ۔

ہُرمز ۔ (ہُر ۔ مُز) [ف ۔ ا ۔ مذ] ہر شمسی مہینے کا پہلا دن جس میں سفر کرنا ، نیا کپڑا پہننا اور قرض دینا بُرا خیال کیا جاتا ہے (۲) ایران کے ایک بادشاہ کا نام ۔

ہرمزی ۔ (ہِر ۔ م ۔ زی) [ف ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کی سُرخ مٹی ۔ ہرمچی ۔ (مذکر) ایک قسم کا رنگ ۔

ہرمسالے پیلاں مُول ۔ (ا ۔ مثل) ہر کام میں شامل ہو جانے والا ۔ ہر بات میں دخل دینے والا ۔ ہرفن مولا ۔

ہَرمُشٹا ۔ (ہَر ۔ مُش ۔ ٹا) [ہ ۔ صف] ہٹا کٹا ۔ موٹا تازہ ۔ مضبوط ۔ قوی ۔

ہَرن ۔ (ہَ ۔ رَن ۔ ہِ ۔ رَن) (ہ ۔ ا ۔ مذ) مرگ ۔ آہو ۔

ہرن کا چوکڑی بھرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہرن کا چاروں ٹانگیں اُٹھا کر قلانچیں مارنا ۔ ہرن کا زقند لگانا ۔

ہرن کا چوکڑی بھُول جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) گھبرانے یا خوف کے سبب ہرن کا پھُرتی کو بھول جانا ۔ حواس باختہ ہو جانا ۔

ہرن کا کالا ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) نہایت شدت کا دھوپ پڑنا ۔ مشہور ہے کہ دھوپ کی شدت سے ہرن کا رنگ کالا پڑ جاتا ہے ۔

ہرن کھُری ۔ (ا ۔ مث) ایک قسم کی بیل جو برسات میں پیدا ہوتی ہے اس کے پتے ہرن کے کھُر سے مشابہ ہوتے ہیں ۔ (عمدہ قسم کا رانگا ۔

ہرن کی شاخ ۔ (ا ۔ مث) ہرن کا سینگ ۔

ہرن ہو جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ۔ ہرن کی طرح بھاگ جانا ۔ فرار ہو جانا ۔ رفو چکر ہو جانا ۔ کافور ہو جانا ۔

ہَرنا ۔ (ہَر ۔ نا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) کاٹھی کا اگلا اُبھرا ہوا حصّہ (۲) جوئے میں کسی چیز کا ہارنا ۔ (۳) بازی ہار جانا ۔

ہَرنا ۔ ہِرنا ۔ (ہَر ۔ نا ۔ ہِر ۔ نا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] نر ہرن ۔ آہوئے نر ۔

ہرنوٹا ۔ (ہر۔نو۔ٹا) [ہ۔ا۔مذ] ہرن کا بچہ۔

ہرنج ۔ (ہ۔ا۔مذ) ایک قسم کا باریک چاول۔

ہرنی ۔ (ہر۔نی) [ہ۔ا۔مث] ہرن کی مادہ۔

ہرواہا ۔ (ہر۔وا۔ہا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ہل والا۔ وہ شخص جو زمین کو زراعت کے لیے تیار کرے۔

ہروتی ۔ (ہَ۔رو۔تی) [ہ۔ا۔مث] ایک قسم کے بانس کی لکڑی جو نہایت عمدہ اور ٹھوس ہوتی ہے۔

ہرول ۔ (ہر۔وَل) [ہ۔ا۔مث] زرِ تقاوی جو ہل جوتنے والوں کو بلا سود دیا جائے۔

ہرہرانا ۔ (ہر۔ہَ۔را۔نا) [ا۔مص] (۱) ڈرنا۔ کانپنا۔ (۲) غرّانا (۳) دریا کا شور کرنا۔

ہرہنے ۔ (ہر۔ہنے) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ہل چلانے والا بیل (۲) شرارتی بیل۔ (۳) آوارہ بیل۔ (۴) بکری۔ گائے۔ بھینس۔

ہری ۔ (ہَ۔ری) [ہ۔ا۔مذ] ہر کا بگاڑ۔ خدا۔ پرمیشور۔ بھگوان۔

ہری بلوانا ۔ (۱) خدا کا نام بلوانا (۲) زبردستی مار ڈالنا (۳) زندہ درگور کرنا۔

ہری بولنا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) مرتے وقت خدا کا نام لینا۔ (۲) چیں بولنا۔ ہار جانا۔

ہری ۔ (ہَ۔ری) [ہ۔صف] (۱) ہرا کی تانیث۔ سبز۔ کاہی رنگ کی۔ (۲) سرسبز۔ تر و تازہ۔ شاداب۔

ہری بھری ۔ (ا۔صف۔مث) سرسبز و شاداب۔ تر و تازہ۔

ہری چگ ۔ ہری گھاس کھانے والا۔ دولت کا ساتھی۔ بے وفا۔ ہرجائی۔

ہری کھیتی گیا بھن گائے، منہ پڑے جب جانی جائے
(ا۔مثل) جب تک ہری پک نہ جائے گیا بھن گائے بچہ نہ دے تب تک ان کا بھروسا نہیں۔ جب کوئی کام انجام کو پہنچ جائے تب ہی اطمینان ہوتا ہے۔

ہری کین (Hurricane Lantern) (انگ۔ا۔مث) لالٹین۔ ہوا میں نہ بجھنے والا چراغ۔

ہریا ۔ (ہر۔یا) [ہ۔صف] (۱) سرسبز۔ شاداب۔ (۲) سبز۔ ہرا بھرا۔ (۳) شاہی جنگل کا نگہبان۔ (۴) جنگلی۔ وحشی۔

ہریا ہاتھی حاکم چور۔ دونوں کے بگڑے اور نہ ٹھور۔ (ا۔مثل) جنگلی ہاتھی اور بدنیت حاکم کے بگڑ جانے سے کہیں ٹھکانا نہیں ملتا۔

ہریالا ۔ (ہر۔یا۔لا) [ہ۔صف] (۱) سرسبز و شاداب۔ (۲) نوجوان۔ خوبصورت۔

ہریالا بنا ۔ نوجوان اور خوبصورت دُولہا۔

ہریالی ۔ (ہر۔یالی) [ہ۔ا۔مث] (۱) سبزی۔ تازگی۔ (۲) سبزہ و تر و تازہ گھاس۔ ذوب۔ سبزہ زار۔

ہریالے ۔ (ہر۔یا۔لے) [ہ۔ا۔مذ] ایک قسم کے گیت جو شادی میں گائے جاتے ہیں۔

ہریانا ۔ (ہر۔یا۔نا) [ہ۔مص] (۱) سرسبز ہونا۔ ہرا بھرا ہونا (۲) [ا۔مذ] اونچی زمین۔

ہریاول ۔ (ہر۔یا۔وَل) [ہ۔ا۔مث] (۱) ہریالی۔ سبزی۔ سبزہ۔ طراوت۔ تازگی۔ (۲) سبزہ زار۔ چراگاہ۔ مرغزار۔

ہریائی ۔ (ہر۔یا۔ئی) [ہ۔ا۔مث] ہریاول۔

ہرے پھرے ۔ (ہ۔رے۔پھ۔رے) [ہ۔تابع فعل] ہیر پھیر کر۔ پھر پھرا کر۔ آخر کار۔

ہریسہ ۔ (ہَ۔ری۔سَہ) [ع۔ا۔مذ] (۱) ایک قسم کا کھانا جو گیہوں کے آٹے، گوشت کی یخنی اور دودھ سے پکاتے ہیں۔ (۲) [صف] نہایت گلا ہوا۔ گھلا ہوا۔

ہریل ۔ (ہر۔یَل) [ہ۔ا۔مذ] ایک قسم کا سبز رنگ کا پرند جو جنگلی کبوتر کے مانند ہوتا ہے۔

ہریوا ۔ (ہَ۔رے۔وا) [ہ۔ا۔مذ] ایک قسم کا خوش آواز پرند۔

ہ ۔ ڑ

ہڑ ۔ [ہ۔ا۔مث] ہلیلہ۔ ایک قسم کا کسیلا پھل۔ (۲) ایک قسم کی لمبی گھنڈی جو ہڑ سے مشابہ ہوتی ہے اور گوٹے کے ہاروں یا ازاربند پر لگائی جاتی ہے (۳) ہاڑ کا مخفف۔ ہڈی۔ استخوان۔

ہڑ بیر ۔ (ا۔مث) قدیم دشمنی۔ پرانا بیر۔

ہڑ پھوٹن ۔ (ا۔مث) ہڈیوں کا درد۔

ہڑجوڑا ۔ (ا۔مذ) ایک پودے کا نام جس سے ہڈی جوڑی جاتی ہے۔

ہڑواڑ ۔ (ا۔مذ) (۱) خاندانی قبرستان۔ وہ جگہ جہاں اپنے کنبہ کے لوگ دفن ہوں۔

ہُڑ ۔ [ہ۔صف] (۱) بے وقوف۔ نادان۔ سادہ لوح۔ چڑیوں کو بھگانے کی آواز۔

ہڑبڑانا ۔ (ہڑ۔بَ۔ڑانا) [ا۔مص] بوکھلانا۔ بے قرار ہونا۔ مضطرب ہونا۔

ہڑبڑی ۔ (ہڑ۔بَ۔ڑی) [ہ۔ا۔مث] (۱) گھبراہٹ۔ بیقراری۔ اضطراب۔ (۲) بھاگڑ۔ ہل چل۔ افراتفری۔

ہڑبڑیا ۔ (ہڑ۔بڑ۔یا) [ہ۔صف] (۱) بے چین۔ گھبرایا ہوا۔ (۲) جلدباز۔

ہڑبونگ ۔ (ہڑ۔بونگ) [ہ۔ا۔مذکر۔مث] دیکھیے ہربونگ۔

ہڑپ ۔ (ہَ۔ڑپ) [ہ۔ا۔مذ]۔ بغیر چبائے نگل جانا۔ ایک ہی دفعہ نوالہ اُتار دینا۔

ہڑپ کر جانا ۔ (ا۔محاورہ) (۱) نگل جانا۔ کھا جانا۔ (۲) غبن کر لینا۔

ہڑپّا ۔ (ہَ۔ڑپ۔پا) [ہ۔ا۔مذ] کسی چیز کا ایک ہی دفعہ منہ میں ڈال کر حلق سے اتار جانا۔

ہڑپنا ۔ (ہَ۔ڑپ۔نا) [ہ۔مص] (۱) نگلنا۔ غبن کرنا۔

ہڑتال ۔ (ہڑ۔تال) [ہ۔ا۔مث] (۱) ہڑتال۔ کسی ماتم یا حاکم کے

ظلم سے تنگ آکر تمام بازار بند کر دینا یا کام چھوڑ دینا۔ ایک قسم کی نرم لچی دھات۔ ہڑتال

ہڑتال کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) دکانیں بند کرنا۔ (۲) حاکم کے ظلم یا کسی ماتم کی وجہ سے دکانوں کو قفل لگا دینا یا کارخانوں وغیرہ میں کام چھوڑ دینا۔

ہڑبونگ۔ (ہڑ بونگ) [ہ ۔ ا ۔ مذ] شور و غل۔ دنگا۔ فساد۔ جھگڑا۔

ہُڑبونگا۔ (ہُڑ۔ بَوں۔ گا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) شور و غل۔ جھگڑا۔ فساد۔ لڑکوں کا اچھل کود۔ (۲) [صف] شور و غل کرنے والا۔ جھگڑالو۔ فسادی (۳) آوارہ۔ پھوہڑ۔ بدسلیقہ۔

ہڑبونگے کرنا۔ (ا۔ محاورہ) شرارت کرنا۔ کھیلنا۔ کودتے پھرنا۔

ہُڑبونگی۔ (ہُڑ۔ بَوں۔ گی) [ہ ۔ صف] (۱) جھگڑالو۔ فسادی۔ شور مچانے والی عورت (۲) آوارہ۔ بیہودہ (عورت) (۳) پھوہڑ۔ بدسلیقہ عورت

ہُڑک۔ (ہُ ۔ ڑُک) [ہ ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کا باجا۔

ہَڑک۔ (ہَ ۔ ڑَک) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) جنونِ سگ گزیدگی۔ وہ بیماری جو باولے کتے کے کاٹنے سے ہو جاتی ہے۔ (۲) اُمنگ۔ ولولہ (۳) لت۔ عادت۔ دُھت۔

ہَڑک اُٹھنا۔ ہڑک لگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) باولے کتے کی طرح بولنا اور کاٹنے کو دوڑنا۔ (۲) ولولہ اُٹھنا۔ شوق چرانا۔

ہَڑک چڑھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) باولے کتے کے کاٹے کا زہر چڑھنا۔ باولے کتے کے کاٹنے کے اثر سے دیوانہ ہو جانا۔

ہُڑکا۔ (ہُڑ۔ کا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] کسی کی جدائی کا غم جس سے بچے بیمار پڑ جاتے ہیں۔

ہڑکانا۔ (ہَڑ۔ کا۔ نا) [ا ۔ مص] ترسانا۔ بھڑکانا۔ کسی کی جدائی سے رنج دینا۔

ہڑکائی۔ (ہَڑ۔ کا۔ ئی) (ہُڑ۔ کا۔ ئی) [ہ ۔ صف] پگلی۔ دیوانی۔ باولی۔

ہڑکائی کتیا۔ (ہ ۔ ا ۔ مث) (۱) وہ کتیا جو ہر ایک کو کاٹتی پھرے۔ (۲) (کنایۃً) لڑاکا۔ جھگڑالو۔ ہر ایک کے سر ہونے والی۔ (عورت)

ہُڑکنا۔ (ہُ ۔ ڑُک۔ نا) (ہَ ۔ ڑَک۔ نا) [ا ۔ مص] (۱) بچوں کا کسی کو یاد کرنا۔ (۲) ترسنا۔ پھڑکنا۔ خواہش مند ہونا۔

ہُڑنا۔ (ہُڑ۔ نا) [ہ ۔ مص] تولنا۔ وزن جانچنا۔

ہ ۔ ز

ہزار۔ (ہَ ۔ زار) [ف ۔ صف] (۱) دس سو [ا ۔ تابع فعل] ہر چند۔ بہتیرا۔ کتنا ہی (۲) [ا ۔ مث] بلبل۔ ہزار داستان۔ جمع۔ ہزاراں۔ ہزارہا۔

ہزار آفتیں ہیں ایک دل لگانے میں۔ (ا۔ مثل) ایک عشق کے ساتھ ہزاروں مصیبتیں ہوتی ہیں۔

ہزار باتوں کی ایک بات۔ (ا۔ مثل) مختصر اور عمدہ بات۔

ہزار بار۔ (ا۔ تابع فعل) اکثر۔ بارہا۔ ہزار دفعہ۔

ہزار پا (پایہ)۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ہزار پیروں والا۔ کنکھجورا۔

ہزار پر بھاری ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بڑی تعداد پر غالب ہونا۔

ہزار جان سے۔ (ا۔ تابع فعل) نہایت شوق سے۔

ہزار جان سے فدا ہونا۔ ہزار جان سے قربان ہونا۔ ہزاروں سے فدا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بے طرح عاشق اور فریفتہ ہونا۔

ہزار چشم۔ (ف ۔ صف) ہزار آنکھوں والا۔ کیکڑا۔ خرچنگ۔ سرطان۔

ہزار چند۔ (ف ۔ تابع فعل) ہزار گنا۔

ہزار حیف۔ (ف ۔ کلمۂ تاسف) بڑا افسوس۔ نہایت افسوس۔ حیف صد حیف۔

ہزار داستان۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) ہزار قسم کی بولیاں بولنے والا۔ (۲) ایک قسم کا بلبل۔

ہزار دوا اور ایک دُعا۔ (ا۔ مثل) دُعا دواؤں سے زیادہ کارگر ثابت ہوتی ہے۔

ہزار رنگ بدلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کبھی کچھ ہونا اور کبھی کچھ۔ (۲) ایک حالت پر نہ رہنا۔

ہزار شکر۔ (ف ۔ ا ۔ کلمۂ تعجبیہ) بے انتہا شکر۔

ہزار علاج اور ایک پرہیز۔ (ا۔ مثل) بیماری میں دوا دارو کی نسبت پرہیز سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

ہزار گھر کی پھرنے والی۔ (ا۔ صف۔ مث) (۱) وہ عورت جو ماری ماری پھرے اور ایک جگہ نہ ٹھہرے۔ (۲) تجربہ کار۔

ہزار گلا۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) (۱) ایک قسم کا لالہ۔ (۲) ایک قسم کا بڑا گیندا۔

ہزار لاٹھی ٹوٹی ہو پھر بھی گھر بار کے باسن توڑنے کو بہت ہے۔ (ا۔ مثل) ٹوٹا پھوٹا ہتھیار بھی کام دے ہی جاتا ہے۔

ہزار منہ ہزار باتیں۔ (ا۔ مثل) جتنے منہ اتنی باتیں۔ ہر ایک اپنی سمجھ کے مطابق باتیں کرتا ہے۔

ہزار میں نہ چوکنا۔ (ا۔ محاورہ) علانیہ کہنے سے باز نہ رہنا۔

ہزار نعمت اور ایک تندرستی۔ (ا۔ مثل) ایک تندرستی کے آگے ہزاروں نعمتوں کی بھی کچھ حقیقت نہیں۔ ہزار نعمتیں ایک طرف اور تندرستی ایک طرف۔

ہزار ہاتھ۔ (ا۔ مذ) (۱) بلا مبالغہ۔ ضرور بالضرور۔ (۲) کثرت۔ بے حد۔ بہت

ہزار ہاتھ کا بن کر آئے۔ (ا۔ محاورہ) کیسا ہی اعلیٰ مرتبہ لیکر آئے۔ کیسا ہی بھاری بھر کم اور معتبر بن کر آئے۔

ہزار ہاتھ ہیں۔ (ا۔ محاورہ) بہتیرے ہاتھ ہیں۔ خدا تعالیٰ دینے پر آئے تو بہتیرے راستے ہیں۔

ہزاروں باتیں سنانا۔ (ا۔ محاورہ) ہزاروں سنانا۔ بڑے آوازے کسنا۔ بہت برا بھلا کہنا۔

ہزاروں گھڑے پانی پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) کمال شرمندگی اور خجالت ہونا۔ شرم سے پسینہ پسینہ ہونا۔

ہزاروں میں۔ (ا۔ تابع فعل) (۱) ہزار آدمیوں میں (۲) کھلم کھلا۔

عَلانیہ (۳) ضرور بالضرور۔

ہَزارا ۔ ہَزارَہ ۔ (ہَ۔ زا۔ رَا۔ ہَ۔ زا۔ رَہ) [ا ر۔ ا۔ مذ] گُل صد برگ۔ (۲) ایک قسم کا گیندا۔ (۳) ایک قسم کا فوّارہ۔

ہزاراں ۔ (ہَ۔ زا۔ راں) [ف۔ صفت] ہزار کی جمع۔

ہزاراں ہزار ۔ ہزاروں۔ بڑی تعداد میں۔

ہزارہا ۔ (ہَ۔ زار۔ ہا) [ف۔ صفت] ہزار کی جمع۔ ہزاروں۔

ہَزاری ۔ (ہَ۔ زا۔ ری) [ف۔ صفت] ہزار سے نسبت رکھنے والا۔ (۲) [مذ] ہزار آدمیوں کا افسر۔ مغلیہ عہدِ حکومت کا ایک عہدہ۔ [مث] ہزار آدمیوں کی پلٹن۔

ہزاری ہزاری ۔ (ا۔ مذ) (۱) سپاہی اور تاجر۔ فوجی اور شہری لوگ۔ ادنیٰ اور اعلیٰ خاص وعام۔ (۲) ہزاروں قسم کے آدمیوں سے ملنے والا۔ بازار میں بیٹھنے والا۔ (۳) [کنایۃً] سفلہ۔ کمینہ۔ ناقابلِ اعتبار۔

ہزاری روزہ ۔ (ف۔ ا۔ مذ) ماہ رجب کی ستائیسویں تاریخ کا نفلی روزہ۔

ہَزاری عمر ۔ (ف۔ ا۔ مث) ہزار سال کی عمر۔ لمبی عمر۔

ہَزاری مَنصَب ۔ (ف۔ ا۔ مذ) زمانہ شاہی کے مطابق فوج کا ایک عہدہ بحیثیت تعداد اس عہدے کا نام اور درجہ ہوتا تھا۔ جیسے سہ ہزاری، پنج ہزاری وغیرہ۔

ہزال ۔ (ہَز۔ زال) ۔ [ع۔ صفت] پرلے درجے کا ہزل گو۔ بہت بڑا پھکڑ۔

ہِز آنر ۔ (His Honour) ۔ (انگ۔ ا۔ مذ) گورنر کا تعظیمی خطاب۔

ہِز ایکسیلینسی (His Excellency) [ہِز۔ ایک۔ سی۔ لین۔ سی] [انگ۔ ا۔ مذ] گورنر اور سفیر کے لیے تعظیمی خطاب۔

ہُزَبْر ۔ [ہِ۔ زَ۔ بَر۔ ہُ۔ زَ۔ بَر] [ع۔ ا۔ مذ] شیر ببر۔ پھاڑ ڈالنے والا شیر۔ (۲) کنایۃً۔ بڑا بہادر۔

ہَزَج ۔ (ہَ۔ زَج) [ع۔ ا۔ مث] (۱) عروض کی ایک بحر کا نام (۲) وہ آواز جو تال سُر کے ساتھ ہو۔

ہَزل ۔ [ع۔ ا۔ مث] (۱) بیہودہ باتیں۔ مذاق تمسخر۔ (۲) وہ نظم جس میں مسخرے پن کے مضامین ہوں۔ جمع ہزلیات۔

ہَزل گو ۔ بیہودہ گو۔ مذاقیہ نظم کہنے والا۔

ہَزل گوئی ۔ ہزل کہنا۔

ہِز میجسٹی ۔ (His Majesty) [ہِز۔ مے۔ جس۔ ٹی] [انگ۔ ا۔ مذ] بادشاہوں کا خطاب اعلیٰ حضرت۔

ہِز ہائی نس ۔ (His Highness) [انگ۔ ا۔ مذ] والیانِ ریاست کا لقب۔ حضور۔ اعلیٰ حضرت۔

ہَزیمت ۔ (ہَ۔ زی۔ مَت) [ع۔ ا۔ مث] شکست۔ بھاگڑ۔ ہار۔

ہزیمت اُٹھانا ۔ (ا۔ محاورہ) شکست کھانا۔ بھاگنا۔ پسپا ہونا۔

ہ ۔ ژ

ہَژْدَہ ۔ (ہَژ۔ دَہ) [ف۔ صفت] اٹھارہ

ہژدہ ہزار عالم ۔ تمام مخلوق جو اٹھارہ ہزار طرح کی ہے۔

ہ ۔ س

ہسا ۔ [ق۔ ا۔ مذ] ہنسنا۔ ہنسی۔

ہسپتال ۔ (ہَس۔ پ۔ تال۔ [انگ۔ ہاسپٹل (Hospital)] کا موزّ۔ ا۔ مذ] اسپتال۔ شفاخانہ۔ دارالشفا۔ بیمارستان۔

ہَست ۔ [س۔ ا۔ مذ] (۱) ہاتھ۔ دست۔ (۲) ہاتھی کی سونڈ۔ (۳) تیرھواں ستارہ۔ (۴) ہاتھی۔ فیل۔

ہَست ۔ [ف۔ ا۔ مث] (۱) ہستی۔ زندگی۔ زیست۔ حیات۔ وجود۔ (۲) کائنات۔

ہَست ۔ [ف۔ ا۔ مث] پیدا کرنا۔ عالم وجود میں لانا۔

ہَست نیست ۔ (کلمۂ ایجاب ونفی) ہاں۔ نہیں۔

ہَست وبود ۔ (ف۔ ا۔ مث) قیام و وجود۔ حیات وزندگی۔

ہست ومَمات ۔ (ف۔ ع۔ ا۔ مث) مرنا۔ زندگی وموت۔

ہَست ہونا ۔ (ا۔ محاورہ) عالم وجود میں آنا۔ پیدا ہونا۔

ہَستنی ۔ (ہَس۔ تَ۔ نی) [س۔ ا۔ مث] (۱) مادہ فیل۔ ہتھنی۔ (۲) "کوک شاستر" کے مطابق عورتوں کی چار قسموں میں سے ایک قسم جو بدن کی بھاری اور بڑی پُرشہوت ہوتی ہے۔

ہَستی ۔ (ہَس۔ تی) [ف۔ ا۔ مث] وجود۔ قیام۔ موجودگی۔ (۲) موجودات۔ مخلوقات وکائنات (۳) حیات۔ زندگی۔ زیست۔ (۴) [اُ] حقیقت۔ اصل۔ بساط۔ (۵) مجال۔ طاقت۔ تاب (۶) دولت۔ ثروت۔ (۷) دنیا۔ (۸) خودپسندی۔ خودبینی۔

ہستیِ جاوداں ۔ (ف۔ ا۔ مث) حیاتِ ابدی۔ ہمیشہ کی زندگی۔

ہستیِ فانی ۔ ہستیِ موہوم ۔ ہستیِ ناپائدار ۔ ہستیِ دوروزہ ۔ (ف۔ ع۔ ا۔ مث) فنا ہوجانے والی زندگی۔ وہمی اور خیالی زندگی۔ قائم نہ رہنے والی زندگی۔ چند روزہ زندگی۔

ہسٹری ۔ (History) (ہِس۔ ٹ۔ ری) [انگ۔ ا۔ مث]۔ حالات۔ تاریخ۔ سیرت۔ تذکرہ۔

ہسٹری شیٹ ۔ (History Sheet) انگ۔ ا۔ مذ) وہ کاغذ جس میں کسی ملزم کے مفصّل حالات اور اس کے پچھلے جرائم درج ہوتے ہیں۔ اعمالنامہ۔

ہسٹیریا ۔ (Hysteria) [ہِس۔ ٹے۔ رِ۔ یا] [انگ۔ ا۔ مذ] اختناق الرحم۔

ہسکا ۔ (ہِس۔ کا) [ق۔ ا۔ مذ] (۱) کسی کی نقل کرنا۔ ریس (۲) کسی کا مقابلہ یا برابری کرنا۔

ہَنسلی۔ (ہَں۔لی) [ہ۔ا۔مث] دیکھیے ہنسلی۔
ہَنسیا۔ (ہَں۔یا) [ہ۔ا۔مذ] دیکھیے ہنسیا۔

ہ - ش

ہُش۔ [اُر۔ا۔مث] (۱) کُتّے کو دھتکارنے کی آواز۔ (۲) اُونٹ کو بٹھانے کی آواز۔ (۳) پرندوں کے اُڑانے کی آواز۔
ہَشاش۔ (ہَش۔شاش) [ع۔صف] شاداں۔فرحاں۔خوش۔ ہنس مکھ۔
ہَشاش بَشاش۔ (ع۔صف) بہت خوش۔خوش و خرّم۔باغ باغ۔
ہَشت۔ [ف۔صف] آٹھ۔
ہشت بہشت۔ (ع۔ا۔مذ) آٹھ بہشتیں۔ (۱) خلد (۲) دارالسلام (۳) دارالقرار (۴) جنّت عدن۔ (۵) جنّت الماویٰ۔ (۶) جنّت النعیم۔ (۷) علیّین۔ (۸) فردوس۔
ہَشت پہلو۔ (ف۔صف) آٹھ پہلو کا۔آٹھ کونیا۔
ہَشت دہ۔ (ف۔ا۔عدد) اٹھارہ ۱۸۔
ہشت صفات۔ (ف۔ع۔ا۔مث) آٹھ خوبیاں ۱۔شکرِ نعمت ۲۔علم۔ ۳۔خدا کی معرفت ۴۔راضی برضا رہنا۔ (۵) مصیبت میں صبر (۶) خلق اللہ سے محبت (۷) تعظیم حکم خدا۔ (۸) عفت۔
ہشت گنج۔ (ف۔ا۔مذ) خسرو پرویز بادشاہِ ایران کے آٹھ خزانے۔
ہشت منظر۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) آٹھ آسمان (۲) منطقۃ البروج اور آٹھ ستاروں کے گردش کے راستے۔
ہشت۔ [اُر] یہ کلمہ اکثر نفرت ظاہر کرنے،کسی امر سے روکنے یا جھڑکنے کے واسطے بولا جاتا ہے۔
ہُشت۔ [ف] کُتّے بلّی کو دھتکارنے کی آواز۔
ہشت مُشت۔ لات گھونسے کی لڑائی۔مار کٹائی۔دھینگا مُشتی۔
ہشت مشت ہونا۔ مار کٹائی ہونا۔دھینگا مُشتی ہونا
ہشتاد۔ (ہَش۔تاد) (ف۔صف) اَسّی۔ (۸۰)
ہشتم۔ (ہَش۔تُم) [ف۔صف] آٹھواں۔آٹھویں۔
ہُشکارنا۔ (ہُش۔کار۔نا) [اُر۔مص] (۱) کتّے کو کسی طرف بھونکنے کی ترغیب دینا۔ (۲) کسی کو اشتعال دے کر کسی بات پر راغب کرنا۔
ہُشکانا۔ (ہُش۔کا۔نا) [اُر۔مص] اشتعال دینا۔
ہُشیار۔ (ہُش۔یار) [ف۔صف] ہوشیار کا مخفف۔
ہُشیار کرنا۔ (ا۔محاورہ) خبردار کرنا۔غافل نہ رہنے دینا۔
ہُشیاری۔ (ہُش۔یا۔ری) [ف۔ا۔مث] ہوشیاری کا مخفف۔

ہ - ض

ہَضم۔ (ع۔ا۔مذ) (۱) پچاؤ۔تحلیل۔معدے میں کھانا پچنا۔ (۲) غبن۔ چوری۔تغلّب۔
ہَضم کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پچانا۔تحلیل کرنا۔ (۲) مال مارنا۔داب بیٹھنا۔ ڈکار مار جانا۔
ہضم ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) غذا کا تحلیل ہونا۔ (۲) مال کا مارا جانا۔غبن کا ظاہر نہ کرنا۔

ہ - ف

ہفت۔ [ف۔صف] سات (۷)
ہفت آسیا۔ [ف۔ا۔مذ] سات ستاروں کی گردش کے دائرے۔
ہفت اقلیم۔ (ف۔ا۔مذ) سات ولایتیں۔کُل دنیا۔
ہفت الوان۔ [ف۔ا۔مذ] مختلف قسم کے لذیذ کھانے۔
ہفت امام۔ [ف۔ا۔مذ] سات امام۔ [امام اعظم ابوحنیفہؒ۔امام شافعیؒ۔امام مالکؒ۔امام احمد بن حنبلؒ۔امام ابو یوسفؒ۔امام محمدؒ۔امام زفرؒ]
ہفت اندام۔ (ف۔ا۔مذ) ایک رگ کا نام جس کے فصد سے سر سینہ۔پشت اور ہاتھ پاؤں کا خون نکلتا ہے۔
ہفت پردہ چشم۔ (ف۔ا۔مذ) آنکھ کے سات پردے۔
ہفت پشت۔ سات پیڑھی۔سات نسلیں۔
ہفت پیکر۔ (ف۔ا۔مذ) سات ستارے۔سات آسمان۔
ہفت جوش۔ (ف۔ا۔مذ) وہ چیز جو سات دھاتیں ملا کر بنائی جائے۔وہ دھاتیں یہ ہیں۔سونا۔چاندی۔تانبا۔جست۔ لوہا۔سیسہ۔رانگا۔
ہفت چشمۂ بہشت۔ (ف۔ا۔مذ) بہشت کے سات چشمے۔ (۱) کوثر (۲) کافور (۳) سلسبیل (۴) تسنیم (۵) معین (۶) زنجبیل (۷) حمیم۔
ہفت حرف آبی۔ (ف۔مذ۔مث) ج۔ ذ۔س۔ظ۔ق ک۔ث۔
ہفت حرفِ آتشی۔ (ف۔ا۔مث) ا۔ذ۔ش۔ط۔ف۔ م۔ہ۔
ہفت حرفِ استعلا۔ (ف۔ا۔مذ) خ۔ص۔ض۔ط۔ظ۔ع۔ ق۔
ہفت حرفِ خاکی۔ (ف۔ا۔مذ) ح۔خ۔د۔ر۔ع۔غ۔ل۔
ہفت حرفِ ہوائی۔ (ف۔ا۔مذ) ب۔ت۔ص۔ض۔ن۔ و۔ی۔
ہفت حکایات۔ (ف۔ا۔مث) سات کہانیاں جو بہرام گور کو سات لڑکیوں نے سنائی تھیں۔
ہفت خراس۔ (ف۔ا۔مذ) سات آسمان۔
ہفت خطوط۔ (ف۔ا۔مذ) سات لکیریں جو جمشید کے پیالے میں تھیں۔

ہفت خوانِ رستم۔ (ف۔ ا۔ مذ) کیکاؤس کی رہائی کے واسطے مازندران تک رستم نے جو راستہ سات دن میں طے کیا اسے ہفت خوانِ رستم کہتے ہیں۔ (کنایۃً) نہایت کٹھن اور مشکل کام۔

ہفت دانہ (ہ۔ ا۔ مذ) ایک قسم کی مٹھائی جس میں سات قسم کے میوے پڑتے ہیں دسویں محرم کے دن ایران میں تقسیم کی جاتی ہے۔

ہفت دوزخ۔ دوزخ کے سات طبقے۔ سقر۔ سعیر۔ لظی۔ حطمہ۔ جحیم۔ جہنم۔ ہاویہ۔

ہفت رنگ۔ (ف۔ ا۔ مذ) ساتوں رنگوں کا۔ سیاہ۔ سفید۔ سرخ۔ سبز۔ پیلا۔ قرمزی۔ کبود۔

ہفت رنگی۔ (ف۔ صف) (۱) مختلف رنگوں کا۔ (۲) مکار۔

ہفت روزہ۔ (۱) سات دن والا۔ (۲) وہ کاغذ جس میں ہفتے کی کارگزاری یا حالات واقعات درج ہوں۔ (۳) ہفتے میں ایک بار شائع ہونے والا اخبار۔

ہفت زبان۔ (ف۔ صف) سات زبانیں جاننے والا۔

ہفت زبان ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بہت سی زبانیں جاننا۔

ہفت طبق۔ (ف۔ ا۔ مذ) آسمان کے سات طبق۔

ہفت قرار۔ (ف۔ ا۔ مذ) قرآن پڑھانے والے سات قاری۔ (۱) نافع مدنی۔ (۲) عبداللہ بن کثیر مکی۔ (۳) ابو عمر مصری۔ (۴) ابن عامر شامی۔ (۵) عاصم کوفی۔ (۶) حمزہ کوفی (۷) علی کوفی الملقب بہ کسائی۔

ہفت قلزم۔ (ف۔ ا۔ مذ) ہفت دریا۔ سات سمندر۔

ہفت قلم۔ (ف۔ ا۔ مذ) وہ جو سات طرح کے خط لکھنا جانتا ہو۔ اعلیٰ درجے کا خوشنویس۔ سات مشہور خط۔ (۱) ثلث (۲) عقیق (۳) توقیع (۴) ریحان۔ (۵) رقاع (۶) نسخ (۷) نستعلیق۔

ہفت کشور۔ (ف۔ ا۔ مذ) ہفت اقلیم۔ سات ولایتیں۔ ساری دنیا۔

ہفت گردوں۔ (ف۔ ا۔ مذ) سات آسمان۔

ہفت ملت۔ (ف۔ ا۔ مذ) مسلمانوں کے زیادہ مشہور سات فرقے۔ (۱) اہل سنت والجماعت۔ (۲) رافضیہ۔ (۳) خارجیہ۔ (۴) جبریہ۔ (۵) قدریہ (۶) جہمیہ۔ (۷) مرجئیہ۔

ہفت منزل۔ (ف۔ ا۔ مذ) قرآن مجید کی سات منزلیں۔

ہفتمیں۔ (ف۔ صف) ساتواں۔

ہفت میوہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) سات قسم کے میوے کشمش۔ انجیر۔ شفتالو۔ خرما۔ آلو بخارا۔ سیب۔ انگور۔

ہفت ہزاری۔ (ف۔ ا۔ مذ) عہدِ مغلیہ میں ایک اعلیٰ منصب۔

ہفت ہیکل۔ (ف۔ ا۔ مث) سلامتی کے لیے سات دعائیں۔

ہفتاد۔ (ہَف۔ تاد) [ف۔ صف] ستر۔ ۷۰۔

ہفتاد پشت۔ (ف۔ ا۔ مث) ستر پیڑھیاں۔ ستر نسلیں۔

ہفتاد و دو ملت۔ (ف۔ ا۔ مث) اسلام کے بہتر فرقے۔

ہفتش۔ (ہَف۔ تَش) [ق۔ ا۔ مث] تکرار بحث۔

ہَفتُم۔ (ہَف۔ تُم) [ف۔ صف] ساتواں۔

ہَفتہ۔ (ہَف۔ تہ) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) سات دن کی مدت۔ سات دن۔ [اُر] سنیچر۔ شنبہ (۲) ساتواں دن۔

ہفتہ دوست۔ (ف۔ صف) چند روزہ دوست۔ تھوڑے دنوں کا یار۔ وقتی یار۔

ہفتہ عشرہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) (۱) آٹھ دس روز کا زمانہ۔ (۲) چند روز۔

ہفتے گانٹھنا۔ [اُر۔ مص] (پہلوانوں کی اصطلاح) حریف کی بغلوں میں سے اپنے ہاتھ نکال کر اس کی گردن کو جکڑ دینا۔

ہَفتِ نظر۔ (ف۔ ا۔ مث) [ہَف۔ تِ۔ نظر] چشم بد دور۔ ماشاءاللہ

ہَفَوات۔ (ہَفَ۔ وات) [ع۔ ا۔ مث] بیہودہ باتیں۔

ہَفعی۔ (ہَف۔ ای) (ہَ۔ فِی) [اُر۔ صف] (۱) بے حد پھرتیلا۔ نہایت چالاک۔ (۲) ایک قسم کا نہایت زہریلا سانپ۔ (۳) افعی۔

ہ - ک

ہُک۔ (Hook) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) آہنی میخ۔ وہ خمدار کیل جو دیوار میں گاڑتے ہیں۔ (۲) اچکن میں گھنڈی کی جگہ لگانے کا آنکڑا

ہکّا بکّا۔ (ہک۔ کا۔ بک۔ کا) [ا۔ صف] متحیر۔ گھبرایا ہوا۔ سراسیمہ۔ حواس باختہ۔

ہکّا بکّا رہنا۔ ہکّا بکّا ہونا۔ متحیر ہونا۔ حیران رہ جانا۔

ہَک دَک۔ [ہ۔ ا۔ مث] پس و پیش۔ (۲) [صف] متعجب۔ حیران سکتے کے عالم میں۔

ہَک دَک رہ جانا۔ (ا۔ محاورہ) سکتے کے عالم میں رہ جانا۔ حیرت زدہ ہو جانا۔

ہک نہ دک۔ [ا۔ تابع فعل] (۱) بے سان و گمان۔ اچانک۔ (۲) بے سوچے سمجھے۔ گھبرا کر۔ (۳) متعجب ہو کر۔

ہٰکذا۔ (ہا۔ کَ۔ ذا) [ع۔ تابع فعل] اسی طرح۔

ہَکرِ ہَکر کرنا۔ (ہَ۔ کَر۔ ہَ۔ کَر۔ کَر۔ نا) [ہ۔ ا۔ محاورہ] ضعف یا بھوک پیاس کے باعث بمشکل سانس لینا۔

ہکلا۔ (ہک۔ لا) [ہ۔ صف۔ وا۔ مذ] لکنت کرنے والا۔ رک رک کے بات کرنے والا۔

ہکلا پن۔ (ا۔ مذ) لکنت

ہکلانا۔ (ہک۔ لا۔ نا) [ا۔ مص] لکنت کرنا۔ زبان کا لڑکھڑانا۔

ہکلی۔ (ہک۔ لی) [ہ۔ صف۔ وا۔ مث] ہکلا کی تانیث۔ لکنت کرنے والی عورت۔

ہ - گ

ہَگ۔ [ہ۔ ا۔ مذ] پاخانہ۔ براز۔

ہگ دینا۔ ہگ مارنا۔ (ا۔ محاورہ) پاخانہ بھر دینا۔ براز کرنا۔
ہگاس۔ (ہَ۔ گاس) [ہ۔ ا۔ مث] پاخانے کی حاجت۔ رفعِ ضرورت کی خواہش۔
ہگاس لگنا۔ پیخانے کی حاجت ہونا۔
ہگاسا۔ (ہَ۔ گا۔ سا) [ہ۔ صف] وہ جس کا پاخانہ نکلنے کے قریب ہو۔ وہ جسے پاخانے جانے کی حاجت ہو۔
ہگانا۔ (ہَ۔ گا۔ نا) [ہ۔ مص] پاخانہ پھرانا۔
ہگانہ گھر رکھا۔ (ا۔ مثل) ایسا کام نہیں کیا جس سے تکلیف ہو۔
ہگنا تھوڑا اور پیٹ پٹ بہت۔ (ا۔ مثل) کام تھوڑا کرنا اور شور بہت مچانا۔
ہگنے کو جی نہ چاہنا۔ (ا۔ محاورہ) نہایت کاہل ہونا۔
ہگتے پادتے جانا۔ [اُر۔ مص] ڈر کے مارے بھاگے ہوتے جانا۔ بلا عذر جانا۔
ہگنا۔ (ہَگ۔ نا) [ہ۔ مص] براز کرنا۔
ہگو۔ ہگوڑا۔ (ہَگ۔ گو۔ ہَ۔ گو۔ ڑا) [ہ۔ صف] (۱) بار بار ہگنے والا۔ بہت ہگنے والا۔ (۲) [کنایۃً] ڈرپوک۔ بزدل۔

ہ - ل

ہل۔ [ہ۔ ا۔ مذ] زمین جوتنے کا آلہ۔ قلبہ۔
ہل برار۔ (ا۔ مث) ہلوں کی تعداد پر مال گزاری۔
ہل جوتا۔ (ا۔ صف) ہل چلانے والا۔ ہالی۔
ہل جوتنا۔ ہل چلانا۔ (ا۔ مص۔ مرکب) بیج بونے کے لیے زمین ہل سے کھودنا۔ قلبہ رانی۔
ہل چلنا۔ (ا۔ مص۔ مرکب) زمین کا جوتا جانا۔
ہل دار۔ (ا۔ صف) ہل کا مالک۔
ہل واہا۔ (ا۔ صف) ہل چلانے والا۔ ہالی۔
ہل ہلکتے کو دول بچھا مکتنے۔ (ا۔ مثل) [کنایۃً] اضطراب کی حالت میں۔
ہلّا۔ (ہَل۔ لَا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) چڑھائی۔ دھاوا۔ حملہ۔ یورش۔ (۲) شور۔ غل۔
ہِلّا۔ (ہِل۔ لا) [ہ۔ ا۔ مذ] حیلہ کا بگڑا ہوا۔ کام مشغلہ۔ دھندا۔ (۲) مانوس۔
ہلا پتی۔ ہلا چلی۔ (ہَ۔ لا۔ پَ۔ تی۔ ہَ۔ لا۔ چَ۔ لی) [ہ۔ ا۔ مث] بھاگڑ۔ گڑبڑ۔ ہلچل۔
ہلا دینا۔ (ہِ۔ لا۔ دے۔ نا) [ا۔ مص] لرزا دینا۔ زلزلہ ڈال دینا۔
ہلاس۔ (ہ۔ لاس) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) خوشی۔ شادمانی۔ شادی۔ (۲) ناس۔ نسوار۔ ناک میں سونگھنے کا پسا ہوا تنباکو۔
ہلاس دانی۔ (ہ۔ ا۔ مث) نسوار رکھنے کا چھوٹا سا ظرف۔
ہلاس لینا۔ (ا۔ محاورہ) نسوار سونگھنا۔ بو لینا۔
ہلاس ہو جانا۔ (ا۔ محاورہ) ہلاس کی طرح چٹکی چٹکی کر کے اٹھ جانا۔ (کنایۃً) جلد خرچ ہو جانا۔
ہَلاک۔ (ہَ۔ لاک) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) قتل۔ فنا۔ اتلاف۔ (۲) تباہی۔ بربادی۔ خرابی۔ (۲) [صف] قتل کیا ہوا۔ (۳) [اُر۔ صف] پژمردہ۔ مضمحل۔ (۴) [مجازاً] مشتاق۔ آرزومند۔
ہلاک کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) مارنا۔ قتل کرنا۔ (۲) تباہ کرنا۔ برباد کرنا۔ (۳) تھکانا۔ مضمحل کرنا۔
ہلاک ہونا۔ (ا۔ مص۔ مرکب)۔ (۱) مارا جانا۔ قتل ہونا۔ (۲) برباد ہونا۔ تباہ ہونا۔ (۳) تھکنا۔ مضمحل ہونا۔
ہلاکت۔ (ہَ۔ لا۔ کت) [ع۔ ا۔ مث] (۱) تباہی۔ بربادی۔ (۲) موت۔ قضا۔ اجل۔
ہلاکو۔ (ہَ۔ لا۔ کو) [ت۔ صف۔ ا۔ مذ] (۱) ظالم۔ جلّاد۔ سفّاک۔ ایک تاتاری بادشاہ۔ (اصل میں ہولاکو تھا)۔
ہلاکی۔ (ہَ۔ لا۔ کی) [اُر۔ ا۔ مث] ہلاکت۔ موت۔ تباہی۔
ہلال۔ (ہِ۔ لال) [ع۔ ا۔ مذ] پہلی رات کا چاند۔ ماہِ نو۔
ہلال ابرو۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) ابرو کی ہلال سے تشبیہ۔ ہلال جیسے ابرو۔
ہلال رکاب۔ (ع۔ ف۔ صف) صاحبِ رتبہ و اعتبار۔
ہلالی۔ (ہِ۔ لا۔ لی) [ع۔ صف] ہلال سے منسوب۔ ہلال کی وضع کا قوسی۔ نئے چاند کی مانند۔ (۲) [مؤنث] ایک قسم کا تیر۔
ہلالین۔ (ہِ۔ لا۔ لین) [ع۔ ا۔ مث] ہلال کی وضع کے دو قوسی خطوط وحدانی ( )۔
ہلا مارنا۔ (ہِ۔ لا۔ مار۔ نا) [ا۔ مص] ہلکان کرنا۔ پریشان کرنا
ہلا ملا۔ (ہِ۔ لا۔ مِ۔ لا) [ہ۔ صف] مانوس۔
ہلانا۔ (ہِ۔ لا۔ نا) [ا۔ مص] حرکت دینا۔ جنبش دینا۔ (۲) مانوس کرنا۔ خوگر کرنا۔ پرچانا۔ سدھانا۔
ہلاہل۔ (ہِ۔ لا۔ ہِل) [ع۔ صف] (۱) قاتل۔ مہلک (۲) [مذ] زہرِ قاتل۔
ہلا ہونا۔ (ہِ۔ لا۔ ہو۔ نا) [ا۔ مص] مانوس ہونا۔
ہلبل۔ (ہَل۔ بَل) [ہ۔ ا۔ مث] گھبراہٹ۔ اضطراب۔ بے چینی۔
ہلبلا۔ (ہَل۔ بَ۔ لا) [ا۔ صف] مضطرب۔ بے قرار۔
ہلبلانا۔ (ہَل۔ بَ۔ لا۔ نا) [ا۔ مص] بے چین ہونا۔ گھبرانا۔ بوکھلانا۔
ہلبلاہٹ۔ (ہَل۔ بَ۔ لا۔ ہَٹ) [ہ۔ ا۔ مث] گھبراہٹ ہڑبڑی۔
ہلپھا۔ (ہَل۔ پھا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) لہر۔ رو۔ موج۔ (۲) ترنگ۔ ہلکورا۔
ہلجان۔ (ہَل۔ جان) [اُر۔ ا۔ مث] عورتوں کی ایک رسم جس میں شادی کے موقع پر حلوا پوری پکا کر تقسیم کرتی ہیں یا شادی کے بعد پیسے ملا کر حلوا پوری کچوری منگاتی اور مل کر کھاتی ہیں۔
ہل جانا۔ ہ۔ مص] (۱) متحرک ہو جانا۔ لرز جانا۔ کانپ جانا۔ تھرا جانا۔ (۲) مانوس ہو جانا۔ خوگر ہو جانا۔
ہل چل۔ (ہَل۔ چَل) [ہ۔ ا۔ مونث] (۱) بھاگڑ۔ کھلبلی (۲) بیقراری۔

گھبراہٹ۔ (۳) بلوہ۔ دنگا فساد۔

ہَلچل پڑنا۔ ہلچل مچنا۔ (۱) بھاگڑ مچنا۔ کھلبلی پڑنا۔ (۲) گھبراہٹ ہونا۔ (۳) بلوہ ہونا۔

ہُلدوا۔ (ہُل۔ د۔ وا) [ہ۔ ا۔ مث] ایک قسم کی زرد رنگ کی لکڑی جس سے تخت اور صندوق بناتے ہیں۔

ہَلدی۔ (ہَل۔ دی) [ہ۔ ا۔ مث] ایک قسم کی زرد جڑ جو سالن میں رنگ کے واسطے ڈالتے ہیں۔ زرد چوبہ۔

ہَلدی تھوپنا۔ (ا۔ محاورہ) چوٹ پر ہلدی کا پلستر کرنا۔

ہلدی کی گرہ لے کر پنساری (بن بیٹھنا) بن جانا۔ (ا۔ محاورہ) (کنایۃً) تھوڑی سی پونجی پر اپنے آپ کو بڑا دکاندار سمجھنا۔ (۲) تھوڑے سے ہنر پر اپنے آپ کو کامل سمجھنا۔

ہلدی لگا کے بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) چوٹ لگنے کا بہانہ کر کے چھپ رہنا۔ (۲) بہانہ کرنا۔

ہلدی لگی نہ پھٹکڑی پٹاخ سہو آن پڑی۔ (ا۔ مثل) بے مشقت ہی کام بن گیا۔ بلا کوشش مطلب حاصل ہو گیا۔

ہلدی لگے نہ پھٹکڑی رنگ بھی چوکھا آوے۔ (ا۔ مثل) اس جگہ بولتے ہیں جہاں بغیر کچھ کیے خاطر خواہ کام نکل آئے۔

ہلدیا۔ (ہَل۔ دِ۔ یا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) ایک قسم کا زہر جو ہلدی میں پایا جاتا ہے۔ (۲) یرقان ایک بیماری جس میں تمام جسم زرد پڑ جاتا ہے۔ (۳) [صف] زرد۔ پیلا۔ بسنتی۔

ہُلڑ۔ (ہُل۔ لڑ) [ہ۔ ا۔ مذ] شور و غل۔ غُل غپاڑہ۔ ہنگامہ۔

ہُلڑ مچانا۔ (ا۔ محاورہ) شور و غل کرنا۔ ہنگامہ کرنا۔

ہُلسانا۔ (ہُل۔ سا۔ نا) [ا۔ مص] (۱) خوش کرنا۔ جی بہلانا۔ (۲) بھڑکانا۔ بہکانا۔ اُکسانا۔ (۳) للچانا۔ شوق دلانا۔

ہُلسائے میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) [ہ] بہکائے میں آنا۔

ہَلکا۔ (ہَل۔ کا) [ا۔ صف] (۱) سُبک۔ خفیف۔ کم وزن (۲) اوچھا۔ کمظرف۔ (۳) کم قیمت۔ گھٹیا۔ (۴) بے عزت۔ حقیر۔ ذلیل (۵) پھیکا۔

ہَلکا پانی۔ (ا۔ مذ) زود ہضم پانی۔

ہَلکا پن۔ (ا۔ مذ) (۱) سُبکی۔ خفت۔ (۲) کمینگی۔ رذالہ پن۔ (۳) کم ظرفی۔ اوچھا پن۔

ہَلکا پُھلکا۔ (ا۔ صف) (۱) نہایت کم وزن۔ نہایت سُبک (۲) نازک۔ لاغر۔ کمزور۔ (۳) پتلا پُھلکا۔

ہَلکا جوڑا۔ (ا۔ مذ) کم قیمت پوشاک۔

ہَلکا خون۔ ہلکا لہو۔ (ا۔ مذ) (۱) وہ شخص جسے جلد نظر لگے۔ (۲) وہ شخص جو دوسرے کا لہو نہ دیکھ سکے۔

ہَلکا رنگ۔ (ا۔ صف) پھیکا رنگ۔

ہَلکا کام۔ (ا۔ مذ) (۱) آسان کام۔ معمولی کام۔ (۲) زردوزی وغیرہ کا کام جو گنجان نہ ہو۔

ہَلکا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بوجھ اُتارنا۔ بوجھ کم کرنا۔ (۲) سبکدوش کرنا۔ (۳) خفیف کرنا۔ ذلیل کرنا۔ شرمندہ کرنا۔

ہلکا کھانا۔ (ا۔ مذ) وہ کھانا جو جلد ہضم ہو جائے۔ زود ہضم کھانا۔

ہلکا گلابی جاڑا۔ خفیف سردی کا موسم۔

ہلکا ہاتھ۔ (ا۔ مذ) اوچھا وار

ہلکا ہلکا۔ خفیف۔ خفیف۔

ہلکا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بوجھ اُترنا۔ سُبک ہونا۔ وزن کم ہونا۔ (۲) ذلیل ہونا۔ خفیف ہونا۔ شرمندہ ہونا۔ (۳) کم ہونا۔ اُترنا۔ گھٹنا۔ (۴) سبکدوش ہونا۔ بےفکر ہونا۔ (۵) پتلا ہونا۔ رقیق ہونا۔ پھیکا پڑنا۔

ہلکے بھاری ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بگڑنا۔ ناراضی ظاہر کرنا۔ ناگوار سمجھنا۔

ہلکے سے۔ (ا۔ تابع فعل) ہولے سے۔ سہج سے۔ آہستگی سے۔

ہلکے ہلکے۔ (ا۔ تابع فعل) آہستہ آہستہ۔ ہولے ہولے۔ سہج سہج۔ دھیرے دھیرے۔

ہُلکارنا۔ (ہُل۔ کار۔ نا) [ا۔ مص] (۱) کتے کو شکار پر دوڑانا۔ (کنایۃً) کسی کو جنگ پر آمادہ کرنا۔ (۲) مرغوں کو لڑنے کے لیے اُکسانا۔

ہلکان۔ (ہل۔ کان) [ا۔ ر۔ صف] تھکا ماندہ۔ مضمحل۔ نیم جان۔

ہلکان کرنا۔ (۱) مضمحل کرنا۔ تھکانا۔ (۲) پریشان کرنا۔

ہلکان ہونا۔ (۱) مضمحل ہونا۔ تھکنا۔ (۲) سخت پریشان ہونا۔ حیران ہونا۔

ہَلکَم۔ (ہَل۔ کَم) [اُر۔ ا۔ مذ۔ مث] ہلچل۔ تہلکہ۔ کھلبلی

ہلکم ڈالنا۔ (ا۔ مص۔ مرکب) تہلکہ ڈالنا۔ اودھم مچانا۔ ہنگامہ کرنا۔

ہلکورا۔ (ہِل۔ کو۔ را) [ہ۔ ا۔ مذ] لہر۔ موج۔ ترنگ۔ جنبش۔

ہلکورے لینا (مارنا)۔ (ا۔ محاورہ) پانی کا لہریں مارنا۔ موج زن ہونا۔ لہرانا۔

ہلکورنا۔ (ہِل۔ کور۔ نا) [ا۔ مص] جھنجھوڑنا۔ ہلانا۔

ہلکی۔ (ہل۔ کی) [ہ۔ صف] (ہلکا کی تانیث)۔ (۱) سُبک۔ کم وزن۔ (۲) اوچھی (۳) دھیمی۔ لطیف۔ (۴) گھٹیا۔ ادنیٰ۔

ہلکی بات کہنا۔ (ا۔ محاورہ) اوچھی بات کہنا۔ گھٹیا بات کرنا۔

ہلکی پھلکی۔ (ا۔ صف) بہت کم وزن۔ سُبک۔

ہلکی چھٹی۔ کپڑے کا سینے کے بعد کم تانا اور جھول چھوڑ دینا۔

ہلکی چوٹ۔ (ا۔ مث) خفیف چوٹ۔ ضرب خفیف۔

ہلکی شراب۔ (ا۔ مث) شراب جو تیز نہ ہو۔

ہِل کے پانی نہ پی سکنا۔ (ا۔ محاورہ) نہایت ناتواں اور کمزور ہو جانا۔

ہل کے پانی نہ پینا۔ (ا۔ محاورہ) نہایت سست اور کاہل ہونا۔ (۲) اپنے ہاتھ سے کوئی کام نہ کرنا۔

ہلگانا۔ (ہل۔ گا۔ نا) [ا۔ مص] (۱) لٹکانا۔ آویزاں کرنا۔ معلق کرنا۔ (۲) اُلجھنا۔ کسی کام میں لگا دینا۔

ہلگت۔ (ہل۔ گت) [ہ۔ ا۔ مث] عادت۔ سبھاؤ۔ خُو۔

ہلگنا۔ (ہَ۔ لگ۔ نا) [ا۔ مص] چمٹ رہنا۔ اُلجھنا۔ پھنسنا۔

ہِل مِل جانا۔ (ا۔ محاورہ) گھل مل جانا۔ آپس میں مانوس ہو جانا۔

ہَل مِل کر رہنا۔ (ا۔محاورہ) میل جول کے ساتھ رہنا۔
ہَل مِنْ مُبارِز۔ (ع۔بول چال) میدانِ جنگ میں حریف کو بلانے کے لیے بہادر میدان میں پکارتے ہیں کون ہے لڑنے والا۔
ہَل مِنْ مَزِید۔ (ہَل۔مِن۔م۔زِید) [ع۔بول چال] قرآن شریف کا ایک جملہ۔ جب سب دوزخی دوزخ میں جاچکیں گے تو دوزخ پکار پکار کر کہے گا۔ کچھ اور بھی ہو تو لاؤ۔
ہِلنا۔ (ہِل۔نا) [ا۔مص] (۱) متحرک ہونا۔ لرزنا۔ کانپنا۔ تھرتھرانا۔ جنبش کرنا۔ (۲) مانوس ہوجانا۔ پرچنا۔
ہلنے کو جی نہ چاہنا۔ (ا۔محاورہ) بہت زیادہ سُست ہونا۔
ہلو۔ (Hallo) [انگ۔ا۔مذ] دیکھیے ہیلو۔
ہلورا۔ (ہ۔لو۔را) [ہ۔ا۔مذ] موج۔ لہر۔
ہلورے لینا۔ ہلوریں لینا۔ (ا۔محاورہ) موجیں مارنا۔ لہریں لینا۔
ہُلہُل۔ (ہُل۔ہُل) [ہ۔ا۔مذ] ایک پودا جو بواسیر کے لیے مفید ہے۔
ہُلہُلا۔ (ہُل۔ہُ۔لا) [ہ۔ا۔مذ] (۱) شگوفہ۔ کوئی عجیب یا انوکھی بات۔ (۲) شوق۔ اُمنگ۔ (۳) بہتان۔ جھوٹی بات۔ بے سروپا بات۔
ہُلہُلا اُٹھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جھگڑا کھڑا کرنا۔ شگوفہ چھوڑنا۔ کسی کام کے لئے دفعتہً دل چاہنا۔ شوق چرانا۔
ہلہلا کر بخار چڑھنا۔ (ا۔محاورہ) ایسا بخار چڑھنا کہ بیمار کانپنے لگے۔
ہُلہلانا۔ (ہُل۔ہ۔لا۔نا) [ا۔مص] کانپنا۔ تھرّانا۔ بخار کی شدت سے تھرّانا۔
ہلیلہ۔ (ہَ۔لے۔لہ) [ف۔ا۔مذ] ہڑ۔ ایک دوا کا نام۔

ہ ۔ م

ہم۔ [ہ] (۱) (ضمیر جمع متکلم) میں اور میرے ساتھی۔ (۲) کلمہ تعظیم جو اپنی ذات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
ہم بھی کوئی ہیں۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہم سے بھی کوئی رشتہ اور خصوصیت ہے۔ (۲) ہمارا بھی بڑا مرتبہ ہے۔
ہم بھی کیا یاد کریں گے۔ (ا۔مثل) کسی کی بے توجہی اور بے پروائی کے شکوہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
ہم بھی ہیں پانچوں سواروں میں۔ (ا۔مثل) چھوٹا ہو کر اپنے آپ کو بڑوں میں شمار کرنا۔
ہم بھی ہیں وہ بھی ہیں۔ (ا۔مثل) ہمارا اور ان کا مقابلہ ہے۔ دیکھیں کون بڑھتا ہے۔
ہم پر پھسل پڑے۔ (ا۔مثل) ہمیں پر غصہ اتارا۔ زبردست کو کچھ نہ کہا۔ ہم پہ ناحق خفا ہو گئے۔
ہم جانیں یا تم جانو۔ (ا۔مثل) ہمارے تمہارے سوا کوئی دوسرا واقف نہ ہو۔
ہم خوش ہمارا خدا خوش۔ (ا۔مثل) کمال رضامندی ظاہر کرنے کے لیے مستعمل ہے۔
ہم سے اڑتے ہو۔ (ا۔مثل) ہم سے چالیں چلتے ہو۔ ہمیں فریب دیتے ہو۔
ہم سے کب چل سکتے ہو۔ (ا۔مثل) ہم تمہارے فریب میں نہیں آسکتے۔
ہم کس باغ کی مُولی ہیں۔ (ا۔مثل) ہمارا کیا زور ہے۔ ہماری کون سنتا ہے۔
ہم کو۔ اپنی ذات کو۔
ہم کو بیٹھے۔ ہم کو گاڑے۔ ہماری بھنتی کھائے۔ ہم کو ہے کرے۔ (ا۔کلمہ قسم) عورتوں کی سخت قسمیں۔ ہمارا ماتم کرے۔ ہمیں روئے۔
ہم کون ہیں۔ (ا۔مقولہ) ہم اس لائق نہیں۔ ہمیں اس میں کچھ بھی دخل نہیں۔
ہم کہاں۔ (ا۔مقولہ) ہم نہ ہوں گے۔
ہم نہ کہتے تھے۔ (ا۔مقولہ) دیکھا جو کچھ ہم نے کہا وہی ہوا نا۔ ہم نے نہ کہا تھا۔
ہَم۔ [ع۔ا۔مذ] (۱) اندیشہ۔ فکر۔ ملال۔ غم۔ (۲) قصد۔ ارادہ۔
ہم۔ [ف] (حرف عطف) (۱) نیز۔ بھی۔ بلکہ۔ اس کے علاوہ۔ (۲) کسی کام میں شرکت ظاہر کرنے کے لیے۔ آپس میں۔ باہم دگر۔
ہم آغوش۔ (ف۔صف) بغل گیر۔ ہم کنار۔ باہم گلے ملنے والا۔
ہم آغوش ہونا۔ (ا۔محاورہ) بغل گیر ہونا۔ ہم کنار ہونا۔ گلے لگنا۔
ہم آغوشی۔ (ف۔ا۔مث) بغل گیری۔ ہم کناری۔
ہم آواز۔ ہم آہنگ۔ (ف۔صف) سُر یا راگ میں شریک (۲) ساتھی۔ (۳) متفق الرائے۔
ہم بزم۔ (ف۔صف) محفل میں شریک۔ ہم مجلس۔
ہم بستر۔ ایک ہی بستر پر سونے والا۔ ساتھ سونے والا۔
ہم بستر ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ساتھ سونا۔ ایک ہی بستر پر سونا۔ (۲) صحبت کرنا۔ مجامعت کرنا۔
ہم بستری۔ (ف۔ا۔مث) جماع۔ مجامعت۔
ہم بغل۔ (ف۔صف) ہم آغوش۔ ہم کنار۔
ہم پایہ۔ (ف۔صف) ہم مرتبہ۔ ہم رتبہ۔ ہم سر۔
ہم پلّہ۔ (ف۔صف) برابر کی ٹکر کا۔ برابر کی جوڑ کا۔ ہم رتبہ۔ برابر کی مار کا۔ برابر فاصلے کا۔
ہم پہلو۔ (ف۔صف) (۱) پہلو کے برابر۔ پہلو بہ پہلو۔ برابر۔ (۲) ساتھی۔ رفیق۔
ہم پیالہ (و نوالہ)۔ (ف۔صف) ایک پیالے میں کھانے والا۔ ہم کاسہ۔ ہم طعام۔ گہرا دوست۔
ہم پیشہ۔ (ف۔صف) ایک ہی پیشہ اور ایک ہی کام کرنے والا۔
ہم ترازو۔ (ف۔صف) ہم پلہ۔ ہم وزن۔ ہم مرتبہ۔
ہم جلیس۔ (ف۔ع۔صف) ہم نشین۔ پاس بیٹھنے اُٹھنے والا۔

ہم جماعت۔ (ف۔صف) ہم سبق۔ جماعت کا یار۔ ہم مکتب۔ کلاس فیلو۔
ہم جنس۔ (ف۔صف) ایک جنس کا۔ ہم ذات۔ ایک نمونے کا۔ ہم مرتبہ۔ ہم پیشہ۔
ہم جوار۔ (ف۔صف) ہمسایہ۔ ایک ہی بستی کا۔
ہم جولی۔ (ا۔صف) (۱) ہم عمر۔ ساتھ کھیلا ہوا۔ لنگوٹیا۔ ہم سن۔ (۲) وہ کم سن جو ساتھ کھیلنے میں اکثر شریک رہے۔
ہم چشم۔ (ف۔صف) برابر والا۔ ہم مرتبہ۔
ہم چشمی۔ (ف۔ا۔مث) برابری۔ ہمسری۔
ہم چشمی کرنا۔ (ا۔محاورہ) برابری کا دعویٰ کرنا۔ ہم سری کرنا۔
ہم چو من (ما) دیگرے نیست۔ (ف۔مثل) میرے یا ہمارے مثل دوسرا نہیں۔ خود ستائی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
ہم خرما و ہم ثواب۔ (ف۔مثل) وہ فعل جس میں لذت بھی ہو اور کارِ خیر بھی۔ وہ کام جس میں دوہرا فائدہ ہو۔
ہم خواب ہونا۔ (ا۔محاورہ) ساتھ سونا۔ ہم بستر ہونا۔ مجامعت۔
ہم داستان۔ (ف۔صف) ہم کلام۔ ہم صحبت۔ ہم راز۔
ہم داماں۔ (ف۔صف) بیوی کی بہن کا شوہر۔ ہم زُلف۔ ساڑھو۔
ہم دبستاں۔ (ف۔صف) ہم مکتب۔ ہم مدرسہ۔
ہم درد۔ (ف۔صف) دکھ درد کا ساتھی۔ ہم دم۔ دردمند۔ غم خوار۔
ہمدردی۔ (ف۔ا۔مث) غمخواری۔ دردمندی۔
ہم درس۔ (ف۔صف) ہم سبق۔
ہم دست۔ (ف۔صف) (۱) ہمراہ۔ ساتھ۔ (۲) شریک۔ متفق۔
ہم دست ہونا۔ (ا۔محاورہ) ملنا۔ حاصل ہونا۔
ہم دگر۔ (ف۔صف) باہم۔ آپس میں۔ دونوں ایک دوسرے میں۔
ہم دم۔ (ف۔صف) رفیق۔ یار۔ دوست
ہم دوش۔ (ف۔صف)۔ (۱) برابر بیٹھنے والا۔ (۲) برابر کا۔ ہمسر۔ برابر کی ٹکر کا۔
ہم دیوار۔ (ف۔صف) پڑوسی۔ ہمسایہ۔
ہم ذات۔ (ف۔صف) ایک ذات کا۔ ہم قوم۔
ہم راز۔ (ف۔صف) رازدان۔ بھیدی۔ محرم راز۔
ہم راہ۔ (ف۔صف) (۱) ساتھ چلنے والا۔ رفیقِ راہ۔ ساتھی۔ ہمرنگ۔ (۲) ساتھ۔ سنگ۔
ہم راہ گر شتاب کند ہمراہ تو نیست۔ (ف۔مثل) ساتھی اگر جلدی کرے تو وہ تیرا سچا رفیق نہیں ہے۔
ہم راہ ہو لینا۔ (ا۔محاورہ) ساتھ ہو لینا۔
ہمراہی۔ (ف۔صف) ساتھی۔ ساتھ چلنے والا۔ (۲) یار۔ رفیق۔ (۳) ساتھ۔ معیت۔
ہم رُتبہ۔ (ف۔ا۔صف) ایک ہی رُتبے کا۔ ہمسر۔
ہم رشتہ۔ (ف۔صف) جو رشتہ میں برابر ہو۔
ہم رکاب۔ (ف۔صف) (۱) ہم سفر۔ ہم راہ۔ (۲) سواری کے ساتھ۔

ہم رنگ۔ (ف۔صف) ایک رنگ کا۔ ایک طرح کا۔ یکساں۔ یک رنگ۔
ہم رنگی۔ (ف۔ا۔مث) ایک رنگ یا وضع کا ہونا۔
ہم رو۔ (ف۔صف) (۱) ہم راہ۔ ہم سفر۔ (۲) وہ گھوڑا جو پانچ سال کا ہو گیا ہو اور اس کے سب دانت نکل آئے ہوں۔
ہم زاد۔ (ف۔صف) (۱) جو ساتھ پیدا ہوا ہو (۲) وہ روایتی شیطان یا جن جو ہر انسان کے ساتھ پیدا ہوتا اور ہمیشہ ساتھ رہتا ہے۔ (۳) سایہ۔
ہم زانو۔ (ف۔صف) پاس بیٹھنے والا۔ پہلو نشین۔ (۲) برابر کا۔
ہم زبان۔ (ف۔صف) (۱) ہم قول۔ متفق۔ (۲) ہم کلام۔
ہم زلف۔ (ف۔صف) ساڑھو۔ سالی کا خاوند۔
ہم زماں۔ (ف۔صف) ہم عصر۔ ایک زمانے کے لوگ۔
ہم ساز۔ (ف۔صف) (۱) ہمدم۔ (۲) سازگار۔ موافق۔
ہم سال۔ (ف۔صف) ہم عمر۔ عمر میں برابر۔
ہم سائی۔ (ا۔مث) پڑوسن۔
ہم سائیگی۔ (ف۔ا۔مث) پڑوس۔ مکان کا قرب۔ (۲) پاس کا مکان۔
ہم سایہ۔ (ف۔صف) پڑوسی۔
ہم سایہ دھوئیں کا شریک۔ (ا۔مثل) پڑوسی سے ہمدردی ہونا ضروری ہے
ہمسایہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) پڑوسی ہونا۔ (۲) (کنایۃً) ہم رنگ ہونا۔
ہم سبق۔ (ف۔صف) ساتھ سبق پڑھنے والا۔ ہم درس۔ ہم جماعت۔
ہم سخن۔ (ف۔صف) ہم زبان۔ ہم کلام۔ ساتھی۔
ہم سخنی کرنا۔ (ا۔محاورہ) مقابل ہو کر بولنا۔ مقابلہ کرنا۔
ہم سر۔ (ف۔صف) برابر کا۔ ہم رتبہ۔ ہم چشم۔
ہم سری۔ (ف۔ا۔مث) برابری۔ ہم چشمی۔ مساوات۔
ہم سری کرنا۔ (ا۔محاورہ) برابری کرنا۔ مساوات کا دعویٰ کرنا۔
ہم سفر۔ (ف۔صف) ساتھ سفر کرنے والا۔ سفر کا ساتھی۔ رفیق راہ۔
ہم سلک۔ (ف۔صف) (۱) سمدھی۔ جن کے لڑکی لڑکے ساتھ بیاہے ہوں۔ (۲) ساتھ نتھی کیا ہوا۔
ہم سن۔ (ف۔صف) ہم عمر۔ ہمجولی۔
ہم سنگ۔ (ف۔صف) ہم وزن۔ رتبے میں برابر۔
ہم سوانا۔ (ا۔صف) وہ مقامات جن کی سرحدیں ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہوں۔
ہم شان۔ (ف۔صف) برابر کی شان کا۔ ہم رتبہ۔
ہم شکل۔ (ف۔صف) ایک شکل کا۔ ہم صورت۔
ہم شیر۔ (ف۔ا۔مذ) دودھ شریک بھائی یا بہن۔ (۲) حقیقی بھائی یا بہن۔ (لیکن یہ لفظ عموماً بہن کے لیے مستعمل ہے۔)
ہم شیرزاد۔ ہم شیرزادہ۔ (ف۔ا۔مذ) بھانجا۔ خواہرزادہ۔

ہم شیرہ ۔ (۱) دودھ شریک بہن ۔ (۲) خواہر ۔ سگی بہن ۔
ہم شیرہ اَخیافی ۔ (ف ۔ صف) ماں کی طرف سے بہن ۔
ہم شیرہ رضاعی ۔ (ف ۔ صف) دودھ شریک بہن ۔ جو سگی بہن نہ ہو ۔ بلکہ ایک ہی عورت کا دودھ پینے میں شریک رہی ہو ۔
ہمشیرۂ عَلاّتی ۔ (ف ۔ صف) باپ کی طرف سے بہن ۔
ہم صحبت ۔ (ف ۔ صف) ساتھی ۔ ہم نشین ۔ پاس اُٹھنے بیٹھنے والے ۔
ہم صفیر ۔ (ف ۔ صف) (۱) ہم آواز ۔ وہ پرندے جو ایک قسم کی بولی بولتے ہیں ۔ (۲) ہمدم ۔ ساتھی ۔ دوست ۔
ہم طالع ۔ (ف ۔ صف) یکساں منصب والا ۔
ہم طَرح ۔ (ف ۔ صف) وہ غزل یا قصیدہ جو ایک ہی طرح یا ایک ہی زمین میں لکھے جائیں ۔ (۲) مقابل ۔ ہم رتبہ ۔
ہم عصر ۔ (ف ۔ صف) ہم عہد ۔ ہم زمانہ ۔ ایک وقت کا ۔
ہم عُمر ۔ (ف ۔ صف) ہم سن ۔ برابر کی عمر کا ۔ ہم سال ۔
ہم عِناں ۔ (ف ۔ صف) (۱) ہم رکاب ۔ ہمراہ ۔ (۲) ساتھی ۔ رفیق ۔
ہم عہد ۔ (ف ۔ صف) ہم عصر ۔ ہم زمانہ ۔
ہم قد ۔ (ف ۔ صف) برابر قد کا ۔
ہم قدم ۔ (ف ۔ صف) ساتھی ۔ رفیق ۔ ہمراہی ۔ ہم سفر ۔
ہم قِران ۔ (ف ۔ صف) ہم قرین ۔ یار ۔ مصاحب ۔
ہم قلم ۔ (ف ۔ صف) ہم عہدہ ۔ وہ لوگ جو ایک ہی خدمت پر مامور ہوں ۔
ہم قوم ۔ (ف ۔ صف) ایک قوم کا ۔ ایک ذات کا ۔
ہم کفو ۔ (ف ۔ صف) ایک ہی خاندان کا ۔ ایک ہی کنبے کا ۔
ہم کلام ۔ (ف ۔ صف) ہم سخن ۔ مل کر بات کرنے والا ۔
ہم کلام ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہم سخن ہونا ۔ کسی سے بات کرنا ۔
ہم کلامی ۔ (ف ۔ امث) باہم بات چیت ۔
ہم کنار ۔ (ف ۔ صف) ہم آغوش ۔ بغل گیر ۔
ہم گرد ۔ (ف ۔ صف) ساتھ پھرنے والا ۔
ہم مذہب ۔ (ف ۔ صف) ایک ہی مذہب کا ۔ ایک ہی ملت کا ۔
ہم مرکز ۔ (ف ۔ صف) وہ دائرے جن کا ایک مرکز ہو ۔
ہم مشرب ۔ (ف ۔ صف) ایک ہی طریقے کا ۔ ایک ہی مسلک کا ۔
ہم معنی ۔ (ف ۔ صف) وہ الفاظ جن کے معنی ایک ہی ہوں ۔ ایک دوسرے کے مرادف الفاظ ۔
ہم مکتب ۔ (ف ۔ صف) ہم مدرسہ ۔ ایک ہی مکتب کے پڑھے ہوئے ۔ ایک ہی مکتب کے پڑھنے والے
ہم نام ۔ (ف ۔ صف) ایک ہی نام کا ۔ ہم اسم ۔
ہم نبرد ۔ (ف ۔ صف) مقابل ۔ حریف ۔
ہم نشیں ۔ (ف ۔ صف) ہم صحبت ۔ مصاحب ۔
ہم نظیر ۔ (ف ۔ صف) مقابل ۔ ہم پایہ ۔
ہم نفس ۔ (ف ۔ صف) دوست ۔ آشنا ۔ رفیق ۔

ہم نوا ۔ (ف ۔ صف) ہم آہنگ ۔ ہم آواز ۔ ہم صفیر ۔
ہم نوالہ ۔ (ف ۔ صف) ساتھ کھانے پینے والا ۔
ہم وطن ۔ (ف ۔ صف) ایک دیس کا ۔ ایک ملک کا ۔ ایک شہر کا ۔
ہم وقت ۔ (ف ۔ صف) ہم عصر ۔ ہم زمانہ ۔ ہم عہد ۔
ہُما ۔ (ہُ ۔ ما) [ف ۔ ا ۔ مذ] ایک مشہور خیالی پرند جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ جس کے سر پر سے گذر جائے وہ بادشاہ ہو جاتا ہے ۔
ہما بازی شما بازی پیروں سے دغا بازی ۔ (ا ۔ مثل) اُستاد کے آگے شاگرد کی نہیں چلتی
ہماہم ۔ ہماہمی ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] (۱) مقابلہ ۔ برابری ۔ (۲) رقابت ۔
ہمارا ۔ (ہَ ۔ ما ۔ را) [ا ۔ ض] (۱) ہم سب کا ۔ ہم کا ۔ (۲) میرا ۔ میری ذات کا ۔
ہمارا بھی خدا ہے ۔ (ا ۔ مثل) کسی سے مایوس ہو جانے کے وقت بولتے ہیں ۔
ہمارا تمہارا خدا بادشاہ ۔ (ا ۔ مثل) قصہ گو کسی بادشاہ کا قصہ شروع کرتے وقت یہ فقرہ کہتے ہیں ۔
ہمارا جنازہ دیکھو (دیکھے) (ا ۔ محاورہ) قسمیں جو اکثر عورتیں کی زبان پر آتی ہیں ۔
ہمارا ذمہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) ہم اس بات کے ذمہ دار ہیں ۔
ہمارا سلام ہے ۔ (ا ۔ محاورہ) بیزاری ظاہر کرنے کے لیے کہتے ہیں
ہمارا کیا لے ۔ (ا ۔ محاورہ) ہمارا کیا بگڑتا ہے ۔ ہمارا کیا نقصان ہے ۔
ہمارا لہو پیئے ۔ ہمارا حلوہ کھائے ۔ (ا ۔ محاورہ) عورتوں کی قسمیں ۔ ہم کو کھائے ہم کو پیٹے ۔ ہمارا مردہ دیکھے ۔ ہماری بھنی کھائے ۔
ہمارے بڑے بردے آزاد کرتے تھے ۔ (ا ۔ مثل) بزرگوں نے کام کیا ، ہم نام چاہتے ہیں ۔ جو شخص خود کچھ نہ ہو مگر باپ دادا کے نام پر اترائے اس کی نسبت بولتے ہیں پدرم سلطان بود ۔
ہمارے فرشتوں کو بھی خبر نہیں ۔ (ا ۔ مثل) ہم مطلق بے خبر ہیں ہمیں ذرا بھی اطلاع نہیں ۔
ہمارے گھر آؤ گے کیا لاؤ گے ، تمہارے گھر آئیں تو کیا کھلاؤ گے (ا ۔ مثل) نہایت خود غرضی کے موقع پر کہتے ہیں ۔
ہمارے منہ میں بھی زبان ہے ۔ (ا ۔ محاورہ) ہم بھی اس سوال کا جواب دے سکتے ہیں ۔ ہم بھی بات کرنے کی قدرت رکھتے ہیں ۔
ہمارے ہاں سے آگ لائی نام رکھا بیسندر ۔ (ہ ۔ مثل) پرائی چیز پر اترانے والے کی نسبت بولتے ہیں ۔ ہماری چیز اور ہمیں سے دریغ ۔
ہماری ۔ (ہَ ۔ ما ۔ ری) [ہ ۔ ض] اپنی ۔ ذاتی ۔ نج کی ۔
ہماری بلی ہمیں سے میاؤں ۔ (ا ۔ مثل) ہمارا ہی کھائے اور ہمیں پر غرائے
ہماری بندگی پہنچے ۔ (ا ۔ مثل) (۱) ہمارا سلام پہنچے ۔ ہم سلام کرتے ہیں ۔ (۲) ہم باز آئے تمہیں معاف رکھیں ۔
ہماری دادی نے گھی کھایا ہمارا ہاتھ سونگھو ۔ (ا ۔ مثل) کام کوئی کرے داد کوئی مانگے ۔
ہُماسنا ۔ (ہُ ۔ ماس ۔ نا) ۔ (ہ ۔ مص) کسی وزنی چیز کو اس کے نیچے کوئی چیز

رکھنے کے لیے اٹھانا۔
ہماشما۔ (ہَ ۔ ما ۔ شُ ۔ ما) [اُر ۔ صف] ادنیٰ ۔ اعلیٰ ۔ چھوٹا بڑا ۔ سب ۔
ہمال۔ (ہَ ۔ مال ۔ ہُ ۔ مال) [ف ۔ صف] مانند ۔ نظیر ۔ شبیہ ۔
ہمالہ۔ (ہِ ۔ ما ۔ لَہ) [ہ ۔ ا ۔ مذ] ہمالیہ کا بگاڑ ۔
ہمالیہ۔ (ہِ ۔ ما ۔ لِ ۔ یہ) [س ۔ ا ۔ مذکر] (۱) برف ۔ پالا ۔ موسم سرما (۲) دنیا کے سب سے اونچے پہاڑ کا نام جو برِ صغیر پاک و ہند کے شمال میں واقع ہے ۔
ہَمام دَستَہ۔ (ہَ ۔ مام ۔ دَس ۔ تہ) [اُر ۔ ا ۔ مذ] ہاون دستہ ۔
ہمان۔ (ہَ ۔ ماں) [ف] وہی ۔ ہمچناں ۔ ہمچنیں ۔
ہماں آتش در کاسہ۔ [ف] (مثل) جب پہلی حالت میں باوجود کوشش کے کچھ تبدیلی نہ ہو اس وقت کہتے ہیں ۔
ہماہمی۔ (ہَ ۔ ما ۔ ہمی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) خود پسندی ۔ غرور ۔ بڑا بول ... انانیت (۲) سرزوری ۔ زور آوری ۔ زبردستی ۔
ہُمایُوں۔ (ہُ ۔ ما ۔ یُوں) [ف ۔ صف] مبارک ۔ بابرکت ۔ مسعود ۔
ہِمّت۔ (ہِم ۔ مَت) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) ارادہ ۔ عزم ۔ قصد ۔ (۲) جسارت دلیری ۔ شجاعت (۳) عالی حوصلگی ۔ اولوالعزمی ۔ (۴) توفیق ۔ دسترس ۔
ہمت باندھنا۔ (ا ۔ محاورہ) حوصلہ کرنا ۔ دل کرنا ۔
ہمت بندھنا۔ (ا ۔ محاورہ) حوصلہ بڑھانا ۔
ہمت پڑنا۔ (ا ۔ محاورہ) حوصلہ پڑنا ۔ جرأت ہونا ۔
ہمت پست ہونا۔ (ا ۔ محاورہ) حوصلہ جاتا رہنا ۔ بے ہمت ہوجانا ۔
ہمت ٹوٹنا۔ (ا ۔ محاورہ) کم ہمت ہوجانا ۔ پست ہمت ہوجانا ۔
ہمت جوان رہنا۔ (ا ۔ محاورہ) ہمت بندھی رہنا ۔
ہمت سرد ہو جانا۔ (ا ۔ محاورہ) ہمت پست ہو جانا ۔ حوصلہ جاتا رہنا ۔
ہمت کا حامی خدا ہے۔ (ا ۔ مثل) جو ہمت کرے خدا اس کی مدد کرتا ہے ۔
ہمت کرنا۔ (ا ۔ محاورہ) حوصلہ کرنا ۔ دلیری کرنا ۔ جرأت کرنا ۔
ہمتِ مرداں مددِ خدا۔ (ف ۔ مثل) کام میں کوشش شرط ہے خدا ضرور مدد دیتا ہے ۔
ہمتِ مردانہ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ۔ مذ) بہادروں کی سی ہمت ۔
ہمت والا۔ (ا ۔ صف) عالی ہمت ۔ عالی حوصلہ ۔ باحوصلہ ۔
ہمت ہارنا۔ (ا ۔ محاورہ) جی چھوڑنا ۔ پست ہمت ہونا ۔ حوصلہ نہ رہنا ۔
ہَمتا۔ (ہَم ۔ تا) [ف ۔ صف] برابر ۔ مثل ۔ مانند ۔ نظیر ۔ شریک ۔
ہمتائی۔ (ہَم ۔ تا ۔ ای) [ف ۔ ا ۔ مث] برابری ۔ مساوات ۔ ہمسری ۔
ہِمّتی۔ (ہِم ۔ مَ ۔ تی) [اُر ۔ صف] ہمت والا ۔ حوصلے والا ۔
ہمزہ۔ (ہَم ۔ زَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] حروفِ تہجی کا ایک حرف (ء) یہ بعض الفاظ میں اضافت کا کام بھی دیتا ہے ۔ جیسے صحیفۂ آسمانی ۔
ہمساواں۔ (ہَم ۔ سا ۔ واں) [اُر ۔ ا ۔ مذ] جمادی الثانی کا مہینہ ۔
ہمسانا۔ (ہَ ۔ مص) اُٹھانا ۔
ہُمسنا۔ (ہُ ۔ مَس ۔ نا) [ہ ۔ مص] کسی چیز کا جگہ چھوڑنا ۔

ہُمک۔ (ہُ ۔ فعل) ہمکنا مصدر سے صیغۂ امر ۔
ہمک ہمک کر چلنا۔ (ا ۔ محاورہ) مٹک مٹک کر چلنا ۔ اُچک اُچک کر چلنا ۔
ہُمکارا۔ (ہُم ۔ کا ۔ را) [ہ ۔ ا ۔ مذ] ہوں ۔ ہاں ۔ کسی بات کے اقرار و اقبال کی آواز ۔ ہنکارا ۔
ہُمکارا بھرنا۔ (ا ۔ محاورہ) اقرار کرنا ۔ اقبال کرنا ۔
ہُمکاری۔ (ہُم ۔ کا ۔ رِی) [ہ ۔ ا ۔ مث] دیکھیے ہمکارا ۔
ہُمکنا۔ (ہُ ۔ مَک ۔ نا) [ہ ۔ مص] بچے کا ہاتھ پاؤں مار کر ایک کی گود سے دوسرے کی گود میں جانے کا ارادہ ظاہر کرنا ۔
ہَمگی ۔ ہَمگین۔ (ہَ ۔ مَ ۔ گی ۔ ہَ ۔ مَ ۔ گین) [ف ۔ صف] کل ۔ تمام ۔ سب کے سب ۔
ہِمَم۔ (ہِ ۔ مَم) [ع ۔ ا ۔ مث] ہمت کی جمع ۔ ہمتیں ۔ حوصلے ۔
ہَمَن۔ (ہَ ۔ مَن) [ق ۔ ضمیر جمع متکلم] ہم ۔
ہَمنا۔ (ہَم ۔ نا) [ق] (۱) ہمیں ۔ (۲) ہم ۔
ہموار۔ (ہَم ۔ وار) [ف ۔ صف] برابر ۔ یکساں ۔ مسطح ۔ (۲) موزوں ۔
ہموار کرنا۔ (۱) زمین کو یکساں کرنا ۔ (۲) کسی کو اپنے موافق بنا لینا ۔
ہَمہ۔ (ہَ ۔ مَہ) [ف ۔ صف] کل ۔ سارا ۔ جملہ ۔ تمام ۔
ہمہ از اُوست۔ (ف ۔ مقولہ) تمام چیزیں خدا سے ہیں ۔ کوئی چیز بذاتِ خود موجود نہیں بلکہ ہر شے اپنی ہستی کے لیے اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے ۔
ہمہ اوست۔ سب کچھ خدا ہے ۔ صوفیوں کا قول ہے کہ خدا کے سوا کسی شے کا وجود نہیں ۔ یہ خدا ہی ہے جو مختلف شکلوں میں جلوہ گر ہے ۔
ہمہ تن۔ (ف ۔ تابع فعل) سرتاپا ۔ سَربسَر ۔ سب کا سب ۔ بالکل ۔ تمام ۔
ہمہ تن گوش ہونا۔ (ا ۔ محاورہ) پوری توجہ سے سُننا ۔
ہمہ داں۔ (ف ۔ صف) ہر بات سے واقف ۔ ہر علم و ہنر جاننے والا ۔ ہر فن مولا ۔
ہمہ دانی۔ (ف ۔ ا ۔ مث) ہر کام کی واقفیت ۔
ہمہ صفت موصوف۔ (ف ۔ صف) ساری خوبیوں کا مالک ۔
ہمہ نعمت۔ (ف ۔ ا ۔ مث) تمام نعمتیں ۔ تمام عمدہ چیزیں ۔ ہر قسم کی عمدہ چیزیں ۔
ہمہ وقت۔ (ف ۔ تابع فعل) ہر وقت ۔
ہمہمہ۔ (ہَم ۔ ہَ ۔ مَہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] شیر، گھوڑے ۔ بَیل، شتر وغیرہ کی بھاری آواز ۔
ہِمیانی۔ (ہِم ۔ یا ۔ نی) [اُر ۔ ا ۔ مث] روپیہ پیسہ رکھنے کی پتلی تھیلی خصوصاً وہ تھیلی جو حالتِ سفر میں کمر سے باندھی جاتی ہے ۔ (یہ لفظ عربی "ہمیان" کا مورد ہے اور "ہمیان" فارسی لفظ "ہمیان" بالفتح کا معرب ہے ۔
ہمیش۔ (ہَ ۔ میش) [اُر ۔ تابع فعل) ہمیشہ ۔
ہمیشگی۔ (ہَ ۔ مے ۔ شَ ۔ گی) [ف ۔ ا ۔ مث] دوام ۔ مدامی ۔ قدامت ۔

قیام۔ بقا۔

ہمیشہ۔ (ہ مے۔ شہ) [ف۔ صف] دائم۔ مدام۔ آئے دن۔ سدا۔ نت۔

ہمیشہ روتے ہی جنم گزرا۔ (ا۔ مقولہ) سدا مصیبت ہی میں مبتلا ہے۔

ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ (ا۔ مقولہ) پرانا چلن ہے۔ قدیم رسم ہے۔

ہمیل۔ (ہ۔ ا۔ مذ) روپیوں کی بنی ہوئی ہیکل جو گلے میں ڈالتے ہیں۔

ہمیں۔ (ہ َ۔ میں) [ہ۔ مفع] (۱) ہم سب کو۔ ہم تمام آدمیوں کو (۲) مجھ کو۔ مجھے۔ میرے تئیں۔

ہمیں پیٹے۔ (ا۔ مثل) سخت قسم جو کسی عزیز کو دی جاتی ہے۔ ہمارا ماتم کرے۔ ہمیں روئے۔

ہمیں چوگاں ہمیں میداں (ہمیں گو ہمیں چوگاں) (ف۔ مثل) یہیں مقابلے کی جگہ ہے یہیں آزمائش ہو جاتی ہے۔

ہمیں کچھ کام نہیں۔ (ا۔ تابع فعل) ہمیں کچھ غرض نہیں۔ ہمیں کوئی مطلب نہیں۔

ہمیں کیا۔ (ا۔ تابع فعل) ہم کو کیا مطلب۔ ہم کو کیا فائدہ۔

ہمیں۔ (ہ َ۔ میں) [ا۔ ض متکلم] ہم ہی کا مخفف۔

ہمیں پہ کیا ہے۔ [ا۔ محاورہ] ہم ہی پہ کیا موقوف ہے۔ ہماری ہی ذات پر منحصر نہیں ہے۔

ہمیں ہم۔ صرف ہم۔ تنہا ہم۔

ہمیں۔ (ہ َ۔ میں) (ف۔ تابع فعل) یہی۔

ہ - ن

ہن۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (۱) دکن کے ایک قدیم سکے کا نام (۲) دولت مال و زر۔

ہن برسنا۔ (ا۔ محاورہ) دولت برسنا۔ خوب آمدنی ہونا۔

ہن پر ہن برسنا۔ (ا۔ محاورہ) دولت کی فراوانی ہونا۔

ہنٹر۔ (Hunter) (ہنْ۔ ٹر) [انگ۔ ا۔ مذ] کوڑا۔ چابک۔ (۲) شکاری۔

ہنجار۔ (ہنْ۔ جار) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) راہ۔ راستہ۔ [مجازاً] طرز۔ روش۔ قاعدہ۔

ہند۔ [ف۔ ا۔ مذ] ہندوستان۔ بھارت۔

ہندسہ۔ (ہنْ۔ دِ۔ سہ) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) شکل۔ عدد۔ رقم۔ (۲) اقلیدس۔

ہندسہ دان۔ (ع۔ ف۔ صف) علم ہندسہ کا عالم۔ اقلیدس کا عالم۔

ہندنی۔ (ہنْ۔ دَ۔ نی) [اُر۔ ا۔ مث] ہندو عورت۔

ہندو۔ (ہنْ۔ دُو) [ف۔ ا۔ مذ] (۱) ہندوستان کا باشندہ۔ ہندستانی۔ ہندی۔ (۲) معشوق کے رخسار کا تل۔ خال سیاہ۔ زلف معشوق۔

ہندومت۔ (ہ۔ ا۔ مث) اہل ہند کا مذہب۔ ہندو دھرم۔

ہندوانہ۔ (ہنْ۔ دُ۔ وا۔ نہ) [ف۔ ا۔ مذ] تربوز۔ (۲) ہندوؤں جیسا طریقہ۔

ہندوانی۔ (ہنْ۔ دُ۔ وا۔ نی) [ف۔ صف] ہندوؤں کا۔ ہندوؤں سے منسوب۔

ہندوستان۔ (ہنْ۔ دُو۔ س۔ تان) [ف۔ ا۔ مذ] ملک ہند۔ بھارت۔

ہندوستانی۔ (ہنْ۔ دُو۔ س۔ تا۔ نی) (۱) ہند سے منسوب (۲) [مذ] ہندوستان کا باشندہ۔ (۳) [مث] ہندوستان کی زبان۔ آسان ہندی۔

ہندوئے چرخ۔ ہندوئے فلک۔ [ف۔ ا۔ مذ] سیارۂ زحل جو سیاہ رنگ کا ہے۔

ہندی۔ (ہنْ۔ دی) [ف۔ صف] (۱) ہند سے نسبت رکھنے والا۔ (۲) [مذ] ہندوستانی۔ ہند کا رہنے والا (۳) ہند کی زبان۔ (۴) ہندوستان کی تلوار۔

ہندی کی چندی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) خوب سمجھنا۔ آسان کو اور آسان کرنا۔ (۲) خوب چھان بین کرنا۔ کھود کھود کر پوچھنا۔

ہندی کی چندی نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) بال کی کھال نکالنا۔ بہت حجت کرنا۔

ہندی نژاد۔ (ف۔ صف) ہندی النسل۔ ہندوستان کا باشندہ۔

ہنڈا۔ (ہنْ۔ ڈا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) بڑی ہانڈی۔ مٹی کا برتن۔ مٹکا۔ (۲) ہانڈی کی شکل کا بڑا فانوس۔ (۳) ایک قسم کی گھاس جو پانی کے کنارے ہوتی ہے۔

ہنڈا پھوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) راز فاش کرنا۔

ہنڈا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی دیوتا پر مٹھائیوں کے ہنڈے چڑھانا۔ (۲) کسی جاترا سے واپس آکر ضیافت کرنا۔

ہنڈار۔ (ہنْ۔ ڈار) [ہ۔ ا۔ مذ] گرگ۔ بھیڑیا۔

ہنڈانا۔ (ہنْ۔ ڈا۔ نا) [ہ۔ مص] شہر بدر کرنا۔ جلاوطن کرنا۔ (۲) گشت کرنا۔ پھرانا۔ تشہیر کرنا۔

ہنڈاون۔ (ہُن۔ ڈا۔ وَن) [ہ۔ ا۔ مث] ہنڈی بھیجنے کا کمشن۔ ہنڈی کا بٹا۔

ہنڈکلیا۔ ہنڈکلھیا۔ (ہنڈ۔ کُل۔ یا۔ ہنڈ۔ کُلھ۔ یا) [ہ۔ ا۔ مث] بچوں کی ہانڈی جو کلیا یا چھوٹے سے برتن میں پکاتے ہیں۔ بچوں کے کھانا پکانے کا کھیل۔

ہنڈنا۔ (ہنڈ۔ نا) [ہ۔ مص] مارے مارے پھرنا۔ تشہیر ہونا۔

ہنڈول۔ (ہن۔ ڈول) [ہ۔ ا۔ مذ] ہندی راگوں کا پانچواں راگ۔ صبح کا ایک راگ۔

ہنڈولا۔ (ہن۔ ڈو۔ لا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) پالنا۔ گہوارہ۔ جھولا۔ پنگھوڑا۔ (۲) برسات کا گیت جو جھولے پر گایا جاتا ہے۔

ہنڈولا جھولنا۔ (ا۔ مث) جھولا جھولنا۔ ہنڈولے میں جھولنا۔

ہنڈوی۔ ہنڈی۔ (ہُنڈ۔ وی۔ ہُن۔ ڈی) [ہ۔ ا۔ مث] چک۔

کاغذِ زر۔ روپیہ کا رقعہ۔ وہ رقعہ جو ساہوکار ایک جگہ سے دوسری جگہ روپیہ وصول کرنے کے لیے دیتے ہیں۔ آج کل کے زمانے کا چیک۔

ہُنڈی بھیجنا۔ (ا۔محاورہ) مہاجن کے ذریعہ روپیہ بھیجنا۔ ساہوکار سے روپے کا پرچہ لے کر روانہ کرنا۔

ہنڈی پٹنا۔ (ا۔محاورہ) ہنڈی کا روپیہ وصول ہونا۔

ہنڈی سکارنا (سکھارنا)۔ (ا۔محاورہ) ہنڈی کا روپیہ ادا کرنا۔

ہنڈی سیاہ جوگ۔ (ہ۔ا۔مث) ہنڈی جس کا روپیہ کچھ دیر بعد ملے

ہنڈی کرنا۔ (ا۔محاورہ) ساہوکار کے ذریعہ سے ایک جگہ سے دوسری جگہ روپیہ پہنچانا۔

ہنڈی کھڑی رکھنا۔ (ا۔محاورہ) ہنڈی کو کسی جگہ سے ملتوی رکھنا۔

ہَنڈیا۔ (ہَنڈ۔یا) [ہ۔ا۔مث] ہانڈی کی تصغیر۔ (۱) مٹی کی دیگچی۔ (۲) [کنایۃً] ترکاری۔ سالن۔

ہنڈیا پکانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سالن پکانا۔ ترکاری پکانا (۲) سازش ہونا۔ کھچڑی پکنا۔

ہنڈیا پکنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) سالن پکنا۔ ترکاری پکنا (۲) سازش ہونا۔ کھچڑی پکنا۔

ہنڈیا چڑھانا۔ (ا۔محاورہ) ہنڈیا چولہے پر رکھنا۔ دال۔ ساگ ترکاری پکنے کو رکھنا۔

ہنڈیا ڈوئی۔ (ا۔مث) (۱) کھانے پکانے کا سامان۔ باورچی خانے کے برتن۔ (۲) گھر کا اسباب۔ اثاث البیت۔

ہُنَر۔ (ہُ۔ نَر) [ف۔ا۔مذ] (۱) فن۔ کام۔ کاریگری۔ حرفت۔ کمال۔ جوہر۔ صفت۔ (۲) کرتب۔ وصف۔ خوبی (۳) اندازہ۔ سلیقہ۔ حکمت۔ دانائی۔

ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیبے است۔ (ف۔ مثل) دشمنی ہو تو کسی کا ہنر بھی بہت بڑا عیب معلوم ہوتا ہے۔

ہنر کی پوٹ۔ (ا۔مث) جامع الکمالات۔ بڑا ہنرمند۔

ہُنرمند۔ (ور) (ف۔صفت) (۱) صاحب ہنر۔ باہنر۔ گنی۔ (۲) دستکار۔ کاریگر۔ صنّاع۔

ہُنرمندی۔ ہُنروری۔ (ف۔ا۔مث) سلیقہ۔ اُستادی۔ خوبی۔ جوہر۔ وصف۔ لیاقت۔ قابلیت۔ کمال۔ کاریگری۔ گُن۔

ہنس۔ [س۔ا۔مذ] ایک قسم کی بطخ۔ (۲) روح۔ آتما۔ جان۔

ہنس راج۔ (۱) ایک قسم کی گھاس جو پانی کے کنارے پر یا پہاڑوں پر بکثرت پائی جاتی ہے (۲) [مذکر] ایک قسم کی آبی بط۔ قاز۔ راج ہنس۔

ہَنسا۔ (ہَن۔سا) [س۔ا۔مذ] (۱) قتل۔ خون۔ کشت وخون۔ (۲) پاپ۔ گناہ۔

ہَنسا۔ [ہ۔ا۔مذکر] ہنسی۔ قہقہہ۔

ہَنسا جانا۔ (ا۔محاورہ) تمسخر کیا جانا۔ مذاق اُڑایا جانا۔

ہنسا مارنا۔ (ا۔محاورہ) بہت ہنسانا۔

ہنسانا۔ (ہَنسا۔نا) [ہ۔مص] (۱) ہنسی دلانا۔ خندہ دلانا۔ (۲) خوش کرنا۔ محظوظ کرنا۔

ہنسائی۔ [ہَنسا۔ای] [ہ۔ا۔مث] تضحیک۔ ٹھٹھا۔ ہنسی۔

ہنس بول کر بسر کرنا۔ (اُر۔مص) خوش دلی کے ساتھ زندگی بسر کرنا۔

ہنس بول لینا۔ [اُر۔مص] ہنسی خوشی سے بات چیت کرنا۔

ہنس پڑنا۔ ہنس دینا۔ [اُر۔مص] دفعتہً ہنسنے لگنا۔

ہنستا۔ (ہَنس۔تا) [ہ۔صفت] ہنستا ہوا۔

ہنستا پھول کِھلتی کلی۔ (ا۔مثل) نازک اور خوش مزاج آدمی جو اکثر مسکراتا اور ہنستا رہے مگر جسے ذرا بھی خلافِ طبع بات گوارا نہ ہو۔

ہنستا چُغل۔ (ا۔صفت) دوستی کے پردے میں دشمنی کرنے والا

ہنستے بولتے۔ (ا۔صفت) (۱) مذاق کرتے کرتے۔ (۲) باتوں باتوں میں۔ آسانی سے۔ (۳) خوش دلی سے گفتگو کرتے۔

ہنستے بٹھا کر کھانستے چوران دونوں کا آیا اور۔ (ا۔مثل) حاکم کی تمسخرانہ ہنسی اور چور کی کھانسی خرابی کا باعث ہوتی ہے۔

ہنستے ہنستے۔ (ا۔تابع فعل) (۱) ہنسی ہنسی میں۔ مذاق میں (۲) نہایت ہنسنے سے۔

ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جانا۔ (ا۔محاورہ) نہایت ہنسنا۔

ہنستے ہنستے لوٹ جانا۔ (ا۔محاورہ) ہنسی کے مارے غلطاں ہو جانا۔ ہنسی کے مارے لوٹ پوٹ ہو جانا۔

ہنستے ہی گھر بستے ہیں۔ (ا۔مثل) ہنسی ہنسی میں کام بنتے ہیں۔ باتوں باتوں میں مطلب نکل آیا کرتا ہے۔

ہَنستی۔ (ہَنس۔تی) [ہ۔صفت] ہنستی ہوئی۔ ہنستا کی تانیث۔

ہنستی پیشانی۔ (ا۔مث) خندہ روئی۔ خندہ پیشانی۔

ہَنس خلق۔ [اُر۔صفت] خوش خلق۔ ہنس مکھ۔ ملنسار۔

ہَنسلی۔ (ہَنس۔لی) [ہ۔ا۔مث] وہ ہڈی جو گردن کے نیچے ہوتی ہے۔ (۲) ایک قسم کا زیور جو گلے میں پہنا جاتا ہے۔

ہنسلی اُتر جانا۔ (ا۔محاورہ) شیر خوار بچے کے گلے کی ہڈی کا اپنی جگہ سے کھسک کر تلے اوپر ہو جانا۔

ہنسلی (جانا) جاتی رہنا۔ (ا۔محاورہ) ہنسلی اُتر جانا۔

ہَنس مکھ۔ [ہ۔صفت] خوش مزاج۔ خوش طبع۔ خوش خلق۔ شگفتہ رُو۔

ہنسنا۔ (ہَنس۔نا) [ا۔مص] (۱) خندہ کرنا۔ کھلکھلانا۔ کھلنا (۲) مذاق کرنا۔ دل لگی کرنا۔ چھیڑ خانی کرنا۔ (۳) ہنسی اُڑانا۔ تضحیک کرنا۔

ہنسنا بولنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ظرافت سے دل بہلانا۔ دل لگی کرنا۔ مذاق کرنا۔ خوش دلی سے بات چیت کرنا۔

ہَنسوانا۔ (ہَنس۔وا۔نا) [ا۔مص] کسی پر ہنسنے کے لیے دوسرے کو تحریک کرنا۔

ہنسوڑ۔ [ا۔صفت] خوش طبع۔ خوش مزاج۔

ہنس ہنس کھائیے پھوہڑ کا مال۔ [اُر۔مثل] بیوقوف کی دولت

اسے مسخرہ بنا کر کھانی چاہیئے۔
ہَنسی۔ (ہَن۔سِی) [ہ۔ا۔مث] (۱) خندہ۔ قہقہہ۔ (۲) خوش طبعی۔ مزاج کھلی۔ تمسخر۔ (۳) تضحیک۔ فضیحتی۔ (۴) کھیل۔ نہایت آسان کام۔
ہنسی اُڑانا۔ (ا۔محاورہ) تضحیک کرنا۔ کسی پر ہنسنا۔
ہنسی اُڑنا۔ (ا۔محاورہ) ذلت ہونا۔ مذاق بنایا جانا۔
ہنسی ٹھٹھا۔ (۱) ہنسی۔ مذاق۔ دل لگی۔ (۲) ذراسی بات۔ کھیل۔ تماشا۔ آسان کام۔
ہنسی خوشی۔ (ا۔مذ) خوشی سے۔ خوش ہو کر۔ خوشی کے ساتھ۔ (۲) خوش خوش۔ خیریت کے ساتھ۔ بخیریت تمام۔
ہنسی خوشی سے۔ (ا۔تابع فعل) رضامندی سے۔
ہنسی خوشی کا سودا۔ (ا۔مذ) رضامندی کا معاملہ۔
ہنسی سے کہنا۔ (ا۔محاورہ) مزاحاً کوئی بات کہنا۔
ہنسی سے لوٹنا۔ (ا۔محاورہ) ہنسی سے بیتاب ہو کر غلطاں ہونا۔ بے حد ہنسنا۔
ہنسی ضبط کرنا۔ (ا۔مص۔ مرکب) ہنسی روک لینا۔
ہنسی کرنا۔ (۱) مذاق کرنا۔ دل لگی کرنا۔ (۲) رسوائی کرنا۔ بدنامی کرنا۔ تضحیک کرنا۔
ہنسی کھیل۔ (ا۔مذ) (۱) ہنسی ٹھٹھا (۲) ذراسی بات۔ آسان کام۔
ہنسی کی بات۔ (ا۔مث) مذاق کی بات۔ غیر سنجیدہ بات۔
ہنسی ماننا۔ (ا۔محاورہ) کھیل سمجھنا۔
ہنسی میں اُڑا دینا۔ (اڑانا)۔ (ا۔محاورہ) کسی بات کو مذاق میں ٹال دینا۔ بات پر توجہ نہ دینا۔
ہنسی میں پھول جھڑنا۔ (ا۔محاورہ) کسی کا ہنسنا اچھا معلوم ہونا۔
ہنسی میں ٹالنا۔ (ا۔محاورہ) کسی کی ناگوار بات کو مذاق میں لا کر آئی گئی کر دینا۔
ہنسی میں کھنسی ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) ہنسی میں بگاڑ ہو جانا۔ مذاق میں جھگڑا ہو جانا۔
ہنسی ہنسی میں۔ (ا۔تابع فعل) (۱) دل لگی میں۔ مذاق میں۔ مذاقاً۔ (۲) بلاوجہ۔ بلاسبب۔ یونہی باتوں باتوں میں۔
ہنسی ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) مذاق ہونا۔ دل لگی۔ (۲) ذلت ہونا۔ تضحیک ہونا۔
ہَنسیا۔ (ہَنس۔یا) [ہ۔ا۔مذ] گھاس اور کھیتی وغیرہ کاٹنے کا اوزار۔
ہُنکار۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) ہاں کی آواز (۲) پُشتی۔ حمایت۔
ہُنکارا۔ ہُنکاری۔ (ہُن۔کا۔را۔ ہُن۔کا۔ری) [ہ۔ا۔مذ] (۱) ہوں۔ ہاں۔ ہنکارا۔ ہمکارا۔
ہنکارا بھرنا۔ ہنکاری بھرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہاں کرنا۔ ہامی بھرنا۔ (۲) اشارہ کرنا۔ بہکانا۔
ہُنکارنا۔ (ہُنکار۔نا) [اُر۔مص] (۱) ہنکارا بھرنا۔ ہوں کرنا۔ (۲) اشارہ کرنا۔ بہکانا۔

ہُنکالنا۔ [ق۔مص] ہانکنا۔ ہنکانا۔ نکال دینا۔
ہَنکانا۔ [ا۔مص] (۱) پاس سے دور کرنا۔ (۲) کھدیڑنا۔ بھگانا۔
ہنکایا جانا۔ [ا۔محاورہ] (۱) جانوروں کی طرح تعاقب کیا جانا۔ (۲) دور کیا جانا۔ بھگایا جانا۔
ہَنکرا۔ (ہَنک۔را) [ہ۔ا۔مذ] جانوروں کو ہنکا کر شکاری کے بیٹھنے کی جگہ پر لانا۔
ہنگ۔ [ف۔ا۔مذ] (۱) بھاری بھرکم پن۔ تمکین۔ وقار۔ (۲) ارادہ۔ قصد۔ (۳) زور۔ قوت۔ بل۔ (۴) [صف] دانا۔ زیرک۔ عاقل۔ (۵) لشکر۔ سپاہ۔
ہَنگام۔ [ف۔ا۔مذ] وقت۔ زمانہ۔ موقع۔
ہَنگامہ۔ (ہَنگا۔مہ) [ف۔ا۔مذ] مجمع۔ بھیڑ۔ اژدحام۔ انبوہ۔ (۲) معرکہ۔ میدان۔ (۳) شورش۔ دنگہ۔ فساد۔ گڑبڑ۔ (۴) شور۔ غوغا۔ ہائے ہو۔ (۵) زور۔ شور۔
ہنگامہ آرا۔ (ف۔صف) (۱) صف آرا۔ جنگ برپا کرنے والا۔ (۲) فتنہ برپا کرنے والا۔
ہنگامہ برپا کرنا۔ (ا۔محاورہ) فساد برپا کرنا۔ جھگڑا کھڑا کرنا
ہنگامہ پرداز۔ (ف۔صف) ہنگامہ کرنے والا۔ فسادی۔
ہنگامہ پردازی۔ (ف۔ا۔مث) شورش کرنا۔ بلوہ کرنا۔ دنگہ کرنا۔ فساد اُٹھانا۔ لڑائی کرنا۔ جھگڑا کھڑا کرنا۔
ہنگامہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) فتنہ و فساد اٹھانا۔ شور و غوغا کرنا۔
ہنگامہ گرم رہنا۔ (ا۔محاورہ) فتنہ و فساد یا شور و غل ہوتا رہنا۔
ہنگامۂ محشر۔ (ف۔ا۔مذ) قیامت کے دن کا شور و غوغا۔ ہجوم۔
ہنگامہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جھگڑا ہونا۔ فساد ہونا۔ (۲) ادودھم مچنا (۳) زور شور ہونا۔
ہَنگامی۔ (ہَنگا۔مِی) [ف۔صف] چند روز کا۔ خاص وقت تک کا۔
ہَنگَن۔ (ہَن۔گَن) [ق۔ا۔مث] (۱) ایک قسم کی آتشبازی۔ (۲) ایک قسم کا جنگلی پھل۔
ہُنُود۔ (ہُ۔نُود) [ف۔ا۔مذ] ہندو کی جمع۔
ہُنوز۔ (ہَ۔نُوز۔ ہُ۔نُوز) [ف۔تابع فعل] ابھی تک۔ اب تک۔ اس وقت تک۔ ابھی۔
ہُنوز دِلّی دُور ہے۔ (ف۔مثل) ابھی منزل بہت دُور ہے۔ ابھی مطلب پورا ہونے میں بہت دیر ہے۔
ہنوز روزِ اوّل است۔ (ف۔مثل) ابھی وہی ابتدا والا معاملہ ہے۔ ابھی تک کچھ ترقی نہیں کی ہے۔
ہنومان۔ (ہَ۔نُو۔مان) [ہ۔ا۔مذ] ہندوؤں کا ایک دیوتا۔ ہندوؤں کا ایک روایتی سردار جس نے سیتا جی کی بازیابی میں رام چندر جی کی مدد کی تھی۔ (۲) بندر۔ بوزنہ
ہِنہنانا۔ (ہِن۔ہِ۔نا۔نا) [ا۔مص] گھوڑے کا بولنا۔
ہِنہناہٹ۔ (ہِن۔ہِ۔نا۔ہَٹ) [ہ۔ا۔مث] گھوڑے کی آواز۔

ہَنی مُون۔ (Honey Moon) (ہَ۔نی۔مون) [انگ۔ا۔مذ] شادی کا پہلا مہینہ جس میں دولہا دلہن باہر سیر کو تفریح کو چلے جاتے ہیں۔ ماہِ عسل۔ ماہ نوشیں۔

ہ ۔ و

ہو۔ [ہ۔ا۔مث] (۱) پکارنے یا بلانے کی آواز۔ (۲) بعض جنگلی جانوروں کی آواز۔ (۳) [اُر] "پروا نہیں" کی جگہ (۴) "اگر ہو سکے" کی جگہ۔
ہُو۔ [ف۔ا۔مذ] (۱) عربی ضمیر ہُوَ (وہ) کا بگاڑ۔ (۲) صوفیوں کی اصطلاح میں ذاتِ باری تعالیٰ۔ (۳) غل۔ ہنگامہ۔ حالتِ مستی میں منہ سے نکلنے والی آہ۔ (۴) [کنایۃً] خوف۔ ڈر۔
ہُوبہُو۔ (ف۔صف) بعینہٖ۔ بالکل ٹھیک ٹھیک۔ عربی میں ہُوَ ہُوَ (یہ وہی ہے) تھا۔ فارسی والوں نے ہُوبہُو بنا لیا۔
ہُوحق۔ (ع۔ا۔مث) (۱) وجد یا مستی کی حالت میں منہ سے نکلنے والا نعرہ۔ (۲) شور و غل۔
ہوحق کرنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) خدا کا نام لینا۔ اللہ اللہ کرنا (۲) شور و غل مچانا۔
ہوحق ہوجانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) فنا ہوجانا۔ مٹ جانا۔ ناپید ہوجانا۔ (۲) فنا فی اللہ ہوجانا۔
ہُوکا عالم۔ ہُوکا مقام۔ ہُوکا مکان۔ ہُوکا میدان۔ (ا۔مذ) (۱) عالمِ لاہوت (۲) اجاڑ۔ ویرانہ۔ سنسان جگہ۔ جہاں آدمی کو دہشت معلوم ہو۔
ہُوکرنا۔ (ا۔محاورہ) ڈر کر چیخنا۔ چیخنا۔ چیخ کر بھاگنا۔
ہُوہو جانا۔ (ا۔محاورہ) ویرانہ ہوجانا۔ سناٹا چھا جانا۔
ہُوَ۔ (ہُ۔وَ) [ع] ضمیر مذکر غائب۔ وہ۔
ہوالاوّل والآخر۔ (ع۔مقولہ) وہ (خدا) سب سے اوّل اور سب سے آخر ہے۔
ہوالشافی۔ (ع۔کلمہ دعائیہ) خدا تعالیٰ شفا دینے والا ہے۔ (طبیب نسخوں کی ابتدا میں لکھا کرتے ہیں)۔
ہُوالغفور۔ (ع۔صف) وہ (خدا تعالیٰ) بخشش کرنے والا ہے۔
ہو آنا۔ [اُر۔مص] کہیں جا کر واپس آجانا۔ لوٹ آنا۔ پلٹ آنا۔
ہَوا۔ (ہَ۔وا) [ع۔ا۔مث] (۱) خلا اور زمین کے درمیان کی فضا۔ (۲) باد۔ پون۔ ریح۔ (۳) حرص۔ ہوس۔ لالچ۔ (۴) آرزو۔ ارمان۔ تمنا۔ اشتیاق۔ خواہش نفس۔ (۵) دوستی۔ خیر خواہی۔ (۶) [اُر] سانس۔ دم۔ نفس۔ (۷) وبا (۸) ادنیٰ مناسبت۔ خفیف نسبت۔ (۹) ساکھ۔ اثر (۱۰) رُخ۔ میلان۔ انداز۔ وضع۔ (۱۱) چرچا۔ شہرت (۱۲) فنا۔ نیست۔ معدوم۔
ہوا آنا۔ (ا۔محاورہ) ہوا کی رسائی ہونا۔
ہوا اُڑ جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) بھرم کھل جانا۔ ساکھ جاتی رہنا۔ (۲) تشہیر ہونا۔ چرچا ہونا۔
ہوا اُکھڑ جانا۔ (ا۔محاورہ) عزت میں فرق ہونا۔ ساکھ جاتی رہنا۔
ہوا اور ہو جانا۔ ہوا اور کچھ ہو جانا۔ (ا۔محاورہ) انداز بدل جانا۔ انقلاب ہو جانا۔ پہلا سا انداز نہ رہنا۔
ہوا باز۔ (ف۔صف) ہوائی جہاز چلانے والا۔ طیارہ ران۔
ہوا بازی۔ (ف۔ا۔مث) طیارہ رانی۔ ہوا باز کا کام۔
ہوا باندھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) جھوٹ موٹ نام یا عزت قائم کرنا (۲) رعب جمانا۔ (۳) زور پکڑنا۔ (۴) ڈینگ مارنا۔ (۵) سماں باندھنا۔
ہوا بتانا۔ (بتلانا) (ا۔محاورہ) ٹال دینا۔
ہوا بدلنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہوا کا رُخ بدلنا (۲) زمانہ کا رُخ بدلنا۔ حالت بدلنا۔ ڈھنگ بدلنا۔ (۳) زمانے کے موافق ہونا (۴) رُت بدلنا۔ موسم پلٹنا۔ (۵) آب و ہوا تبدیل کرنا۔
ہوا برخلاف ہونا۔ (ا۔محاورہ) زمانہ ناموافق ہونا۔
ہوا بگڑ جانا۔ (بگڑنا) (ا۔محاورہ) (۱) ہوا میں خرابی آنا۔ ہوا میں فساد ہو جانا۔ ہوا کا زہریلا ہو جانا۔ (۲) زمانے کا ناموافق ہو جانا۔ زمانہ پھر جانا۔ (۳) اعتبار اُٹھ جانا۔ بات بگڑ جانا۔
ہوا بندھنا۔ (ا۔محاورہ) (۱) دھاک بندھنا۔ شہرت ہو جانا۔ (۲) ساکھ ہو جانا۔ رعب جمنا۔ (۳) سماں بندھنا۔
ہوا بھر جانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہوا سے پھول جانا۔ (۲) کسی چیز میں ہوا کا سما جانا۔ (۳) دُھن سمانا۔ (۴) مغرور ہو جانا۔ اترانا۔
ہوا بھرنا۔ (ا۔محاورہ) جوف دار چیز میں منہ یا دھونکنی سے ہوا پہنچانا۔ تاکہ وہ پھول جائے۔
ہوا بھرانا۔ (ا۔محاورہ) کبوتر یا فاختہ اپنے بچوں کو چونچ سے ہوا دیتے ہیں تاکہ دانہ کھانے لگے۔
ہوا بھی نہ دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ذرا بھی نہ دکھانا۔ خبر تک نہ دینا۔ بالکل پتہ نہ دینا۔
ہوا پر اُڑنا۔ (ا۔محاورہ) مغرور ہونا۔ اترانا۔
ہوا پر چڑھا دینا۔ (ا۔محاورہ) مغرور کرا دینا۔
ہوا پر چڑھنا۔ (ا۔محاورہ) مغرور ہونا۔
ہوا پر دماغ ہونا۔ (ا۔محاورہ) متکبر ہونا۔
ہوا پر رہنا۔ (ا۔محاورہ) غرور میں بھرا رہنا
ہوا پرست۔ (ف۔صف) (۱) عیاش۔ بے ہودہ۔ ظاہر پرست (۲) ہوا کے رُخ پر چلنے والا۔ زمانہ ساز۔ مطلب پرست۔
ہوا پر سوار ہونا۔ (ا۔محاورہ) جلد باز ہونا۔ جانے میں جلدی کرنا۔
ہوا پر گرہ لگانا۔ (ا۔محاورہ) (۱) کمال چالاکی کرنا۔ عیاری دکھانا۔ (۲) ناممکن کام کرنا۔
ہوا پر ہونا۔ (ا۔محاورہ) (۱) اترانا۔ فخر کرنا۔ گھمنڈ کرنا۔ (۲) تیزی پر ہونا۔ (۳) ظاہری ٹیپ ٹاپ کرنا۔
ہوا پلٹا دینا۔ (ا۔محاورہ) (۱) ہوا کا رُخ بدل دینا۔ (۲) زمانہ کا رنگ

بدل دینا۔
ہوا پلٹ جانا۔ (پلٹنا)۔ (ا۔ محاورہ) انقلاب ہونا۔ رنگ دگرگوں ہونا۔ (۲) موسم بدل جانا۔ (۳) نصیبے کا برگشتہ ہو جانا۔
ہوا پھانکنا۔ ہوا پھانک کے رہنا۔ (ا۔ محاورہ) فاقے سے رہنا۔ بھوکوں مرنا۔ صرف ہوا کے سہارے جینا۔ بغیر کھائے زندہ رہنا۔
ہوا پھر جانا۔ (پھرنا) (ا۔ محاورہ) ہوا کا رُخ بدل جانا۔ ہوا پلٹ جانا۔ (۲) زمانہ پلٹ جانا۔ بھلے دن آنا۔ اقبال کا یاور ہونا
ہوا پھلنا۔ (ا۔ محاورہ) [کنایۃً] زمانہ کا موافق ہونا۔ اقبال یاور ہونا۔
ہوا چلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہوا کا جنبش میں آنا۔ (۲) کسی امر کا رواج پانا۔ رواج پڑنا۔
ہوا چھوڑنا۔ (ا۔ محاورہ) گوز خارج کرنا۔ پاد مارنا۔
ہوا حبس ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ہوا بند ہونا۔
ہوا خلاف ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) بادِ مخالف کا چلنا۔ (۲) زمانے کا ناموافق ہونا۔
ہوا خواہ۔ (ف۔ صف) خیر خواہ۔ بھلائی چاہنے والا۔
ہوا خواہی۔ (ف۔ ا۔ مث) خیر خواہی۔ بہی خواہی۔ خیر اندیشی۔
ہوا خوری۔ (ف۔ ا۔ مث) کھلی ہوا میں جا کر سیر و تفریح کرنا۔
ہوا دار۔ (ف۔ صف)۔ (۱) خیر خواہ۔ طالب خواہش مند (۲) کشادہ جگہ جس میں اچھی طرح ہوا کا گزر ہو۔ (۳) ایک قسم کی سواری جسے کہار اٹھاتے ہیں۔ تام جھام۔
ہوا داری۔ (ف۔ ا۔ مث) خواہش مندی۔ خیر خواہی۔ دوستداری۔
ہوا دیکھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) زمانہ کا نشیب و فراز دیکھنا۔ (۲) انجام اور وقفع کی جانچ کرنا۔
ہوا دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) پنکھے یا دامن سے ہوا دینا۔ (۲) ہوا میں رکھنا۔ کسی چیز کو ہوا کھلانا۔ (۳) آگ کو ہوا سے سلگانا۔ آگ کو بھڑکانا۔ (۴) اشتعال دینا۔ اکسانا۔
ہوا راس نہ آنا۔ (ا۔ محاورہ)۔ ہوا کا ناموافق ہونا۔
ہوا زدگی۔ (ف۔ ا۔ مث) زکام۔ سردی۔ نزلہ۔
ہوا سا۔ (ا۔ تابع فعل) (۱) ذرا سا۔ خفیف سا (۲) ہوا کی مانند۔ ہلکا۔ سُبک۔
ہوا سر میں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) دُھن ہونا۔ سودا ہونا۔
ہوا سمانا۔ (ا۔ محاورہ) دُھن لگنا۔
ہوا سنکنا۔ (ا۔ محاورہ) ہوا کا آہستہ آہستہ چلنا۔
ہوا سے آگے جانا۔ (ا۔ محاورہ) نہایت تیز جانا۔
ہوا سے اُڑ جانا۔ (ا۔ محاورہ) نہایت لاغر اور ناتواں ہو جانا۔
ہوا سے باتیں کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نہایت تیز رفتار ہونا۔ نہایت پھرتیلا ہونا۔ (۲) کمال عیار اور چالاک ہونا۔ (۳) بہت اونچا ہونا۔ (۴) مغرور ہونا۔
ہوا سے بچ کر نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) کمالِ نفرت کرنا۔ کسی سے دُور بھاگنا۔ پاس نہ پھٹکنا۔
ہوا سے لڑنا۔ (ا۔ محاورہ) خواہ مخواہ لڑنا۔ راہ چلتوں سے لڑنا۔ نہایت بدمزاج اور تندخو ہونا۔
ہوا فر فر چلنا۔ (ا۔ محاورہ) ہوا کا تیزی سے چلنا۔
ہوا کا اُڑا لے جانا۔ (ا۔ محاورہ) ہوا کا سبک اشیا کو بلندی پر لے جانا۔
ہوا کا تھپیڑا۔ جھکڑ۔ (ا۔ مذ) ہوا کا زور کا جھونکا۔
ہوا کا تیز ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ہوا کا سخت ناگوار ہونا۔
ہوا کا جھونکا۔ (ا۔ مذ) ہوا کی زور سے جنبش۔
ہوا کا رُخ بتانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ٹالنا۔ چلتا کرنا۔ منہ نہ لگانا۔ (۲) کسی چیز کو اٹھا کر پھینک دینا۔
ہوا کا رُخ پھرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہوا کا دوسری طرف چلنے لگنا۔ (۲) [کنایۃً] زمانے کا رنگ بدلنا۔
ہوا کا رخ دیکھنا۔ (ا۔ محاورہ) زمانے کے موافق کام کرنا۔ زمانے کی رفتار دیکھنا۔
ہوا کا کارخانہ۔ (ا۔ مذ) ناپائیدار کام۔
ہوا کا گزر نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) رسائی نہ ہونا۔
ہوا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) پنکھے سے ہوا دینا۔ پنکھا جھلنا۔
ہوا کو گرہ دینا۔ ہوا کو گرہ میں باندھنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ناممکن کام کرنے کی کوشش کرنا۔ نہایت مشکل کام کرنا۔
ہوا کھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کھلی جگہ سیر کرنا۔ ہوا خوری کرنا (۲) رخصت ہونا۔ چلے جانا۔
ہوا کھاؤ۔ (ا۔ محاورہ) چلتے بنو۔ چلتے پھرتے نظر آؤ۔ دفع ہو۔ دفان ہو۔
ہوا کھلانا۔ (ا۔ محاورہ) [کنایۃً] (۱) سبز باغ دکھانا۔ (۲) سیر کرانا۔
ہوا کھونا۔ (ا۔ محاورہ) وقعت مٹانا۔ ساکھ گنوانا۔
ہوا کی چال۔ (ا۔ مث) نہایت تیز چلنا۔
ہوا کی روٹی۔ (ا۔ مث) نان ہوا۔ ایک قسم کی نہایت پتلی روٹی۔
ہوا کی طرح چلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) تیز چلنا۔ (۲) سبک چلنا۔
ہوا کے گھوڑے پر سوار ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نہایت تیز و تند اور چست و چالاک ہونا۔ جلد باز ہونا۔ (۲) متکبر اور مغرور ہونا۔
ہوا گرم ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ہوا میں حرارت ہونا۔ [کنایۃً] گرم بازاری ہونا۔
ہوا لگنا۔ لگ جانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہوا کا جسم سے چھو جانا۔ ہوا محسوس ہونا۔ (۲) ہوا کے اثر سے جسم کا اکڑ جانا۔ (۳) پر پرزے نکلنا (۴) صحبت کا اثر ہونا۔ مطلق اثر ہونا۔
ہوا لینا۔ (ا۔ محاورہ) ہوا کھانا۔
ہوا مٹھی میں بند کرنا۔ (ا۔ محاورہ) ایسا کام کرنا جو ناممکن ہو۔ بے فائدہ محنت کرنا۔
ہوا مخالف ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہوا کا مخالف سمت میں چلنا۔ (۲) (کنایۃً) زمانے کا ناسازگار ہونا۔
ہوا میں آ جانا۔ (ا۔ محاورہ) اِترانا۔ ڈینگ کی لینا۔

ہوا میں گرہ دینا۔ ہوا میں گرہ لگانا۔ (ا۔ محاورہ) دیکھیے ہوا کو گرہ دینا۔
ہوا میں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مغرور ہونا۔ خیال باطل میں مبتلا ہونا۔
ہوا ناموافق ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ہوا ناساز ہونا۔ زمانہ خلاف ہونا۔
ہوا نکلنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غرور ڈھینا۔ ترکی تمام ہونا۔ (۲) دم نکلنا۔ پھونک نکلنا۔ (۳) گوز نکلنا۔ ریاح خارج ہونا۔
ہوا نہ آسکنا۔ (ا۔ محاورہ) (کنایۃً) کسی کا گزر نہ ہو سکنا۔ کسی کی رسائی نہ ہونا۔
ہوا نہ چھونا۔ (ا۔ محاورہ) خفیف سا اثر بھی نہ ہونا۔
ہوا نہ دینا۔ (ا۔ محاورہ) خبر نہ کرنا۔ پتہ تک نہ دینا۔
ہوا نہ رہنا۔ (ا۔ محاورہ) رونق نہ رہنا۔ بہار نہ رہنا۔
ہوا نہ لگنا۔ (ا۔ محاورہ) ذرا سا اثر بھی نہ ہونا۔ ہوا نہ چھونا۔
ہوا و ہوس۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) حرص اور لالچ (۲) عیاشی۔ شہوت پرستی۔
ہوا ہونا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہوا کی مانند تیز رفتار ہونا۔ کافور ہونا۔ (۲) دھار کا تیز ہونا۔ (۳) فنا ہونا۔ نابود ہونا۔
ہُوا۔ (ہُو۔ آ) [ہ۔ ا۔ فعل] (۱) ہو چکا۔ ہو گیا۔ گزر گیا۔ (۲) آمادہ ہوا۔ مستعد ہوا۔
ہُوا چاہتا ہے۔ (ا۔ بول چال) جلد ہونے والا ہے۔ ضرور ہوگا۔
ہُوا سو ہُوا۔ (ا۔ مثل) جو کچھ ہو گیا سو ہو گیا۔ جانے دو خیال نہ کرو۔
ہُوا کرے۔ (ا۔ مثل) کچھ پرواہ نہیں۔ بلا سے۔ ہمیں کیا۔
ہُوا نہ ہو۔ (ا۔ مقولہ) نہ اب تک ہوا نہ آئندہ ہوگا۔
ہوا ہو۔ (ا۔ بول چال) دیر نہ کرو۔ بھاگ جاؤ۔ جلدی کرو
ہَوّا۔ (ہَو۔ وا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) بچوں کو ڈرانے کی فرضی صورت۔ (۲) مہیب صورت۔
ہَواؤ۔ (ہَ۔ وا۔ اؤ) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) حوصلہ۔ ہمت۔ دلیری۔ مردانگی۔ (۲) زور۔ طاقت۔ (۳) حجاب۔ پردہ۔
ہَوائی۔ (ہَ۔ وا۔ اِی) [ف۔ صف] (۱) منسوب بہ ہوا۔ آسمانی۔ (۲) بادی۔ ریحی۔ (۳) چالاک۔ تیز رفتار۔ تیز رَو (۴) [اُر] آوارہ۔ واہی (۵) [اُر۔ مث] ایک قسم کی آتش بازی۔ (۶) لغویات۔ بیہودہ بات (۷) افواہ۔ (۸) پستے اور بادام کا باریک مغز۔
ہوائی اُڑانا۔ (ا۔ محاورہ) افواہ اُڑنا۔ جھوٹی خبر مشہور ہونا۔ (۲) منہ فق ہونا۔ چہرے کا رنگ متغیر ہونا۔
ہوائی تیر۔ (۱) وہ تیر جو ہوا کے رُخ چلایا جائے اور جس کا کوئی نشانہ نہ ہو۔
ہوائی چھوڑنا۔ چُھٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) آتش بازی چلانا۔ (۲) جھوٹی خبر مشہور کرنا۔ بے بنیاد بات کہنا۔ گپ مارنا۔
ہوائی خبر۔ (ا۔ مث) بازاری گپ۔ افواہ۔ بے سر و پا بات۔
ہوائی دیدہ۔ (ا۔ صف) شوخ چشم۔ بے مروت۔ (کنایۃً) گستاخ ڈھیٹ۔

ہوائی فائر (ا۔ مث) توپ۔ بندوق یا رائفل وغیرہ کی وہ گولی جو بغیر نشانہ کے ہوا میں چلائی جائے۔
ہوائیاں اُڑنا۔ (چھوٹنا) (ا۔ محاورہ) چہرہ کا رنگ فق ہونا۔ منہ سفید پڑ جانا۔ بے حواس ہو جانا۔ شرمندگی سے رنگ اُڑ جانا۔
ہو بیٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) [اُر۔ مص] (۱) ہو جانا۔ بن جانا۔ (۲) حائض ہونا۔ کپڑوں سے ہو جانا۔
ہو پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) تکرار ہو جانا۔
ہوت۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) مقدور۔ پونجی۔ فراغ بالی۔ ثروت۔ حیثیت (۲) [مذ] پکارنے کا کلمہ۔
ہوت جوت والا۔ (ا۔ صف۔ مذ) صاحب ثروت۔ صاحب مقدور۔
ہوت کا باپ ان ہوت کی ماں۔ (ا۔ مثل) باپ روپے کا ساتھی اور ماں مفلسی کی۔
ہوت کی جوت ہے۔ (ا۔ مثل) ساری رونق روپے کی ہے۔
ہوتا۔ (ہو۔ تا) [ہ] (۱) ہو سکتا اور نہیں ہو سکتا تھا کی جگہ (۲) ہونے والا۔ (۳) [مذکر] رشتے دار۔ قرابت دار۔ (۴) دولت۔ ثروت۔ مقدور۔
ہوتا آیا ہے۔ ہوتا چلا آیا ہے۔ (ا۔ مثل) زمانہ قدیم سے ایسا ہو رہا ہے۔
ہوتا سوتا۔ (ا۔ تابع فعل) مرتا۔ جیتا۔ حمایتی۔ عزیز۔ رشتہ دار۔
ہوتے ساتے۔ (ا۔ تابع فعل) ہوتے ہوئے۔ پاس ہوتے ہوئے۔ موجود ہوتے ہوئے۔
ہوتے سوتے۔ (ا۔ تابع فعل) خویش و اقارب جو زندہ ہوں یا مر گئے ہوں۔ حمایتی۔
ہوتے ہوتے۔ (ا۔ تابع فعل) رفتہ رفتہ۔ آہستہ آہستہ۔ سہج سہج۔ دھیرے دھیرے۔
ہوتے ہوئے۔ موجودگی میں۔
ہوتے ہی نہ مُوا جو کفن تھوڑا لگتا۔ (ا۔ مثل) ایسے شخص کی نسبت بولتے ہیں جس سے سخت نفرت ہو۔
ہوتے ہی ہوگا۔ (ا۔ محاورہ) آہستہ آہستہ ہوگا۔ بتدریج ہوگا۔ رفتہ رفتہ ہوگا۔
ہوتی۔ (ہو۔ تی) [ہ] ہوتا کی تانیث
ہوتی آئی ہے۔ (ا۔ مثل) قدیم رسم ہے پہلے ہی سے چلی آئی ہے۔ ہمیشہ کا دستور ہے۔
ہُوٹر۔ (Hooter) [انگ۔ مذ] کارخانہ وغیرہ کی سیٹی۔ گھگھو۔
ہُوٹل۔ (Hotel) (ہو۔ ٹل) [انگ۔ ا۔ مذ] وہ جگہ جہاں کھانے اور سکونت کا انتظام ہو۔ مسافر خانہ۔
ہُوٹنگ۔ (انگ۔ ا۔ مذ) شور و غل (۲) کسی تقریر وغیرہ پر ناپسندیدگی کا شور۔
ہو جانا۔ [ا۔ مص] (۱) کام بن جانا۔ کام پورا ہو جانا (۲) آ کر چلے جانا۔ (۳) ٹل جانا۔ (۴) ختم ہو جانا۔ تمام ہو جانا۔ (۵) آسیب کا اثر ہو جانا۔ (۶)

ذمہ چڑھ جانا۔ (۷) طلوع ہونا چاند کا۔ (۸) انزال ہونا۔
ہوجیو۔ (ہو۔ جیو) (ا۔ کلمۂ دُعا) خدا کرے کہ ہوجائے۔
ہوچکا۔ [ا۔ محاورہ] (۱) نہیں ہونے کا۔ صبر کرو۔ چھوڑ دو۔ (۲) تمام ہو گیا۔ ختم ہوچکا۔ (۳) گزر گیا۔ مرگیا۔
ہوچکنا۔ [ا۔ مص] (۱) ختم ہوجانا۔ تمام ہوجانا۔ (۲) خرچ ہوجانا۔ صرف ہو جانا۔ (۳) مرجانا۔ دم نکل جانا۔ (۴) ہوجانا۔ ہونا۔ (۵) لڑائی ہونا۔
ہَودَج۔ (ہَو۔ دَج) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) ہودہ۔ عماری۔ (۲) اونٹ کا کجاوہ۔ محمل۔
ہَودَہ۔ (ہَو۔ دَہ) [ہ۔ ا۔ مذ] عماری جو ہاتھی کی پیٹھ پر بیٹھنے کیواسطے رکھتے ہیں۔
ہُودَہ۔ (ہُو۔ دَہ) [ف۔ صف] ٹھیک۔ بجا۔ درست۔ حق... (اُردو میں بے ہُودہ مستعمل ہے)۔
ہور۔ [ق] اور۔
ہور رہنا۔ [اُر۔ مص] (۱) کہیں رہ پڑنا۔ گھر بنالینا۔ (۲) کسی کا ہوجانا۔ مستقل طور پر طرف دار ہوجانا۔ (۳) کسی قابل ہوجانا۔ کچھ حاصل ہوجانا۔
ہُوری۔ (ہُو۔ ری) [ہ۔ ا۔ مث] ہندوؤں کا ایک تہوار۔ ہولی۔
ہوڑ۔ [ہ۔ ا۔ مث] (۱) شرط بازی۔ (۲) داؤ پیچ۔ گھات (۳) قول۔ عہد۔ بچن۔ (۴) بحث تکرار۔ (۵) مقابلہ۔ برابری۔ سامنا۔
ہوڑا ہوڑی۔ (ہو۔ ڑا۔ ہو۔ ڑی) [ہ۔ ا۔ مث] بحث تکرار۔ ضد۔ (۲) مقابلہ۔ برابری۔ سامنا۔
ہوزری۔ ((Hosiery)) (ہوز۔ ری) [انگ۔ ا۔ مث] موزہ۔ بنیان وغیرہ کی تجارت کی دکان۔
ہَوَس۔ (ہَ۔ وَس) [ع۔ ا۔ مث] (۱) مالیخولیا۔ خبط۔ (۲) شوق۔ اشتیاق۔ آرزو۔ تمنا۔ خواہش۔ (۳) جھوٹا عشق۔ (۴) لالچ۔ آز۔ حرص۔ (۵) شہوتِ نفسانی۔ خواہش۔ (۶) حوصلہ۔ امنگ۔
ہَوس اُڑا دینا۔ (ا۔ محاورہ) ہوس چھوڑ دینا۔
ہَوس بجھنا۔ (ا۔ محاورہ) ہَوس جاتی رہنا۔ خواہش پوری ہونا۔
ہوس پرور۔ ہوس پیشہ۔ (ف۔ صف) بہت زیادہ حرص رکھنے والا۔ لالچی آدمی۔
ہوس کیش۔ (ف۔ صف) وہ شخص جس کا دین و مذہب ہی حرص و آز ہو۔ ہوس کرنے والا۔
ہوس ناک۔ (ف۔ صف) (۱) لالچی۔ حرصی۔ ہوس کا بھرا ہوا۔ (۲) پُرشہوت۔
ہوسناک بڑھیا چٹائی کا لہنگا۔ (ا۔ مثل) شوقین مزاج مگر غریب۔
ہوس نکالنا۔ (ا۔ محاورہ) ارمان نکالنا۔ خواہش پوری کرنا۔ حوصلہ نکالنا۔
ہوس نکلنا۔ آرزو پوری ہونا۔ ارمان نکلنا۔ دل کا حوصلہ نکلنا۔
ہوسٹل۔ (Hostel) (ہوس۔ ٹل) [انگ۔ ا۔ مذ] دار الاقامہ۔ طلبہ کے رہنے کی جگہ۔ بورڈنگ ہاؤس۔

ہَوُسکُٹ۔ (ہَو۔ سکُٹ) [ہ۔ ا۔ مث] عورتوں کا ایک مرض جس میں سب آثار حمل کے ہوتے ہیں لیکن حقیقتاً حمل نہیں ہوتا۔
ہوسکنا۔ [ا۔ مص] (۱) ممکن ہونا (۲) امکان میں ہونا۔
ہو سو ہو۔ [ا۔ تابع فعل] چاہے جو کچھ ہو۔
ہوش۔ [ف۔ ا۔ مذ] (۱) عقل۔ دانش۔ دانائی۔ فہم۔ سمجھ۔ شعور۔ (۲) خبر۔ واقفیت۔ آگاہی۔ سُدھ۔ (۳) روح۔ دل۔ جان۔ (۴) حواس۔ قوتِ مدرکہ۔ حافظہ۔ حس۔ یاد۔
ہوش آنا۔ (ا۔ محاورہ) ہوشیار ہونا۔ سنبھلنا۔ آپے میں آنا۔ (۲) عقل آنا۔ غفلت دُور ہونا (۳) سیانا ہونا۔
ہوش اُڑا دینا۔ (اُڑانا) (ا۔ محاورہ) گھبرا دینا۔ بے اوسان کر دینا۔ حواس باختہ کر دینا۔ (۲) متحیر کر دینا۔ حیرت میں ڈال دینا۔ بے خود کر دینا۔
ہوش اُڑ جانا (اُڑنا)۔ (ا۔ محاورہ) حواس باختہ ہوجانا۔ گھبرا جانا۔ عقل ٹھکانے نہ رہنا۔ حیرت میں آجانا۔
ہوش باختہ ہوجانا۔ (ا۔ محاورہ) گھبرا جانا۔
ہوش بجا رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) ہوش قائم رکھنا۔
ہوش بجا رہنا۔ (ا۔ محاورہ) ہوش قائم رہنا۔
ہوش بکھرنا۔ (ا۔ محاورہ) ہوش پراگندہ ہونا۔
ہوش پراگندہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) حواس باختہ ہوجانا۔ ہوش بکھرنا۔
ہوش پرّاں ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ہوش و حواس قائم نہ رہنا۔ (اُڑ جانا) گھبرا جانا۔
ہوش پکڑنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) عقل حاصل کرنا۔ شعور پکڑنا۔ ہوشیار ہونا۔ (۲) سیانا ہونا۔ سن تمیز کو پہنچنا۔
ہوش پکڑو۔ (ا۔ محاورہ) سنبھلو۔ تمیز سیکھو۔ عقل کے ناخن لو۔
ہوش ٹھکانے رہنا۔ (ا۔ محاورہ) ہوش و حواس درست ہونا۔
ہوش جانا۔ ہوش جاتے رہنا۔ (ا۔ محاورہ) عقل گم ہونا۔ بے اوسان ہوجانا۔
ہوش جمع ہونا (ا۔ محاورہ) ہوش ٹھکانے ہونا۔
ہوش رُبا۔ (ف۔ صف) ہوش لے جانے والا۔ ہوش اڑا دینے والا۔ بے اوسان کر دینے والا۔
ہوش رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) صاحبِ ہوش ہونا۔ خبردار رہنا۔
ہوش سنبھالنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) سیانا ہونا۔ بالغ ہونا۔ (۲) تمیز سیکھنا۔ عقل حاصل کرنا۔
ہوش سے باہر ہونا۔ (ا۔ محاورہ) بے خود ہونا۔ ہوش گم کرنا۔
ہوش کافور ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ہوش جاتے رہنا۔
ہوش کھونا۔ (ا۔ محاورہ) ہوش سے باہر ہونا۔
ہوش کی بناؤ (خبر لو۔ دوا کرو۔ کی لو۔ کے ناخن لو۔ میں آؤ)۔ (ا۔ محاورہ) سنبھلو۔ عقل کرو۔ سمجھو۔ اس موقع پر بولتے ہیں جب کوئی عقل کے خلاف بات کرے۔
ہوش کی کہنا۔ (ا۔ محاورہ) سمجھ کی بات کرنا۔

ہوش گُم ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ہوش اُڑنا
ہوش گوش۔ (ف صف) ہوشیاری۔ عقل۔ سمجھ۔ دانائی۔
ہوش مند۔ (ف۔ صف) ہوش والا۔ عقل مند۔ ذی شعور۔
ہوش میں آنا۔ (ا۔ محاورہ) ہوشیار ہونا۔ تمیز سیکھنا۔ (۲) آپے میں آنا۔ سنبھلنا۔ (۳) عبرت پکڑنا۔
ہوش میں آؤ۔ (ا۔ محاورہ) عقل سیکھو۔ تمیز حاصل کرو۔ عقل سے بات کرو۔
ہوش نہ رہنا۔ (ا۔ محاورہ) بدحواسی طاری ہونا۔ خبر نہ ہونا۔
ہوش نہ ہونا۔ (ا۔ محاورہ) حواس درست نہ ہونا۔ سُدھ نہ ہونا۔
ہوش والا۔ (ف۔ صف) ہوش مند۔ ہوشیار۔ سیانا۔ باخبر۔
ہوش وحواس۔ (ف۔ ا۔ مذ) عقل وتمیز۔
ہوش وحواس اُڑجانا۔ (ا۔ محاورہ) عقل ٹھکانے نہ رہنا۔ اوسان جاتے رہنا۔
ہوش ہرن ہوجانا (ہوا ہونا)۔ (ا۔ محاورہ) ہوش اُڑجانا۔ گھبراجانا۔
ہوش ہونا۔ (ا۔ محاورہ) سُدھ ہونا۔ خبر ہونا۔ حواس درست ہونا۔
ہوشیار۔ (ف۔ صف) (۱) فہیم۔ دانا۔ عاقل۔ واقف۔ خبردار۔ (۲) عیّار۔ چالاک۔ (۳) جاگتا۔ بیدار۔ چوکس۔ چوکنّا۔
ہوشیار کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) آگاہ کرنا۔ خبردار کرنا۔ جتانا۔ متنبہ کرنا۔ (۲) جگانا۔ بیدار کرنا۔ (۳) غفلت سے ہوش میں لانا۔
ہوشیار ہوجانا۔ (ہونا) (ا۔ محاورہ) (۱) ہوش میں آجانا۔ (۲) بیدار ہوجانا۔ (۳) چوکس ہوجانا۔ (۴) بڑا ہوجانا۔ سیانا ہوجانا۔ جوان ہوجانا۔
ہوشیاری۔ (ف۔ ا۔ مث) (۱) دانائی۔ عقل مندی (۲) خبرداری۔ چوکسی۔ (۳) دُور اندیشی (۴) عیّاری۔ چترائی۔ (۵) احتیاط۔
ہُوک۔ [ا۔ ا۔ مث] (۱) وہ درد جو دل یا سینے میں ٹھہر ٹھہر کر یا یکایک اُٹھے۔ (۲) کراہ۔
ہُوک اُٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) درد ہونا۔ پہلو میں درد اُٹھنا۔
ہَوکا۔ (ہَو۔ کا) [ہ۔ ا۔ مذ] (۱) کھانے کی بے انتہا حرص۔ (۲) لالچ۔ کسی چیز کی بے انتہا خواہش۔
ہَوکا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت لالچ کرنا۔
ہوکا لگنا۔ (ا۔ محاورہ) بہت سی ہوس کرنا۔
ہوکر۔ ہوکے۔ [ا۔ تابع فعل] (۱) پاس سے۔ نزدیک۔ (۲) درمیان سے۔ (۳) ہوتے ہوئے۔ گزرے ہوئے۔ (۴) ضرور۔ لابُد۔
ہوگا۔ [ا۔ تابع فعل] شاید۔ (شک کے مقام پر بولتے ہیں)
ہوگزرنا۔ [ا۔ مص] (۱) گزرے ہوئے زمانے میں ہونا۔ (۲) واقع ہونا۔ (۳) ختم ہونا۔
ہَول۔ [ع۔ ا۔ مذ] (۱) خوف۔ ڈر۔ خطر۔ اندیشہ۔ (۲) اضطراب۔ گھبراہٹ۔
ہَول آنا۔ (ا۔ محاورہ) دہشت سماجانا۔ ڈرنا۔
ہَول اُٹھنا۔ (ا۔ محاورہ) خوف پیدا ہونا۔ دہشت سے گھبراجانا۔
ہَول بیٹھ جانا۔ (ا۔ محاورہ) ڈر بیٹھ جانا۔ خوف چھاجانا۔ خوف سماجانا۔
ہَول پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) خوف پڑنا۔ دہشت ہونا۔ (۲) اضطراب ہونا۔ گھبراہٹ ہونا۔
ہَول پکار۔ (ا۔ مث) شور وغوغا۔
ہَول جول۔ (ا۔ مث) گھبراہٹ۔ اضطراب۔ جلدی۔
ہَولِ دِل۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مذ) دِل کی دھڑکن۔ اختلاجِ قلب۔ خفقان۔
ہَول دِل ہونا۔ (ا۔ مث) دھڑکن ہونا۔ دِل دھڑکنا۔
ہَول دلا۔ (ا۔ صف) بُزدل۔ نامرد۔ ڈرپوک۔
ہَولِ دلی۔ (ا۔ مث) (۱) گلے میں ڈالنے کی ایک چیز جس سے دل کا خوف دُور ہوجاتا ہے۔ (۲) گھبراہٹ (۳) بُزدلی۔
ہَول رہنا۔ (ا۔ محاورہ) خوف اور گھبراہٹ رہنا۔
ہَول زدہ۔ (ع۔ ف۔ صف) خوف زدہ۔ دہشت کا مارا ہوا۔
ہَول سمانا۔ (ا۔ محاورہ) دہشت سمانا۔ خوف سمانا۔
ہَول کھانا۔ (ا۔ محاورہ) ڈرنا۔ ڈرجانا۔ دہشت میں رہنا۔
ہَولناک۔ (ع۔ ف۔ صف) بھیانک۔ ڈراؤنا۔ مہیب۔ خوفناک۔ ہیبت ناک۔
ہُول۔ (ہ۔ ا۔ مث) دھکّا۔ صدمہ۔ ضرب۔ کسی دھار والے آلے کا چبھونا۔
ہُول چلنا۔ (ا۔ محاورہ) گھونپا جانا۔ ہولا مارنے لگنا۔
ہُول دینا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہُول مارنا۔ (۲) کنایۃً کسی کام کے لیے اشتعال دینا۔
ہَولا۔ (ہَو۔ لا) [ہ۔ صف۔] گھبرایا ہوا۔ بوکھلایا ہوا۔
ہَولا جَولی۔ (ا۔ مث) (۱) گھبراہٹ۔ اضطراب۔ بے تابی (۲) بھاگڑ۔ افراتفری۔
ہَولا خبطا۔ (ا۔ صف) بدحواس۔
ہولا۔ (ہو۔ لا) [ہ۔ ا۔ مث] بھُنے ہوئے سبز چنے۔
ہولا کھائے منہ ہاتھ دونوں کالے۔ (ا۔ مثل) بُرے کام میں ہر طرح کی بدنامی ہوتی ہے۔
ہُولا۔ (ہُو۔ لا) [ہ۔ ا۔ مذ] ہُول۔ برچھے بھالے وغیرہ کی نوک کا صدمہ۔
ہُولنا۔ (ہُول۔ نا) [ا۔ مص] (۱) آنکس لگانا۔ (۲) فیل بانوں کا ہاتھی کو چلانا۔ (۳) دھکیلنا۔ ریلنا۔
ہَولُو۔ (ہَو۔ لُو) [ا۔ صف] (۱) متلون مزاج۔ (۲) احمق۔ گاودی۔ ہونّق۔
ہَولی۔ (ہَو۔ لی) (ا۔ مث) ہندوؤں کا ایک تیوہار جو موسمِ بہار میں منایا جاتا ہے۔
ہَولی جلانا۔ (ا۔ محاورہ) ہولی کے دن لکڑیوں کا ڈھیر جلانا۔
ہَولی کا بھڑوا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) وہ جس پر ہولی کے دن خوب رنگ وغیرہ ڈال کر مسخرہ بنایا جائے۔
ہولی کھیلنا۔ (منانا) ہولی کے دن ایک دوسرے پر رنگ چھڑکنا۔ خوشیاں منانا۔
ہَولے۔ (ہَو۔ لے) [ا۔ تابع فعل] سہج۔ آہستہ۔ بتدریج۔

ہَولے سے ۔ (ا۔ تابع فعل) آہستہ سے ۔ ہلکے سے ۔
ہَولے ہَولے ۔ (ا۔ تابع فعل) آہستہ آہستہ ۔ ٹھہر ٹھہر کر ۔ سج سج ۔
ہولینا ۔ (ہو ۔ لے ۔ نا) [ا۔ مص] (۱) ہو چکنا ۔ ہو جانا ۔ (۲) پورا ہونا ۔ تمام ہو جانا ۔ کسی طرف کا راستہ اختیار کرنا ۔ (۴) ساتھ چلنا ۔ (۵) لڑائی ہونا ۔
ہوم ۔ [س ۔ ا ۔ مذ] ہون ۔ ہندوؤں کی ایک مذہبی رسم جس میں منتر پڑھتے ہوئے آگ میں گھی ڈالتے جاتے ہیں ۔
ہوم ۔ (Home) [انگ ۔ ا ۔ مذ] گھر ۔ مکان ۔ وطن ۔
ہوم ڈیپارٹمنٹ ۔ (Home Department) [انگ ۔ ا ۔ مذ] محکمہ امورِ داخلہ ۔
ہوم رُول ۔ (Home Rule) [انگ ۔ ا ۔ مذ] حکومت خود اختیاری ۔
ہوم سیکرٹری ۔ (Home Secretary) [انگ ۔ ا ۔ مذ] محکمہ امورِ داخلہ کا سیکرٹری ۔
ہوم منسٹر ۔ (Home Minister) [انگ ۔ ا ۔ مذ] وزیر داخلہ ۔
ہومیوپیتھ ۔ (Homoeopath) (ہوم ۔ یو ۔ پیتھ) [انگ ۔ ا ۔ مذ] علاج بالمثل کا ڈاکٹر ۔
ہومیوپیتھک ۔ (Homoeopathic) (ہو ۔ م ۔ یو ۔ پے ۔ تھک) [انگ ۔ صف] علاج بالمثل سے متعلق ۔ ہومیوپیتھی کا ۔
ہومیوپیتھی ۔ (Homoeopathy) [انگ ۔ ا ۔ مث] علاج بالمثل ۔ گرمی کا گرمی اور سردی کا سردی سے علاج ۔
ہَوَن ۔ (ہَ ۔ وَنْ) [س ۔ ا ۔ مذ] دیکھیے "ہوم"
ہُوں ۔ [ا ۔ فعل ناقص] ہاں ۔ بلے ۔ کلمہ اقبال و اقرار یا اجازت ۔
ہُوں کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) زبان سے ہاں کہنا ۔ رضامندی ظاہر کرنا ۔ (۲) ٹوکنا ۔ روکنا ۔
ہُوں ہاں کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) صاف جواب نہ دینا ۔ ٹال مٹول کرنا ۔ آرے بلے کرنا ۔ (۳) بچہ کا پہلے پہل بولنے لگنا ۔
ہُوں ہاں نہ کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) دم نہ مارنا ۔ چُپ رہنا ۔
ہُوں ہُوں ۔ [ا ۔ کلمۂ ایجاب و انکار] (۱) کلمہ جس سے انکار و اقرار دونوں باتیں ثابت ہوتی ہیں ۔ (۲) کسی بات کو رد کرنے کا کلمہ ۔
ہُوں ہُوں کرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ہاں ہاں کرنا ۔ منہ سے ہوں ہوں کی آواز نکلنا ۔ (۲) ٹالنا ۔ ٹال مٹول کرنا ۔ (۳) روکنا ۔ ٹوکنا ۔
ہونا ۔ (ہو ۔ نا) [ہ ۔ مص] (۱) پیدا ہونا ۔ جنم لینا ۔ (۲) ظاہر ہونا ۔ (۳) واقع ہونا ۔ وارد ہونا ۔ پیش ہونا ۔ (۴) موجود ہونا ۔ رہنا ۔ (۵) بچہ پیدا ہونا ۔ تولد ہونا ۔ (۶) انزال ہونا ۔ جھڑنا ۔ (۷) حاصل ہونا ۔ ملنا ۔ بہم پہنچنا ۔ (۸) معلوم ہونا ۔ (۹) ٹھہرنا ۔ قرار پانا ۔ تسلیم کیا جانا ۔ (۱۰) گزرنا ۔ بیتنا ۔
ہونا نہ ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) ہست و نیست ۔ عدم و وجود ۔ (۲) موجودگی عدم موجودگی ۔
ہونا ہوانا ۔ (ا ۔ محاورہ) کسی فعل کا سرزد ہونا ۔ (۲) نقصان ہونا ۔ ضرر پہنچنا ۔ کسی فعل کا با اثر ہونا ۔
ہونے دو ۔ (ا ۔ مثل) (۱) ہو لینے دو ۔ ہو جانے دو ۔ (۲) مت روکو ۔ منع نہ کرو ۔ (۳) کیا پرواہ ہے ۔ کچھ ڈر نہیں ۔
ہونے کے دن ۔ (ا ۔ مذ) حیض کا زمانہ ۔
ہونے والا ۔ (ا ۔ صف) (۱) ہونہار ۔ ہونے جوگ ۔ (۲) پیش آنے والا ۔ ممکن ۔
ہونٹ ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] لب ۔ منہ کے اوپر اور نیچے کا حصہ ۔
ہونٹ پپڑانا ۔ (ا ۔ محاورہ) لبوں کا خشکی یا تشنگی کے سبب نہایت خشک ہو جانا ۔ پپڑی بندھ جانا ۔
ہونٹ پھٹ جانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہونٹ میں شدت سردی سے شگاف پڑ جانا ۔
ہونٹ تک نہ ہلنا ۔ (ا ۔ محاورہ) منہ سے بات تک نہ نکلنا ۔ منہ سے اشارہ تک نہ ہو سکنا ۔
ہونٹ چاٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) شیریں چیز کھانے کے بعد ہونٹوں پر زبان پھیرنا ۔ (۲) مزے دار چیز کا ذائقہ یاد رکھنا ۔
ہونٹ چاٹنے سے پیاس نہیں بجھتی ۔ (ا ۔ مثل) تھوڑی سی امداد کا کچھ فائدہ نہیں ۔
ہونٹ چبانا ۔ (ا ۔ محاورہ) غصے کی حالت میں ہونٹوں کو دانتوں سے کاٹنا ۔
ہونٹ چپکنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مٹھاس کے باعث لب بند ہو جانا ۔
ہونٹ چوسنا ۔ (ا ۔ محاورہ) مساس کی ایک حرکت ۔
ہونٹ خشک ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) منہ سوکھنا (۲) ندامت یا غلبۂ تشنگی سے ہونٹ سوکھنا
ہونٹ سی دینا ۔ (ا ۔ محاورہ) منہ بند کر دینا ۔ خاموش کر دینا ۔ چپ لگا دینا ۔
ہونٹ سی لینا ۔ (ا ۔ محاورہ) چُپ ہو جانا ۔ خاموش ہو جانا ۔
ہونٹ سے ہونٹ ملانا ۔ (ا ۔ محاورہ) لب بہ لب ہونا ۔
ہونٹ کاٹنا ۔ (ا ۔ محاورہ) (۱) افسوس ظاہر کرنا ۔ (۲) جلنا ۔ حسد کرنا ۔ (۳) ہونٹ چبانا ۔
ہونٹ کٹا ۔ (ا ۔ صف) کٹے ہوئے ہونٹ والا ۔
ہونٹ مَلنا ۔ (ا ۔ صف) زبان درازی کی سزا دینا ۔
ہونٹ مَلوں تو دودھ نکل پڑے ۔ (ا ۔ مثل) ابھی دودھ پیتے بچے ہو ۔ ذرا زور کروں تو پیا ہوا دودھ نکل پڑے ۔
ہونٹ نیلے ہونا ۔ (ا ۔ محاورہ) زیادہ سردی یا چوٹ لگنے یا زہر کے اثر سے ہونٹ نیلے ہو جانا ۔
ہونٹ ہلانا ۔ (ا ۔ محاورہ) ہونٹ کو حرکت دینا ۔ بولنا ۔ بات کرنا ۔
ہونٹوں پر پپڑیاں جمنا ۔ (ا ۔ محاورہ) خشکی یا حدت سے لبوں پر پپڑیاں بندھنا ۔
ہونٹوں پر چھٹی کا دودھ یاد آجانا ۔ (ا ۔ محاورہ) شدید مصیبت میں مبتلا ہونا ۔
ہونٹوں پر زبان پھیرنا ۔ (ا ۔ محاورہ) ذائقہ لینا ۔ گھبراہٹ میں بھی ایسا

کیا جاتا ہے۔

ہونٹوں پر ہنسی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) مسکراہٹ ہونا۔

ہونٹوں سے باتیں کرنا۔ (ا۔ محاورہ) اس طرح بات کرنا کہ لب ہلیں مگر آواز نہ آئے۔

ہونٹوں سے دودھ کی بُو نہیں گئی۔ ہونٹوں سے ابھی دودھ کی بُو آتی ہے۔ (ا۔ مثل) ابھی شیرخوار بچے ہو۔ ابھی نادان ہو۔ ابھی دودھ پینا چھوڑا ہے۔ ناتجربہ کار ہو۔

ہونٹوں سے لگانا۔ (ا۔ محاورہ) لب آشنا کرنا۔

ہونٹوں کا ہلنا۔ (ا۔ محاورہ) آہستہ بات کرنا۔

ہونٹوں کی مِسّی پونچھو۔ (ا۔ مثل) بات کرنے کا سلیقہ سیکھو۔ سلیقے سے بات کرو۔

ہونٹوں میں مُسکرانا۔ (ا۔ محاورہ) اس طرح مسکرانا کہ دانت نہ کھلیں اور ہونٹ ہی ہل کر رہ جائیں۔ خندہ زیرِ لب۔

ہونٹوں ہونٹوں میں۔ (ا۔ تابع فعل) ہونٹوں کے اشارے سے۔

ہونٹل۔ ہونٹھل۔ (ہون۔ ٹل۔ ہون۔ ٹھل) [ہ۔ صف] بڑے بڑے اور موٹے موٹے ہونٹوں والا۔

ہونٹھ۔ [ہ۔ ا۔ مذ] دیکھیے ہونٹ۔

ہونٹھی۔ (ہون۔ ٹھی) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) گھوڑے کا دہانہ۔ (۲) دہانے کی زنجیر۔

ہونس۔ [ہ۔ ا۔ مث] (۱) نظرِ بد۔ ٹوک۔ (۲) رشک۔ حسد۔ جلن۔ (۳) عداوت۔ بیر۔ بغض۔

ہونس سے ریس بھلی۔ (ا۔ مثل) حسد سے رشک اچھا۔ عداوت سے رشک اچھا ہے۔

ہونس کا کھا جانا۔ (ا۔ محاورہ) نظرِ بد کا اثر ہو جانا۔

ہونس لگانا۔ (ا۔ محاورہ) نظرِ بد لگانا۔

ہونس لگ جانا۔ (ا۔ محاورہ) نظر لگ جانا۔ ٹوک میں آجانا۔

ہُونسا۔ (ہُوں۔ سا)۔ [ہ۔ صف] حاسد۔

ہونسا سو مُوسا۔ (ا۔ مثل) حاسد آپ اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔

ہُونسنا۔ (ہونس۔ نا) [ا۔ مص] (۱) نظرِ بد لگانا۔ ٹوکنا۔ (۲) جلنا۔ حسد کرنا۔ (۳) برائی چاہنا۔

ہَوَنق۔ (ہَ۔ وَن۔ نَق) [عربی ہَبَنّق کا مورّد۔ صف] احمق۔ بے وقوف۔ جانگلو۔ وحشی۔

ہَونکنا۔ (ہَونک۔ نا) [ا۔ مص] (۱) ہانپنا۔ سانس پھولنا۔ (۲) شیر کا بولنا۔

ہونگے پوت تو جئیں گے بُھوت۔ [ا۔ مثل] اولاد کی اُمید پر بھوت پریت کی پرستش بھی منظور ہے۔ کچھ نفع ہو تو خدمت بھی کریں۔

ہونہار۔ (ہون۔ ہار) [ہ۔ صف] ہونے والا۔ (۲) وہ جس میں لیاقت اور قابلیت کے آثار پائے جائیں۔

ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات۔ (ا۔ مثل) ہونہار بچے کے آثار پہلے ہی اچھے نظر آتے ہیں۔

ہونہار ٹلتی نہیں ہووے سکڑے بیٹس۔ (ا۔ مثل) شدنی ہو کر رہتے ہیں۔

ہو نہ ہو۔ [ہ۔ تابع فعل] (۱) غالباً۔ (۲) یقیناً۔

ہونی۔ (ہو۔ نی) [ہ۔ ا۔ مث] شدنی۔ قسمت کا لکھا۔

ہونے والی۔ ہونے والی بات۔ [ہ۔ ا۔ مث] شدنی۔ ہونی۔ پیش آنے والی۔ قسمت کا لکھا۔

ہُوہا۔ (ہُو۔ ہا) [ہ۔ ا۔ مث] (۱) غل۔ شور۔ (۲) ہنسی ٹھٹھے کی آواز۔ ہاہُو۔ (۳) کبوتروں کے اڑانے کی آواز۔

ہُوہا کرنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) غل مچانا۔ شور مچانا۔ (۲) قہقہہ لگانا۔ (۳) کبوتر اڑانا۔

ہو ہُوا چکنا۔ (ا۔ مص) ہو چکنا۔ ختم ہو جانا۔

ہوئی ہے نہ ہوگی۔ (ا۔ مقولہ) ممکن نہیں۔ ہرگز نہیں ہو سکتی۔ یہ بات کبھی نہ ہوئی ہے نہ آئندہ ہو سکے گی۔

ہُوَیدا۔ (ہُ۔ وَے۔ دا) [ف۔ صف] ظاہر۔ عیاں۔ آشکارا۔ واضح۔ صاف۔ صریح۔

ہ ۔ ی

ہی۔ [ا] (ایک کلمہ جو کلمات کے آخر میں آتا ہے (۱) فقط۔ صرف۔ اکیلا۔ تنہا۔ محض۔ (۲) بالکل۔ ذرا۔ تھوڑا۔ (۳) ضرور۔ (۴) فوراً۔ ذریعہ۔ وجہ سے۔ (۵) تخصیص تاکید کا حرف۔

ہَے۔ (ا۔ تابع فعل) ہونا سے مشتق۔ حاضر۔ موجود۔

ہَے تو (یہ) یوں۔ (ا۔ بول چال) اصل بات یہ ہے۔

ہَے۔ [ف۔ حرف ندبہ] (ہائے کا مخفف) افسوس۔ ہائے۔ تنبیہ، تحسین اور ندا کے لیے آتا ہے۔

ہَے ظالم۔ (کلمۂ تاسف) ہائے ظالم۔ ہائے کم بخت۔ ہائے افسوس۔

ہَے غضب۔ (کلمۂ تاسف) غضب ہوا۔ ستم ہوا۔

ہَے ہَے۔ (ا۔ کلمۂ تاسف) ہائے۔ ہائے۔ افسوس۔

ہَے ہَے کر کے پیٹنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نوحہ کر کے رونا۔ (۲) کسی کے مرنے کی آرزو کرنا۔

ہَے ہَے نہ کھٹے کھٹے۔ (ا۔ مثل) جھگڑا نہ ٹلتا۔ جھک جھک نہ بک بک۔

ہِیا۔ (ہِ۔ یا) [ہ۔ ا۔ مذکر] دل۔ من۔ چِت۔ کلیجہ۔ جگر۔ قلب۔ (۲) ہوش حواس۔ جرأت۔ دلیری۔ حوصلہ۔

ہِیاو۔ (ہِ۔ یا۔ او) [ہ۔ ا۔ مذ] حوصلہ۔ ہمت۔ جرأت۔

ہیاو پڑنا۔ (ا۔ محاورہ) ہمت پڑنا۔

ہیاو کھل جانا۔ (ا۔ محاورہ) دل کا ڈر جاتا رہنا۔ جھجک مٹ جانا۔

ہَیبَت۔ (ہَے۔ بَت) [ع۔ ا۔ مث] دہشت۔ رعب۔ ڈر۔

ہیبت چھانا۔ (ا۔ محاورہ) ڈر جانا۔ گھبرا جانا۔ رعب میں آجانا۔

ہَیبت زدہ۔ (ع۔ ف۔ صف) ڈرا ہوا۔ خوفزدہ۔ سہما ہوا۔
ہیبتِ سلطانی۔ (ف۔ا۔ صف) شاہی رعب و دبدبہ۔
ہیبت ناک۔ (ع۔ ف۔ا۔ صف) خوف ناک۔ مہیب۔ ڈراؤنا۔ خطرناک۔ پُرخطر۔
ہیبس کارپس۔ (Habeas Corpus) (ہے۔ ب۔ یَس۔ کار۔ پَس)۔ [انگ۔ا۔ مث] ملزموں پر مقدمہ چلانے کے لیے ان کو عدالت کے سامنے پیش کرنے کا حکم نامہ۔ پروانہ حاضریٔ ملزم۔
ہَیتنت۔ (ہ۔ا۔ مذ۔ بیائے مجہول مث) (۱) سبب۔ باعث۔ کارن۔ (۲) لگن۔ لو۔ تعلق۔ عشق۔ محبت۔
ہَیٹ۔ (Hat) [انگ۔ا۔ مذ] انگریزی ٹوپی۔
ہیٹ۔ (ہ۔ تابع فعل) (۱) نیچے۔ تلے۔ زیر (۲) [صف] پست۔ نیچا۔ (۳) کمینہ۔ سفلہ۔ (۴) ذلیل۔ خراب۔
ہَیٹا۔ (ہے۔ ٹا) [ہ۔ا۔ صف] (۱) چھوٹا۔ گھٹیا۔ ناقص۔ (۲) کمینہ۔ سفلہ۔ پست ہمت۔ کمزور۔ بزدل۔ ڈرپوک۔ (۳) ادنیٰ۔ کم درجہ۔ کم رتبہ کا۔ (۴) بودا۔
ہِیٹر۔ (ہی۔ ٹَر) (Heater) [انگ۔ا۔ مذ] گرم کرنے کا ظرف۔ انگیٹھی۔
ہیٹی۔ (ہے۔ ٹی) [ہ۔ا۔ مث] ذلت۔ سُبکی۔ بدنامی۔ رسوائی۔ بےقدری۔ تحقیر۔
ہیٹی کرنا۔ (ا۔ محاورہ) رسوائی کرنا۔ بے عزتی کرنا۔
ہیٹی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ذلت ہونا۔ سبکی ہونا۔ نک کٹی ہونا۔ رسوائی ہونا۔
ہَیجا۔ (ہے۔ جا) [ع۔ا۔ مث] جنگ۔ لڑائی۔ رزم۔
ہَیجان۔ (ہے۔ جان) [ع۔ا۔ مذ] (۱) جوش۔ اُبال۔ (۲) تیزی۔ شدت۔ زور۔ غلبہ۔
ہیجڑا۔ (ہیج۔ ڑا) [ہ۔ا۔ مذ] (۱) وہ شخص جس کے خصیے اور عضو تناسل کاٹ ڈالے گئے ہوں۔ مخنث۔ خواجہ سرا۔ (۲) [صف] نامرد۔ زنانہ۔ زنخا۔ بودا۔
ہیجڑا بنانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) نامرد بنانا۔ زنخہ بنانا۔ عضو تناسل کاٹ کر مخنث بنانا۔
ہیجڑے کا اللہ میاں نے اٹھنّی کا اعتبار نہیں کیا۔ (ا۔ مثل) ہیجڑے کا بالکل اعتبار نہیں ہے۔
ہیجڑے کے گھر بیٹا ہوا۔ (ا۔ مثل) ناممکن بات ہوگئی۔ اچنبھے کی بات ہوگئی۔
ہیچ۔ [ف۔ صف] (۱) معدوم۔ کچھ نہیں۔ (۲) کم۔ قلیل۔ (۳) نکما۔ ناکارہ۔ (۴) قابلِ نفرت۔ زبون۔ (۵) پوچ۔
ہیچ آفت نہ رسد گوشۂ تنہائی را۔ (ا۔ ف۔ مثل) جو سب سے الگ ہوگیا وہ رنج و غم سے نجات پاگیا۔
ہیچ سمجھنا۔ (ا۔ محاورہ) ناچیز سمجھنا۔ حقیر جاننا۔
ہیچ کارہ۔ (ف۔ صف) (۱) نالائق۔ ناکارہ۔ (۲) بے فائدہ۔
ہیچ کس۔ (ف۔ صف) ناکارہ و ناقص آدمی۔
ہیچ مداں۔ (ف۔ صف) (۱) بے علم۔ ناداں۔ ناواقف۔ کچھ نہ جاننے والا۔ ناچیز۔
ہیچ مدانی۔ (ف۔ا۔ مث) بے علمی۔ نادانی۔ بے ہنری۔
ہیچ میرز۔ (ف۔ صف) بے قیمت۔ ناچیز۔
ہیچ در پوچ۔ (ف۔ صف) (۱) بے مغز۔ (۲) لغو۔ بیہودہ۔ فضول۔ نکما۔ ناکارہ۔ (۳) گھٹیا۔ ناقص۔ بہت معمولی۔
ہَیڈ۔ (Head) [انگ۔ا۔ مذ] (۱) سر۔ (۲) سرگروہ۔ سردار۔ پیشوا۔ (۳) صدر۔
ہیڈ آفس۔ (Head Office) [انگ۔ا۔ مذ] صدر دفتر۔
ہیڈ فون۔ (Headphone) [انگ۔ا۔ مذ] لاسلکی یا ٹیلیفون کا سننے کا آلہ جسے دونوں کانوں میں لٹکا دیتے ہیں۔
ہیڈ کانسٹیبل۔ (Head Constable) [انگ۔ا۔ مذ] سپاہیوں کا افسر۔
ہیڈ کلرک۔ (Head Clerk) [انگ۔ا۔ مذ] میر منشی۔ صدر محرر۔ کلرکوں کا افسر۔
ہیڈ کوارٹر۔ (Headquarter) [انگ۔ا۔ مذ] (۱) صدر مقام۔ (۲) فوجی مرکز۔ سپہ سالار کی فرودگاہ۔
ہیڈ ماسٹر۔ (Head Master) [انگ۔ا۔ مذ] صدر مدرس۔ مدرس اعلیٰ۔
ہیڈ مسٹرس۔ [انگ۔ا۔ مث] دیکھیے "ہیڈ ماسٹر" جس کی یہ تانیث ہے۔
ہَیڈرا۔ (ہیڈ۔ را) [ہ۔ا۔ مذ] حال۔ درجہ حرارت۔
ہِیر۔ [ہ۔ا۔ مونث] (۱) خلاصہ۔ جوہر۔ سکت۔ مغز (۲) رانجھا کی معشوقہ کا نام۔ (۳) جڑ۔ اصل۔ (۵) طاقت۔ زور (۶) [صف] صاف۔ شفاف۔ خالص۔
ہِیرا۔ (ہی۔ را) [ہ۔ا۔ مذ] (۱) الماس۔ ایک بیش قیمت سخت پتھر۔ (۲) [کنایۃً] عمدہ۔ نفیس۔ کھرا۔ نہایت شریف۔
ہیرا آدمی۔ (ا۔ مذ) سچا آدمی۔ کھرا آدمی۔
ہیرا کھانا۔ (ا۔ محاورہ) خودکشی کی نیت سے الماس کھانا۔ (کنایتاً) رشک سے جان دینا۔
ہیرامن۔ (ہ۔ا۔ مذ) طوطا۔ مٹھو۔
ہیرا ہینگ۔ (ہ۔ا۔ مذ) عمدہ قسم کی ہینگ۔
ہیرے کی پرکھ جوہری جانے۔ (ا۔ مثل) اہلِ ہنر کو قدردان ہی پہچانتا ہے۔
ہیرے کی کنی کھانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ریزۂ الماس کھانا۔ (۲) [کنایۃً] خودکشی کرنا۔
ہیرا پھیری۔ (ہے۔ را۔ پھے۔ ری) [ہ۔ا۔ مث] کسی سودے کو لانا اور پھر پھیرنے کو جانا۔ بار بار آنا جانا۔ (۲) پیچ پاچ۔ مکر و فریب۔

ہیر پھیر ۔ (ہیر۔ پھیر) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) گردش۔ چکر۔ انقلاب۔ (۲) تبادلہ۔ ادل بدل۔ مال دے کر مال لینا۔ (۳) راستے کا خم و پیچ۔ (۴) قصور۔ کمی۔ کوتاہی۔ (۵) ایچ پیچ۔ مکر و فریب۔

ہیر پھیر کی باتیں ۔ [ا ۔ مث] دھوکے کی باتیں۔ ایچ پیچ کی باتیں۔

ہیر ڈریسر ۔ (Hair Dresser) [انگ ۔ ا ۔ مذ] بال سنوارنے والا۔ بال تراشنے والا۔ نائی۔ حجام۔

ہیر کٹنگ سیلون ۔ (Hair Cutting Saloon) [انگ ۔ ا ۔ مذ] وہ جگہ جہاں بال تراشے جاتے ہیں۔ حجام کی دُکان۔

ہیرنا ۔ (ہیر۔ نا) [ا ۔ مص] (۱) دیکھنا۔ مشاہدہ کرنا۔ ملاحظہ کرنا۔ (۲) تلاش کرنا۔ ڈھونڈنا۔ (۳) شکار کرنا۔ (۴) پیروی کرنا۔ تعاقب کرنا۔ (۵) پکڑنا۔ گرفت کرنا۔

ہیرو ۔ (Hero) (ہی۔ رو) [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) آدھا دیوتا۔ فوق البشر (۲) بہادر۔ شجاع۔ غازی۔ سورما۔ (۳) وہ شخص جس پر قصے کا مدار ہو۔ ہیرو افسانہ۔

ہیرُو ۔ ہیرُو ۔ (ہے۔ رُو۔ ہے۔ رُو) [ہ ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کے گیت جو گوالے دیوالی کے دن گاتے ہیں۔

ہیروا ۔ (ہیر۔ وا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] وہ حالت جب بچہ کسی کو یاد کرتا ہے۔

ہیروا کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] بچہ کا کسی کو یاد کرنا

ہیروئن ۔ (Heroine) (ہی۔ رو۔ اِن) [انگ ۔ ا ۔ مث] ہیرو کی تانیث (۱) دیوناری۔ آدھی دیوی۔ (۲) بہادر عورت۔ وہ عورت جس پر قصے کا دار و مدار ہو۔ ملکۂ افسانہ۔

ہیرے پھیرے ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذ] بار بار آنا جانا۔

ہیرڑا ۔ (ہیے۔ ڑا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) گوشت۔ لحم۔ ماس۔ (۲) شکار (۳) سالن۔ ترکاری۔

ہیرڑی ۔ (ہیے۔ ڑی) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) شکاری۔ صیاد۔ (۲) شکاری جانور۔

ہیز ۔ [ف ۔ ا ۔ مذکر] (۱) ہیجڑا۔ مخنث۔ خواجہ سرا۔ زنخہ۔ (۲) بزدل۔ نامرد۔ بودا۔ ڈرپوک۔

ہیزم ۔ (ہیے۔ زم) [ف ۔ ا ۔ مث] جلانے کی لکڑی۔ سوکھی لکڑی۔ ایندھن۔

ہیزم فروش ۔ لکڑیاں بیچنے والا۔ لکڑہارا۔

ہیژدہ ۔ ہیزدہ ۔ (ہیژ۔ دَہ) [ف ۔ ا ۔ عدد ۔] اٹھارہ۔ ۱۸

ہیشمی ۔ (ہیش۔ می) [ق ۔ ا ۔ مث] مٹھائی کی ایک قسم۔

ہیضہ ۔ (ہیے۔ ضہ) [ع ۔ ا ۔ مذ] ایک مہلک اور متعدی بیماری۔

ہیضہ پھیلنا ۔ [ا ۔ محاورہ] ہیضے کی وبا عام ہو جانا۔

ہیضہ کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] ہیضے میں مبتلا ہونا۔

ہیضہ ہونا ۔ [ا ۔ محاورہ] ہیضے کا مرض لاحق ہونا۔

ہیک ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] ایک قسم کی بُو۔ ہلدی وغیرہ کی بُو۔

ہیکڑ ۔ (ہیے۔ کڑ) [ہ ۔ صفت] (۱) زبردست۔ خود سر۔ شیخی مارنے والا۔ (۲) موٹا تازہ۔ ہٹا کٹا۔

ہیکڑی ۔ (ہیک۔ ڑی) [ہ ۔ ا ۔ مث] (۱) زور آوری۔ زبردستی۔ سرکشی۔ (۲) شیخی۔

ہیکڑی جتانا۔ ہیکڑی کرنا ۔ [ا ۔ محاورہ] (۱) زبردستی کرنا۔ زور دکھانا۔ (۲) اینٹھنا۔ اکڑ خوں کرنا۔ (۳) دھمکی دینا۔

ہیکڑی سے ۔ [ا ۔ تابع فعل] زبردستی سے۔

ہیکل ۔ (ہیے۔ کل) [ع ۔ ا ۔ مث] (۱) صورت یا بت جو کسی سیارے کے نام پر بنایا جائے۔ (۲) [مجازاً] سیارے کا مندر (۳) بڑے جسم کا گھوڑا۔ (۴) بت خانے کا بڑا مکان (۵) شان و شوکت عظمت۔ شکوہ۔ (۶) تعویذ۔ جنتر۔ حمائل۔ (۷) صورت۔ شکل۔ نقشہ۔ (۸) علامت۔ نشان۔ (۹) عدد۔ ہندسہ۔ (۱۰) تصویریہ۔ ہیئت۔ (۱۱) وضع قطع۔ (۱۲) جسم۔ بدن۔ قد۔ قامت۔ جمع ہیاکل۔

ہیگا ۔ (ہیے۔ گا) [ا ۔ فعل ناقص ۔ ق] ہے۔ موجود ہے۔ حاضر ہے۔

ہیل ۔ [ہ ۔ ا ۔ مث] بھری ہوئی ٹوکری یا ٹوکرا۔

ہیل ۔ [ف ۔ ا ۔ مث] سفید الائچی۔ چھوٹی الائچی۔

ہیل ۔ (Heel) [انگ ۔ ا ۔ مث] (۱) ایڑی (۲) وہ حصہ جو ایڑی پر آئے۔

ہیلا ۔ (ہیے۔ لا) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) دھکیل۔ دھکا۔ ٹھیلا۔ (۲) کام۔ کاج۔ (۳) بار۔ وار۔ دفعہ۔ مرتبہ۔ (۴) ٹوکرا۔ ٹوکری۔ (۵) آواز۔ ہانک۔

ہیلا دینا ۔ (مارنا) ۔ (۱) دھکیلنا۔ ریلنا۔ پیلنا۔ دھکا دینا۔ (۲) ہانک مارنا۔ پکارنا۔

ہیلتھ ۔ (   ) [انگ ۔ ا ۔ مث] صحت۔ تندرستی۔

ہیلتھ آفیسر ۔ (Health Officer) [انگ ۔ ا ۔ مذ] افسر محکمۂ حفظانِ صحت۔

ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ۔ (Health Department) محکمۂ حفظانِ صحت۔

ہیل میل ۔ (ہیل میل) [ہ ۔ ا ۔ مذ] (۱) میل جول۔ ربط ضبط۔ راہ رسم۔ (۲) موافقت۔ ارتباط۔ پیار۔

ہیلنا ۔ (ہیل۔ نا) [ا ۔ مص] تیرنا۔ پیرنا۔ شناوری کرنا۔

ہیلو ۔ (Hallo) (ہے۔ لو۔ ہَیل۔ لو) [انگ ۔ ا ۔ مذ] (۱) متوجہ کرنے کا کلمہ۔ (۲) اظہارِ تعجب کا کلمہ۔ اخاہ۔ ارے۔

ہیلی کاپٹر ۔ (Helicoptor) [انگ ۔ ا ۔ مذ] ایک قسم کا چھوٹا ہوائی جہاز جس کے اوپر پنکھا ہوتا ہے۔ یہ فضا میں ساکن رہ سکتا ہے اور کہیں بھی اتارا جا سکتا ہے۔

ہیمہ ۔ (ہی۔ مَہ) [ف ۔ ا ۔ مث] ایندھن۔ ہیزم۔

ہیمیا ۔ (ہی۔ م۔ یا) [ع ۔ ا ۔ مث] علم طلسم۔

ہین ۔ [ا] کلمۂ تنبیہ و ممانعت (۱) باز آ۔ خبردار۔ ہوش کر۔ (۲) استفہام کے لیے۔ کیا؟ (۳) تعجب و استعجاب کے لیے۔

ہین ہین ۔ [ا] نہایت تنبیہ و ممانعت اور باز رکھنے کے لیے بولتے ہیں۔ خبردار۔

ہینا ۔ (ہی۔ نا) [ہ ۔ صفت] (۱) گھٹیل۔ گھٹا ہوا۔ کم۔ کوتاہ۔ چھوٹا۔ (۲)

ناقص۔ ناتمام۔ ادھورا۔ (۳) کھوٹا۔ (۴) خالی۔ تہی۔ (۵) منسوخ۔ باطل۔ (۶) بد۔ بُرا۔ ہیلٹا۔ ہیٹی۔ (۷) خراب۔ نکما۔

ہینا۔ (ہِین۔نا) [ہ۔ ا۔ مث] کمی۔ تخفیف۔ گھٹت۔ کٹوتی۔

ہینڈ۔ (Hand) [انگ۔ ا۔ مذ] ہاتھ۔ دست۔

ہینڈز اَپ (Hands Up) ہاتھ اٹھاؤ۔ (اور بے حس و حرکت کھڑے رہو۔)

ہینڈ بُک (Hand Book) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) دستی کتاب۔ رسالہ۔ (۲) دستور العمل۔

ہینڈ بِل۔ (Hand Bill) [انگ۔ ا۔ مذ] چھوٹے چھوٹے اشتہار جو ہاتھ سے بانٹے جائیں۔ دستی اشتہار۔

ہینڈ بیگ۔ (Hand Bag) [انگ۔ ا۔ مذ] دستی بیگ۔ چھوٹا بکس۔

ہینڈل (Handle) (ہَین۔ ڈل) [انگ۔ ا۔ مذ] دستہ۔ موٹھ۔ قبضہ۔

ہیننا۔ (ہِین۔نا) [ا۔ مص] ۔ گھوڑے کا ہنہنانا۔ گدھے کا رینگنا۔

ہینگ ۔ (ہ۔ ا۔ مث) ایک درخت کا بدبو دار گوند جو اکثر امراض میں کام آتا ہے۔

ہینگ آئی تو باٹ لگائی۔ (ا۔ مثل) موقع کھو دیا۔

ہینگ لگا کر رکھو۔ (ا۔ مثل) (طنزاً) ہوا نہ لگنے دو۔ بچا کر رکھو۔

ہینگ لگانا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) کسی چیز کو ہینگ مَلنا۔ (۲) زک دینا۔ ہرانا۔ نیچا دکھانا۔ ذلیل کرنا۔ (۳) سنوارنا۔ بنانا۔

ہینگ ہگنا۔ (ا۔ محاورہ) (۱) ہیضے کے مرض میں مبتلا ہونا۔ (۲) بیمار پڑا رہنا۔ (۳) نہایت کمزور اور ناتواں ہونا۔

ہینگا ۔ (ہَین۔ گا) [ہ۔ ا۔ مذ] کھیت میں پھیرنے کا پٹڑا۔ سُہاگہ۔

ہینگر (Hanger) [انگ۔ ا۔ مذ] کپڑے وغیرہ لٹکانے کی کھونٹی۔ (۲) ہوائی جہازوں کا شیڈ۔

ہیُو۔ (ہی۔ او) [ہ۔ ا۔ مث] گائے وغیرہ بلانے کی آواز۔

ہیُولا۔ ہیُولیٰ۔ (ہَ۔ یُو۔ لا) [ع۔ ا۔ مذ] (۱) ہر چیز کا مادہ۔ ماہیت۔ اصل۔ (۲) ڈھیر۔ تودہ۔ انبار۔ (۳) لوتھڑا۔ مضغہ۔ بیڈول جسم۔ (۴) ڈول ڈھانچ۔ خاکہ۔ (۵) [صف] ناشائستہ۔ غیر مہذب۔ (۶) لاغر۔ ضعیف۔ (۷) متلون مزاج۔

ہَیولائے اوّل۔ (ع۔ ا۔ مذ) جوہر اوّل۔ عقل اوّل۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام۔

ہیوی۔ (Heavy) (ہے۔ وِی) [انگ۔ صف] بھاری۔ بوجھل۔ وزنی۔ گراں۔

ہَیوی ویٹ۔ (Heavy Weight) مُکّا باز پہلوان جس کا وزن دو من سے زیادہ ہو۔

ہَیہات۔ (ہے۔ ہات) [ع۔] (۱) افسوس کا کلمہ۔ (۲) افسوس۔ ہائے ہائے۔

ہَیہات ہَیہات۔ (ع۔ کلمہ تاسف) (۱) غضب ہوا۔ افسوس افسوس ہے ہے۔ (۲) حیف۔ صد حیف۔ وائے۔ دریغ۔ (۳) رونے پیٹنے کی آواز۔ ہائے ہائے۔ واویلا۔

ہی ہی۔ (ہِی۔ ہِی) [ہ۔ ا۔ مث] ہنسنے کی آواز۔ کھِل کھِل۔

ہی ہی ٹھی ٹھی۔ (ہ۔ ا۔ مث) بیہودہ ہنسی۔

ہَیئَت۔ (ہے۔ اَت) [ع۔ ا۔ مث] وہ علم جس میں اجرام فلکی۔ زمین کی گردش اور کشش وغیرہ سے بحث کی جاتی ہے۔ (۲) بناوٹ۔ ساخت۔ (۳) صورت۔ شکل۔ (۴) حالت۔ کیفیت۔ طور۔ طریق۔

ہَیئتِ اصلی۔ (ا۔ محاورہ) حقیقی شکل۔

ہَیئت بدلنا۔ (ا۔ محاورہ) شکل بدلنا۔

ہَیئت پکڑنا۔ (ا۔ محاورہ) صورت اختیار کرنا۔

ہَیئت دان۔ (ع۔ ف۔ صف) علم ہیئت جاننے والا۔ نجومی۔

ہَیئت کذائی۔ (ع۔ ف۔ ا۔ مث) موجودہ حالت جیسی کہ حالت ہے۔

ہَیئتِ مجموعی۔ (ع۔ ا۔ مث) مجموعی حالت۔ عام حالت۔

ہَیئات۔ (ع۔ صف) جمع ہَیئت۔ صورت۔ شکل۔ اجرام فلکی کا علم۔

ہیئے کا اندھا۔ (ا۔ صف) کور باطن۔ عاقبت نااندیش۔ بے وقوف۔ احمق۔

ہیئے کی پھوٹنا۔ (ا۔ محاورہ) بے وقوف ہونا۔ مورکھ ہونا۔

ی

یا۔ یے [ع] اُردو کا پینتیسواں ۔فارسی کا بتیسواں ۔عربی کا اٹھائیسواں اور ہندی کا چھبیسواں حرف ۔حساب ابجد میں اس کے دس عدد فرض کیے گئے ہیں ۔ ی دو قسم کی ہوتی ہے ۔ ایک یائے معروف دوسری یائے مجہول ۔ یائے معروف وہ ی ہے جس سے پہلے کے حرف پر زیر ہو اور جسے خوب ظاہر کر کے پڑھا جائے ۔ جیسے عید ۔فقیر ۔امیر ۔ یائے مجہول وہ ی ہے جس سے پہلے کے حرف کی زیر خالص نہ ہو اور جسے خوب ظاہر کر کے نہ پڑھا جاتے ۔ مثلاً دلیر ۔سیر ۔ دیر ۔ یائے لین وہ ی جس سے پہلے حرف پر فتح ہو ۔ آواز کو نرم اور ترچھا کر کے پڑھا جائے ۔ جیسے سَیر ۔
یائے معروف کی متعدد قسمیں ہیں مثلاً (۱) یائے نسبتی جیسے پاکستانی ۔طلائی ۔ بخاری ۔ کُرسی ۔ موسوی ۔ بنگالی ۔ خانگی ۔ ربّانی ۔حنفی ۔ مدنی وغیرہ ۔ (۲) یائے خطاب جیسے مشفقی ۔ مکرمی ۔ (۳) یائے مصدری جو اسم صفت کے بعد آتی ہے جیسے دانائی ۔ چوڑائی ۔ بزرگی ۔ (۴) یائے لیاقت جو مصدر کے آخر میں آ کر صلاحیت کا اظہار کرتی ہے جیسے کشتنی ۔ دیدنی ۔ خوردنی ۔ (۵) یائے متکلم جیسے الٰہی ۔ قبلہ گاہی (۶) یائے فاعلی جیسے کسبی ۔ شرابی ۔ شکاری ۔ (۷) یائے مفعولی جیسے تحریری ۔ تعلیقی ۔ (۸) اُردو میں یائے معروف لاحقہ تانیث بھی ہے جیسے لڑکا سے لڑکی ۔ عربی تقسیم کے مطابق یہ قمری حرف بنا ۔ اس سے پہلے اگر "ال" آئے تو "لام" اپنی آواز دے گا جیسے "الیوم" ۔

ی - ا

یا ۔ [ع ۔ حرفِ ندا یا حرفِ مناجات] اے ۔ اجی ۔ ارے ۔

یا [ف ۔ حرف تردید یا حرف عطف] خواہ ۔ چاہو تو ۔ دو خبروں کو جمع ہونے سے روکنے یا دو میں سے ایک کو مخصوص کرنے کا کلمہ ۔ جیسے زید اچھا ہے یا بُرا ۔ یہ لو یا وہ ۔

یا اللہ ۔ یا الٰہی ۔ (ا ۔ روزمرہ) اے خدایا ۔ اے خدایا ۔ دعا مانگنے یا حیرت اور تعجب کے اظہار کا کلمہ ۔

یا آں شور و شر (شوراشوری) یا بایں بے نمکی ۔ (ف ۔ مثل) یا تو اتنا اخلاص تھا یا اب اس قدر بے اعتنائی ۔

یا بسے گو جرہ یا رہے اوجڑ ۔ (ا ۔ مثل) یا تو اس میں گوجر قوم آباد ہوگی یا ویران رہے گا ۔ خود غرضی کی مثال کہ اگر کسی چیز سے خود فائدہ نہ اٹھا سکے تو دوسروں کو بھی مستفید نہ ہونے دے ۔

یا بھینسا بھینسوں میں یا قصائی کے کھونٹے پر ۔ (ا ۔ مثل) ۔ یا کامیاب ہو گئے یا جان گئی ۔ تختہ یا تختہ ۔

یا بھر مانگ سیندور یا نیٹ ہو رانڈ ۔ (ہ ۔ مثل) مناسب کام کرنا چاہیے نامناسب نہیں ۔

یا پر ۔ (ہ ۔ تابع فعل) اس پر ۔

یا تخت یا تختہ ۔ (ا ۔ مثل) کامیاب ہو گئے یا جان دے دیں گے ۔

یا تن رسد بجاناں یا جاں ز تن بر آید ۔ (ف ۔ مثل) حصولِ مقصد کے لیے جان توڑ کوشش کرنا ۔

یا تو ہنسا موتی چُگے یا لنگن ہی کر جائے ۔ (ا ۔ مثل) شریف آدمی اگر کھائے گا تو عزت کی روٹی کھائے گا ورنہ بھوکا رہے گا ۔

یا جائے ہزاری یا جائے بازاری ۔ (ا ۔ مثل) میلوں ٹھیلوں میں امیر لوگ جاتے ہیں یا بازاری لوگ ۔

یا خدا خیر کر ، خیر کا بیڑا پار کر ۔ (ا ۔ دُعا) اے خدا مہربانی کر اور نیک آدمی کو کامیابی دے ۔

یا خدا تو دے نہ میں دُوں ۔ (ا ۔ مثل) نہایت بخیل نہ خود دیتا ہے اور نہ خدا کا دینا گوارا کرتا ہے ۔

یا رب ۔ (ا ۔ دعا) اے پروردگار ۔ اے اللہ ۔

یا سُکھ نیند سوؤ یا مالا جپو ۔ (ہ ۔ مثل) ایک وقت میں ایک کام ہونا چاہیے ۔ ایک وقت میں دو کام نہیں ہو سکتے ۔

یا سنسار میں کرم پر دھان ۔ (ہ ۔ مثل) دنیا میں قسمت سب سے زبردست ہے ۔

یا سوئے جوگی ابدھوت یا سووے راجہ کا پُوت ۔ (ا ۔ مثل) امیر کا بیٹا اور فقیر دونوں بے فکر ہوتے ہیں اس لئے سُکھ کی نیند سوتے ہیں ۔

یاسین ۔ یٰسین ۔ یٰس ۔ (ا ۔ ع ۔ مذ ۔ مث) یا سید ۔ سیّد البشر ۔ (۲) قرآن شریف کی ایک سُورت جو نزع کے وقت مرنے والے کو سنائی جاتی ہے ۔

یاسین سُنانا ۔ (ا ۔ محاورہ) مرنے والے کے سرہانے سورت یٰسین پڑھنا ۔ پیغامِ موت سُنانا ۔

یا علی ۔ (ا ۔ کلمہ ندا) اہلِ تشیع مُشکل کے وقت طلب امداد کیلیے کہتے ہیں ۔

یا قسمت یا نصیب ۔ (ا ۔ کلمہ حسرت) حسرت اور افسوس کے موقع پر کہتے ہیں ۔ بدقسمتی ۔ بدقسمتی کا گلہ کرنے کے لیے کہتے ہیں ۔ قسمت آزمائی کے موقع پر بھی کہتے ہیں ۔

یا کرے اوپاس یا کھاوے ماس ۔ (ہ ۔ مثل) زکام میں ناغہ کرنا چاہیے یا گوشت کھانا چاہیے ۔

یا کرے دردمند یا کرے غرضمند ۔ (ا ۔ مثل) یا تو وہ کرتا ہے جس کو کوئی غرض ہوتی ہے یا کوئی دردِ دل رکھنے والا ۔

یا کسی کو کر رہے یا کسی کا ہو رہے ۔ (ا ۔ مثل) یا کسی کو دوست بنا لے یا کسی کا دوست بن جا ۔ لوگوں سے الگ تھلگ نہیں رہنا چاہیے ۔

یا لڑے سورما یا لڑے اَن بھول۔ (ہ۔ مثل) بہادر یا بے وقوف آدمی ہی اچھا لڑ سکتا ہے۔
یا للعجب۔ کلمۂ استعجابیہ۔
یا لیتَ۔ (ع۔ مقولہ) اے کاش کہ۔
یا مارے ساجھے کا کام یا مارے بھادوں کی گھام۔ (ا۔ مثل) شراکت کا کاروبار اور بھادوں کی گرمی دونوں ہی نقصان دیتے ہیں۔
یا مکن با پیلبانان دوستی یا بنا کن خانہ درخورِ پیل۔ (ف۔ مثل) یا اپنی حیثیت سے بڑھ کر کام نہ کرو یا اس کے لیے سامان مہیا کرو۔
یا میرے اللہ۔ (کلمۂ حیرت و تعجب) حیرت، تعجب یا تکلیف کے موقع پر کہتے ہیں۔ جو کوئی بے تکی بات کہے یا بے تکا کام کرے تو بھی کہا جاتا ہے۔
یا وحشت۔ طنز یا تمسخر کا کلمہ۔
یا ہُو۔ (ا۔ مذ) (۱) اے اللہ۔ (۲) کبوتر کی ایک قسم ہے۔
یاب۔ (ف۔ لاحقہ) یافتن کا امر۔ پانا۔ اسم کے آخر میں آ کر فعل کے معنی دیتا ہے۔ جیسے کامیاب۔ فیض یاب۔
یابس۔ (ع۔ صفت) خشک۔ خشکی کرنے والا۔ سُوکھا ہوا۔
یابندہ۔ (یا۔ بِنْ۔ دَہ) [ف۔ صفت] پانے والا۔ حاصل کرنے والا۔
یابُو۔ (ت۔ ا۔ مذ) ٹٹو۔ چھوٹا گھوڑا۔
یابی۔ (ف) پانا۔ مرکبات میں مصدری معنی دیتا ہے۔ جیسے کمیابی۔
یاترا۔ (یات۔ رَا) [س۔ ا۔ مث] جاترا۔ مذہبی سفر۔ مقدس مقامات کی زیارت۔
یاتری۔ (س۔ صفت) مذہبی سفر کرنے والا۔ زائر۔
یاجُوج ماجُوج۔ [ع۔ ا۔ مذ] (۱) دو مفسد قومیں جن کا ذکر قرآن اور انجیل میں آیا ہے۔ جو قربِ قیامت میں خروج کریں گے۔ (۲) مفسد اور جھگڑالو لوگ۔ فتنہ پرداز۔
یاد۔ [ف۔ ا۔ مث] حافظہ۔ ذہن۔ خیال۔ (۲) تسبیح۔ (۳) یادداشت۔
یاد آنا۔ یاد پڑنا۔ یاد ہونا۔ (ا۔ محاورہ) خیال میں آنا۔ ذہن میں آنا۔ ذہن نشین ہونا۔ معلوم ہونا۔ ازبر ہونا۔ حفظ ہونا۔
یاد آوری۔ (ا۔ محاورہ) یاد کرنا۔ مزاج پرسی کرنا۔
یاد اللہ۔ (ا۔ مث) رسمی ملاقات۔ شناسائی۔ صاحب سلامت واقفیت۔
یادِ ایام۔ یادِ ایامیکہ۔ (ا۔ ع۔ ف) گزرے ہوئے دنوں کی یاد۔
یاد بھلی بھگوان کی اور بھلی نہ کو۔ راجا کی کر چاکری جو پرجا تابع ہو۔ (ہ۔ مثل) خدا کی یاد سب سے بہتر ہے۔ جو راجہ کی نوکری کرتا ہے، سب اس کی تابعداری کرتے ہیں۔
یادداشت۔ (ا۔ مث) (۱) یاد رکھنے کی صلاحیت۔ حافظہ۔ (۲) روزنامچہ۔ ڈائری۔ (۳) دوسرا تاکیدی خط۔ یاددہانی۔
یاد دلانا۔ (ا۔ محاورہ) آگاہ کرنا۔ جتانا۔ بھولی ہوئی بات کو کسی کے ذہن میں ڈالنا۔
یاددہانی۔ (ا۔ مث) کسی بات کی تاکید کے لیے دوبارہ کہنا یا لکھنا۔

یاد رکھنا۔ (ا۔ محاورہ) خیال رکھنا۔ دھیان رکھنا۔ بھول نہ جانا۔
یاد رکھو اس بات کو جو ہے تم میں کچھ گیان۔ سائیں جا کو ہو گیا وا کا نگر جہان۔ (ا۔ مثل) جس طرف خدا ہے سارا جہان اس کی طرف ہوتا ہے۔
یاد رہنا۔ (ا۔ محاورہ) حافظے میں رہنا۔ ذہن میں رہنا۔
یاد رہے۔ (ا۔ کلمۂ تاکید) بھول نہ جانا (۲) آگاہ کر دیتا ہوں کہ اس کا بدلہ لے کے رہوں گا۔ (۳) ضروری۔ شرطی۔ یقینا۔ بے شک۔ دعویٰ سے۔
یادش بخیر۔ (ف۔ مقولہ) دعائیہ کلمہ۔ اس کی یاد خیر کے ساتھ۔ اس کی خیر ہو۔
یاد فراموش۔ (ا۔ مث) (۱) بھول جانے والا ایک کھیل۔ جس میں کسی کو جوڑواں پھل دے کر کہتے ہیں۔ "فراموش" اگر وہ جواب میں "یاد" نہ کہے تو پھر اُسے منہ مانگی تعداد میں بطور جرمانہ وہی پھل دینے پڑتے ہیں۔
یاد کرنا۔ (فرمانا) [ا۔ مص۔ مرکب] (۱) بلانا۔ طلب کرنا۔ (۲) حفظ کرنا۔ ذہن نشین کرنا۔ (۳) بار بار نام لینا۔ (۴) بھولی ہوئی چیز کو خیال میں لانا۔ سوچنا۔
یاد کرو گے۔ (ا۔ مثل) پچھتاؤ گے۔ ہاتھ ملو گے۔
یاد کرے۔ (ا۔ مقولہ) کبھی نہ بھولے۔ افسوس کرے، پچھتائے۔
یاد کیا ہے۔ (ا۔ مقولہ) بلایا ہے۔
یادگار۔ نشانی۔ آثار۔ علامت۔ پرانی عمارت۔ (۲) اولاد۔ بیٹا (۳) وہ چیز جو کوئی دوست دوسرے دوست کو بطورِ نشانی دیتا ہے۔
یادگارِ زمانہ۔ یاد رہنے والی چیز۔ عمدہ چیز۔
یاد گدگدانا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کا بار بار یاد آنا۔
یاد لگی ہونا۔ (ا۔ محاورہ) ہر وقت کسی کا دھیان ہونا۔
یاد میں ڈوبنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کے خیال میں رہنا۔
یاد میں رہنا۔ (ا۔ محاورہ) کسی کو اکثر یاد کرنا۔
یاد ہو کہ نہ یاد ہو۔ (ا۔ مقولہ) معلوم نہیں تمہیں یاد ہے یا بھول گئے ہو۔
یاد ہونا۔ (ا۔ محاورہ) حفظ ہونا۔ ازبر ہونا۔ دھیان ہونا۔
یاد ہے۔ (ا۔ مقولہ) بخوبی معلوم ہے۔ خوب جانتے ہیں (۲) سوالیہ انداز میں تم بھول تو نہیں گئے۔
یار۔ [ف۔ ا۔ مذکر] دوست۔ مددگار۔ پیارا۔ چہیتا۔ ساتھی۔ رفیق۔ معشوق۔ محبوب (۲) مرکبات میں جیسے "شہریار"۔
یار باز۔ (ف۔ صفت) آوارہ۔ بدچلن عورت۔
یار باش۔ (ف۔ صفت) (۱) ملنسار۔ دوست دار۔ یاروں کا یار (۲) زندہ دل۔ خوش مزاج۔ (۳) عیاش۔ تماش بین۔
یار باشی۔ (ف۔ ا۔ مث) دوستی۔
یار بنانا۔ (ا۔ محاورہ) دوست بنانا۔ اپنے مطلب کا کر لینا۔ ڈھب پر لانا۔
یار جانی۔ (ف۔ صفت) نہایت پیارا۔ دلی دوست۔
یار در خانہ و من گردِ جہاں می گردم۔ (ف۔ مثل) لڑکا بغل میں ڈھنڈورا شہر میں۔

یارِ زندہ صحبت باقی۔ (ا۔مثل) اب نہیں تو پھر سہی۔ زندگی ہے تو ملاقات ہوگی۔
یارِ شاطر۔ (ف۔ا۔مذ) (۱) چالاک دوست۔ عقلمند دوست (۲) شطرنج کا ساتھی۔
یارِ شاطر باید نہ بارِ خاطر۔ (ف۔مثل) دوست ہوشیار ہونا چاہیئے نہ کہ دل کا بوجھ۔
یارِ عزیز۔ (ف۔ا۔صف) پیارا دوست۔
یارِ غار۔ (ف۔ا۔مذ) غار کا دوست۔ سچا دوست۔ گہرا دوست۔ پکا دوست۔ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ ہے جو تین دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غارِ ثور میں رہے۔)
یار فروشی۔ (ف۔ا۔مث) جھوٹی تعریف۔ خوشامد۔
یار کرنا۔ (ا۔محاورہ) دوست بنانا۔ آشنائی کرنا۔
یار کو کروں پیار، خصم کو کروں بھسم، لڑکے کو کروں چٹنی۔ (ا۔مثل) بدچلن عورت کے متعلق کہتے ہیں۔
یار کی یاری سے کام اسکے فعلوں سے کیا کام۔ (ا۔مثل) دوست کی دوستی سے غرض ہے اس کے فعلوں سے کیا تعلق۔
یار لوگ۔ (ا۔مذ) (۱) چالاک دوست (۲) دوست آشنا۔ (۳) ہم لوگ۔
یار مار۔ (ا۔صف) دوست سے دغا کرنے والا۔
یار مار بانیا، پہچان مار چور۔ (ا۔مثل) بنیا دوست کو بھی دھوکہ دینے سے نہیں چوکتا۔ اور چور مال دار جان کر لوٹتا ہے۔
یار ماری۔ (ا۔مث) دوست کے ساتھ دغا بازی۔
یار ماری کرنا۔ (ا۔محاورہ) دوست بن کر دغا دینا۔
یار وفادار۔ (ف۔ا۔صف) سچا دوست۔
یار وہی جو بھیڑ میں کام آئے۔ (ا۔مقولہ) دوست وہی ہے جو کہ مصیبت میں کام آئے۔
یارا۔ (ف۔ا۔مذ) قوت۔ توانائی۔ حوصلہ۔ طاقت۔ مقدور۔
یاراں۔ (یا۔راں) [ف۔ا۔مذ] یار کی جمع۔ کئی دوست۔
یاراں چوری نہ پیراں دغابازی۔ (ا۔مثل) کسی سے دغا نہ کرنا۔ ہر شخص سے یکساں معاملہ صاف رکھنا۔ دوستوں سے کوئی چیز پوشیدہ نہ رکھنی چاہیئے۔ اور پیروں سے دھوکا نہ کرنا چاہیئے۔
یارانِ رفتہ۔ یارانِ عدم۔ (ف۔ا۔مذ) مرے ہوئے لوگ۔ وہ دوست جن کا انتقال ہو چکا ہو۔
یارانِ سرپل۔ (ف۔ا۔مذ) بے تکلف دوست۔ آشنائے محفل۔
یارانِ نجد۔ (ف۔ا۔مذ) ہم مشرب دوست۔ بے تکلف دوست۔ گروہ عاشقاں۔
یارانِ طریقت۔ (ف۔ع۔ا۔مذ) ہم مشرب۔ یار دوست۔
یارانہ۔ (یا۔را۔نہ) [ف۔ا۔مذ] دوستی۔ آشنائی۔ محبت۔
یارانہ ہونا۔ (ا۔محاورہ) دوستی ہونا۔ میل ملاپ ہونا۔
یارائی۔ [ف] چارہ۔ علاج۔ مدد۔

یارڈ۔ (Yard) [انگ۔ا۔مذ] (۱) صحن۔ چوک (۲) گز۔
یارو۔ (یا۔رو) [اُر۔ا۔مذ] یار کی جمع بحالت ندا۔ دوستو۔
یاروں کا یار۔ (ا۔صف) دوستوں کا ساتھی۔ بٹا یار باش۔ ہر دلعزیز۔ یاروں کی ہر بات میں شریک ہونے والا۔
یاروں کی تو فقط مونچھیں ہی مونچھیں ہیں۔ (ا۔مثل)۔ ہمارے پاس کچھ نہیں۔
یارہ۔ [ف۔ا۔مذ] (۱) کنگن۔ کلائی۔ (۲) ایک مسہل کی دوا۔ (۳) محصول لگان۔ (۴) زخم۔
یاری۔ (یا۔ری) [ف۔ا۔مث] دوستی۔ رفاقت۔ مدد۔ معاونت۔
یاری جوڑنا۔ (ا۔محاورہ) باہم دوستی کرنا۔ یارانہ کرنا۔
یاری دینا۔ (ا۔محاورہ) مدد دینا۔ دستگیری کرنا۔
یاری کریں سو باورے اور کرکے چھوڑیں کوڑھ۔ یا توڑ نبھا جیسے بنا رہیئے اس سے دور۔ (ا۔مثل) دل لگانا پاگل پن ہے۔ مگر دل لگا کر چھوڑ دینا حماقت ہے۔ یا دوستی کر کے نباہنی چاہیئے۔ ورنہ اس کے قریب بھی نہ جانا چاہیئے۔
یاری کٹ (کھٹ) کرنا۔ (ا۔محاورہ) بچوں کا ایک دوسرے سے دوستی قطع کرنا۔
یازدہ۔ (یاز۔دہ) [ف۔صف] گیارہ۔ دس اور ایک۔
یازدہم۔ (یاز۔دہم) [ف۔صف] گیارھواں۔
یازہ۔ (یا۔زہ) [ف۔ا۔مذ] (۱) لرزہ۔ (۲) جمائی۔ (۳) انگڑائی۔
یاس۔ [ع۔ا۔مث] (۱) ناامیدی۔ حرماں۔ مایوسی۔ (۲) خوف۔ دھڑکا۔
یاسِ کلّی۔ کامل ناامیدی۔
یاس ہو جانا۔ یاس آجانا۔ (ا۔محاورہ) ناامید ہو جانا۔ ہمت ٹوٹ جانا۔
یاسا۔ [ت۔ا۔مذ] ماتم۔ قتل۔ قانون۔ منگولوں کے قانون کی کتاب۔
یاسمن۔ یاسمین۔ [ف۔ا۔مث] چنبیلی کا پھول۔ چنبیلی کا درخت۔
یاسیت۔ (ع۔ا۔مذ) مایوس ہونے کی کیفیت۔
یافت۔ [ف۔ا۔مث] (۱) آمدنی۔ کمائی۔ نفع۔ (۲) بالائی آمدنی۔ رشوت۔
یافتنی۔ (یاف۔تَ۔نی) [ف۔ا۔مث] پانے کے لائق۔ قابلِ وصول۔
یافتہ۔ (یاف۔تہ) [ف۔صف] پایا ہوا۔ حاصل کیا ہوا۔
یاقوت۔ (یا۔قوت) [ع۔ا۔مذ] (۱) لعل۔ ایک قیمتی پتھر جو سرخ نیلا۔ زرد یا سفید ہوتا ہے۔ (۲) سرخ رنگ کا پلاؤ۔
یاقوتِ احمر۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) سُرخ یاقوت۔
یاقوتِ جگری۔ (ع۔ف۔ا۔مذ) گہرا سُرخ یاقوت۔
یاقوتِ رُمّانی۔ (ع۔ا۔مذ) انار کے ہم رنگ یاقوت۔
یاقوت لب۔ (ف۔صف) جس کے ہونٹ یاقوت کے رنگ کے ہوں۔

یاقُوتی - (یا - قو - تی) یاقوت سے نسبت رکھنے والا - (۲) ایک معجون (۳) ایک مٹھائی
یاک - ((Yak)) [انگ - ا - مذ] تبت کا ایک بیل جس کے بال لمبے اور پیٹھ پر کوہان ہوتا ہے۔
یال - [ت - ا - مث] جانوروں کی گردن کے بڑے بڑے بال - ایال (۲) گردن - گلا۔
یاں - [ا - تابع فعل] یہاں کا مخفف - اس جگہ۔
یانا - [ہ - صف] کم سن - چھوٹی عمر کا۔
یانکی - ((Yankee)) (یان - کی) [انگ - ا - مذ] امریکی - امریکہ کا باشندہ۔
یاور [ف - ا - مذ] (۱) مددگار - حمایتی - دست گیر۔
یاوری - (یا - وَ - ری) [ف - ا - مث] مدد - دستگیری - حمایت - سہارا - امانت۔
یاوَہ - [ف - صف] (۱) بے ہودہ - لغو - نامعقول - فضول - بے معنی - لچر - پوچ۔
یاوہ گو - (ف - صف) لچر یا فضول باتیں کرنے والا۔
یاوہ گوئی - (ف - ا - مث) بیہودہ باتیں کرنا - بکواس۔
یائے تحتانی - [ف - ا - مث] چھوٹی یا، یائے معروف۔
یائے معکوس - [ع - ا - مؤنث] بڑی "ے" یائے مجہول۔

ی - ب

یَبْس - [ع - ا - مذ] خشکی - سوکھا پن۔
یُبُوسَت - (یُ - بُو - سَت) [ع - ا - مث] (۱) سُوکھا پن - رُوکھا پن۔

ی - ت

یَتا - (ہ - تابع فعل) اتنا۔
یَتامیٰ - (یَ - تا - ما) [ع - ا - مذ] یتیم کی جمع - بن باپ کے۔
یتن - (س - ا - مذ) جتن - کوشش۔
یتی - [ق] اتنی۔
یتیم - (یَ - تیم) [ع - ا - مذ] (۱) جس کا باپ مرگیا ہو - بن ماں باپ کا۔ (۲) نہایت قیمتی جواہر - بڑا موتی - جمع: یتامیٰ۔
یتیم الطرفین - (ع - ا - مذ) جس کے ماں باپ دونوں مرچکے ہوں۔
یتیم خانہ - (ع - ا - مذ) یتیم بچوں کے رہنے کی جگہ۔
یتیم ہونا - (ا - محاورہ) ماں یا باپ کا مرجانا۔
یتیمی - (یَ - تی - می) [ع - ف - ا - مث] بے پدری کا عالم۔

ی - ث

یَثرِب - (یَث - رِب) [ع - ا - مذ] مدینہ منورہ کا قدیم نام - (لفظی معنی) خارزار - ویرانہ۔

ی - ج

یجُروید - (یَ - جُر - وید) [ہندوؤں کے چاروں ویدوں میں سے دوسرا وید جس میں قربانی کے رسوم و آداب درج ہیں۔

ی - ح

یحییٰ - (یَح - یا) [ع - ا - مذ] لغوی معنی "جیتا ہے"۔ ایک پیغمبر کا نام ہے۔

ی - خ

یخ - [ف - ا - مث] برف - جما ہوا پالا - بہت ٹھنڈا۔
یخ بستہ - (ف - صف) سردی سے برف کی طرح جما ہوا۔
یخنی - (یَخ - نی) [ف - ا - مث] (۱) شوربا - اُبلے ہوئے گوشت کا پانی۔
یخنی پلاؤ - وہ پلاؤ جس میں یخنی ڈالتے ہیں۔

ی - د

یَد - [ع - ا - مذ] ہاتھ - مدد - حفاظت - طاقت۔
یداللہ - [ع - ا - مذ] خدا کا ہاتھ - کنایۃً حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔
ید بیضا - [ع - ا - مذ] (۱) روشن اور چمکدار ہاتھ - سفید ہاتھ (۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ نما ہاتھ - (۳) معجزہ - خرقِ عادت۔
ید سُفلیٰ - (ع - ا - صف) نچلا ہاتھ - مانگنے والا ہاتھ - دستِ سوال۔
ید طُولیٰ - (ع - ا - مذ) (۱) بڑا لمبا ہاتھ (۲) مہارتِ کمال - اچھی دسترس - کمال ہنرمندی۔
ید طولیٰ رکھنا - (ا - محاورہ) بڑی مہارت رکھنا - زبردست ملکہ ہونا - کسی کام میں کمال رکھنا۔
ید عُلیا - (ع - ا - صف) اُوپر کا ہاتھ - بخشش کرنے والا ہاتھ۔
ید قدرت - (ع - ا - مذ) خدا کی قدرت۔
یُدھ - [ہ - ا - مث] لڑائی - جنگ۔
یدھمان - (ہ - ا - مث) سُورما - لڑنے والا سپاہی - سُورما۔
یدی - [ق] مگر۔
یدَ سے - [ق] تکیہ کلام۔

یَدَین۔ (یَ۔دَین) [ع۔ا۔مذ] دونوں ہاتھ۔

ی۔ر

یَراق۔ (یَ۔راق) [ت۔ا۔مذ] (۱) لڑائی کا سامان۔ ہتھیار۔ (۲) اسباب۔ سامان۔
یَرغا۔ (یَر۔غا) [ت۔ا۔مذ] (۱) تیز رفتار گھوڑا۔ (۲) یلغار۔
یَرغمال (یَرغ۔مال) [ف۔ا۔مذ] کفیل۔ وہ فرد یا افراد جو شرائط کی پابندی کی ضمانت میں دشمن کے حوالے کیے جائیں۔
یَرقان۔ (یَرَ۔قان) [ع۔ا۔مذ] ایک مرض جس میں آنکھیں اور چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔ عربی میں ر کی زیر ہے فارسی والوں نے سکون ر سے استعمال کیا ہے۔
یَرقانی۔ (یَرَ۔قا۔نی) [ع۔ف۔صف] (۱) یرقان کا مریض۔ (۲) زرد۔
یَرمغان۔ (یَرَ۔مُ۔غان) [ع۔ا۔مذ] تحفہ۔ ہدیہ۔ ارمغان۔
یَرمیاہ۔ (یَرَ۔م۔یاہ) [عب۔ا۔مذ] لغوی معنی: خدا نے سرفراز کیا۔ خلقیاہ کے بیٹے کا نام جو عنتوت کی بستی کا حاکم تھا۔
یَروشلم۔ فلسطین کا دار السلطنت۔ ایک بہت پرانا شہر۔ حضرت داؤد و حضرت سلیمانؑ کا دار السلطنت۔ (۲) بیت المقدس۔

ی۔ز

یَزد۔ (ف۔ا۔مذ) خدا تعالیٰ۔ (۲) ایران کے مشرق میں ایک شہر۔
یَزدان۔ (یَزْ۔دان) [ف۔ا۔مذ] خدا۔ نیکی اور خیر کا خالق۔
یزداں پرست۔ (ف۔صف) خدا پرست۔ آتش پرست۔ پارسی۔
یَزدی۔ (ف۔صف) شہر یزد کا رہنے والا۔ یزد کی بنی ہوئی شے۔ ایران کے شہر یزد سے منسوب۔
یَزید۔ (یَ۔زید) [ع۔ا۔مذکر] (۱) امیر معاویہؓ کے بیٹے کا نام جس کے عہد میں سانحہ کربلا ہوا۔ (۲) سنگ دل۔ ظالم۔ (۳) دولت میں بڑھنے والا۔
یزیدی۔ (ع۔صف) کردوں کا ایک فرقہ جس کے اصول مختلف مذہبوں سے لیے گئے ہیں۔
یزیدیت۔ (ع۔ا۔مث) سفاکی۔ بے رحمی۔

ی۔س

یٰس۔ (ع۔ا۔مؤنث) دیکھیے یاسین۔
یَسار۔ (یَ۔سار) [ع۔ا۔مذ] (۱) بایاں ہاتھ۔ بائیں جانب (۲) دولتمندی فراوانی (۳) بدقسمتی۔ (ف)
یَسارت۔ (یَ۔سا۔رَت) [ع۔ا۔مث] دولتمندی۔
یسار و یمین۔ (ع۔ا۔مذ) بایاں اور دایاں۔

یَسال۔ (یَ۔سال) [ت۔ا۔مذ] فوج کا پہرا۔
یَساول۔ (یَ۔سا۔وَل) [ت۔ا۔مذ] نقیب۔ چوبدار۔ ہرکارہ۔ قاصد۔ پولیس کانسٹیبل۔
یُسر۔ [ع۔ا۔مث] آسانی۔ خوشحالی۔ دولت مندی۔ تونگری۔
یسوع۔ (عبرانی۔ا۔مذ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔
یَسیر۔ (یَ۔سیر) [ع۔صف] (۱) آسان۔ سہل۔ (۲) تھوڑا۔ قلیل۔ چھوٹا۔ (۳) اُردو میں یتیم کے ساتھ اس بچہ کے لیے استعمال ہوتا ہے جس کی ماں مر گئی ہو۔ بغیر ماں باپ کے۔

ی۔ش

یَشب۔ (یَ۔شَب) [ف۔ا۔مذ] ایک قیمتی پتھر جو سبزی مائل ہوتا ہے۔

ی۔ع

یعبوب۔ (ع۔ا۔مذ) تیز رفتار گھوڑا۔
یَعسوب۔ (یَع۔سُوب) [ع۔ا۔مذ] شہد کی مکھیوں کا بادشاہ۔ (ملکہ) قوم کا قائد۔
یَعقوب۔ (یَع۔قُوب) [ع۔ا۔مذ] (۱) اڑنگا مارنے والا۔ تعاقب کرنے والا۔ (۲) حضرت یوسفؑ کے والد کا نام۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسحاقؑ کے بیٹے تھے۔ ان کو اسرائیل بھی کہا جاتا ہے۔
یَعنی۔ (یَع۔نی) [ع۔مضارع] (۱) مراد یہ ہے۔ مطلب یہ ہے (۲) کیونکہ۔ اسلیے کہ۔
یعوق۔ (ع۔ا۔مذ) قوم نوحؑ اور عربوں کا ایک بت۔

ی۔غ

یَغما۔ یَغمان۔ (یَغ۔مان) [ف۔ا۔مث] لُوٹ کا مال۔ مالِ غنیمت۔
یَغمائی۔ (یَغ۔ما۔ای) [ف۔ا۔مذ] لٹیرا۔ غارتگر۔ قزاق۔

ی۔ف

یَفاع۔ (یَ۔فاع) [ع۔ا۔مث] اُونچی زمین۔ فراز۔ ٹیلہ

ی۔ق

یَقظہ۔ (یَ۔قَ۔ظہ) [ع۔ا۔مث] بیداری۔ سونے والے کا جاگ اُٹھنا۔
یَقین۔ (یَ۔قِین) [ع۔ا۔مذ] (۱) اعتبار۔ اعتماد۔ بھروسا۔ اطمینان۔ (۲) گمان۔ (۳) بے شبہ۔ بلاشک۔ ضرور۔

یقین آنا۔ (ا۔محاورہ) اعتبار آنا۔
یقین بڑا رہبر ہے۔ (ا۔مقولہ) یقین ہو تو انسان کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔
یقین جاننا۔ (ا۔محاورہ) اعتبار کرنا۔ سچ جاننا۔ باور کرنا۔
یقین جانو۔ (ا۔محاورہ) سچ سمجھو۔
یقین کرنا۔ (ا۔مص۔مرکب) اعتبار کرنا۔ سچ جاننا۔ صحیح مان لینا۔
یقین لانا۔ (ا۔محاورہ) باور کرنا۔ اعتبار کرنا۔ سچ جاننا۔ تسلیم کرنا۔ مان لینا۔
یقین مانو۔ (ا۔محاورہ) سچ جانو۔ درست سمجھو۔
یقین نہ کرنا۔ (ا۔محاورہ) اعتبار نہ کرنا۔ سچ نہ جاننا۔ شبہ کرنا۔
یقین ہونا۔ (ا۔محاورہ) باور ہونا۔
یقیناً۔ (یَ۔قِیْ۔نَنْ) [ع۔ف۔تابع فعل) ضرور۔ بیشک۔ بلاشبہ۔
یقینی۔ (یَ۔قِیْ۔نِیْ) [اُر۔ا۔مث] یقین کیا ہوا۔ گمان وشک سے مبرّا۔ بلاشبہ۔ لازمی۔ ضروری۔

ی۔ک

یک۔ [ف۔صف] ایک۔ اکیلا۔ واحد۔ تنہا۔
یک اسپہ۔ (ف۔ا۔مذ) ایک گھوڑے کا مالک۔ (۲) سورج۔
یک انار و صد بیمار۔ (ف۔مثل) چیز ایک مگر خواہش مند سینکڑوں۔
یک انگور و صد زنبور۔ (ف۔مثل) کسی چیز کو حاصل کرنے میں سینکڑوں دشواریاں۔
یک بار۔ (ف۔صف) ایک دفعہ۔ ایک بار۔ ایک مرتبہ۔
یک بارگی۔ یک بیک۔ (ف۔تابع فعل) دفعتہً۔ یکایک۔ اچانک۔
یک بام و دو ہوا۔ (ف۔مثل) بے قاعدگی۔ بے اصولی۔
یک پارہ۔ (ف۔ا۔مذ) ایک ٹکڑا۔ ایک حصہ (نصف) ٹھوس۔ پکا۔ (۳) (متعلق فعل) فوراً۔ ایک دفعہ۔
یک پشتہ۔ (ف۔صف) ایک طرف چھپا ہوا کاغذ۔
یک پیری و صد عیب۔ (ف۔مثل) بڑھاپا سو بیماریوں کے برابر ہے۔
یک تارا۔ (ف۔ا۔مذ) ایک تار کا ستار۔ اکتارا۔ (۲) (ا۔مث) ایک قسم کی ایک مخمل۔
یکتائی۔ (ف۔ا۔مث) اکیلا ہونا۔ بے نظیر ہونا۔
یکتائے زمانہ (عصر) بے مثل۔ لاجواب۔
یک تہی۔ (ف۔ا۔مث) اکہرا کپڑا۔ جو دوہرا نہ ہو۔
یک جا۔ (ف۔صف) ایک جگہ۔ اکٹھے۔ ملے جلے۔
یک جان۔ (ع۔ف۔صف) ایک دل۔ خوب ملے ہوئے۔
یک جان و دو قالب۔ (ا۔مثل) نہایت گہرے دوست۔ پکے دوست۔
یک جان و دو قالب ہونا۔ (ا۔محاورہ) نہایت گہرے دوست ہونا۔ پکے یار بننا۔
یک جدّی۔ (ف۔صف) ایک دادا کی اولاد۔ اجدادی موروثی۔

یک جہت۔ (ف۔صف) متفق۔ متحد۔ موافق۔
یک جہتی۔ (ف۔ا۔مث) اتحاد۔ اتفاق۔ دوستی۔
یک چشم۔ (ف۔صف) کانا۔ ایک آنکھ والا۔
یک چشمی۔ (ف۔صف) نیک و بد یا ہر کس و ناکس کو یکساں سمجھنا۔
یک چند۔ (ف۔تابع فعل) ذرا سی دیر۔ گھڑے کھڑے۔ تھوڑا سا بعض وقت۔
یک چوبہ۔ (ف۔ا۔مذ) خیمہ جو ایک بانس پر کھڑا ہو۔
یک در گیر و محکم گیر۔ (ف۔مثل) ایک ہی جگہ استقلال سے کام کرنا چاہیے۔
یک دست۔ (ف۔صف) یکساں۔ ہموار۔ (تابع فعل) بالکل۔
یک دستی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) ایک ہاتھ کا۔ (۲) کشتی کا ایک داؤ۔
یک دگر۔ (ف۔صف) ایک دوسرا۔ دونوں مل کر۔ باہم دگر۔
یک دل۔ (ف۔صف) مونس۔ ہمدم۔ ہمراز۔ ہم رنگ۔ ہم زبان۔
یک دلا۔ (ف۔صف) (۱) متفق۔ متحد۔ (۲) شجاع۔ بہادر۔
یک دلی۔ (ف۔ا۔مث) اتفاق۔ اتحاد۔
یک ذات۔ (ف۔صف) ایک ہی ذات کے۔
یک ران۔ (۱) عمدہ اور مفید گھوڑا۔ (۲) وہ گھوڑا جس کا رنگ سرخ اور دُم سفید ہو۔
یک رخی۔ (ف۔صف) دونوں طرف سے ایک ہی شکل کا۔ ایک طرفہ۔
یک رنگ۔ (ف۔صف) (۱) یکساں۔ اندر باہر سے ایک جیسا (۲) صاف دل۔ نیک باطن۔ صادق۔ مخلص دوست۔
یک رنگی۔ (ف۔ا۔مث) (۱) ایک طرح کا ہونا (۲) محبت۔ دوستی۔
یک رُو۔ (ف۔صف) دوست۔ صادق۔ سچا یار۔
یک روزہ۔ (ف۔صف) ایک دن کا۔ ایک دن کے لیے۔
یک روئی۔ یک جہتی۔ بے ریا ہونا۔
یک زبان۔ (ف۔صف) ثابت قدم۔ بات کا پکا۔ متفق۔
یک زبان ہونا۔ (ا۔محاورہ) متفق ہونا۔
یکسالہ۔ (ف۔صف) ایک سال کا۔
یکساں۔ (۱) ایک سا۔ ہموار۔ مسطح۔ برابر۔ (۲) مانند۔ ملتا ہوا۔ ہم شکل۔
یکسانی۔ یکسانیت۔ (ف۔ا۔مث) مشابہت۔ ایک جیسا ہونا۔
یکسر۔ (ف۔صف) تمام۔ بالکل۔ سر سے پاؤں تک۔ اول سے آخر تک۔
یک سر ہزار سودا۔ (ف۔مثل) شدید مصروفیت۔ بہت سے کاموں میں پھنسا ہونا۔ ذمہ داریوں کی وجہ سے کم فرصتی۔
یکسو۔ (ف۔صف) (۱) ایک طرف۔ ایک جانب (۲) ساکن۔ ٹھہرا ہوا۔
یکسوئی۔ (ف۔ا۔مث) اطمینان۔ دلجمعی۔ فرصت۔
یک شنبہ۔ (ف۔ا۔مذ) اتوار کا دن۔
یک ضربی۔ (ف۔صف) ایک نالی بندوق یا پستول جس میں ایک کارتوس چل سکے۔ ایک ضرب لگانے والا۔

یک طرفہ۔ (ف۔ صف) ایک ہی جانب۔ ایک ہی طرف۔
یک طرفہ ڈگری۔ (ف۔ ا۔ مث) وہ ڈگری جو مدعی یا مدعا علیہ میں سے ایک کی غیر حاضری میں جاری کی جائے۔
یک طرفہ رائے۔ (ف۔ ا۔ مث) جانبدارانہ رائے۔ نامنصفانہ رائے۔
یک طرفہ فیصلہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) فیصلہ جو ایک فریق کا مؤقف معلوم کیے بغیر یا اس کی عدم موجودگی میں صادر کیا جائے۔
یک فردی۔ (فصلی) (ف۔ صف) وہ زمین جو ایک فصل پیدا کرے۔
یک فنی۔ (ف۔ صف) (۱) بے مثل سب بے نظیر۔ لاجواب۔ کامل اُستادِ فن۔
یک قلم۔ (ف۔ تابع فعل) بالکل۔ تمام۔ سراسر۔ یک لخت۔ ضرور۔ فوراً
یک کرشمہ دو کار۔ (ف۔ مثل) ایک تدبیر سے دو کام ہو جانا۔
یک گونہ۔ (ف۔ صف) کسی قدر۔ ایک رنگ کا۔ تھوڑا۔
یک لخت۔ (ف۔ صف) تمام۔ بالکل۔ سراسر۔ فوراً۔
یک لقمہ پگاہی (صباحی) بہتر ز ہزار مرغ و ماہی (ف۔ مثل) صبح کا تھوڑا سا کھانا دوسری سب غذاؤں سے بہتر ہے۔
یک لوتا۔ (ف۔ ا۔ صف) اکلوتا۔ اکیلا۔ فرد۔ واحد اولاد۔
یکم۔ (ف۔ ا۔ عدد) مہینے کی پہلی تاریخ۔ پہلا۔ نمبر اوّل۔
یک مادری۔ (ف۔ صف) ایک ماں کے۔
یک مشت۔ (ف۔ ا۔ مذ) ایک دفعہ۔ ایک ہی بار۔ اکٹھا۔ جملہ۔ کل۔ سب۔
یک منزلہ۔ (ف۔ ع۔ صف) وہ عمارت جس میں ایک ہی منزل ہو۔
یک مَن علم را دہ مَن عقل باید۔ (ف۔ مثل) ایک حصہ علم کے لیے دس حصے عقل کی ضرورت ہے۔
یک نفس۔ (ف۔ ا۔ مذ) نہایت مختصر مدت۔ ایک سانس۔
یک نہ شُد دو شُد۔ (ف۔ مثل) ایک بلا تو تھی ہی، دوسری اور پیچھے پڑی۔ ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت۔
یکّا۔ اِکّا۔ (یَک۔ کا۔ اِک۔ کا) [اُر۔ ا۔ مذ] (۱) اکیلا۔ واحد۔ (۲) تاش کا سب سے بڑا پتّہ۔ (۳) یکّہ۔
یکایک۔ (یَ۔ کا۔ یَک) [ف۔ تابع فعل] ناگہاں۔ دفعتہً۔ اکبارگی۔ اچانک۔
یکاوَ۔ [ق] ایک۔ آدھ۔
یکتا۔ (یَک۔ تا) [ف۔ صف] اکیلا۔ تنہا۔ بے مثل۔ بے نظیر۔ نرالا۔ انوکھا۔
یکتائے عصر۔ (ف۔ صف) زمانہ میں سب سے بے مثل۔ لاجواب۔ بے نظیر۔
یکتائی۔ (یَک۔ تا۔ ای) [ف۔ ا۔ مث] (۱) وحدت۔ وحدانیت۔ توحید۔ (۲) انوکھاپن۔ نرالاپن۔
یکٹ پن۔ [ق۔ ا۔ مث] تنہائی۔
یکدھر۔ (یَک۔ دھر) [ق] فوراً۔
یک ساترے۔ [ق] مدت۔

یکل۔ [ق] اکیلا۔
یکلنگ۔ [ق۔ ا۔ مذ] ایک ساتھ۔ ہم صحبت۔
یکلنگ۔ [ق۔ ا۔ مث] کشتی کی ایک قسم۔
یکہ۔ (یَک۔ کا) [ہ۔ ا۔ مذ] ایک گھوڑے کی رتھ نما گاڑی۔
یکہ تاز۔ یکتاز۔ (ف۔ صف) بہادر۔ سُورما۔ وہ جو تنہا حریف پر حملہ کرے۔
یکے۔ [ف۔ صف] ایک۔ ایک کو۔ ایک تو۔ کوئی ایک۔
یکے بعد دیگرے۔ (ف۔ تابع فعل) ایک دوسرے کے بعد۔
یکے را بگیر و دیگرے را دعویٰ کُن۔ (ف۔ مثل) جو ملتا ہے وہ تو لے لو اور بقایا کا جھگڑا بعد میں اُٹھانا۔
یکے نقصان مایہ و دیگرے شماتت ہمسایہ۔ (ف۔ مثل) ایک تو مالی نقصان پھر اس پر دونوں پڑوسیوں کی ملامت۔
یکے یوسف ہزار خریدار۔ (ف۔ مثل) ایک چیز کے بہت سے خواہشمند۔
یکیانوے۔ (یک۔ یا۔ نوے) [ق۔ صف] اکانوے۔ (۹۱)
یکیکی۔ (یَک۔ یکی) [ق] یکایک۔

ی ۔ گ

یگّ۔ (س۔ ا۔ مذ) قربانی۔ ہَوَن۔ پُوجا۔
یگ۔ (س۔ ا۔ مذ) (۱) جُگ۔ قرن۔ (۲) جوڑا۔ جفت۔
یگانگت۔ (یَ۔ گا۔ نَ۔ گَت) [اُر۔ ا۔ مث] قرابت۔ اتحاد۔ اتفاق۔
یگانگی۔ (یَ۔ گا۔ نَ۔ گی) [ف۔ ا۔ مث] یگانگت۔ اتفاق۔
یگانہ۔ (یَ۔ گا۔ نہ) [ف۔ صف] (۱) سگا۔ قرابتی۔ رشتہ دار۔ عزیز۔ (۲) اکیلا۔ واحد۔ فرد (۳) بے نظیر۔ بے مثل۔ لاثانی۔

ی ۔ ل

یل۔ [ف۔ ا۔ مذ] (۱) پہلوان۔ بہادر۔ شجاع۔ (۲) فربہ۔ موٹا۔
یل۔ (عد۔ لاحقہ) فاعلیت کے ساتھ جیسے اڑیل۔ (۲) صفت) مریل۔ سڑیل۔ (۳) صاحب کے معنی میں کڑیل۔
یل و شل۔ خوب موٹا تازہ۔
یلدا۔ (یَل۔ دا) [ف۔ ا۔ مث] اندھیری اور طویل رات۔
یلغار۔ (یَل۔ غار) [ت۔ ا۔ مث] دشمن کی فوج پر حملہ۔ ہلّہ۔ دھاوا۔
یلمعی۔ (یَل۔ مَ۔ عی) [ع۔ صف] ذہین۔ طبّاع۔ ہوشیار
یلہ۔ [ف۔ صف] (۱) بے قید۔ آزاد۔ کُھلا چھوڑا ہوا۔ (۲) [مث] فاحشہ۔ بدچلن عورت۔
یلیل۔ (یَل۔ یَل) [ق۔ ا۔ مث] حقارت۔

ی - م

یم - [س - ا - مذ] موت کا فرشتہ۔ عزرائیل۔
یَم - [ف - ا - مذ] (۱) بڑا دریا۔ سمندر۔ (۲) جانب۔ حصّہ
یَمَام - (یَ - مام) [ع - ا - مذ] جنگلی کبوتر۔
یَمان۔ یَمانی - (ع - صف) ملک یمن کا باشندہ۔ یمن سے منسوب۔
یمدوت - (س - ا - مذ) یم کا قاصد جو روحوں کو یم کے پاس لے جاتا ہے۔
یَمَن - (ع - ا - مذ) جزیرہ نمائے عرب کے جنوب مشرق میں ایک ملک جہاں کا عقیق اور چادریں بہت مشہور ہیں۔
یُمن - (ع - ا - مذ) برکت۔ سعادت۔ اقبال مندی۔ کامیابی۔
یَمَنی - (یَ - مَ - نی) [ع - صف] ملک یمن سے نسبت رکھنے والا۔ یمن کا رہنے والا۔
یَمِین - (یَ - مِین) [ع - ا - مذ] (۱) سیدھا ہاتھ۔ دایاں ہاتھ۔ (۲) داہنی طرف۔ (۳) قسم۔ حلف۔ (۴) قوت۔ طاقت۔ توانائی۔
یَمینُ الدّولہ - (ع - ا - مذ) رکنِ سلطنت۔ ایک معزز خطاب جو اُمرا کو بادشاہوں کی طرف سے ملتا تھا۔
یمین ویسار - (ع - ا - مذ) دائیں بائیں۔ چپ و راست۔ فوج کا دایاں اور بایاں بازو۔

ی - ن

یَن - [جاپانی - ا - مذ] جاپانی سکہ جو تقریباً ڈیڑھ روپیہ کے برابر ہوتا ہے۔
یَنابیع - (یَ - نا - بِیع) [ع - ا - مذ] چشمے۔ ینبوع کی جمع۔
ینگ - ((Young) [انگ - صف] جوان۔ نوعمر۔ نوخیز۔
ینی - (ہ - ا - مث) جوان عورت

ی - و

یو - این - او - (انگ - ا - مذ) مجلس اقوام متحدہ۔ (United Nations Organisation) کا مخفف۔
یُوتھ - (Youth) [انگ - ا - مذ] (۱) نوجوان۔ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں (۲) نوجوانی۔ عنفوانِ شباب۔
یُوٹوپیا - (Utopia) [یُو - ٹو - پ - یا] (انگ - ا - مذ) (۱) سرٹامس رد کی مشہور کتاب جس میں ایک ایسے فرضی جزیرے کا ذکر کیا گیا ہے جس میں مثالی حکومت قائم تھی۔ (۲) خیالی حکومت۔ مثالی مقام یا معاشرت۔
یُوجنا - [ق - ا - مث] ستائش۔ تعریف۔
یُوحنّا - (یُو - حَن - نا) [عب - ا - مذ] (۱) خدا کا فضل۔ (۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک حواری کا نام۔
یُوحی - (یُو - حا) [ع - ا - مذ] ایک سانپ جس کی بابت مشہور ہے کہ ہزار سال کا ہونے پر جو شکل چاہے اختیار کر سکتا ہے۔
یُوراج - (یُو - راج) [ہ - ا - مذ] ولی عہد۔ شہزادہ۔
یُورپ - (انگ - ا - مذ) برّاعظم ایشیا کے مغرب میں واقع ایک برّاعظم جس میں تقریباً ۳۰ ممالک شامل ہیں۔
یُورپی - (یُور - پی) [یورپین ((Eruopean) کا مورد - صف] (۱) یورپ سے تعلق رکھنے والا۔ (۲) [مذ] یورپ کا باشندہ۔
یورپین - (European) - یُور - پی - اَن) [انگ - صف] برّاعظم یورپ کا رہنے والا۔ یورپ سے منسوب۔
یُورِش - (یُو - رِش) [ت - ا - مث] (۱) حملہ۔ دھاوا۔ چڑھائی۔ یلغار۔ (۲) فساد۔ ہنگامہ۔ بلوہ۔
یوریشین - (انگ - ا - مذ) یورپین نسل کا وہ آدمی جو ایشیا میں پیدا ہوا ہو۔
یورنیم - (Uranium) [انگ - ا - مذ] ایک سفید دھاتی عنصر۔
یُوز - [ت - ا - مذ] سَو کا عدد۔ (۲) چیتا۔ تیندوا۔
یوزباشی - ایک سَو سپاہیوں کا سردار۔
یُوسُف - [ع - ا - مذ] (۱) حضرت یعقوبؑ کے بیٹے جو حُسن میں اپنی نظیر نہ رکھتے تھے۔ (۲) نہایت خوبصورت۔ نہایت حسین۔
یوسفِ بے کارواں - (ع - ف - ا - مذ) جس کا کوئی ساتھی یا دوست نہ ہو۔
یوسفِ ثانی - حضرت یوسفؑ کی طرح بے حد حسین۔
یوسف جمال - (ف - صف) خوبصورت۔ یوسف جیسا حسین۔
یُوکلپٹس - (Euclayptus) (یُو - کَ - لپ - ٹس) [انگ - ا - مذ] ایک درخت جس کا عرق دوائیوں میں استعمال ہوتا ہے۔
یوگ۔ یوگا - [س - ا - مذ] مراقبہ۔ مذہبی ورزش۔ ورزش۔
یوگ شکتی - (س - صف) معجزہ۔ اعجاز۔ کرشمہ۔
یَوم - [ع - ا - مذ] روز۔ دن۔ تاریخ۔ جمع: ایام
یومُ الحساب - (ع - ا - مذ) قیامت کا دن۔ جب لوگوں کے اعمال کا حساب ہوگا۔
یومُ الدّین - (ع - ا - مذ) قیامت کا دن۔
یومُ السبت - (ع - ا - مذ) ہفتہ کا دن۔
یوم العرفہ - (ع - ا - مذ) ذوالحجہ کی نویں تاریخ۔
یوم العاشورہ - (ع - ا - مذ) محرم کی دسویں تاریخ جس دن حضرت امام حسینؓ شہید ہوئے۔
یوم الفطر - (ع - ا - مذ) ماہِ شوال کی پہلی تاریخ۔ چھوٹی عید کا دن۔
یوم القیامت - (ع - ا - مذ) قیامت کا دن۔ روزِ محشر۔
یومُ النشور - (ع - ا - مذ) دوبارہ زندہ ہونے کا دن۔ روزِ قیامت۔
یَوماً فیوماً - (یَو - مَن - فَ - یَو - مَن) [ع - تابع فعل] روز بروز۔ آئے دن۔
یَومیّہ - (یَو - مِی - یَہ) [ع - ا - مذ] روزانہ۔ (۲) روز کی مزدوری۔ دن بھر

کی اُجرت۔

یُوں۔ [ہ۔ تابع فعل] اس طرح۔ بایں طور۔ ایسا۔ اس طرز سے۔ اس ڈھنگ سے۔

یوں بھی دیکھا وُوں بھی دیکھ۔ (ا۔ مثل) خوشی دیکھ لی۔ اب غم بھی دیکھ۔ نیرنگیِ زمانہ۔

یُوں بھی سہی۔ (ا۔ محاورہ) اس طرح بھی منظور ہے۔

یُوں بھی واہ وا وُوں بھی واہ وا۔ (ا۔ مثل) دونوں طرح سے خوب ہے۔ ہر طرح خوش۔

یُوں تو۔ (ہ۔ ا۔ مث) (۱) اس طرح تو۔ اس ڈھنگ سے تو۔ (۲) ورنہ۔ دگرنہ۔ (۳) کہنے کو تو۔ دراصل تو۔ برائے نام

یُوں توں کرنا۔ (ا۔ محاورہ) بدزبانی کرنا۔ گالی گلوچ کرنا۔

یُوں ہی۔ یونہیں۔ (ا۔ تابع فعل)۔ (۱) اسی طرح۔ اسی طریقہ سے۔ اسی ڈھنگ سے۔ (۲) بلاسوچے سمجھے۔ (۳) بے فائدہ۔ ناحق۔ بلاوجہ۔ (۴) اتفاقاً۔ بلاارادہ۔ (۵) نکما۔ بیکار۔ خالی۔ (۶) آسانی سے جھٹ پٹ۔

یُوں ہی ٹرخا دیا۔ (ا۔ مقولہ) خالی خولی ٹال دیا۔ ناکامیاب رخصت کیا۔

یوں ہی سا۔ (ا۔ صفت) ذراسا۔ تھوڑا سا۔ برائے نام۔

یُوں ہی سہی۔ (ا۔ بول چال) اس طرح بھی منظور ہے۔ ہم یوں بھی خوش ہیں۔

یُوں ہی ہے۔ (۱) اسی طرح ہے۔ (۲) قابلِ اعتبار نہیں ہے۔ (۳) فضول ہے۔ بے کار ہے۔

یُونانی۔ [ع۔ صفت] (۱) ملک یونان کا رہنے والا۔ (۲) یونان سے منسوب۔

یونِٹ۔ (Unit) ۔ (یُو۔ نِٹ) [انگ۔ ا۔ مذ] (۱) اکائی۔ وحدت۔ (۲) ایک چیز، شخص یا مجموعہ جو واحد اور مکمل بالذات سمجھا جائے۔ یا شمار یا ناپ کے پیمانے کا نام ہے۔

یونِٹی۔ (Unity) [یُو۔ نِ۔ ٹی] [انگ۔ ا۔ مث] اتحاد۔ اتفاق۔

یونُس۔ (یو۔ نُس)۔ [ع۔ ا۔ مذ] (۱) ستون۔ رکن۔ دین کا رکن۔ (۲) ایک پیغمبر جو قوم بنی اسرائیل سے تھے۔ روایت ہے کہ ایک مچھلی نے انہیں اپنے پیٹ میں چالیس روز رکھ کر صحیح سلامت اُگل دیا تھا۔ (۳) ایک ستارہ۔

یُونیسکو۔ ((U.N.E.S.C.O.)) (یُو۔ نیس۔ کو) [انگ۔ ا۔ مذ]۔ اقوامِ متحدہ کا ادارۂ تعلیم و سائنس اور ثقافت۔ (United Nations Educational Scientific and Cultural Organisation) کا مخفف۔

یُونی سیف۔ (U.N.I.C.E.F.) (یُو۔ نی۔ سیف) [انگ۔ ا۔ مث] اقوامِ متحدہ کا بچوں کی امداد کا ادارہ۔ (UNited Nations International Children's Educational Fund) کا مخفف۔

یُونیفارم۔ (Uniform) ۔ (یُو۔ نی۔ فارم) [انگ۔ ا۔ مث] ۔ وردی۔

یُونین۔ (Union) (یُو۔ نِ۔ ین) [انگ۔ ا۔ مث] (۱) اتحاد۔ ایکا۔ اتصال (۲) متحدہ چیز۔ (ادارہ۔ انجمن وغیرہ)

یونیورسٹی۔ (University) ۔ (یُو۔ نی۔ وَر۔ سِ۔ ٹی) [انگ۔ ا۔ مث] جامعہ۔ تعلیم گاہ جس میں طلبہ کے لیے جملہ علوم یا اکثر علوم کی اعلےٰ تعلیم یا امتحان یا دونوں کا انتظام ہو۔

ی ۔ ہ

یہ۔ [ہ۔ اسم اشارہ] قریب کا اشارہ۔ اس۔ سامنے کا۔ حاضر۔ قریب (۲) ایسی۔ اس طرح کی۔

یہ آپ کے فرمانے کی بات ہے۔ (ا۔ مثل) کوئی غلط یا ناجائز بات کہے تو بطور تنبیہ کہتے ہیں۔

یہ آزما کر وہ آزما کر۔ (ا۔ تابع فعل) (۱) اچھی طرح جانچ پڑتال کی۔

یہ اپنا ہی راگ الاپتا (گاتا) ہے۔ (ا۔ مثل) یہ اپنے ہی منہ کی بات کہے جاتا ہے۔

یہ اور بات ہے۔ (ا۔ بول چال) یہ الگ بات ہے۔

یہ اُس سے ملیں ہے۔ (ا۔ مثل) یہ اُس سے بڑھ چڑھ کر ہے۔

یہ اور رہوئی۔ (ا۔ تابع فعل) یہ مزید بات ہوئی۔ اس پر طرہ یہ ہے۔

یہ بات وہ بات ٹکا دھر میرے ہاتھ۔ (ا۔ مثل) اس خودغرض شخص کی نسبت بولتے ہیں جو اِدھر اُدھر کی باتیں کر کے اپنا مطلب نکالتا ہے۔

یہ بات ہی کیا ہے۔ (ا۔ مثل) کوئی مشکل کام نہیں۔ معمولی بات ہے۔

یہ بات ہے۔ (ا۔ مثل) یہ خصوصیت ہے۔ بطور کلمہ تعجب بھی مستعمل ہے۔

یہ بِس کی گانٹھ ہے۔ (ا۔ مثل) بہت شریر اور بُرا آدمی ہے۔

یہ بوجھ نہیں اُٹھتا۔ (ا۔ مثل) اس بات کی ذمہ داری نہیں لی جا سکتی۔

یہ بھی اپنے وقت کے حاتم ہیں۔ (ا۔ مثل) بہت فیّاض ہیں۔ طنزاً بھی کہتے ہیں۔

یہ بھی کسی نے نہ پوچھا تیرے منہ میں کے دانت ہیں۔ (ا۔ مثل) جہاں کسی کو کوئی پوچھنے والا نہ ہو وہاں کہتے ہیں۔

یہ بھی کوئی بات ہے۔ (ا۔ مثل) مہمل بات ہے۔ بے موقع بات ہے۔

یہ بھی میرا وہ بھی میرا۔ (ا۔ مثل) جو بے انصافی سے ہر چیز پہ ہاتھ مارے اس کے متعلق کہتے ہیں۔

یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا۔ (ا۔ مثل) کوئی کام نہ ہوا۔ کچھ بھی نہ ہوا۔

یہ بیل منڈھے چڑھتی نظر نہیں آتی۔ (ا۔ مثل) یہ کام پورا ہوتا نظر نہیں آتا۔

یہ پٹی نہیں پڑھے۔ (ا۔ مثل) فقروں میں نہیں آتے۔ یہ کام کرنا نہیں جانتے۔ انکار کرتے ہوئے کہا جاتا ہے۔

یہ تو تجھیر بھی کہہ گئے ہیں۔ (ا۔ مثل) یہ تو مانی ہوئی بات ہے۔

یہ تو کچھ بات نہیں۔ (ا۔ مثل) یہ غلط ہے۔ درست نہیں۔

یہ تین کانے اور یہ پو بارہ۔ (ا۔ مثل) ایک بدقسمت ہے۔ ایک

نانصیب ہے۔ (۲) چوپڑ کھیلنے والے بھی کہتے ہیں۔
یہ ٹانگ کھولو تو لاج وہ ٹانگ کھولو تو لاج۔ (ا۔ مثل) دونوں طرح سے بدنامی ہے۔
یہ جا وہ جا۔ (ا۔ مثل) فوراً بھاگ گیا۔
یہ جوانی اور مانجھا ڈھیلا۔ (ا۔ مثل) عین جوانی کے عالم میں اتنی سُستی۔
یہ دن۔ (ہ۔ ا۔ مذ) اچھے دنوں اور بُرے دنوں کے واسطے مستعمل ہے۔
یہ دن دیکھا۔ (ا۔ محاورہ) اس حالت زار کو پہنچا۔
یہ دن سب کے واسطے ہے۔ (ا۔ محاورہ) مرنا سب کو ضرور ہے۔ موت ہر ایک کو آنی ہے۔
یہ شرط ہے۔ (ا۔ بول چال) اس کے لیے یہ ضروری ہے۔
یہ قسمت کی بات ہے۔ (ا۔ محاورہ) بدقسمتی ہے۔
یہ کتا نہیں مانتا۔ (ا۔ محاورہ) پیٹ بُری بلا ہے۔
یہ کچھ۔ (ا۔ صف) اس قدر۔ زیادہ۔
یہ کچھ کھیل ہے۔ (ا۔ بول چال) یہ آسان نہیں۔ (۲) بے طریقہ ہے۔
یہ کس کا مُوت ہے۔ (ا۔ مثل) یہ کس کا نطفہ ہے۔
یہ کسی کا بھی سگا نہیں۔ (ا۔ مثل) یہ بڑا بے وفا ہے۔
یہ کونسی بات ہے۔ (ا۔ بول چال) یہ کوئی مشکل نہیں۔
یہ کیا۔ (ا۔ بول چال) یہ کیسی بے ہودہ بات ہے۔
یہ کیا ہے۔ (کلمۂ تعجب) آج یہ کیا نئی بات ہے۔
یہ کیا کیا۔ (ا۔ مثل) بُرا کیا۔ غضب کیا۔
یہ گُل کھلا۔ (ا۔ محاورہ) یہ نتیجہ نکلا۔
یہ گو اور یہی میدان۔ (ا۔ محاورہ) آیئے ابھی مقابلہ ہو جائے۔
یہ مچھیں مار کھانے کے ہیں۔ (ا۔ مثل) ایسی باتوں سے انسان پٹ جاتا ہے۔
یہ مسلّم ہے۔ (ا۔ بول چال) اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تسلیم شدہ ہے۔
یہ منہ اور مسور کی دال۔ (ا۔ مثل) تم اس لائق نہیں۔ تم اس کے مستحق نہیں۔ اس مُنہ سے کہتے ہو کہ ہم یوں کریں گے۔
یہ مُنہ کہاں۔ (ا۔ مقولہ) یہ حوصلہ نہیں۔
یہ وہ گڑ نہیں کہ جو چیونٹے کھا جائیں۔ (ا۔ مثل) ہر ایک کو یہ بات نصیب نہیں ہو سکتی۔ یہ چیز ایسے دیسوں کے قابل نہیں۔
یہ ہے۔ بہت قریب ہے۔
یہ یہیں ہیں۔ (ا۔ تابع فعل) اس جگہ۔ اس مقام پر۔
یہاں۔ (ا۔ تابع فعل) اس جگہ۔ اِدھر۔ اس مقام پہ۔ اس طرف۔ قریب کا اشارہ۔
یہاں اُلٹی گنگا بہتی ہے۔ (ا۔ مثل) یہاں ہر کام اُلٹا ہوتا ہے۔
یہاں پرندہ پر نہیں مار سکتا۔ (ا۔ مثل) یہاں تک کوئی نہیں آ سکتا۔
یہاں تک۔ اس جگہ تک۔ اس وقت تک۔ اس قدر۔
یہاں تمہاری دال نہیں گلے گی۔ (ا۔ مثل) اس جگہ تمہارا کام نہیں بنے گا۔
یہاں سب کان پکڑتے ہیں۔ (ا۔ مثل) اس جگہ سب عاجز ہیں۔
یہاں سے۔ اس جگہ سے۔ اس طرف سے۔
یہاں سے ہوا ہو۔ (ا۔ بول چال) بھاگ جاؤ۔ دور ہو۔
یہ نتیجہ نکلا۔ (ا۔ مثل) نیکی کا جواب بدی میں ملا۔
یہاں فرشتوں کے بھی پر جلتے ہیں۔ (ا۔ مثل) یہاں کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ یہاں کوئی دم نہیں مار سکتا۔
یہاں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ (ا۔ مثل) یہاں کی ہر بات نرالی ہے۔
یہاں کا یہیں۔ اسی جگہ کا اسی جگہ۔ اسی دنیا میں۔
یہاں نہ وہاں یہ بلا کہاں۔ (ا۔ مثل) خانہ بدوش آدمی کے لیے بولتے ہیں۔
یہاں وہاں کا ذکر۔ (ا۔ مذ) اِدھر اُدھر کی باتیں۔
یَہُود۔ (یَ۔ ہُود) (ع۔ ا۔ مذ) یہودی کی جمع۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمت کے لوگ۔
یہودا۔ (ع۔ ا۔ مذ) حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے ایک حواری کا نام جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑوا دیا تھا۔ ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس کی شکل حضرت عیسیٰؑ جیسی ہو گئی تھی اسلیے اُسے سُولی پہ چڑھا دیا گیا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بچ گئے۔
یَہُودن۔ (یَ۔ ہُو۔ دَن) [اُر۔ ا۔ مث] یہودی کی تانیث۔ یہودی عورت۔
یَہُودی۔ (یَ۔ ہُو۔ دِی) [ع۔ ا۔ مذ] حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمت کا ایک فرد۔
یَہُوں۔ [ق] یوں۔ یُوں ہی۔ بے فائدہ۔
یہُوں۔ تہُوں۔ [ق] بہر طور۔
یہوں وہوں۔ یہاں وہاں۔
یِہی۔ [اُر۔ تابع فعل] یہ ہی کا مخفف۔ خاص یہ۔ خصوصاً۔
یہی سہی۔ (ا۔ بول چال) یوں ہی سہی۔
یہی لیل ونہار ہے۔ (ا۔ مثل) یہی گردشِ زمانہ ہے۔
یہی نا۔ (ا۔ تابع فعل) صرف اتنی ہی بات ہے۔
یہیں۔ [اُر۔ تابع فعل] اسی جگہ۔ اسی مقام پر۔ اسی طرف۔ ادھر ہی۔ اسی دنیا میں۔
یہیں سے سلام کرتے ہیں۔ (ا۔ مثل) بیزاری ظاہر کرنا۔
یہیں کا چُن یہیں کا پُن۔ (ا۔ مثل) جو کچھ ہے اسی جگہ کے طفیل ہے۔ آٹا اور پانی سب اسی جگہ کے بدولت ہے۔
یہیں کہیں۔ اسی جگہ۔ کسی مقام پر۔

ی - ی - ے

یے۔ [ق] (۱) یہ (۲) بہت۔
یَیچ۔ (یِی۔ چ) [ق] یہی۔
یِیلاق۔ (یِی۔ لاق) [ت۔ ا۔ مذ] وہ سرد مقام جہاں گرمی کا موسم گذارا جائے۔

سلسلہ ۱۲ — طبع دوم اپریل 1991 — بار اول
تعداد 5000 — تعداد ۱۰۰۰

فدیہ وقضاء

قضا شدہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قربانی، سجدۂ تلاوت کی ادائیگی کی صورتیں

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہم العالی

ناشر:- مشرف علی تھانوی
مہتمم
دار العلوم الاسلامیہ لاہور ۱۸

فون پرانی انارکلی ۵۳۷۲۸ — رمضان ۱۴۱۱ھ — مارچ ۱۹۹۱ء — فون کامران بلاک ۴۲۰۹۸۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مبسملاً و محمداً و مصلیاً و مسلماً۔

اللہ تعالیٰ نے ہزاروں اقسام کی نعمتوں سے اس دنیا کو آراستہ کرنے کے بعد جو انسان کو اس میں بھیجا تو وہ بلا مقصد نہیں ہے بلکہ خود اس کا مقصد بیان کر دیا کہ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ ترجمہ "ہم نے جنوں اور انسانوں کو صرف عبادت کے لئے پیدا کیا۔"

اور اس مقصد کے حصول کے لئے ایک مدت متعین کردی جس کا علم سوائے اللہ کے کسی کو نہیں کہ اس کو کتنی مدت ملی ہے یعنی اس کی کتنی عمر ہے جس میں اسے یہ فرائض سرانجام دینے ہیں اور جب وہ اپنی عمر پوری کر کے اس دار فانی سے جائے گا تو اس سے یقیناً سوال ہو گا کہ ہم نے تمہیں اتنی عمر دی تھی تم نے اس میں کون کون سی عبادات سرانجام دیں۔

اس لئے ہر شخص کے ذمہ یہ لازم ہے کہ اس پر جتنی نمازیں' روزے' حج' زکوۃ' قربانی' فطرہ' سجدۂ تلاوت اور انسانی قرض وغیرہ عبادات فرض ہیں ان سب کو اپنی زندگی میں پورا کرے تاکہ آخرت کے سوال جواب اور عذاب سے بچ سکے۔

اگر اب تک ان کی ادائیگی نہیں کی تو فوراً ان کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہو اور جو ادا ہو سکتی ہیں انکو ادا کرے اور اس میں تاخیر کی اللہ سے معافی مانگے اور جو قضاء ہو گئی ہیں ان کی بھی قضا کرے اور ان میں تاخیر کرنے کی اللہ سے معافی کا خواستگار ہو۔

عبادات کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ عبادات جن کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں۔ زندگی میں جب بھی انسان ان کو ادا کرے وہ ادا ہی ہوں گی۔ جیسے زکوۃ' سجدہ تلاوت' انسانی قرض اور حج۔ یہ تو جب بھی ادا کریں گے قضا نہیں بلکہ ادا ہی شمار ہوں گی۔ مثلاً اگر دس سال سے صاحب نصاب ہے اس پر زکوۃ واجب ہے اور ادا نہیں کی تو اگر آج دس سال کی اکٹھی ادا کرتا ہے تو وہ ادا ہی شمار ہو گی۔ اسی طرح اگر حج فرض ہوئے دس سال ہو چکے ہیں یا پچاس سجدۂ تلاوت واجب ہیں یا دس سال سے کسی کی رقم قرض لی ہوئی ہے اب

تک نہیں دی اور آج ان کی ادائیگی کرتا ہے تو یہ قضاء نہیں بلکہ ادا ہی شمار ہوں گی۔

دوسری قسم ان عبادات کی ہے جن کے لئے اللہ نے ایک وقت مقرر کیا ہے۔ اس وقت کے اندر اندر ان کو ادا کرنا ہے اگر وہ وقت گذر جائے گا تو وہ ادا نہیں قضاء شمار ہوں گی جیسے نماز' روزے اور قربانی ہے' کہ اگر ان کو اپنے وقت پر ادا نہ کیا تو یہ انسان کے ذمہ قضاء رہیں گی تاوقتیکہ ان کی ادائیگی نہ کرلے۔ فرض کی قضاء فرض اور واجب کی قضاء واجب ہوتی ہے' اگر گذشتہ کئی سالوں سے قربانی نہیں کی ہے تو اس سال ایام قربانی میں ان کی قضاء ہو سکتی ہے۔ اور اگر ایام قربانی میں بھی نہ کی تو دوسرے وقت میں ایک متوسط بکری فی حصہ سے اس کی ادائیگی ہو سکتی ہے اگر خود صدقہ کردیں یا کسی سے کرادیں۔

پھر ان عبادات کی دو قسمیں ہیں۔ عبادات بدنیہ اور یہ وہ ہیں جن کی ادا یا قضاء انسان کو خود کرنی پڑتی ہے جب تک اس کا جسم موجود ہے کوئی دوسرا اس کی اداء یا قضاء نہیں کر سکتا۔ جیسے نماز' روزہ اور سجدۂ تلاوت دوسرے کے ادا کرنے سے ادا ہی نہ ہوں گے نہ زندگی میں اور نہ بعد میں۔ اگر اپنی زندگی میں ان کی ادائیگی نہیں کی اور اب قضاء کرنے کی طاقت بھی نہیں ہے تو وصیت کرنا واجب ہے کہ میرے مرنے کے بعد میرے مال سے میری نمازیں' روزوں اور سجدہ ہائے تلاوت کا فدیہ ادا کیا جائے پھر ترکہ تقسیم ہو' اپنی زندگی میں فدیہ بھی نہیں دے سکتا صرف قضاء ہی کرنی پڑے گی۔ اگر وصیت نہ کی تو دینا واجب تو نہ ہوگا مگر ترکہ تقسیم کرکے کوئی بالغ اپنے حصہ سے خود ادا کردے یا کرا دے تو فدیہ ہو سکتا ہے۔

دوسری قسم عبادات مالیہ کی ہے' زکوٰۃ' فطرہ' قربانی زندگی میں بھی فوت ہونے کے بعد بھی دوسرے کے دلوانے سے ادا ہو سکتا ہے۔ البتہ حج بدنی اور مالی عبادتوں کا مجموعہ ہے جو ہر انسان پر اس کی پوری زندگی میں ایک مرتبہ کرنا اگر وہ اس کے اخراجات برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو فرض ہے۔ اگر کوئی شرعی عذر نہ ہو تو دوسرے سے ادا نہیں کرا سکتا۔ جب تک صحت اور طاقت ہو خود ہی ادا کرنا پڑتا ہے۔ البتہ اگر عذر شرعی ہو تو دوسرے شخص سے حج بدل کرا سکتا ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اگر

مرنے سے قبل اللہ نے صحت عطا فرمادی اور عذر نہ رہا تو خود ادا کرنا ہو گا اور یہ دوسرے کا ادا کردہ حج بدل نفلی ہو جائے گا۔ اور اگر صحت ہونے پر بھی خود ادا نہ کیا یا بیماری کی وجہ سے نہ جا سکا تو اس پر وصیت کرنا واجب ہے کہ بعد وفات ترکہ میں سے پہلے میرا حج بدل کرایا جائے پھر ترکہ تقسیم کریں۔ اور حج بدل کے لئے اکیس شرطیں ہیں جو علماء سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔ ایسے ہی ہر کسی کو حج بدل میں نہیں بھیجنا چاہئے جب تک ان شرائط کا لحاظ رکھ کر حج بدل نہیں کیا جائے گا' حج بدل نہیں ہو گا۔

نماز

تمام عبادات میں سب سے اہم عبادت نماز ہے۔ مرنے کے بعد سب سے پہلے اسی کے بارے میں سوال ہو گا۔ جیسا کہ حضرت شیخ سعدیؒ نے فرمایا:

روز محشر کہ جاں گداز بود
اولیں پرسش نماز بود

نماز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ نماز انسان پر ہر حالت میں فرض ہے حتیٰ کہ بیماری کی حالت میں بھی ساقط نہیں ہوتی۔ اور حکم ہے کہ اگر کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے یا پاؤں قبلہ کی طرف کر کے اور سر کے نیچے تکیہ لگا کر سر اونچا کر لیا جائے چاہے گھٹنے کھڑے کرے یا پاؤں پھیلا لے اور نماز پڑھے' اس کی نماز ادا ہی ہو گی۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پھر قضاء کے لئے رہنے دے۔

اس کے بعد پھر جتنی بھی صحت ہو جائے اگر کھڑے ہو کر پڑھنے کی ہے تو کھڑے ہو کر ورنہ بیٹھ کر یا لیٹ کر اپنی وقتی نمازوں کے ساتھ ساتھ ان قضا شدہ کی بھی ادائیگی کی جائے گی۔ اگر طاقت آ جانے کے بعد بھی نہ پڑھیں تو ان کی قضاء رہ گئی بعد میں ان کا فدیہ ہو گا۔ اور اس کی وصیت کرنا واجب ہے۔

اسی طرح اگر کوئی آدمی بے ہوش ہو گیا۔ اور اس کو چھ نمازوں کا وقت گذرنے سے پہلے ہوش آگیا تو یہ نمازیں قضا فرض ہیں بعد میں فدیہ دیا جائے اور اگر زیادہ عرصہ میں ہوش آیا تو نہ قضاء ہے نہ فدیہ۔ فدیہ ایک دن میں چھ نمازوں کا دیا جاتا ہے۔ پانچ فرض اور ایک وتر۔ فی نماز پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت جیسا آگے تفصیل سے آرہا ہے۔

اس لئے ہر مسلمان کو اس کا فکر لازم ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز کی پوچھ گچھ ہو گی تو ہم حساب و عذاب سے کیسے بچ سکیں گے۔

روزہ

بھی ایک ایسی عبادت ہے جس کی ادائیگی ہر شخص کے ذمہ خود واجب ہے۔ کوئی دوسرا کسی کی طرف سے نہیں رکھ سکتا اور نا ہی روزہ کے بدلے فدیہ دیا جا سکتا ہے' البتہ اگر بغیر بیماری کے محض بڑھاپے کی وجہ سے اس قدر کمزوری ہے کہ روزہ رکھنے پر جان کا اندیشہ یا سخت مرض لاحق ہونے کا خدشہ ہے اور تجربہ سے یہ محسوس کر لیا ہے یا کسی متقی معالج نے بتایا ہے کہ روزہ رکھنے سے جان کی ہلاکت ہے تب ہر روزہ کے بدلے ایک غریب کو صبح شام پیٹ بھر کر کھانا کھلانا' اور اگر دینا ہو تو پونے دو کلو گندم فی روزہ یا اس کی قیمت فدیہ ہے جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے' مگر یہ روزہ رکھ سکنے والے کے لئے نہیں ہے' نہ اس سے اس کا روزہ ادا ہو گا۔

بیماری میں چونکہ آج کل متقی معالج کا میسر آنا تقریباً نا ممکن سا ہے اس لئے روزہ رکھ کر تجربہ کریں۔ اگر جان ضائع ہونے یا شدید ترین مرض کے لاحق ہونے کا اندیشہ ہو تو آگے چھوڑ کر قضاء کریں اور جب تک رکھنے کے قابل نہ ہوں نہ رکھیں۔ اگر اسی مرض میں موت آگئی اور صحت حاصل ہو کر قضاء کرنے کی مہلت نہ ملی تو نہ قضاء ہے اور نہ فدیہ۔ بلکہ معاف ہیں۔ اور اگر اتنی طاقت حاصل ہو گئی تھی کہ روزہ رکھ سکے پھر بھی نہ رکھے تو ان کی قضاء واجب ہے' اگر قضاء نہ کی گئی تو بعد وفات فدیہ واجب ہے اس

کی وصیت کرنا بھی واجب ہے اس کا فدیہ وہی ایک آدمی کا پیٹ بھر کر دو وقت کھانا کھلانا یا پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت فی روزہ فدیہ دیں۔

یہ فدیہ تو خدائی قرض کی ادائیگی ہے۔ اور قصداً وقت کو نکالنے کا گناہ عظیم الگ ہو گا جو بغیر توبہ صحیحہ کے معاف نہ ہو گا۔ خود زندگی بھر اور مرنے کے قریب توبہ بھی کریں توبہ سے بے وقت ادائیگی کا گناہ ہی معاف ہو گا فدیہ نہیں۔

اس لئے اپنی زندگی ہی میں سب قضاء ادا کر لیں' اس کی ادائیگی کے آسان طریقے پیش ہیں۔ ضروری پابندی سے تمام قضائیں پوری کر لی جائیں۔ مبادا ایسا نہ ہو کہ قضائیں رہ جائیں اور زندگی ختم ہو جائے۔ اس لئے سخت اہتمام کی ضرورت ہے۔

دولت مندوں اور طاقت والوں کا نماز' روزہ اور سجدہ ہائے تلاوت کو قصداً اس نیت سے چھوڑنا کہ بعد میں فدیہ دلا دیں گے سخت ترین گناہ ہے۔ کیا اس بات کا یقین ہو سکتا ہے کہ دینے والے زندہ رہیں گے یا نہیں پھر دیں گے بھی یا نہیں۔

آج کل بعض علاقوں میں اسقاط کا رواج ہے (اسقاط کس کو کہتے ہیں اس کی تفصیل آگے آ رہی ہے) جس کے کرنے میں بہت سے گناہ لازم آتے ہیں' مثلاً اگر مرنے والے نے وصیت نہیں کی کہ اس کے ذمہ اتنی نمازیں اور اتنے روزے ہیں جن کا فدیہ دیا جائے تو پھر بغیر اجازت وارثین اس مال متروکہ میں سے قبل از تقسیم اسقاط کے ذریعہ فدیہ دینا ان وارثین کے مال میں ڈاکہ ڈالنا ہے۔ اس لئے کہ مرتے ہی تمام مال وارثین کا ہو چکا ہے اور بلا اجازت ان کے مال میں تصرف حرام ہے' اس مال کو لینے والے اور اسقاط کا عمل کرنے والے سب گناہگار ہوں گے۔

اور اگر میت نے وصیت کر دی تھی کہ مثلاً سو نمازوں اور اس قدر روزوں کا فدیہ دیا جائے تو اب اس کا نہ دینا میت کے مال میں ڈاکہ ڈالنا ہے اور گناہ عظیم ہے۔ پہلے ترکہ کے ثلث حصہ میں سے فدیہ دیا جائے پھر ترکہ تقسیم کریں۔

اسقاط اسی قسم کی بہت سی خرابیوں کا باعث ہوتا ہے۔ اس رسم کے ذریعہ دولت مندوں کو چھوٹ دینا ہے کہ وہ جو چاہے کریں جو چاہے نہ کریں اسقاط کے ذریعہ سب

ساقط ہو جائے گا۔

فقہاء نے مجبوری کے وقت میں اس کی کچھ مخصوص صورتیں ذکر کی ہیں جن کی تفصیل کتب فقہ میں ہے اور کچھ تفصیل علامہ شامی نے عربی رسالہ میں اور مفتی محمد شفیع صاحب نے ایک اردو رسالہ میں تحریر کی ہے جن کا مروجہ اسقاط سے کوئی تعلق نہیں۔

غرض ہر انسان کو اپنی زندگی میں قضا شدہ تمام نمازوں' تمام روزوں اور تمام سجدہ ہائے تلاوت کو شمار کر کے زندگی بھر کا حساب لگا کر ادائیگی کی کوشش شروع کر دینی چاہیے۔ کل کا حساب لگا کر اپنے پاس رکھ لیں اور جتنی جتنی ادا ہوتی جائیں ان کو وضع کر دیں باقی کی وصیت لکھ کر رکھ دیں کہ میرے ذمہ اتنی نمازیں' اتنے روزے وغیرہ عبادات ہیں تا کہ وارثین اول ترکہ کے ثلث میں سے ان کا فدیہ ادا کریں پھر تقسیم کریں۔ اس لئے کہ بغیر فدیہ ادا کئے تقسیم کرنا خدائی حق میں ڈاکہ ڈالنا ہے۔

بلکہ وارثوں کو تو یہ چاہئے کہ اگر وصیت نہ کی ہو تو بھی بعد تقسیم اپنے حصہ سے یا خود اپنے مال سے فدیہ ادا کر کے میت کے عذاب میں تخفیف کرائیں تاکہ اس کا حق ادا ہو۔ قضاؤں کے آسان طریقے پیش ہیں تاکہ اپنی زندگی ہی میں قضاء کر لی جائیں بعد میں نہ معلوم کوئی فدیہ دے نہ دے۔

قضاؤں کے آسان طریقے

جب کسی نماز کی قضاء کرنی ہو تو اس کی نیت میں مہینہ' دن' تاریخ اور وقت سب کا نام لینا ضروری ہے اس کے بغیر اس کی ادائیگی شمار نہیں ہو گی' لیکن جن کی بہت سی یا سب نمازیں قضاء ہیں تو سب کی تاریخ اور دن یاد رکھنا مشکل ہے اور اس کی نیت بھی مشکل اس لئے اس کی ادائیگی کے لئے حسب ذیل طریقے پر نیت کرے تو انشاء اللہ ادا ہو گی

قضاء عمری ادا کرنے کا طریقہ

یہ نیت کرے کہ فجر کی جتنی نمازیں مجھ سے قضاء رہ گئی ہیں ان میں سے پہلی ادا کرتا ہوں' جب یہ ادا ہو جائے گی تو اگلی نماز پہلی بن جائے گی۔ پھر اس کی ادائیگی بھی اسی طرح ہو گی اور اس کے بعد اس سے اگلی اسی طرح سب وقت 'دن' تاریخ کے اعتبار سے ادا ہو جائیں گی۔ اسی طرح ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور وتروں کی ادائیگی میں نیت کی جائے۔

قضاء نمازوں کی ادائیگی کا وقت

قضا نماز سوائے تین اوقات یعنی عین طلوع شمس' عین زوال اور عین غروب کے سب وقتوں میں جائز ہے۔ ترتیب بے ترتیب سب ادا ہو سکتی ہے (جس کی پوری زندگی میں صرف پانچ نمازیں یا اس سے کم قضاء ہوئی ہوں تو اس کے لئے ترتیب ضروری ہے کہ پہلے فجر پھر ظہر پھر عصر ادا کرے قضاء عمری والے کے لئے نہیں) نیز قضاء نماز فجر اور عصر کی نمازوں کے بعد بھی ادا کی جا سکتی ہے مگر خفیہ ہو کہ اوروں کو قضاء کا علم نہ ہو اس لئے کہ قضاء کرنا گناہ تھی اور گناہ کا اظہار بھی گناہ ہے۔ نماز فجر اور عصر کے بعد ادا کرنے سے اظہار گناہ ہے اس لئے کہ ان دو وقتوں میں نفل مکروہ ہیں۔ ہر شخص سمجھ جائے گا کہ قضاء پڑھ رہا ہے اس لئے خفیہ پڑھے جبکہ مغرب' اور عشاء کے بعد یہ بات نہیں ہے۔

ادائیگی کی آسان تدبیر

ایک دن میں بہت سی نمازیں پڑھنا مشکل ہے تو اس کی آسان تدبیر یہ ہے کہ ایک

ایک دن کی قضاء رکعتوں کی کل تعداد بیس ہوتی ہے۔ کیونکہ سنتوں کی قضاء فرض نہیں گو واجب کی واجب اور سنتوں کی قضاء سنت ہے، فجر کی دو، ظہر کی چار، عصر کی چار، مغرب کی تین، عشاء کی چار اور تین وتر کل بیس رکعت ہیں جن کی ادائیگی کے لئے متوسط طریقہ پر کل بیس منٹ درکار ہیں جو چوبیس گھنٹے کا گویا صرف بہتروں حصہ ہے۔ اس لئے اگر صبح سے دوپہر تک یا عشاء کے بعد سے صبح تک کسی وقت بھی یہ بیس منٹ صرف کرلیں تو سب نمازیں ادا ہو جائیں۔

دوسری ترکیب

یہ ہے کہ ہر نماز سے قبل یا بعد میں جو وقت مکروہ نہ ہو ایک قضاء پڑھ لیں سب آسانی سے ادا ہو جائیں گی۔

تیسری ترکیب

یہ ہے کہ ان بیس رکعات کی تین قسطیں کرلیں۔ فجر اور ظہر کی چھ رکعت بعد ظہر اور عصر مغرب کی سات بعد مغرب اور عشاء و وتر کی سات بعد عشاء کل بیس ہو گئیں اور ہر نماز کے بعد صرف سات سات منٹ زائد صرف ہوئے۔ خوب سوچ لیجئے کہ ایسے ادا کرنا آسان ہے ورنہ مرنے کے وقت کیا خبر ہم وصیت کر سکیں یا نہ کر سکیں جیسے ایکسیڈنٹ یا ہارٹ فیل وغیرہ میں بہت ہوتا ہے ورنہ عذاب سر لینا ہو گا۔ اور اگر وصیت کر بھی دی تو کوئی دے نہ دے اور پھر سب عذابات بھگتنے پڑیں۔ اس لئے خود ہی ادا کردی جائیں تو اطمینان ہے۔

قضا روزوں کی ادائیگی کا طریقہ

ایک سال کے روزے اگر قضا ہوں تو ۳۰ ہوں گے یا انتیس جتنے سالوں کے بھی ہوں احتیاطاً تیس کا حساب لگا کر صرف چند دن میں یوں کر لیں کہ ہفتہ میں جو دن چھٹی کا ہو وہ تو سیرو تفریح اور کھانے پینے کا ہے البتہ جو دن کام کے ہیں ان میں فی ہفتہ ایک یا دو دن مقرر کر لیں۔ روزہ کی قضاء کے لیے۔

دن کا اکثر حصہ کام کی مشغولی میں کٹ گیا کچھ سیرو تفریح کر کے کاٹ لیا روزہ مفت میں ادا ہو گیا اور لیجئے صرف پندرہ ہفتہ میں سال بھر کے روزوں کی قضاء ہو گئی۔

سجدہ تلاوت کی ادائیگی کا طریقہ

اکثر حفاظ سجدۂ تلاوت کی ادائیگی سے غافل ہیں آیت سجدہ تلاوت کی اور سجدہ نہیں کیا۔ اسی طرح بے شمار سجدے ان پر واجب ہو گئے ہیں۔ اگر زندگی میں ادا نہ کئے تو بعد مرنے کے فدیہ دینا پڑے گا۔

چونکہ ان کی ادائیگی کا کوئی وقت مقرر نہیں اس لئے یہ جب بھی ادا کئے جائیں گے ادا ہی شمار ہوں گے اس کی ادائیگی کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہر نماز کے ساتھ غیر مکروہ وقت میں تین سجدے سجدہ تلاوت کی نیت سے کر لیا کریں اس سہولت سے گرفت و سزا سے بچ سکتے ہیں بلکہ فدیہ سے بھی۔

واجبات

وہ عبادات جن کی ادائیگی کے لئے وقت مقرر نہیں ہے اگر اپنے وقت پر ادا نہیں کی ہیں تو اب ادا کریں۔ وہ قضا نہیں بلکہ ادا ہی ہوں گی البتہ وقت سے تاخیر کرنے کا گناہ ہو

گا اس کے لئے توبہ کریں جیسے صدقہ فطر' قربانی کی کھال کی قیمت ہے' قسم ٹوٹ جانے کا کفارے وغیرہ اگر اب تک ادا نہیں کئے تو فوراً ادا کریں۔ یہ ادائی شمار ہوں گے۔ آگے تفصیل سے ان کی تعداد و مقدار آ رہی ہے۔

فدیوں کے طریقے اور مقداریں

سب سے بڑا فدیہ نماز کا ہے کیونکہ نمازیں ایک دن کی چھ ہیں۔ پانچ فرض اور وتر واجب' اور ہر نماز کا فدیہ پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت ہے۔ چھ نمازوں کا فدیہ ساڑھے دس کلو گندم یا اس کی قیمت ہوئی اور مہینہ کے احتیاطاً تیس دن کے (۳۱۵ تین سو پندرہ) کلو گویا سات من پینتیس کلو گندم بنے پھر اس کو بارہ ماہ کے لئے بارہ سے ضرب دیں تو ۸۸ من ۲۰ کلو گندم ہوتے ہیں۔ یہ صرف ایک سال کی نمازوں کی فدیہ ہے۔

اب جتنے سال کی نمازیں رہ گئی ہوں ان کو اتنے سے ضرب دے کر معلوم کیجئے کہ کتنے من گندم اور کتنے لاکھ روپے بنتے ہیں۔

فرض کیجئے اگر دس سال کی نمازوں کا فدیہ گندم سے ادا کرنا ہے تو ۲۰۔ ۸۸ ضرب ۱۰ = ۸۸۲۔ آٹھ سو بیاسی من گندم ہو گی۔

اگر وارث لوگ بہت نیک بھی ہوئے تو یہ اتنی کثیر رقم بنتی ہے کہ ان کے لئے بھی اس کو برداشت کرنے کی کم ہی امید ہے اور شاید ہی وہ اس کو ادا کر سکیں۔ اس لئے ہر مرد اور عورت کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی قضا نمازوں کی ادائیگی کی خود ہی فکر کریں۔

اور روزوں کا فدیہ گو اس سے کم ہو گا لیکن نمازوں کے ساتھ مل کر تو وہ بھی کثیر رقم بن جائے گی۔ خیال کیجئے اگر اس کے مطابق ترکہ نہ ہوا تو فدیہ کی ادائیگی کی کیا صورت ہو گی۔

سجدہ تلاوت

بعض فقہاء کے نزدیک راجح یہ ہے کہ ایک سجدہ کا فدیہ پونے دو کلو گندم ہے اس کا حساب اور اس کی قیمت بھی لگالیں اور پھر سوچیں کہ آپ کے بعد آپ کی وصیت سے یا بغیر وصیت یہ سب کون ادا کر سکتا ہے اس لئے زندگی ہی میں ان کی قضاء کر کے ان سے سبکدوش ہو جانا چاہئے۔ آخرت کے عذاب سے بچاؤ اسی صورت میں ممکن ہے۔

فدیہ وغیرہ ادا ہونے کی شرطیں

اللہ کے لئے جو کچھ دیا جاتا ہے وہ سب صدقہ ہے اس کی کئی قسمیں ہیں :(۱) فرض، (۲) واجب، (۳) سنت یا مستحب، (۴) نفل۔ ان میں سے فرض و واجب کی ادائیگی کے لئے دس شرطیں ہیں جب تک ان شرائط کا لحاظ رکھ کر ادا نہیں کریں گے ادائیگی درست نہیں ہوگی۔ فرض صدقات حسب ذیل ہیں۔

(۱) عشر کی ادائیگی کھیت یا باغ کی پیداوار میں سے اگر پانی بلا قیمت بلا محنت ہو۔ محض بارش یا زمین کی نمی سے ہو تو پیداوار کا دسواں حصہ یعنی عشر دینا فرض ہے۔ اور اگر پانی قیمت یا محنت یا دونوں سے ہو جیسے نہر کا، ٹیوب ویل کا بڑے ڈول یا بیلچے سے دیا ہو تو پیداوار کا بیسواں حصہ دینا فرض ہے، جو کچھ بھی پیدا ہو غذا وغیرہ میں سے۔

(۲) زیور کی زکوۃ: زیور سونے چاندی اور نقد رقم میں سے چالیسواں حصہ دینا فرض ہے۔

(۳) جانوروں کی زکوۃ: اسی طرح وہ جانور جو خودرو گھاس کھا کر پرورش پائیں اور محض اون گوشت یا دودھ کے لئے پالے جائیں اونٹ، بکری، گائیں وغیرہ تو ان میں ان کے قاعدے کے مطابق زکوۃ دینا فرض ہے جس کی تفصیل خط سے معلوم کی جاسکتی ہے۔ تجارتی مال پر بھی چالیسواں حصہ زکوۃ فرض ہے (زکوۃ کی تفصیلات کے لئے کتاب

"اسلامی حکومت کا مالیاتی نظام" ملاحظہ فرمائیں)

دوسری قسم

صدقات واجبہ کی ہے ' جیسے فطرہ ' فدیہ ' کفارہ ' قربانی کی کھال کی قیمت ' اور نذر و منت۔ ان فرض و واجب صدقات کی ادائیگی کے درست ہونے کے لئے دس شرطیں ہیں۔ ان کا خیال رکھ کر ادا کی جائیں گی تو ادائیگی درست ہو گی ورنہ نہیں۔

وہ دس شرطیں یہ ہیں:

(۱) اس کو دیں جو مسلمان ہو ' صاحب نصاب نہ ہو ' صاحب نصاب کی تفصیل علماء سے معلوم کریں۔

(۲) جو سید نہ ہو ' اس لئے کہ زکوۃ مال کا میل کچیل ہے۔ سید کو دینا اس کی اہانت ہے۔

(۳) دینے والے کی اصل یا نسل نہ ہو (یعنی جن کی یہ اولاد ہے یا جو اس کی اولاد ہیں)

(۴) واجب النفقہ نہ ہو ' جیسے بھتیجا بھتیجی جس کا باپ فوت ہو گیا ہو اس لئے کہ اس کا نفقہ چچا کے ذمہ واجب ہے۔ اس کو زکوۃ نہیں دی جا سکتی۔

(۵) دینے والے کی بیوی نہ ہو اور دینے والی کا خاوند نہ ہو۔

(۶) وہ نہ ہو جو مالک نہ بن سکے جیسے مردہ کے کفن میں۔

(۷) مسجد ' مدرسہ ' اداروں کی عمارات و سامان نہ ہو۔

(۸) کسی خدمت یا کام کا عوض نہ ہو ' جیسے امام ' موذن ' مدرس یا ملازم کی تنخواہ نہ ہو۔

(۹) یہ دینا مالک بنا کر ہو عارضی نہ ہو۔

(۱۰) نوٹ نہ ہو سکہ یا مال ہو۔ نوٹ ' ٹکٹ ' کارڈ ' لفافے ' چیک ' ڈرافٹ ' ریل اور جہاز کے ٹکٹ وغیرہ رسیدیں ہیں مال نہیں۔ اگر یہ کسی کو زکوۃ میں دے دیے تو زکوۃ ادا نہ ہو

کی۔

حج بدل

اسلام کے پانچ فرائض میں سے پانچواں فرض حج بیت اللہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس کو حج سے کوئی سخت حاجت 'یا جابر حاکم 'یا روکنے والا مرض نہ ہو اور اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا چاہے عیسائی ہو کر مرے (مشکوٰۃ صفحہ ۲۲۲) یعنی کافروں کے مثل ہے۔ اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حج اتنی اہم عبادت ہے کہ جان بوجھ کر بلا وجہ اس کے ترک کرنے والے سے سلب ایمان کا خطرہ ہے۔

فرضیت حج

جس مسلمان مرد کے پاس ایام حج میں روزمرہ اور اپنے بیوی بچوں کے اتنے خرچ سے بچ کر کہ جس میں اس کے بیوی بچے اس کے سفر حج سے واپسی تک اپنا گذر کر سکیں ' اتنے پیسے ہوں کہ جن میں مکہ مکرمہ تک جانے آنے ' ٹھہرنے اور کھانے کا خرچ ہو سکتا ہو اس پر حج فرض ہے اور عورت کے پاس اس کے محرم کا خرچہ ہو تو اس پر حج فرض ہے۔ اس لئے اپنے سب اعزاء کی تحقیق کیجئے کہ کس کس پر حج فرض ہو چکا تھا اور وہ اس فریضہ کی ادائیگی سے قبل ہی اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے تارک حج پر سخت وعید معلوم ہو رہی ہے۔

نیز غور کیجئے کہ پہلے زمانہ میں جبکہ پانی کے جہاز 'اونٹ 'اور گدھوں پر سواری ہوتی تھی مکہ شریف جانے آنے کے کل اخراجات صرف سو (۱۰۰) روپے میں ہو سکتے تھے۔ یقیناً ہمارے بہت سے عزیز ایسے ہوں گے جن کے پاس اتنی رقم ضروریات روزمرہ سے

فاضل ہو گی۔ خاص کر عورتیں کہ جو جہیز کے زیور اور رقم کی مالک ہوتی تھیں اور پھر بھی ان لوگوں نے حج نہیں کیا تو ان پر کتنا سخت عذاب ہو رہا ہو گا۔

اپنی کم علمی یا غفلت کی وجہ اگر وہ اس فریضہ کو اپنی زندگی میں ادا کرنے سے قاصر رہے ہیں تو یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان کی طرف سے حج بدل کرا کر انھیں اس عذاب سے نجات دلائیں 'کیونکہ آج ہم جس عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں اور طویل و عریض کاروبار 'بیش قیمت مکانات اور جائیدادوں کے مالک بنے ہوئے ہیں اپنے والدین ہی کی بدولت تو ہیں کہ ان کی وراثت سے لاکھوں کروڑوں کے مالک بن گئے جن کی بدولت ہم عیش و آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں وہ آخرت میں عذاب میں مبتلا ہوں کیا ہمارے خون سفید ہو گئے کہ ہمیں ایک مرتبہ بھی یہ خیال نہیں آیا کہ اپنے ان اعزہ کو ہم کس طرح عذاب سے نجات دلا سکتے ہیں' آخرت میں ہم انھیں کیا منہ دکھلائیں گے۔ اس لئے ہمیں اپنی پہلی فرصت میں ان کی طرف سے حج بدل کرانے کا اہتمام کرنا چاہیے۔ چاہے انھوں نے وصیت نہ بھی کی ہو۔

حج بدل کا طریقہ علماء سے معلوم کرلیں۔ اس لئے کہ اس کے لئے کچھ شرائط ہیں جن کے بغیر حج بدل نہیں ہوتا۔

ابھی تو بتانے والے علماء ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو پھر کوئی بتانے والا بھی نہ رہے۔ اگر پوری رقم میسر نہیں ہو رہی یا بہت ہی کم ہے تو اس کی تدبیر بھی خط سے معلوم کی جا سکتی ہے۔

پہلی فرصت میں اپنے اعزہ کی طرف سے حج بدل کرانے کی کوشش کرنی چاہیے کہ یہ ان کا ہم پر حق ہے۔

کفارے

بعض جملے یا بعض کلم اس قسم کے ہیں کہ اگر کوئی شخص ان کا ارتکاب کرے تو

اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے اس پر کچھ جرمانہ عائد ہوتا ہے جس کو کفارہ کہتے ہیں۔ جس کی ادائیگی فرض ہے۔ اگر اپنی زندگی میں ادا نہیں کیا تو اس کی وصیت کرنا ضروری ہے' اور تہائی مال سے اول ان کی ادائیگی کی جائے پھر ترکہ تقسیم کریں۔ اگر وصیت نہیں کی تو ضروری تو نہیں لیکن ورثہ کو چاہئے کہ اپنے بزرگوں کی طرف سے اب ادا کر دیں تاکہ وہ عذاب آخرت سے بچ سکیں۔

کفارہ قسم

اگر کسی نے خدا کی قسم کھائی تھی کہ ایسا کروں گا پھر نہیں کیا تو قسم کا کفارہ فرض ہے کہ دس غریبوں کو صبح شام پیٹ بھر کر کھانا کھلائیں۔ اس کی طاقت نہ ہو تو تین روزے رکھیں۔

وہ کفارہ جس کی ادائیگی سے قبل بیوی سے صحبت کرنا حرام ہے۔

اگر کسی نے اپنی بیوی کو کہہ دیا کہ تو مجھ پر ماں کے جسم کی طرح حرام ہے تو اس سے اس وقت تک صحبت حلال نہ ہوگی جب تک ساٹھ غریبوں کو بٹھا کر پیٹ بھر کر کھانا نہ کھلائیں۔

جان بوجھ کر روزہ توڑنے کا کفارہ

اگر فرض روزہ میں قصداً صحبت کر لی یا کچھ جان بوجھ کر کھا پی لیا تو روزہ ٹوٹ گیا' اس پر کفارہ واجب ہے یعنی ساٹھ روزے مسلسل رکھنے فرض ہیں۔ اگر بہت کمزوری یا

بیماری کی وجہ سے مسلسل روزے نہ رکھ سکیں تو ساٹھ غریبوں کو صبح شام پیٹ بھر کر کھانا کھلائیں۔ اگر ایسا ہو گیا ہو اور وہ ادا نہ ہوا ہو تو وارثوں کو اپنے اعزہ کو عذاب سے بچانے کے لئے اب ان کی طرف سے ساٹھ غریبوں کو کھانا کھلانا چاہئے۔ اگر وصیت کی ہے تو ان کے مال سے ورنہ اپنے مال سے ادا کریں۔

میت کی طرف سے وارث روزہ نہیں رکھ سکتا' صرف کھانا کھلانے سے کفارہ ادا ہو گا۔

ان کفاروں کی ادائگی کے لئے چونکہ کوئی وقت مقرر نہیں ہے اس لئے فوری طور پر ان کو اپنی زندگی ہی میں ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔ ادا نہ ہو سکے ہوں تو وصیت کرنی چاہئے۔

وصیت کی صورت میں تہائی ترکہ میں سے قبل تقسیم یہ کفارے ادا کئے جائیں گے۔ اور اگر وصیت نہ کی ہو تو وارثوں کو اپنے اعزہ کو عذاب سے بچانے کے لئے اپنے پاس سے ان کفاروں کی ادائگی کرنی چاہئے۔

قرض

قرض کی دو قسمیں ہیں۔ ایک خدائی قرض ہے اور ایک انسانی۔

خدائی قرض

جیسے زکوۃ' عشر کھیت یا باغ کا' صدقہ فطر اپنا یا نابالغ بچوں کا' قربانی اپنی طرف سے' فدیے' کفارے' نذر و منت وغیرہ۔

انسانی قرض

کسی سے رقم ادھار لی ہو، کرایہ، مہر، امانت، وغیرہ۔ ان سب کی ادائیگی ہر انسان کے ذمہ فرض و واجب ہے۔ اپنی زندگی میں ادا کئے جائیں اور اگر وصیت کردی ہے تو مسائل کے موافق متروکہ مال سے۔ اگر وصیت نہیں کی ہے تو خدائی قرض کی ادائیگی واجب تو نہیں ہے البتہ اپنے پاس سے کوئی ادا کردے تو عذاب سے نجات کی امید ہے۔

اور انسانی قرض کا اگر ثبوت ہے تو ترکہ میں سے پہلے قرضہ ادا کیا جائے گا بعد میں ترکہ تقسیم ہوگا اور اگر ثبوت نہ ہو تو احتیاطاً اپنے پاس سے دینے سے بھی ادا ہو جائے گا۔

رواجی اسقاط

ایک رسم یہ پڑی ہوئی ہے کہ جب کوئی مرجاتا ہے اور اس کے ذمہ بہت سی نمازیں، روزے، قسم کے کفارے وغیرہ ہیں جن کا فدیہ لاکھوں روپے بنتا ہے، جس کو میت کے مال سے ادا کرنا مشکل نظر آتا ہے یا کرنا نہیں چاہتے یا فدیہ زیادہ ہوتا اور رقم کم ہوتی ہے تو اس صورت میں ایک رواج دیا ہے جس کا نام اسقاط رکھا ہے۔ اس کی یہ صورت کی جاتی ہے کہ ایک قرآن پاک لیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ کچھ نقد رقم رکھی جاتی ہے۔ پھر ایک حلقہ بنایا جاتا ہے اور ایک شخص اس رقم اور قرآن پاک کو لے کر یہ کہتے ہوئے کہ یہ میت کی طرف سے فدیہ ہے دوسرے کو دیتا ہے وہ تیسرے کو یہ کہہ کر کہ یہ میت کی طرف سے فدیہ ہے دے دیتا ہے اور پھر تیسرا چوتھے کو۔ اسی طرح پورے حلقے میں اس کو گھمایا جاتا ہے۔ اور آٹھ دس آدمیوں کا دورہ کر کے وہ رقم صدقہ کر دی جاتی ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ میت کی عمر بھر کی نماز روزہ اور سب گناہوں کا فدیہ ہو گیا مگر یہ صحیح نہیں، اس سے تو یہ خطرہ ہو گیا ہے کہ ہر شخص جو چاہے گناہ کرلے اور پھر تھوڑی سی رقم سے حیلہ اسقاط کرا دے تو سب گناہوں سے بچ جائے گا۔ اس میں بہت سی خرابیاں لازم آتی

ہیں اور یہ بہت سے گناہوں کا مجموعہ ہے علامہ شامی نے اپنے عربی رسالہ اور مفتی محمد شفیع صاحب نے ایک اردو کے رسالہ میں اس کی برائیاں بیان کی ہیں۔ اس سے بچنا اشد ضروری ہے۔ فدیہ جتنا بنتا ہے پورا پورا ہی دینا چاہئے۔ علماء نے جو حیلہ اسقاط لکھا ہے جس پر اس رواجی اسقاط کو قیاس کیا جاتا ہے وہ اور چیز ہے جو اشد ضرورت میں اپنی شرطوں کا لحاظ رکھ کر کیا جاتا ہے۔

خطرہ

ہر شخص کو اس بات کا یقین تو پہلے سے ہے کہ معلوم نہیں موت کب آ جائے۔ ایک سانس آ جانے کے بعد دوسرے کا یقین نہیں کہ آئے گا بھی یا نہیں۔ اس لئے تمام کاموں کی لوائنگی میں جلدی کرنی چاہئے۔

آج کل تو مشاہدہ ہو رہا ہے کہ ایک منٹ کا بھی بھروسہ نہیں۔ ہارٹ اٹیک ' دماغ کی رگ پھٹ جانا ' اور ایکسیڈنٹ کی صورت میں کثرت اموات روزمرہ کا معمول بن چکا ہے۔ ایک منٹ کا بھی بھروسہ نہیں اس لئے اپنی زندگی ہی میں آخرت کے عذاب سے بچنے کا انتظام ضروری ہے تاکہ پاک صاف دنیا سے جانا ہو' نہ معلوم بعد میں وارث کچھ کریں یا نہ کریں اور صحیح طریقہ سے کریں یا غلط طریقہ سے۔

ایصال ثواب

یعنی اپنی عبادات کا ثواب دوسرے کو پہنچانا شرعاً بھی درست ہے عقلاً بھی۔ ہم اپنی تنخواہ دوسرے کو دینے کو کہہ دیں تو سب درست مانتے ہیں۔ اگر اپنی مزدوری دوسرے کو دلا دیں تو سب جائز رکھتے ہیں۔

اسی طرح نفل عبادات ' نفل نمازیں ' نفلی روزے ' نفل صدقہ خیرات ' کسی کے نام

سے وقف مالی و جانی، غرض سب عبادتوں کے لئے اللہ سے یہ عرض کرنا کہ فلاں کو اس کا ثواب دے دیں درست ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قربانی کر کے عرض کیا ہذہ لامہ محمد (یہ امت محمد کے لئے ہے) یہ ایصال ثواب موجودہ اور آئندہ آنے والے سب لوگوں کے لئے تھا۔

اس سے موجودہ کی واجب قربانی معاف نہیں ہوئی البتہ اس کا ثواب ملتا ہے اس لئے درست ہے۔

اسی طرح التحیات کی دعا کو فرمایا ہے کہ سب صالحین کو پہنچتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا تھا کہ کوئی ایسا ہے کہ دو رکعت مسجد قبا میں پڑھ کر کہہ دے یہ ابو ہریرہ کے لئے ہیں۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ ہر نفل عبادت کرنے کے بعد اگر یہ کہہ دیا جائے کہ اس کا ثواب فلاں کو پہنچے تو وہ اس کے لئے ہو جائے گی۔

ایک حدیث مبارکہ میں ہے "جو نیک طریقہ جاری کرے گا اس کو اس کا ثواب ملے گا اور قیامت تک جو اس پر عمل کرے گا اس کو بھی اس کا ثواب ملے گا اور اس کے ثواب سے کمی نہ ہوگی۔"

اس سے معلوم ہوا کہ برابر پورا ثواب ملتا ہے تقسیم ہو کر نہیں ملتا۔ اس لئے اپنے بزرگوں کو ہر نیک نفل عمل کا ثواب بخشا کریں تو ان کا حق ادا ہو گا۔ اور خود کو بھی اسی قدر ثواب ملے گا۔ علامہ شامی کہتے ہیں "بخل نہ کرو سب مسلمانوں کو بخشا کرو" اس طریقہ پر بزرگوں کا حق آسانی سے ادا ہو سکتا ہے اور اپنا بھی کام بنتا ہے۔

وقف

ہر شخص یہ چاہا کرتا ہے کہ میرے پاس آمدن کی ایسی صورت ہو جس سے مجھے ہر وقت آمدنی ہوتی رہے، مجھے کچھ کرنا نہ پڑے۔

اس مقصد کے لئے جائیدادیں بنائی جاتی ہیں 'کاروبار' کمپنیوں کے حصے 'کارخانے اور فیکٹریاں لگاتے ہیں 'اس سب کے باوجود کسی کو ساری عمر اس کی آمدنی ملتی ہے کسی کو کچھ عرصہ تک۔

اسی طرح آخرت کے لئے بھی ایسے کاموں کی ضرورت ہے کہ ہم کچھ کریں نہ کریں 'ان کا ثواب ہمیں ہمیشہ ملتا رہے۔ اس کے لئے باقیات صالحات اعمال کی ضرورت ہے۔ یعنی ایسے کاموں کی ضرورت ہے کہ جن کا ثواب مرنے سے پہلے بھی اور مرنے کے بعد بھی ہمیں ملتا رہے۔ خصوصاً آخرت میں کہ جو دار العمل نہیں ہے۔

چنانچہ اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس کو یا اس کے والدین اور اعزہ کو یہ ثواب ہمیشہ ملے تو اس کے لئے ایسے اوقاف قائم کرنے چاہئیں جن کا ثواب اس کو ہمیشہ ملتا رہے۔ اوقاف میں سے سب سے اہم وقف تو مسجد کا بنانا ہے 'جب تک مسجد قائم رہے گی جتنے لوگ نماز پڑھیں گے بنانے والے کو ثواب ملتا رہے گا چاہے وہ زندہ ہو یا مر گیا ہو۔

اسی طرح قبرستان 'خانقاہیں اور دینی مدارس کا قیام ہے کہ جن سے ایسے علماء پیدا ہوتے ہیں جو ہزاروں لاکھوں کا دین درست کرتے ہیں۔ ان کے اس عمل کا ثواب اس بنانے والے کو بھی ملتا رہے گا۔ اس لئے جو بھی جائیداد کسی دینی کام کے لئے وقف کی جائے گی اس کا ثواب ہمیشہ ملتا رہے گا۔ ہر شخص کو اپنی حیثیت کے مطابق جہاں تک ہو یہ سلسلہ قائم کرنا چاہئے تاکہ اس کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے ثواب کا سامان ہو جائے۔

فقط واللہ اعلم

(مولانا مفتی) جمیل احمد تھانوی (مد ظلہ العالی)

مفتی جامعہ اشرفیہ وصدر ادارہ اشرف التحقیق دار العلوم لاہور

فقہ اکبر،فقہ ابسط ، ہیں تصنیفِ امامِ اعظم
فقیہ اوّل ،امام اوّل ،کتب اُنکی امامِ کل
فقہ اکبر کے راوی ہیں،حماد ابنِ امامِ اعظم
فقہ ابسط کے راوی ہیں،حکم تلمیذ امامِ اعظم

ترجمہ

اَلفقہ الاکبر

تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں جس نے اپنا فضل عظیم کرتے ہوئے ہمیں اہل السنّت والجماعت کے راستے کی طرف راہنمائی فرمائی؛اور بے حدوحساب درود وسلام ہو اللہ تعالی کے محبوب رسول محمد ﷺ پر جو اخلاق حسنہ کا بہترین نمونہ ہیں۔اور آپکی آلؓ اور اصحابؓ پر جو ساری دنیا کے لئے صراطِ مستقیم پر چلنے کے لئے مشعلِ راہ ہیں؛

پہلا باب اعتقاداتِ اجمالیہ

امام اعظم اور ھمام الافخم والاقدم ، قدوۃ الانام امام الزمان امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت الکوفی الکابلی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ:

﴿اهل السنة والجماعة کے اجمالی عقائد میں﴾

عقیدہ نمبر:۱

توحید،اور ایمانیات کی وہ باتیں جن سے عقائد کے درست ہونے کا پتہ چلتا ہے اسکا اجمالی تعارف یہ ہے: کہ ہر آدمی اس بات کا اپنی زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرے کہ: آمنتُ باللّٰہ ، و ملئکتہٖ و کتبہ و رسلہ و البعثِ بعد الموت و القدرخیرہٖ و شرّہ منَ اللّٰہ تعالی و الحساب و المیزان و الجنّۃ و النّارحقٌّ کلہٗ یعنی میں اللہ تعالی پر،اس کے فرشتوں،اس کی تمام کتابوں،اسکے سارے رسولوں ،اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے ،اچھی اور بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے ،اور مرنے کے بعد اعمال کے حساب وکتاب ، اعمال کے تولے جانے والی میزان،اور جنت ودوزخ کے موجود ہونے پر ایمان لایا؛ اور اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ یہ تمام باتیں اللہ کی طرف سے ہیں،اورحق ہیں ان میں کسی میں کوئی شک نہیں؛

....

نوٹ: اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق ایمان لانا لازم ہے خواہ اس بات کے سمجھنے میں انسانی عقل کام کرتی ہو یا نہ کرتی ہو؛ اگر چہ موجودہ زمانے میں جدید سائنسی علوم نے ان ایمانیات کی بنیادی باتوں کو روز روشن کی طرح واضح کر دیا ہے اس کے باوجود عام لوگوں کا ذہن ان کے سمجھنے سے قاصر ہے؛ اور

....

کسی عالم کو یہ بات زیبا نہیں کہ: وہ مجمع عام میں انکی ایسی سائنسی توجیہات بیان کرتا پھرے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے اور ایمانیات کی باتوں کو چھوڑ کر سائنسی توجیہات اور بے مقصد قیل قال میں الجھ کر رہ جائیں

اقسام توحید: توحید باری تعالیٰ کی چار قسمیں ہیں

ا: توحید ربوبیت اور خالقیت:

انسان اس بات کا اقرار کرے کہ ساری کائنات کا خالق اور اسکا رب، اور قائم رکھنے والا اللہ تعالیٰ ہے؛ خواہ وہ کائنات محسوس ہونے والی (vsibal) ہو؛ یا غیر محسوس (unvisible) اور محسوس ہونے کے لحاظ سے کائنات کی دو قسمیں ہیں (۱): انسانی حواس کے ذریعے محسوس کی جا سکے (۲): انسانی حواس کے ساتھ محسوس کی نہ جا سکے؛ اور محسوس کیا جانا تین قسم پر مشتمل ہے

[۱] انسان اپنے **ظاہری حواس خمسہ** کے ذریعے محسوس کرے: اور اسکی پانچ اقسام ہیں

(۱.۱) **قوت سامعہ**: یہ قوت انسان کے سننے میں کام آتی ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ انسان قیامت کے دن کہے گا: لو کنا نسمع او نعقل ما کنّا فی اصحاب السّعیر؛ یعنی اے افسوس ہم دنیا میں سنانے والوں کی بات سن لیتے، یا سمجھانے والوں کی سمجھ لیتے؛ اور دنیا میں انسان کو سمیع اور بصیر بنایا گیا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: فجعلناہ سمیعاً بصیراً یعنی ہم نے انسان کو سننے اور دیکھنے کی صلاحیت دیکر پیدا کیا

....

(۲.۱) **قوت باصرہ**: یہ قوت انسان کے دیکھنے کے کام آتی ہے؛ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ربنا ابصَرنا و سمِعْنا؛ اے ہمارے رب دکھا ہمیں، اور سنا؛ یا جیسے آیۃ مذکورہ میں ارشاد باری تعالیٰ مذکور ہوا ہے (۳.۱) **قوت لامسہ**: یہ قوت انسان کے کسی محسوس یا غیر محسوس چیز پکڑنے کے کام آتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: واذا بطشتُم بطشتُم جبارین یعنی اور جب تم نے پکڑا تو تمہارا پکڑنا جابر لوگوں کی مانند تھا

(۴.۱) **قوت شامہ**: یہ قوت انسان کے سونگھنے کے کام آتی ہے جیسے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے ما شممتُ ریحاًقط مسکاًولا عنبراًأطیب من ریح رسول اللہ ﷺ؛ اخرجہ الستۃ؛ میں نے کبھی مسک اور عنبر کی خوشبو ایسی نہیں دیکھی جیسے رسول اللہ ﷺ کے پسینے کی خوشبو ہوتی تھی

(۵.۱) **قوت ذائقہ**: یہ قوت انسان کے مختلف اشیاء کے ذائقے چکھنے کے کام آتی ہے؛ جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وذُوقوا عذاب الخُلد جزائاً بما کانُوا یَعْمَلُون اللہ تعالیٰ کا دائمی عذاب میں پڑے رہو جو تمہارے برے اعمال کا نتیجہ ہے؛

[۲] انسان کے **باطنی حواس خمسہ**: انکی پانچ قسمیں ہیں

یہ لطائف اہل السنّت والجماعت کے نزدیک اگر چہ ذریعہ علم نہیں ہے مگر ائمہ تصوف جیسے حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی مکتوبات شریفہ میں، اور ائمۂ فلسفہ اسلام جیسے شیخ ملا صدر الدین شیرازی اپنی کتاب الحکمۃ المتعالیہ میں انکو ذرائع علم باطنی وروحانی شمار کرتے ہیں لہذا انکو اختصار کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے ان میں لطافت ہونے کی وجہ سے ان کو لطیفہ کہا جاتا ہے؛ اور لطائف ....

کی تعداد بھی پانچ ہے اور بقول مجدد الف ثانیؒ یہ پانچوں قسمیں انسانی قلب کی پانچ جہتیں ہیں

(۱.۲) **لطیفہ قلب**: یہ حس انسان میں متعدد مقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہے مثلا طہارۃ و پاکیزگی؛ سمجھ و دانائی وغیرہ؛ جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: الا بذِکرِ اللّٰہِ تطمئِنُّ الْقُلُوب؛ یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی یاد سے دلوں میں اطمنان ہوتا ہے

(۲.۲) **لطیفہ روح** یہ حس اللہ تعالیٰ غیبی دنیاوی نظام دیکھنے سمجھنے میں کام آتی ہے جیسے ارشاد باری ہے: قل الروح من امر ربی اے نبی آپ فرما دیجئے کہ روح اللہ تعالیٰ کے امر کا اظہار ہے

(۳.۲) **لطیفہ سِرّ**: یہ حس اللہ تعالیٰ کے مخفی راز، غیب کی باتیں سمجھنے میں کام آتی ہے؛ جیسے فرمان خداوندی ہے: انہ یعلم السر واخفی بے شک اللہ تعالیٰ سر اور اخفی

کے رازوں کو جانتے ہیں

(۴.۲)**لطیفہ خفی**: یہ حس اللہ تعالی کی غیبی دنیا میں عملی شمولیت کے کام آتی ہے جیسے معجزات کرامات جادو استدراجات وغیرہ کے اثرات دکھانے یا کرنے کے کام آتی ہے؛ جیسے ارشاد باری تعالی ہے: یعلم خائنۃ الاعین و ماتُخفِی الصُّدُور؛ یعنی اللہ تعالی وہ ذات ہے جو آنکھوں سے پوشیدہ اور سینوں کے مخفی بھید جانتی ہے

(۵.۲)**لطیفہ اخفی**: یہ حس انسان میں تسخیر کائنات کا جذبہ اور ملکہ پیدا کرتی ہے جیسے فرمان خداوندی ہے: انہ یعلمُ السِّرّ و اخفٰی بلا شک وشبہ اللہ تعالی سر اور اخفی کے رازوں کو جانتے ہیں

....

[۳] **مصنوعی انسانی اسباب**:

اس میں وہ تمام اسباب شمار کئے جاتے ہیں جو دنیا کی زندگی کے مختلف تجربات کے دوران معلوم ہوتے ہیں؛

(۱)اس میں ٹیلی مواصلات میں استعمال ہونے والے تمام حساس قسم کے آلات

(۲)اور(Micro research)خورد بینی تحقیقات کے تمام اوزار

(۳)(Micro Surgical instruments)وہ تمام اوزار جو آپریشن کے دوران استعمال ہوتے ہیں

(۴)اور خلائی تحقیقات(Space sciences)میں استعمال ہونے والی مشینری؛ اور خلائی سائنسز میں استعمال ہونے والی(heavy telescope)

(۵)اور سمندری حیات کی تحقیقات کے لئے استعمال ہونے والے کیمرے

(۶)اور تمام(Military sciences)کے فوجی مقاصد کے لئے استعمال ہونے والے از حد حساس(sensitive)آلات وغیرہ؛ انسان کے حصول علم کے مصنوعی اسباب ہیں؛ اور ان آلات کے ذریعے حاصل ہونے والا علم کمّیت اور کیفیّت کے اعتبار سے علم ظنی ہے نہ کہ علم یقینی ہے؛

۲: توحید الوہیت یا توحید معبودیت:

اس قسم کا مقصد یہ ہے کہ: ہر قسم عبادت خواہ وہ حقیقی اور مقصودی ہو یا عملی اور غیر مقصودی وہ صرف اللہ تعالی کی ذات پاک کو سزاوار ہے؛ اور ہر قسم کی مشکلات میں اللہ تعالی کے سوا کسی اور ذات کو اپناماوی اور ملجاء نہ سمجھا اور جانا جائے؛ اور اس بات کا زبان وعمل سے اقرار اور قلب و باطن سے اس بات کی تصدیق کی جائے کہ الہ اور معبود صرف اللہ تعالی کی ذات پاک ہے؛

....

۳: توحید اسماء اور صفات:

اس قسم کی عبادت کا مقصد یہ ہے کہ: اللہ تعالی کے تمام اسماء اور صفات جو اپنے لئے مقرر اور مختص فرمائے ہیں اس میں اللہ تعالی کا کوئی شریک وسہیم نہیں ہے؛ اور اس کا ذاتی نام اللہ ہے اور صفاتی نام بے شمار ہیں؛ ان میں ننانوے نام زیادہ معروف ہیں؛ جیسے اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ولِلّٰہ الاسمآءُ الحُسنٰی فادعُوہ بھا؛ اور اللہ تعالی کے بہت سارے اچھے اچھے نام ہیں لہذا ان ناموں کو اس کے پکارنے کا ذریعہ بناؤ ؛

۴: توحید حکم اور امر:

اس قسم کا مطلب یہ ہے کہ: اللہ تعالی ہی تمام احکامات کے اصلی حاکم؛ اور تمام امور کے حقیقی آمر ہیں؛ خواہ وہ حکم دینی ہو جیسے ارشاد باری ہے: ثم جعلناك علی شریعۃ من الامر فاتبعھا؛ پھر ہم نے آپ کے لئے شریعت مقرر کی ہے تاکہ آپ اس کی اتباع کریں؛

یا وہ حکم دنیاوی ہو جیسے ارشاد باری ہے: انِ الحُکمُ الّا للّٰہ اَمَرَ انْ لّاتعبُدُوا الّا ایّاہ ذٰلکَ الدِّینُ القَیّم ؛ یعنی ہر طرح حکم دینے کا اختیار صرف اللہ تعالی کے لئے ہے؛ اسنے حکم دیا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو یہی دین قیم ہے؛

یا امر تکوینی ہو جیسے ارشاد باری تعالی ہے: اذا قضٰی اَمراً فانّما یقُولُ لہٗ کُنْ فَیَکُون؛ جب اللہ تعالی کسی امر کے وجود میں لانے کا ارادہ فرماتے ہیں تو حکمِ

[ہوجا] فرماتے ہیں وہ کام اسی طرح ہوجاتا ہے؛ اوراسی طرح ابراہیمؑ کی ایک سودس برس کی عمر اور انکی بیوی سارہ کی ایک سو برس کی عمر میں انکو اولاد کی خوشخبری دی گئی، جس پر حضرت سارہؓ اس بات پر تعجب کرنے لگیں کہ میں سو.........................

سالہ بڑھی کو اولاد ہوگی؟ جس کے جواب میں فرشتے نے فرمایا: قالُوا اَتَعجبِینَ مِن اَمرِ اللّٰه؛ یعنی فرشتہ حضرت سارہؓ سے کہنے لگا: کیا تو اللہ کی تقدیر اور تکوین کو وجود میں آنے کو ناممکن سمجھتی؟

یا اللہ تعالی کی رضاء سے کوئی امر صادر ہو جیسے ارشاد باری تعالی ہے: الرّوحُ من اَمرِ ربّی؛ یہ روح میرے پروردگار کے امر کا ظہور ہے؛

یا امر تشریعی ہو جیسے ارشاد باری تعالی ہے: وکَأیّن مِّنْ قَرْيَةٍ عتَت عَنْ اَمرِ ربّهاو رسُله فحَاسَبْناها حِساباً شديداً وعذَّبْناهَا عَذاباً نُكراً؛ کتنے علاقے ایسے تھے جو اپنے پروردگار کے امر اور اسکے پیغام لانے والوں کے احکامات ماننے سے انکار کرتے رہے؛ پھر ہم نے انکا سخت قسم کا محاسبہ کیا اور اس محاسبے میں ناکام ہوجانے کی وجہ سے انکو عجیب قسم کے عذاب میں مبتلاء کردیا؛

یا امر تقدیری ہو جیسے ارشاد باری تعالی ہے: وكان امر الله قدراً مقدوراً؛ اور اللہ تعالی کا حکم: تقدیر میں مقدر اور مقرر کردیا گیا ہے؛

اور حکم میں اللہ تعالی کا کسی کو شریک کرنا بھی شرک ہے جیسے اللہ تعالی کا قول ہے ولاتطيعُوا امرَ المُسرفِين؛ اور حد سے گزر جانے والوں کے احکامات کی پیروی نہ کرو؛ اور امر میں بھی اللہ تعالی کا اختیار چلتا ہے جیسے قول باری تعالی: ليسَ لكَ مِنَ الاَمرِ شَيء او يتُوبَ عليهم او يُعذّبَهُم؛ اے نبیؐ آپکے پاس اس بات کوئی اختیارِ حکم یا امر نہیں کہ انکی توبہ قبول کرے یا انکو عذاب دے؛ معلوم ہوا کہ امر اور حکم بھی صرف اللہ تعالی کا حق ہے؛

معرفت توحید کے مراتب:

توحید خداوندی اور معرفت الٰہیہ کے تین درجے ہیں

....

ا: **عوام الناس کی توحید**: یہ وہ مرتبہ ہے جس میں آدمی زبان سے اقرار اور دل سے اس بات کی تصدیق کرے کہ: اشهدُ ان لّا اِلٰه الاّاللّٰه واشهدُ انّ مُحمّداً عبدُه و رسوله؛ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اس اقرار کا **فائدہ** یہ ہے کہ آدمی کفر سے نکل کر ایمان کی حدود میں داخل ہوجاتا ہے اور یہ اللہ تعالی کی معرفت کی طرف پہلا قدم ہے؛ اور اسی سے آدمی شرک کی حدود سے نکل کر ایمان کی سرحدوں میں آجاتا ہے؛ اور اس مغفرت الٰہی کا مصداق بن جاتا ہے جس کی بنیاد صرف اور صرف توحید باری تعالی پر رکھی گئی ہے، جیسے ارشاد باری تعالی ہے: ان الله لايغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء؛ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالی اپنے ساتھ شرک کرنے والے کو نہیں بخشتے؛ اور باقی اپنی مشیت کے مطابق جس کو چاہیں بخش دیتے ہیں؛

۲: **خاص لوگوں کی توحید**: اور وہ یہ ہے آدمی کے باطن میں خوف خدا کی وجہ سے اخلاق حمیدہ پیدا ہو کر اخلاق رذیلہ نکل جائیں؛ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے

اخلاق حمیدہ:

اخلاق حمیدہ جن کے انسان میں پائے جانے سے کمال روحانی کی دلیل ہے اور ان کی تعداد دس ہے؛

ا: **توبہ واستغفار**: جیسے ارشاد باری ہے: يـآايّهاالّذِين آمنُوا تُوبُوا اِلَى اللّٰه تَوْبَةً نَّصُوحاً؛ یعنی اے ایمان والو اللہ کی بارگاہ میں ایسی سچّی اور سُچی توبہ کرو کہ اس

....

کے بعد گناہ کا تصور بھی نہ آئے؛

۲: **صبر** یعنی اللہ تعالی کی طرف سے آنے والی ہر تکلیف اور مصیبت میں آہ و بکا کرنے کی بجائے صبر کرے؛ اسکا اللہ کی طرف سے بہت بڑا اجر ہے جیسے ارشاد باری تعالی ہے: فجعلنَاهُم آئمّةً يّهدُون بِاَمْرِنَالمّاصبرُوا؛ پھر صبر کرنے کی وجہ ان لوگوں کو ہم نے عامۃ الناس کی ہدایت اور اپنے امور کی تکمیل کے لئے امام بنادیا؛

۳ **شکر و رضاء**: اللہ تعالی کا ہر وقت اور ہر حال میں شکر کرنا جیسے ارشاد باری تعالی ہے: وان تشكروا يرضه لكم یعنی اگر تم شکر کرو تو اللہ تم سے راضی ہوجائے گا

۴**خوف وخشیۃ الٰہی**: یعنی اللہ تعالیٰ کا ایسا ڈر اور خوف جو ہمہ وقت انسان محسوس کرتا ہو جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وامّامَن خَافَ مَقَام ربّہ ونَھَی النّفس عَنِ الْھَوٰی فَاِنَّ الْجَنّة ھِیَ الْمَأوٰی؛ اور جو شخص اپنے رب کے عزت اور مقام کے پیش نظر اس سے ڈرا، اور اپنے نفس کو ہوا وٴ ہوس سے روکتا رہا اس کا ٹھکانا جنت ہوگا؛

۵: **امید ورجاء**: یعنی اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی امید رکھے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قَالَ وَمن یّقنطُ مِن رَّحمةِ رَبّہ اِلّاالضَّالُّون؛ یعنی اللہ رب العالمین کی رحمت سے گمراہ لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں؛

۶: **توکل وتفویض**؛ ہر مشکل میں اپنی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَمَن یّتَوَکّل علَی اللّٰہِ فَھُوحَسبُہ؛ اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اس کی ہر بگڑی ہوئی میں اللہ ....

تعالیٰ اس کو کافی ہوجاتے ہیں؛

۷: **اخلاص** یعنی اپنا ہر عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے کرے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِلّا الّذِینَ تَابُواوَاَصلحُواوَاعتَصمُوابااللّٰہ وَاَخلصوا دینھم لِلّہ فأولئك مع المُؤمنِین ؛ مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ اور اصلاح کی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ پر اندھا اعتماد اور اپنے دین کے معاملہ میں اخلاص اختیار کیا، یہی لوگ اصل اہل ایمان میں سے ہیں؛

۸: **زُہد واستغناء**: اللہ کی عطاء کردہ نعمتوں پر اسکا شکر یہ اور جو نعمتیں عطاء نہ کی گئی ہوں ان نعمتوں سے زہد اور استغناء اختیار کرے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لِکَیلَا تَأسَوعَلی مَا فَاتکُم وَلاتَفرَحُوا بِمَاآتَاکُم ؛ یہ کہ کہیں ایسا نہ ہو تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ملنے والی اشیاء پر دست افسوس ملنے لگو، اور جو نعمتیں مل جائیں ان پر خوشی سے پھولے نہ سماوٴ؛

۹: **انابت، ورجوع الی اللہ اور محبت باری**: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے محبت نہ ہو اور ہر ضرورت میں اسی کی طرف رجوع ہو جیسے ارشاد ربانی ہے: یُحبّونھُم کَحُبّ اللّٰہ وَ الّذِین آمنُوا اَشدّ حبًّا للّٰہ؛ وہ ان سے محبت کرتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ سے محبت کی جاتی ہے، اور اہل ایمان اللہ تعالیٰ کے ساتھ شدید محبت کرتے ہیں؛ اور انابت کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاَنِیبُوا اِلٰی ربّکم وَاَسلمُوالَہٗ ؛ اور تم اپنے آپکو پروردگار کی طرف جھکاوٴ، اور اس کے مطیع اور فرمانبردار بندے بن جاوٴ؛

۱۰: **رضاء برقضاء باری تعالیٰ**: انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کا جو بھی فیصلہ اور مرضی ہو اس پر انسان خوش رہے جیسے فرمان باری تعالیٰ ہے: وَلٰکنْ لِیَقْضِیَ اللّٰہ اَمْراً

....

کَانَ مَفْعُولاً؛ اور اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا امر پورا ہوا اور وہ پورا ہو کر ہی رہتا ہے

اخلاق رذیلہ:

اور انسان کے باطن سے اخلاق رذیلہ دُھل جائیں، کیونکہ انسان میں ان کا پایا جانا انسانی روحانیت کے زوال کی علامت ہے اور ان کی تعداد دس ہے؛

(۱) **شہوت** یعنی خواہشات نفسانی اور جسمانی سے اجتناب اور پرہیز کرے؛ اور جسمانی خواہشات چار ہیں (۱.۱) کثرتِ کلام: ہر وقت اور بے مقصد بولتے رہنا (۲.۱) کثرتِ خردونوش: ہر وقت بلاضرورت بلاکسی تمیز کھاتے رہنا (۳.۱) کثرتِ نیند: ہر وقت سوتے رہنا اور سستی میں مبتلاء رہنا (۴.۱) کثرتِ دوستاں: جاہل، بےمقصد، غیر ذمہ دار، آوارہ دوستوں کی کثرت ہونا؛ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلَاتَتّبِعِ الْھَوٰی فَیُضِلّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہ ؛ اور اپنی خواہشات کی اتباع نہ کرو ورنہ وہ آپکو اللہ ذوالجلال کے راستہ سے ہٹادیں گی: وَاَمّامَن خَافَ مَقَامَ رَبّہ وَنَھَی النَّفس عَنِ الْھوٰی فَانّ الْجَنّةَ ھِیَ الْمَاْوٰی؛ اور جو شخص اپنے پروردگار کے مقام کو جان کر اس سے ڈر گیا اور اپنے نفس کو خواہشات نفسانی سے روکتا رہا تو اسکا مقام جنت ہوگا؛

۲: **حرص ولالچ اور ہواوٴ ہوس**: انسان اپنی خواہشات کی تکمیل میں زیادہ سے زیادہ کوشش کرتا ہے: جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَاتَمَنّٰی؛ کیا انسان کو وہ سب کچھ مل سکتا ہے جس کی وہ تمنا کرے؛

۳: **غیض وغضب**: انسان کو وجہ بے وجہ غصہ آجائے اور اپنے آپ سے باہر ہوجائے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول ہے: وَ رَدّ اللّٰہُ الّذِینَ کَفَرُوابِغَیْظِھِم لَم

....

يَنالُوا خَيْراً؛ اور کفار کے غیض وغضب کی وجہ سے اللہ تعالی انکو رد کر دیا؛ اور وہ کبھی خیر حاصل نہیں کر سکتے ؛

اور ایمان والوں کے لئے ارشاد ربانی ہوا جیسے: وَالْكَاظِمِينَ الْغَيظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ؛ اور ایمان والے ایسے لوگ ہیں کہ غصے پر قابو پا جاتے ہیں اور ان کے ساتھ ظلم وزیادتی کرنے والے لوگوں سے عفو ودرگزر کرتے ہیں ؛

۴: **حسد وکینہ اور بغض**: اس عادت میں انسان اندر ہی اندر کسی برائی کی غرض جلتا اور کڑھتا رہتا ہے اور اسکی جلائی ہوئی آگ میں نہ جانے کتنوں کو جلنا پڑتا ہے؛ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: قل اعوذ برب الفلق ......ومن شر حاسد اذا حسد؛ا ور اے نبی آپ کہہ دیجئے میں ہر ایک چیز کے آغاز کرنے والے رب کی پناہ میں آتا ہوں ......اور حاسدین کے شر سے جب وہ حسد کرنے پر آمادہ ہو جائیں ؛

۵: **حب جاہ ومال**: انسان اپنی محبت دنیا کی عارضی اشیاء میں تلاش کرتا ہے اس میں حلال وحرام کی تمیز بھی ختم ہو جاتی ہے، اگر خواہش حاصل ہو جائے تو خوش ہو جاتا ہے اور نہ ملنے پر شور وشغف کرنے لگتا ہے جیسے اللہ تعالی نے فرمایا: ومنهم من يلمزك فی الصدقات فان اعطوا منها رضوا وان لم يعطوا منها اذا هم يسخطون؛ اور ان لوگوں میں بعض صدقہ کے مال میں لالچ رکھتے ہیں اگر انکو یہ مال دے دو، تو خوش ہو جاتے ہیں اور اگر نہ دو تو ناراض ہو جاتے ہیں ؛

۶: **بخل وکنجوسی** یعنی انسان کے پاس سب کچھ ہونے کے باوجود اپنی ضروریات مناسب طریقے سے پوری نہ کرے بلکہ کمینگی کو اپنا شیوہ اور عادت بنائے رکھے

....

جیسے ارشاد باری تعالی ہے: ولا يحسبن الذين يبخلون بما آتاهُم اللّه من فضله هو خيرٌ لّهم بل هُو شرّ لهم؛ اور اللہ تعالی کی طرف سے اسکا فضل اور مال مل جانے پر بھی بخل کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے انکے لئے خیر ہے، بلکہ مال کا حق ادا نہ کرنا تو انکے لئے شر اور برا ہے ؛

۷: **اسراف وفضول خرچی**: انسان اللہ تعالی کے دیئے ہوئے مال کو صحیح طور پر خرچ کرنے کی بجائے غیر مناسب طریقے سے بے مقصد خرچ کرے اس قسم کے لوگوں کے بارے اللہ تعالی کا فرمان ہے: ان المبذّرين كانوا اخوانَ الشّياطين؛ بیشک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں ؛

۸: **غرور وتکبر**: یعنی انسان اپنی بڑائی کرتا پھرے اور بقول شیخ سعدی

ے تکبر عزازیل را خوار کرد　　　　بزندان لعنت گرفتار کرد

یعنی تکبر نے شیطان کو ذلیل وخوار کر دیا اور لعنت کے قید خانے کا قیدی کروا دیا؛ اور ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالی کا فرمان ہے: ولا تصعّر خدّك للنّاس ولا تمش فی الارضِ مرحاً انّ اللّه لايُحبّ كلّ مُختالٍ فخُور؛ اور اپنا چہرہ لوگوں سے تکبر کرتے ہوئے نہ پھیر اور نہ ہی زمین پر اکڑ کر چل اللہ کسی تکبر کرنے والے اور دکھلاوہ کرنے والے کو پسند نہیں فرتے ؛

۹: **ریاء وسُمع اور دکھلاوہ**: یعنی نیکی کرنا مگر مقصد لوگوں کی رضا ہو اور ہر عمل لوگوں کے دکھلاوے کی غرض سے کیا جائے؛ جیسے ارشاد باری ہے: لا تبطلوا صدقاتكم بالمنّ و الاذیٰ كالّذين يُنفق مَالهُ رئآء النّاس؛ اپنے صدقات احسان جتلانے اور ایذاء رسانی سے باطل اور ضائع نہ کرو، ان لوگوں کی طرح جو اللہ تعالی کی بجائے لوگوں کے دکھلاوے کے لئے اپنا مال خرچ کرتے ہیں ؛

....

۱۰: **عُجب وخودرائی**: یعنی انسان اپنے دل میں تکبر کرتا اور اسکا کسی کے سامنے اظہار نہیں کرتا: جیسے ارشاد باری ہے: بل عجبتَ ويسخرون واِذا ذكّروا لايذكُرُون، واذارَؤوآيةً يستسخرون؛ بلکہ کفار لوگ عجب میں مبتلاء ہو کر تمسخر کرتے ہیں اور اللہ تعالی کو یاد نہیں کرتے اور اگر کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو تمسخر کرنے لگتے ہیں

۳: خاص الخاص لوگوں کی توحید

یہ توحید اور معرفت خداوندی کا آخری مرتبہ ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ بندہ مقام **وحدت الوجود** یا مقام **وحدت الشہود** پر فائز ہو جائے اور اس کو: ان تَعبد اللّه كانك تراه فان لم تكن تراه فانّه يراك؛ کی عملی شکل حاصل ہو جائے اور بندے میں اللہ تعالی کے لئے: نحن اقرب اليه من حبل الوريد؛ کا مکمل احساس بیدار ہو جائے. اسی مقام کے بارے میں امام جلال الدین رومیؒ مثنوی میں ارشاد فرماتے ہیں

ے گفتۂ او گفتۂ اللہ بود　　　　گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

ملائکۃ اللہ: یہ اللہ تعالی کی نورانی مخلوق ہیں اور لا یعصون الله ما امر هم و یفعلون ما یؤمرون ؛ یعنی اللہ تعالی کے احکامات کی پابندی کرتے اور اسکے حکم کی بجا آوری میں ہمہ وقت مصروف رہتے ہیں، انکی کئی اقسام ہیں اور ہر ایک اپنے فرض کی بجا آوری میں مصروف ہے ان پر موت نہیں آتی البتہ قیامت کے دن ان پر بھی موت آئے گی، اور یہ مذکر مؤنث نہیں ہوتے انسانوں کی طرح اللہ تعالی کی عبادت کرنے کی وجہ سے انکی ترقی ہوتی ہے، اور باقی مسائل کی تفصیل انکے اپنے مقام پر آئیگی.

....

کتب الٰہی: کل ایک سو چار کتب اللہ کی طرف سے نازل کی گئی تھیں؛ حضرت آدمؑ پر دس صحیفے؛ حضرت شیثؑ پر تیس صحیفے؛ حضرت ابراہیمؑ پر دس صحیفے؛ حضرت موسیؑ پر تورٰیت اور کچھ صحیفے بھی نازل ہوئے تھے اللہ تعالی کا ارشاد ہے: صحف ابراهیم وموسی؛ حضرت داوٗدؑ پر زبور؛ حضرت عیسیؑ پر انجیل؛ قرآن کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم؛ اللہ تعالی نے نبی اکرم ﷺ سے پہلے کی تمام معروف زبانوں میں کتب اور صحیفے نازل فرمائے تھے؛ ارشاد باری ہے: وما ارسلنا من الرّسولٍ الا بلسان قومه؛ یعنی ہم نے ہر نبی کو اسکی قوم کی زبان میں نبی بنا کر بھیجا تھا؛ اور ارشاد ہے: وان مّن اُمّةٍ الا خلافیها نذیرٌ؛ یعنی دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں جسمیں ہم نے اپنا کوئی نہ کوئی ڈرانے والا نہ بھیجا ہو؛ اس لئے رسول اللہ ﷺ سے قبل تمام امتوں کے معزز اور محترم شخصیات کا احترام لازم ہے؛ اور انکی گستاخی سے ایمان کے زائل ہونے کا خطرہ ہے؛ اللہ تعالی ہماری اور ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے؛

انبیاؑ و رسل: مسلمان مؤرخین کا اس بات پر اجماع ہے کہ؛ انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے؛ جبکہ بعض روایات میں تعداد اس سے زیادہ میں نقل کی گئی ہے؛ ان میں پہلے حضرت آدمؑ اور آخری ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں؛ ان میں رسولوں کی تعداد اصحاب بدر یا اصحاب طالوت کی مقدار کے برابر یعنی تین سو تیرہ ۳۱۳ تھی؛ ان رسولوں میں پانچ اولوالعزم ہیں اور انکا تذکرہ قرآن کریم میں بھی ہے اور وہ حضرت نوحؑ؛ حضرت ابراہیمؑ؛ حضرت موسیؑ؛ حضرت عیسیؑ؛ حضرت محمد ﷺ ہیں؛ اور ان انبیاء میں سے پانچ نبی عرب سے ہیں: حضرت ہودؑ؛ حضرت صالحؑ؛ حضرت اسماعیلؑ؛ حضرت شعیبؑ؛ حضرت محمد

....

ﷺ ہیں

مشقی سوالات

۱: اجمالی ایمان لانے کے لئے جن سات اشیاء کا ماننا لازمی ہے وہ کیا ہیں؟

۲: توحید کا مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کریں؟

۳: توحید کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

۴: توحید امر اور حکم خداوندی سے کیا مراد؟ کیا دنیا میں رائج جمہوری نظام شریعت کے مطابق ہیں یا اس سے اختلاف ہے؟

۵: اللہ کے فرشتوں پر ایک تفصیلی مضمون تحریر کریں!

۶: انبیاء اور رسل میں فرق اور انکی تعداد بتائیں؟

۷: اللہ تعالی کی طرف سے نازل شدہ کتب کی تعداد؛ اور مشہور کتابوں کے نام بتائیں؟

۸: حضرت موسیؑ پر تورٰیت کے علاوہ بھی کوئی کتاب نازل ہوئی تھی؟

عقیدہ نمبر: (۲) اللہ تعالی کی وحدانیت

اور اللہ تعالیٰ واحد ہیں مگر آپکی وحدانیت تعداد کے لحاظ سے نہیں؛ کہ یوں کہا جائے کہ اللہ تعالی اس لحاظ سے واحد ہیں کہ دو یا تین نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالی کی وحدانیت میں عدد کا ذکر کرنا بھی مناسب نہیں؛ ہم واحد کا مطلب یوں بیان کریں گے کہ اللہ تعالی کا واحد ہونا اس لحاظ سے ہے کہ اس کا کوئی شریک نہیں؛ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خود ارشاد فرمایا: قُل هوالله احدالله الصمدلم یلد ولم یولدولم یکن له کفواًاحد؛ یعنی اے نبیؐ! آپ فرما دیجئے اللہ تعالیٰ اکیلا ہے، اور وہ ہر ایک سے بے نیاز ہے؛ وہ کسی سے پیدا نہیں ہوا؛ اور نہ ہی اس سے کوئی اور شخصیت پیدا ہوئی ہے؛ اور اس کا ہمسر کوئی نہیں ہے؛

عقیدہ نمبر: (۳) اللہ تعالی سے مشابہت

اور اس اللہ تعالی کی ذات اور صفات کی مانند کوئی چیز نہیں ہے؛ اور نہ اللہ تعالی اپنی کسی پیدا کردہ چیز کے مشابہ ہے، اور نہ کوئی چیز اس کے مشابہ ہے؛

عقیدہ نمبر: (۴)

وہ اللہ تعالی اپنے تمام اسماء و صفات خواہ ذاتی ہوں یا فعلی ان تمام سمیت ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا؛

عقیدہ نمبر: (۵) اللہ تعالی کی ذاتی صفات

اور اللہ تعالی کی ذاتی صفات مندرجہ ذیل ہیں

(۱) الحیاۃ یعنی اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حیّ اور زندہ ہے اور رہے گا اور یہ زندگی اللہ تعالی کی ذاتی ہے ایسا نہیں کہ کسی کی طرف سے عطاء کی گئی ہو

(۲) القدرۃ: یعنی اللہ تعالیٰ کا ہر چیز پر ہر وقت بلا کسی مجبوری اور پریشانی کے قادر ہیں

(۳) العلم: یعنی اللہ تعالیٰ کو ہر بات اور ہر شیئے کا دائمی اور ازلی طور پر علم ہے

(۴) الکلام یعنی اللہ تعالیٰ ازل سے بلا کسی مجبوری حدود کے متکلم ہیں

(۵) السمع: یعنی اللہ تعالیٰ کے سننے کی صفت کہ وہی اصل سمیع ہے

(۶) البصیر: یعنی اللہ تعالیٰ کے بصیر ہونے اور ہر ایک کو ہر وقت دیکھنے کی صفت کا مالک ہے

(۷) الارادہ: یعنی اللہ تعالیٰ کے ارادہ کرنے کی صفت کہ وہ اپنے ارادہ میں کسی وقت، ضرورت، مسئلہ اور مکان کے محتاج نہیں؛

عقیدہ نمبر: (۶) اللہ تعالی کی صفات فعلیہ

اور اللہ تعالیٰ کی اکثر صفات فعلیہ ہیں جن میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں

(۱) التخلیق یعنی اللہ ہر چیز کے خالق اور پیدا کرنے والے ہیں

(۲) الترزیق یعنی اللہ تعالیٰ ہر ایک کو رزق دینے والے ہیں اور ہر ایک اپنی بقاء کے لئے اسی کے رزق کا محتاج ہے

(۳) الانشاء یعنی کائنات میں ہر قسم اور ہر چیز کی بڑھوتری اور نموّ اللہ تعالی کی مشیت کے مرہون منت ہے اگر وہ نہ چاہے تو کچھ بھی نہ ہو

(۴) الابداع یعنی ہر نئی چیز یا عمل کا پیدا کرنا اور اس کا آغاز اللہ کی ....

نوٹ: اللہ تعالی اپنی تمام صفات میں کسی کا محتاج نہیں اور اس اللہ تعالی کی وجہ سے کائنات کی ہر چیز موجودہ شکل میں ہے اگر وہ اس میں تبدیلی کردے تو یہ کائنات کا موجودہ نظام بدل جائے اور تمام اعمال سے جو نتیجہ ہم اخذ کرتے ہیں اسی ذات کی وجہ سے نتیجہ دیتے ہیں، جیسے آگ جلاتی ہے، پانی بہاتا، ہوا اڑاتی، اور مٹی پگھلاتی ہے؛ اور اگر ذاتِ باری تعالی اس (schedule) یا پروگرام کو عارضی یا مستقل طور پر بدل دے تو یہ کائنات میں ہمیشہ کے لئے بدل جائے؛ اور اسکے بعد آگ کا جلنا، پانی کا بہانا بدل جائے گا؛ جیسے اللہ تعالی کا آگ کو ٹھنڈا ہونے کا فرمان کہ: یانارُ کونی بردا و سلاما علی ابراھیم یعنی اے آگ ابراہیمؑ کے لئے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوجا! اور موسیٰؑ کے ذریعے پتھر کو پانی بن جانے کا فرمان: اضرب بعصاك الحجر، کہ اے موسی اپنی لاٹھی پتھر پر مارو. یا داودؑ کے ذریعے لوہے کو حکم باری تعالی ہوتا ہے: وَ اَلَنّالَہُ الْحَدِیْد، اور ہم نے لوہے کو داود علیہ السلام کے لئے نرم کردیا؛

جانب سے ہے اور وہی اسکو بناتا ہے، اس کی کاریگری، اور اچھوتے کام کرنے والا ہے

(۵) الصنع یعنی کائنات میں ہر طرف اسی کی صنعت اور کاریگری کارفرما ہے وغیرہ

عقیدہ نمبر: (۷) اللہ تعالیٰ کی صفات قدیم ہیں

اللہ تعالی اپنی ذات اور صفات کے لحاظ سے ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے؛ اور ان کا کوئی اسم یا صفت حادث نہیں ہے؛

عقیدہ نمبر: (۸)

اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے عالم اور اپنے ہی علم سے عالم ہیں؛ اور علم اللہ تعالیٰ کی ازلی صفت ہے

....

نوٹ: اس صفت میں اللہ تعالی کسی کے محتاج نہیں اور اگر کوئی کسی کے عطاء کردہ علم کا عالم ہوتو ہم اسکو عالم الغیب نہیں کہتے، کیونکہ اللہ تعالی نے اپنی صفت ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے: عالمُ الغَیبِ فلَایُظهرُ علٰی غَیبهٖ اَحداً، اِلّامَنِ ارتَضٰی مِن رّسولٍ فانّه یسلُكُ منُ بینِ یَدَیُه وَمِنُ خَلفِهٖ رَصداً. یعنی اللہ تعالی عالم الغیب میں ہیں اور انکے غیب اور چھپی ہوئی باتوں سے کوئی شخص آگاہ نہیں ہوسکتا، سوائے اسکے ان رسولوں کے جن کو آگاہ کرنے پر وہ راضی ہوا اور اسکو مطلع کرنا چاہے مگر حفاظت کیلئے اسکے آگے پیچھے نگہبان مقرر فرما دیتا ہے؛

عقیدہ نمبر: (۹)

اور اللہ تعالی اپنی ہی قدرت کے ساتھ قادر ہیں اور قادر ہونا اسی کی ازلی اور دائمی صفات میں سے ہے،

عقیدہ نمبر: (۱۰)

اور اللہ تعالیٰ اپنے ہی کلام سے متکلم ہیں اور کلام اللہ تعالیٰ کی ازلی اور دائمی صفت ہے؛

عقیدہ نمبر: (۱۱)

اور اللہ تعالیٰ اپنی صفت تخلیق کی وجہ سے خالق ہیں اور تخلیق اللہ تعالی کی ازلی صافت میں سے ایک صفت ہے

عقیدہ نمبر: (۱۲)

اور اللہ تعالیٰ اپنے فعل کی وجہ سے فاعل ہے اور فعل اللہ تعالیٰ کی ازلی صفات میں سے ایک صفت ہے؛

....

نوٹ: جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا فعّالٌ لِمَا یُرید یعنی اللہ ویسے ہی کرتا ہے جیسے وہ چاہتا ہے؛ اور جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: الم تر کیف فَعَلَ ربك بعاد، کیا تونے نہیں دیکھا؟ کہ تیرے رب نے قوم عاد کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اور فرمایا: الم تر کیف فَعَلَ ربّك باصحاب الفیل، یعنی کیا تونے نہیں دیکھا؟ کہ تیرے رب نے اصحاب فیل کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟

عقیدہ نمبر: (۱۳) فاعل مفعول اور فعل کی حقیقت

اور حقیقی معنوں میں فاعل اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور فعل اللہ کی ازلی صفات میں سے ایک صفت ہے اور تمام مفعول اللہ تعالی کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق اور اس کے امور کا ظہور ہیں؛ جبکہ اللہ تعالی کے افعال غیر مخلوق اور غیر حادث ہیں

عقیدہ نمبر: (۱۴)

اور اللہ کی تمام صفات ازلی، غیر فانی، غیر محدث اور غیر مخلوق ہیں؛

عقیدہ نمبر: (۱۵) صفات باری تعالی کو حادث ماننے کا حکم

لہذا جو شخص کہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات مخلوق یا حادث ہیں یا اس بارے میں توقف کرنے کا نظریہ رکھے یعنی اسکے موافقت یا مخالفت میں کوئی

رائے قائم نہ کرے. یا اللہ کی صفات کے قدیم یا حادث ہونے کے بارے میں شک کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے والا ہے؛

....

نوٹ: اس میں پانچ بحثیں ہیں

پہلی بحث یہ کہ اللہ کی ذات وصفات میں کیا فرق ہے؟

یعنی اللہ تعالی کی ذات وصفات میں اتفاق ہے یا تضاد؟ اس میں اهل السنة والجماعة کا عقیدۃ یہ ہے کہ صفات نہ تو ذات باری تعالی کا عین ہیں اور نہ ہی ذات سے جدا ہوکر اپنا مستقل وجود رکھتی ہیں؛ اسی لئے امام ابو الحسن ....

الاشعری فرماتے ہیں: ان الاسم هو الصفة وقسمه تقسيم الصفات، یعنی اسم صفات باری ہی کا نام ہے اور اسکی تقسیم صفات کی تقسیم کی طرح ہے؛ اور یہ اسماء اور صفات ایک ذات کا پتہ دیتی ہیں نہ کہ خود ذات ہیں؛ اگر کوئی انکو ذات سمجھ کر یاد کرنے لگے تو یہ ایک قسم کا شرک ہے اسی لئے اللہ تعالی نے اس بات سے منع فرماتے ہوئے کہا: ماتعبدون من دونه الااسمائاً سمّيتُموها؛ یعنی جو تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو یہ تو صرف نام ہیں جو تم نے خود ہی رکھ چھوڑے ہیں؛ تو اس سے یہ پتہ چلا کہ بعض اوقات لوگ نام کو ذات سمجھ کر اسکی عبادت شروع کردیتے ہیں؛ اور اللہ تعالی نے اس کی طرف سے توجہ ہٹاتے ہوئے فرمایا: سبح اسم ربك الاعلى؛ یعنی اللہ رب الاعلی کی تسبیح کیا کرو. اسی بناء پر ہم صفات کو عین ذات اور نہ غیر ذات باری قرار دیتے ہیں جیسا کہ صاحب قصیدۃ بدأ الامالی فرماتے ہیں:

صفاتُ اللّه ليستُ عينَ ذاتٍ ولاغَيراً سواه ذَا انُفصالِ

یعنی اللہ تعالی کی صفات نہ تو عین ذات باری تعالی ہیں اور نہ ہی ذات باری سے جدا ہوکر اپنا مستقل وجود رکھتی ہیں

دوسری بحث:

یہ ہے کہ ذات باری کی طرح صفات باری تعالی قدیم ہیں یا حادث؟

صفات باری کی دو قسمیں ہیں (۱) وہ صفات جو صفت فعل سے مشتق (۲) وہ صفات جو ذات والاصفات سے وابستہ ہیں

(۱) ذات سے وابستہ ہونے والی صفات تو ہمارے عقیدہ میں ذات باری تعالی کی طرح قدیم ہیں. البتہ فرق یہ ہے: ذات سے وابستہ صفات ذات باری کی مانند

....

دائمی اور قدیم اور بلا تجدد اور حدوث ہیں

(۲) جبکہ دوسری وہ صفات جو فعل سے مشتق ہیں: ان میں قدیم بالتجدّد ہیں (Repetition forever) اس پہلی قسم فعل سے مشتق ہوں جیسے الخالق؛ الرازق؛ المصور؛

ائمه وحدة الشهوديه کے نزدیک یہ صفات ذات باری تعالی سے ظاہر ہوتی ہیں اور اسکا مظہر غیر خدا تعالی ہوتا ہے، جبکہ ائمه وحدة الوجودية کے نزدیک یہ صفات ذات باری سے ظاہر ہوکر ذات میں لوٹ جاتی ہیں انسے ظاہر ہونے والا عکس لوگوں کے سامنے ظہور کرتا ہے؛ اسی لئے صاحب قصیدۃ بدأ الامالی فرماتے ہیں:

صفاتُ الذّاتِ والافعالِ طُراً قديماتٌ مَصُونَاتُ الزَّوالِ

یعنی: اللہ تعالی کی صفات خوہ ذاتیہ ہوں یا فعلیہ علی الاطلاق دائمی اور قدیم ہیں، ہر قسم کے زوال اور تغیر وتبدیلی سے پاک ہیں؛ اور اگر کسی غیر کے فعل سے مشتق ہوں جیسے المعبود؛ المشکور؛ یہ ازلی نہیں کیونکہ اسکا تعلق ذات باری تعالی سے نہیں ہے بلکہ مخلوق سے ہے اور مخلوق کا فعل بھی مخلوق کی طرح مخلوق ہوتا ہے؛

تیسری بحث: یہ کہ اللہ تعالی کی صفات کی تعداد کتنی ہے؟

اللہ تعالی کی وہ صفات جن پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے اور نقل صحیح سے منقول اور توقیفی ہیں: ان للہ تسعة وتسعون اسماًمائة غير واحدة من احصاها دخل الجنة [اخرجه البخاری، المسلم، الترمذی، ابن ماجه، احمد]

انکی تعداد ننانوے ہے اور یہی ہیں جن کے بارے میں ارشاد نبوی ہے: من ....

احصاها دخل الجنة، یعنی جس نے انکو یاد کرلیا وہ جنت میں داخل ہوگا، اور یاد کرنے سے مراد: من عرف اسمآء اللّه تعالى واعتقدهاومات على

ذلك فهو من اهل الجنة، یعنی جوانکو جانے، یاد کرے، اسکے مطابق اپنا عقیدہ بنائے، اور اسی پر اسکو موت آئے وہ سیدھا جنت میں جائے گا؛ ورنہ اسکے علاوہ اللہ تعالی کے بے شمار اسماء ہیں جو نقل صحیح سے منقول نہیں اور نہ ہی توقیفی ہیں۔ انکی تعداد تین ہزار تک بھی ذکر کی جاتی ہے کیونکہ اللہ کی ذات کا تعارف ائمہ علم کلام ان الفاظ میں کرواتے ہیں: الله علمٌ لذات الواجب الوجود، المستجمع لجميع الصفات الكمال، المنزه عن النقص والزوال، یعنی اللہ اس ذات والاصفات کا نام ہے: جو واجب الوجود ہے، اور تمام صفات کمالیہ کی جامع ہے، اور ہر نقص و زوال سے مبرا اور منزہ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کی صفات کی تعداد مختص نہیں ہے، کیونکہ کئی صفات قرآن میں مذکور ہونے کے باوجود ان ننانوے صفات میں مذکور نہیں جیسے: رفيع الدرجات، ومقلب القلوب والابصار، قابل التوب، شديد العقاب، ذو العرش، ذوالمعارج، مولج الليل فى النهار؛ مولج النهارفى الليل، اسی طرح جب اللہ تعالی اپنی مخلوق کی تخلیق کی وجہ سے خالق ہے؛ تو اِجرائے امر کی وجہ سے آمر بھی ہے؛ اسی لئے فرمایا: الاله الخلق و الامر: جان لو! خلق اور امر کی صفات اسی ذات کے لئے ہیں؛ ان ننانوے صفات کے علاوہ باقی صفات معنویہ ہوں گی یعنی معانی کے لحاظ سے اس پر اطلاق کرنے میں اگر کوئی برائی نہ ہو تو اللہ تعالی کی صفات میں شامل ہوں گی؛

چوتھی بحث: کہ اللہ تعالی کی صفات کی اقسام کتنی ہیں؟

(۱): وہ صفات جو اپنے اظہار کے لئے صرف ذات کی محتاج ہیں جیسے: شــیءٌ؛

....

موجودٌ؛ ذاتٌ؛ صمد؛

(۲): وہ صفات جو اللہ تعالی کی ذات کے ساتھ وابستہ اور قائم ہونے کے لئے معانی کی محتاج مگر ذات سے وابستہ ہیں انکو صفات ذاتیہ کہا جاتا ہے ان کا عمل اور اثر ذات ہی سے وابستہ ہے۔ انکی تعداد آٹھ ہیں جسے کسی شاعر نے یوں نظم کیا ہے:

حياةٌ كلامٌ ثم علمٌ وّ قدرةٌ | ارادتُهُ سمعٌ صفاتُ مع البصرُ

لذاتِ الاله عِندَ كل محققٍ | وزِيدَ بقاءٌ عند حبرِ مع النَّظر

یعنی وہ ۱: الحیّ ہے یعنی اپنی حیاۃ میں اللہ کسی کے محتاج نہیں جیسے اللہ تعالی نے فرمایا: الحی لااله الاهو؛ وہ زندہ ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے؛ ۲: الکلام کی صفت یعنی اللہ تعالی کا متکلم ہونا جیسے ارشاد باری ہے: وكلم الله موسى تكليما؛ اور اللہ تعالی نے موسیٰ سے کلام کیا اسی طرح المتکلم ہے ۳: العالم یعنی اللہ تعالی کا ازلی اور ابدی عالم ہونا؛ اور کوئی معاملہ اللہ تعالی کے علم سے او جھل نہ ہونا جیسے اللہ تعالی نے فرمایا: يعلم خائنة الاعين وما تخف الصدور؛ یعنی اللہ تعالی آنکھوں کی خیانت، اور سینے میں چھپے رازوں سے آگاہ ہے اسی طرح العليم، العلّام ٤: القدرة یعنی اللہ تعالی کا ہر وقت ہر چیز اور ہر ایک پر بلا کسی دوسرے کی محتاجی قادر ہونا جیسے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: وكان امر الله قدرا مقدورا؛ اور اللہ تعالی کا ہر امر تقدیر سے مقدر کر دیا گیا ہے؛ اسی طرح: القدير، المقتدر ہے ٥: الارادة یعنی اللہ تعالی کا صاحب ارادۃ اور آزاد مرضی والا ہونا جیسے اللہ تعالی کا ارشاد ہے: فعّال لمايريد۔ اللہ تعالی جو چاہتے ہیں کرتے ہیں اسی طرح المريد ہے ٦: السميع یعنی اللہ تعالی ہر وقت.................................... اور ہر حال میں سننے والے ہیں؛ جیسے ارشاد باری تعالی ہے: ان الله كان سميعا بصيرا۔ یقیناً اللہ تعالی سننے والے اور دیکھنے والے ہیں؛ اسی طرح السامع ہے ۷: البصير یعنی اللہ تعالی کا دیکھنے والا ہونا ۸: البقاء یعنی اللہ تعالی کا باقی ہونا جیسے ارشاد باری ہے: كل من عليها فان ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام؛ ہر چیز پر فنا ہے اللہ تعالی اپنے جلال اور عظمت سمیت باقی اور قائم رہیں گے؛ اور صفت ذاتیہ میں اٰٹھویں صفت کے بارے میں ائمہ کرام کی اراء مختلف ہیں کہ آیا یہ صفات ذاتیہ ہے یا نہیں؟ اور یہ تمام صفات اللہ تعالی کے لئے ازلی اور ذاتی ہیں؛

(۳): وہ صفات جو اپنے ظہور کے لئے کسی فعل کی محتاج ہیں جیسے الخالق اور الغافر ہے

(۴): وہ صفات جنکی اضافت کے لئے فعل کی محتاجی ہو اور یہ فعل انسان کا ہو تو یہ ازلی اور ابدی صفات نہیں؛ البتہ یہ کہنا کہ اللہ ازلی طور پر اس عالم کے خالق اور رازق ہیں درست ہے کیونکہ یہ صفات ازلیہ میں سے ہے؛

پانچویں بحث: اللہ کی صفات میں الحاد کیا ہے؟

اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالی کی وہ صفات جو انہوں نے اپنے لئے بیان فرمائی ہیں انکو پڑھا اور یاد کیا، اور انکا ذکر کیا جائے؛ اپنی طرف سے صفات بنا کر

اللہ تعالی کی طرف منسوب نہ کیا جائے؛ جیسے اللہ تعالی اپنا مثل بنانے پر قدرت رکھتے ہیں یا نہیں؟ یا اللہ تعالی جھوٹ بولنے پر قادر ہیں یا نہیں؟ اللہ تعالی کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں یا نہیں؟ جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:و ذر الذین یلحدو ن فی اسمائہ ؛یعنی اللہ تعالی کے ناموں میں الحاد سے بچو!اس سے مراد ہر ایسا نام یا صفت جس میں مخلوق کی عبادت یا مخلوق سے مانگنے کا شبہ پیدا ہو؛اس ....

سے پرہیز کرنا چاہئے. یا ایسے نام غیر اللہ کے لئے معروف ہوگئے ہوں ان کے اللہ تعالی کی ذات کے لئے استعمال کرنے سے پرہیز کرنا چاہے؛خواہ انکا مفہوم جس قدر اونچا کیوں نہ ہو؛ان اسماء سے اللہ تعالی کو یاد کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے: جیسے مولیٰ مشکل کشا، داتا گنج بخش، سخی سلطان، لج پال، سرکار، غریب نواز، بندہ نواز، غوث الاعظم، دستگیر؛ وغیرہ یہ وہ نام ہیں جو محاورۃً غیر اللہ کے لئے بطور نام استعمال ہوتے ہیں؛ اگر کوئی شخص اللہ کے لئے استعمال کرے تو خطرہ ہے کہ وہ **الحاد فی الاسماء** کا موجب نہ ہو؛ باوجود ان اسماء کے معانی بہت اونچے ہیں، مگر انسانوں کے لئے کثرت سے استعمال ہونے کی بنا پر اس کو بولے جانے پر بہرصورقاری یا سامع اس سے غیرِ خدا ہی مراد لیتا ہے؛ اب اگر اللہ تعالی کے لئے ان اسماء کو استعمال کریں تو ذات باری تعالی وتقدس کی توہین لازم آئے گی جو موجب نقصان ایمان ہے؛اس سے پرہیز کرنا لازم ہے.

جن مسائل میں توقف جائز ہے؟

بعض شرعی مسائل میں توقف کرنا درست ہے جبکہ علم عقائد کے کسی مسئلہ میں توقف کرنا ہرگز درست نہیں؛ امام صاحب سے جن مسائل میں توقف معلوم ہوا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں

(۱):دھر کی تعریف کے بارے میں کہ اس سے مراد کتنا وقت ہے؛

(۲): ہیجڑا مشکل جو اپنی دونوں شرم گاہوں سے برابر پیشاب کرے اسکے مسائل میں کہ وہ آدمی کے حکم میں ہے یا عورت کے حکم میں ہے

(۳):مشرک اور کافروں کے بچے اگر بچپن میں فوت ہو جائیں تو جنت میں ....

جائیں گے یا جہنم میں ۴۔ختنہ کے وقت کے بارے میں کہ کس عمر میں کیا جائے؟

(۵):گدھے کے جوٹھا پاک یا ناپاک ہونے کے بارے میں؛

(۶):گندگی کھانے والی مرغی کتنے دن بند رکھے جانے سے پاک ہوتی ہے

(۷):جنات کے ایمان لانے پر انکو ثواب ہوگا یا نہیں

(۸):کلب معلم کی کیا شناخت ہے اور وہ کب سیکھا ہوا سمجھا جائے گا؛(۹):ملائکہ انبیاء سے افضل ہیں یا نہیں؛

(۱۰):والدینِ مصطفیٰؐ کے بارے میں کہ وہ ایمان والے تھے یا نہیں تھے؟

(۱۱):یزید کے بارے میں کہ اس پر لعنت کرنا درست ہے یا درست نہیں ہے؛(۱۲):اگر کوئی شخص کلماتِ کفر بولتا ہو جس کی ننانوے توجیہات کفر کی اور ایک توجیہ ایمان کی ہو اس پر کفر کا فتوی دیا جائے گا یا نہیں دیا جائے گا؛

تحقیق:ان میں بعض مسائل پر تو امام صاحب کی آراء موجود ہیں اور ان کا توقف ختم ہوگیا تھا اور جب بعد میں حتمی فیصلہ سامنے آگیا تھا؛ اور بعض کے بارہ میں بعد میں بھی توقف رہا ان میں خاص طور سے مسئلہ نمبر۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، اور۱۲ کے بارہ میں توقف معروف ہے جبکہ باقی مسائل میں امام صاحب کے فتاوی معروف ہیں؛اور توقف کی صرف شرعی مسائل میں اجازت ہے نہ کہ عقائد کے ضمن میں جیسا کہ امام صاحب سے فقہ اکبر میں ہے؛

حکم اذا لم یعلم شیئا من العقائد ؟

واذا أشکل علی الانسانِ المؤمن شیءٌ من دقائقِ علم التوحیدِ و الصفات ؛ فانه ینبغی له ان یعتقدَ فی الحالِ ماهوالصوابُ عندالله تعالی ؛ اِلی ان یجد عالماً ....

فیسئَلُه ؛ و لایسعُه تَاخیر الطَّلب ؛ و لایُعذَر بالوَقف فیه ویَکفر اِن وقَفَ ، یعنی اگر کسی انسان کو علم توحید وصفات کے کسی مسئلہ میں مشکل پیش آجائے تو اسکو چاہئے فی الحالیہ کہے کہ 'جو اللہ تعالی کے ہاں درست ہے اس پر میرا اعتقاد ہے' اور اسی وقت کسی عالم کی تلاش کرنا شروع کردے جو اسکو بات سمجھا دے اور اسکے سولوں کا جواب دے اور اس کے بارے میں ہرگز سستی نہ کرے؛ اور اگر کوئی توقف کر کے بیٹھ جائے اور اس بارے میں کوئی تگ ودو نہ کرے تو ایسے شخص کی تکفیر کی جائے

گی ؛لہذا عقائد کے تمام مسائل میں چونکہ توقف صریحاً کفر ہے جیسا کہ امام صاحب نے ارشاد فرمایا اور اسی توقف کوختم کرنے کی غرض سے حضرت امام صاحب کی کتاب کا اردو ترجمہ کیا جا رہا ہے تاکہ عوام الناس میں جو عقائد کے سلسلے میں جہالت ہے اور موجب کفر ہے اس سے لوگوں کو محفوظ کیا جا سکے ؛

مشقی سوالات

۱: اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں کیا فرق ہے؟

۲: قدیم اور حادث کے کیا معانی ہیں اور ان میں فرق کیا ہے؟

۳: اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات کونسی اور کتنی ہیں؟

۴: کیا ایسی صفات جو اللہ تعالیٰ کو سزاوار ہیں غیر اللہ کے لئے استعمال کر سکتے ہیں

۵: عقائد کے کسی مسئلہ میں توقف کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

﴿اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے کلام کے بارے میں﴾

عقیدہ نمبر: (۱۶) قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام اور غیر مخلوق ہے

اور قرآن کریم جو مصحف کی شکل میں لکھا ہوا، اور ایمان والے لوگوں کے دلوں میں محفوظ ہے، اور انسانی زبانوں سے پڑھا جانیوالا ہے ؛اور نبی ﷺ پر نازل شدہ ہے، وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے ؛

عقیدہ نمبر: (۱۷)

اور ہمارے الفاظ جو ہم قرآن پڑھنے کے دوران تلفظ کرتے ہیں وہ مخلوق ہے ؛اور ہمارا قرآن کریم کی لکھائی کرنا مخلوق ہے، اور ہمارا پڑھنا مخلوق اور حادث ہے ؛ جبکہ قرآن کریم جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے غیر مخلوق اور غیر حادث ہے ؛

....

نوٹ: اگرچہ جدید سائنس یہ کہتی ہے کہ: انسان تلفظ کرنا یا بولنا ہمیشہ کے لئے فضاؤں میں محفوظ رہتا ہے؟ مگر یہ سائنسدانوں کی خام خیالی ہے جو انہوں نے دعوی کیا کہ یہ ہمیشہ کے لئے محفوظ رہتا ہے ؛حقیقت اس کی یہ ہے اللہ تعالیٰ ان تمام آوازوں کو جو کسی مقصد کی غرض سے انسان کے منہ سے نکلتی ہیں ان کو فضاء میں محفوظ کر لیا جاتا ہے ؛اور یہ محفوظ کیا جانا طولاً نہیں بلکہ عمقاً یا عرضاً ہوتا ہے ؛ جبکہ عموماً آواز طولاً سفر کرتی ہے جس سے مخاطب کو خطاب کا پتہ چلتا اور آواز سنائی دیتی ہے ؛ تحقیقات بسیار کے بعد زمانہ قدیم کے کسی انسان یا جاندار کا کلام سنا یا سنایا جا سکے تو یہ کلام کے دائمی ہونے کی دلیل

....

نہیں ہے ؛ بلکہ عین ممکن ہے کوئی زمانہ ایسا بھی آئے جس میں عمقاً یا عرضاً محفوظ کئے گئے کلام کو سننے پر قدرت عام ہو جائے اور اس طرح زمانہ قدیم میں کئے گئے کلام کو سنا جا سکے (اگرچہ اس کلام کا زمانہ اور اس کا متکلم پھر بھی محل نظر رہے گا) اور اللہ تعالیٰ کے کلام: یومئذٍ تحدثُ اخبارھا، بانّ ربّك اَوحٰی لھَا، یعنی ایک دن ایسا آئے گا کہ کہ غیب کی خبریں بیان کر دی جائیں گی ؛اور تمہارا پروردگا اس کا طریقہ انسانوں کو وحی کر دے گا ؛اور یہ حفاظت اللہ تعالیٰ نے میدانِ محشر میں حساب کتاب کے لئے کی ہے اور قیامت کے دن پھر اسی آواز کو طولاً عرضاً کر کے جو انسان اپنے برے اعمال کا انکار کرے گا اس کو سنا دیا جائے گا ؛ پھر کسی اور روپ میں بدل کر جنت یا جہنم کا انعام یا سزا بنا دی جائے گی جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:وَ وجدُوا ماعَمِلُوا احَاضِراً ؛ یعنی انسانوں کے اعمال انکے سامنے موجود اور حاضر کر دئے جائیں گے اور اعمال کا وجود اللہ تعالی کی مرضی پر منحصر ہے اپنی شکل میں دائمی ہرگز نہیں البتہ اللہ تعالی کی منشاء کے مطابق بدلتا رہے گا ؛

☆☆☆☆☆

عقیدہ نمبر: (۱۸) قرآنی واقعات اور قصص کی حقیقت

اور یہ جو قرآن کریم میں موسیٰؑ اور دوسرے انبیاء کے واقعات ذکر کئے گئے ہیں، اور اسی طرح فرعون وابلیس کے متعلق قرآن کریم میں جو کچھ

آیا ہے یہ تمام اللہ تعالیٰ کا کلام ہے؛ اور اللہ تعالی نے ان کے احوال کی خبر دینے کے لئے ان واقعات کا ذکر کیا ہے نہ کہ فرعون وابلیس کی فضیلت کی وجہ سے؛

عقیدہ نمبر: (۱۹) اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کی حقیقت

اور اللہ تعالیٰ کا کلام مخلوق اور حادث نہیں ہے جبکہ موسیٰؑ کا کلام دوسری مخلوقات کی طرح مخلوق اور حادث ہے؛

عقیدہ نمبر: (۲۰)

اور قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام اور قدیم ہے اور یہ لوگوں کے کلام کی طرح نہیں ہے

عقیدہ نمبر: (۲۱)

اور موسیٰؑ نے کوہ طور پر اللہ تعالیٰ کا کلام سنا تھا جیسے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وکلّم اللّٰہ موسٰی تکلیماً، یعنی موسیٰ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بتدریج کلام کیا،

عقیدہ نمبر: (۲۲)

اور اُس وقت بھی اللہ تعالیٰ کلام کرنے کی صفت کے سے متصف تھے جبکہ موسیٰؑ کلام کرنے والے نہ تھے

....

نوٹ: کیونکہ موسیٰ کا کلام حدوث کے پردے میں چھپا ہوا ہے اور فنا ہو گیا ہے یا ہو جائے گا جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پر دوام کی چادر ڈالی ہوئی ہے؛ اور اس لئے کہا ہے کہ کلام تو اللہ تعالیٰ ہی کرنے والے تھے موسیٰؑ نہ تھے کیونکہ حادث چیز اپنے وجود میں نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے؛

☆☆☆☆☆

مشقی سولات

۱: قرآن کریم کس لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا کلام ہے؟

۲: کلام کے حادث اور قدیم ہونے میں کیا فرق ہے؟

۳: کیا انبیاء کا کلام اللہ تعالی کا کلام ہوتا ہے؟

۴: قرآن کریم میں نازل شدہ فرعون وابلیس کے کلام کا کیا حکم ہے

۵: کیا انسان کے محفوظ کلام کوئی فائدہ ہے؟

﴿اللہ تعالی کی صفات اور تخلیق کے بارے میں﴾

عقیدہ نمبر: (۲۳) اللہ تعالیٰ کی صفات ازلی ہیں

اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات کی تخلیق سے بھی پہلے ہی خالق تھا؛ اور: لیس کمثلہ شیء وھو السمیع العلیم؛ یعنی اللہ تعالی کی مانند کوئی چیز نہیں اور وہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے؛

عقیدہ نمبر: (۲۴)

اور جب اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تو یہ کلام وہی تھا جو اللہ تعالی کی ازلی صفات میں سے ہے؛

عقیدہ نمبر: (۲۵)

اور بات معلوم ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالٰی کی صفات مخلوقات کی صفات کی طرح نہیں بلکہ اس سے ہر لحاظ سے مختلف ہیں ؛

عقیدہ نمبر: (۲۶) اللہ تعالٰی کی ذاتی صفات کی حقیقت

اللہ تعالٰی جانتے ہیں مگر ہمارے جاننے کی طرح نہیں ، اس لئے کہ ہمارا جاننا محتاج ہے اسباب کی حد بندیوں کا جبکہ اللہ تعالی کے ساتھ ایسا نہیں ہے

عقیدہ نمبر: (۲۷)

اور اللہ تعالی قدرت رکھتے ہیں اور آپکی قدرت کاملہ ہماری قدرت کی طرح نہیں ہوتی ،

عقیدہ نمبر: (۲۸)

اللہ تعالی دیکھتے ہیں مگر آپ کا دیکھنا ہمارے دیکھنے کی طرح نہیں کیونکہ ہمارا دیکھنا اعضاء و جوارح کا محتاج ہے جبکہ اللہ تعالی اعضاء و جوارح کی قید سے بلند ہیں ،

عقیدہ نمبر: (۲۹)

وہ کلام کرتے ہیں مگر ہمارے کلام کرنے کی طرح نہیں

عقیدہ نمبر: (۳۰)

اور وہ سنتے ہیں مگر ہمارے سننے کی طرح نہیں ؛

عقیدہ نمبر: (۳۱) اللہ تعالٰی کا کلام بغیر آلات وحروف ہے

اور جو ہم کلام کرتے ہیں وہ کلام آلات واعضاء اور حروف وادوات ....

نوٹ: مبادا کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ اللہ تعالی کا کلام کمپیوٹر (Computers) کے نظام کی طرح ہے ؛ جیسے اس میں آلات وحروف نہیں ہوتے اسی طرح ان میں بھی آلات وحروف نہیں ہوتے ؛ مگر معلوم ہونا چاہئے کہ کمپیوٹر (Computers) پورا نظام چلانے میں کی بورڈ (Keyboard) کا محتاج ہوتا ہے حتیٰ کہ پرنٹ کرنے ، انٹرنیٹ پر فائل ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے یا اپ لوڈ (Upload) کرنے میں محتاج ہے ، جبکہ اللہ تعالی کا غیبی نظامِ کسی طرح کی مشینری کی مانند اور کسی (operator) یا (driver) کے محتاج نہیں ہیں ؛ بلکہ اللہ تعالی اس قسم کی مثالوں سے بھی بلند تر اور بالاتر ہیں ؛

کے ساتھ کرتے ہیں اسلیئے کہ ہم اپنے کلام میں آلات اور حروف کے محتاج ہیں ؛ جبکہ اللہ تعالٰی بغیر آلات اور حروف کے کلام کرتے ہیں ؛

عقیدہ نمبر: (۳۲)

اور تمام حروف اور آلات کلام ، اللہ تعالٰی کی پیدا کردہ مخلوق ہیں جبکہ اللہ کا کلام مخلوق نہیں ہے ؛

عقیدہ نمبر: (۳۳) اللہ تعالٰی کی مثل کوئی چیز نہیں

اور اللہ تعالٰی شئے ہیں مگر عام اشیاء میں سے کسی کی مانند نہیں ہیں اور شی کا مطلب یہ ہے کہ جو چیز بلا جسم (physical body) اور بلا جوہر (Energy) اور بلا عرض (Attributes) کے ثابت اور قائم ہو ؛ اور اللہ تعالٰی کی ذات حدود (limits) میں محدود نہیں ؛ اور کوئی اس کی ضد (opposite) نہیں کہ ضد کے ذریعے اس کو جان لیا جائے ، کوئی اس کا شریکِ کار (Partner) نہیں اور کوئی اس کے مثل نہیں ؛

....

نوٹ: یہ بات عام طور پر مشہور ہے کہ اللہ تعالی کی مدمقابل طاقت کا نام شیطان ہے ؛ مگر یہ بہت بڑی غلطی اور اللہ تعالی کا مقابل اسکی مخلوقات میں سے کسی کو جاننا صریحاً کفر ہے اور یہ ان لوگوں کا عقیدہ ہے جو دو خدا کو ماننے والے ہیں ؛ بلکہ انسان کی مدمقابل قوت کا نام شیطان ہے ، اور شیطان کی جنگ اللہ تعالی سے نہیں بلکہ

انسان کے ساتھ ہے؛

﴿باب اللہ تعالی کے اعضاء وجوارح کا بیان﴾

عقیدہ نمبر: (۳۴) اللہ تعالیٰ کا ہاتھ، چہرہ اور نفس

اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہاتھ، اور چہرہ، اور نفس ثابت ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے؛ اور یہ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اپنے اعضاء یعنی ہاتھ، نفس، اور چہرے کا تذکرہ فرمایا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی بلا کیف صفات ہیں؛

عقیدہ نمبر: (۳۵)

اللہ تعالیٰ کے اعضاء و جوارح کے بارے میں یہ نہیں کہہ سکتے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے مراد اس کا دستِ قدرت یا دستِ نعمت ہے کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ کی ایک صفت زائل ہو جائیگی؛

اور دست سے مراد دست قدرت یا دست نعمت لینا یہ رائے فرقۂ قدریہ اور معتزلہ فرقہ کے لوگوں کی ہے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد دستِ قدرت یا دستِ نعمت ہے؛ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے جو بلا کیف ہے؛

عقیدہ نمبر: (۳۶) اللہ تعالیٰ کے غضب اور رضا کی حقیقت

غضب اور رضا اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے دو صفتیں ہیں اور یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی دیگر صفات کی طرح بلا کیفیت ہیں؛

عقیدہ نمبر: (۳۷) اللہ تعالیٰ ہر چیز کے خالق ہیں

اللہ تعالیٰ نے بلا کسی دوسری چیز یا شخص کی مدد کے تمام اشیاء کو بنایا ہے

عقیدہ نمبر: (۳۸)

اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے اپنی تمام اشیاء کو جانتے ہیں؛ جبکہ ان اشیاء کو ابھی ان کو پیدا بھی نہیں کیا گیا تھا؛

﴿اللہ تعالی کی تقدیر مشیت اور تخلیق﴾

عقیدہ نمبر: (۳۹)

اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جو کائنات کی ہر شے کی تقدیر اور فیصلہ کرتی ہے؛

عقیدہ نمبر: (۴۰)

اور دنیا وآخرت میں کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی مشیت، اس کے علم، اور اس کے فیصلے، اور اس کی تقدیر اور لوحِ محفوظ میں لکھے جانے کے بغیر معرض وجود میں آجائے؛ لیکن اللہ تعالیٰ اس چیز کو تمام اوصاف (Qualities) کے ساتھ مقید کر کے لوح محفوظ میں لکھا ہے نہ کہ صرف حکم کے ساتھ لکھا ہے؛

عقیدہ نمبر: (۴۱)

اور یہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کی قضاء اور قدر اللہ تعالیٰ کی ایسی صفات ہیں جو ازلی ہونے کا ساتھ بلا کیفیت و بلا تمثیل ہیں

عقیدہ نمبر: (۴۲)

کوئی معدوم جب عدم کے پردوں میں چھپا ہوتا ہے وہ بھی اللہ تعالی کے علم میں ہوتا ہے؛ اور اللہ تعالی اس کو جانتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ معدوم وجود میں آنے کے بعد کیا رنگ وروپ اختیار کرے گا؛

عقیدہ نمبر: (۴۳)

اور اسی طرح اللہ تعالی موجود کو وجود کا روپ اختیار کرنے سے پہلے اور وجود میں آنے کی صورت میں اور اس بات کو بھی جانتے ہیں کہ وہ وجود فنا ہونے کے بعد کیسا ہوگا اور اس کی فنا کیسے ہوگی؛

....

نوٹ: معدوم سے مراد وہ جو تمام مخلوقات ہیں جو مخلوقات (existences) کی نظر اور علم میں معدوم ہوں؛
ورنہ اللہ تعالی کی نظر اور علم میں کائنات کوئی چیز معدوم نہیں ہے جیسا کہ ائمہ علم کلام کا کہنا ہے: والمعدوم لیس بشیءٍ؛ یعنی معدوم کی کوئی حقیقت نہیں ہے اس جملے کو اللہ تعالی کی طرف منسوب کرنے سے مطلب یہ ہے کہ معدوم کا وجود ہی نہیں ہے؛ اور اگر اس کی نسبت مخلوقات کی طرف کی جائے تو مراد یہ ہوگی کہ معدوم ایسی مخلوقات کا نام ہے جو انسانی دسترس میں نہ آسکے؛ واللہ تعالی اعلم

عقیدہ نمبر: (۴۴) قائم اور قاعد کے بارے اللہ تعالی کا علم

اور قائم اپنے قیام کی حالت میں اللہ کے علم میں ہے

عقیدہ نمبر: (۴۵)

اور یہی قائم جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو اس کے بیٹھ جانے کا وقت اور بیٹھنے کے بعد کا علم بغیر سابقہ علم کے زوال یا نئے علم کی آمد کے اللہ تعالی کے علم میں ہوتا ہے؛ بلکہ بلا تغیر وحدوث اللہ تعالی کی ذات والی صفات کے علم میں ہے؛
اور یہ تغیر وتبدیلی اور مختلف احوال کا ایک حال سے دوسرے حال میں بدلنا یہ مخلوقات کی صفات میں سے ایک صفت ہے اور مخلوقات کے ساتھ اسی طرح تغیر وتبدل ہوتا رہتا ہے؛

....

نوٹ: بعض فرقے اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ تعالی کو جو علم حاصل ہے وہ اجمالی علم ہوتا ہے؛ تفصیلی علم نہیں ہے اور جب کوئی نئی بات ظاہر ہوتی ہے وہ پہلے سے اللہ تعالی کے علم میں نہیں ہوتی اللہ تعالی اس قسم کے لوگوں کے عقائد سے ہماری حفاظت فرمائے
اھل السنت والجماعت: کا عقیدہ اس بارے میں یہ ہے کہ اللہ تعالی کو قیام وقعود اور تغیر وتبدل کا علم پہلے سے حاصل ہے اس سے بھی پہلے کہ وہ عمل ابھی موجود ہونے کے مرحلے سے بھی دور ہو

﴿ایمان اور کفر اور انسانوں کی تخلیق﴾

عقیدہ نمبر: (۴۶) ہر پیدا ہونے والے کی فطرت

ہر ایک انسان کو اللہ تعالیٰ نے کفر اور ایمان سے سالم پیدا کیا ہے؛ پھر (عالم الست) میں ان کو مخاطب کیا؛ اور ان کو بعض باتوں کا حکم دیا او ربعض سے منع کیا؛ اسکے بعد کفر کرنے والے نے اپنے قول وفعل اور افکار میں حق تعالی جل وعلیٰ کی مخالفت کی؛ اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس شخص کو توفیق نہ ملنے کی وجہ سے ہوا ہے، اور ایمان لانے والا اپنے عمل وفعل اور تصدیق، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو عطا کردہ توفیق اور مدد سے ایمان والا بنا ہے

....

نوٹ: اسلام کی فطرت پر پیدا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر ماحول اور معاشرہ اور خاندانی اثرات اس کو کسی قسم کے رسم ورواج سے متاثر نہ کریں تو وہ شخص اصلِ فطرت میں مسلمان ہونے کی کامل اہلیت رکھتا ہے، کیونکہ: ہر قول وعمل کے درمیان افراط وتفریط سے بچنے کا نام اسلام ہے؛ اور افراط وتفریط دونوں قسم کی انتہا پسندی انسان کو راہِ راست سے ہٹا دیتی ہے؛ جو ماحول کے اثرات سے انسان میں پیدا ہوتی ہیں؛ اور اثرات کے عناصر ترکیبی: خاندان، ماحول، رسوم رواج، تعلیم اور اندازِ تعلیم ہے؛ جبکہ اسلام نام ہے راہِ اعتدال، اور صراطِ مستقیم، اور محبت اور الفت سے زندہ رہنے کا؛ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: المُسلمُ من سلم المسلمون من لِسانه ویده ، یعنی صحیح ....

معنوں میں مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ سے پہنچنے والی اذیت، اور زبان سے پہنچنے والی ایذا سے ہر دوسرا مسلمان محفوظ رہے؛ اور ایک حدیث حضرت امام صاحب نے ان الفاظ میں نقل فرمائی: انّ اولادکم وُلدُوا علی الفطرة فلاتداوهم بالخمرو لاتغذوهم: یعنی تمھاری اولادوں کو فطرت پر پیدا کیا گیا ہے لہذا انکو شراب نہ بطور دوائی، اور نہ بطور غذاء دیا کرو، اور ایک حدیث میں ارشاد ہوا کہ: لا خیر فی من لا یألف و لا یُألف، یعنی ایسے شخص میں کوئی خیر نہیں، جو شخص اوروں کے لئے اپنے دل میں الفت نہیں رکھتا، اور کسی کی دوستی اور بھائی چارگی کا دم نہیں بھرتا، اور اسکی برائیوں کی وجہ سے کوئی اور شخص بھی اس سے الفت اور محبت کا دم نہیں بھرتا، لہذا مسلمان جس کو اللہ نے پیدا کیا فطرت کے قوانین کے مطابق پیدا کیا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: انّا هدیناهُ السّبیل أمّا شاکراًوّامّا کفوراً، یعنی انسان کو ہم نے راہ ہدایت دکھائی، اب وہ شکر گذاری کر کے راہِ ایمان، یا ناشکری ونافرمانی کر کے راہِ کفر اختیار کرلے، معلوم ہو جانا چاہئے کہ: ابتدائی عمر میں آدمی کو بلا کسی تکلیف اور تکلف کے اسلام یا ایمان حاصل ہوجاتا ہے؛ مگر اس کے بعد درجہ ایمان پر جانے یا راہِ کفر اختیار کرنے کے لئے دونوں طرف محنت اور مشقت کرنی پڑتی ہے؛

عقیدہ نمبر: (۴۷) آدمؑ کی ذریت اوران کے اعمال کی تخلیق

اور اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کی پشت سے ذروں کی شکل میں انکی ساری ذریت نکالی، پھر انکو عقل کی نعمت سے نوازا، پھر ان کو اپنے امر: السْتُ بربّکم (کیا میں تمہارا رب ہوں کہ نہیں؟) کا مخاطب بنایا اور ان کو ایمان لانے کا حکم صادر فرمایا اور راہ کفر اختیار کرنے سے منع فرمایا، اور اس وقت سب نے مل کر اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کیا، اور یہ دورِ الست میں ان مخلوقات کا اقرار اصل میں ایمان لانا تھا؛

....

نوٹ: امرِ: الست بربکم ایک معاہدہ تھا، جو اللہ تعالیٰ نے انسانوں سے اس دنیا میں بھیجے جانے کی تخلیق سے پہلے عالمِ ارواح میں چھوٹے چھوٹے ذروں کی شکل میں پیدا کرنے کے ساتھ کیا تھا؛ سب انسانوں کو ذرّوں کی شکل میں ایک جگہ جمع کیا اور ان کو مخاطب کر کے پوچھا: الستُ بِرَبّکم ؟ یعنی کیا میں تمہارا رب ہوں یا نہیں؟ تو اس وقت سب ذرّے نما انسانوں نے بایک زبان جواب دیا تھا: قالُوابلی ورَبّنا! یعنی ہاں آپ ہی ہمارے رب ہیں؛ جب یہ عہد لیا گیا اس زمانے کو عہدِ الست کہتے ہیں؛ اور اس استفسار اور اقرار کو جو انسان اور رب رحمٰن کے مابین ہوا امرِ الست کہا جاتا ہے، اور اس دنیا میں جو انسان ایمان کی نعمت سے مزین ہوتے ہیں اس کو: اثرِ الست کہتے ہیں؛ اور جو لوگ اس دنیا میں بے ایمان رہ جاتے ہیں اس کو: کفرِ الست کہتے ہیں؛ اور ایمان کی طرف اپنے دوستوں کو بلانا اور اس کی دعوت عام کرنا فکرِ الست ہے؛ اور اسی مقصد کے لئے لوگوں کو وعظ ونصیحت کرنا ذکرِ الست کہلاتا ہے،

عقیدہ نمبر: (۴۸)

اب ان سب کو اسی فطرت پر پیدا کیا؛ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اناهدیناه السبیل اماشاکراًو اماکفورا، یعنی (ہم نے اس انسان کو سیدھے راستے کی طرف ہدائت دی، بعض ان میں شکر گزار اور کچھ نافرمان ہو گئے)؛

عقیدہ نمبر: (۴۹)

اور امر: الستُ بربکم: کے بعد جس نے بھی نافرمانی والا راستہ اختیار کیا، اس نے اللہ کی طرف سے عطاء کردہ فطرت میں تغیر اور تبدیلی کی، اور جو شخص ایمان لایا اس نے اللہ کی طرف سے عطا کردہ فطرت کی تقدیس کی اور راہِ راست پر ثابت قدم رہا، اور اسی کی طرف سے عطا کردہ راہ پر ثابت قدم رہا اور ہمیشگی اختیار کی،

عقیدہ نمبر:(۵۰) کفر اور ایمان میں جبر کی حقیقت

اور اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کو کفر یا ایمان پر مجبور پیدا نہیں کیا؛

عقیدہ نمبر:(۵۱)

اور نہ ہی ان کو ایمان یا کفر پر تخلیق کیا ہے البتہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کی تخلیق کامل و مکمل شخصیات کے انداز میں کی ہے؛

عقیدہ نمبر:(۵۲)

جبکہ کفر اور ایمان بندوں کے اپنے افعال ہیں، جوانہوں نے کسب کے ذریعے اختیار کئے ہوئے ہیں

عقیدہ نمبر:(۵۳)

مگر اللہ تعالیٰ اپنے کامل علم کی وجہ سے کافر کو کفر اختیار کرنے سے پہلے ہی جانتے ہیں کہ یہ کافر ہوگا، اور جب اس کے بعد وہ شخص ایمان لاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ایمان پر ہونے اور اسکے ایمان کا درجہ اور مرتبہ بھی جانتے ہیں کہ یہ شخص کس درجہ کا مؤمن ہوگا، جب کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں کوئی تغیر اور تبدیلی واقع نہیں ہوتی؛

﴿انسانوں کے افعال کی حقیقت﴾

عقیدہ نمبر:(۵۴)

انسانوں کی تمام حرکات اور سکنات اور ان کے تمام افعال حقیقتا ان کی اپنی کمائی اور اپنی ہی ذمہ داری پر ہیں؛ جبکہ ان کا تمام اعمال کے خالق حقیقی اللہ تعالی ہیں

عقیدہ نمبر:(۵۵)

اور یہ تمام اعمال اللہ تعالی کی مشیت؛ اور اس کے علم، اور اسی کے فیصلے اور اسکی قدرت اور اس کی تقدیر سے معرضِ وجود میں آتے ہیں؛

عقیدہ نمبر:(۵٦) اطاعت اور معصیت

اللہ تعالی کی کی طرف سے واجب کردہ تمام اطاعات اسی کے امر اور اسی کی رضا، اور اسی کے علم، اسی کی مشیت، اور اسی کی قضا، اور اس کی تقدیر کے مقدر کرنے سے معرضِ وجود میں آتے ہیں؛

عقیدہ نمبر:(۵۷)

اور تمام معاصی اور گناہ یا نافرمانیاں اللہ تعالی کے علم کامل کی وجہ سے اور اس کی قضاء، اور اس کی تقدیر کے مقدر کرنے، اور اس کی مشیت سے معرض وجود میں آتے ہیں؛ جب کہ بندوں سے ان کے معاصی اور گناہ کے صادر ہونے میں نہ تو اللہ تعالی کی محبت اور نہ رضا اور نہ ہی اس کا امر شامل حال ہوتا ہے؛

مشقی سوالات

۱: اللہ تعالی کی صفات فعلیہ ازلی ہیں؟

۲: جسم جوہر اور عرض کا کیا مطلب ہے؟

۳: اللہ تعالی کے لئے ہاتھ نفس اور چہرہ کی کیا حقیقت ہے؟

۴: اللہ تعالی کے غضب اور رضاء کی کیا صورت ہے؟

۵: اللہ نے تقدیر کیسے مقدر کی ہے؟

۶: معدوم اور موجود میں کیا فرق ہے؟

۷: بدلتی رہنے والی اشیاء کا اللہ تعالیٰ کو کیسے اور کب علم ہوتا ہے؟

۸: ہر پیدا ہونے والا کس فطرت پر پیدا کیا گیا ہے؟

۹: جبر اور اختیار کی کیا حقیقت ہے؟

﴿انبیاء اور اولیاء اور صحابہ کرام﴾

عقیدہ نمبر: (۵۸) انبیاء کا معصوم ہونا

اور تمام انبیاء علیہم السلام ہر قسم کے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے پاک اور مبرّا ہیں، اسی طرح کفر اور قبیح باتوں اور فحش حرکات وسکنات سے بھی محفوظ ہوتے ہیں؛

عقیدہ نمبر: (۵۹)

ہاں کبھی ان سے بھول چوک اور دنیاوی امور میں معمولی غلطی سرزد ہو جاتی ہیں

....

نوٹ: واضح ہو کہ انبیاء سے جو بھول چوک اور معمولی غلطی سرزد ہوتی ہے اور وہ امور دنیا میں سے ہوتی ہے اس کو گناہ نہیں کہا جاتا؛ کیونکہ انبیاء کی بعثت کا مقصد اصلی یہ ہوتا ہے کہ انسانوں کو دین میں اللہ تعالیٰ کے فرامین پر بے چون وچرا عمل کے لئے امادہ کردیں جبکہ امور دنیا میں انکو تجربات کی طرف مائل کریں اور جو بات تجربات سے حاصل ہو اس کو بہتر جانیں اور اپنی زندگی میں اختیار کریں؛

اور انبیاء کرام کا امور دنیا میں چونکہ اصلی مقصد تجربات کی طرف مائل کرنا ہوتا ہے اس لئے اگر اس تجربے میں کوئی بھول چوک ہو جائے تو بھی شریعت اس کو گناہ شمار نہیں کرتی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رُفعت عن اُمّتی الخطأ وَالنّسیَان: یعنی میری امت سے غلطی اور بھول چوک سے ہونے والے گناہ معاف کردئے گئے ہیں

عقیدہ نمبر: (۶۰) ہمارے نبی ﷺ کی فضیلت

اور محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے دوست، اس کے بندے اور اس کے رسول اور اس کے نبی، اس کے برگزیدہ اور اس کے چنے ہوئے ہیں، اور آپ ﷺ نے ساری زندگی میں کبھی بتوں کی پوجا نہیں کی؛ اور آپ ﷺ نے کبھی پلک جھپکنے کی مقدار کے برابر بھی اللہ تعالیٰ سے شرک نہیں کیا؛ اور نہ ہی آپ نے اپنی ساری زندگی صغیرہ یا کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے؛

عقیدہ نمبر: (۶۱) انبیاء کے بعد سب سے افضل

تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد امت میں سب سے افضل شخصیت کا نام (خلیفۂ اول) حضرت سیدنا ابوبکر الصدیقؓ ہیں؛ ان کے بعد

(خلیفۂ دوم) حضرت سیدنا عمر بن الخطاب الفاروقؓ ہیں؛ انکے بعد

(خلیفۂ سوم) حضرت سیدنا عثمان بن عفان ذوالنورینؓ؛ اور انکے بعد

(خلیفۂ چہارم) حضرت سیدنا علی بن ابوطالب المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں؛

عقیدہ نمبر: (۶۲)

جو حق پر جمے رہنے والے اور ہر قسم کی مشکلات میں حق پر ثابت قدم رہنے والے تھے؛ اور ہم ان سب کو اپنا دوست رکھتے اور ان سے محبت کرتے

ہیں؛

عقیدہ نمبر: (۶۳) صحابہؓ کا تذکرہ

اور ہم اصحابِ رسولؐ میں سے کسی صحابی کا تذکرہ سوائے اچھے انداز کے نہیں کرتے (اس موضوع پر تفصیلی بحث الفقہ الابسط میں کی گئی ہے)

﴿مسلمانون اور انکے گناہ کے بارے میں﴾

عقیدہ نمبر: (۶۴) گناہگار مومن کی تکفیر کا مسئلہ

اور ہم کسی مسلمان سے گناہوں کی کثرت یا کسی بھی گناہ کی وجہ کے پیش نظر اس کی تکفیر نہیں کرتے، اگر چہ وہ گناہِ کبیرہ ہی کیوں نہ ہو؛ تاوقتیکہ وہ شخص ارتکاب گناہ اس انداز میں کرے کہ وہ اس گناہ کو حلال اور جائز سمجھ کر کرے؛

اور نہ ہی ہم کسی مسلمان سے اس کے ایمان کے زائل ہونے اور کفر میں مبتلاء ہونے کا فیصلہ دیتے ہیں بلکہ ہم ان کو حقیقی معنوں میں مؤمن کہیں گے؛

عقیدہ نمبر: (۶۵)

کیونکہ ہمارے نزدیک یہ ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص مؤمن بھی ہو اور فاسق بھی ہو مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ مؤمن اپنے ایمان کے ہوتے ہوئے کافر ہو جائے؛

عقیدہ نمبر: (۶۶) موزوں پر مسح

اسی طرح اہل السنّت والجماعت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ ہم موزوں پر سنت سمجھ کر مسح کو جائز سمجھیں اور موزوں پر مسح کریں؛

....

نوٹ: موزوں پر مسح کرنے کی چند شرائط ہیں:

پہلی شرط: یہ کہ کامل طہارت حاصل ہونے کے بعد پہنے گئے ہوں، یعنی وضو وغیرہ اور اگر شرعی عذر ہو تو تیمّم کرنے کے بعد پہنے گئے ہوں، البتہ اگر غسل فرض ہو تو غسل کرنے کے بعد پہنے گئے ہوں؛

دوسری شرط: یہ ہے کہ موزے اتنے بڑے سائز کے ہوں کہ ٹخنوں تک دونوں پاؤں کو چھپالیں

تیسری شرط: یہ ہے کہ ان کو پہننے کے بعد ان میں متواتر ایک میل تک چلنا ممکن ہو؛ اور مضبوط اتنے ہوں کہ اتنا چلنے پر بھی نہ تو پھٹیں اور نہ کٹیں اور نہ چلنے میں مانع ہوں؛

چوتھی شرط: یہ ہے کہ موزے پاؤں کی تین چھوٹی انگلیوں یا اس سے زیادہ مقدار پھٹن سے محفوظ ہوں؛ اور یہ مقدار خواہ ایک جگہ سے ہو؛ یا متعدد جگہ سے ہو، اگر پہننے کے دوران پھٹن مذکورہ مقدار تک پہنچ جائے تو مسح فاسد ہو جائے گا؛

پانچویں شرط: بلا کسی چیز کی پکڑ (grip) کے وہ پاؤں پر خود بخود ٹکے (stick) رہیں؛ یعنی یہ ہے کہ ان کی موٹائی بذاتِ خود اس قدر ہو کہ اپنی ہی طاقت پر پاؤں میں جمے رہیں اور باندھنے اور پکڑنے کی ضرورت پیش نہ آئے، البتہ اگر اس قسم کا موزہ جو مذکورہ شرط پوری کرتا ہو اور اس کو سردی یا ہوا کے اندر داخل ہونے سے بچاؤ کے لئے باندھ دیا جائے تو شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے؛

....

چھٹی شرط: یہ ہے کہ پانی موزے سے گزر کر پاؤں تک نہ پہنچنے پائے؛ اس سے موزے کی موٹائی اور مضبوطی کی طرف اشارہ ہے؛ یعنی موزہ ایسا نہ ہو کہ مسح کے دوران موزے سے پانی اندر چلا جائے اگر ایسا ہوا تو مسح کرنے سے مانع ہوگا

ساتویں شرط: اور پاؤں کا پنجہ کم از کم تین انگلی کی مقدار باقی ہو اور اگر پاؤں ٹخنے سے ہی کٹا ہوا یا قدرتی طور پر نہ ہو تو ایسی صورت میں موزوں پر مسح جائز نہیں ہوگا؛

ضروری تنبیہ:

ا۔آج کل یہ فیشن عام دیکھا گیا ہے کہ آدمی اپنی پہنی ہوئی جرابوں پر مسح کر لیتے ہیں؛ جبکہ مذکورہ سات شرطوں میں سے ایک بھی نہیں پائی جاتی، لہذا اس صورت حال میں موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہونا چاہئے؛ اور جواز کے ضمن میں حضور ﷺ کی حدیث: مسح علی الجوربین والنعلین[اخرجه الترمذی، النسائی، ابوداود، ابن ماجه، احمد] کا حوالہ دیا جاتا ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ: عرب لوگوں کا اس زمانے میں رواج تھا کہ چمڑے سے پاؤں کے سائز کا غلاف سیتے تھے اس کو خفّ کہتے تھے؛ اور خف کہنے کی وجہ یہ ہے کہ: مَاخَفِی الشَّیُٔ بِتَلبّسِہٖ یعنی جو کسی شئی کو مخفی کرے اور چھپالے اسکو پہن لیا جائے؛ اور اسی طرح چمڑے سے بناتے مگر اس کی بناوٹ پاؤں کی مانند نہ ہوتی تھی، بلکہ ایک چھوٹی تھیلی جو بعض اوقات روٹی کو محفوظ رکھنے یا دیگر مقاصد کے لئے استعمال ہوتی اس کو جراب کہتے تھے، اور اس کو کبھی ہاتھوں پر چڑھا لیتے اور کبھی سردی سے بچاؤ کے لئے پاؤں میں ڈال لیتے اس کے علاوہ ان کا دوسرا

....

استعمال بھی تھا، اسی لئے صاحبِ مقامات حریریؒ ایک جگہ فرماتے ہیں'وفِی جِرَابِی مُضغَۃٌ' یعنی میری جراب میں سامانِ خورد ونوشت تھا، مگر ار دو زبان میں جراب کا لفظ پاؤں میں سردی سے بچاؤ کے لئے پہنی جانے والی شے کے لئے استعمال ہونے لگا، لہذا نام کے تشابہ (similarity) سے شئی کی حقیقت نہ بدلے گی اور نہ ہی ایک چیز کا حکم دوسری چیز پر لگایا جائے گا؛ تاوقتیکہ ساری شرائط پوری نہ پائی جائیں؛ لہذا کسی کے کہے میں آ کر اپنی نماز کو خراب نہیں کرنا چاہئے؛ کیوں کہ عاقبت میں ہر شخص اپنے کئے اور نہ کئے کا خود ذمہ دار اور جوابدہ ہوگا؛ یہ بہت بڑی نادانی کی بات ہے کہ کسی کو دیکھ کر اپنا عمل ضائع کر دیا اور یہ عقل مندی کی بات نہیں بلکہ سرے سے جہالت ہے؛

☆☆☆☆☆

عقیدہ نمبر: (٦٧) رمضان المبارک میں تراویح

اہل السنّت والجماعت کے معمولات میں سے یہ بھی ہے کہ رمضان کی تمام راتوں میں نماز تراویح ادا کرتے اور اس کو سنت سمجھتے ہیں

....

نوٹ: اس باب میں مندرجہ ذیل بحثیں ہیں:

بحث اول تراویح کی مشروعیت

تراویح کے ضمن میں جو معلوم ہے وہ صرف اس قدر کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: من قام رمضان ایماناًواحتساباًغفرله ماتقدم من ذنبه (البخاری) یعنی جس شخص نے رمضان میں اپنے محاسبہ اور اللہ تعالی کی عبادت کرتے ہوئے قیامِ رمضان کا معمول جاری رکھا، اللہ تعالی اس کے گذشتہ تمام گناہ معاف فرمادیں گے، اسی طرح ایک اور حدیث میں نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: انّ اللّٰه عزّ وجل فرض صیام رمضانَ و سنتُ قیامَه (احمد) یعنی اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے تم پر فرض کئے ہیں اور میں تم پر رمضان کا قیام سنّت کرتا ہوں؛

بحث دوم جماعت تراویح

حضورِ اکرم ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں صرف تین راتوں میں نماز تراویح پڑھی تھی اور تیسرے یا چوتھے دن نماز تراویح کے لئے تشریف نہیں لائے اور اس کی وجہ ان الفاظ میں ارشاد فرمائی: ولَم یَمنَعنِی مِنَ الخروجِ اِلَیکم اِلااِنّی خَشِیت اَن تَفرِضَ عَلَیکم (البخاری) ان تمام روایات سے معلوم ہوا کہ رمضان میں تراویح کی تعدادِ رکعات حضورِ اکرم ﷺ سے متعین اور ثابت نہیں ہے، اور یہ ہی ماجرا حضرت ابوبکرؓ کی خلافت اور ابتدائے زمانہ خلافت عمرؓ

....

میں یہی حالات رہے اس کے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت ابی بن کعبؓ کی اقتداء پر تمام صحابہ کو جمع فرمادیا اور یوں سنتِ تراویح جماعت کے ساتھ ہونے کا معمول شروع ہوا: فقال عمرؓ اِنّی اَرَی لَو جَمَعت هٰؤلَاءِ عَلی قَارِیءٍ وَاحِدٍ لَکانَ اَمثَل، ثم عَزَمَهم فَجَمَعَهم عَلی اُبَیّ اِبنَ کَعبٍ (البخاری) یعنی حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں نے سوچا کہ اگر سب لوگوں کو ایک قاری کی اقتداء میں تراویح کے لئے جمع کردوں تو یہ بہت اچھی بات ہوگی؛ پھر اس کا فیصلہ کیا اور سب لوگوں کو

ایک قاری کی اقتداء میں تراویح کا حکم صادر فرمادیا؛

بحث سوم تراویح کی تعداد رکعات

اب سوال یہ ہے کہ تراویح کتنی رکعات ہیں؟ حضرت سائب بن یزیدؓ نے گیارہ رکعات تراویح منقول ہے؛ اور فرماتے ہیں: اَمَرعُمربنِ الخطّابِ اُبی بنِ کعبَ وَتمیمِ الدّاریؓ انّ یَقُومَالِلنّاسِ بِاحدیٰ عَشَرَ رکعةً، یعنی حضرت عمر بن الخطابؓ نے ابی بن کعب اور تمیم الداری کو حکم دیا کہ لوگوں کو گیارہ رکعات نماز پڑھائیں؛ دوسری روایت: یزید بن رومان سے ہے کہ: کَانَ النّاس یَقُومُونَ فِی زَمَنِ عُمرَبنِ خَطَّابٍ فِی رَمَضَانَ ثَلَاثَ وَعَشَرَةَ مِن رَکُعَةٍ (اخرجہ مالک بروایت امام محمدؒ) حضرت عمرؓ بن الخطاب کے زمانے میں امت کے جمہور ائمہ کرام کا اس بات پر اجماع تھا کہ: 'نماز تراویح کی مقدار بیس رکعات ہیں' اور اسی طرح کی آراء امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ، اور امام اعظم ابوحنیفہؒ کی ہیں، لہذا معلوم ہونا چاہئے کہ یہ سب اپنے وقت کے بڑے اعلیٰ درجہ کے آئمہ کبار اور علوم حدیث، علوم فقہ اور علوم قرآن کے ماہرین تھے؛ چونکہ رسول اللہ ﷺ سے نماز تراویح کی کوئی خاص عدد رکعات معلوم نہیں اسی وجہ سے اس

....

میں اختلاف پیدا ہوا ہے؛ اور اس بارے میں دو مختلف احادیث ملتی ہیں: جن میں ایک گیارہ اور دوسری بیس تعداد رکعات والی ہے، مگر نماز تراویح میں بیس رکعات کے ساتھ تعامل اور اجماع امت شامل ہو کر امت مسلمہ کے لئے عمل کی قوی دلیل کا درجہ رکھتی ہے اور اسی بناء پر یہ رائے قابل عمل ہے

بحث چہارم نماز تراویح اور نماز تہجد میں فرق

وہ احباب جو نماز تراویح کے آٹھ رکعات ہونے کے پرزور داعی ہیں انکی مضبوط ترین دلیل وہ حدیث ہے جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ: مــا کــان یـزیدُ فی رمضان و لافی غیرہ علی احدی عشر رکعة (بخاری) اس موضوع پر اختلاف رائے کی بنیادی وجہ یہ حدیث ہے؛ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا حدیث پاک میں منقول اس نماز کو تراویح کہا جاسکتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ اگر تو یہ نماز صرف رمضان میں ہوتی تو تراویح کہلاتی؛ جب کہ یہ نماز رمضان اور غیر رمضان دونوں میں اس اہتمام سے پڑھی جارہی ہے، اگر کہا جائے کہ یہ نماز رمضان میں تراویح اور غیر رمضان میں تہجد تھی تو اس دعوی کی دلیل اسی مدعی کے ذمّے بیان کرنا لازم آتا ہے جو یہ دعوی کرتا ہے ورنہ دعوی بلا دلیل ہونے کی وجہ سے باطل ہوگا؛ جبکہ اصل بات یہ ہے کہ: یہ نماز تہجد تھی اور چونکہ ابتداء میں رسول اللہ ﷺ پر تہجد لازم کی گئی تھی اسی وجہ سے اس کا اہتمام بھی اسی قدر زیادہ تھا اور امام مالک نے اپنے قول جدید میں ان آٹھ رکعات کو بیس رکعات میں شامل کرکے چھبیس رکعات نماز تراویح ارشاد فرمائی ہیں؛ اور دوسری اہم بات یہ ہے کہ تمام آئمہ کرام اس بات پر متفق ہیں کہ نماز تراویح کا تعلق صرف ماہ رمضان سے ہے جبکہ نماز تہجد روزانہ پڑھی جاتی تھی، اور حضور..............................

اکرم ﷺ پر لازم کی گئی تھی؛

جبکہ تراویح کے بارے میں اصل بات تو یہ ہے کہ رمضان المبارک میں حضور اکرم ﷺ نے تراویح کے طور پر جو نماز پڑھی ہے وہ صرف تین راتوں میں پڑھی جانا منقول ہے اس سے زیادہ کچھ وضاحت موجود نہیں، البتہ حضرت عائشہؓ والی حدیث تہجد کی نماز ہے نہ کہ نماز تراویح، جبکہ اختلافی مسئلہ تراویح کا ہے نہ کہ تہجد کا؛ اور جب کسی مسئلہ میں اختلاف ہو تو دلیل بھی ایسی ہی لانے جس سے اس مسئلہ کا حل نکلتا ہو نہ یہ کہ: کوئی حدیث پڑھ کر کہا جائے کہ میں نے تو دلیل دے دی ہے بس اب آپ اس پر عمل کریں۔

اور بالفرض حضرت عائشہؓ سے منقولہ روایت سے تراویح کے آٹھ رکعات ہونے پر استدلال کیا جانا درست مانا جائے؛ تو سوال پیدا ہوگا کہ: رمضان میں تو یہ آٹھ رکعات تراویح ہیں مگر (و لا فــی غیــرہ) یعنی غیر رمضان میں جو آٹھ رکعات نماز پڑھی گئی وہ کیا تھی؟ اگر کہا جائے کہ وہ تراویح ہے؛ تو سوال پیدا ہوگا کہ حضور اکرم ﷺ نے رمضان کے آخری عشرہ میں جو تین دن عبادت کی وہ کیا تھی؟ اور اس طرح تو احادیث میں تضاد آجائے گا کہ ایک حدیث میں تراویح آٹھ اور دوسری میں تین راتیں تراویح پڑھنے کا تذکرہ ہے؛ اور یہ جو حدیث میں مذکور ہے: ان اللّٰہ فرَض صیام رمضان عَلیکم و سنتُ لکم قیامہٗ، یعنی اللہ نے تم پر رمضان کے روزے فرض کئے اور میں نے اس کا قیام تمہارے لئے سنت کیا ہے، اب سوال پیدا ہوگا اس حدیث کا کیا مقصد ہے؟ کیونکہ یہ حدیث رمضان میں قیام کے سنت ہونے پر دلالت کرتی ہے؟ اور حدیث عائشہؓ قیام اللیل (یعنی نماز تہجد) کے سنت ہونے کو ثابت کررہی ہے

....

خاتمہ: لہذا اس ساری بحث سے یہ بات معلوم یہ ہوتی ہے کہ قیامِ رمضان اور قیام الیل کی سنت ہونے میں فرق ہے۔ وہ ایسے کہ گیارہ رکعات والی تمام احادیث حضورِ اکرم ﷺ کے نماز تہجد کے معمول کا ذکر کرتی ہیں، چونکہ رمضان میں حضور ﷺ پر نماز تہجد لازم تھی اس وجہ سے خاص اہتمام فرماتے تھے؛ اور جو شخص جاگتا وہ بھی آپ ﷺ کی اتباع میں اہتمام کرتا تھا؛ اسی پس منظر کی وجہ سے یہ عمل خاص اہمیت اختیار کر گیا؛ اور امّت مسلمہ کا کوئی فرد اس بات کا انکار نہیں کرتا؛ رہا مسئلہ قیامِ رمضان یعنی نماز تراویح کا تو اس کی بیس رکعات کا معمول حضرت عمرؓ کے زمانہ میں شروع ہوا تھا؛ اور اس کے بعد تمام صحابہ کرام، امت کے دینی معاملات کے اہل حل وعقد نے اسی کو اختیار کر لیا اور یہی معمول آج تک چلا آ رہا ہے اور اسی پر عمل کرنا لازم ہے؛

پانچویں بحث طریقہ نماز تراویح اور اسکا حکم

اور نماز تراویح کے اداء کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پانچ ترویحے (چار رکعات کے مجموعے کو ترویحہ کہتے ہیں) ادا کئے جائیں؛ اور ہر تراویحے میں چار رکعات ہوں؛ اور ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرا جائے؛ یوں دس سلاموں کے ساتھ بیس رکعات تراویح ادا کی جائیں؛ اور اسکا حکم یہ کہ یہ نماز سنتِ مؤکدہ ہے اور اسی پر فتویٰ ہے؛ اور اگر کسی شخص کی رائے ہو کہ آئمہ احناف کے نزدیک بارہ رکعات سنتِ مؤکدہ اور آٹھ نفل کے حکم میں ہیں تو اس پر عمل یا فتویٰ نہیں ہے بلکہ یہ قول مرجوح ہے اسکو قول کو عمل کے لئے تسلیم نہیں کیا جائے گا؛

....

ضروری تنبیہ

آج کل ایک رواج بالعموم دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ آٹھ رکعات تراویح پڑھ کر چلے جاتے ہیں؛ اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنا فرض ادا کر لیا ہے؛ لہذا اس بارے میں واضح ہو کہ اگر انہوں نے آٹھ رکعات کو تراویح جانتے ہوئے ایسا کیا ہے؛ اور سمجھ رہے ہیں کہ ہم نے اپنی نماز پوری کر لی ہے؛ تو ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ بدعت کا ارتکاب کر رہے ہیں؛ کیونکہ آٹھ رکعات تراویح کا قول وعمل کسی زمانہ میں اور کسی دور میں بھی قابل قبول اور قابل عمل نہیں رہا؛ اور انکا ایسا کرنا اجماعِ امت کے خلاف ہے؛ کیونکہ اجماع میں منقول کم از کم تراویح کی تعداد بیس رکعات ہیں؛ اگرچہ بعض آئمہ نے چھتیس یا اکتالیس رکعات بھی ارشاد فرمائی ہیں؛ اور ہر وہ عمل جو حضور ﷺ یا اجماعِ امت کے خلاف بلا دلیل کیا جائے؛ یا با دلیل تو ہو مگر اجماعِ امت کے خلاف ہو اس پر عمل میں اس قدر اہتمام کیا اور کروایا جائے کہ عمل نہ کرنے والے کو مطعون کیا جانے لگے تو ایسا عمل بدعت قرار دیا جائے گا، کیونکہ صحیح حدیث کے خلاف امت کا اجماع ہو جانا :هو دال علىٰ نسخه؛ یعنی وہ اجماع اس بات کی نشاندہی کر رہا ہے کہ وہ حدیث منسوخ ہو چکی ہے اس پر عمل مرجوح، خلافِ اولیٰ، اور عقائد کی زبان میں بدعت پر کا ارتکاب کرنا، اور سنت اور اجماع کے خلاف عمل کرنا ہے، اگرچہ حدیث اس کی تائید کر رہی ہو مگر منسوخ ہونے کی وجہ سے یہ عمل بدعت ہے؛ اور اگر کوئی شخص اہل السنّت والجماعت کے اجماعی عقائد کے خلاف اپنا عقیدہ رکھے اس کا عقیدہ اہل السنّت کے راستے سے ہٹا ہوا اور بدعت کا ارتکاب جانا اور سمجھا جائے گا؛

....

خلاصۂ کلام: اور معلوم ہو جانا چاہئے: العمل القليل بالسّنة خيرٌ من عملٍ كثيرٌ بالبدعة، یعنی سنّت کے مطابق تھوڑی سی نیکی بہتر؛ بجائے بدعت کے مطابق زیادہ عمل کرنے سے؛ اور وہ احباب جن کو صحابۂ کرامؓ سے قلبی لگاؤ نہیں یا ان کے دلوں میں صحابۂ کرام کا بغض بیٹھا ہوا ہے اور وہ ہر اس عمل کے خلاف کرنے کو اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں جس پر صحابۂ کرام رضوان الله عليهم اجمعين کے دور میں اجماع ہو چکا ہو؛ ایسے لوگ بڑے فخریہ انداز میں یوں کہتے ہیں کہ دین عمرؓ کا ہے یا محمد ﷺ کا۔ ہم محمد ﷺ کے دین کو مانتے ہیں عمرؓ کے دین کو نہیں مانتے اللہ ایسی سوچ اور فکر سے پناہ نصیب فرمائے۔

☆☆☆☆☆

عقیدہ نمبر: (٦٨) فاسق وفاجر کی امامت کا حکم

اور ہر فاسق وفاجر ایمان والے کی اقتداء میں نماز پڑھنا اہل السنّت والجماعت کے نزدیک جائز ہے؛ اور جو اس کے خلاف کہتا ہے وہ اہل بدعت میں سے اور اہل السنّت والجماعت کے راستے سے ہٹا ہوا ہے

عقیدہ نمبر: (٦٩) دائمی جہنمی کون ہے

اور ہم اہل السنّت والجماعت کے تمام لوگ یہ نہیں کہتے کہ کسی مؤمن کو گناہ کے ارتکاب سے کوئی نقصان نہیں ہوگا؛

اور ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا؛ یا یہ کہ وہ فاسق اور فاجر ہونے کی وجہ سے ہمیشہ جہنم میں رہے گا بشرطیکہ دنیا سے ایمان کی حالت میں رخصت ہوا ہو؛

ہاں اگر اس کی موت ایمان پر نہ آئی ہو تو اس کے بارے میں یہی فیصلہ ہے کہ وہ دائمی جہنمی ہے۔

عقیدہ نمبر: (۷۰) نیکیاں مقبول اور گناہ معاف

ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ ہماری نیکیاں اللہ تعالی کے ہاں لازماً مقبول ہیں؛ اور ہمارے گناہ ضرور معاف ہوں گے جیسا فرقۂ مرجیہ کا کہنا اور ان کا مسلک ہے اور ہمارا مرجیہ فرقہ سے کوئی تعلق نہیں ہے؛

عقیدہ نمبر: (۷۱)

لیکن اس بارے میں اہل السنّت والجماعت کا قول یہ ہے کہ مسئلہ کی حقیقت واضح ہو چکی ہے اور اس کو مفصل طور سے بیان کر دیا گیا ہے؛ لہذا جو شخص نیک عمل کرتا ہے اور اس کا وہ نیک عمل ہر قسم کے شرعی عیوب سے پاک؛ اور عمل کو فاسد کرنے یا باطل کرنے والے اسباب سے محفوظ ہو؛ اور بندہ ایمان کے بعد کفر یا ارتداد کے کسی عمل کے ارتکاب کے ذریعے اپنے عمل کو فاسد کئے بغیر ایمان کی سلامتی کے ساتھ اس دنیا سے روانہ ہوا تو اللہ تعالی اس عمل ضائع نہیں کرے گا بلکہ ان کو قبول کرے گا اور اس پر ان ضرور ثواب دے گا؛

....

(نوٹ: یا یہ رائے اہل تشیع کی ہے جو اللہ پر عدل کو لازم کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ ہمارے گناہوں کا بدل اور ہماری نیکیاں پورے اجر و ثواب کی مستحق ہیں اور اللہ پر لازم کہ اس کا پورا بدلہ عطاء کرے) جبکہ اہل السنّت والجماعت کا مؤقف یہ ہے: مسئلہ واضح اور ظاہر ہے کہ جو شخص عمل صالح کرتا ہو اور وہ تمام شرائطِ ضرور یہ پر پورا اترتا ہو؛ اور عمل کو باطل کرنے والے تمام عیوب سے خالی ہو، اور اس شخص نے کفر و ارتداد سے بھی اپنے اعمال کو باطل نہ کیا ہو اور وہ آدمی اسی حال میں دنیا سے رخصت ہو گیا تو وہ مؤمن ہے؛ اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو ضائع نہیں کرے گا بلکہ ان کو قبول کرے گا اور اسکو پورا اجر و ثواب عنائت کرے گا؛ اور یہ ثواب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی وجہ سے ہے نہ کہ اس آدمی کے حقدار ہونے کی وجہ سے؛ یعنی اس نے اتنے اچھے اعمال سرانجام دیئے کہ وہ اس اجر کا حقدار قرار پایا کہ اس کو پورا اجر ملنا چاہئے؛

عقیدہ نمبر: (۷۲)

اور معلوم ہونا چاہئے کہ شرک اور کفر کے علاوہ جتنے گناہ ہیں اگر ان کے کرنے کے بعد کوئی مومن توبہ کئے بغیر مر جائے تو اس کا فیصلہ اللہ تعالی کی مشیت اور چاہت پر منحصر ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو معاف کر دے اور چاہے تو اس کو جہنم کا عذاب دے؛ اور اس کا معاف کرنا بھی اللہ کی چاہت پر منحصر ہے کہ سرے سے اسکو سزا ہی نہ دے۔

عقیدہ نمبر: (۷۳) ریاء اعمال کو باطل کرتی ہے

اور یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ انسان سے صادر ہونے والے بڑے سے بڑے عمل میں ریا کاری شامل ہو جائے تو وہ سرے سے اس عمل کے اجر کو باطل کر دیتی ہے؛ اور اسی طرح عُجب بھی اعمال کے اجر کو ضائع کر دیتا ہے

....

نوٹ: احادیث میں ریاء اور دکھلاوا شرکِ اصغر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور ریاء نام ہے آخرت کے لئے کئے گئے کسی عمل پر دنیا کا فائدہ حاصل کرنا۔ اسی لئے امام ابوالحارث المحاسبی (المتوفی ۲۴۵ھ) ریاء کا تعارف ان الفاظ سے کرواتے ہیں: الرياء ارادة العبد العبادَ بعمل الآخرة؛ یعنی ریاء نام ہے بندہ اللہ تعالیٰ

کی اطاعت والے کاموں سے بندوں کی رضا وخوشنودی حاصل کرے ؛اور یہ اخلاص کی ضد ہے۔اور ریاء کاری میں انسان اپنی معمول کی عبادت سے

....

لوگوں پر یہ ظاہر کرتا کہ میں بڑا پرہیزگار انسان ہوں، اور اسکا علاج یہ ہے اسکی ضد یعنی اخلاص کو حاصل کرے؛ اور اخلاص کا حصول اگر ریاء کاری کے خطرہ کے بغیر ہوتو بھی عبادت ہے؛ کیونکہ یہ مومنوں کے لئے مقصود اصلی ہے؛

حصول اخلاص کا طریقہ:

اس کے حاصل کرنے کے دو طریقے ہیں ا۔ پہلا طریقہ محنت ہے اور وہ ہے:

(۱) اگر انسان کے سامنے مقصد اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور بن چکا ہوتو

(لااله الاالله ؛ لامقصودی الاالله)

(۲) اگر اللہ تعالی کے علاوہ مطلوب کوئی اور بن چکا ہوتو

(لااله الاالله ؛ لامطلوبی الاالله)

(۳) اگر اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کی محبت میں گرفتار ہو چکا ہوتو

(لااله الا الله ؛ لامحبوبی الا الله)

(٤) اور اگر خیالات منتشر رہتے ہوں طبیعت میں یک سوئی نہ ہوتو

(لااله الا الله ؛ لامرغوبی الا الله)

(٥) اور اگر دنیا کے اسباب وایجادات سے بہت متأثر ہوتو

(لااله الاالله) کا ورد کثرت سے کرے

۲۔دوسرا طریقہ سہل ہے اور وہ ہے کہ کسی اللہ تعالی کے مخلص بندے کی تربیت میں رہے اور اس سے ذکر اذکار کی تلقین لیتا رہے اور یہ ہی منشاء ہے قرآن کریم میں اللہ تعالی کے فرمان کا کہ:یاایھاالذین امنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین ؛ یعنی اے ایمان والوتقوی اختیار کرو اور صادق لوگوں کے ساتھ ہو

....

جاؤ؛اور

(پہلا طریقہ) بھی قرآن کریم کی آیت: یاایھاالذین امنوااذکروالله ذکرا کثیرا، یعنی اے ایمان والو کثرت سے اللہ تعالی کا ذکر کرو،

اور دوسرے مقام پر ارشاد ہے: ولله الاسماء الحسنی فادعوه بها؛ اور اللہ تعالی کے کئی بہترین نام ہیں ان کے ذریعے اللہ تعالی سے دعا کیا کرو؛ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے

اور اسی طرح

(دوسرا طریقہ) بھی اللہ تعالی کے منشاء اور مرضی کے عین مطابق ہے لہذا ارشاد باری تعالی ہے یا ایھا الذین امنوا اتقوا الله و کونوا مع الصادیقین یہ کہ اے ایمان والو اللہ تعالی سے ڈرو اللہ اپنا تعلق صادقین اور ظاہر وباطن کے لحاظ سے سچے لوگوں سے جوڑ لو

اور یاد رکھنا چاہئے کہ اخلاص سے ہی کسی عمل کی بارگاہِ ربوبیت میں اہمیت بنتی ہے کیونکہ اخلاص ایسا جوہر ہے کہ تھوڑا عمل بھی اس کی وجہ سے کثیر بن جاتا ہے، متنعاالله برزقهما آمین

مشقی سوالات

ا: نبی علیہ السلام کی خصوصیت پر ایک مضمون لکھیں؟

۲: انبیاء کے بعد سب سے افضل کون ہے؟

۳: کیا کسی گناہ کی وجہ سے مؤمن کافر ہو جاتا ہے؟

۴: موزوں پر مسح کے مسائل تحریر فرمائیں؟

۵: نماز تراویح پر ایک مفصل نوٹ لکھیں؟

باب[۱۰] معجزات کرامات اور استدراجات

عقیدہ نمبر:(۷۴)

انبیاء کرامؑ سے معجزات کا ظاہر ہونا دلائل قطعیہ سے ثابت ہے؛ جبکہ اولیاء کرام کے لئے کرامات ثابت ہیں؛

....

اور اولیاء اللہ کی کرامات اصل میں انبیاء کرام کے معجزات ہی ہوتے ہیں؛ کیونکہ جس شخص کو کرامت ملتی ہے وہ نبی ﷺ کی کامل پیروی کی وجہ سے ملتی ہے؛ اسی بناء پر ہم اس کو انبیاءؑ کا معجزہ تسلیم کرتے ہیں؛ ورنہ اولیاء اللہ کی بذاتِ خود کوئی اہمیت اور اہلیت نہیں ہوتی کہ کوئی ایسا کارنامہ سرانجام دے سکیں؛ بلکہ یہ انبیاء کرام کا فیضانِ نظر ہی ہوتا ہے جو ان کے اس دنیاء سے چلے جانے کے بعد میں بھی جاری رہتا ہے اور ان کی اتباع کرنے والے شخص پر اپنا اثر دکھلاتا ہے اور یوں کرامت ظہور پذیر ہوتی ہے؛

عقیدہ نمبر:(۷۵)

اور رہا مسئلہ ان لوگوں کا جو اللہ تعالی کے دشمن ہیں جیسے ابلیس فرعون اور دجال لعنۃ اللہ علیھم اجمعین ان کے بارے میں جیسا کی احادیث صحیحہ میں وارد ہے ویسا ہوا ہے اور ہوگا؛ البتہ ہم ان کو معجزات یا کرامات نہیں کہتے البتہ ان کا نام ہم بندوں کی حاجت برآری اور ضرورت پوری ہونا کہتے ہیں؛ اور یہ سب کچھ اس وجہ سے ہوتا ہے اللہ تعالی سب کی حاجات اور ضروریات پوری کرتے ہیں اور کفار کی حاجت برآری استدراجا کی جاتی ہے اور اس طاقت کے ان کو دئے جانے سے مقصود ان کو سزا دینا ہوتا ہے جس سے وہ اور زیادہ دھوکے میں مبتلاء کوتے ہیں اور زیادہ سرکشی اور کفر میں مبتلاء ہو جاتے ہیں اور اہل السنّت والجماعت کے نزدیک یہ سب اللہ تعالی کے ہاں جائز اور ممکن ہے

....

(اس کی زندہ مثال جیسے امریکہ کو بظاہر نا قابل تسخیر طاقت دی ہے یہ اللہ تعالی کی طرف سے استدراج ہے ان کی حقانیت کی دلیل نہیں اور جو لوگ ان باتوں کو دیکھ کر اپنا ایمان ضائع کرتے ہیں وہ اصل میں اللہ تعالی کی آزمائش اور اس کی خفیہ تدبیر کی زد میں ہوتے ہیں اس قسم کی آزمائشوں سے اللہ تعالی ہماری حفاظت فرمائے)

عقیدہ نمبر:(۷۶)

اور اللہ تعالی ہر چیز کے خالق ہیں قبل اس کے کہ کسی چیز کی تخلیق کی جائے اور اس کو وجود دیا جائے؛

عقیدہ نمبر:(۷۷)

اور اللہ تعالی ہر ایک کو رزق دیتے ہیں قبل اس کے کہ اس کو رزق دیں

....

یہاں عقیدہ ۷۶؛ ۷۷ کا دوبارہ تذکرہ اس لئے کیا گیا کیونکہ معجزات وکرامات اور استدراجات بھی اللہ تعالی کی تخلیق کا مظہر اور نمونہ ہوتا ہے اس لئے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالی کی تخلیق کی وجہ سے ہے اور کوئی کمزور ایمان والا اس کو کفار کا کمال سمجھ کر کفر کی طرف مائل نہ ہو جائے اور دوسر بات یہ کہ اللہ تعالی نے ہر ایک کو رزق دینا ہوتا ہے اور رزق نام ہے ہر عمل کو دنیا میں جاری وساری رہنے کے لئے ضروری اسباب مہیا کرنا اور اللہ تعالی کفار کو اپنے کفر کی طغیانی اور سرکشی کے لئے ضروری اسباب دیتا ہے اور ایمان والوں کو ایمان کی حفاظت کا تقاضی کرتا ہے واللہ تعالی یھدی من یشاء الی صراط مستقیم؛

عقیدہ نمبر:(۷۸)

اور اللہ تعالی آخرت میں دیکھے جائیں گے اور مؤمن جنت میں اللہ تعالی کو اپنے سر مین دی گئی آنکھوں سے دیکھیں گے؛ اور یہ اللہ تعالی کو دیکھنا بغیر تشبیہ اور بغیر کیفیت اور بلا کمیت کے ہوگا اور اس دوران اللہ تعالی اور بندوں کے درمیان کوئی مسافت بھی نہ ہوگی؛

﴿ایمان اسلام اور انکے لوازمات﴾

عقیدہ نمبر:(۷۹) ایمان، اسلام

ایمان نام ہے: زبان سے لوازمات ایمان کا اقرار، اور اعضاء سے اسکی تصدیق کرنا؛ یعنی زبان سے اقرار کے ساتھ ساتھ دل و دماغ سے تصدیق بھی ہو؛

عقیدہ نمبر:(۸۰)

جن اشیاء پر ایمان لانا لازم ہے اس پر ایمان لانے کے لحاظ سے تمام اہل سماء وارض کا ایمان کم یا زیادہ نہیں ہوتا؛ البتہ یقین اور تصدیق کے لحاظ سے ایمان میں کمی یا زیادتی ہوتی ہے

....

اس لئے کہ ایمان ایک جوھر مجرد عن المادہ چیز ہے جس پر مقولہ کمیت کا اطلاق نہیں ہوتا؛ البتہ اس پر مقولہ کیفیت کا اطلاق ہوتا ہے کیونکہ جو ایمان

....

لانے والی ضروریات کا چشم دید گواہ ہوگا اس کی کیفیت، اور ایمان بالغیب والے شخص کی کیفیت میں یقیناً فرق ہے، لیکن جن اشیاء پر ایمان لانا لازم ہے اس لحاظ سے ایمان پر کوئی اثر نہیں پڑے گا؛ جیسے اللہ تعالیٰ کا ایک، موجود، اور بلا کیفیت ہونا وغیرہ۔ رسول اللہ ﷺ نے اگر چہ شبِ معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا، اور ایک عام آدمی نے صرف اللہ تعالی کا نام سنا ہے اور اس پر ایمان لایا ہے؛ اس لحاظ سے یہ دونوں ایک خدا کو بلا کیفیت وتشبیہ ایک مانتے ہیں، اور امام اعظم کا فرمان ہے کہ جن اشیاء پر ایمان لانا ہے اس لحاظ سے ایمان میں کمی یا زیادتی نہیں ہوسکتی؛ البتہ ایمان جن اشیاء پر لانا لازم ہے اس لحاظ سے اس میں کمی زیادتی ہوتی ہے کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو دیکھ چکا ہو اور جو صرف سن چکا ہو ان کے یقین اور ایمان میں کیفیت کے لحاظ سے ضرور فرق ہے

نوٹ: ایمان اور یقین کیفیت کے لحاظ سے تین مراتب ہیں

۱: حق الیقین ۲: عین الیقین ۳: علم الیقین

(۱) علم الیقین: یعنی عام مؤمنین نے رسول اللہ ﷺ سے ایمانیات کی باتیں سنیں اور ایمان لائے ان کی یہ سن کر ایمان لانے کی کیفیت علم الیقین ہے

(۲) عین الیقین: اور صحابۂ کرامؓ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہے اور اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے ان کا سینہ کھول دیا یہاں تک کہ ان کو شرح صدر کی کیفیت حاصل ہوگئی یہ عین الیقین ہے؛

(۳) حق الیقین: انبیاء میں حضرت محمد ﷺ یا بعض دوسرے انبیاء کرام نے اللہ تعالی کو آنکھوں سے دیکھا یہ حق الیقین ہے؛ لہذا جس شخص کے لئے علم الیقین اور اس کے بعد عین الیقین اور اس کے بعد حق الیقین کا مرتبہ پورا ہوا اس کے..........................

بارے میں ہم یوں کہیں گے کہ ایمان کی کیفیتی مراتب میں یہ شخص سب سے اونچا ہو؛ اور اگر کوئی شخص صرف علم الیقین رکھتا ہو تو ایمان کے کیفیتی مرتبہ میں وہ کم درجہ پر ہے؛ اس جگہ امام صاحبؒ یہ بات سمجھانا چاہ رہے ہیں کہ ایمان میں کمیت کے لحاظ سے کمی زیادتی نہیں بلکہ کیفیت کے لحاظ سے کمی زیادتی ہوتی ہے۔

عقیدہ نمبر:(۸۱) تمام مومن ایمان میں مساوی ہیں

ایمان اور توحید کے لانے کے مراحل کے لحاظ سے تمام مؤمن برابر ہیں البتہ اعمال میں کمی زیادتی کی وجہ سے ایک دوسرے پر ان کو فضیلت حاصل ہوتی ہے

....

مثلاً جس شخص نے لاالہ الا اللہ پڑھا اور اسکا اقرار کیا تو اللہ تعالی کو ایک، اور معبود ماننے میں کوئی فرق نہ رہا، کیونکہ سب ماننے والے اللہ تعالی کو ایک مان رہے ہیں؛ اور ہر ایک پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالی کو ایک ہی مانیں اور سب کو یہ بھی لازم ہے کہ ایک ہی طریقہ سے اللہ تعالی کو ایک مانیں؛ ہر ماننے والے پر ایک جیسی ذمہ داری لاگو ہوتی ہے؛ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ: امام اعظم نے اس جملہ میں کمیت یا کیفیت کے لحاظ سے ہر ایمان لانے والے شخص کو برابر قرار دے دیا ہے؛ اور کیفیت میں اضافہ یا کمی اعمال سے ہوتی ہے اور اعمال کے لحاظ سے مومنوں کے مراتب میں فرق ہے؛ البتہ یہاں لزوم ایمان سب ذی عقل اشخاص پر برابر طور پر لازم ہے؛

عقیدہ نمبر: (۸۲) اسلام ایمان اور دین میں فرق

اور اسلام نام ہے سپردگی، اور اور اپنے آپکو اللہ تعالی کی مشیت اور مرضی پوری ہونے کے لئے اس کے حوالے کرنے کا، اور اللہ تعالی کے احکامات اور عوامل کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے کا،

لہذا الغوی طور پر تو ایمان اور اسلام میں فرق ہے؛ لیکن دونوں میں تعلق توافق اور لزوم کا ہے یعنی اسلام بغیر ایمان کے اور ایمان بغیر اسلام کے نہیں پائے جاتے؛ اور اس کی مثال کمر اور پیٹ کے آپس میں تعلق کی مانند ہے یعنی بغیر کمر کے پیٹ، اور بغیر پیٹ کے کمر کا تصور نہیں کیا جاسکتا؛

عقیدہ نمبر: (۸۳)

اور دین: نام ہے اسلام اور ایمان دونوں کے مشتملات کے ساتھ ساتھ احکامات شرعیہ پر عمل کرنے کا ان سب کو ملا کر دین کہا جائے گا؛

﴿اللہ تعالی کی معرفت کا بیان﴾

عقیدہ نمبر: (۸۴) معرفت کا حق

ہم اللہ تعالی کی معرفت مکمل انسانی کوشش کی حدتک پہچانتے ہیں؛ اور ہمارا ایمان اللہ تعالی پر اسی طرح ہے جس طرح اللہ تعالی نے اپنی صفات خود اپنی کتاب میں بیان فرمائی ہیں؛ اور ان تمام صفات کے مطابق ہی معرفت حاصل کر سکتے ہیں؛

عقیدہ نمبر: (۸۵)

اور کوئی شخص اللہ تعالی کی عبادت کا حق ادا نہیں کر سکتا اور نہ ہی ایسی عبادت کر سکتا ہے جس کا اللہ تعالی اہل ہے؛ لیکن ہم اس کی عبادت صرف اس کے احکامات کی تکمیل کے لئے کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اور اپنے رسولوں کی سنت کے ذریعے ہماری راہنمائی فرمائی؛

عقیدہ نمبر: (۸۶) مومن معرفت میں برابر ہیں

اور تمام مومن معرفت الٰہی، یقین کامل، توکل علی اللہ، محبت باری، اللہ تعالی کی رضاء، خوف خدا، اور اللہ تعالی سے پر امید ہونے میں برابر ہیں؛ جبکہ ایمان لانے کے بعد باقی تمام فرائض شرعیہ کی ذمہ داری پوری کرنے کے لحاظ سے ان میں فرق ہے

....

نوٹ: یعنی ہر شخص پر لازم ہے کہ مذکورہ صفات کو حاصل کرنے کی کوشش کرے اور ان میں ترقی کرے؛ ان صفات میں اگر کسی شخص کی حالت ہمیشہ ایک سی رہتی ہے تو وہ خطرے میں ہے بلکہ ان منازل میں آگے بڑھتا چلا جائے اور ان میں کوئی مقام ایسا نہیں جہاں پہنچ کر یہ سمجھا جائے کہ اسکی ذمہ داری پوری ہوگئی ہے؛ البتہ اللہ تعالی کی طرف سے دیئے گئے احکامات پورا کرنے کے بعد ذمہ داری ساقط ہو جاتی ہے؛ اور یہ ایمان کے علاوہ اسلام کے ظاہری احکامات سے تعلق رکھتے ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوۃ، عبادات، اچھے معاملات؛ اب کوئی شخص غریب ہے تو اس پر زکوۃ لازم نہیں ہے جبکہ امیر شخص پر زکوۃ فرض ہے؛ اسی طرح مریض پر روزہ لازم

نہیں صحت مند پر لازم ہے؛

اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ متقی اپنے تقویٰ یا محبت کے مقامات میں ترقی کرتا جائے تو وہ مرتبہ میں عام الناس کے برابر ہے؛ اس عبارت میں امام صاحب کا یہ مقصد نہیں اور اس قسم کی رائے رکھنا جہالت ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ان مقامات میں آگے بڑھنا یا ان مقامات کا انسان کے ذمہ ہونا ہے، وہ صحت مند ہو یا بیمار، مالدار ہو یا غریب، بادشاہ ہو یا فقیر ہر ایک کے ذمہ ہے کہ وہ ان مقامات کے حصول کی کوشش کرتا رہے؛ اور باقی اعمال میں فرق سے مراتب کے لحاظ سے فرق پڑ جائے گا؛

عقیدہ نمبر: (۸۷) فضل وعدل

اور اللہ تعالیٰ بندوں پر فضل فرمانے والے ہیں؛ اور بندوں کے ساتھ انکے ہر معاملہ میں انصاف کرنے والے ہیں؛ اور کبھی اللہ تعالی اپنے کسی بندے کے تھوڑے عمل پر اپنے فضل کی وجہ سے زیادہ اجر دے دیتے ہیں؛ اور یہ محض اللہ تعالی کے فضل کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی اللہ تعالی اپنے عدل کے پیش نظر گناہ گاروں کو سزا دیتے ہیں اور کبھی ان پر فضل اور مہربانی فرماتے ہوئے ان کو معاف فرما دیتے ہیں؛

﴿انبیاءؑ اور صلحاء کی شفاعت﴾

عقیدہ نمبر: (۸۸)

انبیاء کرامؑ کا قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں اپنی امت کے گناہ گاروں کی شفاعت کرنا حق اور سچ ہے؛

عقیدہ نمبر: (۸۹)

اور ہمارے نبی ﷺ کی شفاعت گناہ گار مومنوں کے لئے خواہ وہ گناہگار کبیرہ کے مرتکب ہوں یا ایسے گناہ جو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا موجب ہوں انکے لئے اللہ تعالی کی بارگاہ میں شفاعت حق اور ثابت ہے

عقیدہ نمبر: (۹۰) اعمال کا تولا جانا

قیامت کے دن انسان کے اعمال کا تولا جانا حق اور درست ہے؛

عقیدہ نمبر: (۹۱)

اور اسی طرح جب جنتی جنت کی طرف جائیں گے تو حضورِ اکرم ﷺ حوضِ کوثر پر ان کا استقبال کریں گے اور حوضِ کوثر پر سب سے پہلے ان کی مہمان نوازی ہوگی، یہ درست اور حق ہیں۔

نوٹ: یاد رکھنا چاہئے کہ اعمال کا تولا جانا انکی کثافت کی وجہ سے نہیں ہوگا بلکہ یہ اللہ تعالی بہتر جانتے ہیں وہ کیسے ہوگا؛ مگر آج کے دور میں یہ بات بڑے آرام سے سمجھ آ جانے والی ہے؛ مثلاً کمپیوٹر (computer) ڈسک میں دکھائی کچھ نہیں دیتا مگر اس پر دوبارہ لکھائی کرنا، اس پر کوئی اور کام کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور اگر اس پر کوئی لکھائی کرنیں لگیں تو کمپیوٹر کہہ دیتا ہے کہ آپ کی ڈسک یا فلاپی (Disk or Floppy) میں مزید جگہ نہیں ہے اب اس پر کچھ اور لکھنا ممکن نہیں ؛ جبکہ اس کو دیکھا جائے تو اس پر کچھ بھی لکھا نظر نہیں آتا؛ اسی طرح کمپیوٹر میں ریم (RAM) اور ہارڈ ڈسک (Hard Drive) کو دیکھ کر مانا جا سکتا ہے کہ واقعی دنیا میں ایسا (system) موجود ہے جسکو دیکھا نہیں جا سکتا؛ اور اس سے کہیں بہتر نظام جو اس نظام کے خالق کے خالق کا ہے بھلا اس سے کوئی عمل کیسے محفوظ ہونے سے رہ سکتا ہے؛ اسی لئے اللہ تعالی نے قرآنِ کریم میں فرمایا: ووجدوا ما عملوا حاضراً؛ یعنی کل قیامت کے دن تم اپنے اعمال کو اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر باش پاؤ گے اور کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہوگی؛

عقیدہ نمبر: (۹۲)

دنیا میں جس قدر جھگڑے اور فساد ہوتے ہیں قیامت کے دن ہر زیادتی کرنے والے کو اس کی زیادتی کا بدلہ دینا پڑے گا؛ اور یہ ہی حق اور درست ہے؛

عقیدہ نمبر:(۹۳)

اور انسان سے نیکیاں لیکر جس سے زیادتی کی ہوگی اس کو دیدی جائیں گی؛ اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اسکی برائیاں لیکر زیادتی کرنے والے کو دے دی جائیں گی؛ اور یہ بات حق اور درست ہے اور عقائد اہل السنّت والجماعت کی رائے کے عین مطابق ہے؛

عقیدہ نمبر:(۹۴)

جنت و دوزخ اللہ تعالی نے پیدا کی ہوئی ہیں جو کبھی فنا نہیں ہونگی؛

عقیدہ نمبر:(۹۵)

اور جہنم پر بنا ہوا پل صراط بھی حق اور موجود ہے؛

اور جنت کی حوروں کو کبھی موت نہ آئے گی؛ وہ ہمیشہ زندہ رہیں گی

عقیدہ نمبر:(۹۶)

اور اللہ تعالیٰ جس شخص کو سزا یا جزاء دیں گے یا اسکو ثواب و عقاب دیں گے وہ کبھی فنا نہیں ہوگا بلکہ ہمیشہ اور دائمی ہوگا؛

مشقی سوالات

۱: معجزہ کرامت اور استدراج میں کیا فرق ہے؟

۲: اللہ کی رؤیت کے بارے میں آپکی کیا رائے ہے؟

۳: اسلام کس لحاظ سے کم زیادہ ہوتا ہے؟

۴: ایمان کے لحاظ تمام مؤمن برابر ہیں کیسے؟

۵: کیا اللہ کی معرفت کا ہم حق ادا کر سکتے ہیں؟

۶: معرفت کے کون کون سے مقامات ہیں؟

۷: اللہ کے فضل اور عدل میں کیا فرق ہے؟

عقیدہ نمبر:(۹۷) ہدایت اور گمراہی

اللہ تعالی جس کو چاہتا ہے اس پر اپنا فضل کرتے ہوئے اس کو ہدائت دے دیتا ہے؛ اور جس کو چاہتا ہے اپنا عدل کرتے ہوئے اس کو گمراہ کر دیتا ہے؛

عقیدہ نمبر:(۹۸)

اور کسی شخص کا گمراہ ہونا اس وقت ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ اپنی مرضی کا ہاتھ اس سے ہٹا لیتے ہیں۔

عقیدہ نمبر:(۹۹)

اللہ تعالی کی مرضی کا بدل جانے کا مطلب یہ ہے کہ بندے سے صادر ہونے والے کام اللہ تعالیٰ کی منشاء اور اس کی مرضی کے خلاف ہوتے ہیں؛ اور یہ اللہ تعالیٰ کے عدل کی وجہ سے ہوتا ہے؛ اور اسی طرح جو شخص اللہ تعالی کی مدد سے محروم ہوا اور گناہ و معاصی کا ارتکاب کرتا ہو وہ بھی اللہ تعالی کے عدل کی وجہ سے سزا کا مستحق ہوتا ہے؛

نوٹ: اسی مناسبت سے حضرت سلطان العارفین کے خیال کو یوں پیش کیا جاتا ہے؛

فضل کرے تو بخشا جائے مجھ جیسا بے کار
عدل کرے تو کانپ رہے ہوں بڑے بڑے سرکار
عدل وفضل صفت ہے تیری، تو ہے بڑا رحیم
در تیرے کو چھوڑ کے آخر کہاں بڑا دربار

عقیدہ نمبر: (۱۰۰)

اہل السنّت والجماعت کے نزدیک ہمیں یہ بات کہنا جائز نہیں کہ شیطان نے جبراً اور طاقت آزمائی کرتے ہوئے بندے سے ایمان چھین لیا ہے ؛لیکن ہم یوں کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال نہ ہونے کی وجہ سے بندے نے ایمان چھوڑا اور یوں شیطان نے اس بندے سے ایمان سلب کرلیا؛

ایمان سلب کرسکنے کی طاقت ہرگز شیطان کے پاس نہیں ہے اور نہ ہی وہ اس قابل ہے کہ بندے سے اس کا ایمان سلب کرنے کے اہل ہوا؛ اور ایمان کیفیت قلبی کا نام ہے جس پر شیطان کو کوئی دسترس نہیں ہوسکتی تاوقتیکہ انسان از خود نہ چھوڑ دے؛ مگر یأس اور ناامیدی نے شیطان کی مرضی پوری کردی انسان کے ایمان چھوڑنے کی وجہ بن گیا اور شیطان بندے کے ایمان سلب کرنے کی وجہ بن گیا؛

﴿قبر اور اس ے لوازمات﴾

عقیدہ نمبر: (۱۰۱) منکر اور نکیر کی قبر میں آمد

قبر میں مردہ دفنانے کے بعد منکر اور نکیر دو فرشتوں کا آنا اور انسان سے سوال کرنا

اور احادیث میں آتا ہے قبر میں بندے سے تین سوالات کئے جاتے ہیں

(۱): من ربك یعنی تیرا رب کون ہے؟

(۲): مادینك یعنی تیرا دین کیا ہے؟

(۳): من نبیك یعنی تیرا نبی کون ہے؟

اور مؤمن درست جواب دے گا کہ

(۱): الله ربی؛ میرا رب اللہ،

(۲): و الاسلام دینی اور میرا دین اسلام ہے

(۳): ومحمد نبیی ﷺ محمدؐ میرے نبی ہیں؛ جبکہ کافر ہر سوال کے جواب میں تعجب سے دائیں بائیں دیکھے گا مگر کوئی جواب نہ دے سکے گا؛ اور یہ سارا واقعہ اسی دنیاوی قبر میں پیش آئے گا جو قبرستان میں بنائی جاتی ہے؛ اور جس میں مردہ کو رکھا جاتا ہے؛ (اس موضوع پر امام صاحب نے جامع المسانید میں حدیث نقل فرمائی ہے)

عقیدہ نمبر: (۱۰۲) قبر کی زندگی

روح کا قبر میں جسم کی طرف لوٹایا جانا درست اور عین حق ہے؛

عقیدہ نمبر: (۱۰۳)

اور تمام کفار کے لئے اور بعض گنہگار مسلمانوں کے لئے قبر میں تنگی اور اس کا عذاب تمام کفار کو دیا جانا اور معض مسلمان گناہ گاروں کو دیا جانا حق اور درست ہے

....

نوٹ: عذابِ وثوابِ قبر کا مسئلہ: دین کے ان مشکل اور مختلف فیہ مسائل میں سے ہے جس کو سوائے دلائل نقلیہ کے ثابت نہیں کیا جاسکتا البتہ عقلی دلائل کے لحاظ سے صرف اسی قدر کہا جاسکتا ہے کہ: بنیادی طور پر انسانی جسم کے تین حصے ہیں

(۱): روح: جس کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے: قل الروح من امر ربی، یعنی روح میرے پروردگار کے امر کا ظہور ہے؛ اس سے زیادہ روح کے بارے میں شریعت میں معلومات نہیں دی گئی؛ البتہ اللہ تعالی نے ملائکہ کو نور سے بنایا ہے؛ اس کو انگریزی میں (spirit) کہا جاتا ہے

(۲) اور انسانی جسم میں دوسری چیز نفس (soul) ہے اور اسکی چار قسمیں ہیں جن کا ذکر قرآنِ کریم میں یوں ہے

(۱): **نفس امارہ:** یہ نفس کی وہ قسم ہے جو ہمہ وقت انسان کو برائی کی طرف مائل کرتی رہتی ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: ان النّفس لأمّارةٌ بالسُّوء یعنی نفس امارہ انسان کو برائی کی طرف مائل کرتا ہے

....

(۲) **نفس لوامہ:** یہ نفس کی وہ قسم ہے جو انسان کو برائی پر ملامت کرتی ہے اور اچھائی کے صادر ہونے پر فرحت اور خوشی کا اظہار کرتی ہے جیسے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے: و لا اُقسم بالنّفس لوّامه، یعنی میں قسم اٹھاتا ہوں نفس لوّامہ کی

(۳) **نفسِ مطمئنہ:** یہ نفس کی وہ قسم ہے جس کے ظاہر ہو جانے سے انسانی طبیعت میں برائی سے طبعی نفرت اور نیکی سے طبعی رغبت پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: یا ایتھاالنّفسُ المُطمئِنّه: یعنی اے نفس مطمئنہ لوٹ جا اپنے پروردگار کی طرف

(۴) **نفس ملہمۂ خیر وشر:** یہ وہ نفس ہے جو اچھی صحبت کی وجہ سے اچھائی اور برائی سے آگاہ رہتا ہے؛ جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: و نفسٍ وّما سوّاھا فالھمھا فجورھا و تقوھا، یعنی اور وہ نفس جسکو نیکی اور بدی پر متنبہ کرنے کی صلاحیت دے کر پیدا کیا گیا ہے اور یہ چاروں اقسام کی نفوس مختلف انسانون میں مختلف انداز سے اثر انداز ہوتے ہیں؛ اس کو عیسائی علم العقائد میں (soul) کہتے ہیں، اسی کا نام ہندو علم العقائد میں کرشن اور یوروپی (Metaphysical philosophy) فلاسفی میں (super ego) کے نام سے اور اسی کو سر محمد اقبال نے اپنی شاعری میں (خودی) سے تعبیر کیا ہے؛ اور عامۃ الناس اسی کو دل یا خواہش کہتے ہیں

(۳) اور تیسری چیز انسان میں اسکا مادی جسم ہے اور یہ جسم چار اجزاء کا مجموعہ ہے آگ پانی مٹی اور ہوا؛ بقول امام عبید اللہ بن سلام سندھی: اگر ہر جزو کے تین حصے فرض کئے جائیں (3x3x3x3 = 81) اقسام کے انسان سامنے آجاتے ہیں یہ کم از کم اقسام ہیں اور ان میں سے ہر ایک کی خصوصیات دوسرے سے

....

مختلف ہیں؛ جنکی تفصیل اپنے مقام پر آئے گی؛ ان میں سے ہر ایک کی خاصیات دوسرے سے منفرد ہیں: جسم میں ضروریات اور خواہشات کا پیدا کرنا؛ اور ان کو پورا کرنے کی راہ **نفس** دکھاتا ہے؛ اور انسان میں شعور وادراک پیدا کرنا **روح** کا کام ہے؛ اور اس دنیا کی غذائیت سے لطف اندوز ہونا **جسم** کا کام ہے؛

موت وحیات کی حقیقت

انسانی موت اور حیات کی حقیقت بڑی عجیب ہے؛ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے کہ: اللّٰهُ یتوفّی الْاَنفُسَ حین موتھا والّتی لم تمت فی منامھا؛ یعنی اللہ تعالی انسان کے اندر سے نفس نکال لیتے ہیں جب اس کو موت دینا مقصود ہو، اور اگر نفس واپس بھیج دیں تو یہ نیند ہوتی ہے، جبکہ روح ابھی اسی کے اندر موجود رہتی ہے، لہذا انسانی موت وحیات کی نوعیت کچھ یوں بنتی ہے کہ اس میں شعور ہوتا ہے مگر اس کی موجودگی سے دنیا کے عارضی اسباب ولوازمات میں استفادہ ممکن نہیں ہوتا اگر چہ شعور وادراک اس میت میں مکمل طور پر موجود ہوتا ہے؛ بلکہ بعض اوقات دنیا کے مقابلے میں وہ شعور وحیات زیادہ واضح اور عیاں ہوتا ہے؛ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی کہ: المیتُ یعذّب ببکاء اھله (بخاری) یعنی میت کو اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے؛ اگر موت انسان کو پتھر کی طرح بنا دے تو اس کو عذاب دئے جانے کے کوئی معنی نہیں ہیں؛ اور ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میدانِ بدر میں کفار کی میّتوں کے پاس جا کر رسول اللہ ﷺ نے

پوچھا:ھـــــل وجـــدتـــم مـــــــاوعـــد ربـــکـــم حـــقــــــا، کیاتم نے اپنے رب کا وعدہ پورا ہوتا ہوا پا لیا ہے؟

....

توصحابہ کرامؓ نے تعجب سے پوچھا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ کیا یہ آپکی آواز سنتے ہیں؟ توحضوراکرم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ:ھم اسمع منکم ؛یعنی وہ تم سے زیادہ سنتے ہیں؛ مراد یہ تھی کہ اب ان میں شعوراوراحساس پہلے سے زیادہ ہوگیا ہے توان کو کیوں نہ سنائی دے گا ،

مخفی زندگی کی ایک اورمثال

انسان کے کلام کی حقیقت یہ ہے کہ:اس کے کلام میں تین چیزیں یک بارگی استعمال ہوتی ہیں،پہلی :انسانی زبان سے استعمال ہونے والے الفاظ ؛دوسری:ان الفاظ کی تراکیب ؛اورتیسری:ان تراکیب میں استعمال ہونے والانور یاظلمت جوایک انسان دوسرے انسان کے باطن میں منتقل(transfer) کرتا ہے؛اورانسان کواس بات کا اکثر احساس نہیں ہوتا اسی وجہ سے نیک لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی باتیں سننے سے قلبی اطمینان اوردل میں سکون ہوتا ہے؛اور بعض لوگوں کی بات سننے سے طبعیت میں ارتعاش (disturbance) ہوتی ہے؛اس نوروظلمت کا دنیا میں پتہ نہیں چلتا؛البتہ مرنے کے بعداس کی حقیقت انسان پرکھل جاتی ہے؛اسی طرف بات کی حقیقت کی طرف اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ کے ساتھ اشارہ فرمایا:اِنَّ اللّٰـهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ وَمَآاَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ(الفاطر) یعنی اللہ تعالیٰ مردوں کوسنا تا ہے مگروہ ازخودنہیں سن سکتے؛وجہ یہ ہے کہ:انسان کے مرنے کے بعداللہ تعالیٰ کا ایسا غیبی نظام حرکت میں آجاتا ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کےعلم اورمرضی کے تابع ہوتا ہے،کسی زندہ شخص کواس کی حقیقت قطعاً معلوم نہیں کہ:کیا ہورہا ہے؟اس ساری بحث کا عام قاری کی سمجھ میں آنا ناممکن نہیں تومشکل ضرورہے؛اس لئے اللہ تعالیٰ نے ....

موت کے بعدکی زندگی کے بارے میں فرمایا ہے کہ:ولـکـن لاتشعرون، یعنی تمہارے شعورکی رسائی وہاں تک نہیں؛چونکہ عام آدمی کےشعورکی اس مقام تک رسائی کی نفی کی گئی ہے،عین ممکن ہے کوئی شخص اپنے شعورکو بلندکرلے تواس کومرنے کے بعدکی زندگی کچھ معلوم ہونے لگے ؛جیسا کہ بعض لوگ کشف القبور کے ذریعےبعض باتیں جاننے لگتے ہیں؛مگر یہ قوت مقصودِاصلی نہیں ؛اوراس کے حاصل کرنے اوراس کی تگ ودوکرنے سے حاصل وصول کچھ نہیں ہوتا؛اسی لئے قبرمیں عذاب ہونا،انسانی روح کا اسی قبرمیں لوٹایا جانا،اسی قبرکا انسان کی پسلیاں دبانا حق ہے؛

نوٹ:روح کولوٹائے جانے سے مراد یہ ہے کہ:انسان کی موت کے ساتھ انسانی نظام میں تبدیلی کردی گئی ہے؛اوراب وہ دارالجزاء میں چلاگیا ہے وہاں اس کوزندہ کیاجاتا ہے تاکہ باورکروایاجائے کہ دنیا میں کیا کرتارہااوراس کا نتیجہ کیا نکلنے والا ہے،یہ مختصربیان ہے جواللہ تعالیٰ نے اس مترجم پرکھولا ورنہ اصل حقیقت اللہ کےعلاوہ کوئی نہیں جانتا اس کا حقیقی علم مرنے کے بعدہوگا؛

نوٹ: یہ مسئلہ فقہاءاورصوفیاء کے درمیان متنازع ہے کیونکہ فقہاء ظاہرنص کودیکھ کرفیصلہ کرتے ہیں جبکہ صوفیاء کے ہاں ظاہر کے ساتھ اسکے باطن کوبھی مدنظررکھا جاتا ہے؛اس دنیا کے نزاع لفظی میں پڑنے کی بجائے اپنی آخرت کی تیاری میں محنت کرنی چاہیئے جہاں کی کامیابی اصل کامیابی اورناکامی اصل ناکامی ہے؛اوراللہ سے ہمیشہ دعاکرتے رہنا چاہئے کہ اللہ وہاں کی کامیابی سے سرفرازفرمائے اورناکامی سے محفوظ فرمائے؛

﴿اللہ تعالی کے اسماء وصفات عربی کے علاوہ﴾

عقیدہ نمبر:(۱۰۴)

اوراللہ تعالیٰ کی وہ تمام صفات جوعلمائے فارسی نے بیان کی ہیں جوذات باری اورصفات عالی کے بارے میں ہیں ان تمام کا اپنی زبان سے اقرارکرنا درست ہے؛سوائے ید(دست) کوفارسی زبان میں استعمال کرنے کے لہذا(روئے خدا) کہنا درست ہےمگراس میں بھی تشبیہ اورکسی کیفیت کا احتمال نہ ہوگا

....

اللہ تعالیٰ کی فارسی یاکسی اورزبان میں جوصفات ذکرکی گئی ہیں اس کی دوقسمیں ہیں(۱)اگرکسی صفت کے ذریعے ذاتِ باری تعالی میں نقص واردہونا لازم آئے تووہ صفت اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے استعمال کرنا درست نہیں ہے(۲)اس کے علاوہ وہ تمام صفات جن سے ذات باری تعالی میں نقص اورعیب لازم نہ آتا ہوذات باری

تعالی کے لئے استعمال کرنا درست ہوگی؛ جیسے فارسی زبان میں یَدُاللہ کا ترجمہ 'دست خدا' لفظ اللہ تعالی کے لئے استعمال کرنا درست نہیں؛ مثلاً یوں کہہ سکتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ کے سامنے، مگر یہ سامنا بلاتشبیہ اور بلا کیفیت ہوگا [دست خدا] یا [اللہ کا ہاتھ] وغیرہ جیسے کلمات اللہ تعالی کے لئے استعمال کرنا درست اور جائز نہیں ہے؛

عقیدہ نمبر: (۱۰۵) قرب اور بعد کی حقیقت

اور اللہ تعالی کا کسی سے قرب اور بعد ان معنوں میں نہیں ہوگا کہ اس سے مسافت کے لحاظ سے دوری یا نزدیکی مراد لی جائے؛

عقیدہ نمبر: (۱۰۶)

اس سے مراد ذلت اور عزت یا قدر و منزلت ہوتی ہے؛ لہذا مطیع اور اللہ تعالی کا فرمانبردار بندہ یقینی طور پر اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے؛ مگر یہ قرب بے کیفیت ہے؛ اور نافرمان اور گناہ گار شخص بلا کسی کیفیت کے اللہ تعالی سے دور ہوتا ہے؛ اور مطیع کی قریبی اور نافرمانی کی دوری بلا کیفیت اور بلاتشبیہ ہوتی ہے؛ دنیا میں قریب یا دور کے معنوں میں نہیں ہے؛

عقیدہ نمبر: (۱۰۷) وقوف وجوار کی کیفیات

اللہ تعالی کا قرب اور اس کا بعد اور کسی کی طرف متوجہ ہونا یہ مناجات کرنے والے پر وارد ہونے والی کیفیات ہیں؛ اور اس اللہ تعالی کی ہمسائیگی اور اس کے سامنے ٹھہرنا بھی اللہ تعالی کی بے کیفیت صفات میں سے ہیں؛

﴿حقیقت قرآن اور آیات کی فضیلت میں﴾

عقیدہ نمبر: (۱۰۸)

قرآنِ کریم: جو رسول اللہؐ پر نازل ہوا ہے، یہ وہی قرآن کریم ہے جو ایک مصحف کی شکل میں لکھا گیا اور ہمارے سامنے موجود ہے؛

عقیدہ نمبر: (۱۰۹)

اور تمام قرآنی آیات حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا کلام ہیں؛ اور عظمت و فضیلت میں سب قرآنی آیات برابر ہیں؛

عقیدہ نمبر: (۱۱۰) بعض آیات کی فضیلت

اور یہ معلوم ہونا چاہئے کہ: بعض آیات کو اللہ تعالی کی طرف سے ذکر کے لحاظ سے فضیلت ہے؛ اور بعض آیات کو اس آیت کے مضمون میں مذکور ہونے والی ذات کی وجہ سے فضیلت ہے؛ جیسے آیت الکرسی کی فضیلت، اور وہ اس وجہ سے ہے کہ: ذات باری کا اس آیت میں تذکرہ کیا گیا ہے؛ اور اس میں اللہ تعالی کی ذات کی فضیلت و عظمت ہے اور اس کی صفات کا اجلال ہے؛ اس لحاظ سے اس آیت میں دو فضیلتیں جمع ہوگئی ہیں ایک ذکر کی فضیلت؛ اور دوسرا مذکور یعنی ذاتِ باری تعالیٰ کی فضیلت؛

ورنہ عام آیات میں سے بعض میں صرف ذکر کی فضیلت ہوتی ہے اور مذکورہ شخصیت کی فضیلت بالکل نہیں ہوتی؛ مثال کے طور قرآن کریم میں بعض مقامات پر کفار کا تذکرہ ہے اس میں صرف ذکر کی فضیلت ہے وہ اس طرح کہ یہ آیت قرآن کریم میں اللہ تعالی نے ذکر فرمائی ہیں؛ اس میں مذکورہ شخصیت کو کوئی فضیلت اور مرتبہ نہیں کیونکہ وہ لوگ تو طبقۂ کفار میں سے ہیں؛

عقیدہ نمبر: (۱۱۱) اسماء وصفات کی عظمت

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے تمام نام اور اس کی تمام صفات، عظمت اور فضیلت میں برابر ہیں اور ان میں کوئی تفاوت اور فرق نہیں ہے؛ اور نہ ہی کسی میں کمتری یا برتری پائی جاتی ہے؛

﴿ والدین اور اولاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ﴾

عقیدہ نمبر: (۱۱۲) حضورؐ کے والدینؓ کا ایمان

حضورِ اکرم ﷺ کے والدین ایمان کی حالت میں فوت ہوئے ہیں؛

....

نوٹ: یاد رہنا چاہئے کہ: امام صاحب سے فقہ اکبر میں اس مسئلہ پر تین طرح کی عبارات ملتی ہیں؛

(۱) ایک رائے یہ ہے کہ: والدین نبی ﷺ ایمان کی حالت میں اس دنیا سے رخصت ہوئے تھے؛ اور اس رائے میں نہ تو کوئی شک ہے؛ اور نہ ہی اس پر کوئی ایسا اعتراض کہ اس کا جواب نہ ہو ہے؛ کیونکہ آپؐ کی ولادت سے قبل جو لوگ فوت ہوئے اگر وہ اپنے قبیلے یا قوم کی طرف مبعوث کئے گئے نبی پر ایمان لا چکے تھے تو انہیں بلا کسی شک وشبہ مؤمن سمجھا جائے گا؛

(۲) دوسری رائے یہ ہے کہ: والدین نبی ﷺ کی موت فطرت پر ہوئی؛

فطرت کی وضاحت امام اعظم ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

۲۱: کلُّ مولودٍ یولد علی فطرۃ

خلق اللہ تعالی الخلقَ سلیماً من الکُفرِ و الایمان؛ ثم خاطَبَھُم وامرھم

....

ونھاھم؛ یعنی: اللہ تعالی نے تمام مخلوقات کو اسلام اور کفر سے سالم پیدا کیا ہے، اور پھر انکو امر ونواہی کے احکامات دئے؛ تو گویا فطرت نام ہے کفر اور ایمان سے ورے ہونے کا؛ جبکہ اسلام بذات خود دین فطرت کا نام ہے، لہذا اگر کوئی شخص اللہ تعالی کے اوامر ونواہی پر عمل کرے یا دین فطرت پر ہو تو وہ مسلمان ہی سمجھا جائے گا، کیونکہ اس زمانے کے لئے باقاعدہ کوئی رسول نہیں بھیجا گیا تھا اور ہر قبیلہ اور قوم کی طرف جو نبی بھیجا گیا اس زمانے کے لوگوں کا اسی پر ایمان لانا ان لوگوں کے ایمان دار ہونے کی دلیل تھی؛ جیسے کہ حدیث میں آتا ہے: کل مولودٍ یولد علی فطرۃ؛ یعنی ہر پیدا ہونے والا اس کی فطرت پہ پیدا ہوتا ہے پھر ماحول، اس کا خاندان، اس کے رسم رواج، اس کو ایک ڈگر پر چلاتے ہیں اور وہ اسی پر چل نکلتا ہے؛ اس ساری بات کے پیش نظر انکے بارے میں اسلام کی رائے قابل قبول اور قابل عمل ہے؛

(۳) تیسری رائے یہ کہ والدین نبی ﷺ کی وفات کفر پر ہوئی؛

اس بارے میں جان لینا چاہئے کہ: جس نسخہ کی یہ عبارت ہے اس میں تحریف ہوئی ہے؛ جیسا کہ صاحب دار المختار فرماتے ہیں: وما فی الفقہ من ان والدیہ ماتا علی الکفر فمدسوس علی الامام، یعنی یہ جو مسئلہ کہ فقہ اکبر میں ہے حضورؐ کے والدین کی موت کفر پر ہوئی ہے، یہ متن میں تحریف ہے؛ جبکہ اصل عبارت اور طرح ہے؛

شیخ ابراہیم قوتلانی اپنے مقالے [الامام علی القاری] میں نقل کرتے ہیں: وانی بحمد اللہ رأیت لفظ 'مَامَاتَا' فی نسحتین بدار الکتب المصریۃ قدیمتین وعلی القاری بنی شرحہ علی النسخۃ الخاطئۃ، یعنی میں نے الحمد للہ دار

....

الکتب مصریہ میں دو نسخے دیکھے جن میں (ماماتا) کے الفاظ تھے؛ اور یہ تحریف کا قصہ یوں ہوا کہ شیخ مرتضی الزبیدی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد احمد بن مصطفے الحلمی کے ہاتھ سے فقہ اکبر کے اس مقام پر لکھا ہوا دیکھا: ان الناسخ لما رأی تکرر ما فی ماماتا ظن ان احدھما زائدۃ فحذھا فذاعت نسخۃ الخاطئۃ، یعنی لکھنے والے نے [مَامَاتَا] کے دو [ما] دیکھ کر اندازہ لگایا کہ ایک [مَا] زائد ہے لہذا اس نے ایک [مَا] حذف کر دیا اور یہ غلطی والا نسخہ دنیا میں پھیل گیا؛ ملا علی القاری اور دوسرے شارحین نے نسخوں کی تصحیح میں زیادہ محنت نہیں کی جس سے یہ نسخہ عام ہو گیا؛

اور اس کو تسلیم کرتے ہوئے ملا علی القاری نے شرح فقہ اکبر میں نسخہ زید کا متن اسی طرح نقل فرمایا ہے کہ: والدا رسول اللہ ماتا علی الایمان؛ مگر اس مقام پر انہوں نے ترجیح اسی بات کو دی کہ آپکی فوتگی کفر پر ہوئی؛ جب بعد

میں مسئلہ ان کے لئے واضح ہوا تو اپنی آخری تصنیف شرح الشفاء خود فرماتے ہیں: و ابو طالب لم یصح اسلامہ ؛ و ابویہ ففیہ اقوال ؛ و الا صح اسلامہما علی ما اتفق علیہ الاجلۃ من الا مۃ ، یعنی والدین رسول ﷺ کے مؤمن ہونے میں متعدد اقوال ہیں ؛ مگر صحیح ترین رائے یہ ہے کہ ان کی وفات اسلام پر ہوئی ہے اور امت کے جلیل القدر آیمہ کی رائے بھی یہی ہے ؛ اور جب ملا علی القاری کا پہلا مؤقف تھا تو انہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں ایک رسالہ[أدلة معتقد أبی حنیفة الامام فی أبوی الرسول علیه السلام] بھی لکھا مگر بعد میں حقیقت حال معلوم ہو جانے کے بعد اپنا مؤقف بدل لیا ؛ اور شرح الشفاء میں اس کی وضاحت بھی لکھ دی ؛

....

اور بالفرض والمحال اگر ملا علی کی کفر والی رائے کو صحیح بھی مان لیا جائے تو اس سے انکی مراد کفر لغوی ہوگا یعنی آپنے زمانہ نبوت نہیں پایا ؛ اور یوں اسلام عرفی معنوں میں آپ پر صادق نہیں آتا ؛ اور آپ ویسے مسلمان نہیں ہیں جیسے حضور کے زمانے میں ایمان لانے والے تھے ؛ جبکہ حق بات وہ ہے جو متن میں مذکور ہوئی کہ آپکے والدین کی وفات ایمان پر ہوئی ؛ مزید تفصیل کے لئے ہماری کتاب الشفاء عن والدی المصطفیٰ میں دیکھی جاسکتی ہے ؛

عقیدہ نمبر: (۱۱۳)

اور آپ ؐ کے چچا اور حضرت علیؓ المرتضی کے والد ابو طالب کی وفات کفر پر ہوئی ہے، اور انہوں نے آخر وقت تک ایمان قبول نہیں کیا تھا ؛

عقیدہ نمبر: (۱۱۳) حضورِ اکرم ﷺ کے بیٹے

آپ ؐ کے قاسمؓ، طاہرؓ اور ابراہیمؓ ؛ رضوان اللہ علیہم بیٹے تھے ؛

عقیدہ نمبر: (۱۱۳) حضورِ اکرم ﷺ کی بیٹیاں

اور حضرت فاطمہؓ، رقیہؓ، اُم کلثومؓ اور زینبؓ یہ تمام آپ ﷺ کی بیٹیاں تھیں ؛

....

نوٹ: اور اس پر تمام اہل السنۃ والجماعۃ اور اہل التشیع حضرات کی کتب متفق ہیں مگر اہل تشیع سیدۃ فاطمۃ کے علاوہ ساری اولاد کو نبوت سے پہلے کی اولاد مانتے ہیں اور اسی کو سب اولاد نبی ﷺ پر وجہ فضیلت قرار دیتے ہیں ؛ جبکہ اصل حقیقت معلوم ہونی چاہئے کہ فاطمہؓ کے والد اور امِ کلثومؓ، رقیہؓ اور زینبؓ کے والد ہونے میں تو شک نہیں اور آپ کا اعلانِ نبوت تو چالیس برس کی عمر میں ہوا ؛ جبکہ آپؐ تو اس وقت بھی نبی ﷺ تھے جب آدم علیہ السلام پانی اور مٹی میں تھے جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کنت نبیاً و آدم منجدل بین الماء والطین ؛ یعنی جب آدمؑ پانی اور مٹی میں کی شکل میں تھے میں اس وقت بھی میں نبی تھا ؛ لہذا: وقتی تخصیص یا فضیلت سے ہرگز کوئی فائدہ نہیں ہے ؛ البتہ حضرات شیعہ کے ہاں دوسری وجہ فضیلت فاطمہؓ کا علیؓ سے نکاح ہونا ہے ؛ چونکہ ان کے نزدیک سارے صحابہ کرامؓ کو چھوڑ کر اصل فضیلت حضرت علیؓ کی ہے ؛ اسی ....

طرح انہوں نے اصل فضیلت کو فاطمہؓ کے اندر بند کر دیا اور ان فضیلتوں کی وجہ سے دوسروں سے انکار کر دیا ؛ اور یہ انکی کم ہمتی اور بے عقلی ہے ورنہ کسی کو تو کسی ایک وقت میں ایک دوسرے پر فضیلت ہوسکتی ہے ؛ اگر اس کو بھی تسلیم کر لیا جائے تو جھگڑا سرے سے نہیں رہے گا ؛

مشقی سوالات

(۱): اللہ تعالی کی صفات میں سب سے افضل صفت کونسی ہے؟

(۲): جن ایات میں کفار شیطان کا تذکرہ ہے انکی کیا فضیلت ہے؟

(۳): اللہ کے قرب اور بعد کا کیا مطلب ہے؟

(۴): قبر کی زندگی پر ایک نوٹ تحریر فرمائیں؟

(۵): انسان کے گمراہ ہونے کی کیا وجہ ہوتی ہے؟

(۶):والدین نبی ﷺ کے بارے میں اپکی کیا رائے ہے؟
(۷):آپؐ کے کتنے بیٹے اور کتنی بیٹیاں اور انکی عمر میں کیا ترتیب تھی؟
(۸):اہل تشیع کا اولادِ نبی ﷺ کے بارے میں کیا نقطۂ نظر ہے؟

﴿عقائد میں توقف کرنے کا حکم﴾

عقیدہ نمبر:(۱۱۶)

اگر کسی شخص پر علم توحید اور علم عقائد کی باریکیوں میں سے کوئی بات سمجھنا مشکل ہو جائے اور اس کی سمجھ میں نہ آئے؛ یا کوئی اور مسئلہ جیسے صفاتِ باری کا مسئلہ سمجھ نہ آرہا ہو تو اسکو چاہیئے کہ فی الحال جو بات درست طریقے سے سمجھ میں آتی ہو اس کو مان لے؛ اور یہ عقیدہ رکھے کہ: جو بات اللہ تعالیٰ کے ہاں صحیح اور درست ہے اس پر میرا ایمان ہے؛ اور وہی عقیدہ ہے اور بعد میں جب کوئی ایسا عالم ملے جو اس کی تسلی وتشفی کرسکتا ہو تو اس سے پوچھ کر اپنی رائے درست کرلے **عقیدہ نمبر:(۱۱۶)**

اس مسئلہ کے معلوم کرنے میں ہرگز دیر کرنا درست نہیں ہے؛ اور اگر کوئی شخص اس پر توقف اختیار کرلے تو اس کا یہ عذر اللہ تعالی کے ہاں قابلِ قبول نہ ہوگا؛ اور اس عقائد کے مسئلہ پر توقف کرلینے سے شریعت اسلامیہ میں اس کے بارے میں کفر کا حکم دیا جائے؛

....

نوٹ:ہاں! شرعی مسائل کی مندرجہ ذیل صورتوں میں توقف اختیار کرنا درست ہے
(۱) اگر کسی مسئلہ میں جانبین کے دلائل برابر ہوں
(۲) کسی مسئلہ کا درست جواب معلوم نہ ہوسکتا ہو

....

(۳) یہ کہ: وہ مسائل اصول سے تعلق رکھتا ہو؛ ان مسائل کے جواب میں فوری طور پر یہ کہنا چاہیئے کہ: جیسے اللہ کے ہاں درست بات ہے اس پر ہم ایمان رکھتے ہیں؛ مگر جیسے ہی کوئی درست بتانے والا عالم ملے اس سے پوچھ کر اپنی تصحیح کرلی جانی چاہیئے؛ جیسا کہ خود امام صاحبؒ سے بارہ مسائل میں توقف ثابت ہے؛ اور کسی نے ان مسائل میں سے بعض کو نظم کرتے ہوئے یوں کہا ہے:

من قال لا ادری عالم یدرہ فقد اقتدی فی الفقه با لنعمان
فی الدّھروالخنثیٰ کذاك جوابه ومحلّ اطفال ووقتَ ختانه

اور ایک دوسرے امام نے ان مسائل کو یوں لکھا

وورعاً للامامِ الاعظمِ النُّعمانِ سببُ التّوقّفِ فی جوابٍ عانِ
سؤرَ الحمارِ ؛ بفاضلَ جلالةٍ ؛ وثوابَ جنّیٓ علی الایمانِ ؛
والدھرَ ؛ والکلبَ المعلم ؛ ثم مع ذریةَ الکفا ؛ و وقتَ ختان

یعنی جو شخص ایسی بات میں لاادری کہے جسکو وہ نہیں جانتا تو وہ فقہ میں امام اعظم کی اقتدا کررہا ہے؛ کیونکہ انہوں نے بھی کئی مسائل کا جواب دینے کی بجائے توقف اختیار کیا

(۱) یعنی اگر کوئی یہ بات کرے کہ میں اتنے دہر میں فلاں سے بات نہ کروں گا تو اس دہر سے کتنا زمانہ مراد ہے؟
(۲) خنثی مشکل: یعنی ایسا ہیجڑا جو اپنی دونوں شرم گاہوں سے برابر پیشاب کرے اس کو وراثت کے مسائل میں آدمی جانا جائے یا عورت کا حکم لگا کر وراثت کا حق دار قرار دیا جائے؟
(۳) کفار اور مشرکین کے فوت شدہ نابالغ بچوں کے بارے میں کیا رائے ....

رکھی جائے کہ وہ جنت میں جائیں گے یا جہنم میں،

اس مسئلہ پر بعد میں امام نے اپنی رائے تبدیل فرمالی تھی؛اور فرمایا یہ بچے جنت کے غلمان ہوں گے؟

(۴) ختنہ کس عمر تک کر سکتے ہیں؟

دوسرے شعر میں کچھ مسائل تو وہی ہیں جو اوپر مذکور ہوئے ہیں اور باقی مسائل کی تفصیل یہ ہے؟

(۵) آیا گدھے کا جوٹھا پاک ہے یا ناپاک؟

(۶) گندگی کھانے والی مرغی کتنے دن بند رکھنے سے پاک سمجھی جائیگی؟

(۷) جنات کے ایمان لانے سے انکو ثواب ہوگا یا نہیں ہوگا؟

(۸) کلب معلم یعنی سکھلایا ہوا کتا کس کو سمجھا جائے؟

اور کچھ مسائل جو اسکے علاوہ ہیں،اور بعض ائمہ نے انکو ذکر کیا ہے مندرجہ ذیل ہیں؛

(۹) فرشتے انبیاء سے افضل ہیں یا نہیں؟

(۱۰) والدین مصطفیٰؐ ایمان پر فوت ہوئے یا کفر پر؟اسکی وضاحت متن فقہ اکبر میں کر دی گئی ہے اور تفصیل کے لئے وہاں دیکھنا چاہئے؛

(۱۱) یزید بن معاویہؓ کو برا کہنا چاہئے،یا اچھا؟

(۱۲) اگر کوئی شخص ایسا کلمۂ کفر بولتا ہو جس کی ننانوے توجیہات کفر کی اور ایک توجیہ ایمان کی ہو اس پر کفر کا فیصلہ دینا چاہئے یا نہیں؟

تنقیح مسائل

ان میں سے بعض مسائل پر امام صاحب کی حتمی رائے معلوم ہوگئی ہے؛اور...

بعض مسائل میں توقف ثابت ہے؛وہ مسائل جن کا علم عقائد کے اصولی مسائل سے تعلق نہیں اور ان میں توقف اختیار کرنے سے ایمان میں کوئی خاص خلل یا نقصان نہیں مثلاً نمبرا،۲،۴،۵،۶،۷،۸،۱۱اور۱۲کے بارہ میں توقف معروف ہے اور یہ چونکہ شرعی مسائل ہیں اور ان میں توقف اختیار کرنے کی اجازت ہے؛ جبکہ باقی مسائل نمبر:۳،۹،۱۰،۱۲کیونکہ عقائد سے تعلق رکھتے ہیں امام سے انکے بارے میں واضح رائے موجود اور معلوم ہے؛اگرچہ عین ممکن ہے کہ دیگر مسائل میں بھی امام صاحب کی رائے موجود ہو مگر علمی کمی کے سواء کیا عذر پیش کیا جا سکتا ہے؟اور امام صاحب کی کتاب کا اردو ترجمہ عوام الناس میں عقائد کے سلسلے میں جہالت کو ختم کرنے کی غرض سے کیا جا رہا ہے؛جو ایمان اور کفر میں فرق کرنے کا ذریعہ ہے؛

عقیدہ نمبر:(۱۱۸)معراج اور اس کا انکار کرنا

معراج کی خبر جس نے دی اور جسؐ سے ہم تک پہنچی ہم اس کے تصدیق کرتے ہیں؛یہ واقعتاً حق اور سچ ہے؛اور جو شخص اس کا انکار کرتا ہے وہ گمراہ اور بدعتی ہے؛

....

نوٹ:سوال یہ ہے کہ آیا معراج جسمانی تھا یا روحانی؟بعض آئمہ اس کے روحانی ہونے کے قائل ہیں؛مگر حق اور صریح بات یہ ہے:معراج رسول اللہ ﷺ جسمانی تھا؛ورنہ روحانی معراج تو کئی انبیاء اور حضورِ اکرم علیہ ﷺ کو کئی بار ہوا ہے؛اور آپؐ کا خاصہ معراج جسمانی ہے یعنی آپ نے اپنے جسمِ اطہر سمیت ساتوں زمین اور ساتوں آسمانوں؛اور پھر جنت اور دوزخ دیکھی اور اپنے اللہ سے ہم کلام ہوئے؛اس کا نام معراج ہے

عقیدہ نمبر:(۱۱۹)دجال اور دیگر علامات قیامت

دجال کا نکلنا،اور یأ جوج مأ جوج کا نکلنا ظاہر ہونا؛اور مغرب کی طرف سے سورج طلوع ہونا یہ سب حق اور سچ ہے

حیاۃ ونزول مسیح علیہ السلام

حضرت مسیح علیہ السلام کا قیامت قریب آسمان سے اترنا؛اور دیگر تمام علامات قیامت جو صحیح احادیث وارد ہونے سے معلوم ہیں حق اور سچ ہیں؛

اور وہ سب قیامت سے پہلے یقیناً واقع ہوکر رہیں گی ؛

....

نوٹ: ان علامات میں سب سے پہلے حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ظہور ہوگا ؛ پھر بیت المقدس جائیں گے ؛ اس دوران وہاں دجال کا ظہور ہوگا ؛ حضرت مسیح علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی منارہ پر نازل ہونگے ؛ اور امام مہدیؓ کے ساتھ فجر کی نماز ادا کریں گے ؛ اور دجال کو ایسے قتل کریں گے کہ اس پر ایک وار کریں گے جس سے وہ نمک کے پانی میں گھل (mix) جانے کی طرح پگھل (melt) جائے گا ؛ اس کے بعد اسلام کو دنیا میں غالب کریں گے ؛ حتیٰ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی میں کوئی کافر یہودی یا عیسائی نہ بچے گا ؛ صلیب توڑ دی جائے گی ؛ اور کوئی اس نشان کو پہننے والا نہ رہے گا ، خنزیر قتل کر دیا جائے گا اب کوئی شخص اس کو کھانے والا نہ ملے گا ؛ زمین پر عدل وانصاف کا دور دورہ ہوگا ، کوئی ظلم وستم نہ ہوگا ؛ محبت اور بھائی چارہ عام ہوگا ؛ حتیٰ کہ شیر اور بکری ایک ہی گھاٹ پہ پانی پیئیں گے ، اور یہ سب کچھ حضرت عیسیٰؑ کی چالیس سالہ زندگی میں ہوگا ، اور آپ کی

....

وفات کے بعد مدینہ منورہ میں حضور اکرم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدفون ہونگے ؛ اسکے بعد یاجوج ماجوج ظاہر ہونگے اور امام مہدی رحمہ اللہ علیہ دعا سے انکو ہلاک کر دیں گے ؛ دھواں ؛ دابۃ الارض نامی مخلوق انسانوں سے انکی طرح باتیں کرے گی ؛ اسکے بعد دنیا سے تمام مؤمن ختم ہو جائیں گے ؛ اور اللہ کا نام لینے والا بھی کوئی نہ بچے گا ؛ قرآن کریم کے الفاظ کتابوں اور سینوں سے نکال لئے جائیں گے ؛ مشرق ، مغرب اور جزیرۂ عرب میں سورج گرہن ہوگا ؛ مغرب کی طرف سے سورج طلوع ہوگا ؛ آخر میں یمن سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو میدان محشر کی طرف دھکیل کر لے جائے گی ؛

ضروری تنبیہ

ویسے تو مدعیان نبوت برساتی مینڈکوں کی طرح ہر طرف غوغائے نبوت یا نعرۂ مہدیت بلند کرتے پھر رہے ہیں مگر پنجاب میں غلام احمد قادیانی وفات ۱۹۰۸ کا شور سب سے زیادہ ہے ؛

پہلی بات: اب اس کی جگہ چوتھا شخص نمائندگی کر رہا ہے ؛ اور اپنے مقتدا کے جھوٹا ہونے کی گواہی ساری دنیا کو پیش کر رہا ہے ؛ کیونکہ (۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی زندگی میں پوری دنیا میں عدل وانصاف غالب کرنا تھا ؛ مگر ان صاحب کے ماننے والے تمام چوھدری ، وڈیرے اپنے مزارعوں اور کھیتوں میں کام کرنے والے اہل دیہہ پر ظلم کرتے ہیں ؛ اور مسلمانوں کو غیر مسلم جانتے ہوئے انکا مال لوٹنا جائز سمجھتے ہیں ، اور اس بات کی ہر روز عملی گواہی دیتے ہیں کہ جس کو ہم مسیح موعود مانتے ہیں وہ صریحاً جھوٹا تھا ؛ کیونکہ مسیحؑ عدل و انصاف کو عام کرنے آئے تھے جبکہ یہ شخص ظلم کو عام کرنے آیا ؛ عامۃ الناس

....

ان لوگوں کی چکنی چپڑی باتوں میں آجاتے ہیں مگر ساری زندگی باوجود معلوم ہو جانے کے کہ یہ شخص جھوٹا ہے ان کے دام فکر ودجل میں ایسے پھنسے رہتے ہیں کہ نہ اُگلے بنتی نہ ہی نگلے بنتی ہے ؛

دوسری بات: حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی زندگی میں دین اسلام کو عام کرنا تھا حتی کہ دنیا میں یہودی عیسائی نہ رہے گا کسی پر جزیہ نہ ہوگا ؛ صلیب توڑ دی جائے گی ؛ خنزیر قتل کر دئے جائیں گے ؛ جبکہ اس شخص کی زندگی میں دنیا میں دہریت عام ہوئی ؛ صلیب کے پھریرے پورے عالم میں لہرائے گئے ؛ حرام گوشت عام ہوا حتی کہ حلال گوشت کی تلاش میں میلوں سفر کئے جانے لگے ؛ سؤر کے فارم بنائے جانے لگے ؛ انکے ظہور سے قبل دنیا میں اگر ایک ارب مسلمان تھے مگر ظہور کے ساتھ ہی یہ سارے مسلمان کافر بن گئے سوائے ان پر ایمان لائے ہوئے چند اشخاص جنکی تعداد شائد لاکھوں میں ہوگی ؛ لہذا موصوف کو فوت ہوئے ۹۳ سال ہو چکے ہیں مگر انکے آنے اور چلے جانے کے بعد کفر زیادہ ہوا ؛ کیونکہ ان کے بقول انکی جماعت کے علاوہ سب لوگ کافر ہیں ؛ کیونکہ موصوف کا کہنا یہ ہے کہ جو اس پر ایمان لائے وہ مسلمان ہے اور جو انکار کرے وہ کافر ہے ؛

تیسری بات: حضرت مسیح علیہ السلام کے آنے سے ہر طرف امن امان دولت کی فراوانی ہو جانی تھی ؛ مگر موصوف کے آنے اور انکے دعویٔ مہدیت کے زمانے میں دو عالمی جنگیں ہو چکیں ؛ اور دنیا میں کون سا ملک ہے جہاں امن وامان ہو ؛ غربت وافلاس ہر طرف عام ہوا لوگوں نے زکوۃ دینے سے اپنی دولت بچانی شروع کر دی ؛ اور زکوۃ مانگنے والے ہر طرف وافر مقدار میں آج بھی موجود..

ہیں؛

خلاصۂ کلام: یہ عمومی اور عوامی باتیں اس بات کا صریح ثبوت ہیں کہ دجال ہر زمانہ میں آتے رہے ہیں؛ اور آتے رہیں گے؛ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سیکون فی امتی ثلاثون دجالون کذابون کلھم یزعمون انھم نبی اللہ وانا خاتم النبیین لانبی بعدی؛ **یعنی میرے بعد میری امت میں** تیس دجال آئیں گے اوران میں ہرایک نبوت کا دعوی کرے گا؛ اور یہ کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا؛

اورحضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول کسی اعلان یا دعوی کا تقاضانہیں کرے گا؛ مؤمنین کی ایک جماعت خود بخود ان کو جان لے گی اور انکے بلادعوی انکی تصدیق کرے گی

عقیدہ نمبر:(۱۲۰)

اوراللہ تعالی ہی وہ ذات ہے جو جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدائت دیتا ہے

وماتوفیقی الاباللہ

×××××××××

مشقی سوالات

(۱) :کس قسم کے مسائل میں توقف کرنا جائز ہے؟

(۲):امام اعظم نے کن کن مسائل میں توقف کیا؟

(۳):معراج نبوی کا کیا حکم ہے؟

(۴):دجال پرایک مفصل نوٹ تحریر کریں؟

(۵):حضرت مسیح علیہ السلام پرایک مضمون تحریر کریں؟

امام اعظم اور علم کلام

تالیف

مفتی رشید احمد العلوی

مکتبہ الجامعۃ العلویۃ

پی او بکس ٦٣ جی پی او گوجرانوالہ

تصانیف مفتی رشید احمد العلوی

المتون المعتبرة[فی عقائد الاشعرية والماتريدية]

٢: کتاب التعلیم والفقہ عربی اردو

[مشتملة على :الخلاصه كيدانى والمنية المصلى ،اور التعليم والمتلم]

٣: اسلامی اصول تعلیم اردو فارسی

٤: مجموعہ **الفقه الاكبر(لامام الائمه ابوحنيفه)**

[مشتملة على:الفقه الاكبر؛الفقه الابسط؛ العالم والمتعلم؛ كتاب الوصية]

٥:الفقه الابسط؛ عربی: از شیخ ماتریدی؛ وفارسی: از خواجہ محمد گیسو دراز، اردو: از رشید احمد العلوی

٦: الشفاء عن ابوی المصطفیٰ اردو

٧: قصائد حمدیہ قادریہ، ترجمہ اردو؛ ٨: الفقہ الاکبر تشریح و ترجمہ اردو

٩: الفقہ الابسط: ترجمہ و تشریح اردو؛ ١٠: العالم والمتعلم: ترجمہ و تشریح اردو

١١: کتاب الوصیۃ: ترجمہ و تشریح اردو ١٢: الانعام فی سیرۃ الامام عربی

١٣: امام اعظم کی علم کلام میں خدمات اردو

١٤: العشرين عن الامام الامين عن النبى الكريم عربی اردو

١٥: منیۃ المصلی اردو ترجمہ و تحقیق

مکتبہ العلوم الاسلامیہ ٢٨ کامران بلاک علامہ اقبال ٹاون لاہور

اردو ترجمہ

اَلْفِقْهُ الْاَبْسَطُ

امام اعظم ابوحنیفة نعمان بن ثابت

راوی ابو مطیع حکم بن عبد اللہ تعالی بلخی

ترجمہ مفتی ابومحمد رشید احمد العلوی

انتساب

حضرت امام سیدنا ومرشدناامام ائمه وسراج الامة

ابوحنیفه نعمان بن ثابت کوفی کابلی تیمی

قيل فيه:

حسبى من الخيرات مااعددته　　يوم القيامة فى رضاالرحمن
دين النبى محمّد خير الورى　　ثم اعتقادى مذهب النعمان

قطعہ:

فقہ اکبر، فقہ ابسط، ہیں تصنیفِ امامِ کل
فقیہِ اوّل، امام اوّل، کتاب اُنکی امامِ کل
فقہ اکبر کے راوی ہیں، حمادِ بن امام اعظم
فقہ ابسط کے راوی ہیں، حکم تلمیذ امامِ کل

قطعہ:

بوحنیفہ ہیں امامِ باصفاء　　متقی عالم، امام الاولیاء
اقتداء انکی کرے دنیا میں جو　　ہیں امام اسکے امام الانبیاء

قطعہ ثانی:۔

بوحنیفہ، منبعٔ صدق وصفاء　　متّقی، عالم، رئیس الأولیاء
ترجمان حق، فقیہ بے بدل　　جس نے بخشی علم وحکمت کو جلا

مقدمہ مترجم:

تمام تعریفیں اسی ذات کے لئے ہیں جو تعریفوں کا پیدا کرنے والا ہے اور یہ تعریفیں اسی ذات بے مثل سے شروع ہوکر اسی پر منتہی ہوجاتی ہیں؛ اور بے شمار رحمتیں اور برکتیں اسکی طرف سے بھیجے گئے آخری رسول کے لئے مختص ہوکر اہل دنیا کے لئے آرام اور راحت کا باعث ہوں، جو اس عارضی دنیا میں امن وآشتی کا دائمی پیغام لیکر عارضی قیام کے لئے وارد ہوئے؛ مگر اہل دنیا کو دائمی مسرتوں، خشیوں، لذتوں کا رہرو بنا گئے، اور آپکی پاکباز روز قیامت تک جاری رہنے والی آل دنیا اور اہل دنیا کے لئے چراغ ہدایت آپکے اصحاب کرام؛ دنیاوی زیب وزینت کا باعث آپکے اہل بیت؛ اور آپ کی نجی زندگی کی امین اور عام لوگوں کے لئے زندگی میں تعلیم وتعلم کے گلہائے گوہر فشاں امہات المؤمنین، نورنبوت کی پوری کائنات میں بکھری ہوئی کرنوں کو اپنے دامن میں سمیٹے اہل دنیا کی نئے انداز سے شیرازہ بندی کرنے والے ائمہ مجتهدین؛ اوران میں خاص اوراماموں کے سردار مقامِ اجتھاد میں اولیں اور مصداق بشارت سیدالمرسلین حضرت امام الائمة سراج الامة ابوحنيفه نعمان بن الثابت الكوفى الكابلى، جنکی ہررائے کتاب اللہ تعالی وسنت نبویہ عليه التحية والثناء کےمنوال

پر پوری اتری ہوئی ہے؛اور قیامت تک اخلاص کے ساتھ آپ کی اتباع کرنے والوں پر لاتعداد رحمتیں اس ذات کی طرف سے نازل ہوں؛ جس کے خزانوں میں اس ساری تقسیم کے بعد بھی رائی کے دانے برابر کمی واقع نہیں ہوتی

امام اعظم ابوحنیفہ اپنے زمانے کے امام الائمہ، اور حدیث نبوی کے مطابق سراج الأمہ تھے؛ آپکی تصانیف کی تعداد تو تیس سے زیادہ ہے مگر امام صاحب سے نقل کی گئی کتاب ﴿الفقہ الاکبر﴾ کے دنیا میں کئی نسخے پائے گئے ہیں؛ بنیادی طور پر اس نام کی دو مختلف کتابیں ہیں: مندرجۂ ذیل میں امام اعظم کے شاگرد ابومطیع حکم بن عبداللہ تعالی بلخی کا نقل کردہ نسخہ کئی راویوں کے ذریعے منقول ہے؛ اور ان نسخوں میں قدرے اختلاف بھی ہے؛لہذا متعدد نسخوں کو سامنے رکھ کر اس نسخے کی تکمیل کی کوشش کی گئی ہے؛ اس میں اگر کوئی اچھائی ہے تو اس نسخہ کے اصل مصنف حضرت امام اعظم، یا محض اللہ تعالی کے دائمی فضل کی وجہ سے ہے اور اگر کوئی کمی یا نقص دیکھنے کو ملے تو بلاکسی بحث وتکرار اس کا ذمے دار یہ عاجز ہے۔

عاذنا اللّٰه جلّ وعلا من شرور انفسانا ومن سيّئات اعمالناحتى نرى ربنا وهو الموفّق و المُعين و آخر دعوانا ان الحمد للّه ربّ العَالمِينَ

﴿......☆......﴾

کتاب کی سند:

شیخ زاہد الکوثری فرماتے ہیں کہ؛الفقه الابسط کوابوزكريا يحى بن مطرف نے نصر بن يحى سے اورانہوں نےحكم بن عبد الله البلخى سے روایت کیا ہے؛

جبکہ متن میں مطبوعہ سند یوں ہے کہ:ابو المعين ميمون بن محمّد بن معتمد المكحول النسفى کو؛ابوعبد الله حسين بن حسين الكاشغرى نے (جو الفضل کے لقب سے معروف ہیں) انکو:ابو مالك نصران بن نصرحمّ الختلى نے؛ انکو:ابوحسين على بن حسين بن محمّد غزالى نے بیان کیا؛ اورانہوں نے ابوحسين احمد بن موسى فارسى سے؛ اورانہوں نےنصربن يحى فقيه سے؛ اورانہوں نے ابومطيع حكم بن عبد الله البلخى سے سنا کہ: وہ فرماتے ہیں

﴿......☆......﴾

(۱)

ابومطیع:۔

ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ سے پوچھا کہ فقہ اکبر کا مطلب کیا ہے اور یہ کس فن کو کہتے ہیں؟

امام اعظم:۔

تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں خواہ وہ ابتداءً ہوں یا انتہاءً؛ ظاہراً ہوں یا باطنا؛ اور توحید کے لحاظ سے ہوں یا بزرگی وعظمت کے لحاظ سے اور عقیدہ کے لحاظ سے یا حقیقۃ لحاظ سے؛ یا شریعی اصولوں کے لحاظ سے ہوں یہ سب کی سب اللہ تعالی کو ہی سزاوار ہیں؛

اور تمام تعریفیں اسی اللہ تعالی کے لئے ہیں جو بندوں کے تصور وخیال سے بھی پہلے تعریفات کا مستحق ہے؛ اور درودوسلام ہو ہمارے آقا ومولا حضرت محمد الرسول اللہ تعالی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور آپ کی آلؓ کے لئے

اور فرمایا: گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے کسی شخص کو کافر نہ کہا جائے؛ اور نہ ہی اِس وجہ سے کسی شخص سے اسکے ایمان کی نفی کی جائے؛

اور یہ کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو لازم پکڑا جائے ؛

اوراس بات پر یقین رکھا جائے کہ اگر کسی شخص کے مقدر میں اللہ تعالی تعالی کی طرف سے کوئی خیر یا شر ہے تو اس کو کوئی روک نہیں سکتا ؛

اور یہ جاننا کہ جو خیر وشر انسان کے مقدر میں آنی ہے وہ آ کر رہنی ہے ؛ اور جو مقدر نہیں اسکو کوئی مقدر بنا نہیں سکتا ؛

پھر فرمایا :۔

﴿فقاهت اور دانائی اور اس کی حقیقت﴾

فقہ اور دانائی دو طرح کی ہوتی ہے

(۱) : دینی معاملت میں فقاہت اور دانائی حاصل کرنا ؛

(۲) : احکام شرعیہ فرعیہ میں فقاہت اور دانائی حاصل کرنا ؛

اوران میں اول الذکر زیادہ نفع بخش اور سودمند ہے کیونکہ اس سے آدمی یہ جان لیتا ہے کہ اپنے پروردگار کی عبادت کیسے کرے اور اس کا قرب کیسے حاصل کرے جبکہ شریعت کا علم زیادہ حاصل کرنے سے صرف زیدہ معلومات جمع ہوسکتی ہیں ؛

(۲)

ابو مطیعؒ :۔

آپ یہ فرمائیں : سب سے زیادہ نفع مند دانائی کیا ہے؟

امام اعظم :

دانائی اور فقاہت اصل حقیقت تو یہ ہے کہ انسان صاحب ایمان (fatheful) ہو، اور عالم بالا یمان بھی ہو اور اللہ تعالی کی طرف سے نازل شدہ شریعت کا لازمی اور بقدر ضرورت علم رکھتا ہو اور اسکی شرعی حدود سے مکمل آگاہ ہو (جس سے حلال حرام، جائز نا جائز، پاک اور ناپاک سے آگاہ ہو جائے) اور نبی ﷺ نے اپنی اُمت کے لئے جو راہ سنت متعین کیا ہے اس سے آگاہی ہوتا کہ دین کی پیروی کرنے میں کوئی دشواری نہ پیش آئے اور ہر متبع دین کو دین کی حدود اور نبی علیہ السلام کا سنت طریقہ معلوم ہو سکے ؛

اور سب سے اہم بات یہ کہ آئمہ امتؒ کے اختلافی مسائل کا علم ہوتا کہ کسی نئے پیش آمدہ حالات میں ان مسائل سے صحیح رہنمائی حاصل کی جا سکے اور انکے آپس میں اختلافات کی وجہ سے ہر انکے بارے میں قسم کی بدگمانی سے بچا جا سکے ؛ کیونکہ فرمایا گیا ہے ﴿اختلاف الامۃ رحمۃ﴾ امت کا مسائل دینیۃ میں آپس کا اختلاف اللہ تعالی تعالی کی رحمت کا موجب ہے ؛

﴿ایمان اور اس کی حقیقت اور علامات﴾

(۳)

ابو مطیع :۔

آپ مجھے ایمان کی اہمیت کے بارے میں کچھ بتایئے ؟

امام اعظم :

اپنی سند ذکر کرنے کے بعد فرمایا

(حدیث اول)

یحی بن یعمرؒ سے ایک حدیث نقل فرمائی جس میں ہے کہ انہوں نے ابن عمرؓ سے پوچھا آپ مجھے دین کے بارے میں بتایئے کہ اس کی حقیقت

کیا ہے؟

ابن عمرؓ:۔ نے فرمایا آپ پر ایمان سے متعلقہ ضروری باتیں سیکھنا لازم ہے اور جب تم انکو اچھی طرح سیکھ لو تو تمہیں پتہ چلے گا کہ دین اور ایمان کیا چیز ہے؛

ابن یعمرؒ: میں پوچھا ایمان کی حقیقت کیا ہے؟

ابن عمر:۔ نے اس کا جواب دینے سے پہلے میرا ہاتھ پکڑا اور ایک عمر رسیدہ بزرگ آدمی کے پاس لے گئے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ بدر شامل تھے اور ابن عمرؓ نے بتایا کہ: میں رسول اللہ ﷺ کی ایک جانب میں تھا اور یہ بزگ دوسری جانب میرے ساتھ تھے اور مجھے اس کی ایک جانب میں بٹھا کر ابن عمر نے ان سے کہا؛ یہ شخص مجھ سے ایمان کی حقیقت کے بارے میں پوچھتا ہے؟

ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ دریں اثناء ہمارے پاس ایک شخص داخل ہوا جس کے خوبصورت لمبے بال؛ سر پر عمامہ باندھے خدمت نبوی میں حاضر ہوا، ہم یہ سوچ رہے تھے کہ وہ اجنبی شخص کسی دیہات سے آیا ہوگا کیونکہ اسکو ہم میں سے کوئی نہیں جانتا تھا وہ لوگوں کے کندھے پھلانگتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے سامنے جا بیٹھا اور کہنے لگا؛

نووارد:۔ یا رسول اللہ تعالی ایمان کیا ہے؟

حضورؐ:۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں؛ اور حضرت محمد ﷺ اسکے بندے اور رسول ہیں؛ اور تمام ملائکہ پر ایمان لانا؛ اس کی طرف سے نازل شدہ کتابوں؛ اس کی طرف سے بھیجے گئے رسولوں؛ اور ہر نیک و بد کے فیصلے کیلئے آخرت کے دن پر؛ اور اچھی بری تقدیر کے اللہ تعالی کی طرف سے ہونے پر ایمان لانا؛

نووارد: آپ نے سچ کہا

ابن عمرؓ: ہمیں بڑا تعجب ہوا کہ دیہاتی آدمی ہے خود ہی سوال کر رہا ہے اور خود ہی رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کر رہا ہے جیسے یہ سب کچھ جانتا ہے؛

نووارد: اسلام کے لوازمات کیا ہیں؟

حضورؐ:۔ نے کہا: نماز قائم کرنا، زکوۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا، اور غسل جنابت کرنا،

ابن عمر: اس نے پھر اس کی تصدیق کی جس پر ہمیں تعجب ہوا کہ دیہاتی آدمی ہے، اور رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کر رہا ہے؛ گویا آپ کو تعلیم دے رہا ہے؛

نووارد:۔ احسان کیا چیز ہے؟

حضورؐ :۔ احسان یہ ہے کہ: تو اللہ تعالی کے لئے عمل (اور ایک روایت کے مطابق عبادت) ایسے کر جیسے تو اللہ تعالی تعالی کو دیکھ رہا ہے اگر ایسے نہیں ہوسکتا تو اسکی عبادت ایسے کرو جیسے وہ تمہیں دیکھ رہے ہیں؛

نووارد:۔ آپ نے سچ کہا ہے؛ اب آپ یہ بتائیں کہ قیامت کب آئے گی؟

حضورؐ:۔ نے فرمایا کہ اس کے بارے میں جواب دینے والا سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا؛

ابن عمر:۔ اس کے بعد وہ شخص اٹھا اور چلا گیا؛ جب لوگ اسکی کی طرف متوجہ ہوئے کہ دیکھیں کون شخص ہے مگر وہ غائب ہو چکا تھا اور کسی کو معلوم نہ ہوا کہ وہ کدھر چلا گیا ہے؟

جب حضور ﷺ نے لوگوں کی یہ حالت دیکھی کہ اس نووارد کے بارے میں تجسس کر رہے ہیں تو فرمایا کہ:

یہ جبرئیلؑ تھے جو تمہارے لئے دین کے بنیادی ارکان سکھانے کے لئے اللہ تعالی کی طرف سے تشریف لائے تھے؛

(۴)

ابومطیع:۔ جو شخص اس بات پر مکمل یقین رکھتا ہو اور ایمانیات کی ان تمام باتوں کا اقرار کرتا ہو کیا وہ شخص مؤمن ہے؟

امام اعظم:

ہاں جب کوئی شخص اسلام کے تمام ارکان کو مانتا اور اس کی تمام باتوں کا اقرار کرتا ہو تو وہ مؤمن ہے؛

....

نوٹ: احسان کو قرآن کریم میں تزکیہ؛ احادیث میں زہد؛ یا اخلاص اور ائمہ تصوف اسی کو تصوف کہتے ہیں؛ اور اس کا نتیجہ یا اثر جو انسان کی طبیعت میں پیدا ہوتا ہے وہ حدیث مذکورہ میں پتہ چلتا ہے کہ اس سے دنیا میں انسان کے اندر وہ کیفیت پیدا ہوتی ہے جس سے آخرت میں رؤیت باری حاصل ہوتی ہے؛

نوٹ: امام ابومطیع کی طرف سے کئے گئے سوال کے جواب سے معلوم ہوا کہ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک امان کے صرف دو ارکان ہیں (۱) زبان سے اقرار کرنا (۲) اور دل سے تصدیق کرنا

اور ضروری ہیں کہ یہ دونوں چیزیں یک بارگی اور اکٹھی ہوں ان کی تقدیم و تاخیر یا ایک کی عدم موجودگی اور دوسری کی موجودگی ایمان کی صحیح معنوں میں موجودگی میں خلل کا باعث ہوگی؛ اور رہا یہ مسئلہ کہ عمل ایمان کا حصہ ہیں یا نہیں اس میں ائمہ اہل السنّت میں اختلاف ہے اس بارے میں حضرت امام صاحب کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ وہ عمل کو ایمان کا جز نہیں مانتے اور یہی رائے ائمہ اہل السنّت ماتریدیہ کی ہے اور یہی حق ہے

﴿......☆......﴾

﴿احکامات فرضیہ سے جہالت اس میں شک یا تاویل کرنا﴾

(۵)

ابومطیع:۔ اگر کوئی شخص ایمانیات کی کسی چیز کا انکار کرے یا کسی چیز کے بنانے والے کے بارے میں لاعلمی ظاہر کرتے ہوئے کہے کہ میں نہیں جانتا اس کا خالق کون ہے، تو اس کا کیا حکم ہے؟

امام اعظم:

وہ شخص کافر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

﴿اللّٰہ خالقُ کلّ شیءٍ﴾ (الزمر:۶۱) (اللہ تعالیٰ ہر چیز کے خالق ہیں)

اور اس شخص کے لاعلمی کی وجہ سے انکار کا مطلب یہ ہے کہ وہ کہہ رہا ہے اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور بھی خالق ہے اور یہ بات صریحاً کفر ہے گویا وہ شخص یہ کہہ رہا ہے کہ ان اشیاء کا خالق اللہ تعالی تعالی کے علاوہ کوئی اور ہے؛ اور وہ اللہ تعالی کی طرف سے منصوص باتوں کا انکار کر رہا ہے جیسا کہ سورۂ زمر کے حوالے سے اوپر مذکور ہوا ہے؛

اور اسی طرح وہ شخص جو کہے کہ میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اوپر نماز، روزہ اور زکوۃ، فرض کیا ہے وہ بھی کافر ہو جائے گا کیونکہ یہ فرائض اللہ تعالی تعالی کی طرف سے منصوص ہیں؛ اور کسی بھی منصوص عمل کا انکار کفر ہے؛

اللہ تعالیٰ کا نماز کے بارے میں ارشاد ہے:

﴿اقیموا الصلوۃ و آتوا الزّکوۃ﴾ (الحج:۷۷) (نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو)

اور اللہ تعالی تعالی کا روزوں کے بارے میں ارشاد ہے:

﴿كتب عليكم الصيام﴾ (البقرة:۱۸۳) (تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں)

اور اسی طرح ارشاد باری تعالی ہے :

﴿فسبحان اللّٰہ حین تمسون و حین تصبحون ولہ الحَمْدُ فِي السَّمٰوَاتِ والاَرضِ وَعَشِيّاً وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ﴾ (الروم:۱۷) (تو تم اللہ کی پاکی بیان کرو شام کے وقت اور صبح ے وقت اور اسی کی حمد ہوتی ہے تمام آسمانوں اور زمینوں میں اور اسی کے لئے ہیں تمام تعریفیں شام کے وقت اور بعد از دوپہر)

اور وہ پانچ نمازوں کے فرض ہونے (۱) میں شک کرنے کی بناء پر انکار کر رہا ہے اس لئے کافر ہے ؛

....

(۱) نوٹ :۔ پانچ نمازوں کا تذکرہ قرآن کریم میں صراحتا اگر چہ اللہ تعالی نے نہیں فرمایا مگر مختلف آیات سے اس کا ثبوت مل جاتا ہیا ور ایک آیت تو اپنے مفہوم میں بڑی واضح ہے اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿حافظوا علی الصلواۃ والصلوۃ الوسطی﴾ (البقرۃ) (تمام نمازوں کی حفاظت کرو اور ان میں خاص طور سے درمیانی نماز کی حفاظت کرو)

اس آیت کے مفہوم کو صحیح طور سے سمجھنے اور اس سے پانچ نمازوں کے ثبوت کے لئے پہلے تین ضابطے جاننا ضروری ہے

ضابطہ ۱: یہاں ابتدائے آیت میں لفظ ﴿**صلوۃ**﴾ جمع ہے اور عربی زبان میں جمع کا لفظ کم از کم تین کے لئے بولا جاتا ہے ؛ لہذا اس آیت سے پتہ یہ چلا کہ ﴿**الصلوۃ الوسطی**﴾ کے علاوہ ہمارے اوپر اتنی نمازیں فرض ہیں جن کی مقدار کم از کم تین ہے ؛

ضابطہ ۲: ﴿**الصلوۃ الوسطی**﴾ کے علاوہ باقی نمازیں مجموعی طور پر جفت ہونی چاہئے ؛ کیونکہ عدد جفت دو برابر حصوں میں تقسیم ہو کر نصف نصف ہو جاتا ہے ؛ اور وہاں ﴿**الصلوۃ الوسطی**﴾ رکھنے سے آیت کا مفہوم پورا ہو جاتا ہے ؛ اگر وہ نمازیں تین ہوں جو کم از کم جمع کے لئے ضروری ہے تو اس کا درمیان نہیں ہوتا اور اگر درمیان بنائیں تو باقی نمازوں کی تعداد جمع نہیں رہتی بلکہ دو رہ جاتی ہے اور وہ جمع نہیں ؛ اور اگر کل فرض نمازوں کی تعداد چار سمجھی جائے تو اس مفہوم سے ﴿**الصلوۃ الوسطی**﴾ نہیں کوئی نماز نہیں رہتی کیونکہ دو حصے برابر ہو جاتے ہیں اور دو عدد کا درمیان نہیں ہوتا لہذا ضروری ہے کہ یہ کل ؛

ضابطہ ۳: ﴿**الصلوۃ الوسطی**﴾ نکال کر باقی اتنی نمازیں انسان کے ذمے واجب الاداء ہونی چاہئے کہ ان پر جمع کا لفظ کا اطلاق ہو سکے اور ﴿**الصلوۃ الوسطی**﴾ اپنی جگہ وسطی ہی رہے ؛ اور یہ کم از کم پانچ کا عدد ہے کیونکہ اگر نمازوں کی اس سے زیادہ تعداد میں یہ ضابطہ پورا ہوتا ہو تو وہ ہمارا مقصود اصلی نہیں ہے ؛ مزید تفصیل کے لئے احکام القرآن لجصاصؒ ملاحضہ فرمائیں ؛

اجماع امت: اور پوری امت کا اجماع بھی پانچ نمازوں کی فرضیت پر ہے ؛ اس سے زیادہ فرائض کا کوئی شخص قائل نہیں ہوا اور نہ ہی رسول اللہ سے اس سے زیادہ فرض نمازوں کی تاکید ملتی ہے

ازالہ اعتراض: اگر کہا جائے کہ یہاں ﴿**والصلوۃ الوسطی**﴾ میں (**و**) جمع کے لئے ہے؟

اس صورت میں ﴿**الصلوۃ الوسطی**﴾ کا مفہوم واضح نہیں ہوتا ؛ البتہ یہاں (**و**) اگر ترتیب کے لئے مانی جائے تو اس کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے ؛ یعنی لفظ صلواۃ جمع میں وسطی کو جمع کرنے یا نہ کرنے کی صورت میں یہ صلواۃ کا لفظ جمع ہی رہے گا ، مفرد یا تثنیہ نہ بنے گا اور یہ ہی اس بحث میں ہمارا مقصود اصلی ہے ؛ اسی بناء پر کہا گیا کہ پانچ نمازوں کا انکار کفر ہے ؛

(۶)

ابو مطیع :۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں ان آیات پر ایمان رکھتا ہوں مگر اسکی تفسیر اور تأویل نہیں جانتا اسکے بارے میں کیا حکم ہے ؟

امام اعظم :

اس کو کافر نہیں کہا جائے گا کیونکہ وہ ان آیات کے اللہ تعالی کی طرف سے نازل ہونے پر ایمان تو رکھتا ہے اگر چہ وہ انکی تأویل اور تفسیر میں

غلطی کرنے والا ہے؛

﴿......☆......﴾

﴿دارالحرب یادارالکفرمیں ایمان لانے کا حکم﴾

(۷)

ابومطیع :۔اگرکوئی شخص دارالحرب میں قیام رکھتا ہوایمانیات کی تمام باتوں کا اقرار کرے،البتہ فرائض اسلامیہ،اوراحکامات شرعیہ سے بالکل ناواقف ہے،اورنہ ہی کتاب اللہ کے احکامات میں سے کچھ جانتا ہے،اورنہ ہی ایمان کے لوازمات کو جانتا ہے؛البتہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحیداوراس پرایمان کااقرار کرتا ہے،اگرایسا شخص مرجائے کیا وہ مؤمن ہوگا یا نہیں؟

امام اعظم:

ہاں وہ مؤمن ہی ہوگا کیونکہ اسنے اقراراورتصدیق کی ہے؛

(۸)

ابومطیع :۔میں نے کہا کہ نہ تو اسنے علم حاصل کیا اورنہ عمل کیا سوائے اس کے کہ ایمان کا اقرار کیا ہے اگروہ مرگیا کیا پھربھی وہ مؤمن ہے؟

امام اعظم:

ہاں بالکل وہ مؤمن ہے۔

﴿خلاصۂ مباحث ایمان﴾

(۹)

ابومطیع :۔میں نے امام ابوحنیفہ سے سوال کیا کہ مجھے ایمان کے بارہ میں بتائیے؟

امام اعظم:

ایمان یہ ہے کہ: تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے،اسکا کوئی شریک نہیں؛اورگواہی دے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کے بارے میں؛اس کی کتابوں کے بارے میں؛اس کے رسولوں کے بارے میں؛اسکی مخلوق جنت اوردوزخ کے بارے میں ؛قیامت کے دن کے بارے میں؛اورہراچھی اوربری چیز کے اللہ تعالیٰ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کی گواہی دینا بنیادی ایمان ہے؛

....

اس موضوع کی تشریح میں امام ابومنصور ماتریدی فرماتے ہیں

جان لو! کہ ایمان کی تکمیل کے دواعضاء ہیں دل اورزبان؛ کیونکہ جوشخص دل سے یہ پہچانتا ہے کہ اللہ ایک ہے،مگرزبان سے اقرارنہیں کرتا ہے وہ شخص کافر ہے؛ اورجوشخص زبان سے تو اقرار کرتا ہے مگردل سے تصدیق نہیں کرتا وہ منافق ہے؛اورجوشخص یہ کہتا ہے کہ ایمان لانا صرف دل کا معاملہ ہے زبان کواس میں کوئی دخل نہیں ہے وہ شخص فرقہ کرامیہ سے تعلق رکھتا ہے؛ تفصیل اس اجمال کی امام صاحب کی کتاب الوصیہ میں ملاحضہ کی جاسکتی ہے

حقیقت ایمان کے بارے میں اختلاف

اورلوگوں میں ایمان اورعمل کے بارہ میں اختلاف ہوا ہے

(۱): بعض لوگوں نے کہتے کہ ایمان زبان سے اقرار، دل سے تصدیق،اوراعضاء سے اعمال کے ہونے کا نام ہےاوریہ رائے اہل بدعت کی ہے؛

(۲): بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ ایمان دل سے تصدیق کا نام ہےاورزبان سے اقرارکواس میں دخل نہیں کرتے ، یہ فرقہ جہمیہ اوراہل تجسیم (مجسمہ) اوراس

دور کے بعض جاہل صوفیاء کی رائے ہے

(۳)اوراس بارے میں درست ترین رائے یہ ہے کہ: خالی زبان سے اقرار جس میں دل کی تصدیق شامل نہ ہومنافقت ہے؛اوراس کے برعکس خالی دل کی تصدیق جس میں زبان کا اقرار نہ ہوکفر ہے؛ جبکہ دونوں رکن یعنی دل سے تصدیق اورزبان سے اقرار،ایمان کی صحیح شکل ہے؛

اسکی مثال یوں ہے کہ جسے چتکبرا گھوڑا ہوتا ہے؛ کیونکہ اگرگھوڑا سفید ہوتو اس کوسفید(اشعب) کہتے ہیں؛اگرسیاہ ہواس کوسیاہ (ادھم) کہتے ہیں اوراگراس میں سفیدی اور سیاہی دونوں ہوں اس کو(ابلق) یعنی چتکبرا کہتے ہیں؛اوراسی طرح یہاں ایمان کی صورت حال ہے:کہ زبان سے اقرار،دل کی تصدیق کے بغیرنفاق ہے؛دل سے تصدیق ہویا نہ ہوزبان سے اقرار نہ ہوتو کفر ہے؛زبان سے اقراردل سے تصدیق دونوں ہوں تو ایمان ہے؛

ایمان کی کامل تعریف: یہ ہے آدمی اپنی زبان سے ایسا اقراراوردل سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی تصدیق کرے کہ: اللہ تعالیٰ ایک اکیلا وحدہ لاشریک ہے؛اس کی کیفیت جانی نہیں جاسکتی؛ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی مناجات کے جواب میں فرمایا کہ: اے موسیٰ دوباتیں تو جان سکتا ہےاوردوباتیں نہیں جان سکتا،

(۱):۔تو یہ جان سکتا ہے کہ: میں معبود برحق ہوں مگرمیری کیفیت کوتونہیں جان سکتا

(۲): تو یہ جان سکتا ہے کہ: میں رزاق ہوں مگرتو یہ نہیں جان سکتا کہ کہاں سےاورکیوں رزق دیتا ہوں؛

یہ تفصیل بات کوواضح کرنے کے لئے کافی ہےاس سے زیادہ کی ضرورت نہیں ہے

﴿......☆......﴾

﴿اللہ تعالی تعالی کی تقدیراوراس کی مشیت کا بیان﴾

امام اعظم نے فرمایا کہ:

تم اس بات کی گواہی دواللہ تعالی تعالی نے اعمال کسی کے سپرد نہیں کیئے کہ جو چاہیں کرتے پھریں کوئی ان سے پوچھنے والا نہ ہو؛ اور اسبات کی گواہی دیتے ہیں کہ تمام لوگ اپنے تخلیقی مقصد کی تکمیل میں لگے ہوئے ہیں اور یہ کہ ہرشخص تقدیر کے جاری پروگرام کے پورا کرنے میں لگا ہوا ہےاور ہرآدمی اسی مقصد کے پورا کرنے میں مصروف ہے؛

(۱۰)

ابومطیع:۔

میں نے پوچھا:اگرکوئی شخص ان تمام باتوں کا اقرار کرے لیکن وہ یہ کہے کہ مشیت اورمرضی میری ہی چلتی ہے اگرمیں چاہوں ایمان لاؤں اوراگرنہ چاہوں تو ایمان نہ لاؤں؛اوردلیل اس کی اللہ تعالی کا یہ قول ہے

﴿فمن شآء فليؤمن ومن شآء فليكفر﴾(الکہف:۲۹) (جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفرکرے) تو ہم اس کا کیا جواب دیں گے؟

امام اعظم:

یہ شخص اپنی سوچ میں جھوٹا ہے؛ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں دیکھا:

﴿كلاانهٗ تذكرة فمن شاء ذكره ومايذكرون الاان يشآء الله﴾ (المدثر:۵۴۔۵۶) (یادرکھو یہ نصیحت ہے جو چاہے اس کو یادرکھے؛ اوراس کا فائدہ اسی کو ہوتا ہےجس کا فائدہ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں)

دوسري جگہ ارشاد باري تعالی ہے:

﴿وماتشاؤن الاان يشاء الله﴾(التکویر:۲۵) (اللہ تعالی چاہے تو تمہاری چاہت کا کچھ فائدہ ہے،خالی تمہاری چاہت کسی کام کی نہیں)

(اعتراض کا جواب)

اور انکا مفہوم جوانہوں نے:

﴿فمن شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر﴾ (الکھف:۲۹) (جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے ایمان نہ لائے اور کفر کرے) سے اخذ کیا ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالی کی طرف سے لوگوں کو وعید اور ڈراوا دیا گیا ہے کہ اللہ تعالی تعالی ساری دنیا سے مستغنی ہیں ان کو کسی کی کوئی پراواہ نہں اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہا اللہ تعالی نے کفار کو کفر اختیار کرنے کی اجازت دے دی ہے؛

اور اسی بناء پر اس مذکورہ شخص کو کافر نہیں کہا جائے گا کیونکہ اس نے قرآن کریم کی اس آیت کو رد نہیں کیا البتہ اس کی تفسیر اور تاْ ویل میں اس کو غلطی لگی ہے اور وہ درست مفہوم تک رسائی حاصل نہیں کر سکا؛

(۱۱)

ابو مطیع:۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مجھ پر جو مصیبت آتی ہے وہ میری اپنی وجہ سے ہے اللہ کی طرف سے نہیں ہے اور نہ ہی اللہ نے مجھے اس میں مبتلاء کیا ہے بلکہ میرے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے؛ تو کیا اس قسم کی سوچ رکھنے والے شخص کا فر کہا جائے گا یا نہیں؟

امام اعظم:

اسکو کافر نہیں کہا جائے گا۔

(۱۲)

ابو مطیع:۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

امام اعظم:

اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وما اصابکم من حسنة فبما کسبت ایدیکم﴾ (الشوری:۳۰) (جس شخص کو بھی کو مصیبت آتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے ہے، تمہارے اپنے گناہوں کی وجہ سے آتی ہے)

اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ ما اصابك من حسنة فمن اللّٰه وما اصابك من سيئة فمن نفسك﴾ (النساء:۷۹) (ہر وہ مصیبت جو اچھائی کی شکل میں تم پر آتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہوتی ہے؛ اور جو برائی کی صورت میں ہوتی ہے وہ تمہارے اپنے نفس کے گناہوں کا وبال ہوتا ہے) اور اللہ تعالیٰ کے مقدر کرنے سے ایسا ہوتا ہے؛

نوٹ: اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿ ولایحیق المَکرُالسَّیّء الا باَهله﴾() (برائی کرنے والے کی طرف اسکی برائی چلائی جائے گی)

(۱۳)

ابو مطیع: اور اللہ تعالیٰ نے جو ارشاد فرمایا:

﴿یضل اللہ من یشاء ویھدی من یشاء﴾ (المدثر:٣١) (اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے؛ اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے) اسکا کیا مطلب ہے؟

امام اعظم:

نے فرمایا کہ یہ بات اپنی جگہ درست ہے مگر تعبیر اور تاؤیل کی غلطی کی وجہ سے بات کہیں کی ہوتی ہے جا کہیں اور پہنچتی ہے؛ اور اس کا درست مفہوم نہیں سمجھ میں آتا؛

(١٤)

ابو مطیع: اس قول کا مطلب کیا ہے کہ:

﴿ان اللہ یحول بین المرأ و قلبه﴾ (الانفال:٢٤) (اللہ تعالیٰ انسان اور اسکے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے)

امام اعظم:

اس کا مفہوم یہ ہے کہ: اللہ تعالی مؤمن اور کفر اور کافر اور ایمان کے درمیان حائل ہو جاتے ہیں؛ اور جو کام یا عمل بندے کو نہ کرنے دینا ہو اللہ تعالی اس سے روک دیتے ہیں دوسرے الفاظ میں اس کا مفھوم یہ کہ مؤمن کو کفر اختیار نہیں کرنے دیتے اور کافر کو ایمان نہیں قبول کرنے دیتے؛

﴾......☆......﴿

﴿توفیقِ عمل، وقوعِ عمل سے پہلے ہے یا بعد میں﴾

امام اعظم سے دکن کے مطبوعہ نسخے میں عبارت یوں منقول ہے:۔

بے شک وہ استطاعت اور طاقت جس کے ذریعے انسان گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے وہ بعینہ یہی استطاعت ہے جسکو فرمان خدا کی بجا آوری کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے؛ آدمی سے اللہ تعالی اسی استطاعت کے استعمال پر پوچھ گچھ کریں گے، کیونکہ اللہ تعالی یہ طاقت بندے میں پیدا کر کے اس کو حکم دیا کہ اس کو استعمال کرتے ہوئے اطاعت اور فرمانبرداری کا راستہ اختیار کریں نہ کہ گناہ اور نافرمانی کے کام سرانجام دیں، اور اگر انسان گناہ کے کام کرے گا تو بدلہ اس کے کرنے والے کو ملے گا نہ کہ اس گناہ کے عمل کو استطاعت کی طرف منسوب کیا جائے گا؛ اسی بناء پر ہم کہتے ہیں کہ فعل کی انجام دہی کا طاقت فعل کے ساتھ ہوتی ہے نہ فعل سے پہلے اور نہ ہی بعد از فعل؛ اس لئے کہ عمل کا ہر ہر جز استطاعت کے ساتھ جڑا ہوا ہے جب طاقت ملتی ہے تو عمل صادر ہوتا ہے؛

اور امام اعظم سے نسخۂ حسینیہ مطبوعہ حیدر آباد دکن میں یوں منقول ہے:۔

ہر شخص کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ فعل کے صادر ہونے کی توفیق دونوں طرف سے برابر ہے نہ فعل سے پہلے ہے اور نہ فعل کے صادر ہونے کے بعد؛ اب جو شخص یہ کہے کہ توفیق فعل قبل از وقوع فعل ہوتی ہے وہ فرقۂ جبریہ سے تعلق رکھتا ہے؛ اور جو شخص یہ کہے کہ: فعل پہلے اور توفیق فعل بعد میں ہوتی ہے وہ فرقۂ قدریہ سے تعلق رکھتا ہے؛

(١٥)

ابو مطیع: اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ: اللہ تعالی بندوں پر ارتکاب گناہ کو کیوں لازم کرتے ہیں اور پھر اسی بناء انکو سزا بھی دیتے ہیں ایسے شخص کو کیا جواب دیا جائے گا؟

امام اعظم:

اس کو جواب دیتے ہوئے ہم کہیں گے انسان کو اللہ تعالی نے طاقت دی ہے جو برائی میں اور اچھائی میں یکساں طور سے استعمال ہوسکتی بندے کا جرم یہ ہے کہ اس نے یہ طاقت نیکی کے بجائے معصیت اور برائی میں استعمال کی ہے؛ اور اب اس بندے سے پوچھو کیا بندہ اپنے لئے نقصان یا نفع کا مالک ہے یا نہیں؟

اگر کہے کہ نہیں؛ اور دلیل یہ دے کہ نفع اور نقصان میں تو مجبور ہے؛ مگر اطاعت اور معصیت میں مجبور نہیں ہے؛ تو آپ اس سے پوچھو کیا اللہ تعالی نے شر کو پیدا کیا ہے یا کسی اور نے؟

اگر کہے کہ اللہ تعالی پیدا کیا ہے؛ تو اس نے اپنی بات کا خود رد کر دیا ہے کیونکہ اگر شر اللہ تعالی نے پیدا کی ہے تو معصیت کا اظہار اسی شر کا نتیجہ ہے؛

اور اگر کہے کہ شر اللہ تعالی نے پیدا نہیں کی تو اس قول کے ساتھ وہ اللہ تعالی سے کفر کر رہا ہے کیونکہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا

﴿قل اعوذ برب الفلق من شر ماخلق﴾ (الفلق:۲،۱) (اے نبیؐ آپ کہہ دیجئے میں اپنے اس پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں جو صبح کو پیدا کرتا ہے؛ اور اسکی پیدا کردہ ہر چیز کی شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں)

(۱۶)

ابو مطیع:۔ اگر کوئی پوچھے کہ کیا تم یہ نہیں کہتے کہ اللہ کی مشیت میں کفر اور ایمان دونوں شامل ہیں؟

امام اعظم:

ہم کہیں گے ہاں بات تو ایسے ہی ہے۔

سوال: اگر وہ یہ کہے کہ ایسا نہیں بلکہ اللہ تعالی نے کا قول تو یہ ہے:

﴿ هواهل التقوى واهل المغفرة﴾(المدثر:۵۶) (وہ اللہ تعالی تقوی اور مغفرۃ دونوں کا مالک ہے)

جواب:۔ ہم کہیں گے ہاں بات ایسے ہی ہے

(۱۷)

ابو مطیع:۔ وہ کہے گا کیا وہ کفر کا بھی اہل ہے؛ تو ہم کیا جواب دیں گے؟

امام اعظم:

اس کو یوں کہنا کہ: اللہ تعالی جس کے لئے چاہتا ہے اس کو اطاعت نصیب فرمانے کا تو اہل ہے مگر گناہ اور کفر کا نہیں؛

﴿......☆......﴾

﴿اللہ تعالی کی قدرت، مشیۃ اور اس پر کذب بیانی﴾

(۱۸)

ابو مطیع:۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اللہ تعالی نہیں چاہتے کہ ان پر جھوٹ بولا جائے تو ان کو کیا جواب دیا جائے؟

امام اعظم:

اس سے پوچھو کہ کیا جھوٹ بولنا انسان کے کلام کرنے کا نتیجہ ہے یا نہیں؟

اگراقرار کرے تو: اس سے پوچھ آدمؑ کو تمام اسماء کا علم کس نے دیا تھا؟

اگر جواب دے:۔ اللہ تعالی نے دیا تھا؛

تو ان کو پوچھو: کیا کفر اسی کلام کی وجہ سے ہے یا کسی اور وجہ سے ہے؟

اگر کہے ہاں اسی وجہ سے ہے تو ان سے پوچھو کہ کافر جو کفریہ کلام کرنے کی طاقت کون دیتا ہے؟

اگر کہے اللہ تعالی؛ تو اپنے کلام میں خود الجھ گیا ہے، کیونکہ شرک اور کفر بھی بولنے اور کلام کرنے سے پیدا ہوتا ہے؛

اور اگر اللہ تعالی چاہتے تو اس کو بولنے کی طاقت نہ دیتے؛

(۱۹)

ابو مطیع:۔

اگر کوئی شخص کہے کہ آدمی کی اپنی مرضی ہے چاہے تو نیکی کرے چاہے نہ کرے؛

اگر چاہے کچھ کھائے اگر چاہے تو نہ کھائے؛ اگر چاہے تو کچھ پیئے اگر چاہے تو نہ پیئے؟

امام اعظم:

ایسے شخص سے یہ پوچھو کہ: کیا اللہ تعالی تعالی نے بنی اسرائیل کے بارے میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ سمندر پار کر جائیں اور فرعون کے لئے یہ بات مقدر کی کہ وہ غرق ہو جائے؟

(۲۰)

ابو مطیع:۔ میں کہتا ہوں کیا فرعون کی قدرت میں یہ نہیں تھا کہ موسیٰ کی تلاش میں نکلے اور اپنے ساتھیوں سمیت وہ غرق نہ ہو؟

امام اعظم:۔ اگر جوب ہاں میں دیں کہ اس کو قدرت تھی تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کر رہے ہیں؛

اور اگر جواب انکار میں دیں کہ انکو اس بات کی قدرت نہ تھی تو اپنی ہی بات کے خلاف بات کر رہے ہیں؛ کیونکہ اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور ذات کی قدرت کے قائل ہیں اور ستھ ہی اس کا انکار بھی کر رہے ہیں؛

﴿حدیث دوم﴾

ابو مطیع:

نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہؒ نے حضرت حماد سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ تعالی بن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تم میں سے کسی کی تخلیق اس طرح ہوتی ہے کہ: ہر انسان اس دنیا میں آنے سے پہلے چالیس دن تک نطفہ شکل میں ماں کے پیٹ میں رہتا ہے؛

پھر وہ اتنے ہی عرصہ کی مقدار علقہ (لوتھڑا) بنتا ہے؛

پھر اسی قدر وقت کے بعد وہ مضغہ (مجسم صورت) بن جاتا ہے،

پھر اللہ تعالی اسکی طرف ایک فرشتہ بھیجتے ہیں جو اس کا (۱) رزق (۲) عمر؛ (۳) اور اس کا بد بخت (۴) اور خوش قسمت ہونا لکھا جاتا ہے؛

اور قسم اس ذات کی جس کے بغیر کوئی معبود نہیں آدمی جہنمیوں والے کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جہنم کے اور اس کے درمیان ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اللہ تعالی کی کتاب سبقت کر جاتی ہے؛ اور جنت والا کام کرتے ہوئے مرجاتا ہے اور جنت کا حق دار بن جاتا ہے؛

اور بعض آدمی اہل جہنم والے کام کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا اور اللہ تعالی کی

تقدیر اس پر سبقت کر جاتی ہے اور وہ جنتی لوگوں والا کام کرتے ہوئے مرجاتا ہے اور سیدھا جنت میں چلا جاتا ہے؛

﴿......☆......﴾

﴿اَمرِ معروف اور نہیِ منکر اور تقدیر باری﴾

(۲۱)

ابومطیع: آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو پہلے تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے اس عمل کے ذریعہ لوگ اس پر اعتماد کرنے لگتے ہیں اور اس اعتماد پیدا ہو جانے کے بعد وہ لوگوں کو اجماع کے خلاف بغاوت پر اُکساتا ہے تو اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے آیا اس کا یہ عمل جائز ہے؟

امام اعظم:

فرمایا کہ یہ جائز نہیں؛

(۲۲)

ابومطیع:۔ میں نے کہا آخر اسکی کیا وجہ ہے؟ جبکہ اللہ تعالی اور اسکے رسول ﷺ نے اچھے کاموں کا حکم دیا ہے اور برائی سے روکا ہے اور یہ ایسی ذمہ داری ہے جو ہر شخص کو ادا کرنی لازم ہے؟

امام اعظم:

بات تو آپکی بالکل درست ہے لیکن امر بالمعروف کے ذریعہ جو فساد وہ لوگ برپا کرنا چاہتے ہیں وہ انکی اصلاحی کوشش سے زیادہ نقصان دہ ہیں؛ کیونکہ جب فساد برپا کیا جائے گا تو اس میں خون بہایا جائے گا اور حرام کو حلال جانا جائے گا؛

اس مسئلہ میں ایک طرف تو وہ واجب کی ادائیگی کر رہے ہیں جس بناء پر ان کی تعریف کی جانی چاہئے؛ اور دوسری طرف وہ معاشرہ میں فساد کا ذریعہ بن رہے ہیں جس پر انکی مدد نہیں کی جانی چاہے؛

یہی وجہ ہے کہ اس قسم کے کام کرنے والوں کے لئے نہ تو کفر کا فتوی دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی ان کے فاسد عمل پر جواز کا حکم لگایا جاسکتا ہے؛

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وان طآئفتَان من المؤمِنينَ اقتَتَلوفاَصلِحُوا بَينَهمَافاِن بغَت اِحدٰهُماعلى الاُخرٰى فقَاتِلُ االّتِى تبغِى حتّٰى تَفِىءَ الى اَمرِ الله تعالى﴾(الحجرات:۹)

(اگر مؤمنوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان مصالحت کرا دو؛ اور اگر ایک جماعت دوسرے پر چڑھائی کر دے تو زیادتی کرنے والی جماعت کے خلاف لڑو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حد میں وہ لوگ واپس آ جائیں؛

(۲۳)

ابومطیع:۔ کیا باغی گروہ کے ساتھ تلوار سے جنگ جائے گی؟

امام اعظم:

ہاں انکو پہلے اچھائی کا حکم دیا جائے گا اور برائی سے روکا جائے گا اگر وہ لوگ اس طرح نصیحت قبول کر لیں تو بہت بہتر ہے ورنہ ان سے اس وقت تک لڑائی کی جائے گی تاوقتیکہ بغاوت کا راستہ چھوڑ کر درست عمل اختیار کر لیں اور راہ عدل پر چلنے والی جماعت سے مل جائیں؛ اور اس

سارے عمل میں **امام المسلمین** کے ظالم ہونے کی پرواہ نہیں کی جائے گی؛

....

نوٹ: اہل السنّت والجماعت کے نزدیک امام المسلمین یا خلیفۃ المسلمین یا امیر امیر المؤمنین کا معصوم عن الخطاء ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ ان کے نزدیک یہ ہوسکتا ہے کہ اس منصب پر فائز شخصیت فاسق وفاجر ہو البتہ کفریہ اعمال کے ارتکاب سے مکمل اجتناب ضروری ہے کیونکہ کفریہ اعمال کے ارتکاب سے بندہ اس منصب کی اہلیت سے گر جاتا؛

اور یہ وہ منصب ہے جس کو اختیار کرنے کا حکم اللہ تبارک وتعالی نے مسلمانوں کو دیا ہے اور اسلامی تعلیمات میں اس کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے
(حدیث سوم)

کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لا يضُرّكم جورُمَن جار ولاعَدلٌ مَن عَدَلَ لكُمُ اجرُكُمُ وعَلَيهِ وِزرُه﴾

(ظلم کرنے والے کا ظلم؛ اور حدود سے تجاوز کرنے والے کا اپنی حد سے تجاوز کرنا تمہارے لئے کسی نقصان نہیں کا باعث نہیں ہوگا؛ اگر تم اچھائی کروگے تو اللہ تعالی سے اجر پاؤ گے اور ظلم وزیادتی کرنے پر اس کا بدلہ اور سزا کا مستوجب بنو گے؛

﴿......☆......﴾

﴿فرقۂ خوارج اور انکے حالات وعقائد﴾

(۲۴)

ابومطیع:۔ میں نے امام صاحب سے پوچھا کہ: آپ کی ان خوراج کے بارے میں کیا رائے جو:(ان الحكم الالله تعالى) کا نعرہ لگا کر صحابہ کرام کی برائی کرتے ہیں (انکو خوراج محکّمہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ **واقعہ تحکیم** کے پیش آجانے کے بعد حضرت علیؓ سے بغاوت کر گئے تھے اور انکا مشہور نعرہ تھا: اِنِ الحُکمُ اِلّاَلِلّٰہِ یعنی حکم صرف اللہ کا چلنا چاہئے اس کے علاوہ کسی کا اور نہیں)

امام اعظم:

اس فرقہ کے لوگ اہل خوراج میں سب سے بڑے درجہ کے خبیث ہیں؛

(۲۵)

ابومطیع:۔ میں نے پوچھا کیا ان کو کافر کہا جائے گا؟

امام اعظم:

نہیں انکو کافر نہیں کہا جائے گا؛

لیکن انکو راہ راست پر لانے کے لئے ان سے جنگ کریں گے؛ کیونکہ ہمارے ائمہ خیر نے انکے ساتھ خود جہاد کیا ہے لہذا انکی اتباع کرتے ہوئے ہم بھی یہ کام کریں گے کہ ان کو راہ راست پر لانے کے لئے انسے جہاد کریں گے اور ان ائمہ خیر میں خاص طور سے حضرت علیؓ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالی علیہ شامل ہیں؛

(۲۶)

ابومطیع:۔ میں نے کہا کہ اہل خوارج اللہ تعالی کی بڑائی میں تکبیر کہتے ہیں اور قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں کیا پھر بھی ان سے جہاد کیا جائے گا؟

امام اعظم:

نے فرمایا کہ: کیا آپ کو ابوامامہؓ کی حدیث یاد نہیں جب وہ دمشق کی جامع مسجد میں داخل ہوئے وہاں فرقۂ خوارج کے چند مقتولین کے سر پڑے ہوئے تھے؛

ابوامامہ:۔ابو غالب کو مخاطب کرتے ہوئے: اے ابو غالب! کیا یہ آپکی سرزمین کے لوگ نہیں ہیں؟ میں چاہتا ہوں کہ آپ سے ان کے بارہ میں پوچھوں کہ آپکی رائے میں یہ کیسے لوگ ہیں؟

ابوغالب:۔وہ آگ کے کتے ہیں آگ کے کتے؛ اور آج تک آسمان کے نیچے جتنے لوگ قتل کئے گئے ہیں ان میں سب سے بدترین مقتول ہیں؛ اور یہ بات کرتے ہوئے ابو غالب رو رہے تھے؛

ابوامامہ:۔آپ کیوں رو رہے ہیں؟

ابوغالب: یہ لوگ تو پہلے مسلمان تھے؛

ابوامامہ: بڑے تعجب سے بولے کہ یہ بات جو میں سن رہا ہوں کیا آپ انکے بارے میں یہ فرمارہے ہیں؟

ابوغالب:۔کیا آپ وہی بات نہیں کہو گے جس طرح اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ

﴿یَوم تَبیَضّ وجُوہٌ وتسوَدّوُجوہٌ فامّاالّذِینَ اسوَدَّت وُجوھُھُم اَکَفَرتُم بعدَاِیمانِکُم فَذُوقُواالعَذابَ بماکُنتُم تکفرُون وامّا الّذِینَ ابیَضّت وُجُوھُھُم فَفِی رَحمَةِ اللّه ھُم فِیھاخٰلدُون﴾ (العمران:۱۰۶،۷) (ایک دن ایسا ہے جس میں بہت سارے چہرے سے خوش بخت اور سفید چمک دار ہونگے اور بہت سارے سیاہ اور بد بخت ہونگے اور جو چہرے سیاہ ہونگے اسکی وجہ کیا انکا ایمان لانے کے بعد کفر کرنا نہیں پھر ان کو چاہئے کہ کفر کرنے کی وجہ سے عذاب میں مبتلاء ہوں اور جو سفید چہروں والے ہونگے وہ اللہ تعالی کی رحمت میں ہونگے اور اس اللہ تعالی کی رحمت میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے؛

ابوامامہ: کیا آپ نے خود یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی؟

ابوغالب:۔سبحان اللہ ایک بار، دوبار، حتی کہ سات بار تک اسی طرح کہا۔

امام اعظم:

فرقۂ خوراج کا فر کہا جانا اللہ تعالی تعالی کی نعمتوں کا کفر کرنے کی وجہ سے ہے؛ کیونکہ اللہ تعالی نے انپر جو انعام کیا یہ لوگ اس کی بناء پر اللہ تعالی کی ناشکری کرنے لگے تھے؛

....

نوٹ: کفران نعمت سے مراد یہ ہے اللہ نے ان پر کئی نعمتیں نازل کیں، انبیاء کے ذریعے مکمل دین اور صحابہ کرام کے ذریعہ مکمل راہ عمل اور انکے لئے کامل کتاب، اور اس کتاب کو بیان کرنے والے نبی؛ اور انکے متبع صحابہ کرام کی ایک جماعت جس کی توثیق پر حضور اکرمؐ نے مہر تصدیق ثبت کر دی ہے: بایّھم اقتدیتم اھتدیتم یعنی ان میں جس کی اتباع کرو ہدایت پا جاؤ گے؛

اور خوارج کا کفر کرنا اللہ تعالی کی نعمتوں سے کفر کی وجہ سے کہ اب اتنی بڑی نعمت کا انکار کیا اور یہ کفر نہیں تو اور کیا ہے۔

﴿......☆......﴾

﴿تاویل یا انکار سے غلط کام کرنے کا حکم﴾

(۲۷)

ابو مطیع:۔فرقۂ خوراج کے لوگ اگر مسلمانوں کے خلاف خروج اور بغاوت کریں اور جنگ وجدل اور غارت گری کا بازار گرم کریں اور اس تمام صورت احوال کے بعد اگر وہ ہمارے ساتھ صلح کرنے پر آمادہ ہو جائیں تو کیا انکے کئے کی سزا انکو دی جائے گی؟

امام اعظم:

ان طرف سے جنگ ختم ہو جانے کے بعد جو جرائم وہ دوران جنگ کر چکے ہوں ان سے کسی عمل پر کوئی بدلہ نہیں لیا جائے گا؛ اور نہ ہی انکے دوران بغاوت کئے گئے ایسے اعمال جو شرعی حد جاری کئے جانے کا موجب ہوں ان کے ایسے اعمال پر کوئی حد جاری کی جائے گی اور کسی کو ناحق قتل کرنے کی بناء پر ان سے قصاص نہیں لیا جائے گا؛

(۲۸)

ابو مطیع:۔آخر کیا وجہ ہے کہ ان پر حدود و قصاص بھی جاری نہ کی جائیں؟

امام اعظم:

اس صورت احوال کی بناء پر جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد لوگوں میں پیدا ہوئی تھی؛ وہ یہ کہ ایک جماعت مطالبہ کرتی تھی کہ ان کے قاتلوں سے قصاص لیا جائے اور دوسری جماعت اس عمل کی مخالف تھی؛

تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اس بارہ میں اجماع منعقد ہو گیا کہ:۔

(۱): جو شخص تاویل کرتے ہوئے کسی کا خون بہائے اس پر قصاص لازم نہیں ہوگا؛

(۲):اور جو شخص تاویل کرتے ہوئے کسی عورت کے ساتھ زنا کرے اس پر شرعی حد جاری نہیں کی جائے گی؛

(۳):اور اسیطرح جو شخص کسی کا مال تاویل کے ذریعے جائز سمجھتے ہوئے ہتھیالے اُس پر اِس مال ہتھیانے کے جرم کی حد نافذ نہیں کی جائے گی؛

ہاں اگر اس ہتھیانے والے کے پاس اصل مال برآمد ہو جائے تو اس سے لیکر مال کے اصل مالک کی طرف واپس لوٹا دیا جائے گا۔

﴿کافر کے کفر کی کیا حدود ہیں﴾

(۲۹)

ابو مطیع:۔میں نے پوچھا کہ اگر کوئی کہنے والا کہے کہ میں کافر کو کافر نہیں جانتا اس کو کیا جواب دیا جائے گا؟

امام اعظم:

وہ بھی اسی کافر کی طرح کافر ہوگا؛

(۳۰)

ابو مطیع:۔اگر کوئی شخص کہے کہ میں نہیں جانتا کافر کے کفر کی حد کیا ہے؟ یعنی کہاں پہنچ کر کوئی شخص کافر ہوتا ہے؟

امام اعظم:

وہ بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب کا انکار کرنے والا ہونے کی وجہ سے کافر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کافر کا ٹھکانا جہنم ہے اور یہ شخص اسکو جانتا نہیں

﴾ایمان کی حقیقت پر حضرت معاذؓ وابن مسعودؓ کی حدیث﴿

(۳۱)

ابو مطیع:۔آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس سوال کیا جائے کہ کیا آپ مؤمن ہیں یا نہیں؟ تو وہ جواب دے کہ (اللہ تعالی اعلم) اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے؟

امام اعظم:

وہ شخص ایمان میں شک کرنے والا ہے اس بناء پر وہ کافر ہے۔

(۳۲)

ابو مطیع:۔آپ یہ فرمائیں کیا کفر اور ایمان کے درمیان نفاق کے علاوہ کوئی اور درجہ بھی ہے؟

وہ تین میں سے ایک ہوگا؛ (۱): یا تو مؤمن ہوگا (۲): یا کافر (۳): یا منافق

امام اعظم:

نہیں جو شخص اپنے ایمان میں شک کرے وہ منافق نہیں ہے؛

(۳۳)

ابو مطیع:۔اس کی کیا وجہ ہے؟

امام اعظم:

حضرت معاذ بن جبلؓ اور ابن مسعودؓ والی حدیث کی بناء پر جس کی تفصیل یوں ہے؛

(حدیث چہارم)

کہ مجھے امام حماد نے بیان کیا کہ حارث ابن ملیکہ حضرت معاذ بن جبلؓ کے پاس علم حاصل کیا کرتے تھے جب حضرت معاذ بن جبلؓ کی موت کا وقت قریب ہوا تو حضرت حارثؒ رونے لگے؛

معاذؓ:۔اے حارث تیرے رونے کی کیا وجہ ہے؟

حارث: مجھے یہ بات تو معلوم ہے کہ آپکی آخرت کی زندگی دنیا سے بدرجہا بہتر ہے لیکن میں سوچتا ہوں آپکے بعد کونسا عالم ہے جس کی خدمت میں رہ کر میں علم حاصل کرسکوں گا؟

معاذؓ:۔کوئی بات نہیں صبر کرو اور میرے بعد تم عبداللہ بن مسعودؓ پاس چلے جانا ان سے علم حاصل کر لینا؛

حارثؒ: مجھے کوئی وصیت فرما دیجئے؛ اس کے بعد جو اللہ تعالی نے چاہا معاذ بن جبلؓ مجھے وصیت کی؛ اور دوران وصیت یہ بھی کہا کہ عالم آدمی کی علمی غلطی اور علمی لغزش ڈرنا؛ اس کے بعد حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے؛ اور حارثؒ کوفہ میں عبداللہ بن مسعودؓ کے طلباء میں آ کر شامل ہو کر علم حاصل کرنے میں مصروف ہو گئے؛

ایک دن جب اذان ہوئی تو حارث نے سب لوگوں سے کہا: اس سچی بات یعنی اذان کا جواب دینے کے لئے تیار ہو جاؤ کیونکہ ہر مسلمان جو اذان سنے اس کو اسکا جواب دینا واجب ہے؛ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگردوں نے انکی طرف خاص نظروں سے دیکھا اور کہا کہ کیا یہاں صرف تمہی مؤمن ہو؟

حارث: ہاں میں واقعی مؤمن ہوں!

یہ بات سن کر ابن مسعودؓ کے سارے شاگرد حارثؓ کو کن اکھیوں سے یوں تاڑنے لگے کہ شائید اس نے کوئی غلط بات کردی؛

حارث: پریشانی میں اپنا سر جھکالیا اور آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور اس دوران حضرت معاذ کے لئے رحمت کی دعائیں کرتے جاتے تھے؛

اسی دوران اس بات کی خبر حضرت ابن مسعودؓ کو کردی گئی؛ ملاقات پر انہوں نے حارثؓ سے پوچھا کہ:۔ کیا تو کہتا کہ تو مؤمن ہے؟

حارثؓ:۔ ہاں میں واقعی مؤمن ہوں؛

ابن مسعودؓ:۔ کیا آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تو اپنے آپ کو جنتی لوگوں میں سے شمار کرتا ہے؟

حارثؓ: اس کا جواب دینے کی بجائے اپنے استاد حضرت معاذ رضی اللہ تعالی عنہ پر رحمت کی دعاء کرنے لگے؛ کیونکہ انہوں نے وصیت فرمائی تھی: کہ عالم کی بھول چوک سے ڈرنا اور یہ بھی وصیت فرمائی تھی کہ: بلاوجہ کسی کے بارے میں منافق ہونے کا فیصلہ نہ کرنا شروع کردینا؛

ابن مسعودؓ:۔ کیا تو نے کوئی غلطی دیکھی ہے؟

حارثؓ:۔ میں آپکو اللہ کی قسم دیتا ہوں آپ یہ بتائیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں کی تین قسموں کے علاوہ بھی کوئی قسم تھی؟

(۱): ظاہر و باطن کے لحاظ سے مؤمن؛ (۲): ظاہر و باطن کے لحاظ سے کافر؛ (۳): باطنی لحاظ سے منافق؛ اور ان تین میں آپ کسی گروہ میں ہیں؛

ابن مسعودؓ: اب جبکہ آپ نے اللہ کی قسم دی ہے: تو میرا جواب سن اور وہ یہ کہ: میں ظاہر و باطن کے لحاظ سے مؤمن ہوں؛

حارثؓ:۔ پھر آپ نے میری (انّی لمؤمن) کہ میں واقعی مؤمن ہوں والی بات کہنے پر ملامت کیوں کی؟

ابن مسعودؓ: کوئی بات نہیں یہ میری غلطی سمجھ لو؛ اور میرے پاس ہی اس کو دفن کردو؛ اور اس کو یہی بھول جاؤ پھر انہوں نے بھی حضرت معاذؓ پر رحم کی دعاء کی؛

﴿اپنے یا کسی زندہ شخص بارے دعوائے جنت یا جہنم کرنا﴾

(۳۴)

ابومطیع:۔ اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جو لوگوں کو یہ کہے میں جنتی لوگوں میں سے ہوں؟

امام اعظم:

وہ شخص جھوٹ بولتا ہے؛ اس کو اس بارہ میں قطعی علم نہیں ہے؛

اور امام صاحب نے مزید یہ کہا کہ مؤمن اپنے ایمان کی وجہ سے جنت میں داخل ہونگے اور گناہوں کی وجہ سے جہنم کے مستحق ہونگے؛

(۳۵)

ابومطیع:۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ: فلاں شخص جہنمی ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

امام اعظم:

وہ شخص جھوٹ بولتا ہے؛ کیونکہ اس بارے میں کسی کو علم نہیں کہ کون جنتی ہے اور کون جہنمی ہے، اور ایسی بات کہنے والا شخص اللہ تعالی کی رحمت سے مایوس ہونے کی وجہ سے یہ بات کہتا ہے؛

﴿......☆......﴾

﴿ایمان کی حقیقت اور تعلیق بالایمان کا حکم﴾

امام صاحب نے فرمایا کہ: کسی شخص کو یہ مناسب نہیں کہ اپنے ایمان میں شک کا اظہار کرے؛ البتہ یہ چاہئے کہ ہمیشہ یوں کہے: (انا مومن حقاً) کہ میں سچا مؤمن ہوں اور یہ بالکل نہ کہے کہ: (انامومن ان شاء الله تعالى) ان شاء اللہ میں مؤمن ہوں؛

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا اور دوران گفتگو کہنے لگا اے ابن عباس: ۔(انا مؤمن ان شاء الله تعالى) اگر اللہ نے چاہا تو میں مؤمن ہوں؛ اس پر حضرت ابن عباسؓ نے جواب دیا: (ثكلتك امّك اتؤمن بالله تعالى وبماجاء من الله تعالى) تیری ماں تیری موت کا بوجھ اٹھائے اور تیرے مرنے پر روئے کیا تو اللہ تعالی پر اور اس چیز پر ایمان کے بارہ میں کہہ رہا ہے جو اللہ تعالی کی طرف سے آئی ہے وہ شخص کہنے لگا کہ: ہاں؛ جس کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

تو یوں کہا کر! (انا مؤمن حقا) میں پکا مومن ہوں؛ اس کے بعد یہ آیت پڑھی:

﴿انّماالمُؤمنون الّذين آمنوباللّٰه ورسُوله ثمّ لم يرتَابُوا﴾(الحجرات:١٥)

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ تعالی پر اس کے رسول پر، پھر اس میں شک نہیں کرتے نہ اللہ پر نہ اس کے رسول اور نہ ہی اللہ کی طرف سے آئی ہوئی کسی چیز پر شک وشبہ میں مبتلا ہوتے ہیں؛

اور اسکی ایک اور دلیل کہ استثناء ایمان کو باطل کردیتا ہے؛ اگر کوئی شخص فارسی زبان میں کہے کہ:

﴿خداہست ان شآء اللّٰہ تعالی؛وروزے رستخیزخواہدبود ان شآء اللّٰہ تعالی؛وکتابہاہستندان شآء اللّٰہ تعالی؛ومحمدؐ پیغمبربودان شآء اللّٰہ تعالی﴾

یعنی یہ کہے کہ ان شاء اللہ تعالی خدا موجود ہے؛ اور ان شاء اللہ تعالی قیامت کا دن آنے والا ہے؛ اور ان شاء اللہ؛ اللہ تعالی نے کتابیں نازل فرمائی ہیں؛ اور ان شاء اللہ محمد ﷺ اللہ تعالی کے پیغمبر ہیں؛ تو ایسے کہنے والا شخص بلاکسی اختلاف کے کافر ہوجائے گا؛

امام صاحب فرماتے ہیں کہ: ہم کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص فارسی زبان میں ان شاء اللہ کے ساتھ ایمان دار ہونے کا دعوی کرے تو درست نہیں اسی طرح اگر کوئی شخص عربی زبان میں ان شاء اللہ کے ساتھ ایمان دار ہونے کا دعوی کرے تو یہ بھی درست نہیں ہے۔

امام صاحب تفصیل بتاتے ہوئے مسائل کا ذکر کرتے ہیں کہ: کیا آپ دیکھتے نہیں اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو کہے کہ: ان شاء اللہ تجھے طلاق ہے، یا اپنے غلام یا لونڈی کو کہے کہ: ان شاء اللہ تو آزاد ہے؛ یا کہے یہ کہے کہ: ان شاء اللہ فلاں شخص کے میرے ذمہ اتنے پیسے ہیں؛ یا یہ کہے کہ: ان شاء اللہ میں نے فلاں چیز بیچ دی ہے یا خرید لی ہے؛ ان سب صورتوں میں اس شخصکے ذمے کوئی چیز بھی لازم نہ ہوگی کیونکہ لفظ ِان شاء اللہ کے ساتھ تمام احکامات باطل ہوجاتے ہیں اور جس طرح ان شاء اللہ کے ساتھ احکام شرعیہ باطل ہوجاتے ہیں اسی طرح ایمان بھی باطل ہوجاتا ہے۔

نوٹ: اور دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے: اولئك هم المؤمنون حقا یعنی یہ ہی لوگ ہی سچے مومن ہیں؛

اب جو شخص یوں کہے انا مومن ان شاء الله ؛تو اس سے پوچھا جائے کہ آپ کس لحاظ سے استثنٰی کررہے ہیں؛

(۱) اگر زمانہ ماضی کا استثناء کررہے ہیں: تو یوں کہنا چاہتے ہیں کہ میں گذشتہ کل ان شاء اللّٰہ مؤمن ہوں گا

(۲) یا یہ کہ زمانہ حال میں استثناء کرے اور کہے میں اس وقت مؤمن ہوں؛

(۳) یا یہ کہ زمانہ مستقبل میں استثناء کرے؛ تو یوں کہنا ہوگا میں کل آئندہ مؤمن ہوؤں گا؛ اگر تو وہ ماضی یا حال کے بارہ میں کہے کہ: میں گذشتہ کل یا موجودہ وقت میں انشاء اللہ مؤمن ہوں تو ان دولفظوں کے ساتھ اس کا کفرلازم آئے گا؛ اور اگر مستقبل کے بارے میں استثناء کرے اور کہے کہ میں ان شاء اللہ کل مؤمن ہوں گا؛ یہ صورت درست تو ہے مگر بدعت ہے کیونکہ نبی علیہ نے فرمایا: من لم یکن مؤمنا حقاً کان کافراً حقاً؛ یعنی یہ کہ جو شخص مؤمن سچا نہیں تو وہ کافر سچا ہوگا؛

☆☆☆☆☆

(۳۶)

ابومطیع:۔ تو کیا اس صورت میں ہر مؤمن کا ایمان فرشتوں کے ایمان کی طرح ہوجائیگا؛

امام اعظم:

ہاں! بات تو اسی طرح ہے؛

(۳۷)

ابومطیع:۔ خواہ اس شخص کے عمل بہت تھوڑے ہوں پھر بھی وہ سچا مؤمن ہوگا؟ اس سوال کا جواب دینے کے لئے؛
(حدیث پنجم)

امام اعظم:۔ نے ایک حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا نبی علیہ السلام نے ایک معروف صحابی حضرت حارثہؓ سے پوچھا (کیف اصبحت؟) اے حارثہ تو نے صبح کس حال میں کی ہے؟

حارثہؓ:۔ میں نے سچا مؤمن ہونے کی حالت میں صبح کی ہے؛

رسول اللہؐ: دیکھو کیا کہہ رہے ہو؟ کیونکہ ہر حق بات کی کوئی نہ کوئی حقیقت ہوتی ہے تو تیرے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟

حارثہؓ:۔ اے اللہ کے رسولؐ! میرا نفس دنیا سے بے رغبت اور بے زار ہوگیا یہاں تک کہ میرا دن بیتابی اور رات بیداری میں گذرتی ہے؛

اور میرا حال یہ ہے کہ: میں اللہ تعالیٰ کا عرش واضح اور ظاہر طور پر دیکھتا ہوں؛

اور میں جنتی لوگوں کہ جنت میں ایک دوسرے کی زیارت کے لئے آتے جاتے اور جہنمی لوگوں کو جہنم میں آگ میں غوطے کھاتے دیکھ رہا ہوں؛

رسول اللہؐ:۔ فرمایا تو ایمان کی حقیقت تک پہنچ گیا ہے اس پر قائم رہنا اور یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا؛

اس کے بعد رسول اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا اگر کوئی شخص پسند کرتا ہو کہ: ایسے شخص کو دیکھے جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ایمان کے نور سے منور کردیا ہے اس کو چاہئے کہ حارثہؓ کو دیکھ لے۔

حارثہ:ؓ یا رسول اللہ! میرے لئے شہادت کی دعا کیجئے؛

رسول اللہؐ:۔ ان کے لئے شہادت دعا کی؛ اور اس دعا کی قبولیت کا نتیجہ ہے کہ حضرت حارثہ کو شہادت نصیب ہوئی؛

﴿......☆......﴾

﴿ کفار اور مؤمنین کا جنت میں داخلہ ﴾

(۳۸)

ابومطیع :۔ جولوگ یہ کہتے ہیں کہ جنت میں کوئی مؤمن داخل نہیں ہوگا ؛ اس شخص کا کیا جواب ہے؟

امام اعظم :

اس کو جواب دو کہ قیامت کے دن جہنم صرف مؤمن ہی داخل ہوں گے ؛

(۳۹)

ابومطیع :۔ تو اس دن کافروں کا کیا معاملہ ہوگا ؟

امام اعظم : وہ سب لوگ اس دن ایمان والے ہوجائیں گے ؛

(۴۰)

ابومطیع :۔ یہ بات کیسے معلوم ہوئی ؟

امام اعظم :

کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا :

﴿فلمّا رأوا بأسنا قالوا آمنّا باللّه وحده وكفرنا بما كنّا به مشركين فلم يك ينفعهم ايمانهم لمّا رأوا بأسنا﴾ (الغافر:۸۵)

(جب وہ لوگ ہماری آزمائش اور عذاب کو دیکھیں گے تو فوراً کہیں گے ہم اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لاتے ہیں اور ہم جن کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے تھے انکا انکار کرتے ہیں ؛ مگر ان کو عذاب کا مشاہدہ کرنے کے بعد ایمان لانا کوئی نفع نہ دے گا)

لہذا جو بھی جہنم میں جائے گا وہ پہلے ایمان لائے گا مگر ان کا اس وقت ایمان لانا ان کے لئے کوئی فائدہ مند ثابت نہ ہوگا ؛

﴿......☆......﴾

﴿کفر اور ایمان میں فرق﴾

امام اعظم ابوحنیفہؒ نے مزید فرمایا کہ : جو شخص کسی کو ناحق قتل کرتا یا چوری کرتا یا ڈاکہ ڈالتا یا گناہ کرتا یا فسق وفجور کرتا یا زنا کرتا یا شراب خوری کرتا یا کوئی ایسی نشہ آور چیز استعمال کرتا ہے جس سے اس کو نشہ ہوجاتا ہو تو اس کو مؤمن فاسق کہیں گے کافر نہ کہیں گے ؛

اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے گناہوں کی وجہ سے جہنم کا عذاب دیا جائے گا اور اس پر ایمان کی نسبت غالب آجانے کے بعد اسکو جہنم سے نکال لیا جائے گا ؛

امام اعظم ابوحنیفہ نے فرمایا کہ : جو شخص ان تمام چیزوں پر ایمان رکھتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا گیا ہے مگر یہ بھی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں یا نہیں ؟ تو وہ شخص کافر ہے ؛

اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کافر جنتی ہیں یا جہنمی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے قول کا انکار کرنے کی وجہ سے خود کافر ہے کیونکہ اللہ نے ارشاد فرمایا :۔

﴿ والّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنّمَ لَايُقْضَ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا ﴾ (فاطر:۳۵) اور وہ لوگ جو کافر ہیں ان کے لئے جہنم کی آگ ہے جو مرنے کے بعد ان کو دیا جائے گا)

اور دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿ فلهُمْ عَذَابُ جَهَنّم ولهم عذابُ الحَرِيْق ﴾ (البروج:۱۰) (ان کفار کے لئے جہنم کا عذاب اور وہ بھی ایسا عذاب جو جلانے والا ہے)

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی کا ارشاد ہے :۔

﴿ وَلَهُم عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴾(الشوری:١٦)(ان کفار کے لئے شدید ترین عذاب ہے)

تو ان آیات سے معلوم ہوا کہ یہ عذاب اور سزا کفار کے لئے ہی ہے

اور جو شخص اس بارہ میں شک کرتا ہے گو یا وہ اللہ تعالیٰ کے کلام کی ان آیات میں شک کرنے کی بناء پر انکار کر رہا ہے۔

دلیل اسکی یہ ہے

(حدیث ششم)

امام صاحبؒ نے فرمایا: مجھ تک حضرت سعید بن مسیّبؒ سے یہ بات پہنچی ہے کہ: جو شخص کافر کو کافر نہ جانے اور ان کے جہنمی ہونے قائل نہ ہو وہ بھی انہی کی طرح کافر ہوگا ؛

(۴۱)

ابو مطیع :۔آپ اس شخص کے بارے میں مجھے بتائیں جو ایماندار تو ہے مگر عبادات میں سے نہ نماز ، نہ روزہ، اور نہ ہی نیک اعمال میں سے کوئی عمل سرانجام دیتا ہے کیا ایسے شخص کو اسکا ایماندار ہونا مفید گا یا نہیں؟

امام اعظم :

وہ شخص بندۂ مؤمن ہے مگر اسکی آخرت اللہ تعالی کی مرضی پر منحصر ہے وہ چاہے تو اس کو عذاب دے یا اس کے حال پر رحم فرماتے ہوئے اس کی بخشش فرمادے اور جو شخص ایمانیات اور اللہ تعالی کی کتاب میں سے کسی چیز کا صراحتاً انکار نہ کرتا ہو وہ اہل ایمان میں سے سمجھا جائے گا ؛

﴿اللہ تعالی کے استوی علی العرش کی حقیقت﴾

امام اعظم نے فرمایا کہ: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں نہیں جانتا اللہ تعالی آسمانوں میں ہے یا زمینوں میں؟ تو وہ اپنے اس قول کی بناء پر کافر ہوجائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا:

﴿الرحمن علی العرش استوی﴾ (طہ:٥) (اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہوگئے)

جبکہ اللہ تعالی کا عرش ساتوں آسمانوں سے اوپر ہے ؛

(۴۲)

ابو مطیع :۔میں تو یہ کہتا ہوں کہ: اللہ تعالی عرش پر مستوی ہوگئے مگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں نہیں جانتا اللہ تعالی کا عرش کہاں ہے؟ آیا آسمانوں میں ہے یا زمین میں ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

امام اعظم :

جب وہ عرش کے آسمان میں ہونے کا انکار کرتا ہے تو وہ کافر ہے کیونکہ وہ شخص اللہ تعالی کی طرف سے نازل کردہ قرآن کریم کی ایک آیت کا انکار کررہا ہے

اور قرآن کریم میں لفظ **فوق** استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب **اوپر** ہے لہذا ہم اللہ تعالی کے لئے اس سے مراد بلندی کا مفہوم لیتے ہیں نہ کہ پستی کے لحاظ سے اسد کا مفہوم مراد لیتے ہیں ؛

﴿ایمان و عمل کا تعلق اور اس پر گناہ کے اثرات﴾

امام اعظم : نے اپنی متصل سند کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل سے ایک رویت نقل کرتے ہیں کہ: جب حضرت معاذ بن رضی اللہ تعالی

عنہ شام کے مشہور شہر حمص میں تشریف لائے تو بہت سے لوگ آپ کی کے لئے جمع ہو گئے ان زائرین میں سے ایک نوجوان نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا؛

سوال:۔اس شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جونماز پڑھتا ہے، روزہ رکھتا ہے، حج بیت اللہ بھی کرتا ہے، اللہ تعالی کے راستے میں جہاد بھی کرتا ہے، غلام بھی آزاد کرتا ہے، اور اللہ کے راستے میں زکوۃ بھی دیتا ہے، البتہ وہ اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کے بارے میں شک کرتا ہے کہ پتہ نہیں آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں بھی یا نہیں؟

معاذ بن جبلؓ: یہ شخص جہنمی لوگوں میں سے ہے؛

سوال:۔اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جو ایمان تو رکھتا ہو مگر عمل صالح نہیں کرتا یعنی نہ وہ نماز پڑھتا ہے، نہ روزہ رکھتا ہے، نہ حج کرتا ہے، نہ اپنے مال میں سے زکوۃ دیتا ہے، البتہ وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول کا اقرار کرتا اور ان پر ایمان لاتا ہے؟

معاذ بن جبلؓ: اس کے بارے میں اللہ تعالی سے مغفرت کی امید کے ساتھ ساتھ عذاب کا خوف بھی ہے؛

سائل:۔اے ابوعبدالرحمٰن! (حضرت معاذ بن جبل کی کنیت) آپکی بات کا خلاصہ یہ ہے کہ جیسے اس کو شک کے ساتھ کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا، اسی طرح ایمان کے ساتھ کوئی گناہ نقصان نہیں دیتا اور پھر وہ نوجوان اٹھا اور چلا گیا؛

معاذ بن جبلؓ: اس وادی میں شائد اس نوجوان سے زیادہ فقیہ اور سمجھ دار کوئی اور شخص نہ ہو؛

﴿ظالم حکمرانوں کے خلاف بغاوت اور انقلاب﴾

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ: ہم باغیوں کے ساتھ ان کے بغاوت کرنے کی وجہ سے لڑتے ہیں نہ کہ ان کو کافر سمجھنے کی وجہ سے، بلکہ ہم ان کو مسلمان ہی جانتے ہیں؛ اور ہم عدل پر قائم رہنے والی جماعت کے ساتھ اپنا تعلق قائم رکھتے ہیں؛ اگرچہ انکا سربراہ اور بادشاہ ناانصافی کرنے والا مگر ایمان کی حدود میں رہنے والا ہو اور کفر کی حدود میں داخل نہ ہوا ہو؛ اور اسی طرح ہم ایسے باغی گروہ کے ساتھ نہیں ہوتے جو ظلم اور فساد کو عام کرنے والا ہو خواہ وہ طبقۂ اہل السنّت والجماعت میں سے ہو؛ اور ان میں صالح جماعت کے افراد کی مدد کریں گے اور ان کے ساتھ اپنا تعلق قائم رکھیں گے اور انکی مدد کریں گے؛ اور جو حضرات حق پر قائم رہنے اور حق کو قائم کرنے میں تیری مدد کرنے والے ہوں ان کے ساتھ اپنا تعلق قائم رکھیں گے؛

اور اگر اہل السنّت والجماعت کے لوگ بغاوت کا راستہ اختیار کر جائیں تو ہم ان سے علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں؛ اور ان کی بجائے اہل عدل اور اہل حق کی جماعت کا حصہ بنیں گے اور ان کے ساتھ اپنا تعلق قائم رکھیں گے؛ اور یہ سب کچھ مندرجہ ذیل آیات پر عمل کرتے ہوئے ہونے کی وجہ سے ہے کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

﴿ الم تکن ارضُ اللّٰہ واسعۃٌ فتھاجروفیھا﴾ (النساء:۹۷) (کیا اللہ نے زمین کو بڑا وسیع نہیں تاکہ تم اس کی طرف ہجرت کر جاؤ)

اور دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے؛

﴿اِنّ اَرضِی وَاسِعَۃٌ فَاِیّایَ فَاعۡبُدُوۡنَ ﴾ (العنکبوت:۵۶) (بےشک میری زمین بہت وسیع ہے لہذا اس میں میری ہی عبادت کیا کرو)

....

نوٹ:۔اور کسی مسلمان کو یہ بات ہرگز مناسب نہیں کہ: کوئی شخص اہل السنّت والجماعت کے اجماع کی مخالفت کرے کیونکہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: لایجتمع امتی علی الضلالۃ یعنی میری امت گمراہی پر کبھی جمع نہیں ہوگی اور فرمایا: تمہارے لئے سواد اعظم یعنی اہل السنّت والجماعت کے راستے پر چلنا لازم ہے؛ اور جو

شخص بھی سچے مسلمانوں کی جماعت سے علیحدگی اختیار کرتا ہے وہ گمراہ اور بدعتی ہے؛ کیونکہ جماعت کی حفاظت کرنا رسول اللہؐ کی سنت ہے اور رسول اللہ کی ایسی سنت کی حفاظت فرائض میں سے ہے۔ جیسا اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

﴿اطیوالله تعالی وطیعوالرسول﴾

یعنی فرائض میں اللہ تعالی کی اطاعت کرو، اور سنن میں اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو، کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے

﴿وماآتاکم الرّسول فخذوه ومانهاكم عنه فانتهوا﴾

یعنی جو رسول اللہ ﷺ دین کی باتوں میں سے کوئی بات تمہیں دیں اس کو اطاعت کے لئے لے لو، اور جس بات سے منع کرے اس سے رک جاؤ؛ اور جان لو کہ نبی علیہ السلام نے نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کو واجب قرار دیا ہے اور جو شخص اس کی حفاظت نہیں کرتا اور بلا کسی عذر اس کی پاسداری نہیں کرتا وہ مذکورہ دلائل کی بناء پر بدعتی ہے، اور یہ تفصیل اس شخص کے لئے کافی ہیں جو عقل اور دانائی کا حامل ہو؛

(حدیث ہشتم)

امام ابوحنیفہ اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی سرزمین پر فتنہ اور معصیت اس انداز اور مقدار میں ظاہر ہو جائے کہ اس کو بدلنا ممکن نہ ہو اور نہ ہی اس کے بدلنے کی کوئی صورت اور طاقت ہو تو مذکورہ بالا آیت پر عمل کرتے ہوئے تحوّل کیا جائے تا کہ انسانی معاشرہ اور ماحول اللہ تعالی کے اوامر کی تکمیل اور اور اسکیے نواہی کی تعمیل کے لئے مستعد ہو جائے اور دین خدا کے غلبہ کے احوال پیدا ہو جائیں؛

(حدیث نہم)

امام ابوحنیفہ نے اپنی سند کے ساتھ مرفوعا نبی علیہ السلام سے نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص ایسی سرزمین میں تحوّل (انقلاب) پیدا کرتا ہے جہاں لوگوں کے اسلامی احکامات کی بجائے فتنہ میں مبتلاء ہونے کا اندیشہ ہو تو اللہ اس کے نامہ اعمال میں (۷۰) ستّر صدیقین کا اجر لکھتے ہیں۔

....

نوٹ:

صدیقیت ولایت کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے جو انبیاء کے بعد ساری دنیاء کے درجات ولایت سے افضل ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے

﴿اولئك الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين﴾

یعنی یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالی نے انعام کیا ان میں انبیاء بھی ہیں صدیقین بھی ہیں اور شہداء بھی ہیں اور صالحین بھی ہیں؛

نوٹ:

تحول کا مطلب ہے تبدیل کرنا اور اس کے مترادف آج کل انقلاب کی اصطلاح عموماً استعمال ہوتی ہے اسی لئے شارح الفقہ الاکبر مولانا عبیداللہ تعالی العلویؒ کا ارشاد ہے کہ امام صاحب کے اس فرمان میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب برسراقتدار حاکم سے ظلم عظیم ہونے لگے اور ناصح کی کوئی نصیحت اس پر اثرانداز نہ ہو تو ایک متبادل جماعت بنا کر وہاں انقلاب برپا کر دینا چاہئے ایسی صورت میں انقلابی کام کرنے والا شخص باغی نہ کہلائے گا؛

اور مولانا عبیداللہ سندھی سورۃ العصر کی تفسیر میں انقلاب یا تحول کے لئے چار درجات متعین فرماتے ہیں اور انہی چار درجات کی وجہ سے کسی جگہ تحول ممکن ہے؛

(۱) ایمان، نظریہ یا نصب العین: جس پر اس جماعت کا سارا دارومدار ہو گا اعلی نظریہ اعلی کارکردگی اور ادنی نظریہ ادنی کارکردگی کا باعث ہو گا

(۲) لائحہ عمل: طریقہ کار، یا عمل صالح؛ اس پر چل کر انسان اپنے مقصود اصلی کا حاصل کر سکتے ہیں

(۳) نصیحت حق: جماعتی افراد کو بدنام کرنے انکو معاشی یا معاشرتی نقصان پہچانے کے لئے باطل قسم کا پراپوگنڈہ کئے جانے کی صورت میں ہم جماعت ساتھوں کو راہ حق پر جمے رہنے کی ہدایت اور تلقین کرنا؛

(۴) وصیت صبر: اس پراپوگنڈہ سے متاثر ہوکر افراد کا جماعت کو یا نظری کو چھوڑنا یا معاشی نقصان پہچانے کے لئے اوچھے ہتکنڈوں پر اتر آنے سے جماعتی نقصان یا جماعتی افراد کا جماعت سے وفاداریاں ترک کرنا یا بدلنا اس پر اپنے پکے ارکان کو صبر کی تلقین کرنا کیوں جو شخص حوادثات زمانہ سے اپنی وفاداری بدل لے یا جماعت کی مخالفت شروع کردے وہ اصل میں محول یا انقلابی نہیں ہے؛

(انقلاب کے لئے انسانوں کی اقسام)

اور مذکورہ باب میں امام صاحبؒ کے فرمان کا خلاصہ یہ ہے کہ انسانوں کی اپنی احوال طبعی کے لحاظ سے تین اقسام ہیں:

(۱): وہ آدمی جو دل کا کمزور اور احوال زمانہ سے نابلد ہے اس کو چاہئے کہ اپنا تعلق جماعت عادلہ کے ساتھ رکھے مگر ظالم حکمران کے ساتھ ملا رہے اس کے خلاف کوئی سیاسی اکٹیوٹیز نہ کرے بلکہ خاموش رہ کر اللہ تعالی سے مدد طلب کرے؛

(۲): وہ شخص جو دل کا قوی اور احوال زمانہ پر وسیع نظر رکھنے والا ہو اس کو چاہئے کہ ظلم سے عدل کی طرف تحول اور انقلاب کی جدو جہد کرے؛ اور اس مرتبہ کا اجر بہت زیادہ ہے جیسا کہ امام صاحب نے متن میں ارشاد فرمایا ہے؛

(۳): وہ شخص جس کی احوال زمانہ پر نظر تو بڑی وسیع ہو مگر طبیعت میں بہت کمزوری ہو اس کو چاہئے اس علاقہ سے ہجرت کر کے کسی دوسرے علاقہ میں چلا جائے اور وہاں جا کر اللہ تعالی عبادت کرے؛

﴿......☆......﴾

﴿عذاب قبر اور اس کے انکار کا حکم﴾

امام اعظم ابوحنیفہ فرماتے ہیں: جو شخص کہتا ہے کہ میں عذاب قبر کا قائل نہیں ہوں؟ وہ ناپاک خبیث اور ہلاک ہونے والے طبقہ جہمیہ میں سے ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کا انکار کر رہا ہے؛ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے:

﴿سنُعذّبهم مرّتين﴾ (التوبة:۱۰۱) (ہم انکو دو بار عذاب دیں گے)

ایک بار قبر میں اور دوسری بار قیامت کے دن؛

اور دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے:

﴿ان للذين ظلموا عذاباًدون ذلك﴾ (الطور:۴۷)(بے شک جن لوگوں نے ظلم کئے واسطے ان کے عذاب ہے علاوہ اس عذاب کے اور اس سے مراد عذاب قبر ہے؛

اور اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے

﴿ولنذيقنهم من العذاب الادنى دون العذاب الاكبر﴾(السجدة:۲۱) (اور یقیناً ہم انکو ایک قریبی عذاب کا مزا چکھائیں گے سوائے بڑے عذاب کے)

اور قریبی عذاب سے مراد عذاب قبر ہے

....

نوٹ:

اس پر اعتراض کرنا کہ قبر میں میت پتھر کی طرح ہوتی ہے اس کو جزاء وسزا کا کیا فائدہ ہے؟ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ایک نظام بنایا ہے اسی کے ماتحت رہنے سے خاتمہ بالخیر اور اس سے سر مو تفاوت کرنے سے فائدہ نہ ہوگا؛

البتہ عذاب قبر کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقاط سمجھنا ضروری ہے

(۱) یہ مادی دنیا ہے اس میں ہر چیز مادی ہے، لہذا اس سے مرتب شدہ اثرات بھی مادی ہوں گے؛ خواہ فائدہ یا نقصان؛ روپیہ ہو یا پیسے، مال ہو یا دولت، گھر ہو یا گاڑی، یہ سب مادیت کی مثالیں ہیں، ان کے ملنے سے فائدہ، نہ ملنے سے سزا معلوم ہوتی ہے؛

(۲) مرنے کے بعد کی دنیا نفسانی دنیا ہے اس میں جزاء سزا کا تعلق انسانی نفس سے ہوگا؛ اور انسانی نفس لذات اور خواہشات کا گرویدہ ہے، اور یہ لذات وخواہشات مادی نہیں ہیں؛ اگر کسی ذائقہ سے نفس مانوس ہو لذت نہ مانوس ہو تو بدمزگی حاصل ہوتی ہے۔ اسی لئے ایک چیز ایک شخص کو مزے دار دوسرے کو بدمزہ معلوم ہوتی ہے؛ بالکل اسی طرح قبر کی زندگی اور جزاؤ سزاء کا تعلق نفس سے ہوگا؛ اور جسم یا روح سے نفس کا تعلق اسی قدر رہوگا جس قدر مادی دنیا کا نفس کے ساتھ ہے؛ جب معاملہ اس طرح ہے تو جزاؤ سزا کی نوعیت کا صحیح پتہ نہ چل سکے گا اس لئے ذات باری تعالی کی طرف سے: ولکن لا تشعرون کی نوید سنا دی گئی ہے؛

(۳) روح کا تعلق عالم حشر جنت ودوزخ سے ہے: جسے دنیا میں نماز پڑھنے سے مزا نہیں آتا آخرت میں اس کا بدلہ مزے اور لذت کی شکل میں ملے گا؛ اسی طرح روحانی لذت اور مزا تو اصل ہوگا مگر نفس اور جسم سے اسی قدر متعلق ہوگا جس قدر انسانی جسم کا دنیا میں نفس اور روح سے تعلق ہوگا؛ مگر لذات کا انداز بدل جائے گا اس لئے عذاب قبر کا انکار کرنا، اور آخرت میں جنت ودوزخ خالص روحانی جاننے سے ان کی حقیقت کا انکار لازم آتا ہے؛ اور یہ ہی بات انسان کو کفر میں لے جاتی ہے؛

حقیقی بات یہ ہے کہ: یہ تینوں جہان (عالم ارواح؛ عالم دنیا؛ عالم عقبی) اپنی اصل اور حقیقت سے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں؛ اور انسان جب ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے اس کی لذات ومنفعت کی نوعیت بدل جاتی ہے؛ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جو محسوس نہ ہو اس کا انکار کر دیا جائے؛ کیونکہ ضروری نہیں جو محسوسات کی حدود میں نہ آئے وہ معدوم سمجھ کر رد کر دیا جائے، غیر محسوسات کا رد کر دینا اپنے حواس پر ماتم کرنے کے مترادف ہے؛ اس لئے کہ دنیا میں ہزار ہا اشیاء موجود ہونے کے باوجود محسوس نہیں ہوتیں؛ مثلاً ایٹم Atom ہم دیکھ نہیں سکتے؛ جراثیم Germs ہم محسوس نہیں کر سکے؛ آواز ریڈیو کے ذریعے سن سکتے ہیں بغیر ریڈیو کے نہیں سن سکتے؛ تصویر ٹی وی کے ذریعے دیکھ سکتے ہیں بغیر ٹی وی کے نہیں دیکھ سکتے؛ موبائل فون پر کسی سے بات کر سکتے ہیں مگر اس کے بغیر بات نہیں کی جاسکتی؛ یہ اور اس کی ہزار ہا مثالیں ہیں جو اس بات کی شاہد عادل ہیں کہ محسوسات اور حواس بذات خود دھوکہ کھا جاتے ہیں؛ لہذا ان کی وجہ سے عذاب قبر یا ایمان کی دوسری اشیاء کا انکار عقلی بات نہیں ہے؛

خلاصہ بحث یہ ہے کہ:

جسم دنیاوی لذات کا رسیا ہے جبکہ نفس عالم نفس کا شیدائی اور روح عالم ارواح کے فراق میں بے تاب ہے۔ اور دنیاء میں ان تین اشیاء کا مجموعہ ہے؛ لیکن مادیت غالب ہونے کی وجہ سے تمام اثرات جسم پر مرتب ہوتے ہیں جنکا تعلق اس دنیا سے ہے؛ اور جن کا تعلق نفس سے وہ اور ان کے اثرات عالم نفس یا قبر میں مرتب ہوتے ہیں مگر جسم اور روح وہاں بھی ساتھ ہوتے ہیں اسی طرح

جنت، دوزخ یا حشر میں جو اثرات مرتب ہوں گے وہ روح کے ذریعہ نفس اور جسم پر ہوں گے مگر انسان روحانیت سے آشناء نہ ہونے کی وجہ سے دنیا میں مادیت کو اصل چیز سمجھتا ہے جبکہ یہ مادیت بچوں کے اخروٹ اور بلور اور انسانی سوچ وفکر سے بھی زیادہ عارضی ہیں؛

دنیا کی گہرائی اور وسعت

یہ بات ایک مسلمان کو اچھی طرح معلوم ہونی چاہے مادیت یا (Material -ism) ایک مذہب ہے؛ جو صرف مادے پر (Base) کرتا ہے اور عالم شیطانیات یا عالم الجنات ایک ایسا جہان ہے جو صرف نفس سے تعلق رکھتا ہے؛ اور روحانیت ایک الگ جہان ہے جس پر عالم ارواح اور عالم ملائکہ کی دنیاء کے اثرات مرتب ہوتے ہیں؛ ان کی کئی قسمیں اور کئی درجات ہیں؛ صرف مادیت کے لحاظ سے امام شاہ ولی اللہ انسان کی (۸۱) اقسام ذکر کرتے ہیں خاک کے لحاظ سے انسان کی کم از کم تین اقسام ہیں:

خاک اعلی قسم (x) خاک متوسط قسم (x) خاک ادنی قسم (X)

اسی طرح پانی کے لحاظ سے انسان کی تین اقسام ہیں:

اعلی درجہ کا پانی (x) توسط درجہ کا پانی (x) ادنی درجہ کا پانی (X)

اور ہوا کے اعتبار سے انسان کی تین اقسام ہیں

ہواء درجۂ اعلی (x) ہواء درجۂ متوسط (x) ہواء درجۂ ادنی (X)

اور آگ کی ترتیب کے لحاظ سے انسان کی تین اقسام ہیں

(x) اعلی درجہ کی آگ (x) متوسط درجہ کی آگ (x) ادنی درجہ کی آگ (X)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ (3x3x3x3=81) غرضے کہ مادی لحاظ سے انسان کی اتنی اقسام بنتی ہیں؛ اور اسی طرح اگر نفس کی اقسام سامنے رکھیں؛ اور پھر روح کی اقسام کو سامنے رکھیں اس طرح انسان کی لاتعداد اقسام سامنے آتی ہیں؛ واضح ہو کہ یہ سب اقسام فرضی ہیں نہ کہ حقیقی؛

اسی لئے اللہ تعالی تک رسائی حاصل کرنے کے طریقے بھی انسانوں جتنے ہی ارشاد فرمائے گئے ہیں؛ اور یہ اعجاز صرف اسلام کو حاصل ہے کہ اس میں انسان کی کامل راہنمائی کی گئی ہے کہ کسی مقام اور آزمائش میں بھٹکنے نہ پائے؛ ورنہ اس کے علاوہ تمام مذاہب وقتی ضرورت اور وقتی حالات کے پس منظر میں ان کی مشکلات حل کرتے اور بعد کے زمانے میں راہنمائی سے قاصر ہو جاتے تھے؛

﴾......☆......﴿

﴾متاوّلین کون ہیں اور انکا کیا حکم ہے﴿

(۴۳)

ابومطیع:۔ اگر کوئی یہ کہے کہ میں ان تمام آیات پر ایمان رکھتا ہو لیکن ان کی تاویل یا تفسیر پر ایمان نہیں رکھتا اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

امام اعظم:

اسکو کافر کہا جائے گا کیونکہ قرآن کی تاویل اور تفسیر یہ سب قرآن کے ہی اجزاء ہیں اگر انکا انکار کرتا ہے؛ تو وہ قرآن کا انکار کرتا ہے اور اسی وجہ سے وہ شخص کافر ہو جاتا ہے؛

(حدیث دہم)

ابومطیع فرماتے ہیں مجھے حضرت امام ابوحنیفہ نے اپنی متصل سند کے ساتھ حضرت ابن عباسؓ سے بیان فرمایا کہ:۔ رسول اللہ تعالی ﷺ سے فرمایا میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو کہتے ہیں (انی فی الجنته) کہ میں تو جنتی ہوں؛ جہنم میں ہرگز نہ جاؤں گا؛

(حدیث یازدہم)

امام صاحب نے فرمایا کہ: میں تمہیں ابوظبیان سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتا ہوں اور وہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے متاوّلین پر افسوس ہے! کسی نے پوچھا اے اللہ کے نبیؐ متاوّلین کون لوگ ہیں؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی طرف سے کہیں کہ فلاں شخص جنتی ہے اور فلاں شخص جہنمی ہے؛

(حدیث دوازدہم)

امام اعظم:۔ فرماتے ہیں کہ: میں نافع عن ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہوئے بتاتا ہوں انہوں نے کہا کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ نہ کہو کہ میری امت کے فلاں افراد جنت میں اور فلاں افراد جہنم میں ہیں بلکہ انکا معاملہ اللہ کے حوالہ کر دو تا کہ قیامت کے روز اللہ تعالی ان کے بارہ میں فیصلہ کرے؛

(حدیث سیزدہم)

امام صاحب نے فرمایا حضرت حسن بصری سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندوں کو جنت یا دوزخ میں نہ داخلہ کا سرٹیفکیٹ جاری نہ کیا کرو یہاں تک کہ قیامت کے روز میں ان کے درمیان فیصلہ کروں اور ہر ایک کو اس کا مناسب اور صحیح ٹھکانہ دے دوں اور جو اس کا اصل مقام ہے اسی پر اس کو پہنچا دوں؛

....

نوٹ:

آج کے دور میں یہ فتنہ عام ہو رہا ہے بعض لوگ تصوف کا جعلی لبادہ اوڑھ کر دعویٰ کرتے پھرتے ہیں کہ ہم آپ کو بتاتے ہیں فلاں جنت میں اور فلاں جہنم میں ہے ؛ اپنی جہالت تو ان کی ہے ہی مگر ساتھ ہی تصوف جیسے پاکیزہ درخت کو ناپاک اور بدنام کر رہے ہیں ؛ یاد رکھنا چاہئے کہ کشفِ قبور کے ذریعے اگر کسی کو کچھ معلوم ہوتا ہے تو وہ اس سے کم تر ہے جس پر کسی بات کی بنیاد رکھ کر دعوی کیا جا سکے ؛ بعض اوقات کشف قبور کا عمل کرنے والے پر اس کا اپنا باطن کھلتا ہے ؛ یا کسی مستقل عمل کی وجہ سے میت کے بارے مین فیصلہ کرنا کہ وہ جنت یا جہنم میں ہے سراسر غلط اور گمراہی ہے ؛ اور بعض اہل تصوف میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ : اگر کسی کی میت میں آ کر کوئی بزرگ شامل ہو گئے تو یہ اس کی بخشش کی نوید اور اگر وہ بزرگ کسی عذر کی وجہ سے شامل نہ ہو سکے یہ اس میت کے لئے بدشگونی سمجھی جاتی ہے ؛ معلوم ہو کہ میت کے ایمان کے حال میں مرنے کے بعد حسن ظن رکھنا ایمان کا حصہ ہے ؛ اور بدگمانی کرنا سرے سے غلط ہے ، اچھا گمان کرو اچھے الفاظ سے یاد کرو اور میت کے لئے دعا کرتے رہو ؛ اور ہرگز ہرگز اس کے بارہ میں دعویٰ کرنا کہ وہ جنتی یا جہنمی ہے غلط اور باطل ہے ؛ اس لئے کہ اگر کوئی کیفیت معلوم ہو بھی جائے جس سے معلوم ہو کہ یہ کیفیت جہنمی ہونے کی ہے ؛ تاہم اللہ تعالی کے غیبی نظام پر کسی کو دسترس نہیں ہے ؛ اور انسان کے اس دنیا میں ہونے کی وجہ سے ایک کو کیفیت سے مختلف انداز سے معلوم ہوتی ہے ؛ اور دوسرے کو اس اپنی کیفیت کے مشابہ ہوتی ہے لیکن انسان اپنی کم مائیگی اور غیبی نظام سے پوری طرح آگاہ نہ ہونے کی وجہ سے اپنی طرف سے حتمی فیصلہ کر لیتا ہے ؛ یہ ایک قسم کی گمراہی ہے اس سے بچنا ہر اس شخص کے لئے لازم ہے چاہے یہ اشخاص سالکان راہ طریقت میں سے ہوں یا راہروان منزل حقیقت سے از حد ضروری ہے ؛ اور بارگاہ ایزدی میں دست بستہ التجاء ہے راہ بیان وصادق وفاء میں ہماری حفاظت فرمائے اور اس بات کی تمنا ہے کہ اللہ ان آزمائیشوں میں نہ مبتلاء کرے کہ کیفیات خلط ہونے پر راہ گم گشتہ کا راہی بنا دے (آمین)

﴿اہل السنّت والجماعت کے نزدیک فاسق وفاجر کی امامت کا حکم﴾

(۴۴)

ابو مطیع : ۔ میں نے پوچھا کہ قاتل کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

امام اعظم :

نے فرمایا ہر نیک و بد امام کے اقتداء میں نماز پڑھنا جائز ہے ؛ لہذا تیرے نماز کی وجہ سے تجھے اجر ملے گا اور جو امام بننے کی اہلیت نہ ہونے کی وجہ سے امام بنے اس کو اس نا اہلی میں آگے ہونے کی سزا اور بدلہ ملے گا ؛

امام اعظم : نے (نسخۂ حسینیۃ میں ارشاد) فرمایا کہ ہر شخص کے لئے لازم ہے کہ وہ ہر فاسق وفاجر کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز جانے کیونکہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے (صلّوا خلف کل بر وفاجر) یعنی ہر فاسق اور فاجر کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو ؛ جبکہ اس مسئلہ میں روافض کا ہمارے ساتھ اختلاف ہے انکے نزدیک فاسق وفاجر کے پیچھے نماز درست نہیں ہوتی ؛ لہذا تمام گناہ گار آدمیوں کے پیچھے نماز جائز ہے ؛ مگر اس شرط پر کہ وہ بدعتی نہ ہو کیونکہ ہمارے نزدیک بدعتی کے پیچھے نماز جائز نہیں ہوتی ؛

امام اعظم فرمایا : ۔ جو شخص فاسق وفاجر کے پیچھے نماز جائز نہیں سمجھتا وہ صحیح معنوں میں بدعتی ہے ؛

اس پر امام صاحب نے اپنی سند کے ساتھ امام مکحول الشامی سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے اپنے شاگردوں کو مرض موت کے وقت کہا : ۔ چار باتیں ایسی ہیں جو میرے تک رسول اللہ ﷺ سے سند متصل کے ساتھ پہنچی ہیں اور میں نے اب تک تمہارے سامنے بیان نہیں کیں مگر اب جبکہ میں اس دنیا سے جانے والا ہوں اس لئے آپ کے سامنے بیان کرنے لگا ہوں ان کو دھیان سے سنو اور یاد رکھو اور وہ یہ کہ :

(۱) اہل قبلہ میں سے کوئی شخص اگر چہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرے تو بھی اسکو کافر مت کہو ؛

(۲) اور اہل قبلہ سے اگر کوئی شخص خواہ جتنے گناہ کر کے فوت ہوا ہو اس پر نماز جنازہ ضرور پڑھو ؛

(۳) اور ہر امام کی اقتداء میں نماز پڑھ لیں خواہ اس سے فسق وفجور کا ارتکاب واظہار ہی ہوتا ہو ؛

(۴) اور ہر امیر جو کفار کے ساتھ تمام شرائط کو پورا کرتے ہوئے جہاد کی دعوت دے تو اس کے ساتھ مل کر کفار کے ساتھ جہاد ضرور کرنا

....

نوٹ:

اسی لئے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے (صلّوخلف کل امام برّو فاجرلکم صلوتکم وعلیھم الھم) یعنی ہر نیک ہر امام کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو کیونکہ تمہارے لئے تمہاری نماز اور اس کے لئے ان کا گناہ ہوگا اگر وہ امام بننے کی شرائط پوری نہ کرنے کی وجہ سے امام بنا ہے تو اسپر ان کو گناہ ملنے کی وجہ وہ خود ہے؛

نوٹ:

کیونکہ ان کے نزدیک امام کا معصوم عن الخطاء ہونا ضروری ہے؛ یہی وجہ ہے ان کے آئمہ خواہ کتنے بھی سیاہ کارنامے سرانجام دیتے رہیں مگر ان کے نزدیک چونکہ امام معصوم ہوتے ہیں لہذا اس کو وہ گناہ نہیں جانتے؛ جبکہ ہمارے نزدیک چونکہ امام کا معصوم ہونا ضروری نہیں

نوٹ:

اور اہل قبلہ وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ کے دین پر (بلا کسی قید) مکمل ایمان رکھتے ہوں. اگر کوئی ایک چیز کا انکار کر دے تو اہل قبلہ نہ رہیں گے؛ جبکہ گناہ کبیرہ کی وجہ سے کفر میں داخل نہیں ہوتے

علامات اہل السنّت الجماعت از مفتاح النجاۃ

اور اسی طرح رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ہدایت یافتہ ہونے کی سات نشانیاں ہیں اور اہل السنّت والجماعت بھی وہی لوگ ہیں جو ان سات باتوں کو مانتے ہیں اور جو ان کو نہیں مانتے وہ اہل السنّت والجماعت کی حدود سے باہر ہو جاتے ہیں؛

(۱) اہل قبلہ پر کفر یا شرک کی گواہی نہیں دیتے اور نہ ان کو منافق جانتے ہیں یہ تو ظاہری بات ہے؛

(۲) ان کے راز دل کی پوشیدہ باتیں اور مخفی معاملات کو اللہ تعالی کے سپرد کرتے ہیں کہ وہ جو چاہے ان کے ساتھ معاملہ فرمائے؛

(۳) اہل قبلہ میں سے کسی کے مرجانے پر انکی نماز جنازہ پڑھتے ہیں؛

(۴) پانچ نماز، جمعہ، جماعت کے ساتھ، اور ہر نیک و بد امام کے اقتداء میں پڑھ لیتے ہیں؛

(۵) ہر نیک و بد خلیفۂ مسلمین کی اقتداء کرتے ہوئے دشمن کے ساتھ جھاد کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں؛

(۶) اپنے حکمرانوں اہل فتنہ کے خلاف تلوار کے ذریعہ بغاوت نہیں کرتے اگر چہ وہ ظلم کرنے کی عادت اختیار کریں، اور اللہ تعالی سے انکی اصلاح اور عافیت کی دعا کے ساتھ انکو حفاظت کے راستے کی طرف دعوت دیتے ہیں اور ان کے لئے ہدایت دعا کرتے ہیں ان کی ہلاکت اور بُرے انجام کی دعا نہیں کرتے؛

(۷) ہر قسم کی خواہشات کو دباتے اور چھپاتے ہیں کیونکہ ہوا و ہوس ابتداء سے انتہاء تک باطل اور بے کار ہیں اور یہ بات عقل مند شخص کے لئے کافی ہے اور اسمیں شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے

امام ابونصر احمد بن احمد الجامیؒ سے مفتاح النجاۃ میں روایت ہے کہ ابن عمرؓ سے فرمایا جو شخص اہل السنّت والجماعت کے راستہ پر ہوگا، اللہ تعالی اس کے ہر دن کا اجر ایک ہزار انبیاء بنی اسرائیل کے اجر کے برابر دیں گے اور اس کے ہر ایک دن کے کے بدلے میں اللہ تعالی جنت میں اس کے لئے ایک شہر آباد کرتے ہیں؛ اور اس کے ہر قدم اٹھانے اور رکھنے کے بدلے میں دس نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں درج کی جاتی ہیں، اور اسی راہِ اہل السنّت پر قائم رہتے ہوئے جو شخص نماز پڑھتا ہے با جماعت نماز پڑھتا ہے اس کو ہر رکعت کے بدلہ میں ایک شہید کا اجر اور بدلہ دیا جاتا ہے؛

صحابہ کرام نے پوچھا کہ: آدمی کو کب اور کیسے پتہ چلے گا کہ وہ اہل السنّت والجماعت کے راستہ پر قائم ہے یا نہیں؟ تو حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا جب اپنے دل میں دس باتیں دیکھے اور ان پر پوری دل وجان سے عمل پیرا ہو تو سمجھ جائے کہ وہ اہل السنّت کے راہ پر چل رہا ہے

(۱) جماعت کو ترک نہ کرے یعنی مسلمانوں کی جماعت کو کسی صورت میں بھی چھوڑ کر اپنی جماعت بنانے کی کوشش نہ کرے

نوٹ:

اور آج کل یہ فتنہ عام ہے ہر شخص چھوٹی چھوٹی بات پر نئی جماعت بنانا اور نئی پارٹی بنانے کی فکر میں رہتا ہے اگر چہ ان کے اکثر مسائل ایک جیسے ہوتے ہیں مگر ایک

دو مسائل کے اختلاف کی وجہ سے ایک نئی جماعت معرض وجود میں آ جاتی ہے۔ابتداء میں تو اخلاص ہوتا ہے لہذا لوگ محبت کے ساتھ اور اس فرق کو پیش نظر رکھ کر چلتے رہتے ہیں مگر سربراہ کے اس دنیاء سے رخصت ہونے کے بعد تو بس ایک ایسا فرقہ بن جاتا ہے جن کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ ہماری غرض و غائیت اور مقصد تخلیق کیا تھا؛ جماعت کے احباب صرف اسی قدر جانتے ہیں کہ جو ہماری جماعت میں نہیں وہ کافر،مشرک،منافق یا کم از کم بدعتی اور گناہ گار تو ضرور ہے؛ جبکہ یا ر رکھنا چاہیے کہ چھوٹے موٹے علمی اختلافات کو علمی ہی رہنا چاہے ذاتی نہیں بن جانا چاہیے اور نہ ہی ایک الگ فرقہ بن جانا چاہئے

(۲) یہ کہ کسی صحابی کو سب وشتم نہ کرے اور ان کی زندگیوں میں ہو چکی ہوئی بھول چوک کو بیان کر کے مورد طعن وتشنیع نہ بنائے ؛اور خاص طور پر جنکے بارے میں اللہ نے خود فرمادیا: اولـئك الـذيـن امتـحـن الله قلوبهم لتقوى لهم مغفرة و اجر عظيم ؛ یعنی اس جماعت کو اللہ نے تقوی کا لباس پہنانے کے لئے آزمایا تو کامیاب پایا اسی لئے انکو اجرعظیم کا انعام عنایت فرمایا؛مگر جدید دور کے پرفتن انداز میں جمہوریت اور اکثریت کا بے ہنگم راگ الاپ کر اللہ تعالی کے کسی کام اور تخلق کو بھی مورد طعن وتنقید بنانا اور یہ جاننا کہ یہ ہماری آزادی کا حق ہے؛ جان لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مخلوق کے لئے کچھ حدود و قیود مقرر فرمائی ہیں اس پر رکنا اور ان پر قائم رہنا انسانی تخلیق کا اصل مقصد ہے اور اس میں کامیابی ہے؛ورنہ سوائے خسران وعدوان اور مورد غضبان الہی کے اور کچھ نہیں ہے؛

(۳) بات اس امت کے کسی فرد یا جماعت پر اپنی تلوار لے کر حملہ آور نہ ہو اور نہ ہی اس پر جماعت سازی کرے؛

(۴) اور اچھی بری تقدیر کے اللہ تعالی ہی کی طرف سے ہونے کو نہ جھٹلائے کیونکہ وہی اچھائی کو اور برائی کو پیدا کرنے والی ذات ہے؛تفصیل اس کی امام صاحب کی زبانی اسی کتاب میں قبل ازیں گزر چکی ہے؛

(۵) اور ایمان میں کسی طرح شک پیدا نہ کرے اور نہ ہی ایمان کے اقرار کو مشیت باری کے ساتھ معلق کرے؛

نوٹ:

اس کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ اپنے دعویٰ ایمان کے ساتھ ان شاء اللہ کی قید لگانے دوسرے یہ کہ معمولی گناہ کی وجہ سے کفر یا شرک یا نفاق کا حکم اور فیصلہ صادر کر دے؛

(۶) اور اللہ کے دین میں شکوہ کو شبہات پیدا نہ کرے کیونکہ :اماالذين فى قلوبهم زيغ فيتبعون ماتشابه منه ابتغاء الفتنة جن لوگوں کے دلوں میں اللہ کی طرف سے کجی اور ٹیڑا پن پیدا کر دیا گیا ہے وہ اللہ کی آیات میں فتنہ اور آزمائش پیدا کرنے کے لئے مشتبہ باتوں اور شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں؛

(۷) اہل قبلہ میں سے اگر کوئی مرجائے اس پر نماز جنازہ پڑھنا ترک نہیں کرتے خواہ وہ کس قدر گناہ گار ہی کیوں نہ ہو؛اس لئے کہ اس پر نماز جنازہ پڑھنا اس کی مغفرت کی دلیل نہیں بلکہ مسلمانی کا حق ادا کرنا ہے؛

(۸) اہل توحید اور اہل ایمان کے گناہوں کی کثرت کی وجہ سے ان کے کفر کے قائل نہیں ہوتے اگر چہ ان سے گناہ کبیرہ سرزد ہوئے ہوں؛ بلکہ ان کا معاملہ اللہ تعالی پر چھوڑ دیتے ہیں؛

(۹) سفر وحضر میں موزوں پر مسح کرنا شرعی طور پر نہیں چھوڑتے اور ان کے عدم جواز کے قائل نہیں ہوتے ہاں اگر عذر شرعی ہو جس پر مسح کی بجائے دھونا ضروری ہو یا عذر طبعی ہو کہ طبعیت مطمئن نہ ہوتی ہو یہ اور بات ہے مگر عذر طبعی کو عذر شرعی نہیں جانتے؛

(۱۰) ہر نیک و بدامام کے پیچھے نماز پڑھنا نہیں چھوڑتے اور جو شخص ان دس میں سے ایک خصلت یا چند خصلتوں کو چھوڑتا ہے وہ اہل السنّت کے راستے سے اسی قدر دور چلا جاتا ہے۔امام سهـل بـن عبـد الـلّـه التستـرى علامات اہل السنّت میں دس باتیں بتائیں ہیں ان میں صحابہ کرام کے بارے میں سب وشتم نہ کرنیکا تذکرہ بھی کیا ہے

۞......☆......۞

۞جماعت کی اتباع اور بدعات سے اجتناب۞

امام صاحب سے نسخہ حسینیہ میں یوں منقول ہے:

اور کسی ایمان والے شخص کے لئے مناسب نہیں کہ اہل السنّت والجماعت کے راستے کی خلاف ورزی کرے کیونکہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

(۱): میری اُمت گمراہی کے راستے پر جمع نہیں ہوسکتی لہذا تمہارے اوپر لازم ہے کہ تم سواد اعظم کے راستے کو اختیار کرو

(۲): اور جو شخص عام مسلمانوں سے اپنا راستہ جدا کرتا ہے وہ حقیقی معنوں میں گمراہ اور بدعتی ہے؛ کیونکہ جماعت کے ساتھ جڑے رہنے اور اسکی حفاظت کا حکم نبی علیہ السلام کی طرف سے دیا گیا ہے اور نبی علیہ السلام کی ایسی سنتوں کی حفاظت فرائض شرعیہ میں سے ہے اور دلیل اسکی اللہ تعالی کا قول ہے جس میں آپ ارشاد فرمایا:

﴿اطیعوااللہ واطیعواالرسول﴾(محمد:۳۲)(اطاعت کرو تم اللہ تعالی کی اور اس کے رسولؐ کی)

اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالی کی اطاعت اس کے فرائض کے پورا کرنے سے؛ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت آپکی مقرر کردہ سنتوں کی ادائیگی سے لازم ہے؛

اور دوسریمقام پر ارشاد ربانی ہے؛

﴿وما آتاکم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنه فانتھوا﴾(الحشر:۷)(جو بات رسول اللہ تعالی ﷺ سے تمہیں ملے اسکو لےلیا کرو اور جس بات سے وہ تمہیں منع کریں اس سے رک جاؤ)

(۴۵)

ابو مطیع:۔ میں نے پوچھا کہ مجھے اس طبقہ کے بارہ میں بتائیں جو تلواریں لے کر لوگوں کے خلاف بغاوت کرنے نکل کھڑے ہوتے ہیں

امام اعظم:

یہ لوگ خواہشات نفانی کے بندے اور اہل بدعت میں سے ہیں اور ان کی مختلف اقسام ہیں سب کے سب جہنمی ہیں؛

(حدیث چہاردہم)

امام ابوحنیفہ نے ابوہریرہ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائیں گے اور وہ سارے کے سارے جہنمی ہوں گے سوائے سواد اعظم کے اور وہ سواد اعظم ہی اہل السنّت والجماعت ہیں؛

(حدیث پانزدہم)

امام اعظم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اسلام میں نئی نویلی بات گھڑے گا وہ آخرت میں ہلاک ہوگا؛ اور جو نئی بدعت ایجاد کرے گا وہ گمراہ ہوگا جو گمراہ ہوا وہ جہنم میں جائے گا

(حدیث شانزدہم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا بدترین کام دین میں نئی نویلی بات پیدا کرنا ہے اور ہر نئی بات (جسکو دین یا جزو دین یا لوازم دین سمجھ کر کیا جائے) بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے؛

....

نوٹ:۔

احداث لغت میں کسی بھی نئی بات کو کہا جاتا ہے جو اس وقت دین کا حصہ ہو یا آئندہ چل کر دین کا حصہ بن جائے یہ نہ بنے؛ احداث اور بدعت میں عموم خصوص ہے یعنی ہر بدعۃ احداث ہے مگر ہر احداث بدعۃ نہیں ہے؛ اچھی طرح سمجھ لو!

﴿......☆......﴾

﴿کتاب اللہ اور کلام اللہ تعالی کی حقیقت﴾

امام ابوحنیفہ نے احداث اور بدعت سے بچنے کا آسان نسخہ تجویز فرمایا اور وہ حضرت ابن عباسؓ سے اپنی سند کے ساتھ بیان فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ: اے اللہ کے یا نبی اللہﷺ مجھے تعلیم دیجئے اور کچھ سکھایئے؟ جس پر رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا قرآن کی تعلیم حاصل کر؛

اس نے دوبارہ یہ ہی کہا آپ نے پھر یہی جواب دیا؛ حتی کہ تین بار یہ جواب دینے کے بعد حضور اکرمؐ نے فرمایا: قرآن کی تعلیم حاصل کر چوتھی بار جب اس نے کہا مجھے تعلیم دیجئے تو ارشاد فرمایا: حق بات کو قبول کر خواہ اس کو کہنے والا کوئی شخص بھی ہو؛ اور وہ حق بات یا حق کہنے والا شخص آپ کو محبوب ہو یا برا لگے؛ اور پھر فرمایا اور قرآن کی تعلیم حاصل کر اور قران کی تعلیم تجھے جدھر کو جھکائے ادھر جھک جا؛ اور جدھر کو نہ جھکائے ادھر نہ جھک؛

قرآن کا نزول اور اس کی حقیقت

امام اعظم سے نسخہ حسینیہ میں یوں منقول ہے کہ ہر شخص کو چاہے کہ وہ جان لے کہ جو کچھ مصحف میں لکھا جا چکا ہے وہی حقیقت میں قرآن ہے؛ اور جو شخص یہ گمان کرتا یا کہتا ہے کہ مصحف میں لکھا ہوا قرآن نہیں ہے وہ اصل میں نزول قرآن کا انکار کرتا ہے؛ کیونکہ:

(۱) اللہ تعالی تعالٰی کا ارشاد ہے:

﴿تبارك الذين نزّل الفرقان على عبده﴾ (الفرقان:۱) (وہ ذات پاک ہے جس نے اپنے بندے پر فرقان یعنی حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والی کتاب نازل فرمائی ہے)

(۲) اور دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے:۔

﴿انا انزلناه قرآناً عربياً﴾ (یوسف:۲) (ہم نے قرآن کریم کو عربی زبان مین نازل فرمایا ہے)

(۳) ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے:

﴿انّانحن نزّلنا الذّكر وانّاله لحافظُون﴾ (الحجر:۹) (قرآن کریم کو ہم نے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں)

لہذا جو شخص نزول کا انکار کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے؛ مندرجہ ذیل تمام آیات کے انکار کی وجہ سے کیونکہ کتاب کا لفظ ان آیات میں قرآن ہی کے لئے استعمال کیا گیا ہے

(۴) اور اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿آلم ذلك الكتاب لاريب فيه﴾ (البقرة:۱،۲) (الله اعلم بمراده بذلك یہ کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے)

(۵) اور دوسری جگہ ارشاد باری ہے:

﴿انا نحن نزلنا عليك القرآن تنزيلا﴾ (الدهر:۲۳) (ہم نے قرآن کریم کو نازل کرنے کے خاص طریقے سے نازل کیا ہے)

(۶) اور اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے:

﴿ طٰهٰ ماانزلنا عليك القرآن لشقى﴾ (طه:۱،۲) (طه: ہم نے قرآن بدقسمتی کے لئے نازل نہیں فرمایا)

(۷) اور ایک اور مقام پر ارشاد باری ہے:

﴿نَزَّل به الروح الامین﴾ (الشعراء:۱۹۳) (ہم نے روح الامین کو قرآن دے کر بھیجا ہے)

....

نوٹ: قرائت متواترہ میں امام شعبہ عن عاصم اور امام ابو عامر شامی، امام کسائی کوفی اور جمزہ کوفی قرات اسی طرح ہے اور چونکہ امام اعظم قرات جو روایت شخصی کے علاوہ ہے نقل کرتے ہیں ورنہ عام قرآت جو امام حفص کی ہے اس کے مطابق ترجمہ ہوگا اللہ کی طرف سے روح الامین کے اس کا نزول فرمایا ہے؛

اگر کوئی شخص اس بات کا گمان کرے کہ جو مصحف میں ہے وہ قران نہیں ہے وہ قرآن کے من جانب اللہ نازل ہونے کا انکار کررہا ہے؛ اور جو نزول قرآن کا انکار کرے وہ ان تمام آیات کا انکار کررہا ہے؛ کیونکہ لفظ کتاب اس پر بولا جاتا ہے وہی کتاب اللہ ہے؛ اس پر یہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو حکم فرمایا کہ قرآن کریم کو پڑھا کریں

(۸) کیونکہ قول باری ہے کہ:

﴿فاقرؤ ماتیسر من القرآن﴾ (المزمل:۲۰) (قرآن پڑھو جس قدر آسانی سے پڑھا جاسکے)

اگر کہا جائے کہ جو مصحف میں لکھا ہوا ہے وہ قرآن نہیں ہے؛ تو سوال پیدا ہوگا کہ ہمیں کس چیز کے پڑھنے کا حکم دیا جارہا ہے؟

اور دوسری جگہ قرآن کریم کے استماع یعنی اس کی طرف دھیان رکھنے کا حکم دیا جارہا ہے

(۹) کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿واذا قُرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا﴾ (الاعراف:۲۰٤) (جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو دھیان سے سنو اور اس کی طرف متوجہ رہو)

تو اگر یہ اللہ کی کتاب ہی نہیں تو حکم کس بات کا دیا جارہا ہے؟

کلام اللہ کی حقیقت اور اس کی اقسام

قرآن کا مفہوم معروف اور مشہور ہے، اور متن کا ترجمہ بھی ظاہر اور عیاں ہے،

اور امام صاحب فرماتے ہیں کہ: میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ اپنے نبی ﷺ پر کلام نفسی کا نزول فرمائے اور کلام نفسی کا طریقہ مخلوق میں سے کسی کو معلوم نہیں بلکہ یہ تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا طریقہ کلام ہے؛ اور ہر صفت اپنے موصوف کی طرح حادث ہے اور مخلوقات کی جنس میں سے ہے؛ اسی طرح حروف اور واز کو پیدا کیا؛

اور جبریل امین انہی حروف اور آواز کو سنتے ہیں؛ جو کلام نفسی پر دلالت کرتے ہیں اور پھر جبریل انہی الفاظ اور حروف کو لے کر نبی ﷺ کے پاس آتے اور ان کو سناتے ہیں اور نبی علیہ السلام اس کو سنتے اور سمجھتے ہیں؛

اور کلام نفسی کی مثال ایسے ہے جیسے قالب انسانی میں روح کی مثال ہوتی ہے؛ اور اس جسم میں حیات اور شعور پیدا کرنے کا ذریعہ بنتی ہے؛ اور کلام نفسی آواز اور حروف میں ایسا مقام رکھتی ہے جیسے قالب اور جسم میں روح کی مثال ہوا اور حروف اور آواز اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے جبکہ کلام نفسی اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے صفت ہے اور اس کی صفات کو مخلوق نہیں کہا جاسکتا بلکہ یہ الفاظ اور حروف کے لئے بطور روح کا کام دیتے ہیں؛ اور یہ دونوں ہمارے سینے میں محفوظ ہیں ہماری زبانوں کے ذریعے پڑھے اور بولے جاتے ہیں اور ہمارے مصاحف میں لکھنے کا ذریعہ ہیں؛

....

نوٹ: آج کے دور میں بعض لوگوں نے یہ عقیدہ بنالیا ہے کہ جیسے ٹیلی فون ہوتا ہے اس کے ایک طرف ایک آدمی بولتا ہے اور دوسری طرف وہ سنتا ہے درمیان میں (Elctrecity) یا بجلی بطور فرشتہ کام کرتی ہے؛ یا اسی طرح کی فرضی باتیں کرتے ہیں ان کا اس طرح کہنا اپنی عقل کے مطابق ہے ورنہ شریعت میں اس کی کوئی

مثال یا ثبوت نہیں ملتا؛ کیونکہ فرشتہ اللہ کی وہ مخلوق ہے جو ازل سے جب سے اللہ تعالی نے پیدا کیئے ہوئے ہیں اور جب تک پیدا کیئے رکھے گا وہ موجود رہیں گے اور اس کو دیکھیں تو پتہ چلے گا کہ یہ ملائکہ اس وقت سے ہیں جب سے یہ نظام کائنات پیدا ہوا ہے؛ اور جب یہ نظام نہ تھا تو ان کا وجود بھی سرے سے نہ تھا؛ ان کو از خود نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہ تمام اللہ تعالی کے اوامر کے تابع اور اسکی مخلوق ہیں جیسے ارشاد باری تعالی ہے: لایعصون اللہ ماامرھم ویفعلون مایؤمرون؛ یعنی جو اللہ تعالی انکو حکم دیتے ہیں وہ اس کی فرمانبرداری کرنے اور اس کے حکم کی تعمیل میں ہمہ وقت مصروف رہتے ہیں؛ اور یہ کہ اللہ کی غیبی کائنات اسی کے حکم کے مطابق اس کے آغاز تعمیر سے اختتام دنیا تک اس کے حکم بجالانے میں مصروف اور محو ہے؛ اللہ تعالی اگر اس قسم کی باتوں کو سمجھنے کے لئے بطور مثال ذکر کر دیا جائے تو درست ہے مگر اس کو بطور عقیدہ اختیار کرنا سرے سے دہریت کی فکر اور دعوت ہے اس قسم کی سوچ کا دین اسلام سے قطعی طور پر کوئی تعلق نہیں ہے؛

......☆......

اور اسی طرح اللہ تعالی نے اپنے نبیؐ پر احسان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ولقدآتیناك سبعامن المثانی والقرآن العظم﴾ (الحجر:۸۷) (اور بے شک ہم نے آپکو سات آیات دوبارا اور قرآن عظیم بھی دیا)

اب اگر سورۃ فاتحہ کو قرآن نہ مانیں تو اللہ تعالی اس بات کو بطور احسان تذکرہ کر رہے ہیں اس کا کوئی فائدہ نہ ہوتا؛

اور دوسری بات یہ کہ حکم خداوندی ہے کہ مصحف کو بغیر طہارت کے نہ پکڑا جائے؛ جیسے ارشاد فرمایا کہ:

﴿لا یمسّہٗ الاالمطھّرون﴾ (الواقعۃ:۷۹) (تم اللہ تعالی کی کتاب کو نہ چھوؤ مگر صرف پاک ہونے کی صورت میں)

اگر مصاحف میں لکھا ہوا قرآن نہ ہو تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں پاکیزہ ہو کر چھونے اور ناپاک ہونے کی صورت میں چھونے سے منع کیوں کیا جارہا ہے؟

سوال: اگر کہا جائے کہ قرآن صرف اسی کا نام ہے جو اللہ تعالی نے فرمایا ہے

یا اللہ تعالی کا کلام صرف وہ ہے جو اللہ تعالی نے جبریلؑ کو سنایا ہے،

یا اللہ تعالی کا کلام صرف وہ ہے جو جبریلؑ امین نے حضرت محمّد الرّسول اللہ ﷺ پر نازل فرمایا ہے،

یا اللہ تعالی کا کلام صرف وہ ہے جو مصحف میں لکھا ہوا ہے،

یا اللہ تعالی کا کلام صرف وہ ہے جو پڑھنے کے دوران قاری کی زبان سے جاری ہوتا ہے،

یہ ساری باتیں ملا کر اس بات کی نشاندھی کرتی ہیں کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اور اس طرح کا کلام اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے اور صفت اور موصوف ایک دوسرے کے لازم وملزوم ہوتے ہیں؛ لہذا یا تو حادث ہیں اللہ تعالی (معاذ اللہ تعالی عن ذلک) یا ہمارے مصحف بھی قدیم ہیں

امام اعظم:

جواب میں یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمارا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالی کا قول بلاحروف، بلاآواز، اور بلاضرورتِ حروف ہجاء ہے؛

جبکہ جبریلؑ نے اس کو اللہ تعالی کی طرف سے حروف آواز اور ہجاء کے روپ میں سنا تھا

اور جبریل نے ہمارے نبی ﷺ تک اللہ تعالی کا حکم پورا کرتے ہوئے اسی طرح پڑھ کر پہچایا

اور حضور اکرمؐ نے صحابہ کرام کے لئے انہی شرائط اور آواز کے ساتھ پڑھ کر سنایا؛

پھر اس کے بعد صحابہ کرام نے اس کو سنا اور تمام نے اس کو زبانی یاد کرنے اور جمع کرنے پر اتفاق کیا اور ان میں سے کچھ وہ صحابہ کرام جنہوں نے یاد کیا جمع کیا ان کے نام عبداللہ بن مسعودؓ، عثمان بن عفانؓ ذوالنورین اور علی المرتضی رضی اللہ عنھم اجمعین وغیرہ ہیں ان سب نے

قرآن کو مصاحف میں لکھا اور یہ قرآن ان مختلف کیفیات اور حالات میں سے ہوتا ہوا جو نزول قرآن سے جمع قرآن تک وارد ہوئے ان تمام احوال کے مختلف ہونے کے ساتھ یہ قرآن مختلف نہیں ہوا بلکہ تمام حالات میں قرآن کریم ایک ہی رہا اور ہے۔

لہذا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور جو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اور جو اللہ تعالی نے جبریل امین کو سنایا اور جو جبریلؑ نے سنا؛ اور جو جبریل نے قرآن کریم کی شکل میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف نازل فرمانے کے لئے لائے؛ اور نبی علیہ الصلوۃ الاسلام کے سننے اور جبریل کے سننے میں کوئی فرق نہیں ہے؛ اور نبی علیہ کے لکھنے اور صحابہ کے جمع کرنے میں؛ اور ہمارے پڑھنے میں باوجود فرق ہونے کے قرآن اپنی اصل کے لحاظ سے ایک ہی ہے اس ساری کیفیات کے بدلنے کے باوجود اس قرآن میں کوئی فرق نہیں پڑا اور ان کیفیات کے بدل جانے سے حادث اور قدیم کا حکم اللہ تعالی کے الفاظ پر نہیں لگایا جا سکتا۔

سوال:۔کیا یہ قرآن کریم اللہ تعالی کا قول ہے؟

جواب:۔جی ہاں یہ اللہ تعالی کا قول ہے!

سوال:۔اگر پوچھا جائے کہ یہ کب نازل ہوا تھا؟

جواب:۔اس کا نزول (کب) کی حدود سے دور ہے!

سوال:۔اگر پوچھا جائے کہ یہ کہاں نازل ہوا تھا؟

جواب:۔اس کا نزول (کہاں) کی حدود و قیود سے وراء ہے!

سوال:۔اگر پوچھا جائے یہ قرآن کریم اللہ تعالی کی طرف سے کیسے نازل ہوا تھا؟

جواب:۔اس کا نزول کیفیاتِ کیفیہ سے بہت بلند ہے!

سوال:۔اگر پوچھا جائے کہ یہ قرآن کتنے زمانے یا مدت یا حالات میں نازل ہوا ہے؟

جواب:۔اس کا نزول ہر قسم کی کمیت سے بالا اور مدت سے کی امتداد سے وزا، اور حالات سے بے حال تھا!

سوال:۔اگر پوچھا جائے کہ اس کا نزول آواز سے ہوا یا بلا آواز کے ہوا تھا؟

جواب:۔تو جان لو اس کا نزول بلا آواز کے ہوا تھا، اور اگر کوئی شخص آواز وصوت کی حدود میں ان کو مقید کرتا ہے وہ بدعتی ہے اس سے کسی قسم کا تعلق رکھنے سے پرہیز کرنا چاہئے اور اللہ تعالی سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرنے والے ہیں؛

﴿......☆......﴾

﴿اللہ تعالی کی مشیت، رضاء اور اسکے امر کی حقیقت﴾

امام صاحب نے ارشاد فرمایا کہ مشیت اللہ تعالی کی صفت ہے جا چاہنے والا ہے اور ارادہ اللہ تعالی ی صفت ہے کیونکہ ہر کام کا مرید اور ہر چیز کا ارادہ کرنے والی اللہ تعالی کی ذات ہے اور امر اللہ تعالی کی صفت ہے جو حکم کرنے والی ذات ہے، اور علم اللہ تعالی کی صفت ہے جو عالم الملک والملکوت ذات ہے اور کلام اللہ تعالی کی صفت ہے جو متکلم کی صفت ازلی کے ساتھ متصف ہے؛

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

﴿فالھمھا فجورھا وتقوٰھا﴾ (الشمس:۸) (اللہ تعالیٰ فسق وفجور، اور تقوی و پرہیزگاری کا بھی الہام فرماتے ہیں)

اور اسی طرح موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿انا قد فتنا قومك من بعدك واضلهم السامری﴾ (طہ:۸۵)(اے موسیٰ ہم نے آپ کے کوہ طور پر جانے کے بعد آپ کی قوم کو آزمایا مگر انکو سامری نے گمراہ کردیا تھا؛

لہذا آزمائش میں ڈالنے والی ذات اللہ تعالی کی ذات ہے اور گمراہ بھی وہی کرتا ہے ہدایت بھی وہی دیتا ہے مگر برائی کی اللہ تعالی کی طرف ادب کا لحاظ رکھتے ہوئے نسبت نہیں کرسکتے؛

(۴۶)

ابو مطیع:۔کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالی کسی چیز کی تخلیق کو ناپسند کرتے ہوں مگر اسکا حکم کرتے ہوں؟ یا کسی چیز پسند تو کرتے ہوں مگر اس کا حکم نہ فرماتے ہوں؟

امام اعظم: ہاں ایسا ہوسکتا ہے

(۴۷)

ابو مطیع:۔میں نے پوچھا وہ کیسے ہوسکتا ہے؟

امام اعظم:

اللہ تعالی اسلام کے اختیار کرنے کا حکم دیتے ہیں؛ مگر کافر کے لئے قبول اسلام پسند نہیں فرماتے اور اسی طرح کافر کے لئے کفر اختیار کرنا تو پسند فرماتے ہیں مگر اپنی تمام مخلوقات میں سے کسی کو کفر اختیار کرنے کا حکم صادر نہیں فرماتے؛

(۴۸)

ابو مطیع:۔کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالی کسی چیز سے راضی ہوں مگر اس کے اختیار کرنے کا حکم نہ دیں

امام صاحب:۔ہاں ایسا ہوسکتا ہے جیسے عبادات نافلہ ہیں انکو اختیار کرنے کا اللہ تعالی نے حکم نہیں دیا اور اس کے عمل کرنے پر اللہ تعالی راضی ہوتے ہیں

(۴۹)

ابو مطیع:۔کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالی کسی چیز کا حکم دیں مگر اس سے راضی نہ ہوں؟

امام اعظم:

ایسا ہرگز نہیں ہوتا

(۵۰)

ابو مطیع:۔آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

امام اعظم:

کیونکہ جس چیز کا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے اس کے ساتھ اللہ راضی بھی ہوتے ہیں، اور جس چیز سے راضی ہوں اسی کے اختیار کرنے کا حکم بھی فرماتے ہیں؛

کیا تو دیکھتا نہیں؟ کہ اللہ تعالی ایمان سے راضی ہیں اور بندوں کو اسکے اختیار کرنے کا حکم دیا ہوا ہے؛ کیونکہ امر خداوندی اور اس کی رضاء، اصل میں یہ اللہ تعالی کی اطاعت اور فرمانبرداری کے دو مختلف پہلو ہیں؛

(۵۱)

ابومطیع:۔کیا اللہ تعالی کی مشیت اس کی مرضی کے تابع ہے یا اس کی مرضی کے خلاف ہے؟

امام اعظم:

اللہ تعالی کی مشیت ہی اس کی مرضی ہے!

﴿......☆......﴾

﴿اللہ تعالی کے بندوں کو عذاب کی وجہ﴾

(۵۲)

ابومطیع:۔کیا اللہ تعالی بندوں کو عذاب (اور سزا) اپنی رضاء کی وجہ سے دیتے ہیں یا ناراضگی کی وجہ سے دیتے ہیں؟

امام اعظم:

اللہ تعالی بندوں کو عذاب اس بناء پر دیتے ہیں کہ بندہ جب اللہ تعالی کی ناراضگی والا کام کرے کیونکہ اللہ تعالی کافر کو اس کے کفر کی وجہ سے عذاب دیتے ہیں مگر اس سیکفر یہ عمل سے راضی نہیں ہوتے؛ اس طرح انسانوں سے ارتکاب گناہ اللہ تعالی کی مرضی کے خلاف ہوتا ہے اور اللہ تعالی ان سے راضی نہیں ہوتے؛ اسی بناء پر مرتکب معاصی کو عذاب دیتے ہیں

(۵۳)

ابومطیع:۔کیا اللہ تعالی بندوں کو عذاب ایسے کاموں کی وجہ سے دیتے ہیں جو انکی مشیت اور چاہت کے مطابق ہوں یا ایسے اعمال کی وجہ سے جو انکی مشیت اور چاہت کے مطابق نہ ہوں؟

امام اعظم:

اللہ تعالی ان کاموں پر عذاب دیتے ہیں جو انکی مشیت اور چاہت کے مطابق ہوتے ہیں؛ کیونکہ اللہ تعالی کے عذاب کی وجہ کفر اور گناہ کے کاموں کا ارتکاب ہے؛ اور کافر کے لئے کفر اور اسی طرح عاصی کی معصیت اللہ تعالی کی مشیت کے عین مطابق ہوتی ہے؛

(۵۴)

ابومطیع:۔کیا آپ یہ بات نہیں کہہ چکے کہ: معاصی اور کفر یہ اعمال اللہ تعالی کی مشیت کی وجہ سے معرض وجود میں آتے ہیں؛ اور اللہ تعالی کی مشیت اس کی رضاء کی وجہ سے ہوتی ہے؟

امام اعظم:

ہاں بات تو ایسے ہی ہے کہ: مشیت باری تعالی اس کا ارادہ اس کا فیصلہ، اور اس کے علاوہ تمام صفات اللہ تعالی کی مرضی کی وجہ سے معرض وجود میں آتی ہیں؛ ہاں کبھی بندے سے صادر شدہ فعل اللہ تعالی کی مرضی اور مشیت دونوں کی موافقت کا تقاضا کرتا ہے جیسے اللہ تعالی کیلئے کئے جانے والے تمام نیکی اور فرمانبرداری والے کام؛

اور کبھی بندے سے صادر ہونے والے افعال اللہ تعالی کی مشیت کے ساتھ مگر اسکی مرضی کے خلاف صادر ہوتے ہیں جیسے انسان سے صادر ہونے والے گناہ اور برُے اعمال؛

....

نوٹ:

اسی کو آسان مثال سے یوں سمجھ لو کہ: اللہ تعالی نے کفار کو تو پیدا کیا ہے اور اس میں کسی کا کوئی شک اور اختلاف بھی نہیں اور اللہ تعالی کا فر کے کفر سے راضی نہیں ہے اسی طرح شراب خنزیر اور انکے استعمال کرنے سے صادر ہونے والے تمام افعال پیدا تو اللہ تعالی نے کئے مگر ان سے راضی نہیں ہے وغیرہ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو!

(۵۵)

ابو مطیع:۔اس سے تو یہ پتہ چلا کہ اللہ تعالی کا امر اور اسکی مشیت دو جداگانہ چیزیں ہیں؟

اگر بات ایسے ہی ہے تو یہ فرمائیں کہ اللہ تعالی کی مشیت اس کے حکم سے پہلے ہے؟ یا اللہ تعالی کا حکم اسکی مشیت سے پہلے ہے؟

امام اعظم:

اس کی مشیت اسکے حکم سے پہلے ہے؛

(۵۶)

ابو مطیع:۔تو کیا اللہ تعالی کی مشیت اس کی رضاء (مرضی کے عین مطابق) کی وجہ سے ہے یا نہیں؟

امام اعظم:

ہاں وہ اللہ تعالی کی رضاء کی وجہ سے ہے؛ اس جواب کے بعد مشیت باری تعالی کے درجات ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ؛

(۱) جو شخص اللہ تعالی کی مشیت کے مطابق عمل کرتا ہے وہ گویا اللہ تعالی کی رضاء کے مطابق عمل کرتا ہے؛

(۲) جو شخص اللہ تعالی کی مشیت اور اس کی اطاعت وفرمانبرداری اور اسکے حکم کی تعمیل میں عمل بجالاتا ہے وہ اللہ تعالی کے عدل وانصاف اور رضاء کے مطابق عمل بجالاتا ہے؛

(۳) اور جو شخص اللہ تعالی مشیت اس کے حکم کے بغیر عمل کرتا ہے، وہ اللہ کی رضاء پر عمل نہیں کرتا بلکہ وہ اللہ تعالی کی نافرمانی اور معصیت پر عمل کرتا ہے، اور اللہ تعالی کی معصیت میں اسکی رضاء شامل نہیں ہے

(۵۷)

ابو مطیع: (دوبارہ سوال کیا کہ)

کیا اللہ تعالی بندوں کو عذاب اپنی رضامندی والی باتوں پر دیں گے؛ یا ناراضگی والی باتوں پر دیں گے؟

امام اعظم:

اللہ تعالی بندوں اپنی ناراضگی والی باتوں عذاب پر دیں گے جیسے راہ معصیۃ اختیار کرنا وغیرہ؛ کیونکہ معصیت بندے کا فعل ہے اور مشیت اللہ تعالی کی صفت ہے اور اللہ تعالی کی اس کی صفات کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں

(۵۸)

ابو مطیع:۔میں نے پوچھا کیا اللہ تعالی بندوں کو اس بناء پر عذاب دیتے ہیں کہ وہ اس سے راضی ہوتے ہیں یا اس بناء پر عذاب دیتے ہیں کہ وہ اس سے ناراض ہوتے؟

امام اعظم:

بلکہ اللہ تعالی بندوں کو ایسے کاموں پر عذاب دیتے ہیں جو کفریہ اور اللہ تعالی کی رضامندی کی بجائے ناراضگی والے کام ہوتے لیکن اللہ تعالی

اس بات پر تو راضی ہوتے ہیں کہ ان کو عذاب دیا جائے اور ان سے اطاعات وفرمانبرداری والے کام چھوڑنے کی وجہ سے انتقام لیا جائے اور ان سے معاصی کے ارتکاب کی وجہ سے مؤاخذہ کیا جائے؛

(۵۹)

ابومطیع:۔کیا اللہ تعالی کس مؤمن کے لئے کفریہ اعمال کو اختیار کرنے کی چاہت کرتے ہیں یا نہیں؟

امام اعظم:

نہیں بلکہ اللہ تعالی کسی مؤمن کے لئے ایمان چاہتے ہیں، جیسے اللہ تعالی کافر کے لئے کفر چاہتے ہیں، اور جیسے زانی کے لئے زنا چاہتے ہیں ،اور جیسے چور کے لئے چوری کے عمل کو چاہتے ہیں ،اور جیسے اہل علم کے لئے حصول علم، اور اصحاب خیر کیلئے خیر اور اچھائی کے اختیار کرنے کو چاہتے ہیں،

اور اللہ تعالی کفار کے لئے اس وقت سے کفر چاہتے ہیں کہ ابھی کفار کو پیدا بھی نہیں کیا گیا تھا، اور انکے لئے ابھی یہ فیصلہ نہیں کیا تھا کہ اس مخلوق میں سے ایک گروہ کافر اور دوسرا گروہ گمراہ لوگوں کا ہوگا؛

(۶۰)

ابومطیع:۔میں نے کہا کہ: اللہ تعالی کفار کو عذاب دیتے ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالی نے انکو اپنی مرضی پوری کرنے کے لئے پیدا کیا ہے یا اس وجہ سے کہ انکا پیدا کرنا اس کی مرضی کے مطابق نہیں ہے؟

امام اعظم:

بلکہ اللہ تعالی ان کو عذاب دیتا ہے ایسی وجہ سے جسکے پیدا کرنا اسکی مرضی سے ہوا ہے؛

(۶۱)

ابومطیع:۔آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

امام اعظم:

کیونکہ اللہ تعالی کفار کو عذاب اور عقاب تو کفر کی وجہ سے دیتے ہیں اور کفر اللہ تعالی کی مرضیات میں سے نہیں معرض وجود میں آتا؛ اگر چہ اللہ تعالی اس بات پر تو راضی ہیں کہ کافر کی تخلیق کریں اور خاص کفر سے وہ راضی نہیں اسی طرح معصیت اللہ تعالی کی رضامندی نہیں کیونکہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا

﴿ولا یرضی لعبادہ الکفروان تشکرو یرضه لکم﴾(الزمر:۷)

اور اللہ تعالی اپنے بندوں کے کفر اختیار کرنے پر راضی نہیں ہوتے اور اگر تم اللہ تعالی کا شکر کروگے تو وہ تم سے راضی ہو جائے گا

﴿باب کفر اور معاصی اور انکی تخلیق اللہ تعالی کی مشیت کا کا بیان﴾

(۶۲)

ابومطیع:۔کیا آپ نے یہ نہیں کہا کہ معاصی اور کفر اللہ تعالی کی مشیت کی وجہ سے معرض وجود میں آتے ہیں اور کیا اسکی مشیت اس کی رضامندی کا دوسرا نام نہیں ہے؟

امام اعظم:

ہاں ہم نے اس سے پہلے کہا ہے کہ :''مشیت باری تعالی ،اس کا ارادہ ،اس کا فیصلہ ،اوراس کے علاوہ تمام صفات اللہ تعالی کی مرضی کی وجہ سے ہی معرض وجود میں آتے ہیں ؛

ہاں کبھی بندے سے صادر شدہ فعل اللہ تعالی کی مرضی اور مشیت دونوں کا تقاضا کرتا ہے جیسے اللہ تعالی کے تمام نیکی اور فرمانبرداری والے کام ؛

اور کبھی بندے سے صادر ہونے والے فعل صرف مشیت باری تعالی کے ساتھ مگر اللہ تعالی کی مرضی کے خلاف صادر ہوتے ہیں جیسے انسان سے صادر ہونے والے گناہ اور کفر اور تمام بُرے اعمال''

اس کو اعیان میں اعتبار کر کے بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے

کیونکہ اللہ تعالی نے خاص کافر کو پیدا کیا اور اس میں کوئی اختلاف والی بات نہیں ہے جیسے ابلیس کی تخلیق ہے؛اب اللہ تعالی اسکی تخلیق پر تو راضی تھے مگر اللہ تعالی کفر یا تخلیق ابلیس یا اسکے فسق پر ہرگز راضی نہ تھے ؛

اور اسی طرح شراب اور خنزیر کے پیدا کرنے پر اللہ تعالی راضی تو تھے مگر خاص انکو پیدا کرنے میں راضی نہ تھے اور اسی طرح کی صورت احوال اعیان سے آگے بڑھ انسانی افعال میں سمجھ لینی چاہئے ؛

(۶۳)

ابو مطیع :۔میں نے پوچھا کیوں آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

امام اعظم :

اللہ تعالی نے ابلیس کو پیدا کیا اور اس کے پیدا کرنے سے وہ راضی بھی تھا کہ اس لعین پیدا کرے ؛مگر اس کے نسق و فجور اور انسانوں کے اغواء کرنے کے عمل سے راضی نہیں تھا ؛اسی طرح شراب ،خنزیر کو پیدا کرنے پر وہ راضی تو تھا مگر انکے برے اثرات کی وجہ سے اللہ تعالی خاص ان سے راضی نہیں تھا ؛

(۶۴)

ابو مطیع :۔آخر اس کی کیا وجہ ہے اور ایسا کیوں ہے؟

امام اعظم :

اس لئے کہ اگر اللہ تعالی شراب سے راضی ہوتے تو انکو شراب پینے والے سے بھی راضی ہونا چاہئے تھا ؛ کیونکہ وہ شخص شراب خوری اسی کی رضا سے کرتا ہے ؛لیکن اللہ تعالی شراب اور ابلیس سے انکے افعال اور نتیجہ کی وجہ سے راضی نہیں ہے لیکن محمد ﷺ سے بمع آپکے تمام اعمال کے راضی ہے ؛

﴿ مخلوقات کی تخلیق اللہ تعالی نے اپنی قدرت سے فطرت پر پیدا کی ہے ﴾

امام اعظم نے بات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ابتدائے تخلیق کے لحاظ سے اللہ تعالی نے اپنی مخلوق کی تین قسمیں بتائی ہیں :

(۱) مطیعین :۔اللہ تعالی نے تمام ملائکہ کو صرف اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے پیدا کیا ہے ،اور انکو ہر قسم کی نافرمانی اور گناہ سے محفوظ پیدا کیا ہے ؛سوائے ہاروت اور ماروت کے ان کو باقی فرشتوں کی تخلیق کے اصل قاعدے مستثنی کیا کر کے پیدا کیا ہے ؛

(۲) متمردین :۔تمام شیاطین کو اللہ تعالی نے شر اور فساد کے لئے پیدا کیا ہے ؛ سوائے ایک شیطان کے جو رسول اللہ ﷺ پر مسلط کیا گیا تھا جسکا نام ھام بن ھیم بن قیس بن ابلیس تھا ؛اس نے نبی ﷺ سے ملاقات کی تو آپؐ کے دست مبارک پر مسلمان ہوگیا تھا اور آپ

ﷺ نے اسکو سورۃ الواقعہ، سورۃ المرسلات، سورۃ النباء، سورۃ التکویر، سورۃ الکافرون، سورۃ الاخلاص، اور المعوذتین کی تعلیم دی تھی؛ یہ شیطان عام شیطانوں کی تخلیقی فطرت سے مستثنیٰ پیدا کیا گیا تھا؛

(۳) فطریین: انسانوں اور جنوں کو اللہ تعالی نے انکی فطرت پر پیدا کیا؛

نوٹ: اور اللہ تعالی نے تمام انسانوں کو پیدا فرماتے ہوئے کفر اور اسلام سے سالم رکھا اب جو چاہے اسلام قبول کر لے اور جو چاہے کفر اختیار کر لے؛ پھر ان کو معصوم پیدا نہیں فرمایا بلکہ گناہ کرنا انکی فطرت میں رکھ دیا؛ سوائے انبیاء اور رسولوں کے کیونکہ انبیاء کا طبقہ کبائر سے محفوظ کر دیا گیا ہے وجہ اس کی یہ کہ اگر انکو گناہ سے محفوظ نہ کیا جاتا تو اللہ تعالی کے پیغام پہچانے میں خلل واقع ہو جاتا اور بعض جھوٹے لوگ دعوائے نبوت کرتے اور لوگوں کو گمراہ کرتے اسی لئے جھوٹا آدمی نبوت کی اہلیت سے محروم ہو جاتا ہے البتہ ان پاکیزہ ہستیوں کے لئے صغائر اور معمولی بھول چوک بشری تقاضوں کے پیش نظر جائز رکھی گئی ہے تاکہ عام انسان ان کو مافوق الفطرت ہستیاں نہ سمجھنا شروع کر دی کیونکہ اس سے نبوت کا اصل مقصد فوت ہو جاتا؛

(۶۵)

ابو مطیع: ۔اس بارہ میں آپکی کیا رائے ہے جو یہودی لوگ کہتے ہیں:

﴿یداللہ مغلولۃ غلت ایدیھم﴾ (المائدۃ:٤٦) (اللہ تعالی کے ھاتھ بندھے ہوئے ہیں)

تو کیا اللہ تعالی ان کے اس قول پر راضی تھے یا انہوں نے اپنی مرضی سے یہ بات کہی ہے؛

امام اعظم:

نہیں اس بات کے کہنے میں اللہ تعالی کی مرضی شامل نہیں تھی اس قول کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

سوال: ۔آپ ان سے پوچھیں کہ اگر اللہ تعالی چاہے تو ساری مخلوق کو فرشتوں کی طرح اپنا مطیع اور فرمان بردار بنا سکتے تھے یا نہیں؟ اور کیا اس بات پر اللہ تعالی اس بات پر قادر ہیں یا نہیں؟

جواب: ۔

(۱) اگر وہ نہیں میں جواب دیتا ہے؛ تو اللہ تعالی کے بارے میں وہ بات کرتے ہیں جو خود اللہ تعالی نے اپنے بارے میں نہیں کی؛ کیونکہ اللہ تعالی کا قول ہے:

﴿وھوالقاھر فوق عبادہ﴾ (الانعام:١٨) (وہ اللہ تعالی اپنے بندوں پر غالب رہنے والا ہے)

اور دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے کہ

﴿قل ھوالقادر علی ان یبعث علیکم عذابامن فوقکم﴾ (الانعام:٦٥) (اے نبیؐ آپ فرما دیجئے کہ: اللہ تعالی تعالی وہ ذات ہے جو قادر ہے اس بات پر کہ تم میں سے کسی پر عذب نازل فرما دے؛)

اور اس جواب کے ذریعے جوانہوں نے اوپر دیا ہے وہ لوگ اللہ تعالی پر اپنی مطیع اور فرمانبردار مخلوق پیدا نہ کر سکنے کا الزام لگا رہے ہیں اور اس بات کا دعوی کرر ہے ہیں کہ اللہ تعالی محتاج اور مجبور ہیں؛

(۲) اور اگر وہ مندرجہ بالا سوال کا جواب ہاں میں دیں اور کہیں کہ ہاں اللہ تعالی سب مخلوقات کو فرشتوں کی طرح بنانے پر قادر ہیں کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے: ۔

﴿قل فللہ الحجۃ البالغۃ فلو شاء لھداکم اجمعین﴾ (الانعام:١٤٩) (اے نبی ﷺ آپ فرما دیجئے کہ صحیح معنوں میں حجۃ تو اللہ تعالی کے لئے ثابت ہے اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا)

اور دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

﴿لوشاء لجعلكم امة واحدة ولكن ليبلوكم فى ما آتاكم﴾ (المائدة:٤٨) (اگر اللہ تعالی چاہتا تو تم سب کو ایک اُمت بنا دیتا لیکن اللہ تعالی نے جو ہدایت لوگوں کو دی ہے اس کی بناء پر اللہ تعالی تم سب کو آزماتے ہیں)

سوال:۔اور ان سے پوچھنا چاہئے کہ کیا اللہ تعالی ابلیس کو جبریلؑ کی طرح فرمانبردار اور مطیع بنانے کی طاقت رکھتے ہیں یا نہیں؟

جواب:۔اگر وہ جواب نہیں میں دیں اور کہیں کہ اللہ تعالی اس بات کی قدرت نہیں رکھتے؛ تو انہوں نے اپنی بات کا خود رد کر دیا ہے؛ اور اللہ تعالی کی قدرت کاملہ جیسی صفات کا انکار کر دیا؛

سوال:۔اگر کوئی شخص یہ پوچھے کہ: جو شخص زنا کرتا ہے، یا چوری کرتا ہے، یا کسی پاک باز شخصیت پر تہمت لگا تا ہے، تو کیا یہاں اس کا یہ عمل اللہ تعالی کی مشیت کی وجہ سے نہیں؟

جواب:۔ہاں یہ سب کچھ اللہ تعالی کی مشیت کی وجہ سے ہی ہوتا ہے؛

سوال:۔تو پھر اس پر سزا کے طور پر حد کیوں جاری کی جاتی ہے؟

جواب:۔اسکو کہا جائے گا کہ اس پر حد تو اللہ تعالی کا حکم اور اور اس کے امر کی تکمیل کے لئے جاری کی جاتی ہے کیونکہ مجرم پر حد جاری کرنے کا حکم اللہ تعالی نے دیا ہے، لہذا اس کے حکم کی تعمیل اس کی مشیت کی تکمیل کے لئے کی جائے گی کیونکہ اگر غلام کا چوری کی وجہ سے ہاتھ کاٹا جائے تو یہ کام دو وجوہ کی بناء ہوگا:

(ایک) تو اس لئے تاکہ اللہ تعالی کی مشیت پوری ہو؛

(دوسرا) اس لئے تاکہ لوگوں کے حقوق کی اچھی طرح حفاظت ہو سکے؛

اب اگر لوگ مجرم کے جرم کو معاف کر دیں اور اس کو آزاد کر دیں تو انکا معاف کرنا بھی قابل تعریف ہوگا؛

اور یہ دونوں کام یعنی چور کا چوری کرنا اور اس جرم میں بطور سزاء اس کا ہاتھ کاٹا جانا دونوں کام اللہ تعالی کی مشیت کی سے ہیں؛ یعنی گناہگار سے اس کا گناہ اللہ تعالی کی مشیت کی وجہ سے ہوا، اور اس جرم پر حد جاری ہونا بھی اللہ تعالی کی مشیت پوری کرنے کے لئے لگائی گئی اگر چہ ایک کام میں اللہ تعالی کی رضا شامل ہے اور دوسرے کام میں رضا شامل نہیں ہے؛ لہذا تمام ایسے کام جن میں احکام شرعیہ کی مخالفت کی گئی ہے وہ اللہ تعالی کی مشیت کے عین مطابق ہونے کے باوجود اسکی رضامندی کی بجائے ناراضگی کا ذریعہ ہیں؛ اور ایسا شخص اپنے اس قسم کے افعال میں راہ عدل کی بجائے راہ ظلم اختیار کئے ہوئے ہے؛

اگر تو یہ بات واضح ہوگئی ہے تو اب یہ سوال کرنا کہ "مجرم پر حد کیوں جاری کی جاتی ہے؟" یہ سوال فاسد اور بے معنی ہوگیا ہے؛ کیونکہ یہ سوال کرنے والے لوگ اللہ تعالی کے بہت سارے گناہ کے کاموں میں اسکی مشیت ثابت نہیں کرتے؛ بلکہ انکے نزدیک بہت سارے کام اللہ تعالی کی مشیت کے بغیر ہی صادر ہو جاتے ہیں لہذا انکے نزدیک ایسے کام جو اللہ تعالی کی مشیت کے بغیر صادر ہوں ان پر حد جاری نہیں ہونی چاہئے؛ مثلاً اگر کوئی شخص شراب خوری کرتا ہے یا اس کے جتنے معاصی ہیں وہ سارے اللہ تعالی کی مشیت کی وجہ سے ہیں ان پر حد بھی جاری نہ ہونی جبکہ امام صاحب نے یہاں مسئلہ واضح کر دیا کہ اللہ تعالی کی رضاء سے کیا گیا عمل اسکی خوشنودی کا باعث ہے؛ جبکہ اسکی مشیت سے کیا گیا کوئی بھی عمل ضروری نہیں کہ اس کی خشنودی کا باعث ہو؛

﴿......☆......﴾

﴿ایمان اور گناہ کا تعلقاورمؤمنین کی تکفیر﴾

امام صاحب سے نسخہ حسینیہ میں منقول ہے:

فرمایا اور جان لو: کہ کسی مؤمن کو گناہ کی وجہ سے نہ تو کافر کہا جائے گا اور نہ ہی اس کو ایمان سے خارج جان کر اس کے بارے میں کفر کا فتوی دیا جائے گا؛ اس مسئلہ کو ایسے سمجھو جیسے نیکیاں کرنے والا شخص اپنی نیکیوں کے زور پر دائرۂ کفر سے نکل کر احاطۂ ایمان میں داخل نہیں ہوسکتا تاوقتیکہ وہ لوازمات ایمان نہ پورے کرلے؛ اسی طرح کوئی مؤمن چاہے جتنے بھی گناہ کرتا رہے وہ اس وقت تک دائرۂ کفر میں داخل نہیں ہوسکتا جب تک دائرۂ کفر میں داخل ہونے کا باقاعدہ اقرار نہ کرلے؛

(۱) اور اسکی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے

﴿یاایھاالذین آمنواتوبواالی اللہ توبۃ نصوحا﴾(التحریم:۸) (اے وہ لوگو جو ایمان لاچکے ہو اللہ تعالی کی بارگاہ میں پکی سچی توبہ کرو)

اب اس آیت میں ایمان والوں کے ایماندار ہونے کا اقرار بھی ہے اور ا نکو اللہ تعالی کی بارگاہ میں توبہ کا حکم بھی ہے اگرچہ ان سے زنا شراب خوری وغیرہ جیسے ہر قسم کے گناہوں کا ارتکاب ہورہا ہے؛

(۲) اسی طرح قصۂ آدم علیہ السلام میں آدم علیہ السلام کو درخت کا پھل کھانے سے منع کیا گیا تھا اور جب غلطی سے آدمؑ نیاسی درخت ممنوعہ کا پھل کھالیا تو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس کا تذکرہ ان الفاظ سے فرمایا:

﴿وعصٰی آدم ربہٗ فغوی﴾ (طہ:۱۲۱) (آدمؑ نے اپنے رب تعالی کی نافرمانی کی؛ اس مقام پر آدم وعلی نبینا علیہ السلام والثناء کے بارے میں یہ نہیں کہا گیا: وکفر آدم؛ یعنی آدمؑ نے اپنے پروردگار کا کفر کیا؛

(۳) اور اسی طرح ہاروت اور ماروت نے جب شراب پی؛ اور زنا کا ارادہ کیا؛ تو اللہ کی طرف سے انہوں نے دنیاوی عذاب کو آخرت کے عذاب پر ترجیح دی؛ اور انکے اس عمل پر کفر کا فیصلہ نہیں دیا گیا؛ اور نہ ہی انہیں کافر کہا گیا ہے اسی طرح جو شخص گناہ کا ارتکاب کرنے والا ہے اس کی تکفیر نہ کی جائے گی؛

(۴) اور اسی طرح ایک روایت رسول اللہ ﷺ سے ان الفاظ میں مروی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں ہدایت یافتہ ہونے کی سات نشانیاں ہیں: اور یہی اہل السنّت والجماعت کی علامات ہیں اگر کوئی شخص ان میں سے جتنی باتوں کے خلاف عمل کرتا یا عقیدۃ رکھتا ہے وہ اتنا ہی اہل السنّت والجماعت کے راستے دور ہے اور وہ سات باتیں مندرجہ ذیل ہیں؛

(۱) اہل قبلہ (یعنی جو حضور ﷺ کے لائے ہوئے دین پر بلا کسی شرط وقید ایمان لاتا ہے) کے بارے میں کفر، شرک، یا منافقت، کا فتوی یا گواہی نہیں دیتے؛

(۲) لوگوں کی دلوں میں چھپی ہوئی باتوں کو کریدنے کی بجائے ان کا معاملہ اور فیصلہ اللہ تعالی کے سپرد کردیتے ہیں؛

(۳) اہل قبلہ میں سے اگر کوئی مرجائے اس کی نماز جنازہ میں شریک ہوتے ہیں؛

(۴) پانچ نمازیں اور جمعہ، ہر نیک وبد امام کی اقتداء میں باجماعت ادا کرتے ہیں؛

(۵) ہر دشمن اسلام کے خلاف جہاد کرنے کے لئے ہر نیکو بد خلیفہ اور امیر کی اطاعت کرتے ہیں؛

(۶) مسلمانوں کے کسی امام اور مقتداء کے خلاف مسلح بغاوت نہیں کرتے؛ اگرچہ وہ ظلم وستم کا بازار گرم رکھے، البتہ اسکے لئے اصلاح اور برے راہ سے عافیت کی اللہ تعالی سے دعا کرتے رہتے ہیں، اسکی تباہی اور ہلاکت کی بددعا نہیں کرتے؛

(۷) تمام خواہشات نفسانی کو چھوڑنے کی کوشش کرتے ہیں، اس لئے کہ خواہشات نفسانی اول سے آخر تک باطل پر مبنی ہیں؛

(۲۶)

ابومطیع:۔ میں نے کہا جو شخص گناہ گار کو اسکے گناہ کی وجہ سے کافر کہے اسکا جواب کیا ہوگا؟

امام اعظم:

اس کو جواب میں یوں کہا جائے کہ:

(۱) اللہ تعالیٰ نے حضرت یونسؑ کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا:

﴿وذالنون اذذهب مغاضبافظنّ ان لن نّقدرعليه فنادیٰ فی الظّلمات ان لااله الاانت سُبحانك انّی کُنتُ من الظّالمين﴾(الانبیاء:۸۷) (کہ مچھلی والا (یونسؑ) جب غصہ کی وجہ سے بستی چھوڑ کر چلے گئے شائد وہ یہ خیال کرتے ہوں کہ ہم اس کے پیش آمدہ حالات پر قدرت نہیں رکھتے، پھر وہ ہماری قدرتوں کے آشکارہ ہونے پر اندھیروں میں پکارنے لگے کہ: اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے؛ میں تو ہمیشہ سے ہی ظالموں میں سے رہا ہوں)

ان آیات میں یونسؑ کا وہ واقعہ ذکر کیا گیا ہے؛ جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر اس بستی کو چھوڑ کر چلے گئے تھے جس میں آپؑ کو نبی بنا کر بھیجا گیا تھا؛ ابھی راستے میں کشتی پر سوار تھے کہ طوفان آ گیا لوگوں نے کہا ہم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جو اپنے مالک سے بھاگا ہوا ہے؛ معلوم نہ ہونے پر قرعہ کے ذریعے معلوم کیا گیا جو اس دور کی شریعت میں جائز تھا، اور ہر مرتبہ قرعہ میں یونسؑ کا نام نکلا؛ جس پر انہوں نے لوگوں کے کہنے پر اپنی مرضی سمندر میں چھلانگ لگا دی؛ اللہ تعالیٰ نے ایک خاص مچھلی کو حکم دیا اس نے آپؑ کو نگل لیا؛ اب یونسؑ ہر طرف جب اندھیرے میں گھرے ہوئے تھے تو اس اندھیرے میں جو مچھلی کے پیٹ، اور سمندر کی تہہ، اور کالی رات میں تھا، تو یونسؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور یہ دعاء پڑھی؛ قرآن کریم کی آیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے یونسؑ کے اس عمل پر ان کو ظالم مؤمن کہا گیا ہے کافر یا منافق نہیں کہا گیا ہے؛

(۲) اور اسی طرح یوسف علیہ اسلام کے بھائیوں نے:

﴿قالوا ياابانااستغفر لناذنوبنااناكناخاطئين﴾(یوسف:۹۷) (کہا انہوں نے اے ہمارے باپ! ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کر کہ ہمارے گناہ اور خطائیں معاف ہوں) یہاں بھایوں کے برے عمل کی وجہ سے انکو گناہ گار کہا گیا ہے کافر نہیں کہا گیا ہے؛

(۳) اسی طرح حضرت رسول کریمؐ کو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا:

﴿ليغفر لك الله ماتقدم من ذنبك وماتأخر﴾(فتح:۲) (تا کہ اللہ تعالیٰ آپکے آئندہ اور گذشتہ گناہ معاف فرمادے)

گناہ معاف کئے جانے کا کہا گیا ہے کفر میں مبتلاء ہونے یا کفر کی معافی دئے جانے کا نہیں کہا گیا؛

نوٹ: اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا:

﴿استغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات﴾(محمد:) (اے نبی ﷺ اپنے اور تمام مؤمن مردوں اور عورتوں سے گناہوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے توبہ کیجئے)

اس میں اپنے کفر یا کافروں کے لئے توبہ کرنے کا نہیں کہا گیا؛

(۴) اسی طرح جب موسیٰؑ نے ایک بنی اسرائیلی کو قتل کیا تو ان کو اس قتل کی وجہ سے گناہ گار کہا گیا نہ کہ کافر؛ لہذا ارتکاب گناہ سے خطا کار یا غلطی کا مرتکب قرار دیا جا سکتا ہے؛ نہ کہ اس بارے میں کفر کا فیصلہ صادر کیا جائے گا؛

﴿......☆......﴾

﴿ایمان میں شک کی حقیقت اور اسکا حکم

ابو مطیع: جب کوئی شخص کہے ان شاء الله میں مؤمن ہوں؛ تو اس کو جواب میں کیا کہا جائے گا؟

امام اعظم: نے فرمایا کہ اسکو جواب میں کہا جائے گا

(۱) اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿ان الله وملئكته يصلون على النبى،ياايها الذين آمنوا صلّواعليه وسلموا تسليما﴾ (الاحزاب:٥٦) (واقعی اللہ تعالی نبی ﷺ پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور اللہ تعالی کے فرشتے نبی ﷺ کے لئے کثرت سے دعا کرتے ہیں؛ اے ایمان والو! تم بھی کثرت سے نبی ﷺ پر درود (نزول رحمت باری تعالی) کی دعا کیا کرو)

اب اگر تم مؤمن ہو تو نبی ﷺ پر درود پڑھو اور اگر مؤمن نہیں تو نہ پڑھو؛

(۲) اور اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

﴿ياايها الذين امنوا اذانودى للصّلوة من يّوم الجمعة فاسعواالى ذكر الله﴾ (الجمعة:٩) (اے ایمان والو جب جمعہ کے دن نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف پوری کوشش سے دوڑ پڑو)

اب اگر آپ ایمان والے ہو تو نماز جمعہ کا حکم تم پر لاگو ہوگا اگر ایمان والے نہیں تو بات ہی ختم ہو جاتی ہے؛

اور اسکی دلیل یہ بھی ہے کہ:۔

(حديث هشدهم)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اللہ کے بارہ میں شک کرتا ہے اس کا یوں شک کرنا اس کی تمام نیکیوں کو زائل اور باطل کرنے کا باعث بن جاتا ہے؛ اور جو شخص ایمان لے آتا ہے اور گناہوں سے علیحدگی اختیار کر لیتا ہے؛ اب اس کے لئے مغفرت کی امید کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا اور عذاب کا خوف بھی ہے؛ یعنی اللہ چاہے تو اس کو معاف کر دے اور چاہے تو اس کے گناہوں کی وجہ سے اسکو سزا دے؛

سوال:۔ سائل نے حضرت معاذؓ سے وضاحت چاہتے ہوئے کہا کہ اسکا مطلب یہ ہوا کہ جیسے شک کی سے ایمان اور تمام نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں اسی طرح ایمان لانے کی وجہ سے بندے کے تمام گناہ زائل ہو جاتے ہیں؟

جواب:۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب دینے کے انداز میں توثیق کرتے ہوئے کہا: قسم بخدا! میں نے اس آدمی سے زیادہ سمجھ دار آدمی نہیں دیکھا؛

﴿یہ بات کہنا کہ میں نہیں جانتا میں مسلمان ہوں یا نہیں﴾

(٦٨)

ابو مطیع:۔ اگر کسی شخص سے پوچھا جائے کہ: تو مؤمن ہے یا نہیں؟ اور وہ جواب دے کہ میں نہیں جانتا؛

امام اعظم نے ایسے شخص کے بارے میں سوال و جواب کے ذریعے بات اچھی طرح واضح کر کے سمجھائی ہے؛ اور فرمایا کہ:

سوال:۔ اس سے پوچھا جائے کہ تیرا یہ کہنا "میں نہیں جانتا" عدل کی وجہ سے ہے، یا ظلم کی وجہ سے، یعنی تم یہ عقیدہ رکھتے ہو کہ: اللہ تعالی عدل و انصاف کرتے ہیں اور کسی پر ظلم و زیادتی نہیں کرتے یا اس کے علاوہ کسی اور بناء پر تم نے یہ کہا ہے؟

جواب:۔ اگر وہ کہے کہ اللہ تعالی کے عدل کے قائل ہونے کی وجہ سے یہ بات کہی ہے؛

سوال:۔ تو اس سے پوچھو کہ: جو دنیا میں اللہ تعالی کا طریقۂ عدل ہے؟ کیا آخرت میں بھی وہی طریقۂ عدل ہے یا وہاں کوئی اور طریقہ ہے؟

جواب:۔اگروہ ہاں میں جواب دے اور کہے کہ اللہ تعالیٰ کا طریقۂ عدل وانصاف دنیاء وآخرت میں یکساں ہے

سوال:۔تو اس سے پوچھو کہ :تم (۱) عذاب قبر؛ (۲) منکر نکیر اور (۳) ہر اچھی اور بری تقدیر کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں؟

جواب:۔

(۱) اگروہ جواب دے کہ: ہاں میں ان سب باتوں کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے پر ایمان رکھتا ہوں؛

امام اعظم: نے فرمایا: اس کو مؤمن کہیں گے؛

(۲) اور اگروہ جواب میں پھر یہی کہے کہ: ''میں نہیں جانتا''

امام اعظم: نے فرمایا کہ تو اس کو جواب میں یوں کہو کہ: نہ تم جانتے ہو، نہ سمجھتے ہو، اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا وآخرت میں تمہاری کامیابی بھی ممکن نہیں ہے؛

﴿......☆......﴾

﴿جنت اور دوزخ کے بارے میں﴾

(۲۹)

ابومطیع:۔جو شخص یہ کہے کہ جنت اور دوزخ اللہ تعالیٰ کی پیدہ شدہ مخلوق نہیں بلکہ دائمی اور خود بخود سے ہیں کسی خالق کی تخلیق نہیں ہیں؛ یا قیامت کے دن انکو پیدا کیا جائے گا؛

امام اعظم:

اس سے پوچھو کہ: جنت اور جہنم تمہارے نزدیک شی ء کی تعریف میں آتی ہیں یا نہیں؟ اگروہ کہے کہ ہاں شی ء کی تعریف میں آتی ہیں؛

تو اسکو بتادو کہ: (۱) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿الله خالقُ كل شىءٍ﴾ (الزمر:۶۲)(اللہ تعالیٰ ہر شے ء کے خالق ہیں)

اور (۲) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿انّا كل شىءٍ خلقناه بقدر﴾ (القمر:۴۹)(ہم نے ہر شی ءکو ایک (menue) تقدیر کے ساتھ تخلیق کیا ہے)

اور اس کے علاوہ آگ کی پہلے سے تخلیق شدہ ہونے کی وجہ سے (۳) ارشاد ربانی ہے:

﴿ألنّار يُعرضُون عليهاغُدوّا وعشيا﴾ (الغافر:۴۶)(اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور عذاب، صبح وشام آل فرعون پر آگ پیش کی جاتی ہے)

....

نوٹ: اب جو چیز وقت کی حدود میں محدود ہوجائے وہ مخلوق ہی ہوسکتی ہے؛ اور اس کا خالق بھی کوئی نہ کوئی ماننا پڑے گا؛ وہ حدود خواہ ایک طرف ہوں جسے انسان، جنت' دوزخ' ملائکہ' حور، وغلمان کیونکہ: ان کی زندگی کی ابتداء ہے مگر انتہاء نہیں ہے؛

اور دوسری طرف وہ مخلوقات ہیں کہ ان کی ابتداء بھی ہے اور اس کی انتہاء بھی ہے جیسے حیوانات اور دنیا کی تمام دوسری مخلوقات کیونکہ انکی دونوں اطراف میں فناء کی چادر تنی ہوئی ہے؛ جبکہ انسان جنت دوزخ ملائکہ وغیرہ پر ایک طرف عدم ہے دوسری طرف دوام ہے؛ جیسے ارشاد ربانی ہے: هل اتى على الانسان حين من الدهر لم يكن شيئاً مذكورا یعنی کیا انسان پر ایک ایسا وقت نہیں آیا جس میں وہ اس قابل نہ کہ اس کا تذکرہ بھی کیا جائے؛ یہ ہی اس کا عدم ہے؛ پھر اس کو وجود ملا؛ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: انا خلقنا الانسان من نطفةٍ امشاجٍ نبتليه فجعلناه سميعابصيراً؛ یعنی ہم نے انسان کہ نطفہ کی آمیزش اور ٹپک سے بنایا

اور پھراس کوسمیع وبصیر کے درجہ تک جا پہنچایا؛اس کے سمیع اور بصیر بنائے جانے کی صفت بتا رہی ہے کہ اب اس پر آئندہ کو عدم نہیں آئے گا بلکہ انکو جوایک نوع کی زندگی دے دی گئی ہے اب اسکا ایک سلسلہ ہے جوعلی الدوام یونہی چلتا رہے گا البتہ اس کی کیفیت میں تبدیلی آتی رہے گی؛

خلاصہ کلام: یہ کہ اللہ تعالی کی تمام مخلوقات کسی نہ کسی طرف میں محدود ہونے کی وجہ سے اس کی مخلوقات کے زمرے میں شامل ہوجاتی ہیں دوام اور ہمیشگی کسی پر بھی نہیں ہے؛

(۶۹)

ابومطیع:۔

سوال: اگرکوئی شخص یہ کہے کہ جنت اور جہنم فنا ہوجائیں گی؛

جواب: تو اس سے کہو کہ: اللہ تعالی نے اپنی آخرت کی نعمتوں کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا ہے:

﴿لا مقطوعة ولا ممنوعة﴾(الواقعة:۳۳)(وہ نعمتیں جواللہ تعالی کی طرف سے ملیں گی وہ نہ تو (مقطوع) ختم ہونگی اور نہ ہی ان کے ملنے کے بعد ان کے حصول میں کوئی چیز مانع ہوگی)

سوال:۔اور اگر کوئی کہے کہ جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہونے کے بعد جنت اور دوزخ فنا ہوجائیں گی؛

جواب:۔وہ شخص اپنے اس قول کی بنا پر اللہ تعالی سے کفر کررہا ہے؛ کیونکہ وہ شخص اللہ تعالی کی نعمتوں اور اسکے عذاب کے دائمی ہونے کا انکار کررہا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جنتی لوگوں کے جنت اور جہنمی لوگوں کے جہنمی ہونے پر (خالدین) اسکے دائمی ہونے کی قید لگائی ہے اور یہ شخص جنت اور جہنم کے خلود اور اسکی ہمیشگی کا انکار کرنے کی وجہ سے اللہ تعالی سے کفر کررہا ہے؛

……☆……

﴿علم کلام کا فائدہ اوراس کی تعلیم کی حد﴾

(۷۰)

ابومطیع:۔فرماتے ہیں کہ مجھے امام اعظم نے فرمایا کہ:

علم کلام کا مقصد یہ ہے کہ جس سے بات کی جائے اسکوصحیح رہنمائی مھیا کی جائے؛اس کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ مخاطب کو لاجواب کرکے؛ اور اسی کو کامیابی سمجھ لیا جائے؛

کیونکہ کسی کو لاجواب کرنا تو معجزۃ ہوتا ہے اور معجزہ اللہ تعالی کی طرف سے صرف انبیاء کو دیا جاتا ہے یہ غیرانبیاء کو نہیں دیا جاتا اور نہ ہی غیر انبیاء کو یہ بات زیبا ہے ایسا طریقہ کلام اختیار کریں جس سے انکی کلام میں انبیاء والا طریق بن جائے؛

اور جبکہ ہمارے نزدیک جنت اور جہنم موجود ہیں اب اس کے بارے میں کسی کو لاجواب کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے؛ اور اہم بات یہ ہے کہ اسکو اللہ تعالی پر ایمان لانے کی دعوت دی جائے تو باقی ساری باتیں وہ خود بخود مان جائے گا

﴿تذکرۂ روز قیامت﴾

اور اسی بناء پر ہم روز قیامت کو (شیء) نہیں کہہ سکتے کیونکہ ہمارے نزدیک تا حال وہ موجود نہیں ہے اور نہ ہی اسکو تخلیق کیا جاچکا ہے جبکہ معتزلہ لوگ کہتے ہیں کہ روز قیامت تخلیق کیا جاچکا ہے اگرچہ زندہ لوگوں پر وہ ظاہر نہیں ہوتا البتہ جب کسی زندہ شخص پر موت واقع ہوتی ہے تو اس کے لئے قیامت ظاہر ہوجاتی ہے؛ اور انکی دلیل اس بارے میں یہ ہے من مات فقد قامت قیامته؛ یعنی جوشخص مرگیا اس کی قیامت واقع ہوگئی؛ جبکہ ہم یہ کہتے ہیں جس چیز کا اثر زندہ اشخاص پر نہ ہو اس کا موجود ہونے کا اقرار بے معنی چیز ہے؛

اورہم یوں کہیں گے کہ:اس کے لئے سعادت یا شقاوت کا حال تو قبر میں ظاہر ہوگا ہے کہ جب اسپر قبر کو تنگ یا کشادہ کردیا جائیگا مگر اس کا پورا بدلہ ملنے کا وقت ابھی نہیں آیا

دوسری بات یہ کہ جب اسکی قبر کواس کے لئے جنت کا باغ یا جہنم کا گڑھا بنا دیا جائے ؛یا انسان کی روح ایمان یا کفر کے عالم میں نکالی جائے اس سے بھی اس کو اندازہ ہوجاتا ہے کہ یہ جنتی ہے یا جہنمی ہے ؛

اورمعتزلہ فرقہ کےلوگوں کو جواب کےطور پر ہم یوں کہیں گےجن معنوں میں تم قیامت کے قیام کو لیتے ہو وہ تو آسمانوں اورزمینوں میں بکھری ہوئی ہے کسی ایک جگہ محدود نہیں ہے ؛اگرموجود ہوتی تو کسی نہ کسی جگہ اس کی موجودگی کا پتہ تو چلتا مگر ایسا ہرگز نہیں ہے لہذا یہ کہنا کہ قیامت موجود ہے درست نہیں ہے ؛

﴿......☆......﴾

﴿اللہ تعالیٰ تعالی کی ذات وصفات﴾

امام اعظم :۔

اللہ تعالیٰ کو ہرگز ہرگز مخلوق کی صفات کے ساتھ متصف نہیں کیا جاسکتا ؛اوراللہ تعالیٰ غصہ ہوتے ہیں ؛ راضی ہوتے ہیں ؛اوراللہ تعالیٰ کا غضب اس کی طرف سے سزا،اوران کا راضی ہونا ان کی طرف سے اجروثواب کا باعث ہوتا ہے ؛

اورہم اللہ تعالیٰ کی صفات کا تذکرہ اس طرح کرتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ بذات خود اپنی صفات کا تذکرہ فرماتے ہیں کہ:

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾ (الاخلاص)(اے نبیﷺ آپ فرمادیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ اکیلے ہیں،اللہ تعالیٰ بے نیاز ہیں، نہ اس کی کوئی اولاد ہے،اورنہ ہی وہ کسی کی اولاد میں سے ہیں ؛اوراللہ تعالیٰ کا کوئی ہمسر نہیں ہے ؛ وہ زندہ ہیں، وہ قدرت والے ہیں، وہ سننے والے ہیں، وہ ارادہ کرنے والے، دیکھنے والے ہیں،اوروہ جاننے والے ہیں)اوراللہ تعالیٰ کے اعضاء ہیں جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے ؛

﴿یداللہ تعالی فوق ایدیھم﴾(الفتح:١٠)(اس کا ہاتھ سب کے ہاتھ کےاوپر ہے)

لیکن اس کا ہاتھ مخلوق کے ہاتھ کی طرح نہیں ہے ؛اورنہ ہی ایسا ہاتھ ہے جومن جملہ دیگر اعضاء میں سے ہو؛ بلکہ اللہ تعالیٰ وہ کامل اورمکمل ذات ہیں جو ہاتھوں اور چہروں کو پیدا کرنے والے ہیں لیکن اس کا چہرہ مخلوقات کے چہرے کی طرح نہیں ہے؛ بلکہ وہ ذات چہروں کو پیدا کرنے والی ہے ؛

اوروہ ذات ایسی ہے جس پرنفس کا اطلاق کیا جاسکتا ہے مگراس کا نفس مخلوقات کےنفس کی طرح نہیں ہے بلکہ وہ تمام نفسوں کو پیدا کرنے والے ہیں ؛اورایسی ذات ہیں کی خوداللہ تعالیٰ نے اپنے بارے میں ارشادفرمایا:

﴿لیس کمثلہ شیء وھوالسمیع البصیر﴾ (الشوریٰ:١١)(اس کی مانند ذات اورصفات کے لحاظ سےکوئی ذات نہیں ہےاوراصل میں سننے اور جاننے والی وہی ذات ہے)

امام اعظم :

نے سمجھانے کے انداز میں ارشادفرماتے ہیں:

سوال:۔کیا تو نے کبھی سوچا ہے کہ اگرکوئی شخص تجھ سے پوچھے کہ اللہ تعالیٰ مخلوقات کی تخلیق سے پہلے کہاں تھےتواس کا جواب کیا ہے؟

جواب :۔اللہ تعالیٰ اس سے پہلے کہ مخلوقات کی تخلیق کرے اوران کو بنائے اس وقت بھی اللہ تعالی وہی تھے؛ اوران کو بتاؤ کہ اللہ تعالی اس وقت بھی تھے جبکہ زمین کا نام ونشان بھی نہ تھا؛ اورکسی دوسری مخلوق کا نام ونشان بھی نہ تھا، اورایک وقت تھاجب کل کائنات میں ذات باری کے علاوہ کسی اورہستی کا وجود نہ تھا؛ اوروہی ذات ہے ہر چیز کی خالقاور مالک ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے؛

﴿وهو خالق كل شيءٍ﴾(الانعام:۱۰۲)(وہ ذات ہیں جو ہر چیز کی خالق والے ہے؛

سوال :۔اگرکوئی پوچھے کہ کیا چاہنے والے نے اپنی مشیت کے ساتھ چاہا تھا یا بلا مشیت کے چاھا تھا؟

جواب :۔آپ جواب میں یوں کہو کہ اللہ تعالی نے اپنی صفت کے ساتھ چاہا تھا؛ اوراللہ تعالی قادر ہےاوراپنی ہی قدرت کے ساتھ ہر چیز پر قادر ہے؛ اوراللہ تعالی عالم ہےاوروہ اپنے ہی علم کے ساتھ عالم ہے؛ اوراللہ تعالی تعالی مالک ہیں اوراپنی ہی ملکیت کے ساتھ مالک ہیں؛

سوال :۔اوراگر پوچھا جائے کہ: کیا اللہ تعالی نے اپنی مشیت کے ساتھ چاہا، اورمشیت کے ساتھ ہی قدرت کا اظہار کیا، اورکیا اس کی چاہت اس کےعلم کے تابع ہے یانہیں؟

جواب :۔آپ جواب میں کہہ دو کہ: ہاں

(کیونکہ ہر چیز اللہ تعالی کی مشیت کے تابع ہے؛ اورارشاد باری تعالی ہے:وماتشاؤن الاان يشاء الله؛ یعنی اورتم کچھ نہیں چاہتے مگراللہ تعالی کی چاہت کے بعد ہی تمہاری چاہت کا اعتبار رہے)

ایمان کا مستقر کہاں ہے؟

سوال :۔ انسانی جسم میں ایمان کی قرار گاہ کہاں ہے؟

جواب : امام اعظم فرماتے ہیں کہ اس کا ٹھکانہ اوراصل قرار کی جگہ دل ہے جبکہ سارے جسم میں اس کی شاخیں پھیلی ہوئی ہیں؛

سوال :۔ اگرکوئی پوچھے کہ کیا تیری انگلی میں بھی ایمان ہے؟

جواب : تو اس کے جواب میں تو کہہ دے کہ ہاں انگلی میں بھی ایمان ہے؛

(۷۲)

ابومطیع :۔

اگرانگلی کو کاٹ دیا جائے تو ایمان کہاں چلا جاتا ہے

امام اعظم :

اس کے جواب میں تو کہہ کہ دل کی طرف جو اس کا اصل معدن اورمخزن ہے؛

سوال :۔ جب بندہ مر جاتا ہے تو اس کا ایمان روح کے ساتھ جڑا رہتا ہے یا جسم کے ساتھ؟

جواب :۔ ہم کہیں گے ایمان دونوں میں سے کسی کے ساتھ بھی نہیں ہوتا؛ بلکہ ایسے حال میں ہوتا ہے کہ جس سے بندے میں ایمان کی اہلیت ہوکرمؤمن کہلا سکے اوروہی طریقہ جس سے وہ زندگی میں اللہ تعالی کی عبادت کرتا تھا؛ اسی طریقہ سے مرنے کے بعد بھی اللہ تعالی کی عبادت کے اہل ہو سکے؛ اس طریق ایمان اس کے ساتھ جڑا رہتا ہے؛

﴿اللہ تعالی پر بندوں کا حق اور بندوں پراللہ تعالی کا حق﴾

سوال :۔ کیا اللہ تعالیٰ بندوں سے کسی چیز کا مطالبہ کرتے ہیں

جواب :۔ نہیں اللہ تعالی ان سے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرتے؛

سوال:۔ اللہ تعالی کا بندے پر کیا حق ہے؟

جواب:۔ اللہ تعالی کا بندوں پر یہ حق ہے کہ اس کی عبادت کریں، اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں؛ اور اگر لوگ اللہ تعالی کی رضا مندی کے لئے یہ کام کریں تو اللہ تعالی کا حق ہے کہ ان کی مغفرت کر کے اس پر ان کو ثابت قدم رکھے؛

اور اللہ تعالی مؤمنوں کے ساتھ راضی اور ناراض بھی ہوتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے

﴿لقدرضی الله عن المومنین اذیبایعونك تحت الشجرة﴾(الفتح:۱۸)

(اللہ تعالی مخصوص مؤمنوں کے ساتھ اسی وقت راضی ہو گئے تھے جب وہ درخت کے نیچے نبی ﷺ کی بیعت کر رہے تھے)

اور اسی طرح اللہ تعالی ناراض بھی ہوتے ہیں؛ مگر اللہ تعالی کی ناراضگی صرف کفار کے ساتھ خاص ہے اور کفار سے ناراضگی کا مطلب یہ ہے کہ: ان کو عذاب دیا جائیگا؛ اور مؤمنوں سے رضا مندی کا مطلب یہ ہے کہ: ان کو حق اور دین پر ثابت قدم رکھا جائے؛ لہذا اسی بناء پر ہم کہتے ہیں کہ: اللہ تعالی محمد ﷺ سے راضی ہیں؛ جبکہ ابلیس سے ناراض ہیں

نوٹ: ابتدائی طور پر بیعت کی پانچ اقسام ہیں

(۱) بیعت برکت: اس کا مطلب یہ ہے کہ: جب کوئی بزرگ ہستی ملے تو اس سے اپنا روحانی تعلق جوڑنے کے لئے بیعت کی جائے اس بیعت کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ انسان روحانی طور پر ان کی صحبت سے فائدہ اٹھائے اور اپنا روحانی تعلق ان سے قائم رکھے؛

(۲) بیعت خلافت: اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص امیر المؤمنین بننے کا دعوی کرے تو اس کی بیعت کرنا؛ جو آجکل ووٹ کا روپ اختیار کر گیا ہے؛ فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ ووٹ میں ۵۱ فیصد والا سربراہ ہوتا ہے؛ جبکہ اسلامی نظام خلافت میں سو فیصد اشخاص بیعت کرتے ہیں؛ اور اگر کوئی شخص بلا عذر شرعی بیعت نہیں کرتا تو وہ باغی سمجھا جاتا ہے

اور امام شاہ ولی اللہ کے بقول خلافت شرعیہ تین طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ سے منعقد ہو جاتی ہے [۱] مسلمانوں کا اجتماع ملکر اس کو خلیفہ نامزد کر لے [۲] سابقہ خلیفہ اپنے بعد کسی کو خلیفہ نامزد کر دے؛ [۳] کوئی مسلمان بزور بازو کسی علاقہ میں قبضہ کر کے خلیفۃ المسلمین ہونے کا دعوی کر دے؛ اور ان صورتوں میں لوگ اس کو خلیفۃ المسلمین کے طور پر تسلیم کر لیں؛

(۳) بیعت توبہ: اگر انسان سے گناہ سرزد ہو جائیں تو ان سے توبہ کا ایک طریقہ جس کے لئے کسی نیک ہستی سے بیعت توبہ کی جاتی ہے؛

(۴) بیعت طریقت: اصل میں کسی بھی سلسلہ تصوف میں روحانی افکار کرتے ہوئے اپنی روحانی ترقی کرنے کے لئے جو ضابطہ ہے وہ بیعت طریقت سے شروع ہو جاتا ہے؛

(۵) بیعت اطاعت: جو اللہ تعالی کی طرف نئے احکامات کے نزول پر صحابہ کرام سے ان احکامات کے ماننے اور اطاعت کرنے پر بیعت لی جاتی کہ ان احکامات کو مانتے رہیں گے اور اس سے انحراف نہیں کریں گے؛ مگر یہ بیعت کا طریقہ رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد منقطع ہو گیا ہے؛

﴿بعض آیات کی تفسیر﴾

اور اللہ تعالی کا یہ جو ارشاد ہے جس میں فرمایا:

﴿اعملواماشئتم انه بماتعملون بصیر﴾(فصلت:۴۰)(تم جو چاہو عمل کرو بے شک اللہ تعالی تمہیں تمہارے عملوں سمیت تمہیں دیکھ رہے ہیں)

اصل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈرانے کا ایک طریقہ اور یہ حکم اللہ تعالی کی طرف سے بطور وعید کے ہے؛

(۲) اور اللہ تعالی کے قول کا مطلب یہ ہے:

﴿وقضٰی ربّك الّا تعبدُوا الّا ایّاه﴾(الاسراء:۲۳) (اللہ نے یہ فیصلہ فرمالیا ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو)

اس آیت سے پتہ چلا ہے کہ اللہ تعالیٰ قضاء وقدر کی اور ہر ایک فیصلہ کرنے والی ذات ہے؛

(۳) اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

﴿واماثمود فهديناهم﴾ (فصلت:۱۷) (ہم نے تو قوم ثمود کو ہدایت دے دی تھی)

تو مطلب اس کا یہ ہے کہ: راہ راست پر چلنے کے لئے ان کی آنکھیں کھول دیں اور سیدھا راستہ ان کے لئے ظاہر اور واضح کر دیا تھا؛

(۴) البتہ اللہ تعالیٰ کے مندرجۂ ذیل قول کا مطلب:

﴿فمن شآء فليؤمن ومن شآء فليكفر﴾ (الکہف:۲۹) (جو شخص چاہے ایمان لائے اور جو شخص چاہے کفر کا راستہ اختیار کرے)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تہدید یا وعید کے الفاظ ہیں؛ جو اللہ تعالیٰ کی شان استغناء کی نشان دہی فرما رہے ہیں

(۵) اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے:۔

﴿وماخلقت الجن والانس الاليعبُدُون﴾ (الذاریات:۵۶) (ہم نے جنوں اور انسانوں میں سے ہر مخلوق کو صرف عبادت (دیئے ہوئے پروگرام کے مطابق زندگی گزارنے) کے لئے پیدا کیا ہے) اور عبادت سے مراد ہے کہ: وہ تمام اقسام کے شرک چھوڑ کر توحید ربانی کے قائل ہو جائیں

(اقسام توحید؛ یا شرک کی اقسام امام اعظم کی کتاب الفقہ الاکبر کی عربی تشریح یا اردو ترجمہ مؤلفہ مفتی رشید احمد العلوی میں ملاحظہ فرمایا جا سکتا ہے)

﴿ہر چیز اور کام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہے﴾

لیکن ہر چیز اور ہر کام اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے ساتھ ظہور میں آتا ہے اور اس چیز کی اچھائی اور برائی؛ اس کا شیریں اور تلخ ہونا؛ اور اسکا نفع یا نقصان دہ ہونا؛ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور اس کی مشیت اور اسکی اجازت اور اسکی راہنمائی سے پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے؛ اسلیئے

(۱) ارشاد ربانی ہے:

﴿ولوانّنانزّلنااليهم الملائكةوكلمهم الموتٰى وحشرنَاعليهم كُلّ شَىءٍ قُبُلاماكانواليُومِنُوااِلّاان يّشآء اللّٰه﴾ (الانعام:۱۱۲) (اور اگر چہ ہم نے انکی طرف فرشتے نازل کئے ہوتے؛ یا ان کے ساتھ مُردے کلام کرتے؛ اور انکے سامنے ہر چیز کو ہم دوبارہ زندہ کرتے، تو بھی ان میں سے کوئی شخص ایمان نہ لاتا سوائے اس شخص جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ ایمان لانے کا چاہتے ہوں کہ وہ ایمان لائے)

(۲) اور دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے:

﴿ولوشاء ربك لآمن من فى الارض كلّهُم جَمِيعاًاَفَأنت تُكرهُ النّاس حتّى يكُونُوامُؤمِنِين﴾ (یونس:۹۹) (اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو زمین پر آباد سارے لوگ ایمان لے آتے؛ کیا جب تک سارے لوگ ایمان نہ لائیں تو آپ ان سب کو ناپسند کرتے رہیں گے)

(۳) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:۔

﴿وماكان لنفس ان تؤمن الابأذن الله تعالى﴾ (یونس:۱۰۰) (اور کسی جان کو یہ بات زیبا نہیں کہ: وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر ہی ایمان لے آئے)؛

(۴) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

﴿ولوشآء اللّه لجعل النّاس اُمّةواحدةولايزالون مختلفين الامن رحم ربك ولذلك خلقهم﴾ (ہود:۱۱۸) (اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو تمام لوگوں کو ایک جماعت بنا دیتے، مگر یہ آپس میں ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے سوائے انکے جن پر اللہ تعالیٰ رحم اور مہربان کرے وہی راہ راست پر آئے گا)

اور (رَحِـــمَ کے معنی اللہ تعالی کی مشیت کے ہیں) اور اسی طرح اور اسی مقصد کے لئے اللہ تعالی نے ہر چیز کو اپنی مشیت اور رضا مندی سے پیدا کیا ہے اور ہر ایک کو ہدایت اور گمراہی بھی اللہ کی مشیت سے ملتی ہے ؛

(۵) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا :۔

﴿اَنِ اعبُـدوالـلـه واجتـنبـواالـطّاغُوت فمِنهُم مَن هَدی الله ومنهُم مَن حقّت علیهِ الضّلالة﴾ (النحل:۳۶) (یہ کہ تم سب صرف اللہ تعالی کی عبادت کرو، اور ہر باطل طاغوت سے اجتناب اور پرہیز کرو، اسی بناء پر اللہ تعالی نے کچھ لوگوں کو ہدایت دے دی، اور کچھ لوگوں کے مقدر میں گمراہی لازم ہوچکی ہے)

(۶) اور دوسرے مقام پر اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں :

﴿ وماتشاؤون الاان یّشآء الله﴾ (التکویر:۲۹) (تمہاری مشیت اور مرضی نہیں چلتی ، بلکہ اصل مرضی تو اللہ تعالیٰ کی چلتی ہے)

یعنی اسی کے مقدر کرنے سے کام بنتے یا بگڑتے ہیں ؛

(۷) اسی طرح قرآن کریم میں حضرت شعیب علی نبیناوعلیه التحیة والثناء کا تذکرہ کرتے ہوئے ، اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے :۔

﴿ قَـدِافْتَـرَیـنَـاعـلـی الـلـه کَذِباًان عُدنافی ملتکم بعداذُ نجّاناالله مِنها ومایکون لناان نعودفیهاالاان یّشآء الله ربناوسع ربّناکل شیء عِلـماً﴾ (الاعراف:۹۸) (بے شک ہم نے اللہ تعالی پر بلا وجہ بہتان باندھا ہے تا کہ ہم باوجود آپ کو اللہ تعالی کی طرف سے نجات کا پروانہ مل جانے کے بعد سابقہ ملت اور مذہب کی طرف لوٹا دیں، اور یہ بات ہمارے بس میں نہیں کہ : ہم اپنے سابقہ ملت یا مذہب پر لوٹ جائیں مگر اللہ تعالی کی چاہت اور مشیت سے کیونکہ وہی ہمارا پروردگار ہے ؛ اور ہمارا پروردگا ہر چیز پر اپنی وسعتِ علم کے ذریعے حاوی ہیں)

(۸) اور حضرت نوح علیہ السلام کی زبانی ارشاد ربانی ہے :

﴿ولاینفعُکم نُصحی اِن اَنصَح لَکم ان کان الله یُریدان یُغویکم هُو ربّکم والیه تُرجعون﴾ (هود:۳۴) (میری نصیحت کا تم لوگوں پر نہ کوئی اثر ہے اور نہ فائدہ اگر چہ میرا مقصد تمہاری اصلاح کرنا ہے مگر اللہ تعالی کی طرف سے تمہاری گمراہی کا فیصلہ اگر ہو چکا تو کوئی شخص تمہاری اصلاح نہیں کرسکتا کیونکہ وہ تمہارا پروردگار ہے اور اسی کی طرف سب نے لوٹ جانا ہے)

(۹) اور ارشاد باری ہے :

﴿ولـقـدفتنناسلیمان والقیناعلی کرسیه ثم اناب﴾ (ص:۳٤) (ہم نے سلیمانؑ کو آزمایا، اور ہم نے اسکی کرسی کے سامنے ایک جسم لاڈلوایا، پھر اس کو صحیح مسئلہ حل کرنے کی راہ دکھائی)

(۱۰) اور ایک اور مقام پر ارشاد باری حضرت یوسف علیہ السلام کی زبان یوں ہے :۔

﴿ لـقـدهـمتُ به وهم بهالولاان رّأی بُرهَانَ ربّه کَذلك لِنَصرِفَ عنُه السُّوأوالفحشآء﴾ (یوسف:۳٤) (واقعی زلیخا نے تو یوسفؑ کے بارے میں برائی کا ارادہ کرلیا تھا، اور اللہ تعالی کی طرف سے کوئی واضح راہنمائی نہ دیکھ لیتے تو ہوسکتا ہے یوسفؑ کے ذہن میں بھی کوئی ایسا خیال پیدا ہو جاتا، اسی طریقے سے ہم اس سے برائی اور گناہ کو دور کرتے ہیں ؛ اور ان سے ہر عیب اور بدی کو دور کرتے ہیں)

﴿اللہ تعالی اپنے افعال میں عادل اور حکیم ہیں﴾

(۷۲)

ابو مطیع :۔

میں نے پوچھا کہ: کیا اللہ تعالیٰ اپنے افعال کی تخلیق میں عادل اور حکیم بھی ہیں یا نہیں؟

امام اعظم:

ہاں اللہ تعالی ان کاموں میں عادل اور حکیم ہیں؛

(۷۳)

ابو مطیع:۔

میں نے پوچھا کہ: کیا اللہ تعالی نے ہی ایک کو اندھا دوسرے کو کبڑا؛ اور کسی کو مالدار اور کسی کو فقیر؛ کسی کو عقل کی نعمت سے مالا مال اور کسی کو بے وقوف پیدا کیا ہے؟

امام اعظم:

اللہ تعالی کی طرف سے کسی پر زیادہ اور کسی پر کم فضل اور مہربانی کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالی پر یہ واجب نہیں ہے کہ وہ ایک شخص کو کوئی نعمت دے اور دوسرے کو وہ نعمت نہ دے ساری مخلوقات اللہ تعالی کے سامنے ایسے ہیں جیسے کسی کے غلام ہوں، اور انکا مالک اپنی مرضی میں آزاد ہوتا ہے وہ چاہے تو ایک غلام کو کوئی چیز دیدے اور دوسرے کو نہ دے اسکی مشیت اور مرضی پر کون غالب ہوسکتا ہے؛

☆☆☆

تصانیف مفتی رشید احمد العلوی

۱: **المتون المعتبرة**[فی عقائد الاشعرية والماتريدية]

۲: کتاب الصلوۃ: عربی؛ اردو؛ انگریزی؛ فارسی؛[مشتملة على :الخلاصه كيدانى]

۳: اسلامی اصول تعلیم اردو

۴: مجموعہ **الفقه الاکبر(لامام الائمه ابو حنیفه)**

[مشتملة على:الفقه الاكبر؛الفقه الابسط؛ العالم والمتعلم؛ كتاب الوصية]

۵: شرح الفقه الابسط، عربی: از شیخ ماتریدی

۶: شرح الفقه الابسط فارسی: از خواجہ محمّد گیسودراز

۷: الشفاء عن ابوی المصطفیٰ اردو

۸: قصائد حمدیہ قادریہ، ترجمہ اردو

۹: الفقہ الاکبر تشریح و ترجمہ اردو

۱۰: الشرح لفقہ الابسط: اردو

۱۱: العالم والمتعلم: ترجمہ و تشریح اردو

۱۲: کتاب الوصیۃ: ترجمہ و تشریح اردو

۱۳: الانعام فی سیرۃ الامام عربی

۱۴: امام اعظم کی علم کلام میں خدمات اردو

۱۵: العشرين عن الامام الامين عن النبي الكريم عربی اردو

العالم و المُتعلّم امام ابوحنیفة راوی ابو المقاتل ترجمة رشید احمد العلوی

آپ کے ہاتھ میں حضرت امام ابو مقاتل حفص بن سلم یا سلیمان السمرقندیؒ المتوفی زمانۂ مامون عباسی؛ کا اپنے استاد امام ابوحنیفہؒ سے علمی مذاکرہ ہے؛ اور ہندوستان کے علاوہ مصر؛ لبنان اور شام میں اب تک کئی بار العالم و المتعلم کے نام سے چھپ چکا ہے اور اسکا اردو زبان میں واحد ترجمہ آثار الامام کے نام سے جناب عبدالحفیظ رحمانی کا کیا ہوا ۱۹۶۳ء میں دیوبند سے شائع ہوا تھا؛ اس کی اُردو قدیم اور دوبارہ طباعت نہ ہونے کی وجہ سے استفادہ ممکن نہ تھا؛ لہذا اردو دان طبقہ کے افادۂ عام کیلئے ترجمہ کیا جارہا ہے جو امام اعظم کی علم کلام میں خدمات میں چوتھی کتاب ہے؛ قبل ازیں الفقہ الاکبر؛ الفقہ الابسط؛ کتاب الوصیۃ کا ترجمہ کیا گیا؛ اور اللہ تعالی سے دعا ہے اس کے فائدہ کو عام اور تام فرمائے؛ اور بابرکت امام کی ان بابرکت تصانیف کے ذریعے گم گشتۂ راہ کو راہ یافتہ بنائے؛ آمین!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اس اللہ تعالی کے لئے ہیں جو زندہ ہے اسپر کبھی موت نہیں ؛ ہر چیز سے بے نیاز ہے اسکو کھانے کی ضرورت نہیں؛ ہمیشہ قائم و دائم ہے اسکو نیند کی ضرورت نہیں؛ وہ ہر شے کا مالک ہے اس سے کچھ بھی کوئی نہیں چھین سکتا؛ وہ اختیار والا ہے اس سے کوئی تنازع نہیں کرسکتا؛ اپنی ذات اور تمام صفات میں جیسا ابتداء میں تھا ویسا ہی اب ہے، اور آخر تک اسی طرح رہے گا؛ اس نے اپنے علم سے ہر چیز کی ابتداء کی ہے؛ اور اس نے اپنی حکمت سے ان سب کو اپنا مطیع کیا ہوا ہے؛ اسنے اپنی قدرت کے ساتھ ہر چیز کی تقدیر مقرر کی ہے؛ اور ہر شیء میں اسی کا علم سرایت کئے ہوئے ہے؛ اور ہر چیز پر اسکی قضاء نافذ ہے؛ اور اسکا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے؛ اور اسکی تخلیقات میں کوئی تضاد اور غیر مناسبت نہیں ہے؛ اور اسکی کاری گری میں کوئی خلل نہیں ہے؛ اور اسکی قدرتوں تک رسائی سے پہلے فلسفیوں کی عقلیں غلطاں اور پیچاں ہو جاتی ہیں؛ اور اسکی عظمت اور بڑائی کے دیکھنے کی فکر سے پہلے ہی آنکھیں حسرت اور نا امیدی میں مبتلاء ہو کر خیرہ ہو جاتی ہیں؛ اور اسکی مملکت سے راہ فرار کا سوچنے سے پہلے عاجزی سے گردنیں جھک جاتی ہیں؛ اسکے لامحدود علم کے احاطہ کی طرف دھیان کرتے ہوئے انسانوں کی فکر عاجزی کے نشے میں مغلوب ہو جاتی ہے؛ اور وہ واحد اور اکیلا، ہر ایک سے بے نیاز ہے؛ نہ کوئی اسکی ہمسری کرنے والا، اور نہ ہی کوئی اسکی برابری کا دم بھر سکتا ہے؛ نہ اسکا کوئی والد اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے؛ اور کوئی قلب سلیم رکھنے والا اس قابل نہیں کہ اسکی برابری کی سوچ کو بھی سوچ سکے؛ اور اللہ تعالی کی لاتعداد رحمتیں ہوں حضرت محمد ﷺ پر جو اسکے اخری نبی اور رسول ہیں؛ متقی اور پرہیز گاروں کے امام، تمام انبیاء ورسل کے آقاء، اور سلسلہء نبوت کے آخری تاجدار؛ جس کے بعد اللہ تعالی نے ہر قسم کی نبوت کا خاتمہ کردیا ہے؛ اور تمام انبیاء، فرشتوں اور اللہ تعالی کے صالح اور پارساء بندوں پر اسکا سلام اور رحمت نازل ہو؛

و الحمد للہ رب العالمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۱) امام ابو مقاتلؒ :۔

امام کی پاس آنے کا مقصد:

اے عالم: میرے آپکی خدمت اقدس میں حاضری کا مقصد یہ ہے کہ: آپکی مجالس اور صحبت سے کچھ علمی نفع اٹھاؤں؛ مجھے آپ کے فضل وکرم پر پورا بھروسہ ہے اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالی آپ کی ذات اقدس سے بہت نفع پہچائیں گے؛ آپ میری مشکلات اور سوالات کو حل فرما دیں گے؛ میں آپ سے اس لئے بھی سوال کرتا ہوں کہ اللہ تعالی آپ کو اور مجھے اس عمل پر جزائے خیر عنایت فرمایں؛

علمی لحاظ سے لوگوں کی اقسام:

مجھے کئی قسم کے لوگوں سے سابقہ پڑا ہے اور انہوں نے کچھ ایسے سوال کیے ہیں کہ میں انکا جواب نہیں دے سکا، مگر جس چیز کے حق ہونے کا مجھے یقین تھا اور میں اس پر کاربند تھا اسکو چھوڑ بھی نہیں سکتا تھا؛ اگر چہ مجھ میں جواب دینے کی سکت نہ تھی مگر میں نے جان چکا ہوں کہ: حق کی تعبیر وترجمانی بھی بڑی بات ہے؛ اور یہ بھی مانتا ہوں کہ حق ناقابل شکست ہے؛ جبکہ حق کے مقابل باطل شکست کھانے والا ہے؛ اور میں اصل دین سے بے خبر رہنے کو ناپسند کرتا ہوں اور لازم سمجھتا ہوں کہ: جن باتوں کو حق سمجھتا ہوں ان سے اچھی طرح آگاہ بھی ہو جاؤں؛ اور مجھے یہ بات سخت ناگوار ہے کہ میں جن چیزوں کا دعوی کروں انکی اصل حقیقت سے بالکل ناآشنا رہوں؛ اور میری مثال ایک طالب علم بچے کی سی ہے کہ پڑھتا ہے مگر جانتا نہیں کہ کیا پڑھتا ہے؛ یا اس یاوہ گوئی کرنے والے دیوانے اور بیہودہ انسان کی طرح ہو، جو اپنے بارے رسوا کن جملوں کا اظہار کرتا ہے اور اپنے آپکو ذلیل ورسوا کرتا ہو؛

اللہ تعالی آپ کو اصلاح عام کا ذریعہ عام بنائے؛

میں یہ چاہتا ہوں کہ: اصل دین اور حق کی بنیاد کا جاننے والا بن جاؤں، اور میری زبان سے حق جاری ہو؛ اور اس قابل ہو جاؤں کہ: حق کی ترجمانی اس کے بارے میں کچھ کہہ سکوں، اور اللہ تعالی نخواستہ اگر کوئی بدزبان اور کوئی گمراہ شخص مجھے شکوک وشبہات میں مبتلاء کرنے کے لئے کچھ کہنا چاہے یا حق سے دور کرنا چاہے، تو وہ اس بات کی طاقت نہ حاصل کر سکے؛ اور اگر کوئی طالب علم یا راہ حق کا متلاشی میرے پاس راہ حق کی تلاش میں آجائے اور حق بات دریافت کرنا چاہے تو اسکو خوب سمجھا سکوں؛ اور اس سے بڑی بات یہ کہ: میں خود اپنے عقائد میں عقل وبصیرت کے ساتھ مطمئن ہوسکوں؛

نوٹ: اس مضمون سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوگئی ہے کہ استاد اور طالب علم کے درمیان کس طرح اور کتنے ادب وآداب کا رشتہ ہونا چاہئے، کیونکہ شاگرد کا مقصد تو علم حاصل کرنا، بری عادات سے اپنے کو محفوظ کرنا، جہالت کے اندھیرے سے نکلنا، اور علم کے نور سے منور ہونا ہے اور اللہ تعالی کے نبی ﷺ کے بقول وہ مقام حاصل کرنا ہے: عالم کی فضیلت اور برتری عابد پر چاند کی ستاروں پر برتری جیسی ہے، اور ایک اور جگہ فرمایا: علماء انبیاء کے وارث ہیں، جب مرتبہ اتنا اونچا حاصل ہوگا تو اسی لحاظ سے اسکے آداب بھی زیادہ ہونگے؛

امام ابو حنیفہؒ:۔

علم کا فائدہ اور جہالت کا نقصان

بہت اچھا! جو تم سوال کرر ہے ہو، وہ واقعی ایسی چیز ہے کہ: اس کو حاصل کرنا اور اس کی جستجو اور تلاش تمہارے کام آسکتی ہے، ہاں! اتنی بات سمجھ لو کہ انسان کا عمل؛ اس کے علم کے تابع ہے، جیسے انسانی اعضاء اسکی آنکھوں کے تابع ہیں؛ اور تجھے یہ بھی معلوم ہونا چاہے کہ: عالم آدمی

اتھوڑا سا عمل اللہ تعالی کے ہاں بہت زیادہ اور مفید ہے؛ جبکہ جاہل انسان کا زیادہ عمل بھی کسی کام کا نہیں ہے؛ اسکی مثال یوں سمجھ لو کہ: تھوڑا سا مان راہ لیکر، ایسے راستے پر سفر کرنا جس کو آپ جانتے ہو مفید ہے، بخلاف اس کے کہ: سامان سفر تو بہت زیادہ ہو مگر راستے کو نہ جانتے ہو یقیناً پریشانی کا باعث بن جائے گا؛ اسی لئے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

﴿ قل هل يستوى الذين يعلمون والذين لا يعلمون ؛ أنما يتذكر ألو الالباب ﴾(الزمر:۹)

اے نبی ﷺ آپ فرما دیجے کہ: کیا علم والے اور جہالت والے بھی برابر ہو سکتے ہیں؟، اور اس میں نصیحت ہے عقل سلیم والوں کے لئے ہے؛

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۲)امام ابو مقاتل:۔

علم کلام کی تعلیم کا حکم

اے عالم! آپ نے میری حصولِ علم کی رغبت بڑھا دی ہے۔لہذا اب میں ان لوگوں کے درجہ بدرجہ اقوال اور سوالات عرض کرتا ہوں؛ آپ مجھے ان لوگوں کے لئے جواب اور انکے دلائل ارشاد فرمائیں۔

اولاً میں وہ بات عرض کرتا ہوں جو میرے نزدیک ان شاء اللہ تعالی معمولی ہے: اور وہ یہ کہ بعض لوگ کہتے ہیں تم ان مسائل کی زیادہ چھان بین نہ کیا کرو؟ کیونکہ صحابہ کرامؓ نے ان باتوں میں بالکل نہیں پڑے تھے؛لہذا تمہیں بھی اس باب میں وہی باتیں کرنی چاہئیں جن پر صحابہ کرامؓ کا عمل تھا،

اور اس سوال سے میرے غم اور دکھ میں اضافہ ہو جاتا ہے، اور میری دانست میں ان حضرات کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک بڑے گہرے دریا میں ہے اور قریب ہے کہ غوطہ زنی نہ جاننے کی وجہ سے اس دریا میں غرق ہو جائے؛ جبکہ دوسرا شخص اسے کہتا ہے کہ: اپنی جگہ ٹھہرے رہو اور غوطہ زنی سے بچنے کی کوشش نہ کرو؟

امام ابو حنیفہ:۔

میری رائے تو یہ ہے کہ: انکی کچھ خرابیاں تو آپنے نے خود معلوم کر لی ہے، اور انکے خلاف ایک طرح کی دلیل بھی آپکو معلوم ہو گئی ہے ؛لیکن جب وہ تم سے کہیں کہ:

سوال: کیا وہ باتیں آپکو کافی نہیں جو صحابہ کرامؓ کو کافی تھیں؟ تو تم ان سے کہو

جواب: ہاں مجھے بھی وہ باتیں کافی تھیں اگر میں ان کے ہم جیسا ہوتا اور میرا مقام انکے مقام کے برابر ہوتا، جبکی اصل بات یہ ہے کہ: جو حالات مجھے درپیش ہیں وہ ان حضرات کو نہ تھے؛

ہمیں ان لوگوں سے واسطہ پڑا ہے! جو نہ صرف زبان سے طعنہ زنی کرتے ہیں بلکہ ہم کو قتل کرنا درست جانتے ہیں، اس لیے اب ہمارے سامنے اسکے سوا کوئی راستہ نہیں کہ ہم درست وغلط، اور خطاء کار اور صائب کو جان لیں اور اپنی عزت وآبرو بچائیں؛

جبکہ اس باب میں تو صحابہ کرامؓ کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جنہیں ایسی قوم سے واسطہ ہی نہ پڑا تھا اور جب یہ لوگ صحابہ کرامؓ کے دور میں نہ تھے تو صحابہ کرامؓ کا ان لوگوں سے دفاع کرنا ہی بے معنی اور غلط ہے جبکہ ہماری صورت حال یہ ہے کہ: ہمارا واسطہ ایسی قوم سے پڑا ہے جو ہمارے بارے میں طعنہ زنی کرتے ہیں اور ہمارے قتل کرنے کو جائز سمجھتے ہیں؛لہذا انکے مدّمقابل تیاری کرنا ہمارے لئے لازمی اور ضروری کام ہے؛

اور ایک اختلافی بات میں انسان اپنی زبان تو روک سکتا ہے کہ بات سن کر خاموشی اختیار کر لےلیکن دل کا معاملہ اس سے بالکل مختلف ہے ؛کیونکہ وہ دل کو اپنے قابو میں ہرگز نہیں کر سکتا بلکہ دل کسی ایک معاملہ یا تمام معاملات میں اپنی پسند اور ناپسند کا ضرور اظہار کرے گا؛ اگر ایک بات کے دو پہلو ہیں اور دونوں متضاد اور مختلف ہوں تو دل ایک ہی وقت میں دونوں کی طرف نہیں ہو سکتا اگر دل کا میلان ظلم وجور کی طرف ہے تو دل بھی اسی کا مرتکب ہے یہ دل کا خاصہ ہے کہ جب کسی خاص طبقہ کی طرف جھکتا ہے تو انہیں کا ہو رہتا ہے۔اسی طرح اگر دل ظلم کی بجائے حق کی طرف مائل ہوتا ہے تو دل اہل حق کا معین ومددگار بن جاتا ہے؛ اور یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ کوئی عمل اس وقت تک پایۂ ثبوت وتکمیل کو نہیں پہنچتا جب تک وہ براہ راست قلب سے صادر نہ ہوا ہو؛ اسی لیے اگر ایک شخص صرف زبانی ایمان کا اعلان کرتا ہے اور اس کا قلب مؤمن نہیں تو

ایسا شخص عنداللہ مؤمن نہ ہوگا؛ اور جو شخص دل سے تو مؤمن ہے
لیکن زبان سے اس کا اقرار نہیں کرتا وہ بھی اللہ تعالی کے ہاں مؤمن ہے مگر دنیا میں اس کے ایمان کا کوئی اعتبار نہیں ہے؛ اور جو شخص اپنی زبان سے ایمان کا اقرار کرتا اور دل سے اسکی تصدیق کرتا ہے وہ اللہ تعالی اور لوگوں کے نزدیک بھی ایمان والا شمار کیا جائے گا؛

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۳) امام ابو مقاتل:۔

جیسے آپنے ارشاد فرمایا بات واقعی اسی طرح ہے؛

درست اور غلط کار کے اعمال سے آگاہ ہونا

مگر یہ فرمایئے اگر میں خطاء کار اور درست کار کے درست اور غلط عمل سے قطع نظر کرلوں کہ جو چاہیں کرتے پھریں میں ان کی پرواہ نہ کروں؛ تو کیا میں ایسی صورت میں غلطی کرنے والا ہوں؟ اور کیا اسکا مجھے نقصان ہوگا؟

امام ابو حنیفه:۔

صرف ایک صورت تو ایسی ہے کہ تمہیں اس کا کوئی نقصان نہیں؛ مگر اسکی بجائے کئی صورتیں ایسی بھی ہیں جن سے تمہیں سخت نقصان اٹھانا پڑے گا؛

تفصیل اس اختصار کی یہ ہے کہ: تمہیں اس لحاظ سے تو کوئی نقصان نہ ہوگا کہ تم سے صرف تمہارے اپنے اعمال کا حساب لیا جائے گا، اور کسی خطاء کار کی خطاء کاری کے بارے میں تمہارے سے نہ پوچھا جائے گا؛ لیکن وہ باتیں جو نقصان دہ اور ضرر رساں ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں،

(۱) پہلی بات یہ ہے کہ: تم جاہل کہلاؤ گے کیونکہ تم درست و نادرست کی خبر نہیں رکھتے ہو؛

(۲) دوسری بات یہ کہ: اگر تمہیں کسی معاملہ میں شبہ ہوا تو اوروں کی طرح تم بھی محض شبہ میں پھنسے رہو گیا و راس سے نکلنے کا راستہ نہ پا سکو گے؛ کیونکہ تمہیں یہ ہی نہیں معلوم کہ تم غلط کار ہو کہ یا عاقبت اندیش اور اس طرح تم کبھی اس شبہ اور سے باہر نہ نکل سکو گے؛

(۳) تیسری بات یہ کہ: خالص اللہ کے لئے کون محبت کرتا ہے اور اور کون اسی کے لئے ناراض ہوتا ہے جبکہ یہ ایمان کی بنیاد بات ہے اور تم کبھی

﴿الحبّ فِی اللّه وَ الْبُغُضُ فی اللّه﴾

(خالص اللہ تعالی کیلئے محبت اور اسی کے لئے ہر ایک سے ناراض ہونا) کا بلند مقام حاصل نہیں کرسکو گے؛ اور تم جانتے ہی نہیں ہو گے کہ کون راہ حق پر ہے اور کون اس سے منحرف ہورہا ہے؛ (حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿من احب لله وابغض لله فقد استکمل الایمان﴾

یعنی جس شخص نے اللہ کے لئے محبت کی اور اللہ کے لئے نفرت کی اس کا ایمان کامل ہوگیا؛

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(٤) امام ابو مقاتل:۔

آپ نے تو واقعی میری آنکھوں کو نور عطا کیا ہے، اور میری آنکھوں سے پردہ ہٹا دیا ہے؛ آپ سے باتیں کرنے کے بعد میں کھلی

آنکھوں سے خیر و برکت محسوس کر رہا ہوں،

نیک سیرت ہو کر دوسرے کی بدی کو بدی نہ جاننا

لیکن آپ اس بارے میں کچھ وضاحت فرمائیے کہ: ایک آدمی خود عادل ہے

اور تمام اچھی صفات سے موصوف ہے مگر اپنے مخالف کے بارے میں بالکل بے خبر ہے؛ نہ یہ جانتا ہے کہ وہ عادل ہے، نہ یہ جانتا ہے کہ وہ ظالم ہے، یعنی اس کے متعلق کچھ رائے نہیں رکھتا؛ کیا ایسے شخص کو حقیقت آگاہ کہا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اور کیا اس کا شمار اہل حق میں سے ہے یا نہیں؟

امام ابو حنیفه:

جو شخص عادل اور اچھی صفات سے متصف ہے اور اپنے مخالف کے ظلم و ستم سے بالکل لاتعلق ہے، اس کو نہ عدل کا علم ہے اور نہ ہی ظلم کا علم ہے؛ میرے بھائی یہ بات یاد رکھو! کہ میرے نزدیک سب سے زیادہ جاہل اور بیکار اسی قسم کے لوگ ہیں؛ اسکی مثال یوں سمجھو کہ چار آدمی ہیں ان میں سے ہر ایک کے سامنے ایک سفید کپڑا پیش کیا جائے اور سب سے پوچھا جائے؛ کہ اس کپڑے کا رنگ کیا ہے؟ تو ان میں سے ایک صاحب کہتے ہیں کہ یہ سرخ ہے ان میں سے دوسرا کہتا ہے کہ: یہ زرد رنگ کا ہے تیسرے صاحب یہ کہتے ہیں کہ یہ سیاہ رنگ کا ہے؛ چوتھا بولا یہ سفید رنگ کا ہے۔اب اسی چھوتھے صاحب سے پوچھا جائے کہ ان تینوں اشخاص کے بارے میں آپکی رائے کیا ہے؟ کیا یہ لوگ بالکل صحیح کہتے ہیں یا غلط؟ اب یہ شخص جوابا کہے کہ مجھے تو کپڑے کے سفید ہونے کا یقین ہے مگر ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ بھی بالکل صحیح کہتے ہوں؛ تو تم اس شخص کے بارے میں کیا کہو گے کہ یہ سیاہ و سفید میں سے کچھ نہیں جانتا؛ اسی طرح وہ لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ زنا کرنے والا کافر نہیں ہو سکتا اور دوسری طرف یہ کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ بھی بالکل صحیح کہتے ہوں جو کہتے یہ ہیں کہ زانی جب زنا کرتا ہے تو اس کے قلب سے ایمان اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح بدن سے کپڑا اتر جاتا ہے یہ لوگ اپنے فیصلہ میں اس سفید رنگ والے سے کسی طرح کم نہیں ہیں؛ اسی طرح ایک طرف تو کہتے ہیں کہ جس کو حج کرنے کی استطاعت تھی مگر عمر بھر نہیں کیا اور اسی حالت میں وفات ہوگئی تو اس کو ہم مؤمن ہی کہیں گے اور اس کے ساتھ تمام معاملات وہی کریں گے جو مؤمن کے ساتھ کرتے ہیں؛ گویا ان کے نزدیک وہ شخص پورا پورا مؤمن ہے اس پر نماز جنازہ پڑھیں گے اس کے لئے مرنے کے بعد توبہ استغفار کریں گے اور اس کے عیوب چھپائیں گے اور اگر ممکن ہو سکا اسکی طرف سے حج بدل بھی کریں مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم ان کی تکذیب بھی نہیں کرتے جو یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص یہودی یا نصرانی کی طرح بد دین ہو کر مرا ہے؛

ان کے حال پر تعجب

ان لوگوں کا عجیب حال ہے یہ کھلے بندوں شیعہ نہیں مگر شیعوں جیسی باتیں کرتے ہیں؛ یہ لوگ خوارج سے برأت کرتے ہیں مگر ان کی ہمنوائی بھی کرتے ہیں؛ یہ لوگ مرجیہ کو برا بھلا تو کہتے ہیں مگر انکی زبانیں انہی کی ہم کلام ہیں؛ ان تینوں جماعتوں کی باتیں کرتے ہیں اور اسی طرح ایک ہی وقت میں اس کو درست بھی جانتے اور انکی تغلیط بھی کرتے ہیں؛ اسی طرح انکا احقاق و ابطال، اقرار و انکار سب کچھ کرتے ہیں مگر کہنے کچھ بھی نہیں کرتے؛ اور اس قسم کے لوگ اپنے دعاوی کے ثبوت اور احقاق کے لیئے چند روایات بھی بیان کرتے ہیں اور گمان

یہ کرتے ہیں کہ جو ہمارے عقائد وہ نبی ﷺ سے مروی ہیں؛ جبکہ ہم یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ اللہ تعالی جل مجدہ نے آں حضور ﷺ کو اس لیے رحمت بنا کر بھیجا تھا کہ فرقہ بندی کی بجائے امۃ کی شیرازہ بندی کی جاتی اور محبت و الفت پیدا کی جاتی؛ آپ ﷺ کی بعثت اس لئے نہ تھی کہ امۃ میں باہمی افتراق اور ریشہ دوانیوں پیدا کی جاتی؛

اور دوسری طرف یہ لوگ خود کہتے ہیں کہ لوگوں کے درمیان سارا اختلاف ان روایات کے باعث ہوا ہے کیونکہ ان میں سے کوئی ناسخ ہے اور

کوئی منسوخ ہے؛اورہم نے تو جیسے سنا ہے آگے بیان کر دیا ہے اس سے زیادہ ہمارا کوئی ذمہ نہیں ہے؛
مگرافسوس اس بات پر ہے کہ یہ لوگ اپنی عاقبت اورانجام سے کس قدر غافل ہیں؛بعض روایت یارویت کا کوئی نہ کوئی حصہ منسوخ ضرور ہے مگر اس کو بیان کیے جاتے ہیں اورآج جبکہ دین مکمل ہو چکا ہے اس وقت منسوخ روایات اوراحادیث پر عمل صاف گمراہی ہے؛اورلوگ ان روایات کواپنے عمل میں لاکر گمراہ ہوتے ہیں؛
ہمیں یہ بات یقیناً معلوم ہے کہ نبی کریمﷺ نے کسی آیت کی تفسیر دوطرح نہیں فرمائی اوراگرقرآن کریم میں کوئی آیت ناسخ ہےتو آپﷺ نے سب کے لیے ناسخ قراردے دی اسی طرح منسوخ کو عام لوگوں کے سامنے ہےاورسب کے لیے منسوخ بیان فرمادیا ہے؛اخباراورصفات اللہ میں منسوخ والی کوئی بات
نہیں ہے البتہ ناسخ ومنسوخ تو احکام شرعیہ میں خاص ہے اورامرونہی میں نسخ کا امکان واحتمال ہے؛

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۵)امام ابو مقاتل:۔

اللہ تعالی آپ کو میری طرف سے جنت کی جزاءدے،آپ تو بہت ہی شفیق اورمہربان استاذ ہیں آپ نے تو مجھ میں علم کی وہ راہیں کشادہ کی ہیں کہ جن سے میں ناآشنا رہتا،ان لوگوں کی بر سروپا باتیں آپ نے مجھے خوب سمجھادیں اب مجھے کوئی پرواہ نہیں اگران لوگوں کی غلط بینی وکوتاہ نظری کے بارے میں کچھ بھی
معلوم نہ ہوتو یہی کافی ہے جو میں سے سن چکا ہوں؛

وحدت ادیان کی حقیقت

اب کچھ دوسرے گروہ کے بارے میں میری رہنمائی فرمائیں کہ جولوگ کہتے ہیں کہ اللہ کے دین بہت ہیں(ان دین اللہ کثیر)اوراور تمام دینوں میں فرض کی گئی عبادات پرعمل کرنا لازم ہےاورحرام کی گئی باتوں سے منع ہونا لازم ہے؛ان کو کیا جواب دیا جائے اورانکارد کیسے کیا جائے؟

امام ابو حنیفہ:

کیاتم جانتے ہوکہ تمام انبیاءعلیہم الصلوٰۃ والسلام مختلف ادیان پر نہ تھے اوران میں سے کسی نے بھی اپنے سے پہلے رسول کے دین کوترک کرنے کا حکم نہیں دیا اس لیےان سب کا دین ایک ہی تھا؛ہاں البتہ ہررسول اپنی شریعت کی دعوت دیتا ہےاور ماقبل کی نازل اوررائج شدہ شریعت کے چھوڑنے کاحکم کرتا ہے کیونکہ انبیاءعلیہ السلام کی طرح انکی شریعتیں مختلف اورمتعدد تھیں؛جیسے ارشاداللہ تعالی ہے:

﴿لکل جعلنا منکم شرعة و منهاجا؛ ولو شآء لجعلکم امة واحدة﴾(المائدۃ ۴۸)

تم سے ہرایک کے لیےہم نے خاص شریعت اورخاص طریقت تجویز کی تھی؛اوراگراللہ تعالی کومنظورنہ ہوتا تو تم سب لوگوں کوایک امت بنادیتے؛اورتمام
انبیاءعلیہ السلام کواقامت دین کے لیےحکم فرمایا خوددین کیا ہے؟وہ نام ہے دعوت توحید کا کہ اس بارے میں اپس میں مختلف ومنتشر نہ ہوں،یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ تمام انبیاء کا دین(دعوت توحید)ایک ہی تھا،جیسا کہ اللہ تعالی کے ارشادات ہیں:۔

(۱)

﴿شرع لکم من الدین ما وصّی به نوحا والّذی اوحینا الیك ؛ وما وصّینا به ابرهیمَ ومُوسٰی وعیسی ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا﴾ (الشوری:۱۲)

اللہ تعالی نے تم لوگوں کے واسطے وہی دین مقرر کیا جس کا اس نے نوحؑ کو حکم دیا تھا اور جس کو ہم نے آپ کے پاس وحی کے ذریعے سے بھیجا ہے اور جس کا ہم نے ابرہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو حکم دیا تھا (اور ان سب کی امتوں کو یہ کہا تھا) کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ بازی نہ کرنا؛

(۲)

﴿وما ارسلنا من قبلك من رسولٍ الا نوحی الیه ؛انهٗ لا اله الا انا فاعبدون﴾ (النساء:۲٤)

اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا جس کے پاس ہم نے یہ وحی نہ بھیجی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں لہذا میری ہی عبادت کرو؛

(۳)

﴿لا تبدیل لخلق الله ذلك الدین القیّم﴾ (الروم:۳۱)

اللہ تعالی کی پیدا کی ہوئی کسی چیز میں تبدیلی نہیں ہوتی یہی سیدھا دین ہے؛ یعنی دین میں تبدیلی ناممکن ہے کیونکہ دین تغیر وتبدل کے لئے نہیں ہوتا؛ ہاں شریعت میں میں تغیر وتبدل ہوتا ہے اور ہوتا رہتا ہے اسی لیے اکثر وبیشتر ایسی چیزیں ملتی ہیں جو پہلے لوگوں کے لیے حلال تھیں اور دوسرے لوگوں کے لیے اللہ تعالی نے حرام قرار دیں؛ ایک چیز کا حکم ایک قوم کو دیا گیا اور دوسری قوم کو اس سے منع کر دیا گیا؛ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ شریعتیں کثیر بھی ہیں اور مختلف بھی؛

شریعت کی حقیقت

شرائع ہی کا دوسرا نام فرائض بھی ہے، شریعت اور دین کے بارے میں یہ بات خوب سمجھ لو کہ اگر اللہ تعالی کے اوامر ونواہی پر عمل کرنا اور ان کی منع کردہ اعمال سے رک جانا ہے یہی دین کی حقیقت ہے؛ اور اگر اللہ تعالی کے اوامر پر عمل نہ کرنا اور اس کے ممنوعات سے پرہیز نہ کرنا ترک دین ہے؛ اس صورت میں زمرہ کفار میں شامل ہوجائیں گے اور اس صورت میں ان کا آپس میں نکاح کرنا؛ وراثت تقسیم کرنا، میت کے ساتھ نماز جنازہ میں شریک ہونا؛ ان کا ذبیحہ کھانا اور ان جیسی تمام چیزیں حرام ہوجاویں گی کیونکہ یہ سب معاملات اللہ تعالی کے حکم سے مسلمانوں کے درمیان اسی ایمان کی وجہ سے جاری ہیں کہ جس

سے ایک دوسرے کے باہمی خون واموال قابل احترام ہوجاتے ہیں؛ اور یہ صورت اس وقت تک قائم رہتی ہے تاوقتیکہ اس میں احدایث فی الدین یعنی نئی باتیں گھڑ کر دین میں شامل نہ کردی جائیں؛ اور اللہ تعالی نے مسلمانوں کے ایمان کے اقرار کے بعد احکام شرعیہ کا اور فرائض کا مکلّف ٹھہرایا ہے؛

چنانچہ ارشاد اللہ تعالی ہے:

﴿قل لعبادی الذین آمنوا یقیموا الصلوۃ﴾ (ابراھیم:۳۲)

جو میرے خاص ایمان والے بندے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ وہ نماز کی پابندی کیا کریں دوسری جگہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿یاایھاالذین آمنوا کتب علیکم الصیام﴾(البقرۃ:۱۸۳)

اے ایمان والوتم پرروزے فرض کئے گئے ہیں؛ایک اور مقام پراللہ تعالی کاارشاد ہے

﴿یاایھا الذین امنوا کتب علیکم القصاص﴾(البقرۃ:۱۷۸)

یعنی اے ایمان والو!اللہ تعالی نے تم پرقصاص فرض کیا ہے مزیدارشاداللہ تعالی ہے :

﴿یاآیھا الذین آمنوا اذکرواللہ﴾(الاحزاب:۴۲)

یعنی اے ایمان والو!اللہ تعالی اوراس کے انعام اپنے اوپریادکیاکرو؛اسی طرح کی اور بہت سی آیات قرآن کریم میں موجود ہیں؛

ایمان اورعمل کا آپس میں تعلق

اگرفرائض کادوسرانام ایمان ہوتاتواللہ تعالی اس وقت تک مؤمن کومؤمن نہ فرماتے جب تک وہ فرائض پرعمل پیرانہ ہوچکا ہوتالہذاان آیات سے پتہ چلتاہے کہ اللہ تعالی نے خودایمان کوعمل سے الگ کرکے بیان فرمایاہے؛جیساکہ ارشادہوتاہے:

﴿الذین امنوا و عملو الصالحات﴾(الرعد:۳۲)

یعنی جولوگ ایمان لائے اورانہوں نے اچھے کام کئے ؛اوراللہ تعالی کاارشادہے:

﴿بلیٰ من اسلم وجھہٗ للّٰہ و ھو محسنٌ﴾(البقرۃ:۱۱۲)

جوکوئی بھی اپناچہرہ اللہ تعالی کی طرف جھکادےاوروہ مخلص بھی ہوتوایسے شخص کواس کاعوض ملتاہے؛یعنی وہ اپنے ایمان کواحسان کی صفت کے ساتھ مزین کرےاس کواللہ تعالی کے ہاں پورااجردیاجائے گا؛اوردوسری جگہ ارشاداللہ تعالی ہے:

﴿من ارادالآخرۃ و سعی لھاسعیھا وھومؤمن﴾(الاسراء:۲۰)

اورجوشخص آخرت (میں اللہ تعالی سےثواب) کی امیدرکھےگااوراس کے لئے جتنی سعی کرناچاہیےویسی سعی بھی کرےگااوروہ شخص مؤمن بھی ہو؛اس کوجنت میں داخل کیاجائےگا؛اس آیت میں اللہ تعالی نے ایمان وعمل کوالگ الگ کردیاہے

اہل ایمان،نمازروزہ حج اوراللہ تعالی کاذکرایمان باللہ کی وجہ انجام دیتے ہیں نہ کہ انکی نماز،روزہ؛حج ان کے لئے ایمان کاباعث ہے؛خلاصہ یہ ہے کہ ایمان باعث عمل ہے نہ کہ عمل باعث ایمان ہے؛یعنی پہلے ایمان ہےاور بعدمیں عمل وجودمیں آتاہے؛یہ لوگ پہلے ایمان لائے پھرتقاضائے ایمان کے مطابق عمل کیا۔ان کافرائض پرعمل ایمان باللہ کے باعث ہےاعمال کے باعث ایمان نہیں ہے۔اسکی مثال یوں سمجھو کہ ایک شخص قرضدارہےاوراسے اپنے قرضدارہونے کااعتراف بھی ہےاوراس اقرارکے بعداگروہ اپناقرض اداکردیتاہےتوقرض کی ادائیگی کااعتبارہوگا؛اسکے برعکس یہ صورت نہیں ہوسکتی کہ اول قرض اداکرےاور بعدمیں اقرارکرےکہ میرے ذمہ قرض ہے؛یعنی ادائیگی قرض اقرارکی وجہ سے ہوتی ہے نہ کہ اقرار پہلےاورادائیگی قرض بعدمیں ہو،اسی طرح غلاموں کودیکھئے کہ غلام بندگی کےاقرارکی وجہ سے آقاکی خدمت بجالاتے ہیں یہ نہیں ہوتاکہ چندروزخدمت کرنے پران کااقرارغلامی سمجھاجائے؛اس لئے کہ پہلےاقراراوراعتراف ہوتاہےاور بعدمیں عمل کیاجاتاہے،اسی طرح بہت سے آدمی آخرت میں کامیاب ہونے کی غرض سےاعمال صالحہ بجالاتے ہیں مگراس اعمال کی بجاآوری سے ان کواقرارعبودیۃ نہیں کہہ سکتے؛جبکہ بعض لوگ ایسےبھی ہیں کہ انکے ہاں اللہ تعالی کی عبودیت کااقرارتوموجودہےمگراعمال صالحہ انکے پاس نام کوبھی نہیں ہوتے مگرانکااقرارعبودیت پھربھی ہوتاہے؛

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(٦)امام ابو مقاتل :

اس حسن بیان پر اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے آپ نے میرے لئے بہترین وضاحت ارشاد فرمائی ہے،

ایمان کی حقیقت اور اس کے مراتب

کیا اب میں ایمان کی حقیقت پوچھنے کی جرائت کرسکتا ہوں؟

امام ابو حنیفہ:

ایمان نام ہے تصدیق بالقلب ،معرفت ، یقین ، اقرار اور اسلام کے مجموعہ کا ہے؛ اور مرتبۂ تصدیق میں سب لوگ برابر نہیں بلکہ اس میں تین مرتبے پائے جاتے ہیں،

(۱) کچھ لوگ تو وہ ہیں جو اللہ تعالی اور ان کی طرف سے آئے احکامات امر ونہی کی تصدیق دل اور زبان دونوں سے کرتے ہیں؛

(۲) کچھ لوگ ایسے ہیں ان کے پاس زبان سے تصدیق تو پائی جاتی ہے مگر انکا دل ہمیشہ درپے تکذیب ہی رہتا ہے

(۳) کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جن کا دل ایمان کی دولت سے لبریز ہوتا ہے مگر زبان سے تصدیق نہیں ہوتی بلکہ تکذیب ہوتی ہے؛

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(٧)امام ابو مقاتل:

آپ کی نوازش وعنایت سے میرے لئے علم کی ایک نئی شاہراہ نظر آئی ہے جو اس سے قبل میرے سامنے عیاں نہیں تھی؛

تینوں مراتب کا حکم

آپ مجھے یہ بات بتائیں کہ کیا یہ تینوں قسم کے لوگ اللہ تعالی کے ہاں مؤمنین میں شمار ہونگے ؟

امام ابو حنیفہ:

(۱) جو شخص اپنے دل اور زبان دونوں سے اللہ تعالی کی اور اللہ تعالی کی طرف سے آئے ہوئے دین کی تصدیق کرتا ہے وہ اللہ تعالی کے ہاں اور اجتماع انسانی میں دونوں جگہ مؤمن شمار ہوگا؛

(۲) جو زبان سے اظہار تصدیق کرتا ہے حالانکہ دل تصدیق کرنے میں اس کے ساتھ نہیں بلکہ جھٹلاتا ہے اس کو اللہ تعالی کے ہاں کافر جبکہ ہم اور تم اس کو مؤمن ہی سمجھیں گے کیونکہ ہم لوگ اس کے دل میں چھپی بات نہیں جان سکتے ہم پر تو صرف اتنی ذمہ داری ہے کہ اس اقرار اور تصدیق کی وجہ سے اس کو مؤمن کہیں۔قلب چیر کر دیکھنے کے اور پھر اس کے بعد فیصلہ کرنے کے ہم مکلّف نہیں ہیں؛

(۳) تیسری قسم وہ شخص ہے جو کسی وجہ سے لوگوں کے سامنے اظہار کفر کرتا ہے مگر اسکا دل اللہ تعالی کے لئے مؤمن ہوتا ہے؛ اور یہ وہ شخص ہے جو جو بالعموم اللہ تعالی پر اور اسکی طرف سے نازل شدہ احکامات پر ایمان رکھتا ہے مگر مجبوری کے عالم میں باطنی بات کو چھپاتے ہوئے زبان سے کلمۂ کفر ظاہر کرتا ہے؛ اب جو شخص خلاف باطن بات کرے ظاہری طور سے اس کو کافر کہا جائے گا جبکہ اپنی اصل کے لحاظ سے اللہ تعالی کے ہاں وہ مؤمن ہے؛

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۸) امام ابو مقاتل :

میں بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے وضاحت کے ساتھ ایمان کے حقائق کو مجھ پر مطلع کیا کیلن ایمان کی تعریف میں آپ نے تصدیق۔معرفت، اقرار اور اسلام اور یقین کا نام لیا ہے اسکی وضحت چاہوں گا۔

امام ابو حنیفہ:۔

اللہ تعالی تمھاری اصلاح کرے،لغزشات سے محفوظ رکھے،مسائل دریافت کرتے ہوئے جلد بازی نہ کرو۔ میں نے جو باتیں ابھی تم کو بتائیں ہیں اگر ارادہ خبر ہے اوران میں سے کوئی بات سمجھے نہیں ہوتو پوچھ لو۔ بہت سی ایسی باتیں ہیں جنھیں سن کرلوگوں کو ناگوری ہوتی ہے لیکن جب ان کی وضاھت ہوتی ہے تو وہ انہیں گوارا کر لیتے ہیں۔

ان لوگوں کا رویہ اختیار نہ کرو کہ ایک بات سنتے ہیں وہ ان کو نا گوار ہوتی ہے پھراسکو لئے لئے پھرتے ہیں،موصد یہ ہوتا ہے کہ کہنے والے کی برائی عام ہو،ان لوگوں سے اتنا نہیں ہوتا کہ وہ اس بات کے متعلق کہ دیں کہ شائد اسکی کوئی اور بہتر توجیہ وتفسیر ہو اور ہمیں معلوم نہ ہو،خود اسی سے وہ بات پوچھ لیں

جس نے یہ بات کہی ہو۔اسکی مراد کیا ہے؟ ہوسکتا ہے کہ بے ارادہ یہ بات نکل گئی ہو اا ور اسکا قصد ایسا نہ ہو۔ہمیں جب تک پوری بات معلوم نہ ہو خاموش رہیں کسی کو بلا وجہ رسوا نہ کریں۔

(۹) امام ابو مقاتل :۔

اللہ تعالی آپ کو توفیق خیر اور ثبات قدمی سے نوازیں آپ کو جو صلاحیتیں عطا ہوئیں ہیں باقی رہیں۔ جو کچھ ارشاد فرمایا سمجھ میں آ گیا۔ایک طالب علم ناوقف آداب سمجھ کر معاف فرمادیں۔ ہاں مجھے تصدیق،معرفت،اقرار،اسلام یقین کے مراتب اور آپ کے نزدیک جو تفسیر ہو اس سے آگاہ فرمائیں۔

امام ابو حنیفہ:۔

گو یہ کلمات مختلف ہیں مگر ان کے معنی ایک ہیاں یعنی ایمان باللہ اسکی صورت یوں ہے کہ انسان اقرار کرے کہ اللہ اسکا رب ہے تصدی قکرے کہ اللہ اسکا رب ہے۔یقیقن رکھے کہ اللہ ہی اسکا رب ہے اور سمجھے کہ اللہ ہی اسکا رب ہے۔ یہ مختلف الفاظ ہیں لیکن مفہوم صرف ایک ہے جس طرح کسی شخص کو یوں پکارا جائے۔اے آدمی۔اے فلاں۔ پکارے والا ایک ہی کو پکار رہا ہے مگر الفاظ بدل کر۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۱۰) امام ابو مقاتل:۔

اللہ تعالی آپ پر رحم کرے۔اگر مجھے اپنی کم علمی کا احساس نہ ہوتا تو یہاں حضری کیسے ہوتی اگر میری کوئی بات آپ کو ناگور ہوئی ہو تو معاف فرما دیں۔ بیمار کی بیماری کی ذمہ داری اور مشقت طبیب اٹھاتا ہے اور اگر کوئی نابینا ہو تو بینا کو نبا ہنا پڑتا ہے۔اسی طرح ایک عالم کو جاہل کے

باعث ہر پریشانی کو گوارا کرنا ہوتا ہے۔

مجھے آپ کے ارشاد سے معلوم ہو چکا ہے کہ ایک جاہل شخص جب بھی کوئی بات سنتا ہے تا اسے گھبراہٹ معلوم ہوتی ہے جب اسے تفسیر معلوم ہوتی ہے تو اطمینان کلی ہو جاتا ہے۔

ایمان وتصدیق، یقین واخلاص کی جو تفسیر آپ نے بیان فرمائی بالکلیہ سمجھ میں آ گئی اگر ناگوار خاطر نہ ہو تو ایک بات پوچھوں کہ کیا ہمارے لئے یہ کہنا مناسب ہے کہ ہمارے ایمان ملائکہ اور انبیاء ورسل جیسا ایمان ہے حلانکہ ہم جانتے ہیں

کہ وہ ہم نے یا وہ اللہ تعالی کے مطیع وفرمانبردار ہیں۔

امام ابو حنیفہ:۔

تم جانتے ہو کہ وہ ہم سے زیادہ مطیع وفرمانبردار ہیں اور میں تمھیں پہلے بتا چکا ہوں کہ ایمان اور عمل دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ ہمارا ایمان انہیں جیسا ایمان ہے کیونکہ ہم نے واحدانیت رب کی تصدیق کی ہے۔ اسکی قدرت کرتے ہیں اور انہیں چیزوں کی انبیاؤرسل نے بھی تصدیق کی ہے یہاں سے ہمیں معلوم ہوا کہ ہمرا اور ان کا ایمان ایک جیسا ہے۔

(عاجز نے امام صاحب کی عبارت سے ایک مفہوم یہ بھی لیا ہے کہ ہمرا ایمان ملائکہ کے ایمن سے افضل ہے کیونکہ ملائکہ نے اللہ تعالی کے عجائب وغرئب دیکھنے اور جنت دوزخ کی سیر کرنے کے بعد اور اللہ تعالی کے حضور میں رہ کر تصدیق ایمان کی ہے اور ہم نے بغیر دیکھے ہوئے اسکی ربوبیت کی تصدیق کی ہے اس لئے ہم ایمان کے لحاظ سے افضل ہیں)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿ھمارا اور ملائکہ کا ایمان اور اس کی حقیقت کیفیہ﴾

(۱۱) امام ابو مقاتل:

اللہ تعالی آپ کو بلند مرتبہ عطا فرمائے۔

آپکی وضاحت سے ایمان کی حقیقت پر آگاہ ہو گیا ہوں کہ ہمرا ایمان، یقین، معرفت ملائکہ کے ایمان یقین اور معرفت جیسی ہے لیکن ایک بات وضاحت طلب ہے کہ وہ اللہ تعالی کے ہم سے زیادہ مطیع اور خائف کیوں ہیں؟

اور بعض جہلاء کی یہ بات کہ جب کوئی انسان اپنی لغزشوں پر مصیبت میں مبتلاء ہوتا ہے یا مصیبت کے وقت جزع وفزع کرنے لگتا ہے یا دشمن کے مقابلہ میں بزدلی اختیار کرتا ہے یا خواہشات نفسانی میں مبتلاء ہوتا ہے تو یہ ایمان کی کمزوری اور ضعف یقین کی وجہ سے ہوتا ہے؟

امام ابو حنیفہ:

پہلی بات یہ ہے کہ جاہل لوگ ان چیزوں پر ضعف ایمان کا اطلاق یقین کی تفسیر نہ جاننے کی وجہ سے کرتے ہیں

کسی **چیز کا یقین** اس بات کا نام ہے کہ آپ کو اس چیز کا ایسا یقینی علم ہے کہ اب اس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے؛

اور الحمد للہ اہل ایمان میں ایسا کوئی نہیں کہ جس کو اللہ تعالی کے بارے میں یا کتابوں اور انبیا ورسل کے بارے میں شک ہو، چاہے اس نے جس قسم کے گناہوں کا ارتکاب کیا ہو، اور ہم نے دوسروں کو بھی اپنے جیسا خیال کرتے ہیں ہم سے بھی لغزش ہوتی ہے؛ یا مصیبت میں جزع فزع کرنے لگتے ہیں اور دشمنوں کے مقابلے میں کانپ جاتے ہیں۔ مصائب کے ہجوم اور ستم کاریوں کے تلاطم میں گھبرا جاتے ہیں۔ لیکن اس ساری صورت احوال کے باوجود اللہ تعالی اور اسکے رسول اور ملائکہ کے بارے میں ذرا برابر بھی شک وشبہ نہیں ہوتا۔

اور رہی بات کہ وہ ہم سے زیادہ مطیع اور خائف کیں ہیں جبکہ ہمارا یقین اور انکا یقین ایک جیسا ہے؟

تو ہاں انکا اللہ تعالی سے ہمارے سے زیادہ خوف زدہ ہونا اور اس کا مطیع اور فرمانبردار ہونا چند وجوہات کی بنا پر ہے۔

پہلی وجہ تو یہ ہے کہ: اللہ تعالی نے انہیں رسالت ونبوت کی نعمت عظمی سے ہم پر فضیلت دی ہے اسی طرح اخلاق حسنہ مصائب کی کثرت میں صبر کی فضیلت بخشی ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ: انہوں نے ملائکہ اور اللہ تعالی کی دوسری عجائبات کو دیکھا ہے اور ہم اس دنیا میں ان کے دیکھنے سے محروم ہیں۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ: وہ مصیبتوں کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہیں۔

چوتھی وجہ یہ ہے کہ: انسانوں کو جو مصیبتیں سزا کے طور ملتیں ہیں۔ اسے وہ دیکھتے ہیں اسی وجہ سے معاصی کے ارتکاب سے بچتے ہیں اور اللہ تعالی نے انہیں معصوم بنایا ہے۔ انبیاء ورسل کے علاوہ دنیا میں کوئی ہستی ایسی نہیں جو معصوم عن الخطا ہو اور اس سے گناہ نہ صادر ہوتے ہوں۔

﴿قیاس کی حقیقت اور اس کی امور شرعیہ میں ضرورت﴾

(۱۲) امام ابو مقاتل:

آپ نے جو فرمایا وہ درست ہے آپ بہت عمدگی سے بیان فرمارہے ہیں لیکن مجھے ان کے خوف اور ہمارے خوف؛ ان کے یقین اور ہمارے یقین اور انکی جرات اور ہماری جرات کے بارے میں مثال سے سمجھایئے۔

کیونکہ اگر کوئی جاہل آدمی کسی بات اچھی طرح نہ سمجھ سکے تو مناسب یہی ہے کہ اسے مثالوں سے سمجھایا جائے تاکہ وہ اچھی طرح سمجھ سکے۔

امام ابو حنیفہ:

یہ بہت اچھی بات ہے کہ تم مثال کے ذریعہ بات سمجھنا چاہتے ہو

ہر وہ شخص جو باہمی مذاکرہ ومباحثہ سے کچھ حاصل کرنا چاہے اسکے لیے یہی

ضروری ہے۔ اور بات سمھ نے کے لیے مثال بہت ضروری ہے

قیاس یا مثال ایک طالب حق کے حق کو پوری طرح واضح کردیتے ہیں کسی مسئلہ میں قیاس کی وہی حیثیت ہے جو ایک حقدار کے لیے شاہد عادل کی ہوتی ہے۔ اگر جاہلوں کو انکار حق کی عادت نہ ہوتی تو علماء کو مثال وقیاس میں پڑنے کیا کی کیا ضرورت تھی۔

ہاں تو تم اس کے لئے قیاس کی کوئی صورت چاہتے ہو کہ ہمارا اور ملائکہ کا یقین ایک ہوتے ہوئے بھی وہ ہم سے زیادہ کائف اور متواضع کیوں ہیں؟

اسکی مثال یوں سمجھو کہ دو پیراک ہیں پیراکی بالکل برابر جانتے ہیں ان میں سے ایک تلاطم خیز دریا میں چھلانگ لگانے میں بہادر ہے اور دوسرا بزدل ہے۔

یا دو آدمی ایک ہی مرض میں مبتلا ہوں طبیب نے پینے کے لیے دونوں کے لیے ایک ہی تلخ دوا تجویز کی ان میں ایک دوا پینے میں ہمت سے کام لیتا ہے اور دوسرا دوا سے جی چراتا ہے

....

قیاس کے لوازمات

امام سرخسی اپنے اصول سرخسی میں فرماتے ہیں: کہ صحابہ کرام اور تابعین اور امت کے صالحین اور تمام ایمہ دین کی رائے یہ ہے کہ ایسے احکام جو منصوصات شرعیہ میں سے ہوں ان پر قیاس کرتے ہوئے احکام اخذ کرنا جائز اور امور شرعی میں سے ہے؛ اور اس کی مخالفت میں حرف زنی کرنے والے سب سے پہلے شخص کا نام

ابراہیم بن السیار النظام معتزلی تھا جو قیاس کی وجہ سے اسلاف پر طعن وتشنیع کرنے میں بڑا جری تھا اور اسی وجہ سے اسلام کے دائرہ سے باہر چلا گیا

اصول سرخسی: دوم ۱۱۹

تو اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو ائمہ اسلام کے ہاں ہر دور میں قیاس کو ایک اصول شرعی کے طور پر مقام دیا جاتا رہا ہے اور یہی اللہ تعالی کا اس امت پر ایک عظیم احسان ہے جس سے دین اسلام میں تحریف نہیں ہوسکی ہے ورنہ ادیان سابقہ میں تحریف اس وجہ سے ہوئی تھی کے جدید پیش آمدہ مسائل کو حل کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی اصول نہ تھا

اس مسئلہ پر تفصیلی مباحث اصول فقہ کی کتب میں مفصل انداز میں موجود ہیں وہاں ان کا مطالعہ کرنا چاہئے ؛

﴿اعمال کا اجر و ثواب اور اس کی حقیقت﴾

(۱۳) امام ابو مقاتل:

آپ کی تفسیر واقعی بہت بہترین ہے

لیکن مجھے یہ بتایئے کہ اگر ہمارا ایمان انبیاء و رسل کے ایمان کی برابر ہے تو کیا ہمارے ایمان اور ان کے ایمان کا ثواب برابر نہیں؟

اور اگر ایسا ہے تو انہیں ہم پر کس انداز میں فضیلت بخشی گئی ہے؟

جب دنیا میں ایمان برابر ہو جائے تو آخرت میں ثواب یکساں رہنا چاہیے اور اگر ہمارا ثواب کم ہوا تو کیا یہ صریح ظلم نہیں ہے؟ جبکہ ہمارا ایمان تو ان کے ایمان برابر ہو لیکن جب باری ثواب کی آئے تو اس میں فرق ڈال دیا جائے؟

امام ابو حنیفہ:

تمہارا سوال بڑا اہم سوال ہے لیکن جلد بازی میں فتوی زنی سے اعراض کرو؛ کیا تمہیں یہ نہیں معلوم کہ ہمرا ایمان اور رسل کا ایمان برابر ہے کیونکہ جن چیزوں پر رسول وغیرہ ایمان لائے انہیں پر ہم بھی ایمان رکھتے ہیں۔ اس کے باوجود ان حضرات کو ہم نہ صرف ایمان بلکہ ہر عبادت کے ثواب میں فضیلت اور فوقیت حاصل ہے، غرض ان کے کام کو دوسروں کے کاموں پر فضیلت بخشی گئی ہے کیونکہ جس طرح ان کو منصب نبوت عنایت کیا گیا ہے اس طرح ان کے کلام انکی نمازوں انکی روزوں انکی رہایش اور انکی آرام گاہوں اور تمام امور زندگانی میں خاص رحمت ربانی شامل ہو کر فضیلت بخشی گئی ہے اسکے باوجود اگر اللہ تعالی نے ثواب کا استحقاق برابر نہیں دیا تو یہ ہم پر ظلم نہیں ہے کیونکہ ظلم حق تلفی کا نام ہے اور اس میں ہمارا حق نہیں دیا گیا بلکہ ہمیں اتنا دیا گا یا کہ ہم خوش ہو گئے ہیں تو یہ ہرگز ظلم نہیں ہے۔

اور باقی رہا معاملہ انبیاء و رسل کا تو انہیں دنیا میں بھی سب پر فضیلت ہے کیونکہ وہ اعمال خیر کا قائد ہیں اللہ تعالی کی رحمتوں کے امین ہیں، اور لوگوں میں سے کوئی ایسا شخص نہیں جو اپنی عبادت، خوف خدا، خشوع وخضوع میں اور اللہ تعالی کی رضا مندی کے لئے تکالیف برداشت کرنے میں ان کی برابری کر سکے اور اسی طرح اللہ تعالی کے حکم کے بعد انہی کی وجہ سے ان سب کو ایسا اجر دیا جاتا ہے کہ جو ان سب لوگوں کے دخول جنت کا سبب بن جاتا ہے۔

☆ ﷲ ﷲ ﷲ ﷲ ﷲ ☆

﴿یقینی عذاب اور یقینی بخشش الٰہی کا معیار﴾

(۱٤) امام ابو مقاتل:

آپ نے مسئلہ عدل وانصاف کے ساتھ واضح کر دیا ہے اللہ تعالی آپ کو اس کے بدلہ میں جنت عطا فرمائے اس مسئلہ میں اطمینان ہو گیا ہے لیکن ایک دوسری بات میں آپ سے عرض کروں کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ شرک کے علاوہ کسی گناہ کبیرہ کی وجہ سے یقیناً عذاب الٰہی کا موجب

ہو گا؟

یا آپ کے خیال میں یہ سب معاف کر دئے جائیں گے اور اگر سب نہیں تو جو بعض اس میں سے بخشے جائیں گے وہ کون سے اعمال ہیں جو بخشے جائیں گے

امام ابو حنیفه:

گناہوں میں سے شرک کے علاوہ میں کوئی گناہ ایسا نہیں جانتا جس پر اللہ تعالی یقینی طور سے عذاب دیں گے اور نہ ہی میں اس بات کے بارے میں گواہی دے سکتا ہوں کہ اہل قبلہ میں سے کسی کو شرک کے علاوہ کسی اور گناہ پر یقینی طور سے عذاب دیں گے؛ اور ان میں سے بعض تو ایسے ہیں ان کو اللہ تعالی معاف فرما دیں گے لیکن انکی تعیین نہیں کر سکتا کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

﴿ان تجتنبوا كبائر ما تنهون عنه نكفر عنكم سياتكم﴾(النساء:۳۰)

اگر تم پرہیز کر وان بڑے گناہوں سے جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو ہم مٹا دیں گے تمہارے چھوٹے گناہ؛

اب میں آپ کو تمام کبائر اور سیئات نہیں بتا سکتا کہ ان میں کون بخشے گئے ہیں ہیں اور کون نہیں اور کون سے نہیں بخشے گئے کیون کہ ہوسکتا اللہ تعالی شرک کے علاوہ ہر گناہ بخش دیں کیونکہ ارشاد خداوندی ہے

﴿ان الله لا يغفران ان يشرك به و يگفر ما دون ذلك لمن يشاء ﴾ (النساء:٤٧)

بے شک اللہ تعالی اس بات نہ بخشیں گے کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جائے اور اس کے سوا اور جتنے گناہ ہیں جس کے لیے منظور ہو گا وہ گناہ بخش دیں گے

اور مجھے یہ بات نہیں معلوم کہ اللہ تعالی بندوں میں سے کس کی بخشش چاہیں گے اور کس کی بخشش نہیں چاہیں گے

☆ ﷲ ﷲ ﷲ ﷲ ﷲ ☆

﴿مرتکب کبیرہ اور صغیرہ کی مغفرت کا حکم﴾

(۱۵) امام ابو مقاتل:

کیا تو یہ نہیں جانتا کہ ہوسکتا ہے اللہ تعالی قاتل کی مغفرت فرما دیں اور اور اس عمل کے دیکھنے والے کو عذاب دیں اور کیا آپ ان دونوں کے بارے میں یکساں طور پر امیدوار مغفرت نہیں؟

امام ابو حنیفه:

میں تو یہ جانتا ہوں کہ اگر اللہ تعالی قاتل کی مغفرت فرما دیں تو صرف دیکھنے والا اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کی بخشش ہو؛ اور اگر دیکھنے والا عذاب کا مستحق ہے تو قاتل اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کو عذاب ہو کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

﴿ان اکرمکم عندالله اتقاکم﴾(الحجرات:۱۲)

بے شک تم میں سے اللہ تعالی کے نزدیک سب سے زیادہ قابل تکریم وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہو۔

اور چونکہ دیکھنے والے نے قتل میں حصہ نہیں لیا اس لئے یہ قاتل کی نسبت بچاو کا زیادہ حق دار ہو گا۔

رہی دونوں کے لئے مغفرت کی امید تو:

اس مغفرت کے بارے میں میرے نزدیک دونوں برابر نہیں کیونکہ گناہ کے کے بارے میں صغیرہ گناہ والا شخص زیادہ امید اور مغفرت ہے اس

سے کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب شخص امیدوار مغفرت ہواور اگر چہ میں ان دونوں کے بارے میں اللہ تعالی سے عذاب اور گرفت کا خوف تو ہے مگر گناہ کبیرہ والا شخص زیادہ عذاب خداوندی میں زیادہ خوف میں ہے بنسبت اس شخص کے جو گناہ صغیرہ کا مرتکب ہے۔

اسکی مثل یوں سمجھو کہ

دو شخص پانی میں گھسے ایک تو چھوٹی سی نہر میں کودا اور دوسرے نے سمندر میں

چھلانگ لگادی تو میرے نزدیک اگر چہ غرق ہونے اور بچاؤ کے بارے میں دونوں کی امید تو کی جاسکتی ہے مگر سمندر میں کودنے والے کوڈوبنے کا زیادہ خطرہ ہے اور نہر والے ڈوبنے کا کم خطرہ ہے۔اور میں نہر میں کودنے والے کے بارے میں بچاؤ کا زیادہ امیدوار ہوں بنسبت سمندر میں کودنے والے کے

اسی طرح گناہ کبیرہ کے مرتکب پر عذاب کا زیادہ خوف ہے اور صغیرہ والے سے اور صغیرہ والا گناہ کبیرہ والے کے زیادہ امیدوار مغفرت ہے اور میں ان دونوں کے اعمال کے مطابق انکے لئے پر امید مغفرت بھی ہوں اور اللہ تعالی کی طرف سے عذاب کا خائف بھی ہوں۔

☆ ﷲ ﷲ ﷲ ﷲ ﷲ ﷲ ☆

﴿تبراء کا حکم ؛ شرک کی حقیقت﴾

(١٦) امام ابو مقاتل:۔

آپ نے جو مثال پیش فرمائی وہ بے حد پسند آئی ہے

اب تھوڑی اور جرأت کروں گا اور آپ سے ہ پوچھوں کا کہ گناہ کبیرہ کے

مرتکب پر استغفار زیادہ اچھا ہے یا اس پر لعنت کرنا، یا دعا کرنے یا استغفار اور لعنت کرنے میں اختیار ہے جو چاہیں اختیار کرلیں مہربانی فرما کر اس کی وضاحت فرمادیں؟

امام ابو حنیفه:

دیکھو! شرک کے علاوہ گناہ کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ جس کا تعلق تم سے ہوا اور ایک وہ جس کا تعلق صرف اللہ تعالی سے ہو؛ اور ان دونوں میں سے بندہ جس کا ارتکاب کرے اس کے لیے دعا اور استغفار ہی افضل ہے اور اگر تم نے اس پر لعنت کی تو بھی تم گنہگار نہ ہوگے؛ اس کی مثال ایسے ہے کہ کسی شخص نے تم سے زیادتی کی اور تم نے اسے معاف کر دیا اور بددعا نہیں کی تو زیادہ اچھا ہے۔

اور اگر گناہ بندہ اور خالق کے مابین ہے لیکن شرک کے علاوہ ہے تو جو اس نے اللہ تعالی کی گواہی کی تکریم کرتے ہوئے اس کے لئے دعائے مغفرت کرنا افضل ہے اور اگر اس کے لئے ہلاکت اور بربادی کی دعا کی تو بھی گنہگار نہ ہوگے؛

یہ تو کہہ سکتے ہو کہ خداوند اس کے گناہ کا بدلہ لے، لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ خداوندا بلا وجہ اس کو مصائب میں مبتلا کر دے ایسا کرنے سے سخت گناہگار ہوگے؛

اس کے لئے استغفار کی افضلیت کی دو وجہیں ہیں

(١): ایک وجہ تو اس کے لئے استغفار اس لئے افضل ہے کہ وہ مؤمن ہے؛

(٢): اور دوسری وجہ یہ ہے کہ تمہیں اس بات کا یقین نہیں ہے اللہ تعالی اس کو عذاب دیں گے؛ اور اگر آپ کو اس بات کا یقین ہو کہ اللہ تعالی اس کو عذاب دیں گے تو اس کے لئے دعا و استغفار حرام ہے کیونکہ جس شخص کے لئے دوزخ ضروری قرار دی گئی ہو اللہ تعالی نے اس شخص کے لئے

دعا اور استغفار سے منع فرمایا ہے اور اگر کسی نے اس شخص کے لئے دعا اور استغفار کی تو گویا اس نے اللہ تعالی سے وعدہ خلافی کا سوال کیا؛ اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی شخص اللہ تعالی سے سوال کرے اے اللہ مجھے موت نہ دینا جبکہ اللہ تعالی ارشاد فرما چکے ہیں

﴿ كل نفس ذائقة الموت ﴾(العمران: ٨٤)

ہر شخص کو موت کا مزا چکھنا ہے

لہذا جس شخص کے لئے اس قسم کی مغفرت کی شہادت اور گواہی مل جا تو اللہ تعالی کے ہاں شہادت اور اقرار کی حرمت اور تکریم کے پیش نظر اس کے لئے دعا کرنا ہی زیادہ افضل ہے؛

کیونکہ اللہ تعالی کے لئے کوئی بھی اطاعت اس کی شہادت اور گواہی دینے سے بڑھ کر نہیں ہوسکتی کیونکہ اللہ تعالی کی گواہی کے مقابلہ میں دیگر تمام فرائض کی حیثیت اتنی بھی نہیں ہے جتنی ساتوں آسمان اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے اس کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھیں اور دوسرے پلڑے میں ایک انڈے سے بھی چھوٹی کوئی چیز رکھی جائے تو اس کی برابری نہیں ہوسکتی

اسی لئے ہم کہتے ہیں جس طرح دنیا میں شرک سے بڑا کوئی گناہ نہیں ہے اسی طرح اللہ تعالی کی گواہی دینے سے بڑی اطاعت ہے اور اجر والی کوئی چیز نہیں ہے اللہ تعالی شرک کے بارے میں جو کچھ فرمایا کسی اور گناہ کے بارے میں ارشاد نہیں فرمایا ہے، لہذا ارشاد باری تعالی ہے۔

﴿ انّ الشركَ لظلمٌ عظيمٌ ﴾(لقمان:١٣)

بے شک شرک کرنا بہت بڑا ظلم ہے؛ اس قسم کے کلمات اللہ تعالی نے کسی گناہ کے بارے میں نہیں کہے؛

دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے

﴿ومن يشرك بالله فكأنّماخرّ من السّماء فتحطفُه الطّيراوتهوی به الرّيح فی مكانٍ سحيقٍ ﴾(الحج:٣٠)

اور جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہو تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا پھر پرندوں نے اس کی بوٹیاں نوچ لیں یا اسکو ہوا نے دور دراز جگہ میں لے جا پٹکا

اسی طرح ایک اور جگہ اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں

﴿تكادالسّموت يتفطرون منه وتنشقّ الارض وتخرّالجبال هدًّا ؛ ان دعوا للرّحمن ولداً ﴾(مریم:٨٩)

کہ یہ بات بعید نہیں کہ آسمان پھٹ پڑے اور زمین کی کے ٹکڑے اڑ جائیں اور پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر گر پڑیں کفار کی اس بات کی بناء پر یہ لوگ اللہ تعالی کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں

اس قسم کی آیات تو اللہ تعالی نے قتل اور دوسرے بڑے گناہوں کے متعلق ن بھی نازل نہیں فرمائیں جو شرک کی مذمت کی غرض میں نازل فرمائی ہیں

(١٧) امام ابو مقاتل:۔

اس مذاکرہ نے تو میری رغبت اور بڑھادی اسکے بدلے میں اللہ تعالی آپ کو تمام مسلمانوں کی جانب سے احسن جزاء عطا فرمائیں۔

آپ تمام مسلمانوں کے بارے میں خواہ نیک سیرت ہوں یا خطا کار نہایت ہی بہتر فکر و عمل رکھتے ہیں؛

اور آپ مرتبہ میں ان سے بلند ترین ہونے کے باوجود نہایت اعلی درجہ کی محبت رکھتے ہیں

لیکن اس بات سے مجھے آگاہ فرمائیں کہ کیا آپ مجھے اہل عدل کے بارے میں کچھ بتائیں گے کہ کیا ان میں باہم دگر مراتب وفضیلت اور شرافت کے لحاظ سے کوئی فرق پایا جاتا ہے؟

امام ابو حنیفہ:۔

اس بارے میں بات یوں ہے کہ جہاں تک شعائر اللہ اور اللہ تعالی کی حرمات کا تعلق ہے اس میں تمام اہل عدل متفق بھی ہیں اور مساوی بھی ہیں اور جہاں تک فضیلت کی بات ہے: وہ اپنے اپنے اعمال کی بنا پر ہے اور اسی لئے اس میں فرق مراتب ہے؛

کچھ لوگ ہیں کہ حرمات اللہ کی تعظیم وتکریم کے باب میں حجت کی دولت سے سرفراز ہیں۔ان کو بارگاہ ربانی سے دعا اور توجہ کا گہرا تعلق ہے۔اس کی راہ میں ذمہ دارانہ اقدام کرتے ہیں۔امت کے حال پر عمیق نظر ہے ہر وقت اسی کی فکر

ہے۔مسلمانوں کی بلندو برتر دیکھنے کی تمنا میں جیتے ہیں۔ان پر آئی ہوئی بلاؤں کو اپنے سر لیتے ہیں۔۔۔جیسے دشمن کے مقابل کوئی لشکر ہوتا ہے کہ دشمن کے استیصال پر پورا لشکر متفق ہے۔لیکن حرب چھوٹے بڑے فنون سپہ گری کی مہارت جنگی تدابیر، مالی ایثار، جانثاری اور تحیص وترغیب جیسے اعمال وکردار پر موقوف ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۱۸) ابو مقاتل:۔

واللہ، اس بہتر طریقہ پر اور کوئی کیا سمجھائے گا۔قیاس اور انطباق قیاس اسکو کہتے ہیں یہ تو فرمایئے کیا مؤمن ارتکاب کبیرہ سے اللہ کا دشمن ہو جات ہے؟

امام ابو حنیفہ:۔

مؤمن خواہ کتنا بھی کبیرہ کا ارتکاب کرے اللہ تعالی کا دشمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ توحید کا دامن نہ چھوڑے کیونکہ دشمن کو دشمن سے بغض ہوتا ہے وہ کبھی اسے اپنا سمجھنے پر آمادہ نہیں ہوسکتا۔یہ سچ ہے کہ مؤمن کبھی مرتکب کبیرہ ہو جاتا ہے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالی ہی اسے سب سے زیادہ محبوب رہتے ہیں، اسکا تجربہ اس طرح ہوسکتا ہے صکہ ایک گناہگار سے اگر کہا جائے کہ تم سچے دل سے کافر ہوجاؤ، خدا پر افترا درازی کرو ورنہ نذر آتش کر دیے جاؤ گے۔۔۔تو انشاء اللہ مجھے اسکے ایمان پر بھروسہ ہے کہ وہ آگ میں جل جائے گا مگر دل

سے کافر نہ ہوسکے گا۔اس سے معلوم ہوا کہ وہ اللہ تعالی کو سب سے زیادہ محبوبومقصود سمجھتا ہے۔اور اسکا عملی مظاہرہ بھی کرسکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۱۹) امام ابو مقاتل

بجا ارشاد ہوا، لیکن اگر اس مؤمن کا جل مجدہ تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں تو نافرمانی کیوں کرتا ہے کیا کوئی ایسا کرسکتا ہے کہ کسی ذات کو اپنے لئے سب کچھ سنجھتا ہے اور پھر اس کے اوامر سے روگردانی کرتا ہے۔

امام ابو حنیفہ

ہاں ایسا ہوتا ہے بیٹے کو باپ سے زیدہ کوئی چیز محبوب نہیں ہوتی پھر بھی نافرمانی کرتا ہے اسی طرح مؤمن کو اللہ تعالی نافرمانی کے باوجود سب سے زیادہ محبوب ہیں اور معاصی کے ارتکاب تو خواہشات کے غلبہ کی وجہ سے کرتا ہے اسکی مثال ایک اور طرح سے سمجھو کہ ایک شخص بادشاہ کا خادم ہوتا ہے یا گورنر ہے۔ کسی وجہ سے بادشاہ اسے معزول کر دیتا ہے، عبرتناک سزا دیتا ہے لیکن پیر

عہدہ پر بحال کر دیا جدی گیا تو پھر وہی حرکت کرے گا، حالاں کہ سب کچھ جانتا ہے۔

دیکھو عورت کے لیے ولادت سے زیدہ اور کیا تکلیف ہوسکتی ہے پھر بھی اس سے فرغت کے بعد بچے کی خواہش کرتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۲۰) امام ابو مقاتل

بالکل صحیح ہے، بشریت کی وجہ سے کتنے عابد اور متقی مصلوب ہو گئے، سیدنا آدم و داوٗد علیہا السلام پر بھی بشریت کا غلبہ ہوا لیکن مجھے اس مؤمن کے بارے میں بتائیے جو عذاب کو خوب جانتا ہے کیا یہ بھی معصیت کا رتکاب کرسکتا ہے؟

امام ابو حنیفه

ہاں عذاب اور سزا کو جانتے ہوئے ارتکاب کرسکتا ہے لیکن اسکے دو باعث ہیں ایک تو اسے امید رہتی ہے کہ بخشش ہو جائیگی دوسرے یہ کہ وہ بیماری اور موت سے پہلے توبہ کرلے گا

انجام سے بے خبر افعال کا ارتکاب

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۲۱) امام ابو مقاتل

تو کیا کوئی شخص ایسی حرکت کرسکتا ہے کہ جس کا انجام بد اس قطعی معلوم ہو؟

کفر کی تعریف اور تشریح

امام ابو حنیفه

۔۔۔۔ہاں کر لیتا ہے بسا اوقات انسان سمجھتا ہے کہ کھانا یہ پینا یہ قتال اور دریا میں اتر نا نقصان دہ ہے پھر بھی اقدام کرتا ہے، اگر دریا میں لکودنے والے کو غرق سے نجات کی امید نہ ہوتی جنگ کرنے والے کو غلبہ پانت کا یقین نہ ہوتا، تا دریا میں کودنے اوت جنگ میں شرکت کا اقدام کبھی بھی نہ کرتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۲۲) امام ابو مقاتل

بالکل درست فرمایا میرے ساتھ بھی اس قسم کے واقعات پیش آتے رہتے ہیں کہ میں سمجھ لیتا ہوں کہ یہ کھانا میرے لیے نقصان دہ ہے پھر بھی کھا لیتا ہوں، بعد مٰں پچھتا تا ہوں اور ہمیشہ کے لیے عہد کر لیتا ہوں کہ اب ایسا نہ کرونا گ لیکن پھر جب سامنے آتا ہے تو صبر نہیں کر ہو پا تا ہاں مجھے

آپ کفر کی تعریف اور تشریح بھی بتا دیں نوازش ہوگی۔

امام ابو حنیفه

کفر ایک خاص فعل کا نام ہے جو اپنے سوا کسی دوسرے اسم پر نہیں بولا جاتا۔کفر
کی تفسیر یہ ہے کہ کفرانکار وجحود اور تکذیب کو کہتے ہیں۔کفر خالص عربی زبان کا لفظ ہے اہل زبان اسکو انکار کے موقع پر بولتے ہیں۔،قرآن کریم عربی مبین میں نازل ہوا اس لئے یہی معنی اختیار کرنے پڑیں گے۔
مثلا کسی شخص نے کچھ روپیہ قرض لیے اور وقت مقررہ پر جب قرض خواہ نے طلب کئے تو اس نے قرض کا اقرار تو کرلیا لیکن ادا نہیں کیا اب یہ قرض خواہ یوں کہہ سکتا ہے کہ اس نے میرے ساتھ ٹال مٹول کی لیکن یہ نہیں کہہ سکتا کافرنی، کہ اس نے انکار کیا، اسی طرح مؤمن جب کسی فرض کو بغیر انکار چھونے کے ساتھ ساتھ انکار بھی کردیا تو وہ اللہ تعالی کے فرائض کا منکر ہے اور اب کافر ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۲۳) امام ابو مقاتل

منکر کو منکر، مصدق کو مصدق اور خطا کار کو خطا کار اگر کہا جاتا ہے تو بجا طور پر کہا
جاتا ہے لیکن ایک شخص توحید اللہ تعالی کا اقرار تو کرتا ہے مگر رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا انکار کرتا ہے کیا مؤمن ہوسکات ہے؟

امام ابو حنیفه

اولا تو ایسا ہو نہیں سکتا اور اگر بالفرض ایسا ہو بھی تو اا یسا شخص کافر ہے، وہ بالکل جھوٹ بولتا ہے کہ اسے توحید اللہ غراسمہ کا اقرار واعتراف ہے اللہ تعالی کا
منکر ہی نبی کا کریم ﷺ کا منکر ہوسکتا ہے یہی اسکے کفر کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ یہ نہیں کہ آنخضورﷺ کے انکار کی وجہ سے کافر ہو۔نصاری آنخضورﷺ کا انکار کریت ہیں مگر ان کا کفر اس لئے ہے کہ انھوں نے ایک ایسی ذات کے لئے اولاد ٹھہرای جو اس عیب سے پاک ہے، انھوں نے اس کو ثالث ثلاثہ میں (تین کا ایک گروہ) گردانا یہی کفر ہے۔
اسی طرحیہود کا معاملہ ہے کہ انھوں نے اک ایسی ذات غنی کے ساتھ کفر کیا جو کبھی محتاج و دست نگر نہیں۔ایک ایسے جواد و دخی کے ساتھ کفر کیا جو بخل سے کوسوں دور ہے اک ایسے رب کے ساتھ کفر کیا جو صاحب اولاد نہین، اک ایسے بادشاہ کے ساتھ کفر کیا جسکا کوئی میثل نہیں، ان لوگوں نے خداوند ذوالجلال کو کو فقیر کہا، بخل کے باعث اسکے ہاتھوں کو بندھے ہوئے کہا، سیدنا عزیر علیہ السلم کو اسکا فرزند کہا اسکو انسان کا ہم شکل کہا اولا انھوں نے کفر بللہ کیا جسکا ایک نتیجہ کفر بالسول بھی ہے۔ ہیہ صورت حال ان لوگوں کی ہے جو چاند سورج یا آگ کو پوجتے ہیں کہ اللہ تعالی کے ساتھ کفر پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ کفر ہے۔

ارشاد ربانی ہے

﴿وما یحجد بایاتنا الا الکافرون﴾ (العنکبوت:۴۶)

اور ہماری آیتوں سے بجز (ضدی) کافروں کے اور کوئی منکر نہیں ہوتا۔

دوسری جگہ ارشاد ہے

﴿فلاوربك لایومنون حتی یحکموك فیماشجر بینھم ثم لا یحدوا فی انفسھم حرجاماقضیت ویسلموتسلیما﴾(النساء:٦٤)
پھر قسم ہے آپ کے رب کی کہ یہ لوگ ایماندار نہ ہونگے جب تک یہ بات نہ ہو کہ انکے آپس میں جو جھگڑا واقع ہو اس میں لوگ آپ سے تصفیہ کرا دیں پھر آپ اس تصفیہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پاویں اور پورا پورا تسلیام کریں

اب جو شخص یہ دعوی کرے کہ وہ موحد ہے تو اسکو منکر رسول ہونے کی وجہ سے کافر کہیں گے۔ اسکی مثال یوں سمجھو کہ ایک شخص نے کہا کہ وہ بیس سیر غلہ اٹھا سکتا ہے اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ دو سیر اٹھانے سے بھی مجبور ہے تو بھلا بیس سیر کیسے اٹھائے گا یا ایک شخص یوں کہے کہ میں اللہ تعالی کو حق جانتا ہوں لیکن مجھے اس کا اقرار نہیں کہ انسان

اللہ تعالی کی نشانوں سے انکار براہ راست انہیں کی ذات سے انکار ہے، رسول کا وجود بھی اک نشانی ہے اور زبردست نشانی ہے جیسا کہ موخر الذکر آیتہ سے صاف ظاہر عیاں ہے اس لئے انکار رسول۔ انکار رب ہے۔

اسی کی مخوق ہے ہم کہیں گے کہ یہ جھوٹا ہے اگر یہ اللہ تعالی کو پہچان لیتا ہے تو اس کو یقین ہوتا کہ اللہ تعالی کے سوا جو کچھ ہے مخلوق ہے یا ایک شخص کے سامنے چراغ بھی ہے اور بالکل قریب ہی آگ بھی بھڑک رہی ہے، کہتا ہے چراغ تو دیکھ رہا ہوں لیکن یہ سینکڑوں تن لکڑیوں میں جو آگ لگ رہی ہے وہ نظر نہیں آتی تو تم اسے یقیناً جھوٹا کہو گے کیونکہ اگر وہ چراغ دیکھتا تو آگ کا دیکھنا ضروری تھا کہ آگ اس چرغ سے زیادہ روشن ہے،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿انبیاء کی تصدیق کے باوجود ارادہء قتل﴾

(٢٤) امام ابو مقتل

یہ مسئلہ تو واضح ہوگا ی اب اس شخص کے باب میں کیا ارشاد ہے جو رسول سے یہ کہتا ہے کہ جانتا ہوں آپ رسول برحق ہیں، مگر میرا جی چاہتا ہے آپ کو قتل کردوں

امام ابو حنیفه

۔۔۔۔۔۔ یہ مسائل تعنت پیشہ لوگوں کے ہیں ورنہ یہ محال ہے کہ ایک شخص جانتا ہو کہ یہ اللہ کے رسول ہیں پھر بھی قتل اور موت یا تکلیف پہچانے کی خواہش ہو۔ اسکی مثال تو اس آدمی جیسی ہے جو اپنے ساتھی سے کہہ رہا ہے کہ تم مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو لیکن جی مچا ہتا ہے کہ تمہیں اپنے ہاتھوں سے قتل کر کے تمھارا گوشت کھا جاؤں۔

کوئی ایسا شخص نہیں جو اللہ تعالی کی وحدانیت اور محمد ﷺ کی رسالت کا قائل ہو اسکے باوجود درپے آزار ہو۔ اگر یہ شخص اللہ اور اسکے رسول کو واقعی جانتا ہے تو قتل تو درکنار یہ تو معمولی سے معمولی بات انکے حق میں گوارا نہیں کرسکتا۔ یہ تو اس کے لیے سارے جہاں سے زیادہ عزیز اور محترم ہیں۔ عیب و انتقاض کے پیش نظر یہ آپ کو اعرابی یا تنگدست بھی نہیں کہہ سکتا

اللہ تعالی کا ارشاد ہے؛

﴿من یطع الرسول فقد اطاع الله﴾(النساء:٧٩)
جس شخص نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالی تعالی اطاعت کی

کیونکہ اللہ تعالی نے رسول ﷺ کو انس وجن اور تمام مخوق کا قائد بنایا ہے اور فرائض وسنن کا امین بنایا ہے۔۔۔ارشاد ہے؛

﴿وما اتا کم الرسول فخذوہ وما نھا کم عنه فانتھوا﴾(الحشر:٦)

اور رسول تم کو جو کچھ دیں وہ لے لیا کرو اور جس چیز (کے لینے) سے تم کو روکیں (اور بعموم الفاظ یہی حکم ہے۔افعال اور احکام میں بھی تم رک جایا کرو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿معرفت اللہ کے بعد اللہ کی اولاد کا معترف ہونا﴾

(۲۵) امام ابو مقاتل

آپ نے مجھے بصیرت عطا کی اللہ تعالی آپ کے راستہ کو قیامت میں منور رکھے۔یہ بتائیں کہ جو شخص اللہ کی معرفت کا اقرار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جی چاہتا ہے اللہ تعالی کی اولاد کا قائل ہو جاؤں اس کے باب میں کیا کہا جائے گا؟

امام ابو حنیفہ

کیا یہ مسئلہ اور او پر وال مسئلہ دونوں ایک نہیں ہیں۔یہ اور اسی قسم کے دوسرے متعنتین کے سوالات بھی تھے۔لیکن ایک بات بتاؤ کہ٠ کیا تم کہ سکتے ہو،میت مختلم ہوتی ہے۔اگر تم یہ نہیں کہ سکتے تو اک موحد غرا سمہ کے لئے اولاد کا مقر ومعترف نہیں ہوسکتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿قدیم نفاق اور کفر اور آج کے دور میں فرق﴾

(٢٦)امام ابو مقاتل

بخدا یہ شر پسندوں کے سوالات ہیں اس میں مجال گفتگو نہیں۔کیا آج کے نفاق اا اور پہلے کے نفاق اور آج کے کفر اور پہلے کے کفر میں کچھ فرق ہے؟

امام ابو حنیفہ

۔۔۔۔آج کا نفاق پہلے جیسا نفاق ہے اور آج کا کفر پہلے ہی سا کفر ہے کیوں کہ آج کا اسلام بھی پہلے جیسا اسلام ہے۔سنو کہ اب تمھیں نفاق اولین کی حقیقت بتا رہا ہوں کل نفاق کی حقیقت یہ تھی کہ زبانی تصدیق ق ایمان ہو جائے اور دل شریک تصدیق و ایمان نہ ہو۔یہ صورت جن لوگوں میں کل تھی آج بھی ہے اور باری ٨ تعالی کا نفاق اور منافق کے بارے میں یہ ارشاد ہے

﴿اذا جاء ك المنافقون قالوانشھدانك لرسول لله﴾(المنافقون:١)

جب آپ کے پاس یہ منافقین آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم (دلسے) گواہی دیتے ہیں کہ آپ بے شک اللہ کے رسول ہیں اسکے بعد ان بدنصیبوں کی تکذیب اور تردید فرماتے ہیں۔

﴿والله یعلم انك لرسول والله یشھد ان المنافقین لکذبون﴾ (المنافقون:١)

اور یہ تو اللہ کو معلوم ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں (اسمیں تو انکے قول کی تکذیب نہیں کی جاتی) اور (باوجود اسکے) اللہ گواہی دیات ہے کہ منافقین (اس کہنے میں) جھوٹے ہیں۔

انکی تکذیب جھوٹ بولنے کی وجہ سے نہیں کی گئی بلکہ مدار تکذیب دل اور زبان کا انحراف ہے کچھ دل میں تھا زبان پر نہ تھا۔اسی کو اللہ تعالی فرما

رہے ہیں۔

﴿اذا لقو الذین امنو قالوا امنا اذا خلو االی شیاطینھم قالواا نا معکم انما نحن مستھزون﴾(البقرۃ:)

اور جب ملتے ہیں وہ منافقین ان لوگوں سے جو ایمان لے آئے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب خلوت میں پہنچتے ہیں اپنے شریر سرداروں کے پاس تو کہتے ہیں بے شک ہم تمھارے ساتھ ہیں ہم تو صرف استہزا کیا کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿کافر اور مؤمن کہنے کی وجہ﴾

(۲۷) امام ابو مقاتل۔

بالکل صحیح ہے یہ بالکل انصاف کی بات ہے؛

اب آپ مجھے یہ بتایئے کہ اللہ تعالی نے انسانوں کو اپنی کتاب میں مؤمن اور کافر کیوں کہا ہے؟ اور ہم اپنی زبانوں سے یہ الفاظ کیوں کہتے ہیں؟

امام ابو حنیفہ

انسانوں کو اللہ تعالی تعالی مؤمن اور کافر اسی لئے فرماتے ہیں کہ وہ دلوں کی پوشیدہ باتوں سے بخوبی آگاہ ہیں اور ہم انکی زبان سے تصدیق اور تکذیب کے طور طریق دیکھ کر مؤمن یا کافر ہونے کے بارے میں کہتے ہیں گر کچھ لوگوں کے بارے میں صرف یہ جانتے ہوں کہ مساجد میں آتے جاتے ہیں اور قبلہ رو ہو کر نماز پڑھتے ہیں تو انہیں مسلمان کہیں گے انہیں سلام کریں گے چاہے وہ اتفاق سے یہودی اور نصرانی ہی کیوں نہ ہوں۔اسی طرح عہد رسول میں منافقوں کا ظاہری حال دیکھتے ہوئے مسلمان ان کو بھی مسلامن ہی کہتے تھے اور وہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں کافر ہی تھے۔کیونکہ اللہ تعالی کو انکی دلی تکذیب معلوم تھی۔یہیں سے ہم یہ سمجھے کہ ہم لوگوں کے ظاہر حال کو دیلکھتے ہوئے مسلامن کہیں خواہ وہ بارگاہ خداوندی میں کافر ہوں،اسی طرح ہم دوسرے لوگوں میں کفار کے طور طریق دیکھ کر انہیں کافر کہیں گے خواہ وہ بارگاہ الٰہی میں مؤمن ہوں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ ہم سے چھپ کر نماز پڑھتے ہوں۔

چوں کہ یہ تمام حلات ہم سے پوشیدہ ہیں اسی لئے ہم سے اللہ تعالی اسکا مواخذہ نہیں کریں گے۔۔دلوں کے پوشیدہ اسرار جاننے کے ہم مکلّف نہیں،ہاں اسکے مکلّف ضرور ہٰں کہ لوگوں میں اس کے طور طریق دیکھ کر ان سے محبت

کرین۔انکے ساتھ اسلامی سلوک کریں اور اگر ظاہری حالات خراب ہوں تو ان سے دور رہیں واللہ اعلم بالسرئر۔اور یہی حکم کراما کاتبین کو بھی ہے کہ وہ صرف لوگوں کے ظاہری حالات دیکھیں کیونکہ حلات قلب صرف اللہ ہی جانتے ہیں یا رسول جانتے ہیں اگر انہیں بذریعہ وحی بتادیے گئے ہون،اگر کسی نے بلا وحی یہ دعوی کیا کہ وہ دلوں کے بھید جانتا ہے تو گویا وہ علم الٰہی می ۹ں شرکت کا مدعی ہے۔اسکے ساتھ اگر وہ کسی اور غائب چیز کے معلوم ہونے کا مدعی بھی ہے تو کافر اور لائق دوزخ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿﴾

(۲۸) امام ابو مقاتل

آپ نے بالکل عادلانہ اور درست بات فرمایا ہے!

ارجاء کی حقیقت

اب مجھے یہ بتائیں کہ ارجاء کا اصل مفہوم کیا ہے؟ اور کن لوگوں کے بارے میں حتمی فیصلہ دینے میں تاخیر اور اللہ تعالی سے ارجاء کی جا سکتی ہے؟

امام ابو حنیفه

اصل کے لحاظ سے ارجاء کی ابتدا ملائکہ سے ہوتی ہے، جب اللہ تعالی نے ملائکہ کے سامنے چند اسماء پیش کیئے تا کہ ان کا مفہوم معلوم فرمائے؛ اور اللہ تعالی نے کہا:

﴿انبؤنی باسماء هؤلاء﴾ (البقرة۳۰)

یعنی: اللہ تعالی نے فرمایا: مجھے ان چیزوں کے نام (اور ان کے آثار اور خاصیات بتاؤ) تو ملائکہ غلطی کے ڈر سے خاموش رہے؛ کہ بلا علم کوئی بات کہیں مگر اس پر ان سخت افسوس تھا؛ پھر کسی قدر توقف کے بعد جواب دیا کہ:

﴿سبحانك لا علم لنا الّا ما علمتنا﴾ (البقرة:۳۱)

اے اللہ! آپ تو پاک ہیں؛ ہمیں تو آپکے دئے ہوئے علم کے سواء کوئی علم نہیں ہے؛

ملائکہ اس جاہل آدمی کی طرح اپنی طرف سے بات نہیں بناتے؛ جیسے کوئی شخص کسی جاہل آدمی سے مسئلہ پوچھے اور وہ اس بارے میں بالکل نہ جانتا ہو اس کے باوجود جواب دینے کے لئے بول پڑے؛ اور کسی دوسرے کی پرواہ بھی نہ

کرے کہ وہ اس کے بارے میں کیا سوچے گا؛ اب اگر اس نے بالکل صحیح جواب نہ دیا تو اس کو خطاء کار کہہ کر اسکی جان بخشی ہو جائے گی؛ اور اگر اس نے درست جواب دیا تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس نے کوئی اچھا کام سرانجام دیا ہے۔ کیونکہ اس نے جو کہا وہ بات بلا سوچے سمجھے اور بغیر علم کے اڑائی ہے، اب اگر موقعہ پر جا لگی تو اسکا تیر اور نہ لگی تو تکّہ ہے؛ اسی وجہ سے اللہ تعالی نے حضور ﷺ کو حکم فرمایا؛

﴿ولا تقف ماليس لك به علم﴾ (الاسراء:۳۵)

یعنی آپؐ اس چیز کے در پے نہ ہوں جس کو آپ کو خود نہ جانتے ہوں اور آپکے پاس اس کا یقینی علم نہ ہو۔ اور اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿ انّ السمع و البصر والفؤاد كلّ أولئِك كان عنه مسئولاً﴾ (الاسراء:۳۵)

کیونکہ کانوں؛ آنکھوں اور دل کے بارے میں ہر شخص سے (قیامت کے دن) پوچھ گچھ ہوگی۔ آپ ﷺ کو اس بات کی اجازت نہیں دی گئی کہ آپ یقین کامل کے بغیر کسی سے کے بارے میں کوئی بات کریں؛ یا اس سے دشمنی مول لیں؛ یا پھر دوسرے لوگوں پر کسی یقین کے بغیر محض شک اور اندازے سے بہتان لگائیں یا عیوب جوئی میں لگے رہیں؛ اب سوچو جب معاملہ انبیاءؑ کے ساتھ اس قدر احتیاط کا ہے؛ تو ان لوگوں کا کیا بنے گا جو بلا کسی یقینی بات کے صرف اپنے اندازے اور تخمینے یا کشف وخیال سے کسی کے بارے میں عیب جوئی کرتے اور بہتان لگاتے ہیں۔

ارجاء پر توقف کی تفسیر

اور ارجاء پر توقف کی تفسیر یہ ہے کہ: جب کوئی شخص تم سے ایسی بات پوچھے جس کے بارے میں تمہیں علم نہیں کہ آیا یہ حلال ہے یا حرام ہے؛ یا پرانے زمانے میں گذرے لوگوں کی بارے میں کوئی سوال کرے تو: تم اس کے جواب میں اپنی طرف سے اندازہ لگانے کی بجائے اس کو یہ جواب دو الله اعلم ۔ یعنی اس کے بارے میں اللہ تعالی زیادہ جانتا ہے؛ اور اسی طرح جب آپ کے پاس تین آدمیوں کا گروہ کوئی بات دریافت کرنے کے لئے آئے؛ اور اس کے بارے میں آپ کو معلوم نہ ہو اور نہ اس کا جواب تجربہ اور قیاس کی بناء پر ہی ہو سکے تو اسکو اللہ کے سپرد کر دیں؛ اور بات اسی پر موقوف کر دیں اور اس میں مزید اینُ وآں نہ کریں؛

اور رہا مسئلہ ارجاء کی تفسیر کا؛ تو وہ یوں ہے کہ: جب تم کچھ ایسے لوگوں کے درمیان گھرے ہوئے ہو کہ وہ بڑے اچھے حال میں ہوں اور اسی حال میں تم انکو چھوڑ کر کہیں روانہ ہو جاتے ہو؛ کچھ عرصہ کے بعد تمہیں اطلاع ملتی ہے کہ وہ دو گروہ بن گئے ہیں اور آپس میں برسر پیکار ہیں۔ تم اس بات کی اطلاع پانے پر وہاں پہنچے تو تم نے وہاں دیکھا کہ وہ اسی حالت پر ہیں جس پر تم نے ان کو چھوڑا تھا، جو کچھ لڑائی جھگڑا ہوا تمھارے بعد ہوا تمہارے بعد ہوا۔ معاملہ کی تفتیش اور دریافت کرنے پر ہر فریق کہنے لگا ہم مظلوم ہیں؛ اور خود ان کے علاوہ ان کے پاس کوئی اور گواہ نہیں ؛اور تم خود انکے آپس میں قتل وقتال کے

آثار وقرائین دیکھ رہے ہو؛ لیکن اب ظالم ومظلوم کا پتہ چلانا آپ کے لئے بہت مشکل ہے کیونکہ انکی آپس میں گواہی بھی قابل قبول نہیں ہے کیونکہ وہ دونوں فریق مدعی بھی اور مدعی علیہ بھی ہیں اور ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ اب تمہارے لئے یہی مناسب ہے کہ تم اس بات کا یقین کرلو کہ دونوں فریق اپنی رائے میں درست نہیں ہو سکتے؛ اب دو ہی صورتیں ہیں: یا دونوں خطا کار ہیں؛ یا ان میں سے ایک ضرور غلطی پر ہے ؛ایسی صورت میں اپ کے لئے یہ بہتر ہے کہ ان میں کسی ایک کو ملزم ٹھہرانے میں جلدی کرنے کی بجائے اس معاملہ میں توقف کرے؛ کیونکہ آپ ان کے بارے میں یہ رائے بھی قائم نہیں کر سکتے کہ ان میں سے ہر ایک ظالم بھی ہو اور مظلوم بھی؛ اور نہ ہی دونوں کو درست کہا جا سکتا ہے؛ اب ظاہر بات ہے کہ: ایک جماعت دوسری جماعت سے لڑائی کرتی ہے تو دونوں غلطی پر ہوسکتی ہیں؛ یا ایک غلطی پر اور دوسری درستی پر ہوسکتی ہے؛ عافیت اسی میں ہے کہ اس معاملہ میں توقف کیا جائے؛

اور ارجاء کی تفسیر یہ بھی ہوسکتی ہے کہ: گناہگاروں کے بارے میں تم کو اللہ تعالی کی بارگاہ میں پرُ امید رہو، اور انکے دوزخی یا جنتی، ہونے کا دعوی نہ کرو بلکہ ان کا جنتی یا دوزخی ہونے کا معاملہ اللہ تعالی کے حوالے کردو؛ اور وہ جیسے چاہے ان کے بارے میں فیصلہ کرے اس کی مرضی ہے؛

لوگوں کے مراتب:

کیونکہ ہمارے نزدیک لوگوں کے تین مراتب ہیں:

(۱) اولیں مرتبہ تو **انبیاء** کا ہے اور انکے بارے میں ہماری حتمی رائے یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں؛ اور ہر وہ شخص جو انبیا کو جنتی کہنے والا ہے وہ بھی جنتی ہے؛

(۲) دوسرا مرتبہ **مشرکین** کا ہے: ان کے بارے میں ہم یہ گواہی دیتے ہیں کہ وہ سب کے سب دوزخی ہیں؛

(۳) تیسر مرتبہ **موحّدین** کا ہیا ور انکے بارے میں ہم توقف کریں گے؛ یعنی نہ تو انکے بارے میں صریحا یہ کہیں گے کہ وہ جنتی ہیں اور نہ یہ کہ وہ دوزخی ہیں بلکہ ان کا معاملہ اللہ تعالی پر چھوڑ دیں گے؛ مگر اللہ تعالی سے امید رکھیں گے کہ وہ ان کو ضرور معاف کردے گا؛ اور اس امید کے ساتھ اللہ تعالی کی کبریائی کا خوف بھی ہوگا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اسکی طرف سے گرفت ہو جائے؛ اور اسی لئے اللہ تعالی کا فرمان:

﴿خلطُوا عملاً صالحاً وّاخر سيّاً عسى اللّٰه ان يّتوب عليهم﴾ (التوبۃ:۱۰۲)

یعنی جنھوں نے اچھے اور برے ملے جلے عمل کئے تو ان کا معاملہ اللہ تعالی سے امید پر ہے؛ شائد اللہ تعالی انکے حال پر رحمت فرماتے ہوئے انکی طرف رجوع فرما کر انکی توبہ قبول فرمائیں ؛ اور مندرجہ ذیل آیت کی بناء پر اللہ تعالی سے پر امید رہیں گے:

﴿ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشآء﴾ (النساء:٤٦)

یعنی بے شک اللہ تعالی اس بات کو نہ بخشیں گے کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک ٹھرایا جائے اور اس کے سوا باقی سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اور اسی بناء پر ان معاصی اور گناہوں کی وجہ سے ڈرتے رہیں گے کہ اللہ تعالی کی طرف سے گرفت نہ ہو جائے۔

....

اگرچہ مسئلہ ارجاء امام اعظم کے جواب سے اچھی طرح واضح ہوگیا ہے مگر تفصیل مزید کے لئے امام اعظم کے ایک شاگرد بصرہ کے معروف عالم دین اور امام: عثمان بن سلیمان البتی المتوفی ۱۴۳ھ کے سوال کے جواب میں امام اعظم کا تفصیلی جواب مندرجہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

من ابی حنیفة الی عثمان البتی

اسلام علیك !

بعدازحمد وصلوۃ تم کو خشیت الہی اور اطاعت اللہ کی نصیحت کرتا ہوں؛ اور یہ کہ اللہ تعالی بہت زیادہ محاسبہ کرنے والے ہیں؛ اور ہر عمل کی پوری جزاء دینے والے ہیں؛

تمہارا خط مل گیا ہے؛ اور اس میں جو ہمدردانہ باتیں آپ نے میں لکھی ہیں ان کو اچھی طرح سمجھ چکا ہوں؛ اور تم نے جو خط میں یہ لکھا کہ ''خط لکھنے کا مقصد صرف طلب ہدایت اور خیر خواہی ہے'' اس کو میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں؛

اور تم نے ایک جگہ لکھا کہ تمہیں **میرے فرقۂ مرجیہ میں شامل ہونے** کی اطلاع ملی ہے؛ نیز یہ کہ آپ کو اطلاع ملی کہ میں اس بات کا مدعی ہوں کہ: **مؤمن گمراہ بھی ہوسکتا** ہے؛ اور یہ باتیں میری طرف سے آپ کے لئے تکلیف اور طبیعت پر گرانی کا باعث ہوئی ہیں؛ اور انہی باتوں نے آپ کو خط لکھنے پر مجبور کیا؛

لہذا جواب سنو! کہ جو چیز اللہ تعالی سے دوری کا باعث ہو وہ شرعی طور پر عذر نہیں بن سکتی؛ اور انسان اپنی طرف سے بنائی ہوئی باتوں سے کبھی راہ ہدایت اور صداقت نہیں پا سکتا؛ شرعی طور پر کلمۃ الحق اور کلمۂ فیصل اگر کوئی چیز بن سکتی ہے تو وہ صرف تین چیزیں ہیں (ایک): قرآنی ہدایت (دوسری) سنت رسول ﷺ (تیسری): اصحابؓ رسول اللہ کا عمل؛ اس کے علاوہ سب کچھ بندوں کی ایجاد ہے؛ اور ایک لحاظ سے بدعت کی تعریف میں آتی ہیں؛

اس مکتوب کو پوری توجہ سے پڑھو؛ خود پسندی اور شیطانی خواہشات سے اجتناب کرو؛ اللہ تعالی ہمیں اس بیماری سے محفوظ فرمائے اور اپنے اطاعت اور فرمانبرداری کی توفیق نصیب فرمائے؛ اور ہم اسی کی رحمت اور اطاعت کی توفیق کے طلب گار رہیں

سنو! آنحضورؐ کی بعثت سے پہلے لوگ مشرک تھے جب آنحضورؐ دعوت اسلام لے کر مبعوث ہوئے اور لوگوں کو دعوت دی کہ گواہی دیں اللہ تعالی اپنی ذات میں ایک ہیں اور آنحضور ﷺ جو کچھ اللہ تعالی کی طرف سے لائے ہیں اس کا اقرار کریں پس جو شخص بھی اسلام میں داخل ہوگیا وہ شرک سے بری ہوا اس کا خون مسلمانوں پر حرام ہوا اور تمام مسلمانوں پر اس کی عزت وحرمت ضروری قرار دی گئی؛ اس کے برعکس جس شخص نے حضور علیہ السلام کی دعوت کو قبول نہ کیا وہ کافر؛ اور ایمان سے دور تھا لہذا: اس کا مال اور خون مسلمانوں کیلئے حلال تھا قتل یا جزیہ کے علاوہ کوئی چیز اس سے باعث مصالحت نہیں ہوسکتی تھی اس کے بعد مسلمانوں کے حقوق اور فرائض کے بارے میں آیات پاک کا نزول ہوا اور ایمان کے ساتھ اعمال بھی ضروری ہوگئے:

﴿الذین آمنو وعملو الصالحات﴾

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے؛ دوسرے مقام پر ارشاد اللہ تعالی ہے

:﴿من یومن باللہ ویعمل صالحاً﴾

جو شخص اللہ پر ایمان لاتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے: اور اس جیسے بہت سے ارشادات ہیں لیکن اچھے اعمال کے چھوڑنے سے آدمی کی ایمان کی تصدیق اور اس کا نہ ہونا لازم نہیں آتا: کیونکہ تصدیق، ۔۔۔۔ کے بغیر حاصل ہوچکی ہے اگر ایک عمل سے محروم انسان (مومن) محروم ایمان اور تصدیق بھی ہوتا تو اس سے ایمان کا تسمیہ واطلاق بھی ساتھ ساتھ ختم ہوجاتا۔ نہ حرمت باقی رہتی نہ کوئی حق اور ایسے تمام لوگ پہلے کی طرح کافر ہوجاتے۔

ایمان وعمل کے الگ الگ ہونے کی وجہ ایک اور بھی ہے کہ لوگوں کی تصدیق کے لحاظ سے نہ کوئی اختلاف ہے اور نہ ہی تصدیق کی وجہ سے ان میں باہم۔۔فرق ومراتب ہوسکتا۔ فرق مراتب اعمال میں ہوتا ہے اعمال مختلف ہوتے رہتے ہیں انبیاورسل اور فرشتوں کا دین ایک ہی ہوتا ہے۔ ارشاد ہے۔

﴿شرع لکم من الدین ما وصی به نوحاوالذی اوحینا الیك وما وصینا به ابراهیم وموسی وعیسی ان اقیمو الدین ولا تتفرقو فیه﴾

تمہارے لئے بھی وہی شریعت شریعت مقرر کی ہے جس کا حکم نوح کو دیا گیا اور جس کی تمہیں وحی کی گئی اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم موسی عیسی کو دیا کہ دین الہی کو قائم کرو اور اسی کے بارے میں متفق رہو: ایک ہدایت تو وہ ہے جس کا تعلق انبیا کرام علیہم السلام کی تصدیق سے ہے۔ اور ایک وہ ہے جس کا تعلق اعمال اور فرائض سے

ہے یہ دونوں تصدیقیں یکساں نہیں ہیں ۔اس بات کا سمجھنا چنداں دشوار نہیں ہے ۔ایک انسان کو تصدیق وایمان کی وجہ سے اس طرح مؤمن کہا جاتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالی اس کو اپنی کتاب میں مؤمن فرماتے ۔اگر وہ فرائض سے آگاہ نہیں ہے تو جاہل بے خبر کہا جائے گا، اس طرح اگر وہ
فرائض سیکھنے میں مشغول ہے تو یہی کہا جائے گا کہ فرائض سیکھ رہا ہے نہ کی یہ کہا جائے گا کہ ایمان وتصدیق سیکھ رہا ہے کیا اس کو معرفت اللہ تعالی اور رسول کے بارے میں جاہل کہنا درست ہوگا ؟ کیا اسکی جاہل ونادانی ایک کافر کی نادانی وجاہل کے برابر ہو سکتے ہیں؟ تعلیم فرائض کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے ۔

﴿یبین اللہ لکم ان تضلو واللہ بکل شئی علیم﴾

اللہ تمہارے لئے سب چیزیں واضح فرمارہے ہیں (مبادا کہ) تم گمراہ ہو جاؤ اور اللہ تعالی ہر چیز کو جاننے والے ہیں: دوسرا ارشاد ہے ۔

﴿فعلتھا اذا وانا من الضالین﴾

میں نے جب وہ کام کیا اس وقت غلط کام کرنے والوں میں تھا: اگر تم جیسا کوئی بھی انسان کتاب اللہ اور سنت رسول سے اس باب میں کوئی حجت یا دلیل تلاش کرنا چاہے تو کوئی مشکل بات نہیں نہ یہ کوئی ایسی پیچیدہ اور نا قابل فہم بات ہے کیا تم ایکمومن کو مؤمن ظالم ،مؤمن مذنب ،مؤمن مخطی ،مؤمن عاصی ،مؤمن جائز نہیں کہتے ، اب دو ہی صورتیں ممکن ہیں یا یہ کہ مؤمن ہدایت ایمانی کی وجہ سے ظلم اور غلط روی میں بھی راہ ہدایت ہی پر رہا ۔ یا یہ کہ جس درست بار میں اس سے غلطی ہوئی وہ اس بات سے دور ہوگئی ، دیکھو بنی یعقوب نے اپنے باپ یعقوبؑ سے کہا تھا:

﴿انک لفی ضلالک القدیم ......﴾

آپ اپنے انہی پرانے اور غلط خیال میں محو ہیں ۔

تو کیا تم یہ کہ سکتے ہو کہ ان کی مراد کفر تھی ''حاشا وکلا'' تم عالم قران ہوتے ہوئے ایسی بات نہیں کہہ سکتے ،تم نے خود لکھا ہے کہ لوگ فرائضسے پہلے اہل تصدیق تھے ، تصدیق کے بعد فرائض کا نزول ہوا ، اگر یہ بات درست ہے تو جس وقت فرائض کا نزول ہوا اس وقت انہیں مصدق کہا جاتا ۔تمہارے پاس غالبا اس کا کوئی جواب نہیں ہے کہ فرائض کے نزول

سے قبل سے مصدق اللہ تعالی اور رسول کی حیثیت کیا تھی ، ان کا دین کیا تھا؟ تمہارے نزدیک ان کا مقام کیا تھا؟ کیونکہ تم کہتے ہو کہ مصدق کہلائے جانے کے واقعی مستحق تو یہ لوگ اعمال کے فرض ہونے کے بعد ہوئے ہیں ۔اگر تم یہ راہ اختیار کرو کہ یہ لوگ مجرد تصدیق باللہ وبالرسول سے مؤمن ہو گئے ان پر مسلمانوں کے احکام جاری ہو گئے تو یہ راہ درست ہے ۔یہی بات میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں اور اگر تم یہ کہتے ہو کہ یہ لوگ کافر تھے تو تم نبی اور قران کی مخالفت کروگے اور حق سے منحرف ہو جاؤ گے اور اگر بالفرض تم نے دریدہ دہن اہل بدعت کی طرح یہ کہا کہ یہ لوگ نہ کافر ہیں نہ مؤمن ۔تو تمہارا یہ کہنا ایک ناروا بدعت اور آنحضورﷺ اور صحابہ کرام کی صریح مخالفت ہے ۔حضرت عمرؓ ،حضرت عثمانؓ ،حضرت علیؓ ''امر المومنین'' کہلائے تھے کیا مومنین سے مراد مطیعین تھے ، نیز شام سے جو جماعت امیر معاویہ کے ساتھ تھی حضرت علیؓ ان کو اپنے خطوط میں مؤمن کہتے ہیں ۔پس کیا یہ لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی رائے کے مطابق برسر حق تھے ۔وہ اسی جماعت سے برسر بھی تھے ، صحابہ کرام دو جماعتوں میں بٹگئے دونوں جماعتیں تیغ بکف ہیں ، کیا یہ دونوں جماعتیں برسر حق نہ تھیں؟ نہیں ۔ایک ضرور ہدایت یافتہ اور دوسری ضرور بغاوت پیشہ ہے ، اب ان میں سے جو جماعت بغاسوت پیشہ ہے اس کے متعلق کیا کہو گے؟ کون نہیں جانتا کہ اہل قبلہ کا سب سے بڑا جرم اگر کوئی ہوسکتا ہے تو وہ قتل ہے پھر خاص طور پر صحابہ کرام کا قتل ۔جبکہ یہ دونوں جماعتیں ہدایت یافتہ نہیں ہیں تو تمہارے یہاں ان دونوں کا نام اور مقام کیا ہوگا ؟ اگر کہتے ہو کہ دونوں برسر حق ہیں ، تو غلط کہتے ہو ، اگر کہتے ہو کہ دونوں برسر باطل ہیں ، تو غلط کہتے ہو ، اگر کہتے ہو کہ صرف ایک برسر حق ہے تو دوسری کے باب میں کیا کہو گے کیا تم صاف طور پر کہہ سکتے ہو کہ وہ برسر باطل ہے ، ہاں صرف ایک راہ باقی ہے کہ تم دونوں کے بارے میں علم الہی پر بھروسہ کرتے ہوئے اللہ اعلم

کہہ دو ، اپنے ظن وتخمین کو دخل نہ دو ، میں جو کچھ کہہ رہا ہوں غالبا سمجھ رہے ہوگے ۔ میں پوری بات صراحت کے ساتھ کہتا ہوں ، کہ اہل قبلہ تمام ہی مؤمن ہیں فرائض میں کسی کوتاہی کے باعث میں ان کو ایمان کی حدوں سے باہر نہیں گردان سکتا ۔جس نے ایمان باللہ کی دولت کے ساتھ پورے فرائض کی بجا آوری کے ساتھ اللہ کی اطاعت کی وہ اہل جنت ہے ، اور جس نے ایمان وعمل دونوں کو ترک کر دیا وہ اہل نار ہے ، اور جس کو ایمان کی دولت تو نصیب ہوئی مگر فرائض کی ادائگی میں کوتاہ رہا وہ مؤمن مذنب (گنہگار مؤمن) ہے اللہ تعالی کو اس کے بارے میں پورا پورا اختیار ہے ، معاف بھی کر سکتے ہیں اور عذاب بھی دے سکتے ہیں اگر معاف فرمادیا تو گناہ کو معاف کر دیا اور اگر عذاب دیا تو گناہ پر عذاب دیا ۔صحابہ کرام کے مابین جس قدر بھی اختلاف پیدا ہورہے ہیں ہر ایک کے باب میں صرف ایک ہی بات کہہ سکتا ہوں اللہ اعلم ، اہلقبلہ کے بارے میں اوپر جو رائے نقل کی گئی وہ صرف تمہارے خیالات وافکار ہیں ورنہ فقہ وسنت کے حعملین صحابہ کرام کا معاملہ تو وہی تھا جو

میں نے ظاہر کیا وہ اہل قبلہ کے باب میں یہی کچھ کہتے تھے جو میں کہہ رہا ہوں عطاء بن ابی رباض، نافع، سعید بن جبیر، ابن عباس، ان سب حضرات کا یہی ارشاد ہے اور حضرت علی کے ایک خط کا ذکر آ چکا ہے جس میں انہوں نے دونوں جماعتوں کو مؤمن کہا ہے، عمر بن عبدالعزیز کے متعلق بھی یہی منقول ہے یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ تم سب سے پہلے طریق سنت حاصل کرو اور اہل سنت کے بارے میں پوری معلومات بھم پہونچاؤ۔ رہی مرجئیہ کی بات تو ایک ایسی جماعت کا کیا واقعی قصور ہوسکتا ہے، جس نے ایک درست بات کہی اور اہل بدعت نے انہیں مرجئیہ کا نام دے دیا حالانکہ یہ لوگ اہل عدل اور اہل سنت ہیں، ان کا یہ نام محض بغض وعداوت کی وجہ سے رکھا گیا، میں لوگوں کو اس کی طرف دعوت دیتا ہوں اور لوگ بدعت کی وجہ سے یہ نام دیتے ہیں۔ بھلا جو چیزیں میں نے اہل عدل سے حاصل کی ہیں اس کو کیسے ترک کرسکتا ہوں اگر طوالت کا خوف نہ ہوتا

تو میں ان تمام مسائل کو شرح وبسط کے ساتھ لکھتا جو تم نے پوچھے ہیں، اس کے باوجود اگر اس بدعت کے حیلہ سازیوں کی وجہ سے کسی چیز میں تمہیں اشکال ہو تو میں اسکو حل کرنے کے لیے تیار ہوں میں ایضاح حق کے سلسلے میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گا مخلوق خدا کو ہدایت کا سلسلہ جاری رکھو رزقنا الله متقبلا کریما ، وسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته والحمد لله رب العالمین وصلی الله علی سیدنا محمد وعلی اله وصحبه اجمعین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

(۲۹) امام ابو مقاتل

آ پکی باتیں اپنی جگہ بالکل واضح اور عین حق ہیں لیکن مجھے آپ یہ بتائیں کہ

انبیاء کے علاوہ جنتی

اگر ہم انبیا کے علاوہ کسی کو عبادت گزار، روزہ دار، دیکھیں تو کیا ہم اسکو صحیح معنوں میں جنّتی کہہ سکتے ہیں؟ اور وہ کون شخص ہے جس کے بارے میں انبیاءؑ نے جنتی یا جہنمی ہونا ارشاد فرمایا ہے؟

امام ابو حنیفه

میں کسی کے بارے میں حتمی طور پر جنتی نہیں کہہ سکتا؛ ہاں اگر کسی کے جنتی ہونے کے بارے میں نص موجود ہے اس کو جنتی کہا جائے گا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ہے، اسی طرح دوزخی کے بارے میں بھی یہی حکم ہے کہ اگر اس کے جہنمی ہونے کے بارے میں نص موجود ہو تا اس کو جہنمی کہا جائے گا گر نص موجود نہ ہو مگر اس کا ایمان معلوم ہو تو اس کا معاملہ الل تعالی کے سپرد کیا جائے گا؛

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۳۰) امام ابو مقاتل

تو پھر آپ ان لوگوں کے بارے میں کیا فرمائیں گے جنھوں نی یہ حدیث بیان فرمائی ہے کہ جب مؤمن ارتکاب زان کرتا ہے تو ایمان اس سے اسطرح نکل جاتا ہے جس طرح بدن سے قمیض اتارلی جاتی ہے۔ پھر جب توبہ کرتا ہے تو ایمان عود کرآتا ہے آپ ان راویوں کے قول کی تصدیق کرتے ہیں یا رشک رکھتے ہیں۔ اگر آپ نے تصدیق کی تو زمرہ خوارج میں شامل ہوں گے اور اگر شک کیا تو تو خوارج کی نجات کا معاملہ پیچیدہ ہوگیا۔ کیونکہ وہ مؤمن ہیں اور مؤمن کے لیے ارجاء ہے۔ اور اس عدل سے انحراف ہوگا جو آپ نے اوپر بیان کیا، اور اگر آپ نے ان کے قول کی تکذیب کرتے ہیں تو قول نبی کی تکذیب ہے کیونکہ یہ روایت چندراویوں سے آنحضورتک پہنچ جاتی ہے؟

امام ابو حنیفه

میں ان لوگوں کی تکذیب کرتا ہوں اور انکے قول کولغوقرار دیات ہوں لیکن ان کے بارے میں آنحضورﷺ کی تکذیب نہیں کرتا (العیاذ باللہ) بلکہ تکذیب تو اس صورت میں ہوگی جب کوئی یہ کہے میں قول رسول کا مکذب ہوں اور جو یہ کہ رہا ہو میں آنحضور کی ہر بات پر یقین رکھتا ہوں اور یہ بھی کہتا ہوں کہ آنحضور نے کبھی غلط ورقرآن کے خلاف بات نہیں کی ،تو اس شخص کا قول آنحضور کی مخالفت قرآن کی تصدیق ہے بلکہ یہ تو آنحضورکومخالفت قرآن سے بری اور منزہ ثابت کرر ہا ہے اگر نبی نے قرآن کی مخالفت کی اور اللہ تعالی کے خلاف کوئی بات کہی تو الہلہ تعالی مواخذ زززہ کریں گے،ارشاد ہے:۔

﴿و لو تقول علینا بعض الا تاویل لا خذنا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین فما منكم احد عنه حاجزین﴾(الحاقہ:۴۶)

اوراگر یہ (پیغمبر) ہمارت ذمہ کچھ (جھوٹی) باتیں لگا دیتے ہیں تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ تے ہیں پھرہم ان کی رگ دل کاٹ ڈالتے ۔پھرتم میں کوئی ان کا اس سزا سے بچانے والا بھی نہ ہوتا۔

نبی علیہ السلام کتاب کی مکالفت نہیںن کر سکتے اور کتاب کا مخالف شخص اللہ نبی نہیں ہوسکتا او یہ روایت قرآن کے مخالف پڑ رہی ہے۔جیسا کہ ارشاد اللہ ہے

﴿الزانیه والزانی﴾(النور:)

انا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد

اوران دونوں سے ایمان کی نفی نہیں کی گئی اوراسی طرح ارشاد ہے:؛

﴿واللذان یاتیانها منكم﴾()

اوراورجوان سے دوشخص بھی بےحیائی کے کام کریں تم سے توان دونوں کواذیت پہچاؤ۔آیت میں لفظ منکم موجود ہےجس سے یہود، یہود و نصاری نہیں بلکہ مسلمان ہی مراد ہیں۔تو ہراس شخص کی تردید جوآنحضور کے خلاف قرآب رویت کرر ہا ہوضروری ہےاوراس تردید سے آنحضور کی تکذیب نہیں بلکہ تصدیق ہوتی ہے بلکہ یہ تو اس شخص کی تردید ہے جو آپ سے غلط اور بےفروپا بات بیان کرر ہا ہے،تہمت اسی پرآتی ہے نہ کہ آنحضور پر،آنحضور نے جو کچھ ارشاد فرمایا خواہ ہم نے سنا یانہیں سنا وہ بسروچشم قبول ہے اس پوایمان لاتے ہیں اور ساتھ ہی اسکی تصدیق بھی کرتے ہیں کہ آپﷺ نے کوئی ایسا حکم نہیں دیا کس کی اللہ تعالی نے ممانعت فرمائی ہو اور آنحضورﷺ نے بھی کوئی ایسی بات نہیں فرمائی جو کتاب اللہ کے خلاف پڑ رہی ہو بلکہ تمام امور میں اللہ تعالی سے موافق ہیں۔کوئی امرایجادنہیں کیا اوراللہ تعالی کے خلاف کوئی بات نہیں گڑھی، آپ اپنی طرف سے بتائیں، بتانے والے نہ تھے۔ارشاد اللہ ہے﴿من یطع الرسول فقد اطاع الله﴾(النساء:۸۹)

جوشخص نے رسول کی اطعت کی اس نے اللہ تعالی کی اطعت کی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿مرتکب کبیرہ کے اعمال ضائع ہونا﴾

(۳۱) امام ابو مقاتل

تفسیر بہت پسند آی آپ کا اس شخص کے باب میں کیا خیال ہے جو کہتا ہے کہ شراب خور کی نماز چالیس راتوں یا چالیس دن مقبول نہیں ہوتی اور وہ کیا چیز ہےجس کے باعث نیکیاں برباد ہوجاتی ہیں۔

امام ابو حنیفه۔

جولوگ ایسا کہتے ہیں ان کے بارے میں جب تک وہ کوئی واضح تشریح نہ کریں، کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ہم اتنا تو جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا عدل یہی ہے کہ یا تو گناہوں کا مواخذہ کرتے ہیں یا معاف کر دیتے ہیں اور بلاوجہ کسی کا مواخذہ نہیں ہوتا، فرائض کی ادائیگی پر بندہ کے جزا اور گناہ کے ارتکاب پر سزا محسوس ہوتی ہے۔ اسکی مثال یوں سمجھو کہ ایک شخص نے زکوۃ کے پچاس درہم دیے حالانکہ اس پر ساٹھ درہم واجب تھے تو جن کو ادا کر چکا اس کا حساب ہوگا اور جسے ادا نہیں کیا اس پر مواخذہ ہوگا اسی طرح جس شخص نے نماز پڑھی، روزہ رکھا، حج کیا اور ساتھ ہی قاتل بھی ہے، اسکی حسنات کا حساب ہوگا اور سیئات کا مواخذہ ہوگ ارشاد ربانی ہے لہا ما کسبت نفس نے جو خیر اور بھلائی کی وہ اسی کے لئے ہے، اسی سے متعلق اور ارشادات ہیں

﴿انی لا اضیع عمل عامل من ذکر او انثی﴾ (آل عمران:۱۹۴)

اس وجہ سے کہ میں کسی شخص کے کام کو جو کہ تم میں سے کرنے والا ہوا کارت نہیں کرتا خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو۔

﴿ان لا تضیع اجر من احسن عملا﴾ (الکہف:۲۹)

تو ہم ایسوں کا اجر جو ضایع نہ کریں گے جو اچھی طرح کام کو کرے

﴿ولا تجزون ال ما کنتم تعملون﴾ (یس:۵۳)

اور تم کو انہیں کاموں کا بدلہ ملے گا جو تم کیا کرتے تھے

﴿فمن یعمل مثقال ذرۃ خیایرہ ومن یعمل مثقال ذرہ شرا یرہ﴾
(الزلزال:۶؛۷)

سو جو شخص (دنیا میں) ذرہ برابر اسکی کرے گا وہ (وہاں) اس کو دیکھ لے گا اور جو شخص ذرہ برابر بدی کریگا وہ اسکو دیکھ لے گا۔

﴿و کل صضیرہ و کبیر مستطر﴾ (القمر:۵۶)

اور ہر چھوٹی بڑی بات اسمیں لکھی ہوتی ہے

﴿و نضع الموازین القسط لیومالقیامة فلا تظلم نفس شیئا و ان کان مثقال حبة من خترول اتینا بها و کفی ۔۔۔ حاسبین﴾ (الانبیاء:۴۶)

اور (ہاں) قیامت کے روز ہم میزان عدل قائم کریں گے اور سب کے اعمال کا وزن کرینگے
سو کسی پر اصلا ظلم نہیں ہوگا اور (کسی کا) عمل رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگا تو اسکو ہم ظاہر فرما دیں گے ہم حساب لینے والے کافی ہیں
اگر کوئی ان آیات کے بعد بھی شارب خمر کی حسنات کو غیر مقبول سمجھتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو ظالم گردانتا ہے، حالاں کہ اللہ تعالیٰ ن نے لوگوں کو ظلم سے مامون کیا ہے ارشاد فرماتے ہیں

﴿فلا تظلم نفس شیئا﴾ (الانبیا:۴۶)

سو کسی پر اصلا ظلم نہیں ہوگا

﴿ولا تجزون الا ما کنتم تعملون﴾ (یس:۵۳)

اور تم کو بس انہیں کاموں کا بدلہ ملے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

﴿فمن یعمل ذرۃ خیر یرہ و من یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ﴾ (الزلزال:۷)

سو وہ شخص (دنیا میں) ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ (وہاں) اسکو دیکھ لے گا اور جو شخص ذرہ برابر بدی کرے گا وہ اسکو دیکھ لے گا

اللہ تعالی شکور ہیں حسنات کو قبول کرتے ہیں، ارحم الرحمین ہیں۔
اتنی بات اور سمجھ لو کہ حسنات کو تین چیزوں کے علاوہ کوئی چیز تباہ نہیں کرسکتی ایک تو شرک باللہ کیونکہ ارشاد ربانی ہے۔
﴿یکفر باللہ فقد حبط عملہ﴾
اور جوشخص اللہ کے ساتھ کفر کرے گا تو اس نے اپنا کیا دھرا غارت کر دیا۔
اور دوسری یہ کہ انسان کوئی نیک عمل کرے یا کسی کو آزاد کرے یا کوئی اور صلہ رحمی کرے یا اپنے مال کا صدقہ کرے اور یہ سب صرف خوشنودی الہی کے لئے کیا ہو پھر کسی موقع پر غصہ یا کسی دوسری وجہ سے احسان جتاتے ہوئے کہنے لگے کیا میں نے تجھے آزاد نہیں کیا اور تیرے کے ساتھ صلہ رزحمی نہیں کی اور اس قسم کی دوسری باتیں کہ گزرے، یہ سب باتیں اعمال تباہ کر دیتی ہیں۔ چنانچہ ارشاد اللہ ہے
﴿تبطلوا صدقاتکم یا لمن والاذی﴾(بقرۃ ۲۶۲)
تم احسان جتالا کر یا ایذا پہونچا کر اپنے خیرات کو برباد مت کرو۔
اور تیسری چیز یہ کہ کوئی عمل صرف دکھاوے کے لئے کرے جو عمل صالح صرف دکھاوے کے لیے ہوا سے اللہ تعالی قبول نہیں کریں گے ان تینوں کے علاوہ کوئی بھی برائی حسنات کو ختم نہیں کرسکتی۔
امام کو کافر کہنے والے
☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿کسی مؤمن کو کافر کہنے کا حکم﴾

(۳۳) امام ابو مقاتل

آپ نے بہت انصاف اور عدل کے مطابق گفتگو فرمائی؛
اب یہ بتایئے اگر کوئی شخص آپ کو (نعوذ باللہ) کافر کہے تو آپ اس کو کیا کہیں گے؟

امام ابو حنیفہ

میں اس کو کہوں گا کہ وہ جھوٹا ہے؛ اور اس قول کی وجہ سے میں اسکو جھوٹا ضرور کہوں گا لیکن کافر نہیں کہہ سکتا کیونکہ اللہ تعالی کی طرف سے بندے کے ذمے لازم کی گئی حرمت دو قسم کی ہوا کرتی ہے،
(ایک): اللہ تعالی کی بے حرمتی کی جائے
(دوسرے): اللہ سبحانہ وتعالی کے بندوں کی بے حرمتی کی جائے۔
اللہ تعالی کی توہین تو یہ ہے کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے احکامات کی تکذیب اور اس کے ساتھ کفر کیا جائے؛
جبکہ بندوں کی توہین یہ ہے کہ آپس میں ظلم وستم کا بازار گرم رکھیں؛
اور ایسے دو آدمی برابر کیسے ہوسکتے ہیں کہ ان میں سے میری تکذیب کر رہا ہے اور دوسرا اللہ تعالی اور اسکے رسول کی تکذیب کر رہا ہے کیونکہ اللہ تعالی اور اسکے رسول کی جو تکذیب کر رہا ہے اسکا جرم وگناہ اس شخص سے سے بھی کئی درجے زیادہ اور سنگین ہے جو ساری انسانیت کی تکذیب کر رہا ہے؛ اور جو شخص مجھے کافر کہتا ہے تو میں اس کو صرف جھوٹا ہی کہوں گا اس کو کافر کبھی نہیں کہوں گا؛ اور مجھے یہ زیبا نہیں کہ صرف اس وجہ سے کہ وہ میری تکذیب کرتا ہے میں بھی اس کی تکذیب کرنا شروع ہو جاؤں؛ جبکہ اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے:۔

﴿لایجرمنّکم شنأن قومٍ علی الّا تعدلوااعدلُواھُواقرب للتّقوی واتّقواللّٰہ﴾

(المائدہ:۷)

کسی خاص قوم کی عداوت تم کواس بات پر نہ ابھارے کہ تم عدل نہ کرنے لگو؛اورتم عدل کیا کرو کیونکہ وہ تقوی سے زیادہ قریب ہےاوراللہ تعالی سے ڈرو۔

اس آیت کامفہوم یہ ہے کہ کسی خاص قوم کی عداوت تمہیں اس بات پر نہ ابھارے کہ تم راہ عدل کو چھوڑ دو

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿اپنی تکفیراور دعوئے ایمان کاحکم﴾

(۳٤) امام ابومقاتلؒ

جو کچھ آپنے بتایا وہ واقعی اہل ایمان کی عمدہ صفات میں سے ہےاور یہ بڑی اچھی بات ہے؛

لیکن آپ کی اس شخص کے بارے میں کیارائے ہے جواپنے آپ کو کافر کہہ رہاہواوراسکوآپ کیا کہیں گے؟

امام ابوحنیفہ

اس کے بارے میں میری رائے تو یہ ہے کہ اس کواپنے بارے میں اس طرح کی بات نہیں کہنی چاہئے؛ کیونکہ اگرکوئی شخص اپنے آپ کوگدھا کہے تو مجھے یہ مناسب نہیں کہ مین اسکوکہوں کہ آپ نے سچ فرمایا؛

ہاں اگروہ شخص یہ کہے کہ میں اللہ تعالی سے اپنی برائت کااعلان کرتاہوں؛ یایوں کہے کہ میں اللہ تعالی یااس کے رسول پرایمان نہیں رکھتا تو میں اسے کافرکہوں گا چاہے وہ خوداپنے آپکومؤمن کہتاہو؛اسی طرح جوشخص اللہ تعالی کی وحدانیت کا قائل ہواوراس کی طرف سے بھجی گئی کتب پر ایمان بھی رکھتاہواوراس کے رسولوں پرایمان رکھتاہواسے مؤمن کہاجائیگا چاہے وہ اپنے آپ کوکافرہی کہہ رہاہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿دین اوراہل دین سے برات﴾

(۳۵) امام ابومقتل

آپ نے ایسے واقعی ایسے دیوانے شخص کے بارے میں بہت اچھی بات کہی ہے

لیکن اس شخص کے باب میں کیارائے ہے جوکہ رہاہے:

میں تمہارے دین اورجس کی تم عبادت کرتے ہواس سے بری ہوں؟

امام ابوحنیفہ

اگرکوئی شخص یہ بات کہےتو بھی میں جلد بازی نہ کروں گا بلکہ میں اس سے پوچھوں گا کیاتم اللہ تعالی اوراس کے دین سے بری ہو؛اگران دونوں باتوں میں سے کسی بات کااقرارکیاتو وہ کافریامشرک کہوں گا

اوراگراس نے کہاکہ میں اللہ تعالی؛ اوراسکےرسول اوردین سے بری نہیں ہوں بلکہ تمہارے دین بری ہوں کیونکہ جس دین کی تم اتباع کرتے ہو وہ کفرہےاورجس کی تم عبادت کرتے ہواس سے بری ہوں کیونکہ تم کفرپیشہ ہوشیطان کی عبادت کرتے ہو؛

تو بھی میں اسے کافرنہیں کہہ سکتا بلکہ یہ کہوں گا کہ وہ میری تکذیب کررہاہے؛

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿شیطان کی عبادت﴾

(۳٦) امام ابومقاتل

واللہ یہ قول تو اہل تقوی اور راہ حق پر ثابت قدم رہنے والوں کا ہے ہوسکتا ہے

اچھا آپ مجھے اس بارے میں آگاہ کریں اگر کسی شخص نے شیطان کی اطاعت کی اور شیطانی خواہش کے پیچھے لگا رہا تو کیا وہ کافر یا شیطان کا پجاری نہیں ہے

امام ابوحنیفہ

کیا تمہیں نہیں معلوم کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ اگر کسی نے اللہ تعالی کی نافرمانی کی تو اسکی معصیت کی وجہ سے شیطان کا اطاعت گزار نہیں بن گیا اور نہ ہی شیطان کی رضامندی کا طالب بن گیا ہے؛ بلکہ وہ کبھی اس کا ارادہ بھی نہیں کرسکتا خواہ اس کا عمل شیطان کی رضا اور اطاعت والے اعمال کی مانند ہو رہا ہو!

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿﴾

(۳۷) امام ابو مقاتل

اب مجھے آپ عبادت کی تفسیر سے آگاہ فرمائیے!

امام ابو حنیفہ

۔۔۔۔۔عبادت ایک ایسا جامع کلمہ ہے جس میں طاعت، رغبت اقرار ربوبیت تینوں چیزیں شامل ہیں

عبادت کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ جب ایمان باللہ کے ساتھ اطاعت میں سرگرم عمل ہوتا ہے تو اسکے دل میں اللہ تعالی؛ کی طرف سے خوف اور رجاء دونوں جاگزیں ہوتے ہیں۔ جب اطاعت اور خوف ورجاء یہ تین چیزیں کسی انسان میں پیدا ہوں تو سمجھو کہ اس نے عبادت کی۔ رجاء اور خوف کے بغیر کوئی مؤمن نہیں ہوسکتا۔ ہاں ایسا ہوات ہے کہ باہم اہل ایمان میں خوف کی قلت و کثرت ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے ثواب کی امید رکھتے ہوئے یا عقاب سے ڈرتے ہوئے کسی کی بھی عبادت کی تو اس نے واقعہ عبادت کی، اور اگر عبادت صرد اطاعت کا نام ہوتا تو ہر شخص کی اطعت عبادت بن جاتی حالانکہ واقعیہ یہ نہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿﴾

(۳۷) امام ابو مقاتل

آپ کیا ہی اچھی بات کہی۔ آپ کی اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جو کسی چیز سے ڈرکے یا کسی منفعت کی امید رکھے کیا وہ کافر ہے؟

امام ابو حنیفہ

ارجاء اور خوف کے دو مرتبے ہیں ایک تو یہ کہ کسی شخص سے منفعت کی امید رکھے یا اللہ تعالی؛ کے علاوہ کسی کی نقصان رسانی سے ڈرے تو وہ کافر ہے۔

دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ کوئی شخص ارجاء یا خوف اس برے میں رکھتا ہے کہا اللہ تعالی؛ کسی خیر یا گزند کو اسکے ہاتھوں پہچائیں تو وہ کافرنہین کیونکہ والد اپنے بیٹے ے بھلائی کی توقع رکھتا ہے اورانسان اپنے جانور پر سواری کی امید رکھتا ہے اور پڑوسی اپنے پڑوسی سے حسان کی توقع رکھتا ہے اور سلطان سے دفع شر کی امید باندھے ہوئے ہے تو وہ کافرنہیں ہے، کیونکہ اسکی حقیقی رجائا للہ تعالی؛ سے ہے کہا اللہ تعالی؛ باپ کو بیٹے سے پڑوسی کو پڑوسی سے نفع پہچائیگا تو وہ کافر کیونکر کہا جا سکتا ہے۔۔۔۔اور کبھی شر اور بلا سے ڈرتا ہے کہیں خداوندعزوجل اسکو بلا میں مبتلا نہ کردیں۔ اور قیاس اس بارے میں موسی علیہ السلام کا ہے جن کو اللہ تعالی؛ نے رسالت کے لیے منتخب فرمایا اور اپنے کلام سے نوازا اور اس شان کے ساتھ موسی اور اللہ تعالی؛ کے درمیان کوئی آڑ نہیں تھی، اس وقت موسی علیہ السلام نے فرمای

﴿فا خان ان یقتلون﴾ (القصص:۳۲)

سو مجھ کو اندیشہ ہے کہ (کہیں اول ہی دہلہ میں) وہ لوگ مجھ کو قتل کردیں

اور نبی کریم علیہ الصلوۃ ولسلام جب مکہ سے غار چور میں چلے گئے تھے، اسی طرح انسان درندے اور سانپ، بچھو یا گھر گرنے یا سیل یا نقصان دہ کھانے سے ڈرتا ہے تو اسکی وجہ سے وہ کفر پیشہ تو نہیں اور نہ ہی اس بارے میں شک کیا جا سکتا ہے۔ ہاں ایسا شخص بزدل ضرور ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۳۸) امام ابو مقاتل

آپ کا سا مسلمان کے بارے میں کیا خیال ہے جو اس مخوق سے اللہ تعالی؛ سے زیادہ ڈرتا ہے، کچھ تفصیل بیان فرمائیں۔

امام ابو حنیفہ

ایسی کوئی چیز نہیں اجو مسلمان کو اللہ تعالی؛ سے زیادہ ڈرنے پر مضبور کردے کیونکہ جب مسلامن بیمار ہوتا ہے یا کسی بے انتہا پریشان کن مصیت میں پھنس جات ہے تو خلوت یا جلوت میں یہ نہیں کہتا کہ اے اللہ تعالی؛ یہ تو نے بہت برا کیا بلکہ اور زیاد ہا للہ تعالی؛ ک و یاد کرتا ہے اور اگر اس مصیبت کا عشر عشیر بھی کسی بادشاہ کی طرف سے پنچ جات ہے تو یہ اس بادشاہ کی شان میں گستاخانہ کلمات کہتا ہے، اس کا ظلم دل میں بھی محسوس کرتا ہے اور اپنے معتمد لوگوں سے بھی کہتا پھرتا ہے تا کہ بادشاہ تک بات نہ پہنچے پائے۔

مؤمن تو خلوت جلوت میں سردی اور گرمی میں اللہ تعالی؛ سے مراقب ہوتا ہے لیکن بادشاہ دنیاوی جلوت یا خلوت میں مراقب نہیں ہوتا۔ مؤمن کی شان تو یہ ہے کہ سردرات میں جب محتلم ہو جاتا ہے تو صبح ہی اٹھ کر اللہ تعالی؛ سے ڈرتے ہوئے غسل کرتا ہے، نماز پڑھتا ہے، گرمی میں روزہ رکھتا ہے اور جب اس شدید گرمی سے پیاس سے مجبور ہو جاتا ہے تو اللہ تعالی؛ کی بارگاہ میں مراقبی کرتا ہے، صبر کرتا ہے اور خوف سے گھبراتا نہیں ۔۔۔۔اور جب تک کوئی شخص بادشاہ کے دربار میں ہوتا ہے اس وقت تک ڈرتا رہتا ہے اور جن اسکی نظروں سے غائب ہو جات ہے تو گالیاں دیات ہے ان شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ مؤمن کسی بھی چیز سے اللہ تعالی؛ سے زیادہ نہیں ڈرتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۳۹) امام ابو مقاتل

آپ نے تو ایسی دلیل پیش کی جس کا ہمیں خوب تجربہ ہے، اب مجھے بتائیں کی ایمان اور کفر دونوں سے ناواقفیت کیا ہے؟

امام ابو حنیفہ

انسانا اللہ تعالی ؛ کی تصدیق اوراسکی معرفت سے مؤمن ہوتا ہے اوراللہ تعالی کے انکار سے کافرہوتا ہے اور جباللہ تعالی ؛ کی عبودیت اور وحدانیت اور جوکچھ اس نے بھیجا ہے اسکی تصدیق اوراقرار کیا اسکے باوجود وہ کفر یا ایمان کونہیں جانتا لیکن ایمان کوخیراور کفرکوشر سمجھتا ہوتو وہ کافر نہیں ہوگا۔

جیسے ایک شخص کے پاس شہداورایلوالایا گیا اس نے دونوں کو چکھنے کے بعد بتایا کہ یہ شیریں ہے اور یہ تلخ ہے لیکن ان دونوں کے نام سے ناواقف ہے تو اس کے متعلق یہ نہیں کہا جائے گا کہ وہ مٹھاس اور تلخی سے ناواقف ہے بلکہ یہ کہا جائے گا کہ وہ شہداورایلوا کے نام سے ناواقف ہے۔اسی طرح اس شخص کو جو کفراورایمان کے ناموں سے جاہل ہے لیکن یہ سمجھتا ہے کہ کفر باعث شر ہے اور ایمان باعث خیر ہے تو اسے جاہل باللہ نہیں کہیں گے ، ہاں اسکوایمان اور کفر سے بےخبرضرور کہیں گے لیکن کافرنہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۴۰) امام ابو مقاتل:۔

اگرمؤمن معذب ہوتو کیا اس کا ایمان نفع بخش ہوگا ،اور کیا وہ ایمان کے بعد معذب ہو سکے گا ؟

امام ابو حنیفہ:۔

اب کےتم نے ایسا مسئلہ پوچھا ہے جوگذشتہ مسائل کی طرح نہیں ہے ، خیر۔

سنو! تمھاری بات کہ مؤمن معذب کوایمان نفع بخش ہوگا ۔ ۔ ۔ ہاں نفع بخش ہوگا کیونکہ اس سے سخت ترین عذاب اٹھالیا جائے گا ، کیونکہ اذد عذاب تو کافروں پران کے گناہ عظیم کی وجہ سے ہوگا اوراس مؤمن نے کفرنہین بلکہ بعض اوامر میں نافرمانی کی ہے اسی عمل کے مطابق سزاوار ہوگا اور جونہیں کیا اس پرمعذب نہیں ہوگا۔اس آدمی کی طرح جس نے قتل کیا چوری نہین کی تو اس پ سے صرف قتل کا مواخذہ ہوگا۔ارشاد ہے۔

﴿ولا تجزون الا ما كنتم تعلمون﴾(یٰس:۵۳)

اورتم کوبس انہیں کاموں کا بدلہ ملے گا جوتم کیا کرتے تھے۔

مریض کا مرض جب ہلکا ہوتا ہے تو زیادہ تکلیف نہیں ہوتی ۔اور جو شخص دنیا میں معذب ہوجات ہے آخرت میں اس سے عذاب اٹھالیا جات ہے، اسی طرح ایک قسم کے عذاب سے کم اور دوقسم کے عذاب سے زیادہ تکلیف ہوئی ، ایسے ہی مؤمن جب ایک گناہ کریگا تو اس کا عذاب دوگناہوں کے عذاب سے ہلکا ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۴۱) امام ابو مقاتل:۔

آپ نے بالکل انصاف کی بات بتائی اب آپ یہ بتائیں کہ کفار کا کفرمختلف عبادتوں کے باوجود ایک کیسے ہوگا اسی طرح اہل ایمان کا ایمان اور جوبھی اہل زمین میں ایمان لایا ان کا ایمان ایک کیسے ہوگا حالانکہ آپس میں بالکل مختلف ہیں کیونکہ ملائکہ کے فرائض ہم سے الگ رہیں اور ہمارے فرائض اوراولین مومنین نے فرائض میں باہم اختلاف ہے؟

امام ابو حنیفہ:۔

اہل سماءاوراولین مومنین اور ہمارا ایمان بالکل ایک ہے کیونکہ ہم نے اللہ تعالی کی تصدیق کی اوراس پر ایمان لائے اوراولین مومنین کی تصدیق کی۔اسی طرح کفار کا کفراورانکار باوجوداختلاف عبادت کے ایکہے کیونکہ اگرتم یہودی سے پوچھوکہتم کس کی عبادت کرتے ہوتو وہ کہے گا کہ وہ عزیرابن اللہ تعالی؛ ہیں جیسے ہیں اور جوشخص ان صفات کے ساتھ متصف ہووہ مؤمن نہیں

جب تم نصرانی سے پوچھوگے کہ تم کس کی عبادت کرتے ہیں جوابا کہے گا کہ اللہ تعالی؛ اورسب اللہ تعالی کی حقیقت معلوم کروگے تو کہے گا کہ وہ جدعیسی اوربطن مریم ہیں گویا العیاذ باللہ۔اللہ تعالی جنین بھی بن سکتا ہےکوئی چیز اس کا۔۔۔بھی کرسکتی ہے وہ کسی چیز میں داخل بھی ہوسکتا ہے تو بھلا یہ کیں کرمسلمان ہوگا۔

اسی طرح جب مجوسی سے پوچھوگے تو وہ اللہ تعالی؛ کی حقیقت یہ بتائے گا کہ اس شریک وسہیم ہیں، بیٹے ہیں، زوجہ ہے، کیا تم اسکومؤمن کہ سکوگے انہیں وجوہات کی بنا پرانکارکفرایک ہی ہیں ہاں صفات اورعبادات مختلف ہیں اسکی مثال یوں سمجھوتین آدمی ہیں ان میں سے ایک نے کہا میرے پاس ایک ایسا سفید موتی ہےجس کی مثال دنیا میں نہیں ہے پھر اسکوایک سیاہ انگور کا دانہ نکالا اورقسم کھا کر کہا یہ موتی ہےاوراس بارے میں دوسروں سے جھگڑنے لگا، دوسرے نے کہا کہ میرے پاس اتنا بڑا موتی ہےجس کی نظیر دنیا میں نہیں مل سکتی۔پھرایک سیب نکالا اوردوسروں سے جھگڑنے لگا کہ یہ موتی ہے! تیسرا بولا میرے پااااس توایک دریتیم ہے، پھرایک پتھر کا ٹکرا نکالا اوراس پرقسم کھا کھا کر دوسروں سے جھگڑنے لگا کہ یہی دریتیم ہے۔ یہ سب موتی سے ناواقف ہیں اور جہالت میں برابر ہیں لیکن اقوال وصفات مختلف ہیں۔اس سے پہچان سکتے ہوکہ تم ان کے موصوف ان کے معبود کی عبادت نہیں کروگے کیونکہ وہ دواورتین کوموصوف ٹھہراتے ہیں اوراسکی عبادت کرتے ہیں۔اورتم صرف ایک معبودکو جاتے ہو۔۔۔توتمھارا معبوداورانکا معبود مختلف ہیں اسی وجہ سے ارشاد اللہ تعالی؛ ہے:۔

﴿قل یا ایها الکافرون لا اعبد ما تعبدون ولا انتم عابدون ما اعبد﴾

آپ (ان کافروں) سے کہ دیجیے کہ اے (کافرو) میرااورتمھارا طریقہ واحد نہیں ہوسکتا (اور) نہ (توفی الحال میں تمھارے معبودون کی پرستش کرتا ہوں اورنہ تم میرے معبود کی پرستش کرتے ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۴۲) امام ابو مقتل:۔

جوکچھ آپ نے ارشادفرمایا پوری طرح سمجھ میں آ گیا۔

اب یہ بتائیں کہ یہ لوگ رب سے ناوقفیت کے باوجود کہتے ہیں کہا اللہ تعالی؛ ہمارے رب ہیں ایسا کیوں؟

امام ابو حنیفہ:۔

بے شک وہ ایسا کہتے ہیں لیکن انہیں رب کی معرفت نہیں۔ارشادہے

﴿ ولئن سالتهم من خلق الموت ولارض لیقولن الله تعالی تعالی قل الحمد لله بل اکثرهم لا یعلمون﴾(لقمان:۲۴)

اوراگرآپ ان سے پوچھیں کہ سمانوں وزمیں کوکس نے پیدا کیا ہےتو ضروریہی جوب دیں گے کہ اللہ تعالی نے، آپ کہئے کہ الحمدللہ بلکہ ان میں اکثرنہیں جانتے

اللہ تعالیٰ؛ نے فرمایا اکثر لوگ جاتے نہیں بلکہ اس بچہ کی طرح میں جسے ماں نے اندھا جنا اور رات۔ دن۔ سرخ، زردی، کا ذکر کرتا لیکن جانتا نہیں۔ اسی طرح کفار کہ انھوں نے مومنین سے اللہ تعالیٰ؛ کا نام سن لیا پھر سنی سنائی کہتے ہیں ارشاد ربانی ہے۔

﴿فالذین لا یومنون بالآ خرۃ قلوبھم منکرۃ و ھم مستکبرون﴾
(النحل:١٠)

تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے انکے دل (معقول بات سے) منکر ہو رہے ہیں اور وہ (قبول حق) سے تکبر کرتے ہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(٤٣) امام ابو مقاتل:۔

بالکل صحیح فرمایا، آپ یہ بتائیں کہ رسول اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ؛ کی وجہ سے پہچانتے ہیں تو وہ کیسے؟ رسول تو توحید کی دعوت دیتا ہے۔۔مگر الہام ربای اور تقاضائے فطرت کے بغیر کسی کو کیا معلوم کہ کون رسول ہے۔یعنی لوگوں کو رسول کا رسول ہونا امر ابانی ہے اس لئے ہم رسول کو خدائے ذوالجلال کی وجہ سے پہچانتے ہیں۔ بنابریں ارشاد حق ہے۔اگر معرفتاللہ تعالیٰ؛ کا انحصار رسول پر ہوتا اور یہ سب اسی کے باعث ہوتا تو لوگوں پر رسول کا احسان ہوتا کیونکہ اس کی وجہ سے معرفت حاصل ہوتی ہے۔ حالانکہ معفت ربوبیت کے باعث رسول پر احسانا للہ تعالیٰ؛ وندی ہے اور انسانوں پر بھی کہ اس نے رسول بھیج کر لوگوں کی معرفت کا سامان کر دیا بلکہ ہم تو یہاں تک کہ سکتے ہیں کہ خیر کا کوئی بھی عنوان ہو کوئی بھی پیرایہ ہو وہ صرف عطیہ و مرحمت خداوندی ہے اور کچھ نہیں۔ارشاد ربانی ہے۔

﴿انك لا تھدی من احببت الکن اللہ تعالیٰ تعالیٰ یھدی من یشئا﴾(القصص:٥٥)

آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ؛ جس کو چاہے ہدایت کر دیتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(٤٤) امام ابو مقاتل:۔

آپ میرے بہت بڑے اضطراب کو دور کر دیا۔

اور یہ بتائیں کہ ولائت اور برائت کیا ہیں؟ اور کیا دونوں ایک وقت میں ایک انسان میں جمع ہو سکتی ہیں کہ نہیں؟

امام ابو حنیفہ:۔

ولائت: اچھے عمل پر رضامندی کا نام ہے اور برائت برائی پر ناپسندیدگی کا اظہار ہے؛ اور یہ دونوں باتیں کبھی بعض انسانوں میں بیک وقت پائی جاتی ہیں اور کبھی نہیں پائی جاتیں،

اور وہ شخص جس میں یہ دونوں باتیں یک بارگی جمع ہو جاتی ہیں وہ ایک ایسا مؤمن بندہ ہے مؤمن ہونے کے باوجود اچھے اور برے دونوں طرح کے کام کرتا ہے؛ اب اگر تو مؤمن بندے کو نیک کام کرتا ہوا دیکھے تو تم اس سے اشتراک عمل موافقت مقصد اور محبت سبھی کچھ کرتے ہو؛ اور اگر اتفاقا اس سے برائی سرزد ہوتی ہے تو تم اس برئی کی وجہ سے اس سے نفرت کرتے ہو اسکی مخالفت کرتے ہو اور اس سے ناپسندیدگی اختیار کرتے ہو،

خود دیکھو کہ ایک ہی وقت میں ایک ہی شخص کے اندر ولائت، برائت دونوں موجود ہیں ایک وہ شخص جو کفر پیشہ ہے جس میں صالحات کا کوئی امکان نہیں تم اسکو ناپسند کرتے ہو۔ بالکل جدائی اضتیار کر لیتے ہو۔اسکے برعکس ایک مؤمن ہے جو سرتا بقدم خیر ہی خیر ہے تم اسکو اپنا جاتے ہو

اس سے محبت کرتے ہواسکی بات تمھیں ناپسند نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(٤٦) امام ابو مقاتل:۔

جزاك الله اپ نے کتنی اچھی تفسیر فرمائی۔

اب اپ مجھے صرف ایک مسئلہ بتادیں کہ:''کفران نعمت'' کا کیا مطلب ہے؟

امام ابو حنیفه:۔

کفران نعمت یہی ہے کہ انسان خدا کی نعمتوں کا اس طریقے سے انکار کرے کہ یہ اللہ تعالی؛ کی نعمت نہیں ہے؛ تو وہ اللہ تعالی؛ کا کفر کرنے والا ہے کیونکہ جس نیا اللہ تعالی؛ سے کفر کیا اس کی نعمتوں کا انکار کرتے ہوئے کفر کیا۔

جیسا کہا اللہ تعالی؛ کا ارشاد ہے

﴿يَعْرِفُوْنَ نِعْمَةَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنكِرُوْنَهَاوَاَكْثَرُهُمُ كَافِرُوْنَ﴾(النحل:۸۳)

وہ اللہ تعالی؛ کی نعمتوں کو جانتے ہیں اور پھر اس سے انکار کرتے ہیں اور اکثر اس قسم کے لوگ کافر ہیں؛

تو اس لحاظ سے کافر لوگ جانتے ہوئے کہ رات، رات ہے اور دن دن ہے اور اسی طرح صحت اور غنی کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں؛ اور یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ ہر قسم کی وسعت اور کشادگی اور ارام وسکون اللہ تعالی؛ یعالی کی جانب سے ملی ہوئی خیر اور نعمتیں ہیں لیکن ان نعمتوں کا انتسا با للہ تعالی؛ کی طرف کرنے کی بجائے اپنے معبودان باطلہ کی طرف کرتے ہیں۔ اللہ تعالی؛ کی جن نعمتوں سے مستفید ہو رہے ہیں اس کو اللہ تعالی؛ کی طرف منسوب نہیں کرتے بلکہا للہ تعالی؛ کو فراموش کر دیتے ہیں اسی وجہ سیا للہ تعالی؛ نے فرمایا؛

﴿يَعْرِفُوْنَ نِعْمَةَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنكِرُوْنَهَاوَاَكْثَرُهُمُ كَافِرُوْنَ﴾(النحل:۸۳)

یعنی یہ کافر لوگ اس بات کا انکار کر دیتے ہیں کہ اللہ تعالی کی نعمتوں کو اسیا للہ تعالی؛ کی طرف سے جانیں جو اکیلا اور واحدہ لاشریک اور اس کی مثل کوئی اور ہستی نہیں ہے جیسا کہ خود اللہ تعالی؛ تبارک وتعالی نے فرمایا

﴿ليس كمثله شيء وهو السميع البصير﴾(النحل:۸۳)

اس کے مثل کوئی نہیں اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے؛ اور ہر ایک چیز پر اسی کو قدرت کاملہ حاصل ہے اور تمام کام اسی اللہ تعالی؛ کیطرف سے آتے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ جاتے ہیں اور تھے آپکے پوچھے گئے سوالات کے جوابات اور یہ صرف اللہ تعالی؛ کی مدد سے دئے گئے ہیں اور ہر معاملے میں وہ ہمیں کافی اور ہمارا بہترین کارساز ہے؛

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

والله المستعانو حسبنا الله ونعم الوكيل

وصل الله تعالى؛ على محمدو آله واصحابه اجمعين

تم الكتاب ولله الحمد

اردو

کتاب الوصیة

امام اعظم ابوحنیفہ

نعمان بن ثابت الکوفی

۸۰ھ(۔۔۔۔)۱۵۰ھ

ترجمہ

رشید احمد العلوی

کلمات مترجم:

الحمد للہ نحمدہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ ودعاء المغفرۃ واعلی الدرجات فی اعلی العلیین

اما بعد : وصیت نامہ لکھنے کا رواج زمانہ قدیم سے چلا آرہا ھے۔ اور تمام پیش رو اپنے پسماندگان کے لئے، لائحہ عمل، وصیت کی شکل میں تحریر فرماتے جو آنے والے لوگوں کے لئے ایک عمدہ زندگی گزارنے کا ضابطہ ہوتا تھا۔ انبیاء کرام بھی وصیتیں فرماتے رہے اور اولیاء و اتقیاء بھی اسی موضوع پر ارشادات عالیہ سے اپنے متوسلین کو نوازتے رہے۔ زیر نظر کتاب الوصیة امام الائمہ سراج الامہ ابوحنیفہ نعمان بن ثابت الکوفی کا وصیت نامہ ہے، اگرچہ امام اعظم نے اپنی زندگی میں اور بھی وصیت نامے مختلف افراد کے نام تحریر فرمائے تھے، مگر ان میں سب سے زیادہ جامعیت اور وسعت زیر نظر وصیت نامہ کو حاصل ہے، وصیت نامے کا موضوع: علم عقائد اور اس کے اولیں مخاطب مام صاحب کے زمانے ہم عصر لوگ، ایمان میں شریک بھائی، رہتی دنیا تک آنے والے انسان ہیں۔ وصیت نامے پر عمل کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ: جو شخص اپنے عقائد کی اصلاح، اور اپنے اندر اس سے مطابقت پیدا کرے گا تو وہ قیامت کے روز رسول ﷺ کی شفاعت کا حق دار ہوگا۔

علم عقائد کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہونے کے ساتھ تمام ادوار کے ائمۂ دین اس موضوع پر ہمیشہ اپنی اراء سے بھی نوازتے رہے؛ جیسا کہ شیخ ملا علی القاری شرح فقہ اکبر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ: الاترٰی ان الشّیطان اذا اراد ان یسلب ایمان العبد بربہ فانہ لایسلبہ منہ الا بالقاء العقائد الباطلة فی قلبہ؛ یعنی کیا آپ نے اس پر کبھی غور نہیں کیا کہ شیطان جب کسی شخص کے دل سے ایمان ختم کرنا چاہتا ہے تو اسکا طریقۂ کار یہ اختیار کرتا ہے کہ اس کے دل میں عقائد باطلہ القاء کرتا ہے اور وہ شخص باطل عقائد اختیار کر کے گمراہ ہو جاتا ہے؛ مگر امام اعظم نے علم عقائد پر صرف چند فرمان صادر نہیں فرمائے بلکہ مجموعی طور پر پانچ کتابیں تصنیف فرمائیں تھیں

١ : الفقه الاکبر: حضرت صاحب کی تصنیف کر دہ یہ چھوٹی سی کتاب اہل السنّت والجماعت کے عقائد میں ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے ؛اورعلم عقائد کے موضوع پرلکھی گئی کتابوں اس کا پہلا نمبر ہے ،اور بقول امام بزدوی : امام صاحب سب سے پہلے متکلم ہیں ؛اوراہل السنّت والجماعت میں سب سے پہلے متکلم جنہوں نے علم عقائد کے موضوع پر باطل فتنوں کے خلاف مناظرے اور مجادلے اورمباحثوں کے ذریعے سرکوبی کی تھی ؛ اوراس کتاب کی تصنیف کے ذریعے امت کی رہنمائی کے لئے سب سے پہلی بنیاد رکھی کہ اس کتاب کے بعدفن علم عقائدسیکھنے کی ایک ایسی بنیاد پڑی جوامت کے لئے سنگ میل کی حیثیت اختیارکرگئی ؛

امام صاحب کے مختلف شاگردوں نے اس کتاب کا مطالعہ فرمایااوراس کتاب میں مذکورمضامیں پرامام صاحب سےسوال وجواب کئے اورانکومرتب فرمادیا ؛الفقـه الابسط میں ان سوال وجواب کوامام ابومطیع حکم بن عبداللہ البلخی نے جمع کیا ؛اورامام ابومقاتل حفص بن سلم نے اپنے سوال وجواب کو العالم والمتعلم کے نام سےجمع کیا ؛اوراس طرح امام صاحب کےفرامیں ان دوکتابوں میں یک جاہوکرمنظرعام پرآ گئے ؛اوران میں اول الذکرمصربیروت اورشام سے علامہ زاہدالکوثری کی تحقیق سے متعددمرتبہ شائع ہوچکی ہیں ؛اور پاکستان میں مفتی محمدعیسی کے مقدمہ اورمفتی عبیداللہ العلوی کی تحقیق سےمجلس علمی نے اس کوشائع کیا ہے ؛اورثانی الذکرشام سے اور بیروت سے متعدد بارشائع ہوئی مگراس کا عربی متن پاکستان سے شائع ہونا میرےعلم میں نہیں ہے ۔اس لحاظ سے یہ تینوں کتابیں دنیا کےمختلف مما لک میں مطبوعہ شکل میں موجوداورمتداول ہیں ؛اورعلم عقائد میں بنیادکا درجہ رکھتی ہیں :

امام صاحب نےفن مجادلہ پر بنام (الرساله فی ردعلی القدریه)ایک رسالہ تحریرفرمایاتھا ؛ جوتاحال غیرمطبوعہ ہے ؛اگرچہ بعض ائمہ اس کے بارے میں یہ رائے رکھتے ہیں کی وہ الفقه الابسط کا ہی دوسرانام ہے ؛مگر یہ بات خلاف قیاس معلوم ہوتی ہےاس لئے کہ الفقه الابسط کا موضوع الفقه الاکبر کے مضامین اورمسائل پر وارد ہونے والے اعتراضات کی تشریح وتوضیح ہے ؛اوراس میں اس زمانے کےمعروف فرقے جبریہ،قدریہ،اورشیعہ،کا ضمناً ردکیا گیا ،اوران کے مفروضات باطلہ کا جواب دیا گیا ہے ، جبکہ اس رسالہ کا موضوع اس زمانے کےمعروف فرقے قدریہ کاردکیا گیا ؛ یقیناً امام صاحب سے اس فرقے کے رد پرالگ رسالہ تحریرفرمایا ہوگا اوراسی کا نام الرساله فی رد علی القدریه ؛

اس موضوع کی پانچویں کتاب : جوحضرت کی آخری تصنیف ہے وہ کتاب الوصیت ہے جوآپنے مرض الموت میں املاءکروائی تھی ؛ یہ آپکے ہاتھوں میں موجود ہے ؛اگر چہ اس کتاب کو ملاعلی القاری نے اپنی کتاب شرح الفقه الاکبرمیں مکمل طور پرتحریرفرمادیا ہے ؛ اوربعض ائمہ نے اس کی شروحات بھی لکھیں اورصاحب درالناصحین نے اس کا مکمل فارسی ترجمہ اپنی کتاب میں نقل فرمایا تھا ؛مگر ضرورت اس بات کی تھی کہ اردودان طبقه

کے لئے اس کا ایک سلیس اردوترجمہ بمع ضروری توضیحات(note) کیا جائے ؛اورعربی متن کی تشریح اورتوضیح علماء کے طبقہ کے لئے مرتب کی جائے ؛ الحمدللہ : اللہ تبارک وتعالی نے والدمحترم مولانا عبدالحی (المتوفی : ١٩٩٦)اورجدّ مکرم امام عبدالعزیزمحدث سہالوی (المتوفی : ١٩٤٠ء) کی طرف سے ملے وراثتی علمی ذوق اورحضرت شاہ نفیس الحسینی کی خصوصی توجہات سے یہ کام آسان فرمادیا۔

فللّٰه الُحَمدُ اوّلاً وّآخِراً وّظَاهِراً وّبَاطِناً

مقدمۂ مصنف :

تمام تعریفیں اس ذات باری والا صفات کے لئے مخصوص ہیں جس نے ہمارے دلوں کو ایمان کے نور سے مزین فرمایا؛ اور اس کی تمام رحمتیں رسول اکرم ﷺ کے لئے ہوں جو نبوت اور رسالت کے منصب کے ساتھ ساری انسانیت اور جنّیت کی طرف مبعوث فرمائے گئے؛ اور آپ کی پاکیزہ آل؛ اور برگزیدہ اصحاب کرام جو اللہ تعالی کی طرف سے سرداری کے منصب پر فائز کئے گئے؛ اور صبح قیامت تک ان پاک باز ہستیوں کی اتباع کرنے والے بھی اللہ تعالی کی رحمتوں سے بہرہ یاب ہوں

وصیت نامہ کی اہمیت

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنی آخری بیماری میں تمام احباب اور شاگردوں کو اپنے قریب بلا کر فرمایا: ۔ اے میرے ساتھیو اور بھائیو اللہ تعالی ہر اچھے کام میں تمہاری مدد اور موافقت کرے؛

جان لو! کہ فلسفۂ الٰہیات اور علم عقائید میں طبقۂ اہل السنّت والجماعت کا رکن شمار کئے جانے کے لئے بارہ (۱۲) خصلتیں یا بارہ نشانیاں ہیں ۔ اور جو شخص ان عادات اور خصلتوں کو اپنے اندر پیدا کرے گا اور پھر ان پر مستقل مزاجی سے قائم رہے گا وہ کبھی اہل بدعت میں سے اور نہ ہی طبقۂ ہواؤ ہوس میں سے ہوسکتا ہے ۔

اور میرے دوستو اور بھائیو! تم لازمی طور پر ان عادات کو اختیار کرو تاکہ قیامت کے روز نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کے حصہ دار بن سکو؛ اور دنیا میں اللہ کی مدد اور نصرت کی ہوئی جماعت اہل السنّت والجماعت میں شامل ہو جاؤ ۔

﴿پہلی خصلت﴾

ایمان کی حقیقت اور اس کے ارکان

ان میں پہلی خصلت یہ ہے کہ: زبان سے اقرار کرے اور دل سے تصدیق کرے ۔ کیونکہ صرف زبان سے اقرار کرنا ایمان نہیں ہوسکتا اگر یہ ایمان ہوتو سارے منافق بھی مؤمن بن جائیں گے کیونکہ وہ زبان سے اقرار تو کرتے ہیں مگر انکی تصدیقِ قلبی نہیں ہے ۔ اسی طرح اکیلی معرفت اور دل سے تصدیق بھی ایمان نہیں ہوسکتی، اگر اس کو ایمان مانا جائے تو سارے اہل کتاب مؤمن بن جائیں گے جیسے اللہ تعالیٰ نے جماعت منافقین کے بارہ میں ارشاد فرمایا: واللّٰہ یَشْہَدُ انّ المُنافِقِین لکَاذِبُون؛ یعنی اے نبی ﷺ جب آپکے پاس آکر منافق اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور یہ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ﷺ ہیں؛ تو انکے جواب میں اللہ تعالی فرماتے ہیں: اللہ بھی اس بات کے گواہ ہیں کہ اے نبی ﷺ آپ اللہ تعالی کے سچے رسول ہیں اور اللہ تعالی اس بات کی بھی گواہی دیتے ہیں منافق اپنے ایمان دار ہونے کے دعوی میں جھوٹے ہیں، اس وجہ سے کہ: وہ زبان سے اقرار تو کرتے ہیں مگر دل سے تصدیق نہیں کرتے ۔ اور اہل کتاب کی حقیقت یہ ہے: وہ نبیؐ کو اسی طرح جانتے اور پہچانتے ہیں جیسے کوئی شخص اپنے بیٹے کو جانتا اور پہچانتا ہوں مگر زبان سے اقرار نہ کرنے کی وجہ سے ان کے ایمان کی اللہ تعالی کے ہاں کوئی حقیقت اور قدر قیمت نہیں ہے؛

ایمان میں کمی اور زیادتی

اور ایمان میں کمی اور زیادتی نہیں ہوتی؛ وجہ اس کی یہ ہے کہ ایمان کی زیادتی اس وقت تک تصور نہیں کی جاسکتی جب تک کفر میں کمی نہ ہو؛ اور یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ کہ ایک شخص ایک ہی وقت میں سچا مؤمن اور سچا کافر بھی ہو کیونکہ ایمان اور کفر کی کمی کوئی مادی چیز نہیں ۔ بلکہ یہ تو ایک کیفی چیز ہے؛ لہذا اس میں کمی اور زیادتی کا گمان ہی محال ہے؛ کیونکہ ایمان میں کمی اور زیادتی کمیت اور مادیت کی صفت سے تعلق رکھتی ہے نہ کہ کسی کیفیت سے ۔

ایمان میں شک کرنے اور معاصی کا حکم

اور ہر مؤمن سچا مؤمن ہے اور ہر کافر پکا کافر ہے؛ جیسے مؤمن کے ایمان میں شک نہیں اسی طرح کافر کے کفر میں شک نہ ہوگا؛ جیسے اللہ تعالی کا قول ہے: اولئك هُمُ المُؤمِنُون حقاً؛ یعنی یہی لوگ سچے مؤمن ہیں؛ اور کافروں کے بارہ میں ارشاد فرمایا:

اولٰئك هم الكافرون حقا؛ یہی لوگ سچے کافر ہیں ؛ اور معلوم ہونا چاہیے کہ اُمتِ محمد یہ کے وہ لوگ جو توحید باری تعالی کے قائل ہیں گناہ گار ہونے کے باوجود یہ لوگ مؤمن ہیں کافر ہرگز نہیں ہیں ؛

﴿ دوسری خصلت ﴾

ایمان اور عمل کا تعلق :

اور معلوم ہونا چاہئے کہ عمل علیحدہ اور ایمان علیحدہ چیز ہے، اس بات کی دلیل یہ ہے کہ: اکثر اوقات کسی مؤمن کو عمل کی معافی دے دی جاتی ہے ؛ یعنی جب یہ شخص کسی عذر میں مبتلاء ہو جائے تو اسکے عذر کی وجہ سے یہ کہا جائے گا کہ اسکو عمل معاف ہے مگر ایمان کے معاف ہونے اور ذمہّ سے ساقط ہونے کی کوئی صورت نہیں ہوتی اور نہ ہی کسی وجہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں حال میں ایمان چھوڑ دیا جائے ؛

مثال کے طور پر: حائضہ اور مدت نفاس میں مبتلاء عورت کو نماز معاف کر دی جاتی ہے لیکن یہ نہیں کہا جاتا کہ اس پر ایمان بھی لازم نہیں رہا ؛ یا اس کو ایمان چھوڑنے کا حکم دے دیا گیا ہے ؛ اور اسی طرح صاحب شریعت نے حائضہ اور نفاس والی عورت کو روزہ چھوڑنے کا حکم تو دیا ہے اور بعد میں اس کی قضاء تجویز کی ہے ؛ لیکن اس کو یوں نہیں کہا جائے گا کہ ایام ماہواری میں ایمان چھوڑ دے اور بعد میں اس کی قضاء کر لے ؛ اور اسی طرح غریب آدمی پر زکوٰۃ لازم نہیں ہے اس صورت میں یوں تو کہا جا سکتا ہے کہ: غریب آدمی پر زکوۃ لازم نہیں ہے لیکن یہ کہنا جائز نہیں کہ: غریب آدمی پر ایمان بھی لازم نہیں ہے ؛

﴿ تیسری خصلت ﴾

اچھی اور بری تقدیر کا حکم

اور ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہر اچھی اور بری تقدیر اللہ تعالی کی طرف سے ہے ؛ کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: قُل کلٌّ من عند الله یعنی اے نبی ﷺ آپ فرما دیجئے سب کچھ (خیر اور شر) اللہ تعالی کی طرف سے ہے ؛ اور جو شخص خیر یا شر کے اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہونے کا قائل ہو ؛ اور کہے کہ اچھی تقدیر اللہ تعالی کی طرف سے اور بری اللہ تعالی کے غیر کی طرف سے ہے یا اس کے الٹ کہے تو وہ شخص کافر ہو جائے گا ؛ اور اس کا عقیدۂ توحید باطل اور ایمان زائل ہو جائے گا بشرطیکہ وہ پہلے اللہ تعالی کی توحید کا قائل اور اس پر ایمان کا حامل ہو.

اعمال کی تین قسمیں ہیں

ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ انسان سے صادر ہونیوالے تمام اعمال تین طرح کے ہیں :

ا: فرائض ۲: فضائل ۳: معاصی

ا: فرائض سے مراد، انسان کے ذمہ وہ عمل ہے جنکا ادا کرنا لازم ہے ؛ اور انکا بندے کے ذمے لازم ہونا اللہ تعالی کے حکم اس کی مشیت، اور اسکی محبت، اسکی رضا، فیصلے اور اسکی تقدیر ؛ اور اسکے ارادے، توفیق اور اسکی تخلیق ؛ اسی کے حکم، علم، اور لوحِ محفوظ میں لکھے جانے کی وجہ سے ہے اور جو اعمال اس صورت میں معرضِ وجود میں آئیں وہ فرائض کا درجہ رکھتے ہیں.

۲: فضائل میں وہ اعمال ہیں جو اللہ کے حکم نہیں بلکہ انکی بجا آوری اللہ تعالی کی چاہت ؛ اور مشیت ؛ اسی کی محبت، فیصلے ؛ اور اسکی قضاء ؛ اسکی رضا اس کی طرف سے مقدر کئے جانے اور اس کی توفیق، تخلیق اور اسکے ارادے اور حکمت ؛ اور اللہ تعالی کے علم کامل اور لوحِ محفوظ میں لکھے ہونے کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتے ہیں ؛ لہذا: ہم لوحِ محفوظ اور قلم پر ؛ اور ان دونوں کے ساتھ جو کچھ ظاہر ہوا اور لکھا گیا ان سب پر ایمان لاتے ہیں ؛

نوٹ: قلم اللہ تعالی کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے ؛ جس میں اللہ تعالیٰ نے ضروری علوم کے لکھنے کی استعداد کو پیدا کر دیا تھا ؛ اس کی حقیقت ملائکہ کی طرح ایک جسمِ نورانی ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ نے علم اور قوت اور ادراک اور فہم و استفہام کی استعداد رکھ دی تھی ؛ اور اللہ تعالیٰ نے اسی استعداد کے ساتھ قلم کو سب سے پہلے پیدا فرمایا ؛ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: اوّل ماخَلق الله

القَلَم ، فَقَال لهٗ : اُكتُب ! فقال ماذا اكتُبُ يا ربی؟ فقال الله تبارك و تعالیٰ:اُكتُبِ القدرَ ما كانَ وَمَاھُو كَائنٌ اِلَی الاَبَدِ ؛أخرجه الترمذی:٢٠٨١؛ وفی رواية(فكتب القلم)من استسلم بقضائی،ويصبر علی بلائی ، ويشكر علی نعمائی كتبته وبعثته صديقين يقيناً؛ومن لم يرض بقضائی ،ولم يصبر علی بلائی ،ولم يشكر علی نعمائی وليخرج من ارضی و سمائی ،وليتّخذ ربّاًسوائی ؛ **یعنی** **اللہ تعالی نے اپنی مخلوقات میں سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا ؛ اور اسکو لکھنے کا حکم دیا ؛ اس نے پوچھا اے اللہ ! میں کیا لکھوں ؟ ارشاد ہوا قیامت تک جو کچھ بھی واقع ہونے والا ہے وہ سب لکھ دے ؛ (اور ایک روایت میں ہے) جو میری قضاء وقدر کے سامنے** سرِتسلیم خم کردے ، میری طرف سے وارد ہونے والی مصیبتوں پر صبر کرے ، اور میری نعمتوں پر شکر کرتا ہے ، ان کے بارے میں سچے صدیقین میں سے ہونے کا فیصلہ کرتا ہوں اور لکھتا ہوں ، اور جو میری قضاؤ قدر پر راضی نہیں ہوتا میری طرف سے وارد ہونے والی بلاؤں پر صبر نہیں کرتا ، اور میری نعمتوں پر شکر نہیں کرتا ، اس کو چاہئے کہ میرے آسمان وزمین میں سے نکل جائے ، اور میرے علاوہ کسی اور کو اپنا رب بنالے ؛ اور قلم نے لوح محفوظ میں سب کچھ ان کی ذات اور صفات سمیت لکھ دیا ؛

لکھائی : لوح محفوظ میں جو کچھ لکھا گیا تھا وہ نہ تو انسانی تحریر کی مانند تھا ؛ اور نہ عددی انداز میں تھا اور نہ ہی وہ کوئی خفیہ اشاروں(secret code) میں تھا جیسے آجکل کمپیوٹر کام کرتا ہے ؛ اور نہ ہی کوئی اور ایسا طریقۂ تحریر تھا جو ہزاروں سال قبل یا ہزاروں برس بعد کے انسان استعمال کرتے یا کرسکتے ہیں یا کریں گے ؛

لوح محفوظ : لوحِ محفوظ بھی اسی طرح اللہ کی نورانی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے ؛ اس میں بذاتِ خود کوئی صلاحیت نہیں کہ اپنی مرضی سے کوئی نہ ہوسکنے والی بات کردیں ؛ یا نہ ہونے والا کام کردیں ؛ یہ بات اس کے اختیار کی حدود میں نہیں اور نہ ہی اس کی طاقت میں ہے ؛ بس اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے جو ان پر جاری وساری اور حاوی ہوئی اور ہوتی رہتی ہے ؛

ایک بات بڑی واضح ہے کہ :قلم کو دنیا میں انسان کے بنائے ہوئے قلم کی مانند اور لوح کو انسانی الواح یا note book کی مانند نہ سمجھنا چاہئے بلکہ وہ ان سے یا ان کی مثل بننے یا ہونے سے بھی پاک ہے ؛ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بنایا اور جو حکم فرمایا وہ اسی کے حکم کی تعمیل میں لگے ہوئے ہیں ؛ البتہ بعض اوقات اللہ تعالی اپنی خاص مخلوقات اور انکے نام اسی طرح کے استعمال کرتے ہیں جیسے دنیا میں ہم نام استعمال کرتے ہیں تاکہ انسان کے سمجھنے میں آسانی ہوجائے ؛ اور نام کی موافقت ذات کی موافقت کولازم نہیں آتی ۔

۳ : **معاصی** وگناہوں کا ظہور اللہ تعالی کے امر سے نہیں ہوتا ؛ البتہ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوتا ہے ؛ ان کے ظاہر ہونے میں اللہ تعالی کی محبت شامل نہیں ہوتی البتہ اسی کے فیصلے اور قضاء سے عمل میں آتی ہے ؛ اس کے واقع ہونے میں اللہ تعالی کی رضاء کی ضرورت نہیں البتہ اس کی تقدیر اور تخلیق سے وہ کام واقع ہوتے ہیں ؛ اور ان کے صادر ہونے میں اللہ تعالی کی طرف سے توفیق نہیں ملتی ، البتہ اللہ تعالی کا ارادہ ، اس کی حکمت ، اس کے علم کے مطابق انکا عملی ظہور ہوتا ہے ؛ اور اس قسم کے عمل کرنے میں اللہ کی ناپسندیدگی شامل ہوتی ہے اس کی معاونت حاصل نہیں ہوتی ؛ اور تمام اعمال لوحِ محفوظ میں لکھ دئے جانے کی وجہ سے ظہور میں آتے ہے ؛ اور انکا قابل مواٗخذہ ہونے کی وجہ فاعل یعنی انسان سے صادر ہونا ہے ؛

﴿ چوتھی خصلت ﴾

اللہ تعالیٰ کا عرش پر استویٰ

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ : اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہیں ؛ اگر چہ اللہ تعالیٰ کو عرش پر مستوی ہونے کی نہ تو کوئی حاجت ہے اور نہ ضرورت ؛ اور نہ ہی ان کے عرش پر مستوی ہونے کی کوئی کیفیت اور طریقہ ہے ؛ اور اللہ تعالی کے عرش پر قرار پکڑنے کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہے اس لئے اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جو عرش اور غیر عرش ہر چیز کا محافظ ہے

....

نوٹ : عرش بھی اللہ تعالی کی نورانی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے ؛ جس کے اوپر اللہ تعالیٰ کی ایک اور مخلوق کرسی رکھی ہوئی ہے ؛ اور عرش اللہ

تعالیٰ کی وہ مخلوق ہے جو اللہ تعالیٰ نے پانی کے بعد بنائی ہے؛ اس لئے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے وکان عرشہٗ علی المآء یعنی اللہ کا عرش پانی پر تھا؛ اس سے معلوم ہوا کہ پہلے پانی کی تخلیق ہوئی اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا عرش معرضِ وجود میں لایا گیا؛ اور اللہ نے اسکے بعد لوح وقلم بنائے اور ان کو حکم دیا اکتب ما ھو کائنٌ یعنی ہمیشہ کے لئے جو کچھ ہونے والا ہے اس کو لکھ دو؛ اس کے بعد آسمان اور زمین اور جو ان کے درمیان ہے بنائے گئے ہیں؛ اسی لئے حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ:

کتب اللہ خلق مقادیرالخلائیق قبل ان یخلق السموٰات والارض بخمیس الف سنۃٍ وکان عرشہٗ علی المآء

[اخرجہ مسلم:٤٧٩٧؛ الترمذی:٢٠٨٢احمد:٦٢٩١]

یعنی اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی تقدیریں آسمان وزمین کے بنائے جانے سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دی تھیں؛ اور یہ وہ وقت ہے جبکہ اللہ تعالی کا عرش پانی پر تھا؛ اس سے یہ بات معلوم ہوجانی چاہئے کہ عرش بھی اللہ کی دیگر مخلوقات کی طرح ایک مخلوق ہے اور وہ بھی حادث (temporary) ہے اللہ تعالیٰ اور اسکی صفات کی طرح دائمی (forever) اور قدیم (eternal) نہیں ہے؛

اسی طرح اللہ کی صفات میں سے ہے (ھورب العرش المجید) یعنی اللہ تعالی عرش عظیم کا بھی رب ہے اور عرش اس کا پروردہ اور پیدا کردہ ہے؛ اور اس عرش کے پائے بھی ہیں جسے حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فا ذا انا بموسیٰ آخذ بقائمۃ من قوائم العرش [اخرجہ البخاری :٣١٤٦] یعنی میں موسیٰ کے ساتھ اللہ تعالی کے عرش کے پائیوں میں سے ایک پایہ پکڑ کر کھڑا ہوں گا؛ اور عرش چار جہتوں کے لحاظ سے محدود ہے جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے حافّین من حولِ الُعَرش یعنی ملائکہ اللہ تعالی کے عرش کے گرد اس کو گھیرے ہوئے کھڑے ہیں؛ اور کئی پروں والے فرشتے اس کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ یہ تمام آیات قرآنی بتاتی ہیں کہ عرش محدود (limited) اور مخلوق ہے؛ اس کے کئی اجزاء ہیں؛ لہذا وہ حادث اور عارضی ہے دائمی نہیں؛ اور اللہ کا فرمان ہے: کل شَیءٍ ھالکٌ الاوجہ؛ کہ اللہ تعالی کی ذات کےعلاوہ تمام اشیاء ہلاک ہونے والی ہیں؛ اور عرش بھی اللہ تعالی کی پیدا کردہ اشیاء میں سے ایک شئ ہے لہذا وہ بھی فانی ہے؛

یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ اللہ تعالی کے عرش پر متمکن ہونے کے معانی کو دیکھتے ہوئے کسی شک میں مبتلاء نہ ہونا چاہئے؛ جیسا کہ امام مالک سے استوی علی العرش کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپؒ نے جواب دیا اَلاستوآءُ معلومٌ؛ وَالُکیفُ مجھُولٌ؛ وَالایمانُ بہ واجبٌ؛ وَالسُّؤالُ عَنہ بِدعۃٌ یعنی اللہ تعالی کا عرش پر مستوی ہونا مفہوم کے لحاظ سے معلوم ہے، اور اس کی کیفیت نا معلوم ہے؛ اس پر ایمان لانا واجب ہے؛ کیونکہ ان پر ایمان لانا جزو ایمان ہے چاہے سمجھ میں آئے یا نہ آئے؛ اور اس کے بارہ میں غور وغوض کرنا بدعت ہے؛ اور اس باب میں یہ کلام کافی اور وافی ہے اس شخص کے لئے جو دل رکھتا ہو اور جانتا ہے کہ اس نے اللہ کے سامنے پیش ہو کر اپنے اعمال اور ایمان کے مطابق بدلہ پانا ہے؛

اللہ بیٹھنے اور آرام کرنے کے محتاج نہیں ہیں

اگر اللہ تعالیٰ بیٹھنے اور آرام کرنے کے محتاج ہوتے تو جہان اور دنیا بنانے پر کبھی قادر نہ ہوتے؛ اور اس کی تدبیر کرنا؛ اور تمام مخلوقات کی طرح اس عالم کی دیکھ بھال کرنا ممکن نہ ہوتا؛ اور اگر یہ بات تسلیم کر لی جائے کہ اللہ تعالیٰ بیٹھنے یا آرام کرنے کے محتاج ہیں تو سوال پیدا ہوگا کہ عرش کی تخلیق سے قبل اللہ تعالیٰ کہاں آرام فرماتے تھے؟ لہذا اس کے بارے میں یہی عقیدہ رکھا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ ان تمام کیفیات اور اقوال سے پاک ہیں جن سے ذات باری تعالی مین عاجزی اور نقص لازم آئے اور ہم یوں کہیں گے کہ: اللہ تعالیٰ کو اس کی حاجت اور ضرورت نہیں کہ آرام کریں یا بیٹھیں۔

مشق سوالات

١:۔ ان خصلتوں کے کیا فوائد ہیں؟ کم از کم تین فائدے لکھیں

٢:۔ ایمان لانے کے کتنے رکن ہیں اور کون کون سے؟

٣:۔ کیا ایمان کم زیادہ ہوتا ہے یا نہیں، تفصیلی بحث کریں؟

٤:۔ ایمان وعمل کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

٥: اعمال کی کتنی اقسام ہیں اور ان کے مراتب کیا ہیں؟

۶: اللہ تعالی کی رضا؛ حکم اور توفیق سے کونسا عمل ظاہر ہوتا ہے

۷:۔ عرش کی حقیقت کیا ہے؟ تفصیلی بحث کریں؟

۸:۔ کیا اللہ تعالی عرش کے محتاج ہیں؟

☆☆☆☆☆☆☆

﴿پانچویں خصلت﴾

قرآن کریم کا کلام اللہ ہونا

ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ: قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔اسی کی طرف سے وحی کے ذریعے نازل ہوا ہے؛ اور چونکہ یہ اللہ تعالی کی طرف سے نازل ہوا ہے لہذا یہ اللہ تعالی کی صفت ہے نہ کہ ذاتِ خدا لیکن ذات سے غیر بھی نہیں ہے؛ بلکہ تحقیقی بات یہ ہے کہ اللہ تعالی کی باقی صفات کی طرح یہ بھی ایک صفت ہے جس کا ظہور قرآنِ کریم کے معرض وجود میں آنے کا باعث ہے۔

قرآنِ کریم اللہ کی کتاب ہونے کی حقیقت

قرآنِ کریم ایک کتاب ہے جو مصاحف میں لکھا ہوا ہے؛ زبان کے ساتھ پڑھا جانے والا؛ سینوں میں محفوظ ہو جانے والا؛ اور اس میں کچھ حائل نہیں ہوتا؛ تمام حروف، حرکات، سیاہی، کاغذ، اور کتابت اور اشیاء کی طرح اللہ تعالی کی مخلوقات میں سے مخلوق ہیں؛ کیونکہ یہ اشیاء اپنے وجود میں آنے کے لئے بندوں کے فعل کی محتاج ہیں؛ جبکہ اللہ تعالیٰ کا کلام مخلوق نہیں کیونکہ وہ اپنے وجود میں آنے کے لئے کتاب، حروف، کلمات اور عبارات کا محتاج نہیں؛ یہ تمام آلۂ قرآن ہیں اور اس کی تشکیل بندوں کی ضرورت کے پیش نظر ہے، نہ کہ اللہ تعالی کی ضرورت کی وجہ سے یعنی اگر یہ نہ ہوں تو بندے اللہ تعالی کی اصل مراد تک نہ پہنچ سکیں۔

کلامِ اللہ کی حقیقت اور اس کا مفہوم

اور اللہ تعالی کا کلام بذات خود قائم ہے؛ اور اپنے قائم ہونے میں اس کے علاوہ کسی کا محتاج نہیں؛ اور اس کا مطلب اور مفہوم انہی آلات، کلماتِ، حروف اور حرکات سے واضح کیا جا سکتا ہے؛ اب جو شخص یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالی کا کلام مخلوق ہے وہ اصل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کر رہا ہے؛ اور اللہ تعالیٰ معبود ہے اور اپنی ہر صفت میں جس طرح ہے ہمیشہ سے اسی طرح ہے؛ اللہ تعالی کو ان صفات کے بدلنے کی ضرورت نہیں پڑتی اور اس کا کلام پڑھا، لکھا، اور محفوظ کیا جاتا ہے؛ اور کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو تعلیم کے عمل میں اس لئے زائل ہو جائے کہ اس کے لئے مناسب الفاظ، صحیح ادائیگی، اور درست تحریر، پورے کلمات، کامل حروف نہ مل سکتے ہوں.

﴿چھٹی خصلت﴾

امت میں افضل ترین شخص؟

ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کے بعد امت میں افضل ترین شخص حضرت سیدنا ابو بکرؓ الصدیق اسکے بعد حضرت عمرؓ الفاروق اسکے بعد حضرت عثمانؓ ذوالنورین اسکے حضرت علیؓ المرتضی ہیں؛ اور دلیل اس کی اللہ تعالی کا فرمان ہے: والسابقون السابقون أولئك المقربون فی جنات النعیم؛ اور سبقت لے جانے والے اللہ تعالی کے مقرب بندوں میں سب سے آگے ہیں؛ اور نعمتوں والی جنت میں انکا ٹھکانہ ہوگا؛ اس اللہ تعالی کے فرمان سے معلوم ہوا کہ: ایمان لانے میں جو زیادہ مقدم ہے وہی افضلیت میں بھی زیادہ افضل اور مقدم ہے؛ اور ہر مؤمن، متقی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرتا ہے؛ جبکہ ہر منافق، بدقسمت ان سے بغض رکھتا ہے.

﴿ساتویں خصلت﴾

انسان اپنے تمام اوصاف سمیت مخلوق ہے

ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ: بندہ اپنے تمام اعمال، ایمان کے اقرار، اور معرفتِ الٰہیہ سمیت اللہ تعالی کی مخلوقات میں سے مخلوق ہے؛ کیونکہ جب اعمال کا عامل جو انسان ہے وہ مخلوق ہے تو اس سے صادر ہونے والے اعمال بطریق اولی اللہ تعالی کی مخلوق ہوں گے۔

اللہ تعالی تمام مخلوقات کے خالق ورازق ہیں

پھر ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کے خالق، اور رازق ہیں؛ جبکہ بندوں کے پاس اپنی ذاتی کوئی طاقت نہیں ہے کہ: وہ اپنے آپ کو بنا سکیں یا اپنے رزق کا از خود انتظام کرسکیں؛ ان کے ضعیف، عاجز، محدث (temporary) ہونے کی وجہ سے اللہ ہی ان کا خالق اور رازق ہے؛ اور دلیل اس بات کی اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے واللہ خلق کم ثم رزاقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم اللہ تعالی وہ ذات ہے جو تمہیں پیدا کرتی ہے پھر تمہیں رزق دیتی ہے پھر تمہیں زندگی دیگی اور موت دے گی۔

حلال اور حرام کمائی اور اس کا حکم

اور حلال ذرائع سے حلال کمائی حلال ہے؛ اور حرام ذرائع سے مال جمع کرنا حرام ہے؛

نوٹ: البتہ اگر حرام مال کھا لیا جائے یا استعمال کرلیا جائے تو اس کی دو صورتیں ہیں ا: اسکا استعمال بوجہ اضطرار یا مجبوری کے ہو تو جس حد تک مجبوری ہے اس حد تک گناہ نہ ہوگا؛ اور مجبوری ختم ہو جانے پر بھی اس استعمال میں لانا گناہ ہے البتہ اس کے استعمال سے صادر شدہ فعل شرعی ذمہ داری پوری کرنے کے لئے کافی ہوگا؛ مثلاً حرام روزی کھانے کے بعد اگر کوئی شخص نماز ادا کرے تو اس کی نماز ادا ہو جائے گی؛ لیکن حرام مال جمع کیا جائے اور اسکا مالک بھی معلوم ہو تو اس کا لوٹانا لازم ہے؛ اسی طرح اگر چور کے پاس چوری شدہ مال مل گیا تو اس کے اصل مالک کو لوٹا دیا جائے گا؛ بشرطیکہ اس چور پر حد جاری نہ کردی گئی ہو؛

انسانوں کے ایمان کے لحاظ سے اقسام!

انسان اپنے ایمان کے لحاظ سے تین اقسام پر مشتمل ہے

ا۔ مؤمن جو اپنے ایمان میں مخلص ہو اور دل سے اللہ تعالی کے دین کا مطیع اور فرمانبردار ہو؛

۲۔ کافر جو کفر پر قائم ہونے کے ساتھ اس کی اشاعت میں جدوجہد کرنے والا ہو؛

۳۔ منافق جو اپنے نفاق میں اعلانیہ اقرار کرنے والا ہو اور اس میں کسی قسم کی جھجک محسوس نہ کرتا؛

اور اللہ تعالیٰ نے مؤمن پر ایمان لا چکنے کے بعد عمل لازم کیا ہے؛ اور کافر پر ایمان لانا لازم کیا ہے؛ اور منافق پر اخلاص لازم کیا ہے؛ اور دلیل اس بات کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یاایھا الناس اعبدوا ربّکم یعنی اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو۔ تو مطلب اس کا یوں ہوگا کہ: اے لوگو اگر تم مؤمن بن چکے ہو تو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی اطاعت اور فرمانبرداری کرو؛ اور اگر عالمِ کفر میں مبتلا ہو تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آؤ اور اگر منافقت کی بے آب و گیاہ وادی میں سرگرداں ہو تو اپنے اندر اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص پیدا کرو؛ اسی پر تمہاری دائمی کامیابی کا مکمل انحصار ہے؛

مشق سوالات

ا:۔ قرآن کس لحاظ سے قدیم اور کس لحاظ سے حادث ہے؟

۲:۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کی حقیقت کیا ہے؟

۳:۔انبیاءؑ کے بعد سب سے افضل کون ہے؟اور اس کی ترتیب کیا ہے؟
۴:۔بندے کے افعال ایمان و عمل سمیت قدیم ہیں یا حادث؟
۵:۔بندے کی حرام ذرائع سے کمائی کا کیا حکم ہے؟
۶:۔ایمان کے لحاظ سے بندوں کی کتنی اقسام ہیں؟

﴿آٹھویں خصلت﴾

انسان کے عمل کرنے کی طاقت عمل سے پہلے ہے یا بعد میں؟

ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ: عمل کے صادر کرنے کی طاقت اللہ تعالی کی طرف سے صدورِ فعل کے ساتھ ہی ملتی ہے نہ کہ فعل کے صادر ہونے سے پہلے یا فعل کے صادر ہو جانے کے بعد؛ کیونکہ اگر یہ استطاعت صدورِ فعل سے پہلے ہو تو بندہ اپ نے تمام افعال سرانجام دہی میں اللہ تعالیٰ سے مستغنی اور کارخود مختار بن جائیگا؛ اور یہ عقیدہ رکھنا شریعت کے خلاف ہے؛ کیونکہ ارشادِ باری ہے والله الغنی و انتم الفقراء ؛یعنی اللہ تعالی غنی ہے اور اے اللہ کے بندو تم اللہ تعالی کی بارگاہ کے فقیر اور محتاج ہو؛
اسی لئے قطعہ ہے کہ

تو غنی ہے کل جہاں سے میں فقیر   آ گیا در پر ترے بندہ حقیر
گر کیا نہ تو نے اعلانِ عفو   تو رہے گا خوف مجھکو دارو گیر

اور کسی نے اسکو یوں کہا ہے

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر   روز محشر عذر ہائے من پذیر
گر تو مے بینی حسابم ناگزیر   از نگاہ مصطفےؐ پنہاں بگیر

اور اگر یہ کہا جائے کہ فعل کے سرانجام دینے کے بعد اس کی استطاعت اور استعداد ملتی ہے تو یہ امرِ محال (impossible) ہے؛ مطلب اسکا یہ ہے کہ ہم ناممکن بات کو ممکن کہہ رہے ہیں؛ کیونکہ کسی فعل یا امر کا سرانجام دیا جانا یا عمل میں لانا طاقت و استطاعت کے ذریعے ممکن ہے؛ اور جب مخلوق میں کسی کے پاس بذاتِ خود کوئی طاقت نہیں؛ تا وقتیکہ اللہ تعالی کی طرف سے اس کی کوشش کے ساتھ توفیق اور استطاعت حاصل نہ ہو جائے تو وہ کام عمل کی حدود میں داخل کیسے ہوسکتا ہے۔

﴿نویں خصلت﴾

موزوں پر مسح کرنا

ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ: موزوں پر مسح کرنا مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات یعنی ۲۴ گھنٹے کے لئے جائز ہے؛ اور مسافر کیلئے تین دن اور تین راتیں (۷۲ بہتر) گھنٹے تک جائز ہے کیونکہ احادیث میں اسی طرح وارد ہوا ہے؛ اور جو شخص اس کا انکار کرتا ہے اس پر کفر میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو جاتا ہے؛ اس لئے کہ مسح کا حکم احادیثِ متواترہ سے ثابت ہے؛

....

نوٹ: موزوں پر مسح کرنے کے لئے سات شرائط ہیں؛
۱۔ پاؤں دھونے اور طہارتِ کاملہ کے بعد پہنا گیا ہو یعنی ایسے وقت پہنا گیا ہو جب اس پر غسل لازم نہ ہو؛
۲۔موزوں نے پاؤں کو ٹخنوں تک چھپا لیا ہو؛
۳۔مستقل طور پر انکو پہن کر چلنا ممکن ہو؛
۴۔ پاؤں کی چھوٹی تین انگلی کے برابر یا اس سے زیادہ نہ پھٹا ہوا ہو ۵۔موزہ باندھے یا پکڑے بغیر پاؤں پر جما رہے؛

۶۔ پانی کو جسم تک پہنچنے سے مانع ہو: کیونکہ اس کے باریک ہونے کی وجہ سے یا پھٹ جانے کی وجہ سے جسم تک پانی پہنچ گیا تو مسح باطل ہو جائے گا؛ ۷۔ پاؤں کا اگلا حصہ کم از کم تین انگلی کی مقدار پاؤں کے ساتھ موجود ہو؛ اگر ایڑھی موجود ہو مگر پاؤں کا پنجہ موجود نہ ہو تو مسح جائز نہ ہوگا؛

ضروری تنبیہ: آجکل امریکہ اور یورپ میں بسنے والے مسلمان خصوصاً اور دیارِ مشرق میں عموماً اپنی پہنی ہوئی عام جرابوں پر مسح کر لیتے ہیں جو وہ جوتوں کے ساتھ رواجاً پہنتے ہیں؛ اس بارے میں معلوم ہونا چاہئے کہ اگر وہ اتنی موٹی نہیں کہ پانی کو جسم تک پہنچنے سے روک سکے یا مذکورہ شرطیں پوری نہ کرتی ہوں تو ان پر مسح کرنا جائز نہیں گا؛ اور بلا وجہ ضد اور عناد کی وجہ سے اپنی نمازیں ضائع کرنا عقل مندی نہیں ہے؛ احادیث مبارکہ میں جو جوربین کے الفاظ ہیں وہ اردو زبان میں بولے جانے والے لفظ جراب کے معنوں میں نہیں ہیں؛ اور جب کوئی ایسا لفظ حدیث میں استعمال ہو جو کسی اور زبان میں بھی استعمال ہوتا ہو تو کسی ایسے عالم سے جو زمانہ نبوی کی عربی زبان اور اس زمانے کی اصطلاحات جانتا ہو معلوم کر لیا جائے؛ ورنہ اصطلاحات سفر (travel) کرتی ہیں کبھی ایک لفظ کسی زبان میں ایک چیز کا نام ہوتا ہے تو دوسرے وقت میں وہ دوسرے کام کا نام بن جاتا ہے؛ اس لئے لفظی اشتراک سے حکم مشترک نہیں نکالا جا سکتا؛ لہذا جس چیز پر حکم لگایا گیا ہو پہلے دیکھا جائے کہ اپنی اصل کے لحاظ سے اس عمل کا کیا حکم ہے یہ معلوم ہو چکنے کے بعد عمل کیا جائے؛ اور یہی فطری طریقہ ہے بلا وجہ کے ضد اور عناد میں مبتلا رہنا کہیں کی عقل مندی نہیں ہے۔

قصر نماز، روزہ کے افطار کا حکم

اور نماز میں قصر اور سفر کے دوران روزہ نہ رکھنے میں رخصت قرآن کریم میں ثابت ہے؛ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصرو من الصلوٰۃ یعنی جب تم زمین پر چلو اور سفر کرو تو دوران سفر لازم ہونے والی نمازیں قصر کر لیا کرو؛

نوٹ: یہ صرف قصر کا حکم چار رکعتوں والی نماز کے لئے ہے؛ اور نوافل، سنتوں وغیرہ میں تین اختلافی رائے ہیں

۱: رخصت جانتے ہوئے سنتوں کو چھوڑ دیا جائے یا اللہ تعالیٰ کا قرب جانتے ہوئے سنتوں کو ادا کر لیا جائے؛

۲: دوران سفر سنتیں چھوڑ دیں اور منزل پر پہنچ جانے پر ادا کرنا شروع کر دیں

۳: صحیح رائے یہ ہے کہ: دوران سفر اگر کسی قسم کا خوف ہو تو سنتیں چھوڑ دینا اولی، اور اگر اطمنانی کیفیت ہو تو سنتوں کو ادا کرنا اولی اور قابل ترجیح ہے؛ خواہ یہ سفر کسی ثواب کے کام کے لئے کیا جائے یا گناہ کے لئے کیا جا رہا ہو۔

مسافر کی حد مسافت، اور مدت: اگر کوئی شخص اپنے اصل مقام سے اڑتالیس میل یا اسکے مساوی مسافت کے لئے سفر کا ارادہ لیکر نکلے تو اپنے شہر کی حدود سے نکل جانے کے بعد مسافر کہلائے گا؛ اور ائر پورٹ (airport) پر نماز قصر نماز پڑھی جائے گی کیونکہ عموما یہ شہر سے باہر ہوتے ہیں اور انکا حکم شہروں میں نہ ہونے کا ہے اور اس بارے میں یہی تعامل ہے؛ اور پندرہ دن یا اس سے کم تک مسافر ہی رہے گا؛ اور اگر کسی جگہ قیام کا ارادہ کر لیا تو نماز مکمل پڑھے گا؛ اسی طرح اگر امام مقیم کے اقتداء میں نماز پڑھے تو بھی پوری پڑھے گا؛ اور روزے کے افطار کے بارہ میں بھی اگر سفر کی مسافت اور اتنی ہی مدت کا ارادہ ہو تو مسافر کے حکم میں ہوگا ورنہ نہیں؛ اسی لئے ارشادِ باری تعالیٰ ہے فمن کان من کم مریضا او علی سفر فعدۃٌ من ایامٍ اخر یعنی اگر کوئی شخص مریض ہو؛ یا سفر پر ہو تو رمضان کے روزوں کی قضاء ایام رمضان کے علاوہ دوسرے ایام سے گنتی پوری کرے۔

دسویں خصلت: -اللہ تعالیٰ نے قلم سے صحیفۂ تقدیر لکھوا لیا ہے

ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے قلم کو ہر چیز کی تقدیر لکھنے کا حکم دیا اور کہا اے قلم لکھ؛ اس نے پوچھا کیا لکھوں؟ اے میرے رب! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جو کچھ بھی قیامت تک ہونے والا ہے اس کو لکھ دے؛ اور اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا قول ہے وکلّ شَیءٍ فعلُوہ فِی الزُّبر؛ اور ہر عمل جو انسان کرتے ہیں وہ نامۂ اعمال میں محفوظ کر دیا جاتا ہے؛ اور ہر چیز خواہ چھوٹی ہو یا بڑی وہ لوح محفوظ میں لکھ دی گئی ہے؛

گیارھویں خصلت: - عذابِ قبر کے بارہ میں

ہم اقرار کرتے ہیں کہ: عذابِ قبر ہر عذاب کے مستحق شخص کو ہوگا؛ اور منکر نکیر کے سوال وجواب جو قبر میں پوچھے جائیں گے من ربك ؟ من نبيك ؟ من دينك ؟ یہ حق ہیں؛ اور اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ کے پاس معاملہ ہوگا؛ کیونکہ ان باتوں کا احادیث میں اس کثرت سے ذکر کیا گیا ہے کہ گویا متواتر احادیث کے حکم میں ہے۔

جنت اور دوزخ

اور جنت اور جہنم حق ہیں؛ اور یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی ایسی مخلوق ہیں کہ انسان کی طرح ان پر فناء نہیں ہے؛ جنت اور اہل جنت کے بارہ میں ارشادِ ربانی ہے أعدت للمتقين یعنی یہ جنت متقی لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے؛ اور جہنم، اور اہل جہنم کے بارہ میں ارشادِ باری ہے أعدت للكافرين یعنی جہنم کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے؛ اور جنت اور دوزخ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے جزاء یا سزا کے لئے بنایا ہے؛

نوٹ: اس دنیا میں انسان ایک حال سے دوسرے حال میں منتقل ہوتا ہے؛ اور یہاں کی ہر چیز فانی ہے مگر جنت یا دوزخ میں چونکہ اجر وجزاء ملنے کا آخری اور حتمی مرحلہ ہے لہذا انسان کے ساتھ ہی اس کا وجود بھی ہوگا دونوں پر فنا نہیں ہوگی؛

میزان، اعمال نامہ، اور انکا تول

اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ: میزان حق ہے؛ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے ونضع المَوَازِينَ القِسطَ لِيَومِ القِيَامَة اور ہم قیامت کے دن انصاف کے ساتھ اعمال کو تولیں گے؛ اور اسی طرح اعمال کا وزن اس دن کیا جانا حق ہے؛

نوٹ: فمن ثقلت موازينه فاؤلئك هم المُفلحون یعنی جن کے نامہء اعمال میں عملوں کا وزن زیادہ ہوگا وہ کامیاب ہو جائے گا؛ اور جن کے اعمال کا وزن تھوڑا ہوگا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا میں ہوتے ہوئے اپنے ساتھ زیادتی کی، اس وجہ سے کہ دنیا کی زندگی میں اللہ تعالی کی طرف سے نشانی اجانے کے باوجود یہ لوگ اپنے ساتھ ظلم اور زیادتی کیا کرتے تھے

قیامت کے دن اعمال نامہ پڑھا جانا

اور ہم اس بات کا اقرار کرتے ہین کہ: قیامت کے دن اعمال نامہ کا پڑھا جانا بھی حق ہے؛ اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہ ہے ونخرِجُ له يوم القيامة كتاباًيلقاه منشوراً ؛ اقرء كتابك كفابنفسكَ اليَومَ عَلَيكَ حَسِيباً؛ یعنی اور ہم قیامت کے دن انکے اعمال نامے کو کھلی کتاب کی طرح ان کے سامنے پھیلا دیں گے؛ اور کہا جائے گا پڑھو اپنی کتاب؛ اور یہ اعمال نامہ تیرے محاسبہ کے لئے کافی ہے؛ دوسرے مقام پر ارشادِ ربانی ہے :امّـا مَن اُوتِـی کِتَـابَه بِيَمِينه فيقول هؤم اقرواكتابيه ؛ یعنی جس شخص کے دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا، وہ لوگوں کو خوشی سے یہ کہتا پھرے گا؛ یہ لو میری کتاب اس کو پڑھ کر دیکھو اس میں کیا لکھا ہے؛

بارھویں خصلت: - مردوں کو زندہ کرنا؛ اور میدانِ حشر میں جمع کیا جانا؛

ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد ان تمام جانوں کو زندہ کرے گا اور سب کو ایک ایسے دن میں اکٹھا کرے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے؛ اور اس دن تمام انسانوں کو جزاء اور بدلہ دینے کیلئے اکٹھا کیا جائے گا؛ اور ہر ایک شخص کے حقوق پورے پورے ادا کئے جائیں گے اور :يوم لا تظلم نفس لنفسٍ شيئاً یعنی اس دن کسی جان کے ساتھ کوئی ظلم یا زیادتی نہیں کی جائے گی؛ اور دوبارہ زندہ کیا جانا اس بنا پر ہے کہ ارشادِ ربانی ہےوان اللـه يبعث من في القُبُور یعنی اللہ تعالی قبروں سے سب کو دوبارہ زندہ کرے گا؛

اللہ تعالی کی ملاقات، اسکی کیفیت، رسول اللہؐ کی شفاعت

اورہم اس بات کا اقرار کرتے ہین کہ جنتی لوگوں کے لئے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی ملاقات ہونا حق ہے؛ مگر یہ ملاقات بلاکیفیت اور بلاتشبیہ ہوگی اور نہ ہی کوئی جگہ متعین ہوگی جس طرف سے اللہ تعالیٰ کو دیکھا جائے۔

نوٹ: اللہ تعالیٰ کی ملاقات دنیا میں بعض انبیاء کو ان آنکھوں سے بھی ہوئی اور ایسی رؤیۃ دنیاء میں انبیاء کے لئے حق ہے؛ جیسے رسول اللہ ﷺ نے شبِ معراج میں اللہ تعالی کو دیکھا؛ یہ رؤیۃ غیرانبیاء کونہیں حاصل؛ البتہ خواب میں غیرانبیاء کے لئے بھی حق ہے ؛ جیسے امام اعظمؒ نے ایک سو سے زیادہ مرتبہ اللہ تعالی کو دیکھا؛ اسی طرح امام احمد بن حنبلؒ نے خواب میں اللہ تعالی کو دیکھا؛ اسی طرح اولیاء کرام کا مکاشفات میں اللہ تعالی کو دیکھنا، جو اصل میں خواب ہی کے ہم معنی ہوتے ہیں؛ یہ بات یادرکھنے کی ہے کہ :اولیاءکرام کی کتب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کے جتنے واقعات ملتے ہیں یہ سب عالم مکاشفہ یا عالم رؤیا کے واقعات ہوتے ہیں اور ان کا حکم خواب سے بڑھ کرنہیں ہوتا۔

البتہ اہل التشیع کا عقیدہ ہے کہ: ان کے امام کا الہام اور کشف بمنزلہ وحی ہوتا ہے؛ اوراسی لئے انکے نزدیک امام اپنے الہام سے بعض اوقات قرآنی آیات کومنسوخ کر دیتے ہیں؛ جبکہ اہلِ السنّت والجماعت کے ہاں ایسی کوئی بات نہیں ہے؛ اور بعض اصحاب کو دیکھا کہ وہ مکاشفات پر بنیاد رکھ کرآئمہ تصوف کی تغلیط اوران پرطعن وتشنیع کرتے ہیں؛ اس سے پرہیز لازم ہے؛ معلوم نہیں کہ انسان مخالفت کرنے حد سے تجاوز کر جائے یا وہ شخص واقعی اللہ تعالیٰ کے اولیاء میں سے ہو؛ اورکسی ولی اللہ کی مخالفت یا اس سے ضد وعنادا اللہ تعالی کومحاربہ یا اپنے خلاف جنگ کی دعوت دینا ہے اوراس سے ایمان سلب کر لئے جانے کا اندیشہ ہے؛ اور اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے ان باتوں سے بچنالازم ہے؛

اورآخرت میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کی دلیل یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ کا ارشادہے:وجوہ یومئذ ناظرۃ الی ربھا ناظرۃ؛ یعنی قیامت کے دن اکثر چہرے اللہ تعالیٰ کو دیکھنے والے ہوں گے اوران کا دیکھنا اپنے رب کو ہوگا؛ اس آئت میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا شبہ دورکردیا جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالی کی زیارت کسی اورروپ (shape) میں ہوگی؛

شفاعت رسول ﷺ

اوررسول اللہ ﷺ کی شفاعت قیامت کے دن حق ہے؛ اور یہ شفاعت ہراس شخص کو حاصل ہوگی جو اہل جنت میں سے ہوگا؛ اگرچہ وہ شخص کبیرہ گناہ کا مرتکب کیوں نہ ہو جیسے کہ امامؒ نے متنِ فقہ اکبر ۴۷ میں ارشادفرمایا.

عورت میں افضل ترین عورت

اورسارے جہاں کی عورتوں میں افضل ترین عورت حضرت عائشہؓ الصدیقہ ہیں مگران کی افضلیت حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے بعد ہے؛ اوروہ دونوں ام المؤمنین ہیں؛ اورجوان پرزنا کا الزام لگایا گیااس سے پاک ہیں؛ اوررافضیوں کے تمام الزامات جووہ ام المؤمنین کے بارے میں زبان زنی کرتے ہیں ان سے پاک اور بری ہیں؛ اورجوشخص ان پرزنا کا الزام لگاتا ہے وہ مؤمنوں کی ماں پرزنا کا الزام لگانیکی وجہ سے خودولدالزنا ہے؛ اللہ تعالیٰ ہمیں اس قسم کی صورتحال سے محفوظ فرمائے

آخرت کابدلہ دائمی ہوگا نہ کہ وقتی

اورہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ: اہل جنت، جنت میں دائمی طورپر رہیں گے اوراہل جہنم، جہنم میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے؛ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ:اولئك اصحاب الجنة هم فيها خالدون ؛ یعنی یہی لوگ اہل جنت ہیں اوراس میں ہمیشہ رہیں گے؛ اورکافروں کے بارہ میں ارشادہوا:اولئك اصحابُ النّارهم فيهاخالدون؛ یعنی یہی لوگ جہنم والے ہیں اوراس میں ہمیشہ رہیں گے۔

مشق سوالات

۱۔استطاعت فعل اور توفیق فعل میں کیا فرق ہے؟
۲۔موزوں پر مسح کی شرائط کیا ہیں؟
۳۔عرش اور قلم کیا ہیں؟
۴۔اعمال نامہ اور اس کی خصوصیات کیا ہیں؟
۵۔دوبارہ کیوں زندہ کیا جائے گا؟
۶۔آخرت کا بدلہ دائمی ہے یا وقتی؟
۷۔عورتوں میں افضل ترین عورت کے احوال تحریر فرمائیں؟

تصانیف مفتی رشید احمد العلوی

١ :الفقه الا كبر تحقيق وترجمه عربی اردو

٢ :الفقه الابسط تحقيق وترجمه عربی اردو

٣ :العالم والمتعلم تحقيق وترجمه عربی اردو

٤ :كتاب الوصية تحقيق وترجمه عربی اردو

٥ :المتون المعتبره تاليف عربی

٦ :اصول تعلیم اسلامی شرح رسالہ دانشمندی

٧ :قصائد حمديه شيخ جيلانیؒ عربی اردو

٨ :منيه المصلی تحقيق وترجمه عربی اردو

٩ :جامع المسانيد تحقيق عربی اردو

١٠ :رساله ماتريديه تحقيق وتصنيف وترجمه عربی اردو

١١ : الفقه الابسط تحقيق فارسی شرح ازخواجه گيسودراز وعربی شرح ابومنصورماتريدی واردوترجمه

١٢ :امام اعظم اور علم کلام تصنیف اردو

١٣ :الانعام فی سيرة الامام تأليف عربی

١٤ :مجموعه الفقه الاكبر تحقيق عربی ومقدمه

١٥ سود كی متبادل اساس تصنيف اردو

نظم

دنیامیں اک نئی طرح کا لانا ہے نظام
چلنا ہے تو چلو ہمارے ساتھ قدم قدم
دنیا کو ہم امن بھی دیں گے پھر دیں گے آرام
امن بھی ایسا سائیہ اس کا ہوگا صبح وشام
دنیا میں یہ ظلم کا ہے جو چلتا ہوا نظام
اصل میں ہے یہ نام عدل پر دھبہ خوں آشام
دنیا کی ہے ریت پرانی چلے چلو تم ساتھ
چلے جدھر دنیا کی ہوا ہے وہی تمھارا کام
نامنظور ہے ریت پرانی مل کر بدلو اس کو
کہا ہمارے شاہ عظیمؒ نے فک کلّ نظام
امیدوں کے تانے بانے بنتے ہیں ہم سب
مدد خدا نے کرنی ہے اور کرے گا آخر گام
امیدوں اور خوف کے بیچوں بیچ ہماری راہ
علوی ہے یہ راہ ہماری اور ہے یہ اسلام

تصانیف مفتی رشید احمد العلوی

۱ :الفقه الا کبر تحقیق وترجمه عربی اردو

۲ :الفقه الابسط تحقیق وترجمه عربی اردو

۳ :العالم والمتعلم تحقیق وترجمه عربی اردو

٤ : کتاب الوصیة تحقیق وترجمه عربی اردو

٥ :المتون المعتبره تالیف عربی

٦ :**اصول تعلیم اسلامی شرح رساله دانشمندی**

۷ :قصائد حمدیه شیخ جیلانیؒ عربی اردو

۸ :منیه المصلی تحقیق وترجمه عربی اردو

۹ :جامع المسانید تحقیق عربی اردو

۱۰ :رساله ماتریدیه تحقیق وتصنیف وترجمه عربی اردو

۱۱ : الفقه الابسط تحقیق فارسی شرح ازخواجه گیسودراز وعربی شرح ابومنصورماتریدی وترجمه اردو

۱۲ :امام اعظم اور علم کلام تصنیف اردو

۱۳ الانعام فی سیرة الامام تألیف عربی

۱٤ :مجموعه الفقه الا کبر تحقیق عربی ومقدمه

۱٥ سود کی متبادل اساس تصنیف اردو

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْراً یُفَقِّھْہُ فِیْ الدِّیْن.

فقہ حنفی کے اصول وضوابط

مع احکام السنۃ والبدعۃ

اضافہ شدہ جدید ایڈیشن

افادات

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ

انتخاب وترتیب

محمد زید مظاہری ندوی استاذ حدیث دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

ناشر

ادارہ افادات اشرفیہ، دوبگا ہردوئی روڈ لکھنؤ

تفصیلات

نام کتاب فقہ حنفی کے اصول وضوابط

افادات حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ

مرتب محمد زید مظاہری ندوی

صفحات ۳۸۴

قیمت ۲۲۵/روپئے

اشاعت چہارم ۱۴۳۲ھ

برائے رابطہ: muftizaid@gmail.com

ویب سائٹ www.alislahonline.com

ملنے کے پتے

☆ دیوبند وسہارنپور کے تمام کتب خانے

☆ مکتبہ ندویہ ندوۃ العلماء لکھنؤ

☆ مکتبہ اشرفیہ، اشرف المدارس ہردوئی

☆ مکتبہ رحمانیہ، ہتورا، باندہ

☆ مکتبہ الفرقان نظیر آباد لکھنؤ

فقہ حنفی کے اصول وضوابط

اجمالی فہرست

فہرست مضامین

فصل

الباب الرابع

الباب الخامس

الباب السادس

فصل ۱

فصل ۲

الباب السابع

الباب الثامن

الباب التاسع

دعائیہ کلمات

عارف باللہ حضرت مولانا سید صدیق احمد صاحب باندوی رحمۃ اللہ علیہ
بانی جامعہ عربیہ ہتورا باندہ (یوپی)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حکیم الامت حضرت مولانا ومقتدانا الشاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بزمانہ طالب علمی اکابر امت نے اس کا اندازہ لگالیا تھا کہ آگے چل کر مسند ارشاد پر متمکن ہوکر مرجع خلائق ہوں گے اور ہر عام وخاص ان کے فیوض وبرکات سے متمتع ہوں گے، چنانچہ حضرت اقدس کے کارہائے نمایاں نے اساطین امت کے اس خیال کی تصدیق کی، کہنے والے نے سچ کہا ہے۔ ''قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید''

خداوند قدوس نے حضرت والا کو تجدید اور احیاء سنت کے جس اعلیٰ مقام پر فائز فرمایا تھا اس کی اس دور میں نظیر نہیں۔

آج بھی مخلوق حضرت کی تصنیفات وارشادات عالیہ اور مواعظ حسنہ سے فیضیاب ہورہی ہے، حضرت کے علوم ومعارف کے سلسلہ میں مختلف عنوان سے ہندوپاک میں کام ہورہا ہے، لیکن بجاطور پر کہا جاسکتا ہے کہ اللہ پاک نے محض اپنے فضل سے عزیزی مولوی مفتی محمد زید سلمہ مدرس جامعہ عربیہ ہتورا کو جس نرالے انداز سے کام کی توفیق عطا فرمائی اس جامعیت کے ساتھ ابھی تک کام نہیں ہوا تھا اس سلسلہ کی تین درجن سے زائد ان کی تصانیف ہیں، بارگاہ ایزدی میں دعا ہے کہ اس کو قبولیت تامہ عطا فرمائے اور مزید توفیق نصیب فرمائے۔

احقر صدیق احمد غفرلہ

خادم جامعہ عربیہ ہتورا باندہ (یوپی)

دعائیہ کلمات

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

فاضل عزیز مولوی محمد زید مظاہری ندوی مدرس جامعہ عربیہ ہتورا (بارك الله في حياته وفي افادته) نے جو حضرت حکیم الامت کے افادات وارشادات اور تحقیقات ونظریات کو مختلف عنوانوں اور موضوعات کے ماتحت اس طرح جمع کررہے ہیں کہ حضرت کے علوم وافادات کا ایک دائرۃ المعارف (انسائیکلوپیڈیا) تیار ہوتا جارہا ہے......

ان خصوصیات اور افادیت کی بناپر عزیز گرامی قدر مولوی محمد زید مظاہری ندوی نہ صرف تھانوی اور دیوبندی حلقہ کی طرف سے بلکہ تمام سلیم الطبع اور صحیح الفکر حق شناسوں اور قدردانوں کی طرف سے بھی شکریہ اور دعاء کے مستحق ہیں۔

اور اسی کے ساتھ اور اس سے کچھ زیادہ ہی داعی الی اللہ اور عالم ربانی مولانا قاری سید صدیق احمد باندوی سرپرست جامعہ عربیہ ہتورا باندہ (یوپی) اس سے زیادہ شکریہ اور دعاء کے مستحق ہیں جن کی سرپرستی اور نگرانی، ہمت افزائی اور قدردانی کے سایہ میں ایسے مفید اور قابل قدر کام اور ان کے زیر اہتمام دانش گاہ اور تربیت گاہ میں انجام پارہے ہیں۔ اطال الله بقائه وعمم نفعه جزاه الله خيرا.

ابوالحسن علی ندوی

دائرہ شاہ علم اللہ حسنی رائے بریلی ۱۷/ذی الحجہ ۱۴۱۵ھ

ماھنامہ البلاغ کا تبصرہ

جلد۲۹ شمارہ ۱۴۱۵ء مطابق جنوری ۱۹۹۵ء

زیرادارت: حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ، دارالعلوم کراچی پاکستان

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بعد دین کے مختلف شعبوں سے متعلق اس قدر مفصل اور جامع تصانیف، مواعظ اور ملفوظات چھوڑے ہیں کہ جس کی مثال پچھلے دور میں کم ہی نظر آتی ہے، اگر کوئی شخص ذراسی توجہ کے ساتھ ان کا مطالعہ کرے تو دین اسلام کی ساری تفصیلات اس کے سامنے آجاتی ہیں، دین کا کوئی گوشہ نظروں سے اوجھل نہیں رہتا، اور اس کے بعد عصر حاضر کی کوئی گمراہی بفضل خداوندی ایسے شخص پر اثر انداز نہیں ہو پاتی بلکہ وہ بے شمار افراد کو بھی گمراہی سے بآسانی نکال لیتا ہے۔

حضرت تھانوی کے وصال کے بعد سے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف، مواعظ اور ملفوظات پر مسلسل کام ہو رہا ہے، اور اس سلسلہ میں ایک بڑا کتب خانہ بحمدللہ وجود میں آچکا ہے، اور یہ سلسلہ اب دن بدن روزافزوں ہے۔

جو حضرات اس سلسلہ میں کام کررہے ہیں ان میں علماء، فقہاء، صوفیا، مفکرین، پروفیسر، مؤرخین حتی کہ ماہرین نفسیات تک شامل ہیں مگران میں آج کل ''محترم جناب مولانا مفتی محمد زید صاحب استاد جامعہ عربیہ ہتورا باندہ یوپی ''انڈیا'' کا نام سرفہرست ہے، انہوں نے بڑی عرق ریزی اور جامع اور وسیع مطالعہ کے بعد اہم علمی اور دینی موضوعات پر حضرت کے علوم کو حسن ترتیب کے ساتھ مرتب کرنے کی قابل قدر خدمت انجام دی ہے۔

جزاھم اللہ تعالی خیراً

ابوحماد

تقریظ

حضرت مولانا برہان الدین صاحب سنبھلی

استاذ حدیث وفقہ وناظم مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء لکھنؤ

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الامین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین.

غیر مسلموں میں اصل دین مبین کی تبلیغ، اور مسلمانوں میں احکام شرعیہ، عقائد صحیحہ اور اخلاق حسنہ کی اشاعت دینی فرائض میں شامل ہے۔ظاہر ہے کہ ہر فریضہ کی طرح، اس فریضہ تبلیغ دین واشاعتِ احکام شرعیہ وغیرہ...... کے لئے بھی کچھ شرائط، ارکان، آداب اور ترجیحات ہیں جن کے جانے اور ان کو اپنائے بغیر...... ہر فریضہ کی طرح...... اس فریضہ کی ادائیگی بھی ممکن نہیں۔بصورت دیگر ''نیکی برباد گناہ لازم'' کا مصداق بننے کا خطرہ ہے۔اسی بناء پر، علماء اعلام اور مفتیان اسلام نے دیگر ابواب کی طرح...... اس باب کے لئے تفصیلی احکام وآداب بیان کرنے میں کوتاہی نہیں کی۔

چنانچہ عصر حاضر...... یا ماضی قریب کے سب سے بڑے صاحب تصنیف محقق عالم، جو بیک وقت مصلح بھی تھے، مرشد بھی، مفسر بھی تھے، فقیہ بھی مفتی بھی تھے، دانا حکیم بھی، جنہیں بجا بطور پر جماعت حقہ کے علماء وخواص کی بڑی تعداد نے اس صدی کا مجدد قرار دیا ہے۔یعنی حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ واعلی اللہ مراتبہ کے دیگر شعبہائے دین کی طرح اس شعبہ کے لئے بھی...... ان کی مختلف تصنیفات، ملفوظات، اور مواعظ میں...... تفصیل اور جامع ارشادات ملتے ہیں۔جو سراسر کتاب وسنت اقوال سلف اور مرشدین ومصلحین کے طرز عمل سے ماخوذ ہیں۔لیکن ان میں سے بہت سے، سمندر کی تہہ میں موتیوں کی طرح مستور اور مختلف الانواع پھلوں اور پھولوں کے باغ میں کھلنے والے پھولوں اور پھلنے والے ثمر کی طرح مبثوث (بکھرے ہوئے) تھے۔ضرورت تھی کہ ان موتیوں کو جمع

کر کے اور ایک لڑی میں پروکر ان سے قیمتی ہار تیار کرنے کے محنت طلب اور نازک کام کی ذمہ داری کوئی اہل سنبھالے، اور ان پھلوں و پھولوں کو چن کر انہیں یکجا کر کے افادۂ عام کے لئے ۔منظر عام پر لائے ،تا کہ...... سہولت پسندی اور عدیم الفرصتی کے اس دور میں...... حضرت کے ان قیمتی افادات سے استفادہ آسان ہوجائے۔خوش قسمتی سے اس اہم ذمہ داری اور مشکل ونازک کام کا بیڑا ایک نوجوان جید الاستعداد ہونہار ممتاز عالم وفاضل نے اٹھایا، جنہیں...... بچند ہ وجوہ...... حضرت اقدس حکیم الامت اور ان کے علوم سے خاصی مناسبت ہے اور جو اس کام کے ہر طرح اہل بھی ہیں بلکہ اپنی اہلیت کا ثبوت...... حضرت حکیم الامتؒ کے...... ذخیرۂ علوم سے خوشہ چینی کر کے متعدد عنوانات کے تحت رسائل مرتب وشائع کر کے پیش بھی کر چکے ہیں ۔میری مراد عزیز گرامی قدر مولوی مفتی محمد زید سلمہ' (استاذ ومفتی جامعہ عربیہ اسلامیہ، ہتھوڑا ، باندہ) سے ہے ، جو بانی جامعہ عارف باللہ حضرت مولانا قاری محمد صدیق صاحب باندوی (متعنا اللہ بطول بقائہٖ) کے زیر سایہ ونگرانی علمی ودینی ترقیوں کی راہ پر گامزن ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ معاشرہ ،حقوق ،عبادات ،معاملات سبھی موضوعات پر حضرت تھانوی کے ذخیرہ سے اسی انداز میں اصلاحی رسائل مرتب ہوکر منظر عام پر لائے جائیں کہ لوگ ان سے اپنے گھرانوں میں ،مساجد میں اور مجالس میں پڑھ کر علم واصلاح سے آراستہ ہوسکیں۔

اللہ سے دعاء ہے کہ عزیز موصوف کو علم دین کی...... ہمہ جہتی...... خدمت کرنے کی بیش از بیش توفیق دے اور ان کی یہ محنت بھی قبول فرمائے اور مقبول بنائے۔

ایں دعاء از من واز جملہ جہاں آمین باد

والسلام

احقر محمد برہان الدین سنبھلی

دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

۸؍جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ بمطابق ۵؍نومبر ۱۹۹۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمۃ الکتاب

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ کی تصانیف اور آپ کے ملفوظات ومواعظ رشد وہدایت کا گنجینہ، حکمت ومعرفت کا خزینہ، طالبین دین کے لیے ایک نعمت عظمیٰ، شریعت کی روح اور طریقت کی جان ہیں۔ جن سے خلق اللہ کو بڑا فائدہ پہنچا، ان کے مطالعہ سے ایمان میں تازگی اور روح میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے۔

امت محمدیہ میں یہ شرف کسی خطیب کو حاصل نہیں کہ اس کے تمام تر مواعظ وملفوظات قلمبند ومحفوظ ہوں، یہ خصوصیت حکیم الامت ہی کو حاصل ہے اور یہ حضرت کی کرامات میں سے ہے کہ تصنیفات کی طرح من وعن آپ کے مواعظ وملفوظات بھی محفوظ ہیں۔

بفضلہٖ تعالیٰ مجھے بچپن ہی سے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات خصوصاً مواعظ وملفوظات کے دیکھنے اور ان سے مستفید ہونے کی سعادت نصیب ہوئی، میری نظر جب ان بکھرے ہوئے گراں قدر موتیوں پر پڑی، اسی وقت ایک خیال مسلط ہوگیا کہ کیوں نہ ان جواہرات کی روشنی سے امت کو روشناس کرایا جائے۔

تصانیف تو چونکہ موضوع وار عناوین کے تحت ایک خاص انداز پر مرتب ہوتی ہیں جن میں مضامین تلاش کرنا آسان ہوتا ہے مگر مواعظ وملفوظات کا انداز اس سے مختلف ہوتا ہے ان میں مضامین منتشر اور بکھرے ہوتے ہیں، عنوانات ندارد، موضوعِ سخن بدلتا رہتا ہے اس لیے کیوں نہ ان بکھرے ہوئے موتیوں کو یکجا کر کے ہر موتی کو اپنی صنف میں لاحق کر کے ایک قلعہ تعمیر کیا جائے اور مواعظ وملفوظات کو فن وار عنوانات

کے تحت ترتیب دیدیا جائے تا کہ استفادہ کی راہ آسان ہوسکے۔ اللہ کا نام لے کر حبیب الامت عارف باللہ حضرت مولانا سید صدیق احمد صاحب باندویؒ کی زیرنگرانی کام شروع کردیا۔ الحمدللہ مختلف موضوعات سے متعلق مختلف مجموعے تیار ہوکر منظر عام پر آچکے ہیں یہ رسالہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، جن میں حضرت تھانویؒ کے ان علمی وفقہی مضامین کو مرتب کیا گیا ہے جن کا تعلق خاص طور پر اہل علم وارباب افتاء اور علمی وتحقیقی وتصنیفی کام کرنے والوں سے ہے۔

بلاشبہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کی یہ علمی وفقہی تحقیقات جن کو احقر نے حضرت تھانویؒ کی سینکڑوں تصانیف، فتاویٰ، ملفوظات ومواعظ سے چن چن کر جمع کیا ہے، جن میں بہت سے ایسے فقہی نادر اصول بھی ہیں جن کی ایک فقیہ ومفتی کو قدم قدم پر ضرورت پیش آسکتی ہے، فقہ کی تعریف فقیہ ومفتی کے اوصاف جن سے اس کو متصف ہونا ضروری ہے، قیاس ورائے کا فرق، تقلید صحابی کی اہمیت، اور قول صحابی کی حجیت، اجتہاد وتقلید کی بابت قول محقق اور قول معتدل، اتباع سنت نبوی کے درجے، سنت و بدعت کی حکیمانہ تشریح، اقسام واحکام، رسم والتزام سے متعلق اصولی مباحث، فتویٰ نویسی کے ضروری آداب، تصنیف وتالیف کے ضروری اصول اور طریقۂ کار، اہم اصطلاحات کی تعریفات خصوصاً کفر واسلام، نفاق وایمان کی تعریف اور تکفیرِ مسلم کی بابت ضروری احتیاط اور اس کے حدود نیز اس کے علاوہ دیگر اہم دینی و فقہی اور اصولی مباحث احقر نے اللہ کی توفیق سے جمع کئے ہیں۔

احقر کا تأثر وتجربہ یہ ہے کہ کسی فقیہ ومفتی ومصنف اور علمی وتحقیقی کام کرنے والے کے لیے ان مباحث سے واقفیت اشد ضروری ہے، اس کے بغیر وہ قدم قدم پر لغزشیں کھاسکتا ہے، اور ان مباحث کے واقفیت کے بعد حدود پر قائم رہ سکتا ہے۔

بلاشبہ حکیم الامت حضرت تھانویؒ کے یہ علمی وفقہی مضامین ایسے ہیں کہ ان

کے مطالعہ سے تفقہ پیدا ہوتا ہے، جدید مسائل کے حل کرنے میں بھی رہنمائی ملتی ہے، جس درجہ کے اجتہاد کی ضرورت ہے وہ اجتہادی شان اور فقہی بصیرت بھی ان کے مطالعہ سے پیدا ہوتی ہے۔

آج کے جدید دور میں مشائخ اور مفتیوں کی کمی نہیں ہے، جگہ جگہ مشائخ موجود، دارالافتاء قائم ہیں، ہر شخص فتویٰ لکھنے کو تیار بیٹھا ہے، خواتین کے لیے بھی تربیت افتاء کے ادارے قائم ہیں، لیکن مشاہدہ یہ ہے کہ بڑی تعداد مفتیوں اور مفتیات کی ایسی بھی ہے جن کو فقہ سے مس نہیں، فقہی بصیرت نہیں، مطالعہ محدود، صلاحیت ناقص، استعداد کمزور، شان فقاہت سے عاری، نتیجتاً ضلوا فاضلوا کا مصداق ہیں۔

احقر نے ان مضامین کو اسی غرض سے جمع کیا ہے تا کہ اس نوع کے علمی وفقہی اور افتاء کا کام کرنے والوں میں جو نقص وخامیاں رہ جاتی ہیں ان کی تلافی کسی درجہ میں حضرت تھانویؒ کے ان مضامین سے ہوسکے، احقر نے اس نوع کے مضامین کو چار کتابوں میں جمع کیا ہے۔ (۱) فقہ حنفی کے اصول وضوابط مع احکام السنہ والبدعہ (۲) آداب افتاء واستفتاء مع آداب تصنیف وتالیف (۳) اجتہاد وتقلید کا آخری فیصلہ (۴) مسئلہ تکفیر۔

اب سے تقریباً ۲۰ سال قبل یہ تینوں کتابیں شائع ہوئی تھیں الحمدللہ اہل علم اور ارباب افتاء نے اس کی قدر فرمائی، افتاء کی تربیت حاصل کرنے والوں کے مطالعۂ نصاب میں داخل کی گئیں اور ان کے پڑھنے کی ہدایت اور تاکید کی گئی، اس سے احقر کو حوصلہ ملا، اس عرصہ میں احقر کو مزید علمی تحقیقات دوران مطالعہ ملیں، ان اضافات کو بھی تیسری اشاعت میں کتاب کے اخیر میں بے ربط لاحق کر دیا گیا تھا، بیس سال قبل ہاتھ کی کتابت اور طباعت کی وجہ سے اس میں بہت سے نقائص بھی رہ گئے تھے، اس مرتبہ

الحمدللہ کمپیوٹر سے کتابت کرا کران اضافات کو بھی اپنے اپنے مقام پر لاحق کر دیا گیا، نقائص کو بھی دور کر دیا گیا۔ اس طرح یہ دو کتابیں (فقہ اسلامی کے اصول وضوابط مع احکام السنہ والبدعہ اور آداب افتاء واستفتاء مع آداب تصنیف وتالیف) منظر عام پر آرہی ہیں۔

آداب افتاء واستفتاء میں چار اضافے بھی کئے گئے ہیں (۱) تصنیف وتالیف کا طریقہ اور مضمون نگاری کے آداب (۲) فقیہ النفس مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی خصوصی ہدایات اور آداب جو افتاء واستفتاء اور علمی وتحقیقی کام کرنے سے متعلق ہیں اور جن کا بڑا حصہ معارف القرآن سے ماخوذ ہے۔ (۳) حکیم الامت حضرت تھانویؒ کی علمی وفقہی مراسلت ومکالمت جو بعض اکابر فقہاء یا عقلاء اور وکلاء سے ہوئی جن کے مطالعہ سے فقہی بصیرت اور شان تفقہ پیدا ہونے میں مدد ملتی ہے۔ (۴) آداب خط وکتابت۔ باقی دو کتابیں اجتہاد وتقلید، اور مسئلہ تکفیر بھی انشاء اللہ اسی انداز پر منظر عام پر آئیں گی۔

تصنیفی وتالیفی کام کرنے والوں اور مفتیان کرام کے لیے ان کا بار بار مطالعہ انشاء اللہ ضرور ان کی صلاحیت میں نکھار پیدا کرے گا اور قدم قدم پر مفید ومعین ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے کرم سے اس معمولی کوشش کو قبول فرمائے اور اہل علم وارباب افتاء کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

محمد زید مظاہری ندوی غفرلہ

استاد حدیث وفقہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

۱۶ رمضان ۱۴۳۲ھ

فقہ حنفی کے اصول وضوابط

مع احکام السنۃ والبدعۃ

اضافہ شدہ جدید ایڈیشن

افادات

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ

انتخاب وترتیب

محمد زید مظاہری ندوی استاذ حدیث دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین

محمدوعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین

الباب الاوّل

فقہ کی حقیقت

حدیث وفقہ بھی معنیً قرآن ہے

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم

(قال اللہ تعالیٰ) فَبَشِّرْ عِبَادِ. الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ هَدَاهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِکَ هُمْ اُولُو الْاَلْبَابِ.

ترجمہ: سوآپ میرے ان بندوں کوخوشخبری سنادیجئے جواس کلام کوکان لگا کر سنتے ہیں پھراس کی اچھی اچھی باتوں پر چلتے ہیں، یہی ہیں جن کواللہ نے ہدایت کی، اوریہی ہیں جواہل عقل ہیں۔[۱]

(فائدہ): قرآن کاہر ہر جز واحسن ہےاور معنی حسن کواحسن سے تعبیر کرنے میں نکتہ یہ ہے کہ قرآن چونکہ سب کلاموں سے افضل ہےاس لیےاس کےحسن کواحسن کہنا چاہئے، یہاں تک یہ بات ثابت ہوگئی کہ طریقہ تحصیل کمال کا یہ ہے کہ اول علم قرآن حاصل کیاجائے پھراس پرعمل کیاجائے۔

ایک مقدمہ تو یہ ہوااب دوسرامقدمہ یہ سمجھوکہ علم قرآن کواستماع سے تعبیر کیا گیاہے جس سے شاید کسی کو یہ شبہ ہوکہ مرادصرف الفاظ کاسننا ہےمعانی کا جاننامطلوب نہیں مگر یہ غلط ہے کیونکہ آگے فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ بھی توہےاوراتباع الفاظ مجردہ کانہیں

[۱] بیان القرآن سورہ زمرپ:۲۳

ہوسکتا بلکہ اتباع بعد علم معانی کے احکام کا ہوگا اس قرینہ سے معلوم ہوا کہ مراد تو علم معانی ہے مگر اس کو استماع سے اس لئے تعبیر کیا گیا کہ معانی کا سمجھنا اس پر موقوف ہے کہ اول الفاظ کو غور سے سنا جائے، جو شخص تحصیلِ علم کے وقت معلم کی تقریر کو توجہ سے نہیں سنتا وہ مراد بھی نہیں سمجھ سکتا، اور جب يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ سے مراد علم معانی ہے تو اب یہ سمجھو کہ معانی قرآن کے بہت درجات ہیں، بعض معانی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سمجھ سکتے ہیں غیر رسول نہیں سمجھ سکتا ان معانی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض احادیث میں بیان فرمایا ہے، اور بعض معانی کو حضور کے بعد صرف مجتہدین ہی سمجھ سکتے ہیں، جن معانی کو مجتہدین نے سمجھا ہے وہ فقہ کے باب میں مدوّن ہیں، اور بعض معانی کو تمام اہل علم سمجھ لیتے ہیں اور بعض کو ترجمہ کے بعد عوام بھی سمجھ سکتے ہیں۔

اس تقریر سے معلوم ہو گیا کہ حدیث وفقہ بھی قرآن ہی ہے[۱] بعض احکام تو بلا واسطہ اور بعض بواسطہ کلیات مدلولہ قرآن کے جن سے حجیت حدیث وفقہ کی ثابت ہے پس سب قرآن ہوا، مگر دوسرے لباس میں پس یوں کہنا چاہئے کہ ؂

عِبَارَاتُنَا شَتّٰی وَحُسْنُکَ وَاحِدٌ وَکُلٌّ اِلٰی ذٰلِکَ الْجَمَالِ یُشِیْرُ

مسائل اجتہادیہ وقیاسیہ بھی معنیً قرآن ہیں

اہل عرف کے نزدیک بتدل تشخص سے عین نہیں بدلتا پس حدیث وفقہ بھی قرآن ہی ہے گو لباس دوسرا ہے، اور فقہ میں جو مسائل منصوصہ قرآنیہ ہیں وہ تو قرآن ہیں ہی، مسائل قیاسیہ مستنبطہ من القرآن بھی قرآن ہی ہیں کیونکہ فقہاء فرماتے ہیں: القیاس مُظهِرٌ لا مُثبِتٌ کہ قیاس سے کوئی نئی بات ثابت نہیں ہوتی بلکہ قرآن و

[۱] قال الشیخ ولی اللہ الدھلوی "لیعلم أن المعانی التی یشتمل علیھا القرآن لا تخرج عن خمسہ علوم، علم الأحکام کالواجب والمندوب والمباح والمکروہ والحرام سواء کانت من قسم العبادات أو المعاملات، أو الاجتماع او السیاسۃ المدنیۃ، ویرجع تفصیل ھذا العلم وشرحہ الی الفقیہ۔ (الفوز الکبیر ص: ۱۹ معرّب)

حدیث کی مراد ظاہر ہوتی ہے اور کلیات کے واسطہ سے سب ہی قرآن ہیں جیسا اوپر مذکور ہوا، اور اس مسئلہ کو امام ابوحنیفہؒ نے سب سے زیادہ سمجھا ہے۔[۱]

جملہ احکام شرعیہ وفقہیہ کتاب اللہ کے حکم میں ہیں

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا. (آل عمران)

اور مضبوط پکڑے رہو اللہ تعالیٰ کے سلسلہ[۲] کو یعنی اللہ کے دین کو، جس میں اصول وفروع سب آ گئے۔[۳]

اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑلو، یعنی قرآن واحکام قرآن کو جس میں حدیث وفقہ سب شامل ہیں کیونکہ سب اسی ایک متن کی شروح ہیں۔[۴]

صحیحین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

سُئل هل خصكم رسول الله صلى الله عليه وسلم بشئ دون الناس قال لا، الا فهما اوتيه الرجل فى القرآن. الحديث. (بخاری ومسلم)

یعنی حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ آپ حضرات (اہل بیت) کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ خاص باتیں دوسروں سے الگ بتلائیں؟ فرمایا نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی کو قرآن کی فہم (خاص درجہ میں) عطا فرمادیں۔ (مسلم شریف)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (یہ جو) فرمایا: إلا فهما اوتيه الرجل فى القرآن ،اس میں قرآن سے مراد تمام شریعت الٰہیہ ہے جیسا کہ (ترمذی شریف کی) ایک حدیث میں وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو شخص آئے اور

---

[۱] الاستماع والاتباع للسادة والاتباع ملحقہ حقوق الزوجین ص:۴۱۸

[۲] قولہ فی ترجمہ حبل "سلسلہ" روعى فيه كما ترى المعنى الحقيقى والمجازى معاً لانه يطلق هذا اللفظ فى محاوراتنا بمعنى العلاقة والوصلة ولا يخفى لطفه)۔ (بیان القرآن)

[۳] بیان القرآن ص:۴۴، پ:۴ [۴] بدائع ص:۱۸۹ بدیعہ:۶۹

انہوں نے کہا اِقض بیننا بکتاب الله کہ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کردیجئے، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے لیے رجم (سنگسار) کا حکم دیا اور مرد کے لیے سَو۱ دُرّے (کوڑے) اور سال بھر جلا وطنی کا، حالانکہ رجم کا حکم قرآن میں نہیں ہے، یہاں بھی کتاب اللہ سے مراد شریعت الٰہیہ ہے کیونکہ تمام احکام شرعیہ کتاب اللہ ہی کی طرف راجع ہیں، **کلیاً یا جزئیاً**۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے متفلّجات اور متنمِّصات پر لعنت فرمائی تھی (یعنی ان عورتوں پر جو دانتوں کو ریتی سے باریک بناتی ہیں، اور منقاش سے چہرہ کا رُواں صاف کرتی ہیں) تو ایک عورت نے سوال کیا کہ آپ ان پر کیسے لعنت کرتے ہیں؟ فرمایا میں ان پر کیوں لعنت نہ کروں جن پر قرآن میں جب لعنت فرمائی، عورت نے کہا میں نے تو سارا قرآن پڑھا ہے کہیں بھی ان پر لعنت نہیں دیکھی، فرمایا! اگر تو نے قرآن (سمجھ کر) پڑھا ہوتا تو ضرور دیکھتی، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا .

رسول تم کو جو حکم وغیرہ دیں اس کو اختیار کرو، اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں سے روکا ہے اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے (اس لیے) قرآن میں بھی ان کا بدرجہ لعنت منہی عنہ ہونا کلیاً وارد ہوا۔ا

خود قرآن شریف سے ثابت ہے کہ قرآن شریف کے علاوہ اور بھی دلائل ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں: **مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا**،

(یعنی رسول تم کو جس بات کا حکم دے اس کو اختیار کرو اور جس بات سے روک دیں اس سے باز آجاؤ)

اس سے صاف ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اگرچہ وہ قرآن نہ ہو مثل قرآن ہی کے حجت ہے اور کیوں نہ ہو **مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى** الخ (آپ اپنی مرضی اور

خواہش سے کچھ نہیں کہتے، جو کچھ کہتے ہیں وہ وحی الٰہی ہوتا ہے، یہی) آپ کی شان ہے۔

اورفرماتے ہیں وَمَن یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَاتَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ (سورہ نساء پ۵)

اس آیت سے اجماع امت کا حجۃ ہونا معلوم ہوا۔

اورفرماتے ہیں: وَلَوْرَدُّوْهُ اِلَی الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓی اُوْلِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ (سورہ نساء پ۵).

اورفرماتے ہیں: فَاعْتَبِرُوْا یَآاُوْلِی الْاَبْصَار .

یہ آیتیں بتلارہی ہیں کہ قیاس بھی حجۃ ہے۔

پس اگر آپ قرآن شریف کو حجۃ مطلقہ مانتے ہیں تو اس کی کیا وجہ ہے کہ اس کے بعض دعاوی مسموع اور حجۃ اور بعض نامسموع؟ غرض یہ سخت غلطی ہے۔[۱]

فقہ کسے کہتے ہیں؟

مقاصد نصوص کا سمجھنا فقہ ہے، جس میں حق تعالیٰ نے متقدمین کو فضیلت دی ہے، امام ابوحنیفہ، امام شافعیؒ وغیرہ اسی عمق فہم کی وجہ سے امام ہیں، اس خاص صفت میں ائمہ مجتہدین سب سے ممتاز ہیں، اور کوئی ان کی برابری نہیں کرسکتا، رہا یہ کہ پھر باہم مجتہدین میں کون افضل ہیں، سو اس کے بیان کرنے کو ہمارا منھ نہیں، ہم اس قابل نہیں کہ فقہاء میں تفاضل کریں کیونکہ اول تو یہ ہمارا درجہ نہیں، دوسرے ہمارے اندر احتیاط نہیں، ہم تفاضل کے وقت دوسرے کی تنقیص کردیتے ہیں۔[۲]

[۱] وعظ الغاء المجازفہ، دعوات عبدیت ص ۱۶ ج ۱۶، الارتیاب والاغتیاب ملحقہ اصلاح اعمال ص ۲۵۳۰ [۲] بدائع ص ۱۹۱

فقہ کی تعریف

فقہ نام ہے اس علم کا جس میں ادلّہ شرعیہ سے احکام کو استنباط کر کے جمع کر دیا گیا ہے، فقہ ایک علم ہے، اس کی ایک آدھ کتاب پڑھ لینے یا دیکھ لینے سے کوئی فقیہ نہیں ہو سکتا، اور نہ اس کا فتویٰ معتبر ہو سکتا ہے۔[۱]

فقہ کی امام صاحب نے تعریف کی ہے ”**معرفة النفس مالها وماعليها**“ یہ عام ہے اعمال ظاہری و باطنی سب کو، تو تصوف اور فقہ میں منافات کہاں ہے پہلے لوگ فقہ اور تصوف کے جامع ہوا کرتے تھے۔

سلف میں فقہ فقط احکام ظاہرہ کے علم کا نام نہ تھا، بلکہ مجموعہ احکام ظاہرہ و باطنہ کے علم کو فقہ کہتے تھے، جس میں تصوف بھی داخل ہے۔[۲]

امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ ایک اِحداث (بدعت) یہ بھی ہے کہ لوگوں نے اصطلاحات شرعیہ کو بدل دیا ہے، جیسے فقہ نام رکھا ہے کنز و ہدایہ پڑھ لینے کا، حالانکہ شریعت میں محض کتاب پڑھ لینے کا نام فقہ نہیں، بلکہ وہ ایک خاص فہم ہے جس سے ملکۂ راسخہ پیدا ہو جاتا ہے احکام کے سمجھنے کا۔[۳]

امام مالک کا قول مشہور ہے، **مَنْ تَفَقَّهَ وَلَمْ يَتَصَوَّفْ فَقَدْ تَفَسَّقَ وَمَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ يَتَفَقَّهْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ وَمَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ.**

جس نے بغیر تصوف کے فقہ حاصل کیا وہ متفسِّق ہو گیا اور جو بغیر فقہ کے صوفی بن گیا وہ زندیق ہو گیا اور جس نے دونوں باتیں جمع کر لیں محقق ہو گیا۔

یہ روایت میں نے ”جامع التفاسیر“ مصنفہ نواب قطب الدین خاں صاحب میں دیکھی ہے۔[۴]

---

[۱] وعظ الصالحون ملحقہ اصلاح اعمال ص ۷۰ [۲] حسن العزیز ۴/۳۹۵، التبلیغ ۱۴/۲۰
[۳] الکمال فی الدین ص ۲۹۴ ملحقہ دین و دنیا [۴] حسن العزیز ۴/۱۲۴

تفقّہ فی الدین کی حقیقت

(تفقه فِي الدِّين) تو اور چیز ہے، اگر وہ صرف الفاظ کا سمجھنا ہوتا تو کفار بھی تو الفاظ سمجھتے تھے، وہ بھی فقیہ ہوتے اور اہل خیر ہوتے، تفقہ فی الدین یہ ہے کہ الفاظ کے ساتھ دین کی حقیقت کی پوری معرفت ہو، سو ایسے لوگ حنفیہ میں بکثرت ہیں۔[۱]

فقہی کتابوں کے پڑھ لینے کا نام فقہ نہیں ہے

کتابوں کے پڑھ لینے کا نام فقہ نہیں، فقہ ایک نور ہے جو فقیہ کے دل میں آتا ہے اور اس نور کو حق تعالیٰ جب چاہیں سلب کرلیں وہ کسی کے اختیار میں نہیں ہے، اب تم لاکھ کتابیں پڑھتے پڑھاتے رہو، مگر چونکہ دین کی سمجھ نہیں رہی تم فقیہ نہیں ہوسکتے اور وہ نورِ فقہ طاعات سے بڑھتا ہے اور معاصی سے سلب ہوجاتا ہے، جو فقیہ مطیع اور متقی نہ ہو وہ کتابوں کا فقیہ ہے حقیقی فقیہ نہیں اور نہ اس کے واسطے وہ بشارت ہے جو فقیہ کے واسطے حدیث میں مذکور ہے اس لئے خاتمہ سے اطمینان کسی حال میں فقیہ کو بھی نہیں ہوسکتا۔

اور جب یہ معلوم ہوگیا کہ فقہ دین کی سمجھ کا نام ہے، تو اس میں کیا شبہ کہ فقیہ صوفی ضرور ہوگا، ہمارے فقہاء جتنے ہوئے ہیں سب صاحب نسبت اور صاحب معرفت تھے، نسبت اور معرفت کے بغیر دین کی سمجھ کامل نہیں ہوسکتی، ایسے ہی فقہاء کی شان میں فرمایا گیا ہے، فَقِيهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ، (مشکوٰۃ) کہ ایک فقیہ ہزار عابدوں سے زیادہ شیطان پر بھاری ہے، جس کو دین کی سمجھ ہوگی وہ شیطان کے فریبوں کو خوب سمجھے گا اور ایک چال بھی نہ چلنے دے گا، اور کورے عابد کو تو شیطان جس طرح چاہے پٹی پڑھا سکتا ہے۔[۲]

---

[۱] حسن العزیز ص ۴۸۷/۴، ادب الاعتدال ملحقہ اصلاح باطن ص: ۳۳۱ [۲] الحج المبرور ملحقہ التبلیغ ص ۱۳۸/۴

فقیہ کی تعریف سلف صالحین کے نزدیک

سلف صالحین فقیہ ایسے کو کہتے تھے جس کو احکام کی فہم کے ساتھ عمل کامل بھی حاصل ہو، مگر آج کل فقہ کے لئے عمل کو بھی ضروری نہیں سمجھا جاتا۔[۱]

فقیہ وہ شخص ہے جس میں خداداد ملکۂ اجتہاد ہو، جو شخص ایک مسئلہ بھی نہ جانتا ہو، وہ فقیہ ہوسکتا ہے، جو شخص ایک لاکھ مسئلے جانتا ہو وہ فقیہ نہیں ہوسکتا، تفقہ اور چیز ہے اور ضبطِ جزئیات اور چیز ہے۔[۲]

ایک بار امام ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسفؒ سفر میں تھے اونٹ پر چلتے ہوئے نیند آگئی اور بالکل طلوع شمس کے قریب آنکھ کھلی، جلدی سے اتر کر وضو کیا اور نماز شروع کی، امام ابویوسفؒ امام بنائے گئے امام ابویوسف نے چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھیں اور تمام ارکان میں تخفیف کی، رکوع اور سجدہ وغیرہ جلدی جلدی ادا کیا، اس وقت کوئی زاہد خشک ہوتا تو کہتا کہ نماز ناقص ہوئی مگر امام ابوحنیفہؒ نے نماز کے بعد فرمایا **الحمد لله صار یعقوبنا فقیهًا** خدا کا شکر ہے کہ ہمارے یعقوب یعنی امام ابویوسفؒ فقیہ ہوگئے اس وقت ان کا نماز میں جلدی کرنا تفقہ کی علامت تھی کیوں کہ طلوع شمس قریب تھا اگر وہ جلدی نہ کرتے تو نماز قضا ہوجاتی اور گناہ ہوتا، دوسرے ادا نماز کا درجہ قضاء سے بہت بڑھا ہوا ہے پس اس وقت جلدی کرنے سے نماز کامل ہوئی، خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھنے سے ناقص ہوتی مگر ان باتوں پر فقیہ کی نظر پہنچ سکتی ہے کہ اس وقت جلدی مناسب ہے یا ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا مناسب ہے۔

حدیث میں جریج عابد کا قصہ آتا ہے کہ وہ اپنے صومعہ میں عبادت کررہے تھے کہ نیچے سے ان کی ماں نے پکارا، اور وہ دل میں کہنے لگے کہ اے اللہ ادھر میری ماں پکار رہی ہے اور ادھر میری نماز ہے میں کیا کروں بالآخر وہ نماز ہی میں لگے رہے،

---

[۱] الکمال فی الدین ص ۲۹۴ ملحقہ دین ودنیا [۲] وضمان فی رمضان ص ۳۲۷ ملحقہ فضائل صوم وصلوۃ

ماں نے چند بار پکارا مگر انہوں نے جواب نہ دیا، اس وقت شریعت کا حکم یہ تھا کہ وہ بول پڑتے اور نماز کا بعد میں اعادہ کر لیتے کیونکہ نماز فرض نہ تھی نفل تھی، اور ماں کو اطلاع نہ تھی کہ یہ نماز میں مشغول ہیں، لمبا قصہ حدیثوں میں (مذکور) ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ کو نقل کر کے فرمایا: **لو کان فقیھا لأجاب اُمَّہ** یعنی اگر جریج فقیہ ہوتے تو اپنی ماں کو ضرور جواب دیتے، خاموش نہ رہتے۔ (مسلم شریف)

حضرت جریج کو یہ شبہ ہوا تھا کہ نماز حق اللہ ہے اور ماں کو جواب دینا حق العبد ہے اور حق اللہ حق العبد سے مقدم ہے، اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ یہ مقدمہ تو صحیح ہے کہ حق اللہ حق العبد سے مقدم ہے مگر یہ مقدمہ غلط ہے کہ اس وقت ماں کو جواب دینا محض حق العبد ہی ہے، ان کو بوجہ عدم تفقہ کے یہ خبر نہ تھی کہ اس وقت نماز کا توڑنا اور ماں کو جواب دینا حق اللہ بھی ہے کیونکہ اس وقت اسی کا امر تھا اور جس وقت جس چیز کا امر ہو وہ حق اللہ بھی ہے، محض حق العبد نہیں، گو ظاہر میں اس فعل کا تعلق بندہ سے ہو، ابھی کل پرسوں کا واقعہ ہے کہ میں صبح کی سنتیں پڑھ رہا تھا کہ میرے گھر سے آدمی دوڑتا ہوا یہ خبر لایا کہ گھر میں سے کوٹھے کے اوپر سے گر گئی ہیں، میں نے خبر سنتے ہی فوراً نماز توڑ دی (کیونکہ تفقہ کا مقتضی یہی تھا وجہ یہ ہے کہ) جب بیوی کوٹھے پر سے گری تو اس کی چوٹ کو شوہر ہی ہلکا کر سکتا ہے اور وہی دریافت کر سکتا ہے کہ چوٹ کہاں لگی، کہاں نہیں لگی، خصوصاً ایسی حالت میں کہ گھر کے اندر ایک بچی اور بوڑھی کے سوا کوئی امداد کرنے والا بھی نہ تھا، اس لئے مجھ کو فوراً جانا ضروری تھا، اس لئے میں نے شرعاً نماز کا توڑ دینا اور فوراً جا کر ان کی خبر گیری کرنا ضروری سمجھا۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے حضرات حسنین میں سے ایک صاحب زادہ مسجد میں آ گئے، چھوٹے بچے تھے لڑکھڑاتے تھے حضور نے خطبہ توڑ کر ان کو دور ہی سے گود میں اٹھالیا، حالانکہ خطبہ بحکم صلوۃ ہے۔[1]

---

[1] ماعلیہ الصبر ملحقہ فضائل صبر و شکر ص: ۱۷۰

فقہاء کا مقام اور ان کی مقبولیت

سچ تو یہ ہے کہ فقہاء کا مقام سب سے بڑا ہوتا ہے کیونکہ وہ معانی کے خواص کو پہچانتے ہیں بخلاف حکماء کے کہ ان کی نظر صرف اجسام کے خواص پر محصور ہے۔[۱]

میں کہا کرتا ہوں کہ دو فرقے دین کے محافظ ہیں، (۱) فقہاء اور (۲) صوفیاء اور فقہاء کا وجود تو مسلمانوں کے حق میں بہت بڑی نعمت تھی۔

علماء نے لکھا ہے کہ کسی کو خبر نہیں کہ میرے ساتھ خدا کو کیا منظور ہے، مگر فقہاء کو معلوم ہے کہ خدا کو ان کے ساتھ بھلائی منظور ہے کیونکہ حدیث میں آیا ہے **من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین،** جس کے ساتھ خدا کو بھلائی کا ارادہ ہوتا ہے اس کو دین کی سمجھ یعنی فقہ عطا کرتے ہیں۔

امام محمدؒ کو کسی نے وفات کے بعد خواب میں دیکھا پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا: مجھ کو حق تعالیٰ کے سامنے پیش کیا گیا تو حق تعالیٰ نے فرمایا اے محمد! مانگو کیا مانگتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میری مغفرت کردی جائے جواب ملا کہ اگر ہم تم کو بخشنا نہ چاہتے تو فقہ عطا نہ کرتے، ہم نے تم کو فقہ اسی لئے عطا کیا تھا کہ تم کو بخشنا منظور تھا لیکن اس سے **مامون العاقبۃ** ہونا لازم نہیں آتا، یعنی یہ نہ سمجھا جائے کہ فقہاء پر سوء خاتمہ کا اندیشہ بالکل نہیں اس لئے مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں کیونکہ اگر حق تعالیٰ فقیہ کو عذاب دینا چاہیں گے تو فقہ کو اس سے سلب کرلیں گے۔[۲]

فقہاء اور محققین کی شان اور ان کی پہچان

فقیہ کو جامع ہونا چاہئے فقیہ بھی ہو، محدث بھی ہو، متکلم بھی، سیاسی دماغ بھی رکھتا ہو، بلکہ کہیں کہیں طب کی بھی ضرورت (پیش آتی) ہے، کیونکہ بعضے امور میں تشریح

---

[۱] مجالس حکیم الامت ص ۱۹۷ [۲] التبلیغ الحج المبرور ص ۱۳۸ ج:۲

کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ محقق کی نظر بہت وسیع ہوتی ہے وہ حقیقت کا جویاں ہوتا ہے لایعنی باتوں میں نہیں پڑتا، صحابہ کی شان بھی یہی تھی۔[۱]

محققین کی شان یہی ہوتی ہے کہ وہ حقیقت کو سمجھنا چاہتے ہیں اور حقیقت کے بہت سے پہلو ہوتے ہیں سب پہلوؤں کا احاطہ خدا کا کام ہے تو ایک ایک پہلو پر نظر جاتی ہے اس لئے ایک دوسرے سے اتفاق نہیں کرتا، وسیع النظر اتنا ہوتا ہے کہ دوسرے محقق کی نسبت کوئی برالفظ بھی کہنا پسند نہیں کرتا، ائمہ مجتہدین کا اختلاف اسی قسم کا ہے۔

اور ایک شان محقق کی یہ ہوتی ہے کہ فضول مباحثہ سے بچتا ہے اور غیر محقق اور غبی سے (محققانہ) گفتگو نہیں کرتا بلکہ اگر غبی سے گفتگو ہو تو ذرا میں خاموش ہو جاتا ہے، جس کو عوام ہارنا سمجھتے ہیں اس کی وجہ یہ نہیں ہوتی ہے کہ اس کے پاس دلیل نہیں ہے بلکہ وجہ یہ ہوتی ہے کہ ناحقیقت شناس (اور غبی) کو سمجھانا وہ مشکل سمجھتا ہے۔[۲]

لغۃً تو ہر شخص مجتہد سہی لیکن وہ مجتہد جس پر احکام اجتہاد جاری ہوسکیں اس کے واسطے کچھ شرائط ہیں جن کا حاصل شریعت جس کے اصول وماخذ چار ہیں قرآن، حدیث، اجماع قیاس، کے ساتھ ایک خاص ذوق حاصل ہو جاتا ہے۔[۳]

ہماری اور فقہاء کی مثال

فقہاء بھی اپنی تحقیق پر ضابطہ کے دلائل بیان کرتے ہیں مگر ان دلائل کی مثال ایسی ہے جیسے آنکھوں والا عصا لے کر چلے تو اس کا چلنا عصا پر موقوف نہیں فقہاء کو حق تعالیٰ نے آنکھیں عطا فرمائی تھیں جس کو ذوق اجتہادی کہتے ہیں ان کو ضرورت ان عصاؤں کی نہ تھی مگر ہم کو ضرورت ہے۔

ہماری مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا، اس کے سہارے کا مدار ہی عصا پر ہے اگر وہ عصا لے کر نہ چلے تو وہ خندق میں گرے۔[۴]

---

[۱] حسن العزیز ص ۳۶۲ ج ۴ [۲] حسن العزیز ص ۳۴۷ ج ۴ [۳] حسن العزیز ۳۵۶/۴ [۴] الافاضات ۲۳۱/۱

بعض باتیں وجدانی اور ذوقی ہوتی ہیں، ایک صاحب نے عرض کیا ذوق صحیح کس طرح پیدا ہو؟ فرمایا اہل ذوق کی خدمت (اور ان کی صحبت) سے پیدا ہو سکتا ہے۔[1]

فقہاء مجتہدین کی اجتہادی شان

ایک صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ اجتہاد کیا چیز ہے؟ میں نے کہا کہ اس کی حقیقت میں آپ کو کس طرح بتلاؤں ہاں ایک مثال بیان کرتا ہوں اس سے آپ کو (فقہاء مجتہدین کے) اجتہاد کا نمونہ معلوم ہو جائے گا وہ یہ کہ اگر دو شخص مسافر ایسے ہوں جو علم میں مساوی ہیں قراءت میں بھی مساوی ہیں اور تقویٰ ورع میں بھی برابر ہیں، عمر، نسبت میں بھی یکساں ہیں پھر وہ دونوں رات کو سوئیں اور جب اٹھیں تو ایک کو احتلام ہو گیا ہو جس کی وجہ سے اس کے ذمہ غسل واجب ہو گیا، اور دوسرے کو احتلام نہیں ہوا اور دونوں ایسے مقام میں ہیں، جہاں پانی دور دور تک نہیں ملتا، اس لیے دونوں نے تیمّم کیا ایک نے غسل جنابت کا تیمّم کیا ایک نے وضو کا تو بتلایئے ان دونوں میں امامت کے لیے کون افضل ہے؟ کہا وہ شخص جس نے وضو کا تیمّم کیا.......... میں نے کہا لیکن فقہاء فرماتے ہیں کہ جس نے غسل کا تیمّم کیا ہے وہ افضل ہے اس پر وہ صاحب حیران ہو کر میرا منھ تکنے لگے کہ یہ کیوں کر؟ میں نے کہا کہ فقہاء فرماتے ہیں کہ تیمّم فقدان ماء کے وقت طہارۃ کاملہ ہے، تو جس نے غسل کا تیمّم کیا ہے اس نے غسل کیا اور جس نے وضو کا تیمّم کیا ہے اس نے وضو کیا ہے، غسل نہیں کیا، اور غسل وضو سے افضل ہے، دوسرے جس نے وضو کا تیمّم کیا ہے ممکن ہے اس کے ذمہ کبھی غسل واجب ہو گیا ہو، جس کی خبر نہ ہوئی ہو، اور جنابت والے نے چونکہ غسل کا تیمّم کیا ہے تو اس کے لیے یہ احتمال اب منقطع ہو گیا کیونکہ اس نے اس وقت غسل کر لیا ہے تو اس کی طہارت ہر طرح کامل ہے اس کو سن کر وہ کہنے لگا کہ واقعی فقہاء نے صحیح کہا، میں نے کہا بس یہی اجتہاد کا نمونہ ہے۔[2]

---

[1] الافاضات ص ۴۷ ج ۱ [2] الارتیاب والاغتیاب ملحقہ اصلاح اعمال ص: ۵۱۵

حضرات مجتہدین کا خوف الٰہی

قاضی ابو یوسفؒ کا واقعہ

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال کے وقت حق تعالیٰ سے عرض کیا کہ خداوندا! میں نے اپنے زمانہ قضا میں جہاں تک مجھ سے ہوسکا ہے خلاف حق فیصلہ نہیں کیا، نہ کسی فریق کی رعایت کی ہے، ہمیشہ حق کی حمایت کی ہے، مگر ایک بار مجھ سے یہ غلطی ہوگئی کہ خلیفہ ہارون الرشید کا مقدمہ ایک یہودی کے ساتھ تھا اس وقت میں نے خلیفہ کو اپنی مسند پر بٹھلایا اور خود یہودی کے برابر بیٹھا، حالانکہ ایسا نہ کرنا چاہئے تھا، پھر فیصلہ میں ڈگری میں نے یہودی ہی کو دی مگر فریقین کی نشست میں جو مساوات لازم تھی اس میں مجھ سے غلطی ہوگئی اس گناہ سے میں توبہ واستغفار کرتا ہوں اور معافی چاہتا ہوں، پھر امام ابو یوسف بہت روئے اور اس لغزش پر بہت اہتمام سے بار بار استغفار کیا۔

اس سے آپ کو یہ بھی معلوم ہوگیا ہوگا کہ یہ حضرات مجتہدین خدا تعالیٰ سے کس قدر خائف تھے اور وہ اتباعِ احکام کا کس درجہ اہتمام کرتے تھے تو کیا ان حضرات کے متعلق یہ وسوسہ ہوسکتا ہے کہ وہ قصداً قرآن وحدیث پر قیاس کو اور اپنی رائے کو مقدم کریں گے اور اپنی رائے کے مقابلہ میں نصوصِ شریعت کو چھوڑ دیں گے؟ جو لوگ ان کی شان میں ایسی سخت بات کہتے ہیں وہ اپنی عاقبت کی خیر منائیں ”سُبْحَانَکَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ“ [۱]

فقہ تمام فنون میں سب سے زیادہ مشکل اور بہت نازک فن ہے

فرمایا کہ مجھے تو تمام علوم وفنون میں فقہ سب سے زیادہ مشکل معلوم ہوتا ہے، اور تواضعاً یہ بھی فرمایا کہ مجھے تو اس فن سے مناسبت نہیں بالکل عاجز ہوجاتا ہوں۔

---

[۱] الارتیاب والاغتیاب ملحقہ اصلاح اعمال ص:۵۴۴

فقہ کا فن بہت دقیق ہے اس لئے میں فقہ حنفی کے سوا کسی دوسرے مذہب کی فقہی کتاب طلباء کو پڑھانے کی جرات نہیں کرتا۔ [۱]

فقہ کا فن بڑا ہی نازک ہے میں اتنا کسی چیز سے نہیں ڈرتا ہوں، جب کوئی فتوی یا مسئلہ سامنے آتا ہے، دور دور کے احتمالات ذہن میں آتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ میں اب فتووں میں دوسروں کا حوالہ دیتا ہوں اور بعضے لوگ اسی کے اندر زیادہ بے باک ہیں حالانکہ اس میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ [۲]

اصول فقہ کے ذریعہ کسی مجتہد پر اعتراض کرنا صحیح نہیں

وجوہ اختلاف کا احصا مشکل ہے لوگوں نے اس کے واسطے قواعد منضبط ضرور کئے ہیں (جن کو اصول فقہ کہتے ہیں) لیکن وہ قواعد خود محیط نہیں، اس کی مثال علم نحو کی سی ہے جس میں کلام کی ترکیب کے قواعد منضبط کئے گئے ہیں اور یہ علم بہت مفید ہے، لیکن اس کے انضباط کا مقصود یہ نہیں کہ اہل زبان اس کے پابند ہوں اور اس لئے اس کا احاطہ پورا کیا گیا ہو، بلکہ محض غیر اہل زبان کے واسطے اہل زبان کا کلام سمجھنے اور ان کے ساتھ مکالمت کرنے کا آلہ ہے، پس اگر اہل زبان سے کوئی کلام ثابت ہو جائے، جس میں قواعد نحو جاری نہ ہو سکیں تو یہ کہنا صحیح نہ ہوگا کہ اہل زبان نے غلطی کی بلکہ یہ کہا جائے گا کہ علم نحو میں اتنا نقص تھا کہ یہ قاعدہ ضبط سے رہ گیا، اسی طرح مجتہد کو اصول فقہ سے الزام دینا صحیح نہیں، ہوسکتا ہے بلکہ ایسے موقع پر جہاں مجتہد کا قول اصول پر منطبق نہ ہوتا ہو یہ کہنا چاہئے کہ علم اصول (فقہ) ناقص رہا، اس تقریر کے بعد یہ کہنا ذرا مشکل ہے کہ مجتہد کے پاس اس کے قول کی دلیل نہیں۔ [۳] ☆

---

[۱] مجالس حکیم الامت ص:۲۳۶، اشرف المعمولات ص۹ [۲] الاضافات الیومیہ ص:۲۹۹ ج:۸ [۳] حسن العزیز:۴۸۰/۲

☆ ولیعلم انہ' لیس احد من الائمۃ المقبولین عندالامۃ قبولاً عاماً یتعمد مخالفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شئی من سنتہٖ دقیق ولا جلی فانہم متفقون اتفاقاً یقیناً علی =

اصول فقہ کی حیثیت

نصوص متعارضہ میں ایک کی ترجیح ذوقِ مجتہدین سے ہوئی ہے باقی جو قواعد کہ کتب اصول میں مذکور ہیں ان کا تو کہیں اس وقت نام ونشان بھی نہ تھا، مگر علماء نے انسداد مفاسد کے لئے ان اصول کو مجتہدین ہی کی فروع سے نکالا ہے، تاکہ ہر کسی کو اجتہاد میں آزادی نہ ہو تو گویا یہ اصول ان مسائل پر متفرع ہیں مسائل ان پر متفرع نہیں، نیز اس میں ضبط بھی سہل ہے۔[۱]

متقدمین اور متاخرین کے اصول کا فرق

مجتہدین میں ایک مخصوص بات یہ ہوتی ہے، کہ وہ نصوص سے ایسے اصول کو مستنبط کرتے ہیں کہ وہ اصول ٹوٹتے نہیں اور جو اصول متاخرین نے مجتہدین کی تفریعات سے استنباط کئے ہوئے ہیں وہ ٹوٹ جاتے ہیں۔[۲]

=وجوب اتباع الرسول صلى الله عليه وسلم.... ولكن اذا وجدلواحد منهم قول قدجاء حديث صحيح بخلافه فلابدله من عذر في تركه، وجميع اعذار ثلاثة اصناف، احدها عدم اعتقاده ان النبي صلى الله عليه وسلم قاله والثاني عدم اعتقاده ارادة ذالك المسئله بذالك القول والثالث اعتقاد ان ذالك الحكم منسوخ.

(فتاویٰ ابن تیمیه ص ۲۳۱ ج ۲۰)

وفي كثير من الاحاديث يجوز ان يكون للعالم حجة في ترك العمل بالحديث لم نطلع نحن عليها، فان مدارك العلم واسعة، ولم نطلع علىٰ جميع مافي بواطن العلماء، والعالم قد يبدى حجته وقد لايبديها، واذا ابداها فقد تبلغنا وقد لا تبلغ، واذا بلغنا فقد ندرك موضع احتجاجه وقد لاندركه، سواء كانت الحجة صواباً في نفس لأمرأم لا. (فتاویٰ ابن تیمیه ص ۲۵۰ ج ۲۰)

أن حكم الله واحد وأن من خالفه باجتهاد سائغ مخطىء معذور ماجور.

(فتاویٰ ابن تیمیه ص ۲۶۸ ج ۲۰)

[۱] الکلام الحسن ص: ۱۲۳ [۲] الکلام الحسن ص ۴۲

مجتہدین کے بیان کردہ مسائل میں اگر کچھ شبہ ہوتو ہم اس کے ذمہ دار نہیں

مسائل پر اگر کچھ شبہات ہوں تو ان کا جواب دینا ہم لوگوں کے ذمہ نہیں کیونکہ ہم لوگ مسائل کے ناقل ہیں بانی نہیں جیسے قوانین کے متعلق اگر کوئی شبہ یا خدشہ ہوتو اس کا جواب مجلس قانون ساز کے ذمہ ہے جج یا وکیل کے ذمہ نہیں۔[۱]

فقہاء کے بیان کردہ جزئیات کا حکم

اگر کسی اور جزئی میں بھی ہم کو معلوم ہو جائے کہ حدیث صریح منصوص کے خلاف ہے تو (اس کو بھی) چھوڑ دیں گے اور یہ تقلید کے خلاف نہیں آخر بعض مواقع میں امام صاحب کے اقوال کو بھی تو چھوڑا گیا ہے، ہاں جس جگہ حدیث کے متعدد محمل ہوں وہاں جس محمل پر مجتہد نے عمل کیا ہم اسی پر عمل کریں گے اور خود امام صاحب ہوتے اور اس وقت ان سے دریافت کیا جاتا تو وہ بھی یہی فرماتے تو گویا اس چھوڑنے میں بھی امام صاحب ہی کی اطاعت ہے۔[۲]

صوفیاء اور فقہاء کا فرق

صوفیاء میں انتظام عام کی شان نہیں ہوتی اس واسطے بہت سے اعمال کو حد جواز تک کر گذرتے ہیں اور فقہاء میں چونکہ انتظام کی شان ہوتی ہے اس واسطے بہت سے مباحات اور مندوبات کو جن سے عوام کے مفاسد میں پڑ جانے کا خطرہ ہو منع کر دیتے ہیں اسی واسطے فقہاء نے سماع کو علی الاطلاق منع کیا ہے۔[۳]

---

[۱] تربیت السالک ص ۱۳ ج ۱ [۲] الکلام الحسن ص ۶۵ [۳] الکلام الحسن ص ۱۶

فقہاء اور محدثین کا فرق

محدثین کا مطمح نظر روایت ہوتی ہے اور فقہاء درایت سے کام لیتے ہیں جیسے غنا محدثین کے نزدیک بلا مزامیر جائز ہے کیونکہ حدیث میں لفظ ''معازف'' کا آیا ہے اور فقہاء کے نزدیک بلا مزامیر بھی جائز نہیں کیونکہ وہ علت کو سمجھتے ہیں اور وہ (علت) خوف فتنہ ہے اور وہ جیسے مزامیر میں ہے صرف غناء میں بھی موجود ہے۔

محدثین نص سے تجاوز نہیں کرتے اور فقہاء اصل منشاء حکم کو معلوم کر کے دیگر مواقع تک حکم کو متعدی کرتے ہیں۔[1]

اتباع وحی کی ضرورت اور رائے کی مذمت

یہ امر تمام اہل حق میں مشترک ہے کہ ان کا اصلی مقصود وحی کا اتباع ہے، اس سے فرقۂ حقہ کی پہچان سمجھ میں آ گئی ہوگی اور ما انا علیہ واصحابی کے (معنی بھی) معلوم ہوگئے ہوں گے۔ الحمد للہ الحمد للہ کہ کوئی فرقہ بجز اہل سنت کے اپنے لیے اس طرز کو ثابت نہیں کرسکتا اور یہی معیار ہے حق و باطل کا بموجب حدیث مذکور کے، تو اہل سنت ہی کو فرقہ حقہ ہونے کا فخر حاصل ہوا، جس کی وجہ یہی ہے کہ یہ لوگ رائے کو دخل نہیں دیتے، ہر امر میں وحی کی اتباع کی کوشش کرتے ہیں، بڑی چیز وحی ہی ہے مسلمان کے لیے، اسلام نام ہی ہے ''گردن رکھنے کا حق تعالیٰ کے سامنے'' اور حق تعالیٰ کے احکام جس ذریعہ سے معلوم ہوتے ہیں اسی کا نام وحی ہے تو اسلام نام ہوا وحی کے سامنے گردن رکھ دینے اور اس کے اتباع کا، دین کا یہی خلاصہ ہے، اور جب اپنی رائے آ گئی تو وحی کا اتباع کہاں رہا یہ تو رائے اور ہویٰ کا اتباع ہوا اور اتباع رائے اور ہویٰ کی بڑی مذمت آئی ہے، تمام قرآن وحدیث اس مضمون سے بھرے ہوئے ہیں۔

---

[1] حسن العزیز ص ۳۴۵ ج:۴

قیاس اور رائے کا فرق اور فقہاء مجتہدین واہل الرائے کا فرق

یہاں سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ جب رائے کی اس قدر مذمت ہے تو فقہ کے تو صدہا مسائل ایسے ہیں جن میں رائے کو دخل ہے جس کو قیاس کہتے ہیں، زیادہ تر مسائل قیاس ہی سے ثابت ہیں تو فقہ بھی قابل مذمت ہوا؟ بات یہ ہے کہ جس رائے کو دخل دینے سے منع کیا جاتا ہے اور جس کی مذمت ہے وہ وہ ہے کہ وحی سے قطع نظر کر کے اس کو متبوع قرار دے لیا جاوے اور اس کو دین میں کافی سمجھا جائے، اور فقہاء کا قیاس اس طرح کا نہیں ہے، فقہ میں قیاس کے معنی یہ ہیں کہ ایک حکم کو منصوص سے غیر منصوص کی طرف باشتراک علت متعدی کرنا سو یہ حکم رائے کا نہیں ہے بلکہ نص کا حکم ہے۔ ہاں اس میں علت کا تلاش کرنا جس کی وجہ سے وہ حکم منصوص سے غیر منصوص کی طرف متعدی کیا گیا یہ اجتہاد سے ہوا، یہ حقیقت ہے قیاس کی۔

اس میں اور اس رائے میں جس کی مذمت کی جاتی ہے کئی طرح سے فرق ہے ایک یہ کہ اس سے اس وقت کام لیا جاتا ہے جب کسی چیز میں حکم منصوص موجود نہ ہو اور اگر کوئی نص خبر احاد کے درجہ میں بھی موجود ہو تو اس سے کام نہیں لیا جاتا نص ہی پر عمل کیا جاتا ہے، اور اہل رائے کی یہ حالت ہے کہ نص صریح اور قطعی میں بھی تاویل کر لیتے ہیں مگر رائے کو چھوڑنا نہیں چاہتے، تو اتباع رائے کا یہ ہوا نہ کہ وہ۔

دوسرے یہ کہ فقہاء قیاس کو صرف مُظہر کہتے ہیں مُثبت نہیں کہتے، یعنی فقہاء کہتے ہیں کہ قیاس اس حکم کو ظاہر کرتا ہے جو چھپا ہوا تھا، اصل حکم نص کا ہے جو مقیس علیہ کے بارہ میں ظاہر تھا کیونکہ نص اس کے بارہ میں نازل ہی ہوئی ہے اور مقیس کے بارہ میں ظاہر نہ تھا مگر درحقیقت ثابت تھا کیونکہ اس میں بھی علت حکم کی موجود تھی اس کو ان کے قیاس نے ظاہر کر دیا، تو حکم دراصل نص کا ہے قیاس نے کوئی نیا حکم ایجاد نہیں کیا، اور اس کا مقتضا یہ تھا کہ اس حکم کی وقعت اور اس کا درجہ مقیس کے بارہ میں بھی وہی ہونا

چاہئے جو مقیس علیہ کے بارہ میں ہے لیکن فقہاء کی احتیاط کو دیکھئے کہ باوجود اس کے بھی قیاس کو ظنی کہتے ہیں، کیا معنی؟ کہ اس کا وہ درجہ نہیں جو مقیس علیہ کے حکم کا ہے حتی کہ اس کی تقلید بھی دوسرے مجتہد کو ضروری نہیں کہتے اور آپ دیکھتے ہیں کہ اہل رائے کی کیا حالت ہے کہ اپنے طبع زاد اور خود تراشیدہ حکم کو ایسا یقینی سمجھتے ہیں کہ اس کے مقابلہ میں نص بھی کوئی چیز نہیں اور علماء سلف تک کو کہتے ہیں کہ انہوں نے نص کے معنی نہیں سمجھے، اس مضمون کی تحریریں موجود ہیں، پھر کتنا فرق ہوا دونوں رایوں میں، دیکھ لیجئے کہ یہ بات کس پر صادق آتی ہے کہ اس کو متبوع اور کافی سمجھا گیا اور وحی سے قطع نظر کی گئی۔[۱]

فقہ کا اتباع رائے کا اتباع نہیں بلکہ وحی کا اتباع ہے

(غور کیجئے! یہ بات) آج کل کی اہل رائے پر صادق ہے یا فقہاء کی رائے پر جس کو قیاس کہتے ہیں دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے ایک حق ہے ایک باطل بلکہ رائے بالمعنی الحقیقی کا لفظ بھی قیاس پر اطلاق کرنا صحیح نہیں تو قیاس کے اتباع کو اتباع رائے نہیں کہہ سکتے بلکہ قیاس منجملہ ادلہ شرعیہ کے ایک دلیل ہے تو اس کا اتباع وحی ہی کا اتباع ہوا۔ یہ اس کا جواب ہوگیا کہ فقہ کا اتباع بھی رائے کا اتباع ہے جو مذموم ہے، جواب کا حاصل یہ ہے کہ فقہ کا اتباع رائے کا اتباع نہیں بلکہ وحی کا اتباع ہے۔

مخالفین فقہ کے ایک اشکال کا جواب

بعض لوگ جو فقہ کے خلاف ہیں کہتے ہیں ایسے فن کا کیا اعتبار جس میں ہر قسم کی روایتیں موجود ہیں، اور جس کے متبعین کی یہ حالت ہے کہ نہ قرآن سے بحث نہ حدیث سے جس کسی امام سے روایت مل جائے اور جب تک روایت نہ ملے اس وقت تک قرآن وحدیث سے ان کی تشفی نہیں ہوتی اس کا جواب یہ ہے کہ وہ کون سا فن ہے

[۱] وعظ الصالحون ملحقہ اصلاح اعمال ص:۵۳

جس میں رطب دیا بس نہیں ہیں، نحو میں نہیں ہیں یا معقول اور فلسفہ میں نہیں یا طب میں نہیں، ڈاکٹری میں نہیں محض اس خلط میں کس کس فن کو چھوڑ دو گے، ہر فن میں مدار قول راجح اور مذہب جمہور اور روایت مفتیٰ بہا ہوا کرتا ہے اور امام کی روایت پر جو اعتماد کیا جاتا ہے اور بلا اس کے تشفی نہیں ہوتی اس کی حقیقت یہ نہیں ہے کہ امام کے قول کو حدیث وقرآن سے زیادہ سمجھا جاتا ہے بلکہ یہ حقیقت ہے کہ ہم کو اتنا علم نہیں جتنا ان فقہاء کو تھا، جنہوں نے فقہ کو مرتب کیا، نصوص سے جس فہم اور احتیاط کے ساتھ وہ مسائل کا استخراج کر سکتے تھے ہم نہیں کر سکتے، اس واسطے مسائل دریافت کرنے کے وقت امام کی روایت پوچھی جاتی ہے کہ انہوں نے اس کے متعلق کیا تحقیق کی ہے اگر ان کی تحقیق ہماری تحقیق کے خلاف ہو تو اس کو ترجیح دی جاتی ہے۔

اس کی مثال یہ ہے کہ ایک طالب علم سے ایک مسئلہ پوچھا جائے اور وہ اس کا جواب دے اور اسی کو ایک پرانے استاذ اور مدرس سے پوچھا جائے اور وہ جواب دے اور ان کی تحقیق اس طالب علم کے خلاف ہو تو کس کو ترجیح ہوگی، ظاہر ہے کہ استاذ کے فتوے کو ترجیح ہوگی۔ تو کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ جو معنی قرآن وحدیث کے تھے (جیسا کہ اس طالب علم نے سمجھا تھا) قرآن وحدیث کو چھوڑ کر استاذ کا اتباع کیا گیا؟ اور قرآن وحدیث سے استاد کو زیادہ سمجھا گیا؟ اور قرآن وحدیث کو چھوڑ کر ان کا فتویٰ تلاش کیا جاتا ہے؟ نہیں بلکہ حقیقت اس کی یہ ہے کہ قرآن وحدیث ہی کے فتوے کی تلاش ہے اور اسی کے حکم کا اتباع کیا جاتا ہے مگر اس کا حکم طالب علم کے پاس صحیح نہیں ملتا ہے اس واسطے استاذ کے پاس حکم کو تلاش کیا جاتا ہے، یہ حقیقت ہے تقلید ائمہ کی۔[1]

---

[1] وعظ الصالحون ملحقہ اصلاح اعمال ص: ۵۴

قال ابن القيم: فقهاء الاسلام ومن دارت الفتيا علىٰ اقوالهم بين الأنام الذين خصو باستنباط الأحكام وعنو بضبط قواعد الحلال والحرام فهم في الأرض بمنزلة النجوم في السماء بهم يهتدى الحيران في الظلماء، وحاجة الناس اليهم أعظم من حاجتهم الى الطعام والشراب، وطاعتهم أفرض عليهم من طاعة الامهات والآباء بنص الكتاب قال الله تعالىٰ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ الخ. (اعلام الموقعين ص ۹ ج ۱)

ہم فقہاء وائمہ مجتہدین کے متبع نہیں بلکہ اصلاً حضور ﷺ کے متبع ہیں

(فقہاء کی تقلید سے) یہ لازم نہیں کہ ہم لوگ استقلالاً فقہاء کے تابع ہیں بلکہ استقلالاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا اتباع کرتے ہیں مگر ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد فقہاء کے بیان فرمانے سے معلوم ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے، جیسے کوئی شخص قانون کو وکیل سے سمجھ کر وکیل کے بتلانے کے موافق عمل کر لے، تو کیا آپ یہ کہیں گے کہ یہ شخص وکیل کا متبع ہے، نہیں بلکہ قانون گورنمنٹ کا متبع ہے، گورنمنٹ ہی کی اطاعت کر رہا ہے، اسی طرح یہاں سمجھو۔ اور جو لوگ مقلدین کو فقہاء کا متبع کہتے ہیں وہ یہ نہیں دیکھتے کہ وہ لوگ خود اہل لغت اور اہل نحو وصرف اور محدثین کا اتباع کرتے ہیں کیونکہ بدون اہل لغت کے حدیث وقرآن کو سمجھنا محال ہے، اسی طرح بدون محدثین کے حدیث کا علم دشوار ہے، تو یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع نہ ہوئے، بلکہ ان وسائط کے متبع ہوئے اور اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ محض فہم حدیث و فہم لغت قرآن میں واسطہ ہیں ان کے ذریعہ سے ہم صرف مراد رسول کو معلوم کرتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرتے ہیں، تو بعینہ یہی جواب مقلدین کی طرف سے ہے کہ ہم بھی فقہاء کو محض فہم مراد رسول اللہ میں واسطہ بناتے ہیں اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

اور یہ اشکال کہ مقلدین فقہاء کے قول (کی وجہ) سے رسول کے قول کو چھوڑ دیتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ وہ اگر ایک حدیث کو چھوڑتے ہیں تو کسی دوسری حدیث یا آیت پر عمل کرتے ہیں، اور غیر مقلدین بھی ساری احادیث پر عمل نہیں کرتے وہ بھی بہت سی احادیث کو کبھی منسوخ کہہ کر، کبھی ضعیف بتا کر چھوڑ دیتے ہیں، تو فقہاء نے ایسا کیا تو ناگوار کیوں ہے؟ جیسا تم کو کسی حدیث کے ضعیف کہہ دینے کا حق ہے فقہاء کو بھی حق ہے، کیونکہ جیسا تمہارے پاس حدیث کے صحیح وضعیف ہونے کا معیار و

قاعدہ ہے فقہاء کے پاس بھی اس کا معیار و قاعدہ ہے، اور اس کی تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں کہ تمہارے ہی قواعد صحیح ہیں ان کے صحیح نہیں، اگر قرآن وحدیث سے تم ان قواعد کو ثابت کر سکو، تو ہمت کر کے بیان کرو۔[۱]

فرمایا: غیر مقلدین جو عمل بالحدیث کا دعویٰ کرتے ہیں اس سے کیا مراد ہے؟ بعض احادیث مراد ہیں یا کل؟ اگر بعض مراد ہیں تو ہم بھی عامل بالحدیث ہیں اور اگر کل مراد ہیں تو وہ بھی عامل بالحدیث نہیں کیونکہ تعارض کے وقت دو حدیثوں میں سے ایک کو ضرور ہی چھوڑنا پڑتا ہے۔[۲]

(اسی کو) میں دوسرے عنوان سے کہتا ہوں کہ عمل بالحدیث کے معنی آیا عمل بکل الاحادیث ہے یا عمل ببعض الاحادیث؟ اگر کہو کہ عمل بکل الاحادیث مراد ہے، سو یہ تم بھی نہیں کرتے اور ممکن بھی نہیں کیونکہ آثار مختلفہ واحادیث متعارضہ میں سب احادیث پر عمل نہیں ہوسکتا، یقیناً بعض پر عمل ہوگا اور بعض کا ترک ہوگا، اور اگر عمل ببعض الاحادیث مراد ہے تو اس معنی کر ہم بھی عامل بالحدیث ہیں پھر تم اپنے ہی کو عامل بالحدیث کدھر سے کہتے ہو۔

(ہمارے نزدیک) اتباع حدیث مقصود بالذات ہے اور امام ابوحنیفہؒ محض واسطہ فی التفہیم ہوں گے جو شخص بلاواسطہ عمل بالحدیث کا دعویٰ کرتا ہے وہ حدیث کا اتباع اپنی فہم کے ذریعہ کرتا ہے (ہمارے نزدیک امام صاحب کا ذوق اسلم وارجح ہے) اور یقیناً سلف صالحین کی فہم، عقل وورع وتقویٰ ودیانت وخشیت واحتیاط ہمارے اور آپ سے زیادہ تھی، تو بتلایئے عمل بالحدیث کس کا کامل ہوا؟ آپ کا جو اپنی فہم کے ذریعہ سے حدیث پر عمل کرتے ہیں یا مقلد کا جو سلف کے ذریعہ سے حدیث پر عمل کرتا ہے؟ اس کا فیصلہ اہل انصاف خود کریں گے۔[۳]

---

[۱] الارتیاب والاغتیاب ملحقہ اصلاح اعمال ص:۵۱۵-۵۱۶

[۲] ادب الاعتدال ملحقہ اصلاح باطن ص:۳۳۹ [۳] اشرف الجواب ص ۱۲۷، ۱۲۹

حضرات ائمہ مجتہدین پراس درجہ اعتماد کیوں ہے؟

حضرات ائمہ مجتہدین پر جو امت کو اعتماد ہے وہ اسی لئے ہے کہ ان کو بات کی پچ نہ تھی، وہ ہر وقت اپنی رائے سے رجوع کرنے کو تیار تھے، جب بھی ان کو اپنی رائے کا غلط ہونا واضح ہو جائے، چنانچہ امام ابوحنیفہؒ نے بہت سے مسائل میں رجوع کیا ہے۔[۱]

ان کے یہاں تو خودرائی کا تو کام ہی نہیں، مجتہدین جیسے دوسروں کو پابند بناتے ہیں خود بھی پابند ہیں، کوئی بات بلاقرآن حدیث کے نہیں کہتے، تو ان کی تقلید قرآن وحدیث کی تقلید ہوئی، نام اس کا چاہئے کچھ رکھ لو جیسا صرف ونحو پڑھنے والا اولاً تو مقلد ہے اخفش اور سیبویہ کا لیکن اخفش وسیبویہ خود موجد زبان نہیں بلکہ مقلد ہیں اہل زبان کے، صرف ونحو پڑھنے والا درحقیقت مقلد ہوا اہل زبان کا، یہ کیسی غلطی ہے کہ مقلد فقہا کو تو تارک قرآن وحدیث کہا جاوے اور مقلد اخفش وسیبویہ کو تارک زبان نہ کہا جائے۔[۲]

اطاعت کی دو قسمیں، اطاعت مطلقہ اطاعت مقیدہ

(یاد رکھئے!) اطاعت کی دو قسمیں ہیں، ایک اطاعت مطلقہ، ایک اطاعت مقیدہ، اطاعت مقیدہ تو یہ ہے جیسے مسلمان امام اور مجتہد کی اطاعت کرتے ہیں جو اس شرط سے مقید ہے کہ امر الٰہی کے موافق ہو، اور اطاعت مطلقہ یہ ہے کہ ایسی اطاعت کی جائے جس میں موافقت امر الٰہی کی بھی شرط نہ ہو، مشرکین اپنے پیشواؤں کی ایسی ہی اطاعت کرتے تھے، اور ایسی اطاعت مطلقہ صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے دوسرے کا حق نہیں، جب انہوں نے غیر حق کے ساتھ ایسا معاملہ کیا جو صرف اللہ تعالیٰ کا حق تھا تو وہ مشرک اور شیاطین کے عابد ہوئے، گو زبان سے اس کا اقرار نہ کریں۔

---

[۱] مطاہر الاقوال ملحقہ اصلاح اعمال ص ۳۰۸ [۲] ادب الاعلام ملحقہ اصلاح اعمال ص: ۵۲۴

اطاعت مطلقہ عبادت ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے بحمد للہ اہل اسلام کسی کی اطاعت مطلقہ نہیں کرتے ،غیر مقلدوں کا اہل تقلید پر یہ الزام ہے کہ ان مقلدوں نے بھی اپنے ائمہ ومجتہدین کو ارباب بنالیا ہے یہ بھی ان کی اطاعت مطلقہ کرتے ہیں یہ محض بدگمانی ہے،مقلدین اطاعت مطلقہ کسی مجتہد کی نہیں کرتے بلکہ ان کے اقوال کا اتباع اس قید کے ساتھ کرتے ہیں کہ اللہ ورسول کے حکم کے موافق ہوں، اسی وجہ سے وہ ایسے شخص کا اتباع کرتے ہیں جس کی نسبت ان کو یہ اعتقاد ہوتا ہے کہ یہ اللہ ورسول کا پورا متبع ہے،اور خلاف حکم شرعی کوئی بات نہیں کہتا۔[۱]

(خلاصہ کلام یہ کہ ائمہ مجتہدین اور) علماء حقانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں،تو یہ جو حکم پہنچاتے ہیں وہ درحقیقت حضور ہی کا حکم ہے، یہ لوگ صرف حکم پہنچانے کیلئے درمیان میں واسطہ ہیں،تو ان سے کسی بات کا پوچھنا فی الواقع حضور ہی سے پوچھنا ہوا،اور ان کے فیصلہ کو تسلیم کرلینا حضور ہی کے فیصلہ کو تسلیم کرلینا ہوا۔[۲]

---

[۱] الاستماع والاتباع ملحقہ حقوق الزوجین ص ۴۰۱ [۲] الصالحون ص:۱۳۹

فصل

اسلام میں قانون کی اہمیت

قانون ایک ایسی چیز ہے جس میں ضابطہ دیکھا جاتا ہے جس کے کچھ قواعد مقرر ہوتے ہیں کہ جب تک ان کے موافق کام نہ ہو اس کو معتبر نہیں مانا جاتا، چنانچہ تمام زمانہ کے عقلاء کا قانون ہے کہ کوئی بات بے ثبوت نہیں مانی جاتی خواہ واقع میں وہ بات بالکل صحیح ہی ہو، اگر یہ قانون نہ ہو تو دنیا کا نظام ہی بگڑ جائے، ایک شخص دوسرے پر دعویٰ کردے کہ اس نے میرا مال چرایا ہے پس قاضی کو چاہئے کہ اس پر چوری کا جرم قائم کردے اور سزا دے دے، دوسرا دعوی کردے کہ اس نے میرے باپ کو قتل کیا ہے پس قاضی فوراً اس کو قصاص میں مار ڈالے، تو اس طرح ایک دن میں دنیا تہ و بالا ہو جائے۔

دنیا کا نظام قانون و قواعد کی پابندی ہی سے رہ سکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص پر چار آدمیوں نے زنا کی شہادت دی اور یہاں تک کہا کہ ہم نے مرد اور عورت دونوں کو ننگے اور اوپر نیچے دیکھا مگر یہ نہیں کہا کہ دخول ہوتے دیکھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شہادت کو تسلیم نہیں کیا اور مدعی علیہ پر زنا کو ثابت نہیں کیا بلکہ ان گواہوں کو جھوٹا قرار دیا اور ان پر حد قذف و (تہمت لگانے کی سزا) جاری کی، اس کی وجہ کیا تھی؟ یہی کہ ضابطہ پورا نہ ہوا، اور شہادت کے جو شرائط تھے اس کا ایک جزء رہ گیا وہ یہ ہے کالمیل فی المکحلة (جیسے سلائی سرمہ دانی میں) دیکھا ہو، حالانکہ ظاہر تو یہی ہے کہ جب مرد اور عورت ننگے ہو چکے تھے تو زنا بھی ضرور واقع ہوا ہو، جب ایسا موقع تھا کہ ننگے ہوسکیں تو زنا سے کون سا مانع موجود تھا، یہ بات بظاہر یقین کے قریب ہی تھی لیکن اس پر بھی جب کہ آنکھ سے (دخول ہوتے) نہ دیکھا تو گواہوں پر حد قذف (تہمت لگانے کی سزا) لگائی گئی۔[1]

---

[1] الاسلام الحقیقی ص ۱۸۸ التبلیغ ص ۲۵

مثال سے وضاحت

اس کی ایسی مثال سمجھ لو کہ جنتری سے اگر ۲۹ رکا چاند ثابت ہوا، خواہ وہ اپنے قاعدہ میں صحیح ہی ہو مگر شریعت نے اس کو حجت نہیں قرار دیا، کوئی بیٹا اپنے باپ کے معاملہ میں گواہی دے جس میں باپ کا نفع ہو گو وہ بیٹا کتنا ہی بڑا متقی اور سچا ہو مگر اس گواہی میں اس کے قول کو حجت نہیں قرار دیا گیا، گو اسی اجلاس پر اگر دوسرے شخص کے معاملہ میں وہ شہادت دے تو فوراً قبول کر لی جائے گی۔

یا مثلاً اہل سلطنت (وحکومت) نے باوجود یکہ تار کو بعض امور میں حجت ٹھہرایا ہے لیکن اگر کوئی شخص عدالت میں اپنی شہادت تار کے ذریعہ بھیج دے گو پورا یقین ہو کہ اسی شخص کا تار ہے مگر قبول نہ کیا جائے گا۔

آخر شریعت ایک قانون ہے کیا اس کو حق نہیں کہ جن دفعات کو اپنے محکومین کے لئے قرین حکمت سمجھے تجویز کر دے باقی یہ اس کے ذمہ نہیں کہ ان حکمتوں کا سبق بھی سب کے سامنے دہرایا کرے، کیونکہ اصل مقصود عمل ہے وہ ان حکمتوں کے ظہور پر موقوف نہیں۔[۱]

قانون کے بغیر دنیا کا نظام نہیں چل سکتا

واقعی قانون بڑی چیز ہے اگر ہر بات میں واقعیت (اور حقیقت) پر نظر رکھی جائے تو دنیا کا کام چل ہی نہیں سکتا کسی کو کسی مال کا مالک کہا جاتا ہے تو کیا اس پر کوئی ایسی دلیل ملتی ہے جس میں جانب مخالف (یعنی دوسرا) احتمال ہی نہ ہو، بہت سے بہت یہ کہ مثلاً جائداد کی تحریر یعنی بیع نامہ (رجسٹری) موجود ہے مگر کیا اس میں کسی درجہ میں یہ احتمال نہیں ہے کہ فرضی اور جعلی ہو، ایسے واقعات تو بہت ہوتے ہیں، شاید کوئی کہے کہ رجسٹری شدہ ہے اور سرکاری مہر اس پر موجود ہے (پھر کیا شبہ)

۱؎ اصلاح انقلاب ۲ ر ۲۲۷

میں کہتا ہوں کہ اس میں بھی کسی درجہ میں احتمال نکالا جا سکتا ہے کہ رجسٹرار نے کوئی کثیر رقم (رشوت) لے کر مہر لگا دی ہو، اب شاید کسی کو خیال ہو کہ اس پر تو شہادتیں موجود ہیں میں کہتا ہوں کہ جیسے (فرضی) بیع نامہ بن سکتا ہے، شہادتیں بھی (فرضی) بن سکتی ہیں، غرض احتمال کی بڑی گنجائش ہے، دنیا کا کوئی کام ایسا نہیں ہے جس کے ثبوت میں کوئی قریب یا بعید احتمال نہ نکالا جا سکے، سو اگر واقعیت پر نظر رکھی جائے تو تمام کام بند ہو جائیں گے، لامحالہ قانون ہی کو اختیار کرنا پڑے گا۔[1]

احکام فقہیہ قوانین شرعیہ ہیں

فقہ کے بہت سے احکام کا یہی مبنیٰ (بنیاد) ہے کہ بسا اوقات ضابطہ کے درجہ میں ایک حکم کو ثابت مانا جاتا ہے خواہ واقع میں کچھ بھی ہو، مثلاً دو عادل آدمی گواہی دیں کہ ہم نے ۲۹ ر کو چاند دیکھا ہے تو اب رمضان یا عید کو ثابت مانا جائے گا (جب کہ ساری شرطیں پائی جائیں) اگرچہ انہوں نے جھوٹی ہی گواہی دی ہو۔

اسی طرح بسا اوقات ایک حکم کو منفی مانا جاتا ہے خواہ واقع میں وہ ثابت ہی ہو، مثلاً ایک شخص کا ایک بچہ ہونے پر تہمت لگانے سے لعان ہوا تو اس بچہ کے نسب کی اس شخص سے نفی کی جائے گی، خواہ وہ بچہ واقع میں اسی کا ہو، اس کی سینکڑوں نظیریں موجود ہیں۔

مثلاً کسی عورت کے بچہ پیدا ہوا اور اس کا شوہر مدت سے غائب ہے تو اس بچہ کو ولد الحرام نہ کہا جائے گا، جب تک کہ اس کا شوہر انکار نہ کر دے کہ یہ میرا بچہ نہیں ہے، صرف انکار ہی نہیں بلکہ لعان ہوگا............ اور اگر اس نے لعان کو منظور نہ کیا تو انکار کے باوجود اسی کا کہا جائے گا، اور قاضی اس انکار کو نہیں مانے گا اور بچہ کو مجہول النسب حرامی نہ کہا جائے گا اور نسب کے تمام احکام جیسے، میراث وغیرہ سب کو جاری کرے گا، غرض جب تک لعان نہ ہو اس وقت تک نسب ثابت رہے گا خواہ شوہر حاضر

---

[1] الاسلام التحقیقی التبلیغ ۱۰۰/۲۴

ہو اور نسب کا انکار نہ کرے اور خواہ غائب ہو، ہر حالت میں نسب ثابت ہوگا، اور ثابت ہونے کے معنی وہی ہوں گے جو اوپر ذکر کیے گئے کہ قانوناً ثابت ہوگا، (کیونکہ شرعی قانون ہے کہ) فراش کے ہوتے ہوئے نسب کو دوسری طرف نہیں لے جاسکتے، یعنی جب تک کہ میاں بیوی کا تعلق موجود ہے نسب کو ثابت ہی کہیں گے۔

الغرض کتب فقہ سے اور ادلہ شرعیہ سے یہ ثابت ہے کہ اس صورت میں جب کہ مرد دس ابرس سے باہر ہے اور اس کی عورت کے بچہ پیدا ہوا ہو تو یہ بچہ مجہول النسب نہیں بلکہ اس کا نسب اس شخص سے مانا جائے گا اور تمام احکام نسب کے جاری ہوں گے۔

اس حکم میں تعجب کیا جاتا ہے کہ یہ کیسا حکم ہے؟ سو اس تعجب کا رفع کرنا گو کسی طرح ہمارے ذمہ نہیں مگر میں تبرعاً اس کو بھی حل کر رہا ہوں کہ اس کے کہنے کا کہ "یہ بچہ اس شوہر کا" ہے یہ مطلب نہیں ہے کہ حقیقت میں اس کا ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ قانون میں اس کا ہے، اب سارے اشکالات اور تعجب رفع ہوگئے۔

اور نسب جب بھی ثابت ہوگا اس کا ثبوت قانونی ہی ہوسکتا ہے کیونکہ اس کی بناء بالکل ایک خفی (پوشیدہ) امر یعنی جماع پر ہے، لہٰذا اس کے ثبوت کے لئے اس کے ظاہری ذریعہ ہی کو کافی مانا جائے گا یعنی نکاح کو۔

اور میں ترقی کر کے کہتا ہوں کہ جس کو بالاتفاق صحیح النسب کہا جاتا ہے اور اس کے باپ کی طرف منسوب کرتے ہیں اس میں بھی تو یہی ماننا پڑتا ہے کہ ظاہری سبب یعنی نکاح موجود ہے، اس وجہ سے حقیقی سبب یعنی جماع کو بھی مان لیا گیا اور اس کی نسبت نکاح کرنے والے کی طرف کی گئی، اور اس کو باپ کہا گیا ورنہ یہ علم کیسے ہو کہ بچہ واقع میں کس کا ہے، حقیقی سبب کو (یعنی جماع کرتے) تو کسی نے دیکھا ہی نہیں اور ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ شوہر کے ہوتے ہوئے بھی دوسرے کا حمل ہوگیا، غرض اس کا یقینی علم کسی طرح نہیں ہوسکتا کہ یہ بچہ اپنے باپ ہی کا ہے، اس کا علم تو اللہ تعالیٰ کو ہے یا میاں بیوی کو ہے، باقی دوسرے لوگ جس کو صحیح النسب مانتے ہیں اس کی نسبت کون سا

یقینی علم رکھتے ہیں سوائے اس کے کہ اس قاعدہ کو مان لیں کہ جائز طریقہ اور ذریعہ نسبت کا ہوتے ہوئے کسی کی طرف بدگمانی جائز نہیں اور بشرط امکان نسبت باپ ہی کی طرف کی جائے گی، اور اس صورت کا امکان ثابت ہے، مثلاً استخدام جن (یعنی جنات کے واسطہ سے) ایسا ہوسکتا ہے یعنی جن کسی کے تابع ہوں اور اس نے عورت کو وہاں پہنچادیا، یا مرد کو یہاں لے آیا، یعنی عورت کو مرد کے پاس پہنچادیا، یا مرد کو عورت کے پاس پہنچادیا اور حمل ہوگیا اور بچہ ہوا، جنوں کا وجود ثابت ہے اور (اس طرح کے تصرفات بھی ثابت ہیں) یہ صورت بعید سہی مگر امکان کے درجہ میں ضرور ہے۔

غرض نسب کے بارے میں سوائے اس کے کچھ نہیں کہہ سکتے کہ جائز ذریعہ ہوتے ہوئے اس کو باپ کے ساتھ ملحق کرنا چاہئے خواہ حقیقت میں کچھ بھی ہو، اب اچھی طرح سمجھ میں آگیا ہوگا کہ اس کے معنی کیا ہیں کہ وہ بچہ جس کا باپ عرصہ سے غائب ہے اسی کا باپ ہے، وہ معنی یہی ہیں کہ قانون میں اس کا بیٹا ہے گو حقیقت میں کچھ بھی معلوم نہیں، اور یہی مطلب ہے **الولد للفراش** کا، لیجئے عقلاً بھی ثابت ہوگیا کہ شرعی اصول کس قدر صحیح ہیں، شریعت کوئی بچوں کا کھیل نہیں ہے، ذرا سوچ سمجھ کر بات کہنی چاہئے، اب تو معترض صاحب کو لینے کے دینے پڑ گئے ہوں گے کیونکہ اس شبہ سے تو اپنے ہی نسب میں کلام ہوگیا۔[1]

قانون شریعت ہمارے لئے رحمت ونعمت ہے

شریعت کا قانون ہمارے لئے کس قدر نعمت ہے اگر شریعت کا قانون نہ ہوتا تو زندگی گزارنا مشکل ہوجاتا، مثلاً ہر شئی کے مالک حقیقی تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں مگر (شرعی قانون کے تحت) جس شئی کے متعلق فرمادیا کہ یہ تمہاری ہے تو برائے نام نہیں کیا بلکہ اس میں تصرف کا اختیار بھی دے دیا ہے خواہ اس شئی کو استعمال کرو یا کسی کو دے دو یا بیچ دو، ہمارے نزدیک سب معتبر ہے اگر تم کسی کو دے دو گے تو ہم بھی یہی کہیں گے کہ اب یہ شئی

[1] الاسلام التحقیقی ملحقہ التبلیغ ۲۴/۹۶-۹۸

اس شخص کی ہوگئی، کیا ٹھکانا ہے اس رحمت کا، اگر یہ قانونِ شریعت نہ ہوتا تو زندگی گزارنا مشکل ہوجاتا یعنی اگر یہ قانون مقرر نہ کیا جاتا تو حقیقت کا مقتضی تو یہ تھا کہ کوئی شخص کسی شئے کا مالک نہ ہوتا کیونکہ واقع میں اللہ تعالیٰ ہی سب کے مالک ہیں اس صورت میں ہر شخص کو اختیار ہوتا کہ جس شئی سے چاہے نفع اٹھائے، میں تمہارے پاس کی چیز چھین لیتا تم میری چیزیں لے بھاگتے، اگر ایسا ہوتا تو تمام عالم میں فساد برپا ہوجاتا، روک تو کچھ ہوتی نہیں، تم میری چیز لے لیتے میں تمہاری چیز لے لیتا، کوئی کسی کے مکان پر قابض ہوجاتا، کوئی کسی کا مال لے بھاگتا، کوئی کسی کو قتل کردیتا اور یہ کتنا بڑا مفسدہ تھا۔

امن کی صورت یہی ہوسکتی ہے کہ شریعت کا قانون جاری ہو، اور اس نسبت کی حفاظت کی جائے، کہ فلاں شئی میری ہے اور فلاں شئی زید کی اور فلاں مکان اس شخص کا اور فلاں جائداد عمرو کی ہے۔

یہاں سے معلوم ہوا ہوگا کہ شریعت کیا چیز ہے کہ اس نے بڑے بڑے مفاسد کو روک رکھا ہے، واقعی شریعت کی قدر کرنی چاہئے کہ اس نے کتنے بڑے فساد کو روکا ہے، کہاں ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ شریعت کوئی چیز نہیں۔[1]

قانون الٰہی اور علماء کی ذمہ داری

قرآن مجید قانون الٰہی ہے (جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے): وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ ط فَاُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ط اور جو شخص خدا تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے (بلکہ غیر حکم شرعی کو قصداً شرعی حکم بتلا کر اس کے موافق حکم کرے) سو ایسے لوگ بالکل کافر ہیں، سو ایسے لوگ بالکل ستم ڈھا رہے ہیں یعنی برا کام کر رہے ہیں۔[2]

قرآن قانون الٰہی ہے اور علماء کا کام وہ ہے جو وکیلوں کا ہوتا ہے، وکیل

---

[1] التوکل ملحقہ تدبیر و توکل ص ۸۰ ص ۷۸ [2] بیان القرآن ۳/۳۵، مائدہ

صرف یہ بتلاتا ہے کہ یہ امر قانون کے موافق ہے یا خلاف ہے اس سے زیادہ وکیل کا کام کچھ بھی نہیں، مثلاً یہ کہ اس سے قانون کی لِـــم (علت اور وجہ) پوچھی جائے، اسی طرح علماء کا اس سے زیادہ کچھ کام نہیں کہ جس بات کے متعلق شبہ ہو کہ یہ قانون کے خلاف تو نہیں اس کو علماء سے پوچھ لو وہ قانون الٰہی کے موافق یا مخالف ہونے کو واضح کردیں گے، ان کا یہ کام نہیں ہے کہ اس قانون کی علت بھی بتلادیں، نہ ان کا یہ کام ہے کہ تمام سائنس کی تحقیق کو قرآن میں داخل کردیں، نہ ان کا یہ کام ہے کہ قومی کاموں میں حصہ لیں نہ یہ کہ اس کے لئے چندہ کریں، ان کا کام صرف قانون الٰہی کو سمجھنا ہے اور ان سے یہی پوچھنا بھی چاہئے کہ یہ بات قانون الٰہی کے خلاف تو نہیں ہے۔[1]

حُکّام اور علماء کی ذمہ داری

سلاطین (حکام) سے تو میں یہ کہتا ہوں کہ وہ اپنے حدود میں کوئی حکم اس وقت تک نافذ نہ کریں جب تک اہل حق علماء سے استفتاء نہ کرلیں۔

اور علماء سے یہ کہتا ہوں کہ وہ نفاذ کے بعد اس پر کار بند ہوں، (یعنی عمل کریں اور تائید کریں) اگر یہ دونوں کام اس طرح جمع ہوجائیں تو مسلمانوں کی فلاح و بہبودی کی صورت نکل آئے اور ان کی ڈوبتی ہوئی کشتی ساحل پر آلگے، ورنہ اللہ ہی حافظ ہے۔[2]

علماء قانون ساز نہیں قانون داں ہیں

ہم احکام (وقوانین کے) واضع نہیں بلکہ عالم قانون ہیں (یعنی قانون ساز نہیں بلکہ قانون کے جاننے اور بتلانے والے ہیں) جس میں علت کا جاننا ضروری نہیں۔

جیسے وکلاء کہ قانون کے جاننے والے ہوتے ہیں ان کو قانون کی علت معلوم ہونا ضروری نہیں، نہ وہ اس کا دعوی کرتے ہیں تو اگر ان سے کوئی قانون کی علت

---

[1] غایۃ النجاح ملحقۃ التبلیغ: ۱۶۹/۱۳ [2] ملفوظات ۳۲۱/۳، اصلاح المسلمین ص ۵۲۶

دریافت کرنے لگے تو وہ یہ کہہ کر چھوٹ جائیں گے کہ ہم قانون کے عالم ہیں قانون کے واضع نہیں، اور قوانین کی علت واضع قانون سے دریافت کیجئے اسی طرح علماء واضع قانون نہیں بلکہ قانون کے عالم ہیں واضع قانون حق تعالیٰ ہیں تو علماء سے قوانین کی علت دریافت کرنا بھی سخت غلطی ہے۔[۱]

اسلامی قوانین کی اہمیت

ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے ان کاموں کی حکمت بھی ہماری سمجھ میں نہیں آتی جو ہمارے جیسے آدمی کے تجویز کیے ہوئے ہیں، بہت سے قانونی احکام ایسے ہیں جن کی وجہ ہم کو معلوم نہیں اور ظاہراً ہماری مصلحت کے خلاف بھی ہیں اور بسا اوقات ان سے ہم کو نقصان بھی پہنچ جاتا ہے مگر ان کی وجہ پوچھنے کا کبھی حوصلہ نہیں ہوتا، بلکہ دل میں اطمینان ہوتا ہے کہ ظاہر میں یہ حکم خلاف مصلحت معلوم ہوتا ہے، اور ہم کو اس سے کچھ نقصان بھی ہے مگر واقع میں اس میں کوئی مصلحت ہوگی اور کوئی ضرورت ہوگی جس کی وجہ سے عقل مندوں کی ایک جماعت نے اس قانون کو پاس کیا ہے۔

حیرت کی بات ہے کہ آدمیوں کے بنائے ہوئے احکام پر تو اطمینان ہو اور ان میں کسی تعلیل وحجت کی ضرورت نہیں حالانکہ ان کے نقصان کا خود بھی مشاہدہ کرتے ہیں اور خداتعالیٰ کے احکام پر اطمینان نہ ہو حالانکہ ان کا علیم وحکیم ہونا بھی تسلیم ہے اور ساتھ ہی اس کے ان کا ماں باپ سے زیادہ مہربان اور رؤف رحیم ہونا بھی مسلم ہے جس کا مقتضی یہ ہے کہ کوئی حکم غیر حکیمانہ ہرگز نہ ہوگا کیونکہ علیم وحکیم ہیں، اور ہمارے واسطے خلاف مصلحت بھی نہ ہوگا، کیونکہ مہربان اور رحیم ہیں، مگر غضب ہے کہ ان احکام کو ایسی بے قدری سے دیکھا گیا کہ کسی اپنے برابر والے کے حکم کو بھی اس نظر سے نہیں دیکھ سکتے، ہر حکم کی وجہ پوچھی جاتی ہے اور اس کی حکمت خود تراش کر اس پر حکم کی بنا کی جاتی ہے۔[۲]

---

[۱] دعوات عبدیت ۲۰/۱۴ [۲] الاسلام الحقیقی ملحقہ محاسن اسلام ص ۵۰۱

اللہ تعالیٰ مثل بادشاہ کے ہیں (تمام بادشاہوں کے بادشاہ ہیں) ہم لوگ مثل غلام کے ہیں، محرمات شرعیہ (یعنی جن چیزوں کو شریعت نے جرم قرار دیا ہے) ان کی مثال بادشاہی چیزوں کی طرح ہے، مثلاً بادشاہ نے فرمایا کہ ان چیزوں کو ہاتھ مت لگاؤ تو بس جن چیزوں کے چھونے سے منع کیا ہے ان کو ہرگز نہ چھونا چاہئے، اگرچہ سب چیزیں بادشاہ کی ہیں، مگر منع کرنے کی وجہ سے ان کو چھونا ہرگز درست نہ ہوگا، اور بلا اجازت چھولے گا تو مجرم قرار دیا جائے گا اسی طرح اللہ تعالیٰ مثل بادشاہ کے ہیں اور ہم لوگ مثل غلام کے ہیں (وہ جو چاہیں حکم دیں غلام کو اس کی اطاعت کرنا ضروری ہے)۔[1]

شرعی احکام کی دو قسمیں

شرعی احکام (وقوانین) کی دو قسمیں ایک تو اصول دوسرے فروع، اور مذہب کا اصل مدار اصول ہی پر ہے، پس اصول کو دلائل عقلیہ ونقلیہ کے ساتھ مدلل ہونا چاہئے اور فروع کے لئے بھی اگرچہ حقیقت میں عقلی دلائل اور اس کے اسرار موجود ہیں لیکن ہم کو ان اسرار پر مطلع نہیں کیا گیا، (اور بعض احکام میں اشارہ کر بھی دیا گیا ہے) اصول سے مراد توحید، رسالت، رسول، حقیقت کلام اللہ ہیں، تو ان سب پر عقلی دلائل پیش کرنا ضروری ہے باقی فروع (جزوی مسائل وقوانین) کے لئے اسی قدر کافی ہے کہ خدا تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس حکم کو نازل فرمایا، اور آپ نے اس کی تبلیغ فرمائی، اور اگر کسی فرعی مسئلہ کی عقلی دلیل منکشف ہو جائے تو یہ تبرع ہے۔

مثلاً آج کل ہندوستان میں جارج پنجم کی حکومت ہے اور اس کے قوانین پورے ملک میں جاری ہیں تو یہاں دو باتیں ہیں ایک یہ کہ وہ بادشاہ ہیں یا نہیں اور پھر بادشاہ ہیں تو یہ ان کے قانون میں ہے یا نہیں تو اس کے لئے تو عقلی دلائل کی ضرورت ہے۔

---

[1] دعوات عبدیت

دوسری بات یہ کہ ان قوانین کی کیا مصلحت ہے؟ تو ان قوانین پر عمل کرنا اس پر موقوف نہیں، ان قوانین پر عمل کرنے کے لئے تو اس کی ضرورت ہے کہ ہم جارج پنجم کے بادشاہ ہونے کے عقلی دلائل تلاش کریں اور آثار وغلبہ سے اس کو سمجھیں، لیکن اگر ہم اس کو بادشاہ مان لیں تو پھر سب قوانین پر عمل کرنا ضروری ہوگا، اس میں اس کا انتظار نہ کیا جائے گا کہ ہر قانون کی علیحدہ علیحدہ علت ہم کو معلوم ہو بلکہ اگر کسی مقدمہ میں جج فیصلہ کردے اور مدعی علیہ صرف قانون کی علت معلوم نہ ہونے کے وجہ سے عمل کرنے میں کوتاہی کرے تو وہ مجرم اور سزا کا مستحق ہوجائے گا، اسی طرح قوانین الٰہیہ (یعنی شرعی احکام میں) بھی سمجھنا چاہئے[1]۔

بدلتے ہوئے حالات میں جدید مسائل کا استنباط

ہر زمانہ میں ہزاروں ایسی جزئیات اور نئی نئی صورتیں پیش آتی ہیں جن کا کوئی حکم ائمہ مجتہدین سے منقول نہیں، فقہاء نے اس کی تصریح نہیں فرمائی، اور علماء خود اجتہاد کرکے ان کا جواب بتلاتے ہیں، اگر اجتہاد کا دروازہ بالکل بند ہوگیا اور اب کسی کا دماغ اجتہاد کے قابل نہیں تو کیا ایسے نئے نئے مسائل کا جواب شریعت سے نہیں ملے گا؟ یا ان کے مسائل کے جواب کے لئے کوئی نیا نبی آسمان سے اترے گا؟

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ سے معلوم ہوتا ہے کہ دین کی تکمیل ہوچکی، اگر اجتہاد کا دروازہ بالکل بند کردیا جائے تو پھر شریعت کی تکمیل کس طرح مانی جائے گی؟ کیونکہ ظاہر ہے کہ بہت سے مسائل ایسے ہیں کہ ان کا جواب کتب فقہ میں مذکور نہیں نہ ائمہ مجتہدین سے کہیں منقول تو ایسے مسائل کا شریعت میں کوئی بھی جواب نہیں۔

فقہاء رحمہم اللہ کے اس قول کا یہ مطلب نہیں کہ چار سو سال کے بعد اجتہاد بالکل بند ہوگیا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اجتہاد فی الاصول کا درواہ بند ہوگیا اور اجتہاد فی الفروع

---

[1] ملفوظات دعوات عبدیت ۱۴/۱۹

اب بھی باقی ہے اور قیامت تک باقی رہے گا، اگر اجتہاد فی الفروع بھی اب نہ ہو سکے تو شریعت کے نامکمل ہونے کا شبہ ہوگا جو کہ بالکل غلط ہے، شریعت میں کسی قسم کی کمی نہیں، قیامت تک جس قدر صورتیں پیش آتی رہیں گی سب کا جواب ہر زمانہ کے علماء شریعت سے نکالتے رہیں گے کیونکہ یہ جزئیات اگر کتب فقہ میں نہیں تو اصول وقواعد تو سب پہلے مجتہدین بیان کر چکے، جن سے قیامت تک کے واقعات کا حکم معلوم ہو سکتا ہے، یہ ائمہ مجتہدین کا کمال تھا کہ حدیث وقرآن میں غور کر کے ایسے اصول وقواعد سمجھے جو قیامت تک کے جزئیات کے لئے کافی ہیں کوئی مسئلہ ایسا پیش نہیں آ سکتا جس کا جواز وعدم جواز ان اصول سے نہ نکلتا ہو۔

بلکہ ان حضرات نے صرف اصول وقواعد پر اکتفا نہیں کیا جزئیات بھی اس قدر نکال کر بیان کر گئے ہیں کہ بہت ہی کم کوئی مسئلہ ایسا ہوتا ہے جس کو صراحۃ یا دلالۃ بیان نہ کر گئے ہوں، اور اگر کوئی شاذ ونادر ایسا معلوم ہوتا ہے جو فقہاء نے بیان نہیں کیا تو کبھی مفتی کی نظر کی کوتاہی ہوتی ہے کہ اس کو سب مواقع پر عبور نہیں ہوا، یا فہم کی کمی ہوتی ہے کہ وہ مسئلہ عبارت سے نکل سکتا ہے، مگر مفتی صاحب کے سمجھ میں نہیں آیا۔[1]

اسلامی احکام وہی معتبر ہیں جو ائمہ مجتہدین علماء راسخین نے سمجھے اور بیان کئے ان کی مخالفت اللہ ورسول کی مخالفت ہے

قرآن کلام شاہی ہے حق تعالیٰ شانہ احکم الحاکمین کا کلام ہے اس کے سمجھنے کے لئے ہر ایک کی عقل کافی نہیں، قرآن کے لئے ظہر وبطن ہے بعض بطون تو ایسے ہیں جن کو علماء ہی سمجھ سکتے ہیں، عوام نہیں سمجھ سکتے، اور بعض بطون ایسے ہیں جن کو سب علماء بھی نہیں سمجھ سکتے بلکہ خاص خاص علماء ہی سمجھتے ہیں یعنی مجتہدین اور بعض کو مجتہدین بھی نہیں سمجھتے بلکہ انبیاء ہی سمجھتے ہیں اور وہ بھی وحی کے ذریعہ سے۔[2]

---

[1] اشرف الجواب ۳۱۲/۲ [2] وعظ الجمعین بین النفعین ملحقہ موت وحیات ص ۲۷۵

(خلاصہ یہ کہ) قرآن قانون الٰہی ہے اور علماء کا کام وہ ہے جو وکلاء کا کام ہوتا ہے کہ وکیل صرف یہ بتلاتا ہے کہ یہ امر قانون کے موافق ہے یا خلاف اس سے زیادہ وکیل کا کام کچھ نہیں ہوتا، مثلاً اس سے قانون کی علت پوچھی جائے۔[1]

میں ایک مثال سے اس کی وضاحت کرتا ہوں۔ دیکھئے!

''قانون'' وہ ہے جس کو پارلیمنٹ نے تجویز کیا ہے اور اس کے معنی (ومطلب) وہ (معتبر) ہیں جس کو جج سمجھتے ہیں کیونکہ آپ سے براہ راست تو خط وکتابت ہی نہیں کہ وہ خود آپ سے اس کے معنی بیان کرتے، پس جن لوگوں کو انہوں نے قانون فہمی کا اہل سمجھ کر عہدہ دیا ہے وہ جو معنی قانون کے بیان کریں گے اس کو ماننا پڑے گا کہ قانون کے اصل یہی معنی ہیں۔

دیکھئے جب ایک ہائی کورٹ کا جج ایک فیصلہ دیتا ہے تو کیا اس وقت آپ کا یہ کہنا قابل قبول ہوگا کہ قانون کے یہ معنی نہیں جو تم نے سمجھے؟ ہرگز نہیں اور اگر ایسا کرے گا تو اس کو قانون کا مخالف قرار دیا جائے گا اور اس کے لئے جیل کی سزا تجویز کی جائے گی۔

دیکھئے ہائی کورٹ کے جج قانون کے سمجھنے والے تسلیم کر لئے گئے ہیں اور وہ قانون کے معنی بیان کریں گے اس کی مخالفت قانون ہی کی مخالفت قرار دی گئی ہے کیونکہ پارلیمنٹ کے حکام ہر مقدمہ کا فیصلہ خود تو نہیں کرتے بلکہ وہ اصول کلیہ (قانون) بنادیتے ہیں اس لئے قانون کے سمجھنے والے ہائی کورٹ کے جج قرار دیئے گئے ہیں تو اگرچہ ہائی کورٹ کی مخالفت کرنے والا کہہ سکتا ہے کہ میں پارلیمنٹ کے خلاف نہیں کرتا بلکہ جو یہ اس قانون کے معنی بیان کرتے ہیں اس کے خلاف کرتا ہوں مگر اس کا یہ عذر نہیں سنا جائے گا، اور اس کو پارلیمنٹ کا مخالف سمجھا جائے گا۔

بس اسی طرح حضرات ائمہ مجتہدین چونکہ قرآن وحدیث کے سمجھنے والے مان لیے گئے ہیں، اس لئے ان کی مخالفت خدا اور رسول کی مخالفت ہے۔

---

[1] غایۃ النجاۃ فی آیۃ النکاح ملحقہ حقوق الزوجین ص ۴۸۹

مجتہدین کو اللہ تعالیٰ نے ایک خاص شان عطا فرمائی ہے، خدا نے مجتہدین میں ایک کمال پیدا کیا ہے جو ہم لوگوں میں نہیں ہے۔

عوام وعلماء اور مجتہدین کی مثال

اس تفاوت کی وجہ سے عوام کی تو ایسی مثال ہے جیسے عام رعایا اور علماء کی شان ایسی ہے جیسے وکلاء اور مجتہدین کی مثال ایسی ہے جیسے ہائی کورٹ کے جج، پس ایک رعیت کو ہائی کورٹ کے جج بلکہ ایک معمولی جج کی مخالفت جائز نہیں تو عوام کو علماء کی مخالفت کب جائز ہوگی، میں یہ نہیں کہتا کہ علماء سے غلطی نہیں ہوتی، بلکہ غلطی ہو جاتی ہے مگر اس کا پکڑنا عوام کا کام نہیں بلکہ علماء ہی کا کام ہے اور جب تک ایک متدین عالم کا فتویٰ بلا تعارض موجود ہے عامی کے ذمہ واجب ہے کہ اس کا اتباع کرے۔

عوام کو علماء اور مفتیوں کی مخالفت جائز نہیں، اتباع واجب ہے

پس معلوم ہوا کہ علماء کی مخالفت کسی طرح جائز نہیں حتیٰ کہ اگر آپ کے سامنے حدیث کا ترجمہ بھی موجود ہو تب بھی آپ کو علماء کی مخالفت جائز نہیں کیونکہ ترجمہ سمجھنے کے لئے بھی علم کی ضرورت ہے جیسے کہ قانون کا ترجمہ ہو گیا ہے مگر پھر بھی کوئی شخص جج کی مخالفت میں اپنی رائے پیش نہیں کر سکتا گو وہ کسی قانون کی کتاب کے حوالہ کے ساتھ ہو، اور اگر کرے تو اب بھی اس کا وہی حال ہوگا جو قانون کا ترجمہ نہ ہونے کی حالت میں ہوتا یعنی قانون کا مخالف قرار دیا جائے گا، تو اسی طرح اگر چہ حدیث کا ترجمہ بھی ہو گیا، مگر پھر بھی آپ کو اجتہاد کرنا اور علماء سے مزاحمت کرنا جائز نہیں اور جس طرح حکام کی مخالفت کرنے والا حقیقت میں گورنمنٹ کی مخالفت کرنے والا ہے، اسی طرح علماء کی مخالفت کرنے والا حضور کی مخالفت کرنے والا ہے۔

پس عقلی طور پر یہ ثابت ہوگیا کہ علماء کا اتباع آپ کو ضروری ہے اور وہ جو احکام بتاتے ہیں وہ درحقیقت خدا اور رسول کے احکام ہیں، پس جب یہ خدا ورسول کے احکام ہیں تو ہر مسلمان کو ان کا اتباع کرنا چاہئے۔[۱]

غیر مجتہد کو قرآن وحدیث کے ظاہری مفہوم پر عمل کرنا درست نہیں

خوب سمجھ لینا چاہئے کہ (احکام شرعیہ) میں نہ رائے محض معتبر ہے اور نہ کسی آیت اور حدیث کے ظاہری مفہوم پر غیر مجتہد کو عمل درست ہے اور نہ عامی کو محض مطالعہ فقہ کا کافی ہے، بعد انقراض زمانۂ اجتہاد کے عالم کو کتب فقہیہ کا اتباع اور عامی کو علماء سے استفسار کر کے عمل کرنا واجب ہے، بے علمی میں بعض اوقات قصد ہوتا ہے قرآن وحدیث وفقہ کے اتباع کا اور لازم آجاتا ہے اتباع اپنی رائے اور ھویٰ کا۔[۲]

جدید مسائل کا استنباط کون لوگ کرسکتے ہیں

جن جزئیات کا وقوع اس زمانہ میں نہیں ہوا تھا اور فقہاء نے اس کی تصریح نہیں فرمائی ایسے جزئیات کا انطباق ان کے قواعد مدونہ پر جائز ہے، اور ایسے لوگ ہر زمانہ میں موجود رہتے ہیں ورنہ شریعت کو کامل نہیں کہہ سکیں گے۔[۳]

اس طرح کی پیش آمدہ نئی صورتوں کو مجتہد اور متدین علماء سے دریافت کریں اور اجتہاد سے میری مراد یہ ہے کہ وہ فقہاء کے اقوال کو واقعات پر صحیح طور پر منطبق کرسکتا ہو، اور یہ اجتہاد ابھی ختم نہیں ہوا بلکہ قیامت تک رہے گا۔

اور تدین سے مراد یہ کہ اغراض کا تابع نہ ہو کہ کھینچ تان کرنا جائز کو حد جواز میں لائے۔[۴]

---

[۱] اتباع المنیب ملحقہ نظام شریعت ص ۱۹۹، ۲۰۰ وص ۲۰۶ [۲] اصلاح انقلاب ص ۹۹ ج ۱

[۳] دعوات عبدیت ص ۱۰۳ [۴] انفاس عیسیٰ ص ۱۸۰ ج ۱

(اور پیچیدہ اہم اور جدید مسائل) کا جواب تو محققین کی جماعت کے مشورے سے دیا جانا مناسب ہے دیوبند (یا کسی دینی مدرسہ کے دارالافتاء اور علماء محققین) سے رجوع فرمایا جائے۔ ۱

اجتہاد ہر شخص کا کام نہیں ہے جس کا جی چاہے چند اصطلاحات یاد کر کے مسند ارشاد پر متمکن ہوجائے بلکہ یہ اس شخص کا کام ہے کہ ظاہری ضروری علم کے ساتھ مدد خداوندی بھی اس کے ساتھ ہو، اور اس کی علامت یہ ہے کہ علماء امت نے اس کے اقوال کو قبول کرلیا ہو اور علماء کا گروہ اس کی طرف متوجہ ہو۔ ۲

ضروری تنبیہ

جن جزئیات کو فقہاء متقدمین مستخرج کر چکے ہیں ان کا استخراج اب جائز نہیں کیونکہ ضرورت نہیں، وجہ اس کی یہ ہے کہ حضرات سلف علم میں، فراست میں، تقوی میں زہد میں، جہد فی الدین میں غرض سب باتوں میں ہم سے بڑھے ہوئے تھے، تو تعارض کے وقت ان کا اجتہاد مقدم ہوگا، باقی جزئیہ غیر منصوصہ میں اجتہاد کر کے عمل کرنا جائز (بلکہ واجب) ہے۔ ۳

---

۱ امداد الفتاوی ص ۴۷۷ ج ۲ ۲ اکمال الصوم والعید ملحقہ برکات رمضان ص ۴۶۴
۳ دعوات عبدیت ۱۴/۱۰۴

الباب الثانی

دلائل شرعیہ

اسلامی قوانین کی بنیادیں اور شرعی دلائل چار ہیں

دلائل شرعیہ چار ہیں، (۱) کتاب (۲) سنت[۱] (۳) اجماع امت (۴) قیاس، جو حکم (اور دستور) ان چاروں دلائل میں سے کسی ایک سے بھی ثابت ہو وہ دین میں (اور اسلامی دستور میں) معتبر ہوگا ورنہ رد (ناقابل عمل) ہے، یہ بھی غلطی ہوگی کہ ان چار میں سے کسی ایک کو نہ مانا جائے، اور یہ بھی غلطی ہوگی کہ ان چاروں سے تجاوز کیا جائے۔[۱]

فصل ۱ اجماع کا بیان

اجماع کا ثبوت

امام شافعیؒ سے کسی نے سوال کیا کہ اجماع امت کا حجت شرعیہ ہونا قرآن مجید سے بھی ثابت ہے یا نہیں؟ اس کے جواب کے لئے آپ نے چار مرتبہ کلام مجید ختم کیا جب یہ آیت خیال میں آئی: وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ. (سورہ نساء) جس سے اجماع کا حجت شرعیہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔[۲]

☆ کتاب وسنت سے متعلق تفصیلی کلام دلائل عقلیہ ونقلیہ کی روشنی میں معترضین کے اعتراضات کے جوابات کے ساتھ انشاء اللہ علیحدہ رسالہ میں مرتب کیا جائے گا [۱] دعوات عبدیت الغاء المجازفۃ ۱۵/۱۱۹

[۲] (الافاضات الیومیہ ص ۳۷۱ ج ۹ دعوات عبدیت ص ۱۲۱ ج ۵

اجماع کی حقیت

اجماع کی حقیقت یہ ہے کہ کسی عصر کے جمیع علماء کسی امر دینی پر اتفاق کرلیں اور اگر کوئی عمداً یا خطاً اس اتفاق سے خارج رہے تو اس کے پاس کوئی دلیل محتمل صحت نہ ہو، اور خطا میں وہ معذور بھی ہوگا، غرض مطلقاً عدم شرکت مضر تحقق اجماع نہیں ورنہ قرآن مجید کے یقیناً محفوظ اور متواتر ہونے کا دعوی مشکل ہوجائے گا کیونکہ احادیث بخاری سے ثابت ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ تعالی عنہ (بعض) آیات منسوخۃ التلاوۃ کو داخل قرآن اور حضرت ابودرداء سورۃ واللیل کی آیت ''وَمَا خَلَقَ'' کو اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ معوذتین کو خارج قرآن سمجھتے تھے، حالانکہ ایک ساعت کے اعتبار سے بھی اس کا کوئی قائل نہیں، بلکہ سب اس کو تمام ازمنہ کے اعتبار سے یقینی اور محفوظ سمجھتے رہے، اور چونکہ ان حضرات کو استدلال میں یقیناً غلطی ہوئی اس لئے کسی نے سلفاً وخلفاً اس کو مضر و مخل اجماع نہیں سمجھا، البتہ ان کو بھی شبہ کی وجہ سے معذور سمجھا، وہ حدیثیں یہ ہیں، الخ۔[۱]

ظنی اجماع

یا تو مراد اجماع سے اتفاق اکثر امت ہے اور گو ایسا اجماع ظنی ہوگا، مگر دعوی ظنی کے اثبات کے لئے دلیل ظنی کافی ہے اور ہر اختلاف قادح اجماع نہیں۔[۲]

اجماع کی خاص قسم

پوری امت کا کسی فعل کو ترک کرنا اس کے عدم جواز کی دلیل ہے

قاعدہ اصولیہ ہے کہ تمام امت کا کسی امر کے ترک پر متفق ہونا (یعنی پوری امت کا کسی کام کو نہ کرنا) یہ اجماع ہوتا ہے اس کے عدم جواز پر، چنانچہ فقہاء نے جابجا اس قاعدہ سے استدلال کیا ہے، جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ تعالی علیہم اجمعین بھی

---

[۱] الاقتصاد ص ۳۸ [۲] الاقتصاد ص ۷۰

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی فعل کو ہمیشہ ترک کرنے سے استدلال کرتے تھے، مثلاً وہ فرماتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھی لیکن اس میں اذان وتکبیر نہیں تھی۔

اسی طرح جس شئ کو پوری امت نے ترک کردیا ہو (یعنی اس کام کو نہ کیا ہو) اس کا ترک کردینا واجب ہے، اسی بناء پر فقہاء نے عیدین کی نماز کو اذان وتکبیر کے بغیر کہا ہے، پس اگر یہ قاعدہ تسلیم نہیں ہے تو آج سے عیدین میں اذان اور تکبیر کا بھی اضافہ کردینا چاہئے، اور اگر تسلیم ہے تو اس قاعدہ سے اور جگہ بھی کام لو۔

اختلاف متأخر اجماع متقدم کا رافع نہیں

اس پر ایک شبہ ہوسکتا ہے کہ تمام امت نے عید میلاد النبی کو ترک نہیں کیا اس لئے کہ امتی تو آخر ہم بھی ہیں سو ہم اس کو کرتے ہیں پس اجماع کہاں رہا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اصول فقہ کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ جس امر پر گذشتہ زمانہ میں پوری امت کا اتفاق متحقق ہو چکا ہو، اب اس اتفاق کو بعد کا اختلاف نہ اٹھائے گا، اختلاف متاخر اتفاق متقدم کا رافع نہیں، پس جب تم لوگوں نے اس کو ایجاد نہیں کیا تھا، اس وقت تک تو امت کا اس کے ترک پر اتفاق تھا، اب وہ اتفاق مرتفع نہیں ہوسکتا۔

اس قاعدہ کی ایک جزئی اور ہے وہ یہ کہ علمائے حنفیہ نے نماز جنازہ کا تکرار جائز نہیں رکھا اور دلیل یہ لکھی ہے کہ صحابہ اور تابعین سے ثابت نہیں۔

غرض یہ قاعدہ مسلمہ ہے کہ امت کا کسی امر کو ترک کرنا اس کے عدم جواز کی دلیل ہے، پس بفضلہٖ تعالیٰ اجماع امت سے بھی ثابت ہوگیا کہ یہ عید میلاد النبی بدعت اور امر مخترع ہے اس کا ترک کرنا واجب ہے۔[۱]

---

[۱] وعظ السرور ملحقہ مجمع البحور ص: ۱۷۵

تعاملِ امت بھی اجماع کے ساتھ ملحق ہے

قال فی نور الانوار وتعامل الناس ملحق بالاجماع وفیه ثم اجماع من بعدهم ای بعد الصحابة من اهل کل عصر ،اس سے معلوم ہوا کہ تعامل بھی مثل اجماع کے کسی عصر کے ساتھ خاص نہیں البتہ جو اجماع کا رکن ہے وہی اس میں بھی ہونا ضروری ہے یعنی اس وقت کے علماء اس پر نکیر نہ کرتے ہوں،اسی طرح فقہاء نے بہت سے نئے جزئیات کے جواز پر تعامل سے احتجاج کیا ہے۔

کما فی الهدایة فی البیع الفاسد ومن اشتری نعلا علی ان یحذوه البائع الی قوله یجوز للتعامل فیه فصار کصبغ الثوب وللتعامل جوزنا الاستصناع وفیهافی التسلیم ان استصنع الی قوله للاجماع الثابت بالتعامل . پس اس بناء پر کتاب چھپوانا استصناع میں داخل ہوگا۔واللہ اعلم۔[۱]

اجماع امت کی ایک مثال بیس رکعت تراویح

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعت تراویح اور تین وتر جماعت کے ساتھ پڑھے جاتے تھے یہ روایت مؤطا امام مالک میں گو منقطع ہے مگر عملاً متواتر ہے،امت کے عمل نے اس کو متواتر کر دیا ہے بس عمل کے لئے اتنا کافی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں صحابہ عملاً تراویح کی بیس رکعتیں پڑھتے تھے۔[۲]☆

☆عن یزیدبن رومان انه' قال کان الناس یقومون فی زمان عمر بن الخطاب فی رمضان بثلاث وعشرین رکعة(مؤطا مالک)ولما کانت عمر بن خطاب رضی الله عنه جمعهم علیٰ امام واحد فصلیٰ بهم عشرین رکعة فلم یعارض فی ذالک احد فکان اجماعا من عصر عمر رضی الله عنه الیٰ یومنا هٰذا(فقه العبادات علی المذاهب الاربعه للشیخ محمد روّاس قلعه جی ص۱۸۷

[۱] امداد الفتاوی ۳/۴۲ [۲] تقلیل المنام بصورة القیام ص۵۴

فصل۲

قیاس وآثار صحابۃ

قیاس کا ثبوت

عن أبی سعید أن رجلین تیمما وصلیا ثم وجدا ماء فی الوقت فتوضاء أحدھما وعادصلوتہ' ماکان فی الوقت، ولم یعد الآخر فسألا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال للذی لم یعد اصبت السنۃ واجزأتک ،وقال للاخر افائک مثل سھم جمع (نسائی مجتبائی ص ۷۵)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے تیمّم کر کے نماز پڑھی پھر وقت کے رہتے رہتے پانی مل گیا سو ایک نے تو وضو کر کے نماز لوٹائی اور دوسرے نے نماز نہیں لوٹائی پھر دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا،جس شخص نے نماز کا اعادہ نہیں کیا تھا اس سے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو نے طریقِ سنت کے موافق کیا اور وہ پہلی نماز تجھ کو کافی ہوگئی،اور دوسرے شخص سے فرمایا کہ تجھ کو پورا حصہ ثواب کا ملا یعنی دونوں نمازوں کا ثواب ملا،روایت کیا اس کو نسائی نے۔

فائدہ: ظاہر ہے کہ ان دونوں صحابیوں نے اس واقعہ میں قیاس پر عمل کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی پر ملامت نہیں فرمائی البتہ ایک کا قیاس سنت کے موافق صحیح نکلا اور دوسرے کا غیر صحیح سو یہ عین مذہب محققین کا ہے کہ المجتھد یخطی ویصیب یعنی مجتہد کبھی صحیح سمجھتا ہے کبھی خطا،مگر آپ نے کسی سے یہ نہیں فرمایا

کہ تو نے قیاس پر عمل کیوں کیا، پس جواز قیاس کا واضح ہوگیا، یہ سب احادیث بالاشتراک جواز قیاس پر دلالت کرتی ہیں اور سب سے معلوم ہوتا ہے کہ نص صریح نہ ملنے کے وقت صحابہ باذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتہاد کرتے تھے۔[۱]

قیاس کی تعریف اور اس کی حجیت

فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْأَبْصَارِ یہ آیت بتلا رہی ہے کہ قیاس بھی حجت ہے۔[۲]

حجت شرعیہ صرف قیاس فقہی ہے جس کا حاصل بضرورتِ عمل اشتراکِ علت کی وجہ سے حکم کا تعدیہ کرنا ہے مقیس علیہ سے مقیس کی طرف اور چونکہ اصل حکم منصوص میں بھی مؤثر وہی علت ہے اور وہ مقیس میں بھی پائی جاتی ہے، اس لئے اس کے حکم کو بھی نص کی طرف مستند کیا جاتا ہے۔[۳]

قیاس کی مثال

قیاس مظہر ہوتا ہے اور مثبت نص ہی ہوتی ہے جیسے، کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ، ہے، اور افیون بھی مسکر ہے، (اس لئے) وہ بھی حرام ہے، پس مثبت حرمتِ افیون کی بھی نص ہی ہوگی۔[۴]

قیاس کرنے یا نہ کرنے کا حکم

جس امر میں نص ہو اگر وہ احکام فقہیہ جواز وعدم میں سے ہے، تو اس میں قیاس کرنا فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ وغیرہ نصوص سے مامور بہ ہے، اور اگر وہ احکام شرعیہ سے نہ ہو تو اس میں قیاس کرنا لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ وغیرہ نصوص سے منہی عنہ ہے۔[۵]

---

[۱] الاقتصاد فی بحث التقلید والاجتہاد ص ۸ [۲] دعوات عبدیت ص ۱۲۲ وعظ الغاء المجازفہ، ۱۶/ ۱۷

[۳] بوادر النوادر ص ۳۹۴ ج ۲ [۴] ملحوظات جدید ملفوظات ص ۱۱۳ [۵] امداد الفتاوی ص ۸۴۷ ج ۱

کیا ملائکہ اور مجذوبین بھی قیاس کرتے ہیں اور ان کا اجتہاد غلط بھی ہوسکتا ہے؟

فرمایا: میرا رجحان پہلے اس طرف تھا کہ مجذوبین اجتہاد نہیں کرتے محض امر صریح کے متبع ہیں، اور ملائکہ کے متعلق بھی خیال تھا کہ وہ بھی محض نصوص کے متبع ہیں۔

مگر حدیث جبرئیل ''اِنَّهٗ دَسَّ الطِّیْنَ فِیْ فَمِ فِرْعُوْنَ مَخَافَةَ اَنْ تُدْرِکَهُ الرَّحْمَةُ (روایت بالحاصل) (اور حدیث) ''اَلْقَاتِلُ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ'' اِخْتَلَفَ فِیْهِ مَلَائِکَةُ الرَّحْمَةِ وَالعَذَابِ'' سے اس طرف رجحان ہوگیا ہے کہ ملائکہ اجتہاد کرتے ہیں، وَکَذَا الْمَجْذُوْبِیْنَ وَزَادَ الرُّجْحَانَ بِقِصَّةِ الاشْرَاقِ اَنَّ الْمَجْذُوْبِیْنَ مُخْتَلِفُوْنَ فِیْ اَحْکَامِ بَقَاءِ السَّلْطَنَةِ وَتبدلهَا۔[1]

(واقعہ حدیث ''اَلْقَاتِلُ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ '') میں یا توبہ میں اختلاف تھا اس لئے ملائکہ نے اجتہاد کیا جو فیصلہ کے وقت ایک غلط بھی ثابت ہوا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ملائکہ بھی اجتہاد کرتے ہیں، اور ان کا اجتہاد غلط بھی ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ملائکہ کو بعض اوقات قواعد کلیہ بتادیئے جاتے ہیں جب ہی تو ان کو اجتہاد کی نوبت آئی۔[1]

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حدیث موقوف اور صحابی کا قول بھی حجت ہے

سلف صالحین کا یہی طریقہ تھا کہ اقوال وافعالِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور اقوال وافعال صحابہ کے سامنے سر جھکا دیا جائے، وہ اپنی رائے کے موافق ہوں یا مخالف، یہی تعمیل ہے حدیث مذکور بالا ما انا علیه اصحابی کی۔

---

[1] الافاضات: ۹۶/۱ [2] ملحوظات جدید ملفوظات ص ۷۰

اور اس پر سب سے زیادہ عمل کیا ہے ابو حنیفہؒ نے کیونکہ ان کا قول ہے کہ حدیث موقوف بھی حجت ہے اور مقدم ہے قیاس پر، حدیث موقوف اس کو کہتے ہیں جس میں صحابی اپنی طرف سے ایک حکم بیان کرے جو مدرک بالرائے ہو سکے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس کی نسبت نہ کرے، اس کو کہا جائے گا کہ یہ صحابی کی رائے ہے سو امام صاحب اس کے سامنے بھی قیاس کو چھوڑ دیتے ہیں اور بعض فقہائے مجتہدین کہتے ہیں ھم رجال و نحن رجال یعنی جب قرآن وحدیث میں اس حکم کے بارہ میں کوئی تصریح نہیں ہے تو یہ صحابی کا قیاس ہے تو جیسے وہ قیاس کر سکتے ہیں ایسے ہم بھی قیاس کر سکتے ہیں لہٰذا اگر وہ قول ہمارے قیاس کے مطابق ہو تو خیر ورنہ ہم کو اپنے قیاس پر عمل کرنا چاہئے، ان کا قیاس ہمارے اوپر حجت نہیں جیسے کہ عام قاعدہ ہے کہ ایک مجتہد کا قیاس دوسرے پر حجت نہیں ہوتا، مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تو سب کے لیے حجت ہے ہی جیسا کہ مسلّم ہے لیکن جس امر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول نہ ہو اور اس میں ضرورت ہو اجتہاد کی تو اس اجتہاد میں صحابی اور ہم برابر ہیں وہ بھی مجتہد ہیں اور ہم بھی اور ایک مجتہد پر دوسرے مجتہد کی تقلید ضروری نہیں۔

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مجتہد پر بھی صحابی کی تقلید واجب ہے

مگر امام صاحب کا مسلک یہ ہے کہ صحابی کی بھی تقلید مجتہد پر واجب ہے یعنی اس کا اتباع بلا دلیل (اور یہی تقلید کی حقیقت ہے) بلفظ دیگر صحابی کا قول بھی دلیل ہے اور قیاس اس وقت کیا جاتا ہے جب کوئی دلیل نہ ہو اور قول صحابی دلیل ہے تو اس صورت میں امام صاحب اپنے قیاس کو چھوڑ دیتے ہیں۔

اور امام صاحب کے اس مسلک کا ماخذ مَآ اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ کے ظاہر الفاظ ہو سکتے ہیں یعنی وہ میرے اور میرے صحابہ کے مسلک کے متبع ہیں تو صحابی کا اتباع بھی ضروری ہوا، اتباع مرادف ہے ترجمہ تقلید کا، تو ثابت ہوا کہ تقلید صحابی کی بھی

واجب ہے، امام صاحب فرماتے ہیں صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کے رہنے والے تھے، مزاج داں تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارات کو سمجھتے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقالات کو سنتے تھے اور ان پر عمل کے مواقع کو جانتے تھے، وہ زیادہ سمجھ سکتے ہیں کہ کس موقع پر وہ مقالہ وجوب کے لیے تھا اور کس موقع پر اباحت کے لیے، ان کے ذہن میں مقالات بھی ہیں اور مقامات بھی اور ہمارے پاس صرف مقالات ہیں، تو ظاہر ہے کہ ان ہی کی رائے اغراض شارع کے زیادہ مطابق ہوسکتی ہے تو اس صورت میں حدیث موقوف جس کی نسبت صرف صحابی کی طرف ہے وہ اقرب ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بہ نسبت ہماری رائے اور قیاس کے، دیکھئے کس قدر احتیاط کی ہے امام ابوحنیفہؒ نے اور کس درجہ اتباع کیا ہے وحی کا یہی وجہ ہے کہ ابوحنیفہؒ کے مذہب میں آثار بہت ہیں کیونکہ ان کو قیاس سے پہلے آثار کی تلاش کرنا پڑی ہے، وہ قیاس اس وقت کرتے ہیں جب کوئی حدیث موقوف یعنی اثر بھی نہ ملے، اور دیگر ائمہ اس کی چنداں ضرورت نہیں سمجھتے، وہ حدیث موقوف پر قیاس کو راجح رکھتے ہیں۔

اور امام صاحب کے مذاق کی تائید ایک فطری امر سے بھی ہوتی ہے، وہ یہ کہ طبعی بات ہے کہ مزاج شناسی اور مذاق شناسی کو بھی روایت کی تصحیح میں خاص دخل ہوتا ہے دیکھئے ہم کسی بزرگ کے پاس رہے ہوں اور ان کے مذاق سے آشنا ہوں پھر کوئی راوی ایک ایسی حالت بیان کرے جو ان کے مذاق اور وضع کے خلاف ہو تو ہم فوراً کہہ دیں گے کہ غلط ہے، مثلاً ہم کو معلوم ہے کہ وہ بزرگ پیشین گوئی نہیں کیا کرتے تھے اس سے قطعاً ان کو احتراز تھا مگر کوئی ثقہ راوی نقل کرتا ہے کہ انہوں نے یہ پیشین گوئی کی اور وہ سچ ہوئی تو گو اس سے ان کا کمال ثابت ہوتا ہے اور ہم بھی کمالات کے معتقد ہیں مگر ہم بے ساختہ کہہ دیں گے غلط ہے، انہوں نے کبھی پیشین گوئی نہیں کی ہم کو ان کا مذاق اور طرزِ عمل معلوم ہے کہ وہ اس سے بہت بچتے تھے اور اگر کوئی پیشین گوئی کی نسبت کسی ایسے بزرگ کی

طرف کرے جن کا طرز عمل اور مذاق ہم کو معلوم ہے کہ وہ صاحب کشف تھے اور پیشین گوئی کیا کرتے تھے جیسے شیخ ابن عربی تو ہم تصدیق کریں گے کیونکہ اس صورت میں کوئی وجہ نہیں ہے اس کے جھٹلانے کی، پہلی صورت میں زیادہ سے زیادہ یہ کریں گے کہ اگر راوی ثقہ ہے تو اس کے قول کی کوئی تاویل کریں گے کہ سمجھنے میں غلطی ہوئی یا دوسرے سے روایت کی ہوگی اور اس نے روایت میں احتیاط نہیں کی لیکن ان کا طرز عمل اور مذاق معلوم ہونے کے سبب اس کی تصدیق نہیں کریں گے کہ انہوں نے پیشین گوئی کی، غرض صحابہ مزاج شناس تھے اور صحبت پائی تھی، جیسا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو سمجھ سکتے ہیں بعد کے لوگ نہیں سمجھ سکتے اس واسطے بعد کے لوگوں کو ضرورت ہے ان کے اتباع کی، اور ان کی رائے دین کے بارہ میں بعد کے لوگوں کی رائے پر ضرور مقدم ہونا چاہئے۔[۱]

صحابہ کے اجتہادی اختلاف کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز رکھا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم الاحزاب میں صحابہ سے فرمایا کہ عصر کی نماز بنی قریظہ میں پہنچنے سے ادھر کوئی نہ پڑھے اور بعض صحابہ کو راستہ میں عصر کا وقت آ گیا تو باہم رائے مختلف ہوئی، بعض صحابہ نے تو کہا کہ ہم نماز نہ پڑھیں گے جب تک کہ ہم اس جگہ نہ پہنچ جائیں، اور بعض نے کہا کہ نہیں ہم تو نماز پڑھیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مطلب نہیں بلکہ مقصود جلدی پہنچنے کی تاکید ہے کہ ایسی کوشش کرو کہ عصر سے قبل وہاں پہنچ جاؤ، پھر یہ قصہ آپ کے حضور میں ذکر کیا گیا، آپ نے کسی پر بھی ملامت و سرزنش نہیں فرمائی۔[۲]

فائدہ: اس واقعہ میں بعض نے قوت اجتہادیہ سے اصلی غرض سمجھ کر جو کہ احدالوجہین المحتملین ہے نماز پڑھ لی مگر آپ نے ان پر یہ ملامت نہیں فرمائی کہ تم نے ظاہر لفظوں کے خلاف کیوں عمل کیا؟ اور ان کو بھی عمل بالحدیث کا تارک نہیں قرار دیا۔[۳]

---

[۱] وعظ الصالحون ملحقہ اصلاح اعمال ص:۵۰ [۲] بخاری ۲/ ۵۹۱ [۳] الاقتصاد فی بحث التقلید والاجتہاد ص ۱۵

فصل ۳

علت وحکمت اور سبب کا بیان

اجتہاد کے ذریعہ حکم کی علت سمجھ کر اس کو متعدی کرنا جائز ہے

اجتہاد سے جس طرح حکم کا استنباط کرنا جائز ہے اسی طرح اجتہاد سے حدیث کو معلل سمجھ کر مقتضاء علت پر عمل کرنا جائز ہے، جس کا حاصل احکام وضعیہ کی تعیین ہے مثل احکام تکلیفیہ کے، یا احد الوجوہ پر محمول کرنا یا مطلق کو مقید کرنا اور ظاہر الفاظ پر عمل کرنا، ایسا اجتہاد اب بھی جائز ہے۔[۱]

علت نکالنے کا کس کو اور کن مواقع میں حق ہے؟

ہر شخص کو علل بیان کرنے کا حق نہیں ہے، بلکہ مجتہد کو حق ہے اور مجتہد کو بھی ہمیشہ حق نہیں، بلکہ وہاں تعلیل کا حق ہے جہاں تعدیۂ حکم کی ضرورت ہو، اور جو امور تعبدی ہوں جن کا تعدیہ نہیں ہوسکتا وہاں قیاس کا مجتہد کو بھی حق نہیں، اسی لئے فقہاء کرام نے صلوۃ وصوم، زکوۃ وحج میں تعلیل نہیں کی (کیونکہ) ان کی فرضیت کی بناء تعبد ہے۔[۲]

ہر شخص کو علت نکالنے کی اجازت نہیں اور ہر علت معتبر نہیں

میں نے ان کو لکھا کہ احکام شریعت میں آپ کو کیا حق ہے علت نکالنے کا، اگر اسی طرح وجہ نکالی جائے تو کوئی حلال حلال اور کوئی حرام حرام نہ رہے، کیونکہ ہر شخص اپنی منشاء کے مطابق علت نکال لے گا حلت کی یا حرمت کی، مثلاً کسی نے حرمت زنا کی یہ علت نکالی کہ اس سے اختلاط نسب ہوتا ہے یعنی اگر کئی مرد ایک عورت سے صحبت

---

[۱] الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد ص ۱۴ [۲] انفاس عیسی ص ۴۱۷

کریں اور پھر حمل رہ جائے تو ممکن ہے کہ ہر ایک ان میں سے اپنے نسب کا دعویٰ کرے تو اس صورت میں ان میں سخت جنگ وجدال کا اندیشہ ہے، اور ممکن ہے کہ ہر ایک انکار کر دے تو اس صورت میں اس عورت اور بچے پر سخت مصیبت ہوگی۔

اس کے بعد میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی ایسی تدبیر کرے کہ علوق کا احتمال ہی نہ رہے مثلاً کوئی ایسی دوائی کا استعمال کر لی یا کوئی عورت سن ایاس کو پہنچ گئی یا مثلاً زانیوں کی کسی خاص جماعت میں محبت واخوت ہو جائے جس سے احتمال جنگ وجدال کا نہ رہے تو اس صورت میں زنا جائز ہو جانا چاہئے کیونکہ وہ علت یہاں مرتفع ہے اور دوسرے کا حق متعلق نہیں تو اس میں کیا قباحت ہے؟ تو کیا زنا جائز ہو جائے گا؟ ہرگز نہیں حالانکہ جو علت بتلائی گئی ہے وہ مرتفع ہے۔[۱]

ہر ایک کو حکم کی علت دریافت کرنا صحیح نہیں

حاکم کی طرف سے کوئی حکم صادر ہو تو ہرگز (اس حکم) کی علت نہیں پوچھتے، اس کی وجہ یہ ہے کہ حکام کی عظمت ہے اس لئے حجت نہیں کرتے سو جب خدا تعالیٰ کے احکام کی علل دریافت کی جاتی ہے اس سے تو شبہ ہوتا ہے کہ ان کے دل میں حق تعالیٰ کی عظمت نہیں ہے، غرض محکوم ہونے کی حیثیت سے علل دریافت کرنا عقلاً بیہودہ امر ہے، ہاں طالب علمی کی حیثیت سے بغرض تحقیق فن مضائقہ نہیں مگر وہ منصب صرف طالب علموں کا ہے، خیال تو کیجئے کہ کلکٹر کا منادی جب حکم کی اطلاع کرتا ہے تو کوئی علت نہیں پوچھتا، افسوس ہے کہ کیا علماء کو بھنگی سے بھی زیادہ ذلیل سمجھنے لگے ہیں، علماء درحقیقت منادی کرنے والے اور احکام کے ناقل ہیں خود موجد نہیں اس لئے ان سے علتیں پوچھنا حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔[۲]

---

[۱] حسن العزیز ص ۹۹، دعوات عبدیت ۱۲/۱۴ [۲] اشرف الجواب ص ۲۵ ج ۳

علت نکالنے کا ہم کو کیوں اختیار نہیں

ہماری اور فقہاء کی بیان کردہ علتوں کا فرق

یہ مقام فقہاء ہی کا تھا باقی ہمیں جائز نہیں نہ علت نکالنا، نہ اس میں تصرف کرنا، ایک تو اس لئے کہ ہم میں وہ فہم نہیں، دوسری بات یہ کہ فقہاء تو اس لئے علت نکالتے تھے کہ حکم کا تعدیہ کریں، ہمیں حکم کا تعدیہ تھوڑی کرنا ہے اور اس وقت اجازت دینے میں ایک خرابی یہ ہے کہ الحاد کا دروازہ کھلتا ہے۔

آج کل یہ مرض بہت پھیل گیا ہے کہ ہر حکم کی علت اپنے جی سے تراشتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جو حکمت ہم نے تراشی ہے وہ مدار حکم ہے، تو جہاں یہ مدار حکم نہ ہوگا حکم بھی نہ ہوگا، ایک شخص نے وضو کی حکمت سمجھائی اور خوب سمجھائی کہ کیسی رعایت ہے کہ وضو میں اطراف (اعضاء) دھونے مقرر کئے جو چھ ہیں اور جہات بھی چھ ہی ہیں، اور چونکہ عرب میں اکثر یہی اعضاء کھلے رہتے تھے، جن پر گرد غبار اور پیشاب مواشی کی چھینٹیں پڑتی رہتی تھیں، اس لئے صرف ان کے دھلوانے پر اکتفاء کیا، اب آگے ٹھوکر کھائی کہا کہ جب علت یہ ہے تو اب (اس زمانہ میں ہم جیسے لوگ) آئینہ دار بنگلوں میں رہتے ہیں، یہاں گرد غبار کہاں اس لئے ہمیں وضو کرنے کی ضرورت نہیں، چنانچہ یہ کمبخت بے وضو ہی نماز پڑھتا رہا۔

اور لیجئے روزہ کیوں فرض ہوا، کسر قوت بہیمیہ (شہوانی قوت کو توڑنے) کے لئے اور چونکہ ہم نے تعلیم کی وجہ سے اپنے نفس کی تہذیب کرلی ہے، اس لئے اب ہمیں روزہ رکھنے (کی ضرورت نہیں) تحصیل حاصل ہے۔

نماز تواضع کے لئے فرض کی گئی ہے کیونکہ وَارْکَعُوا مَعَ الرَّاکِعِیْنَ فرمایا ہے اور ہم میں پہلے ہی سے تواضع موجود ہے، اس لئے نماز کی ضرورت نہیں۔

فقہاء نے تو اس واسطے علتیں نکالی تھیں کہ ایک حکم بہت جگہ متعدی ہو سکے اور اِنھوں نے اس واسطے نکالیں کہ کہیں حکم باقی نہ رہے، میں اسی وجہ سے حکمتیں بیان کرتے ہوئے ڈرتا ہوں، لوگ انہیں کو مدار حکم سمجھ لیتے ہیں۔

ہمیں اپنی حکمتوں کے متعلق یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ہم انہیں حکم کا منشاء نہ سمجھیں بلکہ حکم کو ان کا منشاء سمجھیں، کیا معنی؟ کہ حکم متضمن ہے بہت سی حکمتوں کو منجملہ ان کے ایک یہ بھی ہے، تو اتنا فرق ہے ہماری اور فقہاء کی حکمتوں کی تخریج میں کہ ان کی حکمت منشاء ہے حکم کا، اور ہماری حکمت کا منشاء حکم ہے۔

(خلاصہ کے طور پر) مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ حکم شرعی مصلحت پر مبنی نہیں ہے، (بلکہ) حکم شرعی پر خود یہ نکات مبنی اور اس کے تابع ہیں، حکم شرعی کی وضع تو ایسی بناء پر ہے جس کا ہم کو علم بھی نہیں ہے، ہم کو تو اس قدر علم کافی ہے کہ یہ حکم اللہ کا ہے جس کو اللہ کے رسول نے ہم تک پہنچایا، ہمارے لئے حکم کی بڑی بنا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کو مقرر کیا ہے۔[۱]

احکام شرعیہ کی علتیں بلاضرورت عوام کے سامنے نہ بیان کرنا چاہئے

فرمایا کہ احکام شرعیہ کی علت عوام کے سامنے ہرگز بیان نہیں کرنی چاہئے بلکہ ضوابط کی پابندی کرانی چاہئے ورنہ خطرہ کا قوی اندیشہ ہے، اس کی مثال یوں سمجھئے جیسا کہ صاحب کلکٹر نے ایک مجرم کو کسی دفعہ کی بناء پر سزا کا حکم کر دیا اور فوراً اس کی تعمیل ہوگئی، مگر وہ مجرم اس دفعہ کی علت ہرگز دریافت نہیں کر سکتا اور جرأت کر کے دریافت بھی کرلے گا تو کلکٹر اس کو ڈانٹ دے گا کہ ہم نہیں جانتے بس قانون یہ ہے، اور اگرچہ ہم علت جانتے بھی ہیں مگر بتاتے نہیں (اور اگر اس کا شوق ہی ہو تو) سنو اس کے لئے تعلیم فن کی ضرورت ہے، ہمارے پاس آ کر ترتیب وار پڑھو پھر اپنے وقت پر جو امر سمجھنے کا ہے وہ سمجھ لیں بلکہ خود ہی (سمجھ میں) آ جائے گا، دریافت کی بھی ضرورت نہ ہوگی۔

---

[۱] روح الصیام ملحقہ برکات رمضان ص:۱۱۶، وغیرہ

کیوں صاحب کیا یہی انصاف ہے کہ حاکم دنیوی کا فیصلہ تو بسر وچشم مان لیں اور کچھ اعتراض نہ کریں اور احکام شرعیہ پر سینکڑوں اعتراض کریں بس معلوم ہوا کہ شریعت کی قدر اتنی بھی نہیں جتنی حاکم دنیوی کی ہے۔[۱]

کون سی حکمتیں خوب بیان کرنا چاہئے

البتہ جس حکم کی حکمت خود اللہ نے بیان فرمادی ہے اس کو بے تکلف بیان کیجئے، باقی جس حکم کی مصلحت خود انہوں نے نہیں بتائی اس میں اپنی رائے کو دخل دینا اور اپنی مزعومہ حکمت پر حکم کو مبنی کرنا بڑی حماقت اور سراسر نادانی ہے، مثلاً پھول پتی اور گل کاری پر تعمیر مبنی نہیں بلکہ تعمیر پر یہ سب گل کاریاں مبنی ہیں، ہماری مصلحتیں بالکل پھولوں کے مثل ہیں اور مقصود اعظم عمارت ہے نہ کہ پھول پتی، پس سمجھ لو کہ نماز و جماعت اس وجہ سے مقرر نہیں ہوئی تاکہ اتفاق اس پر مرتب ہو بلکہ اتفاق سے اس حکم شرعی پر یہ مصلحت بھی تابع ہو کر مبنی ہو گئی۔[۲]

اسرار و حِکَم کا فقہی حکم

نہ ان کا ماننا واجب ہے، البتہ ان میں سے بعض احکام ایسے ہوتے ہیں کہ کتاب وسنت کے اشارات سے ان کی تائید ہو جاتی ہے تو اس صورت میں ان کا قائل ہونا جائز ہے، اور اگر کتاب وسنت کے خلاف ہو تو اس کا رد واجب ہے اور اگر کتاب وسنت سے نہ متائید ہوں نہ اس کے خلاف ہوں تو اس میں جانبین کی گنجائش ہے۔[۳]

علت اور حکمت کا فرق

آج کل یہ مرض لوگوں میں ہے کہ وہ احکام کی علت تلاش کیا کرتے ہیں اور جب علت نہیں ملتی تو حکمت کو علت سمجھ کر اس کو جواب میں پیش کر دیتے ہیں، حالانکہ

---

[۱] دعوات عبدیت ۲/۱۳۸ [۲] سنت ابراہیم ص ۲۴ [۳] بوادر النوادر ۲/۱۷۷

علت کی حقیقت ما یترتب علیه الحکم ہے اور حکمت کی حقیقت مایترتب علی الحکم ہے اور تعیینِ حکمت چونکہ اکثر جگہ نص سے نہیں محض امر قیاسی ہے لہٰذا حکم مخترعہ میں مخالف جانب کا بھی قوی احتمال باقی رہتا ہے پس اگر کسی وقت میں یہ حکمت مخترعہ مخدوش ہو جائے تو معلّل کی نظر میں اس سے حکم خداوندی بھی مخدوش ہو جائے گا۔[1]

علت مایترتب علیه الحکم کو کہتے ہیں اور حکمت خود مرتب علی الحکم ہوتی ہے تو دونوں جدا جدا ہیں۔[2]

حکمت پر احکام مبنی نہ ہونے کی دلیل

(۱) جو لوگ مصالح مخترعہ کو بناء احکامِ شرعیہ تعبدیہ کی قرار دیتے ہیں ان کا رد اس سے ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی تعریف میں فرماتے ہیں جب انہوں نے حضرت بلال کو خرید کر آزاد کر دیا تھا، وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰی، اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی ، تو اس میں ان کے فعل کا سبب نفی اور استثناء کر کے منحصر فرما دیا اِبْتِغَاءِ وَجْهِ رَبِّهٖ میں، حالانکہ اس میں یہ بھی ایک مصلحت تھی کہ قومی ہمدردی ہے۔

(۲) دوسری اس میں بڑی قباحت یہ ہے کہ اگر وہ دنیوی مصالح کسی دوسرے طریقے سے حاصل ہونے لگیں اور اسلام پر ان کے مرتب ہونے کی توقع نہ رہے تو چونکہ اسلام کو مقصود بالعرض رکھا ہے اور مصالح دنیوی کو مقصود بالذات اس لئے نتیجہ یہ ہوگا کہ اسلام کو چھوڑ کر دوسرے طریقے کو اختیار کر لیں گے۔[3]

(۳) حکمت سے حکم متعدی نہیں ہوتا نہ حکم کا وجود و عدم اس کے ساتھ دائر ہوتا ہے، اور یہ عدم دوران حکمتِ منصوصہ میں بھی عام ہے جیسے طواف میں رمل کہ اس کی بناء ایک حکمت تھی مگر وہ مدار حکم نہیں۔[4]

---

[1] دعوات عبدیت ۱۹/۶۶ [2] دعوات عبدیت ۵/۱۰۰ [3] دعوات عبدیت ص ۱۰۰ ج ۵ [4] بوادر النوادر ۲/۱۷۷

علت وحکمت کا واضح فرق مع مثال اوراحکام شرعیہ میں بیان کردہ علل کی حیثیت

احکام شرعیہ کے ساتھ جو کبھی مصلحت مذکور ہوتی ہے وہ کبھی علت ہوتی ہے اور کبھی حکمت ہوتی ہے، علت کے ساتھ تو حکم وجوداً وعدماً دائر ہوتا ہے لیکن حکمت کے ساتھ دائر نہیں ہوتا یعنی حکمت کے تبدل سے حکم نہیں بدلتا، اوراس فرق کا سمجھنا یہ راسخین فی العلم کا خاصہ ہے پس (لحیۃ کے مسئلہ میں حدیث پاک میں) خَالِفُوْا الْمُشْرِکِیْنَ کا مقرون فرمانا بطور حکمت ہے، بطور علت کے نہیں، حرمت کا مدار تغییر یعنی صورت کا بگاڑنا ہے نہ مخالفت، دلیل اس کی یہ ہے کہ بعض احادیث میں جو یہ حکم آیا ہے وہ اس سے مطلق ہے جیسا کہ: لَعَنَ النَّبِیّ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلَّم الْمُخَنَّثِیْنَ مِنَ الرِّجَال میں، اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی حاکم رعایا سے کہے کہ دیکھو قانون کو مانو، فلاں قوم کی طرح شورش مت کرو، تو اگر وہ قوم اتفاق سے شورش چھوڑ دے تو کیا اس حالت میں رعایا کو اس قوم کے ساتھ اس میں بھی مخالفت کرنا چاہیئے اس بناء پر کہ پہلے ان کی مخالفت کا حکم ہوا تھا۔[۱]

قرآن میں جہاں کہیں حکم کے بعد لام غایت آیا ہے وہ علت نہیں ہے حکمت ہے مطلب یہ ہے کہ اس حکم پر یہ اثر مرتب ہوگا، یہ مطلب نہیں کہ حکم کی بناء اس پر ہے۔[۲]

علت کی دو قسمیں

احکام شرعیہ بعض معلل ہوتے ہیں اوراس علت کو مجتہدین اپنے ذوق اجتہادی سے سمجھ جاتے ہیں، اور یہ اجتہاد وہ رائے نہیں ہے جس کی مذمت وارد ہے کیونکہ

---

[۱] امداد الفتاوی ۴/۲۲۲ [۲] انفاس عیسی ص: ۱۴۷ ج ۲

اجتہاد کا استعمال بلا نکیر صحابہ سے قاطبۃً ثابت ہے اور علت کبھی مصرحاً منقول ہوتی ہے کبھی اشارۃً مفہوم ہوتی ہے۔[١]

اسرار و حِکَم کی تحقیق کرنے کی بابت قول فیصل

اس میں کوئی شک نہیں کہ اصل مدار احکام شرعیہ کے ثبوت کا نصوص شرعیہ ہیں لیکن اسی طرح اس میں بھی شبہ نہیں کہ باوجود اس کے پھر بھی ان احکام میں بہت سے مصالح اور اسرار بھی ہیں اور گو مدارِ ثبوت احکام کا ان پر نہ ہو لیکن ان میں یہ خاصیت ضرور ہے کہ بعض طبائع کے لئے ان کا معلوم ہو جانا احکام شرعیہ میں مزید اطمینان پیدا ہونے کے لئے ایک درجہ میں معین ضرور ہے، گو اہل یقین راسخ کو اس کی ضرورت نہیں لیکن بعض ضعفاء کے لئے تسلی بخش اور قوت بخش ہے، اسی راز کے سبب بہت سے اکابر علماء مثلاً امام غزالی وخطابی وابن عبد السلام وغیر ہم رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کے کلام میں اس قسم کے معانی ولطائف پائے جاتے ہیں۔[٢]

جن احکام کی حکمتیں معلوم ہو جائیں ان کو مبانی ومناشی احکام کا نہ سمجھے بلکہ خود ان کو احکام سے ناشی سمجھے، ان شرائط کے ساتھ حکمتوں کے سمجھنے کا مضائقہ نہیں۔[٣]

سالم روش یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ احکام میں حکمتوں کا ہونا یقینی ہے لیکن تعیین چونکہ شارع نے نہیں کی اس لئے ہم بھی نہیں کرتے اور ہمارے امتثال کی بناء صرف حکم باری ہے گو ہم کو حکمت معلوم نہ ہو، اگر یہ علوم مقصود ہوتے تو صحابہ ان کی تحقیق کے زیادہ مستحق تھے۔[٤]

---

[١] [٢] بوادر النوادر ص ١٠٥، مقدمہ المصالح العقلیہ للاحکام النقلیہ ص: ٢٨ [٣] انفاس عیسیٰ ص ٤١٧

[٤] دعوات عبدیت ١٥/ ٦٧ و ٦٩

اسباب کے اعتبار سے مسبب کی تین قسمیں

جاننا چاہئے کہ جس قدر عبادتیں شارع علیہ السلام نے مقرر فرمائی ہیں، ان کے اسباب بھی مقرر فرمائے ہیں اور اس اعتبار سے مامور بہ کی (یعنی جن اعمال کا حکم دیا گیا ہے ان کی) چند قسمیں نکلتی ہیں۔

۱:- اول تو یہ کہ سبب میں تکرار ہو، یعنی (اس عمل کا) سبب بار بار پایا جاتا ہو، تو سبب کے مکرر (یعنی بار بار پائے جانے کی) وجہ سے مسبب (یعنی وہ حکم) بھی بار بار پایا جائے گا، مثلاً نماز (واجب ہونے) کے لئے وقت سبب ہے، پس جب وقت آئے گا، نماز بھی واجب ہوگی۔

اسی طرح رمضان کا مہینہ پایا جانا رمضان کے روزوں کے لئے سبب ہے جب بھی رمضان ہوگا، روزہ واجب ہوگا، اور مثلاً عید کی نماز کے لے عید الفطر اور قربانی کے لیے یوم اضحیہ (یعنی قربانی کا دن دسویں ذی الحجہ) بھی اسی باب سے ہے۔

۲:- دوسری قسم یہ کہ مسبب بھی ایک ہو اور سبب بھی ایک ہو جیسے بیت اللہ شریف، حج کے لئے چونکہ سبب (یعنی بیت اللہ) ایک ہے اس لئے مامور بہ یعنی حج، بھی عمر بھر میں ایک مرتبہ فرض ہے، یہ دونوں قسمیں مدرک بالعقل (یعنی عقل سے سمجھ میں آتی ہیں) کیونکہ عقل کا بھی تقاضا ہے کہ سبب کے تکرار سے مسبب بھی مکرر ہو، اور سبب کے ایک ہونے سے مسبب (یعنی حکم بھی) ایک ہو۔

۳:- تیسری قسم یہ ہے کہ سبب تو ایک ہو اور مسبب (یعنی حکم) کے اندر تکرار ہو جیسے حج کے طواف میں رمل کا اصل سبب تو قوت کو دکھلانا تھا، اب وہ قوت کو دکھلانا تو ہے نہیں اس لئے کہ اس کا قصہ یہ ہوا تھا کہ جب مدینہ طیبہ سے مسلمان حج کے لئے مکہ معظّمہ آئے تو مشرکین نے کہا تھا کہ ان لوگوں کو یثرب (مدینہ) کے بخار نے کمزور اور بودہ کردیا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ طواف میں رمل کریں یعنی

شانے (کاندھے) ہلاتے ہوئے اکڑ کر طواف کریں تاکہ ان کو مسلمانوں کی قوت کا مشاہدہ ہو، اب وہ سبب تو نہیں لیکن مامور بہ یعنی طواف میں رمل کا حکم اپنے حال پر باقی ہے، یہ امر غیر مدرک بالعقل ہے اور جو امر خلاف قیاس (خلاف عقل) ہوتا ہے اس کے لئے نقل اور وحی کی ضرورت ہوتی ہے، اب ہم پوچھتے ہیں کہ عید میلاد النبی کا سبب کیا ہے؟ ظاہر ہے کہ حضور کی ولادت کی تاریخ ہونا ہے، اب ہم پوچھتے ہیں کہ وہ تاریخ گذر گئی یا بار بار آتی ہے؟ ظاہر ہے کہ (خاص وہ تاریخ جس میں آپ کی پیدائش ہوئی تھی گذر گئی) ختم ہوگئی۔ کیونکہ اب جو بارہ ربیع الاول کی تاریخ آتی ہے وہ اس خاص یوم ولادت کے مثل (اور مشابہ) ہوتی ہے، نہ کہ بعینہ (وہی تاریخ کیونکہ وہ وقت گذر چکا) اور یہ تو بالکل ظاہر بات ہے (اس میں دلیل کی ضرورت نہیں) پس مثل (اور مشابہ) کے لئے وہی حکم ثابت ہونا کسی نقلی (اور شرعی) دلیل یعنی وحی کا محتاج ہوگا غیر مدرک بالعقل ہونے کی وجہ سے، اس میں قیاس حجت نہیں ہوگا لیکن یہاں ایک اور شبہ ہوسکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر کا روزہ رکھا ہے، سو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ روزہ تو خود منقول ہے، اور آپ نے وحی سے روزہ رکھا ہے اس لئے اس پر قیاس نہیں ہوسکتا۔[1]

کبھی سبب کو علت کے قائم مقام کرکے اسی پر حکم دائر کیا جاتا ہے

فقہاء نے ایک قاعدہ بیان کیا ہے کہ بعض احکام میں سببِ حکم کو علتِ حکم کے قائم مقام کر دیتے ہیں، مثلاً انہوں نے غور کیا کہ سفر میں قصر کی علت کیا ہے؟ معلوم ہوا کہ قصر کی علت مشقت ہے، لیکن مشقت کی حقیقت معلوم کرنا بعض جگہ دشوار تھا اس لئے اس کے سبب یعنی سفر کو علت یعنی مشقت کے قائم مقام کر دیا، مگر یہ علت سمجھنا یا سبب کو علت کی جگہ رکھنا یہ کام فقہاء ہی کا تھا، فقہاء کی تمیز کو تو دیکھئے کہ کتنی بڑی بات نکالی اور پھر غلطی سے محفوظ رہے دوسرا ہوتا اور ایسی حکمت نکالتا، اسے غلطی سے بچنا

[1] وعظ السرور ص ۱۵۵

دشوار ہوتا، فقہا قعر دریا میں پھنسے اور خشک نکل آئے، یعنی انہوں نے دیکھا کہ سفر اور قصر میں کیا تعلق ہے؟ معلوم ہوا کہ چونکہ سفر میں مشقت ہے اس لئے قصر کا ہونا مصلحت ہے، دیکھئے یہاں یہ دریا میں گرے مگر دامن تر نہیں ہوا۔

یہاں سخت غلطی کا موقع یہ تھا کہ جب سفر میں مشقت نہ ہوتو قصر بھی نہ ہو، اگر آج کل کے سفہاء ہوتے، واقعی ایسا کرتے پھر اس سے جو تشویش وخلجان ہوتا ظاہر ہے، (کیونکہ) مشقت ایسا امر خفی اور غامض تھا کہ اس کی تشخیص ہی میں اکثر تردد رہتا، مگر وہ تو فقہاء ہیں، دریا میں ہیں اور دامن بچا کر الگ ہوگئے (اور انہوں نے یہ سمجھا) کہ گو علتِ قصر مشقت ہے مگر اس کا قائم مقام اس کے سبب (یعنی سفر) کو سمجھ لیا، اب سفر شرعی (اصل) ہے کہ اگر مشقت نہ بھی ہوتو بھی قصر کرنا پڑے گا جیسا کہ آج کل ریل کی وجہ سے کسی کو بھی مشقت نہیں رہی، سبحان اللہ کیا فہم تھا، اگر یہ حضرات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتے تو مخصوصین ومقربین میں سے ہوتے۔

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب سے میں نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص کرامت سے کلکتہ پہنچ جائے تو قصر ہوگا یا نہیں؟ فرمایا ہوگا کیونکہ وہ مسافتِ قصر پر پہنچ گیا ہے گو مشقت نہ ہو، اسی فہم کی بدولت کہیں شرائع میں خلل نہیں ہونے پاتا۔

اگر کوئی یہ کہے کہ یہ کیوں کر معلوم ہوا کہ جو کچھ ان حضرات نے سمجھا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصود کے خلاف نہیں؟ اس کی تحقیق نقلی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احکام (قصر) کا مدار مسیر سفر (یعنی سفر کی مسافت) ہی کو جا بجا فرمایا ہے۔

اور عقلی تحقیق یہ ہے کہ فقہاء یہ سمجھے کہ اس حکم کی اصل حکمت تیسیر (آسانی) ہے پس اگر حکم کا مدار مشقت حقیقۃً ہوگی تو تعسر (دشواری) ہو جائے گی، کیونکہ یہ معلوم کرنا بڑا دشوار ہوگا کہ ہمیں اس درجہ کی مشقت ہوئی کہ قصر کریں یا نہیں ہوئی کہ نہ کریں، پس حقیقۃ مشقت کو مدار سمجھنے کی صورت میں اصل موضوع ہی فوت ہو جائے گا یعنی یسر (آسانی)۔[1]

---

[1] روح الصیام ملحقہ برکات رمضان ص ۱۱۶

کبھی مسبب سے سبب کا وجود ہوتا ہے

جیسے سبب سے مسبب کا حدوث ہوتا ہے ایسے ہی بعض اوقات مسبب سے بھی سبب پیدا ہو جاتا ہے جیسا کہ حسیات میں بعض اوقات ایسا ہو جاتا ہے جیسا کہ کھانا مسبب اور رغبت اس کا سبب ہے۔

لیکن بچہ کا جب دودھ چھڑایا جاتا ہے تو غذا اس واسطے دیتے ہیں تا کہ اس کا مسبب یعنی رغبت پیدا ہو جائے ، (اسی طرح مثلاً) کسی کے کلام میں روانی نہ ہو لیکن روانی نہ ہونے کا سبب خوفِ آخرت ہو وہ عین مطلوب ہے لیکن اگر خوفِ آخرت بھی سبب نہ ہو بلکہ کسی اور وجہ سے ہو تو اس کے مصالح پر نظر کر کے یہ حالت بھی مبارک ہے کیونکہ توقع ہے کہ اس عدم روانی سے جو کہ بعض اوقات مسبب ہوتا ہے خوفِ آخرت سے خود سبب یعنی خوف آخرت بھی پیدا ہو جائے۔[۲]

جس وصف پر حکم مرتب ہو وہ وصف بمنزلہ علت کے ہوتا ہے

اصول کا قاعدہ یہ ہے کہ جہاں کسی صفت پر حکم مرتب ہوتا ہے وہاں وہ وصف حکم کی علت ہوتا ہے۔

(مثال): حق تعالیٰ فرماتے ہیں اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ (یعنی مسلمان آپس میں بھائی ہیں) اس میں حق تعالیٰ نے حکم اخوت (یعنی بھائی ہونے کا حکم) کو صفت مؤمن پر مرتب فرمایا ہے اور اصول کا قاعدہ یہ ہے کہ جہاں کسی صفت پر حکم مرتب ہوتا ہے وہاں وہ وصف حکم کی علت ہوتا ہے، تو معلوم ہوا کہ ہم میں جو اخوت (اور بھائی چارگی) کا تعلق ہے اس کی علت ایمان ہے، اور وہی اخوت مطلوب ہے جس کی بنیاد ایمان پر ہو۔[۲]

---

[۱] روح الصیام ملحقہ برکات رمضان ص ۱۱٦ [۲] الافاضات ص ۹۷ ج ۱ [۳] بالاخوۃ ص: ۱۰۸ التبلیغ ج ۱۳

سبب وذریعہ بھی مباشر کے حکم میں ہوتا ہے

امر بالمعروف کرو، مگر کسی کو کبر کی راہ سے نہ کرو، اس سے اور فتنہ وفساد ہوتا ہے اگر ازراہ کبر نہ بھی ہو تو بھی جہاں فتنہ فساد کا اندیشہ ہو وہاں کچھ مت کہو۔

حضرت مولانا گنگوہیؒ نے وعظ کہنا چھوڑ دیا تھا، بعض پیرزادوں نے اعتراض کیا، ایک پیرزادہ نے کہا وعظ کہنا نہیں چھوڑ دیا بلکہ تمہیں کافر ہونے سے بچا دیا، کیوں کہ وہ وعظ کہتے تو تم اسے رد کرتے اور وعظ میں شرعی احکام ہوتے ہیں تو تم شریعت کا رد کرتے اور ردِّ شریعت کفر ہے، واقعی موقع ومصلحت کا سمجھنا یہ کام ہے حکیم کا۔

اگر اس موقع پر حضرت وعظ فرماتے تو بجائے اصلاح کے ان کا ایمان بھی جاتا رہتا تو خوب سمجھ لو، اگر ایسے موقع پر منع کیا (یعنی نکیر کی) تو دو حال سے خالی نہیں یا تو اور زیادہ کریں گے یا استخفاف کریں گے اگر استخفاف کریں گے تو کافر ہو جائیں گے اور ان کے کفر کا باعث یہ وعظ ہوگا۔

ایسے امر کے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ماں باپ کو گالیاں مت دو صحابہ نے نہایت تعجب سے پوچھا کہ حضور اپنے ماں باپ کو کون گالیاں دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ کسی کے ماں باپ کو گالیاں دے وہ اس کے ماں باپ کو گالیاں دے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سبب بھی مباشر کے حکم میں ہے تو جب تم سبب ہوئے ان کے کفر کے تو تم نے تعلیم دی کفر کی۔

میں ایک دفعہ کہہ کے بہت پچھتایا، ایک بانکے صاحب خلاف وضع بنائے ہوئے ریل میں بیٹھے تھے، میں نے کہا کہ شریعت کے خلاف ہے، تو اس نے کہا کہ شریعت کی یوں کی یوں (یعنی ماں کی گالی دی) میں بہت پچھتایا کہ اتنا فحش آدمی ہے میں نے اس سے کیوں کہا۔

میں سمجھتا ہوں کہ شریعت کی گستاخی ان ناصحین کی بدولت ہوئی، یہ خواہ مخواہ انہیں چھیڑتے ہیں اور خود بھی برے بنتے ہیں، شریعت کو برا کہلواتے ہیں، میں بیعت کے وقت اس سے بھی منع کر دیتا ہوں کہ کبھی کسی سے لڑنا جھگڑنا نہیں۔ (وعظ التبشیر ملحقہ دعوت وتبلیغ ص ۳۸۴)

فصل۴

علم اعتبار کا بیان

علم اعتبار اور قیاس صوری کی حقیقت

علم اعتبار یہ ہے کہ دوسرے کے قصہ کو اپنی حالت پر منطبق کر کے سبق حاصل کیا جائے، دو چیزوں میں مشابہت ہو تو ایک نظیر سے دوسری نظیر کا استحضار کیا جائے، اور یہی عبرت حاصل کرنے کے معنی ہیں کہ دوسرے کی حالت کو اپنے اوپر منطبق کیا جائے۔[۱]

علم اعتبار کی حقیقت یہ ہے کہ مشبہ کو دوسرے مشبہ بہ سے واضح کیا جائے، ثابت نہ کیا جائے بلکہ مشبہ دلیل آخر سے ثابت ہے اور یہ مجاز میں داخل ہے، خواہ مجاز مرسل ہو خواہ استعارہ، کیونکہ مجاز میں موضوع لہ کے مراد نہ ہونے پر قرینہ ہوتا ہے اس لئے غیر موضوع لہ مراد ہوتا ہے اور نہ کنایہ میں داخل ہے کیونکہ کنایہ میں معنی موضوع لہ متروک نہیں ہوتے بلکہ کلام کا مدلول اصلی وہی موضوع لہ ہوتا، مگر مقصود اس کا لازم یا ملزوم ہوتا ہے جیسے طَوِیْلُ النَّجاد کہ اس میں مدلول وضعی متروک نہیں، مدلول کلام وہی ہے مگر مقصود طَوِیْلُ الْقَامَةِ ہے، کیونکہ طویل النجاد کے لئے طویل القامۃ لازم ہے اور اعتبار میں وہ معنی نہ مقصود ہے نہ مدلول کلام ہے، پس یہ اعتبار گویا قیاس تصرفی ہے اور مشابہ ہے قیاس فقہی کے مگر عین قیاس فقہی نہیں کیونکہ قیاس فقہی میں علت جامعہ مؤثر ہے حکم مقیس میں اس لیے وہ حکم منسوب الی القیاس ہوتا ہے یہاں یہ بھی نہیں، صرف مقیس مقیس علیہ میں تشابہ ہے اور مشابہت کو حکم میں کوئی اثر نہیں، بلکہ وہ حکم خود مستقل دلیل سے ثابت ہے یہ حقیقت ہے علم اعتبار کی۔

۱؎ البدائع ص ۲۴۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے إِعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ يُحْيِي الأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا کی تفسیر میں فرمایا ہے: لَيِّنَ الْقُلُوْبَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَإِلَّا فَقَدْ عُلِمَ اِحْيَاءُ الأَرْضِ مُشَاهَدَةً یہاں ارض سے مراد قلوب ہیں، یہ بھی علم اعتبار ہی ہے اور إلا فقد علم احياءُ الأَرْضِ سے مشہور تفسیر کی نفی کرنا مقصود نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ اے مخاطب! تجھ کو اس آیت میں ظاہری مدلول پر اکتفانہ کرنا چاہئے کیونکہ وہ تو ظاہر ہی ہے بلکہ اس سے قلوب کی طرف انتقال کرنا چاہئے کہ دلوں کی بھی وہی حالت ہے جو زمین کی حالت ہے۔

یہ روایات میرے رسالہ مسائل السلوک میں مذکور ہیں، ان آثار وغیرہ سے ثابت ہوگیا کہ علم اعتبار صوفیہ کی بدعت نہیں نصوص میں اس کی اصل موجود ہے پس جو لوگ علم اعتبار کی رعایت کرنے میں صوفیہ پر زندقہ اور الحاد کا فتویٰ لگاتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں۔[1]

یہ لطائف اور تاویلات اور نکات کے درجہ میں ہیں تفسیر نہیں اور ان کو علوم قرآنیہ نہیں کہہ سکتے۔[2]

استدلال واعتبار کی حقیقت اور دونوں کا فرق

استدلال تو مفہوم لغوی سے ہوتا ہے اُن طرق کے ساتھ جو اہل معانی واصول نے بیان کئے ہیں اور اعتبار تشبہ واشارہ کے طور پر ہوتا ہے، اور ان دونوں کی اصل قرآن سے ثابت ہے، لیکن قرآن میں دلیل واستعمال کا لفظ صراحۃ نہیں آیا بلکہ اس کے مرادفات آئے ہیں چنانچہ ارشاد ہے قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اور ارشاد ہے قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ برہان اور علم دلیل کے معنی میں ہے، اس لئے اس کا نام استدلال رکھنا صحیح ہوگیا جیسے اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ کے معنی میں یوں کہنا کہ حق تعالیٰ نے نماز کو فرض کیا ہے صحیح ہے حالانکہ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ میں اللہ اور فرض کا لفظ صراحۃ نہیں مگر اس کا قائم مقام موجود ہے۔

---

[1] غایۃ النجاح ملحقہ التبلیغ ۲۲۸/۱۲ و ۲۲۹ [2] اشرف الجواب ۳۱۴/۲

اور دوسرے طریق کا نام خود قرآن ہی میں اعتبار آیا ہے، چنانچہ ارشاد ہے فَاعْتَبِرُوْا یا أُولِی الاَبْصَار ، اس سے اوپر بنی نضیر کے جلاوطن کئے جانے کا قصہ مذکور ہے جس کے بیان کرنے کے بعد یہ فرمایا ہے کہ اے بصیرت والو! اس سے عبرت حاصل کرو، یعنی اگر تم ایسی حرکت کروگے جوان لوگوں نے کی ہے تو اپنے واسطے بھی اس عذاب کو تیار سمجھو اور یہی تو علم اعتبار ہے کہ دو چیزوں میں مشابہت ہو تو ایک نظیر سے دوسری نظیر کا استحضار کیا جائے اور یہی عبرت حاصل کرنے کے معنی ہیں کہ دوسرے کی حالت کو اپنے اوپر منطبق کیا جائے کہ اگر ہم نے اس کے جیسے اعمال کئے تو ہمارا بھی وہی حال ہوگا جو اس کا ہوا ہے۔[۱]

صوری قیاس اور اس کا حکم

غیر مدلول قرآنی کو مدلول قرآنی پر کسی مناسبت ومشابہت سے قیاس کرلیا جائے یہ حقیقی قیاس نہیں محض صورت قیاس کی ہے اس لئے قیاس کے احکام ثابت نہیں، یہ قیاس حجت شرعیہ نہیں، اس لئے اس قیاس سے اس حکم کو نص کی طرف منسوب کرنا جائز نہیں حجت شرعیہ صرف قیاس فقہی ہے۔[۲]

صوری قیاس کے اقسام تفاول، اعتبار، تعبیر

پھر آگے ان میں ایک تفصیل ہے جس سے دونوں کا درجہ جدا جدا ہو جاتا ہے وہ یہ کہ اگر غیر مدلول قرآنی مقصود دینی ہے تو اس (صوری) قیاس کا درجہ علم اعتبار ہے اور وہ معمول امت کا رہا ہے بشرطیکہ اس کو درجہ تفسیر تک نہ پہنچایا جائے، اور اگر وہ غیر مدلول قرآنی مقصود دنیوی ہے تو اس قیاس کا درجہ فال متعارف یا شاعری سے زیادہ نہیں، گو مقیس صحیح ہی ہو یا اتفاق سے صحیح ہو جائے پس جو درجہ اس شاعری یا اس تفاول کا ہے یہی درجہ اس قیاس متکلم فیہ کا ہے۔

[۱] حقوق الزوجین ص ۵۱، غایۃ النجاح فی آیۃ النکاح [۲] بوادر النوادر ۲/۳۹۴

ایک علم جو بوجہ انتساب الی الصلحاء اس (تفاول وشاعری) سے بھی اشرف ہے یعنی تعبیر رؤیا اس کا مدار بھی ایسے ہی مناسبات پر ہے اس کو بھی نہ کوئی قابل تحصیل سمجھتا ہے اور نہ کسی درجہ میں اس کو حجت سمجھتا ہے۔[۱]

علم اعتبار علم تعبیر سے اشرف ہے

علم اعتبار علم تعبیر سے بھی اشرف ہے اور اشرف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ تعبیر سے تو فقط احکام تکوینیہ پر استدلال کیا جاتا ہے اور علم اعتبار سے خالص احکام شرعیہ پر استدلال کیا جاتا ہے سو اس حساب سے علم اعتبار ان قیاسات مجوث عنہا سے دو درجہ اشرف ہوا۔[۲]

علم اعتبار کا شرعی درجہ اور اس کا حکم

ایسے استنباطات کا درجہ فقہی قیاس سے بھی کم ہے، نہ وہ اشارات یقینی ہیں نہ ان سے تعبیر مقصود ہے خود وہ علم بھی قابل تحصیل نہیں بلکہ بلا تحصیل ہی جس کے ذہن کو ان مناسبات سے مناسبت ہوگی وہ ایسے استدلالات پر قادر ہوگا گو علم وفضل میں کوئی معتد بہ درجہ نہ رکھتا ہو۔

خلاصہ یہ ہے کہ فقہی قیاس میں تو غیر منصوص کو منصوص کے ساتھ لاحق کر کے اس پر حکم کرتے ہیں اور وہ بھی جہاں مستقل دلیل نہ ہو، یہ غیر منصوص بھی علت کے واسطے سے نص کا مدلول ہوتا ہے اور قیاس محض مظہر ہے۔

اور صوفیہ کے قیاس (علم اعتبار) اگر دلیل سے ثابت نہ ہوں تو ان نصوص سے ثابت ہی نہیں ہوتے، یہ اعتبار محض ایک تشبیہ کا درجہ ہے جس میں وجہ تشبیہ مؤثر فی الحکم نہیں ہوتی۔

استدلال تو مفہوم لغوی سے ہوتا ہے ان طرق کے ساتھ جو اہل معانی واصول نے بیان کئے ہیں اور اعتبار تشبہ واشارہ کے طور پر ہوتا ہے۔[۳]

---

[۱] بوادر النوادر ۲/۳۹۶ [۲] بوادر النوادر ص ۳۹۶ ج ۲ [۳] بوادر النوادر ص ۳۹۷ ج ۲ بدائع ص ۲۴۰، الفصل للوصل ص ۱۸۲، ملحوظات جدید ملفوظات ص ۱۱۲

علم اعتبار کی ایک اور مثال

إذْهَبْ إلٰى فِرْعَونَ أنَّهٗ طَغٰى، کے تحت صوفیہ نے لکھا ہے إذْهَبْ يَا رُوحُ إلَى النَّفْسِ وَجَاهِدْهَا أنها قَدْ طَغَتْ، کہ اے روح نفس کی طرف جا اور اس سے جہاد کر کے اس کو مغلوب کر کہ وہ حد سے نکلا جا رہا ہے صوفیاء کی مراد تفسیر کرنا نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ اے قرآن پڑھنے والے تو قرآن کے قصوں کو محض قصہ سمجھ کر نہ پڑھ بلکہ ان سے سبق حاصل کر کیونکہ قرآن کریم میں جو قصے ہیں وہ عبرت حاصل کرنے کے لئے بیان کئے گئے ہیں، لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ الخ پس جب تو موسیٰ علیہ السلام کے قصہ پر پہنچے تو اس سے یہ سبق حاصل کر کہ تیرے اندر بھی ایک چیز موسیٰ کے اور ایک چیز فرعون کے مشابہ ہے یعنی روح اور نفس، ایک داعی الی الخیر ہے جو مشابہ موسیٰ علیہ السلام کے ہے، دوسرے داعی الی الشر ہے جو مشابہ فرعون ملعون کے ہے پس تو بھی اپنے روح کو نفس پر غالب کر اور نافرمانیوں سے باز آ جا، یہ علم اعتبار ہے کہ دوسرے کے قصہ کو اپنی حالت پر منطبق کر کے سبق حاصل کیا جائے۔[1]

علم اعتبار یا قیاس صوری کی دلیل

رہا یہ سوال کہ جس طرح صوفیاء نے علم اعتبار کا استعمال کیا ہے کیا نصوص میں بھی استعمال آیا ہے؟ تو میں کہتا ہوں کہ بحمد اللہ اس کی نظیر نصوص میں بھی موجود ہے اور میں یہ بات خود نہیں کہتا بلکہ شاہ ولی اللہ صاحب کے قول سے میں اس کا ثبوت دیتا ہوں۔

اتنے بڑے محقق نے دو حدیثوں کے متعلق الفوز الکبیر میں یہ لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ تقدیر کا مسئلہ ارشاد فرمایا:

مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إلَّا وَقَدْ كُتِبَ لَهٗ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِن

---

[1] بدائع ص ۲۴۰

الْجَنَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ أَفَلاَ نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ.؟
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا إِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خلق لَهٗ امَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّر لِعَمَلِ السَّعَادَةِ. الخ.
اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی فَأَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ الآية.
اب اس پر سوال ہوتا ہے کہ اس آیت میں تقدیر کا ذکر کہاں ہے؟ آیت کا مدلول تو یہ ہے کہ اِعطا و تقویٰ سے جنت آسان ہوجاتی ہے اور بخل واستغناء سے دوزخ آسان ہوجاتی ہے، اس کا جواب شاہ صاحب نے دیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور علم اعتبار کے اس آیت کے مضمون سے حدیث کے مضمون پر استشہاد فرمایا ہے اور مقصود تشبیہ دینا ہے کہ جیسے بواسطہ بعض اعمال کے بعض کے لئے جنت اور بعض کے لئے دوزخ کو آسان کردیا ہے۔ اسی طرح بواسطہ تقدیر کے بعض کے لئے اعمال صالحہ کو، بعض کے لئے معاصی کو آسان کردیا ہے اور یہ تشبیہ محض توضیح کے لئے ہے کہ تقدیر سے تیسیر ویسی ہی ہوجاتی ہے جیسی اس آیت میں تیسیر اعمال سے مذکور ہے پس مقصود تشبیہ سے توضیح ہے، شاہ صاحب نے حدیث کی شرح میں علم اعتبار کی اصل قرآن سے بتلائی ہے۔
حدیثوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم اعتبار کا استعمال فرمایا ہے بڑے شخص کے سر رکھ کر میں یہ کہہ رہا ہوں خود اتنی بڑی بات نہیں کہتا، کیونکہ یہ بڑا دعوی ہے اور اگر کوئی شاہ صاحب کے قول کو نہ مانے تو میں اس سے کہوں گا کہ پھر وہ ان حدیثوں کی شرح کردے، یقیناً ان حدیثوں میں کوئی علم وہبی ہے وجہ ربط بجز اس کے جو شاہ صاحب نے فرمایا بیان نہ کرسکے گا۔[۱]

---

[۱] البدائع ص ۲۴۳

فصل ۵

ظن کا بیان

ظن کے مختلف معانی

قرآن پاک کا نزول محاورات میں ہوا ہے، اور محاورات سے معلوم ہوتا ہے کہ ظن کے معنی صرف وہ نہیں جو، ''مُلاّ حسن'' (نامی کتاب) وغیرہ میں مذکور ہیں۔

قرآن ہی کے چند مقامات کو دیکھ کر میں یہ کہتا ہوں کہ محاورات میں ظن کے معنی عام طور سے محض حکم کی جانبِ راجح کے ساتھ مختص نہیں چنانچہ ایک مقام پر حق تعالیٰ فرماتے ہیں وَ اِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخَاشِعِیْنَ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ الآیۃ اور ایک جگہ حق تعالیٰ نے قیامت کے متعلق کفار کا مقولہ نقل فرمایا ہے، اِنْ نَظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَیْقِنِیْنَ ، یہاں بھی ظن سے مراد معنی اصطلاحی نہیں ہیں، کیونکہ کفار کو وقوع معاد کا ظن غالب وراجح بھی نہ تھا، وہ تو بالکل ہی منکر ومکذب تھے، چنانچہ خود قرآن میں ہے، بَلْ کَذَّبُوْا بِالسَّاعَۃِ الخ۔

پس یہاں ظن سے مراد جانب مرجوح بھی نہیں کیونکہ ان کو تو قیامت کا احتمال بھی نہ تھا، ان سب موارد کو دیکھ کر میں یہ کہتا ہوں کہ محاورہ میں ظن کے معنی خیال کے ہیں خواہ وہ خیال صحیح ہو یا باطل، قوی ہو یا ضعیف، اس کو پیش نظر رکھ کر تمام آیات کو دیکھئے سب حل ہو جائیں گی، اور کوئی اشکال نہ رہے گا، چنانچہ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا میں بھی ظن سے مراد مجرد خیال بلا دلیل ہے۔[1]

---

[1] بدائع ص ۱۹۵

ظن کی اصطلاحی تعریف اور اس کی حجیت

ظن اصطلاحی جو کہ مفید ہے وہ خیال مع الدلیل ہے، دلائل شرعیہ سے اس کا معتبر وحجت ہونا معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ قرآن میں بعض آیات مجملہ ومشکلہ بھی ہیں سب کی سب مفسر ومحکم ہی نہیں ہیں اور جب بعض آیات مجمل ومشکل بھی ہیں تو ان کی کوئی تفسیر قطعی نہیں تو ظنی ہوگی۔

اب اگر ظن مطلقاً غیر معتبر ہے تو آیات مجملہ ومشکلہ بالکل متروک العمل ہو جائیں گی حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں۔[۱]

عقائد میں ظن کا اعتبار نہیں

عقائد قطعیہ کے لئے ضرورت ہے دلیل قطعی کی جو ثبوتاً بھی قطعی ہو اور دلالۃً بھی قطعی ہو اور عقائد ظنیہ کے لئے دلیل ظنی کافی ہے بشرطیکہ اپنے مافوق کے ساتھ معارض نہ ہو ورنہ دلیل مافوق ماخوذ ہوگی اور یہ دلیل متروک ہوگی۔

ظن کا عقائد میں دخل نہیں البتہ فقہیات میں ہے کیونکہ فقہ میں ضرورت عمل کی ہے، اور عقائد میں کون سی گاڑی اٹکی ہے اس کو طالب علم یاد رکھیں۔[۲]

احکام کا دارومدار ظن غالب پر ہوتا ہے نہ کہ امر موہوم پر

کسی شئی میں نفع موہوم ہو اور خطرہ غالب ہو تو وہ شئی حرام ہوگی (مثلاً) چاند کے سفر میں نفع تو موہوم اور غیر ضروری اور خطرہ غالب تو یہ سفر حرام ہوگا، وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ. الآية.[۳]

---

[۱] بدائع ص ۱۹۶ ابدیعۃ ص ۴۳ [۲] بوادر النوادر ص ۸۸۲ [۳] انفاس عیسی ۱/۳۹۰

ظنی ہونے کا مقتضیٰ

ظنی ہونے کا تقاضا ہی یہ ہے کہ جانب مخالف کا اس میں شبہ رہتا ہے اگر تمہیں شبہ ہے تو ہوا کرے اس سے مسئلہ کی ظنیت کی تاکید وتقویت ہوتی ہے، ایسے شبہ سے کچھ حرج نہیں۔[۱]

حسن ظن کا آخری مرحلہ

منتہاء حسن ظن یہ ہے کہ خود اس کے فعل میں تاویل مناسب کر کے اس کو قواعد شرعیہ کے تابع بنادے نہ یہ کہ شریعت میں تبدیل کر کے شریعت کو اس کے تابع بنادے۔[۲]

ظن کے محمود و مذموم اور مقبول وغیر مقبول ہونے کا معیار

اِنَّ الظَّنَّ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا، اہل علم کو اس مقام پر شبہ ہوجایا کرتا ہے کہ شریعت میں تو ظن کا اعتبار کیا گیا ہے، چنانچہ خبر واحد اور قیاس ظنی ہے۔

(اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ) ظن وہ معتبر ہے جس کا استناد نص کی طرف ہو چنانچہ خبر واحد جو ظنی ہے وہ تو اصل ہی میں ظنی الثبوت نہیں ہے محض اس کی سند میں ظن عارض ہوگیا ہے ورنہ بحیثیت کلامِ رسول ہونے کے وہ فی نفسہ قطعی ہے، اسی طرح قیاس گو اصل ہی میں ظنی ہے لیکن وہ خود مثبت نہیں ہے، بلکہ مظہر ہے اور مثبت تو نص ہے اور قیاس اس کی طرف مستند ہے اور یہاں جس ظن پر ملامت ہے اس سے مراد وہ ظن ہے جس کا مستند نص نہ ہو محض تخمین اور رائے اس کا منشاء ہو۔

نرا گمان جو دلائل شرعیہ سے ماخوذ نہ ہو وہ مثبت نہیں تاوقتیکہ اس ظن کا کوئی مستند شرعی ہو دین کے بارے میں کارآمد نہیں، دین کی قید اس لئے لگائی ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ کسی امر میں کوئی گمان مفید نہ ہو، چنانچہ طب میں کہ وہ دین کا امر نہیں ظن معتبر ہے۔

---

[۱] مجالس حکیم الامت ص ۱۷۲ [۲] بوادر النوادر ۱/۱۹۱

البتہ امر دنیوی میں بھی جہاں جس ظن کی ممانعت ہے وہاں اس پر عمل جائز نہیں، مقصود یہ ہے کہ دین کے بارے میں گمان اصلاً کوئی چیز نہیں خواہ وہ گمان کرنے والا کتنا بڑا ہی ذہین ہو اور عاقل ہو، دین کے بارے میں جب تک دلیل شرعی نہ ہوگی اس کا خیال معتبر نہ ہوگا۔[۱]

ظن کے اقسام واحکام

ظن کی کئی قسمیں ہیں ایک واجب جیسے ظن فقہی غیر منصوص میں اور حسنِ ظن مع اللہ، اور دوسرا امباح جیسے ظن امور معاش میں، اور ایسے شخص کے ساتھ بدگمانی کرنا جس میں علانیہ علامات فسق کے پائے جاتے ہیں، جیسے شراب خانوں میں اور فاحشہ عورتوں کی دکانوں میں کسی کی آمد ورفت ہو اور اس پر فسق کا گمان ہو جائے جائز ہے مگر یقین نہ کرے۔

اسی طرح سوء ظن غیر اختیاری ہو اس کے مقتضی پر عمل نہ ہو اس میں بھی گناہ نہیں بشرطیکہ حتی الامکان اس کو دفع کرے، اور تیسرا حرام جیسے الٰہیات ونبوات میں بلا دلیل قاطع، کلامیات وفقہیات میں خلاف دلیل قاطع ظن کرنا یا جس میں علامات فسق کے قوی نہ ہوں بلکہ ظاہراً اصلاح کے آثار نمودار ہوں اس کے ساتھ سوء ظن کرنا یہ حرام ہے۔[۲]

معاملات میں سوء ظن کا حکم

سوءِ ظن کے مقتضی پر عمل کرنا مظنون بہ کے حق میں تو حرام ہے جیسے اس کی تحقیر کرنا، اس کو ضرر پہنچانا (لیکن) خود ظان کو اپنے حق میں جائز ہے، بایں معنی کہ اس کی مضرت سے خود بچے۔[۳]

فرمایا کہ معاملات میں تو سوء ظن چاہئے اور اعتقاد میں حسن ظن اور معاملات

---

[۱] الغاء المجازفۃ ملحقہ دعوات عبدیت ۱۶/۱۳ [۲] بیان القرآن ۱۱/۴۷

[۳] بیان القرآن ص ۴۷ ج ۱۱

میں سوءِ ظن سے مراد یہ ہے کہ جس کا تجربہ نہ ہو چکا ہو اس سے لین دین نہ کرے، روپیہ نہ دے تو اس معنی کر معاملات میں سوء ظن رکھے باقی اعتقاد میں سب سے حسن ظن رکھے کسی کو برا نہ سمجھے۔[۱]

قرائن کے معتبر ہونے کی دلیل

نهى عن طعام المتبارئين میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فخر کرنے والوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے حالانکہ زبان سے (فخر کا) کوئی بھی اقرار نہیں کرسکتا پس اگر قرائن وغیرہ سے یہ بات نہیں معلوم ہوسکتی تو اس حدیث پر عمل کیوں کرسکتا ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ قرائن وغیرہ سے فخر معلوم ہو جاتا ہے اور اس کا اعتبار کرنا جائز ہے۔[۲]

---

[۱] انفاص عیسی ۲/۶۱۹ [۲] دعوات عبدیت ۱۴/۱۹

فصل ٦

نیت کا بیان

حدیث انما الاعمال بالنیات کا مطلب

اِنَّمَا الاعْمَالُ بِالنِّیَّات جوحدیث شریف میں آیا ہے یہ مباحات اور طاعات کے متعلق ہے معاصی میں نہیں، مطلب یہ ہے کہ طاعات میں اگر نیت نیک ہوگی تب تو وہ مقبول ہیں اسی طرح مباح میں اگر نیت دین کی ہو تو وہ دین ہو جاتا ہے اور یہ نہیں کہ معاصی میں نیت نیک کرنے سے وہ طاعات بن جائیں۔[1]

اِنَّمَا الاعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کا اصولی اختلاف

اِنَّمَا الاعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لامرِیءٍ مَّا نوی فَمَن کَانَتْ هِجْرَتُه الخ اس حدیث کا پہلا جزء اِنَّمَا الاعْمَالُ بِالنِّیَّات بتلا رہا ہے کہ اعمال شرعیہ کا ثواب بغیر نیت کے حاصل نہیں ہوتا، اعمال کی تفسیر اعمال شرعیہ سے اس لئے کی گئی کہ شارع علیہ السلام کو اعمال غیر شرعیہ سے بحث کی ضرورت ہی نہیں پھر آگے ہجرت کا ذکر فرمانا اس کا قرینہ ہے۔

اور ثواب الاعمال سے تفسیر اس لئے کی گئی کہ وجود اعمال بغیر نیت کے ہوسکتا ہے چنانچہ مشاہدہ ہے لہٰذا توقف وجود اعمال علی النیۃ شارع کا مقصود نہیں ہوسکتا یعنی شارع کا یہ مقصد نہیں کہ اعمال کا وجود ہی نیت پر موقوف ہے اور بغیر نیت کے اعمال وجود میں نہیں آسکتے، کیونکہ اول تو یہ خلاف واقع ہے، دوسرے وجود اشیاء بھی ان امور

---

[1] مزید المجید ص:۴۹

کے قبیل سے ہے جو شارع علیہ السلام کی بحث سے خارج ہیں (اس لئے کہ بہتیرے کام بندے سے بھول چوک سے صادر ہو جاتے ہیں حالانکہ بندہ ان کا ارادہ نہیں کرتا) شارع کا مقصود احکام کو بیان کرنا ہوتا ہے نہ کہ بیان کیفیاتِ وجود کا۔

اب اس میں گفتگو ہو سکتی ہے کہ یہاں صحت اعمال مراد ہے یا ثواب اعمال، سو اس کا جواب حنفیہ نے کتب فقہ میں دے دیا ہے کہ چونکہ اعمال کا ثواب نیت پر موقوف ہونا اجماعی ہے اس لئے تقدیر صحت سے تقدیر ثواب اولیٰ ہے۔

اور ثواب و رضا باہم قریب قریب ہیں جب حق تعالیٰ کسی عمل پر ثواب دیں گے تو اس سے راضی بھی ہوں گے دوسرے ثواب سے بھی رضاء ہی مقصود ہے بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ رضاء ثواب کی اعلیٰ فرد ہے۔

اس کے بعد حضور نے ہجرت کے متعلق صاف فرما دیا کہ اگر اس سے خدا مطلوب نہ ہو تو وہ شرعاً قابل قدر اور لائق اعتبار نہیں، اور اس سے خدا تک وصول نہ ہوگا، اسی طرح جملہ افعال شرعیہ میں غور کر لیا جائے کہ مقصود کی نیت اور قصد سب میں شرط ہے بدوں اس کے وہ موجب وصول نہیں ہو سکتی، نصوص شرعیہ سے یہ بات واضح ہو گئی کہ بدوں نیت کوئی عمل مقبول نہیں۔[۱]

(خلاصہ یہ کہ) اِنَّمَا الاَعْمَالُ بِالنِّیَّات سے معلوم ہوتا ہے کہ نیت نہ کرنے سے اعمال کا ثواب نہیں ملتا، گو عمل متحقق ہو جائے اور بعض اعمال تو بلا نیت کے ہوتے ہی نہیں، کیونکہ اعمال دو قسم کے ہیں بعض اعمال تو ایسے ہیں کہ ان کا تحقق بھی بلا نیت کے نہیں ہوتا، اور بعض ایسے ہیں کہ ان کا تحقق تو ہو جاتا ہے مگر ثواب نہیں ملتا، جیسے پڑھنا پڑھانا کہ اس کا تحقق بلا نیت کے بھی ہو جاتا ہے مگر ثواب نہیں ملتا، بخلاف نماز روزہ کے کہ ان کا تحقق ہی بلا نیت نہیں ہوتا۔[۲]

---

[۱] ماعلیہ الصبر ملحقہ التبلیغ ۱۳۴/۱۷ [۲] آداب التبلیغ ملحقہ دعوت و تبلیغ ص:۱۹

بغیر نیت کے ثواب ہونے یا نہ ہونے کی تحقیق

کسی عمل کا ذریعہ اور سبب بننے سے بھی ثواب یا گناہ ہوجاتا ہے

دیکھئے اگر کوئی اپنے باپ یا لڑکے کو کچھ دے تو نیت ثواب کی نہیں ہوتی لیکن ثواب ملتا ہے جیسے حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ دے تو اس کو بھی ثواب ملتا ہے حالانکہ بیوی کو کوئی ثواب کی نیت سے نہیں دیتا بلکہ اگر اس کو ثواب کی نیت کی خبر ہوجائے تو اس کو ناگوار ہو اور وہ انکار کردے کہ کیا میں خیرات خوری ہوں۔[1]

یہاں اہل علم کو یہ شبہ ہوگا کہ اِنَّمَا الاَعمَالُ بِالنِّیَّات ارشاد ہے پھر بدوں قصد کے ثواب کیسے ہوگا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ بلا نیت کے اعمال کا ثواب تو نہیں ہوتا لیکن غیر اختیاری خیر کا ہوتا ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی شخص کھیتی کرے، پودے یا کوئی درخت لگادے اور اس میں سے کوئی انسان یا بہیمہ (جانور) کھاوے تو اس کو اجر ملتا ہے۔

دیکھئے یہاں نیت کہاں ہے بلکہ اس کے خلاف کی نیت اور کوشش ہے کہ کھانے والے کو روکتا ہے کھلانے کی نیت تو کہاں۔ اگر بہائم کو کھاتا ہوا دیکھ لے تو ڈنڈوں سے خبر لے، تو دیکھئے جس انتفاع کا وہ مخالف ہے اور اپنے عمل سے اس پر دلالت بھی قائم کررہا ہے کہ میری نیت اس کی نہیں ہے پھر بھی اجر ملتا ہے تو بلا نیت اجر ملنا صرف سببیت بدوں مباشرت کے ثابت ہوگیا، غرض اعمال اختیاریہ کا ثواب نیت پر موقوف ہے نہ کہ اس خیر کا جس کا یہ بلا قصد سبب بن گیا ہے۔[2]

---

[1] حسن العزیز، ۱/۸، ملفوظ نمبر: ۷۸ [2] الافاضات الیومیہ ص ۳۰ جلد دہم

قاعدہ: جس فعل سے (جس میں کسی اخبار کا خریدنا پڑھنا، اس میں اشتہار دینا، یا کسی اور طریقہ سے اسے بواسطہ یا بلا واسطہ مالی امداد دینا بھی داخل ہے) کسی معصیت کی اعانت ہوتی ہو اور اس فعل میں کوئی غرض صحیح بھی نہ ہو (جیسے ابطال باطل کے لیے خریدنا، یا اپنی حاجت کا سامان خریدنا) وہ فعل بھی معصیت ہوگا، اگرچہ اعانت کا قصد بھی نہ ہو، کما صرح الفقہاء فی اعطاء السائل الذی یحرم علیہ السوال۔[۱]

نیت کرنے کا قاعدہ

فرمایا: افعال اختیاریہ میں صرف ابتداءً ارادہ کرنا پڑتا ہے، البتہ مضاد (یعنی اس کے خلاف) کی نیت نہ ہونا شرط ہے، جیسے کوئی شخص بازار جانا چاہتا ہے تو اول قدم پر تو قصد کرنا پڑے گا پھر چاہے کتاب دیکھتے ہوئے جائے یا باتیں کرتے ہوئے، ہر ہر قدم پر قصد کی ضرورت نہیں۔[۲]

زبان سے بولنا امر قصدی محتاج نیت ہے یا غیر قصدی؟

زبان سے بولنا فعل قصدی ہے مگر ہر کلمہ کے ساتھ قصد نہیں ہوتا، اگر ہر کلمہ کے ساتھ قصد متعلق ہوتا تو اس سے پہلے علم بھی ہوتا مگر ہم تو وجداناً دیکھتے ہیں کہ بہت سی باتیں اثناء کلام میں زبان سے ایسی نکلتی ہیں جن کا نہ پہلے سے قصد ہوتا ہے نہ علم ہوتا ہے بس یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایک گونہ اجمالی علم ہوتا ہے اسی سے قصد بھی متعلق ہو جاتا ہے اس سے زیادہ فیصلہ سمجھ میں نہیں آتا، بہرحال بولنا اتنا سہل ہے کہ عقلاً اس میں یہ تردد ہوسکتا ہے کہ یہ فعل قصدی ہے یا غیر قصدی؟ اگر فعل قصدی ہے تو ہر کلمہ کے ساتھ قصد ہونا چاہئے اور یہ وجداناً منتفی ہے، اگر غیر قصدی ہے تو اس پر مؤاخذہ کیوں ہے؟

قواعد سے اس میں یہ فیصلہ ہے کہ امور اختیاریہ کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جن کا

---

[۱] امداد الفتاوی ۴/۱۷ [۲] الافاضات الیومیہ ص ۳۰ جلد دہم

بقاء وحدوث دونوں قصد واختیار کے محتاج ہیں اور دوسرے وہ جو حدوث میں قصد واختیار کے محتاج ہیں، بقاء میں محتاج نہیں، تو کلام اسی دوسری قسم میں داخل ہے جیسا کہ مشی (یعنی چلنا) بھی اور بھی بعضے افعال اس صفت میں کلام کے ساتھ شریک ہیں یعنی ایسے ہی امور اختیار یہ میں سے ہیں کہ اس کا حدوث محتاج قصد واختیار ہے گو بقاء میں اس کی ضرورت نہیں کہ مثلاً ہر ہر قدم پر ارادہ جدید متعلق ہو البتہ یہ ضروری ہے کہ بقاء میں گو تفصیلی علم وارادہ نہیں ہوتا مگر اجمالی ضرور ہوتا ہے۔[۱]

نیک نیت سے مباح تو عبادت بن جاتا ہے لیکن معصیت مباح نہیں ہوتی

نیک نیت سے مباح تو عبادت بن جاتا ہے اور معصیت مباح نہیں ہوتی خواہ اس میں ہزار مصلحتیں و منفعتیں ہوں، اور یہ قاعدہ تو بہت ہی بدیہی ہے مثلاً اگر کوئی شخص اس نیت سے غصب (ڈاکہ) وظلم کرے کہ مال جمع کر کے محتاجوں اور مسکینوں کی امداد کریں گے تو ہرگز ہرگز غصب وظلم جائز نہیں ہوسکتا خواہ لاکھوں فائدے اس پر متفرع ہوں۔[۲]

انفاق فی سبیل اللہ میں نیت کے اعتبار سے تین قسمیں

نیک کام میں خرچ کرنا باعتبار نیت کے تین قسم کا ہے ایک نمائش کے ساتھ اس کا کچھ ثواب نہیں، دوسرے ادنی درجہ کے اخلاص کے ساتھ اس کا ثواب دس حصہ ملتا ہے، مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ الخ میں اس ادنی ہی کا بیان ہے، تیسرے زیادہ اخلاص یعنی اس کے اوسط یا اعلی درجہ کے ساتھ، اس کے لئے اس آیت میں وعدہ ہے دس سے زیادہ سات سو تک علی حسب تفاوت المراتب۔[۳]

---

[۱] مطاہر الاقوال ملحقہ اصلاح اعمال ص: ۲۷۶ [۲] اصلاح الرسوم ص ۱۳۴، وبوادر ۲/ ۸۱۷ [۳] بیان القرآن ۱/ ۱۵۰

کفّ عبادت ہے نہ کہ ترک، گو نعمت ہے

(روزہ کے علاوہ) اور عبادات میں تو کچھ نہ کچھ کرنا پڑتا ہے کیونکہ ان کی حقیقت وجودی ہے اور روزہ میں کچھ نہیں کرنا پڑتا کیوں کہ اس کی حقیقت عدمی ہے کہ اس میں صرف بعض اشیاء کا ترک کرنا ہے۔

مگر یہاں یہ بات سمجھنے کی ہے کہ مطلق ترک کو عبادت نہ سمجھا جائے اور نہ ہمارا یہ مقصود ہے بلکہ جس ترک کے ساتھ قصد متعلق ہو جس کو فقہاء ''کفّ'' سے تعبیر کرتے ہیں وہی عبادت ہے اور ترک اصلی جو عدمی محض ہے وہ عبادت نہیں ہے ورنہ ہر ساعت میں ہر شخص بے انتہا حسنات کا فاعل ہوگا، کیونکہ ہر آن و ہر ساعت میں انسان عمل تو ایک ہی کر سکتا ہے اور اس کے سوا تمام افعال کا تارک ہی ہوتا ہے تو پھر چاہئے کہ وزن اعمال کی ضرورت ہی نہ رہے کیونکہ ہر حال میں مؤمن کے لئے تو غلبۂ حسنات ہی ہوا کرے گا، اور یہ لازم خلاف نصوص ہے، نصوص سے ثابت ہے کہ قیامت کے دن بعض مسلمانوں کے حسنات غالب ہوں گے اور بعض کے سیآت اور بعض کے حسنات وسیآت مساوی ہوں گے اور ترک اصلی کے عبادت ماننے پر ان صورتوں کا تحقق ہی نہیں ہوسکتا، بلکہ صرف ایک ہی صورت کا تحقق ہوگا کہ سب کے حسنات ہی غالب ہوں گے۔

دوسرے یہ کہ نصوص سے ہر عمل کے شرعاً معتبر ہونے میں ارادہ ونیت کا شرط ہونا معلوم ہو رہا ہے، حدیث میں ہے اِنَّمَا الاَعْمَال بِالنِّیَّاتِ اس کا مقتضٰی بھی یہی ہے کہ ترک اصلی عبادت نہ ہو کیونکہ اس میں نیت وارادہ نہیں ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ترک اصلی نعمت بھی نہیں وہ انعامِ حق ضرور ہے اس وقت حق تعالیٰ نے ہم کو ہزاروں گناہوں سے بچا رکھا ہے گو ہم نے بچنے کا ارادہ نہیں کیا مگر بے ارادہ کے بھی گناہوں سے محفوظ رہنا اس کے نعمت ہونے میں شک نہیں اور اس نعمت کا ہم کو شکریہ ادا

کرنا چاہئے، یہ میں نے اس لئے کہہ دیا تا کہ اس نعمت کی ناقدری نہ کی جائے، خوب سمجھ لو کہ نعمت ہونا اور چیز ہے، طاعت ہونا اور بات ہے میں ترک اصلی سے طاعت وعبادت ہونے کی نفی کررہا ہوں نعمت ہونے کی نفی نہیں کررہا اور ترک اصلی نعمت کیوں نہ ہوتا جس میں گناہ کی طرف التفات ہی نہیں نہ فعلاً نہ ترکاً، میں تو ترقی کر کے یہ کہتا ہوں کہ یہ بھی بڑی نعمت ہے کہ ارادۂ معصیت کے بعد گناہ کی قدرت سلب کرلی جائے کہ بندہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے مگر کرنہیں سکتا، گو مجھے اس مسئلہ کی تحقیق نہیں کہ ارادہ کے بعد اگر گناہ پر قدرت اور قدرت کے بعد میں اس کا ارتکاب بھی ہوجائے تو اس کے گناہ میں اور ارادہ جازمہ مجردہ عن الفعل کے گناہ میں فرق ہے یا مساوات، ظاہراً تو یہ مفہوم ہوتا ہے کہ دونوں میں فرق ہے مساوات نہیں ہے، لیکن اگر مساوات بھی ہو جب بھی سلب قدرت فعلِ نعمت ہے کیونکہ ارادہ جازمہ کے بعد ناکامی ہونے سے انسان کو ندامت سخت ہوتی ہے کہ میں نے خواہ مخواہ ہی گناہ کا قصد کیا، اس حالت میں وہ جلد ہی اپنے ارادہ سے توبہ کرلیتا ہے بخلاف اس شخص کے جس کو ارادہ کے بعد کامیابی ہوجائے کہ وہ ارادے پر نادم نہیں ہوتا بلکہ اول اول تو اس کو خوشی ہوتی ہے کہ میں اپنے ارادہ میں کامیاب ہوگیا پھر کچھ عرصہ تک لذتِ گناہ کی مستی میں منہمک رہتا ہے اس کو توبہ کی توفیق بہت دیر میں ہوتی ہے اور بعض کو عمر بھر بھی نہیں ہوتی، اس لئے میرا یہ دعوی صحیح ہے کہ سلب قدرتِ گناہ بھی نعمت ہے، پھر عدم التفات کیوں نہ نعمت ہوگا۔

پس ترک اصلی میں جو ہم ہزاروں گناہوں سے بچے ہوئے ہیں نعمت تو ضرور ہے مگر قواعد سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ عبادت نہیں، اور یہ گفتگو بھی قانون کی تحقیق ہے باقی حق تعالی کا فضل وانعام ہے کہ وہ کسی کو ترک اصلی پر بھی ثواب دے دے کیونکہ فضل وانعام قانون کا پابند نہیں۔

جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ حشر میں ایک شخص کو سیئات کے عوض میں گن

گن کر حسنات دی جائیں گی، تو یہ اور بات ہے مگر یہ قانون نہیں، قانون قاعدہ وہی ہے کہ معصیت پر عذاب ہو اور ترک اصلی پر ثواب نہ ہو مگر قانون تو ہمارے واسطے ہے حق تعالیٰ تو قانون کے پابند نہیں، وہ بطور فضل کے جو چاہیں کریں مگر یہ ضرور ہے کہ قانون کے خلاف عمل کم ہوگا زیادہ عمل درآمد قانون ہی کے موافق ہوگا لہٰذا یہ بات عقل کے خلاف ہے کہ فضل محتمل کے بھروسہ پر عمداً قانون کی خلاف ورزی کی جائے ہاں اگر قانون کی کسی سے خلاف ورزی ہوچکی ہو، تو وہ محض قانون پر نظر کر کے مایوس بھی نہ ہو، بلکہ فضل پر نظر کر کے خدا کی ذات سے امید رکھے کہ انشاء اللہ سب گناہ معاف ہوجائیں گے اور گذشتہ گناہوں سے توبہ واستغفار کرنے کی ہمت کرے اور آئندہ کے لئے پابندئ قانون کا پورا اہتمام کرے۔

بہرحال قانون یہ ہے کہ جس ترک میں ارادہ کا کچھ دخل نہ ہو وہ طاعت نہیں بلکہ طاعت وہی ترک ہے جس میں ارادہ کا بھی کچھ دخل ہو۔[۱]

ترک کی دو قسمیں وجودی وعدمی

ترک (وکف) کی دو قسمیں ہیں ترک وجودی وترک عدمی، جس ترک کا انسان مکلّف بنایا گیا ہے وہ ترک وجودی ہے جو اپنے اختیار وقصد سے ہو مثلاً کوئی عورت چلی جارہی ہے جی چاہا کہ لاؤ اسے دیکھیں پھر نگاہ کو روک لیا، اجر اسی ترک پر ملتا ہے اور ترکِ عدم وہ ترک ہے کہ اپنے قصد واختیار کا اس میں کچھ دخل نہ ہو مثلاً اس وقت ہم ہزاروں گناہوں کو نہیں کر رہے ہیں تو اس پر اجر بھی نہیں ملتا۔[۲]

---

[۱] عصم الصنوف ملحقہ فضائل صوم وصلوٰۃ ص ۴۲۸ و ۴۲۹ [۲] کمالات اشرفیہ ص ۳۲

کف النفس کے لئے بقاءِ نیت کی ضرورت نہیں

ترک و کفّ کا فرق اور ان کا شرعی حکم

ذکر میں فعل وایجاد کی ضرورت ہے اور طاعت، فعل واطاعت سے بھی وجود پذیر ہو جاتی ہے اور ترک و کفّ النفس سے (بھی) کیونکہ ترکِ معصیۃ بھی طاعت ہے، ترک سے مراد وہی ترک ہے جس کی ابتداء بالقصد والنیۃ ہو، اسی ترک کو کف النفس کہا جاتا ہے بشرطیکہ مضاد کا قصد طاری نہ ہو جائے، اس کف النفس کے لئے بقاءِ نیت وقصد کی ضرورت نہیں، بلکہ ابتداء میں نیتِ امتداد سے حکماً امتدادِ نیت ثابت ہو جاتا ہے، یعنی اگر ابتداء میں یہ نیت ہو کہ تمام معاصی کے ارتکاب سے عمر بھر اجتناب کروں گا تو گو بعد میں اس نیت وقصد سے ذھول ہو جاوے لیکن حکماً اس نیت وقصد کو موجود مانا جائے گا اور ترکِ معاصی کو کفّ النفس عنہا قرار دے کر امید اجر وثواب کی قائم کی جائے گی۔

دیکھئے صلاۃ میں باتفاقِ امت نیت شرط ہے، لیکن ذھول عن النیۃ بھی باتفاقِ امت ہی مانع عن صحۃ الصلوٰۃ وثوابہا نہیں ہے، حتیٰ **یتحقق ماینافی الصلوٰۃ**۔

میں اس کو ایک مثال سے واضح کرتا ہوں، سنئے! پیاسے کو پیاس کا احساس ہوتا ہے، بھوکے کو بھوک کا احساس ہوتا ہے، مگر اس بھوک و پیاس کے زمانہ میں کبھی کبھی خفیف سا ذھول بھی ہوتا ہے یا توجہ کم ہو جاتی ہے جو منافی احساس نہیں، کیونکہ منافی احساس، ذھول مطلق وتام ہے، ایسے ہی مسلم کے ترک معاصی میں کبھی کبھی ترک معاصی سے خفیف سا ذھول ہو جاتا ہے جو منافی طاعت نہیں، ذھول مطلق کبھی نہیں ہوتا ابتدائی نیتِ امتداد ہی سے اجمالی دوام حاصل ہو جاتا ہے۔[1]

---

[1] بوادر النوادر ص ۶۹۹ رسالہ القطائف من اللطائف

بغیر قصد کے کوئی عمل معتبر نہیں

نابالغ کی طاعات کا ثواب کس کو ملے گا؟

ثواب اور گناہ کا مدار قصد پر ہے اور یہ قلب کا فعل ہے اور چونکہ مدار قصد پر ہے تو اگر فعل میں اتحاد بھی ہو لیکن قصد میں اختلاف ہو تو ان کے آثار بھی مختلف ہو جائیں گے، چنانچہ ارشاد ہے۔

رفع القلم عن ثلث عن النائم حتی یستیقظ و عن الصبی حتی یحتلم و عن المجنون حتی یفیق او کما قال علیه السلام.

(تین لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے، سونے والے سے یہاں تک کہ بیدار ہو جائے، بچے سے یہاں تک کہ بالغ ہو جائے، مجنون سے یہاں تک کہ ہوش میں آ جائے)۔

دیکھئے یہ تینوں مرفوع القلم ہیں حالانکہ افعال کے اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو جیسے مکلفین سے بعض جرائم (معاصی) صادر ہوتے ہیں، ان سے بھی ہوتے ہیں، تو وجہ اس کی یہی ہے کہ ان میں معتبر قصد کا جرم نہیں، پس نتیجہ یہ نکلا کہ اگر آدمی سے معصیت کے افعال بھی صادر ہوں لیکن ان سے قلب کا تعلق نہ ہو، تو وہ گناہ نہیں ہوں گے۔

اسی طرح طاعت کا بھی اگر قصد نہ ہو تو وہ بھی نہیں لکھی جاتی، چنانچہ نائم (سونے والے) اور مجنون کی طاعت کا تو بالکل اعتبار نہیں ہے۔

باقی نابالغ جب کہ وہ ممیّز ہو، اسی کی طاعت میں گو اختلاف ہے کہ ثواب کس کو ملتا ہے بعض کہتے ہیں کہ ماں باپ کو ملتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ اسی کو ملتا ہے۔

لیکن یہ خود اختلاف ہی اس کا مُشعِر ہے کہ اس کی طاعت اس درجہ کی نہیں ہے جیسی مکلّف کی ہوتی ہے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کے قصد میں بھی اختلال ہے۔

یہی راز ہے اس میں کہ صبی (بچہ) کی اقتداء محققین کے نزدیک تراویح میں بھی درست نہیں ہے اس لئے کہ اس کی نوافل ضعیف ہیں، چنانچہ اگر شروع کر کے فاسد کر دے تو قضاء نہیں ہے اور بالغ کے ذمہ قضاء ہے۔

بہر حال میرا مقصود یہ ہے کہ بدون قصد کے کوئی فعل معتبر نہیں ہے اور قصد قلب سے متعلق ہے۔[1]

نیت کی حقیقت وصورت، زبردستی کی نیت معتبر نہیں

معاملہ حق تعالیٰ کے ساتھ ہے محض لفظی نیت سے کام نہیں چلتا۔

جیسے ایک دفعہ میں کانپور گیا ہوا تھا اور مسافر تھا، دوسری جگہ جانے کو تیار ٹکٹ لینے کے لئے آگے آدمی کو بھیج دیا اور خود عشاء پڑھ کر جانے کو تھا، عشاء کی امامت کے لئے مجھ سے کہا گیا، میں نے کہا، اگر کوئی مقیم پڑھا دے تو بہتر ہے شاید بعض مقتدی مسافر کی امامت کے مسائل سے ناواقف ہوں تو ایک صاحب فرماتے ہیں کہ تم اقامت کی نیت کر کے پوری نماز پڑھا دو۔

تو ظاہر ہے کہ وہ نیت لفظی یا خیالی نیت ہوتی حقیقی نیت نہ ہوتی، غرض محض تصور سے کچھ نہیں ہوتا کیونکہ تصورِ نیت، نیت نہیں جیسا کہ تصور کفر، کفر نہیں بلکہ عزم کفر، کفر ہے، اسی طرح تصور ریاء ریاء نہیں بلکہ عزم ریاء، ریاء ہے۔[2]

ایک طاعت میں دوسری طاعت کا قصد کرنے کی تحقیق اور حدیث إنی لأجهز جیشی وانا فی الصلوٰۃ کی تشریح

سوال: کسی طاعت میں غیر طاعت کا قصد تو نہ ہو مگر دوسری طاعت کا قصد ہو

---

[1] الجناح ملحقہ مفاسد گناہ ص: ۹۸ [2] آداب التبلیغ ملحقہ دعوت وتبلیغ ص: ۱۰۱

جیسے نماز کی حالت میں ریا کا قصد تو نہیں اور نہ کسی فعل غیر طاعت کا قصد ہے، مگر نماز کی حالت میں قصداً کسی شرعی مسئلہ کا مطالعہ (غور وفکر) کرتا ہے یا کسی سفر طاعت کا نظام سوچتا ہے تو یہ اخلاص کے خلاف ہے یا نہیں؟

الجواب: یہ مسئلہ دقیق ہے قواعد سے اس کے متعلق عرض کرتا ہوں اس وقت دو حدیثیں میری نظر میں ہیں ایک مرفوع جس میں یہ جزء ہے، صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ مُقْبِلاً عَلَیْھَا بِقَلْبِہٖ اور دوسری موقوف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول جس میں یہ جزء ہے إِنِّیْ لَأُجَھِّزُ جَیْشِیْ وَأَنَا فِی الصَّلٰوۃِ، مجموعہ روایتین سے دو درجہ مفہوم ہوئے ایک یہ کہ جس طاعت میں مشغول ہے اس کے غیر کا قصداً استحضار بھی نہ ہو اگرچہ وہ بھی طاعت ہی ہو۔

دوسرا درجہ یہ کہ دوسری طاعت کا استحضار ہو جائے اور ان دونوں میں یہ امر مشترک ہے کہ اس دوسری طاعت کا اس طاعت سے قصد نہیں ہے مثلاً نماز پڑھنے سے یہ غرض نہیں ہے کہ نماز میں یکسوئی کے ساتھ تجہیز جیش کریں گے۔

پس حقیقت اخلاص تو دونوں میں یکساں ہے اس میں تشکیک نہیں البتہ عوارض کے سبب ان میں تفاوت ہو گیا اور درجہ اول اکمل اور دوسرا درجہ اگر بلا عذر ہے تو غیر اکمل ہے اور اگر عذر سے ہے تو وہ بھی اکمل ہے جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ضرورت تھی۔

اور اس کا معیار اجتہاد ہے لیکن ہر حال میں اخلاص کے خلاف نہیں البتہ خشوع کے خلاف ہونا نہ ہونا نظری ہے میرے ذوق میں بصورت عذر یہ خلاف خشوع بھی نہیں اگر ضرورت ہو۔

(خلاصہ کلام یہ کہ) اگر ایسا خیال ہو جس کی اجازت محبوب کی طرف سے ہو یعنی دین کا خیال ہو اور ضرورت ہو تو وہ خلوص کے منافی نہیں۔[1]

---

[1] انفاس عیسیٰ ص ۲۶۸ ج ۱

اس خیال کی نظیر وہ ہے جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں إِنِّي لَأُجَهِّزُ جَيْشِيْ وَأَنَا فِي الصَّلٰوة، کہ میں نماز میں لشکر کا انتظام کرتا ہوں وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ بھی دین کا کام تھا اور ضروری تھا اور ذکر اللہ وما والاہ میں داخل تھا اور کثرت مشاغل کی وجہ سے خارج نماز اوقات بعض دفعہ اس کے لئے کافی نہ ہوتے تھے، اور نماز میں یکسوئی ہوتی ہے اور تدبیر وانتظام کا کام یکسوئی کا محتاج تھا، اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز میں بضرورت باذن حق یہ کام کر لیتے تھے، اور اس لئے خلوت وخشوع کے منافی نہ تھا۔[۱]

سوال: اگر نماز اس غرض سے پڑھتا ہے کہ ناواقف آدمی میری نماز کو دیکھ کر اپنی نماز درست کر لے ایسی طاعت کا قصد نماز میں مخل اخلاص ہے یا نہیں؟

الجواب: اس میں خود نماز سے مقصود غیر نماز ہے اس میں بظاہر خلاف اخلاص ہونے کا شبہ ہوسکتا ہے مگر میرے ذوق میں اس میں تفصیل ہے وہ یہ کہ شارع کے لئے تو یہ خلاف اخلاص نہیں وہ اس صورت میں تبلیغ کے مامور ہیں اور غیر شارع کے لئے مامور بہ نماز میں خلاف احتیاط ہے، اور خاص تعلیم کے لئے مستقل نماز (ادا کرنے) کا حرج نہیں۔[۲]

طاعت مقصودہ کو دنیوی اغراض کا ذریعہ بنانا

سوال نمبر ۳۷۸: وتر نماز میں سورۂ قدر وکافرون واخلاص بواسیر مرض کے واسطے مجرب بتلاتے ہیں اگر اس کو التزام کے ساتھ پڑھا جائے تو کوئی قباحت تو نہیں؟

الجواب: اس میں منشاء سوال یہ ہے کہ طاعت مقصودہ کو ذریعہ بنایا گیا دنیوی غرض (حاصل کرنے) کا، سو اس میں تفصیل یہ ہے کہ یہ ذریعہ بنانا دو قسم پر ہے، ایک بلا واسطہ جیسے عاملوں کا طریقہ ہے کہ ادعیہ کلمات سے خاص اغراض مقاصد دنیویہ ہی ہوتے ہیں۔[۳]

---

[۱] انفاس عیسی ۱/۸۷ [۲] انفاس عیسی ۱/۶۶۸ [۳] امداد الفتاویٰ

اور دوسری قسم بواسطہ برکت دینیہ کے کہ طاعت سے اولاً برکت دینیہ مقصود ہوتی ہے پھر اس برکت دینیہ کو مؤثر اغراض دنیویہ میں سمجھا جاتا ہے، احادیث میں جو قربات اور طاعات خاصہ کی بعض خاصیتیں از قبیل اغراض دنیویہ وارد ہیں وہ اس دوسری قسم سے ہیں۔

جیسے سورہ واقعہ کی خاصیت آئی ہے کہ لم تصبہ فاقۃ اور یہ دنیوی خاصیتیں جس طرح وحی سے معلوم ہوتی ہیں کبھی الہام سے بھی معلوم ہوتی ہیں، پس عمل مذکورہ فی السوال بطریق قسم اول نماز کی وضع کے خلاف ہے اور بطریق ثانی کچھ حرج نہیں۔[۱]

من صلی رکعتین لم یحدث فیهما نفسه بشئی من الدنیا غفر له ما تقدم من ذنبه. (ابن ابی شیبه)

وهو وفی الصحیحین من حدیث عثمان بزیادة فی اوله دون قوله بشئی من الدنیا وزاد الطبرانی فی الأوسط الا بخیر فیه.

فائده: إن حدیث النفس الذی یخل بکمال الصلوة، هو ما کان عن قصد اختیار کما هو مدلول قوله یحدث فإن التحدیث غیر التحدیث ثم لایذم مطلقاً بل ما کان من الدنیا واما ما کان من الخیر ای الدّین فإنه غیر مذموم لکنه مخصوص بالضروری.

وبه خرج الجواب عما یورد علی قول عمر إنی لأجهز جیشی وأنا فی الصلوة، وأما غیر الضروری فینفیه قوله علیه السلام فی مثل هذا الحدیث مقبلاً علیهما بقبله لأن الإقبال علی الصلوة لا یجتمع مع الإقبال علی غیر الصلوة، وتجویز الضروری هو ما أدی علیه رأیی اخذاً من قوله من الدنیا وقوله إلا بخیر فی هذاالحدیث ویراجع إلی المحققین.[۲]

---

[۱] امداد الفتاوی ۱/۴۵۳ [۲] مجالس حکیم الامتؒ

فصل ۷

تکلیف کا بیان

عقل کا ہر درجہ تکلیف کے لئے کافی نہیں

میری رائے تو یہ ہے کہ حیوانات میں روح کے علاوہ عقل بھی ہوتی ہے کیونکہ بعض حیوانات کے افعال اسی پر مجبور کرتے ہیں کہ ان کو ذی عقل مانا جائے لیکن اس سے ان کا مکلّف ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ عقل کا ہر درجہ تکلیف کے لئے کافی نہیں۔

دیکھئے صبی مراہق میں بھی عقل کا ایک درجہ موجود ہے مگر مراہق مکلّف نہیں تو اگر ایسا ہی درجہ حیوانات میں تسلیم کرلیا جائے تو اس پر کوئی اشکال وارد نہیں ہوتا،............اور یہیں سے سمجھ لیا جائے کہ بعض مجذوبین کے متعلق جن میں بظاہر کچھ عقل بھی معلوم ہوتی ہے شبہ نہ کیا جائے کہ عقل کے ساتھ ان سے افعال واقوال غیر مشروعہ کا صدور کیونکر ہوتا ہے، تم ان کو کافر نہ کہو، کیونکہ ممکن ہے وہ صبی کے مثل ہوں کہ باوجود کسی قدر عاقل ہونے کے مکلّف نہ ہوں بلکہ حیوانات سے تجاوز کر کے ممکن ہے کہ نباتات میں بھی ایک درجہ موجود ہو۔

آپ کو حیرت ہوگی کہ آج کل بعضے اس کے قائل ہوئے ہیں کہ نباتات میں روح ہے اور قدماء فلاسفہ میں بھی بعض اسی کے قائل ہوئے ہیں سو ہم کو اس کے انکار کی ضرورت نہیں، بلکہ ممکن ہے کہ جمادات میں بھی عقل وروح موجود ہو، اور ان کی عقل نباتات سے بھی کم ہو اسی لئے جمادات کا نطق ممکن ہے اور جن احادیث میں حجر وشجر کی شہادت کا ذکر ہے وہ اس کی مؤید ہے۔[۱]

---

[۱] مجالس حکیم الامت ص ۳۲۱

تکلیف کا مدار عقل پر ہے، نہ کہ حواس پر

مجذوبین میں عقل نہیں ہوتی جیسے گھوڑے میں مثلاً عقل نہیں ہوتی مگر حواس درست ہوتے ہیں یا بچہ کی مثال بلوغ سے پہلے کہ اس وقت عقل (کامل) نہیں ہوتی مگر حواس ہوتے ہیں تو سلامت حواس مجذوبیت کے منافی نہیں۔

اس سلامت حواس پر نماز وغیرہ کے فرض ہونے کا مدار نہیں ہوتا، اس کی فرضیت کے لئے عقل شرط ہے پس مجنون اسی طرح مجذوب (اور بچہ) عقل نہ ہونے کی وجہ سے احکام شرع کے مکلّف نہیں ہوتے۔[۱]

مکلّف ہونے کے اعتبار سے لوگوں کی تین قسمیں

فرمایا: لوگ تین قسم کے ہیں ایک کامل العقل، دوسرے ناقص العقل، تیسرے فاقد العقل، پہلا شخص مکلّف کامل ہوتا ہے دوسرا مکلّف ناقص ہے اور اسی کے تحت وہ شخص داخل ہے جس نے اپنے لڑکوں کو وصیت کی تھی کہ مجھ کو جلا کر راکھ کر کے اڑا دینا اور یہ بھی کہا تھا لئن قدر اللہ علی الخ تیسری قسم مکلّف ہی نہیں۔[۲]

کفار کے فروع میں مکلّف ہونے نہ ہونے کی تحقیق

اسی سے فیصلہ ہوجائے گا کہ کفار جزئیات کے مخاطب ہیں یا نہیں سو قبل از وقت وہ مخاطب جزئیات کے نہیں البتہ جب وہ اس زمرے میں داخل ہوجائیں (یعنی اسلام میں) اس وقت وہ بھی مخاطب ہیں۔

اس کی ایسی مثال ہے کہ جیسے کالج میں ایک کورس بنایا گیا اور یہ خطاب کر کے اس کو پیش کیا گیا کہ اے طالب علمو! اس کو سیکھو تو یہاں جو خاص طالب علموں کو خطاب

[۱] الافاضات الیومیہ ۲/۱۴۴ [۲] الکلمۃ الحق ص ۳۱

ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اوروں سے سیکھنے کا مطالبہ نہیں کیونکہ یہ پرنسپل اوروں کو بھی کالج میں داخل ہوکر طالب علمی کرنے کی ترغیب دے رہا ہے، تو مطلوب ہر ایک سے ہوا لیکن جو شخص ہنوز کالج کا طالب علم نہیں بنا اس کو یہ خطاب قبل از وقت ہے اس کو اول یہ کہیں گے کہ تم اس کالج کے طالب علم ہو جاؤ اس کے بعد جب وہ نام لکھالے گا تو اس کو یہ خطاب کیا جائے گا کہ تم فلاں کورس سیکھو۔[۱]

کفار فروع کے مکلّف کیوں نہیں؟

بہت موٹی بات ہے کہ جب تک اپنا بیٹا یا شاگرد دائرہ اطاعت میں رہتا ہے تو اس سے ہر قسم کا مؤاخذہ کیا جاتا ہے، اور جب دائرہ اطاعت ہی سے نکل جائے تو پھر اس سے ہر بات پر گرفت نہیں ہوتی، اس کی بڑی شکایت یہ ہوگی کہ وہ اطاعت نہیں کرتا، یہ شکایت نہ ہوگی، کہ فلاں شرارت کیوں کی۔

(اور مثال کے طور پر) اگر سلطنت کے اندر دو شخص ہوں، ایک تو باغی ہو اور ایک رعایا میں ہو، جو نمبر دار ہو، اور دونوں مثلاً زیادت ستانی کے جرم کے مرتکب ہوں تو اس نمبر دار کو تو زیادت ستانی کی سزا قید ہوگی، اور باغی کی اس پر قید نہ ہوگی، اس کے لئے یہ جرم ہی نہیں، اس کو سزا ہوگی بغاوت پر وہ اگر بغاوت سے معافی چاہے تو سب کھایا پیا معاف ہے، بس کفر تو بمنزلہ بغاوت کے ہے اس کے ہوتے ہوئے احکام فرعیہ کا مخاطب ہی نہیں، اور ہم ہیں رعایا میں سے۔[۲]

آپ اطاعت کے مدعی ہیں اور (کافر) اطاعت کے مدعی نہیں بلکہ کفر اختیار کر کے وہ خدا سے باغی ہو چکے ہیں بس آپ کے ساتھ وہ برتاؤ کیا جائے گا جو مدعیِ اطاعت کے ساتھ کیا جاتا ہے کہ بات بات پر گرفت ہوگی اور جہاں قانونِ شریعت سے باہر قدم نکالا، فوراً سزا ہوگی، اور ان سے وہ برتاؤ کیا جا رہا ہے جو باغیوں کے ساتھ کیا جاتا ہے کہ باغی اگر دن میں

---

[۱] دعوات عبدیت ص۶۲ ج۸ تکمیل الاسلام [۲] الصیام ملحقہ فضائل صوم وصلوۃ ص ۱۷۰

سو دفعہ قانون کی مخالفت کرے تو اس سے جزوی تعرض نہیں کیا جاتا............ کیونکہ بغاوت اتنا بڑا جرم ہے جس نے دوسرے جرائم کو نظر انداز کر دیا............ اس لیے کفار کے جزوی افعال پر نظر نہیں کی جاتی، بس ان کو تو بغاوت کی سزا اکٹھی دی جائے گی جس کے لئے ایک میعاد متعین ہے۔[۱]

ترک فروع پر کفار کو عذاب ہوگا یا نہیں؟

إِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَائَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا الآية۔

یہ آیت کفار کے بارے میں ہے اور جن اعمال پر دار و مدار ہے ان میں بعضے فرعی بھی ہیں ان سے یہ لازم نہیں آتا کہ کفار مکلّف بالفروع ہوں حالانکہ فقہاء اصولیین کے نزدیک کفار مکلّف بالفروع نہیں اس لئے انہوں نے تصریح کی ہے کہ اگر کافر اسلام لانے کے قبل نماز پڑھے تو اس کی نماز نہ ہوگی، اسی طرح اسلام لانے کے بعد ان نمازوں کی قضاء واجب نہیں اس سے کفار کا مکلّف بالفروع ہونا لازم نہیں آتا، وہ اس طرح کہ کفار کو جو عذاب ہوگا وہ اصل میں نفس کفر پر ہوگا، بخلاف مسلمان کے کہ اس کو جو سزا ہوگی وہ ترک فروع پر ہوگی ہاں کافر کی سزا میں بوجہ ترک فروع کے اضافہ ہو جائے گا، اور عقوبت بڑھ جائے گی، یہ نہیں کہ نفس ترک فروع پر سزا ہوگی۔

اس کی مثال ایسی ہے جیسے دو باغی ہوں جو حکومت کی اطاعت نہیں کرتے مگر ان میں ایک تو وہ ہے جو بغاوت بھی کرتا ہے اور اس کے ساتھ ملک میں شور شغب بھی کرتا، اور دوسرا باغی تو ہے مگر نافرمانی اس کی ذات ہی تک ہے شورش نہیں کرتا، ظاہر ہے کہ بغاوت پر سزا دونوں کو ہوگی مگر جو بغاوت کے ساتھ شورش بھی کرتا ہے، اس کی سزا میں بہ نسبت شورش نہ کرنے والے کے اضافہ ہوگا۔

اس صورت میں اصل سزا تو بغاوت پر ہے، مگر بوجہ شورش کے اس میں اضافہ

---

[۱] سبیل النجاح ملحقہ دین و دنیا ص ۶۳۶

ہوگیا ہے، کافر تارک فروع کی مثال شورش کرنے والے باغی کی سی ہے کہ کفر تو کرتا ہی ہے لیکن باوجود کفر کے فروع کو بھی نہیں بجالاتا تو اس کو اصل سزا تو کفر پر ہوگی، مگر ترک فروع کی وجہ سے سزا میں زیادتی ہوجائے گی۔

اور اس کافر کی مثال جو بعض فروع کو ادا کرتا ہے جو مشروط بالایمان نہیں ہیں جیسے عدل، تواضع، سخاوت اس باغی کی سی ہے جو شورش نہیں کرتا، اس کو اصل سزا کفر پر ہوگی، ترک فروع سے اضافہ اور زیادت نہ ہوگی اب شبہ کفار کے مکلّف ہونے کا جاتا رہا۔

اور مسلمان کی مثال اس مجرم کی سی ہے جو باغی نہیں ہے اس کو صرف ترک فروع پر سزا ہوگی، بغاوت کی سزا اس کو نہ ہوگی، کیونکہ وہ باغی نہیں ہے، اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کفار گو فروع کے مکلّف نہیں مگر پھر بھی ترک فروع پر عقاب ہوگا گو تقویت ہی کے لئے سہی، تو مسلمان جو کہ فروع کے مکلّف ہیں وہ اس آیت سے زیادہ مورد وعید ثابت ہوں گے کیونکہ جب غیر مکلّف بالفروع کو بھی ان فروع کے ترک سے ضرر ہوتا ہے تو جو ان فروع کا مکلّف ہے اس کو ان کے ترک سے کیوں ضرر نہ ہوگا۔[۱]

کفار فروع میں نواہی کے مکلّف ہیں یا نہیں؟

سوال: کفار کا بلا وضو قرآن شریف کو ہاتھ لگانا کیسا ہے؟

جواب: ظاہراً تو کچھ حرج نہیں معلوم ہوتا کیونکہ کفار فروع کے مکلّف نہیں ہیں گو ادب کے خلاف ہے۔[۲]

جو چیز اپنے لئے محرّم الاستعمال ہو وہی استعمال دوسرے کو بتلانا بھی جائز نہیں، (حتی کہ کفار کو بھی) بالخصوص اس قول پر کہ بعض فقہاء قائل ہوئے ہیں کہ کفار فروع میں نواہی کے مکلّف ہیں اوامر کے نہیں۔[۳]

---

۱ دعوات عبدیت وعظ الاطمینان بالدنیا ۲ حسن العزیز ۴/۲۷۵ ۳ امداد الفتاوی ۴/۲۰۵

الباب الثالث

اقسامِ احکام کا بیان

باعتبار ثبوت کے احکام کی تین قسمیں

احکام باعتبار ثبوت کے تین قسم کے ہیں منصوص، اجتہادی، ذوقی۔

اجتہادی میں اجتہاد سے مراد وہ ہے جس کو فقہاء اجتہاد کہتے ہیں اور ایسے اجتہاد سے جو احکام ثابت ہوتے ہیں وہ واقع میں نص ہی سے ثابت ہوتے ہیں اجتہاد سے صرف ظاہر ہو جاتے ہیں اسی لئے کہا جاتا ہے۔ اَلْقِیَاسُ مُظْھِرٌ لَا مُثْبِتٌ۔

احکام ذوقیہ اور اجتہادیہ کا فرق اور دونوں کا حکم

اور ذوقی وہ احکام ہیں جو نص کا مدلول نہیں نہ بلا واسطہ جو منصوص کی شان ہوتی ہے نہ بواسطہ جیسے اجتہادیات کی شان ہوتی ہے بلکہ وہ احکام محض وجدانی ہوتے ہیں اور ذوق واجتہاد میں فرق یہ ہے کہ احکام اجتہادیہ تو مدلول نص ہیں اور یہ (احکامِ ذوقیہ) مدلول نص نہیں، اسی واسطے مجتہدین سے ایسے احکام منقول نہیں نہ کسی پر ان احکام کا ماننا واجب ہے محض اہل ذوق کا وجدان ان احکام کا مبنیٰ ہوتا ہے، البتہ ان میں بعض احکام ایسے ہوتے ہیں کہ کتاب وسنت کے اشارات سے ان کی تائید ہو جاتی ہے تو اس صورت میں ان کا قائل ہونا جائز ہو جاتا ہے، اور اگر کتاب وسنت کے خلاف ہو تو اس کا رد واجب ہے اور اگر کتاب وسنت سے نہ متائید ہوں نہ اس کے خلاف ہوں تو اس میں جانبین میں گنجائش ہے، اور اجتہادیات جز وفقہ ہیں اور ذوقیات جز وتصوف۔

احکام اجتہادیہ وذوقیہ کا دارومدار

احکام اجتہادیہ کا مبنی علت ہوتی ہے جس سے حکم کا تعدیہ کیا جاتا ہے، اور ذوقیات کا مبنی محض حکمت ہے اور وہ بھی غیر منصوص جس سے حکم متعدی نہیں ہوتا نہ حکم کا وجود وعدم اس کے ساتھ دائر ہوتا ہے اور یہ عدم دوران حکمت منصوصہ میں بھی عام ہے جیسے طواف میں رمل کہ اس کی بناء ایک حکمت تھی مگر وہ حکم کا مدار نہیں مگر تمام مسائلِ تصوف کو اس شان کا نہ سمجھا جائے ان میں بعض اجتہادی اور بعض منصوص بھی ہیں۔ [۱]

احکام کی دوسری تقسیم مقاصد اور مقدمات کے اعتبار سے

ایک دوسرے اعتبار سے احکام کی اور دو قسمیں ہیں ''مقاصد'' اور ''مقدمات'' یہ احکام ذوقیہ صرف مقدمات ہوتے ہیں مقاصد نہیں ہوتے مقاصد صرف منصوص ہوتے ہیں یا اجتہادی، احکام منصوصہ واجتہادیہ شریعت ہے احکام ذوقیہ شریعت نہیں البتہ ''اسرار شریعت'' ان کو کہا جاسکتا ہے اور یہ سب مبادی ماہر قواعد شرعیہ کے نزدیک ظاہر ہیں۔ [۲]

ترتب احکام کے اعتبار سے احکام شرعیہ کی دو قسمیں اصلی وعارضی

احکام شرعیہ دو قسم کے ہیں ایک اصلی دوسرے عارضی (یعنی) احکام کبھی شئی کی ذات پر نظر کرکے مرتب ہوتے ہیں اور کبھی عوارض پر نظر کرکے اور ان دونوں قسم کے احکام باہم مختلف بھی ہوجاتے ہیں اور چونکہ حکم اکثر کا ہوتا ہے لہٰذا اگر کوئی شخص شاذ ونادر ہو اس کا اعتبار نہ ہوگا ان عوارض پر نظر کرکے منع کیا جائے گا۔ [۳]

نقلی وعقلی مسلمہ مسئلہ ہے کہ احکام بعضے اصلی ہوتے ہیں بعضے عارضی مثلاً اسلحہ اور گولی بارود کی تجارت اصل وضع کے اعتبار سے مثل دیگر تجارات کے بلا کسی

---

[۱] بوادر النوادر ص ۱۷۷ [۲] بوادر النوادر ص ۱۷۷ [۳] امداد الفتاویٰ ۲۴۶/۴، بوادر النوادر ص ۱۷۷

قید کے جائز ہونا چاہئے اور یہ حکم اصلی ہے لیکن اس کے نتائج مضر پر نظر کر کے اس میں لائسنس کی قید قانوناً لگا دی گئی، یا فواکہ (پھلوں) کی تجارت، اس کی اصل کا مقتضیٰ یہ ہے کہ ہر حال اور ہر وقت جائز ہو مگر وبا کے زمانے میں طبی اصول پر تجارت کو منع کر دیا جاتا ہے اور ایسے عوارض اگر ممتد ہوں تو حکم بھی ممتد ہوتا ہے، مثلاً اسلحہ کی آزاد تجارت میں ہمیشہ مضرت کا اندیشہ تھا وہاں ممانعت دوامی ہوگئی، فواکہ کی مضرت موسم کے ختم ہو جانے سے ختم ہو جاتی ہے وہاں ممانعت بھی ختم ہو جاتی ہے۔[۱]

نظیر اس کی مسجد الحرام ہے جب تک اس پر مشرکینِ مکہ مسلط رہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں نماز بھی، بیت اللہ کا طواف بھی فرماتے رہے۔

اسی درمیان میں وہ زمانہ بھی آیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے عمرہ کے لئے مکہ تشریف لائے اور مشرکین نے آنے نہیں دیا پھر اس پر صلح ہوئی کہ تین روز کے لئے تشریف لائیں اور عمرہ کر کے چلے جائیں آپ نے اس صلح کو قبول فرمایا اور وقت محدود تک قیام فرما کر واپس تشریف لے گئے یہ سب اس وقت ہوا جب آپ کا تسلط نہ تھا، عذر کی حالت میں آپ نے اس حکم عارضی پر عمل فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو باقاعدہ مسلط فرما دیا اس وقت اصلی حکم پر عمل فرمایا۔[۲]

حکم اصلی یہ تھا کہ مساجد ہر طرح آزاد ہیں ان میں کسی وقت کسی کو نہ نماز پڑھنے سے ممانعت کی جائے نہ آنے جانے سے روکا جائے، اِلّا لمصالح المساجد اور یہ حکم اس وقت ہے جب مسلمان کسی شورش (اور فتنہ) کے بغیر اس پر قادر ہوں۔

اور حکم عارضی یہ ہے کہ جس صورت پر صلح کی جاتی ہے اس پر رضا مند ہو جائیں اور یہ حکم اس حالت میں ہے جب مسلمان حکم اصلی پر قادر نہ ہوں۔[۳]

---

[۱] امداد الفتاویٰ ۴/۱۹۴ [۲] ملفوظات اشرفیہ ص: ۳۹۹ [۳] ملفوظات اشرفیہ ص ۹۹

مسائل کی دو قسمیں قطعیہ وظنیہ

مسائل دو قسم کے ہیں ایک وہ جن کی ایک شق یقیناً حق اور دوسری باطل ہے خواہ سمعاً خواہ عقلاً، یہ مسائل قطعیہ کہلاتے ہیں، دوسری قسم جس میں دونوں جانب حق وصواب کا احتمال ہو یہ مسائل ظنیہ کہلاتے ہیں، مسائل کلامیہ اکثر اول سے ہیں اور بعض ثانی سے اور مسائل فقہیہ اکثر قسم ثانی سے اور بعض اول سے۔[۱]

احکام قطعیہ وظنیہ واجتہادیہ کی تفصیل اور ان کے احکام

مسائل بعض قطعی ہوتے ہیں ان میں اختلاف کی گنجائش نہیں ہوتی بعضے اجتہادی وظنی ہوتے ہیں ان میں سلف سے خلف تک شاگرد نے استاد کے ساتھ، مرید نے پیر کے ساتھ، قلیل جماعت نے کثیر جماعت کے ساتھ واحد نے متعدد کے ساتھ اختلاف کیا ہے اور علماء امت نے اس پر نکیر نہیں کی اور نہ ایک نے دوسرے کو ضال اور عاصی کہا نہ کسی نے دوسرے کو اپنے ساتھ متفق ہونے پر مجبور کیا۔

مسائل اجتہادیہ ظنیہ میں اختلاف دو طرح سے ہوا ہے ایک دلائل کے اختلاف سے جیسے حنفی، شافعی میں قرأت فاتحہ خلف الامام کے مسئلہ میں، دوسرے واقعات یا عوارض کے اختلاف سے جیسے امام صاحب اور صاحبین میں نکاحِ صابئات کے مسئلہ میں کہ جن کو تحقیق ہوا کہ اہل کتاب میں سے ہیں انہوں نے اس نکاح کو جائز رکھا اور جن کو تحقیق ہوا کہ وہ اہل کتاب میں سے نہیں انہوں نے اس کا نکاح ناجائز رکھا، مگر اس واقعہ کی تحقیق میں اختلاف ہو گیا کہ آیا وہ کتابی ہیں، یا غیر کتابی، اس لیے فتوے میں اختلاف ہوا۔[۲]

مسائل اجتہادیہ میں کسی ایک شق کو صواب سمجھنا اور دوسری شق کے اختیار کرنے پر ملامت کرنا مصداق ہے **وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ** کا۔[۳]

---

[۱] بوادر النوادر [۲] افادات اشرفیہ ص:۵ [۳] افادات اشرفیہ ص ۳۳

دلائل سمعیہ ونقلیہ کی ضرورت کہاں واقع ہوتی ہے

(کوئی بھی عمل) اگر صرف فن میں مقصود ہے دین میں مقصود نہیں تو اس دلیل صحیح کا سمعی یعنی حدیث وغیرہ ہونا ضروری نہیں دوسری دلیل بھی اس کے لئے کافی ہے بشرطیکہ وہ شرعاً باطل نہ ہو، جیسے حبسِ دم کہ مقصود فی الدین نہیں تو گو یہ حدیث وغیرہ سے ثابت نہیں مگر ایسے قواعد ظنیہ سے ثابت ہے جن پر شریعت نے نکیر نہیں کیا اور اگر وہ مقصود دین میں بھی مقصود ہو تو دلیل صحیح کا سمعی ہونا بھی ضروری ہے جیسے اعمال مامور بہا و منہی عنہا کی مطلوبیت و متروکیت۔[۱]

عقائد قطعیہ وظنیہ کے لئے کیسے دلائل کی ضرورت ہے

(۱) عقائد قطعیہ کے لئے ضرورت ہے دلیل قطعی کی جو ثبوتاً بھی قطعی ہو اور دلالۃً بھی قطعی ہو۔

(۲) عقائد ظنیہ کے لئے دلیل ظنی کافی ہے بشرطیکہ اپنے مافوق کے ساتھ معارض نہ ہو ورنہ دلیل مافوق ماخوذ ہوگی اور یہ دلیل متروک ہوگی اور اگر مماثل کے ساتھ معارض ہوگی تو دلائل مابعد کی طرف رجوع کریں گے اگر دلائل مابعد بھی متعارض ہوں گے دونوں شقوں کے پیدا ہونے کی گنجائش ہوگی۔

(۳) عقائد قطعیہ میں تو کسی غیر معصوم کا کلام حجت نہ ہوگا اور عقائد ظنیہ میں غیر مجتہد کا کلام حجت نہ ہوگا، بلکہ خلاف دلیل ہونے کی صورت میں وہ غیر مجتہد اگر مقبول ہے تو اس کے کلام میں تاویل کی جائے گی ورنہ رد کر دیا جائے گا۔[۲]

وجوب کی دو قسمیں، واجب بالذات اور واجب بالغیر

کسی شئی کا ضروری اور واجب ہونا دو طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ قرآن وحدیث میں خصوصیت کے ساتھ کسی امر کی تاکید ہو جیسے نماز، روزہ وغیرہ ایسی ضرورت کو وجوب

---

[۱] تجدید تصوف منقول از تھانوی ص ۴۶۶ [۲] بوادر النوادر، رسالہ شق الجیب عن حق الغیب ص ۴۴۷

بالذات کہتے ہیں، دوسرے یہ کہ اس امر کی خود تاکید تو نہیں آئی مگر جن امور کی قرآن وحدیث میں تاکید آئی ہے، ان امور پر عمل کرنا بدوں اس امر کے عادۃً ممکن نہ ہو اس لئے اس امر کو بھی ضروری کہا جائے گا اور یہی معنی ہیں علماء کے اس قول کے "مقدمہ واجب کا واجب ہے"۔

دلیل اور مثال

جیسے قرآن وحدیث کا جمع کر کے لکھنا کہ شرع میں اس کی کہیں بھی تاکید نہیں آئی بلکہ اس حدیث میں خود کتابت ہی کے واجب نہ ہونے کی تصریح فرما دی ہے۔

عن ابن عمر قالَ قَالَ رسُول الله صلى اللهُ عَليهِ وسلم اِنَّا لانَكْتُبُ الخ. (متفق عليه) اور جب مطلق کتابت واجب نہیں تو کتابت خاصہ کیسے واجب ہوگی، لیکن ان کا محفوظ رکھنا اور ضائع ہونے سے بچانا ان امور پر تاکید آئی ہے اور تجربہ اور مشاہدہ سے معلوم ہے کہ بدوں کتابت کے محفوظ رہنا عادۃً ممکن نہ تھا اس لئے قرآن وحدیث کے لکھنے کو ضروری سمجھا جائے گا، چنانچہ اس کے ضروری ہونے پر تمام امت کا دلالۃً اتفاق چلا آیا ہے ایسی ضرورت کو وجوب بالغیر کہتے ہیں۔[۱]

اس کی ایک نظیر یہ بھی ہے کہ حضور پرنور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانۂ مبارک میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گوشہ نشینی اور اختلاطِ خلق کو ترک کرنے سے منع فرمایا اور پھر خود ہی ارشاد فرمایا کہ عنقریب ایسا زمانہ آئے گا جس میں عزلت (گوشہ نشینی) ضروری ہو جاوے گی چنانچہ دونوں مضمون کتبِ حدیث میں مصرّح ہیں۔

اس سے صاف معلوم ہوا کہ یہ ممکن ہے کہ ایک امر ایک وقت میں واجب نہ ہو بلکہ جائز بھی نہ ہو اور دوسرے زمانہ میں کسی عارضی وجہ سے واجب ہو جائے، پس اگر تقلید شخصی بھی زمانۂ سابقہ میں واجب نہ ہو اور زمانہ متاخر میں واجب ہو جائے تو کیا بعید اور عجیب ہے۔[۲]

---

[۱] الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد ص ۳۴ [۲] ایضاً ۶۲

مقصود بالذات و مقصود بالغیر پر مشتمل چند تفریعات

اگر کوئی شخص ان کو احکام مقصودہ فی الشرع نہ سمجھے اور ان کے بدعت غیر بدعت ہونے کی تحقیق کا طالب ہو تو اس کے لئے ایک ایک جزء کی تفصیل کرتا ہوں، اسی سے قواعد کلیہ بھی سمجھ میں آجائیں گے جن سے دوسرے امور غیر مذکورہ فی المقام کا بھی حکم معلوم ہو جائے گا، پس معروض ہے:

نماز معکوس : کا دین سے کوئی تعلق نہیں، وہ ایک قسم کا مجاہدہ ہے اور مثل معالجاتِ طبّیہ کے نفس کی تادیب کے لئے ایک معالجہ ہے، اس درجہ میں اس کو سمجھنا بدعت نہیں، البتہ اگر اس سے کوئی بدنی ضرر کا اندیشہ ہو تو معصیت ہے مثل دیگر ریاضات بدنیہ کے، اور اگر اس کو کوئی قربت سمجھے تو بدعت ہے۔

تقلید شخصی: اس کو حکم مقصود بالذات سمجھنا بیشک بدعت ہے، لیکن مقصود بالغیر سمجھنا یعنی مقصود بالذات کا مقدمہ سمجھنا بدعت نہیں بلکہ طاعت ہے۔

تحدید کلمہ تہلیل : ذکر کو مقصود سمجھنا اور مطلق زیادتِ عدد کو زیادتِ اجر کا سبب سمجھنا اور اوضاع وضربات وجلسات کو از قبیل مصالح طبیہ سمجھنا بدعت نہیں اور خود ان کو قربات سمجھنا بدعت ہے۔

تحدید ماء کثیر: اس کو مقصود سمجھنا بدعت ہے اور عوام کے انتظام کے لئے بلاشبہ مطلوب بالغیر ہے۔

التزام بیعت : یہ جس پر مبنی کیا گیا ہے اس اعتبار سے بیشک بدعت وزیادت فی الدین ہے اور اگر دوسری بنا صحیح ہو اور وہ بنا وہ ہے جس کے اعتبار سے طبیب کا اتباعِ شخصی کا التزام کیا جاتا ہے اور اس کے لوازم میں سے اس کا قابل ہونا بھی ہے کہ اس کے التزام کو ترک کر دینا یا دوسرے کے اتباع سے بدل دینا جائز ہے تو

اس صورت میں کوئی وجہ نہیں بدعت ہونے کی۔[۱]

تتمہ: وجوبِ ترک کے لئے صرف قبیح بالذات شرط نہیں، بلکہ قبیح بالغیر کافی ہے، اسی وجہ سے فقہاء کرام نے بہت مواقع میں بعض مباحات کو سداً للذرائع تاکید سے روکا ہے۔[۲]

واجب کا مقدمہ واجب اور حرام کا مقدمہ حرام ہوتا ہے

قاعدہ مقررہ ہے کہ جو امر جائز کسی امر مستحسن یا واجب کا مقدمہ وموقوف علیہ ہو وہ بھی مستحسن یا واجب ہو جاتا ہے، اسی بناء پر ہمارے علماء متکلمین نے یونانی فلسفہ کو حاصل کیا اور علم کلام بطرز معقول مدون فرمایا۔[۳]

(دلیل مع مثال) اور یہ قاعدہ کہ ''مقدمہ واجب کا واجب ہوتا ہے'' ہر چند کہ بدیہی اور سب اہل عدل اور اہل عقل کے مسلمات سے ہے محتاج اثبات نہیں مگر تبرعاً ایک حدیث سے تائید بھی کی جاتی ہے، عن عقبة قَالَ سَمِعْتُ رسول الله صلى الله عليه وَسلَّم يَقُوْلُ من عَلم الرّمي ثم تركه فَلَيْسَ مِنَّا .[۴]

ظاہر ہے کہ تیر اندازی کوئی عبادت مقصود فی الدین نہیں مگر چونکہ بوقت حاجت ایک واجب یعنی اعلاء کلمۃ اللہ کا مقدمہ ہے، اس لئے اس کے ترک پر وعید فرمائی اس سے ثابت ہوا کہ مقدمہ واجب کا واجب ہوتا ہے۔[۵]

(۲) جس چیز کو حرام یا جرم قرار دیا جاتا ہے جتنے افعال یا امور اس حرام یا جرم کے وسائل اور ذرائع ہوں بوجہ اعانت جرم کے وہ بھی حرام اور جرم ہو جاتے ہیں، گو خصوصیت کے ساتھ ان افعال یا امور کو نام بنام جرم نہ شمار کیا گیا ہو، مثلاً استحصال بالجبر (یعنی زبردستی کسی کا مال وغیرہ لینا) جرم ہے تو جتنی صورتیں اس جبر کی ہوں گی مثلاً ڈرانا، دھمکانا، کوٹھری میں بند کر دینا وغیرہ وغیرہ سب جرم ہوں گے، گویہ سب امور جدا جدا

---

[۱] بوادر النوادر ص ۹۲۲ رسالہ اعداد الجنۃ [۲] امداد الفتاوی ۴/۲۷۴ [۳] امداد الفتاوی ص ۲۷ ج ۴
[۴] مشکوۃ شریف ص ۱۵۲۳۸ [۵] الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد ص ۴۹ [۶]

دفعات جرم کے تصریحاً نہ گنے گئے ہوں، اور یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی امر منجملہ جرائم ایسا ہو جس کو خصوصیت کے ساتھ بھی روکا گیا ہو اور اِس طرز سے بھی اس کی ممانعت ثابت ہو۔[۱]

ممنوع لغیرہ کی چند مثالیں

(۱) فقہاء نے تصریح کی ہے کہ تاجر کا فتح سامان (سامان کھولتے وقت) ترویج سلعۃ (سامان) یا ترغیب مشترین کی غرض سے درود شریف پڑھنا یا حارس (پہرہ دار) کا ایقاظ نائمین کی غرض سے تہلیل کا جہر کرنا، ان سب عوارض کی وجہ سے ممانعت کا حکم کیا جائے گا۔

(۲) بعض وقت قرآن شریف کا پڑھنا بھی ممنوع ہوسکتا ہے جیسے کوئی شخص قرآن شریف یاد کرنا چاہتا ہے جو کہ مستحب ہے مگر بیوی بچوں کے لئے گزر کا کوئی ذریعہ نہیں ہے تو اس کو قرآن کے یاد کرنے میں وقت صرف کرنا حرام ہے کیونکہ واجب میں خلل پڑتا ہے۔ فافهم .[۲]

حکم واقعاتِ اکثریہ پر عائد ہوتا ہے شذوذ کا اعتبار نہیں

حکم واقعات اکثریہ پر لگایا جاتا ہے اور جو بات شاذ و نادر ہوا کرتی ہے اس کا اعتبار نہیں کیا جاتا، یہی وجہ ہے کہ شدت بھوک میں مردار تو حلال ہوگیا مگر شدت شہوت میں زنا کو حلال نہیں کیا گیا کیونکہ شدت شہوۃ کی وجہ سے موت کا واقع ہوجانا عادت کے خلاف ہے بخلاف شدۃ جوع (بھوک) کے کہ اس سے ہلاک ہوجانا اکثر ہے لہٰذا نظر بد سے بچنا مطلقاً بھی ضروری ہے، اگر چہ نظر بد سے روکنے سے فرضاً ہلاکت کا اندیشہ کیوں نہ ہو لانه شاذ بل الأشذ۔[۳]

---

[۱] القول الصواب فی تحقیق مسئلۃ الحجاب ص ۸ [۲] بوادر النوادر ۲/۸۱۴ [۳] ملحوظات جدید ملفوظات ص: ۱۸۰

احکام میں اعتبار اکثر کا ہوتا ہے

جس جائز عمل سے عوام کے فتنے اور مفسدہ میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ ہو خواص کے لیے بھی وہ عمل ممنوع ہو جاتا ہے

یہ قاعدہ ہے کہ انتظامی احکام میں جو مفاسد سے بچانے کے لئے ہیں اعتبار اکثر ہی کا ہوتا ہے اور اکثر کی حالت پر نظر کر کے حکم عام دیا جاتا ہے اور یہی معنی ہیں فقہاء کے اس قول کے کہ جس امر میں عوام کو ایہام (فساد) کا اندیشہ ہو تو وہ خواص کے حق میں بھی مکروہ ہوتا ہے اور اس قاعدہ کی تائید حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

(۱) عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حِینَ اَتَاہ عُمر فقال اِنَّا نَسمَعُ اَحَادِیْث من یَھُوْد تعجبُنا اَفَتَرٰی ان نکتب الخ. (مشکوۃ)

چونکہ ان مضامین کے لکھنے میں اکثر لوگوں کی خرابی کا اندیشہ تھا، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کو ممانعت فرمادی، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے فہیم اور صلب فی الدین شخص کو بھی اجازت نہیں دی، اس سے معلوم ہوا کہ جس امر میں فتنہ عام ہو اس کی جازت خواص کو بھی نہیں دی جاتی بشرطیکہ وہ امر ضروری فی الدین نہ ہو۔

(۲) عن شقیق قال کان عبداللہ بن مسعود یذکر الناس فی کل خمیس فقال الرجل یا ابا عبد الرحمن لوددت انک ذکرتنا فی کل یوم الخ. (مشکوۃ شریف)

ظاہر ہے کہ سننے والوں میں سب تو اکتانے والے نہ تھے، چنانچہ خود سائل کے شوقِ کلام سے معلوم ہوتا ہے لیکن اکثر طبائع کی حالت کا اعتبار کر کے آپ نے سب کے ساتھ ایک ہی معاملہ کیا اور یہی عادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کی تھی، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے عمل سے اس قاعدہ کا ثبوت ہو گیا۔[۱]

---

[۱] الافاضات ۱۰/۱۵۶

احکام مُعنُوَن سے متعلق ہوتے ہیں نہ کہ عنوان سے

حکم شرعی کا محل اور متعلَّق ہمیشہ معنون ہوتا ہے نہ کہ عنوان، مثلاً کوئی شخص مغصوب زمین پر مسجد بنالے اور مالک زمین قاضی کے اجلاس میں اس کا مغصوب ہونا ثابت کردے اور قاضی غاصب کو اس مسجد کے انہدام (گرانے) اور زمین کی واپسی کا حکم دے دے، تو قاضی پر یہ اعتراض جائز نہ ہوگا کہ اس نے مسجد منہدم کرادی، (کیونکہ) مسجد محض اس کا نام ہے واقع میں وہ مسجد ہی نہیں۔[۱]

احکام کا دارومدار آثار پر ہوتا ہے نہ کہ محض اسباب پر

لوگ اسباب کو دیکھتے ہیں (اصل) اسباب کا دیکھنا نہیں بلکہ آثار کا دیکھنا ہے جیسے اگر کوئی مجلد اور ضخیم قرآن شریف سے کسی کو ہلاک کردے کیا یہ جائز ہوجائے گا؟ (اسی طرح سمجھئے کہ) اگر قرآن شریف (یا نظم وغیرہ) سن کر نفسیاتی کیفیت پیدا ہو وہ محمود نہ ہوگی، مثلاً کسی امرد سے قرآن شریف سنا اس کی آواز یا صورت سے قلب میں ایک کیفیت پیدا ہوئی تو یہاں اسباب (یعنی قرآن شریف پڑھنے کو) نہ دیکھیں گے اور ظاہر ہے کہ وہ کیفیت یقیناً نفسانی ہوگی، اس صورت میں قرآن یا نظم سننا ناجائز ہوگا۔[۲]

کسی امر کا جائز یا ناجائز ہونا محض اس کے نافع ہونے پر نہیں

میں نے کہا خمر بھی تو نافع ہے میسر (جوا) بھی نافع ہے، بلکہ ان کا نافع ہونا تو نص سے ثابت ہے اگر نافع ہونے پر مدار ہے تو ان چیزوں میں بھی کوئی جرم نہ ہونا چاہئے۔[۳]

تتمہ: جس عمل نافع میں نہ دنیوی ضرر ہو جس سے شرعاً معذور سمجھا جاتا ہے نہ دینی ضرر اس میں تقاعد کرنا (حصہ نہ لینا) خلاف حمیت ہے جیسے چندہ۔[۴]

---

[۱] افادات اشرفیہ ص۶ [۲] افادات اشرفیہ ص۶ [۳] الافاضات الیومیہ ۲/۲۶۰ [۴] الافاضات ص۱۸

جائز کے دو درجے اور مداخلت فی الدین کا معیار

جائز کے دو درجہ ہیں ایک محض مباح جس میں کوئی حیثیت دین اور طاعت کی نہیں جیسے امراض کا معالجہ اور اس کا ترک۔

دوسرا درجہ جس میں کوئی حیثیت دین اور اطاعت کی بھی ہے اور معیار اس کا یہ ہے کہ اس کی فضیلت اور ترغیب شریعت میں آئی ہو جیسے نکاح کہ اس کی تاکید وارد ہے اور اس کے ترک بلا عذر پر وعید بھی ہے، یہ صاف دلیل ہے اس کے دین ہونے کی اسی لیے فقہاء نے جو اقسام نکاح اور ان کے احکام لکھے ہیں ان میں کوئی درجہ مباح کا نہیں، عارض کے سبب مکروہ ہو جاتا ہے مگر فی نفسہ طاعت ہی ہے پس نکاح کا کوئی نیا قانون بنانا مداخلت فی الدین ہے، اور معالجہ کا قانون بنانا مداخلت فی الدین نہیں ہے۔[۱]

ایک اہم قاعدہ اور مداخلت فی الدین کا مطلب

شرعی فقہی قاعدہ ہے کہ جو عمل اطلاق کے درجہ میں جس شان کے ساتھ موصوف ہوتا ہے وہ جس قید جائز کے ساتھ بھی صادر ہوگا، اسی شان کے ساتھ موصوف رہے گا، مثلاً ظہر کی نماز فرض ہے اور خاص اس کی یہ قید کہ دو ہی بجے کے وقت ہو فرض نہیں لیکن اگر دو ہی بجے پڑھی گئی تو اس کو بھی فرض کہیں گے اگر کوئی ایسا قانون بنا دیا جائے کہ دو بجے پڑھنا جائز نہیں تو وہ یقیناً مداخلت فی الدین ہے، اسی طرح جب مطلق نکاح دین ہے تو اگر صغر سن کی حالت سے پایا جائے تو اس فرد کو بھی دین کہیں گے، تو اس کی ممانعت کا قانون بنانا مداخلت فی الدین ہوگی اور اسی طرح قربانی میں کہیں گے کہ قربانی عبادت ہے اگر بقید بقرہ ہو (گائے ہو) تب بھی عبادت ہے تو اس کی ممانعت مداخلت فی الدین ہوگی خوب سمجھ لیا جائے۔[۲]

---

[۱] افادات اشرفیہ در مسائل سیاسیہ ص ۱۴ [۲] امداد الفتاوی ۲/۲۷۰

اصل امر میں وجوب ہے، امر فوری وجوب کے لئے ہوتا ہے

اصل امر میں وجوب ہے، اور کسی فعل کا وجوب اس کی ضد کی حرمت کو مستلزم ہوتا ہے یہ مسئلہ اصولیہ ہے اور عقل بھی صاف اس کی شہادت دیتی ہے مثلاً اعفاء اللحیۃ اور احفاء شوارب کا امر اس کے خلاف کی حرمت کو مستلزم ہے۔

صیغہ امر اصل میں موضوع ہے وجوب کے لئے اور اگرچہ مطلق امر کے واسطے فوری ضروری نہیں مگر متبادر ضرور ہے، ہاں اگر وہ فعل یقینی طور پر تدریجی ہو تو وہاں فوراً متبادر نہیں ہوتا ورنہ عموماً امر سے متبادر یہی ہوتا ہے کہ یہ کام ابھی فوراً کیا جائے پس فَاتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ سے صحابہ یہ سمجھے کہ ہم کو اسی وقت کامل تقوی اختیار کرنا چاہئے اس لئے گھبرا گئے تو پھر یہ حکم نازل ہوا فَاتَّقُوا اللهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ، کہ جتنا مرتبہ تقوی کا اس وقت ہو سکے اتنا اس وقت اختیار کرلو پھر بتدریج دوسرے مراتب میں بقدر استطاعت ترقی کرتے رہو، پس یہ آیت پہلی کے لئے محققین کے نزدیک ناسخ نہیں بلکہ بیان ہے [۱]

فی زماننا اباحت اصل ہے یا حرمت؟

اباحت کے لئے پہلے تو یہ فتوی تھا کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے جب تک حرمت ثابت نہ ہو اب تو وہ حالت ہوگئی ہے کہ یہ کہنا چاہئے کہ اصل اشیاء میں حرمت ہے جب تک کہ اباحت ثابت نہ ہو، یہ فتوی دینا چاہئے کہ تب کہیں جا کر لوگ حرام سے بچیں گے بڑی گڑبڑی ہو رہی ہے [۱]

عزیمت و رخصت کی حقیقت

بعض یا اکثر احکام میں دو درجے شریعت میں مقرر ہیں، ''عزیمت'' یعنی حکم اصلی جو کہ شرعاً مقصود ہے اور ''رخصت'' یعنی وہ آسانی جو کسی عذر اور ضرورت سے اس عزیمت میں تجویز کی گئی ہے، اور اس رخصت کے برتاؤ کو اصلی حکم سمجھ لینا ایسا ہی غلط ہے جیسا التوارکی

---

[۱] امداد الفتاوی ۴/۲۲۱، وغیرہ

تعطیل کو دیکھ کر عدالت کے حکام کا اصلی منصبی فرض اسی کو سمجھ لینا کہ وہ اپنے بنگلوں اور کوٹھیوں میں پڑے آرام کیا کریں، اور اگر کوئی درخواست دے تو واپس کر دیا کریں۔[۱]

عزیمت پر عمل کرنا اولیٰ ہے یا رخصت پر

رخصت وعزیمت جب کہ اپنے موقع پر ہوں اجر میں برابر ہیں یہ غلطی ہے کہ بعض علماء رخصت کو اصل حکم شرعی نہیں سمجھتے نیز اس کو موجب اجر قلیل خیال کرتے ہیں، مواقع رخصت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت ہی پر عمل کیا ہے اور صحابہ کو بھی اسی پر عمل کرنے کو فرمایا ہے جس سے معلوم ہوا کہ مواقع رخصت میں رخصت ہی حکم اصلی ہے۔

رخصت پر عمل کرنے کی ایک حدیث میں تو فضیلت اور محبوبیت وارد ہے اور ایک حدیث میں اس کی ممانعت ہے مجھے بہت دنوں تعارض کا اشکال رہا لیکن پھر الحمد للہ یہ بات میرے ذہن میں آئی کہ جو رخصت منصوص ہو اس کی تو فضیلت ہے اور جو رخصت خود تاویل سے گھڑی ہو اس کی ممانعت ہے کیونکہ وہ نفسانیت اور ضعف دین سے ناشی (پیدا ہو رہی) ہے، اس تفصیل کے بعد پھر کوئی تعارض باقی نہ رہا، اس تحقیق سے میرا بڑا جی خوش ہوا۔[۲]

تتبع رُخص کی دو قسمیں اور ان کا حکم

حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِنَّ اللہَ یُحِبُّ اَنْ تُوتیٰ رُخَصُہ کَمَا یُحِبُّ اَنْ تُوتیٰ عَزَائِمُہ، یعنی اللہ تعالیٰ یہ بھی پسند فرماتے ہیں کہ ان کی دی ہوئی رخصتوں پر عمل کیا جائے جیسا کہ اس کو پسند فرماتے ہیں کہ ان کی مقرر کردہ عزیمتوں پر عمل کیا جائے اور ''تتبّع رُخَص'' جس کو علماء فقہاء نے مذموم قرار دیا ہے وہ عام رخصتوں پر نہیں بلکہ وہ رخصت ہے جو نفس کی خواہش کے مطابق نصوص میں تاویل کر کے نکالی جائے۔ [۳]

---

[۱] احسن العزیز ۱/۴۳۰ القول الصواب ص ۲۸ [۲] الحج المبرور، التبلیغ ص ۱۶۶، وغیرہ [۳] مجالس حکیم الامت ص: ۳۲۱

فصل

عملیات، جادو، جنات، نجومی وغیرہ سے حاصل شدہ علم کا شرعی درجہ اور اس کا حکم

سب کا قاعدہ مشترکہ یہی ہے کہ جس امر کے اثبات کا شرع میں جو طریق ہے جب تک اس طریق سے وہ امر ثابت نہ ہو اس کا کسی کی طرف منسوب کرنا جائز نہیں، اور اپنے محل میں ثابت ہو چکا ہے کہ ان طرقِ اثبات میں شریعت نے الہام یا خواب یا کشف کو معتبر و حجت قرار نہیں دیا تو ان کی بناء پر کسی کو چور یا مجرم سمجھنا حرام اور سخت معصیت ہے۔

جو ذرائع شریعت کے نزدیک کوئی درجہ بھی نہیں رکھتے ان پر حکم لگانا کس قدر سخت گناہ ہوگا جیسے حاضرات کرنا چور کا نام نکالنے کے لئے، یا لوٹا گھمانا یا آج کل جو عمل مسمریزم شائع ہوا ہے، یہ تو بالکل مہمل اور خرافات ہی ہیں، اس سے بڑھ کر یہ کہ کسی سحر یا کسی جن کے واسطے سے یا کسی نجومی یا پنڈت کے واسطے سے کسی چیز کا یقین کر لینا خصوصاً جب کہ اس خبر سے کسی بَری کو متہم کر دیا جائے ایسا شدید حرام ہے کہ کفر کے قریب ہے۔

ایسی ضعف یا باطل بناؤں پر کسی کو چور سمجھ جانا اور کسی طرح کا شبہ کرنا جائز نہیں مسلمانوں کے لئے اصل مدار علم وعمل ہے تو دیکھو جب شریعت نے ان کی دلالت کو حجت نہیں کہا تم کیسے کہتے ہو۔

---

[1] اصلاح انقلاب: ۲۲۶/۲

تصرف، سحر، عملیات وتعویذات کا حکم

تصرف کا شرعی حکم یہ ہے کہ فی نفسہ مباح وجائز ہے پھر غرض ومقصود کے تابع ہے یعنی اگر اس کا استعمال کسی غرض محمود کے لئے کیا جائے تو یہ محمود سمجھا جائے گا، جیسے مشائخ صوفیہ کے تصرفات اور اگر کسی مذموم مقصد کے لئے کیا جائے تو یہ فعل بھی مذموم ہو جائے گا پھر مذمت وکراہت میں جو درجہ اس کی غرض اور مقصد کا ہوگا اسی کے مطابق اس کی مذمت وکراہت میں کمی بیشی ہوگی۔[۱]

سحر میں اگر کلمات کفریہ ہوں، مثلاً استعانت بکواکب وغیرہ تب تو کفر ہے خواہ اس سے کسی کو ضرر پہنچایا جائے یا نفع پہنچایا جائے۔

اور اگر کلمات مفہوم نہ ہوں تو بوجہ احتمال کفر ہونے کے واجب الاحتراز ہے، اور یہی تفصیل ہے تمام تعویذ گنڈوں اور نقش وغیرہ میں۔[۲]

عمل باعتبار اثر کے دو قسم کے ہیں ایک قسم یہ ہے کہ جس پر عمل کیا جائے وہ مسخر اور مغلوب المحبت ومغلوب العقل ہو جائے ایسا عمل اس مقصود کے لئے جائز نہیں جو شرعاً واجب نہ ہو جیسے نکاح کرنا کسی معین مرد سے کہ شرعاً واجب نہیں اس لئے اس کے لئے ایسا عمل جائز نہیں۔

دوسری قسم یہ کہ صرف معمول کو اس مقصود کی طرف توجہ بلا مغلوبیت ہو جائے پھر بصیرت کے ساتھ اپنے لئے مصلحت تجویز کرے ایسا عمل ایسے مقصود کے لئے جائز ہے، اس حکم میں قرآن وغیر قرآن مشترک ہیں، رقیہ جائز تو ہے مگر افضل یہی ہے کہ نہ کیا جائے۔[۳]

---

[۱] بوادر النوادر ص ۷۸۳ [۲] بدائع ص ۱۷ [۳] امداد الفتاوی ۴/۸۸ و ۹۹

بے خودی یا خواب کا حکم

خواب یا بے خودی حجت شرعیہ نہیں اس سے نہ غیر ثابت ثابت ہو سکتا ہے نہ راجح مرجوح، نہ مرجوح راجح، سب احکام اپنے حال پر رہیں گے البتہ اتنا اثر لینا شرع کے موافق ہے کہ جانب احوط کو پہلے سے زیادہ لے لیا جائے۔[۱]

خواب پر مسائل میں اعتماد کرنا جائز نہیں۔[۲]

خوابوں کا کیا اعتبار اول تو خود خواب ہی کا حجت ہونا ثابت نہیں پھر اس کی صحیح تعبیر کا سمجھ میں آ جانا ضروری نہیں، خواب کسی حالت کی علت نہیں ایک قسم کی علامت ہے، اور علامت کبھی صحیح ہوتی ہے اور کبھی غلط، اسلئے جس چیز کی وہ علامت ہے اسکی حقیقت دیکھنی چاہئے۔[۳]

کشف کا حکم

(بہت سے امور) جو کہ صرف مکشوف و مشہور ہیں جن کے لئے حجت نہ ہونے پر دلائل شرعیہ موجود ہیں اس حالت میں ان تفصیلات کا، یا ان کے معانی کا اعتقاد جازم رکھنا یا اس کے مقتضی پر عمل کو لازم سمجھنا یا ان کو مقصود بالذات یا مقصودیت کے لئے شرط سمجھنا جیسا کہ اس وقت مشاہد ہے یقیناً غلو فی الدین ہے۔

کشف اگر شرع سے متصادم ہو تو اس میں دونوں امر محتمل ہیں، صحت بھی، غلط بھی، خواہ اپنا کشف ہو خواہ اپنے اکابر کا، بالخصوص جب کہ وہ محتاج تعبیر بھی ہو اور تعبیر کی بنا محض ظن و تخمین ہو، پھر خصوص در خصوص جب کہ وہ کشف ذات وصفات سے متعلق ہو جس میں ظنیات سے حکم کرنا محل خطر و محتمل معصیت و ضرر اور نصوص سے ممنوع ہے، اور محققین علماء و مشائخ کے فتویٰ سے بھی غیر مشروع ہے، اور جن حضرات سے کچھ کلام منقول ہے وہ خاص اقتضاءاتِ صحیحہ سے اور حدود کے اندر ہے اس لئے ان پر نکیر نہ کی جائے۔[۴]

---

[۱] بوادر النوادر ص ۵۱۷ رسالہ عبور البراری [۲] انفاس عیسی ۱/۱۵۳ [۳] الافاضات ۹/۲۰۸، ۲۱۰ ج ۹

[۴] بوادر النوادر ص ۷۱ رسالہ البصائر فی الدوائر

مسائل کشفیہ کا حکم

مسائل کشفیہ کے لئے یہی غنیمت ہے، کہ وہ کسی نص سے متصادم نہ ہوں یعنی کوئی نص ان کی نافی نہ ہو، باقی اس کی کوشش کرنا کہ نص کو ان کا مثبت بنایا جائے۔

اس میں تفصیل ہے کہ اگر نص اس کا محتمل ہو تو درجۂ احتمال تک اس کا رکھنا غلو تو نہیں مگر تکلف ہے اور اس کو درجہ احتمال سے بڑھا دینا غلو ہے اور اگر وہ محتمل بھی نہ ہو تو اس کا دعوی کرنا، احتمالاً یا جزماً صریح تحریف ہے نص کی، البتہ اگر وہ دعوی بطور تفسیر یا تاویل کے نہ ہو محض بطور علم اعتبار کے ہو تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ وہ حکم اگر کسی اور نص سے ثابت ہو تو وہ اعتبار داخل حدود ہے اور اگر وہ کسی اور نص سے ثابت نہ ہو تو وہ بھی تکلف ہے۔[۱]

کشف قلوب کی دو قسمیں

کشف قلوب کی دو قسمیں ہیں ایک بالقصد جس میں دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر اس کے خطرات پر اطلاع حاصل کی جاتی ہے یہ جائز نہیں تجسس ہے، کیونکہ تجسس اس کو کہتے ہیں کہ جو باتیں کوئی چھپانا چاہتا ہو اس کو دریافت کرے، دوسری صورت یہ کہ بلاقصد کسی کے مافی الضمیر کا انکشاف ہو جائے اور یہ کرامت ہے۔[۲]

فراست کا حکم

اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنُ الخ اس حدیث میں اصل ہے فراست کی اور وہ ایک قسم کا کشف ہے، اور وہ بھی مثل کشف کے حجت شرعیہ نہیں۔[۳]

---

[۱] بوادر النوادر ص ۸۴۷ رسالہ الحاق [۲] دعوات عبدیت ۱۹/۱۳۶ [۳] التشرف ص ۱۴۴ مطبوعہ حیدر آباد

علم قیافہ کی حقیقت اور اس کا حکم

فرمایا: ایک مرتبہ مولانا محمد یعقوب صاحب نے علم قیافہ کا حاصل بیان کیا تھا کہ باطنی نقص پر حق تعالیٰ کسی ظاہری ہیئت کو علامت بنا دیتے ہیں تا کہ ایسے شخص سے احتیاط ممکن ہو یہ حاصل ہے علم قیافہ کا مگر ایسے امور و علامات کوئی حجت شرعیہ نہیں۔[۱]

الہام اور کشف کا حکم

مکاشفہ تو حجیت کے کسی درجہ میں بھی نہیں ہے، بس اتنا ہے کہ اگر مکاشفہ شرع کے خلاف نہ ہو تو وہ خود صاحبِ کشف یا جو صاحب کشف کے اتباع کا التزام کئے ہو اس کو عمل کر لینا جائز ہے، اور کسی قدر مؤکد ہے، مؤکد ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اگر عمل نہ کرے گا تو ضرور کسی ضرر دنیوی میں مبتلا ہو گا نہ کہ ضرر اخروی میں۔[۲]

فرمایا کہ الہام کی مخالفت سے بھی دنیا میں مؤاخذہ ہو جاتا ہے مثلاً کسی بیماری میں مبتلا ہو جائے یا کوئی اور آفت آجائے مگر آخرت میں نہیں ہوتا کیونکہ الہام حجت شرعیہ نہیں اس لئے اس کی مخالفت معصیت نہیں جس سے آخرت میں مؤاخذہ ہو اور وحی کی مخالفت سے آخرت میں بھی مؤاخذہ ہوتا ہے۔[۳]

حدیث ضعیف کا حکم

حدیث ضعیف حسب تصریح اہل علم کسی حکم شرعی کے لئے مثبت نہیں ہو سکتی۔[۳]

حدیث موضوع کا حکم

بعضے گناہ ایسے بھی ہیں جن کو عام لوگ طاعت سمجھتے ہیں کیونکہ وہ ذکر اللہ اور

---

[۱] الافاضات ۹/۴/۷ [۲] حسن العزیز ۳/۵۲۰ [۳] ملفوظات ص ۱۸۱ [۳] ملفوظات ص ۱۸۱

ذکر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں مگر حقیقت میں وہ ذکر موضوع روایات ہیں۔

کسی معمولی آدمی کی طرف بھی غلط بات کی نسبت برا ہے، دنیا میں بھی اس پر گرفت ہوتی ہے چہ جائیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط باتیں منسوب کی جائیں۔

حدیث ہے **من كذب عليّ متعمدا فليتبوّأ مقعده من النار** یعنی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو کوئی میری نسبت کوئی جھوٹی بات قصداً بیان کرے تو چاہئے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے، دیکھئے کس قدر سخت وعید ہے۔

بعض جاہلوں نے یہاں تک غضب کیا کہ یہ سمجھ رکھا ہے کہ موضوع باتیں شریعت کے کسی فائدہ کے لئے بیان کردینا درست ہے جیسے نماز کے متعلق ایسے فضائل بیان کردئے جائیں جن کی قرآن وحدیث میں کچھ بھی اصل نہ ہو مگر ان سے نماز پر تحریص ہوتی ہو تو کوئی حرج نہیں، سمجھ لیجئے کہ یہ بالکل غلط ہے اور اس میں دو خرابیاں ہیں ایک تو اس وعید کو سر لینا جو ابھی بیان ہوئی یعنی **من كذب عليّ متعمدا فليتبوّأ مقعده من النار** (جس شخص نے قصداً مجھ پر جھوٹ بولا پس چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم بنالے) دوسرے شریعت کی طرف ایک نیا مسئلہ منسوب کرنا ہے، نیز اس سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ شریعت کامل نہیں ہے کیونکہ یہ مسئلہ شریعت میں کہیں منقول نہیں حالانکہ شریعت اسلامی کامل ومکمل ہے، **اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ** (آج ہم نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کردیا اور اپنی نعمت کو مکمل کردیا) دین کو حق تعالیٰ نے کامل فرمایا ہے اور کوئی نعمت ایسی نہیں چھوڑی جس کو پورا نہ کردیا ہو، نعمت سے مراد دینی نعمت ہے تو کوئی بات دین کی ایسی نہیں رہی جس کی شریعت میں کمی ہو، غلط روایتوں کو بیان کرنا درحقیقت یہ ظاہر کرنا ہے کہ دین میں اس فضیلت کی کمی رہ گئی، یہ ایجاد فی الدین ہے۔[1]

---

[1] وعظ ذم المکروہات ملحقہ اصلاح اعمال ص ۳۹۸

ادراک کا حکم

شیخ عبدالحقؒ نے لکھا ہے کہ ایک شخص ہمارے زمانہ میں ایسا صاحب فراست ہے کہ صرف صورت دیکھ کر نام بتلا دیتا ہے، مجھے بھی حق تعالیٰ نے اتنی فہم عطا فرمائی ہے کہ طرز گفتگو سے مجھے انداز طبیعت کا معلوم ہو جاتا ہے البتہ ایسا ادراک بدوں دلیل شرعی کے حجت نہیں۔[۱]

شرائع مَنْ قبلنا کا حکم

اصول میں یہ قاعدہ مشہور ہے کہ **شرائع من قبلنا حجة اذا قصها الله تعالى عليها بلا نكير** اور عام طور پر طلبہ و علماء اس کا مطلب یہ سمجھتے ہیں کہ انکار ساتھ ساتھ ہونا چاہئے ورنہ وہ قصہ حجت ہوگا، مگر میرے نزدیک اس میں تعمیم ہے وہ یہ کہ خواہ نکیر اسی جگہ ہو یا دوسری جگہ ہو، پس اب واقعہ یوسف علیہ السلام سے **عدم حجاب بين السيدة و الغلام** (یعنی غلام اور اس کی سیدہ کے درمیان پردہ نہ ہونے) کے بارے میں استدلال نہیں ہو سکتا کیونکہ گو اس جگہ اس پر نکیر نہیں مگر دوسرے مقام پر اس کی ممانعت موجود ہے۔

چنانچہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: **قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ أَبْصَارِهِمْ** (الآیۃ) تو یوسف علیہ السلام کے قصہ کو منسوخ یا ماوّل کہیں گے۔

اور میری اس تعمیم کے بعد اب حیرت ہوگی کہ ابن تیمیہ نے واقعہ یوسفیہ تحکیم قُدَّ قَمِیص سے جو کہ محض قرینہ ظنیہ ہے، اس امر پر استدلال کیا ہے کہ قرائن ظنیہ سے عقوبت جاری کرنا جائز ہے۔

---

[۱] بدائع ص ۲۵۱

ابن تیمیہؒ نے یوسف علیہ السلام کے واقعہ سے اس مسئلہ پر استدلال کیا کہ شاید زلیخا نے برأت یوسفی کا طریقہ قرینہ سے بتلایا تھا: اِنْ کَانَ قَمِیصُهُ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ ،الآیۃ۔

اس سے معلوم ہوا کہ قرینہ پر کسی کو مجرم قرار دینا جائز ہے اور یہاں حق تعالیٰ نے اس امر پر کوئی انکار نہیں فرمایا۔

اس کا جواب میری تقریر سے ظاہر ہوگیا کہ گو اس جگہ انکار نہیں مگر دوسری جگہ انکار موجود ہے، چنانچہ ارشاد ہے: وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَکَ بِهِ عِلْمٌ اور ارشاد ہے فَاِذَا لَمْ یَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولٰئِکَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْکَاذِبُوْنَ ،اس میں صدق وکذب مدعی کا مدار محض شہادت شرعیہ پر رکھا گیا ہے لہٰذا نص میں نکیر موجود ہوتے ہوئے استدلال صحیح نہیں ہوسکتا، اسی لئے ہمارے علماء سب اس پر متفق ہیں کہ قرائن سے عقوبت کرنا صحیح نہیں، ہاں متاخرین نے تعزیر متہم کو جائز کہا ہے مگر یہ مسئلہ ظالموں کے بتلانے کا نہیں۔ [1]

اگر یہ شبہ ہو کہ "شرائع من قبلنا" ہمارے اوپر حجت نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ "شَرَائع مَنْ قبلنا" گو اگر ذکر فرما کر ان پر نکیر نہ فرمائی گئی ہو تو ہمارے لئے بھی حجت ہیں۔ [2]

اس قاعدہ اصولیہ میں ایک قید مشہور ہے کہ نقل کر کے نکیر نہ کیا گیا ہو اس میں اتنی تنبیہ ضروری ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ اسی مقام پر نکیر ہو بلکہ کسی نص میں بھی نکیر ہونا کافی ہے، ورنہ تبریہ یوسف علیہ السلام کے قصہ میں جو اس شاہد کا قول منقول ہے، إِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ الآیۃ، اور اس مقام پر نکیر نہیں ہے تو لازم آتا ہے کہ ہماری شریعت میں بھی حجت ہو، اس سے ان لوگوں کا بھی جواب ہوگیا جو سجدۂ ملائکہ واخوان یوسف علیہ السلام سے جواز سجدہ تحیۃ پر استدلال کرتے ہیں وجہ جواب ظاہر ہے کہ

---

[1] اجر الصیام ملحقہ جزاء وسزا ص ۱۴۲ [2] الافاضات ص ۴۲۱ قسط ۸

دوسری نصوص میں نکیر موجود ہے، وفی المقام تفریعان لطیفان یتعلقان بقصة موسی علیه السلام مبنیان علی کون ماقص الله ورسوله علینا من نکیر حجة لنا، أحدهما اباحة مال الحربی برضاه ولو بعقد فاسد فان استیجار الأمر لارضاع الابن عقد فاسد وهو مذهب الحنفیة الخ[۱]

شرائع من قبلنا کی طرح حدیث تقریری بھی حجت ہے

تفریعات کی اصل بناء حدیث تقریری کی حجیت ہے، اور حق تعالیٰ کا کسی کے قول یا فعل کو بلانکیر فرمانا سکوت سے بھی ابلغ ہے، پس اس کی حجت اور بھی اسبغ ہے، میرا پہلے یہ خیال تھا کہ ''حجیة شرائع من قبلنا'' بھی اسی پر مبنی ہے، مگر کتب اصول کی مراجعت سے معلوم ہوا کہ مسئلہ ''حجیة شرائع من قبلنا'' مسئلہ مستقلہ ہے، اور اس کی بناء دوسری ہے، اور حدیث تقریری کی بناء دوسری جو کہ غیر شرائع کو بھی عام ہے۔[۲]

حدیث تقریری کی حجیت کی ایک شرط

البتہ بعض کتب حدیث میں حدیث تقریری میں اس قول یا فعل مسکوت علیہ میں یہ شرط لگائی ہے کہ اس کا ثبوت منقاد للشرع سے ہو، اور یہ قید گو مشہور نہیں مگر ضروری ہے کیونکہ عدم انقیاد خود رفع ابہام میں کافی ہے۔[۳]

---

[۱] بوادر النوادر ص ۱۰۸ [۲] امداد الفتاوی ۴/ ۵۴۰ [۳] امداد الفتاوی ۴/ ۵۴۰

فصل

توکل واسباب کے اقسام واحکام

توکل کی دوقسمیں

توکل کی دوقسمیں ہیں علماً وعملاً، علماً تو یہ ہے کہ ہر امر میں متصرف حقیقی ومدبر تحقیقی حق جل وعلاشانہ کو سمجھے اوراپنے کو ہر امر میں ان کا محتاج اعتقاد کرے یہ توکّل تو ہر امر میں عموماً فرض اور جزء عقائد اسلامیہ ہے۔

قسم دوم توکل عملاً اس کی حقیقت ترک اسباب ہے پھر اسباب کی دوقسمیں ہیں۔

اسباب کی دوقسمیں

اسباب کی دوقسمیں ہیں اسباب دینیہ اوراسباب دنیویہ۔

اسباب دینیہ جن کے اختیار کرنے سے کوئی دینی نفع حاصل ہوان کا ترک کرنا محمود نہیں، بلکہ کہیں گناہ اور کہیں خسران وحرمان ہے اورشرعاً یہ توکل نہیں، اگر لغۃً یہ توکل کہا جائے تو یہ توکل مذموم ہے۔

اوراسباب دنیویہ جس سے دنیا کا نفع حاصل ہواس نفع کی دوقسمیں ہیں حلال یاحرام، اگر حرام ہواس کے اسباب کا ترک کرناضروری ہے اوریہ توکل فرض ہے۔

اوراگر حلال ہواس کی تین قسمیں ہیں (۱) یقینی (۲) ظنی (۳) اور وہمی۔

اسباب وہمیہ جن کو اہل حرص وطمع اختیار کرتے ہیں جس کو طول امل کہتے ہیں

ان کا ترک کرنا ضروری ہے اور یہ توکل فرض وواجب ہے۔

اور اسباب یقینیہ جن پر وہ نفع عادۃً ضرور مرتب ہو جائے جیسے کھانے کے بعد آسودگی ہو جانا، پانی پینے کے بعد پیاس کم ہو جانا اس کا ترک کرنا جائز نہیں اور نہ یہ شرعاً توکل ہے اور لغۃً توکل کہا جائے تو یہ توکل ناجائز ہے۔

اور اسباب ظنیہ جن پر غالباً نفع مرتب ہو جائے مگر بارہا تخلف بھی ہو جاتا ہو، جیسے علاج کے بعد صحت ہو جانا، یا نوکری اور مزدوری کے بعد رزق ملنا، ان اسباب کا ترک کرنا جس کو عرفِ اہل طریقت میں اکثر توکل کہتے ہیں اس کے حکم میں تفصیل ہے وہ یہ ہے کہ ضعیف النفس کے لئے تو جائز نہیں اور قوی النفس کے لئے جائز ہے۔

بالخصوص جو شخص قوی النفس بھی ہو اور خدمت دین میں بھی مشغول ہو اس کے لئے مستحب بلکہ کسی قدر اس سے بھی مؤکد ہے۔[۱]

تدبیر کے اقسام

تدبیر میں دو مرتبہ ہیں ایک اس کا نافع ہونا، دوسرا اس کا جائز ہونا، سو نافعیت میں تو یہ تفصیل ہے کہ اگر وہ تقدیر کے موافق ہوگی تو نافع ہوگی ورنہ نہیں۔

اور اس کے جواز میں یہ تفصیل ہے کہ اس میں دو مرتبہ ہیں ایک مرتبہ اعتقاد یعنی اسباب کو مثل منکرینِ قدر کے مستقل بالتاثیر سمجھا جائے، سو یہ اعتقاد شرعاً حرام وباطل ہے، البتہ تاثیر غیر مستقل کا اعتقاد رکھنا یہ مسلک اہل حق کا ہے۔

دوسرا مرتبہ عمل کا یعنی مقاصد کے لئے اسباب اختیار کئے جائیں سو اس کا حکم یہ ہے کہ اس مقصد کو دیکھنا چاہئے کیسا ہے سو اس میں تین احتمال ہیں یا وہ مقصد دینی ہے یا دنیوی، مباح ہے یا معصیت ہے، اگر معصیت ہے تو اس کے لئے اسباب کا اختیار کرنا مطلقاً ناجائز ہے اور اگر وہ دین ہے تو دیکھنا چاہئے کہ وہ امر دین واجب ہے یا مستحب۔

---

[۱] بوادر النوادر ص ۶۶۷

اگر واجب ہے تو اس کے اسباب کا اختیار کرنا واجب ہے اور اگر مستحب ہے تو اس کے اسباب کا اختیار کرنا مستحب ہے اور اگر وہ دنیاوی مباح ہے تو دیکھنا چاہئے کہ وہ دنیاوی مباح ضروری ہے یا غیر ضروری، اگر ضروری ہے تو اس اسباب کو دیکھنا چاہئے کہ ان پر اس مقصد کا ترتب یقینی ہے یا غیر یقینی اگر یقینی ہے تو اس کے اسباب کا اختیار کرنا بھی واجب ہے اور اگر غیر یقینی ہے تو ضعفاء کے لئے اختیارِ اسباب واجب اور اقویاء کے لئے گو جائز ہے مگر ترک افضل ہے۔

اور اگر وہ دنیاوی مباح غیر ضروری ہے تو اگر اس کے اسباب کا اختیار کرنا مضر دین ہو تو ناجائز ہے ورنہ جائز ہے، مگر ترک افضل ہے۔[1]

[1] بوادر النوادر ص ۶۶۵

الباب الرابع

متفرق قواعد فقہیہ

الأہم فالأہم کے قاعدہ کی تشریح

فقہاء نے یہ قاعدہ بیان کیا ہے کہ **الاھم فالأھم** کی رعایت واجب ہے (یعنی) جس وقت جو کام اہم ہو اس وقت اس کا کرنا واجب اور جو شئی اس میں مخل ہو اس کا ترک واجب ہے۔

چنانچہ اگر نماز کا وقت ہو جماعت تیار ہو اور اس وقت ایک کافر آپ سے یہ کہے کہ مجھے مسلمان کرلو اس وقت اس کو مسلمان کرنا واجب ہے اور جماعت ترک ہو جائے تو اس کی پرواہ نہ کی جائے، حالانکہ جماعت بھی شرعاً واجب ہے۔

جب شریعت نے "**الاھم فالاھم**" کے قاعدہ کا اتنا لحاظ کیا ہے کہ ایک اہم کی وجہ سے دوسرے واجب اور نفل کا ترک واجب کر دیا تو بتلایئے کہ اصلاح دین جب مقدم اور اہم ہے اور شملہ منصوری کا سفر اس میں مخل ہو رہا ہے اور مصلح کے پاس جانے سے مانع ہے کیونکہ اس کے سوا فارغ وقت آپ کے پاس ہے نہیں تو اس حالت میں سفر آپ کے لئے کیونکر جائز ہوگا اور ترکِ اہم کی وجہ سے یہ مباح کیوں ممنوع نہ ہوگا۔

میں پوچھتا ہوں کہ جس شخص کو کھانے کی ضرورت ہو اور وہ کھانا نہ کھائے بلکہ اس کے بجائے بازار میں ٹہلتا پھرے اور فضول اشیاء میں سرمایہ فنا کر دے تو کیا اس تفریح پر آپ کوئی فتوی لگا سکتے ہیں؟

دنیا بھر سے فقیہ اکٹھے ہو جائیں تو بازار میں ٹہلنے کی ممانعت صراحۃً ثابت نہیں کر سکتے، لیکن اگر اس نے یہی عمل رکھا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کا انجام یہ ہوگا کہ وہ مارے بھوک کے مر جائے گا۔

اس کی کیا وجہ ہے؟ حالانکہ اس نے کوئی ناجائز فعل نہیں کیا، دونوں فعل ظاہر میں شرعاً جائز تھے، کھانا بھی اور بازار میں پھرنا بھی مگر پھر بھی اس فعل کے مذموم ہونے کی وجہ اگر ہو سکتی ہے تو یہی ہو سکتی ہے کہ دونوں فعل اگرچہ مباح تھے لیکن ان میں ترتیب ضروری تھی، ضروری کو اول اور غیر ضروری کو بعد میں رکھنا چاہئے تھا، اس شخص نے اس ترتیب کا خیال نہیں کیا اس واسطے ہلاک ہونا اس پر مرتب ہوا۔

یہ بہت موٹی سی بات ہے اس میں کسی کے فتوے دینے اور سمجھانے کی ضرورت نہیں، موٹی سی موٹی عقل کا آدمی بھی اس کے خلاف نہیں کہے گا۔[۱]

''حقوق العبد حقوق اللہ پر مقدم ہیں'' اس قاعدہ کی تشریح

فقہاء کہتے ہیں کہ ''**حق العبد مقدم علی حق اللہ**'' یعنی بندہ کا حق خدا کے حق پر مقدم ہے، اور منشاء اس کا یہ ہے کہ بندہ محتاج ہے (اور اللہ محتاج نہیں) مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ آج سے حقوق اللہ کو ترک کر کے حقوق العبد ہی کو لے لو، بلکہ مطلب یہ ہے کہ جہاں دونوں میں تعارض ہو وہاں حق العبد مقدم ہے، اور یہ بھی شریعت کا حکم اور حق اللہ ہی ہے اور جہاں تعارض نہ ہو وہاں ہر ایک کو اپنے اپنے موقع پر ادا کرنا چاہئے۔

(مثلاً) نماز پڑھنے اور قرض ادا کرنے میں کیا تعارض ہے کچھ بھی نہیں پس نماز بھی پڑھو اور قرض بھی دو، تعارض کی صورت یہی ہے کہ مثلاً ایک شخص کے پاس سو روپے ہیں جن میں زکوۃ واجب ہونی چاہئے مگر اس شخص پر کسی کا قرض بھی ہو تو اس

[۱] وعظ امید رحمت ملحقہ التبلیغ ص:۸۴ ج۱

وقت حق تعالی فرماتے ہیں کہ اگر تم پر کسی کا دَین (قرض) ہے تو پہلے بندہ کا حق ادا کرو زکوۃ ساقط ہے۔

یہاں فقہاء فرماتے ہیں کہ حق العبد حق اللہ پر مقدم ہے، اور یہ بھی حقیقت میں حق اللہ ہی ہے کیونکہ بندوں کے حقوق کا ادا کرنا حق تعالی ہی کے حکم کی وجہ سے تو لازم ہے۔

حق تعالی نے خود حکم دیا ہے بندوں کے حقوق ادا کرو، اس بناء پر یوں کہنا چاہئے کہ ایک حق اللہ دوسرے حق اللہ پر مقدم ہوگیا اس لئے حق اللہ وحق العبد میں تعارض بھی نہیں، مگر چونکہ ظاہر میں حق العبد معلوم ہوتا ہے اس لئے یہ کہا جاتا ہے کہ حق العبد حق اللہ پر مقدم ہے مگر یہ ظاہری تقدیم ہے۔

اور ایک حقیقت کی بناء پر یہ ظاہری تقدیم بھی رفع ہو جاتی ہے اور وہ حقیقت حق تعالی نے میرے قلب پر وارد فرمائی ہے، میں نے منقول کہیں نہیں دیکھا وہ یہ کہ حق اللہ سے مراد حق النفس ہے کیونکہ جن امور کو حق اللہ کہا جاتا ہے وہ طاعات وعبادات ہیں، اور ظاہر ہے کہ بندہ کے افعال سے حق تعالی کا نہ کوئی نفع ہے نہ ضرر ہے، بلکہ نفع یا ضرر جو کچھ ہے بندہ ہی کا ہے تو یقیناً حق اللہ میں جو اضافت ہے یہ اضافت نفع وضرر کی نہیں ہوسکتی جیسے حق العبد اضافت نفع یا ضرر کے لئے ہے کہ وہ ایسا حق ہے کہ جس کا ادا کرنا بندہ کو نافع اور اس کا تلف کرنا بندہ کو مضر ہے، اس طرح یہاں نہیں کہہ سکتے کہ یہ طاعات وعبادات ایسے حق اللہ ہیں کہ ان کا ادا کرنا خدا کو نافع اور تلف کرنا ان کو مضر ہے۔ (نعوذ باللہ)

پس میرے نزدیک حق اللہ سے مراد حق النفس ہے اور حق العبد سے مراد حق الغیر ہے اس تفسیر پر دونوں جگہ اضافت یکساں ہوگی یعنی ہر جگہ اضافت نفع وضرر کی ہے پس حق اللہ یعنی حق النفس تو وہ ہے جس کا ادا کرنا اپنے آپ کو نافع، اور ضائع کرنا اپنے آپ کو مضر ہے اور حق العبد یعنی حق الغیر وہ ہے جس کا ادا کرنا دوسروں کو نافع اور تلف

کرنا دوسروں کو مضر ہے۔

پس اس تفسیر پر حق اللہ وحق العبد میں کہیں تعارض نہیں ہوا، اور جو اشکال حق العبد کو حق اللہ پر مقدم کرنے میں ہوتا تھا وہ بھی نہ رہا کیونکہ اس تفسیر پر جس کو حق اللہ کہا جاتا ہے وہ حقیقت میں حق النفس ہے پس جہاں حق اللہ پر حق العبد کو مقدم کیا جاتا ہے وہاں در حقیقت حق الغیر کو حق النفس پر مقدم کیا گیا ہے اور اس میں کچھ بھی اشکال نہیں ہے بلکہ یہ تو ایثار ہے۔ وَيُؤْثِرُونَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ط۔ (التبلیغ)

"لاعبرة لخصوص المورد بل لعموم الالفاظ" کی تشریح

لاعبرة لخصوص المورد بل لعموم الالفاظ، یعنی خصوص مورد کا اعتبار نہیں بلکہ عموم الفاظ کا ہے مثلاً کوئی آیت کسی خاص موقع میں نازل ہوئی تو وہ اسی موقع کے ساتھ خاص نہ ہوگی، بلکہ جو واقعہ بھی اس کے مثل پیش آئے گا تو وہ (نص) اس کو بھی شامل ہوگی، جیسے وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ إِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ، وَإِذَا كَالُوْهُمْ أَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ☆

یہ آیت بعض اہل کیل و وزن کے بارہ میں نازل ہوئی ہے مگر ان ہی کے ساتھ خاص نہ ہوگی بلکہ جو بھی کم ناپے گا، تولے گا سب کو اس آیت کی وعید شامل ہوگی، اسی طرح بہت سی آیات ہیں کہ مورد ان کا خاص ہے مگر حکم عام ہے۔

غرض آیت گو ایک واقعہ خاص میں نازل ہوئی ہے مگر اس واقعہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے کیونکہ ہر واقعہ کے لئے ایک قانون ہوتا ہے سو اگر قانون اس واقعہ کے قبل بنا ہوا ہے تب تو فبہا اور اگر بنا ہوا نہیں ہے تو اس کے لئے قانون بنایا جاتا ہے اور جب تک حکومت رہتی ہے وہ قانون جاری رہتا ہے، اور وجہ اس کی یہ ہے کہ واقعات کا انحصار ہو نہیں سکتا اس لئے قوانین کلیہ بنائے جاتے ہیں تا کہ ضرورت کے وقت واقعات کو ان قوانین میں داخل کرسکیں اس سے فقہاء کے اس کہنے کا راز معلوم

ہوگیا کہ لاعبرة لخصوص المورد بل لعموم الالفاظ اور یہ عقلی مسئلہ ہے کہ اس میں زیادہ تفصیل کرنے کی حاجت نہیں ہے۔[۱]

قاعدہ العبرة لعموم الالفاظ کی تشریح

فرمایا: اصول فقہ کا جو یہ مسئلہ ہے کہ " العبرة لعموم الالفاظ لالخصوص المورد" اس میں میرے نزدیک اتنی قید ضروری ہے کہ وہ عموم متکلم کی مراد سے متجاوز نہ ہو، دلیل اس کی وہ واقعہ ہے جو حدیث میں آیا ہے کہ "ایک شخص کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ سفر میں ہے اور بے ہوش پڑا ہے تحقیق سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھے ہوئے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِيْ السَّفَرِ"

یہاں پر اس حدیث پاک کے الفاظ تو عام ہیں ہر مسافر کے لئے، چنانچہ بعض نے یہی سمجھا ہے مگر بعض صورت میں اذن صوم فی السفر سے اس کا تعارض ہوگا لیکن قرائن سے کوئی مجتہد ذوقاً یہ حکم کرسکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ عموم مقصود نہیں بلکہ اس قید کے ساتھ وہ عموم مقصود ہے کہ جس کی ایسی حالت ہوجائے (اس کے لئے سفر میں روزہ نہ رکھنا ہی ضروری ہے) اور جمہور کا یہی مذہب ہے، پس معلوم ہوا کہ جمہور کے نزدیک اس اصولی مسئلہ میں عموم کے اندر عدم تجاوز از مراد متکلم کی قید معتبر ہے، گو مصنفین نے تصریحاً اس کا ذکر نہیں کیا۔

ایک وعظ میں میں نے یہ مضمون بیان کیا تھا اس میں مولانا انور شاہ صاحب کشمیریؒ بھی تھے بعد وعظ کے شاہ صاحب سے کسی نے ایک مسئلہ دریافت کیا تو شاہ صاحب نے فرمایا کہ تم نے سنا نہیں کہ ابھی وعظ میں اس نے (میری طرف اشارہ کرکے) مسئلہ بیان کیا ہے کہ اس قاعدہ میں یہ قید بھی ملحوظ ہے فرمایا کہ مجھے اس سے

---

[۱] العاقلات الغافلات ملحقہ حقوق الزوجین ص ۳۰۷ وص ۳۰۸

خوشی ہوئی کہ شاہ صاحبؒ نے اس پر انکار نہیں فرمایا بلکہ اثبات فرمایا۔

(خلاصہ کلام یہ ہے کہ) جہاں کسی فعل پر کوئی وعید عموم الفاظ کے ساتھ وارد ہوگی یا کوئی حکم مرتب ہوگا، اس کو عام ہی رکھا جائے گا مورد کے ساتھ خاص نہ کیا جائے گا، ورنہ چاہئے کہ لعان کا حکم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ ہوتا، کیونکہ اس کا نزول ایک خاص واقعہ میں ہوا ہے، مگر خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس واقعہ کے بعد دوسرے واقعہ میں اسی حکم کو جاری کیا ہے اور خلفاء نے بھی ہمیشہ اس کو جاری رکھا ہے، اسی طرح یہاں (بلکہ ہر جگہ) رکھا جائے گا، گو نزول آیت کا خاص ہو مگر حکم خاص نہیں (کیونکہ) شان نزول صرف محرکِ نزول ہوتا ہے مقصود اصلی (صرف) وہی نہیں ہوتا۔[۱]

المطلق اذا اطلق یراد بہ الفرد الکامل

یہ قاعدہ شرعیہ ہے کہ المطلق اذا اطلق یراد بہ الفرد الکامل (اس کی مثال یہ ہے کہ قرآن پاک میں واولٰئک من الصالحین میں) صالحین کے آگے کوئی قید نہیں ہے تو ہم اس صالحین سے انہیں لوگوں کو مراد لیتے ہیں جو اس کے فرد کامل ہیں تو آیت واولٰئک من الصالحین کے معنی یہ ہوئے کہ اس جماعت کا شمار ان صالحین میں ہوگا جو اعلیٰ درجہ کے صالحین ہیں۔

صالحین ایک مفہوم ہے، جو ادنیٰ درجہ والوں پر بھی بولا جاسکتا ہے اور اعلیٰ درجہ والوں پر بھی، اس کے بعض افراد وہ بھی ہیں جو مومنین کے ادنیٰ درجہ میں ہیں اور وہ بھی ہیں جو اعلیٰ درجہ میں ہیں، (لیکن) جب اولٰئک من الصالحین میں صالحین کو مطلق رکھا ہے تو ہم بقاعدہ المطلق اذا اطلق یراد بہ الفرد الکامل اعلیٰ درجہ ہی کیوں نہ مراد لیں۔

---

[۱] فناء النفوس ملحقہ تسلیم و رضا ص ۲۲۹

جب کسی صفت کا اطلاق کسی چیز پر کیا جاتا ہے تو اس کا ادنیٰ درجہ بلکہ اوسط درجہ بھی مراد نہیں ہوتا بلکہ کامل ہی درجہ مراد ہوتا ہے، جیسے شجاع، سخی، حسین وغیرہ کہ ان صفتوں میں ادنیٰ درجہ والے کو شجاع، سخی، حسین نہیں کہہ سکتے۔

چنانچہ کسی کو مالدار کہا جائے تو اس کے یہ معنی نہیں کہ اگر کسی کے پاس ایک کوڑی یا ایک پیسہ ہے تو وہ بھی مالدار ہے اگرچہ لغۃً اس حالت میں بھی مالداری کا اطلاق اس پر صحیح ہے، لیکن اپنے محاورہ کو دیکھئے آپ اس شخص کو کبھی مالدار نہیں کہیں گے، علیٰ ہٰذا جتنی صفات ہیں سب میں یہی قاعدہ جاری ہے۔[۱]

(دوسری مثال) فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ : (پ ۲۳)

یہاں قول سے مراد کلام اللہ ہے دو وجہ سے ایک یہ کہ اس میں لام عہد کا ہے اور یہاں معہود کلام اللہ ہی ہے، دوسرے عربیت کا قاعدہ ہے **المطلق اذا اطلق یراد بہ الفرد الکامل** کہ مطلق سے مراد فرد کامل ہوتا ہے، پس یہاں بھی مطلق قول سے مراد قول کامل ہونا چاہئے، اور قول کامل قرآن ہی ہے کیونکہ قرآن سے کامل تر کون سا قول ہوگا، ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَارَیْبَ فِیْہِ یہی کتاب کامل ہے اس میں کچھ شک نہیں۔

اور یہ ایسا ہے جیسا ہمارے محاورے میں بولا کرتے ہیں کہ ''بات تو یہ ہے'' یعنی سچی اور کامل بات یہ ہے، اس کے معنی یہ نہیں ہوتے کہ اس کے سوا اور کوئی بات بات ہی نہیں، بلکہ معنی یہ ہیں کہ اس کے برابر دوسری بات کامل نہیں ایسے ہی ذٰلک الکتٰب کو سمجھئے کہ اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ اس کے برابر کوئی کتاب نہیں۔[۲]

قید و شرط کبھی صراحۃً ولفظاً ثابت ہوتی ہے کبھی قرینہ سے

اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی مفتی محقق کہے کہ رہن رکھنا حرام ہے، ہرچند کہ لفظ رہن اس کے کلام میں مطلق ہے جس سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ غضب ہے کہ اللہ تعالیٰ تو رہن کو

---

[۱] الصالحون ملحقہ اصلاح اعمال ص:۱۳۱، ۱۵۸ [۲] الاستماع والاتباع ملحقہ حقوق الزوجین ص:۴۰۴

حلال فرمادیں اور یہ حرام کہتا ہے، مگر ہر عاقل سمجھ سکتا ہے کہ مراد اس کی مطلق رہن نہیں ہے، بلکہ وہی رہن جس میں حقیقتاً یا حکماً انتفاع مشروط ہوتا ہے، اور اس زمانہ میں متعارف ہے اسی کو حرام کہتا ہے، سو وہ یقیناً حرام ہے، اسی طرح مانع میلاد گو صرف میلاد کو منع کررہا ہے مگر مراد اس کی وہی میلاد ہے جس میں افراط وتفریط ہے، ممنوع تو اصل میں اسی کو کہہ رہا ہے، مگر جو مجلس افراط وتفریط سے خالی ہو وہ گو خود ممنوع نہیں مگر اس وجہ سے کہ دوسرے لوگوں کے لئے افراط وتفریط کا ذریعہ ہے، دائرہ منع میں اس کو داخل کردیا ہے، اس اطلاق لفظی وتقیید مرادی کی نظیر حدیث میں آئی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسافر روزہ دار کو ملاحظہ فرمایا کہ غلبہ حرارت وتشنگی سے بے ہوش ہوگیا ہے، ارشاد فرمایا "لیس من البر الصیام فی السفر" یعنی سفر میں روزہ رکھنا اچھا نہیں، یہ ظاہر ہے کہ روزہ رکھنا سفر میں جائز ہے پھر بھی آپ نے مطلق لفظ سے ممانعت فرمائی، وجہ اس کی یہی ہے کہ گو لفظ مطلق ہے مگر مراد اس سے یہی ہے کہ ایسی حالت میں روزہ رکھنا اچھا نہیں، خلاصہ یہ کہ لفظ کا مقید ہونا کبھی لفظ سے ہوتا ہے اور کبھی قرینہ سے، اس تفصیل سے یہ شبہ بھی رفع ہوگیا کہ ان اعمال کو ہزارہا بزرگ کرتے چلے آرہے ہیں، اب کیوں منع کرتے ہیں۔

وجہ رفع ہونے کی یہ ہے کہ وہ بزرگ خلوص واحتیاط وصحت عقیدے کے ساتھ کرتے تھے، ان کے زمانے میں عوام نے یا تو غلو نہ کیا ہوگا، یا اس غلو کی ان کو اطلاع نہ ہوئی ہوگی، یا یہ گمان نہ ہوگا کہ کوئی شخص ہمارا اقتدا کرے گا، یا یوں سمجھے ہوں گے کہ اگر کسی نے اقتداء کیا تو وہ بھی احتیاط کرے گا، اس وجہ سے ان بزرگوں پر نہ اعتراض کرنا ممکن ہے اور نہ سند پکڑنا صحیح ہے، کیوں کہ ان کی اور ہماری حالتوں میں یا زمانوں میں بہت فرق ہے، اور نہ مانعین پر شبہ ہوسکتا ہے، اس لئے کہ وہ اصل فعل کو منع نہیں کرتے، بلکہ ان مفاسد کا انسداد کرنا چاہتے ہیں اور خود اس لئے شریک نہیں ہوتے کہ عوام ہماری سند نہ پکڑیں۔

۱؎ مکتوب محبوب القلوب ملحقہ طریقۂ میلاد شریف ص ۳۷

"المعروف کاالمشروط" کی ایک مثال

ایک بدعت تراویح میں استیجار علی العبادۃ (عبادت پر اجرت لینے) کی ہے، یعنی حافظ صاحب سے اجرت دے کر قرآن پڑھوایا جاتا ہے اور استیجار علی العبادۃ (یعنی عبادت پر اجرت لینا) حرام ہے، بعض لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ اجرت نہیں کیونکہ ہم کوئی مقدار مقرر نہیں کرتے جو ہمارے مقدر میں پہونچتا ہے وہ لے لیتے ہیں، سبحان اللہ، "المعروف کاالمشروط" جو بات مشہور ہوتی ہے اس میں ٹھہرانے کی کیا ضرورت ہوتی ہے (مشہور تو خود ہی مشروط ہوتا ہے) اگر کسی طرح حافظ صاحب کو معلوم ہو جائے کہ یہاں سنانے میں کچھ بھی نہ ملے گا تو درمیان رمضان ہی میں حافظ صاحب چھوڑ کر بیٹھ رہیں گے، اس سے ثابت ہوا کہ حافظ صاحب کو مقصود اجرت ہی ہے، ختم کرنے سے بحث نہیں۔[1]

(دوسری مثال) سوال (۱۱۷): حضور! یہاں ایک اصول (اور معمول) ہے جس پر مجھ کو سود ہونے کا شبہ ہوتا ہے، بلکہ یہاں ایک مولوی صاحب سے دریافت بھی کیا، لیکن انہوں نے فرمایا کہ سود تو نہیں ہے لیکن بیع کے خلاف ہے، ان کے فرمانے سے میری طبیعت کو اطمینان نہیں ہوا، وہ اصول (و معمول) یہ ہے کہ مثلاً سو روپئے کا مال فروخت کیا پندرہ یوم کی میعاد پر، یعنی سو روپئے کا مال پندرہ یوم کے لئے قرض دیا، اب اگر لینے والا پندرہ ہی یوم میں دے گا تو اس کو دو روپئے دیں گے کٹوتی کے، اگر اس نے پندرہ یوم میں نہ دیئے ایک ماہ میں دیئے تو اس کو بجائے دو روپئے کے ایک روپیہ دیں گے، اگر اس نے ایک ماہ میں بھی نہ دیئے تو اس کو نہیں دیتے، الغرض دو روپئے سیکڑہ کٹوتی ہے پندرہ یوم تک؟

الجواب: (المعروف کاالمشروط) عرف کے سبب یہ شرط ہے، اور فاسد ہے اور شرط فاسد سے بیع فاسد ہو جاتی ہے اور بیع فاسد بتصریح فقہاء ربوا یعنی معاملہ سود میں داخل ہے۔[2]

---

[1] تطہیر رمضان ملحقہ برکات رمضان ص ۲۹ [2] امداد الفتاویٰ ج سوم ص ۹۳

قاعدہ الشئی اذا ثبت ثبت بلوازمہ کی تشریح

قاعدہ مسلمہ ہے الشیء اِذَا ثَبَت ثَبَت بلَوَازمہ اس قاعدہ میں کسی عاقل کو کلام نہیں، بالکل ظاہر بات ہے میں اس کے متعلق چند مرتبہ مثالیں پیش کر چکا ہوں، ایک بہت ظاہر مثال اس وقت بھی عرض کرتا ہوں مثلاً کسی شخص کا نکاح کیا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ تم نے فلاں لڑکی کو اتنے مہر پر قبول کیا؟ وہ کہتا ہے قبول کیا، ظاہر ہے کہ اس کے معنی بلاشبہ یہی ہوتے ہیں کہ میں نے مکان دینا بھی قبول کیا، کھانا کپڑا بھی قبول کیا اور بھی تمام اخراجات بی بی کے قبول کئے، اور یہ معنی اسی قاعدہ کی بناء پر ہیں، الشیء اِذا ثبت ثبت بلوازمہ۔

اب فرض کیجئے اس ناکح کو چند روز بعد ماں باپ نے علیحدہ کر دیا کہ کماؤ کھاؤ جب علیحدہ ہوئے تو بی بی نے کہا کہ گھی چاہئے آٹا چاہئے دسوں قسم کے جھگڑے بتلا دیئے اس نے سن کر کہا کہ نکاح میں یہ کب ٹھہرایا تھا کہ یہ بھی لاؤں گا اور وہ بھی لاؤں گا، اس کا تو ذکر تک بھی نہ ہوا تھا نہ اس کو میں نے قبول کیا تھا، غرض تکرار بڑھا۔

میں پوچھتا ہوں کہ اگر آپ کے سامنے ایسے شخص کا مقدمہ پیش ہو اور آپ جج ہوں تو آپ کیا فیصلہ کریں گے، ظاہر ہے کہ آپ یہی فیصلہ کریں گے کہ یہ جملہ ضروریات اس کے ذمہ ہیں، اور کسی عورت کو نکاح میں قبول کرنے کے معنی یہی ہیں کہ میں نے آٹا لانا بھی قبول کیا کھانا کپڑا دینا بھی قبول کیا، جملہ ضروریات قبول کیں نکاح کے قبول کرنے میں یہ سب چیزیں بھی آ گئیں۔

بس اسی طرح لاالہ الااللہ کے معنی سمجھ لو کہ جس نے لاالہ الااللہ کا اقرار کیا تو اس میں یہ سب اقرار بھی آ گئے کہ نماز بھی پڑھوں گا، روزہ بھی رکھوں گا، زکوۃ بھی دوں گا، حج بھی کروں گا، تمام احکام کا اقرار اسی میں آ گیا۔[۱]

---

[۱] العاقلات الغافلات ملحقہ حقوق الزوجین ص ۳۱۸

قاعدہ: استصحاب حال کی تمثیل

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا: کہ اگر حالت کفر میں مجنون ہوجائے تو اس حالت کا ایمان معتبر نہیں، اور اگر حالت اسلام میں مجنون ہوجائے تو اس حالت کا کفر معتبر نہیں، غرض جس حالت پر جنون ہو وہ قانون شرع سے بدل نہیں سکتا، جیسے موت جس حالت پر ہو اس ہی کے موافق حکم ہوتا ہے، مثلاً جس طرح موت کے بعد ولایت سلب نہیں ہوتی اسی طرح جنون سے بھی ولایت سلب نہیں ہوتی، اگر ولایت کی حالت میں جنون ہوگیا وہ ولی ہے، اور اگر عامی ہونے کی حالت میں جنون ہوگیا وہ عامی ہے، اگر مسلم ہونے کی حالت میں جنون ہوگیا وہ مسلم ہے، اگر کافر ہونے کی حالت میں جنون ہوگیا وہ کافر ہے[۱]

قاعدہ: حسنات الابرار سیئات المقربین کی تشریح

حسنات الابرار سیئات المقربین یعنی اچھے لوگوں کی حسنات مقربین کے لئے سیئات ہوتی ہیں انبیاء علیہم السلام کی جتنی زلّات (لغزشیں) مذکور ہیں سب طاعات تھیں مگر چونکہ صورتاً یا مجازاً ذنب تھیں اس لئے ان کو ذنب کہا گیا، زلّاتِ انبیاء ذنب حقیقی نہیں کیونکہ وہ اس سے معصوم ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ ذنب دو قسم کے ہوئے ایک تو وہ جو قانون مقرر کرنے کے بعد معلوم ہوجاتے ہیں مثلاً قانون مقرر ہوا کہ زنا کرنا حرام ہے پس قانون مقرر کرنے کے بعد زنا کا ذنب ہونا معلوم ہوگیا، یہ تو ذنب حقیقی ہوا اس سے انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں۔

ایک وہ ہیں جن کے متعلق ابھی کوئی قانون نازل نہیں ہوا بلکہ عتاب کے بعد ان کا نامناسب ہونا معلوم ہوتا ہے یہ ذنب صوری ہے بلکہ واقع میں صوری بھی نہیں مجازاً اور مجاز بھی ضعیف، ذنب کا اطلاق اس پر بھی ہوتا ہے، یہ معنی ہیں لِیَغْفِرَ لَکَ

---

[۱] ملفوظات حکیم الامت ج ۱ص: ۵۸۰ قسط نمبر ۵

اللہ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِکَ کے، پس کوئی کسی قسم کا وسوسہ نہ کرے، آپ گناہوں سے بالکل مقدس ومبرا ہیں۔

رہا یہ شبہ کہ اگر یہ گناہ نہ تھا (عَبَسَ وَتَوَلّٰی کے شان نزول میں) تو پھر عتاب کیوں ہوا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ محبوب اپنے محبّ کو خلاف شان امر پر بھی عتاب کرسکتا ہے، مگر غیر محبوب کی مجال نہیں کہ دیکھئے ازواج مطہرات کے بارے میں حق سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے، یٰنِسَاءَ النَّبِیِّ مَن یَّأتِ مِنکُنَّ بفَاحِشَةٍ مُبَیِّنَةٍ یضٰعَفُ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْن، کہ اگر تم سے ناشائستہ حرکت یعنی ایذاء رسول کا صدور ہوا تو دوگنی سزا ہوگی۔

آگے ارشاد ہے یٰنِسَاءَ النَّبِی لَسْتُنَّ کَأحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ کہ تم اور عورتوں کی مثل نہیں ہو تمہارا معاملہ ہی جدا ہے۔

خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تجویز کیا گیا تھا، إذاً لأذَقْنٰکَ ضِعْفَ الْحَیٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ، (جب تو ہم تم کو جیتے اور مرتے دوہری دوہری سزا کا مزہ بھی چکھا دیتے)۔

اسی طرح مقربین کو اجر بھی زیادہ ملتا ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھ کو اکیلے اتنا بخار چڑھتا ہے جتنا تم میں دو کو چڑھتا ہے کیونکہ ہم کو اجر زیادہ ملتا ہے جتنا مطالبہ زیادہ ہے اسی قدر اجر بھی زیادہ ہے۔

بہر حال اس بلندی مرتبہ کی وجہ سے ایسے امور پر بھی عتاب ہوجاتا ہے، جو واقع میں ذنب نہیں ہوتے۔[۱]

(مثلاً) ایک روز بارش ہوئی ایک بزرگ کہنے لگے کہ آج کیسے موقع پر بارش ہوئی ہے، میں پوچھتا ہوں کہ یہ کلمہ ثناء شکر کا ہے یا نہیں؟ مدح اور طاعت ہے یا نہیں؟

---

[۱] التبلیغ ۱۹۱/۱۷

ظاہر ہے کہ یہ کلمہ مدح کا ہے انہوں نے شکر بھی ادا کیا اور مدح بھی کی، دونوں عبادتیں جمع ہوگئیں مگر چونکہ ہر رتبہ کا حکم جدا ہوتا ہے اس لئے ان سے اس پر باز پرس ہوگئی اور الہام ہوا کہ بے ادب تو جو کہتا ہے کہ آج بڑے موقع پر بارش ہوئی تو بتا بے موقع کس دن ہوئی تھی؟ حالانکہ یہ مدح تھی مگر پھر بھی عتاب ہوا چونکہ اس جملہ میں ایہام تھا دوسری جانب (بے ادبی) کا اس لئے عتاب ہوگیا، ایسے حقوق کا مطالبہ بھی مقربین ہی سے ہوتا ہے۔[۱]

سدّ ذرائع کا قاعدہ اور اس کے حدود

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے: لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ .

(ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش قدمی نہ کرو۔

جس کا شان نزول یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بعض حضرات (صحابہ) نے کسی معاملہ میں گفتگو کی تھی اور اس میں آواز بلند ہوگئی اور جھگڑے کی سی صورت پیدا ہوگئی اور حضور کے سامنے ایسا مناسب نہ تھا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لینا چاہئے تھا، نص کے میسر ہوتے ہوئے اجتہاد کی ضرورت نہیں بلکہ جائز ہی نہیں۔

بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ ایک بار بنی تمیم کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما میں باہم آپ کی مجلس میں اس امر میں گفتگو ہوئی کہ ان لوگوں پر حاکم کس کو بنایا جائے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قعقاع بن معبد کی نسبت رائے دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اقرع بن حابس کی نسبت رائے دی اور گفتگو بڑھ کر دونوں کی آوازیں بلند ہوگئیں اس پر یہ حکم نازل ہوا......

---

[۱] وعظ شکر العطاء ملحقہ التبلیغ ۱۸۹/۱۷

مگر (چونکہ) صحابہ کو اس وقت تک معلوم نہ تھا کہ یہ امر خلاف تواضع ہے، اس لیے ان کو گناہ نہیں ہوا، مگر روک ٹوک اس لیے کی گئی تا کہ مادہ ضعیف نہ ہو جائے اور اس کے ضعف سے کبر کا مادہ قوی ہوگا اور یہ ضرر مفضی ہے معاصی کی طرف۔

حاصل یہ کہ یہ روک ٹوک بطور سد ذریعہ کے ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر وعصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا کہ اصل مقصود طلوع وغروب کے وقت نماز سے منع کرنا ہے مگر سدّ ذریعہ کے لیے بعد فجر وعصر کی نماز سے روک دیا تا کہ فجر وعصر کے بعد نماز پڑھنے سے کہیں یہ سلسلہ ممتد نہ ہو جائے، اور عین وقت طلوع وغروب میں نماز واقع نہ ہو جائے۔[۱]

مباح میں اس قدر توسع کرنا کہ کسی درجہ میں نہ رُکے یہ مناسب نہیں، اور دلیل اس کی یہ ہے کہ آدم وحوا علیہما السلام کو حکم ہوا تھا کہ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ یعنی اس درخت کے قریب مت جاؤ، حالانکہ منہی عنہ اکل شجرہ ہے، لیکن منع کیا گیا اس کے پاس جانے سے، اس لیے کہ حق تعالیٰ نہایت رحیم وکریم ہیں، انہوں نے دیکھا کہ جب پاس جاویں گے تو پھر رکنا دشوار ہے، اس لیے پاس جانے سے ہی روک دیا جیسے بچے کو شفیق باپ کہتا ہے کہ دیکھو بیٹا چولہے کے پاس نہ جانا، حالانکہ جانتا ہے کہ چولہے کے پاس جانا کچھ مضر نہیں لیکن ساتھ ہی اس کے یہ بھی جانتا ہے کہ پاس جا کر بچنا مشکل ہے، اس لیے روکتا ہے۔

آدم علیہ السلام کی تخصیص نہیں بہت جگہ تمام بندوں کو خطاب کر کے ایسا ہی ارشاد فرمایا ہے تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا اور کہیں یہ بھی اصل کے موافق فرما دیا فَلَا تَعْتَدُوْهَا[۲]

فقہاء نے بہت مواقع میں بعض مباحات کو سدًّا للذرائع وحسماً لمادۃ الفاسد تاکید سے روکا ہے۔[۳]

---

[۱] الارتیاب والاغتیاب ص:۵۲۱، بیان القرآن پ:۲۶ سورۂ حجرات [۲] وعظ الجناح ملحقہ مفاسد گناہ ص:۱۰۳ [۳] امداد الفتاویٰ ۲/۴۷۷

(ایک اور مثال) غیر اللہ کی قسم کھانا جائز نہیں رکھا گیا مگر حق تعالیٰ نے بہت جگہ غیر اللہ کی قسم کھائی ہے سو اول تو وہ حاکم ہے اس کے افعال میں چوں و چرا کی مجال نہیں اس لئے سوال ہی بیکار ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ قسم کی حکمت اور اصلی غرض تاکید کلام ہے اور تاکید کے دو طریق ہیں، ایک تو معظم کی قسم کھانا، اور دوسرا طریق ایسی چیز کا ذکر کرنا جس میں غور کرنے سے جواب قسم کی تائید جس سے یہ کلام بمنزلہ قضایا قیاساتہا معہا کے ہوجاتا ہے، یعنی ایک ایسی چیز کا پتہ دیدینا کہ اس میں غور کرنے سے صدق کلام معلوم ہوجائے، جب یہ سمجھ لیا تو سنو کہ پہلی قسم میں لازم ہے کہ مقسم بہٖ غیر اللہ نہ ہو کیونکہ ایسی تعظیم بالغ صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے، اور دوسری قسم میں غیر اللہ کی قسم بھی فی نفسہٖ جائز ہے، اور اسکا مقتضا تو یہ تھا کہ مخلوق کے لئے بھی یہ قسم جائز ہوتی مگر چونکہ یہ غرض مشہور ومتعارف نہیں ہے اس لئے ذہن پہلی قسم کی طرف سبقت کرے گا اس واسطے سدّ اللباب وصوناً عن الایہام مطلقاً غیر اللہ کی قسم کو ممنوع کردیا گیا، کیونکہ اعتبار غالب احوال کا ہوتا ہے اور غالب یہی ہے کہ معظم کی قسم کھا کر کلام کی تاکید کرتے ہیں، اور حق تعالیٰ نے جو بعض مخلوق کی قسم کھائی ہے اس میں قسم اول کا تو شبہ بھی نہیں ہوسکتا اس لئے کہ اس سے بڑا کون ہے، اس لئے لامحالہ دوسری غرض کی طرف ذہن جائے گا اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اللہ کا شکر ہے کہ نئی بات سمجھادی۔[1]

موہوم نفع کے مقابلہ میں متیقن نفع راجح اور قابل اعتبار ہوگا

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض روساء مشرکین کو سمجھا رہے تھے (یعنی اصول وعقائد کی تبلیغ فرما رہے تھے) کہ اتنے میں عبداللہ بن ام مکتوم نابینا صحابی حاضر

[1] ازالۃ الغین عن آلۃ العین ملحقہ اصلاح ظاہر ص:۵۶

ہوئے اور کچھ پوچھا، یہ قطع کلام آپ کو ناگوار ہوا، اور آپ نے ان کی طرف التفات نہیں کیا، (اس وقت) یہ آیتیں عَبَسَ وَتَوَلّٰی الخ، نازل ہوئیں۔

ان آیات میں آپ کی اجتہادی لغزش پر آپ کو مطلع کیا گیا ہے، منشاء اس اجتہاد کا یہ تھا کہ یہ امر تو متیقن اور ثابت ہے کہ ''اہم مقدم ہوتا ہے'' (لہٰذا) آپ نے کفر کی اشدیت کو موجب اہمیت سمجھا، جیسے دو بیماروں میں ایک کو ہیضہ اور دوسرے کو زکام ہے تو صاحب ہیضہ کا علاج مقدم ہوگا۔

اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ اشتد ادمرض (یعنی مرض کی شدت) اس وقت موجب اہمیت ہے جب مریض علاج کا مخالف نہ ہو، ورنہ طالب علاج ہونا موجب اقدمیت واہمیت ہوگا گو مرض خفیف ہو۔[۱]

سورۂ عبس میں ایک تو اس موقع کا ذکر ہے جو موقع کفار کی تبلیغ کا تھا کیونکہ کفار کے بعض سردار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، ان کو اصول (توحید و رسالت) کی تبلیغ کی ضرورت تھی، تو گو وہ موقع اصول کی تبلیغ کا تھا مگر وہاں نفع یقینی نہ تھا، اور دوسرا موقع ان نابینا صحابی کا تھا اور وہ یہ موقع فروع (مسائل واحکام) کی تبلیغ کا تھا مگر یہاں مخاطب کے نفع کا یقین تھا، اس لیے ان نابینا صحابی کی تبلیغ کو ان کفار کی تبلیغ پر ترجیح دی گئی۔[۲]

قاعدہ مذکورہ پر ایک مسئلہ کی تفریع

موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کو تبلیغ کی جائے یا غیر مسلموں کو

(ایک سوال کے جواب میں) حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اصل میں تو مسلموں اور غیر مسلموں دونوں ہی کو تبلیغ کی ضرورت ہے، البتہ اگر کوئی شخص دونوں

[۱] بیان القرآن پ:۳۰، سورۂ عبس [۲] الافاضات الیومیہ ۹/۸۸ جز اول

کام نہ کر سکے تو ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ یہ دیکھے کہ اس مقام پر مسلمانوں کو تبلیغ کرنے میں اصلاح کی زیادہ امید ہے یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنے میں ان غیر مسلموں کا زیادہ نفع ہے، بس جس صورت میں مخاطبین کے نفع کی زیادہ امید ہو اس صورت کو اختیار کرنا زیادہ اچھا ہے، اور نفع کے زیادہ امید کے موقع کی ترجیح میں خود اپنی رائے سے نہیں دے رہا بلکہ اس کا فیصلہ خود قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے، چنانچہ سورۂ عبس میں عبداللہ ابن مکتوم کے واقعہ میں دونوں موقعوں کا ذکر فرمایا اور ان دونوں موقعوں میں سے جس موقع میں نفع کی زیادہ امید تھی اس کو ترجیح دی گئی ہے۔[۱]

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر یہ قاعدہ تھا کہ اصولِ دین کی تعلیم مقدم ہے فروع کی تعلیم پر، روساء مشرکین سے جو خطاب ہو رہا تھا وہ اصولی تعلیم کا تھا، یہ نابینا صحابی جو کچھ بات کرتے وہ فروع دین کے متعلق ہوتی کیونکہ وہ مومن اور اصول دین کے پہلے سے پابند تھے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان سے مقدم کر دیا۔

لیکن اس کے بالمقابل دوسرا ضابطہ بھی تھا وہ یہ کہ وہ کام مقدم رکھنا چاہئے جس کا نفع متوقع اور اس کے کامیاب ہونے کی امید زیادہ ہو، بمقابلہ اس کام کے جس کا نفع موہوم اور کامیابی کی توقع کم ہو، یہاں معاملہ ایسا ہی تھا کہ روساء مشرکین کے لیے تعلیم اصول کا اثر موہوم تھا اور مسلمان کے لیے تعلیم فروع کا نفع یقینی، اس لیے قرآن کریم نے اس کو ترجیح دینے کی ہدایت فرمائی اور عتاب اس پر ہوا کہ آپ نے اس ضابطہ پر توجہ کیوں نہ فرمائی۔[۲]

جتنی زیادہ مشقت ہوگی اتنا ہی زیادہ ثواب ہوگا اس قاعدہ کی تشریح

فرمایا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہر عمل میں جتنی زیادہ مشقت ہوگی اتنا ہی زیادہ ثواب ہوگا، مگر میرے نزدیک اس میں یہ تفصیل ہے کہ اعمال مقصودہ میں تو یہ

[۱] الافاضات الیومیہ ۹/۶۶ قسط اول [۲] مجالس حکیم الامت ص: ۱۵۰

بات صحیح ہے جیسے نماز، روزہ، وضو، طہارت وغیرہ کہ سردی کے وقت یا تکلیف کی حالت میں وضو کا ثواب زیادہ ہے گرمی میں روزہ کا ثواب زیادہ ہے مگر جو اعمال خود مقصود نہیں بلکہ ذرائع مقصود ہیں ان میں بلا وجہ زیادہ مشقت برداشت کرنے سے ثواب زیادہ نہیں ہوتا، مثلاً وضو کا پانی پاس موجود ہے اس کو چھوڑ کر تین میل دور سے پانی لا کر وضو کرے تو یہ زیادتِ ثواب کا سبب نہیں آیت قرآن مَا جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ، اور حدیث اَلدِّيْنُ يُسْرٌ، جاننے کے بعد بھی جو شخص مشقت کو جزءِ دین سمجھے تو ان نصوص کا مقابلہ ہے نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ۔[1]

مقصود میں مشقت اٹھانا تو موجب اجر ہے لیکن جو ذریعہ مقصود ہو تو اس میں جو سہل صورت ہو اسی کو اختیار کرنا افضل ہے۔

چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی امر کی دو شقوں میں اختیار دیا جاتا تو جو شق زیادہ آسان ہوتی تھی آپ ان کو اختیار فرماتے تھے، اور فطرت سلیمہ کا بھی یہی تقاضہ ہے مثلاً کسی کو وضو کرنا ہے تو ایک صورت تو یہ ہے کہ یہیں حوض میں وضو کر لے اور دوسری صورت یہ ہے کہ دو کوس چل کر "جلال آباد" پہنچے اور وہاں سے وضو کر کے آئے چونکہ وضو خود مقصود نہیں بلکہ اصل مقصود یعنی نماز کا ذریعہ ہے اس لئے اس میں زیادہ مشقت اٹھانا موجب زیادت اجر نہیں بلکہ جو سہل ہے اسی کو اختیار کرنا افضل ہے۔

برخلاف اس کے اگر نماز میں طویل قراءت کرے مثلاً ایک رکعت میں تو سورہ بقرہ پڑھے اور دوسری میں آل عمران تو اس مشقت کی وجہ سے اس میں زیادہ اجر ہے بہ نسبت اس نماز کے جن میں چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھی گئی ہوں کیونکہ نماز مقاصد میں سے ہے مگر اس میں حدود ہیں مثلاً ساری رات نفلیں پڑھتا رہا اور اتنی دیر میں سویا کہ وقت پر آنکھ نہ کھلی اور صبح کی جماعت فوت ہو گئی تو اس کی بھی ممانعت ہے۔[2]

[1] مجالس حکیم الامت ص ۳۱۲ [2] الافاضات الیومیہ ۹/۷/۱۸ و ص ۱۱۴

دفع مضرت وجلب منفعت کا قاعدہ

فرمایا کہ منفعت قابل اعتبار وہ ہے کہ جو ضرر پر غالب ہو اسی طرح ضرر قابل اعتبار وہ ہے جو نفع پر غالب ہو اور دنیا کی منفعت سے آخرت کی منفعت بڑھی ہوئی ہے اور دنیا کی مضرت سے آخرت کی مضرت بڑھی ہوئی ہے۔[۱]

اہون الضررین کو اختیار کرنے کا قاعدہ

فرمایا کہ یہ قاعدہ عقلیہ ہے کہ جس جگہ دو قسم کے ضرر جمع ہوں ایک اشد اور دوسرا اہون تو اہون کو اختیار کرنا چاہئے مثلاً باپ نے بچہ کو بے راہی (غلطی) پر مارا تو یہ مارنا بھی بچہ کے حق میں ایک درجہ کا ضرر ہے، اور دوسرا ضرر یعنی بے راہی اس سے اشد ہے کیونکہ بے راہی اگر بچہ اختیار کئے رہا تو اس کا انجام بہت برا ہوگا مثلاً وہ پڑھتا نہیں یا بری صحبت میں بیٹھتا ہے کہ اس سے آئندہ کو بہت ضرر ہوگا، اور یہ ضرر پہلے ضرر سے اشد ہے اس لئے باپ نے اہون کو اختیار کیا تا کہ بچہ اشد الضررین سے محفوظ رہے۔[۲]

من ابتلی ببلیتین فلیختر اهونهما

اخف المفسد تین کو اختیار کرنے کا قاعدہ

یہ قاعدہ عقلی بھی ہے اور شرعی بھی کہ جہاں دونوں شقوں میں مفسدہ ہو مگر ایک میں اشد ایک میں اخف تو اشد سے بچنے کے لئے یا اس کو دفع کرنے کے لئے اخف کو گوارا کرلیا جاتا ہے۔[۳]

قاعدہ شرعیہ ہے کہ اشد الضررین کے دفع کے لئے اخف الضررین کو اختیار کرلیا جاتا ہے، اور یہ بھی قاعدہ ہے کہ حصول نفع کے لئے ضرر دینی کو گوارا نہیں کیا جاتا۔[۴]

---

[۱] ملفوظات اشرفیہ ص ۴۱ [۲] ملفوظات اشرفیہ ص ۱۱۵ [۳] افادات اشرفیہ ص ۳۳۳ [۴] امداد الفتاوی ص ۲۳۰ ج ۳

کما قالوا من ابتلی ببلیتین فلیختر أھونھما جس کے مآخذ کثیرہ میں سے ایک حدیث بریرہ میں یہ ارشاد نبوی بھی ہے۔

اعتقیھا واشترطی لھم الولاء وقال النووی فی شرح مسلم ما نصہ والثانیۃ والعشرون احتمال اخف المفسدتین لدفع اعظمھا واحتمال مفسدۃ یسیرۃ لتحصیل عظیمۃ علی ما بینا فی تاویل شرط الولاء لھم۔[۱]

مثال

اشد المفسد تین کے دفع کرنے کے لئے اخف المفسد تین کو اختیار کرلیا جاتا ہے اور ہے تو یہ بھی برا مگر بہ نسبت دوسرے مفسدہ کے پھر بھی اخف ہے، میں اس کی ایک نظیر (مثال) بیان کرتا ہوں کہ بعض دیہات کی نسبت معلوم ہوا کہ وہاں بہت سے مسلمان آریہ ہونے والے ہیں، چنانچہ بہت سے علماء وہاں گئے ہوئے تھے، میں بھی گیا تھا وہاں ایک شخص تھا ''ادھار سنگھ'' میں نے ان سے پوچھا کہ ہم نے سنا ہے کہ تم آریہ ہوگئے کہنے لگا آریہ کاہے کو بنت ہم تو تاجیہ (تعزیہ) بناوت ہیں، میں نے کہا تعزیہ خوب بنایا کرو، اس کو مت چھوڑنا، میں نے اس کو بدعت کی اجازت نہیں دی بلکہ کفر سے بچانا چاہا، اخف المفسد تین کو اختیار کرلیا کیونکہ آریہ بننا تو کفر ہے اور یہ بدعت ہے جو اخف ہے۔[۲]

اگر کسی جگہ بدعت ہی لوگوں کے دین کی حفاظت کا ذریعہ ہوجائے تو وہاں بدعت کو غنیمت سمجھنا چاہئے جب تک کہ ان کی پوری اصلاح نہ ہوجائے جیسے مولود شریف بہیئۃ معروفہ اور جگہ تو بدعت ہے مگر کالج میں (موجودہ حالات میں) جائز بلکہ واجب ہے، کیونکہ اس بہانہ سے وہ کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف اور

---

[۱] افادات اشرفیہ ص: ۳۳ [۲] حسن العزیز ص ۱۵۹ ج ۳

آپ کے فضائل ومعجزات تو سن لیتے ہیں، تو اچھا ہے اسی طرح حضور کی عظمت ومحبت ان کے دلوں میں قائم رہے۔[۱]

(اسی طرح) میں نے ایک جگہ بیان کیا تھا کہ رشوت لینا گناہ ہے، خیر اگر کم ہمتی سے ضرورت ہی کہتے ہوتو لومگر براتو سمجھواور اکل حلال کی فکر کرو۔[۲]

دوسری مثال

اس وقت ملک میں اس صفت کی کوئی منظّم (اہل حق کی مسلمانوں کی بااقتدار سیاسی) جماعت ہوتی یا اس کا ہونا متوقع قریب ہوتا تو جواب واضح تھا (کہ اس میں شریک ہوکر اس کوتقویت پہنچاتے) لیکن موجودہ حالت میں افسوس اور نہایت افسوس ہے کہ ایسی جماعت کا نہ تحقق ہے نہ قریب توقع، اس لیے بجز اس کے چارہ کار نہیں کہ موجودہ (سیاسی) جماعتوں میں کسی جماعت میں داخل ہوں، اور اس میں قواعد شرعیہ کی رو سے جو نقص ہو اس کی اصلاح کریں، اور اگر ان میں ایک کی اصلاح آسان اور دوسری کی دشوار ہو تو بہ قاعدہ عقلیہ ونقلیہ من ابتلی ببلیتین فلیختر اھونھما اس میں داخل ہو جائیں جس کی اصلاح آسان ہو۔[۳]

حلال وحرام کا مجموعہ حرام ہی ہوتا ہے

اصولیین وفقہاء کا مسئلہ مسلمہ ہے مَا اجْتَمَعَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ إلَّا وَقَدْ غَلَبَ الْحَرَامُ، یعنی مجموعہ حلال وحرام کا حرام ہی ہوتا ہے اور یہی مسئلہ عقلی بھی ہے بلکہ اگر صرف جزو مباح ہی پر نظر کی جائے مگر وہ ذریعہ ہو جائے کسی مقصود غیر مباح کا سو بقاعدہ شرعیہ مُقَدَّمَةُ الْحَرَامِ حَرَامٌ خود وہ جز مباح بھی غیر مباح ہو جاتا ہے۔[۴]

---

[۱] انفاس عیسیٰ ج۱ص:۳۶۸ [۲] حسن العزیز ص۱۵۹ ج۳ [۳] افادات اشرفیہ در مسائل سیاسیہ ص:۷۲
[۴] افادات اشرفیہ ص۳۱

معصیت کے ذریعہ معصیت کو دفع کرنا جائز نہیں

ترک معصیت کے لئے معصیت کا اختیار کرنا ہرگز جائز نہیں بلکہ ابتداء ہی سے اس معصیت کے تقاضے کا مقابلہ کرنا چاہئے مثلاً نظر بد کا علاج یہ نہیں ہے کہ ایک مرتبہ پیٹ بھر کے دیکھ لیا جائے بلکہ علاج غض بصر ہے گو سخت مشقت ہو۔[۱]

ایک صاحبِ علم کی بابت فرمایا کہ وہ جونپور میں ہر ماہ میں اور بالخصوص محرم میں دسویں کیا کرتے تھے، اور اس کی حکمت یہ بتلاتے تھے کہ میں اس لئے کرتا ہوں تاکہ لوگ شیعوں کی مجلس میں نہ جائیں۔

ایک غیر مقلد مولوی صاحب نے خوب جواب دیا کہ اگر ایسا ہی ہے، تو ہندوؤں کی ہولی اور دیوالی بھی اسی نیت سے کرنی چاہئے تاکہ لوگ ان کے مجمعوں میں نہ جائیں کیونکہ نفس معصیت میں دونوں برابر ہیں۔[۲]

طاعت کو طاعت کا ذریعہ بنانا جائز ہے

سوال: میں نے عرض کیا کہ سنتوں میں قرآن شریف کو مسلسل پڑھا کرے بغرض حفظِ قرآن کے (آیا یہ) جائز ہے یا نہیں؟ وجہ شبہ یہ تھی کہ اس صورت میں سنتیں من وجہ مقصود بالغیر ہوگئیں اور مقصود بالذات حفظ قرآن رہا اور سنتیں اس کا ذریعہ۔

جواب: فرمایا کہ جائز ہے کیونکہ حفظ قرآن بھی طاعت ہے اور طاعت کو طاعت کا ذریعہ بنانے میں کچھ مضائقہ نہیں۔[۳]

---

[۱] انفاس عیسی ص ۱۷۶ ج ۱ [۲] حسن العزیز: ۲۲۹/۲ [۳] ملفوظات دعوات عبدیت

مباح یا مندوب کے ذریعہ معصیت ہونے میں سبب قریب وبعید کی تفصیل

بدعات ورسومات میں جو مابہ المنع ہے وہ یہ ہے کہ جو شئے سبب قریب ہو معصیت کا وہ معصیت ہے اور سبب قریب اس لیے کہا کہ یوں تو ہر امر بتَسبُّب بعید مفضی الی المعصیت ہوجاتا ہے، مثلاً کسی نے نکاح کیا اور اس کے لڑکا پیدا ہوا، اور وہ لڑکا مرتد ہوگیا تو دیکھو یہ نکاح سبب بعید اس کے ارتداد کا ہے لیکن اس سببیّت کی وجہ سے نکاح کو حرام نہ کہا جاوے گا، شریعت میں بہت وسعت اور رحمت ہے، پس غالب حالات میں جو شئے بلاواسطہ سبب معصیت ہو وہ معصیت ہے۔ بہت لوگ اس مسئلہ سے غافل ہیں عوام ہیں ہی لیکن خواص میں بھی بہت ناواقف ہیں حالانکہ یہ مسئلہ خود قرآن سے ثابت ہے اگر بالفرض قرآن سے یہ مسئلہ ثابت بھی نہ ہوتا تو فقہ سے تو ثابت ہی ہے، چنانچہ فقہاء نے صاف صاف لکھا ہے کہ جو مندوب ومباح سبب ہوجاوے معصیت کا وہ ممنوع ہے۔

جو مباح یا مندوب مفضی الی المعصیت ہو وہ ممنوع ہوجاتا ہے اس کے چند نظائر اور مثالیں اور دلائل

فقہاء نے بہت سی ایسی چیزوں کو کہ بظاہر وہ سنت ہیں محض اس بناء پر منع کیا ہے کہ وہ امر سبب بن گیا ہے معصیت کا، چنانچہ سجدہ شکر کو مکروہ کہا ہے حالانکہ ثابت ہے کہ احیاناً جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ شکر کیا ہے جیسا حدیثوں میں صاف وارد ہے گو اس میں تاویل ''صلی صلوۃ'' کی گئی ہے، لیکن اس میں شک نہیں کہ تاویل بعید ہے، سیدھی بات یہی ہے کہ آپ نے کبھی کبھی سجدہ شکر کیا ہے اور اکثر نہیں کیا، پس فقہاء نے اس سے سمجھا کہ سجدہ شکر مقاصد دین سے نہیں ہے فی نفسہ مندوب

ہے، لیکن مفسدہ یہ دیکھا کہ اس کو ضروری سمجھنے لگیں گے اور اس کو اپنی حد پر نہ رکھیں گے اس لیے اس کو مکروہ ٹھہرا دیا۔

دوسری نظیر اور لیجئے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ حضور نے صبح کی نماز میں جمعہ کے روز اول رکعت میں سورۃ الم سجدہ اور دوسری میں سورۃ دہر پڑھی ہے مگر فقہاء نے دیکھا کہ لوگ اس کو اپنی حد پر نہ رکھیں گے اس لیے تعیّن سورت کو مکروہ کہہ دیا، پس جو مباح بلکہ مندوب بھی سبب ہو جاوے معصیت کا اور تجاوز عن الحد کا وہ مکروہ ہوگا، غرض ہمارے عمل کے لیے کتب فقہیہ میں بھی اس کا مذکور ہونا کافی ہے۔

لیکن تبرعاً کہتا ہوں کہ یہ مسئلہ قرآن مجید سے بھی ثابت ہے، دیکھو حق تعالیٰ فرماتے ہیں ''وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ''یعنی اے مومنو! ان بتوں کو کہ جن کو یہ مشرکین سوائے اللہ کے پکارتے ہیں سب و شتم مت کرو، کیونکہ یہ اللہ کو حد سے متجاوز ہو کر بغیر علم کے برا کہیں گے، دیکھئے بتوں کی برائی کرنا مباح بلکہ طاعت ہے، تاکہ لوگوں کو اس سے نفرت ہو مگر جب احتمال اس کا ہو کہ یہ سبب ہو جائے گا اللہ تعالیٰ کو برا کہنے کا اس حالت میں منہی عنہ ہے، یہ آیت صاف بتلا رہی ہے کہ جو مباح بلکہ مندوب بھی سبب ہو جاوے معصیت کا وہ بھی معصیت ہے اور اس سے زیادہ کون سی دلیل ہوئی کہ سبِّ اصنام عین طاعت تھا اور وہ ممنوع ہو گیا۔

اور حدیث لیجئے! حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے برا وہ شخص ہے جو اپنے ماں باپ کو گالی دے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ماں باپ کو کون گالی دیا کرتا ہے، فرمایا کہ یہ کسی کے ماں باپ کو گالی دے اور وہ اس کے ماں باپ کو گالی دے، معلوم ہوا کہ جو فعل معصیت کا سبب ہو وہ بھی اسی کے حکم میں ہے۔

یہاں کوئی طالب علم شبہ نہ کرے کہ اس حدیث سے اس مسئلہ پر تو استدلال

جب ہوسکتا ہے جب کہ وہ فعل مباح ہو اور حدیث میں تو کسی کے ماں باپ کو گالیاں دینا ہے جو خود بھی معصیت ہے، بات یہ ہے کہ میرا مطلب قاعدہ کو ثابت کرنا ہے اور قاعدہ کا حاصل صرف اس قدر ہے کہ معصیت کا سبب من حیث السببیت معصیت ہے خواہ پہلے سے مباح ہو یا معصیت اس سے بحث نہیں، علاوہ اس حدیث و آیت کے اگر میں غور کروں تو بہت احادیث و آیات اس مدعا پر ملیں گی، غرض قرآن سے حدیث سے فقہ سے یہ مسئلہ ثابت ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ مباح کی تین قسمیں ہیں طاعت، مفضی الی الطاعت ہونے کی وجہ سے (۲) معصیت مفضی الی المعصیۃ ہونے کی وجہ سے جو واجب الترک ہے (۳) اور مندوب الترک معصیت کا سبب قریب نہ ہونے کی وجہ سے۔[۱]

عدم نقل حجت ہے یا نہیں؟

مفتی صاحب نے عرض کیا عدم نقل تو دلیل نہیں ہوسکتی فرمایا: ایسے مہتم بالشان امور میں عدم نقل بھی دلیل ہوسکتی ہے۔ بہت جگہ فقہاء اور محدثین کسی امر کی نفی کے لئے فرماتے ہیں لم یثبت۔[۲]

نفع لازم مقدم ہے یا نفع متعدی؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریع کے لئے بعض کام کیا کرتے تھے یہ صورت ریا کی ہے مگر در اصل ریا نہیں ہے چونکہ نفع متعدی نفع لازم سے افضل ہے اس لئے اصلاح کا یہ افضل طریقہ ہے کہ جو کام دوسروں سے کرانا چاہتے ہو ان کو خود کرنے لگو عمل لازم سے افضل ہوگا۔[۳]

نفع متعدی نفع لازم سے افضل ہے یہ قاعدہ اس شخص کے لئے ہے جو نفع لازم

---

[۱] وعظ المباح ملحقہ اصلاح اعمال ص: ۲۹۷-۲۹۸ [۲] دعوات عبدیت ص ۱۵۰ ج ۵ [۳] حسن العزیز ص ۱۶۱ ج ۲

سے فارغ ہوگیا ہو، اور نفع متعدی میں مشغول ہونا اس کے لئے نفع لازم میں خلل انداز نہ ہوتا ہو، جیسے پڑھانا اسی کے واسطے افضل ہے جو پڑھنے سے پوری طرح فارغ ہو چکا ہو، نفع متعدی میں فضیلت اسی واسطے ہے کہ وہ نفع لازم کا ذریعہ ہے اس لئے جس وقت نفع متعدی سے نفع لازم کا ذریعہ ہونے کی امید نہ ہو اس وقت نفع متعدی کے ترک کا حکم ہے اصل مقصود نفع لازم ہے اور نفع متعدی مقصود نہیں بلکہ مقصود کا ذریعہ ہے۔[۱]

نفع لازم مقصود بالذات اور نفع متعدی مقصود بالعرض ہے

اصل یہی ہے کہ نفع لازم نفع متعدی سے افضل ہے کیونکہ آیت ''فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ. وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ'' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امر ہے جب آپ نفع متعدی سے فارغ ہوجائیں یعنی تبلیغ سے تو نفع لازمی میں مشغول ہوجائیں یعنی توجہ الی اللہ میں۔

یہ سیاق صاف بتلا رہا ہے کہ نفع لازمی متعدی سے افضل ہے کیونکہ متعدی سے فارغ کو طلب کیا گیا ہے نہ کہ لازمی سے پھر اس کے بعد نفع لازمی میں اشتغال کلی کا حکم ہے کہ اس میں توجہ رکھئے، اس وقت دوسری طرف التفات نہ ہو جیسا کہ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَب کی تقدیم کا مقتضی ہے، اور ظاہر ہے کہ اگر نفع متعدی افضل ہوتا تو اس سے فراغ مطلوب نہ ہوتا، نفع متعدی مقصود بالعرض اور نفع لازمی مقصود بالذات ہے اور گو یہ مشہور کے خلاف ہے مگر حقیت یہی ہے۔[۲]

نفع لازم نفع متعدی سے افضل ہے

میں پوچھتا ہوں اگر نفع متعدی مقصود بالذات ہے تو جو حربی دار الحرب میں اسلام لائے اور نفع متعدی پر قادر نہ ہو تو بتلائیے وہ کیا کرے نفع لازمی کو لازم پکڑے یا

---

[۱] انفاس عیسی ۱/۳۱۸ [۲] انفاس عیسی ۱/۳۱۸

نفع متعدی کو؟ اگر نفع متعدی میں مشغول ہونا لازم کیا گیا تو تکلیف مالایطاق اور اگر نفع لازمی کا اس کو امر کیا گیا تو ثابت ہوا کہ نفع متعدی مقصود بالذات نہیں کیونکہ مقصود بالذات سے کوئی مسلمان محروم نہیں ہوسکتا پس نفع متعدی مقصود بالذات نہیں بلکہ مقصود بالعرض ہے اور مقصود بالذات مقصود بالعرض سے افضل ہوا کرتا ہے۔[۱]

معصیت کا ذریعہ اور سبب بھی معصیت ہے

جو ذریعہ گناہ کا ہو وہ بھی گناہ ہوتا ہے اسی لئے حدیث شریف میں عشاء کے بعد باتیں کرنے سے ممانعت آئی ہے اور اس کی وجہ شراح حدیث نے یہ لکھی ہے کہ اس سے صبح یا تہجد کی نماز میں خلل پڑے گا۔[۲]

معصیت کی دو قسمیں ہیں معصیت بالذات، معصیت بالغیر

اسراف وتبذیر کی حقیقت ایک ہی ہے، کہ محل معصیت میں خرچ کرنا خواہ وہ معصیت بالذات ہو جیسے شراب وقمار وزنا، خواہ بالغیر ہو جیسے فعل مباح میں بہ نیت شہرت وتفاخر خرچ کرنا۔[۳]

اعانت علی المعصیت بھی معصیت ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

(ترجمہ) اور گناہ اور زیادتی کی باتوں میں ایک دوسرے کی اعانت مت کرو۔[۴]

(مثال) آج کل بھیک مانگنے والے اکثر مال جمع کرنے والے ہوتے ہیں ایسے لوگوں کو مانگنا جائز ہی نہیں اور ان کو دینا گویا مانگنے کا عادی بنانا اور اعانت علی المعصیت ہے اور اعانت علی المعصیت بھی معصیت ہے۔[۵]

---

[۱] اشرف الجواب ۲/۳۰۱ [۲] طریقۂ میلاد شریف ص ۷ [۳] بیان القرآن پ:۱۵، سورۂ بنی اسرائیل [۴] بیان القرآن سورہ مائدہ پ ۶ [۵] ذم المکرٗ وہات ص ۴۳۹

اعانت علی المعصیت سے متعلق چند جزئیات جن سے مسئلہ کے سمجھنے میں مدد ملتی ہے

سوال (۱۵۵) اگر چند شریک زراعت کریں، ان میں سے بعض کے بیل بقیمت حلال خرید کئے ہوں، اور بعض کے بقیمت حرام، تو جس کا بیل حلال قیمت سے ہے اس کی شرکت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ یعنی غلہ مشترک جو کہ زراعت سے حاصل ہوا ہے تقسیم کے بعد حلال ہوگا یا حرام؟

الجواب: اگر بیل حرام مال کے بھی ہوں مگر چونکہ وہ پیداوار کا آلہ ہے جزو نہیں ہے، اس لئے پیداوار میں حرمت نہ آئے گی، اور غلہ مشترک حلال ہوگا۔[1]

سوال (۱۱۰۰) طرابلس پر اٹلی کا قبضہ ہوجانے سے ہندوستان کے مسلمانوں میں جس قدر بے چینی ہے ایک گونہ اثر اس کا دہلی میں بھی ہے، چنانچہ دہلی کے ایک جلسہ میں یہ بھی کہا گیا کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ اٹلی کے ساتھ تجارتی لڑائی کریں، اٹلی ساخت کے کل سامان کا استعمال ترک کردیں، خرید وفروخت بالکل چھوڑ دیں جو ایسا کرے گا وہ کافر ہے؟ سلطان کا خیر خواہ نہیں اٹلی کا حامی ہے اور اس کا عملی نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں نے اسی جلسہ میں اٹلی ساخت کی ترکی ٹوپیاں اتار اتار کر جلادیں، میری دوکان پر سامان اکثر فینسی ہوتا ہے جس میں بہت سی چیزیں اٹلی ساخت بٹوا، قینچی، چاقو، بٹن، استرہ وغیرہ وغیرہ بھی ہوتے ہیں لوگوں نے بہت تنگ کرنا شروع کیا کہ ان چیزوں کا فروخت کرنا چھوڑ دو۔ (شرعی حکم سے مطلع فرمائیں کیا ایسا شخص کافر ہوگیا اور کیا ایسی بیع ناجائز ہے؟)

الجواب: کافر ہونے کی تو کوئی وجہ نہیں اور بلکہ بیع ناجائز بھی نہیں، لیکن افضل یہی ہے بشرطیکہ اپنا ضرر اور اتلافِ مال نہ ہو ورنہ افضل کیا جائز بھی نہیں۔ فقط[2]

---

[1] امداد الفتاویٰ ص ۵۲۵ ج سوم [2] امداد الفتاویٰ ص ۸۸ ج سوم

سوال (۱۴۸) انگریزی دوا سے ایک ٹکلی تیار کی جاتی ہے، اس کو ماچس سے جب جلایا جاتا ہے تو جل جل کر مثل زرد سانپ کے نکلنا شروع ہوتا ہے اور دیکھنے میں وہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بل سے سانپ نکلتا آرہا ہے، حالانکہ وہ جلی ہوئی راکھ ہوتی ہے ایسی ٹکلیاں بنا کر فروخت کرنا کیسا ہے؟

الجواب: کیا ٹکلی بجز سانپ بنانے کے اور کسی کام میں آسکتی ہے؟ اگر ایسا ہے تو اس کا فروخت کرنا جائز ہے؟ آگے تصویر بنانے کے کام میں لانا فاعل مختار کا فعل ہے، سبب کی طرف اس کی نسبت نہ ہوگی، اگرچہ خلاف تقویٰ اس صورت میں بھی ہے، اور اگر صرف اسی کام میں آتی ہے تو اعانت علی المعصیۃ کی وجہ سے فروخت کرنا حرام ہے، اور وہ معصیت سانپ کی تصویر بنانا ہے، اور تصویر کا سامان کرنا بحکم تصویر ہی ہے، جیسا فوٹو سے تصویر بنانے کا حکم ہے تصویر خود اتر آتی ہے مگر سامان مہیا کرتا ہے فوٹو گرافر۔[۱]

(خلاصہ کلام یہ کہ) جو شئے سبب قریب ہو معصیت کا وہ معصیت ہے اور سبب قریب اس لیے کہا کہ یوں تو ہر امر بتسبّب بعید مفضی الی المعصیت ہوجاتا ہے۔ مثلاً کسی نے نکاح کیا اور اس کے لڑکا پیدا ہوا، اور وہ لڑکا مرتد ہوگیا تو دیکھو یہ نکاح سبب بعید اس کے ارتداد کا ہے لیکن اس سببیّت کی وجہ سے نکاح کو حرام نہ کہا جاوے گا، شریعت میں بہت وسعت اور رحمت ہے، پس غالب حالات میں جو شئے بلا واسطہ سبب معصیت ہو وہ معصیت ہے۔[۲]

[۱] امداد الفتاویٰ ص ۱۱۷ ج سوم [۲] وعظ الصالحون ملحقہ اصلاح اعمال ص ۲۹۷

اعانت علی المعصیۃ کے حدود

اس میں روایات فقہیہ بظاہر بہت مزاحم معلوم ہوتی ہیں اس مسئلہ میں اصل مذہب اتنا ہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر درمیان میں کسی فاعل مختار کا فعل متخلل ہوجائے بشرطیکہ انتفاع اس شئے سے درجہ محرم (حرام) میں منحصر نہ ہوتو اس کی بیع وغیرہ اعانت علی المعصیۃ نہیں ہے گوکراہت بمعنی خلاف اولیٰ سے خالی نہیں ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ فتوی سے جائز ہے اور تقوی کے خلاف ہے۔

اس کا قاعدہ روایات فقہیہ جمع کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو چیز بجز معصیت کے اور کسی مباح غرض میں کام نہ آسکے اس کی بیع تو محرم ہے اور جو دوسرے کام میں بھی آسکے اس کی بیع میں تحریم نہیں ۔[1]

آلۂ معصیت وآلۂ لہو ولعب کی بیع اور مرمت جائز ہے یا نہیں؟

(اس مسئلہ میں امام صاحب اور صاحبین کا اختلاف ہے) یہ صورت بھی مختلف فیہ ہے، پس جس شخص کی دوسری وجہ معاش کافی ہو اس کو تو منع کے قول پر عمل کرنا چاہئے، اور جس شخص کی دوسری وجہ معاش کافی نہ ہو وہ جواز کے قول پر عمل کرسکتا ہے۔[2]

فائدہ: نقل کرنا سود کے مضمون کا سائل کے دینے کو یہ اعانت ہے سود کی یہ (نوکری) تو ناجائز ہے (لقوله تعالیٰ: وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ) إلا لمن لم يكن مخاطبا بحرمته، لیکن تنخواہ اس کام کی ایک قاعدہ فقہیہ کی بنا پر حلال ہے، وهي اباحة مال غير المسلم الذمي برضاه في غير دار الاسلام۔[3]

---

[1] امداد الفتاویٰ ۱۳۴/۴، وص ۳۲۲ [2] امداد الفتاویٰ ۱۳۹/۳ [3] امداد الفتاویٰ ۴۰۰/۳

أبهِمُوا مَا أبهمه اللّٰه

اللہ نے جن امور کو مبہم رکھا ہے ان کو مبہم ہی رکھو

ایک صاحب نے سوال کیا کہ قرآن مجید کے ایصالِ ثواب میں سب کو برابر ثواب ملے گا یا سب پر تقسیم ہوگا؟ فرمایا: عقائد مبہمہ میں جازم (یقینی و تعیینی) جواب دینا ضروری نہیں اس میں صحابہ کرام کا طرز نہایت اچھا تھا کہ مبہم کا عقیدہ مبہم رکھتے تھے، شریعت نے اس میں تفصیل بیان کرنے کو ضروری نہ سمجھا۔

(اسی طرح) نماز، روزہ، اور وضو دونوں نص کی تصریح کے مطابق مکفر سیئات ہیں، باقی ہم کو اس سے بحث نہیں کہ کس قدر کس سے کفارہ ہوتا ہے یہ نصوص میں مبہم ہے تم بھی مبہم ہی رکھو، محض ظن کی بناء پر خاص تعیین کے درپے نہ ہو، یہ تو وہ پوچھے جس کو نعوذ باللہ اللہ میاں سے مطالبہ کرنے کا ارادہ ہو، عقائد میں ظن کا دخل نہیں البتہ فقہیات میں ہے کیونکہ فقہ میں عمل کی ضرورت ہے اور عقائد میں کون سی گاڑی اٹکی ہے، اس کو طالب علم یاد رکھیں۔[1]

دو قرائتیں بمنزلہ دو آیتوں کے ہیں اس قاعدہ کی تشریح

دو قرائتیں بمنزلہ دو آیتوں کے ہیں ہر ایک کا مفہوم ثابت کرنا لازم ہے اور ایک آیت میں دو قرائتوں کو ایک ساتھ عمل میں جمع کرنا فقہاء کے عمل سے ثابت ہے۔

چنانچہ حتـــی یطهـــرن میں فقہاء نے دونوں قرائتوں کو جمع کر کے احکام مستنبط کئے ہیں اسی طرح وَأرْجُلَكُمْ إلَى الْكَعْبَيْن میں دونوں قرائتوں کو جمع کیا ہے کہ دونوں کے مجموع کا مطلب یہ ہوا کہ پیروں کو مَل مَل کر دھویا کرو کیونکہ ان پر پانی

[1] کلمۃ الحق ص ۳۳۵

بہالینا عموماً کافی نہیں ہوتا، اسی لئے فقہاء نے دَلک (رگڑنے) کو مطلقاً اور دلک رِجلین کو خصوصاً مستحب کہا ہے۔

اسی طرح مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْن میں مالکیت اور ملکیت دونوں کو جمع کیا گیا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ مالک بھی ہیں ملک بھی ہیں۔[۱]

قرآن وحدیث میں واقع شدہ لفظ کراہت کا مفہوم اور اس کی توضیح

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ کرہ لکم قیل وقال و کثرۃ السوال و اضاعۃ المال یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تمہارے لئے ناپسند فرمایا ہے قیل وقال کو اور کثرت سوال کو اور مال کے ضائع کرنے کو۔

کراہت کا ترجمہ ''ناپسندیدگی'' ہے میرے بیان سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ جن باتوں سے اس حدیث میں منع فرمایا گیا ہے وہ باتیں معمولی نہیں، اگرچہ منع کا عنوان ظاہراً بہت معمولی ہے کیونکہ اس کے لفظی معنی یہ ہیں کہ حق تعالیٰ نے ناپسند کیا ہے فلاں فلاں کام کو اور یہ ظاہراً بہت معمولی سی بات ہے اور اگر کوئی طالب علم اس کا ترجمہ کرنے لگے تو وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ چیزیں مکروہ ہیں اور خشک طالب علموں کے نزدیک مکروہ کوئی بہت بڑی چیز نہیں، لیکن وہ یاد رکھے کہ عنوان کی تبدیلی سے حقیقت کی تبدیلی نہیں ہوا کرتی، مکروہ کہو یا حرام یا ناپسند سب کی حقیقت یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ چیزیں بری ہیں، رہی یہ بات کہ ان میں برائی کتنی ہے آیا اس درجہ کی ہے کہ جس کو طالب علم اپنی اصطلاح میں مکروہ سمجھتے ہیں یا عام لوگ ناپسند کہتے ہیں یا اس سے زیادہ ہے؟ بلا دلیل اس کی تحدید کر لینا یہ اپنی ایجاد ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حد بیان نہیں کی تو ہم حد مقرر کرنے والے کون ہوتے ہیں اور جب تحدید نہ ہوئی تو اس لفظ کو بلا تقیید چھوڑ

[۱] اجر النبیل علی صبر الجلیل ملحقہ التبلیغ ۱۷/۱۰۷

دینے سے سلیم الفطرۃ کی نظر میں اور بھی شدت منع کی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس وقت اس کی ایسی مثال ہوگی جیسے ایک شخص آٹے کی نسبت یہ کہے کہ اس میں زہر ملا ہوا ہے اس سے سننے والا بہت ڈر جائے گا اور کبھی اس کے کھانے کا قصد نہ کرے گا، بخلاف اس صورت کے کہ وہ زہر کی مقدار بھی بیان کردے کہ مثلاً تین ماشہ زہر اس میں ملا ہوا ہے کیونکہ اس صورت میں یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اس میں بہت سا آٹا ملا کر استعمال کرے جس سے زہر کا اثر مغلوب اور معدوم ہو جائے، اور مقدار بیان نہ کرنے کی صورت میں کسی طرح اس کے استعمال کرنے کی جرأت نہیں ہوسکتی، اسی طرح اگر یہاں درجہ کراہت کی تحدید بیان ہوئی ہوتی تو کسی وقت میں ان کی جرأت ہونا ممکن تھی مثلاً جیسے وہاں زہر کی مقدار معلوم ہونے سے بہت سا آٹا ملا کر استعمال کی جرأت ہوسکتی تھی اسی طرح یہاں بھی بہت سے اعمال صالحہ کے انضمام سے ایسی جرأت ہو جاتی لیکن جب درجہ کراہت کی تصریح نہیں ہے تو کسی وقت میں بھی ان پر جرأت نہیں ہوسکتی، یہ اور بات ہے کہ ان ممنوعات کے سارے افراد کا یکساں حکم نہ ہونا دوسری دلیلوں سے معلوم ہو چکا ہے، لیکن اس حدیث کا لفظ فی نفسہٖ اس وجہ سے بہت سخت ہے کہ اس میں درجہ کراہت کی تحدید نہیں ہے، خوف رکھنے والے کے لئے تو یہ لفظ ایسا ہی ہے جیسا کہ حرام اور (گناہ) کبیرہ، جیسا کہ میں نے تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔[1]

ایک اہم قاعدہ فقہیہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ عبادت میں رات بھر کھڑے رہتے تھے حتیٰ کہ قدم مبارک ورم کر آتے تھے حالانکہ حق تعالیٰ نے آپ کی شان میں یہ فرمایا: لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ کہ ہم نے آپ کے اگلے پچھلے ذنوب سب بخش دیئے۔

---

[1] السوال ملحقہ اصلاح اعمال ص: ۳۶۶

اس پر بعض صحابہ کا یہ خیال تھا کہ آپ مشقت کو کم کردیں کیونکہ جب مغفرت ہوچکی تو اب مشقت کی کیا ضرورت ہے، اسی بناء پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اب تو حق تعالی نے فضل فرمایا کہ اگلے پچھلے ذنوب سب معاف کردیئے اب اس قدر مشقت نہ اٹھایئے اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ أفلا أكُونَ عَبداً شَكُوراً کہ کیا میں شکر گذار بندہ نہ بنوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود یہ تھا کہ مغفرت تامہ کا جو مطلب سمجھے ہو وہ صحیح نہیں (کہ عبادت میں کمی کردی جائے) بلکہ یہ معلوم ہوکر تو عبادت میں اور زیادتی ہونی چاہئیے، اور حق تعالی کا شکر ادا کرنا چاہئے اس عبادت شاقہ کا ایک مقتضی نہ سہی یعنی طلب مغفرت کیونکہ وہ حاصل ہوگئی لیکن دوسرا مقتضی تو موجود ہے یعنی شکر۔

اس حدیث سے ایک قاعدہ کلیہ معلوم ہوگیا، وہ یہ کہ اگر کوئی طاعت کسی مقصود کے واسطے کی جائے اور قبل طاعت وہ مقصود حاصل ہوجائے تو اس طاعت کو چھوڑا نہ جائے۔

پس فقہاء کے قول کی من وجہ یہ حدیث اصل ہوسکتی ہے کہ اگر نماز استسقاء سے قبل بارش ہوجائے تب بھی نماز پڑھ لیں۔[۱]

میرا مقصود اس وقت صرف فقہاء کے اس قول کی اصل بیان کرنا ہے کہ انہوں نے استسقاء نماز کے باب میں بیان کیا ہے کہ نماز کا قصد کرلینے کے بعد اگر نماز سے پہلے بارش ہوجائے تب بھی مناسب ہے کہ نماز پڑھ لی جائے، وجہ یہ ہے کہ یہ شکر ہے نعمت کا، كذا في الدرر المختار آخر باب الاستسقاء وقال الشامي ويستزيدون من المطر۔

اور فقہاء کے اس قول کی من کل الوجوہ اصل اس کو اس لئے نہیں کہا کہ من کل الوجوہ کہنے پر کچھ سوالات ہوسکتے ہیں مثلاً ایک یہی کہ استدلال کلی کی صورت میں اس کا مقتضی یہ ہوگا کہ اگر استسقاء کی نماز پڑھ کر بھی بارش ہوجائے تو پھر نماز پڑھے اور پھر

---

[۱] وعظ شکر العطاء ملحقہ التبلیغ ۱۷/۲۲۹-۱۸۷

بارش ہو جائے تو پھر پڑھے حالانکہ ایسا نہیں کیونکہ استسقاء بہیئت خاصہ منقول ہے اس میں رائے کو دخل نہیں ہو سکتا۔

دوسرے یہ لازم آئے گا کہ ہمیشہ بارش کے بعد نماز استسقاء پڑھا کرے شکر عطاء کے طور پر، سو باوجودیکہ وہ شکر کر رہا ہے نعمت کا مگر فقہاء اس کو بدعت قرار دیں گے معلوم ہوا کہ اصل تام کچھ اور ہی ہے کیونکہ اگر کوئی مستقل اصل نہ ہوتی تو فقہاء اس پر یہ احکام مرتب نہ کرتے اور وہ وجہ مجھ کو معلوم نہیں پس چونکہ یہ حدیث من وجہ اصلی تھی اس لئے بیان کر دیا۔

من وجہ اس لئے کہا کہ یہ کہیں منقول نہیں دیکھا کہ فقہاء کے اس قول کا اصل ماخذ کیا ہے، نیز اس لئے بھی کہ اس اصل پر کچھ سوالات پیدا ہو سکتے ہیں اور ان سوالوں کے جوابات میری سمجھ میں نہیں آئے اس لئے میں اصل کامل کی نقل کا دعوی نہیں کرتا، ہاں اس کو فقہاء کے قول کے لئے استیناس کا درجہ ضرور حاصل ہے، رہا یہ کہ اصل کیا ہے تو یہ محققین سے معلوم ہو سکتا ہے یا جو محقق ہو خود تحقیق کر لے۔

ایک اور نظیر

افعال میں بھی اس کی نظیر موجود ہے وہ یہ کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے اور فتح ہوئی، مدینہ شریف میں صحابہ کو بخار آیا تھا وہاں کی آب وہوا خراب تھی حضور کی برکت سے پھر اچھی ہوگئی تو عمرہ کے وقت کفار مکہ نے کہا تھا کہ "وَهَنَتْهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ" یعنی ان کو یثرب (مدینہ) کے بخار نے ضعیف کر دیا ہے غرض کہ اس وقت صحابہ پر علالت کا اثر تھا، حضور نے طواف کے وقت فرمایا کہ ذرا دوڑ کر اور سینہ ابھار کر چلنا جس کو رمل کہتے ہیں تاکہ کفار پر مسلمانوں کی قوت ظاہر ہو حالانکہ وہ موقع عبدیت کا تھا مگر قواعد اور پریڈ عبدیت کے خلاف تھوڑی ہے اور یہ فرمانا آپ کا نہ تھا اللہ جل شانہ کا فرمانا تھا۔

غرض اس وقت ایک مصلحت سے دوڑ کر چلنے اور سینہ ابھارنے کا حکم ہوا تھا، پھر مکہ فتح بھی ہوگیا، اور پھر بھی اسی طرح حج وعمرہ ہوا، قیامت تک یہی حکم رہا کہ جو لوگ طواف کریں وہ اسی طرح اکڑ کر چلا کریں، پہلے تو تھا مصلحت سے پھر رہ گیا اظہار حکمت کے لیے، گویا اس وقت اس حالت کا استحضار مقصود ہے یہ فعلی نظیر ہے۔

بہر حال نصوص قرآنیہ اور احادیث مؤید ہیں اس بات پر کہ اعطاء کے بعد بھی طاعت کو نہ چھوڑا جائے جب نصوص سے ایک قاعدۂ کلیہ نکل آیا تو اس کی ایک فرع یہ بھی ہے کہ عزم کے بعد اگر بارش بھی ہوجائے تو نماز استسقاء ترک نہ کی جائے پہلے طلب کے لئے تھی اب شکر کے لئے ہے حاصل یہ ہے کہ عطاء کے بعد وہ فرد ہوگئی شکر کی، اس لئے اس کو کرنا چاہئے۔

البتہ اگر شکر کو عام لیا جائے جو نماز استسقاء کی ہیئت کے ساتھ مخصوص نہ ہو بلکہ کسی دوسری صورت سے ہو مثلاً مطلقاً طاعات میں زیادتی یا زبان سے صیغہ شکر ادا کرنا تو اور بات ہے اس کو ہر نعمت کے بعد مشروع کہیں گے، بہر حال اتنا قاعدہ ضرور سمجھ میں آتا ہے کہ عطاء کے بعد بھول نہ جائے طاعت کو، چھوڑے نہیں۔

مزید توضیح اور دلائل

میں اس کے بعد مؤیدات بیان کرتا ہوں مثلاً یہ آیت ہے: رَبَّنَا لاَ تُؤاخِذْنَا إنْ نَسِيْنَا أوْ أخْطَأنَا: الخ جو چیزیں اس آیت میں مذکور ہیں یعنی نسیان اور خطاء وغیرہ ان پر مؤاخذہ نہ ہونا اس کا لوگوں سے وعدہ ہوگیا تھا اور پہلی آیت یعنی ’’إنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ أنْفُسِكُمْ أوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللهُ الآية‘‘ بالمعنی العام منسوخ ہوگئی تھی، نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ رفع عن أمتی الخطاء والنسیان، مگر پھر بھی یہ حکم ہوا کہ یوں ہی مانگے جاؤ اور یہ دعاء تعلیم کی گئی تو بات یہ ہے کہ منسوخ ہونے کے قبل تو یہ سوال طلب کے لئے تھا کہ ہم سے یوں مانگا کرو، اب

بطور شکر کے ہے کہ جیسے ہم ملنے سے پہلے محتاج تھے اب بھی محتاج ہیں۔[۱]

ایک اہم اصول! نہی کیسے امور میں وارد ہوتی ہے

شریعت میں اس نکتہ کا بہت لحاظ کیا گیا ہے کہ جو امور مخاطب سے عادۃً ممتنع الصدور ہوں (یعنی جن کا صادر ہونا عادۃ ناممکن ہو) ان سے صراحۃً منع نہیں کیا جاتا، کہ اس سے تو یہ خود ہی بچیں گے مثلاً زنا اور چوری سے منع کیا گیا ہے، شراب پینے پر وعیدیں بیان کی گئی ہیں لیکن پیشاب پینے اور پاخانہ کھانے سے صراحۃً منع نہیں کیا گیا ہے کیونکہ عادۃً مسلمان بلکہ صحیح الحواس (جس کے ہوش وحواس صحیح ہوں اس) سے یہ فعل ممتنع ہے اس سے بچنے کے لئے اس کا اسلام اور حواس کی صحت خود زاجر (منع کرنے والی) ہے مستقل خطاب کی کیا ضرورت ہے اور إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ میں نہی کے معنی یہی زاجر ہونا ہے۔[۲]

ممانعت انہیں چیزوں کی ہوتی ہے جن میں احتمال وقوع زیادہ ہے شراب کی ممانعت آئی ہے کیونکہ اس کی طرف میلان ہونے سے اس کا وقوع زیادہ ہے لیکن پیشاب کی کہیں بھی ممانعت نہیں کیونکہ اسے کون پئے گا۔[۳]

محض مفہوم مخالف سے حکم ثابت ہوگا یا نہیں؟

جو حکم مقید ہوتا ہے کسی قید کے ساتھ اس میں قائلین بمفہوم المخالف کے نزدیک تو عدم القید مفید ہوتی ہے عدم الحکم کو، اور غیر قائلین بالمفہوم کے نزدیک گو عدم الحکم کو مفید نہ ہو مگر حکم کو بھی مفید نہیں، بلکہ عدم القید کی صورت میں حکم اپنے وجود میں دلیل مستقل کا محتاج ہوتا ہے۔[۴]

---

[۱] وعظ شکر العطا ملحقہ التبلیغ: ۱۷/۱۸۶-۲۲۹ [۲] التبلیغ ۱۷/۱۹۲ [۳] ملفوظات ص ۲۹۶ [۴] امداد الفتاویٰ ص ۳۱۳ ج ۴

متفرق اصولی باتیں

(۱) احادیث نہی قولی ہیں اور روایات اباحت فعلی اور قولی راجح ہوتی ہے فعلی پر۔[۱]

(۲) جو امر نص میں مسکوت عنہ ہو اس کا دعویٰ کرنا کسی قرینہ سے نص کی مخالفت نہیں البتہ امر مثبت فی النص کی نفی یا منفی فی النص کا اثبات یہ نص کی مخالفت ہے۔[۲]

(۳) جو واقعہ وجوہ مختلفہ کو محتمل ہو اور اس کی وجہ منقول نہ ہو کسی دلیل ظنی سے اس کی تعیین کرنا کچھ مضائقہ نہیں جیسے فلاسفہ، مؤرخین نے ظن سے ہر واقعہ کے اسباب اور علل نکالے ہیں۔[۳]

(۴) اتحادِ اثر سے اتحاد سبب ضروری نہیں اسی طرح اتحاد سبب سے سبب السبب کا اتحاد ضروری نہیں۔[۴]

(۵) کسی شئ کا محمود ہونا اس کے مقصود ہونے کو مقتضی نہیں۔[۵]

(۶) ایک علت کے ارتفاع سے دوسرے علل مؤثرہ کا ارتفاع لازم نہیں ہے۔[۶]

(۷) استخفاف ودوام سے مکروہ حرام ہو جاتا ہے۔[۷]

(۸) ایک مجتہد کے مقلد کو دوسرے امام کی تقلید کرنا محض اتباع کے واسطے حرام ہے اور داخل وعید ہوتا ہے: يَقُوْلُوْنَ إِنْ أُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ. [۸] (ایضاً)

(۹) کتب عقائد میں مصرح ہے کہ نصوص ظواہر پر محمول ہوتے ہیں۔[۹]

(۱۰) اصول کی تقدیم فروع پر علی الاطلاق نہیں ہے بلکہ اس مقام پر ہے جہاں دونوں کا اثر مماثل ہو، باقی تعلیم فروع کا نفع یقینی ہو اور اصول کی تعلیم کا محتمل وہاں یہ مقدم ہے۔[۱۰]

(۱۱) قصر فی الصلوۃ کی اصل علت مشقت ہے مگر اس کی پہچان مشکل تھی اس

---

[۱] امداد الفتاوی ۲/۲۱۹ [۲] بوادر النوادر ص ۴۹۶ [۳] ایضاً [۴] ایضاً [۵] ایضاً [۶] امداد الفتاوی ۴/۴۲۱، ۳۹۱
[۷] ایضاً [۸] ایضاً [۹] امداد الفتاوی: ۴/۲۴۱-۳۹۱ [۱۰] افاضات ص ۴۱۶

لئے احکام میں سفر کو اس کے قائم مقام کر دیا گیا۔[۱]

(۱۲) اگر کسی ثقہ سے (کوئی امر) خلاف شرع منقول ہوگا اس کی تاویل واجب ہے۔[۲]

(۱۳) صحابہ کے وقت اہتمام نہ ہونا حجت نہیں کیونکہ ان کے یہاں ہر چیز میں سادگی تھی اسی عادت کے موافق عمل بھی تھا۔[۳]

(۱۴) بعضے مستحبات عوارض کی وجہ سے واجب کے قریب ہو جاتے ہیں۔[۴]

(۱۵) ادب کا مدار عرف پر ہے یعنی کوئی فعل جو فی نفسہ مباح ہو اگر عرفاً بے ادبی سمجھا جائے گا تو شرعاً بھی وہ فعل بے ادبی میں شمار ہوگا۔[۵]

(۱۶) مقاصد شرعیہ میں تو بدنامی کا کچھ خیال نہ کیا جائے اور غیر مقاصد میں بدنامی سے بچنا ہی مناسب اور سنت کے موافق ہے۔[۶]

(۱۷) کسی بات میں بناء کے وقت مصلحت ہوتی ہے بعد میں وہی مصلحت سببِ ضرر (ومفسدہ کا ذریعہ) بن جاتی ہے۔[۷]

عام کی دلالت اپنے افراد کے لئے حکم ثابت کرنے میں قطعی ہوتی ہے جب تک کہ خصوصیت کی دلیل نہ ہو خواہ عام ثبوتاً ظنی ہی ہو۔[۸]

---

[۱] الافاضات ص۴۲۰ [۲] بوادر النوادر ص۳۸۷ [۳] بوادر النوادر ص۴۷۷ [۴] الافاضات الیومیہ ص ج ۱۰
[۵] الافاضات الیومیہ ص۱۵۲ ج ۱۰ [۶] الافاضات الیومیہ ص۲۴۰ ج ۹ [۷] حسن العزیز ۳۳۹/۱
[۸] امداد الفتاوی ۲۶۲/۲

الباب الخامس

اباحت وندب اور مصالح ومفاسد کے احکام

اعمال کی تین قسمیں

اہل علم کو معلوم ہے اعمال تین قسم کے ہیں ایک وہ جو دین میں نافع ہیں ان کا کرنا تو مامور بہ ہے خواہ درجہ فرضیت ووجوب میں ہو یا درجہ سنیت واستحباب میں۔

اور بعض وہ ہیں جو دین میں مضر ہیں ان کا ترک مامور بہ ہے خواہ درجہ حرمت میں ہو یا کراہت میں، اور بعض وہ ہیں جن کے فعل یا ترک کا امر نہیں وہ مباحات ہیں۔[۱]

عمل تین قسم کے ہیں، طاعت، معصیت، مباح۔ اول کی دوقسموں میں تو کچھ غلطی واقع نہیں ہوتی، سب جانتے ہیں کہ طاعت کرنے کی شئے ہے، اور معصیت ترک کے قابل ہے، اب رہ گیا مباح اس کی دوقسمیں ہیں (جس کی تفصیل آگے آرہی ہے)۔[۲]

مباح اپنی ذات کی اعتبار سے نہ محمود ہے نہ مذموم مگر ایسا نہیں ہوتا کہ اس کا اثر بھی غیر محمود اور غیر مذموم ہی ہے بلکہ اصل محمود ہوتا ہے یا مذموم پس اگر اس کا اثر محمود ہے تو وہ قسم اول اعمال مفید آخرت میں داخل ہے اور اگر اثر مذموم ہے تو قسم دوم مضرت آخرت میں داخل ہے۔[۳]

---

[۱] ماعلیہ الصبر ملحقہ التبلیغ ۱۴۹/۱۷ [۲] المباح ملحقہ اصلاح اعمال ص:۲۹۵

[۳] الاسعاد والابعاد ملحقہ اصلاح اعمال ص:۲۰۸

مباح کی تعریف اور اس کا شرعی حکم

اصول شرعیہ اور نیز قواعد عقلیہ میں یہ امر مسلم ہے کہ جو فعل نہ مامور بہ ہو نہ منہی عنہ یعنی نصوص شرعیہ میں نہ اس کے کرنے کی ترغیب ہو اور نہ اس کے کرنے کی ممانعت، ایسا امر مباح ہوتا ہے۔

اور ہر چند کے مباح اپنی ذات میں نہ طاعت ہے نہ معصیت، مگر عوارضِ خارجیہ کے اعتبار سے ممکن ہے کہ کبھی وہ طاعت بن جائے، کبھی معصیت ہو جائے، مثلاً چلنا کہ ایک فعل مباح ہے نہ اس پر ثواب نہ عذاب، مگر ممکن ہے اس میں کوئی ایسی مصلحت و منفعت ہو جس سے یہ عبادت ہو جائے، مثلاً مسجد یا مجلسِ وعظ کی طرف چلنا یا کسی کی عیادت یا تعزیت کے لئے چلنا اور ممکن ہے کہ اس میں کوئی ایسی مضرت مفسدہ ہو جس سے یہ معصیت ہو جائے مثلاً ناچ دیکھنے کو چلنا یا شراب خوری کے لئے چلنا۔

مضرت ومفسدہ کی دو قسمیں لازم ومتعدی

اور یہ بھی جاننے کی بات ہے کہ مضرت مفسدہ دو قسم کا ہے لازمی، ومتعدی، لازمی وہ ہے جس سے خود فاعل کو ضرر پہونچے، متعدی وہ جس سے دوسروں کو ضرر پہونچے، سو جس طرح فعل مباح لازمی ضرر کی وجہ سے واجب المنع ہو جاتا ہے اسی طرح ضرر متعدی کے مرتب ہونے کی وجہ سے بھی ممنوع ہوتا ہے، مثلاً کوئی ایسا مریض جس کا مرض محسوس نہیں اور طبیب نے اس کو افطارِ صوم کی اجازت دے دی، گو اس کو کھانا پینا علی الاعلان (یعنی لوگوں کے سامنے) فی نفسہٖ جائز ہے مگر جس مقام پر یہ احتمال ہو کہ کوئی دوسرا شخص یہ حالت دیکھ کر روزہ کی بے وقعتی کر کے اپنا روزہ تباہ کرے گا اس مقام پر یہ امر جائز بھی ناجائز بن جائے گا، بلکہ اس کا اخفاء ضروری ہوگا اور یہ امر بہت ہی ظاہر ہے۔

اب دوسرا قاعدہ سمجھنے کے قابل ہے کہ بعض افعالِ مباحہ تو ایسے ہوتے ہیں جن میں سراسر مصلحت ہی مصلحت ہے اس کے مستحسن ہونے میں سب کا اتفاق ہوتا ہے۔

بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں سرتاپا مفسدہ ہی مفسدہ ہے اس کے ممنوع ہونے میں کسی کو کلام نہیں ہوتا۔

بعض ایسے افعال ہیں جن میں کچھ مصلحت اور کچھ مفسدہ ہوتا ہے کسی کی نظر مصلحت پر ہوتی ہے اور مفسدہ کی طرف یا تو التفات نہیں ہوتا یا اس کو قابل اعتبار نہیں سمجھتے، یا اس میں کچھ تاویل کی گنجائش سمجھ لیتے ہیں ایسا شخص اس کو جائز بلکہ مستحسن کہتا ہے۔

اور کسی کی نظر مفسدہ پر بھی ہوتی ہے خواہ مصلحت پر نظر ہی نہ ہو یا اس پر بھی نظر ہو، کیونکہ قاعدہ مقررہ ہے کہ جب حلت وحرمت کے اسباب کسی شئ میں جمع ہوجاتے ہیں تو وہاں حرمت ہی کو ترجیح ہوتی ہے، ایسے امور ہمیشہ محل کلام واختلاف رہا کرتے ہیں، مگر اس میں اختلاف رفع (یعنی ختم) کرنا، اگر اہل اختلاف میں قدرے طلب حق وانصاف ہو تو بہت ہی سہل ہوتا ہے، اس لئے کہ صرف یہ بات دیکھ لینے کی ہوتی ہے کہ آیا اس میں کوئی مفسدہ تو نہیں؟ اگر کوئی مفسدہ نہ نکلے تو مانعین اپنا فتویٰ ممانعت کو چھوڑ دیں، اور اگر مفسدہ نکل آئے تو مجوزین اپنے دعوئے جواز سے رجوع کریں گو اس میں مصلحتیں بھی ہوں، اس لئے اوپر مذکور ہوچکا ہے کہ تعارض کے وقت منع کو ترجیح ہوتی ہے، البتہ اگر کسی مامور بہ (واجب) میں کوئی مفسدہ ہو تو وہاں مفسدہ کی اصلاح کردی جاتی ہے مگر مباح میں جب اصلاح دشوار ہو، نفس فعل کو ترک کردینا لازم ہوتا ہے، بلکہ مباح تو کیا چیز ہے، اگر سنتِ زائدہ میں ایسے مفاسد کا احتمال قوی ہو اس کا ترک مطلوب ہوجاتا ہے، یہ سب قواعد کتب شرعیہ اصولیہ وفرعیہ میں موجود ومذکور ہیں۔

مفسدہ کے ہونے نہ ہونے کی تحقیق کوئی مشکل کام نہیں

مفسدہ کا ہونا نہ ہونا یہ کوئی دقیق بات نہیں جس میں بہت غور ونظر ومباحثہ کی حاجت ہو، مشاہدہ وتجربہ وتتبع حالاتِ عاملین (یعنی عمل کرنے والوں کے حالات میں غور وتأمل) سے بسہولت معلوم ہوسکتا ہے۔ (مکتوب محبوب القلوب ملحقہ طریقۂ میلاد شریف ص ۳۰)

مباح کا حکم اور اس کی دو صورتیں

مباحات کو اکثر لوگ مامور بہ سے خارج سمجھتے ہیں کیونکہ ظاہر میں وہ مامور بہ فعلاً یا ترکاً نہیں ہیں مگر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تیسری قسم بھی پہلی دو قسموں میں داخل ہے، وجہ اس کی یہ ہے کہ اپنے اثر کے لحاظ سے مباحات دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ دین کے لئے نافع ہیں جیسے بغرض حفظ صحت چلنا، پھرنا ورزش کرنا، یا نافع نہیں، اگر دین میں نافع ہے تو وہ فعلاً مامور بہ ہے گو درجہ وجوب میں نہ ہو مگر جب مباح نافع فی الدین کو اچھی نیت سے کیا جائے تو وہ مستحب ضرور ہو جاتا ہے اور اس میں ثواب بھی ملتا ہے۔

یا وہ دین میں نافع نہیں تو فضول ہے اور فضولیات کا ترک کر دینا مامور بہ شرعاً ہے چنانچہ حدیث میں ہے، من حسن اسلام المرء ترکه مالا یعنیه، اسلام کی خوبی اور کمال یہ ہے کہ لایعنی کو ترک کر دیا جائے، جب فضولیات کے ترک کو حسن اسلام میں دخل ہے اور حسنِ اسلام مامور بہ اور مطلوب ہے تو ان فضولیات کا ترک بھی مامور بہ ہو گیا گو ان کو حرام نہ کہا جائے مگر کراہت سے خالی نہیں۔[1]

بناء احکام کے اعتبار سے مباح کی دو قسمیں

اور مباح الاصل و مباح بالضرورة کا فرق

مباح شرعی اگر مباح الاصل ہو تو اس میں توسع کیا جاتا ہے مثلاً مہمان کو کھانے کی اجازت دی جاتی ہے تو اس میں ہر طرح وسعت سے کھانے کی اجازت ہوتی ہے کہ یہ بھی کھاؤ اور یہ بھی کھاؤ، اور خوب کھاؤ، اور حلت اموال اسی نوع سے ہے۔

---

[1] وعظ ماعلیہ الصبر ملحقہ التبلیغ ۱۵۰/۱۷

اور اگر وہ چیزیں مباح بالضرورۃ اور محرم الاصل ہوتی ہیں تو اس میں توسع نہیں ہوتا بلکہ تضیق ملحوظ ہوتا ہے جس کا اثر یہ ہے کہ جس عدد اور جس مقدار کی اس میں تصریح ہے اس سے تجاوز کرنا جائز نہیں، اور حلت تزوّج اسی نوع سے ہے۔

پس قرآن مجید میں جس قدر نساء سے جواز نکاح مذکور ہے اور اس سے زائد کے جواز کی نفی مصرح نہیں ہے، تو بانضمام فائدہ مذکورہ چار سے زیادہ نکاح کرنا عدم جواز پر محمول ہوگا۔[۱]

مباح اور جائز کے دو درجے اور ان کا شرعی حکم

مداخلت فی الدین کی تعریف اور اس کا معیار

جائز کے دو درجے ہیں ایک محض مباح جس میں کوئی حیثیت دین اور طاعت کی نہیں، جیسے معالجہ امراض کا اور اس کا ترک اور دوسرا درجہ جس میں کوئی حیثیت دین اور طاعت کی بھی ہے اور معیار اس کا یہ ہے کہ اس کی فضیلت اور ترغیب شریعت میں آئی ہو، جیسے نکاح کہ اس کی تاکید وارد ہے اور اس کے ترک بلا عذر پر وعید بھی، یہ صاف دلیل ہے اس کے دین ہونے کی، اسی لئے فقہاء نے جو نکاح کے اقسام اور ان کے احکام لکھے ہیں ان میں کوئی درجہ مباح کا نہیں، ہاں عارض کے سبب مکروہ تو ہو جاتا ہے مگر فی نفسہٖ طاعت ہی ہے، پس نکاح کا کوئی نیا قانون بنانا مداخلت فی الدین ہے اور معالجہ کا قانون بنانا مداخلت فی الدین نہیں ہے۔

شرعی فقہی قاعدہ ہے کہ جو عمل اطلاق کے درجہ میں جس شان کے ساتھ موصوف ہوتا ہے وہ جس قید جائز کے ساتھ بھی صادر ہوگا اسی شان کے ساتھ موصوف رہے گا، مثلاً نماز ظہر کی فرض ہے اور خاص اس کی یہ قید کہ ۲ ہی بجے کے وقت ہو فرض

---

[۱] ملفوظات حکیم الامت ۳/ ۳۷

نہیں، لیکن اگر دو۲ ہی بجے پڑھی گئی تو اس کو بھی فرض کہیں گے، اگر کوئی ایسا قانون بنا دیا جائے کہ دو بجے پڑھنا جائز نہیں تو وہ مداخلت فی الدین یقیناً ہے، اسی طرح جب مطلق نکاح دین ہے تو اگر صغرسن کی حالت سے پایا جاوے تو اس فرد کو بھی دین ہی کہیں گے، تو اس کی ممانعت کا قانون بنانا مداخلت فی الدین ہوگی۔

اور اسی طرح قربانی میں کہیں گے کہ قربانی عبادت ہے، اگر بقیدِ بقرہ ہو تب بھی عبادت ہے، تو اس کی ممانعت مداخلت فی الدین ہوگی خوب سمجھ لیا جائے۔[۱]

جس مباح یا مندوب سے فسادِ عوام کا اندیشہ ہو اس کا ترک واجب ہوتا ہے

جس مباح سے عوام کے فساد میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہو اس مباح کا ترک واجب ہوتا ہے خصوصاً ایسا مباح جس کے کرنے سے دین پر حرف آتا ہو (جیسے) کسی طوائف کی جائیداد کو مدرسہ میں لے لینا گو کسی تاویل سے اس کا ہبہ جائز ہو۔[۲]

قاعدہ شرعیہ ہے کہ فعل مباح بھی اگر متضمن مفاسد کو ہو تو وہ غیر مباح ہو جاتا ہے۔[۳]

فقہاء نے لکھا ہے کہ مستحب فعل سے اگر فساد ہو جائے عقیدہ میں تو اس مستحب کو چھوڑ دینا ضروری ہے۔[۴]

فقہاء نے لکھا ہے کہ جس مستحب میں مفسدے پیدا ہو جائیں اس کو چھوڑ دینا واجب ہے، مستحب کے ترک پر ملامت جائز نہیں، خصوصاً جب اس مستحب پر عمل کرنے سے مفاسد پیدا ہوں تو اس مستحب کو چھوڑ دینا چاہئے۔[۵]

---

[۱] بوادر النوادر ۶۶۴ رسالہ ضم شارد الابل [۲] انفاس عیسی ص ۳۱۷ [۳] امداد الفتاوی ص ۴۷

[۴] حسن العزیز ص ۶۷۶ ج ۱ [۵] حسن العزیز ص ۶۸۰ ج ا کلمۃ الحق ص ۳۶

امر مباح ومندوب نامشروع کے مل جانے کی وجہ سے ممنوع ہوجاتا ہے

فعل مباح بلکہ مستحب بھی کبھی امر غیر مشروع کے مل جانے سے غیر مشروع وممنوع ہوجاتا ہے جیسے دعوت میں جانا مستحب بلکہ سنت ہے لیکن وہاں اگر کوئی امر خلاف شرع ہو تو اس وقت جانا ممنوع ہوجائے گا جیسے احادیث میں آیا ہے اور ہدایہ وغیرہ میں مذکور ہے اور اسی طرح نفل پڑھنا مستحب ہے مگر اوقات مکروہہ میں ممنوع اور گناہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ امر مشروع بوجہ اقتران وانضمام غیر مشروع کے غیر مشروع ہوجاتا ہے۔[1]

جب مصالح ومفاسد میں تعارض ہو

مصالح ومفاسد میں جب تعارض ہوتا ہے تو مفاسد کے اثر کو ترجیح ہوتی ہے جب کہ مصالح حد ضرورت شرعی تک نہ پہنچے ہوں۔[2]

قاعدہ شرعیہ ہے کہ جس عمل میں مفاسد غالب ہوں اگر وہ (عمل) غیر مطلوب ہو تو نفس عمل سے منع کردیا جاتا ہے اور اگر مطلوب ہو تو عمل سے منع نہیں کیا جاتا بلکہ ان مفاسد کا انسداد کردیا جاتا ہے۔[3]

اگر کسی امر خلاف شرع کرنے سے کچھ فائدے اور مصلحتیں بھی ہوں جن کا حاصل کرنا شرعاً ضروری نہ ہو، یا اس کے حاصل کرنے کے اور (دوسرے) طریقے بھی ہوں، اور ایسے فائدوں کو حاصل کرنے کی نیت سے وہ فعل کیا جائے یہ بھی جائز نہیں۔[4]

---

[1] اصلاح الرسوم ص ۱۳۶ [2] امداد الفتاویٰ ۳۶۹/۴ [3] بوادر النوادر ص ۳۴۴ بیان القرآن ص ۱۱۹ [4] اصلاح الرسوم ص ۱۳۴

قاعدہ مذکورہ کی مزید تفصیل اور مفسدہ کی دو قسمیں

شامی، درمختار نے بحث کراہت تعیینِ سورۃ میں قاعدہ لکھا ہے کہ جہاں تغیرِ مشروع ہو یا ایہام جاہل ہو وہاں کراہت ہوگی، پس عوام تغیر مشروع کی وجہ سے روکے جاتے ہیں اور خواص ایہام جاہل کے وجہ سے، مفسدے دو ہیں، تغیر مشروع اور ایہام جاہل۔[1]

قاعدہ فقہیہ ہے کہ جس امر جائز بلکہ مندوب میں جو کہ شرعاً اہتمام کے ساتھ مطلوب نہیں، مفاسد کا غلبہ ہو اس کو ترک کر دیا جاتا ہے، خواہ وہ فاعلین کے اعتبار سے ہوں یا دوسرے عوام ناظرین کے اعتبار سے ہوں۔

یہ قاعدہ عقلی بھی ہے اور نقلی بھی، اور فقہاء حنفیہ نے اس قاعدہ پر بہت احکام کو متفرع کیا ہے، (یعنی یہ کہ) جو مباح یا مندوب درجہ ضرورت و مقصودیت فی الشرع تک نہ پہنچا ہو، اور اس میں کوئی مفسدہ باحتمال قریب محتمل ہو تو اس مباح یا مندوب کا ترک اور اس سے منع کرنا لازم ہے۔

عقلی ہونا تو اس کا ظاہر ہے اور قبول فقہاء کے بعد اس کے ماخذ نقلی کے نقل کرنے کی ضرورت نہ تھی مگر تبرعاً اس کو بھی نقل کرتا ہوں، سو اس کے نقلی ہونے کی تقریر یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ، (یعنی معبودان باطلہ کو برا بھلا نہ کہو ورنہ وہ لوگ اللہ کو برا بھلا کہیں گے)

ظاہر ہے کہ سَبِّ الٰہ باطلہ مباح تو ضرور ہی ہے اور بعض حالات میں مندوب بھی، مگر مقصود مستقل نہیں کیونکہ اس کی غایت دوسرے طریقہ سے بھی حاصل ہو سکتی ہے، یعنی حکمت وموعظت ومجادلہ حسنہ سے اور اس میں مفسدہ تھا سَبِّ مشرکین الٰہ حق کا اس لئے اس سے نہی فرمادی گئی۔[2]

---

[1] بوادر النوادر ۲۰۳/۱ و ۲۰۴ [2] امداد الفتاوی ۸۲۶/۱، ص ۴۸۶

قاعدہ مذکورہ کی مثال اور دلیل

حدیثوں میں سجدۂ شکر کا فعل مباح ہے مگر فقہاء حنفیہ نے حسب قول علامہ شامیؒ اس لئے مکروہ کہا ہے کہ کہیں عوام اس کو مقصود نہ سمجھنے لگیں، اور عالمگیری میں ہے کہ یہ لوگ نمازوں کے بعد کیا کرتے ہیں، مکروہ ہے اس لئے کہ جاہل لوگ اس کو سنت اور واجب سمجھنے لگیں گے، اور جس فعل مباح سے یہ نوبت آجائے وہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

البتہ وہ فعل خود اگر شرعاً ضروری ہے تو اس فعل کو ترک نہ کریں گے، اصل میں جو مفاسد پیدا ہو گئے ہیں ان کی اصلاح کردی جائے گی مثلاً جنازہ کے ساتھ کوئی نوحہ کرنے والی عورت ہو تو اس امر کو مکروہ کے اقتران سے جنازہ کے ہمراہ جانا ترک نہ کریں گے خود اس نوحہ کو منع کریں گے کیونکہ وہ ضروری امر ہے، اس عارضی کراہت سے اس کو ترک نہ کیا جائے گا۔

بخلاف قبول دعوت کے کہ وہاں امر مکروہ کے اقتران (شامل ہو جانے) سے خود دعوت ترک کرنا (ضروری) ہے کیونکہ وہ ضروری امر نہیں، علامہ شامیؒ نے ان مسئلوں میں بھی فرق کیا ہے۔[۱]

جو مباح یا مستحب کسی معصیت کا ذریعہ بن جائے وہ بھی ممنوع ہو جاتا ہے

فقہاء اور صوفیہ نے اس قاعدہ کا بہت لحاظ کیا ہے کہ جو مباح یا مستحب مفضی الی المعصیت ہو جائے (یعنی کسی گناہ کا ذریعہ بن جائے) وہ بھی ممنوع ہے جیسے بعض مسکرات میں (مثلاً افیون) قدر قلیل غیر مسکر گو حرام نہیں مگر چونکہ مقدار قلیل ذریعہ بن سکتی ہے کثیر مقدار کا جو مسکر ہے اس لئے قلیل سے بھی منع کیا جاتا ہے۔

---

[۱] اصلاح الرسوم ص ۱۱۵، تقویم الزیغ ص ۲۹

اسی طرح کلام مباح، اور نوم مباح (سونا) اور اختلاط مباح گو گناہ نہیں مگر چونکہ یہ مباحات اکثر مفضی الی الذنب (گناہ کا ذریعہ) بن جاتے ہیں اسی لئے صوفیاء ان سے بھی منع کرتے ہیں۔[1]

اسی لئے حدیث شریف میں عشاء کے بعد باتیں کرنے کی ممانعت آئی ہے۔ شرّاح حدیث نے اس کی وجہ یہی لکھی ہے کہ اس سے صبح یا تہجد کی نماز میں خلل پڑے گا۔[2]

مفاسد و منکرات کے شامل ہو جانے کی وجہ سے مستحب کو ترک کرنے کے سلسلہ میں ایک جامع تقریر اور مسئلہ میلاد پر مختصر تبصرہ

ہمارے فقہاء حنفیہ کا مسلک ان معاملات میں یہ ہے کہ جو مباح یا مستحب مقاصد شرعیہ میں سے ہو، اس کے ساتھ تو یہی معاملہ کرنا چاہئے کہ اگر اس میں کچھ منکرات شامل ہو جائیں تو منکرات کے ازالہ کی فکر کی جائے اصل کام کو نہ چھوڑا جائے، مثلاً مسجدوں کی جماعت میں کچھ منکرات شامل ہو جائیں تو اس کی وجہ سے جماعت چھوڑ دینا جائز نہیں ہوگا بلکہ منکرات کے ازالہ کی کوشش مقدور بھر واجب ہوگی، اسی طرح اذان، تعلیمِ قرآن وغیرہ کا معاملہ ہے کہ وہ مقاصد شرعیہ میں سے ہیں اگر ان میں کچھ منکرات شامل ہو جائیں، تو ازالۂ منکرات کی کوشش کی جائے گی، اصل کام کو نہ چھوڑا جائے گا۔

لیکن جو مستحبات ایسے ہیں کہ اصل مقاصد شرعیہ ان پر موقوف نہیں اگر ان میں کچھ منکرات و بدعات شامل ہو جائیں تو ایسے مستحبات ہی کو ترک کر دینا چاہئے، مثلا زیارت قبور، ذکر رسول کے لئے کسی محفل و مجلس کا انعقاد کہ اس پر کوئی مقصد شرعی موقوف نہیں، وہ بغیر اس مجلس اور خاص صورت کے بھی پورے ہو سکتے ہیں، اگر ان میں

---

[1] التبلیغ ص ۲۳ وعظ تقلیل الاختلاط، بدائع ۳۴۴ [2] اصلاح الرسوم ص ۱۱۱

منکرات وبدعات شامل ہوجائیں تو یہاں ایسی مجالس اور ایسے اجتماعات ہی کو ترک کردینا لازم ہوجاتا ہے، احادیث اور آثار صحابہ واقوال ائمہ میں اس کے بہت سے شواہد موجود ہیں جن کو علامہ شاطبیؒ نے کتاب ''الاعتصام'' میں جمع فرمادیا ہے۔

جس درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیعت لینا اور اس پر اللہ تعالی کی رضا قرآن میں مذکور ہے، جب اس کے نیچے لوگوں کا اجتماع اور بعض منکرات کا خطرہ حضرت فاروق اعظمؓ نے محسوس فرمایا تو اس درخت ہی کو کٹوادیا، حالانکہ اس کے نیچے جمع ہونے والے حضرات صحابہ کوئی ناجائز کام نہ کرتے تھے، محض تبرکاً جمع ہوتے اور ذکر اللہ وذکر رسول ہی میں مشغول رہتے تھے، مگر چونکہ ایسا اجتماع مقصود شرعی نہیں تھا اور آئندہ اس میں شرک وبدعت کا خطرہ تھا اس لئے اس اجتماع ہی کو ختم کردیا گیا، اس طرح کے اور بھی متعدد واقعات حضرت فاروق اعظم اور دوسرے حضرات صحابہؓ سے بکثرت منقول ہیں، کتاب ''الاعتصام'' میں وہ مستند کتابوں کے حوالہ سے نقل کئے گئے ہیں۔

ان احادیث وآثار کی بناء پر حنفیہ کا مسلک ایسے معاملات میں یہی ہے کہ جو امر اپنی ذات میں مستحب ہو مگر مقصود شرعی نہ ہو اگر اس میں منکرات وبدعات شامل ہوجائیں یا شامل ہونے کا قوی خطرہ ہو تو ایسے مستحبات کو سرے سے ترک کردیا جائے، لیکن جو امر مستحب مقاصد شرعیہ میں سے ہو یا اس پر کوئی مقصد شرعی موقوف ہو تو اس کو شمول منکرات کی وجہ سے ترک نہ کیا جائے بلکہ ازالہ منکرات کی کوشش کرنا چاہئے۔

حضرت گنگوہی اسی مسلکِ حنفی کے پابند تھے، (جس کا ذکر ماقبل میں ہوا) اس لئے مروجہ محفل میلاد جو بہت سے منکرات وبدعات پر مشتمل ہوگئی ہے، اس میں شرکت کی اجازت نہیں دیتے تھے۔

محفل میلاد کے متعلق پہلے میرا یہ خیال تھا کہ محفل کا اصل کام ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو سب کے نزدیک خیر وسعادت اور مستحب ہی ہے، البتہ اس میں جو

منکرات اور غلط رسمیں شامل کر دی گئی ہیں ان کے ازالہ کی کوشش کرنی چاہئے، اصل امر محفل مستحب کو ترک نہ کرنا چاہئے، دراصل حضرت حاجی (امداد اللہ صاحب مہاجر مکی) کا یہ مسلک تھا، اور حضرت کی غایت شفقت وعنایت اور محبت کے سبب میرا بھی ذوق یہی تھا اور یہی عام طور پر صوفیاء کرام کا مسلک ہے۔

کچھ زمانہ تک اس مسئلہ میں حضرت گنگوہی سے بھی میرا اختلاف رہا بالآخر دلائل کی قوت اور دین کی حفاظت کے پیش نظر یہی مسلک احوط اور اسلم نظر آیا اسی کو اختیار کر لیا۔☆

لیکن جو مسلک صوفیائے کرام نے اختیار فرمایا ہے، میں اس کو بھی بے اصل نہیں جانتا، فقہائے مجتہدین میں سے حضرات شافعیہؒ کا بھی یہی مسلک ہے۔

علامہ شامیؒ نے مصافحہ بعد الصلوۃ کے مسئلہ میں شیخ محی الدین نووی شافعیؒ کا یہی مسلک نقل کیا ہے، اس لئے جو صوفیاء کرام محفل میلاد خالی از منکرات پر عامل ہیں ان پر بھی اعتراض اور بدگمانی نہیں کرنا چاہئے۔[1]

بعض صورتوں میں مباح حرام بھی ہو جاتا ہے

بعض لوگ فقہاء پر اعتراض کرتے ہیں کہ انہوں نے بعض مباحات کو بھی حرام کر دیا ہے، مگر وہ اس راز سے بے خبر ہیں، حقیقت میں فقہاء نے مباح کو حرام نہیں کیا بلکہ مقدمۂ حرام کو حرام کہا ہے اور عقلاً یہ قاعدہ مسلم ہے کہ واجب کا مقدمہ (ذریعہ) واجب اور حرام کا حرام ہے تو وہ مباح جس سے فقہاء منع کرتے ہیں مقدمہ (ذریعہ) حرام ہونے کی حیثیت سے مباح کی فرد ہی نہیں رہا بلکہ اس حیثیت کے لحاظ سے وہ حرام کی فرد بن گیا۔[2]

[1] مجالس حکیم الامت ص۱۴۹ [2] وعظ تقلیل الاختلاط ملحقہ التبلیغ ص۲۳ ☆ اختلاف کی تفصیل اور اس سلسلہ کی مکاتبت آداب افتاء واستفتاء میں ملاحظہ کیجئے

بعض صورتوں میں مباح پر عمل کرنا شرعاً مطلوب بھی ہوتا ہے جس مباح کے ترک سے اس کے ممنوع ہونے کا شبہ ہونے لگے اس کا کرنا مطلوب ہے

وَاِذَا حَلَلۡتُمۡ فَاصۡطَادُوۡا.

اوپر کی آیت جو احرام کے ادب سے شکار کو حرام فرمایا گیا ہے وہ احرام ہی تک ہے ورنہ جس وقت تم احرام سے باہر آجاؤ تو شکار کیا کرو۔ (بیان القرآن)

(وَاِذَا حَلَلۡتُمۡ فَاصۡطَادُوۡا میں) باوجود اصطیاد (شکار کرنے) کے مباح ہونے کے اس میں صیغہ امر کا وارد ہونا اس پر دلالت کرتا ہے کہ جس مباح کے ترک سے اس کے ممنوع ہونے کا شبہ ہونے لگے اس مباح کا کرنا مطلوب ہے۔

اس سے سمجھ لیا جائے کہ بعض متشددین جو بعض مباحات کے ترک میں مثل حرام کے مبالغہ وتشدد کرتے ہیں اس میں کیا طرزِ عمل ہونا چاہئے۔[1]

(خلاصہ یہ کہ) مباح میں توسع کرنا یہ تو افراط ہے، اور ایک درجہ مباح کے اندر تفریط کا ہے وہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی نعمتوں کے اندر تنگی کرنے لگے، اور اس سے متمتع نہ ہو، یہ زہد خشک ہے، یہ بھی برا ہے۔[2]

غرض مباحات میں ہم کو تنگی بھی نہ کرنا چاہئے، اور راز اس میں یہ ہے کہ اس تناول مباح میں ایک شان افتقار وانکسار کی ہے جو کہ مطلوب ہے، اور ترک وضیق میں استغنا کا شائبہ ہے جو کہ پسندیدہ نہیں۔[3]

---

[1] مسائل السلوک، بیان القرآن ۲/۳ پارہ:۶، سورۂ مائدہ [2] وعظ الجناح ملحقہ مفاسد گناہ ص:۱۰۳
[3] المباح ملحقہ اصلاح اعمال ص:۳۱۹

مباح میں غلو اور انہماک کے ممنوع ہونے کا ثبوت احادیث مبارکہ سے

حدیث میں ہے لاتکثر الکلام بغیر ذکر اللہ فان کثرۃ الکلام بغیر ذکر اللہ قسوۃ وان ابعد الشئی عند اللہ القلب القاسی یعنی اللہ کی یاد کے سوا کلام کی کثرت نہ کر اس لیے کہ کثرت کلام بدون ذکر اللہ کے قساوت ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ دور قلب قاسی ہے۔ اور ارشاد ہے لاتکثر الضحک فان کثرۃ الضحک تمیت القلب یعنی ہنسی زیادہ مت کرو، کیونکہ کثرت ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

اور ایک حدیث اس مسئلہ پر سب سے زیادہ دال ہے گو اس میں ذرا فکر کی ضرورت اور اس میں بہت بڑی مضرت کی تصریح ہے اور نیز طلبہ کے کام کی بات ہے وہ یہ ہے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ عید کا دن تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم دولت خانہ میں تشریف رکھتے تھے، دولڑکیاں دف لئے بجارہی تھیں اور گارہی تھیں اور ایک روایت میں ایک قصہ حبشن کا آیا ہے کہ لڑکے جمع تھے اور وہ اچھل کود رہے تھے۔

بہر حال دو چھوکریاں تھیں اور وہ کچھ گا بجارہی تھیں اور حضور چادرہ اوڑھے لیٹے ہوئے تھے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وہ برابر اسی طرح گاتی رہیں، اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو وہ بھاگ گئیں، حضور نے فرمایا کہ دیکھو میں لیٹا تھا یہ لڑکیاں گاتی رہیں، اس کے بعد ابو بکرؓ آئے پھر بھی گاتی رہیں پھر اے عمرؓ تم آئے تمہارے آتے ہی بھاگ گئیں تم سے شیطان بھاگتا ہے۔

اس حدیث میں طلبہ کو سخت اشکال ہوتا ہے کہ وہ فعل جائز تھا یا ناجائز اگر ناجائز تھا تو حضور نے کیسے گوارا فرمایا اور اگر ناجائز نہیں تھا بلکہ جائز تھا تو شیطان کی

طرف اس کو کیوں منسوب فرمایا، میری اس تقریر سے یہ اشکال حل ہوگیا۔

بات یہ ہے کہ تھا تو یہ فعل مباح لیکن بوسائط اس کی کثرت مضرت ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے تشریف لانے تک تو کثرت نہ تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے وقت آئے کہ اس وقت کثرت ہوگئی، شیطان کا دخل ہوگیا اور اس کا وقت پہنچا کہ اس فعل سے شیطان اپنا کچھ کام نکالے حتی کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی نہ آتے تو خود حضور بھی اس وقت اس کو روک دیتے، مگر پھر بھی یوں نہ کہیں گے کہ اس حالت میں یہ فعل مباح نہیں رہا تھا، لیکن یہ مباح ایسا ہے کہ احیاناً واسطہ ہو جاتا ہے کسی امر ناجائز کا، اب کوئی اشکال نہیں ہے۔

اور یہاں سے اس حدیث کے معنی بھی سمجھ میں آگئے ہوں گے کہ ابغض المباحات طلاق ہے کیونکہ بنابرتقریر مذکور ممکن ہے کہ بعض چیزیں حلال اور مباح ہوں اور مضر ہوں، مثلاً کسی نے طلاق دی تو دیکھو طلاق مباح ہے لیکن ممکن ہے کہ وہ سبب ہو جائے دو خاندانوں کی باہمی کدورت کا، چنانچہ ایسا ہوتا بھی ہے اور نیز ممکن ہے کہ مرد کو بیوی کے ملنے میں دیر ہو اور وہ مبتلا ہو جائے حرام میں، اسی طرح ممکن ہے کہ اس عورت کے اندر آوارگی آجائے، اس لئے مباح بھی ہے اور ابغض بھی ہے۔

بہرحال میرا مقصود یہ ہے کہ جو لوگ مباحات میں کثرت رکھتے ہیں ان کو چاہئے کہ ذرا اپنے نفس کو روکیں گو وہ امر مباح ہی ہو، کیونکہ مباح ہونے سے یہ تو ضروری نہیں کہ اس میں حد سے بڑھ جائے، دیکھو کھانا فی نفسہٖ مباح ہے لیکن دو لقمہ اگر زیادہ کھائے جاویں گے تو تخمہ ہو جائے گا، وہی نفیس غذا سبب ہو جاتی ہے تکلیف اور مرض کا اور اس واسطے چونکہ مباح کی کثرت باوجود مباح ہونے کے مورث قساوت اور منافی خشوع ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مجلس سے اٹھتے تھے تو پڑھتے تھے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھدان لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب

الیک اس لئے کہ شاید مجلس میں کوئی امر ایسا ہو گیا ہو جو بوسائط بعیدہ سبب ہو جاوے کسی محذور کا تو اس کا یہ کفارہ ہو جائے گا۔ جب حضور باجود اس پاکی اور عصمت کے اس قدر احتیاط فرماتے ہیں تو ہم کو تو بطریق اولیٰ اس کا اہتمام ضروری ہے۔

اور لیجئے ایک شخص تھے ابوجہم انہوں نے ایک منقش چادر حضور کے لئے بھیجی تھی، حضور نے اسکو اوڑھ کر نماز پڑھی اور نماز کے بعد یہ فرمایا کہ یہ چادر واپس کر دو اور اس کے پاس سے یہ سادہ چادر لے آئے، دیکھئے محتمل افضاء الی الالہاء سے آپ نے کس درجہ احتیاط فرمائی فانھا کادت ان تلھینی انفا یعنی قریب تھا کہ وہ ابھی میرا دل بٹا دیتی، اور جب حضور قربِ وقوع یعنی احتمال افضاء کا پہلے سے انسداد و انتظام فرماویں تو ہم کو تو بہت زیادہ ضرورت ہے کہ بہت ہی پہلے سے اس کا انتظام کریں، اس لئے کہ آپ تو عین وقت پر بھی نفس کو روک سکتے تھے، آپ کا نفس تو بالکل قابو میں تھا، اور ہمارا نفس تو منہ زور گھوڑے کی طرح ہے کہ جب نکل جاتا ہے پھر قابو میں نہیں رہتا پھر جو کچھ بھی اس سے صادر ہو بعید نہیں اس لئے ہم کو بہت انتظام کی ضرورت ہے ورنہ وقت پر بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔

اکثر لوگ مباحات کے اندر بیحد وسعت کرتے ہیں، مثلاً فضول ملاقاتیں بیحد کرتے ہیں، سیاحت بیحد کرتے ہیں، جہاں بیٹھے گے باتوں کا ایسا چرخہ چلائیں گے کہ ختم ہی نہیں ہوتا، تذکرے اور حکایتیں، فلاں رسالے نے یہ لکھا ہے، فلاں پرچہ میں یہ مضمون ہے، بعضوں کو کھانے پینے کا بیحد شوق ہوتا ہے ہر وقت کھانوں کا تذکرہ اور ہر وقت اسی کا اہتمام ہوتا ہے۔ (ان سب امور میں بھی اعتدال چاہئے)[۱]

۱؎ المباح ص: ۳۰۰، ۳۱۱ تا ۳۱۵ ملحقہ اصلاح اعمال

زمانہ اور حیثیات کے لحاظ سے بھی احکام بدل جاتے ہیں

اختلاف حیثیات سے احکام کا اختلاف ہمیشہ ہوا کرتا ہے. بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ ایک حیثیت سے حسن (جائز اور مستحب) اور دوسری حیثیت سے قبیح (اور ممنوع مثلاً) نماز کے حسن ہونے میں کس کو کلام ہوسکتا ہے مگر پاخانہ کا تقاضہ ہوتو اس وقت نماز مکروہ ہوتی ہے۔

اسی طرح ممکن ہے کہ ایک فعل فی نفسہ مباح ہومگر دوسری حیثیت سے اس میں قبح آجائے اور وہ حیثیت افضاء الی المعصیت ہے (یعنی گناہ کا ذریعہ بن جاتا ہے)[1]

یہ ممکن ہے کہ اس امر کو ایک زمانہ میں جائز کہا جائے کیونکہ اس وقت اس میں کراہت کی وجوہ نہیں تھیں، اور دوسرے زمانہ میں ناجائز کہہ دیا جائے اس لیے کہ اس وقت کراہت کی علت پیدا ہوگئی یا ایک مقام پر اجازت دی جائے، اور دوسرے مقام میں منع کردیا جائے۔

مثال: دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو مساجد میں آکر نماز پڑھنے کی اجازت دی تھی، (کیونکہ) اس وقت فتنہ کا احتمال نہ تھا، اور صحابہ کرام نے بدلی ہوئی حالت دیکھ کر ممانعت فرمادی حدیث وفقہ میں اس کے بے شمار نظائر مذکور ہیں۔[2]

کسی مباح کو مفسدہ اور ذریعہ معصیت کی بناء پر مکروہ اور حرام کہنا ہر ایک کا کام نہیں

لیکن اس جگہ میں اس پر تنبیہ کئے دیتا ہوں کہ کسی مباح کو کسی مصلحت یا مفسدہ کی وجہ سے ناجائز اور حرام کہنے میں ہر کس وناکس کا اجتہاد معتبر نہیں بلکہ اس کو محقق حکیم

---

[1] وعظ تقلیل الاختلاط ملحقہ التبلیغ ص ۲۳ [2] اصلاح الرسوم ص ۱۱۶

ہی سمجھ سکتا ہے کہ کون سا مفسدہ قابل اعتبار ہے جس کی وجہ سے فعل مستحب کو ترک کر دینا چاہئے اور کون سا مفسدہ قابل اعتبار نہیں، مولانا قاسم صاحبؒ فرماتے تھے کہ اس کا فیصلہ شارع ہی کر سکتا ہے یا وہ شخص جو کلام شارع کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہو۔

چنانچہ شریعت میں اس کی دو نظیریں ہیں ایک تو وہ واقعۂ حطیم (کعبہ کو منہدم کر کے از سر نو تعمیر کر کے حطیم کو کعبہ میں شامل کرنے کا واقعہ) ہے، دوسرا واقعہ حضرت زینبؓ سے نکاح کرنے کا ہے (جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ بولے بیٹے حضرت زید کی مطلقہ تھیں) کہ یہاں پہلے واقعہ میں مفسدہ کی رعایت کی گئی اور دوسرے میں نہیں کی گئی اس سے معلوم ہو گیا کہ ہر مفسدہ قابل اعتبار نہیں اور ہر مصلحت قابل تحصیل نہیں، پس کسی مفسدہ کے احتمال سے مباح و مستحب کو حرام کہنے کا ہر کسی کو حق نہیں۔[۱]

کسی شخص کے جائز عمل سے اگر دوسروں کے غلط نظریئے کی تائید اوران کے لئے سند بنتی ہو تو اس شخص کے حق میں بھی وہ عمل ناجائز ہو جاتا ہے

قاعدہ شرعیہ ہے کہ جس مباح سے عوام کے فساد میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہو اس مباح کا ترک واجب ہوتا ہے۔[۲]

مباح تو مباح اگر کسی مستحب میں بھی یہ احتمال ہو کہ عوام کہیں اس کو مستحب کے درجہ سے بڑھا کر مؤکد یا واجب نہ سمجھنے لگیں (خواہ اعتقاد میں خواہ عمل میں) تو اس مستحب کو بھی مکروہ قرار دیا جائے گا۔[۳]

یہ قاعدہ سننے کے قابل ہے کہ کسی شخص کے فعل مباح سے جو حد ضرورت سے ادھر نہ ہو (یعنی سنت مؤکدہ اور واجب اور فرض نہ ہو) دوسرے شخص کو ضرر پہنچنے کا

---

[۱] وعظ تقلیل الاختلاط ملحقہ التبلیغ ص:۱۰ تا ۱۱ [۲] انفاس عیسی ص ۳۱۷ [۳] الافاضات الیومیہ ۱۰/۸۰

غالب گمان یا یقین ہو تو وہ فعل اس کے حق میں بھی مباح نہیں رہتا۔

تو اس قاعدہ سے یہ اعمال وافعال اس محفوظ شخص کے حق میں بھی اس وجہ سے کہ دوسرے تقلید کر کے خراب ہوں گے (اس کے لئے بھی) ناجائز ہوں گے۔

اس شرعی قاعدہ کا حاصل وہ ہے جس کو عقلی قانون میں قومی ہمدردی کہتے ہیں، یعنی ہمدردی کا مقتضا یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو دوسروں کو نفع پہنچاؤ، اگر یہ بھی نہ ہو تو دوسروں کو نقصان تو نہ پہنچاؤ، کیا کوئی باپ جس کے بچے کو حلوا نقصان کرتا ہے اس کے سامنے بیٹھ کر حلوہ کھانا محض مزے کے لئے پسند کرے گا؟ کیا اس کو خیال نہ ہوگا کہ میری حرص سے شاید بچہ بھی کھائے اور بیماری بڑھ جائے، کیا ہر مسلمان کی ہمدردی اسی طرح ضروری نہیں؟[1]

اس حفاظت کی ایسی مثال ہے جیسے آپ کا بچہ بیمار ہے اور اس کو طبیب نے حلوا مضر بتایا ہے تو آپ اس کو ضرر سے بچانے کے لئے یہاں تک اہتمام کریں گے کہ آپ خود بھی حلوا نہیں کھائیں گے۔

دیکھئے گو آپ کے لئے طبیب نے حلوے کو مضر نہیں کہا لیکن پھر بھی چونکہ بچہ سے آپ کو محبت ہے اس لئے اگر آپ کا جی بھی چاہے گا تب بھی حلوا نہ کھائیں گے تاکہ آپ کو دیکھ کر آپ کے بچہ کا بھی کہیں جی نہ للچا جائے اور کھا کر ضرر میں نہ مبتلا ہو جائے، اس کی حفاظت کے لئے آپ نے اپنی مرغوب بلکہ مفید شئی کو اپنے لئے ناجائز کر لیا۔

یہ معنی ہیں فقہاء کے بعض افعال مستحبہ کو مکروہ کہنے کے جس کی فضیلت حدیث میں ہے، معترضین یہی نہیں سمجھتے کہ (ایسے اعمال مستحبہ کو بھی) کیوں مکروہ کہتے ہیں، جو میں نے مثال دی ہے، اس میں کبھی نہ اعتراض کیا کہ حلوے سے منع تو کیا تھا بچہ کو اور گھر کے ذمہ دار نے منع کر دیا گھر والوں کو بھی۔[2]

---

[1] امداد الفتاوی ۲۷۹/۵ [2] الافاضات الیومیہ ۸۰/۱۰

شرعی دلائل ونظائر

شاید یہ شبہ ہو کہ جس کو غلو ہو اس کو روکنا چاہئے اور محتاط خوش عقیدے کو کیوں روکا جائے؟ تو اس کا جواب اوپر کی تقریر سے معلوم ہو چکا ہے کہ جس طرح ضررِ لازمی سے بچنا واجب ہے اسی طرح ضرر متعدی سے بھی، جس حالت میں کسی شخص نے گو احتیاط کے ساتھ یہ عمل کیا مگر دوسرے دیکھنے والے اس سے سند پکڑ کر بے احتیاطی کرتے رہے تو ضرر متعدی ظاہر ہے، اب اس قاعدہ وحکم کی تائید کے لئے ایک آدھ نظیر پیش کرتا ہوں۔

(پہلی نظیر) کسی نعمت جدید کی خبر سن کر سجدۂ شکر کرنا حدیث صحیح سے ثابت ہے اور پھر بھی ہمارے امام ابوحنیفہؒ اس کو مکروہ فرماتے ہیں چنانچہ کتب فقہ میں مذکور ہے، اس کی وجہ بقول علامہ شامیؒ صرف یہی ہے کہ اس میں احتمال ہے کہ عوام اس کو سنتِ مقصودہ نہ سمجھ جائیں[۱]

میرے نزدیک اصل بات یہ ہے کہ امام صاحبؒ اصل سجدہ شکر کے ثبوت اور استحباب کے منکر نہیں ہیں، بلکہ انہوں نے اپنی نظر دقیق سے یہ سمجھا کہ یہ سجدہ مقصود لذاتہا تو ہے نہیں اور بنظر استحباب اگر خواص سجدہ شکر کریں گے تو عوام سے غالب اندیشہ ہے کہ وہ اس سجدہ کو التزاماً اور مقصوداً ادا کریں گے، پس التزام مالیلزم کی بنا پر امام صاحب منع فرماتے ہیں، اور یہ احتمال امام صاحب کو اپنے زمانہ کے عوام کے اعتبار سے پیدا ہوا، ورنہ جہاں یہ احتمال نہ ہو تو سجدہ سنت اور مستحسن ہے[۲]

اب ملاحظہ فرمایئے کہ عوام کے غلط اعتقادی کے احتمال پر خواص کے لئے بھی وہ فعل مکروہ قرار دیا گیا، حالانکہ جواز اس کا نص سے ثابت ہے، اور مسنون ہونا بھی اس کا مسلم ہے مگر سنتِ زائدہ ہے سنتِ مقصودہ نہیں، جب عقیدے میں اتنے فرق سے کراہت کا حکم کر دیا جاتا ہے تو جو چیز سنت بھی نہ ہو صرف مباح یا مستحسن ہو، اور اباحت واستحسان بھی اس کا محض قیاسی ہو،

---

[۱] مکتوب محبوب القلوب ملحقہ طریقۂ میلاد شریف ص ۳۱ [۲] المسک الذکی تقریر ترمذی ص ۴۶۲

منصوص نہ ہواور افراط بھی عقیدے میں اس درجہ عوام نے کرلیا ہو کہ فرض وواجب سے زیادہ مؤکد قرار دیا ہوتو اس حالت میں خواص کے لئے بھی کراہت کا حکم کیوں نہ کیا جائے گا۔

(دوسری نظیر) دوسری نظیر یہ ہے کہ مغرب کی اذان واقامت کے درمیان دو رکعت نفل پڑھنا حدیث سے ثابت ہے، اور امام ابوحنیفہؒ اس کو مکروہ فرماتے ہیں اس کی وجہ بھی یہی احتمال اعتقادِ سنیت مقصودہ (یعنی سنت مقصودہ ہونے کا اعتقاد) ہے، اس احتمال کا موجبِ کراہت ہونا خود حدیث سے ثابت ہے، چنانچہ اسی حدیث متنفل بین الاذان والاقامت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری بار میں ارشاد فرمایا ''لمن شاء ''جس کا جی چاہے پڑھے۔

اس کی وجہ راوی فرماتے ہیں کہ کراھة ان یتخذہ الناس سنة

اوراس امر کے ناپسند کرنے کی وجہ سے کہ لوگ اس کو سنت بنالیں گے۔

(تیسری نظیر) تیسری نظیر یہ ہے کہ صلوٰۃِ جنازہ میں فاتحہ پڑھنا احادیث سے ثابت ہے، اور امام ابوحنیفہؒ اس کو منع فرماتے ہیں، یہاں بھی یہی وجہ ہے کہ نمازِ جنازہ اصل میں دعاء ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فاتحہ جو ثابت ہے وہ بھی بطریق دعاء ہے سو اگر کوئی آیت علی وجہ الدعا (دعا کی نیت سے) پڑھی جاوے اس کو علی وجہ التلاوۃ (یعنی تلاوت وقرأت کی نیت سے) کسی نے پڑھ دیا تو کراہت آجاتی ہے، پھر صرف اس شخص کو نہیں منع کیا بلکہ مطلقاً منع کر دیا تاکہ یہ عادت شائع نہ ہو۔

اور بھی بے شمار اس کے نظائر فقہیہ موجود ہیں، ان سب نظائر سے یہ امر کالشّمس فی نصف النہار واضح ہوگیا کہ جس طرح اپنے عقیدہ ودین کی حفاظت ضروری ہے، عوام کے عقیدے ودین کی حفاظت بھی ضروری ہے۔[1]

---

[1] مکتوب محبوب القلوب ملحقہ طریقۂ میلاد شریف ص ۳۱

ایک اور شرعی دلیل

(یاایُّھا الَّذِیْنَ آمَنُوْ الاتَقُوْلُوْا رَاعِنَا)

بعضے یہودیوں نے ایک شرارت ایجاد کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آ کر لفظ رَاعِنَا سے آپ کو خطاب کرتے، جس کے معنی ان کی عبرانی زبان میں برے ہیں، اور وہ اسی نیت سے کہتے تھے، اور عربی میں اس کے معنی بہت اچھے ہیں کہ ہماری مصلحت کی رعایت فرمائیے، اس لئے عربی داں اس شرارت کو نہ سمجھ سکتے، اور اس اچھے معنی کے قصد سے بعضے مسلمان بھی حضور کو اس کلمہ سے خطاب کرنے لگے، اس سے ان شریروں کو اور گنجائش ملی، حق تعالیٰ نے اس گنجائش کے قطع کرنے کو مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ ''اے ایمان والوں تم لفظ راعنامت کہا کرو''۔

اس حکم سے یہ معلوم ہوا کہ اگر اپنے فعل مباح سے کسی کو گنجائش گناہ کرنے کی ملے تو وہ فعل خود اس کے حق میں بھی مباح نہیں رہتا، مثلاً عالم کے کسی فعل سے کوئی جاہل سند لے کر خلاف شروع کام کرنے لگے تو اگر وہ فعل ضروری نہ ہوگا تو خود اس عالم کے لئے بھی منع ہو جائے گا۔[1]

خواص کے جس فعل سے عوام کے عقیدے میں خرابی یا مفسدہ کا احتمال ہو تو خواص کے حق میں بھی وہ عمل ناجائز ہو جاتا ہے

چونکہ دوسرے مسلمانوں کو ضرر سے بچانا فرض ہے اس لئے اگر خواص کے کسی غیر ضروری فعل سے عوام کے عقیدہ میں خرابی پیدا ہوتی ہو تو وہ خواص کے حق میں بھی مکروہ ہو جاتا ہے خواص کو چاہئے کہ وہ فعل کو ترک کر دیں۔

حدیث شریف میں قصہ آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حطیم کو بیت اللہ

[1] بیان القرآن سورہ بقرہ پ اس: ۵۷

کے اندر داخل کرنے کا ارادہ فرمایا مگر اس خیال سے کہ جدید الاسلام کے قلوب میں خلجان پیدا ہوگا اور خود بناء کے اندر داخل ہونا امر ضروری نہ تھا اس لئے آپ نے اس قصد کو ملتوی فرمادیا اور تصریحاً یہی وجہ ارشاد فرمائی، حالانکہ بناء کے اندر داخل فرمادینا مستحسن تھا مگر ضرر عوام کے اندیشہ سے اس کو ترک فرمادیا، اور ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ کا قول ہے کہ اہل میت کو اول روز طعام دینا سنت تھا، مگر جب لوگ اہم سمجھنے لگے تو متروک اور ممنوع ہوگیا، دیکھئے خواص نے بھی عوام کی دین کی حفاظت کے لئے اس کو ترک کردیا۔[۱]

اسی وجہ سے فقہاء نے بہت مواقع میں بعض مباحات کو **سداً للذرائع وحَسْماً لمادة الفاسد** تاکید سے روکا ہے، چنانچہ علماء محققین اس زمانہ میں رسوم مروجہ مولود فاتحہ واعراس گو بانی (کرنے والا) اعتقاداً وعملاً محتاط ہی کیوں نہ ہو اسی بناء پر روکتے ہیں کہ دوسرے بے احتیاطیوں کے لئے سند ہوگی، اور بے احتیاطیوں کے لئے سبب ترویج (یعنی اشاعت کا ذریعہ ہوگا)۔[۲]

اب اگر کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ میں ان تمام خرابیوں سے پاک کرکے مجلس منعقد کرتا ہوں تو اس کو بھی اس حالت اکثریہ کو دیکھ کر اجازت نہ دی جائے گی۔

اس کی ایسی مثال ہے کہ مثلاً ہیضہ اور وباء کے زمانہ میں حاکم ضلع کو یہ معلوم ہو کہ امرود ککڑی سے رطوبت (تری) بڑھے گی، اور اس سے مرض پیدا ہوگا تو وہ عام حکم دے دیگا کہ کوئی شخص امرود ککڑی نہ کھائے، اور نہ اسے فروخت کرے، اور اگر پولس کسی کے پاس دیکھے گی تو فوراً تلف کردے گی، اس وقت اگر کوئی یہ کہنے لگے کہ میں صحیح المزاج ہوں مجھے اجازت دی جائے یا کوئی فروخت کرنے والا کہے کہ میں صحیح المزاج لوگوں کے ہاتھ فروخت کروں گا تو کیا ان کو اجازت ہوجائے گی؟ ہرگز نہیں بلکہ حکم عام رہے گا، اسی طرح یہاں بھی یہی حکم عام رہے گا اس لئے ہم منع کرنے میں مورد الزام نہیں ہوسکتے۔[۳]

---

[۱] اصلاح الرسوم ص ۱۱۵ [۲] امداد الفتاوی ۲/۲۷۴ [۳] دعوات عبدیت: ۱۲۴/۱۴

محض مصلحتوں اور حکمتوں کی بنا پر کسی چیز کے جواز کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا

آج کل بہت سے نو تعلیم یافتہ جب دیکھتے ہیں کہ علماء بیوع فاسدہ و معاملاتِ ربوا کو منع کرتے ہیں تو اعتراض کرتے ہیں ان مولویوں کو مصلحتِ زمانہ کی تو خبر ہے نہیں بس ہانک دیتے ہیں یہ بھی حرام وہ بھی حرام، آج کل مصلحت یہ ہے کہ ربوا کو حلال کہا جائے، دیکھو دوسری قوموں نے اس کی وجہ سے کس قدر ترقی کی ہے، میاں مولوی کو کیا خبر یہ تو اپنے مدرسے میں بیٹھ کر جو چاہے فتوی جاری کر دیتے ہیں خبر نہیں کہ قوم پر کیا کیا مصائب نازل ہو رہے ہیں، سو ان معاملات میں چونکہ مصلحت ہے اس لیے ان معاملات کو گناہ نہ کہنا چاہئے۔

یہ بھی اس قسم کی غلطی ہے میں کہتا ہوں کہ آج کل عقل پرستی کا بہت زور ہے، لیکن افسوس ہے کہ اس عقل کو دین کے اندر صرف نہیں کیا جاتا آپ مصلحت کی وجہ سے ایک شئے کو جائز کہتے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ چونکہ اس میں یہ مصلحت مضمر تھی اسی واسطے تو ضرورت ممانعت کی ہوئی، کیونکہ جس میں کوئی مصلحت نہ ہو اس کے منع کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی، منع ہمیشہ اسی امر کو کیا جاتا ہے کہ جس میں کچھ مصلحت بھی ہو، جس کے سبب سے اس کے کرنے کی رغبت ہو مگر اس میں مفاسد دقیق ہوتے ہیں کہ ان مفاسد تک ہماری عقل نہیں پہنچتی، پس گناہ ایسا ہی ہے کہ جس میں کوئی مصلحت باعث علی الفعل ہوتی ہے اور وقوع اس کا ہمیشہ اسی مصلحت کی وجہ سے ہوتا ہے اور اگر یہ نہ ہوتا تو منع کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ اس کو تو ہر ذی ہوش شخص واجب الترک سمجھتا ہے، پس معلوم ہوا کہ مصلحت گناہ کے منافی نہیں ہے، چنانچہ **فَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا** (ان دونوں کا گناہ ان کے نفع سے بڑھا ہوا ہے) میں یہ تسلیم کر لیا ہے کہ

اس میں نفع ضرور ہے لیکن نقصان زیادہ ہے باقی یہ کہ وہ نقصان کیا ہے تو اس کو اگر ہم نہ جانتے تب بھی ماننا جاننے پر موقوف نہ تھا، دیکھو حکام جو قوانین مقرر کرتے ہیں تو قوانین کا علم تو ہر شخص کو ضروری ہے لیکن اس کی لِم (علت) اور مصالح کا جاننا ہر شخص کے لیے ضروری نہیں پس حق تعالیٰ کا اجمالاً یہ فرما دینا کافی ہے کہ اس میں نقصان ہے باپ کا بیٹے کو یہ کہہ دینا کافی ہے کہ ہم کو تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ فلاں شئے مضر ہے یہ ضروری نہیں کہ اس مضرت کی وہ تفصیل بھی بیان کیا کرے، پس خداوند جل جلالہ کو بطریق اولیٰ یہ حق حاصل ہے۔

لیکن باوجود اس حق کے حاصل ہونے کے پھر بھی کچھ دینی ودنیوی مضرتیں خمر ومیسر کی بیان فرمادیں چنانچہ دوسرے مقام پر ارشاد ہے: ''اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطَانُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ '' (یعنی شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے آپس میں بغض اور عداوت واقع کردے اور اللہ تعالیٰ کی یاد اور نماز سے تم کو باز رکھے)، بہرحال فَاِثْمُهُمَا اَکْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا (ان دونوں کا گناہ ان کے نفع سے بڑھا ہوا ہے) سے یہ معلوم ہوگیا کہ گناہ میں مصلحت ہوسکتی ہے چنانچہ شراب کے اندر قوت اور یہ کہ شرابی سیر چشم ہوجاتا ہے، بخل جاتا رہتا ہے، چنانچہ شعراء جاہلیت نے اپنے اشعار میں اس کا ذکر بھی کیا ہے، اور مَیْسر میں اگر جیت ہو تب تو حصولِ مال اور اگر ہار ہو تو مال سے بے رغبتی ہوجانا، پس گناہ میں بعض اوقات امر محمود کا منضم ہوجانا بعید نہیں۔[1]

---

[1] ترجیح المفسدہ علی المصلحۃ ملحقہ اصلاح ظاہر ص: ۲۱۳

بیاہ شادی میں مصالح وفوائد کے پیش نظر مجمع کرنے اور بارات وغیرہ رسموں کی اجازت ہے یا نہیں؟

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم نے تو خوب غور کر کے دیکھ لیا ہماری نیت تو بالکل ٹھیک ہے، ہم کو نام نمود، شہرت، ہرگز مقصود نہیں، ہمیں تو اس کا خیال بھی نہیں ہوتا تو میں اس کو جھوٹا نہیں کہتا، واقعی بعض لوگ نیک نیت بھی ہوتے ہیں مگر میں خواہ مخواہ ان کو کیوں الزام دوں، اور جو مصلحتیں لوگ بیان کرتے ہیں وہ ایک حد تک ٹھیک بھی ہیں، کہتے ہیں کہ روز تو رشتہ داروں سے کہاں ملنا ہوتا ہے شادیوں میں سب سے ملاقات ہو جاتی ہے غریبوں کو کھانا پہنچ جاتا ہے، یہ بے شک اچھی نیت ہے۔

لیکن میں کہتا ہوں کہ اول تو ایسے خالص نیت کے لوگ ہیں ہی کتنے پھر جو ہیں بھی انہوں نے بس ایک مصلحت کو تو دیکھا اور ہزاروں مفاسد (خرابیوں) پر نظر نہیں کی، ایک چیز پر نظر کی اور دوسری بہت سی چیزیں نظر سے غائب کر دیں۔

حضرات سنئے! اس کے متعلق بھی شریعت نے قوانین وضوابط مقرر کر دیئے ہیں، شریعت کوئی بچوں کا کھیل نہیں ہے، نہایت منضبط اور مکمل قانون ہے۔

اکثر حضرات یہ مصلحتیں بیان کرتے ہیں کہ میں ان تقریبات (شادیوں) میں کچھ گنجائش نکال دوں، صاحب اگر شریعت میرے اختیار میں ہو تو مجھ سے رعایت کی درخواست بھی کی جائے لیکن شریعت میرے گھر کی چیز تو نہیں ہے، میں خواہ مخواہ اپنی طرف سے رعایت بھی کر دوں تو اس سے کیا ہوگا، جو امر ناجائز ہے وہ میرے کہنے سے جائز تھوڑی ہو جائے گا بلکہ الٹا مجھ ہی سے سوال ہوگا کہ تم کون تھے جائز کرنے والے، تو میں کیوں مصیبت میں پڑوں۔[1]

---

[1] نقد اللبیب فی عقد الحبیب ص:۵۸۵

مصلحت ومفسدہ کے جمع ہو جانے کے وقت کا شرعی قاعدہ

سنئے! شریعت نے ایسے موقع کے لئے کیا حدود اور قواعد مقرر کئے ہیں، سو منجملہ ان کے ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ جب کسی چیز میں مصلحت اور مفسدہ دونوں جمع ہوں تو اعتبار مفسدہ کا ہوتا ہے، یعنی اگر کسی چیز میں مصلحت بھی ہے اور مفسدہ بھی ہے، تو اس حالت میں مصلحت کو نہ دیکھا جائے گا، بلکہ مفسدہ کا اعتبار کیا جائے گا۔

مصلحت کی دو قسمیں

پھر اس کی بھی ایک حد ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مصلحت دو قسم کی ہوتی ہے، ایک تو وہ مصلحت جس کا حاصل کرنا واجب ہو، وہاں تو یہ حکم ہے کہ اس مصلحت کو حاصل کرو اور مفسدہ کو روکنے کی کوشش کرو۔

مثلاً نماز میں جماعت کے لئے آتے ہیں لیکن فرض کرو کہ امام ایسا ہے کہ قرآن غلط پڑھتا ہے یا اور کوئی ایسی ہی کمی ہے جس کی وجہ سے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے تو ہم کوشش تو یہ کریں گے کہ وہ شخص امامت سے معزول کر دیا جائے، لیکن جب تک ہم اس کوشش میں کامیاب نہ ہوں گے اس وقت تک اسی کے پیچھے نماز پڑھتے رہیں گے، یہ نہ کریں گے کہ جماعت چھوڑ دیں، کیونکہ جماعت یا تو سنت مؤکدہ ہے یا واجب...... تو مسجد میں جماعت کے لئے آنا جانا ایسی مصلحت ہے جو ضروری ہے مگر اس کے ساتھ یہ مفسدہ بھی شامل ہو گیا کہ امام ایسا ہے جس کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے، اب یہاں مصلحت بھی ہے مفسدہ بھی ہے، مگر مصلحت ایسی ہے کہ اس کا حاصل کرنا واجب ہے تو اس صورت میں حکم یہ ہوگا کہ جماعت کو نہ چھوڑو بلکہ اس مفسدہ کا علاج کرو یعنی امام کو الگ کرو مگر الگ کرو خوش تدبیری سے، فتنہ فساد کی اجازت نہیں ایسی باتوں کے لیے لڑنا نہیں چاہئے کیونکہ لڑنے بھڑنے کے مفاسد اس

کراہت کے مفسدہ سے بھی زیادہ ہیں۔

اور ایک مصلحت ایسی ہوتی ہے کہ وجوب کے درجہ میں نہیں (یعنی جس کا حاصل کرنا واجب نہیں) جیسے شادی میں بہت سے بھائیوں کا آپس میں مل لینا یا غریبوں کو خاص وقت میں کھانا مل جانا، یہ مصلحت شرعاً واجب نہیں ہے، اور اس کے ساتھ مفاسد بہت سے موجود ہیں، جیسے تفاخر، ریا، نام نمود، شہرت وغیرہ۔

جہاں ایسی مصلحت جو واجب نہ ہو کسی مفسدہ کے ساتھ جمع ہو جائے گی وہاں اس مصلحت ہی کو چھوڑ دیں گے، بلکہ ایسی ہزاروں مصلحتیں بھی (جو واجب نہ ہوں) اگر کسی ایک مفسدہ کے ساتھ جمع ہو جائیں ان کو بھی چھوڑ دیا جائے گا اور قانون ہمارے قبضہ میں نہیں ہے کہ تمہاری مصلحتوں کی رعایت کی وجہ سے اس میں وسعت کر دی جائے، یہ قانون تو خدا کا بنایا ہوا ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں اس قانون کی تصریح موجود ہے، ارشاد ہے:

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا إِثْمٌ كَبِيْرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا.

یعنی لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ شراب اور جوے کا کیا حکم ہے آپ کہہ دیجئے کہ ان میں بڑا گناہ ہے اور ان میں کچھ فائدے بھی ہیں، اور وہ گناہ کی باتیں ان فائدوں سے زیادہ بڑھی ہوئی ہیں، اس لئے دونوں چھوڑنے کے قابل ہیں۔ (بیان القرآن)

دیکھئے! خود آیت میں اس بات کی تصریح ہے کہ جوے اور شراب میں مصالح (وفوائد) موجود ہیں لیکن چونکہ گناہ بھی موجود ہے اس واسطے حکم ان کی حرمت کا ہی ہوا، تو یہ قاعدہ قرآن مجید سے ثابت ہو گیا کہ جہاں مفسدہ اور ایسی مصلحت جو شرعاً واجب نہ ہو جمع ہوں وہاں ترجیح مفسدہ ہی کو ہوگی۔

لیجئے! اب تو اس قانون کے انکار کی بھی کوئی گنجائش نہیں رہی، جب حنفی

مذہب میں یہ قاعدہ لکھا ہوا پاتے ہیں کہ اگر کسی کام میں مفسدہ اور مصلحت دونوں جمع ہوں تو ترجیح مفسدہ کو ہوگی بشرطیکہ اس مصلحت کا حاصل کرنا واجب نہ ہو، بس اسی بناء پر ہم ان رسموں کو منع ہی کریں گے، (مثلاً برأت وغیرہ) اب اس کا بھی جواب ہوگیا کہ اس میں مصلحتیں ہیں، کیونکہ جہاں مصلحتیں ہیں وہاں مفسدے بھی تو موجود ہیں۔[۱]

مخلص مالداروں اور دینداروں کو اس کی اجازت کیوں نہیں؟

بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جن کی نیت میں نہ فخر ہے نہ تکبر ہے، نہ شہرت نہ کوئی اور خرابی، بالکل پاک وصاف ہیں، وہ البتہ کہہ سکتے ہیں کہ صاحب ہمارے فعل میں (یعنی ہم جو شادی کرتے ہیں اس میں) تو مصلحتیں ہی مصلحتیں ہیں، مفاسد ہیں ہی نہیں، سب مصلحت ہی مصلحت ہے، مفسدہ بالکل نہیں اللہ گواہ ہے ہماری نیت نہ تفاخر کی ہے نہ ریا کی، ہماری نیت میں کوئی خرابی نہیں، ہماری نیت تو بالکل پاک وصاف ہے۔

سو اگر کوئی ایسا دعوی کرے تو ہم اس کو جھوٹا نہیں کہتے، ممکن ہے کسی کی نیت ایسی پاک وصاف ہو اور اسراف (فضول خرچی) کا جو مفسدہ تھا اس کا وہ یہ جواب دے سکتے ہیں کہ ہمیں ماشاء اللہ خدا نے اتنا دیا ہے کہ ایسے ایسے خرچوں سے ہمیں رائی برابر بھی نقصان نہیں پہنچ سکتا (لیکن) اول تو اس کا تسلیم ہی کرنا مشکل ہے کہ نقصان نہیں پہنچتا، میں اگر انکار کرنے پر آجاؤں تو کہہ سکتا ہوں کہ قرض ہو ہی جاتا ہے، اور میں واقعات سے ثابت کرسکتا ہوں کہ ایسے موقعوں پر بڑے بڑے لوگ بھی مقروض ہو جاتے ہیں، کیونکہ ہر شخص اپنی حیثیت سے بڑھ کر ہی ان شادیوں میں خرچ کیا کرتا ہے، مگر خیر میں اس کو بھی مانتا ہوں کہ اسراف نہیں ہوتا، بلاضرورت میں کیوں اس بحث میں پڑوں مگر جو بات کہنے کی ہے وہ تو ضرور کہی جائے گی، کیا میں حقائق (اور شرعی احکام) کو بھی ظاہر نہ کروں؟

---

[۱] نقد اللبیب ص ۵۸۹

سو سنئے! میں نے مانا کہ آپ اپنی نیک نیتی کی بناء پر اس قاعدہ سے ایک درجہ میں بچ گئے کہ جہاں مفسدہ اور مصلحت دونوں جمع ہو جائیں وہاں ترجیح مفسدہ کو ہوتی ہے، خیر اس قاعدے سے تو آپ جیسے تیسے بچ گئے، لیکن حضرات ابھی پیچھا نہیں چھوٹا، اب ایک اور قاعدہ بھی موجود ہے، اور وہ بھی ہماری شریعت ہی کے اصول میں سے ہے اور قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

ہمارے جس جائز عمل سے دوسروں کو دینی نقصان پہنچتا ہو ہمارے لیے بھی وہ عمل ناجائز ہو جائے گا

شرعی قاعدہ ہے کہ ہمارے جس مباح (جائز) عمل سے کسی دوسرے مسلمان کو دین کا نقصان پہنچے تو ہمارے لئے بھی وہ عمل مباح (جائز) نہ رہے گا، حتی کہ اگر کسی مندوب و مستحب فعل سے بھی کسی مسلمان کے اعتقاد یا عمل میں کوئی خرابی پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس مستحب عمل کو ترک کر دیا جائے گا، یہی وجہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے بعض احادیث پر عمل کو ترک کرا دیا۔

مثلاً حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الٓمٓ تنزیل اور سورۂ دھر پڑھنے کی، اکثر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا، چنانچہ شافعیہ اب بھی پڑھتے ہیں، اب تک ان کا یہی معمول ہے۔

اور امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اس کا التزام (یعنی اس کی پابندی کرنا) مناسب نہیں، دیکھئے حدیث شریف میں وارد ہے، مگر امام صاحب اس کو منع کرتے ہیں۔

اصل میں امام صاحب کے اس قول کا حاصل یہ ہے کہ یہ عمل واجب تو ہے نہیں محض مستحب ہے، اور اس مستحب سے دوسروں کے واسطے ایک خرابی پیدا ہو جاتی ہے، اب یہاں اپنا اپنا تجربہ اور اپنا اپنا مشاہدہ ہے نہ ایک کو دوسرے کا رد چاہئے نہ

تنقیص ممکن ہے امام ابوحنیفہؒ کو تجربہ ہوا ہو، اور اس خرابی کا ان کو مشاہدہ ہوا ہو، اور اُن کو (دوسرے ائمہ کو) نہ ہوا ہو، اس میں ان سے منازعت نہیں ہوسکتی، غرض امام صاحب کو عوام کی کیفیت کا مشاہدہ ہوا کہ بعض مستحب افعال بھی ان لوگوں کو شبہ میں ڈال دیتے ہیں، چنانچہ اس معمول کے متعلق بھی امام صاحب نے سمجھا کہ جب کسی جمعہ میں بھی ناغہ نہ ہوا اور کبھی اس کے خلاف کرتے نہ دیکھیں گے تو سمجھیں گے کہ یہ عمل لازم اور واجب ہے، یہ تو اعتقادی خرابی ہوئی۔

دوسرے ممکن ہے کہ ایک اور بھی خرابی کا مشاہدہ ہوا ہو، اور وہ عملی خرابی ہے وہ یہ ہے کہ بعض دفعہ نماز میں مجمع بہت ہو جاتا ہے اور دور والوں کو سنائی نہیں دیتا کہ امام کونسی سورت پڑھ رہا ہے سنائی نہیں دیتا (اور اگر سنائی بھی دے لیکن عوام کو معلوم نہیں ہوتا) کہ امام نے سجدہ کی آیت پڑھی ہے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ امام نے تو سجدہ کیا اور مقتدی گئے رکوع میں اور امام اٹھا سجدے سے اور کہا اللہ اکبر، انہوں نے سمجھا سمع اللہ لمن حمدہ بڑی گڑبڑ ہو جاتی ہے، چنانچہ مکہ معظّمہ میں ایک دفعہ یہی گڑبڑی ہوئی، جمعہ کے دن ایک دفعہ شافعی امام نے فجر کی نماز میں معمول کے مطابق الم تنزیل سورۃ پڑھی (جس میں سجدہ کی آیت بھی ہے) انہوں نے سجدہ کی آیت پر پہنچ کر سجدہ تلاوت کیا اور اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلے گئے، اب جنہیں معلوم نہیں کہ یہ سجدہ تلاوت کیا ہے وہ سمجھے کہ امام نے رکوع کیا ہے وہ رکوع میں گئے، بڑی گڑبڑی ہوئی، کوئی رکوع میں ہے کوئی سجدہ میں ہے کسی نے نیت توڑ دی، کوئی سمجھا کہ امام نے تین رکعتیں پڑھیں، چنانچہ ایک شخص گھر لوٹ کر گیا اس نے کہا کہ شافعیوں نے تو قرآن کے بالکل خلاف عمل کیا، مغرب کی طرح فجر میں بھی تین رکعت پڑھتے ہیں۔

تو آپ نے دیکھا کہ نوبت کہاں تک پہنچی، بس امام صاحب نے ایسے ہی واقعات دیکھ کر فرمایا کہ جو عمل واجب بھی نہیں اور عوام میں اس کے کرنے سے گڑبڑ

ہوتی ہو تو کیا ضرورت ہے کہ اس کو کیا ہی جائے۔

غرض ایسی بات کرنا جس سے عوام میں گڑبڑ ہو جائے (یعنی عوام فتنہ میں مبتلا ہو جائیں) درست نہیں، تو قاعدہ شرعی یہ ٹھہرا کہ جس مباح (جائز) سے اور جس مستحب سے عوام کسی دین کی خرابی میں پڑ جائیں وہ فعل خواص کے لئے بھی جائز نہیں رہتا حالانکہ وہ خود اس خرابی سے بچے ہوئے ہیں، ایسے موقع پر خواص کو لازم ہے کہ وہ خود بھی ایسے مباح یا مندوب عمل کو بھی چھوڑ دیں، جس سے عوام کی خرابی کا اندیشہ ہو۔

حقیقت میں یہ قاعدہ وہ پہلا ہی قاعدہ ہے کہ مصلحت اور مفسدہ جب جمع ہو جائیں تو مفسدہ کی ترجیح ہوتی ہے کیونکہ دوسرے شخص کا خرابی میں پڑ جانا یہ بھی تو مفسدہ ہے۔

جب یہ قاعدہ سمجھ میں آ گیا تو اب سمجھئے کہ آپ کو وسعت ہے پانچ ہزار روپئے خرچ کرنے کی اور آپ کو خدا نے علم بھی دیا ہے جس کی وجہ سے آپ کو نفس پر قدرت بھی ہے کہ آپ نے اپنے نفس کو ریاء سے، فخر سے، تکبر سے سب سے بچالیا شادی میں کوئی بے انتظامی بھی نہیں ہوئی، کوئی نماز بھی قضاء نہیں ہوئی بلکہ کوئی جماعت بھی فوت نہیں ہوئی۔

ہم نے مانا کہ آپ نے اپنے آپ کو ہر طرح کی برائی سے بچالیا مگر حضور یہ بھی تو دیکھئے کہ آپ کے عمل کا نتیجہ کیا ہوا؟ آپ کو دیکھ کر آپ کے وہ بھائی اور برادری کے لوگ جو آپ سے وسعت میں (مالداری میں) اور علم میں کم ہیں مگر برابری کے دعوی میں بڑھے ہوئے ہیں وہ بھی شادی کو اسی طرح کریں گے اور کہیں گے کہ ہم کیوں ان سے گھٹے رہیں، آپ نے تو گھر سے پچاس ہزار نکال کر خرچ کر ڈالا، اور ان کے گھر میں (اتنے) روپئے کہاں، انہوں نے جائداد گروی کر کے خرچ کیا، اب زمین گروی ہوئی ہے اس کی آمدنی گروی رکھنے والا کھا رہا ہے اور وہ سود ہے، اور وہ سود لینے

والا اور تم سود دینے والے اور حدیث میں دونوں پر لعنت آئی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کے کھانے والے اور کھلانے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے، بلا ضرورت لعنت خریدی، اور یہ کس کی بدولت ہوا؟ آپ کے فعل کی بدولت نہ آپ ایسا کرتے اور نہ وہ اس مصیبت میں پڑتے۔[۱]

ایک صاحب کا سوال اور حضرت تھانوی کا جواب

ایک صاحب کہنے لگے کہ رئیسوں مالداروں کو (بارات وغیرہ کی رسموں سے) کیوں منع کیا جاتا ہے ان کے پاس روپیہ کافی ہوتا ہے شادیوں میں خرچ کرنے سے ان پر کیا بار ہوتا ہے، البتہ غریبوں کو منع کرنا چاہیئے۔

میں نے کہا سبحان اللہ! معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے دل میں ذرا بھی ہمدردی نہیں، میں پوچھتا ہوں کہ اگر خدانخواستہ کبھی آپ کا بیٹا بیمار ہو اور حلوا کھانا اس کو نقصان دہ ہو اس وقت آپ کیا کریں گے؟ کیا آپ یہ کریں گے کہ آپ تو حلوا بنا کر کھایا کریں اور وہ دیکھا کرے؟ میں تو نہیں سمجھتا کہ کوئی باپ ایسا ہوگا کہ اس کے سامنے حلوا پکائے گا، حضرت اس وقت یہ حالت ہوگی کہ حلوا کھانا چاہیں گے بھی تو حلق سے نہ اترے گا، اگر ایسا ہی کوئی سخت دل ہوگا تو خیر بازار میں جا کر کھالے گا لیکن گھر میں تو حلوے کا نام بھی نہ آنے دے گا، آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

وجہ ظاہر ہے یہی کہ اگر گھر میں حلوا پکے گا یا گھر میں آئے گا تو یہ نہیں ہو سکے گا کہ صرف وہی لوگ کھائیں جن کو حلوا نقصان نہیں کرتا بلکہ دوسروں کو کھاتا دیکھ کر اس کو بھی حرص ہوگی اور یہ بھی کھائے گا، اور بد پرہیزی کرے گا چونکہ اس سے محبت ہے اور اس کا نقصان ہرگز گوارا نہیں اس کی خاطر سارے گھر والوں پر حلوے کا پرہیز ہو جائے گا۔

لیجئے اس کی بناء اسی قاعدہ شرعی پر تو ہوئی کہ جو فعل مباح (جائز) ہے وہ

---

[۱] نقد اللبیب فی عقد الحبیب ص: ۵۹۰

ہمارے لئے بھی ناجائز ہوجاتا ہے، جب کہ دوسروں پر اس کا اثر برا پڑتا ہو۔
پس اگر آپ کو مسلمانوں سے محبت اور ہمدردی ہوتی تو ایسا کبھی نہ کرتے، بلکہ یہ سوچتے کہ میں تو کروں گا اس وجہ سے کہ مجھ کو وسعت (گنجائش) ہے، اور دوسرا غریب بھائی کرے گا برابری کا دعوی کی وجہ سے اور وہ ہوجائے گا تباہ، لہٰذا میں ہی ہاتھ روک لوں اگر محبت وہمدردی ہوتی تو اپنے بھائیوں کو ضرور تباہی سے بچایا جاتا۔[1]

پسندیدہ اعمال کو بدنامی اور لوگوں کی ملامت کی وجہ سے کرنے یا نہ کرنے کا شرعی ضابطہ

ایک اہل علم نے سوال کیا کہ اگر کوئی فعل شرعاً فی نفسہ تو قبیح نہ ہو بلکہ محمود اور مستحسن ہو لیکن عوام اپنے نزدیک اس کو برا اور مذموم سمجھتے ہوں اور اندیشہ ہو کہ اگر اس فعل کو کیا جائے گا تو عوام بدگمان ہوں گے اور اس کو بدنام کریں گے تو ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟ آیا مخلوق کی ملامت اور طعن کی پرواہ نہ کرے اور اس کام کو کرلے یا ملامت اور بدنامی کے خوف سے اس فعل سے اجتناب کرے؟

حضرت حکیم الامت نے فرمایا کہ اسی سوال کا جواب مولانا قاسم صاحب نے ایک تقریر میں فرمایا تھا کہ اس کا فیصلہ کرنا حکیم ہی کا کام ہے، ایسی صورت میں نہ تو علی الاطلاق اس فعل کو منع کرسکتے ہیں اور نہ ہی علی الاطلاق اس کی اجازت دے سکتے ہیں بلکہ کتاب وسنت میں نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اندر تفصیل ہے:

چنانچہ اس وقت دو واقعے بیان کرتا ہوں کہ وہ دونوں واقعے ایسے تھے کہ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ کرنا چاہئے تھا کیونکہ عوام الناس کے نزدیک قابل ملامت تھے مگر ایک مقام پر حق تعالی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے کو باقی رکھا اور دوسرے

---

[1] نقد اللبیب فی عقد الحبیب ملحقہ مواعظ میلاد النبی ص: ۵۸۵ تا ۵۹۵

واقعے میں آپ کی رائے کے خلاف حکم دیا، ایک تو وہ واقعہ ادخال حطیم فی البیت کا ہے کہ قریش نے تنگئی خرچ کی وجہ سے حطیم کو بیت اللہ سے خارج کر دیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بیت اللہ میں داخل کرنے کا ارادہ کیا مگر اس خیال سے ملتوی کر دیا کہ اہل مکہ ابھی ابھی اسلام لائے ہیں اگر میں نے کعبہ کو منہدم کیا تو ان کو یہ خیال پیدا ہوگا کہ یہ کیسے نبی ہیں جو کعبہ کو منہدم کر کے اس کی بے حرمتی کرتے ہیں تو ان کے اسلام میں ضعف پیدا ہوگا اس مقام پر تو حق تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے مبارک کو باقی رکھا اور اس فعل کی جو کہ ملامت کا ذریعہ ہے اس کے ارتکاب کی اجازت نہیں دی۔

دوسرا واقعہ جہاں ملامتِ خلق کی پرواہ نہیں کی گئی وہ واقعہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کا ہے جو خود کلام اللہ میں مذکور ہے۔

حضرت زید بن حارثہ نے ان کو طلاق دے دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال ہوا کہ زینب اور ان کے اولیاء کی دل جوئی کی اب صرف یہی ایک صورت ہے کہ میں ان سے نکاح کرلوں مگر آپ اس خیال سے رکتے تھے کہ زید بن حارثہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متبنیٰ (منہ بولے بیٹے) تھے متبنیٰ کو اپنی اولاد کی طرح سمجھا جاتا ہے اگر میں نے زینب سے نکاح کرلیا تو جہلاء مشرکین ومنافقین طعن کریں گے کہ بہو سے نکاح کرلیا اور اس طعن کی وجہ سے بہت سے لوگ اسلام سے رک جائیں گے تو دیکھئے زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کرنے میں بھی اس مفسدہ کا احتمال تھا جس کا قصۂ حطیم میں احتمال تھا، مگر حق تعالیٰ نے یہاں مفسدہ کی پرواہ نہیں کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ حضرت زینب سے نکاح کرلیں اور (بدنامی و) طعن کی پرواہ نہ کریں۔

ان دونوں واقعوں سے معلوم ہوا کہ ہر مفسدہ قابل اعتبار نہیں اور ہر مصلحت قابل تحصیل نہیں، پس کسی مصلحت کے فوت ہونے یا کسی مفسدہ کے پیدا ہونے کے احتمال سے مباح ومستحب کو حرام کہنے کا ہر کسی کو حق نہیں، اسی کو مولانا قاسمؒ نے فرمایا تھا کہ یہ سمجھنا حکیم کا کام ہے کہ کہاں پر خوف وملامت کی وجہ سے کسی فعل کو ترک کرنا

چاہئے اور کہاں نہیں۔[1]

دونوں واقعوں میں فرق ہے جس کی وجہ سے ایک میں ملامت کے خوف کی رعایت کی گئی ہے اور ایک میں نہیں کی گئی، اللہ کا شکر ہے کہ میرے ذہن میں وہ فرق آ گیا وہ یہ کہ کتاب وسنت میں نظر کرنے سے یہ قاعدہ مستنبط ہوتا ہے کہ وہ فعل (خواہ وہ مفضی الی المعصیت ہو یا دیگر مفاسد پر مشتمل ہو) جو لوگوں کے نزدیک قابل ملامت ہے اگر واجب یا مقصود فی الدین ہے تب تو بدنامی کے خوف سے (یا مفسدہ کے سبب سے) اس کو ترک نہ کیا جائے گا، اور اگر وہ فعل نہ تو واجب ہو اور نہ مقصود فی الدین ہو کہ اس کے ترک میں کوئی حرج ہو تو اس کو نہ کیا جائے گا۔

حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا کے واقعہ میں جو لوگوں کے بدنام کرنے (اور مفسدہ) کی وجہ سے (نکاح) ترک نہیں کیا گیا، اس کی وجہ یہ تھی کہ چونکہ زید بن حارثہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متبنیٰ تھے اور اس زمانہ میں عوام الناس متبنیٰ کی منکوحہ سے نکاح کرنے کو ناجائز اور حرام سمجھتے تھے تو عوام کے اس فاسد عقیدہ کی اصلاح کے لئے اس وقت صرف تبلیغ قولی کافی نہ تھی بلکہ ضرورت تھی کہ تبلیغ فعلی کی جائے اور نکاح کرنا، تبلیغ فعلی تھا، اور تبلیغ واجب فی الدین ہے لہٰذا یہ نکاح کرنا مقصود فی الدین تھا، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں ملامت کی پرواہ نہیں کی بخلاف ادخال حطیم فی البیت کے کہ حطیم کا کعبہ کے اندر داخل کرنا کوئی شرعی مقصود بالذات نہیں اور نہ ہی دین میں کوئی ضروری فعل تھا بلکہ ایک فعل مستحسن تھا جس پر کوئی ضروری مقصود (بھی) موقوف نہ تھا، اس کے داخل نہ ہونے سے کون سا مقصود شرعی فوت ہو گیا (اس لئے یہاں پر بدنامی کی رعایت کر لی گئی)۔

(خلاصہ یہ کہ) مقاصد شرعیہ میں تو بدنامی کا کچھ خیال نہ کیا جائے اور غیر مقاصد میں بدنامی سے بچنا ہی مناسب اور سنت کے موافق ہے، جب یہ تفسیر میرے سمجھ میں آئی تو سارا غبار دور ہو گیا۔

---

[1] الافاضات الیومیہ ص ۴۸ جلد نہم جز اول

اس کی دوسری نظیر دیکھئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کو توحید کی طرف دعوت دی تو لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنا بدنام کیا مگر کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بدنام کرنے کی وجہ سے توحید کی دعوت ترک کر دی۔

ایک تیسری نظیر معراج کا واقعہ ہے، کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالی عنہا نے آپ کی چادر مبارک کا گوشہ پکڑ لیا اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ لوگوں سے یہ قصہ (معراج) نہ کہئے ورنہ لوگ آپ کی تکذیب کریں گے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ہانی کے مشورہ پر عمل نہ کیا کیونکہ معراج کے واقعہ کا اظہار مقصود فی الدین تھا اور مقصود فی الدین کو ملامت کے خوف سے ترک نہیں کیا جاسکتا۔[۱]

عملی فساد کے لئے قولی اصلاح کافی نہیں بلکہ عملی اصلاح وتبلیغ بھی ضروری ہے

محض قولی اصلاح کافی نہیں بلکہ عملی اصلاح کی ضرورت ہے مجھے نکاح بیوگان کے متعلق پہلے بڑا شبہ تھا کہ علماء اس کی اس قدر کوشش کیوں کرتے ہیں، نکاح ثانی کوئی واجب نہیں، فرض نہیں سنت ہے علماء یہی کہہ دیں کہ سنت ہی سمجھنا واجب ہے باقی عملاً اس کے درپے کیوں ہوتے ہیں کئی سال تک مجھے یہ شبہ رہا، بچپن کا زمانہ تھا پھر الحمدللہ سمجھ میں آگیا کہ چونکہ یہ فساد عملی ہے اس لئے اصلاح بھی عملی ہونی چاہئے۔[۲]

غیر مسلموں کی رعایت کرنے اور ان کی ناگواری کا لحاظ کرنے کے حدود

فائدہ: بتوں کو برا کہنا فی نفسہ امر مباح ہے، مگر جب وہ ذریعہ بن جائے ایک

---

[۱] الافاضات الیومیہ: ۹/۴۸-۴۹-۲۴۰، التبلیغ: ۱۱/۲۳ [۲] حسن العزیز ۱/۶۷۸

امر حرام یعنی گستاخی بجناب باری تعالیٰ کا وہ بھی منہی عنہ اور قبیح ہو جائے گا اس سے ایک قاعدہ شرعیہ ثابت ہوا کہ مباح جب حرام کا سبب بن جائے وہ حرام ہو جاتا ہے۔

اور ہر چند کہ اوپر یا دوسری آیات میں جو مضامین اثباتِ توحید ورسالت وابطالِ شرک وکفر کے مذکور ہیں بعض اوقات ان پر بھی کفار جناب باری جل شانہ کی گستاخی اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کے کلمات کہا کرتے تھے لیکن ان مضامین کا بیان کرنا ممنوع نہیں ہوا، وجہ فرق یہ ہے کہ ان مضامین کا ظاہر کرنا واجب اور مطلوب عند الشرع تھا، ایسے امر پر اگر کچھ مفاسد مرتب ہو جائیں تو اس امر کو ترک نہ کیا جائے گا، یہ دوسرا قاعدہ ثابت ہوا۔

اور دشنامِ بت (یعنی بتوں کو برا بھلا کہنا) امر مباح تھا واجب مطلوب عند الشرع نہ تھا، ایسے امر پر جب مفاسد مرتب ہوں گے اس کو ترک کرنا واجب ہوگا، یہی فرق ہے دونوں میں، یہ دونوں فقہی قاعدے علم عظیم ہے، بے شمار فروع کا حکم اور فیصلہ اس سے معلوم ہوتا ہے۔

روح المعانی میں ابو المنصور سے یہی فرق (ایک سوال کے جواب میں جو ان سے پوچھا گیا تھا) نقل کیا ہے، اور ابن سیرین سے بھی اس کی تائید نقل کی ہے۔

اور قرآن مجید کی بعض آیات میں جو معبودان باطلہ کی تحقیر مذکور ہے وہ بقصد سبّ وشتم نہیں بلکہ مناظرہ میں بطور تحقیقِ مطلوب، واستدلال والزامِ خصم کے ہے، جو مناظرہ میں مستعمل ہے، اور قرائن سے مخاطب کو فرق معلوم ہو جاتا ہے کہ تحقیق مقصود ہے یا تحقیر، اول جائز دوسرا ناجائز۔

(فائدہ): غیر قوم سے مناظرہ تو جزء تبلیغ ہے لیکن دشنامی (تحقیر) اور دلخراش الفاظ ان کے معظمین (مقتدا) کے حق میں کہنا ممنوع لغیرہ ہے کہ وہ ہمارے معبود یا رسل ومعظمین کی شان میں گستاخی کریں گے، تو گویا اس کے باعث ہم ہوئے۔[1]

---

[1] بیان القرآن سورۂ انعام پ:۷ ص:۱۱۸-۱۱۹

جب کوئی طاعت معصیت راجحہ کا سبب بن جائے اس طاعت کا چھوڑنا واجب ہے

لکھنؤ میں مدح صحابہ کی مجالس کے متعلق حضرت کا ارشاد

روافض کی تبرا گوئی کے مقابلہ میں لکھنؤ کے بعض علماء نے مدح صحابہ کی مجالس جاری کی تھیں جس کے نتیجہ میں روافض کی تبرا گوئی اور تیز ہوگئی اس کے متعلق بعض حضرات نے حضرت سے سوال کیا، تو حضرت نے ان کو جواب لکھا جس کا خلاصہ بطور یادداشت ایک پرچہ میں لکھا ہوا تھا جس کی نقل یہ ہے:

الجواب:

روی البخاری بسنده عن ابن عباس فی قوله تعالی ولا تجهر بصلاتک ولا تخافت بها قال نزلت ورسول الله صلی الله علیه وسلم محتف بمكة كان إذا صلی بأصحابه رفع صوته بالقرآن فإذا سمع المشرکون سبوا القرآن من انزله ومن جاء به فقال الله تعالی لنبيه صلی الله علیه وسلم ولا تجهر بصلوتک ای بقرائتک فیسمع المشرکون فیسبوا القرآن ولا تخافت بها من اصحابک فلا تسمعهم وابتغ بین ذلک سبیلاً.

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خود قرآن کا جہر اور وہ بھی جماعت کی نماز میں کہ امام پر واجب ہے اگر سبب بن جائے قرآن کے سب وشتم کا تو ایسے وقت اتنے جہر کی ممانعت ہے کہ سب وشتم کرنے والوں کے کان میں آواز پہنچ جاوے تو مدح صحابہ کا اعلان وجہر فی نفسہ واجب بھی نہیں، اگر سبب بن جائے صحابہ کے سبّ وشتم کا تو ایسے

وقت اس کا اتنا جہر کہ سبّ و شتم کرنے والوں کے کان میں آواز پہنچے کیسے ممنوع نہ ہوگا۔

ویؤیده ویزیل بعض الاشکالات الواردة علیه مافی روح المعانی تحت قوله تعالی ولا تسبوا الذین یدعون من دون الله الآیة.[1]

واستدل بالآیة أن الطاعة إذا ادت إلی معصیة راجحة وجب ترکها فإن ما یؤدی الی الشر شر وهذا بخلاف الطاعة فی موضع فیه معصیة لا یمکن رفعها وکثیرا ما یشبهان. ولذا لم یحضر ابن سیرین جنازة اجتمع فیها الرجال والنساء وخالفه الحسن قائلاً لو ترکنا الطاعة لأجل المعصیة لأسرع ذلک فی دیننا للفرق بینهما.

ونقل الشهاب عن المقدسی فی الصحیح عند فقهائنا أنه لا یترک ما یطلب لمقارنة بدعة کترک إجابة دعوة لما فیها من الملاهی وصلوة الجنازة لنائحة فان قدر علی المنع منع وإلا صبر. وهذا إذا لم یقتد به وإلا لایقعد لان فیه شین الدین إلی آخر ما فصله فلیطالع ثمه.[2]

ترجمہ: اس آیت سے اس پر استدلال کیا گیا ہے کہ جب کوئی طاعت معصیت راجحہ کا سبب بن جائے تو اس طاعت کو بھی چھوڑ دینا واجب ہوتا ہے کیونکہ جو چیز کسی شر کا سبب مؤدِّی بنے وہ بھی شر ہے۔

اور یہ بات اس سے الگ ہے کہ کسی ایسی جگہ میں جہاں معصیت ہورہی ہو، اور اس کے دفع کرنے پر قدرت نہ ہو وہاں کوئی طاعت ادا کی جائے، اور بسا اوقات لوگوں پر یہ دونوں چیزیں مشتبہ ہوجاتی ہیں دونوں کا ایک ہی حکم سمجھ لیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ابن سیرین اس جنازہ میں شریک نہ ہوئے جس میں مرد عورتیں مخلوط شریک تھے،

---

[1] روح المعانی ص۲۱۹ ج ۷ [2] روح المعانی ۲۸۴/۷

اور حضرت حسنؓ نے اس کی مخالفت فرمائی، اور کہا کہ ہم معصیت کی موجودگی کی وجہ سے طاعت سے محروم ہوجائیں گے، اور یہ ہمارے دین کی بربادی کا آسان راستہ ہوگا۔

اور شہاب مقدسی سے نقل کیا ہے ہمارے فقہاء کے نزدیک یہ حکم ہے کہ کسی طاعت مطلوبہ کو کسی بدعت کی وجہ سے نہیں چھوڑا جاسکتا جیسے کسی ولیمہ کی دعوت کو قبول نہ کرنا، اس بناء پر کہ وہاں لہو ولعب ہے یا جنازہ میں شرکت نہ کرنا اس وجہ سے کہ وہاں نوحہ کرنے والی عورت ہے، بلکہ یہ ہونا چاہئے کہ ولیمہ اور جنازہ میں شریک ہو اور جو گناہ کا کام ہو رہا ہو اس کو روکے اگر روکنے پر قدرت ہو ورنہ صبر کرے۔

اور یہ جب ہے کہ ایسا کرنے والا قوم کا مقتدا نہ ہو اور اگر مقتداء ہے تو اس کو شرکت نہیں چاہئے۔

نیز اس کلام کی تائید علامہ شامی کے کلام سے ہوتی ہے جو فصل اتباع الجنائز میں لکھا ہے۔ قول الدر المختار (ولا یترک اتباعها لاجلها) ای لأجل النائحة لأن السنة لاتترک بما اقترن بها من البدعة، ولا یرد الولیمة حیث یترک حضورها لبدعة فیها للفارق بأنهم لو ترکوا المشی مع الجنازة لزم عدم انتظامها ولا کذلک الولیمة لوجود من یاکل الطعام. (شامی ۱/۶۵۸)

ترجمہ: جنازہ کے پیچھے چلنا اس بناء پر نہیں چھوڑنا چاہئے کہ وہاں نوحہ کرنے والی عورت ہے کیونکہ اقتران بدعت کی وجہ سے سنت کو نہیں چھوڑا جاسکتا، اور یہ شبہ نہ کیا جائے کہ ولیمہ کی شرکت جب کہ وہاں کوئی بدعت ہو ترک کردی جاتی ہے کیونکہ اگر نائحہ (نوحہ کرنے والی عورت) کی وجہ سے جنازہ کی شرکت چھوڑ دی گئی تو جنازوں کا انتظام درست نہ رہے گا، بخلاف ولیمہ کے کہ ایک نے نہ کھایا تو دوسرے کھانے والے موجود ہیں۔[1]

[1] مجالس حکیم الامت ص ۲۸۳-۲۸۴

ایک اہم قاعدہ فقہیہ اور اس پر چند تفریعات

حدیث شریف میں کثرتِ کلام کی ممانعت آئی ہے چنانچہ بروایت ترمذی ارشاد ہے فان کثرة الکلام بغیر ذکر اللہ قسوة القلب اور گو عموماً کلام کی تین قسمیں سمجھی جاتی ہیں، مضر، نافع، اور عبث، یعنی نہ نافع ہو نہ مضر، لیکن میرے نزدیک یہ تقسیم ثلاثی محض ظاہری ہے اور حقیقی تقسیم فقط تقسیم ثنائی ہے یعنی نافع اور مضر کیونکہ اگر عبث کو بھی غور کر کے دیکھا جائے وہ بھی مضر ہی میں داخل ہے گو واقع میں ایک درجہ کلام کا وہ بھی ہے کہ نہ نافع ہو نہ مضر، لیکن تجربہ سے وہ کلام اس درجہ تک رہتا نہیں، جیسے کوئی افیون کھانا شروع کرے تو وہ اعتدال پر رہتی ہی نہیں بڑھتی ہی چلی جاتی ہے کیونکہ نفس اندر سے فتویٰ دیتا رہتا ہے کہ اگر تھوڑی سی اور کھائی جائے تو کیا حرج ہے، کیونکہ وہ پہلی مقدار کے قریب ہی قریب ہے حالانکہ یہ مقدمہ کہ: قریب کا قریب ہوتا ہے، غلط ہے، ورنہ پھر تو مشرق مغرب بھی قریب ہو جائیں گے۔

پھر فرمایا کہ اس قاعدہ کو پیش نظر رکھ کر بہت سی حدیثیں حل ہو جاتی ہیں، چنانچہ ترمذی کی ایک حدیث میں ہے کہ کوئی سیاہ فام لڑکی خواہ حبشن ہو یا رنگ ہی ایسا ہو، جو جاریہ کے اطلاق سے ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ وہ نابالغ تھی، آپ کے حضور میں دف پر کچھ گا رہی تھی اتنے میں حضرت ابوبکر پھر حضرت علی پھر حضرت عثمان آگے پیچھے داخل ہوئے اور وہ اسی طرح گاتی بجاتی رہی، پھر حضرت عمر آ گئے تو اس نے دف کو چھپا دیا اور چپ ہو گئی اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر شیطان تم سے ڈرتا ہے۔

یہاں محققین نے اس اشکال کے جواب میں کہ اگر وہ فعل مباح تھا تو اس کو شیطانی اثر کیوں بتلایا گیا؟ اور اگر مباح نہ تھا تو اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے جائز رکھا؟ (اس سوال کے جواب میں محققین نے) یہی کہا ہے کہ وہ ایک حد تک جائز تھا اس حد سے آگے منکر تھا، سو جس وقت تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف نہیں لائے تھے اس وقت

تک اس لڑکی کا فعل اس حد کے اندر تھا اس لئے اجازت دی، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے تو اتفاق سے اس وقت وہ لڑکی تغنّی مباح میں اس حد سے آگے پہونچنے کو تھی حتی کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی نہ پہنچتے تب بھی حضور اس وقت خود منع فرما دیتے، غرض مباحات کی ہر کثرت مباح نہیں ہوتی، جیسے بھنا گوشت کھانا طبعاً ممنوع نہیں بلکہ مفید ہے لیکن اگر قوت معدہ سے زیادہ اس کی کثرت کریں تو تخمہ (بد ہضمی) ہو جائے۔

ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ

اب یہاں ایک مسئلہ پر تنبیہ ضروری ہے وہ یہ کہ اس حدیث تغنی سے بعض اہل سماع تمسک کرتے ہیں اور قوالی کو فعل مسنون قرار دیتے ہیں، لیکن ان کا یہ تمسک صحیح نہیں کیونکہ اول تو اس تغنی میں اور قوالی میں بہت بڑا فرق ہے کہ یہاں گھر کی نابالغ لڑکی، ناواقف فن، بلا اہتمام، بلا تصنع، بلا ساز وسامان وغیرہ کے ہے، دوسرے اگر کسی خاص مقتضی کی بناء پر حضور سے احیاناً کوئی فعل صادر ہوا ہو تو اس سے اس فعل کا مسنون ہونا ثابت نہیں ہوتا، بلکہ فعل مسنون اسی کو کہیں گے جو حضور کی عادتِ غالبہ ہو، اس فرق کے معلوم نہ ہونے سے بہت لوگ غلطیاں کرتے ہیں اسی غلطی کے رفع کرنے کے واسطے میں نے ایک وعظ کہا تھا جس کا نام ''الغالب للطالب'' ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ اپنے یا اپنے بزرگوں کے اخلاق وعادات کی حمایت میں جو بعض لوگ حضور کے افعال واقوال سے علی الاطلاق تمسک کرتے ہیں اور ان اقوال کے سنت ہونے کا دعوی کرتے ہیں وہ صحیح نہیں کیونکہ حضور کی سنت وہ ہے جو حضور کی غالب عادت ہو مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض موقعوں پر غصہ بھی کیا ہے تو اگر کوئی ایسا شخص ہو جو نک چڑھا ہو اور کثرت سے غصہ کرتا ہو وہ اس سے تمسک نہیں کر سکتا کیونکہ حضور کی عادت شریف کثرت سے عضہ کرنے کی نہ تھی، اس سے یہی کہا جائے گا کہ بھائی تمہارے غصہ میں اور حضور کے غصہ میں یہ فرق ہے کہ حضور کی عادت غصہ کی غالب نہ تھی اور تم پر غالب ہے لہٰذا یہ سنت نہیں۔

غلبہ کی دو قسمیں غلبۂ حقیقی غلبۂ حکمی

البتہ اس کے متعلق ایک باریک بات اور ہے گو سننے کے قبل تو یہ مذکورہ بات بھی باریک تھی لیکن دوسری بات سننے کے بعد بھی باریک ہی رہے گی، وہ بات یہ ہے کہ غلبہ کی دو قسمیں ہیں، غلبہ حقیقی اور غلبۂ حکمی، غلبۂ حقیقی تو ظاہر ہے کہ اس کا صدرو کثیر ہوتا تھا، اور غلبہ حکمی یہ ہے کہ اس کا صدور اس لئے کثیر نہ تھا کہ اس کا مقتضیٰ غالب نہ تھا اور اگر مقتضیٰ غالب ہوتا تو اس کا صدور بھی حقیقتاً غالب ہوتا، مثلاً حضور نے کسی کی بدتمیزی پر غصہ فرمایا اس سے اتنا تو معلوم ہوا کہ مقتضیٰ پر غصہ کا ترتب سنت کے خلاف نہیں لیکن پھر جو حضور کی یہ غالب عادت نہ تھی اس کی یہ وجہ تھی کہ اس زمانہ میں بدتمیزی زیادہ نہ تھی، اب اگر کوئی زمانہ ایسا آیا جس میں بدتمیزی زیادہ ہونے لگے اور اس لئے غصہ کا وقوع بھی زیادہ ہونے لگا تو یہ بھی سنت کے خلاف نہ ہوگا اس لئے حاصل سنت کا مقتضیٰ پر اس عادت کا صدرو ہے۔

میں نے اس وعظ میں اس کی یہ مثال بھی دی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تراویح پر مواظبت نہیں ہوتی تھی لیکن چونکہ حضور کو ان کی مواظبت ہی مقصود تھی گو عارض کی وجہ سے مواظبت حقیقی کی نوبت نہ آسکی اس لئے تراویح کو سنت مؤکدہ ہی قرار دیا گیا تو مواظبت کی دو قسمیں ہوئیں، ایک حکمی اور دوسرے حقیقی، اس مثال میں مواظبت حکمی کا تحقق تھا جو حکم میں مثل مواظبت حقیقی ہی کے ہے۔

ا ملفوظات حکیم الامت ص ۳۶۳ ج ۴ قسط ۴ ملفوظ نمبر ۳۰۴

الباب السادس

احکام السنة و البدعة

سنت وبدعت کی چار چار قسمیں

اور بدعت حسنہ وسیئہ، حقیقیہ وصوریہ کی تفصیل

فی رد المحتار سنن الوضوء إن كان مما واظب عليه الرسول صلى الله عليه وسلم او الخلفاء الراشدون من بعده سنة وإلا فمندوب ونفل، فی الدر المختار بحث النية والتلفظ عند الإرادة أنها مستحب هو المختار وقيل سنة يعني احبه السلف أو سنة علمائنا إذا لم ينقل عن المصطفى ولا الصحابة ولاالتابعين بل قيل بدعة، فی رد المحتار قوله قيل سنة عزاه فی التحفة والاختيار إلى محمد، وصرح فی البدائع بأنه لم يذكره محمد فی الصلوة بل فی الحج فحملوا الصلوة على الحج. قوله الخ. أشار به للاعتراض على المصنف بأن معنى القولين واحد سمى مستحبا باعتبار أنه أحبه علماؤنا، وسنة باعتبار أنه طريقة حسنة لهم لا طريقة للنبی صلى الله عليه وسلم كما حرره فی البحر .... وقال فی الحلية ولعل الاشبه انه بدعة حسنة عند قصد جمع العزيمة لان الانسان قد يغلب عليه تفرق خاطره......

فی الدر المختار احكام الإمامة ومبتدع أی صاحب بدعة وهی إعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا للمعاندة بل بنوع شبهة، فی رد المحتار قوله صاحب بدعة أی محرمة وإلا فقد تكون واجبة

کنصب الأدلة على أهل الفرق الضالة، وتعلم النحو المفهم للكتاب والسنة، ومندوبة كإحداث نحو رباط ومدرسة، ومكروهة كزخرفة المساجد، ومباحة كالتوسع بلذيذ المأكل والمشارب والثياب كما في شرح الجامع الصغير للمناوى عن تهذيب النووى ومثله فى الطريقةالمحمد ية للبر كوى.

ان عبارات سے امور ذیل مستفاد ہوئے۔

اول سنت کے کئی معنی ہیں۔

(۱) منقول عن الرسول صلى الله عليه وسلم كما ذكر فى عبارة لا طريقة النبى صلى الله عليه وسلم.

(۲) منقول عن الرسول صلى الله عليه وسلم أو الخلفاء الراشدين كما ذكر فى عبارة واظب عليه الرسول صلى الله عليه وسلم أو الخلفاء الراشدون.

(۳) منقول عن الرسول الله صلى الله عليه وسلم او الصحابة والتابعين كما فى عبارة اذ لم ينقل عن المصطفى ولا الصحابة ولاالتابعين.

(۴) منقول عن العلماء كما فى عبارة أو سنة علماء نا فى تفسير السنة وفى عبارة انه طريقة حسنة لهم أى العلماء.

(اس عبارت سے) بدعت کے بھی کئی معنی ہوں گے یعنی سنت کے ہر معنی کے مقابل،

(۱) غير منقول عن الرسول (۲) غير منقول عن الرسول والخلفاء (۳) غير منقول عن الرسول او الصحابة والتابعين (۴) غير منقول عن العلماء.[۱]

---

[۱] بوادرالنوادر ص۷۷۸

حقیقۃً سنت وبدعت کی صرف ایک ہی قسم ہے

یہ تعدد محض ظاہری ہے ورنہ حقیقت میں سنت کے معنی ہیں، هي طريقة مسلوكة في الدين كما هو مذكور بعد العبارة الأولى، اور یہ سب معانی سنت کو شامل ہے۔

اور بدعت کے معنی ہیں اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا لمعاندة بل بنوع شبهة (نصوص کے خلاف عمل اگر شبہ سے ہے تو بدعت ہے ورنہ فسق ومعصیت بلاشبہ ہے) یا بعنوان دیگر ما أحدث على خلاف الحق المتلقى عن الرسول صلى الله عليه وسلم من علم، أو عمل، أو حال الخ كذا في الدر المختار وفي رد المحتار في بحث الامامة قلت وهذا التلقى عام كان بلا واسطة أو بواسطة الأدلة الشرعية كما هو معلوم من القواعد، وهذا المعنى الحقيقي للبدعة مراد في قوله صلى الله عليه وسلم من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد، أي أدخل في الدين ماهو خارج من الدين، والثابت بالأدلة داخل في الدين لاخارج منه.

پس سنت حقیقیہ وبدعت حقیقیہ جمع نہیں ہوسکتیں لیکن بدعت صوریہ سنت حقیقیہ کیساتھ جمع ہوسکتی ہے، چنانچہ تلفظ بنیۃ الصلوۃ کو سنت کہا گیا ہے بعض معانی کے اعتبار سے کہ وہ معنیً سنت حقیقیہ کی ایک قسم ہے، اور بدعت بھی کہا گیا ہے بعض معانی سنت کے مقابلہ کے اعتبار سے، اسی لئے اس کو بدعت مان کر حسن کہا گیا ہے جو صریح ہے جوازِ اجتماع بعض اقسام بدعت مع السنۃ الحقیقیۃ میں، اور یہ اجتماع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول نعمت البدعۃ سے بھی متائید ہوتا ہے، جیسے جزئی حقیقی تو کلی کے ساتھ جمع نہیں ہوتی مگر جزئی اضافی کلی کے ساتھ جمع ہوسکتی ہے۔

یہاں سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ بدعت حسنہ کی جو بعض اکابر نے نفی کی ہے یہ

نزاع لفظی ہے، (کیونکہ) نافی (انکار کرنے والے) نے اپنی اصطلاح میں بدعت کو حقیقی کے ساتھ خاص کیا ہے اور مثبت نے بدعت کو عام لیا ہے۔

اور یہی راز ہے کہ صحابہ کو تو کسی امر کے منقول عن الرسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہونے سے اس کے سنت ہونے میں تردد تھا، اور بعد کے حضرات کو صحابہ یا تابعین سے منقول نہ ہونے سے تردد ہوتا تھا وہکذا، حتی کہ ہمارے لئے وہ چیز بھی سنت ہوگی جو علماء راسخین نے اصول شرع سے سمجھا ہے، اس سے تعدد معانی سنت کی تقویت ہوگئی۔[1]

سنت وبدعت سے متعلق چند اہم سوالات واشکالات اور ان کے جوابات

سوال (۲۵۶) زید کہتا ہے کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں، حسنہ وسیّۂ، عمرو کہتا ہے بدعت ہمیشہ سیّۂ ہی ہوتی ہے، زید کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی تراویح کو بدعت اور نعم البدعت کہا۔

عمرو کی دلیل یہ ہے کل بدعة ضلالة، بدعت کی تعریف حدیث میں تو کہیں مذکور نہیں مذکور ہو تو تحریر فرمائی جائے، بدعت کی جو کچھ تعریف ہو مگر اس میں شک نہیں کہ اس وقت یہ پہچاننا کہ یہ امر بدعت ہے یا نہیں نہایت مشکل نظر آتا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم کے حالات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان امور کو بھی بدعت کہتے تھے جو فی نفسہا مباح اور بظاہر موجب ثواب تھے، مگر حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہ تھے، مثلاً تشہد کے اول بسم اللہ پڑھنا قرآن مجید کا جمع کرنا، چنانچہ اسباب میں حضرت ابوبکر وحضرت انس رضی اللہ عنہما کا جو کچھ قصہ ہے صحاح میں موجود ہے، چھینکنا اور اس کے بعد السلام علیکم یا اسی کے مثل کچھ الفاظ کہنا، اذان کے بعد نمازیوں کا پکارنا، چنانچہ اسباب میں

---

[1] السنۃ الجلیلہ تجدید تصوف، بوادر النوادر ص: ۷۷۸ [2] امداد الفتاوی ۲۵۸/۵

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا غصہ فرمانا اور اس مسجد میں نماز نہ پڑھنا صحاح میں موجود ہے، غرض اسی قسم کے ہزاروں امور ہیں جو فی نفسہا مباح ہیں یا بظاہر موجب ثواب ہیں، مگر چونکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قولاً فعلاً تقریراً ثابت نہیں، اس لئے صحابہ ان کو بدعت کہتے ہیں اور نہایت ہی برا جانتے ہیں، اب اس زمانہ میں مباح الاصل چیز تو کسی طرح بدعت ہو ہی نہیں سکتی، اور جس مباح الاصل چیز میں بظاہر کچھ ثواب کی جھلک ہے، وہ تو سنت اور عبادت مقصودہ ہی خیال کی جاتی ہے ۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

اس بلا میں آج کل سب ہی مبتلا ہیں، مگر حضرات صوفیہ سب سے زیادہ مبتلا نظر آتے ہیں، کتب احادیث میں لاکھوں دعائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں، مگر اس فرقہ میں شاید کوئی دعاء بھی حدیث کی معمول بہ نہیں، اگر ہے تو ترمیم کے ساتھ، حالانکہ خود حدیث سے ترمیم کی ممانعت نکلتی ہے، ایک صحابی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمایا اللھم اسلمت نفسی الیک ووجھت وجھی الیک رغبۃ والجات ظھری الیک لا ملجاً ولا منجأ الا الیک اٰمنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی ارسلت، صحابی نے نبیک کی جگہ رسولک کہہ دیا، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا، صحابی نے غالباً یہ ترمیم اس خیال سے کی تھی کہ نبی کے لفظ سے رسول کے لفظ میں زیادہ تعظیم ہے، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعظیم ناپسند فرمائی، اور اپنے الفاظ کے کہنے پر تاکید فرمائی، اس سے صاف ظاہر ہے کہ لوگ خصوصاً حضرات صوفیہ جو ادعیہ مسنونہ میں ترمیم کر دیتے ہیں یہ ممنوع اور ناپسند ہے، خیر ترمیم ہی سہی، مگر دیکھا جاتا ہے کہ نو موجودہ زمانہ کے صوفیہ ادعیہ مسنونہ ترمیم شدہ بھی نہیں پڑھتے، بلکہ اپنے بزرگوں اور سلسلہ والوں کی تصنیف کردہ شدہ دعائیں وغیرہ پڑھتے ہیں اور ان کو زیادہ مفید اور مقبول خیال کرتے ہیں، یہ بدعت نہیں تو اور کیا ہے؟ مدارس اسلامیہ اور ان کے جزئی انتظامات، صوفیہ کے اذکار و اشغال وغیرہ سب بدعت نظر آتے ہیں گو بعض ذہین

لوگ ان میں یہ تاویل کرتے ہیں کہ مقصود بالذات اصلاح قلب ہے جو فرض ہے، اور یہ صورتیں مقصود بالعرض ہیں، مقصود بالعرض میں تصرف کرنا جائز ہے، مقصود بالذات میں تصرف نہ کرنا چاہئے اور مثال میں حج وجہاد اور توپ اور ریل وغیرہ کو پیش کرتے ہیں ،مانا کہ یہ تاویل ٹھیک ہے، مگر جو لوگ یہ تاویل کرتے ہیں انہیں کا یہ خیال بھی ہے کہ مقصود بالعرض اور سنت زائدہ کو اس طرح نہ ادا کرو کہ جس سے اس کے علماً یا عملاً واجب ہونے کا شبہ ہو، بلکہ جس وقت عوام کو یہ شبہ ہو تو خواص کو ان کا ترک کرنا واجب ہے۔

سنت زائدہ کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ کبھی کرو کبھی نہ کرو، جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صوم نفل کبھی رکھتے تھے کبھی نہیں رکھتے تھے ، بعد نماز کبھی داہنی طرف پھر جاتے تھے کبھی بائیں طرف ، غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قولاً یا فعلاً یا تقریراً بتا دیتے تھے کہ یہ فعل کس درجہ کا ہے، آج کل کے مدارس اسلامیہ اور صوفیہ کے اذکار و اشغال کو دیکھو تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ اپنی ہر ہر بات کو عملاً ضروری جانتے ہیں حالانکہ ان کو طرز عمل سے بتانا چاہئے کہ یہ مقصود بالعرض ہیں۔

ان کا یہ بھی خیال ہے کہ سنت مؤکدہ کو بھی ضرورت کے وقت ترک کرنا واجب ہے، مثلاً عوام کسی سنت مؤکدہ کے ساتھ واجب کا معاملہ کرتے ہیں تو خواص کو یہ سنت مؤکدہ ترک کرنا چاہئے۔ مگر بہت سی باتوں میں ہم اس کے خلاف نظیر پاتے ہیں ،مثلاً رکوع کرنا فرض ہے، اور رکوع میں **سبحان ربی العظیم** کہنا سنت ہے، اب تمام جہان کے لوگ عملاً دونوں کو واجب وفرض بتاتے ہیں، مگر قول وفعل وتقریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو تو بھی صحیح معلوم ہوتا ہے کہ عملاً دونوں ایک سی شان رکھتے ہیں گو علماً ایسا نہ ہو اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ضرورت کے وقت بھی فرض وسنت میں عملاً فرق کرنا ضروری نہیں صرف علماً فرق کرنا کافی ہے، اب یہ ارشاد ہونا چاہئے کہ فرائض وواجبات وسنن ونوافل وغیرہ میں علماً اور عملاً دونوں طرح فرق کرنے کی ضرورت ہے یا صرف علماً ، ان کے لئے کوئی قاعدہ کلیہ حدیث وفقہ سے مستنبط کیا گیا ہے یا علماء کی رائے پر چھوڑا گیا ہے۔ فقط

بدعت حسنہ وسیئہ کی تقسیم محض نزاع لفظی ہے

الجواب: قاعدہ کلیہ اس باب میں یہ ہے کہ جو امر کلیاً یا جزئیاً دین میں نہ ہو اس کو کسی شبہ سے جزو دین علماً وعملاً بنالینا بوجہ مزاحمت احکام شرعیہ کے بدعت ہے، دلیل اس کی حدیث صحیح ہے من أحدث فی أمرنا ھذا مالیس منه فھو رد کلمہ من اور فی اس مدعا پر صاف دلالت کر رہے ہیں اور حقیقی بدعت ہمیشہ سیئہ ہی ہوگی، اور بدعت حسنہ صوری بدعت ہے، حقیقتاً بوجہ کسی کلیہ میں داخل ہونے کے سنت ہے پس تقسیم بدعت الی الحسنہ والسیئہ کا اثبات اور نفی محض نزاع لفظی ہے کہ اثبات بناء بر صورت کے ہے اور نفی بنا بر حقیقت کے، ولا مشاحۃ فی الاصطلاح۔

اس قاعدہ کلیہ کے اتقان اور امعان کے بعد سب شبہات مذکورہ سوال دفع ہو گئے، بدعت کی تعریف بھی حدیث سے معلوم ہوگئی اور حدیث تراویح وحدیث کل بدعۃ میں بھی تعارض نہ رہا، اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے محض اس وجہ سے کسی امر کو بدعت نہیں کہا کہ عہد برکت مہد میں نہ تھا ورنہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اول ایک امر کو بدعت سمجھیں اور پھر بلا اس کے کہ اس کا وجود بعینہ زمانہ مبارک میں نقل سے ثابت ہو اس کے بدعت ہونے سے رجوع فرمالیں، جیسا مناظرہ متعلقہ جمع قرآن میں واقع ہوا اس سے صاف معلوم ہوا کہ بناء کلام تعریف مذکور پر ہے، ظاہر نظر میں ایک امر جزو دین نہ معلوم ہوا انکار کرنے لگے، بعد غور کے کسی کلیہ شرعیہ میں داخل نظر آیا، انکار سے رجوع کرلیا، اور اس سے باقی جزئیات مشتبہ کا حکم بھی معلوم ہو گیا، جہاں مخدور مذکور لازم آئے گا وہ بدعت ہوگا، گو ظاہراً مستحسن ہو، اور جہاں وہ مخدور لازم نہ آئے گا وہ سنت ہوگا گو صورۃ بدعت ہو۔

امید ہے کہ قدرے تامل سے سب شبہات کے حل ہونے کے لئے کافی ہوگا، اسی لئے حاجت تفصیل جواب کی نہیں سمجھی گئی، اگر بعد تامّل بھی کسی جزوی میں اشتباہ باقی رہے تو با لتعیین ظاہر کرنا چاہئے۔[۱] ۱۸/ ذیقعدہ ۱۳۲۰ھ امداد ج ۴ ص ۷۶

---

[۱] امداد الفتاوی ۲۵۸/۵

بدعت حقیقیہ وبدعت صوریہ کی تحقیق

سوال (۲۶۵) حدیث کل بدعۃ ضلالہ وکل ضلالۃ فی النار، اگر عندالمحدثین قابل احتجاج ہوتو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ خود حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بدعت کی تعریف (جس کا مرتکب یقیناً اس وعید کا مستحق ہے) کیا ارشاد فرمائی ہے؟

۲۔ نیز حضرت حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بدعت کو اس کلیہ سے مستثنٰی بھی فرمادیا ہے، یا یہ وعید بلا استثناء وارد فرمائی ہے؟

۳۔ نیز کسی جلیل القدر صحابی سے حسب تعریف حضرت سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارتکاب بدعت پایا گیا ہے یا نہیں؟ درصورت اولیٰ وہ صحابی فی حیاتہٖ اس بدعت پر مصر رہا ہے، یا تائب ہوکر دنیا سے گیا؟

۴۔ نیز برطبق تعریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم فی زماننا وفی دیارنا وہ کون کون افعال ہیں جو مصداق صحیح مفہوم بدعت ہوکر اپنے مرتکبین کو مستحق وعید موردہ کرسکتے ہیں؟

الجواب: فی الدالمختار وہی (اے البدعۃ) **اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لابمعاندة بل بنوع شبهة اه قلت وماخذه قوله عليه الصلاة والسلام من احدث في امرنا هٰذا مالي منه فهورد الحديث كما يظهر بالتامل فيه ۔**

اس سے تو اس کی تعریف مع الدلیل معلوم ہوگئی، پھر اس کی (ایک) حقیقت ہے ایک صورت، اگر حدیث کل بدعۃ ضلالۃ میں بدعت حقیقیہ مراد لی جائے تو اس کلیہ سے کوئی مستثنٰی نہیں اور اگر عام لیا جائے حقیقیہ وصوریہ کو تو بدعت صوریہ غیر حقیقیہ اس عام سے مخصوص ہے۔

اور صحابہ سے فروع مجتہد فیہا میں ایک کا دوسرے کو منسوب الی الاحداث کرنا منقول ہے سو یہ اختلاف خود شرعاً غیر مذموم ہے، بخلاف غیر مجتہدین کے، جو امر جدید اختراع کریں وہ رائے بوجہ رائے غیر مجتہد ہونے کے غیر مقبول اور مصداق مفہوم بدعت کا ہے۔

مذکورہ جواب پر کچھ اشکالات اور ان کے جوابات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

درمختار سے جو تعریفِ بدعت بالفاظ (ھی اعتقاد خلاف المعروف الخ) نقل فرمائی گئی ہے تو لفظ اعتقاد اس عبارت میں علی الاطلاق ہے، اعم ازیں کہ کسی مجتہد کا اعتقاد ہو یا غیر مجتہد کا، پھر اس کا ماخذ صاحب درمختار نے اس حدیث کو بتلایا ہے کہ (من احدث فی امر نا ھذا الخ) اس میں بھی لفظ من اعم ہے یعنی مجتہد یا غیر مجتہد کی کچھ تخصیص نہیں ہے۔

پس آپ نے آگے چل کر رائے غیر مجتہدین کو جو مصداق مفہوم بدعت کا قرار دیا ہے، اور رائے مجتہدین کو شرعاً غیر مذموم بتلایا ہے اور مصداقِ مفہوم بدعت سے خارج کیا ہے، یہ امر عبارت درمختار سے یا عبارت حدیث مذکور سے کس طور سے اخذ فرمایا ہے؟

پھر بدعت کی دو قسمیں حقیقیہ وصوریہ تحریر فرما کر قسم ثانی کو حکم کلی (کل بدعة ضلالة) سے مستثنیٰ فرمادیا ہے، تو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ:

بدعت صوریہ کی تعریف کیا ہے؟ پھر ایک ایک مثال اقسامِ بدعت کی معلوم ہونا چاہئے کہ سیّئہ وحسنہ واقسام بدعت کے جو مشہور ہوئے ہیں آیا یہ اقسام اسی صوریہ وحقیقیہ کی تحت میں داخل ہیں یا علیحدہ علیحدہ ہیں؟ تو ان کی تعریف ومثال کیا ہے؟

یہ امر بھی ضروری الاستفسار ہے کہ (من احدث فی امرنا ھذا الخ) میں مشارالیہ کون ہے؟ باقی یہ یقینی ہے کہ جو اس کا مشار الیہ ہوگا وہ عین ثواب ضرور ہوگا، اور رائے مجتہدین خطا پر بھی ہوا کرتی ہے پس وہ اس کے مشار الیہ کو کس طرح شامل ہوگا؟ اور ہرگاہ شامل نہ ہوگی تو مصداق مفہوم بدعت سے کس طرح خارج ہوگی؟ پھر شرعاً تعریف مجتہد بھی معلوم ہونا چاہئے جس کی رائے کو آپ نے غیر مذموم بتلایا ہے؟

الجواب

قولہ: کس طور سے اخذ فرمایا ہے؟

اقول: جن احادیث سے اجتہاد کی اجازت اور اس میں خطا سے معذور ہونا ثابت ہے وہ اس تخصیص وتقیید کی دلیل ہے، البتہ جس شخص کے نزدیک اس کی خطا ثابت ہو جائے گی وہ اتباع نہ کرے گا، اور جس کے نزدیک خطا ثابت نہیں ہوئی وہ اتباع کرے گا۔

قولہ: تعریف کیا ہے؟

اقول: جو بعینہٖ سنت میں وارد نہ ہو، لیکن کسی کلیہ سے مستنبط ہوتی ہو۔

قولہ: معلوم ہونا چاہئے۔

اقول: بعد تعیین حقیقیہ کلیہ کے جزئیات پر اس کو منطبق کر لیا جائے۔

قولہ: یا علیحدہ؟

اقول: سیئہ اور حقیقیہ ایک ہے اور حسنہ اور صوریہ ایک۔

قولہ: کون ہے؟

اقول: دین ہے۔

قولہ: ثواب ضرور ہوگا۔

اقول: ہاں لیکن جو یقینی دین ہے وہ یقینی ثواب ہے، اور جو ظنی دین ہے وہ ظنی ثواب ہے،

قولہ: معلوم ہونا چاہئے۔

اقول: کتب اصول اور رسالہ اقتصاد مؤلفہ احقر میں دیکھ لیا جائے۔[1]

---

[1] امداد الفتاویٰ ج۵ ص۲۹۲ سوال نمبر ۲۶۵

رجبی جلسہ کے متعلق سوال وجواب

سوال (۲۵۷) چند سال سے ۲۷، ۲۸ رجب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کا حال پڑھا جاتا ہے اور بڑا مجمع ہوتا ہے، اور کثرت سے روشنی کا سامان فراہم ہوتا ہے اور بعض جگہ اسی مجلس میں بعد بیان معراج شریف قوالی ہوتی ہے، تو براہ مہربانی شریعت کی رو سے مطلع فرمائیے کہ اس کا کرنے والا اور شریک ہونے والا اور مدد دینے والا داخل حسنات ہوگا یا موجب سیئات؟

الجواب: جلسہ رجبی بہیئت متعارفہ زمانہ ہذا میں جو منکرات مجتمع ہیں وہ ظاہر ہیں التزام مالا یلزم، جس کی کراہت فقہاء کے کلام میں منصوص ہے، اور بہت فروع فقہیہ کو اس پر متفرع کیا ہے، کما لا یخفی علی الماہر، کثرت روشنی میں اسراف کا ہونا جس کی ممانعت منصوص قرآنی ہے، اس میں تداعی کا اہتمام جو تطوعات کے لئے مکروہ ہے، اسی بنا پر جماعت نافلہ کو مکروہ کہا ہے، اور بھی جس قدر منکرات کو محققین نے مجالس متعارفہ میلاد میں ذکر کیا ہے، اکثر بلکہ کل مع شئی زائد اس میں مجتمع ہیں، بالخصوص اگر اس کے ساتھ قوالی بھی ہو تو منکرات مضاعف ہو جاویں گے، کیونکہ مجالس متعارفہ سماع میں شرائط اباحت محض مفقود ہیں، اور عوارض مانعہ بکثرت موجود ہیں، چنانچہ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق سماع متعارف پر منطبق کرنے سے اس کی تصدیق ہو سکتی ہے، بنا بر وجوہ مذکورہ جلسۂ مذکورہ داعی اور ساعی وبانی ومعین وشریک سب کے سب شرعاً قابل ملامت وتشنیع ہوں گے، طالب حق کے لئے یہ مختصر کافی ہے، اور مخاصم کیلئے دفتر کے دفتر غیر وافی ہیں۔[1]

سنت کی تعریف

فرمایا کہ سنت اس کو نہیں کہتے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محض ثابت ہو بلکہ سنت اس کو کہتے ہیں جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت غالبہ ہو، پھر وہ غلبہ خواہ

[1] امداد الفتاویٰ ص ۲۸۳ ج ۵

حکمی ہو یا حسی ہو جیسے تراویح کو سنت مؤکدہ کہا جاتا ہے اور تاکد دوام پر موقوف ہے اور ظاہر ہے کہ اس پر دوام حسی نہیں ہوا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص عارض یعنی خوف فرضیت کا عذر فرما دینے سے دوام کا مطلوب ہونا معلوم ہوا اور یہ دوام حکمی ہے۔[۱]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی امر کا منقول ہونا سنت ہونے کے لیے کافی نہیں بلکہ جو عادت غالب ہو وہ سنت ہے، اور جو کسی عارض کی وجہ سے صادر ہو گیا ہو وہ سنت نہیں۔[۲]

اصطلاحی سنت کا مصداق

اصطلاحی سنت ہونا اس پر موقوف ہے کہ کوئی فعل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول ہو، یہی وجہ ہے کہ کشتی لڑنے کو سنت نہیں کہتے، حالانکہ ایک مرتبہ آپ نے رکانہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کشتی بھی کی ہے بلکہ اگر عادت ہونا بھی ثابت ہو جائے جب بھی سنت مقصودہ ہونے کا حکم نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ سنت عادیہ کے لئے یہ لازم نہیں کہ وہ عبادت بھی ہو۔[۳]

سنت مؤکدہ کی تعریف اور مداومت کی دو قسمیں

سنت مؤکدہ کی تعریف یہ ہے کہ جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مداومت کی ہو، اب اس میں شبہ پیدا ہوتا ہے کہ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے تراویح با جماعت فصل کے ساتھ صرف تین روز پڑھی ہے پس معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مداومت نہیں کی تو تراویح سنت مؤکدہ نہیں ہوئی۔

(اس کا جواب یہ ہے کہ) سنت مؤکدہ کی تعریف کا یہ مقدمہ تو صحیح ہے کہ جس فعل پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مداومت فرمائی ہو، وہ سنت مؤکدہ ہے، لیکن اس مقدمہ کے سمجھنے کے لئے محض ترجمہ بینی کافی نہیں بلکہ علمی استعداد کی بھی ضرورت ہے۔

اب سنو! کہ مداومت کی دو قسمیں ہیں ایک مداومت حقیقیہ اور دوسری مداومت حکمیہ۔

---

[۱] الافاضات الیومیہ: ۳۵۵/۸ جز: ۲ [۲] الافاضات الیومیہ ۳۰۰/۲ [۳] بوادر النوادر ص ۷۸۵ ج ۲

مداومت حقیقیہ تو یہ ہے کہ کسی فعل کو صورۃ بھی ہمیشہ کیا جائے اور مداومت حکمیہ یہ ہے کہ کسی فعل کو صورۃ تو کسی مصلحت کی وجہ سے کبھی چھوڑ دیا ہو لیکن ارادہ میں اس فعل پر دوام ہو، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادہ کو بھی بجائے فعل کے مؤثر سمجھنا چاہئے اور حضور کا ارادہ دوامِ تراویح کے متعلق خود اسی حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو نمازِ تراویح چند روز پڑھائی اور پھر چھوڑ دی، صحابہ نہایت ذوق شوق سے تراویح کے لیے مسجد میں حاضر ہوئے مگر آپ اپنے حجرۂ اعتکاف سے تشریف نہ لائے، صحابہ نے اس خیال سے کہ شاید آپ سو رہے ہوں کھانسنا، کھنکارنا شروع کیا تا کہ آپ بیدار ہو جائیں، اور ہمیں تراویح پڑھائیں، مگر آپ تشریف نہ لائے، مجبوراً صحابہ واپس چلے گئے، صبح کو جب صحابہ خدمت شریف میں حاضر ہوئے تب آپ نے فرمایا کہ مجھ کو تمہارے رات کے آنے کی خبر ہے مگر میں قصداً نہیں نکلا، اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ اجتماع پسندیدہ ہے، مجھ کو خوف ہوا کہ کہیں تم پر یہ نماز یعنی تراویح فرض نہ ہو جائے، اور تم دقت میں پڑ جاؤ، اس وجہ سے پھر آپ نے تراویح جماعت سے نہیں پڑھی، لیکن اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا تو آپ ضرور جماعتِ تراویح کی مواظبت (پابندی) فرماتے، جیسا کہ یہ ارشاد بتلا رہا ہے، پس مواظبتِ حقیقیہ گو نہیں مگر مواظبت حکمیہ ثابت ہے اسی لیے حضرات صحابہ کرام نے بعد میں تراویح پر مواظبت کی اور اسی لیے تراویح سنت مؤکدہ ہے۔

(الغرض) آپ نے جماعت تراویح پر مداومت اس وجہ سے نہیں کی تا کہ یہ فرض نہ ہو جائے اور امت دقت میں نہ پڑ جائے، یہ غایت درجہ کی امت پر شفقت ہے، یہ امت کی مصلحت تھی، ترک دوام صوری میں، چونکہ مداومت حکمیہ ارادیہ جو بمنزلہ فعل کے ہے حضور سے ثابت ہو چکی، تو یہ تراویح کے سنت مؤکدہ ہونے کے لئے کافی بلکہ اکفی دلیل ہے۔[۱]

---

[۱] سنت ابراہیم ص ۲۸

ہر فعل ماثور سنت اور باعث اجر نہیں

یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ ضروری نہیں کہ جس فعل کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کرلیں وہ ہر حال میں مسنون ہی ہو، اگر ایسا ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعض افعال کو ہمارے خیال سے ترک کیوں کرتے؟ کیونکہ وہ تو سنت ہوتا پھر مضر کیوں ہوتا، اس سے صاف معلوم ہوا کہ بعض دفعہ فعل ماثور بھی غلو کی وجہ سے مضر ہو جاتا ہے۔

یہ خوب یاد رکھئے کہ ہر فعل ماثور ہر حال میں، ہر صورت میں موجب ثواب نہیں ہوتا بلکہ بعض دفعہ فعل ماثور عوارض کی وجہ سے معصیت ہو جاتا ہے، دیکھئے ولیمہ سنت ہے لیکن اس کے ساتھ ہی بعض صورتوں میں اس سے ممانعت بھی ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

شر الطعام طعام الولیمة یدعی لها الأغنیاء ویترک لها الفقراء یعنی کھانوں میں برا کھانا اس ولیمہ کا ہے جس میں امراء کو بلایا جائے اور فقراء کو چھوڑ دیا جائے، دیکھئے ولیمہ سنت ہے لیکن اس عارض ترک یا طرد فقراء (یعنی فقراء کو چھوڑ دینے کی وجہ سے) شر ہو گیا۔[1]

اعمال مقصودہ وغیر مقصودہ کی بہترین تشریح

شریعت میں دو قسم کی چیزیں ہیں، ایک تو وہ چیزیں جو مقصود ہیں اور ایک وہ جو مقصود نہیں ہیں، زائد ہیں مگر محمود ہیں لیکن یہاں مجتہد کی ضرورت ہوگی کہ وہ تمیز کرے کہ کون مقصود ہے اور کون مقصود نہیں، یہ ہر شخص کا کام نہیں یہ مجتہد کا کام ہے کہ وہ بتلائے کہ مقصود کیا ہے اور غیر مقصود کیا ہے۔[2]

لیکن مقصود مقصود میں فرق ہوتا ہے یعنی ایک تو مقصود ہوتا ہے من کل الوجوہ، اور ایک مقصود ہوتا ہے من بعض الوجوہ، گو لزوم اور وجوب دونوں میں مشترک ہوتا ہے۔

---

[1] سنت ابراہیم ص ۳۰ [2] احکام المال ملحقہ حقیقت مال وجاہ ص ۱۲۴

مثلاً جیسے نماز اور وضو ہر شخص جانتا ہے کہ نماز اصل ہے وضو تابع اور اس کی شرط ہے مگر اس کے باوجود یہ نہیں ہے کہ وضو کسی درجہ میں بھی مقصود نہیں، یعنی اس معنی کر غیر مقصود نہیں ہے کہ بلا وضو بھی نماز کو جائز سمجھا جائے بلکہ دونوں میں عجیب تعلق ہے کہ وضو تو بلا نماز کے صحیح ہے لیکن نماز بلا وضو کے صحیح نہیں۔

مثلاً اگر کوئی شخص وضو تو کرلے مگر نماز نہ پڑھے یعنی جس نماز کے لئے وضو کیا ہے اس نماز کے وقت کے اندر اس وضو سے اس نماز کو ادا نہ کرے تب بھی جب دوسرا وقت نماز کا آئے گا تو کسی مفتی کا فتوی نہیں کہ اس دوسری نماز کے لئے پھر وضو کرنے کی ضرورت ہے بلکہ وہی وضو کافی ہوگا، دوسری نماز کے لئے اداءً اور پہلی نماز کے لیے قضاءً، غرض وضو بلا نماز صحیح ہوسکتا ہے لیکن نماز بلا وضو صحیح نہیں ہوسکتی۔

اس مثال کے اندر یہ خصوصیت یادرکھنے کے قابل ہے تاکہ اجمالاً ایک غلطی معلوم ہوجائے جو بعض لوگ اعمال کے اندر کرتے ہیں کہ مقاصد غیر مقاصد کے اندر تفصیل کرتے ہیں، اور سمجھتے ہیں کہ اعمال غیر مقصودہ کا حذف کرنا بھی جائز ہے۔

وضو گو غیر مقصود ہے لیکن کیا اس کو جائز الحذف یا جائز الترک کہہ سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ غیر مقصود ہونے کے یہ معنی ہیں کہ مقصود کے برابر نہیں، اور غیر مقصود محض اس درجہ میں ہے کہ نماز کا رکن اور اس میں داخل نہیں کیونکہ شرط ہمیشہ مشروط سے خارج ہوا کرتی ہے، مگر شرط ہونے کی وجہ سے مقصود کی مکمِّل اور متمِّم ہونے کے درجہ میں یہ بھی مقصود ہے، بہرحال مقصود کے درجات ہوا کرتے ہیں خوب سمجھ لیجئے، میرے الفاظ مقصود وغیر مقصود سے شبہ ہوسکتا تھا اس کو رفع کرنا ضروری تھا، چنانچہ اس مثال سے اس کو رفع کردیا بلکہ اگر اس طرح کہا جائے تو زیادہ واضح ہے کہ:

''مقصود تو سب اعمال ہیں لیکن بعض مقصود ہیں اور بعض مقصود اعظم، بہرحال وہ شبہ حذف ہوگیا''۔[1]

---

[1] طریق القلندر رملحقہ حقیقت تصوف وتقوی ص ۲۷۶

سنن مقصودہ وغیر مقصودہ میں فرق کرنا مشکل کام ہے

سنن میں یہ امتیاز کرنا کہ شارع کے نزدیک مقصود کون ہے اور غیر مقصود کون ہے، یہ کام مجتہدین کا ہے ہر شخص کا کام نہیں۔

مثلاً جو کی روٹی کھانا مقصود نہیں ہے (اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کیونکہ) کوئی شرعی مصلحت اس کے ساتھ وابستہ نہیں، ہاں بعض موقع پر مُعین ہوسکتی ہے مقصود میں، اس لئے جہاں ایسا موقع ہو، وہاں بتلائی جاتی ہے اور بعض طبائع ضعیف ہیں وہ اس کی متحمل نہیں ہوسکتیں، اس لئے انہیں یہ مفید نہیں ہوتی بلکہ مقصود میں مشغول ہونے کی وجہ سے مانع ہوجاتی ہے ایسے موقع پر اس سے منع کیا جاتا ہے۔

اور کبھی اجتہاد میں اختلاف بھی ہوجاتا ہے، ایک مجتہد نے ایک چیز کو مقصود سمجھا اور دوسرے نے دوسری چیز کو، جہاں کہیں اختلاف ہوا ہے، اسی وجہ سے ہوا ہے کہ ایک نے ایک چیز کو مقصود سمجھا اور ایک نے دوسری چیز کو مثلاً آمین کہنا، ایک مجتہد کی رائے یہ ہے کہ مقصود آمین پکار کر کہنا ہے، اور اخفاء جو ہوا ہے وہ بیان جواز کے لئے، اور ایک مجتہد کی رائے یہ ہے کہ مقصود اخفاء ہے کیونکہ یہ دعاء ہے اور دعاء میں اخفاء مقصود ہے اور کبھی پکار کر کہہ دیا تاکہ معلوم ہوجائے کہ آپ آمین بھی کہا کرتے تھے جیسے کبھی کبھی اسی حکمت کے لئے سری نماز میں ایک آیت پکار کر پڑھ دی تعلیم کی غرض سے، یہ راز ہے مجتہدین کے اختلاف کا۔[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے مختلف درجات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے دو درجے ہیں ایک یہ کہ علماء کے فتویٰ پر عمل کرتا رہے، جس کو وہ جائز کہیں اس کو کرے اور جس کو ناجائز حرام کہیں، اس سے

[1] احکام المال ملحقہ حقیقت مال وجاہ ص ۱۲۵

بچے، یہ بھی ایک درجہ اتباع کا ہے کہ مباحات شرعیہ پر عمل کرلے، گو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مباحات کو نہ کیا ہو اور یہ بھی نجات کے لیے کافی ہے، میں غلو نہیں چاہتا گو یہ مضمون میری نظر میں بہت اہم ہے جس کو میں بیان کرنا چاہتا ہوں، مگر میں حدود سے تجاوز نہیں کرنا چاہتا کہ مباحات پر عمل کرنے کو ناکافی کہہ دوں، ہرگز نہیں! بلکہ میں صاف کہتا ہوں کہ مباحات پر عمل کرنا بھی اتباع میں داخل اور نجات کے لیے کافی ہے۔

دوسرا درجہ اتباع کا یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات وافعال کا اتباع کیا جائے، یہ کامل اتباع ہے اور اس کے لیے ضرورت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات وافعال وطریق عمل کے معلوم کرنے کی، پھر اس میں بھی تین درجے ہیں ایک عبادات میں اتباع، دوسرے معاملات میں اتباع، ان میں تو جہاں تک ہوسکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل کا اتباع کرے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقِ عمل کی تلاش کرے کیونکہ ان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے اور مخلوق سے ہے اور ایک یہ کہ ماکولات ومشروبات میں اتباع کیا جائے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا وہی کھائے، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا وہی پئے، جو آپ نے پہنا وہی پہنے، اس میں جس قدر سہولت ہوسکے اتباع کیا جائے مبالغہ نہ کیا جائے، کیونکہ اس میں مبالغہ کرنا بعض اوقات ہم جیسے ضعفاء کے تحمل سے ہوتا ہے اور یہ اقویاء کا کام ہے۔

جیسے حضرت خواجہ بہاء الدین کی یہی تحقیق ہے جس کا قصہ یہ ہے کہ آپ کی مجلس میں حدیث پڑھی گئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم چھنے ہوئے آٹے کی روٹی نہ کھاتے تھے بلکہ آٹے کو پیس کر پھونک سے بھوسا اڑادیا جاتا تھا، جو اڑ گیا وہ اڑ گیا باقی کو گوندھ کر پکالیا جاتا تھا، خواجہ صاحب نے فرمایا کہ آج سے ہمارے واسطے بھی اسی طرح آٹا گوندھا جائے اور چھلنی میں نہ چھانا جائے، شام کو جو روٹی اس طرح کھائی گئی سب کے پیٹ میں درد ہوگیا، حضرت شیخ نے فرمایا کہ ہم نے بڑی گستاخی کی کہ حضور صلی اللہ علیہ

وسلم کے ساتھ مساوات کا قصد کیا اور اپنے کو اس سنت پر عمل کرنے کا اہل سمجھا، ہم اس کے اہل نہ تھے، اس لیے تکلیف ہوئی، آئندہ سے ہمارے واسطے چھنا ہوا آٹا ہی بدستور پکایا جائے۔

سبحان اللہ! کیسا ادب تھا کوئی بے ادب ہوتا تو سنت پر اعتراض کرتا کہ اچھا سنت پر عمل کیا تھا عمل بالسنّت سے یہ ضرر ہوا، مگر حضرت شیخ نے ہم جیسوں کی تعلیم فرما دی کہ ہم اس سنت کے اہل نہ تھے کیونکہ ہمارے قویٰ ضعیف ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قویٰ ہم سے زیادہ قوی تھے اس لیے یہ طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے واسطے مناسب تھا۔

غرض ماکولات ومشروبات وملبوسات میں اگر ہو سکے تو جتنا بھی ہو سکے اتباع کرے جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدّو رغبت سے کھایا ہے، اسی طرح آپ کو دست کا گوشت مرغوب تھا اور ٹھنڈا اور میٹھا پانی مرغوب تھا وغیرہ وغیرہ، لیکن اس میں اپنی ہمت سے آگے غلو نہ کیا جائے، زیادہ اہتمام اور کاوش کی ضرورت اُن امور میں ہے جن کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے یا مخلوق سے یعنی عبادات ومعاملات، اور ماکول و مشروب کا تعلق تو اپنی ذات سے ہے اس میں بہت کاوش کی ضرورت نہیں، ہاں سہولت سے جتنا ہو جائے یہ بھی دولت عظیمہ ہے، مگر آج کل برعکس معاملہ ہے کہ ماکول ومشروبات وملبوس میں تو اتباع نبوی کاوش کے ساتھ کیا جاتا ہے، عبادات اور معاملات میں اتباع کا اہتمام نہیں کیا جاتا۔[۱]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فعل ماثور سنت نہیں بلکہ سنت وہ ہے جو آپ کی عادت غالبہ ومستمرّہ ہو، مثال سے وضاحت

دیکھو، ایک باغ میں پھل بہت قسم کے ہیں، ایک درخت انار کا بھی ہے ایک

[۱] الغالب للطالب ملحقہ نظام شریعت ص:۳۳۴

درخت امرود کا بھی ہے، ایک دو ناشپاتی کے بھی ہیں، مگر یہ بتاؤ کہ اس کو کس چیز کا باغ کہا جائے گا، یقیناً جس پھل کا غلبہ ہوگا اور جو پھل زیادہ ہوگا اسی کا باغ کہلائے گا، اگر آم زیادہ ہیں تو اس کو آم کا باغ کہیں گے، ایک امرود کے درخت سے اس کو امرود کا باغ کوئی نہ کہے گا۔

اسی طرح یہاں سمجھو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات تو بہت ہیں ہر قسم کے واقعات آپ کو احادیث میں مل جائیں گے مگر اس سے آپ کا طرز ثابت نہیں ہوسکتا آپ کی طرز و عادت وہ ہے جو غالب و مستمر ہو، پس غالب حالت اور دائمی حالت کو دیکھو اور اس کا اتباع کرو، یہ اتباع حقیقی ہوگا، اتفاقی واقعات کے اتباع کا نام اتباعِ سنت نہیں، پھر علماء کو تو علم سے اس کا پتہ چلے گا کہ غالب حالت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تھی اور عوام کو چاہئے کہ کتب واقعات وسیرت کا مطالعہ کرکے دیکھیں کہ غالب واقعات کس قسم کے ہیں، جو غالب عادت ہو اس کو اصل قرار دو اور دوسرے کو عارض پر محمول کرو۔

عادت غالبہ کے معلوم ہونے کے دو طریقے

کثرت عمل اور غلبہ مقصودیت

مگر یہاں ایک بات اہل علم کے سمجھنے کی ہے وہ یہ کہ بعض دفعہ صورۃً عمل قلیل ہوتا ہے مگر معناً کثیر و غالب ہوتا ہے، جیسے تراویح میں عمل تین رات ہوا ہے اور خشیتِ افتراض کی وجہ سے ترک زیادہ ہوا لیکن یہ ترک عارض سے تھا اور عمل اصل، پس اسی کو راجح کہیں گے اور تراویح کو سنت کہیں گے۔

یہاں سے غیر مقلدوں کا جواب ہوگیا جو کہ تراویح کی آٹھ رکعت پڑھتے ہیں اور بیس کو یہ دعویٰ کرکے بدعت کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس نہیں پڑھیں

سو اول تو یہی متکلم فیہ ہے کہ بیس کا ثبوت نہیں[1] لیکن بعد تسلیم کے ہم کہتے ہیں کہ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس رکعت نہیں پڑھیں اسی طرح آپ نے تراویح تین دن سے زائد نہیں پڑھیں، پس تم بھی عمر بھر میں تین دن سے زائد نہ پڑھو، کیونکہ حدیث میں زائد کا ثبوت نہیں، اس لیے یہ بدعت ہے، پس جس دلیل سے تم استمرارِ عمل کا بدعت نہ ہونا ثابت کرو گے اور وہ عمل ہے صحابہ کا، اسی دلیل سے ہم بیس رکعت کا بھی بدعت نہ ہونا ثابت کر دیں گے۔

خلاصہ یہ کہ عادت غالبہ معلوم کرنے کا مدار صرف کثرت عمل پر نہیں ہے بلکہ کبھی عادت کا غالب ہونا کثرتِ وقوع عمل سے معلوم ہوتا ہے اور کبھی غلبۂ مقصودیت سے معلوم ہوتا ہے اور اس کے لیے تراویح کی نظیر کافی ہے کیونکہ یہاں وقوع کے اعتبار سے تو عمل قلیل ہے مگر مقصودیت کے اعتبار سے غالب ہے، پس یہاں عمل کی قلت و کثرت پر مدار نہ ہوگا۔

اسی طرح رفع یدین و عدم رفع میں فقہاء نے کثرت عمل و قلت عمل کو نہیں دیکھا بلکہ مقصودیت پر نظر کی ہے، بعض نے رفع کو مقصود سمجھا کیونکہ نماز فعل وجودی ہے اور رفع بھی وجودی ہے، تو دونوں میں تناسب ہے، اور بعض نے عدم رفع کو مقصود سمجھا کیونکہ نماز کا مبنیٰ سکون پر ہے، حدیث مسلم میں ہے اُسْکُنُوا فِی الصلوٰۃ (نماز میں سکون سے رہو) اور تکرارِ رفع سکون کے منافی ہے، اور کہیں کثرت و مقصودیت

---

[1] وروی مقسم عن ابن عباس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی فی شهر رمضان فی غیر جماعة بعشرین رکعة والوتر، ضعیف۔ (سنن بیہقی ۴۹۶/۲)

وروی ابو الخصیب کان یؤمنا سوید بن غفلة فی رمضان فیصلی خمس ترویحات عشرین رکعة۔ (سنن بیہقی)

وروی ابو الحسناء ان علی بن ابی طالب امر رجلا ان یصلی بالناس خمس ترویحات عشرین رکعة۔ (سنن بیہقی ۴۹۶/۲)

(الفقه الحنفی وادلته ۲۲۷/۱، للشیخ اسعد)

دونوں جمع ہو جاتے ہیں جیسے منبر سے نیچے نماز پڑھنا کہ صلوۃ تحت المنبر عملاً بھی کثیر ہے، صلوۃ فوق المنبر کا وقوع قلیل ہے اور مقصودیت بھی تحت المنبر میں ہے، اور زیادہ تر ایسا ہی ہے کہ جو عمل وقوع میں کثیر ہوتا ہے مقصودیت بھی اس میں غالب ہے مگر بعض دفعہ اس کے خلاف بھی ہوتا ہے، اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل سے آپ کی عادت وسنت کا سمجھنا ہر شخص کا کام نہیں بلکہ محقق کا کام ہے، یہ بات قابل تحقیق و تدقیق ہے کہ مقصودیت کہاں ہے کہاں نہیں، اس لیے کسی بزرگ کے عمل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کثیر کے خلاف اور عمل قلیل کے موافق دیکھ کر ان پر اعتراض نہ کرنا چاہئے بلکہ یہ سمجھنا چاہئے کہ ممکن ہے ان کے نزدیک عمل قلیل ہی مقصودیت ہو۔

مثلاً شاہ فضل الرحمٰن صاحب میں تیزی غالب تھی اور یہ بات حضور کی عادت غالبہ کے بظاہر خلاف ہے تو اپنے کو تو تم متہم سمجھو، اگر تمہارے اندر ایسا ہو، مگر بزرگوں پر اعتراض نہ کرو بلکہ یہ تاویل کرو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تیزی مقتضیٰ کی وجہ سے تھی یعنی معتوب کی بیہودگی کی وجہ سے اور اُس وقت بوجہ سلامت طباع کے اس مقتضیٰ کا وجود کم تھا، اس لیے تیزی کا وقوع بھی آپ سے کم ہوا، (اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی مقتضیٰ کا وجود زیادہ ہوتا تو آپ کی تیزی کا وقوع بھی زیادہ ہوتا جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام میں ہوا) اور اب مقتضیٰ زیادہ ہے، اس لیے شاہ صاحب میں اس کا ظہور زیادہ ہوا۔

غرض اس طریق میں چین واطمینان اور بے فکری جائز نہیں، چنانچہ اتباعِ سنت کی حقیقت عادت غالبہ کا اتباع بتلایا گیا تھا، اب عادت غالبہ کی تحقیق میں خدشہ پیدا ہو گیا کہ اس کا مدار بھی محض کثرت عمل پر نہیں رہا، اب قدم قدم پر غور وفکر کی ضرورت ہے کہ کہاں عمل غالب ہے مع مقصودیت کے اور کہاں مقصودیت غالب ہے بدون عمل کے۔[1]

---

[1] الغالب للطالب ملحقہ نظام شریعت ص: ۳۳۸

مثال سے وضاحت

اللہ تعالیٰ کی اصل صفت تو رحمت ہی ہے اور اصلی کے یہ معنی ہیں کہ جس کا ظہور مقتضیٰ کے ساتھ بھی ہو اور بلا مقتضی کے بھی ہو یہ خاص اصطلاح ہے جو میں نے تفہیم کے لیے اختیار کی ہے ورنہ صفات قدیمہ سب اصلی ہیں مگر حدیث میں رحمت و غضب میں فرق ثابت ہے اس لیے میں اس فرق کو اس عنوان سے جدید اصطلاح کے ساتھ سمجھانا چاہتا ہوں کہ اصلی صفت تو وہ ہے جو بلا مقتضی بھی ظاہر ہو اور غیر اصلی وہ ہے جو بلا مقتضیٰ ظاہر نہ ہو پس سبقتِ رحمت کے معنی یہ ہیں کہ رحمت کا ظہور تو مقتضیٰ سے بھی ہوتا ہے اور بدون مقتضی کے بھی اور غضب کا ظہور ہمیشہ مقتضی ہی سے ہوتا ہے بدون مقتضی کے نہیں ہوتا۔

چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اتم صفات باری ہیں اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی شان ہے کہ آپ میں رحمت کا غلبہ ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رؤف رحیم فرمایا ہے اور سخت کلامی و سنگ دلی سے آپ کی براءت کی ہے۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ. الآیه.

پس خدا ہی کی رحمت کے سبب آپ ان کے ساتھ نرم رہے، اور اگر آپ تند خو، سخت طبیعت ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے۔

یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلی صفت ہے اور غضب، حدّت (تیزی) آپ کی اصلی صفت نہیں بلکہ کسی عارض و مقتضی کی وجہ سے اس کا ظہور ہوا ہے، اب بتلایئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع آپ کی صفات اصلیہ کا اتباع ہے یا صفات عارضیہ کا؟ یقیناً ہر شخص یہی کہے گا کہ حضور کا اتباع یہی ہے کہ صفات اصلیہ میں آپ کا اتباع

کیا جائے ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض دفعہ نمازِ فجر بھی قضا ہوئی ہے، تو کیا تم بھی اس عارض کا اتباع کر کے ہر روز نمازِ فجر قضا کیا کرو گے؟ ہر گز نہیں!

یہ مثال عجیب ذہن میں آئی کہ جس نے راستہ کو واضح کر دیا، پھر دوسری صفات میں بھی یہ کیوں نہیں سمجھتے کہ ان کا ظہور عارض کی وجہ سے ہوا ہے، پس حضور کا اتباع یہ ہے کہ جو افعال وصفات آپ کے اصلی ہیں وہ تمہارے اندر بھی اصلی ہوں کہ زیادہ غلبہ اور ظہور انہی کا ہو اور جو صفات اور افعال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عارضی ہیں، وہ تمہارے اندر بھی عارضی ہوں، اور یہ اتباع نہیں کہ تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عارضی افعال وصفات کو جن کا ظہور کسی مقتضی کی وجہ سے نادراً حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تھا اپنے لیے اصلی صفات بنالو کہ اس سے زیادہ توضیح میں نہیں کر سکتا۔

ہاں شاہ فضل الرحمٰن صاحب جیسے بزرگوں کی طرف سے ہم یہ تاویل کر سکتے (ہیں) کہ جس عارض و مقتضی کی وجہ سے کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ کیا ہے مولانا کے نزدیک وہ مقتضی آج کل زیادہ ہے اس لیے مولانا سے ظہور غضب زیادہ ہو رہا ہے۔[1]

جو فعل شارع سے غلبہ حال کی وجہ سے صادر ہو وہ بھی مشروع نہیں ہوتا انبیاء وکاملین پر بھی حال طاری ہوتا ہے

جو فعل شارع سے تشریعاً صادر نہ ہو بلکہ غلبہ حال سے صادر ہو وہ مامور بہ نہ ہوگا، (مثال کے طور پر) صلوۃ کسوف میں تعدد رکوعات کہ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تجلیات کا غلبہ تھا، کبھی آپ پر ایک تجلی غالب ہوتی جس کا مقتضا طول قیام تھا، کبھی دوسری تجلی غالب ہوتی جس کا مقتضی رکوع تھا، رکوع سے فارغ ہو کر پھر وہ تجلی غالب

---

[1] الغالب للطالب ملحقہ نظام شریعت ص:۳۵۴

ہوگئی جو قیام کو مقتضی تھی اس لیے پھر قیام فرمایا، اس کے بعد پھر تجلی مقتضی رکوع کا غلبہ ہوگیا، اس غلبہ تجلیات میں آپ نے متعدد بار قیام اور متعدد رکوع کئے اور جو فعل شارع سے تشریعاً صادر نہ ہو بلکہ غلبہ حال سے صادر ہو وہ مامور بہ نہ ہوگا، لہٰذا صلوٰۃ کسوف میں تعدد رکوعات مشروع نہیں۔[1]

بعض دفعہ کاملین پر بھی حالات کا غلبہ ہوتا ہے اس سے قبل میں بھی دوسروں کی طرح اس کا قائل تھا کہ کاملین پر احوال کا غلبہ نہیں ہوتا مگر الحمدللہ اب تحقیق بدل گئی اور معلوم ہوا کہ گاہے ان پر بھی غلبہ ہوتا ہے چنانچہ جنگ بدر میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے غلبہ کی دعاء فرمائی تو اس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

اَللّٰھُمَّ إنْ تُھْلِکْ ھٰذِہِ الْعصابۃ لم تعبد بَعْدَ الیوم، اے اللہ! اگر یہ مختصر سی جماعت ہلاک ہوگئی تو آج کے بعد کوئی آپ کی عبادت نہ کرے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ پر نظر کرتے ہوئے یہ امر بعید سا معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس طرح کھل کر گفتگو فرمائیں مگر اس کا راز یہ ہے کہ مقربین کاملین کا یہی کمال ہے کہ بادشاہ کے مزاج شناس ہوں، حق تعالیٰ تو مزاج سے پاک ہیں مگر وہاں تجلیات وشیون بے انتہاء ہیں جن کے مقتضیات مختلف ہیں عارف ان شیون اور تجلیات کے مقتضی کی پوری رعایت کرتا ہے جس وقت جو شان ظاہر ہوتی ہے اسی کے موافق گفتگو کرتا ہے، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر شان محبت اور تجلی محبوبیت کا غلبہ تھا، آپ جانتے تھے کہ اس وقت حق تعالیٰ یہی چاہتے ہیں کہ میں ان پر ناز کروں اس لئے کھل کر ناز کرنے لگے۔

اسی طرح حضرت ایوب علیہ السلام جب بیمار ہوگئے تو ایک زمانہ تک صحت کی دعا نہ کی، ان کی بیوی نے کہا بیماری کو بہت دن ہوگئے اب دعاء صحت فرمائیے، فرمایا کہ

---

[1] التبلیغ ۱۷/۲۶۰

اسی (۸۰) برس تو بیماری پر گذرنے دو جتنے دنوں ہم نے راحت سے زندگی بسر کی ہے ابھی کیا جلدی ہے، اس وقت آپ پر اس حالت کا غلبہ تھا کہ حق تعالیٰ میرا صبر دیکھنا چاہتے ہیں اس لئے پورا صبر کیا حتی کہ (صحت کی) دعا بھی نہ کی، حالانکہ دعا صبر کے منافی نہ تھی مگر صورۃً اس میں بیماری سے ناگواری اور ضجر کا اظہار ہے اس لئے دعا نہ کی پھر جب منکشف ہوا کہ اب حق تعالیٰ شان عبدیت کا اظہار چاہتے ہیں تو فوراً دعا کرنے لگے: رَبِّ إِنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَعَذَاب اور اس مصیبت کو شیطان کی طرف منسوب کرنے لگے[۱]

اسوۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صورتیں، قولی وعملی

قرآن پاک میں ہے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ أُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ، جس کے معنی یہ ہیں کہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ کی ذات مبارک میں ایک اچھا نمونہ دیا ہے، نمونہ دینے سے کیا غرض ہوتی ہے یہی کہ اس کے موافق دوسری چیز تیار ہو پھر لطفِ خداوندی یہ ہے کہ اس نمونہ میں بھی کچھ تنگی نہ تھی، دو قسم کا نمونہ دیا گیا تھا، فعلی اور قولی اور یہ محض رحمت ہے کہ اتنی وسعت کر دی کہ کچھ بھی دقت باقی نہ رہے۔

اشکال: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نمونے ہم کو دکھائے ہیں ہم کو بالکل ان پر کاربند ہونا چاہئے مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر جو کھایا ہے اور دنیا میں بہت تنگی کے ساتھ گزر کی، نہ رنگ برنگ کھانے کھائے، نہ مکان سجائے، نہ درہم نہ دینار رکھے اور ہم نہ جَو کھاتے ہیں نہ کسی قسم کی تنگی کرتے ہیں کپڑا بھی اچھا پہنتے ہیں مکان میں بھی تکلف کرتے ہیں، روپے پیسے بھی جمع رکھتے ہیں، اور ان سب باتوں کو علماء جائز کہتے ہیں تو یہ نمونہ کی تطبیق نہ ہوئی۔

جواب: جواب یہ ہے کہ نمونہ دو قسم کا دیا گیا ہے قولی وفعلی، فعلی تو ایک خاص

---

[۱] التبلیغ ۱۷/۲۵۴-۳۵۳

ہیئت ہے، اور قولی ان حدود کی تعیین ہے جن سے باہر نکلنا جائز نہیں مگر خود ان کے اندر وسعت بہت ہے ہم کو اعمال شرعیہ میں حدود بتلا دئے گئے ہیں کہ ان سے باہر نہ ہوں اور ان حدود کے اندر جتنی گنجائش ہو عمل کرلیں، یہ واجب اور ضروری ہے۔

عشاق نے تو نمونہ فعلی کی تطبیق کر کے دکھادی وہی کھایا وہی پیا، اسی طرح دنیا گذاردی مگر خیر ہم جیسوں کے لئے گنجائش ہے کہ ان حدود تک اپنی خواہشوں کو پورا کریں مگر ان سے آگے نہ بڑھئے، ہر کام میں خیال رکھئے کہ حدود شرعی کہاں تک ہیں، ان کے اندر بھی آپ رہیں گے تو نمونہ پر عامل کہلا سکیں گے۔[۱]

اتباع سنت کی دو قسمیں، حقیقت وصورت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال دو قسم کے ہیں ایک عبادات دوسرے عادات، اول میں اتباع مطلوب ہے، دوسرے میں نہیں لیکن اگر کوئی اس میں بھی اتباع کرے تو مستحب اور محبت کی دلیل ہے۔

اتباع کی ایک تو صورت ہے اور ایک حقیقت، حکم بعینہ بجالانا بلا لحاظ علت کے، اتباع کی صورت ہے اور اس کے سبب اور علت کی رعایت کے ساتھ اس پر عمل کرنا اتباع کی حقیقت ہے، اور اتباع کی یہ دو قسمیں صحابہ میں بھی پائی جاتی تھیں چنانچہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بنی قریظہ میں صحابہ کی ایک جماعت کو جب روانہ کیا تو فرمایا کہ عصر کی نماز وہاں جا کر پڑھنا، اتفاق سے باوجود کوشش کے حضرات صحابہ عصر سے پہلے وہاں نہ پہنچ سکے بلکہ راستہ ہی میں عصر کا وقت ہوگیا تو صحابہ میں دو فریق ہوگئے بعض نے وقت ہی پر نماز پڑھی اور یہ کہا کہ حضور کا مقصود یہ تھا کہ عصر کے وقت سے پہلے ہم وہاں پہنچیں اور یہ مقصود نہ تھا کہ باوجود راستہ میں وقت ہوجانے کے نماز نہ پڑھی جائے، اور بعض نے کہا کہ ہم کو تو حضور کا حکم ہے اس پر عمل کریں گے چنانچہ

[۱] حقوق الزوجین منازعۃ الہوی ص ۴۶۰

انہوں نے وہاں ہی جا کر نماز پڑھی اور راستہ میں نہیں پڑھی۔

حضور کو یہ قصہ معلوم ہوا تو دونوں فریق کی تصویب فرمائی، اس واقعہ میں پہلا فریق حقیقت اتباع پر تھا اور دوسرا صورت اتباع پر۔

ایک واقعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک شخص پر حد زنا جاری کرنے کو بھیجا تو انہوں نے اس شخص کو غسل کرتے ہوئے مجبوب الذکر دیکھا تو اس کو حد نہیں لگائی اور حضور سے آ کر یہ واقعہ ذکر کر دیا، یہ حقیقت اتباع تھی صورت اتباع نہ تھی۔ (ملفوظات ومواعظ تھانویؒ)

سنت وبدعت کا شرعی ضابطہ جس سے ہر عمل کے متعلق فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ یہ عمل سنت ہے یا بدعت

ایک قاعدہ کلیہ بیان کرتا ہوں اس سے یہ واضح ہو جائے گا کہ جتنی چیزیں خیر القرون کے بعد ایجاد ہوئی ہیں، ان میں کون سی بدعت ہے اور کون سی مندوب ومستحب اور شریعت سے ثابت ہیں اور اس سے یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ اس خوشی کے ظاہر کرنے کا کوئی مقبول (پسندیدہ) طریقہ ہے یا نہیں؟ اور یہ مرجہ طریقہ بدعت ہے یا نہیں؟

ایجاد کردہ چیزوں کی پہلی قسم

پس جاننا چاہئے کہ خیر القرون کے بعد جو چیزیں ایجاد کی گئیں ان کی دو قسمیں ہیں، ایک تو وہ کہ ان کا سبب داعی بھی جدید ہے، (یعنی خیر القرون میں اس کی ضرورت کے اسباب نہیں پائے گئے) اور وہ کسی مامور بہ کی موقوف علیہ ہیں (یعنی کوئی شرعی حکم اس پر موقوف ہے) کہ ان کے بغیر اس شرعی حکم پر عمل نہیں ہوسکتا، جیسے دینی کتابوں کی تصنیف اور مدرسوں اور خانقاہوں کی تعمیر کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے

میں ان میں سے (اس انداز کی) کوئی شئی نہ تھی اور ان کا سبب داعی بھی جدید ہے، اور نیز یہ چیزیں ایسی ہیں کہ شرعی حکم ان پر موقوف ہے۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ یہ سب کو معلوم ہے کہ دین کی حفاظت سب کے ذمہ ضروری ہے اس کے بعد سمجھئے کہ خیر القرون میں دین کی حفاظت کے لئے جدید واسطوں میں سے کسی شئی کی ضرورت نہ تھی، قوت حافظہ اس قدر قوی تھا کہ جو کچھ سنتے تھے وہ سب نقش کالحجر ہو جاتا تھا، فہم ایسی تھی کہ اس کی ضرورت ہی نہ تھی کہ سبق کی طرح ان کے سامنے تقریر کریں، تدین تقوی بھی غالب تھا۔

اس کے بعد دوسرا زمانہ آیا، غفلتیں بڑھ گئیں، قویٰ کمزور ہو گئے ادھر اہل ہوا (یعنی خواہش پرستوں) اور عقل پرستوں کا غلبہ ہوا، تدین مغلوب ہونے لگا، پس علماء امت کو دین کے ضائع ہونے کا قوی اندیشہ ہوا، پس اس کی ضرورت واقع ہوئی کہ دین کے تمام اجزاء کی تدوین کی جائے۔

چنانچہ دینی کتابیں، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، عقائد میں تصنیف ہوئیں اور ان کی تدریس کے لئے مدارس تعمیر کئے گئے............اس لئے کہ اس کے بغیر دین کی حفاظت کی کوئی صورت نہ تھی۔

پس یہ وہ چیزیں ہوئیں کہ ان کا سبب جدید ہے کہ خیر القرون میں (یعنی صحابہ وتابعین کے عہد میں) نہ تھا، اور دین کی حفاظت اس پر موقوف ہے پس یہ اعمال گو صورۃً بدعت ہیں لیکن حقیقت میں یہ بدعت نہیں بلکہ اس قاعدہ سے مقدمۃُ الواجبِ واجبٌ (یعنی واجب کا ذریعہ بھی واجب ہوتا ہے اس قاعدہ سے یہ چیزیں) واجب ہیں۔[1]

ایجاد کردہ چیزوں کی دوسری قسم

دوسری قسم کی وہ چیزیں ہیں جن کا سبب قدیم ہے (یعنی خیر القرون عہد نبوی،

---

[1] وعظ السرور ص ۱۶۲

عہد صحابہ وتابعین میں بھی وہ سبب موجود تھا) مثلاً مروجہ میلاد کی مجلسیں، تیجہ دسواں، چہلم وغیرہ بدعات کہ ان کا سبب قدیم ہے، مثلاً مجلس میلاد کے منعقد کرنے کا سبب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ پر خوشی ہے اور یہ سبب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی موجود تھا، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یا صحابہؓ نے مجلسیں منعقد نہیں کی، کیا نعوذ باللہ صحابہ کا فہم یہاں تک نہیں پہنچا تھا اگر اس کا سبب اس وقت نہ ہوتا تو البتہ یہ کہہ سکتے تھے کہ ان کا منشاء موجود نہ تھا، لیکن جب اس کا باعث اور سبب اور اس کی بنیاد موجود تھی پھر کیا وجہ ہے کہ نہ حضور نے کبھی میلاد کی مجلس منعقد کی، نہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے، ایسی شئ کا حکم یہ ہے کہ وہ صورۃً بھی بدعت ہیں اور معنیً بھی۔

یہ قاعدہ کلیہ ہے سنت اور بدعت کے پہچاننے کا اس سے تمام جزئیات (اور اختلافی مسائل) کا حکم مستنبط ہوسکتا ہے، اور ان دونوں قسموں میں ایک عجیب فرق ہے، وہ یہ کہ پہلی قسم کی تجویز کرنے والے خواص یعنی علماء ہوتے ہیں، اور اس میں عوام تصرف نہیں کرتے، اور دوسری قسم کی تجویز کرنے والے عوام ہوتے ہیں اور وہی اس میں ہمیشہ تصرف کرتے ہیں چنانچہ میلاد شریف کی مجلس کو ایک بادشاہ نے ایجاد کیا ہے اس کا شمار بھی عوام ہی میں سے ہے، اور عوام ہی اب تک اس میں تصرف کر رہے ہیں۔[1]

بدعت کی پہچان

بدعت کی ایک پہچان بتلاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جو بات قرآن وحدیث اجماع، قیاس چاروں میں سے ایک سے بھی ثابت نہ ہو اور اس کو دین سمجھ کر کیا جائے وہ بدعت ہے، اس کی پہچان کے بعد دیکھ لیجئے... عرس کرنا، فاتحہ دلانا، تخصیص وتعیین کو ضروری سمجھ کر ایصال ثواب کرنا وغیرہ وغیرہ (اور مثلاً بارہ ربیع الاول کی رسمیں، عید میلاد النبی وغیرہ) جتنے اعمال ہیں کسی اصل سے ثابت نہیں ہیں، اور ان کو دین سمجھ کر کیا جاتا ہے یا نہیں۔[2]

---

[1] وعظ السرور ص ۶۴ ملحقہ مجمع البحور [2] تقویم الزیغ ص ۲۹ اشرف الجواب ۲/ ۲۸

فرمایا: جس بدعت کی کوئی اصل نہ ہو اس سے اتنی مضرت کا اندیشہ نہیں جتنا اصل ہونے کی حالت میں اندیشہ ہے کیونکہ مبتدع لوگوں کو اس میں ذرا سہارا مل جاتا ہے اس کو آگے بڑھا لیتے ہیں۔[۱]

بدعت کے قبیح ہونے کی ایک یہ پہچان ہے کہ دیکھو اس کی طرف میلان اور اس کا اہتمام علماء کو زیادہ ہے یا عوام کو، بدعتی مقتداء اپنا ایک پیسہ خرچ نہیں کرتے ہاں کھانے کو موجود ہو جاتے ہیں، جہلاء کو اہتمام زیادہ ہوتا ہے خود علماءِ بدعت کے قلوب میں بدعت کی وقعت نہیں، اور جن چیزوں کو ہم اچھا سمجھتے ہیں ہم خود بھی کرتے ہیں چاہے خرچ کرنا پڑے جیسے قربانی۔

پھر عوام میں بھی دیکھنا چاہئے کہ دیندار کتنے کرتے ہیں اور بددین کتنے کرتے ہیں، بعض صالح ہوتے ہیں اور بہت کم کرتے ہیں اور اکثر فاسق و فاجر رشوت خور ہوتے ہیں۔[۲]

بدعت کی قباحت کا راز

بدعت کی قباحت کا راز یہ ہے، اس میں اگر غور کیا جائے تو پھر بدعت کے منع ہونے میں تعجب نہ ہو، روزمرہ میں اس کی مثال دیکھئے اگر کوئی صاحب جو گورنمنٹ کے اطاعت گذار بھی ہوں وہ گورنمنٹ کے قانون کو طبع کریں اور اخیر میں ایک دفعہ (قانون) کا اضافہ کر دیں اور (وہ قانون اضافہ شدہ) ملک و سلطنت کے لئے بے حد مفید بھی ہو تب بھی اس کو جرم سمجھا جائے گا اور یہ شخص سزا کا مستحق ہوگا، پس جب دنیا کے قانون میں ایک قانون کا اضافہ جرم ہے، تو قانونِ شریعت میں ایک دفعہ (قانون) کا اضافہ جس کو شریعت کی اصطلاح میں بدعت کہتے ہیں کیوں جرم نہ ہوگا۔[۳]

---

[۱] افاضات الیومیہ ۲۲/۸ [۲] حسن العزیز ۳۰۰/۲ [۳] احسان التدبیر ص ۱۱۳ اشرف الجواب ۳۴/۲

اہل بدعت کافر نہیں

فرمایا: مبتدعین کافر نہیں ہیں قرآن وحدیث میں تاویل کرتے ہیں تکذیب نہیں کرتے، تکذیب سے کفر لازم آتا ہے تاویل سے نہیں لازم آتا، مگر اس میں اتنی شرط ہے کہ وہ تاویل ضروریاتِ دین میں نہ ہو۔[۱]

بدعتی وہ ہے جس کے عقیدہ میں خرابی ہو اور جس کے صرف عمل میں کوتاہی ہو، اس کو بدعتی نہ کہو۔[۲]

احداث للدین اور احداث فی الدین کی تشریح

ایک احداث فی الدین ہے اور ایک احداث للدین ہے، اول بدعت ہے اور دوسری قسم کسی مامور بہ کی تکمیل کی تدبیر ہے خود مقصود بالذات نہیں لہٰذا بدعت نہیں۔[۳]

احداث فی الدین اور شئی ہے اور احداث للدین اور شئی ہے یعنی ایک تو یہ صورت ہے کہ نئی بات کو دین میں داخل کیا جائے، جیسے مولود، فاتحہ وغیرہ تو یہ بدعت محرمہ ہے، اور ایک یہ صورت ہے کہ نئی بات دین کی حفاظت کے لئے ایجاد کی جائے جیسے ہر زمانہ میں نئے نئے اسلحہ کی ایجاد ہے، پرانے اسلحے آج کل کارآمد نہیں، یا دین کی حفاظت کے لئے مدارس وغیرہ کا قائم کرنا یہ بدعت نہیں، کیونکہ ان کو دین میں داخل کر کے جزء دین نہیں بنایا گیا۔[۴]

فرمایا کہ غیر مقلد ہر بات کو بدعت کہتے ہیں خصوصاً طریق (تصوف) کے اندر جن چیزوں کا درجہ محض تدابیر کا ہے ان کو بھی بدعت کہتے ہیں، حضرت مولانا قاسم صاحبؒ نے ایسی چیزوں کی ایک عجیب مثال دی تھی کہ ایک طبیب نے نسخہ شربت بزوری لکھا، ایک موقع تو ایسا ہے کہ وہاں شربت بزوری بنا بنایا ملتا ہے وہ لاکر

---

[۱] مقالات حکمت ص: ۲۵ [۲] انفاس عیسی ۲/۶۲۶ [۳] انفاس عیسی ص ۵۷۹ [۴] انفاس عیسی ۱/۳۳۲

استعمال کرلے گا، اور ایک موقع ایسا ہے کہ وہاں سب بنا بنایا نہیں ملتا تو وہ نسخہ کے اجزاء خرید کرلایا، چولہا بنایا، دیگچی لی، آگ جلائی اب اگر کوئی اس کو بدعت کہے کی طبیب کی تجویز پر زیادتی کی تو کیا یہ کہنا صحیح ہوگا؟ اسی طرح دین کے متعلق کسی چیز کی ایجاد کی دو قسمیں ہیں ایک احداث فی الدین اور ایک احداث للدین اول بدعت ہے اور دوسری قسم چونکہ کسی مامور بہ کی تحصیل و تکمیل کی تدبیر ہے خود مقصود بالذات نہیں لہٰذا بدعت نہیں، سو طریق (تصوف) میں جو ایسی چیزیں ہیں یہ سب تدابیر کے درجہ میں ہیں، سو اگر طبیب جسمانی کی تدابیر کو بدعت کہا جائے تو یہ بھی بدعت کہلائی جاسکتی ہے ورنہ نہیں ۔[۱]

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت ایک صاحب نے مجدد صاحب کا مکتوب نقل کیا تھا کہ مجدد صاحب نے نماز میں تلفظ بالنیۃ کو بدعت کہا ہے، فرمایا کہ یہ غلبہ ہے ذوق سنت کا اس غلبہ میں بعض نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ ڈھیلا استنجے کے لئے لینا چونکہ منقول ہے (لہٰذا) یہ سنت ہے اور بنائے مدرسہ ورباط اور خانقاہ چونکہ منقول نہیں (لہٰذا) سنت نہیں اس لئے استنجے کے لئے ڈھیلا لینا بناء مدرسہ اور خانقاہ سے افضل ہے یعنی من وجہ نہ کہ کل وجوہ یعنی باعتبار دینی نفع کے یہ بناء (یعنی مدرسے اور خانقاہ بنانا) ہی افضل ہے، رہا تلفظ بالنیۃ سو بعض محل میں تو منقول بھی ہے جیسے حج میں، اشتراک علت سے نماز میں بھی علماء نے جائز کہا ہے جس کو انہوں نے قوت اجتہادیہ سے متعدی کیا ہے اور مجتہدین میں اوروں سے یہی چیز زیادہ تھی یعنی فہم ۔[۲]

بدعت کی حقیقت اور احداث للدین واحداث فی الدین کا فرق

بدعت کی حقیقت تو یہ ہے کہ اس کو دین سمجھ کر اختیار کرے اگر معالجہ سمجھ کر اختیار کرے تو بدعت کیسے ہوسکتا ہے؟ پس ایک احداث للدین ہے اور ایک احداث فی الدین ہے، احداث للدین معنیً سنت ہے، اور احداث فی الدین بدعت ہے ۔[۱]

[۱] ملفوظات حکیم الامت ج ۴ قسط ۲ ص ۱۵ ملفوظ نمبر ۲۲۳ [۲] ایضاً ج ۴ قسط ۱ ص ۷ ملفوظ نمبر ۲ الافاضات ۲/۳۰۸

(ایک صاحب نے جاکر) اعتراض کے طور پر لکھا کہ تم نے جو اوقات کا انضباط کیا ہے، خیر القرون میں یہ انضباط نہ تھا اس لئے یہ سب بدعت ہے۔

اگر بدعت کے یہ معنی ہیں جو ان حضرات نے سمجھے ہیں کہ جو چیز خیر القرون میں نہ ہو تو بدعت ہے، تو خیر القرون میں تو ان کا بھی وجود نہ تھا پس یہ بھی مجسم بدعت ہوئے ان بزرگ کو بدعت کی تعریف بھی معلوم نہیں، یہ انضباط کسی کے اعتقاد میں عبادت تو نہیں اس لئے ان کا خیر القرون میں نہ ہونا، اور اب ہونا بدعت کو مستلزم نہیں۔[۱]

من حیث العبادہ و من حیث الانتظام کا فرق

امورِ انتظامیہ تبدّل زمانہ سے بدلتے رہتے ہیں، جیسے پہلے زمانہ میں انتظامِ اوقات گھڑی گھنٹہ پر نہ تھا، اور آج کل گھڑی گھنٹے پر مدار ہے، پہلے سفر کا مدار گھوڑے بیل اونٹ پر تھا، آج کل ریل، موٹر، ہوائی جہاز وغیرہ رائج ہوگئے ہیں یہ سب امورِ انتظامیہ ہیں، جن میں تغیر تبدل حسب تبدلِ زمانہ (یعنی زمانہ کے بدلنے سے) ہوسکتا ہے، ان کو بدعت نہ کہا جائے گا، بدعت کہتے ہیں مقاصد شرعیہ کے بدلنے کو کہ غیر مقصود کو مقصود بنادے یا مقصود کو غیر مقصود بنادے، اور جو امور مقاصد شرعیہ سے نہیں ان میں ایسا تغیر کہ ایک کی جگہ دوسرے شئی کو اختیار کیا جائے اور کسی کو مقصود نہ سمجھا جائے جائز ہے خوب سمجھ لو۔[۲]

(کسی عمل کے) خیر القرون میں ہونے کی ضرورت اس وقت ہے جب کہ اس فعل کو من حیث العبادت کیا جائے اور اگر من حیث الانتظام کیا جائے وہ بدعت نہیں، ایک حدیث حیاۃ المسلمین میں شمائل ترمذی سے درج کی گئی ہے اس سے نقلاً بھی معمول نبوی کا انتظام معلوم ہوتا ہے یہ حدیث روح ہشتم میں ہے۔[۳]

(اور وہ حدیث یہ ہے)

حضرت حسین اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول

---

[۱] الافاضات ۱۲۵/۲ [۲] الارتیاب والاغتیاب ملحقہ اصلاح اعمال ص ۵۲۶ [۳] الافاضات ۱۳۴/۱

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے مکان پر تشریف لے جاتے تو مکان میں رہنے کے وقت کو تین حصوں پر تقسیم فرماتے، ایک حصہ اللہ عزوجل (کی عبادت) کے لیے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں (کے حقوق ادا کرنے) کے لیے اور ایک حصہ اپنی ذات خاص کے لیے، پھر اپنے خاص حصہ کو اپنے اور لوگوں کے درمیان اس طرح پر تقسیم فرماتے کہ اس حصہ (کے برکات) کو اپنے خاص اصحاب کے ذریعہ سے عام لوگوں تک پہنچاتے (یعنی اس حصہ میں خاص حضرات کو استفادہ کے لیے اجازت تھی پھر وہ عام لوگوں تک ان علوم کو پہنچاتے)۔[۱]

ما انا علیہ واصحابی کا مطلب

فرمایا: "ما" کے تحت دو قسم کے امور داخل ہیں ایک فعلی یعنی جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ کا تعامل رہا، اور ایک قولی یعنی جس پر آپ کا عمل تو ثابت نہیں لیکن ان کی اجازت صراحۃً آپ نے دی ہے یا کسی کلمہ کے تحت میں داخل ہے بشرطیکہ کوئی شرعی دلیل حرمت کی موجود نہ ہو، پس اس اصل پر ہندوستانی جوتہ تو اجازت کے تحت میں آسکتا ہے، بخلاف انگریزی جوتہ کے کہ اس میں تشبہ بالکفار حرمت کی علامت موجود ہے۔[۲]

من أحدث فی أمرنا هذا ما لیس منه فهو ردٌّ کی تشریح اور وسائل ومقاصد کی تفصیل

مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے فرمایا کہ من أحدث فی أمرنا هذا ما لیس منه فهو رد (اس) حدیث میں جس چیز کی ممانعت فرمائی ہے وہ احداث فی الدین ہے، لیکن دین کے احکام کو بروئے کار لانے کے لئے جن ذرائع ووسائل کی ضرورت پیش آئے، اس کا قرآن وحدیث میں منصوص ہونا ضروری نہیں وہ ہر زمانہ

[۱] شمائل ترمذی، حیوٰۃ المسلمین ص: ۵۴ روح ہشتم [۲] انفاس عیسی ص ۳۶۵ ج ۱

میں ہر کام کی مناسبت سے اختیار کئے جا سکتے ہیں جیسے اس زمانہ میں حج کے لئے ہوائی جہاز اور جہاد کے لئے ٹینک اور بم وغیرہ کا استعمال ہے کہ اس کو احداث فی الدین نہیں کہہ سکتے بلکہ احداث للدین کہا جائے گا، وہ جائز ہے۔

اسی طرح جمعیت خاطر اور قطع وساوس کے لئے ذکر میں جہر یا اشغال صوفیہ میں سے کوئی شغل اختیار کرنا بھی احداث فی الدین نہیں بلکہ احداث للدین ہے۔

کیونکہ عام احادیث سے ذکر اللہ میں جہر کی ممانعت مستفاد ہوتی ہے، اور امام اعظم ابوحنیفہ کا مسلک بھی یہی ہے ہمارے بزرگوں میں سب سے بڑے فقیہ اور محتاط بزرگ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ جو ہمارے بزرگوں میں سب سے بڑے فقیہ اور محتاط تھے، ان کی تحقیق یہ ہے کہ ذکر اللہ میں جہر کوئی شخص افضل یا زیادتی ثواب کا موجب سمجھ کر کرے تو بدعت ہے، ہاں جمعیت خاطر اور قطع وساوس کی ایک تدبیر وعلاج کی حیثیت سے کرے تو مضائقہ نہیں، اس کی مثال بعینہ یہ ہے کہ زکام میں گل بنفشہ پکا کر پینے کو اگر کوئی شخص عبادت اور ثواب سمجھنے لگے تو یہ بھی بدعت ہو جائے گا (کیونکہ احداث فی الدین ہوگا) اور علاج وتدبیر کے لئے کرے تو بدعت سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔[1]

صوفیاء کے مجوزہ اذکار واشغال بدعت کیوں نہیں؟

صوفیائے کرام جو تدابیر سالکین طریق کے لیے تجویز کرتے ہیں وہ احکام نہیں، جن کے نصوص قرآن وحدیث سے ثبوت تلاش کرنے کی ضرورت ہو بلکہ ایک انتظام اور معالجہ ہے اصلاح نفس کا اسی لیے وہ ہر شخص کے لیے اس کی طبیعت اور حالت کے مناسب جدا جدا ہوتا ہے، مثلاً کبر کا حرام ہونا اور اس کا ازالہ فرض ہونا یہ تو احکام ہیں، جو قرآن وسنت میں منصوص ہیں، اب ازالۂ کبر کے لیے مشائخ طریق مختلف قسم کی تدبیریں ہر ایک کے حال کے مناسب تجویز فرماتے ہیں کسی کو کہتے ہیں کہ تم نمازیوں کی جوتیاں سیدھی کیا کرو، کسی کو کہتے ہیں کہ اپنی نالائقی کا اعلان کیا کرو۔

---

[1] مجالس حکیم الامت ص ۸۴

یہ محض انتظامی تدبیریں اور معالجہ ہے اس کے لیے ضروری نہیں کہ کسی نص کتاب وسنت میں وارد ہو، اگر کوئی نص شرعی بیان بھی کردی جائے تو وہ محض تبرع ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے لیے تو اصول شرعیہ اور تعامل سلف سے ثبوت ضروری ہے جو چیز قرآن وسنت اور تعامل صحابہ وتابعین سے ثابت نہ ہو، احکام میں اس کا اختیار کرنا بدعت کہلاتا ہے، لیکن احکام شرعیہ پر عمل کرنے سے جو طبعی موانع انسان کو پیش آتے ہیں، ان موانع کے ازالہ کے لیے جو تدبیریں کی جائیں وہ ایک معالجہ ہے ان تدبیروں کا قرآن وسنت سے ثابت ہونا ضروری نہیں جس طرح جسمانی معالجہ کا حال ہے کہ مریض کے لیے جو کوئی حکیم یا ڈاکٹر کوئی دواء، پرہیز، غذا وغیرہ مخصوص کردیتا ہے کوئی یہ پوچھے کہ یہ کس آیت یا حدیث سے ثابت ہے کہ یہی دواء استعمال کی جائے، ظاہر ہے کہ یہ سوال بے جا اور ناواقفیت پر مبنی ہے، قرآن وسنت سے اس چیز کا حلال ہونا ثابت ہو یہ تو ضروری ہے آگے جتنی قیدیں، شرطیں کوئی ڈاکٹر حکیم لگاتا ہے اس کی پابندی کسی آیت وحدیث سے ثابت ہونا ضروری نہیں، اس کا مدار تجربہ پر ہے۔

صوفیاء کے مجوزہ اذکار واشغال کب بدعت ہوجائیں گے؟

ہاں ایک بات یاد رکھنے کی ہے کہ اگر کوئی شخص حکیم ڈاکٹر کی بتائی ہوئی تدبیر اور اس کی لگائی ہوئی قید وشرط کو عبادت سمجھ کر کرے تو یہی بدعت ہوجائے گی، معالجہ نفس کا ضروری ہونا تو قرآن وسنت اور تعامل صحابہؓ وتابعین سے ثابت ہے وہ عبادت اور ثواب ہے لیکن اس کی کسی خاص صورت کو عبادت وثواب کا مدار قرار دینا کہ جو نہ کرے اس کو برا سمجھے، یہ اس کو بدعت کی حد میں داخل کردیتا ہے، خوب سمجھ لیا جائے[1]

---

[1] مجالس حکیم الامت ص: ۱۹۳

صوفیاء کے مجوزہ اذکار واشغال کو عبادت مقصودہ سمجھنا بدعت ہے

عبادت لغیرہ کی حقیقت

اذکار اشغال اور تدابیر صوفیاء کو عبادت مقصودہ سمجھنا بدعت ہے لیکن ثواب ان میں بھی ملتا ہے، ان تدابیر کو خود بلا واسطہ قرب میں دخل نہیں ہاں بواسطہ قرب کے اسباب ہیں سوان کو عبادت مقصودہ سمجھنا بے شک بدعت ہے اور جو معالجہ سمجھ کر کرے وہ بدعت کیسے ہوسکتا ہے اس کی مثال مسہل کی سی ہے دیکھو اس میں طبیب چلنے پھرنے، بولنے، سونے، کھانے، پینے کی ممانعت کر دیتا ہے تو کیا ان تدابیر طبیہ کو کوئی بدعت کہہ سکتا ہے؟ ایسے ہی طریق میں بھی ان مجاہدات کا درجہ تدابیر ہی کا ہے مثلاً تقلیل الطعام، تقلیل الکلام، تقلیل المنام، تدابیر طبّیہ میں اور ان مجاہدات میں فرق کیا ہے۔

اور میں توسع کر کے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ صاحب مجاہدہ کو جو تدابیر ہی کے درجہ میں لگا ہوا ہے گو وہ تدابیر فی نفسہ موجب اجر نہیں لیکن اس کی نیت پر وہی عبادت کا ثواب عطا فرماویں گے اس لیے کہ گو وہ عبادت نہیں مگر عبادت کا مقدمہ تو ہے اور وہ عبادت کے کامل کرنے کی نیت سے اس میں لگا ہوا ہے تو عبادت لغیرہ تو ہوئیں اور اس پر بھی ثواب ملنا معلوم ہے۔[1]

غلو فی الدین کی ممانعت

دین شریعت میں غلو کرنے کی بھی اجازت نہیں چنانچہ ارشاد ہے یَـآ اَھْلَ الْکِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ اور ارشاد ہے لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَا أَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ ،اور دیکھئے حدیث میں ہے کہ تین شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دولت خانہ پر حاضر ہوئے اور بعض ازواج مطہرات سے حضور کے معمولات دریافت کئے اور جب

---

[1] الافاضات ۲/۴۱۰

انہیں بتلائے گئے تو انہوں نے اس کو کم سمجھا اور کہا کہ ہم اپنے کو حضور پر کیسے قیاس کر سکتے ہیں حضور کے تو اگلے پچھلے سب زلات (لغزشیں) معاف ہو چکے ہیں، ہمیں یہ بات کب نصیب ہے اس لئے ہم کو بہت زیادہ مجاہدہ کی ضرورت ہے۔

پس ایک نے کہا کہ میں نکاح ہی نہ کروں گا، ایک نے کہا کہ میں اتنی عبادت کروں گا کہ سوؤں گا نہیں، ایک نے کہا کہ میں ہمیشہ روزہ ہی سے رہوں گا افطار نہ کروں گا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مکان پر تشریف لائے تو آپ کو ان تینوں کی باتیں معلوم ہوئیں آپ کو ناگوار ہوا اور فرمایا یاد رکھو! میں سوتا بھی ہوں جاگتا بھی ہوں نکاح بھی کرتا ہوں کھاتا بھی ہوں روزہ بھی رکھتا ہوں، خوب سمجھ لو! یہ میرا طریقہ ہے اور جو شخص میرے طریقے کو چھوڑے گا اس سے مجھے کوئی تعلق نہیں۔

دیکھئے! ان لوگوں پر آپ نے **غلو فی الدِّین** کی وجہ سے کتنا بڑا تشدد فرمایا کہ ایسے شخص کا مجھ سے کوئی علاقہ نہیں۔

ایسا ہی ایک اور واقعہ ہے کہ ایک دفعہ مسجد میں تشریف لائے دیکھا کہ دو ستونوں کے درمیان میں ایک رسی بندھی ہے آپ نے دریافت کیا کہ یہ رسی کیسی ہے صحابہ نے عرض کیا رسی زینب نے باندھی ہے، جس وقت ان کو نوافل پڑھتے پڑھتے نیند ستاتی ہے تو کسل (سستی اور نیند) ختم کرنے کے لئے اس پر سہارا لگالیتی ہیں آپ نے یہ سن کر فوراً اس کو توڑ ڈالا اور فرمایا کہ نفس پر اتنا تشدد نہ کرنا چاہئے اور فرمایا کہ جب نیند آئے سو رہو، جب کسل رفع ہو جائے پھر مشغول ہو جاؤ۔

شریعت تو یہ ہے، ان آیتوں اور احادیث کو فقہاء نے خوب سمجھا ہے ان کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تقوی طہارت مت کرو، بلکہ تقوی طہارت میں تو خوب کوشش کرو مگر حد سے آگے مت بڑھو۔[1]

---

[1] التبلیغ احکام المال ۱۰/۶۹ ج، وص ۷۰

جوامر شریعت میں قابل رعایت وقابل اہتمام نہ ہو دینی حیثیت سے اس کی رعایت اور اہتمام کرنا بدعت اور غلو فی الدین ہے

بعض اوقات اخلاص میں غلطی سے غلو اور افراط ہو جاتا ہے یعنی قصد تو ہوتا ہے زیادہ اطاعت کا مگر وہ اطاعت بنظر غائر حد شریعت وسنت سے متجاوز ہوتی ہے اس کو بدعت کہتے ہیں، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن سلام وغیرہ جو پہلے علماء یہود سے تھے اور اس مذہب میں ہفتہ (سنیچر) کا روز معظم تھا، اور اونٹ کا گوشت حرام تھا، ان صاحبوں کو اسلام (قبول کرنے) کے بعد یہ خیال ہوا کہ شریعت موسوی میں ہفتہ کی تعظیم واجب تھی اور شریعت محمدیہ میں اس کی بے تعظیمی واجب نہیں، اسی طرح شریعت موسویہ میں اونٹ کا گوشت کھانا حرام تھا اور شریعت محمدیہ میں اس کا کھانا فرض نہیں، سو اگر ہم بدستور ہفتہ (شنبہ) کی تعظیم کرتے رہیں اور اونٹ کا گوشت باوجود حلال اعتقاد رکھنے کے صرف عملاً ترک کر دیں، تو شریعت موسویہ کی بھی رعایت ہو جاوے اور شریعت محمدیہ کے بھی خلاف نہ ہو، اور اس میں خدا تعالیٰ کی زیادہ اطاعت اور دین کی زیادہ رعایت معلوم ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اس خیال کی اصلاح آیت آئندہ (یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ) میں کس قدر اہتمام سے فرماتے ہیں، جس کا حاصل یہ ہے کہ اسلام کامل فرض ہے اور اس کا کامل ہونا جب ہے کہ جوامر اسلام میں قابل رعایت نہ ہو اس کی رعایت دین ہونے کی حیثیت سے نہ کی جائے، اور ایسے امر کو دین سمجھنا یہ ایک شیطانی لغزش ہے اور بہ نسبت ظاہری معاصی کے اس کے اشد ہونے کے سبب یہ عذاب کا زیادہ مظنہ ہے۔[1]

[1] بیان القرآن سورۂ بقرہ پ:۲، ص:۱۱۷

غیر لازم کو لازم سمجھنا اور مستحب کو ضروری سمجھنا بھی بدعت ہے

مروجہ بیعت بدعت ہے یا نہیں؟

صورت بیعت کو لوگوں نے حد سے زیادہ ضروری سمجھ رکھا ہے یہ سب پیرزادوں نے اپنے کھانے کمانے کے لیے لوگوں کے ذہنوں میں بٹھا رکھا ہے کہ بدون ہاتھ دیئے نفع ہی نہیں ہوتا حالانکہ ہاتھ میں ہاتھ دینے کو نفع میں مطلق دخل نہیں، چنانچہ میں نے جو بیعت کرنا قریب قریب ترک ہی کر دیا ہے تو اس کی یہ بھی ایک مصلحت ہے کہ لوگوں نے جو اس کے متعلق عقیدہ میں غلو کر رکھا ہے اس کی اصلاح ہو، کیونکہ جو چیز ایسی ضروری نہ ہو اس کو ضروری سمجھنا اور اس کی حد سے آگے اس کو بڑھانا یہ بھی بدعت ہے۔[۱]

اگر میں یہ کہوں کہ بیعت تو کرلوں گا لیکن تعلیم کچھ نہ کروں گا تو ہزاروں مرید ہونے کے لیے تیار ہیں اور اگر یہ کہتا ہوں کہ بھائی بیعت تو ابھی کرتا نہیں لیکن تعلیم دینے کے لیے تیار ہوں اور نفع میں ذرہ برابر کمی نہ ہونے کا یقین دلاتا ہوں لیکن اس کو کوئی قبول نہیں کرتا دیکھئے جو چیز دراصل ضروری ہے یعنی تعلیم اس کو تو ضروری نہیں سمجھا جاتا اور جو چیز کچھ بھی ضروری نہیں یعنی بیعت اس کو اتنا ضروری سمجھتے ہیں، پھر بدعت اور کس کو کہتے ہیں، اہل حق اور بدعات کو تو منع کرتے ہیں لیکن اس طرف ان کا بھی خیال نہیں گیا۔[۲]

جب بیعت شریعت سے ضروری نہیں تو اس پر اصرار کرنا اور اس کو ضروری سمجھنا بھی بدعت ہے اور یہ میرا تجربہ ہے اور میں تو کوئی چیز نہیں اکابر محققین کے قول کو سمجھئے یہ بات یقیناً ثابت ہوگئی ہے کہ بیعت کوئی ضروری چیز موقوف علیہ نفع کی نہیں پھر اس کو ضروری یا مہتم بالشان سمجھنا بدعت ہے۔[۳]

---

[۱] حسن العزیز ۱/۴۰و۴۶ [۲] حسن العزیز ۱/۱۱۱ [۳] حسن العزیز ۱/۱۶۷

جو لوگ متبع سنت ہیں اور اپنی ہی جماعت کے ہیں ان کے یہاں بھی بس یہی دو چار چیزیں بدعت ہیں جیسے مولد کا قیام، عرس، تیجا، دسواں، اس کے علاوہ جو اور چیزیں بدعت کی تھیں انہیں وہ بھی بدعت نہیں سمجھتے، چاہے وہ بدعت ہونے میں ان سے بھی اشد ہوں، مثلاً بیعت ہی کو دیکھئے جس ہیئت اور جس عقیدہ سے آج کل لوگ اس کو ضروری سمجھتے ہیں وہ بالکل بدعت اور غلط عقیدہ ہے، لیکن کسی سے کہیں تو سہی، اپنی ہی جماعت کے لوگ مخالفت پر آمادہ ہو جائیں، ایسے ہی ایک دوسری غلطی ہے کہ ذکر کو اصلاح کیلئے کافی سمجھتے ہیں [۱]

کیا بیعت کو بالکل موقوف کر دینا چاہئے؟

انہوں نے عرض کیا کہ جب بیعت بدعت ہے تو اس کو قطعاً ترک کر دینا چاہئے فرمایا کہ بیعت بدعت نہیں بیعت کو ضروی سمجھنا بدعت ہے، میں نے یہ نہیں کہا کہ بیعت بدعت ہے میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ بیعت کو ضروری سمجھنا بدعت ہے۔

فرمایا: میں مستحب کو بدعت نہیں کہتا اس کو ضروری سمجھنے کو بدعت کہتا ہوں اگر مستحب کو کوئی واجب سمجھ جاوے تو کیا یہ بدعت نہیں ہے، بیعت کو لازم اور ضروری سمجھا جاتا ہے اور لازم، ضروری، واجب کے ایک ہی معنی ہیں بس یوں کہنا چاہئے کہ بیعت سنت مستحبہ غیر ضروریہ ہے اگر کوئی فعل مستحب ہے مگر اس کو ضروری سمجھنے لگیں تو یہ بدعت ہے، ہم بیعت کے استحباب کا تو انکار نہیں کرتے۔

اب سنئے دوسرا قاعدہ فقہاء نے لکھا ہے کہ مستحب فعل سے اگر فساد ہو جائے عقیدہ میں تو اس مستحب کو چھوڑ دینا ضروری ہے اب اس تقریر کے بعد بیعت کو چھوڑنا ضروری ثابت ہوا۔

(اور ایک تیسرا قاعدہ بھی سنئے) محض قولی اصلاح کافی نہیں عملی اصلاح کی

---

[۱] افاضات الیومیہ ص ۱۳۰ ج دہم

ضرورت ہے چونکہ فساد عملی ہے اس لیے اصلاح بھی عملی ہونی چاہئے۔

بیعت میں فساد عملی ہے اس کے لیے بھی اصلاح عملی کی ضرورت ہے اور عملی اصلاح کیا ہے؟ یہی کہ اس بیعت کے قصہ کو کم کیا جاوے۔

اصل قانون تو یہ ہے لیکن ہم نے محض عوام کی رعایت سے بیعت کرنا چھوڑا نہیں ہے (اور آج کل اسی میں خیر ہے) بلکہ یہ کیا ہے کہ کسی کو کرلیا کسی کو نہ کیا تا کہ معلوم ہوجاوے کہ کرنا بھی جائز ہے اور نہ کرنا بھی جائز، یہ سب پیروں کو چاہئے کہ بیعت کا سلسلہ کم کردیں تا کہ یہ غلط عقیدہ لوگوں کے دلوں سے نکلے کہ بدون بیعت کے کچھ نفع ہی نہیں ہوسکتا۔[۱]

شریعت نے جس امر کا اہتمام نہیں کیا اس کو اہتمام سے کرنا بھی داخل بدعت ہے

حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن ابی العاص کسی ختنہ میں بلائے گئے آپ نے انکار فرمایا کسی نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم لوگ ختنہ میں نہیں جاتے تھے، اور نہ اس کے لئے بلائے جاتے تھے، روایت کیا اس کو احمد نے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جس کام کے لئے لوگوں کو بلانا سنت سے ثابت نہیں اس کے لئے بلانے کو صحابی نے ناپسند فرمایا اور جانے سے انکار کیا۔

اور راز اس میں یہ ہے کہ بلانا دلیل ہے اس امر کے اہتمام کی تو شریعت نے جس امر کا اہتمام نہیں کیا اس کا اہتمام کرنا دین میں ایجاد کرنا ہے اسی وجہ سے حضرت ابن عمر نے جب لوگوں کو مسجد میں چاشت کی نماز کے لئے جمع دیکھا تو برائے انکار اس کو بدعت فرمایا اسی بناء پر فقہاء نے جماعت نافلہ کو مکروہ فرمایا ہے۔[۲]

---

[۱] حسن العزیز ۱/۱۷۶ تا ۱۷۸ [۲] اصلاح الرسوم

امر مندوب پر اصرار کرنا یا اپنی طرف سے تخصیص و تعیین کرنا بھی مذموم اور داخل بدعت ہے

کسی امر غیر ضروری کو اپنے عقیدہ میں ضروری اور مؤکد سمجھ لینا یا عمل میں اس کی پابندی اصرار کے ساتھ اس طرح کرنا کہ فرائض وواجبات کے مثل یا زیادہ اس کا اہتمام ہو اور اس کے ترک کو مذموم اور تارک کو قابل ملامت وشناعت جانتا ہو، یہ دونوں امر مذموم ہیں کیونکہ اس میں حکم شرع کو توڑ دینا ہے اور تقیید وتعیین و تخصیص والتزام وتحدید وغیرہ اس قاعدہ کے اور مسئلہ کے عنوانات وتعبیرات ہیں۔

اللہ تعالی نے فرمایا کہ جو شخص تجاوز کرے گا اللہ تعالی شانہ کی حدوں سے پس ایسے لوگ ظالم ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں ہر شخص کو لازم ہے کہ اپنی نماز میں شیطان کا حصہ مقرر نہ کرے وہ یہ کہ نماز کے بعد داہنی طرف سے پھرنے کو ضروری سمجھنے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بسا اوقات بائیں جانب سے پھرتے دیکھا ہے۔ (بخاری ومسلم)

طیبی شارح مشکوۃ نے کہا ہے کہ اس حدیث سے یہ بات نکلتی ہے کہ جو شخص کسی امر مستحب پر اصرار کرے اور اس کو عزیمت اور ضروری قرار دے لے اور کبھی رخصت پر یعنی اس کی دوسری شق مقابل پر عمل نہ کرے تو ایسے شخص سے شیطان اپنا حصہ گمراہ کرنے کا حاصل کر لیتا ہے، پھر ایسے شخص کا تو کیا کہنا جو کسی بدعت یا امر منکر یعنی خلاف شرع عقیدہ یا عمل پر اصرار کرتا ہو۔

صاحب مجمع نے فرمایا ہے کہ اس حدیث سے یہ بات نکلتی ہے کہ امر مندوب بھی مکروہ ہوتا ہے جب یہ اندیشہ ہو کہ یہ اپنے رتبہ سے بڑھ جائے گا، اسی بناء پر فقہاء

حنفیہ نے نمازوں میں سورت مقرر فرمانے کو مکروہ فرمایا ہے خواہ اعتقاداً پابندی ہو یا عملاً، فتح القدیر نے اس تعمیم کی تصریح کر دی ہے۔ کیا یہ بدعت نہیں کہ غیر واجب کو واجب سمجھا جاتا ہے کیا یہ بدعت کی تعریف میں داخل نہیں؟[۱]

مستحب کیسے بدعت بن جاتا ہے؟

میں مستحب کو بدعت نہیں کہتا اس کو ضروری سمجھنے کو بدعت کہتا ہوں، اگر مستحب کو کوئی واجب سمجھ جائے تو کیا یہ بدعت نہیں ہے اور لازم، ضروری، واجب کے ایک ہی معنی ہیں، غیر لازم کو لازم سمجھنا بدعت ضلالت ہے اور اس کے تارک یا مانع پر ملامت کرنا اس کے بدعت ہونے کو اور زیادہ مؤکد کر دیتا ہے۔[۲]

شیرینی کو لازم سمجھ کر بانٹنا یہ بھی بدعت ہے فقہاء نے لکھا ہے کہ مستحب فعل سے اگر عقیدہ میں فساد ہو جائے تو اس مستحب کو چھوڑ دینا ضروری ہے۔[۳]

بے موقع و بے محل سلام و مصافحہ کرنا بھی بدعت ہے

قاعدہ کلیہ ہے کہ عبادات میں شارع علیہ السلام نے جو ہیئت اور کیفیت متعین فرمادی ہے اس میں تغیر وتبدل کرنا جائز نہیں اور مصافحہ چونکہ سنت ہے اس لیے عبادات میں سے ہے تو قاعدہ مذکورہ کے مطابق اس میں ہیئت وکیفیت منقولہ سے تجاوز (یعنی جو ہیئت وکیفیت منقول ہے اس سے آگے بڑھنا) جائز نہ ہوگا، اور شارع علیہ السلام سے صرف پہلی ملاقات کے وقت بالاتفاق یا رخصتی کے وقت بھی اختلاف کے ساتھ منقول ہے اب اس کے لیے ان دو وقتوں کے سوا اور کوئی موقع تجویز کرنا تغییر عبادات (یعنی عبادت کو بدلنا) ہے جو ممنوع ہے، لہٰذا عیدین کے بعد مصافحہ کرنا یا پنجگانہ نمازوں کے بعد مکروہ اور بدعت ہے، شامی (باب الاستبراء) میں اس کی تصریح موجود ہے۔[۴]

نماز کے بعد کا مصافحہ بدعت ہے۔ (الافاضات الیومیہ ۱/۲۹۸)

---

[۱] ، اصلاح الرسوم ص: ۱۱۰ [۲] حسن العزیز ۵/۶۷۶ [۳] امداد الفتاوی ۵/۲۴۰ و ۴/۳۰۵ [۴] امداد الفتاوی ۱/۷۰۸

ایک مولوی صاحب کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ بدعت نہایت ہی مذموم چیز ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو ایک عجیب جواب دیا تھا، اس شخص کو چھینک آئی بجائے الحمدللہ کے اس نے کہا السلام علیکم، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تجھے بھی سلام تیری ماں کو بھی سلام، اس نے برا مانا۔ (ابوداؤد شریف)

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ) مقصود تعلیم دینا تھا کہ بے محل شرعی سلام کرنا ایسا ہی برا ہے جیسا کہ تمہارے سلام کے جواب میں ماں کو شامل کر لینا بے محل ہونے کی وجہ سے برا سمجھا گیا[1]۔

ختم خواجگان اگر اعتیاداً والتزاماً ہو تو وہ بھی بدعت ہے

سوال (۶۰۷) ختم خواجگان کا (جو صوفیوں کا ایک طریقہ ہے قضائے حاجات دینی و جائز حاجات دنیاوی کے لئے) پڑھنا مسجد میں جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: باجرت ناجائز ہے، اور بلا اجرت اتفاقاً جائز، اور اعتیاداً ناجائز، یہ تفصیل حاجات دنیویہ کے متعلق ہے، اور حاجات دینیہ میں مثال کی ضرورت ہے۔

سوال: کسی شخص واحد کی دعا کے لئے اس عمل کو یعنی ختم خواجگان کو مسجد میں پڑھنا دنیاوی حاجات کے لئے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: وہی بالائی تفصیل ہے۔

سوال: جائز دنیاوی ضروریات کے لئے مسجد میں دعا کرنا کیسا ہے؟ جائز یا ناجائز؟

جواب: جائز، کیونکہ دعاء عبادت ہے اگرچہ دنیائے مباح ہی کے لئے ہو۔

سوال: سال کے اکثر حصوں میں بزرگوں کی ارواح کے ایصالِ ثواب کے لئے لوگوں کو جمع کر کے بلا کسی خاص انتظام واوقات متعینہ کے قرآن پڑھا جاوے تو جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو اپنے دوست واحباب کو شمولیت کے لئے کہنا کیسا ہے؟

جواب: یہ تداعی ہے غیر مقصود کے لئے جو بدعت اور مکروہ ہے[2]۔

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ص ۱۴۱ ج ۲ قسط ۴ ملفوظ نمبر ۷۹۴ [2] امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۶۰۶

ختم بخاری بدعت کیوں نہیں؟

فرمایا کہ اہل دیو بند پر ختم بخاری (جس میں بخاری شریف کے تیسوں اجزاء کی تلاوت وقرأت ہوتی ہے، پھر دعا کی جاتی ہے اس) کے متعلق لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ لوگ خودتو ختم تہالیل (یعنی ایصال ثواب کے لئے کلمہ طیبہ پڑھنے) کومنع کرتے ہیں اور کبھی کبھی خوداس کے مرتکب ہوتے ہیں، میں کہتاہوں کہ ختم بخاری حصولِ ثواب کے لئے پڑھ کر کبھی اس پر نذرانہ نہیں لیاجاتا (یعنی عبادت کے طور پر ثواب کی غرض سے اس کو نہیں پڑھاجاتا) بلکہ شفاء مریض کے لئے ،یامقدمۂ حق میں غلبہ حاصل کرنے کے لئے (بطور رقیہ کے) پڑھا جاتا ہے ،اور مقاصد دنیوی پر اجرت لینا جائز ہے (جیسا کہ حدیث پاک میں آیاہے، کیونکہ یہ عبادت نہیں، پھراس میں کیااشکال؟)[۱] (اس کا حاشیہ صفحہ ۲۹۴ میں دیکھئے)

تخصیص اعتقادی وعملی

اصل میں تخصیص اعتقادی ناجائز ہے اور تخصیص عملی بوجہ تشبہ کے ناجائز ہے، مگر تخصیص اعتقادی کے برابر نہیں، تو اگر کوئی شخص محض تخصیص عملی میں مبتلا ہو اور اس کا اعتقاد درست ہو اس سے الجھنا نہیں چاہئے ،اور جو دونوں میں مبتلا ہو اس کے اعتقاد کی اصلاح کرنا چاہئے ، پر مولود خواں سے فوراً بدگمان نہ ہونا چاہئے ممکن ہے کہ اس کا اعتقاد درست ہو اور محبت رسول کی وجہ سے تخصیص عملی میں مبتلا ہو جس میں کسی قدر معذور ہو، اس لئے اہل مولود کو مطلقاً برا سمجھنا اچھا نہیں۔

اگرکسی ایسے مولد میں پھنس جائے جہاں قیام ہوتا ہو تو یہ اس مجلس میں مجمع کی مخالفت نہ کریں بلکہ قیام کرلیا کریں کیونکہ ایسے مجمع میں ایک دو کا قیام نہ کرنا موجب فساد ہے ہاں جہاں ہر طرح اپنا اختیار ہو وہاں تمام قیود کو حذف کردیا جائے ایسے موقع میں خاموش رہنا گناہ ہے[۲]

---

[۱] ملفوظات مقالات حکمت ومجادلات معدلت ص ۲۹۴ [۲] انفاس عیسیٰ ص ۳۵۹

فصل ا

سنت کی تعریف اور اس کے اقسام

سنت مطلقہ وہ ہے جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور عبادت کیا ہے ورنہ سنن زوائد سے ہوگا مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بال رکھنا بطور عادت کے ہے نہ کہ بطور عبادت کے اس لئے اولی ہونے میں تو شبہ نہیں مگر اس کے خلاف کو خلاف سنت نہ کہیں گے۔[۱]

سنت دو قسم است، سنت عبادت وسنت عادت، مطلق لفظ سنت بر قسم اول اطلاق کردہ می شود واستحقاق وعدۂ ثواب وترغیب براں ہمیں قسم منوط است، وقسم ثانی ہم خالی از برکت ودلیل محبت بودن نیست لیکن مقصود جزو دین نہ باشد واگر ایں قسم مخل امرے از مقاصد دین درحق شخصے شود اورا ازاں باز داشتہ شود۔[۲]

اتباعِ سنت کی اہمیت اور مقربین کو سنت عادت کے ترک پر تنبیہ

اتباعِ سنت کے معنی لوگ صرف نماز و روزہ میں اتباع کرنے کو سمجھتے ہیں، حالانکہ ہر شئی میں اتباعِ سنت (مطلوب) ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شئی کا طریقہ بتلایا ہے، جو شخص بعض چیزوں میں اتباع کرے اور بعض میں کوتاہی کرے اس کو اتباع کا جو ثمرہ ہے وہ نصیب نہ ہوگا، لوگوں کی معاشرت بہت ناقص ہوگئی ہے، بعض محققین نے اس کی ایک مثال فرمائی ہے کہ ایک کنویں میں پچاس ہاتھ رسّی لگتی ہو، اور کوئی اس میں چالیس ہاتھ رسّی ڈالے تو پانی نہیں نکل سکتا۔[۳]

فرمایا کہ مقربین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن عادیۃ کے ترک سے بھی تنبیہ کی جاتی ہے اور توبیخ ہوتی ہے، چنانچہ ایک شخص عُرفاء میں سے خلوت میں بیٹھے تھے اس

---

[۱] امداد الفتاوی ۴/۲۲۴ [۲] امداد الفتاوی ۴/۲۲۹ [۳] ملفوظات دعوات عبدیت ص ۱۳۹ ج ۱۹

حالت میں پیر پھیلا دیئے، فوراً عتاب ہوا کہ دربار سلاطین میں بھی پیر پھیلا کر بیٹھتے ہو، پھر انہوں نے تمام عمر پیر نہیں پھیلائے۔[۱]

سنت عادت وسنت عبادت کے حدود اور سنن عادیہ کا حکم

ایک صاحب نے استفسار کیا کہ بکریاں پالنا سنت ہے؟ فرمایا جی ہاں سنت ہے لیکن سنت عادیہ ہے سنت عبادت نہیں اور اصل مقصود سنت عبادت ہے، البتہ سنت عادیہ میں اگر منشاء اس کا محبت ہے تو اس میں ثواب اور برکت ہے، اس میں غلو یعنی سنت عبادت کا سا اہتمام اور معاملہ نہ کیا جائے، بعض اس کی تحقیق میں رات دن رہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عصا مبارک کتنا بڑا تھا اور عمامہ شریف کتنا بڑا تھا یوں کوئی عاشق ان باتوں کی تحقیق کرے وہ اور بات ہے اس کا منشاء تو محبت ہے باقی ان کے پیچھے پڑ کر اکثر لوگ ضروریات دین سے بے پرواہ ہو جاتے ہیں اور اسی کو کافی سمجھنے لگتے ہیں، سو اس میں اگر ایسا غلو ہو تو دین سے بیکار ہو جائے گا ہر شئے اپنے حد پر رہنا چاہئے۔

سنت عبادت میں یہ قانون ہے کہ اگر اس میں عوام کے لئے کسی مفسدہ کا احتمال غالب ہو تو مستحب کو چھوڑ دینا بھی واجب ہے، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول جمعہ کے روز فجر میں الم تنزیل اور سورۂ دہر پڑھنے کا تھا مگر حضرت امام بوحنیفہ نے اس کو مکروہ قرار دیا، اسی واسطہ تو کم فہم لوگوں نے حضرت امام صاحب پر مخالفِ سنت ہونے کا الزام لگایا ہے۔[۲]

سنتِ عادت کا شرعی حکم

میں کہتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (بجائے گیہوں کے) جَو عادۃً کھایا ہے یا عبادۃً؟ ظاہر ہے کہ عبادۃً نہیں کھایا، پھر عادۃ نبویہ کا اتباع شریعت میں واجب

---

[۱] ملفوظات مقالات حکمت ص ۲۴۷ [۲] الافاضات ۹/۹۸، اول

نہیں نہ ان کے ترک میں کوئی گناہ ہے، عادات میں مزاج وغیرہ کے لحاظ کرنے کا اختیار ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض عادات ایسی ہیں جن کی ہم برداشت نہیں کر سکتے، اس لئے شریعت نے عادت نبویہ کا اتباع واجب نہیں کیا، ہاں اگر کسی کو ہمت ہو، اور عادات پر عمل کرنا بھی نصیب ہو جائے تو اس کی فضیلت میں کوئی شک نہیں مگر اس کو دوسروں پر طعن کرنے کا بھی حق نہیں ہے۔[1]

سنت عادت وسنت عبادت کے قابل ترک اور ناجائز ہونے کا ضابطہ

سنن عادیہ (مثلاً) سادے کپڑے اور جو کی روٹی یا اس کی مثل جو سنن عادیہ میں سے ہیں اگر کہیں ان کی وجہ سے مقصود فوت ہونے لگتا ہے تو ان کو چھڑا دیا جاتا ہے کیونکہ سنن عادیہ کوئی مقصود نہیں ہیں۔

بلکہ بعض موقعہ پر سنن عبادت تک چھڑا دی جاتی ہیں اگر ان سے ضرر ہوتا ہو مثلاً یہ سنت ہے کہ تہجد کی آٹھ رکعت پڑھے اب اگر کسی کو نیند زیادہ آتی ہے اور وہ تہجد کے واسطے زیادہ دیر تک جاگا اور پھر ایسا سویا کہ صبح کی جماعت فوت ہوگئی تو اس سے کہا جائے گا کہ تم دو رکعت پڑھ کر جلد سو رہو تا کہ صبح کی جماعت نہ جائے اگر چہ آٹھ رکعت سنن عبادت میں سے ہیں، مگر جب اس سے بڑھ کر مقصود فوت ہوتا ہو تو اس کو چھڑا دیں گے۔

یہی وجہ ہے کہ اگر کسی شخص کی بابت اس کے مجموعی حالات سے ثابت ہو جائے کہ حج کے راستہ میں اس سے نماز کی پابندی نہ ہو سکے گی تو اس کو حج نفل سے منع کیا جاتا ہے، اگر کسی شخص کو ایک نماز کے بھی قضاء ہونے کا گمان غالب ہو تو اس کو حج

---

[1] ترجیح الآخرۃ ملحقہ التبلیغ ۲۰/۲۵۵،

نفل کرنا جائز نہیں جنہیں حج سے دینی ضرر ہوتا ہے کہ نفل کو تو ادا کرتے ہیں اور فرض کو چھوڑ بیٹھتے ہیں، سو ظاہر ہے کہ ایسوں کو حج سے قرب نہیں ہوتا بلکہ اور بُعد ہو جاتا ہے۔

(دوسری مثال) مثلاً ہم نے جو کی روٹی کھائی اور کھا کر پیٹ میں درد ہوا تو جو ہم کو محبت تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ محبت اس حالت میں باقی نہ رہے گی بلکہ وحشت ہوگی اور خطرہ (یعنی وسوسہ) آئے گا کہ اچھا سنت پر عمل کیا کہ پیٹ میں درد ہو گیا، آج متشدد دین ہی کی بدولت شریعت سے لوگوں کو نفرت ہو گئی، غرض یہ کہ سنن عادیہ ایسے شخص کے واسطے ناجائز ہیں جس کا نتیجہ یہ ہو کہ کوئی دینی ضرر پہنچ جائے۔[۱]

سنت عادت سے متعلق اہم مضمون

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہی کہ جب سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کدّو کھاتے ہوئے دیکھا مجھ کو اس سے محبت ہو گئی، غیر طبعی کا طبعی بن جانا بدون کسی بڑے قوی مؤثر کے ممکن نہیں اور یہ بھی فرمایا عورتیں جو ہاتھ میں مہندی لگاتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رائحہ (خوشبو) پسند نہ تھا وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس کی خوشبو میں ایک قسم کی تیزی ہوتی ہے جو لطافت کے خلاف ہے اور یہ حضور کا امر طبعی تھا، ورنہ ڈاڑھی میں مہندی لگانے کی حضور نے خود ترغیب فرمائی ہے سو اس وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مہندی نہ لگاتی تھیں اپنی زینت کو محبوب کی خاطر چھوڑ دینا بدون کامل محبت کے نہیں ہو سکتا مگر یہ سنن عادات ہیں، عبادات نہیں ان میں اتباع دین میں مقصود نہیں اور اس میں غلو بھی مناسب نہیں۔

اسی کی ایک تفریع میں فرمایا کہ مجھ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ اور عصا کیسا تھا میں نے کہا کہ عمامہ اور عصاء کو پوچھتے ہو پہلے فرض کا اہتمام ہونا چاہئے عمامہ اور عصا تو سنت عادات میں سے ہے، اسی کی تفریع میں ایک بزرگ کی حکایت

---

[۱] التبلیغ احکام المال ص ۱۰۲ تا ۷۸

بیان فرمائی وہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ ہے کہ آپ نے مریدین سے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو کی روٹی اس طرح تناول فرماتے تھے کہ غلہ کو پیس لیا اور پھونک سے بھوسی اڑادی کوئی باقاعدہ آٹا چھاننے کا التزام نہ تھا اور ہم لوگ چھان کر کھاتے ہیں اب سے اس سنت پر عمل کیا کرو، چنانچہ جَو کے آٹے کی روٹی بغیر چھانے پکائی گئی چونکہ اس کا چھلکا سخت ہوتا ہے اس لئے اس کے کھانے سے لوگوں کے پیٹ میں درد ہوا اور سب نے شکایت کی مگر دیکھئے کیا ادب تھا سنت کا کہ اس میں کسی مضرت کے وسوسہ کا ایہام بھی نہیں کیا بلکہ یہ فرمایا کہ ہم نے بے ادبی کی کہ مساوات چاہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، مساوات کا دعویٰ کیا، عزیمت پر عمل کرنا ہمارا منصب نہیں، ہم رخصت ہی کے لائق ہیں اور حکم دیا کہ آئندہ سے حسب معمول آٹا چھانا جایا کرے، تو خواجہ صاحب کا معمول بدل دینا اسی بنا پر تھا، ایسی سنن مقصود فی الدین نہیں البتہ فضیلت اور علاماتِ محبت سے ہے مگر عوارض سے حکم بدل جاتا ہے۔

ایک صاحب نے سوال کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادیہ چیزوں کو جس کو سنن عادات کہا گیا ہے اختیار کرنا کیسا ہے؟ فرمایا کہ بہ نیت اتباع سنت کے موجب قرب ہے مگر اتنا موکد نہیں کہ اگر کوئی نہ اختیار کرے تو اس کو مطعون کرے، ان کے استنادر پے ہونا یہ حدود شرعیہ سے تجاوز ہے۔[۱]

سنت عبادت کی طرح سنت عادت کی تبلیغ یا اس کے ترک پر نکیر کرنا جائز نہیں

مکہ میں مجھے ایک جاہل نے امر بالمعروف کیا کہ تم عمامہ کیوں نہیں باندھتے یہ سنت ہے؟ میں نے کہا کہ تم لنگی کیوں نہیں باندھتے یہ بھی سنت ہے، سوچ کر کہنے لگے کہ میں بوڑھا ہوں میرے جسم پر ٹھہرتی نہیں، میں نے کہا کہ میں جوان ہوں عمامہ سے گرمی لگتی ہے، اس پر بہت جھلائے، اور کہنے لگے کہ خدا کرے تمہارے دماغ میں اور گرمی بڑھ جائے۔

[۱] ملفوظات حکیم الامت ص ۴۹۶ ج ۲ قسط ۵ ملفوظ نمبر ۸۸۲

بھلا ایسے جاہلوں کو جو امر بالمعروف سے قبل مخاطب کی حالت بھی نہ دریافت کریں، اور ایک سنت زائدہ کے لئے اس سختی سے امر بالمعروف کریں ، کیوں کر امر بالمعروف جائز ہوسکتا ہے۔[۱]

غرضیکہ سنت زائدہ کیلئے اس سختی کے ساتھ امر بالمعروف کرنا جائز نہیں۔[۲]

میں نے جو اس کو اس طرح جواب دیا اس کا سبب اس کی جہالت ہی تھی ورنہ میری عادت اس طرح سوال جواب کی نہیں، دوسرے اس وقت میری جوانی تھی مجھے اس کی سختی پر غصہ آ گیا۔[۳]

سنن زوائد و مستحبات کا حکم

سنن زوائد (یعنی نوافل) و مستحبات کے متعلق یہ اعتقاد جما ہوا ہے کہ ان کے کرنے میں ثواب اور نہ کرنے میں گناہ نہیں، اس لئے ان کے ناغہ ہونے کو سہل بات سمجھتے ہیں حالانکہ نصوص میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سنن زوائد و مستحبات کا یہ حکم قبل شروع کے ہے اور شروع کرنے کے بعد ان کا حکم بدل جاتا ہے، چنانچہ ایک حکم تو عین وقت اشتغال کے ساتھ مختص ہے وہ یہ کہ شروع کرنے کے بعد مستحب کا پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے، اور ایک حکم عام ہے جو وقت اشتغال کے ساتھ مختص نہیں وہ یہ ہے کہ جس مستحب کو معمول بنا لیا جائے اور کچھ عرصہ تک اس پر مواظبت کر لی جائے اس کا ناغہ اور مواظبت کو چھوڑ دینا مکروہ ہے، اور اس کی دلیل بخاری کی ایک حدیث ہے جو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: یا عبد اللہ لاتکن مثل فلان کان یقوم من اللیل ثم ترکہ ،اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی اس حالت پر ناگواری اور کراہت ظاہر فرمائی ہے، معلوم ہوا کہ ایک مستحب کو معمول بنا کر ترک کر دینا مذموم و مکروہ ہے۔

[۱] الحدود والقیود ص ۳۵ تجدید تعلیم وتبلیغ ص ۲۲۰ [۲] انفاس عیسیٰ ص ۲۸۰ ج ۱ [۳] التبلیغ ص ۲۱۵ ج ۱۵، الحدود والقیود

(قلت وفيه استحباب الدوام على ما اعتاده المومن الخير من غير تفريط ويستنبط منه كراهة قطع العبادة وإن لم تكن واجبة)۔[۱]

مصلحت کے بہانہ سے بدعت کا ارتکاب جائز نہیں

یہ مصلحت کہ اس مجلس کی وجہ سے جاہل عوام الناس منہیات (یعنی ناجائز مجلسوں) سے رکتے ہیں، سو اس کا حاصل تو یہ ہوا کہ ایک معصیت کو اس لئے اختیار کیا جائے تاکہ دوسرے معاصی سے حفاظت رہے تو اس مصلحت سے بدعت کا ارتکاب کرنا جائز نہیں ہوسکتا۔[۲]

ترک معصیت (یعنی بدعت اور ناجائز کام سے بچانے) کے لئے معصیت (یعنی غلط طریقہ کو) اختیار کرنا ہرگز جائز نہیں، بلکہ شروع ہی سے اس معصیت کے تقاضے کا مقابلہ کرنا چاہئے، مثلاً نظر بد کا علاج یہ نہیں ہے کہ ایک مرتبہ جی بھر کے دیکھ لیا جائے بلکہ اس کا علاج غض بصر (یعنی نگاہوں کو نیچی کر لینا) ہے گو سخت مشقت ہو۔[۳]

دوسرے اگر عوام کے مذاق کی ایسی ہی رعایت کی جائے پھر تو (اہل باطل کی) جتنی بری رسمیں (اور غلط طریقے) ہیں ہر ایک کے مقابل رسمیں ہیں، ہر ایک کے مقابل وہی رسم اصلاح کر کے منعقد کرنا جائز ہوگا، پھر تو تعزیہ اور علم کی بھی کسی قدر اصلاح کر کے اجازت ہونا چاہئے، اور مثلاً اصلاح یہ ہوسکتی ہے کہ تعزیہ کی پرستش اور اس پر چڑھاوا اور معازف (گانے باجے) وغیرہ نہ ہوں، صرف مکان کی تصویر ہو، اس کے ساتھ مباح اشعار ہوں اور مباح دف ہوں، تو کیا ان سب امور کی بھی اجازت ہوگی؟ اسی طرح تمام رسموں میں ایسا ہی کیا جاسکتا ہے پھر تو ہر بدعت اور ہر رسم کی کچھ ترمیم کے بعد اجازت ہو جائے گی۔[۴]

ایک صاحبِ علم کی بابت فرمایا کہ وہ جونپور میں ہر مہینہ خصوصاً محرم میں دسویں

---

[۱] بدائع ص۱۵۰ فتح الباری ۳؍۳۱، جامع [۲] [۴] امداد الفتاوی ۵؍۳۲۰ [۳] انفاس عیسی ۱؍۱۷۶

کیا کرتے تھے اور اس کی حکمت یہ بتلاتے تھے کہ میں اس لئے کرتا ہوں تا کہ لوگ شیعوں کی مجلس میں نہ جائیں۔

ایک غیر مقلد مولوی صاحب نے بڑا اچھا جواب دیا کہ اگر ایسا ہی ہے، تو ہندوؤں کی ہولی اور دیوالی بھی اسی نیت سے کرنی چاہئے تا کہ لوگ ان کے مجمعوں میں نہ جائیں۔[۱]

ایک عالم صاحب نے محرم میں دسویں ایجاد کی تھی جس میں وہ شہادت نامہ پڑھواتے تھے، نیت تو ان کی یہ تھی کہ لوگ شیعوں کی مجلس میں شریک نہ ہوں، لیکن ان کا یہ مقصود بھی حاصل نہ ہوا، لوگ اس سے فارغ ہو کر شیعوں کی مجلسوں میں جاتے تھے اور کہتے تھے کہ میاں چلو! ان کمبختوں کے یہاں بھی دیکھ آئیں کیا ہو رہا ہے؟ یہ ہیں بدعت کی مصلحتیں، میں تو کہتا ہوں کہ اگر یہ مصلحتیں واقعی مصلحتیں ہیں، تو خدا تعالیٰ نے ان مصلحتوں کی رعایت نہ کرنے کے باوجود یہ کیوں فرما دیا تھا کہ: اَلْیَوْمَ أَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (کہ میں نے دین کو مکمل کر دیا)۔[۲]

اِحیاءِ سنت کی تعریف

شاہ عبدالقادر صاحب نے مولوی محمد یعقوب کی معرفت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کو یہ کہلایا کہ تم رفع یدین چھوڑ دو، اس سے خواہ مخواہ فتنہ ہوگا، مولوی اسمعیل صاحب نے جواب دیا کہ اگر عوام کے فتنہ کا خیال کیا جائے تو پھر اس حدیث کے کیا معنی ہوں گے، **من تمسک بسنتی عند فساد امتی فله اجر مأة شهید۔**

اس کو سن کر شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا ہم تو سمجھے کہ اسماعیل عالم ہو گیا، مگر وہ تو ایک حدیث کے معنی بھی نہیں سمجھا، یہ حکم تو اس وقت ہے جب کہ سنت کے مقابل خلاف سنت ہو اور ما نحن فیہ میں سنت کے خلاف سنت نہیں بلکہ دوسری سنت ہے کیونکہ جس طرح رفع یدین سنت ہے اسی طرح ارسال بھی سنت ہے۔[۳]

---

[۱] حسن العزیز ۳۲۹/۲ [۲] النور ص ۷۵ امواعظ عید میلا دالنبی [۳] بوادر النوادر ص ۴۶۹ ج ۲

بزرگوں اور مشائخ کی سنتوں اور ان کے معمولات کی شرعی حیثیت

اگر کوئی (بزرگ) صاحب معمولات بھی ہو تو اس کے معمولات کی تفتیش اس لیے بھی عبث ہے کہ اتباع امتی کے افعال کا نہیں ہوتا صرف انبیاء علیہم السلام کے افعال کا ہوتا ہے، یا جس کے افعال کے اتباع کا سنت میں امر وارد ہوا ہو جیسے حضرات خلفائے راشدین یا اکابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم مثلاً غرض استثناء مذکور غیر نبی کی تعلیمات قولیہ کا اتباع ہوتا ہے نہ کہ اس کے معمولات فعلیہ کا کیونکہ ممکن بلکہ غالب ہے کہ اس کے معمولات فعلیہ اس کی خصوصیات میں سے ہوں اور وہ اتباع کرنے والے کے مناسب حال نہ ہوں، اسی طرح اگر کسی صاحب معمولات کے معمولات اس کی خصوصیت حال کی وجہ سے کم ہوئے تب بھی ان کا اتباع دوسروں کو مضر ہوگا مثلاً کتابوں میں لکھا ہے کہ ابدال کی نماز بہت مختصر ہوتی ہے مگر بلا نقص اور ان کے ظاہری اعمال نافلہ بھی بہت کم ہوتے ہیں تو جو اس درجہ کا نہ ہوگا اس کیلیے معمولات کی یہ کمی مضر ہوگی۔

بہر حال کسی کے معمولات فعلیہ کا اتباع (مطلقاً) نہیں چاہئے اور جب اتباع نہیں کرنا تو پھر پوچھنا بھی ایک فعل عبث ہے بلکہ اس تفتیش میں صاحب معمولات کے انقباض کا احتمال ہے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ اپنی بعض عبادات کو اوروں سے پوشیدہ رکھنا چاہتا ہو اس لیے (بزرگوں کے معمولات کی) تفتیش نہیں چاہئے اتفاق سے علم ہو جائے تو اور بات ہے لیکن اس صورت میں بھی بلا پوچھے ان پر عمل ہرگز نہ کرے البتہ انبیاء کے اقوال وافعال سب متبوع ہیں تاوقتیکہ کوئی تخصیص کی دلیل قائم نہ ہو۔[1]

حضرات انبیاء علیہم السلام کے افعال کا تو اتباع ہوسکتا ہے۔ امتی کا فعل حجت نہیں ہوتا، صرف فتوی حجت ہوسکتا ہے اور یہ بات مسلمات میں سے ہے۔[2]

---

[1] اشرف السوانح ۱۶/۳ [2] ملفوظات حکیم الامت ۱۰/۴، قسط: ۳۰

حالات کے تحت نئی سزائیں اور قوانین مقرر کرنا

فرمایا، لوگ میرے متعلق کہتے ہیں کہ جو احتساب تمہارے یہاں ہے وہ پہلے قریب کے بزرگوں میں نہ تھا تو میں اس کا قواعد سے یہ جواب دیا کرتا تھا کہ اس زمانے کے عوام ایسے ابتر نہ تھے جیسے اس وقت کے ہیں لہٰذا ان بزرگوں کو ایسے احتساب کی ضرورت نہ تھی، اور اب چونکہ عوام کی حالت میں تبدیلی ہوگئی لہٰذا ایسے قواعد وضوابط مقرر کرنے کی ضرورت پڑی۔

مگر بفضلہٖ تعالیٰ اب مجھ کو اس کی ایک جزئی نظیر بھی حدیث میں مل گئی وہ یہ کہ حدّ خمر (شراب پینے کی سزا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں متعین نہ تھی، نہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں اور نہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں، لیکن جب شراب نوشی کی کثرت ہوئی تو عمّال نے گردو نواح سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ یہاں کثرت سے لوگ شراب نوشی کرتے ہیں اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدّ خمر معین کرنا چاہا تو تمام صحابہ کرام کو مشورہ کے لئے جمع کیا، مختلف حضرات کی مختلف رائیں ہوئیں، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک تقریر کی جس میں فرمایا کہ جب آدمی شراب پیتا ہے تو اکثر اس کے نشے میں ہذیان بکنے لگتا ہے جس میں ممکن ہے کہ کوئی ایسی بات اس کی زبان سے نکل جائے جس سے کسی پر تہمت لگ سکے اور تہمت کی حد اسی درّے ہیں لہٰذا اسی درّے معین ہونے چاہئیں، چنانچہ بالاتفاق اسی درّے مقرر کئے گئے، وہی اسی درّے اب تک مقرر ہیں۔

تو جو لوگ مجھ پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ احتساب جو تم نے قائم کر رکھا ہے وہ پہلے نہ تھا، یہی اعتراض حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر بھی ہوتا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شراب پر کوئی حد مُعیّن نہ تھی نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ میں شراب پر کوئی احتساب کیا گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ نئی بات کیوں ایجاد کی اور کیوں اتنی سختی کی؟ تو اس کا جواب دیا جائے گا کہ اس زمانہ میں لوگ اتنی شراب نوشی نہ کرتے تھے لہٰذا اس کی ضرورت نہ تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں عوام کی حالت میں فرق آ گیا اور لوگوں نے زیادہ شراب نوشی شروع کر دی تو پھر شراب پر احتساب کی بھی ضرورت ہوئی۔

ایسے ہی میں کہتا ہوں کہ پہلے زمانہ کے عوام میں اور آج کل کے عوام میں زمین وآسمان کا فرق آ گیا ہے، پہلے بزرگوں کے زمانہ میں جو عوام الناس کی حالت تھی وہ حالت آج کل کے عوام الناس کی نہیں، مثلاً جو خلوص وسادگی پہلے تھی اب اس کا نام ونشان نہیں اس لئے اب معالجہ کی صورت بھی بدل گئی۔

اور فرمایا: آج ایک حدیث نظر سے گذری ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آئندہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اس زمانہ میں لوگ بھیڑیئے ہو جائیں گے اور جو شخص اس زمانہ میں بھیڑیا نہ بنے گا تو اس شخص کو لوگ کھا جائیں گے۔[1]

☆ (صفحہ ۲۸۵ کا حاشیہ) غیر مقلدین کے بڑے عالم علامہ مبارک پوری تحفۃ الاحوذی میں تحریر فرماتے ہیں:

أن صحیح البخاری ماقرئ فی شدۃ الافرجت ولارکب بہ فی مرکب الانجت،

قلت: قد أجاز کثیر من اھل العلم فی ھٰذا الزمان قرأۃ صحیح البخاری وختمہٗ لشفاء الأمراض ودفع المصائب وحصول المقاصد فیجتمعون ویقرأ بعضھم الجزء الاول منہ مثلاً وبعضھم الجزء الثانی وبعضھم الثالث وھٰکذا فیجتمعون باجتماعھم ثم یدعون اللہ تعالیٰ لشفا مرضاھم أو لدفع مصائبھم أو لحصول مقاصدھم ،واستدلوا علیٰ ذالک بان قرأتہٗ بتمامہٖ رقیۃ لشفاء المرضیٰ ودفع المصائب وحصول المقاصد.....والرقیۃ بما لیس فیہ شرک ولا کلمۃ لایفھم معناھا جائزۃ بالاتفاق.....وجواز الاسترقاء بہٖ لایتوقف علی ثبوت کونہٖ رقیۃ من الکتاب والسنۃ الخ (مقدمہ تحفۃ ألاحوذی ص ۹۳)

---

[1] القول الجلیل ص ۴۰

فصل ۲

رسم کا بیان

التزام مالایلزم کی تعریف وتقسیم اور اس کا حکم

التزام مالایلزم کی سہل تعبیر یہ ہے کہ غیر ضروری کو ضروری سمجھنا۔[۱]

لزوم عملی تکرار وکثرت سے ہوتا ہے۔[۲]

دوام کو منع نہیں کیا جاتا التزام اعتقادی یا عملی کو منع کیا جاتا ہے التزام اعتقادی یہ کہ اس کو ضروری سمجھے اور التزام عملی یہ کہ اس کے ترک پر ملامت کریں۔[۳]

التزام مالایلزم کی تعریف اس کے ترجمہ سے ظاہر ہے البتہ اس کی دو قسمیں ہیں اگر اس کو اعتقاد دین سمجھا جاتا ہو تو وہ اقبح ہے، اور اگر دین نہیں سمجھا جاتا مگر پابندی ایسی کی جاتی ہے جیسے ضروریات دین کی تو وہ بھی قبیح ہے گو قسم اول کے برابر اقبح نہیں جیسے ریا کی مذمت نصوص میں آئی ہے۔

اور اس کی بھی دو قسمیں ہیں ایک اعمال دین میں یہ اقبح ہے دوسرے اعمالِ دنیا میں یہ بھی قبیح ہے، جس میں یہ وعیدیں ہیں۔

من رأی اللّٰہ بہ ومن سمع سمع اللّٰہ بہ آیا ہے من لبس ثوب شهرة البسه الله ثواب الذل يوم القيامة.

اور جن امور مباح پر دوام ہے، وہ قطعاً اس میں داخل نہ ہوں گے۔

غایت مافی الباب اس کی وہ قسم جو دین ہونے کے اعتقاد سے کیا جائے زیادہ

---

[۱] امدادالفتاویٰ ۵/۳۲۷ [۲] انفاس عیسیٰ ص ۳۴۴/۳۶ [۳] امدادالفتاویٰ ۵/۳۰۸

اقبح ہے اور جس کو دنیا سمجھ کر کیا جائے وہ اس درجہ کا قبیح نہیں مگر التزام دونوں میں مشترک ہے، ونظیرہ الریا بقسمیہ[۱]

التزام مالایلزم کے ممنوع ہونے کی دلیل

معنون اس کا کتاب وسنت وفقہ سب میں موجود ہے۔

أما الکتاب فقوله تعالى "لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا" مع ضم سبب النزول إليه، وأما السنة فحديث ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ یریٰ حقاً أن لا ینصرف إلا عن یمینه، وأما الفقه فحيث ذكروا كراهة تعيين السورة والله أعلم.[۲]

سوال: (۲۹۴) امور دنیا میں التزام مالایلزم کے ممنوعیت کی عبارت جناب سے التماس کیا تھا مگر اب تک محروم ہوں۔

الجواب: التزام سے مراد مطلق التزام نہیں بلکہ وہ مراد ہے جس کے ترک کو عیب اور موجب ملامت ولعن طعن سمجھا جائے اور اس کا حد شرعی سے تجاوز ہونا ظاہر ہے، اور اس تجاوز کا منہی عنہ ہونا لا تعتدوا میں منصوص ہے، اور یہ التزام اس کا سبب معین ہے، اس لیے یہ بھی ممنوع ہے جس طرح فقہاء نے اس سائل کو دینا حرام لکھا ہے جس کو سوال کرنا حرام ہے، نیز منشاء اس تجاوز کا کبر وریاء ہے جس کی حرمت منصوص ہے، جس طرح ثوبِ شہرت سے نہی آئی ہے۔[۳]

التزام اور دوام کا فرق

دوام اور چیز ہے، التزام اور چیز ہے، دوام میں تمام عمر بھی اعتقاد یا معاملہ لزوم کا نہیں ہوتا، التزام میں اعتقاد یا معاملہ کا لزوم یعنی ایہام یا اصرار ہوتا ہے جس کی علامت یہ ہے کہ تارک پر ملامت کرتا ہے ورنہ احادیث دوام بے معنی ہو جائیں گی۔[۴]

---

[۱] امداد الفتاوی ۳۲۶/۵ [۲] امداد الفتاوی ص ۴۸۶ ج ۴ [۳] امداد الفتاویٰ ۳۳۰/۵ [۴] امداد الفتاوی ۴۷۰/۴

دوام کی تعریف

سمجھ لیجئے کہ دوام کی تفسیر میں جو ہر وقت کا مفہوم ہے یہ استغراق ہر چیز میں جدا ہے پس ہر چیز کا دوام جدا جدا ہوا، بعض امور کا دوام تو اسی طرح ہوتا ہے کہ کسی وقت غافل نہ ہو ہر وقت استحضار رہے جیسے علم حضوری، اور بعض امور کا دوام یہ ہے کہ جب کوئی واقعہ پیش آیا اس وقت اس کا استحضار کرلیا۔[۱]

رسم کی تعریف اور اس کا معیار

رسم صرف اس بات کو نہیں کہتے جو نکاح اور تقریبات میں کی جاتی ہیں بلکہ ہر غیر لازم چیز کو لازم کر لینے کا نام رسم ہے، خواہ تقریبات میں ہو یا روزمرہ کے معمولات میں۔[۲]

جب نہ رسم کی نیت ہو نہ رسم والوں کے طریقہ پر کریں تو وہ رسم نہیں نہ حقیقتاً نہ صورتاً، یہی معیار فرق ہے۔[۳]

رسم کے سلسلہ میں حکمت و مصلحت اور منفعت دیکھنے کی ضرورت

فرمایا: عرب کے اندر رسم ہے کہ شوہر جب اول شب (پہلی رات) میں دلہن کے پاس آتا ہے تو دلہن شوہر کے آتے وقت تعظیم کے لئے کھڑی ہوتی ہے اور سلام کرتی ہے، اور شوہر اپنے زائد کپڑے جو اتارتا ہے ان کو لے کر سلیقہ سے موقع پر رکھتی ہے، خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ ہے تو بہت اچھی بات، فرمایا: کہ واقعی اچھی بات ہے مگر ہندوستان کے لئے میں اس کو پسند نہیں کرتا اس لئے کہ وہاں پر تو یہ رسم بے تکلفی کے درجہ میں ہے، اور یہاں پر کج طبعی (یعنی طبیعتوں میں سلامتی نہ ہونے) کے سبب سے اس کا نتیجہ آزادی و بے حیائی ہو جائے گا، جو چیز حیا کا سبب ہو اس کو باقی رکھنے کو جی چاہتا ہے۔[۴]

---

[۱] بدائع ص ۲۱۹ [۲] کمالات اشرفیہ ص ۳۴۵، اصلاح المسلمین ص ۳۸۲ [۳] امداد الفتاوی ۴/۱۷۵ [۴] الافاضات ۲/ ۱۵۸

رسوم ورواج کو ختم کرنے کا شرعی طریقہ

رسوم ورواج میں عمل کی تبدیلی بھی ضروری ہے (کیونکہ) سینہ سے حرج (اور لزوم) نکلتا نہیں مگر عمل کو ایک مدت تک بدل دینے سے، اسی لئے اخراج حرج (یعنی دل سے اس کی برائی اور تنگی ختم کرنے کے لئے) ایسا کرنے سے ضرور عند اللہ ماجور ہوگا، اس کی نظیر میں حدیث شریف موجود ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے ایک مرتبہ بعض روغنی برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمادیا تھا پھر فرماتے ہیں كُنتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الدُّبَّا وَالْحَنْتَمِ فَانْبُذُوا فِيهَا فَإِنَّ الظَّرْفَ لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَّلَا يُحَرِّمُ ،(مسلم شریف)

یعنی پہلے میں نے روغنی برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کردیا تھا، اب اس میں نبیذ بنایا کرو، اور علت ارشاد بیان فرماتے ہیں کہ برتن نہ کسی چیز کو حرام کرتا ہے اور نہ حلال کرتا ہے ، پھر اس کے باوجود منع فرمادیا تھا، وجہ صرف یہ تھی کہ لوگ شراب کے عادی ہیں تھوڑے سے نشہ کو محسوس نہ کرسکیں گے، اور ان برتنوں میں پہلے شراب بنائی جاتی تھی، اس لئے خمر (شراب) سے پورا اجتناب نہ کرسکیں گے اور گنہگار ہوں گے، پس پورے اجتناب (بچنے) کا طریقہ یہی ہے کہ ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے مطلقا روک دیا جائے، جب طبیعتیں شراب سے بالکل متنفر ہوجائیں اور ذرا سے نشہ کو پہچاننے لگیں تو پھر اجازت دیدی جائے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عقیدہ بدل دو (یعنی اس کے ضروری ہونے کا عقیدہ نہ ہو بس) یعنی عقیدہ تو درست کردو لیکن عمل کے بدلنے میں چونکہ عام مخالفت ہوتی ہے اگر عمل باقی رہے جو کہ جائز ہے اور عقیدہ درست ہوجائے تو کیا حرج ہے۔

لیکن یہ خیال غلط ہے اس لئے کہ تجربہ سے ثابت ہوچکا ہے کہ جیسا کہ عقیدہ کو عمل میں اثر ہے سی طرح اس کا عکس بھی ہے (یعنی عمل کو بھی عقیدہ میں اثر ہے)

ظاہری اباحت (اور جواز) کو دیکھ کر لوگ اس عمل کو اختیار کرلیتے ہیں، اور ان منکرات کو پہچانتے نہیں جو ان کے ضمن میں پائے جاتے ہیں، تو اس کے لئے اصلاح کا

اس کے سوا کوئی طریقہ نہیں ہوسکتا کہ چند روز تک اصل عمل ہی کو ترک کردیں۔

اور یہ بات کہ اصل عمل باقی رہے اور منکرات عام طور سے دور ہوجائیں سو ہمارے امکان سے تو باہر ہے، جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے یہ طریقہ اختیار فرمایا تھا تو ہم کیا ہیں کہ اس کے سوا تدبیریں اختیار کرتے پھریں، جب ایک تدبیر عقلاً بھی مفید معلوم ہوتی ہے اور نقلاً بھی ثابت ہوچکی تو ضرورت ہی کیا ہے کہ اس سے عدول کیا جائے۔

بعض رسومات کی اصلاح کے لئے حضرت تھانویؒ کی حکمت عملی

(۱) (حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں) جب سے میں ان اطراف میں جانے لگا تکلفات بہت کم ہوگئے، پہلے یہ حالت تھی کوئی عالم پہونچ گیا تو اس کے ساتھ پچاس پچاس آدمیوں کی دعوت ہوتی تھی، میں نے اس رسم کو اس ترکیب سے مٹایا کہ میں کہہ دیتا تھا کہ میں تنہا کھاؤں گا، اس حالت میں دوسروں کی مستقل دعوت کون کرتا، غریب لوگ اس پر بہت خوش ہوئے اس لئے کہ وہ بیچارے پچاس پچاس آمیوں کی دعوت کی ہمت نہ رکھتے تھے مگر رسم سے مجبور تھے نتیجہ یہ ہوتا کہ وہ دعوت کرکے اظہار محبت سے محروم رہتے۔

(۲) اور ایک یہ رسم تھی واعظ صاحب کے چلنے کے وقت ایک شخص آگے آگے چلتا تھا راستہ صاف کرتا ہوا ہٹو، بچو، میرے ساتھ بھی اول یہی برتاؤ ہوا ہم غریب لوگ نہ ایسی باتیں خود پسند کریں اور نہ اپنے بزرگوں کو ایسا کرتے دیکھا، میں نے اس کا انسداد اس طرح کیا کہ اول ان سے کہا کہ یہ کیا بے ادبی ہے؟ مجھ سے آگے آگے چلتے ہو؟ کہنے لگے کہ راہگیروں کے ہجوم سے آپ کو تکلیف ہوگی میں نے کہا کیا راستہ آپ کی یا میری ملک ہے؟ اگر وہ نہ بچیں گے ہم بچ جائیں گے یہ رسم ختم ہوئی۔

ایک رسم یہ تھی کہ وہاں پر اکثر پالکی میں چلنا ہوتا تھا، میں پالکی میں بیٹھا ہوا جارہا تھا کہ چند لوگ کچھ داہنے اور کچھ بائیں پالکی کے ساتھ دوڑ رہے ہیں میں نے پوچھا یہ کیا

۱؎ تطہیر رمضان ص ۳۷ ملحقہ برکات رمضان

حرکت ہے؟ کہا کہ آپ کے ساتھ رہنے کی وجہ سے دوڑ رہے ہیں شاید راستے میں کوئی ضرورت ہو، میں نے کہا کی اس کی کیا ضرورت ہے کہ برابر ہی میں دوڑو؟ کیا پیچھے رہ کر نہیں دوڑ سکتے؟ اس کہنے سے سب پیچھے ہوگئے تھوڑی دیر میں جو دیکھتا ہوں دوڑنے والوں میں سے ایک بھی نہ تھا، وہ سب میرے دکھلانے کے واسطے دوڑ رہے تھے کہ ہم بھی ایسے جاں نثار ہیں یہ رسم بھی ختم ہوئی۔

ایک مقام ہے ضلع اعظم گڑھ میں ندواسرائے میں وہاں بلایا ہوا گیا تھا وہاں کے زمین دار نے رخصت کے وقت رومال میں بندھے ہوئے غالباً دوسو روپے بطور نذرانہ پیش کئے، میں نے دریافت کیا کہ کیا یہ آپ کی طرف سے ہے؟ کہنے لگے سب گاؤں کی طرف سے ہے یہاں پر دستور ہے کہ جب کوئی عالم آتا ہے تو رخصت کے وقت گاؤں کی طرف سے نذرانہ دیا جاتا ہے، میں نے دریافت کیا کہ وہ خود دیتے ہیں یا مانگنے پر دیتے ہیں؟ کہا کہ ان سب سے جمع کیا جاتا ہے میں نے کہا کہ میں اس کو جائز نہیں سمجھتا، یہ رقم جن جن کی ہے سب کو واپس کردی جائے اور کہہ دیا جائے جس کو دینا ہو یہاں سے ایک میل کے فاصلہ پر فلاں مقام ہے، آج وہاں ٹھہروں گا وہاں آکر دیں اس لئے کہ لینے والے کو تو معلوم ہو کہ فلاں شخص نے یہ چیز دی، اگر قبول کرلی جائے تو اس کو بھی خوشی ہو اور وہ بھی خوش ہو، چنانچہ سب رقم واپس کردی گئی مگر اس کے بعد ایک بھی تو نہیں آیا یہ رسم بھی ختم ہوئی۔ [1]

بسم اللہ کی تقریب کی رسم

ایک صاحب نے پوچھا کی بسم اللہ کی تقلید میں لوگوں کو جمع کرنا، شیرینی وغیرہ تقسیم کرنا اور ایسی مجلس میں شرکت کرنا کیسا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ فرحت کی حد تک رہے تو جائز ہے بلکہ نعمتِ دینیہ پر فرحت کا حکم ہے "قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَلْيَفْرَحُوْا" البتہ جو تفاخر اور ریاء میں داخل ہو وہ ناجائز ہے، پس مختصر سی شیرینی وغیرہ تقسیم کردینا، احباب کو جمع کرلینا ممنوع نہیں ہاں حد سے زائد زیادہ اہتمام کرنا، ریاء و تفاخر کے کام کرنا البتہ منع ہے۔ [2]

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ص ۴۹ ج ۴ قسط املفوظ نمبر ۶۹ [2] ملفوظات دعوات عبدیت ص ۱۲۶ ج ۱۹

الباب السابع

چند اصولی مباحث

فصل (۱)

تشبہ کا بیان

تشبہ کا مسئلہ نص قرآنی سے ثابت ہے

فرمایا: ''مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُم'' والی حدیث میں ایک دفعہ دیو بند کے بعض طلباء کے متعلق سنا گیا تھا کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے میں نے کہا حدیث کی تو مجھ کو تحقیق نہیں کہ سند کے لحاظ سے کیسی ہے مگر میں اسی مضمون کو آیت سے ثابت کردوں گا، یہ مسئلہ خود نص قرآنی میں موجود ہے، وہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّار. (یعنی مت مائل ہو ان لوگوں کی طرف جنہوں نے ظلم کیا کبھی تم کو بھی آگ پہنچ جائے)۔

اس سے معلوم ہوا کہ اہل باطل کی طرف میلان حرام ہے، اور اس کے ساتھ ایک قاعدہ یہ بھی ملا لیا جائے کہ تشبہ بدون رکون اور میلان قلبی کے نہیں ہوتا، تشبہ جب کبھی پایا جائے گا رکون کے ساتھ پایا جائے گا یعنی لازم ہے کہ اس کی طرف رکون (یعنی میلان) ہو، اولاً رکون ہوتا ہے پھر تشبہ ہوتا ہے، قلب میں اولا اس کی عظمت ہوتی ہے اور اس کے استحسان کا درجہ پیدا ہوتا ہے اور اس کی طرف میلان ہوتا ہے اس کے اثر سے

تشبہ ہوتا ہے پس جب رکون اور میلان حرام ہے تو تشبہ بھی حرام ہے یہ ہے وہ فیصلہ جس کو آج نیچری کہتے ہیں کہ **مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُم** سمجھ میں نہیں آتا، بعض مدعیان علم حدیث ☆ **مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُم** کو ضعیف کہتے ہیں مگر آیت تو ضعیف نہیں ہے۔[۱]

تشبہ کے ممنوع ہونے کی دلیل حدیث پاک سے

دیکھو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کو عتمہ کہنے سے منع فرمایا تھا (مسلم شریف) حالانکہ یہ بھی ایک لغت تھی مگر چونکہ اہل جاہلیت اس کو بولتے تھے اس واسطے پسند نہیں فرمایا، تشبہ کے بارے میں بہت لوگوں کی طبیعت میں الجھن ہوتی ہے کہ اس میں کیا حرج ہے۔[۲]

تشبہ کے ممنوع ہونے کی عقلی وعرفی دلیل

یہ مسئلہ تشبہ کا صرف نقلی ہی نہیں عقلی بھی ہے اگر کوئی جنٹلمین صاحب اپنی بیگم صاحبہ کا زنانہ رنگین جوڑا پہن کر اجلاس میں کرسی پر آ بیٹھے کیا خود اس کو یا دوسرے دیکھنے والوں کو ناگوار نہ ہوگا تو آخر ناگواری کی وجہ بجز تشبہ کے اور کیا ہے؟

سو ایک عورت مسلمان جو دینداری میں شاید تم سے بھی بڑھی ہوئی ہو اس کے تشبہ سے تو ناگواری ہوتی ہے اور کفار و فجار کے تشبہ سے ناگواری کیوں نہ ہو۔[۳]

ایک ضلع میں ایک شخص ترکی ٹوپی پہن کر کچہری میں گئے صاحب کلکٹر ان پر

☆ حدیث "من تشبہ بقوم فھو منھم" احمد وابو واؤد، والطبرانی فی الکبیر من حدیث ابی منید الجرشی عن ابن عمر بہ مرفوعاً، وفی سندہ ضعف ولکن شاھدہ عند البزار من حدیث حذیفۃ وابی ھریرۃ ... وقد صحح الحدیث ابن حبان والعراقی۔ (مقاصد الحسنہ ص:۴۰۷)۔

[۱] الافاضات ص ۳۲۶ ج ۸ وکلمۃ الحق ص ۱۲۶ والقول الجلیل ص ۶۱ [۲] حسن العزیز ۴ / ۳۴۷

[۳] الافاضات ص ۳۲۶ ح ۸، وحسن العزیز ۲ / ۳۵۴

بہت ناراض ہوئے کہ تم سرکار کے مخالفوں کی ٹوپی اوڑھ کر کیوں آئے ہو ان کو گرفتار کرلیا گیا، میں تو کہا کرتا ہوں کہ مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ کا مسئلہ عقلی بھی ہے۔[۱]

دیکھئے اگر اس وقت زمانہ حرب میں کوئی جرمنی لباس پہنے یا بلا ضرورت جرمنی زبان بولے تو حکام کو کیسا ناگوار ہو، جب تشبہ کوئی چیز نہیں تو یہ ناگواری کیوں ہوتی ہے۔[۲]

پھر شریعت پر کیا اعتراض ہے اگر وہ منکرین ومخالفین کی مشابہت سے منع کرتی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ کی بھی اجازت نہیں دی جن کو کفار استعمال کرتے تھے۔[۳]

تشبہ کی تعریف اور رفع تشبہ کی پہچان

اس کا معیار یہ ہے کہ جہاں کوئی بات کسی کی وضع ہو اور یہ معلوم ہوتا ہو کہ یہ بات کفار میں ہے اور کفار کی خصوصیت کی طرف ذہن جاتا ہو تو تشبہ ہوگا ورنہ نہیں۔[۴]

تشبہ کے اقسام واحکام

(۱) تشبہ بالکفار اعتقادات وعبادات میں کفر ہے اور مذہبی رسومات میں حرام ہے، جیسا کہ نصاریٰ کی طرح سینہ پر صلیب لٹکانا اور ہنود کی طرح زُنّار باندھنا ایسا تشبہ بلاشبہ حرام ہے۔

تشبہ بالکفار امور مذہبیہ میں حرام ہے جو چیزیں دوسری قوموں کی مذہبی وضع ہیں ان کا اختیار کرنا کفر ہوگا جیسے صلیب لٹکانا، سر پر چوٹی رکھنا "یا جے" پکارنا۔

(۲) معاشرت اور عبادات اور قومی شعار میں تشبہ مکروہ تحریمی ہے مثلاً کسی قوم کا وہ مخصوص لباس استعمال کرنا جو خاص انہی کی طرف منسوب ہو، اور اس کا استعمال کرنے والا اسی قوم کا ایک فرد سمجھا جانے لگے جیسے نصرانی ٹوپی اور ہندوانہ دھوتی، یہ سب ناجائز اور ممنوع ہے اور تشبہ میں داخل ہے۔

---

[۱] الافاضات ص ۲۴۴ [۲] الافاضات ۲/۳/۴۷ [۳] الافاضات ۴/۳/۴۷ [۴] حسن العزیز ۳/۲۱۳

وعلی ہذا، کافروں کی زبان اوران کے لب ولہجہ اورطرز کلام کواس لئے اختیار کرنا کہ ہم بھی انگریزوں کے مشابہ بن جائیں تو بلاشبہ یہ ممنوع ہوگا۔

(۳) اور جو چیزیں دوسری قوموں کی نہ قومی وضع ہیں نہ مذہبی ہیں گوان کی ایجاد ہوں اورعام ضرورت کی چیزیں ہیں جیسے دیا سلائی یا گھڑی یا نئے ہتھیار یا نئی ورزشیں جن کا بدل ہماری قوم میں نہ ہواس کا برتنا جائز ہے مگران جائز چیزوں کی تفصیل اپنی عقل سے نہ کریں بلکہ علماء سے پوچھ لیں۔

ایجادات وانتظامات اور اسلحہ اورسامانِ جنگ میں غیرقوموں کے طریقے لے لینا جائز ہے جیسے بندوق ہوائی جہاز وغیرہ یہ درحقیقت تشبہ نہیں مگر شرط یہ ہے کہ اس کے استعمال سے نیت وارادہ کافروں کی مشابہت کا نہ ہو، یہ ان ایجادات کا حکم ہے جن کا بدل مسلمانوں کے پاس نہیں اور جو ایسی ایجاد ہوں کہ جس کا بدل مسلمانوں کے پاس موجود ہوتو اس میں تشبہ مکروہ ہے۔

(۴) مسلمانوں میں جو فاسق یا بدعتی ہیں ان کی وضع اختیار کرنا بھی گناہ ہے پھر ان سب ناجائز وضعوں میں اگر پوری وضع بنائی تو زیادہ گناہ ہوگا اور اگر ادھوری بنائی تو اس سے کم ہوگا۔[1]

تشبہ کے درجات

نصوص صریحہ سے تشبہ با اہل باطل خصوص غیر مسلم، پھر خصوص اہل کتاب کا محل وعید ہونا ثابت ہے، من تشبہ بقوم فھو منھم میں وعید کا شدید ہونا ظاہر ہے کہ کفار کے ساتھ تشبہ کرنے کو کفار میں سے شمار ہونے کا موجب فرمایا گیا۔

اول تو ان کے ساتھ تشبہ ہی مذموم ہے پھر خصوص جب وہ تشبہ امر متعلق بالدین میں ہو کہ تشبہ فی الامر الدنیاوی سے تشبہ فی الامر الدینی اشد ہے، حضرت

[1] انفاس عیسی، وعظ الحدود ص ۱۹، سیرۃ المصطفے بحوالہ حکیم الامت حضرت تھانوی ص: ۵۵۹-۵۶۰

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے گوشت شتر (اونٹ) چھوڑنے پر آیت ''یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا ادْخُلُوْا'' نازل ہونا اس کی کافی دلیل ہے، اوراس میں بھی خاص کر جب کہ ان کو دیکھ کر ان کی تقلید کی جائے کہ اتفاقی تشبہ سے یہ اور بھی زیادہ مذموم ہے۔[۱]

تشبہ کے احکام کا خلاصہ

تشبہ بالکفار امور مذہبیہ میں تو حرام ہے اور شعار قومی میں مکروہ تحریمی ہے، باقی ایجادات اور انتظامات میں جائز ہے، وہ حقیقت میں تشبہ ہی نہیں، اور جو چیزیں کہ کفار ہی کے پاس ہوں اور مسلمانوں کے یہاں اس کا بدل نہ ہو، اور وہ شئی کفار کا شعار قومی یا امر مذہبی نہ ہوتو اس کا اختیار کرنا جائز ہے، جیسے بندوق ہوائی جہاز وغیرہ، اور جو ایجاد ایسی ہیں جس کا بدل مسلمانوں کے یہاں موجود ہے اس میں تشبہ مکروہ ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فارسی کمان سے منع فرمایا۔[۲]

سوال نمبر ۸۲۳: آج کل ہندوستان میں جو کھیل رائج ہیں، مثلاً ہاکی، فٹ بال، کرکٹ وغیرہ، بخیال ورزش ان کا کھیلنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اسی درجہ کی قوت ومنفعت کی ورزش دوسرے طرق غیر ماخوذ من الکفار سے بھی حاصل ہوسکتی ہو، تب تو طرق مذکورہ فی السوال بوجہ تشبہ کے قابل ترک ہیں، کما نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعضہم عن الرمی بالقوس الفارسی، اور اگر دوسرے طرق اس درجہ کے نہ ہوں تو کچھ حرج نہیں، بشرطیکہ فساق سے اختلاط نہ ہو کما اجازوا استعمال البندوق من غیر نکیر، وقد رُئی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام یقول فی البندوق نعم السلاح۔[۳]

فی المشکوۃ قبیل باب آداب السفر عن علی قال کانت بید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوس عربیۃ فرای رجلاً بیدہ قوس

---

[۱] بوادر النوادر ص ۳۱۷ [۲] انفاس عیسیٰ ص ۱۹ [۳] امداد الفتاویٰ ۲۶۲/۴

فارسية قال ما هذه وعليكم بهده واشباهها. (الحديث رواه ابن ماجه)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ بلاضرورت شدیدہ غیر مسلم قوموں کے آلات ورزش کا استعمال بھی مکروہ ہے، اگر چہ حرمت کی بھی کوئی دلیل نہیں، اور اعانت ہر فعل کی اس فعل کے حکم میں ہے۔[1]

جدید آلات کو تشبہ کی وجہ سے منع نہیں کیا جائے گا

اسلام میں تعصب نہیں چنانچہ تشبہ بالکفار کے مسئلہ میں شریعت نے تفصیل کی ہے کہ جو چیز کفار ہی کے پاس ہو اور مسلمانوں کے یہاں اس کا بدل نہ ہو اور وہ شئ کفار کی قومی شعار یا مذہبی امر نہ ہو تو اس کا اختیار کرنا جائز ہے جیسے توپ، ہوائی جہاز، موٹر وغیرہ۔

چنانچہ ایک بزرگ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے دست مبارک میں بندوق ہے اور آپ اس کی طرف اشارہ کر کے فرما رہے ہیں نعم السلاح کہ بہت اچھا ہتھیار ہے، میں اس خواب سے استدلال نہیں کرتا صرف تائید میں بیان کر دیا ورنہ اصل استدلال قواعد فقہیہ سے ہے۔

اور اس قاعدہ کی بناء پر نہ ہم ایجادات سے منع کرتے ہیں اور نہ یورپ کی ایجادات کے استعمال سے منع کرتے ہیں گو اسلام میں ایجادات کی تعلیم بھی نہیں اور یہ اسلام کا کمال ہے اس میں صرف مقاصد کی تعلیم ہے غیر مقاصد کی تعلیم نہیں، اس کی ایسی مثال ہے جیسے بی، اے، کے اسکول میں جوتہ بنانے کی تعلیم نہیں ہوتی اور یہ اس کے لئے نقص نہیں بلکہ کمال ہے اور اگر کسی اسکول میں بی، اے، کے ساتھ جوتہ سینے اور پاخانہ کمانے کی بھی تعلیم دی جاتی ہو تو یہ اس کے لئے نقص ہوگا، کمال نہ ہوگا۔

حکیم محمود خاں کا یہ کمال تھا کہ وہ جوتہ بنانے کی ترکیب نہیں سکھاتے تھے ہاں یہ بتاتے تھے کہ جوتہ اس طرح مت سلواؤ کہ اس کی میخیں ابھری ہوئی ہوں جس سے

---

[1] امداد الفتاویٰ ۴/ ۲۵۷

پیر زخمی ہو جائے۔اسی طرح اسلام ایجادات نہیں سکھلاتا، یہ سکھلاتا ہے کہ:

ا:- کسی ایجاد کو اس طرح نہ اختیار کرو جس سے دین میں خلل ہو یا جان کا خطرہ ہو۔

۲:- اسی طرح یہ بتاتا ہے کہ بے ضرورت ایجادات کے درپے ہو کر ضروری کاموں کو ضائع نہ کرو۔

۳:- اور ضروری ایجادات میں بھی اس کا لحاظ رکھو کہ موہوم نفع کے لیے خطرہ قویہ کا تحمل نہ کرو۔

غرض اصول تو ہر ایجادات کے متعلق بتلادیئے مگر ان کی ترکیب نہیں بتلائی کیوں کہ یہ اسلام کے مقصود سے الگ ہے اور کمال اسی کا نام ہے کہ مقصود سے تجاوز نہ کیا جائے۔[1]

یہ تو ان ایجادات کا حکم تھا جن کا بدل مسلمانوں کے یہاں نہیں ہے۔

اور جو ایجادات ایسی ہوں جن کا بدل مسلمانوں کے یہاں بھی موجود ہے اس میں تشبہ مکروہ وممنوع ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فارسی کمان کے استعمال سے منع فرمایا ہے اور فرمایا: ”**علیکم بالقوس العربی بها یفتح الله علیکم او کما قال**“ کہ عربی کمان کا استعمال کیا کرو، اللہ تعالیٰ تم کو اسی کے ذریعہ سے فتوحات دیں گے۔[2]

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اللہ تعالی نے عربی اسلحہ ہی سے صحابہ کو فتوحات عطا فرمائیں۔

تو آپ نے فارسی کمان سے اس لئے منع فرمایا کہ اس کا بدل مسلمانوں کے پاس عربی کمان موجود تھی اور دونوں کی منفعت برابر تھی صرف ساخت کا فرق تھا۔

اسلام میں تعصب نہیں جیسا کہ اس تفصیل سے معلوم ہو گیا ہاں اسلام میں غیرت ہے کہ جو چیز مسلمانوں کے پاس بھی ہے اور کفار کے پاس بھی ہے، صرف وضع قطع کا فرق ہے اس میں بھی اسلام نے تشبہ بالکفار سے منع کیا ہے، اس میں گناہ کے علاوہ ایک بے غیرتی بھی تو ہے کہ بلا وجہ اپنے کو دوسری قوموں کا محتاج ظاہر کیا جائے

---

[1] الحدود والقیود ۲۵/۴۷ [2] مشکوۃ ص ۳۳۸ جلد ۲

مگر آج کل مسلمانوں میں غیرت نہیں رہی۔

میرا یہ مطلب نہیں کہ اہل یورپ کی ایجادات سے نفع اٹھانا حرام ہے، میں اسباب راحت سے انتفاع کو منع نہیں کرتا میرا مطلب یہ ہے کہ حدود سے تجاوز کرنا جائز نہیں، تم شوق سے ایجادات کرو اور دوسروں کی ایجادات سے نفع بھی حاصل کرو، مگر حدود سے تجاوز نہ کرو اور جن امور میں وہ لوگ حدود سے تجاوز کر رہے ہیں ان میں تقلید نہ کرو۔

اس زمانہ میں مسلمانوں کی حالت یہ ہوگئی ہے کہ یورپ کی ہر چیز کو ترقی میں دخیل سمجھتے ہیں حتی کہ لباس اور وضع میں بھی ان کی تقلید کرنے لگے، بھلا کوئی پوچھے کہ اس کو ترقی میں کیا دخل ہے، دین کی ترقی میں دخل نہ ہونا ظاہر ہے، میں کہتا ہوں کہ دنیا کی بھی اس میں کچھ ترقی نہیں بلکہ تنزلی ہے کیوں کہ اس کے فیشن کا اتباع کرنا زیادہ روپے خرچ کیے بغیر دشوار ہے، ہندوستانی لباس سوڈیڑھ سو میں تیار ہوسکتا ہے اور کوٹ پتلون، سوٹ بوٹ ہزار دو ہزار سے کم میں تیار نہیں ہوسکتا پھر اس کے لوازمات بھی پچیس تیس سے کم تیار نہیں ہوسکتے، ہم نہیں سمجھتے کہ اس کو دنیا کی ترقی کہنا کس حد تک صحیح ہے۔[1]

شیوع ہو جانے اور عادتِ غالبہ بن جانے سے تشبہ ختم ہو جاتا ہے

میز کرسی پر کھانا کھانے کی بابت اظہار خیال

میز کرسی پر کھانا کھانے کی قباحت میں بعض مقامات میں تامل ہوتا ہے کیونکہ اب ان مقامات میں یہ عام طور سے مشہور اور عام ہوگیا ہے، اور عموم شہرت کی وجہ سے تشبہ سے نکل جائے گا، مگر پورا عام نہیں ہوا ہے، اس لئے دل میں کچھ کھٹک سی رہتی ہے، جب تک دل میں کھٹک ہے تو پھر تشبہ کی وجہ سے ناجائز رہے گا۔[2]

---

[1] وعظ الحدود والقیود ملحقہ حدود وقیود ۲۵/۴۴/۴۷ [2] الکلام الحسن ص ۸۳

میز کرسی پر افطار کرنا

ایک شخص نے پوچھا کہ افطاری میز کرسی پر جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: حرام مال سے افطاری جائز ہے یا نہیں؟ مطلب یہ ہے کہ افطار کا وقوع دونوں جگہ ہو جائے گا، باقی قبح عارضی دونوں جگہ ہے، میز کرسی پر کھانا کھانا تشبہ کے سبب ممنوع ہے۔[۱]

سوال: عرب میں رسم ہے کہ چوکیاں و تپائیاں سامنے رکھ کر کھانا کھلاتے ہیں اور یہاں اس کو بھی تشبہ کہتے ہیں فرمایا: ہاں وہاں کی رسم تو عادت ہے۔[۲]

تپائیاں میز کے مشابہ ہیں اور میز کی مشابہت کے لئے استعمال کی جاتی ہیں اگرچہ اتنا فرق ہے کہ پائے چھوٹے ہیں۔

اور فرمایا کہ اصل میں چوکی (تپائی) کھانے کے اکرام کے لئے ایجاد ہوئی ہوگی اور اب اپنا اکرام مقصود ہے کہ جھکنا نہ پڑے کیونکہ جھکنا شان کے خلاف ہے یہ کبر ہے۔[۳]

لندن میں کوٹ پتلون پہننے میں تشبہ نہیں ہے

ایک صاحب نے عرض کیا کہ جو شخص لندن میں مسلمان ہو اور وہاں کوٹ پتلون پہنے تو تشبہ ہوگا یا نہیں؟

فرمایا: وہاں تشبہ نہیں ہوگا کیونکہ وہاں یہ نہیں سمجھا جاتا کہ یہ غیر قوم کا لباس ہے وہاں تو سب کا لباس یہی ہے کوئی امتیاز نہیں، اگر یہاں پر بھی کوٹ پتلون عام ہو جائے کہ ذہن سے خصوصیت جاتی رہے تو ممنوع نہ ہوگا۔[۴]

(البتہ اسبال ازار یعنی ٹخنوں کے نیچے لباس ہونے کی وجہ سے ممانعت ہوگی، محض تشبہ کی وجہ سے نہ ہوگی)۔

---

[۱] الکلام الحسن ص ۸۳ و امداد الفتاوی ۴/۲۶۶ [۲] حسن العزیز ۴/۲۰۸ [۳] حسن العزیز ۴/۲۰۸، و ۸/۳۲۷
[۴] حسن العزیز ۳/۲۱۳

تشبہ ختم ہوجانے کی پہچان

پہچان یہ ہے کہ ان چیزوں کے دیکھنے سے عام لوگوں کے ذہن میں یہ کھٹک نہ ہوکہ یہ وضع تو فلانے لوگوں کی ہے جیسے انگرکھا یا اچکن پہننا، مگر جب تک یہ خصوصیت ہے اس وقت تک منع کیا جائے گا، جیسے ہمارے ملک میں کوٹ، پتلون پہننا، دھوتی باندھنا یا عورتوں کو لہنگا پہننا (البتہ اگر یہاں پر بھی کوٹ پتلون عام ہوجائے کہ ذہنوں سے خصوصیت جاتی رہے تو ممنوع نہ ہوگا (مگر) جب تک دل میں کھٹک ہے اس وقت تک تشبہ کی وجہ سے ناجائز رہے گا)۔[۱]

تشبہ کے حکم میں امکنہ وازمنہ کے لحاظ سے فرق

سوال کیا گیا کہ عورتوں کو اپنے کرتے میں کف لگانا جائز ہے یا نہیں؟

فرمایا: جہاں تشبہ بالرجال ہو وہاں ممنوع ہے اور جہاں نہ ہو وہاں جائز ہے۔[۲]

شیروانی پہننے کا حکم اور یہ کہ اس میں تشبہ ہوگا یا نہیں؟

ایک صاحب نے عرض کیا کہ شیروانی پہننا کیسا ہے؟ فرمایا کہ یہ دیکھنا چاہئے کہ اس میں عموم ہے یا نہیں، یہ دیکھ لیجئے! یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ اصل میں تو حیدرآباد کا لباس ہے اور سب سے اول علی گڈھ والوں نے لیا اب وہ علی گڈھ والوں کا لباس سمجھا جاتا ہے۔[۳]

فائدہ: چونکہ آج کل اس میں عموم ہے اس لئے تشبہ مرتفع ہے اور اب بلا کراہت درست ہے۔ (مرتب)

دسترخوان میں پانی کی بوتلیں رکھنا

ایک شخص دکان پر یا دسترخوان پر شراب کی سی بوتلیں بھر کر رکھے گو ان میں پانی ہی ہو شراب نہ ہو وہ مجرم ہے اور شرعاً گنہگار ہے، کیونکہ اس نے شراب خوروں کے ساتھ تشبہ کیا ہے۔[۴]

---

[۱] حیوۃ المسلمین ص: ۲۲۴ وغیرہ [۲] ملفوظات خبرت ۳/۵/۷ [۳] حسن العزیز ۳/۲۱۳ [۴] انفاس عیسی ص ۳۵۹

’’کیا میں ایسا کرسکتا ہوں؟‘‘ یہ جملہ تشبہ کی بناء پر ممنوع ہے

فرمایا آج کل جو یہ محاورہ ہے کہ ’’کیا میں فلاں کام کرسکتا ہوں‘‘ فلاں جگہ جا سکتا ہوں‘‘ اور مقصود اس جملہ سے اس فعل کے متعلق اپنی قدرت اور استطاعت کا سوال نہیں ہوتا، بلکہ خود اس فعل کے وقوع کی درخواست مقصود ہوتی ہے۔

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ .... هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ الخ اس کے اندر حق تعالیٰ نے حواریین کا ایک قول نقل فرمایا جو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ ہم پر مائدہ کا نزول ہو تو بجائے اس کے یوں کہتے کہ ہم نزول مائدہ کی درخواست کرتے ہیں، یوں کہا ’’کیا آپ کا رب ایسا کرسکتا ہے کہ ہم پر مائدہ نازل فرمائے‘‘؟

پس معلوم ہوا کہ یہ عیسائیوں کا قدیم مذاق ہے اور ان کا ایک بہت پرانا محاورہ ہے اور اب تو اس میں بددینوں کا تشبہ ہے اس لئے میں خواص کے لئے ایسے محاورات کا استعمال بلاضرورت بہتر نہیں سمجھتا۔[1]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جاہل) دیہاتی لوگ مغرب کی نماز میں تم پر غالب نہ آ جائیں کیونکہ وہ کتاب اللہ میں عشاء ہے اور وہ اس کو عتمہ کہتے تھے، (اس لیے کہ عتمہ اندھیرے میں اونٹنیوں کا دودھ دوہنے کو کہتے تھے)۔ (مسلم شریف)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ بول چال میں بھی بلاضرورت ان لوگوں کی مشابہت نہ چاہئے جو دین سے واقف نہیں۔[2]

---

[1] الافاضات ۲۲۲/۱۰ [2] حیوۃ المسلمین ص:۱۷۴

فصل ۲

عرف ورواج کا بیان

ادب کا مدار عرف پر ہے

ادب کا مدار عرف پر ہے اس لئے اختلاف ازمنہ سے وہ مختلف ہوسکتا ہے، حضرات صحابہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مزاح کرنا ثابت ہے اور اب بزرگوں کے ساتھ مزاح کرنا خلاف ادب سمجھا جاتا ہے۔[۱]

باپ کو برخوردار کہنا عرف کی بناء پر ممنوع ہے

باپ کو بیٹے کے مال سے متمتع ہونا جائز ہے مگر اس انتفاع کی وجہ سے یہ جائز نہیں کہ بیٹا اپنے باپ کو برخوردار یعنی متمتع لکھنا شروع کردے حالانکہ مطلب دونوں کا ایک ہی ہے، مگر باوجود اس کے پھر جو بیٹے کے لئے یہ ناجائز ہے کہ وہ باپ کو برخوردار کہے اس کی وجہ وہی ایہام ہے باپ کی بے ادبی کا اور اس ایہام کی وجہ یہ ہے کہ ''برخوردار'' کا لفظ عرفاً بیٹے کے لئے مخصوص ہے اس لئے باپ کے لئے اس لفظ کا استعمال کرنا بے ادبی ہے۔[۲]

ادب وایذاء کا مدار بھی عرف پر ہے

ایک مسئلہ اور مثال کے ذریعہ وضاحت

حاجی (امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ) کا ارشاد ہے ''جائے بزرگان بجائے بزرگان''، یعنی بزرگوں کی جگہ میں بھی برکت وانوار ہوتے ہیں۔

---

[۱] انفاس عیسیٰ ص ۴۸، تربیت السالک ص ۱۰۸ [۲] الافاضات ۱۵۰ ج ۱۰

(مسئلہ) شیخ کی اجازت کے بعد تو شیخ کی جگہ یا مصلے پر نماز پڑھنے اور ذکر کرنے کا مضائقہ نہیں، بغیر اجازت کے ایسا نہ کرنا چاہئے، اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر نماز پڑھا کرتے تھے اس کا منشا اتباع تھا، دعویٰ مساوات نہ تھا۔

نیز ایک بات اور ہے وہ یہ کہ ادب کا مبنیٰ عرف پر ہے اور تبدل عرف سے عرفیات کا حکم بدل جاتا ہے تو صحابہ کے زمانہ میں کسی کی جائے نماز پر نماز پڑھنا خلافِ ادب نہ تھا اور اب عرف بدل گیا ہے تو اب یہ ادب نہ ہوگا، کیونکہ جو امور مقصود شرعی نہ ہوں ان کے احکام زمانہ کے تبدّل سے بدل جاتے ہیں، ہاں مقاصد شرعیہ نہیں بدل سکتے، پس اب سمجھئے کہ ایذاء سے بچنا تو مقصود شرعی ہے، یہ تو کسی حال میں نہیں بدل سکتا رہا یہ کہ کون سی بات موجبِ ایذاء ہے اور کون سی نہیں یہ تبدلِ زمان وتبدلِ مکان سے بدل سکتی ہے کہ ایک فعل زمانۂ سابق میں موجبِ ایذاء نہ ہو، آج کل موجب ایذاء ہو، یا ایک فعل بلادِ عرب میں موجب ایذا نہ ہو بلادِ عجم میں موجبِ ایذاء ہو۔

شیخ کے مصلے پر نماز پڑھنے کے متعلق ایک اور بات قابل تنبیہ ہے وہ یہ کہ بعض لوگ جائے قدم پر سجدہ کرتے ہیں اس میں شرک کا قوی اندیشہ ہے، اس کا ہرگز قصد نہ کیا جائے، اتنی بات اور سمجھ لینا چاہئے کہ ایک تو سجدہ للقدم ہے کہ جائے قدم کو بوسہ کیا جائے تو یہ شرک صحیح ہے، اور ایک سجدہ علی القدم ہے کہ حصول برکت کی نیت سے جائے قدم پر سجدہ کیا جائے یہ شرک صریح نہیں مگر خطرہ سے خالی نہیں، اگر ایسا ہی کسی کو شوق ہو تو وہ موضع قدم (پر اپنے قدم) رکھے اور موضع سجود پر سجدہ کرے، موضع قدم پر سجدہ نہ کرے، اور یقیناً عبداللہ بن عمر ایسا ہی کرتے ہوں گے کیونکہ ان کا مقصود محض اتباع تھا اور اتباع اسی میں ہے کہ جہاں حضور کے قدم پڑے ہوں وہاں قدم رکھے جائیں اور جہاں آپ نے سجدہ کیا ہو وہاں سجدہ کیا جائے۔ (الارتیاب والاغتیاب ملحقہ اصلاح اعمال ص ۵۲۴)

عرف ورواج کی وجہ سے احکام کے بدلنے کی حقیقت

فقہاء کرام نے بعض احکام میں تغیر عرف کی وجہ سے بدلنے کا حکم دیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ احکام حقائق سے متعلق ہوتے ہیں اور عرف کے بدلنے سے وہ حقیقت نہیں بدلتی، جس سے حکم کا تعلق تھا صرف عرف سے اس حقیقت کی صورت بدل جاتی ہے۔

سو صورت مدار حکم نہیں مثلاً (وَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ) کے متعلق فقہاء نے لکھا ہے کہ حقیقت اس نہی کی ایذاء ہے پس جہاں تافیف موجب ایذاء ہو وہاں حرام ہے اور اگر کسی وقت عرف بدل جائے اور تافیف موجب ایذاء نہ ہو تو حرام نہیں، تو جس حکم کا مدار ایذاء پر تھا، وہ ایذاء ہی پر مرتب ہوگا اور بدوں ایذاء کے حکم ثابت نہ ہوگا پس ایک لفظ کسی قوم کے عرف میں موجب ایذاء ہے وہاں تلفظ حرام ہوگا، اور دوسری قوم کے نزدیک موجب ایذاء نہیں وہاں تلفظ حرام نہ ہوگا۔[۱]

حق تعالیٰ کیلئے صیغۂ واحد کا استعمال عرف کی وجہ سے خلاف ادب نہیں قرآن مجید کے ادب کا مدار عرف پر ہے

صیغۂ واحد کا استعمال حق تعالیٰ کے لئے خلاف ادب نہیں کیونکہ اول تو یہ عرف عام ہوگیا ہے اور ادب کا مدار عرف ہی پر ہے۔

ورنہ مولانا اسماعیلؒ کے لطیفہ سے سب کو خاموش ہونا پڑے گا جیسا کہ ایک عالم کو آپ نے خاموش کردیا تھا، آپ نے اس سے سوال کیا کہ اگر کوئی فرش پر بیٹھا ہو اور قرآن کریم کو رحل پر رکھے ہوئے پڑھ رہا ہو اور دوسرا آدمی پلنگ پر پیر لٹکا کر بیٹھ جائے یہ جائز ہے یا نہیں؟

مولوی صاحب نے کہا جائز نہیں کیونکہ اس میں قرآن کریم کی بے ادبی ہے

---

[۱] آداب المصائب ملحقہ التبلیغ ج۹ ص ۶۶

مولانا اسمعیل صاحب نے فرمایا کہ اگر قرآن شریف کے سامنے کوئی کھڑا ہو جائے تو یہ کیسا ہے؟ کہا یہ جائز ہے مولانا نے فرمایا کہ دونوں صورتوں میں فرق کیا ہے چار پائی پر بیٹھنے میں اگر بے ادبی پیروں سے ہے تو کھڑے ہونے والوں کے بھی پیر نیچے ہیں، اور اگر بے ادبی سرین کے اونچے ہونے سے ہے تو سرین کھڑے ہونے والے کے بھی اونچے ہیں، وہ مولوی صاحب حیران ہو کر خاموش ہو گئے اگر فقیہ ہوتے تو کہہ دیتے کہ ادب کا مدار عرف پر ہے اور عرف میں پہلی صورت کو بے ادبی اور دوسری صورت کو ادب شمار کیا جاتا ہے بہر حال ادب کا مدار عرف پر ہے، فقہاء نے اس کو خوب سمجھا ہے [۱]

منبر پر قرآن شریف رکھنا بے ادبی ہے یا نہیں؟

کسی صاحب نے خانقاہ کی مسجد کے منبر کی بیچ کی سیڑھی پر حمائل شریف رکھ دی حضرت والا نے فرمایا حمائل کو اس جگہ اس طرح رکھنا بے ادبی ہے کیونکہ اس سیڑھی پر خطیب پاؤں رکھتا ہے گو حمائل جزدان میں ہے مگر چونکہ جزدان حمائل سے اس وقت لپٹا ہوا ہے الگ نہیں ہے اور حمائل اور زینہ کے درمیان کا حائل ہونا بے ادبی کے لئے نافی نہیں بلکہ اس جزدان کے نیچے یعنی منبر کی سیڑھی کی سطح کے اوپر کپڑا رکھا ہوا ہوتا اور اس کپڑے پر حمائل ہوتی تو بے ادبی نہ ہوتی۔

البتہ اگر یہاں جزدان حمائل سے الگ ہوتا اور حمائل اس کے اوپر ہوتی تو گو جزدان کے نیچے کپڑا بھی نہ ہوتا مگر بے ادبی نہ ہوتی کیونکہ اس وقت بھی گو حمائل سیڑھی پر ہوتی مگر عرفاً یہ کہا جاتا ہے کہ حمائل جزدان پر رکھی ہے، اور جزدان پر رکھنا ظاہر ہے کہ بے ادبی نہیں اور اب جب کہ حمائل جزدان میں لپٹی ہوئی ہے اگرچہ جزدان منبر کی سیڑھی اور حمائل کے درمیان حائل ہے مگر اس وقت عرفاً یہ نہیں کہہ سکتے کہ حمائل جزدان پر رکھی ہے بلکہ یہی کہا جائے گا کہ منبر کی سیڑھی پر رکھی ہے اور حمائل کا مسجد کی سیڑھی پر رکھنا خلاف ادب ہے۔

---

[۱] التبلیغ ج۹ ص ٦٦

اس کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی شخص لنگی زمین پر بچھا کر اس پر بیٹھ جائے تو اس کو جالس علی الأرض نہیں کہیں گے بلکہ یہ کہیں گے کہ لنگی پر بیٹھا ہے البتہ اگر لنگی کو وہ باندھ کر بیٹھے گا تو اس کے متعلق یہی کہا جائے گا کہ زمین پر بیٹھا ہے حالانکہ لنگی اب بھی اس شخص کے جسم اور زمین کے درمیان حائل ہے، خلاصہ یہ کہ ادب کا مدار عرف پر ہے یعنی کوئی فعل جو فی نفسہ مباح ہو اگر عرفاً بے ادبی سمجھا جائے گا تو شرعاً وہ فعل بے ادبی میں شمار ہوگا۔[۱]

عرفی ادب کا ثبوت

فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے وقت مدینہ طیبہ میں حضرت ابوایوبؓ کے یہاں اترے تو ان کو مکان میں نیچے اتارا اور آپ اوپر رہے۔

ایک دن ان کو رات کو خیال آیا کہ یہ ادب کے خلاف ہے تو وحشت ہوئی اور اس وقت محاذات سے میاں بی بی دونوں ہٹ گئے اور صبح کو عرض کیا کہ حضرت مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر منتقل کر دیا اور نیچے خود آ گئے (ایک روایت کے مطابق)۔

اس سے محترم چیز کے نیچے ہونے کا جواز تو ثابت ہوا خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جائز رکھا تھا مگر حضرت ابوایوبؓ کے دل نے گوارا نہ کیا، اور ادب اس کا مقتضی نہ ہوا (اس سے ادب کا ثبوت ہوا)۔[۲]

کبھی عرفی ادب فوق الامر ہوتا ہے

بعض دفعہ امر وجوب کے لئے ہوتا ہے اور ادب اس کو مانع ہوتا ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا نام مبارک مٹانے کے لئے فرمایا اور یہ امر وجوبی تھا مگر حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ اس کی تعمیل نہ کر سکے اور عرض کیا حضور مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا۔ (اس سے بھی عرفی ادب کا ثبوت ہوتا ہے)۔[۳]

---

[۱] الافاضات ۱۰/۱۵۲ [۲] حسن العزیز ص ۱۰۹ ج ۴ [۳] حسن العزیز ص ۱۰۹ ج ۴

عرف کی بناء پر عادات بھی شعائر اسلام کی حیثیت رکھتے ہیں

جو رسوم اور عادات کفار کے ساتھ ایسی خصوصیت رکھتے ہوں کہ بمنزلہ ان کے شعار کے ہوگئے ہوں اگر وہ عرفاً شعار مذہبی سمجھے جاتے ہوں وہ بھی کفر ہیں، قَالَ اللّٰہُ تعالی مَاجَعَلَ اللّٰہُ مِن بَحِیْرَۃٍ وَّلَاسَائبَۃٍ اِلٰی قولہ تعالی یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ اسی اصل پر فقہاء نے شدِّ زُنّار کو کفر فرمایا ہے ورنہ تشبہ بالکفار ہے جو رکون (میلان) الی الکفار ہونے کے سبب معصیت وحرام ہے۔ قال اللہ تعالی ولاترکنوا إلی الذین ظلموا الخ۔[1]

ایک صاحب نے مولانا خلیل احمد صاحب پر اعتراض کیا کہ انہوں نے ایک فتوی میں ذبح بقر کو شعائر اسلام میں سے لکھا ہے حالانکہ یہ تو محض عادات میں سے ہے مولانا نے فرمایا کہ صحیحین کی حدیث من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا وأکل ذبیحتنا آخر یہ اکل ذبیحتنا کیوں فرمایا، معلوم ہوا کہ بعض عادات بھی کسی عارض سے شعائر اسلام میں سے ہوجاتے ہیں، چنانچہ فی الحال جو لوگ اس کو مانع ہیں یہ دیکھئے کہ اس کا سبب کوئی ملکی مصلحت ہے یا مذہبی مصلحت؟ ظاہر ہے کہ مذہبی مصلحت ہے تو یہ شخص اس کے ترک سے اس کے مذہب کا مؤیّد بنتا ہے۔[2]

جیسے شدِّ زُنّار کو فقہاء نے شعار کفر فرمایا ہے اور اس سے تمام احکام کفر کے جاری کردیئے جائیں گے (اور جیسے) ترک صلوۃ اس زمانہ (عہد صحابہ) میں کفر ہی کی علامت تھی، پس اس کا حاصل کفر ہی ہوا۔[3]

شعائر اسلام میں عرف کا اثر

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ ایک زمانہ میں اجمیر تشریف رکھتے تھے،

---

[1] بوادر النوادر ۲/۸۷۸ [2] ملفوظات دعوات عبدیت ۱۹/۱۰۰ [3] بوادر ۲/۶۴۲

اتفاق سے عشرہ محرم میں ایک مقام پر تعزیہ داروں میں اور ہندوؤں میں جھگڑا ہو گیا، کوئی درخت تھا وہاں کے سنی عمائد نے علماء سے استفتاء کیا کہ ہندوؤں کا اور تعزیہ داروں کا جھگڑا ہے ہم کو کیا کرنا چاہئے؟

علماء نے جواب دیا کہ کفر اور بدعت کی لڑائی ہے تم کو الگ رہنا چاہئے، پھر وہ لوگ مولانا کے پاس دریافت کرنے آئے، مولانا محمد یعقوب صاحب نے فرمایا کہ یہ بدعت اور کفر کی لڑائی نہیں ہے بلکہ اسلام اور کفر کی لڑائی ہے، کفار بدعت سمجھ کر تھوڑا ہی مقابلہ کر رہے ہیں، وہ تو اسلامی شعار سمجھ کر مقابلہ کر رہے ہیں جاؤ انکا مقابلہ کرو، غرضیکہ تمام مسلمان متحد ہو کر لڑے، فتح ہوئی، لیکن ان چیزوں کے سمجھنے کیلئے فہم اور عقل کی ضرورت ہے۔[1]

بجائے شکریہ اور جزاک اللہ کے تسلیم کہنا

(سوال) جب کوئی شخص کسی کو کچھ دیتا ہے تو لینے والا اگر چھوٹا ہو تو شکریہ کے طور پر تسلیم کہتا ہے کیونکہ بعض وقت بڑے کو جزاک اللہ کہنے سے بے ادبی معلوم ہوتی ہے اور بجائے ''السلام علیکم'' کے تسلیم کہنا خلاف سنت معلوم ہوتا ہے تو کیا کرے؟

ارشاد فرمایا کہ تسلیم سے یہاں سلام مقصود نہیں بلکہ یہ ایک اصطلاح ہے کہ بجائے شکریہ کے تسلیم کا لفظ کہہ دیتے ہیں اور اس میں مضائقہ نہیں معلوم ہوتا، بلکہ اس موقع پر ''السلام علیکم'' کا استعمال غالباً فی غیر محلّہ ہوگا۔[2]

---

[1] الافاضات الیومیہ ج ۴ص ۵، افادات اشرفیہ در مسائل سیاسیہ [2] دعوات عبدیت ص ۱۵۳

فصل ۳

عموم بلویٰ کا بیان

عموم بلوی کے معتبر ہونے کا ضابطہ

(۱) فرمایا: آج کل دو چیزیں منکرات میں سے بہت عام ہوگئیں ہیں ایک تصویر دوسرے اسپریٹ اور الکحل کا استعمال، احقر نے عرض کیا کہ کیا اس میں ابتلاء عام اور عموم بلوی کی کوئی رعایت حکم میں کی جاسکتی ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ حلت وحرمت میں عموم بلوی معتبر نہیں بلکہ نجاست وطہارت میں معتبر ہے وہ بھی جب کسی چیز کی نجاست وطہارت میں مجتہدین سلف کا اختلاف ہو۔[۱]

(۲) محض عموم بلویٰ کی تاویل نہیں ہوسکتی، ورنہ غیبت میں بہت عموم بلویٰ ہے، بلکہ عموم بلوی وہاں چل سکتا ہے جہاں مسئلہ مختلف فیہ ہو وہاں اپنا مسلک بوجہ عموم بلوی ترک کرسکتے ہیں۔[۲]

میں تو ہمیشہ سے یہ سمجھے ہوئے ہوں کہ مجتہد فیہ میں عموم بلوی کا اعتبار ہونا چاہئے ''قراءت'' میں بھی اس کی ضرورت ہے متاخرین نے میری رائے میں ٹھیک کیا۔[۳]

عموم بلویٰ اور ضرورت عامہ خود مستقل دلیل نہیں

خود ''ضرورت عامہ'' دلیل مستقل نہیں جب تک کسی کلیہ شرعیہ میں وہ صورت داخل نہ ہو یا کسی کلیہ میں داخل کرنے کا مثل الحاق بالسلم وغیرہ کے محض عموم بلوی کی تاویل نہیں ہوسکتی ورنہ غیبت میں بہت عموم بلوی ہے۔[۴]

---

۱ مجالس حکیم الامت ص ۱۰۴ ۲ کمالات اشرفیہ ص ۱۴۱ ۳ حسن العزیز ص ۲۴۷ ج ۱ ۴ امداد الفتاوی ۲/۱۰۵ و کمالات اشرفیہ ص ۱۴۱

عموم بلویٰ اور ضرورت عامہ کی بناء پر توسع فی المسائل کے حدود

(۱) میرا ارادہ تھا کہ ایک رسالہ احکام معاملات میں ایسا لکھوں کہ جن معاملات میں عوام مبتلا ہیں اگر وہ صورتیں کسی مذہب میں بھی جائز ہوں تو اس کی اجازت دے دوں تاکہ مسلمانوں کا فعل کسی طرح سے تو صحیح ہو سکے۔

میں نے احتیاطاً اس کے بارے میں حضرت مولانا گنگوہیؒ سے بھی دریافت کیا کہ ایسے مسائل میں دوسرے مذہب پر فتوی دینا جائز ہے یا نہیں؟ تو حضرت نے بھی اجازت دے دی مولانا بہت پختہ حنفی تھے۔

اور یہ توسع معاملات میں کیا گیا دیانات میں نہیں اس میں کچھ اضرار نہیں، اسی لئے جمعہ فی القری میں ابتلاء عوام کے سبب ایسا توسع نہیں کیا، البتہ اگر حضرت امام شافعی کے قول پر احتیاط ہوتی تو فتویٰ دے دیتا مگر احتیاط مذہب حنفی میں ہے کیونکہ جس مقام کے مصر اور قریہ ہونے میں اختلاف ہو، اگر وہ مصر ہی ہو اور اس میں کوئی ظہر پڑھے تو فرض ذمہ سے ساقط ہو جائے گا گو کراہت ہوگی اور اگر وہ قریہ ہے اور وہاں جمعہ پڑھا تو جمعہ بھی نہ ہوا اور ظہر بھی ساقط نہ ہوئی، اس لئے ایسے مقام میں احتیاط ترک جمعہ ہی میں ہے۔

دوسرے یہ کہ ابتلاء بھی بدرجہ اضطرار نہیں کیونکہ لوگ چھوڑ سکتے ہیں اگر جمعہ نہ پڑھا تو کوئی تکلیف نہ ہوگی بلکہ اور زیادہ آرام ہوگا، اذان زائد نہیں خطبہ نہیں۔[۱]

(۲) فرمایا دیانات میں تو نہیں لیکن معاملات میں جس میں ابتلاء عام ہوتا ہے دوسرے امام کے قول پر اگر جواز کی گنجائش ہوتی ہے تو اس پر فتوی رفع حرج کے لئے دیتا ہوں۔[۲]

(۳) اس لئے مختلف فیہ مسائل میں وسعت دینی چاہئے اس طرح ایک تو شریعت سے محبت ہوگی، دوسرے آرام رہے گا۔[۳]

---

[۱] کلمۃ الحق ص ۷۱ [۲] اشرف المعمولات ص ۳۳ [۳] انفاس عیسی ۲/۳۴۴

عوام کی رعایت کی ایک مثال

(۴) ایک استفتاء آیا ہے کہ امام صاحب اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پر وقف نہیں کرتے بلکہ اس کے نون کو اِھْدِنَا سے ملا کر پڑھتے ہیں نوبت یہاں تک پہنچی کہ فوجداری ہوگئی میں نے لکھا کہ اس طرح پڑھنا جائز تو ہے مگر جب کہ سب سمجھ دار ہوں ورنہ ایسے امام کو معزول کردو جو فتنہ برپا کرے اور موقع محل نہ سمجھے۔[۱]

عموم بلوی وضرورت پر متفرع چند جزئیات

(۱) سوال: جس جانور کا بچہ مرجائے اس کا دودھ نکالنے کے لئے مصنوعی بچہ بنا کر رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ بغیر بچہ کو دیکھے ہوئے وہ جانور دودھ نہیں اتارتا۔

جواب: جائز ہے۔

(۲) ایک عالم نے فتوی دیا کہ پڑیا کا رنگ جو یورپ سے آتا ہے وہ باوجود اختلاط نجاست اسپریٹ وغیرہ کے عموم بلوی کی وجہ سے پاک ہے، اس سے احتیاط بھی مشکل ہے، اس فتوی پر عمل درست ہے یا نہیں؟

جواب: چونکہ ضرورت شدیدہ ہے اس فتوی پر عمل درست ہے مگر اس شخص کو جس کو ضرورت ہو اور وہ میرے نزدیک عورتیں ہیں کیونکہ مرد بآسانی بچ سکتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کے جواز کی ایک اور شرط ہے وہ یہ کہ جس شراب سے وہ اسپریٹ حاصل ہے وہ انگور اور کھجور اور کشمش کی نہ ہو۔[۲]

(کیونکہ ان کی حرمت منصوص ہے اس لئے اس میں ضرورت وعموم بلوی کی رعایت نہ کی جائے گی، واللہ اعلم)۔

اور میں عموم بلوی کی وجہ سے صحت صلوۃ کا حکم دیا کرتا ہوں مگر خلاف احتیاط سمجھتا ہوں۔[۳]

---

[۱] کلمۃ الحق ص ۱۶۸ [۲] امداد الفتاوی ۴/۹۴ [۴] دعوات عبدیت ۱۹/۱۵۱

(۳) مجبوری اور اشد ضرورت میں ان لوگوں کے قول پر عمل کرلو جو جواز سود دارالحرب کے قائل ہیں۔[۱]

(۴) عرض کیا گیا کہ ربڑ کے انسان بنائے جاتے ہیں جن کی مدد سے تشریح وغیرہ سیکھی جاتی ہے اور بنائے ہی اسی غرض سے جاتے ہیں، ارشاد فرمایا کہ یہ اچھی صورت ہے لیکن اس میں تصویر اور مورت رکھنے کی حرمت لازم آتی ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ سر وغیرہ کو جدا جدا رکھا جائے۔[۲]

(۵) سوال: طلاء کے نسخہ میں کیچوے، کچھوے وغیرہ مار کر ڈالے جاتے ہیں مرض کے لئے ان چیزوں کی جان کھونا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: چونکہ شرع میں یہ ضرورتیں معتبر ہیں اس لئے جائز ہوگا ہاں تکلیف زائد از ضرورت دے کر مارنا جائز نہیں۔

(٦) موذی جانوروں کو آگ میں جلانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وہ کسی اور طریق سے دفع نہ ہوں تو پھر مجبوری کی وجہ سے جائز ہے اور اگر کسی طرح اور طریق سے ہلاک ہو جائے تب جلانا جائز نہیں۔[۳]

محققین کا مسلک

فرمایا محققین کا مسلک یہ ہے کہ اپنے نفس کے عمل میں تنگی برتے اور اعلیٰ وادنیٰ کو عمل کے لئے اختیار کرے مگر رائے اور فتوی میں وسعت رکھے کہ لوگوں کے لئے مقدور بھر آسانی کرے جیسا کہ ایک حدیث میں ارشاد ہے: **ما کرهت فدعهُ ولا تحرمه علی احدٍ**۔ احوط یہ ہے کہ عمل میں تو اشد پر عمل کرے اور دوسرے لوگوں سے معاملہ کرنے میں ارفق پر عمل کرے۔[۴]

---

[۱] دعوات عبدیت ۱۹/۱۵۱ [۲] دعوات عبدیت ۱۹/۱۴۸ [۳] امداد الفتاوی ۴/۲۶۴
[۴] مجالس حکیم الامت ص ۱٦۰

فصل ۴

حیلہ کا بیان

حیلہ کی دو قسمیں اور ان کا حکم

حیلے دو قسم کے ہیں ایک وہ کہ اغراض شریعت کے مبطل ہوں جیسے حیلہ ادائے زکوۃ میں کہ جس کا مقصود اعانت مساکین اور ازالہ رذیلہ نفس ہے اس میں کوئی حیلہ کرنا اور ادانہ کرنا غرض شرعی کا مبطل ہے تو اس قسم کے حیلے ناجائز ہوں گے۔

دوسرے وہ حیلے جو کسی غرض شرعی کے مُحصِّل و معین ہوں ایسے حیلے جائز ہوں گے جیسے حدیث میں ہے، بع الجمع بالدراھم ثم ابتع بالدراھم یعنی ان کو دراہم سے بیچ کر دراہم سے خرید لے۔[۱]

حیلہ کے جائز ہونے کے دو معنی (صحت وحلت کا فرق)

جواز کے دو معنی ہیں ایک صحت یعنی کسی قاعدہ پر منطبق ہو جانا گو اس میں گناہ ہی ہو جیسے کسی شخص پر جبر کر کے اس کی بی بی کو طلاق دلوادے اور بعد عدت اس سے نکاح کرلے، صحتِ نکاح اور معصیت دونوں ظاہر ہیں۔

دوسرے حلت یعنی گناہ نہ ہونا پس اگر اِن حِیَل کا جواز بالمعنی الاول ہے تب تو کوئی شبہ ہی نہیں مگر یہ مفید نہیں، اور اگر بالمعنی الثانی ہے تو اس میں یہ شرط ہے کہ ان حیل کے اجزاء اتفاقاً واقع ہو جائیں مشروط اور معروف نہ ہوں اور نہ کسی پر جبر ہو کہ جبر امور غیر لازمہ میں خود حرام ہے۔[۲]

---

[۱] دعوات عبدیت ۹/۵ [۲] امداد الفتاوی ص ۱۵۴ ج ۴

حیلہ کی ایک قسم استدلال بالالفاظ نہ کہ بالمعنی اور اس کے شرائط

حضور صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی منافق کے جنازے کی نماز پڑھنے کے لئے تیار ہو گئے مگر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے آیت تلاوت کی إِسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لاَ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً الخ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے تو میں نے استغفار کو اختیار کیا اور میں ستر بار سے زائد کرلوں گا۔

اب یہاں یہ شبہ ہوتا ہے کہ عربی کا معمولی طالب علم بھی جانتا ہے کہ یہ أو تخییر کے لئے نہیں ہے بلکہ تسویہ کے لئے ہے جیسے سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ الخ اس میں بھی تخییر نہیں تسویہ ہے اور محاورہ کے موافق یہاں ستر کے عدد سے تحدید مقصود نہیں بلکہ تکثیر مقصود ہے تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیسے ارشاد فرمایا؟

حضرت مولانا یعقوب صاحب نے اس کا جواب دیا تھا کہ شدت رافت ورحمت کی وجہ سے آپ نے الفاظ سے تمسک فرمایا معنی کی طرف التفات نہیں فرمایا، مگر اس طرح کے استدلال کے واسطے دو شرطیں ہیں ایک یہ ہے کہ ضرورت ہو دوسرے یہ کہ معنوں کا انکار نہ ہو اور یہ شرطیں میں نے قواعد کلیہ سے سمجھی ہیں، واقعہ حدیث میں یہ ضرورت تھی اس کا ظہور بعد میں ہوا کہ بہت سے لوگ اس رافت ورحمت کو دیکھ کر مسلمان ہو گئے۔[۱]

حیلہ معاملات میں ہوتا ہے نہ کہ عبادات میں

بہت سے معاملات میں فقہاء رحمہم اللہ تعالی نے بعض ناجائز معاملوں کی صورت بدلنے کے حیلے لکھے ہیں جس کے بعد وہ جائز ہو جاتے ہیں، اور خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض معاملات میں اس طرح کے حیلے وتدبیر کی اجازت منقول ہے مگر بعض لوگ اس میں مغالطہ میں مبتلا ہیں اس کو معاملات اور دیانات سب میں عام کرلیا ہے حالانکہ حیلہ شرعی صرف معاملات میں ہوسکتا ہے دیانات میں نہیں ہوتا۔[۲]

---

[۱] الفصل للوصل ص ۲۰۲ و ۲۰۳ [۲] مجالس حکیم الامت ص ۹۵

حیلہ کے صحیح ہونے نہ ہونے کا ضابطہ

فرمایا کہ حیلہ کبھی مقصود شرع کے ابطال کے لئے ہوتا ہے وہ حرام ہے اور کبھی مقصود شرعی کی تحصیل وتکمیل کے لئے ہوتا ہے وہ جائز ہے، اور جو حیلہ ایسا ہو کہ اس سے عوام کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو وہ بھی حرام ہے جیسے سود سے بچنے کے ایسے حیلے جن سے لوگ سود ہی کو حلال سمجھنے لگیں حرام ہے۔[۱]

زکوۃ کے واجب نہ ہونے کا حیلہ اور اس کا حکم

حیلہ دیانات میں نہیں ہوتا (جیسے) کوئی شخص زکوۃ سے بچنے کے لئے یہ حیلہ کرے کہ سال ختم ہونے سے پہلے اپنی کل ملکیت اپنی بیوی یا کسی لڑکے وغیرہ کے نام کردے اور ہبہ کر کے اس کا قبضہ بھی کرادے اور درحقیقت نیت ہبہ کرنے کی نہ ہو بلکہ یہ قصد ہو کہ جب اگلا سال پورا ہونے کو آئے گا تو وہ مجھے ہبہ کردیں گے اس طرح ان پر (بھی) زکوۃ نہ ہوگی، یہ حیلہ حرام ہے اور بغیر حیلہ کے زکوۃ نہ لگانے کے گناہ سے زیادہ سخت (اس حیلہ کا) گناہ ہے کیونکہ یہ حیلہ اللہ تعالی کے فرض سے بچنے کے لئے کیا گیا ہے جو دیانات سے متعلق ہے۔[۲]

ایسے حیلوں کی حرمت کی دلیل

بنی اسرائیل نے جن پر یوم سبت میں مچھلی کا شکار حرام قرار دے دیا گیا تھا، حیلہ کر کے شکار کرنے کی صورتیں نکال لی تھیں اس پر اللہ تعالی کا غضب اور عذاب نازل ہوا۔[۳]

---

[۱] مجالس حکیم الامت ص ۹۵ [۲] مجالس حکیم الامت ص ۹۵

باطل حیلہ کی مثال

ایک صاحب نے قربانی کی رقم کو مجروحان ترکی کی مدد کے لئے بھیجنے کے متعلق ایک فتوی کے جواب میں یہ لکھا تھا کہ ایام اضحیہ میں تو اس رقم کو نہ دے لیکن ایام اضحیہ گزرنے دے اور قربانی نہ کرے جب وہ دن گذر جائیں تو وہ رقم مجروحان ترکی کو دے دے اس کو سن کر مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ بالکل لغو ہے اور معصیت کی تعلیم ہے اور اس کی ایسی مثال ہے جیسے کہ شبہ عمد میں فقہاء نے دیت کے ساتھ کفارہ کو بھی لکھا ہے تو کوئی شخص فقراء کی خیر خواہی کر کے کسی کو یہ مشورہ دے کہ فلاں شخص کو لاٹھی سے ماردے پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔[۱]

باطل حیلہ کے مشابہ ایک صورت

کانپور میں ایک لوہار تھے، انہوں نے قربانی کے لئے ایک ایسا بکرا تجویز کیا کہ جس میں سب ہی عیب تھے، ایک شخص نے کہا کہ میاں ایسا جانور کیوں ذبح کرتے ہو؟ لوہار بولا واہ صاحب ہماری بیوی صاحبہ کا فتوی ہے کہ اس کی قربانی جائز ہے، اس شخص نے کہا ذرا ہم کو بھی دکھلاؤ، آپ کی بیوی نے کہاں سے فتوی دیا ہے، لوہار گھر گیا اور بیوی سے ذکر کیا کہ حضور کے فتوے کو بعض لوگ نہیں مانتے، ذرا انہیں بھی قائل کردو، وہ اتفاق سے اردو پڑھی ہوئی تھی، اس نے فوراً اردو کا شرح وقایہ نکال کر دکھلایا کہ دیکھو اس میں لکھا ہے کہ جس جانور کے تہائی سے کم دم، کان، ناک وغیرہ کٹی ہوں وہ جائز ہے، اس بکری میں چونکہ ہر چیز تہائی سے کم کٹی ہوئی ہے، اور یہ عیب مؤثر نہیں لہذا جائز ہے، اس شخص نے کہا کہ بھائی ہم شرح وقایہ تو سمجھتے نہیں علماء کے پاس چلو اور یہ جانور ان کو دکھلا لو پھر وہ جو حکم دیں اس پر عمل کرو، لوہار کہنے لگا کہ بس صاحب ہم کو تو ہماری بیوی کا فتوی کافی ہے، کسی عالم کو دکھلانے کی ضرورت نہیں، بس اس لوہار کو قربانی کا صرف نام کرنا تھا۔[۲]

---

[۱] دعوات عبدیت ۱۹/۹۹ [۲] سنت ابراہیم ص ۳۶

فصل ۵

تاویل کرنے کا بیان

نصوص میں تاویل کرنے کا قاعدہ

اصول عقلیہ ونقلیہ قطعیہ میں مسلمہ ہے کہ محکم اور ظاہر میں اگر تعارض ہوتو ظاہر میں تاویل کریں گے یعنی اس کو ظاہر سے منصرف کر کے محکم کی طرف راجع کریں گے۔[۱]

تاویل کی تعریف

جو صَرف عن الظاہر بضرورت صارف قطعی ہو اور موافق قواعد شرعیہ ہو وہ تاویل ہے ورنہ تحریف۔[۲]

تاویل کرنے کا ثبوت

ایک غیر مقلد نے کہا کہ مولانا رومی اور شیرازی کی تاویل کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے ان کے ظاہری الفاظ پر حکم کیوں نہیں لگایا جاتا؟ میں نے کہا کہ وہ ضرورت ایک حدیث سے ثابت ہے کہنے لگے کون سی حدیث میں ضرورت آئی ہے میں نے کہا کہ حدیث میں ہے کہ دو جنازے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرے اور صحابہ نے ایک کی مدح کی ایک کی مذمت، آپ نے دونوں پر فرمایا قَدْ وَجَبَتْ آگے وجبت کی تفسیر جنت اور نار سے فرمائی، اور اس کی وجہ یہ فرمائی کہ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الأَرْضِ اتنا تو حدیث سے ثابت ہے۔

---

[۱] امداد الفتاوی ۱۱۶/۶ [۲] امداد الفتاوی ۳۹۹/۵

اب آپ چل کر جامع مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہوکر ان بزرگوں کی نسبت دریافت کریں تو ہر شخص ان کا بزرگ ہونا بیان کرے گا، تو اس حدیث سے ثابت ہوگیا کہ یہ اولیاء ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کے قول کی توجیہ کرتے ہیں۔[۱]

کسی کے قول وعمل میں تاویل کرنے کا شرعی ضابطہ

دیکھنا یہ ہے کہ عادت غالبہ کیا ہے اگر عادت غالبہ اتباع سنت ہے اور پھر غلبۂ حال کی وجہ سے کوئی ایسی بات بھی ہوجائے جو بظاہر لغزش سمجھی جاسکے اس میں تاویل کریں گے، اور اگر عادت غالبہ خلاف سنت ہے وہاں تاویل نہ کریں گے، معیار یہ ہے۔[۲]

اگر کسی موثوق بہ سے اس کے خلاف منقول ہوگا اس کو نصوص کی طرف راجع اور اس کو نصوص کے تابع بنایا جائے گا نہ کہ بالعکس اور اگر راجع نہ ہوسکے گا تو اس نقل اور نسبت کی تکذیب کی جائے گی۔[۳]

صاحب حال سے اگر کوئی امر موہم خلاف شرع صادر ہو تو منتہاء حسن ظن یہ ہے کہ خود اس کے فعل میں تاویل مناسب کرکے اس کو قواعد شرعیہ کے تابع بنادیا جائے نہ یہ کہ شریعت میں تبدیلی کرکے شریعت کو اس کے تابع بنادے۔[۴]

تاویل کی حقیقت اور اہل حق واہل ہویٰ کی تاویل کا فرق

تاویل اس کو کہتے ہیں کہ دو کلام جو بظاہر متعارض معلوم ہوتے ہیں کوئی ایسے معنی ان میں سے ایک کے لے لئے جائیں تاکہ تعارض نہ رہے، ہمارے تاویل کرنے اور علماء کے تاویل کرنے میں زمین آسمان کا فرق ہے، ہماری تاویلات باتباع نفس ہوتی ہے اور ان کی تاویل باتباع قرآن وحدیث، ان دونوں کے نتیجہ میں فرق ہے، ہم کو اس تاویل سے معاصی پر جرأت بڑھتی ہے اور ان کو اس تاویل سے دوسری آیت کی

---

[۱] کلمۃ الحق ص ۳۱ [۲] افاضات ۲/۲۹۷ [۳] امداد الفتاوی ۴/۳۹۱ [۴] بوادر النوادر ص ۱۶۱

تعمیل نصیب ہوتی ہے وہ ہر صورت میں مطیع ہیں اور ہم ہر طرح نافرمانی کی گنجائش نکالتے ہیں دونوں قسم کی تاویلوں میں فرق خوب سمجھ لو۔[1]

قصص وحکایات اور کسی بزرگ کے کلام میں تاویل کرنے کا ضابطہ

قصص وحکایات میں جب تک کہ امتناع عقلی یا امتناع شرعی پر دلیل قائم نہ ہو، یقیناً تکذیب وانکار کرنا مشکل ہے، اور اس امتناع کا حکم تبحر ومہارت علوم شرعیہ وفنون عقلیہ کے بعد ہوسکتا ہے، ورنہ اکثر نظر ظاہری میں مستبعدات کو مستحیلات سمجھ کر انکار کردیا جاتا ہے، یہ قاعدہ کلیہ کافی معیار ہے۔

(البتہ اس معیار میں ایک قید ضروری ہے) وہ قید یہ ہے کہ ان قصص وحکایات کے ناقل ایسے لوگ ہوں جن کا صدق اور تدین مشاہدہ یا شہادتِ ثقات اور ان کے مجموعۂ حالات سے مظنون ہو، تو چونکہ قرآن وحدیث سے سوءِ ظن اور مراء مسلم اور تکذیب صادق سے ممانعت آئی ہے، ان احکام کے واجب العمل ہونے سے ضرورت ہوتی ہے کہ اگر ایسے لوگ کوئی امر خلاف ظاہر نقل کریں تو اس میں تاویل کی جائے، خواہ قریب ہو یا بعید۔

اور یہ ظاہر ہے کہ تاویل کی حقیقت یہی ہوتی ہے کہ ظاہر سے کلام کو منصرف کرنا، مگر اس کا ارتکاب ضرورت کی وجہ سے کیا جاتا ہے، اور یہاں ضرورت یہ ہے کہ نصوص شرعیہ واقع میں متعارض نہیں ہوسکتی، تو جہاں ان کی مقتضیات میں تعارض کی صورت ہو اس کا رفع کرنا واجب ہے، مثلاً یہ بھی ثابت بالنص ہے کہ کل ماجاء به الرسول حق اور یہ بھی ثابت ہے کہ أنتم شهداء الله في الأرض، اور ثقات کی شہادت کسی کے صدق پر مشاہدہ سے ثابت، پس نص کا مقتضی اس کی تصدیق ہوئی، پس یہ صدق صادق ثابت بدلیل شرعی جب تک یقینی دلیل سے مرتفع نہ ہوگا، اس حکم شرعی پر عمل کرنے کی ضرورت سے اس کی حفاظت کریں گے، اور اس حفاظت کا یہی طریق ہے کہ اس کے اقوال کا دلیل شرعی

[1] حقوق الزوجین ص ۴۷۴

سے معارض نہ ہونا حتی الوسع ثابت کریں۔

اس کی تائید کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام وحضرت خضر علیہ السلام کا قصہ کافی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بیان فرما کر تمنا فرمائی لو صبر موسیٰ الخ حالانکہ بظاہر افعال خضر یہ معارض نصوص شرعیہ کے تھے، اور اسی بناء پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انکار فرمایا تھا مگر آخر میں ظاہر ہوا کہ معارض نہ تھے اور اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لو صبر فرمایا۔

پس حاصل یہ ہوا کہ جس شخص کا کمال فی الدین یقیناً یا ظناً ثابت ہو، اس کو بدون یقین کامل کے ناقص الدین نہ کہیں گے، اور جس شخص کا ابھی کمال فی الدین ہی ثابت نہیں بلکہ یا ناقص الدین ہونا معلوم ہے یا مجہول محض ہے، وہاں چونکہ مدارِ اضطرار صَرف عن الظاہر نہیں پایا جاتا، لہٰذا ایسے کی خبر جو ظاہر وعادت کے موافق ہوگی اس کی تصدیق کریں گے ورنہ تکذیب کریں گے خواہ قطعاً یا ظناً جیسا کہ مقام کا مقتضا ہو۔[1]

تاویل کرنے کا معیار

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت اگر تاویل کی جائے تو پھر کوئی بھی مؤاخذہ کے قابل نہیں رہتا، تاویل میں تو بڑی وسعت ہے، فرمایا کہ تاویل وتوجیہ کا بھی تو ایک معیار ہے ایک وہ شخص ہے جس کی غالب حالت صلاحیت کی ہے، دین کا مطیع ہے، عقائد صحیح ہیں، ایسے شخص سے کوئی غلطی ہو جائے وہاں تاویل واجب ہے اور جہاں فسق وفجور کا غلبہ ہے وہاں تاویل نہ کی جائے گی اور مستحقین تاویل کی شان میں اگر تاویل بھی نہ کی جائے تب بھی کف لسان واجب ہے گو ان کا معتقد ہونا بھی واجب نہیں جیسے شیخ محی الدین ابن عربیؒ بایزیدؒ وغیرہم۔[2]

فائدہ: قرآن وحدیث میں تکذیب سے کفر لازم آتا ہے، تاویل سے نہیں لازم آتا، مگر اس میں اتنی شرط ہے کہ وہ تاویل ضروریاتِ دین میں نہ ہو۔[3]

---

[1] امداد الفتاویٰ ج۴ص ۵۴۹ سوال نمبر ۶۰۹ [2] افاضات ۳۰۶/۲ [3] مقالات حکمت ص: ۲۵

الإثم ما حاک فی صدرک

مسائل میں جائز ناجائز تاویل کا معیار

جو لوگ تاویلیں کر کے ناجائز کو جائز بنا لیتے ہیں اور دل کی کھٹک پر توجہ نہیں کرتے اور وہ خوش ہیں کہ جب ہم نے قواعد شرعیہ کے موافق کام کیا ہے تو پھر کھٹک پر کیوں توجہ کریں وہ یاد رکھیں الاثم ما حاک فی صدرک (یعنی گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے) یہ بھی قاعدہ شرعیہ ہے اس پر بھی تو عمل کرو۔

ایسی تاویلوں کو چھوڑ دینا چاہئے مگر میں ہر تاویل سے منع نہیں کرتا، بلکہ اس کے لئے ایک معیار بتلاتا ہوں جس سے معلوم ہو جائے گا کہ کونسی تاویل جائز ہے اور کون سی ناجائز۔

یاد رکھو تاویل حق وہ ہے جو بے ساختہ قلب میں آ جائے اور اس کے لئے کوشش نہ کی جائے اور کوشش کو جاری نہ رکھا جائے اور جس تاویل کے لئے کوشش کرنا پڑے اور اس کو جاری رکھنا پڑے وہ تاویل نہیں بلکہ تعلیل ہے یعنی دل کا بہلانا پھسلانا ہے، ورنہ چاہئے یہ تھا کہ جب تمہارے دل میں از خود کھٹک تھی تو اس مسئلہ میں اسی عالم کا قول اختیار کیا جاتا جو اس روپیہ کو حرام بتلاتا ہے کیوں کہ اس کا فتوی تمہارے دل کے فتوے کے مطابق ہے، مگر حالت یہ ہے کہ حرمت کے فتوے کے بعد بھی اس کی کوشش کی جاتی ہے کہ کوئی عالم اس کو جائز کر دے تو یہ تاویل نہیں بلکہ بہانہ ہے جس کا منشاء اتباع ہوائے نفس ہے۔

خدا کے سامنے یہ تاویلیں نہ چلیں گی، تاویل وہ کرو جو خدا کے سامنے بھی بیان کر سکو۔ بس میں سب کو یہی معیار بتلاتا ہوں کہ جس بات سے دل میں کھٹک پیدا ہوا اور تم تاویل سے اس کو رضاء حق پر منطبق کرنا چاہو تو دل سے یہ پوچھ لو کہ یہ تاویل خدا

کے سامنے بھی بیان کرسکتا ہے؟ یقیناً غلط تاویل کے متعلق دل ایک بار تو یہ ضرور کہہ دے گا کہ خدا کے سامنے یہ بات نہیں چل سکتی بس اسی سے سمجھ جاؤ کہ بات بنائی ہوئی ہے اگر ابھی نہیں سمجھو گے تو وہ وقت بہت جلد آنے والا ہے جس میں اچھی طرح ان تاویلوں کی حقیقت سمجھا دی جائے گی، (یعنی قیامت میں)۔

اگر کسی رقم سے دل میں کھٹک ہو اور شروع ہی سے نیت یہ ہو کہ کسی طرح یہ مل ہی جائے اور اس کا لینا جائز ہو جائے اس کے بعد استفتاء کیا جائے تو اب چاہے کتنے جواز کے فتوے آجائیں اس کو ہرگز ہرگز نہ لو۔ (**الاثم ماحاک فی صدرک** کا مقتضیٰ یہی ہے)۔

اور اگر شروع سے یہ نیت ہو کہ اس کا لینا جائز نہ ہو یا کم از کم دونوں جانب مساوی ہوں نہ لینے کی نیت ہو نہ واپس کرنے کی بلکہ یہ نیت ہو کہ فتویٰ سے جو ثابت ہوگا ویسا ہی کریں گے، تب بھی لینا جائز ہے، اگر فتوے سے اجازت ہو جائے۔[1]

تاویل وہ کرو جو خدا کے سامنے بیان کرسکو

تاویل وہ کرو جو خدا کے سامنے بھی بیان کرسکو، اور بس میں سب کو یہی معیار بتلاتا ہوں کہ جس بات سے دل میں کھٹک پیدا ہو اور تم تاویل سے اس کو رضائے حق پر منطبق کرنا چاہو تو دل سے پوچھ لو کہ یہ تاویل خدا تعالیٰ کے سامنے بھی بیان کرسکتا ہے؟ یقیناً غلط تاویل کے متعلق دل ایک بار تو یہ ضرور کہہ دے گا کہ خدا کے سامنے یہ بات نہیں چل سکتی بس اسی سے سمجھ جاؤ کہ یہ بات بنائی ہوئی ہے اور اگر اب نہیں سمجھو گے تو وہ وقت بہت جلد آنے والا ہے جس میں اچھی طرح ان تاویلوں کی حقیقت سمجھا دی جائے گی۔

فسوف تریٰ اذا انکشف الغبار — افرس تحت رجلک ام حمار

حق تعالیٰ فرماتے ہیں: **يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ فَمَالَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ**

---

[1] ارضاء الحق ص ۹۸، ۱۰۰ ملحقہ تسلیم ورضا

(ترجمہ شعر) گھبراؤنہیں انکشاف سرائر (یعنی خفیہ باتوں کے انکشاف) کا وقت بھی عنقریب آنے والا ہے اس وقت ان تاویلوں کو بیان کرنا جن سے آج تم دل کی کھٹک کو دبا رہے ہو، پس سلامتی اسی میں ہے کہ جس کام میں کھٹک ہو اور جس میں علماء کا اختلاف ہو تو وہاں اس شخص کا اتباع کرو جس پر زیادہ اعتقاد ہو۔ (ارضاء الحق)

"الصوفی لامذهب له" کا مطلب

فاتحہ خلف الامام میں صوفیہ اپنے امام کے قول کو نہیں چھوڑتے کیونکہ گو امام شافعی قرات خلف الامام کو فرض کہتے ہیں مگر امام ابوحنیفہؒ مکروہ تحریمی کہتے ہیں باقی جن مسائل میں جواز وعدم جواز کا اختلاف ہوں ان میں صوفیہ کا بھی عمل یہی ہے کہ وہ اس فعل کو ترک کردیتے ہیں اسی واسطے کہا جاتا ہے کہ **الصوفی لامذهب له** یہ مطلب نہیں کہ صوفی لامذہب ہوتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ محتاط ہوتا ہے اور ہر مسئلہ میں احتیاط کی جانب کو اختیار کرتا ہے ورع اور تقویٰ اسی کا نام ہے ہمارے فقہاء نے بھی اس کی تصریح کی ہے۔

رعاية الخلاف والخروج منه اولىٰ مالم يرتكب مكروه مذهبه۔

کہ اختلاف سے نکلنا مستحب ہے جب تک اپنے مذہب کے کسی مکروہ کا ارتکاب نہ ہو۔

پس جو لوگ تاویلیں کر کے ناجائز کو جائز بنالیتے ہیں اور دل کی کھٹک پر توجہ نہیں کرتے اور وہ خوش ہیں کہ جب ہم نے قواعد شرعیہ کے موافق کام کیا ہے تو پھر کھٹک پر کیوں توجہ کریں وہ یاد رکھیں کہ الاثم ماحاک فی صدرک۔ بھی قاعدہ شرعیہ ہے اس پر بھی تو عمل کرو اس کی کیا وجہ ہے کہ روپیہ حرام مال کا آیا اور دل میں اس سے کھٹک پیدا ہوئی اور تم تاویلیں کر کے اس کو لینا چاہتے ہو اور نفس چاہتا ہے کہ کسی طرح اس کا لینا ہی جائز ہوجائے، اور کسی عالم نے اگر اس کو حرام کہہ دیا تو اس کے فتوے پر عمل نہیں کیا جاتا بلکہ دوسرے اور تیسرے عالم سے استفتاء کیا جاتا ہے اگر کسی نے اس کو جائز کہہ دیا تو اب دل

میں کی کھٹک کو اس فتوے سے دفع کرتے ہیں سو یہ تاویل باطل ہے۔

تاویل حق کا معیار

یاد رکھو! تاویل حق وہ ہے جو بے ساختہ قلب میں آجائے اور اس کے لئے کوشش نہ کی جائے اور کوشش کو جاری نہ رکھا جائے اور جس تاویل کے لئے کوشش کرنا اور اس کو جاری رکھنا پڑے وہ تاویل نہیں بلکہ تعلیل ہے یعنی دل کا بہلانا پھسلانا، ہے ورنہ چاہئے تھا کہ جب تمہارے دل میں از خود کھٹک تھی تو اس مسئلہ میں اسی عالم کا قول اختیار کیا جاتا جو اس روپیہ کو حرام بتلاتا ہے، کیونکہ اس کا فتویٰ تمہارے دل کے فتوے کے مطابق ہے مگر حالت یہاں یہ ہے کہ فتویٰ حرمت کے بعد بھی اس کی کوشش ہے کہ کوئی عالم اس کو جائز کردے، تو ایک بہانہ روپیہ لینے کے لئے ہاتھ آجائے پس یہ تاویل نہیں بلکہ بہانہ ہے جس کا منشاء اتباع ہوائے نفس ہے، جس کا علاج ضروری ہے اور اس کا علاج صرف یہ ہے کہ کسی محقق کی جوتیاں سیدھی کرو۔[1]

استفت بالقلب

جہاں تاویل کی صحت کا احتمال بھی ہو مگر دل قبول نہ کرے وہاں بھی اس پر عمل نہ کیا جائے، ایسے ہی مواقع کے لئے یہ حکم ہے۔

استفت قلبک ولو افتاک المفتون کہ باطنی مفتی (قلب) کے خلاف ظاہری مفتی کا قول نہ لیا جائے خصوصاً جب کہ مفتی خود مفتون ہو، وہاں تو فتووں پر اعتماد ہی نہ کرنا چاہئے بلکہ فتوی کے ساتھ اپنے دل کو بھی دیکھو کہ وہ کیا کہتا ہے۔

جب دل کو لگتی ہے اس وقت جواز کے سارے فتوے رکھے رہ جاتے ہیں اور اس وقت تک چین نہیں ملتا جب تک کہ کھٹک کی بات کو دور نہ کیا جائے۔[2]

---

[1] تسلیم ورضا وعظ ارضاء الحق ص ۱۲۲ [2] ارضاء الحق ملحقہ تسلیم ورضا ص ۹۴، ۹۶

فصل ۶

قربات میں ایثار کرنے کی تحقیق

دوسروں کی بھلائی کو اپنی بھلائی پر مقدم رکھنا جس کو ایثار کہتے ہیں امور دنیویہ میں ہے، یا ان امور میں ہے جو قربتِ مقصودہ نہ ہوں مثلاً اگر دو آدمی برہنہ ہوں اور کسی ذریعہ سے ایک کی کفایت بھر کپڑا مل جائے تو جس کو ملا ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ خود برہنہ ہو کر نماز پڑھ لے اور اپنے ساتھی کو کپڑا دے دے۔

یا اگر ایک شخص صف اول میں کھڑا ہے اور دوسرا شخص صف دوم میں تو پہلے کے لئے جائز نہیں کہ دوسرے کو آگے بڑھا کر خود پیچھے ہٹ جائے۔[1]

قائلین جواز کی دلیل اور اس کا جواب

بعض لوگ قربت مقصودہ میں ایثار کرتے ہیں اور اس حدیث کو دلیل میں پیش کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پیا اور دودھ پیا، دائیں طرف حضرت ابن عباس اور بائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ حضرت ابوبکر کو دیں لیکن بقاعدہ اَلایْمَن فَالایْمَن کے ابن عباس سے دریافت فرمایا انہوں نے جواب دیا کہ اگر میری اجازت پر موقوف ہے تو میں اجازت نہیں دیتا کہ ابوبکر کو مجھ سے پہلے پلایا جائے۔

خلاصہ ان لوگوں کے استدلال کا یہ ہے کہ اگر ایثار ہر امر میں جائز نہ ہوتا تو

---

[1] دعوات عبدیت ۱۴۴/۵

حضور ابن عباس کو ایثار کرنے کو کیوں فرماتے؟

لیکن اس حدیث کو علی الاطلاق حجت میں پیش کرنا اس لئے صحیح نہیں کہ سور نبی (نبی کا جھوٹا) اگرچہ موجب برکت اور بعض اعتبارات سے قربت مقصودہ سے بڑھ کر ہو لیکن قربت مقصودہ نہیں ہے۔[1]

قربت مقصودہ کی تعریف

قربت مقصودہ اس کو کہا جاتا ہے کہ جس میں خدا تعالی نے ثواب واجر کا وعدہ فرمایا ہو (حالانکہ) کہیں قرآن وحدیث میں یہ وعدہ نہیں ہے کہ اگر ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جھوٹا پانی پی لیں گے تو جنت ملے گی اس لئے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا تو کچھ مضائقہ نہیں، اور اس سے قربت مقصودہ میں ایثار کا جواز ثابت نہیں ہوتا پس دوسروں کی خیر کے لئے اپنی خیر یعنی اخلاص کا ترک کرنا جائز نہ ہوگا۔[2]

ایثار فی القربات میں محققین کا نظریہ

فرمایا کہ زاہدان خشک کا فتوی ہے کہ قربات میں ایثار جائز نہیں، مگر محققین نے اس کا جواب دیا ہے کہ یہ بھی ایک قربت ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے بندوں کے ساتھ ادب کی رعایت کرنا، اور یہ بھی فرمایا کہ اہل مکہ میں یہ بات بہت اچھی ہے کہ وہ حج کے زمانہ میں مسافروں کی رعایت میں خود طواف کرنا چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ یہ کوئی واجب شرعی نہیں مگر جائز ہے، اس میں مسافروں کو بہت سہولت ہے۔[3]

محقق وراجح قول

صوفیہ کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ زیادہ کوشش (نماز میں) بائیں طرف کھڑا ہونے کی کرتے ہیں اور دائیں طرف کے لئے دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اسی طرح صف

[1] دعوات عبدیت ۱۴۴/۵ [2] دعوات عبدیت ۱۴۴/۵ [3] مزید المجید ص ۵۳

اول میں بھی مزاحمت نہیں کرتے بلکہ خاص حالات میں دوسروں کو صف اول میں جگہ دیتے ہیں اور خود صف ثانی یا ثالث میں کھڑے ہوجاتے ہیں۔

صوفیہ جماعت صلوۃ مفروضہ میں بھی صف اول میں ایثار کرتے ہیں اگر کوئی ان کا بزرگ آجائے تو وہ اس کو مقدم کردیتے ہیں اس پر فقہاء خشک اعتراض کرتے ہیں کہ تم نے صف اول کے ثواب کو چھوڑ دیا جس میں استغناء عن الثواب ہے۔

صوفیہ کہتے ہیں کہ ایک ثواب تو صف اول میں کھڑے ہونے کا ہے اور دوسرا ثواب تعظیم اہل اللہ کا ہے جو اس سے بڑھا ہوا ہے تو ہم ظاہر میں گو ایک ثواب کے تارک ہوئے مگر باطن میں دوسرے بڑے ثواب کے جامع ہوئے تو استغناء عن الثواب کہاں ہوا، اس میں بھی تو طلب ثواب ہی ہے۔

پھر شرعی قاعدہ ہے الدال علی الخیر کفاعله، یعنی خیر کو بتانا (اس کا ذریعہ بننا) مثل اس کے کرنے کے ہے، اس بناء پر جس کو ہم نے صف اول میں کھڑا کیا ہے اس کو جو صف اول کی فضیلت ہماری وجہ سے حاصل ہوگی اس کا ثواب بھی ہم کو ملے گا تو ہم صف اول کے ثواب سے محروم نہ ہوئے اور اس کے ساتھ دوسرے ثواب کے جامع ہوگئے ہمیں اس صورت میں دوہرا ثواب ملا۔[1]

---

[1] التبلیغ: ۱۴/۴۹و۵۴

فصل ۷

تداخل عبادتین کا مسئلہ

فرمایا کہ درمختار میں ہے کہ ماہ شوال کے چھ روزے رمضان کے قضاء روزوں میں بطور تداخل ادا ہوسکتے ہیں یعنی جس پر قضا روزے ہوں ان کو شوال کے مہینے میں رکھ لے تو دونوں حساب میں لگ جاتے ہیں یعنی قضاء روزوں کے رکھنے سے شش عید کے روزوں کا ثواب مل جاتا ہے مگر یہ مسئلہ روزوں کے بارے میں بالکل صحیح نہیں اور تحیۃ الوضوء پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے، کیونکہ تداخل اس جگہ ہوسکتا ہے جہاں ایک دوسرے کا مقصود بھی حاصل ہوجائے مثلاً تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد کے مشروعیت کی بناء یہ ہے کہ کوئی وضو اور حاضریٔ مسجد نماز سے خالی نہ ہو اور فرض یا سنتیں پڑھنے سے یہ مصلحت حاصل ہوجاتی ہے، اس واسطے تحیۃ المسجد علیحدہ پڑھنے کی ضرورت نہ رہی، یہاں تداخل ہوجائے گا اگرچہ مستقلاً پڑھنا اولیٰ ہے۔

بخلاف شش عید کے روزوں کے کہ ان کی فضیلت کی بناء یہ ہے کہ ان کے رکھ لینے سے سال بھر کا حساب برابر اس طرح ہوجاتا ہے کہ حق تعالیٰ کے یہاں ایک نیکی کی دس نیکیاں ملتی ہیں حدیث شریف میں اس کی غرض یہ وارد ہے کہ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اتبعه ستًّا من شوال كان كصيام الدهر. اور اس کی بنا یہ فرمائی ہے کہ صِيَامُ شَهر بعَشرة اشهُرٍ وَّسِتَّة ايَّام بشَهرين فَذٰلِكَ تمام السنة.

(رواه الدرامی)

اور ایک حدیث میں یہ بناء ان الفاظ میں مذکور ہے مَن جَاءَ بِالحَسنَةِ فَلَهٗ

عَشْرُ أمْثَالِهَا ،جب کسی نے رمضان شریف کے روزے رکھے تو دس ماہ کے برابر تو وہ ہوئے اور چھ روزے شش عید کے دو ماہ کے برابر ہوئے اس طرح پورا سال ہوگیا پس سال بھر کا حساب پورا کرنے کے لئے مستقلا قضا اور شش عید دونوں جدا رکھنے ہوں گے۔

(یہ مقدار) تب ہی پوری ہوسکتی ہے جب رمضان سمیت چھتیس روزوں کا عدد پورا ہو اور چھتیس کا عدد تداخل میں پورا کیسے ہوگا ہاں اگر علاوہ قضا رمضان کے کسی اور واجب کو شوال میں ادا کرے تو پھر شاید تداخل ہوسکے اگر کوئی مانع ثابت نہ ہو اور نماز میں تداخل ہونا روزہ کے تداخل کو مستلزم نہیں اور شوال کی تخصیص اس لئے ہے کہ شش عید کے روزوں کا ثواب جو دو ماہ کے برابر ہوگا وہ دو ماہ رمضان ہی کے برابر شمار ہوں گے یعنی ان روزوں کا ایسا ہی ثواب ملے گا جیسے رمضان شریف کے روزوں کا بخلاف اس کے کہ اگر کسی نے ذی قعدہ یا کسی دوسرے مہینوں میں رکھے تو اس کی فضیلت رمضان کے روزوں کے برابر نہ ہوگی، بلکہ مطلق تضاعف ہوجائے گا کیونکہ قاعدہ عام ہے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ الخ۔[1]

---

[1] ملفوظات اشرفیہ ص:۱۴۵، حسن العزیز ۱۷۳/۳

الباب الثامن

تعریفات

اسلام کی حقیقت اور اس کی تعریف

میں اس وقت اسلام کو دوسرے عنوان سے بیان کروں گا کہ اس عنوان سے بہت کم لوگوں نے اس کو دیکھا ہے، اسلام کا لفظ زبانوں پر اس درجہ شائع ہو گیا ہے کہ اس کے مفہوم کی طرف کسی کو التفات نہیں ہوتا۔

تو سنئے اسلام کے معنی لغت میں سپرد کرنے کے ہیں جس کو تسلیم بھی کہتے ہیں جس کو صوفیاء نے تفویض سے تعبیر کیا ہے، یہی اسلام کی حقیقت ہے مگر اب لفظ اسلام سے اس کی طرف ذہن نہیں جاتا، قرآن میں کہیں اسلام کا ذکر مجملاً ہے، کہیں مفصل ہے اور مفصل بمعنی تفویض ہی ہے، چنانچہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں: بَلٰی مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ الخ دوسری جگہ ہے وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَه الخ اور وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَه اِلَى اللّٰهِ الخ یہاں اسلام وجہ کے ساتھ اتباع ملت ابراہیمی کا بھی ذکر ہے اور دوسری جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے: وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ الخ جس سے معلوم ہوا کہ ملت ابراہیم بھی اسلام وجہ لرب العالمین ہے کہ اپنے کو خدا کے سپرد کر دے جس کو ایک مقام پر حضرت ابراہیمؑ نے بیان فرمایا ہے، اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِیْ الخ۔

تو معلوم ہوا کہ قرآن میں اسلام کی تفسیر اسلام وجہ ہے جس کے پورے معنی نماز روزہ کے نہیں ہیں بلکہ اسلام وجہ بمعنی تفویض ہے یعنی اپنی ذات کو خدا کے سپرد

کردینا اور اپنے کو ہر تصرف الٰہی کے لئے آمادہ کردینا کہ وہ جو چاہیں کریں جو چاہیں حکم دیں سب منظور ہے، نماز روزہ بھی اس تفویض کا ایک فرد ہے لیکن عین نہیں۔

اگر قرآن میں اسلام کا استعمال اطلاق کے ساتھ ہوتا اور اس کے ساتھ وجہ اللہ یا وجہ الی اللہ مذکور نہ ہوتا تو یہ بھی احتمال تھا کہ اسلام بمعنی طاعت ہے مگر ان قیود کے ساتھ اطاعت کے معنی نہیں بنتے بلکہ تفویض ہی کے معنی مستقیم ہوتے ہیں۔[۱]

شرک اور عبادت کی تعریف

عبادت کہتے ہیں کسی کے سامنے نہایت تضرع وتذلل سے پیش آنے کو اور شرک جس کی نسبت وعید ہے إِنَّ اللّٰہَ لا یَغْفِرُ الخ اس کی تعریف یہ ہے کہ (اللہ کے سوا) کسی کو مستحق عبادت سمجھنا۔[۲]

مشرک وشرک اکبر اور استقلال کی تعریف

استقلال کے اعتقاد کو جو شرک کہا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو ایسا متصرف مانا جائے کہ گو تصرف کی قوت حق تعالیٰ ہی سے عطا ہوتی ہے مگر بعد عطا پھر صرف اس کا ارادہ اس تصرف کے لئے کافی ہوجائے حق تعالیٰ کے ارادہ جزئیہ کی حاجت نہ ہوگی گو اس قوت کا سلب کرلینا بھی حق تعالیٰ کے اختیار میں ہو مگر جب تک سلب نہ فرمائیں اس وقت تک صرف اس کا ارادہ کافی سمجھا جائے حق تعالیٰ کے ارادہ پر موقوف نہ مانا جائے، بزرگوں کے متعلق جو یہ عقیدہ رکھے بلاشک کافر ومشرک ہے اور شریعت میں کافر ومشرک ایسے ہی مشرک کو کہتے ہیں اور یہ شرک اکبر ہے۔[۳]

---

۱ بدائع ص ۱۸۷ ۲ مقالات حکمت ص ۱۴ ۳ القول الجلیل ص ۱۱

شرک اصغر کی تعریف

اگر ان بزرگ کے متعلق یہ اعتقاد ہے کہ وہ مشیت ایزدی کے محتاج تو ہیں اور اذن جزئی کی بھی ضرورت ہوتی ہے مگر ان کے چاہنے کے وقت مشیت ایزدی ہو ہی جاتی ہے تو گو یہ شرک و کفر نہیں مگر کذب فی الاعتقاد، معصیت اور شرک اصغر ہے، اور پہلا درجہ شرک اکبر ہے۔[۱]

اقسام شرک، شرک فی العلم

کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ اعتقاد رکھنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت خبر ہے، نجومی پنڈت سے غیب کی خبریں دریافت کرنا یا کسی بزرگ کے کلام سے فال دیکھ کر اس کو یقینی سمجھنا، یا کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگئی، کسی کے نام کا روزہ رکھنا۔[۲]

شرک فی التصرف

کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا، کسی سے مرادیں مانگنا، روزی اولاد مانگنا۔[۳]

شرک فی العبادۃ

کسی کو سجدہ کرنا، کسی کے نام کا جانور چھوڑنا، چڑھاوا چڑھانا، کسی کے نام کی منت ماننا، کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا، خدا کے حکم کے مقابلہ میں کسی دوسرے کے قول یا رسم کو ترجیح دینا، کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا، کسی کی دہائی دینا کسی جگہ کا کعبہ کا سا ادب کرنا۔[۴]

---

[۱] القول الجلیل ص:۱۱ [۲] تعلیم الدین ص ۱۴ [۳] تعلیم الدین ص ۱۴ [۴] تعلیم الدین ص ۱۳

شرک فی العادۃ

کسی کے نام پر بچہ کے کان ناک چھیدنا، بالی پہنانا، کسی کے نام کا بدّھا بازو پر باندھنا، سہرا باندھنا، چوٹی رکھنا، علی بخش، حسین بخش وغیرہ نام رکھنا کسی چیز کو اچھوتی سمجھنا وغیرہ وغیرہ۔[۱]

کفر وایمان، ارتداد ونفاق، شرک، کتابی اور دہری کی تعریف

وہ شرک جس پر عدم نجات وخلود فی النار مرتب ہے، اس کی تعریف یہ ہے جو حاشیہ خیالی میں شرح مقاصد سے نقل کی ہے۔

ان الكافر إن اظهر إلايمان فهو المنافق وان طرأ كفره بعد الايمان فهو المرتدو ان قال بالشريک فی الألوهية فهو المشرک وان تدين بدين من الأديان والكتب المنسوخة فهو الكتابی، وان ذهب الى قدم الدهر واسناد الحوادث اليه فهو الدهری وان كان لايثبت البارى فهو المعطل وان كا ن مع اعترافه نبوة النبی ببطن عقائد هی كفر بالاتفاق فهو الزنديق، فاحفظه فانه تفصيل حسن.

الكفر ضد الايمان ای انكار ما جاء به الرسول صلى الله عليه وسلم كما ان الايمان هو التصديق.[۲]

کفر کے درجات

کفر اعتقادی وکفر عملی کی تعریف

ایک معنی کفر کے تو متعارف ہیں اور وہ کفر اعتقادی ہے، اور ایک معنی یہ ہیں

---

[۱] تعلیم الدین ص ۱۴ [۲] امداد الفتاوی ۸۱/۲

کہ اعتقاداً تو مؤمن ہو مگر کام کافروں کے سے کرے اس کو بھی مجازاً کفر کہہ دیتے ہیں، کفر عملی سے یہی مراد ہے، قرآن وحدیث میں اس کا بھی استعمال بہت آیا ہے۔[۱]

کفر کے مختلف درجات ہیں ایک کفر عملی ایک کفر اعتقادی، کفر عملی کا مطلب یہ ہے کہ عقیدہ تو اس کا مومن کا سا ہے مگر اعمال کافروں کے سے ہیں، تو (حدیث من ترک الصلوۃ متعمداً فقد کفر میں) فقد کفر کا مطلب یہ ہوگا کہ عمل سے کفر کیا، اس کی مثال ایسی ہے کہ ہمارے محاورہ میں کوئی شخص غصہ میں اپنے بیٹے کو یہ کہے کہ تم بالکل چمار ہو گئے، ظاہر ہے کہ اس کہنے سے اس کی شرافت ختم نہ ہوگی، نسب اس کا بدل نہیں گیا، وہ ایک قوم سے نکل کر دوسری قوم میں داخل نہیں ہو گیا، بلکہ مطلب یہ ہے کہ تم کام ایسے رذیلوں، کمینوں کے کرتے ہو جیسے چمار کیا کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ محاورات کے اندر توسع ہے، الغرض فَقَدْ کَفَرَ کے معنی بھی یہ ہوں گے کہ فَقَدْ کَفَر عملاً یعنی نماز چھوڑنے والے نے کافروں کا سا کام کیا، یعنی نماز کو فرض سمجھ کر نہ پڑھنا یہ مومن کی شان سے بعید ہے، نماز نہ پڑھنا تو کافروں کا کام ہے، کافر ہی نماز نہیں پڑھتے کیونکہ وہ اس کا انکار کرتے ہیں۔[۲]

اہلسنت والجماعت کی تعریف

اہل سنت وجماعت وہ ہیں جو عقائد میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے طریقہ پر ہوں، جو شخص عقائد یا اجماعیات میں مخالفت کرے، یا سلف صالحین کو برا کہے وہ اہل سنت وجماعت سے خارج اور اہل ہویٰ وبدعت میں داخل ہے۔[۳]

---

[۱] بیان القرآن ۱ر۴۴، آل عمران [۲] نقد اللبیب فی عقد الحبیب، ملحقہ مواعظ میلاد النبی ص: ۵۵۲
[۳] الاقتصاد ص: ۸۸

گناہ کبیرہ وصغیرہ کی تعریف

گناہ کبیرہ کی تعریف میں بہت اقوال ہیں جامع تر قول وہ ہے جس کو روح المعانی میں شیخ الاسلام بارزی سے نقل کیا ہے کہ جس گناہ پر کوئی وعید ہو، یا حد ہو، یا اس پر لعنت آئی ہو، یا اس میں مفسدہ کسی ایسے ہی گناہ کے مفسدہ کے برابر یا زیادہ ہو جس پر وعید یا حد یا لعنت آئی ہو، یا وہ براہ تہاون فی الدین صادر ہو وہ کبیرہ ہے، اور اس کا مقابل صغیرہ، اور حدیثوں میں جو عدد وارد ہے، مقصود حصر نہیں ہے بلکہ مقتضائے وقت ان ہی کا ذکر ہوگا، پس صغیرہ کے بعد چند حالتیں ہیں ایک حالت تو یہ کہ کبیرہ سے بچے اور طاعاتِ ضروریہ کا پابند ہو، اس حالت میں وعدہ ہے کہ صغائر معاف ہوجائیں گے۔[۱]

فتنہ کی تعریف

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ خوفِ فتنہ جان کے اندیشہ کو کہتے ہیں یعنی جہاں مار پیٹ کا اندیشہ ہو باقی محض زبانی سب وشتم کو فتنہ نہیں کہتے، یہ بات یاد رکھنے کی ہے اور آج کل ایسا فتنہ کہ دوسرے کو مارے پیٹے مشکل سے معلوم ہوتا ہے۔[۲]

قربتِ مقصودہ کی تعریف

قربت مقصودہ اس کو کہتے ہیں کہ جس میں خدا تعالیٰ نے ثواب واجر کا وعدہ فرمایا ہو۔[۳]

محال شرعی کی تعریف

محال شرعی وہ ہے کہ جس کے وقوع سے کسی خبر شرعی کا کذب لازم آئے جیسے ختم نبوت کے بعد کسی کو نبوت عطا ہونا ومثلہ، باقی مغفرت جمیع ذنوب لجمیع المومنین کو محال شرعی کہنا اس پر مبنی ہے کہ مغفرت کی تفسیر میں بلا عقوبت کی قید لگائی گئی جس پر کوئی دلیل نہیں۔[۴]

---

[۱] بیان القرآن ۱۱۲/۱، سورۂ نساء پ:۵ [۲] الافاضات الیومیہ ۱۸۱/۸ [۳] دعوات عبدیت ۱۴۴/۵ [۴] بدائع ص ۵۱

مفسدہ کی تعریف

مفسدہ دو ہیں تغییر مشروع اور ایہام جاہل سو ایک عالم کے عقائد میں ایسا فساد کہ تغییر مشروع کی نوبت آئے اگر مستبعد بھی ہو مگر ایہام جاہل یعنی یہ کہ ان کے عمل سے عوام فساد میں مبتلا ہو جائیں گے ہرگز مستبعد نہیں۔[۱]

مخالفت نص کی تعریف

جو امر کہ نص میں مسکوت عنہ ہو اس کا دعوی کرنا کسی قرینہ سے نص کی مخالفت نہیں البتہ امر مثبت فی النص کی نفی یا منفی فی النص کا اثبات یہ مخالفت نص کی ہے۔[۲]

اسراف وتبذیر کی تعریف اور اس کی حد

اسراف وتبذیر کی حقیقت ایک ہی ہے، کہ محل معصیت میں خرچ کرنا خواہ وہ معصیت بالذات ہو جیسے شراب وقمار وزنا، خواہ بالغیر ہو جیسے فعل مباح میں بہ نیت شہرت وتفاخر خرچ کرنا۔

اور بعض نے یہ فرق کیا ہے کہ اسراف میں جہل بالکمیت ہے کہ مقادیر حقوق سے تجاوز ہو، اور تبذیر میں جہل بالکیفیت ہے کہ محل وموقع نہ سمجھے۔[۳]

عرض کیا گیا کہ اسراف کی حد کیا ہے فرمایا کہ جو اجازت شرعی کے خلاف ہو وہ اسراف ہے، خواہ بظاہر نیک ہی کام ہو، مثلاً جس پر بیوی بچوں کا نفقہ واجب ہو اس کو سارا مال خیرات کر دینا اسراف ہے اور کھانے پینے میں وسعت کرنا بشرطیکہ کسی حد شرعی سے تجاوز لازم نہ آئے اسراف میں داخل نہیں ہے۔[۴]

---

[۱] بوادر النوادر ص ۲۰۴ [۲] بوادر النوادر ص ۲۸۰ [۳] بیان القرآن پ: ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل
[۴] حسن العزیز ۱/ ٦٦

اضاعۃ مال کی تعریف

حدیث میں اضاعۃ مال کے معنی مال پھینکنے کے نہیں بلکہ مراد گناہ میں خرچ کرنا ہے، یہ مت سمجھو کہ مال کا خرچ کرنا ناچ اور گانے میں ہی منع ہے بلکہ جہاں ضرورت نہ ہو اور جہاں شیخی اور دکھلاوا مقصود ہو اور التزام مالا یلزم (غیر لازم کو لازم کر لینا) ہو وہاں خرچ کرنا بھی اضاعۃ مال ہے۔[۱]

تجسس کی تعریف

تجسس اس کو کہتے ہیں کہ جو باتیں کوئی چھپانا چاہتا ہو اس کو دریافت کرنے کے پیچھے پڑنا۔[۲]

رشوت کی تعریف

فرمایا کہ رشوت کی جامع تعریف جو تمام اقسام رشوت پر حاوی ہے یہ ہے کہ کسی غیر متقوم کا عوض لینا۔[۳]

علم کی تعریف

علم ایک نور ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِهٖ فِی النَّاسِ ہم نے علم کو ایک نور بنایا ہے جس کے ذریعہ آپ لوگوں میں چلتے پھرتے ہیں۔۔۔ علم کی حقیقت ایک نور ہے جس کی نسبت قرآن میں ہے قَدْ جَآئَکُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ کِتَابٌ مُّبِیْن اسی کو روح بھی فرمایا گیا ہے وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ پس حقیقت میں یہی چیز علم ہے۔

علم اور چیز ہے اور معلومات اور چیز ہے جیسے کثرت مبصرات کا نام ابصار نہیں،

---

۱ ذم المکروہات ص: ۴۵۲، ۴۶۳ ملحقہ اصلاح اعمال ۲ دعوات عبدیت ۱۹/۱۳۶
۳ مجالس حکیم الامت ص ۱۰۳

اسی طرح کثرت معلومات کا نام علم نہیں، بلکہ علم یہ ہے کہ ادراک سلیم اور قوی ہو جس سے نتائج صحیحہ تک جلد وصول ہو جاتا ہو یہی علم کی حقیقت ہے۔ علم صرف ترجمہ کر لینے کا یا چند تصدیقات حاصل ہو جانے کا نام نہیں بلکہ ان تصدیقات کے حاصل ہونے کے بعد جو ملکہ ہو جاتا ہے اس کا نام علم ہے۔[۱]

ضرورت کی تعریف

ضرورت کی حقیقت یہ ہے کہ بدوں اس ضرورت کے کوئی مضرت لاحق ہونے لگے اور ضرر سے مراد حرج اور تنگی اور مشقت ہے۔[۲]

شرعی ضرورت کی تعریف اور اس کے اقسام

ضروری چیز کا معیار یہ ہے کہ اگر وہ نہ ہو تو کوئی ضرر مرتب ہو۔
تحقیق یہ ہے کہ ضرورت کی عرفی دو قسمیں ہیں ایک تحصیل منفعت خواہ دینی ہو یا دنیوی، خواہ اپنی ہو یا غیر کی، دوسری دفع مضرت اسی تعمیم کے ساتھ، سو تحصیل منفعت کے لئے تو ایسے افعال (ناجائز مناصب) کی اجازت نہیں مثلاً تحصیل قوت ولذت کے لئے دوائی حرام کا استعمال، یا اجتماع لاستماع الواعظ کے لئے آلات لہو وغنا کا استعمال۔

اور دفع مضرت کے لئے اجازت ہے جب کہ وہ مضرت قواعد صحیحہ منصوصہ یا اجتہادیہ سے معتد بہا ہو، اور شرعی ضرورت یہی ہے مثلاً دفع مرض کے لئے دوائے حرام کا استعمال جب کہ دوسری دوا کا نافع نہ ہونا تجربہ سے ثابت ہو گیا ہو کیونکہ بدوں اس کے ضرورت ہی کا تحقق نہیں ہوتا۔[۳]

---

[۱] العمل للعلماء، دعوات عبدیت ص ۷۰ ج ۱۲، التبلیغ ۱۳۰ ج ۱ [۲] امداد الفتاوی ۱/۱۴۶ [۳] بوادر النوادر ص ۷۹۸

ضرورت کی تعریف میں عموم

''فرض ستر'' ضرورت میں ساقط ہوجاتا ہے اور سنت کی ضرورت مباح کی ضرورت سے بڑھ کر ہے اور تداوی محض مباح ہے (جب) اس کے لئے نظر اور لمس جائز ہے تو ختنہ کے لئے بالاولی۔[۱]

ضرورت کا معیار اور اس کے درجات

ہر چیز کی ضرورت کا معیار یہ ہے کہ جس کے بغیر تکلیف ہو وہ ضروری ہے اور جس کے بغیر تکلیف نہ ہو وہ غیر ضروری ہے اب اگر اس میں اپنا دل خوش کرنے کی نیت ہے تو مباح ہے اور اگر دوسروں کی نظر میں بڑا بننے کی نیت ہو تو حرام ہے۔

پھر ضرورت کے بھی درجات ہیں ایک یہ ہے کہ جس کے بغیر کام نہ چل سکے یہ تو مباح کیا واجب ہے، دوسرے یہ کہ ایک چیز کے بغیر کام تو چل سکتا ہے مگر اس کے ہونے سے راحت ملتی ہے اگر نہ ہو تو تکلیف ہوگی گو کام چل جائے گا مگر دقت سے چلے گا (یہ بھی جائز ہے) (تیسری قسم یہ کہ) جس کے بغیر کوئی کام نہیں اٹکتا نہ اس کے بغیر تکلیف ہوگی، مگر اس کے ہونے سے اپنا دل خوش ہوگا یہ بھی جائز ہے بشرط وسعت اس میں بھی مضائقہ نہیں۔

(چوتھی قسم یہ کہ) دوسروں کو دکھانے اور ان کے نظر میں بڑا بننے کے لئے کچھ سامان رکھا جائے یہ حرام ہے۔

ضرورت اور غیر ضرورت کے درجات جو میں نے بیان کئے یہ لباس اور زیور کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہ درجے ہر چیز میں ہیں۔[۲]

مثال کے طور پر عمدہ لباس اگر اپنا جی خوش کرنے کے لئے یا اپنے کو ذلت

---

[۱] امداد الفتاوی ص ۲۳۹ [۲] التبلیغ ۱۶۶/۴

سے بچانے کے لئے یا دوسرے شخص کے اکرام کے لئے پہنے تو جائز ہے، مثلاً اگر ہم کو یہ معلوم ہو جائے کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں جگہ تشریف فرما ہیں تو ہم یقیناً عمدہ لباس پہن کر جائیں گے اور اس وقت مقصود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہوگی، انسان اپنے معظم کے سامنے اچھے ہی لباس میں جایا کرتا ہے تا کہ اس کی عظمت ہو۔

ہاں عمدہ لباس اس نیت سے پہننا حرام ہے کہ اپنی عظمت ظاہر کی جائے اور دوسروں کی نظر میں اپنی بڑائی ثابت کی جائے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ لباس (اور اشیاء زینت) میں چار درجے ہیں ایک تو ضرورت کا درجہ ہے دوسرے آسائش کا، تیسرے آرائش یعنی زینت کا یہ تین درجہ تو مباح ہیں بلکہ پہلا درجہ واجب ہے اور چوتھا درجہ نمائش کا ہے یہ حرام ہے...... اور یہ لباس ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر چیز میں یہی چار درجے ہیں ایک ضرورت دوسرے آسائش، تیسرے آرائش چوتھے نمائش۔[۱]

نسخ کی تعریف

قاضی ثناء اللہ صاحب نے تصریح کی ہے اور خوب ہی فرمایا ہے کہ "نسخ" اصطلاحِ سلف میں بیان تفسیر وبیان تبدیل دونوں کو عام ہے، پس بعض صحابہ کا اس کو پہلی آیت کے لئے ناسخ فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ اس سے پہلی آیت کی تفسیر ہوگئی اور بتلا دیا کہ حَقَّ تُقَاتِہٖ سے مراد وہ تقوی ہے جو تمہاری استطاعت میں ہو، جتنا تقوی تم سے ہو سکے کر وہ حَقَّ تُقَاتِہٖ میں داخل ہے۔[۲]

سلف میں توضیح مراد کو بھی نسخ کہہ دیا کرتے تھے۔[۳]

---

[۱] التبلیغ النعم المرغوبہ ص ۲۶ [۲] دعوات عبدیت ۳۸/۱۲ [۳] بیان القرآن ۱۷۴/۱

شرعی قدرت واستطاعت کی تعریف وتقسیم

خوب سمجھ لیجئے کہ قدرت کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ جو کام ہم کرنا چاہتے ہیں اس پر تو ہم کو قدرت ہے لیکن اس کے کر لینے کے بعد جن خطرات کا سامنا ہوگا ان کے دفع کرنے پر قدرت نہیں، دوسرے یہ کہ فعل پر بھی قدرت ہے، اور اس کے کر لینے کے بعد جو خطرات پیش آئیں گے ان کی مدافعت پر بھی قدرت ہو، پہلی صورت استطاعتِ لغویہ ہے اور دوسری صورت استطاعت شرعیہ ہے خوب سمجھ لیجئے گا۔

اور مدافعت کی فرضیت کے لئے پہلی استطاعت کافی نہیں بلکہ دوسری استطاعت شرعیہ شرط ہے جس کو اس حدیث نے صاف کر دیا ہے۔

من رأى منكم منكراً فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه۔

ظاہر ہے کہ استطاعت باللسان ہر وقت حاصل ہے پھر اس کے انتفاء کی تقدیر کب محقق ہوگی، یعنی اگر کسی فعل کی فرضیت کے لئے محض فعل پر قادر ہونا کافی ہو، اور اس سے جو خطرات پیش آنے والے ہوں ان کی مدافعت پر قادر ہونا، شرط نہ ہو تو زبان سے انکار کرنا ہر حالت میں فرض ہونا چاہئے کیونکہ زبان کا چلانا ہر وقت ہماری قدرت میں ہے پھر وہ کون سی صورت ہوگی جس کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر زبان سے مٹانے کی قدرت نہ ہو تو دل سے مٹا دے۔

اس سے ثابت ہوا کہ استطاعت سے مراد یہ ہے کہ اس فعل پر قدرت ہونے کے ساتھ اس میں ایسا خطرہ بھی نہ ہو جس کی مقاومت اور مدافعت ومقابلہ بظن غالب عادۃً ناممکن ہو، ایک شرط یہ بھی ہے کہ اس دفاع کے بعد اس سے زیادہ شر میں مبتلا نہ ہو جائیں۔[1]

---

[1] الافاضات الیومیہ: ۱/۱۱۰، وافادات اشرفیہ ص ۱۰، ملفوظات اشرفیہ ص ۹۷

عن ابن عمر سمعت الحجاج يخطب فذكر كلاما انكرته فاردت ان اغيره فذكرت قول النبى صلى الله عليه وسلم لاينبغى للمومن ان يذِل نفسه قلت يا رسول الله كيف يذل نفسه قال يتعرض من البلاء لما لا يطيق للبزار والكبير والاوسط (ابو امامة) رفعه اذا رأيتم أمرا لا تستطيعون غيره فاصبروا حتى يكون الله هو الذى يغيره (لكبير بضعف)، (لكن الحكم ثابت بالقطعيات) كذا فى جمع الفوائد [۱]

مسکوت عنہ اور منہی عنہ کی تعریف

جن چیزوں کی حاجت خیر القرون میں نہ ہوئی اور خیر القرون کے بعد حاجت پیش آئی اور نصوص ان کے خلاف نہ ہوں تو وہ مسکوت عنہا ہوسکتی ہیں لیکن ان چیزوں کی تو ہمیشہ حاجت پیش آتی رہی ہے پھر بھی نصوص میں صرف جہاد یا صبر ہی کا حکم ہے تو اس اعتبار سے یہ مسکوت عنہ نہ ہوگا۔ منہی عنہ ہوگا کہ باوجود ضرورت کے متقدمین نے اس کو ترک کیا، اختیار نہیں کیا تو اجماع ہوا اس کے ترک پر اس لئے ممنوع ہوگا۔ [۲]

ترک وکف النفس کی تعریف وتقسیم

ترک معصیت بھی طاعت ہے، ترک سے وہی ترک مراد ہے جس کی ابتداء بالقصد والنیۃ ہو اسی ترک کو کف النفس کہا جاتا ہے بشرطیکہ مضاد کا قصد طاری نہ ہوجائے۔ [۳]

تقلید شخصی کی تعریف

تقلید کہتے ہیں اتباع کو اور تقلید شخصی کی حقیقت یہ ہے کہ ہر مسئلہ میں کسی مرجح کی وجہ سے ایک ہی عالم سے رجوع کیا کرے اور اس سے تحقیق کرکے عمل کیا کرے۔ [۴]

---

[۱] افادات اشرفیہ ص ۵۲ [۲] الافاضات ۱/۱۱۶ [۳] بوادر النوادر ۲/۴۸۱ [۴] الافاضات ۶/۳۲۵، والاقتصاد ص: ۳۲

تشبہ کی تعریف

(رفع تشبہ کی) پہچان یہ ہے کہ ان چیزوں کے دیکھنے سے عام لوگوں کے ذہن میں یہ کھٹک نہ ہو کہ یہ وضع تو فلانے لوگوں کی ہے مگر جب تک یہ خصوصیت ہے اس وقت تک منع کیا جائے گا جیسے ہمارے ملک میں کوٹ پتلون پہننا، دھوتی باندھنا یا عورتوں کو لہنگا پہننا۔[۱]

حدیث متواتر کی تعریف

اصول حدیث میں یہ قاعدہ مذکور ہے کہ اگر طرق ورواۃ حدیث میں اتنا تعدد ہو کہ عقل تواطؤ علی الکذب کو تجویز نہ کر سکے تو وہ حدیث متواتر ہو جاتی ہے، تواتر میں کوئی عدد خاص معتبر نہیں بلکہ اس کی حد یہی ہے جو مذکور ہوئی۔[۲]

حدیث موقوف کی تعریف

حدیث موقوف اس کو کہتے ہیں جس میں صحابی اپنی طرف سے ایک حکم بیان کرے جو مدرک بالرائے ہو سکے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس کی نسبت نہ کرے اس کو کہا جائے گا کہ یہ صحابی کی رائے ہے۔[۳]

اذن بطیبِ نفس (دلی رضامندی) کی تعریف

اذن بطیبِ نفس کی حقیقت یہ ہے کہ دوسرے کو عدم اذن پر بھی قدرت ہو اور تجربہ ہے کہ پیر کے استیذان کے بعد یہاں کے مرید عدم اذن پر قادر نہیں، اس لئے یہ اذن معتبر نہیں، پس آج کل اذن کے بعد بھی بدوں شہادتِ قلب کے عمل نہ کیا جائے۔[۴]

---

[۱] حیات المسلمین ص ۲۲۴ [۲] امداد الفتاوی ۳۵۱/۵ [۳] واعظ الصالحون ص ۲۷ [۴] انفاس عیسی ص ۳۱۵

شبہ کی تعریف

شبہ کس کو کہتے ہیں؟ شبہ کہتے ہیں مشابہ حقیقت کو، اور مشابہ کے لئے کوئی وجہ شبہ ہوتی ہے اور اس کے مراتب مختلف ہیں کبھی مشابہت قوی ہوتی ہے اور کبھی ضعیف، امام صاحب نے حدود کے ساقط کرنے کے لئے ادنی درجہ کی مشابہت کو بھی معتبر مانا ہے۔ ۱

غیبت کی تعریف

کہنے والے کو اگر یہ یقین ہو جائے کہ یہی تذکرہ اگر بعینہ اسے پہنچا دیا جائے تو وہ ناراض نہ ہوگا تو یہ غیبت نہیں، اس تذکرہ سے (اگر) اصلاح کا تعلق ہو یا بطور حزن کے تذکرہ کیا جائے تو یہ غیبت نہیں۔ ۲

غیبت یہ ہے کہ کسی کے پیچھے اس کی ایسی برائی کرنا کہ اگر اس کے سامنے کی جائے تو اس کو رنج ہو گو وہ سچی ہی بات ہو ورنہ بہتان ہوگا اور پیٹھ پیچھے کی قید سے یہ نہ سمجھا جائے کہ سامنے جائز ہے کیونکہ وہ طنز میں داخل ہے جس کی ممانعت آئی ہے۔ ۳

ذلت کی تعریف

فرمایا کہ ذلت کہتے ہیں عرضِ احتیاج کو اگر آدمی کچھ سوال نہ کرے تو کچھ ذلت نہیں چاہے لنگوٹہ باندھے پھرے۔ ۴

اشراف نفس کی تعریف

اشراف مطلق انتظار بمعنی احتمال کو نہیں کہتے بلکہ خاص اس انتظار کو جس کے یہ آثار ہوں کہ اگر نہ ملے تو قلب میں کدورت ہو، اس پر غصہ آئے اور اس درجہ کا اشراف (یعنی مطلق انتظار) بھی اہل توکل کے لئے مذموم ہے اور اہل حرفہ کے لئے مذموم نہیں ہے۔ ۵

---

۱ حسن العزیز ۴/۴/۳۶۴ ۲ ملفوظات ص۷۲ ۳ بیان القرآن ص۴۷ ج۱۱ ۴ ملفوظات ص۱۰ ۵ بوادر النوادر ص۷۵

تحریف کی تعریف

تحریف سے مراد اس کے بعض کلمات یا تفاسیر یا دونوں کو بدل ڈالنا ہے۔[۱]

دنیا کی تعریف

دنیا اصل میں اس حالت کا نام ہے جو نبوت کے قبل انسان پر گذری ہے خواہ محمود ہو یا مذموم، اگر وہ مانع عن الآخرت ہے تو دنیا مذموم ہے اور اکثر لفظ دنیا اسی معنی میں استعمال کیا جاتا ہے اور اگر مانع عن الآخرۃ نہیں ہے تو دنیا محمود ہے۔[۲]

واردات کی تعریف

ان امور کی طرف کسی کی نظر بلا سوچ سمجھے اور خود بخود پہنچے اور بے ساختہ اس کے قلب میں ایسی باتیں آئیں اور وہ شخص ایسے امور پر عمل کرنے کو واجب بھی نہ سمجھے بلکہ محض اپنا دل صاف کرنے کی غرض سے ان پر عمل کرے تو تعمق اور غلو فی الدین نہیں ہے بلکہ بصیرت اور علم اور نعمت ہے اور ایسے حالات کو اصطلاح فنِّ تصوف میں واردات سے تعبیر کیا جاتا ہے ایسے شخص کو ان واردات پر عمل کرنا چاہئے۔[۳]

احوال اور مقامات کی تعریف

فرمایا کہ احوال کے مقابلہ میں مقامات ہیں اور وہ مطلوب ہیں اور مقامات اصطلاحات صوفیہ میں اعمال تکلیفیہ متعلقہ بالقلب کو کہتے ہیں گویا جن امور باطنہ کا حکم قرآن وحدیث میں ہوا ہے جس کو علم المعاملۃ کہتے ہیں وہی صوفیہ کی اصطلاح میں مقام ہے اور وہ موجب قرب ہے۔[۴]

---

[۱] بیان القرآن ۱/۴۲ [۲] بدائع ص ۵۸ [۳] القول الجلیل ص ۲۲ [۴] دعوات عبدیت ۱۲۰/۵

تصوف کی تعریف

تصوف نام ہے باطن کو رذائل سے خالی کرنے اور فضائل سے آراستہ کرنے کا جس میں توجہ الی اللہ پیدا ہو جائے۔[۱]

اصطلاح وعرف میں تصوف اس علم کا نام ہے جس پر عمل کرنے سے باطن کی وہ صفائی نصیب ہوتی ہے جس سے انسان بارگاہ میں مقبول اور صاحب مدارج ومقام ہوتا ہے۔[۲]

تصوف نام ہے درستی ظاہر وباطن کا۔[۳]

صوفی کی تعریف

فرمایا کہ صوفی کا ترجمہ میرے نزدیک عالم باعمل ہے لوگوں نے اس میں نہ جانے کیا کیا شرطیں لگالی ہیں جو اس تعریف کا جز نہیں۔[۴]

خیر القرون میں تو صحابی، تابعی، تبع تابعی، امتیاز حق کے لئے کافی القاب تھے، پھر خواص کو زہاد عُبّاد کہنے لگے، پھر جب فتن وبدعات کا شیوع ہوا اور اہل زیغ بھی اپنے کو عُبّاد وزہاد کہنے لگے، اس وقت اہل حق نے امتیاز کے لئے صوفی کا لقب اختیار کیا۔ اور دوسری صدی کے اندر ہی اس لقب کی شہرت ہوگئی۔[۵]

مولوی اور عالم کی تعریف

مولوی اس کو کہتے ہیں جو مولیٰ والا ہو یعنی علم دین بھی رکھتا ہو اور متقی بھی ہو خوف خدا وغیرہ اخلاق حمیدہ بھی رکھتا ہو صرف عربی جاننے سے آدمی مولوی نہیں ہو جاتا۔

۱؎ تجدید تصوف ص ۱۷ ۲؎ تجدید تصوف ص ۱۳ ۳؎ التبلیغ وعظ کساء النساء ص ۸۱ ۴؎ مجالس حکیم الامت ص ۲۷۸ ۵؎ انفاس عیسیٰ ۲۸۱، شریعت وطریقت ۳۶۱

عالم کہتے ہیں متقی متبع سنت کو کیونکہ مولوی میں نسبت ہے مولیٰ کی طرف یعنی مولا والا، سو جب تک وہ اللہ والا ہے اسی وقت تک مولوی بھی ہے، لائق اتباع بھی ہے اور جب اس نے یہ رنگ بدلا اسی وقت سے وہ مولوی نہیں رہا۔[۱]

مولوی عربی داں کو نہیں بلکہ احکام داں کو کہتے ہیں ورنہ ابوجہل بہت بڑا مولوی ہوتا۔[۲]

ولی کی تعریف

میں کہتا ہوں کہ نظراً الی الظاہر کسی کو شیخ، زاہد، عارف، عاشق، سالک کہنا تو جائز ہے لیکن ولی اللہ کہنا ناجائز ہے کیونکہ ولایت یعنی قرب خاص ومقبولیت امر مخفی ہے اس کا دعویٰ شہادۃ من غیر علم میں داخل ہے اگر کسی شخص کو ولی اللہ کہنا ہو تو یہ تعبیر ہونا چاہیئے کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فلاں شخص ولی ہے باقی حقیقت الحال سے علام الغیوب ہی واقف ہے۔[۳]

خشوع وخضوع کی تعریف

خشوع لغۃً مطلقاً سکون کا نام ہے اور شرعاً سکون جوارح جس کی حقیقت ظاہر ہے اور سکون قلب جس کی حقیقت حرکت فکریہ کا انقطاع ہے۔[۴]

نسبت کی تعریف

نسبت کے لغوی معنی ہیں لگاؤ اور تعلق کے اور اصطلاحی معنی ہیں بندہ کا حق تعالیٰ سے خاص قسم کا تعلق یعنی اطاعت اور ذکر غالب کا، اور حق تعالیٰ کا بندہ سے خاص قسم کا تعلق یعنی قبول ورضاء جیسا کہ عاشق مطیع اور وفادار معشوق میں ہوتا ہے۔[۵]

---

[۱] التبلیغ ۱۴۲/۱ [۲] ملفوظات جدید ملفوظات [۳] بوادر النوادر ص ۵۸۸ [۴] تجدید تصوف ص ۲۷۸ [۵] تجدید تصوف ص ۶۷

تفویض اور عشق کی تعریف

عشق لوازم ایمان سے ہے عشق کی حقیقت تفویض ہے کہ اپنے کو خدا تعالیٰ کے سپرد کردے جس طرح چاہیں ہم میں تصرف کریں تشریعاً بھی تکویناً بھی، اور ہم ہر حال میں راضی رہیں، یہی حقیقت ہے تفویض کی۔[1]

توجہ اور تصرف کی تعریف

یہ ہے کہ خاص محمود و پسندیدہ کیفیات کو کسی دوسرے پر فائض یا طاری کردیا جائے جس سے اس میں خاص آثار پیدا ہوجائیں اس کو اہل تصوف کی اصطلاح میں تصرف وتوجہ کہتے ہیں۔[2]

وجد کی تعریف

وجد حالت غریبہ محمودہ غالبہ کا نام ہے مثلاً غلبہ شوق یا غلبہ خوف اور اس کے لئے چلانا یا کودنا لازم نہیں اور اس حالت وجد کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔ تَقْشَعِرَ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ. الخ۔[3]

استدراج اور کشف وکرامت کی تعریف

کرامت اس امر کو کہتے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی متبع کامل سے صادر ہو اور قانون عادت سے خارج ہو اور اگر وہ امر عادت کے خلاف نہیں تو کرامت نہیں اور جس سے وہ امر صادر ہوا ہے اگر وہ نبی کا متبع نہیں تو وہ بھی کرامت نہیں جیسے جوگیوں، ساحروں وغیرہ سے ایسے امور سرزد ہوجاتے ہیں۔

---

[1] تجدید ص ۱۳۶ [2] تجدید بحوالہ بوادر ص ۳۲۴ [3] دعوات عبدیت ص ۱۲۷ ج ۵

اور اگر اتباع کا دعویٰ تو ہے مگر واقع میں متبع نہیں جیسے اہل بدعت اور فاسق وفاجر، وہ بھی کرامت نہیں استدراج ہے بس کرامت وہ کہلائے گی جب ایسے فعل کا صدور کامل التقویٰ سے ہو۔[۱]

زہد کی تعریف

زہد ترک لذات کا نام نہیں محض تقلیل لذات کافی ہے یعنی لذت میں انہماک نہ ہو کہ رات دن اسی فکر میں رہے کہ یہ چیز پکنی چاہیے وہ چیز منگانی چاہیے، نفیس نفیس کھانوں اور کپڑوں ہی کی فکر میں لگا رہنا، یہ البتہ زہد کے منافی ہے ورنہ بلا تکلف اور بلا اہتمام خاص لذات میسر آ جائیں تو یہ حق تعالیٰ کی نعمت ہے شکر کرنا چاہیے۔[۲]

حرص کی تعریف

حرص کے یہ معنی ہیں کہ نہ ملنے کی صورت میں تلاش کرنا اور قلب کا اس طرف کھنچنا یہ اگر پایا جائے تو واقعی مرض ہے۔[۳]

نفس اور مجاہدہ کی تعریف

مجاہدہ کی حقیقت مخالفت نفس ہے اور نفس کی فطرت آزاد پسند ہے اور نفس کی حقیقت صوفیہ کے نزدیک ایک جوہر ہے جو داعی الی الشر ہے آگے صفات کے اعتبار سے اس کی تین قسمیں ہیں امارہ، لوّامہ، مطمئنہ۔[۴]

نفس کی تعریف وتقسیم (امّارہ، لوّامہ، مطمئنّہ)

نفس انسان کے اندر ایک قوت ہے جس سے کسی چیز کی خواہش کرتا ہے خواہ وہ خواہش خیر ہو یا شر، اگر اکثر شر کی خواہش کرے اور نادم بھی نہ ہو اس وقت امارہ کہلاتا

---

[۱] بوادر النوادر ص:۸۷، تجدید ص:۹۱ [۲] تجدید ص ۷۵ [۳] حسن العزیز ۴/۴۰۵ [۴] الکلمۃ الحق ص ۱۰۷

ہے یعنی اور کبھی کبھی اس میں خیر کی بھی خواہش پیدا ہو جانا اس مفہوم کے منافی نہیں کیونکہ کثیر الامر کو دائم الامر ہونا لازم نہیں، اور اگر نادم بھی ہونے لگے تو لوامہ کہلاتا ہے، اور اگر اکثر خواہش خیر کی کرے اس وقت مطمئنہ کہلاتا ہے۔[۱]

جذب کی تعریف وتقسیم

بلا واسطہ اکتساب ومجاہدہ جو احوال باطنیہ حاصل ہو جاتے ہیں اس کو جذب کہتے ہیں اور اجتباء ومحبوبیت اور مرادیت بھی کہتے ہیں۔[۲]

علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین کی تعریف

یقین کہتے ہیں اعتقاد جازم مطابق للواقع کو، اگر ادراک کا صرف یہی مرتبہ ہے تو علم الیقین ہے اور اگر اس کے ساتھ غلبہ حال بھی ہو لیکن اس غلبہ میں مدرک غیر مدرک سے غیبت نہ ہو تو عین الیقین ہے، اور اگر ایسا غلبہ ہے کہ غیر مدرک سے غیبت بھی ہے تو حق الیقین ہے اسی کو کتب فن میں مختلف عنوانات سے لکھا ہے۔[۳]

اعتقاد جازم مطابق للواقع کو (یعنی وہ پختہ اعتقاد جو واقعہ کے مطابق ہو) یقین کہتے ہیں (اس کے تین مرتبے ہیں علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین)

علم الیقین کا مرتبہ یہ ہے کہ کوئی کسی شے کو اعتقاد جازم (یعنی پختہ اعتقاد) کے ساتھ جان لے جیسے کسی کو یہ علم ہو جائے کہ آگ جلاتی ہے۔

عین الیقین یہ کہ اس کے ساتھ مشاہدہ بھی ہو جائے، مثلاً آنکھ سے دیکھ لے کہ آگ کسی شے کو جلا رہی ہے۔

حق الیقین یہ کہ اس کے ساتھ اتصاف بھی حاصل ہو جائے، مثلاً کوئی شخص اپنا ہاتھ آگ میں ڈال کر دیکھ لے اور ہاتھ جل جائے۔[۴]

---

[۱] امداد الفتاوی ص ۱۰۷ ج ۵ [۲] امداد الفتاوی ص ۱۵۱ ج ۵ [۳] امداد الفتاوی ۱۶۸/۵ [۴] التکشف ص: ۱۱۱ مبادی التصوف ص ۱۱

عادل کی تعریف، فاسق کی تعریف

عادل وہ شخص ہے جو تمام کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو، اور صغائر پر مُصر نہ ہو اور اگر کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہو تو فوراً توبہ کر لیتا ہو، لہٰذا سود خور اور رشوت لینے والا، ڈاڑھی منڈانے والا، جھوٹ بولنے والا، اور بے نمازی اس جماعت کا (فسخ نکاح کے لئے) رکن نہیں بن سکتا، (کیونکہ غیر عادل یعنی فاسق ہے)۔[۱]

حقیقت اور معرفت کی تعریف

اعمال باطن کی درستی سے قلب میں جو جلاء وصفا پیدا ہوتا ہے اس سے قلب پر بعض حقائق کونیہ، وحقائق الٰہیہ وصفاتیہ منکشف ہوتے ہیں ان مکشوفات کو حقیقت کہتے ہیں اور انکشاف کو ''معرفت'' کہتے ہیں اور اس صاحب انکشاف کو محقق وعارف کہتے ہیں۔[۲]

تکبر کی تعریف

تکبر کا حاصل یہ ہے کہ کسی دنیوی یا دینی کمال میں اپنے کو باختیار خود دوسرے سے اس طرح بڑا سمجھنا کہ دوسرے کو حقیر سمجھے تو اس میں دو جز ہیں، اپنے کو بڑا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا یہ متکبر کی حقیقت ہے جو حرام اور معصیت ہے۔[۳]

اپنے کو کسی کمال کے اعتبار سے دوسرے سے اس طرح بڑا سمجھنا کہ اس وقت صرف اپنے کمال اور اس کے نقص کی طرف التفات ہو اور یہ حکم ذہن میں نہ ہو کہ شاید یہ شخص اپنے کمال کے سبب مجموعی طور پر مجھ سے برتر درجہ رکھتا ہو۔[۴]

---

[۱] الحیلۃ الناجزۃ ص ۱۷۵ [۲] امداد الفتاوی ۱۶۵/۵ [۳] تجدید تصوف ص ۳۲۲ [۴] امداد الفتاوی ۱۹/۵

عجب کی تعریف

عجب میں صرف ایک قید کم ہے یعنی عجب میں دوسروں کو چھوٹا سمجھنا نہیں ہوتا صرف اپنے کو بڑا سمجھتا ہے۔ ا

حب جاہ کی تعریف

حب جاہ کا حاصل یہ ہے کہ جیسا اپنے کو دل میں بڑا سمجھتا ہے اس کی بھی کوشش کرتا ہے کہ دوسرے بھی مجھے بڑا سمجھیں اور تعظیم واطاعت وخدمت کریں اس کا منشاء بھی تکبر وعجب ہی ہے۔ ۲

تواضع کی تعریف

تواضع کے معنی یہ ہوں گے کہ باوجود اپنے کو متصف بالکمال اور باوجود کمال کو متصف بوصف الکمالیہ سمجھنے کے بھی اپنے آپ کو دوسرے سے اس طرح چھوٹا سمجھنا کہ عین اس وقت میں اپنے نقائص کا اور دوسرے کے کمال متیقن یا محتمل کا استحضار بھی ہو اوراس استحضار سے یہ حکم ذہن میں ہو کہ شاید میں اپنے نقائص کے سبب مجموعی طور پر اس سے کمتر درجہ کا ہوں۔ ۳

تواضع یہ ہے کہ حقیقت میں وہ اپنے کو لاشئی سمجھے اور ہیچ سمجھ کر تواضع کرے اور اپنے کو رفعت نہ سمجھے، اور سچ مچ اپنے کو مٹانے کا قصد کرے۔

تواضع کے معنی یہ نہیں ہیں کہ خدا تعالی نے جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان کی اپنے سے نفی کرے بلکہ معنی یہ ہیں کہ ان کو اپنا کمال نہ سمجھے محض فضل رحمت حق سمجھے۔ ۴

ا تجدید تصوف ۲ تجدید تصوف ۳ امداد الفتاوی ۱۹۲/۵ ۴ انفاس عیسی ص ۲۷۳

ریا کاری کی تعریف

ریا کا حاصل یہ ہے کہ کسی دینی یا دنیوی عمل کو لوگوں کی نظر میں بڑائی حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے یہ بھی کبر و عجب ہی سے پیدا ہوتا ہے۔[۱]

وقار کی تعریف

وقار کے خلاف وہ کام ہے جس میں دین پر بات آتی ہو اور جس میں دینی مصلحت پر کوئی اثر نہ پہنچے محض اپنی عرفی سبکی ہو تو ایسا کام کرنا عین تواضع ہے۔[۲]

تعصب کی تعریف

تعصب کی حقیقت سمجھنا چاہئے تعصب کہتے ہیں ناحق کی پچ (حمایت) کرنا۔[۳]

حیا و شرم کی تعریف

حیا کی حقیقت یہ ہے **انقباض النفس عما یکرہ**۔[۴]

بغض فی اللہ کی تعریف

اگر کوئی شخص حق سے عناد اور اہل حق سے بغض اور تکبر کرے اس سے بغض کرنا واجب اور عبادت ہے اور بغض فی اللہ یہی ہے۔[۵]

برکت کی تعریف

برکت کی حقیقت تو معلوم ہے، اور لغت کے معنی میں زیادت کے ہے حاصل اس کا کسی شئے پر زیادہ نفع کا مرتب ہونا ہاں کیفیت معلوم نہیں۔[۶]

---

[۱] تجدید تصوف [۲] بدائع ص ۱۲۳ [۳] حقوق العلم ص ۳۵ [۴] حقوق العلم ص ۴۰ [۵] حقوق العلم ص ۷۰
[۶] حسن العزیز ص ۱۳۴ ج ۴

جہالت یسیرہ کی تعریف

فرمایا جہالت یسیرہ کی تفسیر میرے نزدیک یہ ہے کہ مفضی الی المنازعہ نہ ہو۔[۱]

طعام واحد کی تعریف

دوکھانے سے مرادوہ کھانے ہیں جن میں تناسب نہ ہو اور جن میں تناسب ہو وہ واحد کے حکم میں ہیں، دیکھئے بنی اسرائیل پر حق تعالیٰ نے منّ وسلویٰ اتارا یہ دو چیزیں ہیں مگروہ کہتے ہیں لَنْ نَصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَاحِدٍ چونکہ دونوں میں تناسب تھا اس واسطے ایک کہا۔[۲]

اخلاص کی تعریف

اخلاص کے معنی لغت میں خالص کرنے کے ہیں اور شریعت میں اس کے معنی وہی ہیں جو ورود شرع سے پہلے تھے، خالص گھی وہ ہے جس میں کوئی دوسری چیز نہ ملی ہو، اخلاصِ عبادت کے معنی بھی یہ ہوئے کہ عبادت کو غیر عبادت سے خالی کیا جائے یعنی کوئی ایسی غرض اس میں نہ ملی ہو جس کا حاصل کرنا شرعاً مطلوب نہ ہو۔[۳]

فنا کی تعریف

فنا کا حاصل فضول تعلقات کا جاتا رہنا یعنی دنیا کی چیزوں سے جو تعلق اب ہے وہ نہیں رہتا بلکہ وہ تعلق خدا کے ساتھ ہوجاتا ہے یہ نہیں کہ یہ چیزیں کسی درجہ میں محبوب نہ رہیں ان سے بالکل ہی بے تعلق ہوجائے کوئی واسطہ نہ رہے، یہ نہیں ہوتا بلکہ ان کی محبت مغلوب ہوجاتی ہے مگر غالب تعلق اللہ کے ساتھ ہوتا ہے چنانچہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: قُلْ اِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ، الآیۃ۔[۴]

---

[۱] حسن العزیز ۱۵۹/۴ [۲] حسن العزیز ۲۵۹/۴ [۳] التبلیغ ۱۳۲/۲ [۴] التبلیغ ۳۹/۲

مجذوب کی تعریف و تحقیق

مجذوب خواص کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں جس کے واسطے کشش ہوجائے حق تعالیٰ کی طرف سے جو اس آیت میں مذکور ہے، اَللّٰهُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْٓ اِلَیْهِ مَنْ یُّنِیْبُ ۔یعنی اللہ کھینچ لیتا ہے جس کو چاہے اور ہدایت کرتا ہے اپنی طرف اس کو جو انابت کرے۔

یُنِیْبُ کی ضمیر اس شخص کی طرف راجع ہے، یہ دونوں دولتیں انابت اور کھینچ لینا مقبولوں کو نصیب ہوتی ہیں، اور جو گمراہ ہو نہ اس کی طرف انابت ہوتی ہے نہ ادھر سے جذب ہوتا ہے پس مردود ہوجاتا ہے، شیطان جو مردود ہوا اسی وجہ سے کہ اِدھر سے انابت نہ ہوئی، اُدھر سے جذب نہ ہوا پس گمراہ ہوگیا، اور جو مجتبیٰ ہوتے ہیں اگر ان سے خطاء بھی ہوجاتی ہے تو دھودھلا کر ٹھیک کردیتے ہیں۔

پس اس اصطلاح کے موافق تو جملہ انبیاء مجذوب ہوتے ہیں البتہ عوام کی اصطلاح میں مجذوب اس کو کہتے ہیں جس کی عقل جاتی رہے اور نبی کوئی ایسے نہیں ہوئے بلکہ سب اعلیٰ درجہ کے دانش مند تھے۔[1]

ارباب حل وعقد کی تعریف اور اس کا مصداق

شریعت نے بہت سے احکام میں ضرورت کے وقت عامۃ المسلمین (یعنی عام مسلمانوں) کو سلطان کے قائم مقام ٹھہرایا ہے، جیسے نصبِ امام، خطیب جمعہ اور وقف کے متولی کا نصب کرنا وغیرہ لفقدان السلطان المسلم۔[2]

لیکن اب عام مومنین کا اجتماع تو مشکل ہے اسی لئے وہ لوگ ان کے قائم مقام ہوں گے جن کو عام مومنین سمجھیں گے کہ یہ ہمارے بڑے ہیں، ان کو زبان حال

---

[1] التبلیغ ۱۷/۲۱۹ [2] ملفوظات اشرفیہ ص:۴۰۲

سے مانتے ہوں خواہ ان کا دینی اثر ہو یا دنیاوی اثر۔

وہ کون لوگ ہیں؟ اتقیاء و اہل حل وعقد۔[۱]

خلاصہ یہ کہ عام مومنین کا اجتماع ہر وقت دشوار ہے تو اس ضرورت سے عام مومنین میں جو ذی اثر لوگ ہوں گے جیسے علماء و روساء، امرا، سلاطین، جن کو اہل حل وعقد کہا جاتا ہے وہ ان کے قائم مقام سمجھے جائیں گے اور ان ذی اثر لوگوں کا اجتماع (واتفاق) عام مومنین کا اجتماع قرار دیا جائے گا۔[۲]

(بندے کے خیال میں سلطان میں دو وصف ہیں ایک حکومت جس کا ثمرہ تنفیذ حدود وقصاص، دوسرا انتظام حقوق عامہ، امر اول میں کوئی اس کا قائم مقام نہیں ہوسکتا، امر ثانی میں اہل حل وعقد بوقت ضرورت قائم مقام ہوسکتے ہیں، وجہ یہ ہے کہ اہل حل وعقد کی رائے ومشورہ کے ساتھ نصب سلطان وابستہ ہے جو باب انتظام سے ہے، لہٰذا مالی انتظام مدارس جو برضائے ملاک وطلبہ ابقاء دین کے لئے کیا گیا ہے بالاولی معتبر ہوگا، اور ذرا غور فرمائیں انتظام جمعہ کے لئے عامہ کا نصبِ امام معتبر ہونا ہی جزئیات میں اس کی نظیر شاید ہوسکے)[۳]

شعر اصطلاحی کی تعریف

شعر اصطلاحی وہ کلام موزوں ہے جس کے ایراد میں موزونیت من حیث الشعر العرفی کا قصد کیا گیا ہو، پس اس تعریف سے ایسی آیات واحادیث خارج ہوگئیں جو اوزان شعریہ پر منطبق پائی جاتی ہیں، احادیث تو اس لئے کہ ان میں موزونیت کا قصد ہی نہیں، اور آیات اس لئے کہ ان میں موزونیت من حیث الشعریہ کا قصد نہیں۔[۴]

---

[۱] حسن العزیز ص ۱۷۳ ج ۳ [۲] الافاضات الیومیہ ص: ۲۲۰ ج ۱۰ [۳] فتاویٰ خلیلیہ، مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری ص: ۳۲۵ [۴] امداد الفتاویٰ ص ۳۲۱ ج ۴

قضاءمبرم ومعلق کی تعریف

قضاء معلق اصطلاح میں وہ ہے کہ جس کے وجود کو لوح محفوظ میں معلق علی الشرط کر کے لکھا گیا ہو، اور قضاء مبرم اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں جو کہ لوح محفوظ میں کسی شرط پر تعلیق کر کے نہ لکھی گئی ہو بلکہ بلا تعلیق علی الشرط بطور اِبرام (حتمی فیصلہ کے طور پر) لکھی ہوئی ہو، لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ قضاء واقع میں بھی کسی شرط پر معلق نہیں، کیونکہ ممکن ہے کہ لوح محفوظ میں بلا ذکر تعلیق لکھا گیا ہو مگر علم الٰہی میں اس کی کوئی شرط موجود ہو کہ اگر وہ شرط پائی جائے تو یہ بھی پائی جائے گی۔[1]

قبراور عالمِ برزخ وعالمِ مثال کی تعریف

اصطلاحِ شریعت میں قبر گڑھے کو نہیں کہتے بلکہ عالم مثال کو کہتے ہیں، عالم مثال ہی کا نام قبر ہے، عالم برزخ کو عالم مثال بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ مشابہ اس عالم (دنیا) کے بھی ہے، یعنی باعتبار آخرت کے تو گویا کہ وہ دنیا ہے، اور باعتبار دنیا کے گویا وہ آخرت ہے، تو وہ ایسا عالم ہے جیسا کہ باغ کا پھاٹک کہ بہ نسبت باغ کے اندرونی حصہ کے تو گویا وہ باغ نہیں، لیکن بہ نسبت باغ کے خارجی حصہ کے گویا وہ باغ ہے، تو جو انسان مرتا ہے پہلے اس عالم مثال ہی میں جاتا ہے۔[2]

فرمایا قبر نام ہے عالمِ برزخ کا اور وہ ایک حیات ہے مثل نوم کے کہ اس میں بھی ادراک ہوتا ہے الم ونعیم کا۔[3]

عقل کی تعریف

عقل کے معنی لغت میں روکنے والا ہیں اسی سے عِقال رسّی کو کہتے ہیں کہ وہ جانور کو بھاگنے سے روکتی ہے، تو عقل کا حاصل یہ ہوا کہ وہ ایسی قوت مدرکہ ہے، جو مضرت سے روکتی ہے۔[4]

[1] ملفوظات دعوات عبدیت ص ۱۰۵ [2] اشرف الجواب ۴/۲۲،۲۰،۴۲ [3] دعوات عبدیت ص ۱۰۳ [4] اشرف الجواب ۶۳۶ ج ۴

الباب التاسع

الفروق

اسلام وایمان کا فرق

ایمان فعل قلب ہے اور اسلام فعل جوارح ، اور یہ اصطلاح لغوی ہے کیونکہ ایمان کے معنی تصدیق کے ہیں جو اولاً بالذات قلب سے صادر ہوتی ہے اور اسلام کے معنی ''گردن نہادن بطاعت'' ہیں جس کا محل جوارح ہیں اور بعض نصوص میں بھی اسلام وایمان کا اطلاق اس حقیقت کے موافق وارد ہے۔ ''قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا'' (اَعراب نے کہا کہ ہم ایمان لائے آپ کہہ دیجئے تم ایمان نہیں لائے لیکن یہ کہو کہ ہم اسلام لائے) لیکن یہ حقیقت لغویہ ہے اصطلاح شرعی میں اسلام نام ہے۔ مجموعہ عقائد واعمال کا اور ایمان نام ہے مجموعہ عقائد کا، تو شرعاً اسلام عام ہے اور ایمان خاص ہے۔[۱]

نصوص سے یہ فرق معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کا اطلاق اعمال ظاہرہ پر کیا جاتا ہے اور ایمان عقائد کا نام ہے گو اطلاق میں دونوں متحد ہیں کیونکہ آج کل جو شخص اسلام کی صورت اختیار کئے ہوئے ہے ہم اس کو مومن بھی کہیں گے کیونکہ نفاق کا علم ہم کو ہو نہیں سکتا وحی بند ہو چکی ہے، مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسلام وایمان میں اطلاقاً بھی فرق تھا پس آج کل دونوں کا اتحاد ایک عارض کی وجہ سے ہے کہ ہم کو نفاق کا علم نہیں ہو سکتا ورنہ اصل میں (فرق) ضرور ہے۔[۲]

---

[۱] الاسعاد والابعاد ملحقہ اصلاح اعمال ص: ۲۴۱ [۲] التبلیغ ۱۶۶/۲۰

علت وحکمت کا فرق

علت وجود میں مقدم ہوتی ہے اور حکمت متاخر، پس اپنے اپنے زمانہ میں دونوں موجود ہو سکتی ہیں، علت کے ساتھ تو حکم وجوداً وعدماً دائر ہوتا ہے لیکن حکمت کے ساتھ دائر نہیں ہوتا یعنی حکمت کے تبدل سے حکم نہیں بدلتا اور اس کا فرق سمجھنا راسخین فی العلم کا کام ہے۔ مثلاً شدت سکرات موت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کی علت قوت مزاج وشدت تعلق بالامۃ ہے اور حکمت مقام صبر کی تکمیل اور ترقی درجات ہے۔[1]

جلب منفعت اور دفع مضرت کا فرق

ضرر اور چیز ہے عدم النفع اور چیز ہے اس کو ایک مثال سے سمجھئے مثلاً آپ کی جیب میں ایک سو روپیہ کا نوٹ تھا، ایک شخص نے آپ سے وہ چھین لیا تو یہ ضرر ہوا، اور اگر آپ کو ایک نوٹ دینا چاہتا ہوں مگر پھر کوئی اس نوٹ کو دینے سے منع کردے تو اس میں آپ کا کچھ ضرر نہیں بلکہ صرف عدم النفع ہوا۔[2]

تقلید اور بیعت کا فرق

ایک شیعہ نے سوال کیا تھا جو بالکل نیا سوال تھا میں بالکل خالی الذہن تھا مگر اللہ تعالی نے عین وقت پر مدد فرمائی وہ سوال یہ تھا کہ تقلید اور بیعت میں کیا فرق ہے؟ میں نے کہا کہ تقلید کہتے ہیں اتباع کو اور بیعت کہتے ہیں معاہدہ اتباع کو۔[3]

تصرف اور کرامت کا فرق

فرمایا: تصرف میں قصد بھی ضروری ہے اور علم بھی، اور کرامت میں قصد تو ہوتا

---

[1] ملفوظات کمالات اشرفیہ ص ۶۲ امداد الفتاوی ۴/۲۲۳ [2] تربیت السالک ص ۱۹ [3] الافاضات ۶/۳۲۵، ق ۳

ہی نہیں باقی علم بھی ضروری نہیں، اب لوگوں نے بزرگوں کے تصرفات کو بھی ان کی کرامتوں میں ٹھونس دیا ہے، حالانکہ تصرف اور چیز ہے اور کرامت اور چیز ہے۔[1]

کشف اور فراست کا فرق

ایک مشہور مدرسہ کے فاضل نے عرض کیا کہ کشف اور فراست میں کیا فرق ہے؟ ارشاد فرمایا کہ کشف سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ استدلالی نہیں ہوتا بلکہ صریحی ہوتا ہے جس سے قناعت ہو جاتی ہے بخلاف فراست کے کہ اس کے اندر ایک درجہ استدلالی کا بھی ہوتا ہے گو غالب اس میں علم ضروری ہوتا ہے۔

غرض فراست میں جو علم حاصل ہوتا ہے وہ مرکب ہوتا ہے علم ضروری اور علم استدلالی سے جس کا زیادہ حصہ علم ضروری ہوتا ہے اور مغلوب حصہ علم استدلالی، فراست کی ابتداء تو علم ضروری سے ہوتی ہے اس کے بعد اس امر کے معلوم کرنے کے لئے کہ جو کچھ ہم سمجھتے ہیں وہ صحیح ہے یا نہیں اس کے لئے کچھ تامل کرنا پڑتا ہے گو وہ تامل استدلال کے درجہ کا نہیں ہوتا مگر استدلال کے مشابہ ضرور ہوتا ہے۔

اور کشف میں تامل کی بھی حاجت نہیں ہوتی خود بخود بداہتاً اس کی صحت اور عدم صحت کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔[2]

عقل وکشف کا فرق

عقل کی رسائی وہاں تک ہوتی ہے جہاں تک کشف کی مگر اتنا فرق ہے کہ کشف کی مثال ٹیلی فون کی سی ہے کہ وہاں صریح الفاظ سنائی دیتے ہیں اور عقل کی مثال ٹیلی گراف کی سی ہے کہ اس میں کچھ تامل کرنا پڑتا ہے۔[3]

[1] افاضات الیومیہ ۱۰/۱۹۸ [2] الافاضات الیومیہ ۱۰/۲۰۷ [3] افاضات ۱۰/۲۰۷

خواب والہام کا فرق

فرمایا کہ خواب میں خیال کو زیادہ دخل ہوتا ہے اور الہام میں خیال کو زیادہ دخل نہیں ہوتا مگر اس کی صحت کے لئے صرف یہی کافی نہیں بلکہ اس کی صحت کے لئے علامت یہ ہے کہ خلاف شریعت نہ ہو، نیز اس کی صحت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ صاحب الہام صاحب نور ہوتا ہے اس کو الہام میں ایک نورانیت محسوس ہوتی ہے جس کو وہی سمجھ سکتا ہے، نیز الہام میں ایک طبعی بشاشت وفرحت اور انشراح معلوم ہوتا ہے۔[۱]

شعبدہ اور معجزہ کا فرق

فرمایا: شعبدہ اور معجزہ میں فرق یہ ہے کہ شعبدہ کسی سبب طبعی خفی کی طرف مستند ہوتا ہے کہ ہر شخص کی نظر اس سبب خفی تک نہیں پہنچ سکتی لیکن ماہر فن اس کو سمجھ سکتا ہے اور اس شعبدہ باز کی قلعی کھول سکتا ہے اور معجزہ کسی سبب طبعی کی طرف مستند نہیں ہوتا وہ خارق العادۃ محض تحت قدرۃ اللہ داخل ہوتا ہے۔[۲]

مسمریزم اور توجہ کا فرق

توجہ کی حقیقت مسمریزم کی حقیقت ایک ہی ہے، بس اتنا فرق ہے کہ اگر کوئی بزرگ اپنی قوت نفسانی سے کام لینے لگے اس کو اصطلاح میں توجہ کہتے ہیں، اور اگر ایک آوارہ (بددین) آدمی قوت نفسانی سے کام لے، اسے مسمریزم کہتے ہیں، باقی حقیقت دونوں کی ایک ہی ہے کہ دونوں ہی میں نفسانی قوت اور خیال سے کام لیا جاتا ہے۔ بعض لوگ توجہ کو بڑا کمال سمجھتے ہیں مگر حقیقت میں یہ کچھ بھی نہیں۔ ایک فاسق فاجر بلکہ کافر شخص بھی توجہ سے اثر ڈال سکتا ہے، اس کا مدار مشق پر ہے، اور بعض لوگ فطری طور پر بغیر مشق ہی کے صاحب تصرف ہوتے ہیں، یہ کچھ کمال نہیں کیوں کہ جو کام کافر بھی کر سکے وہ مسلمان کے واسطے کمال کیوں کر ہو جائے گا۔[۳]

---

[۱] افاضات ۲۶/۱۰ [۲] دعوات عبدیت ۱۲/۵ [۳] بوادر النوادر ص: ۷۸۳

تعظیم اور عبادت کا فرق

تعظیم اور عبادت میں یہ فرق ہے کہ کسی میں خواص الوہیت کا اعتقاد کر کے اس کی تعظیم کرنا، یا اس کا تقرب حاصل کرنے کے لئے کوئی ایسا کام کرنا کہ خاص حق الوہیت کا ہے یہ عبادت ہے اور اگر یہ نہ ہو تو تعظیم ہے، خواص الوہیت، قِدم، وجوبِ وجود، علم کامل، قدرتِ کاملہ، تصرفِ مستقل ہیں، اگر کوئی کسی مخلوق کی نسبت یہ اعتقاد کرے کہ یہ اوصاف گو خدا کے عطا کردہ ہیں مثلاً علم وقدرت وغیرہ اس میں اس مخلوق کو استقلال حاصل ہو گیا ہے، یعنی بلا استعانت غیر کے سب کچھ کر سکتا ہے تو یہ اعتقاد بھی ناجائز اور شرک ہے، اور اگر خواص الوہیت کسی میں کلاً یا بعضاً ثابت نہ کئے جائیں اور تعظیم کی جائے جیسے باپ یا استاد کی تعظیم بشرطیکہ اور خرابی نہ ہو تو جائز ہے۔

خلاصہ یہ کہ عبادت اور تعظیم میں نیت اور اعتقاد کو دخل ہے، ممکن ہے کہ ایک ہی فعل کبھی عبادت اور کبھی تعظیم علی حسب الاعتقاد والنیۃ قرار پاسکتا ہے۔[1]

موحد اور مشرک کا فرق

ایک واسطہ بیت اللہ ہے،... وسائط نفع وضرر کے اعتبار سے کسی درجہ میں مقصود نہیں ہیں، اور یہی فرق ہے موحد اور مشرک میں کہ مشرک ان وسائط کو نفعاً وضرراً مقصود سمجھتا ہے اور موحد غیر مقصود سمجھتا ہے، گو مشرکین بھی دعوی کرتے تھے کہ ہم بتوں کو محض یکسوئی کے لئے سامنے رکھتے ہیں مگر ان کا برتاؤ اس کا مکذب ہے وہ بتوں کے لئے نذر ونیاز کرتے تھے ان کو متصرف ومؤثر سمجھتے تھے یہاں ان سب باتوں کی مخالفت ہے۔[2]

تعصب اور تصلب کا فرق

تعصب کے معنی ناحق پچ کرنے (حمایت کرنے) کے ہیں باقی حق کی پچ اچھی بات ہے اس کو تصلب فی الدین یعنی دین میں مضبوطی کہتے ہیں مثلاً بے دینی کی

---

[1] دعوات عبدیت ۱۹/۱۴۱ [2] بدائع ص ۱۵۵

وجہ سے لوگوں سے ترک اختلاط وغیرہ (کہ یہ **تصلب فی الدین** ہے نہ کہ تعصب) لیکن ناحق کی طرفداری ناجائز ہے۔ [۱]

مدارات ومداہنت کا فرق

مدارات کا حاصل اہل جہل کے ساتھ نرمی کرنا ہے کہ وہ دین کی طرف آجائیں، اور اہل شر کے ساتھ نرمی کرنا تاکہ ان کے شر سے حفاظت رہے، اور یہ دونوں امر مطلوب ہیں، اول تو خود دین میں مقصود ہے، اور ثانی مقصود میں معین ہے کیونکہ کسی شریر کی ایذاء میں مبتلا ہوجانے سے احیانا طاعت میں بھی اور اکثر تبلیغ میں بھی خلل پڑجاتا ہے، اور مداہنت بددینوں کے ساتھ نرمی کرنا ہے تاکہ ان سے مال وجاہ کا نفع حاصل کرے۔ (اور یہ ناجائز اور حرام ہے) اور مدارات حضرات صوفیہ کے خاص اخلاق سے ہے۔ [۲]

علم غیب اور کشف کا فرق

غیب کے دو معنی ہیں حقیقی، اضافی، حقیقی وہ جس کے علم کا کوئی ذریعہ نہ ہو، یہ خاص ہے حق تعالیٰ کے ساتھ اور عبد کے لئے اس کا حصول محال شرعی وعقلی ہے۔

اضافی وہ جو کسی ذریعہ سے بعض کو معلوم کرادیا جائے اور بعض کو پوشیدہ رکھا جائے، یہ عبد کے لئے بھی باعلام الٰہی حاصل ہوسکتا ہے پس غیب کے معنی اول اور کشف میں تباین ہے اور معنی ثانی کے اعتبار سے دونوں میں تباین نہیں۔

کبھی متوجہ ہونے سے کشف ہوجاتا ہے اور کبھی بلا توجہ ہوجاتا ہے اور کبھی متوجہ ہونے سے بھی نہیں ہوتا، غرض (کشف) امر اختیاری نہیں، البتہ گاہے قصد پر مرتب ہوجاتا ہے، کشف قبور میں بھی یہی تقریر جاری ہے۔ [۳]

---

۱ دعوات عبدیت ۱۹/۱۲۶ ۲ کمالات اشرفیہ ص ۹۸، شریعت وطریقت ص: ۳۶۷
۳ امداد الفتاوی ۵/۱۴۴

تکوین وشریعت اور علم موسوی وعلم خضری کا فرق

دونوں جدا جدا ہیں علم خضری تکوین کے متعلق ہے جس کو طریقت وشریعت سے کچھ تعلق نہیں اور وہ علوم ولایت سے ادنی درجہ کا شعبہ ہے اور علم موسوی تشریع کے متعلق ہے جن میں طریقت وشریعت سب کچھ آگئی اور اسی میں وہ علوم ہیں جو علوم ولایت کے اعلیٰ شعبوں میں سے ہیں۔[۱]

شریعت وطریقت کا فرق

شریعت نام ہے مجموعہ احکام تکلیفیہ کا اس میں اعمال ظاہری وباطنی سب آگئے، اور متقدمین کی اصطلاح میں لفظ فقہ کو اس کا مرادف سمجھتے تھے جیسے امام ابوحنیفہؒ سے فقہ کی یہ تعریف منقول ہے۔ مَعرِفة النفس مَالهَا وَمَا عليُها.

پھر متاخرین کی اصطلاح میں شریعت کے جزو متعلق باعمال ظاہرہ کا نام فقہ ہوگیا اور دوسرے جزو متعلق باعمال باطنہ کا نام تصوف ہوگیا، ان اعمال باطنی کے طریقوں کو طریقت کہتے ہیں۔[۲]

تکبر وحیاء کا فرق

خجلت (شرم وحیاء) ایک طبعی انقباض ہے جو خلاف عادت کام کرنے یا حالت پیش آنے سے بلا اختیار نفس پر وارد ہوتی ہے (جس میں) بعض اوقات کبر کا شبہ ہوتا ہے مگر واقع میں وہ کبر نہیں ہوتا اور معیار اس کا یہ ہے کہ یہ شخص جس طرح ایک ادنی وخسیس کام کرنے سے شرماتا ہے اسی طرح اگر اس کے ساتھ کوئی غایت درجہ کی تعظیم وتکریم کا معاملہ کرے تب بھی ویسا ہی انقباض ہو۔[۳]

---

[۱] امداد الفتاوی ۵/۱۴۷ [۲] امداد الفتاوی ۵/۱۶۵ [۳] تجدید تصوف ص ۱۲۳

بعضے امور نا گوار طبیعت ہوتے ہیں اور نا گواری کی دو وجہ ہوتی ہیں تکبر یا خلاف عادت ہونا، ما بہ الامتیاز اور معیار تکبر اور خلاف عادت کا یہ ہے کہ اگر اس شخص کا خلاف عادت اعزاز بھی کیا جائے تب بھی شرمائے تو وہ نا گواری خلاف عادت کی وجہ سے ہے اور اگر ایسا نہ ہو مثلاً ایک شخص ہے کہ بازار میں سر پر گٹھا لے کر چلنے سے تو شرماتا ہے اور ہاتھی پر چڑھنے سے نہیں شرماتا گو خلاف عادت ہو تو یہ تکبر ہے اور اگر دونوں میں شرماتا ہے تو خلاف عادت سے رکنا خجلت ہے تکبر نہیں ۔[۱]

زینت اور تفاخر میں فرق

زینت سے مقصود کبھی اپنا اچھا لگنا ہوتا ہے اور کبھی یہ مقصود ہوتا ہے کہ دوسرے کے نزدیک حقیر نہ ہو اور یہ دونوں غرضیں حدّ جواز میں ہیں ۔

اور کبھی مقصود دوسرے سے بڑا بننا اور امتیاز مقصود ہوتا ہے یہ تفاخر ہے اور نا جائز ہے ۔[۲]

جمال وزینت اور تکبر کا فرق

فرق یہ ہے کہ جمال اور زینت تو اپنا دل خوش کرنے کے لئے یا اظہار نعمت الٰہیہ کے لئے ہوتا ہے، اور دل میں اپنے کو نہ اس نعمت کا مستحق سمجھتا ہے اور نہ دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے، اور جس میں دعوی استحقاق ہو اور دوسروں کی تحقیر ہو، اور اپنے اوپر نظر اور دوسروں کی نظر میں علوشان کا قصد ہو وہ تکبر اور حرام ہے ۔[۳]

وقار اور تکبر کا فرق

آج کل جو لوگ وقار وقار پکارتے ہیں یہ وقار تکبر کا پوٹلہ ہے ان لوگوں نے

---

[۱] حسن العزیز ص ۳۰۶ ج ۴ [۲] حسن العزیز ۴/ ۳۶ [۳] بدائع ص ۴۷

تکبر کا نام وقار رکھا ہے، یاد رکھو وقار کے خلاف کام وہ ہے جس میں دین پر بات آتی ہو اور جن میں دینی مصلحت پر کوئی اثر نہ پہنچے محض اپنی عرفی سبکی ہوتی ہو تو ایسا کام کرنا عین تواضع ہے آج کل جو لوگ وقار کا پوٹلہ بغل میں دبائے ہوئے ہیں وہ بیوی کے ساتھ دوڑنے کو خلاف وقار سمجھیں گے۔

اگر کوئی ایسا کہے تو اس کے ایمان کی خیر نہیں یقیناً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل خلاف وقار نہ تھا ہاں تکبر کے خلاف ضرور تھا۔[1]

تاویل وتحریف کا فرق

جو صَرف عن الظاہر بضرورت صارف قطعی ہو اور موافق قواعد عربیہ وشرعیہ ہو وہ تاویل ہے ورنہ تحریف۔[2]

اجازت ومشورہ کا فرق

فرمایا: اجازت اور چیز ہے اور مشورہ اور چیز ہے آپ نے اجازت کو مشورہ سمجھا میں اجازت تو عام طور سے دیتا ہوں، اور مشورہ کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ وہ بات بتاؤں کہ جو صرف غیر مضر ہی نہیں مفید بھی ہو، اس کی مثال یہ ہے کہ طبیب سے اجازت چاہتے ہیں کہ کتا کھالیں وہ اس کو اگر مضر نہیں دیکھتا تو کہہ دیتا ہے کہ کھالو یہ اجازت ہے۔

اور مشورہ یہ ہے کہ طبیب سے کہتے ہیں کہ آپ کے سپرد ہے جو مناسب ہو تدبیر بتلائیے وہ اس وقت ایسی تدبیر نہیں بتلائے گا جو غیر مضر اور غیر مفید ہوں بلکہ وہ تدبیر بتلائے گا جو مفید ہوں وہ اس وقت آپ کا متبع نہ ہوگا بلکہ اپنی رائے کا متبع ہوگا خواہ آپ کی طبیعت کے خلاف ہو۔[3]

---

[1] بدائع ص ۱۳۳ [2] امداد الفتاویٰ ۳۹۹/۵ [3] حسن العزیز چہارم

سنگدلی اور یکسوئی کا فرق

بعض بڑے محبوبین کا انتقال ہوا مگر بعد میں مجھے رنج نہیں ہوا مجھے ایک دفعہ خیال ہوا کہ یہ سنگدلی ہے مگر غور کرنے سے سمجھ میں آیا کہ اگر اس کا منشاء سنگ دلی ہوتی تو بیمار کو دیکھ کر کیوں پگھلتا، معلوم ہوا کہ اس کا منشا صرف یہی ہے کہ **الیأس إحدی الراحتین**۔[۱]

تمنا اور ارادہ کا فرق

اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہمارا ارادہ تو ہے، لیکن یہ بالکل غلط ہے کیونکہ تمنا دوسری چیز ہے ارادہ دوسری چیز ہے، مجھے خوب یاد ہے کہ میرے بچپن میں دو شخص حج کو جانے کی بابت تذکرہ کررہے تھے ان میں سے ایک نے کہا بھائی ارادہ تو ہر مسلمان کا ہے میں نے کہا کہ صاحب یہ بالکل غلط ہے اگر ارادہ ہر مسلمان کا ہوتا تو ضرور سب کے سب حج کرآتے۔ ہاں یوں کہئے کہ تمنا ہر مسلمان کی ہے، سونری تمنا سے کام نہیں چلتا، ارادہ کہتے ہیں سامان کے مہیا کرنے کو، مثلاً ایک شخص زراعت کرنا چاہتا ہے لیکن اس کا کوئی سامان مہیا نہیں کرتا اور ایک شخص سامان بھی مہیا کررہا ہے تو پہلے شخص کو متمنی اور دوسرے کو مرید (ادارہ کرنے والا) کہیں گے اسی طرح اگر دو شخص جامع مسجد پہنچنا چاہیں مگر ایک اپنی جگہ بیٹھا ہوا تمنا ظاہر کئے جائے اور ایک شخص چلنا شروع کردے تو دوسرے کو مرید کہیں گے اور پہلے کو متمنی تو جب ارادہ ہوتا ہے کام بھی ضرور پورا ہوجاتا ہے۔ [۲]

ذہن و عقل کا فرق

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت کیا ذہن سے عقل کو کوئی واسطہ نہیں؟ فرمایا: عقل اور چیز ہے ذہانت اور چیز ہے، بعضوں کا ذہن چلتا ہے مگر حقیقت کو نہیں پہونچتا یہ کام عقل کا ہے۔[۳]

---

[۱] حسن العزیز ۴/۴۹ [۲] ذم المکرُوہات ص: ۴۸۴ [۳] ملفوظات حکیم الامت ۲۲۳ ج ۲ قسط ۲

حسد اور غبطہ کا فرق

حسد اسی کا نام نہیں کہ دوسرے کی مصیبت دیکھ کر جی خوش ہو بلکہ یہ بھی حسد ہے کہ دوسرے کی چیز دیکھ کر اس کے پاس سے زوال کی خواہش ہو، تو دیکھئے ہم لوگوں کی یہ حالت ہے یا نہیں کہ کسی کا سامان دیکھ لیا یا گھوڑا دیکھ لیا یا زیور دیکھ لیا تو خواہش ہوتی ہے کہ یہی بعینہٖ ہمارے پاس آجائے، اس کے کیا معنی ہیں سوائے اس کے کہ چھن جائے، ورنہ اس کے بعینہٖ منتقل ہونے کی خواہش کیوں ہے اور اگر یہ نہ ہو تو حبِّ مال تو فطری چیز ہے اگر اس کو دوسرے کا زیور یا سامان دیکھ کر اس فطری عادت کو ہیجان ہوتا ہے کہ مجھے بھی ایسا ہی مل جائے نہ کہ یہی آجائے اس کا کچھ ڈر نہیں، اس کو غبطہ کہتے ہیں کہ دوسرے کی اچھی حالت کی تمنا کرے کہ یا اللہ ہم کو بھی ایسی حالت نصیب فرما، اور یہ کچھ گناہ نہیں ہے بلکہ کہیں گناہ کہیں مستحب ہے۔ مگر ہم لوگوں کو اتنی تمیز کہاں کہ غبطہ اور حسد کو الگ الگ پہچانیں۔[1]

مجذوب اور مجنون کا فرق

مجنون وہ ہے جس کی عقل اخلاط فاسدہ کے غلبہ سے زائل ہو جائے اور مجذوب وہ ہے کہ جس کی عقل کسی وارد غیبی کے غلبہ سے زائل ہو جائے، مگر کبھی احوال وواردات کے غلبہ سے اخلاط میں بھی تغیر ہو جاتا ہے، اس لئے علت سے تو اس کی پہچان مشکل ہے، مجذوب کے پاس بیٹھ کر قلب کو آخرت کی طرف کشش ہوتی ہے علامت یہ ہے کہ اس زمانہ کے اہل بصیرت (محققین جامع شریعت وطریقت) اس شخص پر نکیر نہ کرتے ہوں۔[2]

رسم وعادت کا فرق

سوال: عرب میں رسم ہے کہ چوکیوں پر کھانا رکھ کر کھلاتے ہیں اور یہاں اس کو بھی تشبہ کہتے ہیں؟

---

[1] ذم المکرُوہات ص: ۳۴۸ [2] القول الجلیل ص: ۳۰ شریعت وطریقت ص: ۳۴۳

فرمایا: وہاں کی رسم تو عادت ہے اور یہاں جو کیا جاتا ہے میز کی نقل بنانے کے لئے اور چوکی میز کے مشابہ ہے۔[۱]

تملیک واباحت کا فرق

فقہاء نے صاف لکھا کہ اباحت میں کھانا مالک کی ملک میں رہتا ہے اگر مالک لقمہ اگلوانا چاہے تو اس کو اس کا بھی حق ہے، البتہ تملیک کی صورت میں وہ کھانا لینے والے کی ملک ہو جاتا ہے جیسے تقریبات کے اندر کھانا گھروں میں بھیجا جاتا ہے وہ ملک ہے باقی مہمان کے سامنے جو کھانا آتا ہے وہ اس کی ملک نہیں ہوتا وہ محض اباحت ہے کہ جتنا کھا سکو کھالو باقی مالک کو واپس کر دو۔[۲]

دین و دنیا کا فرق اور اس کا معیار

اس کا معیار یہ ہے کہ جس کام کا شریعت میں تاکیدی یعنی وجودی یا ترغیبی یعنی استحبابی حکم کیا گیا ہو یا اس پر ثواب کا وعدہ کیا گیا ہو وہ دین کا کام ہے پھر اگر اس کے ترک پر کوئی وعید یا ناراضی بھی وارد ہو تو وہ غرض واجب ہے اور جس کے ترک پر وعید یا ناراضی نہ ہو وہ مستحب ہے اور جس میں یہ بات نہ ہو وہ دنیا کا کام ہے گو اس کے متعلق جو احکام وارد ہوں وہ احکام ہر حال میں دین ہی ہیں۔[۳]

وسوسہ اور طمع واشراف کا فرق

وسوسہ اور اشراف میں فرق یہ ہے کہ اگر خیال ہوا کہ شاید کچھ ملے اور نہ ملنے سے اذیت نہ ہوئی تو صرف وسوسہ تھا، اور اگر ایذاء و رنج ہو اور قلب میں شکایت اور ناگواری ہوئی کہ ان لوگوں نے کچھ نہیں دیا تو طمع اور اشراف تھا۔[۴]

---

[۱] حسن العزیز ۴/۲۰۷ [۲] التبلیغ ۲۲۹/۱۰ [۳] امداد الفتاوی ۲/۲۵۶ [۴] حقوق العلم ص ۵۸

تجربہ اور عقل کا فرق

تجربہ عقل سے جدا چیز ہے اگر تجربہ کاری کا نام عقل ہے تو ایک ایل، ایل، بی پاس شدہ کو کپڑا بننا بھی آنا چاہئے حالانکہ مشاہدہ اس کے خلاف ہے، ایک معمولی سے معمولی بے وقوف بھی کپڑا بننے میں ایل، ایل، بی سے بڑھا ہوا ہے تو بے وقوف کو زیادہ عقلمند کہنا چاہئے حالانکہ کوئی بھی نہیں کہتا، وجہ یہی ہے کہ وہ تجربہ رکھتا ہے اور یہ تجربہ نہیں رکھتے پس ثابت ہوا کہ عقل اور چیز ہے اور تجربہ اور چیز ہے۔[۱]

کشف اور تقویٰ کا فرق

فرمایا کشف اور تقویٰ میں فرق ہے، تقویٰ کمال دینی ہے اور اس کے بہت درجات ہیں، تو درجۂ غیر حاصل کو دیکھ کر متقی کہتا ہے کہ میں متقی نہیں اور یہ کذب نہ ہوگا، اور کشف کمال دینی نہیں ایک دنیاوی نعمت ہے جیسے دو آنکھیں، تو اگر کوئی دو آنکھوں والا شخص کہے کہ میرے دو آنکھیں نہیں تو یہ کذب ہوگا، اسی طرح صاحبِ کشف کا کشف کی نفی کرنا کذب ہوگا۔[۲]

حدود وقیود کی تعریف اور فرق

میرے نزدیک حدود وقیود میں فرق ہے جو غالباً لغت کے موافق ہے، حد وہ ہے جو کسی شئی کا منتہا ہو، اور قید وہ ہے جو اس حد کے اندر اس شئی میں تخصیص کردے مثلاً نماز کی ایک تو حدؔ ہے کہ عصر کی نماز میں چار رکعات ہیں اس سے زیادہ کرنا منع ہے اور قیود یہ ہیں جیسے نماز کے لئے باوضو ہونا، مستقبلِ قبلہ ہونا وغیرہ، حد بھی اطلاق کے منافی ہے قید بھی۔[۳]

حسن اور جمال کا فرق

حسن اور چیز ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام کی صفت میں وارد ہے، اور جمال جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ سلم سب سے افضل ہیں اور چیز ہے اور حسن سے

---

[۱] التبلیغ ار۷ ر۱۶ [۳] ملفوظات حکیم الامت ص ۴۴۶ ج ۴ قسط ۴ ملفوظ نمبر ۸۳۹

جمال بڑھا ہوا ہے حسن کو دیکھ کر تو ایک گونہ تحیر ہوتا ہے اور جمال کو دیکھ کر کشش ہوتی ہے، اس سے یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اجمل کہا جائے، اور حضرت یوسف علیہ السلام کو احسن کہا جائے تو نہ کسی نص کی مزاحمت ہے اور نہ کسی کی تنقیص ہوتی ہے، یعنی یوں کہا جائے کہ حسن میں حضرت یوسف علیہ السلام سب سے فائق تھے اور جمال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو کیا حرج ہے۔[۱]

اجمال واطلاق کا فرق

اجمال واطلاق میں فرق کرنا بڑا مشکل ہے اور یہ ایک امر اجتہادی ہے، اجمال کی تفسیر وبیان تو ظنی دلیل بھی ہو سکتی ہے، البتہ مطلق کو مقید کرنے کے لئے قطعی میں ظنی دلیل کافی نہیں، پس مسح رأس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ امام صاحبؒ نے اس کو مجمل سمجھا ہو، اور اس کے بیان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول یا فعل کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے، قول تو ملا نہیں آپ کے فعل سے معلوم ہوا کہ آپ نے کبھی صرف ناصیہ یعنی مقدم رأس پر بھی مسح کیا ہے اور وہ ربع رأس کے برابر ہے اور اس سے کم ثابت نہیں، اس لئے امام صاحبؒ نے حدیث فعلی کو مجمل کا بیان قرار دیا۔

اسی طرح کہا جا سکتا ہے کہ اقل مہر دس درہم امام صاحبؒ نے اس وجہ سے قرار دیا ہو کہ ”تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ“ کو مجمل قرار دیا ہو اور اس کے بیان کی ضرورت ہوئی، چنانچہ ایک روایت بیان کی جاتی ہے ”لا مهر الا عشرة دراهم“۔

اگر یوں کہا جائے کہ اس کا بیان ایک حدیث فعلی ہے تو بہتر ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مہر خود مقرر فرمائے ہیں ان میں سب سے کم ام سلمہؓ کا مہر ہے جس میں ایک متاع کو مہر قرار دیا گیا تھا، جس کی قیمت دس درہم تھی اور اس سے اقل حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، اس لئے یہ حدیث فعلی اگرچہ ظنی ہے لیکن مجمل کا بیان ہوئی۔[۲]

---

[۱] انفاس عیسی ۶۳۲/۲ [۲] ملفوظات دعوات عبدیت ۱۳۲ ج ۱۹

مآخذ ومراجع

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کی جن تصانیف اور مجموعۂ ملفوظات ومواعظ ومکاتیب سے اس کتاب کے مضامین ماخوذ ہیں ان کی فہرست

(۱) اتباع المنیب
(۲) اجر النبیل علیٰ صبر الجلیل
(۳) اجر الصیام من غیر انصرام
(۴) احسان التدبیر
(۵) احکام المال
(۶) آداب التبلیغ
(۷) اداب الاعتدال
(۸) آداب المصائب
(۹) الارتیاب والاغتیاب
(۱۰) ازالۃ الغین عن آلۃ العین
(۱۱) الاستماع والاتباع للسادۃ والاتباع
(۱۲) الاسلام الحقیقی
(۱۳) الاسعاد والابعاد
(۱۴) اشرف الجواب
(۱۵) اشرف السوانح
(۱۶) اشرف المعمولات
(۱۷) اصلاح اعمال
(۱۸) اصلاح انقلاب
(۱۹) اصلاح باطن
(۲۰) اصلاح الرسوم
(۲۱) اصلاح ظاہر
(۲۲) اصلاح المسلمین
(۲۳) الاطمینان بالدنیا
(۲۴) اعداد الجنۃ
(۲۵) افادات اشرفیہ در مسائل سیاسیہ
(۲۶) الافاضات الیومیہ
(۲۷) الغاء المجازفۃ
(۲۸) الاقتصاد فی بحث التقلید والاجتہاد
(۲۹) اکمال الصوم والعبد
(۳۰) الحاق
(۳۱) امداد الفتاویٰ
(۳۲) المصالح العقلیۃ للاحکام النقلیہ

(۳۳)امید رحمت
(۳۴)انفاس عیسیٰ
(۳۵)بدائع
(۳۶)برکات رمضان
(۳۷)البصائر
(۳۸)بالاخوۃ
(۳۹)بوادر النوادر
(۴۰)بیان القرآن
(۴۱)تجدید تصوف
(۴۲)تجدید تعلیم وتبلیغ
(۴۳)تدبیر وتوکل
(۴۴)تربیت السالک
(۴۵)ترجیح الآخرۃ
(۴۶)ترجیح المفسدہ علی المصلحۃ
(۴۷)تسلیم ورضا
(۴۸)التشرف بمعرفۃ احادیث التصوف
(۴۹)تطہیر رمضان
(۵۰)تعلیم الدین
(۵۱)تقلیل الاختلاط
(۵۲)تقویم الزیغ
(۵۳)التکشف عن مہمات التصوف
(۵۴)تکمیل الاسلام
(۵۵)جزاوسزا
(۵۶)الجناح
(۵۷)الجمعین بین النفعین
(۵۸)الحج المبرور
(۵۹)حسن العزیز
(۶۰)الحدود والقیود
(۶۱)حقوق الزوجین
(۶۲)حقوق العلم
(۶۳)حقیقت تصوف وتقویٰ
(۶۴)حقیقت مال وجاہ
(۶۵)حیات المسلمین
(۶۶)دعوات عبدیت
(۶۷)دعوت وتبلیغ
(۶۸)دین ودنیا
(۶۹)ذم المکرُوہات
(۷۰)روح الصیام
(۷۱)سبیل النجاح
(۷۲)السرور
(۷۳)سنت ابراہیم
(۷۴)السنۃ الجلیلہ فی الچشتیہ العلیہ
(۷۵)السوال
(۷۶)شریعت وطریقت

(۷۷)شق الجیب عن حق الغیب
(۷۸)شکر السوانح
(۷۹)شکر العطاء
(۸۰)الصالحون
(۸۱)الصیام
(۸۲)ضم شاردالابل
(۸۳)طریق القلندر
(۸۴)طریقۂ میلا دشریف
(۸۵)العاقلات الغافلات
(۸۶)عبور البراری
(۸۷)عصم الصنوف
(۸۸)العمل للعلماء
(۸۹)الغالب للطالب
(۹۰)غایۃ النجاح فی آیۃ النکاح
(۹۱)الفصل للوصل
(۹۲)فضائل صبر وشکر
(۹۳)فضائل صوم وصلوٰۃ
(۹۴)فناء النفوس
(۹۵)القطائف من اللطائف
(۹۶)القول الجلیل
(۹۷)القول الصواب فی تحقیق مسئلۃ الحجاب
(۹۸)کساء النساء
(۹۹)الکلام الحسن
(۱۰۰)کلمۃ الحق
(۱۰۱)کمالات اشرفیہ
(۱۰۲)الکمال فی الدین
(۱۰۳)ماعلیہ الصبر
(۱۰۴)المباح
(۱۰۵)مبادی التصوف
(۱۰۶)مجالس حکیم الامت
(۱۰۷)مجمع البجور
(۱۰۸)محاسن اسلام
(۱۰۹)مزید المجید
(۱۱۰)مسائل السلوک
(۱۱۱)المسک الذکی تقریر ترمذی
(۱۱۲)المصالح العقلیۃ للاحکام النقلیۃ
(۱۱۳)مطاہر الاقوال
(۱۱۴)مفاسد گناہ
(۱۱۵)مقالات حکمت ومجادلات معدلت
(۱۱۶)مکتوب محبوب القلوب
(۱۱۷)ملحوظات جدید ملفوظات
(۱۱۸)ملفوظات اشرفیہ

(۱۱۹)ملفوظات حکیم الامت
(۱۲۰)ملفوظات دعوات عبدیت
(۱۲۱)منازعۃ الہدیٰ
(۱۲۲)موت وحیات
(۱۲۳)مواعظ میلا دالنبی ﷺ
(۱۲۴)ومضان فی رمضان
(۱۲۵)نظامِ شریعت
(۱۲۶)النعم المرغوبۃ
(۱۲۷)نقد اللبیب فی عقد الحبیب
(۱۲۸)النور

دیگر مراجع و مآخذ جو حواشی یا افادات تھانویؒ کے ضمن میں آئے ہیں

(۱)اعلام الموقعین
(۲)بیہقی
(۳)روح المعانی
(۴)سیرۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
(۵)شمائل ترمذی
(۶)فتاویٰ ابن تیمیہ
(۷)فتاویٰ خلیلیہ
(۸)فقہ العبادات علی المذاہب الاربعہ
(۹) موطّاء مالک
(۱۰)مشکوٰۃ شریف
(۱۱)المقاصد الحسنۃ
(۱۲)الفقہ الحنفی وادلتہ

ارشاد گرامی

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب دامت برکاتہم
مظاہر علوم سہارنپور (یوپی)

تمہاری کتابوں کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی، یہ آسان کام نہیں، ہزاروں صفحات کا مطالعہ کرنا، ان کا فن اور موضوع مقرر کرنا، پھر ان کی ترتیب دینا، بہت مشکل کام ہے، یہ کتابیں محض تمہاری ترتیب نہیں بلکہ تصنیف ہیں، اللہ کا شکر ادا کرو۔

تأثرات

حضرت مولانا برہان الدین صاحب

استاد دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

واقعہ یہ ہے کہ آپ کی توجہ اس قدر مفید بلکہ نہایت اہم کام کی طرف مبذول ہوئی ہے کہ اس کے لئے خداوندی رہنمائی اور ذکاوت نافعہ کے بغیر آمادگی نہیں ہو سکتی تھی، یہ محض اللہ کا فضل ہے، ہو سکتا ہے کہ ناواقف کی نظر میں یہ کام اتنا اہم نہ ہو جتنا فی نفسہٖ ہے لیکن حقیقۃً کسی بڑے تحقیقی و علمی کام سے کم اہم نہیں۔

برہان الدین سنبھلی

استاد حدیث دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

دعائیہ کلمات

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

فاضل عزیز مولوی محمد زید مظاہری ندوی مدرس جامعہ عربیہ ہتورا (بارك الله في حياته وفي افادته) نے جو حضرت حکیم الامت کے افادات وارشادات اور تحقیقات ونظریات کو مختلف عنوانوں اور موضوعات کے ماتحت اس طرح جمع کر رہے ہیں کہ حضرت کے علوم وافادات کا ایک دائرۃ المعارف (انسائیکلوپیڈیا) تیار ہوتا جارہا ہے......

ان خصوصیات اور افادیت کی بنا پر عزیز گرامی قدر مولوی محمد زید مظاہری ندوی نہ صرف تھانوی اور دیوبندی حلقہ کی طرف سے بلکہ تمام سلیم الطبع اور صحیح الفکر حق شناسوں اور قدر دانوں کی طرف سے بھی شکریہ اور دعاء کے مستحق ہیں۔

اور اسی کے ساتھ اور اس سے کچھ زیادہ ہی داعی الی اللہ اور عالم ربانی مولانا قاری سید صدیق احمد باندوی سرپرست جامعہ عربیہ ہتورا باندہ (یوپی) اس سے زیادہ شکریہ اور دعاء کے مستحق ہیں جن کی سرپرستی اور نگرانی، ہمت افزائی اور قدر دانی کے سایہ میں ایسے مفید اور قابل قدر کام اور ان کے زیر اہتمام دانش گاہ اور تربیت گاہ میں انجام پارہے ہیں۔ اطال الله بقائه وعمم نفعه جزاه الله خيرا۔

ابوالحسن علی ندوی

دائرہ شاہ علم اللہ حسنی رائے بریلی ۱۷/ذی الحجہ ۱۴۱۵ھ

ماهنامه البلاغ کا تبصره

جلد ۲۹ شمارہ ۱۴۱۵ھ مطابق جنوری ۱۹۹۵ء

زیرادارت: حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ، دارالعلوم کراچی پاکستان

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بعد دین کے مختلف شعبوں سے متعلق اس قدر مفصل اور جامع تصانیف، مواعظ اور ملفوظات چھوڑے ہیں کہ جس کی مثال پچھلے دور میں کم ہی نظر آتی ہے، اگر کوئی شخص ذرا سی توجہ کے ساتھ ان کا مطالعہ کرے تو دین اسلام کی ساری تفصیلات اس کے سامنے آجاتی ہیں، دین کا کوئی گوشہ نظروں سے اوجھل نہیں رہتا، اور اس کے بعد عصر حاضر کی کوئی گمراہی بفضل خداوندی ایسے شخص پر اثر انداز نہیں ہو پاتی بلکہ وہ بے شمار افراد کو بھی گمراہی سے بآسانی نکال لیتا ہے۔

حضرت تھانوی کے وصال کے بعد سے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف، مواعظ اور ملفوظات پر مسلسل کام ہو رہا ہے، اور اس سلسلہ میں ایک بڑا کتبخانہ بحمد اللہ وجود میں آچکا ہے، اور یہ سلسلہ اب دن بدن روز افزوں ہے۔

جو حضرات اس سلسلہ میں کام کر رہے ہیں ان میں علماء، فقہاء، صوفیا، مفکرین، پروفیسر، مؤرخین حتی کہ ماہرین نفسیات تک شامل ہیں مگر ان میں آج کل ”محترم جناب مولانا مفتی محمد زید صاحب استاد جامعہ عربیہ ہتورا باندہ یوپی ”انڈیا“ کا نام سرفہرست ہے، انہوں نے بڑی عرق ریزی اور جامع اور وسیع مطالعہ کے بعد اہم علمی اور دینی موضوعات پر حضرت کے علوم کو حسن ترتیب کے ساتھ مرتب کرنے کی قابل قدر خدمت انجام دی ہے۔ جزاھم اللہ تعالی خیراً

ابوحماد

اور ایک حدیث اس مسئلہ پر سب سے زیادہ دال ہے گو اس میں ذرا فکر کی ضرورت ہے اور اس میں بہت بڑی مضرت کی تصریح ہے اور نیز طلبہ کے کام کی بات ہے وہ یہ ہے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ عید کا دن تھا حضور دولت خانہ میں تشریف رکھتے تھے دو لڑکیاں دف لئے بجا رہی تھیں اور گا رہی تھیں اور ایک روایت میں ایک قصہ حبشن کا آیا ہے کہ لڑکے جمع تھے اور وہ اچھل کود رہے تھے۔

بہر حال انہیں بدوؤں کی طرح سے دو چھوکریاں تھیں اور وہ کچھ گا بجا رہی تھیں۔

فرمایا: اس وقت ایک بڑا فتنہ یہ پیدا ہوا ہے کہ خاوندوں کی زیادتی اور ظلم کے سبب عورتوں میں ارتداد شروع ہو گیا، معلوم ہوا کہ قریب ہی زمانہ میں کئی ہزار عورتیں مرتد ہو چکیں، بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ عورتوں کو جو مرد ستاتے ہیں اور ظلم کرتے ہیں، یا مرد مجنون ہو گیا ہے یا عنین (نامرد) ہے یا مفقود الخبر ہے اس کے متعلق اسلام میں کیا احکام ہیں اور اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام میں ایسی حالت میں مرد سے عورت کی نجات کے لئے کوئی صورت نہیں، کوئی امام ابوحنیفہؒ پر اعتراض کرتا ہے کہ ان کے مذہب میں ان مشکلات کا کوئی حل نہیں ہے ان ہی وجوہ سے ایک رسالہ مرتب کر رہا ہوں۔

جب سے میں نے یہ سنا ہے کہ کئی ہزار عورتیں کوئی سبیل نہ ہونے کی وجہ سے مرتد ہو گئیں اس سے بے حد دل پر اثر ہوا اور اس رسالہ کی تکمیل کی ضرورت محسوس ہوئی اور چونکہ اس رسالہ میں بعضی تدابیر دوسرے ائمہ سے لی گئی ہیں اس لئے بعض علماء نے کہا کہ اس سے حنفیت جاتی رہے گی، میں نے کہا (کیا خوب) چاہے اسلامیت جاتی رہے۔

(ملفوظات حکیم الامت ص ۱۸ ج ۳ قسط ا ملفوظ نمبر ۲۲)

فقہ اسلامی

اور غیر مقلدین

تالیف

حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب مفتاحی دامت برکاتہم

بانی و مہتمم الجامعۃ الاسلامیہ مسیح العلوم / بنگلور

و خلیفہ حضرت اقدس شاہ مفتی مظفر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ناظم مظاہر علوم وقف سہارنپور

مکتبہ مسیح الامت دیوبند و بنگلور

فقہِ اسلامی

اور غیر مقلدین

مؤلف

حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب مفتاحی دامت برکاتہم

بانی ومہتمم الجامعۃ الاسلامیۃ مسیح العلوم، بنگلور

النّاشِر

مکتبہ مسیح الامت دیوبند وبنگلور

نام کتاب	:	فقہ اسلامی اور غیر مقلدین
مصنف	:	حضرت مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب دامت برکاتہم
صفحات	:	۱۰۳
تاریخ طباعت	:	ذوالقعدۃ ۱۴۳۵ھ مطابق ستمبر ۲۰۱۴ء
ناشر	:	مکتبہ مسیح الامت دیوبند و بنگلور
موبائل نمبر	:	9634307336 \ 9036701512
ای۔میل	:	maktabahmaseehulummat@gmail.com

فہرستِ مضامین

گذارشِ احوالِ واقعی

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن،

أمَّا بعد:

دینِ اسلام سے وابستہ معمولی درجے کا آدمی بھی اس بات کو جانتا اور مانتا ہے کہ ہم تک جو ''دین وشریعت'' کے احکام ومسائل، حقائق ومعارف اور اس کا مزاج و انداز پہنچا، اس کا ذریعہ ووسیلہ اولاً حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں پھر تابعین وتبع تابعین اور بعد کے ائمہ محدثین وفقہاء ہیں، اگر اس واسطے کو درمیان سے اٹھا دیا جائے تو ''دین و شریعت'' سے ہماری وابستگی کا کوئی معنی ہی نہ ہوگا۔

اسی لیے ہمیشہ سے اہلِ اسلام نے حاملینِ دین وشریعت صحابہ، علما، فقہا و محدثین کی عظمت وجلالت بزرگی وشرافت، دیانت و امانت، تقوی وطہارت کا اعتراف کیا ہے اور اپنی نسلوں میں اس عظمت واعتماد کو باقی رکھنے کی فکر فرمائی ہے؛ کیوں کہ اگر اسلاف پر اعتماد نہ رہا، تو نہ قرآن پر اعتماد ہوسکتا ہے اور نہ حدیث پر اور نہ دین کی کسی بات پر۔

مگر افسوس کہ بعض لوگ، اسلام دشمن عناصر کی رچائی ہوئی سازش کا شکار ہوکر اسلاف کی عظمت وجلالت اور ان کے اعتبار واعتماد کو مشکوک نگاہوں سے دیکھنے؛ بل کہ مشکوک کرنے کی ناروا جسارت کررہے ہیں۔

کبھی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی عظیم شخصیات پر تنقید وجرح کرتے ہیں کبھی تابعین و تبع تابعین وائمہ فقہ وحدیث کو ہدفِ ملامت بناتے ہیں کبھی ان کی شخصیات کو موردِ لعن

وطعن قرار دیا جاتا ہے تو کبھی ان کے کارناموں اور قربانیوں اور خدمات کو ہدفِ الزام بنا کر ان میں کیڑے نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے، یہ سب دراصل انگریزی وسامراجی قوتوں کا پیدا کردہ ناپاک فتنہ ہے، جس کا مقصد اسلاف اور ان کی خدمات سے اعتماد کو ختم کرنا اور اہلِ اسلام میں دین وشریعت کے بارے میں شک وریب پیدا کرنا ہے، اس فتنے وسازش میں جہاں بہت سے لوگ ملوث ہوئے، وہیں شعوری یا غیر شعوری طور پر ''طبقۂ غیر مقلدین'' بھی اس سازش کا آلۂ کار بن گیا اور اس نے مسلسل حضرات ائمہ وفقہا؛ بل کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہدف ملامت بنا کر، لوگوں کے درمیان اختلاف وانتشار اور اسلاف سے بے اعتمادی وبدظنی کی فضا پیدا کر دی ہے۔

اس طبقے نے اپنا نام اہلِ حدیث رکھا ہے۔ یہ دراصل اس لفظ کا غاصبانہ قبضہ ہے، جس طرح منکرین حدیث نے اپنا نام ''اہل قرآن'' رکھ لیا ہے اور اس لفظ پر غاصبانہ قبضہ کرنے کی کوشش کی ہے، قرآن وحدیث پر عمل پوری امت کا مشترکہ ورثہ ہے، صرف اپنے کو ''اہل قرآن'' کہنا یا ''اہل حدیث'' کہنا اور پوری امت کو قرآن کا یا حدیث کا باغی یا منکر قرار دینا، انتہائی جسارت کی بات ہے، پھر خاص طور پر صحابہ رضی اللہ عنہم وفقہا وائمہ کو بھی قرآن وحدیث کے باغی اور اپنی رائے کے پابند کہنا انتہائی درجے کی جسارت ہے؛ مگر یہ طبقہ اس جسارت ہی کو اپنی پوری لیاقت وحقانیت سمجھتا ہے۔

پھر جن مسائل کو عام طور پر یہ لوگ اچھالتے اور عوام کو انتشار و پریشانی میں مبتلا کرتے ہیں، ان میں سے اکثر وہ ہیں جن میں زمانۂ سلف سے اختلاف چلا آرہا ہے اور اس فروعی وجزئی اختلاف کو صحابہ وتابعین وتبع تابعین اور ان کے بعد بھی ہر زمانے کے علما وائمہ نے نہ تو حق وباطل کا اختلاف سمجھا اور نہ اس کی وجہ سے ایک دوسرے پر اعتراض ونکیر فرمائی بلکہ اس اختلاف کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ احترام و

اکرام، محبت وعظمت اور حسن سلوک ورعایت ادب کا معاملہ فرمایا؛ مگر غیر مقلدین انہی مسائل اختلافیہ کو حق و باطل؛ بل کہ ایمان وکفر کا اختلاف سمجھتے اور سارے ائمہ وعلما اور عام مسلمین کی تفسیق وتضلیل اور تکفیر وتذلیل کرتے ہیں۔

ان کا کہنا تو یہ ہے کہ امت میں اتحاد ہونا چاہیے؛ مگر اتحاد کی جو صورت یہ لوگ پیش کرتے ہیں وہ نہ شرعاً قابل قبول ہوسکتی ہے اور نہ عقلاً قابل اعتبار؛ کیوں کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ائمہ وفقہا کو چھوڑ دو اور سب کے سب قرآن وحدیث پر جمع ہو جاؤ۔ بہ ظاہر یہ نعرہ خوبصورت معلوم ہوتا ہے؛ لیکن نہ شرعاً یہ قابل قبول ہے نہ عقلاً۔

شرعاً تو اس لیے کہ اس نعرہ کا مطلب یہ ہے کہ ہر جاہل کو قرآن وحدیث کی تشریح کا حق دے دیا جائے اور ائمہ وفقہا نے جو تشریحات وتوجیہات بیان کی ہیں ان کو فضول سمجھا جائے اور جاہل وانا ڑی لوگوں کے ہاتھوں میں قرآن وحدیث دے کر ان کا کھلواڑ کیا جائے، ظاہر ہے کہ شریعت اس کی اجازت ہرگز نہیں دیتی۔

اور عقلاً یہ اس لیے نا قابل اعتبار ہے کہ اگر ایسا کیا بھی جائے گا تو پھر بھی قرآن وحدیث کے سمجھنے میں اختلاف پیدا ہوگا، جس سے بچنے کے لیے انھوں نے یہ مشورہ دیا ہے؛ بس فرق یہ ہوگا کہ اسلاف کے مابین جو اختلاف ہوا اس کی بنیاد علم و تحقیق اور دلائل وبراہین تھے اور ان غیر مقلدین کے مابین جو اختلاف ہوگا (بل کہ ہوا) وہ جہالت وبے خبری کی بنیاد پر ہوگا، چناں چہ ان میں بھی کئی فرقے بن چکے ہیں جو ایک دوسرے کو غلط قرار دیتے ہیں۔

اس کے علاوہ یہ لوگ جو اتحادِ امت کا نعرہ لگاتے ہیں ائمہ اسلاف کو اور اہل اسلام کو مشرک، کافر، فاسق وفاجر کہہ کر اتحاد کس طرح پیدا کریں گے؟! جب کہ ان کی یہ روش انتہا درجے اختلاف وانتشار پیدا کرتی ہے؟

یہ لوگ عموماً ''بخاری شریف'' اور ''مسلم شریف'' پر عمل کے مدعی ہیں اور دوسروں سے بھی اس کا مطالبہ کرتے ہیں کہ ''بخاری و مسلم'' میں حدیث دکھاؤ، جب کہ نہ اللہ نے فرمایا اور نہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کہ صرف ''بخاری و مسلم'' کی حدیثوں پر عمل کرو پھر ''بخاری و مسلم'' کی حدیثوں پر صحیح ہونے کا حکم اور اس پر ایسا پختہ عقیدہ، محض ''امام بخاری رَحِمَہُ اللّٰہُ و امام مسلم رَحِمَہُ اللّٰہُ '' کی تقلید میں ہے، جب کہ یہ لوگ فقہا کی تقلید کو حرام و شرک کہتے ہیں اگر امام ابو حنیفہ رَحِمَہُ اللّٰہُ اور فقہائے کرام کی تقلید شرک ہے تو امام بخاری رَحِمَہُ اللّٰہُ و امام مسلم رَحِمَہُ اللّٰہُ کی تقلید کرنا کیسے جائز ہوا؟

پھر یہ لوگ تقلید کو حرام و شرک کہتے ہیں حالاں کہ ان کے عام لوگ؛ بل کہ عام علما بھی ان کے اپنے علما ہی کی تقلید کرتے ہوئے زندگی گزار رہے ہیں۔ایک واقعہ جو خود میرے ساتھ پیش آیا تھا عرض کردوں: ایک دن میں اپنے بعض دوستوں کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ایک صاحب نے آ کر ملاقات کی پھر کچھ مسئلہ پوچھا، میں نے جواب دیا تو وہ صاحب پوچھنے لگے کہ کیا یہ بات ''بخاری'' میں ہے؟ اب میں سمجھا کہ یہ صاحب غیر مقلد ہیں؛ کیوں کہ ''بخاری شریف'' کو تو پوری امت مانتی ہے: مگر دین کو ''بخاری'' میں یا ''مسلم'' میں منحصر سمجھنا غیر مقلدین کی خصوصیت ہے، میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ جو کچھ کرتے ہیں وہ سب ''بخاری شریف'' سے ثابت ہے؟ کہنے لگے کہ ہاں! میں نے کہا کہ آپ نماز میں ہاتھ کہاں باندھتے ہیں؟ کہا کہ سینے پر باندھتا ہوں میں نے کہا کہ یہ ''بخاری'' میں کہاں ہے؟ کہنے لگے کہ کیا ''بخاری'' میں نہیں ہے؟ میں نے کہا کہ دعویٰ آپ کریں اور دلیل میں دوں؟ میں نے کہا کہ یہ نہ ''بخاری'' میں ہے نہ ''مسلم'' میں ہے، اب تو بڑے پریشان ہوئے، پھر کہنے لگے

کہ نہیں، ''بخاری'' میں ضرور ہوگا، میں فلاں (نام لے کر) مولانا سے پوچھ کر آتا ہوں، میں نے کہا کہ یہی تقلید ہے کہ آپ صرف اپنے علما کے کہنے پر کہ ''بخاری'' میں ہے عمل کررہے ہیں اور آپ کو خود پتہ نہیں ہے کہ یہ ''بخاری'' میں ہے یا نہیں؟ اور آپ کے نزدیک تقلید شرک ہے، پھر میں نے کہا کہ آپ کسی بھی اپنے عالم سے پوچھ لیں اور جب بھی ''بخاری یا مسلم'' میں مجھے ایسی حدیث دکھادیں تو ایک لاکھ کا انعام دوں گا، یہ صاحب اب بھی اِدھر اُدھر نظر تو آتے ہیں؛ مگر آنکھ بچا کر چلے جاتے ہیں، افسوس کہ انعام لینے کی جرأت، وہ آج تک نہ کرسکے۔

غرض یہ کہ خود غیر مقلدین بھی تقلید کرتے ہیں؛ مگر تقلید کو شرک کہتے ہیں اور ائمہ کے خلاف لوگوں کا ذہن بناتے ہیں اسی اختلاف وانتشار کو ختم کرنے کے لیے اور عوام کو اصل حقیقت سمجھانے کے لیے زیرِ نظر مضامین، مختلف اوقات میں لکھے گئے تھے، ان میں سے بعض مضامین ''روزنامہ سالار، بنگلور'' میں شائع ہوچکے ہیں، اب ضرورت پر ان سب کو جمع کرکے اور بعض مضامین کا اضافہ کرکے کتابی صورت میں، پیش کیا جارہا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مجموعے کو حسنِ قبول عطا فرمائے اور لوگوں کے لیے مفید وبارآور فرمائے۔

فقط

محمد شعیب اللہ خان عفی عنہ

۸؍صفر ۱۴۲۲ھ مطابق: ۳۰؍مئی ۲۰۰۱ء

احاطۂ جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور۔

باسمہ تعالیٰ

فقہ کی حقیقت وضرورت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم اور احسان سے انسانوں کی ہدایت کے لیے اپنے احکامات اور تعلیمات نازل فرمائے اور ان کے نزول کے لیے مقدس ذوات کا انتخاب فرمایا، جن کو انبیائے کرام کہا جاتا ہے اور ان کے قول وعمل، ان کی سیرت و کردار اور ان کے حالات ومعاملات کے ذریعے اپنے احکام وفرامین کی تشریح وتوضیح فرمائی، اس طرح انسانوں کی ہدایت کے لیے ایک طرف خدائی احکام کا مجموعہ تھا، تو دوسری طرف نبی کے اقوال واعمال اور اس کی سیرت وکردار کا اُسوہ بھی تھا، آخری نبی خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب خدا کی طرف سے رسول بنا کر بھیجے گئے، تو آپ پر اللہ کا آخری و دائمی کلام نازل ہوا جس کو ''قرآن مجید'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور دوسری طرف آپ کے اقوال و افعال، آپ کے کوائف و احوال اور آپ کی سیرت وکردار کے ذریعے اس کلامِ ربانی وحقّانی کی تشریح وتوضیح اور تبیین وتفہیم اور اس کے احکام پر عمل کی ترتیب وتسہیل کرائی گئی، اس طرح ہماری ہدایت کے لیے دو چیزیں بنیادی واساسی ماخذ کی حیثیت سے مقرر فرمادی گئیں: ایک قرآن مجید، دوسری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت۔

اسلام کے دو بنیادی مآخذ

چنانچہ حدیث پاک میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، تم جب تک ان کو مضبوطی سے تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہوگے: ایک اللہ کی کتاب دوسرے اس کے رسول کی سنت۔(۱)

(۱) مشکوٰۃ المصابیح: ۳۱

نیز ایک حدیث میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بہترین کلام، اللہ کا کلام ہے اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور بدترین کام نیا ایجاد کردہ کام (بدعت) ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔(۱)

اس حدیث میں ایک اللہ کے کلام کا اور دوسرے طریقۂ محمدی (سنت) کا ذکر کرکے باقی امور کو ''شر'' قرار دیا گیا ہے، جس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اسلام کے بنیادی ماٰخذ قرآن وحدیث ہیں۔

اجماعِ اُمت

ہاں قرآن وحدیث ہی سے کچھ اور ماٰخذ کا بھی ثبوت ہوتا ہے۔ مثلاً اجماعِ اُمت کہ اگر کسی بات پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا تمام علما وائمہ کا اتفاق ہو جائے، وہ بھی ایک ماٰخذ اور دلیل ہے۔ علما نے اجماع کی تعریف یہ لکھی ہے:

''الإجماع هو اتفاق جميع المجتهدين من المسلمين في عصر من العصور بعد وفاة الرسول على حكم شرعي في واقعة .''

(اجماع نام ہے امتِ محمدیہ میں سے اہلِ حل وعقد (علما وائمہ) کا بعد وفات رسول کسی زمانے میں کسی واقعے کے حکم پر اتفاق کرنے کا۔)(۲)

علامہ عبدالوہاب خلاّف رحمہ اللہ اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''فإذا وقعت حادثة ، وعرضت على جميع المجتهدين من الأمة الإسلامية وقت حدوثها ، و اتفقوا على حكم فيها سمي اتفاقهم إجماعا ، و اعتبر إجماعهم على حكم واحد ، فيها دليلا على أن هذا الحكم ، هو الحكم الشرعي في الواقعة.''

(۱) مسلم: ۱۴۳۵ (۲) علم اصول الفقہ: ۴۵، الاحکام للآمدی: ۴/ ۲۵۴

(جب کوئی واقعہ ومسئلہ درپیش ہو اور اُمتِ اسلامیہ کے ائمہ مجتہدین کے سامنے اسی زمانے میں وہ پیش کیا جائے اور وہ سب کے سب اس بارے میں ایک حکم پر اتفاق کریں، تو اس اتفاق کو"اجماع" کہا جاتا ہے اور ان کے ایک ہی حکم پر اجماع اور اتفاق کر لینے کو اس بات کی دلیل قرار کر دیا جائے گا کہ اس واقعے ومسئلے میں حکم شرعی یہی ہے۔(۱)

اجماع کے حجت ودلیل ہونے کی دلیل قرآن وحدیث میں وارد ہے۔

قرآن کریم نے ایک جگہ فرمایا ہے:

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا﴾ (النسآء:۱۱۵)

(جو شخص رسول کی مخالفت کرے گا، اس کے بعد کہ اس پر ہدایت واضح ہو چکی اور جو اہل ایمان کے راستے کے علاوہ کسی اور راستے کی پیروی کرے گا، تو ہم اس کو اس طرف لے جائیں گے، جدھر وہ خود پھر گیا اور ہم اس کو جہنم رسید کریں گے۔)

علامہ قرطبی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"قال العلماء في قوله تعالى:"ومن يشاقق الرسول" دليل على صحة القول بالإجماع."

(علما نے فرمایا کہ اس آیت میں اجماع کے صحیح ہونے کی دلیل ہے)(۲)

اور علامہ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"استدل الشافعي، و تابعه الناس بقوله تعالى"ومن يشاقق الخ" على حجة الإجماع، و تحريم مخالفته" (امام شافعی اور دیگر لوگوں نے

---

(۱) علم اصول الفقہ: ۴۵ (۲) قرطبی: ۵/۳۸۷

آپ کی اتباع کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت میں اجماع کے حجت ہونے اور اس کی مخالفت کے حرام ہونے کی دلیل ہے)(۱)

نیز حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

"لاَ تَجْتَمِعُ أُمَّتِيْ عَلٰی ضَلاَ لَۃٍ"

(میری اُمت گمراہی پر اتفاق واجماع نہیں کرسکتی۔) (۲)

اس حدیث سے بھی علمانے استدلال کیا ہے کہ اُمت کا اجماع حجت ودلیل ہے؛ کیوں کہ اللہ کے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے واضح الفاظ میں فرمایا کہ میری اُمت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی؛ لہٰذا اگر اُمت کسی بات پر اجماع کرلے، تو وہ حق ہی پر اجماع ہوگا۔

غرض یہ کہ قرآن و حدیث ہی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک دلیل و ماٰخذ اجماعِ اُمت بھی ہے، جس سے احکام کا علم ہوتا ہے۔

قیاس واستنباط

اسی طرح قرآن وحدیث ہی سے ایک اور دلیل بھی ثابت ہوتی ہے، اس کو فقہائے کرام کی زبان میں قیاس کہا جاتا ہے اور اصولیین کی اصطلاح میں قیاس یہ ہے:

" هو إلحاق واقعة لا نص على حكمها في الحكم الذي ورد به النص، لتساوي الواقعتين في علة هذا الحكم" (جس مسئلے کا قرآن وحدیث میں منصوص حکم نہ ہو، اس کو حکم کے اعتبار سے اس مسئلے سے ملانا جس کا حکم منصوص ہے؛ اس وجہ سے کہ دونوں مسئلوں اور واقعات کی علّت ایک ہے؛ لہٰذا منصوص مسئلے کا حکم غیر منصوص کے لیے ثابت کیا جاتا ہے، اس کو "قیاس" کہتے ہیں)۔(۳)

مثال کے طور پر ایک شخص جمعہ کے دن، جمعہ کی اذان کے بعد اسکول میں

---

(۱) استنباط التنزیل:۸۲ (۲) ترمذی:۳۹/۲، ابوداوٗد:۲/ ۵۸۴

(۳) علم اصول الفقہ للعلامہ خلاّف:۵۲

بچوں کو پڑھاتا ہے، اس کا شرعاً کیا حکم ہے؟ اس بارے میں قرآن وحدیث میں کوئی منصوص حکم نہیں ہے، مگر فقہائے کرام قیاس سے اس کو بھی ناجائز قرار دیتے ہیں، جیسا کہ اذانِ جمعہ کے بعد تجارت ناجائز ہے، وجہ یہ ہے کہ قرآن میں اذانِ جمعہ کے بعد تجارت و بیع کو ممنوع قرار دیا گیا ہے اور اس کی وجہ خطبۂ جمعہ و نمازِ جمعہ میں خلل کا اندیشہ ہے؛ لہٰذا یہ علّت اور وجہ جہاں بھی پائی جائے، فقہائے کرام وہ حکم بھی اس پر لگاتے ہیں، جو اذانِ جمعہ کے بعد تجارت کا قرآن نے بیان کیا ہے؛ لہٰذا تعلیم و تعلم ہو یا اور کوئی کام جس سے کہ نمازِ جمعہ میں خلل کا اندیشہ ہے، وہ ناجائز ہوگا۔

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا:

''حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم پیش آمدہ مسائل میں اجتہاد فرماتے تھے اور بعض احکام کو بعض پر قیاس کرتے تھے اور ایک نظیر سے دوسری نظیر پر اعتبار کرتے تھے، پھر متعدد مثالیں لکھ کر فرمایا کہ امام مُزنی رحمہ اللہ (شافعی) نے کہا کہ فقہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لے کر آج تک برابر تمام فقہی احکام میں جو ان کے دین سے تعلق رکھتے ہیں، قیاس کا استعمال کرتے آرہے ہیں اور فرمایا کہ فقہا نے اس پر اجماع کیا ہے کہ حق کی نظیر حق اور باطل کی نظیر باطل ہوتی ہے؛ لہٰذا کسی کے لیے جائز نہیں کہ قیاس کا انکار کرے۔''(۱)

قیاس کی حجیت قرآن وحدیث کے متعدد دلائل سے ثابت ہے، یہاں صرف ایک ایک دلیل پر اکتفا کرتا ہوں۔ ایک جگہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْکُمْ ، فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الآخِرِ، ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلاً ﴾ (النساء:۵۹)

(۱) اعلام الموقعین: ۱/۲۰۳-۲۰۵

اس سے معلوم ہوا کہ جن مسائل و معاملات میں اللہ و رسول کا صریح حکم نہیں ہے، ان میں اللہ ورسول کے بیان کردہ احکام میں غور وخوض کر کے حکم معلوم کیا جائے گا اور یہی قیاس ہے۔

اور حدیث سے اس کی دلیل حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ جب ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا، تو پوچھا کہ اگر تمھارے سامنے کوئی مسئلہ پیش ہو، تو تم کیا کروگے؟ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کروں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ مسئلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ پھر سنتِ رسول اللہ سے فیصلہ کروں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر سنت رسول میں بھی وہ مسئلہ نہ ملے تو کیا کروگے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ پھر میں میری رائے سے اجتہاد کروں گا اور اس میں کوئی کمی نہ کروں گا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے سینے پر مارا اور فرمایا کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں، جس نے اپنے رسول کے قاصد کو اس بات کی توفیق دی جس سے اس کا رسول راضی ہے، علامہ ابن القیم رحمہ اللہ اس حدیث کی صحت کی طرف مائل ہیں۔(۱)

غرض یہ کہ جمہور علما وائمہ کے نزدیک قرآن وحدیث کی روشنی میں قیاس مجتہد بھی ایک دلیل ہے جس سے قرآن وحدیث میں پوشیدہ ومخفی حکم ظاہر ہوتا ہے، یہ نہیں کہ قیاس کے ذریعہ احکام بنائے وتراشے جاتے ہیں۔ اسی لیے علمائے اصول نے لکھا ہے کہ "**القیاس مُظھر لا مثبت**" (قیاس پوشیدہ احکام کو ظاہر کرتا ہے نہ کہ نئے احکام ثابت کرتا ہے۔)(۲)

---

(۱) دیکھو: اعلام الموقعین: ۲۲/۱ (۲) اصول البزدوی: ۲۴۹

یہ کل چار دلائل ہیں جو جمہور علمائے اُمت کے نزدیک معمول بہا و معتبر ہیں اور ائمہ اربعہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل: بل کہ دیگر ائمہ مجتہدین سب کے سب ان چاروں دلیلوں کو مانتے ہیں، سوائے اہل الظاہر کے (جن میں آج کل کے اہل حدیث حضرات بھی داخل ہیں) اور بعض فرقوں کے کوئی اس کا منکر نہیں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض کم فہم لوگ قیاس کا معنی یہ سمجھتے ہیں کہ ائمہ کرام محض اپنی عقل و فہم سے جو مناسب خیال کرتے ہیں، اس کا حکم دیتے ہیں، حالاں کہ قیاس کے معنی یہ نہیں ہیں، اگر یہ معترض لوگ ''اصول فقہ'' کی کتابوں میں قیاس کی حقیقت و تعریف کھول کر پڑھتے تو شاید غلط فہمی سے محفوظ رہتے اور ائمہ کرام سے بدگمانی و بدزبانی میں مبتلا نہ ہوتے۔

پہلے یہ ذہن نشین کر لیجیے کہ آئے دن مختلف واقعات و حوادث پیش آتے رہتے ہیں اور عجیب و غریب مسائل و حالات سے ہم دوچار ہوتے رہتے ہیں اور قرآن و حدیث میں ان نئے نئے احوال و حوادث کا صاف صاف کوئی حکم نہیں ملتا، اب ایسی صورت میں ایک راستہ تو یہ ہے کہ ہم یوں کہہ دیں کہ یہ احوال و حوادث شرعی والٰہی قانون و حکم سے آزاد و خارج ہیں، ان کا کوئی حکم نہیں اور یہ ظاہر ہے کہ یہ بات اسلام کے مکمل و کامل ہونے کے خلاف ہے، جس کا اعلان بڑی شد و مد کے ساتھ قرآن کریم نے فرمایا ہے اور دوسرا راستہ یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں غور و فکر کر کے ان حالات و واقعات کی نظیروں کو تلاش کیا جائے اور ان نظائر پر ان نئے احوال و حوادث کو قیاس کر کے وہی حکم ان کے لیے بھی ثابت کیا جائے، اسی دوسرے طریقے کا نام فقہا کی اصطلاح میں قیاس ہے اور جیسا کہ ظاہر ہے یہ عقلاً و عرفاً بھی پسندیدہ ہے اور اسلام کے کامل و مکمل ہونے سے زیادہ موافقت و مطابقت بھی رکھتا ہے۔

چناں چہ تمام فقہائے کرام غیر منصوص مسائل میں قیاس سے کام لے کر ان کا

شرعی حکم تلاش کرتے اور قرآن وحدیث میں مذکور نظائر و امثال سے ان کا حکم مستنبط کرتے ہیں۔

اس خاص مسئلے اور واقعے میں بہ ظاہر قرآن وحدیث ساکت ہیں؛ لیکن ایک دوسرے واقعے سے اس کا حکم مستنبط کیا گیا ہے، اس کو قیاس کہتے ہیں اور حدیث میں بھی صراحتاً اس کی اجازت آئی ہے اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم بھی ایسے مسائل میں قیاس سے کام لیا کرتے تھے۔

کیا قیاس ممنوع ہے؟

ہوسکتا ہے کہ بعض حضرات کو یہاں یہ شبہ ہو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور فقہائے کرام سے ایسے اقوال ملتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ دین میں رائے سے کام لینا حرام ہے، تو پھر قیاس کیسے جائز ہوسکتا ہے؟

مثلاً: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دین میں رائے سے بچو۔ نیز فرمایا کہ اصحاب الرائے سنتوں کے دشمن ہیں۔(۱)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فقہا چلے جائیں گے تو پھر تم ان کے جانشین نہ پاؤ گے اور ایسے لوگ آئیں گے جو اپنی رائے سے قیاس کریں گے۔ نیز فرمایا: ''میری یہ رائے ہے، میری یہ رائے ہے'' کہنے سے بچو، کیوں کہ تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے وہ ''میری رائے میری رائے'' کہنے سے ہی ہلاک ہوئے۔ الخ (۲)

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے اعلام الموقعین میں اور علامہ ابن عبد البر نے جامع بیان العلم میں متعدد حضرات صحابہ سے نیز علما وفقہا سے دین میں رائے کے استعمال کی مذمت و برائی نقل کی ہے؛ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ اس سے مراد وہ رائے ہے، جو قرآن وحدیث کے خلاف ہو، باقی غیر منصوص مسائل میں نظائر و امثال پر نظر

(۱) اعلام: ۱/۵۵ (۲) اعلام الموقعین: ۱/۵۷

کرتے ہوئے ان کا حکم مستنبط کرنا یہ خود صحابہ سے اور فقہا سے ثابت ہے جیسا کہ علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ کے حوالے سے اوپر عرض کر چکا ہوں، لہٰذا اس قسم کے اقوال سے حضراتِ فقہا پر خصوصاً فقہِ حنفی کے ائمہ پر یہ اعتراض کرنا کہ یہ لوگ رائے اور قیاس کو دین میں داخل کرتے ہیں اور گناہ کا کام کرتے ہیں، انتہائی غباوت اور جہالت کا کام ہے اور نہ صرف ائمہ پر؛ بل کہ حضرات صحابہ پر بھی الزام و بہتان ہے۔

بہ ہر حال اجتہادی غیر منصوص مسائل میں قیاس سے کام لیا جاتا ہے اور یہاں بھی مجتہد ائمہ کرام کی آرا میں اختلاف ہوسکتا ہے؛ کیوں کہ ایک امام و مجتہد نئے مسئلے کے حل کے لیے قرآن و حدیث میں غور کرکے کسی بات کو اس کی نظیر سمجھتا ہے اور اس کا حکم بیان کرتا ہے اور دوسرا مجتہد اسی مسئلے کے لیے کسی بات کو اس کی نظیر خیال کرکے دوسرا حکم بیان کرتا ہے؛ مگر اس میں بھی کسی پر کوئی ملامت نہیں؛ بل کہ ہر ایک اجتہاد کی رو سے لائق تعریف و توصیف اور مستحق اجر ہوتا ہے۔

مجتہد ہر حال میں مستحق اجر ہے

چنانچہ حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جس حاکم (یا مجتہد) نے اجتہاد کیا اور صواب کو پا لیا تو اس کو دو اجر ہیں اور جس حاکم یا (مجتہد) نے خطا کی (یعنی نیک نیتی سے اجتہاد کے باوجود اس سے خطا ہوگئی) تو اس کو ایک اجر ہے)(۱)

اس حدیث میں حاکم و قاضی کے لیے ہر صورت میں اجر کا وعدہ و بشارت ہے۔

صواب کو پہنچ جانے کی صورت میں دُہرے اجر کا اور خطا ہو جانے کی صورت میں ایک اجر کا اور یہی حکم مجتہد امام کا بھی ہے، چناں چہ جمہور علما نے اسی حدیث سے مجتہد کے لیے ہر صورت میں اجر ملنے کا حکم اخذ کیا ہے۔

---

(۱) بخاری:۲/۱۰۹۲، مسلم:۲/۷۶، ترمذی:۱/۲۴۷، ابوداؤد:۲/۵۰۳، نسائی:۲/۳۰۳

الغرض جو عالم قوتِ اجتہادیہ رکھتا ہے، وہ اپنے اجتہاد میں ہر صورت میں ماجورو مستحق ثواب ہے؛ لہٰذا کسی پر ملامت و مذمت کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

فقہ کیا ہے؟

پس ان چاروں دلائل کی روشنی میں ظاہری عبادات جیسے نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ، قربانی؛ نیز طہارت اور معاملات و معاشرات وغیرہ سے متعلق شرعی احکام کا مجموعہ ''فقہ'' کہلاتا ہے۔علامہ عبدالوہاب الخلاف رحمۃ اللہ اپنی کتاب لاجواب ''علم اصول الفقہ'' میں فقہ کی تعریف و حقیقت پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''فقہ بنتا ہے ان شرعی احکام کے مجموعے سے جن کا تعلق انسان سے صادر ہونے والے اقوال و افعال سے ہو اور وہ احکام یا تو قرآن و حدیث کی نصوص سے مستفاد ہوتے ہیں یا دیگر دلائل شرعیہ سے مستنبط ہوتے ہیں۔(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ فقہ دراصل قرآنی و حدیثی نصوص اور اجماعی و قیاسی اصول کی روشنی میں مرتب احکام کا مجموعہ ہے،قرآن سے نکلے ہوئے احکام بھی اس میں ہیں اور احادیث سے مستنبط احکام بھی اس میں ہیں؛ نیز اجماعی مسائل بھی اس میں ہیں اور وہ احکام بھی اس میں ہیں جو قیاس کے ذریعے مجتہدین نے اخذ و استنباط فرمائے ہیں۔

فقہ،قرآن وحدیث ہی کا ثمرہ ہے

اس سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ فقہ درحقیقت قرآن و حدیث ہی کا ثمرہ اور پھل ہے: کیوں کہ یہ یا تو قرآن و حدیث کے احکام منصوصہ و مستنبطہ کا مجموعہ ہے یا اجماعی و قیاسی احکام کا مجموعہ ہے(جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا) اور یہ معلوم ہو چکا کہ اجماع و قیاس بھی قرآن و حدیث کے حکم کے موافق دلائل شرعیہ میں داخل ہیں،لہٰذا جب فقہ

(۱)علم اصول الفقہ :۱۱

ان چار دلائل سے حاصل شدہ احکام کا مجموعہ ہے تو وہ دراصل قرآن وحدیث ہی کا ثمرہ وپھل اور خلاصہ ولب لباب ہے۔

فقہ کو قرآن وحدیث کے خلاف سمجھنا یا ان سے ہٹی ہوئی یا زائد چیز سمجھنا انتہا درجہ کی کوتاہ نظری اور سطحیت پسندی کا نتیجہ ہے یا تعصب وناانصافی کا کرشمہ، ورنہ حق پسند و انصاف پسند صاف محسوس کرے گا کہ فقہائے کرام کی کوششوں کے نتیجے میں تیار ہونے والا فقہ کا یہ عظیم ذخیرہ دلائل شرعیہ ہی سے حاصل کردہ ہے اور اس کا انکار دراصل قرآن وحدیث کا انکار ہے۔

شریعت میں تفقہ کا مقام

اس اجمال کے بعد ہم اس کی تفصیل اور تحقیق میں جانا چاہتے ہیں؛ تا کہ بات کھل کر سامنے آجائے۔

''فقہ'' کا لفظ عربی زبان میں جاننے اور سمجھنے کے معنے میں آتا ہے، بعد میں اس کا استعمال زیادہ تر علمِ دین کے معنے میں ہونے لگا؛ کیوں کہ علمِ دین کو عام علوم پر سیادت وشرافت حاصل ہے۔ نیز علما نے فرمایا کہ ''فقہ'' اصل میں فہم وسمجھ کو کہتے ہیں۔ چناں چہ کہا جاتا ہے کہ فلاں کو دین میں فقہ عطا ہوئی یعنی دین کی سمجھ عطا کی گئی۔(۱)

حدیث میں ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''**مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْراً يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ**'' (اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں، اس کو دین کی سمجھ (فقہ) عطا فرماتے ہیں۔(۲)

ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''**فَقِيْهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ.**'' (ایک فقیہ (دین کی سمجھ رکھنے والا) شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔(۳)

---

(۱) لسان العرب، مادہ ''فقہ'' جلد: ۵۲۲/۱۳ (۲) مشکوۃ: ۳۲ (۳) ترمذی: ۹۷/۲، مشکوۃ: ۳۴

اور بخاری ومسلم وغیرہ میں ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ لوگ سونے چاندی کے کان کی طرح ہیں، جو ان میں زمانۂ جاہلیت میں (کریم الاخلاق ہونے کی وجہ سے) اچھے اور بہتر تھے، وہ لوگ اسلام میں (اسلام لانے کے بعد) بھی بہترین لوگ ہیں، جب کہ وہ دین کی سمجھ حاصل کرلیں۔(۱)

ان احادیث میں تفقہ وفقاہت (دین کی سمجھ) کی تعریف واہمیت بیان ہوئی ہے۔پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دین میں فقاہت اس کو دی جاتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں۔علامہ عبیداللہ مبارکپوری مشہور اہل حدیث عالم اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔

''فقہ اصل میں فہم کو کہتے ہیں، کہا جاتا ہے ''فَقِهَ الرجل'' (قاف کے زیر کے ساتھ) جب کہ آدمی جان لے اور سمجھ جائے اور ''فَقُه'' (قاف پر پیش کے ساتھ) اس وقت بولتے ہیں، جب کہ عالم وفقیہ ہوجائے اور عرف نے فقہ کو عملی احکام شرعیہ کے ساتھ خاص کر دیا ہے اور اس حدیث میں اس کو لغوی معنی پر محمول کرنا اولیٰ ہے؛ تاکہ علومِ دین میں سے ہر علم کی سمجھ کو شامل ہوجائے۔(۲)

دوسری حدیث جس میں فرمایا کہ ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے بھاری ہے، یہ اگرچہ سندِ ضعیف سے آئی ہے؛ مگر چوں کہ اس کی متعدد سندیں ہیں؛ لہٰذا ایک دوسرے کو تقویت دیتی ہیں۔(۳)

اس حدیث سے بھی فقہ اور دین کی سمجھ کی فضیلت وعظمت معلوم ہوتی ہے، یہاں یہ باریک نکتہ فراموش نہ کرنا چاہیے کہ اس حدیث میں جو عابد کا ذکر ہے، اس سے مراد دین کے علم سے بالکل عاری اور جاہل نہیں ہے؛ کیوں کہ عبادت کرنے والا بھی

---

(۱) مسلم شریف: ۲/۳۰۷، بخاری: ۲/ ۴۹۲، مشکوۃ: ۳۲، دارمی: ۵۲/۱۸

(۲) مرعاۃ المفاتیح: ۱/ ۳۰۴ (۳) المقاصد الحسنۃ: ۳۹۶، مرعاۃ المفاتیح: ۱/۳۲۱

کچھ نہ کچھ دین کا علم رکھتا ہے، جیسا کہ عوام الناس عبادت کرتے ہیں تو اس کے فرائض و واجبات، سنن و آداب جانتے ہیں، تب ہی تو وہ عابد ہوگا، بالکل نرا جاہل جسے دین کا کچھ بھی علم نہ ہو، وہ درحقیقت عابد بھی نہیں ہوسکتا، اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس حدیث کے اوپر غور فرمایئے کہ اللہ کے نبی علیہ السلام دین کا علم رکھتے ہوئے عبادت کرنے والے، ہزاروں عابدوں پر فقیہ کو مقدم فرما رہے ہیں اور شیطان پر بہ مقابلہ ہزار عابدوں کے اس کو بھاری فرما رہے ہیں، تو معلوم ہوا کہ یہاں فقیہ سے مراد دین کا تھوڑا بہت علم رکھنے والا نہیں ہے؛ کیوں کہ ایسا علم تو عابد کو بھی حاصل ہے، بل کہ فقیہ سے مراد وہ ہے جس کو دین کی سمجھ وفہم اور شریعت کے نصوص و دلائل اور ان دلائل کے استعمال کے مواقع کی مہارت دی گئی ہو یا وہ عالم مراد ہے، جو احکام دین سے اور ان کی تفاصیل سے واقف کار ہو۔(۱)

اسی طرح تیسری حدیث سے واضح ہوا کہ جو لوگ شریف الذات و کریم الاخلاق ہوتے ہیں، وہ اسلام لانے کے بعد بھی بہترین لوگ ہوتے ہیں، جب کہ وہ دین کی سمجھ حاصل کرلیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رَحِمَہُ اللّٰہُ اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ اسلامی شرافت و بزرگی کی تکمیل صرف ''تفقه في الدين'' سے ہوتی ہے۔(۲)

غرض یہ کہ فقہ یعنی دین کی سمجھ بوجھ اور دلائل شرعیہ و نصوص شرعیہ کو تحقیق و تفصیل سے جان کر ان کا اپنے موقعے و محل میں استعمال اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم نعمت اور اسلامی شرافت و عظمت کے لیے ایک ضروری امر ہے، اس کے بغیر نہ دلائل و نصوص کو سمجھا جا سکتا ہے اور نہ ان کا برموقعہ و برمحل استعمال ہوسکتا ہے۔ اس سے فقہ و تفقہ کی حیثیت اور اس کا اسلام میں مرتبہ و مقام واضح طور پر معلوم ہوگیا۔

---

(۱) مرعاۃ المفاتیح: ۳۲۱/۱ (۲) فتح الباری: ۵۲۹/۲

لفظ ''فقہ'' کا ماخذ حدیث ہے

اوپر پیش کردہ احادیث سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ فقہا وعلما کے کلام میں جو ''فقہ'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، وہ من گھڑت نہیں ہے؛ بل کہ حدیث سے ماخوذ ہے اور میرے نزدیک اس سے بھی زیادہ واضح ماخذ لفظ فقہ کا یہ حدیث ہے، جس میں ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

''**نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَحَفِظَهَا ، وَ وَعَاهَا ، وَأَدَّاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيْهٍ ، وَ رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ** ''(اللہ تعالیٰ اس بندہ کو تر و تازہ رکھے، جس نے میری بات سنی پھر اس کو یاد کیا اور یاد رکھا، پھر اس کو دوسروں تک پہنچایا؛ کیوں کہ بعض حامل فقہ (حدیث یاد رکھنے والے) فقیہ نہیں ہوتے اور بعض حامل فقہ اس شخص تک پہنچا دیتے ہیں، جو اس سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے۔(۱)

اس حدیث میں حامل فقہ اس شخص کو کہا گیا ہے جو نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بات کو سنا اور یاد کیا ہوا ہو، تو فقہ کا لفظ حدیث یا قرآن و حدیث دونوں کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ فقہ کا لفظ قرآن و حدیث کے علم کے لیے خود زبان رسالت سے صادر ہوا ہے اور فقہا اسی کی اتباع میں قرآن و حدیث سے مستنبط احکام وعلوم کو فقہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

محدث اور فقیہ کا فرق

اوپر پیش کردہ حدیث (**فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيْهٍ**) سے محدث اور فقیہ کی ذمے داری اور ان کے منصب کا فرق بھی معلوم ہو گیا، وہ یہ کہ محدث کا کام یہ ہے کہ حدیث کے یاد کرنے یاد رکھنے اور دوسروں تک من وعن (کما سمع) پہنچانے کا

---

(۱) مشکوۃ: ۳۵، مسند شافعی: ۸۲، ترمذی: ۲/ ۹۴، ابوداؤد: ۲/ ۵۱۵، دارمی: ۵۳۱

اہتمام وفکر کرے اور فقیہ کا کام اور اس کا منصب یہ ہے کہ وہ حدیث کے الفاظ کے معنی پر اس کے سیاق وسباق پر، اس کے مقصد ومنشا پر، اس کی علّت وحکمت پر غور وفکر کرے۔ ظاہر ہے کہ یہ تفقہ کا کام ہر ایک کے بس کا نہیں، ہر کس و ناکس اگر تفقہ کا حامل ہوتا، تو اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یہ کیسے ارشاد فرما سکتے ہیں کہ ''بعض حامل فقہ (حدیث) غیر فقیہ ہوتے ہیں۔ غرض حدیث کا یاد رکھنا اور اس کی روایت کرنا محدث کا کام ہے اور حدیث کی توضیح وتشریح کرنا اور اس کے منشا کو معلوم کر کے اس کے احکام کا استنباط کرنا فقیہ ومجتہد کا کام ہے؛ لٰہذا جس طرح اُمت کو مجتہدین کی ضرورت ہے، اسی طرح اُمت حضرات فقہائے کرام کی بھی محتاج ہے، اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ ہم کو امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام ابوداؤد، وغیرہ محدثین کی اس لیے ضرورت ہے کہ ان کے ذریعے ہم تک نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی احادیث محفوظ طریقے پر پہنچیں تو اس کو یہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ ہم کو ان احادیث کی تشریح وتفہیم اور ان کے منشا ومقصد کی تبیین وتحقیق اور ان سے نکلنے والے احکام کے استنباط و استخراج کے لیے امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام سفیان ثوری، امام ابن مبارک، امام محمد وامام ابویوسف جیسے فقہا وعلما کی بھی ضرورت ہے۔

اس تفصیل سے ان لوگوں کی غلطی ظاہر ہوگئی، جو کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث جب ہمارے سامنے ہیں تو ہم کو کسی فقیہ ومجتہد کی کیا ضرورت ہے؟ ظاہر ہے کہ ان لوگوں کا یہ سوال واعتراض نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مذکورہ حدیث پر واقع ہوتا ہے۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ حدیث کو دوسروں تک پہنچا دو؛ کیوں کہ بعض حدیث کے حامل لوگ غیر فقیہ ہوتے ہیں؟ اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تو فرمائیں کہ ہر کوئی حدیث کو سمجھ نہیں سکتا، سب کے سب فقیہ نہیں ہوتے اور یہ لوگ اس کے خلاف یہ کہتے ہیں کہ ہم کو کسی فقیہ کی ضرورت نہیں ہم خود سب سمجھ جائیں گے۔ فیاللعجب!

عدم تفقہ کے مضحکہ خیز نتائج

جو لوگ فقیہ نہیں ہوتے وہ جب قرآن وحدیث پڑھتے ہیں اور اپنی ناسمجھی سے ان کے مطالب ومعانی اخذ کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں، تو ان سے جو غلطیاں ہوتی ہیں اور قرآن وحدیث کے منشا کے خلاف جو مفہوم ومعنے وہ نکالتے ہیں، ان کے مضحکہ خیز نتائج بھی سن لیجیے:

(۱) حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس بات سے کہ آدمی اپنے پانی سے دوسرے کی کھیتی کو سیراب کرے۔

اس حدیث کو ایک نرے محدث نے طلبہ کے سامنے بیان کیا، تو ان میں سے کچھ لوگ کہنے لگے کہ ہم نے بسا اوقات ایسا کیا ہے کہ جب ہمارے باغ میں پانی زیادہ ہو گیا تو ہم نے اپنے پڑوسی کے باغ میں یا کھیت میں چھوڑ دیا۔ اب ہم اس فعل سے استغفار کرتے ہیں؛ حالاں کہ حدیث بالا کا مطلب یہ ہے کہ حاملہ باندیوں سے جماع نہ کیا جائے؛ مگر اس کو عدم تفقہ کی وجہ سے نہ سنانے والا سمجھا نہ سننے والے سمجھے۔(۱)

دیکھیے! ظاہر الفاظ سے کس طرح دھوکہ کھالیا، اگر فقہ اور تفقہ سے ان بے چاروں کو حصہ ملا ہوتا، تو ایسی فاش غلطی نہ کرتے۔

(۲) ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس بات سے کہ جمعہ کی نماز سے پہلے حلقہ بنائیں (حلقے بنا کر مسجد میں بیٹھیں)

علّامہ خطابی فرماتے ہیں کہ ایک محدث نے حدیث کے لفظ **"نهى عن الحِلَق"** کو حلق یعنی سر منڈوانا سمجھ کر چالیس سال تک جمعہ سے پہلے سر منڈوانے سے پرہیز کیا؛ حالاں کہ یہ لفظ "حَلَق" نہیں؛ بلکہ "حِلَق" ہے جس کے معنی ہیں 'حلقے'۔(۲)

(۳) امام حاکم رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ محمد بن علی واعظ تھے۔ انہوں نے حدیث

---

(۱) تلبيس إبليس للعلّامة ابن الجوزي:١٦٦ (۲) ایضاً:١٦٦

پڑھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" زَرَعْنا تَزْدَادُ حِناً "

(ہم نے کھیتی کی تو سب کی سب مہندی بن گئی)

لوگ حیران ہوئے کہ اس کا کیا مطلب ہوا؟ اس پر ان واعظ نے ایک لمبا قصہ سنایا کہ کسی جگہ کے لوگ اپنی پیداوار کی زکوٰۃ (عشر) نہیں دیتے تھے اور نہ صدقہ نکالتے تھے۔ لہٰذا ان کی کھیتی حِنا یعنی مہندی کا درخت بن گئی اسی قول کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کیا ہے؛ مگر معلوم ہے کہ یہ کس حدیث کا حشر واعظ شیریں بیاں نے کیا ہے امام سیوطی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ یہ مشہور حدیث "زُرْ غِبّاً تَزْدَدْ حُباً"، (ناغہ کر کے ملاقات کر محبت بڑھے گی) کا حشر ہے۔(۱)

(۴) حاکم رحمہ اللہ وغیرہ نے لکھا ہے کہ فقیہ ابو منصور بن محمد نے فرمایا کہ میں یمن میں تھا، وہاں ایک اعرابی ہم سے مذاکرہ کرنے لگا، اس نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے تو اپنے سامنے بکری کو کھڑا کر لیتے تھے، میں نے انکار کیا کہ ایسا نہیں ہے تو وہ ایک کتاب اٹھا لایا اور اس میں حدیث دکھائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تھے تو اپنے سامنے" عَنْزۃ" رکھ لیتے تھے اور کہنے لگا کہ دیکھو یہ حدیث ہے۔ فقیہ ابو منصور فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ تم نے خطا کی یہ" عَنْزۃ" (نون کے جزم کے ساتھ) نہیں ہے؛ بل کہ "عَنَزۃ" (نون کے زبر کے ساتھ ہے) جس کے معنی لکڑی و عصا کے ہیں۔(۲)

(۵) اس سے بھی عجیب وہ لطیفہ ہے جس میں ہے کہ ایک محدث صاحب نے یہ معمول بنا لیا تھا کہ جب بھی استنجا کرتے تو وتر پڑھتے، جب ان سے اس کی وجہ

(۱) معرفۃ علوم الحدیث: ۱۸۴، تدریب الراوی: ۲/ ۱۱۴ (۲) ایضاً

دریافت کی گئی، تو فرمایا کہ حدیث میں ہے کہ جو تم میں سے استنجا کرے " فَلْيُوتِر "(وتر پڑھے) حالاں کہ یہاں وتر کے معنی ہیں کہ استنجا میں طاق عدد (تین، پانچ، سات) ڈھیلے لیا کرے۔ دیکھیے! فقہ نہ ہونے کے سبب کس قدر مضحکہ خیز مطلب نکال لیا۔

(٦) علامہ داؤد ظاہری جو بڑے عالم ہیں؛ مگر نصوص کے ظاہر پر جمود میں شہرت رکھتے ہیں۔ انہوں نے فقہ و تفقہ کی رعایت نہ کر کے بڑے عجیب مسائل بیان کیے ہیں۔ مثلاً حدیث میں ہے کہ تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔(۱)

داؤد ظاہری فرماتے ہیں کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے اور اس سے پانی ناپاک ہو جاتا ہے؛ لیکن پاخانہ کرنا یا برتن میں پیشاب کر کے پانی میں ڈال دینا جائز ہے اور اس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ علامہ نووی رَحِمَهُ اللهُ نے ان کا یہ مسلک ذکر کر کے فرمایا کہ یہ مسئلہ ان کے جمود علی الظاہر کی بدترین مثال ہے۔(۲)

یہ چند مثالیں اس لیے پیش کی گئیں کہ ان سے یہ واضح طور پر سمجھ میں آتا ہے کہ فقہ و تفقہ کے بغیر قرآن ہو یا حدیث کسی کا بھی سمجھنا مضحکہ خیز غلطی کا ارتکاب کرا دیتا ہے۔

محدث بھی فقیہ کا محتاج ہے

اسی وجہ سے محدث بھی فہم نصوص میں فقیہ کا محتاج ہے، جس طرح فقیہ روایت وحفاظتِ حدیث کے لحاظ سے محدث کا محتاج ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رَحِمَهُ اللهُ امام اعمش کے پاس تھے، امام اعمش سے کسی صاحب نے کوئی مسئلہ دریافت کیا؛ مگر آپ نے جواب نہیں دیا، پھر امام ابوحنیفہ کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ آپ اس بارے میں جواب دیجیے، امام ابوحنیفہ رَحِمَهُ اللهُ نے اس مسئلہ کا جواب دیا۔ امام اعمش نے پوچھا کہ یہ

---

(۱) بخاری: ۲۳۲، مسلم: ۴۲۴ (۲) شرح مسلم: ۱/۱۳۸

جواب آپ نے کس دلیل سے دیا ہے؟ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ اس حدیث سے جو آپ نے ہم سے بیان کی (پھر وہ حدیث بیان کی) یہ سن کر امام اعمش رحمۃ اللہ نے فرمایا: "**نحن الصيادلة و أنتم الأطباء**" (ہم (محدثین) تو دوافروش ہیں اور تم (فقہا) طبیب وڈاکٹر ہو۔)(۱)

یعنی جس طرح دوافروش مختلف دوائیاں رکھے ہوئے ہوتا ہے؛ مگر کس دوا کا کیا اثر اور خاصیت ہے اور کس بیماری کے لیے مفید ہے؟ اس کا علم اس کو نہیں ہوتا اور ڈاکٹر کو ان باتوں کا علم ہوتا ہے۔ اسی طرح محدثِ حدیث کا ذخیرہ جمع کر لیتا ہے؛ مگر کس حدیث میں کس روحانی مرض کی کیا دوا ہے اور کس حدیث سے کیا مسئلہ مستنبط ہو رہا ہے اور کس موقعے اور محل کا کیا حکم ہے؟ یہ فقیہ جانتا ہے۔ یاد رہے امام اعمش رحمۃ اللہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے استاذ ہیں۔

اسی طرح کا واقعہ امام اعمش رحمۃ اللہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ کے مابین بھی پیش آیا تھا، جب امام ابویوسف نے مسئلہ کا جواب دیا، تو امام اعمش نے پوچھا کہ یہ بات آپ نے کہاں سے کہی؟ ابویوسفؒ نے جواب دیا کہ اس حدیث سے جو آپ نے ہی مجھ سے بیان فرمائی تھی پھر وہ حدیث بیان کی تو امام اعمش نے فرمایا کہ یہ حدیث مجھے اس وقت سے یاد ہے، جب کہ تمھارے ماں باپ (رشتۂ ازدواج میں) جمع بھی نہ ہوئے تھے؛ مگر اس حدیث کا یہ معنی و مطلب آج تک مجھے معلوم نہ تھا۔(۲)

دیکھ لیجیے کہ امام اعمش رحمۃ اللہ استاذ حدیث ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ دونوں ان کے شاگرد ہیں؛ مگر فہم حدیث اور استنباطِ احکام میں وہ شاگردوں کے محتاج ہوئے اور خود انھوں نے اس کا کھلے طور پر اعتراف بھی کیا۔

---

(۱) جامع بیان العلم: ۱۶۰/۲ (۲) جامع بیان العلم: ۱۵۹/۲

فقہائے کرام کا مقام، ابن القیم رحمہ اللہ کی زبانی

حضراتِ فقہاء کا جو منصب و مقام ہے، اس کو علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے بڑے بلند الفاظ میں پیش کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کی تبلیغ دو قسم کی ہے: ایک اس کے الفاظ کی تبلیغ ہے اور دوسرے اس کے معانی کی تبلیغ۔ محدثین حضرات الفاظ کی حفاظت و تبلیغ کرتے ہیں اور فقہائے کرام معانی کی حفاظت و تبلیغ کرتے ہیں علامہ فرماتے ہیں:

''فقہائے کرام ہی کے اقوال پر لوگوں کے درمیان فتویٰ دائر ہوتا ہے، جن کو استنباطِ احکام کی صلاحیت سے خاص و ممتاز فرمایا گیا ہے اور جو حلال وحرام کے قواعد و اصول ضبط کرنے کا اہتمام کرتے ہیں، پس یہ فقہا زمین پر ایسے ہیں جیسے آسمان میں ستارے، ان ہی کے ذریعے تاریکی میں بھٹکے ہوئے لوگ راہ پاتے ہیں اور ان فقہا کی ضرورت لوگوں کو کھانے پینے کی ضرورت سے زیادہ ہے ان حضرات کی اطاعت قرآن کی رو سے ماں باپ کی اطاعت سے زیادہ فرض ہے۔(۱)

غرض یہ کہ محدث کا اپنا وظیفہ اور کام ہے اور فقیہ کا اپنا وظیفہ اور کام ہے اور دونوں کی اُمت کو ضرورت ہے۔

فقہ حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں

چناں چہ شروع دور ہی سے یہ طبقے اُمت کے اندر چلے آرہے ہیں، حضراتِ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں جیسے ایک طبقہ حفظ و نقل روایتِ حدیث میں مشغول تھا۔ ایک طبقہ احادیث میں غور و خوض ان سے استنباط احکام واخذ مسائل میں مشغول و مصروف تھا اور لوگ ان حضرات سے احکام و مسائل میں رجوع کیا کرتے تھے۔ علامہ ابن القیم

(۱) اعلام الموقعین: ۹/۱

رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فتوے کے کام پر اسلام کا اولین طبقہ ایمان (والوں) کی جماعت، قرآن کا لشکر اور رحمٰن کی فوج کھڑی ہوئی، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تھے، ان میں بہت زیادہ فتوے دینے والے بھی تھے اور بہت کم دینے والے بھی اور متوسط بھی۔''(۱)

میں اس موقعے پر مناسب سمجھتا ہوں کہ ان حضرات کے فقہ وفتاوی کے کام کی چند مثالیں پیش کروں، جس سے اندازہ ہوگا کہ ان کے دور ہی سے فقہ وفتاوی کی بنیاد پڑ چکی تھی۔

صفا ومروہ کے درمیان سعی کا حکم

حج میں صفا ومروہ کے درمیان سعی کا حکم جمہورِ صحابہ وائمہ کے نزدیک یہ ہے کہ وہ ضروری ہے: بعض تو اس کو حج کا رکن قرار دیتے ہیں؛ مگر اس بارے میں قرآن کریم میں جو آیت نازل ہوئی ہے، اس سے بہ ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ صفا ومروہ کے درمیان سعی واجب وضروری نہیں؛ بل کہ صرف جائز ہے۔ چناں چہ فرمایا:

﴿فَلاجُناَحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ (البقرة:۱۵۸)

(حج وعمرہ کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں اس بات سے کہ وہ صفا ومروہ کا طواف کرے)

ان الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صفا ومروہ کے طواف پر کوئی گناہ نہیں؛ لیکن کوئی نہ کرے تو کیا ہے؟ بہ ظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ نہ کرنے میں بھی حرج نہیں۔ چناں چہ حضرت عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے اور خصوصی شاگرد تھے،

(۱) اعلام الموقعین: ۱/۱۱

ان کو یہی دھوکہ ہوا اور انھوں نے حضرتِ عائشہ سے عرض کیا کہ اگر میں صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کروں تو کوئی حرج اور گناہ تو نہ ہونا چاہیے۔ حضرت عائشہ نے پوچھا کہ کیوں؟ حضرت عروہ کہنے لگے کہ آیتِ قرآن میں یہی تو ہے کہ ان کا طواف کرنے میں گناہ نہیں، ضروری تو نہیں قرار دیا؟ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اے میری بہن کے لڑکے! اللہ کے رسول نے طواف کیا، مسلمانوں نے کیا؛ لہٰذا یہ سنت (اسلام کا طریقہ) ہے۔ اگر تم جو کہہ رہے ہو، وہ بات صحیح ہوتی تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا کہ صفا و مروہ کا طواف نہ کرنے میں گناہ نہیں، پھر حضرت عائشہ نے بتایا کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ صفا و مروہ کا طواف نہیں کرتے تھے، جب اسلام آیا تو حج کے موقعے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے اس کا ذکر کیا کہ صفا و مروہ کے طواف کو لوگ حلال نہیں سمجھتے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ (۱)

اس حدیث میں غور کیجیے کہ حضرت عروہ آیتِ کریمہ سے ایک بات اخذ کرتے ہیں، مگر حضرت عائشہ اس کا رد فرماتی ہیں اور حضور علیہ السلام اور صحابہ کے عمل اور آیت کے شانِ نزول کے پیشِ نظر اسی آیت سے اس کے خلاف مسئلہ اخذ و استنباط کرتی ہیں۔ اور علما نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس فقاہت کو سراہا ہے۔ چناں چہ حضرت امام زہریؒ کہتے ہیں کہ حضرتِ عائشہ کی یہ بات میں نے امام ابوبکر بن عبد الرحمان کے سامنے پیش کی تو فرمایا ''إِنَّ هٰذَا لَعِلْمٌ'' (یہ تو بڑا علم ہے)(۲)

نماز میں ہنسنا ناقضِ نماز ہے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز میں اگر کوئی ہنسے تو نماز کو دہرانا ہوگا؛ لیکن وضو کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔ (۳)

(۱) مسلم: ۱/ ۴۱۴، بخاری: ۱/ ۲۲۲، ابوداؤد: ۱/ ۲۶۱، نسائی: ۲/ ۴۰، ابن ماجہ: ۲۱۴

(۲) بخاری: ۱/ ۲۲۲، مسلم: ۱/ ۴۱۴ (۳) بخاری تعلیقا: ۱/ ۲۹، دار قطنی: ۱/ ۱۷۳، فتح الباری: ۱/ ۲۸۰

نیز ان سے مروی ہے کہ فرمایا: ہنسنے سے وضو لازم نہیں ہے۔(۱)

نیز حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا کہ جو نماز میں ہنسے تو نماز کو دہرائے۔(۲)

یہ مسائل فقہ ہی تو ہیں جس کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیان فرمایا ہے۔البتہ یہ مسئلہ اختلافی ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جو اس صورت میں وضو لازم نہ ہونے کا حکم آیا ہے، تو یا تو اس سے مراد آہستہ ہنسنے کی صورت ہے یا یہ کہ یہ ان کا مسلک ہے، بعض کے نزدیک زور سے ہنسنے کی صورت میں وضو لازم ہے۔

کیا پانی نہ ملنے پر جنبی تیمّم کرے؟

جمہور صحابہ وائمہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر پانی نہ ملے تو جنبی (جس کو نہانے کی ضرورت ہو) کو چاہیے کہ تیمّم کر کے نماز پڑھے؛ مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنبی تیمّم نہ کرے اگر چہ ایک ماہ تک وہ پانی نہ پائے۔(۳)

اور یہی بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی فرمائی کہ پانی نہ ملے تو جنبی نماز ہی نہ پڑھے۔اگر چہ ایک ماہ گزر جائے۔(۴)

اور عجیب بات ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے اس مسلک پر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ان سے گفتگو بھی کی اور حضرت عمار کی حدیث سے ان پر احتجاج کیا، اس کا جواب حضرت عبداللہ نے دیا کہ اس حدیث کو حضرت عمر نے قبول نہیں کیا، حضرت ابو موسیٰ نے پھر آیت سے استدلال کیا، تو حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ اگر ہم تیمّم کی اجازت دے دیں گے تو جب سردی محسوس ہو گی تو لوگ تیمّم کر لیا کریں گے،

---

(۱) دار قطنی: ۱/۱۷۲ (۲) دار قطنی: ۱/۱۷۴ (۳) ابن ابی شیبہ: ۱/۱۸۳

(۴) بخاری: ۱/۵۰، ابن ابی شیبہ: ۱/۱۸۳

اس پوری گفتگو کو امام بخاری و ابن ابی شیبہ نے نقل کیا ہے اور ابن ابی شیبہ کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس مسلک سے رجوع کر لیا تھا۔

یہاں صرف یہ بتانا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں مسائل فقہ پر گفتگو ہوا کرتی تھی، دلائل پیش ہوتے تھے اور اپنے اپنے تفقہ کی بنا پر ان دلائل میں غور و خوض اور سوال و جواب کی نوبت بھی آیا کرتی تھی۔

میراث کا ایک مسئلہ

صحابہ کے درمیان میراث کے ایک مسئلے میں شدید اختلاف و مباحثہ ہوا ہے۔ وہ مسئلہ یہ کہ اگر کوئی شخص انتقال کر جائے اور اپنے پیچھے بھائی اور دادا چھوڑ جائے تو بھائیوں کو کتنا ملے گا اور دادا کا کیا حصہ ہوگا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ رائے تھی کہ دادا کو کل مال متروکہ میں سے ایک تہائی (۱/۳) دیا جائے گا اور بقیہ دو تہائی بھائیوں میں تقسیم کیا جائے گا اور حضرت عبداللہ بن مسعود کی آخری رائے بھی یہی تھی اور حضرت زید بن ثابت بھی اسی کے قائل تھے اور اس کے برعکس حضرت علی کی رائے یہ تھی کہ دادا کو کل مال سے چھٹا حصہ دیا جائے گا اور بقیہ بھائیوں میں تقسیم ہوگا۔(۱)

اسی مسئلہ میں جو فقہی بحث و مباحثہ اور اپنی اپنی رائے پر قیاس کا سلسلہ چلا، اس کا کچھ ذکر ابن القیمؒ نے کیا ہے، حضرت زید کہتے ہیں کہ میرا خیال یہ تھا کہ دادا کی بہ نسبت، بھائی لوگ میراث کے زیادہ حق دار ہیں اور حضرت عمر کی رائے تھی کہ بھائیوں کے مقابلے میں دادا میراث کا زیادہ حق دار ہے، حضرت عمر نے مشورہ کیا تو حضرت زید نے کہا کہ اگر کسی درخت سے ایک شاخ نکلے اور پھر اس شاخ سے دو شاخیں پھوٹیں تو یہ شاخ دو شاخوں کی حامل ہے، نہ کہ اصل درخت اور یہ دو شاخیں آپس میں ایک

---

(۱) ابن ابی شیبہ: ۷/۳۵۱-۳۵۳

دوسرے سے قریب ہیں بہ نسبت اصل کے، اسی طرح بھائی ایک دوسرے کے قریب ہیں نہ کہ دادا۔ یہ حضرت زید کی تقریر کا خلاصہ ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ لیا تو انھوں نے فرمایا کہ دادا کو سدس (چھٹا) ہونا چاہیے۔ پھر دادی کے سیلاب سے تمثیل پیش فرمائی۔(۱)

غور کیجیے کہ یہ سب کیا فقہ ہی تو نہیں؟ جس پر تبصرے وتذکرے حضرات صحابہ کے درمیان ہو رہے ہیں، یہ مثالیں محض نمونے کے لیے پیش کی گئیں ورنہ کتب حدیث اُٹھا کر دیکھ لیجیے۔ ایسی ہزاروں مثالیں مل جائیں گی، صرف ابن ابی شیبہ کا مصنف دیکھ جایئے۔ ہر باب، ہر صفحے پر حضراتِ صحابہ کے فقہی فیصلے واقوال مل جائیں گے خود بخاری شریف میں بے شمار فقہی اقوال صحابہ کے مذکور ہیں، معلوم ہوا کہ اس کی بنیاد حضراتِ صحابہ کے دور میں ہی پڑ چکی تھی اور متعدد صحابہ کے فقہی اقوال و فیصلے لوگوں میں معروف ومشہور ومعمول بہ تھے۔

فروعی اختلافات اور ان کی نوعیت

تمہیدی گذارش

اس دور پرفتن میں سینکڑوں انواع واقسام کے فتنے مسلم معاشرے میں پرورش پا رہے ہیں اور اس کو گھن کی طرح کھاتے جا رہے ہیں اور ان سارے فتنوں کی جڑ و اساس اگر غور وفکر سے کام لیا جائے تو اُمت کی شیرازہ بندی کو پارہ پارہ کر دینے والے وہ اختلافات اور آپسی نزاعات ہیں، جن کی بنیاد پر فرقہ بندیاں اور پارٹی بازیاں جنم لے رہی ہیں، حالاں کہ یہ اُمت، اُمت واحدہ تھی، جو ایک ٹھوس عقیدہ پر قائم کی گئی تھی اور اس کو اتحاد کی ایک ایسی مضبوط لڑی میں پرو دیا گیا تھا جس نے ان کے رنگوں

(۱) اِعلام الموقعین: ۱/ ۲۱۲

کے اختلاف کو، زبانوں کے اختلاف کو، مزاجوں کے اختلاف کو، اجتہادی رایوں اور نظریوں کے اختلاف کو اور حسب ونسب کے اختلاف کو، ایک حسین امتزاج کے ساتھ اس طرح قبول کرلیا تھا، جیسے موتیوں کی لڑی میں مختلف قسم کے موتی اپنے حسن کا مظاہرہ کرتے ہوئے دعوت نظّارہ دیتے ہیں۔

اگر مختلف اقسام وانواع کے موتی، اپنی رنگت اور صفتوں کے اختلاف کے باوجود ایک لڑی میں جمع ہو سکتے ہیں اور اختلاف میں اتحاد کا کرشمہ دکھا سکتے ہیں اور حسن وکمال کے مناظر پیش کر سکتے ہیں، تو کیا اُمتِ مسلمہ بھی ایک مضبوط عقیدہ کی لڑی میں جمع ہوکر اپنے اختلافات کو اتحاد کے رنگ میں پیش نہیں کرسکتی؟ اور نظریاتی اختلافات کو رنگ برنگی موتیوں یا پھولوں کی طرح تعدد وتنوع کے حسین مالوں اور گلدستوں کے روپ میں نہیں پیش کرسکتی؟!

مگر افسوس کہ آج ہم معمولی اور جزئیاتی وفروعی اختلافات کو کفر واسلام کی جنگ سمجھ بیٹھے ہیں اور شقاق ونفاق کی ساری وہ صورتیں جو کفر کا خاصہ اور مزاج ہیں، ہم خود اپنے بھائیوں کے لیے روا اور جائز رکھے ہوئے ہیں۔ ان حالات کا اقتضا ہے کہ اختلاف کی نوعیت وحیثیت کو سمجھا جائے، اسی خیال سے ذیل کا مضمون پیش کیا جارہا ہے۔

اختلاف کی دو قسمیں

سب سے پہلے یہ جان لینا ضروری ہے کہ اختلاف دو قسم کا ہوتا ہے: ایک وہ اختلاف جو اسلام کے بنیادی عقائد اور مسلمہ ومنصوص مسائل میں ہو اور ان میں اختلاف، شریعت وسنت کی شاہراہ سے ہٹا کر انسان کو بدعات وخرافات اور گمراہیوں کی طرف لے جاتا ہے۔ جیسے قادیانی فرقہ کا اختلاف۔ ظاہر ہے کہ اس فرقے کا اختلاف

معمولی اور جزوی وفروعی اختلاف نہیں ہے،بل کہ اتنا سخت اختلاف ہے کہ اس اختلاف کی بنا پر اس کا رشتہ اسلام سے یکسر کٹ جاتا اور ختم ہو جاتا ہے؛ کیوں کہ اسلام کی تعلیم کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین وآخر النبیین ہیں اور آپ کے بعد نبوت کا باب کلیۃً مسدود و بند کر دیا۔لیکن قادیانی فرقہ اس مسئلے اور بنیادی عقیدے کے خلاف پنجاب کے کذاب ودجال ایک جھوٹے دعوے دارِ نبوت کو نبی مانتا ہے۔لہٰذا یہ اختلاف معمولی اختلاف نہیں۔اسی طرح شیعہ کا اختلاف بھی بنیادی عقائد اور مسلمہ مسائل میں اختلاف ہے،اسی طرح بعض لوگوں کا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیا اور اولیا کو عالم الغیب وحاضر وناظر اور مشکل کشا وغیرہ ماننا،اسلام کے بنیادی عقائد کے خلاف ہے،اسی طرح اسلام میں نئی نئی باتوں کو پیدا کرنا اور دین کے نام پر رواج دینا اور ان بدعات وخرافات کے لیے آیات و احادیث میں بے جا تاویل؛ بل کہ تحریف سے کام لینا بھی اختلاف کی اسی قسم میں سے ہے، جو انسان کو سنت وشریعت کی شاہراہ سے ہٹا دیتا ہے،اس لیے اس قسم کا اختلاف شرعاً مذموم وممنوع ہے اور اس قسم کے اختلاف پر حدیث میں سخت وعید بھی آئی ہے۔

دوسرا اختلاف وہ ہے جو اجتہادی مسائل میں دلائل شرعیہ کی روشنی میں ہوتا ہے اور ایسا اختلاف صدرِ اول صحابہ کے زمانے سے برابر چلا آرہا ہے؛ بل کہ اس قسم کا اختلاف خود دورِ رسالت میں بھی حضرات صحابہ کے درمیان ہوا ہے اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اختلاف کی دونوں جہتوں کی تصویب فرمائی ہے(اس کی تفصیل آگے آئے گی) کیوں کہ خود دلائل میں دونوں جہتوں اور شقوں کی گنجائش ہوتی ہے، ایک بات منصوص اور فیصل نہیں ہوتی ،ایسے اختلاف کو اجتہادی وفروعی اختلاف کہا جاتا ہے یہ اختلاف نہ مذموم ہے نہ ممنوع ہے بلکہ یہ فطری وطبعی ہونے کے ساتھ

باعث رحمت بھی ہے جیسا کہ آگے معلوم ہوگا۔

فروعی اختلاف مذموم نہیں

اس تفصیل سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ ان دونوں قسم کے اختلاف کا حکم و درجہ یکساں نہیں ہے؛ بل کہ دونوں کے درجے میں ایسا ہی فرق ہے جیسے زمین و آسمان میں اور حق و باطل میں اور حرام وحلال میں ہے، مگر بعض لوگ اس فرق کو نظر انداز کر کے دونوں اختلافات کے ساتھ یکساں سلوک کرتے ہیں اور دونوں کو مذموم وحرام قرار دیتے ہیں اور ان آیات واحادیث سے استدلال کرتے ہیں جو اختلاف کی قسم اول کے متعلق وارد ہوئی ہیں؛ مگر ظاہر ہے کہ ان آیات واحادیث سے صرف اس اختلاف کی مذمت و برائی ثابت ہوتی ہے، جو بغیر دلیل شرعی نفسانیت وشرارت سے کیا جائے اور بنیادی و مسلمہ عقائد و مسائل میں ہو؛ لیکن دوسری قسم کا اختلاف جو دلائل کی روشنی میں کیا جائے اور اجتہادی وفروعی مسائل میں ہو ان سے اس کا مذموم ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر قرآن میں متعدد جگہ فرمایا کہ آپس میں اختلاف نہ کرو۔ (آل عمران :۱۰۳)

ایک جگہ فرمایا: ''تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ، جنھوں نے اختلاف کیا اور متفرق ہو گئے''۔ (آل عمران :۱۰۵)

ان آیات میں جس اختلاف سے ممانعت کی گئی ہے، وہ وہ اختلاف ہے جو کفار کی طرح عقائد و مسلمات میں کیا جائے، جس سے انسان اسلام سے خارج ہو جاتا یا کم از کم سنت کی شاہراہ سے ہٹ کر بدعت کی گمراہی میں ملوث ہو جاتا ہے۔

چناں چہ مذکورہ بالا آیات میں سے ﴿آل عمران﴾ کی آیت ''۱۰۳'' کی تفسیر میں مشہور اہل حدیث عالم مولانا جونا گڑھی کے ترجمۂ قرآن پر حواشی میں مولانا صلاح الدین یوسف صاحب لکھتے ہیں:

"وَلاَتَفَرَّقُوْا" (اور پھوٹ نہ ڈالو) کے ذریعے فرقہ بندی سے روک دیا گیا، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر مذکورہ دو اصولوں (تقوے اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑنے) سے انحراف کروگے تو تمھارے درمیان پھوٹ پڑ جائے گی اور تم الگ الگ فرقوں میں بٹ جاؤ گے، چناں چہ فرقہ بندی کی تاریخ دیکھ لیجیے، یہی چیز نمایاں ہو کر سامنے آئے گی قرآن وحدیث کے فہم اور اس کی توضیح وتعبیر میں کچھ باہم اختلاف یہ فرقہ بندی کا سبب نہیں ہے، یہ اختلاف تو صحابہ وتابعین کے عہد میں بھی تھا؛ لیکن مسلمان فرقوں اور گروہوں میں تقسیم نہیں ہوئے۔

مذکورہ تشریح سے اتنی بات واضح ہوگئی کہ ہر اختلاف مذموم نہیں ہے؛ بل کہ قرآن وحدیث کے فہم اور تشریح وتوضیح اور تفسیر وتعبیر میں صحابہ میں بھی اختلاف ہوا ہے اور ایسا اختلاف گروہ، بندی وفرقہ بندی کا سبب بھی نہیں، جس سے قرآن نے روکا ہے۔ ہاں جنھوں نے ان اختلافات فرعیہ کی بنیاد پر فرقہ بندیاں کی ہیں، وہ ضرور ماخوذ ہوں گے۔

معلوم ہوا کہ اجتہادی مسائل کا اختلاف ان آیات میں مراد نہیں ہے؛ بل کہ ان سے مراد پہلی قسم کا اختلاف ہے۔

اسی طرح حدیث میں جس اختلاف وافتراق سے منع کیا گیا ہے، اس سے مراد بھی یہی پہلی قسم کا اختلاف ہے۔ حدیث میں ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

"بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے اور میری اُمت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی اور یہ سارے فرقے دوزخ میں جائیں گے سوائے ایک فرقے کے، صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! وہ ایک فرقہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا

کہ وہ جو اس طریقہ پر قائم ہو، جس پر میں اور میرے صحابہ قائم ہیں۔'' (۱)

اس حدیث میں جو اُمت کے اختلاف وافتراق کا ذکر کر کے سارے فرقوں کو جہنمی اور صرف ایک فرقہ کو جنتی قرار دیا گیا ہے، اس سے بھی یہ مسائل کا اختلاف مراد نہیں ہے؛ بل کہ عقائد واصول میں اختلاف مراد ہے۔ بعض لوگ اس حدیث کو پیش کر کے ان فرقوں سے حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی مکاتب فکر مراد لیتے اور ان مکاتب فکر کے لوگوں کو نعوذ باللہ جہنمی قرار دیتے ہیں؛ لیکن جیسا کہ عرض کیا گیا، اس حدیث سے یہ اختلاف ہرگز مراد نہیں، چناں چہ اہل حدیث کے مشہور عالم علامہ عبید اللہ مبارکپوریؒ نے مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح میں مذکورہ حدیث کی شرح میں لکھا ہے:

''حدیث میں افتراق سے مراد مطلق افتراق نہیں ہے کہ اس میں وہ اختلاف بھی داخل ہو جائے، جو فروعی مسائل میں خلفائے راشدین پھر دیگر صحابہ پھر تابعین پھر ائمہ مجتہدین کے زمانے میں واقع ہوا، بل کہ مراد اس سے ایک خاص اختلاف و افتراق ہے اور وہ اختلاف وتفرق ہے جس سے پارٹیاں اور جماعتیں بن گئیں اور بعض نے بعض سے جدائی اختیار کی جو آپسی محبت والفت اور تعاون وتناصر پر قائم نہیں ہیں؛ بل کہ اس کی ضد یعنی ہجر، قطع تعلق، عداوت وبغض اور ایک دوسرے کی تضلیل وتکفیر وتفسیق پر قائم ہیں (پھر فرمایا کہ) کہا گیا ہے کہ اس اختلاف سے مراد اصول اور عقائد میں بدعتیں پیدا کرنا ہے۔ نہ کہ فروعات اور عملیات میں الخ۔'' (۲)

علامہ عبید اللہ صاحبؒ کی مذکورہ عبارت سے واضح ہوا کہ اس حدیث میں وہ اختلاف مراد نہیں ہے، جو فروعی واجتہادی مسائل میں صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین جیسے امام شافعی وامام مالک وامام ابوحنیفہ وامام احمد وامام اوزاعی وامام سفیان ثوری رحمہم اللہ وغیرہم

(۱) ترمذی: ۹۲/۲، مشکوۃ: ۳۰ (۲) مرعاۃ المفاتیح: ۱۷۰/۱-۱۷۱

کے زمانوں میں واقع ہوا۔

الغرض آیات واحادیث میں جس اختلاف کی مذمت و برائی آئی ہے، اس سے پہلی قسم کا اختلاف مراد ہے یا اس سے مراد گروہ بندی و پارٹی بازی ہے۔ جس کی بنا پر ایک دوسرے کی تکفیر و تفسیق و تضلیل کی جائے اور ان جزوی مسائل کی بنا پر حسد و بغض رکھا جائے۔ یہ بلا شبہ سخت قبیح چیز ہے رہا فروعی مسائل میں آرا کا اختلاف جو قرآن وحدیث کے فہم اوران کی تعبیر وتشریح میں تفاوت کی بنا پر واقع ہوا، وہ نہ قرآن وحدیث میں مذموم ٹھہرایا گیا، نہ ممنوع قرار دیا گیا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم میں اختلافِ مسائل کی مثالیں

بل کہ ایسا اختلاف تو صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان بھی پیش آیا اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اختلافِ آرا کو مذموم نہیں ٹھہرایا؛ بل کہ دونوں جہتوں کی تحسین وتصویب فرمائی، یہاں اس کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

(ا) حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ دو اشخاص نے تیمّم کر کے نماز پڑھ لی پھر ان کو پانی مل گیا، جب کہ ابھی اس نماز کا وقت باقی تھا، تو ایک صاحب نے پانی سے وضو کر کے وہ نماز دہرائی اور دوسرے صاحب نے نماز نہیں دہرائی پھر (جب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے) تو آپ سے اس واقعے کے متعلق سوال کیا تو آپ نے نماز نہ دہرانے والے صحابی سے فرمایا کہ تم نے سنت کے موافق کیا اور دوسرے صحابی سے فرمایا کہ تم کو پورا ثواب (دونوں نمازوں کا) ملا۔(ا)

اس حدیث میں غور فرمایئے کہ نماز کے وقت پانی نہ ملا تو دو صحابہ نے حسبِ حکم شرع تیمّم کر کے نماز پڑھ لی، نماز کے بعد وقت کے اندر اندر ان حضرات کو پانی

(ا) نسائی: ۱/۵۷

مل گیا تو ان میں اختلاف ہو گیا، ایک صحابی نے سمجھا کہ چوں کہ وقت کے اندر پانی مل گیا ہے؛ لہٰذا تیمّم سے ادا کی ہوئی نماز باطل ہو گئی، دوبارہ پڑھنا چاہیے، دوسرے صحابی نے سمجھا کہ جب نماز پڑھ چکے، تو اب پانی ملنے سے اس پر کچھ اثر نہ پڑے گا۔ لہٰذا انہوں نے نہیں دہرائی اس اختلاف رائے کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برا نہیں سمجھا؛ بل کہ دونوں کی تصویب کی؛ البتہ ایک کے اجتہاد کو موافق سنت قرار دیا اور دوسرے کو بُرا نہیں کہا؛ بل کہ فرمایا کہ دونوں نمازوں کا ثواب تم کو مل گیا۔

(۲) امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی سند سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احزاب کے دن صحابہ سے فرمایا کہ عصر کی نماز بنی قریظہ میں پہنچنے سے پہلے کوئی نہ پڑھے اور بعض صحابہ کو راستے میں ہی عصر کا وقت آ گیا تو بعض صحابہ نے کہا کہ ہم نماز نہیں پڑھیں گے، جب تک کہ اس جگہ (بنی قریظہ) نہ پہنچ جائیں اور بعض نے کہا کہ ہم تو نماز (راستے میں ہی) پڑھیں گے، کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منشا یہ نہیں تھا (کہ نماز کا وقت ہو جائے تو بھی راستہ میں نماز نہ پڑھو، بل کہ آپ کا منشا یہ تھا کہ عصر کا وقت ہونے سے پہلے اس جگہ پہنچنے کے لیے جلدی کریں) پھر یہ اختلاف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا گیا؛ مگر آپ نے کسی کو بھی برا نہیں فرمایا۔(۱)

مسلم میں اس واقعے میں عصر کے بہ جائے ظہر کا ذکر ہے۔(۲)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جمہور علما نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ اجتہاد کرنے والے کو (کسی بھی صورت میں) گناہ نہیں، کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی دونوں جماعتوں میں سے کسی پر بھی زجر و توبیخ نہیں فرمائی۔ اگر یہاں کوئی گناہ کی بات ہوتی تو گناہ گار پر عتاب فرماتے۔(۳)

---

(۱) بخاری: ۲/۵۹۱ (۲) مسلم: ۷/۳۳۱ (۳) فتح الباری: ۷/۴۱۰

معلوم ہوا کہ اجتہادی فروعی مسائل میں اختلاف کوئی مذموم چیز نہیں؛ بل کہ شرعاً اس کی پوری طرح گنجائش ہے۔

نیز بڑے بڑے صحابہ میں متعدد مسائل میں اختلاف رہا ہے۔ مثلاً حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا مسلک یہ تھا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور وہ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بھی بیان فرماتے ہیں؛ مگر جمہور صحابہ وتابعین اس کے قائل نہیں تھے۔ امام ترمذی حضرت ابو ہریرہ سے اس سلسلے کی حدیث نقل کر کے فرماتے ہیں:

بعض اہل علم آگ سے پکی ہوئی چیز سے وضو (واجب ہونے) کے قائل ہیں؛ مگر اکثر اہل علم صحابہ وتابعین میں سے اس کے ترک پر ہیں یعنی آگ سے پکی ہوئی چیز سے وضو کے قائل نہیں۔(۱)

اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ اس میں بھی صحابہ میں اختلاف تھا۔ حضرت براء بن عازب، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت جابر بن سمرۃ وضو ٹوٹ جانے کے قائل تھے، جب کہ دوسرے صحابہ جیسے حضرت عمر، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت علی، حضرت سُوید بن غفلۃ رضی اللہ عنہم اس کے خلاف نہ ٹوٹنے کے قائل تھے۔(۲)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بغلوں کے بال کی صفائی کے بعد وضو کو ضروری قرار دیتے تھے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اس کے قائل نہ تھے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بغل کے بالوں کی صفائی کے بعد غسل کیا کرتے تھے۔(۳)

گویا صحابہ میں اس مسئلے میں تین مسلک تھے۔

یہ چند مثالیں ہیں جن کے پیش کرنے سے مقصود صرف نمونہ دکھانا ہے۔

---

(۱) ترمذی:۱/۲۴ (۲) مصنف ابن ابی شیبہ:۱/۶۳-۶۴ (۳) ابن شیبہ:۱/۷۰

استقصا و احاطہ پیش نظر نہیں ہے۔ کتب حدیث کا مطالعہ کرنے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ صحابہ میں سینکڑوں مسائل میں اختلاف رہا ہے۔ معلوم ہوا کہ ایسا اختلاف جو فروعی مسائل میں ہوتا ہے، قابل ملامت و مذمت نہیں؛ بل کہ مستحسن ہے؛ ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کبھی اس کو روا نہ رکھتے۔

اختلاف کیوں اور کیسے پیدا ہوا؟

حضراتِ صحابہ و تابعین یا بعد کے ائمہ میں جو مختلف فروعی مسائل میں اختلاف پیدا ہوا؛ اس کی وجہ و بنیاد نعوذ باللہ یہ نہیں کہ ان میں ایک قرآن و حدیث کو مانتا تھا اور دوسرا قرآن و حدیث کو نہیں مانتا تھا اور محض نفسانیت و شرارت اور اپنی عقل و فہم کی بنا پر مسائل بیان کرتا تھا، ایسا سمجھنا انتہائی غلط اور صحابہ و ائمہ دین سے سوئے ظنی و بدگمانی کی بدترین قسم ہے؛ بل کہ اس اختلاف کی وجہ و بنیاد ایک دوسری ہی بات ہے اور وہ یہ کہ بعض آیات اور احادیث میں مراد و مطلب صریح و واضح نہیں ہوتا؛ بل کہ اس میں متعدد احتمالات کی گنجائش ہوتی ہے اور ایک شخص اس کے ایک معنے لے لیتا ہے اور دوسرا دوسرے معنی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آیات و احادیث میں بہ ظاہر تعارض و ٹکراؤ معلوم ہوتا ہے اور یہ واضح و مسلم ہے کہ اللہ و رسول کے کلام میں تعارض نہیں ہوسکتا؛ لہٰذا علما و ائمہ اس تعارض کو دور کرنے کے لیے کبھی تطبیق سے اور کبھی ترجیح سے کام لیتے ہیں۔ اب علما میں اختلافِ رائے ہو جاتا ہے، کوئی تطبیق کی راہ اختیار کرتا ہے اور کوئی ترجیح پر چلتا ہے۔ پھر تطبیق کی بھی مختلف صورتیں ہوسکتی ہیں، کوئی کسی صورت کو اختیار کرتا ہے، کوئی دوسری صورت کو لیتا ہے؛ نیز کبھی اختلاف اس لیے پیدا ہو جاتا ہے کہ احادیث کے صحیح یا ضعیف ہونے میں محدثین میں اختلاف ہوتا ہے؛ کیوں کہ حدیث کو صحیح یا ضعیف قرار دینا بھی ایک اجتہادی کام ہے۔ لہٰذا ایک

محدث ایک حدیث کو صحیح قرار دیتا ہے؛ مگر دوسرے محدث کے پاس وہ حدیث ضعیف ہوتی ہے پھر اسی پر علما و ائمہ میں مسائل میں اختلاف ہو جاتا ہے، ایک فقیہ اس حدیث کو صحیح قرار دے کر لے لیتا ہے اور عمل کرتا ہے اور دوسرا فقیہ اس پر عمل نہیں کرتا اور اس کو ضعیف قرار دیتا ہے؛ کیوں کہ اس کے نزدیک وہ ضعیف ہوتی ہے، اس طرح ائمہ بل کہ صحابہ میں اختلاف رونما ہوا اور اس کو شرعاً گوارا کیا گیا، جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں۔

اختلافِ ائمہ کی پہلی وجہ

اب میں اوپر کے اجمال کی مختصر سی تفصیل و تشریح بھی پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں؛ تا کہ بات واضح ہو جائے اور لوگوں کے دلوں سے خلش و پریشانی دور ہو جائے ؛ کیوں کہ آج ایک طبقہ اُمت میں ایسا بھی پیدا ہو گیا ہے جو ائمہ کے ان اختلافات کو اس طرح پیش کرتا ہے، گویا کہ ان ائمہ نے قرآن و حدیث کو یک لخت چھوڑ دیا اور محض نفسانیت و شرارت سے من مانی باتیں بیان کر دیں اور ان ائمہ کے ماننے والے بھی نہ قرآن کو مانتے ہیں، نہ حدیث کو مانتے ہیں؛ بل کہ قرآن و حدیث کے خلاف ان ائمہ کی بات کو مان کر گویا کفر و شرک کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ فکر اور سوچنے کا انداز غیر محققانہ، نہایت درجہ سطحی اور حق سے یکسر بعید ہے۔ لہٰذا یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اختلاف کیوں کر پیدا ہوا، کیا اس کا منشا نفسانیت اور قرآن و حدیث کی مخالفت تھی یا کچھ اور؟

اوپر میں نے پہلی وجہِ اختلاف کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ بعض آیات و احادیث کے معانی و مرادات واضح و صریح نہیں ہوتے ؛ بل کہ مختلف احتمالات کی ان میں گنجائش ہوتی ہے؛ اس لیے ائمہ و صحابہ میں اختلاف ہو جاتا ہے۔

مثال کے طور پر یہ مسئلہ ہے کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہہ دیا کہ تو میرے

لیے ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ یعنی تو مجھ پر حرام ہے، اس کے کہنے سے بیوی پر طلاق تو نہیں پڑتی؛ مگر یہ ایک درجہ میں قسم کی طرح ہے، قرآن کریم نے اس کے بارے میں فرمایا کہ ایسے شخص پر ایک غلام آزاد کرنا ضروری ہے ﴿ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ﴾ (المجادلۃ :۳) اتنی بات تو قرآن کریم میں صاف ہے؛ لہٰذا اس میں کسی کا اختلاف نہیں؛ لیکن قرآن کریم میں یہ بات نہیں بتائی گئی کہ یہ غلام جس کو آزاد کیا جانا ہے، اس کا مسلمان ہونا ضروری ہے یا کسی کافر غلام کو بھی آزاد کردینے سے یہ کفارہ ادا ہو جاتا ہے؟ لہٰذا اس میں علما نے اختلاف کیا ہے، امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غلام مسلمان ہونا چاہیے؛ کیوں کہ قرآن نے قتلِ خطا کے کفارے میں غلام کے آزاد کرنے کا حکم دیتے ہوئے مؤمن ہونے کی بھی قید لگائی ہے۔ لہٰذا یہاں بھی وہی حکم ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کفارۂ ظہار میں مومن غلام کی قید نہیں ہے؛ لہٰذا کافر ہو یا مؤمن کسی بھی غلام کا آزاد کردینا کافی ہے۔

ظاہر ہے کہ یہ اختلاف قرآن کی ایک آیت میں مراد کی صراحت نہ ہونے کی وجہ سے ہوا اور ہر امام نے اپنا نظریہ اس گنجائش سے اخذ کیا، جو آیت کے الفاظ میں رکھی ہوئی ہے۔ یہاں نہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو آیت کا مخالف کہا جائے گا، نہ امام شافعی رحمہ اللہ کو؛ بل کہ دونوں حضرات نے قرآن کریم ہی کو اپنا رہبر و قائد بنا کر اجتہادی عمل سے مرادِ خداوندی کو اخذ کرنے کی کوشش کی ہے۔

اب ایک مثال حدیث پاک سے بھی سن لیجیے ''مسلم شریف'' میں حدیث آئی ہے کہ احرام والا، نکاح نہ کرے۔(۱)

اس سے بہ ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حالتِ احرام میں نکاح کرنا جائز نہیں، چناں چہ امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے؛ مگر اس حدیث میں جو لفظ نکاح آیا ہے لغت

---

(۱) مسلم: ۱/۴۵۳

کے اعتبار سے اس کا معنیٰ جماع ہے۔ لہٰذا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں حالتِ احرام میں جماع سے منع کیا گیا ہے، عقدِ نکاح سے نہیں اور اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالتِ احرام میں نکاح فرمایا۔ (۱)

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس کام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا، آپ خود وہ کام کیسے کر سکتے ہیں؟ لامحالہ پہلی حدیث میں نکاح سے مراد جماع ہے جو کہ اس کا لغوی معنیٰ ہے۔

اب غور کیجیے کہ اس اختلاف میں بھی نہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے حدیث کو چھوڑا، نہ امام شافعی رحمہ اللہ نے حدیث کو ترک کیا، بل کہ دونوں نے اپنے اجتہاد سے اس کا ایک ایک محمل و معنیٰ لے لیا اور اس کی پوری گنجائش لفظ حدیث میں پائی جاتی ہے۔

اختلاف ائمہ کی دوسری وجہ

اختلاف کی دوسری وجہ یہ ہوتی ہے کہ کبھی آیت و حدیث میں یا متعدد آیات میں یا متعدد احادیث میں بہ ظاہر اختلاف و تعارض نظر آتا ہے۔ اور یہ واضح و مسلم ہے کہ اللہ و رسول کے کلام میں فی الواقع کوئی تعارض نہیں ہوسکتا؛ اس لیے ائمہ و علما دفعِ تعارض کی مختلف صورتیں اختیار کرتے ہیں، جس سے علما کی آرا میں اختلاف ہو جاتا ہے۔ مثلاً قرآن کریم میں فرمایا گیا:

﴿وَ إِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ أَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾

(اور جب قرآن پڑھا جائے تو تم اس کو سنو اور خاموش رہو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے) (الأعراف: ۲۰۴)

(۱) اس کو ائمہ ستہ نے روایت کیا ہے: بخاری: ۱/۲۴۸، مسلم: ۱/۴۵۴، ترمذی: ۱/۱۷۲، ابوداؤد: ۱/۲۵۵، نسائی: ۲/۲۶، ابن ماجہ: ۱۴۱

اس آیت کے بارے میں اکثر علما فرماتے ہیں کہ یہ نماز و خطبے کے بارے میں نازل ہوئی کہ جب نماز میں یا خطبہ میں قرآن پڑھا جائے تو خاموش ہو کر سننا چاہیے، صحابہ میں سے ابن مسعود، ابن عباس، ابو ہریرہ، عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہم سے یہی مروی ہے۔(۱)

اور علامہ ابن تیمیہ نے امام احمد بن حنبل سے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔(۲)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب نماز میں قرآن پڑھا جائے تو سب کو خاموش رہ کر سننا چاہیے؛ مگر ایک حدیث صحیح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد آیا ہے:

"لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ"

(جس نے ﴿سُوْرَۃُ الفَاتِحَۃ﴾ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی)(۳)

اس حدیث سے بہ ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے لیے ﴿سُوْرَۃُ الفَاتِحَۃ﴾ پڑھنا ضروری ہے، بغیر اس کے نماز نہیں ہوتی، خود نماز پڑھنے والا امام ہو یا مقتدی ہو یا منفرد ہو، اگر حدیث کے اس ظاہری مفہوم پر عمل کریں گے تو قرآن کے خلاف کرنا لازم آئے گا اس لیے کہ قرآن کی آیت نماز میں قرآن پڑھے جانے کے وقت میں خاموش رہ کر سننے کی تاکید کرتی ہے اگر مقتدی ﴿سُوْرَۃُ الفَاتِحَۃ﴾ پڑھے گا، تو اس آیت کی خلاف ورزی ہوگی۔

اب علما و ائمہ کرام نے اس تعارض کو دور کرنے کے لیے مختلف صورتیں اختیار فرمائی ہیں، بعض ائمہ نے فرمایا کہ آیت میں قرآن سے مراد ﴿سُوْرَۃُ الفَاتِحَۃ﴾ سے زائد کچھ پڑھنا ہے۔ لہٰذا مقتدی ﴿سُوْرَۃُ الفَاتِحَۃ﴾ تو پڑھ سکتا ہے۔ بل کہ حدیث کی وجہ سے ضرور پڑھنا چاہیے؛ مگر ﴿سُوْرَۃُ الفَاتِحَۃ﴾ سے زائد کوئی اور آیت و سورۃ نہیں پڑھ سکتا۔ یہی امام شافعی کا مسلک ہے اور بعض ائمہ نے فرمایا کہ مذکورہ

(۱) ابن کثیر: ۲/۲۸۰-۲۸۱ (۲) فتاوی ابن تیمیہ: ۲۲/۲۹۵ (۳) بخاری: ۱/۱۰۴، مسلم: ۱/۱۶۹، ترمذی: ۱/۵۷، ابوداؤد: ۱/۱۱۸، نسائی: ۱/۱۴۵، ابن ماجہ: ۶۰

حدیث میں نماز سے مراد امام ومنفرد کی نماز ہے، مقتدی کی نماز نہیں، کیوں کہ قرآن نے مطلقاً اس بات کا حکم کر دیا ہے کہ قرآن پڑھا جائے تو خاموش رہو اور سنو۔ لہٰذا ﴿سُوْرَۃُ الفَاتِحَۃُ﴾ پڑھا جائے یا اور کوئی سورۃ پڑھی جائے، بہ ہر صورت مقتدی کو پڑھنا نہ چاہیے اور حدیث کا تعلق مقتدی سے نہیں ہے؛ کیوں کہ بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا امام ہو پس امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہے۔(۱)

نیز ترمذی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ بغیر ﴿سُوْرَۃُ الفَاتِحَۃُ﴾ نماز نہیں ہوتی؛ مگر یہ کہ امام کے پیچھے ہو تو ہو جاتی ہے۔(۲)

اب غور کیجیے کہ آیت وحدیث کے ظاہری تعارض کو دور کرنے کے لیے بعض ائمہ نے قرآن کی آیت سے ﴿سُوْرَۃُ الفَاتِحَۃُ﴾ کا استثنا کیا اور آیت میں تاویل کی اور بعض ائمہ نے اس کے برخلاف حدیث کو امام ومنفرد کے ساتھ خاص کر کے آیت کو اپنے ظاہر پر رکھا، نہ پہلے طبقے نے قرآن وحدیث کے خلاف کیا نہ دوسرے طبقہ نے: بل کہ دونوں مکاتب فکر کے ائمہ نے قرآن وحدیث ہی پر عمل کی راہ نکالی، لہٰذا جو لوگ امام کے پیچھے مقتدی کو پڑھنے کی ہدایت کرتے ہیں وہ بھی اپنے اجتہاد کی رو سے حق پر ہیں اور جو لوگ اس سے منع کرتے ہیں وہ بھی حق پر ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ بخاری ومسلم کی حدیث دکھا دکھا کر حنفیہ کی نماز کے بارے میں کہتے ہیں کہ ان کی نماز نہیں ہوئی اور یہ کہ یہ لوگ بخاری کی حدیث کو نہیں مانتے، یہ انتہائی غلط وباطل بات کہتے ہیں، کیوں کہ حنفی بھی اس حدیث کو مانتے ہیں، ہاں یہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ امام ومنفرد کی نماز بغیر فاتحہ کے نہیں ہوتی، جیسے دوسرے لوگ قرآن کی آیت میں تخصیص کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آیت میں قرآن سے مراد، ﴿سُوْرَۃُ الفَاتِحَۃُ﴾

(۱) ابن ماجہ: ۶۱، موطا محمد: ۹۷، طحاوی: ۱/۱۲۸، دارقطنی: ۱/۳۲۳، ابن ابی شیبہ: ۱/۴۱۴ وغیرہ
(۲) ترمذی: حدیث حسن صحیح: ۱/۷۱

کے بعد کچھ اور پڑھنا ہے تو کیا کوئی ان لوگوں کو قرآن کا مخالف کہہ سکتا ہے؟ جب آیت میں تاویل کرنا، قرآن کی خلاف ورزی نہیں تو آیت پر عمل کے لیے حدیث میں حدیث ہی کی روشنی میں تاویل کرنا، حدیث کی خلاف ورزی کیوں کر ہوگئی؟

اختلاف ائمہ کی تیسری وجہ

ائمہ میں اختلاف اس وجہ سے بھی پیدا ہوا کہ ایک امام نے ایک حدیث کو صحیح و معتبر سمجھا اور دوسرے امام نے اس حدیث کو ضعیف سمجھا اور دوسری حدیث سے دوسری بات اخذ کی، کیوں کہ حدیث کو صحیح یا ضعیف قرار دینا بھی ایک اجتہادی عمل ہے جس میں اختلاف رائے ہوسکتا ہے اور ہوا ہے، بہت سی حدیثیں امام بخاری کے نزدیک ضعیف ہیں؛ مگر امام مسلم ان کو معتبر قرار دیتے ہیں، مثال کے طور پر نماز میں ہاتھ کہاں باندھے جائیں؟ سینے پر یا ناف کے اوپر یا ناف کے نیچے، اس سلسلے میں جو روایات آئی ہیں ان میں کوئی روایت بھی ایسی نہیں جو بے غبار ہو۔ مثلاً سینے پر ہاتھ باندھنے کی روایت حضرت وائل بن حجر سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی، آپ نے بائیں ہاتھ پر دایاں ہاتھ سینے پر رکھا۔(۱)

مگر یہ روایت ضعیف ہے؛ کیوں کہ اس کا ایک راوی مؤمّل بن اسماعیل کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے؛ لہٰذا احناف اس پر عمل نہیں کرتے اور اس کے مقابلے میں حضرت علی کی ایک حدیث ابو داؤد کے بعض نسخوں میں ثابت ہے کہ حضرت علی فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ پر ہاتھ رکھا جائے۔(۲)

اس روایت کے ایک راوی عبدالرحمان بن اسحاق واسطی کو بھی اکثر محدثین ضعیف قرار دیتے ہیں؛ مگر امام ترمذی نے ان کی ایک حدیث کو حسن قرار دیا اور امام

---

(۱) صحیح ابن خزیمہ: ۱/۲۴۳ (۲) ابن ابی شیبہ: ۱/۳۹۱، دارقطنی ۱/۲۸۶

حاکم نے ان کی ایک حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔(۱)

لہٰذا احناف اس حدیث کو ترجیح دیتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔

یہاں وہی بات ہے کہ اختلاف اس لیے پیدا ہوا کہ روایات کے صحیح وضعیف ہونے میں اختلاف ہے، لہٰذا جس کو جو اقرب الی الصحۃ نظر آئے، اس پر عمل کرے نہ الزام نہ اعتراض، اس کے برخلاف جو لوگ اپنی ہی بات کو صحیح اور دوسروں کو غلط ٹھہراتے ہیں، وہ یقیناً جادۂ اعتدال سے دور ہیں۔

اوپر پیش کردہ تفصیلات سے یہ بات واضح طور پر سامنے آ گئی کہ فروعی وجزوی مسائل میں علما وائمہ کا اختلاف ایک فطری اختلاف ہے، جس کی بنیاد نہ نفسانیت ہے نہ جہالت، بل کہ اس کی مختلف دیگر ایسی بنیادیں اور وجوہات ہیں جو ایسے اختلاف کے لیے شرعی جواز فراہم کرتی ہیں، جیسا کہ اوپر حوالے نقل کیے جا چکے ہیں، ہاں! یہاں یہ بھی واضح رہے کہ اختلاف کی جو تین وجوہات بیان کی گئیں، یہ بہ طور تمثیل بیان کی گئی ہیں؛ ورنہ اختلاف کی اور بھی وجوہات ہیں؛ مگر یہاں سب کا احاطہ مقصود نہیں ہے؛ بل کہ صرف یہ بتانے کے لیے کہ اختلاف کیوں پیدا ہوا؟ یہ چند امور بیان کیے گئے ہیں۔

نیز اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ کوئی بھی امام ومجتہد قرآن وحدیث کا مخالف نہیں ہوا؛ بل کہ سب ائمہ وعلما نے قرآن وحدیث کے منشا ہی کی تلاش وجستجو کو اپنا مطمحِ نظر اور مقصدِ زندگی بنا کر اجتہادی قوت ونور بصیرت کا استعمال فرمایا ہے۔

تین وضاحتیں

ان تفصیلات سے تین باتیں واضح ہو گئیں: ایک تو یہ کہ اجتہادی فروعی مسائل میں اختلاف آج کی کوئی نئی ایجاد نہیں ہے؛ بل کہ یہ اختلاف زمانۂ قدیم سے چلا آ رہا

---

(۱) القول المسدد: ۳۵

ہے اور حضرات صحابہ وتابعین کے مقدس دور میں بھی ہوا اور رہا ہے اور وہی اختلاف پھر بعد کے دوروں اور زمانوں میں منتقل ہوتے ہوئے ہم تک پہنچا ہے۔ دوسری یہ کہ اس اختلاف کی بنیاد نفسانیت وقرآن وحدیث کی مخالفت نہیں؛ بل کہ قرآن وحدیث ہی کے منشا ومراد کو پانے کی خاطر بعض ناگزیر اسباب کی وجہ سے بالکل فطری وطبعی طور پر واقع ہوا ہے، تمام ائمہ وعلما کی یہ اجتہادی خدمات، اخلاص ونیک نیتی اور اہل دین سے خیر خواہی وہمدردی کی بنیاد پر واقع ہوئی ہیں، جس پر ان سب کو ہر صورت میں اجر یقینی ہے اور تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اس قسم کے اختلاف کی شریعت میں اجازت دی گئی ہے اور اس پر کوئی ملامت ومذمت نہیں کی گئی ہے اور جس اختلاف وافتراق کی مذمت وبرائی قرآن وحدیث میں آئی ہے، اس سے مراد اعتقادیات اور دین کے بنیادی مسائل میں اختلاف ہے یا وہ اختلاف جو نصوص کے خلاف نفسانیت وشرارت سے کیا جائے۔

اختلاف میں اتفاق کا مظاہرہ

ان ساری گذارشات کا منشا یہ ہے کہ ان فروعی اختلافات کو بالکل اہمیت نہ دینا چاہیے اور اختلاف کے باوجود ایک دوسرے سے عداوت ودشمنی یا ایک دوسرے پر ملامت ومذمت کا رویہ اختیار نہ کرنا چاہیے؛ بل کہ تمام ائمہ وعلما کا احترام اور عظمت کرنا چاہیے اور ان سے محبت والفت کا طریق اپنانا چاہیے، چناں چہ سلفِ صالحین کے یہاں یہی نقشہ نظر آتا ہے۔

حضرت امام قدوری حنفی رحمہ اللہ، فقہ حنفی کے مایۂ ناز عالم وفقیہ تھے، جن کی مختصر القدوری نامی کتاب، فقہ حنفیہ کا مستند متن مانی جاتی ہے، انہی کے زمانے میں امام ابو حامد اسفرائنی رحمہ اللہ، فقہ شافعی کے مشہور شارح تھے اور دونوں حضرات کے

مابین بہت سارے مسائل میں اختلاف ومناظرہ رہتا تھا، مگر اس کے باوجود ابن خلکان نے لکھا ہے کہ امام قدوری، امام اسفرائنی کی بے حد تعظیم کرتے تھے۔(۱)

اسی طرح فقیہ عماد الدین شافعی رحمہ اللہ اور قاضی ابو طالب حنفی رحمہ اللہ کے درمیان بہت سے اختلافات تھے۔ جب عماد الدین شافعی کا انتقال ہوا تو قاضی ابو طالب حنفی نے ان کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر بڑے حسرت آمیز لہجہ میں یہ شعر پڑھا:

عقم النِساء فلا تلدن شبيهه　　إن النِسـاء بمثلـه عقـم

(عورتیں بانجھ ہو گئیں، پس ان (عماد الدین) جیسا وہ نہ جن سکیں گی؛ کیوں کہ عورتیں ان جیسے کے جننے سے بانجھ ہیں)

غور کیجیے کہ ایک طرف ان سے مسائل میں اختلاف بھی ہے اور دوسری طرف ان کی عظمتِ شان کا برملا اعتراف بھی ہے اور ہم لوگوں کی یہ حالت ہے کہ جس کسی سے کسی سلسلے میں چھوٹا یا بڑا اختلاف ہوا تو اس کی کسی خوبی و کمال کا اعتراف تو کیا کرتے؟! بل کہ اور اس کی ہجو اور مذمت کے درپے ہو جاتے ہیں۔

کون نہیں جانتا کہ امام مالک اور امام ابو حنیفہ دونوں جلیل القدر فقیہ و مجتہد ہونے کے باوجود بے شمار مسائل میں اختلاف رکھتے تھے، امام ذہبی نے اشہب بن عبد العزیز سے نقل کیا ہے کہ میں نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو امام مالک رحمہ اللہ کے سامنے اس طرح بیٹھے ہوئے دیکھا جیسے بچہ باپ کے سامنے بیٹھتا ہے، امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے حسن ادب اور ان کی تواضع پر دلالت کرتا ہے، حالاں کہ وہ امام مالک رحمہ اللہ سے تیرہ برس عمر میں بڑے تھے۔(۲)

اگر چہ اہل سیر و تاریخ کو اس واقعے کی صحت میں اشکال ہے؛ کیوں کہ اس کے راوی

---

(۱) ابن خلکان: ۱/۲۰ (۲) تذکرۃ الحفاظ: ۱/۲۰۹

اشہب، امام ابوحنیفہ کی وفات کے وقت پانچ برس کے تھے تو ان کی یہ روایت مخدوش معلوم ہوتی ہے، تاہم اس کو صحیح مان لیا جائے تو اس سے ائمہ سلف کا ادب اور آپسی تعلقات کی خوش گواری کا علم ہوتا ہے، ایک طرف امام ابوحنیفہ کا امام مالک کے ساتھ یہ ادب و تعظیم کا برتاؤ تھا اور دوسری طرف امام مالک، امام ابوحنیفہ کی مدح و تعریف اور ان کی عقل و فہم اور دور بینی و دور اندیشی کی توثیق و تصدیق فرماتے تھے۔ چناں چہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے امام ابوحنیفہ کو دیکھا ہے؟ تو فرمایا کہ ہاں میں نے ایسے شخص کو دیکھا کہ اگر وہ اس ستون کے بارے میں تجھ سے گفتگو کرے کہ وہ اس ستون کو سونے کا ثابت کرے گا تو ضرور اس پر دلیل قائم کر دے گا۔(۱)

پھر ان بزرگوں سے بھی اوپر حضرات صحابہ کو دیکھیے، وہاں بھی اختلاف کے باوجود، محبت و عظمت کا یہی نقشہ نظر آئے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

مثالیں تو ہزاروں دی جا سکتی ہیں، مگر انصاف پسند کے لیے ایک بھی کافی ہے، حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما دونوں صحابی ہیں اور ایک مسئلے میں نظریاتی اختلاف نے ان دونوں کو جنگ و حرب پر بھی آمادہ کر دیا، چناں چہ جنگ بھی ہوئی اور بہت سے مسلمان اس جنگ میں کام آئے، مگر اتنے شدید اختلاف کے باوجود، حضرت علی کے بارے میں حضرت امیر معاویہ نے قسم کھا کر فرمایا :

علی رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر اور افضل ہیں اور میرا اختلاف ان سے صرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص کے مسئلے میں ہے، اگر وہ خون عثمان کا قصاص (بدلہ) لے لیں تو اہل شام میں ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے والا سب سے پہلا شخص میں ہوں گا۔(۲)

---

(۱) مقدمۃ اعلاء السنن: ۱/۲۰۰ (۲) البدایہ: ۲/۲۵۹

نیز روایت ہے کہ جب ان حضرات کے درمیان جنگ کا میدان گرم تھا، روم کے عیسائی بادشاہ کی طرف سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام خط آیا جس میں عیسائی بادشاہ نے لکھا تھا کہ معلوم ہوا کہ تم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے پریشانی ہے، میں تمہاری مدد کے لیے فوج بھیج دوں؟

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں لکھا:

''اے نصرانی کتے! میرے اور علی کے درمیان جو اختلاف ہے تو اس سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے، یادرکھ! اگر تو نے حضرت علی کی طرف ترچھی نگاہ بھی اٹھائی تو سب سے پہلے علی کے لشکر کا سپاہی بن کر تیری آنکھیں پھوڑنے والا معاویہ ہوگا۔'' (۱)

آمدم برسر مطلب

غور کیجیے! کیا ہم لوگ بھی اختلاف کے باوجود عظمت ومحبت کا یہی نقشہ پیش کرتے ہیں؟ افسوس کہ آج ہم اپنے ان جزوی اختلافات میں الجھ کر اپنی بڑی بڑی اور اہم ذمے داریوں سے غافل ہو چکے ہیں اور یہ تک نہیں سوچتے کہ اس سے غیر اقوام فائدہ اٹھائیں گی۔ حاصل کلام یہ ہے کہ یہ اختلاف نہ نیا ہے نہ برا؛ البتہ ہمارا ایک دوسرے کو برا بھلا کہنا، ایک دوسرے کی توہین کرنا اور دوسروں کو الزام و بہتان لگا کر بدنام کرنا، ضرور بالضرور برا ہے اور اسی سے ہم کو منع کیا گیا۔ جیسے بعض لوگ حنفی لوگوں کو بُرا بھلا کہتے ہیں اور ان کی نماز کو باطل کہتے ہیں، امام ابوحنیفہ کی توہین کرتے ہیں اور فقہ حنفی کے خلاف کتابیں ورسائل چھاپ چھاپ کر تقسیم کرتے ہیں اور اپنی رائے سے حدیث کا مفہوم گھڑ کر ائمہ کو حدیث کا مخالف کہتے ہیں۔ یہ سب باتیں جہالت کی ہیں، علم وعقل سے دور کا بھی ان کو واسطہ نہیں۔

(۱) حدود اختلاف: ۱۰، بہ حوالہ تاج العروس: ۱/۳۰۸

غیر مقلدین کے دعوے ''عمل بالحدیث'' پر ایک نظر

غیر مقلدین کا دعوی ہے کہ وہ صرف صحیح حدیث پر عمل کرتے ہیں؛ بل کہ ان میں سے بہت سارے تو بہ طور خاص بخاری و مسلم ہی پر عمل کے مدعی ہیں اور دوسرے لوگوں سے بھی ان کا مطالبہ ہوتا ہے کہ بخاری شریف یا مسلم شریف سے حدیث پیش کرو۔ نیز یہ لوگ حنفی لوگوں کو الزام دیتے ہیں کہ یہ بخاری و مسلم کی صحیح حدیثوں پر عمل نہیں کرتے، یہ لوگ رفع یدین اور فاتحہ خلف الامام وغیرہ بعض مسئلوں میں عوام کو بخاری و مسلم کی حدیث دکھا کر کہتے ہیں کہ یہ صحیح حدیثیں ہیں، حنفی ان پر عمل نہ کر کے اپنی نمازوں کو برباد کر رہے ہیں، اس جگہ ہم صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ بخاری و مسلم کی اور دیگر کتب حدیث کی کتنی صحیح حدیثیں ہیں، جن کو یہ غیر مقلد ٹھکراتے ہیں، پھر بھی اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں۔

(۱) امام مسلم رحمہ اللہ نے حدیث روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو '' وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا '' (۱)

امام مسلم نے ''مسلم شریف'' میں اس کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن حزم ظاہری نے بھی اس کو صحیح تسلیم کیا ہے۔ (۲)

اس حدیث کو امام مسلم کے علاوہ نسائی، ابن ماجہ، احمد وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔ (۳)

یہ روایت حضرت ابوموسیٰ اشعری و حضرت ابوہریرہ دونوں سے روایت کی گئی ہے۔

اس صحیح حدیث پر غیر مقلدین عمل نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ امام کے پیچھے مقتدی کو سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ پڑھنا ضروری و فرض ہے، بغیر اس کے نماز نہیں ہوتی حالاں کہ کسی بھی صحیح حدیث میں مقتدی کے لیے سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ پڑھنے کو ضروری نہیں بتایا گیا ہے اور جس حدیث کا یہ حوالہ دیتے ہیں یعنی یہ کہ حضور

(۱) مسلم: ۱/۱۷۴ (۲) محلی: ۲/۲۷۰ (۳) نسائی: ۱/۱۴۶، ابن ماجہ: ۱/۶۱، احمد: ۱۶/۵۵ و ۱۷/۵۲

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے سورۃ الفاتحۃ نہیں پڑھی، اس کی نماز نہیں ہوئی“ یہ حدیث تو مقتدی کے بارے میں نہیں ہے؛ کیوں کہ مقتدی کے بارے میں اوپر کی حدیث نے بتایا کہ اس کو خاموش رہنا ہے۔ لہٰذا اس حدیث کا تعلق مقتدی سے نہیں ہوگا؛ بل کہ ان سے ہوگا جن کے ذمے قرأت ہے اور وہ امام ہے یا تنہا نماز پڑھنے والا۔

اس صاف وصریح صحیح حدیث کا انکار کرتے ہوئے غیر مقلدین کہتے ہیں کہ مقتدی پر سورۃ الفاتحۃ پڑھنا ہر حال میں فرض ہے، حالاں کہ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی تصریح کے مطابق امام کے زور سے قرأت کرتے وقت امام کے پیچھے قرأت کرنے سے صحابہ، تابعین وغیرہ سے متواتراً منع کرنا وارد و ثابت ہے۔ (۱)

غیر مقلدین، علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے سلسلے میں اچھی رائے رکھتے ہیں اور تین طلاق کے مسئلے میں خاص طور پر ان کے بیانات سے استفادہ کرتے ہیں، ان کا یہ بیان ان پر حجت ہونا چاہیے۔

(۲) حضرت علقمہ نے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ کیا میں تمھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ چناں چہ آپ نے نماز پڑھی اور پہلی مرتبہ (تکبیر تحریمہ کے وقت) کے سوا کسی اور جگہ رفع یدین نہیں کیا۔ (۲)

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غیر مقلدین کے امام علامہ ابن حزم ظاہری نے صحیح قرار دیا ہے۔ (۳)

اور غیر مقلد عالم علامہ ناصر الدین البانی نے لکھا کہ حق یہ ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی سند مسلم کی شرط کے مطابق ہے اور جن لوگوں نے اس حدیث کو معلول قرار دیا ہے، ہمیں ان کی کوئی ایسی دلیل نہیں ملی جس سے استدلال صحیح ہو اور اس کی وجہ

---

(۱) فتاویٰ: ۲۳/۳۰۷ (۲) ترمذی: ۱/۵۹، احمد: ۵/۲۵۱ (۳) محلی: ۳/۴

سے حدیث رد کر دی جائے۔ (۱)

نیز علامہ احمد محمد شاکر نے (اس حدیث کی سند کو مسند احمد کی تعلیق میں صحیح قرار دیا ہے۔(۲)

اس صحیح حدیث اور اس کے ساتھ اور بھی متعدد اس معنے کی احادیث صحیحہ کے خلاف غیر مقلدین کا کہنا ہے کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رکوع میں جاتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے بھی رفع یدین کرنا چاہیے۔

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے جب پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتوں میں نماز پڑھتے تھے؟ تو فرمایا کہ ہاں! (۳)

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جوتے پہن کر نماز پڑھتے تھے کیا غیر مقلدین اس پر عمل کرتے ہیں؟ کیا ان کے امام و علما اس پر عمل کرتے ہیں؟ اگر نہیں تو بخاری و مسلم کی حدیث پر عمل نہ کر کے، غیر مقلدین اپنے آپ کو اہل حدیث کہلانے کے مستحق کیوں کر ہو سکتے ہیں؟

(۴) بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رمضان ہو یا غیر رمضان، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں چار رکعت نماز پڑھتے جس کی کیفیت و طول کو نہ پوچھو، پھر چار رکعت پڑھتے جس کے حسن و طول کو نہ پوچھو، پھر تین رکعت پڑھتے۔(۴)

غیر مقلدین اس حدیث کو تراویح کی نماز کے آٹھ رکعات ہونے کی دلیل میں بڑے طمطراق سے پیش کرتے ہیں اور جو صحابہ کے زمانے سے آج تک مسلسل و متواتر بیس رکعت پڑھی جا رہی ہیں اس کو بدعت کہتے ہیں، مگر خود اس حدیث کی

---

(۱) مشکوۃ، بہ تحقیق ناصر الدین البانی: ۱/۲۵۲ (۲) مسند: ۵/۲۵۱

(۳) بخاری: ۱/۵۶، مسلم: ۱/۲۰۸ (۴) بخاری: ۱/۱۵۴، مسلم: ۲/۲۵۴

مخالفت بھی کرتے ہیں، اس طرح کہ اس حدیث میں صاف طور پر آیا ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم چار چار رکعت پڑھتے تھے، مگر کسی بھی غیر مقلدین کی مسجد میں تراویح چار چار رکعت نہیں، بل کہ دو دو رکعت پڑھتے ہیں؛ لیکن کیا یہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مخالفت نہیں؟ پھر اس حدیث میں نہ جماعت سے پڑھنے کا ذکر ہے اور نہ مسجد میں پڑھنے کا؛ بل کہ حدیث کے سیاق وسباق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمل تنہائی میں اور گھر میں ہوتا تھا؛ مگر غیر مقلدین تراویح کی نماز جماعت سے مسجد میں ادا کرتے ہیں۔ جب کہ خود حدیث میں یہ بھی ہے کہ فرض کے سوا دوسری نمازیں گھر میں پڑھو کہ یہی افضل ہے۔(۱)

یہ حدیث نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس وقت ارشاد فرمائی تھی کہ رمضان میں چند دن صحابہ کرام کو تراویح پڑھائی پھر ایک دن صحابہ تو جمع ہو گئے؛ مگر آپ تشریف نہیں لائے اس کے بعد تشریف لا کر یہ فرمایا کہ گھروں میں نماز پڑھو کہ یہی افضل ہے کہ فرض کے سوا دیگر نمازیں گھر میں پڑھی جائیں۔ مگر خاص تراویح کے سلسلے کا یہ حکم نہ مان کر غیر مقلدین حدیث کی مخالفت مسلسل کرتے ہیں اور دوسروں کو الزام دیتے ہیں کہ یہ حدیث پر عمل نہیں کرتے۔

(۵) امام بخاری نے باب باندھا ''**بَابُ مَنْ أَجَازَ الطَّلاَقَ الثَّلاَثَ**'' باب اس کا جس نے تینوں طلاقوں کو جائز قرار دیا۔ پھر متعدد احادیث بیان فرمائیں جن سے ایک ساتھ تین طلاق دینے سے تینوں طلاقوں کا واقع ہو جانا ثابت ہوتا ہے۔

مثلاً: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: حضرت رفاعہ کی بیوی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میرے خاوند نے مجھے طلاق بتّہ دی اور ایک روایت میں ہے کہ تین طلاقیں دیں اس کے بعد میں نے عبدالرحمان بن زبیر

(۱) بخاری: ۱/۱۰۱، مسلم: ۱/۲۶۶

سے نکاح کرلیا مگر وہ نا کارہ ہے آپ نے فرمایا کہ شاید دوبارہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے ہرگز نہیں، جب تک کہ وہ تیری مٹھاس اور تو اس کی مٹھاس نہ چکھ لے۔(۱)

اس حدیث میں رفاعہ رضی اللہ عنہ کے تین طلاق دینے کا ذکر ہے جسے امام بخاری رحمۃ اللہ ان لوگوں کے لیے استدلال فرمارہے ہیں جو تین طلاقوں کو نافذ مانتے ہیں، معلوم ہوا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ نے اس سے اکھٹی تین طلاقیں مراد لی ہیں، مگر غیر مقلدین اس کے خلاف محاذ بنائے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ تین طلاقیں اکھٹی دینے سے ایک ہی واقع ہوتی ہے، ایک طرف بخاری کو ماننے کا دعویٰ اور دوسری طرف اس کے خلاف عمل، حالاں کہ بخاری میں امام بخاری رحمۃ اللہ نے اس کے خلاف نہ کوئی باب باندھا ہے اور نہ کوئی حدیث پیش کی ہے۔

(۶) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکھایا: اس حال میں کہ میرا ہاتھ آپ کے دو ہاتھوں کے درمیان تھا۔(۲)

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ نے "**باب المصافحة**" میں تعلیقاً اور "**بابُ الأخذ باليدين**" میں پوری سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور یہ بھی نقل کیا ہے کہ حضرت حماد اور حضرت ابن المبارک نے دو ہاتھوں سے مصافحہ کیا؛ مگر اس متفق علیہ حدیث کے خلاف غیر مقلدین ہمیشہ ایک ہاتھ سے مصافحہ کرتے اور دو ہاتھوں سے مصافحہ کو برا جانتے ہیں۔ کیا یہی عمل بالحدیث ہے؟

(۷) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دیکھا نمازوں کو ان کے وقت پر پڑھتے دیکھا، سوائے مزدلفہ میں دو نمازوں مغرب وعشا کے اور اس دن فجر کی نماز آپ نے (وقت معتاد)

---

(۱) بخاری:۲/۷۹۱ (۲) بخاری:۲/۹۲۶، مسلم:۱/۱۷۴

سے پہلے پڑھی۔(۱)

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ خبردار نیند میں کوئی تفریط نہیں (کوئی گناہ نہیں) تفریط (گناہ) تو اس پر ہے جو نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آجائے۔(۲)

اس سے معلوم ہوا کہ نمازوں کو وقت پر پڑھنا چاہیے، بلا عذر نماز کو موخر کرنا اور بے وقت پڑھنا گناہ کی بات ہے۔ مگر غیر مقلدین کے یہاں نمازوں کو مقدم و مؤخر کرنے میں کوئی حرج نہیں، جب کہ یہ بات صریح احادیث کے خلاف ہے۔

(۸) مسلم و دیگر کتب حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جو شخص سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ اور اس کے ساتھ کچھ زائد (سورہ یا آیات) نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔(۳)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص نماز میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ اور اس کے ساتھ کچھ اور (سورت یا آیات) نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی، غیر مقلدین اس حدیث کے ایک حصے کو مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بغیر سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ کسی کی نماز نہیں ہوتی، نہ امام کی، نہ مقتدی کی، نہ منفرد کی، مگر اس حدیث کے دوسرے حصے میں جو کہا گیا کہ سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ کے ساتھ کچھ اور بھی سورت و آیت پڑھنا ضروری ہے۔ اس کو نہیں مانتے اور مقتدی کو سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ کے سوا کچھ اور پڑھنے سے منع کرتے ہیں، پھر بھی اپنے کو اہل حدیث کہتے ہیں۔ فیاللعجب!

(۹) بخاری و مسلم و دیگر محدثین نے روایت کی کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جب تم بیت الخلا آؤ تو پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلے کی طرف نہ منہ کرو اور نہ پیٹھ کرو۔(۴)

---

(۱) مسلم: ۱/۲۴۱ (۲) مسلم: ۱/۲۳۹ (۳) مسلم: ۱/۱۶۹، نسائی: ۱/۱۴۶ (۴) بخاری: ۱/۵۷، مسلم: ۱/۱۳۰

مگر غیر مقلدین اس حدیث کے خلاف یہ کہتے ہیں کہ بنے ہوئے بیت الخلا میں قبلے کی طرف رُخ کر کے یا پیٹھ کر کے پیشاب پاخانہ کر سکتے ہیں۔

(۱۰) حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر میری اور خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے۔اس کو مضبوط پکڑو اور دانتوں سے تھام لو۔ (۱)

امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

پوری اُمت اس حدیث پر عمل کرتی ہے اور حضراتِ خلفائے راشدین کی سنتوں کو قابل عمل قرار دیتی ہے۔مگر غیر مقلدین، صحابہ وخلفائے راشدین کی سنت کو نعوذ باللہ بدعت کہتے اور اس کو ٹھکراتے ہیں، چناں چہ بیس رکعت تراویح کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بدعت اور جمعہ کے دن کی پہلی اذان کو بدعت عثمان رضی اللہ عنہ کہہ کر ان کا رد کرتے ہیں۔ جب کہ اس حدیث صحیح سے خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوط پکڑنے کا حکم زبانِ رسالت سے صادر ہوا ہے۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ (یہ کامل دس (مثالیں) ہیں) ایسی صحیح احادیث بہت سی ہیں، جن کو غیر مقلدین ٹھکراتے ہیں۔ یہاں صرف بہ طور نمونہ دس مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

---

(۱) ترمذی: ۲/۹۲، ابن ماجہ: ۵، ابوداؤد: ۲/۲۷۹، مسند احمد: ۴/۲۷، دارمی: ۱/۲۶

فقہ پر غیر مقلدین کے اعتراضات کا جائزہ

کیا فقہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے؟

غیر مقلدین کی طرف سے عوام الناس میں جو وسوسے ڈالے جاتے ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ عوام کو یہ سمجھاتے ہیں کہ مسلمانوں کو صرف قرآن و حدیث کا مکلّف و پابند بنایا گیا ہے؛ لہٰذا فقہ اور فقہی کتابوں کی نہ ضرورت ہے اور نہ قرآن و حدیث کو چھوڑ کر اس پر عمل کرنا جائز ہے، کیوں کہ فقہ، قرآن و حدیث سے ہٹ کر اور قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ غیر مقلدین کی یہ بات **"كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيْدَ بِهَا الْبَاطِلُ"** (کلمۂ حق جس سے باطل مراد لیا گیا ہے) کا مصداق ہے۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے منکرینِ حدیث (جو اپنے آپ کو اہل قرآن کہتے ہیں) کہا کرتے ہیں کہ قرآن کریم ایک جامع اور مکمل کتاب ہے، اس کے معانی و مضامین واضح ہیں، لہٰذا حدیث وسنت کی کوئی ضرورت نہیں اور قرآن کو چھوڑ کر حدیث پر عمل جائز نہیں، کیوں کہ قرآن و حدیث میں بہت جگہ تضاد و ٹکراؤ ہے، ظاہر ہے کہ منکرین حدیث کی یہ منطق جس طرح باطل ہے، اسی طرح غیر مقلدین کی منطق بھی غیر معقول ہے۔

کیوں کہ فقہ در حقیقت، قرآن و حدیث کی تشریح و توضیح، تفہیم و تسہیل کا نام ہے، جس کو علومِ قرآن و حدیث کے ماہرین اور مستند شارحین نے انتہائی دیانت داری و امانت داری اور پورے حزم و احتیاط کے ساتھ مرتب و مدون فرمایا ہے۔

مثلاً نماز جو کہ اسلامی عبادات میں سے سب سے اہم عبادت ہے، قرآن و حدیث میں اس کا مکمل طریقہ پوری جزوی تفصیلات کے ساتھ ایک جگہ اکٹھا موجود

نہیں ہے، کچھ باتوں کا ذکر قرآن میں ہے اور کچھ ارکان وآداب کا ذکر کسی حدیث میں ہے اور کچھ کا ذکر کسی اور حدیث میں ہے، اسی طرح اس کی جزوی تفصیلات اور متعلقہ مسائل واحکامات ترتیب اور تفصیل سے مذکور نہیں ہیں، ان ماہرینِ شریعتِ علما وفقہانے قرآن وحدیث سے کشید کر کے ان سب کو اکٹھا کر دیا؛ تاکہ عوام الناس اور معمولی سمجھ بوجھ والا بھی ان شرعی احکامات پر بہ آسانی عمل کر سکے، اسی طرح جو مسائل قرآن و حدیث میں صراحتاً بیان نہیں فرمائے گئے۔ ان کو قرآن و حدیث کے اشارے سے یا دلالت سے اخذ کر کے ان کو بھی بیان فرمایا، مثال کے طور پر قرآن پاک میں والدین کے حقوق و آداب میں ذکر کیا گیا ہے کہ ان کو اُف نہ کہو(الإسراء :۲۳) اور حدیث میں والدین کو گالی دینے سے منع کیا گیا ہے۔

مگر والدین کو مارنے پیٹنے کا کوئی ذکر نہیں ہے، مگر قرآن وحدیث کی دلالت سے اس کا بھی حرام ہونا معلوم ہوتا ہے کہ جب والدین کو گالی دینا منع اور اُف کہنا منع ہے، تو مارنا تو بہ درجۂ اولیٰ منع ونا جائز ہوگا، ظاہر ہے کہ اس طرح قرآن وحدیث کی دلالت یا ان کے اشارے سے مسئلہ نکالنا، قرآن وحدیث کے خلاف نہیں، بل کہ عین قرآن وحدیث کی منشاومراد کے مطابق ہے۔

اسی طرح بعض وہ مسائل جس کا ذکر قرآن وحدیث میں بالکل نہیں ہے، نہ صراحتاً نہ دلالتہً، نہ اشارۃً۔ ایسے مسائل کو قرآن وحدیث کے اندر آئے ہوئے مسائل پر پیش کر کے، ان کا حکم معلوم کیا جاتا اور ان کو بھی فقہ میں مرتب کیا جاتا ہے، مثلاً غلام کتنی شادیاں کر سکتا ہے؟ اس مسئلے کا ذکر نہ قرآن میں ہے، نہ حدیث میں۔ حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم نے قرآن کی ایک آیت پر قیاس کر کے فرمایا کہ غلام صرف دو نکاح کر سکتا ہے، کیوں کہ قرآن میں باندیوں کی سزا(زنا کی سزا) آزاد عورتوں کی سزا کے لحاظ سے نصف بتائی گئی ہے(النساء :۲۵) تو اس پر

نکاح کے مسئلے کو قیاس کیا گیا اور آزاد مردوں کے لحاظ سے نصف شادیاں کرنے کی بات طے کی گئی۔(۱)

اس کو قیاس کہا جاتا ہے اور صحابہ کے دور سے ؛بل کہ خود رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دور سے قیاس سے برابر کام لیا جاتا رہا ہے،تو فقہا نے ان قیاسی مسائل کو بھی فقہ میں مدون کیا ہے۔

یہ ہے فقہ کی حقیقت جس کو غیر مقلدین اپنی ناواقفیت کی بنا پر یا محض تعصب وعناد کی وجہ سے قرآن وحدیث کے خلاف قرار دیتے ہیں۔فقہ کی پوری حقیقت کو سمجھنے کے لیے ہمارا مضمون ''فقہ کی حقیقت وضرورت'' جو اس رسالے میں شامل ہے۔اس کا مطالعہ فرمایئے۔

اوران لوگوں کا یہ کہنا کہ جب قرآن وحدیث موجود ہیں،تو فقہ کی کیا ضرورت؟ محض مغالطہ ہے اوراس کا جواب یہ ہے کہ جب قرآن وحدیث موجود ہیں،تو یہ غیر مقلدین تفسیریں اور حدیث کی شروحات اور دیگر عنوانات پر چھوٹی بڑی کتابیں کیوں لکھتے اور پھیلاتے ہیں؟خصوصاً نماز کے عنوان پر'' صلوۃ الرسول'' اور'' صلوۃ النبی'' نام کی کتابیں اور فتاویٰ علمائے اہل حدیث اور فتاویٰ ثنائیہ اور فتاویٰ نذیریہ جو غیر مقلد علما کے فتاویٰ ہیں،آخر قرآن وحدیث کے ہوتے ہوئے،ان کی کیا ضرورت تھی اور ہے؟ افسوس صد افسوس کہ جو طبقہ اپنے علما کی کتابوں پر،ان کے فتاویٰ پر،ان کی فہم پر اعتماد کرتا ہے اوران کی کتابوں کو پھیلاتا ہے، وہ عوام کو دھوکہ دینے کے لیے یہ کہتا پھرتا ہے کہ قرآن وحدیث کافی ہے،فقہ کی کیا ضرورت؟ جب کہ ہم نے اوپر عرض کردیا ہے کہ قرآن وحدیث کے ثمرے اور پھل اوران کی تشریح ہی کا نام فقہ ہے۔اگر قرآن و حدیث اور دیگر دلائل شرعیہ(اجماع وقیاس) سے مستنبط و ماخوذ مسائل واحکامات کی

(۱)اعلام الموقعین،ابن قیمؒ:۱/۲۰۹

ضرورت نہیں ہے، تو پھر غیر مقلد علما کی کتابوں اور ان کے فتاویٰ کی کیا ضرورت ہے؟ کیوں قرآن و حدیث کو کافی سمجھ کر ان پر یہ لوگ اکتفا نہیں کرتے؟

چند دنوں قبل ایک صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میں نے ایک اہل حدیث عالم (انھوں نے نام بھی لیا تھا) کا بیان کیسٹ میں سنا، وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے قرآن کو آسان بنایا ہے ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ﴾ اور قرآن و حدیث ہمارے لیے کافی ہے، تو پھر کسی اور چیز کی یا کسی عالم کی کیا ضرورت ہے؟

میرے پاس اس وقت بعض علما بھی تشریف فرما تھے اور مدرسے کے طلبہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ عربی زبان سے واقف ہیں؟ کہا کہ نہیں! میں نے کہا کہ جب قرآن سب کے لیے یکساں طور پر آسان کر دیا گیا ہے، تو آپ قرآن پاک اٹھائیے اور کسی کے ترجمے کی مدد کے بغیر اس کو پڑھیے، کیا آپ اس طرح قرآن سمجھ سکتے ہیں؟ کہنے لگے کہ نہیں سمجھ سکتا، میں نے کہا کہ جب قرآن نے یہ نہیں کہا کہ "ہم نے صرف عربی جاننے والوں کے لیے اس کو آسان کیا ہے، تو یہ ہر زبان والے کو سمجھ میں آنا چاہیے، اب اگر آپ کسی ترجمے کی مدد لیتے ہیں تو وہ ترجمہ کسی نہ کسی عالم کا کیا ہوا ہوگا، تو آپ قرآن جیسی آسان چیز کو سمجھنے میں ایک عالم کے محتاج ہوئے، جب کہ اہل حدیث مولوی صاحب کا کہنا تھا کہ ہم کو کسی چیز یا کسی عالم کی ضرورت نہیں۔

پھر میں نے ان سے کہا کہ جب کسی چیز کی ضرورت نہیں تو یہ غیر مقلد علما قرآن کا ترجمہ کیوں کرتے ہیں؟ ان کی تفسیر کیوں لکھتے ہیں؟ لوگوں میں بیانات کیوں کرتے ہیں؟ لوگوں کو صرف قرآن و حدیث کے معریٰ نسخے کیوں نہیں دیتے؟ معلوم ہوا کہ ان کا دعویٰ کچھ ہے اور عمل کچھ اور۔

غرض یہ کہ فقہ کی ضرورت و اہمیت ایک مسلمہ امر ہے، اگر عناد و تعصب نہ ہو تو

کوئی ذی عقل و ہوش اس کا انکار نہیں کرسکتا۔

فقہی کتب میں فحش مضامین ہونے کا جواب

غیر مقلدین نے فقہ پر جو اعتراضات کیے ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ فقہ کی کتب میں فحش مضامین ہیں۔ مثلاً کتب فقہ میں یہ مسئلہ لکھا ہے کہ مرد کا پیشاب کا مقام عورت کے پیشاب کے مقام سے مل جائے اور درمیان میں آڑ نہ ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا؟

مگر ان کا یہ اعتراض، بل کہ وسوسہ محض لغو اور متعصب ذہنیت کی پیداوار ہے، کیوں کہ اولاً تو اس قسم کے مسائل خود احادیثِ مبارکہ میں بھی آئے ہیں، جن کو یہ لوگ مانتے ہیں، اگر احادیث سے ماخوذ فقہ میں اس طرح کے مسائل ہوں تو پھر اعتراض کی کیا وجہ؟ سوائے تعصب کے اس کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی، غور کیجیے کہ کیا احادیث میں کچھ شرم و حیا کے مسائل بہ ضرورت بیان کیے جانے کی وجہ سے وہ قابل اعتراض و لائق رد قرار پائیں گی؟ یا اعتراض کرنے والے ہی قابل اعتراض قرار پائیں گے؟

معلوم ہونا چاہیے کہ فقہ پر جس طرح غیر مقلدین کا یہ اعتراض ہے کہ اس میں فحش باتیں و مسائل ہیں۔ بعینہ یہی اعتراض منکرینِ حدیث (جو اپنے آپ کو اہل قرآن کہتے ہیں) نے درج ذیل احادیث پر کیا ہے۔

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم (ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم) میں سے کوئی حائضہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ازار پہننے کا حکم دیتے اور ازار کے اوپر سے مباشرت فرماتے۔(۱)

(۲) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

---

(۱) بخاری :۳۹۱، مسلم:۴۴۰، نسائی:۳۷۰، ابوداود:۲۳۹، ابن ماجہ:۶۲۷، احمد:۲/ ۲۳۸۷

ساتھ لیٹی، اچانک مجھے حیض آ گیا، میں اٹھ کر چلی گئی اور میں نے حیض کے وقت کے کپڑے لیے آپ نے فرمایا کہ کیا حیض آ گیا؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں! آپ نے مجھے بلایا اور میں آپ کے ساتھ لیٹ گئی۔(۱)

(۳) حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عائشہ کے رضاعی بھائی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے بارے میں پوچھا، انھوں نے برتن منگوایا، جو صاع کے برابر تھا اور غسل فرمایا اور سر پر پانی بہایا، ابو سلمہ کہتے ہیں کہ ہمارے اور حضرت عائشہ کے درمیان ایک پردہ تھا۔(۲)

(۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام اپنی ازواج کا روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے، پھر حضرت عائشہ ہنس پڑیں، بعض روایات میں ہے کہ روزے کی حالت میں مباشرت (بوس و کنار) فرماتے تھے۔(۳)

اور مسند احمد کی ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ روزے کی حالت میں آپ ان سے مباشرت (بوس و کنار) فرماتے اور آپ کے اور ان کے درمیان یعنی شرمگاہ پر ایک کپڑا ہوتا تھا۔(۴)

(۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ساری بیویوں سے ملتے تھے اور اس وقت آپ کی نو بیبیاں تھیں۔(ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے ایک رات میں اپنی عورتوں سے ملاقات کی ایک غسل کے ساتھ۔(۵)

---

(۱) بخاری:۲۸۹، مسلم:۴۴۴، نسائی:۲۸۱، ابن ماجہ:۶۲۹، دارمی:۱۰۲۶، احمد:۲۵۳۰۰

(۲) بخاری:۲۴۳، مسلم:۴۸۱، نسائی:۲۲۷، احمد:۲۳۲۹۳ (۳) بخاری:۱۷۹۳، مسلم:۱۸۵۱، ترمذی:۶۶۱، ابوداؤد:۲۰۳۴، ابن ماجہ:۱۶۷۴ (۴) احمد:۲۳۱۷۸

(۵) بخاری:۲۷۵، مسلم:۴۶۷، ترمذی:۱۳۰، ابوداؤد:۱۸۸، ابن ماجہ:۵۸۱، احمد:۱۲۴۹۹

ان احادیث پر منکرین حدیث کا بعینہٖ وہی اعتراض ہے جو غیر مقلدین و منکرینِ فقہ کا فقہ پر ہے کہ ان میں فحش باتیں ہیں، بوس و کنار و جماع وغیرہ کی جو حدیث میں نہ ہونا چاہیے۔ کیا ان جاہلوں کے اس اعتراض سے حدیث مخدوش ہوگئی؟ اسی طرح فقہ پر یہ اعتراض، کیا اس کو مخدوش کردے گا؟ کیا غیر مقلدین کے نزدیک منکرینِ حدیث کا اعتراض صحیح ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر فقہ پر اعتراض بھی اسی طرح غلط ہے۔

فقہ میں اختلاف کا جواب

غیر مقلدین کے وسوسوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ فقہی کتابوں میں مذکور ائمہ کے اختلافات کو پیش کر کے کہتے ہیں کہ فقہ میں اختلاف ہے اور خود حنفی فقہ میں بھی اختلافات ہیں، اگر ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ایک قول ہے تو ان کے شاگردوں کا دوسرا قول ہے۔ پھر فقہ میں چار مسلک ہیں، حنفی، شافعی، مالکی و حنبلی تو اس اختلاف کے ہوتے ہوئے کس طرح عمل ہوگا؟ اور کس پر عمل ہوگا؟

اس وسوسے کا جواب یہ ہے کہ چاروں مسلکوں میں سے کسی پر بھی عمل کرلیا جائے، وہی اس کے لیے کافی ہے، چاروں مسالک اپنی اپنی جگہ حق پر ہیں، جس طرح قرآن مجید کی سات قرأتوں میں سے کسی ایک قرأت پر تلاوت کر لینے سے تلاوت کا پورا پورا ثواب مل جاتا ہے اور ساتوں قرأتیں حق ہیں اور غیر مقلدین بھی انہی قرأتوں پر تلاوت کرتے ہیں، کیا سات مختلف قرأتوں کی وجہ سے کوئی عقلمند تلاوت کو چھوڑ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! اسی طرح چار مسلکوں کے اختلاف کو سات قاریوں کے اختلاف کی طرح سمجھنا چاہیے، رہا یہ کہ خود حنفی مسلک میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ

اس اختلاف کے موقعے پر اصحاب ترجیح فقہا، صحیح ومفتی بہ ومعتبر قول کی نشاندہی بھی کر دیتے ہیں، پھر پریشانی کیا ہے؟ یہ تو تحقیقی جواب ہے، اس کے علاوہ ہم ان غیر مقلدین سے پوچھتے ہیں کہ روایات کا اختلاف تو احادیث میں بھی پایا جاتا ہے، خود بخاری میں مختلف احادیث ہیں اور دیگر کتب حدیث میں بھی ہزاروں احادیث میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ مثلاً:

(۱) امام بخاری نے متعدد صحابہ سے روایت کیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اپنی عورت سے جماع کرے؛ مگر منی نہ نکلے تو صرف وضو کافی ہے۔ حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت زبیر، حضرت طلحہ وحضرت کعب اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہم سب نے یہی فرمایا۔(۱)

مگر خود امام بخاری اور دیگر محدثین نے اس کے خلاف یہ حدیث نقل کی ہے کہ اگر عورت سے جماع کیا اور شرمگاہیں مل گئیں، تو غسل واجب ہوگا۔(۲)

(۲) ایک حدیث میں ہے: ''تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ'' (آگ میں پکی ہوئی چیز کے استعمال پر وضو کرنا چاہیے)(۳)

مگر اس کے خلاف دوسری احادیث انھی محدثین نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت یا سالن (جو کہ آگ سے پکا ہوا ہی ہوتا ہے) کھایا پھر بغیر وضو کے نماز پڑھی۔(۴)

(۳) ضبع (بجو جانور) کے بارے میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

(۱) مسلم واحمد نے حضرت عثمانؓ سے نقل کیا ہے، بخاری:۲۸۳، مسلم:۵۲۴، احمد:۴۲۰

(۲) بخاری:۲۸۲، مسلم:۵۲۵، نسائی:۱۹۱، ابوداؤد:۸۶، ابن ماجہ:۶۰۲، احمد:۶۹۰۰، دارمی:۷۵۴ (۳) مسلم:۵۲۹، نسائی:۱۷۴، ترمذی:۷۴، ابوداؤد:۱۶۶، ابن ماجہ:۴۷۸، احمد:۷۳۸۷ (۴) مسلم:۵۳۱۔۵۳۸، بخاری:۲۰۳، احمد:۲۵۵۸۵، ابوداؤد:۱۵۹

نے اس کے کھانے کو فرمایا ہے یعنی اجازت دی ہے۔(۱)

مگر اس کے خلاف یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا کوئی (بجو) بھی کھاتا ہے۔(یعنی یہ کھایا نہیں جاتا)(۲)

(۴) ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر پڑھتے اور عورتیں (مسجد سے) واپس ہوتیں تو اندھیرے کی وجہ سے وہ پہچانی نہ جاسکتیں تھیں (یعنی اندھیرے ہی میں نماز فجر ادا فرماتے)۔(۳)

مگر خود رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ فجر کو اسفار یعنی اجالے میں پڑھو کہ یہ بڑا اجر کا سبب ہے۔(۴)

امام ترمذی اس حدیث کو حسن صحیح فرماتے ہیں اور اوپر کی حدیث بھی صحیح ہے۔ یہ احادیث جو کہ آپس میں مختلف و متعارض ہیں، ان کی بنا پر کیا ذخیرۂ حدیث کو غیر معتبر قرار دیا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں! بل کہ ان میں روایتی و درایتی اصول کے پیش نظر کہیں تنسیخ، کہیں تطبیق، کہیں ترجیح کا اصول کام میں لایا جائے گا، اسی طرح فقہ کی مختلف روایات کا مسئلہ ہے، تو غیر مقلدین کو اس پر اعتراض کی کیا گنجائش ہے؟

فقہ میں چار ہی امام کیوں؟

غیر مقلدین کا ایک وسوسہ یہ ہے کہ فقہ میں چار ہی امام کیوں؟ اور یہ کہ کس آیت یا حدیث میں ہے کہ ائمہ چار ہیں اور ان کے نام کہاں مذکور ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سوال جہالت پر مبنی ہے اور محض دھوکے کے لیے عوام میں چلایا جاتا ہے، اس

---

(۱) ترمذی:۱۷۱۳، نسائی:۴۲۸۷، ابوداؤد:۳۳۰۷، ابن ماجہ:۳۲۲۷، احمد:۱۳۶۴۹

(۲) ترمذی:۱۷۱۴، ابن ماجہ:۳۲۳۸ (۳) بخاری:۳۵۹، مسلم:۱۰۲۰، نسائی:۵۴۲، ابن ماجہ:۶۶۱، احمد:۲۲۹۷۸، مالک:۳، دارمی:۱۱۹۰، ترمذی:۱۴۱

(۴) ترمذی:۱۴۲، نسائی:۵۴۶، ابوداؤد:۳۶۰، ابن ماجہ:۶۶۴، احمد:۱۶۶۲۰، دارمی:۱۱۹۱

وسوسے کا جواب درجہ ذیل نکات میں غور کرنے سے ملے گا۔

(۱) دنیا میں بے شمار علما وائمہ گزرے ہیں؛ لیکن جو مقبولیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان چار ائمہ فقہ (امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد) کو حاصل ہوئی دوسروں کو حاصل نہ ہوئی، جس طرح محدثین تو بہت سے گزرے ہیں؛ مگر ان میں جو مرتبہ اصحاب صحاح ستّہ (امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ) کو ملا، وہ دوسرے محدثین کے حصے میں نہیں آیا اور پھر ان میں بھی جو مقبولیت امام بخاری و امام مسلم کو ملی، دیگر حضرات وہ نہ پا سکے، اگر کوئی جاہل یہ سوال کرے کہ حدیث کے فن میں ان چھ محدثین کو کیوں مانا جاتا ہے؟ کیا قرآن وحدیث میں ان کا ذکر ہے اور کیا ان کے نام مذکور ہیں؟ تو اس سوال کا جواب سوائے اس کے اور کیا ہوسکتا ہے کہ جہالت پر مبنی سوال ہے۔

(۲) قرآن پاک کے سات قاری مشہور ہوئے اور ساری دنیا میں ان ہی کی قرأت کے مطابق تلاوت کی جاتی ہے، اگر یہ سوال کیا جائے کہ سات ہی قاری کیوں؟ اور یہ کہ ان کے نام قرآن وحدیث میں آئے ہیں؟ تو اس کا غیر مقلدین کیا جواب دیں گے؟

(۳) بات دراصل یہ ہے کہ ان چار فقہا نے قرآن وحدیث کی تشریح وتوضیح ان کے مضامین کی ترتیب وتسہیل، ان کی توجیہ وتحقیق کا جو بے نظیر کارنامہ انجام دیا، وہ دوسرے حضرات کے حصے میں نہیں آیا، نیز ان حضرات کی فقہ تمام ابواب کو جامع ہے اور اسی دور میں اللہ نے ان کے اصحاب وتلامذہ کو ان کی فقہ کی ترتیب وتدوین کی توفیق دی، جس سے قرآن وحدیث کے تمام مضامین، ان کے اصول وکلیات، پھر ان سے مستنبط جزئیات وفروعات سب کے سب مدون ومرتب ہو گئے اور ان حضرات کی امانت ودیانت، ان کی دین میں فقاہت وبصیرت ان کا اخلاص وللّٰہیت

اور ان کا تقوی وطہارت، ایک ایسی معروف چیز تھی کہ اس کی بنا پر لوگوں نے ان کی فقہ کو پورے اطمینان کے ساتھ قبول کرلیا اور صدیوں سے ان پر اعتماد کرتے ہوئے، ان کی فقہ پر عمل کیا جا رہا ہے۔ جس طرح حضرات محدثین کی خدمات پر اعتماد کرتے ہوئے اور ان کی دیانت و امانت داری پر بھروسہ کرتے ہوئے، ان کی مرتب کردہ کتبِ حدیث پر امت عمل کرتی چلی آ رہی ہے۔ حالاں کہ ان ائمہ محدثین کا نام وکام نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں، اگر قرآن و حدیث میں ان فقہا کا ذکر ہونا ضروری ہے تو پھر امام بخاری وامام مسلم و دیگر محدثین کو اور ان کی احادیث کو ماننے کے لیے بھی قرآن و حدیث میں ان کا ذکر ہونا چاہیے، کیا کوئی غیر مقلدین ان کا نام قرآن و حدیث میں دکھا سکتا ہے؟

فقہِ ابوبکر وفقہِ عمر کی تقلید کیوں نہیں کی جاتی؟

وساوس غیر مقلدین میں سے یہ بھی ایک ہے کہ جب امام ابوحنیفہ وامام شافعی وغیرہ ائمہ کے مقابلے میں حضرات صحابہ کا علم، فہم وبصیرت بڑھی ہوئی ہے، تو ان کی فقہ وفتاویٰ کو قابل تقلید کیوں نہیں سمجھتے، ابوحنیفہ وشافعی کی فقہ کو کیوں مانتے ہیں اور اپنے آپ کو ابوبکری وعمری کیوں نہیں کہلاتے؟ حنفی وشافعی کیوں کہلاتے ہیں؟

اس وسوسے کا جواب اوپر کے جواب سے سمجھا جا سکتا ہے، وہ یہ کہ صحابہ کرام اگرچہ علم وعمل، تقویٰ ودیانت، فہم وبصیرت میں ان ائمہ کرام سے بہت بڑھے ہوئے ہیں اور ان ائمہ کرام نے قرآن وحدیث کے ساتھ صحابہ کرام کی فقہ وفتاوی کو بھی حرز جان بنایا ہے اور ان فتاوی کی روشنی میں ہی اپنی فقہ کو مرتب فرمایا ہے؛ تاہم کسی ایک صحابی سے بھی تمام ابواب وجزئیات کے متعلق تفصیلی مسائل وفتاوی مرتب ومدون نہ ہوئے، کسی سے سو مسائل ثابت ہیں تو دوسرے صحابی سے پچاس مسائل ثابت ہیں، اس طرح ایک سے تمام ابواب کے بارے میں تفصیلی مسائل ثابت نہ ہونے کی وجہ

سے فقہِ ابوبکر وفقہِ عمر کی طرف لوگوں کا انتساب نہ ہوا اور ان ائمہ کرام سے چوں کہ ہر ہر باب میں تفصیلی مسائل مرتب و مدون ہو گئے، ان کی طرف انتساب کیا جانے لگا، باقی حضرات صحابہ کے فتاوی وفقہ پر عمل تو ان ائمہ کی فقہ کے ضمن میں ہو جاتا ہے؛ کیوں کہ فقہ کی بنیاد جن چیزوں پر ہے ان میں ایک صحابہ کے اقوال و فیصلے بھی ہیں، چنانچہ علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے امام احمد رحمہ اللہ کے مسلک و مذہب کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

''امام احمد بن حنبل کے فتاوی کی دوسری اصل و بنیاد، وہ مسائل ہیں جن پر حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے فتویٰ دیا ہے۔(۱)

اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا :

میں کتاب اللہ سے سند لیتا ہوں، اگر اس میں کوئی مسئلہ نہ ملا تو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیتا ہوں اور اگر اس میں بھی نہ ملے تو اقوال صحابہ سے دلیل لیتا ہوں۔(اگر صحابہ میں اختلاف ہو تو) ان میں سے جس کا قول چاہتا ہوں لیتا ہوں اور جس کا چاہتا ہوں چھوڑ دیتا ہوں اور ان حضرات کے اقوال سے کسی اور قول کی طرف نہیں جاتا۔(۲)

معلوم ہوا کہ امام ابوحنیفہ و دیگر ائمہ نے فقہ میں جہاں قرآن و حدیث سے اخذ فرمایا ہے، وہیں حضرات صحابہ کے اقوال و فتاوی کو بھی لیا ہے، مگر چوں کہ فقہ کے تمام ابواب پر سیر حاصل بحث اور ایک فن کی حیثیت سے کلام صحابہ سے مروی نہ تھا، تو نسبت ان کی طرف نہیں کی گئی؛ بل کہ ان ائمہ کرام کی طرف کی گئی جن سے تدوین فقہ کا کام منصۂ مشہود پر ظاہر ہوا، بالکل اسی طرح جیسے قرآن پاک کی سات قرائتیں، صحابہ

(۱) اعلام الموقعین: ۱/۳۰

(۲) تہذیب الکمال: ۲۹/۴۴۲، تاریخ بغداد: ۱۳/۳۶۸، تہذیب: ۱۰/۴۵۱

کے دور میں تھیں اور بعض صحابہ کا اس سلسلے میں بہت اونچا مقام بھی تھا، جیسے حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت ابی بن کعب، حضرت سالم مولی ابو حذیفہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان چار حضرات سے قرآن حاصل کرو۔(۱)

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب کے بارے میں فرمایا کہ ابی، ہم میں سب سے بڑے قاری ہیں۔(۲)

مگر اس کے باوجود ساری دنیا میں آج حضرت عاصم کوفی رحمہ اللہ اور دوسرے قاریوں کی قرأت پڑھی جاتی ہے۔ غیر مقلدین بھی کہتے ہیں کہ فلاں قاری کی روایت کے مطابق یہ قرأت ہے، وجہ یہ ہے کہ ان حضرات نے قرأت پر مستقل کام کرکے اس کی تدوین کی اور پھر یہ نقل ہوتے چلی آرہی ہیں، لہٰذا ان کی طرف منسوب کر دیا اور کہا جاتا ہے کہ یہ قاری عاصم کوفی رحمہ اللہ اور فلاں کی قرآت ہے، اسی طرح بخاری کی حدیث و مسلم کی حدیث جو کہا جاتا ہے، اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ ان حضرات نے قربانی دے کر اس فن کو دیانت و امانت سے ہم تک پہنچایا؛ لہٰذا ان کی طرف اس کو منسوب کر دیا جاتا ہے۔ کیا کوئی عاقل یہ سوال کرسکتا ہے کہ حدیث بخاری وحدیث مسلم کیوں کہتے ہو؟ حدیث ابو بکر رضی اللہ عنہ وحدیث عمر رضی اللہ عنہ کیوں نہیں کہتے؟ افسوس کہ غیر مقلدین کو یہ واضح باتیں بھی سمجھ میں نہیں آتیں اور وہ لوگوں کو الجھاتے ہیں۔

کیا بخاری و مسلم کی حدیث سب پر مقدم ہے؟

غیر مقلدین کے وساوس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ فقہ حنفی میں بخاری و مسلم کی حدیثوں کے خلاف مسائل ہیں اور دوسری حدیثوں پر بخاری و مسلم کی حدیث مقدم ہے؛ لہٰذا فقہ حنفی غیر معتبر ہے۔

(۱) بخاری: ۴۶۱۵، مسلم: ۴۵۰۴، ترمذی: ۳۷۴۶ (۲) بخاری: ۴۶۲۱، احمد: ۲۰۱۷۲

یہ وسوسہ دراصل انتہائی بودہ ولغوقسم کا ہے؛ کیوں کہ نہ قرآن میں ہے اور نہ کسی حدیث میں کہ بخاری ومسلم کی حدیث سب سے مقدم ہے، اگر یہ اللہ ورسول کی بات ہوتی تو بلاشبہ حنفی اس کے پابند ہوتے اور نہ ہوتے تو اس پر جرح وتنقید کا بھی دوسروں کو حق ہوتا، مگر جو بات قرآن وسنت میں ثابت نہیں اور وہ کسی کا قول ہے تو حنفی فقہ اس کی پابندی کیوں کرے؟ پھر یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ دنیا میں امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کے تشریف لانے سے پہلے ''فقہ حنفی'' کی تدوین ہوچکی تھی اور ہزارہا علما وائمہ اس فقہ کی اتباع اور اس کے مطابق فتوی دیا کرتے تھے، اس کے بعد امام بخاری وامام مسلم تشریف لائے تو فقہ حنفی ان حضرات کے پہلے ہی صحیح سندوں کی جانچ پڑتال کرکے مرتب ہو چکا، اس کو یہ کہہ کر ٹھکرانا کہ بعد میں آنے والے امام بخاری وامام مسلم کی حدیث کے موافق نہیں ہے، محض بے سمجھی کا نتیجہ ہے یا تعصب کا کرشمہ؛ کیوں کہ صحیحین کے مقدم ہونے کا سوال بعد والوں کے لیے ہوسکتا ہے، نہ کہ ان سے پہلے والوں کے لیے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فقیہ ہونے کے ساتھ بڑے محدث تھے اور بڑے بڑے محدثین سے انھوں نے حدیث سنی اور ان سے بھی بڑے بڑے محدثین نے روایت کی ہے اور اس کے ساتھ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ حدیث کی روایت میں اور اس کے قبول کرنے میں کڑی شرائط کے پابند تھے، انھوں نے چھان پھٹک کر احادیث کو لیا اور ان پر اپنے فقہ کی بنیاد رکھی۔

امام ذہبی رحمہ اللہ اور علامہ ابن حجر رحمہ اللہ نے ان سے روایت کرنے والے اور جن سے آپ نے روایت کی ہے ان کے بہت سے نام گنائے ہیں۔(۱)

اور حضرت یحيٰ بن معین رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

---

(۱) تذکرۃ الحفاظ:۱/۱۶۸،تہذیب:۱۰/۴۴۹

ابو حنیفہ رحمہ اللہ ثقہ تھے اوراسی حدیث کو بیان کرتے تھے جو حفظ ہوتی تھی اور جو حفظ نہ ہوتی اس کو بیان نہ کرتے، نیز فرمایا کہ ابو حنیفہ حدیث میں قابل اعتماد تھے۔(۱)

امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی غور کیا تو یہی پایا کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول کی تائید کسی نہ کسی حدیث واثر سے ہورہی ہے۔(۲)

غرض یہ کہ فقہ حنفی کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اوران کے اصحاب نے قرآن و حدیث وآثار صحابہ واجماع وقیاس (اس کی تفصیل گزرچکی ہے) سے مدون ومرتب فرمایا ہے اور اس کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ وغیرہ تشریف لائے ہیں، تو ان کی حدیث مقدم ہوجائے یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ یہ قول نہ اللہ کا ہے نہ رسول اللہ کا، اسی لیے حنفی بزرگ وفقیہ ومحدث علامہ ابن الہمام رحمہ اللہ نے ''فتح القدیر'' میں فرمایا کہ یہ جو کہا جاتا ہے: ''بخاری ومسلم کی حدیث سب سے اصح ہے، پھر وہ جو صرف بخاری میں ہو پھر وہ جو صرف مسلم میں ہوالخ۔'' یہ محض تحکم وسینہ زوری کی بات ہے، جس کی تقلید جائز نہیں؛ کیوں کہ اصح ہونے کا مدار تو اس پر ہے کہ راوی میں وہ شرائط پائی جائیں، جن کا خود امام بخاری رحمہ اللہ ومسلم رحمہ اللہ نے اعتبار کیا ہے۔(۳)

پھر غیر مقلدین کے اس وسوسے پر اس طور پر بھی نظر کرنا چاہیے کہ بخاری و مسلم کی حدیث یا اور کسی حدیث صحیح کے ثابت ہوجانے سے اس پر عمل ضروری نہیں ہو جاتا؛ بل کہ یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ حدیث کی دلالت اپنے مضمون پر کس درجہ کی ہے اور یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ کہیں منسوخ تو نہیں، یا مؤول تو نہیں۔ مثلاً:

(۱) بخاری ومسلم دونوں نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی اپنی عورت سے جماع کرے مگر انزال نہ ہو تو صرف وضو کرلے اور

---

(۱) تہذیب: ۴۵۰/۱۰ (۲) الخیرات الحسان، بہ حوالہ ابو حنیفہ واصحابہ: ۵۰ (۳) فتح القدیر: ۴۶۲/۱

شرمگاہ دھولے۔(۱)

مگر اس پر کسی کا عمل نہیں ہے اور اس کو دوسری حدیث کی وجہ سے منسوخ مانا جاتا ہے اور خود غیر مقلد بھی اس حدیث پر عمل نہیں کرتے۔

(۲) ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں نماز پڑھتے تھے کہ آپ (اپنی نواسی) حضرت امامہ بنتِ زینب کو اپنے اوپر اٹھا لیتے تھے اور جب سجدہ کرتے تو ان کو اتار دیتے۔(۲)

بخاری و مسلم کے علاوہ نسائی، ابوداؤد، مسند احمد وغیرہ میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔(۳)

مگر کیا اس سے یہ سمجھا جائے گا کہ ہر آدمی کو نماز کے وقت اپنی نواسی کو کندھے پر سوار کرا کر نماز پڑھنا سنت ہے؟ اور کیا بخاری و مسلم کی اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے سارے غیر مقلدین اپنی اپنی نواسیوں کو یا کسی بچی کو نماز میں کندھے پر بٹھا لیتے ہیں؟

(۳) بخاری و مسلم دونوں حضرات نے حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔(۴)

اور بخاری میں اس کے خلاف بیٹھ کر پیشاب کرنے کی کوئی حدیث نہیں ہے اور ابن ماجہ، ترمذی و نسائی نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ اگر کوئی تم سے بیان کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے، تو اس کی تصدیق نہ کرو۔(۵)

---

(۱) بخاری:۲۸۳، مسلم:۵۲۴ (۲) بخاری:۴۸۶، مسلم:۸۴۴

(۳) نسائی:۱۱۸۹، ابوداؤد:۷۸۲، مسند احمد:۲۱۴۸۱

(۴) بخاری:۲۱۷، ۳۶۱، مسلم:۱۳۳،۱۴۰۲

(۵) ترمذی:۱۲، نسائی:۲۹، ابن ماجہ:۳۰۳

اب غور کرنا چاہیے کہ کیا صرف اس وجہ سے کہ پہلی حدیث بخاری و مسلم میں ہے پیشاب کھڑے ہو کر کرنے کو سنت قرار دیا جائے گا؟ ہرگز نہیں! بل کہ اس میں تاویل کی جائے گی اور دوسری حدیث کو جو کہ دوسری کتب کی ہے، ترجیح دی جائے گی کہ اصل عادت تو آپ کی بیٹھ کر پیشاب کرنے کی تھی، کبھی کبھی کسی عذر سے یا بیان جواز کے لیے آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا ہے، اگر کوئی شخص اس تاویل کے بغیر صرف بخاری و مسلم کی حدیث کے ظاہر پر یہ حکم لگا دے کہ کھڑے ہو کر ہی پیشاب کرنا سنت رسول ہے تو یہ جفا و ظلم ہے۔

حاصل کلام یہ کہ کسی حدیث کے بخاری و مسلم میں ہونے سے اس کا صحیح ہونا معلوم ہوتا ہے۔ مگر اس کی اپنے مضمون پر دلالت اور دوسری حدیثوں سے اس کی تطبیق ترجیح یا اس کا منسوخ ہونا یا مؤول ہونا وغیرہ امور ایک مستقل چیز ہے۔ اس لیے فقہ حنفی کو بخاری و مسلم کے خلاف نہیں کہا جا سکتا۔

کیا فقہ حنفی، ضعیف احادیث پر مبنی ہے؟

غیر مقلدین کے وساوس میں سے ایک وسوسہ یہ ہے کہ فقہ حنفی کو ضعیف احادیث پر مبنی قرار دیتے ہیں، اس کا جواب امور ذیل میں درج ہے:

(ا) پہلی بات یہ ہے کہ فقہِ حنفی ضعیف حدیثوں پر مبنی ہے یا صحیح حدیثوں پر، اس کا فیصلہ تو وہ کر سکتا ہے جو فنِ حدیث سے واقف ہو اور اس میں درجۂ امامت و اجتہاد پر فائز ہو اور یہ غیر مقلدین جن کو اردو کی کتاب بھی ٹھیک سے پڑھنا نہیں آتا اور بخاری و مسلم کی چند حدیثوں پر ناقص طور پر عمل کر کے اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں اور فنِ حدیث سے کوئی دور کا بھی واسطہ نہیں ان کے کہنے اور فیصلہ کرنے کا کیا اعتبار کیا جا سکتا ہے۔

(۲)اور ان کے مقابلے میں ہمیشہ سے ساری دنیا کے علما و ائمہ امام ابوحنیفہ رَحِمَہُ اللّٰہُ کی فقہ پر اعتماد کرتے آئے ہیں اور تعریف وتوصیف وتوثیق و تصدیق فرمائی ہے، اگران کی فقہ ضعیف احادیث پر مبنی ہوتی تو یہ ائمہ وعلما ان کی فقہ پر اعتماد اور اس کی تعریف وتوثیق کیسے فرما سکتے ہیں؟

مثلاً :مشہور محدث امام جرح و تعدیل حضرت یحییٰ بن سعید القطان رَحِمَہُ اللّٰہُ نے فرمایا: ہم جھوٹ نہیں بولتے ، ہم نے امام ابوحنیفہ رَحِمَہُ اللّٰہُ کی رائے سے بہتر کوئی رائے نہیں سنی اور ہم نے آپ کے اکثر اقوال کو اختیار کیا ہے۔(۱)

اور امام شافعی رَحِمَہُ اللّٰہُ نے ارشاد فرمایا کہ سارے لوگ فقہ میں ابوحنیفہ کے محتاج ہیں اور یحییٰ بن معینؒ نے فرمایا کہ حضرت وکیع بن الجراح رَحِمَہُ اللّٰہُ (جو امام شافعی کے استاذ اور امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں) امام ابوحنیفہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے اور امام جعفر صادق نے فرمایا کہ ابوحنیفہ اپنے شہر کے سب سے بڑے فقیہ ہیں اور ابن معین نے فرمایا کہ میرے نزدیک قرأت تو حضرت حمزہ کی ہے اور فقہ امام ابوحنیفہ کی فقہ ہے اور میں نے لوگوں کو اسی پر پایا ہے اور محدث یزید بن ہارون نے فرمایا کہ میں نے ایک ہزار آدمیوں سے ملاقات کی ہے اور ان میں سے اکثر حضرات سے میں نے حدیث لکھی ہے، لیکن پانچ حضرات سے زیادہ فقیہ، عالم اور متقی میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور ان میں سے ابوحنیفہ رَحِمَہُ اللّٰہُ اول نمبر پر ہیں۔(۲)

یہ سارے اقوال، کتب اسماء الرجال میں درج ہیں، جن سے امام ابوحنیفہ کی فقہ پر علما و ائمہ کا اعتماد ظاہر ہورہا ہے، کیا ضعیف احادیث پر مبنی فقہ پر یہ فن حدیث کے

---

(۱) تہذیب: ۱۰/۸، ۴۵۰

(۲) تذکرۃ الحفاظ: ۱/۱۶۸، تہذیب: ۱۰/۴۴۹، تاریخ بغداد: ۱۳/۳۰۰

ائمہ فن اسماء الرجال کے ماہرین، ایسا اعتماد ظاہر کر سکتے ہیں اور کیا اس کے مطابق فتویٰ دے سکتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ غیر مقلدین کا فقہ حنفی کے خلاف یہ پروپگنڈا محض جھوٹ پر مبنی ہے۔

(۳) تیسرے یہ کہ کسی حدیث کا صحیح یا ضعیف ہونا بھی ایک اجتہادی معاملہ ہے اور اس میں بھی آرا کا اختلاف ہوسکتا اور ہوتا ہے۔ چناں چہ امام مسلم رحمہ اللہ اور امام بخاری رحمہ اللہ کے مابین بھی بعض احادیث میں اختلاف ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک ''عنعنہ'' والی حدیث میں راوی اور اس کے شیخ کا لقا ثابت ہونا ضروری ہے؛ محض معاصرت وامکانِ لقا کافی نہیں، مگر امام مسلم رحمہ اللہ نے امام بخاری رحمہ اللہ کے مسلک پر مقدمے میں سخت تنقید کی ہے اور بتایا ہے کہ راوی اور اس کے شیخ کا محض معاصر ہونا اور دونوں میں لقا کا امکان ہونا صحت حدیث کے لیے کافی ہے، اس طرح اور بھی بعض شرائط میں ائمہ حدیث کا اختلاف ہے۔ نیز راوی کے بارے میں بھی اختلاف ہو جاتا ہے، ایک محدث ایک راوی کو ثقہ قرار دیتا ہے؛ مگر وہ دوسرے محدث کے نزدیک ضعیف ہوتا ہے خود بخاری اور مسلم میں متعدد ایسے راوی ہیں، جن کے بارے میں دوسرے محدثین نے جرح کی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ احادیث پر صحیح وضعیف ہونے کا حکم اجتہادی امر ہے، جس میں اختلاف بھی ہو جاتا ہے۔ لہٰذا کسی روایت وحدیث کے امام بخاری یا دوسرے بعض ائمہ کے نزدیک ضعیف ہونے سے لازم نہیں آتا کہ وہ تمام ائمہ کے نزدیک ضعیف ہو۔ ہوسکتا ہے کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک وہ احادیث صحیح ہوں، جن کو ضعیف کہا جارہا ہے جس طرح کہ دارقطنی کے نزدیک بخاری ومسلم کی متعدد احادیث ضعیف ہیں چناں چہ دارقطنی نے امام بخاری وامام مسلم کی ان احادیث پر ''استدراک'' لکھا ہے۔ جیسا کہ اہل علم جانتے ہیں۔ غرض یہ کہ غیر مقلدین کا یہ اعتراض یا وسوسہ کہ فقہ حنفی

ضعیف احادیث پر مبنی ہے محض اٹکل اور نا قابل التفات ہے۔

(۴) ہاں ایک بات غور سے سمجھ لینا چاہیے کہ اگر کسی باب میں کوئی صحیح حدیث نہ ہو اور صرف ضعیف حدیث ہو تو امام ابو حنیفہ رَحِمَہُ اللہُ کا مسلک یہ ہے کہ وہ قیاس کے بہ جائے ضعیف حدیث ہی کو قبول فرما لیتے ہیں اور یہی مسلک امام احمد بن حنبل رَحِمَہُ اللہُ کا بھی ہے۔ چناں چہ علامہ ابن القیم رَحِمَہُ اللہُ نے لکھا ہے:

امام ابو حنیفہ رَحِمَہُ اللہُ کے اصحاب اس بات پر متفق ہیں کہ امام ابو حنیفہ رَحِمَہُ اللہُ کا مذہب یہ ہے کہ ضعیف حدیث ان کے نزدیک رائے و قیاس سے اولیٰ ہے اور اسی پر ان کا مذہب مبنی ہے۔(۱)

نیز علامہ ابن القیم رَحِمَہُ اللہُ نے فرمایا کہ امام احمد کا بھی یہی مسلک ہے اور اس میں تمام ائمہ ان کے ساتھ متفق ہیں (اعلام ۱/۳۱) اور ابن حزم ظاہری نے بھی اپنی کتاب ''الإحکام في أصول الأحکام'' (۷/۵۴) میں امام ابو حنیفہ کے اس مسلک کا ذکر کیا ہے۔

اندازہ کیجیے کہ امام ابو حنیفہ ضعیف احادیث کے ہوتے ہوئے بھی قیاس کو نہیں اختیار کرتے، چہ جائے کہ صحیح احادیث کے ہوتے ہوئے قیاس کریں؟ معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہ رَحِمَہُ اللہُ صحیح احادیث اور اگر صحیح احادیث نہ ہوں تو ضعیف احادیث سے استدلال کرتے ہیں۔ مگر اس بات کو بگاڑ کر یوں تعبیر کرنا کہ فقہ حنفی کی بنیاد ضعیف حدیثوں پر ہے۔ محض تعصب و جہالت ہے۔

امام ابو حنیفہ کا علمی مقام

غیر مقلدین نے محض تعصب و عناد سے ایک وسوسہ یہ پیدا کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رَحِمَہُ اللہُ کو قرآن و حدیث کا علم نہیں تھا اور یہ کہ ان کو صرف سترہ حدیثیں یاد

---

(۱) اعلام: ۱/۷۷

تھیں اور غیر مقلدین کے ایک مشہور عالم مولانا صدیق حسن خان بھوپالی نے تو حد ہی کر دی اور یہ لکھ دیا کہ ابوحنیفہ عربی زبان سے بھی پوری طرح واقف نہیں تھے۔(۱)

مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کچھ محض تعصب و عناد کی بنا پر ہے اور حقیقت سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے، ہم نے اوپر ائمہ کبار سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی فقہ پر اعتماد اور اس کی تعریف و توثیق نقل کی ہے اور یہ ائمہ بڑے بڑے محدثین اور جرح و تعدیل کے ماہرین تھے۔ اگر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو علم نہ تھا حدیث سے واقفیت نہ تھی اور صرف سترہ حدیثیں ان کو یاد تھیں، تو ان ائمہ نے ان کی اور ان کے فقہ کی تعریف و توثیق کیسے فرمادی؟

دوسرے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قرآن و حدیث کے ماہر ہونے پر صراحت کے ساتھ ائمہ کرام کے اقوال کتب رجال و سیر میں موجود و محفوظ ہیں، ان کے ہوتے ہوئے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو قرآن و حدیث سے بے خبر کہنا انتہائی جسارت اور ائمہ اسلاف سے بدظنی اور ان کی شان میں گستاخی کے ساتھ ساتھ درپردہ اسماء الرجال کے مقدس علم سے اعتماد ختم کرنے کی ناپاک کوشش و سازش بھی ہے، آخر اسی فن اسماء الرجال کی بنا پر لوگ امام بخاری رحمہ اللہ و امام مسلم رحمہ اللہ اور دیگر محدثین کی جلالت و بزرگی اور ان کے علم و عمل اور قربانیوں و خدمات کو جانتے اور مانتے ہیں؟ اگر اسی علم کی بنا پر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی بزرگیاں ثابت ہوں اور کوئی ان کو نہ مان کر ان کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کرتا ہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ علمِ اسماء الرجال کے خلاف سازش کر رہا ہے۔ اب آیئے! امام ابوحنیفہ کا علمی مقام انھی کتب سے معلوم کریں۔

امام شمس الدین الذہبی رحمہ اللہ نے ”تذکرۃ الحفاظ“ چار جلدوں میں لکھی

---

(۱) ابجد العلوم: ۳/۱۰۰

ہے اور اس میں ان کے بہ قول صرف ان لوگوں کا تذکرہ لکھا ہے جو ''علم نبوی'' کے حاملین ہیں، جو عادل و متقی ہیں اور احادیث کی توثیق و تضعیف اور تصحیح و تضعیف کے سلسلے میں جن کے اجتہاد کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ اس کتاب میں علامہ ذہبی نے علم نبوی (حدیث) کے ماہرین اور حدیث کی جانچ پرکھ کے سلسلے میں قابل اعتماد بزرگوں کا تذکرہ لکھا ہے۔

اس تذکرۃ الحفاظ میں ''الامام ابوحنیفہ'' کا بڑے بلند الفاظ میں تذکرہ کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں:

كَانَ إِمَامًا وَرِعًا عَالِمًا عَامِلاً مُتَعَبِّدًا كَبِيْرَ الشَّانِ. (۲)

ذہبی رحمہ اللہ اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے کہ مشہور محدث امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر رحم کرے کہ وہ امام تھے۔(۳)

علامہ سیوطی نے امام ابوحنیفہ کے مناقب میں مستقل رسالہ ''**تبییض الصحیفة**'' لکھا ہے، اس میں خلف بن ایوب رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ انھوں نے فرمایا کہ علم، اللہ تعالیٰ کی طرف سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا پھر صحابہ کی طرف پھر تابعین کی طرف پھر ابوحنیفہ اور آپ کے اصحاب کی طرف۔(۴)

عبداللہ بن داؤد الحربی نے فرمایا کہ اہل اسلام پر ضروری ہے کہ وہ اپنی نماز میں ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے لیے دعا کریں پھر انھوں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اس کا زمانے کا ذکر کیا کہ حدیث و فقہ کو محفوظ و مدون کیا۔(۵)

مکی بن ابراہیم رحمہ اللہ و شداد بن حکیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم تھے۔(۶)

---

(۱) تذکرۃ الحفاظ:۱/۲ (۲) تذکرۃ:۱/۱۶۸ (۳) تذکرۃ:۱/۱۶۹ (۴) ابوحنیفہ واصحابہ:۹

(۵) تاریخ بغداد:۱۳/۳۴۴، تہذیب الکمال:۲۹/۴۲۲ (۶) تاریخ بغداد:۱۳/۳۴۵

یزید بن ہارون محدث رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ میں نے ایک ہزار آدمیوں سے ملاقات کی اور ان میں سے اکثر سے حدیث لکھی؛ لیکن پانچ حضرات سے زیادہ فقہ میں علم اور تقوی میں کسی کو نہیں دیکھا اور ان پانچ میں اول نمبر پر ابو حنیفہ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ اپنے زمانے کے سب اپنے زمانے کے سب ہیں۔(۲)

امام بخاری کے شیخ امام یحییٰ بن آدم رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ ابو حنیفہ نے اپنے شہر کوفہ کی ساری حدیثیں جمع کر لی تھیں اور انھوں نے اس میں غور کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آخری وقت میں کس بات پر تھے یعنی آخری سنت کیا تھی؟

امام ابو یوسف نے فرمایا کہ میں جب بھی کسی حدیث کی طرف مائل ہوتا، تو ابو حنیفہ کو صحیح حدیث کے بارے میں میرے سے زیادہ صاحبِ بصیرت پاتا۔(۳)

یہ سارے اقوال صاف بتا رہے ہیں کہ امام ابو حنیفہ اپنے زمانہ کے سب سے بڑے امام و عالم و فقیہ و محدث تھے، فنِ حدیث میں مہارت رکھتے تھے اور اسماء الرجال کے فن کے بھی ماہر تھے اور آپ کی طرف اس فن میں رجوع کیا جاتا تھا، اس کے باوجود یہ کہنا کہ آپ کو حدیث کا علم نہ تھا، انتہائی جہالت کی بات ہے پھر یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ آپ نے ہزاروں احادیث سے انتخاب کر کے حدیث کی روایت کی ہے اور وہ روایات مختلف کتب حدیث میں جمع ہیں۔ نیز آپ کے شاگردوں نے اس مروی مجموعے کو کتاب کی شکل میں مرتب کیا ہے۔ جو " **مسند أبي حنيفة** " و " **كتاب الآثار** " کے نام سے دنیا میں معروف و مشہور اور علما کے درمیان میں مستند و متداول ہے، آخر میں ایک بات ابن خلدون مؤرخ کی نقل کر کے اس جواب کو ختم کرتا ہوں۔ وہ اپنے معرکۃ الآراء "**مقدمة ابن خلدون**" میں فرماتے ہیں:

---

(۱) جامع العلم: ۱/۲۹، تاریخ بغداد: ۱۳/۳۶۳، تہذیب الکمال: ۲۹/۴۳۹

(۲) تاریخ بغداد: ۱۳/۳۴۰

’’بعض بغض وعناد رکھنے والے لوگ کہتے ہیں کہ مجتہدین میں سے بعض حدیث کے بارے میں قلیل البضاعت تھے؛اسی لیے ان کی روایت حدیث کم ہوگئی؛ مگر ائمہ کبار کے بارے میں اس اعتقاد کی کوئی گنجائش نہیں؛ کیوں کہ شریعت تو کتاب وسنت ہی سے اخذ کی جاتی ہے اور جو حدیث میں کم سرمایہ رکھنے والا ہو، اس پر یہ بات متعین ہوجاتی ہے کہ وہ اس کی طلب وجستجو میں لگے؛ تا کہ اصول صحیحہ سے دین حاصل کرے اور احکام کو ان کے اصل مبلغ سے حاصل کر سکے اور امام ابوحنیفہ نے جو روایت کم کی ہے تو اس کی وجہ روایت اور اس کے تحمل کی شرائط میں ان کا سخت ہونا ہے، یہ نہیں کہ انہوں نے عمداً حدیث کی روایت ترک کردی تھی اور حدیث کے علم میں آپ کے کبار مجتہدین میں سے ہونے پر یہ بات دلالت کرتی ہے کہ علما کے درمیان آپ کے مذہب پر اعتماد وبھروسہ ہے اور رداً وقبولاً اس کا اعتبار کیا جاتا ہے۔(۱)

غرض یہ کہ امام ابوحنیفہ رَحِمَہُ اللّٰہُ کے بارے میں یہ کہنا کہ آپ حدیث نہیں جانتے تھے، غلط پروپگنڈہ ہے اور جھوٹ ہے۔

رہی یہ بات کہ آپ سے احادیث کی روایت کم ہوئی ہے، تو معلوم ہونا چاہیے کہ حدیث کا جاننا الگ بات ہے اور روایت کرنا دوسری چیز ہے: ایک محدث حدیث جاننے کے باوجود روایت کرنے میں کمی کرسکتا ہے اور اس کی مختلف وجوہات ہوسکتی ہیں، کون نہیں جانتا کہ تمام صحابہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا قرب ومصاحبت سب سے زیادہ حاصل تھی اور تمام صحابہ میں علم وعمل کے لحاظ سے یہ حضرات سب سے فوقیت رکھتے تھے، مگر اس کے باوجود حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے صرف ایک سو بیالیس احادیث اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کل پانچ سو انچالیس احادیث مروی ہیں اور ان کے مقابلے میں بعض اور صحابہ جیسے حضرت

(۱) مقدمۃ ابن خلدون: ۴۴۴

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پانچ ہزار تین سو چونسٹھ احادیث مروی ہیں، وجہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو دیگر ذمے داریوں کی وجہ سے اس کے لیے فرصت نہ ملی کہ وہ احادیث روایت کریں یا یہ کہ وہ روایت کرنے میں احتیاط برتتے تھے، یہی حال امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا تھا کہ ان کے یہاں حدیث کی روایت کے لیے سخت شرائط تھیں، تو احتیاطاً وہ کم روایت کرتے تھے اور یہ دراصل خوبی وکمال ہے نہ کہ عیب ونقص۔

کیا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ حدیث میں ضعیف تھے؟

غیر مقلدین نے ایک وسوسہ لوگوں کے درمیان یہ پیدا کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ حدیث میں ضعیف تھے، غیر مقلد عالم مولانا صدیق حسن خان صاحب نے ''ابجد العلوم'' میں لکھا کہ ابوحنیفہ کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے اور بات ایسی ہی ہے، جیسا کہ ان کے مذہب میں نظر کرنے سے ظاہر ہوتا ہے۔(۱)

مگر یہ وسوسہ بھی بغض وعناد وتعصب کا نتیجہ ہے؛ کیوں کہ کتبِ اسماء رجال میں متعدد کبار ائمہ سے آپ کی توثیق وتعدیل اور حدیث میں ثقہ وقابل اعتماد ہونا اور آپ کا حفظ حدیث میں جید ہونا صراحت سے مذکور ہے، یہاں چند حوالے پیش کیے جاتے ہیں:

(۱) امام یحیٰ بن معین جو فنِ جرح وتعدیل کے امام ہیں، انھوں نے فرمایا کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ حدیث میں ثقہ (قابل اعتماد) تھے اور صرف وہی حدیث بیان کرتے تھے، جو حفظ ہوتی اور جو حفظ نہ ہوتی، تو بیان نہ کرتے۔(۲)

(۲) امام ابن معین ہی نے ایک روایت میں فرمایا کہ ابوحنیفہ میں کوئی خرابی نہیں (**لاباس به**) (بہ حوالۂ سابق) اور ابن معین کی اصطلاح میں ''**لاباس به**''، توثیق

---

(۱) ابجد العلوم: ۳/۱۰۰ (۲) تہذیب الکمال: ۲۹/۴۲۴، تہذیب التہذیب: ۱۰/۴۴۹

کے لیے استعمال ہوتا تھا، جیسا کہ اس فن سے مناسبت رکھنے والے جانتے ہیں۔(۱)

(۳) ابن معین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں کیا رائے ہے؟ تو فرمایا کہ وہ ثقہ ہیں، میں نے کسی کو ان کی تضعیف کرتے نہیں سنا، یہ شعبہ بن الحجاج رحمہ اللہ ہیں جو ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو لکھتے ہیں کہ آپ حدیث بیان کریں اور اس کا حکم دیتے ہیں اور شعبہ رحمہ اللہ تو شعبہ ہیں۔(۲)

مطلب یہ کہ شعبہ جیسے محتاط محدث جو کسی ضعیف سے روایت نہیں کرتے، جب انھوں نے ابو حنیفہ کو حدیث بیان کرنے کا حکم دیا تو اس کا کیا وزن ہوگا، اندازہ کیا جائے۔

(۴) امام بخاری کے استاذ علی بن المدینی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امام ابو حنیفہ سے سفیان ثوری و ابن المبارک نے روایت کیا ہے اور وہ ثقہ تھے جن میں کوئی خرابی نہیں۔(۳)

(۵) امام ابن لمبارک رحمہ اللہ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی توثیق و تعدیل فرمائی ہے، چناں چہ ابن عبد البر رحمہ اللہ نے ''الانتقاء'' میں اپنی سند کے ساتھ اسماعیل بن داؤد سے نقل کیا ہے کہ امام ابن المبارک، امام ابو حنیفہ کے بارے میں، ہر خوبی بیان کرتے اور ان کی توثیق و تعدیل کرتے اور ان کی تعریف فرماتے۔(۴)

(٦) امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اللہ ابو حنیفہ پر رحم کرے، وہ امام تھے۔(۵)

یہ امام ابو داؤد کی طرف سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی توثیق ہے اور اہل علم جانتے ہیں کہ کسی کے بارے میں ''امام'' کہنا بڑے اونچے درجے کی توثیق ہے۔(٦)

(۷) امام شعبہ نے فرمایا کہ ابو حنیفہ **''جیّد الحفظ''** (اچھے حافظے) والے ہیں۔(۷)

---

(۱) تدریب الراوی: ۱/۱۸٦، فتح المغیث: ۱/۳۹٦ (۲) الانتقاء: ۱۲۷ (۳) الجواہر المضیئۃ: ۱/۲۹
(۴) الانتقاء: ۱۴۰ (۵) تذکرۃ الحفاظ: ۱/۱٦۹ (٦) فتح المغیث: ۱/۱٦۹
(۷) الخیرات الحسان بہ حوالۂ مقدمۃ اعلاء السنن: ۱/۱۹۸

یہ بہ طور نمونہ چند کبار محدثین کے اقوال پیش کیے گئے ہیں، جن سے معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ضعیف نہیں؛ بل کہ ثقہ و قابل اعتماد تھے، حتیٰ کہ امام ابو داؤد نے لفظ ''امام'' کہہ کر آپ کی توثیق وتعریف کا حق ادا فرما دیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ حافظے کے لحاظ سے بھی قابل اعتماد تھے۔ جیسا کہ امام شعبہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آپ **''جیّد الحفظ''** تھے۔

ان ائمہ کبار کی توثیق وتعریف جو یہاں نقل کی گئی، وہ محض نمونے کے لیے ہے ورنہ بڑے بڑے محدثین وائمہ نے آپ کے فضائل ومناقب میں ضخیم کتابیں لکھی ہیں، جیسے:

(۱) امام ابن عبد البر مالکی رحمہ اللہ نے **''الانتقاء''**.

(۲) امام ابن حجر مکی شافعی رحمہ اللہ نے **''الخیرات الحسان''**.

(۳) امام سیوطی شافعی رحمہ اللہ نے **''تبییض الصحیفة''**.

(۴) امام شمس الدین الذہبی رحمہ اللہ نے ایک جز و رسالہ۔

(۵) علامہ محمد بن یوسف صالحی شافعی رحمہ اللہ نے **''عقود الجمان في مناقب النعمان''** لکھی، ان کے علاوہ ہزاروں کتب و رسالوں میں آپ کا تذکرہ موجود ہے اور آپ کی تعریف وتوصیف بیان کی گئی ہے۔

ہاں! بعض حضرات نے اس جلیل القدر وعظیم المرتبت امام کی تنقیص وتضعیف کی ہے؛ مگر اس کا کوئی وزن علمی دنیا نے نہیں مانا، بل کہ خود ان تنقیص کرنے والوں پر تنقید کی، کیوں کہ ان میں اکثر نے یا تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں صحیح علم نہ ہونے کی وجہ سے ان کی تضعیف کی ہے یا حسد کی وجہ سے کی ہے۔

چناں چہ عبد اللہ بن داؤد محدث رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امام ابو حنیفہ کے بارے میں لوگ دو طرح کے ہیں: یا تو آپ کے مقام سے ناواقف ہیں یا آپ سے حسد کرنے

والے ہیں۔(۱)

علامہ ابن عبدالبر مالکی رحمہ اللہ نے فرمایا :

''ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے جن محدثین نے روایت کی اور آپ کی توثیق کی، وہ ان کے مقابلے میں زیادہ ہیں، جنھوں نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔(۲)

آخر میں علامہ ابن عبدالبر مالکی رحمہ اللہ کی یہ عبارت پیش کر کے، دعوت غور وفکر دیتا ہوں وہ فرماتے ہیں:

والصحيح في هذاالباب أن من صحت عدالته و ثبتت في العلم أمانته و بانت ثقته وعنايته بالعلم ، لم يلتفت فيه إلى قول أحد إلا أن يأتي في جرحته ببينةٍ عادلةٍ.(۳)

(اس باب میں صحیح بات یہ ہے کہ جس کی عدالت صحیح طور پر ثابت ہو جائے اور علم میں اس کی امانت معلوم ہو جائے اور اس کی ثقاہت اور علم کے بارے میں اس کی عنایت ظاہر ہو جائے اس کے بارے میں کسی کے قول کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی ؛مگر یہ کہ اس کی جرح کے بارے میں وہ عادل گواہ پیش کرے۔)

اس عبارت میں غور کرنے کے بعد فیصلہ کیجیے کہ سیدنا الامام ابوحنیفہ جن کی ثقاہت وعدالت تواتر کے ساتھ ہر زمانے وعلاقے میں معروف ومشہور رہی ہے، ان کو جہالت یا حسد یا سنی سنائی باتوں کی وجہ سے ضعیف کہنا علمی دنیا میں کیا وزن رکھتا ہے؟

اگر کسی کے بارے میں محض جرح کا ہو جانا، بلا تحقیق، قابل قبول ہو تو پھر شاید ہی کوئی امام ومحدث جرح سے بچے گا، کیوں کہ ہر امام کے بارے میں کچھ نہ کچھ لوگ کسی

---

(۱) تہذیب الکمال:۲۹/۴۴۱، تہذیب التہذیب:۱۰/۴۵۰ (۲) جامع العلم:۲/۱۴۹

(۳) جامع العلم:۲/۱۸۶

نہ کسی معقول یا غیر معقول وجہ سے جرح کرنے والے مل جائیں گے، حتیٰ کہ بعض حضرات نے امام بخاری رَحِمَہُ اللہُ کو مدلس کہہ کر اور بعض نے خلقِ قرآن کے قائل ہونے کا الزام لگا کر متروک قرار دیا ہے، ابن معین رَحِمَہُ اللہُ نے امام شافعی رَحِمَہُ اللہُ کو ضعیف کہا ہے، یہ سب امور اہل فن پر پوشیدہ نہیں، اگر ان باتوں کو قبول کر لیا جائے تو پھر کوئی بھی نہ بچ سکے گا۔

ان سطور پر اپنی تحریر کو ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عقل سلیم اور فہم سلیم عطا فرمائے۔

تقلیدِ ائمہ، اجماع وقیاس کا شرعی حکم

امامِ حرم کا ایک اہم فتوی

یہاں تقلید ائمہ کرام و اجماع و قیاس شرعی سے متعلق حرم مکی کے امام اور امور مسجد حرام و مسجد نبوی کے رئیس عمومی فضیلۃ الشیخ محمد عبد اللہ السبّیل حفظہ اللہ تعالی کا ایک اہم و تفصیلی فتویٰ بھی درج ہے؛ تاکہ یہ بات لوگوں کے سامنے صاف طریقہ پر آجائے کہ غیر مقلدین کے مسلک میں اور علمائے عرب اور بالخصوص سعودی عرب کے علما اور حرم شریف کے ائمہ کے مسلک میں کتنا فرق ہے۔

جب کہ یہ غیر مقلدین اپنے مسلک کو علمائے عرب و ائمہ حرم کے مطابق کہہ کر عوام کو دھوکہ دیتے ہیں، یہ فتوی عربی میں ہے اس کا ترجمہ ''ماہنامہ دار العلوم'' میں شائع ہوا ہے اور عربی فتویٰ بھی اُسی میں شامل اشاعت کیا گیا ہے۔

فتویٰ

از: فضيلة الشيخ محمد بن عبد الله السبيل

(إمام الحرمين الشريفين)

سیکریٹریٹ رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ   نمبر ۱۰/۲۹۶: مورخہ ۸/محرم ۱۴۱۶ھ

عنوان : سوالات کا جواب۔

مکرم ڈاکٹر عدنان حکیم حفظہ اللہ تعالی بہ واسطہ شیخ غلام بن عبد الحکیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے ۱۹/۷/۱۹۹۵ء کے مکتوب میں بعض سوالات کا جواب طلب کیا گیا

ہے۔اس خط کے حوالے سے فضیلۃ الشیخ محمد بن عبد اللہ السبیل امورِ مسجد حرام ومسجد نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سربراہ کا مکمل جواب ارسال کرنے پر خوشی محسوس کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ سب کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق دے۔

ڈاکٹر احمد مقری : **مدیر المجمع الفقهي الإسلامي**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرکزی ادارہ برائے امور مسجد حرام ومسجد نبوی

(مملکت عربیہ سعودیہ)

(ڈاکٹر عدنان حکیم کے سوالات کا جواب)

سب تعریفیں اللہ تعالی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، میں درود وسلام کہتا ہوں محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر جو ہمارے آقا ہیں اور اس کے بندے اور رسول؛ نیز آپ کی آل پر اور تمام اصحاب پر۔

سوال نمبر(۱): کیا صحابۂ کرام ،تابعینِ عظام اور فقہائے امت کا اجماع حجت شرعیہ ہے یا نہیں؟ اور کیا اجماع تشریعِ اسلام کا تیسرا ماخذ ہے یا نہیں؟ اجماع کے حجت ہونے کی کیا دلیل ہے؟ اور بالکلیہ اجماع کے منکر کا کیا حکم ہے؟

جواب: باتفاق علما صحابۂ کرام کا اجماع حجت شرعیہ ہے،اسی طرح تابعین اور فقہا کا اجماع بھی حجتِ شرعیہ ہے؛ البتہ اس میں داؤد ظاہری نے اختلاف کیا ہے، ان کی رائے یہ ہے کہ غیر صحابہ کا اجماع حجت شرعیہ نہیں؛ لیکن حجت ہونے کا قول صحیح ہے؛ کیوں کہ حجیتِ اجماع کے دلائل عام ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہ، غیر صحابہ سب کے اجماع کو شامل ہیں؛ اس لیے صرف صحابہ کرام کے اجماع کو حجت کہنا سینہ

زوری ہے، اس پر کوئی دلیل قائم نہیں۔ کتاب وسنت کے بعد اجماع کو تشریع اسلامی کے مآخذ میں سے تیسرا مآخذ تسلیم کیا گیا ہے۔

دلائل حجیت اجماع

جمہور علما کے نزدیک اجماع حجت شرعیہ ہے، اس پر عمل کرنا واجب ہے، اس پر کتاب وسنت کے بہت سے دلائل ہیں، ہم ان میں سے چند ایک ذکر کرتے ہیں۔

(۱) فرمان خداوندی ہے ﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ...الآية﴾ جو شخص ہدایت واضح ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرتا ہے اور سبیل المؤمنین کے علاوہ کسی دوسرے راستے پر چلتا ہے، ہم اُس کو ادھر پھیر دیتے ہیں، جدھر وہ پھرتا ہے اور ہم اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔ (النِّسَآءِ :۱۱۵)

اللہ تعالیٰ نے سبیل المومنین کے ترک پر وعید فرمائی ہے، اگر یہ حرام نہ ہوتا تو اس پر وعید نہ وارد ہوتی اور اس وعید میں سبیل المومنین کے ترک کو اور مخالفتِ رسول کو جو حرام ہے، جمع نہ کیا جاتا اور جب غیر سبیل المومنین کی اتباع حرام ہے، تو سبیل المومنین کی اتباع واجب ہوگی اور اجماعی حکم سبیل المومنین ہے، لہٰذا اس کی اتباع واجب ہے۔

(۲) اور سنت سے دلیل یہ ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کو یہ فرمایا کہ امتِ محمد کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا۔ (۱)

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالی میری امت کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو جماعت سے کٹا وہ آگ میں پڑا۔ (۲)

---

(۱) ترمذی:۲۰۹۳ (۲) ترمذی:۲۰۹۳

ان سب احادیث کا اختلافِ الفاظ کے باوجود مفہوم ایک ہے، یعنی مجموعی طور پر امت کا خطا سے معصوم ہونا۔ اس سے ثابت ہوا کہ علما کا اجماع حجتِ شرعیہ ہے۔ ہمیشہ ان احادیث سے بغیر کسی ردوقدح کے، پہلے صحابہ کرام پھر ان کے بعد والے علمائے عظام حجتِ اجماع کو ثابت کرتے رہے ہیں: تاآں کہ بعد میں مخالفینِ اجماع پیدا ہوگئے۔

منکرینِ اجماع کا حکم

اجماعِ قطعی کے منکر کے بارے میں علما کے تین قول ہیں:

(۱) مطلقاً اجماعِ قطعی کا انکار کفر ہے۔

(۲) مطلقاً اجماعِ قطعی کا انکار کفر نہیں۔

(۳) اگر اجماعی حکم کا دین میں سے ہونا، امرِ قطعی ہو، جیسے پانچ نمازیں تو اس کا انکار کفر ہے اور اگر اس کا دین میں ہونا، امرِ قطعی نہ ہو تو اس کا انکار کفر نہیں، تاہم اجماع کی مخالفت جائز نہیں۔ جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں کہ اجماع حجت شرعیہ ہے، اس پر عمل کرنا واجب ہے۔

سوال نمبر (۲): قیاس کی بنیاد ظن پر ہے اور جس چیز کی بنیاد ظن پر ہو وہ ظنی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ظن کی اتباع سے منع فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "اور اس چیز کے پیچھے مت چل جس کا تجھے علم نہیں۔" (الإسراء:۳۶)

لہٰذا قیاس کے ساتھ حکم بتانا درست نہیں؛ کیوں کہ یہ اتباعِ ظن ہے۔

جواب: قیاس فقہ اسلامی کے مآخذ میں سے چوتھا ماخذ ہے اور اس کی حجیت کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے، اس پر صحابہ کرام، تابعین اور فقہائے امت نے قرناً قرن عمل کیا ہے، جمہور علما کے نزدیک قیاس پر عمل کرنا واجب ہے، جب کہ داؤد ظاہری اور ان کے پیروکاروں نے اس کا انکار کیا ہے، انھوں نے کہا کہ

قیاس حجتِ شرعیہ نہیں ہے۔ان کے دلائل میں سے ایک دلیل وہی ہے جس کا آپ نے سوال میں ذکر کیا ہے، علما نے ان کے دلائل کے جوابات بھی دیئے ہیں، ہم مختصر طور پر بعض جواب ذکر کرتے ہیں اور اگر آپ کو مزید وسعت درکار ہو، تو کتبِ اصولِ فقہ کی طرف مراجعت کیجیے۔ مثلاً علامہ جوینیؒ کی "البرهان"، امام رازیؒ کی "**المحصول**" "**الاحکام**" للآمدیؒ، "**شروح مختصر ابن حاجبؒ**" "**أصول سرخسي**" اور عبدالعزیز بخاریؒ کی "**کشف الأسرار**" ان کتابوں میں منکرین قیاس کا تفصیلی رد ہے۔ بہ ہر کیف وہ آیات جن میں اتباعِ ظن سے نہی کی گئی ہے، ان کا قیاس شرعی سے کوئی تعلق نہیں، نہ اس پر منطبق ہوتی ہیں؛ کیوں کہ ان آیات میں جس چیز سے نہی کی گئی ہے، وہ ہے عقائد میں ظن کی اتباع۔ رہے احکامِ عملیہ سو ان کے اکثر دلائل ظنی ہیں، اگر ہم اس شبہ کا اعتبار کر لیں تو ہمیں وہ تمام دلائل شرعیہ ترک کرنے پڑیں گے جو ظنی الدلالت ہیں اور یہ باطل ہے، رہا ان کا اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿**وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ**﴾ سے استدلال، سو اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت سے مقصود نہی ہے، اس بات سے کہ کوئی انسان محل یقین میں امکانِ تیقن کے باوجود حصول یقین سے انحراف کر کے ظن وتخمین پر اعتماد کرے، پس یہ بھی قیاس شرعی کو شامل نہیں؛ کیوں کہ فروع واصول کے درمیان علتِ جامعہ پائے جانے کی وجہ سے حکم کے اعتبار سے فرع کو اصل کے ساتھ لاحق کرنا، اس حکم کے قبیل سے نہیں جس سے آیت میں منع کیا گیا ہے، یعنی بغیر علم کے قول کرنا، کیوں کہ مجتہد اسی چیز کو اختیار کرتا ہے جو اس کے نزدیک راجح ہوتی ہے اور اس کا اجتہاد اس تک پہنچتا ہے۔

سوال نمبر (۳): قیاس شرعی کے حجت ہونے کی کیا دلیل ہے؟

جواب: علما نے قیاس کی حجیت کو کتاب وسنت اور اجماع سے نیز عقلی دلیل

سے ثابت کیا ہے، ہم ان میں سے بعض کا ذکر کرتے ہیں اور اگر مزید دلائل معلوم کرنے کا ارادہ ہوتو ان کتب اصول کی طرف مراجعت کی جائے، جن کا میں نے منکرین قیاس کے شبہات کے رد میں پہلے ذکر کیا ہے، کتاب اللہ سے دلیل فرمان الٰہی ہے۔ ﴿هُوَالَّذِيْ أخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ أهْلِ الْكِتَابِ... الخ﴾ اللہ وہ ہے جس نے اہل کتاب میں کافروں کو ان کے گھروں سے نکالا، پہلے حشر کے وقت تمھارا گمان نہیں تھا کہ وہ نکلیں گے اور انھوں نے گمان کیا کہ ان کے قلعے ان کو اللہ کے عذاب سے بچالیں گے، سوان پر اللہ کا عذاب ایسے طور پر آیا، جس کا وہ گمان بھی نہیں رکھتے تھے اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا گیا، وہ گراتے تھے اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں اور مؤمنین کے ہاتھوں، پس عبرت پکڑو اے اربابِ بصیرت۔

محلِ استدلال اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿فَاعْتَبِرُوْا يَا أُوْلِي الْأَبْصَارِ﴾ ہے؛ وجہ استدلال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب مسلمانوں کو اس عذاب کی خبر دی، جو بنونضیر پر نازل ہوا تو ان کو حکم دیا کہ وہ عبرت پکڑیں اور " الاعتبار"، " العبور" سے مشتق ہے اور " العبور" کا معنی ہے' المجاوزة "یعنی گذرنا؛ مقصود یہ ہے کہ اپنے نفوس کو ان پر قیاس کرو؛ کیوں کہ تم بھی ان جیسے بشر ہو اگر تم ان جیسے کام کروگے، تو تمھارے اوپر بھی وہی عذاب اتر پڑے گا جو ان پر اترا۔

پس یہ آیت تمام انواعِ اعتبار کو شامل ہے اور جب قیاس میں فرع واصل کے درمیان موجود علتِ جامعہ کی وجہ سے فرع سے اصل کی طرف مجاوزت ہوتی ہے، تو یہ بھی اس اعتبار کے انواع میں داخل ہوگا، جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور سنت سے دلیل یہ ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا، تو دریافت فرمایا کہ آپ کیسے فیصلہ کریں گے؟

تو انھوں نے جواب دیا: کتاب اللہ کے ساتھ، فرمایا: اگر کتاب اللہ میں نہ ہو تو؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فیصلہ کروں گا۔ آپ نے فرمایا: اگر آپ کو سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی نہ ملے تو پھر؟ کہنے لگے میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اس میں کوتاہی نہ کروں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینے پہ ہاتھ مارا اور فرمایا اللہ کا شکر ہے، جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو اس چیز کی توفیق دی، جس پر اللہ کا رسول راضی ہے۔

اور اس کی بہت سے محققین نے تصحیح کی ہے۔ وجہِ استدلال یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کرنے میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے کتاب و سنت سے اجتہاد کی طرف منتقل ہونے کو درست قرار دیا ہے اور قیاس بھی اجتہاد کے انواع میں سے ایک نوع ہے۔

علاوہ ازیں ''عمل بالقیاس'' پر صحابۂ کرام کا اجماع ہے اور ہر وہ امر جس پر صحابہ کرام کا اجماع ہو، وہ حق ہے، اس کا التزام واجب ہے، اس کی مثالوں میں سے ایک مثال یہ ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف اپنا مشہور حکم نامہ تحریری طور پر بھیجا کہ اشباہ و نظائر کو پہچاننے اور امور میں اپنی رائے کے ساتھ قیاس کیجیے (سنن کبریٰ بیہقی، الفقیہ والمتفقہ للخطیب) عقلی دلیل یہ ہے کہ کتاب وسنت کی نصوص محدود اور متناہی ہیں اور لوگوں کو درپیش مسائل غیر متناہی ہیں؛ کیوں کہ ہر زمان و مکان میں نئے مسائل ظہور پذیر ہوتے ہیں، سو اگر ان کے احکام معلوم کرنے کے لیے کتاب وسنت کی نصوص پر قیاس نہ کریں تو وہ بغیر حکم شرعی کے باقی رہ جائیں گے اور یہ باطل ہے؛ کیوں کہ شریعتِ مقدسہ عام ہے اور تمام نئے پیش آمدہ مسائل کو شامل ہے، ہر ہر واقعہ کے لیے شریعت میں حکم موجود ہے اور

مجتہدین پر لازم ہے کہ وہ استنباط کے قواعد معروفہ کے موافق استنباط کریں۔

سوال نمبر (۴): رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے، جو درست اجتہاد کرے اس کے لیے دو اجر ہیں اور جو غلط اجتہاد کرے اس کے لیے ایک اجر ہے؟

جواب: اس سے مراد حاکم یا قاضی یا عالم مجتہد ہے، جب اس نے اجتہاد کیا اور اپنی ممکنہ استطاعت کسی مسئلے کے حکم معلوم کرنے میں صرف کی، اس کے باوجود اس سے حکم میں غلطی ہوگئی تو وہ گنہ گار نہ ہوگا؛ بل کہ اپنے اجتہاد پر ماجور ہوگا اور اگر اس نے حق کو پالیا تو اس کے لیے دوگنا اجر ہوگا: ایک اجر اجتہاد پر دوسرا اصابتِ حق پر، بشرطیکہ وہ شرائط اجتہاد کا عالم وحامل ہو اور اگر شرائطِ اجتہاد کا عالم وحامل نہ ہو اور محض تکلف کر کے اجتہاد کرے اور علم کا دعویٰ کرے تو یہ حدیث اس کو شامل نہیں۔

سوال نمبر (۵): جب تمام فقہائے مجتہدین کی آرا کسی واقعے کے ایک حکم پر متفق ہوں، تو کیا وہ قانون شرعی ہو جاتا ہے؟ کیا اس کی اتباع واجب ہے؟ یا اس کی مخالفت جائز ہے؟

جواب: جب تمام فقہائے مجتہدین کسی واقعے کے ایک حکم پر متفق ہو جائیں، تو اس کو اجماع شمار کیا جاتا ہے جس کی مخالفت ناجائز اور اتباع واجب ہے اور جو اس اجماع کی مخالفت کرتا ہے وہ اس وعید کی زد میں آتا ہے، جس کو ہم نے حجیتِ اجماع کے دلائل میں ذکر کیا ہے۔

سوال نمبر (٦): کیا احکامِ شرعیہ کے لیے قیاس کا چوتھے ماخذ کے طور پر اعتبار کیا جاتا ہے؟

جواب: کتاب وسنت اور اجماع کے بعد احکامِ شرعیہ معلوم کرنے کے لیے

''قیاس'' چوتھا ماخذ ہے، اس کے ذریعے احکامِ شرعیہ معلوم کیے جاتے ہیں۔

علامہ قرطبی رَحِمَہُ اللّٰہُ فرماتے ہیں: امام بخاری نے ''**کتاب الاعتصام بالکتاب و السنة**'' میں فرمایا ہے: '' مطلب یہ ہے کہ کسی کے لیے بچاؤ نہیں؛ مگر کتاب اللہ میں یا سنت نبویہ میں یا علما کے اجماع میں، جب کہ ان میں حکم موجود ہو، پس اگر ان میں حکم موجود نہ تو پھر قیاس ہے۔ اس پر امام بخاری نے ترجمۃ الباب قائم کیا: ''**باب الأحکام التي تعرف بالدلائل و کیف معنی الدلالة و تفسیرھا**''یعنی یہ باب ہے ان احکام کے بیان میں جو دلائل سے معلوم کیے جاتے ہیں اور دلالت کیسے ہوتی ہے اور اس کی کیا تفسیر ہے؟ (احکام القرآن:۱۷۲:۲)

سوال نمبر (۷): اس آدمی کا کیا حکم ہے جو کہتا ہے کہ سب سے پہلے شیطان نے قیاس کیا ہے؟

جواب: اگر قائل کی مراد ﴿ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهُ مِنْ طِيْنٍ ﴾ والا قیاس ہے، تو قائل کا یہ قول درست ہے؛ کیوں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حسن بصری اور ابن سیرین سے نقل کیا گیا ہے کہ انھوں نے فرمایا سب سے پہلے شیطان نے قیاس کیا اور غلط قیاس کیا اور حکما نے کہا ہے اللہ کے دشمن نے غلط کہا: کیوں کہ اس نے آگ کو مٹی پر فضیلت دی، حال آں کہ وہ دونوں ایک درجے میں ہیں کہ وہ دونوں بے جان مخلوق ہیں اور اگر قائل کا مقصد قیاس شرعی کا انکار ورد ہے اور اس پر طعن! تو یہ ناجائز ہے؛ کیوں کہ ماہرین علما کا اجماع ہے اخذ بالقیاس پر اور اجماع کی مخالفت حرام ہے، جب کہ شاذ اقوال کا کوئی اعتبار نہیں۔

سوال نمبر (۸): اسلامی شریعت میں ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک امام کی تقلید (یعنی تقلید شخصی) کا کیا حکم ہے؟

جواب: مسئلہ تقلید کے اعتبار سے مسلمانوں کی دو قسمیں ہیں: (۱) مجتہدین

یعنی وہ علما جو دلائل سے مسائل مستنبط کرنے کی قدرت رکھتے ہیں، ان کے لیے تقلید جائز نہیں؛ بل کہ ان پر اجتہاد واجب ہے۔ (۲) عوام یعنی وہ لوگ جو اجتہاد کی قدرت واہلیت نہیں رکھتے ان لے لیے ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید جائز ہے اور تقلید سے مراد یہ ہے کہ فقہی مسائل میں دلیل جانے بغیر مجتہد کے قول کی اتباع کرنا۔ اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے" پس پوچھو اہل علم سے اگر تم نہیں جانتے۔" (الأنبیاء: ۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان زخمی صحابی کے مشہور واقعے میں کہ جب وہ نہیں جانتے تھے، تو انھوں نے پوچھ کیوں نہ لیا؟ عاجز آدمی کے لیے بہ جز سوال کے، کسی بات میں شفا نہیں"۔

اور عامۃ الناس کو اجتہاد کا مکلّف بنانا متعذر ہے؛ کیوں کہ اجتہاد کا تقاضہ ہے کہ مجتہد میں خاص ذہنی صلاحیت ہو۔ علم میں پختگی ہو اور لوگوں کے احوال اور وقائع کی معرفت اور طلبِ علم اور اس پر صبر کی عادت اور اگر سب لوگ ان شرائط کو پورا کرنے کے لیے، ان کے حصول میں مشغول ہو جائیں تو کاروبار معیشت باطل ہو جائیں گے اور نظام دنیا درہم برہم ہو جائے گا۔

سوال (۹): کیا یہ آیت کریمہ ﴿**اتَّخَذُوْا أَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ أَرْبَاباً مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ**﴾ ائمہ اربعہ یعنی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی تقلید پر منطبق ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: آیت سے مقصود یہ ہے کہ انھوں نے اپنے احبار کو ارباب کی طرح بنالیا؛ کیوں کہ انھوں نے ان کی ہر چیز میں اطاعت کی، چناں چہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے عدی بن حاتم سے روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حالت میں آیا کہ میری گردن میں سونے کی صلیب تھی، آپ نے فرمایا:

اے عدی! اس کو اتار پھینک! ۔ یہ بت ہے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ﴿سورۃ التوبۃ﴾ کی یہ آیت تلاوت کی ﴿اِ تَّخَذُوْ أَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّنْ دُ وْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ.﴾ پھر فرمایا خوب سن لو، وہ ان کی عبادت نہیں کرتے تھے؛ لیکن جب وہ کسی چیز کو حلال قرار دیتے ، یہ اس کو حلال سمجھتے اور جب وہ ان پر کوئی چیز حرام کرتے ،تو یہ اس کو حرام سمجھتے ۔ سو کہاں ائمہ اربعہ اور کہاں وہ احبار جو اللہ کی حرام کردہ چیز کو حلال قرار دیتے ہیں اور اللہ کی حلال ٹھرائی ہوئی چیز کو حرام ٹھہراتے ہیں ۔ اللہ کی پناہ اس بات سے کہ ائمہ اعلام کو ان احبار جیسا سمجھا جائے؛ کیوں کہ ان ائمہ نے شریعتِ اسلامیہ کی خدمت میں اپنی پوری قوت صرف کی اور اس میں اپنی زندگیاں لگا دیں اور ان کے درمیان جو مسائل میں اختلاف ہے، وہ درحقیقت اختلافِ اجتہادات کی وجہ سے ہے ۔ ان کا یہ اختلاف باعث اجر ہے اور یہ کہنا کہ مذکورہ بالا آیت ۔ ائمہ اربعہ کو بھی شامل ہے جھوٹ ہے ، بہتان ہے اس کا سبب جہالتِ عظیمہ ہے ۔

سوال نمبر (۱۰): کیا ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید شرک و کفر کے زمرہ میں داخل ہے؟

جواب: ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید غیر مجتہد کے لیے جائز ہے، اس کا کفر وشرک کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، ائمہ اربعہ حق اور دین حق کے داعی ہیں ۔ انھوں نے اپنے نفوس کو علم شریعت کے سیکھنے سکھانے کے لیے وقف کر دیا ۔ حتی کہ اس علم کا بڑا حصہ پایا جس کی وجہ سے ان میں اجتہاد کی قدرت و صلاحیت پیدا ہوگئی ۔ سو عامۃ المسلمین جو ان کے مقلد ہیں، وہ راہ ہدایت اور راہ نجات پر ہیں ۔ ان شاء اللہ ۔

سوال نمبر (۱۱): اور جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ مقلدین شرک اور کفر کرتے

ہیں اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے اس کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا یہ عقیدہ غلط ہے، اس کی قطعاً کوئی بنیاد نہیں اور یہ عقیدہ دلالت کرتا ہے، شریعت اسلامیہ سے بڑی جہالت پر؛ کیوں کہ شریعتِ اسلامیہ نے کفر و ایمان شرک و توحید کے درمیان فرق کیا ہے، ایسے شخص پر لازم ہے کہ وہ دین کا اتنا حصہ ضرور سیکھے، جس کے ساتھ وہ شرک و کفر اور اجتہاد کے درمیان فرق کر سکے۔

سوال نمبر (۱۲): کیا لوگ ائمہ اربعہ میں سے کسی امام کی تقلید کے محتاج ہیں یا نہیں؟ اور جس مسئلے میں نص نہ ہو اس میں تقلید گمراہی ہے یا نہیں؟

جواب: اس کا جواب ویسا ہی ہے، جیسا ہم نے پہلے تفصیلاً لکھا ہے کہ غیر مجتہد محتاج ہے، مجتہد کی طرف اور مجتہد کی تقلید، خواہ غیر منصوص مسئلے میں ہو یا نص کے سمجھنے میں ہو، جائز ہے، یہ تقلید گمراہی کی طرف مفضی نہیں؛ بل کہ اس کا گمراہی سے کوئی تعلق نہیں۔ اللہ تعالی سے توفیق کا سوال ہے۔

تمام دینی وعلمی، اصلاحی، درسی وغیرہ کتابوں کا اور بالخصوص

حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب

مفتاحی دامت برکاتہم

کی تمام تصانیف کا مرکز

”مکتبہ مسیح الامت دیوبند و بنگلور“

:

maktabahmaseehulummat@gmail.com

09036701512

09634307336

MAKTABA MASEEHUL UMMAT DEOBAND

Minara Market, Near Masjid-e-Rasheed, DEOBAND - 247554

Mobile: + 91-9634830797 / + 91- 8193959470

MAKTABA MASEEHUL UMMAT BANGALORE

84, Armstrong Road, Bangalore - 560 001 Mobile : +91-9036701512

E-Mail:maktabahmaseehulummat@gmail.com

فقہ اسلامی اور عصر جدید

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

ناشر

المعهد العالی للقضاء والافتاء

دار العلوم ندوة العلماء، لکھنؤ

نام کتاب : فقہ اسلامی اور عصر جدید

نام مؤلف : مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

صفحات :

طبع اول : ربیع الاول ۱۴۳۰ھ مطابق مارچ ۲۰۰۹ء

کمپوزنگ : احرار الہدیٰ شمس ندوی

قیمت :

ناشر

المعہد العالی للقضاء والافتاء

دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

ملنے کا پتہ

- مجلس تحقیقات ونشریات اسلام، پوسٹ باکس نمبر ۱۱۹، لکھنؤ
- مکتبۂ ندویہ، ندوۃ العلماء، لکھنؤ
- مکتبۂ اسلام، گوئن روڈ، امین آباد، لکھنؤ

فہرست

عہد اول میں اجتہاد کی تاریخی حیثیت

فقہی اختلافات کی حقیقت اور حیثیت

جدید مسائل کا حل اور علماء کی ذمہ داریاں

فتویٰ کی نزاکت اور مفتی کی ذمہ داریاں

موجودہ حالات کے مقابلہ کیلئے علم میں رسوخ اور مطالعہ میں وسعت کی ضرورت

مسلم اور غیر مسلم تعلقات اور امن عالم

مروجہ سودی نظام اور اسلامی تعلیمات

اسلامی شریعت پر عمل ہندوستان میں

مقدمہ

از: مولانا ڈاکٹر علی احمد ندوی
(مشیر عالمی فقہ اکیڈمی، جدہ سعودی عرب)

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وخاتم النبيين سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين وبعد!

یہ میرے لئے بڑی عزت وشرف کی بات ہے کہ مجھے استاذی الجلیل حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ العالی کے فقہی موضوعات سے متعلق فکری مضامین کے اہم ترین مجموعہ "اضواء على الفقه الاسلامي ومكانة الإجتهاد منه" کے لئے تعارفی سطریں تحریر کرنے کی سعادت حاصل ہورہی ہے، استاذی الجلیل کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں، علمی وادبی حلقوں میں وہ نصف صدی سے زائد عرصہ سے اپنی فکر انگیز تحریروں کے ذریعہ معروف ہیں خصوصاً ندوۃ العلماء سے نکلنے والے عربی مجلّہ "البعث الاسلامی" اور عربی جریدہ" الرائد" کے ذریعہ اور ملکی وبین الاقوامی سطح پر خصوصاً عالم عربی میں علمی وادبی سیمیناروں وکانفرنسوں میں شرکت ومساہمت، تعلیم وتربیت اور اسلامی تاریخ کی ثقافت وجغرافیہ سے متعلق اپنی گراں قدر تصنیفات کے ذریعہ ایک ممتاز عالم ومفکر کی حیثیت سے

معروف ہیں، اس وقت وہ اپنے بلند علمی اور فکری مقام رکھنے کے ساتھ ملی قیادت کا فریضہ بھی انجام دے رہے ہیں اور دینی وملی اور علمی اداروں کی سرپرستی فرمارہے ہیں، اس وقت وہ ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ناظم، آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر، رابطۂ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے رکن تاسیسی ہیں اور جہاں تک راقم الحروف کا تعلق ہے تو اس کو حضرۃ الاستاذ کی رہنمائی و سرپرستی اپنے تعلیمی مرحلہ کے آغاز سے ہی حاصل رہی، جب وہ دارالعلوم ندوۃ العلماء میں حصول تعلیم کے لئے داخل ہوا تھا اور اس بات کو تیس سال سے زائد ایام کا عرصہ گزر چکا ہے کہ انہوں نے میرے دل ودماغ میں علم کا شوق پیدا کیا اور وہ محبت وشفقت دی اور ایسا سلوک وبرتاؤ کیا جس میں وہ اپنی مثال آپ ہیں، بلا مبالغہ وہ ایک بڑے ہی کریم النفس اور موروثی صفات وکمالات سے آراستہ وپیراستہ ہستی ہیں۔ ذلك من فضل الله تعالىٰ

مجھے وہ زمانہ بار بار یاد آتا ہے جب میں دارالعلوم ندوۃ العلماء میں طالب علم تھا اور ملک بھر سے طالبین علوم نبوت دارالعلوم کا قصد کر رہے تھے، حضرۃ الاستاذ کو ان کے شاگردوں کے درمیان ایک محبوب وہر دلعزیز شخصیت کے طور پر دیکھتا تھا، دارالعلوم کے دارالاقامے ہوں یا میدان، طلباء پروانہ واران پر ٹوٹتے وہ سب کے مسائل سنتے اوران کا حل نکالتے اور کسی سے بھی بے توجہی نہ برتتے، سبھی کو مفید مشوروں سے نوازتے، اور رہنمائی فرماتے، مجھ پر ان کی خصوصی عنایت وتوجہ رہی اور استفادہ کا خاصہ موقع ملا، چنانچہ حضرۃ الاستاذ کے مشورے سے میں نے "ادب الكاتب للامام ابن قتيبه الدينوری (م:۲۷٦ھ)" کا مطالعہ کیا، اس سے بڑا لغوی وادبی فائدہ حاصل ہوا اور لغوی فروق ذہن نشین ہو گئے۔

اس کتاب کے مطالعہ کی تاکید کے ساتھ بعض دیگر کتابوں کے مطالعہ کی طرف بھی توجہ دلائی جو قصہ نگاری کے خوبصورت اسلوب پر لکھی گئی ہیں، اور جو ادبی ذوق کو جلاء بخشتی

ہیں۔انہوں نے درجہ میں امام نووی کی تصنیف کردہ حدیث کی مشہور ومقبول عام کتاب "ریاض الصالحین" کا درس دیا،اور جب ہم لوگ ان کے خالِ معظم اور ہم سب کے مخدوم و بزرگ اور مربی سرپرست حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ان کے وطن تکیہ دائرہ حضرت شاہ علم اللہ رائے بریلی میں مقیم تھے تو حضرۃ الاستاذ سے علامہ احمد حملاوی مصری (م:۱۳۵۱ھ) کی کتاب "شذالعرف فی فن الصرف" میں بھی استفادہ کیا۔

جہاں تک مسئلہ اس مختصر سی کتاب کا ہے تو وہ آپ کے ان افکار کی نمائندگی کرتی ہے جن کا تعلق فقہی اجتہاد سے ہے، اور آپ نے خاص کر ہندوستان کی دینی جامعات میں تعلیم حاصل کررہے، طلباء سے دیرینہ روابط کی بنا پر محسوس کیا کہ اس خلا کو پاٹنے کی شدید ضرورت ہے، جو ہماری موجودہ دنیا کے بدلتے حالات اور تیز رفتار تبدیلیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اجتہاد سے گریز کی صورت میں پیدا ہوا، اکثر و بیشتر ان مسائل اور ان کے مناسب حل پر غور کرنے پر توجہ نہیں دی جاتی ہے، آپ کے اس میں دردمندانہ احساس نے نہ صرف آپ کو اس پر آمادہ کیا کہ آپ اپنی آراء کا برملا اظہار کریں بلکہ مصنف نے متعدد ان مسائل کی مثالیں بھی دیں، جو اجتہاد کی متقاضی ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ آپ کے یہ فقہی آراء وافکار آپ کی وسعت نظر اور گہرائی مطالعہ کا ایک نمونہ ہیں۔

یہ اشارہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف اپنے ان مقالات میں موجودہ دور کے مسائل میں سے کسی خاص مسئلہ پر غور وفکر کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ ہر زمانہ میں اجتہاد کی اہمیت کو اجاگر کیا اور چاروں مذاہب فقہی کی اجتہادی بنیادوں کو نمایاں کیا، نیز اپنے اکثر مقالات میں مسلمانوں کے درمیان سے مسلکی اختلافات کو دور کرنے کی کوشش اور طلباء

محققین کو متوجہ کیا کہ وہ ان اسالیب سے اجتناب کریں جو جھگڑوں کا سبب ہوتے ہیں اور سیدھے سادے لوگوں کے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں، جن کی بنیاد صرف مسائل فقہ میں نقطۂ نظر کا اختلاف ہوا کرتا ہے اور یہ حالات بسا اوقات موجودہ صورت حال میں جہاں عصبیت کا دور دورہ ہے، دشمنان اسلام کو جہاں کہیں موقع ملتا ہے وہ مسلمانوں اور اسلام پر جارحانہ حملہ کررہے ہیں۔

اور یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مصنف نے آخری مقالہ موجودہ دور کے سودی نظام پر تفصیل کے ساتھ قلمبند کیا، جس میں آپ نے ساری آسمانی ادیان میں سود کی حرمت ثابت کی، اور سود کی سماجی واقتصادی مضرتوں اور نقصانات کا تذکرہ کرتے ہوئے بجاطور پر فرمایا "أفضل العلاج لداء الربا هو تشجيع القرض الحسن و التجارة بالمضاربة" (سود کی لعنت کا بہترین علاج قرض حسنہ اور مضاربت کو ترویج دینا ہے)۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ حضرۃ الاستاذ کی اس تصنیف لطیف کو قبولیت سے نوازے اور اس کو اپنی رضا کا سبب بنائے۔

علی احمد ندوی

۱/۱۱/۱۴۲۴ھ — جدہ، سعودی عرب

ترجمہ از عربی

دیباچہ

(طبع عربی)

الحمد لله رب العالمین والصلاۃ والسلام علی
سید المرسلین وخاتم النبیین سیدنا محمد
وعلی آله وصحبه أجمعین وبعد!

تفقہ فی الدین وہ حقیقت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اہتمام کے ساتھ قرآن پاک میں تذکرہ کیا اور اس کی اہمیت بیان کی، اور اس پر پوری توجہ کا حکم بھی دیا، ارشاد ہے:

"وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ (سورہ توبۃ:۱۲۲)

اور مومنوں کو نہ چاہئے کہ (آئندہ) سب کے سب نکل کھڑے ہوں سو یہ کیوں نہ ہو کہ ہر گھروں میں ایک حصہ نکل کھڑا ہوا، تاکہ (یہ باقی لوگ) دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرتے رہیں اور تاکہ یہ اپنی قوم والوں کو جب وہ ان کے پاس واپس آجائیں ڈراتے رہیں، عجب کیا کہ وہ محتاط رہیں۔

اور حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

"من یرد الله به خیراً یفقه فی الدین"

مذکورہ اقتباس سے اسلام میں تفقہ کی اہمیت کا اندازہ ہوجاتا ہے، کیوں کہ اسلام ایسا دین ہے جس میں عقل کے استعمال کی تعلیم دی گئی ہے اور انسانی زندگی کے مسائل میں حسن وقبح کے پہلوؤں پر تفکر وتدبر کی دعوت دی گئی ہے۔

صحابہ رسول رضی اللہ عنہم جب کسی حکم شرعی کو کتاب وسنت کے سرچشمہ میں نہ پاتے تو پھر وہ غور وفکر سے کام لیتے اور اپنے تفقہ وتدبر سے عمومی احکام تک پہونچتے کیوں کہ ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد تھا جس میں وہ فرماتا ہے:

"اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْآنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا"

(سورہ محمد:۲٤)

ترجمہ: کیا دھیان نہیں کرتے قرآن میں یا دلوں پر لگ رہے ہیں ان کے قفل۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

اِذَا ذُكِّرُوْا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمّاً وَعُمْيَاناً

(سورہ فرقان:۷۳)

ترجمہ: اور وہ لوگ ایسے ہیں کہ جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے ان کے پروردگار کی آیات کے ذریعہ تو پھر یہ ان پر اندھے بہرے ہوکر نہیں گرتے۔

چنانچہ شریعت اسلامی کتاب وسنت سے استفادہ کے بعد مقاصد شریعت میں غور وفکر کے ذریعہ صحیح احکام تک پہونچنے کی کوشش ہمیشہ سے کرتی رہی، اور فقہاء تفقہ کی نگاہ سے پیش آنے والے مسائل پر غور کرتے رہے اور ان کا مطالعہ کتاب وسنت میں ان کے نظائر کی روشنی میں کرتے رہے۔ اس طرح علمائے دین اپنی ان تفقہ وتدبر کی صلاحیتوں کی بنیاد پر اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتے رہے اور انہوں نے فہم وفراست اور روایت ودرایت کے ذریعہ ان احکام کا استنباط کیا جو صراحۃً کتاب وسنت میں مذکور نہیں تھے، اور ان کی ضرورت ان کو زندگی کی وسعتوں اور عرب کی سادگی سے نئے حدود وآفاق میں

مسلمانوں کے پہنچ جانے کی وجہ سے پیدا ہوئے تھے اور راسخ العلم علماء نے جو اجتہاد کی صلاحیت بھی رکھتے اور اس دین کی روح سے واقفیت بھی رکھتے، نت نئے مسائل کا حل دین اسلامی کی روشنی میں پیش کیا اور اس طرح انہوں نے شریعت اسلامی کے مآخذ کو سامنے رکھتے ہوئے احکام شریعت کی تدوین کی جس کی نظیر کسی دوسرے مذہب میں ملنی ممکن نہیں، واقعہ یہ ہے کہ ایک عظیم الشان علمی وفقہی محنت تھی۔

بیشک وہ احکام جو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منقول ہیں انہوں نے ان کا مشاہدہ حضور اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں کیا تھا اور ان احکام میں بسا اوقات کچھ اختلافات بھی واقع ہوئے تھے جن کا سبب اس وقت کے حالات یا صحابہ کا اپنا علم ہوتا یعنی آپ ﷺ نے کسی خاص سیاق میں کوئی خاص حکم دیا ہو اور صحابی رسول ﷺ نے اس کو تذکرہ اپنے انداز میں کر دیا جس سے یہ اختلاف رونما ہوا، ان اختلافات کے ازالہ کے لئے اور آپ ﷺ کے ارشادات کی حکمت معلوم کرنے کے لئے علماء کی کوششیں شروع ہوئیں جو دین کے بنیادی احکام میں نہ تھیں بلکہ فروعی اور جزوی احکام میں تھیں، یہ اختلاف حق پر مبنی تھے، اور کتاب وسنت تک پہونچنے کی کوشش میں تھے نیز ان اکابر علماء کی دیانتداری اور اخلاص کا مظہر تھے، جس کی وجہ سے علمائے امت کا یہ اتفاق ہوگیا کہ یہ فقہی مسالک اختلافات کے باوجود دین حق پر ہیں۔

مسلمانوں میں مقبولیت حاصل کرنے والے چار بڑے فقہی مسالک ہیں، اگر چہ کہ کچھ اور فقہی نظریات بھی پائے جاتے ہیں جو انہی مسالک کی شاخیں ہیں اور کچھ اہل حق ان کے مطابق عمل بھی کرتے ہیں۔

یہ چاروں بڑے مسالک مختلف ممالک واقوام میں ان علاقوں اور وہاں کے باشندوں کی ضروریات کی وجہ سے پھیلتے چلے گئے، اللہ تعالیٰ نے ان مسالک میں جو سہولت کا پہلو مضمر فرمایا تھا اور فقہاء نے جس کو نمایاں کیا یہ بھی ان مسالک کی اشاعت کا سبب بنا۔

واقعہ یہ ہے کہ اجتہاد اور استنباط احکام کی کوششیں جو اسلام کے سرچشمہ سے استفادہ کرتے ہوئے کی گئیں اور جن میں اگر چہ کہ بعض فروعی اور جزوی نوعیت کے اختلافات ظاہر ہوئے یہ کوشش اسلام کی عظمتوں کی منہ بولتی تصویر ہے اور اسلام کی کاملیت وجامعیت کا مظہر ہے، نیز انسان کی ضرورتوں کی رعایت کا نتیجہ بھی ہے، یہی وہ کوششیں ہیں جس نے اسلام کو دیگر ادیان میں ممتاز اور نمایاں کر دیا اور اس دین کے ذریعہ سے اللہ کی آخری نعمت کی تکمیل کر دی۔

اس استنباط کے عمل کی ایک عظیم تاریخ رہی ہے، جو اجتہاد سے عبارت رہی، اجتہاد کے اصول وضوابط ہیں جن کو فقہائے امت نے کتاب وسنت سے اخذ کرتے ہوئے بیان کیا، یہ وہ اصول ہیں جن کو صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں پایا اور جن کو انہوں نے خود اپنی زندگیوں میں برتا، اور اس طور پر اجتہاد کے اصول نمایاں ہو گئے کہ بعد والے علماء ان کو اپناتے ہوئے غلطیوں سے محفوظ ہو گئے، اس طرح سے یہ دین قدیم وجدید ایک ہی وقت میں قرار پایا، جس میں پچھلے اصول بھی برقرار رہے، اور نت نئے مسائل کا حل بھی نکل آیا۔ اس خصوصیت کو متعدد اہل علم حضرات نے محسوس کرتے ہوئے بیان بھی کیا۔

فقہ اسلامی سے متعلق موضوعات پر علمی سیمیناروں میں میری شرکت مجھے اس موضوع پر لکھنے میں آمادہ کرتی رہی۔ چنانچہ میں نے اس ذیل میں متعدد مقالات قلمبند کیے جن میں سے بیشتر مختلف مجلّات میں چھپتے رہے ہیں، اسی میں میرا ایک مقالہ جو اجتہاد اور اس کی تاریخ پر مشتمل ہے، جس کو میں نے الجزائر کی ایک بڑی کانفرنس میں پیش کیا تھا وہ بھی شامل ہے، پھر بعض مقالات جو فقہی مسالک کے اختلاف اور حالات کے تقاضوں سے فقہ اسلامی کی مناسبت سے موضوع ہیں وہ بھی شامل ہیں۔ بعض مقالات جو میں نے اردو میں لکھے تھے ان کا ترجمہ میرے بعض رفقاء نے کیا جن میں قابل ذکر مولوی اقبال احمد ندوی غازی پوری، اور مولوی آفتاب عالم ندوی دھنبادی اساتذہ دار العلوم ندوۃ العلماء قابل ذکر ہیں۔

میں ان عزیزوں کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے ان مقالات کو جمع کر کے نشر واشاعت کے لئے پیش کیا، یہ ایک چھوٹی سی کوشش ہے جس سے شاید علوم اسلامیہ کے طلباء فائدہ اٹھائیں۔ میں عزیز محترم ڈاکٹر مولانا علی احمد ندوی سلمہ اللہ وبارک فیہ کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے ان مقالات پر توجہ دی اور ایک ایسا مقدمہ لکھا جو اس مجموعہ کی علمی اہمیت کو بڑھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کوشش پر انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور انہیں بڑی علمی ودینی ترقیات سے نوازے، اللہ تبارک وتعالیٰ سے یہ بھی دعا ہے کہ وہ اس خدمت کو قبول فرمائے۔ واللہ الموفق وعلیہ التکلان

۱۴۲۴/۵/۵ھ
۲۰۰۳/۷/۴ء

محمد رابع حسنی ندوی
دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

دیباچہ

(طبع اردو)

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین سیدنا محمد بن عبداللّٰہ الصادق الأمین وعلی اٰلہ وصحبہ وعلیٰ من تبعھم ودعا بدعوتھم إلیٰ یوم الدین أمابعد!

عالمی سطح پر اس وقت جو علمی دور ہے وہ وسائل اور علاقوں کی آپسی قربت کی وجہ سے ایک دوسرے سے بہت مربوط نظام کا حامل دور بن گیا ہے، قدیم عہد میں علاقوں میں جو علاحدگی تھی اور ہر علاقہ اپنے اصول ورواج کے دائرے ہی میں رہتا تھا، وہ اب عالمی ارتباط اور تقارب میں بدل گیا ہے اور ہمیں حضور اکرم ﷺ کی بعثت میں اس بات کی رعایت بھی نظر آتی ہے کہ آپ ؐ کی لائی ہوئی شریعت اور دین چند علاقوں تک یا چند آبادیوں تک محدود نہیں رکھا گیا، بلکہ اس میں پورے عالم اور سارے طبقات کی رعایت رکھی گئی ہے، ہمارے مذاہب فقہیہ کو گہرائی سے دیکھا جائے تو ان میں بھی اس کی جھلک نظر آتی ہے، دنیا کی موجودہ صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے مذاہب فقہیہ میں بھی تقارب اور آپسی ربط ہونے کی ضرورت پیدا ہوتی ہے، جس کی طرف بھی ہمارے مذاہب فقہیہ کے ذمہ داروں کی نظر ہونی چاہیے، اس تعلق سے میں نے چند مضامین لکھے

تھے جو بعض فقہی سیمیناروں میں پیش کیے تھے جو عربی میں "أضواء على الفقه الاسلامی ومكانة الاجتهاد منه" کے نام سے دارالقلم دمشق سے استاد محمد علی دولہ نے کتابچہ کی صورت میں شائع کیا تھا اور اس پر عالمی فقہ اکیڈمی، جدہ کے مشیر خاص ڈاکٹر مولوی علی احمد ندوی (زاده الله علماً وعملاً وتوفيقاً) نے ایک مقدمہ تحریر کیا تھا جو کہ فقہ اسلامی کے محقق ومصنف ہیں اوران کوان کی فقہی خدمات پر بین الاقوامی فیصل ایوارڈ بھی مل چکا ہے، ان کے مقدمہ نے کتاب کی قیمت میں اضافہ کیا۔

عربی میں اس مجموعۂ مقالات کو دیکھ کر بعض احباب نے اردو میں بھی اس طرح کی چیز لانے کی ضرورت محسوس کی، اور ترجمہ بھی کیا اور جو مقالات اردو میں تھے ان کو بھی شامل کرلیا گیا، اس طرح ایک کتاب تیار ہوگئی جسے دارالعلوم ندوۃ العلماء کا شعبۂ افتاء وقضاء "فقہ اسلامی اور عصر جدید" کے نام سے شائع کر رہا ہے۔ مولوی منور سلطان ندوی (المعہد العالی للقضاء والافتاء، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ) خاص طور پر قابل ذکر ہیں جنہوں نے اس کے لئے فکر کی اور عربی مضامین کو اردو میں منتقل کیا، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور مزید توفیق دے۔

عزیزان ڈاکٹر مولوی سید راشد نسیم ندوی (حیدرآباد) اور مولوی سید محمود حسن حسنی ندوی سلمہما کے لئے بھی دعا ہے کہ اول الذکر نے عربی مجموعہ کے راقم کے پیش لفظ اور ثانی الذکر نے مولانا ڈاکٹر علی احمد ندوی کے مقدمہ کا ترجمہ کیا۔

اس طرح یہ کتاب ہمارے اردو داں طبقہ کے سامنے ہے امید ہے کہ یہ کوشش پسند کی جائے گی، توفیق ورہنمائی ساری کی ساری اللہ کی طرف سے ہے۔ وهو المستعان وعليه التكلان۔

محمد رابع حسنی ندوی

دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

۱۰ ربیع الاول ۱۴۳۰ھ

شریعت کے مقاصد اور مصالح

تمہید:

دوستو، بزرگو، اور ساتھیو!

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب نے میرے متعلق جو تعریفی باتیں کہی ہیں وہ محبت پر مبنی ہیں، میں یہ تو نہیں کہتا کہ وہ سب غلط ہے، میں تو یہ کہوں گا کہ انہوں نے محبت میں زائد طریقہ سے میرا تعارف کرایا، مجھے فقہ سے دلچسپی رہی ہے، میں نے اپنی تعلیم مدارس دینیہ میں اور اس کے موجودہ نصاب کے مطابق حاصل کی، اس میں فقہ کے مضمون کے سلسلہ میں اس مضمون سے دلچسپی اور مناسبت محسوس ہوتی رہی لیکن فراغت تعلیم پر تدریسی مرحلہ میں میرا امیدان عمل ادب اور خاص طور سے عربی ادب رہا ہے، اور عربی ادب عربی ہونے کے تعلق سے اور شارح علیہ السلام کی زبان ہونے کی بنیاد پر یہ شریعت کے عرف اور ترجمان کی حیثیت رکھتی ہے۔ وہ شریعت کے موضوع سے علیحدہ نہیں ہے۔

الفاظ کا معلومات سے تعلق

وہ دین کی ترجمان اور اسلام کی زبان ہے، دین کے جو پہلو ہیں، ان کی حقیقت تک پہنچنے کا وہ ذریعہ ہے اور زبان کے سلسلہ میں بعض لوگوں نے یہ لکھا ہے اور صحیح لکھا ہے کہ الفاظ کو عام لوگ بظاہر محض الفاظ سمجھتے ہیں، حالانکہ زبان کے الفاظ محض الفاظ نہیں ہیں، ان

✦ خطبۂ صدارت: مقاصد شریعت ورکشاپ زیر اہتمام اسلامک فقہ اکیڈمی دہلی

میں ان کے معانی ومفاہیم پیوست ہیں، الفاظ ان کی ظاہری شکلیں ہیں جن سے معانی ومفاہیم حاصل ہوتے ہیں جو کہ اپنے مستعملہ الفاظ کے اندر چھپے ہوتے ہیں، ہر لفظ اپنے معنوں کا حامل ہوتا ہے، جب کوئی لفظ آدمی سیکھتا ہے اور کوئی لفظ اس کو آتا ہے تو اس کو وہ معانی بھی آجاتے ہیں جو اس لفظ کے اندر ہیں الفاظ کی اپنی ایک دنیا ہوتی ہے، بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کے متنوع اور متعدد معانی ہوتے ہیں اور بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن میں کم معانی ہوتے ہیں، لیکن الفاظ بہر حال اپنے معانی کے لئے ایک طریقہ سے آئینہ ہوتے ہیں۔

قرآن مجید میں 'اسماء' کا لفظ کئی جگہ آیا ہے وہ مسمیات کے مفہوم کو ظاہر کرتا ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ لفظ درحقیقت عنوان ہوتا ہے اپنے معانی کا، مثلاً انسانوں کے نام ہوتے ہیں جیسے: خالد، تو جب یہ لفظ بولیں گے تو جس کا نام خالد ہے وہ پورے اپنی صفات کے ساتھ اور اپنی خصوصیات کے ساتھ ہمارے سامنے آجاتا ہے اور یہ محض لفظ 'خالد' سے ہوتا ہے جو بامعنی لفظ ہے صرف صوت نہیں ہے۔

صوت اور لفظ میں یہی فرق ہے، صوت کے اندر معانی نہیں ہوتے، صرف اشارہ ہوتا ہے، لفظ کے اندر معانی ہوتے ہیں، اور جب کوئی شخص کسی زبان سے واقف ہوجاتا ہے اور زبان پر اس کو عبور حاصل ہوتا ہے تو وہ اس زبان کے بولنے والوں کی ثقافت سے، ان کے اخلاق سے، ان کی حیثیتوں سے اور ان کی خصوصیات سے واقف ہوجاتا ہے، کیوں کہ زبان کے الفاظ ہی میں وہ سب پنہاں ہوتے ہیں، چنانچہ عربی ادب سے جس کو تعلق ہوگا وہ عربوں کی زندگی سے واقف ہوجائے گا، ان کی خصوصیات اور ان کے مزاج سے واقف ہوجائے گا، ان کی رسموں سے، ان کی ثقافت وکلچر سے واقف ہوجائے گا، کیوں ان کے اشعار کے اندر، ان کی نثر کے اندر وہ چیزیں پنہاں ہیں، ان کے الفاظ کے ذریعہ سے یہ سب واقفیت ہوسکتی ہے۔

اسی طرح علوم کی زبان ہوتی ہے، علوم کے جو الفاظ ہیں، ان سے علوم معلوم ہوتے ہیں، ہم جب 'رفع' کا لفظ (جو ایک اصطلاح ہے) استعمال کرتے ہیں تو ہمیں نحو کا وہ قاعدہ معلوم ہو جاتا ہے جس کے مطابق رفع کا مطلب سمجھا جاتا ہے، یا لفظ 'جر' ہے، یا اور جو بھی ہے، علوم کے جو الفاظ ہیں ان سے علوم معلوم ہوتے ہیں، تو الفاظ کی بڑی حقیقت ہے، الفاظ صرف یہی نہیں کہ وہ الفاظ ہیں، جیسا کہ ہم اپنی عام زندگی میں الفاظ کے متعلق سمجھتے ہیں کہ وہ بس الفاظ ہیں، معانی گویا کہ الگ ہیں، الفاظ الگ نہیں ہیں، بلکہ دونوں بالکل ایک دوسرے میں پیوست ہیں۔ معانی الفاظ کے ساتھ بالکل پیوست ہیں، اسے علاحدہ نہیں کیا جا سکتا ہے، اسی لئے آپ دیکھئے کہ بعض الفاظ سے آدمی کی توہین ہو جاتی ہے، کیوں توہین ہوتی ہے؟ اس لفظ کے اندر وہ توہین والا مادہ ہوتا ہے کہ سنتے ہی آدمی کو اپنی توہین کا احساس ہوتا ہے، مثلاً ہم کہتے ہیں کہ فلاں میں شئ لطیف کی کمی ہے، اس شئ لطیف کی کتنی ہی تاویل کیجئے، لیکن سننے والا اس سے اپنی اہانت محسوس کرتا ہے، اس لئے کہ شئ لطیف، شئ کے ساتھ جب آپ لطیف کا لفظ لگائیں تو اس کے وہ معنی بن گئے، اور اسی طرح دوسری مثالیں اور بھی دی جا سکتی ہیں۔

میں اس تشریح کے ذریعہ یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ عربی زبان وادب سے میرا تعلق ہے، یہ میرا امیدان عمل ہے، اس لئے جو ثقافتی چیزیں یا جو معلومات ان کے تحت آتی ہیں ان سے واقفیت ہوتی ہے۔ اور شاید یہ ذکر کرنا فائدہ سے خالی نہ ہو کہ عربی کے ذریعہ میں نے علوم دینیہ بھی حاصل کی اور فقہ بھی پڑھی، ہدایہ اولین تو میں نے دارالعلوم دیوبند ہی میں پڑھی، اس وقت ایک سال دارالعلوم دیوبند میں رہا تھا، مجھے اگر فقہ کا میدان ملتا تو وہ میرا بھی خاص موضوع بنتا، لیکن میں نے فقہ کو اپنا خصوصی میدان نہیں بنایا، لیکن بہر حال فقہ وہ موضوع ہے کہ جس سے ہر مسلمان کو تعلق ہے، اس سے کوئی مسلمان بچ نہیں سکتا، اس لئے کہ اگر وہ اس سے ناواقف ہے تو وہ دین پر عمل نہیں کر سکتا، اور اگر اس کو دین پر

عمل کرنا ہے تو فقہ سے واقفیت اس کے لئے ضروری ہے، چاہے بقدر ضرورت ہو، اور اگر کوئی آدمی اس کو میدان عمل بنائے تو اس سے واقفیت اور زیادہ ہو جائے گی اور عربی جاننے والے کو فقہ سے تعلق رکھنے میں کوئی مشکل بھی نہیں۔

فقہی اختلاف کیوں؟

فقہ اسلامی کے سلسلہ میں سبھی یہ جانتے ہیں کہ وہ مختلف مذاہب پر مشتمل ہے جس کے مابین اختلافات ہیں، ایسا کیوں ہے، شریعت اسلامی جیسا کہ آپ جانتے ہیں، اللہ رب العزت کی دی ہوئی ہے، جس نے انسان کو پیدا کیا، انسان کی خصوصیات اس نے متعین فرمائی، انسان کی ضروریات بھی اسی کی متعین کی ہوئی ہیں، تو وہ جانتا ہے کہ انسان کی کیا ضروریات ہیں، اور اس کی طاقت اور صلاحیت ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جو شریعت انسان کو عطا فرمائی اس میں انسان کی ضروریات وخصوصیات کی رعایت رکھی، اس لئے کہ وہ دین فطرت ہے، دین فطرت کا مطلب یہ ہے کہ فطرت کے تقاضوں کی اور فطرت کی جو دشواریاں ہیں ان کی رعایت کی گئی ہیں، ورنہ وہ دین فطرت نہیں ہوسکتا، تو شریعت جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی اور وہ قیامت تک کے لئے ہے، اور وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ کی شریعت آخری شریعت ہے، جو قیامت تک چلے گی، تو اس شریعت میں اختلاف کیسے، اور اگر اختلاف ہے تو اس میں کوئی مصلحت ہوگی، اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی شریعت ہے، اس میں عیب نہیں ہوسکتا، یہ اختلاف کیوں ہے؟

دراصل یہ اختلاف حقیقت میں فطرت کے مطابق ہے، اس لئے کہ انسان مزاجوں کے اعتبار سے، اپنے مقام کے اعتبار سے اور اپنے دیگر حالات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے فرق رکھتا ہے، انسان کی خصوصیات میں فرق ہوتا ہے، اس کے مزاج میں، اس کی

برداشت میں فرق ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام فرمایا، سمجھئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک انعام ہے کہ اس نے جو شریعت ہم کو دی ہے اس میں انسانوں کے حالات وضروریات کے لحاظ سے گنجائش رکھی ہے، آپ دیکھئے کہ بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا کہ وہ گائے ذبح کریں، ان کو اس میں اختیار حاصل کیا تھا کہ اس حکم پر جس طرح عمل کرنا ان کے لئے آسان تھا کر لیتے لیکن انہوں نے بار بار سوال سے اپنے عمل کا دائرہ تنگ کر لیا، یہ گائے کیسی ہو، رنگ کیسا ہو، وہ جتنا پوچھ سکتے تھے پوچھتے چلے گئے، ان کے پوچھنے پر اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ وہ اپنے اوپر پابندی بڑھانا چاہ رہے ہیں، لہذا پابندیاں بڑھا دیں کہ اس طرح کرو، اس طرح کرو، پھر وہ دشواری میں پڑ گئے، ان کو وہ گائے تلاش کرنا ایک بڑی مصیبت کا باعث بن گیا، بڑی مشکل سے وہ گائے ملی، اسی لئے شریعت میں کہا گیا: 'لا تسئلوا عن أشياء إن تبدلكم تسؤكم (۱) اس لئے یہ ہدایت دی گئی کہ تم کو جو بتا دیا گیا ہے، اس سے تم اخذ کرلو، پوچھ پوچھ کر تم اپنے کو تنگی میں مبتلا مت کرو، تو میں یہ سمجھتا ہوں، آسانی پیدا کرنے کے لئے اختلاف کی گنجائش رکھی گئی، اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی رکھی گئی ہے، حضور ﷺ نے اس گنجائش کو قائم رکھا، چنانچہ مختلف معاملات میں یہ جو مختلف آراء قائم ہوئی ہیں، مختلف مذاہب بنے ہیں، یہ انسانی ضرورت اور انسانی دشواریوں سے مطابقت رکھتے ہیں۔

مختلف مسالک میں علاقوں کی مناسبت

میں نے اپنے بعض مضامین میں اس سلسلہ میں عرض کیا کہ آپ دیکھئے جو مذاہب دنیا کے مختلف علاقوں میں پھیلے ہیں، تو وہ مذاہب (مذاہب سے مراد فقہی مذاہب ہیں) آپ دیکھئے کہ ان میں اپنے اپنے علاقوں سے مناسبت ہے، یہ خاص بات ہے، مثلاً پانی ہی کو لے لیجئے، جن علاقوں میں پانی کی بہتات ہے، وہاں عام طور سے آپ کو فقہ حنفی کے ماننے

---

(۱) سورۂ مائدہ: ۱۱۰

والے ملیں گے، اور جن علاقوں میں پانی کی کمی ہے وہاں آپ کو فقہ مالکی کے ماننے والے ملیں گے، اور دونوں میں آپ دیکھئے کہ پانی کے سلسلہ میں دونوں کے مسلک الگ الگ کیا ہیں، اگر ہم اپنے علاقہ کے لحاظ سے فقہ مالکی کو دیکھیں تو فقہ مالکی کا وہ مسلک عجیب سا معلوم ہوگا، وہاں پانی کے معاملہ میں بڑا توسع ہے، جو لوگ مغرب میں گئے ہوں گے، الجزائر یا مراکش تو معلوم ہوگا کہ ان علاقوں میں پانی کے حصول میں کمی ہے۔

فقہ مالکی میں طہارت سے متعلق مسائل کے مصالح

میں اپنا واقعہ بتاتا ہوں کہ میں الجزائر گیا ہوا تھا، انہوں نے ایک شہر میں فنکشن رکھا تھا، عصر کے وقت میں وہاں پر گیا۔ میں نے نماز نہیں پڑھی تھی اور استنجاء کی بھی ضرورت تھی، میں نے کہا: مجھے وضو کرنا ہے، تو وہ مجھے ایک جگہ لے گئے، استنجاء خانہ میں نل لگا ہوا تھا اور اس کے نیچے بالٹی رکھی ہوئی تھی، اور کچھ نہیں تھا، بالٹی میں پانی بھرا تھا، اب ایک تو یہ کہ بالکل استنجاء خانہ کے سامنے پانی سے بھری بالٹی رکھی ہوئی تھی، اور ہم لوگوں کے نزدیک یہ ہے کہ اس میں چھینٹیں بھی جاسکتی ہیں، پھر پانی نکالنے کی کوئی چیز نہیں تھی، کوئی مگ، یا کوئی گلاس نہیں تھا، تو مجھے یاد آیا کہ حدیث شریف میں آتا ہے: پانی کو اچھال اچھال کر آپ ﷺ نے وضو فرمایا، پہلے اس کو ٹیڑھا کر کے اپنا دایاں ہاتھ دھولیا، اور پھر اسی سے اچھال کر پانی کو استعمال کرلیا، مجھے خیال آیا کہ ان کے یہاں اسی پر عمل ہوتا ہے، میں نے اس پر عمل کیا اور عمل ہوگیا، وہاں سے نکل کر باہر آیا اور کہا کہ مجھے وضو کرنا ہے تو ایک بالٹی بھر کر انہوں نے رکھ دی، کوئی مگ نہیں، کوئی اور دوسری چیز نہیں، تو میں نے سوچا کہ اسی پر عمل کرنا پڑے گا، چنانچہ میں نے وہی کیا کہ پہلے ہاتھ کو دھویا ٹیڑھا کر کے اور پھر وضو کیا، یہ تو میرے ساتھ پیش آیا، لیکن ان کی زندگی میں یہ چیز داخل ہے، اس طرح پانی کم بھی صرف ہوتا ہوگا۔

ایک سفر میں حضرت مولانا (سید ابوالحسن علی ندوی) کے ساتھ گیا، مولانا کو طہارت

وغیرہ کا بڑا لحاظ ہوتا تھا، مولانا نے کہا کہ یہاں غسل خانہ میں کوئی چیز نہیں ہے، کیسے پانی استعمال کریں، کہیں سے لوٹا لایا جائے یا کوئی اور چیز، تو میزبان بہت پریشان ہوئے، کہاں سے لائیں، آخر بڑی مشکل سے ایک بڑی سی چائے دانی لا کر دی، وہ رکھی گئی اور اس سے لوٹے کا کام لیا گیا، تو یوں کہنے کو تو میں اور آپ ان پر تنقید کر سکتے ہیں، لیکن نہیں، آپ دیکھئے ان کو کہ انہوں نے حدیث شریف سے اس کا استنباط کیا اور وہ استنباط صحیح ہے، کہ حضرت محمد ﷺ جب تھوڑے پانی میں کام چلا لیتے ہیں، غسل فرما لیتے ہیں تو ہم کون بڑے پاک صاف آدمی ہیں کہ ہم نہیں کر سکتے، لیکن ہم نہیں کرتے، بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نہیں کر سکتے، ایک لگن میں پانی رکھ دیا جائے اور کہا جائے کہ تم غسل کر لو تو اس کا منہ دیکھنے لگیں گے جو یہ کہے گا، لیکن حدیث شریف میں آتا ہے، اور آپ ﷺ ہی نہیں، بلکہ حضرت عائشہؓ بھی غسل کر لیتی تھیں، (۱) تو آپ دیکھئے ہمارے یہاں پانی کی بہتات ہے، آسانی ہے، لہذا طہارت کے معاملہ میں غلو پیدا ہو گیا، اور وہ مسلک ہم کو زیادہ موافق معلوم ہوا، جس میں پانی کے استعمال میں طہارت کی زیادتی اختیار کی گئی، لیکن ان کو پانی کے حصول میں وہاں دشواری ہوئی تو ان لوگوں کو وہ مسلک زیادہ موافق معلوم ہوا، جس میں پانی کی طہارت میں زیادہ توسع ہوا۔

مذاہب کے درمیان اختلاف رحمت ہے

لہذا یہ جو مذاہب کے درمیان اختلاف ہے درحقیقت یہ رحمت ہے، ورنہ اگر ہر معاملہ میں کوئی ایک پہلو بالکل متعین یا کوئی ایک چیز سب کے لئے لازمی قرار دے دی گئی ہوتی تو کیا ہوتا آپ سوچئے، آدمی کر تو لیتا، لیکن مشکل پیش آتی، اسی طرح آپ دیکھئے کہ فقہ شافعی ہے، زیادہ تر ساحلی علاقہ میں اس مسلک کو رائج دیکھیں گے، جہاں سمندر کی چیزیں استعمال کرنے کی آسانی ہے، اور فقہ شافعی میں سمندر کی چیزوں کے استعمال میں توسع ہے، جو فقہ

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب الحیض، باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابۃ، حدیث نمبر: ۲۵۳

حنفی میں نہیں ہے، اگر یہ مسلک وہاں نافذ کردیا جائے اوران کا مسلک ہمارے یہاں نافذ کردیا جائے تو عجیب سا معاملہ ہوتا، آسانی کم ہوتی اور 'الدین یسر' کے مطابق نہ ہوتا اور یہ مسلک بنے کیسے! اگر گنجائش نہ ہوتی تو یہ نہیں بن سکتے تھے، حقیقت یہ ہے کہ سہولت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے رسول ﷺ کے ذریعہ سے دی گئی ہے، دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ گنجائش دی گئی ہے اور جو منع کیا گیا ہے کہ 'لاتسئلوا عن أشياء إن تبدلكم تسؤكم' (۱) میں اس سے بھی اشارہ ملتا ہے، پوچھ کر آپ اپنے لئے تنگی کیوں پیدا کریں، اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو مخفی رکھا ہے جس چیز کو چھوڑ دیا ہے ہماری سمجھ پر، اس کو متعین کر کے اپنے لئے دشواری کیوں پیدا کریں، ہم اس سے فائدہ اٹھائیں، اس لئے شریعت میں بہت سی چیزیں انسان کی سمجھ پر چھوڑی گئی ہیں، اور بہت سی چیزوں کے متعلق واضح حکم ہے، صراحت کے ساتھ حکم ہے، اور بہت سی چیزوں کو انسان کی سمجھ پر چھوڑا گیا ہے، اور وہ چیزیں وہ ہیں جو انسان کی سمجھ کے اس دائرہ میں آتی ہیں جو شریعت سے ٹکراتی نہیں ہیں، کہ جو ایسے احکام ہیں ان احکام کی فضا میں، ان کی روشنی میں انسان کی سمجھ اسی طرف جائے گی جس کو شریعت چاہتی ہے۔

شریعت میں انسانی مصالح کی رعایت

جہاں تک مقاصد کا مسئلہ ہے، تو آدمی مقاصد سے واقف ہے تو غلط راہ پر جا ہی نہیں سکتا، مقصد خود متعین کردے گا کہ آپ اس راہ پر چلئے، اس راہ سے آپ ہٹ نہیں سکتے، مجبور ہیں، اس تناظر میں یہ سیمینار بہت اہمیت رکھتا ہے، جب تک ہم مقاصد شریعت سے واقف نہیں ہوں گے، ہم شریعت کا پوری طرح تعین نہیں کرسکتے، ہم غلطی میں مبتلا ہوجائیں گے، ہمارے پاس جو نصوص ہیں اگر ان نصوص کے صرف ظاہر کو ہم دیکھ کر اور اسی

---

(۱) سورۂ مائدہ: ۱۰۱

کے دائرہ میں رہ کر فیصلہ کریں گے تو مختلف ایسے پہلو ملیں گے جہاں ہمیں دشواری ہو جائے گی، وہاں وہ نصوص منطبق ہوتے نہیں معلوم ہوں گے، اب مثلاً آپ دیکھئے مسلکوں میں فرق ہے، رفع یدین کا، آمین بالجہر کا، اور سب حدیث شریف سے ہی اخذ کرتے ہیں، چاروں مسلک حدیث شریف سے ہی اخذ کرتے ہیں، تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ حضور ﷺ کا حکم ہو اور واضح نہ ہو، ایسا نہیں ہوسکتا، مصلحت بعض احکام میں گنجائش کی ہوتی ہوگی، جب دونوں چیزیں حضور پاک ﷺ کی حیات طیبہ میں ملتی ہوں تو مسئلہ اس کی تطبیق کا ہے، اس کی تطبیق کیسے کی جائے، یہ انسان کی دینی فہم پر چھوڑا گیا ہے، انسان کی ایک دینی فہم ہے، ایک دنیاوی فہم ہے، انسان اپنی ضرورت کے لحاظ سے، اپنی مصلحت کے لحاظ سے اپنا ذہن چلاتا ہے، اور دین کے معاملہ میں دین کو سامنے رکھ کر، دین کے مقاصد و مصالح کو سامنے رکھ کر اور دین کے مزاج کو سامنے رکھ کر اس کا ذہن چلتا ہے، آپ دینی ذہن اختیار کریں تو وہ آپ کو اسی راہ پر لے چلے گا جو صحیح راہ ہے، تو یہ جو اختلاف ہے اگر مقاصد متعین ہیں تو یہ اختلاف انسان کے لئے نعمت کا باعث ہے، اور اس میں ایک مسلک حق کے لوگ دوسرے مسلک حق کے لوگوں کو روک نہیں سکتے، اس لئے کہ وہ مسلک اس کے ماننے والوں کی دینی سمجھ کے لحاظ سے شریعت کے مقصد کے زیادہ مطابق اور حالات کے لحاظ سے زیادہ مناسب ہوسکتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو اس کے اندر گنجائش رکھی گئی ہے، اس گنجائش کے مطابق وہ اختلاف بے مقصد نہیں، کیوں کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ یہ دین کہ جو قیامت تک کے لئے آیا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا ہے، اس کے اندر خلل ہو، خلل ہو ہی نہیں سکتا، جو ہمیں خلل نظر آرہا ہے، وہ گنجائش ہے جس کو ہماری مصلحت سے رکھا گیا ہے، اس میں اختلاف کا جو موقع رکھا گیا ہے وہ اس لئے کہ اس موقع سے ہم فائدہ اٹھا سکیں، ہمارے حالات بدل سکتے ہیں، ہماری ضروریات بدل سکتی ہیں، ماحول کے ساتھ اور زمانہ کے ساتھ ہماری ضروریات بدل جاتی ہیں، اور آپ دیکھئے بعض چیزوں کی

صراحت آئی ہے، مثلاً مرض میں وضو اور طہارت کا حکم بدل جاتا ہے، اسی طرح سفر میں قصر کی اجازت مل جاتی ہے، یہ تو ایسا ہے کہ اس کا حکم واضح طریقہ سے آ گیا، لیکن یہ فرق کیوں ہے، اس لئے کہ مسافر کو دشواری ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ نے اس دشواری کا حل بتا دیا، اور اسی طرح مریض کے لئے پانی کا استعمال مرض کو بڑھا دیتا ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے سہولت رکھ دی، اور اسی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ اشارہ دے دیا کہ دیکھو اللہ تعالیٰ تمہاری راحت، تمہاری استطاعت کا لحاظ رکھتا ہے، اور اس سے ہمیں یہ بات معلوم ہوئی کہ یہ مذہب فطرت کے مطابق ہے، اس میں رعایت رکھی گئی ہے، انسان کی مشکلات کی، انسانوں کی ضروریات کی رعایت رکھی گئی ہے، اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ رعایت رکھی ہے تو ہمیں یہ سمجھنا چاہئے کہ جو فرق ہے سمجھنے کا اس میں اس رعایت کی وجہ سے ہے، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے خود اس بات کی اجازت ہے کہ جو چیز ہمارے لئے زیادہ موافق ہے اور شریعت میں اس کی گنجائش ہے، اس میں ہمیں نص مل رہا ہے، تو ہم اس سے فائدہ اٹھائیں، تو ان سب چیزوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اسلام وہ دین ہے جس میں انسان کی ساری ضروریات اور اس کی مشکلات کا حل رکھا گیا ہے اور یہ کہ یہ مشکلات اور یہ ضروریات صرف ایک ہی زمانہ کیلئے نہیں ہے، بلکہ قیامت تک کیلئے ہے۔

نصوص میں وسعت اور تنوع

آپ دیکھئے کہ جب اسلام آیا تو اسلام سب سے پہلے عربوں کے پاس آیا جو جاہل قوم تھی، جہالت تھی ان میں، نہ وہ علوم سے واقف تھے، نہ ان میں تمدن تھا، دیہاتی زندگی ان کی تھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے جو دین عطا فرمایا، جو احکام عطا فرمائے اس حالت میں کہ وہ امی تھے، لیکن احکام کے اندر اتنی گنجائش تھی کہ تمدن آنے پر تمدن کی ضرورت پوری کی، تمدن کی ضرورت اس نے کیسے پوری کی، وہ انسان کی دینی فہم کے ذریعہ سے، عہد عباسی میں جب تمدن پوری طرح چھا گیا وہ تمدن کہاں سے آیا؟ اس کے کچھ حصے تو ایران سے

آئے، کچھ حصے یونان سے آئے، یونان، ایران، ہندوستان، قرب وجوار کے جو متمدن علاقے تھے، کچھ چیزیں وہاں سے آئیں، تو عربوں کا جو تمدن بنا وہ ان ساری چیزوں کے استفادہ سے بنا، اور خود عربوں کا جو مزاج تھا اس نے مدد کی، یہ دین کے احکام جو مسلمانوں کو دیے گئے تھے امی ہونے کے زمانہ میں دیے گئے تھے، وہ عہد عباسی میں آکر ایسا وسیع اور ایسا جامع دین کی حیثیت سے سامنے آئے کہ وہ دین انسان کے تمدن کی ساری ضرورتوں کو بخوبی پورا کرسکا اور برابر پورا کرتا رہا۔ ان کی سیاست کی ضرورتوں کو پورا کرتا تھا، ان کی مالیات کی ضروریات کو پورا کرتا تھا، لیکن یہ کیسے ہوسکا، یہ ان علماء کی محنتوں سے ہوا، جنہوں نے اپنے دینی فہم کو استعمال کیا۔

عباسی دور میں فقہاء کے اجتہادات

امام ابو یوسف کا زمانہ جو ہے وہ انتہائی تمدن کا زمانہ ہے اور تمدن کے مسائل اتنے پیچیدہ اور متنوع ہوتے ہیں کہ وہ ایک امی کے بس کے نہیں ہوتے، لیکن ان حضرات نے ان علمائے کرام نے، ان مجتہدین نے دین کی اس طرح تشریح کی، اس طرح استنباط کیا کہ زندگی کی ساری ضرورت اس سے پوری ہوتی تھی، اور انہوں نے ہر سوال کا جواب متعین کردیا، اور ایسا جواب جو شافی تھا، آپ یہ سمجھئے کہ امام ابو یوسف حنفی تھے اور انہوں نے جو استنباطات کئے ان میں حنفی فقہ کا رنگ تھا، لیکن آج بھی وہ ممالک جہاں فقہ شافعی ہے یا دوسری فقہ ہے وہاں بھی تمدنی مسائل میں استفادہ حنفی مسائل سے کیا جاتا ہے، کیوں؟ اس لئے کہ حنفیہ کے ائمہ نے جو اجتہاد کیا وہ تمدن کے زمانہ کا اجتہاد تھا، تمدن کے جو تقاضے تھے، تمدن کی جو ذمہ داریاں تھیں وہ انہوں نے پورا کیا تھا، تو آج دوسرے مسلک والوں کو ان مسائل میں اس سے استفادہ کرنا پڑتا ہے، امام ابو یوسفؒ، امام محمدؒ وغیرہ کی محنتوں سے فائدہ اٹھانا پڑتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے وہ دین عطا فرمایا، وہ شریعت عطا فرمائی جو اس وقت سے لے کر قیامت تک انسانوں کی ضرورتوں کو پورا کرتی ہے،

اور انسانوں کے اس تنوع کا لحاظ بھی اس میں رکھا گیا ہے جو زندگی کا تنوع ہے، کہیں پر برفیلے میدانوں میں انسان رہتا ہے، کہیں ریگستانوں میں انسان رہتا ہے، کہیں تمدن کی حالت میں ہے تو کہیں جہالت کی حالت میں ہے اور بدوی زندگی گزار رہا ہے، ہر جگہ شریعت اسلامی منطبق ہوتی ہے، اس میں کوئی دشواری نہیں ہوتی، ایسی شریعت اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی، جو استنباطات ہوئے ہیں فقہ کے یہ عہد عباسی میں مکمل ہو چکے تھے، اور اس کے بعد مسلمانوں کی زندگی میں کوئی بڑی تبدیلی نہیں آئی، سب سے بڑی تبدیلی وہی تھی کہ مسلمان اپنے جزیرۃ العرب کے صحرائی علاقہ سے نکل کر اور پھر متمدن زندگی میں آ گئے تھے، اور یورپ جہالت میں مبتلا تھا، ایران بھی پیچھے پڑ گیا اور یونان بھی پیچھے چلا گیا، اور عربوں کے پاس جو تمدن تھا اور جو ان کے قوانین تھے، جو ان کی زندگی تھی وہ پوری دنیا سے اعلیٰ معیاری زندگی تھی، اور متنوع تھی، اور شریعت نے ان ساری ضرورتوں کو پورا کیا، وہ شریعت جو ان حضرت نے طے کر دی تھی۔ اپنے مختلف مسلکوں کے اعتبار سے آپ دیکھئے کہ دوسری تیسری صدی ہجری میں چاروں مسالک مقرر ہو گئے تھے، چاروں جو مذاہب اربعہ ہیں، یہ سب دوسری تیسری صدی کے اندر کے ہیں اور شریعت اپنے اس تنوع کے ساتھ دوسری صدی میں زندگی کے تمام پہلوؤں کے لحاظ سے قابل عمل ثابت ہوئی تھی، بعد میں کچھ جزئیات آتی رہیں، لیکن انسانی زندگی میں کوئی بڑا انقلاب نہیں آیا۔

تمدنی انقلاب اور اجتہاد

اس وقت کے بعد آج عصر جدید میں جب یورپ کا تمدن سامنے آیا اور یورپ نے ترقی کی اور سائنس نے غیر معمولی ترقی کا مظاہرہ کیا تو اب کچھ مسئلے کھڑے ہوئے، اس لئے کہ زندگی ایک نئے ڈھنگ پر آئی، جس سے اب کچھ مسائل کھڑے ہو گئے، لیکن اس سے قبل ہمارے اسلاف کو کسی بڑی سوچ کی ضرورت نہیں پڑی، بس دوسری، تیسری صدی

کے اندر جو کچھ غیر معمولی محنت کرنی پڑی وہ تو محنت کی، اس کے بعد فرعی اور معمولی چیزیں تھیں جس کو علماء دیکھتے رہے اور جو سوال اٹھتے تھے جواب دیتے رہے، کوئی غیر معمولی قدم اٹھانے کی ضرورت نہیں پیش آئی تھی، لیکن یہ جو موجودہ تمدن ہے اور موجودہ ترقی ہے سائنس کی ترقی، اس نے مسائل کھڑے کیے۔

گلاسگو میں شفق کا مسئلہ

مثلاً ایک یہ مسئلہ ہے، آج سے پچیس سال پہلے مجھے ایک مرتبہ یورپ جانے کا اتفاق ہوا، انگلستان، وہ گرمیوں کا زمانہ تھا، جس میں رات بہت چھوٹی ہوتی ہے تو وہاں گلاسگو جا کر معلوم ہوا کہ یہاں ایک بڑا مسئلہ چل رہا ہے، وہ یہ کہ شفق ڈوبتی نہیں، ختم نہیں ہوتی حتی کہ فجر ہو جاتی ہے، یعنی شفق ہی فجر ہو جاتی ہے، لیکن کب ہوتی ہے، لہذا کب سے اس کو فجر سمجھا جائے اور کب تک اسے شفق سمجھا جائے، اس میں علماء کے درمیان اختلاف ہو گیا، وہاں کئی گروہ بن گئے، اہل فقہ کے گروہ، معلوم ہوا کہ فجر کی نماز یہاں جہاں ہم لوگ ٹھہرے تھے ایک جماعت آ کر بارہ ساڑھے بارہ بجے رات میں فجر کی نماز پڑھتی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم نصف نصف تقسیم کر لیتے ہیں، نصف اول رات شفق میں اور نصف ثانی کو فجر میں شمار کرتے ہیں، اور دوسری جماعت یہ کہتی ہے کہ نہیں، جو معتدل علاقہ ہیں ان کا لحاظ کرتے ہوئے ہم ڈیڑھ گھنٹے کا وقت فجر کو دیتے ہیں اور ڈیڑھ گھنٹے کا وقت ہم کو شفق دیتے ہیں، چنانچہ ان کے نزدیک ڈیڑھ گھنٹے کے بعد عشاء ختم ہو جاتی ہے، یعنی ڈیڑھ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ دونوں کو دیا جائے گا، فجر ہو یا شفق ہو، سوا گھنٹہ یا ڈیڑھ گھنٹہ، شوافع کے یہاں غالباً سوا گھنٹہ اور احناف کے یہاں ڈیڑھ گھنٹے کے قریب ہوتا ہے، تو انہوں نے کہا کہ ہم ڈیڑھ گھنٹہ شفق کے لئے رکھتے ہیں اور ڈیڑھ گھنٹہ فجر کے لئے رکھتے ہیں، اور یہی ڈیڑھ گھنٹہ یا سوا گھنٹہ کی مدت دونوں کے لئے شروع سے چلتی رہی ہے اور کوئی انقلابی صورت حال پیش نہیں آئی۔

نصوص پر گہری نظر

لیکن موجودہ تمدن میں انقلابی صورت حال پیدا ہوگئی، اس وقت ہم کو اس طرح کی نئی باتوں میں اجتہاد کرنے کی ضرورت پڑے گی اور اسی ہمت، اسی صلاحیت کا ثبوت دینا پڑے گا عہد اول نے جس صلاحیت کا ثبوت دیا، یہ مطلب نہیں ہے کہ بغیر گہری علمی سوچ کے ہم اس میں رائے قائم کرلیں، نہیں، بلکہ اسی واقفیت، اسی ذہانت، نصوص پر وہی گہری نظر رکھتے ہوئے ہمیں کام کرنا ہوگا، جب جا کر ہم ان مسائل کا جواب دے سکیں گے جو مسائل اس وقت اٹھ رہے ہیں، اور اگر ہم ان کا جواب نہیں دیں گے تو ہماری شریعت پر شبہ کیا جانے لگے گا، شریعت کو ناقص سمجھا جانے لگے گا، جو شریعت امی عربوں کو دی گئی تھی، اگر وہ اجتہاد نہ کرتے، محنت نہ کرتے تو دنیا کہتی کہ اسلام امیوں کا مذہب ہے، دوسرے لوگ اس پر عمل کر ہی نہیں سکتے، اس لئے کہ ان میں جو تمدن آ گیا تھا اور عربوں کا بن گیا تھا، جو دنیا میں سب سے زیادہ فائق تھا، اس تمدن کے جو تقاضے تھے اگر اس کا جواب ہماری شریعت نہیں دے سکی ہوتی تو صاف سمجھا جاتا کہ یہ شریعت جزیرۃ العرب کے لئے اور ان پڑھ لوگوں کے لئے ہے، دنیا کے دوسرے حصوں کے لئے نہیں ہے، لیکن ہمارے اسلاف نے یہ پوزیشن نہیں بننے دی، اپنے کو اس میں کھپایا اور ایسے جوابات اس کے مرتب کئے اور ایسے استنباطات کئے کہ جس پر سب مطمئن ہوئے اور کوئی اس پر اعتراض نہیں کرسکتا، آج ہم کو اسی طرح کی محنت کی ضرورت ہے۔

اجتہاد کے اصول وشرائط کا لحاظ

چونکہ اب ایسے افراد نہیں ہوتے جو کہ اتنا استیعاب رکھتے ہوں، جو اتنے حاوی ہوں ان ساری چیزوں پر، ان سارے گوشوں پر کہ جن کی ضرورت پڑتی ہے اجتہاد اور استنباط کے لئے، اس لئے بہتر طریقہ یہی ہے جو ماشاء اللہ اختیار کیا جارہا ہے کہ اکیڈمیاں ہوں، مجالس ہوں،

جن میں ضروری صلاحیتوں کے علماء جمع ہوں، وہ علماء جو شریعت کے متنوع گوشوں کی ممتاز صلاحیت رکھتے ہوں، عام صلاحیت والوں کو میں نہیں کہہ رہا ہوں، ان علماء کو کہہ رہا ہوں جو اجتہاد کی اور استنباط کی اچھی صلاحیتیں رکھتے ہوں، ان میں تنوع ہوسکتا ہے، اور ان کے علم کے مدارج ہوسکتے ہیں، لیکن اگر پوری جماعت بیٹھے گی تو ایک دوسرے کے مطالعہ سے، ایک دوسرے کی واقفیت سے فائدہ اٹھائے گی، اور جو مذاکرہ ہوگا اس مذاکرہ سے صحیح حل نکل سکے گا جو بہتر سے بہتر حل ہوگا اور ظاہر کہ اسی دائرہ میں نکالنا ہوگا جو نصوص کا دائرہ ہے اور پھر نصوص کے بعد اجتہاد کا دائرہ ہے، ہمارے اسلاف نے جو اجتہاد کیا ہے اور جو انہوں نے طریقہ اختیار کیا ہے، جو اصول مقرر کیئے ہیں اجتہاد کے لئے اور استنباط کے لئے ان اصولوں کی بنیاد پر کرنا ہوگا، ہم اپنی طرف سے کوئی چیز ایجاد نہیں کریں گے، ہمیں اسی لائن پر چلنا ہوگا، اسی دائرہ کے اندر رہ کر کرنا ہوگا۔

دین کی خاص سمجھ ''وعی'' کا استعمال

لیکن اس میں ہم اپنی پوری ذہانت استعمال کریں گے، وہ ذہانت جسے دینی ذہانت کہنا چاہئے، اور اللہ تعالیٰ ان کو وہ عطا فرماتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے کلام اور اس کے نبی کے کلام کے ساتھ تعلق واشتغال رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ وہ پیدا کردیتا ہے، وہ ایک سمجھ ہوتی ہے، اس کو ہم سمجھ ہی کے لفظ سے ادا کرسکتے ہیں، ایک وعی ہوتی ہے جو نظر کو صحیح جگہ پہنچادیتی ہے، جیسے آدمی کا ایک ادراک ہوتا ہے کہ جو رہنمائی کردیتا ہے کہ فلاں بات تو نہیں ہوسکتی، دین کا جو مزاج ہے اس کے لحاظ سے یہ چیز مطابقت نہیں رکھتی، فقیہ شخص یہ کس بنیاد پر کہتا ہے، یہ اس سمجھ کی وجہ سے کہتا ہے جو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے، جس طرح دنیا کی ایک سمجھ ہوتی ہے اسی طرح دین کی بھی ایک سمجھ ہوتی ہے کہ فوراً آدمی بھانپ لیتا ہے کہ یہ بات دین کے مزاج سے مطابقت نہیں رکھتی ہے، یہ شریعت اسلامی کے مزاج سے مطابقت نہیں رکھتی ہے، تو اس سے آدمی کی حفاظت ہوجاتی ہے، گویا کہ ایک احاطہ میں

آ گیا، جس کی وجہ سے وہ خطرہ سے بچ جاتا ہے، غلط کام نہیں کر سکتا۔

شریعت کے مقاصد سے واقفیت

یہ کام اکیڈمیوں کے ذریعہ سے، ایسی مجالس کے ذریعہ سے زیادہ بہتر طریقہ سے ہوتا ہے تاکہ اگر ایک آدمی سے کوئی بھول ہورہی ہوگی تو دوسرا آدمی اس کو متنبہ کردے گا کہ آپ کو اس کے سمجھنے میں غلطی ہورہی ہے، اس نص کا تقاضا یہ ہے، اور ہمارے بڑوں نے جو استنباط کیا تھا اس کا تقاضا یہ ہے، اس کی یہ روح ہے اور اس ضرورت کے لئے شریعت کے مقاصد کو جاننا ضروری ہے، اگر ہم مقاصد کو نہیں جانتے اور ان وجوہ واسباب کو نہیں جانتے اور سمجھتے جو شریعت کے اندر رکھے گئے ہیں تو پھر ہم کوئی بڑا کام نہیں کر سکیں گے اور کسی اچھے فیصلے تک ہم نہیں پہنچ سکیں گے، مقاصد تو بہر حال سامنے رہنے چاہئیں اور اس پر بڑا کام بھی ہوا ہے اور ہورہا ہے، اور یہ سیمینار اسی پر ہے، اللہ تعالیٰ نے صاف صاف فرمادیا ہے کہ اللہ تمہارے لئے آسانی کا ارادہ رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ تنگی کا ارادہ نہیں رکھتا، تو اس سے صاف یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی کمزوریوں کا، انسان کی ضرورتوں کا لحاظ رکھا ہے اور جو شریعت دی ہے اس میں اس بات کی گنجائش رکھی ہے کہ انسان جہاں پر کمزور پڑتا ہے، جہاں پر اس کی ضرورت کا تقاضہ خاص ہوتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے گنجائش دی ہے، اور وہ گنجائش اسی بعض نصوص کے سمجھنے کے اختلاف میں ہے، جن چیزوں کے سمجھنے میں اختلاف کی گنجائش ہے تو وہ حقیقت میں اختلاف نہیں ہے، بلکہ اس میں ہمارے لئے ایک گنجائش دی گئی ہے، کہ ہم اپنے کو دیکھیں، اپنی صلاحیتوں کو ٹٹولیں اور اس کے مطابق کام کریں، اور ہمارے جو فقہ کے ائمہ ہیں انہوں نے اس سے پورا فائدہ اٹھایا اور اس کی وجہ سے انہوں نے بالکل ایسی واضح تفصیل شریعت کی دے دی ہے کہ ہم گزشتہ صدیوں میں برابر آسانی کے ساتھ عمل کرتے چلے آئے، ہمیں کوئی پریشانی ودشواری نہیں ہوئی، البتہ ہم کو اب غیر معمولی قدم اٹھانے کی ضرورت پڑے گی، لیکن احتیاط کے

ساتھ اور اس سرمایہ کو سامنے رکھتے ہوئے جو ہمارے پاس نصوص کا اور اجتہادات کا ہے، دونوں کو سامنے رکھنا پڑے گا، نصوص جو ہیں پھر اجتہادات، دونوں کو دیکھ کر کرنا ہوگا، پھر خود اللہ تعالیٰ ہم کو وہ سمجھ عطا فرمادے گا کہ ہم جو فیصلہ کریں گے وہ صحیح فیصلہ ہوگا، یہ سمجھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ہوگی۔

میں اس کو فال نیک سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک کے عظیم فقیہ حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ خیال عطا فرمایا، اس خیال کی بنیاد پر انہوں نے یہ اکیڈمی قائم کی اور پھر اس کے سیمینار منعقد ہوتے رہے، اور اس کے ورکشاپ بھی قائم ہوتے رہے، یہ بھی ورکشاپ ہے، ورکشاپ کا مطلب یہ ہے کہ جو فقہ سے تعلق رکھتے ہیں وہ عملی طور پر فقہ سے کس طرح فائدہ اٹھائیں، اور کیا اضافہ کریں، اضافہ کا ہے کا، مسائل کا اضافہ نہیں، تشریح کا اضافہ کہ ہم ایسی تشریح کرسکیں کہ کہنے والا اور سننے والا دونوں مطمئن ہوں کہ یہ شریعت کامل اور انسانی مزاج کے مطابق ہے، تو یہ صلاحیت پیدا کرنے کے لئے عملی مشق کی ضرورت ہوتی ہے اور ورکشاپ کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ اس کی وضاحت کی جائے کہ کس طرح آدمی کام کرے اور کس طرح اپنی صلاحیتوں کو کارآمد بنائے، میں اتنی ہی باتیں کہہ سکتا ہوں، اس میں کوئی اضافہ نہیں کرسکتا، بس خوشی کا اظہار کرتا ہوں، اور دعا کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا کرے، لیکن ایک بات جو طلبا کی حیثیت سے اس ورکشاپ میں شریک ہوئے ہیں ان سے عرض کروں گا کہ یاد رکھئے علم کا معاملہ اپنی محنت پر ہے، نہ استاذ کچھ کرسکتا ہے، اور نہ کتب خانے اور نہ مدرسے کچھ کرسکتے ہیں، محنت کراتی ہے، محنت جتنی کریں گے اتنی ہی کامیابی ہوگی، باقی یہ سب ذرائع ہیں، استاذ بھی ذریعہ ہے، کتب خانہ بھی ذریعہ ہے اور مدرسہ بھی ذریعہ ہے، اس ذریعہ کو استعمال کریں گے لیکن ہوگا وہی جو آپ کی محنت سے ہو، اپنے کو کھپانے سے ہوگا، اپنے دماغ کو بھی اور اپنی توجہ کو بھی جتنا آپ لگائیں گے، اتنی ہی آپ ترقی کریں گے انشاء اللہ، اور اس بات کو بھی آپ ذہن میں رکھیں کہ

آدمی کی قیمت یہ ہے کہ وہ دنیا کو کیا دیتا ہے، اور کیا اضافہ کرتا ہے، یہ انسان کی اصل قیمت ہے اور اگر یہ نہیں ہے تو کوئی بڑی قیمت اس کی نہیں، آپ کیا دنیا کو دے کر جائیں گے، دنیا سے سب کو جانا ہے، دیکھنا یہ ہے کہ آپ کیا دے کر جائیں گے، کیا اضافہ کر کے جائیں گے؟ آج جن لوگوں کا نام تاریخ میں چمک رہا ہے جن اہل علم کا، وہی ہیں جنہوں نے دنیا کو کچھ دیا ہے، جن سے دنیا آج تک فیض اٹھا رہی ہے، تو ہم دنیا کو کیا دیں گے اور کیا اضافہ کریں گے، یہ ہے ہماری اصل قیمت، اس قیمت کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے، کہ ایسی صلاحیت پیدا کی جائے کہ ہم کچھ دے سکیں، کچھ اضافہ کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ سب کو ان چیزوں میں لگنے اور اپنے کو لگانے کی توفیق عطا فرمائے، کہ جس سے امت اسلامیہ کو، شریعت اسلامیہ کو تقویت حاصل ہو اور مدد ملے، وآخر دعوانا أن الحمدلله رب العالمین۔

عہد اول میں اجتہاد کی تاریخی حیثیت

عہد رسالت میں اجتہاد

رسول اللہ ﷺ کا زمانہ اسلامی تشریع کا زمانہ تھا، آسمان سے وحی الٰہی کا نزول ہو رہا تھا، زندگی کے دینی مسائل سے متعلق احکامات آرہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احکامات کی وضاحت فرماتے، جن کی اتباع لازم ہوتی اور کبھی آپ صحابہ کے کسی عمل کو دیکھ کر خاموش رہتے، اس سے بھی حکم ثابت ہوتا، کبھی آپ کوئی رائے پیش کرتے، یا اپنی رائے کے مثل عمل کرتے تو یہ بھی اللہ کے حکم کے مطابق ہوتا، تا آنکہ وحی کے ذریعہ اس میں تصحیح نہ ہو جائے، اس طرح رسول اللہ ﷺ کے عہد میں شرعی احکام متعین ہو رہے تھے۔ لہذا جب بھی کوئی نیا واقعہ پیش آتا اور مسلمان اس واقعہ کے سلسلہ میں اللہ کے حکم سے واقف نہیں ہوتے تو وہ رسول اللہ ﷺ سے اس کا حکم دریافت کرتے، آپ ﷺ پر یا تو وحی نازل ہوتی اور آپؐ اس کے مطابق فتویٰ دیتے، یا نبوی فہم کی روشنی میں جو کہ مؤید من اللہ ہوتی جواب دیا کرتے تھے۔

البتہ جو صحابی رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے دور کسی سفر میں یا کسی مہم پر مامور ہوتے، اور انہیں کوئی معاملہ پیش آتا جس کا حکم انہیں معلوم نہیں ہوتا تو وہ حضرات اپنی فکر کا استعمال کرتے اور اجتہاد کرتے، کیوں کہ انہیں اسی کی ہدایت دی گئی تھی، حضرت معاذ بن جبل کو جب رسول اللہ ﷺ نے یمن روانہ فرمایا تو ان سے پوچھا کہ جب تمہارے سامنے کوئی معاملہ آئے تو کیسے فیصلہ کرو گے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کی کتاب کی روشنی میں فیصلہ

کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے پھر پوچھا، اگر اس کا حکم تمہیں کتاب اللہ میں نہ ملے تو؟ انہوں نے کہا کہ اللہ کے رسول کی سنت میں تلاش کروں گا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ اگر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں بھی وہ حکم نہ ملے تو؟ حضرت معاذ نے جواب دیا: اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا، اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گا۔ آپ ﷺ نے حضرت معاذؓ کو شاباشی دی اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے رسول کے قاصد کو ایسی بات کی توفیق دی جس سے اللہ اور رسول راضی ہیں۔(۱)

صحابہ کرام کے اجتہاد کا طریقہ

جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے تو وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا، اب ایسے مسائل جن کے بارے میں کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ میں کوئی صراحت نہ ہوتی، ان میں اجتہاد کے ذریعہ ہی شرعی حکم متعین کیا جاسکتا تھا، اور وہ اس طرح کہ اللہ کی کتاب اور رسول کی سنت میں اس کی نظیر تلاش کی جائے، اور دینی بصیرت کا استعمال کیا جائے، کہ رسول اللہ نے حضرت معاذؓ کو اسی کا حکم دیا تھا۔

اس طرح اسلامی شریعت میں اجتہاد کا آغاز ہوا، اور اجتہاد کا یہ عمل تسلسل کے ساتھ وسیع پیمانہ پر جاری رہا، جو مسلمانوں کی وسیع زندگی کے موافق تھا، رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد جب صحابہ کرامؓ کے سامنے ایسے معاملات پیش ہوتے جن سے متعلق اللہ کی کتاب اور رسول کی سنت میں کوئی صراحت نہیں پاتے، تو اجتہاد کا سہارا لیتے، اس اجتہاد کو یہ حضرات ''رائی'' سے بھی تعبیر کرتے تھے، چنانچہ کبھی ان کی رائے کسی مسئلہ میں ایک ہوئی، اس طرح اس مسئلہ کے حکم پر اجماع ہو جاتا اور پھر یہ اللہ کی کتاب اور رسول کی سنت سے ثابت حکم کی طرح سمجھا جاتا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہی معمول تھا کہ جب کسی معاملہ میں اللہ کی

---

(۱) سنن أبي داود، کتاب الأقضیة، باب اجتهاد الرأي في القضا، حدیث نمبر: ۳۵۹۲

کتاب اور رسول کی سنت میں کوئی حکم نہیں پاتے تو اجتہاد کرتے، حضرت عمرؓ کا عمل بھی یہی تھا۔ انہوں نے جب قاضی شریح کو کوفہ کے منصب قضاء پر مامور فرمایا تو ان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"أنظر ما يتبين لك في كتاب الله، فلا تسأل عنه أحداً، وما لم يتبين لك فاتبع فيه سنة رسول الله ومالم يتبين لك في السنة فاجتهد فيه برأيك"۔

اللہ کی کتاب سے جو حکم ثابت ہو اس پر غور کرنا، اور پھر اس کے بارے میں کسی سے دریافت مت کرنا، اگر وہاں حکم نہ ملے تو رسول کی سنت میں اسے تلاش کرنا، اگر وہاں بھی حکم نہ ملے تو خود اپنی رائے سے اجتہاد کرنا۔

اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو آپ نے یہ مکتوب بھیجا:

'الفهم الفهم فيما تلجلج في صدرك ماليس في كتاب ولا سنة أعرف الامثال والأشباه وقس الأمور عندذلك'

"تمہارے دل میں جو بات کھٹکے، اور اس حکم سے متعلق کتاب اور سنت میں کوئی صراحت نہ ملے تو اس کی نظیر تلاش کرو، اور پھر اس پر قیاس کرو" (۱)

صحابہ کے عہد میں اجتہاد ان کے دینی فہم اور شرعی ذوق کے تابع تھا، جو ذوق انہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیس سالہ رفاقت وصحبت میں حاصل ہوا تھا، ان کا اجتہاد نفسانی خواہشات اور مادی اغراض سے پاک تھا، کیوں کہ صحابہ کرام دین کے معاملہ میں بڑے سخت تھے اور ان میں امانت بدرجہ اتم موجود تھی، لیکن جب صحابہ کا عہد ختم ہوگیا تو پھر بعد والوں میں سے ہر ایک پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا تھا، پھر صحابہ کی نسل ختم ہوجانے کی وجہ سے

---

(۱) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف، ص:۵۱

اجتہاد ہوائے نفس، دینی بصیرت کی کمی اور علم میں درک نہ رکھنے والوں سے بھی متاثر رہا، جس کی وجہ سے امانت اور دینی بصیرت رکھنے والے اہل علم فن اجتہاد کو منقح اور مدون کرنے میں لگ گئے اور اسے ایک فن کی حیثیت دی، تا کہ جب ایسے ظنی مسائل میں غور وفکر کی ضرورت ہو، جس میں شک یا احتمال ہے، اور کسی رائے کو طے کرنا ہو تو ان قواعد اور اصول وضوابط کی طرف رجوع کیا جا سکے۔(۱)

اس طرح ائمہ فقہ نے اجتہاد کی بنیادیں قائم کیں، اور اسے ایسے فن کی شکل میں مدون کیا جس کے نقوش واضح ہوں، تا کہ دینی زندگی کے مسائل میں جو اللہ کا حکم معلوم کرنا چاہے وہ اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ اجتہاد کی تدوین کا یہ عمل دوسری صدی ہجری میں انجام پایا۔

اجتہاد کا یہ دور جس کی بنا صحابہ کرامؓ نے ڈالی تھی، تیسری صدی ہجری تک جاری رہا، گویا خلفاء راشدینؓ کے زمانہ سے اموی خلافت، عباسی دور کے آغاز اور اندلس میں اموی حکومت تک، اس میں فقہاء صحابہ، فقہاء تابعین اور ہر علاقہ کے فقہاء جن کی آراء رائج ہیں، ان سب کے اجتہادات شامل ہیں، پھر ائمہ فقہ کے تلامذہ اور ان کے متبعین کا دور آیا، اس کے بعد پھر تقلید کا زمانہ شروع ہوا اور اس وقت سے اجتہاد کا دروازہ بند ہو گیا۔(۲)

اجتہاد کا مطلب

دینی اصطلاح کے مطابق اجتہاد کا مطلب جیسا کہ علماء کی تحریروں سے واضح ہے یہ ہے کہ فروعی مسائل میں شرعی حکم جاننے کے لئے پوری محنت صرف کر دینا تفصیلی دلائل کی روشنی میں، یہ دلائل چار ہیں: کتاب، سنت، اجماع اور قیاس۔ یہی اجتہاد بالرأی ہے، اور جو اجتہاد کا یہ عمل کرے وہ مجتہد ہے، علماء کی رائے میں مجتہد ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو

---

(۱) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف، ص: ۹۷

(۲) موسوعۃ جمال عبد الناصر للفقہ، المجلس الأعلیٰ، قاھرہ، ج ا ص: ۲۴

پانچ علوم کا جامع ہو، کتاب اللہ کا علم، سنت رسول اللہ کا علم، علماء سلف کے اجماع اور اختلافات کا علم، لغت کا علم، قیاس کا علم، (۱) کتاب وسنت سے احکام کے استنباط کا طریقہ یہ ہے کہ جب کتاب وسنت کے نصوص میں حکم نہ ملے تو اجماع میں تلاش کیا جائے گا، اور اجتہاد ایسی رائے ہے جس پر علماء کا اتفاق نہیں ہوا ہے، لہذا جب کسی رائے پر اتفاق ہو جائے تو وہ اجماع کہلائے گا، اس طرح اجماع اجتہاد کے مقابلہ زیادہ قوی ہے، اور اجتہاد اجماع کے مقابلہ دوسرے نمبر پر ہے۔

پہلی صدی کے علماء اجتہاد کی تعریف اپنی اصطلاح میں اس طرح کرتے ہیں:

"أنه استفراغ الجهد وبذل غاية الوسع إما فی استنباط الأحكام وإما فی تطبيقها"

احکام مستنبط کرنے یا اس کی تطبیق میں پوری قوت صرف کرنا اور ممکن حد تک محنت کرنا۔

تو اس طرح اجتہاد کے دو شعبے ہیں: احکام کا استنباط اور اس کی توضیح وتشریح اور مستنبط احکام کی تطبیق اور زمانہ کے تقاضہ کے مطابق ان کی تخریج۔

پہلا حصہ اجتہاد کامل ہے، اجتہاد کی اس قسم کے بارے میں علماء کی یہ رائے ہے کہ یہ سلسلہ کسی زمانہ میں ختم ہو جاتا ہے، جمہور علماء کی یہی رائے ہے، جبکہ فقہاء حنابلہ کی رائے یہ ہے کہ اس اجتہاد سے کوئی زمانہ خالی نہیں ہوتا ہے۔

اجتہاد کے دوسرے جزء کے سلسلہ میں علماء کا اتفاق ہے کہ کوئی زمانہ اس سے خالی نہیں ہوتا، یہ علماء تخریج کہے جاتے ہیں، جو احکام کے قواعد کو جزوی اعمال پر منطبق کرتے ہیں، اس تطبیق کے ذریعہ ان مسائل کا حکم ظاہر ہوتا ہے جن میں گزشتہ کامل مجتہدین کی کوئی

---

(۱) عقد الجید فی الاجتہاد والتقلید ص: ۳-۵

رائے منقول نہیں ہوتی۔(۱)

تدوین فقہ کا پہلا دور

عہد اسلامی کے پہلے دور میں فقہ اسلامی اور اس کے مسائل بالکل سادہ اور غیر مدون شکل میں تھے۔ یہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کا زمانہ تھا، اس کے بعد تابعین اور تبع تابعین کا دور آیا، تو ہر عبادت کے ارکان، شرائط و آداب متعین کیے گئے، اور دلائل کی روشنی میں احکامات کی تفصیلات طے ہوئیں، علماء نے بہت سے مسائل اپنی طرف سے فرض کیے اور پھر اجتہاد کے ذریعہ ان کے احکام مقرر کیے۔(۲)

پہلے دور میں اسلامی شریعت کی سادگی کا یہ حال تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ وضو کرتے تو صحابہ آپ کے وضو کے طریقہ کو دیکھتے اور پھر اسی کے مطابق وضو کرتے، قطع نظر اس کے کہ کون سا فعل رکن ہے اور کون سنت۔ آپ ﷺ نماز پڑھتے تو صحابہؓ آپؐ کی نماز کو دیکھتے پھر اسی کے مطابق خود نماز ادا کرتے، اکثر مسائل میں آپ کا یہی طریقہ تھا۔ اس وقت آپ نے یہ متعین نہیں فرمایا تھا کہ وضو کے فرائض چار ہیں یا چھ، اور نہ ہی فرضی مسائل متعین کر کے ان کے حکم تلاش کرنے کا مزاج تھا کہ ہوسکتا ہے کوئی شخص یکے بعد دیگرا اعضاء کو نہ دھوئے پھر اس وضو کے صحیح ہونے یا فاسد ہونے کا حکم لگایا جاتا، بلکہ صحابہ کرامؓ کم ہی ان جیسی باتوں کے بارے میں سوال کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے اصحاب رسولؐ سے کوئی بہتر جماعت نہیں دیکھی، انہوں نے آپؐ سے صرف تیرہ مسائل میں سوالات کیے، یہاں تک کہ آپؐ کی وفات ہوگئی، یہ تیرہ سوالات قرآن میں موجود ہیں۔ مثلاً 'یسئلونك عن الشهر الحرام قتال فيه'(۳) 'یسئلونك عن المحيض'(۴) وغیرہ۔

---

(۱) تاریخ المذاہب الاسلامیۃ فی السیاسۃ والعقائد و تاریخ المذاہب الفقہیۃ، ص:۳۲۱

(۲) الانصاف فی بیان اسباب الاختلاف، ص:۳۴-۳۵ (۳) سورۃ بقرہ، ۲۱۷ (۴) سورہ بقرہ:۲۲۲

انہی کا قول ہے کہ صحابہ کرامؓ نے انہی چیزوں کے بارے میں دریافت کیا جوان کے لئے نفع بخش ہو،(۱)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا قول جیسا کہ ظاہر ہے صرف قرآن سے متعلق ہے، احادیث میں اس طرح کے بہت سے سوالات مذکور ہیں، صحابہ کرامؓ اپنے معاملات میں رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ طلب کرتے، اور آپ فتویٰ دیا کرتے تھے، اسی طرح جب آپ کی خدمت میں مقدمے پیش کیے جاتے تو آپؐ فیصلے فرماتے، آپؐ صحابہؓ کو اچھا کام کرتے دیکھتے تو اس کی تعریف کرتے اور جب کوئی غلط عمل کرتے دیکھتے تو اس پر نکیر فرماتے، یہ ساری چیزیں تمام صحابہؓ کی موجودگی میں نہیں ہوتا، اس لئے عموماً صحابہ میں سے کوئی بھی سارے احکام اور آپؐ کے جملہ ارشادات سے واقف نہیں ہوتا، بلکہ جو مجلس میں حاضر ہوتے وہی اس مجلس کی باتوں کو جانتے تھے۔(۲)

اس لئے حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ جب کسی مسئلہ سے واقف نہیں ہوتے تو اس مسئلہ سے متعلق رسولؐ کا ارشاد صحابہ کرامؓ سے معلوم کرتے، جب ان کو کوئی صراحت مل جاتی اور حکم ثابت ہوجاتا، تو اسی کے مطابق یہ حضرات فیصلہ فرماتے اور جب حدیث یا حکم نہیں پاتے تو اپنے اس فہم سے اجتہاد کرتے جس کی نشو ونما رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں ہوئی تھی، خود صحابہ کرامؓ کے درمیان کسی مسئلہ پر حکم ثابت کرنے میں باہم اختلاف رائے ہوجاتا، تو ہر شخص کے سامنے وہ بات ہوتی جوانہوں نے آپ ﷺ کے پاس دیکھا یا آپ سے سنا تھا۔ تو آپس میں مناظرے ہوتے اور پھر کسی مناسب حال حکم پر متفق ہوتے۔

اس کے بعد صحابہؓ مختلف علاقوں میں پھیل گئے، ہر جگہ کے مسلمان اپنے علاقہ کے صحابی سے مسائل دریافت کرتے اور ان کے فتاویٰ پر اعتماد کرتے، صحابہ کے ان فتاویٰ کی بنیاد پر جوانہوں نے اپنے اپنے علاقوں میں دیئے، احکام میں اختلاف پیدا ہوا۔

---

(۱) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف، ص:۱۶ (۲) حوالہ سابق، ص:۱۷-۱۸

تابعین کے زمانہ میں فقہ

الغرض اصحاب رسولؐ کے مسالک الگ الگ ہوگئے، ان صحابہ سے تابعین میں سے ہر شخص نے اپنی استطاعت کے مطابق علم سیکھا، رسول اللہ کی احادیث اور صحابہ کرامؓ کی آراء کو یاد کیا، ان کو سمجھا اور پھر صحابہ کی مختلف آراء جو انہیں مل سکیں ان کو جمع کیا، ان میں بعض اقوال کو دوسرے پر ترجیح دی، بعض اقوال ان کی نظر میں ضعیف ٹھہرے، گرچہ وہ کبار صحابہ سے منقول تھے، مثلاً جنبی کے تیمم سے متعلق حضرت عمرو بن مسعودؓ کی رائے کو ضعیف قرار دیا، کیونکہ اس کے مقابلہ میں حضرت عمارؓ، عمران بن حصین اور دیگر صحابہ کی رائے مشہور تھی، اس طرح علماء تابعین میں سے ہر عالم کا اپنا اپنا مسلک بنا۔

ان میں ہر ایک ایک شہر کے امام مقرر ہوئے، مثلاً حضرت سعید بن المسیب اور حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر، ان دونوں کے بعد امام زہری، قاضی یحییٰ بن سعید اور ربیعہ بن عبدالرحمٰن مدینہ میں، اسی طرح عطاء بن رباح مکہ میں، ابراہیم نخعی اور شعبہ کوفہ میں، حسن بصری بصرہ میں، طاؤس بن کیسان یمن میں، مکحول شام میں امامت کے منصب پر فائز ہوئے، حضرت سعید بن المسیب اور ان کے ساتھیوں کی رائے تھی کہ فقہ میں حرمین کے علماء سب سے بہتر اور کامل ہیں، ان حضرات کے مسلک کی بنیاد حضرت عمر و عثمانؓ کے فتاویٰ اور فیصلے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ کے فتاویٰ اور مدینہ کے قاضیوں کے فیصلوں پر ہے۔(۱)

ابراہیم نخعی اور ان کے ساتھیوں کی رائے یہ تھی کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ صحابہ میں فقہ کے میدان میں سب سے بہتر اور کامل ہیں، ان لوگوں کے مسلک کی بنیاد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے فتاویٰ، حضرت علیؓ کے فتاویٰ اور فیصلے، قاضی شریح اور کوفہ کے قضاۃ کے فیصلوں پر ہے۔

---

(۱) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف للامام ولی اللہ دہلوی، ص: ۳۰-۳۱

حضرت سعید بن المسیب فقہاء مدینہ کے لسان ناطق تھے، وہ حضرت عمرؓ کے فیصلوں اور حضرت ابو ہریرہؓ کی مرویات کو زیادہ یاد رکھنے والے تھے، جبکہ ابراہیم نخعی فقہاء کوفہ کے گل سر سبد تھے، جب یہ دونوں کوئی رائے پیش کریں اور اس کی نسبت کسی امام کی طرف نہ کریں تب بھی اکثر ان کی رائے صراحۃً یا اشارۃً سلف میں سے کسی کی طرف منسوب سمجھی جاتی ہے، تو ان دونوں فقہاء پر ان کے علاقہ والوں نے اتفاق کیا، ان سے علم سیکھا، اس میں غور وفکر کیا اور پھر ان کی آراء کی روشنی میں جدید مسائل کی تخریج کی۔

ائمہ اربعہ کے اجتہادات اور اس کی بنیادیں

حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت زید بن حارثؓ اور ان کے شاگرد مثلاً سعید بن المسیب وغیرہ کی آراء اہل مدینہ کے نزدیک زیادہ لائق اخذ وقبول تھے، انہی آراء پر امام مالک نے اپنے مسلک کی بنیاد رکھی، یہ اور ان جیسے حضرات کے ذریعہ اس مسلک میں روایت اور فتویٰ کا علم وجود پذیر ہوا، امام مالک کے اصحاب اور تلامذہ نے امام مالک کی روایات اور ان کے مختار اقوال کو جمع کیا، ان کی تلخیص وتوضیح کی، امام مالکؒ کے تلامذہ مغرب اور دنیا کے دیگر حصوں میں پھیلے، اور ان کے ذریعہ سے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچا، امام مالکؒ کی کتاب موٴطا اس کی بین دلیل ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، ان کے تلامذہ، حضرت علیؓ، قاضی شریحؒ اور امام شعبیؒ کے فیصلے اور ابراہیم نخعیؒ کے فتاویٰ کو اہل کوفہ نے سب سے زیادہ قابل اعتبار سمجھا اور اختیار کیا، انہی حضرات کی آرا پر امام اعظم ابو حنیفہؒ کے اجتہادات کی بنیاد ہے، امام صاحبؒ اپنے استاذ ابراہیم نخعیؒ کے مسلک کی روشنی میں مسائل کی تخریج بڑی عمدگی ومہارت کے ساتھ کرتے اور فروعی مسائل کے استنباط میں بڑے نکتہ رس تھے۔

آپ کے سب سے مشہور شاگرد ابو یوسفؒ ہیں، جو خلیفہ ہارون رشید کے زمانہ میں عراق، خراسان اور ماوراء النھر میں قاضی القضاۃ کے منصب پر فائز ہوئے، تصنیف کے لحاظ سے سب میں فائق اور درس کے بڑے پابند محمد بن حسن شیبانی ہیں، انہوں نے امام ابوحنیفہؒ اور ابو یوسفؒ دونوں سے استفادہ کیا، پھر مدینہ منورہ تشریف لے گئے، وہاں امام مالکؒ سے مؤطا کا درس لیا، پھر اپنے شہر لوٹے اور مؤطا کی روشنی میں اپنے مسلک کو تطبیق دی۔

فقہ کے ان دونوں دبستانوں کے وجود میں آنے اور ان کے اصول وفروع مرتب ہوجانے کے بعد امام شافعیؒ کی پیدائش ہوئی، امام شافعیؒ نے اپنے متقدمین فقہاء کی کاوشوں پر غور کیا، اس میں انہیں بعض ایسی چیزیں نظر آئیں جن کی وجہ سے انہوں نے اسی طریقہ کو اختیار کرنے سے خود کو باز رکھا، اپنی کتاب الأم کے شروع میں انہوں نے اس کو بیان کیا ہے، جب انہوں نے اجتہاد کے سلسلہ میں متقدمین کی روش کو دیکھا تو از سر نو فقہ کو پڑھا، اس کے اصول مقرر کئے، پھر ان اصول کی روشنی میں فروعی مسائل الگ کئے، اور کتابیں تصنیف کیں اور بہت عمدہ اور نفع بخش کام کیا۔(۱)

اس کے بعد امام احمد بن حنبل کا دور شروع ہوا، انہوں نے امام شافعیؒ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا، اور پھر انہی کے طریقہ پر آگے بڑھے ساتھ ہی انہوں نے صحیح احادیث کے نصوص سے اعتنا پر زور دیا، کیوں کہ وہ صاحب فن محدث بھی تھے، انہوں نے احادیث کا ایک مجموعہ بھی مرتب کیا تھا، اس طرح ان کا طریقہ اجتہاد مستقل مسلک شمار ہو تو ترتیب کے لحاظ سے یہ چوتھا مسلک بن گیا۔

اہل سنت والجماعت نے بس انہی چار دبستان فقہ پر اعتماد کیا، ان کے آراء کی پیروی کرتے ہیں اور عموماً ان ائمہ کے آراء کے دائرہ میں ہی اجتہادی کاوشیں انجام دیں۔

یہیں سے تقلید کا زمانہ شروع ہوتا ہے، اور یہ دراصل ایسے لوگوں کے لئے ضروری تھا

---

(۱) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف، ص: ۳۹-۴۱

جو قرآن وحدیث اور اجماع صحابہ وتابعین سے مکمل واقفیت نہیں رکھتے تھے، کیونکہ یہی واقفیت کسی کو جدید مسائل میں اجتہاد کا اہل بناتی ہے۔

ائمہ اربعہ کا امتیاز

ان ائمہ اربعہ نے شریعت کے بے شمار مسائل وحوادث پر غور کیا اور نہ صرف اپنے زمانہ کے پیش آمدہ مسائل کا حل بتایا بلکہ جو مسائل آئندہ پیش آسکتے تھے ان کے بارے میں بھی شرعی حکم بیان کردیا۔ اور اس طرح بعد والوں کو جو مسائل پیش آسکتے تھے ان سے بڑی حد تک بے نیاز کردیا، اور ان کے لئے اجتہاد کے مواقع کم ہی چھوڑے۔

فقہی مسالک کی نشو ونما اور وسیع اجتہادی عمل کا دور دراصل ایسے عہد کا ساتھ دینا تھا جس میں اس وسیع اجتہاد کی شدید ضرورت تھی، یہ ضرورت اس لئے پیدا ہوئی کہ اسلامی نظام حکومت کی تاثیر ونفوذ کی وجہ سے مسلمانوں کی اجتماعی زندگی اور ان کی طرز معاشرت میں بہت سی تمدنی وتہذیبی تبدیلیاں پیدا ہوگئیں تھیں، عرب کی محدود اور سادہ زندگی وسیع عربی زندگی میں بدل گئی، جس نے معاصر ترقی یافتہ زندگی کی بہت سے اچھائیوں کو اپنالیا۔ اس لئے ضروری تھا کہ اسلامی فقہ نئی زندگی میں والے سوالات کا جواب دے، فقہاء اربعہ نے اس ضرورت کو پوری دیانت وامانت اور باریک بینی کے ساتھ اپنے دوررس اجتہادی کاوشوں کے ذریعہ پورا کیا، پھر زندگی کی گاڑی ایک زمانہ تک اس روش پر رواں دواں رہی، اور اس میں کوئی بڑی اور نمایاں تبدیلی واقع نہیں ہوئی، سوائے چند فروعی اور جزوی مسائل کے جو زمانہ وحالات کی تبدیلی سے پیدا ہوئے تھے جن میں فتاویٰ کی ضرورت تھی، باکمال علماء اس ضرورت کو اسی اجتہادی دائرہ میں رہ کر پورا کرتے تھے جسے ائمہ اربعہ نے متعین کیا تھا، اس درمیان ایسے نابغۂ روزگار علماء پیدا ہوئے جو اپنے عظیم الشان کارناموں اور اپنی دوربین فہم وذکاء کی وجہ سے ائمہ اربعہ سے قریب تھے، ان کی کاوشوں نے بڑا فائدہ پہونچایا، یہ سارے فقہاء ائمہ اربعہ کی طرف ہی منسوب ہوئے۔

فقہ ائمہ اربعہ کے مصادر

علماء نے اجتہاد کے شرائط اور اس کے حدود کو متعین کرنا شروع کیا چونکہ علماء اسلامی زندگی میں ایسے حالات کے پائے جانے کو مستبعد نہیں سمجھتے تھے جہاں اجتہاد کی ضرورت پیش آئے، اس لئے اسی وقت انہوں نے اجتہاد کے فن پر غور کیا، اور اس کے حدود و قیود متعین کئے، تاکہ کوئی اس کے دائرہ سے تجاوز نہ کرے، اور پھر اجتہاد نااہل لوگوں کے ہاتھ میں بازیچہ اطفال نہ بن جائے، چنانچہ انہوں نے اجتہاد سے متعلق ہر گوشہ کی حد بندی کی، اس کی بنیاد اور منہج مقرر کیا تاکہ اسلامی شریعت پر غور کرنے والا ان خطوط کے مطابق اصول فقہ کی روشنی میں اپنا علمی و تحقیقی سفر جاری رکھے، اس سلسلہ میں امام شافعیؒ نے بڑی نفیس بحث کی اور آنے والوں کے لئے تحقیق کا دروازہ کھول دیا۔

ائمہ اربعہ نے ایسے طریقے کو اختیار کیا جو ان کے اجتہاد کے لئے مناسب تھا، ہر امام اپنے طریقہ اجتہاد پر تھے، مثلاً امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اجتہاد کے ارکان میں کتاب اللہ پہلے درجہ میں، سنت نبویؐ دوسرے درجہ میں، اور صحابہؓ کے اقوال تیسرے درجہ میں تھے، اس کے بعد قیاس، استحسان اور عرف کا درجہ تھا۔

امام مالک بن انسؒ نے اہل مدینہ کے عمل کو بنیاد بنایا، اس کے بعد صحابہؓ کے فتاویٰ، قیاس، مصالح مرسلہ، استحسان اور ذرائع بالترتیب تھے۔

امام شافعیؒ نے کتاب اور سنت کو اصل قرار دیا، اس کے بعد اجماع، اقوال صحابہ اور قیاس کے درجے تھے، وہ استحسان کو پسند نہیں کرتے تھے۔

امام احمد بن حنبلؒ نے کتاب اور سنت کے نصوص کو پہلا درجہ دیا، اس کے بعد صحابہؓ کے فتاویٰ، اگر صحابہ میں باہم اختلاف رائے ہے تو آپ اس رائے کو اختیار کرتے جو کتاب وسنت کے موافق ہوتی، اس کے بعد تابعین کی آراء اور اخیر میں قیاس کا درجہ تھا۔ (۱)

(۱) تاریخ المذاہب الاسلامیۃ فی السیاسۃ والعقائد وتاریخ المذاہب الفقہیۃ للشیخ محمد ابوزہرۃ (اختصاراً)

اجتہاد کے شرائط

علماء نے اجتہاد کی اہلیت کے لئے جو شرائط بیان کئے ہیں وہ اس طرح ہیں:

۱-عربی زبان سے گہری واقفیت

۲-قرآن کا علم

۳-احادیث کا علم

۴-اختلاف اور اجماع کے مقامات مثلاً اصول فرائض، نماز، رکعات نماز وغیرہ سے واقفیت

۵-قیاس کی واقفیت

۶-مقاصد شریعت کی واقفیت

۷-صحت فہم اور صحت ذوق

۸-نیت کی درستگی اور عقیدہ کی سلامتی

مجتہدین کے طبقات

اجتہاد کے مراتب اور مجتہدین کے طبقات علماء کے نزدیک اس طرح ہیں:

۱-مجتہد مطلق: ایسے مجتہدین جو مستقل حیثیت رکھتے ہوں اور صحابہ کے علاوہ کسی کے تابع نہ ہوں، اس زمرہ میں حضرت سعید بن المسیب، حضرت ابراہیم نخعی، فقہاء تابعین میں، صاحب مسلک فقہاء میں امام جعفر صادق، امام ابوحنیفہ، امام مالک بن انس، امام محمد بن ادریس شافعی، امام احمد بن حنبل، امام اوزاعی، امام لیث بن سعد، امام سفیان ثوری اور دیگر فقہاء شمار کئے جاتے ہیں، بعض لوگوں نے امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن کو بھی اس زمرہ میں شمار کیا ہے۔

شافعی فقہاء اور اکثر حنفی فقہاء کی رائے یہ ہے کہ اجتہاد مطلق کا دروازہ کھلا رکھا

جاسکتا ہے، جبکہ متاخرین فقہاء نے اس دروازہ کو بند کردیا ہے، باوجودیکہ اجتہاد مطلق کے دروازہ کو بند کرنے کی رائے زیادہ مضبوط نہیں ہے، اور امام مالکؒ سے اس سلسلہ میں دونوں طرح کی رائے منقول ہے، جبکہ فقہاء حنابلہ اس دروازہ کو بند نہیں مانتے، بلکہ وہ یہاں تک کہتے ہیں کہ کسی زمانہ کا مجتہد مطلق سے خالی ہونا درست نہیں ہے۔

۲- مجتہد منتسب: ایسے مجتہدین جو اپنے ائمہ کے اصول اجتہاد کے پابند ہوں، البتہ فروع میں ان سے اختلاف رائے بھی کرتے ہوں، ائمہ اربعہ کے بعد کوئی زمانہ ایسے مجتہدین سے خالی نہیں رہا ہے، مثلاً امام طحاویؒ، امام کرخیؒ وغیرہ۔

۳- مجتہد مذہب: یہ حضرات ایسے مسائل کے استنباط میں اجتہاد کرتے ہیں جن میں ان کے مسلک کے امام کی کوئی رائے موجود نہ ہو۔

۴- اصحاب ترجیح: یہ حضرات ائمہ سے منقول آراء کے درمیان اس ضابطہ کے مطابق ترجیح قائم کرتے ہیں، جسے مجتہدین مذہب نے متعین کیا ہے، یہ طبقہ اوپر والے طبقہ یعنی مجتہد مذہب کی طرح ہے، اسی لئے دونوں طبقوں کو ایک بھی شمار کیا گیا ہے۔

۵- طبقہ متدلین: یہ لوگ ائمہ کے اقوال سے استدلال کرتے ہیں، ان پر مسائل کی بناء رکھتے ہیں، ان کی آراء کے درمیان موازنہ کرتے ہیں، یہ طبقہ بھی پچھلے طبقہ کی طرح ہے۔

۶- طبقہ حفاظ

۷- طبقہ مقلدین

امام ابوحنیفہؒ کے مسلک میں مجتہد مطلق منتسب کا دور تیسری صدی کے بعد ختم ہوگیا، اس لئے کہ مجتہد منتسب کوئی عبقری محدث ہی ہوسکتا ہے، جبکہ فقہاء احناف کا حدیث سے اشتغال کم رہا ہے، اور اس مسلک میں مجتہد مذہب ہوئے ہیں، اسی کے متعلق بعض نے کہا ہے کہ مجتہد مذہب وہ ہوسکتا ہے جسے کم سے کم مبسوط یاد ہو۔(۱)

---

(۱) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف، ص: ۸۴

امام مالکؒ کے مسلک میں مجتہد منتسب بہت کم ہوئے ہیں، اور جو لوگ اس مرتبہ تک پہونچے، ان کے آراء واقوال کی مسلک میں زیادہ حیثیت نہیں ہے، جیسے ابو عمر جو ابن عبد البر سے مشہور ہیں، اور قاضی ابو بکر ابن عربی وغیرہ۔

حنبلی دبستان فقہ میں بھی ایسے قدیم وجدید مجتہد ہر ایک دور میں بہت کم ہوئے ہیں، البتہ نویں صدی ہجری تک ہر دور میں مسلسل مجتہدین پیدا ہوتے رہے ہیں۔

فقہ حنبلی کا تعلق فقہ شافعی سے اسی طرح ہے جیسے امام ابو یوسفؒ وامام محمدؒ کا امام ابو حنیفہؒ کی فقہ سے، البتہ امام احمدؒ کا مسلک امام شافعیؒ کے ساتھ جمع نہیں کیا گیا، اس لئے وہ مستقل مسلک ہے، اور صاحبین کی آراء امام کے ساتھ جمع کی گئیں اس لئے اسے مستقل مسلک کی حیثیت حاصل نہیں ہوئی۔

شافعی دبستان فقہ میں سب سے زیادہ مجتہد مطلق، مجتہد مذہب پیدا ہوئے، اسی طرح اصولی اور متکلم بھی اس مسلک میں سب سے زیادہ ہوئے ہیں، قرآن کے مفسرین اور حدیث کے شارحین کی بھی اس مذہب میں کثرت ہے، یہ سند اور روایت کے اعتبار سے زیادہ سخت ہیں، اپنے امام کے نصوص کو اچھی طرح یاد رکھنے والے، امام کے اقوال اور ان کے اصحاب کے آراء کے درمیان فرق کرنے والے اور اقوال کے درمیان زیادہ ترجیح دینے والے ہیں، امام شافعی کے مسلک کی بنا جن احادیث وآثار پر ہے، وہ مدون اور مشہور ہیں۔ دوسرے مسلک والوں کو یہ امتیازی حیثیت حاصل نہیں ہے، امام شافعیؒ نے اپنے مسلک کی بنیاد امام مالکؒ کی مؤطا پر رکھی ہے، اس کے علاوہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن أبی داؤد، سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن دارمی، اور پھر مسند شافعی، سنن نسائی، سنن دارقطنی، سنن بیہقی، بغوی کی شرح السنۃ، یہ سب اس کے مسلک کے مصادر واساس میں ہیں، اور جہاں تک امام بخاری کا تعلق ہے تو فقہ شافعی میں ان کی حیثیت مجتہد منتسب کی ہے۔(۱)

---

(۱) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف، ص:۸۵-۸۶

تقلید کی شروعات اور اس کے اسباب

اب جہاں تک اجتہاد کے تقلید میں بدلنے کی بحث ہے، تو یہ مختلف اسباب کے پائے جانے، مرور زمانہ کے اثر اور متاخرین کا متقدمین کی تقلید کی نفسیات کی وجہ سے وجود میں آیا، اس کی مختصر تاریخ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے الفاظ میں اس طرح ہے:

''معلوم ہونا چاہئے کہ چوتھی صدی سے قبل لوگ کسی ایک اور متعین مسلک کی تقلید پر متفق نہیں تھے۔ ابو طالب مکی قوت القلوب میں لکھتے ہیں: کتابیں اور مجموعے یہ سب نئی چیزیں ہیں، فقہاء کے اقوال کی روشنی میں اظہار رائے، ایک متعین فقیہ کے مذہب پر فتویٰ، ہر مسئلہ میں کسی ایک فقیہ ہی کی رائے قبول کرنا، کسی ایک مسلک میں تفقہ پیدا کرنا، یہ ساری باتیں دوسری اور تیسری صدی میں نہیں تھیں، میں کہتا ہوں کہ دو صدی کے بعد ان میں مسائل کی تخریج کا سلسلہ شروع ہوا، پھر بھی چوتھی صدی میں لوگ کسی ایک مسلک کی مکمل پیروی کرنے، اسی کے مطابق تفقہ پیدا کرنے اور اس کی رائے کو نقل کرنے میں متفق نہیں تھے، جیسا کہ تتبع سے معلوم ہوتا ہے، بلکہ ان میں خواص بھی تھے اور عوام بھی۔

عوام کی یہ حالت تھی کہ ایسے متفق علیہ مسائل جن میں مسلمانوں یا جمہور مجتہدین کے درمیان اختلاف نہیں ہے، ان میں صرف صاحب شرع کی پیروی کرتے تھے۔ وضو، غسل، نماز، زکوۃ وغیرہ کا طریقہ انہوں نے اپنے آباواجداد اور اپنے علاقہ کے معلمین سے سیکھا تھا، اسی کے مطابق وہ عمل کرتے تھے، البتہ جب کوئی نیا واقعہ پیش آتا تو مسلک کی تعین کے بغیر جو مفتی مل جاتے، ان سے فتویٰ معلوم کر لیتے تھے۔

اور خاص لوگوں کی یہ حالت تھی کہ وہ حدیث کا علم رکھتے تھے،

حدیث سے ان کا اشتغال تھا، وہ مسئلہ سے متعلق نبی کریم ﷺ کی احادیث یا صحابہؓ کے آثار سے اس قدر اخذ کر لیتے، جس کے بعد انہیں مزید کسی چیز کی ضرورت نہیں محسوس ہوتی، یہ روایتیں عموماً مشہور درجہ کی ہوتیں یا صحیح درجہ کی، ان پر بعض فقہاء بھی عمل کر چکے ہوتے، اور اس پر عمل نہ کرنے والے کے پاس کوئی عذر نہ ہوتا، یا پھر ان کے سامنے جمہور صحابہ وتابعین کے اقوال ہوتے، اس کی مخالفت بھی صحیح نہیں تھی، اگر مذکورہ مسئلہ سے متعلق حدیث میں تعارض یا ترجیح واضح نہ ہونے کی وجہ سے کوئی ایسی چیز نہیں پاتے جس سے ان کا دل مطمئن ہو، تو پھر وہ ماضی کے فقہاء کے اقوال کی طرف رجوع کرتے، اگر انہیں دو اقوال ملتے تو ان میں جو زیادہ اعتماد کے قابل ہوتا اس کو اختیار کر لیتے، خواہ یہ قول اہل مدینہ کا ہو یا اہل کوفہ کا، ان ہی خواص میں اصحاب تخریج بھی تھے، یہ حضرات جب کسی مسئلہ میں صریح حکم نہیں پاتے تو اصول کے مطابق مسائل کی تخریج کرتے یا مسلک کے دائرہ میں رہ کر اجتہاد کرتے، اور یہ سبھی اپنے ائمہ کے مسلک کی طرف منسوب ہوتے، مثلاً کہا جاتا کہ فلاں حنفی ہے، فلاں شافعی، محدثین بھی ائمہ سے زیادہ موافقت کی ہونے کی وجہ سے ان کی طرف منسوب کیے جائے، مثلاً نسائی اور بیہقی شافعی کہلاتے، اس زمانہ میں افتاء اور قضاء کا فریضہ مجتہدین ہی سنبھالتے تھے، فقیہ کو مجتہد ہی کہا جاتا تھا۔ ان صدیوں کے بعد دوسرے لوگ پیدا ہوئے اور وہ مختلف علاقوں میں پھیل گئے''۔(۱)

اس طرح یہ سلسلہ جاری رہا اور پھر یہی تقلیدی علماء کے نزدیک پسندیدہ قرار پایا، کہ یہ

(۱) حجۃ اللہ البالغہ، ج۱، ص: ۴۳۸

لوگ اس دائرہ سے برائے نام ہی نکلتے تھے، اور جب ضرورت سخت ہو جاتی تو اپنے مسلک کے آراء کے درمیان ہی اس کا حل ڈھونڈھتے، یہ بات کی صدیوں کے حالات کے موافق تھی اور اسی پر جمنے کو انہوں نے شریعت کو کھلواڑ بننے اور مسلمان نفس پرست حکمرانوں کے اثر خاص طور پر تاتاری اور مغلیہ حکومت میں محفوظ رکھنے کا ذریعہ سمجھا، اس لئے ضروری تھا کہ شریعت کی حفاظت کی جائے، اور فقہ اسلامی کے ائمہ متقدمین کے اجتہاد پر ہی اکتفا کیا جائے، اسی میں شریعت کی حفاظت کا راز مضمر تھا، تاکہ فقہ ذاتی و دنیوی مصالح کی بنیاد پر نفس پرستوں کا نشانہ نہ بن جاتے۔

مسلمانوں کی تمدنی زندگی تقریباً اسی روش پر گامزن رہی جو دوسری اور تیسری صدی میں فقہ اسلامی کی تدوین کے دور میں تھی اور بعد کے زمانہ میں کوئی بڑی اور اہم تبدیلی واقع نہیں ہوئی، جس کی وجہ سے مستقل اجتہادی عمل کی ضرورت پڑتی۔

تمدنی انقلابات اور اجتہاد کی ضرورت

لیکن جب مشرق کو جدید مغربی تمدن کا سامنا ہوا اور ایسے چیلنجز پیش آئے جو ان تمدنی چیلنجز سے اہمیت میں کسی طرح کم نہیں تھے جو مسلمانوں کے جزیرۃ العرب سے نکلنے، ترقی یافتہ قوموں سے ملنے اور ان کی سادہ و بدوی زندگی سے نکل کر تمدنی اور اجتماعی زندگی کے بلاخیز سمندر میں داخل ہوتے وقت پیش آیا تھا، اور جن حالات و مشکلات کا مقابلہ دین اور علم میں سندر کھنے والے ائمہ نے اپنی محنتوں سے کیا تھا، وہ ان تقاضوں کو پورا کرنے اور ان کا حل پیش کرنے میں کامیاب ہوئے جو ان کے مصالح اور ان کی خصوصیات کے موافق تھا، اس حیثیت سے کہ وہ آسمانی اور ہمیشہ رہنے والی امت ہیں۔

امت اسلامیہ آج پھر اپنی تمدنی واجتماعی زندگی میں تقریباً انہی مشکلات اور جدید چیلنجز سے دوچار ہے جو اس زمانہ کے چیلنجز کے مشابہ ہیں، یہ چیلنجز امت کے لائق وفائق علماء سے مخلصانہ کاوش اور دینی امانت کے ساتھ بلند علمی لیاقت کا منتظر ہیں، ان چیلنجز کا

جواب انہی شرائط کے مطابق دیا جاسکتا ہے جن کی تفصیل اجتہاد کے عمل سے گزرنے والے فقہ اسلامی کے ائمہ نے بیان کیا ہے۔

تمدنی زندگی میں ایسے مسائل پیش آچکے ہیں جن کا مسلمانوں کو بہرحال سامنا کرنا ہے اور علماء کے لئے ان کا حل تلاش کرنا ضروری ہے، مسلمان یا توان مسائل سے پہلوتہی اور انکار کرتے ہیں یا اس کی طرف مکمل جھک جاتے ہیں، یہ دونوں طریقے اس اسلامی دین سے میل نہیں کھاتا جو ہر زمانہ اور ہر علاقہ کا دین ہے اور جو قیامت تک باقی رہنے والا ہے، اس لئے علماء امت پر ضروری ہے کہ ایسی راہ تلاش کریں جو ان کے اجتہاد میں معاون ہو، اجتہاد کا دروازہ اس طرح کھولیں جو شریعت اسلامی کی روح اور اس کے مزاج سے ہم آہنگ ہو، بلکہ ان مشکلات کا ایسا حل پیش کریں جس سے ثابت ہو کہ دین اسلام ہر زمانہ اور ہر علاقہ کا ساتھ دینے والا ہے، اور یہ اسی وقت ممکن ہے جبکہ اجتماعی اجتہاد کا طریقہ اختیار کیا جائے، اجتماعی اجتہاد انفرادی اجتہاد اور شخصی تحقیق سے کہیں زیادہ بہتر اور زیادہ محفوظ ہے۔ کیوں کہ ذاتی اجتہاد اسلامی شریعت سے گہری واقفیت اور اجتہادی صلاحیت کے باوجود ایک فرد یا ایک محدود چھوٹی جماعت کا اجتہاد کسی فرد یا جماعت کی خواہش یا کسی سیاسی وملکی مصلحت کا شکار ہوسکتا ہے۔

بعض جدید مسائل اوران کے پیدا ہونے کے اسباب

جن جدید مسائل میں فقہی بحث اور اجتہاد کی ضرورت ہے ان میں ایسے مسائل بھی ہیں جو معاشی اور مالی نظام سے متعلق ہیں، یہ اقتصادی نظام نہ صرف متمدن انسانی دنیا میں رائج ہے بلکہ مروجہ اقتصادی تحریکات پر بھی یہی نظریات غالب ہیں، اس نظام کی ساری کلیں سود سے چلتی ہیں، جسے اللہ اور اس کے رسول محمد ﷺ نے صراحت کے ساتھ حرام قرار دیا ہے، اب ان معاشی مشکلات کا حل کیا ہے؟

اس طرح کچھ مسائل سفر کی تیز ترین سہولیات فراہم ہونے کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں،

ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ شمال وجنوب میں ایسے علاقے بھی ہیں جہاں مختلف زمانوں میں دن اور رات عام دنوں سے زیادہ لمبے ہوتے ہیں، اسی طرح اب دوسرے کرہ ارض میں بھی لوگ جانے لگے ہیں، ان سارے مسائل کا تعلق براہ راست دین اور عبادت سے ہے۔

جدید مسائل میں بعض شریعت کے اصل سرچشمے قرآن وحدیث سے متعارض نہیں ہیں، البتہ ان فقہی توجیہات واقوال سے متعارض ہیں، جنہیں ہمارے فقہاء نے اپنی عقل اور بصیرت سے مختلف شرعی احکام سے متعلق بیان کیا ہے، ان توجیہات اور آراء میں اجتہاد کا معاملہ زیادہ دشوار نہیں ہے، مثلاً آلہ مکبر الصوت (لاؤڈ اسپیکر) کی آواز انسانی آواز ہے، یا محض آواز بازگشت ہے۔ اس مسئلہ میں ابتداء میں علماء کے درمیان اختلاف رائے تھا، ایک طبقہ نے اس کو منع کیا، مگر اب یہ اختلاف ختم ہو چکا ہے، اسی طرح دوران پرواز جہاز میں نماز پڑھنے کا مسئلہ ہے کہ ایسی نماز درست ہوگی یا نہیں؟ بعض علماء نے ایک زمانہ تک جہاز پر نماز کو درست قرار نہیں دیا، اس وجہ سے کہ جہاز پر نماز پڑھنے میں فقہی نقطہ نظر سے زمین پر سجدہ کا تحقق نہیں ہوگا، بعد میں یہ مسئلہ بھی ختم ہو گیا۔

ایک مسئلہ شمالی یورپ میں پیدا ہوا ہے، جہاں گرمی کی راتوں میں شفق ابیض غائب نہیں ہوتا ہے، علماء نے اس پر غور کیا کہ جب فجر کی نماز کے واجب ہونے کی علت نہیں پائی جاتی تو فجر کی نماز واجب ہوگی یا نہیں؟ پھر شفق ابیض کے غائب نہ ہونے سے روزہ کے ابتداء وقت کا مسئلہ بھی پیچیدہ ہو گیا کہ روزہ کو کب سے شروع مانا جائے، اس مسئلہ میں یورپی ممالک کے علماء کے درمیان غور وفکر جاری ہے۔

یہ بعض جدید مشکلات ہیں، یہ سمجھا جاتا ہے کہ موجودہ فقہی کتابوں میں جو توجیہات موجود ہیں ان سے یہ مسائل ہم آہنگ نہیں ہیں، اس لئے بہتر یہ ہے کہ یہ اور ان جیسے دوسرے مسائل میں شریعت کے مقاصد اور عبادت کی روح کو بھی پیش نظر رکھا جائے، جو کتاب وسنت کے نصوص سے تمام احکام میں ثابت ہیں، صرف ان فقہی نظریات اور

توجیہات کو نہ دیکھا جائے جو عہد تشریع کے بعد کسی خاص زمانہ میں وضع کیے گئے۔

اجتہاد کا غلط استعمال

البتہ بعض آزاد ذہن مسلمان ودانشوران احساس کمتری کے شکار اور جدید مغربی تہذیب سے مرعوب مسلم حکام جس اجتہاد کا نعرہ لگاتے ہیں، ان کا مقصد اس تغیر پذیر زندگی کے لئے بہتر اور مناسب حل تلاش کرنا نہیں ہے، بلکہ وہ اسلامی شریعت کو موجودہ حالات سے ہم آہنگ اور ضم کرنا چاہتے ہیں، خواہ اس سے متعلق شریعت میں صراحت موجود کیوں نہ ہو، مثلاً یہ لوگ ایسے احکام میں ترمیم چاہتے ہیں جن میں عورت کو جاہلی تبرج (بے محابہ بناؤ سنگار) اور عریانیت سے منع کیا گیا ہے، اسی طرح نکاح اور طلاق کے احکام میں ترمیم چاہتے ہیں، عبادات کے لئے اوقات کی پابندی کو ختم کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ یہ احکام کتاب وسنت میں صراحت کے ساتھ مذکور ومنصوص ہیں، ان لوگوں کی طرف سے اجتہاد کا مطالبہ مسائل حل کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ وہ شریعت محکم اور ناقابل تبدیل احکام میں تبدیلی چاہتے ہیں، یہ دراصل اجتہاد کے صحیح لفظ سے غلط مطلب نکالنا ہے۔

شریعت میں اجتہاد کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو حکم اسلامی شریعت کے مصادر سے ثابت شدہ اور قطعی ہے اس کو بدل دیا جائے، بلکہ اس سے مراد کسی ایسے ظنی معاملہ میں شریعت کا حکم متعین کرنا ہے جس کے بارے میں کوئی صراحت یا قطعی دلیل موجود نہ ہو۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلامی شریعت کے بعض احکام قطعی ہیں اور بعض ظنی، جو احکام قطعی ہیں ان میں کسی طرح کی کمی یا زیادتی کی گنجائش نہیں، کوئی عالم یا محقق اپنے علم اور عقل سے اجتہاد کرتے ہوئے اس میں تبدیلی یا ترمیم نہیں کرسکتا، بلکہ ان احکام میں دوبارہ غور وفکر کرنا بھی صحیح نہیں ہے، مثلاً نماز، ان کے اوقات، اور اس کی قطعی اور منصوص شکلیں، اس کے علاوہ دیگر فرض عبادات وغیرہ، یہ سب قطعی احکام ہیں، اسی طرح ایسے مسائل جن کی حرمت ثابت ہے، مثلاً شراب، جوا، خنزیر کا گوشت، سود اور ان کے علاوہ محرمات اور گناہ کبائر وغیرہ

بھی قطعی احکام ہیں۔

البتہ جو احکام ظنی ہیں اور جن کے بارے میں شریعت کے مصادر میں کوئی قطعی صراحت موجود نہیں ہے اور جن میں کسی کی صورت کو متعین کرنے یا حکم متعین کرنے میں رائے استعمال کی گنجائش ہے، ایسے مسائل میں دین کی روح اور شریعت کے احکام سے گہری واقفیت رکھنے والے علماء اپنی رائے دیں گے، ان میں مختلف صورتوں کے درمیان کسی ایک صورت کو متعین کریں گے، یا اسی طرح کے کسی دوسرے حکم پر قیاس کر کے نئے مسائل کا حکم متعین کریں گے۔

جن مسائل میں قرآن وحدیث سے کوئی صراحت موجود نہیں ہے وہاں مجتہد کا کام کتاب وسنت میں غور کرنا، اس کے نظائر تلاش کرنا اور پھر ان پر قیاس کرنا ہے، جیسا کہ حضرت عمرؓ نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے فرمایا تھا۔(۱)

شریعت کے احکام میں سے کسی حکم کی نئی شکل پیدا ہونے پر علماء ہی اجتہاد کی ضرورت کو متعین کریں گے، اور جو علماء دینی بصیرت اور ممتاز علمی لیاقت کے حامل ہوں وہی جتہاد کریں گے، نہ کہ ہر کس وناکس جو علم کا دعویدار اور خود کو مسلمان کہے اسے اجتہاد کی اجازت ہوگی۔

---

(۱) المدخل إلی أصول الفقہ – للدکتور معروف الدوالیبی، ص:۵۵، مواطن الاجتھاد فی الشریعۃ الاسلامیۃ للأستاذ محمد المدنی، ص:۹-۱۵ ناشر: مکتب المنار الکویت

فقہی اختلاف کی حقیقت اور حیثیت

اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ایک جامع و ہمہ گیر دین بنایا، جو زندگی کے تمام گوشوں کو شامل ہے، یہ بہت معتدل اور افراط و تفریق کے نقص سے پاک ہے، جس پر عمل بہت آسان ہے، اس میں جہاں سابقہ آسمانی مذاہب کی ساری خوبیاں جمع ہیں، وہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے دور اخیر تک کے پیدا ہونے والے حالات و مشکلات کی رعایت بھی ہے۔

زمانہ اور حالات کی تبدیلی

یہ حقیقت ہے کہ زمانہ کی تبدیلی، زندگی کے بدلتے حالات اور انسانی علوم کی ترقی و فروغ سے حالات بدلتے ہیں، چنانچہ گزشتہ زمانہ کے مقابلہ اس دور اخیر میں علم کی طرف رجحان بہت بڑھا ہے، اور زمانہ کی ترقی کے ساتھ وہ بھی مسلسل ارتقائی مراحل طے کر رہا ہے، جیسا کہ جدید مادی اکتشافات مسلسل سامنے آرہے ہیں اور اس کا دائرہ وسیع تر ہوتا جارہا ہے، انسان ایسے ذرائع اور وسائل حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے، جن کی وجہ زندگی بہت آسان ہو چکی ہے۔ کام کی رفتار تیز اور مواصلات کے ذرائع وسیع ہو چکے ہیں، دور دراز ملکوں تک جلدی پہنچ سکتے ہیں۔ انہی سہولیات کی وجہ سے انسانی زندگی اب عالمی (گلوبل) ہو چکی ہے۔ سماجی علوم کے فروغ، تمدنی انقلاب، تہذیبی ترقی اور مادی وسائل کی بہتات کی وجہ سے دنیا کے کنارے باہم مل چکے ہیں اور وہ ایک گھر یا ایک خاندان کی شکل اختیار کر چکی ہے، اب دنیا کے کسی گوشہ میں کوئی واقعہ رونما ہوتا، کوئی انوکھی بات پیش آتی ہے تو دیکھتے ہی دیکھتے پوری دنیا کے لوگ اس سے اس طرح واقف ہو جاتے ہیں، گویا یہ واقعہ

اس کے شہر یا خاندان میں پیش آیا ہو۔

مختلف علاقوں کے درمیان جغرافیائی فرق

لوگوں کے درمیان آپسی تعارف اور ایک دوسرے کے حالات سے واقفیت نے زندگی کے طور طریق اور طرز معاشرت میں بڑی یکسانیت اور یک رنگی پیدا کر دی ہے، باوجودیکہ ایک علاقہ کی جغرافیائی حالت دوسرے علاقہ سے مختلف ہوتی ہے، ہر جگہ کی اپنی جداگانہ خصوصیات ہوتی ہیں جو دوسری جگہ نہیں پائی جاتی، جن کا اثر وہاں کے رہنے والوں پر نمایاں ہوتا ہے، اس لئے اگر دنیا کے کسی حصہ میں زندگی کی بعض سہولیات فراہم ہوں تو ضروری نہیں کہ یہ سہولیات دوسری جگہوں پر بھی موجود ہوں۔ مثلاً ایک علاقہ میں پینے کا صاف پانی کم پایا جاتا ہے، جبکہ دوسری جگہ اس کی فراوانی ہے، دنیا کے ایک حصے میں کاشت کے قابل اور شاداب زمینیں ہیں، جبکہ دوسرا حصہ دور دور تک چٹیل میدان ہے، قابل کاشت کوئی ٹکڑا نہیں، کہیں خشک پہاڑ ہے، پانی اور سبزہ کا نشان نہیں اور کہیں کے پہاڑ سبز درختوں سے ڈھکے ہوئے ہیں، اسی طرح سمندر کے قریب ساحلی علاقے ہیں جہاں مچھلی اور سمندری جانوروں کی فراوانی ہے، وہیں ایسے خشک علاقے بھی ہیں جہاں پینے کا پانی بھی مشکل سے میسر آتا ہے، اور اس کے لئے ان کو بڑی جدوجہد کرنی ہوتی ہے، وہاں کے باشندے جانور پالتے ہیں، اور اسی پر ان کی زندگی کا انحصار ہے۔

بعض علاقے ایسے بھی ہیں جہاں درجہ حرارت بہت زیادہ ہوتی ہے، جبکہ بعض علاقوں میں موسم بہت معتدل اور متوازن ہوتا ہے، اسی طرح رقبہ کے اعتبار سے بھی دو علاقوں میں بڑا فرق ہوتا ہے، اسی لئے ہر علاقہ والے اپنے علاقائی حالات اور طرز معاشرت کے اعتبار سے زندگی کی سہولیات سے فائدہ اٹھاتے اور مشکلات سے دوچار ہوتے ہیں۔

شریعت میں انسانی مصالح کی رعایت

جب ہم اسلامی شریعت پر گہری نظر ڈالتے ہیں جو کہ تا قیامت ہمیشہ رہنے والا دین ہے اور جو کرۂ ارضی کی پوری انسانیت کے لئے آیا ہے، تو ہمیں اس میں باریک حکمت، بے مثال توازن اور انسان کے مصالح اور منافع کی بڑی رعایت نظر آتی ہے، اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی شریعت خدائی شریعت اور آسمانی دین ہے اور یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا 'الدین یسر' (دین آسان ہے) آپ نے مزید فرمایا :'لن یشاد الدین أحد الا غلبه' (۱) کوئی شخص دین میں سختی کو نہ اختیار کرے ورنہ وہ خود ہی مغلوب ہو جائے گا، آپ ﷺ نے اعتدال، میانہ روی اور تمام معاملات میں آسانی کو اختیار کرنے کا حکم دیا، تا کہ دین پر عمل کرنے میں کسی کو پریشانی نہ ہو، اگر یہ نظام نہ ہوتو کسی علاقہ میں شریعت کے بعض احکام پر عمل کرنا آسان ہوتا اور کسی علاقہ میں زیادہ یا کم دشوار، اور یہ چیز اس دین کے دائمی ہونے، پوری انسانیت کے لئے راہِ نجات ہونے، زمانہ کے شانہ بشانہ چلنے، حالات کا ساتھ دینے اور قیامت تک باقی رہنے کی صلاحیت پر سوالیہ نشان لگا دیتی، رسول اللہ ﷺ نے دین کے احکام کی جو تشریح اور وضاحت کی ہے اس میں ہمیں صاف آتا ہے کہ اس میں انسانی ضروریات کا خاص خیال رکھا گیا ہے اور انسانوں کے لئے آسانی فراہم کرنے پر خصوصی توجہ دہ گئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ دین کے بعض احکام پر عمل کے سلسلہ میں ایک سے زائد طریقہ اختیار فرماتے ہیں، اسی طرح بعض مواقع پر ایک حکم پر صحابہ نے مختلف انداز سے عمل کیا اور آپ ﷺ اس پر خاموش رہے، یہ اتفاقی امر نہیں تھا اور نہ یہ سہواً و جہالۃً ہوا، بلکہ حضورؐ نے بعض مسائل میں بعض خاص حالات میں رخصت اور سہولت دی، ہم ان جیسے حالات میں اس

(۱) صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب الدین یسر، حدیث نمبر: ۹۳

سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اسی طرح صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ بعض اعمال کئی طریقوں سے انجام دیتے ہیں، انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ کسی موقع پر صحابہ کو بعض احکام بتاتے ہیں، پھر جب یہ لوگ نہیں ہوتے، دوسرے ہوتے ہیں تو آپؐ انہی احکام میں دوسری ہدایت دیتے ہیں، اس طرح صحابہ کرامؓ کی دونوں جماعتیں اپنے اپنے علم اور واقفیت کے مطابق ان احکام کو یاد کرتی اور پھر اس کے مطابق ان احکام کی تعلیم دیتی، اس لئے دور اول میں مسائل کی توضیح وتفسیر میں جو اختلافات پائے جاتے ہیں ان کی وجہ صحابہ کا علم ہے جس سے وہ واقف ہوتے، اس بنیاد پر ان مسائل میں علماء کی آراء میں اختلاف ہوا جس سے مختلف فقہی مسالک وجود میں آئے، یہ بظاہر الگ الگ ہیں مگر اصل کے لحاظ سے سب ایک ہیں، اور ان سب کا سرچشمۂ حقیقی رسول اللہ ﷺ کا ارشاد یا عمل ہے۔

احکام کی وضاحت میں رسول اللہ ﷺ سے اس طرح فرق واختلاف کا پایا جانا، یا کسی حکم میں آپ کے عمل کا کئی طریقوں سے منقول ہونا، کسی غلطی یا نسیان کی وجہ سے کیوں کر ہوسکتا ہے کہ جب اللہ کے نبی ﷺ اللہ کی طرف سے ایسا دین لے کر آئے جو صاف ستھرا اور دن کے اجالے کی طرح روشن ہے، پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ آپ ﷺ سے بھول چوک ہوجائے، یہ شریعت اس لئے نازل ہوئی تھی کہ قیامت تک باقی رہے، پھر کیسے ممکن ہے کہ نقص یا کمی اس میں سرایت کرجائے، لہذا حقیقت یہ ہے کہ یہ اختلاف اللہ کی طرف سے انسانوں کے لئے رحمت ہے، یہ عظیم نعمت ہے، اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر احسان کیا ہے۔ مثال کے طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ بعض مذاہب میں طہارت کے مسائل میں سختی ہے، جبکہ دوسرے مسالک میں آسانی ہے، اگر قطعی اور یقینی طور پر ایک حکم ہی متعین کردیا جاتا تو ان ممالک کے باشندوں کے لئے بڑی پریشانی ہوتی جہاں پانی کم پایا جاتا ہے اور جہاں پانی کی فراوانی ہے وہاں اس سے متعلق احکام میں زیادہ وسعت غیر ضروری

معلوم ہوتی۔

اسی طرح سمندر کے مختلف ساحلوں پر رہنے والے لوگوں کے لئے آبی جانوروں کی وہ قسمیں حلال کی گئی ہیں، جن کی وجہ سے وہ پریشانی اور دشواری میں رہتے، اور جو لوگ سمندر سے دور اور پانی کے سرچشموں سے پَرے رہتے ہیں ان کے ساتھ یہ مشکلات نہیں ہیں، اس لئے اس باب میں ایسے لوگوں کے لئے سہولت کی ضرورت نہیں ہے۔

اختلاف رحمت ہے

مختلف روایات میں اور صحابہ کے مختلف افعال میں جو وسعت اور تنوع دیکھتے ہیں اور ان میں جو ظاہراً اختلاف نظر آتا ہے وہ دراصل انسانی ضروریات اور بشری تقاضوں کی رعایت ہے، دین اسلام نے اس کی تکمیل کی ہے، جس سے مذہبِ اسلام کا ہر خطہ اور علاقہ کے لئے مناسب اور متوازن ہونا ثابت ہوتا ہے، یہی توازن ہمیں اس اختلاف میں بھی نظر آتا ہے جو مختلف دبستان فقہ کے فقہاء کے درمیان دلائل وبراہین سے مسائل مستنبط کرنے میں پایا جاتا ہے، ان اختلافات کا سرچشمہ اور اس کی اصل رسول اللہ کا عمل، آپ کے ارشادات اور آپ کی تشریحات ہیں یا جو ان پر مبنی ہیں وہ ہیں، دراصل یہ سارے اختلافات شرعی ہیں اس لئے کہ ان سب کا سرچشمہ ایک ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ورعایت ہے۔

ان مختلف دبستان فقہ کے ہر ایک امام نے اپنی رائے پوری دقت نظر اور امانت داری کے ساتھ قرآن وحدیث سے اخذ کیا ہے، اور وہ خود علم وتحقیق اور اخلاص وتقویٰ کے لحاظ سے ثقہ اور امین ہیں، تو پھر ان کے اجتہاد کو گمراہی وضلالت کیسے کہا جاسکتا ہے، ہاں! یہ ممکن ہے کہ اسے اجتہادی غلطی سے تعبیر کیا جائے، اور اس سلسلہ میں جو مجتہد کی غلطی سے واقف ہو وہ اس پر عمل نہ کرے، لیکن مجتہد کو اس کے اجتہاد کا ثواب بہر حال ملے گا، جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے، لیکن اس مسلکی اختلاف اور مسائل کے تنوع کو تفرقہ وانتشار کا ذریعہ بنانا مناسب نہیں ہے اور نہ یہ کہ کوئی خود کو صاحب حق اور دوسرے کو گمراہ قرار دے، اس لئے کہ

یہ اجتہادی معاملہ ہے، غور وفکر اور سنجیدگی کے ساتھ ان مسائل میں احتیاط ضروری ہے، بنواسرائیل جب اس طرح کے انتشار کا شکار ہوئے اور اپنے خلاف رائے رکھنے والوں کو ایذا پہنچائی تو اللہ تعالیٰ نے اس پر نکیر فرمائی، قرآن نے مسلمانوں کو بار بار تلقین کیا ہے کہ وہ اتحاد اور محبت کو اپنا شیوہ بنائیں اور اسلامی اخوت ومساوات پر عمل پیرا ہوں۔

مسلکی تعصب

یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ جب سارے لوگ یہ جانتے اور مانتے ہیں کہ اس زمانہ میں اہل سنت والجماعت کے جتنے معروف فقہی مسالک ہیں، خواہ وہ حنفی مسلک ہو، یا مالکی یا شافعی یا حنبلی یا اس کی فرع سلفی، سب کے سب اپنے اجتہاد کے مطابق حق پر ہیں، اس کے باوجود ان مسالک کے ماننے والے ایک دوسرے سے کشیدہ رہتے ہیں، بسا اوقات اپنے مسلک کی حمایت میں دوسرے سے دشمنی کرتے ہیں اور اس طرح ان پر طعن کرتے ہیں گویا یہ اسلام وکفر کا اختلاف ہو، اور اپنے اجتہاد کی روشنی میں وہی صرف واضح حق پر ہوں، دوسرے کا مسلک باطل وگمراہ ہو اور اس کے ماننے والے گمراہی پر ہوں، کبھی کبھی یہ صورت حال بڑی تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔

اس طرح کی کچھ صورتحال گزشتہ زمانہ میں بھی پیش آئی، لیکن اس زمانہ میں یہ تعصب پسندانہ رجحانات بعض جماعتوں میں نامناسب حد تک پہنچ گئے ہیں، چنانچہ اس کشمکش کے نتیجہ میں امت کی وحدت پارہ پارہ ہو کر رہ جائے گی، ہر مسلک والے اپنی جماعت کے لوگوں کو حقیقی مسلمان اور دوسروں کو گمراہ اور دین سے منحرف سمجھتے ہیں، بلکہ کبھی تو بعض لوگ دوسرے کے پیچھے نماز بھی نہیں پڑھتے، حالانکہ قرآن وحدیث میں اس کی بڑی تاکید آئی ہے کہ مسلمان باہم تفرقہ نہ ڈالیں اور ایک متحد امت بنے رہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادگرامی ہے: وکونوا عباداللہ إخواناً (۱) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: إن هذه أمتكم

(۱) صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۶۰۶۴

أمة واحدة وأنا ربكم فاعبدون (۱)۔اسی طرح ہمیں حکم دیا گیا کہ انبیاء کے بارے میں یہ اعتقاد رکھیں 'لانفرق بین أحد من رسله' (۲) حالانکہ ہر نبی کی شریعت دوسرے انبیاء کی شریعت سے بعض احکام میں الگ ہوتی ہے، مگر اس کے باوجود مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا کہ ان کے درمیان فرق نہ کریں۔

کبھی دو حقیقی بھائیوں کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے، مگر یہ اختلاف ان کے بھائی ہونے پر اثر انداز نہیں ہوتا، اسی طرح جب ایک مجتہد اجتہاد کرتا ہے، قرآن وحدیث سے مسائل کا استنباط کرتا ہے اور وہ خود ایمان اور اخلاص کے اعلیٰ درجہ پر ہے تو بلاشبہ ان کا اجتہاد حق اور صواب پر ہوگا، ان کے ساتھ اکرام اور احترام کا معاملہ ہونا چاہئے، اگر اجتہاد میں ان سے خطا ہوتی ہے تو یہ حقیقت میں اجتہادی خطا ہے، ہمارے اسلاف کا یہی شیوہ رہا ہے، انہوں نے اسی طریقہ پر عمل کیا ہے اور دوسروں کو بھی اسی کا حکم دیا ہے۔

اس کی بہت سی مثالیں ہیں، مثلاً حضرت عمر بن عبدالعزیز فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں اس سے خوشی نہیں ہوگی کہ صحابہ کرام کے درمیان کسی بھی معاملہ میں کسی طرح کا اختلاف نہ رہے، اس لئے کہ اگر وہ کسی حکم پر متفق ہیں، اس کے بعد اگر کوئی قول صحابہ کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ ناکام و نامراد ہوگا، لیکن اگر صحابہ کرام میں اختلاف ہے تو ایک شخص ایک رائے کو اختیار کرے گا اور دوسرا دوسری رائے کو، اس طرح شریعت پر عمل کرنے میں وسعت اور گنجائش باقی رہے گی۔

شافعی علماء سے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے بارے میں یہ منقول ہے کہ اجتہادی مسائل میں سختی کے ساتھ نکیر نہ کی جائے، اور کسی کے لئے درست نہیں ہے کہ وہ ان مسائل میں اپنی رائے پر عمل کرنے کے لئے دوسروں کو مجبور کرے، ہاں ان جیسے مسائل میں علمی دلائل کی روشنی میں بحث کی جائے گی، اور دو اقوال میں سے جس کی صحت راجح نظر آئے اس

---

(۱) سورہ انبیاء:۹۲ (۲) سورۂ بقرہ:۲۸۵

کو اختیار کیا جائے گا، پھر جب کوئی دوسری جماعت کی کسی رائے کو اختیار کرے تو اس پر نکیر کرنا صحیح نہیں ہوگا۔

اختلافی مسائل میں صحابہ کا عمل

ہر زمانہ کے بڑے بڑے علماء نے اس موضوع پر بحث کی ہے، اور اس اختلاف کی بنیاد پر تفرقہ اور دشمنی سے منع کیا ہے، حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اس اختلاف کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنی معرکۃ الآراء کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں تحریر فرماتے ہیں: 'فقہاء کے درمیان اختلاف کی اکثر صورتیں اور بطور خاص وہ مسائل جن میں صحابہؓ کے اقوال دونوں طرف ہیں مثلاً تکبیرات تشریق، عیدین کی تکبیر، حالت احرام میں نکاح، حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول تشہد، بسم اللہ اور آمین آہستہ کہنا، اقامت کی تکبیر دو دو بار اور ایک ایک بار کہنا اور اس طرح دوسرے مسائل، ان سب میں صحابہؓ کے دونوں اقوال میں سے کسی ایک کو ترجیح دینا ہے، ان مسائل کی اصل مشروعیت میں سلف کا اختلاف نہیں تھا بلکہ ان کا اختلاف اس میں تھا کہ اولیٰ اور بہتر کون ہے، اور اس کی واضح مثال قرأت کے وجوہ و روایات میں قراء کا اختلاف ہے۔

اسی طرح صحابہ، تابعین اور تبع تابعین میں کچھ لوگ نماز میں بسم اللہ پڑھتے اور کچھ نہیں پڑھتے تھے، انہی میں بعض بسم اللہ زور سے پڑھتے اور بعض آہستہ، کچھ لوگ فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے اور کچھ لوگ نہیں پڑھتے، بعض حضرات پچھنا لگانے، نکسیر پھوٹنے اور قے کے بعد وضو کرتے اور بعض ان چیزوں کے بعد وضو نہیں کرتے، بعض مس ذکر اور عورت کو شہوت کے ساتھ چھونے میں وضو کے قائل تھے اور بعض قائل نہیں تھے، بعض آگ پر پکی چیزوں کے کھانے کے بعد وضو کرتے اور بعض نہیں کرتے، بعض اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرتے اور بعض نہیں کرتے۔

ائمہ فقہ کا طرز عمل

اس طرح کے اکثر مسائل میں فقہاء نے یہ علت بیان کی ہے کہ ان میں صحابہ کرامؓ کا عمل مختلف رہا ہے، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سارے صحابہ کرامؓ حق پر تھے، اس لئے ہمیشہ علماء کرام اجتہادی مسائل میں مفتیوں کے فتاویٰ کو جائز قرار دیتے اور قاضیوں کے فیصلوں کو تسلیم کرتے رہے ہے، اور بعض مرتبہ اپنے مسلک کے خلاف رائے پر بھی عمل کیا ہے، ائمہ فقہ کو دیکھئے کہ وہ ان مسائل میں مسئلہ کی تہہ تک جاتے ہیں، اختلاف کو واضح کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں: ھذا أحوط (یہ زیادہ احتیاط پر مبنی ہے) ھذا ھو المختار (یہی پسندیدہ ہے) ھذا أحب الی (یہ میرے نزدیک زیادہ بہتر ہے) اسی طرح وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مجھ تک بس یہی روایت پہنچی ہے، اس طرح کی تعبیریں مبسوط، امام محمدؒ کی تصانیف اور امام شافعیؒ کے کلام میں کثرت سے ملتی ہیں۔

ان ائمہ فقہ کے بعد ان کے تلامذہ کا دور آیا، انہوں نے اپنے ائمہ کی آراء کو مختصر کیا، ان کے مابین موجودہ اختلاف کو مدلل بیان کیا اور اپنے ائمہ کے قول مختار پر جم گئے، سلف سے جو یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے اپنے مذہب کو اختیار کرنے کی تاکید کی اور یہ کہ اس کی رائے کو کسی بھی حال میں نہ چھوڑا، یہ یا تو فطری تقاضہ کی وجہ سے تھا، کہ ہر شخص کو اپنی قوم اور جماعت کی پسندیدہ چیز، یہاں تک کہ ان کا لباس و پوشاک اور کھانے کی چیزیں بھی محبوب ہوتی ہیں، یا اس وجہ سے تھا کہ ان کے سامنے مضبوط دلیل تھی یا اس طرح کی کوئی اور بات ہوگی، اسی کو بعض لوگوں نے دینی تعصب سمجھ لیا، حالانکہ ان کے اندر دور دور تک یہ بات نہیں تھی۔

اس لئے اختلاف کے باوجود ائمہ فقہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے تھے، مثلاً امام ابوحنیفہؒ اور ان کے تلامذہ، اسی طرح امام شافعیؒ اور دیگر حضرات مدینہ کے مالکی ائمہ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے، اگرچہ مدینہ کے مالکی فقہاء نماز میں بسم اللہ پڑھنے کے قائل نہیں ہیں جہری نہ سری۔ ہارون رشیدؒ نے پچھنا لگانے کے بعد نماز پڑھائی، ان کے پیچھے امام ابویوسفؒ نے

نماز پڑھی، اور نماز نہیں دہرائی۔ امام مالکؒ نے بھی ان کی اقتداء کی، چونکہ پچھنا کے بعد وضو کے قائل نہیں تھے جبکہ امام احمد بن حنبلؒ نکسیر پھوٹنے اور پچھنا لگانے کے بعد وضو کے قائل تھے، ان سے پوچھا گیا کہ اگر دوران نماز امام کو خون نکل آئے اور وہ وضو نہ کرے تو کیا اس کے پیچھے نماز پڑھی جائے گی؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں امام مالکؒ اور سعید بن المسیبؒ کے پیچھے کیسے نماز نہ پڑھوں!

امام شافعیؒ نے فجر کی نماز امام ابوحنیفہؒ کے مقبرہ کے پاس ادا کی، اور امام اعظمؒ کے احترام میں دعاء قنوت نہیں پڑھی، آپؒ نے یہ بھی فرمایا: کبھی کبھی اہل عراق کے مذہب یعنی فقہ حنفی کی طرف رجوع کر لیتا ہوں، امام مالکؒ نے منصورؒ اور ہارون رشیدؒ سے اسی طرح کی بات کہی تھی۔

فتاویٰ بزازیہ میں امام ابو یوسفؒ کے بارے میں مذکور ہے کہ انہوں نے حمام سے غسل کر کے جمعہ کی نماز پڑھائی، لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی اور چلے گئے، پھر ان کو معلوم ہوا کہ حمام کے کنوئیں میں مرا ہوا چوہا موجود ہے، اس موقع پر امام ابو یوسفؒ نے فرمایا: اب ہم اپنے بھائی اہل مدینہ کی رائے کو اختیار کر لیں گے کہ جب پانی دو قلّہ کو پہنچ جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

امام خجندیؒ سے ایک شافعی المسلک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا، جن کی ایک یا دو سال کی نماز چھوٹ گئی تھی، پھر اس نے امام ابوحنیفہؒ کے مسلک کو اختیار کر لیا تھا، کہ ایسے شخص پر نماز کی قضاء کس طرح واجب ہے، وہ امام شافعیؒ کے مسلک کے مطابق نماز کی قضا کرے یا امام ابوحنیفہؒ کے مسلک کے مطابق؟ انہوں نے جواب دیا کہ ان دونوں میں سے جس مسلک کے مطابق بھی قضاء کرے جائز ہے بشرطیکہ اس مسلک کے مطابق نماز کے جائز ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو۔(۱)

---

(۱) حجۃ اللہ البالغہ، ج۱، ص: ۴۵۴-۴۵۷

امام ابن تیمیہؒ نے بھی اپنی کتاب ''الالفۃ بین المسلمین'' میں اس طرح کی بات لکھی ہے، وہ تحریر کرتے ہیں:

''تمام سلف مشروع طریقہ پر ہی نماز پڑھتے، دعا اور ذکر واذکار کرتے تھے، ان کے شاگروں نے اسی طرح ان کے طریقہ کو اختیار کیا۔ اسی طرح ان ائمہ کے اصحاب وعلاقہ کے مسلمان عمل کرتے تھے، کبھی یہ سارے طریقے برابر ہوتے اور کبھی ان میں ایک طریقہ دوسرے سے افضل بھی ہوتا، ان کے بعد جو لوگ آئے، انہوں نے اپنے ائمہ کے اختیار کردہ رائے کو اس لئے قبول کیا کہ امام نے افضلیت کی بناء پر اسے اختیار کیا ہوگا، جبکہ دوسرے لوگوں نے اس کے مخالف رائے کو قبول کیا، یہیں سے ہلاکت خیز اور گمراہ کن نفسانیت کا حملہ شروع ہوا، حالانکہ دونوں طریقے اللہ اور اس کے رسولؐ کے نزدیک برابر تھے، ہر جماعت نے اپنے طریقہ کو افضل سمجھا، جنہوں نے اس طریقہ کی موافقت کی ان کو پسند کیا اور جنہوں نے اس رائے سے اختلاف کیا ان سے اعراض کیا۔ اس طرح ان لوگوں نے ایسے مسائل کو افضل وغیر افضل دو حصوں میں بانٹ دیا جسے اللہ نے برابر درجہ میں رکھا تھا، اور جن مسائل میں اللہ نے صرف افضلیت کا فرق رکھا تھا ان کو ان حضرات نے مساوی درجہ دیا۔

یہ تفرقہ وانتشار اور اختلاف کا ایک مہلک دروازہ تھا جو اس امت میں کھل گیا جبکہ قرآن وحدیث نے اس سے روکا تھا، صحیح حدیث کے مطابق خود نبی کریم ﷺ نے اس اختلاف سے منع فرمایا، جیسا کہ ہم نے ''الصراط المستقیم'' میں ذکر کیا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اقرء وا کما علمتکم (جیسا ہم نے سکھایا ہے اسی کے مطابق پڑھو) (۱)

اختلاف کے اسباب

شیخ ابن تیمیہؒ اپنی کتاب '' إقتضاء الصراط المستقیم'' میں حدیث نزال کو نقل کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں:

---

(۱) رسالۃ الألفۃ بین المسلمین، ص: ۵۹

امت میں اکثر اختلافات جو ہوائے نفس کو جنم دیتے ہیں وہ اسی قسم کے ہیں، وہ یہ ہے کہ اختلاف کرنے والوں میں سے ہر ایک اپنی بات اور اس کے مستدلات کو درست ٹھہراتا ہے، اور دوسرے کی رائے کی نفی میں غلطی پر ہوتا ہے، جیسا کہ تمام قراء حضرات اپنی قرأت کو درست ٹھہراتے ہیں اور دوسرے کی قرأت کی نفی میں غلطی پر ہیں، اس لئے کہ جہالت عام طور پر اسی نفی میں ہوتی ہے جس کو انکار وتکذیب کے نام سے جانا جاتا ہے، اثبات میں یہ بات نہیں ہوتی، اس لئے کہ انسان جس چیز کو دلائل سے ثابت کرتا ہے وہ نفی کے مقابلہ اس کے لئے زیادہ آسان ہوتا ہے۔

اصل میں اختلاف دو طرح کا ہوتا ہے، اختلاف تنوع اور اختلاف تضاد، اختلاف تنوع کے کئی اسباب ہوتے ہیں:

● مثلاً ایک صورت یہ ہے کہ دونوں اقوال یا دونوں طرح کا عمل مشروع ہو، جیسا کہ قرأت کے سلسلہ میں صحابہ کا اختلاف رہا ہے۔ آپ ﷺ نے صحابہ کو متوجہ کرتے ہوئے فرمایا: 'کلا کما محسن'۔

● اسی طرح اذان کے طریقہ کی مختلف صورتیں، اقامت، امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا، تشہد، صلاۃ خوف، عید کی تکبیریں، جنازہ کی تکبیریں اور ان کے علاوہ دیگر مسائل ہیں کہ یہ سب مشروع ہیں، بس یہ کہا جاسکتا ہے ان میں بعض طریقے افضل ہیں اور بعض غیر افضل۔

مگر ان مسائل میں امت کے اکثر افراد کے درمیان شدید اختلاف پایا جاتا ہے، اقامت کو دو دو بار کہنے یا ایک ایک بار کہنے اور ان جیسے معمولی مسائل پر جنگ وجدال کی نوبت آجاتی ہے، جبکہ یہ حرام ہے، جو لوگ افسوسناک صورت حال تک نہیں پہونچتے تو عموماً ان کے دلوں میں ان جیسے مسائل میں دوسرے فریق کے خلاف نفسانیت، عصبیت اور دوسرے سے اعراض پایا جاتا ہے۔ اس طرح جس بات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے منع فرمایا اسی کا ارتکاب کرتے ہیں۔

● ایک صورت یہ ہے کہ دونوں اقوال کا مطلب ایک ہی ہو، صرف تعبیر الگ ہو، جیسے الفاظ کی تعیین، دلائل کے صیغے، مسمیات کی تعبیر، احکام کی تفہیم وغیرہ میں اکثر لوگوں کا اختلاف رہا ہے، پھر جہالت اور ظلم وزیادتی ایک قول کی مدح اور دوسرے قول کی مذمت پر آمادہ کرتی ہے۔

● ایک صورت یہ ہے کہ دونوں کے معانی الگ الگ ہوں، لیکن دونوں ایک دوسرے کے منافی نہ ہوں، لہذا پہلا قول بھی درست ہوگا اور دوسرا بھی، گرچہ پہلے قول کا معنی دوسرے قول سے الگ ہو، اکثر نزاعی مسائل میں ایسا ہی ہوا ہے۔

● ایک صورت یہ ہے کہ دونوں طریقے مشروع ہوں، کسی فرد یا جماعت نے ایک طریقہ کو اختیار کیا، اور دوسرے فرد یا جماعت نے دوسرے طریقہ کو، دونوں کا طریقہ دین میں پسندیدہ ہے، لیکن نادانی وزیادتی نفس ایک کو دوسرے کی مذمت پر، بغیر نیک نیتی یا بغیر علم کے ایک کو دوسرے سے افضل قرار دینے پر اکساتی ہے۔

اس کے بعد امام ابن تیمیہؒ اختلاف تضاد کی تفصیل بیان کرتے ہوئے آگے مزید لکھتے ہیں:

یہ تقسیم جس کو ہم نے اختلاف تنوع کا نام دیا ہے، اس میں دونوں فریق میں سے ہر ایک بلاشبہ حق پر ہے، مگر جس نے دوسرے پر زیادتی کی، وہ قابل مذمت ہے، ان جیسے مسائل میں قرآن نے دونوں جماعتوں کی تعریف کی ہے، بشرطیکہ کسی ایک کی طرف سے نفسانیت یا زیادتی کا دخل نہ ہو، اللہ کا ارشاد ہے:

'وَدَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْكُمَانِ فِی الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِیْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ، وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِیْنَ۔ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَ، وَكُلًّا اٰتَیْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا'(۱)

---

(۱) سورہ انبیاء: ۷۸

اسی طرح بنو قریظہ سے جنگ کے موقع پر جن صحابہ نے عصر کی نماز اپنے وقت پر ادا کی اور جنہوں نے بنو قریظہ پہنچنے کے بعد تاخیر سے ادا کی، رسول اللہ ﷺ نے دونوں کو صحیح قرار دیا، رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بھی اسی معنی میں ہے: جب حاکم اجتہاد کرے اور صحیح حکم تک پہنچ جائے تو اس کے لئے دو اجر ہے، اور جو صحیح حکم تک نہ پہونچ سکے اس کے لئے ایک اجر ہے، اس کی بہت سی نظیریں ہیں (۱)

حافظ جلال الدین سیوطی اپنی تصنیف 'جزیل المواھب فی اختلاف المذاھب' میں تحریر کرتے ہیں:

''مذاہب میں اختلاف اس ملت کے لئے بڑی نعمت اور بڑی فضیلت کی بات ہے، اہل علم اس کے اسرار سے واقف ہیں اور علم نا آشنا اس سے بے خبر، بعض علم نا آشنا لوگوں سے یہاں تک کہتے ہوئے سنا گیا کہ جب نبی کریم ﷺ ایک شریعت لے کر مبعوث ہوئے تو یہ چار مسالک کہاں سے وجود میں آئے؟

اسی طرح یہ بھی حیرت انگیز بات ہے کہ بعض حضرات ایک مسلک کو دوسرے سے اس طرح افضل بتاتے ہیں جس سے دوسرے مسلک کی تنقیص اور اس کا کمتر ہونا ثابت ہوتا ہے، اس کی وجہ سے کبھی ناواقفوں کے درمیان لڑائی جھگڑے کی نوبت تک آجاتی ہے، اور یہ مسالک جاہلی عصبیت کی شکل اختیار کر لیتے ہیں، حالانکہ علماء کو تو ان چیزوں سے پاک ہونا چاہئے۔

خود صحابہ کرامؓ کے درمیان بعض فروعی مسائل میں اختلاف رہا ہے، جبکہ وہ خیر امت تھے، مگر ان میں سے کسی نے دوسرے سے مخاصمت نہیں کی، نہ ایک نے دوسرے سے عداوت کی، اور نہ ہی ایک نے دوسرے کو خطا کار اور غلط و ناحق ٹھہرایا۔

اس میں مصلحت یہی ہے کہ ملت کے مختلف مسالک میں اختلاف اس امت کی امتیازی خصوصیت ہے، حضرت محمد ﷺ سے پہلے جو انبیاء مبعوث ہوئے وہ ایک شریعت

---

(۱) اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفۃ أصحاب الجحیم، ص: ۵۰-۵۵

اور متعین احکام لے کر آئے، اس لئے ان کے ماننے والوں کے لئے شریعت میں تنگی ہوئی کہ ان میں اکثر فروعی مسائل میں تخییر کی گنجائش نہیں تھی جو تخییر ہماری شریعت میں ہے، جیسے یہود میں قصاص کا، نصاریٰ میں دیت کا، حتمی طور پر لازم ہونا وغیرہ۔

یہ شریعت بہت آسان ہے، اس میں کسی طرح کی تنگی نہیں ہے، جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

'یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ'(۱)

اسی طرح فرمایا:

'وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ'(۲)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'بُعِثْتُ بِالْحَنِفِیَّۃِ السَّمْحَۃِ'

اسلامی شریعت کی وسعت یہ ہے کہ اس شریعت کے علماء کے درمیان فروعی مسائل میں اختلاف رہا ہے، یہ مسالک اپنے اختلاف کی وجہ سے گویا متعدد شریعتوں کی طرح ہیں، ان سب کے احکام اس واحد شریعت میں ہیں، اس طرح یہ شریعت بیک وقت متعدد شریعتوں کا مجموعہ ہے جسے لے کر آپ ﷺ مبعوث ہوئے۔ اسی لئے اس شریعت میں امت کے لئے بڑی گنجائش ہے۔ یہ نبی کریم ﷺ کی غیر معمولی قدر و منزلت اور دیگر انبیاء پر آپ کی افضلیت کی دلیل ہے کہ ہر ایک کو ایک متعین حکم دے کر بھیجا گیا، اور آپ کو ایک معاملہ میں متعدد احکام ملے۔

یہ لطیف اشارہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وا کیا، جسے اسرار شریعت کا علم اور ذوق ہو وہی اس کی قدر کر سکتا ہے۔(۳)

اہل قبلہ کی تکفیر درست نہیں ہے

لہٰذا کسی غلطی یا کسی گناہ کے ارتکاب پر کسی مسلمان کو کافر قرار دینا درست نہیں، یہ اہل

---

(۱) سورۂ بقرہ: ۱۸۵ (۲) سورہ حج: ۷۸ (۳) اس عبارت کو شیخ عبد الفتاح ابو غدہ نے امام ابن تیمیہ کی کتاب الالفۃ بین المسلمین ص: ۷۶-۷۸ کے حاشیہ میں نقل کیا ہے۔

قبلہ کے مابین متنازع فیہ مسائل کی طرح ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

'آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَانُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ، وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ' ۔ (۱)

اور صحیح مسلم کی روایت سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور مومنین کی خطا کو معاف کر دیا۔ یہاں تک کہ ان خوارج سے جن سے رسول اللہ ﷺ نے قتال کا حکم دیا، چوتھے خلیفہ راشد حضرت علیؓ نے ان لوگوں سے جنگ کی اور صحابہؓ وتابعین اور تبع تابعین خوارج سے جنگ کرنے پر متفق تھے، ان کو بھی حضرت علیؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور دیگر صحابہ کرام نے کافر نہیں قرار دیا بلکہ جنگ کے باوجود مسلمان سمجھا۔ مگر جب ان کے ہاتھ مسلمانوں کے پاک وصاف خون سے رنگ گئے، ان کے مال واسباب کو لوٹا گیا تو پھر حضرت علیؓ نے ان سے جنگ کی، لہذا ان سے جنگ کرنا ان کے ظلم وسرکشی کو روکنے کے لئے تھا نہ کہ ان کے کفر کی وجہ سے، اسی وجہ سے ان کی عورتوں کو باندی نہیں بنایا اور نہ ان کے اموال کو مال غنیمت سمجھا۔

جبکہ ان کی گمراہی نص سے ثابت تھی اور صحابہ کا اس پر اجماع تھا، اس کے بعد بھی ان کو کافر نہیں سمجھا گیا، اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم پر ان سے جنگ کی گئی، تو پھر فروعی مسائل میں اختلاف کرنے والی جماعتوں کے بارے میں کیسے کچھ کہا جا سکتا ہے، جبکہ ان میں ان کے مابین صرف یہ شبہ ہے کہ ان سے زیادہ جاننے والا ان میں کون ہیں؟ اس لئے ہرگز کسی جماعت کے لئے جائز نہیں کہ وہ دوسرے کی تکفیر کرے، اور ان کے خون اور مال کو حلال سمجھے، خواہ ان میں صریح بدعات ہی کیوں نہ ہوں، اور جب تکفیر کرنے والے خود بھی بدعات سے خالی نہ ہوں تو ان کی بدعت زیادہ قبیح ہے، بلکہ سچ بات یہ ہے کہ یہ لوگ جن

---

(۲) سورۂ بقرہ: ۲۸۵

مسائل میں اختلاف کرتے ہیں ان کی حقیقت سے ناآشنا ہیں۔(۱)

ملی وحدت اور اسلامی اخوت

علماء سلف کے جو حالات ہمارے سامنے ہیں وہ ہمیں بتاتے ہیں کہ فروعی مسائل میں اختلاف رائے کے باوجود ہمارے درمیان محبت، ہمدردی اور بھائی چارہ کے جذبات ہونے چاہئے، وہ لوگ اس انداز سے رہتے تھے کہ ان کے درمیان اخوت ومحبت بدرجہ اتم موجود تھی، حالاکہ وہ جسے صحیح اور حق سمجھتے اس پر پوری مضبوطی سے قایم رہتے تھے اور ایسے مسائل میں صرف علمی بحث کرتے تھے۔

اسی طرح جب ہم ائمہ مجتہدین کے حالات پر غور کرتے ہیں مثلاً امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور ان کے علاوہ دیگر ائمہ تو ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ وہ باہم بڑی محبت اور رواداری کا معاملہ کرتے تھے، یہ طرز اخلاق ہمارے درمیان باقی رہنا چاہئے، ورنہ ہر مسلک والے اپنے مسلک کو حق پر اور دوسرے مسلک کو گمراہی پر سمجھنے لگیں گے، پھر ہمارا دین ایک چھوٹے مسلک یا محدود دائرہ میں سمٹ کر رہ جائے گا، یہ ایک چھوٹی جماعت کا دین ہو جائے گا نہ کہ عالمی اور ہمیشہ رہنے والا دین، لہذا ایک عظیم امت کے لئے جس پر ختم نبوت کی مہر ثبت ہو، اور جو اللہ کی شریعت کو قیامت تک جاری ونافذ رکھنے کے لئے آئی ہو اس کے لئے یہ صورت حال کسی بھی طرح مناسب نہیں ہے۔

اور نہ ہی یہ مناسب ہے کہ چند فروعی مسائل اور استحبابی امور میں اختلاف رائے کو عداوت، بغض وکینہ کا ذریعہ بنایا جائے، جبکہ پوری امت دین کے بنیادی امور میں متفق ہے، سلف کے تمام محققین اس حقیقت کا اعتراف کر چکے ہیں اور سبھوں نے اسے تسلیم بھی کیا ہے۔

---

(۱) رسالۃ الالفۃ بین المسلمین، از شیخ ابن تیمیہ، ص:۸۶

جدید مسائل کا حل
اور علماء کی ذمہ داریاں

دنیاوی مفادات اور مذہبی مصالح میں ٹکراؤ

متمدن زندگی نے سائنسی علوم اور اس کے تحت نئے نئے انکشافات وترقیات کے اثر سے انسانی زندگی میں جدید اور حل طلب ومفید مسائل کھڑے کردیئے ہیں جو تاریخ اسلامی کے سابقہ ادوار کے مسائل سے مختلف ہیں۔ ان کے لئے دنیا کے غیر مذہبی دانشوروں نے اپنے دنیاوی مصالح ومفادات کے لحاظ سے جو راہ عمل مناسب سمجھی وہ طے کی اور انسانوں میں جاری کردی وہ چند روزہ دنیاوی زندگی کی راحت ومقصد برآری کے مطابق ہوسکتی ہے لیکن مذہبی نقطہ نظر سے وہ انسان کے مذہبی مصالح ومفادات کے مطابق نہیں ہے بلکہ وہ مذہبی تعلیمات کو مسترد کرکے بنائی گئی ہے اور وہ مذہبی مفادات اور خاص طور پر اسلامی مصالح سے جگہ جگہ ٹکرا جاتی ہے۔

لہذا مذہبی امور کے ذمہ دار حضرات کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اس کو دیکھیں غور کریں اور شریعت کے اصل ماخذ سے استنباط کرکے مسلمانوں کو ان کے سلسلہ میں صحیح شرعی احکام مہیا کریں تاکہ وہ موجودہ تمدنی زندگی کو برتنے میں خلاف اسلام کسی کام کے مرتکب نہ ہوں۔

فقہ اکیڈمی قائم کرنے والوں نے اسی ضرورت کے پیش نظر اکیڈمی قائم کی اور وہ

✦ خطبہ صدارت برائے بارہواں فقہی سیمینار زیر اہتمام اسلامک فقہ اکیڈمی دہلی

الحمدللہ مناسب ڈھنگ سے کام کررہی ہے اس کے موجودہ اجلاس میں موجودہ متمدن زندگی کے تین امور زیرغور لائے جارہے ہیں۔انٹرنیٹ والیکٹرانک میڈیا،ائمہ فقہ کی آراء کے مابین اختلافات،اورطلاق سکران۔

نصوص میں وسعت معانی کی حکمت

موجودہ تمدنی اور سائنسی ترقیات نے جو نئے وسائل وذرائع مہیا کردئے ہیں ان میں ذرائع ابلاغ کے دائرہ میں الیکٹرانک وسائل وآلات نے تعلیم وذرائع ابلاغ کی راہ میں بڑی سہولتیں پیدا کردی ہیں ان سہولتوں سے جہاں اہل دنیا اپنی دنیاوی ضرورتوں میں کام لیتے ہیں وہاں اہل مذاہب اپنے اپنے مذاہب کی تعلیم وترویج کے لئے اور مذہب دشمن لوگ مذہبی اثرات کواور خاص طور پر اسلام کومسلمانوں کی زندگی میں کمزور کرنے کے لئے استعمال کررہے ہیں،اگر ہم ان کے سامنے بے دست وپا رہتے ہیں تو اس کے کیا نتائج نکلیں گے یہ فکر کی بات ہے،شریعت اسلامی نے انسانی ضرورت اور انسان کی طبعی خصوصیات کوسامنے رکھتے ہوئے احکام کے تعین میں جوگنجائش رکھی ہیں ان سے جائز حدود میں فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے،شریعت اسلامی کے احکام کےنصوص میں صریح اور متعین ہدایات رکھنے والے نصوص کے ساتھ ساتھ ایسےنصوص بھی ہیں جن میں احکام کے تعین میں گنجائش نظرآتی ہیں نصوص کا یہ طرز بڑی حکمت پرمبنی ہے کیوں کہ انسانوں کے مزاجوں اور حالات میں جوفرق ہوتا ہےشریعت کی طرف سے وہ بھی جگہ جگہ ملحوظ رکھا گیا ہےاس کی مثال اس بات سےملتی ہے کہ کئی احکام بتدریج مقرر کئے گئے،اس تدریج میں مزاجوں کی رعایت معلوم ہوتی ہے۔ جیسے شراب کی حرمت ہے کہ بتدریج عائد کی گئی۔ جہاد میں ایک مومن کا دو کافروں کے برابر قرار دیا جانا جو پہلے ایک اور دس کے برابر قرار دئے جانے کے بعد کہا گیا۔

اجتماعی اجتہاد کی ضرورت

انسانی زندگی میں اٹھنے والے نئے سوالات کے سلسلہ میں عہد بدل جانے پر نئے حالات میں پیدا ہونے والے نئے معاملات کے درمیان اور شریعت اسلامی کے احکام کے درمیان انطباق کے معاملہ میں بھی غور وفکر کی ضرورت ہوتی ہے، اپنی علمی فہم کو نئے پیدا ہونے والے معاملات کے سلسلہ میں استعمال کرنا ہوتا ہے جو شریعت کے نصوص و مآخذ کی روشنی میں ہی انجام دیا جاتا ہے۔ لیکن یہ کام کسی ایک فرد یا دو فرد کے کرنے کا نہیں ہے کیوں کہ ایسے افراد جو اپنی ذہانت کے ساتھ نصوص شرعیہ کو پورے عمق و وسعت کے ساتھ جانتے ہوں موجودہ عہد میں شائد نہ ملیں گے لیکن اجتماعی تبادلہ وخیال سے یہ ضرورت پوری کی جاسکتی ہے۔ اور یہی کام فقہ اکیڈمی کر رہی ہے۔ اس کی ضرورت واہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ یہ فقہ اسلامی کی بہت اہم ضرورت ہے جس کو پورا کر کے دنیا کا یہ قول بالکل باطل ثابت ہو جاتا ہے کہ چودہ سو سال قبل آئی ہوئی یہ شریعت ہر زمانہ کے لئے اور اتنی طویل مدت گزر جانے پر زندگی کے نئے پیدا ہونے والے مسائل کا حل پیش نہیں کرسکتی۔ اگر ہمارے علماء اس ضرورت کو نظر انداز کر دیں گے تو ایک نقصان یہ ہوگا کہ زندگی کے مختلف مسائل ومعاملات میں مسلمان اسی حل کو بے تکلف اختیار کرلیں گے جو مذہب بیزار لوگ ان پر عائد کریں گے کیوں کہ متبادل حل نہ ہونے پر وہ حل اختیار کیا جائے گا جو شریعت کی روح ومزاج سے ہم آہنگ نہیں۔ اس طرح فقہ اسلامی کے یہ ادارے اسلام اور مسلمانوں کی ایک اہم ضرورت پوری کرتے ہیں، ہم ان کے ذریعہ شریعت اسلامی کے دائمی اور ابدی ہونے کی حقیقت کو نہ صرف جاری رکھیں گے بلکہ دوسروں کے سامنے اس کی ابدیت کو ثابت بھی کرسکیں گے۔

اسلامی تاریخ کا موجودہ دور تمدن کے غلبہ کا دور ہے اس تمدن نے زندگی کے مختلف پہلوؤں میں جو ترقی وانکشاف کئے ہیں ان کے لئے شریعت اسلامی کی طرف سے رہنمائی ضروری ہے یہ ایک انقلابی عہد ہے ایسا انقلابی عہد اسلامی شریعت کو شروع کی صدیوں میں

بھی پیش آیا تھا جب عربوں کو اپنے صحراؤں سے نکل کر فارس وروم کے تمدنی حالات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اس وقت یہ ائمہ فقہ سامنے آئے تھے جن کے بیان کردہ مسائل کی آج دنیا کے اکثر مسلمان پیروی کررہے ہیں۔ فقہ اسلامی کا اس طرح کا یہ دوسرا چیلنج ہے جو مغربی تمدن کی ترقیات کے اثر سے سامنے آیا ہے اب ہم کو اپنے قدیم ائمہ فقہ کی پیروی میں اس چیلنج کا جواب دینا ہے اور شریعت اسلامی کی ابدیت اور کمال کو ثابت کردکھانا ہے اور الحمدللہ یہ کام عالم اسلام کے مختلف علاقوں میں کیا جارہا ہے جس میں ہمارا یہ ہندوستان بھی ہے اور فقہ اکیڈمی اس کام کو انجام دے رہی ہے اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور کامیاب بنائے۔ آمین

جدید ذرائع مواصلات سے استفادہ

اب عہد حاضر کے چند تمدنی وسماجی حالات نے کچھ نئے سوالات پیدا کیے ہیں، ان کے لئے ہمارے عہد کے علماء ومفکرین کو شریعت اسلامی کی روشنی میں مناسب جواب دینا ہے۔ ان میں ایک تو آلات ربط اور انٹرنیٹ کا استعمال ہے، ان کو دینی ومذہبی مقاصد میں کس حد تک استعمال کیا جاسکتا ہے؟۔ اور بیع وشراء اور عقود ومعاملات وشہادت کے سلسلہ میں ان سے استفادہ کس حد تک صحیح قرار دیا جاسکتا ہے؟ اور اس سلسلہ میں فقہی لحاظ سے جو شرائط رکھے گئے ہیں وہ کس حد تک پورے ہوتے یا ہوسکتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ اب ترقی یافتہ تمدن اور وسائل ربط وتعلق انسانوں کی عام زندگی میں داخل ہوچکے ہیں، اور ان سے اس طرح فائدہ اٹھایا جانے لگا ہے جس طرح آپس میں براہ راست رابطہ قائم ہونے کی صورت میں ہوتا ہے تو ایسی صورت میں شریعت اسلامی کی روشنی میں عقود ومعاملات کو ان کے ذریعہ کس حد تک عمل میں لایا جاسکتا ہے، جبکہ دیگر تمام پڑھے لکھے حضرات اپنے تمام دیگر ذمہ دارانہ معاملات میں ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

قلب ماہیت کی مختلف صورتیں

قدیم عہد میں مادہ کے عناصر کم تعداد میں معلوم ہوسکے تھے، اور ان کی تحتی خصوصیات بھی محدود تعداد میں تھیں، موجودہ ترقی یافتہ دور کی تحقیق وجستجو سے ان دونوں کی تعداد میں

خاصا اضافہ ہوا ہے، نیز ان کی تحلیل وتجزیہ کے عمل نے بھی بڑی ترقی کی ہے، اس ضمن میں قلب ماہیت کی بھی مختلف صورتیں سامنے آئی ہیں، گندگی اور نجس اشیاء کی تحلیل وتنقیہ کا عمل بھی خاصا ہونے لگا ہے، اور موجودہ زندگی کی مختلف ضرورتوں میں اس کا رواج ہوتا چلا جارہا ہے، لہذا فقہ اسلامی کو اس کے مختلف پہلوؤں اور شکلوں پر نظر ڈال کر شریعت اسلامی کی رہنمائی حاصل کرنا ہے۔

مال زکوۃ سے استفادہ کی نئی شکلیں

زکوۃ سے حاصل ہونے والی رقوم کے مصارف متعین طریقہ سے بتائے گئے ہیں جن پر عمل کیا جاتا ہے، لیکن موجودہ عہد اپنے سابقہ عہد سے بایں طور مختلف ہے کہ قدیم عہد میں جہاں مسلمانوں کی معتد بہ تعداد ہوتی تھی وہاں حکومت مسلمانوں کی ہی ہوتی تھی، وہ حکومت غریبوں کی غربت دور کرنے کی بڑی حد تک ذمہ دار ہوتی تھی، اس طریقہ سے اموال زکوۃ صرف ان لوگوں میں تقسیم ہوتے تھے جو حکومت وقت کی عنایات سے مستفید نہ ہوسکتے تھے، لیکن اب یہ فرق ہوا ہے کہ جہاں مسلمانوں کی حکومتیں نہیں ہیں وہاں بھی مسلمان خاصی تعداد میں ہیں، ان کے تمام دینی وسماجی معاملات خود مسلمانوں کو حل کرنا ہوتا ہے، ایسے ملکوں یا علاقوں میں ان کو صرف عوامی تعاون سے کام چلانا پڑتا ہے، ایسے علاقوں میں عموماً زکوۃ سے زیادہ کام لیا جاتا ہے، لیکن اس کے مصارف متعین ہیں، ان کی پابندی کے ساتھ کیا بعض ایسی شکلیں ہوسکتی ہیں جن میں زکوۃ کے اموال سے عوام مسلمانوں کے معیار کو بہتر بنانے اور ان کے لئے مال زکوۃ سے استفادہ کی نئی شکلیں اختیار کرنے کے مواقع نکالے جاسکتے ہوں، نئے تمدنی نظام میں وہ کون سے موقعے ہوسکتے ہیں جن کو اختیار کرکے اموال زکوۃ سے مزید فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے، اور مسلمان عوام کو مزید مالی سہارا دیا جاسکتا ہے؟ غور وتحقیق سے ایسی شکلیں معلوم کی جاسکتی ہیں جو شریعت اسلامی کی تعلیمات سے ٹکراتی نہ ہوں اور مفید اور قابل عمل ہوں۔

جبری شادی پر غور

فقہ اسلامی کے اس سیمینار میں جبری شادی کی مختلف صورتیں بھی جو ملک اور بیرون ملک میں پیش آرہی ہیں، زیرِ غور لائی جائیں گی، شادیوں میں لڑکے اور لڑکی کا راضی اور متفق ہونا اہم جزء ہے، اسی کے ساتھ ساتھ لڑکے ولڑکی کا خام تجربہ، زندگی اور اشیاء پر نظر کا غیر پختہ ہونا بھی عموماً اس بات کا مقتضی ہوتا ہے کہ ماں باپ کو اللہ تعالیٰ نے بچوں کے سرپرست وخیر طلب ہونے کے باعث رہنمائی اور توجہ دہانی کا جو حق دیا ہے اس کو عمل میں لایا جائے، اور یہ ضرورت مخلوط ماحول میں جیسا کہ یورپ میں یا اس کی نقل کرنے والے مشرقی ممالک میں ہے زیادہ بڑھ جاتی ہے، اور بعض وقت اسلام وایمان پر باقی رہنے اور اس سے محروم ہوجانے کا مسئلہ سامنے آجاتا ہے، ایسی صورت میں جبر کی حد کیا ہونا چاہئے؟ یا ماں باپ کو کیا حکمت اختیار کرنا چاہئے؟ اس بات کو مسئلہ کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لے کر طے کرنا ہوگا کہ زوجین کی زندگی کی خوش دلی اور راحت کا بھی انتظام ہو، اور ان کے دینی واخلاقی کردار ومقام کو بھی نقصان نہ پہونچے، یہ معاملہ بہت غور وفکر کا ہے، اسے بہت سوچ سمجھ کر حل کرنا ہوگا۔

حضرات! شریعت اسلامی کی پیروی کا مسئلہ ہمارے دین وایمان کا بنیادی مسئلہ ہے، اس کو ہماری تمدنی وثقافتی وانتظامی ضرورتوں سے ہم آہنگ بنانے کا کام وحی الٰہی کے ذریعہ حاصل شدہ ہدایات کو نظر انداز کرتے ہوئے نہیں کیا جاسکتا، وحی الٰہی اور سنت نبوی کے ذریعہ حاصل شدہ ہدایات میں اگر کوئی ہدایت ہماری محدود سمجھ کے دائرہ میں کسی وقت نہ آتی ہو تو بھی اس سے انکار یا اس کو بدلنے کی کوشش ہمارے ایمانی فریضہ کے خلاف ہوگا۔ حریت فکر وعمل کے جو نظریات یورپ نے ہم کو دیئے ہیں، اور زندگی کے جن معاملات کو زندگی کی لازمی ضرورتوں میں قرار دیا ہے، اور مساوات کا جو تصور ہمارے سامنے پیش کیا ہے ہم کو ان کا بھی جائزہ لینا ہوگا کہ وہ انسان کی عمومی ضرورت نیز دین کے

متعینہ پیمانوں سے کہاں تک ہم آہنگ ہیں، ہم کو آنکھ بند کرکے ان کی صدائے بازگشت نہیں بننا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ ہم کو اپنی نئی ضرورتوں کے مناسب حل معلوم کرنا ہے، اور ان کے سلسلہ میں ذہنوں میں اٹھنے والے سوالات کا قابل اطمینان جواب بھی پیش کرنا ہے۔ اس کام کو ہمارے موقر علماء شریعت سے اپنی گہری واقفیت کی مدد سے انشاءاللہ بخوبی انجام دے سکتے ہیں۔

سماجی خدمات کے لئے وقف کا قیام

تیسرا موضوع سماجی خدمات کے لئے وقف قائم کرنے کا مسئلہ بھی اسی سے بڑی حد تک وابستہ ہے، اور اس میں جو ہمدردی اور انسانوں کی تکلیفات دور کرنے کا عمل ہے وہ ایک دوسرے کے دل میں ایک دوسرے سے تعلق اور انس کو بڑھانے والا ہے، اور جب آپسی انس ومحبت میں اضافہ ہوگا تو انسانی معاشرہ ایک خیر پسند معاشرہ بنے گا، انسانوں کی جو سماجی انجمنیں بیماروں اور پریشان حال لوگوں کی ہمدردی کرتی ہیں، اور دکھ درد دور کرنے کے لئے جو مدد دیتی ہیں ان کو سب ہی اچھی نظر سے دیکھتے ہیں، خواہ ان کا مذہب اور وطن کوئی بھی ہو، اور ایسی انجمنیں قائم کرنا اور چلانا مسلمانوں کا ایک اہم فریضہ بنتا ہے، اس کے لئے اگر وقف قائم کیا جاسکتا ہو تو اس کام میں مزید مدد مل سکتی ہے۔ اور اس کے لئے کوشش اور تعاون کرنا چاہئے۔

جلاٹین کا مسئلہ فقہی عمل کا مسئلہ ہے، حلال وحرام کے شرعی پیمانوں سے اس کو ناپنا فقہی کوشش کا ایک حصہ بنتا ہے، اس کو فقہ کے ماہرین جلاٹین کے اجزاء سے واقف حضرات سے تبادلۂ خیال سے حل کرسکتے ہیں۔

فتوی کی نزاکت اور مفتی کی ذمہ داریاں

دین کی حفاظت کا وعدہ اور تحریف کی ناکام کوششیں

بھائیو! عزیز و اور بزرگان گرامی!

یہ مجلس (افتتاحی نشست) الحمدللہ اختتام پذیر ہو رہی ہے، آپ نے اس میں ماہرین فقہ اور علمائے حق کے تجربے اور مشورے سنے، اور آپ کے لئے رہنمائی ہوئی کہ اس تربیتی نظام سے آپ کیا فائدہ اٹھائیں؟ سب سے بڑا فائدہ آپ کے سامنے جو بتایا گیا وہ یہ کہ فقہ کے سلسلہ میں ہمیں اپنی فکر کو درست کرنا ہے، فقہ کیا ہے؟ اس کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ اس کام کو کرنے کے لئے کن صلاحیتوں کی ضرورت ہے؟ اور کس مشق کی ضرورت ہے؟ اور یہ بات ظاہر کی گئی کہ یہ کوئی آسان مسئلہ نہیں ہے کہ جس کا جی چاہے اس کام کو کرنے لگے، یا اگر ایسی آزادی لوگوں کو حاصل ہو جائے تو ہمارا دین بدل جائے گا، مسخ ہو جائے گا۔ اس طرح کی مثالیں آپ کے سامنے آتی رہتی ہیں، عالم اسلام میں بعض ایسے حضرات ابھرتے رہتے ہیں کہ جو نئے مسئلے بتا دیتے ہیں اور جمہور امت کے خلاف فیصلے دے دیتے ہیں اور ان کے کچھ ماننے والے بھی تیار ہو جاتے ہیں، جو ان کے علم و فضل کے قائل ہیں، وہ ان کی بات کو مان لیتے ہیں اور اس پر عمل شروع کر دیتے ہیں، اس طریقہ سے اگر اس پر عمل عام ہو جائے تو پھر دین میں تحریف قرار پائے گی اور دین بدل جائے گا۔

✦ خطاب: سہ روزہ فقہی ورکشاپ، زیر اہتمام المعہد العالی للقضاء والافتاء، دار العلوم ندوۃ العلماء

اس دین کو اللہ تعالیٰ نے آخری دین بنایا ہے، حضورؐ پر نبوت کے اختتام کا مطلب یہ ہے کہ اس دین کی جو شکل آپ نے متعین فرمادی ہے وہ اختتامی ہے، یعنی اس میں کوئی تغیر نہیں ہوسکتا، قیامت تک یہ دین اس شکل میں چلے گا، اور چونکہ اللہ نے قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے، یہ سب قرآن کریم ہی سے ماخوذ ہے، اسی سے نکلا ہے، اسی لئے اس دین کے لئے بھی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے گویا ہوگیا ہے۔ اس دین میں تحریف کی کوششیں بہت کی گئیں، تاریخ بتاتی ہے جس سے نئے نئے فرقے وجود میں آئے، لیکن وہ فرقے چل نہیں سکے، اور دین اپنی صحیح حالت میں برابر جاری ہے، لیکن اللہ تعالیٰ اس دنیا میں دین کا معاملہ ہو یا دنیا کا وہ اپنے حکم سے انجام دلواتا ہے۔ لیکن انہی وسائل و اسباب کے ذریعہ سے جو اللہ نے دنیا میں پیدا کئے ہیں۔

فتویٰ دینا بڑی ذمہ داری کی بات ہے

دین کی حفاظت یا دین کے متعلق دین کو جاری رکھنے اور دین کی خدمت کے وسائل کیا ہیں؟ انسان ہیں، علماء ہیں، جو دین کو سیکھتے ہیں، ان کے ذریعہ سے دین کی حفاظت ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا کرتا رہا جو دین کو تحریف سے بچاتے رہے، اور دین کو صحیح حالت میں رکھتے رہے، یہ بڑی دیانت داری اور امانت داری کا کام ہے اسی طرح مسئلہ بتانا، فتویٰ دینا یہ بہت ذمہ داری کا کام قرار پاتا ہے، چونکہ مسئلہ بتانے کے بعد یا فتویٰ دینے کے بعد اس پر عمل کیا جاتا ہے، اس لئے بڑی ذمہ داری عائد ہوجاتی ہے، اس شخص پر جو فتویٰ دیتا ہے۔

فتویٰ سے متعلق بعض غلط فہمیاں

فتویٰ کے معاملہ میں خاص طور سے ہمارے اس ملک میں بعض پیچیدگیاں پیدا ہوگئیں، فتوے کے متعلق غیر قوموں میں غلط خیال پیدا ہوگیا ہے، اور فتویٰ کو وہ یہ سمجھتے ہیں

گویا کہ عدالت کے کام میں مداخلت ہے۔ بعض لوگوں نے یہ الزام لگایا اور وہ الزام چل رہا ہے اور جس کی صفائی دینے کی کوشش کی جارہی ہے، یہ اس وجہ سے ہے کہ ہم نے صحیح طور پر اس بات کو واضح نہیں کیا کہ فتوے کا کیا مطلب ہوتا ہے اور فتویٰ کس دائرہ میں کام کرتا ہے؟

استفتاء کا پس منظر بھی جاننا چاہیے

یہ بھی ہے کہ فتویٰ لینے والوں کے متعلق فتویٰ دینے والے کو اندازہ نہیں ہوتا کہ فتویٰ کیوں لے رہا ہے؟ اور اس کا کیا پس منظر ہے؟ مثلاً ایسا شخص فتویٰ لینا چاہتا ہے کہ جو فتوے پر یقین نہیں رکھتا، وہ فتویٰ کیوں لے رہا ہے؟ ظاہر ہے کہ اسے غلط استعمال کرنے کے لئے اور بدنام کرنے کے لئے لے رہا ہے، تو ہم سمجھتے ہیں کہ مفتی کو یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ فتویٰ لینے والا کون ہے؟ اس کا پس منظر کیا ہے اور یہ فتویٰ کیوں لے رہا ہے؟ عمل کرنے کے لئے لے رہا ہے یا محض اس کو ایک مسئلہ بنا دینے کے لئے یا اس سے جھگڑا پیدا کرنے کے لئے لے رہا ہے۔ فتویٰ تو اسی لئے ہوتا ہے کہ فتویٰ لینے والا اس پر عمل کرے اس کو جو پیچیدگی پیش نظر ہے اور جس کی وجہ سے وہ سمجھ نہیں پا رہا ہے کہ ہمیں کیسا عمل کرنا چاہئے تو وہ مفتی سے فتویٰ لیتا ہے، کہ ہمیں کس طرح عمل کرنا چاہئے، کیا اس میں شریعت کا حکم ہے؟ عمل کرنے کے لئے وہ کرتا ہے، چاہے اس کی مرضی کے خلاف ہو، لیکن پھر بھی اس پر عمل کرے گا اس لئے کہ وہ اس پر ایمان رکھتا ہے۔ ایسے کو فتویٰ دینے میں کوئی نقصان نہیں ہے۔ اس لئے کہ جو فتویٰ دیا جائے گا وہ اس پر عمل کرے گا۔

مفتی کی دو ذمہ داریاں

فتویٰ دینے میں دیانتداری اور امانتداری یہ ہے کہ وہ صحیح مراجع سے رجوع کر کے ایسا فتویٰ دے کہ جو صحیح ہو اور اس میں کوئی غلط بات نہ ہو۔ اس طرح فتویٰ دینے میں کوئی حرج نہیں، لیکن بعض وقت مستفتی ایسا آدمی ہوتا ہے جس کو اندر سے فتویٰ پر عمل کرنے کا کوئی

سوال نہیں، بلکہ کسی اور مقصد سے وہ فتوی لیتا ہے تو مفتی کو اس معاملہ میں احتیاط کرنی چاہئے۔ یہ بے احتیاطیاں ہوئیں جس کی وجہ سے ہمارے ملک میں اس امت کو مسائل پیش آئے اور دشواریاں بھی پیش آئیں اور فتویٰ بھی بدنام ہوا۔

دوسری بات یہ ہے کہ فتویٰ الزامی نہیں ہوتا ہے، اس ملک میں مسلمانوں کی حکومت نہیں ہے کہ جو فتویٰ دیا جائے اس پر عمل بھی کرادیا جائے اور یہ دارالقضاء اسی لئے قائم کیا گیا ہے کہ اگر دونوں فریق راضی ہوں تو ان سے عمل کرایا جائے تو اس ملک کی جو پوزیشن ہے اور جو حالات ہیں اس کو سامنے رکھنا چاہئے اور جیسے بات کہی گئی کہ فتویٰ دینے کے لئے بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ دینے کی ضرورت ہے۔

حالات زمانہ اور نفسیّات سے واقفیت

حدیث شریف میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص نے ننادوے آدمیوں کا قتل کیا تھا اور وہ پوچھنے گیا ایک بزرگ سے، ایک بزرگ سے اس نے دریافت کیا۔ ہمارے لئے کیا توبہ ہے؟ وہ بزرگ بزرگ تھے لیکن وہ مفتی نہیں تھے۔ فتویٰ دینے کے مقام میں نہیں تھے۔ انہوں نے کہا تمہارے لئے کیسے توبہ ہوسکتی ہے تم نے اتنا بڑا جرم کیا ہے انہوں نے ان کو بھی شہید کردیا، اس لئے کہ ہماری توبہ جب قبول ہی نہ ہوگی تو ہم مجرم ہیں۔ جہاں ننادوے کا قتل کیا تو سو سہی۔ اس کے بعد پھر ہوک اٹھی تو اس نے ایک عالم دین سے جو فتویٰ دینے کے مقام میں تھا اس سے جا کر پوچھا تو اس نے کہا ہاں توبہ ہوسکتی ہے۔ حدیث شریف میں یہ واقعہ اسی لئے بیان کیا گیا۔ آدمی کو فتویٰ دینے میں آدمی کو اس صورت حال کا جائزہ بھی لینا چاہئے اور نتائج بھی سامنے رکھنے چاہئے۔

عام علماء کو فتوی دینے میں احتیاط کرنا چاہیئے

اسکا یہ مطلب نہیں کہ شریعت کے حکم کو بدل دیں لیکن شریعت کے حکم کو سمجھنے میں اور

شریعت کے حکم کی روح کو جاننے کی بھی ضرورت ہوتی ہے اس کی روح کو سمجھے بغیر ظاہر ہے غلطی ہوسکتی ہے تو فتویٰ دینے والے کو اتنا تیار ہونا چاہئے۔ ایسی ٹریننگ لینی چاہئے تربیت لینی چاہئے۔ فتویٰ دینے کی جو صلاحیت ہے یا استحقاق ہے وہ اس میں پیدا ہو جائے اور جو علماء کے پاس لوگ فتویٰ لینے آجاتے ہیں، کسی عالم کے پاس آجاتے ہیں اس عالم کو احتیاط کرنا چاہئے، اگر وہ مفتی نہیں ہے تو اس کو کہہ دینا چاہئے کہ مفتی صاحب کے پاس جایئے، مفتی صاحب سے فتویٰ لیجئے ہم مفتی نہیں ہیں۔ اگر یہ احتیاط ہو تو اس احتیاط سے انشاء اللہ بہت سی خرابیاں دور ہو جائیں گی۔

جو لوگ بھی فتویٰ کا کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں ان کو یہ صلاحیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے، اس کے لئے ٹریننگ کی اگر ضرورت ہو تو ٹریننگ لینی چاہئے اور فتوے کے لئے جو مصادر ہیں ان مصادر سے ایسا ربط پیدا کرنا چاہئے کہ آسانی کے ساتھ ان مصادر تک رجوع کرسکیں اور اس کے بعد وہ فتوے دے سکیں۔

ہمارا یہ جو پروگرام ہو رہا ہے، تین روز کا، اس میں ظاہر ہے کہ پوری تربیت تو ہو ہی نہیں سکتی، تین دن ایسی کوئی حد نہیں ہے، لیکن اس میں رہنمائی ہوسکتی ہے، ذہن سازی ہوسکتی ہے اور جو بنیادی اور ضروری معلومات ہوتی ہیں وہ بھی سامنے لائی جاسکتی ہیں۔ اور اس رہنمائی کے نتیجہ میں اس طرف آگے قدم بڑھایا جاسکتا ہے، اور ترقی کرکے اپنے کو اس مقام تک پہنچایا جاسکتا ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ اس پروگرام کو مفید سے مفید تر بنائے اور جو حضرات آئے ہیں وہ کوئی فکر لے کر جائیں، جس فکر کی اس کام میں ضرورت ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین

موجودہ حالات کے مقابلہ کیلئے علم میں رسوخ اور مطالعہ میں وسعت کی ضرورت

بھائیو! عزیزو!

آپ نے بہت مفید باتیں سنیں، اور آپ کی رہنمائی بہت اچھے طریقہ سے کی گئی، جو باتیں آپ نے سنی، تقریروں میں یا مقالات کے ذریعہ سے، اس کو آپ اپنے ذہن میں محفوظ رکھیں، یہاں سے وہ توشہ لے کر جائیں تب یہ پروگرام کامیاب کہلائے گا، اور اگر آپ نے ان باتوں کو سنا اور یہیں چھوڑ کر چلے گئے اور ذہن میں ان کو نہیں بٹھایا تو یہ پروگرام ناکام کہلائے گا۔

علمی رسوخ اور یکسوئی کی ضرورت

ہمارے اسلاف کا طریقہ بہت زیادہ علمی محنت کا رہا ہے اور بہت یکسو ہو کر انہوں نے محنتیں کی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے اور تہذیب وتمدن نے جو ترقی کی تھی اور جو علمی ترقیات ہوئی تھیں ایران میں اور روم وعراق میں اس سے وہ بالکل بے خبر تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ دین عطا فرمایا اور انہوں نے دین کو پھیلایا دنیا میں تو ایک بڑا علاقہ دنیا کا خاص طور سے متمدن علاقہ ان کے اختیار میں آ گیا۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ زندگی کے کیسے کیسے مسائل ہیں، زندگی کی کیسی کیسی مشکلات ہیں، اور تنظیم ونظام زندگی کو قائم کرنے کے لئے کن کن

☆ خطاب: سہ روزہ فقہی ورکشاپ، زیر اہتمام المعہد العالی للقضاء والافتاء، دار العلوم ندوۃ العلماء

وسائل اور کن کن اسباب کی ضرورت ہے، ان کے سامنے بالکل ایک دنیا کھل کر سامنے آ گئی، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق دی انہوں نے وسائل کا حل اسلام کی روشنی میں، قرآن وحدیث کی روشنی میں نکالا اور پوری زندگی کے جو سوالات تھے سب کا حل پیش کر دیا اور غیر معمولی سنجیدگی کے ساتھ غیر معمولی فکر اور توجہ کے ساتھ یہ کام کیا جس کی تاریخ آپ کے سامنے ہے، اور انہی حضرات کی محنتوں کا آج تک ہم اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں، اور اسی کی روشنی میں ہم اسلامی زندگی کو چلا رہے ہیں، لیکن انہوں نے جس طرح محنت کی اس کو آپ دیکھیں تو حیرت ناک صورت آپ کے سامنے آئے گی، کس طرح استغراق کے ساتھ، کس طرح توجہ اور فکر کے ساتھ انہوں نے مسائل کی تحقیق کی اور مسائل کی تعیین کی، اور اس کے حل پیش کیے، ان کو آپ کتابوں میں دیکھ سکتے ہیں اور سچی بات یہ ہے کہ علم ایسے ہی یکسو ہو کر محنت چاہتا ہے اور جو علم بغیر یکسو ہوئے اور بغیر محنت کے حاصل کیا جاتا ہے وہ علم پختہ نہیں ہوتا، اور وہ حالات کا مقابلہ اور وسائل کا جواب بھی نہیں دے سکتا۔

مشرق کی غفلت اور مغرب کی بیداری

مسلمانوں میں جب انحطاط پیدا ہوا ان کے سامنے سارے مسائل کا حل آ گیا اور ساری محنت جو بزرگوں نے کی تھی اور اسلاف نے کی تھی، ان کے سامنے ایک پکی پکائی چیز کی حیثیت سے آ گئی تو مطمئن ہو گئے اور پھر ایسا دور آیا کہ مسلمانوں نے کوئی خاص محنت نہیں کی، پھر اسی دولت کو جو علمی دولت ان کو حاصل ہوئی تھی اپنے اسلاف سے، اسی کے اردگرد چکر لگاتے رہے، اور انہوں نے آگے بڑھنے کی اور کوئی نئی چیز پیش کرنے کی کوشش نہیں کی اور اسی درمیان میں یورپ میں نشأۃ ثانیہ ہوئی، اور انہوں نے مسلمانوں کے یہاں سے لے کر علم کو آگے بڑھایا، علمی تحقیقات کی، اور افسوس کی بات یہ ہے کہ انہوں نے ہمارے علوم دینیہ میں محنت کی، تفسیر میں محنت کی، فقہ میں محنت کی، حدیث میں محنت کی، انہوں نے ایسا لٹریچر تیار کر دیا جس میں ہمارے مذہب کو، اسلام کو منہدم

کرنے کا پورا مواد تھا، اور ہم غافل رہے، ہم نے توجہ بھی نہیں کی، اور ان کے غلبہ کی وجہ سے جب ان کے لٹریچر نے ساری دنیا کو متاثر کردیا، تو ہمارے سامنے یہ خطرہ آیا کہ ہم اسلام کی حقانیت کو کس طرح ثابت کریں، اور اسلامی احکام کی درستگی کو کس طرح ثابت کریں، اور کس طرح ہم یہ بتائیں کہ اسلام نے ہم کو ایسی شریعت دی ہے، ایسا نظام دیا ہے کہ جو انسان کی مشکلات کا حل پیش کرتا ہے، جو انسان کے مزاج وفطرت کے بالکل عین مطابق ہے، اس کو ہم کیسے ثابت کریں، اس لئے کہ وہ سارا لٹریچر دنیا میں عام ہو چکا، جو ان لوگوں نے پیدا کیا، لیکن لٹریچر کس طرح پیدا کیا، آپ خیال تو کیجئے! کہ انہوں نے دوسرے مذہب کی چیزوں پر گہری محنت وسخت محنت کرکے اس میں سے وہ چیزیں نکالنے کی کوشش کی، جس سے لوگوں کے ذہنوں کو گمراہ کرسکتے ہیں، اس لئے انہوں نے محنت کی۔

جدید شبہات اور خطرات کے مقابلہ کے لئے ٹھوس مطالعہ کی ضرورت ہے

اب مسلمانوں میں شعور پیدا ہوگیا ہے، اور علم کی طرف وہ بڑھ رہے ہیں، لیکن اب بھی مسلمانوں میں وہ محنت اور وہ فکرمندی اور یکسوئی نہیں پائی جاتی، اس کی بڑی کمی ہے، ہم اپنے مدارس کو دیکھتے ہیں، ہمارے سامنے ان کا نقشہ ہے، کہ محنت کرنا، اور یکسوئی کے ساتھ علم حاصل کرنا، علم پر وقت صرف کرنا، یہ تقریباً مفقود ہے، اور سرسری مطالعہ، سرسری معلومات حاصل کرلینا اور اس پر مطمئن ہو جانا، اور اسی سرسری علم کو لے کر آگے بڑھنا اور خطرات کا مقابلہ اسی محدود علم سے کرنا عام شیوہ ہوگیا ہے۔

مخالفین نے جو اشکالات پیدا کردیئے ہیں، جو شبہات پیدا کردیئے ہیں، اس کا ہم ٹھیک سے مقابلہ نہیں کرسکتے، اس لئے کہ ہمارے پاس وہ ٹھوس معلومات نہیں ہیں، ہمارا ٹھوس مطالعہ نہیں ہے، ہم میں تحقیق کرنے کا اور محنت کرنے کا جذبہ نہیں، ہم عام ثقافتی چیزوں میں لگے

ہوئے ہیں، ہم جلسے خوب کر لیتے ہیں، تقریریں خوب سن لیتے ہیں، لیکن یکسو ہو کر کسی موضوع پر ہم محنت کریں اور اس میں ہم کوئی نئی بات سامنے لائیں اور ایسی بات، ایسی ٹھوس بات کہ جس سے ہم یہ جو خطرات اس وقت درپیش ہیں، ہم پر ہر طرف سے جو حملہ ہو رہا ہے، اس کا ہم جواب دے سکیں، یہ اس وقت بڑی کمی کی بات ہے۔

سرسری مطالعہ کافی نہیں

آپ ایک محدود دائرہ میں رہتے ہیں، آپ کو معلوم نہیں کہ اس وقت اسلام پر کیسا نرغہ ہے، اور اسلام کو کس طرح غیر انسانی مذہب ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، اور اسلام میں وہ کوتاہیاں دکھانے کی کوشش کی جارہی ہے کہ جس سے اسلام کو کوئی بھی ہو اس کو مسترد کردے گا، اور کہے گا کہ یہ زمانہ کے ساتھ نہیں چل سکتا، یہ ہماری کوتاہی کا نتیجہ ہے، ہم بیدار تو ہوئے ہیں لیکن ابھی ہمیں یکسو ہو کر، علم یکسوئی چاہتا ہے، علم فکرمندی چاہتا ہے، علم ہر چیز سے منقطع کر کے اپنے میں مشغول کر لیتا ہے اور یہ بات ہم میں بالکل نادر ہو گئی ہے۔ ہمارے طلباء بھی سرسری درس پر اکتفاء کرتے ہیں، اور ہر طرح کی مشغولیتوں میں ان کا جی لگتا ہے، لیکن علم پر جو یکسوئی کے ساتھ محنت کرنے کی ضرورت ہے وہ ہم میں بہت کم ہے، اس طریقہ سے ہم ان خطرات کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں، ہم ان لوگوں کی محنتوں کا جنہوں نے یکسو ہو کر اپنے اپنے مطلب اور فائدہ کے علم میں محنت کی ہے، اور علمی تحقیقات کی ہیں، ان کا ہم مقابلہ اپنے سطحی علم سے نہیں کر سکتے۔

علم وتحقیق یکسوئی چاہتا ہے

علم وتحقیق کے لئے جو صفت چاہئے اور جو یکسوئی چاہئے وہ ہم میں نہیں ہے، امام غزالیؒ کا قول ہم برابر پڑھتے ہیں 'العلم لايعطيك بعضه إلا إذا اعطيته كلك وإنك من أن يعطيك بعضه علىٰ خطر' وہ کہتے ہیں کہ اپنے کو بالکل کھپا دو علم کے اندر تو بھی تم

ضروری نہیں کہ تھوڑا علم حاصل کرسکو، جب تک آدمی اپنے کو علم میں کھپا نہ دے، ہر چیز سے منھ موڑ لے، جلسہ ہورہا ہے، جانے کی ضرورت نہیں، کوئی پروگرام ہورہا ہے ہونے دے، جو اس کے خاص فائدہ کا نہیں اس کو نظرانداز کرے وہ اپنے علم کے ساتھ اپنے کو مربوط رکھے اور اپنے سارے اوقات کو اس میں کھپا دے، جب تک یہ نہیں کرے گا وہ اس مقام پر آکر عظیم خطرات کا مقابلہ نہیں کرسکتا ہے، ان حملوں کا مقابلہ نہیں کرسکتا، جو حملے ہورہے ہیں، ہم اس کا منھ توڑ جواب نہیں دے سکتے، ہم اس کا مقابلہ اسی وقت کرسکتے ہیں جب اپنے کو علم میں کھپائیں، اور ساری دلچسپیوں سے منھ موڑ لیں، اور طبیعت کو خوش کرنے والی جو باتیں ہیں، ان سے ہم اپنے کو ہٹالیں، ہم بالکل سنجیدگی کے ساتھ بلکہ اپنے کو پریشانی میں مبتلا کرکے بھی محنت کریں۔

اسلاف کے سرمایہ سے فائدہ اٹھائیں

ہمارے اسلاف نے کس طرح علم حاصل کیا تھا، ایک ایک حدیث کے لئے انہوں نے لمبے لمبے سفر کئے اور اس حالت میں سفر کئے تھے کہ نہ ان کے پاس کھانے کو کچھ تھا، نہ رہنے کے لئے کوئی ٹھکانہ تھا، مسجد میں پڑگئے ہیں، اور سوکھی روٹی کھارہے ہیں، اور یہ کس لئے، یہ اس لئے کہ ایک حدیث ان کو حاصل کرنی ہے، انہوں نے اس محنت سے یہ سرمایہ جمع کیا ہے، جس سرمایہ کو اب پڑھنے کے لئے اور سرمایہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہمارے پاس وقت نہیں ہے، ہمیں یہ حوصلہ نہیں ہے کہ ہم اس سرمایہ سے پورا فائدہ اٹھاسکیں، ایسے میں ہم کیا کام کرسکتے ہیں۔

ہمارا دین اس وقت نرغہ میں ہے، ہماری شریعت نرغہ میں ہے، اس پر جو اشکالات پیدا کئے جارہے ہیں، احتمالات پیدا کئے جارہے ہیں، اس کو مجروح کیا جارہا ہے، اس کا مقابلہ ہم اسی وقت کرسکتے ہیں، جب ہم شریعت سے اور علوم دینیہ سے گہری واقفیت رکھتے

ہوں اور گہری واقفیت کے لئے ہمیں اپنے وقت کو کھپانا ہوگا، اور ساری دلچسپی سے منھ موڑنا ہوگا، صحیح طالب علم وہی ہے کہ جو اپنی دلچسپیوں سے منھ موڑ لے اور صرف سنجیدہ اور بالکل بے مزہ کام میں اپنے کو لگائے۔

مزاج کو بدلنے کی ضرورت ہے

ایک بات تو مجھے یہ کہنی ہے کہ ہمیں اپنا رویہ بدلنا ہوگا، چاہے سیمینار ہوں، چاہے جلسے ہوں، ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہم اس سے کتنا فائدہ اٹھا سکتے ہیں، اس فائدہ کے لئے اپنے اصل ذہن کو مرکوز کرنا ہے، دلچسپی کو ملتوی کر دینا ہے، دلچسپی کے لئے بعد میں زمانہ آئے گا، پھر آدمی دلچسپی کی باتیں کر لے گا، طالب علمی میں کوئی دلچسپی کی ضرورت نہیں۔

انتشار سے بچیں اور اجتماعیت کو فروغ دیں

دوسری بات یہ ہے کہ جو علمی طور پر جنھوں نے فراغت حاصل کر لی ہے، اور علمی کاموں میں اب وہ لگے ہوئے ہیں، خاص طور پر فقہ کے کاموں میں، افتاء کے کاموں میں، اس بات کو بھی سامنے رکھنا چاہئے کہ جب ایسے خطرات ہوں دین کے لئے اور امت کے لئے اس وقت ہمیں ایسی باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے، جس سے انتشار پیدا ہو، ہم لوگوں کا ایک مرض ہے، انفرادیت اور تفرد، ہمارے سمجھ میں جو بات آگئی ہے، بس وہی اصل ہے اور ہم اسی کی نشر و اشاعت کرنے لگیں گے، نتیجہ یہ ہوگا کہ انتشار پیدا ہو جائے گا، ہمیں اجتماعی رائے کو اہمیت دینی چاہئے، اجتماعیت کے خلاف ہمیں کوئی رویہ نہیں اختیار کرنا چاہئے، جس بات پر اجتماعیت ہو چکی ہے، اجماع ہو چکا ہے، اس کے اندر ہمیں کوئی انفرادی رائے ظاہر نہیں کرنی چاہئے۔

اپنے کو بہت فاضل نہیں سمجھنا چاہئے، کتنا ہی فاضل ہو جائے لیکن 'وفوق کل ذی علم علیم' آدمی کا علم کم ہی ہے، یہ کبھی غرور پیدا نہیں ہونا چاہئے کہ ہم صاحب علم ہو گئے،

ہم صاحب الرائے ہوگئے، اگر ہم تواضع کے ساتھ، اور کم علمی کے احساس کے ساتھ محنت کریں گے تو ہمارا علم بڑھے گا، ہماری حیثیت بڑھے گی، اور ہم یکسو ہو کر اپنے اصل موضوع پر انہماک کے ساتھ لگ جائیں گے تو ہماری قدر ہوگی، اور ہماری بات کو وزن کے ساتھ، بات کا وزن محسوس کیا جائے گا، سننے والا کہے گا، کہ ہاں انہوں نے محنت کی ہے اور یہ اس محنت کے لحاظ سے ان کی بات کی قدر کرنی چاہئے اور سرسری کام کرنے سے آدمی کی قدر نہیں ہوتی۔

دو باتیں

اور دو باتوں کی فکر کریں: ایک تو علم کے ساتھ گہرا تعلق پیدا کریں، اور فقہ کا مطلب یہی ہے، فقہ کا مطلب صرف پڑھ لینا نہیں ہے، بلکہ اسے توجہ اور غور سے بات کو سمجھنے کی کوشش کرنا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اپنے کو کم علم ہی سمجھیں، اپنے کو بہت صاحب علم نہ سمجھیں، اور اپنی انفرادی رائے پر اڑیں نہیں، اور اس کو فتنے کا باعث نہ ہونے دے، ان چیزوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے، اگر آپ ان چیزوں کا خیال رکھیں گے تو انشاء اللہ آپ فقہ کا بھی حق ادا کریں گے اور امت کی ضرورت کو بھی پورا کرسکیں گے، اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے، اور ہمارے اس پروگرام کو جو تین روز ہوا قبول فرمائے، اس کے بہتر ثمرات عطا فرمائے اور اس میں جو باتیں پیش کی گئی ہیں اور جو رہنمائی کی گئی ہے وہ آپ اپنے ذہنوں میں بٹھائیں اور اس سے جو فائدہ آپ نے اٹھایا ہے اس فائدہ کو آپ قائم رکھیں، آئندہ اس کے مطابق اپنی زندگی کو آگے بڑھائیں۔

وآخر دعوانا أن الحمدلله رب العالمین۔

مسلم اور غیر مسلم تعلقات اور امن عالم

حضرات! ہندوستان جیسے ملک میں جو مسلم آبادی کے لحاظ سے دنیا کے ملکوں میں نمبر ۲ پر ہے لیکن مسلمان یہاں اقلیت میں ہیں، اور ملک کا دستور سیکولر ہے، اس اکیڈمی کی بڑی اہمیت ہے، اور یہ اس ملک کے مسلمانوں کے فقہی رہنمائی کا جلیل القدر کام انجام دے رہی ہے۔ آج کے سیمینار میں مسلم اور غیر مسلم تعلقات، اسلام اور امن عالم، اہم سماجی خدمات کے لئے وقف کا قیام، جلاٹین اور دیگر کیمیاوی اشیاء کا حکم زیر غور آرہا ہے۔ یہ چار موضوعات ہیں، ان میں اول الذکر تین موضوعات ملکی اور بین الاقوامی زندگی سے تعلق رکھنے والے معاملات ہیں اور یہ دراصل فکر اسلامی کے دائرہ میں آتے ہیں جو عہدِ حاضر کی زیر عمل تمدنی وسیاسی زندگی کے سرگرم ملکی وبین الاقوامی حالات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور چوتھا موضوع حلال وحرام کے شرعی احکام کے دائرے میں آتا ہے، جو اکیڈمی کا اصل دائرۂ فکر وتحقیق ہے، جبکہ اول الذکر تین موضوعات میں موجودہ جمہوریت، آزادی اور مساواتِ عامہ کے مروجہ نظامِ زندگی کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔ یہ جدید زیر عمل نظامِ زندگی قدیم نظام زندگی سے بہت مختلف ہے۔

✦ خطبہ صدارت ۱۴واں فقہی سیمینار، زیر اہتمام اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا

دارالکفر اوردارالاسلام کی حد بندی کی بنیاد

پہلی بات تو یہ ہے کہ گزشتہ عہد کا نظامِ زندگی غلامی وفوجی طاقت کا تابع تھا، اور ایک طبقہ و مذہب کا دوسرے طبقہ اور مذہب پر برتری کا حق رکھنے والا نظام زندگی تھا۔ اس میں حاکمِ اعلیٰ کو ڈکٹیٹر کی حیثیت حاصل ہوتی تھی، اور مذہبی وطبقاتی دائروں میں بھی اسی کو تصرف واختیار کا حق حاصل ہوتا تھا، لہذا ملک کے باشندے اس سابق نظام میں صرف حاکم کے رجحان اور مذہب کے تابع ہوتے تھے، دوسرے کسی مذہب کو اگر رعایت ملتی بھی تھی تو وہ محدود طرز کی ہوتی، اس طرح کے سیاسی نظام میں اسلامی نقطۂ نظر سے دارالاسلام اوردارالکفر کی حد بندی کی ضرورت سمجھی گئی۔

ملکی نظام اور آزادیٔ مذہب

جہاں اسلامی اقتدار ہو اس کو دارالاسلام اور جہاں یہ اقتدار نہ ہو اس کو دارالکفر کہتے، دارالکفر کہے جانے والے ملک میں اسلامی تعلیمات پر عمل نہیں ہوسکتا تھا اس لئے اس کو دارالکفر کی اصطلاح سے موسوم کیا جاتا اور وہاں اسلام پر عمل نہ کرسکنے کی وجہ سے وہاں سے دارالاسلام کی طرف منتقلی ضروری قرار دی جاتی تھی تاکہ دین پر عمل کرنے میں رکاوٹ نہ رہے اور اسلامی تعلیمات پر عمل کی سہولت حاصل ہو، لیکن موجودہ عہد میں نظام حکومت کی سابقہ صورت نہیں رہی، اب عموماً شخصی آزادی اور جمہوری وعوامی مساوات کا نظام قائم ہے، اس میں کسی فرد کی دوسرے افرادِ وطن پر برتری تسلیم نہیں کی جاتی۔ اور نہ حاکمِ ملک اپنے رجحان ومذہب کو اپنے عوام پر عائد کرتا ہے، کوئی متعین مذہب دوسرے مذہب والوں پر لازم نہیں کیا جاتا، ہر مذہب والے کو اپنے مذہب کے دائرہ میں قائم رہنے کی اجازت ہوتی ہے، اور دوسرے کے مذہبی دائرہ پر اپنی رائے چلانے کا حق تسلیم نہیں کیا جاتا، مذہبی مسئلہ ملک کے افراد کا اپنا نجی مسئلہ قرار دیا جاتا ہے، البتہ انتظامی اور شہری معاملات میں عوام کے نمائندوں کے طے کردہ دستور اور قانون کی پابندی کرنا ہوتی ہے، اور اسی دستور کے مطابق

چلنا ہوتا ہے، اس میں کسی مذہب یا ثقافت کے کچھ معاملات اگر ملک کے نظام اور قانون سے ٹکرائیں تو ان کے لئے بات چیت اور قانونی لحاظ سے حل نکالنے کی کوشش کی جاسکتی ہے، باقی امور جو دستور کے تحت آتے ہیں ان کی پابندی کرنا ضروری ہوتا ہے، لیکن علی العموم انفرادی زندگی سے تعلق رکھنے والے اور وہ سماجی معاملات جو مذہب ثقافت یا طبقاتی اصولوں کے تحت آتے ہوں ملک کے شہری کو اپنی رائے اور پسند کا اختیار اور اجازت ہوتی ہے، لیکن ملک کے دستور کے طے کردہ معاملات میں الگ رائے تسلیم نہیں کی جاتی، اس طرح دنیا کا ہر ملک جو موجودہ جمہوری اصولوں پر مبنی ہو ایک دائرہ میں دارالاسلام میں حاصل ہونے والے مذہبی حقوق کو عموماً منع نہیں کرتا ہے، اور دارالحرب کی رکاوٹوں جیسی رکاوٹ نہیں رکھتا ہے، اور مذہب کی پابندیوں کو تسلیم نہیں کرتا، اور اب یہ نظام صرف غیر مسلم ملکوں میں ہی نہیں بلکہ اسلامی نام نہاد ملکوں میں بھی پایا جارہا ہے، اس کو سیکولر نظام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے جس میں حکومت کو اپنے عوام کے مذہبی امور سے سروکار رکھنا نہیں ہوتا، اس صورت میں پہلے موضوع کے لحاظ سے مسلم اور غیر مسلم کے تعلقات مساویانہ اور آپسی تعاون کے ہونے ضروری سمجھے جاتے ہیں، اور اسلامی نقطۂ نظر سے اس میں کوئی مذہبی رکاوٹ نہیں، لیکن اگر مذہبی رکاوٹ ہو تو ہر مذہب والے علیحدہ علیحدہ حل اختیار کرسکتے ہیں، اور اپنے مذہب و ثقافت کے مطابق زندگی گزار سکتے ہی، اس بات کی ان کو پوری آزادی ہے، لیکن اگر کسی کے مذہبی معاملہ کا ملکی نظام اور دستور سے ٹکراؤ ہوگا، یا وطنی رشتہ سے کسی کی آزادی اور مساوات کے خلاف ہوگا تو وہاں اس کے مذہبی امور پر عمل میں رکاوٹ ہوگی، ایسے نظام میں مسلم اور غیر مسلم کے مساوی ہونے کی بناء پر وطن کا ہر باشندہ دوسرے باشندہ کا وطنی بھائی قرار دیا جاتا ہے، اور دونوں یکساں مرتبہ اور حقوق کے حامل ہوتے ہیں، اس صورت حال کے عام ہوجانے کی بنا پر غیر اسلامی ملک دارالکفر کے دائرہ میں نہیں آرہے ہیں، اور اسلامی ملک اسلام کے عدم نفاذ کی وجہ سے دارالاسلام نہیں قرار پاتے، اس طرح صورت حال دونوں اصطلاحوں سے باہر ہوجاتی ہے۔

شریعت کے تحفظ اور جدید مسائل کے حل کیلئے دو ادارے

اس صورت حال میں ملک کے دائرہ میں جو ذمہ داریاں اور فرائض ایک شہری پر عائد ہوتی ہیں ان کو ہم اسلام کے حقوق انسانی کے دائرہ میں رکھتے ہوئے جو فرائض وحقوق انسانی وحدت کے دائرہ میں آتے ہیں، ان میں ہم کو مملکت کے اختیار کردہ اصولوں کو اپنانے میں دشواری نہیں، اور یہ حقوق وذمہ داریاں زیادہ تعداد میں اسلام کی ہدایات کے اندر آجاتی ہیں، اور جو بچ جاتی ہیں ان میں ہماری حیثیت مجبوری کی ہے، اور اس مجبوری کا کوئی خاص بدل اس وقت موجود نہیں، کیوں کہ اسلامی تعلیمات پر مکمل عمل کی سہولت مسلم اقتدار رکھنے والے ملکوں میں بھی نہیں، مزید یہ کہ کسی ملک کو دارالکفر قرار دے کر وہاں کے باشندوں کی کسی دوسری جگہ منتقلی قابل عمل نہیں۔ البتہ ایسے نظام میں مسلمانوں کے اپنے مذہبی عمل کے جاری رکھنے کے لئے دو اداروں کی ضرورت ہوتی ہے، ایک شریعت کے تحفظ کا ادارہ جو مذہبی احکام پر عمل کے اختیارات کے بقاء اور جو اختیارات روکے گئے ہوں ان کے حصول کے لئے قانونی ودستوری کوشش کی ذمہ داری انجام دے۔

دوسرا ادارہ فقہ اسلامی کے جدید مسائل کے لئے کہ بدلتی ہوئی زندگی اور نظام زندگی میں ابھرتے ہوئے فقہی سوالات کا حل قرآن وحدیث اور ائمہ فقہ کی آراء کی روشنی میں پیش کرے، اور الحمدللہ ہمارے ملک میں یہ دونوں ادارے آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ اور اسلامک فقہ اکیڈمی کے نام سے قائم ہیں اور اپنی مؤقر ذمہ داریوں کو انجام دے رہے ہیں۔

مسلم اور غیر مسلم تعلقات

زیر غور پہلے موضوع یعنی مسلم اور غیر مسلم تعلقات کے بارے میں دیکھا جائے تو ہم کو انسانی اخلاق وحقوق کے اسلامی اصولوں سے مثبت رہنمائی ملتی ہے، قرآن مجید کی آیت ہے کہ

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَـٰكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَـٰكُمْ شُعُوبًا

وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا، اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ(۱)

اور اسلام میں پڑوسی کے جو حقوق بتائے گئے ہیں ان سے بھی مسلم اور غیر مسلم کے درمیان اچھے تعلقات رکھنے کے معاملہ میں بڑی روشنی ملتی ہے، اور ہمارے اسلاف کا کردار بھی قرآن وحدیث کی روشنی میں اسی کے مطابق ملتا ہے، جس کو اختیار کرنے پر ہم غیر مسلموں کے ساتھ پوری ہمدردی اور رواداری کا برتاؤ کر سکتے ہیں، اور ان کے ساتھ اپنے تعلقات کو اچھا بنا سکتے ہیں، اور جہاں تک ایک دوسرے کی تکلیف دور کرنے کا اور اچھا سلوک کرنے کا تعلق ہے تو اسلامی تعلیمات میں جانوروں تک سے اچھا برتاؤ کرنے اور برے برتاؤ سے گریز کرنے کا صراحۃً حکم آیا ہے، ایک پیاسے کتے کو پانی پلانے پر جنت اور ایک بلی کو بھوکا پیاسا رکھ کر مار ڈالنے پر جہنم ملنے کا ذکر آیا ہے، تو اسلامی رشتہ وتعلق نہ ہونے کے باوجود پڑوسی ہونے کے تعلق سے اور جاندار مخلوق ہونے کے تعلق سے حسن سلوک کا جب حکم آیا ہے تو ایک ملک میں ایک ساتھ رہنے والے مسلم اور غیر مسلم کے مابین تعلق میں پڑوسی ہونے کا تعلق، اور کم از کم انسانی تعلق اور ذی روح کے ساتھ حسن سلوک کا حق ہونے کا تعلق بہر حال پایا جاتا ہے، اور حضور ﷺ کی حیات طیبہ میں غیر مسلم کے ساتھ حسن سلوک کی مثالیں ملتی ہیں، اس لئے مسلم اور غیر مسلم کے ساتھ انسانی ہمدردی کا برتاؤ کرنا اور کمزور وضرورت مند کی رعایت کے تقاضوں کو پورا کرنا اور پڑوسی کے حق کا خیال کرنا اسلام کی تعلیمات کے خلاف نہیں۔ البتہ محبت اور قلبی وجذباتی لگاؤ غیر مسلم کے ساتھ صحیح نہیں، اس لئے کہ صحیح عقیدہ وعمل صالح کے مفقود ہونے کی وجہ سے قلبی لگاؤ اور محبت کی گنجائش نہیں ہے، صرف ظاہری ہمدردی اور عام انسانی اخلاق ہی کافی ہے۔

پر امن بقائے باہم اسلام کا پسندیدہ طریقہ

اسلام میں انسانی ہمدردی اور انسانوں کو تکلیف سے بچانے کی جو ترغیب دی گئی ہے اور

---

(۱) سورۂ حجرات:۱۳

جس سلوک کے سلسلہ میں ہر ذی روح کے ساتھ ہمدردی کرنے پر ثواب کی امید دلائی گئی ہے، اس پر وسیع سطح سے عمل کیا جائے تو امن عالم کے قیام میں اسلام کا حصہ زیادہ نمایاں نظر آئے گا، اسلام میں تو اس بات کا بھی خیال رکھنے کی تلقین کی گئی ہے کہ راہ میں کہیں کوئی ایسی چیز پڑی ہو جس سے راہ چلتے کسی کو ایذا پہنچ سکتی ہو تو اس کو ہٹا دے، ظاہر ہے کہ راہ چلنے والا مسلم بھی ہوسکتا ہے اور غیر مسلم بھی۔ اپنے خاندان کا بھی ہوسکتا ہے اور غیر خاندان کا بھی۔ اپنے پیشے کا بھی ہوسکتا ہے اور کسی دوسرے کے پیشے کا بھی۔ اپنے ملک کا بھی ہوسکتا ہے غیر ملک کا بھی۔ تو اس ہمدردی کا خیال رکھنے کی تاکید کی صورت میں پوری انسانی برادری کے ساتھ پر امن بقائے باہم کا طریقہ اسلام کا پسندیدہ طریقہ ثابت ہوتا ہے، اور جہاں تک امن عالم کا تعلق ہے تو جو بات مسلم اور غیر مسلم تعلقات کے سلسلہ میں ابھی عرض کی گئی ہے اگر اس پر عمل ہو تو یہی وسیع دائرہ میں امنِ عالم کا بھی ذریعہ بن جاتا ہے، اس صورت میں امن عالم کے قیام میں مدد خواہ اجتماعی انداز سے کی جائے یا انفرادی سطح سے کی جائے اسلام کی نظر میں پسندیدہ فعل ہے، بلکہ امن عامہ میں مدد کرنے سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ امن کو بگاڑنے والوں کے ساتھ اسلام میں سخت کارروائی کا حکم ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے

'مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْساً
بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعاً،
وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعاً' (۱)۔

امن عالم کا قیام اور مسلمانوں کی ذمہ داری

ان باتوں کو دیکھا جائے تو امن عالم کے قیام کی طرف توجہ زیادہ تر اسلام ہی میں ملتی ہے، اور خاص طور پر مسلمانوں پر اس کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے لیکن یہ کام تنہا مسلمانوں کے اختیار میں نہیں ہے، اس کی فکر دیگر لوگوں پر بھی عائد ہوتی ہے، اور امن کو بگاڑنے والے

(۱) سورہ مائدہ: ۳۲

کوامن خراب کرنے سے روکنا بھی ضروری ہے، اور یہ صحیح ہے کہ اس کی ذمہ داری مسلمانوں پر بھی آتی ہے، لیکن ظلم کا انتقام لینا بھی مظلوم کا حق بتایا گیا ہے، اور یہ انتقام دراصل ظلم کو روکنے اور امن کو مضبوط بنانے کا ذریعہ ہوتا ہے، اس انتقامی عمل کے استثناء کے ساتھ امن ورواداری کے ساتھ زندگی گزارنا امن عالم قائم کرنے کا معاون بنتا ہے۔

دہشت گردی کی مخصوص ومتضاد اصطلاح

اور رہی دہشت گردی کی اصطلاح تو اس اصطلاح کو اختیار کرنے والوں نے اس کے مفہوم کو اپنی مصلحت اور خود غرضانہ مقاصد کے ساتھ مخصوص کر رکھا ہے، اس اصطلاح کو وہ صرف اپنے ہی ناپسندیدہ لوگوں کے لئے استعمال کرتے ہیں، اسرائیل کے ظلم وبربریت کے خلاف فلسطینی افراد غصے میں آکر کچھ کرتے ہیں تو اس اصطلاح کے ذریعہ ان کو مطعون کیا جاتا ہے۔ اسی طرح دنیا کے اور خطوں میں مسلمانوں کے ساتھ بربریت کی جاتی ہے تو کچھ نوجوانوں کے بے قابو ہوجانے سے جو انتقامی صورت پیدا ہوتی ہے، اُس کی بناء پر ان مسلمان مظلوموں کو متہم کیا جاتا ہے اور ان کو ہر ظلم پر صبر کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ حالانکہ حکومتوں کی طرف سے عوام کی آواز کو دبانے کے لئے ان پر جو زبردستی اور ظلم کیا جاتا ہے وہ بھی دہشت گردی کہلانے کا مستحق ہے۔

اور امنِ عالم کا معاملہ یہ ہے کہ وہ اسی وقت قائم ہوسکتا ہے جب حکومتی سطح سے کی جانے والی دہشت گردی کو بھی ختم کیا جائے اور یہ صرف عوام کے بس میں نہیں ہے، البتہ عوام اس ذہنیت کو رواج دینے کی کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اور دیگر تمام مخلوقات کو پیدا کیا اور ان کے امن اور سلامتی کا نظام بنایا اور مقرر کیا، جس کی رو سے اگر ہر ایک اس کا التزام رکھے کہ اس کی طرف سے دوسرے کو تکلیف نہ پہونچے، اور اس کی طرف سے دوسرے کے ساتھ زیادتی نہ ہو، اور دوسرا بھی یہی اہتمام رکھے، اور حکومتیں بھی اس کی طرف خصوصی توجہ کریں کہ ظالمانہ جبر وتشدد کی کارروائیوں سے گریز کریں تو دنیا میں امن وسلامتی قائم ہونے میں کوئی مانع نہ ہوگا، اور امن عالم قائم ہوجائے گا۔

وآخر دعوانا أن الحمدللہ رب العالمین۔

مروجہ سودی نظام اور اسلامی تعلیمات

موجودہ اقتصادی زندگی میں بینکنگ نظام، انشورنس اور دیگر مالی واقتصادی معاملات کی غیر معمولی اہمیت ہے، یہ نظام مشرق ومغرب میں اسی طرح پھیل چکا ہے کہ مالی معاملات، اقتصادی سرگرمیوں میں حصہ لینے والا کوئی بھی اپنے معاملات کو اس سودی نظام سے بچانا بھی چاہے تو نہیں بچا سکتا۔

موجودہ زمانہ میں بینک سب سے زیادہ نفع بخش و مستحکم نظام، اور مال کے محفوظ رکھنے کا سب سے قابل اطمینان اور بھروسہ مند ذریعہ شمار کیا جاتا ہے، پھر بینک کی طرف سے مختلف سہولتوں، طویل مدتی یا قلیل مدتی قرضے دئے جانے، اس کی وجہ سے بینک سے فائدہ اٹھانا موجودہ معاشرہ کی اقتصادی ترقی کے لئے لازم ہوگیا ہے، اور اب لوگ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ اس سوی نظام سے بچنا اور سود کے بغیر معاملات کرنا مشکل اور دشوار کام ہے، اس کے بغیر تجارت نہیں بڑھ پائے گی، بلکہ زندگی کی گاڑی رک جائے گی، اس لئے اس کے بغیر ترقی کرنا اور معاشی نفع فراہم کرنا ممکن نہیں ہے، یہ اس نظام کا ایک پہلو ہے۔

اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ جو شخص اللہ ورسولؐ پر ایمان رکھتا ہے، اور زندگی کے تمام معاملات بشمول عبادات ومعاملات واخلاق شریعت کے احکام اور رسول اللہ کی تعلیمات کا پابند ہو، اس کے لئے مذکورہ مالی نظام سے فائدہ اٹھانے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ سودی نظام ہے، ایک طرف بینکنگ نظام سے فائدہ اٹھانا، انسانی ضرورت ہے دوسری

طرف سود حرام ہے اور اس سے مسلمانوں کو روکا گیا ہے، ان اسباب کی وجہ سے لوگوں کی نظر ایسی حتمی رائے اور شرعی توجیہ کی تلاش میں ہے جو اس رکاوٹ کو حل کر سکے، اس معاملہ کی اہمیت اور نزاکت کو دیکھتے ہوئے علماء و دانشوران اور مسلم محققین نے اس موضوع پر علمی مطالعہ اور فقہی تحقیق کے لئے سیمینار اور علمی مجلسیں منعقد کرنا شروع کر دیا ہے۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں سود کی صاف حرمت آئی ہے، اس سلسلہ میں واضح احکامات موجود ہیں، اس لئے شریعت کی روشنی میں اس کے جواز کے لئے کوئی حل ڈھونڈھنے کی گنجائش نہیں ہے، سوائے اس کے کہ دار الحرب اور اس جیسے ملکوں کے حالات علماء نے ایک طرح سے گنجائش دی ہے اور بینک کے سود کو لینے اور بلانیت ثواب غرباء اور ضرورتمندوں میں تقسیم کرنے کی اجازت دی ہے، جب کہ بینک یہ نفع روپیہ جمع کرنے والے کے مطالبہ کے بغیر دے، اور روپیہ جمع کرنے والوں کو یہ اندیشہ ہو اگر اس نفع کو بینک میں چھوڑ ا گیا تو اسے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف خرچ کیا جائے گا۔

اس سے قطع نظر کہ یہ دونوں حیلے مسلمانوں کو یورپ کے سودی نظام سے فائدہ اٹھانے کی راہ میں حائل مشکلات کو حل کرتے ہیں اور ان کی ضروریات کو پوری کرتے ہیں یا نہیں کرتے، اس موضوع پر تحقیق کرنے والوں کے لئے یہ سمجھنا ضروری ہے ان تمام مالی اداروں کو مغرب نے چند خاص مقاصد کے لئے اور خاص جذبے کے تحت قائم کیا ہے، ان مالیاتی اداروں سے وہ اس کی تکمیل چاہتے ہیں، اس لئے یہ سمجھنا درست نہیں ہوگا کہ یہی ہمارے مالی مشکلات کا حل اور اقتصادی کمزوری کا علاج ہے، اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ بینک اور مغرب کے دوسرے اقتصادی ادارے سرتاپیر سود میں ڈوبے ہوئے ہیں، یہ دراصل لوگوں کی ضروریات اور ان کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھانے کی، اور انہیں غلام بنانے کی بدترین صورت ہے اور طبعاً بھی یہ ہمدردانہ اور پاکیزہ جذبات سے نہ

صرف دور ہیں بلکہ وہ صحیح انسانی جذبات کے خلاف جذبات رکھتے ہیں، اس باطل نظام کو قائم کرنے کا مقصد خالص مادی نفع ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔

وہ تمام اقتصادی نظریات اور سیاسی فلسفہ جو کمیونزم کے پرداختہ اور سیکولرزم کی گود میں پلے ہیں، اور جن کی بقاء وطنی آزادی سے مختلف رجحانات وافکار، قومی نفع اندرونی میں مضمر ہے، یہ سب کے سب مذہب بیزاری اور حشر ونشر کے انکار پر قائم ہیں، یہ اسلامی عقائد، اسلامی روح اور اسلامی افکار کے صاف معارض ہیں۔ اسلام آسمانی مذہب اور ربانی دین ہے جو ہر اعتبار سے کامل ہے اور انسان کی تمام ضرورتوں اور تقاضوں کو کامل طور پر پورا کرنے والا ہے، لہذا یہ کسی طرح بھی مغربی تصورات اور اس کے لادینی افکار سے ہم آہنگ نہیں ہوسکتا، یہ الگ بات ہے کہ مغرب کا یہ خیال ہے کہ مذہب اسلام کا دور ختم ہو چکا، بلکہ اس سے بڑی بات یہ کہ وہ اسلام کو ختم کرنا چاہتا ہے اور اس کے خاتمہ کے درپے ہے، مگر ان سب کے باوجود بعض تجدد پسند محققین مغربی تمدن سے متعلق موجودہ مسائل ومشکلات کو مغربی نظریات اور زندگی ومعاشرہ سے متعلق اس کی قائم کی ہوئی بنیادوں کے دائرہ میں حل کرنا چاہتے ہیں، یہ دراصل جدید ذہن کو مطمئن کرنے اور یہ ثابت کرنے کے لئے ہے کہ اسلام ہر زمانہ کا ساتھ دے سکتا ہے، اس کی ترقیوں کے دوش بدوش چل سکتا ہے ظاہر ہے کہ یہ طرز اسلوب صحیح نہیں ہے اور یہ انداز اللہ اور رسول کو قطعی خوش کرنے والا نہیں ہے۔

زندگی سے متعلق مغربی فلسفہ دراصل انقلاب فرانس اور اس وقت کے خاص حالات کی پیداوار ہے، یہ نظریات پوری دنیا پر چھا چکے ہیں اور موجودہ انسانی زندگی کے مختلف گوشوں میں اس کی بڑی اہمیت ہے، یہ حقیقت ہے کہ مغرب کی آئیڈیالوجی اور اس کے نظریات مذہب دشمنی کے باوجود انسان کی مکمل آزادی اور نفع اندروزی کی بنیاد پر قائم ہے، مادی نفع کا حصول اس کا بنیادی اور حقیقی مقصد ہے، اس کی مذہب دشمنی کمیونزم کی وجہ سے ہے، اور اس کی اباحت پسندی، بے حیائی اور اخلاقی انارکی اور مادی نفع کا مزاج، موقع پرستی

وغیرہ یہ سب استعماریت، بینک کے نظام اور دیگر معاشی اداروں کی راہ سے آئی ہیں۔

سود اور جوا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے اور اس میں مادی نفع اندوزی کا مزاج پایا جاتا ہے اس کی وجہ سے یہ مغربی تہذیب کی اہم بنیادوں میں سے ہے اور اس کی اقتصادی سرگرمیوں میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، اس لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ اقتصادی نظام سود اور اس کے اثرات سے محفوظ ہو، خواہ اس کا عنوان جو بھی ہو، اور اس پر جیسا لیبل چسپاں کیا جائے، اور یہ بات اس لئے بھی ہے کہ یہ تہذیب سود اور جوا کو کوئی گناہ، معصیت، مہلک مرض اور انسانی معاشرہ کے لئے لاعلاج بیماری نہیں سمجھتی ہے، خواہ اس کی وجہ سے ملک کی اقتصادیات کو جو بھی نقصان پہنچے۔

مغرب کے اس سودی نظام کا سب سے بڑا مظہر اور لالچی طبیعت کی آسودگی کا سب سے بڑا وسیلہ خود ساختہ آسمان سے باتیں کرتا بینک کا نظام ہے، جس نے سود کو خوب خوب پھیلایا، بینک کا یہ جال گاؤں، دیہات اور شہر ہر جگہ پھیلا ہوا ہے جو مادی فائدہ، مال جمع کرنے اور بلا مشقت مال بڑھانے کی بنیاد پر قائم ہے، اس طرح بینک کا نظام ہر جگہ قائم ہوا، اور اس کی طرف سے مختلف کام کے لئے بڑی بڑی رقمیں بطور قرض ملنے اور تجارت اور مالی معاملات میں سہولیات فراہم ہونے کی وجہ سے مسلمان بھی اس نظام سے فائدہ اٹھانے پر مجبور ہو گئے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بینک کا نظام اور اس کے سارے معاملات کھلے طور پر شریعت کے خلاف ہیں، اس لئے بعض لوگوں نے مسلمانوں کو اس دلدل سے نکالنے اور اس کی جگہ مباح اور مشروع نظام کو پھیلانے کی کوشش کی ہے، اور بلاشبہ یہ لوگ ظاہری سود سے مسلمانوں کو بچانے میں کامیاب بھی ہوئے ہیں، لیکن وہ معاشرہ سود کی باریک اور متنوع شکلوں سے نہیں بچا سکے جبکہ یہ بھی ممنوع ہے، ان حضرات نے اس کے لئے مختلف شہروں میں بلاسودی بینک کا نظام قائم کرنے کی کوشش کی، مگر یہ بھی اپنے نظام کو سودی نظام سے

پوری طرح الگ نہیں رکھ سکے۔

بینک کا مغربی نظام دراصل سود حاصل کرنے اور اس کو فروغ دینے کا ذریعہ ہے، مثلاً رسول اللہ ﷺ نے شراب کی حرمت کے بعد شراب کے برتنوں کو استعمال کرنے سے بھی منع فرمادیا، یہ سد ذریعہ کی وجہ سے تھا، اس طرح آپ نے ایک عمیق حکمت کی طرف اشارہ فرمایا، وہ یہ کہ یہ برتن شراب کی یاد دلائے گا، اور شراب پینے پلانے پر طبیعت کو آمادہ کرے گا، اس لئے یہ بھی حرام، لہذا جو چیز حرام تک پہونچائے وہ بھی حرام سمجھی جائے گی۔

بینک کی سرگرمیوں کا پورا نظام سود کو اس طرح پیش کرتا ہے کہ وہ بہت آسان اور سہل الحصول ہے، اور انسانی معاشرہ موجودہ اقتصادی ترقی کے لئے معاون اور ضروری ہے، اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اسلامی بنیادوں پر غیر سودی بینکنگ نظام بھی اس سودی نظام سے تعلق رکھنے اور معاملات کرنے پر مجبور ہے، سودی نظام نے اس کی ترقی کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کردی ہیں۔

دور حاضر کا بینکنگ نظام سودی معاملات کو بڑا خوش کن، آسان اور سہل الوصول بنا کر جدید معاشیات اور انسانی معاشروں کے لئے لازم وضروری قرار دیتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ غیر سودی نظام جو دینی اصول اور اسلامی بنیادوں پر قائم ہے وہ سب اس کے ساتھ معاملات کرنے پر مجبور ہیں۔ اور سودی نظام غیر سودی نظام کے سامنے مختلف رکاوٹیں کھڑی کرتا ہے، جس سے اس کی ترقی کی راہیں مسدود ہوجاتی ہیں، اور عالمی بینکنگ تعلقات کے پیش نظر کہیں نہ کہیں جاکر دونوں میں تصادم ہوجاتا ہے۔ اس طرح یہ غیر سودی نظام سودی نظام کے سامنے سپر ڈال دیتا اور اس کے ضوابط کو من وعن تسلیم کرلیتا ہے۔ یہ صرف بینک کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یورپ کی تمام اقتصادی اور مالی ادارے یورپ کے سود اور جوا پر مشتمل نظام کے تابع ہیں اور یہ سودی نظام مغربی تہذیب کے لئے گوشت پوست کی حیثیت رکھتا ہے۔

اب معاملہ اس حد تک آگے بڑھ چکا ہے کہ مسلمانوں کے پاس جو بھی مال پہونچتا ہے وہ کسی نہ کسی مرحلہ میں سود سے ضرور مس ہو کر آتا اور کم ہی اس سے محفوظ رہتا ہے، یہ صورت حال مسلمانوں کے لئے قلق واضطراب کا باعث ہے، لیکن اسلام اور مسلمانوں کے لئے یہ کوئی نئی صورت حال نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوىٰ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوحىٰ (۱)

صدیوں قبل یہ ارشاد فرمادیا کہ ایسا زمانہ بھی آئے گا جب سود خوری عام ہو جائے گی، دریافت کیا گیا کیا سب لوگ سود کھائیں گے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو سود نہیں کھائے گا اس تک اس کا دھواں ضرور پہونچے گا۔ (۲)

ہر سودی تہذیب کا یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ سود بیع کی طرح ہے، اور اس فاسد عقیدہ کی وجہ سے اس کی تجارت سودی معاملات سے اس طرح خلط ملط ہوتی ہے جیسے خون گوشت کے ساتھ اور روح جسم کے ساتھ کہ ان دونوں کا الگ کرنا مشکل ہے، اس عقیدہ کے برخلاف اسلام نے دوسرا عقیدہ پیش کیا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا (۳)

اللہ تعالیٰ نے اس ربانی اسلوب کے ذریعہ لوگوں کو ایک خاص حقیقت کی جانب متوجہ کیا ہے، وہ حقیقت یہ ہے کہ کسی چیز کا حلال ہونا، اور حرام ہونا یہ اصلاً اللہ کی مشیت اور اس کے ارادہ پر منحصر ہے، اور کسی حکیم کا کوئی کام کسی حکمت اور مصلحت سے خالی نہیں ہوتا تو اللہ کے احکام اس سے کیسے خالی ہوں گے، اس لئے حرام اشیاء کی تہہ میں فرد و جماعت کے لئے بڑے نقصانات اور معاشرہ وماحول کے لئے بڑے خطرات پوشیدہ ہوتے ہیں، قرآن نے مامورات اور منہیات کے مصالح کی طرف بھی اشارہ کیا ہے، لیکن یہ اشارہ اکثر صریح حکم

---

(۱) سورہ نجم: ۳-۴　　(۲) مسند احمد　　(۳) سورہ بقرہ: ۲۷۵

نازل ہونے سے پہلے ہوتا ہے، تاکہ کمزور اور ناپختہ ذہن کے لئے یہ اطمینان کا باعث ہو، اور یہی اسلوب کسی حکم کو ذہنوں میں بٹھانے کے لئے زیادہ مفید ہوتا ہے۔

سب سے پہلے سود کی حرمت سے متعلق مکہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔

'وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوةٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ'(۱)

پھر مدینہ میں اس سے متعلق یہ آیت اتری:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَأْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافاً مُّضٰعَفَةً وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔(۲)

پھر اس کے بعد سورۂ بقرہ کی یہ آیتیں نازل ہوئیں:

اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ، ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا، وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا، فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ، فَانْتَهٰی فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَی اللّٰهِ، وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ، هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۔ یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ، وَاللّٰهُ لَایُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِیْمٍ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَاتَظْلِمُوْنَ وَلَاتُظْلَمُوْنَ۔ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰی مَیْسَرَةٍ، وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَیْرٌلَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ (۳)

---

(۱) سورہ روم: ۳۹ (۲) آل عمران: ۱۳۰ (۳) سورہ بقرہ: ۲۷۵-۲۸۰

بعض مفسرین کا خیال ہے کہ نزول کے اعتبار سے یہ سب سے آخری آیتیں ہیں، اور یہ آپ ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے سے تین ماہ قبل نازل ہوئیں، امام بخاریؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر سب سے آخری آیت سود سے متعلق نازل ہوئی۔(۱)

اس طرح اسلام نے سود اور سود کھانے والوں کے خلاف کھلی جنگ چھیڑ دی، جو لوگوں کا مال باطل طریقہ سے کھاتے ہیں، غریبوں کی غربت، ان کی عاجزی اور مال کی ضرورت سے غلط فائدہ اٹھاتے ہیں، پھر سود لینے والوں کو اس شخص کے مشابہ قرار دیا گیا جسے شیطان نے چھو لیا ہو۔ پھر اسے جنون لاحق ہو گیا، جس کی وجہ سے وہ نفع ونقصان کے درمیان فرق کرنے سے عاجز ہو جائے کیوں کہ وہ اپنی عقل اور فہم کھو چکا ہے، اس لئے ہر عقلمند کے لئے ضروری ہے کہ سود کے دلدل میں پھنسنے سے بچے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بیع اور سود کے درمیان فرق کو بیان کیا کہ پہلا حلال ہے اور دوسرا حرام "أَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وحرَّمَ الرِبٰوا"، اور جو سودی لین دین کرے اسے جنگ کی دھمکی دی گئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا "فأذنوا بحرب من الله ورسوله" اور بتادیا گیا کہ وہ جہنمی ہوگا، ارشاد فرمایا: "ومن عاد فاولئك أصحاب النار هم فيها خالدون" (۲)

پھر مزید ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ سود کو کم کرتا ہے، مٹاتا ہے اور صدقہ کو بڑھاتا ہے، "يمحق الله الربا ويربى الصدقات" (۳)

مسلمانوں کو پوری صراحت اور تاکید کے ساتھ سود اور اس کے شائبہ سے بھی بچنے کا حکم دیا اور مکرر بتایا کہ ان کے لئے اصل پونجی ہے، نہ وہ خود ظلم کریں اور نہ ہی قرض خواہ کو پریشان کریں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان قرض دینے والوں سے متعلق ارشاد فرمایا کہ مروت اور انسانی

---

(۱) تفسیر فتح القدیر، از شوکانی، ج ۱، ص: ۱۶۷ (۲) سورہ بقرہ: ۲۷۵ (۳) سورہ بقرہ: ۲۷۶

ہمدردی یہ ہے کہ جب قرض دار تنگدست ہو، فی الحال قرض ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو اسے مہلت دی جائے تاکہ وہ قرض کو ادا کر کے بری الذمہ ہو جائے، اس مہلت دینے اور چھوٹ دینے پر بھی مال والوں کے لئے اللہ نے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔ اس کے بعد ان تعلیمات کا اختتام یہ کہتے ہوئے کیا گیا کہ تم لوگ اس دن کو نہ بھولو جب صرف اللہ کی ہی حکومت ہوگی، سارے لوگ اپنی بادشاہت، مال واسباب، اعوان ومددگار چھوڑ کر ان کے دربار میں حاضر ہوں گے، اس وقت انسانوں کی مالداری اور ان کا غنی کوئی فائدہ نہیں دے گی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سود دینے والے اور لینے والے پر، اس کو لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا یہ سب لعنت میں برابر ہیں۔ (۱)

اور حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سود کے تہتر درجے ہیں، ان میں سب سے ہلکا درجہ یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے تعلق قائم کرے اور سب سے بڑا سود کسی مسلمان کی عزت سے کھیلنا ہے۔ (۲)

سود دیگر مذاہب میں:

انسانی زندگی میں سود کی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو معاشرہ انسانی خواہشات کے تابع اور آسمانی تعلیمات سے محروم رہے ہیں ان میں سود کا رواج ہمیشہ رہا، البتہ سارے آسمانی مذاہب نے سود کو حرام قرار دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

> ''اگر تم صدقات کو ظاہر کردو جب بھی اچھی بات ہے، اور اگر انہیں چھپاؤ اور فقیروں کو دو جب تو یہ تمہارے حق میں اور بہتر ہے اور اللہ تم سے تمہارے کچھ گناہ بھی دور کر دے گا، اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے، ان کی ہدایت آپ کے ذمہ نہیں بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت

---

(۱) مسلم (۲) مستدرک حاکم

دیتا ہے، اور تم جو کچھ بھی مال میں سے خرچ کرتے ہو سو اپنے لئے کرتے ہو، اور تم اللہ ہی کی رضا جوئی کے لئے خرچ کرتے ہو، اور تم مال میں سے جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو سب تم کو پورا پورا لوٹا دیا جائے گا، اور تم پر ذرا بھی زیادتی نہیں کی جائے گی، اصل حق ان حاجتمندوں کے لئے جو اللہ کی راہ میں گھِر گئے ہیں، ملک میں کہیں چل پھر نہیں سکتے، ناواقف انہیں غنی خیال کرتا ہے، ان کی احتیاط سوال کا باعث، تو انہیں ان کے بشریٰ سے ہی پہچان لے گا، وہ لوگوں سے لگ لپٹ کر نہیں مانگتے اور تم مال میں سے جو کچھ خرچ کرتے ہو اللہ اس کا خوب جاننے والا ہے، جو لوگ اپنا مال رات اور دن اور پوشیدہ و آشکارہ خرچ کرتے رہتے ہیں سو ان لوگوں کے لئے ان کے پروردگار کے پاس اجر ہے، نہ ان کے لئے کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ جو لوگ سود کھاتے رہتے ہیں وہ لوگ نہ کھڑے ہو سکیں گے سوا اس کے جیسے وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے جنون سے خبطی بنا دیا ہو۔ یہ سزا اس کے لئے اس لئے ہوگی کہ وہ کہتے ہیں کہ بیع بھی سود ہی کی طرح ہے، حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے، پھر جب کسی کو نصیحت اس کے پروردگار کی طرف سے پہنچ گئی اور وہ باز آگیا تو جو کچھ پہلے ہو چکا وہ اس کا ہو چکا اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالہ رہا اور جو کوئی پھر عود کرے تو یہی لوگ دوزخ والے ہیں اور اس میں وہ ہمیشہ پڑے رہیں گے، اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ پسند نہیں کرتا کسی کٹے کافر گنہگار کو۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور نماز کی پابندی کی اور زکوۃ دی ان کے لئے ان کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے، نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اے ایمان والو! اللہ

سے ڈرو اور جو کچھ سود کا بقایہ ہے اسے چھوڑ دو، اگر تم ایمان والے ہو، لیکن تم نے ایسا نہ کیا تو خبردار ہو جاؤ جنگ کے لئے، اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے، اور اگر تم توبہ کرلو گے تو تمہارے اصل اموال تمہارے ہی ہیں، نہ تم کسی پر ظلم کرو گے اور نہ تم پر کسی کا ظلم ہوگا، اور اگر تنگ دست ہے تو اس کے لئے آسودہ حالی تک مہلت ہے اور اگر معاف کردو تو تمہارے حق میں اور بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو"۔ (ترجمہ تفسیر ماجدی)

یورپ میں مسیحیت سے قبل یونانی اور رومی تہذیب کے دور میں سود پوری طرح پھیلا ہوا تھا، صرف ایک آدھ مرتبہ ہی اس کو روکنے کی کوشش ہوئی، اس میں بھی صرف سود کی بعض قسموں کو منع کیا گیا جو زیادہ سخت تھی تاکہ اس کی سختی کم ہو جائے اور لوگوں کے ذہنوں میں اس کے ناقابل برداشت ہونے کا احساس ختم کیا جا سکے، البتہ اس پر مکمل پابندی اس وقت لگائی گئی جبکہ یورپ نے مسیحیت کی تعلیمات کو قبول کرلیا، اس وقت سے طویل زمانہ تک سود کی حرمت باقی رہی۔

مسیحی مذہب نے باہم نصاریٰ اور دوسرے لوگوں دونوں کے درمیان سود کو قطعی حرام قرار دیا، لوقا کی انجیل میں ہے:

اگر تم ایسے لوگوں کو قرض دیتے ہو جن سے مال کی واپسی کی امید ہے تو اس میں تمہارا کیا احسان؟ گناہ گار بھی گنہگار کو قرض دیتا ہے، اور اس کے مثل وصول کرتا ہے، بلکہ تم لوگ دشمنوں سے محبت کرو، ان کے ساتھ احسان کرو، ان کو قرض دو، واپسی کی امید مت رکھو، پھر تمہارا اجر زیادہ ہوگا اور تم لوگ نیکوکار اور بلند و عظیم ذات کی اولاد میں سے ہو گے، بے شک وہ احسان جتانے والوں پر انعام نہیں کرتا۔ تمام گرجا گھر سود کی حرمت پر متفق ہیں، جب بعض سود لینے والے یہودیوں نے سودی فائدہ کو جائز قرار دیا تو یہ گرجا گھر والے بھڑک اٹھے، اس نے یہ پسند نہیں کیا اور نہ اس کی اجازت دی، ان

یہودیوں نے یہ صفائی دی کہ یہ فائدہ تنظیمی اخراجات کے لئے لئے جاتے ہیں، اس کے مطابق بعض مسیحیوں نے سود کے جائز ہونے کا فتویٰ دے بھی دیا مگر گرجا نے اس کی موافقت نہیں کی۔(۱)

یہودی مذہب میں بھی سود حرام تھا، محمد حافظ صبری لکھتے ہیں:

''یہود کے درمیان باہم سود مکمل حرام ہے، لہذا جو سود لے یا دے، وہ ملت یہود سے خارج ہے، ہر یہودی پر ضروری ہے کہ محتاجوں کو اپنا مال بطور قرض دے، غریبوں کی مدد کرے، پریشان حال کو سہارا دے، اور ان کی طرف مدد کا ہاتھ بڑھائے اور انہیں وہ ساری چیزیں فراہم کرے جن کی اسے ضرورت ہے، قرض کی واپسی کے لئے کوئی مدت متعین نہ کرے، اور نہ اپنے کام کے عوض نفع لے، قرض کے لئے ضرورت مند کا فقیر یا مسکین ہونا ضروری نہیں، بلکہ مالدار اگر کسی پریشانی میں ہے، یا کسی عذر کی وجہ سے اسے روپیہ کی ضرورت ہے تو اسے بھی قرض دیا جائے گا۔(۲)

سود فلاسفہ اور ماہرین معاشیات کی نظر میں:

انصاف پسند اور ذی علم فلاسفہ نے سود کی حرمت کا اعلان کیا ہے، اور اسے حصول مال کا غیر فطری اور نامناسب طریقہ قرار دیا ہے، مشہور فلاسفر ارسطو کہتے ہیں:

یہ ممکن ہے کہ زمین بناتات اگ آئے، جانور اپنی طرح کا بچہ جنے، مگر یہ کیسے تصور کیا جا سکتا ہے کہ درہم اور دینار دوسرا درہم اور دینار پیدا کرے، یہ بانجھ پیدا ہوا ہے، اور بانجھ ہی رہے گا۔(۳)

یورپ میں بھی سود کی حرمت طویل مدت تک باقی رہی، اگر کوئی سود کی حرمت کا انکار

---

(۱) الربا والفائدۃ، از علاء الدین خروفہ، ص:۴۶ (۲) المقارنات والمقابلات بین أحکام المرافعات والمعاملات والحدود فی شرع الیہود ونظائرہ من الشریعۃ الاسلامیۃ الغراء:۴۷۸ (۳) حوالہ سابق:۵۱

کرتا تو اس کی تکفیر کی جاتی، سود کے گناہ ہونے کا تصور ہر طبقہ میں پایا جاتا تھا، یہاں تک کہ شعراء اور ادباء بھی اپنے اشعار اور اپنے ادب میں سود اور اس کا استعمال کرنے والوں پر طنز کرتے تھے، اس کی ایک مثال یہ ہے کہ شیکسپیئر نے اپنے ایک ڈرامہ میں ایک یہودی سود خور کی تمثیل پیش کی ہے، جو بڑی سختی کے ساتھ اور جارحانہ انداز میں قرض کی واپسی کا مطالبہ کرتا ہے، اس کو ایسے مؤثر اسلوب میں پیش کیا ہے کہ پڑھنے والا سودی معاملہ کرنے والوں کو ناپسند کرنے لگتا ہے۔

بہر حال آسمانی مذاہب کی تعلیمات اور اخلاقی مذاہب کے احکام سب صراحت کے ساتھ سود کی حرمت پر متفق ہیں، اسلام نے تو سودی معاملہ کرنے والوں کے خلاف جنگ کا اعلان کر رکھا ہے، اس کے باوجود سودی نظام موجودہ تہذیب کے ڈھانچہ کی بنیاد اور اساس بن چکا ہے، مغرب کو نہ مذہبی تعلیمات کی پرواہ ہے اور نہ اخلاق اور بلند اقدار کی فکر، اسی لئے اس نے اپنی تہذیب کے بلند آشیانہ کی تعمیر اسی سودی نظام پر کی ہے۔

اور حقیقت یہ ہے کہ زندگی کے تمام گوشوں میں یوروپی اقوام کا رشتہ اخلاقی مذاہب اور آسمانی مذاہب سے کٹ چکا ہے، صرف بعض دینی رسوم کی ادائیگی کی حد تک مذہب سے وابستہ ہیں، جن میں نہ زندگی ہے اور نہ تازگی۔

اس سلسلہ میں افسوسناک بات یہ ہے کہ مغربی دنیا کی مادی ترقی اور اس کی چمک دمک سے ترقی یافتہ ممالک کے لوگوں کی آنکھیں خیرہ ہیں، جس کی وجہ سے یہ لوگ بھی دین سے متعلق کے دعویٰ کے باوجود سودی نظام کی طرف لپک چکے ہیں اور انہوں نے اپنے اقتصادی نظام میں سود کو مرکزی حیثیت دے رکھی ہے، یہ حقیقت سے ناواقف ہیں کہ مغرب کی ترقی کا راز ان کی بڑی بڑی صنعتیں اور وسیع تجارت ہے، اور یہ سب تیسری دنیا اور نوآبادیات ممالک سے چھینی ہوئی دولت اور مغلوب اقوام کے معاشی وسائل پر قبضہ قائم ہے۔

مگر اب معاملہ اس سے آگے جا چکا ہے، خباثت آشکارا ہو چکی ہے، مغربی ممالک

خود اقتصادی بحران کا شکار ہونے لگے ہیں، اس اقتصادی نظام نے بڑے خطرات پیدا کر دیے ہیں، یہ اپنے وسائل اور بازار پر انحصار کرنے کی وجہ سے ہے، سود کا ہولناک سایہ تہذیب پر بھی پڑنے لگا ہے، اور وہ دن دور نہیں جب سود کا ازدھا اس کے اقتصادیات کو نگل لے گا، اسی سودی نظام کے غلط اثرات ان ممالک میں ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں جو ہر معاملہ میں اس نظام کی اتباع کو ضروری سمجھتے ہیں اور اس روش پر قائم ہیں۔

ہندوستان جیسا سرسبز وشاداب اور پیداوار ملک اس کی ایک مثال ہے، جو اپنی پوری آمدنی کا آدھا حصہ صرف سودی قرض کی ادائیگی میں صرف کرتا ہے، یہ قرض اتنا زیادہ ہے کہ طویل عرصہ میں بھی اس کی ادائیگی مشکل ہے، بلکہ اب سود کا ادا کرنا بھی مشکل نظر آنے لگا ہے، اور اس کے لئے بھی مزید قرض لینے کی نوبت آجاتی ہے، یہ صرف ہندوستان کی حالت نہیں ہے، بلکہ اکثر ترقی پذیر ممالک کا یہی حال ہے۔

سود کے برے اثرات میں سے یہ بھی ہے کہ مالدار ممالک جو بینکوں میں جمع شدہ رقم پر سود حاصل کرتی تھی، اب خود قرض کے لئے پریشان ہیں، اور سود کا سایہ اس کی اقتصادیات پر پڑنے لگا ہے۔

الغرض دنیا میں رائج سودی نظام کی وجہ سے پوری دنیا مختلف مشکلات اور پیچیدہ بحران کا شکار ہے، وجہ ظاہر ہے کہ ان ممالک کو ملک کی ترقی کے لئے جب سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے تو سودی قرض لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح اپنی ضروریات پوری کر کے نفع حاصل کرنا زیادہ بہتر ہے بہ نسبت اس خسارہ کے جو سود کی ادائیگی سے لاحق ہوگا، شروع میں اس وقتی نفع سے اچھا نتیجہ سامنے آتا ہے لیکن دھیرے دھیرے یہ ملک کو انحطاط اور زوال کے دہانہ تک پہنچا دیتا ہے، تاریخ گواہ ہے کہ بہت سے ممالک نے سود کی وجہ سے اپنی عزت گنوائی ہے۔

عثمانی خلافت کے زوال کا حادثہ بھی قرض کے بوجھ کی وجہ سے پیش آیا۔ اسی طرح

متعدد ممالک سود کی وجہ سے مالدار ممالک کی غلامی میں چلے گئے۔اس کے مالی مشکلات اور اقتصادی بحران قرض اور بطور خاص سودی قرض سے حل نہیں ہو سکتے، البتہ آمدنی اور پیداوار کے مطابق خرچ میں اعتدال اور توازن قائم کرنے سے یہ مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

سودی معاملہ کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ سے ڈریں، اللہ کے عذاب کا خوف کریں، سود اور سودی معاملہ کرنے والوں سے متعلق قرآن وحدیث میں جو باتیں آئی ہیں مثلاً انذار، جنگ کی دھمکی، آخرت میں شدید عذاب وغیرہ ان کو اپنے سامنے رکھیں، اللہ اور رسولؐ پر ایمان لانے والوں کو چاہئے کہ تنگی کو ترجیح دیں، خوشحال اور راحت وآرام کی زندگی کے بجائے سادہ زندگی کو اختیار کریں، سود کے قریب بھی مت جائیں، بلکہ اس کے شائبہ سے بھی بچنے کی کوشش کریں۔

اسلامی شریعت میں ہر زمانہ کا ساتھ دینے کی صلاحیت ہے، وہ ہر علاقہ کے لئے مناسب ہے، وہ پورے معاشرہ کی بھلائی چاہتا ہے، وہ صرف تنگدستوں کے لئے نہیں ہے، اور نہ صرف مالداروں کے لئے ہے، وہ ایک جماعت کو دوسری جماعت پر سرکشی کی اجازت نہیں دیتا بلکہ وہ پورے معاشرہ میں پاکیزگی، محبت، ہمدردی اور سلامتی کو فروغ دینا چاہتا ہے، اس لئے اس نے یہ طریقہ رکھا کہ مال جمع نہ رہے۔ارشاد فرمایا گیا: 'لایکون دولة بين الأغنياء منكم' (۱) اس لئے اس نے سود کو حرام قرار دیا، اس لئے کہ اکثر اس سے ظلم کا دروازہ کھلتا ہے، باطنی امراض پیدا ہوتے ہیں، آسمان وزمین کا خالق اس سے بخوبی واقف ہے کہ انسان کے لئے نفع مند کیا ہے اور کون سی چیز اس کے لئے بہتر ہو سکتی ہے۔

غیر سودی اسلامی نظام جس کی بنا زکوۃ اور ضرورت مند اور کمزور کی مدد پر قائم ہے، وہ اجتماعی عدالت کو وجود میں لاتا ہے، مالدار کو محتاج سے محبت کا سبق سکھاتا ہے اور ایک کو دوسرے کی طرف متوجہ کرتا ہے، جبکہ سود فرد اور معاشرہ میں عداوت ودشمنی، بدامنی اور کینہ کے

---

(۱) سورۂ حشر: ۷

بیج بوتا ہے، تجارت اوراس کے منافع سود سے ہزار گنا بہتر ہیں کہ اس سے معاشرہ کی ضرورت پوری ہوتی ہے، اور انسانی زندگی سعادت سے ہمکنار ہوتی ہے۔

قرض کے تئیں ہمدردی، شفقت اور مروّت وانسانیت کے جذبات ہو چاہیئے، نہ کہ وقتی مادی فائدہ، سود کی بیماری کا سب سے بہتر علاج یہ ہے کہ قرض حسنہ اور مضاربت کی حوصلہ افزائی کی جائے، اگر حکوت قرض حسنہ دینے لگے اور مضاربت اور تعاون کے لئے ادارے قائم کرے تو لوگوں کو سودی قرض لینے کی ضرورت نہیں پڑے گی، اس وقت دنیا کھلی آنکھوں اسلامی برکات کا مشاہدہ کرے گی، اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا: 'وماآتیتم من زکوۃ تریدون وجه الله فاولئك هم المضعفون' (۱)

سود سے قرآن میں جس طرح ڈرایا گیا اور جس انداز سے اس کی شناعت بیان کی گئی ہے، اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے جس صراحت کے ساتھ اس سے منع فرمایا اور اس کے حرام ہونے کو بتایا، یہ ساری باتیں اس کی متقاضی ہیں کہ مومن ہر حال میں اس سے اجتناب کرے اور اس حرام شی سے بچے۔ لیکن ایسے انسانی معاشرے جو مغربی تہذیب کی گود میں پلتے ہیں، جہاں سودی معاملات جاری وساری ہے وہ افسوس کے قابل ہیں کہ اسی تہذیب نے ایسے حالات پیدا کردیے ہیں کہ انسان کا سودی معاملہ سے خود کو الگ رکھنا مشکل ہے، مالدار کے لئے ایسے حالات ہیں کہ وہ اپنا سرمایہ بینک میں رکھنے پر مجبور ہے۔ اور محتاج کو قرض کا ضرورت مند بنادیا گیا، جب حالات ایسے ہوں اور حکومت بھی ایسی نہ ہو جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی تعلیمات کی پابند ہو، اس وقت مسلمانوں کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ پوری سنجیدگی کے ساتھ باہمی تعاون کا کوئی نظام بنائیں۔ اس مقصد کے لئے مستقل مالی ادارے قائم کیے جائیں، جس کی بنیاد غیر سودی معاملات پر ہو اور جب تک ایسا نہیں کرسکتے، اس وقت تک بینک کی خدمات سے فائدہ اٹھاسکتے ہیں، مگر اس سے ملنے والا سود استعمال نہیں

---

(۱) سورہ روم: ۳۹

کریں گے، اگر بینک سے یہ سود از خود ملتا ہے تو اس سے ایسے مسلمانوں کی ضرورت پوری کریں جو اضطرار کی حالت کو پہنچ چکے ہیں کہ اضطرار میں ایسی چیز بھی جائز ہو جاتی ہے جو دوسری حالت میں جائز نہیں ہوتی۔ عالم اسلام کے مختلف گوشوں میں بہت سے صاحب ثروت مسلمانوں نے اس کے مطابق عمل شروع کر دیا ہے۔

اسی طرح ذی اثر اور صاحب ثروت مسلمان پر ضروری ہے کہ جن لوگوں کو مال یا قرض کی ضرورت ہے، ان کی ضرورتوں کو زکوۃ وصدقات کے نظام اور رفاہی وفلاحی کاموں سے پوری کریں، انہیں آخرت میں اس کا اجر ملے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

"اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضاً حَسَناً يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْلَكُمْ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ"(۱)

مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، اس لئے ان پر ضروری ہے کہ دوسرے بھائی کا تعاون کریں۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون أخیہ" اللہ اس وقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بحیثیت فرد اور بحیثیت جماعت اپنی مرضیات پر چلنے اور اپنے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، خواہ اس سے دنیاوی نقصان پہنچے، کیوں کہ دنیاوی خسارہ آخرت کے نقصان سے بہتر ہے۔

واللہ الموفق ولاحول ولاقوۃ إلّا باللہ

---

(۱) سورہ تغابن: ۱۷

اسلامی شریعت پر عمل ہندوستان میں

اللہ رب العالمین نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ ہم انسانوں کو جو شریعت عطا فرمائی، اس میں انسانوں کی زندگی کی واقعی ضرورتوں اور تقاضوں کا پورا لحاظ رکھا، اور اس کو آنے والے زمانوں اور دنیا کے مختلف علاقوں کے لحاظ سے بھی قابل عمل بنایا، اسی لیے اس شریعت کو زندگی کے صرف عبادتی پہلو تک محدود نہیں رکھا، بلکہ اس میں زندگی کے تمام پہلوؤں اور انسانی تقاضوں کی رعایت رکھی، اسی کے ساتھ اس کو انسان کی خودغرضی اور نفسانی خواہشات کو کنٹرول کرنے والا بنایا، تاکہ انسان اس زمین پر ایک دوسرے کے ساتھ آپسی میل جول اور خیر پسندی کے ساتھ زندگی گزار سکے، اور اس پر عمل کرنے میں ایسی سہولت رکھی کہ مختلف انسانی حالات میں وہ قابل عمل ہو، چنانچہ گزشتہ چودہ سو سال کے دوران انسانی زندگی پر جو مختلف دور گزرے ان میں اسلامی شریعت پر عمل کرنے میں کوئی دشواری یا پریشانی پیش نہیں آئی، اس شریعت کو ماننے اور اس پر چلنے والوں کو حکومت کی ذمہ داریوں سے بھی گزرنا ہوا، اور کبھی اکثریت میں اور طاقت میں ہونے کے حالات سے اور کبھی اقلیت میں ہونے اور کمزور ہونے کے حالات سے گزرنا ہوا، کبھی ناخواندہ معاشرہ کا بھی حصہ بنے اور تعلیم یافتہ ماحول بلکہ علوم وفنون کی سرپرستی کرنے کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کا بھی موقع ملا، ان سب حالات میں اسلامی شریعت پر عمل کرنے اور اس کو زندگی کے مختلف پہلوؤں میں جاری وساری رکھنے میں دشواری نہیں ہوئی، اس شریعت کو اقتدار کے شخصی دور میں بھی دشواری نہیں ہوئی اور اب دنیا میں جمہوری نظام کے عام ہوجانے پر بھی دشواری نہیں، بلکہ یہ صورت حال خاصی حد تک سازگار ہے۔

اس شریعت کی یہ وہ بڑی خوبی ہے جس کی بناء پر ہر زمانہ اور ہر معاشرہ میں اس پر عملدرآمد آسان رہا ہے اور اس کی تلقین کی جاتی رہی ہے، اور چونکہ یہ شریعت انسانوں کی بنائی ہوئی نہیں ہے، بلکہ اس ارض وسماء اور اس کی مخلوقات کے خالق اللہ رب العزت کی

طرف سے مقرر کردہ ہے اور وہ انسان کی طاقت عمل اور ضرورت کو سب سے زیادہ جانتا ہے، اس لئے یہ قانون شریعت انسان کی فطرت کے بالکل مطابق ہے، اسی لئے دین اسلام کو "دین فطرت" سے بھی تعبیر کیا گیا ہے، اور چونکہ یہ شریعت اسی ذات اعلیٰ واجل کی مقرر کردہ ہے اس لئے اس کی مخلوق میں سے کسی کو بھی اس میں کسی ترمیم وتغییر کا حق نہیں ہے، اس کو اسی طرح عمل میں لانا ہوگا جس طرح وہ مقرر کی گئی ہے، اور اس ذات مقدس خالق انس وجن نے اپنے بندوں پر یہ لازم کردیا کہ وہ اپنی زندگیوں میں اس کی پابندی کریں اور اپنے کردار اور طریقۂ زندگی میں اس کے خلاف نہ جائیں، قرآن مجید میں فرمایا

'فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ، ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَيْتَ، وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيماً' (۱)

ترجمہ: سنئے، توجہ کیجئے قسم ہے آپ کے رب کی یہ لوگ ایمان والے نہ ہوں گے جب تک ان میں یہ بات نہ ہو کہ ان کے آپس میں جو جھگڑا واقع ہو اس میں یہ لوگ آپ سے تصفیہ کراویں، پھر آپ اس کے تصفیہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پائیں، اور پورے طور پر تسلیم کرلیں۔

شریعت اسلامی کی یہ اہمیت ہوتے ہوئے ہندوستان میں جب یہ بات سامنے آنے لگی کہ اس شریعت میں کسی طرح کے تغیر کا کوئی ارادہ پیش نظر لایا جارہا ہے تو مسلمانوں نے اس بات کو واضح کردیا کہ یہ صورت قابل قبول نہیں ہوسکتی، اور جب ہندوستانی دستور مسلمانوں کو اپنی شریعت یعنی مذہبی احکام پر عمل کرنے کی اجازت بھی دے چکا ہے تو اس کو روکنے یا کسی طرح کا تغیر کرنے کی کیسے اجازت دی جاسکتی ہے۔

مسلمانوں کی یہ امت زندہ اور تابندہ امت ہے، اس کو اپنی خصوصیات اور تشخصات کو برقرار رکھنے کی برابر فکر رکھنا ہے، اور احکام الٰہی کو پورے طور پر جاری اور قائم رکھنا ہے، اسی کے ذریعہ یہ امت رب العالمین کے دربار میں سرخرو اور کامیاب ہوگی، اور اپنے رسول مقبول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو روز قیمت مسرور وشادماں کرے گی۔

---

(۱) سورۃ النساء: ۶۵

فقہ میں اجماع کا مقام

فقہ اور اسلامی قانون کے عظیم ماخذ "اجماع" اور اس کی اقسام و
مراتب کا دل نشیں تعارف اور حجیت اجماع پر محققانہ بحث

مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ

ادارۃ المعارف کراچی

فہرست مضامین

"فقہ میں اِجماع کا مقام"

دیباچہ

زیرِ نظر مقالہ کوئی مستقل تصنیف نہیں، بلکہ احقر کی ایک اور زیرِ تالیف کتاب کا حصہ ہے جس میں فقہ اور اس کے مآخذ کا مفصّل تعارف کرایا گیا ہے، اُس کتاب کی تکمیل میں تو ابھی وقت لگے گا، مگر اُس میں "اِجماع" اور اس کی اقسام و مراتب کا تعارف کسی قدر تفصیل کے ساتھ آگیا تھا، خصوصیت سے اجماع کی "حُجّیت" پر بحث ایک حد تک جامعیت اور اختصار کے ساتھ آگئی۔ چونکہ "اجماع" پر اردو میں بہت کم لکھا گیا ہے اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ کتاب کا یہ حصّہ الگ بھی ایک رسالے کی صورت میں شائع کر دیا جائے۔ اگرچہ اجماع پر اِس زمانے میں جس شرح و بسط کے ساتھ لکھنے کی ضرورت ہے وہ ضرورت تو اس مختصر رسالے سے پوری نہ ہوگی، تاہم نہ ہونے سے کچھ ہو جانا بہتر ہوتا ہے، اس لئے اپنی علمی کم مائیگی اور کوتاہیٔ بیان کے شدید احساس کے باوجود اسے ہدیۂ ناظرین کیا جا رہا ہے۔

اسلامی قانون اور فقہ کے لئے "اجماع" کا حجّت ہونا پوری امّت کا مسلّمہ اور متفقہ عقیدہ رہا ہے، صحابہ و تابعین اور تمام ائمۂ مجتہدین فقہی مسائل

میں " اجماع " سے استدلال کرتے رہے، اور اجماع کو فقہ کے تیسرے مأخذ کے طور پر ایسی بدیہی حقیقت سمجھا گیا کہ اسلام کی ابتدائی صدیوں میں اس کی " حجّیت " ثابت کرنے کے لئے دلائل بیان کرنے کی بھی ضرورت محسوس نہ کی گئی۔

پھر جب مسلمانوں میں فرقے پیدا ہوئے، اور بعض باطل فرقوں نے اسے " حجّت " ماننے سے انکار کیا تو امّت کو پھوٹ سے بچانے، اور اسلامی احکام کے تحفظ کے لئے حجّیتِ اجماع پر قرآن و سُنّت کے دلائل واضح کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ اس مسئلہ پر سب سے پہلے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے خصوصی توجّہ دی، اور اپنی گرانقدر تصانیف میں اجماع کی حجّیت پر دلائل بیان فرمائے۔ مشہور امامِ حدیث " حاکم نیشاپوریؒ " نے اپنی معروف کتاب " المُستدرکؒ " میں " حجّیتِ اجماع " پر ایک مستقل باب قائم فرمایا۔ اور بعد ازاں اصولِ فقہ کی تقریباً سب ہی اہم کتابوں میں " حجّیتِ اجماع " پر دلائل کا بیان تفصیل سے ہوتا آرہا ہے۔ ناچیز راقم الحروف نے انہی بزرگوں کے بیان کردہ مباحث کو اختصار کے ساتھ آسان زبان میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

اِن دلائل میں آیاتِ قرآنیہ کے علاوہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث بھی آپ کے سامنے آئیں گی، جن کو تمام علما محققین نے " متواتر معنوی " قرار دیا ہے، اور تمام اہلِ عقل کا اتفاق ہے کہ " ہر خبرِ متواتر " بالکل یقینی اور قطعی ہوتی ہے، یعنی اس سے کسی کے قول یا واقعہ کا بالکل ایسا ہی قطعی یقین حاصل ہوتا ہے، جیسا اس قول کو خود متکلم سے سننے یا اس واقعہ کو خود دیکھنے سے حاصل ہوتا۔ لہٰذا حجّیتِ اجماع پر یہ احادیث بہت وزنی دلیل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

لیکن اس بات کا ثبوت فراہم کرنے کے لئے کہ یہ احادیث واقعی " متواتر "

ہیں، یہ تحقیق سامنے لانے کی ضرورت تھی کہ اِن احادیث کو روایت کرنے والے صحابۂ کرام کی تعداد کتنی زیادہ ہے؟ یعنی اِن احادیث کو کن کن صحابۂ کرام نے روایت کیا ہے، اور ان کی مجموعی تعداد کیا ہے؟ کیونکہ کسی حدیث کو "متواتر" جب ہی کہا جاسکتا ہے، جب اسے روایت کرنے والوں کی تعداد عہدِ رسالت سے ابتک ہر زمانے میں اتنی زیادہ رہی ہو کہ وہ "حدِّ تواتر" کو پہنچی ہوئی ہو، یعنی وہ تعداد اتنی زیادہ ہو کہ عقل یہ باور نہ کرے کہ وہ سب کے سب (نعوذ باللہ) سازش کرکے جھوٹ بولتے رہے ہوں گے، یا سب کو یکساں مغالطہ لگ گیا ہوگا۔

حجّیتِ اجماع کے اس خاص پہلو پر بحمداللہ جو تحقیق اس مقالے میں آگئی ہے وہ ناچیز کو کہیں اور یکجا دستیاب نہ ہوئی تھی اور عرصے سے تمنا تھی کہ اس پہلو پر تحقیق کی جائے۔ اور یہی اس مقالے کی خصوصیت ہے کہ جن احادیثِ نبویہ سے حجّیتِ اجماع پر استدلال کیا گیا ہے اُن میں سے ہر حدیث کو روایت کرنے والے صحابۂ کرام کے اسمائِ گرامی کی نشاندہی مفصل حوالوں کے ساتھ اس میں کردی گئی ہے۔ اس پوری تحقیق کے نتیجہ میں اِن احادیث کو روایت کرنے والے صحابۂ کرام کی جو تعداد ابتک سامنے آئی ہے وہ چوالیس ۴۴ ہے۔ جن میں سے پانچ صحابۂ کرام اس مقدّس جماعت کے افراد ہیں جن کو "عشرۂ مبشرہ" کہا جاتا ہے، یعنی جن کے جنّتی ہونے کی خصوصی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ اِن پانچ میں چاروں خلفائے راشدین بھی داخل ہیں۔ پھر اِن صحابۂ کرام سے اِن احادیث کو روایت کرنے والوں کی تعداد بعد کے ہر زمانے میں بڑھتی ہی چلی گئی ہے۔ لہٰذا اِن احادیث کے "متواتر" ہونے میں کوئی شُبہ نہیں کیا جاسکتا۔ وللہ الحمد

اس رسالے کا پہلا ایڈیشن ربیع الاول ۱۳۹۹ھ (فروری ۱۹۷۹ء) میں شائع ہوا تھا جس میں کتابت کی بہت سی غلطیاں رہ گئی تھیں، اب طبع ثانی کے

وقت ان کی تصحیح کے ساتھ متعدد مقامات پر ترمیم و اضافہ کی نوبت بھی آئی، خصوصاً اس مرتبہ "تواتر" اور "حدیثِ متواتر" کی حقیقت، اور اس کی اقسام کا بیان بھی سیر حاصل تشریح کے ساتھ کر دیا گیا ہے۔ وللہ الحمد اولاً و آخراً۔

اللہ تعالیٰ اس حقیر کوشش کو نافع بنا کر شرفِ قبولیت سے نوازے اور ناچیز کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ وھو المستعان وعلیہ التکلان۔

محمد رفیع عثمانی عفا اللہ عنہ وعن والدیہ

خادم دار العلوم کراچی

۲۷ رجمادی الاولیٰ ۱۴۰۶ھ

بروز جمعۃ المبارک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

فقہ کا ہر مسئلہ اور اسلامی قانون کی ہر دفعہ اپنے ثبوت کے لئے شرعی دلیل کی محتاج ہے، قانون یا فقہی مسئلہ جب تک کسی نہ کسی شرعی دلیل سے ماخوذ اور ثابت نہ ہو اسے نہ "فقہی مسئلہ" کہا جا سکتا ہے نہ "اسلامی قانون"[۱]

شرعی دلیلیں ـــــــ جن کو اصولِ فقہ کی اصطلاح میں "احکامِ شرعیہ کے دلائل" کہا جاتا ہے ـــــــ صرف چار ہیں، قرآنِ حکیم، سُنّت، اجماع اور قیاس۔ فقہ کا ہر مسئلہ یا تو قرآنِ حکیم کی کسی آیت سے ماخوذ ہوتا ہے، یا سُنّت (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول یا فعل) سے، یا اجماع سے، یا کسی مجتہد کے قیاس سے۔ فقہ کی پوری عظیم الشان عمارت انہی چار بنیادوں پہ قائم ہے، اور انہی کو "ماٰخذِ فقہ" بھی کہا جاتا ہے۔

فقہ کے اِن ماٰخذ سے شرعی احکام کس طرح مستنبط (دریافت) ہوتے ہیں؟ اس کے اصول و قواعد "علم اصول فقہ" میں بیان کئے گئے ہیں، جو نہایت دلچسپ مگر مشکل فن ہے، اسی سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے

---

[۱] فقہ کا مفہوم "اسلامی قانون" کے مفہوم سے زیادہ وسیع ہے، اسلامی قانون فقہ ہی کا

کہ ان ماخذ سے شرعی احکام کا استنباط (دریافت) وہی شخص کرسکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مجتہدانہ صفات سے نوازا ہو، عربی زبان اور ماخذ فقہ میں گہری بصیرت و مہارت کے علاوہ تقویٰ و پرہیزگاری اس کا شعار ہو، اعلیٰ درجہ کی ذہانت، بلند پایہ قوتِ حافظہ، معاشرہ کے حالات پر نظر اور ضروریاتِ زمانہ سے واقفیت رکھتا ہو۔

پھر ان چار میں سے بھی اصل ماخذ صرف قرآن[1] و سنت[2] اور اجماع[3] ہیں، قیاس ان تینوں کے تابع اور انہی سے ماخوذ ہوتا ہے، چنانچہ کسی مسئلہ کا جو حکم قرآن، سنت یا اجماع میں موجود ہو اس میں قیاس کے ذریعہ کسی قسم کا تغیر و تبدل جائز نہیں، قیاس کے ذریعہ صرف اُن مسائل کا شرعی حکم دریافت کیا جاتا ہے جن کا حکم قرآن و سنت اور اجماع میں نہ مل سکے، جب ایسا کوئی مسئلہ پیش آجائے تو قرآن و سنت اور اجماع میں اس کی نظیر تلاش کی جاتی ہے، اور جو حکم اس نظیر کا پہلے سے مقرر ہے وہی حکم اس نئے مسئلہ کے لئے مقرر کردیا جاتا ہے، اسی عمل کا نام "قیاس" ہے، یہ ایک دقیق و نازک فکری عمل ہوتا ہے، جس کی پوری حقیقت طریق کار، اور شرائط اصولِ فقہ کی کتابوں میں دیکھے جاسکتے ہیں، یہاں ہماری بحث صرف اجماع سے متعلق رہے گی۔

اجماع کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ[1]

لغت میں "اجماع" کے دو معنیٰ آتے ہیں ① عزم کرنا ② اتفاق[1] کرنا اور اصطلاحِ شریعت میں ایک خاص قسم کے اتفاق کو "اجماع" کہا جاتا ہے جس کی تعریف[2] یہ ہے کہ:

---

[1] الاحکام فی اصول الاحکام للآمدی ص ۱۰۱ ج اول، والمحصول ص ۱۹ ج ۴۔

[2] تسہیل الوصول ص ۱۶۷، والتوضیح والتلویح ص ۴۱ ج ۲۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات[1] کے بعد کسی زمانہ کے تمام فقہاءِ مجتہدین کا کسی حکمِ شرعی پر متفق ہوجانا "اجماع" ہے۔

"اجماع" فقہ کا تیسرا ماخذ اور احکامِ شرعیہ کے چار دلائل میں سے ایک ہے، جس مسئلہ کے شرعی حکم پر اجماع منعقد ہوگیا ہو اسے "اجماعی فیصلہ" یا "مسئلۂ اجماعیہ" یا "مسئلۂ مجمع علیہا" کہا جاتا ہے، اس کی حیثیت احکامِ شرعیہ کی دلیل اور فقہ کا ماخذ ہونے کے اعتبار سے وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کی ہے، کہ سُنّت کی طرح اس کی بھی بعض قسمیں ظنی اور بعض قطعی ہوتی ہیں، جن کی ضروری تفصیل آگے آئے گی۔

اِجماع کو خود قرآن و سُنّت نے حُجّت قرار دیا ہے

قرآن و سُنّت نے مسلمانوں پر اجماع کی پیروی ایسی ہی لازم کی ہے جیسی وحی سے ثابت شدہ احکام کی، اور وجہ اس کی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر شریعت کے احکام بذریعہ وحی آنے کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے بند ہوجانے والا تھا، اِدھر یہ شریعت قیامت تک نافذ رہنے والی اور طرح طرح کے نت نئے مسائل امّت کو قیامت تک پیش آنے والے تھے، لہٰذا آئندہ کے مسائل شرعی اصول پر حل کرنے کا انتظام اللہ جلّ شانہٗ نے یہ فرمادیا کہ خود قرآن و سُنّت میں ایسے اصول اور نظائر رکھ دیئے جن کی روشنی میں غور و فکر کرکے ہر زمانہ کے مجتہدین اس وقت کے پیدا شدہ مسائل کا شرعی حکم معلوم کرسکیں، اور جو فیصلہ قرآن و سُنّت کی روشنی میں وہ اپنے متفقہ اقوال یا افعال سے کردیں اس کی

---

[1] اس قید کی صراحت امام رازی نے المحصول میں کی ہے ص ۱۶۱ ج ۴۔ نیز تسہیل الوصول میں بھی اس کی صراحت ہے۔ ص ۱۶۷۔

پیروی بعد کے مسلمانوں پر خود قرآن و سُنّت کے ذریعہ لازم اور اس کی خلاف ورزی حرام قرار دے دی گئی۔

قرآن و سُنّت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اعزاز صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی اُمّت کو ملا ہے، کہ اس کے مجموعہ کو اللہ تعالیٰ نے دینی امور میں ہر خطاء ولغزش سے معصوم اور محفوظ فرمادیا ہے، یہ مطلب نہیں کہ اس امت کے کسی فرد سے دینی امور میں غلطی نہیں ہوسکتی، کیونکہ یہ بات تو ہر وقت مشاہدہ میں آتی ہے کہ اس امت میں بھی ہر قسم کے لوگ ہیں، نیکوکار متقی بھی ہیں، فاسق وفاجر بھی۔ ہر مسلمان سے بلکہ علماء وصلحاء سے بھی فرداً فرداً بہت سے دینی امور میں غلطی ہوجاتی ہے، لہٰذا امت کا ہر فرد تو خطاء ولغزش سے معصوم نہیں، مگر امّت کا مجموعہ معصوم ہے یعنی پوری امت بحیثیتِ مجموعی مُتّفقہ طور کوئی ایسا فیصلہ یا عمل نہیں کرسکتی جو قرآن و سُنّت اور اللہ کی مرضی کے خلاف ہو، جس طرح قرآن و سُنّت کا کوئی فیصلہ غلط نہیں ہوسکتا اسی طرح اجماعی فیصلہ جو قطعی درجہ کا ہو غلط نہیں ہوسکتا، بعد کے تمام مسلمانوں پر اس کی پابندی لازم ہے۔

حُجّیتِ اجماع پر آیاتِ قرآنیہ

چنانچہ قرآنِ کریم نے بتایا کہ آخرت میں جو سزا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے والوں کو ملے گی، وہی سزا اُن لوگوں کو دی جائے گی جو مؤمنین کا متفقہ دینی راستہ چھوڑ کر کوئی دوسرا راستہ اختیار کریں گے، ارشاد ہے[1]:-

(۱) وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ "اور جو شخص رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

---

[1] الاحکام فی اصول الاحکام، ص ۱۰۳ تا ص ۱۰۷ ج ۱، وتفسیر معارف القرآن ص ۲ ۲ تا ۳۴ ج ۲۔

مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۚ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ (نساء: ۱۱۵)

کی مخالفت کرے گا بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر ظاہر ہوچکا ہو، اور سب مسلمانوں کے (دینی) راستہ کے خلاف چلے گا تو ہم اس کو (دنیا میں) جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے اور (آخرت میں) اس کو جہنم میں داخل کریں گے، اور وہ بہت بری جگہ ہے۔"

معلوم ہوا کہ اُمت کے متفقہ فیصلہ (اجماع) کی مخالفت گناہِ عظیم ہے۔

(۲) قرآن کریم نے اس امت کے مجموعہ کو یہ مژدہ سُنایا ہے کہ:۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ (بقرہ: ۱۴۳)

"اور اسی طرح ہم نے تم کو ایسی اُمت بنایا ہے جو نہایت اعتدال پر ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور تمہارے (قابلِ شہادت اور معتبر ہونے کے) لئے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) گواہ بنیں۔"

معلوم ہوا کہ اس اُمت کے جو اقوال و اعمال متفقہ طور پر ہوں وہ سب اللہ تعالیٰ کے نزدیک درست اور حق ہیں، کیونکہ اگر سب کا اتفاق کسی غلط بات پر تسلیم کیا جائے تو اس ارشاد کے کوئی معنی نہیں رہتے، کہ یہ امت "نہایت اعتدال پر ہے"۔ نیز اسی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو گواہ قرار دے کر دوسرے لوگوں پر اس کی بات کو حجت قرار دیا ہے، اس سے بھی یہی ثابت ہوا کہ اس امت کا اجماع حجت ہے۔ اسی آیت سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ اجماع کا حجت ہونا صرف صحابہؓ یا تابعینؒ کے زمانہ کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ ہر زمانہ کے مسلمانوں کا اجماع معتبر ہے، کیونکہ آیت میں پوری امت کو خطاب ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت صرف صحابہؓ و تابعینؒ نہ تھے بلکہ قیامت تک

آنے والی نسلیں جو مسلمان ہیں وہ سب آپؐ کی امت ہیں، تو ہر زمانہ کے مسلمان اللہ کے گواہ ہوگئے جن کا قول حجت ہے، وہ سب کسی غلط کاری یا گمراہی پر متفق نہیں ہوسکتے۔[1]

(۳) قرآن حکیم ہی نے اس اُمّت کو "خَیْرُ الْاُمَمْ" قرار دے کر اس کی صفت یہ بتائی ہے کہ وہ اچھے کاموں کا حکم دیتی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے، ارشاد ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ط (آل عمران: ۱۱۰)	"تم سب سے بہترین امت ہو جو لوگوں کے (نفعِ ہدایت پہنچانے کے) لئے ظاہر کی گئی ہے تم نیک کاموں کا حکم دیتے ہو اور بُرے کاموں سے روکتے ہو، اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔"

پچھلی آیت کی طرح اس آیت میں بھی پوری امت سے بحیثیت مجموعی خطاب ہے، اور اس میں تین طریقوں سے یہ بات واضح کی گئی ہے کہ اس امت کا اجماع شرعی حجت اور فقہی دلیل ہے۔

اوّل یہ کہ اس امت کو ظاہر ہے کہ بہترین امت اسی لئے کہا گیا ہے کہ اس امت کا مجموعہ دین کی صحیح تعلیمات پر قائم رہے گا، اگرچہ اس کے بہت سے افراد الگ الگ دین پر کمزور بلکہ بہت کمزور رہیں، مگر ہر زمانہ میں اس امت کا مجموعہ مل کر اللہ کے دین کو مکمل طور پر تھامے رہے گا، پورا مجموعہ کبھی گمراہ نہ ہوگا، لہٰذا

---

[1] تفصیل کے لئے دیکھئے احکام القرآن للجصاص، ص ۱۰۱ تا ص ۱۰۴ ج اول مطبوعہ مصر ۱۳۴۷ھ و تفسیر معارف القرآن، ص ۳۷۲ تا ص ۳۷۳ ج اول۔

ان کا اجماع بھی لامحالہ حجت ہوگا، اس لئے کہ اگر ان سب کا اتفاق کسی غلط بات پر تسلیم کیا جائے تو وہ اتفاق گمراہی پر ہوگا، پھر ایک گمراہ امت بہترین امت کیسے ہو سکتی ہے؟[1]

دوسرے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس امت کے متعلق یہ تصدیق فرمادی ہے کہ "یہ نیک کاموں کا حکم دیتی ہے" معلوم ہوا کہ جس کام کا یہ حکم دے گی وہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ اور نیک کام ہوگا، اس کا حاصل بھی یہی ہے کہ یہ امت متفقہ طور پر جس کام کا حکم دے گی چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہے، لہٰذا اس کی پابندی سب پر لازم ہوگی۔

تیسرے اس آیت میں فرمایا گیا ہے کہ یہ امت بُرے کاموں سے منع کرتی ہے، معلوم ہوا کہ جس کام سے یہ امت متفقہ طور پر منع کر دے، وہ کام اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ اور بُرا ہے، اور اس سے اجتناب لازم ہے۔

الحاصل اس امت کا اجماعی فیصلہ خواہ کسی کام کے کرنے کا ہو یا کسی کام سے باز رہنے کا، ہر صورت میں وہ فیصلہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہوگا،[2] ورنہ اگر ان کے فیصلہ کو غلط قرار دیا جائے یعنی جس کام کا اس نے حکم دیا اسے بُرا سمجھا جائے اور جس کام سے منع کیا اسے اچھا سمجھا جائے تو لازم آئے گا کہ یہ امت برائی کا حکم دینے والی اور اچھائی سے منع کرنے والی ہے، اور ظاہر ہے کہ یہ بات

---

[1] احکام القرآن للجصاص، ص ۴۱ ج ۲، اور تسہیل الوصول، ص ۳۷۴۔

[2] یہ سب تفصیل بھی شیخ ابوبکر جصاص رازیؒ نے "احکام القرآن" (ص ۴۱ ج ۲) میں ذکر فرمائی ہے۔

اس آیت کے صریح خلاف ہے[1]

(۴) قرآن کریم کا حکم ہے کہ :-

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (آل عمران: ۱۰۳)

"اور اللہ کی رسّی (دین) کو سب مِل کر مضبوطی سے پکڑے رہو، اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو"

اور ظاہر ہے کہ تمام مسلمانوں کے متفقہ دینی فیصلے (اجماع) کی مخالفت امّت میں پھوٹ ہی ڈالنا ہے، جس سے قرآن کریم نے واضح طور پر ممانعت فرمائی ہے[2]،

فقہاء کا اختلاف، اس حکم کے منافی نہیں

رہا یہ سوال کہ فقہ کے بیشمار مسائل میں فقہاءؒ کا آپس میں اختلاف ہوا ہے، لہٰذا وہ بھی اس آیت کی رُو سے ناجائز ہونا چاہیئے؟ جواب یہ ہے کہ فقہاء کا اختلاف جن مسائل میں ہوا ہے اُن میں سے کوئی بھی مسئلہ ایسا نہیں جس کا صریح فیصلہ قطعی طور پر قرآن وسنّت سے یا اجماع امّت سے ثابت ہو چکا ہو۔ فقہاء کا اختلاف صرف اُن فروعی مسائل میں ہوا ہے جن میں قرآن وسنّت کا کوئی صریح اور قطعی فیصلہ موجود نہیں تھا، یا جن کے متعلق خود احادیث میں اختلاف پایا جاتا تھا، اور ان پر امّت کا اجماع بھی منعقد نہیں ہوا تھا، لہٰذا فقہاء کا یہ اختلاف اس آیت کی ممانعت میں داخل نہیں بلکہ فروعی مسائل میں اجتہادی نوعیت کا ہے جو صحابۂ کرامؓ کے زمانہ سے چلا آرہا ہے، خود عہدِ رسالتؐ میں بھی فروعی مسائل میں صحابہؓ کا اختلاف ہوا ہے، جس کی بہت سی مثالیں کتبِ حدیث

---

[1] مزید تفصیل کے لئے کتاب "الاحکام فی اصول الاحکام" (ص ۱۰۹ تا ص ۱۱۱ ج اول) ملاحظہ فرمائی جائے۔

[2] کتاب "الاحکام فی اصول الاحکام" ص ۱۱۱ ج اول، وتفسیر قرطبی ص ۱۶۴ ج ۴۔

میں موجود ہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کبھی مذمت نہیں فرمائی، بلکہ ایسے اختلاف کو امت کے لئے رحمت قرار دیا ہے، اور جس مسئلہ پر اجماع منعقد ہو چکا ہو وہ مسئلہ ظنی یا اجتہادی نہیں رہتا بلکہ قطعی ہو جاتا ہے، اس سے اختلاف کرنا فقہاء مجتہدین کو بھی جائز نہیں، کیونکہ اس کی مخالفت درحقیقت امت میں پھوٹ ڈالنا ہے، جسے قرآنِ کریم نے حرام قرار دیا ہے۔

(۵) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔"

(توبہ: ۱۱۹)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اس آیت میں ہر زمانہ کے مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ سچے لوگوں "الصادقین" کے ساتھ رہیں، جس کا مقصد ظاہر ہے کہ یہ ہے کہ اعمال میں ان کی پیروی کی جائے رہا یہ سوال کہ "صادقین" سے کیسے لوگ مراد ہیں؟ تو اس کا جواب خود قرآن کریم ہی نے سورۂ بقرہ کی آیت (نمبر ۱۷۷) لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ ـــــ تا ـــــ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ٥ میں دیا ہے، وہاں صادقین کی صفات تفصیل سے بیان کی گئی ہیں، جن کا حاصل یہ ہے کہ صادقین وہ حضرات ہیں جو اعتقاد کے بھی سچے ہوں، قول و عمل کے بھی اور ظاہر و باطن کے بھی۔

امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ اس[1] آیت سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ صادقین کا وجود ہر زمانہ میں باقی رہے گا، ورنہ اُن کے ساتھ رہنے کا حکم ہر زمانہ کے تمام مسلمانوں کو نہ دیا جاتا، کیونکہ اسلام نے کسی کو ایسا حکم نہیں دیا جس پر عمل کرنا اس کی قدرت سے باہر ہو، تو اس آیت سے جب یہ ثابت ہو گیا کہ صادقین

---

[1] تفسیر کبیر، ص ۵۱۳ ج ۴۔

ہر زمانہ میں موجود رہیں گے تو یہ خود بخود ثابت ہوگیا کہ کسی زمانہ کے سب مسلمان کسی غلط کاری یا گمراہی پر متفق نہیں ہو سکتے ۔ کیونکہ کچھ لوگ بلکہ اکثر لوگ بھی اگر کوئی غلط کام یا فیصلہ کرنا چاہیں گے تو اس زمانہ کے صادقین اس سے اتفاق نہیں کر سکتے" معلوم ہوا کہ امت کا اجماعی فیصلہ کبھی گمراہی اور بے دینی کی بات پر یا حق کے خلاف نہیں ہو سکتا ۔

حُجیّتِ اجماع پر احادیثِ متواترہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں اجماع کی حقانیت کو اور زیادہ صراحت و تاکید سے بیان فرمایا ، اس سلسلہ کی احادیث اتنی زیادہ ہیں کہ ان کا مجموعہ حدِ تواتر کو پہنچا ہوا ہے ۔[1]

تواتر کیا ہے ؟ اور "حدیثِ متواتر" کیا ؟ آگے بڑھنے سے پہلے یہ سمجھنا بھی ضروری ہے ۔

تواتر کی حقیقت

تواتر کی حقیقت یہ ہے کہ

"کسی محسوس واقعہ (مثلاً کسی کے فعل یا قول وغیرہ) کو خود دیکھنے یا سننے والوں کی ایسی بڑی تعداد اس واقعہ کی خبر دے کہ ان سب کا جھوٹ پر یا غلطی پر متفق ہونا محال سمجھا جائے ۔ یعنی عقل یہ باور نہ کرے کہ ان سب نے سازش کر کے جھوٹ بول دیا ہوگا ، یا سب کو

---

[1] المحصول ص ۱۰۹ ج ۲ ۔

مغالطہ لگ گیا ہوگا۔[1]

جو خبر اس طرح تواتر سے ثابت ہو، اُسے "متواتر" کہا جاتا ہے۔ پھر وہ واقعہ اگر اتنا پرانا ہے کہ اُس واقعہ کے بعد ہمارے زمانے تک مثلاً کئی نسلیں گذر چکی ہیں، تو ہمارے حق میں اُس خبر کے "متواتر" ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ جب سے وہ واقعہ رُونما ہوا، اُس وقت سے اب تک بھی ہر زمانے میں لوگوں کی ایسی بڑی تعداد اُس کو پے در پے نقل کرتی چلی آئی ہو کہ اُن سب کا جھوٹ پر یا غلطی پر متفق ہونا محال سمجھا جائے۔[2]

تواتر کے لئے خبر دینے والوں کا مسلمان، یا متقی پرہیزگار ہونا ضروری نہیں، وہ مسلمان ہوں یا کافر، نیک ہوں یا بدکار، ہر صورت میں اگر اُن کی تعداد اتنی زیادہ ہو کہ ان کا جھوٹ پر یا غلطی پر متفق ہونا محال سمجھا جائے تو ان کی دی ہوئی خبر کو "خبرِ متواتر" کہا جائے گا۔ اور اُس خبر سے اُس واقعہ کا علمِ یقینی حاصل ہو جائے گا، البتہ خبر دینے والے اگر متقی پرہیزگار ہوں گے تو ان کی نسبۃً تھوڑی تعداد سے علمِ یقینی حاصل ہو جائے گا، اور فاسق ہوں گے تو بہت بڑی تعداد سے علمِ یقینی حاصل ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ خبر دینے والوں کی کوئی خاص تعداد "تواتُر" کے لئے مقرر نہیں، بس جتنے لوگوں کی خبر سے کسی واقعہ کا یقین اور علمِ قطعی حاصل ہو جائے اتنے ہی لوگوں کی خبر کو "متواتر" کہا جائے گا۔[3]

---

[1] دیکھئے فتح الملہم ص ۵ تا ص ۶ ج اول۔ والتوضیح والتلویح ص ۲ و ۳ ج ۲۔ والاِحکام فی اصول الاحکام ص ۱۵ ج اوّل۔ وتسہیل الوصول ص ۱۴۰۔

[2] حوالۂ بالا۔

[3] قمر الاقمار، حاشیہ نور الانوار ص ۱۷۶ نیز دیکھئے فتح الملہم ص ۵ ج اوّل، والاِحکام ص ۱۵۵ تا ۱۵۸ ج اول والتلویح ص ۲ ج ۲۔ وتسہیل الوصول ص ۱۴۰۔

جب بہت سے لوگوں کی خبر سے ہمیں اُس واقعہ کا پختہ یقین ہو جائے تو ہم سمجھ گئے کہ اُن کی تعداد "حدِ تواتر" کو پہنچی ہوئی ہے، یہ نہیں کہ کسی خاص تعداد کی بنا پر اُس خبر کے "متواتر" ہونے کا فیصلہ کیا جائے[1]

خبرِ مُتواتر کا فائدہ

"خبرِ متواتر" دنیا کے تمام قابلِ ذکر اہلِ عقل کے نزدیک قطعی، سچی اور یقینی خبر مانی جاتی ہے، ایسی خبر سے جو واقعہ ثابت ہو، اُس کے ثبوت کو بالاتفاق ہر شک و شبہ سے بالاتر تسلیم کیا جاتا ہے، اور اس سے ایسا ہی یقینی اور قطعی علم حاصل ہوتا ہے، جیسا اُس واقعہ کو خود دیکھنے سے حاصل ہوتا[2]

مثلاً ہم نے نیویارک اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا، مگر امریکہ کے اس شہر کا ذکر اور اس کے متفرق حالات اتنے لوگوں سے سُنتے ہیں کہ عقل یہ باور نہیں کر سکتی کہ نیویارک کوئی شہر ہی نہ ہو، اور جتنے لوگوں اور اخبارات و رسائل، اور ریڈیو وغیرہ نے ہمیں اُس کے حالات بتائے اُن سب نے سازش کر کے متفقہ طور پر

---

[1] فتح الملہم ص ۵ ج اول۔ والإحکام ص ۱۵۷ تا ۱۵۸ ج اول۔ والتلویح ص ۲ ج ۲ وتسہیل الوصول ص ۱۴۰۔

[2] یہ ایک مسلّم قاعدۂ کلیہ ہے، جس میں کسی دین و مذہب، یا کسی قوم کا اختلاف نہیں ملتا، سوائے برہمنوں اور "سمنیّہ" کے کہ اُن کا یہ عجیب و غریب قول اصولِ فقہ کی بعض کتابوں میں نقل کیا گیا ہے کہ "علمِ یقینی صرف مشاہدہ سے حاصل ہو سکتا ہے، کسی بھی قسم کی خبر سے علمِ یقینی حاصل نہیں ہو سکتا اگرچہ وہ خبر "متواتر" ہی ہو"۔ مگر یہ قول بداہت کے خلاف ہونے کے باعث قابلِ التفات نہیں، جیسا کہ آگے مثال سے واضح ہو گا۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو التلویح ص ۳ ج ۲۔ والإحکام ص ۱۵۱ تا ۱۵۲ ج اول۔

جھوٹ بولا ہو، یا سب ہی بتانے والوں کو یہ مغالطہ لگ گیا ہو کہ وہ پاکستان کے کسی گاؤں کو امریکہ کا عظیم شہر نیویارک سمجھ بیٹھے ہوں۔ "یہ خبر متواتر" ہی ہے جس کی بنا پر ہم نیویارک کو اپنی آنکھوں سے دیکھے بغیر، امریکہ کا بڑا شہر یقین کرنے پر مجبور ہیں۔ حتیٰ کہ اس یقین کو ہم اپنے ذہن و حافظہ سے مٹانے پر بھی قادر نہیں[1]۔

"خبرِ متواتر" کی یہی وہ قوت ہے، جسے اسلام نے بھی تسلیم کیا، اور "خبر متواتر" کے ثبوت کو جھوٹ اور بھول چوک کے ہر شبہ سے بالاتر اور ایسا ہی یقینی قرار دیا ہے جیسا خود دیکھنا اور سُننا یقینی ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم نے کئی آیات میں تواتُر سے حاصل ہونے والے علم کو "رؤیت" (دیکھنے) سے تعبیر فرمایا ہے۔ مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے کہ

(١) اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ○ (الفیل : ١)	"کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں سے کیا معاملہ کیا؟"
(٢) اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ○ (الفجر : ٦)	"کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ آپ کے رب نے (قوم) عاد کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟"

اہلِ مکہ کے بارے میں ارشاد ہے :

(٣) اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ (انعام : ٦)	"کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم اُن سے پہلے کتنی جماعتوں کو (عذاب سے) ہلاک کرچکے ہیں؟"

ظاہر ہے یہ واقعات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مشاہدہ نہیں فرمائے تھے کیونکہ یہ سب واقعات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے

---

[1] خبر متواتر سے جو علم یقینی قطعی حاصل ہوتا ہے، اصطلاح میں اسے "علمِ ضروری" کہا جاتا ہے

پہلے کے ہیں۔ اصحاب الفیل کا واقعہ آپ کی ولادت باسعادت سے پچاس یا پچپن روز قبل ہوا تھا، اور آپ کے زمانہ میں اتنا مشہور تھا کہ مکہ مکرمہ میں بچہ بچہ کی زبان پر تھا۔ اور قومِ عاد اور دیگر قوموں پر عذاب کے واقعات اس سے بھی بہت پہلے کے ہیں، لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا دیگر اہلِ مکہ کے حق میں اِن واقعات کے مشاہدے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، البتہ اِن واقعات کا علم ان کو "تواتُر" سے حاصل ہوا تھا، اسی علم کو قرآنِ حکیم نے "رؤیت" (دیکھنے) سے تعبیر فرما کر اشارہ کر دیا کہ جو علم تواتُر سے حاصل ہو وہ بھی مشاہدے کی طرح یقینی اور قطعی ہوتا ہے [2]

احادیثِ مُتواترہ

"تواتُر" اور "خبرِ متواتر" کی حقیقت سامنے آجانے کے بعد اب یہ عرض کرنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ارشاد یا عمل ہم تک "تواتُر" سے نقل ہوتا ہوا پہنچا ہے، اُسے بھی "خبرِ متواتر" کہا جاتا ہے، نیز اسے "حدیثِ متواتِر" اور "سنّتِ متواتِرہ" بھی کہا جاتا ہے۔ "حدیثِ مُتواتِر" کی جمع "احادیثِ متواترہ" ہے۔

جس طرح دوسری وہ تمام خبریں جو تواتُر سے ثابت ہوں، تمام اہلِ عقل کے نزدیک یقینی اور قطعی ہوتی ہیں، اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی "احادیثِ متواترہ" بھی یقینی اور قطعی ہیں، یعنی اُن کے متعلق یہ علم ویقین قطعی طور پر

---

[1] سیرۃ المصطفیٰ ص ۴۰ ج اوّل، بحوالہ زرقانی۔

[2] فتح الملہم ص ۵ ج اوّل۔

حاصل ہے کہ وہ واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ہیں، اُنہیں نقل کرنے میں راویوں سے نہ بھول چوک ہوئی ہے، نہ انہوں نے جھوٹ بولا ہے۔

خبرِ متواتر کی ۲ دو قسمیں

خبرِ متواتر کی بڑی قسمیں دو ہیں۔ (۱) متواترِ لفظی (۲) متواترِ معنوی
دونوں قسموں سے علمِ یقینی قطعی حاصل ہوتا ہے[۱]

(۱) متواترِ لفظی وہ خبرِ متواتر ہے جس کے الفاظ تمام راویوں نے یکساں ذکر کئے ہوں، مثلاً قرآنِ کریم کہ اُس کا ایک ایک حرف، بلکہ زبر زیر پیش بھی تواترِ لفظی سے ثابت ہے۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک بھی متواترِ لفظی ہے کہ

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا — "جس نے میرے متعلق قصداً کذب بیانی کی،
فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ — اُس کا ٹھکانہ آگ ہے"۔

اس حدیثِ نبوی کو ستّر سے زیادہ صحابۂ کرام اِسی متن[۲] کے ساتھ روایت کیا ہے، اور اُن سے اب تک پے در پے روایت کرنے والوں کی تعداد ہر زمانے میں بڑھتی ہی چلی گئی ہے[۳]، جن کو اب شمار میں لانا بھی آسان نہیں۔

(۲) متواترِ معنوی یہ ہے کہ راویوں کی ایسی بڑی تعداد نے جو حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہو کسی خبر یا واقعہ کو مختلف الفاظ اور مختلف تفصیلات کے ساتھ

---

[۱] فتح الملہم ص ۵ تا ص ۶ ج اوّل۔

[۲] فتح الملہم ص ۵ ج اوّل۔

[۳] حوالۂ بالا۔

بیان کیا ہو، لیکن یہ سب راوی اُس واقعہ یا خبر کے کسی ایک جز کو بیان کرنے میں متفق ہوں، یعنی ان کی خبریں اگرچہ الفاظ اور تفصیلات میں ایک دوسرے سے مختلف ہوں، لیکن کوئی ایک مضمون قدرِ مشترک کے طور پر ان تمام خبروں کے ضمن میں متفقہ طور پر پایا جاتا ہو، تو اس مشترک مضمون کو، جو اِن تمام لوگوں کی مختلف خبروں میں متفقہ طور پر پایا جارہا ہے کہا جائے گا کہ یہ "متواترِ معنوی" ہے، یعنی اس واقعہ کی تمام تفصیلات اگرچہ متواتر نہیں، لیکن یہ مشترک مضمون "متواتر" ہے۔

مثلاً حاتم طائی کے زمانے سے آج تک اُس کی سخاوت اور داد و دہش کی مختلف تفصیلات اتنے لوگوں کی زبان پر ہیں کہ اُن کی کثرت حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہے، مثلاً کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اُس نے بہت سارے اونٹ لوگوں میں مفت تقسیم کئے، کچھ لوگوں نے بتایا کہ بہت سے گھوڑے تقسیم کئے، کچھ لوگوں نے بیان کیا کہ بکریوں کے اتنے ریوڑ فقراء کو دیئے، کچھ لوگوں نے کچھ اور تعداد بیان کی، کچھ لوگوں نے کہا کہ کپڑوں کے اتنے جوڑے دیئے، کچھ لوگوں نے دینار اور کچھ لوگوں نے دراہم دینے کے بہت سے مختلف واقعات بیان کئے، اور کچھ لوگوں نے اس کے کھانا کھلانے کے بہت سارے واقعات سنائے وغیرہ وغیرہ۔ یہ بے شمار خبریں، اپنے الفاظ اور تفصیلات میں اگرچہ باہم مختلف ہیں، لیکن ایک مشترک مضمون اِن سب خبروں کے ضمن میں متفقہ طور پر پایا جارہا ہے اور وہ ہے " حاتم طائی کی سخاوت اور داد و دہش"۔ پس یہ بات کہ "حاتم طائی سخی تھا، اور داد و دہش بہت کرتا تھا" متواترِ معنوی ہے۔ یعنی اس کی سخاوت اور داد و دہش کی جو جو تفصیلات ہم نے سُنی ہیں وہ تفصیلات اگرچہ "متواتر" نہیں، کیونکہ ہر تفصیل کو روایت کرنے والوں کی تعداد حدِ تواتر سے کم ہے چنانچہ اُن میں غلطی، اور جھوٹ کا احتمال ہے، لیکن " حاتم کی سخاوت اور داد و دہش " جو اِن تمام راویوں کی بیان کردہ تفصیلات کے ضمن میں متفقہ طور پر پائی جارہی ہے وہ "متواتر" ہے،

اور یقینی ہے، کیونکہ اِن سب راویوں کی مجموعی تعداد حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہے۔

متواترِ معنوی کی بے شمار مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں، اپنے حافظے کی معلومات کا اگر آپ جائزہ لیں تو جن خبروں کے سچے ہونے کا آپ کو یقینِ کامل اور علم قطعی حاصل ہے اُن میں سیکڑوں معلومات اسی "متواترِ معنوی" کی رہینِ منت نظر آئیں گی، مثلاً تاریخ کی بڑی بڑی مشہور جنگوں، دُنیا کی بڑی بڑی مشہور قوموں، بہت سے عظیم الشان شہروں اور اہم شخصیات کو دیکھے بغیر اُن کے وجود کا علم یقینی ہم کو "متواترِ معنوی" کی بدولت ہوا ہے۔ سُلطان ٹیپو کو ہم نے نہیں دیکھا، مگر تواترِ معنوی سے ہم کو اتنی بات یقینی اور قطعی طور پر معلوم ہے کہ اُس نے میسور میں انگریزوں کی یلغار روکنے کے لئے عظیم مجاہدانہ کارنامے انجام دیئے تھے۔ یہ یقین اتنا مستحکم ہے کہ دانستہ جھوٹ بولے بغیر ہم اس کا انکار نہیں کر سکتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو احادیث حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں، ان میں بھی بیشتر احادیث "متواترِ معنوی" ہیں [1] "متواترِ لفظی" کی مثالیں احادیثِ نبویہ میں شاذ و نادر ہیں۔ مگر "متواترِ لفظی" کی طرح "متواترِ معنوی" بھی یقینی اور قطعی ہوتی ہے [2]، یعنی جو خبر "تواترِ معنوی" سے ثابت ہو اُس سے بھی اُس واقعہ کا ایسا ہی یقینی اور قطعی علم حاصل ہوتا ہے جیسا خود دیکھنے سے حاصل ہوتا۔

آمدم بر سرِ مطلب

تواتُر، اور خبر متواتر کا بیان ہمیں کسی قدر تفصیل سے یہاں اس لئے کرنا پڑا کہ

---

[1] مثلاً چمڑے کے موزوں (خُفّین) پر مسح کی احادیث۔ قمر الاقمار، ص ۱۷۶

[2] فتح الملہم ص ۵ تا ص ۶ ج اوّل

اجماع کے حجت ہونے پر ائمۂ مجتہدین، علماء اصولِ فقہ، اور محدثینِ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جن احادیث سے استدلال کیا ہے وہ "متواترِ معنوی" ہیں[1]۔ اسی "متواترِ معنوی" کی وضاحت کے لئے ہمیں تواتر کی یہ پوری بحث درمیان میں لانی پڑی۔ تاکہ یہ سمجھنا آسان ہو کہ یہ احادیث "متواترِ معنوی" کیوں ہیں؟

حجیتِ اجماع کی احادیث متواترِ معنوی ہیں

تفصیل اس کی یہ ہے کہ جن احادیث سے اجماع کے حجت ہونے پر استدلال کیا گیا ہے ان میں سے جو احادیث احقر کو چند روزہ تلاش سے دستیاب ہو گئیں انہی کو روایت کرنے والے صحابۂ کرامؓ کی تعداد مجموعی طور پر چوالیس۴۴ ہے، مزید اہتمام سے جستجو کی جائے تو نہ جانے کتنی حدیثیں جو کتنے ہی مزید صحابۂ کرامؓ نے روایت کی ہوں گی، اور مل جائیں، بہر حال وہ صحابۂ کرام جن کی روایتیں اس ناچیز کو چند روز کی تلاش سے ملی ہیں یہ ہیں :-

(۱) حضرت ابوبکر (۲) حضرت عمر (۳) حضرت عثمان (۴) حضرت علی (۵) حضرت سعد بن ابی وقاص (۶) حضرت عبداللہ بن مسعود (۷) حضرت معاذ بن جبل (۸) حضرت زید بن ارقم (۹) حضرت حذیفہ بن الیمان، (۱۰) حضرت ابوذر غِفاری (۱۱) حضرت جابر بن عبداللہ (۱۲) حضرت معاویہ (۱۳) حضرت مغیرہ بن شعبہ (۱۴) حضرت ابوالدرداء (۱۵) حضرت جابر بن سمرہ، (۱۶) حضرت عبداللہ بن عمر (۱۷) حضرت ابوہریرہ (۱۸) حضرت انس (۱۹) حضرت ابن عباس (۲۰) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص (۲۱) حضرت ابوسعید خدری

---

[1] التقریر والتحبیر شرح التحریر ص ۸۵ ج ۳ ۔ والمحصول ص ۱۴ ج ۴

(۲۲) حضرت جبیر بن مطعم (۲۳) حضرت زید بن ثابت (۲۴) حضرت عائشہ،
(۲۵) حضرت ابو مسعود انصاری (۲۶) حضرت ثوبان (۲۷) حضرت ابو مالک اشعری
(۲۸) حضرت عقبہ بن عامر (۲۹) حضرت نعمان بن بشیر (۳۰) حضرت عوف بن مالک
(۳۱) حضرت عمرو بن عوف (۳۲) حضرت عامر بن ربیعہ (۳۳) حضرت اسامہ بن شریک
(۳۴) حضرت عرفجہ (۳۵) حضرت ابو اُمامہ (۳۶) حضرت حارث اشعری (۳۷) حضرت
قدامۃ بن عبداللہ بن عمار الکلابی (۳۸) حضرت فضالۃ بن عُبَید (۳۹) حضرت ابو بصرہ
(۴۰) حضرت مُرّۃ البہزی (۴۱) حضرت قرہ (۴۲) حضرت ابو قرصافہ (۴۳) حضرت
عمران بن الحصین (۴۴) حضرت سعد بن جنادۃ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

ان میں سے بعض صحابۂ کرامؓ نے حجیتِ اجماع کے متعلق کئی کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ پھر صحابۂ کرامؓ کے بعد اُن احادیث کے راویوں کی تعداد ہر زمانہ میں بڑھتی ہی چلی گئی ہے، ان میں سے ہر حدیث اگرچہ الگ الگ خبر واحد (غیر متواتر) ہے اور ان کے الفاظ اور بعض مضامین بھی یکساں نہیں ہیں مگر اتنی بات — جیساکہ آپ آگے ملاحظہ فرمائیں گے — ان سب احادیث میں مشترک اور متواتر پائی جاتی ہے کہ تمام مسلمانوں کا متفقہ فیصلہ یا عمل ہر خطا و لغزش سے پاک ہے، لہٰذا اس نتیجہ پر پہنچنے میں کوئی شُبہ نہیں رہتا کہ حجیّتِ اجماع کی احادیث کا مجموعہ متواتر ہے، یہ اور بات ہے کہ یہ تواتر لفظی نہیں بلکہ معنوی ہے، مگر معنوی ہونے سے فرق اس لئے نہیں پڑتا کہ تواتُر، خواہ لفظی ہو یا معنوی، دونوں ہی قطعی اور یقینی ہوتے ہیں۔ جیساکہ اُوپر تواتُر کی بحث میں اس کی تفصیل آچکی ہے۔ اس طرح

---

[1] التقریر والتحبیر شرح التحریر، ص ۸۵ ج ۳، والمحصول ص ۱۱۴ (القسم الاول من الجزء الثانی) ج ۴۔

اجماع کا حجت ہونا "تواتر معنوی" سے روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے۔ یعنی یہ بات یقینی طور پر پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ تمام مسلمانوں کے متفقہ فیصلے اور عمل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطار ولغزش سے پاک قرار دیا ہے۔ یہاں اُن سب احادیث کے الفاظ الگ الگ نقل کرنے کا تو موقع نہیں اس لئے ہر مضمون کی صرف ایک ایک حدیث ذکر کی جاتی ہے اُسی مضمون کی دوسری حدیثیں قدرے مختلف الفاظ میں روایت کرنے والے صحابۂ کرام رضی کے صرف اسمارِ گرامی مع حوالہ ذکر کئے جائیں گے۔

(۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر ہمیں کوئی ایسا معاملہ پیش آئے جس کے متعلق کوئی صریح حکم یا ممانعت (قرآن وسنّت میں) موجود نہ ہو تو میرے لئے آپ کا کیا حکم ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا:-

شاوروا فيه الفقهاء والعابدين ولا تمضوا فيه رأى خاصة

"کہ اُس معاملہ میں تم فقہا اور عابدین سے مشورہ کرو، اور کسی شخصی رائے کو نافذ نہ کرو"

(الطبرانی فی الاوسط ورجاله موثقون من اهل الصحيح كذا فی مجمع الزوائد[1])

معلوم ہوا کہ کسی زمانہ کے فقہار وعابدین متفقہ طور پر جس چیز کا حکم دیں یا ممانعت کریں، اس کی مخالفت جائز نہیں، کیونکہ ان کا متفقہ فیصلہ غلط نہیں ہو سکتا۔

---

[1] مجمع الزوائد باب فی الاجماع، ص ۱۷۸ ج اول

(۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ[1]:-

لَا تَزَالُ طَآئِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ	"میری امت میں ایک جماعت (قربِ)
یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ	قیامت تک حق کے لئے سربلندی کے ساتھ
اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔	برسرپیکار رہے گی۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے علاوہ مزید بارہ[۱۲] صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی تھوڑے تھوڑے لفظی فرق کے ساتھ (جس سے معنی نہیں بدلتے) روایت کیا ہے، ان حضرات کی روایتیں صحیح اور قوی سندوں کے ساتھ مستند کتبِ حدیث میں مذکور ہیں، وہ بارہ[۱۲] صحابہ کرام یہ ہیں:-

(۱) حضرت مغیرہ بن شعبہ[2] (۲) حضرت ثوبان[3] (۳) حضرت عقبہ بن عامر[4]

---

[1] مسلم شریف کتاب الایمان "باب نزولِ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام" ص ۸۷ ج اول، و کتاب الامارۃ "باب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتزال طائفۃ الخ" ص ۱۴۳ ج ۲۔

[2] صحیح بخاری کتاب الاعتصام، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم "لاتزال طائفۃ من امتی الخ" ص ۱۰۸۷ ج ۲، و صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتزال طائفۃ الخ ص ۱۴۳ ج ۲

[3] سننِ ابی داؤد کتاب الفتن، ص ۵۸۳ و ۵۸۴ ج ۲، و سننِ ابن ماجہ ابواب الفتن باب ما یکون من الفتن، ص ۲۸۳، و صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتزال طائفۃ الخ ص ۱۴۳ ج ۲

[4] صحیح مسلم کتاب الامارۃ، باب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم "لاتزال طائفۃ من امتی الخ" ص ۱۴۴ ج ۲۔

(۴) حضرت عمر فاروقؓ (۵) حضرت جابر بن سمرہ (۶) حضرت ابو ھریرہؓ
(۷) حضرت زید بن ارقم (۸) حضرت ابو امامہ (۹) حضرت مرۃ البہزی
(۱۰) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ (۱۱) حضرت عمران بن الحصینؓ (۱۲) حضرت قرہ،[لہ]
رضی اللہ عنہم اجمعین۔

امام بخاریؒ کی رائے ہے کہ اس حدیث میں جس جماعت کا ذکر ہے اس سے مراد اہل علم ہیں، بہر حال اس حدیث میں صراحت ہے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت ہر زمانہ میں حق پر قائم رہے گی، جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اس اُمت کا مجموعہ کبھی کسی گمراہی یا غلط کاری پر متفق نہیں ہو سکتا۔

(۳) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد خطبہ دیتے ہوئے مجمعِ عام[ھ] میں سُنایا کہ:۔

لہ حضرت عمرؓ سے حضرت مرۃ البہزی رضی اللہ عنہما تک چھ حضرات صحابہ کی روایتیں علامہ ہیثمیؒ نے مجمع الزوائد میں اسانید و متون اور اصل مآخذ کے حوالوں کے ساتھ نقل فرما کر سب کی توثیق فرمائی ہے، البتہ صرف حضرت مرۃ البہزی رضی اللہ عنہ کی روایت جو طبرانی کے حوالہ سے نقل کی ہے اس کی سند کے متعلق یہ کہا ہے کہ "وَفِيهِ جَمَاعَةٌ لَمْ أَعْرِفْهُمْ"۔ دیکھئے مجمع الزوائد ص ۲۸۷ تا ۲۸۹ ج ۷۔

ٹہ صحیح مسلم کتاب الامارہ، باب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتزال طائفۃ الخ ص ۱۴۳ ج ۲۔

سہ سنن ابوداؤد کتاب الجہاد، باب دوام الجہاد، ص ۳۳۶ ج ۱۔

ٹہ جامع ترمذی ص ۵۲ ج ۲، ابواب الفتن باب ماجاء فی اہل الشام۔

ھہ صحیح بخاری کتاب العلم باب "من یرد اللہ بہ خیرًا" الخ ص ۱۶ ج اول، وکتاب الاعتصام، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاتزال طائفۃ من امتی الخ ص ۱۰۸۷ ج ۲، و صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتزال طائفۃ من امتی الخ ص ۱۴۳، ۱۴۴ ج ۲

لَنْ يَّزَالَ أَمْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مُسْتَقِيْمًا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ ۔

"اس اُمّت کی حالت قیامت تک سیدھی اور درست رہے گی"۔

معلوم ہوا کہ پوری اُمّت کا مجموعہ کبھی کسی غلط بات پر متفق نہیں ہو سکتا۔

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اجماع کے حجت ہونے پر سب سے زیادہ صریح ہے، کہ :-

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ اَوْقَالَ "اُمَّةَ مُحَمَّدٍ" عَلٰى ضَلَالَةٍ، وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ اِلَى النَّارِ ۔

"اللہ میری اُمّت کو کسی گمراہی پر متفق نہیں کرے گا، اور اللہ کا ہاتھ جماعت (مسلمین) پر ہے، اور جو الگ راستہ اختیار کرے گا جہنم کی طرف جائے گا"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد آٹھ صحابۂ کرام نے تھوڑے تھوڑے لفظی فرق کے ساتھ نقل کیا ہے، کسی نے تفصیل سے کام لیا ہے کسی نے اختصار سے، مگر اتنا مضمون ان سب صحابۂ کرام نے نقل فرمایا ہے کہ "اُمّتِ محمدیہ کو اللہ تعالیٰ گمراہی پر متفق نہیں کرے گا"۔

اوپر حدیث کے جو الفاظ لکھے گئے یہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے روایت کردہ ہیں، باقی سات صحابۂ کرام جنھوں نے یہ حدیث روایت کی ہے

لہ جامع ترمذی، ابواب الفتن، باب لزوم الجماعۃ ص ۳۹ ج ۲ و مستدرک حاکم کتاب العلم ص ۱۱۵ تا ص ۱۱۶ ج اوّل، ترمذی نے اس حدیث کو "حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ" کہا ہے، مگر یہ "غریب" کہنا سند کے ایک خاص طریق کی بنا پر ہے، ورنہ حاکم نے اس حدیث کی سند سات مختلف طُرُق سے بیان کی ہے، اُن سب طرق کا مدار "معتمر بن سلیمان" پر ہے، جو ائمۂ حدیث میں سے ہیں، اور اُن میں کئی طرق سند کے لحاظ سے صحیح ہیں، (باقی حاشیہ۔۔۔

یہ ہیں :-
① حضرت ابن عباس[1] ② حضرت انس[2] ③ حضرت ابو مالک اشعری[3] ④ حضرت ابو بصرہ[4]

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) چنانچہ طریقِ اوّل میں معتمر کے شاگرد خالد کے متعلق حاکم فرماتے ہیں کہ "خالدُ بنُ یزیدَ القرنیُّ شیخٌ قدیمٌ للبغدادیّینَ ولوحفظ ھٰذا الحدیثَ لحکمنا بالصحۃِ" پانچواں طریق جس میں معتمر کے شیخ "سلم بن ابی الذیال" ہیں، اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ "وھٰذا لوکان محفوظاً من الراوی لکان مِن شرطِ الصحیح" کیونکہ بقول حافظ ابن حجر، سلم بن ابی الذیال ثقہ ہیں اور اُن سے ایک حدیث صحیح مسلم میں مروی ہے، (تقریب التہذیب ص ۳۱۳ ج اوّل)
حاکم نے ساتوں طریق بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ "ان المعتمر بن سلیمان احدُ ائمۃ الحدیث وقد رُوِیَ عنہُ ھٰذا الحدیث باسانیدَ یصحُّ بمثلھا الحدیث فلابُدَّ اَنْ یکون لَہٗ اصلٌ باحدِ ھٰذہٖ الاسانید (حافظ کی اس پوری تحقیق پر حافظ ذہبیؒ نے سکوت فرمایا ہے، جو اُن کی توثیق کی علامت ہے)
نیز یہ حدیث مجمع الزوائد میں بحوالہ طبرانی نقل کی گئی ہے، دیکھئے مجمع الزوائد ص ۲۱۸ ج ۵

حاشیہ صفحہ ھٰذا

[1] جامع ترمذی حوالۂ بالا، ومستدرک حاکم حوالۂ بالا، ص ۱۱۶ ج اوّل۔
[2] سننِ ابن ماجہ ابواب الفتن، باب السواد الاعظم، ص ۲۸۳ ومستدرک کتاب العلم، ص ۱۱۶ و ۱۱۷ ج اوّل، وکتاب الفقیہ والمتفقہ للخطیب، ص ۱۶۱ جزء پنجم۔
[3] سننِ ابی داؤد کتاب الفتن ص ۵۸۴ ج ۲، وجمع الفوائد، ص ۵۸۴ ج ۲، ابوداؤدؒ نے ابومالک اشعریؓ کی اس روایت پر سکوت کیا ہے، جو اُن کی توثیق کی علامت ہے۔
[4] مجمع الزوائد بحوالۂ مسند احمدؒ باب فی الاجماع، ص ۱۷۷ ج اوّل (باقی حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

⑤ حضرت قدامہ بن عبداللہ بن عمار الکلابی[1] ⑥ حضرت ابو ہریرہ[2] ⑦ حضرت ابو مسعود انصاری[3]

رضی اللہ عنہم اجمعین ۔

ان آٹھ صحابۂ کرام کے علاوہ اسی حدیث کو مشہور تابعی حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) والتقریر والتحبیر بحوالہ احمد و الطبرانی، ص ۸۵ ج ۳ - ابن امیر الحاج "التقریر" میں نقل فرماتے ہیں کہ ابوبصرہ کی اس روایت کے تمام راوی "رجال صحیح" ہیں، سوائے ایک تابعی کے جو مبہم ہے، لیکن اس روایت کا ایک شاہد حدیث مرسل ہے جس کے سب رجال صحیح کے رجال ہیں، اُسے طبریؒ نے سورۂ انعام کی تفسیر میں ذکر کیا ہے ۔

حاشیہ صفحہ ھذا

[1] مستدرکِ حاکم ص ۵۰۷ ج ۲، حاکم حضرت قدامہ کی روایت کے متعلق فرماتے ہیں کہ "ھٰذا الحدیثُ لَمْ نکتبْ بھٰذا الاسناد الاحدیثاً واحداً" حافظ ذہبیؒ نے یہاں بھی سکوت فرمایا ہے ۔

[2] کتاب الفقیہ والمتفقہ للخطیب البغدادی، ص ۱۶۲ جزو خامس، خطیب نے ابوہریرہؓ کی یہ روایت اپنی سند سے بیان کی ہے اور سند پر کوئی کلام نہیں کیا ۔

[3] مجمع الزوائد ص ۲۱۸ و ۲۱۹ ج ۵، و مستدرک حاکم، ص ۵۰۷ ج ۲، و فتح الباری ص ۳۱ ج ۱۳، حافظ ابن حجرؒ اور حاکمؒ نے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت موقوفاً بیان کی ہے حافظ ابن حجرؒ نے سکوت فرمایا ہے جو اُن کی توثیق کی علامت ہے، اور حاکم نے اسے "صحیحٌ علیٰ شرطِ مسلم" قرار دیا ہے، اور ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے، کہ " یہ حدیث ہم نے مُسنداً (غالباً مرفوعاً مراد ہے ـــ رفیع) بھی اپنے پاس لکھی ہے، مگر اس کی سند شرط مسلم کے معیار پر نہیں (اس لئے مستدرک میں اسے ذکر نہیں کیا)۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے حاکم کی اس پوری تحقیق پر سکوت فرمایا ہے ۔

نے کسی صحابی کا حوالہ دیئے بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے[۱]۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حاضرین کے سامنے خطبہ دیا، اور فرمایا کہ آج میں تمہارے سامنے اسی طرح خطبہ دینے کے لئے کھڑا ہوں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے کھڑے ہوئے تھے، اور آپؐ نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ[۲]:-

اُوْصِیْکُمْ بِاَصْحَابِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ	"میں تم کو اپنے صحابہ (کی پیروی) کی وصیت
یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ	کرتا ہوں، پھر ان لوگوں (کی پیروی) کی
ثُمَّ یَفْشُوا الْکِذْبُ حَتّٰی یَحْلِفَ	جو اُن کے بعد ہوں گے (یعنی تابعین) پھر
الرَّجُلُ وَلَا یُسْتَحْلَفُ وَیَشْهَدُ	ان لوگوں (کی پیروی) کی جو اِن (تابعین)

---

[۱] دیکھئے "التقریر والتحبیر" ص ۸۵ ج ۳، وتفسیر ابن جریر طبریؒ سورۂ انعام ص۱۳۷ ج ۷
علامہ ابن امیر الحاج نے حضرت حسن بصریؒ کی اس مرسل روایت کے بارے میں کہا ہے کہ اس کے تمام راوی "صحیح" کے رجال ہیں۔

(فائدہ) المحصول، ص ۱۱۱ ج ۴ میں امام رازیؒ نے نقل فرمایا ہے کہ حضرت حسن بصریؒ فرماتے تھے کہ جب مجھے کوئی حدیث چار صحابۂ کرام نے سنائی ہو تو میں اُن (کے نام) کو چھوڑ کر یوں کہتا ہوں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے"۔ امام رازی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بھی انہی میں سے ہے، کیونکہ اس میں حسن بصریؒ نے صحابہ کا نام ذکر نہیں فرمایا (معلوم ہوا کہ یہ حدیث بھی انہوں نے کم از کم چار صحابۂ کرامؓ سے سُنی ہے)۔

[۲] جامع ترمذی، ص ۴۸ و ۴۹ ج ۲، ومستدرک حاکم ص ۱۱۴ ج ۱۔
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو "حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ" کہا ہے، اور حاکم اور حافظ ذہبیؒ دونوں نے اسے "صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ" قرار دیا ہے۔

وَلَا يُسْتَشْهَدُ فَمَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَیَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الاِثْنَیْنِ اَبْعَدُ، (رواه الترمذی فی الجامع والحاکم فی المستدرک واللفظ لہٗ قال الحاکم "ھٰذا حدیثٌ صحیحٌ علی شرط الشیخین ولم یخرجاہُ واقرّہ الذھبی)

کے بعد ہوں گے، (یعنی تبع تابعین) پھر جھوٹ پھیل جائے گا، حتّٰی کہ آدمی قسم کھائے گا، حالانکہ اس سے کسی نے قسم کھانے کا مطالبہ نہ کیا ہوگا، اور گواہی دے گا حالانکہ اس سے کسی نے گواہی طلب نہ کی ہوگی پس تم میں سے جو شخص جنّت کے بیچوں بیچ رہنا چاہتا ہو وہ "الجماعۃ"[1] (مخصوص جماعت) کو لازم پکڑلے (یعنی اپنے اعتقاد اور افعال میں اس جماعت کا اِتّباع کرے) کیونکہ شیطان ایک کے ساتھ ہوتا ہے اور دو سے زیادہ دُور رہتا ہے۔"

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبعِ تابعین کے بعد دنیا میں جھوٹ پھیل جانے کی خبر دی ہے، مگر ساتھ ہی "الجماعۃ" (مخصوص جماعت) کے ساتھ رہنے اور اس کی پیروی کرنے کا حکم بھی دیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ دینی اعتبار سے بگڑے ہوئے زمانہ میں بھی اُمّت میں ایک خاص "جماعت" ایسی موجود رہے گی جو حق پر ہوگی، اور اس کا اتباع واجب ہوگا، جس کا لازمی نتیجہ وہی ہے جو پیچھے کئی آیات واحادیث سے معلوم ہوچکا ہے کہ امّت کا پورا مجموعہ کبھی گمراہی پر متفق نہیں ہوگا، رہی یہ بات کہ "الجماعۃ" سے مسلمانوں کی کیسی جماعت مراد ہے؟ اس کی وضاحت آگے آئے گی۔

"الجماعۃ" کے ساتھ رہنے اور اس کے اتّباع کے متعلق آنحضرت صلی اللہ

---

[1] الْجَمَاعَۃ عربی زبان میں مخصوص ہی جماعت کو کہتے ہیں، جس کی تشریح آگے آرہی ہے۔

علیہ وسلم کا جو حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں نقل فرمایا ہے اسے چار اور صحابۂ کرام (۱) حضرت سعدؓ بن ابی وقاص (۲) حضرت عبداللہؓ بن عمر (۳) حضرت حذیفہؓ اور (۴) حضرت معاذؓ بن جبل رضی اللہ عنہم نے بھی روایت کیا ہے۔

(۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں مسجد خیف میں خطبہ حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا کہ :۔

ثلاثٌ لایغل علیھن قلبُ مُسلِم اخلاصُ العمل لِلہِ، والنّصیحۃُ للمسلمین، ولزومُ جماعتھم فان دعوتھم تحیطُ من ورائھم۔

"تین خصلتیں ایسی ہیں کہ ان کی موجودگی میں کسی مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا، عمل میں اللہ کے لئے اخلاص، مسلمانوں کی خیرخواہی، اور جماعتِ مسلمین کا اتباع، کیونکہ ان کی دُعا پیچھے سے اُن کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔"

معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے اعتقاد اور عمل میں جماعتِ مسلمین کا اتباع کرے گا خیانت اور گمراہی سے محفوظ رہے گا۔ اس حدیث کا حاصل بھی وہی ہے کہ جماعتِ مسلمین کا متفقہ عقیدہ یا عمل کبھی غلط نہیں ہوسکتا۔

لہ مستدرک حاکم ص ۱۱۴ و ۱۱۵ ج اول، حاکم اور ذہبی دونوں نے ان کی روایت کو بھی سنداً "صحیح" قرار دیا ہے۔

لہ مستدرک حاکم، ص ۱۱۴ ج اول۔

لہ صحیح بخاری، کتاب الفتن باب کیف الامر اذالم یکن جماعۃ ص ۱۰۴۹ ج ۲، وصحیح مسلم کتاب الامارۃ "باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین عند ظہور الفتن" ص ۱۲۷ ج ۲۔

لہ مشکوٰۃ شریف ص ۳۱ ج ۱، کتاب العلم باب الاعتصام بالکتاب والسّنۃ بحوالہ مسند احمد، ومجمع الزوائد ص ۲۱۹ ج ۵۔

اس حدیث کو دس صحابۂ کرامؓ نے روایت کیا ہے جن کے اسماءِ گرامی یہ ہیں:-

① حضرت ابن مسعودؓ ② حضرت انسؓ ③ حضرت جبیرؓ بن مطعم
④ حضرت زیدؓ بن ثابت ⑤ حضرت نعمانؓ بن بشیر ⑥ حضرت ابوسعیدؓ خدری
⑦ حضرت ابوالدرداء ⑧ حضرت معاذ بن جبل ⑨ حضرت جابر

۱؎ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب العلم، الفصل الثانی، ص ۳۵ ج اوّل (بحوالہ امام شافعی وبیہقی) نیز دیکھئے "الرسالہ" للامام الشافعیؒ، الجزء الثالث، ص ۴۰۱ تا ۴۰۳، امام شافعیؒ نے بھی اس حدیث سے اجماع کی حجیت پر استدلال کیا ہے۔

۲؎ مسند احمد، ص ۲۲۵ ج ۳، ومجمع الزوائد، ص ۱۳۹ ج ۱، وکتاب الفقیہ والمتفقہ للخطیب البغدادیؒ ص ۱۶۶ ج ۵۔

۳؎ سُنن ابن ماجہ کتاب المناسک، باب الخطبۃ یوم النحر، ص ۲۱۹ - ابن ماجہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد خطبۂ حجۃ الوداع میں منیٰ کی مسجدِ خیف میں فرمایا تھا، اور مجمع الزوائد میں تو اس کی پوری صراحت ہے، دیکھئے ص ۱۳۷ تا ۱۳۹ ج ۱، ومسند احمد، ص ۸۰ و ۸۲ ج ۴ ومستدرک حاکم، کتاب العلم، باب "ثلاث لایغل علیہن الخ" ص ۸۶ تا ۸۸ ج ۱، حاکم اور ذہبی دونوں نے ان کی روایت کو "صحیح علیٰ شرط الشیخین" کہا ہے۔

۴؎ مسند احمد، ص ۱۸۳ ج ۵۔

۵؎ مستدرک، کتاب العلم، باب "ثلاث لایغل علیہن الخ" ص ۸۸ ج اول، حاکم اور ذہبی دونوں نے ان کی روایت کو "صحیح علیٰ شرطِ مسلم" قرار دیا ہے۔

۶؎ حضرت ابوسعید خدریؓ سے حضرت ابوقرصافہؓ تک پانچ صحابہ کرام کی روایتیں علامہ ہیثمیؒ نے مجمع الزوائد میں قدرے ضعیف یا غیر موثق سندوں سے ذکر کی ہیں، ص ۱۳۷ تا ۱۳۹ ج ۱۔

(۱۰) حضرت ابو قرصافہ[1]، رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:۔

يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ اِلَى النَّارِ۔

"اللہ کا ہاتھ جماعت (مسلمین) پر ہے، اور جو شخص (ان سے) الگ راستہ اختیار کرے گا جہنم کی طرف جائے گا"[2]

معلوم ہوا کہ "الجماعۃ" (مسلمانوں کی ایک مخصوص جماعت) کو اللہ تعالیٰ کی ایک خاص تائید و رہنمائی حاصل ہے، جو اس کو ہر خطا سے بچاتی ہے، اُن کے متفقہ عقیدہ یا عمل کے خلاف جو بات ہوگی غلط اور باطل ہوگی، اسی لئے پچھلی احادیث میں "الجماعۃ" کے اتباع کا حکم بڑی تاکید سے دیا گیا ہے، اور یہاں "الجماعۃ" سے الگ راستہ اختیار کرنے والوں کو بتایا گیا ہے، کہ ان کا راستہ جہنم کا راستہ ہے۔

یہ حدیث حضرت عبد اللہ بن عمر[2] اور حضرت اسامہ بن شریک[3] رضی اللہ عنہما

---

[1] ابو قرصافہ، ان کی کنیت اور نام "جَنْدَرَة بن خَيْشَنَة" ہے، علامہ ابن الاثیر جزری رحمہ اللہ نے اُسْدُ الغابہ میں کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں، فلسطین جا کر آباد ہو گئے تھے، شام کے محدثین نے ان سے حدیثیں روایت کی ہیں، اُسْدُ الغابہ میں اُن کے والد کا نام ایک جگہ "خَيْشَنَة" اور دوسری جگہ "حبشیہ" لکھا ہے، بظاہر پہلا ہی نام صحیح ہے، کیونکہ اس کے حروف کو علامہ جزری رحمہ اللہ نے ضبط کیا ہے، دوسرے کو ضبط نہیں کیا ہے۔ اُسْدُ الغابہ ص ۳۰۷ ج ۱ و ص ۲۷۷ ج ۵، مجمع الزوائد میں اُن صحابی کا نام "حیدرۃ بن خلیثمۃ" لکھا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔

[2] جامع ترمذی، ابواب الفتن، باب لزوم الجماعۃ ص ۳۹ ج ۲ و مستدرک کتاب العلم ص ۱۱۵ ج ۱۔ اس حدیث کی سند کا مفصل حال حدیث نمبر (۴) کے متعلقہ حاشیہ میں پیچھے بیان ہو چکا ہے، کیونکہ یہ حدیث درحقیقت حدیث نمبر (۴) ہی کا آخری حصہ ہے۔

[3] مجمع الزوائد ص ۲۱۸ ج ۵۔

نے روایت کی ہے، اور اس کا پہلا جملہ " یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ " مزید دو[2] صحابۂ کرام (۱) حضرت عبداللہؓ بن عباس اور (۲) حضرت عرفجہؓ رضی اللہ عنہما نے بھی روایت کیا ہے۔

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :-

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ شِبْرًا فَمَاتَ فَمِیْتَۃٌ جَاہِلِیَّۃٌ (رواہ البخاری ومسلم والخطیب وغیرہم عن ابن عباس وغیرہ)	" جس شخص نے جماعت (مسلمین) سے علیحدگی اختیار کی اور اسی حالت میں مرگیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا "

" جاہلیت " قرآن وسنت کی اصطلاح میں اس دور کو کہا گیا ہے جب عرب میں کفر کا گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا، اور اسلام کا سورج طلوع نہ ہوا تھا، اس حدیث سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے " الجماعۃ " سے علیحدگی اختیار کرنے یعنی ان کے متفقہ فیصلہ، عقیدہ یا عمل کی مخالفت کو کتنا سنگین جرم قرار دیا ہے، آپؐ نے اس کی ممانعت میں اتنی تاکید سے کام لیا کہ معتبر کتب حدیث میں صرف اسی مضمون کی ۱۹ اُنیس حدیثیں راقم الحروف کو ملی ہیں جو ۱۷ سترہ صحابۂ کرامؓ نے روایت کی ہیں، اُن میں " الجماعۃ سے علیحدگی " کی نہ صرف شدید مذمت کی گئی بلکہ اس پر دنیا و آخرت کی سخت سزائیں مختلف انداز میں بیان فرمائی ہیں، کئی حدیثوں میں ارشاد ہے کہ " جس نے " الجماعۃ " سے بالشت بھر علیحدگی اختیار کی اور

---

[1] جامع ترمذی، حوالۂ بالا ومستدرک حوالۂ بالا، ص ۱۱۶ ج ۱

[2] سنن نسائی، ص ۱۵۸ ج ۲ وکتاب الفقیہ والمتفقہ، ص ۱۶۲ جزو خامس، ومجمع الزوائد ص ۲۲۱ ج ۵ ۔

مرگیا تو وہ "جاہلیت" کی موت مرا" کچھ حدیثوں میں ارشاد ہے کہ :۔

فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ ۔ — "اس نے اِسلام کا پھندا اپنی گردن سے نکال دیا۔"

کہیں ارشاد ہے کہ :۔

دَخَلَ النَّارَ — "وہ آگ میں داخل ہوگا۔"

کہیں ارشاد ہے کہ :۔

فَھُوَ فِي النَّارِ — " وہ آگ میں ہے۔"

کہیں ارشاد ہے کہ :۔

فَلَا حُجَّةَ لَہٗ — "اس کے پاس کوئی دلیل نہ رہی (جس کی بنا پر اُسے معذور قرار دیا جاسکے اور وہ عذاب سے بچ سکے)۔"

کہیں ارشاد ہے کہ :۔

فَلَا تَسْئَلْ عَنْھُمْ — "ایسے لوگوں کا کچھ حال نہ پوچھو (کہ ان پر آخرت میں کیا عذاب ہونے والا ہے)۔"

کہیں فرمان ہے کہ :۔

فَاقْتُلُوْہُ — " اُسے قتل کرڈالو۔"

کہیں حکم ہے کہ :۔

فَاضْرِبُوْا عُنُقَہٗ کَائِنًا مَّنْ کَانَ ۔ — " اس کی گردن ماردو خواہ وہ کوئی بھی ہو۔"

کہیں فرمایا کہ :۔

فَاِنَّ الشَّیْطَانَ مَعَ مَنْ — "جو شخص "الجماعۃ" سے علیحدگی اختیار

فَارَقَ الْجَمَاعَةَ يَرْكُضُ — کرے اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے جو اسے (گناہوں کی طرف) ایڑ لگاتا (دوڑاتا) رہتا ہے"

کہیں فرمایا کہ :۔

اُقْتُلُوا الْفَذَّ مَنْ كَانَ مِنَ النَّاسِ۔ — "علیحدگی اختیار کرنے (الجماعۃ کی مخالفت کرنے) والے کو قتل کردو، وہ کوئی بھی آدمی ہو"

کہیں ارشاد ہے کہ :

وَاَمَّا تَرْكُ السُّنَّةِ فَالْخُرُوجُ مِنَ الْجَمَاعَةِ۔ — "ترکِ سُنّت یہ ہے کہ "الجماعۃ" سے خارج ہو جائے"

ایک حدیث صحیح میں یہ قانون بتایا گیا ہے کہ کسی کلمہ گو مسلمان کا خون صرف تین صورتوں میں حلال ہوتا ہے، جن میں سے ایک صورت یہ ہے کہ وہ

اَلتَّارِكُ لِدِيْنِهٖ اَلْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ۔ — "اپنے دین کو چھوڑنے والا (یعنی) الجماعۃ سے علیحدگی اختیار کرنے والا ہو"

جن سترہ صحابۂ کرامؓ نے یہ حدیثیں روایت کی ہیں اُن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

(۱) حضرتؓ ابن عباس (۲) حضرتؓ عثمان غنی (۳) حضرتؓ عرفجہ

لہ صحیح بخاری، اوّل کتاب الفتن، باب ماجاء فی قول اللہ تعالیٰ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا الخ ص ۱۰۴۵ ج ثانی و صحیح مسلم، کتاب الامارۃ باب وجوب ملازمۃ المسلمین ص ۱۲۸ ج ثانی وکتاب الفقیہ والمتفقہ ص ۱۶۴ جزو خامس۔

لہ اُن کی روایت " التارک لدینہ المفارق للجماعۃِ" کے لئے دیکھئے جامع ترمذی باب ماجاء لا یحل دم امرئٍ مسلمٍ الا باحدیٰ ثلاث، ابواب الدیات ص ۲۰۳ ج اوّل۔

سہ ان کی روایت فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ کے لئے دیکھئے (باقی حاشیہ برصفحۂ آئندہ)

④ حضرت اُسامہ بن شریک ⑤ حضرت عائشہؓ ⑥ حضرت ابوہریرہؓ ⑦ حضرت ابوذرؓ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب حکم من فرق امر المسلمین، ص ۱۲۸ ج ثانی وسنن نسائی، کتاب المحاربہ "قتل من فارق الجماعۃ" ص ۱۵۸ ج ثانی وسنن ابوداؤد کتاب السنۃ باب قتل الخوارج، ص ۶۵۵ ج ثانی، نیز ان کی روایت فان الشیطان مع من خالف یرکض" کے لئے دیکھئے مجمع الزوائد ص ۲۲۱ ج ۵۔

حاشیہ صفحہ ھذا

لہ ان کی روایت "فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ" کے لئے دیکھئے سنن نسائی، حوالۂ بالا۔

ٹہ ان کی روایت "التارك لدينه المفارق للجماعة" کے لئے دیکھئے صحیح مسلم کتاب القسامۃ والقصاص باب مایباح بہ دم المسلم ص ۵۹ ج ثانی، وترمذی ابواب الدیات باب ماجاء لایحل دم امرئ مسلم الخ ص ۲۰۳ ج اول،

سہ ان کی روایت "مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً" کے لئے دیکھئے "التغلیظ فیمن قاتل تحت رایۃ عمیۃ"، ص ۱۲۸ ج ثانی ومستدرک کتاب العلم "من فارق الجماعۃ الخ" ص ۱۱۸ و ۱۱۹ ج اول، حاکم اور ذہبیؒ نے ابوہریرہؓ کی اس روایت کی سند کے متعلق کہا ہے کہ "قد اتفقا علی اخراج ابی ھریرۃ فی مثل ھذا"۔ نیز ابوہریرہؓ ہی کی روایت "وَأَمَّا تَرْكُ السُّنَّةِ فَالْخُرُوجُ مِنَ الْجَمَاعَةِ" کے لئے دیکھئے مستدرک، کتاب العلم ص ۱۲۰ ج اوّل، اس روایت کو حاکم اور ذہبی نے "صحیح علی شرط مسلم" قرار دیا ہے۔

ٹہ ان کی روایت "فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه" کے لئے دیکھئے، سنن ابوداؤد کتاب السنۃ باب قتل الخوارج، ص ۶۵۵ ج ثانی، ابوداؤد نے ان کی روایت کی سند پر کوئی کلام نہیں کیا، نیز دیکھئے مستدرک ص ۱۱۷ ج اوّل، قال الذہبی فی سندہ "خالدٌ لَمْ يُضَعَّفْ"۔

غفاری (۸) حضرت حارث اشعری[1] (۹) حضرت معاویہ[2] (۱۰) حضرت ابن عمر[3]
(۱۱) حضرت حذیفہ[4] (۱۲) حضرت عامر بن ربیعہ[5] (۱۳) حضرت فضالہ بن عبید[6] (۱۴) حضرت ابن مسعود[7]

لہ ان کی روایت میں بھی وہی الفاظ ہیں جو ابوذرؓ کی روایت میں ہیں، دیکھئے جامع ترمذی ابواب الامثال، باب ماجاء فی مثل الصلوٰۃ والصیام الخ، ص ۱۲۹ ج ۲، امام ترمذی نے ان کی روایت کو "حدیثٌ حسنٌ صحیحٌ غریبٌ" کہہ کر اسی حدیث کا ایک اور طریق بھی بیان کیا ہے، نیز دیکھئے مستدرک کتاب العلم، ص ۱۱۷ و ۱۱۸ ج اول۔

۲ہ مستدرک ص ۱۱۸ ج ۱، حاکم اور ذہبی نے ان کی روایت "من فارق الجماعۃ شبرًا دخل النار" کی سند پر سکوت کیا ہے۔

۳ہ ان کی روایت "فلا حُجَّۃَ لَہٗ" کی سند کے متعلق حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ "قد اتفقا علی اخراج ابی ھریرۃ فی مثل ھذا" دیکھئے مستدرک مع تلخیص، ص ۱۱۸ و ۱۱۹ ج اول، نیز ابن عمرؓ ہی کی ایک اور روایت "اَخْرَجَ مِنْ عُنُقِہٖ رِبْقَ الاسلام" کے لئے دیکھئے کتاب الفقیہ والمتفقہ ص ۱۶۴ ج خامس ومجمع الزوائد ص ۲۲۰ ج ۵

۴ہ مستدرک ص ۱۱۹ ج اول، حافظ ذہبی نے ان کی روایت کو "صحیح" کہا ہے۔

۵ہ ان کی روایت "مَاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً" کے لئے دیکھئے کتاب الفقیہ والمتفقہ ص ۱۶۳ الجزء خامس

۶ہ مستدرک ص ۱۱۹ ج اول، حاکم اور ذہبی نے ان کی روایت "فلا تسئل عنھم" کو صحیح علی شرط الشیخین" کہا ہے۔ نیز مجمع الزوائد (ص ۲۲۱ ج ۵) میں اس روایت کو قدرے لفظی فرق کے ساتھ طبرانی سے نقل کرکے علامہ ہیثمیؒ نے فرمایا ہے کہ "رِجَالُہٗ ثِقَاتٌ"

۷ہ ان کی روایت "فَاقْتُلُوْہُ" کے دیکھئے کتاب الفقیہ والمتفقہ، ص ۱۶۴ جزء خامس نیز ان کی ایک اور روایت "التارک لدینہٖ المفارق للجماعۃ" کے لئے دیکھئے صحیح مسلم کتاب القسامۃ والقصاص، باب مایباح بہ دم المسلم ص ۵۹ ج ثانی و ترمذی ابواب الدیات باب ماجاء لایحل دم امرئٍ مسلم ص ۲۰۳ ج اول

⑮ حضرت ابو مالک اشعری ⑯ حضرت ابو بکر[2] ⑰ حضرت سعد[3] بن جنادہ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

⑨ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ :-

اِنَّ اُمَّتِیْ لَا تَجْتَمِعُ عَلٰی ضَلَالَۃٍ فَاِذَا رَأَیْتُمُ اخْتِلَافًا فَعَلَیْکُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ۔[4]

"میری اُمت کسی گمراہی پر متفق نہیں ہوگی پس جب تم (لوگوں میں) اختلاف دیکھو تو "سوادِ اعظم" کو لازم پکڑ لو (یعنی اس کا اتباع کرو)۔"

اس حدیث کا پہلا جملہ تو پیچھے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے آچکا ہے، یہاں اس کا دوسرا جملہ "پس تم اختلاف دیکھو تو سوادِ اعظم کو لازم پکڑ لو" بیان کرنا مقصود ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جملہ حضرت انس کے علاوہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ایک اور روایت میں اس طرح[5] نقل کیا ہے کہ:

---

[1] کتاب الفقیہ والمتفقہ ۱۶۴ ج ۵، ومجمع الزوائد ص ۲۲۷ ج ۵۔

[2] یہ اسمِ گرامی سب سے پہلے لکھنا چاہیے تھا مگر ان کی روایت "اُقْتُلُوا الْفَذَّ" جس سند سے منقول ہے اس میں ایک راوی "صالح بن مُتیم" ہیں جن کے متعلق حافظ ہیثمیؒ نے کہا ہے کہ "میں اُن کو نہیں جانتا، اس سند کے باقی سب راوی ثقہ ہیں" (مجمع الزوائد، ص ۲۳۳ ج سادس)

[3] مجمع الزوائد ص ۲۲۱ ج ۵۔

[4] سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب السواد الاعظم، ص ۲۸۳۔

[5] مستدرک کتاب العلم ص ۱۱۵ ج اول، حاکم نے ابن عمر کی یہ روایت دو طریق سے نقل کی ہے اور دونوں کے بارے میں صحتِ سند کا رجحان تو ظاہر کیا ہے، فیصلہ نہیں کیا، حافظ ذہبیؒ نے سکوت کیا ہے۔

فَاتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ۔

"پس تم "سوادِ اعظم" کا اتباع کرو، کیونکہ جو شخص الگ راستہ اختیار کرے گا جہنم میں جائے گا"۔

معلوم ہوا کہ اُمّت کا "سوادِ اعظم" ہمیشہ حق پر رہے گا، کبھی غلط بات پر متفق نہ ہوگا، ورنہ اس کے اتّباع کا حکم نہ دیا جاتا۔

"الجماعۃ" اور "سوادِ اعظم" سے کیا مُراد ہے؟

"السواد الاعظم" عربی زبان میں عظیم ترین جماعت کو کہا جاتا ہے [۱]، یہاں مسلمانوں کا وہ فرقہ مراد ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کے طریقہ پر ہو، چنانچہ چار صحابۂ کرام ① حضرت ابوالدرداء ② حضرت ابواُمامہ ③ حضرت واثلۃ بن الاسقع، اور ④ حضرت انس رضی اللہ عنہم کی روایت [۲] ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ "سوادِ اعظم" کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا "وہ لوگ جو اس طریقہ پر ہوں جو میرا اور میرے صحابہ کا ہے"۔ یہی مضمون اگلی حدیث میں بھی وضاحت سے آرہا ہے۔

۱؎ الصّحاح للجوہری، ص ۴۸۹ ج اوّل۔

۲؎ مجمع الزوائد، کتاب العلم باب ما جاء فی المراء، ص ۱۵۶ ج اول وکتاب الفتن، باب افتراق الاُمَم، ص ۲۵۹ ج سابع بحوالہ طبرانی فی الکبیر، حافظ ہیثمیؒ فرماتے ہیں کہ "اس کی سند میں ایک راوی "کثیر بن مروان" ہیں جو بہت ضعیف ہیں"، لیکن راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ جو مضمون اس روایت میں بیان کیا گیا ہے وہی مضمون اگلی حدیث نمبر (۱۰) میں قوی سند کے ساتھ آرہا ہے، لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مضمون کے ثابت ہونے میں کوئی اشکال نہیں۔ ۱۲ رفیع

(۱۰) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بیان[1] ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَ تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ؟ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ ۔	"بنی اسرائیل بہتر[2] فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر[3] فرقوں میں بٹ جائے گی، یہ سب آگ میں جائیں گے، سوائے ایک فرقہ کے، صحابہ نے پوچھا، یا رسول اللہ وہ کونسا فرقہ ہے؟ فرمایا، وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔"

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رض کے علاوہ مزید پانچ صحابہ کرام رض نے تھوڑے تھوڑے لفظی فرق کے ساتھ روایت کیا ہے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں :-

(۱) حضرت معاویہ[2] (۲) حضرت عوف[3] بن مالک (۳) حضرت انس[4]

---

[1] جامع ترمذی، ابواب الایمان، باب افتراق ہذہ الاُمّۃ، ص ۱۰۴ ج ثانی، امام ترمذیؒ نے یہ حدیث قوی سند کے ساتھ روایت کر کے فرمایا ہے کہ: "ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مُفَسَّرٌ لَا نَعْرِفُہٗ مِثْلَ ھٰذَا اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ"۔

[2] سنن ابو داؤد اوّل کتاب السُّنّۃ، ص ۶۳۱ ج ثانی و مشکوٰۃ ص ۳۰ ج اول بحوالہ ترمذی۔

[3] سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب افتراق الامم، ص ۲۸۷۔

[4] مجمع الزوائد، کتاب قتال اہل البغی، باب ماجاء فی الخوارج، ص ۲۲۶ ج سادس، و باب افتراق الامم ص ۲۵۸ ج ۷، و کتاب الفقیہ والمتفقہ (للخطیب) ص ۱۶۵ جزو خامس۔

④ حضرت عمروؓ بن عوف ⑤ حضرت ابوامامہؓ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

ان چھؓ حضرات کی روایتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرنے میں متفق ہیں کہ میری امت تہترؓ فرقوںؓ میں بٹ جائے گی، جن میں سے ایک فرقہ نجات پائے گا باقی سب فرقے آگ میں جائیں گے، رہا یہ سوال کہ وہ نجات یافتہ فرقہ کونسا ہے؟ تو اس کا جواب ان روایتوں میں مختلف الفاظ سے دیا گیا ہے۔

ایک جواب حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی روایت میں اُوپر آیا ہے، کہ "وہ فرقہ وہ ہے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں" یہ وہی بات ہے جو پچھلی حدیث (نمبر ۹) میں "اَلسَّوَادُ الْاَعْظَمُ" کے متعلق فرمائی گئی ہے۔

حضرت ابوامامہؓ کی روایت میں اس فرقہ کو "اَلسَّوَادُ الْاَعْظَمُ" کے نام سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔

حضرت عمرو بن عوفؓ کی روایت میں ہے کہ وہ فرقہ "اَلْاِسْلَامُ وَجَمَاعَتُهُمْ" ہے، یعنی "اسلام اور مسلمانوں کی جماعت" باقی تینوں صحابہ کرامؓ روایتوں میں ہے کہ وہ فرقہ "الجماعۃ" ہے۔

روایات کی اس تفصیل سے دو باتیں سامنے آئیں۔

① وہ نجات یافتہ فرقہ اُن لوگوں کا ہے "جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی سُنّت کے متبع ہوں۔

۱؎ مجمع الزوائد، کتاب الفتن، باب افتراق الامم، ص ۲۶۰ ج ۷۔

۲؎ حوالۂ بالا، ص ۲۵۸ ج ۷، بحوالہ "طبرانی فی الاوسط والکبیر" علامہ ہیثمی نے اس کی سند کی توثیق فرمائی ہے۔

۳؎ سوائے حضرت انسؓ کے کہ انہوں نے کُل بہتر کا عدد روایت کیا ہے۔ (رفیع)

② اس نجات یافتہ فرقہ کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض احادیث میں "اَلسَّوَادُ الْاَعْظَمُ" اور بعض روایات میں "اَلْجَمَاعَةُ" بتایا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ "اَلسَّوَادُ الْاَعْظَمُ" اور "اَلْجَمَاعَةُ" درحقیقت اس نجات پانے والے ایک ہی فرقہ کے دو نام ہیں، اور یہ فرقہ ایسے لوگوں کا مجموعہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرامؓ کی سُنّت پر قائم ہوں، صرف انہی لوگوں کا راستہ راہِ ہدایت ونجات ہے، اس کے خلاف سب راستے گمراہی اور جہنّم کی طرف جاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ پیچھے حدیث نمبر ۵ تا نمبر ۹ میں "الجماعۃ" اور "سوادِ اعظم" کے اتباع کا حکم نہایت تاکید سے دیا گیا، جن کی خصوصیت یہ بتائی گئی ہے کہ "اُن پر اللہ کا ہاتھ ہے" اُن کے اتباع کی تاثیر یہ بتائی گئی کہ وہ نفس و شیطان کی حیلہ سازیوں سے بچاتا ہے، اور اس کی مخالفت کی سزا دنیا میں قتل اور آخرت میں جہنّم کی آگ مقرر فرمائی گئی ہے۔ (نعوذ باللہ منہا)

بہر حال زیرِ بحث حدیث (نمبر ۱۰) سے بھی وہ بات معلوم ہوئی جو پچھلی تمام احادیث سے ثابت ہوتی آرہی ہے کہ اُمّت میں فساد اور بگاڑ پھیل جانے کے باوجود مسلمانوں کا ایک فرقہ حق پر قائم رہے گا، پوری اُمّت کا مجموعہ کبھی گمراہی پر متفق نہ ہوگا، جس کا لازمی نتیجہ وہی ہے جو "حُجّیّتِ اجماع" کا حاصل ہے کہ "اُمّت کا متفقہ عقیدہ، عمل یا فیصلہ کبھی غلط نہیں ہوسکتا، اس کا اتباع فرض اور مخالفت سخت حرام ہے۔"

یہاں تک حُجّیّتِ اجماع پر ہم نے قرآنِ حکیم کی پانچ آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس حدیثیں بیان کی ہیں، جو چوالیس ۴۴ صحابۂ کرامؓ نے روایت کی ہیں۔

اِن صحابۂ کرام کے بعد اب تک ہر زمانے میں اِن احادیث کو نسلاً بعد نسلٍ کن کن حضرات نے روایت کیا، اور ان کی مجموعی تعداد ہر زمانہ میں کتنی کتنی رہی؟ یہ سب

تفصیل بھی اگر اس مقالے میں شامل کرنے کی کوشش کی جاتی تو یہ مقالہ "مقالے" کی بجائے ناموں کی ایک ضخیم "ڈائرکٹری" بن جاتا، کیونکہ صحابۂ کرام کے بعد اِن احادیث کے راویوں کی تعداد کم ہونے کے بجائے ہر زمانے میں بڑھتی ہی چلی گئی ہے جس کو کسی ایک کتاب میں سمیٹنا آسان نہیں۔ اور اس مقالے کے بعد اس کاوش کی ضرورت بھی اس لئے نہیں رہی کہ صحابۂ کرام سے روایت کرنے والے حضرات کے اسمارِ گرامی کا طویل سلسلہ اُن کتبِ حدیث میں اب بآسانی دیکھا جا سکتا ہے، جن کے مفصّل حوالوں سے اس مقالے میں حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔ اُن حوالوں کی مدد سے ہر متعلقہ کتاب میں وہ حدیث نکال کر اس کی سند دیکھی جا سکتی ہے، جس سے یہ حقیقت خوب واضح ہو جائے گی کہ صحابۂ کرام سے روایت کرنے والے تابعین کی تعداد صحابۂ کرام سے زیادہ، اور تبعِ تابعین کی تعداد تابعین سے زیادہ ہے، اور ہر زمانے میں راویوں کی تعداد اسی طرح بڑھتی چلی گئی ہے۔ لہٰذا اِن احادیث کے "متواتر" ہونے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں رہی۔ ان میں سے ہر حدیث الگ الگ اگرچہ متواتر نہ ہو مگر ان سب احادیث کا مشترک مضمون جو اجماع کی حجیّت کو ثابت کرتا ہے متواتر[1] ہے، لہٰذا تواتر سے اجماع کا حُجّت ہونا اور فقہ کے لئے عظیم ماخذ ہونا قرآن وسنت کی روشنی میں روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔

یہ سب وہ آیات واحادیث ہیں جن سے اجماع کے حجت ہونے پر فقہاء اور محدّثین ومفسّرین نے عام طور پر استدلال کیا ہے، بعض علماءِ محققین نے اور بھی کئی

---

[1] تواتُر کی بحث میں یہ بات پہلے ہی واضح ہو چکی ہے کہ تواتُر کی اس قسم کو "تواتُرِ معنوی" کہا جاتا ہے، اور یہ بھی تواتُر کی باقی قسموں کی طرح علمِ قطعی یقینی کا فائدہ دیتا ہے، فتح الملہم ص ۶ ج اوّل۔

آیات و احادیث[1] دلیل میں پیش کی ہیں، مگر ہم نے اختصار کے لئے صرف وہ آیات و احادیث ذکر کی ہیں جو اجماع کی حُجیّت میں زیادہ واضح تھیں۔ مطالعہ کے دوران اس سلسلہ میں صحابۂ کرام کے اقوال و آثار بھی سامنے آئے ہیں، مثال کے طور پر چند یہ ہیں:۔

حُجیّتِ اِجماع پر چند آثارِ صحابہ

① حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد[2] ہے کہ:۔

مَا رَآهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ وَمَا رَآهُ الْمُسْلِمُوْنَ قَبِيْحًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ قَبِيْحٌ،

"جس چیز کو تمام مسلمان اچھا سمجھیں، وہ اللہ کے نزدیک اچھی اور جس کو تمام مسلمان بُرا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بُری ہے۔"

---

[1] مثلاً سورۂ نساء کی آیت "يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ" (نساء: ۵۸) اور سورۂ اعراف کی آیت "وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ أُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ (اعراف: ۱۸۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد" يُوْشِكُ أَنْ تَعْرِفُوْا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ـــ أو قَالَ خِيَارَكُمْ مِنْ شِرَارِكُمْ، قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمَاذَا؟ قَالَ بِالثَّنَاءِ الْحَسَنِ وَالثَّنَاءِ السَّيِّئِ أَنْتُمْ شُهَدَآءُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ" (مستدرک، کتاب العلم ص ۱۲۰ ج اول، قال الحاکم هذا حديثٌ صحيح الاسناد وقال الذهبی "صحيح"۔

[2] موطا امام محمدؒ، کتاب الصلوٰة، باب قیام شهر رمضان، ص ۱۴۰ و مجمع الزوائد ص ۱۷۸ ج اول بحوالہ احمد والبزار والطبرانی فی الکبیر، قال الهیثمی "رجاله موثقون"۔ امام محمدؒ نے موطا میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد قرار دیا ہے مگر سند ذکر نہیں فرمائی، اُن تک یہ ارشاد ضرور قابلِ اعتماد سند سے پہنچا ہوگا، اور ظاہر بھی یہی ہے کہ یہ حضرت ابن مسعودؓ

(۲) امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے مشہور قاضی "شُریح" کو عدالتی فیصلوں کے لئے جو بنیادی اصول لکھ کر بھیجے ان میں تیسرا اصول یہ تھا کہ جس مسئلہ کا حکم قرآن و سنت میں (صریح طور پر) نہ ملے، اس میں امت کے اجماعی فیصلہ پر عمل کریں، حضرت عمرؓ کا یہ سرکاری فرمان امام شعبیؒ نے ان الفاظ میں نقل کیا ہے:-

كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى شُرَيْح اَنِ اقْضِ بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ اَتَاكَ اَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَاقْضِ بِمَا سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ اَتَاكَ اَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَسُنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْظُرْ

"حضرت عمرؓ نے شریح کو لکھ کر بھیجا کہ: تم فیصلے قرآن حکیم کے مطابق کرو، اور اگر تمہارے پاس کوئی ایسا مقدمہ آئے جس کا (صریح) حکم قرآن شریف میں نہ ہو، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کرو، اور اگر کوئی ایسا مقدمہ آئے جس کا حکم (صریح طور پر) نہ قرآن حکیم میں ہو نہ رسول اللہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) جو اللہ تعالیٰ کی پسند اور ناپسندیدگی کی خبر دے رہا ہو محض قیاس سے دریافت نہیں کیا جا سکتا، یہ بات صرف وحی سے معلوم ہو سکتی ہے اور صاحبِ وحی ہی بتا سکتا ہے مگر ہم نے اس کو احادیثِ نبویہ کی بجائے آثارِ صحابہ میں اس لئے شمار کیا ہے کہ جن قابلِ اعتماد سندوں سے ہم تک پہنچا ہے وہ سب ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر جا کر ختم ہو جاتی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچتیں، اور جو سندیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہیں وہ محدثین کی کڑی شرائط پر پوری نہیں اترتیں، تفصیل کے لئے دیکھئے التعلیق الممجد علیٰ مؤطا الامام محمدؒ ص ۱۴۰ و ۱۴۱۔

لَهُ الَّذِیْ اجْتَمَعَ عَلَیْہِ النَّاسُ فَاِنْ جَاءَكَ اَمْرٌ لَمْ یَتَكَلَّمْ فِیْہِ اَحَدٌ فَاَیَّ الْاَمْرَیْنِ شِئْتَ فَخُذْ بِہٖ اِنْ شِئْتَ فَتَقَدَّمْ وَاِنْ شِئْتَ فَتَاَخَّرْ وَلَا اَرَی التَّاَخُّرَ اِلَّا خَیْرًا لَّكَ ۔

صلی اللہ علیہ وسلّم کی سنت میں، تو تم اس کے لئے وہ فیصلہ تلاش کرو جس پر سب لوگ متفق ہو چکے ہوں، اور اگر کوئی ایسا مقدمہ آجائے جس کے متعلق کسی کا فیصلہ موجود نہ ہو (نہ قرآن میں نہ سنت میں نہ اجماع میں) تو اب دو صورتوں میں سے جس کو چاہو لختیار کرلو یعنی چاہو تو آگے بڑھ جاؤ (یعنی اپنے اجتہاد سے فیصلہ کردو) اور چاہو تو پیچھے ہٹ جاؤ، (یعنی اپنے اجتہاد سے فیصلہ کرنے کے بجائے اہلِ علم سے پوچھ کر عمل کرو) اور میں تمہارے لئے ایسے موقع پر پیچھے ہٹ جانا ہی بہتر سمجھتا ہوں"

(۳) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کا ارشاد[1] ہے کہ:-

اِتَّقُوا اللّٰہَ وَعَلَیْكُمْ الْجَمَاعَةَ فَاِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَكُنْ لِیَجْمَعَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی ضَلَالَةٍ ۔

"اللہ سے ڈرو اور "الجماعت" کے ساتھ رہو، کیونکہ اللہ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کو کبھی بھی کسی گمراہی پر متفق نہیں کرے گا"

اِجماع کا فائدہ اور "سندِ اجماع"

یہاں ایک یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اجماع کے حجّت ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اجماع کرنے والوں کو شرعی احکام میں نعوذ باللہ خدائی کے اختیارات مل گئے ہیں، کہ وہ قرآن وسُنّت سے آزاد ہو کر جس چیز کو چاہیں حرام اور جس کو چاہیں حلال کردیں۔ خوب سمجھ لینا چاہئے کہ فقہ کا کوئی مسئلہ قرآن یا سُنّت

---

[1] کتاب الفقیہ والمتفقہ، ص ۱۶۷ جزو خامس ۔

کے بغیر ثابت نہیں ہو سکتا، اجماع کا بھی ہر فیصلہ قرآن و سنت کا محتاج ہے چنانچہ فقہ کے جس مسئلہ پر بھی اجماع منعقد ہوتا ہے، وہ یا تو قرآنِ حکیم کی کسی آیت سے ماخوذ ہوتا ہے، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی سنت سے، یا ایسے قیاس سے جس کی اصل قرآن یا سنت میں موجود ہو، غرض ہر اجماعی فیصلہ کسی نہ کسی دلیل شرعی پر مبنی ہوتا ہے، جس کو "سَنَدِ اِجماع" کہا جاتا ہے۔

رہا یہ سوال کہ جب ہر اجماعی فیصلہ قرآن یا سنت یا قیاس پر مبنی ہوتا ہے تو اجماع سے کیا فائدہ ہوا؟ اور اسے فقہ کے دلائل میں کیوں شمار کیا جاتا ہے؟ جواب یہ ہے کہ اجماع کے دو فائدے ہیں، ایک یہ کہ قرآن یا سنت یا قیاس سے ثابت ہونے والا حکم اگر "ظنّی"[1] ہو تو اجماع اسے "قطعی" (ایسا یقینی جس میں ادنیٰ تردد کی گنجائش نہ رہے) بنا دیتا ہے، جس کے بعد کسی فقیہ مجتہد کو بھی اس سے اختلاف کا جواز باقی نہیں رہتا، اور اگر وہ حکم پہلے ہی قطعی تھا تو اجماع اس کی قطعیت میں مزید قوت اور تاکید پیدا کر دیتا ہے۔

اور دوسرا فائدہ اجماع کا یہ ہے کہ وہ جس دلیلِ شرعی پر مبنی ہو بعد کے

---

[1] یعنی ایسا یقینی جس میں تردد کی گنجائش ہو، یاد رہے کہ دلیلِ ظنّی سے ثابت ہونے والا حکم ظنّی ہوتا ہے اور دلیلِ قطعی سے ثابت ہونے والا حکم قطعی ہوتا ہے۔

قرآن حکیم کی جن آیات کا مطلب متعین طور پر خوب واضح اور یقینی نہ ہو بلکہ اس میں ایک سے زیادہ مطالب کا احتمال ہو تو وہ آیت معنیٰ کے اعتبار سے ظنی ہوتی ہے اور اس سے ثابت ہونے والا حکم بھی ظنی ہوتا ہے، اور جو حدیث تواتر سے ثابت نہ ہو وہ بھی ظنی اور اس سے ثابت ہونے والا حکم بھی ظنّی ہوتا ہے، نیز قیاس بھی دلیل ظنی ہے اور اس سے ثابت ہونے والا حکم بھی ظنی، اجماع ان تمام ظنی احکام کو قطعی بنا دیتا ہے۔ رفیع

لوگوں کو اس دلیل کے پرکھنے اور اس میں غور و فکر کی ضرورت باقی نہیں رہتی، ان کو اس مسئلہ پر اعتماد کرنے کے لئے بس اتنی دلیل کافی ہوتی ہے کہ فلاں زمانہ کے تمام مجتہدین کا اس پر اجماع منعقد ہو چکا ہے، انہوں نے کس دلیلِ شرعی کی بنیاد پر یہ اجماعی فیصلہ کیا تھا؟ یہ جاننے کی ضرورت بعد کے لوگوں کو نہیں رہتی۔ سندِ اجماع کی چند مثالوں سے یہ دونوں فائدے کچھ اور واضح ہو جائیں گے۔

چند مثالیں

① مثلاً فقہ کا مشہور اجماعی مسئلہ ہے کہ دادی، نانی اور نواسی سے نکاح حرام ہے، اجماع کرنیوالوں نے یہ مسئلہ قرآن حکیم کی آیت:-

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ، "حرام کی گئی ہیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں" (نساء: ۲۳)

سے لیا ہے، لہٰذا یہ آیت اس مسئلہ[1] کے لئے "سندِ اجماع" ہے، مذکورہ بالا فقہی حکم اگرچہ اس آیت سے ثابت ہو چکا تھا، کیونکہ "اُمَّهَات" (مائیں) کا لفظ دادی اور نانی کو بھی شامل ہے، اور "بَنَات" (بیٹیاں) کا لفظ نواسی کو بھی شامل[2] ہے، لیکن یہ حکم یقینی اور قطعی نہ تھا، کیونکہ یہ احتمال موجود تھا کہ "امہات" (مائیں) سے یہاں صرف حقیقی مائیں مراد ہوں، دادی اور نانی مراد نہ ہوں، اسی طرح "بنات" (بیٹیاں) کے لفظ میں احتمال تھا کہ اس سے یہاں صرف حقیقی بیٹیاں مراد ہوں بیٹیوں کی بیٹیاں مراد نہ ہوں، چنانچہ اس احتمال کی بنیاد پر کوئی مجتہد یہ کہہ سکتا تھا کہ دادی، نانی اور نواسی سے نکاح حرام نہیں، مگر جب ان کے حرام

---

[1] تسہیل الوصول، ص ۱۷۲

[2] تفسیر روح المعانی، ص ۲۴۹ ج ۴

ہونے پر اجماع[1] منعقد ہو گیا تو یہ حکم قطعی اور یقینی ہو گیا، اور مذکورہ بالا احتمال معتبر نہ رہا، اور کسی مجتہد کو اس سے اختلاف کی گنجائش باقی نہیں رہی۔

(۲) یہ اُس اجماعی فیصلہ کی مثال تھی جو قرآن حکیم سے ماخوذ ہے۔ اور سنت سے ماخوذ ہونے کی مثال[2] فقہ کا یہ اجماعی فیصلہ ہے کہ کھانے کی کوئی چیز خرید کر قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کر دینا جائز نہیں، (جیسا کہ آجکل سٹّہ میں ہوتا ہے کہ محض زبانی یا تحریری طور پر کسی چیز کی خریداری کا معاملہ کر کے قبضہ کئے بغیر اسے دوسرے کے ہاتھ اور دوسرا تیسرے کے ہاتھ فروخت کر دیتا ہے، جو قطعاً حرام ہے) اس مسئلہ میں سندِ اجماع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا یہ ارشاد[3] ہے کہ:-

مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ۔ "جس نے کوئی کھانے کی چیز خریدی وہ اُس پر جبتک قبضہ نہ کرلے اُسے فروخت نہ کرے۔"

یہ حکم جیسا کہ صاف ظاہر ہے اس حدیث سے معلوم ہو گیا تھا، مگر یہ حدیث "غیر متواتر" تھی، اور اصولِ فقہ کا قاعدہ ہے کہ "حدیث غیر متواتر" ظنی ہوتی ہے، لہذا یہ حکم بھی ظنی تھا قطعی نہ تھا، جب اس پر اجماع منعقد ہوا تو یہی حکم قطعی بن گیا۔

(۳) اور قیاس سے ماخوذ ہونے کی مثال[4] فقہ کا یہ اجماعی مسئلہ ہے کہ

---

[1] تفسیر روح المعانی، ص ۲۴۹ ج ۴

[2] نورالانوار، ص ۲۲۲، مبحث الاجماع۔

[3] مشکوٰۃ شریف، عن ابن عمر، ص ۲۴۷ ج ۱، کتاب البیوع، باب المنهی عنها من البیوع، بحوالہ بخاری و مسلم۔

[4] نورالانوار، ص ۲۲۲، مبحث الاجماع۔

رِبا (سُود) چاول میں بھی جاری ہوتا ہے، یعنی جب چاول کو چاول کے عوض میں فروخت کیا جائے تو اُدھار بھی حرام ہے، اور کسی طرف مقدار میں کمی بیشی بھی حرام، لین دین ہاتھوں ہاتھ ہونا ضروری ہے، اور دونوں چاول خواہ مختلف قسم کے ہوں مگر مقدار اُن کی برابر ہونی ضروری ہے، ادھار کریں گے یا مقدار میں کسی طرف کمی بیشی ہوگی تو ربا ہو جائے گا جو حرام ہے۔

یہ اجماعی فیصلہ قیاس کی بنیاد پر کیا گیا ہے، یعنی اس مسئلہ میں "سندِ اجماع" قیاس ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ چیزوں سونا، چاندی، گندم، جَو، کھجور، نمک ـــ کے بارے میں فرمایا[1] تھا کہ ان میں سے کسی چیز کو جب تم اسی کی جنس کے بدلے میں فروخت کرو تو اس میں اُدھار یا کمی بیشی ربا ہے، جو حرام ہے، حدیث سے ان چھ چیزوں کا حکم تو صاف معلوم ہوگیا تھا، مگر چاول کے متعلق یہ حدیث خاموش تھی، اجماع کرنے والوں نے چاول کا حکم ان چھ چیزوں پر قیاس[2] کر کے معلوم کیا اور بتایا کہ جو حکم ان چھ چیزوں کا ہے وہی چاول کا بھی ہے۔

اگر اس قیاس پر سب مجتہدین کا اجماع نہ ہوا ہوتا تو یہ حکم ظنی ہوتا، کیونکہ قیاس دلیلِ ظنی ہے، اور دلیلِ ظنی سے حکمِ قطعی ثابت نہیں ہو سکتا، مگر جب اس قیاس پر ایک زمانہ کے تمام مجتہدین نے اجماع کرلیا، تو یہ حکم قطعی ہوگیا، اجماع سے پہلے کسی فقیہ کو اس سے مختلف قیاس کرنے کی گنجائش تھی، اجماع کے بعد یہ

---

[1] صحیح مسلم شریف، ص ۲۴ و ۲۵ ج ۲ باب الربا، کتاب البیوع۔

[2] قیاس ایک دقیق اور پیچیدہ فکری عمل کا نام ہے، جس کی ضروری تشریح رسالہ کے بالکل شروع میں آچکی ہے۔

گنجائش ختم ہوگئی ۔

(۴) بسا اوقات جس مسئلہ پر اجماع منعقد ہوا ہو وہ پہلے ہی سے قطعی ہوتا ہے ، ایسی صورت میں اجماع سے صرف یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اس مسئلہ کی قطعیت میں مزید تاکید اور قوت پیدا ہو جاتی ہے ، مثلاً پانچوں فرض نمازوں میں رکعتوں کی تعداد سُنتِ متواترہ سے ثابت ہے ، اور اس کی پابندی تمام مسلمانوں پر قطعی طور پر فرض ہے پھر پوری اُمّت کا اجماع بھی اس پر چلا آرہا ہے ، جس کے لئے "سندِ اجماع" یہی سُنتِ متواترہ ہے ، اس مثال میں ایک ایسے حکم شرعی پر اجماع منعقد ہوا ہے جو پہلے ہی سے قطعی تھا ، لہٰذا اجماع سے اس کی قطعیت میں مزید قوت اور تاکید پیدا ہوگئی ۔

اگر بالفرض کسی زمانہ میں لوگوں کو خدانخواستہ یہ معلوم نہ رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچوں نمازوں میں اس تعداد کی خود بھی پابندی فرمائی تھی اور سب کو اس کی پابندی کا حکم دیا تھا ، تب بھی لوگوں کو اس کی پابندی اس لئے لازم ہوگی کہ پوری اُمّت کا اجماع اس پر چلا آرہا ہے ، یہی حال اُوپر کی باقی مثالوں کا ہے کہ اجماع کرنے والوں نے جس سندِ اجماع کی بنیاد پر وہ فیصلے کئے تھے اگر بعد کے لوگوں کو وہ سندِ اجماع معلوم نہ ہو ، یا یاد نہ رہے تب بھی وہ اجماعی فیصلے قطعی اور واجب العمل رہیں گے ، کیونکہ سندِ اجماع کی ضرورت اجماع کرنے والوں کو ہوتی ہے ، بعد کے لوگوں کو (خواہ وہ فقہاء اور مجتہد ہوں) سندِ اجماع کی ضرورت نہیں ، اُن کے لئے صرف اجماع ہی کافی دلیل ہے ۔

اِجماع کِن لوگوں کا معتبر ہے؟

اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ اجماع صرف عاقل ، بالغ مسلمانوں کا معتبر ہے ، کسی مجنون ، بچہ یا کافر کی موافقت و مخالفت کا اعتبار نہیں ، نیز اس پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ اجماع منعقد ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ عہد صحابہؓ سے لیکر

قیامت تک کے تمام مسلمان کسی مسئلہ پر متفق ہوں، اس لئے کہ اگر اسے اجماع کے لئے شرط قرار دیا جائے تو قیامت سے پہلے کسی بھی مسئلہ پر اجماع منعقد نہ ہو سکے گا، لہٰذا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ اجماع کے لئے کسی ایک زمانہ کے مسلمانوں کا متفق ہوجانا کافی ہے۔

رہا یہ سوال کہ ایک زمانہ کے تمام مسلمانوں کا اتفاق ضروری ہے یا مخصوص قسم کے افراد کا متفق ہوجانا کافی ہے؟ اس میں علماء کے اقوال مختلف ہیں۔ ہم یہاں چند اقوال ذکر کرتے ہیں:۔

(۱) امام مالکؒ[۱] کے نزدیک صرف اہلِ مدینہ کا اجماع معتبر ہے، کسی اور کی موافقت یا مخالفت کا اعتبار نہیں۔

(۲) فرقۂ زیدیہ اور امامیہ[۲] صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کو اجماع کا اہل کہتا ہے، دوسرے لوگوں کا اجماع ان کے نزدیک معتبر نہیں۔

(۳) بعض حضرات[۳] کے نزدیک صرف صحابۂ کرامؓ کا اجماع حجت ہے، ان حضرات کے نزدیک اجماع کا دروازہ عہدِ صحابہ کے بعد ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے۔

۱؎ مشہور یہی ہے، مگر بہت سے علماء نے امام مالکؒ کی طرف اس مذہب کی نسبت کا انکار کیا ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے "التقریر والتحبیر" ص ۱۰۰، ج ۳۔

۲؎ التقریر والتحبیر، ص ۹۸ ج ۳۔

۳؎ مثلاً داؤد اصفہانی (تسہیل الوصول، ص ۱۷۰) ابن حبان کے کلام سے بھی اسی طرف رجحان معلوم ہوتا ہے، امام احمدؒ کے دو قول ہیں، ایک یہ کہ اجماع صحابہ کے ساتھ خاص ہے، اور دوسرا یہ کہ خاص نہیں، دوسرے قول کو علماء حنابلہ نے صحیح اور راجح قرار دیا ہے (التقریر ص ۹۹ ج ۳)

④ بعض حضرات کہتے ہیں کہ ایک زمانہ کے تمام مسلمانوں کا اتفاق اجماع کے لئے شرط ہے، عوام ہوں یا خواص، عالم ہوں یا جاہل جب تک سب متفق نہ ہوں اجماع منعقد نہ ہوگا۔

اس سلسلہ میں جمہور کا مذہب

⑤ پانچواں قول جمہور کا ہے جو نہایت معتدل ہے، وہ یہ کہ اجماع صحابہ کے ساتھ خاص نہیں، کسی بھی زمانہ کے متبع سنت فقہاء (مجتہدین) کا کسی حکمِ شرعی پر متفق ہوجانا اجماع کے لئے کافی ہے، عوام اور اہلِ بدعت یا فاسق کی موافقت و مخالفت کا اعتبار نہیں۔

قرآن وسنت کے جن دلائل سے اجماع کا حجت ہونا ثابت ہوا ہے ان سے بھی اسی مسلک کی تائید ہوتی ہے، اس لئے کہ ان آیات و احادیث میں آپ دیکھ چکے ہیں کہ کہیں بھی اجماع کو کسی خاص زمانہ یا مقام یا نسل کے ساتھ مخصوص نہیں کیا گیا، بلکہ مطلقاً "المومنین"، "الأمة"، "الجماعة" یا "سواد اعظم" کے اتفاق کو حجت قرار دیا گیا ہے، اور یہ چاروں الفاظ صحابۂ کرام، آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہلِ مدینہ کی طرح دوسرے مسلمانوں پر بھی صادق آتے ہیں، لہٰذا اجماع کو صرف صحابۂ کرام یا اہلِ بیت یا اہلِ مدینہ کے ساتھ خاص

ل قاضی ابو بکر باقلانیؒ اور علامہ آمدیؒ کا رجحان اسی طرف ہے، مگر دونوں کی رائے میں یہ فرق ہے کہ قاضی ابو بکر تو فرماتے ہیں کہ جس اجماع میں کسی عام مسلمان کا اختلاف ہو وہ اجماع شرعًا حجت تو ہے مگر اس کو "اجماعِ امت" نہیں کہا جائے گا، کیونکہ عام مسلمان بھی امت کا فرد ہے، اور علامہ آمدی ایسے اجماع کو حجت بھی نہیں مانتے، (دیکھئے التقریر شرح التحریر، ص ۸۰ ج ۳)

ع التقریر شرح التحریر، ص ۸۱، و ۹۵ و ۹۷ ج ۳۔

کرنے کی کوئی واضح دلیل قرآن وسنت میں نہیں ملتی۔

اجماع کو صرف صحابۂ کرام کے ساتھ خاص کرنے والے حضرات جن احادیث سے استدلال کرتے ہیں، اُن سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ صحابۂ کرامؓ کا اجماع حجت ہے، مگر یہ کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں ہوتا کہ بعد کے فقہاء کا اجماع حجت نہیں۔

رہا یہ سوال کہ جب "مؤمنین"، "امت"، "الجماعۃ" اور "سواد اعظم" کے اجماع کو قرآن وسنت میں حجت قرار دیا گیا ہے، تو اس کا تقاضا تو یہ ہے کہ عام مسلمانوں بلکہ اہل بدعت اور فاسق وفاجر مسلمانوں کی موافقت بھی اجماع کے لئے شرط ہو، اور اُن کے اختلاف کی صورت میں اجماع منعقد نہ ہو، کیونکہ "مؤمنین" اور "امت" میں یہ لوگ بھی داخل ہیں؟

جواب یہ ہے کہ جن دلائل سے اجماع کی حُجّیت ثابت ہوئی ہے، ان میں اور دیگر آیات واحادیث میں اگر غور کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اجماع صرف مُتّبِع سُنّت فقہاء کرام ہی کا معتبر ہے، باقی لوگوں کی موافقت یا مخالفت اجماع پر اثر انداز نہیں ہوتی، اُن دلائل کی کچھ تفصیل یہ ہے:۔

① قرآن کریم میں دو جگہ صریح ارشاد ہے کہ:

فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (نحل: ۴۳ وانبیاء: ۷) "اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم[1] سے دریافت کرو۔"

---

[1] یہ "اَهْلَ الذِّكْرِ" ہی کا ترجمہ ہے، لفظ "الذکر" کئی معنی میں استعمال ہوتا ہے، ان میں سے ایک معنی علم کے بھی ہیں، اسی مناسبت سے قرآن کریم میں تورات کو بھی "الذکر" فرمایا ہے، ارشاد ہے "وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ"۔ (باقی حاشیہ صفحہ آئندہ)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں کو احکامِ شریعت معلوم نہ ہوں ان پر واجب ہے کہ علماء سے دریافت کر کے اس کے مطابق عمل کریں، تو جب عوام کو خود علماء کے فتوے کا پابند کیا گیا ہے تو دنیا بھر کے تمام علماء (فقہاء) کے متفقہ فیصلہ کی مخالفت عوام کو کیسے جائز ہو سکتی ہے، اور اُن کے موافقت نہ کرنے سے فقہاء کا اجماع کیسے باطل ہو سکتا ہے؟!

(۲) قرآن حکیم نے فاسق کی دی ہوئی خبر کے متعلق یہ قانون ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَھَالَۃٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ ہ (الحجرات: ۶)	"اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے (تو اس خبر کی) خوب تحقیق کر لیا کرو، کبھی کسی قوم کو نادانی سے کوئی ضرر نہ پہنچا دو، پھر اپنے کیے پر پچھتانا پڑے۔"

اسی لئے جمہور علماء کے نزدیک فاسق کی خبر یا شہادت مقبول نہیں، تو جب عارضی نوعیت کے واقعات میں فاسق کی خبر اور شہادت کا یہ حال ہے تو دینی مسائل جو قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے حجت اور واجب الاتباع بننے والے ہوں اُن

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اور خود قرآن کریم نے بھی اسی مناسبت سے اپنا ایک نام "الذکر" بتایا ہے، جیسا کہ سورۂ نحل کی آیت (۴۴) وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْھِمْ میں "الذکر" سے مراد قرآن کریم ہے، اس لئے "اَھل الذکر" کے لفظی معنی اہلِ علم کے ہوئے۔ (تفسیر معارف القرآن، ص ۳۳۲ ج ۵، و تفسیر قرطبی ص ۲۷۲ ج ۱۱)

(حاشیہ صفحہ ھذا) لہ حوالۂ بالا۔

میں ان کی شخصی رائے کیسے معتبر ہو سکتی ہے؟ اور جو بدعت فسق کی حد تک پہنچی ہوئی ہو اس کا مرتکب بھی فاسق ہے، لہٰذا ایسے اہلِ بدعت کی رائے بھی اجماع میں معتبر نہیں، اسی لئے جمہور علماء اہلِ سُنّت والجماعت نے شیعہ، خوارج اور معتزلہ وغیرہ کے اختلاف کا اجماع میں اعتبار نہیں کیا۔

پہلی آیت سے معلوم ہوا تھا کہ اجماع میں عوام کی موافقت و مخالفت معتبر نہیں، اور اس دوسری آیت سے ثابت ہوا کہ فاسق اور اہلِ بدعت کی موافقت و مخالفت کا بھی اعتبار نہیں، اس لئے حاصل ان دونوں آیتوں کا وہی ہے جو جمہور علماء نے اختیار کیا، کہ اجماع صرف متبعِ سنت فقہاء کا معتبر ہے، اور یہی بات ان احادیث سے ثابت ہوتی ہے جن سے اجماع کے حجت ہونے پر استدلال کیا گیا ہے، ہم وہ احادیث خاصی تفصیل سے پیچھے بیان کر چکے ہیں، یہاں اُن کے الفاظ کا مختصر جائزہ لینا ہوگا، جس سے جمہور کا مسلک بخوبی واضح ہو سکے گا۔

(۱) سب سے پہلی حدیث جو ہم نے اجماع کی حجیت پر پیش کی ہے اس میں بیان ہوا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر کوئی ایسا معاملہ پیش آئے جس کا (صریح) حکم قرآن و سنت میں نہ ملے تو اس میں آپؐ کا کیا حکم ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ:

شَاوِرُوْا فِيْهِ الْفُقَهَاءَ وَالْعَابِدِيْنَ۔ "تم اس معاملہ میں فقہاء اور عابدین سے مشورہ کرو"

اس حدیث میں صراحت ہے کہ جو لوگ فقہاء اور عابدین ہوں انہی کا مشورہ قابلِ اتباع ہوگا۔

(۲) دوسری حدیث جو بارہؓ صحابۂ کرامؓ نے روایت کی ہے اس میں "پوری امت" کا لفظ نہیں بلکہ مِنْ اُمَّتِیْ کا لفظ ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ

"میری امت میں ایک جماعت حق پر قائم اور اس کے لئے برسرِپیکار رہے گی"۔ اس میں پوری اُمت کے تمام لوگوں کے حق پر قائم رہنے کی خبر نہیں دی گئی، بلکہ بتایا گیا ہے کہ امت میں ایک جماعت حق پر قائم رہے گی، جو مخالفین سے حق کے لئے برسرِپیکار رہے گی، اب خود اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اتباع حق پر قائم رہنے والی جماعت کا لازم ہوگا یا اس کے مخالفین کا؟

(۳) تیسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو یہ ارشاد ہے کہ:

لَنْ تَزَالَ اَمْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مُسْتَقِيمًا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ	"اس اُمت کی حالت قیامت تک سیدھی رہے گی"

ظاہر ہے کہ اس کا یہ مطلب تو ہو نہیں سکتا کہ اس امت کا ہر فرد نیکوکار اور ہدایت یافتہ رہے گا، کوئی بھی شخص غلطی نہیں کرے گا، کیونکہ مشاہدہ بھی اس کے خلاف ہے، اور اوپر کی اور بعد میں آنے والی حدیثیں بھی، لہٰذا مطلب سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ اس امت کا پورا مجموعہ باطل اور غلط بات پر متفق نہیں ہوگا، کچھ لوگ حق پر ضرور قائم رہیں گے، باقی جو لوگ ان کی مخالفت کریں گے، کیا کریں، یہ حق پر ڈٹے رہیں گے، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ امت بحیثیتِ مجموعی گمراہی سے محفوظ رہے گی اور یہ وہی بات ہے جو اوپر کی حدیث میں آچکی ہے، اب خود فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ جو لوگ حق پر ڈٹے رہیں گے، اِتباع ان کا واجب ہوگا یا ان کے مخالفین کا؟

(۴) چوتھی حدیث جو آٹھ صحابہ کرامؓ نے روایت کی ہے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہ ہے کہ:-

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِىْ (او قال اُمَّةَ مُحَمَّدٍ) عَلٰى	"اللہ میری اُمت کو کسی گمراہی پہ متفق نہیں کرے گا، اور اللہ کا ہاتھ

ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ إِلَى النَّارِ۔	"الجماعة" پر ہے، اور جو الگ راستہ اختیار کرے گا جہنم کی طرف جائے گا"

اس حدیث میں پوری صراحت کے ساتھ وہ بات آگئی ہے جو ہم اوپر تیسری حدیث کے ضمن میں کہہ آئے ہیں کہ "امت کی حالت ہمیشہ سیدھی رہنے" اور "کسی گمراہی پر متفق نہ ہونے" کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی شخص بھی کجروی یا گمراہی کا شکار نہ ہوگا، ہر فاسق وفاجر، بدعتی اور جاہل مسلمان جو مشورہ بھی دینی امور میں پیش کرے گا صحیح اور درست ہوگا، بلکہ اس حدیث کے آخری دو جملوں " اللہ کا ہاتھ الجماعۃ پر ہے" اور جو الگ راستہ اختیار کرے گا جہنم کی طرف جائے گا " نے بتادیا کہ امت کی حالت سیدھی رہنے اور گمراہی پر متفق نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ امت میں ایک جماعت ہمیشہ ایسی موجود رہے گی جو راہِ ہدایت پر قائم رہے گی جس کے نتیجہ میں امت بحیثیتِ مجموعی گمراہ ہو جانے سے محفوظ رہے گی، اس جماعت کو اللہ کی طرف سے خاص ہدایت ونصرت حاصل ہوگی، لوگوں پر لازم ہوگا کہ اس جماعت کی پیروی کریں، اور جو اُن سے الگ راستہ اختیار کرے گا جہنم کی طرف جائے گا۔

معلوم ہوا کہ اجماع صرف اسی جماعت کا حجت ہوگا، دوسروں کی موافقت پر موقوف اور مخالفت سے باطل نہ ہوگا۔

⑤ تا ⑩ حدیث نمبر (۵) سے نمبر (۸) تک چار حدیثیں جو مجموعی طور پر ۳۴ صحابۂ کرامؓ نے روایت کی ہیں ان میں " الجماعت " کی پیروی کا حکم نہایت تاکید سے دیا گیا ہے، اور اس کی مخالفت پر ہولناک سزائیں بیان ہوئی ہیں۔

نویں حدیث میں " سوادِ اعظم " کی پیروی کا حکم ہے، اور وہیں ہم نے دوسری حدیثوں کی روشنی میں تفصیل سے بیان کیا ہے کہ "الجماعۃ" اور "سوادِ اعظم"

درحقیقت ایک ہی جماعت کے ۲ دو نام ہیں، اور یہ دونوں نام اُن مسلمانوں کے ساتھ مخصوص ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرامؓ کی سُنّت کے پیرو ہوں، اِسی بناء پر اُن کو "اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃ" بھی کہا جاتا ہے۔

اور دسویں حدیث میں تو صراحت ہے کہ اس امّت میں تہتّر ۷۳ فرقے ہوں گے جن میں سے نجات یافتہ فرقہ صرف ان لوگوں کا ہے جو مُتّبِعِ سُنّت ہوں، باقی سب فرقے گمراہ ہیں۔

پس حدیث نمبر (۵) سے نمبر (۱۰) تک سب حدیثوں سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ پیروی ان لوگوں کی لازم ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرامؓ کی سُنّت کے پیرو ہوں، اور ان کے مخالفین گمراہ اور سخت عذاب کے مستحق ہیں، اب یہ فیصلہ کرنا مشکل نہیں کہ اجماع صرف مُتّبِعِ سُنّت مسلمانوں کا کافی ہوگا، یا فاسق اور اہل بدعت کی مخالفت کی وجہ سے اُسے باطل کر دیا جائے گا؟

حاصلِ کلام یہ کہ جمہورِ فقہاء نے جو مسلک اختیار کیا ہے کہ اجماع میں عوام، اہلِ بدعت اور فاسق مسلمانوں کا اختلاف یا اتفاق معتبر نہیں، بلکہ صرف مُتّبِعِ سُنّت فقہاء کا اجماع ہی حجت ہے، قرآن و سُنّت کی تصریحات سے اسی مسلک کی تائید ہوتی ہے، اور حنفیہؒ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔[1]

اِجماع کی قسمیں

بنیادی طور پر اجماع کی تین قسمیں ہیں: ① اجماع قولی ② اجماع عملی ③ اجماع سکوتی،

ان تینوں کی کچھ تفصیل حسبِ ذیل ہے:

① اجماعِ قولی یہ ہے کہ اجماع کی اہلیت رکھنے والے تمام حضرات

---

[1] التقریر، ص ۹۵ و ۹۶ ج ۳

کسی زمانہ میں اپنے قول سے کسی دینی مسئلہ پر اپنا اتفاق ظاہر کریں، جیسے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر تمام صحابہ نے اُن کے ہاتھ پر بیعت کی اور زبان سے اس کا اقرار کیا۔

(۲) اجماعِ عملی یہ ہے کہ اجماع کی اہلیت رکھنے والے تمام حضرات کسی زمانہ میں کوئی عمل کریں، جب کوئی عمل تمام اہلِ اجماع (جائز یا مستحب یا مسنون سمجھ کر) کرنے لگیں تو اس عمل کو بالاجماع جائز یا مستحب یا مسنون سمجھا جائے گا۔ واجب ہونا اس قسم سے ثابت نہیں ہوسکتا، اِلّا یہ کہ وہاں کوئی قرینہ ایسا پایا جائے جس سے وجوب ثابت ہوتا ہو۔

ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں جو سُنّتِ مؤکدہ ہیں اُن کا سُنّتِ مؤکدہ ہونا صحابۂ کرامؓ کے اجماعِ عملی سے ثابت ہوا ہے[۱]

(۳) اجماعِ سُکوتی یہ ہے کہ اجماع کی اہلیت رکھنے والوں میں سے کچھ حضرات کوئی متفقہ فیصلہ زبانی یا عملی طور پر کریں جس کی اس زمانہ میں خوب شہرت ہوجائے یہاں تک کہ اُس زمانہ کے باقی سب مجتہدین کو بھی اس فیصلہ کی خبر ہوجائے، مگر وہ غور وفکر اور اظہارِ رائے کا موقع ملنے کے باوجود سکوت اختیار کریں، ان میں سے کوئی بھی اس فیصلہ سے اختلاف نہ کرے۔

---

[۱] تسہیل الوصول، ص ۱۶۸۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ فرضِ ظہر سے پہلے کی چار رکعتوں کا سنّتِ مؤکدہ ہونا اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ قولیہ وفعلیہ سے بھی ثابت ہے لیکن یہ احادیث مبارکہ "اخبارِ آحاد" کے قبیل سے ہیں، جو "حجتِ ظنیہ" ہیں، لہٰذا اِن اخبارِ آحاد سے ان چار رکعتوں کا سُنّتِ مؤکدہ ہونا درجۂ "ظن" میں ثابت ہوتا ہے، لیکن جب ان کے سنتِ مؤکدہ ہونے پر صحابۂ کرام کا اجماعِ عملی بھی ہوگیا تو ان کا ثبوت درجۂ "قطعیت" کو پہنچ گیا۔ رفیع

اجماع کی ان تین قسموں میں سے پہلی دونوں قسمیں تو سب فقہاء کے نزدیک حجّت ہیں، البتہ تیسری قسم یعنی "اجماعِ سکوتی" کے حجّت ہونے میں فقہاء کا اختلاف ہے[1]، امام احمدؒ، اکثر حنفیہ اور بعض شوافع کے نزدیک یہ حجّتِ قطعیہ ہے، اور امام شافعیؒ، اکثر شوافع اور اکثر مالکیہ کے نزدیک حجّت ہی نہیں، اور بعض فقہاء نے اُسے حجّتِ ظنیہ قرار دیا ہے[2]۔

یہ اجماع کی قسموں کا اجمالی بیان ہے، تفصیل کے لئے اصولِ فقہ کی کتابوں کی مراجعت فرمائی جائے۔

اِجماع کے مَراتِب

اجماع کرنے والوں کے اعتبار سے اجماع کے حسبِ ذیل تین[3] درجات ہیں:۔

(۱) سب سے قوی درجہ کا اجماع وہ ہے جو تمام صحابۂ کرامؓ نے عملی یا زبانی طور پر صراحۃً کیا ہو، اس کے حجّتِ قطعیہ ہونے پر پوری[4] امت کا اتفاق ہے۔

(۲) دوسرا درجہ صحابۂ کرام کے "اجماعِ سکوتی" کا ہے، یہ بھی اگرچہ حنفیہ سمیت بہت سے فقہاء کے نزدیک حجّتِ قطعیہ ہے، مگر اس کا منکر کافر نہیں، کیونکہ اس کے حجّت ہونے میں امام شافعیؒ اور بعض دیگر فقہاء کا اختلاف ہے، جیسا کہ پیچھے بیان ہوا۔

لہ یہاں تک ان تین قسموں کا بیان تسہیل الوصول، ص ۱۶۸ و ص ۱۷۳ سے ماخوذ ہے۔

لہ التقریر، ص ۱۰۱ و ۱۰۲ ج ۳۔

لہ کیونکہ جو حضرات صرف اہلِ مدینہ یا صرف اہلِ بیت کے اتفاق کو اجماع کے لئے کافی سمجھتے ہیں تمام صحابہؓ کا اجماع اُن کے نزدیک بھی حجّتِ قطعیہ ہے، اس لئے کہ صحابہؓ

میں اہلِ مدینہ اور اہلِ بیت بھی داخل ہیں (تسہیل الوصول، ص ۱۷۳)

(۳) تیسرے درجہ پر وہ اجماع ہے جو صحابۂ کرام کے بعد کسی زمانہ کے تمام فقہاء نے کیا ہو، یہ بھی جمہور کے نزدیک حجت تو ہے مگر "حجتِ قطعیہ" نہیں کیونکہ جو حضرات غیر صحابہ کے اجماع کو حجت نہیں مانتے ان کے اختلاف کی وجہ سے اس اجماع میں قطعیت باقی نہیں رہی، یہ درجہ میں "سُنّتِ مشہورہ" کی مانند ہے، اس کا منکر بھی کافر نہیں۔

ان سب درجات کی تفصیل کے لئے اصولِ فقہ کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے[1]۔

نقلِ اجماع

اجماعی فیصلوں کے درجات کی جو ترتیب اوپر بیان ہوئی وہ اصل کے اعتبار سے ہے، لیکن جب اجماعی فیصلہ کی خبر ہم تک پہنچے گی تو اس خبر کی روایت جتنی قوی ہوگی ہمارے حق میں اس اجماعی فیصلہ کی تاثیر بھی اتنی ہی قوی ہوگی، اور روایت میں جس قدر ضعف ہوگا اس اجماعی فیصلہ کی تاثیر بھی ہمارے حق میں اتنی ہی ضعیف ہو جائے گی، چنانچہ تمام صحابۂ کرام کا اجماع قولی یا عَملی جو درجۂ اوّل کا اجماع ہے اور اپنی ذات میں "حجتِ قطعیہ" ہے، اگر اس کی خبر ہم تک "تواتر" سے پہنچے تب تو وہ ہمارے لئے بھی حجتِ قطعیہ باقی رہے گا، اور اس کا منکر کافر ہوگا، لیکن اس کی خبر ہم تک اگر قابلِ اعتماد سَند سے تواتر کے بغیر پہنچے تو اس کی قطعیت ہمارے حق میں ختم ہو جائے گی، اور اس کا حکم وہی ہوگا جو غیر متواتر حدیث کا ہوتا ہے، کہ وہ "دلیلِ ظنی" ہوتی ہے، شرعی احکام اس سے ثابت ہو سکتے ہیں، مگر اس کا منکر کافر نہیں ہوتا[2]۔

---

[1] مثلاً تسہیل الوصول، ص ۱۷۳ و ۱۷۴، اور التقریر والتحبیر، ص ۸۰ تا ص ۹۲ ج ۳۔

[2] تسہیل الوصول، ص ۱۷۳۔

اور اگر اس کی خبر سند کے اعتبار سے بھی ضعیف ہو تو اس کا حکم وہ ہوگا جو "حدیثِ ضعیف" کا ہوتا ہے، کہ وہ حجت ہی نہیں، اور اس سے کوئی حکمِ شرعی ثابت نہیں ہوسکتا۔

خلاصہ یہ ہے کہ فقہ کا مأخذ ہونے کے اعتبار سے درجۂ اوّل کے اجماع کی حیثیت ہمارے لئے وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کی، کہ اگر وہ ہم تک تواتُر سے پہنچے تو "دلیلِ قطعی" ہے، تواتُر کے بغیر قابلِ اعتماد سند سے پہنچے تو "دلیلِ ظنی" ہے، اور سندِ ضعیف سے پہنچے تو وہ ہمارے لئے کسی حکمِ شرعی کی دلیل نہیں بن سکتا۔

یہ اجماع اور اس کے مراتب کا صرف تعارف پیش کیا گیا ہے، تفصیلات اصولِ فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہیں، اس رسالہ کا اصل مقصود اجماع کا تعارف کرانا اور اس کا تشریعی مقام واضح کرنا تھا، اللہ تعالیٰ اسے نافع بناکر شرفِ قبولیت سے نوازے اور احقر کے لئے زادِ آخرت بنائے، آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین، والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا خاتم النبیین، وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

بندۂ ناکارہ **محمد رفیع عثمانی** عفا اللہ عنہ
خادمِ دارالعلوم کراچی
۲۰ محرم الحرام ۱۳۹۹ھ

فقہ ولی اللّٰہی

یعنی

امام ولی اللہ دہلوی کا فقہی مسلک و مذہب

اور

خدمات و اثرات و ثمرات

مفتی محمد عبید اللہ الاسعدی

معہ عربیہ ہتھورا، باندہ

مجلس نشریات اسلام

۱۔کے۔۳۰ ناظم آباد مینشن۔ ناظم آباد ۱۔ کراچی ۷۴۶۰۰

فقہِ ولی اللّٰہی

یعنی

امام ولی اللہ دہلویؒ کا فقہی مسلک و مذہب

اور

خدمات و اثرات و ثمرات

مفتی محمد عبید اللہ الاسعدی
مدرس جامعہ عربیہ ہتھورا، باندہ

مجلس نشریاتِ اسلام
۱۔ کے ۳۔ ناظم آباد مینشن، ناظم آباد ۔ کراچی

نام کتاب	———	فقہ ولی اللہی
تصنیف	———	مفتی عبید اللہ اسعدی
طباعت	———	مولائی پرنٹنگ پریس کراچی
اشاعت	———	سنہ ۲۰۰۲ء
ضخامت	———	۲۰۸ صفحات

ٹیلیفون

۶۶۰۱۸۱۷

اشاعت: مکتبہ ندوہ قاسم سینٹر اردو بازار کراچی

فون ۲۶۳۸۹۱۷

ناشر

فضل ربی ندوی

مجلس نشریاتِ اسلام ۱-کے-۳ ناظم آباد مینشن ناظم آباد۔ کراچی

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ نمبر

① امام دہلوی کا فقہی مسلک اجتہاد یا تقلید

مضمون	صفحہ نمبر

(۲) حضرت امام دہلوی کا فقہی مذہب

مُقدّمۃ

مولانا عتیق احمد قاسمی بستوی
دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على خير خلقه محمد بن عبدالله الامين، وعلى آله وصحبه اجمعين.

برصغیر ہند و پاک کی تاریخ میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت مرکزِ ثقل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے بھی برصغیر میں ہر علم و فن کی بڑی بڑی شخصیتیں پیدا ہوئیں اور انہوں نے اپنے روشن کارناموں سے برصغیر کی عظمت میں چار چاند لگائے اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے بعد بھی بلند قامت شخصیتوں کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ برصغیر ہی نہیں پوری دنیا میں مسلمانوں پر برصغیر کی سرزمین سے اٹھنے اور یہاں پروان چڑھنے والی شخصیات کے احسانات رہے۔ لیکن حضرت شاہ ولی اللہ کی جامعیت و آفاقیت ان کا اعتدال و توازن، ان کے فکر کی گہرائی اور رسائی، ان کی افراد سازی کی نظیر برصغیر کی تاریخ میں بہت مشکل سے ملے گی۔

حضرت احمد بن عبد الرحیم معروف بہ حضرت شاہ ولی اللہ کی اہم ترین خصوصیت ان کا توازن و اعتدال تھا۔ امت مسلمہ کے درمیان جن جن میدانوں میں مختلف افکار و خیالات اور نظریات پائے جاتے تھے اور جن کی وجہ سے بسا

اوقات کشمکش اور کشاکش کی صورت حال پیدا ہوتی رہتی تھی ان کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے راہِ اعتدال بتانے کی کوشش کی اور امت کے مختلف گروہوں کو علمی وفقہی طور پر ایک دوسرے سے قریب لانے اور ایک دوسرے کے بارے میں حسنِ ظن پیدا کرنے کے لیے اپنی علمی وفکری توانائیاں صرف کردیں۔ ہر طبقہ میں پائی جانے والی بے اعتدالیوں کی نشاندہی اور ہر طبقہ کو اس کی ذمہ داریاں یاد دلانا حضرت شاہ صاحب کا خاص مشن اور کام تھا۔ ان کی حیثیت، خاندان کے اس بزرگ ترین فرد کی تھی جو خاندان کے ہر فرد کے لیے بے پناہ شفقت و ہمدردی کا جذبہ رکھتا ہو اور ہر شخص کی خامیوں کو بہت حکمت اور دانائی سے دور کرنے کی کوشش کرتا ہو۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے امت مسلمہ کو جن میدانوں میں راہِ اعتدال کی نشاندہی کی۔ ان میں سے ایک اجتہاد و تقلید کا مسئلہ بھی تھا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات محسوس کی کہ علماء امت کا ایک طبقہ تقلید کے بارے میں غلو کا شکار ہے۔ کسی خاص فقہی مسلک کی تقلید و پابندی میں کچھ علماء اس حد تک آگے بڑھے ہوئے ہیں کہ انہوں نے ساری توانائیاں فقہ واصول فقہ کی کتابوں اور ان کی جزئیات کے مطالعہ میں لگا رکھی ہیں۔ کتاب وسنت کے بارے میں ان کا مطالعہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ ایک عالمِ دین کو قرآن وحدیث کے فہم ومطالعہ میں جس قدر توجہ کرنی چاہیے، اس میں روز بروز کمی آتی جارہی ہے، مسائلِ فقہیہ کا رشتہ کتاب وسنت سے کیا ہے اور یہ مسائل کس طرح کتاب وسنت سے مستنبط کیے گئے ہیں اس سے بڑے بڑے نامی گرامی علماء بھی ناواقف ہوتے جارہے ہیں۔ غرض یہ کہ دین کے اصل سرچشموں کتاب وسنت سے برصغیر کے مسلمانوں اور یہاں کے علماء کا رشتہ کمزور پڑتا جارہا ہے اس احساس کے تحت حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے جو نصابِ تعلیم جاری کیا اس میں تفسیر وحدیث

کی کتابوں کو خصوصی اہمیت دی، صحاح ستہ کو نصاب میں شامل کر کے اور الفوز الکبیر لکھ کر اسے نصاب تعلیم میں شامل کر کے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کوشش کی کہ علماء امت صرف کتب فقہ و اصول فقہ پر انحصار نہ کریں بلکہ دین کے اصل سرچشموں پر ان کی گہری نظر ہو، اور اجتہادی مسائل کو کتاب وسنت پر پیش کرنے کا مزاج عام ہو۔ اس حد تک تقلید جامد کہ ایک عالم، حدیثِ رسول کے مقابل میں کسی امام کے قول کو پیش کرے اور بلا تکلف حدیثِ رسول کو مسترد کردے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بڑی خطرناک اور گمراہ کن بات تھی، انہوں نے اس خطرناک رجحان کو ختم کرنے کی بھرپور کوشش کی اور امت مسلمہ خصوصاً علماء امت کا رشتہ کتاب وسنت سے مضبوط و استوار کرنے کی انتھک جدوجہد کی انہوں نے متبحر علماء میں یہ مزاج پیدا کرنا چاہا کہ اسلامی شریعت کے سرچشموں پر ان کی نظر وسیع اور عمیق ہو، مجتہدات کو کتاب وسنت پر پیش کریں اور کسی خاص فقہی مسئلہ کے بارے میں اگر پورے تحقیق ومطالعہ کے بعد ان کو یہ احساس ہو کہ اس مسئلہ کی بنیاد کسی نص پر نہیں بلکہ صرف قیاس پر ہے اور اس مسئلہ کے بارے میں کوئی حدیث موجود ہے تو مسلک کے قول کو ترک کر کے حدیث صحیح ماموربہ کو اختیار کر لے، خلاصہ یہ ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے علماءِ امت میں اجتہادی ذوق و مزاج پیدا کرنے کی کوشش کی۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے یہ بات بھی محسوس کی کہ تقلید جامد کے ردِّ عمل میں امت میں ایک طبقہ (اگر چہ وہ انتہائی محدود ومختصر ہے) ایسا پیدا ہو گیا ہے کہ جو سرے سے تقلید کا انکار کرتا ہے اور عامۃ الناس کے لیے بھی تقلید کو حرام قرار دیتا ہے۔ حالاں کہ تقلید سماج کی ایک ناگزیر ضرورت ہے اور امت کے وہ افراد جو براہ راست کتاب وسنت سے استنباطِ احکام پر قادر نہیں ہیں ان کے لیے اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں ہے کہ وہ کسی امام ومجتہد کی تقلید کریں۔ حضرت شاہ

صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی متعدد تحریروں میں عوام الناس کے لیے بلکہ غیر متبحر علماء کیلئے تقلید کی ضرورت واہمیت کو واضح کیا ہے اور مذاہب اربعہ میں سے کسی ایک کی پابندی کو لازم قرار دیا ہے اور ائمہ اربعہ کی تقلید میں کیا فوائد ہیں اور اسکی کیا حکمتیں ہیں اس پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے، اس موضوع پر حضرت شاہ ولی اللہ کے دو رسالے "الانصاف فی بیان سبب الاختلاف" اور "عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید" بڑے فکر انگیز اور بصیرت افروز ہیں۔

یہ بات محتاج بیان نہیں کہ ہندوستان میں اہل سنت والجماعت کے تمام فرقے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا بزرگ اور پیشوا مانتے ہیں سب کا سلسلۂ تلمذ واسناد حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔ برصغیر میں حنفی علماء کے جو مدارس اور مکاتب فکر ہیں ان کا سلسلۂ اسناد حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے اور اہل حدیث کہلانے والے مدارس ومکاتب فکر سے وابستہ علماء کا سلسلۂ اسناد بھی عام طور پر حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔ اجتہاد وتقلید کے مسئلہ پر حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے جو راہ اعتدال بتائی تھی۔ رفتہ رفتہ وہ دونوں طبقے کم وبیش اس سے دور ہوتے گئے اور جس جھگڑے کو چکانے کے لیے حضرت شاہ صاحب نے اپنا خون جگر جلایا اور اپنی علمی وفکری توانائیاں صرف کردیں حضرت شاہ صاحب کو اسی جھگڑے کا ایک فریق بنانے کی کوشش ہونے لگی۔ ایک طبقہ یہ کہنے لگا کہ حضرت شاہ صاحب پکے حنفی تھے اور دوسرے نے یہ آواز لگائی کہ وہ تو غیر مقلد تھے۔ اس کشاکش میں حضرت شاہ صاحب کا وہ پیغام ہی کھو گیا جو اجتہاد وتقلید کے مسئلہ میں انہوں نے امت کو دینا چاہا تھا اور وہ راہ اعتدال ہی گم ہوگئی جس پر چل کر آج بھی اس امت کے مختلف فرقے ایک دوسرے سے قریب آسکتے ہیں اور باہمی فاصلے کم ہوسکتے ہیں۔

اس صورت حال کی خبر پاکر بلاشبہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی روح

اس طرح شکوہ سنج ہوگی:

بہ لوح تربت من یافتند از غیب تحریرے
کہ ایں مقتول راجز بے گناہی نیست تقصیرے

ادھر کچھ زمانہ سے اجتہاد وتقلید کی جنگ پھر زوروں پر ہے اس مسئلہ کو لے کر دونوں طرف کے بڑے بڑے سورما میدان میں کود پڑے ہیں اور برصغیر کی امت مسلمہ جس کا جسم مختلف قسم کے اختلافات کے زخموں سے زار ونزار ہے اس نئے اور جان لیوا اختلاف کی جراحتوں سے نڈھال ہورہی ہے۔ ان حالات میں اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ حضرت شاہ ولی اللہ نے اجتہاد وتقلید کے مسئلہ میں جو راہ اعتدال امت کو دکھائی تھی اسے پھر سے بلند آہنگی اور علمی وقار کے ساتھ امت اور علماء امت کے سامنے پیش کیا جائے اور اس کی پوری کوشش کی جائے کہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا معتدل نقطۂ نظر لوگوں میں عام ہو، اہل علم اسے قبول کریں اور اسے اختیار کرکے امت مسلمہ کے برسرپیکار طبقوں کو ایک دوسرے سے قریب لائیں۔

قارئین کی خدمت میں جو کتاب پیش کی جارہی ہے یعنی "فقہ ولی اللہی" اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے۔ اس کتاب کے مصنف مولانا مفتی عبید اللہ الاسعدی استاذ حدیث جامعہ عربیہ ہتھورا باندہ، اہل علم کے حلقوں میں پوری طرح متعارف ہیں، ان کی بہت سی کتابیں عربی، اردو میں شائع ہوکر اہل علم سے خراج تحسین وصول کرچکی ہیں۔ مولانا موصوف کا علم وسیع، فکر رسا، اور ذہن موسوی ہے۔ جس موضوع پر لکھتے ہیں اس کے تمام گوشوں کا احاطہ کرنے اور ممکنہ مراجع سے استفادہ کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ زیر نظر کتاب "فقہ ولی اللہی" میں برادرم مولانا عبید اللہ الاسعدی نے اجتہاد وتقلید کے موضوع پر حضرت شاہ صاحب کی تمام تحریروں کو پڑھ کر اور شاہ صاحب کے فقہی مسلک کے بارے میں

اب تک جو کچھ لکھا گیا ہے ان کا ناقدانہ اور غیر جانبدارانہ جائزہ لے کر حضرت شاہ صاحب کے مسلک اعتدال کو واضح اور روشن کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

میرے مطالعہ کی حد تک اب تک اس موضوع پر اتنی تفصیل اور احاطہ کے ساتھ کسی نے قلم نہیں اٹھایا، موجودہ حالات میں اس موضوع پر لکھے جانے کی سخت ضرورت تھی یہ کتاب لکھ کر مولانا موصوف نے وقت کی ایک اہم ضرورت پوری کی ہے۔ انداز بیان شستہ وسلیس اور سنجیدہ ہے، انشاء اللہ اس کتاب کے مطالعہ سے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نقطۂ نظر کو سمجھنے میں بہت مدد ملے گی اور تقلید واجتہاد کے بارے میں حضرت شاہ صاحب نے امت مسلمہ کو جس راستہ پر ڈالنے کی کوشش کی تھی اس کی بھرپور نشاندہی ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ مصنف کی اس علمی کاوش وکوشش کو قبولیت سے نوازے اور قارئین کے لیے اسے نافع تر بنائے۔

ہمیں خوشی ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ اکیڈمی پھلت ضلع مظفر نگر اس کتاب کو شائع کرنے جارہی ہے۔ حضرت شاہ صاحب کے نام پر قائم ہونے والی اکیڈمی ہی کو اس کتاب کی اشاعت کا زیادہ حق تھا۔ خصوصاً اس لیے بھی کہ یہ اکیڈمی اس سرزمین پر قائم ہے جسے حضرت شاہ صاحب کے ننھیال ہونے کا شرف حاصل ہے اور جس قصبہ میں حضرت شاہ صاحب کے بے شمار اعزاء منتسبین ومتوسلین آباد رہے ہیں۔ اس کتاب کی اشاعت پر ہم حضرت شاہ ولی اللہ اکیڈمی کے ذمہ داروں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور یہ امید کرتے ہیں کہ اکیڈمی حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تمام تصنیفات کے نئے تحقیق شدہ ایڈیشن شائع کرنے کی کوشش کرے گی، اوران کے افکار وعلوم کی اشاعت میں بھرپور حصہ لے گی۔

عتیق احمد قاسمی بستوی
دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
۱۹ / ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ

امام دہلوی کا فقہی مسلک اجتہاد یا تقلید

ہندوستان کی اسلامی اور علمی و فقہی تاریخ میں ایک روشن نام موجودہ دور کی علمی تحریک اور بالخصوص درس حدیث کے بانی اور حقیقی روح رواں کی حیثیت سے، بارہویں صدی ہجری کے تبحر و عبقری عالم، امام ولی اللہ صاحب دہلویؒ م ۱۱۷۶ھ کا ہے، ضرورت ہے کہ ان کے فقہی ذوق و مسلک، اور عام فقہی ذوق پر ان کے ذوق و مسلک کے اثر کا جائزہ لیا جائے اسی کے تحت اس سلسلہ میں تین مقالے ترتیب دیئے گئے ہیں، پہلے مقالے میں اس امر سے بحث کی گئی ہے کہ امام موصوف مجتہد تھے یا مقلد تھے اور یہ کہ ان کا فقہی ذوق کیا تھا۔ دوسرے میں ان کے تقلیدی مذہب سے بحث ہے کہ موصوف عموی طور پر کس امام اور مذہب کے پیرو تھے۔ اور تیسرے آخری مقالے میں امام صاحب نے اپنے ذوق نیز تدریس اور تصنیف و تحقیق کے ذریعہ عام علماء کے مزاج پر جو اثر ڈالا، اس کا ذکر ہے۔

امام موصوف کا شخصی تعارف

جہاں تک سوال ہے امام موصوف کے شخصی تعارف کا تو ہمارا خیال ہے کہ اس موقع پر اس کی کوئی خاص ضرورت نہیں، اسلئے کہ اب ملک و بیرون ملک دونوں کے علمی حلقے امام موصوف اور انکی علمی عظمت سے بخوبی واقف ہو چکے ہیں۔ اگر

یہ ممکن ہے کہ پوری سوانح عمری اور امام موصوف کے تمام تر کارنامے سب کے سامنے نہ ہوں اور واقعہ بھی ایسا ہی ہے لیکن فی الجملہ انکے احوال سے عمومی واقفیت پائی جاتی ہے اور انکی عظمت اور تحقیقات کا بلند پایہ ہونا مسلم و متفق علیہ ہے۔

ہندوستان میں تو امام موصوف کے بعد ہر عہد میں لوگ ان سے واقف رہے ہیں۔ اس لیے کہ امام موصوف اسی ملک کے آسمان علم و تحقیق کے آفتاب عالم تاب تھے، حضرت امام کی حیات میں ہی ان کی تصنیفات اطراف ملک میں پھیل گئی تھیں اور ان کی تحقیقات سے اہل علم آشنا ہو گئے تھے شاگردوں کا سلسلہ ہر چہار طرف پھیلا ہوا تھا۔ پھر دہلی جیسے ملک کے مرکزی شہر میں قیام تھا، اس لیے اردو میں تو برابر ان پر کچھ نہ کچھ لکھا جاتا رہا ہے۔

اور جب وسائل کی کثرت ہوئی اور کتابوں کی اشاعت کے سلسلے میں سہولت اور وسعت پیدا ہوئی تو امام موصوف کی شہرت ملک سے بیرون ملک بھی پہنچی، نیز اس صدی اور اس سے پیشتر کی صدی میں تالیف کی جانے والی مختلف اہم عربی تصانیف میں بھی ہندوستان کے ایک بلند پایہ عالم کی ہی حیثیت سے نہیں بلکہ اسلامی ہند اور مسلم دنیا کے ممتاز مصلح کی حیثیت سے انکا ذکر آتا رہا ہے۔ مثلاً ندوۃ العلماء کے سابق ناظم مولانا حکیم سید عبدالحئی صاحب حسنی کے قلم سے ان کی کتاب نزھۃ الخواطر کی چھٹی جلد میں (مولانا موصوف نے اپنی اس عظیم الشان تصنیف کی آٹھ جلدوں میں اسلام کے روز اوّل سے لے کر اس صدی کے وسط تک ہندوستان میں باہر سے آکر بسنے والے اور خود یہیں کی زمین پر پروان چڑھنے والے علماء نیز با اثر مسلمانوں کا ذکر کیا ہے) اسی طرح مولانا مسعود عالم صاحب ندوی کے قلم سے ان کی کتاب "تاریخ الدعوۃ الإسلامیۃ فی الھند" میں، مولانا موصوف نے حضرت امام کا ذکر بڑی تفصیل سے اور خالص اصلاحی جدو جہد کا علمبردار ہونے کی حیثیت سے کیا ہے اور بالخصوص امام موصوف

کے فقہی نقطہ نظر سے بحث کی ہے، نیز اسلامی تاریخ کے مشہور اور بلند پایہ عالم جن کی تمام تصنیفات بیرون ملک کی دنیا میں کونے کونے میں پہنچ چکی ہیں اور دنیا کی مختلف اہم زبانوں میں شائع ہوئی ہیں یعنی مخدومنا مولانا سید ابوالحسن علیؒ صاحب حسنی ندوی نے بھی اپنی بعض تصانیف میں حضرت امام کا تذکرہ فرمایا ہے، مثلاً ''الدعوة الإسلامية في الهند'' میں۔ اور اخیر میں ''تاریخ دعوت وعزیمت'' کا پانچواں حصہ انہیں کے ذکر کے ساتھ خاص کیا ہے۔

نیز دارالعلوم ندوۃ العلماء کے بعض فضلاء نے ملک وبیرون ملک میں اسناد فضیلت کے حصول کے لیے بھی حضرت امام سے متعلق مقالات تصنیف فرمائے ہیں جن میں سے مولوی محمد سلمان صاحب حسینی ندوی کا مقالہ حضرت امام کے فقہی مسلک سے ہی متعلق ہے۔

حضرت امام کے حالات زندگی میں بزبان عربی عم محترم مولانا سید محمد اجتباء صاحب ندوی پی ایچ ڈی علیگ کا بھی ایک مقالہ ہے جو انہوں نے ندوۃ العلماء کے ۸۵ رسالہ جشن تعلیمی کے موقع پر ارباب انتظام کی خواہش پر تحریر فرمایا تھا اور بعد میں وہ شائع بھی ہوا بعنوان ''الإمام أحمد بن عبدالرحيم المعروف بالشاه ولي الله الدهلويؒ''

اسی پر بس نہیں بلکہ یورپ وامریکہ کی یونیورسٹیوں میں بھی چند حضرات نے حضرت امام پر کام کر کے پی۔ ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے[1]۔

مختصر حالات، پیدائش وتعلیم

مختصر حالات حضرت موصوف کے یہ ہیں کہ حضرت کا نسبی تعلق حضرت عمرؓ سے ہے۔ آپکے والد ماجد مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب دہلی کے بڑے اور ممتاز علماء

[1] مقدمہ تذکرہ امام ولی اللہ دہلویؒ

وبزرگوں میں سے تھے۔ بعض روایات کے مطابق فتاویٰ عالمگیری کو مرتب کرنے والی جماعت کے ساتھ آپ نے بھی کچھ کام کیا۔ آپ کی پیدائش عہد عالمگیر میں ۴رشوال ۱۱۱۴ھ بروز چہار شنبہ بوقت طلوع آفتاب آپ کے ننھیال (قصبہ پھلت ضلع مظفر نگر۔ یوپی) میں ہوئی، گھر کا ماحول علمی اور دیندار تھا پانچ سال کی عمر سے تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا اور عمر کے پندرہویں سال میں حفظ کلام پاک کے ساتھ نہ صرف ان علوم مروجہ کی تکمیل کر لی جن کے پڑھنے پڑھانے کا عام رواج تھا بلکہ علوم باطنیہ کی بھی والد ماجد سے تکمیل کر کے اجازت کا شرف حاصل کیا۔

عملی زندگی

اس کے بعد درس وتدریس اور وعظ وارشاد کا سلسلہ شروع فرمایا اور جب عوام اور عملی زندگی سے سابقہ پڑا اور امت کی زبوں حالی اور ملک کے سیاسی حالات سامنے آئے تو ساتھ ہی اپنی اس تحریک اصلاح کا سلسلہ بھی شروع کیا جس نے سید احمد شہیدؒ اور اسمٰعیل شہیدؒ کے ہاتھوں ''خلافتِ راشدہ'' کے قیام اور باقاعدہ سلسلہ جہاد کی صورت اختیار کی اور وہی تحریک انگریزوں کے مقابلہ میں ۱۸۵۷ء اور اس کے بعد کی جنگ آزادی کے نام سے موسوم ہوئی نیز ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد سے آپکے سلسلہ کے علماء وادارے دارالعلوم دیوبند ودارالعلوم ندوۃ العلماء وغیرہ اسی تحریک کے علمبردار رہے اور ہیں۔

حضرت موصوف کی اس سرتاپا جدوجہد اور ہمہ جہت زندگی کا خاتمہ ۲۹ محرم ۱۱۷۶ھ کو بوقت ظہر ہوا جب کہ آپکا آفتاب زندگی غروب ہوگیا۔ آپ کی عملی زندگی کا آغاز تقریباً ۳۱-۱۱۳۰ھ سے اور اس کا خاتمہ ۱۱۷۶ھ پر ہے یعنی کل تقریباً ۴۶، ۴۷، سال کے طویل عرصہ تک آپ نے عظیم الشان مساعی کو انجام دیا۔ اس مدت میں حجاز وحرمین کا دوسالہ سفر بھی فرمایا اور وہاں خصوصیت سے علم حدیث کی تحصیل کی اور متعدد

اساتذہ سے اجازت حاصل کی، اور پھر واپس تشریف لائے اس نعمت عظمیٰ کو لیکر واپسی کے بعد ہی اصلی جوہر کھلے، اور آپ کے علوم اور تحقیقات سے دنیا روشناس ہوئی۔

حدیث سے متعلق خدمات

آپ نے درس حدیث کی وہ بنیاد و بنا ڈالی کہ اس پر کھڑی ہونے والی عمارت آج تک قائم ہے۔ اور آپ کا لگایا ہوا پودا برابر برگ و بار لاتا رہا اور پورے عالم کو اپنے ثمرات سے نوازتا رہا ہے، آج آپ کے سلسلۂ تلمذ سے مستفید ہونے والوں کی حدیثی تحقیقات کا دنیائے علم و تحقیق میں نام روشن ہے اور ان کی تصنیفات اکناف عالم میں پھیل چکی ہیں۔

اخلاف

آپ نے اپنے بعد اخلاف نسبی و روحانی دونوں ہی چھوڑے اور ایسے کہ ہر دو قسم امت کے لیے باعث افتخار ہے۔ اخلاف نسبی میں آپ کے صاحبزادگان اور صاحبزادگان کی اولاد ہے، اخلاف روحانی میں مولانا عبید اللہ صاحب پھلتی، مولانا نور اللہ بڈھانویؒ، خواجہ محمد امین کشمیری، شاہ ابو سعید رائے بریلوی، قاضی ثناء اللہ پانی پتی، علامہ مرتضیٰ حسینی بلگرامی، اور علامہ محمد معین سندھی وغیرہ، ان تمام حضرات نے حضرت کے علمی سلسلہ کو پروان چڑھایا اور حضرت کی تحریک کو فروغ دیا اور علاقہ علاقہ میں بالخصوص درس حدیث کے مدارس قائم کئے۔

تصنیفی خدمات

ان سراپا علم و معرفت افراد کے علاوہ آپ اپنے بعد علوم و تحقیقات کے گرانقدر موتیوں پر مشتمل دریائے علم و تحقیق، اپنی تصنیفات کی صورت میں بھی چھوڑ

کے جنکی تعداد تیس تک پہنچتی ہے جو تفسیر، حدیث، فقہ، کلام اور تصوف وغیرہ متعدد علوم میں ہیں قرآن مجید کا فارسی ترجمہ کرنے میں آپ کو سبقت حاصل ہے، تصنیفات میں بھی بعض اپنے موضوع ومعلومات میں منفرد ہیں مثلاً حجۃ اللہ البالغہ جو اسرار وحکم میں نادر کتاب ہے نیز آپ نے اپنی متعدد کتابوں میں تقلید واجتہاد کو بھی موضوع بنایا ہے بعض رسائل میں مستقلاً اس موضوع پر بحث فرمائی ہے۔

ایک اجمالی تبصرہ

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت موصوف وقت کے ایک زبردست عالم ومحقق، ظاہر وباطن دونوں کے جامع، اسرار ورموز سے واقف، بیسیوں علوم وفنون پر حاوی اور اجتہادی صلاحیتوں سے پورے طور پر آراستہ تھے اور اپنی جدوجہد نیز اصلاحی مساعی کے اعتبار سے آپ کا معاملہ بقول مولانا مسعود عالم صاحب ندوی یہ تھا کہ:

"ان الامام الدهلوی من الرجال العباقرة الافذاذ الذين يسعون ليل نهار لاحداث انقلاب فكرى وتغيير فى عقول الناشئة والشيبة وصقل أذهان الشيوخ ليرقى بهم جميعا الى المستوى الفكرى المنشود الذي يمكنهم من النظر الى الاشياء نظرة الناقد المنصف النزيه غير متأثر بما تملى عليه بيئة وتدعوا اليه من سفاسف القول ومنكرات الافعال"۔

"امام موصوف ان عبقری اور یگانۂ زمانہ لوگوں میں سے تھے جو رات ودن فکری انقلاب کے لیے کوشاں رہتے ہیں نیز اس تگ ودو میں رہتے ہیں کہ نوعمروں اور جوانوں کی عقلوں کو بدل سکیں اور عمر درازوں کے ذہن کو صیقل کر سکیں تا کہ ان سب کو بحث وفکر کے اس معیار تک لے جایا جا سکے کہ جہاں سے ان کے لیے تمام اشیاء کو ایک

منصف اور تعصب سے پاک ناقد کی نگاہوں سے دیکھنا اور پرکھنا ممکن
ہو اور وہ اپنے اس طریق وطرز عمل میں اپنے ماحول اور اس کے پیدا
کردہ سطحی وجاہلانہ اقوال نیز غلط افعال واعمال سے متاثر نہ ہو[1]"

آپ کی عظمت منصب جس تفصیل وتوضیح کی مقتضی ہے اس کا موقع نہیں صرف چند اصحاب علم کی شہادتوں پر اکتفاء کی جاتی ہے۔

نواب صدیق حسن خاں صاحب

نواب موصوف خود بڑے عالم اور احادیث پر بڑی نظر رکھنے والے، مسلکاً سلفی تھے تاریخ اور احوال رجال سے بھی بخوبی واقف تھے اس موضوع پر مختلف کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، وہ حضرت امام موصوف کی بابت فرماتے ہیں:

"حق یہ ہے کہ اگر صدر اوّل اور گزشتہ صدی میں ان کا وجود ہوتا
تو "امام الائمہ" اور "تاج المحدثین" شمار کئے جاتے[2]"

مولانا عبدالحی حسنی صاحب نزہۃ الخواطر

مولانا موصوف بڑے مورخ تھے بالخصوص ہندوستان کی اسلامی تاریخ اور رجال پر بڑی وسیع نظر تھی جس کی شاہد ان کی گراں مایہ ضخیم کتاب "نزھۃ الخواطر" ہے وہ امام موصوف کے متعلق فرماتے ہیں:

"انه خصه بعلوم لم يشرك معه فيها غيره والتي اشرك
فيها معه غيره من سائر الائمة كثيرة لا يحصيها البيان".

"حق تعالیٰ نے آپ کو بہت سے ایسے علوم سے نوازا تھا جن میں
دوسروں کو شریک ہی نہیں فرمایا اور جن علوم میں آپ کے ساتھ دوسرے

1۔ تاریخ الدعوۃ الاسلامیہ فی الہند، ص: ۱۳۰، ۱۳۹۔

2۔ اتحاف النبلاء، ص: ۴۳۰۔

اسکے گوشریک فرمایا وہ بھی تعداد میں بہت ہیں ان کا شمار نہیں ہو سکتا۔"

خلف اکبر کا ایک بیان

حضرت کے خلف اکبر شاہ عبدالعزیز صاحب کا خود اپنے متعلق ایک بیان ملاحظہ ہو، شاہ صاحب سے منقول ہے:

علمی کہ دیدہ ام ویاد ہم بقدر خود دارم یکصد و پنجاہ علم است ونصف آں مرد ماں سابق ونصفش دریں است تصنیف شدہ

"جن علوم کا میں نے مطالعہ کیا ہے اور اپنی صلاحیت کے اعتبار سے
انکی ایک معقول مقدار مجھے محفوظ بھی ہے ڈیڑھ سو علوم ہیں، ان میں سے
نصف پچھلی امتوں میں اور نصف اسی امت میں تصنیف ہوئے۔"

اور یہ حق بھی ہے کہ شاہ صاحب کو موسیقی وغیرہ جیسے علوم کے اصول وقواعد پر اس درجہ عبور تھا کہ اس کے ماہرین بھی آکر آپ سے اصلاح لیتے تھے۔ جب آپ کے شیخ ومربی اور پھر آپ کے تلامذہ سیکڑوں سے متجاوز علوم وفنون کے جامع تھے اور یہ سلسلہ آپ کے تلامذہ پر ہی منتہی نہیں ہوا بلکہ تلامذہ در تلامذہ حضرت نانوتویؒ وغیرہ کے متعلق یہ جامعیت منقول ہے تو حضرت امام کی جامعیت کا کیا حال ہوگا اندازہ لگانا مشکل ہے۔

امام دہلوی اور فیضان علوم

اس لیے کہ حضرت امام کو مکاشفات اتنی بڑی تعداد میں ہوئے اور ملاء اعلیٰ سے آپ پر علوم ومعلومات کا وہ فیضان ہوا کہ جو کم ہی کسی کے متعلق منقول ہے۔

۱؎ نزہۃ الخواطر ج ۶، ص: ۴۰۰۔

۲؎ ملفوظات عزیزی، ص: ۳۲۶۔

۳؎ مضمون گیلانی بحوالہ ملفوظات عزیزی۔ ملاحظہ ہو سوانح قاسمی۔

ذیل میں اس سلسلہ کی دو اہم چیزیں ذکر کی جاتی ہیں۔

حضرات حسنین کا عطا کردہ قلم

حضرت امام کا ایک رسالہ ہے "الدّر الثمین " جس میں حضرت نے خصوصیت سے بعض ایسی چیزوں کو جمع فرمایا ہے جو انہیں حضور اقدس ﷺ کی روح مبارک سے براہ راست یا ایک دو واسطوں سے پہنچی ہیں، اسی رسالہ میں حضرت نے ذکر فرمایا ہے:

"رأيت في المنام ان الحسن و الحسين رضي الله عنهما نزلا في بيتي وبيد الحسن رضي الله عنه قلم قدانكسر لسانه فبسط يده ليعطيني وقال هذا قلم جدي رسول الله ﷺ ثم امسك بيده وقال حتى يصلحه الحسين فاصلحه ثم ناولنيه. ثم جيئ برداء فرفعه الحسين وقال هذا رداء جدي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم البسنيه".

"میں نے خواب دیکھا کہ حضرات حسنین میرے گھر میں تشریف لائے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے دست مبارک میں ایک قلم ہے جس کا نب ٹوٹا ہوا ہے حضرت نے وہ قلم مجھے عنایت فرمانے کے لیے دست مبارک بڑھایا اور فرمایا کہ میرے جد امجد کا قلم ہے، لیکن پھر ہاتھ روک لیا اور فرمایا رک جاؤ ذرا حسین اسے ٹھیک کر دیں، چنانچہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اسے ٹھیک کیا پھر مجھے عنایت فرمایا۔ پھر ایک چادر لائی گئی جس کے متعلق حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ جد امجد کی چادر ہے پھر وہ چادر مجھے اوڑھا دی۔[1]"

اس خواب کے جملہ اجزاء میں کیا اشارات ہو سکتے ہیں اس کے لیے مولانا

[1] الدر الثمین شامل رسالہ سلسلات ص:۵۷، حجۃ اللہ، ج:۱، ص:۳۰۔

گیلانی کے قلم سے لکھے گئے مضمون کا مطالعہ کیجئے جو ماہنامہ الفرقان کے شاہ ولی اللہ نمبر میں شامل ہے، یہاں تو بس خود حضرت پر اس کا کیا اثر پڑا اس کو خود انہیں کے الفاظ میں ملاحظہ فرمایئے کہ حضرت فرماتے ہیں:

"فمن یومئذ انشرح صدری للتصنیف فی العلوم الشرعیة".

"بس اسی دن سے علوم شرعیہ میں تصنیف کے لیے میرا سینہ کھل گیا۔"

قلم ایسا چلا کہ کوئی نازک سے نازک موضوع تشنہ نہ رہا۔ اہم ابحاث کو صفحات قرطاس پر جنم دیا اور ان کے ذریعے وجود میں آنے والی تحقیقات نے عرب وعجم پر حضرت مصنف کا سکہ بٹھایا اور اس وقت سے آج تک برابر ہندو بیرون ہند میں حضرت کی تصنیفات کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے اور دن بدن شہرت میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ حضرت مصنف نے اپنی تحقیقات وآراء کے سپرد قلم کرنے میں کسی قسم کی کوئی رعایت نہیں کی نہ علماء وقت کے نظریات کی اور نہ امراء عہد کی خواہشات کی، گویا بذریعہ تصنیف خدمت علم ودین کے لیے حضرات حسنین کی سنت سے اپنے آپ کو ہم آہنگ کرلیا اور حق کی سربلندی کے لیے نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ اپنے اہل وعیال کو بھی مصائب وآلام کے دوراہے پر لاکھڑا کیا چنانچہ بہت خطرات سے حضرت موصوف اور آپ کے اہل وعیال کو گزرنا ودوچار ہونا پڑا۔ حضرت اور ان کے خانوادے کے متعلق احوال پر مشتمل کتابوں میں آپ اس کا تفصیلی ذکر ملاحظہ فرماسکتے ہیں۔

حضور اقدس ﷺ کی رداء مبارک

ایک موقع پر فرماتے ہیں:

بینا انا مراقب فی المسجد فی بلدة کھنبایت بعد (۱)

---

(۱) الدر الثمین ص:۱۵۔

العصر فشاهدت روحه الكريمة صلى الله عليه وسلم قد حضرت فألبسني رداء فظهر لي في ذلك الحين بعض دقائق العلوم الشرعية ولم تزل تتزايد حينا بعد حين.

''ایک دن احقر عصر کے بعد شہر کھمبات کی مسجد میں مراقب ہو کر بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک حضور ﷺ کی روح ظاہر ہوئی اور مجھ کو ایک چادر سے ڈھانک لیا۔ اور اس وقت مجھ پر علوم شرعیہ کے بعض دقائق منکشف ہوئے جن میں برابر ترقی ہوتی رہی۔''[۱]

امام دہلوی کا ایک بیان

ان بے بہا نوازشوں کے پیش نظر امام موصوف نے اپنے متعلق جو درج ذیل الفاظ تحریر فرمائے ہیں حق فرمایا ہے اور عملاً آپ کی جد وجہد اور تحقیقات کی روشنی میں آپ کا یہ بیان حرف بحرف صادق ہے، فرماتے ہیں:

''حدیث پاک کے اسرار، احکام کے مصالح، ترغیبات اور دیگر وہ تمام چیزیں جنہیں حضور اکرم ﷺ حضرت حق کی جانب سے لے کر آئے تھے اور آپ نے امت کو ان کی تعلیم فرمائی تھی ان کو بیان کرنا مستقل ایک فن ہے اور یہ ایسا فن ہے کہ احقر سے پہلے کسی شخص نے اس ضبط کے ساتھ اسے نہیں تحریر فرمایا جو احقر کی تحریرات میں موجود ہے حالاں کہ یہ فن بڑی جلالت قدر کا حامل ہے۔

اگر کسی کو اس بیان کی بابت کوئی شبہ ہو تو شیخ عز الدین کی کتاب ''القواعد'' کا مطالعہ کرے کہ موصوف انتہائی جد وجہد کے باوجود فن کے عشر وعشیر کو بھی بیان وضبط کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔''[۲]

---

[۱] الدر الثمین، ص: ۵۷۔ حجۃ اللہ، ج: ۱، ص: ۳۰۔

[۲] مضمون مولانا گیلانی شاہ ولی اللہ نمبر بحوالہ ''انفاس العارفین'' ص: ۱۹۲۔

تصنیف میں حضرت امام کا طریق کار

حضرت کی علمی تحقیقات کی قدر و قیمت اور بلندی و عظمت کا اندازہ مذکورہ بالا دونوں بیانات سے لگایا جاسکتا ہے اور یہی دو نہیں اس قسم کے نہ جانے کتنے واقعات ہیں حضرت کی یہ تحقیقات عالیہ جن میں سے بہت سی چیزیں متقدمین سے منقول نہیں اور اگر منقول ہیں تو ان سے ان امور کی اتنی توضیح نہیں ہوسکی جو امام موصوف کی زبان و قلم سے ہوئی۔ انکا اصلی باعث کیا تھا اس کو نیز حضرت کی ان تحقیقات کے استناد و اعتماد کو حضرت کے والا قدر خلف اکبر کے ایک بیان سے سمجھئے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب نے فرمایا:

بعد مراقبہ ہر چہ بکشف می سہ می نگاشتند۔

"امام موصوف مراقبہ کے بعد از روئے کشف جو باتیں منکشف ہوتی تھیں انہیں کو قلم بند فرمایا کرتے تھے[۱]"

حضرت مولانا گیلانی یہ بیان فرمانے کے بعد کہ عوام تو شاید خواب کے اس قلم کو خواب و خیال والا قلم خیال کرتے ہوں گے، وجد میں آکر فرماتے ہیں:

"کون کہہ سکتا ہے کہ اس مراقبہ میں شاہ صاحب کا رخ کس طرف ہوتا تھا اور اس سے کیا مقصود تھا ان تصانیف کیلئے آپکو جس مقام سے قلم ملا تھا کیا اس طرف توجہ کر کے بیٹھ جانے یا خواب والے قلم کو پھر اپنے اندر بیدار کرنے یا اسکے سوا کوئی اور چیز آپکے پیش نظر تھی[۲]"

فقہیات اور تقلید و اجتہاد سے متعلق امام دہلوی کی بحث و گفتگو

امام موصوف نے چونکہ زندگی کے ہر میدان اور علوم اسلامیہ میں سے ہر عظیم

۱۔ ملفوظات عزیزی، ص: ۴۰۔

۲۔ ماہنامہ الفرقان، شاہ ولی اللہ نمبر، ص: ۲۲۳۔

الشان فن میں مجددانہ خدمات انجام دیں اور امتدادِ زمانہ نیز اہل علم کی طبائع میں عام جمود و تعطل کی وجہ سے ہر فن کی تحقیقات عالیہ پر زمانہ سے جو پردے پڑے ہوئے تھے انہیں دور فرمایا۔ مثلاً تفسیر، حدیث اور تصوف وغیرہ، تو فقہ جو کہ اس معنی میں اصل الاصول ہے کہ اسلامی زندگی کے اساسی اصول وقواعد اسی فن میں بیان کئے گئے ہیں اس پر بھی توجہ فرمائی اور صدیوں سے جس نظام وطریق کو عام علماء نے اختیار کر رکھا تھا اس میں سیاہ وسفید اور صحیح وغلط کو واضح فرمایا۔ حجۃ اللہ البالغہ، تفہیمات اور ازالۃ الخفاء وغیرہ میں ضمناً اجتہاد وتقلید کے موضوع سے بحث کی ہے اور مستقلاً بھی "عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید" اور "الانصاف فی بیان سبب الاختلاف" کے عنوان سے دو رسائل اس موضوع پر تصنیف فرمائے اور ان میں اجتہاد وتقلید کے متعلق امت کے طریق کار اور اس باب میں راہِ اعتدال کو پیش فرمایا۔ نیز فروعات کے بیان کے سلسلے میں آپ نے "مؤطا امام مالک" کی شروح "المسوی" اور "المصفی" کو اختیار فرمایا بالخصوص جس میں بزبان فارسی احادیث کی تشریح وتوضیح بھی فرمائی ہے اور مسائل کو بھی بیان فرمایا ہے۔

امام موصوف کے فقہی مسلک کی بابت باہمی کشاکش

حضرت شاہ صاحب کے تلامذہ میں چوں کہ احناف وشوافع دونوں ہی تھے اگرچہ اکثریت احناف کی تھی اور چوں کہ خود شاہ صاحب کا آبائی فقہی مذہب بھی عام اہل ہند کی طرح حنفیت ہی تھا اور شوافع بس معدودے چند تھے اور حضرت موصوف ائمہ کے فقہی مسالک پر بڑے بسط کے ساتھ اور محققانہ کلام فرمایا کرتے نیز یہ کہ تقلید اور ائمہ کے مذاہب پر عمل کی بابت عمومی طور پر جو افراط وتفریط پایا جاتا ہے اس پر امام موصوف سخت تنقید بھی فرماتے تھے، جیسا کہ آپ آئندہ ملاحظہ

فرمائیں گے اس لیے امام موصوف کی بابت ان کی حیات میں اور حیات کے معاً بعد تو نہیں البتہ کچھ عرصہ کے بعد سے یہ اختلاف پیدا ہوا کہ حضرت کا فقہی مشرب کیا تھا؟ آیا مجتہد مطلق تھے جیسے حضرات ائمہ اربعہ اور مابعد کے زمانے میں ابن حزم اور شوکانی وغیرہ- یا مقلد محقق تھے جیسے ہر فقہی مذہب کے وہ علماء جن کو فقہ وحدیث دونوں میں مناسبت تھی مثلاً علامہ ابن حجر شافعی، علامہ ابن تیمیہ حنبلی، علامہ ابن الہمام حنفی وغیرہ۔ نیز مقلد ہونے کی صورت میں فقہی مذہب کیا تھا؟ حنفی تھے یا شافعی اس لیے کہ ہندستان میں ائمہ اربعہ کے مذاہب میں سے یہی دو مذہب رائج ہیں اور امام موصوف کی اکثر تحقیقات انہیں دونوں مذاہب کے اقوال میں دائر وسائر ہیں، اس اختلاف کا بڑا باعث حضرت کے تلامذہ کے متنوع المذاہب ہونے اور حضرت کی تحقیقات کے کلیتہً کسی ایک فقہی مذہب کی کتب میں ذکر کردہ مسائل کے موافق نہ ہونے کے علاوہ حضرت کی علمی عظمت اور جلالت شان بھی ہے کہ پھل دار درخت پر ہر ایک قبضہ جمانا چاہتا ہے، اور بمصداق ''وللناس فیما یعشقون مذاھب'' ہر ایک مسلک ومذہب کے لوگ امام موصوف کی تحقیقات کا سہارا لیکر اپنی جماعت کا فرد ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، خصوصیت سے حضرات اہل حدیث اور احناف کے درمیان یہ ایک معرکتہ الآراء اختلافی مسئلہ ہے، بالخصوص اس وجہ سے کہ طبقہ اہل حدیث کے مشہور عالم ومقتدا مولانا نذیر حسین صاحب کو حضرت امام کے علوم کا امین اور شاہ اسحٰق صاحب دہلوی کے بعد ان کی مسند کا جانشین قرار دیا جاتا ہے اور وہ ہندوستان میں اس مسلک کے بانیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ مولانا محمد منظور صاحب نعمانی نے انہیں حالات کے پیش نظر اس کی بابت جو کچھ فرمایا ہے حق یہ ہے کہ بہت خوب فرمایا ہے۔

مولانا نعمانی کا ایک بیان

"ملت کی انتہائی بدقسمتی ہے کہ شاہ صاحب کی وہ ذات جس کا صحیح

اور عادلانہ فیصلہ، حاملان تقلید اور مخالفان تقلید دونوں گروہوں کو ایک معتدل مسلک پر جمع کرسکتا تھا یا کم از کم دونوں فریقوں میں اعتدال پیدا کر کے اوران کی باہمی منافرت و بیجا عصبیت کو مٹا کر ایک دوسرے سے قریب کرسکتا تھا۔ انہی کو بحیثیت فریق اس بحث میں دھر لیا گیا ہے۔ ایک طرف سے کوشش شروع ہوئی کہ ان کو تقلید اور حنفیت کا پکا دشمن باصطلاح حال، بحیثیت غیر مقلد، ثابت کیا جائے اور دوسری طرف سے اس کے جواب میں آپ کو عرفی قسم کا پکا حنفی اور موجودہ دور کی مروج تقلید کا حامی ثابت کرنے کے لیے زور لگایا گیا۔"

اس کشاکش کا نتیجۂ بد

حضرت مولانا نے اس کے بعد اس باہمی کشاکش کا نتیجہ ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے:

"نتیجہ ان دونوں کوششوں کا یہ ہوا کہ شاہ صاحب کا جو مقصد تھا وہ فوت ہوگیا"

امام دہلوی کے نظریۂ فقہ پر عمل کا نتیجۂ خیر

مولانا موصوف نے اسکے بعد بصد حسرت الفاظ ذیل میں یہ اظہار فرمایا ہے کہ اگر امام کے نظریہ مذکور کو بصد جان و دل قبول کرلیا جاتا تو کیا نتائج ظاہر ہوتے:

"کاش اگر بجائے اس روش کو اختیار کر لینے کے حضرت شاہ صاحب سے نسبت رکھنے والے احناف اس قسم کے حنفی بنتے اور حنفیت کے اس طریقہ کو عملاً رائج کرنیکی کوشش کرتے جو شاہ صاحب کا طریقہ تھا۔ اور اسی طرح سے شاہ صاحب سے تعلق رکھنے والے عاملین بالحدیث

ـــــــــــــــــــ

۱؎ الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر، ص: ۴۰۰،۳۹۹۔

تقلید اور حنفیت کو اس درجہ میں تسلیم کر لیتے جو شاہ صاحب نے صراحۃً ان کو دیا ہے اور شاہ صاحب کی طرح اپنے اختلاف اور اپنی تنقید کا نشانہ صرف غیر شرعی تقلید اور مسخ شدہ حنفیت کو ہی بناتے اور صحیح قسم کی تقلید اور اصلی حنفی یا کم از کم حنفیت میں شاہ صاحب کے پسندیدہ طریقہ کو ہی قبول کر لیتے یا برداشت ہی کر سکتے تو شاہ صاحب کا منشا پورا ہو جاتا۔[۱]"

امام موصوف کے متعلق مولانا نعمانی کا فیصلہ

اسی کشاکش کی بنا پر مذکورہ بالا بیان کے اختتام میں مولانا نعمانی نے امام موصوف کے فقہی مسلک کے بابت اپنا فیصلہ درج ذیل الفاظ میں سپردِ قلم فرمایا ہے:

"جو حضرات یہ معلوم کرنے کے لیے میری رائے کے منتظر ہوں کہ آج کل کی عام عرفی اصطلاح کی رو سے شاہ صاحب حنفی یا غیر مقلد تھے تو افسوس ہے کہ ان دونوں لفظوں نے اب جو خاص معنی اختیار کر لیے ہیں ان کے پیش نظر اس سوال کا جواب میرے نزدیک صرف نفی ہی ہو سکتا ہے۔ اس لیے اگر میں یہ کہتا ہوں کہ شاہ صاحب آج کل کی عام اصطلاح کے لحاظ سے حنفی نہیں تھے تو غلط نہیں کہتا۔[۲]"

مولانا کی رائے کی واقعی حیثیت

ہمیں اس مقالہ میں مولانا کی اس رائے اور اس سے پیشتر کی تصریحات کا جائزہ لینا ہے۔

حق یہ ہے کہ امام موصوف کی تحریرات وتحقیقات کو سامنے رکھنے پر اور بنظر انصاف ان کا مطالعہ کرنے کے بعد ہر شخص یہ کہنے پر مجبور ومضطر ہوگا اور ہوتا ہے کہ

---

[۱] الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر، ص: ۴۰۱ - ۴۰۰۔

[۲] ایضاً، ص: ۴۰۱۔

مولانا نعمانی کا فیصلہ من وعن صحیح اور واقع کے عین مطابق ہے اور اس میں کسی درجہ اختلاف کی گنجائش نہیں ہے۔

عرض کیا جاچکا ہے کہ حضرت امام نے اپنی متعدد تصانیف میں مستقلاً یا ضمناً اس موضوع پر گفتگو فرمائی ہے جو کہ عرصہ پچیس سال کے اندر مختلف اوقات میں تحریر فرمائی گئی ہیں۔ان تصانیف کی تصریحات کو سامنے رکھئے تو آپ یہی فرمائیں گے کہ:

> ''آج کی عرفی اصطلاح کے مطابق امام موصوف نہ حنفی تھے نہ شافعی، اور نہ ہی اہل حدیث، بلکہ ان تمام سے الگ ایک مسلک کے علمبردار تھے نیز یہ کہ حضرت موصوف نہ صرف یہ کہ تقلید کے حامی تھے بلکہ خود بھی تقلید پر عامل تھے''۔

اور محض چند بیانات کے مطالعہ سے کبھی کسی کے نظریہ کی تنقیح و تحقیق نہیں ہوسکتی، جب تک کہ اس کی تمام تر تحقیقات اور پھر اس کی عملی زندگی کو سامنے رکھ کر امر واقعہ کو سمجھنے کی کوشش نہ کی جائے۔امام موصوف کا بھی یہی معاملہ ہے کہ ان کے چند بیانات پر اکتفا اُن کے متعلق غلط فیصلے اور اس طرح گویا ان کی مساعی جمیلہ کی ناقدری کا باعث ہوگی اور تمام تحقیقات وتصریحات کو سامنے رکھنے کی صورت میں غلط فہمیوں کا بادل چھٹنے پر آفتاب حقیقت پوری آب وتاب کے ساتھ آپ کو چمکتا نظر آئے گا۔

حضرت امام دہلویؒ کے متعلق اس موضوع پر لکھنے والے

احقر نے موضوع کی اہمیت کے پیش نظر کوشش کی ہے کہ حضرت امام کی عملی زندگی کے اس پہلو کی بابت جو کچھ لکھا گیا ہے اور جن آراء کا اظہار کیا گیا ہے وہ تمام نیز خود امام موصوف نے اپنی زبان وقلم سے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ تمام تصریحات سامنے رہیں تاکہ کسی رائے کی تنقیح کے سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ راہ

صواب تک پہنچا جاسکے۔ امام صاحب سے متعلق اس موضوع اور اختلاف کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایئے کہ عموماً جن حضرات نے کسی درجہ امام صاحب کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے اس پہلو پر ضرور بحث کی ہے۔

حضرت امام کا ایک مکاشفہ

امام موصوف نے "فیوض الحرمین" کے ایک مکاشفہ میں فرمایا ہے:

"میں نے خواب میں دیکھا کہ قائم الزماں ہوں۔[1]"

اور اس لفظ کو ایک اصطلاح قرار دیتے ہوئے خود حضرت موصوف نے اس کی وضاحت میں جو کچھ فرمایا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے مجھے اس وقت عالم وزمان کی اصلاح کا ذریعہ بنایا ہے، اس مکاشفہ کی بنیاد پر امام موصوف نے اپنے وقت میں موجودہ ہر نظام وانتظام کا جائزہ لیا اور پھر ہر شعبہ وہر طبقہ کے سیاہ وسفید پر انگلی رکھ دی، اور ہر ایک کو جھنجھوڑ کر اور ہلا کر رکھ دیا، اس سلسلہ کی سب سے اہم چیز تفہیمات کی وہ عبارت ہے جس میں آپ نے نام بنام سلاطین وامراء، مشائخ وعلماء، عوام وطلباء، فوج وگوشہ نشیں، عباد وصوفیاء اور دیگر طبقات امت کو خطاب فرما کر ہر ایک کے اندر پائے جانے والے اہم غلط پہلو کی نشاندہی اور اصل الاصول راہ صواب کو واضح فرمایا ہے۔ یہی معاملہ حضرت نے فقہاء امت کے ساتھ فرمایا ہے[2]۔

امام دہلوی کے معاصر مکاتب فکر

امام موصوف نے اللہ کی عطا کردہ خصوصی صلاحیت اور یوں کہیے کہ اپنی "ایمانی فراست" کے ذریعے جب مختلف طبقات امت پر ناقدانہ نظر ڈالی تو

[1] فیوض الحرمین، ص: ۸۹۔

[2] التفہیمات الالٰہیۃ، ج ۱، ص: ۲۱۹-۲۱۳۔

فقہیات میں آپ کو پوری امت اصولاً دو طبقات میں نظر آئی، ایک مقلدین دوسرے تقلید سے آزادی کا دعویٰ کرنے والے محدثین وبزعم خود مجتہدین۔

مقلدین اوران کا افراط وتفریط

ایک طبقہ تو مقلدین یعنی حضرات ائمہ اربعہ کے پیرو اور متبعین کا تھا اور ہندستان کے علاقوں میں عموی طور پر امام ابوحنیفہ اور فقہ حنفی کی پیروی واتباع رائج تھی اور ائمہ کی پیروی میں اس درجہ غلو تک نوبت پہنچ چکی تھی کہ سارا اعتماد واستناد اور بحث وتحقیق کا دارومدار بس کتب فقہ کی نقول ونصوص اور فقہاء مذاہب اربعہ کے اقوال وروایات پر تھا اس سے باہر کی نہ تو کوئی بات کہی اور سنی جاتی تھی اور نہ ہی برداشت کی جاتی تھی خواہ باہر کی بات کسی حدیث پر کیوں نہ مبنی ہو۔ یہ طبقہ تقلید اور کتب فقہ کی نصوص پر عمل کرنے میں افراط اور مسائل کے اصل ماخذ قرآن وسنت سے براہ راست رجوع اور احادیث پر عمل کرنے کی بابت تفریط کا شکار تھا۔

غیر مقلدین اوران کا افراط وتفریط

اس طبقہ کے بالمقابل ایک طبقہ تھا جس کی تعداد اگر چہ بہت زیادہ نہ تھی لیکن شمار میں وہ بھی کم نہ تھا اس طبقہ نے اعمال کا استناد واعتماد احادیث پر اور وہ بھی ان کے ظواہر پر قرار دے رکھا تھا اور ہر کس وناکس کو جو روایات دستیاب ہوں ان کی روشنی میں اپنی ذاتی رائے قائم کرکے عمل کا مجاز بنا رکھا تھا اور حضرات ائمہ اربعہ ودیگر مجتہدین کی آراء واقوال کو لائق توجہ قرار دینا درکنار بسا اوقات ان کی اتباع وتقلید کو شرک وکفر سے تعبیر کرتا تھا یہ طبقہ حدیث پر عمل کی بابت افراط اور نصوص فقہیہ اور فقہاء اسلاف کے اقوال پر عمل کرنے میں تفریط کا شکار تھا۔

امام کی مساعیٔ اصلاح کا سرسری جائزہ

حقیقی صورت حال کے سامنے آجانے پر امام موصوف نے جو مساعیٔ انجام دیں ان کا حاصل یہ ہے کہ ہر دو طبقات کے افراط وتفریط کے بیچ اور اسلاف کے مسلک کے مطابق ایک معتدل راہ پیش فرمائی، موصوف نے جہاں اندھی تقلید پر تنقید کی ہے وہیں ظاہر حدیث پر اکتفا اور وہ بھی ہر ایک کیلئے، اسکی بھی مذمت فرمائی ہے، آپ نے صحیح وغلط سے آنکھ بند کر کے تقلید کرنے کو برا قرار دیا ہے لیکن ساتھ ہی اتباع حق کے جذبہ اور رعایت حدود کیساتھ تقلید کو نہ صرف جائز قرار دیا ہے بلکہ اسے سراہا ہے اور پسندیدہ بتاتے ہوئے عامۃ الناس کے حق میں لازم قرار دیا ہے۔

آپ نے اپنی تصنیفات میں اجتہاد وتقلید کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے عہد نبوی ودور صحابہ سے لے کر اپنے وقت تک کی تاریخ اجتہاد وتقلید کا پورا جائزہ پیش فرمایا ہے۔ اجتہاد وتقلید کی تعریف حضرات صحابہ اور ان کے اتباع کا طرز عمل، فقہ کی تدوین، مذاہب اربعہ کی ترویج اور پھر عمومی طور پر انہیں پر اعتماد وعمل، ان تمام امور کا ذکر فرمایا ہے اور ساتھ ہی ساتھ حضرات مجتہدین کے درمیان واقع اختلافات کے بنیادی اسباب کو واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ مولانا مناظر احسن گیلانیؒ فرماتے ہیں:

> ”شاہ صاحب نے بڑی دانشمندی اور گہرے مطالعہ کے بعد فقہ اور اصول فقہ کی بنیادوں سے پردہ ہٹایا۔ ائمہ مجتہدین اور ان کے اجتہادات کا جو صحیح مقام تھا اسے واضح فرمایا۔ بعضوں کو تو شاہ صاحب سے شکایت ہے کہ ہندوستان میں غیر مقلدیت کی ابتدا آپ سے ہوئی۔“[۱]

حقیقت

اور ان تمام تنقیدی بیانات اور اصلاحی تحریرات کے ساتھ حقیقتاً امام موصوف

۱۔ الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر، ص: ۳۰۰۔

اپنی تمام تر اجتہادی صلاحیتوں اور علمی عظمت و پختگی کے باوجود اپنے بیانات وتصریح کے مطابق ملأ اعلیٰ کے اشارہ پر "مقلد" اور مقلدین میں طبقہ احناف سے متعلق تھے۔ حضرت کے یہاں اس امر کا اعتراف صراحتاً بھی پایا جاتا ہے اور اشارۃً بھی، جیسا کہ آئندہ آپ کے سامنے آجائے گا۔ اور اکابر علماء و محققین نے جن کی نگاہوں میں حضرت موصوف کی تمام تحقیقات اور ان کے علم میں حضرت کی تمام تنقیدات تھیں۔ انہوں نے اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ اگرچہ بعض اہل قلم حضرات نے امام دہلوی کو بقول مولانا گیلانی "غیر مقلدیت کا بانی قرار دیا ہے" [۱]
ہم ابتداء تو علماء و محققین کی آراء اور پھر حضرت امام کی عبارات کا ذکر کریں گے۔

امام کی عدم تقلید کی بابت آراء

پہلے چند چیزیں حضرت کے مسلک کی بابت "عدم تقلید" کے بیان میں ذکر کی جاتی ہیں:

اس سلسلہ کی ایک اہم چیز تو یہ ہے کہ مرکزی جمعیۃ اہل حدیث نے عربی میں اپنی جماعت اور ممتاز علماء کے تعارف کی بابت جو مختصر رسالہ شائع کیا ہے اس میں ہندوستانی علماء میں سر فہرست امام موصوف اور ان کے صاحبزادگان اور اخص تلامذہ کا ذکر کیا ہے۔ اس تحریر کا جائزہ انشاء اللہ کسی موقع سے لیا جائے گا۔

---

[۱] اس موقع پر ایک لطیفہ قابل ذکر ہے جسے مولانا نعمانی صاحب نے الفرقان کے ولی اللہ نمبر میں اپنے مضمون کے ساتھ حاشیہ میں تحریر فرمایا ہے۔ "اس نمبر کی ترتیب کے درمیان ہی دہلی سے ایک صاحب کا خط میرے نام آیا جس میں انہوں نے اپنا پتہ بلکہ نام تک نہیں لکھا تھا کہ میں ان کو خط ہی سے جواب دے سکوں۔ اس خط میں مجھ سے باصرار شدید مطالبہ کیا گیا ہے کہ "ولی اللہ نمبر" میں صرف خدا سے ڈرتے ہوئے بے لاگ طور پر میں اس حقیقت کا اعلان کردوں کہ ہندوستان کی موجودہ "جماعت اہل حدیث" کے بانی و مؤسس شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہی ہیں اور آپ کا مسلک وہی ہے جو موجودہ اہل حدیث کا ہے" (ص: ۳۰۰)۔

مصنف حیات ولی کی رائے

غالباً حضرت موصوف کے حالات زندگی میں پہلی مستقل تصنیف ''حیات ولی'' ہے جو اردو میں ہے اور دہلی کے ایک صاحب مولانا رحیم بخش صاحب کی تصنیف ہے جنکے فقہی مسلک کی تحقیق نہیں ہوسکی۔ لیکن اندازہ یہ ہے کہ جماعت اہل حدیث کے ہی رکن ہیں موصوف نے حضرت امام کے فقہی مسلک کے سلسلہ میں صریح لفظوں میں انہیں ''حنفی'' یا ''اہل حدیث'' نہیں قرار دیا ہے لیکن مقصود ان کا یہی ہے جیسا کہ ان کے بعض جملوں سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے۔

حضرت امام کے والد بزرگوار کا فقہی طریقہ

ابتداء گویا بطور تمہید امام کے والد بزرگوار مولانا عبدالرحیم صاحب دہلوی کے فقہی مسلک کو بایں الفاظ ذکر فرمایا ہے:

> ''اکثر امور میں تو آپ حنفی مذہب ہی کے مطابق عمل کرتے اور حنفی فقہ کے مسائل پیش نظر رکھتے تھے لیکن بعض وہ مسئلے جنہیں حدیث نبوی یا وجدان کی رو سے دیگر مذاہب میں ترجیح حاصل ہے بغیر تردید وانکار عمل میں لاتے تھے[۱]''

امام دہلوی کا مسلک

اس کے بعد حضرت امام کے مسلک کو بایں الفاظ ذکر فرمایا ہے:

> ''تفریق مذاہب میں یہی حال بجنسہٖ شاہ ولی اللہ صاحب کا تھا آپ کو مذہبی تفریق کے خانہ برانداز جھگڑوں سے چنداں بحث نہ تھی، نہ ان مشہور مذاہب اربعہ میں کسی خاص مذہب کے پابند تھے کہ خواہ

[۱] حیات ولی۔ص: ۳۹۶۔

نخواہ اس کے مطابق عمل درآمد کریں۔ بلکہ تا بر امکان مذاہب مشہورہ میں جمع کرتے اور اس مسئلہ پر عمل کرتے جسے تمام اہل مذاہب نے صحت کا تمغہ عنایت کیا ہے۔ لیکن جب مذاہب مشہورہ مختلفہ میں جمع کرنا متعذر اور ناممکن ہوتا تو آپ اس مذہب پر عمل کرتے جو دلیل کی رو سے زیادہ قوی ہوتا اور صحیح حدیث کے موافق ہوتا۔[1]"

مصنف نے حضرت امام کے مسلک کی یہ تنقیح ان کے ایک مکتوب کی روشنی میں فرمائی ہے جو "کلمات طیب" میں شامل ہے۔

مولانا مسعود عالم ندوی کی رائے

مولانا موصوف ماضی قریب کے ایک صاحب علم وصاحب تحقیق سلفی (اہل حدیث) عالم تھے۔ دار العلوم ندوۃ العلماء سے خصوصی استفادہ کیا تھا اور نوعمری سے ہی قلم اور "فن تاریخ" سے مناسبت رکھتے تھے۔ مولانا نے "تاریخ الدعوة الإسلامية في الهند" (ہندوستان میں اسلامی دعوت کی تاریخ) کے نام سے ایک کتاب تحریر فرمائی ہے جس میں اس حیثیت سے کہ ہندوستان میں اسلام کی نشر واشاعت کے سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہمارے حضرت امام ہیں اس لیے ان کا اور انکے سلسلہ کے علماء کا بھی ذکر آ گیا ہے۔ اور تعجب ہوتا ہے کہ باوجود اس کے کہ مولانا موصوف نے ہی "الفرقان ولی اللہ نمبر" کے لیے وہ مضمون تحریر فرمایا ہے جس میں حضرت کی اس تحریر کا ذکر ہے، جس میں حضرت نے اپنے قلم سے اپنے آپ کو حنفی تحریر فرمایا ہے۔ نیز باوجود اس کے کہ مولانا ایک محقق ومنصف صاحب قلم ہیں چنانچہ حضرات دیوبند کے اکابر مولانا گنگوہیؒ اور مولانا نانوتویؒ کی بابت حنفیت کی نسبت سے بڑے باوقعت الفاظ تحریر فرمائے ہیں۔ پھر بھی حضرت امام کی اصلاحی مساعی کا جائزہ لیتے ہوئے ان کے متعلق نہ صرف "صاحب

---

[1] حیات ولی۔ ص: ۲۹۱۔

حیاتِ ولی" کی رائے والفاظ کی موافقت کی ہے بلکہ ذکر فرمایا ہے کہ حضرت کے خلف اکبر اور بعض اخص تلامذہ حضرت کے مسلک حق ومعتدل کو چھوڑ کر حنفیت پر عمل پیرا ہو گئے اور حضرت کے مسلک کے حقیقی علمبردار حضرت کے جواں سال وجواں حال پوتے اسمٰعیل شہیدؒ تھے اور انہوں نے ہی حضرت کے مسلک کو ترویج دی اور مسلک اہل حدیث کی امامت کا شرف حاصل کیا۔ فرماتے ہیں:

"ان الامام ولی الله كان محققا فی الفقه، لايتقيد بمذهب دون مذهب لكن نجله الكبير الشاه عبدالعزيز الدهلوی(ت: ١٢٣٩هـ) كان يميل الى الحنفية ولم يكن على غرار ابيه فى التحقيق والاجتهاد فانقسمت تلامذة هذا البيت الكريم الى الحنفية البريئة عن البدع وأهل الحديث.

حينما ترى معظم تلامذة الشاه عبدالعزيز مائلين الى الحنفية تجد فيهم (حفيد) الامام ولی الله الدهلوی وابن شقيق الشاه عبدالعزيز- امام اهل الحديث فى الهند وحامل لوائهم فاتصلت الحنفية واهل الحديث كلهم بهذا البيت العلمی الكريم، كان هذه روحات واغصان تفرعت من هذه الشجرة الزكية التى اصلها ثابت وفرعها فى السماء".

"امام ولی اللہ دہلوی، فقہ میں محققین کا درجہ رکھتے ہیں کسی خاص مذہب کے پابند نہ تھے۔ لیکن حضرت کے خلف اکبر شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی م ۱۲۳۹ھ حنفیت کی طرف مائل تھے اور وہ تحقیق واجتہاد میں اپنے والد بزرگوار کے مسلک ومسند پر برقرار نہیں رہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس گھرانہ کے تلامذہ دو بڑے طبقات میں

بٹ گئے ایک تو احناف لیکن یہ لوگ بدعات سے دور تھے، اور دوسرا اہل حدیث۔ چنانچہ جہاں آپ کو شاہ عبدالعزیز صاحب کے اکثر تلامذہ حنفیت پر گامزن ملیں گے وہیں آپ کو امام ولی اللہ (کے پوتے) اور شاہ عبدالعزیز کے حقیقی بھتیجے ہندوستان میں اہل حدیث حضرات کے مقتدا اور ان کے علمبردار بھی ملیں گے۔ حاصل یہ کہ اس علمی گھرانہ پر طبقہ احناف اور طبقہ اہل حدیث دونوں ہی جمع ہو جاتے ہیں اور اس گھرانے سے ان ہر دو کے تعلق کی نسبت کسی بڑے درخت کی پھیلی ہوئی شاخوں اور اس سے پیدا ہونے والے درختوں کی مانند ہے[۱]۔"

مذکورہ آراء اور مولانا بنوریؒ

محققین اہل علم حضرت امام کے متعلق اس قسم کی آراء سے پورے طور پر واقف رہے ہیں چنانچہ ان رایوں کے پیش نظر ہی مولانا بنوریؒ نے اپنے مقالہ کے آغاز میں فرمایا تھا:

"ہند اور بیرون ہند کے مخالف تقلید حضرات نے حضرت شاہ ولی اللہ کو بھی امام ابن حزم ظاہری، علامہ ابن القیم اور قاضی شوکانی کی طرح عدم تقلید کے لیے ایک رکن رکین سمجھا بلکہ تقلید اور بالخصوص حنفیت کا دشمن ظاہر کیا ہے[۲]۔"

ان حضرات کی رائے کی واقعی حیثیت

حضرت امام کے مسلک کی واقعی حیثیت کیا تھی آئندہ آپ کے سامنے اس سلسلہ میں خود حضرت کے بیانات آنے والے ہیں اور انشاء اللہ اپنے مواقع پر

---

[۱] تاریخ الدعوۃ الاسلامیہ فی الہند، ص: ۱۹۰۔ لفظ (کے پوتے) بین القوسین میں اس لیے لکھا گیا ہے کہ کتاب میں (حفید) کا لفظ چھپنے سے رہ گیا ہے۔

[۲] الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر، ص: ۳۶۰۔

واضح کیا جائے گا کہ امام موصوف نے کس مسلک کی بنیاد ڈالی اور ان کے اتباع نے کس درجہ ان کی اتباع کی اور ان حضرات کی آراء کے جواب یا تائید کا اظہار اسی موقع پر پورے طور پر ہو سکے گا یہاں تو صرف یہ عرض کر دینا کافی معلوم ہوتا ہے کہ طبقۂ اہل حدیث کے مشہور اور صاحب نظر و فکر، عالم و محقق اور مصنف یعنی نواب مولانا سید صدیق حسن خاں صاحب جن کا وفور علم و تحقیق مسلم اور ان اصحاب آراء سے کہیں بڑھ کر ہے۔انہوں نے اس رائے کی تردید کی ہے اور سختی سے، آئندہ آپ اس کو ملاحظہ فرمائیں گے۔

حضرت امام کی تقلید و حنفیت کی بابت آراء

اب حضرت امام کی تقلید و حنفیت کی بابت بعض اکابر اہل قلم کی آراء ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

مولانا منظور احمد صاحب نعمانی رحمۃ اللہ علیہ جن کے ایک مضمون کے چند اقتباسات گذشتہ صفحات میں آپ کی نظر سے گذر چکے ہیں مولانا نے آخر میں بیان فرمایا ہے:

"اگرچہ حقیقت کے اعتبار سے وہ حنفی ہی تھے۔۱؎"

مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

الفرقان کے ولی اللہ نمبر میں مختلف حضرات کے مضامین میں یہ بحث ہے من جملہ ان کے وقت کے مشہور محدث مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ایک

۱؎ الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر ص ۲۰۴۔

مضمون ہے جس میں مولانا موصوف نے مختلف انداز سے حضرت امام کی حنفیت کو ثابت کیا ہے خود امام موصوف کی عبارات کے اہم ٹکڑے جمع فرما کر اور چند مقدمات ذکر کر کے ان سے نتیجہ اخذ فرمایا ہے۔ یہاں مولانا کا فیصلہ پیش کیا جاتا ہے۔

اجتہاد و تقلید کی بابت ایک اہم اصول

مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مقدمہ بایں الفاظ ذکر فرمایا ہے:

"اصولاً کسی امام صاحب مذہب کا متبع جزئی مسائل میں اگر اپنے امام کے خلاف رائے قائم کرے تو علماء امت کے نزدیک اس کے اس فعل کو اتباع وتقلید کے منافی نہیں سمجھا جاتا۔ تقریباً سب مذاہب کے علماء میں کثرت سے خاص خاص مسائل میں بہت سے اختیارات اپنے ائمہ کے خلاف ملتے ہیں۔[1]"

مولانا عبدالحی لکھنوی نے جو ماضی قریب کے ایک بلند پایہ حنفی محقق وعالم گزرے ہیں انہوں نے ایک موقع پر اس اصول کو ذرا کچھ اور وضاحت کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"ان الحنفی لو ترک فی مسئلة مذهب امامه لقوة دليل خلافه لا يخرج به عن ربقة التقليد بل هو عين التقليد في صورة ترک التقليد، الاترى الى ان عصام بن يوسف ترک مذهب ابی حنيفة فی عدم الرفع ومع ذلک هو معدود فی الحنفية، ويؤيده ماحكاه اصحاب الفتاوىٰ من اصحابنا من تقليد ابی يوسف يوما الشافعی فی طهارة القلتين"

"اگر کوئی حنفی کسی مسئلے میں اپنے امام کے قول کو محض اس وجہ سے ترک کر دے کہ وہ امام کے قول کے خلاف کسی دلیل کو قوی پاتا ہو تو اس

[1] الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر ص: ۳۶۱۔

کی وجہ سے وہ تقلید کے دائرے سے باہر نہ ہوگا بلکہ یہ تو عین تقلید ہے اس لیے کہ ائمہ مذاہب کا یہی حکم ہے کہ قوت دلیل کی صورت میں ہمارے قول کو نہ دیکھو) دیکھیے عصام بن یوسف نے رفع یدین کے سلسلہ میں ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کو چھوڑ دیا تھا پھر بھی وہ احناف میں ہی شمار ہوتے ہیں۔ اس کی تائید اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے جسے ہمارے اصحاب میں سے بعض معتمد اہل فتاویٰ حضرات نے ذکر کیا ہے کہ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن پانی کی طہارت کے سلسلہ میں امام شافعی کے قول پر عمل کیا یعنی محض قلتین پر پاکی کا حکم لگایا۔[1]"

مشہور سلفی عالم و محقق مولانا صدیق حسن خاں صاحب نے بھی اس اصول کا ذکر کیا ہے، بلکہ ان لوگوں کے حق میں ذرا سخت انداز اختیار کرتے ہوئے جو اس قسم کے اختلافات کو تقلید کے منافی اور مذہب سے خروج قرار دیتے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں:

"قد ثبت فی محله ان الرجل العامل بظواهر الكتاب وواضحات السنة، أو بقول امام آخر غير امامه الذى يقلده لايخرج عن كونه متمذهبا بمذهب امامه، كما يعتقده جهلة المتفقهة ويتفوه به الفقهاء المتقشفة من اهل الزمان المحرومين من حلاوة الإيمان."

"اپنے موقع پر یہ بات ثابت ہے کہ ایک آدمی اگر کتاب و سنت کے ظواہر پر عمل کرتا ہے یا جس امام کی وہ (عامۃً) تقلید و پیروی کرتا ہے (کسی مسئلہ میں) اس کو چھوڑ کر دوسرے امام کی اتباع کرے تو اس کا یہ طرز عمل اسکے اپنے امام مذہب کا پیرو و متبع ہونے سے مانع نہیں ہوتا جیسا کہ بہت سے کم علم فقہاء خیال کرتے ہیں اور ہمارے زمانے کے ایمان کی حلاوت سے محروم متقشف (کھرے) فقہاء بکتے پھرتے ہیں۔[2]"

---

[1] الفوائد البہیۃ، ص: ۱۵۰۔ [2] الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ، ص: ۷۔

بلکہ خود حضرت امام نے فیوض الحرمین کے ایک مکاشفہ (جسکا ذکر انشاء اللہ آئندہ مقالہ میں تفصیل سے آیگا) کی وضاحت کرتے ہوئے فقہ حنفی کے علماء ثلثہ (حضرت امام صاحب وصاحبین) میں جس کا قولِ حدیث کے قریب ہو اس پر عمل، نیز محدثین فقہاء احناف احادیث کی روشنی میں جو آراء قائم کریں اس کے اختیار و عمل سب کو۔ حنفیت یعنی تقلید میں داخل قرار دیا ہے [1]۔

مذکورہ اصول کی وضاحت

اس اصول کا حاصل یہ ہے کہ علماء جب کسی کی تقلید کرتے ہیں تو ان کا علم وتحقیق بہر حال ان کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ اس سے کام لیتے رہتے ہیں عام علماء جو فورِ علم اور کثرت معلومات نیز ان ذہنی صلاحیتوں سے بھی محروم ہوتے ہیں جن کی بنیاد پر انسان کے اندر اجتہادی صلاحیت بیدار ہوتی ہے۔ ان کا تو مبلغ تحقیق ان کے مذہب کے اقوال اور انہیں کی ترجیحات ہوتی ہیں۔ لیکن جو حضرات معلومات کا سمندر بھی اپنے سینے میں رکھتے ہیں اور ساتھ ہی اعلیٰ ذہن اور اجتہادی صلاحیتوں سے بھی مالا مال ہوتے ہیں ان کا مطمحِ نظر صرف مذہب کے اقوال نہیں ہوتے بلکہ ان کے علم وفکر کی جولانی ورسائی ہمہ جہت ہوتی ہے جس کی بنا پر وہ بسا اوقات اپنے مقتدا مذہب کے علماء کی ہی نہیں بلکہ صاحب مذہب اور ان کے اخص تلامذہ کی، اور بعض مرتبہ فروعات میں ہی نہیں بلکہ اصول میں بھی مخالفت کرتے ہیں اور بایں ہمہ وہ خود اور دوسرے اہل انصاف بھی ان کو مقلد ہی مانتے اور گردانتے ہیں۔ امت میں ایسے افراد کی کسی مذہب کے علماء میں اور کسی دور و علاقہ میں کمی نہیں رہی۔

تقلید مذاہب کے باوجود خلاف کرنے والے

اس سلسلہ میں سرِ فہرست حضرات ائمہ اربعہ کے اخص تلامذہ کا نام لیا جا سکتا

[1] فیوض الحرمین، ص: ۴۹-۴۸۔

ہے جن کو ہر دور میں اپنے اساتذہ کا پیرو و متبع اور ان کے مذاہب کی ترویج و تقویت کا باعث سمجھا گیا۔ حالانکہ انہوں نے اصول میں بھی اساتذہ کی مخالفت کی ہے۔ بعد کے علماء محققین میں بھی ایک بڑی جماعت اس قسم کے حضرات کی ہے جن کا تعلق ہر چہار مذہب سے ہے اور اصولاً یہ وہ حضرات ہیں جن کو حق تعالیٰ نے وفور علم و معلومات کی بنا پر فن حدیث اور فقہ دونوں میں بصیرت اور امامت کا درجہ عنایت فرمایا، اپنی اس بصیرت اور علمی امامت کی بنا پر ان حضرات نے اختلاف کی مجال کی اور امت نے انکے اختلافات کو جائز قرار دیا اور بنظر استحسان دیکھا۔

پھر جب کہ خود ائمہ مذاہب کی طرف سے (دلائل کے سامنے آنے پر) اختلاف کی اجازت ہی نہیں بلکہ حکم منقول ہے[۱]، تو ایسا کیوں نہ کرتے۔

مذاہب اربعہ کے مقلدین محققین

مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں متعدد حضرات کے نام لیے ہیں بلکہ ایک فہرست شمار کر گئے ہیں فرماتے ہیں:

> ”جب کہ قاضی اسمٰعیل، حافظ ابن عبدالبر، قاضی ابوبکر بن عربی، حافظ اصیلی، ابن رشد کبیر، مالکی ہو سکتے ہیں۔
>
> دار قطنی، بیہقی، خطابی، ابوالمعالی، امام الحرمین، غزالی و ابن عبدالسلام، ابن دقیق العید وغیرہ شافعی ہو سکتے ہیں اور علی ہذا جب کہ ابن جوزی، ابن قدامہ، ابن تیمیہ، ابن قیم وغیرہ حنبلی ہو سکتے ہیں تو پھر اسی درجہ میں حضرت شاہ صاحب کو مقلد مذہب حنفی ماننے میں کیا اشکال ہو سکتا ہے[۲]۔“

---

[۱] عقد الجید، ص: ۸۴ و ۸۵۔

[۲] الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر، ص: ۳۶۱۔

علماء احناف میں مقلدین محققین

اور ایسا نہیں کہ اس درجہ کے لوگ دوسرے ہی مذاہب میں ہوتے رہے اور طبقۂ احناف میں اس کی صرف ایک مثال حضرت امام کی ہے، بلکہ علماء احناف میں بھی ہر دور میں اس درجہ و مرتبہ کے لوگ پائے جاتے رہے، مولانا بنوری صاحب نے اس قسم کے حضرات کا بھی تذکرہ فرمایا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

"اگر قدماء میں سے قاضی بکار، امام طحاوی، ابوبکر خصاف، ابوبکر جصاص، قاضی ابوزید دبوسی، شمس الائمہ سرخسی وغیرہ، اور متاخرین میں سے امیر کاتب اتقانی، علاء الدین ماردینی، ابن الہمام، ابن امیر الحاج، قاسم بن قطلوبغا وغیرہ مقلدین ابوحنیفہ ہوسکتے ہیں تو پھر شاہ صاحب کا انہیں کی طرح حنفی ہونا کیوں مستبعد ہے[1]"

مقلدین محققین کے بعض ہندی نظائر

اور الحمدللہ ہمارا ملک، جو کہ علم ودین کی خدمات میں دوسرے ممالک سے پیچھے نہیں رہا بلکہ بعض اعتبارات سے دوسرے بہت سے ممالک پر بھی فائق ہے یہاں بھی بعض ایسے علماء و محققین ہوئے ہیں جو کہ اسی طبقہ وصف میں شمار کئے جانے کے لائق ہیں، اور یہ وہی حضرات ہیں جن کو فن حدیث سے بھی خصوصی مناسبت رہی ہے۔

چنانچہ مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے اس سلسلہ کے بھی چند نام ذکر کئے ہیں، اور اتفاق سے وہ سب ایک ہی علاقہ یعنی سندھ کے ہیں، اسلئے کہ ایک زمانہ تک ہندوستان میں سندھ اور گجرات یہی دو علاقے فن حدیث کے درس و تدریس کے مراکز تھے، اگرچہ وفورِ علم اور اجتہادی صلاحیتوں میں یہ حضرات حضرت شاہ

---

[1] الفرقان نمبر ایضا ص:۳۶۱۔

صاحب کے ہم پلہ نہ تھے اور نہ ہی انکی یہ حیثیت مانی گئی، مولانا فرماتے ہیں:

''ہندوستان کے حنفی محدثین میں شیخ محمد عابد سندھی (صاحب مواھب اللطیفہ علی مسند ابی حنیفة و طوالع الانوار شرح الدر المختار وغیرہ) اور شیخ محمد ہاشم سندھی، شیخ عبدالغفور سندھی، شیخ محمد قاسم سندھی اور شیخ ابوالحسن سندھی ہیں[1]''

حضرت امام

حضرت امام کا تعلق بھی مولانا نے اسی طبقہ محققین سے قرار دیا ہے جو کسی امام کے مذہب و مسلک کو محض اتباعاً نہیں بلکہ اپنی علمی بصیرت کی بنیاد پر اختیار کرتے ہیں، اور اسی بصیرت کی بناء پر اپنے امام متبوع و مقتدا سے اختلافات بھی رکھتے ہیں۔ مولانا بنوریؒ فرماتے ہیں:

''ہم کہہ سکتے ہیں کہ فقہاء حنفیہ میں صاحب فتح القدیر اور ان کے دو محقق شاگرد حافظ حدیث قاسم بن قطلوبغا اور محقق ابن امیر الحاج، جو تفقہ نفس کے ساتھ، تبحر حدیث، اطلاع رجال، فن جرح و تعدیل اور اصول فقہ وغیرہ میں پوری دستگاہ رکھتے ہیں اور بہت سے فروعی مسائل میں اپنی اپنی خاص رائے رکھتے ہیں، اسی طبقہ میں حضرت شاہ صاحب کا شمار ہونا چاہیے۔

بعضے مسائل میں ان حضرات کا حنفیہ سے خلاف کرنا جیسے مذہب حنفی کے خلاف نہیں سمجھا جاتا، اور اسکے باوجود ان کو فقہاء حنفیہ میں ہی شمار کیا جاتا ہے، اسی طرح بعضے مسائل و احکام میں مذہب حنفی کے خلاف شاہ صاحب کا رجحان نفس مذہب حنفی کے خلاف نہیں کہا جا سکتا[2]''

---

[1] الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر، ص: ۳۶۹۔

[2] ایضاً۔

مولانا عبید اللہ سندھی کا ارشاد

علماء دیوبند میں حضرت امام کی تالیفات سے سب سے زیادہ شغف رکھنے والے اور ان کی تحقیقات سے سب سے زیادہ واقف، مولانا عبید اللہ صاحب سندھی تھے (جو کہ حضرت شیخ الہندؒ کے تلامذہ میں سے اور نومسلم تھے) الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر، میں ان کا بھی ایک مبسوط مقالہ ہے جس میں بالخصوص حضرت امام کی فقہ سے بحث فرمائی ہے، اس ضمن میں حضرت امام کے مسلک کو بایں الفاظ بیان فرمایا ہے:

> ''ہم شاہ صاحب کو حنفی اور شافعی ہر دو مذہبوں میں مجتہد منتسب مانتے ہیں جب وہ اپنے آپ کو مرکز اسلام حجاز میں تصور کرتے ہیں تو فقہ حنفی اور فقہ شافعی میں سے کسی کو ترجیح دینا جائز سمجھتے ہیں اور جب وہ خود کو ہندوستان میں فرض کرتے ہیں تو اپنے والد کے طریقہ پر فقط فقہ حنفی کے مجتہد منتسب امام ہوتے ہیں ۱؎''

مولانا محسن تیمی ترہٹی

مولانا محسن بن یحییٰ ترہٹی، بہاری، دہلی کی دو متوازی درسگاہوں کے فیض یافتہ تھے، ایک تو درسگاہ ولی اللہی، کہ اس درسگاہ کے آخری باضابطہ استاذ مولانا شاہ عبدالغنی صاحب مجددی (شاگرد رشید مولانا شاہ محمد اسحٰق صاحب) سے انہوں نے فقہ وحدیث میں اکتساب فیض کیا۔ دوسری دہلی کی معقولی درسگاہ جس کے روح رواں مولانا فضل حق صاحب خیرآبادی (حضرت شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور مدمقابل) تھے، مولانا محسن صاحب نے ''الیانع الجنی فی مسانید

۱؎ الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر، ص: ۳۰۲، حضرت شاہ صاحب کے والد کا طریقہ کیا تھا؟ گذشتہ صفحات میں اس کو نقل کیا جاچکا ہے۔

عبد الغنی" کے نام سے ایک رسالہ تحریر فرمایا ہے، جس میں اپنے استاذ شاہ عبدالغنی صاحب کی اسانید کو جمع فرمایا ہے، اس میں ایک موقع پر فرماتے ہیں:

"من لطائف هذا الاسناد انه اجتمع في ادلة اربعة- اخرهم ابو عبدالعزيز اشتركوا في اربع خصائل وذلك أنهم دهلويون سكنا، وانهم عمريون صلبية، وانهم صوفية اصحاب الزهد والورع، وأنهم حنفيون على ملهب النعمان ابي حنيفة وصاحبيه رضي الله عنهم فإن ابا عبدالعزيز وإن كان من افراد العلماء لكنه معدود منهم."

"اس سند کے لطائف میں سے یہ ہے کہ اس کے شروع میں چار ایسے افراد جمع ہو گئے ہیں[1] جن میں سے آخری شاہ عبدالعزیز صاحب کے والد ماجد ہیں کہ یہ سب کے سب چار اوصاف میں ایک دوسرے کے شریک ہیں۔

ایک تو یہ کہ چاروں دہلی کے رہنے والے ہیں، دوسرے یہ کہ چاروں نسباً فاروقی ہیں، تیسرے یہ کہ چاروں طبقۂ صوفیہ سے اور اصحاب زہد وتقویٰ ہیں، اور چوتھے یہ کہ ہر چہار حنفی یعنی امام ابوحنیفہ اوران کے صاحبین کے مذہب پر ہیں۔ اس لیے کہ شاہ عبدالعزیز صاحب کے والد بزرگوار اگرچہ علماء یگانہ میں سے تھے لیکن مسلکاً احناف میں سے ہی تھے[2]"

مذکورہ بالا آراء کی قدر و قیمت

گذشتہ صفحات میں جن چند حضرات کی آراء ذکر کی گئی ہیں ان میں سے ہر

[1] چاروں حضرات نیچے سے اوپر حسب ذیل ہیں شاہ عبدالغنی، شاگرد شاہ اسحاق، شاگرد شاہ عبدالعزیز، شاگرد امام موصوف۔

[2] الیانع الجنی علی ہامش کشف الاستار عن رجال معانی الآثار، ص:۱۰۔

ایک اپنی اپنی جگہ پر علم وتحقیق کا پہاڑ ہے، اور انکے معاصرین نے ہر موقع پر انکی آراء کو باوقعت نگاہوں سے دیکھا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو حضرت امام کی ذات سے تعلق ومحبت اور ان کی تصنیفات وتحقیقات سے نہ صرف دلچسپی بلکہ پوری واقفیت رہی ہے، بالخصوص مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ جو اپنی حیات کے آخری چند سالوں میں نہ صرف ہندوپاک بلکہ عالم اسلام کے ممتاز محدثین میں سے تھے اور ''علماء دارالعلوم دیوبند'' اور ''علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ'' کے مخصوص طرز وانداز کے درس حدیث سے استفادہ کی وجہ سے وسیع النظر عالم تھے۔

اور آخر میں مولانا تیمی کی شہادت اور زیادہ قیمت رکھتی ہے اس لیے کہ وہ زمانہ کے اعتبار سے ان حضرات میں سب سے زیادہ حضرت امام کے قریب ہیں اور حضرت امام کے مدرسہ میں انہیں کی مسند تدریس کے سایہ میں رہ کر علم حدیث وفقہ کی تحصیل کی ہے اس لیے ان سے بہتر وباوقعت کس کی شہادت ہوسکتی ہے۔

محقق بھوپالی

اب تک جن حضرات کی آراء آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں وہ اگرچہ اصحاب علم وتحقیق ہی نہیں، بلکہ اصحاب ورع وتقویٰ بھی ہیں اس لیے اپنی رائے کے اظہار میں ان کی جانب سے خیانت کا احتمال بھی نہیں ہوسکتا، پھر بھی چوں کہ مسلکا حنفی ہیں اس لیے موقع اتہام تو ہے ہی۔

اس کے بعد اب ایک ایسی شخصیت کی رائے پیش کرنا چاہتے ہیں جس کا مسلک فقہی ان حضرات کے مسلک کے برخلاف عدم تقلید اور عمل برحدیث کا رہا ہے۔ اور اس انداز پر کہ اس کو طائفہ اہل حدیث میں مرجعیت وامامت کا شرف حاصل رہا ہے اور وہ فقہ اہل حدیث کی ترویج واشاعت کا ایک اہم داعی ومحرک رہا یعنی نواب صدیق حسن خاں صاحب بھوپالی، جن کے نام سے آج ہندوبیرون

ہند کے علمی حلقے بخوبی واقف ہیں اس لیے کہ ان کی بے شمار مصنفات شائع ہو کر عام ہو چکی ہیں اور عرب ممالک میں بھی پہنچ چکی ہیں، مولانا مسعود عالم صاحب ندوی جو کہ خود بھی اس جماعت و مسلک سے تعلق رکھتے تھے نواب صاحب کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

"وفی انتشار مذهب اهل الحديث يدٌ عظيمة للعالم الشهير السيد صديق حسن القنوجي البخاری (م: ۱۳۰۷ھ)"

"اہل حدیث حضرات کے مسلک و مذہب کی ترویج و اشاعت میں مشہور عالم سید صدیق حسن صاحب قنوجی بخاری، م ۱۳۰۷ھ کا بڑا ہاتھ رہا ہے[۱]"

لیکن نواب صاحب معتدل اور انصاف پسند تھے اسی کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے اکابر علماء و محققین کے حالات میں متعدد کتابیں تحریر فرمائی ہیں، اور ان میں ان اکابر کے متعلق (جن کی بابت اہل حدیث حضرات اپنی جماعت کا فرد و پیشوا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں) کسی نہ کسی فقہی مسلک سے انتساب کا ذکر کیا ہے، محض اس اصل کی بنیاد پر جسے آپ مولانا بنوریؒ صاحب کی تمہید کے ساتھ ملاحظہ فرما چکے ہیں اسی کی بنیاد پر نواب صاحب نے علامہ ابن تیمیہ و علامہ ابن قیم دونوں کو حنبلی المسلک اور اکابر علماء حنابلہ میں سے قرار دیا ہے اور فرمایا ہے:

"وهما اماما ن عالمان عاملان ثقتان ثبتان من افضل علماء الحنابلة".

"یہ دونوں حضرات بڑے مقتدا، عالم و عامل، ثقہ و متقی، اور حنابلہ کے افاضل علماء میں سے تھے[۲]"

---

[۱] تاریخ الدعوۃ الاسلامیۃ فی الہند، ص: ۱۹۱۔

[۲] الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ، ص: ۲۴۷۔

اور اسی کی روشنی میں شاہ اسمٰعیل شہید کو بھی حنفیت پر گامزن اور امام دہلوی کے طریق پر بتایا ہے[1]۔

اور اسی کتاب میں جس میں ان حضرات کا ذکر ہے یعنی ''الحطة فی ذکر الصحاح الستة'' حضرت امام اور ان کی اولاد و امجاد کا بھی تذکرہ فرمایا ہے اور ان کے مسلک کے متعلق اپنا فیصلہ ذکر فرمایا ہے، چنانچہ ابتداءً تو فرماتے ہیں:

''الناس الیوم قد غلوا فی امرھم و تفوھوا فی شانھم بما لا یلیق بھم''.

''لوگوں نے ان حضرات کے معاملہ میں بہت غلو کر رکھا ہے اور ان کے متعلق ایسی باتیں کرتے ہیں جو ان کے حق میں مناسب نہیں''

اس کے بعد یہ فرما کر:

''ہم ان کے طرز عمل و طریق کا خلاصہ ذکر کرتے ہیں جس سے حقیقت واقعہ پورے طور پر واضح ہو جائے گی''

حضرت امام کے مسلک کو بایں الفاظ ذکر فرماتے ہیں:

''ان الشاہ ولی اللہ المحدث الدھلوی قد بنی طریقتہ علی عرض المجتھدات علی السنة والکتاب وتطبیق الفقھیات بھما فی کل باب، وقبول ما یوافقھما من ذلک ورد ما لا یوافقھما کائنا ما کان ومن کان. وھذا ھو الحق الذی لا محیص عنه ولا مصیر الا الیه''.

''امام ولی اللہ دہلوی نے فقہیات کے باب میں اپنا طریقہ یہ رکھا ہے کہ وہ اجتہادی مسائل کو کتاب و سنت پر پیش کرتے ہیں، اور ہر باب و مسئلہ میں انہیں دونوں سے تطبیق و موافقت تلاش کرتے ہیں پھر جو ان کے موافق ہوا سے اختیار فرماتے ہیں اور جو موافق نہ ہوا سے ترک

---

[1] ایضاً ص: ۱۷۔

فرمادیتے ہیں، خواہ کوئی مسئلہ ہو اور کسی بھی مجتہد و مستنبط سے منقول ہو۔
یہ ہی حق و صواب ہے جس سے عدول و اعراض کی کوئی گنجائش
نہیں اور اس کا قائل ہونا ضروری ہے"۔

اس کے بعد کچھ آگے چل کر فرماتے ہیں:

"وطریقه هذا کله مذهب حنفی..."

"امام موصوف کا یہ طریقہ پورے طور پر مذہب حنفی پر ہی عمل
ہے۱؎..."

تنبیہ

ایک امر یہاں یہ ذہن نشیں کرلیا جائے کہ مقالہ ہذا کی بابت ذکر کیا گیا تھا کہ اس میں یہ تحقیق کرنی مقصود ہے کہ امام دہلوی مجتہد تھے یا مقلد اور گذشتہ نقول وارشادات میں ان کی حنفیت کا تذکرہ ہے، جس کا اثبات دوسرے مقالہ کا عنوان وموضوع ہے۔

تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تصریحات سے پہلے مقالہ کے مدعا کا ہی اثبات مقصود ہے، اس لیے کہ حنفیت کا مطلب کسی ایک مذہب کی پابندی ہے اور یہی تقلید ہے، جس کا اثبات اس مقالہ کا مقصد وموضوع ہے۔

حضرت امام کی تصریحات

گذشتہ صفحات میں اکابر اہل علم کی آراء وفیصلوں کو ذکر کیا گیا ہے جن کی بنیاد حضرت امام کی تصریحات وتحقیقات ہیں۔ اب وہ تصریحات اور حضرت امام کی تحقیقات کے ضروری اقتباسات ذکر کیے جاتے ہیں تا کہ ناظرین خود بھی کوئی فیصلہ کرسکیں اور جن حضرات نے حضرت شاہ صاحب کو مقلد اور حنفی ثابت کیا ہے

۱؎ الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ، ص: ۱۷۰۔

ان کی رائے کی حقیقت واضح ہو سکے۔

امام دہلویؒ کے فقہی مسلک پر جن حضرات نے گفتگو فرمائی ہے وہ انہیں تصریحات کا سہارا لیتے ہیں البتہ ہر ایک کے لیے اس سلسلہ کے تمام اہم اقتباسات کا ذکر واحاطہ دشوار ہوتا ہے، اس لیے اکثر حضرات نے دوچار اہم، اور ان کے مقصد کے لیے مفید تصریحات کا سہارا لیا ہے، اس سلسلہ میں دو حضرات نے خاص طور سے اکثر اہم چیزوں کو جمع کر دیا ہے مولانا محمد یوسف صاحب بنوری اور مولانا محمد صاحب جالندھری، دونوں کے مضامین الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر میں شامل ہیں۔

مولانا بنوری نے ان تصریحات کے ذکر کے بعد ہی پوری قوت کے ساتھ اپنے مدعا کو ثابت فرمایا ہے، جس کا کچھ حصہ آپ ملاحظہ بھی فرما چکے ہیں اور کچھ انشاء اللہ آئندہ آپ کے سامنے آئے گا۔ بہر حال اب حضرت امام کی تحقیقات عالیہ ملاحظہ ہوں۔ وباللہ التوفیق وھو المستعان۔

مذاہب اربعہ کا علی وجہ البصیرہ علم

حضرت امام نے اپنی بعض تحریرات میں وضاحت کے ساتھ ذکر فرمایا ہے کہ ان کو مذاہب اربعہ کا علم علی وجہ البصیرۃ حاصل ہے، بایں معنی کہ ہر چہار مذہب کی فروعات کو مع ان کے مآخذ ودلائل اور اجتہادی علتوں کے جان لیا ہے، نیز یہ کہ بخوبی اس امر کو بھی سمجھ لیا ہے کہ کسی مذہب اور کسی قول کو اصل شریعت محمدیہ سے کیا تعلق ونسبت ہے، چنانچہ تفہیمات میں اولاً تو یہ فرماتے ہیں:

> ”دین کا مختلف حصوں اور شعبوں میں ہونا، نیز امت کا متعدد جماعتوں میں ہونا، ایک اہم معاملہ ہے جس نے عوام وخواص سبھی کو پریشانی میں مبتلا کر رکھا ہے“

احکام شریعت کے سمجھنے میں علماء کے تین طبقے

اس کے بعد فرماتے ہیں:

''جہاں تک سوال ہے اصل حقیقت سے واقفیت کا تو اس بابت علماء کے تین طبقے ہیں۔

اوّل وہ طبقہ و جماعت جس پر اصل راہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے پسند فرما کر دنیا میں قائم و رائج فرمایا ہے، وہ راہ تو اس پر منکشف نہیں کی گئی لیکن احکام کے اصل سرچشمہ شریعت محمدیہ صلی اللہ علی صاحبہا سے ہر ہر مجتہد و فقیہ کے قول کے تعلق کو سمجھنا اس پر کھولا گیا ہے۔

دوسرا وہ طبقہ و جماعت ہے جسکے لیے اصل راہ منکشف ہوئی ہے جو اس کو ظاہر شریعت تک پہنچانے میں معین ہوتی ہے اور جو بطور وراثت عامۃ المسلمین کو حضرات تابعین سے اور ان کو کبار صحابہ کے واسطے سے حضور ﷺ سے حاصل ہوئی ہے۔

تیسرا طبقہ وہ ہے جس پر ہر دو امر منکشف ہوتے ہیں اور وہ سب کو تسلیم کر کے دائرہ شرع سے قرار دیتا ہے اور ہر ایک کے اختیار کرنے والے کے لیے گنجائش کو ذکر کرتا ہے''۔

ہر سہ طبقات کی عملی روش

چوں کہ یہ تینوں طبقات حقیقت کے علم میں مختلف ہوتے ہیں اس لیے ان میں سے ہر ایک کی عملی روش بھی ایک دوسرے سے مختلف اور جدا ہوتی ہے حضرت امام فرماتے ہیں:

''پہلے طبقہ کی عملی روش یہ ہوتی ہے کہ مختلف اقوال میں سے کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح دینے سے سکوت کرتا ہے اور وہ اختلاف اقوال

کو رخصت و عزیمت پر محمول کرتا ہے (یعنی ان اقوال کو باہم مختلف نہیں قرار دیتا بلکہ یہ کہتا ہے کہ الگ الگ حالات سے ان کا تعلق ہے)۔

دوسرے طبقہ کا طرز عمل یہ ہوتا ہے کہ وہ مختلف اقوال کے درمیان ترجیح کو اختیار کرتا ہے اور اس ترجیح کو دین کی نصرت اور دین کی جانب سے مدافعت قرار دیتا ہے۔

اکثر فقہاء محدثین کا یہی طریقہ رہا ہے اور انہوں نے اپنے اس طرز عمل میں انتہائی جدوجہد اور کوششوں سے کام لیا ہے۔

تیسرے طبقہ کا طریق عمل اس کے احوال سے ظاہر ہے کہ وہ سب کو دائرہ شرع میں مانتے ہوئے سب پر عمل کی گنجائش رکھتا ہے"۔

حضرت امام کا تعلق کس طبقہ سے؟

اب رہی یہ بات کہ خود حضرت امام جنہوں نے تنقیح فرما کر یہ تینوں طبقات ذکر فرمائے ہیں ان کا شمار کس طبقہ میں ہے؟ تو حضرت موصوف نے مذکورہ بالا تفصیل و تمہید کے بعد تحریر فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بڑا کرم و احسان ہے کہ اس نے مجھ کو تیسرے طبقہ میں بنایا ہے، میرے اوپر اصل شریعت کو منکشف فرمایا پھر اصل شریعت کی جو توضیح زبان نبوی سے ہوئی اس کو منکشف فرمایا، پھر اس مبارک توضیح کی جو توضیحات و تشریحات حضرات صحابہ کی زبانوں سے صادر ہوئیں اس سب کو مجھ پر کھولا۔

نیز مجھ پر (بذات خود) اصل شریعت کے ایضاح اور شریعت کے اصول و فروع کی تدوین جو کہ حضرات متقدمین و مجتہدین کے ذریعہ انجام پائی اس کو بھی منکشف فرمایا۔ پھر ان حضرات کے مذاہب و اقوال اور ان کے مرتب کردہ اصول و قواعد پر کی جانے والی تخریجات، ان کا

سہر اقدماء متاخرین کے سروں پر ہے ان کو بھی مجھ پر منکشف فرمایا۔
خلاصہ یہ کہ مجھ پر تمام امور کو ان کی واقعی ترتیب کی رعایت کے ساتھ منکشف وواضح فرمایا۔
......عالم بالا کے اس انکشاف کا نتیجہ یہ ہے کہ میں نے دین کے ہر قول کو اصل شریعت کے ساتھ کیا تعلق وارتباط ہے اس کو پالیا اور سمجھ لیا ہے خواہ یہ تعلق وارتباط بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ[1]"

دوسرے موقع پر اسی امر کو ذرا اختصار کے ساتھ ان الفاظ میں ذکر فرمایا:

"مجھ پر اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے میرے لیے تمام مذاہب کی حقیقت کو منکشف کردیا ہے[2]"

اپنی معرکۃ الآراء کتاب "حجۃ اللہ البالغہ" میں اجتہاد وتقلید کے موضوع پر ایک درجہ مفصل گفتگو کرنے کے بعد یہ فرماتے ہوئے کہ "میں نے اس بحث میں اتنا طول کردیا ہے کہ کتاب کے اصل موضوع سے باہر ہوگیا"۔ اس طول واطناب کے دو اسباب ذکر فرمائے ہیں جن میں سے ایک مذکورہ بالا تصریح کی ہی صراحت وتائید ہے، فرماتے ہیں:

"ان الله تعالى جعل فى قلبى- وقتا من الأوقات- ميزانا أعرف به سبب كل اختلاف فى الملة المحمدية على صاحبها الصلاة والسلام، وما هو الحق عندالله وعندرسوله ومكننى من أن اثبت ذلك بالدلائل العقلية والنقلية بحيث لايبقى فيه شبهة ولا إشكال".

"اللہ تعالیٰ نے ایک وقت میں میرے دل پر علم وادراک کا ایسا راستہ کھولا کہ اس کی بدولت میں نے امت محمدیہ صلی اللہ علی صاحبہا کے درمیان واقع ہر اختلاف کے سبب کو جان اور سمجھ لیا، اور یہ بھی کہ اللہ اور

[1] تفہیمات الٰہیہ، ج:۱، ص:۱۲۸، ۱۲۹ ملخصاً۔
[2] ایضاً، ص:۱۵۲۔

اسکے رسول ﷺ کے نزدیک حق کیا ہے؟ اور مجھ کو یہ قدرت وصلاحیت عطا فرمائی کہ میں ان تمام اختلافات کو دلائل عقلیہ ونقلیہ کی روشنی میں اس طور پر بیان کردوں کہ کوئی شبہ واشکال باقی نہ رہ جائے[۱]"

امت کے اختلافات اور مذاہب اربعہ

ظاہر ہے کہ امت کے اختلافات میں سے ایک شعبہ مذاہب اربعہ کے بہت سے مسائل کا باہمی اختلاف بھی ہے، اور جب حضرت موصوف پر امت کے جملہ اختلافات کھولے گئے ہیں تو لامحالہ مذاہب اربعہ میں ہی کیا انحصار، جملہ فقہی مذاہب کا علم آپ کو علی وجہ البصیرۃ حاصل ہوا، چنانچہ مولانا محسن تیمی - "الیانع الجنی" کے اندر حضرت امام کے کمالات واوصاف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ومنها علوم الفقه على مذاهب الأئمة الأربعة واصحابهم وما اتصل بذلك من مذاهب الصحابة والتابعين".

"منجملہ آپ کے کمالات کے یہ بات بھی ہے کہ آپ کو ائمہ اربعہ، ان کے اصحاب نیز حضرات صحابہ اور تابعین کے فقہی مذاہب کا پورا پورا علم تھا[۲]"

اور خود حضرت موصوف نے بعض مواقع پر اپنے طریق عمل کی جو وضاحت کی ہے اس سے پورے طور پر آپکے اس وسیع علم کا اندازہ ہوتا ہے جیسا کہ مصنف حیات ولی نے ذکر کیا ہے اور حضرت موصوف نے اپنے ایک مکتوب میں بھی فرمایا ہے جس کا ذکر آئندہ آئے گا انشاء اللہ - باقی یہ کہ اس انکشاف علمی کے بعد اسکے ساتھ حضرت شاہ صاحب کا طریقہ کیا تھا اس کی وضاحت آگے آرہی ہے۔

اختلافات کے چار مراحل ومراتب

حضرت شاہ صاحب نے "تفہیمات" میں ہی ایک موقع پر امت میں پائے

[۱] حجۃ اللہ البالغہ ج:۱، ص:۱۶۱۔ [۲] الیانع الجنی، ص:۸۳۔

جانے والے اختلافات کے چار مراحل ومراتب ذکر فرمائے ہیں:

"وکشف لی ان الاختلاف علی اربعة منازل:

۱-اختلاف مردود ولیس لقائله ولا لمقلده من بعده عذر.

۲-واختلاف مردود ولقائله عذر مالم یبلغه حدیث صحیح دالة علی خلافه فإذا بلغه فلا عذر له.

۳-واختلاف مقبول قدخیر الشارع المکلفین فی طرفیه تخیراً ظاهرًا مطلقا کالاحرف السبعة من القرآن.

٤-واختلاف ادرکنا کون طرفیه مقبولین اجتهادًا واستنباطًا من بعض کلام الشارع صلوات الله علیه والإنسان مکلف به لامطلقا بلا بشرط الاجتهاد وتأکد الظن وتقلید من حصل له ذلك.

"اول: اختلاف مردود، اس اختلاف کے قائلین اوراس کے بانی نیز اس کے پیروکسی کے لیے کوئی عذر مسموع ومقبول نہیں۔

دوم: اختلاف قابل عذر، لیکن صرف اس وقت تک جب تک کہ اس کے خلاف کوئی صحیح حدیث نہ مل جائے (صحیح حدیث کے سامنے آجانے پر یہ اختلاف بھی لائق عذر باقی نہ رہ جائے گا)

سوم: اختلاف مقبول، یہ ان مواقع میں ہوتا ہے جہاں کسی امر سے متعلق دو پہلوؤں میں سے کسی ایک پر عمل کا اختیار خود شارع نے مکلفین کو دے رکھا ہے۔ اس میں کوئی قید وتفصیل نہیں ہے جیسے کہ قرآن مجید کو سات طریقوں میں پڑھنے کی اجازت (جو ابتداء تھی بعد میں منسوخ ہوگئی)

چہارم: وہ اختلاف جس کے مقبول ہونے کا علم ہم کو از روئے اجتہاد شارع علیہ السلام کے بعض کلام کی مدد سے ہوتا ہے، انسان اس پر عمل کا مکلف ومامور ہے لیکن اس میں بھی بالکلیہ آزادی نہیں (کہ جس کا جی

چاہے جہاں چاہے اختلاف کرے اور پھر اختلاف پر عمل کرے) بلکہ اس پر عمل کے جواز کے لیے دو شرطیں ہیں، اوّل اجتہاد اور ظن کا مؤکد ہونا، دوم جس شخص کو اجتہاد اور تاکد ظن حاصل ہے، اسکی تقلید[1]"

حاصل یہ کہ اختلاف کے چار درجے ہوئے، ① اختلاف مردود، ② اختلاف قابل عذر ③ اختلاف مقبول ④ اختلاف جائز۔

اجتہاد و تقلید کا تعلق کس درجہ سے ہے

اس کے بعد حضرت امام نے یہ بحث کرتے ہوئے کہ اجتہاد و تقلید اور بالخصوص ائمہ اربعہ کے مذاہب کی تقلید اختلاف کے کس مرحلہ میں داخل ہے، اس کی وضاحت کی ہے اور اس سے پہلے اختلاف اوّل کی بابت فرمایا ہے۔

"اختلاف کی قسم اوّل تو حق یہ ہے کہ مذاہب اربعہ کے اتباع میں شاید و باید ہی پائی جاتی ہے۔ البتہ چوتھی صورت عموماً پائی جاتی ہے"

فرماتے ہیں:

"اس موقع پر (یعنی اختلاف کی چوتھی صورت کے تحت) جو لوگ شارع کے احکام پر عمل کرنا چاہتے ہیں انکے لیے دو صورتوں میں سے ایک کا اختیار کرنا ناگزیر ہے اور یہ دونوں صورتیں الگ الگ افراد کے اعتبار سے ہیں۔ ایسے افراد جن کے اندر اجتہاد کی صلاحیت و شروط پائی جاتی ہوں (شروط کا ذکر اسلئے کیا گیا کہ اجتہاد کا جواز بالاتفاق چند شرائط کیساتھ مقید ہے) وہ اجتہاد کریں اور کسی ایک پہلو کے متعلق گمان غالب اور تاکد ظن حاصل کر کے خاص اس پہلو پر عمل کریں۔

اور جو افراد اجتہاد کے شرعاً اہل نہیں ہیں وہ قسم اوّل کے (یعنی اجتہاد کی صلاحیت رکھنے والے) افراد کی اتباع و تقلید کریں[2]"

---

[1] تفہیمات، ج۱، ص:۱۵۳۔
[2] ماخوذ از تفہیمات، ج۱، ص:۱۵۳۔

حضرت شاہ صاحب نے بعض دوسرے مواقع پر بھی اس کا ذکر کیا ہے مثلاً اپنے رسالہ ''عقد الجید'' میں ایک موقع پر شرائط اجتہاد کے مفقود ہونے کی صورت میں امام بغوی سے نقل فرمایا ہے:

"واذا لم يعرف نوعا من هذه الانواع فسبيله التقليد وان كان متبحرا في مذهب واحد من احاد ائمة السلف".

''اگر کسی شخص کو علوم کی ان اقسام میں سے ایک قسم کا بھی علم نہ ہو تو اس کے لیے تقلید ہی چارہ ہے اگر چہ حضرات سلف میں سے کسی ایک کے مذہب کا تبحر (یعنی اس کے جملہ اصول و فروع کا حافظ وحاوی) کیوں نہ ہو''

کچھ آگے چل کر بغوی کے ہی الفاظ ہیں:

"ويجب على من لم يجمع هذه الشرائط تقليده فيمايعن له من الحوادث".

''جو شخص ان شرائط کا جامع نہ ہو اس پر پیش آمدہ حالات میں تقلید لازم ہے [1]''

عمومی تقلید کا اثبات

حضرت امام نے صراحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ دین کا علم ہر مابعد کے طبقہ کو اپنے ماقبل کے طبقہ کے علماء پر اعتماد و تقلید سے حاصل ہوا ہے، اس لیے کہ جو لوگ حضرت شارع علیہ السلام کی صحبت سے محروم ہیں ان کے لیے دین کے حصول کا اس کے علاوہ کوئی اور راستہ ہی نہیں ہے۔

چنانچہ ایک موقع پر مذاہب اربعہ کی تقلید کے جواز بلکہ لزوم و استحسان پر دلائل قائم کرتے ہوئے ''عقد الجید'' میں فرمایا ہے:

[1] عقد الجید، ص: ۷، ۸۔

"ان الامة اجتمعت على ان يعتمدوا على السلف فى معرفة الشريعة فالتابعون اعتمدوا فى ذلك على الصحابة وتبع التابعين اعتمدوا على التابعين وهكذا فى كل طبقة اعتمد العلماء على من قبلهم والعقل يدل على حسن ذلك".

"پوری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ اس نے شریعت کو جاننے اور اس کا علم حاصل کرنے میں حضرات اسلاف پر اعتماد کیا ہے۔ چنانچہ حضرات تابعین نے حضرات صحابہ پر اس باب میں اعتماد کیا اور تبع تابعین نے حضرات تابعین پر اعتماد کیا ہے، اسی طرح ہر طبقہ کے علماء نے اپنے پیش رو علماء پر اعتماد کیا ہے۔ اور عقل بھی اسی (اعتماد) کی تحسین کرتی ہے[1]"

حضرت امام نے اس عبارت میں جس "اعتماد" کا ذکر فرمایا ہے اس کی حقیقت تقلید کے علاوہ کچھ نہیں، البتہ یہ ایک عام تقلید ہے اور دین کے ہر باب میں مطلوب ہے۔

اسکے بعد دور تک حضرت امام نے اسکی وضاحت فرمائی ہے اور اسکے ضروری ہونے پر دلائل قائم فرمائے ہیں، بالخصوص فقہی مسائل کی بابت تو یہ بہت ضروری سمجھا گیا ہے، چنانچہ حضرت امام نے "حجۃ اللہ" میں تدوین حدیث وفقہ وغیرہ کے موضوعات پر روشنی ڈالتے ہوئے "علماء کوفہ" کے طریق کا تعارف یوں کرایا ہے:

"وذلك انه لم يكن عندهم من الاحاديث والآثار مايقدرون به على استنباط الفقه على الاصول التى اختارها اهل الحديث، ولم تنشرح صدورهم للنظر فى اقوال علماء البلدان وجمعها والبحث عنها واتهموا انفسهم فى ذلك وكانوا اعتقدوا فى ائمتهم انهم فى الدرجة العلياء من التحقيق وكان قلوبهم اميل شيئ الى

[1] عقد الجید، ص: ٣٦۔

اصحابهم كما قال علقمة: هل احد منهم اثبت من عبدالله وقال ابوحنيفة: ابراهيم افقه من سالم، ولو لا فضل الصحبة لقلت علقمة افقه من ابن عمر".

"(چوں کہ یہ حضرات براہِ راست حضور ﷺ کی طرف نسبت کر کے کسی چیز کی نقل سے محض اس وجہ سے بچتے تھے کہ کہیں نسبت غلط نہ ہو جائے اور اس طریق فکر کے اصل قائد حضرت عمر رضی اللہ عنہ و حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تھے) اس لیے علماء کوفہ کے پاس احادیث و آثار کا اتنا ذخیرہ نہیں تھا کہ علماء حدیث (یعنی حجاز وغیرہ کے فقہاء و مجتہدین) نے جو اصول، استنباط احکام کے اختیار کیے تھے انکے مطابق مسائل کا استنباط و استخراج کر سکیں۔ اور دوسرے علاقہ کے اہل علم کے اقوال کے جمع اور ان پر نظر و بحث میں بھی انہیں انشراح نہ تھا، خود اپنے متعلق بھی اطمینان نہیں تھا، اور یہ لوگ اپنے اساتذہ و ائمہ کے متعلق یہ یقین و اطمینان رکھتے تھے کہ وہ تحقیق کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہیں بلکہ یہ کہ کوئی جماعت بھی ان سے زیادہ اپنے اکابر کی بابت حسن اعتقاد نہیں رکھتی تھی، یہی وجہ ہے کہ ایک موقع پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مایہ ناز شاگرد علقمہ نے فرمایا تھا: کیا ان (علماء حجاز) میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے زیادہ لائق اعتماد کوئی ہے؟ اور حضرت امام ابوحنیفہ نے ایک مسئلہ کی تحقیق کے وقت فرمایا تھا "ابراہیم نخعی، سالم (ابن عبداللہ بن عمر) سے زیادہ فقاہت رکھتے ہیں اور اگر (حضور ﷺ کی) صحبت کی فضیلت کا معاملہ نہ ہوتو میں کہتا کہ علقمہ کی فقاہت ابن عمر سے بڑھ کر ہے[1]۔"

مجتہد کے لیے بھی تقلید لازم ہے

مزید تاکید کے لیے ملاحظہ فرمائیے کہ حضرت امام نے ایک اور موقع پر

[1] حجۃ اللہ البالغہ، ج:۱، ص:۱۵۲۔

شرائط اجتہاد کے بیان میں امام بغوی سے ایک شرط یہ بھی نقل فرمائی ہے:

"ویعرف اقاویل الصحابة و التابعین فی الاحکام ومعظم فتاوی فقهاء الامة حتی لایقع حکمه مخالفا لاقوالهم فیکون فیه خرق الاجماع".

"احکام کے باب میں حضرات صحابہ وتابعین کے اقوال نیز گذشتہ علماء امت کے فتاویٰ کے ایک بڑے حصہ سے واقف ہو، تاکہ اپنے اجتہاد کی بنا پر کیا ہوا اس کا فیصلہ ان حضرات کے اقوال کے خلاف نہ ہو کہ جس کی بنا پر خرق اجماع (یعنی اجماع کی مخالفت) لازم آئے[۱]"

معلوم ہوا کہ مجتہد کے لیے بھی اسلاف کے اقوال کی رعایت لازمی ہے ورنہ اس کا فیصلہ معتبر نہیں ہوگا، اور ظاہر ہے کہ یہ رعایت و پابندی تقلید ہی تو ہے اگرچہ کسی ایک فرد کی نہ ہو، خود حضرت امام نے ایک موقع پر اس کی وضاحت اپنے الفاظ میں یوں فرمائی ہے:

"فاذا رفع الیه قضیة فله ان یجتهد فیها برأیة ویتحری الصواب فان کان قد سبق فیها حکم لجماعة فعلیه ان لایجاوزه وهی القیاس والاجماع".

"جب مجتہد کے سامنے کوئی معاملہ لایا جائے تو اس کو اپنی رائے سے اس میں اجتہاد کرنے کا حق ہے، لیکن اس میں "صواب" کا قصد کرے گا اور اگر اس سے پیشتر اس قسم کا کوئی قضیہ و معاملہ پیش آچکا ہے اور اس کی بابت حضرات اسلاف سے کوئی فیصلہ منقول ہے تو اس پر لازم ہے کہ اس فیصلہ سے تجاوز نہ کرے کہ یہی قیاس اور اجماع ہے[۲]"

ایک اور موقع پر فرماتے ہیں:

"اگر تمہاری عقلیں اس کو حل کرنے سے عاجز ہوں، تو جو علماء

---

[۱] عقد الجید، ص:۰۷۔

[۲] تفہیمات، ج:۲، ص:۱۱۸۔

گذر چکے ہیں ان کی آراء سے مدد لو اور اسے اختیار کرو جسے تم حق صریح
اور سنت کے سب سے زیادہ موافق سمجھو۔"

تقلید شخصی وغیر شخصی کا امتیاز

اسلام کے ابتدائی عہد اور قرون اولیٰ تک میں یہ اعتماد وتقلید عامۂ رائج تھا اور یہ اصل تقلید موجود تھی جس میں محض کسی ایک فرد پر اعتماد نہیں کیا جاتا تھا البتہ جماعت کی رعایت وتقلید ضرور کی جاتی تھی، اور عوام بھی حسب موقع جو عالم سامنے آتا اس سے معلوم کر کے عمل کرتے۔ حتیٰ کہ مذاہب اربعہ کا ظہور ہوا، ان کی اشاعت وترویج ہوئی، لوگوں کو ان سے دلچسپی اور پھر ان کی تقلید کا کچھ رواج ہوا، تو یہ اصل تقلید جو کہ خالص شرعی تقلید اور شارع علیہ السلام کی جانب سے مامور بہ تھی، یہ دو حصوں میں ہوگئی، شخصی اور غیر شخصی۔

تقلید شخصی کا حاصل یہ ہے کہ کسی ایک فرد کے مجتہدات، اقوال وخیالات پر کلی یا اکثری طور پر اعتماد کرلیا جائے، یہ اعتماد کبھی اصول وفروع دونوں میں کلی ہوتا ہے اور کبھی دونوں میں اکثری۔

اور تقلید غیر شخصی کا حاصل یہ ہے کہ کسی ایک فرد کے مجتہدات پر کلی یا اکثری اعتماد نہ کیا جائے، بلکہ حالات کے پیش آنے پر حسب موقع جو صاحب علم مجتہد سامنے آجائے اس سے مسئلہ پوچھ کر اس کے قول پر عمل کرلیا جائے۔

دوسری صدی ہجری تک اسی تقلید غیر شخصی کا رواج تھا، حضرات صحابہ وتابعین اور تبع تابعین سب میں یہ رائج تھی، چنانچہ حضرت امام نے "عقد الجید" "الانصاف" اور حجۃ اللہ البالغہ وغیرہ میں تفصیل کے ساتھ اس کو ذکر کیا ہے ایک موقع پر فرماتے ہیں:

۱؎ ایضاً، ج:۱، ص:۲۱۵۔

"ان الناس لم يزالوا من زمن الصحابة رضی الله عنهم الى أن ظهرت المذاهب الأربعة يقلدون من اتفق من العلماء من غير نكير من احد يعتبر انكاره ولو كان ذلك باطلا لأنكروه".

"مذاہب اربعہ کے ظہور سے پہلے حضرات صحابہ کے زمانے سے تمام لوگ یہ کرتے رہے کہ ہر موقع جو صاحب علم مل جاتا، اس کی تقلید کرلیا کرتے تھے اور اس پر کوئی نکیر وانکار نہ ہوتا۔ اگر یہ غلط ہوتا تو قرونِ اولیٰ کے لوگ اس کا انکار کرتے اور اس کو برا سمجھتے۔[۱]"

حضرات صحابہ وتابعین میں تقلید شخصی

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قرون اولیٰ میں تقلید شخصی کا کسی درجہ میں وجود ہی نہیں تھا بلکہ بات یہ تھی کہ رواج کم تھا، علامہ ابن القیم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے متعلق ذکر فرمایا ہے کہ وہ حضرت عمرؓ کی مکمل تقلید فرماتے تھے، اور کسی مسئلہ میں ان سے اختلاف نہیں کرتے تھے، اور اگر کسی مسئلہ میں ان کا قول اپنی رائے کے مخالف پاتے تو رجوع فرمالیتے، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے فجر کے قنوت اور جنبی کے لیے تیمم سے انکار فرمایا ہے[۲]۔

نیز حضرت ابراہیم نخعی کے متعلق منقول ہے کہ جو مسائل حضرت عمرؓ اور حضرت ابن مسعودؓ کے درمیان متفق علیہ ہوتے ان کو وہ بلا کسی تردد کے اختیار کرلیتے تھے اور جن میں اختلاف ہوتا ان میں حضرت ابن مسعودؓ کی اتباع کرتے تھے، اس لیے کہ ان کا قول مقامی حالات کے زیادہ موافق ہوتا تھا[۳]۔

---

[۱] عقد الجید، ص:۳۳۔

[۲] اعلام الموقعین، ج:۱، ص:۲۰۔

[۳] اعلام الموقعین، ج:۱، ص:۱۷۔

خود حضرت امام نے بھی اس سلسلہ کی چند چیزیں نقل فرمائی ہیں مثلاً عراقی مکتب فکر اور طریق تعلیم کے ذکر میں فقہاء عراق کا اپنے اساتذہ اور ان کے اجتہادات پر کلی اعتماد[1]۔

اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ بعد کے حضرات اپنے پیش رو اکابر اہل علم کی معلومات و آراء کو زیادہ قوی اور اقرب الی الصواب خیال فرماتے تھے "اعلام الموقعین" کے ابتدائی صفحات بالخصوص اس کے شاہد ہیں۔

تقلید شخصی کا عام ظہور و رواج

تقلید غیر شخصی کو ترک کر کے امت نے تقلید شخصی کو کس وقت اختیار کیا حضرت امام اس کی تاریخ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وبعد المئتين ظهر فيهم التمذهب للمجتهدين باعيانهم"۔

"ہجرت کے دوسو سال پورے ہوجانے کے بعد ایسے افراد پیدا ہوئے کہ جنہوں نے مجتہدین میں سے متعین طور پر کسی ایک کے مذہب کو اختیار کر رکھا تھا"

اور پھر ہوتے ہوتے یہ ذوق اتنا عام ہوا کہ بقول حضرت امام:

"وقل من كان لايعتمد على مذهب مجتهدبعينه"

"ایسے لوگ بہت کم اور خال خال رہ گئے جو کہ کسی خاص مجتہد کے مذہب پر اعتماد و عمل نہ رکھتے ہوں"۔

بلکہ حضرت امام تو یہاں تک فرما گئے ہیں کہ:

"وكان هذا هو الواجب في ذلك الزمان"۔

"اس عہد اور زمانے میں یہی واجب بھی ہوگیا تھا[2]"

---

[1] حجۃ اللہ البالغہ، ج:۱، ص:۱۵۲۔ [2] الانصاف، ص:۵۹۔

تقلید کی ہر دو اقسام کا وجود

حضرت امام نے جہاں یہ بیان فرمایا ہے کہ دوسری صدی کے اختتام اور تیسری کے آغاز سے تقلید شخصی کا رواج بڑھتا گیا وہیں حضرت نے اس کی بھی تصریح فرمائی ہے کہ اس کے بعد دو سو سال تک یعنی چوتھی صدی ہجری کے اختتام تک تقلید کی ہر دو قسمیں رائج رہی ہیں، یہ ضرور ہے کہ بتدریج تقلید غیر شخصی کے رواج میں کمی اور تقلید شخصی کے رواج میں ترقی ہوتی رہی۔ چنانچہ ایک موقع پر فرمایا ہے:

"ان الناس کانوا قبل المائة الرابعة غیر مجمعین علی التقلید الخالص لمذهب واحد بعینه".

"چوتھی صدی ہجری سے پہلے تمام لوگ محض کسی ایک مذہب کی تقلید پر متفق نہیں تھے"۔

اور ذکر فرمایا ہے کہ عوام کو اجماعی اور اتفاقی مسائل میں تو کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی، روزمرہ کے مسائل اپنے آباء واجداد اور علاقہ کے علماء سے معلوم کرتے اور خاص معاملات میں حسبِ موقع سوال کرلیا کرتے تھے، البتہ علماء کی دو جماعتیں ہوگئی تھیں۔

ایک اصحاب حدیث جو حدیث کے ساتھ اشتغال رکھتے اور احادیث وآثار کی روشنی میں احکام کا علم حاصل کر کے عمل کرتے، انہیں کسی اور کی تائید ومدد کی ضرورت نہیں ہوتی تھی، ہاں یہ کہ کوئی بات حل نہ ہوتو ضرور فقہاء متقدمین پر اعتماد کرتے، اور بعض مرتبہ یہ لوگ بھی کسی امام کی بکثرت موافقت کرنے کی وجہ سے اس کی طرف منسوب کئے جاتے تھے۔

دوسرے اہل تخریج جن کا کام یہ تھا کہ کسی مجتہد کے مذہب کے حدود میں رہ کر جن واقعات ومعاملات میں اصحاب مذاہب کے احکام منقول نہیں، ان کے

احکام کی اپنے فقہاء کے اقوال کی روشنی میں تخریج کریں یہ لوگ اپنے اصحاب اور فقہاء کی طرف ہی منسوب ہوتے تھے [۱]۔

چوتھی صدی ہجری کے بعد

جب ان حضرات محدثین کی تعداد کم رہ گئی جو کہ خود اجتہاد کے اہل تھے اور اجتہاد کیا کرتے تھے، نیز مذاہب اربعہ کی تقلید سے دلچسپی اور ان کی اتباع میں بھی زیادتی ہوگئی، عوام وخواص سب ہی کے حالات میں تغیر آگیا تو خود حضرت امام کا بیان ہے کہ امت کے معتمد علماء کرام نے مذاہب اربعہ کی اتباع وتقلید پر ہی اکتفا کرلیا، عمومی طور پر نہ سہی تو کم ازکم عوام الناس اور اجتہادی صلاحیتوں اور شرائط اجتہاد سے خالی علماء کے حق میں اس کو اختیار کرلیا گیا، چنانچہ اس تمہید کے ساتھ:

"ومما يناسب هذا المقام التنبيه على مسائل ضلت في بواديها الأفهام وزلت الاقدام، وطغت الأقلام".

"چند ایسے مسائل کی بابت اس موقع پر تنبیہ ضروری ہے کہ جن کے سلجھنے میں عقلیں بھٹک گئیں قدم پھسل گئے اور قلم ہاتھ سے بے قابو ہوگئے"۔

فرماتے ہیں:

"ان هذه المذاهب الاربعة المدونة المحررة قد اجتمعت الأمة أو من يعتد به منها على جواز تقليدها إلى يومنا هذا".

"فقہ کے وہ چاروں مذاہب جو پورے اہتمام کیساتھ مدوّن وتحریر کیے گئے ہیں امت یا کم ازکم معتمد علماء امت کا ان مذاہب کی تقلید کے جواز پر برابر اتفاق رہا ہے [۲]"

---

[۱] حجۃ اللہ البالغہ، ج:۱، ص:۱۵۳،۱۵۲۔

[۲] حجۃ اللہ البالغہ، ج:۱، ص:۱۵۴۔

مذاہب اربعہ کی تقلید کی تاکید

حضرت امام نے نہ صرف یہ کہ اجتہاد وتقلید کی تاریخ بیان فرمائی ہے بلکہ مذاہب اربعہ کی تقلید کی تاکید فرمائی ہے اوراس کے مصالح بھی ذکر فرمائے ہیں اور جن لوگوں نے تقلید کو مطلقاً حرام قرار دیا ہے ان کی تردید فرمائی ہے[1]۔

اس تقلید کو اختیار کرنے کی بعض بنیادوں کا تذکرہ گذشتہ سطور میں آچکا ہے"عقد الجید "میں حضرت شاہ صاحب نے ایک باب کا عنوان ہی یہ تجویز فرمایا ہے"باب تاكيد الاخذ بهذه المذاهب الاربعة والتشديد في تركها والخروج عنها "[2] پھر تفصیل سے اس کے مصالح وخوبیوں کا تذکرہ فرمایا ہے، اکابر اہل علم کے عناوین وسرخیاں بہت ہی باوقعت وقیمتی سمجھی جاتی ہیں اس لیے کہ ان میں ان کا مقصود اورآئندہ آنے والے مضمون کا لب لباب اور خلاصہ موجود ہوتا ہے۔

اس باب کا آغاز حضرت امام نے درج ذیل الفاظ سے فرمایا ہے:

"اعلم أن في الأخذ بهذه المذاهب الأربعة مصلحة عظيمة وفي الاعراض عنها كلها مفسدة كبيرة نحن نبين ذلك بوجوه".

"خوب سمجھ لو کہ ان مذاہب اربعہ کے اختیار کرنے میں بڑی مصلحت اوران سب سے اعراض میں بڑا مفسدہ ہے،ہم اس کو مختلف وجوہ سے بیان کرتے ہیں[3]"

حجۃ اللہ البالغہ میں اس امر پر امت کے اجماع کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"لاسيما في هذه الأيام التي قصرت فيها الهمم جدًا، وأشربت النفوس الهوىٰ واعجب كل ذي رأي برأيه".

---

[1] ایضاً۔ [2] عقد الجید،ص:۳۶۔ [3] ایضاً۔

"بالخصوص اس زمانے میں جب کہ ہمتیں بہت پست ہو چکی ہیں اور دلوں میں خواہشات نفسانیہ رچ بس گئی ہیں اور ہر رائے رکھنے والا اپنی ہی رائے پر خوش و نازاں رہتا ہے۔" [1]

وجوہ تاکید

حضرت امام نے عقد الجید میں یہ فرما کر کہ مذاہب اربعہ کی تقلید ضروری اور ترک بڑے مفسدہ کا باعث ہے مختلف وجوہ سے اس کو واضح فرمایا ہے، ہم مختصراً ان وجوہ کو ذکر کرتے ہیں۔

تدوین و استناد

پہلے تو حضرت امام نے یہ فرمایا ہے کہ یہ تو طے ہے کہ دین کے باب میں اخلاف کا اسلاف پر اعتماد ضروری ہے لہٰذا فقہ و فتاویٰ میں بھی یہ ضروری ہے اور جب سلف کے اقوال پر اعتماد ضروری ٹھہرا تو:

"لابد من ان تكون اقوالهم التي يعتمد عليها مروية بالاسناد الصحيح أو مدونة في كتب مشهورة، وأن تكون مخدومة بأن يبين الراجح من محتملاتها ويخصص عمومها في بعض المواضع ويقيد مطلقها في بعض المواضع ويجمع المختلف منها ويبين علل احكامها والالم يصح الاعتماد عليها وليس مذهب في هذه الازمنة المتاخرة بهذه الصفة الاهذه المذاهب الأربعة".

"ضروری ہے کہ ان کے وہ اقوال جن پر اعتماد کیا جا رہا ہے وہ صحیح سند (یعنی معتبر اشخاص کے واسطے) سے مروی ہوں، یا پھر ان کتابوں میں مروی ہوں جو مشہور ہیں (جن سے لوگ عموماً واقف ہیں اور وہ بڑی

[1] حجۃ اللہ البالغہ، ج:۱، ص:۱۵۴۔

حد تک دستیاب ہیں) نیز یہ کہ ان اقوال کی امت نے بایں معنی قدر و خدمت کی ہو کہ محتملات میں راجح کو واضح کیا گیا ہو، اور ان سے متعلق اختلافات کو بھی ضبط کیا گیا ہو اور ان کے دلائل کو بھی ذکر کیا گیا ہو یہ امور اعتماد کے لیے شرط ہیں، بغیر ان کے اعتماد صحیح و جائز نہیں۔

اور اس اخیر زمانے میں اہل حق کے مذاہب میں سے بجز ان چار مذاہب کے کوئی اور مذہب ان صفات کا حامل نہیں ہے۔[1]"

سواد اعظم کی اتباع

دوسری وجہ حضرت موصوف نے حضور اکرم ﷺ کے ایک مشہور ارشاد کے پیش نظر ذکر فرمائی ہے آپ کا ارشاد ہے "سواد اعظم کی اتباع کیا کرو" سواد اعظم سے مراد بڑا مجمع اور جماعت ہے۔ حضرت موصوف نے مذاہب اربعہ کی تقلید و اتباع کو سواد اعظم کی اتباع قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"ولما اندرست المذاهب الحقة الاهذه الاربعة كان اتباعها اتباعا للسواد الاعظم والخروج عنها خروجا عن السواد الأعظم".

"چوں کہ مذاہب اربعہ کے علاوہ دوسرے مذاہب حقہ باقی نہیں رہ گئے۔ اس لیے اب ان کی اتباع ہی سواد اعظم کی اتباع ہے، اور ان سے باہر ہونا سواد اعظم سے کنارہ کشی ہے۔[2]"

زمانہ فساد میں سلف پر اعتماد ہی نجات کا ذریعہ ہے

تیسری وجہ حضرت موصوف نے یہ ذکر فرمائی ہے:

"چوں کہ عہد نبوت کو کافی وقت گذر چکا ہے، امانت و دیانت کا

---

[1] عقد الجید ص: ۳۷، ۳۸۔

[2] عقد الجید ص: ۳۸۔

لوگوں کو پاس وخیال نہیں رہ گیا ہے، اس لیے ظلم وزیادتی کرنے والے قاضیوں اور خواہشات کے تابع مفتیان کرام جیسے علماء سوء کے اقوال پر آنکھ بند کر کے عمل نہیں کیا جائے گا، جب تک کہ وہ اپنی رائے وقول کے سلسلہ میں حضرات اسلاف (جو کہ صدق واخلاص اور دیانت وامانت میں مشہور تھے ان میں سے کسی کی تائید نہ پیش کریں خواہ تائید صراحتاً ہو یا دلالتہً نیز یہ کہ جن کی تائید پیش کی ہو ان کا قول محفوظ بھی ہو۔[۱]......"

مذاہب اربعہ کی تقلید، تقلید مذموم نہیں

اس کے ضمن میں حضرت موصوف نے عقد الجید اور حجۃ اللہ البالغہ دونوں میں وضاحت کے ساتھ ذکر فرمایا ہے کہ مذاہب اربعہ کی تقلید وہ تقلید ہرگز نہیں جسے آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ میں مذموم ومنع قرار دیا گیا ہے، مذاہب اربعہ کے مقلد اصلاً حضور ﷺ کی تقلید واتباع کرنے والے ہیں، اپنے علم کی کمی وکمزوری کی وجہ سے ان اصحاب مذاہب کو واسطہ بناتے ہیں[۲] عقد الجید میں اس عنوان وبحث کے تحت کہ "مجتہد کی تقلید دو قسموں پر ہے واجب اور حرام" مذکورہ تقلید کو واجب قرار دیا ہے[۳]۔

اور اس بابت یہ بھی ذکر فرمایا ہے کہ مذاہب اربعہ کے ماننے والے اپنے ائمہ کی تقلید اس طرح کرتے ہیں کہ اگر کوئی صریح حدیث جو کہ صحیح وقوی بھی ہو، ان کے امام کے قول کے خلاف مل جائے (علماء کو خود اور عوام کو بواسطہ علماء) تو اپنے امام کے قول کو چھوڑ کر وہ حدیث کو ہی اختیار کرتے ہیں[۴]۔

---

[۱] ایضاً، ص:۳۹۔

[۲] عقد الجید، ۴۸، ۴۹۔

[۳] ایضاً، ص:۸۳، ۸۴۔

[۴] حجۃ اللہ البالغہ، ج:۱، ص:۱۳۱ و ۱۵۵، ۱۵۶۔

ابن حزم کی مذمت تقلید

اصحاب ظواہر- بعنوان دیگر طائفہ اہل حدیث کے سرگرم وفعال علماء میں سے علامہ ابن حزم اندلسی بھی ہیں انہوں نے تقلید کی مطلقاً مذمت کی ہے، خواہ مذاہب اربعہ کی ہو یا کسی اور کی اور مذمتِ تقلید کی آیات وروایات کا مصداق اس کو بھی قرار دیا ہے اور حضرات اہل حدیث نے تقلید کی مذمت کے سلسلہ میں علامہ موصوف کے بیان واستدلال کو ہی اختیار کیا ہے۔

حضرت امام دہلویؒ نے مذاہب اربعہ کی تقلید پر امت کے اتفاق اور اس کے مصالح کو بیان کرتے ہوئے ابن حزم کی تردید فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ قرآن وحدیث میں ذکر کردہ مذمت عام اہل تقلید کے لیے نہیں بلکہ ایک خاص طبقہ کے لیے ہے اور اپنے بیان کو اخیر میں یہ فرما کر مؤکد کیا ہے کہ یہ تقلید حضور ﷺ کی ہی تقلید ہے اور امت نے ہر دور میں اس کو اختیار کیا ہے اس سے قطع نظر کہ افتاء واستفتاء کا تعلق کسی ایک عالم وفقیہ سے رہا ہو، یا وقتاً فوقتاً متفرق حضرات سے[1]۔

مذاہب اربعہ کی تقلید ایک الہامی امر

آپ نے حضرت کے قلم فیض رقم سے تقلید کی تائید وضرورت کی بابت بعض تصریحات ملاحظہ فرمائیں، حضرت موصوف نے اپنی کتاب ''الانصاف فی بیان اسباب الاختلاف'' میں تو اسی موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے عجیب وغریب بات ارشاد فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں:

> ''وبالجملة فالتمذهب للمجتهدين سرٌّ الهمه الله تعالى العلماء وجمعهم عليه من حيث يشعرون اولا يشعرون''.

---

[1] عقد الجید، ص: ۴۰ تا ۴۸، وحجۃ اللہ البالغہ، ج: ۱، ص: ۱۵۳-۱۵۴۔

''خلاصہ یہ ہے کہ حضرات مجتہدین کے مذاہب (جن میں سے
اب حضرات ائمہ اربعہ کے مذاہب ہی باقی ہیں) جیسا کہ آپ حضرت
موصوف کی تصریح ملاحظہ فرما چکے ہیں کو اپنانا و اختیار کرنا ایک راز ہے
جس کا اللہ تعالیٰ نے حضرات علماء کو الہام کیا ہے اور ان کو اس پر متفق
کر دیا ہے خواہ اس کو محسوس کریں یا نہ کریں[1]''

ائمہ اربعہ اور ان کا مبلغ علم

ان مذاہب اربعہ کی اہمیت اور جن حضرات کی طرف یہ منسوب ہیں یعنی حضرات ائمہ اربعہ، ان کی علمی عظمت اور قدر و منزلت جس نے ان کو اس مقام و منصب پر پہنچایا کہ اطراف عالم کے عوام و خواص نے ان کو اپنا مقتدا بنایا، اس کا اندازہ حضرات امام دہلوی کے اس جملہ سے لگایئے جو حضرت نے موطا امام مالک کی فارسی شرح ''مصفّیٰ'' کے مقدمہ میں سپرد قلم فرمایا ہے:

''بالجملہ ایں چہار اماما نند کہ عالم را علم ایشاں احاطہ کردہ است''

''خلاصہ یہ ہے کہ یہ چار امام ایسے ہیں کہ ان کا علم سارے عالم کو محیط ہے[2]''

اکثر فقہاء کا طریق و ذوق

حضرت امام نے ''تفہیمات'' میں ایک موقع پر یہ بحث کرتے ہوئے کہ بعض ارباب کشف مذہب معین کی تقلید کے عمومی رواج کے زمانے و عہد میں بھی، اپنے انکشافات کی بنا پر اس کو ضروری نہیں سمجھتے تھے، جیسے کہ بعض اکابر علماء کا اپنے ذاتی عمل میں یا فتویٰ و افتاء میں بھی یہی طریقہ تھا۔ لیکن اکثر فقہاء کا معاملہ کیا تھا۔ فرماتے ہیں:

---

[1] الانصاف، ص: ۶۵۔

[2] مصفّیٰ شرح موطا، ص: ۶۔

"وكان اكثر الفقهاء يقيدون بمذهب واحد".

"اکثر فقہاء کسی ایک مذہب کے بھی پابند رہے جیسا کہ ظاہر ومشہور ہے۔[1]"

مذہب معین کی تقلید عامی محض کے حق میں

گذشتہ تصریحات سے مذاہب اربعہ کی تقلید کی بابت حضرت امام کی رائے سامنے آچکی ہے رہی یہ بات کہ ان کی تقلید اس طور پر ہوگی کہ حسب موقع جس مذہب کے مفتی وعالم سے آدمی مسئلہ معلوم کرسکے معلوم کرکے عمل کرلے، یا یہ کہ کسی ایک مذہب کی تقلید ضروری ہے؟ اس بابت حضرت امام نے عقد الجید میں تفصیل سے وہی باتیں ذکر فرمائی ہیں جو دوسرے محققین نے سپرد قلم کی ہیں اور خود حضرت امام نے عقید الجید میں ان کی تصریحات کے اقتباسات ذکر فرمائے ہیں۔ جن کا حاصل یہ ہے کہ:

> "عامی کا حقیقتاً کوئی مذہب نہیں ہوتا وہ اپنے علاقہ کے علماء کا پابند ہے، جو وہ بتادیں وہ اس پر عمل کرے، اپنی رائے پر ہرگز عمل نہ کرے۔
>
> البتہ اگر کوئی حدیث سنی اور اس کے ظاہر مطلب کے موافق عمل کر بیٹھا تو بعض حضرات کے نزدیک گنجائش ہے۔
>
> اس استفتاء کا حق اس صورت میں بھی ہے جب کہ کسی ایک مذہب کی تقلید لازم نہ کی ہو اور اس صورت میں بھی جب کہ کسی ایک کی تقلید کا ارادہ کر رکھا ہو۔
>
> نیز اس صورت میں بھی جب کہ اس جیسے مسئلہ میں ایک مرتبہ کسی سے مسئلہ پوچھ چکا ہو اور اس وقت بھی جب کہ پہلی مرتبہ یہ صورت پیش آئی ہو اگر ایک معاملہ کی بابت دو مفتیوں سے سوال کیا اور دونوں نے الگ الگ حکم بتادیا تو گنجائش کسی ایک پر بھی عمل کی ہے، البتہ جس

[1] تفہیمات، ج:۱، ص:۱۵۳۔

پر انشراح ہو اس پر عمل کرنا بہتر ہے، ضروری نہیں۔
لیکن اس نیت سے کئی مفتیوں سے پوچھتا نہ پھرے کہ شاید کوئی
ایسی بات مل جائے کہ میں اپنی خواہش پوری کرسکوں، ہاں مطلقاً
سہولت کی فکر مذموم نہیں ہے[۱]۔"

مذہب معین کی تقلید کا لزوم و وجوب اور اس سے خروج کی حرمت

آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ عامی کے حق میں کیا گنجائشیں ہیں، تاہم یہ بات کہ مذہب معین کی تقلید اس پر لازم ہے یا نہیں؟ تو اگرچہ بہت سے حضرات نے اس کی تصریح کی ہے کہ عامی کو ایک ہی مذہب اختیار کرنا چاہیے۔ لیکن محققین مثلاً امام نووی، امام شافعی اور ابن الہمام حنفی وغیرہ نے اس خیال کا رد کیا ہے[۲]۔

اور حضرت امام فرماتے ہیں کہ یہ گنجائش وہاں ہے جہاں مختلف مذاہب کے علماء یا ان کی کتابوں کا مستند علم رکھنے والے دوسرے مذاہب کے علماء محققین پائے جاتے ہوں۔

اور جن علاقوں میں عمومی طور پر ایک ہی مذہب کے علماء اور ایک ہی مذہب کی کتابوں کی درس و تدریس اور اس سے شغف ہے وہاں اسی مذہب کو اختیار کرنا لازم ہے، فرماتے ہیں:

"فاذا كان انسان جاهل في بلاد الهند او في بلاد ما وراء النهر وليس هناك عالم شافعي ولا مالكي وحنبلي ولا كتاب من كتب هذه المذاهب وجب عليه أن يقلد لمذهب ابي حنيفة ويحرم عليه ان يخرج من مذهبه".

"اگر کوئی ان پڑھ آدمی ہندوستان اور ماوراء النہر جیسے ملکوں میں

---

[۱] عقد الجید، فصل فی العامی، الی آخر الکتاب۔
[۲] ایضاً، والتحریر لابن الہمام وغیرہ۔

ہواور وہاں کوئی شافعی مالکی یا حنبلی نہ تو عالم ہو نہ ان کے مذہب کی کتاب تو اس پر امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کی تقلید لازم ہے اور اسکا ترک حرام ہے[۱]۔"

مخصوص حالات میں مذہب معین سے خروج موجب گمراہی

بلکہ یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر وہ اس صورت میں مذہب معین کو چھوڑ کر کوئی اور طریقہ اختیار کرے گا تو:

"يخلع ربقة الشريعة ويبقى سفيهاً مهملاً".

"وہ اپنی گردن سے شریعت ہی کا قلادہ اتار پھینکے گا اور پھر آزاد پھرے گا[۲]"

ہندوستانی عوام اور مذہب حنفی

حضرت امام دہلوی نے سابقہ عبارت میں یوں تو ایک عام بات ارشاد فرمائی ہے اور مقصود یہ ہے کہ کوئی بھی علاقہ وملک ہو جہاں یہ صورت حال ہو کہ ایک ہی مذہب کے علماء ہیں وہاں مذہب معین ہی کی تقلید ہوگی اور چوں کہ آپ بوقت تحریر ہندوستان میں تھے اور آپ کے مخاطب اور آپ سے مستفید ہونے والے بھی انہیں علاقوں کے لوگ تھے جہاں عموماً امام ابوحنیفہ کی فقہ کے علماء وکتابیں ہیں اور اس سے شغف ہے۔ اس لیے ہندوستان اور امام ابوحنیفہ کا ذکر فرمایا ورنہ عام بات فرماتے، آپکے مقصود کے اعتبار سے اسی عبارت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ:

"ہندوستانی عوام کے لیے آپ کے نزدیک حنفی مذہب کی اتباع وپیروی لازم ہے"

باوجود اس کے کہ حضرت امام خود فقہ شافعی کی کتابیں بھی پڑھاتے تھے اور

---

[۱] الانصاف، ص: ۷۱۔ [۲] ایضاً۔

آپ کے عہد میں بھی کچھ حضرات عمل میں آزاد روش رکھتے تھے مگر پھر بھی انہوں نے یہ بات فرمائی۔

علماء اور مذہبِ معین کی تقلید

قبل اس کے کہ حضرت امام نے جو مذمت فرمائی ہے (تقلید کی بعض صورتوں اور بعض مقلدین کی) اس مذمت کو ذکر کیا جائے، مذاہب اربعہ اور مذہب معین کی تقلید کی بحث میں ایک اور امر کی صراحت ضروری معلوم ہوتی ہے اور وہ یہ کہ وہ عامی جسے مختلف مذاہب کے فقہاء ومفتیان سے سابقہ ہے اور اس کو ایسے مفتیان وفقہاء میسر ہیں وہ تو آزاد ہے کہ حسب موقع وسہولت جو مفتی وفقیہ میسر ہو اس سے مسئلہ معلوم کر کے عمل کرے۔

لیکن وہ اہل علم جو حضرات مجتہدین کی صف میں سے نہیں ہیں اور انہوں نے اپنے حق میں کسی ایک مذہب کی تقلید کو اختیار کیا ہے تو وہ دوسرے مذہب کے احکام پر عمل کر سکتے ہیں یا نہیں؟

حضرت نے یہ بحث یہاں سے اٹھائی ہے کہ جو شخص کسی امام کی فقہ میں تبحر ہے، اس کے مذہب کی کتابیں اصول وفروع اس کو حفظ ہیں اور کسی مسئلہ میں اسے کوئی حدیث صحیح اس کے امام کے قول کے خلاف مل جائے تو کیا کرے؟

حضرت امام نے اس کی بابت حضرات محققین کی تصریحات اور ان کے نظریات واختلافات ایک درجہ تفصیل سے ذکر فرمائے ہیں۔ اس کے بعد خود اپنی جو رائے ذکر فرمائی ہے اسکا حاصل یہ ہے کہ اس صورت سے متعلق تین حالتیں ہیں ایک نفس جواز، دوسری پسندیدہ، اور تیسری وجوب۔

> "میرے نزدیک نفس جواز تو ہر اس موقع پر ہے جہاں اس کے اس عمل کی بدولت کسی معاملہ کے اندر کسی قاضی کا کیا ہوا کوئی فیصلہ متاثر

نہ ہوتا ہو۔ اور مختار و پسندیدہ ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ خود اس کو انشراح ہو، خواہ دلیل کی رو سے کسی بات کے سامنے آنے کی بنا پر یا اس وجہ سے کہ اس پر اسلاف کا بکثرت عمل رہا ہو یا اس وجہ سے کہ وہ مبنی بر احتیاط ہو یا یہ کہ ضیق و تنگی سے نکالنے کی صورت ہو، محض خواہش نفس اور دنیا طلبی کی وجہ سے اس کو اختیار نہ کیا جا رہا ہو۔

اور وجوب کی شرط یہ ہے کہ اس کے ساتھ کسی غیر کا حق متعلق ہو تو اس کا حق دلانے کے لیے خلاف مذہب حکم کو (وجوبی طور پر) اختیار کیا جائے گا[1]۔"

خواہش نفس کی بنیاد پر ترک مذہب

متبحر مذہب کے لیے اپنے مذہب کے خلاف کسی قول پر عمل کے مختار و پسندیدہ ہونے کے لیے حضرت امام دہلویؒ نے جو شرط ذکر فرمائی ہے اس سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ ایک مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذہب کو اختیار کرنا اگر محض خواہش نفس اور دنیا طلبی کی بنیاد پر ہے تو جائز نہیں ہے۔ ہاں ایک آدمی کسی ایسی تنگی و پریشانی میں پڑ گیا کہ اس جیسی تنگی و پریشانی میں شریعت کی جانب سے رخصت ہوا کرتی ہے تو جواز ہوگا، عالم کے لیے فتویٰ و عمل کا اور عامی کے لیے استفتاء و عمل کا۔

مذمت تقلید بزبان حضرت امام

اب تک آپ نے حضرت امام کی تحقیقات مذاہب اربعہ کی تقلید کے جواز و تحسین کی بابت ملاحظہ فرمائیں۔ اب ذرا تصویر کا ایک اور رخ ملاحظہ فرمائیے۔ اس لیے کہ ایک جماعت نے صرف اسی رخ کو پکڑ رکھا ہے اور اس کی بنیاد پر حضرت امام کو اپنا پیشوا گردانتی ہے۔

---

[1] ملخص از عقد الجید فصل فی المتبحر فی المذہب۔

حضرت کی سابقہ تصریحات سے بخوبی معلوم ہوگیا ہے کہ حضرت موصوف نفس تقلید کے مخالف نہیں۔ اب آپ ملاحظہ فرمائیں کہ حضرت نے تقلید کی کس قسم کی اور کن حاملان تقلید کی مذمت فرمائی ہے۔

مذموم حاملانِ تقلید

حضرت نے حجۃ اللہ البالغہ اور عقد الجید میں علامہ ابن حزم کا قول ذکر کرنے کے بعد، اس کی تردید کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ ابن حزم نے جن آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کا سہارا لیا ہے۔ ان کا مصداق مذاہب اربعہ کے عام مقلدین نہیں ہیں بلکہ ان سے الگ چار قسم کے لوگ ہیں۔

> "اوّل تو وہ لوگ جن کے اندر اجتہاد کی صلاحیت اور شرائط موجود ہیں، خواہ ایک ہی مسئلہ کی حد تک پھر بھی وہ تقلید کریں۔[1] (کہ ایسے حضرات کے لیے اس ایک مسئلہ میں ہی اجتہاد لازم اور تقلید درست نہیں ہے)۔
>
> دوم وہ لوگ جن پر یہ بات پورے طور سے واضح ہو جائے کہ حضور ﷺ نے فلاں کام کرنے کا حکم دیا یا اس سے ممانعت فرمائی ہے اور آپکا یہ ارشاد منسوخ نہیں ہے، پھر بھی وہ تقلید کریں، خواہ یہ علم انکو اپنے علم و اجتہاد کے ذریعہ ہو یا مجتہدین کے واسطہ سے، اس صورت میں تقلید کی مذمت مختلف علماء سے نقل فرمائی ہے۔[2]
>
> سوم وہ لوگ جو ان پڑھ عامی ہیں اور کسی فقیہ کی تقلید اس خیال و اعتقاد کے ساتھ کرتے ہیں کہ صحیح تو وہی ہے جو اس نے کہا، اس سے غلطی نہیں ہو سکتی، اور ان کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ ہمیں اس شخص کی تقلید نہیں چھوڑنی ہے اگرچہ اس کے خلاف کیسی ہی صحیح دلیل کیوں نہ مل

---

[1] عقد الجید، ص: ۴۳، حجۃ اللہ البالغہ، ج: ۱، ص: ۱۵۵۔

[2] عقد الجید، ص: ۴۳۔ حجۃ اللہ البالغہ، ج: ۱، ص: ۱۵۵۔

جائے۱۔ اسی کو آیت اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ۔ میں بیان کیا گیا ہے۔

چہارم وہ لوگ جو کسی امام و مذہب کی تقلید میں اس درجہ غلو کرتے ہیں کہ حنفی کے لیے دوسرے مذہب کے فقیہ مثلاً شافعی فقیہ سے استفتاء یا نماز میں اس کی اقتداء کو ناجائز کہتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ قرون اولیٰ کے اجماع کے خلاف ہے۲"۔

یعنی مذموم حاملان تقلید چار قسم کے لوگ ہیں: (۱) مجتہد، جو اہلیت اجتہاد اور اجتہاد کرنے کے باوجود تقلید کرے۔ (۲) اصحاب علم جن پر دوسرے قول کی صحت وقوت ظاہر ہو چکی ہے۔ (۳) عامی مقلد غالی۔ (۴) غالی مقلدین مذاہب علماء واصحاب افتاء۔

حضرت امام نے "عقد الجید" کے اندر ایک اور موقع پر بالخصوص دوسری وتیسری تقلید کو حرام قرار دیا ہے۳۔ اور حجۃ اللہ البالغہ میں ایک موقع پر فرمایا ہے کہ امت نے اس قسم کی تقلید پر کبھی اتفاق نہیں کیا ہے۴۔

تقلید مذموم اختیار کرنے والے فقہاء

اس تقلید جامد اور اندھی و مذموم تقلید کو اختیار کرنے والے وہ فقہاء ہیں جن کو حضرت امام نے حجۃ اللہ البالغہ کی درج ذیل عبارت میں ذکر کیا ہے اور مراد لیا ہے۔ فرماتے ہیں:

"فالفقیہ یومئذ ھو الشرثار المتشدق الذی حفظ

---

۱ عقد الجید، ص:۳۶، حجۃ اللہ البالغہ، ج:۱، ص:۱۵۵۔

۲ عقد الجید ص:۳۶، حجۃ اللہ البالغہ، ج:۱، ص:۱۵۵۔

۳ عقد الجید، ص:۸۶۔

۴ حجۃ اللہ البالغہ، ج:۱، ص:۱۲۱۔

اقوال الفقهاء، قويها وضعيفها من غير تمييز ونبردها بشقشقة شدقيه".

''آج تو فقیہ وہی ہے جو خوب اِدھر اُدھر کی اڑائے، منہ پھاڑ پھاڑ کر باتیں کرے، اور فقہاء کے تمام اقوال کو خواہ قوی ہوں یا ضعیف اس نے یاد رکھا ہو اور فر فر انہیں سنا سکتا ہو۔''[1]

جیسے کہ مولانا عبدالحیٔ صاحب لکھنوی نے بھی ایک موقع پر ایسے فقہاء کی مذمت کی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"وإلى الله المشتكى من جهلة زماننا حيث يطعنون على من ترك تقليد امامه في مسئلة واحدة لقوة دليلها ويخرجونه عن مقلديه ولا عجب منهم فانهم من العوام وانما العجب لمن يتشبه بالعلماء ويمشي مشيهم كالأنعام"

''ہم اپنے زمانہ کے جاہلوں کی اللہ کے علاوہ اور کس سے شکایت کریں کہ یہ جاہل ان لوگوں پر سخت تنقید کرتے ہیں جو محض قوت دلیل کی بنا پر کسی مسئلہ میں اپنے امام کے مذہب واقتداء کو چھوڑ دیتے ہیں، اور اسے اس امام کا مقلد نہیں مانتے، اور عوام ہوں تو ہوں علماء کا طور وطریقہ رکھنے والے لوگ بھی اس قسم کی باتیں کرتے ہیں، تعجب تو اس پر ہے۔''[2]

ایک اور موقع پر حضرت امام فرماتے ہیں:

"أما هؤلاء الباحثون بالتخريج والاستنباط من كلام الاوائل المنخلون مذهب المناظرة والمجادلة فلا يجب علينا أن نوافقهم في كل ما يتفوهون به ونحن رجال وهم رجال والامر بيننا وبينهم سجال"

---

[1] حجۃ اللہ البالغہ، ج:۱، ص:۱۵۳، والانصاف، ص:۹۵۔

[2] الفوائد البھیۃ، ص:۱۵۰۔

"رہے یہ لوگ جو متقدمین کے کلام سے استنباط وتخریج کرکے بحث کرنے والے اور مباحثہ ومناظرہ کے طریقہ کو اختیار کرنے والے ہیں ہم پر ان کی ہر بات کی موافقت ہرگز لازم نہیں ہے۔ وہ بھی آدمی ہم بھی آدمی معاملہ برابر سرابر ہے۔ تو کیوں ان کو مانیں[1]"

فیض نبوی سے محروم فقہاء

حضرت موصوف نے فرمایا ہے کہ اس قسم کے فقہاء حضرت نبی کریم ﷺ کی روح پرفتوح سے استفادہ واستفاضہ سے محروم رہتے ہیں چنانچہ فیوض الحرمین میں ایک موقع پر فرماتے ہیں:

"ویجب التنبیہ بعد ذلك علی نکتة وھی انه رب رجل یکون عنده ان النبی صلی الله علیه وسلم یختار المذھب الفلانی و انه الحق المطلوب لم یقصر فیه فینعقد فی قلبه اعتقاد انه قصر فی جنب الله ورسوله فیاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم ویقف عنده فیجدبینه وبین النبی صلی الله علیه وسلم بابا مسدوداً لاینفتح فیقول ھذه معاتبة منه علیه الصلاة والسلام علی تقصیره والتحقیق انه اتاه بصدر ممتلیٔ مخالفة وانکباحا فالستباب الفیض من جهة سوء القابلیة".

"یہاں اس کے بعد ایک نکتہ کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے اور وہ یہ کہ بعض مرتبہ ایک آدمی کسی مذہب کی تقلید (اس درجہ حسن ظن اور اعتقاد کے ساتھ) کرتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ بھی اس مذہب کو پسند کرتے ہیں اور یہی حق وصواب ہے۔

پھر اتفاق سے اس سے کوئی کام اس مذہب کے خلاف ہو جاتا ہے

---

[1] مقدمہ حجۃ اللہ البالغہ۔

تو وہ اپنے اس اعتقاد فاسد کی بنا پر یہ سمجھتا ہے کہ اس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے مقابلہ میں کوئی کوتاہی ہو گئی ہے۔

اب جو وہ حضور اقدس ﷺ کی روح مبارک کی جانب استفادہ اور افاضۂ علوم کی غرض سے توجہ کرتا ہے تو اس کو کچھ نہیں حاصل ہوتا اور اس کو افاضہ و افادہ کا دروازہ بند ملتا ہے اس پر وہ یہ کہتا اور سمجھتا ہے کہ میری اس کوتاہی کی بدولت حضور ﷺ مجھ سے ناراض ہیں اور میں استفادہ سے محروم ہوں۔ حالانکہ اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ استفادہ کے لیے جب متوجہ ہوتا ہے تو اس کا دل و ذہن حضور کی مخالفت سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور یہی باعث ہوتا ہے فیض کے دروازہ کے بند ہونیکا کہ اسکے اندر حضور ﷺ سے استفادہ کی صحیح قابلیت نہیں ہوتی[۱]"

تقلید مذموم سے برأت کا اظہار

حضرت امام نے تقلید مذموم سے پورے طور پر اپنی برأت کا اظہار فرمایا ہے۔ چنانچہ حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں:

"ھا انا بریٔ من کل مقالۃ صورت مخالفۃ لا یۃ من کتاب اللہ او سنۃ من رسول اللہ ﷺ او اجماع القرون المشھود لھا بالخیر او ما اختارہ جمھور المجتھدین و معظم سواد المسلمین فان وقع شیٔ من ذلک فانہ خطأ"۔

"خوب سن لو کہ میں ہر ایسی بات سے بری و دور ہوں جو قرآن کریم کی کسی آیت، حضور اقدس ﷺ کے کسی ارشاد یا قرون اولیٰ جن کے متعلق صلاح و خیریت کی شہادت خود حضور ﷺ نے دی ہے۔ ان کے اجماع، اور جمہور مجتہدین یا عامۃ المسلمین کے اختیار کردہ کسی معاملہ و مسئلہ کے خلاف ہو اور اگر کہیں ایسا ہو بھی تو محض خطا و غلطی ہے[۲]"

---

[۱] تفہیمات، ج:۲، ص:۲۴۰۔ [۲] حجۃ اللہ البالغہ، ج:۱، ص:۱۵۴۔ و الانصاف، ص:۹۵۔

تقلید مذموم سے دور رہنے کی وصیت

اور ظاہر ہے کہ جو چیز اتنی بری وناپسندیدہ ہے کہ قرآن وحدیث میں اس کی مذمت ہے، تمام اہل عقل ونقل اس کو ناپسند کرتے ہیں تو ایک سلیم الطبع اور خیر خواہ عوام وخواص نہ خود اس کو پسند کرے گا نہ دوسروں کا اس سے قریب ہونا اس کو اچھا لگے گا۔ چنانچہ حضرت نے اپنی برأت کے اظہار کے علاوہ دوسروں کو بھی اس سے پورے طور پر پرہیز کی وصیت وتاکید فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں:

''دخن متقشفہ فقہاء کہ تقلید عالمی رادست آویز ساختہ تتبع سنت راترک کردہ ان نشیدن وبدستاں التفات نکردن وقربت خدا جستن بدردی اینان''۔

''ایسے فقہاء کی بات نہ سنی جائے جو کسی ایک عالم کی تقلید کو دستاویز سمجھتے ہوں اور سنت کو ترک کرتے ہوں ایسے لوگوں سے دور رہنے میں خدا کا تقرب سمجھیں۔[۱]''

ایک تیسرا رُخ

اب تک آپ نے دو رخ ملاحظہ فرمائے۔ نفس تقلید کا اثبات وتحسین اور تقلید جامد کی مذمت، اب اسی تقلید جامد کے بالمقابل محض ظواہر حدیث پر استناد واعتماد اور اقوال فقہاء سے صرف نظر کے سلسلہ میں حضرت امام کے بیانات ملاحظہ ہوں:

صرف ظواہر احادیث پر اعتماد کرنے والے

ظواہر احادیث، اور ظاہر حدیث سے مراد احادیث کے الفاظ کا ظاہری مفہوم ومطلب ہے۔ ایک طبقہ کا فقہی مسلک یہی ہے کہ وہ صرف ظاہری مفہوم کی

---

۱ فیوض الحرمین، ص:۳۱۔

اتباع اوراس پر عمل کو اختیار کرتا ہے حضرت امام اس طبقہ کی بابت فرماتے ہیں:

المحدث من عدّ الاحاديث صحيحها وسقيمها وهذها كهذالاسماء بقوة لحية".

''آج کا محدث بس وہ ہے جو صحیح وغلط ہر قسم کی احادیث کو شمار کر ڈالے اوراپنی زور بیانی سے انکو ذکر کرنے میں ایسا اڑاتا ہو جیسے کہ آدمی چند ناموں کو رٹ لیتا ہے اور پھر بے ساختہ انکو سنا ڈالتا ہے۔[۱]''

مقصد یہ ہے کہ ایسے لوگ حقیقتاً محدث نہیں ہیں۔

عمل بالحدیث میں افراط پر مذمت

ایک اور موقع پر ذرا تفصیل سے فرماتے ہیں، بلکہ علامہ خطابی سے نقل کرتے ہیں:

"هذه الطبقة الذين هم أهل الحديث والأثر فإن الأكثرين إنما وكدهم الروايات وجمع الطرق وطلب الغريب والشاذ من الحديث الذى اكثره موضوع أومقلوب لايراعون المتون ولا يتفهمون المعانى ولايستنبطون سرّها ولايستخرجون ركازها وفقهها وربما عابوا الفقهاء وتناولوهم بالطعن وادعوا عليهم مخالفة السنن ولا يعلمون انهم عن مبلغ ما اوتوه من العلم قاصرون وبسوء القول فيهم آثمون".

''یہ لوگ جو کہ اہل حدیث اوراہل اثر کہلاتے ہیں ان میں سے اکثر کی جدوجہد اور کوشش وکاوش کا حاصل کیا ہے؟ محض تھوڑی سی روایات متعدد واسطوں سے انکو حاصل کرنا، ان غریب وشاذ حدیثوں

---

[۱] حجۃ اللہ البالغۃ، ج:۱، ص:۱۰۰،۱۱۔

کو جمع کرنا کہ جن میں سے اکثر یا تو موضوع ہیں یا مقلوب[۱] نہ تو متون کی رعایت کریں اور نہ معانی کو سمجھ سکیں، یہی نہیں بلکہ (بعض تو اتنے دریدہ دہن ہوتے ہیں کہ) حضرات فقہاء پر عیب لگاتے ہیں ان کو برا بھلا کہتے ہیں ان پر حدیث کی مخالفت کا الزام لگاتے ہیں حالاں کہ خود علم سے اتنے کورے ہوتے ہیں کہ یہ بھی نہیں سمجھ سکتے کہ ان حضرات کو جس درجہ کا علم عطا کیا گیا تھا اس تک یہ نہیں پہنچ سکتے بلکہ اس گستاخی و بے ادبی کی وجہ سے وہ گناہگار ہوتے ہیں[۲]"

حاصل عبارت اور مقصود صاحب عبارت

اس عبارت کا حاصل اسکے علاوہ اور کچھ نہیں جسے آغاز مقالہ میں ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت موصوف نے ہر طبقہ کے افراط وتفریط پر ضرب کاری لگا کر راہ اعتدال کی رہنمائی کی ہے جس طرح حضرت نے تقلید کی بابت راہ اعتدال بیان فرمائی ہے، عمل بالحدیث کے سلسلہ میں بھی اعتدال ہی پر توجہ دلانے کے لیے اس سلسلہ میں غلو کرنے والوں پر تنقید کی ہے اور گویا یہ فرمایا ہے کہ محض اس سے ہی کام چلنے والا نہیں ہے، احادیث کیساتھ فقہ اور فقہ کیساتھ احادیث کولیکر چلنا ہوگا جیسا کہ بعض دوسرے مواقع پر حضرت کی تصریحات سے ہی بخوبی واضح ہوتا ہے۔

ہر دو طبقے کا افراط حماقت وگمراہی

تفہیمات میں ایک موقع پر فرماتے ہیں:

"انی اقول لھولاء المسمین انفسھم بالفقھاء الجامدین علی التقلید یبلغھم الحدیث من احادیث النبی

---

[۱] موضوع۔ یعنی ناداں کی گھڑت۔ مقلوب، جس میں الٹ پھیر کر دی گئی ہو۔

[۲] الانصاف، ص: ۵۳۔

صلی اللہ علیہ وسلم باسناد صحیح وقد ذھب الیہ جمع عظیم من المتقدمین ولا یمنعھم الا التقلید لمن لم یذھب الیہ وھولاء الظاھریۃ المنکرین للفقھاء الذین ھم طراز حملۃ العلم وائمۃ اھل الدین انھم جمیعا علی سفاھۃ وسخافۃ رأی وضلالۃ وان الحق امر بین بین.

''جو لوگ اپنے آپ کو فقیہ کہتے ہیں اور تقلید خالص پر جمے بیٹھے ہیں ان کے پاس صحیح سند سے مروی کوئی حدیث جب آتی ہے جس پر فقہاء متقدمین کی ایک بڑی جماعت کا عمل ہوتا ہے تو یہ تقلید ان کے لیے اس پر عمل سے مانع بنتی ہے۔

اور یہ ''ظاہری'' جو کہ فقہاء پر نکیر کرتے ہیں جو کہ علم کا خلاصہ اور اہل دین کے مقتدا ہیں ہر دو کی بابت میرا یہ کہنا ہے کہ یہ سخافت رائے اور گمراہی میں پڑے ہیں اور حق ہر دو کے درمیان ہے۔[1]''

فقہ و حدیث کسی ایک سے صرف نظر کرنے والوں سے برأت

حضرت امام نے دونوں کو ساتھ لے کر چلنے کی تاکید کے سلسلہ میں ان میں سے کسی ایک سے صرف نظر کرنے والوں سے اپنی برأت اور سخت بیزاری کا اظہار فرمایا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

''جو کتاب اللہ میں غور و فکر سے کام نہ لے اور نبی کریم ﷺ کی احادیث کو نہ سمجھے اس کا ہم سے تعلق نہیں ہے۔

نیز جو حضرات علماء کی مصاحبت اختیار نہ کرے اس سے بھی ہم بے تعلق ہیں۔

اور حضرات علماء سے مراد وہ صوفیاء کرام ہیں جن کو کتاب و سنت کا بھی وافر علم ہے یا وہ علماء کرام جن کو تصوف سے بھی دلچسپی ہے اور اس

[1] تفہیمات، ج:۱، ص:۲۰۹۔

کا بھی کچھ حصہ ملا ہے یا وہ محدثین جن کو علم حدیث کیساتھ ساتھ علم فقہ سے بھی دلچسپی ہے یا وہ فقہاء کہ جن کو فقہ کیساتھ علم حدیث سے بھی کافی تعلق ہے[1]۔"

فقہ وحدیث ہر دو پر عمل واعتماد کی تاکید ووصیت

حضرت موصوف نے اپنے وصایا میں (جن کا تعلق عموماً انہیں چیزوں سے ہوتا ہے جو کہ صاحب وصیت کے نزدیک اہم ہوتی ہیں) اس کی بڑی تاکید فرمائی ہے اور اہمیت ذکر فرمائی ہے اور نمبر اوّل پر اسی سلسلہ کی وصیت کو رکھا ہے جس میں عقائد واعمال دونوں کی بابت صحیح وصواب راہ اور گویا پوری زندگی کا خلاصہ سب کے سامنے رکھ دیا ہے فرماتے ہیں:

> "ودر فروع پیروی علماء محدثین کہ جامع باشند بیان فقہ وحدیث کردن ودائما تفریعات فقہیہ را بر کتاب وسنت عرض نمودن آنچہ موافق باشد در حیز قبول آوردن والا کالائے بد بر ریش خاوند دادن امت را ہیچ وقت از عرض مجتہدات بر کتاب وسنت استغناء حاصل نیست"۔
>
> "..... فروعی مسائل میں ان علماء محدثین کی پیروی کرے جو فقہ وحدیث دونوں کو خوب جانتے ہوں اور ہمیشہ مسائل فقہ کو کتاب وسنت پر پیش کرتا رہے جو موافق ہو اس کو قبول کرے ورنہ ترک کردے امت کو کسی وقت بھی اجتہادی وقیاسی مسائل کو کتاب وسنت پر پیش کرنے سے مفر نہیں (تاکہ ان کی صحت وعدم صحت کا علم ہو سکے)[2]"

مذکورہ وصیت کا تجزیہ

مذکورہ بالا وصیت کے اصلاً دو اجزاء ہیں ایک کا تعلق عقائد سے ہے جس کو

---

[1] ایضاً، ج:۲، ص:۲۰۳۔

[2] تفہیمات، ج:۲، ص:۲۴۰۔

یہاں نقل نہیں کیا گیا ہے اور دوسرے کا اعمال یعنی فقہ سے اور اس کے بھی دو حصے ہیں اوّل کا تعلق عوام سے ہے اور دوم کا (یعنی مسائل کو کتاب وسنت کی روشنی میں پرکھنا اس کا) تعلق ارباب علم وتحقیق اور اصحاب فتاویٰ سے ہے کہ حضرت امام کا یہی طریق تھا، اور بقول حضرت کے یہ طریق ہر کس وناکس کے لیے نہیں بلکہ انہیں حضرات کے لیے ہے جن کی فطرت ہی مسائل کی تحقیق وتفتیش ہے۔

اصحاب ظواہر واصحاب قیاس ہر دو کو ایک ہدایت

ایک موقع پر حضرت امام نے اس سلسلہ کے افراط وتفریط کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"من کان من اهل الحدیث ینبغی ان یعرض ما اختاره وذهب الیه علی رأی المجتهدین من التابعین ومن بعدهم ومن کان من اهل التخریج ینبغی له أن یحصل من السنن مایحترز به من مخالفة التصریح الصحیح ومن القول برایه فیما فیه حدیث أو اثر بقدر الطاقة.

"جو اصحاب حدیث میں سے ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ اپنی اختیار کردہ رائے کا تابعین اور بعد کے مجتہدین کی آراء سے موازنہ کرے۔ اور جو اصحاب تخریج میں سے ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ احادیث کا اس قدر علم ضرور حاصل کرے کہ صریح وصحیح حدیث کی مخالفت نہ ہو اور جس مسئلہ میں کوئی حدیث یا اثر منقول ہو اس میں کوئی بات محض اپنی رائے سے نہ کہے[1]"

چوتھا رخ

حضرت کی تصریحات وتحریرات میں اجتہاد وتقلید کی بابت جو کچھ منقول

[1] الانصاف ص:۱۵۔

ومذکور ہے ابھی اس کا ایک اہم حصہ ذکر سے رہ گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت نے مذاہب اربعہ کی تقلید کی تحسین وتوثیق تو فرمائی ہے لیکن کس حیثیت سے؟ کہ اسے لازم بھی قرار دیا ہے یا نہیں؟ اب اسی پہلو کو ذکر کرنا مقصود ہے ویسے اس بابت کچھ ذکر آچکا ہے مگر ضمناً۔

مذاہب اربعہ سے کنارہ کشی

حضرت موصوف نے باوجود اس توثیق وتحسین کے جس کا تذکرہ گذر چکا ہے مذاہب اربعہ میں سے کسی ایک کی بھی پیروی نہ کرنے کی اجازت دی ہے اور اس کو جائز کہا ہے لیکن جس موقع پر اس جواز کو بیان کیا ہے کیا قیدیں ذکر فرمائی ہیں؟ نیز مذاہب اربعہ کی تقلید کے جو محاسن ومصالح بیان فرمائے ہیں ان کا کیا مقتضی ہے؟ اور ان کے پیش نظر کیا حکم ہوگا؟ اس کو بھی واضح کرنا ضروری ہے۔

مذاہب فقہیہ حضورﷺ کی نگاہ میں

حضرت موصوف نے فیوض الحرمین کے اندر ذکر کردہ ایک مکاشفہ میں بایں الفاظ اس کی اجازت ذکر فرمائی ہے:

> "وتأملته عليه الصلاة والسلام الى ايّ مذهب من مذاهب الفقه يميل لاتبعه والمسلك به فاذا المذاهب كلها عنده على السواء".
>
> "میں نے حضرت اقدس ﷺ کی ذات میں غور کیا کہ مذاہب فقہیہ میں سے آپکا میلان کس کی طرف ہے، تا کہ اسی کو اختیار کر کے اسی کے مطابق عبادات کو انجام دوں۔ جواب میں یہ بات سامنے آئی کہ:

حضرت اقدس ﷺ کی نسبت سے تمام مذاہب برابر ہیں۔[1]"

یہ برابری ومساوات اس اعتبار سے نہیں ہے کہ ہر رائے وخیال حق ہے، بلکہ حضرات مجتہدین کے تقویٰ واحتیاط، اور نفس استنباط، نیز اصل مقصود کے متحد ہونے کے اعتبار سے، اور مولانا سندھی نے اپنے مقالہ میں الفاظ ذیل سے غالباً یہی مراد لیا ہے:

"مرکز اسلام میں یہ چاروں مذاہب اسلام کے مساوی شارح ہیں۔[2]"

چنانچہ حضرت امام نے بھی اس کے بعد اس کی توجیہ ذکر فرمائی ہے۔

مذاہب اربعہ کی عدم اتباع کی اجازت

حضرت موصوف نے اپنے مذکورہ مکاشفہ پر بنا کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"فلو ان احدا لم يقتف واحداً من المذاهب لم يكن له صلى الله عليه وسلم سخط بالنسبة اليه".

"(جب یہ بات سامنے آگئی کہ حضور ﷺ کی نسبت سے سارے مذاہب یکساں وبرابر ہیں تو) اگر کوئی شخص مذاہب اربعہ میں سے کسی ایک کی پیروی نہ کرے تو شخص اس عدم پیروی کے پیش نظر حضور ﷺ کو اس پر کوئی ناگواری نہ ہوگی۔[3]"

مذکورہ بالا تصریح سے حضرت امام کی طرف سے اس کی اجازت وجواز کا ثبوت ہوگیا۔ لیکن جواز، فقہاء کے نزدیک بڑا وسیع مفہوم رکھتا ہے اس کے تحت حرمت کے علاوہ احکام کے سبھی مراتب آسکتے ہیں یعنی استحباب، وسنت وغیرہ اور کراہت کی دونوں اقسام بھی، تو اس جواز کی کیا نوعیت ہے یا ہوگی، اس کی وضاحت خود حضرت موصوف کے انداز بیان، آگے ذکر کردہ قیود نیز دیگر بعض

[1] فیوض الحرمین، ص:۳۱۔

[2] الفرقان، شاہ ولی اللہ نمبر ۳۶۰۔

[3] فیوض الحرمین، ص:۳۱۔

تصریحات سے ہوتی ہے۔

جوازعلی سبیل التنز ل

''علی سبیل التنز ل'' کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مثلاً ایک چیز ہے،اس کے فوائد ونقصانات ایک شخص کے سامنے رکھ دیئے جائیں اور اس کے بعد اس کا ایک حکم ذکر کیا جائے مگر وہ بالمقابل پہلو پر مصر ہو جو کہ پورے طور پر مصالح کے خلاف بھی نہ ہو۔تو کہہ دیا جائے کہ اچھا نہیں مانتے تو یہی کرلو۔

حضرت امام کا انداز بیان اس موقع پر کچھ اسی قسم کا ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اجازت علی سبیل التنز ل ہے یعنی اصل تو مصالح ومحاسن کی بنیاد پر مذاہب اربعہ کی تقلید وپیروی ہی ہے لیکن اگر کوئی اس کو اختیار نہ کرے تو اس کی بھی گنجائش ہے،اسی لیے تو فرمایا ہے کہ''نہ کرے تو ناگواری نہ ہوگی''۔

لیکن یہ طرزِ عمل پسندیدہ بھی ہوگا یا نہیں؟ اس کا ذکر نہیں کیا گیا اور اس کا اندازہ حضرت موصوف کے ان مکاشفات سے لگایا جاسکے گا جو آئندہ حضرت کے طریق عمل کی وضاحت کے سلسلہ میں ذکر کیے جائیں گے اور حاصل یہ ہے کہ ''اگر چہ ناگواری نہ ہوگی مگر مصالح کے خلاف ہونے کی وجہ سے پسندیدہ بھی نہیں'' مصالح کی مخالفت کی وضاحت آگے آرہی ہے۔

اور اس اجازت کے تنزلی یا علی سبیل التنز ل ہونے پر تین قرینے ہیں اوّل تو تفریع حضور ﷺ کی عدم ناگواری وناراضگی کے ذکر کے ساتھ،دوم لفظ''لو'' کہ فقہاء کے یہاں بسا اوقات کسی مسئلہ کے بیان میں بعض شقوں کے ساتھ لفظ''لو'' نفس جواز کو بیان کرنے کے لیے آتا ہے،سوم وہ عبارت جس سے حضرت نے اپنے بیان کو مؤکد فرمایا ہے کہ اس کو بالکلیہ شریعت کے خلاف اور باعث ناگواری سمجھنا غلط ہے۔

مذاہب سے آزادی مصالح کے خلاف

گذشتہ صفحات میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ حضرت امام دہلویؒ نے ائمہ اربعہ کی تقلید کو مبنی بر مصالح فرمایا ہے اور مختلف وجوہ سے اس کو مؤکد فرمایا ہے، یہی نہیں بلکہ بعض حالات میں مذہب معین کی تقلید کو لازم بھی قرار دیا ہے۔

اور ظاہر ہے کہ ان مذاہب کو بالکلیہ ترک کرنے میں ان مصالح اور ان وجوہ کا فقدان ہوگا جس کی بناء پر مذاہب اربعہ کی تقلید و پابندی کی تحسین کی گئی ہے اور کسی کام کو اس انداز ہ میں کرنا کہ اس کی وجہ سے وہ مصالح فوت ہوتے ہوں جو شریعت کی نگاہ میں مطلوب اور پسندیدہ واہم ہیں۔ لامحالہ ناپسندیدہ ہوگا۔ چنانچہ آپ پڑھیں گے کہ حضرت موصوف کو ان کی طبیعت کے خلاف مذاہب اربعہ کے ساتھ مقید ہونے کا حکم دیا گیا۔

وہ مصالح جن کا حضرت امام نے تذکرہ فرمایا ہے تین ہیں، اوّل ہمتوں کی پستی، کہ تحصیل علم و تکثیر معلومات میں بلند ہمتی نہیں رہ گئی چنانچہ قرون اولیٰ کے جیسے محققین ناپید ہیں۔ دوم خواہشات کا غلبہ اور ہر معاملہ میں نفس کے تقاضوں کو مقدم رکھنا سوم اپنی عقل و فہم پر ناز۔

امتداد زمانہ کے ساتھ ان امور میں زیادتی ہی ہوتی جارہی ہے کمی نہیں، پھر یہ کہ اس آزادی و عدم تقید کی صورت میں یہ خرابیاں مزید ہیں (۱) جو چیز معتمد و مستند طریقہ پر امت کو حاصل ہوئی ہے اس سے صرف نظر (۲) سواد امت کی موافقت کا ترک، گویا حضور ﷺ کے ارشادات پر عمل سے کھلا اعراض (۳) اور زمانہ فساد اور دیانت کے فقدان کے وقت میں ہر کس و ناکس پر اعتماد کرنا۔

اتنا ہی نہیں بلکہ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ جن لوگوں کو دوسرے مذاہب کے معتمد و محقق اہل افتاء نہ مل سکیں ان کے حق میں مذہب معین کی تقلید کو لازم قرار

دیا گیا ہے اور اس کے ترک کو حرام بلکہ آزادی و گمراہی کا باعث قرار دیا گیا ہے، لہٰذا جن لوگوں کے حالات لزوم وجوب کے مقتضی ہوں وہ اگر ایسا کریں گے تو ان کا مذاہبِ اربعہ سے اعراض واجب کا ترک اور ارتکابِ حرام ہوگا۔

اور حضرت امام کی تصریح کے مطابق تو ہندوستان جیسے ملک میں امام ابوحنیفہؒ کے مذہب پر عمل لازم ہے فقہاءِ اربعہ میں سے کسی دوسرے مذہب پر عمل درست نہیں ہے، تو تمام مذاہب سے یکسر صرفِ نظر کا کیا حکم ہوسکتا ہے، سمجھ لیا جائے۔

حاصل یہ کہ حضرت کی ان تمام تصریحات کے ساتھ اور انکے بعد جنہیں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں یہ اجازت جواز علی سبیل التنزل پر ہی محمول کی جاسکتی ہے۔

جواز بشرطِ عدمِ فساد وعدمِ قتال

حضرت امام نے اس جواز کو یا اس عمل پر حضور ﷺ کی عدم ناگواری کو مطلق نہیں رکھا ہے بلکہ فرمایا ہے کہ نفس عمل تو ضرور جائز ہے اور ناگواری کا باعث نہیں لیکن:

> ’’اگر اس کی بنا پر قوم وملت کا شیرازہ بکھرتا ہو، آپس میں قتل وقتال کی نوبت آتی ہو، اور بغض وعداوت تک بات پہنچتی ہو تو یہ عمل حضور ﷺ کی ناگواری کا باعث ہوگا[۱]‘‘

جو معاشرہ وقوم کسی ایک مذہب کی تقلید کی پابند وعادی نہیں وہاں تو اس قسم کے امور سے کوئی فرق نہیں پڑے گا، چنانچہ جب تک تقلید شخصی کا رواج نہیں تھا بلکہ تقلید غیر شخصی عام ورائج تھی علماء نے اس سے بحث نہیں کی۔

تعامل کے خلاف کوئی بھی اقدام مستلزمِ فساد وانتشار

لیکن یہ عام بات ہے کہ جب کوئی معاشرہ اور سوادِ قوم کسی نظریہ کی حامل

---

۱ فیوض الحرمین، ص:۶۴۔

یا کسی چیز پر عمل پیرا ہو تو اس نظریہ و عمل کے خلاف کوئی دعوت کوئی آواز و تحریک خواہ وہ اپنے اندر کتنی ہی واقعیت اور حقیقت و حقانیت رکھتی ہو۔ معاشرہ میں انتشار و پراگندگی اور دوسری بہت سی خرابیوں کا باعث بنا کرتی ہے۔

اور یہ بات درست ہے کہ جو امر بالکلیہ ناجائز ہے اس کے خلاف اور جو سراسر حق و جائز ہے اسکے لیے آواز ضرور اٹھائی جائے گی اور اقدام کیا جائے گا ورنہ تو کبھی اصلاح معاشرہ کی کوئی تحریک نہ وجود میں آئے گی اور نہ سودمند ہوگی لیکن جس امر میں کوئی بھی گنجائش کا پہلو نکلتا ہو تو فساد و انتشار کے موقع پر اور اس کے قوی اندیشہ کی صورت میں اس کے حق میں آواز کا بند رکھنا اور اس پر عمل سے اعراض و احتراز ہی بہتر بلکہ ضروری ہوگا اور ہے۔

تعامل عند الشرع قابلِ قدر و اہم

یہی نہیں بلکہ بسا اوقات معاشرہ کسی چیز کے اندر اس طرح مبتلا ہو جاتا ہے کہ اس سے بچنا اور نکلنا دشوار ہی نہیں بلکہ شدید مشقت و مضرت کا باعث اور ایک درجہ ناممکن سا ہوتا ہے، اسی حالت و کیفیت کو فقہاء تعامل اور عرف و عادت سے تعبیر کرتے ہیں اور بہت سے معاملات میں یہ ایک اہم بنیاد ہے جواز یا عدم جواز کا حکم لگانے و فیصلہ کرنے کے لیے[۱]۔

مذاہب اربعہ کی تقلید امت کا تعامل ہے

خود حضرت امام کی تصریح آپ کی نظروں سے گذر چکی ہے کہ مذاہب اربعہ کی تقلید پر پوری امت نہ سہی تو کم از کم امت کے مقدبہ حصہ کا اتفاق رہا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ مذاہبِ اربعہ کی تقلید اب سوادِ اعظم کی تقلید ہے، چوتھی صدی ہجری

---

[۱] ملاحظہ ہو الاشباہ لابن نجیم اور رسم المفتی و المصادر الشرعیہ فیما لانص فیہ۔

کے بعد سے برابر امت کا یہی عمل وتعامل رہا ہے، امت کے اکابر علماء و محققین نہ صرف اس کے مؤید بلکہ اس پر عمل پیرا رہے ہیں ہاں خال خال کہیں کہیں کچھ افراد ایسے بھی پائے گئے ہیں جن کا طریق عمل اس کے خلاف رہا ہے تو ان کی مخالفت اس تعامل میں مؤثر نہیں۔

مذاہبِ اربعہ سے خروج مستلزم فساد

اور جب یہ امت کا عام عمل وتعامل رہا ہے بالخصوص ہمارے ملکوں میں تو اب اوران ملکوں میں اس کے خلاف کوئی بھی اقدام خلفشار اور انتشار کا باعث ہوگا اسی لیے تو حضرت امام نے جواز کے ذکر کے معا بعد قید لگائی ہے بلکہ خود اپنے متعلق حضرت موصوف نے فیوض الحرمین میں جس موقع پر فرمایا ہے:

> ''اللہ تعالیٰ نے مجھ کو قبول عطا فرمایا ہے اور مجھ کو امام بنایا ہے اور میرے طریقِ کار کو درست بتایا ہے اور میرے مذہب کو بھی اصل وفرع دونوں کے اعتبار سے، لیکن سب کے لیے نہیں بلکہ مخصوص لوگوں کے لیے، کہ جنکی فطرت ومزاج میں تحقیق ہو''

یہ بھی ذکر فرمایا ہے:

> ''اس شرط کیساتھ کہ تمہارا یہ فعل وعمل امت میں اختلاف وقتال کا باعث نہ ہو۔''

بلکہ ایک مکاشفہ میں تو صاف صاف فرمایا گیا ہے:

> "وایاك ان تخالف القوم فی الفروع"
>
> ''خبردار۔فروع (یعنی فقہیات) میں قوم کی مخالفت سے بچنا۔''

یہ بھی فرمایا ہے:

۱؎ ایضاً ص:۶۳۔

۲؎ ایضاً ص:۶۳۔

"اس نکتہ پر اس شخص کا متنبہ ہونا ضروری ہے جو تمہارے مذہب کو اصلاً و فرعاً اختیار کرے"

یہ تاکید کیوں؟ معاشرہ کے اسی تعامل کی رعایت اور اس کے خلاف آواز اٹھانے پر فساد و انتشار ہی کے خدشہ و خیال سے تو۔

اور یہاں پہنچ کر عرض کیا جاسکتا ہے کہ خود حضرت موصوف کو ان کی طبیعت کے خلاف تقلید اور مذاہب اربعہ کی تقلید کا جو حکم دیا گیا وہ غالباً انہیں وجوہ کی بنا پر تھا لیکن حضرت موصوف نے اس موقع پر اس کی توضیح نہیں فرمائی[۱]۔

واقعات کے آئینے میں

اگر آپ حضرت موصوف کے ارشاد اور ہماری توضیح کو واقعاتی صورت میں دیکھنا چاہیں تو جو خطرات و مفاسد ترکِ مذاہب کے بیان کئے گئے وہ اور کہیں نہیں ہمارے ملک میں پیش آ کر رہے۔

ہمارے ملک میں "مسلکِ اہل حدیث" اور "جماعتِ اہل حدیث" کے ظہور میں آنے کے بعد اور اس کی وجہ سے کیا کچھ نہ ہو کر رہا، کتنے مناظرے، کتنے کتابچے، کتنے مقدمے، نہ صرف یہ بلکہ کتنے جھگڑے محض آمین بالجہر، رفعِ یدین اور قراءت خلف الامام کی وجہ سے ہوئے اور ہر دو طرف سے ایک دوسرے کی تکفیر و تفسیق، یہ تو ماضی بعید کا واقعہ ہو گیا۔ حال بھی ایسے امور سے اور بالخصوص ان حضرات کی طرف سے خالی و پاک نہیں۔

یہ عمل فقہاء سے عناد کا باعث

آپ حضرت امام کی یہ تصریح بھی ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ جب آدمی حضرات

۱۔ الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر، ص: ۲۰۲۔

فقہاء کا دامن چھوڑ بیٹھتا ہے اور اب بھی مذاہب اربعہ ان سے تعلق کے لیے واسطہ ہیں۔ تو دوسری جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں وہ تو ہیں ہی حضرات فقہاء کے مقدس گروہ سے بغض وعناد بھی انکے دلوں میں بھر جاتا ہے اور پھر وہ اس راہ کے صواب سے ہی محروم رہ جاتے ہیں۔ چنانچہ مولانا محمد منظور نعمانی صاحب اپنے مقالہ میں فرماتے ہیں:

"موجودہ جماعت اہل حدیث جس نے امتداد زمانہ کے ساتھ اب ایک مستقل فقہی مسلک کی حیثیت اختیار کرلی ہے اور جس کے افراد کی اکثریت میں کم از کم میں نے تقلید اور حنفیت سے عناد کا سلبی داعیہ، عمل بظاہر الحدیث کے ایجابی رجحان سے زیادہ پایا۔"[۱]

گمراہی کی بنیادی جڑ

یہی نہیں بلکہ فقہاء کے مسالک سے صرف نظر اور بالخصوص براہ راست استدلال واستنباط اور ظواہر حدیث پر عمل بسااوقات بڑی گمراہی وفساد کا باعث بنا کرتا ہے۔ اور اس پر تو بہت کھلی اور صریح الفاظ میں اپنے وقت کے ایک ممتاز اہل حدیث عالم بلکہ اس جماعت کے قائد اور مسلک کے سرگرم داعی مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی (م ۱۳۳۸ھ) کی شہادت موجود ہے۔ جو مختلف کتابوں میں منقول ہے اور انہیں کے رسالہ اشاعت السنۃ (جلد۱۱، ص۳، مطبوعہ ۱۸۸۸ء) میں موجود ہے وہ فرماتے ہیں:

"پچیس سال کے تجربہ کے بعد ہم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد مطلق اور تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں۔ کفر وارتداد اور فسق کے اسباب دنیا میں اور بھی بکثرت موجود ہیں مگر دینداروں کے بے دین ہوجانے کے لیے بے علمی کے ساتھ ترک تقلید بڑا بھاری سبب ہے۔"[۲]

---

[۱] الفرقان، ص:۳۷۶، وتذکرہ ولی اللہ، ص:۱۲۷۔ وغیرہ۔

[۲] الفرقان، ص:۳۷۶، وتذکرہ ولی اللہ، ص:۱۲۷۔ وغیرہ۔

موصوف گھر کے آدمی ہیں، تجربہ زیادہ رکھتے ہیں، یہ ان کے تلخ تجربات ہیں جو ان الفاظ کے ساتھ صفحۂ قرطاس پر آگئے ہیں موصوف اخیر میں اپنی دعوت وسرگرمی سے تائب ہوکر گوشہ نشین ہوگئے تھے[1]۔

نورِ باطنی کی قید

حضرت امام نے تفہیمات کے اندر ایک موقع پر ''اصل راہ شریعت'' اور اس کے انکشاف پر بحث کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اصل وپسندیدہ چوں کہ یہی ہے اس لیے اسی کو اختیار کرنا چاہیے اور اس کے جاننے کا طریقہ یہ ہے کہ صحاح ستہ اور موطا وغیرہ مشہور کتب حدیث کا علم حاصل کیا جائے اور ان کی روشنی میں حقیقت کو سمجھا جائے آخر میں فرمایا:

> ''اس ذخیرۂ احادیث سے اصل راہ کو سمجھنا محض ان احادیث کے جان لینے پر موقوف نہیں بلکہ اسکے ساتھ ایک نور باطنی کی ضرورت ہوتی ہے جو ذات باری کا عطا کردہ ہوتا ہے[2] اور ظاہر ہے کہ یہ نور ہر ایک کو نہیں ملا کرتا۔

سابقہ تصریحات اور دیگر محققین

یہاں اس کا تو موقع نہیں ہے کہ حضرت امام نے اجتہاد وتقلید کے موضوع پر جو کچھ تحریر فرمایا ہے سب کو جمع کر دیا جائے اور نہ ہی اس کا موقع ہے کہ دیگر علماء ومحققین نے جو کچھ فرمایا ہے اس کو ذکر کیا جائے یا اس سے حضرت موصوف کی تحریرات وآراء کا موازنہ ومقابلہ کیا جائے۔

تاہم یہ عرض ہے کہ حضرت امام نے جو کچھ فرمایا ہے اس کا اکثر وبیشتر حصہ وہ

---

[1] نزہۃ الخواطر، ج:۸، ص:۳۲۸۔

[2] تفہیمات، ج:۱، ص:۵۷۔

ہے جو حضرات محققین ہر دور میں فرماتے رہے ہیں حضرت موصوف نے اپنی صواب دید سے اس میں سے انتخاب فرمایا ہے نیز موقع بموقع اپنی آراء کا بھی اظہار کیا ہے، ہاں یہ ضرور ہے کہ تقلید اور عمل بالحدیث میں افراط وتفریط کی کیفیت پر مکمل کر تنقید حضرت والا ہی نے فرمائی ہے اسلئے کہ اس سلسلہ کا جو افراط آپ کے سامنے اور مشاہدہ و تجربہ میں آیا ان میں سے اکثر حضرات کو اس سے سابقہ نہیں پڑا[۱]۔

گذشتہ تفصیلات کا خلاصہ

گذشتہ تمام تر تفصیلات سے حضرت امام کی تحقیقات کا خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ:

"(۱) نفس تقلید بمعنی اسلاف پر اعتماد اور ان کی طرف رجوع، ہر زمانے میں اس کا وجود رہا، عامی و عالم ہر ایک کے حق میں، اور یہ مجتہد پر بھی واجب ہے۔

(۲) اور تقلید شخصی کا عام وجود ۲۰۰ھ سے ہوا اور اس کا شیوع و عموم ۴۰۰ھ کے بعد سے ہوا۔

(۳) ۴۰۰ھ کے بعد سے، عام پست ہمتی، خواہشات کے غلبہ اور خودرائی پر اصرار وناز کیوجہ سے سوادِ امت کا مذاہب اربعہ کی تقلید پر برابر اتفاق رہا۔

(۴) اگر چہ یوں تو کسی بھی مذہب پر عمل کی اور مذاہب اربعہ سے باہر رہنے کی بھی اجازت ہے۔ جبکہ یہ عمل موجب فساد وانتشار نہ ہو لیکن:۔

(۵) بہتر مذاہب اربعہ پر ہی عمل ہے، اس لیے کہ ان کی باضابطہ تدوین ہوئی ہے ان کی اتباع میں سوادِ اعظم کی اتباع ہے اور اس صورت میں عام فسادِ رائے اور بددیانتی کی وجہ سے پیدا ہونے والے بگاڑ سے بھی حفاظت ہے۔ بلکہ مذاہب اربعہ کی اتباع ایک الہامی امر ہے۔

(۶) جس جگہ یا جس کو ایک ہی مذہب کا عالم و کتاب میسر ہوں اس پر

---

[۱] ملاحظہ ہو منہاج اور اس کی شروح مالتحریر اور اس کی شروح، نیز اردو میں اکابر دیوبند کے رسائل۔

ایک ہی کی اتباع لازم ہے اس سے خروج حرام ہے۔
(۷) تقلید جامد عامی و عالم ہر ایک کے حق میں حرام ہے۔
(۸) عمل کے حق میں صرف متون فقہ یا احادیث پر اکتفا درست نہیں ہے دونوں کے درمیان جمع اور دونوں کی رعایت لازم ہے۔
(۹) حضرت امام نے ہر طبقہ و جماعت کے افراط و تفریط سے بیزاری کا اظہار کیا ہے"۔

حضرت امام کا طریق و عمل

اب تک جو کچھ ذکر کیا گیا وہ اجتہاد و تقلید کی بابت حضرت امام کے نظریات تھے اور انکی آراء۔ اب یہ بات رہ جاتی ہے کہ خود حضرت موصوف کا کیا طریق تھا؟ اور انکا عمل کیا تھا؟ جبکہ انکا حال یہ تھا کہ ان پر نہ صرف یہ کہ مذاہب اربعہ بلکہ جملہ مذاہب فقہیہ کے اقوال مع دلائل و مآخذ، سلفاً عن خلف منکشف کئے گئے تھے اور گویا ہر مذہب و مکتب فکر کے مستنبط کردہ مسائل کا آپ کو علی وجہ البصیرۃ علم تھا۔
اس انکشاف کے ساتھ، آپ کا یہ طریقہ تھا کہ قدماء مجتہدین کی مانند کسی بھی قول پر عمل و فتویٰ کو اختیار کرلیا یا یہ کہ مذاہب اربعہ کی پابندی؟ اس پر دو چیزوں سے روشنی پڑتی ہے ایک تو حضرت کا ایک مکاشفہ دوسرے ایک سوال کا جواب۔

خصوصیت سے تین چیزوں کا حصول

یوں تو حضرت موصوف کے بیان و تصریح کے مطابق بذریعۂ انکشاف والہام اور حضور ﷺ کی روح مبارک کے ذریعہ بہت سی چیزیں حضرت کو حاصل ہوئیں لیکن تین چیزیں بالخصوص ایسی آپ کو دی گئیں جو آپ کی طبیعت و مزاج کے بھی بالکل خلاف تھیں، چنانچہ فرماتے ہیں:

"واستفدت منه صلى الله عليه وسلم ثلاثة امور خلاف ما كانت عندي وخلاف ما كانت طبيعتي تميل اليه اشد ميل".

"میں نے حضور ﷺ سے تین امور اپنے علم اور طبیعت کے شدید میلان کے خلاف حاصل کیے[۱]"

حضرت موصوف کے علم کی حیثیت ظاہر ہے جس کو خود حضرت موصوف سے ہی نقل کیا جا چکا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ آدمی کا اپنے علم و تحقیق کے خلاف کسی بات کو تسلیم کرنا اور عمل میں لانا انتہائی گراں ہوتا ہے اور یہ تینوں امور آپ کے علم و تحقیق اور ذوق و رجحان کے خلاف تھے۔

اس افادہ کی اہمیت

یوں تو "ملأ اعلیٰ" سے جس چیز کا حصول ہو وہ اہم ہے لیکن چوں کہ خصوصیت سے ان کا فیضان آپ پر ہوا اس لیے ان کی اہمیت کچھ زیادہ ہی ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

"فصارت هذه الاستفادات من براهين الحق تعالى".

"یہ استفادات اللہ کی جانب سے مجھ پر حجت و برہان ہیں[۲]"

ظاہر ہے کہ حجت و برہان ہونے کا مطلب یہ ہے کہ خصوصیت سے انکو عطا کر کے انکے ماننے پر مجھ کو گویا مجبور کر دیا گیا ہے نہ ماننے پر گرفت کا سوال ہے۔

مذاہب اربعہ کی پابندی کی تاکید و وصیت

اس تمہید کے بعد تینوں امور کی وصیت کو بیان کیا ہے جن میں سے دوسری

---

[۱] فیوض الحرمین، ص: ۶۴۔

[۲] فیوض الحرمین، ص: ۶۴۔

وصیت بایں الفاظ ذکر فرمائی ہے۔

''ان مذاہب اربعہ کی پابندی کی تاکید و وصیت کہ میں ان سے باہر نہ نکلوں اور جہاں تک ہو سکے تطبیق سے کام لوں''

یہ پابندی طبیعت کے بالکل خلاف

آگے فرماتے ہیں:

''وجبلتی تابی التقلید وتانف منه راسًا ولکن شئ طلب منی التعبد به بخلاف نفسی''۔

''حالاں کہ میری طبیعت تقلید سے انکار کرتی ہے اور اس سے بالکلیہ نفرت کرتی ہے۔ لیکن کیا کروں کہ میرے جی کے خلاف اسی عمل وعبادت کا مجھ سے مطالبہ کیا گیا ہے[1]''

اس وصیت کی مصلحت

حضرت موصوف نے اس کے بعد اس کی اہمیت کو بایں الفاظ بھی ظاہر فرمایا ہے:

''وھنا نکتة طویت ذکرھا وقد تفطنت بحمداللّٰہ تعالی سر ھذہ الجبلة وھذہ الحصاة''۔

''یہاں پر ایک نکتہ ہے جس کا ذکر میں نے ترک کر دیا ہے اور میں اپنی اس طبیعت اور اس وصیت دونوں کے راز کو بخوبی سمجھ چکا ہوں[2]''

یعنی یہ وصیت بڑی اہمیت رکھتی ہے اور اس میں در پردہ ایک راز ہے، حضرت موصوف نے اس راز سے پردہ نہیں اٹھایا ہے اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا راز ہے ممکن ہے یہی فساد و انتشار وغیرہ کا خدشہ ہو جیسے بعض مواقع پر حضرت نے

---

[1] فیوض الحرمین، ص: ۶۴۔

[2] فیوض الحرمین، ص: ۶۴۔

بھی ظاہر فرمادیا ہے۔

حضرت کا اس وصیت پر عمل

حضرت نے طبیعت کے خلاف اس وصیت وتاکید پر پورا پورا عمل کیا اور اپنے آپ کو مذاہب اربعہ کا پابند رکھا جیسا کہ آپ ہی کی ذکر کردہ ایک تصریح سے بلکہ آپ کے ذکر کردہ فقہی مسائل سے معلوم ہوتا ہے۔

طریق عمل اپنی ذات کے حق میں

''کلمات طیبات'' میں ایک موقع پر حضرت سے منقول ہے کہ حضرت نے ایک صاحب کے سوال کے جواب میں اپنے طریق عمل کو ذکر فرمایا ہے، متعلقین میں سے ایک صاحب خواجہ محمد امین نے سوال کیا:

''آپ کا عمل کس فقہی مذہب پر ہے؟''

آپ نے جواب دیا:

> ''بقدر امکان مذاہب مشہورہ کے درمیان جمع کرتا ہوں مثلاً روزہ، نماز، وضو، غسل، اور حج وغیرہ اس طور پر انجام دیتا ہوں کہ تمام اہل مذاہب اس کو صحیح سمجھتے ہوں، ہاں جبکہ جمع دشوار ہو تو دلیل کی رو سے جو مذہب زیادہ قوی ہو اور صریح حدیث کے زیادہ موافق ہو اس پر عمل کرتا ہوں اور خدا نے اس قدر علم عطا فرمایا ہے کہ ضعیف وقوی کے درمیان اچھی طرح فرق کیا جاسکتا ہے [1]۔''

پیچھے آپ حضرت امام کی تصریح پڑھ چکے ہیں کہ امتداد زمانہ کی وجہ سے تمام مذاہب مٹ گئے بس یہی چار مذاہب باقی رہ گئے ہیں اور اب یہی مشہور مذاہب ہیں۔ اور حضرت امام نے مذکورہ وصیت کی بنا پر انہیں مذاہب پر عمل کا اپنے آپ کو

---

[1] کلمات طیبات، ص:۱۶۲۔

پابند بنالیا تھا۔

اتفاقی صورت جونکل سکتی اس کو اختیار فرماتے ورنہ پھر دلائل کی قوت وضعف پر غور فرما کر کوئی رائے اختیار فرماتے۔

مذکورہ وصیت اور حضرت کا عمل

ظاہر ہے کہ حضرت موصوف کو جو وصیت اس درجہ تاکید کے ساتھ کی گئی تھی حضرت کے طریق عمل کو اس سے جدا کر کے سمجھنا اور اس سے جدا قرار دینا، عقل وقیاس کے خلاف ہے۔ جب حضرت نے ''مذاہب اربعہ'' کی ہی پابندی کی وصیت وتاکید ذکر کی ہے تو لامحالہ اپنے عمل کی تفسیر بھی اس بنیاد پر فرمائی ہوگی اور جیسا کہ ذکر کیا گیا حضرت ہی کی تصریح کے مطابق مذاہب مشہورہ سے مراد مذاہب اربعہ ہی ہیں۔

دوسری بات یہ کہ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موصوف مجتہد مطلق نہ تھے ورنہ مذاہب اربعہ کی رعایت کا اور عدم رعایت کی صورت میں ان مذاہب کے اس قول پر جو کہ اقرب الی الحدیث الصحیح ہو، اس پر عمل کا کیا سوال وجواز؟ مجتہد تو صرف اپنے اجتہاد پر عمل کا مامور ہے۔

ایک غلط فہمی

کلمات طیبات کی مذکورہ تصریح سے بعض حضرات کو غلط فہمی ہوگئی ہے کہ انہوں نے حضرت کو مذاہب اربعہ کی تقلید و پابندی سے آزاد یعنی اپنے مانند غیر مقلد قرار دیا ہے۔ جیسا کہ آپ کے سامنے بعض اہلحدیث حضرات کی تحریرات آچکی ہیں۔ حالانکہ جیسا کہ تمہیدی بیان میں ذکر کیا جاچکا ہے کہ کسی کے نظریہ و مسلک کو محض دو ایک بیانات سے نہیں سمجھا جاسکتا اور حضرت کی دیگر تصریحات اس

مطلب و مفہوم سے انکار کرتی ہیں جو صاحب "حیات ولی" اور صاحب "تاریخ الدعوۃ" نے بیان کیا ہے۔

حضرت امام کے ذکر کردہ مسائل

حضرت امام مذاہب اربعہ کے ہی پابند تھے اسکی ایک بڑی وقوی دلیل وہ مسائل ہیں جو حضرت موصوف نے مؤطا کی عربی وفارسی شرحوں (یعنی المصفی اور المسوی) میں نیز موقع بموقع حجۃ اللہ البالغہ میں بیان فرمائے ہیں؛

اس ناقص العلم کو فقہ حنفی کی فروعات کا ہی وافر مقدار میں علم نہیں تو مذاہب اربعہ یا دیگر مذاہب کے اقوال وفروعات کے علم کا کیا سوال۔

تاہم اس پہلو کے ذہن میں آنے پر غور کے بعد جو چند مسائل ایسے ذہن میں آئے جن میں بالخصوص اہلِ ظواہر، حضراتِ اہل حدیث اور علامہ ابن تیمیہ وغیرہ کے اختلافات حضرات اساتذہ سے سنے یا بعض کتابوں میں نظر سے گذرے ہیں، تو ان میں حضرت امام کے قول کو حضرات ائمہ اربعہ کے مذاہب واقوال کے موافق ہی پایا۔

مثلاً اس سلسلہ کا ایک معرکۃ الآراء مسئلہ تین طلاقوں کا بیک لفظ یا بیک مجلس، واقع کرنا ہے، حضرت موصوف نے جمہور کی ہی تائید فرمائی ہے۱۔

ایک اور معرکۃ الآراء مسئلہ تراویح کی نماز کی سنیت وتاکید نیز اس کی رکعتوں کی تعداد ہے۔ اس میں بھی حضرت نے ائمہ اربعہ کی موافقت فرمائی ہے بلکہ حضرت عمرؓ نے وتر کے ساتھ تیئس رکعتوں کو رواج دیا اس کی بڑی عمدہ توجیہ بھی فرمائی ہے چنانچہ حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں:

"وذلک انھم رأوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرع

۱۔ مسوی و مصفی ج ۲، ص: ۱۲۸۔

للمحسنين احدی عشرة رکعة في جميع السنة فحكموا انه لاينبغي ان يكون حظ المسلم في رمضان عند قصده الإقتحام في لجة التشبه بالملكوت اقل من ضعفها"۔

"نمازتراویح کی بیس رکعتیں ہیں اس لیے کہ حضرات صحابہ نے جب دیکھا کہ حضور ﷺ نے محسنین (یعنی طاعت کا عام ذوق اور نوافل سے دلچسپی رکھنے والوں) کے لیے پورے سال میں گیارہ رکعتیں شروع فرمائی ہیں تو انہوں نے سوچا کہ عام مسلمان جو ماہ رمضان میں خصوصیت سے عالم ملکوت سے مشابہت پیدا کرتا ہے اس کا حصہ کم ازکم اس مقدار کے دوگنے سے کم نہ ہو۔"

اور موطا کی فارسی شرح میں فرماتے ہیں:

"وسر در تعیین ایں عدد آنست کہ حضرت عمر بفراست منورہ خود دریافت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در قیام سائر ایام ترغیب فرمودہ واز فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یازدہ رکعت ثابت شدہ ودر قیام رمضان آں ترغیب راموکد بیاں فرمودہ پس انسب آں دید کہ آں عدد را مضاعف فرماید، چوں ملاحظہ عدد وتر ضرور بود یک رکعت دیگر افزود"۔

"اس عدد کی تعیین میں راز یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنی فراست ایمانی ونورانی سے یہ سمجھا کہ حضرت اقدس ﷺ نے تو تمام سال کو نماز نفل پڑھنے کی ترغیب دی ہے اور حضور کے عمل سے کل گیارہ رکعتیں ثابت ہیں اور رمضان کے حق میں اس ترغیب کو اور موکد نیز زیادہ فرمایا ہے۔لہٰذا مناسب یہی ہے کہ اس کے عدد کو دوگنا کردیا جائے (اور گیارہ کا دوگنا بائیس ہوتا ہے) لیکن چوں کہ عدد کے طاق ہونے کی بھی رعایت ضروری تھی اس لیے بائیس پر ایک کا اضافہ کردیا اور کل تیئیس رکعتیں رکھیں بیس تراویح کی اور تین وتر کی۔"

۱؎ حجۃ اللہ البالغہ، ج۲، ص:۱۸۔ ۲؎ مسوی ومصفی، ج۱، ص:۱۷۷۔

مذاہب اربعہ کی پابندی قطعی

مذکورہ وصیت، حضرت کے طریقِ عمل اور حضرت کے ذکر کردہ مسائل کی بنیاد پر یہ بات قطعی ہے کہ حضرت نے مذاہب اربعہ کو بہرحال اختیار کر رکھا تھا، اور حضرت کی تحقیق وتطبیق اور عمل کا محور یہی مذاہب تھے لیکن یہ پابندی تمام مقلدین کی طرح محض تقلیدی نہ تھی بلکہ مبنی بر تحقیق تھی۔

رہی یہ بات کہ اس کے ساتھ ہر چہار پر عمل یکساں تھا یا یہ کہ کسی ایک سے خاص نسبت اور اس کی رعایت زیادہ تھی اور اس کے ساتھ موقع کی مناسبت سے دوسرے مذاہب پر بھی عمل کو روا رکھتے تھے بلکہ عمل فرماتے تھے اس کی تحقیق اگلے مقالہ کا موضوع ہے۔

حضرت کے اس ذوق کی خاص بنیاد

یوں تو حضرت امام کا تبحر علمی اور ملأ اعلیٰ سے ان پر علوم کے القاء وانکشافات نے حضرت کے ذہن ودماغ کو وہ جلا بخشی تھی جس کی بنیاد پر انہوں نے تحقیق مذاہب کے طریقہ وصورت کو اختیار فرمایا تھا۔ لیکن اس کی ایک خاص بنیاد جس کے متعلق یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اس نے ابتداءِ امر سے آپ کے ذہن میں یہ بات ڈالی اور بٹھائی کہ عالم اور عامی کی تقلید کے درمیان نمایاں فرق ہے اور یہ کہ تقلید کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہر معاملہ میں انسان آنکھ بند کر کے عمل کرنے لگ جائے۔ بلکہ اہل علم کے شایان شان تحقیق کے بعد اور تحقیق کے مطابق عمل کرنا ہے اگرچہ یہ عمل تقلید اور مذہب کی پابندی کے ساتھ کیوں نہ ہو۔

وہ خاص بنیاد حضرت کے والد محترم کا طرزِ عمل ہے وہ حنفی تھے اور وقت کے ممتاز علماء احناف میں ان کا شمار تھا اسی وجہ سے فتاویٰ عالم گیری جیسی فقہ حنفی کی عظیم

الشان کتاب کی ترتیب وتدوین میں آپ کو شامل کیا گیا تھا۔ اگرچہ بعد میں وہ اس کام سے علیحدہ ہو گئے [۱]۔

اور اپنی محققانہ حنفیت کے ساتھ وہ عام فقہاءِ زمانہ کی طرح محض متونِ فقہ اور اقوال فقہاء پر اعتماد واستناد کرنے والے نہ تھے بلکہ اس تحقیق کے قائل اور اس پر عامل تھے جس میں فقہ حنفی اور اسکے مسائل کی ہی پابندی لازم نہ تھی۔ چنانچہ آپ نے صاحب حیات ولی کے الفاظ میں انکے طرزِ عمل کو ملاحظہ فرمالیا ہے اب خود حضرت امام سے والد بزرگوار کے طرزِ عمل اور طریق عمل کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

شاہ عبدالرحیم صاحب کا طریق عمل

حضرت امام نے اپنی کتاب "انفاس العارفین" کے اندر (جس میں انہوں نے اپنے خاندانی احوال اور خاندانی بزرگوں کے حالات کو جمع کیا ہے) اپنے والد بزرگوار شاہ عبدالرحیم صاحب کے طریق عمل کو بایں الفاظ ذکر فرمایا ہے:

مخفی نماند کہ حضرت ایشاں در اکثر امور موافق مذہب حنفی عمل میکردند الا بعض چیزہا کہ بحسب حدیث یا وجدان بمذہب دیگر ترجیح می یافتند از آنجملہ آنست کہ در اقتدا سورہ فاتحہ می خواندند و در جنازہ نیز"

"یہ سمجھ لینا چاہیے کہ حضرت محترم اکثر امور میں مذہب حنفی کے مطابق ہی عمل کرتے تھے ہاں بعض چیزیں جن میں حدیث یا وجدان کی رو سے دوسرے مذاہب کے اقوال کو راجح سمجھتے، ان میں دوسرے مذاہب واقوال پر عمل کرتے۔

ایسی چیزوں میں سے یہ ہے کہ حضرت محترم امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔ اور نماز جنازہ میں بھی [۲]"

یعنی شاہ عبدالرحیم صاحب بھی محققین احناف میں سے تھے، اور اپنے اس

---

[۱] انفاس العارفین، ص: ۱۹۸۔۱۹۷۔ [۲] انفاس العارفین، ص: ۰۰۔

اہم اختلاف کے باوجود مقلد وحنفی ہی سمجھے جاتے تھے۔

عوام وافتاء کے حق میں طریق کار، مستفتی کی رعایت

خواجہ محمد امین صاحب کے سوال کا جو جواب ذکر کیا گیا ہے وہ دراصل حضرت کا دیا ہوا پورا جواب نہیں ہے۔ حضرت نے تفصیلی جواب دیا ہے اور اپنے جواب کے دو حصے فرمائے ہیں۔ پہلے حصے میں اپنے عمل کے حق میں اپنے طریق کار کو ذکر فرمایا ہے اور دوسرا حصہ عوام مستفتین کے حق میں ہے۔ فرماتے ہیں:

> "فتویٰ میں مستفتی کے حال کے مطابق کام کرتا ہوں کہ جس مذہب کا مقلد ہو اسی مذہب کے مطابق اسکو جواب دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مذاہب مشہورہ میں سے ہر ایک سے متعلق علم وواقفیت عطا فرمائی ہے۔[1]"

عبارت بالا کا حاصل

عبارت مذکورہ بالا کا حاصل چند امور ہیں:

ایک تو یہ کہ حضرت موصوف مجتہد مطلق نہ تھے، اگر مجتہد مطلق ہوتے تو جواب میں مستفتی کے حال کی رعایت کا کیا سوال، خود اپنے اجتہاد کے مطابق فتویٰ دینا چاہیے۔

دوسرے یہ کہ مذاہب اربعہ کے جملہ اقوال کے درمیان صحت وضعف کی تمیز کی صلاحیت کے باوجود حضرت امام مستفتی کے مذہب کی رعایت فرماتے ہیں حالاں کہ اپنے اجتہاد کے مطابق فتویٰ دیئے اور مذاہب کی رعایت نہ کرنے میں اس اعتبار سے کوئی قباحت نہ تھی کہ معتمد علماء نے عوام کو اجازت دی ہے کہ حسب موقع جو عالم مل جائے اس سے مسئلہ پوچھ کر عمل کریں خواہ وہ کسی مسلک ومذہب کا ہو اور حضرت کے اس طریق عمل کی بظاہر وجہ یہ ہے کہ۔

[1] کلمات طیبات، ص ۱۶۷۔

مستفتی کے مذہب کی رعایت الجھن سے بچانے کے لیے

ایک دیندار مستفتی جو عمومی حالات میں کسی ایک مذہب کا پابند ہو وہ اگر کسی معاملہ کی بابت کسی عالم سے سوال کرتا ہے تو اکثر و بیشتر اپنے معمول بہ مسلک و مذہب کے مطابق ہی حکم معلوم کرنا چاہتا ہے، اور جواب میں اگر کسی دوسرے مذہب کا حکم بتایا جائے تو مفتی پر اعتماد و اطمینان کی وجہ سے اس پر عمل تو کرلے گا لیکن اس کا ضمیر مطمئن نہیں ہوگا اور اس کو ایک قلبی خلش و الجھن ہوگی اور خواہ مخواہ بالخصوص دینیات کے باب میں کسی کو الجھن میں ڈالنا نامناسب ہی نہیں بلکہ ناجائز ہے۔ حضرت موصوف اسی خلش و الجھن سے بچانے کے لیے مستفتی کے مذہب کی رعایت فرماتے۔

خلفشار و انتشار کی رعایت

اور کیا بعید ہے کہ اس رعایت کی بنیاد محض خلفشار و انتشار سے بچنا ہو، جس کی بنا پر حضرت امام کو مذاہب اربعہ کی پابندی کا حکم ملا تھا اور جس کی رعایت کے ساتھ حضرت امام نے مذاہب اربعہ سے کنارہ کشی کی اجازت دی ہے بلکہ حضرت امام کی تصریح کے مطابق اس کو ملحوظ رکھنے کی شرط کے ساتھ ہی مذاہب اربعہ کا ترک جائز ہے، ورنہ دوسرے مفاسد کے ساتھ اس میں ایک مفسدہ یہ بھی ہوگا۔ اور یہ ایسا اہم و بڑا مفسدہ ہے کہ اسکے ہوتے ہوئے ہرگز اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

حضرات اہل حدیث سے

یہاں پہنچ کر حضرات اہل حدیث سے ہماری ایک درخواست ہے کہ:

حضرت والا کے رجحانات و خیالات اور نظریات کا لب لباب اور خلاصہ گذشتہ صفحات میں آپ کے سامنے آچکا ہے اس کی روشنی میں یہ حضرات اپنے

اپنے دعاوی وخیالات اور طریق عمل کو ملاحظہ فرمائیں کہ آیا یہ سب کچھ ان تمام تصریحات کے موافق ومطابق ہے یا یہ بقول مولانا نعمانی:

"میں نے اہل حدیث کہلانے والے دوستوں اور بزرگوں میں جن کو کچھ معتدل اور غیر متعصب بھی پایا۔ انکو بھی حضرت شاہ صاحب کے مسلک سے بہت دور پایا۔ اس لیے میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ حضرات کس بنیاد پر حضرت شاہ صاحب کو اپنا پیشرو کہتے ہیں[1]"

غور فرمائیے کہ:

(۱) حضرت نے تقلید کو جائز فرمایا اور اس کو شرک قرار دیا گیا۔

(۲) حضرت نے مذاہب اربعہ کی تقلید میں مصالح بیان فرمائے اور اس کو گمراہی کی جڑ قرار دیا گیا۔

(۳) حضرت نے مذاہب اربعہ کی تقلید کی تاکید فرمائی اور اسکو غلط ومذموم ٹھہرایا گیا۔

(۴) حضرت نے مذاہب اربعہ کی تقلید کو الہامی امر فرمایا اور اسے خدا اور رسول کے منشاء کے بالکل خلاف بتایا گیا۔

(۵) حضرت نے ہندوستان جیسے ملکوں میں امام ابوحنیفہ کی تقلید لازم قرار دی اور انہوں نے امام ابوحنیفہ کو ہی مورد طعن وتشنیع بتایا۔

(۶) حضرت نے علی سبیل التنزل عدم فساد وانتشار کی شرط کیساتھ مذاہب سے خروج وعدم تقلید کی اجازت دی اور اسکو ہی اصل بنالیا گیا اور اسکے پیچھے سب کچھ کیا گیا۔

(۷) حضرت نے ظاہریت سے براءت کا اظہار فرمایا اور انکو اس کا امام قرار دیا گیا۔

(۸) حضرت نے اپنے حق میں مذاہب اربعہ کی تقلید کی وصیت اور عمل کا ذکر فرمایا اور ان کو اسکے خلاف بتایا گیا۔

(۹) حضرت نے فتاویٰ میں اہل استفتاء کے مسلک کی رعایت کی، اور یہاں بیک

[1] الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر ص: ۳۰۳۔

لفظ تین طلاق دینے کے بعد احناف کو حلت کا فتویٰ دیا گیا۔ اور لوگ پوچھیں یا نہ پوچھیں ترک فاتحہ کی وجہ سے ان کو نماز کا فساد باور کرایا گیا۔

(۲) حضرت امام کے ان اخلاف کو جن کی تربیت حضرت موصوف کے ذوق ومزاج کے مطابق ہوئی تھی اور وہ حضرت کے مسلک و مذہب یعنی حنفیت وتقلید مع التحقیق پر گامزن تھے، ان کو حضرت کی راہ سے ہٹا ہوا بتایا گیا۔

حضرت امام دہلویؒ کا فقہی مذہب

یہ بات تو صاف ہوگئی کہ حضرت امام دہلویؒ مذاہب اربعہ کے پابند تھے، رہی یہ بات کہ اس پابندی کے ساتھ حقیقی طریق عمل کیا تھا؟

(۱) مذاہب اربعہ کے درمیان جمع اور حسب موقع اتفاقی یا باعتبار دلائل قوی حکم کو اختیار کرنا، جیسا کہ ان کے طریق عمل سے متعلق ذکر کردہ گذشتہ تفصیل سے ظاہر ہوتا ہے۔

(۲) یا ان میں سے بعض کے درمیان جمع، جیسا کہ بعض عبارات سے اندازہ ہوتا ہے جو آئندہ ذکر کی جانے والی ہیں۔

۳: یا کسی ایک مذہب کی طرف انتساب اپنی اجتہادی صلاحیت اور تبحر علمی کی وجہ سے اپنے ذاتی اختیارات کے ساتھ جیسا کہ ماضی میں بہت سے مقلد علماء محققین کرتے رہے اور حضرت موصوف کی تصریحات کا ایک بڑا حصہ اس پر شاہد ہے۔اس مقالہ میں اسی امر کی تحقیق مقصود ہے۔

اکابر اہل علم کی آراء

گذشتہ مقالہ کے آغاز میں جہاں آپ نے دو رائیں حضرت امام کے مقلد نہ ہونے کی ملاحظہ فرمائیں۔ان کے معابعد بعض اکابر اہل علم و محققین کی آراء اس

رائے کے بالمقابل بھی ملاحظہ فرما چکے ہیں، جن میں حضرت امام کے متعلق تقلید وحنفیت کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ وہ تصریحات دونوں ہی امور پر دلالت کرتی ہیں یہاں ان کا ذکر کرنا طول کا باعث ہوگا۔ بس مختصراً یوں سمجھ لیں کہ وہاں پر ان کے ذکر سے حضرت کی حنفیت کے ضمن میں تقلید کو ثابت کرنا تھا۔ اور یہاں ان کا ذکر تقلید کے بعد حنفیت کے اثبات کے لیے ہوگا۔

آپ نے مولانا نعمانیؒ، مولانا یوسف بنوریؒ، مولانا صدیق حسن بھوپالی اور علامہ محسن بن یحییٰ تیمی کا بیان ملاحظہ فرمالیا ہے نیز مولانا سندھی اور مولانا مناظر احسن گیلانی سے بھی یہی بات منقول ہے[1]۔

حضرت کے بیانات

گذر چکا ہے کہ حضرت کے قلم سے فقہی مذاہب کے سلسلہ میں تین باتیں منقول ہیں جمع تمام مذاہب کے درمیان، جمع بالخصوص حنفیت اور شافعیت کے درمیان، اور حنفیت۔

جمع بین المذاہب

گذشتہ مقالہ کے آخر میں آپ فیوض الحرمین کا ایک مکاشفہ اور خواجہ محمد امین کے سوال کے جواب میں حضرت کا جواب ملاحظہ فرما چکے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت کا عمل ان مذاہب کے درمیان جمع کا تھا۔

جس کی دو صورتیں تھیں ایک تو یہ کہ ایسے قول وصورت کو اختیار کیا جائے جس پر باعتبار جواز کے ہر چہار مذاہب متفق ہوں۔

اور دوسری یہ کہ اگر ایسا ناممکن ہو تو کسی ایک مذہب کا وہ قول لے لیا جائے جو

---

[1] الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر ص: ۳۰۳۔

ان میں سب سے زیادہ حدیث سے قریب ہو۔

حنفیت اور شافعیت کے درمیان جمع

حضرت کی بعض تصریحات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ خصوصیت سے اس کی رعایت فرماتے تھے کہ ایسا قول وصورت اختیار کیا جائے کہ جس پر حضرات احناف وشوافع کا اتفاق ہو۔ ورنہ بدرجۂ مجبوری دوسرے مذاہب سے یا کسی ایک سے اقرب الی الحدیث کو اختیار فرمالیتے۔

اس بابت ایک بیان خصوصیت سے "تفہیمات الٰہیہ" میں آیا ہے جو واضح بھی زیادہ ہے اور اسلوب والفاظ کے اعتبار سے بھی اس بیان سے زیادہ اہم ہے۔

حنفی وشافعی مذاہب زیادہ مشہور ومتبوع

فرماتے ہیں:

"ونشأ فی قلبی داعیة من جهة الملأ الاعلی تفصیلها ان مذهبی ابی حنیفة والشافعی هما مشهوران فی الامة المرحومة وهما اکثر المذاهب تبعا وتصنیفاً".

"ملا اعلیٰ کی طرف سے میرے دل میں ایک خاص داعیہ پیدا ہوا جس کی تفصیل یہ ہے کہ امت میں سب سے زیادہ شہرت کے حامل فقہی مذاہب دو ہیں، حنفیت اور شافعیت اور تمام مذاہب میں انکی دونوں پر عمل بھی زیادہ ہے اور تصنیفات بھی"۔

ہر دو مذاہب کے خواص اتباع

"وكان جمهور الفقهاء المحدثين والمفسرين والمتكلمين والصوفية متمذهبين بمذهب الشافعي وجمهور الملوك وعامة

الیونان متمذھبین بمذھب ابی حنیفۃ"۔

''چنانچہ فقہاء محدثین ومفسرین اور متکلمین وصوفیہ کا مذہب تو عام طور سے شافعیت تھا۔اور بادشاہوں نیز یونانیوں (اور ان کے علاقوں کے رہنے والوں نیز ان کا ذوق ومزاج رکھنے والوں) کا مذہب عام طور سے حنفیت رہا''۔

ملأ اعلیٰ کا منشاء

"وان الحق الموافق لعلوم الملأ الاعلی الیوم ان یجعلا کمذھب واحد یعرضان علی الکتب المدونۃ فی حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفریقین فما کان موافقاھا یبقی ومالم یوجد لہ اصل یسقط"۔

''اوران دنوں ملأ اعلیٰ کے علوم کے موافق منشا یہ ہے کہ دونوں مذاہب کو ایک کر دیا جائے اس طرز پر کہ پہلے تو دونوں کو احادیث نبویہ کی کتابوں پر پیش کیا جائے۔ان میں سے ہر ایک کے جو اقوال ومسائل احادیث کے موافق ہوں وہ تو باقی وبرقرار رہیں۔اور جن کی کوئی اصل نہ مل سکے وہ ترک کر دیے جائیں''۔

اتفاقی مسائل

"والثابت منھا بعد النقد ان توافق بعضھا بعضا فذلک الذی یعض علیہ بالنواجد"۔

''پھر احادیث کی موافقت کی بنا پر، ہر دو مذہب کے باقی رہ جانے والے مسائل جو ایک دوسرے کے موافق ہوں ان کو تو مضبوطی سے اختیار کیا جائے''۔

اختلافی مسائل

"وان یخالف، تجعل المسئلة علی قولین ویصح العمل علیهما اویکون من قبیل اختلاف احرف القرآن اوعلی الرخصة والعزیمة اویکونان طریقین للخروج من المضیق کتعدد الکفارات اویکون اخذا بالمباحین المستویین لایعدو الامر هذه الوجوه ان شاء الله تعالیٰ".

'اور جو مسائل باہم مختلف ہوں انکے لیے مختلف صورتیں ہوسکتی ہیں مثلاً ایک صورت یہ ہے کہ اس مسئلہ میں دوقول مان لیے جائیں اور دونوں پر عمل جائز ہو۔

دوسری صورت یہ ہے کہ یہ اختلاف ایسا ہی سمجھا جائے جیسے حضور ﷺ کے زمانے میں اور حضرت عثمانؓ کے ابتدائی عہد تک قرآن مجید کو مختلف لغات میں پڑھنے کی اجازت تھی۔

تیسری صورت یہ ہے کہ ایک کو عزیمت پر اور دوسرے کو رخصت پر محمول کیا جائے۔

چوتھی صورت یہ ہے کہ تنگی ومشقت سے نکلنے کے دو راستے قرار دیے جائیں جیسے قسم وغیرہ میں کئی قسم کے کفاروں کا ہونا۔

پانچویں صورت یہ ہے کہ دونوں پر عمل بدرجہ مباح امور پر عمل کے ہو۔

بہرحال انہیں صورتوں میں سے کسی ایک سے کام چل جائیگا ان سے باہر انشاء اللہ نہ جانا پڑے گا۔''

حنفیت

تیسری چیز جو حضرت امام کی تصریحات میں ملتی ہے وہ حنفیت ہے اور حق یہ

ملاحظہ ہو الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر۔

ہے کہ حنفیت سے متعلق آپ کی تصریحات وتائیدات جس مقدار وتعداد میں نیز جس انداز میں ہیں باقی دو پہلوؤں سے متعلق اتنی اور اس انداز کی تحریرات وتائیدات نہیں ملتیں۔ اس بابت تین چیزیں ہمارے سامنے ہیں:

اوّل خود آپ کا اپنے متعلق حنفی ہونے کا اعتراف۔

دوم فیوض الحرمین کے وہ مکاشفات جن میں آپ کے لیے فقہ حنفی کی خوبیوں کی نشاندہی کی گئی ہے نیز ان کے ضمن میں آپ کی توضیحات۔

سوم آپ کے بیانات سے الگ ایک خارجی قرینہ جو کم اہمیت نہیں رکھتا۔ وہ قرینہ ہے آپکے اخلاف اور انکا طریق عمل۔ سب سے پہلے تو حضرت کا اعتراف ملاحظہ ہو۔ اور اسکے بعد پھر مزید کسی چیز کی ضرورت ہرگز نہیں رہ جاتی۔ لیکن تاکید وتوثیق کی غرض سے امرِ دوم، وامرِ سوم کی بھی وضاحت ضروری جائیگی۔

حنفیت سے متعلق حضرت کا ذاتی اعتراف

حضرت کے فقہی مذہب سے متعلق جو تصریحات دستیاب ہوسکی ہیں ان میں ایک اہم بلکہ سب سے اہم چیز خود حضرت کا تحریری وقلمی اعتراف ہے کہ آپ نے خود اپنے قلم مبارک سے اپنے لیے حنفیت کی نسبت اختیار فرمائی ہے بایں لفظ "الحنفی عملاً" (عمل کے اعتبار سے حنفی) یہ اعتراف کس موقع پر فرمایا ہے اور کہاں محفوظ وموجود ہے، تفصیل ملاحظہ فرمائیے۔

ہمارے ملک کے مشہور کتب خانے ''کتب خانہ خدا بخش پٹنہ'' میں بخاری شریف کا ایک قلمی نسخہ ہے جس کے کاتب حضرت امام کے ایک شاگرد شیخ محمد بن شیخ پیر محمد بن شیخ ابوالفتح بلگرامی الہ آبادی ہیں اور حسب تصریح کاتب اس نسخہ کی تصحیح انہوں نے مکرر وسہ کرر استاذِ محترم کی نگرانی میں کی ہے اور یوں یہ نسخہ حضرت امام کے حلقۂ درس میں استعمال ہوا ہے اور بعد میں شاہ عالم کے زمانے میں ۱۱۸۴ھ

میں محمد ناصح نامی کسی شخص نے اس کی دوبارہ تصحیح کی ہے یہ نسخہ دوجلدوں میں اور ۸۰۸ صفحات میں ہے اصل کتاب تو ۷۴۹ پر پوری ہوجاتی ہے اور اس صفحہ پر کاتب کے اختتامی کلمات اور تصحیح ثانی کی بھی تحریر موجود ہے۔

اس کے بعد ۷۵۰ سے ۷۵۷ تک حضرت امام کے دستخط کے ساتھ مزید اجازاتِ حدیث مرقوم ہیں ہر ہر کتاب کی اجازت علیحدہ علیحدہ پوری سند کے ساتھ مذکور ہے۔

پھر ۷۷۷ تک کچھ احادیث درج ہیں اور ۷۷۸ سے ۸۰۷ تک حضرت امام کا رسالہ "الفضل المبین فی المسلسل من حدیث النبی الامین" منقول ہے پھر حضرت کے دستخط کے ساتھ اجازت تحریر ہے اور اخیر میں حضرت کے صاحبزادے شاہ رفیع الدین صاحب کی تصدیق ہے کہ یہ تحریر حضرت والد محترم کی ہی ہے۔

ص: ۷۵۰ سے لے کر ۷۵۷ تک جو اجازت نامے آئے ہیں ان کے آخری الفاظ یہ ہیں۔

"کتبه بیده الفقیر الی رحمة الله الکریم الودود، ولی الله احمد بن عبدالرحیم بن وجیه الدین بن معظم......... العمری نسباً، الدهلوی سکونةً، الأشعری عقیدةً، الصوفی طریقةً، الحنفی عملاً، والحنفی والشافعی درسا الخ"

اس تحریر میں حضرت موصوف نے خود کو باعتبارِ عمل حنفی اور باعتبارِ درس و تحقیق حنفی شافعی قرار دیا ہے۔

ایک نکتہ

قاعدہ ہے کہ اختصار کے ساتھ جب تعارف کرانا مقصود ہو تو نسبت کا لفظ اختیار کیا جاتا ہے کہ کلماتِ نسبت مختصر مگر جامع ہوتے ہیں اور بسا اوقات کئی سطر و صفحہ کے مضامین کو اپنے اندر سمیٹ لیتے ہیں اور اس تحریر میں حضرت موصوف

نے اپنے نام کے ساتھ اسماء نسبت کا ہی استعمال فرمایا ہے۔

اس تحریر کی قدر و قیمت

یہ تحریر مختلف وجوہ سے بڑی قدر و قیمت رکھتی ہے ؛

اوّل تو یہ کہ خود حضرت کے دست وقلم کی تحریر ہے۔

دوم یہ کہ آپ کے نام ونسب، فکر ومشرب، عقیدہ ومذہب، سب کو جامع ہے۔

سوم یہ کہ یہ تحریر ۱۱۵۹ھ کی ہے جبکہ حضرت کی عمر ۴۵ سال تھی اور حضرت کی وفات ۱۱۷۶ھ میں ہوئی تو وفات سے تقریباً سولہ سترہ سال پیشتر کی ہے۔ اس طرح یہ تحریر اس وقت کی ہے جب کہ آپ عمر کا بڑا حصہ علمی خدمات وعالی تحقیقات میں گذار چکے تھے اور گویا نتائج اپنے تلامذہ کے سامنے پیش فرما رہے تھے۔

یہ صریح شہادت

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت موصوف نے اس تحریر میں کلمات نسبت کے ذریعہ گویا اپنا مکمل تعارف کرادیا ہے اور اپنے طور وطریق سے ہر ایک کو روشناس کرادیا ہے چنانچہ نسبت، جائے سکونت، اعتقادی کتب فکر، روحانی مشرب، اور فقہی مذہب کا بھی ذکر آگیا ہے، اس سے صریح ووقیع کیا شہادت ہوسکتی ہے آپ کے فقہی مسلک پر۔

اور اگر یہ کہا جائے تو شاید بے جا نہ ہو کہ چوں کہ موقع بموقع آپ فقہ شافعی کے مسائل کا تعارف وتذکرہ اور ان کے لیے استدلال اس طور پر فرماتے کہ [illegible] اس کا سننے والا اس کی بنیاد پر آپ کے متعلق شافعی المسلک ہونے یا کسی [illegible] مسلک کا پابند ہونے کا گمان کرسکتا تھا اس لیے آپ نے اپنی عملاً تحریر [illegible] اس کے معاً جراس پہلو کے نظر "الحنفی والشافعی درساً" بھی

فرمایا کہ وہ سارا بیان وتحقیق اور زور استدلال درس وتدریس کی حد تک ہے فقہی مذہب اور عمل سے اس کا واسطہ نہیں ہے۔

اس صریح شہادت کے بعد مزید اس سلسلہ میں کچھ کہنے کی حاجت نہیں رہ جاتی اور نہ ہی کسی کے لیے دوسرے دعویٰ کی گنجائش رہ جاتی ہے لیکن مزید تاکید اور اتمام حجت کے لیے باقی دونوں پہلوؤں کی بھی وضاحت کی جاتی ہے۔

ایک ضروری تنبیہ

اس موقع پر ایک اہم فروگذاشت کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے اور وہ یہ کہ ایک صاحبِ قلم عالم مولانا عبدالقیوم صاحب مظاہری (مقیم حال کانپور) نے ''تذکرہ شاہ ولی اللہ'' کے عنوان سے حضرت امام کی مفصل سوانح تحریر فرمائی ہے۔اس میں اس شہادت کا بھی تذکرہ کیا ہے جس میں چند تسامحات ہیں جو درج ذیل ہیں:

اوّل یہ کہ انہوں نے حضرت امام کے شاگرد کا نام ''چراغ محمد'' ذکر کیا ہے جب کہ ان کا نام ''شیخ محمد بن پیر محمد'' آیا ہے۔

دوم یہ کہ مسئلہ زیر بحث سے متعلق الفاظ انہوں نے حنفی عملاً وتدریساً ذکر کئے ہیں حالانکہ الفاظ یہ ہیں ''**الحنفی عملاً والحنفی الشافعی درساً**''۔

احقر نے خدا بخش کتب خانہ میں خود بخاری کا نسخہ دیکھا ہے اور وہاں سے تحریر بھی منگائی تھی۔

دوسری تحریری شہادت

اس تحریر کے علاوہ مزید بعض تحریریں بھی اس امر کی شہادت ہیں۔تذکرہ آچکا ہے کہ اجتہاد وتقلید کے موضوع پر حضرت امام کا ایک معروف رسالہ ''عقد الجید'' ہے اس رسالہ کے مندرجات سے جہاں تقلید واجتہاد کی بابت حضرت کے رجحان

وذوق کا پتہ چلتا ہے وہیں اس کے بعض مقامات سے حنفیت کے ساتھ حضرت کے تعلق کا بھی علم ہوتا ہے۔اس لیے کہ اس میں حضرت نے افتاء وفتاویٰ کے سبب سے ایسے اصول بھی بیان فرمائے ہیں جو صرف حنفی مذہب کے دائرہ کار میں کام آسکتے ہیں دوسرے مذاہب میں نہیں [1]۔

حضرت امام نے ''حجۃ اللہ البالغہ'' میں ایک موقع پر فرمایا ہے:

''ووجدت بعضهم لا یمیز بین قولنا: لیست الاشارة فی ظاهر المذهب - وقولنا ظاهر المذهب انها لیست کذلك [2]''۔

میں نے بعض علماء کو دیکھا کہ وہ ہمارے اس قول کہ ''اشارہ ظاہر مذہب میں نہیں ہے'' اور یہ کہ ''ظاہر مذہب یہ ہے کہ ایسا نہیں ہے'' دونوں باتوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے اور ظاہر مذہب کی تعبیر واصطلاح فقہ حنفی کے ساتھ خاص ہے ظاہر مذہب میں کسی چیز کا نہ ہونا اور بات ہے اور یہ کہ ظاہر مذہب میں یہ حکم اس طرح نہیں ہے۔یہ دوسری بات ہے۔

حنفیت اور فیوض الحرمین کے مکاشفات

عرض کیا جاچکا ہے کہ حضرت کی تصنیفات میں فیوض الحرمین بڑی اہمیت کی حامل ہے اس لیے کہ اس میں حضرت امام نے ان تمام چیزوں کو جمع کر دیا ہے جو ان کو عالم غیب سے بذریعہ مکاشفہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے یا حضور ﷺ کی روح اقدس سے حاصل ہوئیں اور حرمین پاک میں ان کا القاء ہوا، اپنی اہم خدمات کے سلسلہ میں خود انہوں نے جگہ جگہ ان کا ذکر فرمایا ہے اور آپ کے سوانح نگاروں نے بھی موقع بموقع ان کو پیش کیا ہے اور آپ کی نمایاں عملی خدمات کا سلسلہ بھی انہیں

[1] عقد الجید۔

[2] حجۃ اللہ البالغہ، ج:۲، ص:۱۲۔

چیزوں کے بعد شروع ہوا ہے۔اس لیے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ آپ کے فقہی مذہب کی تعیین کے سلسلہ میں فیوض الحرمین کے ان مکاشفات کو بنیاد بنایا جائے۔جیسا کہ آپ کے مقلد ہونے کی بابت اسی کے ایک مشہد سے استدلال کیا جاتا رہا ہے اور میں نے بھی کیا ہے۔

فیوض الحرمین کا سیاق وسباق

قبل اس کے کہ ان مکاشفات پر بحث کی جائے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ''فیوض الحرمین'' کے سیاق وسباق پر بھی مختصراً روشنی ڈالی جائے تا کہ نفس کتاب اور بالخصوص ان کے ان مکاشفات کی اہمیت اور قدر وقیمت واضح ہو سکے۔

تعلیم سے سفر حجاز تک

حضرت امام ۱۱۱۴ھ میں پیدا ہوئے اور پندرہ سال کی چھوٹی سی عمر میں والد محترم نے ظاہر وباطن ہر اعتبار سے تکمیل فرما کر آپ کو تدریس وارشاد کی اجازت دیدی اور ۱۱۳۱ھ میں والد محترم کی وفات کے بعد محض سولہ سال کی عمر میں مسند تدریس وارشاد کو سنبھال لیا اور بارہ سال کی مدت تک کلی طور پر درس وتدریس میں اس درجہ انہماک پیدا کیا کہ خود ہی فرمایا ہے:

''حضرت والد کی وفات کے بعد کم از کم بارہ سال کی مدت تک
اس عاجز نے پوری پابندی کے ساتھ درس وتدریس کا کام کیا''۔

اور یوں تو تعلیم ہی انتہائی مکمل انداز پر اور حضرت والد کو جن علوم نقلیہ وعقلیہ میں مہارت تھی ان پر پوری دسترس کے ساتھ ہوئی تھی اس بارہ سالہ انتہائی انہماک والی تدریسی زندگی نے مزید اس پر کام کیا اور بقول آپ کے:

"واظب هذا الفقيه بعد وفاة الوالد على تدريس

الكتب الدينية والعقلية اثنى عشر عاما على الأقل وحذق وتعمق فى كل علم وفن"۔

"ہر علم وفن میں حذاقت حاصل ہوئی اور علوم کی تہوں و گہرائیوں تک پہنچنا نصیب ہوا۔"[1]

سفر حرمین

یہ بارہ سالہ مدت ۱۱۴۳ھ میں پوری ہوتی ہے اس کے بعد حضرت نے اسی سال حرمین شریفین کا سفر فرمایا اس سفر کا آغاز ۱۱۴۳ھ میں اور واپسی ۱۱۴۵ھ میں ہوئی۔ حرمین شریفین میں قیام کی کل مدت چودہ مہینے رہی[2]۔ اس مدت میں حضرت نے دو حج فرمائے گویا حرمین حضرت کا پہنچنا ۱۱۴۳ھ ذیقعدہ یا ذی الحجہ کے آغاز میں ہوا اور واپسی محرم ۱۱۴۵ھ میں یا اس کے معا بعد۔

خصوصی استفادات

حرمین کے سوا سالہ قیام میں جہاں آپ نے ظاہری علوم کے اعتبار سے بڑے فوائد حاصل کئے وہیں باطنی اور روحانی اعتبار سے بھی اہم اور قیمتی فوائد حاصل کئے جن میں سے ایک بڑی مقدار کا تعلق حضرت امام کے ملک و وطن کے سیاسی اور ملی و مذہبی حالات سے تھا۔ انہیں روحانی فوائد و فیوض کے مجموعہ کو واپسی پر آپ نے "فیوض الحرمین" کے نام سے مرتب فرمایا جیسا کہ خود آپ نے رسالہ کے آغاز میں تحریر فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"احببت ان اضبط اسرار تلك المشاهدة كما علمنية ربی تبارك وتعالیٰ وكما استفدته من روحانية نبينا صلى الله عليه وسلم تذكرة لی وتبصرة لاخوانی عسی ان

---

[1] الامام الدہلوی، ص: ۱۴۰۔ [2] ملفوظات عزیزی، ص: ۹۳۔

یکون ذلك اداء لبعض ماوجب علی من شکرھا".

"میرا جی چاہتا ہے کہ ان مشاہدات کے اسرار کو جمع کروں جیسا کہ مجھے حضرت رب تبارک وتعالیٰ نے سکھایا اور جیسا کہ میں نے حضور ﷺ کی روحانیت مقدسہ سے استفادہ کیا تا کہ یہ مجموعہ میرے لیے نصیحت کا باعث ہو اور میرے بھائیوں کے لیے سامان بصیرت ہو ممکن ہے کہ اس کے ذریعہ مجھ پر ان استفادات کا جو شکر واجب ہے اس کی کچھ ادائیگی ہو سکے[1]"

سفر حرمین کی اہمیت

یوں تو حج کو ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد جاتے رہتے ہیں لیکن حضرت امام نے جو ظاہری و باطنی فوائد اپنے مبارک سفر میں حاصل کیے ان کی بنا پر حضرت امام کا سفر حرمین بڑی اہمیت کا حامل ہے چنانچہ آپ کا ایک سوانح نگار رقم طراز ہے:

"لم تکن رحلة الامام الدھلوی ھذہ رحلة عادیة الی الحج والزیارة فحسب ولکنھا کانت نقطة تحول فی حیاته فتحت آفاقا جدیدة واسعة ومجالات فسیحة التفکیر والبحث وروح الاجتھاد والاصلاح والتجدید فقد استفاء من الحرمین الشریفین فائدة ظاھرة وباطنة روحیة ونھل من مناھلھما العلمیة والروحیة والفکریة الصافیة العذبة وقد سجل الانطباعات".

"حضرت امام کا یہ سفر حرمین عام لوگوں کے عادی سفر حج وزیارت کے سفر کی طرح نہ تھا بلکہ وہ ان کی زندگی میں ایک عظیم انقلاب کا پیش خیمہ تھا۔ جس نے ان کے لیے فکر وبحث، اجتہاد واصلاح اور تجدید کے نئے آفاق اور وسیع میدان کھول دیئے۔ انہوں

[1] فیوض الحرمین، ص: ۳۰۔

نے حرمین میں ظاہری فوائد بھی حاصل کیے اور باطنی وروحانی بھی، اور اسکے علمی اورروحانی وفکری صاف وشیریں چشموں سے خوب اپنی پیاس بجھائی، اور بعد میں حضرت امام نے اپنے انہیں قلبی تاثرات اور فوائد وفیوض کو جن سے آپ کے دل وروح سرشار ہورہے تھے اپنی کتاب "فیوض الحرمین" میں جمع فرمایا ہے۔[۱]"

خود حضرت امام نے بھی اپنے سفر کی اہمیت کا ایک درجہ ذکر فرمایا ہے، فرماتے ہیں:

"من اعظم نعم الله تعالى على ان وفقني لحج بيته وزيارة نبيه عليه افضل الصلاة والسلام سنة ثلث واربعين والتي تليها من القرن الثاني عشر".

"اللہ تعالی کی ایک بڑی نعمت یہ ہے کہ اس نے بارھویں صدی کے تینتالیسویں سال اور چوالیسویں سال، اپنے پاک گھر اور اپنے نبی ﷺ کی زیارت کی توفیق وسعادت بخشی"۔

اس کے بعد فرماتے ہیں:

واعظم من هذه النعمة بكثير ان جعل الحج حج الشهود والمعرفة لاحج الحجب والنكرة وزيارة زيارة مبصرة لازيارة عمياء فتلك نعمة اعظم عندي من جميع النعم".

"اور اس نعمت سے کہیں بڑھ کر نعمت یہ ہے کہ اس حج کو حجاب واجنبیت کا حج نہیں رکھا بلکہ شہود ومعرفت (یعنی اپنے انوار کی تجلیات اوران سے استفادہ) کا حج بنایا اورزیارت بھی اندھی (بے فائدہ وبے ثمرہ) زیارت نہیں بلکہ بصیرت افروز وبصارت فزود۔ یہ نعمت تو میرے نزدیک تمام ہی نعمتوں سے بڑی ہے"۔[۲]

---

[۱] الامام الدہلوی، ص: ۱۸، ۱۹۔ [۲] فیوض الحرمین، ص: ۳۔

سفر سے پہلے کی علمی حیثیت

اس سفر سے پہلے بارہ سال کی مدت تک آپ نے انتہائی انہاک کیساتھ جو تدریسی مشغلہ اختیار فرمایا تھا اسکے متعلق آپ خود حضرت امام کا اعتراف ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ اس تدریسی مشغلہ نے آپ کو عقل ونقل دونوں میں حذاقت وتعمق کی حد تک پہنچا دیا تھا، ظاہر ہے کہ حضرت کے والد اور استاذ خاص ومربی شاہ عبدالرحیم صاحب حنفی تھے اس لیے بنیادی طور پر آپ نے ان سے فقہ حنفی کا ہی درس لیا تھا اور پھر اس کی تدریس کو مشغلہ بنایا تھا۔ ایک تو درس وہ بھی پورے انہاک یعنی مطالعہ وتحقیق کے ساتھ اس کا وہ نتیجہ ہونا ضروری تھا جسے مولانا سندھی نے ذکر فرمایا ہے:

> ''شاہ صاحب اپنے والد صاحب کی وفات کے بعد بارہ سال تک دہلی میں درس دیتے رہے یعنی جو کچھ انہوں نے اپنے والد صاحب سے سیکھا تھا وہ ان کے دماغ میں راسخ ہوگیا[۱]''

یعنی حنفیت پوری تحقیق کے ساتھ راسخ ہوگئی اور آپ پر کلی طور پر اسی کا اثر رہا، مولانا بنوری فرماتے ہیں:

> ''جب تک ہندوستان میں تھے اور حرمین شریفین کی زیارت کو نہیں گئے تھے آپ پر فقہ حنفی کا اثر تھا[۲]''

حرمین کے اساتذہ اور ظاہری استفادات

آپ یوں تو والد محترم سے حدیث کی بھی تکمیل کر چکے تھے لیکن چوں کہ حرمین میں ہر زمانے میں درس حدیث کے خصوصی حلقے ہوا کرتے تھے اور مختلف کتابوں کا درس ہوتا تھا، مختلف مذاہب کے علماء محققین درس دیا کرتے تھے، آپ

---

[۱] الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر، ص: ۳۰۵۔

[۲] الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر، ص: ۳۶۹۔

نے موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے فائدہ اٹھایا اور خصوصیت سے تین حضرات کے درس میں شریک ہوئے اور ان سے استفادہ کیا۔

اوّل شیخ وفد اللہ بن سلیمان مغربی۔ جو کہ مالکی المسلک تھے، دوم شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم کردی، اور وہ شافعی تھے اور سوم شیخ تاج الدین حنفی۔ ہر ایک سے ان کے مسائل کی نسبت سے اہم واصولی حدیث کی کتابوں کا درس لیا، چنانچہ اوّل سے مؤطا امام مالک پڑھی اور دوم سے صحیح بخاری اور دوسری کتب حدیث کے بعض بعض اجزاء اور تیسرے صاحب سے مؤطا امام محمد اور کتاب الآثار خاص طور سے پڑھیں اور بعض دوسری کتب کے بھی کچھ اجزاء پڑھے[۱]۔

جمع بین المسالک کا خیال

آپ کی حنفیت تو والد کے درس اور اپنی تدریس کی بناء پر ہندوستان کے زمانۂ قیام ہی میں راسخ ہو چکی تھی، حرمین میں شیخ تاج الدین سے "مؤطا امام محمد و کتاب الآثار" کے تدریسی استفادہ نے مزید بصیرت ورسوخ پیدا کیا، حرمین کے خصوصی استفادات نے مزید دو فقہی مذاہب سے نہ صرف واقفیت بلکہ بصیرت عطا کی، شیخ ابوطاہر کردی سے تفصیل کے ساتھ بخاری شریف پڑھنے نیز کتاب الام کے ذاتی مطالعہ کی بناپر فقہ شافعی پر گہری نظر ہو گئی، اور شیخ وفد اللہ مغربی کے مؤطا امام مالک کے درس نے فقہ مالکی سے بھی پوری مناسبت پیدا کر دی، اور اس طرح فقہ کے تین مکاتب سے آپ کا خصوصی تعلق قائم ہو گیا، اور فقہ حنبلی کا معاملہ یہ ہے کہ چوں کہ امام احمد بن حنبل باضابطہ امام شافعیؒ کے شاگرد تھے اس لیے بقول مولانا بنوریؒ:

> "امام احمد کا مذہب حقیقت میں امام شافعیؒ کے مذہب کی فرع ہے، بلکہ ظاہریت واجتہاد میں ایک برزخ ہے[۲]۔ مشکل سے امام احمد کا

---

[۱] الامام الدہلویؒ، ص: ۱۹۔
[۲] اسی لیے ابن تیمیہ وابن قیم جیسے حنبلی محققین کو ظاہری سمجھ لیا گیا، ۱۲۔

کوئی قول ملے گا کہ مذہب شافعی کی کوئی روایت اس کے مطابق نہ ہو۔"

اس لیے اگر چہ "فقہ حنبلی" کی آپ نے باضابطہ تحصیل نہیں کی لیکن فقہ شافعیؒ کے ضمن میں نیز حضرات اساتذہ کی بدولت فقہ حنبلی کا بھی وافر علم حاصل ہو گیا۔

اور اس مرحلہ پر پہنچ کر آپ نے جب یہ محسوس کیا کہ اختلاف مذاہب بھی امت کے درمیان اختلاف و گروہ بندی کا بڑا باعث ہے تو یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اس اختلاف کو دور کرنے کی غرض سے چاروں مذاہب کو ایک دوسرے سے قریب کیا جائے، یعنی ان کے درمیان جمع و تطبیق سے کام لیا جائے اور پھر اختلاف اقوال و مسائل سے پاک و صاف ایک مسلک تیار کیا جائے، بالخصوص اس وجہ سے یہ خیال پیدا ہوا کہ حضرت نے فیوض الحرمین کے ایک مکاشفہ میں ذکر فرمایا ہے:

"مجھے یہ دکھایا گیا ہے کہ قائم الزماں ہوں"

جس کا مفہوم خود آپ ہی کے الفاظ میں رفع نزاع اور قیام صلاح و اصلاح ہے، ایک اور مکاشفہ میں اس چیز کو بایں الفاظ ذکر فرمایا گیا ہے:

"تمہارے متعلق حق تعالی کی مراد یہ ہے کہ تمہارے ذریعہ امت مرحومہ کے شیرازہ کو جمع کرے"۔

اور شیرازہ بندی کیلئے ہر قسم کے اختلافات کا ازالہ ضروری سمجھا جاتا ہے۔

مکاشفات کن حالات میں

بہر حال آپ پر تمام فقہی مذاہب کے درمیان جمع و تطبیق کا خیال غالب ہے، اور آپ پورے طور پر اس کے لیے فکر مند ہیں اور یہی وہ زمانہ ہے کہ غیبی علوم کے دروازے آپ پر کھول دیے گئے ہیں اور آپ کو اصولاً وہ تمام چیزیں عنایت کی جارہی ہیں جن سے آپ کو واپسی کے بعد اپنے ملک اور عوام و معاشرہ کی اصلاح میں کام لینا تھا، چنانچہ آپ نے واپسی کے بعد ملک میں اصلاح و تجدید کی جو تحریک

ل الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر ص: ۳۷۰۔

چلائی خواہ اس کا تعلق کسی شعبے سے ہو اس کی بنیاد یں حرمین کے انہیں روحانی افادوں اور غیبی اشاروں پر قائم تھیں، یہی وجہ ہے کہ مولانا مناظر احسن گیلانی فرماتے ہیں:

> "کیا شاہ صاحب کی اس عبقریت اور نابغیت میں صرف ان کے دل ودماغ کو دخل ہے، ممکن ہے کچھ لوگ ایسا ہی خیال کرتے ہوں......اگر شاہ صاحب کے متعلق کوئی وثیقہ مجھے نہ ملا ہوتا تو شاید میں بھی اسی قسم کی بات کہہ کر یا سن کر چپ رہتا۔ لیکن الحمدللہ کہ سفر حجاز سے پہلے اور سفر حجاز کے بعد شاہ صاحب کی دونوں زندگیوں اور ان کارناموں میں جو نمایاں فرق پیدا ہوگیا ہے، اس کی تہ میں جو حقیقی سبب کارفرما ہے وہ اس سے بہت زیادہ بلند ہے، جو سمجھا جاتا ہے[1]"

بہر حال اس زمانے میں جہاں ایک مکاشفہ کے ذریعہ آپ کو پابند تقلید رہنے کی وصیت کی جاتی ہے کچھ مکاشفات آپ کے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن سے اصلاً یا ضمناً حنفیت کی تحسین وتوثیق اور گویا اس تحسین وتوثیق کے ذریعہ اس پر عمل پیرا رہنے کی آپ کو تاکید کی جاتی ہے، بلکہ ایک مکاشفہ میں تو صراحت کے ساتھ اس کی مخالفت سے ممانعت کی گئی ہے۔

حنفیت کی توثیق، جمع وتطبیق کے رجحان کو ختم کرنے کے لیے

کیوں نہ ہم کہیں کہ اس جمع وتطبیق کے خیال ورجحان کے دور میں یہ رہنمائی محض اس بناء پر تھی کہ اس کا پورا پورا امکان تھا کہ حضرت موصوف واپسی کے بعد اپنی اصلاحی تحریکات کا ایک جزء ان مذاہب کے اختلافات کے ازالہ کو بناتے جن کا پابند رہنے کی آپ کو خصوصی وصیت کی گئی تھی، اور جو اختلافات فی الواقع امت کے لیے باعث اختلاف وافتراق نہیں بلکہ رحمت وسہولت کا باعث اور بسا اوقات تنگیوں سے شرعی چھٹکارہ حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتے ہیں، چنانچہ حضرت امام نے

---

[1] الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر ص: ۲۱۳۔

خود بھی عقد الجید میں ایک موقع پر ذکر فرمایا ہے:

"والشافعي ومالك والنعمان واحمد بن حنبل وسفيان وعندهم من سائر الائمة على هدى والاختلاف رحمة".

"امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام ابوحنیفہؒ، امام احمدؒ وسفیان اوران کے علاوہ بھی دیگر تمام ائمہ سارے کے سارے ہدایت پر ہیں، اور (ان کا باہمی) اختلاف رحمت ہی ہے[۱]"

ہندوستان اور حنفیت

ہندوستان کا حال فقہ کے باب میں یہ رہا ہے کہ یہاں اسلام اور حنفیت کا چولی دامن کا ساتھ رہا ہے، اس سلسلہ میں مولانا سندھی کا بیان پڑھئے:

"ہندوستان جب سے فتح ہوا اس میں حنفی فقہ برسر اقتدار رہی، شروع اسلام سے یہاں سوائے فقہ حنفی کے اور کوئی فقہ معلوم ہی نہیں ہوتی، ایران کے اثر سے شیعہ حکومت یہاں قائم ہوئی، مگر وہ اسکول ہی الگ ہے، اس سے ہماری بحث نہیں، مسلمانانِ ہند کی اکثریت حنفی مذہب کی پابند ہے۔ ہند میں جب اسلام آیا تو یہاں کے ایک بڑے حصے نے اس کو اجنبی سمجھا مگر کافی زمانے کے تامل وتعاون اور بڑی بڑی سلطنتوں اور بڑے بڑے حکماء اور صوفیہ کی محنتوں سے ہندوستانی قوم نے اسلام کو اپنی چیز بنالیا، یہ اسلام ان کے قلوب اور اذہان میں حنفی صورت میں آیا، اس لیے حنفیت ہندوستانی قوم کا قومی مذہب ہے، اب یہاں کوئی مصلح ومجدد اس طرح بھی کام نہیں کر سکے گا کہ جہاں حنفیت کی رعایت ممکن ہو وہاں بھی اس کی پروانہ کرے، اس مذہب نے ہندوستان میں اتنا توسع پیدا کرلیا ہے کہ ہر محقق کے لیے حنفیت سے باہر جانے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی[۲]"

---

[۱] عقد الجید، ص:۹۶۔ [۲] الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر، ص:۲۳۳۔

اسی وجہ سے مولانا ہندوستان میں حنفیت کے وجوب اور باقی مذاہب کے گوارہ کر لینے کے قائل ہیں۔ ۱

اس عام تعامل میں جمع بین المذاہب کا اثر

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قدرت خداوندی کو حضرت امام سے مستقبل میں عظیم اصلاحی کام لینا تھا، اور ملک کی تمام تر دینی وسیاسی اور علمی وعملی جدوجہد کا ان کو مرکز ونقطہ بنانا تھا، اور اگر اصلاح وتجدید کے لیے کسی باب وشعبہ میں کسی ایسی کلی مخالفت کا اظہار کیا جاتا جس سے امت آشنا نہ تھی تو اس کی وجہ سے حالات اصلاح وتجدید کے لیے سازگار ہونے کے بجائے بد سے بدتر ہو جاتے اور پھر کسی بھی شعبہ میں کام کرنے کا موقع نہ رہ جاتا۔

مرکزی طور پر فقہ حنفی کی پابندی

اس لیے کم ازکم اس ملک کے حق میں آپ کو مرکزی طور پر فقہ حنفی کا پابند بنادیا گیا، اوراس کی حدود سے نکلنا ممنوع قرار دیا گیا، کسی موقع پر حنفیت کی توثیق وتصویب اور فقہ حنفی کے مسائل واقوال میں سے ''اقرب الی الحدیث'' کے انتخاب کی راہ بتا کر اور کسی موقع پر صراحتاً مخالفت سے منع فرما کر اور چونکہ آپ کو مذاہب اربعہ کی فقہ پر بلکہ ان کے واسطے سے اور ''علمی فیضان الٰہی'' کی بدولت تمام ہی مذاہب کی فقہ پر عبور حاصل تھا، جس کی بناء پر آپ کی طبیعت میں تقلید کو اختیار کرنے کی بابت کوئی انشراح نہیں تھا، اور اسی وجہ سے آپکو مصلحتاً پابند کیا گیا جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما چکے۔ اس موقع پر مقصود ومطلوب کو مختلف اسلوب وانداز سے آپ کے سامنے پیش کیا گیا تا کہ علم فقہ کی عظیم وسعت کے ساتھ ساتھ آپ

---

۱ ایضاً۔

زیادہ سے زیادہ فقہ حنفی کی طرف مائل ہوگئیں، اور آپ کے سینہ کو اصولی طور پر فقہ حنفی کی تائید وتقویت کے لیے اس درجہ کھول دیا گیا کہ مولانا گیلانیؒ فرماتے ہیں:

"(حضرت امام کی تصنیفات وتحقیقات نے) حدیث فہمی کا جو معیار پیش کیا ہے اور فقہ وحدیث میں تطبیق کی جو راہیں اشاروں اشاروں میں شاہ صاحب نے اہل فہم کے سامنے کھولی ہیں سچی بات یہ ہے کہ آج حنفیت علی بصیرۃ من ربہ ان ہی بنیادوں پر قائم ہے[۱]۔"

فیوض الحرمین کے مکاشفات

اس مختصر سی تفصیل کے بعد اب "فیوض الحرمین" کے مکاشفات کو ملاحظہ فرمایئے، مکاشفات جن کو حضرت امام نے "مشاہد" سے تعبیر کیا ہے ان کی تعداد کل ۴۷ ہے۔ حضرت امام نے ہر ایک کے وقوع کی تاریخ ضبط نہیں فرمائی ورنہ ان کی قدر وقیمت میں مزید اضافہ ہو جاتا، لیکن انداز ترتیب سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ یہی ان کے وقوع کی بھی ترتیب ہے۔

حنفی مذہب احادیث منقحہ سے زیادہ قریب ہے

فقہیات سے متعلق سب سے پہلا مکاشفہ تو وہ ہے جو گذشتہ مقالہ میں ذکر کیا گیا، جس کے ذریعہ حضرت امام کو یہ علم حاصل ہوا کہ تمام مذاہب فقہیہ حضور ﷺ سے یکساں نسبت رکھتے ہیں، اس سلسلہ کا دوسرا مکاشفہ انیسواں مکاشفہ ہے اس کے ذریعہ حضرت کو کیا بتایا گیا فرماتے ہیں:

"عرضنی رسول اللہ ﷺ ان فی المذھب الحنفی طریقة انیقة ھی اوفق الطرق بالسنة المعروفة التی جمعت ونقحت فی زمان البخاری واصحابه".

---

[۱] شاہ ولی اللہ نمبر، ص: ۲۰۰۔

"حضور ﷺ نے مجھ کو بتایا کہ مذہب حنفی میں ایک ایسا بہترین طریقہ و پہلو ہے کہ جو تمام طرق میں سب سے زیادہ ان احادیث کے موافق ہے جن کی تدوین و تنقیح امام بخاری اور ان کے اصحاب کے عہد میں ہوئی۔[1]"

امام بخاری کے عہد میں تنقیح احادیث

اہل علم بخوبی واقف ہیں کہ یوں تو پہلی صدی کے آخر سے ہی حدیث کی جمع و تدوین کا کام شروع ہوا اور بہت سے حضرات نے اس میں حصہ لیا لیکن احادیث کی جمع و تدوین کے سلسلہ میں تنقیح یعنی احادیث کی جانچ و پرکھ، کاٹ و چھانٹ، رجال پر غور و فکر میں جو تحقیق امام بخاری اور ان کے اصحاب و تلامذہ اور تقریباً معاصرین کے عہد میں ہوئی اور جس کی امارت کا سہرا امام بخاری کے سر ہی ہے کہ انہوں نے اپنی نگاہ تحقیق کے مطابق ایک لاکھ صحیح احادیث کے مجموعہ سے چھانٹ کر چند ہزار احادیث کو اپنی "جامع" میں ذکر فرمایا ہے اور پھر باقی حضرات نے اسی انداز پر کام کیا ہے اس انداز کا کام دوسرے عہد میں کم از کم اس سے پیشتر نہیں ہوا اس لیے اس عہد میں ترتیب دیئے جانے والے احادیث کے مجموعے باعتبار استناد و اعتماد زیادہ قیمت رکھتے ہیں، بہر حال اس مکاشفہ میں حضرت امام کو یہ بتایا گیا ہے کہ فقہ حنفی کے اس طریق میں ان احادیث منقحہ سے جتنی مناسبت و موافقت پائی جاتی ہے دوسرے مذاہب اور طریق اس سے محروم ہیں وہ بہترین طریقہ کیا ہے تفصیل ملاحظہ فرمایئے۔

طریقہ انیقہ کی تفصیل

اس مکاشفہ میں آگے چل کر درج ذیل الفاظ میں اس طریق کی تفصیل کی گئی ہے:

---

[1] فیوض الحرمین ص: ۶۴۔

"وذلك ان يؤخذ من اقوال الثلاثة قول اقبلهم بها في المسئلة ثم بعدذلك يتبع اختيارات الفقهاء الحنفين الذى علماء لحديث فربّ شيئ سكت عنه الثلاثة فى الاصول وما تعرضوا لنفيه دولت الاحاديث عليه فليس بدمن الباته والكل مذهب حنفي".

"اور وہ طریقہ یہ ہے کہ علماء ثلاثہ (یعنی امام صاحب اور صاحبین) کے اقوال میں سے جس کا قول حدیث کے معنی سے زیادہ قریب ہو اسے اختیار کیا جائے، پھر اس کے بعد ان حنفی فقہاء کے اختیارات پر عمل کیا جائے جو محدثین میں سے تھے اس لیے کہ بہت سے مسائل ایسے ہیں کہ حضرات علماء ثلاثہ نے مذہب کی اصولی کتب میں ان سے سکوت اختیار کیا ہے اور نفی بھی نہیں فرمائی ہے، اور احادیث ان پر یعنی ان کے جواز پر دلالت کرتی ہیں، تو ان کے ماننے بغیر چارۂ کار نہیں، اور یہ طریق عمل مذہب حنفی (پر ہی عمل) ہے اس سے باہر نہیں [1]"

ہند میں مذہب حنفی کی مخالفت حق سے معارضہ

اس سلسلہ کا تیسرا مکاشفہ اکتیسواں مکاشفہ ہے اس میں اصلا یہ مذکور ہے کہ حضرت امام نے محض روحانی طور پر حضرت حق سے دریافت کیا کہ اسباب کا اختیار کرنا بہتر ہے یا انکا ترک، جواب میں خاص قسم کی خوشبو کے چند جھونکے محسوس ہوئے، جن میں سے دوسرے سے حضرت امام کے دل پر جو بات منکشف ہوئی وہ قابل ذکر ہے، فرماتے ہیں:

"ان مرادالحق فيك ان يجمع شملا من شمل الامة

---

[1] فیوض الحرمین، ص:۳۹۔

المرحومة بك ...... وإياك ان تخالف القوم في الفروع فانه مناقضة لمراد الحق".

"تمہارے متعلق حق تعالی کی مراد یہ ہے کہ تمہارے ذریعہ امت مرحومہ کے شیرازہ کو جمع کرے...... اور خبردار! فروع میں اپنی قوم (ہم وطنوں) کی مخالفت سے بچنا کہ یہ چیزیں حق تعالی کی مراد سے معارضہ ومقابلہ ہیں۔[1]"

ظاہر ہے کہ انسان کی قوم اس کے ہم وطن، ہم مسکن اور ہم خاندان لوگ ہی کہلاتے ہیں اور حضرت امام کے ہم وطن ہندستانی تھے، جن کا عام فقہی مذہب، حنفیت ہی رہا، اس لیے اس مکاشفہ کی مراد اس کے سوا کیا ہوسکتی ہے کہ چوں کہ تم کو امت کو جوڑنے اور جمع کرنے کا کام کرنا ہے اس لیے ہندوستان میں رہتے ہوئے ہم وطنوں کی فروعات یعنی مسائل فقہیہ میں مخالفت کرنا حق تعالی اور اس کی مراد سے معارضہ ہے، اس لیے کہ اس مخالفت کی بناپر مقصود فوت ہوگا، بجائے اتحاد واتفاق کے خلفشار وانتشار پیدا ہوگا، لہٰذا اس کی اہمیت ظاہر ہے۔

مذاہب اربعہ پر بصیرت کی صورت میں طریق عمل کی تعلیم

چوں کہ حضرت امام کا تو معاملہ یہ تھا کہ مذاہب اربعہ پر بصیرت افروز نگاہ رکھتے تھے اس لیے مذکورہ بالا ہدایت پر دل میں خلش اور کھٹک پیدا ہوسکتی تھی، کہ آخر جب احادیث کی رو سے اطمینان دوسرے مذاہب کے اقوال پر ہے تو مذہب حنفی کا پابند کیسے رہا جائے، اور کیسے حق وتحقیق کے مقتضی کو چھوڑا جائے تو آگے ایک تدبیر کی تعلیم فرماکر گویا یہ اطمینان دلادیا گیا کہ "فقہ حنفی" کے اقوال ومسائل میں اتنا توسع ہے کہ بوقت تحقیق ان سے باہر نہ جانا پڑے گا ہاں اس کے لیے خاص طریقے سے کام لینا ہوگا اور وہ حسب بیان حضرت امام یہ ہے:

---

[1] فیوض الحرمین، ص: ۶۳۔

ثم كشف انموذجا ظهر لي منه كيفية وتطبيق السنة بفقه الحنفيه من الاخذ القول احد الثلاثة وتخصيص عموماتهم والوقوف على مقاصدهم والاقتصار على مايفهم من لفظ السنة وليس فيه تاويل بعيد ولا ضرب بعض الاحاديث بعضا ولا رفضا الحديث صحيح هول احد من الامة".

"پھر فقہ حنفی کے ساتھ احادیث کو تطبیق دینے کا ایک نمونہ وصورت کا مجھ پر انکشاف کیا گیا اور بتایا گیا کہ علماء ثلاثہ میں سے کسی ایک کے قول کو لے لیا جائے، ان کے عام اقوال کو خاص قرار دیا جائے، انکے مقاصد سے واقف ہوا جائے اور بغیر زیادہ تاویل سے کام لیے، احادیث کے ظاہری الفاظ کا جو مفہوم سمجھ میں آتا ہو اس پر اکتفا کی جائے نہ تو احادیث کو ایک دوسرے سے ٹکرایا جائے اور نہ ہی کسی حدیث صحیح کو امت کے کسی فرد کے قول کے پیش نظر ترک کیا جائے[1]"

حضرت امام نے اس طریق عمل کو "کبریت احمر" اور "اکسیر اعظم" قرار دیا اور کیوں نہ ہو کہ کبھی ایک مسئلہ کی بابت فقہاء مذہب کے مختلف اقوال ہوتے ہیں اور بسا اوقات ان کی بنیاد روایات پر ہوتی ہے اور حسب تصریح صاحب "جواہر مضیہ" علامہ کاسانی (صاحب بدائع) نے ایک موقع پر عملاً یہ بات ثابت کردی ہے کہ فقہاء مذہب میں سے کسی نہ کسی کا قول روایات کے مطابق ضرور ملتا ہے[2]۔ لہٰذا اس کی ضرورت نہیں کہ مذہب کو ترک کیا جائے۔

مکاشفہ ﴿۱۹﴾ اور ﴿۳۱﴾ کے درمیان فرق

مذکورہ بالا ہر دو مکاشفات کے درمیان تھوڑا سا فرق ہے اور وہ یوں کہ ایک

---

[1] فیوض الحرمین، ص:۶۳-۶۴۔ [2] الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر، ص:۳۲۶۔

تو پہلے میں محض موافقت کا طریقہ وصورت بتائی گئی ہے اور دوسرے میں اولاً فروع میں مخالفت کی ممانعت کی گئی ہے، پھر موافقت حدیث کی صورت ذکر کی گئی ہے۔

دوسرے یہ کہ (۳۱) میں ذکر کردہ طریقہ موافقت بمقابلہ (۱۹) کے زیادہ عام ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ اسی کی تفصیل ہے کیوں کہ (۳۱) میں موافقت کے علم کے لیے تین صورتیں خاص طور پر ذکر کی گئی ہیں:

"۱ اوّل عام کو خاص کرنا۔ ۲ مسئلہ کی علت اور مجتہد کے مقصود کو سمجھنا۔ ۳ تھوڑی بہت تاویل کیساتھ محض الفاظ حدیث پر اکتفا"۔

حنفیت سے متعلق چوتھا مکاشفہ

اس سلسلہ کا آخری مکاشفہ ومشاہدہ چھیالیسواں مشاہدہ ہے یہ مشاہدہ جن حقائق پر مشتمل ہے ان کی بنا پر سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے اس کے آغاز میں حضرت امام نے ایک تمہید بھی قائم فرمائی ہے:

ملت ومذہب اوران کی حقیقت وحقانیت

پہلے تو یہ سمجھ لیں کہ حضرت امام نے "ملت" سے شریعت نبویہ اور "مذہب" سے فقہی مذہب مراد لیا ہے اس موقع پر حضرت امام فرماتے ہیں:

"اعلم ان الملل والمذاهب توصف بالحقيقة: يقال ملة حقاً ومذهب حق".

"ملت اور مذہب دونوں کو حقیت (حق ہونے) کے ساتھ متصف کیا جاتا ہے۔ (کہا جاتا ہے) ملة حقه (شریعت حقہ) اور مذہب حق (حق مذہب)"

آگے اس اتصاف کا معیار بیان فرمایا ہے:

"وينظر الناظر في وصف احدهما بذلك الى".

"جو شخص ان میں سے کسی ایک کو حقیت کے ساتھ متصف کرتا ہے وہ اس پر نظر رکھتا ہے کہ امر واقع اسکے مطابق ہے یا نہیں"۔

پھر یہ "واقعہ" جس کی مطابقت وعدم مطابقت ناحق ہونے نہ ہونے کا معیار ہے اس کی بابت فرماتے ہیں کہ:

"فتاملنا حقيقة هذا الواقع الذى ان دافقه الشئ كان حقا والا كان باطلاً ومعنين احدهما جلى والاخر دقيق يرى من بعد".

"ہم نے "واقع" کہ جسکے موافق جو شئ ہو وہ حق کہلاتی ہے ورنہ باطل کہی جاتی ہے اس کی حقیت پر غور کیا تو ہمارے سامنے اس کے دو مفہوم آئے ایک واضح دوسرا دقیق و مخفی جس کا حصول دیر سے ہوتا ہے"۔

معنی دقیق

کی توضیح کرتے ہوئے حضرت امام نے فرمایا ہے کہ:

"واما الدقيق الذى يرى من بعد فان يكون الحق علم جمع شمال امة من الامم بأن يلهم مصطفى من عبارة باقامة ملة من الملل فيصير خادمًا لارادة الحق منصبة لظهور تدبيره دوكدًا نقيض مدده الغيبه فيقال فيه من اطاع هذا العبد فقد اطاع الله ومن عصاه فقد عرض الله".

"اس کا حاصل یہ ہے کہ حق تعالیٰ کسی امت کی شیرازہ بندی کے خیال سے اپنے بندوں میں سے کسی منتخب بندے کو اس کا الہام فرماتے ہیں۔ وہ کسی ملت کی کج روی کو دور کرنے کا کام کرے چنانچہ وہ کام شروع کر دیتا ہے اور اس کام کے کرنے کی وجہ سے وہ ارادہ حق کی خدمت انجام دینے والا اور اس کی تدبیر کے ظہور کا ذریعہ اور اس

کی غیبی مدد کے فیضان وسیلہ ہوتا ہے حتی کہ اس بندے کی اطاعت خدا کی اطاعت اور اس کی نافرمانی خدا کی نافرمانی قرار پاجاتی ہے" الخ۔

مذہب کی حقیت

فرماتے ہیں:

"وكذلك المذهب وبما يكون العناية المتوجهة الىحفظ ملة حقة متوجها بحسب معدات الى حفظ مذهب خاص بان يكون حفظة المذهب يومئذ هم القائمين بالذب عن الحلة اويكون شعاء هم وفى قطر من الاقطار هو الفارق بين الحق والباطل محيفند يعقد وجوه لتشبهى فى الملأالاعلى او السافل بأن الملة هى هذا المذهب".

"مذہب کا معاملہ بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ کبھی ایک ملت کی حفاظت کی طرح حق تعالی کی عنایت خود کسی مذہب کی حفاظت کی طرف بھی متوجہ ہوتی ہے۔ اس معنی کر کہ اس مذہب کے نگہبان و پیرو ہی اس وقت ملت کی جانب سے مدافعت کرنے والے ہوتے ہیں یا یہ کہ کسی علاقے میں انہیں کا شعار ہی حق و باطل کے درمیان وجہ فرق ہوتا ہے اور اس صورت حال کے پیش نظر ملأ اعلی یا ملأ اسفل میں یہ بات کہی جاتی ہے کہ ملت دراصل یہی مذہب ہے"۔

معنی دقیق کے حصول کا ذریعہ

حضرت امام فرماتے ہیں:

"واما المعنى الدقيق فلا يوقف عليه الابالنور النبوى

الكاشف عن احكام التدبير القاصر على البشر ولذلك
قلنا ان هذا يرى من بعد".

''معنی دقیق سے واقفیت اس نبوی نور کی بدولت ہی ہوتی ہے جو
انسان (اوراس کے ارادوں) پر غالب تدبیر کے احکام کو ظاہر کرتا ہے
اوراس پر پڑے ہوئے پردوں کو دور کرتا ہے اسی لیے تو میں نے کہا
ہے کہ معنی دقیق بڑے ہی غور وفکر کے بعد حاصل ہوتے ہیں۔[1]''

معنی دقیق کی رو سے مذہب حنفی کا تمام مذاہب پر رجحان وغلبہ

اس اہم تمہید کے بعد حضرت نے اصل مشاہدہ اوراس کے مضمون کو بیان
فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"واذا تمهد هذا فنقول تراءى لي ان في المذهب
الحنفي سرٌّ غامضًا لم لم ازل اتحدف في هذا السرّ
الغامض حتى وجدت ما بينته وشاهدت ان لهذا المذهب
يومنا هذا رجحانا على سائر المذاهب بحسب هذا
المعنى الدقيق وان كان بعضها ارجح منه بحسب المعنى
الاولى. وشاهدت ان هذا السر هو الذى ربما يدركه
صاحب الكشف نوع ادراك فيرجح هذا المذهب على
سائر المذاهب وربما يتمثل الهامًا بالتصلب فيه اوتشبح
رؤيا حاثة على الأخت به".

'' مجھے ایسا نظر آتا رہا کہ مذہب حنفی میں کوئی خاص بات اور اہم
راز ہے میں برابر اس مخفی راز کو سمجھنے کے لیے غور وفکر کرتا رہا حتی کہ مجھ
پر وہ بات کھل گئی جسے بیان کر چکا ہوں۔
میں نے دیکھا کہ معنی دقیق کے اعتبار سے اس مذہب کو ان دنوں

---

[1] فیوض الحرمین ، ص: ۱۰۵۔

تمام مذاہب پر غلبہ وفوقیت حاصل ہے اگرچہ معنی اولی کے اعتبار سے بعض دوسرے مذاہب اس پر فائق ہیں۔

اور میرے سامنے یہ بات بھی آئی کہ یہی وہ راز ہے کہ جس کا بسا اوقات بعض ارباب کشف کسی درجہ ادراک کر لیتے ہیں اور پھر اس کو تمام مذاہب کے مقابلے میں ترجیح دیتے ہیں اور بعض مرتبہ یہی راز تصلب وپختگی کی بابت الہام کے طور پر اور کبھی خواب کی صورت میں اس طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ اس سے اس مذہب پر عمل کے سلسلہ میں تحریض ہوتی ہے[1]"۔

یہ قوی شہادت

اس مکاشفہ میں دین کے بڑے محافظوں کا اس مذہب سے ہونا جو مذکور ہے حالات کے آئینے میں اس کا جائزہ مناسب ہے کہ آخر کس قسم کی مدافعت کرنے والے اور کس انداز کی حفاظت کرنے والے مراد ہیں جن کا فقہی مذہب اس وقت ضعیف تھا۔ جبکہ افریقہ کے بعض علاقوں اور اندلس کا مذہب، مالکی اور حجاز ونجد اور شام ومصر میں عموماً شافعیت وحنفیت رائج تھی اور مشرقی مسلم ممالک عامۃ حنفی تھے تصنیف وتحقیق کی خدمات انجام دینے والے ممتاز علماء ومحققین عامۃ حنفیت کے علاوہ دوسرے مذاہب سے تعلق رکھتے تھے۔

بظاہر تو یہ سمجھ میں آتا ہے کہ ملکی اور حکومتی سطح پر مدافعت اور حفاظت مراد ہے کہ اس میں اس وقت مذہب حنفی کے اتباع کو ہی امتیاز حاصل تھا۔ اس لیے کہ دنیا کا نظام تو عجیب وغریب ہے آج کسی کی حکومت کل کسی کی حکومت، اور آج کسی کا نام وشہرت اور کل کسی کا، اسلامی فتوحات نے ماضی کی دو عظیم سلطنتوں ایران وروم کی شان وشوکت خاک میں ملا کر اپنا رعب ودبدبہ قائم کیا تھا جس کا اصل دارومدار

[1] فیوض الحرمین، ص: ۱۰۵۔

خلافت پر تھا جو خلفاء راشدین کے بعد ایک موروثی چیز بن گئی۔ بہر حال عرض یہ کرنا ہے کہ حضرت امام کے عہد میں عباسی خلافت کا تو چراغ گل ہو چکا تھا رفتہ رفتہ حضرت امام ابوحنیفہ کی فقہ ہی اس کی بنیاد بن گئی تھی انہیں کے تلامذہ در تلامذہ اس کے قاضی و منصف بنا کرتے تھے اور ان کو اس باب سے کچھ مناسبت بھی زیادہ تھی، خلافت بغداد کی مرکزیت ختم ہو جانے کے بعد اسلامی نظم حکومت مختلف حصوں میں بٹ چکا تھا اور چھوٹی بڑی بہت سی حکومتیں قائم تھیں البتہ آخری دور میں رقبہ اور رعب ودبدبہ کے اعتبار سے دو حکومتیں بڑی سمجھی جاتی تھیں ایک ٹرکی کی عثمانی حکومت دوسرے ہندوستان کی مغل حکومت۔ اور اس میں بھی اوّل کو امتیاز حاصل تھا کہ وہ بغداد کی عباسی حکومت کا بدل سمجھی جاتی تھی اور گئے گذرے دور میں بھی اپنا ایک عزت ووقار اور رعب ودبدبہ رکھتی تھی، اور ان ہر دو حکومتوں میں ان کے سربراہان والیان کا مذہب حنفیت تھا بلکہ ہندوستان میں تو حضرت اورنگ زیب کی وفات کو کچھ زیادہ دن بھی نہ ہوئے تھے جن کی نگرانی میں ملک کے معتمد علماء کی ایک جماعت نے سینکڑوں کتابوں کی مدد سے فقہ وفتاویٰ کا ایک عظیم ذخیرہ بنام فتاویٰ عالمگیری وفتاویٰ ہندیہ جمع کیا، اور اخیر دور میں خود ٹرکی حکومت نے ''مجلة الاحكام الشرعية'' کے نام سے فقہ حنفی کے جزئیات کو بصورت دفعات جمع کرایا تھا۔

خلاصہ مشاہدات

فیوض الحرمین کے مکاشفات میں چار مکاشفے فقہیات سے متعلق ہیں کل تعداد اور کام کے شعبوں کی نسبت سے یہ ایک معقول تعداد ہے ان میں سے اوّل میں تو حضرت امام کو ''مذاہب اربعہ'' کی پابندی کی وصیت کی گئی ہے اور باقی میں حنفیت کی توثیق اور ضمناً اس کو اپنا مذہب بنائے رکھنے کی تاکید۔ یوں کہ کسی موقع پر

تو قوم کی مخالفت سے روکا گیا ہے اور کسی موقع پر مذہب حنفی پر عمل وتحقیق کا ایک ایسا طریقہ بتایا گیا ہے جو مذہب حنفی کو احادیث صحیحہ سے سب سے زیادہ قریب کر دیتا ہے پھر وہ طریقہ اور شرح صدر حاصل کرنے کا ذریعہ بتایا گیا ہے اور اخیر میں اس مذہب کو اس آخری دور میں اور کم از کم حضرت امام کے عہد میں اسلام کا محافظ وعلمبردار بتایا گیا ہے۔

حضرت کی حنفیت کا ایک قوی قرینہ فقہ حنفی کی تائید وتوثیق

یہی امور ہیں جنہوں نے حضرت کے سینہ کو حنفیت کی تائید کے لیے کھول دیا اور حضرت نے بالخصوص حدیث کی رو سے کچھ ایسی اصولی توثیق فرمائی کہ صدیوں سے کیا جانے والا اعتراض ہمیشہ کے لیے اٹھ گیا۔ تعصب کا تو کوئی علاج ہی نہیں ہے تفصیل کا موقع نہیں۔ مختصراً عرض ہے کہ حنفیت سے برگشتہ اور امام ابوحنیفہؒ سے بدظن کرنے کا ایک اصولی حربہ ان کے مخالفین کے پاس یہ رہا ہے کہ مذاہب اربعہ میں صحیح وصریح احادیث سے سب سے زیادہ دُور امام ابوحنیفہؒ کا مذہب ہے، حضرات محققین نے ہر دور میں اس اعتراض کی تنقیح کی ہے اور حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے لیکن بالخصوص علامہ ابن قیم اور ہمارے حضرت امام نے اس سلسلہ میں بڑی اور اہم قیمتی تحقیق سپردِ قلم فرمائی ہے۔

قرونِ اولیٰ کے دو تعلیمی مکتب فکر

اصولی طور پر حضرت امام نے قرونِ اولیٰ یعنی دور صحابہ سے لے کر تبع تابعین تک اشاعت علم دین کے دو انداز وطریق یا یوں کہیے کتب فکر بتائے ہیں اوّل حجازی طریق ومکتب فکر، دوم عراقی طریق ومکتب فکر۔ ہر دو میں یہ امر قدر مشترک ہے کہ صف اوّل کے لوگ صحابہ پھر تابعین اور پھر تبع تابعین ہیں اور ہر

درجہ میں ہر طبقہ کے ممتاز لوگ ہیں لیکن طریق تعلیم میں فرق ہے۔

حجازی مکتب فکر

جس کے قائدین میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہؓ اور زید بن ثابت ہیں پھر ان کے تلامذہ ودر تلامذہ، ان کا طریق یہ رہا ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی روایات کے نقل میں توسع اختیار کیا، اور احادیث کے ذریعہ یا انہیں کی روشنی میں مسائل کا جواب دیا، قیاس سے کم سے کم کام لیا۔

عراقی مکتبِ فکر

کے قائدین بالخصوص حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں اور قائد اعلیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، بربناء احتیاط کہ کہیں حضور ﷺ کی جانب غلط نسبت کردینے پر وعید کے مستحق ومصداق نہ قرار پائیں ان حضرات کا طریق یہ رہا کہ انہوں نے احادیث کی روایت، حدیث کے الفاظ میں حضور ﷺ کی جانب نسبت کرکے کم سے کم کی اگرچہ جو چیزیں حضور ﷺ سے منقول تھیں ان کا جواب نقل کے مطابق ہی رہا مگر بغیر ذکر سند کے اور حدیث نہ ملنے پر جو ذخیرہ علمی ان کے پاس تھا اس پر مختلف طریقے سے قیاس سے کام لیا اس لیے ان کے یہاں قیاس کی اس درجہ نوبت آئی کہ یہ اہل رائے کے لقب سے مشہور ہوگئے لیکن جیسا کہ ذکر کیا گیا ایسا نہیں تھا کہ ان کے پاس روایات حدیث کا ذخیرہ نہیں تھا۔ لیکن یہ لوگ حضور ﷺ کی جانب نسبت کرکے روایات کی نقل نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے اقوال کے طور پر بیان کرتے تھے۔ بہر حال دو اصولی مکتب فکر تھے مدعا دونوں کا ایک تھا۔ طریق عمل وطریق فکر مختلف تھا، بعد کے فقہی مذاہب کی بنیادیں انہیں دونوں پر قائم ہیں۔

مذاہب اربعہ

میں سے تین کے بانی مبانی چوں کہ حجازی ہیں اس لیے باوجود اس کے کہ وہ قیاس کے منکر نہیں ہیں۔ لیکن روایات کے ظاہر کی موافقت اور اس پر اعتماد اور موقع بموقع نفس روایات کی نقل یہاں غالب ہے ان میں بھی امام شافعیؒ نے چونکہ عراقی مکتب فکر سے کافی استفادہ کیا اس لیے انکے مقابلے میں باقی دو یعنی امام مالک اور امام احمد کے یہاں یہ بات اور صراحت کے ساتھ پائی جاتی ہے۔

مذہب حنفی

امام ابوحنیفہؒ چونکہ خالص عراقی مدرسہ، اساتذہ اور مکتب فکر کے پروردہ تھے اس لیے انکے یہاں بظاہر قیاسی مسائل کی بہتات ہے اگرچہ بعد از تحقیق شاید و باید ہی ایسے مسائل مل سکیں گے جن میں کسی حدیث کی مخالفت ہو، ورنہ ان کے طریق فکر نے ان کی اجتہادی و قیاسی صلاحیت کو صحت کے ایسے بلند معیار پر پہنچا دیا تھا کہ قیاس کی روشنی میں کیے گئے فیصلے احادیث کے عین مطابق ثابت ہوتے تھے، اس سلسلہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ ملاحظہ ہو جسے نسائی وغیرہ نے روایت کیا ہے اور مشکوٰۃ میں بھی مذکور ہے۔

> ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک عورت کے متعلق سوال کیا گیا جس کا شوہر مر گیا تھا اور کچھ مہر متعین نہیں کیا تھا، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا- میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کچھ نہیں دیکھا اور نہ سنا ایک مہینہ تک لوگ ان کے پاس آتے جاتے رہے اور ان سے حکم بتانے پر اصرار کیا تو حضرت نے اجتہاد کے ذریعہ فیصلہ فرمایا تو اسی مجلس میں ایک صحابی معقل ابن یسار رضی اللہ عنہ موجود تھے

انہوں نے فوراً کھڑے ہو کر عرض کیا۔

حضور ﷺ نے ہمارے خاندان کی ایک عورت کی بابت بعینہ یہی فیصلہ فرمایا تھا۔ نقل کیا گیا ہے کہ یہ سن کر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اتنا خوش ہوئے کہ اسلام لانے کے بعد کسی چیز پر ان کو اتنی خوشی نہیں ہوئی تھی"۔

بات بھی خوشی کی ہے کہ حضور ﷺ کے عہد میں تو ان حضرات کو افتاء واجتہاد کی نوبت نہیں آئی اور اس واقعہ نے گویا ان کو "اصابت" کی سند دیدی بہرحال وہ مکتبِ فکر جس پر فقہ حنفی کی بنیاد ہے اس میں اقوال حضور ﷺ اور اقوال صحابہ بصورت فتاوی ذکر کیے جاتے رہے ہیں ہر طبقہ نے اسی طریق کو اختیار کیا ہے اسی لیے حضرت امام نے ذکر فرمایا ہے کہ:

"وان شئت ان تعلم ماقلنا فلخص اقوال ابراهيم واقرانه من كتاب الآثار لمحمد وجامع عبدالرزاق ومصنفه ابی بكر بن ابی شيبة ثم قالسنية بمذهبه تجده لايفارق تلك المحجة الافی مواضع يسيرة وهو فی تلك اليسيرة ايضا لايخرج عما ذهب اليه فقهاء الكوفة".

"ہماری بات کی حقیقت جاننا چاہو تو ابراہیم نخعی اور ان کے اقران ومعاصرین کے اقوال امام محمد کی کتاب الآثار، جامع عبدالرزاق، مصنف ابی بکر بن شیبہ سے چھانٹ لو۔ پھر ان کا امام ابوحنیفہؒ کے مذہب سے موازنہ کرو تو بجز چند مواقع کے مخالفت نہ پاؤ گے اور جہاں مخالفت بھی ہوگی تو فقہاء کوفہ کی موافقت ضرور ہوگی[۱]"

یہی حال حضرت امام نے امام ابوحنیفہؒ کے اخص تلامذہ ابویوسف ومحمد کا ذکر کیا ہے اور اس نسبت سے ابراہیم نخعی کا معاملہ اپنے اساتذہ علقمہ اور استاذ اور استاذ الاساتذہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اعتبار سے سمجھ لینا چاہیے یہی وجہ ہے کہ حضرت امام نے دوسرے موقع پر فرمایا ہے:

---

[۱] حجۃ اللہ البالغہ، ج:۱،ص:۱۴۲۔

"واصل مذهبه فتاوىٰ عبدالله بن مسعود وقضايا علي رضي الله عنهما وفتاواه وقضايا شريح وغيره من قضاة الكوفة مجمع من ذلك مايسره الله ثم صنع في آثارهم كما صنع اهل المدينة في آثار اهل المدينة وخرج كما خرجوا فلخص له مسائل الفقه في كل باب بابا"۔

"ابراہیم نخعی کا مذہب اصلاً حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ حضرت علی کے فیصلے وفتاویٰ اور شریح ودیگر فقہاء کوفہ کے فیصلے ہیں اسی سب سے جو ہو سکا جمع کیا اور پھر انہیں میں اسی طرح تخریج واستنباط کا کام کیا جیسے کہ اہل مدینہ نے اہل کے آثار میں کیا ہے حتی کہ ہر ہر بات سے متعلق ان کے پاس مسائل جمع ہو گئے۔[۱]"

حضرت امام کی اس تحقیق وتنقیح کے بعد جسے حضرت نے بڑی تفصیل کے ساتھ پورے مبحث سابع میں بیان فرمایا ہے حنفیت سے ایک بڑا غبار چھٹ گیا اور یہ حقیقت روشن ہوگئی کہ حنفیت بھی دراصل دوسرے فقہی مذاہب کی طرح احادیث پر مبنی ہے بلکہ صف اوّل کے اپنے اساتذہ کی فقاہت کی بنا پر کچھ زیادہ ہی استناد رکھتی ہے۔

حنفیت کا ایک اہم قرینہ حضرت کے اخلاف

انسان کے نظریات اور کردار کو سمجھنے کے لیے جہاں اسکی تصنیفی خدمات اور اسکی پوری زندگی کے بیانات وتقریرات کو مدنظر رکھا جاتا ہے اسکے تیار کردہ اور اپنے پیچھے چھوڑے ہوئے زندہ شاہکاروں کو بھی دیکھا جاتا ہے۔ بلکہ ان کی کچھ زیادہ ہی اہمیت ہوتی ہے کہ زبان تحقیق تو کچھ بھی کہہ دلکھ سکتی ہے لیکن مستفید ومسترشدین کیلئے اصل سرچشمہ تو خود اس کا عمل اور زندگی ہوتی ہے حضرت کے مذہب کی تعیین کے سلسلہ میں ہمیں حضرت کے اخلاف کا طور وطریقہ دیکھنا ہوگا۔

---

[۱] حجۃ اللہ البالغۃ، ج:۱، ص:۱۴۳۔

حضرات اہل حدیث

نے نہ صرف یہ کہ آپ کے صاحبزادگان اور سلسلہ سے متعلق اہم حضرات کو اور بالخصوص سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسمٰعیل شہیدؒ اور ان کے رفقاء کو اہل حدیث بتایا ہے بلکہ ان کے بعض خواص علماء واصحاب قلم نے تو یہ دعویٰ کیا ہے کہ حضرت امام نے تحقیق واجتہاد کے جس مسلک کی بنیاد ڈالی تھی آپ کے جانشین اوّل اور خلف اکبر نے اس سے انحراف کر کے حنفیت کو سینے سے لگایا اور پھر اسی کی آبیاری کی۔

اس دعویٰ کی حقیقت

حالانکہ ان حضرات کے ان دعاوی کے خلاف نہ جانے کتنے شواہد موجود ہیں حضرت امام سے متعلق تو آپ نے بہت کچھ ملاحظہ فرمالیا کیا اس کے بعد بھی اس دعویٰ کی گنجائش ہے؟ اور تو اور مسلک اہل حدیث کے مشہور قائد ومروج اور مجدد مولانا بھوپالی نے تو ان حضرات کے تحقیق واجتہاد کے مسلک کو تسلیم کرنے کے باوجود پوری جماعت کو حنفی قرار دیا ہے۔ اہل انصاف اور تعصب سے پاک حضرات کا یہی طریق ہوتا ہے وہ اس سلسلہ کی تصریحات کی بنا پر اس فیصلہ پر مجبور تھے مگر پھر بھی یہ دعویٰ کیا جاتا ہے۔

یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ پوری جماعت بجز اقل قلیل کے اس مخالفت پر گامزن ہو اور خود کو "ولی اللہی" بھی کہے۔

حضرت امام کی یہ تصریحات، صاحبزادگان کے فتاویٰ، تلامذہ کی تصنیف کردہ فقہ حنفی میں کتابیں اور بعض حضرات کے متعلق اس خیال کے سامنے آنے پر بعض حضرات کی تردید اور توضیح ان تمام چیزوں کے باوجود اسکی کیسے گنجائش نکلتی ہے۔ یہی حضرات بہتر سمجھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک انتہائی اہم اور قیمتی چیز ملاحظہ ہو۔

رفقاء سید شہید اور ان کا فقہی مسلک

حضرت امام کی تحریک کو زندہ و تابندہ اور متحرک بنانے والے بلکہ یوں کہئے کہ حضرت امام جس اسلامی حکومت کا خواب دیکھا کرتے تھے مستقبل میں اسکو شرمندہ تعبیر کرنے والے اور حقیقت کا جامہ پہنانے والے حضرت امام کے بالواسطہ شاگرد و مستفیض حضرت سید احمد شہیدؒ بنے۔ سید صاحبنے جب تحریک جہاد کا علم بلند کیا اور سرحدی علاقوں پر سکھوں کے مقابلے اور خلافت راشدہ کے طریق پر اسلامی حکومت قائم کرنیکی آرزو وارادے کے ساتھ پہنچے تو وہاں کے عوام کو ان کے خلاف برگشتہ کرنے کے سلسلے میں جو حربے اختیار کئے گئے ان میں سے ایک حربہ یہ بھی تھا کہ یہ لوگ تقلید کے مخالف اور غیر مقلد ہیں حسب مرضی وخواہش عمل کرنے کے عادی ہیں حضرت شہیدؒ ان اعتراضات کا رو در رو اور موقع بموقع خطوط کی صورت میں بھی جواب دیتے رہتے تھے۔ایک مکتوب میں حضرت نے اسی قسم کے مختلف اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے اس اعتراض کا جو جواب دیا ہے وہ کم از کم حضرت شہیدؒ اور انکے رفقاء کے فقہی مسلک کی بابت حرف آخر ہے، حضرت نے ابتداءً اعتراض کو ذکر فرمایا ہے پھر جواب عنایت فرمایا ہے جو ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت شہیدؒ کی تصریح بابت مذہب فقہی

> ''مذہب ایں فقیر اباً عن جد مذہب حنفی است وبالفعل ہم جمیع
> اقوال وافعال ایں ضعیف بر قوانین اصول حنفیہ وآئین قواعد ایشان
> منطبق است ہمگی ناز از ان خارج از اصول مذکور نیست الا ماشاء اللہ
> آنچہ از ہمہ افراد ایشاں بسبب غفلت ونسیان صادر می گردد کہ بخطائی خود
> معترف می باشد وبعد از اعلام براہ راست بسعادت می نماید آرے

در ہر مذہب طریق محققین دیگر باشد وطریق غیر ایشاں دیگر ترجیح بعضے روایات بر بعضے دیگر نظر بقوت دلیل توجیہ بعضے عبارات منقول از سلف وتطبیق مسائل مختلفہ بدون درکتب وامثال ذلک وامثال از کاروبار اہل تدقیق وتحقیق است بایں سبب ایشاں خارج از مذہب نمی تو انند شد بلکہ ایشاں رالب لباب آں مذہب باید شمرد"

"پشتہا پشت سے اس فقیر کا مذہب حنفی ہے اور اس کے تمام اقوال وافعال حنفیہ کے اصول وقواعد پر ہی منطبق ہیں۔شاید ہی دو ایک اقوال ان کے اصول سے باہر ہوں اور اگر کبھی غلطی سے کوئی مخالفت ہو جاتی ہے تو اپنی غلطی کا اعتراف واعلان کر کے صحیح صورت کو اختیار کیا جاتا ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ ہر مذہب میں محض مقلدین کا طریق عمل اور ہوتا ہے اور حضرات محققین کا کچھ اور۔روایات کی ایک دوسرے پر ترجیح،قوت دلیل پر نظر، اسلاف سے منقول بعض اقوال کی توجیہ، کتابوں میں مذکورہ مسائل کی (اصول واحادیث پر) تطبیق وغیرہ مختلف امور ہمیشہ سے اہل تدقیق وتحقیق کا مشغلہ رہے ہیں۔اس کی وجہ سے وہ مذہب سے باہر نہیں ہو سکتے بلکہ ان کو تو مذہب کا لب لباب اور خلاصہ سمجھنا چاہیے[1]"

غلط فہمی کی وجہ

اصل میں حضرات اہل حدیث کو اور نہ صرف ان کو بلکہ بہت سے حنفی فقہاء کو جن کا طریق عمل،تقلید محض اور صرف کتب فقہ کے اقوال پر اعتماد واستناد رہا ہے اور اسی بناء پر سرحد وافغانستان کے علماء نے حضرت شہید پر غیر مقلد ہونے کا الزام لگایا تھا ان تمام کو ان حضرات کے طریق عمل کی وجہ سے غلط فہمی ہو گئی ہے ان حضرات

[1] مکاتیب سید احمد شہید،ص:۱۱۶۔

نے مدتوں کے بعد بلکہ "تقلید محض" پر عامل معاشرہ اور علماء کے درمیان جب تقلید کے ساتھ تحقیق واجتہاد کا مسلک پیش کیا جو ہر دور میں ہر مذہب وعلاقے کے علماء محققین کا شعار رہا ہے اور "ولی اللہی" سلسلہ میں اس کا آغاز حضرت امام سے نہیں بلکہ ان کے والد ماجد مولانا عبدالرحیم صاحبؒ سے ہوا تھا جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں، بات بات پر نقول فقہاء کے پہلو بہ پہلو بلکہ اقوال فقہاء کے ذکر سے پہلے مسائل کے بیان میں آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ ذکر کی جانے لگیں بلکہ بعض مسائل میں کتابوں میں ذکر کردہ اقوال کے بجائے دوسرے اقوال اختیار کیے جانے لگے تو جس معاشرہ نے تقلید کا کچھ اور مطلب سمجھا تھا اس کو ان کی تقلید پر اطمینان نہیں رہا اور ان کو تقلید سے باہر قرار دیا۔ اہل حدیث حضرات نے اپنی جماعت وجمعیت کو بڑھانے اور حجت قائم کرنے کے لیے، اور حنفی فقہاء نے ان کو الزام دینے کے لیے۔ اس چیز نے حضرت شہیدؒ اور مولانا عبدالحیؒ صاحب کو اس تصریح وتوضیح پر مجبور کیا جو آپ سید شہیدؒ کے قلم سے چند صفحات پیشتر اور پہلے مقالہ میں دوسرے حضرات کے قلم سے ملاحظہ فرما چکے ہیں اور خود حضرت امام نے والد محترم کے متعلق تحقیق واختیارات کے ساتھ مذہب حنفی پر عمل کا ذکر کیا ہے[1]۔

اس غلط فہمی پر ماضی قریب کا ایک شاہد

اور یہ غلط فہمی ہر دور میں "تقلید" کا غلط مطلب سمجھنے والوں اور غلط طریقہ پر اس پر عمل پیرا لوگوں میں عام رہی ہے حضرات علماء دیوبند کی حنفیت پر تو مہر لگی ہے کہیں سے کسی اور دعویٰ کی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن ان میں بھی بعض حضرات اس الزام سے بچ نہیں سکے چنانچہ حضرت تھانوی کے یہاں کا ایک واقعہ حسن العزیز میں مذکور ہے کہ ایک دن نماز عشاء میں عین حضرت تھانویؒ کی پشت کے بالمقابل

---

[1] حیات ولی ص: ۲۳۰، انفاس العارفین ص: ۲۰۰۔

کھڑا ہونے والا ایک طالب علم نماز میں قرأت کرتا رہا حضرت نے محسوس فرمالیا بعد نماز حضرت نے اس کا مؤاخذہ کیا اس نے کہا خیال نہیں رہا حضرت نے فرمایا:

> ''ایک تو ہم ہیں ہی بدنام کہ یہ لوگ غیر مقلد ہیں، اگر کوئی تم کو الحمدللہ پڑھتے سن لے تب تو رجسٹری ہو جائے یہی سمجھا جائے کہ اسی کی تعلیم ہوگی۔[1]''

اس غلط فہمی والزام دہی کی بنیاد اس کے علاوہ اور کچھ نہ تھی کہ حضرت امام کے مسلک تحقیق واجتہاد پر یہ پورا طبقہ گامزن ہے اور بالخصوص اکابر علماء و محققین جیسا کہ ان کے فتاوی تحریرات، وتقریرات اور تصنیفات شاہد ہیں۔

حرفِ آخر

یہ کہ حضرت امام تمام تر اجتہادی صلاحیتوں اور وفور علم کے ساتھ تحقیقی طور پر مذاہب اربعہ کے پابند تھے اور ان میں بھی نسبت وانتساب حنفیت کی طرف رکھتے تھے، بیان وتصریح کے مطابق ''مجتہد اور خود اپنے منتسب'' کا مقام رکھتے تھے کہ جو مجتہدانہ صلاحیت وتحقیق کے ساتھ کسی ایک مذہب سے انتساب رکھتا ہے۔[2]

فقہی مذہب کی بابت حضرت امام کا قول اوّل وثانی

اب یہ بات رہ جاتی ہے کہ اگر حضرت امام حنفی المذہب ہی تھے تو ان کے ان اقوال کا کیا مطلب ہے جن میں مذاہب اربعہ یا بالخصوص حنفیت وشافعیت کے درمیان جمع وتطبیق کا ذکر ہے ہم پہلے قول ثانی اور اس کے بعد قول اوّل کی حقیقت واضح کرنے کی کوشش کریں گے ان توضیحات کی روشنی میں جو بعض اکابر سے منقول ہیں نیز بعض ان تحریرات کے پیش نظر جو احقر کے مطالعہ میں آئی ہیں۔

---

[1] حسن العزیز، ج:۱، ص:۲۱۴۔

[2] عقد الجید، ص:۵۱۔

حنفیت وشافعیت کے درمیان جمع کی حقیقت

آپ نے آغاز مقالہ میں ملاحظہ فرمایا ہے کہ حضرت امام نے اپنے فقہی مذہب کی بابت بعض مواقع پر حنفیت وشافعیت کے درمیان ''جمع وتطبیق'' کے طریق کو بیان فرمایا ہے اور وجہ بھی ذکر کی ہے۔ انتساب کے اعتبار سے جب آپ کی حنفیت طے ہے تو اس جمع وتطبیق کی کیا حقیقت ہے؟ اس میں کئی احتمالات ہیں۔

احتمال اوّل محض داعیہ

تو یہ ہے کہ اس کی حقیقت صرف ''جذبہ اور داعیہ'' تک ہے اس سے آگے کچھ نہیں۔ یعنی حضرت امام نے اس جمع کی بابت صرف داعیہ بیان فرمایا ہے اور اس جمع کی صورت۔ باقی واقع میں یہ چیز آئی یا نہیں اس کا کوئی ذکر نہیں؟ واقع میں بات حنفیت پر عمل اور اس کی تحقیق تک ہی رہی چنانچہ ''داعیہ'' کا لفظ خود حضرت کے بیان میں موجود ہے۔

احتمال ثانی جمع درس کی حد تک

جمع کی نوبت حقیقتاً آئی لیکن صرف درس وتدریس کی حد تک جیسا کہ آپ نے خود دست مبارک سے ''شیخ محمد بن پیر محمد'' کے اجازت نامے میں تحریر فرمایا ہے:

''الحنفی و الشافعی درساً''

کہ درس وتحقیق کے اعتبار سے حنفی اور شافعی دونوں ہوں۔ دونوں کے مسائل پر بصیرت افروز بحث کرتا ہوں اور روشنی ڈالتا ہوں مولانا مناظر صاحب گیلانی فرماتے ہیں:

''ایک بڑی دانشمندی شاہ صاحب نے یہ بھی فرمائی کہ حنفی فقہ

کے ساتھ ساتھ آپ نے درسی طور پر فقہ شافعی کے مطالعہ کو بھی ضروری قرار دیا ہے، اپنے مسلک کی توضیح میں ایک موقع پر اپنے کو الشافعی درساً جو فرمایا ہے اس کا یہی مطلب ہے۔[1]"

احتمال ثالث اختلاف مکان

یہ جمع و تطبیق کا طریق حضرت کے یہاں حقیقتاً کارفرما تھا لیکن اختلاف مکان کے اعتبار سے، ہندوستان میں تو حنفیت کے وجوب کے قائل تھے اسی کی بات فرماتے اور علاقۂ حجاز میں فقہ شافعی کو ترجیح دیتے۔ اس کی تائید مولانا سندھی کی درج ذیل تحریر سے ہوتی ہے۔

"ہم شاہ ولی اللہ کو حنفی اور شافعی ہر دو مذہبوں میں مجتہد منتسب مانتے ہیں۔ جب وہ اپنے آپ کو مرکز اسلام حجاز میں تصور کرتے ہیں تو فقہ حنفی اور شافعی میں سے کسی ایک کو ترجیح دینا جائز سمجھتے ہیں اور جب وہ خود کو ہندوستان میں فرض کرتے ہیں تو اپنے والد کے طریقے پر فقہ حنفی کے مجتہد منتسب امام ہوتے ہیں۔[2]"

احتمال رابع ظاہر مراد نہیں

چوتھا احتمال یہ ہے کہ حضرت امام نے اس موقع پر نفس حنفیت اور نفس شافعیت کو مراد نہیں لیا ہے بلکہ ان کو دراصل عنوان ولقب قرار دیا ہے "مذاہب اربعہ" کے دو حصوں میں سے ہر ایک کو تعبیر کرنے کے لیے۔ ورنہ مقصود مذاہب اربعہ کے درمیان جمع ہے۔ رہا حنفیت و شافعیت کا لقب و عنوان ہونا تو اس کی تائید مولانا گیلانیؒ کی ایک تصریح سے ہوتی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ فقہاء اربعہ کے

---

[1] شاہ ولی اللہ نمبر، ص: ۴۰۰۔

[2] ایضاً، ص: ۴۰۳۔

مذاہب اس معنی کر دو حصوں میں ہیں کہ ان میں سے دو نے تعمیری کام زیادہ کیا ہے اس وجہ سے کہ اسلامی حکومت کے بڑے حصے کے حکمراں وقاضی ان دونوں مذاہب کے پابند رہے اور ان قاضیوں اور ان مذاہب کے علماء نے تفریعات وتخریجات کا خوب کام کیا یعنی فقہ حنفی اور فقہ مالکی، فقہ حنفی کا سکہ مشرقی ممالک میں چلتا رہا اور فقہ مالکی نے مغربی ممالک کی قیادت کی۔

اور باقی دو مذاہب یعنی شافعیت وحنبلیت نے زیادہ تر تنقیدی کام کیا ہے اسی لیے ان دونوں میں تفریعات وتخریجات کی کمی، اور بحث ودلائل کی زیادتی ہے، مولانا گیلانی فرماتے ہیں:

> "لوگ جانتے ہیں کہ حنفی اور مالکی فقہ کی حیثیت اسلامی قوانین کے سلسلہ میں تعمیری فقہ کی ہے اور شافعی وحنبلی فقہ کی زیادہ تر ایک تنقیدی فقہ کی ہے حنفیوں کی فقہ کو مشرق اور مالکی فقہ کو مغرب میں چوں کہ عموماً حکومتوں کے دستور العمل کی حیثیت سے تقریباً ہزار سال سے زیادہ مدت تک استعمال کیا گیا ہے اس لیے قدرتاً ان دونوں مکاتب خیال کے علماء کی توجہ زیادہ تر جدید حوادث وجزئیات وتفریعات کے ادھیڑ بن میں مشغول رہی بخلاف شوافع وحنابلہ کے کہ بہ نسبت حکومت کے ان کا تعلق زیادہ تر تعلیم وتعلم درس وتدریس اور تصنیف وتالیف سے رہا اس لیے عموماً تحقیق وتنقید کا وقت ان کو زیادہ ملتا رہا۔"

اور ہمارا یہ کہنا کہ ان دونوں کے درمیان جمع سے تمام مذاہب کے درمیان جمع کرنا مقصود ہے مولانا گیلانی کی مذکورہ بالا تصریح (جس سے ان دونوں لفظوں کا لقب ہونا ثابت ہوگیا) کے علاوہ خود حضرت کے بیان سے بھی مؤید ہے اس لیے کہ خود حضرت نے تفہیمات میں ایک موقع پر طریق عمل کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

ل شاہ ولی اللہ نمبر، ص: ۲۰۰۔

"ہم فروعات میں۔جس چیز پر علماء اور بالخصوص دونوں بڑے گروہ یعنی احناف وشوافع متفق ہوں اس کو لیتے ہیں ورنہ جو قول ظاہر حدیث کے موافق ہوا سے لے لیتے ہیں۔[1]"

ظاہر ہے کہ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے اگر حنفیت وشافعیت متفق ہوں تو ہوں ورنہ کسی بھی مذہب کے ظاہر حدیث سے قریب قول پر عمل کیا جاتا ہے۔

مذاہب اربعہ کے درمیان جمع کی حقیقت

رہ جاتا ہے قول اوّل کہ جس میں چاروں مذاہب کے درمیان جمع وتطبیق کا ذکر ہے اور قول ثانی میں بھی ایک احتمال اس جمع کو مراد لینے کا نکلتا ہے اس جمع کی کیا حقیقت ہے اور اس سے کیا مراد ہے؟ اس سلسلہ میں بعض اکابر نے بھی اپنی آراء کا اظہار فرمایا ہے۔

مولانا گیلانی کا نظریہ تو جمع کے باب میں وہ ہے جس کا ذکر گذشتہ اوراق میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ حضرت نے طلباء کے لیے مطالعہ ودرس کی صورت میں مذاہب اربعہ کو جمع کر رکھا تھا جن کو حضرت گیلانی نے دوحصوں میں قرار دیا ہے، تعمیری، تنقیدی، حنفیت، ومالکیت تعمیری اور شافعیت وحنبلیت تنقیدی ہیں مقصود یہ تھا کہ ذہن فقہیات کے باب میں تعمیر وتنقید ہردو پہلو کے اصولوں کی طرف متوجہ ہو۔نیز یہ کہ ہرمذہب سے واقفیت وتعلق مذہبی تعصب کوختم کردے مولانا سندھی نے اپنے تجزیہ میں یہ ظاہر کیا ہے کہ ایک زمانہ تک شاہ صاحب کا یہی خیال رہا بایں معنی کہ فقہ حنفی میں رسوخ حاصل تھا حجاز پہنچ کر فقہ شافعی میں رسوخ حاصل ہوا اور یہ دونوں مذاہب ہر دور میں ایک دوسرے کے بالمقابل رہے۔اس لیے موطا امام مالک کی طرف رجوع کر کے اس کے حل کو سوچا مگر آخر الامر کم از کم

[1] تفہیمات، ج:۲،ص:۲۰۲،ملخص۔

ہندوستان کے حق میں حنفیت کو ہی مرکزی فقہ و مذہب قرار دیا جیسا کہ ان کو بذریعہ مکاشفات ہدایات دی گئی تھیں [۱]۔

اختیارات، مذاہب اربعہ کے اندر

احقر کے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ حضرت امام نے جب اپنے قلم سے حنفیت کی مخالفت سے ممانعت کی تاکید اور حنفیت کی تحسین اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ حنفیت کی طرف نسبت ذکر فرمائی ہے اور دوسری طرف خود انہیں کا بیان اس جمع کا بھی ہے تو اس سے مراد یہ نہیں کہ کسی ایک کے پابند اور کسی ایک سے منسوب نہ رہتے ہوئے ایسا کیا جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اختیارات میں ان سے باہر نہیں جاتے ہیں اگرچہ نسبت اور عام عمل حنفیت پر ہے، اس کی تائید اس حقیقت سے ہوسکتی ہے جس کا ذکر خود حضرت امام نے مقدمہ مسوّیٰ میں فرمایا ہے:

"یہ چاروں امام ایسے ہیں کہ ان کا علم سارے عالم کو محیط ہے"

اس تصریح سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت امام کے نزدیک حضرات ائمہ اربعہ نے اپنے اصول و فروع کے ذریعہ علوم و مسائل کا ایسا احاطہ کرلیا ہے کہ کسی بھی صورت کا حکم شرعی معلوم کرنے کے لیے ان کی معلومات و فرمودات سے باہر جانے کی ضرورت نہیں چنانچہ حضرت نے کلمات طیبات میں اپنے طریق کار کی وضاحت فرماتے ہوئے اس کا ذکر فرمایا ہے۔

جماعتی تعصب سے دور رکھنا

اور اگر یہ کہا جائے تو ہرگز بے جا نہ ہوگا کہ حضرت موصوف مذاہب اربعہ کی تحقیق، درس و تدریس مختلف مواقع پر اس غرض سے فرمایا کرتے تھے کہ ہر مذہب

---

[۱] الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر۔ مضمون مولانا سندھی بعنوان تطبیق الفقہ بالحدیث۔

وکتب فکر کی صحت وحقانیت ظاہر ہو جائے اور یہ بات عیاں ہو جائے کہ بنیاد ہر ایک کی شریعت محمدیہ کے اصل سرچشموں یعنی کتاب وسنت پر ہے اور ان سے مستنبط صحیح اصول وقواعد پر، تاکہ اختلاف مذاہب کی بناء پر جو جماعتی اور گروہی تعصب پایا جاتا ہے ہر جماعت کے لیے دوسرے کی حقانیت کی وضاحت کی بناء پر وہ تعصب ختم ہو جائے اس لیے کہ یہ تعصب بتدریج بڑھتا رہا ہے اور بالخصوص ''تقلید محض'' کے قائل وعمل پیرا لوگ جو حضرت امام کے عہد میں بکثرت موجود تھے بلکہ اس وقت تو سب وہی تھے ہی، ان میں یہ بات سب سے زیادہ پائی جاتی رہی ہے۔ اور حضرت کے اندر اختلاف مذاہب کو ختم کرنے کا داعیہ دراصل اسی تعصب کو ختم کرنے کی غرض سے پیدا ہوا تھا اور اس اختلاف پر کیا منحصر ہے وہ تو ہر اختلاف کو ختم کرنا چاہتے تھے بلکہ اس پر مامور تھے اور ان کو اس کی راہیں دکھائی وبتائی جاتی تھیں۔

۳

حضرت امام کے فقہی ذوق کا دوسرے علماء پر اثر

حضرت امام اور ان کا تجدیدی کارنامہ

حضرت امام بلاشبہ وقت کے ایک انقلاب انگیز اور ہمہ جہت مجدد تھے ملکی وملی سبھی مسائل میں حضرت کی تحقیقات انیقہ، تنقیدات صحیحہ اور جائز وضروری رہنمائیاں امت کے بہت کام آئیں۔ علم حدیث کے سلسلہ میں تو حضرت امام کا تجدیدی کارنامہ ظاہر ہے کہ کم از کم ہندوستان میں حدیث کے درس وتدریس کی بابت جو عام بے توجہی برتی جارہی تھی حضرت امام نے حدیث کا عام درس جاری فرما کر انشاء اللہ تا قیامت اس کے پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ قائم فرمادیا ہے اور اسی پر بس نہیں حضرت کی جدوجہد وسعی یہاں تک رنگ لائی کہ علماء عرب نے بے ساختہ اعتراف کیا کہ اگر ہندوستانی علماء کی اس زمانے میں حدیث پر توجہات نہ ہوتیں تو شاید یہ بابرکت دبا عظمت فنی دنیا سے رخصت ہو جاتا۔

فقہ میں حضرت امام کا تجدیدی کارنامہ

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ حضرت امام کی تمامتر فقہی تحقیقات اور اس سلسلہ کی کاوشوں کا تعلق صرف آپ کی ذات سے تھا یا یہ کہ اس میں بھی آپ کی تجدیدی حیثیت نمایاں ہے اور آپ نے اپنی تحقیقات وکاوش کا دیرپا بلکہ ''دور رس'' اثر چھوڑا ہے۔ جواب ''اثبات'' میں ہے جس کی پوری وضاحت آئندہ آنے والی

تفصیلات کی روشنی میں ہو سکے گی۔

ہندوستان کی تاریخ اور بالخصوص ہندوستان کی اسلامی تاریخ سے واقفیت رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ اگرچہ اسلام یہاں ساحلی علاقوں پر آمدورفت رکھنے والے عربوں کے ذریعہ بھی پھیلا لیکن۔

فقہ حنفی کے علاقے

اپنی تمامتر خصوصیات، مذہبی روایات اور تہذیب وثقافت کے اعتبار سے انہی راستوں اور شخصیتوں کے واسطے سے آیا جن کا تعلق عراق وعجم اور ماوراءالنہر کے علاقوں سے تھا، جیسا کہ آپ علامہ سندھی کا ایک بیان پڑھ چکے ہیں یہ وہ علاقے ہیں جو فقہ حنفی کی تحقیق وتخصیص اور اس کے پروان چڑھنے کے مراکز رہے ہیں اور عموماً فقہ حنفی کی تدوین واشاعت اور اس سے متعلق تصنیفات انہیں علاقوں کے علماء کی جدوجہد کا ثمرہ ونتیجہ ہیں بلکہ یہ کہنا غلط نہیں ہے کہ جن ممالک کا ذہن معقولی اور مزاج فلسفیانہ تھا ان ممالک میں عموماً فقہ حنفی کا شیوع اور رواج رہا اس کی وجہ امام صاحب کے مذہب میں کثرت استنباط، علتوں کا استخراج وبیان اور مسائل کی تنقیحات اور جزئیات کی تفریع وتفصیل ہے۔ چنانچہ ایک موقع پر خود حضرت امام کا یہ بیان گذر چکا ہے کہ یونانیوں یعنی یونانی علوم سے مناسبت رکھنے والوں کا مذہب حنفیت رہا۔

فقہاء کا جمود وتعطل

ادھر آخری چند صدیوں میں جس طرح دوسرے مذاہب اپنے اپنے علاقوں میں جمود اور تقلید جامد کا شکار تھے یہی حال اس علاقے میں فقہ حنفی کا ہو رہا تھا بلکہ کچھ زیادہ ہی، اس لیے کہ دوسرے مذاہب کے اتباع میں برابر ایسے افراد پائے

جاتے رہے جو علم حدیث سے مناسبت کی بناء پر تحقیق واجتہاد سے کام لیتے رہتے تھے، یہاں خواص اہل علم بھی محض کتب فقہ کی تصریحات پر اعتماد کرتے تھے اور انہیں پر تفریع وتخریج کرتے رہتے تھے، نہ تو مسائل کی تنقیح وتحقیق کی ضرورت محسوس کرتے تھے اور نہ ہی مذہب کی کتابوں سے باہر کسی موقع پر استفادہ ان کے ذوق کے مناسب تھا بلکہ یہ امران کے نزدیک باعث گناہ اور تقلید کے منافی تھا۔ ان کی تمامتر توجہ معقولات پر تھی اور علوم دینیہ میں علم کلام اوراصول فقہ پر، فقہ میں بس متقدمین ومتاخرین کے تصنیف کردہ متون پر، احادیث سے برائے نام مناسبت تھی دوایک کتابیں پڑھ لیا کرتے تھے اور وہ بھی پڑھنے کی حد تک پڑھتے تھے فقہی مسائل کی تحقیق کے سلسلہ میں کام لینے کی غرض سے نہیں، عوام وخواص سب اس جمود وتعطل کا شکار تھے عوام بھی ان حدود سے باہر فتوی اور تعلیم مسائل کو گوارا نہیں کرتے تھے جیسا کہ آئندہ واضح کیا جائے گا۔

کتب فقہ کا مقام تقدس وعظمت

مولانا مسعود عالم صاحب ایک موقع پر فرماتے ہیں:

"اما اصل الفتوی فجعلوا یقدسون کتب الفقه والفتاوی واتخذوها قرآنهم وآمنوبها کما یؤمن بالغیب واصبح الشک فی مسألة من مسائلها عبارة عن کفر بالله ورسوله ومن ذالذی یجتری ان ینکر علیهم شیئاً من مسائلهم التی یفتون بها او افتی بها بعض من تقدمهم من علمائهم وفقهائهم کابن نجیم المصری (ت ۹۷۰هـ) او ملا علی القاری الحنفی (ت: ۱۰۱۴هـ) وان تجاسر احد علی ذلك سلقوه بالسنة حداد ولقبوه

بالقاب شنيعة".

"علماء نے فقہ وفتاویٰ کی کتابوں کو تعظیم وتقدس کا مقام دے رکھا تھا، اور انہیں کو گویا اپنا قرآن گردان لیا تھا اور انہیں پر ایمان بالغیب اختیار کر رکھا تھا۔ ان کے نزدیک ان کتابوں میں ذکر کردہ کسی مسئلے کی بابت شک وشبہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کا مصداق تھا کسی میں یہ جرأت نہ تھی کہ خود ان کے یا متقدمین علماء وفقہاء جیسے ابن نجیم مصری اور ملا علی قاری کے فتاویٰ کے خلاف کچھ کہہ سکے یا زبان کھول سکے اور اگر کوئی جیالا اس کی جرأت کر بیٹھتا تو ان کی زبانیں اسے چھلنی کر ڈالتیں اور ذلت آمیز القاب سے اسے نوازا جاتا۔"

احادیث کے درس وتدریس سے صرف نظر

ممتاز اور اکابر اہل علم کا بھی حدیث پاک کے درس وتدریس سے صرف نظر کوئی عیب نہیں تھا مولانا مسعود صاحب فرماتے ہیں:

"ومن اكبر البليات ان البيوتات العلمية الكبرى وفطاحل علمائها ايضا كانوا يكتفون من كتب الحديث بدراسة مشكاة المصابيح ومشارق الانوار وهم يصرفون سنين طويلة من اعمارهم في العكوف على كتب ارسطو وعلماء يونان ينخلونها نخلا ويقتلونها بحثا فاي عجب اذابلغ منهم الانحطاط هذا المبلغ".

"ایک بڑی بھاری مصیبت یہ تھی کہ نامور علمی گھرانے اور اکابر اہل علم بھی کتب حدیث میں مشکوٰۃ اور مشارق الانوار کے پڑھنے پڑھا لینے پر اکتفا کرتے تھے حالاں کہ ارسطو اور دیگر علماء یونان کی کتابوں کے پیچھے وہ اپنی عمر عزیز کے سالہا سال ضائع کرتے انکی

۱۔ تاریخ الدعوۃ الاسلامیۃ فی الہند ص ۱۳۲۔

کتابوں کو چاٹ ڈالتے اور ان کی عبارات میں موشگافیاں کرتے
کرتے اصل مضمون وحقیقی مراد کو کہیں سے کہیں پہنچادیتے تو ان کے
اس درجہ انحطاط پر کیا تعجب کا موقع ہے[1]"

ہندوستان کے مختلف علاقے اور درس حدیث

بالخصوص دہلی، اس کے اطراف اور عموماً اس کے ماتحت رہنے والا علاقہ شمالی ہند اس بے اعتنائی کا شکار تھا یہاں تو درس حدیث کا چراغ سب سے پہلے شیخ علی متقی، م ۹۷۵ھ پھر ان کے شاگرد شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ م ۱۰۵۲ھ نے جلایا لیکن ان کی محنتیں بھی کچھ زیادہ بارآور ثابت نہیں ہوئیں آخر حضرت امام کے حصہ میں وہ سعادت آئی جس سے آج پورا ملک بہرہ مند ہو رہا ہے ہاں بعض ریاستی ساحلی علاقے جیسے سندھ، گجرات جن میں مرکز دہلی سے الگ مسلم ریاستیں قائم تھیں یا یہ کہ ان کے حکمران وسلاطین کا مزاج سلاطین دہلی کے ذوق ومزاج سے مختلف تھا پھر یہ کہ ان علاقوں میں ساحل پر آمد ورفت کی وجہ سے عرب علماء ومحدثین کی آمد ورفت رہتی تھی یہاں کے لوگ خود بھی آتے جاتے رہتے تھے۔ اس لیے ان علاقوں میں برابر حدیث کا چرچا رہا، اسی لیے آپ نے پہلے مقالہ میں حضرت امام کے ذوق کے حنفی فقہاء محدثین میں علاقہ سندھ کے ہی بعض علماء کا نام ملاحظہ فرمایا ہے۔ اگر چہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ دہلی کی جب قسمت جاگی تو پھر سارے چراغ بجھ گئے اور ملک میں تن تنہا یہی حدیث کے درس وتدریس کا مرکز قرار پایا بعد کے سارے سلسلے اسی مرکز پر آکر منتہی ہوئے۔

گجرات

آپ نے پڑھا ہے کہ بالخصوص گجرات وسندھ میں برابر فن حدیث کے

[1] تاریخ اہل حدیث، ص ۱۳۳۔

درس وتدریس کا سلسلہ جاری تھا اور یہ اس علمی ترقی کے نتیجے میں ہوا جو ڈیڑھ سو سالہ خودمختار شاہان گجرات کی حکومت کے دور میں ان کی سرپرستی کی وجہ سے گجرات کو حاصل ہوئی۔اس عرصے میں گجرات میں مختلف محدثین باہر سے آئے بعض وہیں رہ پڑے اور بعض کچھ مدت قیام فرما کر دوسرے علاقوں میں یا وطن ہی واپس چلے گئے مثلاً مولانا نورالدین احمد شیرازی م.............علامہ وجیہ الدین محمد بن محمد الہی م.........شاگرد رشید علامہ سخاوی، جمال الدین محمد بن عمر حضرمی م۹۴۳ھ شاگرد علامہ سخاوی استاذ مظفر شاہ حلیم، شہاب الدین احمد العباس المصری م.........شاگرد شیخ الاسلام زین الدین ذکریا۔ وغیرہ وغیرہ۔ ہندوستان کے مشہور محدث طاہر پٹنی کا تعلق بھی گجرات سے ہی تھا موصوف کی کتاب ''مجمع بحار الانوار'' لغات حدیث پر منفرد اور بہت مشہور ہے نیز ''تذکرۃ الموضوعات'' بھی انہیں کی ایک گرانمایہ تصنیف ہے۔

گجرات سے درس حدیث کا خاتمہ

ہم نے ذکر کیا ہے کہ دوسرے علاقوں میں اس مبارک فن کے رواج کا راز یہ تھا کہ وہ مرکز کے ماتحت نہ تھے چنانچہ جس مدت میں گجرات مرکز سے باغی اور علیحدہ رہا اس کی قسمت کا ستارہ جگمگاتا رہا اور اس نے صرف حدیث کے فن میں ترقی نہیں کی بلکہ دوسری صنعتوں اور تہذیب وتمدن میں بھی آگے رہا لیکن مرکز سے متصل ہوا نہیں کہ یہ چراغ گل ہوگیا[1]۔

سندھ

دوسرا رہائشی علاقہ جہاں فن حدیث کا شہرہ وچرچا زیادہ رہا علاقہ سندھ ہے

[1] تاریخ الدعوۃ ص:۲۰۔

یہاں بہت سے باکمال محدثین گذرے ہیں جن کی شہرت دور دور تک پہنچی چنانچہ مولانا سید ابوظفر صاحب ندوی فرماتے ہیں:

> "حدیث کا چرچا بھی اس ملک میں زیادہ رہا چنانچہ اکثر یہاں قاضی اہل حدیث ہوتے۱"

یہاں کے مشہور محدثین میں قاضی ابو محمد منصور گذرے ہیں نیز بعض وہ علماء جن کا ذکر ہم پہلے مقالہ میں حضرت امام کے ہندوستانی نظائر کے عنوان سے کرچکے ہیں یعنی شیخ محمد عابد سندھی م.........، شیخ محمد ہاشم سندھی م ۱۱۷۴ھ شیخ عبدالغفور سندھی اور شیخ ابوالحسن کبیر سندھی م ۱۱۳۶ھ یہ حضرات صاحب تصانیف بھی تھے اور اصحاب علم وتحقیق بھی، ان میں سے شیخ ابوالحسن کبیر کے ترمذی کے علاوہ صحاح ستہ کی سب کتابوں پر حواشی ہیں نیز مسند امام احمد بن حنبل پر بھی۔

افسوس ناک واقعات

نصوص کتب پر اعتماد، فقہاء کی تقلید جامد اور قرآن وسنت سے اس بے اعتنائی کا اہم پہلو وہ افسوس ناک واقعات تھے جو ان حالات کی بناء پر پیش آتے رہتے تھے اور ہمارے سامنے تو اس ملک کے حالات و واقعات ہیں ورنہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دوسرے علاقوں میں بھی ایسے واقعات پیش آئے ہوں گے۔

چنانچہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ سرحد اور افغانستان کے علماء وعوام نے اسی تقلید جامد و بے اعتنائی کی بنیاد پر ہی حضرت شہید اور ان کے رفقاء کے طریق کار کے سامنے آنے پر ان کو "عدم تقلید" کا الزام دیا تھا۔ کتب تاریخ میں اس سلسلہ کے چند اہم واقعات مذکور ہیں جنہیں مختلف حضرات نے اپنی تصنیفات میں ذکر فرمایا ہے۔ ان واقعات کا تعلق صرف عوام سے ہی نہیں ہے خواص کی جانب بھی ایسے

---

۱ [illegible]

واقعات منسوب ہیں چنانچہ مولانا مناظر احسن صاحب نے خاص طور سے اپنی کتاب "ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم وتربیت" میں اور شاہ ولی اللہ نمبر کے لیے تحریر کردہ مقالہ میں تفصیل کے ساتھ اس پہلو پر گفتگو فرمائی ہے۔

روہیلوں کا مذہبی تعصب

بالخصوص روہیلے اور افغان جن کا حضرت شاہ صاحب کے ایام کارکردگی میں بڑا اور دورہ تھا ان کے حالات بڑے افسوسناک تھے۔

مولانا فرماتے ہیں:

"روہیلے مسلمانوں پر زیادہ تر تنگ نظر ظاہر میں "جزئیاتی فقہاء" کا پنجہ سختی سے جما ہوا تھا، پشتہا پشت سے وہ اپنے ان مذہبی ملاؤں کے زیر اثر زندگی گذار رہے تھے اور بقول صاحب الیانع جن فقہاء کی آراء کی پیروی کو ان لوگوں نے اپنا مشرب اور مسلک قرار دیا تھا ان کے معاملہ میں اپنے اندر سخت تعصب رکھتے تھے[1]۔"

جزئیات پر جمود اور پر تشدد واقعات

ان کا یہ مذہبی تعصب جزئیات کی پابندی اور منقول پر جمود اس حد تک پہنچا ہوا تھا کہ انتہائی افسوسناک اور پر تشدد واقعات ظہور میں آتے رہتے تھے، منقول ہے کہ فقہ حنفی کی بعض کتب میں یہ جزئیہ مذکور ہے کہ تشہد میں بوقت شہادت انگلی نہ اٹھائی جائے اور بعض میں یہ بھی تصریح ہے کہ اہل حدیث کی مانند، اگرچہ متاخرین نے روایات حدیث کی بناء پر انگلی اٹھانے کے قول کو ترجیح دی ہے اور یہی قول اب عامۃً معمول بہ ہے لیکن متقدمین اور محض ان کی آراء کے ناقل فقہاء نے قول اول کو ہی اختیار کیا ہے۔ روہیلے اس مسئلہ میں اتنے متشدد تھے کہ اگر اتفاقاً نماز میں

---

[1] شاہ ولی اللہ نمبر ص: ۶۵-۱۶۴۔

کسی کی انگلی اٹھ جاتی تو اسی وقت تراش دی جاتی تھی، علامہ رشید رضا مصری نے مغنی کے مقدمہ میں ذکر کیا ہے۔

''میں نے لاہور کی جامع مسجد میں بعض افغانی طلباء سے اس کی بابت سوال کیا کہ یہ واقعہ کہاں تک صحیح ہے تو انہوں نے کہا کہ بالکل صحیح ہے اور اس کی وجہ یہ بیان کی کہ حضور اقدس ﷺ کی مخالفت اور ترک سنت کی یہ سزا ہے''

علامہ موصوف نے ہی یہ واقعہ بھی ذکر کیا ہے کہ نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنے پر بغل میں کھڑے ہونے والے نے پڑھنے والے کے سینے پر اس زور سے مارا کہ وہ گر پڑا اور مرنے کے قریب ہوگیا، اسی طرح بہت سی کتابوں میں تمباکو کی بابت حرمت کے قول کو اختیار کیا گیا ہے اور اسے دوسری نشلی اشیاء پر قیاس کیا گیا ہے اس مسئلہ کو بھی انہوں نے مانند نص قرآنی اختیار کر رکھا تھا اور ایک عالم نے ایک مرتبہ کہیں اس کی حلت کا فتویٰ دیدیا تو مسلح ہو کر اس پر چڑھ دوڑے، یہی حال ان کا ہر مسئلہ میں تھا جو ان کے علم میں ہوتا۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کو محض اس وجہ سے شیعہ قرار دیا کہ انہوں نے علی الاطلاق شیعوں کو کافر نہیں کہا۔ اور شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کو اس وجہ سے کہ انہوں نے ایک موقعہ پر صرف حضرت علیؓ کا ذکر فرمایا۔ ان کی اس حالت وکیفیت کا نقشہ صاحب الیانع الجنی نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

''فكانوا اذا قرع طمالهم ما ينامذ مقلدهم الذى استطامو غذا احدهم يكاد يسطر بالذى خرجت منه القولة وامتلأ عليه غيظا قد انتفخت او داجه واحمرت وجنتاه''.

''ان کے کانوں میں ازروئے تقلید ان کے اختیار کردہ وپسندیدہ امر کے خلاف جو بات بھی پہنچتی یہ لوگ اس کے قائل پر چڑھ دوڑنے

کو ہو جاتے غصہ سے بھر جاتے رگیں پھول جاتیں اور رخسار غصہ میں سرخ ہو جاتے تھے[۱]"

خواص اور اس قسم کے واقعات

یہ تو عوامی واقعات ہیں ان کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ کم علمی و جہالت کی بناء پر جو بات کان میں پڑ جائے اور دل میں بیٹھ جائے وہ اٹل ہوتی ہے حد تو یہ ہے کہ اہل علم کے متعلق بھی اس سلسلہ میں ایسے واقعات مروی ہیں کہ افسوسناک بھی ہیں اور اندوہناک بھی۔

حضرت نظام الدین دہلوی کا واقعہ

مرکز دہلی کیا بلکہ ملک گیر شہرت رکھنے والے بزرگوں میں سے ساتویں آٹھویں صدی ہجری کے ایک بزرگ و درویش شیخ نظام الدین بدایونیؒ م.......... گذرے ہیں یہ چشتی سلسلہ کے بزرگ تھے اور سماع کے قائل و دلدادہ تھے اور محض صوفی و عبادت گذار بھی نہ تھے بلکہ صاحب نظر عالم تھے چنانچہ بعض مسائل میں خود اپنی ذاتی رائے بھی رکھتے تھے مثلاً قرأت خلف الامام کے قائل تھے[۲]۔ یہی وجہ تھی کہ وقت کے اکابر اہل علم اپنے حلقہائے علم چھوڑ چھوڑ کر ان کے حلقۂ ارشاد میں شامل ہوئے[۳]۔ بہر حال وقت کے علماء حضرت کے اس عمل پر نکیر کرتے تھے اور حضرت اسے ترک نہ فرماتے تھے آخر مجلس مناظرہ گرم ہوئی اور حضرت نے اپنے عمل کے جواز پر امام غزالی کی ایک عبارت سے استدلال کیا جسے حضرت موصوف غلطی سے حدیث سمجھتے تھے

---

[۱] الیانع الجنی، ص: ۸۳۔

[۲] نزہت، ج: ۲، ص: ۱۲۶۔

[۳] ملاحظہ ہوں حضرت کے متوسلین کے حالات، نزہت الخواطر۔

حالاں کہ وہ حقیقتاً حدیث نہیں ہے بہر حال مقصود تو علماء کرام کے جواب کا ذکر ہے قاضی زین الدین جو علماء کے نمائندے تھے انہوں نے فرمایا:

"مالك والحديث ؟ انت رجل مقلد يقتدى بأبى حنيفة فات بقول من اقواله حتى نراه"

"آپ سے حدیث سے کیا مطلب آپ تو امام ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں ان کا ہی کوئی قول پیش کیجئے تا کہ ہم غور کرسکیں"۔

حضرت نے ان کی اس جرأت و بے باکی پر بطور اظہار افسوس و تعجب کے فرمایا:

"سبحان الله العظيم أنا احدثكم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وتطالبنى بقول من اقوال ابى حنيفة؟"

"سبحان اللہ میں تو آپ سے حضور ﷺ کی بات کر رہا ہوں اور آپ مجھ سے امام ابوحنیفہؒ کے کسی قول کا مطالبہ فرما رہے ہیں[۱]"

یہ حالات اور صغانی و شیخ علی متقی

جیسا کہ ذکر کیا گیا عمومی حال یہی تھا بس خال خال اللہ کے بندے کہیں کہیں وقتاً فوقتاً اٹھ کھڑے ہوتے اور اپنے کام و نام کر کے رخصت ہو جاتے لیکن علماء کی عام بے حسی اور علم و تحقیق کی کساد بازاری کی بناء پر عوام و خواص کسی کو ان خصوصی محنتوں سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا تھا مثلاً شیخ حسن بن محمد بن محمد صغانی صاحب مشارق الانوار م ۶۵۰ھ، اور شیخ علی متقی صاحب کنز العمال م ۹۷۵ھ نے اشاعت حدیث کے سلسلہ میں کچھ خصوصی محنتیں فرمائیں لیکن ان کی محنتوں نے عام مقبولیت کا منہ نہ دیکھا اور علماء اپنی ہی روش پر باقی رہے۔

حضرت مجدد و شیخ عبدالحق

اس کے بعد دو اور حضرات سامنے آئے اتفاق سے دونوں معاصر تھے اور

۱۔ تاریخ اہل حدیث بحوالہ تاریخ فرشتہ ص: ۱۷۔

علوم کے جامع اور علوم اسلامیہ کے اصل سرچشمے قرآن وسنت سے خصوصی تعلق وواقفیت رکھنے والے۔ اگر چہ طریق کار دونوں کا مختلف رہا، مگر منزل مقصود میں اتحاد تھا اوّل حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد السرہندی م ۱۰۳۴ھ اور دوسرے شیخ عبدالحق محدث دہلوی صاحب لمعات، واشعة اللمعات م ۱۰۵۲ھ۔

حضرت مجدد اوران کی اصلاحی مساعی

اوّل الذکر نے اصلاً اصلاح عقائد واعمال کا بیڑہ اٹھایا تھا اور عوام وخواص ہر ایک پر بالواسطہ وبلاواسطہ محنت فرما کر جن امور کی طرف توجہ دلائی تھی ان سب کا مرجع شریعت اسلامیہ کے انہیں دونوں سرچشموں سے تعلق قائم کرنا اور عقائد واعمال میں اصلاً ان سے استناد تھا۔ اس لیے کہ قرآن وسنت سے صحیح تعلق قائم کرنے کے بعد عقیدہ کا کوئی بگاڑ اور عمل کی کوئی کجی برقرار نہیں رہتی۔

شیخ عبدالحق اور شروح مشکوۃ

اور مؤخر الذکر نے بالخصوص فن حدیث کی تحصیل کر کے اس کے درس وتدریس اور تصنیف شروح کے ذریعہ اس کی اشاعت کی کوشش کی تھی اور وہ اس راستے سے عوام وخواص کو قرآن وسنت سے جوڑنا چاہتے تھے چنانچہ شیخ موصوف نے فن حدیث کی مشہور ومتداول کتاب "مشکوۃ" کی دو شرحیں تصنیف فرمائیں ایک تو بالخصوص عوام کے لیے چنانچہ اس کے لیے فارسی زبان اختیار فرمائی اور دوسری خواص کے لیے عربی میں، اوّل کا نام "اشعة اللمعات" اور ثانی "لمعات التنقیح" ہے۔

اشعۃ اللمعات ولمعات کی تصنیف کا باعث

چنانچہ مقدمہ اشعۃ اللمعات میں خود فرماتے ہیں:

''حرمین شریفین کے علماء کرام سے حدیث شریف کی اجازت حاصل کرنے کے بعد یہاں کی واپسی پر توفیق ایزدی نے اس فن شریف کی خدمت میں لگایا اس اثناء میں یہ داعیہ پیدا ہوا کہ حدیث کی متداول کتاب ''مشکوٰۃ المصابیح'' کی شرح لکھی جائے اور اس میں جو کچھ حضرات متقدمین نے فرمایا ہے یا احقر نے اپنے اساتذہ سے سنا ہے وہ اور اس کی بناء پر خود اپنے ذہن میں آنے والے احساسات وخیالات کو قلم بند کیا جائے بعض حضرات نے عموم افادہ واستفادہ کی غرض سے مشورہ دیا کہ زبان فارسی رکھی جائے چنانچہ ان کے حسب مشورہ کام شروع کر دیا۔ لیکن درمیان درمیان ایسی باتیں بھی سامنے آتی رہیں کہ فارسی شرح جو اصلاً عوام کے لیے لکھی جارہی تھی اس میں ان کا ذکر مناسب نہ تھا اور نہ ہی ان کا بالکل ترک کر دینا ہی اچھا تھا اس لیے ساتھ ہی ساتھ عربی کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔[۱]''

لمعات کے مقدمہ میں بھی وجہ تالیف بیان کرتے ہوئے یہی تفصیل مذکور ہے، دونوں شروح کی تصنیف کا سلسلہ ساتھ ہی ساتھ رہا حتی کہ دونوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا حضرت موصوف نے ان شروحات میں صرف شرح حدیث کا ہی کام نہیں کیا بلکہ اپنی تحقیقات کے ذریعہ مقدمہ میں ذکر کردہ اپنی اس تصریح کو

''اس میں کوئی شک نہیں کہ امام موصوف کا مذہب احادیث صحیح اور آثار صریحہ پر مبنی ہے۔[۲]''

واقعہ کے مطابق کر دکھایا۔

حضرت مجدد

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا اصل کارنامہ تو اکبر اور اس کے نورتن کے ایجاد کردہ

---

[۱] اشعۃ اللمعات، ج:۱، ص:۲۔

[۲] مقدمہ لمعات، ص:۱۸۔

دین "دین الٰہی" کا قلع قمع تھا۔ لیکن ایسا نہیں کہ حضرت نے صرف اسی پر توجہ دی بلکہ عوام وخواص ہر ایک طبقہ میں پائے جانے والے اہم عیوب سے مطلع کیا چنانچہ علم وعلماء، تصوف اور صوفیاء، حکومت وسلطنت نیز اسکے عہدیدار سلاطین وامراء ودیگر عہدہ داران ہر ایک کا ذکر ہر ایک سے بحث اور مختلف علاقوں کے ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے چیدہ چیدہ حضرات سے براہ راست خطاب فرمایا، ہر گمراہی وغلطی پر مطلع کیا بالخصوص شیعیت کی جڑیں اکھاڑ پھینکیں اور اپنے اس عظیم کام کے لیے حضرت نے طریقہ بھی عجیب وغریب اختیار فرمایا تھا۔ یعنی خط وکتابت کا۔ چنانچہ حضرت کے مکاتیب صرف مکاتیب نہیں بلکہ علوم شریعت وطریقت کا خزانہ ہیں۔ صاحب نزہۃ الخواطر فرماتے ہیں:

> "یہ مکاتیب علوم شریعت میں حضرت موصوف کے تبحر علمی پر دلائل قطعیہ کی حیثیت رکھتے ہیں ان میں معرفت کی ایسی باتیں ہیں کہ جن کو اس سلسلہ کے بلند مقامات حاصل نہ ہوں ان کے ذہنوں میں وہ باتیں آہی نہیں سکتیں۔[۱]"

حضرت نے ان مکاتیب میں رسوم وبدعات سے بھی بحث کی ہے اور علم وعلماء کی بے وقعتی سے بھی اور خود علماء کی اصل علوم اسلامیہ کو چھوڑ کر دوسرے علوم وفنون سے دلچسپی وشغف سے بھی تعرض کیا ہے، حضرت کے یہ مکاتیب تین ضخیم جلدوں میں ہیں کل تعداد ان کی ۵۲۶ ہے اصلاً عربی وفارسی میں ہیں، ویسے پورا مجموعہ ہر دو زبانوں یعنی عربی وفارسی نیز اردو میں منتقل ہو چکا ہے اور انگریزی میں بھی کل یا بعض منتخبات ہیں۔

علم وعلماء کے متعلق ارشادات

مثلاً ایک موقع پر فرماتے ہیں:

---

[۱] نزہۃ الخواطر ج:۶، ص:۴۳۰۔

"طلباء کو مقدم کرنے میں ہی شریعت کی ترویج ہے اسلئے کہ وہی حاملان شریعت ہیں اور قیامت میں لوگوں سے شریعت ہی کی بابت سوال ہوگا اور جنت و دوزخ کا داخلہ بھی اسی پر عمل کرنے پر موقوف ہے۔[۱]"

اور اہل سنت والجماعت میں سے اصحاب تقویٰ علماء سے تعلق ان کی اتباع وغیرہ کا تو جگہ جگہ ذکر ہے، نیز بدعات کی برائی، ان سے اجتناب، ان کے مقابلہ میں سنت پر عمل اور ان کا احیاء اکثر مکاتیب میں مذکور ہے۔

ایک موقع پر تو یہاں تک فرماتے ہیں:

"اگر کسی مسئلہ میں علماء و صوفیاء کا اختلاف ہو تو حق بہر حال علماء کی جانب ہوگا اس لیے کہ حضرات انبیاء کرام کی اتباع کی بدولت حضرات علماء کی نظر نبوت کے کمالات اور علوم تک پہنچتی ہے اور صوفی کی نظر تو بس ولایت کے کمالات تک رہتی ہے۔ اس لیے لامحالہ جو علم مشکوٰۃ نبوت سے حاصل کیا جائے زیادہ صحیح ہوگا۔[۲]"

دنیاوی علوم دنیاوی مال ومتاع کے درجہ میں

ایک موقع پر فلسفہ وغیرہ غیر دینی علوم کے متعلق فرماتے ہیں:

"جو علوم آخرت کے حق میں بے فائدہ و بے ثمرہ ہیں وہ بھی دنیا سے سمجھو (یعنی اس کی تحصیل دنیا کی تحصیل ہے) اگر علم نجوم، منطق، ہندسہ، حساب اور ان جیسے اور دوسرے بہت سے علوم جو آخرت کے اعتبار سے بے فائدہ و بے ثمرہ ہیں یہ نفع بخش ہوتے تو فلاسفہ اہل نجات ہوتے۔[۳]"

---

[۱] مکتوب ۴۷ ج:۱۔

[۲] مکتوب ۲۶۱ ج:۱۔

[۳] مکتوب ۲۳ ج:۱۔

سماع صوفیاء کا رد

چوں کہ ہندوستان میں عموماً اور دہلی اور اس کے اطراف میں خصوصاً چشتی سلسلہ کے بزرگوں کی زیادتی رہی اور وہ عام طور سے سماع کے قائل رہے حضرت امام نے براہ راست احکام شرعیہ کے اصل ماخذ سے اس کی تردید فرمائی، ایک موقع پر فرماتے ہیں:

> ''رقص وسماع، سب لہو ولعب میں داخل ہے اور آیت:
> ''ومن الناس من یشتری لھو الحدیث''
> گانے سے ہی روکنے کے لیے نازل ہوئی جیسا کہ طبقۂ تابعین کے رئیس مفسرین کا بیان ہے اور حضرت ابن مسعود و ابن عباس تو قسم کھا کر فرمایا کرتے تھے کہ یہ لہو غناء ہی ہے (پھر فقہی نصوص کا تذکرہ کرنے کے بعد فرماتے ہیں) ان تمام تصریحات کے باوجود اگر کوئی آدمی کوئی منسوخ یا شاذ حدیث پیش کرے جس سے اس کی اباحت ثابت ہوتی ہو تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا مشائخ کا عمل حجت نہیں، فقہاء کے اقوال پر مدار ہے[۱]۔''

احادیث کی روشنی میں بعض امور کی تردید

ایک موقع پر حضرت موصوف نے طبقۂ علماء و مشائخ میں رائج بعض بدعات و رسومات کو یہ کہہ کر رد فرمایا ہے کہ سنت کے خلاف ہیں مثلاً میت کو کفن میں عمامہ دینا کیوں کہ یہ حدیث میں مذکور تین کپڑوں سے زائد ہے اسی طرح عمامہ کا شملہ بائیں طرف ڈالنا حالاں کہ یہ مسنون دونوں کندھوں کے درمیان رکھنا ہے، اور سب سے زیادہ سختی سے نماز کی نیتوں کے زبان سے کہنے کی تردید کی ہے کہ کسی بھی

---

[۱] مکتوب ۲۶۱، ج:۱۔

صحیح یا ضعیف روایت میں اس کا ذکر نہیں ہے[۱]۔

ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

"جس طرح کتاب وسنت کے مطابق اعتقاد ضروری ہے ان دونوں کے مقتضی پر عمل بھی ضروری ہے جیسا کہ حضرات مجتہدین نے ان سے احکام کا استنباط کیا ہو............۔

لیکن مقلد کو مجتہد کی رائے کے خلاف کتاب وسنت سے احکام کا استنباط اور ان پر عمل نہیں اختیار کرنا چاہیے بلکہ جس مجتہد کی تقلید کی ہو اس کے مذہب کے مختار قول پر عمل کرنا چاہیے اور بدعت سے بچ کر عزیمت پر عمل پیرا ہونا چاہیے"۔

اعتبار کتاب وسنت سے استنباط کا سلف کی رعایت کے ساتھ

ایک موقع پر فرماتے ہیں:

"سالک کیلئے طریق تصوف کی ضروریات میں سے وہ صحیح اعتقاد بھی ہے جسے اہل السنہ والجماعت علماء نے کتاب وسنت اور سلف کے آثار سے حاصل کیا ہے۔

کتاب وسنت کو انہیں مفاہیم پر رکھنا جنہیں جمہور اہل حق نے سمجھا ہے یہ بھی ضروری ہے۔

اگر بفرض محال کسی کشف والہام کے ذریعہ کوئی ایسا امر سامنے آئے کہ جمہور کے موافق نہ ہو تو اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا[۲]"

ایک موقع پر فرماتے ہیں:

"احکام شرعیہ کے اثبات میں معتبر تو قرآن وسنت ہی ہیں"

یعنی اصل یہی ہیں اگرچہ ان کی بنیاد پر:

---

[۱] مکتوب: ۱۸۶، ج:۱۔ [۲] مکتوب: ۲۸۶، ج:۱۔

''مجتہدین کا قیاس اور امت کا اجماع بھی حکم کو ثابت کرتے ہیں اور ان چاروں کے بعد پھر کسی قسم کی دلیل سے احکام نہیں ثابت ہوتے[۱]''

دوسرے ائمہ کیساتھ حسن اعتقاد اور انکے اقوال کی رعایت

ایک موقع پر حضرت امام ابوحنیفہ کی عظمت و رفعت اور ان کی بلندی فکر و مذہب کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

''اس مذہب کے التزام کے بعد بھی مجھے امام شافعی سے ذاتی محبت ہے میں انہیں بہت باعظمت خیال کرتا ہوں اسی لیے بعض نفل چیزوں میں ان کے مذہب کی پیروی بھی کرتا ہوں[۲]''

ایک موقع پر فرماتے ہیں:

جہاں تک ممکن ہو مجتہدین کے اقوال کے درمیان جمع کرنا چاہیے اور کسی بھی عمل کو ایسے انداز پر کرنا چاہیے کہ وہ بالاتفاق جائز ہو مثلاً امام شافعی نے وضو کے اندر نیت کی شرط لگائی ہے تو بے نیت وضو نہ کرے، نیز وضو میں ترتیب (یعنی آیت وضو کے بیان کے مطابق اعمال وضو کی ادائیگی) کو فرض کہتے ہیں تو اس کا خیال کرے، امام مالک اعضاء کو رگڑ رگڑ کر دھلنے کے قائل ہیں تو رگڑ لیا کرے اسی طرح اور مسائل ہیں[۳]''

حضرت مجدد کے یہ ارشادات

شاید میں نے موضوع کے خلاف حضرت مجدد کے ارشادات کے نقل کرنے میں طول سے کام لیا ہے لیکن یہ قصداً محض اس امر کے اظہار کے لیے کیا ہے کہ ایسا

---

۱ مکتوب:۵۵۔ ج:۲۔

۲ مکتوب:۵۵۔ ج:۲۔

۳ مکتوب:۲۸۵۔ ج:۱۔

نہیں تھا کہ معاشرہ کا کوئی فرد بھی اس مرض سے محفوظ نہ ہو اور کوئی بھی عالم اس روش پر تنقید نہ کرتا ہو۔ حضرت مجددانہیں خال خال افراد میں سے ہیں بلکہ سب میں ممتاز کہ عوام سے آگے بڑھ کر خواص، علماء و سلاطین اور امراء پر تنقیدیں کیں اور جان پر کھیل کر خود کو قید و بند کے خطرات میں ڈال کر کام کیا، یوں تو خطرات کا سامنا حضرت امام کو بھی تھا لیکن حضرت امام کے عہد میں پھر بھی حالات سازگار تھے اور حضرت مجدد کی محنتوں کے ثمرہ میں کہ حضرت موصوف کی ہمت اور اعلاء کلمۃ اللہ کے جذبہ نے ہی ''دین الٰہی'' کو اس کے گھاٹ تک پہنچایا اور ''مغل تخت سلطنت'' پر کچھ ایسا اثر ڈالا کہ اس تخت اور اس حکومت و بادشاہت کو عالمگیر جیسا صاحب علم اور فقہ حنفی کا عظیم الشان عالم، اور بے انتہا رعب و دبدبہ والا بادشاہ ملا، اور ہمارے حضرت امام کی پیدائش بھی اس کے اخیر عہد میں ہے۔ بہر حال حضرت مجدد نے بھی اس موضوع پر کام کیا اور تقلید جامد اور متعصبانہ ذہنیت سے عوام و علماء بھی کو باہر لانے کی کوشش فرمائی۔

حضرت مجددا اور فن حدیث و فقہ

حضرت مجدد کے جو ارشادات گذشتہ اوراق میں نقل کیے گئے ہیں ان سے فن حدیث سے حضرت کے تعلق اور واقفیت کا پورا اندازہ لگایا جا سکتا ہے نیز اس کا بھی کہ فقہیات کے باب میں حضرت کا ذوق عام اہل عصر کی مانند تقلید محض اور جمود کا نہ تھا بلکہ فقہی مسائل کے حق میں قرآن و حدیث کے ساتھ استناد کو ضروری گردانتے تھے اور جو مسائل ان کے خلاف ہوں ان کا رد و ترک لازم خیال فرماتے تھے یہی نہیں بلکہ حضرت نے تدریس کے اعتبار سے بھی حدیث پر توجہ دی تھی جس کے نتیجے میں حضرت کے سلسلہ کے بعض حضرات نے بعض کتب حدیث کی شروح تصنیف فرمائیں مثلاً حضرت کے فرزند ارجمند خواجہ محمد سعید صاحب نے مشکوۃ کی

شرح لکھی اور اس سلسلہ کے ایک فرد شیخ سراج احمد سرہندی نے فارسی میں سنن ترمذی کی شرح لکھی اور امام ترمذی "وفی الباب" کے تحت جن احادیث کا حوالہ دیا کرتے ہیں اس کی تخریج کی۔

حضرت مجدد کے ایک پوتے فرخ شاہ کی بابت کہا جاتا ہے کہ ان کو ستر ہزار احادیث مع متن وسند اور مع مباحث جرح وتعدیل یاد تھیں[۱]۔

ہر دو حضرات کی مساعی اور علماء کرام

حضرت مجدد کی جدوجہد نے "عقائد" کے باب میں تو بڑا فائدہ پہنچایا کہ اکبر کی پیدا کردہ بدعقیدگی سے لوگوں کو نجات ملی اور بھی بہت سے منکرات ختم ہوئے، امراء وسلاطین نے اپنے فرائض کو محسوس کیا، اور شیخ عبدالحق کی محنتوں نے بھی لوگوں کو کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور پہنچایا۔ لیکن علم وعمل کی لائن سے وہ عام علمی انقلاب جس کے بانی حضرت امام بنے وہ ان حضرات کی تحریک سے پیدا نہ ہوسکا اور بالخصوص علماء کرام ان ہر دو حضرات سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہے چنانچہ مولانا مسعود عالم صاحب فرماتے ہیں:

"والذی أراہ انہ ماحرمت من المسلمین دعوۃ السید ونصائحھما الغالیۃ مثل ما حرمھا علماؤنا".

"میرا تو خیال یہ ہے کہ ان ہر دو حضرات کی دعوت ونصائح سے فائدہ اٹھانے میں جو محرومی حضرات علماء کے حصے میں آئی وہ محرومی مسلمانوں کے کسی طبقے کے حصے میں نہیں آئی[۲]"

حضرت امام

ان ہر دو حضرات کے بعد ہر دو کے عملی میدان کو مشترک طور پر سنبھالنے

---

[۱] حیات، مولانا بنوری نمبر، ص:۹۸۔ [۲] تاریخ الدعوۃ، ص:۱۳۲۔

والا، اور عوام وخواص ہر ایک کی اصلاح اور ہر ایک کے افراط وتفریط پر بے لاگ تنقید کرکے راہ اعتدال کو نکھارنے والا مصلح جو ہمارے سامنے آتا ہے وہ انہیں دونوں کی مجہودات کا پروردہ وثمرہ یعنی ہمارے حضرت امام ہیں۔

حضرت امام نے بالخصوص اس پہلو پر تنقید کی جیسے کہ حدیث پر عمل کرنے میں افراط اور حد سے تجاوز پر بھی تنقید کی۔ لیکن چوں کہ تقلید کے باب میں جمود وتعطل کی شکایت عام اور افسوسناک حد تک پہنچی ہوئی تھی اور بالخصوص اس وقت کے ملکی حالات میں روہیلوں اور افغانوں کا عام دور دورہ تھا اور ان کی ذہنیت کا جو حال تھا اسکو تفصیل سے ذکر کیا جاچکا ہے ان کے یہ حالات خود اپنے ملک وعلاقے میں بھی تھے اور جب یہاں آئے تو یہاں رونما ہوئے، حضرت امام نے ان حالات کو سنا بھی اور مشاہدہ بھی فرمایا۔ اس لیے اس پہلو کو زیادہ بحث میں لائے عام طلباء وعلماء کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

> ''اے اپنے آپ کو عالم کہنے والے کم عقلو! تم نے اپنے آپ کو یونانی علوم اور صرف، نحو، معانی میں مشغول کررکھا ہے اور یقین کر بیٹھے ہو کہ بس یہی سارا علم ہے حالاں کہ علم تو بس اللہ کی کتاب کی وہ آیت ہے جو محکم ہو منسوخ نہ ہو اسی کو مع تفسیر اور سبب نزول کے سیکھو اور جن کی بابت کوئی الجھن ہو ان کے معنی ومطلب کو سمجھو، یا پھر علم حضور ﷺ کی سنت ہے جو برابر قائم ودائم ہے۔ پورے طور پر ذہن نشین کرو کہ حضور ﷺ کیا عمل کیسے کیا کرتے تھے، اور پھر تیسرا حصہ علم کا فرائض اعمال ہیں انہیں جانو کہ کس عمل میں کیا کیا امور فرض ہیں۔ باقی تم تو جس میں لگے ہو یہ سب دنیاوی علوم ہیں[1]''

حضرت امام اور فقہاء وقت

اسی تحریر میں بالخصوص حضرات فقہاء کو بھی مخاطب بنایا ہے:

---

[1] تفہیمات، ج:۱، ص:۲۱۴، ملخصاً۔

"تم نے بس اپنے پیش رو فقہاء کے استحسانات اور ان کی تفریعات سے ساری دلچسپی قائم کر رکھی ہے۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ فیصلہ تو بس خدا اور سول کا ہی ہے تم میں سے بعض کا تو یہ حال ہے کہ اگر حضور ﷺ کی کوئی حدیث بھی سامنے آتی ہے تو اس پر عمل نہیں کرتا اور کہتا ہے کہ میں تو فلاں کے مذہب پر عمل کرتا ہوں حدیث پر نہیں۔[1]"

چوں کہ آپ نے اس کو امت کے حق میں سم قاتل اور انتہائی مہلک مرض سمجھا اس لیے حسب موقع اس کے ازالہ کی پوری تدبیر فرمائی اپنے مسلک کی وضاحت فرمائی اور درس وتدریس کے طریق میں بحث وتفصیل کا انداز اختیار فرمایا اور کسی موقع پر تقلید واجتہاد کی تاریخ اور علماء کے نظریات بیان کیے تو کہیں تقلید مذموم کی صورتیں ذکر فرمائیں۔ کہیں حدیث سے صرف نظر کرنے والوں سے خود کو بری بتایا اور دوسروں کو ان سے دور رہنے کی تاکید ووصیت کی، خلاصہ یہ کہ ہر ممکن تدابیر اختیار فرما کر اس کی اہمیت ذہن میں بٹھلائی، اور مقصد یہ تھا کہ اگر چہ سلف پر اعتماد ضروری ہے کہ بغیر اس کے دین صحیح صورت میں ہمارے پاس نہیں آسکتا لیکن اس معنی کر نہیں کہ انکا قول ہی سب کچھ اور اصل الاصول ہے بلکہ بایں معنی کہ ان کے اقوال شریعت کے اصل سرچشموں یعنی کتاب وسنت سے ماخوذ ہیں لہٰذا ان کی تقلید کتاب وسنت پر عمل کی نیت سے کی جائے اور کہیں ٹکراؤ نظر آئے تو بعد از تحقیق ان کی رائے کو اختیار کیا جائے یا رد کر دیا جائے۔

فقہی اعتبار سے جماعتی تقسیم

حضرت امام ایک موقع پر فرماتے ہیں:

"اموی حکومت کے خاتمہ تک کوئی شخص اپنے آپ کو حنفی یا شافعی وغیرہ کے القاب ونسبت سے موسوم نہیں کرتا تھا بلکہ اہل علم اپنے اپنے

[1] ایضاً، ج:۱، ص:۱۱۵-۱۱۴۔

اساتذہ ومشائخ اور ائمہ کے اصول وقواعد کے مطابق شرعی دلائل سے احکام کا استنباط کا کرتے تھے۔

اور جب عباسی حکومت کا دوردورہ ہوا تو ہر جماعت نے اپنے لیے ایک الگ نام ولقب تجویز کرلیا، اور ہوتے ہوتے یہ گروہ بندی اس حد کو پہنچی کہ لوگ اپنے مقتدا مذہب کے فقہاء کی نص وقول کی فکر کرتے اور نہ ملنے پر کتاب وسنت سے ماخوذ دلائل کی بنیاد پر بھی کوئی فیصلہ صادر کرنے سے اعراض کرتے تھے اور اس طرح یہ اختلافات جو محض کتاب وسنت سے استدلال کے طریق کے اختلاف، نیز مستدلین کے ذوق کے اختلاف کی وجہ سے پیدا ہوئے تھے ان اختلافات نے مستقل مذہب ومسلک کی حیثیت اختیار کرلی۔

خلافت عباسیہ کے ختم ہونے پر عام مسلمان اِدھر اُدھر کے علاقوں میں بکھر گئے تو ہر ایک نے اسی مذہب کو اپنا لیا جسے اپنے اساتذہ سے حاصل کیا تھا، اور اسی پر جمارہا، نتیجتاً کتاب وسنت سے استنباط ہوتا رہا جسے ہم تخریج در تخریج اور تفریع بر تفریع کہہ سکتے ہیں (اور دن بدن مذہبی تصلب اور گروہ بندی میں اضافہ ہوتا رہا)۔[۱]"

حضرت کی مساعی کا اثر

حضرت امام کی ان تنقیدی تحریرات، جس کا ایک اچھا خاصہ حصہ پہلے مقالہ میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں نیز اپنے مسلک ومذہب سے متعلق تفصیلات کی اشاعت جو کتابوں کی صورت میں اور درس وتدریس کے طریق پر برابر جاری تھی یہ ساری کاوشیں بے سود نہ رہیں۔ اور جس طرح معاشرہ اور حکومت کی اصلاح کی آواز پکار [illegible] اسی طرح تقلید واجتہاد کے باب میں آپ کی پکار صدائے بازگشت

---

[۱] [illegible] ۱۸۶۔

نہیں ثابت نہیں ہوئی بلکہ اپنے پیچھے ایسا گہرا اثر چھوڑ گئی کہ:

"سابقہ تمام مذہبی گروہ بندیاں ختم ہوگئیں اور مسائل میں استدلال واستنباط کا یکسر ذوق ہی بدل گیا"۔

تعصب واندھی تقلید کا خاتمہ

اب مسائل کی تحقیق وتحریر میں صرف کتب فقہ وفتاویٰ کی نصوص ہی کا ذکر اور ان پر ہی اعتماد نہ تھا بلکہ ان کے پہلو بہ پہلو بلکہ ان سے پہلے جواب کے اوّلین مرحلہ میں آیات قرآنیہ اور احادیث بھی ذکر کی جاتیں اور یوں مسائل سے متعلق ہر تحقیق وتحریر استنباط واستدلال کے اعتبار سے انتہائی کامل ومکمل ہوتی مولانا مسعود صاحب فرماتے ہیں:

"وكان من تأثير انتشار فكرته وارائه في الفقه ان اخذ يتقشع غبار التعصب للمذاهب الذى كان معقلفلا فى الاوساط العلمية الهندية وبدأت العقول تتخلص من ربقة تقليد الأعمى والجمود على اقوال الفقهاء وكذلك شرع من جاء بعده ومن تلاميذه واصحابه وتلاميذهم واصحابهم يرجعون الى الكتاب والسنة ويأخذون من المذاهب بما يظهرلهم أوفق لهما وأقرب الى الحق والصواب.

وذلك أن الإمام ولى الله ماأكتفى بالتنديد بالتقليد الأعمى والتعصب المورروث بل لمن يأتى من بعده سنة حسنة بالخوض فى المسائل الشرعية والاستدلال بالحجج المستخرجة من الكتاب والسنة واوضح لهم طريق الاجتهاد فى الفقه وسلك مسلك التحقيق فى كل ماعن له الكلام فيه من ابواب الفقه ومسائل الشريعة"

"فقہیات کے سلسلہ میں حضرت امام کے افکار و آراء کی اشاعت کا اثر یہ ہوا کہ ہندوستان کے علمی حلقوں میں جو فقہی مذاہب رائج تھے اور ہر مذہب کے اتباع پر نا جائز تعصب کے بادل چھائے ہوئے تھے حضرت کی مساعی کی بدولت تعصب کا یہ گرد و باد چھٹنا شروع ہو گیا۔ اور اندھی تقلید نیز فقہاء کے قول پر ہی جمود سے آزادی کی فضا پیدا ہونے لگی۔ چنانچہ آپ کے بعد جن لوگوں نے علم کی اشاعت کی ذمہ داریاں سنبھالیں آپ کے تلامذہ اور اصحاب، پھر ان کے تلامذہ و اصحاب سلسلہ در سلسلہ سب کے سب کتاب و سنت کی طرف رجوع کرنے لگے اور فقہاء کے مذاہب سے ان اقوال پر عمل و فتویٰ کو اختیار کرنے لگے جو قرآن و سنت سے زیادہ سے زیادہ موافق اور حق سے زیادہ سے زیادہ قریب معلوم ہوں۔

اس لیے کہ حضرت امام نے اندھی تقلید اور نسلاً بعد نسلٍ رائج تعصب پر لعنت و ملامت ہی نہیں فرمائی تھی بلکہ مسائل شرعیہ میں غور و خوض اور کتاب و سنت کے دلائل سے استدلال، حاصل یہ کہ فقہ یا شریعت کا جو بھی مسئلہ درپیش ہوا اس کی تحقیق اور اس کے لیے اجتہاد کا طریقہ بھی بتا و سکھا دیا۔[۱]"

ہمہ گیر و دیرپا کامیابی

حضرت امام کی تحریک نہ صرف یہ کہ کامیابی سے ہمکنار ہوئی اس لیے کہ نفس کامیابی تو حضرت مجدد کی تحریک کو بھی حاصل ہوئی حضرت امام کی تحریک و مشن کی خوبی یہ ہے کہ یہ کامیابی ہمہ گیر و دیرپا ثابت ہوئی اس کا اندازہ اس سے لگائیے کہ جن لوگوں کا ادنیٰ تعلق بھی حضرت کے علمی سلسلہ یا خانوادہ یا مستفیدین سے ہو گیا

۱۔ تاریخ الدعوۃ، ص: ۱۵۶۔

خواہ کسی اعتبار سے یا کسی موقع پر سب پر یہ رنگ چڑھا۔

سید شہید اور ان کے رفقاء

چنانچہ آپ حضرت سید احمد شہید کے متعلق گذشتہ صفحات میں پڑھ چکے ہیں اسی سے ان کے رفقاء کا اندازہ لگائیے۔ ان کی زندگی میں تو یہ طریق تھا ہی بعد میں بھی حنفیت پر گامزن رہتے ہوئے اس طریق تحقیق واجتہاد کو انہوں نے ترک نہ کیا۔ حضرت شہید کے خواص رفقاء میں ایک بزرگ مولانا سید جعفر علی نقوی بستوی م ۱۲۸۰ھ بھی تھے جنہوں نے اپنے دیار وعلاقے میں اصلاح معاشرہ اور اشاعت علم کا بیڑہ اٹھایا تھا۔ بڑے عالم تھے فتویٰ کا بھی کام کرتے تھے، اصلاً فرنگی محل کے پروردہ لیکن شوق جہاد نے میدان جہاد میں حضرت شہیدؒ اور ان کے رفقاء سے ملایا بہر حال ان کا ایک فتویٰ ملاحظہ ہو کہ اس ذوق تحقیق نے کیسے نازک موقع ومسئلہ پر ان کے قلم سے یہ قیمتی فتویٰ تحریر کرایا، ضلع بستی کے بعض مضافات کے لوگوں نے حضرت موصوف سے سوال کیا کہ ہم ایک قطعۂ اراضی پر مسجد بنانا چاہتے ہیں ہندو عوام مانع ہیں، راجہ کا یہ کہنا ہے کہ اگر پہلے سے مسجد رہی ہو تو بنالو اب کیا حکم ہے حضرت نے فرمایا:

> ”چوں کہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ میرے لیے ساری زمین کو مسجد بنایا گیا ہے لہٰذا کسی بھی قطعۂ اراضی کے متعلق یہ کہنا وقسم کھانا کہ یہ مسجد ہے صحیح ہے“ (نحوہ)۔[1]

مولانا لکھنوی

یہی نہیں بلکہ پھر تو ایسی فضا بنی کہ جس نے اس فضا میں ”علم وتحقیق“ کی

[1] مجموعہ فتاویٰ قلمی۔

زندگی گذارنا چاہی اس کے لیے بمنزلہ سانس کے اس کا اختیار کرنا ناگزیر ہوگیا، جس کی ایک اہم مثال حضرت مولانا عبدالحئی صاحب لکھنوی م ۱۳۰۴ھ ہیں جو اگرچہ خود متبحر عالم اور حدیث پر نظر رکھنے والے تھے۔ لیکن ہم کیوں نہ حضرت امام کی تحریک کا اثر ان کی تحریرات وتحقیقات میں مانیں کہ ان کے والد درسگاہ امام کے دو فیض یافتگان کے شاگرد تھے، اور پھر والد وفرزند ہر دو نے درسگاہ امام کے آخری علمی چراغ شاہ عبدالغنی صاحب سے اجازت حاصل کی تھی[۱]۔

موجودہ ادارے وعلماء

اور حضرت امام کی تحریک کے دیرپا اثرات کو اس طرح سمجھئے کہ آج حضرت امام کی وفات کو تقریباً ڈھائی سو سال ہو چکے ہیں، لیکن ان کے سلسلے کے شاگردوں وعلماء میں اور ان کے قائم کردہ اداروں میں حضرت امام کے مسلک تحقیق واجتہاد کی روح پورے طور پر کارفرما ہے۔ جب جی چاہے حضرت امام کے سلسلہ کے علماء کے فتاویٰ ملاحظہ فرمائیے یا فتویٰ ان سے طلب کیجئے حسب موقع آپ کو انتہائی محقق اور جامع جواب ملے گا، انشاء اللہ۔

کامیابی کی ایک خاص وجہ

حضرت امام کی تحریک کے ہمہ گیر اور اس کے اثرات کے دیرپا ہونے کی وجوہات مشیت ایزدی کی طرف سے جو کچھ بھی ہوں ایک بڑی وجہ حضرت کی تحریک کا برابر جاری رہنا اور سلسلہ افادہ واستفادہ اور بالخصوص علمی سلسلہ کا باقی رہنا ہے، چنانچہ حضرت امام کی حیات میں ہی ملک کے مختلف علاقوں میں ان کے افکار ونظریات کی اشاعت کرنے والے تعلیمی ادارے قائم ہوگئے تھے۔ اور

[۱] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو احقر کا مقالہ "علماء فرنگی محل کی فقہی خدمات"

حضرت کے بعد حضرت کے مسند ہی سے چار صاجزادگان والا شان اور پھر شاہ محمد اسحاق صاحب پھر شاہ عبدالغنی صاحب اور پھر ان تمام سے مستفید ہونے والے علماء نے حضرت امام کی تحریک کو برابر وسعت دی اور اسکے اثرات کو فروغ دیتے رہے اور حضرت شہید کی تحریک جہاد نے اس میں اور رنگ بھر دیا خود انہوں نے اور ان کی شہادت کے بعد ان سے تعلق رکھنے والے علماء نے کچھ زیادہ ہی اشاعت کا کام کیا بلکہ حق یہ ہے کہ حضرات شہیدین کی قربانیوں نے اسکی پائداری وقوت میں اضافہ کر دیا کہ دوسرے خاندانوں کے لوگ مستقبل میں اس تحریک کی علمبرداری اور باگ ڈور سنبھالنے کو تیار ہو گئے ورنہ اضمحلال وضعف کے آثار تو پیدا ہو ہی چکے تھے۔ اور بالخصوص ۱۸۵۷ء کے فتنے نے کوئی کسر ہی نہیں چھوڑی تھی۔ حضرت امام سے پیشتر کے ہر دو حضرات کی تحریک ان کی تمام تر عظمتوں اور انتھک کوششوں کے باوجود اس میدان میں زیادہ کام نہ کر سکی۔ شیخ عبدالحق کے تو سلسلہ تلمذ کو وہ وسعت نصیب نہ ہو سکی جو حضرت امام کے سلسلہ تلمذ کو ملی اور حضرت مجدد کے کارنامے اگر چہ بہت عظیم ہیں اور انکا سلسلہ اگر چہ آج بھی برقرار ہے اور اتنا وسیع کہ بیرون ملک دور دراز کے ملکوں تک وسیع ہے لیکن حضرت مجدد کے بعد بتدریج انتہائی تیزی کیساتھ اسکا دائرہ کار محدود ہوتا گیا حتی کہ اب صدیوں سے محض سلسلہ ارشاد وبیعت کی صورت میں رہ گیا ہے "تعلیمی صورت" نہ پہلے تھی نہ اب ہے۔

حضرت امام کا مکتبِ فکر اور حوادث وفتن

بڑی سے بڑی تحریک "امتداد زمانہ" کی بدولت نیست ونابود ہو جاتی ہے اور حوادث وفتن کی بدولت اس کا خاتمہ بھی کوئی عجیب چیز نہیں لیکن حضرت امام کا اخلاص اور ان کی تحریک کو پورے طور پر سمجھ کر اسے آگے بڑھانے والے صحیح جانشینوں کی بدولت اس درسگاہ اور سلسلۂ تلمذ نے بڑے بڑے فتنے کو جھیل کر آج

اپنی عمر کے تقریباً ڈھائی سو سال پورے کر لیے ہیں۔ ابتداءً حضرت امام کے خلف اکبر کو طرح طرح کے فتنوں کا سامنا کرنا پڑا حتی کہ دہلی سے ترک وطن کرنا پڑا۔ حضرت اسماعیل شہیدؒ کے خلاف مبتدعین نے پروپیگنڈہ کیا اور سب سے بڑا فتنہ تو ۱۸۵۷ء کا تھا جس نے ملک کی باگ ڈور ہی مسلمانوں کے ہاتھوں سے لے کر ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچادی جن کا نصب العین ہی اسلام و مسلمانوں کی بیخ کنی رہی ہے۔ لیکن بجائے اس کے کہ اس کی وجہ سے یہ چراغ گل ہوتا اس کی لو اور تیز ہوگئی اور پھر اس کے بعد پچاس سال کے قلیل عرصے میں دارالعلوم دیوبند، مظاہر علوم، دارالعلوم ندوۃ العلماء اور دیگر بہت سے ادارے قائم ہوتے رہے۔ ۱۸۵۷ء کے بعد بھی یکے بعد دیگرے بہت سے فتنے پیدا ہوتے رہے بالخصوص مختلف گمراہ فرقے اور اہل ابتداع جن میں بعض آج بھی اس چراغ کو بجھانے کی انتھک کوشش میں ہیں لیکن ؎

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

ہر زمانے میں چراغ سے چراغ جلتا رہا ہے اور اب تو انشاء اللہ اس چراغ کے بجھنے کی کوئی امید نہیں رہی ہے ملک کے طول و عرض میں اس سلسلہ و مکتب خیال کے ہزار ہا علماء اور مکاتب و مدارس ہیں، اور ہر سال پورے ملک کے دسیوں اداروں سے سینکڑوں کی تعداد میں اسی مسلک کے حامل و حامی علماء تیار ہو رہے ہیں جو گئے گذرے حال میں بھی کچھ نہ کچھ زندگی کا ثبوت دے رہے ہیں۔

قرآن کریم سے شغف و دلچسپی

حضرت امام نے قرآن کریم سے بے توجہی کے مدنظر عوام و خواص سبھی کے لیے اس سے دلچسپی کے اسباب فراہم کیے۔ علماء کو اپنے مخصوص نصاب اور انداز

تدریس کے ذریعہ اس سے جوڑا چنانچہ درس میں پورا ترجمہ کلام پاک مع مختصر تفسیر اور بیضاوی، جلالین، مدارک، ابن کثیر وغیرہ کو شامل کیا گیا، اور انکے درس میں آیات قرآنیہ کی توضیح وتفسیر نیز مختصراً مسائل فقہیہ کے ذکر اور ان پر بحث کو بھی شامل کیا گیا اور عوام کا یوں ربط پیدا کیا کہ فارسی زبان میں سب سے پہلا عظیم الشان ترجمہ فرمایا، جس کو بنیاد بنا کر حضرت کے دو صاحبزادگان شاہ عبدالقادر صاحب اور شاہ رفیع الدین صاحب نے اردو میں انتہائی سلیس اور الفاظ قرآن کریم سے انتہائی قریب ترجمہ فرمایا اور خلف اکبر شاہ عبدالعزیز صاحب نے فارسی میں تفسیر بنام فتح العزیز تصنیف فرمائی جو حضرت موصوف کا نہایت عظیم کارنامہ ہے حتی کہ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری کا مقولہ معروف ہے کہ حضرت موصوف کی اس تفسیر نے امت کے ذمہ عائد حق تفسیر کا قرض ادا کر دیا۔ اگرچہ اس کا اکثر حصہ فتنوں کی نذر ہو گیا اور اب ابتدائی وانتہائی حصہ ہی دستیاب ہے۔ اور جب ان حضرات کے سلسلہ علمی میں توسع ہوا تو اس صدی میں جہاں حدیث پاک پر کافی کام ہوا اردو میں قرآن پاک کے متعدد ترجمے اور تفسیریں تصنیف وشائع کی گئیں ان میں سے بالخصوص ترجمہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندیؒ مع حاشیہ علامہ شبیر احمد عثانی، بیان القرآن ترجمہ وتفسیر حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، ترجمہ مولانا فتح محمد لکھنوی، جواہر القرآن تفسیر مولانا محمد حسین صاحب (پاکستان) تفسیر ماجدی اردو وانگریزی جس میں بالخصوص یہود وعیسائیوں سے متعلق آیات کی تفسیر میں براہ راست توریت وانجیل کے اقتباسات نیز جابجا مغربی مفکرین ومحققین کے اقوال بھی مذکور ہیں۔ جن میں قرآنی حقائق کا اعتراف بھی ہے اور کہیں اس کے مقابلے میں عناد وانحراف بھی۔ یہ مشہور ومفید تراجم وتفسیر ہیں اور بالخصوص اس سلسلہ کی آخری کڑی ''معارف القرآن'' از مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان اس معنی کر بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ متن کے ساتھ

ترجمہ شیخ الہند اور بطور خلاصہ تفسیر بیان القرآن اور پھر حضرت مصنف کی تفسیر ہے جس کا اسلوب بھی دلکش ہے اور معلومات بھی عصری ذہن و ذوق کی طلب کے مطابق اور تشنگی کو دور کرنے والی ہیں۔[1]

اور اس کے ساتھ ایک سلسلہ یہ بھی چلا کہ مساجد میں یومیہ یا ہفتہ وار کلام پاک کا ترجمہ سننے وسنانے کی بنیاد پڑی اور یہ سلسلہ بالخصوص دہلی میں آج تک قائم ہے دوسرے بعض بڑے شہروں میں بھی تھوڑا بہت انتظام و توجہ ہے، حلقہ دارالعلوم دیوبند کے فضلاء میں علامہ انور شاہ صاحب کے قلم سے "مشکلات القرآن" کے نازک عنوان پر ایک تحقیق سامنے آئی، اس کے علاوہ اور بھی کام ہوئے بعض حضرات نے قرآن کے قصص پر بعض نے محض لغات پر کام کیا علامہ شبیر احمد عثمانی کے قلم فیض رقم نے "اعجاز القرآن" کے موضوع پر کار فرمائی کی، بعض حضرات نے بعض درسیات کے حواشی اور شرح کے سلسلہ میں سعی کی، بہرحال قرآن کریم سے متعلق کافی خدمات مختلف انداز و اسلوب و پیرایہ میں وجود میں آئیں، اس سلسلے کی بڑی مقدار کا ذکر "ماہنامہ نظام" کے "قرآن نمبر" اور "الرشید کے دارالعلوم دیوبند نمبر" کے ایک مضمون میں ہے۔

حدیث پر توجہ

اور حضرت امام کی قابل قدر مجہودات کی بنا پر حدیث کے پڑھنے پڑھانے کی جانب اتنی توجہ ہوئی کہ آج پورے ہندوستان میں "عالمیت و فضیلت" کی سند کے حصول کے لیے مکمل صحاح ستہ یا اس کے اکثر حصوں کا پڑھنا ضروری ہے، نہ صرف یہ بلکہ مؤطا امام محمد، و مؤطا امام مالک، اور طحاوی کا بھی پڑھنا پڑھانا رائج

[1] اس موقع پر صرف علماء دیوبند و حلقہ دیوبند کی تفاسیر کے ذکر کا اہتمام کیا گیا ہے دوسری تفاسیر کا اس لیے ذکر نہیں کیا گیا کہ ان کی افادیت کے باوجود اہل حق اور خواہ وہ ولی اللہی کے اصول و قواعد کی رو سے ان پر بڑے اختلافات و اعتراضات ہیں۔

ہے، اور صرف متون کتب کا پڑھنا پڑھانا ہی نہیں ہوتا بلکہ روایات کے ضمن میں فقہی جزئیات کی پوری تحقیق ہوتی ہے، اقوال ودلائل بیان ہوتے ہیں نیز اسماء رجال کا تذکرہ ہوتا ہے اور پھر ان تحقیقات وتفصیلات کی روشنی میں اپنے مسلک کی تنقیح ہوتی ہے اور اس درجہ اس پر توجہ ہوئی کہ محض اسی انداز وطریق کو موضوع بنا کر بعض کتابیں تصنیف کی گئیں۔

شروح حدیث

چنانچہ قیام دارالعلوم دیوبند کے بعد سو سال کے عرصہ میں علماء ہند کے قلم سے حدیث کی جو عظیم الشان شروح منظر عام پر آئی ہیں حق یہ ہے کہ وہ اپنی تعداد کے اعتبار سے بھی۔ ایک عظیم کارنامہ ہیں اور ذخیرہ معلومات وفنی تحقیقات کے اعتبار سے بھی اور بالخصوص فقہی مسائل کی تحقیق میں حضرت امام کے مسلک تحقیق واجتہاد کا مظہر اتم اور نمونہ کامل ہیں، بخاری شریف، کی دو عربی شرحیں فیض الباری اور لامع الدراری اور اردو میں انوار الباری، ایضاح البخاری وغیرہ مسلم کی مایہ ناز شرح فتح الملہم، ترمذی کی متعدد شرحیں تحفۃ الاحوذی، العرف الشذی، معارف السنن، الکوکب الدری، الورد الشذی، ابوداؤد کی بذل المجہود اور عون المعبود اور شرح قال ابوداؤد، نیز حواشی انوار المحمود، اور التعلیق المحمود، نیز مؤطا امام مالک کی شرح اوجز المسالک، معانی الآثار طحاوی کی شرح امانی الاحبار، مشکوٰۃ کی التعلیق الصبیح اور مرعاۃ المفاتیح وغیرہ نیز علامہ ظہیر حسن صاحب نیموی کی "آثار السنن" جو کتاب الطہارۃ وکتاب الصلوۃ سے آگے نہ بڑھ سکی لیکن تحقیق وتصنیف میں اس نے اپنا ڈنکا بجادیا نیز اسی طرح احیاء السنن اور جامع الآثار جو حضرت تھانوی کے حسب حکم تصنیف کی گئیں نیز حدیث سے متعلق بعض اہم موضوعات میں قیمتی تصانیف اور نصاب میں شامل کتب کے حواشی، جن میں بخاری، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ کے

حواشی ہیں۔ حواشی کے سلسلہ کی ایک اہم کوشش نصب الرایہ کا حاشیہ ہے۔ اور مستقل تصانیف میں المنبر الساری فی اطراف البخاری ہے جس میں روایات بخاری کے محل وقوع کو بیان کیا گیا ہے کہ نسخہ متداولہ میں کن کن صفحات پر ہے۔

اعلاء السنن اور احکام القرآن

اور میں ان حضرات کے دو اور عظیم کارناموں کا تعارف کراؤں جن کا سہرا حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے سر ہے وہ دونوں کارنامے "اعلاء السنن اور احکام القرآن" کی تصنیف ہے۔ اوّل اکیس جلدوں میں مولانا ظفر احمد تھانوی عثانیؒ کی تصنیف ہے جس میں فقہ حنفی کے تمام جزئیات کو مؤید روایات کے ساتھ جمع کیا گیا ہے اور دوم پانچ حضرات کی مشترکہ تالیف سات جلدوں میں ہے جس میں احناف کے جزئیات آیات قرآنیہ کے ضمن میں مذکور ہیں یہ پانچ حضرات مولانا ظفر احمد عثانی، مولانا شبیر احمد عثانی، مفتی محمد شفیع صاحب اور مولانا ادریس صاحب کاندھلوی اور مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی تھے، اور بالخصوص حدیث سے متعلق ان عظیم الشان خدمات، اہم اداروں اور شخصیات کا تعلق ملک کے اس علاقے سے رہا ہے جسے شمالی ہند کہا جاتا ہے اور جو اپنی ملکی اہمیت اور مرکزی حیثیت کے باوجود بقول مولانا مسعود صاحب ایک زمانہ تک اس مبارک سلسلہ کے رواج اور اس سے فائدہ اٹھانے سے محرومی میں پیش پیش تھا، لیکن اللہ نے پھر اسی کو قبول فرما کر وہ تاج اسی کے سر پر رکھا کہ انشاء اللہ اس کے اداروں کی برکت سے کبھی نہ اترے گا۔

ممتاز عرب محققین کے قابل قدر اعترافات

فن حدیث پر ان حضرات کی توجہ اور اس کی شرح و تحقیق میں عظیم کارناموں

کی انجام دہی نے عرب محققین سے بھی اپنا لوہا منوایا۔ چنانچہ علامہ رشید رضا مصری، "مفتاح کنوز السنۃ" کے مقدمہ میں بایں الفاظ اعتراف فرماتے ہیں:

> "اگر ہندوستانی علماء اس زمانے میں علوم حدیث کی طرف توجہ نہ کرتے تو یہ فن مشرقی دنیا سے رخصت ہو جاتا۔ کیوں کہ مصر و شام و عراق اور حجاز میں دسویں صدی ہجری سے ہی علم حدیث زوال پذیر ہو گیا تھا۔[1]"

ان کا یہ فرمانا یوں ہی نہیں ہے بلکہ یہ اس تاثر و تعارف کا نتیجہ ہے جو بسلسلۂ صدارت اجلاس ندوہ میں ہندوستان کی آمد اور دارالعلوم دیوبند میں حاضری اور بالخصوص علامہ انور شاہ کشمیریؒ سے ملاقات اور ان کی برجستہ تقریر (جس میں حدیث کی رو سے فقہ حنفی کے بعض اہم مسائل کی مختصر مگر جامع تحقیق پیش فرمائی گئی تھی) کے بعد یہاں سے لے کر گئے تھے۔ دوسرے ترکی کے ممتاز حنفی عالم و محقق علامہ زاہد الکوثری ہیں، جنہوں نے بڑے باوقعت الفاظ میں ان حضرات کی حدیثی خدمات کا تعارف کرایا ہے۔

آخری بات

یہ کہ حضرت امام دہلویؒ کی گرانقدر کوششیں بارآور ہو کر رہیں اور انہوں نے علماء میں ایک نیا ذوق و لگن اور درس و تدریس کا ایک نیا نہج و طریقہ عطا کیا اور ان کا لگایا ہوا درخت اتنا پھلا و پھولا کہ ملک کے ہر گوشے اور علمی خانوادے تک اس کی شاخیں پہنچیں اور اس کے پھل و پھول سے لوگ مستفید ہوئے مفتی عنایت احمد کاکوروی مشہور عالم و مصنف سے نقل کیا گیا ہے:

> "ان الشیخ ولی اللہ مثلہ کمثل شجرۃ طوبی أصلها فی بیتہ وفرعها فی کل بیت من بیوت المسلمین فما من بیت ولا مکان من بیوت المسلمین وامکنتهم الا وفیه فرع من

---

[1] مفتاح کنوز السنۃ مقدمہ۔

تلك الشجرة لایعرف طالب الناس این اصلها"۔

"حضرت امام کا معاملہ ایک ایسے عمدہ درخت کا سا ہے کہ جس کی جڑیں تو خود حضرت امام کے گھر میں ہیں اور اس کی شاخیں ہر ہر مسلمان کے گھر میں، مسلمانوں کا کوئی گھر اور کوئی مقام ایسا نہیں ہے کہ جس میں اس درخت کی کوئی شاخ نہ ہو اگرچہ اکثر لوگ یہ نہیں جانتے کہ اس کی جڑ کہاں ہے۔"

مولانا قاسم صاحب نانوتوی نے بھی عدن کے آس پاس کسی جزیرے پر مقیم ایک بزرگ سے یہی بات نقل فرمائی ہے۔

نواب صدیق حسن خاں صاحب اتحاف النبلاء میں فرماتے ہیں:

"دیار ہند میں علم و عمل کی ریاست شاہ عبدالعزیز اور ان کے بھائیوں پر ختم ہے علماء ہند کیا بلکہ بہت سے دوسرے علاقوں کے کم ہی علماء ایسے ہوں گے جن کو اس خاندان سے نسبت تلمذ یا کم از کم استفادہ باطنی کا شرف نہ حاصل ہو۔"

بالخصوص اس ملک میں حدیث کے درس و تدریس کا کوئی سلسلہ ایسا نہیں ہے جس میں اس خانوادے کا واسطہ نہ ہو چنانچہ مصنف الامام الدہلوی، مولانا ابجد صاحب فرماتے ہیں:

"بدایوں کے ایک صاحب نے کوشش کی کہ حدیث کی کوئی ایسی سند حاصل کر سکیں جس میں حضرت امام کے خلف اکبر شاہ عبدالعزیز صاحب کا واسطہ نہ ہو تو انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔"

نواب صاحب فرماتے ہیں:

"علم حدیث کی جو خدمت اس خانوادہ کے ذریعہ وجود میں آئی پورے عالم

نزہۃ ۔۔۔

ارواح ثلاثہ ص: ۔۔۔

اتحاف النبلاء ص: ۔۔۔

الامام الدہلوی ص: ۔۔۔

سکے کسی دوسرے خانوادے کی بابت اسکا علم نہیں۔ شاہ عبدالعزیز کے والد
بزرگوار نے ہی ہندوستان میں حدیث پر عمل کا بیج بویا اور ان حضرات
علمائے احناف نے اسکے لگائے ہوئے پودے کو برگ و بار بخشا۔

خلاصہ ہر سہ مقالہ

یہ کہ حضرت امام کی ہر علم و فن کے مسائل پر محققانہ نظر تھی اور بالخصوص فقہی مسائل و دلائل کی تنقید و تنقیح پر ان کو پورا عبور تھا۔ لیکن بایں ہمہ حضرات ائمہ اربعہ کے اور بالخصوص امام ابوحنیفہؒ کے پوری تحقیق کے ساتھ مقلد تھے۔ اور اپنے افکار و تحقیقات کا ایک گہرا و پائدار اثر احناف کے حق میں چھوڑ گئے جو آج بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

---

۱ اتحاف ص: ۲۹۸۔

آئیے محاسبہ کریں

- ☆ کیا ہمارے عقائد توحید خالص کی اساس پر قائم ہیں؟
- ☆ کہیں ہماری عبادات نبی کی اتباع کے بجائے رواجی تو نہیں؟
- ☆ کیا معاملات میں ہمارا کردار نبی کی طرح صاف وشفاف ہے؟
- ☆ کیا اخلاق و معاشرت میں ہم اتباع رسول کا مظاہرہ کرتے ہیں؟
- ☆ کیا ہماری شباہت ہمارے لباس' ہمارے طور طریقے اور ہمارے ذوق پسند سے نبی کی محبت اور اتباع کا اظہار ہوتا ہے؟
- ☆ کیا ہمارا وجود اہل خانہ' اعزاء' پڑوسیوں' اہل بستی اور ہم وطنوں بلکہ عالم کیلئے رحمت ہے؟
- ☆ کیا ہمارے دل میں بھی نبی کی طرح شہادت کا شوق ہے؟ یا موت سے کراہیت ہے؟
- ☆ کیا ہمیں اپنے نبی کی طرح ایک رات بھی دوزخ کی راہ پر جاری انسانیت کیلئے رونا نصیب ہوا؟
- ☆ کیا ہمارے اندر نبی کی طرح راہ دعوت میں طائف میں پتھر کھا کر دعائیں دینے کا حوصلہ ہے؟
- ☆ کیا ہم راہ دعوت میں شعب ابی طالب کی طرح سالوں نہ سہی چند روز ہی قید رہنے کا تصور کر سکتے ہیں؟
- ☆ کیا نبی کی طرح راہ دعوت میں اپنے وطن عزیز کو خیر باد کہہ کر

ہجرت کے لئے ہم تیار ہیں؟

☆ کیا ہم نبی کی طرح ایک ایک انسان کے پاس ستر ستر بار دھتکارے جانے کے باوجود دعوت کیلئے جانے کا حوصلہ کر سکتے ہیں؟

☆ کیا ہماری زندگی میں دعوت اور جہاد کو وہ مقام حاصل ہے جو نبی اکرم ﷺ اور ان کے جاں نثار صحابہ کی زندگی میں تھا؟

اگر ان سوالوں کا جواب نفی میں ہے تو پھر کس منہ سے ہم نبی کی اتباع کا دعویٰ کرتے ہیں، آیئے توبہ کریں، اور عزم کریں کہ:

یوم آخرت کی وعید یوم یعض الظالم علی یدیہ یقول یا لیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا "جس دن کاٹ کاٹ کھائے گا ظالم اپنے ہاتھوں کو، کہے گا اے کاش میں نے رسول کے ساتھ راستہ اختیار کیا ہوتا؟

سے بچنے کیلئے قل ھذہ سبیلی ادعو الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی

"آپ کہہ دیجئے، یہ میرا راستہ ہے، میں بلاتا ہوں اللہ کی طرف، کھلے دلائل کے ساتھ، میں اور وہ جو میری اتباع کرے"

کا اتباع کریں گے اور راہ دعوت میں تن من دھن کی بازی لگادیں گے۔

باسمہ تعالیٰ

M. OBAIDULLAH AL-ASADI

JAMIA ARABIA HATAURA, BANDA, U.P.

محمد عبید اللہ الاسعدی

جامعہ عربیہ ہتورا باندہ

Date:.......................

تاریخ: ۳ر ۵ر ۱۴۲۵ھ

مجلس نشریات اسلام کراچی - جس کے مالک
محب مکرم جناب مولانا فضل ربی ندوی زید مجدہم ہیں
چند سالوں سے مطبوعات کا ایک معروف ادارہ ہے جو دینی
دینی مطبوعات میں بہت ناچیز سی مولفات کو بھی جگہ
دے رہا ہے اور کئی چیزیں شائع کی ہیں
اب "[illegible]" اور "الربا" غیر مسلم
ممالک میں منتشر و [illegible] کی طباعت کا ارادہ
کر رہے ہیں حق تعالیٰ ان کے ادارے میں برکت عطا فرمائے
احقر کی جملہ مولفات کی طباعت کی پاکستان
میں ان کو اجازت دے رکھی ہے اور مشکور ہے
کہ انہوں نے احقر کی کاوشوں کو عمدہ طریقے سے شائع
کیا - حق تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور قبول فرمائے

العبد محمد عبید اللہ الاسعدی غفرلہ

ہتورا باندہ

Fax: 0519237276 Ph. 05192-57230/37276

مفکرِ اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ

کی شہرۂ آفاق کتاب

انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر

جو اس وقت دنیا کی چھ زبانوں (عربی، انگریزی، فرنچ، اردو، فارسی، ترکی) میں پڑھی جا رہی ہے اور جس کے متعلق مشہور مستشرق پروفیسر هارٹ (کیمبرج یونیورسٹی) کو کہنا پڑا کہ "اگر برطانیہ میں کسی کتاب کی درآمد پر پابندی لگانے کا رواج ہوتا تو میری سفارش ہوتی کہ اس کتاب کے داخلے پر پابندی عائد کی جائے اس لئے کہ اس کتاب میں صرف مغربی تہذیب کی مذمت کی گئی ہے"

جس کو پڑھ کر مغربی دنیا کے نامور فاضل لندن یونیورسٹی میں مڈل ایسٹ سیکشن کے چیئرمین ڈاکٹر بکنگھم نے ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا: "اس صدی میں مسلمانوں کی نشأۃ ثانیہ کی جو کوشش بہتر سے بہتر طریقے پر کی گئی ہے یہ اس کا نمونہ اور تاریخی دستاویز ہے۔"

جس کو پڑھ کر عالم اسلام کے نامور مفکر اور مشہور صاحب قلم سید قطب شہیدؒ نے ان الفاظ میں داد دی کہ "اس موضوع پر تمام قدیم و جدید عربی میں چند بہترین کتابیں جو میری نظر سے گزری ہیں ان میں یہ کتاب خاص مقام رکھتی ہے، یہ کتاب تاریخ نویسی کا ایک کامیاب نمونہ ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کو یورپ کے اسلوب نگارش سے بے نیاز ہو کر تاریخی مباحث پر کس طرح قلم اٹھانا چاہیئے اور کس انداز سے اس کو مرتب کرنا چاہیئے"

جس کو مشرق وسطی کی عظیم تحریک اخوان المسلمین نے اپنے تربیتی کورس میں داخل کیا اور سعودی عرب کی وزارت تعلیمات نے اپنے کالجوں کے نصاب میں جگہ دی۔

جو مشرق کے لئے ایک تازیانہ اور مغرب کے لئے ایک چیلنج ہے۔

ناشر: فضل ربی ندوی

مجلس نشریات اسلام ۱۔کے۔۳ ناظم آباد مینشن ناظم آباد، کراچی ۱۸

فون نمبر 6601817

مفکرِ اسلام مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ

کی چند اہم شاہکار تصنیفات

تاریخ دعوت و عزیمت مکمل (۵ حصے)
مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش
انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر
منصب نبوت اور اُس کے عالی مقام حاملین
دریائے کابل سے دریائے یرموک تک
تذکرہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادیؒ
تہذیب و تمدن پر اسلام کے اثرات و احسانات
تبلیغ و دعوت کا معجزانہ اسلوب
مغرب سے کچھ صاف صاف باتیں
نئی دنیا امریکہ میں صاف صاف باتیں
جب ایمان کی بہار آئی
مولانا محمد الیاسؒ اور اُن کی دینی دعوت
حجاز مقدس اور جزیرۃ العرب
عصر حاضر میں دین کی تفہیم و تشریح
تزکیہ و احسان یا تصوف و سلوک
مطالعۂ قرآن کے مبادی اصول
سوانح شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ
خواتین اور دین کی خدمت
کاروان ایمان و عزیمت
سوانح مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ

نبی رحمتؐ مکمل (دو حصے)
حدیث کا بنیادی کردار
معرکۂ ایمان و مادیت
پرانے چراغ (تین حصے)
ارکان اربعہ
نقوشِ اقبال
کاروانِ مدینہ
قادیانیت
تعمیر انسانیت
حدیث پاکستان
اصلاحیات
صحبتے با اہلِ دل
کاروانِ زندگی (سات حصے)
مذہب و تمدن
دستورِ حیات
حیات عبدالحئیؒ
دو متضاد تصویریں
تحفۂ پاکستان
پاجا سراغ زندگی
عالم عربی کا المیہ

ناشر: فضلِ ربی ندوی — فون 6601817 - 6600896
مجلسِ نشریاتِ اسلام ناظم آباد مینشن ۔ا۔ کے ۳۔ ناظم آباد ۱ کراچی
اسٹاکسٹ: **مکتبہ ندوہ** قاسم سینٹر، اردو بازار، کراچی
فون - 2638917

انی لا امزح ولا اقول الا حقا

میں مزاح کرتا ہوں مگر سچ کے سوا کچھ نہیں بولتا (الحدیث)

مختلف طبقات کے لوگوں کیلئے کتابوں
کے سمندر علم سے چنا ہوا ایک انمول خزانہ

فقہی لطائف

مؤلف
مفتی محمد سلیم آلف
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی ومتخصص جامعہ خیر المدارس ملتان

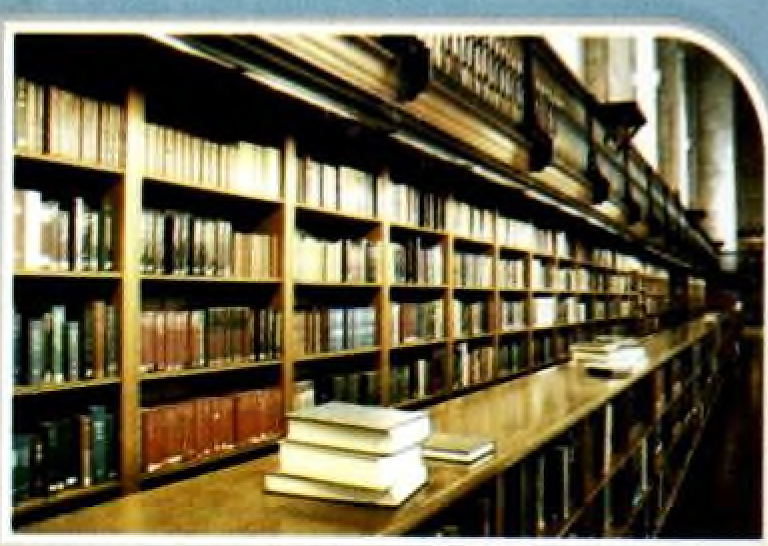

پسند فرمودہ
حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب دامت برکاتہم

مکتبہ عمر فاروق

إني لأمزح ولا أقول إلا حقًا

میں مزاح کرتا ہوں مگر سچ کے سوا کچھ نہیں بولتا (الحدیث)

مختلف طبقات کے لوگوں کیلئے کتابوں
کے سمندرِ علم سے چنا ہوا ایک انمول خزانہ

فقہی لطائف

مؤلف
مفتی محمد سلیم آلف
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی و متخصص جامعہ خیر المدارس ملتان

پسند فرمودہ
حضرت ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب مدظلہم

مکتبہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

نام کتاب .... مفتی لطائف

مؤلف .... مفتی محمد سلیم آلف

اشاعت اوّل .... اکتوبر 2009ء

تعداد 1100

طابع .... القادر پرنٹنگ پریس کراچی

ناشر .... فیاض احمد 0320-4075225

مکتبہ عمر فاروق 4/501 شاہ فیصل کالونی کراچی

ملنے کے پتے

دارالاشاعت ، اردو بازار کراچی
مکتبہ العلوم ، سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ قاسمیہ ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
اسلامی کتب خانہ ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
قدیمی کتب خانہ ، آرام باغ کراچی
طاہر نیوز پیپر اینڈ بک اسٹال ، صدر کراچی
ادارۃ الانور ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ رشیدیہ ، سرکی روڈ کوئٹہ
کتب خانہ رشیدیہ ، راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ العارفی ، جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
مکتبہ رحمانیہ ، اردو بازار لاہور
مکتبہ سید احمد شہید ، اردو بازار لاہور
مکتبہ علمیہ ، جی ٹی روڈ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ
وحیدی کتب خانہ ، محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور
مکتبہ المعارف ، محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور

فہرست

فقہی لطائف

صفحہ نمبر	عنوان

صفحہ نمبر	عنوان
۱۵۹	عداوت محبت میں بدل گئی
۱۵۹	ابو جعفر منصور اور امام اعظم کا فتویٰ
۱۶۰	ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ وقت پر سوچتے ہیں جہاں دوسروں کا خیال بھی نہیں پہنچتا
۱۶۱	امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی کو بوسہ دیا
۱۶۲	امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ایک خواب اور ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی تعبیر
۱۶۲	امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا حکیمانہ فیصلہ
۱۶۳	روشندان بنانے سے دیوار گرانے تک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی رہنمائی
۱۶۴	دو اور ایک درہم کا اختلاط اور تقسیم
۱۶۵	ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تدبیر برائی کا مداوا برائی سے ہو گیا
۱۶۵	ایام رمضان میں جماع کا حلف اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تدبیر
۱۶۶	ایک دینار کا مستحق معلوم ہوا تو کل ترکہ اور جمیع ورثاء کی تعین کر دی
۱۶۶	امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جنازہ پڑھوا دیا تو میاں بیوی قسم سے بری ہو گئے
۱۶۸	رشتوں کے متعلق شریعت کا معیار
۱۶۸	عظیم باپ، عظیم بیٹا
۱۶۸	تین مواقع جہاں نفل کا ثواب فرائض سے زیادہ ہے
۱۶۸	مسئلہ حنث
۱۶۹	تین چیزوں سے خاتمہ بالخیر میں مدد ملتی ہے
۱۶۹	نکاح کی تین آفات
۱۶۹	آج کا اختلاف
۱۷۰	نکاح شرعی کی تین قسمیں
۱۷۰	سینے پر ہاتھ گھر جا کر باندھنا
۱۷۰	بہشتی زیور کی چیکنگ
۱۷۱	فرشتوں کی آمین
۱۷۱	چار مصلے
۱۷۲	''بے بے'' سے نماز سیکھنا
۱۷۲	مکمل یہودی کون؟
۱۷۲	حق بحق دار رسید
۱۷۲	بدھ کے دن جمعہ
۱۷۳	حدیث میں ائمہ کے نام نہیں

عنوان	صفحہ نمبر

صفحہ نمبر	عنوان

ختم شد

کتاب کے دائرے میں

مسکرانا زندہ دلی کا ترجمان ہے، آنحضرت ﷺ اکثر تبسم فرماتے تھے اور مزاح بھی فرمایا کرتے تھے لیکن طریقہ نہایت شائستہ تھا، شگفتہ مزاجی اور ظرافت ایک فطری شے ہے، اسلام اس سے منع نہیں کرتا۔ خوش طبعی اور دل لگی سے آپس میں محبت بڑھتی ہے اور سخت مزاج آدمی سے لوگ دور بھاگتے ہیں۔

تیز وتند مزاج، درشت رویہ اور کرخت لہجہ اسلام میں کوئی پسندیدہ چیز نہیں البتہ ایسا ہنسی مذاق جو انسان کو اپنی آخرت اور ضروریات دنیا سے غافل کردے اس سے بہر حال بچنا چاہئے۔ کشادہ روئی اور خندہ لبی سے انسان ایک طرف اچھے اخلاق کا ثواب پاتا ہے تو دوسری طرف اسے لوگوں کے درمیان اچھی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔

انسان کی سرِشت میں تنوّع وتفنن، ظرافت ولطیفہ گوئی اور ذکاوت وفطانت ودیعت کی گئی ہے ،کوئی بھی طبقہ اس سے خالی نہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبروں، دنیا کے سنجیدہ انسانوں، مایہ ناز دانشوروں، سیاستدانوں اور سائنسدانوں کے ہاں بھی یہ فطری خوبیاں بدرجۂ اتم دکھائی دیتی ہیں۔

ہنسنا اور مسکرانا ہماری زندگی کیلئے اسی طرح ضروری ہے جس طرح سانس لینا...... ہاں! جو مزاح وظرافت حدود وقیود کے اندر اور کبھی کبھار ہو تو وہ نہ صرف مباح ہے بلکہ صحت، مزاج اور نشاط وسلامتی کی علامت بھی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کی اداؤں میں سے ایک ادا کا احیاء ہے۔

(م۔س۔آلف غفرلہٗ)

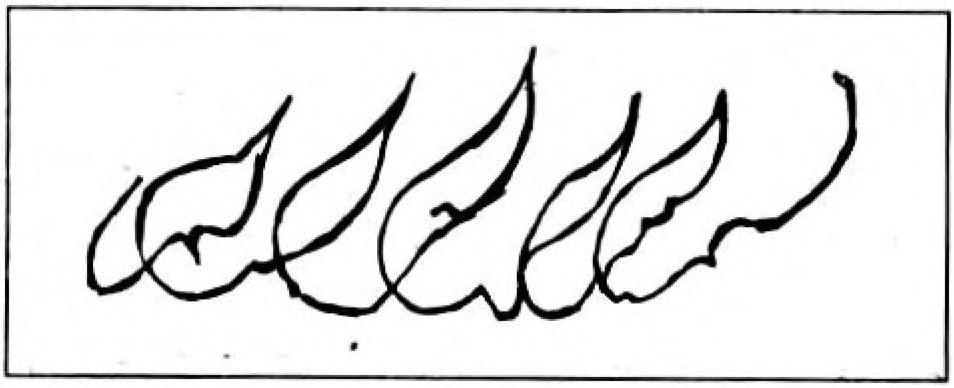

''بسم اللہ'' ببری دار خط میں، ٹیپو سلطان شہید رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک سے

ٹیپو رحمۃ اللہ علیہ کی وصیّت

تو رہ نوردِ شوق ہے منزل نہ کر قبول
لیلیٰ بھی ہم نشیں ہو تو محمل نہ کر قبول

اے جوئے آب بڑھ کے ہو دریائے تند و تیز
ساحل تجھے عطا ہو تو ساحل نہ کر قبول

کھویا نہ جا صنم کدۂ کائنات میں
محفل گداز! گرمیِ محفل نہ کر قبول

صبح ازل یہ مجھ سے کہا جبرئیل نے
جو عقل کا غلام ہو وہ دل نہ کر قبول

باطل دوئی پسند ہے حق لا شریک ہے
شرکت میانہ حق و باطل نہ کر قبول

(از علامہ اقبالؒ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

تمام مسلمان مرد اور تمام مسلمان خواتین کے نام

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی اس مختصر و جامع ترین دعا کے ساتھ جس میں اپنے اور سب مسلمانوں کے لئے دین و دنیا کے سارے مقاصد کی دعا آجاتی ہے

" اَللّٰهُمَّ كُلَّ خَيْرٍ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ "

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی والصلوۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی

عرض مؤلف

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا، اور پھر اسے کامیابی کا صحیح راستہ دکھلایا۔ درود وسلام ہو حضرت محمد ﷺ پر جنہوں نے انسانیت کو ہمیشہ ہمیشہ کی کامرانی کا راز بتلایا۔

علم فقہ کی اہمیت محتاج بیان نہیں کیونکہ یہی کتاب وسنت کا صحیح ترجمان ہے جو کہ انسانی دستور حیات ہیں، انسان کو زندگی میں جن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے علم فقہ میں اس کی بہترین رہنمائی موجود ہے۔ قرآن حکیم اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الف تحیۃ میں احکام ومسائل کے اصول ذکر کئے گئے ہیں اور علم فقہ میں اس کی شرح وتفصیل ہے۔ اس لیے فقہ، کتاب وسنت کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ ﷺ کی عمدہ تفسیر وتشریح ہے، اسی وجہ سے اکثر اہل علم نے اس فن میں مفید کتابیں تصنیف کر کے امت کے لیے صراط مستقیم پر چلنا آسان کر دیا۔ آپ کو نماز سے متعلق مسائل کی ضرورت ہو یا زکوۃ، روزہ، حج وجہاد کے مسائل یا نکاح اور طلاق کے مسائل درکار ہوں، غرض یہ کہ عبادات سے متعلق مسئلہ تلاش کرنا ہو یا معاملات سے متعلق، کتب فقہ میں آپکو یہ تمام مسائل یکجا اور نہایت آسانی سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ اور آپ اپنی ضرورت کے مسئلے کو حاصل کر سکتے ہیں۔

علم فقہ کی اسی اہمیت کی بناء پر حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد"

کہ ایک فقیہ ہزار عابدوں سے زیادہ شیطان پر بھاری ہے، جس کو دین کی سمجھ ہوگی، وہ شیطان کے فریبوں کو خوب سمجھے گا، اور اسکی ایک چال بھی نہ چلنے دے گا۔ اور کورے عابد کو تو شیطان جس طرح چاہے پٹی پڑھا سکتا ہے۔

اس فن کو عام لوگوں خصوصاً طالب علموں میں مسائل شرعیہ سے دلچسپی پیدا کرنے کے لیے بعض حضرات نے پہیلیوں کے انداز میں کتابیں لکھیں تا کہ پڑھنے والا ہر مسئلہ شوق اور رغبت سے پڑھے، اور اس طرح علم فقہ سے بہرہ ور ہو سکے۔

احقر کو بھی دوران مطالعہ، اکابر وسلف صالحین کی کتابوں میں فقہ سے متعلق جو دلچسپ سبق آموز واقعات، اثر انگیز عبارات اور بصیرت افروز معلومات، دلآویز احوال واقوال، حقائق ودقائق اور لطائف وظرائف، عجائب وغرائب جو دل کو بھاتے، ہمت بڑھاتے اور نور ایمان کا باعث بنتے، اس پر قلم سے نشان لگاتا رہا اور فہرست بناتا رہا۔

ہم نے اپنے آشیاں کے لیے ☆ جو چبھے دل کو وہی تنکے لیے

بعد میں محترم دوست حضرت مفتی فضل مولیٰ صاحب مدظلہ (سابق رفیق شعبۂ تدریس ودارالافتاء، جامعہ فاروقیہ کراچی) نے ان خط کشیدہ یادداشتوں پر مشتمل تحریروں کو یکجا کرنے کے لیے فرمایا، بندہ نے حکم کی تعمیل کی، اوران یادداشتوں پر مشتمل تحریروں کے مجموعہ کا نام ''فقہی لطائف'' رکھا۔

قارئین کرام پڑھیں گے! مجھے یقین ہے جیسا نام ہے ویسا ہی پائیں گے، بلکہ مجھے اللہ رب العزت سے امید ہے کہ اس سے بھی بڑھ کر پائیں گے۔ (انشاء اللہ العزیز)

ظرافت ایک فطری چیز ہے، اسلام ظرافت سے منع نہیں کرتا۔ لطائف وغرائب اور ظرافت ومزاح کا مطالعہ کرنے سے طبیعت پر بہار آجاتا ہے اور نشاط لوٹ آتا ہے، انسان طبعی طور پر اس طرف مائل ہوتا ہے کیونکہ دائمی سنجیدگی طبیعت پر گراں گزرتی ہے، تاہم اس کا یہ مطلب لینا بھی درست نہیں کہ ہمہ وقت بے مقصد ظرافت کو ہی طبعی مشغلہ بنالیا جائے۔

اسی طرح طبیعت کو زندگی کے گراں بار مسائل سے سبکدوش کرنا بھی انسانی وقار کے منافی نہیں کیونکہ ایسے مواقع سے کوئی طبقہ بھی خالی نہیں بچا، جو اسلامی معاشرے میں سب سے زیادہ سنجیدہ وباوقار گردانا جاتا ہے، اس میدان میں کئی محدثین، ادباء، نحویین اور کئی قضاۃ اور اسی طرح فقہاء کرام حضرات بھی کارفرما نظر آتے ہیں۔ اگرچہ بعض کا حصہ کم ہے اور بعض کا زیادہ ہے۔

ایسے ہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خوش طبعی کے طور پر کبھی کبھار مزاح وظرافت کو اختیار فرماتے تھے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد مخاطب کی دل بستگی وخوش وقتی اور محبت وموانست کے جذبات کو مستحکم کرنا ہوتا تھا۔ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: ''کیا مزاح عیب ہے؟'' فرمایا: ''نہیں بلکہ سنت ہے۔'' کیونکہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

''انی لامزح ولا اقول الاحقا'' یعنی میں مزاح کرتا ہوں مگر سچ کے سوا کچھ نہیں بولتا۔

خوش طبعی اور دل لگی سے آپس میں محبت بڑھتی ہے، سخت مزاج آدمی سے لوگ دور بھاگتے ہیں۔ عربی کہاوت ہے ''المزح فی الکلام کا لملح فی الطعام'' گفتگو میں ظرافت کھانے میں نمک کا درجہ رکھتی ہے۔

جب یہ معلوم ہوگیا، کہ گفتگو میں مزاح کا درجہ کھانے میں نمک کا ہے تو ہمیں یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ زیادہ نمک کھانے کو بگاڑ دیتا ہے، یہی حال کثرت مزاح کا ہے، خصوصاً جبکہ وہ ایک قسم کے پھکڑپن اور بے ہودگی میں تبدیل ہوجائے۔

مزاح کو اگر عادت کے طور پر اختیار کیا جائے، تو وہ ایک معیوب بات ہے لیکن مزاح کو اگر تدبیر کے طور پر اختیار کیا جائے تو وہ ایک پسندیدہ چیز بن جائے گی، کیونکہ بعض اوقات مزاحیہ کلام وہ کچھ کرکے دیتا ہے جو سنجیدہ کلام نہیں کرسکتا۔ جو مزاح وظرافت حد کے اندر اور کبھی کبھار ہو تو وہ نہ صرف مباح ہے بلکہ صحت، مزاج اور نشاط وسلامتی کی علامت بھی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں میں سے ایک ادا کا احیاء ہے۔

اسی بناء پر اکابر نے مزاح میں میانہ روی پر زور دیا ہے، تاکہ یہ لایعنی لہوولعب کا ایک باب نہ بن جائے، جو

نوجوانوں اور طالبعلموں کو بگاڑ کر رکھدے۔بعض لوگ سنجیدہ اور متین بنتے ہیں تو اتنے کہ خوش طبعی اور ظرافت ان سے کوسوں دور رہتی ہے اور بعض خوش طبع بنتے ہیں تو اس قدر کے تہذیب اور اخلاق ان سے کوسوں دور رہتی ہے اس لئے ہمیں حضور ﷺ کے ہدایات وعمل کو اپنے سامنے رکھ کر مزاح وخوش طبعی کرنی چاہیے۔

زیر نظر کتاب جو آپ حضرات کے ہاتھوں میں ہے،اس میں فقہی لطائف کے ساتھ ساتھ اصول فقہ،قواعد ضروریہ،نکات مبہمہ،اصطلاحات مفیدہ،ذہانت کے قصے اور نادر ونایاب عقل ودانائی کی باتیں بھی سہل انداز میں بیان کی گئی ہے تاکہ ذہنی نشاط کیساتھ علم فقہ سے ربط ومناسبت اور دلچسپی بھی قائم ہو۔

اگر قارئین کرام حوصلہ افزائی فرمائیں گے تو اس سلسلۂ لطائف وحقائق کے دیگر مختلف موضوعات سے بھی انتخاب کر کے شائع کئے جاتے رہیں گے،انشاءاللہ تعالی۔

تم میرے فکر وفن کا اگر حوصلہ بڑھاؤ ☆ دنیا میں کھینچ لاؤں،فضائے بہشت کو

میں مفتی فضل مولی صاحب،جامعہ کے استاد مولانا جہانزیب صاحب،مولانا عمر فاروق صاحب(شانگلہ سوات)اور خصوصاً محترم دوست مولانا محمد اطہر شیخوپوری صاحب کا نہایت شکرگزار اور ممنون ہوں کہ یہ حضرات اکثر معاملہ میں مجھے اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہے،اللہ تعالی اس کی بہترین جزاء انہیں دنیا وآخرت میں عطا فرمائیں،نیز اسکی تیاری کے مختلف مراحل میں کسی بھی طرح شریک ہونے والے جملہ معاونین و احباب کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی ان سب کو ایمان،صحت اور مزاج کی مستحکم حالت میں رکھیں۔

آخر میں یہ عرض کرنا بھی ناگزیر ہے کہ احقر کو اپنی مفلسیٔ علم اور تہی دامنیٔ عمل کا از خود احساس واعتراف ہے،اور''الانسان مرکب من الخطاء والنسیان''اس لیے اہل علم حضرات قارئین کرام سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ اگر اس کتاب میں کہیں کوئی فروگذاشت یا کوئی اصلاحی پہلو نظر آئے تو اپنا فرض منصبی ادا کرتے ہوئے اللہ تعالی کی رضا ومحبت کی خاطر اس ناکارہ کو بذریعہ تحریر ضرور مطلع فرمائیں یا اپنے پاس بلا کر رہنمائی فرمائیں تاکہ آئندہ اس کی تصحیح کی جاسکے۔

؎ صدائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

اللہ رب ذوالجلال والاکرام!اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں،طلباء کے لیے نافع بنائے،اور ہم سب کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔آمین

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

محمد سلیم آلفؔ غفرلہ
سابق مدرس جامعہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
اتحاد ٹاؤن کراچی نمبر ۳۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

حضرت اقدس مولانا ظہور احمد صاحب مدظلہم

استاذ الحدیث والتفسیر دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار، راولپنڈی

نوٹ: حضرت اقدس مولانا ظہور احمد صاحب عمت فیوضهم ہمارے استاذ مکرم ہیں۔ آنمخدوم مدظلہم عرصہ تقریباً پندرہ سال تک جامعہ امدادیہ فیصل آباد میں استاذ حدیث رہے۔ اب عرصہ پانچ سال سے دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار، راولپنڈی میں استاذ حدیث وتفسیر کے منصب جلیلہ پر فائز ہیں۔ آنمحترم معقولات ومنقولات دونوں میں دستگاہ رکھتے ہیں۔ آپ کی ذات گرامی ''آفتاب آمد دلیل آفتاب'' کی مصداق ہے، کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ حضرت استاذ محترم دامت برکاتہم سے اپنی کتاب کے لئے مقدمہ لکھنے کی درخواست کی تھی جسے حضرت نے ازراہ شفقت قبول فرمالیا۔ اپنی مصروفیات میں سے قیمتی وقت نکال کر مجھ عاجز کی کتاب کے لئے ایک مبسوط مقدمہ ''مزاح کی شرعی حیثیت'' کے موضوع پر تحریر فرمایا جسے اس کتاب میں بطور دیباچہ قارئین کرام کے استفادے کے لئے شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت استاذ مدظلہم کو درازئ عمر کے ساتھ بعافیت دین متین کی خدمت کے لئے موفق فرمائیں۔ آمین (م۔س۔آلف غفرلہ)

اسلام دین فطرت ہے جو کسی بھی انسانی جذبے کو مٹانے یا پامال کرنے نہیں آیا بلکہ ان کا رخ موڑنے کے لئے آیا ہے۔ اسلام نے ان جذبات تک کو بھی مکمل طور پر فنا نہیں کیا جو عرف عام میں معصیت سمجھے جاتے ہیں اور درحقیقت شریعت کی نظر میں بھی وہ معصیت میں داخل ہیں۔ مثال کے طور پر جھوٹ، دھوکہ، لوٹ مار اور قتل وغارت گری وغیرہ۔

دین اسلام نے ان تمام درج بالا چیزوں کو مکمل طور پر علی الاطلاق حرام اور معصیت قرار نہیں دیا بلکہ جھوٹ کی اصلاح ذات البین (لڑائی جھگڑا ختم کرنے کے لئے اصلاح احوال کی کوشش) اور متعدد دیگر مواقع پر اجازت دی ہے، حالت جنگ میں دھوکہ جائز قرار دیا، جنگ کے موقعہ پر قتل و غارت گری کو ہمارے لئے جائز قرار دیا تاہم ان کا جواز بتلائی ہوئی حدود کے اندر ہے، ان حدود و قیود سے ماورئ ان کو استعمال کرنا جائز نہیں۔

خوش طبعی اور مزاح ❶ بھی ایک فطری جذبہ ہے جو زندہ دلی اور خوش مزاجی کی علامت ہے،

❶ مزاح کے معنی ہیں ''الانبساط مع الغیر من غیر ایذاء لہ'' یعنی کسی کے ساتھ اس طرح ہنسی کی بات کر لینا جس کا انجام اس کیلئے ایذاء نہ ہو۔ یاد رکھنا چاہئے کہ مزاح میں بھی جس کا نتیجہ کینہ اور وقار کی بربادی اور کثرت ضحک اور قساوت قلب اور اللہ تعالیٰ کو بھلا دینے کی صورت میں برآمد ہو وہ ممنوع ہے۔

شریعت مطہرہ نے اپنے مزاج کے مطابق اس انسانی جذبے کو مکمل طور پر پامال نہیں کیا بلکہ مزاح اور خوش طبعی اگر شرعی حدود و قیود کے اندر ہو، اس میں فحش گوئی، عریانی، عبث گوئی اور جھوٹ کا عنصر شامل نہ ہو تو ایسا مزاح نہ صرف جائز بلکہ بسا اوقات محمود اور طاعت ہے۔

مزاح اور خوش طبعی افادہ و استفادہ کا موثر ترین وسیلہ ہے اس سے دو اجنبی طبیعتیں ایک دوسرے سے قریب ہو کر مکمل طور پر فائدہ حاصل کرتی ہیں، چنانچہ جو لوگ ضرورت سے زیادہ سنجیدہ اور اپنے آپ میں مگن ہیں ان کے ہاں اگر مزاح اور بے تکلفی کو حقیر سمجھا جاتا ہے تو وہ خود بھی اسی قدر عامۃ الناس کے ساتھ ربط و تعلق اور باہم افادہ و استفادہ کی نعمت سے محروم ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام نے مزاح اور خوش طبعی سے مکمل طور پر کنارہ کشی اختیار نہیں فرمائی، کیونکہ ان نفوس قدسیہ کے پیش نظر اپنے پیروکاروں سے محبت اور استفادہ کے لئے انہیں اپنے ساتھ بے تکلف بنانے کا عظیم مقصد تھا ورنہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا رعب و دبدبہ سائلین کو اتنی جرأت ہی نہیں دلا سکتا تھا کہ وہ آگے بڑھ کر کوئی سوال یا استفادہ کر سکتے، مزاح و بے تکلفی کا یہ کتنا عظیم فائدہ اور حکمت اس کی تہہ میں پوشیدہ تھی کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے دینی سوالات، استفادہ اور استرشاد کے دروازے کھل گئے جو ان کے حق میں علوم کی فراوانی اور دینی تقویت کا سبب بنے۔

یہیں سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ مزاح و خوش طبعی تفریح نفسانی کا نام نہیں بلکہ عقل کی تروتازگی اور روحانی خوشی کا نام ہے ورنہ تو حضور اکرم ﷺ کی یہ شان بیان کی گئی ہے کہ "**کان دائم الفکرۃ حزیناً**" آپ ﷺ ہمیشہ فکر آخرت کی وجہ سے غمگین اور فکرمند رہا کرتے تھے۔

حضور اکرم ﷺ کے رعب و دبدبے کی وجہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسے جری اور بہادر صحابی مرعوب ہو کر گھٹنوں کے بل گر جاتے تھے۔ اگر مزاح نفسانی تفریح کا نام ہوتا تو حضور اکرم ﷺ اسے کبھی اختیار نہ فرماتے جبکہ روایات و واقعات سے حضور اکرم ﷺ کا مزاح کرنا ثابت ہے، بطور مشتے نمونہ از خروارے چند واقعات آپ ﷺ کے سطور ذیل میں پیش خدمت ہیں۔

ان واقعات میں حضور ﷺ نے مزاح کے عملی نمونے قائم کر کے دکھلا دیئے جن میں ظرافت و خوش طبعی انتہاء درجہ کی موجود ہے مگر کوئی بات خلاف واقعہ یا شریعت مطہرہ کے معتدل و متوازن اصولوں اور حدود سے باہر نہیں۔ ان سے متوازن مزاج آدمی تفریح بھی حاصل کرتا ہے، علم و حکمت کے گہر بار موتی بھی اپنے دامن میں سمیٹ سکتا ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

۱) ...... ایک انصاری عورت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھی، آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: جاؤ جلدی سے اپنے خاوند کے پاس جاؤ، اس کی آنکھوں میں سفیدی ہے۔ وہ ایک دم گھبرائی ہوئی خاوند

کے پاس پہنچی، خاوند نے گھبراہٹ کی وجہ دریافت کی، اس نے جواب دیا کہ مجھے ابھی نبی کریم ﷺ نے بتلایا ہے کہ تمہاری آنکھوں میں سفیدی ہے، خاوند نے کہا: شریف ذات! سیاہی بھی تو موجود ہے، یہ سن کر وہ عورت متعجب بھی ہوئی اور اس بات پر اس نے فخر بھی محسوس کیا کہ مخدوم کائنات ﷺ نے اس کے ساتھ بے تکلفی کا معاملہ کیا۔ تاہم غور کیجئے کہ اس واقعہ میں کوئی بات خلاف واقعہ نہیں تھی، یہ ارشاد حقیقت سے لبریز تھا اور اس میں نشاط طبع کا سامان بھی بھرپور طور پر موجود تھا۔

۲) حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ کو جب اس بات کا علم ہوا کہ سحری کھانے کی آخری حد یہ ہے کہ ﴿کلوا واشربوا حتیٰ یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر.... الآیۃ﴾ ''کھاؤ پیو، یہاں تک کہ سفید دھاگہ کالے دھاگے سے ممتاز ہو جائے''

حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد دو دھاگے اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیے دونوں کو نکال کر دیکھتے رہتے اور کھاتے پیتے رہتے جب تک دونوں میں امتیاز ہوتا تب تک کافی روشنی پھیل چکی ہوتی، تاہم وہ اپنے زعم میں قرآن کریم پر عمل پیرا تھے۔ حضور اکرم ﷺ کو ان کے اس طرز عمل کا علم ہوا تو ان سے فرمایا:

''ان وسادتک لعریض''

''اے عدی! تمہارا تکیہ بڑا وسیع ہے، اس کی وسعت میں دن اور رات دونوں آ گئے''۔

اشارہ اس بات کی طرف تھا کہ کالے دھاگے سے رات اور سفید دھاگے سے دن (صبح صادق) مراد ہے، دھاگے ہی مراد نہیں جو تم سمجھ رہے ہو۔

قارئین کرام! غور فرمائیے یہ جملہ بھرپور مزاحیہ جملہ ہے، تاہم اس میں علم وحکمت کے موتی بھی مستور ہیں اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو شرعی مسئلہ کی تعلیم بھی موجود ہے۔

حضرت ابراہیم نخعیؒ سے کسی نے پوچھا کہ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی دل لگی کر لیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں اس حال میں کہ ایمان ان کے دلوں میں مضبوط پہاڑ کی طرح جڑ پکڑے ہوئے ہوتا تھا، مطلب یہ تھا کہ اس دل لگی میں بھی کوئی بات خلاف واقعہ یا کسی حکم شرعی کے خلاف نہیں ہوتی تھی چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں باتیں کرتے، اشعار بھی سنتے سناتے، خوش طبعی بھی ہوتی لیکن جونہی درمیان میں ذکر اللہ آ جاتا تو ان کی نگاہیں فوراً بدل جاتیں اور ایسا محسوس ہوتا کہ گویا ان کے درمیان کوئی جان پہچان ہی نہیں۔

بہر حال جہاں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فکر آخرت کی وجہ سے گریہ وبکا، خوف وخشیت کے جذبات غالب رہتے، وہیں اس حدیث پر عمل کرنے کے لئے کہ ''ان لنفسک علیک حقا'' یعنی تم پر تمہارے نفس کا بھی حق ہے وہ جائز خوش طبعی اور ہنسی مذاق بھی کر لیا کرتے تھے۔ ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔

۳...... ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور علی المرتضی رضی اللہ عنہ ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح چل رہے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ درمیان میں تھے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ و فاروق اعظم رضی اللہ عنہ دونوں اطراف میں تھے۔ جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مزاحاً فرمایا:

''علیّ بیننا کالنون فی لنا''

علی رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان اس طرح ہیں جیسے ''لنا'' کے درمیان نون (جس کی ایک طرف لام اور دوسری طرف الف ہے درمیان میں نون ہے) اس جملے سے موصوف کا مقصد باہمی اتحاد کی طرف اشارہ کرنا تھا کہ جس طرح ''لنا'' میں تینوں حرف جڑے ہوئے ہیں ایسے ہی ہمارے قلوب میں بھی اتحاد و جڑاؤ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد سن کر برجستہ جو جواب دیا وہ خوش طبعی کی جان ہے۔ فرمایا:

''**لولا کنت بینکما لکنتمالا** '''' اگر میں تمہارے درمیان نہ ہوتا تو تم ''لا'' ہو جاتے۔

کیونکہ ''لنا'' کا نون نکل جانے کے بعد ''لا'' رہ جاتا ہے جس کے معنی ہے ''نہیں''، یعنی تم دونوں میرے بغیر کچھ نہیں۔

قارئین کرام! غور فرمائیے ان حضرات کا مزاح بھی کس قدر پاکیزہ، علمی وقار کا حامل اور عربیت کے محاسن سے بھرپور تھا۔

درج بالا واقعات سے اس بات کی کافی ضمانت اور شہادت فراہم ہو جاتی ہے کہ مزاح شریعت کی نظر میں ایک مقام رکھتا ہے بشرطیکہ اس میں حدود شریعت کی رعایت کی گئی ہو اس میں کسی کی دل آزاری، حوصلہ شکنی اور جذبات کی پامالی نہ کی گئی ہو ورنہ ایسا مزاح شریعت کی نظر میں مذموم اور قابل ترک ہے۔

اسی اہمیت کے پیش نظر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد حضرات تابعینؒ، تبع تابعینؒ، علماء ربانیین اور حکماء نے نہ صرف مزاح و دل لگی کا لطیف استعمال جاری رکھا بلکہ اس کے واقعات و آثار کو بھی محفوظ رکھ کر آنیوالی نسلوں تک پہنچانے کی کوشش بھی کی، اس سلسلے میں ذہانت، حاضر جوابی اور لطائف کے موضوعات پر مختلف کتابیں بھی لکھی گئیں جیسے ''**المستطرف فی کل فن مستظرف**'' اور ''**العقد الفرید**'' وغیرہ۔

اسی سلسلے کی ایک قابل قدر کوشش ہمارے شاگرد رشید مفتی محمد سلیم آلف سلمہ اللہ کی تالیف کردہ کتاب ''فقہی لطائف'' بھی ہے۔ موصوف نے اس کتاب میں اپنی مطالعاتی زندگی کے دوران

حاصل ہونے والی نادر، شستہ اور فقہ سے متعلق انمول معلومات کو قصداً غیر مرتب شکل میں قارئین کی دلچسپی کے لئے جمع فرمادیا ہے تاکہ ایک ہی موضوع پر کئی کئی صفحات کا مسلسل مطالعہ طبیعت پر گراں بار نہ ہو۔ کیونکہ بقول شاعر

دریں کتاب پریشاں نہ بینی از ترتیب ☆ عجب مداوکہ چوں حال من پریشاں است

لہٰذا قارئین سے درخواست ہے کہ وہ اس کتاب میں کسی ترتیب کو تلاش نہ کریں، ابتداء سے انتہائے کتاب منتشر مختلف ابواب وفصول سے متعلق گہر بار موتیوں سے اپنے دامن بھرتے جائیں، علم وعرفان کی نگر نگر سیر کرتے ہوئے فاضل مؤلف کے لئے دعائے خیر نہ کرنا انتہائی ناسپاسی اور احسان فراموشی ہوگی، کیونکہ انہیں کی شبانہ روز سعی مشکور کی بدولت ہم اس استفادے کے قابل ہو سکے ہیں۔

جو واقعہ جس کتاب سے لیا گیا ہے بقید صفحہ وجلد کتاب اس کا حوالہ درج کیا گیا ہے اور ''ف'' کے عنوان سے کسی جزوی واقعہ سے متعلق فائدہ ذکر کیا گیا ہے جس کے آخر میں مؤلف نے اپنے نام کی تصریح کردی ہے، اگر کہیں نام کی تصریح موجود نہیں تو وہ اکثر اوقات حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہیں۔

یہ چند معروضات بندہ نے فاضل مؤلف حفظہ اللہ تعالیٰ کی درخواست پر مزاح کے موضوع سے متعلق اس تحریر میں جمع کردی ہیں، اگر کسی کو ان سے کوئی فائدہ پہنچے تو وہ حیاً اور میتاً بندہ، اس کے والدین اور جملہ اساتذہ ومشائخ کرام کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

فضل وہنر بڑوں کے گر تم میں ہوں تو جانیں
گر یہ نہیں تو بابا وہ سب کہانیاں ہیں

دعا گو خیر وبرکت

بندہ ظہور احمد عفا اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت اقدس استاد محترم ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب المدنی مدظلہم

جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ

الحمد للّٰہ و کفیٰ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ، اما بعد!

محترم حضرت مولانا مفتی محمد سلیم صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ ورعاہ کی گرانقدر تالیف ''فقہی لطائف'' کا اجمالی مطالعہ سے بے پایاں انبساط ومسرت نصیب ہوئی۔

ماشاء اللہ حضرت مفتی صاحب نے بعض اہم فقہی مسائل کا معتمد ومستند مصادر ومراجع سے انتخاب فرما کر شستہ شگفتہ سلیس اردو زبان میں محققانہ انداز میں پورے بسط وتفصیل سے جمع فرما کر فرزندان اسلام کے لئے ایک بیش بہا علمی گلدستہ پیش فرمایا ہے جو درحقیقت اہم فقہی مسائل کا گنجینہ اور کشکول ہے۔ کتاب کے مضامین ومحتویات متنوع فقہی جواہر پاروں سے معمور فرما ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کے اس وقیع علمی دینی خدمت کو شرف پذیرائی فرما کر اس مبارک تالیف سے عوام وخواص کو استفادہ کی توفیق نصیب فرمادے۔

واللّٰہ من ورآء القصد و ھو یجزی عبادہ المحسنین۔

کتبہ شیر علی شاہ کان اللہ لہٗ

خادم اہل العلم بجامعہ دارالعلوم الحقانیہ اکوڑہ خٹک

۱۲/۴/۱۴۳۰ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت اقدس سید جاوید حسین شاہ صاحب مدظلہم
مہتمم جامعہ عبیدیہ فیصل آباد

نحمده و نصلي على رسوله الكريم أما بعد !

عزیز القدر مولانا مفتی محمد سلیم آلِف صاحب کی تالیف لطیف ''فقہی لطائف'' کا مسودہ بندہ نے مختلف جگہوں سے دیکھا۔

ماشاءاللہ خوب علمی وفقہی مواد کو موصوف نے جمع فرمایا ہے۔ کتاب بے حد دلچسپ معلومات علمیہ،فقہیہ سے بھرپور اور افادہ واستفادہ کے اعتبار سے نہایت ہی سہل وآسان ہے بعض جگہوں پر کمپوزنگ کی خامیاں سامنے آگئیں،جنکی بندہ نے نشاندہی کردی ہے۔

دل سے دعا گو ہوں ، اللہ پاک ! حضرت مفتی صاحب کی اس علمی و تصنیفی کاوش کو قبول فرمائیں اور اسکو دونوں جہانوں میں ہم سب کے لئے سرخروئی اور سعادتوں کا ذریعہ بنائیں۔

آمین

جاوید حسین عفااللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

سابق رفیق مؤتمر المصنفین واستاد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک / پرنسپل حضرت ابو ہریرہ جی ٹرسٹ خالق آباد، نوشہرہ، صوبہ سرحد

الحمد لحضرة الجلالة والصلوة والسلام على خاتم الرسالة:

ثمرات الفقہ یعنی "فقہی لطائف" کا اصل مسودہ میرے سامنے ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد سلیم آلف صاحب کی محنت مطالعہ اور ذوق علم کا مبارک ثمرہ ہے جگہ جگہ سے پڑھا، ہر جگہ دلچسپ، ہر عنوان حیرت انگیز اور ہر واقعہ دلآویز ہے جہاں نظر پڑی، دل نے چاہا، پڑھتے ہی چلے جائے۔

یہ دور، میڈیا کا دور ہے، عریانی وفحاشی اور لادینی مشن پر کام ہو رہا ہے، پرنٹ میڈیا بھی عریاں اور مغرب زدہ ہو گیا ہے، ایسے حالات میں مفتی محمد سلیم صاحب کی یہ علمی، تحقیقی، تاریخی اور فقہی کاوش، اور وہ بھی لطائف اور فقہی لطائف پر مشتمل ایک عظیم فکری، علمی اور قلمی جہاد ہے۔

مرداں چنیں مے کنند

موصوف، قلمی میدان میں نو وارد ہیں، اور فقہی لطائف انکی پہلی قلمی کاوش ہے جب آغاز کار اتنا عمدہ ہے تو رفتار کار اور انجام کار یقیناً تابناک ہوگا۔

مجھے یقین ہے کہ موصوف کی دوسری قلمی کاوش، اس کے بعد تیسری اور چوتھی اور مزید کاوشیں، تاریخی، ادبی اور تابندہ نقوش ہوں گے۔ نقش اول ہی روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔

میری دلی دعا ہے کہ اللہ کریم، موصوف کی مساعی کو قبول فرمادے، علمی ترقی اور مزید عظمتوں سے سرفراز فرمادے۔

وصلى الله تعالىٰ على خير خلقه محمد وآله وصحبه اجمعين

عبدالقیوم حقانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

حضرت مولانا مفتی فضل مولی صاحب مد ظلہم

(سابق رفیق شعبۂ تدریس والافتاء والتصنیف جامعہ فاروقیہ کراچی)

الحمد للّٰہ و کفی و الصلوۃ و السلام علی نبیہ الأ علی امابعد!

سوچ رہا ہوں کہ کیا لکھوں؟ لکھے تو وہی جس کو لکھنے کا کچھ ڈھنگ آتا ہو،لیکن کیا کیا جائے ، برادرم محترم حضرت مفتی محمد سلیم آلف صاحب کا اصرار اور حکم ہے کہ کچھ نہ کچھ ضرور لکھا جائے ،اس لیے کردم و نہ کردم کے ملے جلے امتزاج کے ساتھ قلم اٹھا کر قلبی اضطراب کے باوجود موصوف محترم کی کتاب ''فقہی لطائف'' سے متعلق چند سطریں لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ دنیا میں انسان جو بھی کام کرتا ہے،اس کام کے اندر اگر تنوع اور تجدد ہو تو اس کام کے انجام دینے میں ایک طبعی سرور سا محسوس ہوتا ہے، ہو بہو اسی طرح علمی اور دینی مطالعہ کا معاملہ بھی ہے۔ اگر موضوع بالکل خشک ہو تو اس سے فطری طور پر انسان کو طبعی ضیق سا محسوس ہوتا ہے،اور اگر موضوع بالکل ہی آزادانہ اور ہر پہلو سے مزاحیہ ہو تو بھی اسکا وقار جاتا رہتا ہے،لہٰذا ہونا اسطرح چاہیے کہ موضوع نہ تو اتنا خشک ہو کہ پڑھنے والے کو اس سے وحشت محسوس ہو کر ذوقِ مطالعہ ہی ختم ہو اور نہ اس طرح مزاحیہ ہو (حدود سے متجاوز ہو) کہ دینی مطالعہ کا ذوق ختم ہو کر فحش ڈائجسٹوں کی طرف رخ بدل جائے۔ محترم موصوف نے آخر الذکر نوعیت کا ایک مجموعہ مرتب کیا ہے جو،انشاء اللہ تعالیٰ مقبول عام و خاص ہوگا۔

ذوقِ مطالعہ جس تیز رفتاری کے ساتھ بڑھ رہا ہو، کہا جا سکتا ہے کہ چند ہی سالوں میں یہ ذوق اگر سو فیصد تک نہ پہنچے تو نوے، پچانوے فی صد تک تو ضرور پہنچے گا،لیکن بدقسمتی سے معاشرے میں فحش ڈائجسٹوں اور بے فائدہ ناولوں کے مطالعہ کی ایک بہت بڑی وباء عام ہوتی جارہی ہے،ان حالات میں اہلِ تصنیف و تالیف کی ذمہ داریاں اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے ان حضرات کو کوشش کرنی چاہیے کہ ان ڈائجسٹوں اور ناولوں کی روک تھام کی طرف توجہ دیں اور تصنیف کے میدان میں تصنع اور تنوع سے کام لے کر ان ڈائجسٹوں اور ناولوں کو بے فائدہ،مضر اور بے وقعت ثابت کردیں۔ برادرم محترم مفتی محمد سلیم آلف صاحب کی پیش خدمت کاوش بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

راقم الحروف کا تعلق چونکہ جامعہ فاروقیہ کے شعبۂ تدریس اور شعبۂ تصنیف و تالیف سے رہا ہے۔ جامعہ فاروقیہ میں درس نظامی اور تخصص فی الفقہ سے فراغت کے بعد منتظمین جامعہ نے ''فتاویٰ محمودیہ'' کی ترتیب و تبویب اور تحقیق و تعلیق کی غرض سے بندہ کے تقرر کا فیصلہ کیا۔ تین سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و احسان سے

وہ کام بھی مکمل ہوا اور اس کے علاوہ دوسرے حضرات علماء کرام کی کتابوں پر بھی ساتھ ساتھ کام کرتا رہا۔

عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ چونکہ بندہ کا تعلق تصنیف وتالیف کے شعبہ سے رہا ہے اس وجہ سے محترم موصوف نے ایک دن تصنیف وتالیف کے جذبہ کا اظہار کیا، اس پر راقم الحروف نے اس کی تائید کی، اور کچھ حسب حیثیت حوصلہ افزائی کی، اور ساتھ ہی کچھ کام کئے جانے اور مقبولیت کے حامل موضوعات کی طرف نشاندہی کی، جن میں سے ایک موضوع یہ بھی ہے جو ناظرین کے پیش خدمت ہے۔

دراصل موصوف نے یہ کتاب، علم فقہ کے طلباء کی تنشیط اذہان کے لیے تحریر فرمائی ہے تا کہ ان کے اندر فقہی ذوق اور علمی شوق کا جذبہ پیدا ہو، لیکن اپنی افادیت کے لحاظ سے یہ کتاب عوام وخواص سب کے لیے یکساں اہمیت رکھتی ہے اور خصوصیت کے ساتھ فقہی لطائف پر یہ کتاب اپنے قاری کو بھرپور معلومات فراہم کرتی ہے، کتاب کے انداز بیاں کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ فقہی مسائل یادداشت کی گرفت میں آسانی کے ساتھ آجاتے ہیں۔

آپ کو اس کتاب میں لطافت کی چاشنی بھی ملے گی اور سنجیدہ ظرافت بھی، عقل ودانائی کی باتیں بھی ملیں گی اور ذہانت کے قصے اور وعظ ونصیحت بھی، حاضر جوابی اور برجستگی بھی، خوش گوئیاں اور نکتہ رسی بھی، مضامین مسائل بھی ملیں گی اور مضامین فضائل بھی۔

بالفاظ دیگر قارئین کی تمام تر علمی اور شرعی دلچسپی کا سامان اس مجموعہ میں شامل ہے۔ اس لیے مستفیدین اگر بنظر غائر مطالعہ کریں گے تو ان پر واضح ہوگا کہ یہ کوئی مروجہ قسم کے لطیفوں اور ہنسنے ہنسانے کے عامیانہ قصوں، کہانیوں کا کوئی گول گپا نہیں بلکہ ''فقہی مسائل'' کا ایک خزانہ ہے۔

محترم مفتی آلف صاحب نے اس موضوع کو بہت ہی اچھے انداز اور صحیح معنوں میں لیکر بہت اچھی طرح سے اسکی خدمت کی، اس موضوع سے متعلق، اگر چہ دوسرے حضرات علماء کرام کی تالیفات بھی ہیں، لیکن زیر نظر کتاب ''فقہی لطائف'' بھی اس قابل ہے کہ اس کو ہر طرح سے سراہا جائے۔

اللہ جل شانہٗ سے دعا ہے کہ موصوف کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ عالیہ میں مقبول فرمائیں اور اس کو مقبول عام وخاص بنائے۔ آمین

وللّٰہ تعالیٰ الحمد اولاً و آخراً وظاهراً وباطناً

والصلوة والسلام علی نبیہ خیر الانام وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

کتبہٗ

فضل مولی غفرلہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تأثرات

محترم جناب افتخار علی صحرائی صاحب مدظلہم

(شاعر وادیب)

محترم مفتی محمد سلیم آلف کی تالیف ''فقہی لطائف'' میرے سامنے ہے پڑھتا گیا اور پھر چند لمحے بعد، میں اس کی گرفت میں تھا۔ چھوٹے چھوٹے لطیف ''فقہی مسائل'' کا یہ پیکج اعلیٰ بصیرت وپختگیٔ ایمان کے لئے حرارت افروز نسخہ ہے، جس نے پہلی ہی خواندگی میں خود کو منوالیا۔

جیسے جیسے پڑھتا گیا، اپنی علمی کم مائیگی اور صاحب تالیف کی علمی گرفت وگہرائی کا احساس بڑھتا گیا۔ یہ کتاب پڑھ کر شوقِ ادب اور ذوقِ بصیرت کو جلا ملتی ہے۔

اگر چہ یہ کتاب فقہی مسائل پر مشتمل ہے جو کہ لطیف انداز میں پیش کی گئیں ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ علماء وفقہاء حضرات کے علاوہ ایک عام آدمی کے مطالعے کے لئے بھی نہ صرف دلچسپی کا باعث ہوگا بلکہ آخرت کے سنوارنے کا بھی ذریعہ بنے گا۔ (انشاءاللہ العزیز)

طالب دعا

افتخار علی صحرائی

امام المسلمین ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

لقد زان البلاد و من عليهاامام المسلمين أبو حنيفة بآثارو فقه في حديث، كآ ثار الزبور على الصحيفة فما في المشرقين له نظير و لا بالمغربين ولا بكوفة.

ترجمہ...... امام المسلمین امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے شہروں کو زینت بخشی اور شہروں میں زندگی گزارنے والے لوگوں پر احسان کیا۔ یعنی آ ثار کی ترویج، فقہ کی دلنشین تشریح فرمائی جیسا کہ صحیفہ میں زبور کی آیات جڑی ہوئی ہوں۔ چنانچہ ان کمالات کی وجہ سے نہ تو مشرق میں اسکی مثال ملتی ہے اور نہ مغرب و کوفہ میں ان کی نظیر پائی جاتی ہے۔

(امیر المؤمنین فی الحدیث امام عبداللہ بن مبارکؒ)

بسم اللہ کے احکام

۱)...... جانور ذبح کرتے وقت ''بسم اللہ'' پڑھنا فرض ہے اگر چہ پوری پڑھنا فرض نہیں۔

۲)...... بیرون نماز کسی سورت کے شروع سے، تلاوت کی ابتدا، کے وقت، وضو کے شروع میں، نماز کی ہر رکعت کے اول میں اور ہر اہم کام جیسے کھانے پینے اور لکھنے پڑھنے کے وقت اور ہم بستری وغیرہ کے شروع میں ''بسم اللہ'' پڑھنا سنت ہے۔

۳)...... خارج نماز درمیان سورت سے تلاوت کی ابتداء کے وقت ''بسم اللہ'' پڑھنا مستحب ہے اور سورۃ توبہ کے درمیان سے پڑھتے وقت کا بھی یہی حکم ہے۔

۴)...... اٹھنے، بیٹھنے کے وقت، اور نماز میں سورۃ فاتحہ اور سورت کے درمیان ''بسم اللہ'' پڑھنا جائز اور مستحب ہے۔

۵) شراب پینے، زنا کرنے، چوری کرنے، جوا کھیلنے کے وقت ''بسم اللہ'' پڑھنا کفر ہے جبکہ حرام قطعی کرتے وقت بسم اللہ پڑھنے کو حلال سمجھے۔

۶)...... حرام قطعی کرنے اور چوری وغیرہ کا ناجائز مال استعمال کرنے کے وقت ''بسم اللہ'' پڑھنا حرام ہے جبکہ پڑھنے کو حلال نہ سمجھے۔ اسی طرح حائضہ عورت سے ہمبستری کرتے وقت بھی پڑھنا حرام ہے اور وہ شخص کہ جس پر غسل فرض ہے اسے تلاوت کی نیت سے ''بسم اللہ'' پڑھنا حرام ہے البتہ اسے ذکر ودعا کی

نیت سے پڑھنا جائز ہے۔

۷) سورۃ براءت کے شروع میں ''بسم اللہ'' پڑھنا مکروہ ہے جبکہ سورۂ انفال سے ملا کر پڑھے، اسی طرح حقہ، بیڑی، سگریٹ پینے، پان، نسوار اور لہسن، پیاز جیسی چیز کھانے کے وقت اور نجاست کی جگہوں میں ''بسم اللہ'' پڑھنا مکروہ ہے۔ اور شرمگاہ کھولنے کے بعد بھی پڑھنا مکروہ ہے۔ (طحطاوی علی مراقی الفلاح صفحہ؟؟ عالمگیری، حاشیہ ابن عابدین)

مزاح اور مسخریہ میں فرق

عربی میں لفظ مزاح کا اطلاق اس خوش طبعی اور مذاق پر ہوتا ہے جس میں کسی کی دل شکنی اور ایذاء کا پہلو نہ نکلتا ہو۔ اس کے برعکس جس خوش طبعی اور مذاق کا تعلق دل شکنی اور ایذاءرسانی سے ہو اس کو مسخریہ کہتے ہیں اور یہ مسخراپن ناجائز ہے۔

علماء کرام لکھتے ہیں کہ وہ مزاح اور ظرافت ممنوع ہے جس میں حد سے تجاوز کیا جائے اور اسی کو عادت بنالیا جائے۔ کیونکہ ہر وقت مزاح اور ظرافت میں مبتلا رہنا بہت زیادہ ہنسنے اور قہقہہ لگانے کا باعث ہوتا ہے اور یہ قلب وذہن کو قساوت اور بے حسی میں مبتلا کر دیتا ہے اور ذکر الٰہی سے غافل کر دیتا ہے۔ (شاہراہ سنت ۱۸۹:)

ائمہ احناف ؒ کی فقہی خدمات، ایک دلچسپ تمثیل وتشریح

وقد قالوا: "الفقه زرعه عبدالله بن مسعود رضي الله عنه وسقاه علقمه وحصده ابراهيم النخعي وداسه حماد وطحنه ابو حنيفه رحمه الله وعجنه ابويوسف وخبزه محمد وسائر الناس ياكلون" (درمختار ۴/۱)

ترجمہ: فقہاء کہتے ہیں کہ فقہ کا کھیت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بویا، حضرت علقمہ نے اس کو سینچا، ابراہیم نخعی نے اس کو کاٹا، حماد نے اس کو مانڈا (یعنی بھوسہ سے اناج جدا کیا) امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اس کو پیسا، امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اس کو گوندھا، امام محمد رحمہ اللہ نے اس کی روٹیاں پکائیں، اور باقی سب اس کے کھانے والے ہیں۔

تشریح: ...... اس کی یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اجتہاد و استنباط احکام کے طریقے کو فروغ بخشا اور حضرت علقمہ نے اس کی تائید و ترویج کی ابراہیم نخعی نے اس کے فوائد متفرقہ جمع کیے اور علم فقہ کی تدریجی ترقی ہوتی گئی یہاں تک کہ امام الائمہ سراج الامۃ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کمال تک پہنچا کر باقاعدہ اس کی تدوین کی، ابواب میں مرتب کیا اور دیگر ائمہ نے اپنی اپنی کتابوں میں آپ کی پیروی کی، امام محمد رحمہ اللہ نے آپ کی روایات اجتہادات اور مسائل کو جمع کر کے فروع کی

تنقیح کی اور آپ کے مرجوعات و بیان کیا اور فقہ کو اصول فروعات اور جزئیات کے ساتھ مدون کیا، عظیم تصنیفات لکھ کر امت محمدیہ کے حضور پیش کیں۔

ائمہ احناف کی فقہی ڈگریاں

امام مزنیؒ سے کسی نے اہل عراق کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرمایا: **سیدُھم** (ان کے سردار)

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا: **اتبعھم للحدیث** (ان میں سب سے زیادہ حدیث کے پیرو)

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرمایا: **اکثرھم تفریعاً** (سب سے زیادہ مسائل اخذ کرنے والا)

امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا: **احدّھم قیاساً** (سب سے زیادہ قیاس میں تیز)

(تاریخ بغداد و حسن التقاضی: صفحہ ۲۹)

کہاں جا رہے ہو؟

وہ ایک روز کسی کام سے بازار جا رہے تھے۔ راستے میں ان کی ملاقات شعبیؒ سے ہوگئی۔ ان کی شکل و صورت دیکھ کر وہ سمجھے کہ یہ کوئی طالب علم ہے.... چنانچہ حضرت شعبیؒ نے انہیں اپنے پاس بلایا اور پوچھنے لگے:

''اے نوجوان! کہاں جا رہے ہو؟''

''میں ایک تاجر کے پاس جا رہا ہوں۔''

ان کی بات سن کر حضرت شعبیؒ نے کہا:

''میرا مطلب ہے.... تم کس سے پڑھتے ہو؟''

یہ سن کر آپ شرمندہ ہوئے اور بولے:

''میں کسی سے بھی نہیں پڑھتا۔''

اس پر حضرت شعبیؒ فرمانے لگے:

''تم علماء کی صحبت میں بیٹھا کرو، مجھے تمہارے اندر قابلیت کے جوہر نظر آتے ہیں۔''

یہ نوجوان امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تھے... وہ کہتے ہیں:

''امام شعبیؒ کی یہ بات میرے دل میں گھر کر گئی اور میں بازار چھوڑ کر صرف علم کا ہو کر رہ گیا۔''

(عقود الجمان، باب سادس)

بڑے فقیہ

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کپڑے کے بہت بڑے تاجر تھے۔ جب ان کی وفات ہوئی تو 56 کروڑ روپیہ خزانے میں موجود تھا۔ کوفے میں جتنے غریب، بیوائیں اور یتیم تھے، امام صاحب کے ہاں ان کی فہرستیں بنی ہوئی تھیں، غریبوں کے ہر گھر کے لئے رمضان میں کپڑے تیار ہوتے تھے۔ بڑے آدمی کے بڑے کپڑے، چھوٹے کے چھوٹے، عورتوں کے لئے ان کے مناسب اور ہر عید کی صبح سب غریبوں کے گھر کپڑے پہنچ جاتے تھے۔ غریب کہتے تھے:

''امام صاحب سلامت رہیں، جیسی عید امیروں کی، ویسی عید ہمارے بچوں کی بھی ہے''۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، امام زفر رحمۃ اللہ علیہ بڑے بڑے علماء اور آئمہ کی ایک کمیٹی بیٹھتی، ایک ایک مسئلے پر کئی کئی ہفتہ بحث ہوتی تھی۔ جب خوب بحث کرنے کے بعد ایک مسئلہ صحیح طور پر واضح ہو جاتا تھا، تب وہ لکھا جاتا۔ اس طرح کئی جلدوں میں فقہ حنفی مرتب ہوا، یہ جو پچاس علماء کی کمیٹی تھی، ان سب کو تنخواہیں امام صاحب اپنے خزانے سے دیتے تھے۔

اس کے علاوہ ہزاروں آدمی امام صاحب سے لاکھوں روپے قرض لے جاتے تھے۔ ہزاروں کا کام قرض سے چلتا تھا۔

مؤرخین لکھتے ہیں، امام صاحب سے ایک شخص نے 20 ہزار روپیہ قرض لیا اور مدت متعین کر دی کہ ایک سال میں ادا کروں گا۔ مدت گزر گئی، اس کے پاس دینے کو نہ ہوا یا بخل کیا، نہیں دیا۔ جب وقت گزر گیا اور نہ ادا کیا تو وہ امام صاحب سے کترانے لگا کہ سامنے آؤں گا تو شرمندگی ہوگی۔ ایک بار اس نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ آ رہے ہیں تو ایک گلی میں گھس گیا تاکہ سامنا نہ ہو ورنہ مجھے شرمندہ کریں گے۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی گلی میں جا گھسے اور جا کر پیچھے سے دامن پکڑ لیا اور کہا:

''بھائی! تو نے تعلقات کیوں خراب کئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو تم نے بیس ہزار لئے تھے، وہ دینے کے لئے نہیں ہیں۔ اس لئے شرمندہ نہ ہو، میں نے تمہیں معاف کیا''۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بے شمار لوگوں کو اسی طرح قرضے معاف کیے۔ (مختصر پُر اثر ۶۳)

مسجد میں قوالی

ایک شخص نے حیدر آباد کے مشہور بزرگ حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب قدس اللہ

سرہ کولکھا:

''میں قوالی کا ایک پروگرام کرانا چاہتا ہوں، قوالوں اور انتظامات پر جو خرچ ہوگا، وہ میں ادا کروں گا، آپ بس حیدر آباد کے کسی اچھے سے ہال میں فلاں تاریخ کی بکنگ کرادیں۔''

جواب میں ڈاکٹر صاحب نے جو لکھا، اس کی تحریر کچھ یوں تھی:

''جگہ کے لئے ہال وغیرہ کی کیا ضرورت ہے، ماشاء اللہ گھر کے سامنے مسجد ہے، یہیں قوالی کا پروگرام رکھ لیتے ہیں اور یوں ہال کی بکنگ پر خرچ ہونے والی رقم بھی بچ جائے گی۔''

جب اس شخص کو یہ جواب موصول ہوا تو وہ فوراً ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا:

''یہ آپ نے کس قسم کا جواب لکھا تھا، ایسے جواب کی توقع مجھے آپ سے نہ تھی، مسجد میں بھلا کیسے قوالی ہوسکتی ہے؟''

ڈاکٹر صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا:

''مجھے معلوم تھا، آپ فوراً دوڑے چلے آئیں گے، آپ کے پریشان ہوکر میرے پاس آنے میں ہی وہ بات موجود ہے جو میں کہنا چاہتا ہوں، بھائی! جو کام مسجد میں کرنا مناسب نہیں، وہ بھلا مسجد کے باہر کس طرح مناسب ہوسکتا ہے۔ (مختصر پُر اثر: ۶۹)

روزہ نہ ٹوٹنے کا نسخہ

ایک وکیل نے رمضان کے دنوں میں شاہ جی سے بزعم خویش مذاق کرتے ہوئے کہا، حضرت! علماء تعبیر و تاویل میں ید طولیٰ رکھتے ہیں کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمایئے کہ آدمی کھاتا پیتا رہے اور روزہ بھی نہ ٹوٹے۔ فرمایا: سہل ہے قلم و کاغذ لیکر لکھو، ایسا مرد چاہیے جو اس وکیل کو صبح صادق سے مغرب تک جوتے مارتا رہے یہ جوتے کھاتے جائیں اور غصے کو پیتے جائیں۔ اس طرح کھاتے جائیں اور پیتے جائیں۔ فرمایا: جاؤ اس طرح کھاتے پیتے رہو، روزہ بھی نہ ٹوٹے گا۔ (خزینہ: ۲۷۱)

تیمّم کیا، وہ بھی وضو جیسا

ایک بڑے لیڈر کی حکایت ہے وہ سفر میں تھے پانی ملا نہیں، تیمّم کا ارادہ کیا۔ مگر کبھی کرتے ہوئے کسی کو دیکھا نہیں تھا۔ اجتہاد شروع کیا۔ تقدم تو اس جماعت کے لوازم سے ہے ہر بات میں سب سے پہلے ٹانگ اڑاتے ہیں۔ آپ نے کیا کیا کہ مٹی لیکر پہلے ہاتھ کو ملی پھر چلّو میں مٹی لیکر منہ میں دی غرض وضو کی طرح تیمّم کیا۔

ف: افسوس ہے کہ ان لوگوں کو دین کی تو خبر نہیں اور پھر لیڈران قوم بنے ہیں۔

طلاق کی عجیب قسم

قاضی ابوبکر ابن عربیؒ نقل فرماتے ہیں کہ جس زمانہ میں منصور بغداد کا خلیفہ تھا، موسیٰ ابن عیسیٰ ہاشمی نام کے ایک شخص نے اپنی بیوی کو فرطِ محبت میں یہ کہہ دیا کہ اگر تم چاند سے زیادہ حسین نہ ہو تو تمہیں تین طلاق۔ بیوی سخت پریشان ہوئی، اور سمجھی کہ طلاق واقع ہوگئی ہے اس لیے شوہر کے سامنے آنا بھی بند کردیا۔ شوہر نے یہ الفاظ فرطِ محبت سے کہہ دیے تھے مگر جب ہوش آیا تو اسے بھی فکر ہوئی اور اس کی ساری رات بڑے اضطراب میں گذری، بڑی مشکل سے صبح ہوئی تو، وہ خلیفہ منصور کے پاس پہنچا اور واقعہ بتلایا۔ منصور نے فوراً شہر کے بڑے بڑے علماء وفقہاء کو جمع کر کے مسئلہ ان کے سامنے رکھا۔ اکثر فقہاء کی رائے یہ ہورہی تھی کہ طلاق واقع ہوگئی ہے اس لیے اس کی بیوی فی الواقعہ چاند سے زیادہ اچھی نہیں ہے۔

لیکن ایک فقیہ تھے جنہوں نے یہ رائے پیش کی کہ طلاق واقع نہیں ہوئی، ان سے وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے کہا کہ وجہ یہ ہے قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ﴾ (ترجمہ: بلاشبہ ہم نے انسان کو بہترین قوام کیساتھ پیدا کیا ہے۔)

منصور نے اس جواب کو بے حد پسند کیا، اور موسیٰ بن عیسیٰ کو یہی کہلا کر بھیج دیا کہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔ (حیاۃ الحیوان للدمیریؒ: ۳۲/۱ لفظ انسان)

سیب کے دو ٹکڑے کردیئے تو استفتاء کا جواب ہوگیا

ایک مرتبہ کوئی عورت مسجد میں آئی امام ابوحنیفہ اپنے حلقۂ تلامذہ میں تشریف فرما تھے۔ عورت نے ایک سیب جسکا رنگ سرخ تھا اور نصف زرد۔ امام ابوحنیفہ کے سامنے چپکے سے رکھدیا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے سیب کو درمیان سے کاٹ کر دو ٹکڑے کردیا اور عورت کے حوالے کردیا، عورت اسے لیکر چلی گئی۔ یہ ایک معمہ تھا جس پر حاضرین متعجب تھے حاضرین کی دریافت واصرار پر امام ابوحنیفہ نے یہ معمہ حل کرتے ہوئے فرمایا کہ اس عورت کو حیض کا خون کبھی سرخ اور کبھی زرد آتا تھا، تو اس نے سیب کے ذریعے اپنی حقیقت حال بیان کردی اور طہر کا حکم دریافت کیا تو میں نے سیب کاٹ کر یہ مسئلہ واضح کردیا کہ جب تک سیب کی اندرونی سفیدی کی طرح پانی سفید نہ آئے طہر نہیں ہوتا۔ (روض الفائق، حدائق الحنفیہ: ۲۹)

اپنی نماز پوری کرلو، میں مسافر ہوں

مسائل سے ناواقفیت سے کیسے کیسے مفسدات ہوتے ہیں۔ مراد آباد میں ایک مسافر امام نے دو رکعت پر سلام پھیر کر مقتدیوں سے کہا، اپنی نماز پوری کرلو، میں مسافر ہوں۔ تو مقیمین میں سے ایک صاحب، نماز کے اندر ہی سے کہتے ہیں، ہاں جناب! کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا میں نے تو جو کچھ فرمایا تھا، بعد میں بتلاؤں گا۔ آپ پہلے اپنی نماز کا اعادہ کرلیں۔ (حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پسندیدہ واقعات)

عربی میں بات کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے

اسی طرح ایک مولوی صاحب ساڈھورہ میں تھے۔ جب وہ طالبعلمی کرتے تھے تو وہ ایک نماز میں کسی امام کے پیچھے شریک ہوئے۔ امام غلطی سے تیسری رکعت میں بیٹھ گیا، تو آپ پیچھے فرماتے ہیں کہ ''قم ''یعنی کھڑے ہو جاؤ امام کو یاد آ گیا، تیسری رکعت ہے وہ کھڑے ہو گئے سلام کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ قم کہنے والے کون صاحب تھے؟ وہ اپنی نماز کا اعادہ کر لیں۔ تو آپ فرماتے ہے کیوں میں نے عربی میں کہا تھا امام نے کہا سبحان اللہ! پھر تو اہل عرب کی نماز باطل نہیں ہونی چاہیے خواہ کچھ ہی باتیں کرتے رہیں کہ وہ اردو میں تھوڑی باتیں کرتے ہیں۔ تو یہ طالبعلم سمجھے ہوئے تھے کہ اردو فارسی میں باتیں کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، عربی میں باتیں کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ (ایضا)

ممبئ حج کا محل نہیں

بعضے لوگ جمعہ کی نسبت کہتے ہیں۔ کہ دیہات میں گو نہ ہو لیکن اگر پڑھ ہی لیا جائے تو نہ پڑھنے سے تو بہر صورت پڑھنا اچھا ہے، میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ اسی طرح ایک شخص کہتا ہے کہ ممبئ میں گو حج نہیں ہوتا لیکن اگر پھر بھی کر لیا جائے تو کیا حرج ہے نہ کرنے سے تو اچھا ہی ہے اس کا کیا جواب ہے؟ آخر یہی کہو گے کہ ممبئ حج کا محل نہیں۔ میں کہوں گا کہ دیہات جمعہ کا محل نہیں۔ غرض! فہم دینی کیلئے عقل کامل کی ضرورت ہے۔ (ایضا)

میرے پاس کنسیشن ہے

حضرت مولانا قاری طیب صاحبؒ سفر میں جانیوالے تھے۔ ظہر کی نماز کا وقت تھا۔ آپ نے حاضرین سے فرمایا کہ یہیں جماعت کر لیں۔ ایک حکیم صاحب بھی تھے، وہ مسافر تھے، ان سے کہا گیا کہ آپ بھی جماعت میں شریک ہو جائیں انہیں نے کہا کہ میں نہیں شریک ہوتا، میرے پاس کنسیشن ہے (یعنی مجھ پر قصر ہے) تو اسے کیوں ضائع کروں، جب زیادہ کہا، تو وہ شریک ہو گئے۔ قاری صاحب نے نماز کے بعد فرمایا کہ شائد مجھ سے موزوں پر مسح رہ گیا۔ جماعت دوبارہ ہوئی تو حکیم صاحب نے کہا کہ دو کی جگہ چار ہوئیں اور چار کی جگہ آٹھ ہوئیں۔ اب پڑھوالوں سنتیں کس سے پڑھواؤ۔ (اکابرین کے پاکیزہ لطائف: ۸۸)

طلاق کا ایک دلچسپ مقدمہ

ایک عورت نے اپنے شوہر کے خلاف قاضی کی کچہری میں یہ مقدمہ پیش کیا کہ میرا شوہر رات بستر پر پیشاب کر دیتا ہے۔ اس لئے مجھے اس سے طلاق دلا دی جائے۔ قاضی صاحب نے شوہر سے بیان دینے کی فرمائش کی۔ تو اس نے کہا کہ عزت مآب کیا کروں؟ میں ہر رات یہی خواب دیکھتا

ہوں کہ میں سمندر کے ایک جزیرہ میں ہوں اور اس میں ایک بہت ہی اونچا محل بنا ہوا ہے۔ اور محل کے اوپر ایک گنبد بنا ہوا ہے اور اس گنبد پر ایک اونٹ ہے اور میں
اس اونٹ کی پیٹھ پر بیٹھا ہوا ہوں اور ایک دم وہ اونٹ سمندر کا پانی پینے کے لئے اپنا سر جھکانے لگتا ہے، یہ دیکھ کر مجھ پر ایسا خوف طاری ہو جاتا ہے کہ مارے ڈر کے میرا پیشاب خطا ہو جاتا ہے۔ شوہر کا بیان سن کر قاضی صاحب نے عورت سے فرمایا کہ اے اللہ کی بندی! تو اپنے شوہر کو معذور سمجھ کر معاف کر دے اور صبر کر۔ جب اس کی بات سن کر میرا پیشاب خطا ہو گیا تو یہ منظر دیکھ کر اس کا پیشاب کیوں کر رک سکتا ہے؟

جھوٹ کا پہاڑا

حضرت مفتی محمود گنگوہی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دارالافتاء میں حضرت مہتمم صاحبؒ (قاری محمد طیب صاحب) تشریف لائے، ان کو جھوٹ کا پہاڑا سنایا، بہت پسند کیا اور لکھ کر گھر لے گئے کہ وہاں سناؤں گا۔ وہ یہ ہے۔

جھوٹ اکم جھوٹ	☆	جھوٹ دونی مبالغہ
جھوٹ تیا بہانہ	☆	جھوٹ چوک دھوکا
جھوٹ پنجے سفید جھوٹ	☆	جھوٹ چھکّ تہمت
جھوٹ ستے بہتان	☆	جھوٹ اٹھے غدر
جھوٹ نمے نفاق	☆	جھوٹ دھامے کفر

(اکابرین کے پاکیزہ لطائف)

دودھ کا دودھ، پانی کا پانی

ایک شخص دودھ میں اسی کے بقدر پانی ملا کر بیچتا تھا، ایک روز دودھ بیچ کر آ رہا تھا، روپوں کو اپنی لنگی میں باندھ کر رکھا تھا۔ درخت کے نیچے ان کو رکھ کر قضاء حاجت کے لئے چلا گیا۔ بندر جو پہلے سے درخت پر تھا، نیچے اترا، اور لنگی روپوں کی اٹھا کر درخت پر چڑھ گیا۔ یہ آیا اور ماجرا دیکھا، تو کوشش کی کہ بندر سے روپے حاصل کر لے، مگر وہ اس کے ہاتھ نہ آیا، مجبوراً بیٹھا رہا، اتفاق سے درخت کے نیچے کنواں تھا، اب بندر نے روپوں کی گرہ کو دانت سے پھاڑا، اور اس میں سے ایک روپیہ کنویں میں اور ایک اس کی طرف پھینکنا شروع کیا، یہاں تک کہ آدھے روپے کنویں میں گئے اور آدھے اس کے پاس پہنچے، تب اس نے کہا "دودھ کا دودھ، پانی کا پانی" یعنی جو دودھ کے پیسے تھے وہ مجھے مل گئے اور جو پانی کے پیسے تھے وہ پانی میں چلے گئے۔

ف: دودھ میں اسی طرح پانی ملا کر بیچنا کہ خریدار یہ سمجھے کہ خالص دودھ ہے، دھوکہ ہے

جوممنوع ہے۔ ہاں خریدار کو بتلا دیا جائے کہ اس دودھ میں پانی ملایا گیا ہے، تو گنجائش ہے۔

غیر مسلم کے لئے ایصال ثواب کی صورت

عرض: غیر مسلم صدر جمہوریہ کے مرنے پر لوگ تعزیت کے لئے جارہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وہاں ایصال ثواب کے لئے کچھ پڑھنا بھی ہے اور مجھے پڑھنے کے لئے تجویز کیا ہے، اب میں کیا کروں؟ ان سے تعلق تھا، مجبوراً جانا ہے۔

مفتی محمود گنگوہی کا ارشاد: ''آپ جایئے اور پڑھتے رہیئے''

﴿وسيق الذين كفروا الى جهنم زمرا ...... الخ﴾

ان کو کیا معلوم، اس کا ترجمہ کیا ہے؟ (اکابرین کے پاکیزہ لطائف ۸۰)

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے ہارون رشید کے خلاف فیصلہ دیا

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے ایک فیصلہ ہارون رشید کے خلاف بھی دیا تھا مگر اس میں ان سے ذرا سی غلطی ہوگئی تھی جس کا ان کو زندگی بھر افسوس رہا۔

واقعہ یہ ہے کہ سواد عراق کے ایک بوڑھے نے ہارون رشید کے خلاف یہ دعویٰ دائر کیا کہ فلاں باغ میرا ہے لیکن خلیفہ نے اس پر غاصبانہ قبضہ کر لیا ہے اتفاق سے یہ مقدمہ اس روز پیش ہوا جس روز خود ہارون رشید فیصلے کے لیے بیٹھا تھا۔ قاضی ابو یوسفؒ فریقین کے بیانات اور ان کے دعوے ہارون رشید کے سامنے پیش کر رہے تھے۔ جب مقدمہ کی باری آئی تو انہوں نے خلیفہ کے سامنے اس کو پیش کیا اور کہا کہ آپ کے و پر دعویٰ ہے کہ آپ نے فلاں آدمی کا باغ زبردستی لے لیا ہے، مدعی یہاں موجود ہے، حکم ہو تو حاضر کیا جائے، بڈھا سامنے آیا تو قاضی ابو یوسفؒ نے پوچھا بڑے میاں آپ کا دعویٰ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میرے باغ پر امیر المومنین نے ناحق قبضہ کر لیا ہے جس کے خلاف دادرسی چاہتا ہوں، قاضی نے سوال کیا، اس وقت وہ باغ کس کے قبضہ اور نگرانی میں ہے؟ بولا امیر المومنین کے ذاتی قبضہ میں ہے، اب قاضی ابو یوسفؒ نے ہارون رشید سے مخاطب ہو کر کہا دعویٰ کے جواب میں آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں! ہارون رشید نے کہا میرے قبضہ میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں اس شخص کا حق ہو، نہ خود باغ ہی میں اس کا کوئی حق ہے۔ قاضی صاحب نے فریقین کے بیانات سننے کے بعد مدعی سے پوچھا کہ تمہارے دعوے کے ثبوت کے لئے کوئی دلیل بھی ہے؟ کہا ہاں! خود امیر المومنین سے قسم لے لی جائے، ہارون رشید نے قسم کھا کر کہا کہ یہ باغ میرے والد مہدی نے مجھے عطا کیا تھا، میں اس کا مالک ہوں، بوڑھے نے یہ سنا تو اس کو بہت غصہ آیا اور یہ بڑبڑاتا ہوا عدالت سے نکل گیا جس طرح کوئی شخص آسانی سے ستو گھول کر پی جائے، اسی طرح اس شخص نے آسانی سے قسم کھالی ایک معمولی آدمی کی زبان سے یہ الفاظ سن کر ہارون رشید کا چہرہ غصہ سے تمتما اٹھا۔ یحییٰ برمکیؒ نے ہارون کو خوش کرنے کے لئے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے مخاطب ہو کر کہا آپ نے

دیکھا اس عدل واحسان کی نظیر دنیا میں مل سکتی ہے؟ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تحسین کی اور کہا مگر انصاف کے بغیر کوئی چارہ بھی تو نہیں تھا۔

مذکورہ بالا معاملہ میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے انصاف کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی مگر پھر بھی آخر وقت تک ان کو جب اس واقعہ کا خیال آجاتا تو فرماتے تھے میں اپنے اندر سخت کوفت، اذیت، رنج محسوس کرتا ہوں اور ڈرتا ہوں کہ میں نے انصاف میں جو کوتاہی کی ہے، اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کا کیا جواب دوں گا، لوگوں نے پوچھا آپ نے انصاف میں کیا کوتاہی کی اور آپ اس سے زیادہ کر بھی کیا سکتے تھے کہ ایک معمولی کسان کے مقابلہ میں وقت کے سب سے بڑے بادشاہ کو قسم کھانے پر مجبور کر دیا؟ فرمایا تم لوگوں نے نہیں سمجھا کہ مجھے کس خیال سے تکلیف ہوتی ہے، پھر افسوس کے لہجہ میں فرمایا کہ مجھے تکلیف اور کڑھن اس کی ہے کہ میں ہارون رشید سے یہ نہ کہہ سکا کہ آپ کرسی سے اتر جائیے جہاں آپ کا فریق کھڑا ہے وہیں ایک فریق کی حیثیت سے آپ بھی کھڑے ہو جائیے یا پھر اجازت دیجئے کہ اس کے لئے بھی کرسی لائی جائے۔ (مناقب ۲/ ۲۴۴ تذکرہ امام ابو یوسفؒ وسیر الصحابہ ۸/ ۸۰)

شوافع پر واجب ہے

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی ان شفقتوں، عنایات، توجہات اور خصوصی تعاون وتعلقات اور احسانات کی بناء پر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے :

"لیس لأحد علی منة فی العلم وأسباب الدنیا لمحمد"

ترجمہ: "علم اور دنیاوی اسباب کے سلسلہ میں مجھ پر امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا جتنا احسان ہے اتنا کسی دوسرے کا نہیں"

انہی احسانات اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی تربیت کے پیش نظر ابن عبدالبرؒ فرمایا کرتے تھے کہ قیامت تک کے لئے ہر شافعی المسلک پر واجب ہے کہ وہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا ممنون رہے اور انکی مغفرت کی دعا کرتا رہے۔ (شذرات الذہب جلد ۲)

عمامہ نمازوں کیلئے

حضرت کشمیریؒ نے ایک وعظ میں فرمایا کہ عمامہ تین ذراع (ڈیڑھ گز عرفی) عام استعمال کے لئے، سات ذراع نمازوں کے لئے اور 12 ذراع کا جمعہ عیدین اور وفود کے لئے ماثور ہے، اس کو علامہ جزری نے امام نووی سے نقل کیا اور فرمایا کہ میں نے اسی طرح انکے دستخط سے یہ عبارت دیکھی ہے اور لکھا کہ میں عرصہ تک اس تلاش میں رہا کہ عمامہ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت معلوم ہو۔ (ملفوظات محدث کشمیریؒ ص ۸۱)

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی عقل کامل تھی

علی بن عاصم کا قول ہے کہ آدھی دنیا کی عقل ترازو کے ایک پلہ میں اور امام ابو حنیفہ کی عقل دوسرے

پلہ میں رکھی جاتی تو امام صاحب کا پلہ بھاری ہوتا۔

خارجہ بن مصعب کا قول ہے کہ میں کم وبیش ایک ہزار عالموں سے ملا ہوں ان میں صاحب عقل صرف تین چار دیکھے ایک ان میں امام ابوحنیفہ تھے۔

محمد انصاریؒ کا قول ہے کہ امام ابوحنیفہ کی ایک ایک حرکت، یہاں تک کہ بات چیت اٹھنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے میں بھی دانشمندی کا اثر پایا جاتا ہے۔

درحقیقت امام عالی مقام کی انتہائی دانش مندی یہی تھی کہ اپنے سینکڑوں فضلاء نامدار شاگردوں سے چالیس اجلہ فقہاء ومحدثین کی ایک مجلس بنا کر تیس سال مسلسل لگے رہ کر ایک ایسی فقہ مرتب کر گئے جو دوسری تمام فقہوں پر ہزار بار فائق ہے، جس کا ہر ہر مسئلہ قرآن مجید، احادیث، آثار اور اجماع وقیاس صحیح پر مبنی ہے اور اسکی مقبولیت عنداللہ وعندالناس کا ثبوت اس سے زیادہ کیا کہ ہر دور میں نصف یا دوثلث امت محمدیہ اس کا متبع رہا۔

امام صاحب نے اپنے زمانہ میں سیاسی وعلمی فتنوں کی روک تھام بھی صرف اپنی عقل خداداد سے کی جو اس زمانہ میں انتہائی دشوار مرحلہ تھا۔ (حوالہ بالا: ۱۵۳)

فقہاء کے مراتب

حضرت کشمیریؒ نے فرمایا کہ فقہاء میں سے شمس الائمہ حلوانی کو شمس الائمہ سرخسی پر ترجیح دیتا ہوں، کیونکہ حلوانی مسئلہ مختلف بین الائمہ میں نہایت صحیح قول اختیار کرتے ہیں پس میں بھی ان ہی کے مختار کو لیتا ہوں اس کے بعد شامی، صاحب ہدایہ، صاحب بدائع وفتاوی قاضی خان اور صدر الائمہ وفخر الائمہ وغیرہ سب برابر ہیں۔ (حوالہ بالا ص ۲۲۲)

کون سی نماز سب سے پہلے کس نے پڑھی؟

۱)..... فجر کی نماز سب سے پہلے دنیا کے سب سے پہلے انسان یعنی حضرت آدم علیہ السلام نے پڑھی ہے۔

۲)..... زوال کے بعد (ظہر کی نماز) سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار رکعت نماز پڑھی ہے جبکہ ان کو اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کا حکم کیا گیا تھا۔ چنانچہ پہلی رکعت اسماعیل علیہ السلام کا غم چلے جانے کے شکریہ میں تھی اور دوسری رکعت کے ذریعہ اس بات پر اللہ کا شکر ادا کیا گیا کہ اللہ نے اسماعیل علیہ السلام کے بدلے میں فدیہ (مینڈھا) اتارا، اور تیسری رکعت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی وجہ سے جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو "قد صدقت الرؤیا" کی خبر دی اور چوتھی رکعت حضرت ذبیح پر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے صبر کرنے کی وجہ سے تھی۔ یہ نماز حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے بطور نفل تھی لیکن امت مرحومہ پر فرض کی گئی۔

۳)..... عصر کی نماز سب سے پہلے حضرت یونس علیہ السلام نے پڑھی جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عصر کے وقت چار ظلمتوں سے نجات عطا فرمائی (1) لغزش کی ظلمت (2) رات کی ظلمت (3) پانی کی

ظلمت (4) مچھلی کے پیٹ کی ظلمت۔ حضرت یونس علیہ السلام نے چار رکعتیں تطوعاً بطور شکرانہ ادا کیں، لیکن امت مرحومہ پر فرض کر دی گئی۔

۴)......مغرب کی نماز سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پڑھی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ ﴿ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ اور آپ نے یہ نماز غروب کے بعد پڑھی تھی۔ پہلی رکعت اپنی ذات سے الوہیت کی نفی کرنے کیلئے تھی۔ اور دوسری رکعت اپنی والدہ سے الوہیت کی نفی کرنے کے لئے تھی۔ اور تیسری رکعت اللہ تعالیٰ کے واسطے الوہیت ثابت کرنے کے لئے تھی۔

۵)......عشاء کی نماز سب سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پڑھی ہے۔ (اشرف الہدایہ: ۳۱۵ بحوالہ حاشیہ ملا عبدالغفور عنایہ)

کم مہر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اعرابی کو ہلکی پھلکی نماز پڑھتے دیکھا، جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس نے یہ دعا کی۔

"اللّٰهم زوجنی الحور العین"

ترجمہ: اے اللہ! حور عین (جنت کی موٹی موٹی آنکھوں والی اور اپنے حسن و جمال سے حیران کردینے والی حور) سے میری شادی فرمادیجئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا:

"لقد اسات النقد و اعظمت الخطبة"

یعنی تو نے مہر تو بہت کم دیا اور منگنی اتنی بڑی عورت سے کرنا چاہتا ہے۔

(لطائف ونوادر بحوالہ ابن ابی الحدید)

کہیں چھت سجدہ نہ کرے

ایک عالم جو فقیہ تھے۔ ایک کرایہ کے مکان میں رہنے لگے۔ مکان کی چھت بہت بوسیدہ اور کمزور ہوگئی تھی۔ اور ہر وقت کڑیوں سے چڑ چڑانے کی آواز آتی رہتی تھی۔ جب مالک مکان کرایہ لینے کے لئے آیا تو فقیہ صاحب نے فرمایا کہ تم پہلے اس مکان کی چھت درست کراؤ۔ اس میں سے ہر وقت چڑ چڑ کی آواز آتی رہتی ہے۔ مالک مکان نے کہا کہ حضرت! آپ بالکل نہ ڈریں۔ اس مکان کی چھت باری تعالیٰ کی تسبیح پڑھتی رہتی ہے۔

فقیہ صاحب جو بہت ہی زندہ دل اور تفریح پسند تھے۔ فوراً بول اٹھے کہ تسبیح میں تو خیر کوئی مضائقہ نہیں مگر کہیں تسبیح پڑھتے پڑھتے اس پر رقت طاری ہوجائے اور وہ سجدے میں چلی جائے تو پھر کیا ہوگا؟

ایک دلچسپ فتویٰ

ایک مسخرے نے کسی حاضر جواب اور خوش طبع مفتی سے یہ سوال کیا کہ نماز جنازہ عموماً میدانوں میں ہوا کرتی ہے۔ تو اگر نماز جنازہ میں سجدہ سہو کرتے وقت کانٹا پیشانی میں چبھ جائے، تو نماز کی حالت میں کس طرح اس کو نکالنا چاہیے؟

مفتی صاحب نے برجستہ جواب دیا کہ اس مسئلہ میں میرا فتویٰ ہے کہ اس کانٹے کو ہاتھ سے ہرگز ہرگز نہ نکالے۔ بلکہ بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے اس طرح آہستگی کے ساتھ نکال لے کہ پیشانی زمین سے اٹھنے نہ پائے، ورنہ سجدہ سہو مکروہ ہو جائے گا۔ یہ اور بات ہے کہ اس طرح کانٹا نکالنے میں شاید دوبارہ وضو کی حاجت پڑ جائے۔

قرأت خلف الامام سے متعلق شوافع اور احناف کی مجلس

فیض الباری شرح بخاری میں ایک واقعہ لکھا ہے۔ کہ شوافع نے ایک مجلس منعقد کی۔ جس میں ایک شخص کو فرضی مفتی بنایا۔ پھر ان سے قراۃ فاتحہ کے متعلق سوال کیا کہ ''قراۃ فاتحہ'' فرض ہے یا کیا؟ مفتی نے فرض بتلایا۔ سائل نے دریافت کیا کہ اس میں کسی کا اختلاف تو نہیں ہے۔ مفتی صاحب نے جواب دیا کسی کا اختلاف نہیں۔ البتہ ایک شخص نعمان بن ثابت (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ) کوفہ میں گذرا ہے، اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اختلاف ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ارشاد فرمایا ہے۔

''لاصلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب''

اس کی نماز نہیں جس نے قرأت فاتحہ نہیں کی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرأۃ فاتحہ فرض ہے۔ مگر اس نے اس کے خلاف کہا ہے کہ قراۃ فاتحہ فرض نہیں۔ حنفیہ کو اس مجلس کا علم ہوا تو انہوں نے بھی ایک مجلس منعقد کی۔ کہ بے تمیزوں کی کسی جماعت میں کمی نہیں اور اس میں ایک شخص کو مفتی تجویز کر کے اس کو تخت پر بٹھلایا اور پھر اس سے قرأۃ فاتحہ کے متعلق سوال کیا۔ مفتی نے جواب دیا کہ قرأۃ فاتحہ فرض نہیں ہے۔ اس پر سائل نے کہا۔ اس میں کسی کا اختلاف تو نہیں۔ مفتی نے جواب دیا اس میں کسی کا اختلاف نہیں البتہ ایک شخص محمد بن ادریس (امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ) گذرا ہے۔ اس کا حق تعالیٰ شانہ، سے اختلاف ہے۔ اس لئے کہ حق تعالیٰ شانہ، نے تو فرمایا ہے۔ ﴿فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ﴾ جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکو، پڑھ لیا کرو۔ اور اس میں فاتحہ کی کوئی تخصیص نہیں اور وہ فاتحہ کی تخصیص کرتا ہے۔ (اکابرین کے پاکیزہ لطائف: ۷۵)

داڑھی پر مسح

امام شعبیؒ سے ایک آدمی نے داڑھی پر مسح سے متعلق سوال کیا، انہوں نے جواب دیا کہ اس کا خلال کر لیا کرو، آدمی نے کہا ''مجھے اندیشہ ہے کہ اس طرح یہ تر نہ ہوگی'' امام شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا ''تو پھر اسے رات

سے ہی پانی میں بھگو کر رکھ دیا کرو (تاکہ اچھی طرح تر ہو جائے)'' (لطائف ونوادر بحوالہ المراح)

''لطیفہ'' اس زمانے کے مجتہدین

اس زمانے کے مجتہدین کا حال یہ ہے کہ ایک پیر صاحب نے اپنے شاگردوں کے سامنے مجتہد ہونے کا دعویٰ کیا اور اسکے ساتھ دو شاگرد بھی متفق ہو گئے۔ ایک مرتبہ پیر صاحب اجتہاد کرنے بیٹھے اور اسکے ساتھ دونوں شاگرد بھی بیٹھے، پیر صاحب نے شاگردوں کو اجتہاد کرنے کے لئے کہا: ایک شاگرد نے اجتہاد کیا: چنا کھانا حرام ہے، پیر صاحب: اسکی دلیل کیا ہے؟ شاگرد: چنا دیکھنے میں پھوڑا پھنسی کے مشابہ ہے جو کہ ناپاک ہے اور اسکا کھانا بھی حرام ہے لہذا چنا بھی کھانا حرام ہونا چاہیے۔ پیر صاحب: دلیل سے ثابت ہو گیا کہ چنا کھانا حرام ہے۔

اب دوسرے شاگرد کی باری آئی تو اس نے اجتہاد کیا: چاول کھانا حرام ہے: پیر صاحب: حرام ہونے کی علت کیا ہے؟ شاگرد: چاول دیکھنے میں گندگی کے کیڑے کی مشابہ ہے جو کہ حرام ہے۔ لہذا چاول کا کھانا بھی حرام ہونا چاہیے۔ پیر صاحب: دلیل سے ثابت ہو گیا کہ چاول کھانا حرام ہے۔ سامعین میں سے ایک صاحب نے عرض کیا: حضرت! برائے مہربانی مزید اجتہاد نہ فرمایئے اس لیے کہ آپ کے ایک شاگرد نے اجتہاد کر کے پنجاب اور ہندوستان کے رہنے والوں کے کھانے کو حرام کر دیا اور دوسرے شاگرد نے برما، بنگال اور سیلون والوں کا کھانا حرام کر دیا۔ اب آپ اگر اجتہاد کریں گے تو صرف ایک ہی چیز باقی ہے اور وہ ہے گندم یعنی گیہوں، اس میں بھی آپ یہ علت نکالیں گے کہ گیہوں کا کھانا حرام ہے، وجہ یہ ہے کہ یہ دیکھنے میں مقام مستور مراۃ کے مشابہہ ہے تو یہ بھی حرام ہے لہذا آپ حضرات اجتہاد کے بازار کو بند کر دیں۔ (نایاب تحفہ)

لنگڑی خاتون

امام شعبیؒ کے پاس ایک آدمی آکر کہنے لگا: ''میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے بعد میں معلوم ہوا کہ وہ لنگڑی ہے، کیا میں اسکو لوٹا سکتا ہوں (یعنی طلاق دے سکتا ہوں)''

انہوں نے جواب دیا:

''ان كنت تريد ان تسابق بها فردها''

ترجمہ۔ اگر تم نے اس سے دوڑ لگانے کے ارادے سے شادی کی ہے تو اس کو لوٹا دو۔ (لطائف ونوادر بحوالہ الکشکول)

مولوی کا نفس بھی مولوی ہوتا ہے

میں زمانہ طالب علمی میں (مراد حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی قدس سرہ' ہیں) ایک بار میرٹھ گیا۔ وہ زمانہ نوچندی کے میلہ کا تھا۔ میرا بچپن تھا۔ اس لئے میں بھی میلہ دیکھنے چلا گیا۔ جب میلہ سے

واپس آیا تو حافظ عبدالکریم صاحب رئیس کے صاحب زادہ غلام محی الدین مرحوم نے مجھ سے پوچھا کہ مولوی صاحب نوچندی کے میلہ میں جانا کیسا ہے؟ میں نے کہا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی اس غرض سے جائے کہ اس کو فتویٰ دینے کے لئے تحقیق کی ضرورت ہے تاکہ عوام کے سامنے اس کے مفاسد بیان کر سکے، تو ایسے شخص کو جانا جائز ہے۔ صاحبزادہ صاحب بہت ہنسے اور کہنے لگے کہ مولوی گناہ بھی کرتے ہیں تو اس کو جائز کر لیتے ہیں۔ مجھے اس تاویل کے بعد تاویل سے ایسی نفرت ہوگئی ہے۔ کہ اس سے زیادہ نفرت کسی چیز سے بھی نہیں۔

ف: اور اس تاویل سے مراد وہ تاویل ہے جس سے اپنے نفس کی نصرت مقصود ہو۔ عارف شیرازی اسی کو فرماتے ہیں۔

ترسم کہ صرفہ بزوروز باز خواست
نان حلال شیخ بہ نان حرام ما

یعنی اندیشہ ہے کہیں قیامت میں ہمارا نانِ حرام، شیخ کے نانِ حلال پر غالب نہ آ جائے کیوں کہ ہم تو حرام کو حرام جانتے ہیں۔ اور وہ حرام کو تاویل سے حلال بنا کر کھاتے ہیں۔ (امثال عبرت:۴۰۴)

کونسی انگلی؟

امام شعبیؒ نے ایک دن یہ روایت بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "سحری کھایا کرو، اگرچہ اسکی مقدار اتنی ہو کہ کوئی آدمی اپنی انگلی مٹی پر رکھ دے اور پھر اس کو اپنے منہ میں ڈال دے"۔ حاضرین میں سے ایک نے کہا: "کونسی انگلی؟" شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پاؤں کا انگوٹھا پکڑا کر کہا: "یہ"۔ (ابن الجوزی: أخبار الظراف)

کتنی مقدار؟

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے آدمی نے مسئلہ پوچھا کہ محرم (حج یا عمرہ کا احرام باندھنے والے) کے لیے اپنے بدن کو کھرچنا جائز ہے؟ شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: "ہاں" اس آدمی نے کہا "کتنی مقدار؟" شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: "جب تک ہڈی نظر نہیں آتی" (کھرچتا ہی رہے)

ف: مطلب یہ ہے کہ یہ سوال ہی فضول اور لغو ہے کہ کتنی مقدار؟

کیونکہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ جتنی ضرورت ہوتی ہے اتنا ہی کھرچا جاتا ہے۔ (لطائف ونوادار، اردو لطائف ونوادر:۶۲)

وہ بھی اسی طرح ہے

ایک آدمی نے ایاس بن معاویہ (قاضی بصرہ) سے کہا:

آدمی: "اگر میں کھجور کھاؤں تو کیا آپ مجھے ماریں گے؟"

ایاس بن معاویہ: نہیں۔

آدمی: کھجور کی شراب بھی تو اسی طرح کھجور اور پانی کو ہانڈی میں ملانے سے بنتی ہے تو یہ کیوں حرام ہے؟

ایاس بن معاویہ: اگر میں تجھے مٹی سے ماروں تو تجھے تکلیف ہوگی؟

آدمی: نہیں۔

ایاس بن معاویہ: اگر میں تجھ پر پانی سے بھری دیگچی انڈیل دوں تو کیا تیرا کوئی عضو ٹوٹے گا؟

آدمی: نہیں۔

ایاس بن معاویہ: اگر میں پانی اور مٹی سے پختہ اینٹ بنا کر دھوپ میں خشک کروں اور پھر تیرے سر پر دے ماروں تو کیا ہوگا؟

آدمی: سر پھوٹ جائے گا۔

ایاس بن معاویہ: وہ بھی اسی طرح ہے (یعنی تیرے سوال کا جواب یہی ہے) (ایضاً:۶۲)

مہدی اور خیزران کے درمیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ

کہا جاتا ہے کہ مہدی نے خیزران سے کہا: ''میں شادی کرنا چاہتا ہوں'' جبکہ وہ اس سے پہلے خیزران سے شادی کر چکا تھا، خیزران نے کہا: ''آپ کے لیے میرے بعد کسی خاتون سے شادی کرنا جائز نہیں ہے''

مہدی: آخر کیوں نہیں؟

خیزران: آپ جسے چاہیں میرے اور اپنے درمیان فیصل بنالیں۔

مہدی: کیا آپ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو فیصل بنانے پر تیار ہیں؟

خیزران: ہاں۔

مہدی نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو بلوایا اور کہا کہ رشید کی ماں کا خیال یہ ہے کہ اس کے بعد کسی عورت سے میرے لیے نکاح حلال نہیں ہے جبکہ اللہ تعالیٰ عزوجل کا صاف اور واضح ارشاد ہے:

﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ﴾ (النساء:۳)

ترجمہ: پس نکاح کرلو جو عورتیں تمہیں پسند آئیں، دو دو، تین تین، چار چار۔

یہ کہہ کر وہ خاموش ہوگیا، حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آیت پوری پڑھو یعنی

﴿فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً﴾

ترجمہ: اگر ڈرو کہ ان میں تم انصاف نہ کرسکو گے تو ایک ہی نکاح کرو۔

آپ عدل وانصاف نہیں کریں گے۔ (لہٰذا آپ دوسری شادی نہ کریں)۔

مہدی نے بطور انعام حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے لیے دس ہزار درہم کا حکم جاری کیا، لیکن سفیان

ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ (وفیات: ۳۸۹/۲)

پانچ بیویوں کو طلاق

اصمعی نے ایک لطیفہ سناتے ہوئے کہا کہ میں نے ہارون الرشید سے ایک دن کہا امیر المومنین! مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ ایک عربی النسل آدمی نے پانچ عورتوں کو طلاق دی ہے۔ ہارون نے کہا: "آدمی کو تو صرف چار بیویوں سے شادی کرنے کی اجازت ہے، پھر اس نے پانچ کو کیسے طلاق دی؟" میں نے کہا "قصہ یوں ہے کہ آدمی کی چار ہی بیویاں تھیں، ایک دن وہ ان کے پاس آیا تو انہیں لڑتے جھگڑتے دیکھا، آدمی ذرا تند مزاج تھا، اس نے کہا: "یہ جھگڑا کب تک ہوتا رہے گا؟"

پھر ایک بیوی سے کہنے لگا: "میرا خیال ہے کہ تیری طرف سے ہی یہ جھگڑا شروع ہوا ہے، جا تجھے طلاق ہے"

دوسری بیوی نے کہا: "آپ نے طلاق دینے میں بہت جلدی کی ہے، اگر طلاق کے علاوہ کسی طریقہ سے مناسب تنبیہ کر دیتے تو زیادہ بہتر ہوتا" اس نے کہا: "تجھے بھی طلاق ہے"

تیسری بیوی بولی: "اللہ تیرا برا کرے، اللہ کی قسم! یہ دونوں تیری محسن ہیں، اس نے کہا: "ان کے احسانات شمار کرانے والی (تو کون ہوتی ہے جا) تجھے بھی طلاق ہے"

چوتھی بیوی بولی جو چاند کی طرح خوبصورت اور انتہائی بردبار تھی: "تیرا سینہ تنگ پڑ جائے، کیا تیرے پاس بیویوں کو طلاق دینے کے سوا تنبیہ کا اور کوئی راستہ نہیں؟" اس نے کہا: "تجھے بھی طلاق ہے"

اس کی لونڈی اوپر کھڑی یہ ساری باتیں سن رہی تھی۔ اس نے (بالا خانہ) سے جھانکتے ہوئے کہا: "اللہ کی قسم! تمہاری انہی حرکتوں کی وجہ سے عرب تمہاری اور تمہاری قوم کی نسبت نازیبا کلمات کہتے ہیں۔ پل بھر میں تو نے اپنی چار بیویوں کو طلاق دے دی.....؟"

اس نے کہا: "اے ملامت کرنے والی! تجھے بھی طلاق ہے اگر تیرا شوہر اس کے نفاذ پر راضی ہو"، شوہر (شاید وہ بھی بیوی سے تنگ آ چکا تھا) نے گھر کے اندر سے جواب دیا:

"میں راضی ہوں، میں راضی ہوں" (یوں ایک مرد نے پانچ عورتوں کو طلاق دے دی)۔ (لطائف ونوادر: ۹۹ بحوالہ دولۃ النساء: ٦٤٦)

انوکھا سوال

ایک مالکی عالم نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھا، جس میں تحریر تھا: "اے امام! بتائیے، فرض، فرض کا فرض، تتمہ فرض اور بدون فرض نماز کیا ہیں؟ نیز ایسی نماز بتائیے جس کا چھوڑنا فرض ہے اور آسمان وزمین کے درمیان ہونے والی نماز کی بھی کچھ وضاحت کیجیے"۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب لکھا: "فرض سے مراد تو پانچ نمازیں ہیں۔ فرض کا فرض وضو ہے۔ تتمہ

فرض درود شریف کا پڑھنا ہے۔ بدوں فرض نماز سے مراد قبل از بلوغ بچے کی نماز ہے، جس نماز کا چھوڑنا فرض ہے اس سے مراد نشے کی حالت کی نماز ہے، زمین وآسمان کے درمیان نماز سے مراد حضرت سلیمان علیہ السلام کی نماز ہے اور زمین وآسمان کے بیچ پڑھی گئی نماز سے مراد شب معراج میں نبی کریم ﷺ کی نماز ہے۔ (ایضا: ۳۵۵ بحوالہ المختار)

''امرء ة لها زوجان'' کا مطلب

فقہ شافعی میں ایک لطیفہ ہے۔ ''امرء ة لها زوجان'' جس کا ظاہری مطلب یہ ہے۔ ایک عورت کے دو شوہر، حالانکہ یہ غلط ہے۔ (ایک عورت کے دو شوہر کیسے ہو سکتے ہیں) اس کا صحیح مطلب یہ ہے کہ ایک عورت غلام اور ایک باندی کی مالک ہے اور وہ دونوں آپس میں زوجان یعنی میاں بیوی ہیں۔ دونوں اس عورت کی ملک ہیں۔ (اکابرین کے پاکیزہ لطائف: ۷۶)

علامہ صدیق صاحب کشمیریؒ کا فتویٰ

سہارنپور کی مسجد بہادران میں ایک مرتبہ امام نے نماز فجر میں آیت کریمہ ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ﴾ سے ''یتوبوا'' کو چھوڑ کر اس طرح پڑھ دیا ''ثم لم فلهم عذاب جهنم''

علامہ صدیق صاحب کشمیری بھی نماز میں تھے، لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ نماز ہوگئی یا نہیں؟ آپ نے اپنے نحوی مذاق کے اعتبار سے فرمایا کہ ''لم'' اور ''لما'' میں یہ فرق ہے کہ ''لما'' کے بعد فعل کا حذف درست ہے اور ''لم'' کے بعد درست نہیں۔ پھر فرمایا کہ او ہو سہورے کافروں کا ذکر ہے وہ توبہ کریں یا نہ کریں ان کے لئے تو عذاب حریق ہے ہی۔ چلو نماز ہوگئی۔ (ایضا: ۷۹)

مجھے معلوم نہیں

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مسئلہ پوچھا گیا، انہوں نے جواب دیا کہ مجھے اس کا علم نہیں، مسئلہ دریافت کرنے والے نے کہا: ''کیا آپ کو یہ کہتے ہوئے شرم نہیں آتی، آپ تو عراق کے فقیہ ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا کہ جب فرشتوں کو یہ کہتے ہوئے شرم نہیں آئی:

﴿سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا﴾ (البقرہ: ۳۲)

ترجمہ: ''آپ ہر عیب سے پاک ہیں ہمیں کوئی علم نہیں مگر (اتنا ہی علم ہے) جو آپ نے ہمیں سکھلایا ہے'' تو میں ''لا ادری'' (مجھے معلوم نہیں) کہتے ہوئے کیوں شرماؤں؟'' (الاصبہانی محاضرات: ۵۰)

ایک عقلی سوال

ایک مالکی عالم نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو سوال نامہ بھیجا جس میں لکھا تھا: ''اے امام! میری ایک خالہ ہے،

میں اس کا ماموں ہوں، اور میری ایک پھوپھی ہے، میں اس کا چچا ہوں، جس عورت کا میں چچا ہوں اس کی ماں میرے باپ کی ماں ہے، اور اس کا باپ میرا بھائی ہے اور اس کا بھائی عام رواج کے مطابق میرا باپ ہے، اور جس خاتون کا میں ماموں ہوں، اس کا دادا میری ماں کا باپ ہے۔ ہم مجوسی (آتش پرست) ہیں، نہ مشرک، ہم سنت حق کے پیروکار ہیں۔ پس ہے کوئی ایسا امام جو نکاح کی مختلف شکلوں سے واقف ہو اور اس کے پاس گہرا علم ہو، وہ ہمارا نسب بتائے اور اس کے حکم سے بھی آگاہ کرے۔''

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں لکھا: سائل کی دادی (یعنی اس کے باپ کی ماں) نے سائل کے ماں شریک بھائی سے شادی کی، اور اس (سائل) کی باپ شریک بہن نے سائل کے نانے سے شادی کی، دونوں سے ایک لڑکی پیدا ہوئی، لہٰذا اس کی دادی کی بیٹی سائل کی پھوپھی ہے اور وہ خود اس کا چچا ہے، اور اس کی بہن کی بیٹی اس کی خالہ ہے اور وہ اس کا ماموں ہے''۔ (لطائف ونوادر: ۲۵۵)

گردن پر ہاتھوں کی مشقیں کسنا

ایک آدمی مسئلہ معلوم کرنے کے لئے ایک فقیہ کے پاس آیا اور کہا: ''میں نے رمضان کا ایک روزہ (بعذر) توڑا ہے، اسکا کیا حکم ہے؟'' فقیہ: ''ایک روزے کی قضا کرو'' سائل: ''میں نے روزے کی قضا کی تھی مگر جب میں گھر پہنچا تو گھر والوں نے ''مامونیہ'' (کھانے کی ایک قسم ہے) پکایا ہوا تھا، نہ چاہتے ہوئے بھی میرا ہاتھ اس طرف بڑھ گیا اور میں نے تھوڑا سا کھالیا، اب کیا ہوگا؟'' فقیہ: ''دوبارہ روزے کی قضا کرو'' سائل: ''میں نے قضا کی تھی لیکن جب میں اس روز گھر پہنچا تو اہلخانہ نے ہریسہ (کھانے کی ایک قسم جیسے آجکل حلیم) پکایا تھا، غیر اختیاری طور پر میرا ہاتھ اس طرف اٹھ گیا اور میں نے تھوڑا سا کھالیا''

فقیہ: ''میرے خیال میں تم روزے کی قضا نہ کرو تو بہتر ہے ورنہ اندیشہ ہے کہیں گردن میں آپ کے ہاتھ کی مشقیں نہ کس دی جائیں''۔ (المستطرف فی کل فن مستظرف: ۳۱۵)

نحوی اور فقہی مسئلہ

ایک رات ہارون الرشید نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا کہ اللہ تمہیں اپنی امان میں رکھے ان اشعار کے متعلق فتوی دیجئے۔

فان ترفقی یاھند فالرفق ایمن — وان تخرقی یاھند فالخرق اشأم

فانت طلاق والطلاق عزیمة — ثلاثا ومن یخرق اعق واظلم

فبینی بھا ان کنت غیر رفیقة — ومالا مریٔ بعد الثلاث مقدم

ترجمہ: اے ہندہ! اگر تو نرم برتاؤ کرے تو یہ مبارک عمل ہے اور اگر تو بیوقوفانہ حرکتیں کرے تو یہ منحوس حرکت ہے۔

ترجمہ تجھے طلاق ہے اور طلاقیں تین ہوتی ہیں جو بیوقوفانہ حرکت کرتا ہے، وہ بڑی ہی نافرمانی اور بڑا ہی ظلم کرتا ہے۔

ترجمہ اگر تو رہنا نہیں چاہتی تو طلاق لیکر جدا ہو جا اور تین طلاقوں کے بعد آدمی کے لئے آگے بڑھنے کا کوئی جواز نہیں رہتا۔

ہارون نے کہا کہ اشعار میں ''عزیمۃ ثلاث'' کا لفظ۔ عزیمۃٌ ثلاثٌ۔ بھی پڑھا گیا ہے اور۔ عزیمۃً ثلاثا بھی، رفع کی صورت میں کتنی طلاقیں واقع ہونگی اور نصب کی صورت میں کتنی واقع ہوں گی؟

امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اشعار دیکھ کر فرمایا: یہ مسئلہ فقہی بھی ہے اور نحوی بھی، اگر میں محض اپنی رائے سے جواب دوں تو یقیناً غلطی سے محفوظ نہ رہوں گا، اور اگر یہ کہوں کہ مجھے اس کا جواب معلوم نہیں ہے تو لوگ کہیں گے کہ اگر انہیں ان پیش آمدہ مسائل کا علم نہیں تو یہ قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کیسے بن گئے؟ پھر فرماتے ہیں کہ سوچ و بچار کے بعد مجھے ابوالحسن علی بن حمزہ الکسائی جو لغت اور نحو کے امام ہیں یاد آئے، میں اور وہ ایک گلی میں رہتے تھے، میں نے اپنی لونڈی سے کہا: چراغ لے کر میرے آگے آگے چل، میں امام کسائی کے پاس پہنچا تو وہ اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے، میں نے ہارون کا خط انہیں تھما دیا، انہوں نے ایک نظر پڑھنے کے بعد کہا: کاغذ اور قلم لو، اور لکھو، جس نے شعر رفع کے ساتھ پڑھتے ہوئے یوں کہا ہے ''عزیمۃٌ ثلاثٌ'' تو اس نے اپنی بیوی کو صرف ایک طلاق دی ہے اور وہ ''والطلاق عزیمۃ ثلاث'' سے اپنی بیوی کو یہ بتلانا چاہتا ہے کہ طلاق کی کل تعداد تین ہے، اس سے زیادہ طلاق نہیں ہوتی اور جس نے شعر نصب کے ساتھ ''عزیمۃ ثلاثا'' پڑھا ہے اس نے اپنی بیوی کو پوری تین طلاقیں دی ہیں اور دوسرے لفظوں میں اس نے صاف صاف یوں کہا ہے کہ ''انت طالق ثلاثا'' یعنی تجھے تین طلاقیں ہیں۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہی جواب آگے ہارون کے پاس بھیج دیا، رات کے آخری پہر ہارون کے خدام میرے پاس بہت سے انعامات اور عطیات لے کر آئے، میں نے وہ سب امام کسائی کے گھر بھجوا دیئے۔ (الزجاجی: مجالس: ۲۳۸)

اپریل فول

اس رسم کے تحت یکم اپریل کی تاریخ میں جھوٹ بول کر کسی کو دھوکہ دینا اور دھوکہ دیکر اسے بے وقوف بنانا نہ صرف جائز سمجھا جاتا ہے بلکہ اسے ایک کمال قرار دیا جاتا ہے، جو شخص جتنی صفائی اور چابکدستی سے دوسرے کو جتنا بڑا دھوکہ دے، اتنا ہی اسے قابل تعریف اور یکم اپریل کی تاریخ سے صحیح فائدہ اٹھانے والا سمجھا جاتا ہے۔ یہ مذاق جسے درحقیقت ''بدمذاقی'' کہنا چاہیئے، نہ جانے کتنے افراد کو بلا وجہ جانی اور مالی نقصان پہنچا چکا ہے بلکہ اس کے نتیجے میں بعض اوقات لوگوں کی جانیں چلی گئی ہیں کہ انہیں کسی ایسے صدمے کی جھوٹی خبر سنا دی گئی جسے سننے کی وہ تاب نہ لا سکے اور زندگی ہی سے ہاتھ دھو

بیٹھے۔ مسلمانوں کے نقطہ نظر سے یہ رسم مندرجہ ذیل بدترین گناہوں کا مجموعہ ہے:
1۔ جھوٹ بولنا 2۔ دھوکہ دینا 3۔ دوسرے کو اذیت پہنچانا 4۔ ایک ایسے واقعے کی یاد منانا جس کی اصل یا تو بت پرستی ہے یا توہم پرستی یا پھر ایک پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ گستاخانہ مذاق۔

اب مسلمانوں کو خود فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ آیا یہ رسم اس لائق ہے کہ اسے مسلمان معاشروں میں اپنا کر فروغ دیا جائے.........؟ (از افادات: مولانا تقی عثمانی مدظلہ)

لفظ ''پالیٹکس'' اور پاکستان کی سیاسی زندگی

سارے قرآن میں ''پالیٹکس'' کا لفظ نہیں۔ ہاں! میں جانتا ہوں، اس کے معنی ''مکر'' کے ہیں اور فرنگی مقامروں کی ایجاد ہے۔ جس کا مطلب ہی فریب دہی ہے۔ سیاسئین کے وعدے پورے ہونے کے لئے نہیں بلکہ ٹالنے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ ان بدبختوں کے دل پر خدا کے سوا ہر شئے کا خوف غالب ہے۔ میں نے ''پالیٹکس'' سے زیادہ شریر لفظ نہیں دیکھا۔ یہ خدع وفریب کے ایک ایسے اجتماعی کاروبار کا نام ہے جس سے بابو لوگ اغراض کی دکان چمکاتے ہیں۔ اس دور میں سیاست کا مطلب فتنہ خیزی، فتنہ پروری اور فتنہ انگیزی ہے۔ (دفتر احرار، لاہور)

پاکستان میں اسلام کا سیاسی نظام تو ہم رائج نہ کر سکے اور غیروں کا جو نظام ہم نے اپنایا ہے، اس کے ساتھ بھی انصاف نہ کیا۔ اس کی خوبیاں چھوڑ دیں اور برائیوں کو شعار کر لیا، نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔
(امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، ملتان ۱۹۵۸ء)

شراب حلال ہے یا حرام؟

ایک آدمی نے کسی فقیہ سے پوچھا کہ شراب حلال ہے یا حرام؟

فقیہ: حرام

سائل: انگور، کشمش اور کھجور حلال ہیں یا حرام؟

فقیہ: حلال

سائل: چینی، شکر اور شہد حلال ہے یا حرام؟

فقیہ: حلال

سائل: تو ان حلال اشیاء میں کون سی چیز ایسی ہے جس نے شراب کو حرام کر دیا ہے؟

فقیہ: اگر میں ایک مٹھی مٹی لے کر آپ کے چہرے یا سینے پر پھینک دوں تو آپ کو تکلیف ہوگی؟

سائل: نہیں

فقیہ: اگر میں چلّو بھر پانی کا چھینٹا آپ کے چہرے یا سینے پر ماروں تو کیا اس سے آپ کو تکلیف ہوگی؟

سائل: نہیں

فقیہ: اگر میں مٹھی بھر تنکے لے کر آپ کے چہرے، سینے یا پیٹھ پر پھینک ماروں تو کیا آپ کو تکلیف ہوگی؟
سائل: نہیں
فقیہ: اگر میں مٹی، پانی اور تنکے لے کر ان کا گارا بناؤں اور کچھ روز انہیں سورج کی دھوپ میں رکھوں، پھر ان کا بنا ہوا بٹا آپ کے منہ پر دے ماروں تو تکلیف ہوگی؟
سائل: ہاں
فقیہ: ایسے ہی جب انگور اور اس کا شیرہ وغیرہ ملا دیئے جائیں اور پرانے ہو جائیں تو وہ حرام ہو جاتے ہیں، جیسا کہ جب پانی، مٹی اور تنکے مل کر پرانے ہو جائیں تو ان کے لگنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ (لطائف ونوادر: ۳۷۶)

نماز میں قرآن کا ترجمہ پڑھنے کا مسئلہ

ایک شخص نے ایک مولوی صاحب سے سوال کیا تھا۔ کہ اگر نماز میں قرآن شریف کا ترجمہ پڑھ لیا جائے، تو آپ کے نزدیک کچھ قباحت تو نہیں؟ اس کے جواب میں انہوں نے لکھ بھیجا:
''مخدومی! نماز میں قرآن مجید بلفظہ نہ پڑھنے اور اس کا ترجمہ پڑھ لینے میں بجز اسکے اور کچھ قباحت نہیں کہ ''نماز نہیں ہوتی''۔

بلا وضوو تیمّم کی نماز

جس شخص کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کہنیوں اور ٹخنوں کے اوپر سے کٹے ہوں اور چہرہ زخمی ہو، تو ایسے شخص پر نماز فرض ہوتی ہے، مگر اس کو نماز پڑھنے کے لیے نہ وضو کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ تیمم کی۔ (نورالایضاح باب التیمم)

زندہ اور مردہ کے غسل میں پانچ فرق

☆ زندہ کے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا سنت ہے، اور مردہ کا پہلے چہرے کا دھونا مستحب ہے۔
☆ زندہ کو کلی کرنا فرض ہے اور مردہ کے غسل میں کلی نہیں۔
☆ زندہ کو ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے اور مردہ کے غسل میں منع ہے۔
☆ زندہ کو حکم ہے کہ اگر پاؤں کے پاس دھوون کے جمع ہونے کا امکان ہو تو غسل کے وضو میں پاؤں نہ دھوئے بلکہ غسل سے فارغ ہو کر دوسری جگہ دھوئے مگر مردہ کے غسل میں پاؤں کا دھونا مؤخر نہ کرے۔
☆ زندہ اپنے غسل کے وضو میں سر کا مسح کرے اور مردہ کے وضو میں ایک روایت کے مطابق سر کا مسح نہیں اور صحیح یہ ہے کہ اس کے بھی سر کا مسح کرے۔ (تفسیر روح البیان: ۳۵۶/۲ و عالمگیری: ۱۴۸/۱)

تین طلاقیں

ایک آدمی کی خوبصورت بیوی تھی جس سے وہ بے حد محبت کرتا تھا، جب کہ وہ اس سے اتنی ہی نفرت کرتی تھی۔ نفرت کا یہ سلسلہ اس قدر طویل ہو گیا کہ اس نے شوہر کو زچ کر دیا بیوی کی زبان درازی جب حد سے بڑھی تو ایک دن شوہر نے اس سے کہا:

"انت طالق ثلاثاً بتاتاً ان خاطبتنی بشیء ولم اخاطبك بشیء مثله"

ترجمہ: اگر آئندہ تو نے مجھے کچھ کہا اور میں نے اسی طرح تجھے جواب نہ دیا تو تجھے پکی تین طلاقیں ہیں، بیوی نے فوراً کہا:

"انت طالق ثلاثا بتاتا"

ترجمہ: تجھے تین یقینی طلاقیں ہیں۔

شوہر ہکا بکا رہ گیا اسی سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ اور بیوی کی بات جو اباً دہرانے کی صورت میں اسے طلاق کا اندیشہ ہوا، اسی تذبذب کی حالت میں اس نے ابوجعفر طبری کو اپنی صورت حال لکھ کر بھیجی اور پوچھا کہ اب وہ کیا جواب دے؟ انہوں نے جواب میں لکھا کہ جب وہ تجھ سے جواب مانگے۔ تو تو یہ جواب دینا:

"انت طالق ثلاثا بتاتا ان انا طلقتك"

ترجمہ: اگر میں تجھے طلاق دوں تو تجھے تین یقینی طلاقیں ہیں۔ اس صورت میں جواب بھی ہو جائے اور طلاق بھی نہیں ہوگی۔ (لطائف ونوادر: ۳۸۲)

بدو نماز توڑ کر مسجد سے باہر نکل گیا

ایک بدو نے امام کے پیچھے عشاء کی نماز پڑھی امام نے یہ آیت تلاوت کی:

﴿فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰی یَاْذَنَ لِیْٓ اَبِیْٓ﴾ (یوسف: ۸۰)

ترجمہ: میں اپنی جگہ سے اس وقت تک ہرگز نہیں ہلوں گا جب تک مجھے میرا باپ اجازت نہ دے دیں۔

یہ آیت پڑھ کر وہ بھول گئے اور کھڑے بار بار یہ آیت دہرانے لگے اس پر بدو نے زچ ہو کر کہا:

"یا فقیہ! اذالم یاذن لك ابوك فی هذا اللیل نظل نحن وقوفا الی الصباح"

ترجمہ: اے فقیہ اگر پوری رات آپ کے والد نے آپ کو اجازت نہ دی تو ہم تو صبح تک یہیں کھڑے رہیں گے۔

یہ کہہ کر اس نے نماز توڑی اور مسجد سے باہر نکل گیا۔ (لطائف ونوادر بحوالہ المستطرف: ۵۱۸)

آپ کی کمر میں ریڑھ کی کتنی ہڈیاں ہیں؟

ایک گورنر نے کسی بدو سے کہا میرا خیال ہے کہ تمہیں یہ بھی معلوم نہیں ہوگا کہ تم دن بھر میں کتنی رکعتیں

پڑھتے ہو؟ بدو نے کہا اگر میں تمہیں بتلا دوں تو کیا تم میرے ایک سوال کا جواب دو گے! اس نے کہا ہاں، ضرور دوں گا، اس پر بدو نے دن بھر کے فرائض کی تعداد اشعار میں یوں بیان کی!

ان الصلاۃ اربع اربع　　　ثم ثلاث بعدھن اربع

ثم صلاۃ الفجر لا تضیع

ترجمہ: بلاشبہ فرض نمازوں کی تعداد چار (ظہر) اور چار (عصر) ہے پھر تین (مغرب) ہے ان کے بعد چار رکعتیں (عشاء کی) ہیں پھر نماز فجر بھی ضائع نہیں ہوتی۔

گورنر: آپ نے درست جواب دیا، اب آپ اپنا سوال پوچھئے،

بدو: "کم فقار ظھرك" یعنی آپ کی کمر میں ریڑھ کی کتنی ہڈیاں ہیں؟

گورنر: مجھے معلوم نہیں۔

اس پر بدو نے کہا:

"افتحکم بین الناس وانت تجھل ھذا من نفسك"

ترجمہ: کیا آپ اپنے آپ سے غافل ہو کر لوگوں کے فیصلے کرتے ہو۔ (لطائف ونوادر: ۵۱۹)

بدو کی امید

ایک بدو آنحضرت ﷺ کے ساتھ کسی غزوے میں شریک ہوا غزوے سے واپسی پر اس سے پوچھا گیا اس غزوے (جنگ) میں تم نے نبی اکرم ﷺ سے کیا سنا اس نے کہا:

"وضع عنا نصف الصلوۃ وارجوا فی غزوۃ اخری ان یضع عنا النصف الاخر"

ترجمہ: آپ نے اس میں آدھی نماز معاف فرما دی امید ہے کہ باقی آدھی کسی اور غزوے میں معاف فرما دیں گے۔ (لطائف ونوادر: ۵۲۳)

ٹھہریے ٹھہریے ابھی نماز کھڑی نہ کیجیے

ابوالاسود الدؤلی رحمۃ اللہ علیہ جسے علم نحو کا موجد کہا جاتا ہے، نے اپنے بیٹے سے کہا بیٹا تیرے تایازاد بھائی کی شادی قریب ہے اس کا نکاح تجھے پڑھانا ہے۔ لہٰذا ابھی سے اچھی طرح خطبۂ نکاح یاد کر لے۔ بیٹے نے خطبہ رٹنا شروع کیا اور مسلسل دو دن اور دو راتیں خطبہ رٹتا رہا تیسرے دن باپ نے اس سے کہا ہاں تم نے خطبہ یاد کر لیا اس نے کہا جی ہاں، وہ میں نے ازبر یاد کر لیا ہے، باپ نے کہا سناؤ، اس نے جب سنانا شروع کیا تو وہ سناتے سناتے خطبۂ نکاح سے اذان میں پہنچ گیا۔ اس نے کہا:

"الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونتوکل علیہ و نشھد ان لاالہ الااللہ وان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح"

بیٹا اپنی مصنوعی پرکشش آواز میں بڑی روانی کے ساتھ خطبہ سنانے میں مشغول تھا باپ نے اسے ہاتھ کے اشارے سے روکتے ہوئے کہا برخوردار ٹھہریئے، ابھی نماز کھڑی نہ کیجئے کیونکہ میں نے ابھی وضو نہیں کیا۔ (اخبار الحمقی)

طلاق شوہر نے دی یا بیوی نے؟

ایک عورت عدالت میں آئی اور قاضی سے کہا کہ مجھے میرے شوہر نے طلاق دی ہے قاضی نے کہا کوئی گواہ؟ اسنے کہا'' ہاں میرا پڑوسی اس کا گواہ ہے'' اسے اس نے قاضی کے سامنے پیش کر دیا قاضی نے اس سے کہا کیا تم نے اس عورت کی طلاق سنی ہے؟

'' پڑوسی: میں بازار گیا میں نے گوشت روٹی شیرہ اور زعفران خریدا''

قاضی: میں نے تم سے یہ نہیں پوچھا میں نے یہ پوچھا ہے کہ کیا تم اس عورت کی طلاق سنی ہے یا نہیں؟

پڑوسی: (اپنی پہلی بات جاری رکھتے ہوئے)'' میں نے وہ سب چیزیں لا کر گھر میں رکھ دیں اور دوبارہ بازار گیا اور لکڑیوں کا ایندھن اور سرکہ خریدا''

'' قاضی: یہ فضول بات چھوڑو''

پڑوسی:'' وہ پہلی بات ہی کیا خوب تھی پھر اس نے مزید کہا کہ میں گھر میں داخل ہوا تو میں نے کچھ چیخیں سنی اور ان میں'' تین طلاقوں'' کا لفظ بھی سنا، اب مجھے یہ نہیں معلوم کہ طلاق شوہر نے دی یا اس نے شوہر کو؟'' (اخبار الحمقی)

اس نے مجھ سے مستعار لیا ہے

حباب بن علاء کہتے ہیں کہ میں مدینے میں قیام کے دوران ایک دن وہاں کے قاضی صاحب کے پاس گیا وہاں ایک آدمی گدھا مانگتا ہوا عدالت میں داخل ہوا، اس کے ساتھ ایک دوسرا آدمی بھی تھا اس دوسرے آدمی نے کہا میرا گدھا چوری ہو گیا تھا اب وہ اس کے پاس ملا ہے، قاضی نے آدمی سے اس بارے میں پوچھا تو اس نے کہا گدھا اس کا نہیں میرا ہے اسکا ثبوت یہ ہے کہ یہ اس وقت میرے قبضے میں ہے قاضی نے پہلے مدعی سے کہا تمہارے دعوے پر کوئی گواہ ہیں؟ اس نے کہا: ہاں'' قاضی نے کہا'' انہیں پیش کرو'' وہ آدمی اٹھا گدھے پر سوار ہوا اور عدالت سے باہر نکل گیا میں اس آدمی کی طرف متوجہ ہوا جس کے قبضہ میں گدھا تھا، اس سے کہا'' تم نے اس کا دعویٰ تو سن لیا، پھر کیوں گدھا اس کے حوالہ کیا؟ اس نے کہا اس نے مجھ سے گدھا مستعار لیا ہے''۔ (اخبار الحمقی)

میرا وضو ٹوٹ گیا

مرغ نے درخت پر اذان دی لومڑی نے سنی تو اس نے کہا۔

لومڑی: اے ابوالمنذر! (یہ عربی زبان میں مرغ کا لقب ہے) تو نے اذان دیدی؟ مرغ: ہاں دے دی ہے۔

لومڑی: ''تو نیچے آیئے جماعت سے نماز پڑھیں''

مرغ: ''ہاں ہاں ضرور تم ذرا امام کو اٹھاؤ، میں نیچے آتا ہوں لومڑی سمجھی کہ شاید یہاں کوئی دوسرا مرغ ہے اس نے گردن موڑ کر پیچھے نظر ڈالی تو وہاں ایک کتا سویا ہوا تھا جس کی دم اسکے چوڑے چکلے پورے منہ سے بھی بڑی تھی، وہ دم دبا کر سرپٹ بھاگی، گردن موڑ کر پیچھے دیکھا تک نہیں''

ٹھہریئے ٹھہریئے! نماز کا وقت نکلا جا رہا ہے لومڑی کو بھاگتا دیکھ کر مرغ نے درخت کے اوپر سے کہا۔ میرا وضو ٹوٹ گیا، انشاء اللہ وضو کر کے ابھی آتی ہوں لومڑی نے بھاگتے بھاگتے اکھڑی ہوئی آواز میں جواب دیا۔ (لطائف ونوادر)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ موت کے دروازے پر

یحییٰ بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں جب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مرض الموت طویل ہوا اور وقت آخر آ پہنچا تو مدینہ اور دیگر شہروں کے تمام فقہاء وعلماء امام صاحب کے مکانِ فیض نشان میں اس غرض سے جمع ہوئے کہ امام صاحب کی آخری ملاقات سے فیضیاب اور اس پیشوائے مخلوق کی وصیتوں سے بہرہ یاب ہوں میں نے انکو شمار کیا تو ایک سو تیس علماء وفقہاء موجود تھے میں بھی ان میں تھا میں امام کے پاس جاتا تھا سلام کرتا تھا اور سامنے کھڑا ہوتا تھا کہ شاید اس آخری وقت میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی نظر مجھ پر پڑ جائے اور آخرت ودنیا کی بہبودی حاصل ہو جائے اسی حالت میں تھا کہ امام نے آنکھیں کھولیں اور ہماری طرف متوجہ ہو کر یہ فرمایا:

''جس اللہ نے ہمیں خوشی وغمی دکھلا کر کبھی ہنسایا، کبھی رلایا اسکا شکر ہے، اسی کے حکم سے زندہ رہے اور اسی کے حکم پر جان دیتے ہیں۔''

اسکے بعد فرمایا کہ: ''موت آ گئی ہے خدا تعالیٰ سے ملاقات کا وقت قریب ہے سب نے آپ سے قریب ہو کر یہ عرض کیا کہ اے ابوعبداللہ! اس وقت آپ کے باطن کا کیا حال ہے؟ فرمایا: نہایت خوش ہوں صحبت اولیاء اللہ کی وجہ سے اور میں اہل علم کو اولیاء سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ کو حضرات انبیاء کے بعد علماء سے زیادہ کوئی شے عزیز نہیں ہے، نیز میں مسرور ہوں اور خوش دل ہوں کیونکہ میری تمام عمر علم کی طلب اور اسکی تعلیم میں بسر ہوئی اور اپنی سعی کو مشکور خیال کرتا ہوں، اس لیے کہ جو عمل حق تعالیٰ نے ہم پر فرض کیے یا اسکے پیغمبر نے مسنون فرمائے وہ سب ہم کو پیغمبر کی زبان سے پہنچے اور آپ کے ارشاد سے انکا ثواب معلوم ہوا مثلاً حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کی محافظت کرے اس کو ایسا ایسا ثواب ملے گا اور جو کوئی خانہ کعبہ کا حج کرے گا اسکا یہ ثواب ہے اور جو کوئی شخص کفار کیساتھ جہاد کرے اسکا خدا کے نزدیک یہ رتبہ ہے اور ان معلومات کو علم حدیث کے طالب علم کے سوا اور کوئی شخص تفصیل اور صحت کے ساتھ معلوم نہیں کر سکتا پس یہ علم گویا نبوت کی میراث ہے کیونکہ ادبیات وعقلیات وریاضیات اور ایسے ہی دوسرے علم

کو بغیر طریقہ نبوت کے بھی معلوم کیا جا سکتا ہے بخلاف علم ثواب وعقاب اور علم شرائع وادیان کے کیونکہ بغیر چراغ دانِ نبوت کے ان کے انوار کو حاصل کرنا محال ہے پس جو شخص اس علم کی طلب میں پڑ گیا اواسی شوق میں گرفتار رہا عجب کرامت اور ثواب دیکھتا ہے جو انبیاء کی کرامت اور ثواب کے مشابہ ہے اور جسکی حقیقت کو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے'' (بستان المحدثین:۳۶)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا آخری کلام

اس کے بعد فرمایا کہ:

۱)...... میں تم کو ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ کی وہ حدیث سناتا ہوں جو اس وقت تک روایت نہیں کی میں نے سنا ہے کہ وہ خدائے بزرگ وبرتر کی قسم کھا کر کہتے ہیں، اگر کوئی شخص اپنی نماز میں خطا کرے اور وہ یہ نہیں جانتا ہے کہ کس طرح نماز ادا کرنی چاہیئے اور یہ شخص اس مسئلہ کو مجھ سے دریافت کرے اور میں اسکو نماز کے فرائض اور سنتوں اور آداب بتلادوں اور اس کے طریقہ ثواب کو بیان کروں تو میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ کوئی شخص مجھ کو تمام دنیا کی دولت دے اور میں اسے خدا کے راستے میں صرف کردوں۔

۲)...... خدائے بزرگ وبرتر کی قسم! اگر مجھ کو کسی علمی مسئلہ یا روایات حدیث میں سے کسی روایت میں کوئی شبہ پیش آئے اور میں اسکی دھن وتلاش میں اپنے قلب کو ایسا مصروف کروں کہ بیداری وخواب کی حالت میں اس طرح گزاردوں کہ نہ دن کو چین ملے نہ رات کو بستر پر آرام معلوم ہو، اور تمام شب اس شبہ کے باعث میرا دل مکدر رہے اور پھر صبح کے وقت کسی عالم کے پاس جا کر اسے حل کر کے اطمینان حاصل کروں تو میرے نزدیک ایک سو حج مقبول سے بہتر ہے۔

۳)...... ابن شہاب یعنی زھری سے میں نے بارہا سنا ہے وہ فرمایا کرتے تھے کہ خدائے بزرگ وبرتر کی قسم! اگر کوئی شخص اپنے دینی معاملات میں سے کسی معاملہ میں مجھ سے مشورہ کرے اور میں اس میں تامل وتفکر کے بعد جیسا کہ مشیر کے ذمہ ہے بہتر رائے قائم کر کے اسکو رائے حق بتلادوں کہ اسکے دین کی اصلاح ہو جائے اور اس شخص کو اس رابطہ وتعلق میں جو اس کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے کوئی خلل پیش نہ آئے تو میرے نزدیک یہ ایک سو غزوہ سے بہتر ہے۔ یحیٰ کہتے ہیں کہ یہ سب سے آخری کلام ہے جو میں نے حضرت امام سے سنا ہے۔ (بستان المحدثین:۳۹)

تار کی خبر معتبر نہیں

ایک مرتبہ والی چترال نے حضرت مفتی اعظمؒ (مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ) کی خدمت میں ایک تار بھیجا جس میں دریافت کیا گیا کہ دہلی میں عید کا چاند ہو گیا یا نہیں؟ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ موجود نہ تھے، مدرسہ امینیہ میں چند چترالی طلباء تھے انہوں نے تار کا جواب دے دیا کہ چاند ہو گیا اسکے مطابق چترال میں صبح کو عید کر لی گئی والی چترال نے حضرت کو خط لکھا کہ میں آپکا بہت ممنون ہوں کہ آپ نے ایک بڑا اختلافی مسئلہ حل فرما دیا یعنی یہ کہ اگر چاند کی اطلاع بذریعہ تار کے معتبر نہیں ہوتی تو آپ تار کا جواب نہ

دیتے حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے خط کے جواب میں تحریر فرمایا کہ آپ کے تار اور اسکے جواب کی مجھے قطعاً کوئی خبر نہیں، کب آپ نے تار دیا اور کب میں نے اسکا جواب دیا؟ اور یہی تار کی خبر کے غیر معتبر ہونے کی بڑی دلیل ہے۔ (سراغ زندگی:۱۲۹)

جنہیں سلام کرنا ممنوع ہے

مندرجہ ذیل صورتوں میں کسی شخص کو سلام کرنا مکروہ ہے اور کوئی شخص ایسی حالت میں سلام کرے تو ان حالتوں والے شخص پر اس کا جواب دینا واجب نہیں:

(۱) حالت نماز میں (۲) حالت ذکر میں (۳) حالت خطبہ میں (۴) حالت درس وتدریس میں (۵) حالت تلاوت میں (۶) حالت اذان میں (۷) حالت اقامت میں (۸) حالت دعا میں (۹) حالت تسبیح میں (۱۰) شرعی مسائل پر بات کرنے والے کو (۱۱) فیصلے کے دوران (قاضی کو) (۱۲) کسی کے کھانے پینے کے دوران (۱۳) اجنبی عورت کو (۱۴) برہنہ شخص کو (۱۵) تلبیہ (لبیک) کہنے کی حالت میں (۱۶) حالت امامت میں (۱۷) قضاء حاجت کے دوران (۱۸) حمام میں (۱۹) حالت وعظ میں (۲۰) مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھنے والوں کو۔

اور درج ذیل صورتوں میں بھی سلام کرنا مکروہ ہے اور اگر یہ لوگ کسی کو سلام کریں تو انکے سلام کا جواب دینا واجب نہیں۔

☆ اعلانیہ فسق وفجور میں مبتلا شخص ☆ بھیک مانگنے والا ☆ غیبت کا عادی ☆ سونے والا ☆ شطرنج اور جوا کھیلنے والا ☆ گانے بجانے والا ☆ کبوتر باز ☆ پاگل ☆ اونگھنے والا ☆ گالی بکنے والا ☆ بات بات پر جھوٹ بولنے والا ☆ شرابی ☆ زندیق ☆ کافر۔ (ردالمحتار [شامی]:۱/۴۱۴)

مسلح ہو کر نکلو

حضرت ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ (مولانا ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ) فرمایا کرتے تھے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ وضو مومن کا ہتھیار ہے، اس لیے مسلح ہو کر نکلو، اس سے بدنگاہی اور دوسری چیزوں سے حفاظت ہوگی۔ شیطان جب تم کو مسلح دیکھے گا تو اسے تمہارے پاس آنے کی جرأت نہیں ہوسکتی۔ وہ تو دور ہی سے بھاگ کھڑا ہوگا۔ فرمایا اس لیے ہم لوگوں کو مسلح نکلنا چاہیے، اس کے فائدے انشاء اللہ آپ خود محسوس کریں گے۔

(باتیں ان کی یاد رہیں گی:۹۰)

مسائل فقہیہ کا معاملہ بہت نازک ہے

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آج کل مسائل فقہیہ میں لوگ بہت دلیر ہیں، سب سے زیادہ مجھ کو فقہ ہی میں بولتے ہوئے ڈر معلوم ہوتا ہے۔ مسائل کا بہت نازک معاملہ ہے اس میں ہر گز ہر شخص کو دخل نہ

دینا چاہیے۔ فقہ کا فن بڑا ہی نازک ہے میں اتنا کسی چیز سے نہیں ڈرتا جتنا اس سے ڈرتا ہوں، جب کوئی مسئلہ یا فتویٰ سامنے آتا ہے، دور دور کے احتمالات ذہن میں آتے ہیں یہی وجہ ہے کہ میں اب فتاویٰ میں دوسروں کا حوالہ دیتا ہوں اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ بعضے اسی کے اندر زیادہ بے باک ہیں حالانکہ اس میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ (حسن العزیز)

گدھے کے سینگ

حضرت مولانا امین اوکاڑوی رحمہ اللہ نے کھلا خط بنام چوہدری ابوطاہر محمد زبیر علی زئی کے آخر میں لکھا کہ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ کے رسالے سے یہ بات درجہ یقین کو پہنچ گئی کہ آپ رفع الیدین کے مسئلہ میں دلائل شرعیہ سے ایسے عاری ہیں جیسے گدھا سینگوں سے۔ (تجلیات صفدر:۱/۵۵۳)

ہار یا پٹہ

ایک مجلس میں حضرت رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ غیر مقلد تقلید کا معنی پٹہ کرتے ہیں جبکہ حدیث میں ہار کے معنی پر بھی لفظ قلادہ آیا ہے۔ فرمایا چونکہ ہم انسان ہیں اس لیے انسانوں والا معنی مراد لیتے ہیں اور غیر مقلد چونکہ جانور ہیں اس لیے وہ جانوروں والا معنی مراد لیتے ہیں۔ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے:۲۷)

ہزار درجہ کا ضعیف غیر مقلد

ایک غیر مقلد نے امام صاحب پر جرح کی اور کہا کہ وہ ضعیف تھے حضرت رحمہ اللہ نے فرمایا! تو ہزار درجے کا ضعیف ہے۔ وہ بہت بگڑا کہ میرے ضعیف ہونے پر کیا دلیل ہے۔ مبہم جرح عدالت میں قبول نہیں۔ حضرت رحمہ اللہ نے فرمایا! جب تم جیسے عام آدمی پر مبہم جرح قبول نہیں تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی جن کی امامت فی الفقہ محدثین کے ہاں بھی مسلم ہے ان پر مبہم جرح کیسے قبول ہوگی؟ کہنے لگا: محدث ابن عدی کا فیصلہ ہے اور تم مقلد ہو اس لیے اس کی بات مانو۔ حضرت نے فرمایا: ابن عدی کا امام امام شافعی رحمہ اللہ ہے میں تو ان کا بھی مقلد نہیں ابن عدی کا مقلد کیسے بن جاؤں۔ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے:۲۹)

زندہ غیر مقلد کی غائبانہ نماز جنازہ

ایک غیر مقلد نے غائبانہ نماز جنازہ پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کوئی بھی مسلم غائبانہ نماز جناہ کا منکر نہیں ہوسکتا حضرت رحمہ اللہ نے فرمایا کیوں؟ کہنے لگا! سب مسلمان نماز جنازہ میں یہ الفاظ پڑھتے ہیں" وشاھدنا وغائبنا" اس سے ثابت ہوا کہ جنازہ حاضر کا بھی ہوتا ہے اور غائب کا بھی۔ حضرت اقدس رحمہ اللہ نے فرمایا: اس سے پہلے وہ یہ بھی پڑھتے ہیں:" حینا ومیتنا" تو ان الفاظ کا بھی یہ مطلب ہوگا کہ جس طرح مردوں کا جنازہ ہے اسی طرح زندوں کا بھی ہے پھر تو ہم تیرا بھی جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔ کہو تو اعلان کر

دیں؟ وہ گھبرا کر بھاگ گیا۔ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے ۳۰)

ترکہ اور اس کی تقسیم اور ایک الائچی

مرنے والا انتقال کے وقت اپنی ملکیت میں جو کچھ منقولہ اور غیر منقولہ مال و جائیداد، نقد روپیہ، زیورات، کپڑے اور کسی بھی طرح کا چھوٹا بڑا سامان چھوڑتا ہے خواہ سوئی دھاگہ ہی ہو، از روئے شریعت وہ سب اس کا ترکہ ہے انتقال کے وقت اس کے بدن پر جو کپڑے ہوں وہ بھی اس میں داخل ہیں۔ نیز میت کے جو قرضے کسی کے ذمہ رہ گئے ہوں اور میت کی وفات کے بعد وصول ہوں وہ بھی اس کے ترکہ میں داخل ہیں۔

میت کے کل ترکہ میں ترتیب وار چار حقوق واجب ہیں۔ ان کو شرعی قاعدے کے مطابق ٹھیک ٹھیک ادا کرنا وارثوں کی اہم ذمہ داری ہے، یہاں تک کہ اگر میت کی جیب میں ایک الائچی بھی پڑی ہو تو کسی شخص کو یہ جائز نہیں کہ سب حقداروں کی اجازت کے بغیر اس کو منہ میں ڈال لے۔ کیونکہ وہ ایک آدمی کا حصہ نہیں۔

وہ چار حقوق یہ ہیں

۱)...... تجہیز و تکفین۔ ۲)...... دین اور قرض، اگر میت کے ذمہ کسی کا رہ گیا ہو۔ ۳)...... جائز وصیت اگر میت نے کی ہو۔ ۴)...... وارثوں پر میراث کی تقسیم۔

بقیہ تفصیل حضرت ڈاکٹر عبدالحیؒ صاحب عارفی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''احکام میت'' میں ملاحظہ کیجیے۔
(احکام میت: ۱۵۱)

یتیم کا مال

حضرت حمدون قصار اپنے ایک بیمار دوست کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور کافی دیر رات گئے تک اس کے پاس بیٹھے رہے اسی اثناء میں اس کا انتقال ہو گیا، آپ نے حاضرین کو کہا اس کے سرہانے جو چراغ جل رہا ہے اسے بجھا دو۔ لوگوں نے کہا ایسی بھی کیا جلدی ہے۔ فرمایا جب تک ہمارا دوست زندہ تھا یہ اس کا مال تھا لیکن اب یہ اس کے یتیم بچوں کا مال ہے۔ ہمیں اس کی استعمال کی اجازت نہیں۔ (خزینہ: ۱۹۳)

ترکہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے وفات کے وقت گیارہ لڑکے چھوڑے تھے۔ ان کا کل ترکہ سترہ دینار تھا، پانچ دینار ان کے کفن پر صرف ہوئے، دو دینار سے قبر کے لیے زمین خریدی گئی۔ باقی رقم گیارہ لڑکوں میں تقسیم ہوئی، ہر لڑکے کے حصے میں انیس، انیس درہم آئے۔

ہشام بن عبدالملک نے بھی گیارہ لڑکے چھوڑے تھے ان میں سے ہر ایک کو دس دس لاکھ درہم ملے لیکن بعد میں دیکھنے والوں نے دیکھا کہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ایک لڑکے نے ایک دن میں سو گھوڑے

جہاد کے لیے دیے اور ہشام کے ایک لڑکے کو لوگ صدقہ دے رہے تھے۔ (ایضاً ۱۹۷)

دندان شکن

سید اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ایک شخص نے دوران بحث یہ کہا کہ داڑھی رکھنا خلاف فطرت ہے۔ سید صاحب نے پوچھا وہ کیوں؟ کہنے لگا، اس لیے کہ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اس کے چہرے پر داڑھی نہیں ہوتی لہٰذا داڑھی منڈوانی چاہیے، آپ نے فرمایا پھر تو تم اپنے دانت بھی توڑ ڈالو، کیونکہ یہ بھی خلاف فطرت ہیں جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے منہ میں دانت کہاں ہوتے ہیں۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سید صاحب نے خوب دندان شکن جواب دیا (اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں: (۱) دانت توڑ جواب (۲) خاموش کرنے والا جواب) (خزینہ: ۲۶۲)

جرم کا اندراج

ایک عامل نے اپنے دفتر میں ایک شخص کو دیکھا کہ اس کی ایک خفیہ بات پر کان لگائے ہوئے تھا، اس نے اس کو مارنے اور قید کرنے کا حکم دیا، محرر قید خانہ نے سوال کیا کہ رجسٹر جیل میں اس کا جرم کیا درج کیا جائے۔ عامل نے کہا لکھو:

"استرق السمع فاتبعه شهاب ثاقب" (ایضاً: ۲۷۳)

مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک

ایک مرتبہ کسی شخص نے امام اعظم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا حضرت! حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی لڑائیوں اور جنگ صفین کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں؟

امام صاحب نے فرمایا: قیامت کے روز جن باتوں کی پرسش ہوگی ان کا ڈر لگا رہتا ہے ایسے واقعات خدا تعالیٰ مجھ سے نہیں پوچھے گا اس لیے ان واقعات پر چنداں توجہ رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (عقود الجمان)

علقمہ اور اسود میں افضل کون؟

امام اعظم سے کسی نے دریافت کیا کہ حضرت علقمہ اور اسود میں افضل کون ہے؟ آپ نے فرمایا بخدا! [illegible]ت یہی ہے کہ میں ان دونوں کے عزت واحترام کے لیے ان بزرگوں کو دعائے استغفار سے یاد [illegible]ر میرے لیے اس کی حاجت کیا ہے اور مجھے کیا پڑی ہے اور میری حیثیت کیا ہے کہ میں ایک کو دوسر[illegible] [illegible]ضیلت دوں۔ (خیرات الحسان)

طاقتور کون حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یا حضرت علی رضی اللہ عنہ؟

[illegible]ضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ مسجد کوفہ میں تشریف فرما تھے کہ مشہور رافضی مناظر شیطان طاق آپ کے

پاس حاضر ہوا، اور کہا یہ بتائیے کہ لوگوں میں سب سے بڑا طاقتور اور اشد الناس کون ہے؟ امام صاحب نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک اشد الناس حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں اور تمہارے نزدیک اشد الناس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ شیطان طاق ٹپٹایا اور کہا تم نے بات الٹی کردی اصل میں ہمارے نزدیک اشد الناس کا مصداق حضرت علی رضی اللہ عنہ اور تمہارے نزدیک ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

ابوحنیفہ نے فرمایا: ہرگز ایسا نہیں، ہم جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اشد الناس قرار دیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے جب انہیں معلوم ہوگیا کہ خلافت کا استحقاق ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی کو ہے تو انہوں نے اسے تسلیم کرلیا اور تمام عمر، ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اطاعت کی اور تم لوگ کہتے ہو کہ خلافت حضرت کا حق تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جبراً ان سے یہ حق چھین لیا تھا مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اتنی قوت اور طاقت نہیں تھی کہ وہ اپنا حق ابوبکر رضی اللہ عنہ سے واپس لیتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے نزدیک ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ طاقتور اور قوت والے تھے۔

شیطان طاق رافضی، ابوحنیفہ کا یہ جواب سن کر لال پیلا ہوکر بھاگ گیا۔ (عقود الجمان)

دیہاتی کی جہالت

ایک دیہاتی اذان کے وقت سحری کھا رہا تھا۔ اس سے کہا گیا کہ سحری کا وقت ختم ہوئے تو پانچ منٹ ہوگئے۔ تو کہا، ہوجانے دے پانچ منٹ بعد روزہ افطار کرلوں گا۔ اس طرح میرا روزہ پورا ہوجائے گا۔ یہ اس کی جہالت ہے۔ ورنہ صبح صادق کے بعد کھانے سے روزہ کہاں ہوگا۔ (ایضا: ۸۸)

سلطان محمود رحمۃ اللہ علیہ کی تبدیل مذہب کا مفصل قصہ

سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کو حدیث سننے کا بہت شوق تھا۔ اس لئے ایک عالم کو مقرر کر رکھا تھا۔ جو ان کو حدیث سنایا کرتے۔ اب یا سنانے والے عالم شافعی المسلک تھے یا کتاب شوافع کی تھی۔ اس لئے زیادہ احادیث شوافع کے موافق آتے۔ سلطان محمود حنفی تھے۔ یہ دیکھ کر کہ احادیث میرے سامنے زیادہ تر شوافع کی مؤید آرہی ہیں۔ حنفیہ کے خلاف ہے۔ طبیعت پریشان ہوئی۔ دونوں طرف کے علماء سے مناظرہ کرایا۔ طے یہ ہوا کہ سلطان کے سامنے ہر دو مسلک کی دو رکعت پڑھ کر دکھائی جائے۔ اس کے بعد سلطان کو اختیار ہوگا۔ جس مسلک کو چاہے پسند کرے۔ اس کام کے لئے قفال مروزی طے ہوئے۔ انہوں نے پہلے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے موافق دو رکعت اس طرح پڑھیں کہ پہلے ایک کتا منگوایا۔ اس کو ذبح کرکے اس کی کھال اتاری اور اس کو ستر عورت کے لئے استعمال کیا۔ پھر نبیذ تمر سے وضو کیا۔ جس میں نہ استقبال قبلہ کی رعایت کی اور نہ بسم اللہ پڑھی اور نہ نیت کی، نہ ترتیب کی رعایت کی۔ اس کے بعد کھڑے ہوئے۔ اور تکبیر تحریمہ اس طرح فارسی میں کہی کہ "خدا بزرگ تر است" اس کے بعد قرأت بھی فارسی میں کی۔ وہ بھی بقدر ایک آیت "دو باغ سبز" ﴿مُدْهَامَّتَانِ﴾ اس کے بعد فوراً رکوع کیا، نہ اس میں تسبیح پڑھی اور نہ اس کے بعد قومہ کیا۔ اسی طرح دوسری رکعت پوری کرکے بقدر تشہد قعدہ کیا۔ اور "خروج بصنعه" یعنی زور سے ریح

خارج کر کے کھڑے ہوگئے۔ اور کہا۔ "ھذہ صلوۃ أبی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ" اور یہ سب اس لئے کیا کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ذبح سے غیر ماکول کی کھال بھی پاک ہو جاتی ہے۔ نبیذ تمر سے وضو جائز ہے۔ وضو میں تسمیہ، ترتیب، نیت وغیرہ شرط نہیں۔ تکبیر تحریمہ ہر ایسے لفظ سے صحیح ہے جو حق تعالیٰ کی عظمت پر دلالت کرتا ہو۔ اور شائبہ احتیاج عبد سے پاک ہو، گو غیر عربی ہو۔ اسی طرح فارسی میں قرأت کرنا جائز ہے۔ اور بقدر ایک آیت فرض ہے۔ نہ فاتحہ فرض ہے، نہ سورۃ ملانا، نہ تعدیل ارکان، نہ قومہ نہ جلسہ۔

اس کے بعد مسلک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق دو رکعت اس طرح پڑھیں کہ نہایت عمدہ پوشاک زیب تن کی، صاف شفاف پانی سے اونچی جگہ مستقبل قبلہ ہو کر وضو کیا، جس میں تسمیہ، نیت، ترتیب وغیرہ جملہ امور کی پوری رعایت کی۔ پھر نہایت متانت کیساتھ نماز شروع کی، تکبیر تحریمہ عربی میں کہی۔ قرأت بھی عربی میں کی۔ غرض جملہ امور کی رعایت کرتے ہوئے دو رکعت پوری کی اور کہا۔ "**ھذہ صلوۃ الشافعی** رحمۃ اللہ علیہ **فانتقل من مذھب ابی حنیفہ** رحمۃ اللہ علیہ **الی مذھب الشافعی** رحمۃ اللہ علیہ" یعنی یہ حال دیکھ کر سلطان محمود مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منتقل ہو گئے۔

مفتی محمود گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ یہ واقعہ "وفیات الاعیان" میں یہیں تک لکھا ہے۔ تکمیل دوسری کتاب سے میں نے کر دی۔ کہ اس واقعہ کا علم کسی دل جلے حنفی کو ہوا۔ تو اس نے سلطان محمود کو کہا کہ مسلک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی نماز صحیح پڑھ کر نہیں دکھائی گئی۔ میں دکھاتا ہوں۔ چنانچہ اس نے دو مٹکے پانی منگوایا اور ان میں سے ایک میں پیشاب کر کے دونوں کو ایک جگہ ملا لیا پھر اس نے وضو کرنا شروع کیا۔ اس لئے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے۔ "**اذا بلغ الماء قلتین لم یحمل الخبث**" کہ پانی جب دو مٹکے کے برابر ہو جاتا ہے۔ تو نجس نہیں ہوتا۔ اس پر سلطان محمود نے کہا۔ کہ بس بس معلوم ہو گیا۔ "**فانتقل من مذھب الشافعی الی مذھب ابی حنیفہ**" یعنی اس کے بعد سلطان محمود پھر مذہب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منتقل ہو گئے۔ (اکابرین کے پاکیزہ لطائف: ۵۸)

مردہ گائے کو حلال کرنے کا وظیفہ

مولوی حکیم غلام ربانی خاں صاحب بن افسر الاطباء حکیم عبدالقادر صاحب شاہجہانپوری بہت بڑے رئیس اور حاذق طبیب ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت ہی بذلہ سنج اور خوش طبع انسان تھے۔ ایک دفعہ قصہ سنایا کہ صاحب! ایک پیر صاحب تھے جن کے کشف و کرامات کا بڑا چرچا تھا۔ لوگ دور دور سے ان کی زیارت کے لئے آیا کرتے تھے۔ مگر وہ پیر صاحب تھے بالکل جاہل مطلق۔ ایک دن شہرت سن کر ایک مولانا صاحب بھی ان کی خانقاہ میں حاضر ہوئے۔ جیسے ہی مولانا موصوف آ کر بیٹھے۔ پیر صاحب کا ایک نوکر بھاگتا ہوا آیا۔ اور کہا کہ میاں! گائے تو مر گئی۔ میاں صاحب نے فرمایا اب تو مر گئی خیر، اچھا جاؤ۔ تم لوگ اس کی کھال اتارو۔ میں ابھی اس کو حلال کر دوں گا۔ اور گوشت قصائی کو دے دوں گا۔ یہ سن کر مولانا صاحب ایک دم چونکے اور بول اٹھے۔ حضرت! مری ہوئی گائے کو آپ کیسے حلال کر دیں گے؟ پیر

صاحب نے چمک کر فرمایا کہ اجی جناب! یہی سب تو وہ خاص خاص دعائیں اور وظائف ہماری خانقاہ میں ایسے ایسے ہیں۔ جس سے ہماری خانقاہ دور دور تک مشہور ہے۔ مری ہوئی گائے تو کیا؟ ہم تو مرا ہوا ہاتھی بھی حلال کر سکتے ہیں۔ مولانا صاحب نے دست بستہ عرض کیا کہ حضور کرامت مآب! خدا کے لئے ذرا یہ دعائیں ہمیں بھی تو سنا دیجئے۔ پیر صاحب نے فرمایا! خیر تم بہت بڑے مولانا ہو تو سن لو، ﴿اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً﴾ پڑھ کر تو ہم مری ہوئی گائے کو حلال کر دیتے ہیں، اور ﴿اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ﴾ پڑھ کر ہاتھی حلال کر سکتے ہیں۔ یہ سن کر مولانا صاحب ایک دم مجلس سے کود کر بے تحاشا بھاگے۔ لوگوں نے کہا، کہ ہاں ہاں یہ کیا؟ ارے مولانا بھاگتے کیوں؟ مولانا نے فرمایا کہ بھائی! مجھے یہ خطرہ درپیش ہو گیا کہ کہیں پیر صاحب ﴿خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ﴾ پڑھ کر مجھے بھی حلال نہ کر ڈالیں۔

دلجمعی اور فراغ خاطر افادہ واستفادہ

ایک شخص نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ فقہ حاصل کرنے میں کیا چیز معین ثابت اور مددگار ثابت ہو سکتی ہے؟

فرمایا: فراغ خاطر (دل کی فراغت)

انہوں نے عرض کیا: دلجمعی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔

ارشاد فرمایا: تعلقات کم کیے جائیں۔

عرض کیا گیا: تعلقات کیونکر کم ہو سکتے ہیں؟

فرمایا! انسان ضروری چیزیں لے لیں اور غیر ضروری چھوڑ دے۔

ایک دفعہ کسی نے آپ سے دریافت کیا کہ علم فقہ سے آپ کیونکہ مستفیض ہوئے ارشاد فرمایا:

"ما بخلت بالا فادة ولا استنكفت عن الاستفادة"

میں نے علم کی اشاعت وتدریس میں کبھی بخل نہیں کیا اور علم حاصل کرنے میں کبھی سستی اور غفلت پہلوتہی اور اعراض وانکار سے کام نہیں لیا۔ (درمختار: ج۱/۵)

موت کب واقع ہوگی؟

ایک مرتبہ خلیفۂ وقت نے ملک الموت کو خواب میں دیکھا تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ میں نے خواب میں حضرت عزرائیل علیہ السلام کو دیکھا تو اس سے دریافت کیا کہ اب میری باقی زندگی کتنی رہ گئی ہے تو اس نے میرے سوال کے جواب میں پانچوں انگلیاں اٹھا دیں، میں نے اس کی تعبیر بہت جگہ سے دریافت کی مگر کہیں سے جواب نہیں ملا، اب آپ ہی اس مسئلہ کو حل فرما دیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے جواب میں فرمایا: پانچ انگلیوں سے ان پانچ چیزوں کی طرف اشارہ ہے جن کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں اول قیامت کب آئے گی، دوم بارش کب ہوگی، سوم حاملہ کے پیٹ میں کیا

ہے، چہارم کل انسان کیا کرے گا، پنجم یہ کہ موت کب اور کہاں آئے گی؟ (تذکرۃ الاولیاء)

ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی محتاط گفتگو طوسی کے لیے وبال جان بن گئی

منصور کے درباریوں میں ایک صاحب جن کا نام ابوالعباس طوسی تھا حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی روز افزوں مقبولیت ان کو بھی دوسرے حاسدوں کی طرح ایک لمحہ نہ بھاتی تھی ایک روز جب خلیفہ منصور کا دربار لگا ہوا تھا تو اس نے موقع غنیمت سمجھتے ہوئے برسر دربار امام صاحب سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے کہا:

اے ابوحنیفہ! یہ بتایئے کہ اگر امیر المومنین ہم میں سے کسی کو حکم دیں کہ فلاں آدمی کی گردن ماردو اور یہ معلوم نہ ہو کہ اس شخص کا قصور کیا ہے تو کیا ہمارے لیے اس کی گردن مارنی جائز ہوگی؟

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابوالعباس سے برجستہ جواب فرمایا کہ: ابوالعباس! میں تم سے پوچھتا ہوں کہ امیر المومنین صحیح حکم دیتے ہیں یا غلط؟

ابوالعباس طوسی نے کہا کہ: امیر المومنین غلط حکم کیوں دینے لگے ان کا تو ہر حکم صحیح ہوتا ہے۔

تب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

تو صحیح حکم کے نافذ کرنے میں تردد کی گنجائش کیا ہے۔

طوسی امام صاحب سے یہ جواب پاکر کھسیانا ہوکر بے حد شرمندہ ہوا جس حال میں وہ امام صاحب کو پھانسنا چاہتا تھا وہ خود پھنس گیا۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں　　لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا　(عقود الجمان)

تکفیر میں حزم واحتیاط اور فتویٰ میں تقویٰ

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حتی الامکان مومن کی تکفیر سے احتراز اور فتوی کفر میں حد درجہ حزم واحتیاط برتتے تھے، ظاہر پر باطن اور فتوی پر تقوی غالب رہتا تھا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے کہ ایک مسلمان کے قول میں کفر کی ننانوے وجوہات ثابت ہوجائیں اور صرف ایک وجہء ایمان موجود ہو تو اسکو ترجیح دی جائیگی، چنانچہ امام ابوحنیفہ کے سوانح نگاروں نے لکھا ہے اور یہ واقعہ مختلف کتابوں میں نقل ہوتا چلا آرہا ہے۔

کہ ایک شخص امام ابوحنیفہ کی مجلس میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ حضرت ایک شخص جو ایمان واسلام کا دعویٰ کرتا ہے خود کو مسلمان کہلواتا ہے مگر اسکے باوجود:

۱)...... وہ جنت کی خواہش نہیں رکھتا۔ ۲)...... اور نہ اسے نار جہنم کا خوف ہے۔ ۳)...... میتۃ (غیر مذبوح چیز) بلا جھجک کھا جاتا ہے۔ ۴)...... نماز پڑھتا ہے مگر رکوع سجدہ نہیں کرتا۔ ۵)...... گواہی دیتا ہے مگر دیکھے بغیر۔ ۶)...... اسکے ہاں فتنہ محبوب اور حق مبغوض ہے۔ ۷)...... رحمت سے دور بھاگتا ہے۔ ۸)...... یہود

اور نصاریٰ کے قول کی تصدیق کرتا ہے۔

بظاہر ہر یہ سب وجوہات کفر ہیں جو اُمیں موجود ہیں ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

اگر آج کا زمانہ ہوتا تو سوال ختم ہونے سے پہلے ہی کتنے کفر کے فتوے لگ چکے ہوتے مگر یہ تو امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ ہیں جن کو قدرت نے سوادِ اعظم اہل سنت کی امامت کا شرف بخشا ہے بغیر کسی تردد کے فرمایا: ''میرے نزدیک وہ شخص مومن ہے۔''

سائل کو حیرت ہوئی تو امام صاحب نے فرمایا اسلیے کہ:

۱)...... اس پر اللہ کی خواہش غالب ہے جب اللہ ہی اسکا مطلوب ہے تو جنت کی خواہش کی اسے کب پروا۔

۲)...... اسے نارِ جہنم کا نہیں بلکہ رب النار کا خوف ہے۔

۳)...... میتہ (غیر مذبوح چیز) کھاتا ہے مچھلیوں کی صورت میں۔

۴)...... نماز جنازہ پڑھتا ہے اور اُمیں رکوع اور سجدہ نہیں۔

۵)...... توحید و رسالت کی گواہی دیتا ہے (یعنی کلمہ شہادت پڑھتا ہے) حالانکہ اس نے خدا کو دیکھا ہے نہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

۶)...... ﴿اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ قرآن نے اموال اور اولاد کو فتنہ قرار دیا ہے۔ اسے محبوب رکھنا انسان کی فطرت ہے۔

موت امرِ حق ہے مگر ذوقِ عبادت اور جمع حسنات کی وجہ سے اس سے بغض رکھتا ہے یہ (ناپسند کرنا) محمود ہے۔

۷)...... بارش اللہ کی رحمت ہے اس سے دور بھاگتا ہے کہ بھیگ جانے سے بچ جائے۔

۸)...... یہود کے اس قول کے ﴿لَيْسَتِ النَّصَارٰى عَلٰى شَيْءٍ﴾ اور نصاریٰ کے قول کے ﴿لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ﴾ کی تصدیق کرتا ہے جو عین ایمان ہے۔

سائل و حاضرین، ابوحنیفہ کے اس جواب سے حیرت و استعجاب کے ساتھ انکا منہ تکتے رہ گئے۔ (عقود الجمان: ۲۵۱)

مغرور مفتی

ایک مرتبہ مولانا احمد سعید صاحب رحمہ اللہ ناظم جمعیۃ علماء ہند اور مولانا محمد عرفان صاحب جو اس زمانے میں اخبار الجمعیۃ کے مدیر تھے اور مولوی حافظ عبدالغنی دہلوی رحمہ اللہ حضرت کے پاس دولت خانے پر بیٹھے ہوئے تھے اور کچھ ضروری اور اہم معاملے پر گفتگو تھی اسی دوران ایک شخص استفتاء لے کر آیا آپ نے فرمایا کل لے جانا اس نے اصرار کیا کہ ابھی جواب کی ضرورت ہے۔ آپ نے کام چھوڑ کر استفتاء کا جواب لکھنا شروع کر دیا۔ دوسرے حضرات کو کچھ گرانی اور انقباض ہوا، مولوی عبدالغنی صاحب نے فرمایا کہ مولوی عبدالحق

رحمۃ اللہ علیہ (مصنف تفسیر حقانی) نے استفتاء کے جواب کے لئے خاص وقت مقرر کر رکھا تھا اسکے علاوہ اگر کوئی شخص استفتاء لے کر آیا تو جھڑک دیا کرتے تھے اس پر مولانا محمد عرفان نے کہا کہ حافظ صاحب وہ زمانہ اور تھا اگر موجودہ دور میں ایسا کیا جائے تو دوسرے ہی دن دیواروں پر بہت بڑا پوسٹر دکھائی دے گا جس کا عنوان جلی حروف میں ہوگا "مغرور مفتی" اس پر چاروں حضرات کے پیٹ میں بل پڑ گئے۔ (سراغ زندگی:۱۳۰)

فتوائے کفر سے احتراز

۱) حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شاگرد مولوی سید محمد فاروق (ناظم "بچوں کا گھر") کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک استفتاء صوبہ سرحد سے آیا سوال یہ تھا کہ ایک شخص نے اپنے خسر کو جو مشہور عالم دین تھے، زدوکوب کیا اور سخت توہین کی اس پر جواب تھا اور بہت سے علماء کی تصدیقی دستخط تھے تمام جوابات کا خلاصہ یہ تھا کہ عالم دین کی توہین دین کی توہین اور اس کا مرتکب کافر ہے، لہٰذا وہ شخص کافر ہوگا، مولوی محمد فاروق کہتے ہیں کہ میں نے بھی ان تمام جوابات کی تصدیق کی اور حضرت کے سامنے پیش کیا بہت ناراض ہوئے اور فرمایا: کہ تمام جوابات غلط ہیں آپ نے فرمایا کہ مارنے والا کافر نہیں ہوا کیونکہ اس نے عالم دین کی توہین نہیں کی بلکہ اس شخص کی توہین کی ہے جو کسی خانگی اور نجی جھگڑے میں اس کا مخالف تھا یہ الگ بات ہے کہ اتفاقاً وہ عالم دین بھی تھا لہٰذا اس مارنے والے پر کفر کا حکم نہیں لگایا جائیگا۔

۲)...... ایک مرتبہ ایک استفتاء آیا سوال یہ تھا کہ ایک مسجد کی تعمیر کی جارہی تھی ایک شخص کا مکان اس کے متصل تھا وہ اسکے توسیع میں حائل ہوتا تھا مالک مکان سے کہا گیا کہ اپنے مکان میں سے تھوڑا سا حصہ مسجد کو دیدے اس نے مسجد کی شان میں نامناسب الفاظ کہے، آیا وہ شخص کافر ہوایا نہیں؟ مولوی محمد فاروق صاحب نے اسکا جواب لکھا کہ مسجد چونکہ شعائر اللہ میں سے ہے اور شعائر اللہ کی توہین کفر ہے لہذا وہ شخص کافر ہوگیا، جواب دیکھکر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابھی سے تم نے کافر سازی شروع کردی مفتی بن جاؤ گے تو کیا کرو گے؟ کیا تم نے وہ حدیث نہیں پڑھی کہ جس شخص میں ننانوے باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات ایسی ہو جس سے اس کے اندر ایمان ثابت کیا جا سکتا ہو، تو اس کو کافر نہ کہو۔ مولوی صاحب نے دریافت کیا اس سوال میں تو مسجد کی کھلی ہوئی توہین ہے۔ پھر کفر کیوں نہیں ثابت ہوگا؟ فرمایا کہ پہلے اس بات کو ثابت کرو کہ وہ مسجد حقیقت میں مسجد ہی ہے، فرض کرو، وہ مسجد مغصوبہ زمین پر بنائی گئی ہو اور اس شخص کو یہ بات معلوم ہوگئی ہو۔ اس لیے اس نے نامناسب یا توہین آمیز الفاظ کہے ہوں۔ اس لیے اتنی جلدی ایک مسلمان کے کفر کا حکم نہیں دینا چاہیے۔ (سراغ زندگی:۱۳۲)

مچھر کا خون

امام یزید بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ تابعی ایک دفعہ علیل تھے ابن سہیل والئی مصران کی عیادت کو آیا، اثنائے کلام میں اس نے پوچھا کہ جس کپڑے پر مچھر کا خون لگا ہو۔ اس سے نماز جائز ہے یا نہیں؟ امام نے یہ سن کر غصہ

سے منہ پھیر لیا اور کچھ نہیں کہا۔ تب امیر نے چلنے کا قصد کیا تو اس کو نظر بھر کر دیکھا اور فرمایا کہ تو روزانہ خدا کے بندوں کا تو خون بہاتا ہے اور مچھر کے خون کا فتویٰ پوچھنے چلا ہے۔ (علمائے سلف بحوالہ خزینہ ۱۱۷)

کسی کا حق

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی بیوی فاطمہ نے شکایت کی کہ عیدالفطر سر پر آ رہی ہے سب لوگ نئے کپڑے پہنیں گے مگر ہمارے لڑکے خلیفہ کے فرزند ہونے کے باوجود پرانے کپڑوں میں پھریں گے، خلیفہ نے بیت المال کے مہتمم کو لکھا ہمارا حق خلافت ایک ماہ پیشگی بھیج دیجیے۔

مہتمم نے جواب ارسال کیا، خلیفہ کا حکم ہے مجھے کوئی عذر نہیں لیکن کیا امیرالمومنین کو یہ یقین ہے کہ وہ ایک مہینے تک زندہ رہ سکتے ہیں؟ اگر اس کا جواب نفی میں ہو تو پھر بھلا غریبوں کے مال کا حق پیشگی اپنی گردن پر کیوں رکھتے ہو۔ (خزینہ: ۱۷۴)

سنت کی اہمیت

اہوال القیامۃ میں علامہ زین الدین بن رجب نے لکھا ہے ایک مرتبہ ان کے پاس ایک ایسا شخص آیا جو کفن چور تھا مگر وہ اب اس قبیح حرکت سے باز آ چکا تھا۔ اور توبہ کر کے نیکی کی زندگی گزار رہا تھا۔ علامہ زین الدین نے اس سے پوچھا۔ تم مسلمانوں کے کفن چراتے رہے ہو اور تم نے مرنے کے بعد ان کی حالت دیکھی ہے یہ بتاؤ کہ جب تم نے ان کے چہرے کھولے تو ان کا رخ کس طرف تھا؟ اس نے جواب دیا اکثر چہرے قبلے کے رخ سے پھرے ہوئے تھے۔ حضرت زین الدین کو بڑا تعجب ہوا کیونکہ دفن کرتے ہوئے تو مسلمان کا چہرہ قبلہ رخ کیا جاتا ہے۔ انہوں نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں پوچھا تو امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے تو تین بار "اناللہ وانا الیہ راجعون" پڑھا پھر فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنی زندگی میں سنتوں سے منہ پھیرنے والے تھے۔ (خزینہ: ۱۹۴)

الہزل، خوش طبعی

اشعب سے حکایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ مدینہ کے کسی حاکم کے ولیمہ میں شریک ہوا جو بڑا ہی کنجوس تھا۔ چنانچہ وہ لوگوں کو تین روز تک بلاتا رہا اور ایک دستر خوان پر جس میں بکری کا یکسالہ بھونا ہوا بچہ تھا جمع کرتا رہا (بٹھلاتا رہا) لوگ اس کے آس پاس چکر لگاتے رہتے لیکن کوئی چھوتا نہیں تھا کیونکہ حاکم کی کنجوسی سے سب واقف تھے۔ اشعب بھی لوگوں کے ساتھ آتا اور بکری کے بچہ کو دیکھتا تھا، جب تیسرا دن ہو گیا تو اشعب نے کہا: حاکم کی بیوی پر طلاق اگر اس کی عمر ذبح کے بعد اس سے زیادہ نہ ہو جو ذبح سے پیشتر تھی۔ (نفحۃ العرب: ۲۳)

ایاس کی ذہانت

حضرت ایاس کی زیرکی کا ایک قصہ یہ ہے کہ آپ کے پاس دو شخص سرخ اور سبز دو چادروں کے سلسلہ

میں ایک جھگڑا لے کر آئے ان میں سے ایک نے کہا میں غسل کرنے کے لیے حوض میں داخل ہوا، اور میں نے اپنی چادر حوض کے کنارے رکھ دی، اس کے بعد یہ شخص آیا اور اپنی چادر میری چادر کے پاس رکھ کر حوض میں داخل ہوا، اور غسل کر کے مجھ سے پہلے باہر نکل آیا اور میری چادر اٹھا کر چلنے لگا میں نے اس کا پیچھا کیا تو یہ کہتا ہے کہ چادر میری ہے، حضرت ایاس نے کہا: تیرے پاس بینہ ہے؟ اس نے کہا: نہیں آپ نے کہا پاک کنگھی لاؤ، کنگھی لائی گئی تو آپ نے دونوں کے سر میں کنگھی کی۔ پس ایک کے سر میں سے سرخ اور دوسرے کے سر میں سے سبز اون برآمد ہوئی۔ آپ نے سرخ چادر کا فیصلہ سرخ اون والے کے حق میں اور سبز چادر کا فیصلہ سبز اون والے کے حق میں کر دیا۔ (ایضا:۳۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عجیب وغریب فیصلے

۱)..... حضرت زر بن حبیش سے مروی ہے آپ نے فرمایا: دو آدمی ناشتہ کرنے کے لیے بیٹھے ان میں سے ایک کے پاس پانچ اور دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں جب انہوں نے ناشتہ سامنے رکھا تو ایک شخص نے ان کے پاس آ کر سلام کیا انہوں نے کہا: تشریف لایئے ناشتہ کیجیے۔ وہ بیٹھ گیا اور ان سب نے مل کر آٹھوں روٹیاں کھالیں (ناشتہ سے فراغت کے بعد) وہ شخص (جو بعد میں آیا تھا) اٹھا اور ان کو آٹھ درہم دیکر بولا: میں نے جو تمہارے ناشتہ سے فائدہ اٹھایا اس کے عوض میں (اپنے اپنے حق کے مطابق) یہ آٹھ درہم لےلو۔

ان دونوں میں جھگڑا ہو گیا۔ پانچ روٹیوں والے نے کہا: پانچ درہم میرے ہیں اور تین تمہارے، تین روٹیوں والا بولا میں اس وقت تک راضی نہیں ہوسکتا جب تک آٹھوں درہم ہمارے درمیان برابر نہ ہوں (جب آپس میں فیصلہ نہ ہوا تو) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور پورا قصہ کہہ سنایا۔ آپ نے تین روٹیوں والے سے کہا: تیرے ساتھی نے تجھ پر (جو کچھ) پیش کیا وہ (تیرے علم میں ہے) جو اس نے پیش کیا حالانکہ اس کی روٹیاں زائد تھیں۔ پس تو تین درہم پر راضی ہو جا۔ اس نے کہا بخدا میں از روئے حق زیادہ لیے بغیر راضی نہ ہونگا۔ آپ نے فرمایا حق کی رو سے تو تیرا صرف ایک درہم ہے اور اس کے سات۔ اس نے کہا: بہت خوب وہ تو مجھے تین درہم دے رہا تھا اور آپ نے بھی لینے کی طرف اشارہ تب بھی میں راضی نہ ہوا اور آپ فرماتے ہیں کہ حق کی رو سے تیرا صرف ایک درہم ہے آپ نے فرمایا: وہ تجھ کو تین دے رہا تھا وہ تو از روئے صلح دے رہا تھا تو نے کہا میں از روئے حق زیادہ لوں گا، سو از روئے حق تو تیرا ایک ہی درہم ہے: اس نے کہا ذرا مجھے سمجھا دیجیے تاکہ میں قبول کرسکوں۔ آپ نے فرمایا: آٹھ روٹیاں تین تہائی کرنے سے چوبیس ہوتی ہیں جن کو تم تین آدمیوں نے کھایا تھا اور تم میں کم وبیش کھانے والے کا علم نہیں لہذا تم کو کھانے میں برابر ہی شمار کیا جائے گا۔ اس نے کہا جی ہاں بالکل صحیح ہے۔

آپ نے فرمایا: تیرے کل نو ثلث تھے جس میں سے آٹھ تو خود کھا گیا اور پندرہ ثلث تیرے ساتھی

کے تھے جس میں سے اس نے آٹھ ثلث کھائے ہیں اور سات باقی ہیں تیسرے ساتھی نے تمہارے نو ثلث میں سے صرف ایک ثلث کھایا لہذا تیرے ایک ثلث کے عوض میں ایک درہم ہے اور تیسرے ساتھی کے لیے سات کے عوض میں سات درہم ہیں اس نے کہا اب راضی ہوں۔ (تحفۃ العرب ۳۲)

۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تھا وہاں کے لوگ شیر کا شکار کرنے کے لئے گڑھا کھودا کرتے تھے اور مختلف تدبیروں سے شیر کو اس گڑھے میں گرا کر اس کا شکار کرتے تھے ایک دن انھوں نے ایسا ہی ایک گڑھا کھودا اور شیر کو اس میں گرادیا آس پاس کے لوگ تماشا دیکھنے کے لئے گڑھے کے اردگرد جمع ہو گئے اور اتنی دھکا پیل ہوئی کہ ایک آدمی اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور گڑھے میں گرنے لگا، گرتے گرتے اس نے سنبھلنے کے لئے ایک پاس کھڑے ہوئے آدمی کا ہاتھ پکڑا اس سے دوسرے آدمی کے بھی پاؤں اکھڑ گئے اور وہ بھی گرنے لگا اس نے سنبھلنے کے لئے ایک تیسرے آدمی کا ہاتھ پکڑا اور تیسرے نے چوتھے کا یہاں تک کہ چاروں گڑھے میں آرہے، شیر ابھی زندہ تھا اس نے چاروں کو اتنا زخمی کیا کہ وہیں انکی موت واقع ہوگئی اب مرنے والوں کے رشتہ داروں میں جھگڑا شروع ہوا کہ انکا خون بہا کون دے؟ گفتگو میں تیزی آگئی یہاں تک کہ تلواریں تک نکل آئیں اور خونریزی ہوتے ہوتے بچی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ ان چاروں کی دیت (خون بہا) گڑھا کھودنے والے پر ہے لیکن اس ترتیب سے کہ پہلے کو چوتھائی دیت، دوسرے کو تہائی دیت، تیسرے کو آدھی دیت اور چوتھے کو پوری دیت ملے گی بعد میں یہ قصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تصویب فرمائی۔

علامہ قرطبی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس فیصلے کی وجہ یہ ہے کہ چاروں خطأ قتل ہوئے تھے اور گڑھا کھودنے والا انکی دیت کا ذمہ دار تھا لیکن پہلا شخص مقتول ہونے کیساتھ ساتھ تین آدمیوں کو کھینچنے کیوجہ سے انکا قاتل بھی تھا لہذا جو دیت اسکو ملتی اسکے تین حصے ہر مقتول پر تقسیم ہو کر اسکے لیے صرف چوتھائی حصہ بچا اسی طرح دوسرا شخص دو آدمیوں کا قاتل ہے اسلئے اسکی دیت کے دو تہائی حصے اسکے دو مقتولوں کو اور ایک حصہ خود اس کو ملے گا تیسرا شخص ایک آدمی کا قاتل تھا اس لئے آدھی دیت اسکے مقتول اور آدھی دیت خود اسکی ہوگئی اور چوتھے نے کسی کو نہیں کھینچا، اس لئے اسے پوری دیت ملے گی۔ (تفسیر قرطبی: ۱۵/۱۶۳)

۳) حنش بن المعتمر سے روایت ہے کہ دو شخص قریش کی ایک عورت کے پاس آئے اور دونوں نے اسکے پاس ایک سو دینار امانت رکھے اور دونوں نے یہ کہا کہ یہ ہم میں سے کسی ایک کو مت دینا، جب تک ہم میں کا دوسرا بھی ساتھ نہ ہو، ایک سال گزر جانے کے بعد ان میں کا ایک شخص آیا، اور اس عورت سے کہا کہ میرے ساتھی کا انتقال ہوگیا، وہ دینار واپس دے دیجئے، اس نے انکار کیا اور کہا کہ تم دونوں نے یہ کہا تھا کہ ہم میں سے کسی ایک کو نہ دینا جب تک دوسرا ساتھی نہ ہو۔ اس لیے تجھے تنہا تو نہ دوں گی۔ اب اس شخص نے اس عورت کے متعلقین اور پڑوسیوں کو تنگ کر دیا اور وہ اس عورت سے کہا سنی کرتے

رہے، یہاں تک کہ اس نے دینار اس کو دیدیئے۔ اب ایک سال گذرا تھا کہ دوسرا شخص آیا اور اس نے دیناروں کا مطالبہ کیا۔ عورت نے کہا کہ تیرے ساتھی نے میرے پاس آکر یہ بیان کیا کہ تو مر چکا ہے، وہ سب دینار مجھ سے لے گیا۔ اب یہ دونوں یہ مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لائے۔ آپ نے اس کا فیصلہ کرنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ عورت نے کہا میں آپ کو خدا کی قسم دیتی ہوں کہ آپ خود فیصلہ نہ کریں اور ہم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیں۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دونوں کو بھیج دیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فوراً پہچان لیا کہ دونوں نے مل کر اس عورت کے ساتھ فریب کیا ہے۔ آپ نے اس شخص سے فرمایا کہ کیا تم دونوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم میں سے کسی ایک کو مت دینا، جب تک دوسرا ساتھی موجود نہ ہو اس نے کہا، بے شک کہا تھا، فرمایا کہ تمہارا مال ہمارے پاس ہے، جاؤ دوسرے ساتھی کو لے آؤ تاکہ دے دیا جائے۔ (لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیاء:٦٩)

علماء کا اختلاف بھی رحمت ہے

ایک روز خلیفہ متوکل نے اپنے ہم نشینوں سے کہا: جانتے ہو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر مسلمانوں کو سب سے پہلے کس چیز نے غضبناک کیا؟ ان میں سے ایک شخص نے کہا: ہاں اے امیر المومنین (میں جانتا ہوں وہ واقعہ یہ ہے کہ) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ سے ایک سیڑھی نیچے کھڑے ہوئے اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جگہ سے ایک سیڑھی نیچے کھڑے ہوئے اور جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو آپ سب سے پہلے اوپر (والی سیڑھی پر) چڑھ گئے۔

مسلمانوں نے اس پر نکیر کی اور چاہا کہ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جگہ سے ایک سیڑھی نیچے کھڑے ہوں حضرت عبادہ نے متوکل سے کہا: اے امیر المومنین آپ پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ احسان کرنے والا کوئی نہیں خلیفہ، نے کہا: یہ کیسے؟ اس نے کہا اس لیے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ منبر کے اوپر چڑھ گئے۔ اگر ہر خلیفہ سابق خلیفہ کی جگہ سے ایک سیڑھی نیچے ہی کھڑا ہوا کرتا تو (آج) آپ ہم کو کنویں میں (کھڑے ہوئے) خطبہ دیتے ہوتے۔

گلہائے رنگ رنگ سے ہے رونق چمن

اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے (نفحۃ العرب:٣٥)

ف: اختلاف کی دو قسمیں ہیں مذموم اور مستحسن: مذموم وہ ہے جو عقائد اور اصول دین کی بابت ہو جیسے یہود ونصاریٰ کا اختلاف۔ اور مستحسن وہ ہے جو اعمال اور فروع دین میں ہو" کما قال علیہ السلام: اختلاف الامۃ رحمۃ" ایک مرتبہ ایک یہودی نے ازراہ طعن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم لوگ اپنے نبی کو ابھی دفن بھی نہ کر پائے تھے کہ اختلاف میں پڑ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نے اپنے نبی کے کسی اصول میں اختلاف نہیں کیا بلکہ آپ کی ہدایت کے بقا کے لیے اختلاف کیا ہے، تم اپنی کہو کہ دریا کے پانی سے

تمہارے پاؤں سوکھنے بھی نہ پائے تھے کہ اپنے نبی سے کہنے لگے ﴿اجعل لنا الٰھا کما لھم الھة﴾
وھذا من الا جوبة المسكة.

ذہانت

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن ارطاۃ کے پاس لکھا کہ ایاس بن معاویہ اور قاسم بن ربیعہ جرشی کو جمع کر کے امور قضاء میں جو نافذ تر ہو، اس کو عہدہ قضاء پر مامور کر دو۔ عدی بن ارطاۃ نے دونوں کو جمع کیا۔ ایاس نے کہا کہ آپ میرے اور قاسم دونوں کے متعلق فقیہ بصری حضرات حسن بصری اور محمد بن سیرین سے دریافت کر لیجیے (کہ ہم میں عہدہ قضاء کے لائق کون ہے؟) ان دونوں حضرات کے ہاں قاسم بن ربیعہ کی آمد و رفت تھی اور ایاس ان کے پاس آتے جاتے نہ تھے اس لیے قاسم بن ربیعہ نے کہا کہ آپ میرے متعلق دریافت کریں نہ ایاس کے متعلق۔ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں بے شک ایاس مجھ سے زیادہ فقیہ اور امورِ قضاء کے واقف کار ہیں۔

اگر میں اس قسم میں جھوٹا ہوں تب تو مجھے قاضی بنانا کسی طرح زیبا ہی نہیں اور اگر سچا ہوں تو تسلیم کر لینا چاہیے ایاس نے عدی سے کہا۔ آپ نے ایک شخص کو جہنم کے کنارہ پر کھڑا کیا اس نے جھوٹی قسم کھا کر خود کو بچا لیا جھوٹی قسم سے استغفار کر لے گا اور جس چیز کا خوف تھا اس سے نجات ہو جائے گی۔ عدی نے ایاس سے کہا۔ جب آپ اس مضمر ارادے کو بھی سمجھ گئے تو آپ قاسم سے کہیں زیادہ عہدہ قضاء کے لائق ہیں چنانچہ عدی نے ایاس ہی کو قاضی بنا دیا۔ (فقہ العرب: ۴۸)

محقق کون ہے؟

ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ نے فرمایا: ''علم، استدلال پیدا کرتا ہے اور فراست کو جلا دیتا ہے، مگر فقر و استغناء سے وجدان کو بال و پر ملتے اور زندگی پر رونق ہوتی ہے لیکن محض فقر و استغناء بغیر علم و نظر ایک ایسا درخت ہے جس میں پھول اور پھل نہیں لگتے۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو شخص صوفی ہوا اور فقیہ نہ ہوا، وہ گمراہ ہوا، اور جو فقیہ ہوا، اور صوفی نہ ہوا وہ فاسق رہا اور جس نے ان دونوں کو جمع کیا وہ محقق ہو گیا۔ (مولانا ابوالکلام آزاد، از شورش کاشمیری: ۵۲)

ایک دلچسپ لطیفہ

ایک مرتبہ ایک افغانی طالب علم نے حضرت مفتی کفایت اللہ رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ اگر کسی کو پیشاب کا قطرہ آجائے تو کیا کرے؟ فرمایا: ڈھیلے سے خشک کر لے، اس نے کہا اگر پھر آجائے تو کیا کرے؟ فرمایا: کپڑے سے پونچھ لے، کہا اگر پھر آجائے، فرمایا: پانی سے دھو لے، اس نے کہا اگر پھر آجائے، فرمایا: انگیٹھی میں رکھ کر سکھا لے۔ (سراغ زندگی: ۱۲۹)

رافضی نے توبہ کی اور شنیع حرکات سے باز آیا

کوفہ کا ایک رافضی حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے خلاف بکواس کیا کرتا تھا، کبھی انہیں کافر کہتا اور کبھی یہودی، امام اعظم ابوحنیفہ کو خبر ہوئی تو صحابہ کے دفاع کے لیے تڑپ اٹھے جب تک اس رافضی سے ملاقات نہ کر لی بے چین رہے آخر اس رافضی کے پاس تشریف لے گئے، بڑے ادب محبت اور نرمی سے کہا: اے بھائی مصر میں میری لخت جگر (بچی) کے لیے فلاں صاحب کی طرف سے منگنی کا پیغام لایا ہوں اللہ نے اس صاحب کو حفظ قرآن کی دولت سے نوازا ہے اس کی تمام رات نوافل اور قرآن کی تلاوت میں گزرتی ہے خدا کا خوف ہمیشہ ہمہ وقت غالب رہتا ہے تقویٰ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔

رافضی نے کہا بہت اچھا یہ تو صرف میری لڑکی کے لیے نہیں بلکہ پورے خاندان کے لیے سعادت ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، ہاں اگر اس میں ایک عیب ہے مذہب یہودی ہے رافضی کا رنگ بدلا اور جھلا کر بولا کیا میں اپنی لڑکی کی شادی یہودی سے کردوں؟

تب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بھائی آپ تو اپنے لخت جگر ایک یہودی کے نکاح میں دینے کو تیار نہیں تو کب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک نہیں اپنے نور دل کے دو ٹکڑے (دو بیٹیاں) حضرت عثمان (جو بزعم آپ کے یہودی تھے) کے نکاح میں کیوں دے دیں۔

ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد رافضی کے لیے تنبیہ اور ہدایت کا باعث ہوا، اپنے کیے پر نادم اور خلوص سے تائب ہوا، اور ہمیشہ کے لیے ایسی حرکتوں سے باز آیا۔ (عقود الجمان)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے امام اعمش کی مشکل حل کر دی

امام اعمش مشہور تابعی ہیں اور اکابر محدثین میں ان کا شمار ہوتا ہے سلیمان نام تھا۔ ۶۱ھ میں پیدا ہوا، اور ۱۴۷ھ میں وفات پائی۔ چار ہزار احادیث زبانی بیان کیا کرتے تھے ان کے پاس کتاب نہیں ہوتی تھی ظاہری شکل وصورت کے لحاظ سے اچھے نہیں تھے۔ اعمش کہلانے کی وجہ یہی ہے۔ کہ ان کی آنکھوں میں عموشت (چندھیا پن) آ گئی تھی دوسری جانب ان کی رفیقہ حیات نہایت حسین اور جمیل تھی۔ اپنے حسن وجمال پر اسے غرور تھا بات بات پر اعمش سے جھگڑتی تھی اور ہر کام میں جھگڑنے کی بات پیدا کر لیتی تھی۔ مختلف حیلوں اور بہانوں سے امام اعمش کو تنگ کر کے آپ سے ہمیشہ کے لیے نجات کی خواہش مند رہتی۔

ایک روز عشاء کے بعد کسی مسئلہ پر تنازعہ ہوا دونوں طرف سے بات بڑھ گئی بالآخر بیوی نے امام اعمش سے بولنا بند کر دیا، امام اعمش نے ہزار جتن کیے۔ مختلف ترکیبیں سوجھیں مگر بیوی ان سے بولنے پر کسی طرح رضامند نہ ہوئی۔ آخر غصہ میں آ کر امام اعمش نے قسم کھائی کہ اگر آج کی رات، تو میرے ساتھ نہ بولی تو تجھ پر طلاق بائنہ۔

غصہ اور جذبات میں امام اعمش کے منہ سے یہ الفاظ نکل تو گئے مگر گھریلو حالات چھوٹے بچوں کی

نگہداشت، امورِ خانہ داری اور زوجہ کی رفاقت میں فطری تسکین خاطر اور دیگر مہم مسائل جب سامنے آئے تو حد درجہ نادم اور پشیمان ہوئے مگر اب کیا ہو سکتا تھا ایک کے پاس گئے، دوسرے سے ملے مگر کوئی تدبیر نہ سوجھی بالآخر امام اعظم ابوحنیفہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ عرض کیا، امام ابوحنیفہ نے تسلی دی اور فرمایا کہ کوئی فکر کی بات نہیں اطمینان خاطر رکھیے آج صبح کی اذان آپ کے محلے میں صبح صادق سے پہلے پڑھوادونگا۔

چنانچہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ خود بہ نفس نفیس مسجد کے مؤذن سے ملے اور انہیں صبح صادق سے قبل اذان کہنے پر رضامند کیا۔ ابھی صبح طلوع نہیں ہوئی تھی کہ مؤذن نے اذان دے دی۔

ادھر امام اعمش کی بیوی نے جو پہلے ہی بوریا بستر سمیٹے صبح کی اذان کی منتظر بیٹھی تھی اذان سنی تو خوش ہوئی اور جوش مسرت میں بول اٹھی ''خدا کا شکر ہے آج بوڑھے بداخلاق سے میرا دامن پاک ہوا''۔ امام اعمش نے کہا: ''خدا کا شکر ہے کہ مؤذن نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مہربانی سے صبح صادق سے قبل اذان دے کر آپ کے ٹوٹنے والے رشتہ کو میرے ساتھ ہمیشہ کے لیے جوڑ دیا''۔ (عقود الجمان)

جاہل بے علم کی حکایت

ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اور ایک ٹانگ ایک طرف کو اٹھا رکھی تھی۔ کسی نے پوچھا کہ یہ ٹانگ الگ کیسے کر رکھی تھی۔ کہا کہ اس پاؤں پر کچھ چھینٹ وغیرہ پڑگئی تھیں۔ اس لئے ناپاک تھی اور دھونے کی فرصت نہ تھی اس لئے میں نے اس کو نماز سے خارج کر دیا۔ اسی طرح ایک جاہل امام کی حکایت ہے کہ امام نے سجدہ سہو کیا اور ظاہراً کوئی سہو نہ تھا۔ لوگوں نے پوچھا کہ کیا بات ہوگئی تھی۔ کہتا ہے کہ پھسکی نکل گئی تھی یعنی خفیف سی ہوا خارج ہوگئی تھی اس لئے سجدہ سہو کیا۔ (امثال عبرت ۳۳۴)

عورتوں سے پردہ نہ کرانیوالے پیر کی خباثت

ممبئی میں سنا ہے ایک پیر صاحب ایسے تھے جو عورتوں کو زبردستی اپنے سامنے بلاتے اور کہتے تھے کہ دیکھو جی تم ہم سے اس لئے مرید ہوئی ہو۔ تاکہ قیامت میں تم کو بخشوائیں۔ سو جب ہم تمکو دیکھیں گے نہیں تو ہم قیامت میں کیسے پہچانیں گے اور کیسے بخشوائیں گے۔ ایک شخص نے اس کے جواب میں خوب کہا کہ قیامت میں تو ننگے اٹھیں گے اور تم نے یہاں اپنی مریدنیوں کو کپڑے پہنے دیکھا ہے تو وہاں ننگیوں کو کیسے پہچانوگے۔ لہٰذا ان کو بالکل ننگا کر کے دیکھنا چاہیئے۔ بس پیر صاحب کو اس کا جواب کچھ نہ آیا اور اپنا منہ لیکر رہ گئے۔

ف: آج کل پیروں کے یہاں یہ آفت ہے کہ خود عورتوں کو پردہ نہ کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ صاحبو! یہ پیری مریدی ہے یا راہزنی اور ڈاکہ ہے۔ پیر تو خدا کا مقرب بنانے کے لئے ہے، مقرب بنائیں گے۔ آج کل کے پیروں کو خداوند کے حقوق کی پرواہ ہے نہ بال بچوں کی، بس اسی کا نام فقیری رکھ لیا ہے۔ کہ تمام اہل حقوق کے حقوق ضائع کر کے پیر صاحب کے حقوق ادا کئے جائیں۔ یہ

سب باتیں اللہ کے، رسول کے خلاف ہیں۔ یادرکھو! جوشریعت کے خلاف کریگا وہ پیر نہیں ہوسکتا۔ پیر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہوتا ہے کہ جو تعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اس کو بصیرت اور تجربہ کیساتھ مریدوں تک پہنچاتا ہے۔ تو جو شخص منیب کے خلاف عمل و تعلیم کرتا ہے۔ تو اس کو منیب کا نائب کہنا کہاں درست و جائز ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب اور کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عمل۔ (کساء النساء، ۲۲۔۲۳)

ساس کو حلال کرنیوالے مولوی کی جہالت

حکایت ہے کہ کسی شخص نے ایک عورت سے شادی کی تھی پھر ساس پر دل آ گیا تو ایک غیر مقلد عالم کے پاس گیا۔ اور کہا مولوی صاحب کوئی صورت ایسی بھی ہے کہ ساس سے نکاح ہوجائے۔ کہا ہاں۔ بتلا کیا دے گا۔ اس نے کچھ سو، دوسو روپے دینا چاہے۔ کہا اتنے میں یہ فتویٰ نہیں لکھ سکتا۔ کچھ تو ہو۔ واقعی ایمان فروشی بھی کرے تو دنیا کچھ تو ہو۔ غرض ہزار پر معاملہ طے ہوا، اور فتویٰ لکھا گیا۔ وہ فتویٰ میں نے بھی دیکھا ہے، اس میں لکھا تھا کہ ساس بیشک حرام ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ ساس کسے کہتے ہیں۔ ساس کہتے ہیں منکوحہ کی ماں کو، اور منکوحہ وہ ہے جس سے نکاح صحیح منعقد ہوا ہو، اور اس شخص کی عورت چونکہ جاہل ہے۔ اور جاہل عورتوں کی زبان سے اکثر کلمات کفریہ نکل جاتے ہیں اس لئے ضرور ہے۔ کہ اسکے منہ سے بھی کلمہ کفریہ نکلا ہوگا اور نکاح کے وقت اسکو کلمے پڑھائے نہیں گئے اس لئے یہ مرتدہ ہے اور مرتد کیساتھ نکاح صحیح نہیں ہوتا۔ لہٰذا یہ عورت منکوحہ نہیں ہے تو اسکی ماں ساس بھی نہیں پس اسکی ماں کیساتھ نکاح درست ہے۔ رہا یہ کہ وہ منکوحہ کی ماں نہیں تو مزنیہ کی ماں تو ہے جس سے حرمت مصاہرت ثابت ہوجاتی ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ حرمت مصاہرت کا مسئلہ، ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا اجتہادی مسئلہ ہے جو ہم پر حجت نہیں۔

ف: حرمت مصاہرت کو اس نے غیر مقلدوں کی مد میں اڑا دیا اور ساس کو منکوحہ کی تکفیر سے اڑا دیا اور یہ سب ترکیبیں ہزار روپے نے سکھائیں۔

جب علماء میں بھی ایسے ایسے موجود ہیں تو بیچارے دنیادار، وکلاء کا، تو کام ہی چٹے بٹے لڑانا، ان سے تو کوئی بات بھی بعید نہیں۔ (اصلاح ذات البین: ۶)

آجکل کے محققین کے اجتہاد کرنے کی مزاحیہ حکایت

آج کل کے محققین اور مدققین کا حال ایسا ہے جیسے ایک شخص گلستان دیکھ کر اس کا محقق ہوگیا۔ اتفاق سے دو شخصوں میں لڑائی ہوگئی۔ ایک ان میں سے ان حضرت کے دوست تھے۔ وہ پٹ بھی رہے تھے اور پیٹ بھی رہے تھے آپ نے یہ دیکھ کر دوست کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے۔ انجام یہ ہوا کہ ان کے دوست صاحب خوب پٹے اور آپ اپنی اس حرکت پر بڑے خوش ہیں اور سمجھ رہے ہیں کہ ہم نے گلستان میں جو پڑھا تھا۔

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست ☆ در پریشاں حالی و درماندگی

آج اسپر عمل کرنے کا اچھا موقع ملا اور اپنے نزدیک دوست کا پورا حق ادا کردیا۔

ف : تو جیسے وہ گلستان کے محقق تھے ایسے ہی یہ لوگ آج کل قرآن و حدیث کے محقق ہیں۔

ان ہی میں سے ایک شخص کی حکایت ہے کہ انہوں نے امام مقیم کیساتھ نماز پڑھی جب امام دو رکعت پڑھ چکا، آپ دونوں طرف سلام پھیر کر بیٹھ گئے۔ امام نماز میں ہے اور مقتدی پہلے ہی فارغ ہوگیا۔ میں دیکھ کر سمجھا قیام سے کوئی عذر ہوگا۔ جو بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں مگر میں نے دیکھا کہ ہر رکن میں بیٹھے ہی نظر آتے ہیں۔ اب میں سمجھا کہ آپ نے امام مقیم کیساتھ بھی قصر کیا ہے۔ نماز سے فارغ ہوکر میں نے ان سے کہا کہ آپ نے پوری نماز کیوں نہیں پڑھی تو آپ فرماتے ہیں کہ میں مسافر ہوں۔

ف : آجکل کے ایسے محقق ہیں جنہیں اتنی بھی خبر نہیں کہ اگر امام مقیم ہو، تو مقتدی مسافر کو بھی چار رکعت پڑھنی چاہیئے۔ (امثال عبرت: ۳۵۳)

چاند کے مہینے

علامہ محمد مغربی نے لکھا ہے کہ قمری کیلنڈر میں چار مہینوں تک مسلسل تیس کا چاند ہوسکتا ہے۔ مگر اس کے بعد نہیں، اور انتیس کا چاند مسلسل تین ماہ تک ہوسکتا ہے اس کے بعد نہیں۔

اور حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ کسی رمضان کی پانچ تاریخ جس دن ہو، اگلے رمضان کا پہلا روزہ لازماً اسی دن ہوتا ہے، علامہ مغربی کہتے ہیں کہ اس قاعدے کو پچاس سال آزمایا گیا ہمیشہ صحیح نکلا۔ لیکن ظاہر ہے کہ ان تمام حسابات کی حیثیت لطائف سے زیادہ نہیں، احکام شریعت میں اعتبار رؤیت ہلال ہی کا ہے۔ (الیواقیت العصریہ بحوالہ تراشے)

باپ بیٹے کو کس طرح حکم دے؟

علامہ طاہر بن عبدالرشید بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ہر باپ کو یہ چاہیے کہ جب وہ اپنے بیٹے کو کوئی حکم دے تو صریح حکم کے الفاظ استعمال کرنے کے بجائے یوں کہے: بیٹے! اگر تم فلاں کام کرلو تو اچھا ہے۔ کیونکہ اگر صراحۃً حکم دیا اور مثلاً یہ کہا کہ: ایسا کرو۔ اور پھر بیٹا کسی وجہ سے نہ کرسکا تو وہ نافرمانی کے گناہ کبیرہ میں مبتلا ہوگا۔ پہلی صورت میں یہ اندیشہ نہیں۔ (خلاصۃ الفتاوی: ۳۴۰/۴)

چور پکڑا گیا اور طلاق واقع نہیں ہوئی

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے "کہ ایک شخص کے گھر میں رات کو چور گھس آئے، مالک مکان کو گرفتار کرلیا اور اس کا سارا سامان سمیٹ کر لیجانے لگے جاتے پہلے انہوں نے مالک مکان کو قتل کرنے کا ارادہ کیا لیکن انکے سردار نے کہا کہ اسکا سامان تو سارا لیجاؤ مگر اسے زندہ چھوڑ دو، اور قرآن اسکے ہاتھ پر رکھ کر اسے قسم دو کہ میں کسی شخص کو یہ نہیں بتاؤں گا کہ چور کون تھے؟ اور اگر میں نے کسی کو بتایا تو میری بیوی کو تین طلاق۔"

مالک مکان نے جان بچانے کی خاطر یہ قسم کھائی لیکن بعد میں بڑا پریشان ہوا صبح کو بازار میں گیا تو دیکھا کہ وہی چور چوری کا مال بڑے دھڑلے سے فروخت کر رہے ہیں اور یہ بیوی پر طلاق کے خوف سے زبان بھی نہیں کھول سکتا، عاجز آ کر یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچا اور ان سے بتایا کہ رات اس طرح کچھ چور میرے گھر میں گھس آئے تھے اور انہوں نے مجھے ایسی قسم دی اب میں انکا نام ظاہر نہیں کر سکتا کیا کروں؟

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ تم اپنے محلّہ کے معزز افراد کو جمع کرو میں ان سے ایک بات کہوں گا اس شخص نے لوگوں کو جمع کرلیا امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے وہاں پہنچ کر ان سے کہا کہ: ”کیا آپ چاہتے ہیں کہ اس شخص کو اس کا مال واپس مل جائے؟“

”ہاں چاہتے ہیں“ ان سب نے کہا۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پھر ایسا کیجئے کہ اپنے ہاں کے سارے غنڈوں کو جامع مسجد میں جمع کیجئے اور پھر ایک ایک کر کے انہیں باہر نکالئے جب کوئی باہر نکلے تو آپ اس شخص سے پوچھئے کہ: ”کیا یہی وہ چور ہے؟ اگر وہ چور نہ ہو تو یہ انکار کر دے اور اگر وہی چور ہو تو خاموش رہے نہ ہاں کہے نہ ناں، اس موقع پر آپ سمجھ جائیے کہ یہی وہ چور ہے اسطرح چور کا پتہ بھی لگ جائے گا اور اسکی بیوی پر طلاق بھی نہ ہوگی“

سب نے اس تجویز پر عمل کیا چور پکڑا گیا اور اس بیچارے کو اپنا مال بھی واپس مل گیا۔

(تقی الدین حموی رحمۃ اللہ علیہ: ثمرات الاوراق علی المستطرف)

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذہانت کا ایک واقعہ

ایک شخص امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا او کہنے لگا کہ بہت عرصہ ہوا میں نے اپنا کچھ مال کسی جگہ دفن کیا تھا اب وہ جگہ یاد نہیں آ رہی کوئی تدبیر بتائیے؟

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ کوئی فقہ کی بات تو ہے نہیں البتہ ایک تدبیر بتاتا ہوں گھر جاؤ اور آج ساری رات (نفل) نماز پڑھو، امید ہے کہ انشاء اللہ تمہیں وہ جگہ یاد آ جائے گی۔

وہ شخص چلا گیا ابھی چوتھائی رات ہی گزری تھی کہ اسے وہ جگہ یاد آ گئی، اس نے جا کر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا تو انہوں نے کہا مجھے خیال یہی تھا کہ شیطان تمہیں ساری رات نماز نہیں پڑھنے دے گا لیکن تمہیں چاہئے تھا کہ جگہ یاد آنے کے بعد بھی پوری رات نماز پڑھتے رہتے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔ (ثمرات الاوراق علی المستطرف)

ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک خواب

چار رکعت کی نماز میں جب دوسری رکعت پر بیٹھتے ہیں تو صرف التحیات پڑھی جاتی ہے، درود نہیں پڑھا جاتا، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی شخص غلطی سے دوسری رکعت کے قعدہ میں التحیات کے بعد ”**اللھم صل علی محمد**“ تک پڑھ لے تو اس پر سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے اس کے متعلق امام

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک لطیفہ منقول ہے اور وہ یہ کہ ایک مرتبہ امام صاحب نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ:

''جو شخص مجھ پر درود پڑھے تم اس پر سجدہ سہو کو کیسے واجب کرتے ہو؟''

امام صاحب نے جواب دیا: ''اسلئے کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف غفلت میں پڑھا ہے۔''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس جواب کو پسند فرمایا۔ (البحر الرائق ۱۰۵/۲)

عورتیں بھی مفتی تھیں

شیخ علاؤ الدین سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب تحفۃ الفقہاء لکھی ہے اس کتاب کی شرح ان کے شاگرد رشید امام ابوبکر ابن مسعود کاسانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے جس کا نام ''بدائع الصنائع'' ہے بقول علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ کتاب فقہ میں بے نظیر ہے، جب شرح مکمل کر چکے تو اپنے استاد محترم کی خدمت میں پیش کی وہ شرح کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئے اور اپنی لخت جگر مسماۃ فاطمہ کا نکاح ان سے کر دیا یہ وہی خاتون ہیں کہ بادشاہوں نے انکے نکاح کے لئے پیغام دیا تھا لیکن شیخ نے انکی پیش کش کو ٹھکرا دیا تھا ان خاتون کو فقہ اور افتاء میں اس قدر مہارت تھی کہ فتویٰ نویسی بھی کیا کرتی تھیں چنانچہ لوگ جب دینی مسائل کے جوابات انکے گھر سے لکھا کر لے جاتے تو بسا اوقات یہ ہوتا کہ جواب کا کچھ حصہ اس خاتون کا لکھا ہوا ہوتا تھا اور کچھ حصہ انکے والد کا اور کچھ حصہ انکے خاوند کا۔ (شامی: ۱۰۰/۱ بحوالہ تراشے)

پانی کی قیمت

یحییٰ بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنا ایک واقعہ سنایا، فرمایا کہ ایک مرتبہ بیابان میں مجھے پانی کی شدید ضرورت لاحق ہوئی میرے پاس ایک اعرابی آیا اس کے پاس پانی کا ایک مشکیزہ تھا میں نے اس سے پانی مانگا اس نے انکار کیا اور کہا کہ پانچ درہم میں دوں گا میں نے پانچ درہم دیکر وہ مشکیزہ لے لیا پھر میں نے اس سے کہا کہ ''ستو کی طرف کچھ رغبت ہے؟'' اس نے کہا کہ ''لاؤ'' میں نے اسکو ستو دیدیا جو روغن زیتون سے چرب کیا گیا تھا وہ خوب پیٹ بھر کر کھا گیا اب اسکو پیاس لگی تو اس نے کہا کہ ایک پیالہ پانی دیدیجئے، میں نے کہا کہ پانچ درہم میں ملے گا، اس سے کم میں نہیں اور اس طرح اسکو وہ پانچ درہم دینے پڑھے۔ (لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیاء)

قاضی ایاسؒ کی ذہانت

قاضی ایاس رحمۃ اللہ علیہ اپنی ذہانت وذہ یرکی میں ضرب المثل ہیں، انکی ذہانت کے بہت سے واقعات مشہور ہیں، ایک مرتبہ ایک شخص نے آکر ان سے کہا، میں نے کچھ مال فلاں کے پاس امانت رکھوایا تھا اب مانگتا ہوں تو وہ مکر جاتا ہے۔ قاضی ایاس رحمۃ اللہ علیہ نے مدعا علیہ کو بلوا کر پوچھا تو اس نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ مدعی نے میرے پاس کوئی امانت نہیں رکھوائی اب قاضی صاحب نے مدعی سے کہا تم نے یہ مال اسے

کس جگہ سپرد کیا تھا۔

جنگل میں ایک جگہ! مدعی نے کہا۔

''اس جگہ کی کوئی علامت ہے قاضی صاحب نے پوچھا۔''

''جی ہاں! ایک درخت ہے اسکے نیچے میں نے یہ امانت سپرد کی تھی۔'' مدعی نے کہا۔

''اچھا توتم اس درخت کے نیچے جا کر دیکھو'' قاضی صاحب نے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ تم نے وہاں امانت رکھوانے کے بجائے مال دفن کیا ہو۔ اور بھول گئے ہو۔''

مدعی چلا گیا اور قاضی صاحب نے مدعا علیہ سے کہا!''اس کے آنے تک تم بیٹھے رہو۔''

اسکے بعد قاضی صاحب دوسرے مقدمات کے فیصلوں میں مصروف ہو گئے پھر تھوڑی دیر کے بعد اچانک اسی مدعا علیہ سے پوچھا'' کیا خیال ہے؟ وہ شخص اس درخت کے پاس پہنچ گیا ہوگا؟ نہیں ابھی نہیں'' مدعا علیہ نے بیساختہ کہا۔

بس! قاضی صاحب نے وہی چور پکڑ لیا ظاہر ہے کہ اس شخص کا درخت کو پہچاننا اور اسکے فاصلے کا اندازہ کرنا اس بات کی دلیل تھی کہ اس نے واقعۃً اس درخت کے نیچے مدعی سے کوئی معاملہ کیا تھا اسکی خیانت کا راز فاش ہو گیا اور پھر اسے خود جرم کا اعتراف کرتے ہی بن پڑی، اسی طرح ایک اور شخص نے آپ سے آکر یہی شکایت کی کہ فلاں شخص میری امانت دبا کر بیٹھ گیا ہے قاضی صاحب نے اس سے کہا کہ اب تم چلے جاؤ اور مدعا علیہ پر یہ ظاہر نہ ہونے دو کہ تم نے میرے پاس اسکی شکایت کی ہے پھر دوروز میرے پاس آنا وہ شخص چلا گیا تو قاضی ایاس رحمہ اللہ نے اس شخص کو بلا کر اس سے کہا میرے پاس بہت سا مال آگیا ہے اگر تمہارا گھر محفوظ ہوتو تمہارے یہاں رکھوا دیا جائے اس نے کہا جی ہاں میرا گھر بالکل محفوظ ہے اچھا تو تم اس کے لئے جگہ وغیرہ بنا کر رکھو، قاضی صاحب نے کہا، وہ شخص خوشی خوشی چلا گیا اس کے بعد مدعی حاضر ہوا تو قاضی صاحب نے اس سے کہا اب جا کر اپنے دوست سے اپنا مال طلب کرو، اگر دیدے تو ٹھیک ہے اگر انکار کرے تو اس سے کہہ دو میرا مال واپس کردو ورنہ میں قاضی کو خبر کرتا ہوں مدعی یہ سن کر مدعا علیہ کے پاس پہنچا اور اس سے انہیں الفاظ میں تقاضا کیا تو اس نے مال حوالے کر دیا اسکے بعد مدعا علیہ قاضی صاحب کے پاس آیا تو قاضی صاحب نے اسے سخت سست کہہ کر رخصت کر دیا۔ (ابن القیم رحمہ اللہ: الطرق الحكمية السياسية الشرعية)

متعۃ النساء کی تردید پر وجدانی دلیل

ہر شریف الطبع بھلامانس شریف قوم کا امیر آدمی اپنی جگہ سوچے کہ اگر شرعاً متعۃ النساء جائز بلکہ کار ثواب ہے تو پھر نکاح میں اور اس میں یہ فرق کیوں ہے؟ کہ نکاح کی نسبت کرنے میں اپنی بیٹی بہن کی طرف تو عار نہیں آتی مگر کیا بڑے شریف مجالس میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری ماں اور بیٹیوں اور بہنوں نے اتنے متعے کئے ہیں وجدانی رنگ میں یہ لاجواب دلیل ہے اور یقین تو یہ ہے کہ جیسے ازدواج وتزویج میں

صریح مبارک باد قبول کرتے ہیں اس طرح اپنی اقارب عورتوں کے متعہ کے متعلق اس مبارکباد کو برداشت نہ کرسکیں۔ یہ تو عقلی دلیل تھی اور نقلی دلیل بھی لکھی جاتی ہیں:

"عن علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن متعة النساء"

ترجمہ: یعنی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا عورتوں سے متعہ کرنا۔ ترمذی وغیرہ نے اس حدیث کی تصحیح کی اور حرمت متعہ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اتفاق تھا البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قدیم ملکی روایات اور عادت کے باعث چندروز مجوز رہے مگر جب انکو شرعی حکم کی اطلاع پہنچی تو تجویز متعہ سے رجوع کیا اور متعہ کی حرمت تمام حنفیہ اور شافعیہ اور مالکیہ اور حنابلہ اور اہلحدیث اور صوفیاء کرام میں متفق علیہ ہے۔ (احکام اسلام عقل کی نظر میں)

بہشتی عمامہ

کسی نے بہشتی زیور کے تعریف میں عرض کی کہ اسکی عبارت بھی آسان ہے تو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "اگر عبارت مشکل ہوتی تو بہشتی عمامہ ہوتا پیچ در پیچ۔" (اشرف اللطائف)

لواطت کی اقسام

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: فقہاء نے لکھا ہے کہ لوطی کی تین قسمیں ہیں:

۱) قسم ینظرون ۲) وقسم یفعلون ۳) وقسم یلمسون

یعنی ایک قسم تو وہ ہے جو صرف دیکھتے ہیں۔ اور دوسری قسم وہ جو بوس وکنار کرتے ہیں۔ تیسری قسم جو یہ فعل کرتے ہیں اور میں عرض کرتا ہوں کہ چوتھی قسم ایک اور ہے اور وہ یہ ہے "**یتصورون ویتخیلون**"، یعنی تصور اور تخیل میں مبتلاء ہیں۔ یہ قلب کی لواطت ہے اور "**والقلب یزنی وزناہ ان یشھی**" یعنی قلب بھی زنا کرتا ہے اور اس کی زنا خواہش کرنا ہے اور یہ فعل زیادہ سخت اس لیے ہے کہ عورت کسی وقت حلال ہونے کا تو محل ہے اور اس فعل خبیث (لواطت) میں تو حلت کا وسوسہ بھی نہیں۔ اور یہ فعل فطرت سلیمہ کے بالکل مبائن اور مخالف ہے اور اس فعل سے عقوبۃً بھی سخت بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ (رفع الموانع: ۵۱)

ف: لواطت ایک خبیث فعل ہے جو زنا سے بھی بدتر ہے۔ شریعت کے علاوہ عقلاً اور طبعاً بھی یہ فعل بہت ہی خبیث ہے۔ خبیث فعل کی ابتداء حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے کی تھی اس لئے لوگ اس خباثت کو لواطت اور اس سے فاعل خبیث کو لوطی کہتے ہیں۔ ایسا نہیں کہنا چاہئے ایسے خبیث فعل اور خبیث فاعل کو اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت لوط علیہ السلام کے نام کی طرف منسوب کرنا خلاف ادب ہے۔ (بلکہ "سدومیت" "حب رجال"، "اغلام بازی، بدفعلی وغیرہ کے نام دیئے جائیں) (احسن الفتاویٰ ۵/۵۰۹، خلاصۃ الانوار)

بے نمازی کس کے مثل ہے؟

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب علمائے حدیث "من ترک الصلوة متعمدا فقد کفر"

یعنی جس نے عمداً نماز کو چھوڑا تو وہ کافر ہو گیا'' کا مضمون بیان کرتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں کہ بس مولویوں کو تو کافر بنانا آتا ہے، حالانکہ یہ مولویوں کے گھر کی بات نہیں، خود رسول اللہ ﷺ کا فتویٰ ہے، نعوذ باللہ اگر کسی کے نزدیک حجت نہیں تو قرآن پاک نے تارک نماز کو مشرک کہا ہے، چنانچہ ارشاد ہے،

٭ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ٭ نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو۔ (العاقلات والغافلات۔۱۸)

جمعیت قلب کا مفہوم

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: فقہاء فرماتے ہیں کہ کسی کو تیز بھوک لگ رہی ہو اور کھانا سامنے رکھا ہو، ادھر جماعت شروع ہو گئی ہو تو پہلے کھانا کھا لے پھر نماز پڑھے، یہ مسئلہ تو حدیث میں صراحۃً مذکور ہے۔

''اذا حضر العشآء و العشآء فابدؤا بالعشآء''

یعنی جب عشاء کا کھانا اور عشاء کی نماز آ جائیں تو کھانے سے شروع کرو، نماز عشاء کھانے کے بعد پڑھو۔

جس سے معلوم ہوا کہ کم کھانا مطلوب نہیں بلکہ جمعیت قلب مطلوب ہے اس لیے تو حضور ﷺ نے اس حالت میں کھانے کو نماز سے مقدم فرمایا۔ پھر فقہاء نے اس پر ایک دوسرے مسئلہ کی تصریح کی کہ اگر کسی کو بھوک زیادہ نہ ہو مگر کھانا ٹھنڈا ہو جانے کا اندیشہ ہے اور ٹھنڈا ہو جانے سے ان کی لذت جاتی رہے گی۔ جب بھی اجازت ہے کہ کھانا پہلے کھا لے اور نماز کو مؤخر کر دے کیونکہ بعض کھانے ایسے ہیں جن کی لذت گرم ہی رہنے تک ہے، مثلاً چائے گرم ہی اچھی لگتی ہے اور اہل ذوق کہتے ہیں کہ پلاؤ گرم ہی اچھا ہوتا ہے اور زردہ ٹھنڈا اچھا ہوتا ہے۔ (جمال الجلیل)

حقیقتِ علم، فقہ ہی ہے

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حقیقتِ علم جو تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے اور یہی ہے وہ فقہ جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد'' یعنی ایک فقیہ، شیطان پر ہزاروں عابدوں سے زیادہ گراں ہے۔

اس سے درسی فقہ مراد نہیں کیونکہ محض کتابیں پڑھنے سے شیطان کی چالیں سمجھ میں نہیں آتیں بلکہ وہ معرفت ہے جو تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے جس سے عارف کو دین کی سمجھ بوجھ ایسی کامل ہو جاتی ہے کہ شیطان کے تمام تار و پود کو توڑ دیتا ہے۔ (کوثر العلوم)

احیاء سنت کا مفہوم

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے جب دہلی میں آمین بالجہر اور رفع یدین پر عمل شروع کیا تو لوگوں کی شکایت کی وجہ سے ان کو حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بلا کر

کہا کہ ایسا کیوں کرتے ہو؟ مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ میں سنت مردہ کو زندہ کرتا ہوں اور ایک سنت کے احیاء سے سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔

فرمایا: اسماعیل! تم سمجھتے نہیں یہ ثواب اس سنت میں ہے جس کے مقابل بدعت ہو، اور جس کے مقابل دوسری سنت ہو وہاں احیاء سنت بہر صورت بدستور قائم رہتا ہے۔ مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ بالکل خاموش ہو گئے۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عجیب غامض تحقیق ہے۔ (خیر الافادات)

گرانقدر ہدیہ کے واپس کرنے میں مضائقہ نہیں

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہدیہ اگر اس قدر ہو کہ طبیعت پر اس سے زیادہ بار معلوم ہونے لگے تو اس کا واپس کر دینا کچھ برا نہیں۔ حدیث شریف سے اس کی تائید معلوم ہوتی ہے۔ "**لا تردوا الطیب فانہ خفیف المحمل**" (خوشبو کو رد نہ کرو کیونکہ وہ معمولی چیز ہے) خفیف المحمل کی قید لگانا اس پر دلالت کرتا ہے کہ ہدیہ اگر ثقیل المحمل (گرانقدر) ہو تو رد کر دینے میں مضائقہ نہیں۔ (مقالات حکمت)

فتویٰ دینے میں ایک احتیاط کا بیان اور اس سے متعلق ایک واقعہ

فرمایا: کہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ تشقیق کے ساتھ جواب نہ دینا چاہیے کہ سائل سے اول واقعہ کی تعیین کرانا چاہیے، پھر اس شق کا جواب دے دے۔ اس کی خرابی کا ایک قصہ سناتا ہوں کہ ہمارے قریب ایک قصبہ میں غلطی سے رضاعی بہن بھائی کا نکاح ہو گیا اور یہ بے خبری میں ہوا، کسی کو پتہ نہیں تھا (اسی لیے فقہاء نے لکھا ہے کہ دودھ پلانے والی یہ مشہور کر دے کہ میں نے فلاں فلاں جگہ دودھ پلایا ہے) غرضیکہ بعد نکاح کے پتہ چلا علماء سے استفتاء کیا سب نے حرام بتلایا، مجھ سے کہا گیا کہ اجی اس میں تو بدنامی ہوگی۔ میں نے کہا اور اس میں بدنامی نہ ہوگی کہ بہن بھائی ایک جگہ جمع ہوں۔ اس نے کہا کہ وہ دودھ تو رہا بھی نہیں تھا ویسے ہی نکل گیا تھا۔ میں نے کہا کہ دودھ ہی نکل گیا تھا حرمت نہیں نکلی وہ تو اس کے پیٹ میں بیٹھ گئی، بس وہ غیر مقلد کے ہاں دہلی پہنچا، کسی نے کہہ دیا کہ پانچ گھونٹ سے کم پئے ہوں تو حلال ہے ورنہ حرام ہے۔ بس سائل نے سن کر فوراً ایک سوال قائم کر لیا کہ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید، جس نے ایک عورت کا دودھ پیا ہے تو یہ ہندہ اس زید کے نکاح میں حلال ہے یا نہیں۔ بینوا و توجروا۔ بس کیا تھا، انہوں نے لکھ دیا کہ حلال ہے ال... لے ہاں تو یہ مسئلہ ہے ہی۔ ایک حنفی عالم صاحب نے بھی فتویٰ دیکھ کر کہہ دیا کہ کیا حرج ہے یہ بھی تو ایک مذہب ہے مگر پوچھنا تو یہ ہے کہ آیا سوال کا واقعہ جواب سن کر تراشا گیا۔ یا وہاں بیٹھ کر کسی نے گھونٹ شمار کیے تھے۔ (ملفوظات حکیم الامت ۲۰۷)

حقوق طبع کی رجسٹری کرانا جائز ہے کہ نہیں؟

فرمایا: کہ مولوی احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث سہارنپوری نے ایک مرتبہ کسی کتاب کی رجسٹری کرائی تھی جب مولانا کانپور تشریف لے گئے تو ایک شخص نے ان سے سوال کیا کہ مولانا کتاب کی رجسٹری کرانا

جائز ہے؟ اس سوال پر مولانا شرمندہ ہو گئے اور عبدالرحمان صاحب بولے ہاں جائز ہے، جیسے ایک شخص کا نہایت عمدہ باغ ہے اور مخالفین کے ہاتھوں اس کے اجڑنے کا اندیشہ ہے تو اس کی حفاظت کے لیے کتا پال لے لہٰذا یہ بھی ایک دینی باغ ہے اگر اس کو بھی دنیاداروں سے بچالیا جائے تو کیا حرج ہے، ممکن ہے کہ کوئی خراب چھاپ کر کم داموں کو فروخت کرنے لگے لیکن اس کے جواب پر مولانا کچھ خوش نہ ہوئے ویسے ہی ہنس دیے۔ جواب کچھ نہ دیا۔ (ملفوظات حکیم الامت ۱۱/۱۷۱)

حقوق طبع کی رجسٹری کے بابت فتوؤں کا واقعہ

فرمایا کہ ایک بار عبدالرحمان خان صاحب کو کتاب کی رجسٹری کے جواز کی فکر ہوئی، اس کی ضرورتیں اور مصلحتیں دکھلاتے، میں جواب دیتا۔ انہوں نے متعدد جگہ فتوے بھیجے۔ مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھی، آگرہ بھی، سب جگہ سے ناجواز کا فتویٰ آیا۔ ہاں صرف آگرہ سے ایک صاحب نے جواز لکھا تو وہ مجھ کو دکھلایا میں نے کہا، خان صاحب! جواز تو ہر بات کا ہو سکتا ہے مگر تم ہی کہو کہ یہ فتویٰ تمہارے جی کو لگتا ہے بس ہنسنے لگے، میں نے کہا کہ جب تمہارے جی کو بھی نہیں لگتا تو میرے جی کو کیا لگے گا۔ پھر مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے دکھلائے میں نے کہا کہ ان کو چھپا ہی رکھا تھا ہاں طبع اول میں کچھ صورت ہو سکتی ہے کیونکہ اس میں صرف و محنت زیادہ پڑتی ہے اور اس رجسٹری میں دفع مضرت نہیں بلکہ جلب منفعت ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت ۱۱/۱۷۱)

پڑوسیوں کی رعایت

فرمایا: کہ پڑوسی کے حدیثوں میں بڑے حقوق آئے ہیں۔ اگر پڑوسی تمہاری دیوار میں میخ گاڑنے لگے تو منع نہ کرو، کیونکہ اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں گو بوجہ ملکیت تمہیں منع کرنے کا حق ہے مگر پڑوسی کا بھی تو کچھ حق ہے میں نے ایک مکان بنایا ہے میرے ہمسایہ کی کچھ دیوار ٹوٹی پڑی تھی اور مجھے مکان میں روشندان نکالنے تھے (گو میں ان سے یہ کہہ سکتا تھا کہ تم اپنی دیوار اونچی کرلو، تاکہ بے پردگی نہ ہو) مگر میں نے اس سے کچھ نہ کہا اور اپنے روشندان خوب اونچے رکھوا دیے۔ جس سے ان کی بے پردگی نہ ہو اگرچہ اونچے رکھے جانے سے روشنی اور ہوا بہت کم ہو گئی آج کل لوگ ہمسایہ کی کچھ رعایت نہیں کرتے اس زمانہ میں تو، جو زبردست ہو گا وہی اپنا حق لے سکتا ہے، ورنہ نہیں (مثل مشہور ہے جس کی لاٹھی اس کی بھینس) فقہاء متاخرین نے لکھا ہے کہ اپنی دیوار میں پڑوسی کے مکان کی طرف روشندان جائز نہیں ہے۔ لیکن متقدین کہتے ہیں کہ جائز ہے اپنی زمین میں ہر قسم کا تصرف کر سکتا ہے متاخرین نے جواب دیا ہے کہ اپنی زمین کا وہ تصرف کر سکتا ہے جس سے دوسرے کو نقصان نہ پہنچے پھر متقدمین نے اس کا جواب دیا ہے کہ جب اسے بالکل ہی دیوار اٹھادینے کا اختیار ہے تو روشندان رکھنے کا اختیار کیسے نہ ہو گا پھر متاخرین نے اس کا جواب دیا ہے کہ دیوار اٹھانے کا تو اس کو اختیار ہے کہ اس سے اتنا ضرر نہیں کیونکہ وہ اپنے پردہ کا بندوبست خود کر لے گا اور وہ روشندان میں، روشندان سے چھپ کر بھی دیکھ سکتے ہیں جو کسی کو پتہ بھی نہ چلے اور سامنے بالکل دیوار نہ ہو تو

دیکھنے والے کی بھی جرات نہ ہوگی اور گھر والے بھی احتیاط سے رہیں گے۔ فافہم (ملفوظات حکیم الامت ۱۷۱)

خطبۂ جمعہ کے احکام

حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: کہ خطبہ شروع ہونے کے بعد بولنا، نماز پڑھنا وغیرہ سب منع ہے۔ جب خطیب اس آیت پر پہنچے ﴿انّ اللّٰہ و ملائکتہ یصلّون علی النّبیّ﴾ تو اس وقت دل میں درود شریف پڑھے زبان سے نہیں اور یہ حکم خود حضور ﷺ نے فرمایا ہے "اذا خرج الامام فلا صلوۃ ولا کلام" (جب امام خطبہ کے لیے نکلے تو نہ کوئی نماز پڑھے نہ کلام کرے)۔ (ملفوظات ابرار، بحوالہ ہدایات ۲۶۹/۳)

مطالبۂ جہیز کا شرعی حکم

ارشاد فرمایا: کہ جس کے پاس ایک دن کا سامان خورد و نوش ہو، اور کسی جانی مصیبت و پریشانی میں مبتلا نہ ہو تو سوال کرنا حرام ہے، حدیث پاک میں ایسے شخص کے لیے سخت وعید آتی ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "فانما یستکثر من النار" (مشکوۃ ۱: ۱۶۳) یعنی وہ شخص دوزخ کی آگ جمع کرتا ہے۔

لیکن آج کل ایک عام رواج ہے کہ لڑکے کی شادی میں رشتہ طے کرنے سے قبل لڑکی والوں سے دریافت کرتے ہیں کہ کتنا دیں گے؟ کیا کیا دیں گے؟ یہ سوال ہے یا نہیں تو پھر یہ کس طرح جائز ہوگا؟ لوگ رشوت دینے اور لینے کو ناجائز سمجھ کر اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن شادی کے وقت یہ معاملہ کیا جارہا ہے۔ "ولا یسأل من لہ قوت یومہ" (کنز الدقائق: ۶۵)

شادی کی حیثیت اور اس کا طریقہ

ارشاد فرمایا: کہ لوگوں نے شادی کو صرف ایک تقریب سمجھ رکھا ہے حالانکہ یہ ایک عبادت بھی ہے کیونکہ یہ سنت ہے۔

واقعہ: ایک صاحب نے سوال کیا کہ شادی میں پھول کا ہار ڈالنا کیسا ہے؟ اس پر مزاحاً فرمایا کہ یہاں تو جیت ہو رہی ہے ہار کا کیا سوال۔ پھر فرمایا کہ عید بقر عید کی نماز میں بھی پھول کا ہار ڈالتے ہو، جب اس میں نہیں ڈالتے ہو تو پھر شادی میں اس کا اہتمام کیوں؟ جس طرح وہ عبادت ہے اسی طرح یہ بھی عبادت ہے۔ (ملفوظات ابرار: ۱۸)

شریعت میں بڑی آسانیاں ہیں

نماز عید سے قبل ارشاد فرمایا: کہ شریعت نے بڑی آسانیاں رکھی ہیں۔ موقع و حالات کے مناسب سہولتیں دی ہیں، چنانچہ عید کی نماز میں لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے، اگر اس میں غلطی پر سجدہ سہو واجب ہوتا تو بڑی دشواری ہوتی، اس لیے اس کا لحاظ رکھتے ہوئے آسانی دیدی کہ اگر نماز میں کوئی ایسی صورت پیش آجائے

جس سے سجدہ واجب ہوتا ہوتو وہ معاف ہے، سجدہ سہونہ کرے، بغیر اس کے نماز پوری ہو جائے گی۔ اور قبول کرلی جائے گی۔ (ملفوظات ابرار: ۴۹)

کسی کو ایذا نہ پہنچائے

ارشاد فرمایا: کہ حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں ایک دیہاتی آیا، مجلس کا وقت تھا سب لوگ بیٹھے تھے یہ شخص سب کو پھاندتے ہوئے حضرت کے پاس آیا، حضرت نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ اس نے کہا کہ آپ سے مصافحہ کے لئے آیا ہوں، اس پر حضرت نے فرمایا: کیا مصافحہ کرنا فرض ہے یا واجب ہے، یہ تو سنت ہے اور تم نے اتنے لوگوں کو ایذا دی جو کہ حرام ہے تو ایک سنت پر عمل کرنے کے لئے حرام کام کیا، خبردار! آئندہ پھر ایسی حرکت نہ کرنا۔ (ملفوظات ابرار: ۴۴)

عجیب واقعہ اور عجیب ترین استدلال

خنثیٰ مشکل کے بارے میں ایک واقعہ مذکور ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک ایسا واقعہ پیش ہوا جس نے اس زمانہ کے تمام علماء کرام کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا کہ ایک شخص نے ایک خنثیٰ سے شادی کی اور مہر میں اس شخص نے اپنی بیوی (خنثیٰ) کو ایک لونڈی دی، وہ خنثیٰ اس قسم کا تھا کہ اس کا فرج مردوں اور عورتوں دونوں قسم کا تھا اس شخص نے اپنی بیوی (خنثیٰ) کے ساتھ جماع کیا تو اس سے ایک لڑکا تولد ہوا، اور جب اس خنثیٰ نے اپنی لونڈی کے ساتھ جماع کیا تو اس سے بھی ایک لڑکا پیدا ہوا۔

یہ بات مشہور ہوگئی اور معاملہ امیر المومنین سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے خنثیٰ مشکل سے سوال کیا تو اس نے بتایا کہ اس کا فرج عورتوں والا بھی ہے ماہواری بھی آتی ہے اور مردوں والا بھی ہے خروج منی بھی ہوتا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں غلاموں برق اور قنبر کو بلایا اور انکو حکم دیا کہ وہ خنثیٰ مشکل کی دونوں طرف والی پسلیاں شمار کریں اگر بائیں جانب کی ایک پسلی دائیں جانب سے کم ہو تو پھر اس خنثیٰ مشکل کو مرد سمجھا جائے گا ورنہ عورت وہ اسی طرح ثابت ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسکے مرد ہونے کا فیصلہ صادر فرمایا اور اس کے خاوند اور اس کے درمیان تفریق کردی۔

اور اسکی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اکیلا پیدا فرمایا اور جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام پر احسان کا ارادہ فرمایا کہ اس کا جوڑ پیدا فرمائے تاکہ ان میں سے ہر ایک اپنے جوڑے سے سکون حاصل کرے جب حضرت آدم علیہ السلام سو گئے تو اللہ تعالیٰ نے انکی بائیں جانب سے اماں حوا کو پیدا فرمایا جب بیدار ہوئے تو انکی بائیں جانب ایک حسین وجمیل عورت بیٹھی ہوئی تھی۔

تو اس لیے مرد کی بائیں جانب کی ایک پسلی عورت سے کم ہوتی ہے اور عورت کی دونوں جانب کی پسلیاں برابر ہوتی ہیں کل پسلیوں کی تعداد چوبیس (۲۴) ہے، بارہ دائیں جانب اور بارہ بائیں جانب ہوتی ہیں جبکہ مرد کی دائیں جانب بارہ اور بائیں جانب گیارہ ہوتی ہیں، تو مرد کی کل پسلیاں چوبیس کی بجائے تیئس

ہوتی ہیں اس حالت کے اعتبار سے عورت کو "ضلع اعوج" کہا جاتا ہے اور حدیث شریف میں تصریح ہے کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے اگر تو اسکو سیدھا کرنا چاہے تو یہ ٹوٹ جائیگی سیدھی نہیں ہوگی اس لیے اس کو اپنی حالت پر چھوڑ کر اس سے نفع اٹھا۔" واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم" (الاشباہ والنظائر:۲/۵۷۰)

ف: پسلی کا ٹیڑھا ہونا عیب کی بات نہیں بلکہ پسلی کی خوبی ہے۔ (مؤلف)

اپنے کپڑوں کی طرف

بعض فقہاء کے بارے میں مذکور ہے، کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے مسئلہ دریافت کیا کہ جب میں نہر میں نہانے کے لئے کپڑے اتار کر نہر میں گھسوں تو اپنا منہ قبلے کی طرف رکھوں یا کسی اور طرف؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ افضل یہ ہے کہ تم اپنا منہ اس طرف رکھو جس طرف تمہارے کپڑے ہیں، تا کہ کوئی چور یہ کپڑے نہ لے جائے۔ (جواہر پارے ولطائف علمیہ:۱۴۹)

آدھی رات کا سورج

طاہر الزھری کہتے ہیں کہ ایک شخص امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی مجلس میں بہت دیر سے خاموش بیٹھا ہوا تھا، امام صاحب نے اسے کہا کہ تم کیوں نہیں بولتے تو وہ بول پڑا، اور اس نے سوال کیا کہ روزے دار کب افطار کرے گا؟ امام صاحب نے کہا غروب آفتاب کے وقت اس نے کہا اگر سورج آدھی رات تک غروب نہ ہو تو کیا کریگا؟ امام صاحب ہنس پڑے اور فرمایا کہ تیرا خاموش رہنا اچھا تھا اور میرا یہ مطالبہ کرنا کہ تم کچھ کہو غلط تھا۔ (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور انکے ناقدین)

ایک نصرانی کا قصہ

ضحاک بن مزاحم نے ایک نصرانی سے کہا تو کیوں مسلمان نہیں ہوتا اس نے کہا شراب کی محبت کی وجہ سے، ضحاک نے کہا کہ تو مسلمان ہو جا پھر شراب کے بارے میں سوچنا، جب وہ مسلمان ہو گیا تو ضحاک نے اس سے کہا اگر تم نے شراب پی تو ہم تم پر حد جاری کریں گے اور اگر تو مرتد ہو گیا تو تجھے قتل کر دیں گے تو وہ آدمی اسلام پر ثابت قدم رہا۔ (جواہر پارے)

حالت نزع میں تعلیم مسائل

ابراہیم بن الجراح کی روایت ہے کہ" امام ابو یوسف رحمہ اللہ بیمار ہوئے، مرض بڑھ گیا تو میں عیادت کے لئے حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ بیہوشی طاری ہے جب ذرا افاقہ ہوا آنکھ کھولی تو مجھ سے فرمانے لگے: اے ابراہیم! رمی جمار میں افضل صورت کیا ہے؟ آیا رمی جمار پیدل کرنا چاہیے یا سوار ہو کر؟ میں نے جواب دیا" پیدل" امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرمانے لگے" غلط" میں نے عرض کیا" سوار ہو کر" ارشاد ہوا" یہ بھی

غلط ہے'' اسکے بعد از خود ارشاد فرمایا جو شخص دعا کے بعد وہاں رکنا چاہتا ہو اس کے لئے افضل یہ ہے کہ پا پیادہ رمی جمار کرے اور جو نہ رکنا چاہے اس کے لئے افضل یہ ہے کہ سواری پر بیٹھے بیٹھے رمی جمار کر لے اور آگے بڑھ جائے۔''

ذرا دیر ٹھہر کر میں قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ سے رخصت ہوا مشکل سے دروازے تک پہنچا ہوں گا کہ کان میں رونے دھونے کی آواز آئی میں فوراً پلٹا معلوم ہوا کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے ہیں خدا اُن پر اپنی رحمتیں نازل کرے۔ (دفاع امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ: ۱۶۴)

یہودی کا طنز اور اللہ تعالیٰ کا جلال

امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے زمانہ فقر وعسرت اور تنگدستی کا قصہ ہے کہ آپ کے مکان کی گلی میں ایک یہودی نے اپنی دیوار کچھ اس طرح سے بڑھا کر بنائی کہ اس سے عام گلی تنگ ہو گئی، امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے یہودی کے اس ناجائز فعل پر اعتراض کیا تو یہودی نے بطور طعنہ اور طنزاً کہا کہ'' جناب! جب آپ کی سواری نکلے گی اور راستہ تنگ ہوگا تو میں دیوار گرادوں گا'' خدا تعالیٰ کو اس یہود کا یہ طعنہ اور طنز پسند نہ آیا اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کو منصب قضا اور عدل وانصاف کی بااختیار وزارت کا جاہ وجلال عطا فرما دیا اور جب آپ کی سواری شان وشوکت تزک واحتشام اور جلال کے ساتھ اس گلی سے گذری تو قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ نے یہودی کو اسکا وعدہ یاد دلایا جس پر اسے دیوار گرانا پڑی۔ (علماء احناف کے حیرت انگیز واقعات: ۸۵/۲)

عدل وانصاف کی عدالت میں شاہ وگدا سب برابر ہیں

امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے سوانح نگاروں نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید اور ایک یہودی کا مقدمہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی عدالت میں پیش ہوا، اور اس سلسلہ میں دونوں آپ کے پاس عدالت میں حاضر ہوئے تاہم یہودی کو ایک عام رعیت کی حیثیت ہونے کے پیش نظر احساس کمتری بھی تھا۔ اس لیے وہ خلیفہ سے ذرا پیچھے ہٹ کر قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ کے سامنے بیٹھ گیا مگر قاضی صاحب سے یہ تفاوت بھی نہ برداشت کیا گیا اور کھلی عدالت میں یہودی کو مخاطب کر کے فرمایا: ''ذرا آگے اور قریب آ کر خلیفہ کے برابر بیٹھ جاؤ، یہ اسلامی عدالت ہے اس میں ایک کو دوسرے پر کوئی تقدم اور تفوق نہیں، عدل وانصاف کی عدالت میں شاہ وگدا سب برابر ہیں۔'' (حدائق الحنفیہ، تذکرہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ)

ہارون رشید کے دربار میں زندیق کے قتل کا فیصلہ

قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ کے سوانح نگاروں نے عثمان ابن حکیم کی ایک روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ ایک زندیق خلیفہ ہارون رشید کی خدمت میں پیش کیا گیا ہارون رشید نے امام صاحب رحمہ اللہ کو طلب کیا جب وہ تشریف لے آئے تو کہا آپ اس زندیق سے بحث ومناظرہ کیجیے امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا: ''اے امیر المومنین! جلاد کو طلب کیجیے چمڑے کا نطع بچھوایئے پھر اس شخص پر اسلام پیش کیجیے، اگر قبول کر

لے تو بہت اچھا ورنہ گردن ازاد یجیے۔ یہ اس قابل نہیں کہ اس سے مناظرہ کیا جائے یہ تو اسلام قبول کر کے اس سے منحرف ہو چکا ہے۔ (مناقب موفق ۲۹۷ و تاریخ بغداد)

امام کسائی کا نحوی اعتراض اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا فقہی جواب

ایک دفعہ ہارون رشید کے زیر نگرانی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام کسائی کے درمیان خوب مناظرہ ہوا جو نحوی انداز کا تھا سب سے پہلے خود خلیفہ نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ پر چند سوالات کیے پھر امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے جواب پر امام کسائی نے نحوی اصول کے تحت جرح کی۔

سوال نمبرا: ہارون رشید! انــت طــالــق. تین بار کہنے سے کتنی طلاقیں واقع ہوئیں؟ شریعت کے مطابق اس کا واضح جواب دیجیے۔

جواب: امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اس کلام سے ایک طلاق واقع ہوئی؟

سوال نمبر۲: ''انــت طــالــق، اوطــالــق، اوطــالــق'' سے کتنی طلاقیں ہوں گی؟ اس کا جواب رحمت فرمائیں۔

جواب: اس صورت میں بھی ایک طلاق ہوگی۔

سوال نمبر۳: '' انت طالق ثم طالق ثم طالق'' سے کتنی طلاقیں ہوں گی؟

جواب: اس صورت میں بھی ایک طلاق واقع ہوگی۔

سوال نمبر۴: ''انت طالق وطالق وطالق'' سے کتنی طلاقیں ہوں گی؟

جواب: ان الفاظ سے بھی ایک طلاق واقع ہوگی۔

تنقید کسائی رحمۃ اللہ علیہ: جب امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے ان چاروں سوالوں کا جواب دے دیا تو امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امیر المومنین! امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے دو جواب ٹھیک ہیں اور دو غلط ہیں یعنی (صورت اول) ٹھیک ہے اس لیے کہ ''انت طالق'' سے ایک طلاق ہوئی۔ طالق طالق بطور تاکید کہا اس کی صحت میں شک نہیں۔

(صورت دوم) کا جواب بھی درست ہے اس لیے کہ ''انت طالق '' سے بصیغہ تیقن ایک طلاق ہوگی اس کے بعد اوطالق اوطالق میں شک کی وجہ سے کوئی طلاق نہیں پڑے گی۔

(صورت سوم) کا جواب غلط ہے کہ " انت طالق ثم طالق ثم طالق" میں بجائے ایک کے تین طلاقیں واقع ہوں گی اس عبارت میں لفظ ثم سے بالترتیب طلاق دی گئی ہے۔

(صورت چہارم) کا جواب بھی ٹھیک نہیں، اس لیے کہ '' انـت طـالـق وطـالـق وطالق'' میں بھی بجائے ایک کے تین طلاقیں ہوں گی اس صورت میں واو عاطفہ ترتیب پر دلالت کرتی ہے یہ اصول نحو سے غلط ہے۔

جواب اور اس کا حل: امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے ایسی غلطی کا صادر ہونا نہایت تعجب خیز امر ہے۔

دراصل حقیقت یہ ہے کہ خلیفہ عباسی نے طلاق غیر مدخولہ کے متعلق سوال کیا تھا اس قسم کے سوال کے مطابق چار صورتوں میں صرف ایک طلاق بائن پڑے گی، کیوں کہ فقہاء نے مدخولہ اور غیر مدخولہ کی خوب وضاحت کی ہے۔

تفصیل یہ ہے کہ صورت اول وثانی میں تو بحث نہیں، صورت ثالث وصورت رابع میں جب غیر مدخولہ کو ایک طلاق پڑ گئی تو محل طلاق نہ رہا لہٰذا تمام صورتوں میں ایک طلاق واقع ہوگی۔ یہ تاویل بے جا نہیں، ظاہر ہے کہ علامہ کسائی رحمۃ اللہ علیہ اصول نحو کے عالم تو تھے مگر فقہ سے نا آشنا، پھر غلطیوں کا علاقہ ہے، ہر فریق کر سکتا ہے جیسا کہ علامہ کسائی رحمۃ اللہ علیہ اپنی غلطی کا اعتراف خود کرتے ہیں کیونکہ اپنی غلطی ماننا عیب نہیں۔ (تاریخ علم النحو: ۳۲)

باجماعت نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے کیا سے کیا ہو گیا؟

قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے خلیفہ کے ایک چہیتے وزیر کو مردود الشہادۃ قرار پایا یعنی کسی مقدمہ میں وزیر نے قاضی ابو یوسف کی عدالت میں گواہی دی تھی خلیفہ کے بعد جو سب سے بڑا وزیر تھا قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی عدالت میں اسے سنایا جا رہا ہے کہ تمہاری شہادت قابل قبول نہیں قرار دی جا سکتی وزیر نے اسے اپنی سبکی اور توہین خیال کرتے ہوئے قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی عدالت سے سیدھا خلیفہ کے دربار میں پہنچا اور قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے اس برتاؤ کی خلیفہ سے شکایت کر دی وزیر کی اس شکایت پر ہارون رشید نے قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو بلا کر دریافت کیا کہ اس بے چارے کو آپ نے کیوں مردود الشہادت قرار دیا؟

روایتیں مختلف ہیں مثلاً:

(الف) بعض کہتے ہیں کہ قاضی صاحب نے کہا کہ میں نے اپنے کانوں سے اس شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں تو خلیفہ کا عبد، بندہ یا غلام ہوں۔ اس زمانہ کے خوشامدی امیروں میں کچھ یہ دستور چل پڑا تھا کہ اپنے آپ کو خلیفہ کا عبد اور غلام کہتے تھے۔ درحقیقت یہ لوگ خلیفہ کے نہیں درہم اور دینار کے بندے تھے۔ ایسا کہنے والے تمام امراء کو قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے مردود الشہادۃ قرار دے دیا تھا۔

(ب) اور بعض روایتوں میں ہے کہ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے وزیر مذکور پر جرح کی کہ یہ جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا اور میں ایسے آدمی کی شہادت قبول نہیں کر سکتا۔

خلیفہ ہارون رشید خاموش رہا اور حنفی قاضی کی عظمت اور عوامی دباؤ کے پیش نظر اسے حکومت کے وقار کا مسئلہ نہ بنا سکا۔ بعض دوسری روایات سے پتہ چلتا ہے کہ بالآخر اس وزیر نے اپنی ڈیوڑھی میں مسجد بنائی اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا پابند ہو گیا۔ (دفاع امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: ۱۶۵)

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا ایک جواب نصف سلطنت کے برابر ہے

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نہایت ذکی ذہین اور حاضر جواب تھے۔ جب بھی کوئی مسئلہ یا اہم بات سامنے

آتی تو اس کو فوراً حل فرماتے اور سلجھا ہوا جواب دیتے، ایک دفعہ خلیفہ ہارون رشید کے ساتھ حج کے لیے تشریف لے گئے ظہر یا عصر کے وقت انہوں نے نماز کی امامت کی، چونکہ یہ مسافر تھے اس لیے نماز کا قصر کیا یعنی دو رکعت کے بعد سلام پھیر کر نمازیوں سے کہا کہ اپنی نماز پوری کر لو میں مسافر ہوں۔ تو اہل مکہ میں سے ایک شخص نے نماز ہی میں کہا: ''ہم لوگ یہ مسئلہ تم سے اور جس نے تم کو سکھلایا ہے اس سے بہتر جانتے ہیں'' امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا'' یہ تو ٹھیک ہے لیکن اگر تم کو یہ مسئلہ معلوم ہوتا تو نماز میں بات چیت نہ شروع کر دیتے اس جواب پر ہارون رشید بہت خوش ہوا، اور اس نے کہا کہ اگر نصف سلطنت کے بدلے مجھے یہ جواب مل جاتا تو بھی میں پسند کرتا۔ (حسن التقاضی ۷۱، ومناقب کردری تذکرہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ)

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی دانائی کام آئی

خلیفہ ہارون رشید اور ملکہ زبیدہ کے درمیان کسی بات پر نزاع ہو گیا۔ بات بڑھ گئی اور ملکہ نے شاہی مزاج کے خلاف کوئی بات کہہ دی جس پر خلیفہ بگڑ گیا اور جذباتی طور پر بیوی سے یہ کہہ دیا ''اگر آج ہی تو میری مملکت سے نہ نکل جائے تو تجھ پر طلاق ہے'' جب غصہ کافور ہوا، حواس ٹھکانے لگے تو دونوں نادم ہوئے مگر اس کا اب کیا تدارک ہو، بڑے ٹپٹائے بالآخر قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی دانائی کام آئی۔ انہوں نے فرمایا کہ: خلیفہ کی حکومت شرقاً غرباً پھیلی ہوئی ہے اس سے باہر جانا تو ممکن نہیں، ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ملکہ زبیدہ خانۂ خدا (مسجد) میں چلی جائے کہ وہ (خلیفہ کی) سلطنت میں نہیں آتا۔''

قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اس تدبیر پر عمل کیا گیا، الجھا ہوا مسئلہ سلجھا گیا۔ اس جواب سے خلیفہ اور ملکہ دونوں نہال ہو گئے اور قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو بیش بہا تحائف سے مالا مال کیا گیا۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح اور حالت زندگی اور طرز سیاست و انقلاب کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکھر کر سامنے آتا ہے کہ ان کا رویہ اور اصول عام علماء سے مختلف مگر معتدل تھا۔ عام طور پر سلاطین وخلفاء کے دربار میں علماء کا رویہ یہ ہوتا ہے کہ بس ان کی ہاں میں ہاں ملائے چلے جاتے ہیں یا ''اعلاء کلمۃ الحق'' اس زور وشور سے کرتے ہیں کہ اصلاح کا امکان ہی باقی نہیں رہتا۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے بین بین کا راستہ اختیار کیا انہوں نے خلفاء کی مجالست کی اور انہیں راہ ثواب پر بڑی حد تک گامزن رکھا۔ (علماء احناف کے حیرت انگیز واقعات ۲/۹۴)

قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور ربیعۃ الرائے کے درمیان ایک دلچسپ مباحثہ

ایک مرتبہ قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ربیعۃ الرائے کے درمیان مشترکہ غلام کا مسئلہ زیر بحث آیا، قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا'' آپ اس غلام کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو بیک وقت دو آدمیوں کا غلام اور ان دو میں سے ایک نے اسے آزاد کر دیا ہو'' ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ ایسے غلام کا عتق (یعنی آزادی) جائز نہیں ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کیوں جائز نہیں آخر اس کی کیا وجہ

ہے؟ ربیعہ رحمہ اللہ نے کہا اس لیے کہ اس میں ضرر کا پہلو ہے اور حدیث میں آیا ہے۔ "لاضرر و لاضرار" ایک آقا کے آزاد کر دینے سے دوسرے کو ضرر کا اندیشہ ہے بلکہ یقین ہے۔

ابو یوسف رحمہ اللہ نے پھر دریافت کیا کہ جی! اگر دوسرا مالک بھی اسے آزاد کر دے تو پھر آپ کیا فرماتے ہیں؟ ربیعہ رحمہ اللہ نے کہا یہ حق جائز ہے اور غلام آزاد ہو جائے گا، تب ابو یوسف رحمہ اللہ نے بڑے احترام سے عرض کیا، حضرت! آپ ہی کے اصول کے پیش نظر میں آپ کی بات نہیں مان سکتا وجہ یہ ہے کہ آپ کے ارشاد کے مطابق جب غلام دو آقاؤں کے درمیان مشترک ہے اور پہلے آقا کی آزادی بے اثر ہے اور غلامی بدستور قائم ہے تو دوسرے مالک کے آزاد کرنے کے بعد وہ کس طرح آزاد ہو جائے گا جبکہ ابھی تک وہ بدستور غلام ہے۔ ربیعہ رحمہ اللہ یہ سنکر خاموش ہو گئے اور کوئی جواب نہ دے سکے۔ (حسن التقاضی:۱۶)

عیسائی باپ اور مسلمان بیٹا

بشیر بن ولید کندی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک روز انہوں نے امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے عرض کیا حضرت! میرا والد عیسائی ہے اور بہت لاغر بوڑھا اور کمزور، اکثر ایسا ہوتا ہے اسے کہیں آتے جاتے دیکھتا ہوں اور راستے میں آمنا سامنا ہو جائے تو کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر سہارا دیا کروں؟ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا ہاں! جب کلیسا سے واپس آ رہا ہو لیکن جب جا رہا ہو تب نہیں۔ (حسن التقاضی:۵۴)

اعتراف سرقہ کے باوجود چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی مجلس علم میں بڑے بڑے علماء شریک ہوتے تھے حتیٰ کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی شریک ہوتے تھے امام رازی رحمہ اللہ نے تفسیر کبیر میں آپکی ذہانت و فقاہت کا یہ قصہ ذکر کیا ہے کہ ایک مجلس میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے پاس بہت سے علماء بیٹھے تھے کہ ایک چور کو لایا گیا اس چور نے اخذ مال کا اعتراف کیا تو سارے علماء نے کہا کہ اب چوری کی وجہ سے اسکا ہاتھ کاٹنا لازمی ہو گیا، ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا نہیں ہاتھ کاٹنا لازم نہیں، تمام علماء حیران ہو گئے کہ چور کے اعتراف سرقہ کے باوجود ہاتھ کاٹنا کیوں لازم نہیں ہے لہذا چور سے دوبارہ استفسار کرنا چاہیئے چنانچہ علماء نے اس شخص سے دوسری مرتبہ دریافت فرمایا کہ "ھل سرقت؟" کیا تو نے چوری کی ہے؟ اس نے جواب میں کہا "نعم!" ہاں میں نے چوری کی ہے، علماء نے کہا اب تو ہاتھ کاٹنا واجب ہے قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ اب بھی مصر تھے کہ ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

علماء نے حیرت کے ساتھ امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ: "اقرار اول اخذ مال غیر" کا تھا اور وہ موجب ضمان مالی ہے لہذا اس شخص کے ذمہ مال واجب ہو گیا، اس کے بعد اعتراف بالسرقہ انکار ہے اس ضمان مالی سے اور رجوع ہے سابقہ اعتراف سے کیونکہ قطع ید اور ضمان مالی دونوں جمع نہیں ہوتے اور ایسے موقع پر رجوع عن الاقرار السابق جائز نہیں لہذا اس شخص پر ضمان مالی واجب

ہے نہ کہ قطع ید۔ علماء کا مجمع آپ کی فقاہت وذہانت پر دنگ رہ گیا اور سب نے اپنی غلطی تسلیم کر لی۔
(اتمار التکمیل: ۱/ ۴۴)

کشتی خریدلو طلاق واقع نہیں ہوگی

علامہ زاہد الکوثری رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک شخص ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور اس نے کہا ''میں نے قسم کھائی ہے کہ اگر میں ایک جاریہ (باندی) نہ خریدوں تو میری بیوی پر طلاق مگر اب میں سوچتا ہوں کہ ایسا کرنا میرے لیے آسان نہیں ہے کیونکہ میں اپنی بیوی سے بہت محبت اور الفت کرتا ہوں اور میری نظر میں اس کی بڑی وقعت اور عظمت ہے۔'' یہ سنکر قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ''تم ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ایک کشتی خریدلو وہ بھی تو ''جاریہ'' ہی ہے۔ (حسن التقاضی: ۴۵، بحوالہ علماء احناف کے حیرت انگیز واقعات: ۲/۱۰۲)

اہلِ بدعت اور دروغ گوئی کا جواب

ایک دفعہ دشمنوں، حاسدوں اور مخالفین نے مشہور کردیا کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ خود ''القرآن مخلوق'' (یعنی قرآن مخلوق ہے) کے قائل ہیں چنانچہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خاص تعلق والے تلامذہ یا معتقدین ومخلصین حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا حضرت! آپ ہمیں تو ایسے عقیدہ اور اقوال سے روکتے ہیں مگر خود دوسروں کو اسی کی تعلیم دیتے ہیں، امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو حیرت ہوئی تو انہوں نے سارا قصہ ذکر کیا اور بتایا کہ باہر اس کی اسی طرح کی شہرت ہے۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ لوگ بھی بڑے سادہ لوح ہیں کہ حاسد لوگوں اور مخالفین کی باتوں میں آگئے وہ پاگل دیوانے تو خدا پر بھی جھوٹ بولتے ہیں (کہ قرآن کو خدا کی مخلوق بتاتے ہیں) تو مجھ پر جھوٹ لگانا ان کے لئے کیا مشکل ہے؟ پھر ارشاد فرمایا کہ اہل بدعت کا طریقہ یہی ہے کہ وہ اپنے دل کی باتیں دوسروں پر رکھ کر چلاتے ہیں حالانکہ وہ لوگ انکے جھوٹ سے بری ہوتے ہیں۔ (مقدمہ انوار الباری: ۱۷۸)

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے علم فقہ سے تعلق کی ایک مثال

حسن بن ابی مالک کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''میں بیمار پڑا، اور اس بیماری نے میرے حافظہ پہ چھاپا مارا، بیماری کی شدت کی وجہ سے جو کچھ بھی یاد تھا سب بھول گیا سوائے علم فقہ کے۔'' سوال کیا گیا، حضرت! یہ کیونکر؟ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا علم فقہ کے سوا جو دوسرے علوم میرے پاس تھے انکی بنیاد صرف قوت حافظہ پر تھی اور وہ شدت مرض کی وجہ سے جواب دے گئی تو وہ علوم بھی جاتے رہے اور علم فقہ تو میرا جانا پہچانا علم تھا۔ ابتدائے شعور سے آج تک اس کے ساتھ تلبس رہا، علم فقہ میں میری مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کئی سال تک اپنے وطن سے غیر حاضر رہے، پھر اس کے بعد آئے تو کیا وہ اپنے گھر کا راستہ بھول جائے؟ بلکہ قدم خود بخود اس طرف بڑھیں گے۔ (حسن التقاضی: ۵۴)

محدث اعمش رحمۃ اللہ علیہ اور فقیہ ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ مشہور محدث حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ (جو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے استاد بھی ہیں) نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا جواب دیا جواب سن کر محدث اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے کہا تم نے اس مسئلے کا یہ حل کہاں سے ڈھونڈا ہے اور تمہارے اس جواب کی بنیاد کیا ہے؟ ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا، حضرت! فلاں حدیث جو آپ نے ہم سے بیان کی تھی اس سے مسئلے کا یہ جواب میں نے اخذ کر کے آپ کی خدمت میں پیش کیا، محدث اعمش رحمۃ اللہ علیہ مسکرائے اور فرمانے لگے اے ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ یہ حدیث تو مجھے اس وقت سے یاد ہے جب تمہارے باپ کی شادی بھی نہیں ہوئی تھی۔ مگر اس کی جو تاویل تم نے اس وقت بیان کی وہ آج معلوم ہوئی جو بالکل صحیح ہے۔ اس طرف تو کبھی ہمارا ذہن منتقل ہی نہیں ہوا تھا۔ (تاریخ بغداد وحسن التقاضی: ۲۴)

نکاح نہ کرنے پر وعید وتہدید

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ" عاشق رسول" کے سامنے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم، عکاف صحابی رضی اللہ عنہ سے پوچھتے ہیں:
"کیا تمہارے پاس بیوی بھی ہے؟" عکاف نے کہا: جی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اگر بیوی نہیں تو کوئی کنیز اور لونڈی (یعنی شرعی حرم) بھی ہے؟، عکاف نے کہا کہ وہ بھی نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم فارغ البال صاحب فراخی نہیں ہو؟ عکاف نے کہا کہ جی میں دنیا کی جانب سے مطمئن اور خوش ہوں۔ (یعنی مالدار ہوں)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم شیطان کے بھائیوں میں سے ہو، اگر تم نصرانی ہوتے تو ان کے راہبوں میں شمار کیے جاتے، نکاح میرے طریقہ میں داخل ہے۔ تم میں سب سے زیادہ بد وہ لوگ ہیں جو مجرد اور کنوارے ہیں، سب سے ذلیل ترین کمینے وہ مرد ہیں جو بحالت تجرد زندگی گزار کر مر جاتے ہیں۔ کیا تم لوگ شیطان کا تختۂ مشق بننا چاہتے ہو؟ شیطان کا وہ ہتھیار جو اچھے لوگوں میں بہ آسانی اتر جاتا ہے، صرف عورت ہے۔ ہاں! جنہوں نے شادیاں کیں، وہ لوگ پاک دل والے ہیں۔ سیاہ اعمال سے دور اور کنارہ پر ہیں۔
عکاف! تجھ پر افسوس ہے۔ یہی عورتیں تھیں جنہوں نے ایوب علیہ السلام، یوسف علیہ السلام، داؤد علیہ السلام، کرسف [illegible] کیا" بشر بن عطیہ بھی وہیں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ کرسف کون شخص [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ" کسی گزشتہ زمانہ میں اس نام کا ایک عابد تھا جو کسی دریا کے کنارے بیٹھ کر تین [illegible] عبادت میں مصروف رہا، وہ دن بھر روزے رکھتا تھا اور رات بھر نمازیں پڑھتا۔
[illegible] ایک دن کسی عورت کے عشق میں مبتلا ہوا، اور ساری ریاضتوں کو چھوڑ کر اس کے پیچھے دیوانہ ہو گیا۔ بہر حال اخیر میں اس کی حالت درست ہوئی"۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف پھر متوجہ ہوا، خدا تعالیٰ نے اس کے قصور سے درگزر کیا۔

اس کے بعد سرورکائنات ﷺ عکاف کی طرف پھر متوجہ ہوئے اور سمجھانا شروع کیا عکاف تجھ پر افسوس! نکاح کر! ورنہ تو ہمیشہ مذبذب رہے گا، یعنی طمانیت وسکینت تجھے حاصل نہیں ہو سکتی" عکاف نے اس کے بعد درخواست کی کہ حضور ﷺ! تو آپ ہی میرا عقد جس سے چاہیں کر دیں۔ آپ نے فرمایا کہ "کریمہ بنت کلثوم حمیری سے میں نے تیرا نکاح کر دیا"۔

اس حدیث سے نکاح کا مسئلہ جس قدر اہم ہو جاتا ہے اسے کون نہیں سمجھتا اور شادی کے بعد دنیاوی الجھنوں کا جو طوفان امنڈتا ہے آج اس سے کون واقف نہیں مگر حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ کو ان نبوی علوم نے اسی طرح عاجز ولاچار بنا دیا تھا کہ انہوں نے یہ بھی کیا اور وہ بھی کیا، غایت احتیاط کے ساتھ نباہ کر کے ایک عجیب وغریب قوت عملیہ کا ثبوت انہوں نے پیش فرمایا۔" (سوانح ابوذر غفاری رحمۃ اللہ علیہ: ۱۳۵)

عالم کا سونا عبادت کیوں؟

حضرت مولانا حکیم اختر صاحب نے فرمایا: وہ عالم دین جس کا اوڑھنا بچھونا دین ہے اور ہمہ وقت دینی خدمت میں مصروف رہتا ہے، اللہ کے نزدیک اس کا بڑا اونچا مقام ہے ایسے عالم کا دیکھنا بھی عبادت ہے اور اس کا سونا بھی عبادت، عالم کے سونے پر مجھے ایک واقعہ یاد آیا جسے میں نے حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا تھا واقعہ یہ ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا حضرت! حدیث سے تو معلوم ہوتا ہے کہ عالم کا سونا بھی عبادت ہے مگر اس کا عبادت ہونا سمجھ میں نہیں آتا؟

حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "ایک بڑھئی ایک شخص کا دروازہ بناتا ہے اسے اپنے کام کے دوران میں بعض اوزاروں کو پتھر پر گھسنے کی ضرورت بھی پیش آتی ہے تاکہ اوزار کے تیز ہو جانے کے بعد اس سے صحت اور تیزی کیساتھ کام لے اب یہ بتائیے کہ بڑھئی جب اوزار کو تیز کر رہا ہوتا ہے اس وقت دروازہ تو وہ نہیں بناتا ہے لیکن اس کو اس وقت کی مزدوری ملے گی یا نہیں؟ پوچھنے والے نے جواب دیا، ہاں ضرور ملے گی پھر حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب ایک بڑھئی کو اوزار تیز کرنے کے وقت کی مزدوری ملے گی اور یہ وقت مزدوری ہی میں شمار ہوگا، منہا نہ کیا جائے گا اس بنیاد پر کہ اوزار کو تیز اس لیے کیا جا رہا ہے کہ آئندہ اس سے کام لے گا، تو سوچنے کہ ایک عالم بھی تو اسی لیے سوتا ہے کہ سونے کے بعد اس کی تھکن اور اضمحلال دور ہو، اور نشاط، مستعدی اور چاق وچوبندی کیساتھ دین کی خدمت کر سکے اس صورت میں اس کا سونا کیوں نہ عبادت قرار پائے اور اللہ تعالی کے یہاں اسکی مزدوری کیوں کاٹی جائے جبکہ اللہ کے بندے کے یہاں ایک بڑھئی کی مذکورہ بالا صورت میں مزدوری نہیں کٹتی ہے یہ تقریر بھی احقر نے اپنے مرشد پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ سے سنی تھی۔" (باتیں انکی یاد رہیں گی ۱۱۳)

برجستہ جواب

جو لوگ علماء اور دینداروں کو انکی وضع قطع پر طعنہ دیتے ہیں، اس سلسلے میں ایک لطیفہ بیان فرمایا: کہ

پاکستان میں ناظم آباد روڈ پر ایک موٹے آدمی، دو ڈھائی من کے دوڑ رہے تھے اور انکی داڑھی بھی خوب تھی ماشاء اللہ ایک مشت شرعی داڑھی، ایک مسٹر جا رہے تھے اس نے دیکھ کر کہا مولانا اتنی بڑی داڑھی رکھ کر دوڑ رہے ہیں، کہنے لگے بھائی! ہمارا جسم ڈھائی من کا ہے ڈھائی من کا جسم لے کر جب میں دوڑ سکتا ہوں تو اگر ایک چھٹانک کی داڑھی میرے ساتھ دوڑ رہی ہے تو آپ کو کیوں تعجب ہے؟ عجیب بات ہے یعنی داڑھی والا، اپنی صحت نہ بنائے، صبح نہ دوڑے، ورزش نہ کرے۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ دو میل روزانہ ٹہلتے تھے اسی دوران پانچ پارے قرآن پاک پڑھتے تھے۔ (حوالہ مذکورہ ۱۱۷)

شاہی جنگل

حضرت مولانا حکیم اختر صاحب نے فرمایا: جہاں قبر میں ہماری نعش اتری، پھر اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اور سیرت پر حساب و فیصلہ ہوگا، نبی والی صورت لیکر آئے ہو یا اہل مغرب اور یورپ والوں کی شکل، اگر نبی والی شکل نہ ہوگی تو پوچھا جائے گا تم نے نبی والی کیوں نہ بنائی؟ کیا ہمیں کافروں، یہودیوں اور عیسائیوں والی شکل اچھی معلوم ہوتی تھی؟ کیا تم کو اتنی بھی خبر نہیں تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داڑھی رکھتے تھے اور سارے انبیاء رکھتے تھے؟ اس کو تم جنگل کہتے تھے کہ یہ جنگل کون لگائے چہرے پر؟ بھائی یہ شاہی باغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باغ ہے تم اس کو جنگل کہتے تھے اس پر استرا پھیرنا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باغ کو تراشنا اور مٹانا ہے۔ اور ایک مشت، یہ سرکاری حد ہے اس سے ذرا بھی کم کرنا جرم ہے کہ یہ پلاٹ ہے جیسے مکان کا پلاٹ متعین ہوتا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پلاٹ کی حد بندی کردی ہے، جمعرات کے دن ہفتہ میں ایک دن جو حصہ بڑھ جاتا تھا اس کو کاٹتے تھے اور اسی طرح پکڑ لیتے تھے کہ آگے نہ کٹ جائے، سید الانبیاء نے حد بندی کردی ہے، حد بندی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے ہوئی ہے اب اگر آگے کاٹتے ہو، تو سمجھو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک کاٹ رہے ہو، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ گستاخی کر رہے ہو، میرے بھائی! مرنے سے پہلے پہلے اپنی حالت کو درست کرلو۔ (باتیں انکی یاد رہیں گی ۱۲۱)

مکھی کا ڈبونا

حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بخاری شریف وغیرہ میں حدیث ہے کہ مکھی کسی چیز میں گرے تو اس کو ڈبو دو، تاکہ اسکی سمیت (زہریلے اثرات) جاتی رہے کیونکہ اسکے ایک پر میں زہر اور دوسرے میں تریاق ہے اور وہ پہلے زہر والا پر ڈالتی ہے۔

علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے حیوۃ الحیوان میں لکھا کہ مکھی بائیں پر کو ڈبوتی ہے (اپنا تجربہ نقل کیا ہے) میرے نزدیک گرم میں نہ ڈبوئے، مسئلہ یہی ہے اگرچہ عمل نہیں ہے اور یہ بھی کہ اگر نجاست پر سے اٹھ کر آئی ہو تو اس وقت بھی یہ حکم نہ ہوگا۔ (ملفوظات محدث کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ۲۲۶)

تارک صلوۃ کا حکم

ایک وکیل قادیانی نے حضرت کشمیری رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ نماز چھوڑنے والے کے لئے فقہاء کے ہاں کیا حکم ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ تین فقہاء اسکو فاسق قرار دیتے ہیں اور ایک امام کافر گویا اسکا اشارہ اس طرف تھا کہ حدیث میں تو "فقد کفر" آیا ہے حضرت نے کہا کہ ابوداؤد میں حدیث ہے کہ خدا چاہے تو بخشدے جس سے معلوم ہوا کہ کفر نہیں ہے۔ (حوالہ بالا ۷۰)

مسائل میں غلطیوں کے ذمہ دار؟

فرمایا: جن مسائل کی غلطی دقیق ہے اس میں عوام الناس تو معذور ہوں گے انکو کچھ گناہ نہ ہوگا، اہل فتوی کی گردن نپے گی یہی حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ "من افتی بغیر علم فانما اثمہ علی من افتاہ" اس حصر سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ عوام کو کچھ گناہ نہ ہوگا۔ (تحفۃ العلماء: ۲/۴/۱۷)

چند مفید نمونے

۱) فرمایا: ایک شخص کا خط آیا ہے اس میں لکھا ہے کہ ایک شخص کی بیوی کا انتقال ہوگیا ہے، اب اس نے بیس دن کے بعد اپنی سالی سے نکاح کرلیا ہے، یہ نکاح درست ہے یا نہیں؟ اور شامی میں مردوں کے واسطے بیس عدتیں لکھی ہیں اسکا کیا مطلب ہے؟

میں نے لکھا ہے کہ نکاح تو ہوگیا اور شامی میں جو لکھا ہے خود دیکھ لو مجھ سے کیوں دریافت کرتے ہو۔

۲) فرمایا: لوگوں کے دماغ خراب ہوگئے ہیں ایک صاحب نے کچھ مسائل دریافت کیے ہیں، لکھا ہے کہ انکا جواب حدیث سے تحریر فرمایا جائے، میں نے کہہ دیا ہے کہ فقہ میں تو اس کا جواب یاد ہے اور حدیث سے اس کا جواب یاد نہیں اسلیے معذور ہوں۔

۳) ایک شخص نے خط میں سوال کیا کہ بیس رکعت تراویح کا کیا ثبوت ہے؟ اس کا جواب تحریر فرمایا کہ کیا مجتہدین پر اعتبار نہیں؟ یہ جواب لکھنے کے بعد فرمایا: کہ اگر اس شخص نے یہ جواب لکھا کہ "مجتہدین پر اعتبار نہیں" تو یہ جواب لکھوں گا کہ پھر مجھ پر کیسے اعتبار کرلیا جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ جیسے حضرات پر اعتماد نہیں کیا۔

۴) فرمایا: ایک شخص نے مسئلہ پوچھا کہ میں نے عورت کو لفظ طلاق نہیں کہا بلکہ "تلاک" کہا فرمایا کہ نکاح کے وقت بھی تو نکاح نہ کہا تھا "نکاہ" کہا تھا اگر اس سے نکاح نہ ہوا تھا تو عورت کو نکاح نہ ہونے کے سبب جدا ہونا چاہیے۔

۵) ایک شخص کا خط آیا ہے انہوں نے قنوتِ نازلہ کے بارہ میں دریافت کیا ہے کہ آج کل یہ نماز میں پڑھنی چاہیے یا نہیں اور اگر پڑھیں تو ہاتھ چھوڑ کر یا ہاتھ باندھ کر، اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائیں یا نہیں؟

میں نے اس کے جواب میں لکھا ہے بھلا ایسا جواب کیوں کسی کو پسند آئے گا مگر اسکی حقیقت تو میں جانتا ہوں یہ شخص ایک کم قوم کا ہے باہر جاکر اپنے کو سید ظاہر کیا، نام بھی بدل دیا۔

میں نے جواب دیا کہ آپ نے قنوت نازلہ میں تو استفتاء کیا جو چنداں ضروری نہیں اور رذائل نفس کے متعلق کچھ نہ پوچھا جو نہایت ضروری ہے، اب یہ بات کہ جواب کا سوال سے کیا تعلق ہے تو اس کا ثبوت کلام اللہ میں موجود ہے:

﴿ویسئلونک عن الاھلۃ قل ھی مواقیت للناس﴾

سوال تو کرے چاند کے گھٹنے بڑھنے کی علت سے اور جواب ملا ہے اسکی حکمت و فائدہ کا، مطلب یہ ہے کہ علت سے سوال مت کرو فائدہ دیکھو جو جوڑ یہاں ہے وہی میرے جواب میں، حاصل یہ کہ ضرورت سے سوال کرو۔

۶) فرمایا ایک خط آیا ہے پوچھتے ہیں کہ تصویر کا رکھنا گناہ صغیرہ ہے یا کبیرہ؟ میں نے جواب لکھا کہ کپڑوں کے بکس میں کبھی آگ رکھتے ہوئے بھی یہ تحقیق کی ہے کہ چھوٹی چنگاری ہے یا بڑا انگارہ۔

۷) ایک شخص نے بذریعہ خط دریافت کیا کہ سحری کا وقت کب تک رہتا ہے فرمایا: جواب لکھا ہے کہ سحری کا اور افطار کا وقت ہر روز کا جدا جدا ہے۔ جس دن کا دریافت کرنا ہو، اس دن کا غروب لکھو پھر میں جواب لکھوں گا۔

۸) میں عید کا مصافحہ ابتداء تو نہیں کرتا لیکن دوسرے کی درخواست پر کر بھی لیتا ہوں، (یعنی اگر دوسرا کرتا ہے تو کر لیتا ہوں) مگر مولانا گنگوہی نہیں کرتے تھے کیونکہ بدعت ہے اور میں مغلوب ہو جاتا ہوں۔

۹) فرمایا: ایک موضع میں ایک میاں جی نے مجھ سے ترک جمعہ کے فتوے کے بارے میں یہ کہا کہ تم یوں کہہ دو کہ اگر جمعہ ترک کرنے پر عذاب ہو تو ہمارے ذمہ ہے پھر ہم جمعہ چھوڑ دیں گے میں نے کہا کہ تم یوں کہہ دو اگر پڑھنے پر عذاب ہوا تو میرے ذمہ پھر ہم اجازت دیدیں گے، پھر میں نے کہا بھلا مانس! جب کسی مولوی نے فتویٰ دیدیا تو وہ خود ذمہ دار ہو گیا، زبان سے ذمہ دار بنے یا نہ بنے۔

۱۰) ایک شخص نے کارڈ میں ایک طویل مسئلہ پوچھا ہے اور دفع دخل کے لئے لکھتے ہیں کہ یہ تکلیف کی بات تو ہے مگر رنجیدہ نہ ہونا۔

میں نے لکھدیا ہے کہ ایسے جواب کے واسطے لفافہ آنا چاہیے اور یہ نصیحت کی بات سے رنجیدہ نہ ہونا۔

۱۱) (رضاعت کے رشتہ کا) نکاح کے بعد پتہ چلا علماء سے استفتاء کیا سب نے حرام بتلایا مجھ سے کہا گیا کہ اجی اس میں تو بدنامی ہوگی، میں نے کہا اور اس میں بدنامی نہ ہوگی کہ بہن بھائی ایک جگہ جمع ہیں اس نے کہا وہ دودھ تو رہا بھی نہ تھا ویسے ہی نکل گیا تھا۔

میں نے کہا دودھ ہی نکل گیا تھا، حرمت نہیں نکلی وہ تو اس کے پیٹ میں بیٹھ گئی۔ (تحفۃ العلماء)

عیسیٰ بن مریم کی دیت (خون بہا)

عیسیٰ بن عمر نے بیان کیا کہ اک اعرابی کو بحرین کا والی (گورنر) بنادیا گیا اس نے وہاں کے سب یہودیوں کو جمع کیا اور کہا کہ تم عیسیٰ بن مریم کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا کہ ہم نے انکو قتل

کر کے سولی پر لٹکا دیا یہ سن کر اس نے کہا پھر یہ تو ضروری بات ہے کہ تم نے اسکی دیت (خون بہا) ادا کی ہوگی؟ ان لوگوں نے جواب دیا ''نہیں'' اعرابی نے کہا تو واللہ! تم یہاں سے جا نہیں سکتے جب تک اسکی دیت نہ دے دو تو جب تک ان سے دیت نہ وصول کر لی جانے نہ دیا۔ (لطائف علمیہ ۱۵۹)

شفیق بن ثور کا فیصلہ

عاصم احول سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کا پیام دیا لڑکی والوں نے کہا ہم نکاح نہیں کریں گے جب تک تم طلاق نہ دے دو گے اس نے ان سے کہا کہ گواہ رہو، میں تین طلاق دے چکا ہوں اس نے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ پہلے فلاں عورت جو فلاں کی بیٹی ہے میرے نکاح میں تھی اور میں نے اسکو طلاق دی تھی انہوں نے کہا معلوم ہے پھر اس نے کہا کہ یہ بھی معلوم ہے کہ فلاں عورت جو فلاں کی بیٹی ہے وہ بھی میرے نکاح میں تھی پھر میں نے اسکو طلاق دی تھی انہوں نے کہا کہ ہاں، پھر اس نے کہا کہ فلاں عورت جو فلاں کی بیٹی ہے وہ بھی میرے نکاح میں تھی اور میں نے اسکو بھی طلاق دی تھی انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا اس نے کہا پھر میں تین طلاقیں دے چکا ہوں اور یہی میں نے کہا تھا انہوں نے کہا کہ ہماری گفتگو اس بیوی کو طلاق دینے کے بارے میں ہو رہی تھی یہ تنازعہ شفیق بن ثور کے سامنے لایا گیا جو عثمان کے پاس جا رہے تھے جب شفیق واپس آئے تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اس صورت کے بارے میں عثمان سے سوال کیا تھا انہوں نے اس کی نیت کو قابلِ اعتبار مانا ہے۔ (لطائف علمیہ ۱۶۹)

دو بیویوں میں انصاف کا عجیب قصہ

حضرت یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی دو بیویاں تھیں ان میں سے جس کی باری کا دن ہوتا اس دن دوسری کے گھر سے وضو نہ کرتے پھر دونوں بیویاں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملک شام گئیں اور وہاں دونوں اکٹھی بیمار ہوئیں اور اللہ کی شان دونوں کا ایک ہی دن میں انتقال ہوا ،لوگ اس دن بہت مشغول تھے اسلئے دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے دونوں میں قرعہ ڈالا کہ کس کو قبر میں پہلے رکھا جائے۔

حضرت یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی دو بیویاں تھیں جب ایک پاس ہوتے تو دوسری کے ہاں سے پانی بھی نہ پیتے۔ (حیاۃ الصحابہ: ۲/۶۹۷)

خطوط میں ''بسم اللہ'' لکھنا جائز ہے یا ناجائز؟

خط نویسی کی اصل سنت تو یہی ہے کہ ہر خط کے شروع میں بسم اللہ لکھی جائے لیکن قرآن و سنت کے نصوص و اشارات سے حضرات فقہاء نے یہ کلیہ قاعدہ لکھا ہے کہ جس جگہ ''بسم اللہ'' یا ''اللہ تعالیٰ'' کا کوئی نام لکھا جائے اگر اس جگہ اس کاغذ کی بے ادبی سے محفوظ رکھنے کا کوئی اہتمام نہیں بلکہ وہ پڑھ کر ڈال دیا جاتا ہے تو ایسے خطوط اور ایسی چیز میں ''بسم اللہ'' یا ''اللہ تعالیٰ'' کا کوئی نام لکھنا جائز نہیں کہ وہ اس طرح اس بے

ادبی کے گناہ کا شریک ہو جائے گا۔

آج کل عموماً ایک دوسرے کو جو خط لکھے جاتے ان کا حال سب جانتے ہیں کہ نالیوں اور گندگیوں میں پڑے نظر آتے ہیں اسلئے مناسب یہ ہے کہ ادائے سنت کے لئے زبان سے ''بسم اللہ'' کہے تحریر میں نہ لکھے۔ (معارف القرآن:۶/۵۶۷)

ف: ہمارے ہاں جو ۷۸۶ لکھنے کا رواج ہے، اس سے سنت ادا نہیں ہوتی، البتہ جب کوئی شخص زبان سے ''بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھ کر خط لکھنا شروع کرے تو اس وقت سنت ادا ہو جائے گی چاہے ۷۸۶ لکھے یا کچھ بھی نہ لکھے۔ (مؤلف)

ایک عالمی آفت کا شرعی حکم

ٹی وی پر میچ دیکھنا جائز نہیں، اس میں کئی گناہ اور خرابیاں ہیں پہلا گناہ کھیلنے والوں کی تصاویر قصداً دیکھنے کا ہے، جس کو حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے (جواہر الفقہ:۲/۳۳۹) پر لکھا ہے اور ٹی وی میں بے شمار لوگوں کی تصاویر ہوتی ہیں اسلیے ہر تصویر کو دیکھنے کا الگ الگ گناہ ہوگا۔

دوسرا گناہ کھیل دیکھنے کے دوران وقتاً فوقتاً ان عورتوں کی تصاویر دیکھنے کا ہے جو کھیل دیکھنے کے لئے اسٹیڈیم میں ہوتی ہیں۔

تیسرا گناہ ٹی وی خریدنے اور گھر میں رکھنے کا ہے اگر چہ اسکو استعمال نہ کیا جائے جیسا کہ (فتاویٰ رحیمیہ ۶/۲۹۸) میں لکھا ہوا ہے اگر کوئی شخص گانے بجانے کے آلات اور غفلت میں ڈالنے والے سامان اپنے گھر میں رکھے تو یہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے اور گناہ ہے اگر چہ وہ انکو استعمال نہ کرے اس لئے کہ ایسے آلات کو رکھنا عام طور پر دل لگی کے لئے ہوتا ہے۔ (خلاصۃ الفتاویٰ:۳۳۸)

چوتھا گناہ جماعت کی نماز چھوڑنے کا ہے جیسا کہ عام طور پر اس کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

پانچویں خرابی اپنے قیمتی وقت کو برباد کرنا ہوتا ہے۔

چھٹی خرابی لایعنی (بے فائدہ کام) میں اپنے کو مشغول رکھنا ہے جب کہ حدیث میں اسلام کی خوبی یہ بتلائی گئی ہے کہ بے کار کاموں کو چھوڑ دے۔

ساتویں خرابی یہ ہیکہ اس سے دین و دنیا کے ضروری کاموں سے غفلت پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ مشاہدہ ہے۔

آٹھویں خرابی یہ ہے کہ اس سے ٹی وی سے انسیت پیدا ہو جاتی ہے پھر اس کے بعد بہت سے گناہ اور خرابیاں وجود میں آتی ہیں۔

نویں خرابی یہ ہے کہ اس سے روزی کی برکت ختم ہو جاتی ہے کیونکہ ہر گناہ کا یہی اثر ہے۔

دسویں خرابی یہ ہے کہ ٹی وی کے پروگراموں سے دلچسپی رکھنے والا بھلائی کے کاموں سے محروم رہتا ہے۔

کومینٹری سے دلچسپی رکھنے کی خرابیاں اور گناہ

پہلا گناہ جماعت کی نماز چھوڑنے کا ہے۔

دوسری خرابی لغو (بے کار کام) میں مشغول ہونا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کامیابی کے لیے ایک شرط بیان فرمائی ہے کہ لغو کاموں سے دور رہے۔ (پارہ ۱۸، رکوع ۱)

تیسری خرابی یہ ہے کہ اس میں وقت کی ناقدری ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ''والعصر'' میں وقت کی قسم کھا کر اس کی اہمیت اور قدر دانی کی تعلیم دی ہے۔

چوتھی خرابی یہ ہے کہ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی یاد اور آخرت کی فکر سے غفلت پیدا ہوتی ہے۔

پانچویں خرابی یہ ہے کہ اس کی وجہ سے دنیا کے ضروری کاموں کا نقصان ہوتا ہے۔ جیسا کہ مشاہدہ ہے۔ (بکھرے موتی: ۱/ ۵۵)

ناخن کاٹنے کا کوئی خاص طریقہ منقول نہیں

ناخن کاٹنے کا کوئی خاص طریقہ یا کوئی خاص دن آنحضرت ﷺ سے منقول نہیں ہے۔ صاحب درمختار، جمعہ کے دن خاص طریقہ پر ناخن کاٹنے کی دو روایتیں نقل کر کے لکھتے ہیں:

"قال الحافظ ابن حجر انه يستحب كيفما احتاج اليه، ولم يثبت فى كيفيته شىء ولا فى تعيين يوم له عن النبى صلى الله عليه وسلم" (شامی جلد: ۵/ ۲۶۰)

اور بذل المجہود میں ہے: حافظ ابن حجر عسقلانی اور ابن دقیق العید نے فرمایا کہ ناخن تراشنے میں کوئی خاص کیفیت اور کوئی خاص دن بالیقین حضور ﷺ سے منقول نہیں ہے۔ (بذل المجہود: ۱/ ۳۳)

چار ماہ کے بعد اسقاط حمل قتل کے حکم میں ہے

بچوں کو زندہ دفن کر دینا قتل کر دینا سخت گناہ کبیرہ اور ظلم عظیم ہے اور چار ماہ کے بعد کسی حمل کو گرانا بھی اسی کے حکم میں ہے کیونکہ چوتھے مہینے میں حمل میں روح پڑ جاتی ہے اور وہ زندہ انسان کے حکم میں ہوتا ہے اسی طرح جو شخص کسی حاملہ عورت کے پیٹ پر ضرب لگائے اور اس سے بچہ ساقط ہو جائے تو باجماع امت مارنے والے پر اسکی دیت میں غرہ یعنی ایک غلام یا اس کی قیمت واجب ہوتی ہے۔

اور بطن سے باہر آنے کے وقت وہ زندہ تھا پھر مر گیا تو پوری دیت بڑے آدمی کے برابر واجب ہوتی ہے اور چار ماہ سے پہلے اسقاط حمل بھی بدون اضطراری حالت کے حرام ہے، مگر پہلی صورت کی نسبت کم ہے کیونکہ اس میں کسی زندہ انسان کا قتل صریح نہیں ہے۔ (مظہری، معارف القرآن: ۸/ ۶۸۳)

ننگے سر کی شہادت قبول نہیں

اسلام بلند اخلاق و کردار کی تعلیم دیتا ہے اور گھٹیا اخلاق اور معاشرت سے منع کرتا ہے ننگے سر بازاروں اور گلیوں میں نکلنا اسلام کی نظر میں ایک ایسا عیب ہے جو انسانی مروت و شرافت کے خلاف ہے

اسلئے فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ اسلامی عدالت ایسے شخص کی شہادت قبول نہیں کرے گی، مسلمانوں میں ننگے سر پھرنے کا رواج انگریزی تہذیب ومعاشرت کی نقالی سے پیدا ہوا ہے ورنہ اسلامی معاشرت میں ننگے سر پھرنے کو عیب تصور کیا جاتا ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ۳/۲۲۴، آپکے مسائل ۸/۴۷)

شہادت کی شرطیں

دو ہوں، بالغ، عاقل وحر وذکور۔۔۔ مسلم وغیر متہم بہ فجور

(خلاصۃ التفاسیر ۱/۲۲۴)

مقروض کی نماز جنازہ حضور پاک ﷺ نہیں پڑھتے تھے

حدیث پاک میں آیا ہے کہ حضور پاک ﷺ ایسے لوگوں کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے جن پر دوسروں کا حق ہوتا اس لیے نماز سے پہلے حضور ﷺ معلوم کرلیا کرتے تھے کہ اس پر کسی کا حق تو نہیں اسی وجہ سے ایک دفعہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھنے سے انکار کردیا مگر حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے انکے قرض کی ادائیگی کی ذمہ داری لی، اس کے بعد آپ ﷺ نے نماز جنازہ ادا فرمائی۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی کا جنازہ لایا گیا تاکہ آپ ﷺ اسکی نماز جنازہ پڑھ دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو کیونکہ انکے ذمہ قرض ہے جب حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسکی ادائیگی میرے ذمہ ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا پورا کروگے؟ تو انہوں نے کہا جی ہاں میں ادا کردوں گا۔

نوٹ: جب آپ ﷺ پر فتوحات ہوئیں تو مقروض کے قرض کا ذمہ خود لے لیتے تھے۔ اور جنازہ کی نماز پڑھاتے تھے۔ (آپکے مسائل اور انکا حل: ۳/۱۳۱ اور رحمۃ للعالمین: ۱/۲۶۶)

پھر آپ ﷺ نے ان صحابی کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (نسائی شریف: ۳۱۵)

باغی، ڈاکو اور ماں باپ کے قاتل کی نماز جنازہ نہیں

سوال: قاتل کو سزا کے طور پر قتل کیا جائے یا پھانسی دی جائے اسکی نماز جنازہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اگر والدین کا قاتل ہو تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟ فاسق، فاجر اور زانی کی موت پر اسکی نماز جنازہ کے بارہ میں کیا حکم ہے؟

جواب: نماز جنازہ ہر گنہگار مسلمان کی ہے البتہ، باغی اور ڈاکو اگر مقابلہ میں مارے جائیں تو انکی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے، نہ انکو غسل دیا جائے، اس طرح جس شخص نے اپنے ماں باپ میں سے کسی کو قتل کردیا ہو، اور اسے قصاصاً قتل کیا جائے تو اسکی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی جائے گی اور اگر وہ اپنی موت مرے تو اسکی نماز جنازہ پڑھی جائے گی تاہم سربرآوردہ مقتدا (یعنی دین میں باحیثیت) لوگ اس میں شرکت نہ کریں۔ (آپکے مسائل اور انکا حل ۳/۱۳۲)

دو جھگڑنے والوں کو دیوار کی نصیحت

بنی اسرائیل میں سے ایک آدمی کا انتقال ہو گیا، اسکے دو بیٹے تھے، ان دونوں کے مابین ایک دیوار کی تقسیم کے سلسلے میں جھگڑا ہو گیا، جب دونوں آپس میں جھگڑ رہے تھے تو انہوں نے دیوار سے ایک غیبی آواز سنی کہ تم دونوں جھگڑا مت کرو کیونکہ میری حقیقت یہ ہے کہ میں ایک مدت تک اس دنیا میں بادشاہ اور صاحب مملکت رہا۔ پھر میرا انتقال ہو گیا اور میرے بدن کے اجزاء مٹی کے ساتھ مل گئے۔ پھر اس مٹی سے کمہار نے مجھے گھڑے کی ٹھیکری بنا دیا، ایک طویل مدت تک ٹھیکری کی صورت میں رہنے کے بعد مجھے توڑ دیا گیا۔ پھر ایک لمبی مدت تک ٹکڑوں کی صورت میں رہنے کے بعد میں مٹی اور ریت کی صورت میں تبدیل ہو گیا۔ پھر کچھ مدت کے بعد لوگوں نے میرے اجزائے بدن کی اسی مٹی سے اینٹیں بنا ڈالیں۔ اور آج تم مجھے اینٹوں کی شکل میں دیکھ رہے ہو، لہذا تم ایسی مذموم وقبیح دنیا پر کیوں جھگڑتے ہو۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

غرور تھا نمود تھی، ہٹو بچو، کی تھی صدا
اور آج تم سے کیا کہوں لحد کا بھی پتہ نہیں

آہ! آہ! یہ دنیا بڑی فریب دہندہ ہے فانی ہونے کے باوجود یہ لوگوں کی محبوب بنی ہوئی ہے، یہ اپنی ظاہری رنگینی اور رعنائی سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہوئے آخرت سے غافل کرتی ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دلوں کو حقیقی مسرات کے شوق سے ہم آغوش فرمائیں۔ (گلستان قناعت تالیف علامہ محمد موسیٰ روحانی بازی: ۴۹۲)

میاں بیوی ایک دوسرے کا ستر نہ دیکھیں

یہ مضمون ضرور پڑھیں اور نسیان کے مرض سے بچیں۔

اسلامی تعلیم یہ ہے کہ زوجین بھی آپس میں بالکل بے شرم نہ ہو جایا کریں بلکہ حتی الامکان ستر کا خیال رکھیں، چنانچہ ایک مرسل روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک ارشاد نقل فرماتے ہیں:

"اذااتی احد کم اھلہ فلیستر ولا یتجرد ان تجرد العیرین"

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جائے تو حتی الامکان ستر پوشی کرے اور جانوروں کی طرح بالکل ننگے نہ ہو جایا کریں۔

معلوم ہوا کہ حیا کا تقاضا یہ ہے کہ میاں بیوی بھی ایک دوسرے کے ستر کو نہ دیکھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پوری زندگی نہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ستر دیکھا نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا دیکھا۔ اس بات کا لحاظ رکھ کر شرم وحیا کا ثبوت دینا چاہیے۔ والدین کے اعمال واخلاق کا اولاد پر بہت اثر پڑتا ہے اگر ہم شرم وحیا کے تقاضوں پر عمل پیرا ہوں گے تو ہماری اولاد بھی ان ہی صفات وخصائل کی

حامل ہوگی، اور اگر ہم شرم وحیا کا خیال نہ رکھیں گے تو اولاد میں بھی اسی طرح کے خراب جراثیم سرایت کر جائیں گے۔ آج ٹیلی ویژن کے پردے پر ننگے اور انسانیت سے گرے ہوئے مناظر دیکھ کر ہمارے معاشرے میں انکی نقل اتارنے کی کوشش کی جاتی ہے، اور اس کا بالکل لحاظ نہیں رکھا جاتا کہ ہمارا رب اور ہمارا خالق ومالک تنہائیوں میں بھی ہمارے اعمال سے پوری طرح واقف ہے۔ وہ اس بدترین حالت میں ہمیں دیکھے گا تو اسے کس قدر ناگوار گذرے گا۔ اس لیے اللہ سے شرم کرنی ضروری ہے، یہ شرم وحیا ہی ہمیں ایسی بری باتوں سے بچا سکے گی۔

علاوہ ازیں ستر پوشی میں لاپرواہی کا ایک اور نقصان حضرات فقہاء نے لکھا ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی پر بھول اور نسیان کا غلبہ ہو جاتا ہے اور ضروری باتیں بھی اسے یاد نہیں رہتی۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بھول کا مرض پیدا کرنے والی چیزوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی اپنی شرم گاہ سے کھیل کرے اور اس کی طرف دیکھے۔ (شامی: ۱/۲۲۵، کتاب الطهارة مطلب ست تورث النسيان)

بہر حال نظر سے صادر ہونے والی نامناسب باتوں میں سے اپنے ستر پر بلاضرورت نظر کرنا بھی ہے جس سے نظر کو محفوظ رکھنا چاہیے۔

فقہ کی طرح علم تصوف کا بھی ایک حصہ فرض عین

جس طرح ہر مرد وعورت پر اپنے اپنے حالات ومشاغل کی حد تک ان کے فقہی مسائل جاننا فرض ہے، اور پورے فقہ کے مسائل میں بصیرت ومہارت حاصل کرنا اور مفتی بننا سب پر فرض نہیں بلکہ فرض کفایہ ہے اسی طرح جو اخلاق حمیدہ کسی میں موجود نہیں انہیں حاصل کرنا اور جو رذائل اس کے نفس میں چھپے ہوئے ہیں ان سے بچنا، تصوف کے علم پر موقوف ہے، اس کا علم حاصل کرنا فرض عین ہے اور پورے علم تصوف میں بصیرت ومہارت پیدا کرنا کہ دوسروں کی تربیت بھی کر سکے، یہ فرض کفایہ ہے۔ (رد المحتار مع الدر المختار: ۱/۴۹، تفسیر معارف القرآن: ۴/۴۹۰)

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ چونکہ فقیہ النفس تھے، اس لیے انہوں نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کماحقہ تعریف کی ہے، کبھی فرماتے ہیں کہ: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ دل اور نگاہ دونوں کو بھر دیتے ہیں (کیونکہ خوبصورت اور خوب سیرت تھے اور علم بھی اچھا تھا) کبھی فرماتے ہیں کہ جب امام محمد رحمۃ اللہ علیہ گفتگو کرتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ وحی نازل ہو رہی ہے، ایک بار فرمایا کہ میں نے ان سے دو اونٹوں کے بوجھ کے برابر علم حاصل کیا۔

جہاں تک محدثین کی بات ہے تو ان میں جو لوگ فقیہ نہیں ہیں ان کو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی قدر ومنزلت معلوم نہیں اس لیے ان لوگوں سے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں تعریفی کلمات منقول نہیں ہیں۔ محدثین کی ناپسندیدگی کی وجہ یہ ہے کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ پہلے شخص ہیں جس نے فقہ کو حدیث سے الگ کیا۔ اس لیے ان

لوگوں نے اس بارے میں ان کو مطعون کیا، حالانکہ آخر کار تمام مذاہب والوں کو ان کی اتباع کرنی پڑی اور سب نے انہیں کا طریقہ کار اختیار کیا۔ (جمال انور سوانح کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ۱۴۹، بحوالہ فیض الباری ۵۲/۱)

دو مسئلے

ایک شخص نے اپنا بیٹا معلم کے حوالہ کر کے کہا کہ اس کو نحو اور فقہ کے علاوہ اور کچھ نہ سکھائیں۔ معلم نے اس کو صرف دو مسئلے سکھائے، ایک نحو کا، اور ایک فقہ کا۔ ''ضرب زید عمروا'' زید فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور ''عمرو'' مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، اور دوسرا مسئلہ فقہ کا سکھایا: ''ایک شخص مر جائے اور اس کے ماں باپ رہ جائیں تو اس کے مال میں ماں کو ثلث (تہائی) ملے گا اور باقی پورا مال باپ کے لیے ہے پھر بچے سے پوچھا یہ مسئلہ آپ کی سمجھ میں آ گیا؟ بچے نے جواب دیا، ہاں جب گھر گیا تو باپ نے پوچھا بیٹا! ''ضرب عبد الله زيدا'' میں کیا کہتے ہو؟ یعنی اس کی کیا ترکیب ہے؟ بیٹے نے کہا، میں کہتا ہوں کہ عبداللہ اپنے فعل کی وجہ سے جیت گیا اور باپ کے لیے کچھ نہیں بچا۔ (اخبار الحمقی والمغفلین اردو: ۲۷۹)

نہ کنواری نہ بیاہی ہوئی

ایک شخص ابو حکیم فقیہ کے پاس آیا، میں بھی وہاں حاضر تھا، آدمی کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی، جس کا ایک شخص کے ساتھ نکاح کرا رہا تھا، شیخ نے اس سے پوچھا: آپ کی بیٹی شادی شدہ ہے یا کنواری؟ اس آدمی نے کہا: اے شیخ! خدا کی قسم یہ نہ کنواری ہے اور نہ بیاہی ہوئی بلکہ درمیانی ہے، شیخ نے کہا: پھر کیا ہے؟ ''عوان بين ذالك'' یہ سن کر حاضرین ہنس پڑے اور یہ احمق سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ (حوالہ بالا)

سردی کے موسم میں ایک دیہاتی کی نماز

اصمعی کہتے ہیں میں نے ایک دیہاتی کو سردی کے موسم میں بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا وہ کہہ رہا تھا۔

اليك اعتذر من صلاتي قاعدًا ☆ على غير طهر مومیانحو قبلتی
فمالی برد الماء یارب طاقة ☆ ورجلای لا تقوی طی رکبتی
ولکننی اقضيه يارب جاهدًا ☆ وا قضيكه ان عشت في وجه صيفتي
وان انا لم افعل فانت محكم ☆ الهى في صفعى وفي نتف لحيتي

یعنی ''میں تیرے سامنے بغیر وضو کے رو بہ قبلہ ہو کر اشارہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا عذر پیش کرتا ہوں''

''اے میرے پروردگار! کہ میں ٹھنڈے پانی کو استعمال کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور میرے پیروں میں گھٹنے سمیٹنے کی طاقت نہیں''

اے میرے پروردگار! لیکن میں بڑے پیار اور انہماک سے نماز ادا کرتا ہوں اور اگر زندہ رہا تو موسم گرما کی ابتداء میں اس کی قضا کروں گا (یعنی پھر صحیح طریقہ سے نماز کی قضاء کروں گا)

اور اگر میں نے قضا نہیں کی، تو اے میرے رب میرے گدی اور داڑھی نوچنے کا فیصلہ آپ کے اختیار میں ہے۔ (احمقوں کی دنیا: ۱۸۷)

بکری کو حد جاری کرنا

رقہ میں ہارون الرشید کے گورنر نصر بن مقبل نے بکری کو حد میں کوڑے مارنے کا حکم دیا، لوگوں نے کہا یہ تو جانور ہے (اس پر کیسے حد جاری ہوگی؟) کہنے لگا حدود کسی سے ٹلتی نہیں ہیں اور اگر میں نے حد معطل کی تو میں بہت بڑا ظالم کہلاؤں گا، یہ خبر ہارون الرشید کو پہنچی تو اس نے اسکو طلب کیا جب یہ انکے سامنے ظاہر ہوا، تو ہارون الرشید نے پوچھا تم کون ہو؟ کہا میں بنی کلب کا سردار ہوں، ہارون الرشید نے پھر پوچھا آپ نے کیسے بکری پر حد جاری کرنے کا حکم دیا؟ کہا میرے یہاں حد میں انسان اور چوپائے برابر ہیں اگر کسی چوپائے پر حد واجب ہو جائے تو میں اس پر ضرور حد جاری کروں گا اگر چہ وہ میری ماں، بہن ہی کیوں نہ ہو اللہ کے حق کے معاملہ میں، میں کسی ملامت کی پرواہ نہیں کرتا۔

چنانچہ ہارون الرشید نے حکم دیا " ایسے معاملات میں اسکے ساتھ کوئی تعاون نہ کیا جائے " (ایضا)

جب نماز میں کسی کو حدث ہو جائے تو.....؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جب نماز میں کسی کو حدث ہو جائے یعنی گوز (ریح) نکل کر وضو ٹوٹ جائے تو اپنی ناک پکڑ کر جماعت سے نکل جائے تا کہ مسلمان کا عیب چھپ جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شراب حرام ہونے سے پہلے مراد خداوندی کو بھانپ لینا

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (شراب حرام ہونے سے پہلے) سنا کہ یہ فرماتے تھے کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے شراب سے بچانے کا ارادہ کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ جلدی ہی اسکے بارے میں حکم نازل ہونے والا ہے، تو جس کے پاس کچھ شراب موجود ہو وہ اسکو بیچ کر نفع اٹھالے، کہتے ہیں کہ اس ارشاد پر تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم سنایا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کر دیا ہے جس کو اس آیت کی اطلاع ہو جائے اور اسکے پاس شراب موجود ہو تو وہ نہ اسکو پیئے اور نہ اسکو بیچے، تو لوگوں کے پاس جس قدر بھی شراب موجود تھی اسکو لے کر سڑکوں پر آ گئے اور بہادی۔ (لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیاء: ۶۳)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ذہانت سے بھرپور ایک مشورہ

مجاہد سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے درمیان تشریف رکھتے تھے کہ آپ کو بدبو ہوا محسوس ہوئی تو فرمایا جس شخص کی ریح خارج ہوگئی، اسکو چاہیے کہ اٹھ کر وضو کر آئے، شرم کی وجہ سے وہ شخص نہ اٹھا، آپ نے پھر فرمایا، صاحب ریح کو اٹھ کر وضو کر لینا چاہیے، اللہ تعالیٰ بھی اظہار حق

سے نہیں شرماتے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! ہم سب ہی اٹھ کر وضو کیوں نہ کرلیں۔ (لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیاء:۱۷)

جریر بن عبداللہ کا مشورہ

ایک روایت میں ایسا ہی قصہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں پیش آیا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے مکان میں بیٹھے تھے اور ان کیساتھ جریر بن عبداللہ بھی تھے (اور دیگر حاضرین مجلس تھے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بدبودار ہوا محسوس ہوئی تو آپ نے فرمایا: صاحب ریح کو چاہیے کہ اٹھ کر وضو کرلے جریر بن عبداللہ نے عرض کیا اے امیر المومنین! تمام حاضرین ہی کو وضو کرلینا چاہیئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تجویز پسند کرتے ہوئے فرمایا: تم پر خدا کی رحمت ہو تم جاہلیت کے زمانہ میں بہت اچھے سردار تھے اور اسلام میں بھی بہت اچھے سردار ہو۔

سحری کا وقت

حضرت عدی بن حاتم کو جب یہ معلوم ہوا کہ رمضان میں سحری کھانے کی آخری حد یہ ہے کہ:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ (سورۃ البقرۃ:۱۸۷)

"کھاؤ پیو، جب تک کہ سفید ڈورا، سیاہ ڈورے سے صبح ہونے تک ممتاز نہ ہوجائے"

تو انہوں نے ایک سفید اور ایک سیاہ ڈورا تکیہ کے نیچے رکھ لیا اور اس وقت تک کھاتے پیتے رہتے تھے، جب تک یہ دونوں ڈورے کھلے طور پر ایک دوسری سے الگ نہ نظر آنے لگتے۔ اس میں کافی چاندنا ہوجاتا مگر انکا خورد ونوش (کھانا پینا) بند نہ ہوتا اور وہ بزعم خود قرآن پر عمل کررہے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاح کے لہجہ میں فرمایا: "ان وسادتك لعريض"

تیرا تکیہ بڑا ہی لمبا چوڑا ہے (کہ اسکے نیچے سیاہ ڈورا اور سفید ڈورا یعنی افق سارا آگیا۔)

اشارہ تھا کہ سیاہ وسفید ڈورے سے سوت کا ڈورا مراد نہیں، بلکہ رات کا سیاہ خط اور صبح صادق کا سفید خط مراد ہے۔ (لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیاء:۳۷)

عقلمند آدمی جب اسکا چہرہ اور قد سامنے ہو تو چھپ نہیں سکتا

عجلان کہتے ہیں کہ مجھ سے زیاد نے کہا کہ میرے پاس کسی عقلمند آدمی کو لاؤ، میں نے عرض کیا کہ میں نہیں سمجھا کہ آپکی مراد کس شخص کو بلانا ہے، انہوں نے جواب دیا کہ عقلمند آدمی جب اسکا چہرہ اور قد سامنے ہو تو چھپ نہیں سکتا تو میں نکلا ہی تھا کہ ایک شخص میرے سامنے آیا جو وجیہ اور دراز قد وفصیح اللسان تھا میں نے اس کو چلنے کے لئے کہا وہ آکر زیاد سے ملا زیاد نے کہا کہ اے شخص میں آپ سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں ایک معاملہ میں، کیا آپ تیار ہیں اس نے جواب دیا کہ میں پیشاب کو روکے ہوئے ہوں اور ایسے شخص کی رائے ناقابل اعتماد ہے زیاد نے مجھ سے کہا کہ اے عجلان اس کو بیت الخلاء لے جاؤ (میں نے پہنچادیا) جب وہ

نکالا تو اس نے کہا کہ میں بھوکا ہوں اور بھوکے کی رائے نا قابل اعتبار ہے، زیاد نے کہا اے عجلان! اسکو کھانا دو، تو کھانا لایا گیا پھر جب وہ کھانے سے فارغ ہو چکے تو کہا اب پوچھیے، آپکو جس امر کی ضرورت ہو، تو ان سے جو سوال بھی کیا گیا ان کے پاس اس کا مناسب جواب موجود تھا۔

عورتوں میں ختنہ کا رواج حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جاری کیا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت منقول ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، کہ جب حضرت سارہ نے دیکھا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ (ہاجرہ) سے حضرت ابراہیم علیہ السلام محبت کرنے لگے، تو اسکے دل میں شدید غیرت پیدا ہوئی، یہاں تک کہ وہ قسم کھا بیٹھیں کہ وہ ہاجرہ کے اعضاء میں کوئی عضو ضرور کاٹ دیں گی، جب یہ اطلاع حضرت ہاجرہ کو پہنچی تو انہوں نے ذرہ پہننا شروع کر دی جس کے دامن طویل رکھے اور یہ دنیا کی پہلی عورت ہیں جس نے دامن لمبا بنایا اور ایسا اس لیے کیا تھا کہ چلتے ہوئے دامن کی رگڑ سے قدموں کے نشانات زمین پر باقی نہ رہیں کہ سارہ انکے آنے جانے کو نہ پہچان سکیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارہ سے فرمایا کہ کیا تم یہ خبر حاصل کر سکتی ہو کہ اللہ کے فیصلے پر اپنے کو راضی کر لو، اور ہاجرہ کا خیال چھوڑ دو انہوں نے عرض کیا کہ میں نے جو قسم کھائی ہے اب اس سے عہدہ برآ ہونا کیسے ممکن ہوگا؟ آپ علیہ السلام نے اس کی یہ ترکیب بتائی کہ تم ہاجرہ کے پوشیدہ جسم کے اوپر کا حصہ گوشت (جو ایک مستقل عضو ہے) کاٹ دو (اس کا کاٹ دینا عورتوں کے لئے اچھا بھی ہے) اور عورتوں میں سے ایک سنت جاری ہو جائے گی اور تمہاری قسم بھی پوری ہو جائیگی، تو وہ اس پر رضامند ہو گئیں اور اسکو کاٹ دیا، اور یہ طریقہ عورتوں میں جاری ہو گیا (اس طرح عورتوں کے ختنہ کا رواج عرب میں تھا) اسلام نے اسکو ضروری نہیں قرار دیا جس طرح مردوں کا ختنہ ضروری ہے۔ (لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیا، ۵۶)

ف: ختنہ کا حکم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے چلا آرہا ہے، خود حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی ختنہ کیا تھا، ان کی اولاد میں بھی ختنہ رہا، یہاں تک کہ تورات میں ختنہ کا حکم موجود ہے اور مسلمانوں کے لئے بھی ختنہ کرنا سنت ہے۔ مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ جملہ تاریخی ضرب المثل بن گیا کہ ''جو مذہب پکا اس کی نشانی پکی اور جو مذہب کچا اس کی نشانی کچی'' (مسلمانوں کی نشانی ختنہ اور ہندوؤں کی نشانی چوٹی ہے) تفصیل کے لئے ''انعام الباری لشیخ تقی عثمانی مدظلہ جلد اص ۲۷۲'' ملاحظہ کیجئے۔ (مؤلف)

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ایک عجیب واقعہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام جوان ہو گئے تو اپنی قوم جرہم کی ایک عورت سے نکاح کر لیا، جب ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ملنے کیلئے (شام سے) آئے تو اسماعیل علیہ السلام کو نہ پایا تو آپ نے انکی بیوی سے پوچھا، اس نے جواب دیا کہ وہ معاش کی تلاش میں گئے ہوئے ہیں، پھر اس سے معاشی حالات دریافت کئے تو اس نے کہا کہ ہم بڑی تنگی اور سختی سے گزارا کرتے ہیں

اور شکایتیں کرنا شروع کر دیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تمہارا شوہر آ جائے تو اس سے ہمارا سلام کہہ دینا اور یہ کہ اپنے گھر کے دروازہ کی دہلیز بدل دے، جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام واپس آئے تو انکو پیغام پہنچا دیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ میرے والد (حضرت ابراہیم علیہ السلام) تھے اور مجھے یہ حکم دے گئے ہیں کہ تجھے اپنے سے جدا کر دوں، اب تو اپنے متعلقین کے پاس چلی جا۔ (بخاری شریف جلد اول)

حضرت سلیمان علیہ السلام کا عجیب وغریب فیصلہ

حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ دو عورتیں سفر میں تھیں اور ہر ایک کی گود میں بچہ تھا، ان میں سے ایک کے بچے کو بھیڑیا لے گیا اب دوسرے بچہ پر دونوں عورتوں نے جھگڑنا شروع کر دیا۔ (ہر ایک اسکو اپنا کہتی تھی) اب دونوں نے یہ مقدمہ حضرت داؤد علیہ السلام کے سامنے پیش کیا، آپ نے دونوں میں سے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا، کہ بچہ پر اسی کا قبضہ تھا اور ثبوت کوئی بھی پیش نہ کر سکی تھی واپسی میں ان عورتوں کا گذر حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے سے ہوا، آپ نے ان سے حال دریافت کیا تو انہوں نے پورا قصہ کہہ سنایا۔ آپ نے یہ سن کر حکم دیا کہ چاقو لاؤ، میں اس بچہ کے دو ٹکڑے کر کے دونوں میں تقسیم کر دوں گا، چھوٹی نے (آمادگی دیکھ کر) پوچھا کہ کیا واقعی آپ اسے کاٹ ڈالیں گے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کہ ہاں! اس نے کہا کہ آپ نہ کاٹیے؟ میں اپنا حصہ اسکو دیئے دیتی ہوں، یہ سن کر آپ علیہ السلام نے فیصلہ کر دیا کہ یہ بچہ چھوٹی کا ہے، اور اسکو دیدیا۔ اسکا ذکر بخاری و مسلم میں ہے۔ (لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیاء: ۵۷)

عقلمند مر کر بھی جیتا ہے

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے جلوس میں چلے آ رہے تھے، انہوں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے بیٹے کو "یالادین" کے لفظ سے پکار رہی تھی، یہ سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام ٹھہر گئے، اور کہا کہ اللہ کا دین تو ظاہر ہے (اس لادین کا کیا مطلب؟) اس عورت کو بلوایا اور پوچھا اس نے کہا کہ میرا شوہر ایک (تجارتی) سفر میں گیا تھا اور اسکے ہمراہ اسکا ایک ساجھی تھا اس نے ظاہر کیا کہ وہ مر گیا اور اس نے یہ وصیت کی تھی کہ اگر میری بیوی کے لڑکا پیدا ہو، تو میں اس کا نام لادین رکھوں، یہ سنکر آپ نے اس شخص کو پکڑوا کر بلایا اور تحقیق کی، اس نے اعتراف کر لیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا تھا تو اسکے قصاص میں حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسے قتل کرا دیا۔ (ایضا: ۵۸)

نماز میں عجلت کی مذمت

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ غالباً حضرت مولانا فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جلال آباد میں دو شخص مسجد میں نماز کو آتے تھے، اور یہ شرط کر کے آتے تھے، کہ پہلے کون نماز ختم کریگا؟ ایک شخص نے انکے نماز پڑھنے کی حالت دیکھ کر کہا، معلوم ہوتا ہے، قرات و تشہد و درود شریف و تسبیحات تو گھر پڑھ آتے

ہوں گے، باقی رکوع اور سجدے یہاں آ کر کر لیتے ہوں گے۔ (ملفوظات حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ ۱۱/ ۲۴)

حضور ﷺ کا تعریض سے بھرپور ایک کلام

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک مدعی حاضر ہوا، جو ایک شخص کو پکڑے ہوئے تھا، جس نے اسکے کسی عزیز کو قتل کر دیا تھا اس سے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم دیت یعنی خون بہا لینا چاہتے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا تو کیا معاف کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا نہیں، آپ ﷺ فرمایا کہ اچھا لے جاؤ، اسکو قتل کر دو جب وہ آپ ﷺ کے پاس سے چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس نے قتل کر دیا تو وہ اسی قاتل کی مثل ہو جائے گا، اب ایک شخص نے اس مدعی سے مل کر رسول اللہ ﷺ کے الفاظ نقل کر دیئے تو اس نے فوراً اسے چھوڑ دیا حالانکہ وہ اسکی گردن میں رسی باندھے کھینچتا ہوا لے جا رہا تھا۔

ابن قتیبہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مثل کے لفظ سے یہ مراد نہیں لیا تھا کہ اگر اس نے اسکو قتل کر دیا تو وہ گناہگار اور مستحق نار ہونے میں اس قاتل کے برابر ہو جائے گا، اور آپ ﷺ یہ مراد کیسے لے سکتے تھے؟ جبکہ قاتل سے قصاص لینے کو اللہ تعالیٰ نے مباح کیا ہے لیکن رسول ﷺ کو یہ پسند نہ تھا کہ وہ اس سے قصاص لے اور آپ ﷺ نے یہ اچھا سمجھا کہ وہ اسکو معاف کر دے، تو آپ ﷺ نے ایسا لفظ استعمال کیا جس میں اس مطلب کیطرف اسکی قوت واہمہ دوڑ جائے، کہ اگر میں نے قتل کر دیا تو میں بھی گناہ گار ہونے میں اسکے برابر ہو جاؤں گا، تا کہ وہ اسکو معاف کر دے اور مراد آپ ﷺ کی یہ تھی کہ قتل نفس میں دونوں برابر ہو جائیں گے تو یہ بھی قاتل ہوگا اور وہ بھی قاتل یہ الگ بات ہے کہ پہلا قاتل ظالم تھا اور دوسرا قصاص لینے والا ہوتا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک شخص کو طلاق سے بچانے کے لیے ایک عجیب حیلہ

روایت ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے حاضر کیا گیا، جس نے یہ حلف کر لیا تھا کہ میری بیوی پر تین طلاق اگر میں رمضان میں اس سے دن میں جماع نہ کروں۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ اپنی بیوی کو ساتھ لے کر سفر میں چلا جا اور دوران سفر روزہ فرض نہیں (اس لیے روزہ نہ رکھنا) اور دن میں جماع کر لینا۔ (لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیاء: ۶۹)

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی معرفت خداوندی

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں ابراہیم بن رباح موصلی سے منقول ہے کہ ایک شخص نے ان پر کچھ مال کا دعویٰ کیا۔ آپ کو قاضی کے سامنے لایا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ اپنے دعوے کی سچائی پر حلف کر لے اور لے لے۔ اس شخص نے ان الفاظ سے شروع کیا ''واللہ الذی لا الہ الا ھو'' یعنی قسم کھاتا ہوں اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان الفاظ سے حلف کرو، واللہ، واللہ، واللہ جس مال کا دعویٰ کرتا

ہوں تو حسین کے ذمہ ہوا جب اس شخص نے حلف کر لیا، ذرا کھڑا ہوا ہی تھا کہ اس کے پاؤں ڈگمگائے اور مر کر جا پڑا۔ آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا (کہ آپ نے حلف کے الفاظ کیوں بدلوائے) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہوا کہ یہ اللہ کی تمجید بیان کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ حلم کا معاملہ ہو جائے گا۔ (ایضا ۷۰)

عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا مزاح سے بھرپور ایک واقعہ

عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں عکرمہ مولی ابن عباس کہتے ہیں کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پہلو میں لیٹے ہوئے تھے۔ پھر وہاں سے حجرے کی طرف پہنچے (جہاں انکی باندی موجود تھی) اس سے مشغول ہو گئے۔ جب ان کی بیوی نے بیدار ہو کر ان کو نہ دیکھا تو تجسس کے لیے نکلی اور دیکھا کہ وہ جاریہ یعنی باندی کے پیٹ پر ہیں، تو اس نے واپس ہو کر چھری سنبھالی اور جاریہ کے پاس پہنچی۔ عبداللہ نے اس سے کہا کہ کیا بات ہے؟ اس نے کہا کیا بات، کیسی سمجھ لو؟ میں اگر اس وقت تم کو اسی حالت میں پھر دیکھتی جس میں تم تھے تو اس چھری سے اس کی خبر لیتی۔ عبداللہ نے کہا: اور میں کہاں تھا؟ اس نے کہا، اس جاریہ کے پیٹ پر، عبداللہ نے کہا میں کہاں تھا۔ (انہوں نے ایک ایسا لفظ بولا جس سے اس عورت کو انکار مفہوم ہوا) اس نے کہا کیوں نہیں، کہنے لگی۔ اچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حالت جنابت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا اگر تم سچے ہو تو قرآن پڑھ کر سناؤ، انہوں نے کہا اچھا سنو۔ (اور قرآن کے لہجہ میں یہ اشعار پڑھ ڈالے)

"اتانا رسول الله يتلو كتابه، كما لاح منشور من الصبح ساطع ارانا الهدى بعد العمى فقلو بنابه موقنات ان ما قال واقع يبيت يجافى جنبهٗ عن فراشه اذا استقلت بالكافرين المضاجع"

(ترجمہ) ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے، وہ ہم کو اللہ کا کلام سناتے ہیں جس طرح پھیلی ہوئی درخشاں صبح ظاہر ہوتی ہے، ہم کو جبکہ ہم بے بصیرت تھے سچا راستہ دکھایا تو ہمارے دل جس چیز کے واقع ہونے کی انہوں نے خبر دی اس کا پورا یقین کرتے ہیں اللہ کے رسول کا یہ حال ہے کہ ان کا پہلو بستر سے جدا ہوتا ہے جس وقت کافروں کے بوجھ سے ان کے بستر دبے ہوئے ہوتے ہیں یعنی آپ اللہ کے حضور میں تمام رات عبادت کے لیے کھڑے رہتے ہیں۔

اس نے (قرآن سمجھ کر) کہا میں اللہ پر ایمان لائی اور میری آنکھیں جھوٹ کہتی ہیں۔ اور میں صبح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام ماجرا عرض کیا، آپ سن کر اتنا ہنسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔ (لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیا ۱۷۰)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ظرافت سے بھرپور ایک جواب

مؤلف کتاب کہتے ہیں کہ ہم کو معلوم ہوا، کہ ایک شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حاجب (چوکیدار) کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو اطلاع کر دو، آپ کا باپ شریک اور ماں شریک بھائی دروازہ

پر ہے، معاویہ رضی اللہ عنہ نے حاجب سے حال معلوم کر کے فرمایا کہ میں نے تو اس کو پہچانا نہیں۔ پھر کہا، اچھا بلا لو۔ جب یہ شخص سامنے پہنچا تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ تو میرا بھائی کس طرح ہے، تو اس نے کہا کہ میں آدم علیہ السلام اور حوا کا بیٹا ہوں۔ یہ سن کر انہوں نے غلام کو حکم دیا کہ اس کو ایک درہم دے دے۔ اس نے کہا کہ اپنے بھائی کو جو کہ ماں اور باپ دونوں میں شریک ہے، آپ ایک درہم دے رہے ہیں؟ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنے ان سب بھائیوں کو جو آدم و حوا کی اولاد ہیں، دینے بیٹھوں گا تو تیرے حصہ میں یہ بھی نہیں آئے گا۔ (لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیاء:۷۵)

لقطہ کا مسئلہ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی ہوشیاری

مغیرہ بن شعبہ کے متعلق منقول ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ مغیرہ کے پاس ایک نیزہ تھا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوہ میں جاتے تھے، تو یہ اس نیزہ کو لے کر نکلتے تھے (راستہ میں کسی جگہ) گاڑ دیا کرتے تھے (یاد رہے کہ لقطہ یعنی گری پڑی چیز کے بارے میں یہ حکم شرعی ہے کہ جس مسلمان کی اس پر نظر پڑ جائے وہ اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے اور اس پر واجب ہے کہ اس کے مالک کو تلاش کر کے اس تک پہنچائے) پھر جب لوگ وہاں سے گذرتے تھے تو اس کو اٹھا کر لے جاتے تھے۔ اور منزل مقصود پر پہنچ کر ان تک اس نیزہ کو پہنچا دیتے تھے، اس ہوشیاری سے یہ نیزہ کا بار دوسرے کے کاندھوں پر ڈال دیا کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا، کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا تو ان کو تمہاری اس حرکت کی ضرور خبر دوں گا۔ کہنے لگے ایسا نہ کرنا اگر تم نے ایسا کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دے دیا، کہ کوئی نہ اٹھایا کرے تو پھر کوئی گمشدہ چیز نہیں اٹھائی جائے گی (لوگ ایسا ہی سمجھ لیں گے کہ یہ کسی نے مغیرہ کی طرح قصداً ڈالی ہے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچے گا، جس کی ذمہ داری آپ کے اوپر رہے گی) (لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیاء:۷۶)

ایک بڑھیا کا واقعہ

مشہور ہے کہ ایک بڑھیا کی پوٹلی گم ہو گئی تھی اور وہ بیٹھی ہوئی یہ دعا کر رہی تھی کہ یا اللہ! کسی مولوی کو نہ ملے۔ لوگوں نے کہا کہ مولوی کو ملنے یا نہ ملنے سے تیرا کیا فائدہ، کیا نقصان؟ کہنے لگی: کسی اور کو مل گئی تو دنیا میں نہیں تو کم از کم آخرت میں ثواب وصول کر لونگی لیکن اگر کسی مولوی کو ملی تو وہ اس کو کسی نہ کسی طرح حلال کر کے کھائے گا تو اس لئے آخرت میں ملنے کی بھی توقع نہیں۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حاضر دماغی کا ایک عجیب واقعہ

زید بن اسلم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ کو بحرین کا عامل (گورنر) بنا دیا تھا۔ وہاں کے لوگ ان سے ناراض ہو گئے اور دشمن بن گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو معزول کر دیا لیکن بحرین والوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، مغیرہ رضی اللہ عنہ کو بحال کر کے واپس نہ بھیج دیں، تو

بحرین کے چودھری نے لوگوں سے کہا کہ اگر تم کو جو کچھ میں کہتا ہوں اس پر عمل کرلو تو مغیرہ کبھی واپس نہیں آسکیں گے انہوں نے کہا اپنی تجویز بتاؤ۔ چودھری نے کہا تم مجھے ایک لاکھ درہم جمع کردو اور میں یہ رقم لے کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤں گا، اور کہوں گا یہ وہ رقم ہے جو مغیرہ نے خیانت کر کے میرے پاس جمع کی تھی، چنانچہ لوگوں نے اس کے پاس ایک لاکھ درہم جمع کردیے اور اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کو پیش کردیا اور عرض کیا کہ یہ مغیرہ نے خیانت کر کے میرے پاس رکھوائی تھی یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ سنو! یہ شخص کیا کہہ رہا ہے؟ انہوں نے سن کر عرض کیا، اللہ آپ کا بھلا کرے، یہ جھوٹ بول رہا ہے، وہ تو دو لاکھ تھے۔ فرمایا یہ حرکت کیوں کی، انہوں نے عرض کیا کہ کنبہ کے خرچ اور ضرورت نے مجبور کیا، اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس نمائندہ قوم سے خطاب کیا کہ بولو تم کیا کہنا چاہتے ہو (دو لاکھ سن کر اس کے ہوش وحواس ٹھکانے آچکے تھے) کہنے لگا خدا کی قسم ایسا نہیں اب میں آپ سے ضرور سچ کہوں گا۔ اللہ آپ کا بھلا کرے، خدا کی قسم! مغیرہ نے میرے پاس نہ قلیل رقم رکھوائی نہ کثیر۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مغیرہ سے فرمایا تم نے اس دہقان کی نسبت کیا ارادہ کیا تھا؟ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس خبیث نے مجھ جھوٹ باندھا تھا، میں نے بھی پسند کیا کہ (اسی سے حقیقت ظاہر کراؤں اور اس کو رسوا کردوں) ایسے واقعات میں یہ شبہ نہ کیا جائے کہ ایک صحابی جھوٹ بول رہے ہیں، احکام مقصد کے تابع ہوتے ہیں ان کا مقصد یہ نہیں تھا کہ اس دہقان سے ان کو دو لاکھ درہم وصول کرنا تھا بلکہ سچائی کی سطح پر لانے کے لیے محض ایک حیلہ کیا تھا جو نہ عقلاً مذموم ہے اور نہ شرعاً۔ (لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیاء، ۷۶)

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا داؤد دازدی کوتر کی بہ ترکی جواب

شعبیؒ کے بارے میں منقول ہے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے، کہ شعبی حمام میں داخل ہوئے تو داؤد ازدی کو بغیر پاجامہ کے دیکھا تو اپنی دونوں آنکھیں میچ لیں، داؤد نے کہا: اے ابوعمر! کب سے اندھے ہوگئے ہو؟ شعبی نے جواب دیا کہ جب سے خدا نے تیرا پردہ چاک کردیا۔ (ایضا: ۱۳۱)

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا حیلہ

ابراہیم نخعی کے بارے میں مغیرہ سے مروی ہے کہ ابراہیم نخعی کو جب کوئی ایسا شخص تلاش کرتا جس سے وہ ملنا نہ چاہتے تو خادمہ باہر آ کر یہ کہہ دیتی تھی کہ مسجد میں دیکھو۔ (یہ نہیں کہا جاتا تھا کہ گھر میں نہیں ہے) (ایضا: ۱۳۱)

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا حیلہ

علی بن ہاشم نے ایک شخص سے روایت کیا جس کا نام بھی لیا تھا کہ جب ہم ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سے آیا کرتے تو ہم سے کہا کرتے تھے کہ اگر میرے بارے میں تم سے پوچھا جائے تو کہہ دینا کہ ہمیں خبر نہیں کہ وہ کہاں ہے۔ (اس میں جھوٹ لازم نہیں آئے گا) کیونکہ جب تم میرے پاس سے چلے گئے تو پھر تم

کو کیا خبر ہو سکتی ہے کہ میں کہاں ہوتا ہوں (نماز کی جگہ، کھانے کی جگہ، آرام کی جگہ، بیت الخلاء گھر میں بہت سے جگہیں ہوتی ہیں۔) (لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیاء:۱۳۲)

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی شہادت دو مردوں کے برابر

خزیمہ بن ثابت کے متعلق زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا، آپ اسکو ساتھ لیکر چلے تا کہ اسکی قیمت اسکو ادا کر دیں آپکی رفتار تیز تھی اور اعرابی آہستہ چل رہا تھا (اس لئے آپ اس سے کچھ دور آگے ہو گئے تھے) لوگوں نے (یہ دیکھ کر کہ ایک بکاؤ گھوڑا ہے) اس اعرابی کو روک دیا اور اس سے قیمت طے کرنا شروع کر دی، انکو یہ خبر نہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ اس سے خرید چکے ہیں، یہاں تک کہ بعض لوگوں نے اس قیمت سے جو حضور ﷺ سے طے ہو چکی تھی زیادہ قیمت لگا دی تو اس اعرابی نے حضور ﷺ کو آواز دی اور کہا کہ اگر تمہارا اسکو خریدنے کا ارادہ ہے تو خرید لو نہیں تو میں اسکو بیچ دیتا ہوں، یہ سن کر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ میں تجھ سے خرید نہیں چکا ہوں، اس نے کہا نہیں اب لوگ رسول اللہ ﷺ اور اعرابی کے گرد جمع ہو گئے جبکہ دونوں ایک دوسرے سے سوال و جواب کر رہے تھے اب اعرابی نے یہ کہنا شروع کیا کہ کوئی گواہ لاؤ جو یہ شہادت دے کہ میں نے آپ کے ہاتھ بیچ دیا ہے اور مسلمانوں میں سے جو شخص آتا رہا وہ اعرابی سے کہتا رہا۔ کہ کمبخت! اللہ کے رسول ہمیشہ سچ ہی فرماتے ہیں یہاں تک کہ خزیمہ آ گئے، انہوں نے نبی کریم ﷺ اور اعرابی کے ایک دوسرے سے سوال و جواب سنے اس اعرابی نے پھر یہی کہنا شروع کیا کہ گواہ لاؤ جو گواہی دے کہ میں بیچ چکا ہوں، خزیمہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو بیچ چکا ہے رسول اللہ ﷺ نے خزیمہ سے کہا کہ تم کیسے گواہی دیتے ہو تم تو ہمارے ساتھ نہیں تھے انہوں نے کہا کہ آپ کے صادق ہونے کی بنا، پر اے رسول اللہ (ﷺ)! اس وقت سے نبی کریم ﷺ نے تنہا خزیمہ کی شہادت، دو مردوں کے برابر قرار دی، اور دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خزیمہ سے فرمایا تم کیسے گواہی دیتے ہو تم تو ہمارے ساتھ نہیں تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ) جب آپ آسمان کی خبر دیتے ہیں (صرف آپ سے سن کر ہی) تو ہم آپکی تصدیق کرتے ہیں تو اس قول کی تصدیق کیوں نہ کرے (اسی ذہانت کے مشاہدہ پر آپ ﷺ نے خزیمہ کی شہادت کو دو مردوں کے برابر قرار دیا)۔ (لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیاء۔۷۸)

خلیفہ مہدی کی ذکاوت

خلیفہ مہدی کے متعلق علی بن صالح کہتے ہیں، کہ میں مہدی کے پاس موجود تھا، جب کہ شریک بن عبداللہ قاضی خلیفہ سے ملنے آگئے تو مہدی نے چاہا کہ خوشبو جلائی جائے، قاضی صاحب کیلئے تو خادم کو پیچھے کھڑا تھا حکم دیا کہ قاضی صاحب کے لئے عود لاؤ (عود اس خوشبودار لکڑی کو کہتے ہیں جس کے جلنے سے خوشبودار دھواں بتدریج اٹھتا رہتا ہے اور عود ایک باجے کا نام بھی ہے جو سارنگی جیسا ہوتا ہے) خادم جا کر عود

باجہ اٹھا لایا اور اس نے لا کر قاضی شریک صاحب کے گود میں رکھدیا شریک نے کہا کہ اے میر المومنین! یہ کیا ہے؟ مہدی نے جواب دیا کہ آج صبح اس باجے کو پولیس آفیسر نے برآمد کیا تھا ہم نے چاہا کہ یہ قاضی کے ہاتھ سے ٹوٹ جائے، قاضی صاحب نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ''جزاك الله خيرا، يا امير المومنين!'' کہا اور اسے توڑ دیا پھر دوسرے باتوں میں لگ گئے اور وہ واقعہ فراموش ہو گیا پھر مہدی نے شریک سے سوال کیا کہ اس صورت میں آپ کیا حکم دیتے ہیں، کہ ایک شخص نے اپنے وکیل کو ایک شے معین کے لانے کا حکم دیا مگر وہ دوسری لے آیا اور یہ دوسری چیز تلف ہو گئی تو قاضی صاحب نے کہا اے امیر المومنین اس پر ضمان ہے (یعنی اسکی مثل چیز مہیا کرے یا قیمت ادا کرے) تو (قاضی صاحب کے جانے کے بعد) منصور نے خادم سے کہا کہ اس حرکت سے جو چیز تلف ہوئی ہے اسکا ضمان ادا کرو (یہ دوسری ذکاوت ہے کیسے لطیف طور پر دوسرا باجہ مہیا کرنے کا خادم کو ایماء کیا)۔ (لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیاء:۹۰)

سلطان کا ایک دانشمندانہ فیصلہ

ابوالحسن بن ہلال نے لکھا ہے کہ ایک شخص نے جو شخص دوسرے ترکمانی کا ہاتھ پکڑ کر لایا اور کہا کہ اس کو میں نے اپنی بیٹی سے جماع کرتے ہوئے دیکھا، اور میں چاہتا ہوں کہ آپ سے حکم حاصل کر کے اس کو قتل کر دوں۔ سلطان نے کہا نہیں بلکہ اس کے ساتھ اس کا نکاح کر دے اور مہر ہم اپنے خزانے سے ادا کر دیں گے۔ اس نے کہا کہ میں تو قتل کے سوا اور کوئی صورت قبول نہیں کروں گا۔ سلطان نے حکم دیا کہ تلوار لاؤ تو تلوار حاضر کی گئی تو اس کو میان سے نکالا اور باپ سے کہا کہ آگے آؤ تو اس کو تلوار دی اور اپنے ہاتھ میں میان سنبھال لیا اور اس سے کہا اس تلوار کو میان میں دے دو تو جب بھی وہ میان کے منہ میں لا کر تلوار اس میں داخل کرنا چاہتا تھا سلطان اس میان کا منہ ہٹا دیتے تھے جس سے وہ تلوار کو داخل نہ کر سکا اس نے کہا حضور! آپ چھوڑتے ہی نہیں کہ میں اس میں داخل کروں۔ سلطان نے فرمایا کہ یہی معاملہ اپنی بیٹی کا سمجھ۔ اگر وہ نہ چاہتی تو یہ اس کے ساتھ کیسے کرتا۔ اس لیے اگر اس فعل کی سزا میں تو قتل ہی چاہتا ہے، تو دونوں کو قتل کر (اس کی سمجھ میں آ گیا) پھر نکاح پڑھنے والے کو بلا کر نکاح کرا دیا اور مہر اپنے خزانے سے ادا کر دیا۔ (لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیاء:۱۰۸)

امام کی قرأت سے اس کی پریشانی کا اندازہ کرنا

ابن طولون علی الصباح اٹھ کر ائمہ مساجد کی قرأت سنا کرتے تھے ایک دن انہوں نے ایک اپنے مصاحب کو بلا کر فرمایا کہ فلاں مسجد میں جا کر اس کے امام کو یہ دینار دے آؤ۔ یہ مصاحب کہتا ہے کہ میں گیا اور امام کے پاس بیٹھ کر سلسلہ گفتگو میں اس کو بے تکلف کر لیا یہاں تک کہ اس نے اپنی پریشانی کا تذکرہ کیا کہ اس کی بیوی کو پیدائش کے درد کی تکلیف ہے اور اس کے ضروری سامان کے لیے میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اس لیے آج نماز میں بھی کئی مرتبہ قرأت میں غلطی ہو گئی ہے پھر میں (اس کو دینار دے کر) ابن طولون

کے پاس واپس آیا اور حال بیان کیا، انہوں نے کہا اس نے سچ کہا میں نے آج کھڑے ہو کر سنا تو میں نے دیکھا کہ بہت غلط پڑھ رہا ہے، اسی سے میں سمجھا کہ اس کا دل کسی اور چیز میں مشغول ہے۔ (ایضا ۱۱۲)

داروغہ جیل کی ظرافت

ایک اندھا ایک اندھی کے ساتھ پکڑا گیا۔ محرر نے دریافت کیا، کہ ان دونوں کا قصہ کس طرح لکھنا چاہیے؟ داروغہ جیل نے کہا لکھو" ظلمت بعضها فوق بعض" (لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیا، ۱۱۳)

چوری کا اقرار کرانے کے لیے ابن النسوی کا ایک نفسیاتی حربہ

ابن النسوی کے بارے میں منقول ہے کہ ان کے سامنے دو آدمی لائے گئے جن پر چوری کا اتہام تہمت تھا۔ انہوں نے ان کو اپنے سامنے کھڑا کیا پھر ملازموں سے پینے کے لیے پانی مانگا، جب پانی آ گیا تو اس کو پینا شروع کیا پھر قصداً اپنے ہاتھ سے گلاس چھوڑ دیا جو گر کر ٹوٹ گیا ان میں کا ایک شخص اس کے اچانک گرنے اور ٹوٹنے سے گھبرا گیا اور دوسرا اسی طرح کھڑا رہا، اس گھبرا جانے والے شخص کو کہہ دیا گیا کہ چلا جائے اور دوسرے کو حکم دیا گیا کہ مسروقہ مال واپس کر، ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے کیسے معلوم کیا کہ یہ چور ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ چور کا دل مضبوط ہوتا ہے، وہ نہیں گھبراتا اور یہ گھبرانے والا اس لیے بری ہوا کہ اگر گھر میں ایک چوہا بھی حرکت کرتا تو یہ گھبرا کر بھاگ جاتا اور یہ خفیف سی حرکت بھی اس کو چوری سے روک دیتی۔

پیشاب روکنے والے کی رائے قابل اعتبار نہیں

ایک عالم امیر کے سامنے کھڑے ہوئے تھے کہ ان کو پیشاب نے مجبور کیا تو یہ باہر آ گئے۔ پھر (فارغ) ہو کر واپس آئے تو امیر نے پوچھا، کہاں گئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ "رائے ٹھیک کرنے کیلیے" انہوں نے اس مقولہ مشہور کی طرف اشارہ کیا" لارای لحاقن " (پیشاب روکنے والے شخص کی رائے قابل اعتبار نہیں)۔ (ایضا: ۱۱۸)

اقرار جرم کے لئے ایک حاکم کا ذہنی حربہ

بعض شیوخ نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک شخص کے پانچ سو دینار چوری ہو گئے وہ سب مشتبہ لوگوں کو حاکم کے پاس لے گیا، حاکم نے کہا میں تم میں سے کسی کو مار پیٹ نہ کرونگا بلکہ میرے پاس ایک لمبی ڈور ہے جو اندھیرے کمرے میں پھیلی ہوئی ہے تم سب اس میں جاؤ، اور ایک شخص اسکو ہاتھ میں لیکر ڈور کو شروع سے آخر تک ہاتھ لگائے چلا جائے اور ہاتھ کو آستین میں چھپا کر باہر آتا رہے، یہ ڈور چور کے ہاتھ پر لپٹ جائیگی اور اس نے ڈور کو لپے ہوئے کوئلہ سے کالا کر دیا تو ہر شخص نے ڈور پر اندھیرے میں اپنے ہاتھ کو کھینچا مگر ان میں سے ایک شخص نے (اسکو ہاتھ نہیں لگایا) جب سب لوگ باہر آ گئے تو انکے ہاتھوں کو دیکھا سب کے ہاتھ سیاہ تھے سوائے ایک شخص کے، اسی کو پکڑا گیا جو اقراری ہو گیا۔ (لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیا۔ ۱۱۹)

کعب بن اسود رضی اللہ عنہ کی نکتہ رسی

شعبی سے مروی ہے، کہ ایک عورت نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں ایک ایسے شخص کی شکایت پیش کرتی ہوں جو دنیا کا بہترین شخص ہے بجز اس شخص کے جو اعمال خیر میں اس سے سبقت لے گیا ہو، یا اس ہی جیسے اعمال پر کاربند ہوں، وہ شخص تمام رات صبح تک نفلیں پڑھتا ہے اور تمام دن روزے سے رہتا ہے (اتنا عرض کرنے کے بعد) پھر اس پر حیا کا غلبہ ہو گیا اور اس نے عرض کیا، کہ اے امیر المومنین! میں اپنی شکایت واپس لینا چاہتی ہوں، آپ نے فرمایا، اللہ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے تو نے بہت اچھی ثنا، اور تعریف کی، اور فرمایا بہت اچھا جب وہ چلی گئی تو کعب بن اسود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین! اس عورت نے بلیغ طور پر اپنی شکایت آپ کے سامنے پیش کردی آپ نے فرمایا، کہ اس نے کیا شکایت کی ہے؟ کعب نے عرض کیا کہ اپنے شوہر کی شکایت کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت اور اس کے شوہر کو حاضر کیے جانے کا حکم دیا تو دونوں حاضر ہوئے تو آپ نے کعب سے فرمایا کہ تم ان کا فیصلہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں آپ کی موجودگی میں فیصلہ کروں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اپنی فطانت سے وہ بات سمجھ گئے جو میں نہیں سمجھ سکا (اس لئے اب فیصلہ بھی تم ہی کرو) کعب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ﴾ (انہوں نے شوہر کو حکم دیا کہ) تین دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو اور اس (بیوی) کے ساتھ رہو اور تین رات نوافل کے لئے کھڑے رہا کرو اور ایک رات اسکے ساتھ رہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا واللہ یہ فیصلہ میرے لئے پہلی نکتہ رسی سے بھی زیادہ عجیب ہے اس واقعہ کے بعد ہی آپ نے انکو بصرہ کا قاضی بنایا اور ان کے لئے سواری کا انتظام کر کے انکو روانہ کردیا۔ (لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیاء: ۱۱۹)

حرکات وسکنات سے حالات وواقعات معلوم کرنا

مروی ہے کہ ایاس بن معاویہ کے پاس تین عورتیں آئیں انہوں نے (ان کو دیکھ کر) کہا کہ اُنمیں سے ایک بچے کو دودھ پلانیوالی ہے اور دوسری کنواری اور تیسری بیوہ، ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوگیا؟ انہوں نے کہا دودھ پلانے والی جب بیٹھی تو اس نے اپنے ہاتھ سے پستان کو سنبھالا اور جب کنواری بیٹھی تو اس نے کسی کی طرف التفات نہیں کیا اور بیوہ جب آئی تو وہ دائیں بائیں اپنی نگاہ پھراتی رہی۔ (ایضاً: ۱۲۲)

قاضی ایاس بن معاویہ کی باریک بینی

۱) ابوالحسن قیسی سے معلوم ہوا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کے پاس جو عام لوگوں میں سے تھا کچھ مال امانت رکھا اور یہ شخص ایسا امانت دار مشہور تھا، جس کے بارے میں کسی کو شبہ نہ تھا، پھر امانت رکھنے والا شخص مکہ چلا گیا جب یہ واپس آیا تو اپنا مال طلب کیا تو یہ شخص مکر گیا تو مدعی ایاس کے پاس پہنچا اور پورا واقعہ

سنایا، ایاس نے کہا کیا میرے پاس تمہارے آنے کی خبر اسکو ہوئی۔ اس نے کہا نہیں، پھر پوچھا کہ تم کسی شخص کی موجودگی میں اس سے جھگڑے ہو، اس نے کہا کہ نہیں، کسی کو اسکی خبر نہیں ہوئی۔ ایاس نے کہا کہ لوٹ جاؤ اور کسی کے سامنے اسکا ذکر بھی نہ کرو، اور دو دن کے بعد مجھ سے ملو وہ شخص چلا گیا اب ایاس نے اس امانت رکھنے والے کو بلا کر کہا کہ کثیر مقدار میں ہمارا مال آگیا ہے ہمارا ارادہ ہے کہ وہ تمہارے سپرد کریں کیا آپکا مکان محفوظ ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں ایاس نے کہا تو مال رکھنے کے لئے مناسب جگہ ٹھیک کر لیجئے اور مزدوروں کا انتظام بھی ہونا چاہیئے جو اسے اٹھا کر لے جائیں۔ اب (دو دن کے بعد) وہ شخص آیا تو اس سے ایاس نے کہا اب تم جا کر اس سے اپنا مال مانگو اگر وہ دیدے تو "فھو المراد" (مقصد حاصل ہو گیا) اور اگر انکار کرے تو اس سے کہنا کہ میں قاضی کو خبر کرتا ہوں چنانچہ یہ شخص اسکے پاس گیا اور اس سے کہا کہ میرا مال دیدے ورنہ میں قاضی صاحب کے پاس جا کر شکایت کر دونگا اور تمام ماجرا، ان کو بیان کر دونگا اس نے اسکا مال اسکو واپس کر دیا پھر اس شخص نے ایاس کے پاس جا کر اطلاع دی کہ اس نے مال واپس دیدیا پھر وہ امین ایاس کے پاس پہنچا تو انہوں نے اسکو پٹوا کر انکلوادیا اور کہا کہ اے خائن! خبردار، کبھی ادھر کا رخ نہ کرنا۔ (لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیاء:۱۲۲)

۲)......ابو محمد قرشی نے ہم سے بیان کیا کہ ایک شخص نے دوسرے کے پاس کچھ مال امانت رکھا پھر جب اس سے طلب کیا تو اس نے انکار کر دیا اس نے اپنا معاملہ ایاس بن معاویہ کے سامنے پیش کیا مدعی نے بیان کیا کہ میں نے اس کو مال دیا قاضی ایاس نے کہا کہ کس کے سامنے دیا تھا، اس نے کہا کہ میں ایسی جگہ دیا تھا اور وہاں کوئی موجود نہیں تھا، قاضی نے کہا اس جگہ کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا کہ ایک درخت ہے قاضی نے کہا اچھا اب تم اسی جگہ جاؤ، اور درخت کو دیکھو، شاید اللہ تعالیٰ وہاں جانے سے ایسی بات واضح کر دیں جس سے تمہارا حق ظاہر ہو جائے ہو سکتا ہے کہ تم نے درخت کے قریب اپنا مال دفن کیا ہو، اور وہاں جا کر یاد آجائے جب تم درخت کو دیکھو۔ یہ شخص چلا گیا قاضی صاحب نے مدعا علیہ کو مدعی کی واپسی تک بیٹھا رہنے کا حکم دیا، وہ بیٹھ گیا اور ایاس قضا کے متعلق کام کرتے رہے اور ایک ساعت اسکی طرف دیکھنے کے لئے انہوں نے پوچھا کہ اے شخص! کیا وہ تیرا ساتھی اس درخت تک پہنچ گیا ہوگا جس جگہ کا وہ ذکر کر رہا تھا؟ اس نے کہا نہیں (اس نفی سے ثابت ہو گیا کہ یہ اس جگہ سے بخوبی واقف ہے) ایاس نے کہا مردود! تو یقینا خائن ہے، اس نے کہا خدا آپ کے ساتھ آسانی کرے آپ میرے ساتھ آسانی کر دیجئے انہوں نے اس پر ایک نگہبان مقرر کر دیا جو اسکی حفاظت کرے (اور جانے نہ دے) یہاں تک کہ وہ شخص واپس آگیا اس سے ایاس نے کہا یہ تمہارے حق کا اقرار کر چکا ہے اسکو پکڑ لو۔ (ایضا ۱۲۴)

عبید اللہ بن حسن اور عمر کے مشترکہ فیصلے

ابو سہل نے ہم سے بیان کیا کہ عہد قضا کبھی دو کے درمیان مشترک نہیں بنایا گیا۔ مگر عبید اللہ بن الحسن العنبری اور عمر بن عامر کے درمیان یہ دونوں مشترکہ طور پر بصرہ کے قاضی تھے، ہر مجلس میں دونوں جمع

رہتے تھے اور لوگوں کو جب دیکھتے تو ایک ساتھ دیکھتے۔ کہتے ہیں کہ دونوں کے پاس ایک قوم ایک باندی کا معاملہ لیکر آئی جو پیڑ انہیں پہنتی تھی (اسلئے جو خریدار تھا وہ اسکو عیب قرار دیکر اپنے لیے خیار عیب کے حق کا مدعی تھا اور اسکو بیچنے والا اسکو عیب نہیں مانتا تھا، اسی کے فیصلہ کے لئے عدالت کی طرف ان لوگوں نے رجوع کیا تھا) انکے بارے میں عمر بن عامر نے کہا، کہ یہ ناقص الخلقت ہے اور عبید اللہ بن الحسن نے کہا کہ جو چیز ایسی ہو جو خلقت اور طبیعت عامہ کے خلاف ہو وہ عیب ہے تو دونوں کے جملوں کو ملا کر یہ فیصلہ بنا کہ باندی معیوب ہے۔ اسمیں تجویز کی تکمیل کسی ایک قاضی کے فیصلے سے نہیں ہو سکی جب تک دونوں کو بطور صغریٰ اور کبریٰ کے ملایا نہیں گیا اور غالباً اس حکایت کے اظہار سے یہی مقصد ہے کہ اشتراک کی حیثیت کو اسطرح یہ دونوں حضرات باقی رکھتے تھے۔ (لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیاء:۱۲۳)

قاضی القضاۃ شامی کی حساسیت

ابن السماک نے ذکر کیا کہ ایک دن قاضی القضاۃ شامی کے سامنے دو آدمیوں نے اپنا جھگڑا پیش کیا جبکہ یہ جامع منصور میں بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک نے کہا کہ میں نے دس دینار اس کو امانتاً دیئے تھے، دوسرے نے کہا کہ اس نے مجھے کچھ نہیں دیا ہے آپ نے مطالبہ کرنے والے سے کہا کہ تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے اس نے کہا کہ نہیں قاضی صاحب نے کہا اور نہ کسی کی آنکھوں کے سامنے دیئے، اس نے کہا نہیں۔ وہاں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں تھا، قاضی صاحب نے کہا کہ کس جگہ سپرد کئے تھے اس نے کہا کہ کرخ کی ایک مسجد میں (کرخ بغداد کا ایک بڑا محلّہ ہے جس میں بہت سی مساجد ہیں) پھر جس سے مطالبہ کیا جارہا تھا اس سے انہوں نے پوچھا کہ کیا تم حلف کرو گے؟ اس نے کہا ہاں۔ تو آپ نے مدعی سے کہا کہ جس مسجد میں تم نے اس کو دینار سپرد کئے تھے وہاں جاؤ اور وہاں سے میرے پاس قرآن کا ایک ورق لاؤ تاکہ میں اس سے اس کو حلف دوں وہ شخص چلا گیا اور قاضی صاحب نے اس متہم (جس پر تہمت تھا) کو روک لیا جب ایک گھڑی گزر گئی تو اس کی طرف التفات کیا اور پوچھا تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا وہ شخص مسجد میں پہنچ گیا ہوگا، اس نے کہا نہیں، ابھی نہیں پہنچا۔ یہ جواب اقرار کے مانند ہو گیا تو اس پر سونے کی ادائیگی قرار دی اور پھر اس نے اقرار کر لیا۔ (لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیاء:۱۲۴)

وسوسہ کا علاج

ہم کو معلوم ہوا کہ ایک شخص نے ابو حازم کے پاس آ کر کہا کہ شیطان میرے پاس آ کر مجھ سے کہتا ہے کہ تو نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی ہے وہ مجھ کو اس وسوسہ میں مبتلا کرتا رہتا ہے۔ انہوں نے کہا (اور حقیقت کیا ہے؟) کیا تو نے اسکو طلاق نہیں دی۔ اس نے کہا نہیں، انہوں نے کہا کیا تو نے کل میرے پاس آ کر میرے نزدیک اپنے بیوی کو طلاق نہیں دی؟ اس نے کہا خدا کی قسم! میں آج ہی آپ کے پاس آیا ہوں اور میں نے کسی صورت میں بھی اسے طلاق نہیں دی انہوں نے کہا کہ جب شیطان تیرے پاس آئے تو اس

وقت بھی اس طرح قسم کھالینا اور آرام سے رہنا۔ (ایضاً ۱۲۷)

ایک قاضی صاحب کا حیلہ

یحییٰ بن محمد سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ مجھ سے ایک قابل اعتماد شخص نے بیان کیا کہ ایک قاضی پر انکی بیوی نے تقاضا کیا کہ مجھے ایک باندی خرید دیجئے۔ وہ اس سلسلہ میں بردہ فروشوں میں گئے جنہوں نے انکے سامنے چندلڑکیاں پیش کیں، ان میں سے ایک کو انہوں نے پسند کرلیا اور اپنی بیوی کو لا کر دکھایا کہ میں اپنے مال سے اس کو تمہارے لئے خرید کر لایا ہوں اس نے کہا مجھے آپ کے مال کی حاجت نہیں یہ دینار لیجئے اور اسکو میرے واسطے خرید کر لائیے اور انکو ایک سو دینار دے دیئے (بڑی سمجھدار عورت تھی کہ انکے الفاظ "اپنے مال" سے سن کر انکی نیت کو تاڑ گئی) یہ دینار قاضی صاحب نے لے لئے، انکو گھر میں (کسی تھیلی میں سربمہر کر کے) الگ رکھ دیا اور جا کر اپنے لئے خرید لائے اور اپنے مال سے ہی قیمت ادا کی اور بیعنامہ بھی اپنے ہی نام لکھایا اور لڑکی کو آہستہ سے بتا دیا اور اس کو پوشیدہ رکھنے کی ہدایت کردی، اب انکی بیوی اس سے خدمت لیتی رہتی تھی۔ جب قاضی صاحب کو تنہائی میسر آجاتی تو یہ اس سے ہمبستر ہوتے۔ ایک دن اتفاق ہوا کہ ایسے وقت میں بیوی سر پر آپہنچی۔ اس نے کہا اے بدکردار شیخ زانی یہ کیا ہو رہا ہے؟ کیا تو خدا سے نہیں ڈرتا؟ کیا تو ہی مسلمانوں کا قاضی ہے؟ قاضی نے کہا کہ "شیخ" بدکردار نہیں ہے رہا "زنا" سو خدا کی پناہ اور اپنے نام کا بیعنامہ نکال کر اسکے سامنے رکھ دیا اور اسکو حیلہ سے آگاہ کر دیا اور سربمہر دینار نکال کر اسکے آگے ڈال دیئے اس وقت وہ سمجھی کہ قاضی صاحب نے حرام فعل نہیں کیا اور برابر خوشامدیں کرتی رہیں یہاں تک کہ قاضی صاحب نے اسکو فروخت کر دیا۔

ایک قاضی کی عدالت میں فرزدق شاعر کی شہادت

ابن قتیبہ نے کہا کہ ایک قاضی کے یہاں ایک مرتبہ فرزدق شاعر نے شہادت دی تو قاضی نے کہا ابو الفراس کی شہادت کو ہم نے جائز رکھا ہے مگر مزید شہادتیں لاؤ (ابو الفراس فرزدق کی کنیت ہے) جب فرزدق واپس ہوئے تو ان سے کہا گیا، واللہ تمہاری شہادت کو معتبر نہیں مانا گیا (فرزدق مشہور شاعر تھا)۔

جیسا دعویٰ ویسے ہی گواہ

دو آدمی قاضی ضمضم کے پاس آئے، ان میں سے ایک کا دوسرے پر یہ دعویٰ تھا کہ یہ میرا طنبور نہیں دیتا۔ مدعا علیہ انکاری تھا مدعی نے کہا میں شہادتیں پیش کرنے کے لیے تیار ہوں اس نے دو گواہ پیش کیے جنہوں نے مدعی کے سچا ہونے کی گواہی دی۔ مدعی علیہ نے کہا قاضی صاحب ان گواہوں سے ان کا پیشہ دریافت کیجیے (پوچھا گیا) تو ایک نے بتایا کہ وہ نبیذ بیچنے والا ہے اور دوسرے نے بیان کیا کہ وہ جانور ہنکانے والا ہے تو قاضی نے مدعا علیہ سے کہا کہ طنبورے کے دعوے پر تیرے نزدیک ان سے بڑھیا گواہوں کی ضرورت ہے؟ (جیسا دعویٰ ہے ویسے ہی گواہ ہیں، اٹھ اس کو وہ طنبورا واپس دے۔) (لطائف

علمیہ اردو کتاب الاذکیاء: ۱۲۹)

ایک نزاع (جھگڑے) میں حکم کا دلچسپ فیصلہ

دو آدمی ایک بکری کے بارے میں جھگڑ رہے تھے ہر ایک نے اس کا ایک ایک کان پکڑ رکھا تھا، اس دوران میں ایک شخص آ گیا دونوں نے اس سے کہا کہ جو فیصلہ تم کرو گے وہ ہمیں منظور ہے۔ اس نے کہا اگر تم میرے فیصلہ پر راضی ہو تو ہر ایک یہ حلف کرے کہ اگر وہ میرا فیصلہ نہ مانے گا تو اس کی بیوی پر طلاق ہے تو دوسرے نے ایسا حلف کر لیا پھر اس نے کہا اب اس کے کان چھوڑ دو، تو دونوں نے چھوڑ دیئے اب اس نے اس کا کان پکڑا اور چلتا بنا (کہ اس کا فیصلہ یہی ہے) دونوں دیکھتے رہ گئے۔ اس سے بات کرنے پر قادر بھی نہ رہے (کہ اگر ناراضی کا اظہار کرتے ہیں تو بکری کے ساتھ بیوی بھی جائے گی)۔ (ایضا ۱۲۹)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا ربیع کو ایک مسکت جواب

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ خلیفہ منصور نے ایک مرتبہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کو بلایا تو آپ تشریف لے گئے۔ ربیع نے جو منصور کا حاجب تھا اور ابوحنیفہ کا دشمن، کہا کہ اے امیر المومنین! یہ ابوحنیفہ آپ کے دادا (حضرت عبداللہ بن عباس) کی مخالفت کرتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول یہ تھا کہ کسی معاملہ پر حلف کرنے والا اگر اس سے ایک یا دو دن کے بعد استثناء کر دے یعنی انشاء اللہ کہہ دے تو یہ اس کے لیے جائز ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا قول یہ ہے کہ حلف کے ساتھ متصلاً ہی جائز ہے (بعد میں معتبر نہ ہوگا) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ نے کہا اے امیر المومنین ربیع چاہتا ہے کہ آپ کے لشکر کی گردن کو آپ کی بیعت سے آزادی دلا دے۔ منصور نے پوچھا کہ یہ آپ نے کیسے کہدیا تو امام صاحب نے فرمایا کہ لوگ آپ کے سامنے تو حلف کر جائیں گے پھر اپنے گھروں پر واپس جا کر استثناء کر دیا کریں گے، تو جو حلفیہ عہد اطاعت لیا جاتا رہے گا وہ باطل بھی ہوتا رہے گا منصور ہنسنے لگے اور اس نے کہا کے اے ربیع! ابوحنیفہ کو کبھی نہیں چھیڑنا (ورنہ اس طرح منہ کی کھایا کرے گا) جب ابوحنیفہ رحمۃ اللہ باہر آ گئے تو ربیع نے کہا کہ آج تو آپ نے مروانے ہی کا کام کر دیا۔ آپ نے فرمایا وہ کام تو نے کیا تھا میں نے اپنے لیے اور تیرے لیے خلاصی کی راہ نکالی۔

(لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیاء: ۱۳۵)

یہ شخص مجھے باندھنا چاہتا تھا مگر میں نے اسکو جکڑ دیا

عبدالواحد بن غیاث سے مروی ہے کہ ابوالعباس طوسی امام ابوحنیفہ کے متعلق برے خیالات رکھتا تھا اور اسکا علم انکو بھی تھا ایک مرتبہ امام ابوحنیفہ منصور کے پاس آ گئے اور وہاں اس وقت کثیر مجمع تھا طوسی نے کہا، آج مجھے ابوحنیفہ کی خبر لینا ہے چنانچہ سامنے آیا اور کہا کہ اے ابوحنیفہ! امیر المومنین ہم میں سے کسی شخص کو بلا کر یہ حکم دیتے ہیں کہ اس شخص کی گردن کاٹ دی جائے اور جس کو حکم دیا جاتا ہے اسکو یہ خبر نہیں کہ گردن کاٹنے کے حکم کے لئے خلیفہ نے کیسے گنجائش نکالی (ایسی حالت میں گردن کاٹنا جائز ہوگا یا نہیں) ابوحنیفہ

علیہ نے فرمایا اے ابوالعباس (اسکا جواب دو کہ) امیر المومنین کے احکام حق پر مبنی ہوتے ہیں یا باطل پر اس نے کہا حق پر، آپ نے فرمایا بس تو حق کا نفاذ کرتا رہ جس صورت سے بھی (تجھے حکم دیا جا رہا ہو) اور تیرے لیے اس کی تحقیق ضروری نہیں۔ ابوحنیفہ نے جو لوگ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان سے فرمایا کہ یہ شخص مجھے باندھنا چاہتا تھا مگر میں نے اسے جکڑ دیا۔ (ایضا: ۱۳۵)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذکاوت

امام ابوحنیفہ اور انکی ذکاوت کا ذکر تھا، اس پر عبدالحسن بن علی نے بیان کیا کہ کوفہ میں حجاج میں سے ایک حاجی نے ایک شخص کے پاس مال امانت رکھا اور حج کو چلا گیا پھر واپس آ کر اپنی امانت طلب کی تو وہ شخص منکر ہو گیا اور اس نے جھوٹی قسمیں کھانا شروع کر دیں یہ صاحبِ مال امام صاحب کی خدمت میں مشورے کے لئے آیا۔ آپ نے فرمایا کہ اسکے انکار کرنے کا کسی کے سامنے ذکر نہ کرنا اور یہ منکر شخص امام صاحب کے خدمت میں آتا جاتا رہتا تھا، آپ نے اس سے تخلیہ میں کہا کہ ان لوگوں نے (صاحبانِ حکومت نے) مجھ سے کسی ایسے شخص کے بارے میں مشورہ طلب کیا ہے جس میں قاضی ہونے کی صلاحیت ہو، کیا آپ اس کو پسند کریں گے کہ آپ کا نام بھیج دیا جائے تو اس نے کچھ بناوٹی انکار شروع کر دی اور امام صاحب نے اسکو رغبت دلانا شروع کی تو وہ اس عہدے کے لالچ کے ساتھ آپ کے پاس سے رخصت ہوا۔ پھر وہ حاجی صاحب مال آپکے پاس آیا تو اس سے آپ نے فرمایا کہ اب اسکے پاس جاؤ اور یہ کہو کہ میں سمجھتا ہوں کہ تم بھول گئے ہو اس لئے تمہیں یاد دلاتا ہوں کہ میں نے فلاں وقت تمہارے پاس امانت رکھی تھی اور یہ اسکی علامت ہے یہ شخص گیا اور اسی طرح گفتگو کی، اب اس نے فوراً وہ امانت واپس کر دی (اور امام صاحب کو بھی مطلع کر دیا) پھر جب وہ امین صاحب سے ملے تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اس معاملہ پر غور کیا تو سوچا کہ مجھے آپ کا مرتبہ بلند کرنا چاہیے۔ یہ تو یوں ہی ایک کم درجہ کا عہدہ ہے۔ اس پر آپکا نام نہ بھیجوں، یہاں تک کہ کوئی اس سے اونچے درجہ کی جگہ سامنے آئے۔ (لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیاء: ۱۳۶)

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بصیرت

ہم کو معلوم ہوا کہ ایک شخص امام صاحب کے پاس آیا اور شکایت کی کہ اس نے کسی جگہ مال دفن کیا تھا۔ اب وہ موقع (جگہ) یاد نہیں آتا، امام صاحب نے فرمایا کہ یہ کوئی فقہی سوال نہیں ہے کہ جس کا میں کوئی حل نکالوں، اچھا ایسا کرو کہ جاؤ اور آج تمام رات نفلیں پڑھتے رہو، صبح تک انشاء اللہ تمہیں یاد آ جائے گا، اس شخص نے ایسا ہی کیا ابھی چوتھائی رات سے بھی کم ہی گزرا تھا، کہ اسکو وہ جگہ یاد آ گئی (تو اسنے نوافل کو ختم کر دیا) پھر اس نے انکی خدمت میں حاضر ہو کر اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا کہ میں سمجھتا تھا کہ شیطان تجھے نوافل نہیں پڑھنے دیگا اور تجھے یاد دلا دیگا، کیوں نہ تو نے اللہ عزوجل کے شکرانہ کے لئے بقیہ رات نفل پڑھنے میں گزاری۔

(لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیاء: ۱۳۸)

ہارون الرشید کے ایک سوال پر امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا دلچسپ جواب

ایک مرتبہ ہارون الرشید نے امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے پوچھا کہ فالودہ اور لوزینہ کے بارے میں آپ کا کیا فیصلہ ہے؟ دونوں میں سے کونسا اعلیٰ ہے؟ آپ نے کہا کہ امیر المومنین! فریقین جب تک حاضر نہ ہوں، میں فیصلہ نہیں کیا کرتا خلیفہ نے دونوں چیزیں منگادی اب ابو یوسف رحمہ اللہ نے لقمہ پر لقمہ مارنا شروع کر دیا کبھی فالودہ میں سے کھاتے تھے کبھی لوزینہ میں سے جب دونوں پیالے آدھے کر دیئے گئے، تو بولے کہ اے امیر المومنین! میں نے اب تک کوئی دو حریف ان سے زیادہ لڑنے والے نہیں دیکھے جب میں نے ایک کے حق میں فیصلہ دینے کا ارادہ کیا تو فوراً دوسرے نے اپنی دلیل ثابت کر دی۔ (ایضاً ۱۴۰)

امام شافعی رحمہ اللہ کا ذہانت سے بھرپور ایک حیلہ

حرملہ بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میرے سامنے امام شافعی رحمہ اللہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ میری بیوی کے پاس ایک کھجور تھی میں نے اس کو یہ کہہ دیا کہ اگر تو نے یہ کھجور کھالی تو تجھ پر طلاق ہے اور اس کو پھینک دیا تب بھی طلاق۔ اب کیا کرنا چاہیے؟ انہوں نے کہا کہ آدھی کھالے اور آدھی پھینک دے۔ (ایضاً: ۱۴۲)

فقہ حنفی میں طلاق سے بچنے کے حیلہ کے چند اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱)...... ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنے بیوی سے کہا جو پانی میں کھڑی تھی، اگر تو اس پانی میں ٹھہرے تو تجھ پر طلاق اور نکلی تب طلاق، تو ہم دیکھیں گے کہ اگر پانی جاری تھا اور اس شخص نے کوئی خاص نیت نہیں کی تھی تو اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی، چاہے وہ نکل جائے یا کھڑی رہے اور اگر پانی کھڑا تھا تو اس کا حیلہ یہ ہے کہ اسے فوراً کوئی دوسرا زبردستی اٹھا کر باہر لے آئے۔

مسئلہ نمبر ۲)...... اگر ایسی صورت واقع ہو کہ عورت سیڑھی پر ہے اور شوہر نے کہا اگر تو سیڑھی پر چڑھی یا اس سے نیچے اتری یا تو نے اپنے آپ کو نیچے گرایا، یا کسی نے نیچے اتارا تو تجھ پر طلاق ہے تو اس کا حیلہ یہ ہے کہ وہ دوسری سیڑھی پر منتقل ہو جائے (جو اس سیڑھی کے برابر رکھ دی جائے)۔

مسئلہ نمبر ۳)...... اگر گھر والوں نے بہت ساری کھجوریں کھائیں اور پھر شوہر نے کہا کہ اگر تو نے میرے سامنے اس کی تعداد ذکر نہ کی جو میں نے کھائی ہے (تو تجھ پر طلاق) تو اس سے رہائی کی صورت یہ ہے کہ جس قدر کھجوریں کھانے کا زیادہ سے زیادہ احتمال ہو، ایک سے لے کر اس عدد تک گنتی چلی جائے (اس گنتی میں صحیح عدد بھی اس کے سامنے مذکور ہو جائے گا)۔

مسئلہ نمبر ۴) اگر (شوہر اور بیوی دونوں نے) کھجوریں کھالیں اور (دونوں کی گٹھلیاں ایک جگہ مخلوط پڑی ہیں) شوہر نے کہا کہ اگر تو میری کھائی ہوئی کھجوروں کی گٹھلیوں کو اپنی کھائی ہوئی کھجور کی گٹھلیوں سے الگ نہ کرے تو تجھ پر طلاق ہے۔ تو عورت کو چاہیے کہ ہر ایک گٹھلی کو الگ الگ کر دے۔

مسئلہ نمبر ۵) اگر کسی نے بیوی سے کہا کہ تجھ پر طلاق ہے اگر تو تصدیق نہ کرے گی اس امر کی کہ تو نے

میری چیز چوری کی یا نہیں؟ تو اگر اس نے یہ کہہ دیا کہ میں نے چرایا جو کچھ چرایا تو طلاق نہ پڑے گی (اگر چہ چوری ثابت نہ ہوگی)۔

مسئلہ نمبر ۶)...... اگر کسی کی تین بیویاں ہیں اور وہ ان کے لیے بازار سے دو، دو پٹے خرید کر لایا۔ ان پر ایک جھگڑنے لگی، اس پر شوہر نے کہا تم سب پر طلاق اگر اس مہینہ میں تم میں سے ہر ایک بیس بیس دن نہ اوڑھے، تو اس کی یہ صورت ہے کہ ایک دوپٹہ بڑی کو اور ایک درمیانی کو اوڑھنے کے لیے دے دیا جائے، اور دس دن کے بعد بڑی بیوی یہ دوپٹہ سب سے چھوٹی کو دے دے اور درمیانی عمر والی سے مسلسل بیس دن پورے کرنے کے بعد بڑی بیوی اسے لے کر اوڑھ لے آخر ماہ تک۔

مسئلہ نمبر ۷)...... (تین بیویوں والے شخص نے) تین کوس کا سفر کیا اور اس کے ساتھ دو خچر ہیں۔ تینوں سوار ہونے کے لیے جھگڑنے لگیں۔ اس شوہر نے طلاق کا حلف کیا کہ تم میں سے ہر ایک کو دو کوس سوار ہو کر چلنا ہوگا تو ایسا کیا جائے کہ سب سے بڑی اور درمیانی کو سوار کر دیا جائے۔ پھر ایک کوس چل کر درمیان والی اتر جائے اور اس کے خچر پر بڑی بیٹھ جائے اور چھوٹی سوار ہو جائے درمیانی والی کے خچر پر اور آخر مسافت تک بیٹھی رہے اور درمیانی عمر والی بڑی کی جگہ دو فرسخ کے ختم تک بیٹھی رہے۔ واللہ اعلم۔

مسئلہ نمبر ۸)...... ایک شخص اپنے گھر میں تیس بوتلیں لایا (جن میں سے) دس بھری ہوئی اور دس آدھی آدھی اور دس خالی تھیں۔ (اس کی تین بیویاں ہیں) پھر کہا تم سب پر طلاق ہے اگر میں انکو تم پر اسطرح برابر تقسیم نہ کر سکوں، کہ اس تقسیم پر نہ ترازو سے کام لوں اور نہ پیمانے سے۔ اسکو چاہیے کہ وہ پانچ آدھی آدھی بوتلیں لے کر دوسری پانچ آدھی آدھی بوتلوں میں بھر دے (اس طرح پانچ پوری بوتلیں بن جائیں گی اور دس پوری بوتلیں تو موجود ہی تھیں اب کل پندرہ بوتلیں بھری ہوئی ہو جائیں گی اور پانچ خالی بوتلوں کا اضافہ دس خالی بوتلوں میں ہو کر کل پندرہ خالی بوتلیں ہو جائیں گی۔) اب ہر بیوی کو پانچ بوتلیں بھری ہوئی اور پانچ خالی دے دے۔

مسئلہ نمبر ۹)...... ایک شخص نے اپنی بیوی کے پاس ایک برتن دیکھا جس میں پانی بھرا ہوا تھا اس نے بیوی سے کہا کہ یہ مجھے پلا دے اس نے انکار کر دیا تو اس نے حلف بالطلاق کیا کہ نہ تو اس پانی کو پی سکتی ہے اور نہ گرا سکتی ہے اور نہ برتن میں باقی چھوڑ سکتی ہے اور نہ کوئی ایسی ہی صورت اختیار کر سکتی ہے۔ (مثلاً یہ کہ کسی دوسرے کو پلا دے) تو اسکا حیلہ یہ ہے کہ برتن میں کوئی ایسا کپڑا ڈالا جائے جو پانی پی جائے پھر اسکو دھوپ میں سکھا لیا جائے۔

مسئلہ نمبر ۱۰)...... ایک شخص نے قسم کھائی (اور بیان کیا کہ) اسکی بیوی نے یہ پیام بھیجا ہے کہ میں تجھ پر حرام ہو چکی ہوں اور میں نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا ہے اور میں تیرے لیے ضروری قرار دیتی ہوں کہ تو میرے لیے میرا خرچ بھیج اور میرے شوہر کا خرچ بھیج (یہ قسم اسطرح صحیح ہو سکتی ہے کہ) یہ ایک ایسی عورت ہے جس کو اسکے باپ نے اپنے غلام کے نکاح میں دے دیا تھا پھر اس غلام کو اموال تجارت دے کر کہیں بھیجا اسکے بعد اس (باپ) کا انتقال ہو گیا۔ اب اس شخص کے تمام ترکہ کی وارث اس کی بیٹی ہوئی اور غلام سے

(چونکہ وہ اب اس کا مملوک ہو گیا) نکاح فسخ ہو گیا۔ اور اس نے عدت پوری کی اور دوسرے شخص سے نکاح کر لیا اب وہ یہ پیام بھیجتی ہے کہ مال میرے لیے یہاں بھیجو کہ اس کی اب میں مالکہ ہوں۔ (اور مالک کو حق ہے کہ اپنے مال کے بارے میں کسی کو بھی حوالہ کرنے کا حکم نافذ کرے۔ اس لئے نئے شوہر کو بھی دلواتی ہے۔)

مسئلہ نمبر ۱۱) کسی کی دو بیویاں ہیں۔ ان میں سے ایک بالا خانہ میں ہے اور دوسری نیچے گھر میں ہے۔ شوہر نے سیڑھی چڑھنا شروع کیا تو دونوں بیویوں نے اپنے اپنے پاس آنے پر اصرار شروع کر دیا۔ اس شخص نے قسم کھائی کہ نہ میں اوپر چڑھ کر تیرے پاس آؤں گا اور نہ نیچے اتر کر تیرے پاس آؤں گا۔ اور نہ اس جگہ اس ساعت میں ٹھہروں گا۔ تو چاہیے کہ نیچے کے گھر والی اوپر چڑھ آوے۔ اور اوپر والی اتر کر اس کے پاس آجائے۔ اب اس کو اختیار ہے کہ دونوں میں سے جس کے ساتھ چاہے، چلا جائے۔

مسئلہ نمبر ۱۲)...... اگر اپنی زوجہ سے حلف کیا کہ میں تیرے گھر میں بوریہ نہیں لاؤں گا اور تجھ سے جماع بوریہ پر ہی کروں گا۔ پھر اس نے گھر میں جماع بھی کر لیا اور قسم بھی نہ ٹوٹی۔ اس کی صورت یہ ہے کہ بوریہ کا سامان گھر میں لے آئے اور کاریگر کو بلا کر گھر میں ہی بوریہ بنوالے اور اس پر جماع کرے۔

مسئلہ نمبر ۱۳)...... اگر کسی نے حلف کیا کہ میں اپنی زوجہ سے روز روشن (دن کی روشنی میں) جماع کروں گا اور باوجود پانی پر استعمال کی قدرت ہونے کے دن میں غسل بھی نہ کروں گا اور امام کے ساتھ جماعت کی نماز بھی فوت نہ ہونے دوں گا تو اس کو چاہیے کہ وہ امام کے ساتھ فجر اور ظہر کی اور عصر کی نماز پڑھ لے، اور بعد عصر جماع کرے۔ جب سورج غروب ہو جائے تو فوراً غسل کرے اور امام کے ساتھ مغرب پڑھ لے۔

مسئلہ نمبر ۱۴)...... ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں نے ایک ایسے (روزہ دار) شخص کو دیکھا جو (ایک مسجد میں) دو مقتدیوں کا امام بن کر نماز ادا کر رہا تھا (نماز کے دوران میں) اس نے اپنے داہنی طرف توجہ کی تو ایک قوم کو دیکھا جو آپس میں باتیں کر رہے تھے (انکی باتیں بھی سنیں) تو اس پر اسکی بیوی حرام ہو گئی اور اسکا روزہ باطل ہو گیا اور دونوں مقتدیوں کو کوڑے مارنے واجب ہو گئے اور مسجد کو ڈھا دینا پڑا۔

یہ ایسا شخص تھا جس نے ایک ایسی عورت کے ساتھ نکاح کر لیا جس کا شوہر غائب تھا اور ان دونوں مقتدیوں نے شہادت دی تھی کہ اسکے گھر کو مسجد بنا دیا جائے اور یہ شخص مقیم اور روزہ سے تھا۔ جب اس نے داہنی طرف التفات کیا تو دیکھا کہ وہ غائب شخص جو اسکے بیوی کا شوہر تھا۔ آ گیا اور یہ لوگ گفتگو کر رہے تھے کہ عید کا چاند ثابت ہو چکا۔ اس لئے آج یوم عید ہے اسکو اطلاع نہیں تھی کہ شوال کا ہلال دیکھا جا چکا ہے (اسلیے روزہ سے تھا) اور اس نے اپنی ایک جانب سے پانی اور کپڑے پر ناپاکی کا نشان بھی دیکھ لیا تو عورت حرام ہوگئی خاوند کے آجانے سے اور روزہ باطل ہوا عید کے ثبوت سے اور نماز باطل ہوئی کپڑے پر ناپاکی کے مشاہدہ سے، اور ان دونوں آدمیوں کو اس لیے کوڑے مارے جائیں گے کہ انہوں نے جھوٹی شہادت دی تھی اور مسجد کا توڑنا اس لیے ثابت ہو گیا کہ یہ وصیت غلط ہوگئی اور مالک کو اسکا گھر ملے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۵)...... ایک شخص کے پاس چھوارے اور انجیر اور کشمش تھی جن کا مجموعی وزن بیس رطل تھا۔ اس نے قسم

کھائی کہ اس نے چھوارے فی رطل نصف درہم اور انجیر فی رطل دو درہم اور کشمش فی رطل تین درہم کے بھاؤ سے فروخت کئے اس شخص کو کل کی قیمت بیس درہم وصول ہوئی تو (اسکی قسم سچی ہونے کی یہ صورت ہے کہ) اسکے پاس چھوارے چودہ رطل اور انجیر پانچ رطل اور کشمش ایک رطل تھا۔ (لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیاء:۱۴۲۔۱۴۶)

ابوجعفر محمد بن جریر الطبری کی دانش

ابوجعفر محمد بن جریر الطبری کے بارے میں ابن المرزوق بغدادی کے غلام نے بیان کیا میرا آقا میری بہت عزت کرتا تھا اس نے ایک کنیز خریدی اور اس سے میرا نکاح کر دیا مجھے اس سے بہت زیادہ محبت ہوگئی مگر اس کنیز کو مجھ سے اسی درجے شدید بغض ہوگیا اور وہ مجھ سے ہمیشہ بدکتی تھی اور اس حد تک معاملہ پہنچا کہ ایک دن اس نے مجھے سختی سے جھڑکا میں نے غصہ میں اس سے یہ کہہ دیا کہ تجھ پر تین طلاق اگر تو نے جیسے الفاظ سے مجھے مخاطب کیا میں بھی اسی قسم کے الفاظ کے ساتھ تجھے مخاطب نہ کروں۔ میرے تحمل نے تیرا مزاج بگاڑ دیا (وہ عورت بڑی چالاک اور ذہین تھی اس نے اپنی خلاصی کی راہ نکال لی) اس پر اس نے فوراً کہا تجھ پر جدا کرنے والی تین طلاق (اب اگر وہ یہی کلمات کہتا ہے تو اس کی وجہ سے طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر نہیں کہتا تو اس حلف کی وجہ سے طلاق واقع ہو جاتی ہے) یہ کہتا ہے کہ میں دنگ رہ گیا اور نہیں سمجھ سکا کہ اسے کیا جواب دوں اس اندیشہ سے کہ اگر میں نے اس کو وہی کہہ دیا جو اس نے کہا تو اس سے طلاق واقع ہو جائے گی، تو میں ہدایت حاصل کرنے کے لیے ابوجعفر طبری کے پاس پہنچا اور ان کو سب قصہ سنایا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس سے کہہ دو کہ تجھ پر تین طلاق اگر تجھے دیدوں۔ تو ان ہی کلمات سے اس کو بھی خطاب ہو جائے گا اور تیری قسم پوری ہو جائے گی اور اس پر طلاق نہیں پڑے گی اور ایسی قسموں کو اب مت لوٹانا۔ (لطائف علمیہ اردو کتاب الاذکیاء:۱۴۷)

وہم جنون (پاگل پن) کی ایک قسم ہے

ابوالوفاء ابن عقیل کے بارے میں ازبر بن عبدالوہاب سے منقول ہے کہ ایک شخص نے ابن عقیل سے آکر کہا کہ میں جب بھی نہر میں خواہ دو غوطے لگاؤں یا تین مجھے یہ یقین نہیں ہوتا کہ پانی میرے سر سے اوپر ہو گیا ہے اور میں پاک ہو گیا ہوں۔ اب میں کیا کروں انہوں نے جواب دیا کہ نماز پڑھنا چھوڑ دے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ یہ کیسے آپ نے فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین سے کوئی باز پرس نہیں ہے۔ بچہ سے جب تک بالغ نہ ہو جائے اور سونے والے سے جب تک جاگ نہ جائے۔ اور مجنون سے جب تک ہوش میں نہ آجائے اور جو شخص نہر میں غوطہ لگائے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ اور پھر بھی وہ یہی خیال کرے کہ اس کا غسل نہیں ہوا ہے تو مجنون ہی ہو سکتا ہے۔ (ایضاً:۱۴۸)

ابن عقیل کا توریہ

اور ہم کو ابن عقیل کا یہ قصہ پہنچا ہے کہ وہ ایک دن نمازِ جمعہ سے رہ گئے تو لوگ ان کے پاس بہت متفکر

آئے تو کہا کہ میں نے صندوقوں کے پاس نماز پڑھی ہے اس طرح پھر ایک مرتبہ جمعہ کی نماز سے رہ گئے، تو جب لوگوں نے اس پر توحش کا اظہار کیا تو کہا کہ میں نے منارہ کے قریب نماز پڑھی (اور حقیقت یہ تھی کہ انہوں نے اپنے گھر میں ظہر کی نماز پڑھی تھی) صندوقوں سے مراد اپنے گھر کے صندوق تھے اور منارہ سے مراد بھی اپنے گھر کا منارہ تھا۔ (ایضا ۱۴۹)

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا فقہ و دانش

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ ایک کنیز ہارون رشید کے کنیزوں میں سے اس کے پاس موجود تھی اور ہارون الرشید کے سامنے ایک جواہرات کی مالا رکھی ہوئی تھی ہارون الرشید اس کو اٹھا کر الٹنے پلٹنے میں مشغول تھے پھر وہ مالا گم ہوگئی ہارون نے اس کنیز کو متہم (تہمت لگایا) کیا کہ یہ اسکی حرکت ہوگی جب اس سے دریافت کیا تو اس نے انکار کیا ہارون الرشید نے قسم کھالی کہ میں نے اگر اس سے چوری کا اقرار نہ کرالیا تو میری بیوی پر طلاق اور میرے سب مملوک آزاد، اور مجھ پر حج لازم۔ وہ کنیز برابر انکار پر قائم رہی اور وہ اسکو متہم کرتے رہے۔ اب ہارون الرشید کو قسم ٹوٹنے کا اندیشہ لاحق ہوگیا تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو بلا کر پورا قصہ سنایا انہوں نے کہا کہ اس کنیز سے مجھے بات کرنے کا موقع عنایت فرمادیجئے اور ہمارے ساتھ ایک خادم ہوتا کہ میں آپ کو اس قسم سے باہر کرسکوں ہارون الرشید نے اس کا انتظام کردیا۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے ملکر کہا کہ جب خلیفہ تجھ سے ہار کے بارے میں سوال کریں تو اس سے انکار کردینا پھر جب دوبارہ سوال کیا کریں تو کہدینا کہ میں نے لیا ہے، پھر جب تیسری مرتبہ سوال کریں تو کہہ دینا کہ میں نے نہیں لیا ہے، یہ سمجھا کے واپس آتے وقت خادم کو یہ ہدایت دی کہ اس گفتگو کی امیر المومنین کو اطلاع نہ دینا اور ہارون الرشید سے آپ نے کہا کہ اے امیر المومنین! کنیز سے آپ ہار کے بارے میں تین مرتبہ پے در پے سوال کریں، وہ آپ کی تصدیق کریگی خلیفہ نے جا کر پہلی مرتبہ سوال کیا تو اس نے انکار کیا جب دوسری مرتبہ سوال کیا تو اس نے کہا ہاں میں نے لیا ہے، تو خلیفہ نے کہا کہ تو کیا کہہ رہی ہے تو اس نے کہا واللہ میں نے نہیں لیا ہے لیکن مجھے ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا سمجھایا تھا پھر خلیفہ نے امام یوسف سے کہا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ آپ کی قسم پوری ہوگئی کیونکہ اس نے آپکو خبر دی کہ اس نے ہار لیا ہے اور پھر خبر دی کہ نہیں لیا تو دونوں میں سے ایک جواب میں وہ سچی ہے اور اب آپ حلف کے قید سے نکل چکے ہیں۔ خلیفہ بہت خوش ہوئے اور انکو انعام دیا پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ ہار بھی مل گیا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی ذہانت اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی توقعات

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی عمر جب چودہ (۱۴) سال کی ہوئی تو ایک روز امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تا کہ ان سے ایک مسئلہ کے بارے میں دریافت کرے، جس نے انکے دل میں کھٹک پیدا کررکھی تھی۔

علیک سلیک اور آداب و اکرام کے بعد امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے عرض کیا۔

ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیارائے ہے جوعشاء کی نماز پڑھ کے سویا تو اسے احتلام ہوگیا تو کیا اسے نماز عشاء از سرنو پڑھنی چاہیے۔

امام صاحب نے فرمایا اسے نماز دوبارہ پڑھ لینی چاہیے۔

یہ سن کر امام محمد اٹھے اور جوتے بغل میں دبائے اور گوشۂ مسجد میں جا کر نماز دہرائی، امام صاحب نے ان کی ذکاوت سوال کا انداز اور قیام صلوٰۃ دیکھ کر فرمایا کہ یہ لڑکا انشاء اللہ ترقی کریگا۔

یہ واقعہ خود امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جو سوال کرنے سے قبل نابالغ تھے، عشاء کی نماز پڑھ کر سوئے تو بالغ ہوگئے چونکہ عشاء باقی تھا اس لئے امام صاحب نے اعادہ کا حکم دیا تو آپ نے نماز دوبارہ پڑھ لی۔ (الامانی فی سیرت الامام محمد بن حسن الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ)

سفر شرعی میں روزہ کا حکم

فقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

"لیس البر الصیام فی السفر"

ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک بہت سا مجمع ہے۔ لوگ کسی چیز کو گھیرے کھڑے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ ایک شخص نے سفر کی حالت میں روزہ رکھا تھا، وہ بے ہوش ہوگیا ہے، لوگ جمع ہورہے ہیں۔ اس کی حالت دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "سفر کی حالت میں روزہ رکھنا کہ انسان مرنے کے قریب پہنچ جائے اور ہلاکت کی نوبت آجائے کوئی نیکی کا کام نہیں یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے"

۴۸ میل انگریزی (۷۷-۲۳ کلومیٹر) کے سفر کو سفر شرعی کہتے ہیں، اس سفر میں نماز قصر بہر حال واجب ہے۔ لیکن روزہ کا افطار کرنا جائز ہے لیکن فی نفسہ واجب نہیں جب تک کہ سخت ضرر کا اندیشہ نہ ہو، اگر تھوڑی سی مشقت برداشت کر کے (بشرطیکہ ہلاکت کا اندیشہ نہ ہو) روزہ رکھ لیا جائے تو افضل ہے۔

﴿وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ (شرائط الطاعة)

نکاح کو وصول الی اللہ کیلئے مانع سمجھنا

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حدیث شریف میں ہے: "من تبتل فلیس منا" یعنی جو شخص نکاح نہ کرے (باوجود تقاضائے نفس وقدرت کے) وہ ہمارے طریقے سے خارج ہے۔ (کیونکہ یہ طریقہ نصاریٰ کا ہے کہ وہ نفس نکاح کو وصول الی اللہ سے مانع سمجھ کر اس کے ترک کو عبادت سمجھتے ہیں)۔

پھر فرمایا کہ یہاں سے ان صوفیوں کی غلطی ثابت ہوتی ہے جو اسی بناء پر بے نکاح رہتے ہیں، باقی کسی کو عذر بدنی یا مالی ہو یا دینی وہ مستثنیٰ ہے۔ بدنی اور مالی تو ظاہر ہے دینی یہ کہ نکاح کے بعد ضعف کے سبب دین کی حفاظت نہ کر سکے گا۔ (کمالات اشرفیہ)

مساجد میں اپنے جوتوں کی حفاظت کے اہتمام کی ضرورت

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حدیث شریف میں ہے:

"تفقدوا نعالکم عند ابواب المسجد"

"یعنی مساجد کے دروازوں کے پاس پہنچ کر اپنی جوتیوں کی دیکھ بال کرلیا کرو۔" (کہ کوئی گندگی وغیرہ تونہیں لگی جس سے مسجد آلودہ ہوجانے کا اندیشہ ہو)۔

اس سے دوامر مستفاد ہوئے ایک یہ کہ مسجد کی حفاظت کی جائے گندگی سے اور یہ مدلول ظاہر ہے۔

دوسرے یہ کہ جوتیوں کی حفاظت کی جائے کہ اپنے ساتھ لے جائے تاکہ دل پریشان نہ رہے، اس سے مفہوم ہوا کہ اپنی چیز کی حفاظت کا اہتمام بقدر ضرورت کرنا شغل مع اللہ کے منافی نہیں بلکہ شغل مع اللہ کا معین ہے، ورنہ قلب اس چیز سے متعلق رہتا اور شغل مع اللہ میں خلل پڑتا ہے۔ پس مدعیانِ طریق جو ایسے اہتمام کو خلاف طریق سمجھتے ہیں جان لیں کہ یہ غلو ممنوع ہے۔ (کمالات اشرفیہ)

آفتاب غروب ہونے کا مفہوم

سائل نے دریافت کیا کہ حدیث شریف میں آیا ہے جس وقت آفتاب غروب ہوتا ہے اس وقت سجدہ کرنا حرام ہے تو آفتاب، غروب ہی کب ہوتا ہے؟ فرمایا ذرا توقف کرو، انشاء اللہ نفل پڑھنے کے بعد سمجھا دوں گا، چنانچہ بعد نفل بلایا اور ارشاد فرمایا کہ اس کا ایک جواب میرے ذہن میں پہلے سے تھا وہ چند مقدماتِ علم ریاضی پر موقوف ہے، شاید وہ تمہاری سمجھ میں نہ آئے اور اگر آ بھی گیا تب بھی طوالت بہت ہے۔ اور اول اسی کے بتانے کا ارادہ تھا لیکن ابھی درمیان نماز میں ایک جواب جو اس سے عمدہ اور سہل ہے من جانب اللہ ذہن میں آیا جو عنقریب بیان کروں گا۔

اس حدیث میں دو سوال ہیں ایک تو یہ آفتاب غروب کب ہوتا ہے، دوسرا یہ کہ جو سوال اول سے بھی ادق اور مشکل ہے یہ کہ فرمایا ہے "تسجد تحت العرش" تحت العرش کے کیا معنی؟ کیونکہ تمام اشیاء ہر وقت ہی تحت العرش ہیں۔ عرش تو محیط ہے سو سوالِ اول کا جواب تو یہ ہے کہ ارض کا مشاہدہ سے کرہ (گول) ہونا ثابت ہے اور زمین کا آباد اکثری حصہ ہے جو عرفاً فوق کہلاتا ہے۔ اور اس کو معظم معمورہ کہتے ہیں۔

اب حدیث سمجھنا چاہیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تغرب جو فرمایا اس غروب سے مراد غروب باعتبار معظم معمورہ کے ہے جس کے اوپر قرائن دال ہیں۔ اول متکلم یعنی جناب، جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا خود معظم معمورہ پر تشریف رکھنا، دوسرے اسی حدیث میں قیامت کی خبریں فرمانا "تطلع من ویها" جس میں یقیناً معظم معمورہ کی مغرب مراد ہے۔ یہ بھی قرینہ اس پر دال ہے کہ اس سے مراد معظم معمورہ ہے۔ اور سوال ثانی کا جواب یہ ہے کہ اول یہ سمجھنا چاہیے کہ ہر شئی کی ایک روح ہوتی ہے تو بس آفتاب کی بھی ایک روح ہے اور وہی سجدہ کرتی ہے اور تحت عرش سے مراد مطلق تحت عرش نہیں بلکہ مع القرب مراد ہے۔ یعنی آفتاب کی روح

عرش کی قریب سجدہ کرتی ہے اور تحت سے مراد تحت مع القرب ہونے کی مثال یہ ہے جیسے ایک ہفت منزلہ مکان ہے کوئی کہے کہ منزل ہفتم کے نیچے فلاں چیز رکھی ہے تو ذہن کبھی بھی منزل اول میں نہ جائے گا کہ اس سے مراد منزل اول ہے بلکہ فوراً ذہن منزل ششم کی جانب منتقل ہو جائے گا۔ چونکہ وہی قریب اور متصل ہے۔ (مجادلات معدلت)

حضور ﷺ کے نماز میں سہو کا سبب

نبی کو بھی نماز میں سہو ہو جاتا ہے، تو اس پر یہ سخت اشکال واقع ہوتا ہے کہ پیغمبر نماز میں کیوں بھولتے تھے اس کا جواب سنئے۔ انبیاء علیہم السلام کو بھی استحضار کی کمی سے سہو ہوتا تھا مگر فرق یہ ہے کہ ہمیں جو عدم توجہ الی الصلوٰۃ سے ہوتا ہے اس وقت توجہ نماز سے اسفل چیزوں کی طرف ہوتی ہے۔ اور ان حضرات کے عدم توجہ الی الصلوٰۃ کا سبب یہ ہوتا ہے کہ نماز سے بھی جو چیز فوق ہے اس وقت ان کی توجہ اس پر ہوتی ہے۔ غرض ہماری توجہ نماز سے نیچے کی طرف ہوتی ہے۔ (اشکال از جامع) حدیث شریف میں حضور ﷺ کے التباس کا سبب مقتدیوں کا اچھی طرح وضو کر کے نہ آنا۔ ارشاد فرمایا گیا ہے اس کو حل فرمادیا جائے۔

جواب: حکم مذکور اکثری ہے اور ایسے التباس کا سبب ہونا یہ کبھی کبھی لطافت کی وجہ سے ہوتا ہے کہ بالاضطرار مختلف اشیاء کا حضور طبعاً موجب التباس ہو جاتا ہے پس کوئی تعارض نہیں رہا۔ پھر فرمایا اس قسم کی تدقیقات درسیات میں کہاں لکھی ہوتی ہیں اسی واسطے تو میں کہتا ہوں کہ محض اصطلاحات سے کیا ہوتا ہے؟ کسی محقق کی جوتیاں سیدھی کرنے سے علم حاصل ہوتا ہے۔ (الافاضات الیومیہ)

نفسانی خواہش کے غلبہ کا علاج

حضرت تھانوی ؒ نے فرمایا: ایک ایسی تدقیق یاد آئی۔ یہاں ایک صاحب آئے تھے، وہ غیر مقلد تھے، اور ایسے بے باک تھے کہ آنے سے قبل مجھے لکھا تھا کہ میں جانچ کرنے کے لیے آ رہا ہوں۔ میں نے دل میں کہا کہ جانچ کرنے کے لیے کیوں آ رہے ہیں؟ میں نے دعویٰ کیا ہے کسی کمال کا؟ غرض وہ آئے او مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ میرے پاس ایک شخص آیا اس نے مجھ سے پوچھا کہ مجھ پر نفسانی خواہش کا غلبہ ہے جوان آدمی تھے نکاح کی وسعت نہیں تھی، مجھ سے پوچھا کہ ایسی حالت میں میں کیا کروں؟ میں نے ابھی جواب بھی نہیں دیا تھا کہ آپ بولے روزے رکھا کرو۔ حدیث میں اس کا یہی علاج بتایا گیا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے روزے بھی رکھے مگر ان سے بھی کچھ فائدہ نہیں ہوا، بس وہ تو ختم ہو گئے میں نے دل میں کہا کہ آپکو کہا کس نے تھا؟ دخل دینے کو۔ جب ان سے کوئی جواب نہ بن پڑا تب میں نے اس شخص سے سوال کیا کہ تم نے کتنے روزے رکھے تھے؟ اس نے کہا کہ جی کبھی دو، تین رکھ لیے کبھی چار، پانچ رکھ لیے میں نے کہا کہ حدیث یہ ہے:

"فمن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء"

یہ میں نے ان کو سنانے کو کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کثرت سے روزے رکھنا اور مسلسل روزے رکھنا ایسے حال میں مفید ہوتا ہے نہ کہ صرف گاہ گاہ دو چار روزے رکھنا۔ اب ان کو حیرت تھی کہ حدیث میں تو کثرت کا کہیں ذکر نہیں اس لیے میں نے کہا کہ "علیہ" لزوم پر دال ہے اور لزوم کے دو درجے ہوتے ہیں۔ ایک اعتقادی، ایک عملی۔

یہاں اعتقادی درجہ تو مراد ہے نہیں کیونکہ یہ روزہ فرض نہیں بلکہ عملی درجہ مراد ہے اور وہ ہوتا ہے تکرار سے جبکہ بار بار عمل کیا جائے اور عادۃً لازم کرلیا جائے۔ اور میں نے کہا کہ دیکھو اس کی ظاہر تائید ہے۔ رمضان شریف میں مسلسل ایک مہینہ تک روزے رکھے جاتے ہیں اور یہ تجربہ ہے کہ شروع رمضان میں تو قوت بہیمیہ شکستہ نہیں ہوتی بلکہ رطوبات فضلیہ کے سوخت ہو جانے کی وجہ سے اس قوت میں اور انتعاش ہوتا ہے پھر رفتہ رفتہ ضعف بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ اخیر میں پورا ضعف ہوتا ہے جس کی وجہ سے قوت بہیمیہ شکستہ ہوتی ہے کیونکہ اس وقت روزوں کی کثرت متحقق ہو جاتی ہے۔

پھر میں نے اس شخص سے کہا کہ جب اتنے روزے رکھو گے تب اثر ظاہر ہوگا۔ جب اتنے روزے رکھ کر بھی فائدہ نہ ہو، تب آ کر اشکال کرنا، میری اس تقریر کو سن کر مولانا کی آنکھیں کھل گئیں۔ دیکھیے حدیث تو انہوں نے پڑھ دی اور اس کا مطلب کچھ نہ سمجھے۔ (الافاضات الیومیہ)

ارکان اسلام کی وجہ حصر

عبادت دو حال سے خالی نہیں ہوگی، قولی ہوگی یا فعلی۔ اگر قولی ہوگی تو وہ شہادت ایمانی ہے یعنی

" شهادة ان لا اله الا الله وان محمداً عبده ورسوله"

اگر فعلی ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں۔

یا کسی چیز کا ترک ہے یا اخذ ہے اگر ترک ہے، صوم ہے۔ اور اگر اخذ ہے تو بھی دو حال سے خالی نہیں یا بدنی ہوگی یا مالی ہوگی اگر بدنی ہے تو صلوٰۃ ہے اور اگر مالی ہے تو وہ بھی دو حال سے خالی نہیں ہے۔ یا تو اس کا تعلق صرف مال سے ہوگا یا مال وبدن دونوں میں مشترک ہوگا اگر صرف مال سے تعلق ہے تو وہ زکوٰۃ ہے اور اگر دونوں میں مشترک ہے تو وہ حج ہے۔ (نایاب تحفہ صفحہ ۳۲)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

ایک مرتبہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کہنے لگا، میں قمریوں (فاختہ) کی تجارت کرتا ہوں۔

چنانچہ میں نے ایک دن ایک آدمی کو ایک قمری فروخت کی لیکن اس نے اسکو یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ وہ آواز نہیں کرتی۔

اسکے بعد میں نے قسم کھائی کہ اگر میری قمری برابر آواز نہ دے، تو میری بیوی پر طلاق ہے چنانچہ امام

مالک رحمہ اللہ نے فتوی دے دیا کہ تمہاری بیوی پر طلاق پڑگئی تمہارے لیے اب کوئی چارہ نہیں ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ تمام گفتگو سن رہے تھے آپ نے فرمایا اس سے کہہ کیا تمہاری قمری اکثر وقت آواز کرتی ہے یا اکثر وقت چپ رہتی ہے؟ اس نے کہا: وہ دن کے اکثر وقت آواز کرتی ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تمہاری قمری اکثر وقت آواز کرتی ہے تو تمہاری بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوگی (اس وقت امام شافعی رحمہ اللہ کی عمر چودہ سال کی تھی) امام مالک رحمہ اللہ کو جب اس فتوے کی خبر ہوئی تو امام شافعی رحمہ اللہ کو بلا کر پوچھا: اے لڑکے! ایسا فتوی تم نے کس طرح دیا اور یہ بات تم کو کہاں سے معلوم ہوئی؟ تو امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: آپ ہی نے تو یہ حدیث مجھ سے بیان کی تھی کہ زہری نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ام سلمہ سے روایت کی!

فاطمہ بنت قیس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا! یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے ابوجہم اور معاویہ نے پیغام نکاح بھیجا ہے، تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاویہ تو فقیر محتاج شخص ہے اور اس کے پاس مال نہیں اور ابوجہم وہ تو اپنی گردن سے لاٹھی نہیں رکھتا یعنی ہر وقت مار پیٹ کرتا رہتا ہے۔

چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول: "**لایضع عصاہٗ**" باوجود یہ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم تھا کہ ابوجہم کھاتا پیتا ہے، سوتا ہے اور دیگر ضروریات زندگی پوری کرتا ہے مگر چونکہ اہل عرب دو فعل میں سے ایک اغلب فعل کو مداومت کی مانند قرار دیتے ہیں، اس لیے میں نے بھی ایسا ہی کہا، اور اسی حدیث سے استدلال کیا اس شخص کی فاختہ اکثر وقت چپ رہنے کے مقابلے آواز کرتی ہے، اس لیے میں نے اس کے دو فعل میں سے اغلب فعل کو دائمی قرار دیا۔ امام مالک رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ کے اس استدلال پر حیران رہ گئے اور امام شافعی رحمہ اللہ کو فتوی دینے کی اجازت فرمائی، چنانچہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ نے چودہ سال کی عمر سے فتوی دینا شروع کر دیا ہے۔ (حیوۃ الحیوان: ۱۹۹/۲)

حین کی تحقیق

حکایت: ایک شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے قسم کھائی ہے کہ ایک حین تک اپنی بیوی سے بات نہیں کروں گا، لہذا کتنے دنوں تک اس کی مدت ہے؟

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت تک۔ اس آدمی نے عرض کیا: آپ کی دلیل کیا ہے؟

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: قرآن پاک کی ایک آیت:

﴿وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ﴾ (سورۃ البقرہ: ۳۶)

وہ آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور یہی سوال کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اس کی مدت چالیس ہے اس آدمی نے کہا: آپکی دلیل کیا ہے؟

تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ آیت:

﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ﴾ (سورۃ الدھر: ۱)
حضرت آدم علیہ السلام نے چالیس سال تک مکہ اور طائف کے درمیان قیام فرمایا تھا۔
پھر اس شخص نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر پوچھا آپ اس مسئلے میں کیا فرماتے ہیں؟
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی مدت ایک سال ہے۔
اس شخص نے کہا آپ کی دلیل کیا ہے؟
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن پاک کی یہ آیت ﴿تُؤْتِيْۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا﴾
وہ شخص پھر حضرت رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے یہی سوال کیا۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر صبح کے وقت قسم کھائی ہے، تو رات کو بات کر سکتا ہے اور اگر رات کے وقت قسم کھائی ہے، تو صبح بات کر سکتا ہے۔
تو اس شخص نے کہا آپ کے پاس اس کی کیا دلیل ہے؟
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کلام اللہ کی یہ آیت ﴿فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ. وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ﴾ (الروم: ۱۷)
تو وہ آدمی خوش ہو کر چلا گیا۔ (لطائف اللغات: ۷۷)

وقت مغرب میں تعجیل

سوال: تمام نمازوں کے اوقات میں اذان اور جماعت میں فاصلہ ہوتا ہے کسی میں آدھا گھنٹہ، کسی میں پندرہ منٹ، لیکن مغرب کی نماز میں بلا فاصلہ جماعت میں کھڑے ہوتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟
جواب: دوسری نمازوں کے اوقات شروع ہونے میں اختلاف ہے۔ اس لئے فاصلے کرتے ہیں۔ لیکن مغرب کا وقت شروع ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، اس لیے بلا فاصلہ جماعت شروع کر دیتے ہیں۔ (نایاب تحفہ: ۷۶)

امام محمد اور امام کسائی رحمہما اللہ تعالیٰ

ایک روز خلیفہ ہارون الرشید کی مجلس میں امام محمد بن حسن اور امام کسائی رحمہما اللہ تعالیٰ حاضر تھے، امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "من تبحر في علم اهتدى لجميع العلوم"
جو ایک فن میں ماہر ہو گیا تو اس نے تمام علوم میں کمال حاصل کر لیا۔ اس بات پر امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے سوال کیا: جو شخص سجدہ سہو میں سہو کرے تو پھر اس کو سجدہ سہو کرنا پڑے گا یا نہیں؟
امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: نہیں۔
امام محمد رحمۃ اللہ علیہ: اس کی وجہ کیا ہے؟
امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ: علم نحو کا قاعدہ ہے اسم مصغر کی دوبارہ تصغیر نہیں آسکتی۔

امام محمد رحمہ اللہ: اگر کوئی شخص عتق (غلام کی آزادی) کو ملک پر معلق کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟
امام کسائی رحمہ اللہ: صحیح نہیں۔
امام محمد رحمہ اللہ: کیوں؟
امام کسائی رحمہ اللہ: سیلاب بارش سے پہلے نہیں آسکتا۔
مسعود ملتانی صاحب نے نغزک میں لکھتے ہیں: یہ واقعہ امام محمد اور امام فراء رحمۃ اللہ علیہما کے درمیان ہوا تھا۔ (حیوۃ الحیوان باب الخاء۔ الخرب: ۶۹۶/۱ نغزک: ۹۳)

اسم ''مکہ''

مکہ معروف شہر ہے، جس میں کعبۃ اللہ ہے، یہ ایک عورت کا نام ہے اس سے کسی آدمی نے پوچھا:
ما اسمک تیرا نام کیا ہے؟
تو عورت نے کہا: میرا نام مکہ ہے۔ آدمی نے کہا" **فاقبل حجر الاسود**"
ترجمہ: میں حجر اسود کو بوسہ دینا چاہتا ہوں۔ عورت نے یہ آیت تلاوت کی ﴿ **لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ** ﴾ (النحل: ۷)
ترجمہ: ہرگز بوسہ نہیں دے سکتے ہو مگر مشقت کے ساتھ۔
یاد رہے کہ یہ آیت قرآن کریم میں حج کے بارے میں ہے اس کے بعد اس آدمی نے کہا، اگر میں تجھ سے شادی کرلوں تو؟ عورت نے کہا" **ان شئت ادخل المسجد الحرام وان شئت فقبل حجر الاسود**"
ترجمہ: اس وقت تجھ کو اختیار ہے چاہے مسجد حرام میں داخل ہو چاہے حجر اسود کو بوسہ دے۔ (موئد الفضلاء: ۳۰۷/۲)

چور کا ہاتھ کاٹنا

ابوالعلاء المعری جب بغداد آیا، تو اس نے اعتراض کیا اگر کسی کا ہاتھ کاٹ ڈالا جائے تو دیت پانچ سو دلواتے ہیں پھر اس ہاتھ کو پاؤ دینار کی چوری کے بدلے میں کیوں کٹوا دیتے ہیں۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی؟
قاضی عبدالوہاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا: جب ہاتھ امانت دار تھا تو ثمین یعنی قیمتی تھا، اور جب یہ خائن ہوگیا، یعنی اس نے چوری کی تو اس کی قیمت گھٹ گئی۔ (تفسیر ابن کثیر)

منطقی اور ایک مسئلہ

ایک شخص نے کسی منطقی سے مسئلہ پوچھا: میرے کنویں میں ایک چوہا گر کر مر گیا، شریعت کی رو سے اس پانی کا کیا حکم ہے؟
منطقی صاحب نے سوچا: اگر کہوں میں مسئلہ نہیں جانتا تو میرے لیے بے عزتی کی بات ہے۔ اس

لیے مسئلہ میں سائل کو ایسا چکر دوں گا کہ یہ نہ سمجھ سکے، کہ میں مسئلہ نہیں جانتا، چنانچہ اس نے اس سائل سے پوچھا: منطقی: تمہارے کنویں میں جو چوہا گرا ہے وہ دو حال سے خالی نہیں ہے، یا چوہا خود بخود گرا ہے یا کسی نے پھینکا ہے۔ کسی نے گرایا ہے، تو یہ بھی دو حال سے خالی نہیں ہے، یا تو کسی جانور نے گرایا ہوگا یا انسان نے گرایا ہوگا۔ اگر انسان نے گرایا ہے تو بھی دو حال سے خالی نہیں ہے، یا وہ عورت ہوگی یا مرد ہوگا۔ اگر مرد ہے تو وہ بھی دو حال سے خالی نہیں ہے۔ لڑکا ہوگا یا جوان ہوگا۔ اگر جوان ہے تو وہ بھی دو حال سے خالی نہیں ہے عالم ہوگا یا جاہل ہوگا۔ اگر عالم ہے تو وہ بھی دو حال سے خالی نہیں ہوگا۔ انگریزی تعلیم یافتہ ہوگا یا علم شریعت کا عالم ہوگا۔ اگر عالم شریعت ہے تو وہ بھی دو حال سے خالی نہیں ہے۔ وہ محدث ہوگا یا مفتی ہوگا۔

اس سائل نے حیران ہو کر کہا: حضرت آپ اپنی بات ختم کریں، میں چلتا ہوں۔ مجھے مسئلہ جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔ والسلام۔

منطقی اپنے دل میں بہت خوش ہوا کہ میں ایک آدمی کو بے وقوف بنانے میں کامیاب ہوا۔ (نایاب تحفہ: ۹۰)

عجیب انداز نصیحت

ایک سوداگر کی بیوی اس زمانے میں حسن و جمال میں یکتا تھی اور سوداگر اس سے بہت محبت کرتا تھا۔ عین جوانی میں جب کہ وہ مرنے لگا تو اس نے اپنی بیوی کو بلا کر کہا: تم جوان ہو، میرے بعد اگر تم کو شادی کی ضرورت پڑ جائے، تو پڑوس میں ایک مولانا صاحب ہیں ان سے مسئلہ دریافت کر لینا وہ جیسا فرمادیں ویسا ہی عمل کرنا۔

سوداگر کا انتقال ہو گیا، دو سال تک وہ عورت صبر کے ساتھ رہی بعد میں اپنی شادی کے متعلق مسئلہ پوچھنے کے لیے پڑوس کے مولانا صاحب کے پاس گئیں تو اس وقت مولانا استنجاء کرنے کے لیے بیت الخلاء جا رہے تھے اور پرانے لوٹے میں پانی لیا ہوا تھا جس سے پانی گر رہا تھا، مولانا صاحب نے ہاتھ کی انگلی سے لوٹے کے سوراخ کو بند کر رکھا تھا، وہ عورت یہ ماجرا دیکھ کر چلی آئی، چند دن کے بعد پھر مسئلہ دریافت کرنے کے لیے گئی تو دیکھا کہ وہ لوٹا لیے ہوئے استنجاء کے لیے جا رہے ہیں، جب استنجاء سے فارغ ہو کر آئے تو عورت نے ان سے پوچھا: حضرت کیا وجہ ہے؟ کہ آپ اس سوراخ والے لوٹے کو بدلتے نہیں؟ اگر حکم فرمائیں تو میں آپ کے لئے نیا لوٹا خریدوں، مولانا صاحب نے جواب میں فرمایا: بات یہ ہے کہ یہ لوٹا بچپن سے میرا ساتھی ہے، اور میرے مقام مستور سے واقف ہے، اس لیے اس کو بدلنا نہیں چاہتا کہ دوسرا لوٹا اسے نہ جان سکے۔

مولانا صاحب کے جواب سے عورت کے دل کو تسلی مل گئی، اور وہ واپس آئی اور شادی کے خیال کو ترک کر دیا۔ (نایاب تحفہ: ۹۲)

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے مطالعہ میں خلل ڈالنے والے مرغ کو ذبح کرا دیا

صاحب حدائق الحنفیہ نے یہاں پر ایک لطیفہ بھی نقل کیا ہے واقعہ یہ ہے کہ ایسی باتیں ان لوگوں

کے لیے یقیناً اچنبھے اور حیرت واستعجاب کا باعث بن سکتی ہیں جنہوں نے کبھی کتابوں کی گرد جھاڑنے کی زحمت بھی گوارا نہیں کی، جنہیں مطالعہ کتب کی فرصت ہی نہیں اگر فرصت ہے، تو ذوق نہیں جو لوگ اس وادی عشق ومحبت میں قدم رکھ چکے ہیں انکو تو بس ایک ہی تمنا ہوتی ہے۔

خلوتے و کتابے وگو شۂ چمنے

وہ مطالعہ میں انہماک اور قلبی شغف میں معمولی خلل بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ چنانچہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں ایک مرغ تھا، جو وقت بے وقت بانگ دے دیا کرتا تھا، ایک روز آپ نے اسے پکڑ واکر ذبح کروادیا اور فرمایا کہ یہ مرغا میرے لیے ناحق علم ومطالعہ کے شغل میں حارج بنا ہوا ہے۔ (حدائق الحنفیہ: ۱۵۳۔ ومناقب کردری: ۴۳۵)

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ایک علمی مباحثہ

موطا کے سماع اور باقاعدہ تلمذ کے زمانہ سے قبل ایک مرتبہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو آغاز شباب میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جانے کا اتفاق ہوا، تو انہوں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ اگر کسی جنبی (ناپاک) شخص کو پانی کی ضرورت ہے اور پانی مسجد کے اندر رکھا ہوا ہے، باہر ملتا نہیں تو کیا وہ مسجد کے اندر جاکر پانی لے سکتا ہے؟ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جنبی مسجد کے اندر داخل نہیں ہوسکتا ہے! امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ نماز کا وقت بالکل قریب آگیا ہے، اور پانی اس کے سامنے موجود ہے تو اب وہ کیا کرے (جبکہ کوئی دوسرا اس کو پانی دینے کے لیے تیار یا موجود نہ ہو) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے پھر وہی جواب دیا، جو پہلے دے چکے تھے۔ اور اسی جواب کو بار بار دہراتے رہے، لیکن امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے سوال پر قائم رہے اور انکا اصرار بڑھا، اس حیص وبیص میں کافی وقت گذر گیا۔ تب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تو پھر آپ فرمایئے اسمیں آپ کی رائے کیا ہے؟ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس شخص کو تیمم کر کے مسجد میں داخل ہو جانا چاہیے، پانی لے کر مسجد سے باہر نکلنا اور غسل کر لینا چاہیے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں؟ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جواب دیا "یہیں کے لوگوں میں سے ایک" یہ کہہ کر اٹھے اور چلے گئے، ان کے جانے کے بعد لوگوں نے کہا: یہ "محمد بن حسن ہیں جو امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ خاص ہیں" یہ سن کر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ تو کہہ رہے تھے میں اہلِ مدینہ سے ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں! لیکن یہ کہتے ہوئے انہوں نے زمین کی طرف اشارہ کیا تھا، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اچھا یہ بات تھی جو سوال وجواب میں وہ میرے ساتھ اتنی شدت برت رہے تھے۔ (بلوغ الامانی: ۱۱ وتاریخ بغداد ومناقب کردری)

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا ایک علمی مباحثہ

محمد بن عبدالسلام نے اپنے باپ سے روایت کی ہے، انکے والد نے کہا، ایک مرتبہ میں نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے اپنی صواب دید کے مطابق جواب

مرحمت فرمایا، اس کے بعد میں نے وہی مسئلہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا، تو انہوں نے جو جواب دیا، وہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے جواب سے مخالف تھا، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جواب کے بارے میں دلائل بھی بیان فرمائے، تو میں نے انکی خدمت میں عرض کیا حضرت! امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ تو اس مسئلہ میں آپ سے مختلف ہیں کیا بہتر ہو، تا کہ آپ دونوں جمع ہو کر اس مسئلے پر افہام و تفہیم سے کام لیتے، تو اصل حقیقت کی تنقیح بھی ہو جاتی چنانچہ دونوں مسجد میں گئے اور مسئلہ مذکورہ پر گفتگو شروع کر دی اور باہمی سوال و جواب اور بحث و مناظرہ شروع ہوا، ابتداء میں تو قدرے بات سمجھ میں آ رہی تھی مگر اس کے بعد دونوں حضرات کا باہمی تکلم اور علمی مباحثہ اس قدر غامض اور دقیق پہلوؤں پر جاری تھا کہ ہم انکی سنتے آواز تو تھے مگر بات نہیں سمجھتے تھے۔ (مناقب کردری: ۴۳۱، بحوالہ علماء احناف کے حیرت انگیز واقعات: ۲۱۲)

ہارون رشید کی ایک مشکل اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا حل

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں اپنے گھر میں سویا ہوا تھا۔ کہ اچانک رات کو کسی نے کنڈی کھٹکھٹائی میں نے دروازہ کھولا تو ایک صاحب کھڑے تھے اور کہنے لگے، کہ امیر المومنین آپ کے منتظر ہیں! امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے رات گئے امیر المومنین کے اس بلاوے پر اپنی جان کا خطرہ ہونے لگا، لہذا میں نے وضو بنایا اور امیر المومنین کے دربار میں حاضر ہو گیا۔ امیر المومنین نے مجھے دیکھا، تو فرمایا! میں نے آپ کو زبیدہ سے ایک مسئلہ میں اختلاف کے پیش نظر یہاں آنے کی زحمت دی۔ دراصل واقعہ یہ ہے کہ آج دوران گفتگو میں نے زبیدہ سے کہا کہ ”خدا نے مجھے امام العدل بنایا ہے اور امام العدل کو اللہ پاک جنت عطا فرمائے گا“ زبیدہ نے سنا تو بے دھڑک کہنے لگی، تم ظالم ہو، فاجر ہو تمہارا دعویٰ درست نہیں تمہارا ٹھکانہ جہنم ہوگا، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے صورت حال کو بھانپ لیا، امیر المومنین سے فرمایا: محترم! یہ بتائیے کہ جب آپ سے کوئی معصیت اور گناہ سرزد ہو جاتا ہے، تو کیا آپ اسی حالت معصیت میں رہتے ہیں یا اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں خدا کے خوف کا کبھی خیال آتا ہے؟ خلیفہ نے کہا: حضرت! ”جب بھی ایسا واقعہ پیش آتا ہے تو مجھ پر خدا کا خوف مستولی ہو جاتا ہے اور میں اس کے تصور سے کانپتا رہتا ہوں“ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر یہ واقعہ ہے تو پھر آپ کیلئے خدا کی طرف سے دو جنتیں ہوں گی، کیونکہ اللہ پاک نے خود ارشاد فرمایا ہے۔ ﴿ولمن خاف مقام ربه جنتان﴾ ترجمہ: اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو باغ ہیں، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس سے بہت مسرور ہوئے اور مجھے واپسی کا حکم فرمایا جب میں گھر پہنچا تو خلیفہ کے فرستادہ نے دراہم کی ایک تھیلی مجھے پیش کی، اور خلیفہ کی جانب سے بڑی مسرت اور خوشی اور امتنان اور تشکر کا اظہار کیا۔ (مناقب کردری: ۴۳۴)

امام اعمش اور آٹے کی تھیلی

امام ابو بکر بن محمد زرنجری نے مناقب ابو حنیفہ میں نقل کیا ہے کہ امام اعمش کو اوائل میں امام اعظم

ابوحنیفہ سے میلان اور لگاؤ کم تھا اور انکے بارے میں کچھ اچھی رائے نہ رکھتے تھے، امام اعمش خلقی طور پر خوبصورت نہ تھے اور طبعی طور پر تیز تھے اپنی مزاجی اور طبعی حدت کی وجہ سے گاہے گاہے مصیبت میں مبتلا ہو جاتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ حلف اٹھا بیٹھے کہ اگر میری بیوی نے مجھے آٹے کے ختم ہونے کی خبر دی یا اس سلسلے میں کچھ لکھ کر دیا یا پیغام دیا یا کسی دوسرے کے سامنے اسکا ذکر کیا کہ مجھے آٹے کے ختم ہونے کی اطلاع ہو یا اس سلسلہ میں کوئی اشارہ کیا، تو اس پر طلاق ہو، بے چاری بیوی حیران و پریشان ہوگئی وہ اس مصیبت سے خلاصی چاہتی تھی، گھریلو ضرورت اور قوت لا یموت کے لیے آخر آٹے کے بغیر کیسے گزارا کیا جا سکتا تھا بڑے بڑے علماء اور فقہاء سے مسئلہ دریافت کیا گیا مگر کوئی حل سامنے نہ آیا مشورہ دینے والوں نے امام ابوحنیفہ سے مشکل حل کرانے کی بات کی تو فوراً امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ماجرا سنا دیا امام اعظم صاحب نے فرمایا اس میں پریشانی کی کیا بات ہے مسئلہ سہل اور آسان ہے فرمایا۔

رات کو جب امام اعمش سو جائیں تو چپکے سے آٹے کی تھیلی ان کی چادر یا لنگی سے یا ان کے کسی بھی کپڑے کے ساتھ باندھ دیجئے جب صبح اٹھیں گے تو آٹے کی خالی تھیلی کو اپنے کپڑے کے ساتھ بندھا ہوا دیکھ کر خود بخود سمجھ جائیں گے کہ گھر میں آٹا ختم ہو گیا ہے، اس طرح تمہارے معاش اور گذران اوقات کی تدبیر ہوتی رہے گی، چنانچہ امام صاحب کی ہدایت کے مطابق امام اعمش کی بیوی نے ایسا ہی کیا جب امام اعمش خواب سے اٹھے چادر اور لنگی اٹھائی یا کپڑے سمیٹے تو دیکھا کہ آٹے کی تھیلی ساتھ بندھی ہوئی ہے کپڑے کے اٹھانے سے وہ بھی کھچ کر ان کے پاس آگئی، سمجھ گئے کہ گھر میں آٹا ختم ہو گیا ہے۔

امام اعمش نے یہ منظر دیکھا تو پس منظر کے مدبر کو بھی جان گئے اور کہنے لگے خدا کی قسم یہ حیلہ اور خلاصی کی ایسی تدبیر تو ابوحنیفہ ہی کی ہو سکتی ہے اور ہماری بات آگے چل کب سکتی تھی جب ابوحنیفہ موجود ہوں، اس شخص نے تو ہماری عورتوں پر ہماری قلت فہم اور عجز رائے ظاہر کر کے ہماری فضیحت کر دی۔ (عقود الجمان: ۲۷۶ و مناقب موفق: ۱۳۴)

غسل جنابت بھی ہو گیا اور طلاق بھی واقع نہ ہوئی

ایک صاحب امام ابوحنیفہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے بظاہر ایک لاینحل مشکل درپیش ہے اگر غسل کرتا ہوں تو بیوی کو طلاق ہوتی ہے اگر جنابت میں رہتا ہوں تو اللہ ناراض ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ میں نے قسم کھا رکھی ہے کہ اگر میں غسل جنابت کروں تو میری بیوی پر تین طلاق۔ اب کیا کروں؟ خدارا میری مدد فرمائیے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اسکا ہاتھ پکڑا اور باتوں باتوں میں انہیں وہاں قریب کے ایک نہر کے پل پر لائے اور دفعتہً اسے پانی میں دھکا دے دیا۔ وہ شخص از سر تا قدم پانی میں ڈوب گیا پھر امام صاحب نے اسے باہر نکلوایا اور اس سے فرمایا، جاؤ اب تیرا غسل بھی ہو گیا اور بیوی کو بھی طلاق نہیں ہوئی۔ (مناقب موفق ۱۶۱)

ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قیاس سے مال مسروقہ برآمد ہو گیا

ایک مرتبہ امام اعظم کے پڑوس میں کسی صاحب کا مور یعنی طاؤس گم ہو گیا، بے چارے نے بڑی محبت سے پال رکھا تھا۔ بہت تلاش کی کہیں پتہ نہ چلا بالآخر امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اپنی پریشانی ظاہر کی کہ میرا مور گم ہو گیا ہے اور تلاش بسیار کے باوجود کہیں پتہ نہ چل سکا۔

امام صاحب نے فرمایا اب خاموش ہو جاؤ فکر نہ کرو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمائیگا جب صبح ہوئی اور امام صاحب مسجد تشریف لے گئے تو حاضرین کے مجمع سے دوسری باتوں کے ضمن میں یہ بھی کہا کہ تمہارے اندر کے اس شخص کو حیا اور شرم کرنی چاہیے جو اپنے پڑوسی کا مور چرا کر نماز پڑھنے آتا ہے۔ حالانکہ چرائے ہوئے مور کا پر اس کے سر پر ابھی موجود ہے تو جس شخص نے مور چرایا تھا جلدی سے سر پر ہاتھ مارنے لگا۔ ابوحنیفہ اسے تاڑ گئے جب لوگ چلے گئے تو خلوت میں اسے سمجھا بجھا کر مور اس سے اپنے مالک کو واپس دلوا دیا۔ (عقود الجمان: ۲۷۵)

دھوبی کا مسئلہ، امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی ندامت

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ رشید اور قریب ترین اصحاب سے تھے۔ ذہین، اخاذ، فقیہ، اور مسائل کے استنباط و اجتہاد میں کافی دسترس رکھتے تھے، ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے فیض حاصل کیا اور ابوحنیفہ کی حوصلہ افزائیوں سے خود اعتمادی پیدا ہوئی ایک طویل اور شدید بیماری سے افاقہ کے بعد اپنی علیحدہ درسگاہ قائم کرلی، نہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی اجازت لی اور نہ امام صاحب نے فی الحال ان کے مجلس درس قائم کرنے کو مناسب سمجھا چنانچہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک صاحب کو ایک استفتاء سکھلا کر امام ابو یوسف کی مجلس درس میں بھیج دیا کہ ایک شخص نے کسی دھوبی کو کپڑا دھونے کے لیے دیا دھوبی نے اس کو واپس لینے کی تاریخ بتادی جب کپڑے کا مالک متعینہ تاریخ کو کپڑا مانگنے آیا تو دھوبی نے کپڑا واپس دینے سے انکار کر دیا۔

پھر اس کے بعد خود دھوبی کپڑا دینے آیا تو کپڑے کے مالک پر اس دھوبی کی اجرت واجب ہوگی یا نہیں؟ اگر ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کہیں کہ اجرت واجب ہوگی تو تم کہہ دینا کہ غلط ہے اور اگر وہ کہیں کہ واجب نہیں ہوئی تب بھی کہہ دینا کہ غلط۔

چنانچہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرستادہ شخص امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس درس میں حاضر ہوا، جس طرح اسے بتایا گیا تھا اس نے وہی کیا اور کہا:

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ذہین اور دور رس تھے، فوراً سمجھ گئے کہ اس کا پس منظر کیا ہے؟

گھبرائے اپنے فعل پر تنبیہ حاصل ہوا فوراً امام ابوحنیفہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا "تمہیں یہاں دھوبی والا مسئلہ لایا"

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اپنے کیے پر نادم تھے امام ابوحنیفہ نے مسئلہ سلجھاتے ہوئے فرمایا کہ جب دھوبی

کپڑا دھونے سے پہلے کپڑا دینے سے انکار کر دیا تھا تب وہ غاصب قرار پایا، اور غاصب کے لیے اجرت نہیں ہوتی، اور جب کپڑا دھونے کے بعد انکار کر دیا تھا، تو کپڑا دھونے کی وجہ سے اجرت واجب ہو گئی تھی، اب جب وہ کپڑا از خود واپس لے آیا تو غصب کا جرم ساقط ہو گیا تو اس کا حق اجرت بدستور باقی رہا۔ (وفیات الاعیان: ۵/۴۰۸، وعقود الجمان: ۳۵۳)

عداوت محبت میں بدل گئی

امام وکیع کہتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں ایک بڑے حافظ الحدیث رہا کرتے تھے، مگر انہیں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے دشمنی تھی۔ ہمیشہ ان کی مخالفت اور عداوت میں پیش پیش رہتے تھے اچانک ایک روز اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان کچھ بات بڑھ گئی تو بیوی سے کہا اگر آج رات تو نے مجھ سے طلاق کا مطالبہ کیا اور میں نے تجھے طلاق نہ دی تو تجھ پر طلاق ہو عورت نے سنا تو جواباً کہا اگر آج رات میں نے آپ سے طلاق کا مطالبہ نہ کیا تو میرے سارے غلام آزاد ہوں۔

بعد جب ہوش ٹھکانے لگے تو دونوں کو ندامت ہوئی اور دونوں مشہور ائمہ وقت سفیان ثوری اور قاضی ابن ابی لیلیٰ کے پاس حاضر ہوئے مگر الجھا ہوا مسئلہ نہ سلجھ سکا اور بے چارے میاں بیوی دونوں جب وہاں کوئی مخلص نہ پا سکے تو لاچار طوعاً و کرہاً امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مندرجہ بالا صورت واقعہ بیان کی۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وقت بغیر کسی تامل کے لاینحل مسئلہ چٹکی میں حل کر دیا۔ چنانچہ عورت سے فرمایا تو ابھی سے اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کر لے اس نے ابوحنیفہ کی ہدایات کے مطابق اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کیا مرد سے کہا تو عورت کے مطالبہ کے جواب میں یوں کہنا کہ تجھے طلاق ہے اگر تو چاہے اور عورت سے کہا خاوند کے جواب میں یوں کہنا کہ میں ہرگز طلاق نہیں چاہتی چنانچہ دونوں نے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کے مطابق عمل کیا تو ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں سے فرمایا اس عمل کے بعد اب دونوں بری ہو گئے ہو اور طلاق واقع نہ ہو گی اور تمہارے اوپر کوئی حنث نہ ہو گا۔

ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوسی نے امام اعظم کی یہ ذہانت و بصیرت اور اپنے ساتھ شفقت و مروت دیکھی تو سابقہ عداوت سے توبہ کی اور اس کے بعد دونوں میاں بیوی جب بھی نماز پڑھتے تو ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مغفرت، رفع درجات کی دعا کرتے اور اس طرح عداوت، محبت میں بدل گئی۔ (عقود الجمان: ۲۸۲)

ابوجعفر منصور اور امام اعظم کا فتویٰ

اہل موصل نے خلیفہ منصور سے عہد شکنی کی تھی۔ اس نے ان سے معاہدہ کر رکھا تھا کہ عہد شکنی کی صورت میں وہ مباح الدم ہو جائیں گے منصور نے فقہا کو جمع کیا۔ امام ابوحنیفہ بھی تشریف فرما تھے، منصور بولا کیا یہ درست نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "**المؤمنون علی شروطهم**" "مومن اپنے شرطوں کے پابند ہیں۔

اہل موصل نے عدم خروج کا وعدہ کیا تھا اور اب انہوں نے میرے عامل کے خلاف بغاوت کی ہے لہٰذا ان کا خون حلال ہے۔

ایک شخص بولا آپکے ہاتھ ان پر کھلے ہیں اور آپکا قول انکے بارے میں قابل تسلیم ہے اگر معاف کر دیں تو آپ معافی کے اہل ہیں اور اگر سزا دیں تو وہ ان کے کئے کی پاداش ہوگی۔

منصور امام ابوحنیفہ سے مخاطب ہو کر بولا آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا ہم خلافت نبوت کے حامل امن پسند خاندان نہیں ہیں۔

امام صاحب نے فرمایا کہ اہل موصل نے جو شرط لگائی وہ انکے بس کا روگ نہیں اور جو شرط آپ نے ٹھہرائی وہ آپ کے حدود اختیار میں نہیں۔

کیونکہ مومن تین صورتوں (ارتداد، زنا اور قتل) میں مباح الدم ہوتا ہے لہٰذا آپ کا ان پر گرفت کرنا بالکل ناروا ہوگا۔ خدا تعالیٰ کا ارشاد فرمودہ شرط پورا کیے جانے کا زیادہ حق رکھتی ہے۔

منصور نے فقہاء کو چلے جانے کا حکم دیا پھر خلوت میں امام صاحب سے بہ ہزار منت عرض کیا اے شخص! فتویٰ وہ درست ہوگا جو آپ کا ہوگا اپنے وطن کو تشریف لے جائیے اور ایسا فتویٰ نہ دیجئے جس سے خلیفہ کی مذمت کا پہلو نکلتا ہو کیونکہ اس سے باغیوں کے ہاتھ مضبوط ہوتے ہیں۔

اور الکامل لابن اثیر کی روایت کے مطابق منصور نے امام اعظم اور انکے دیگر رفقاء کو واپس لوٹ جانے کا حکم دیا۔ (الکامل: ۲۱۷/۵)

ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ وقت پر سوچتے ہیں جہاں دوسروں کا خیال بھی نہیں پہنچتا

ایک مرتبہ کسی شخص کا اپنی بیوی سے تنازعہ ہوا تو ناراض ہو کر بیوی سے قسم کھاتے ہوئے مخاطب ہوا، کہ جب تک مجھ سے نہ بولے گی میں تجھ سے کبھی نہ بولونگا۔

عورت بھی مزاج کی سخت واقع ہوئی تھی مشتعل ہوئی اور جواباً اس نے بھی قسم کھالی اور وہی الفاظ دہرائے جو اسکے خاوند نے کہے تھے، قسم کھاتے وقت غصہ اور اشتعال کی حالت تھی اسکے انجام اور بدترین عواقب پر کسی کی نظر نہ تھی اسلیے دونوں کو مستقبل کا کچھ نہ سوجھا مگر بعد میں جب ہوش ٹھکانے لگے تو دونوں اپنے کیے پر پچھتائے اور مسئلے کا حل تلاش کرنے کرنے نکلے چنانچہ شوہر امام سفیان ثوری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صورت واقعہ بیان کر کے پیش آمدہ مسئلہ کا حکم دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا قسم کا کفارہ ہر حالت میں دینا ہوگا بغیر اسکے ادا کیے چھٹکارا نہیں وہ مایوس ہو کر مزید اطمینان کے لئے امام اعظم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا حضرت خدارا! آپ اس مسئلہ کی حقیقت پر غور فرمائیں اور راہ نمائی فرمائیں۔ امام اعظم ابوحنیفہ نے فرمایا۔

تشریف لے جائیے! بڑی محبت اور شوق سے اپنے بیوی سے گفتگو کیجئے کسی ایک پر بھی کوئی کفارہ نہیں۔

حضرت سفیان ثوری کو امام اعظم کا فتویٰ معلوم ہوا تو برہم ہو گئے اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

سے ملاقات کر کے ملامت کرتے ہوئے کہا۔

آپ لوگوں کو غلط مسئلے بتاتے ہیں۔

چنانچہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً شوہر (سائل) کو بلا بھیجا اور سفیان ثوری کی موجودگی میں اس سے کہا کہ اب دوبارہ اصل واقعہ اور استفتاء بیان کریں چنانچہ اس نے حسب سابق تفصیلاً ساری صورت واقعہ اور استفتاء بیان کر دیا تو امام اعظم نے سفیان ثوری سے کہا۔

جو کچھ میں نے پہلے کہا تھا اور جو فتویٰ پہلے دیا تھا وہ درست تھا اور اب بھی اسکا اعادہ کرتا ہوں۔

سفیان ثوری نے وجہ دریافت کی تو امام صاحب نے فرمایا کہ

جب عورت نے اپنے شوہر کو مخاطب کر کے کچھ الفاظ کہے تو گویا عورت کیطرف سے بولنے کی ابتداء متحقق ہوگئی پھر قسم کہاں باقی رہ سکتی ہے۔

سفیان ثوری نے جواب سن کر فرمایا حقیقت میں ابوحنیفہ کو جو بات وقت پر سوجھ جاتی ہے ہم لوگوں کا وہاں تک خیال وگمان بھی نہیں پہنچتا۔ (سیرت النعمان: ۱۸ بحوالہ تفسیر کبیر)

امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی کو بوسہ دیا

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں امام باقر سے ملاقات ہوگئی، امام باقر کو چونکہ آپ کے بارے میں غلط روایات پہنچی تھیں، اسلیے وہ آپ سے بدگمان رہتے تھے چنانچہ کہنے لگے آپ وہی ابوحنیفہ ہیں جس نے میرے نانا کے دین کو بدل دیا ہے اور قطعی نصوص اور قرآن وحدیث کے مقابلے میں قیاس کو ترجیح دینے کا اصول اپنایا ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت احترام وادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے عرض کیا، حضرت آپ تشریف رکھیں، تاکہ اصل واقعہ اور صحیح صورت حال آپ کی خدمت میں پیش کرسکوں۔

چنانچہ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہوگئے تو امام ابوحنیفہ شاگردوں کی طرح ان کے سامنے دوزانوں بیٹھ کر عرض کرنے لگے۔

حضرت! عورت کمزور ہے یا مرد، امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا، عورت۔ پھر امام صاحب نے کہا اور یہ بتائیے کہ عورت کا حصہ کتنا ہے اور مرد کا۔

امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مرد کے دو حصے ہیں اور عورت کا ایک حصہ۔

تب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے اطمینان اور پراعتماد لہجے میں فرمایا۔

حضرت اگر میں قیاس سے کام لیتا جیسا کہ آپ تک غلط روایات پہنچی ہیں تو عورت کے ضعیف ہونے کے پیش نظر اس کے دو حصے مقرر کرتا۔

اس کے بعد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

حضرت! یہ بتائیے کہ نماز افضل ہے یا روزہ؟ امام باقر نے جواب دیا کہ نماز افضل ہے تب امام

ابوحنیفہ نے فرمایا۔

حضرت! اگر میں قیاس سے کام لیتا تو عورت سے ایام حیض کی نمازوں کی قضا ادا کراتا اور روزے کی قضا نہ ادا کرتا کیونکہ نماز روزہ سے افضل ہے پھر دریافت کیا کہ حضرت یہ بتایئے کہ منی کا نطفہ زیادہ نجس ہے یا پیشاب؟ امام باقر نے فرمایا پیشاب، تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا اگر میں قیاس سے کام لیتا تو پیشاب سے غسل کو واجب قرار دیتا اور منی کے نطفے سے صرف وضو کو فرض قرار دیتا مگر میں نے ایسا نہیں کیا۔

تب امام باقر نے ابوحنیفہ کی نہ زبردست تحسین کی اور امام صاحب کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ (مناقب موفق: ۱۸۳)

امام اعظم ؒ کا ایک خواب اور ابن سیرین ؒ کی تعبیر

ابن خلکان نے حضرت عبداللہ بن مبارک کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امام اعظم ؒ نے خواب دیکھا کہ انہوں نے حضور اقدس ﷺ کے مرقد مبارک کو کھود ڈالا ہے اور آپ کی ہڈیاں مبارک جمع کر رہے ہیں صبح کو اٹھے تو پریشان اور حیران تھے بعد میں جب علم تعبیر الرویاء کے مشہور عالم علامہ ابن سیرین کی خدمت حاضر ہوئے، تو ان سے بغیر تعارف کے اپنا خواب بیان کیا ابن سیرین نے فرمایا:

"صاحب هذه الرویاء یثیر علمالم یسبقه الیه احد قبله"

یہ خواب دیکھنے والا علم کی خدمت واشاعت اس طریقہ سے کرے گا کہ اس سے قبل کوئی بھی اس مقام تک نہیں پہنچ سکا ہوگا۔

اس کے بعد فرمایا کہ:

یہ خواب ابوحنیفہ نے دیکھا ہوگا۔

امام اعظم نے عرض کیا، حضرت میں ہی ابوحنیفہ ہے ہوں۔

تو ابن سیرین نے فرمایا: اچھا اپنی پشت اور بایاں پہلو دکھاؤ،

حضرت امام اعظم ؒ نے حسب الحکم اپنا پہلو اور کمر کھول دی ابن سیرین نے امام اعظم کے بازو اور پشت پر تل کے نشان دیکھ کر فرمایا واقعتہ آپ ہی ابوحنیفہ ہی ہیں اور اس کے بعد خواب کی تعبیر بیان فرمائی کہ

اس سے مراد علم کا زندہ کرنا اور جمع کرنا ہے (اور یہ خدمت اللہ پاک آپ سے لے گا)۔ (امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کے حیرت انگیز واقعات: ۱۶۹)

امام ابوحنیفہ ؒ کا حکیمانہ فیصلہ

رائے و تدبیر، عقل و فراست اور نکتہ آفرینی امام ابوحنیفہ کے مشہور اوصاف ہیں۔ محمد انصاری کہا کرتے تھے کہ ابوحنیفہ کی ایک ایک حرکت یہاں تک کہ بات چیت، چلنے پھرنے میں دانشمندی کا اثر پایا جاتا تھا۔ علی بن عاصم کا قول ہے کہ اگر آدھی دنیا کی عقل ایک پلہ میں اور ابوحنیفہ کی عقل دوسرے پلہ میں رکھی

جائے تو ابوحنیفہ کا پلہ بھاری ہوگا۔

کوفہ کے ایک شخص نے بڑے دھوم دھام سے اپنے دو بیٹوں کی شادی کردی ولیمہ کی دعوت میں شہر کے تمام اعیان واکابر کو مدعو کیا۔ مسعر بن کدام، حسن بن صالح، سفیان ثوری اور امام اعظم ابوحنیفہ بھی شریک دعوت تھے۔ لوگ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ دفعۃً صاحب خانہ بدحواس گھر سے نکلا اور کہا غضب ہوگیا، لوگوں نے کہا خیر تو ہے؟ بولا زفاف کی رات عورتوں کی غلطی سے شوہر اور بیبیاں بدل گئیں جو بیوی جس کے پاس رہی وہ اس کا شوہر نہیں تھا۔

سفیان نے کہا امیر معاویہ کے زمانے میں بھی ایسا ہوا تھا، اس سے نکاح میں کچھ فرق نہیں آتا البتہ دونوں کو مہر لازم ہوگا۔

مسعر بن کدام، امام ابوحنیفہ کی طرف مخاطب ہوئے کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا: شوہر خود میرے پاس آئے تو جواب دوں گا لوگ جا کر دونوں شوہروں کو بلا لائے، امام صاحب نے دونوں سے الگ الگ پوچھا کہ رات جو عورت تمہارے ساتھ رہی وہی تمہارے ساتھ نکاح میں رہے تو تم کو پسند ہے؟ دونوں نے کہا ہاں تب امام ابوحنیفہ نے فرمایا:

تم دونوں اپنی بیوی کو جن سے تمہارا نکاح بندھا تھا، طلاق دے دو اور ہر شخص اس عورت سے نکاح پڑھالے جو اس کی ساتھ ہم بستر رہ چکی ہے۔ (عقود الجمان: ۲۲۵، علماء احناف کے حیرت انگیز واقعات: ۱۷۳)

روشندان بنانے سے دیوار گرانے تک امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی رہنمائی

ابن مبارک راوی ہیں کہ ایک شخص امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اپنے دیوار میں روشندان کے کھولنے کا مسئلہ دریافت کیا امام صاحب نے فرمایا جب دیوار تمہاری ہے تو اس میں روشندان کھول سکتے ہو (مگر اس کی غرض اذان سننے اور تازہ ہوا کے آنے جانے تک محدود رہے) خبردار! اس سے پڑوسی کے گھر جھانکنا شرعاً ممنوع ہے۔

جب اس کے پڑوسی کو علم ہوا، تو وہ قاضی ابن ابی لیلیٰ کے پاس حاضر ہوا، اور صورت واقعہ بیان کر دی، قاضی صاحب نے اسے روشندان کھولنے سے منع کر دیا، وہ دوسری مرتبہ امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور قاضی صاحب کے امتناعی حکم کی اطلاع عرض کر دی امام صاحب نے فرمایا! لیجیے اب کی بار اپنی دیوار میں ایک دروازہ کھول دیجیے۔ چنانچہ جب وہ دروازہ کھولنے کے لیے دیوار کے پاس آیا تو قاضی صاحب نے اب کے بار اسے دروازے بنانے سے بھی روک دیا، وہ صاحب، امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا کہ قاضی صاحب نے تو مجھے دروازہ کھولنے سے بھی روک دیا ہے۔

تب اس سے امام صاحب نے کہا تمہاری ساری دیوار کی کل قیمت کتنی ہے؟

عرض کیا کہ تین دینار۔ امام صاحب نے فرمایا تمہارے تین دینار میرے ذمہ واجب ہوئے، جاؤ!

اپنی دیوار و بیخ و بن سے گرا دو۔

وہ حسب ہدایت دیوار گرانے آیا تو پڑوسی نے حسب سابق اسے منع کیا اور قاضی صاحب کے پاس پھر سے شکایت لایا۔ قاضی صاحب اس سے فرمانے لگے بھائی تم بھی عجیب آدمی ہو کہ وہ اپنی دیوار گرا رہا ہے، اس کی اپنی چیز ہے اس میں جیسا تصرف چاہے کر سکتا ہے اور تم ہو کہ مجھے کہتے ہو کہ میں اسے اپنی دیوار گرانے سے روک دوں۔ قاضی صاحب نے دیوار کے مالک سے بھی کہا۔

"اذھب فاھدمه واصنع ماشئت" جاؤ اپنی دیوار گرا دو! اور جو جی چاہے وہی معاملہ اپنی دیوار سے کرو۔

اس صاحب نے عرض کیا، جناب قاضی صاحب! آپ نے مجھے بے جا تعب و مشقت میں ڈالے رکھا اتنے بڑے کام سے تو میرے لیے روشندان بنانا آسان تھا۔ قاضی صاحب کہنے لگے۔

جب تم ایسے آدمی کے پاس جاتے رہے جو میری خطاؤں کو ظاہر کرتا رہا اب جبکہ میری غلطیاں ظاہر ہو گئیں ہیں، اور ستر کی بھی کوئی صورت باقی نہ رہی تو اب میں بات کیسے کر سکتا ہوں جس سے اس کے بعد مجھے مزید فضیحت اٹھانی پڑے۔ (ایضاً ۲۷۰ العقود الجمان: ۲۵)

دو اور ایک درہم کا اختلاط اور تقسیم

ابن مبارک سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوحنیفہ کی خدمت میں ایک مسئلہ کا حل دریافت کیا وہ مسئلہ یہ تھا کہ ایک شخص کے دو درہم اور دوسرے کا ایک درہم باہم مختلط ہو گئے پھر ان تینوں کے مجموعے سے دو درہم گم ہو گئے مگر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ دو درہم کون سے تھے اب اس باقی ایک درہم کا کیا بنے گا؟ امام صاحب نے جواب میں فرمایا:

بقیہ ایک درہم تین حصے کر دیے جائیں گے دو حصے (2/3) اس کو ملیں گے جس کے دو درہم تھے **ایک** حصہ (1/3) اس کو ملے گا جس کا ایک درہم تھا۔

ابن مبارک فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے ابن شبرمہ سے ملاقات کی اور اس سے بھی یہی مسئلہ دریافت کیا ہے انہوں نے کہا کہ اس سے پہلے بھی یہ مسئلہ دریافت کیا ہے، میں نے عرض کیا کہ ہاں! ابوحنیفہ سے دریافت کیا ہے اور مسئلہ کی تفصیل سے ان کو آگاہ کر دیا تو کہنے لگے، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے صحت جواب میں غلطی ہوئی ہے مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا:

دو درہم جو گم ہوئے ہیں ان میں سے ایک درہم کے متعلق تو یہ بات یقینی ہو گئی ہے کہ وہ اس کا تھا جس کے دو درہم تھے اب گویا کہ ایک درہم دونوں کا (یعنی جب ایک درہم یقینی طور پر صاحب درہمین کا گم ہو گیا ہے اور باقی ایک ایک درہم کے اختلاط میں گویا درہمیں میں ایک نامعلوم درہم گم ہوا ہے، لہٰذا اس کے نقصان میں دونوں شریک ہوں گے) اور باقی ایک درہم دونوں میں نصف نصف تقسیم کر دیا جائے گا۔

ابن مبارک کہتے ہیں، میں نے اس جواب کو پسند کیا پھر اس کے بعد امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے میری

ملاقات ہوئی، یہ وہی امام اعظم ہیں اگر ان کی عقل روئے زمین پر بسنے والوں کی نصف آبادی کی عقلوں کے ساتھ تولی جائے تو وہ بھاری نکلے تو امام اعظم نے فرمایا، ابن شبرمہ سے تم ملے تھے اور تمہارے دریافت کرنے پر انہوں نے یہ جواب (جو اوپر تفصیل سے درج کر دیا گیا ہے) تمہیں دیا تھا کہ بقیہ درہم دونوں میں نصف نصف کر دیا جائے گا میں نے کہا آپ سچ کہتے ہیں، تب امام اعظم نے فرمایا

بھائی! بات ایسے نہیں۔ درحقیقت صورت مسئلہ یہ ہے کہ جب دونوں کے جانب سے تین دراہم کا آپس میں اختلاط متحقق ہو گیا تو ہر ایک درہم میں دونوں کی شرکت اثلاثا (تین تہائیاں) ثابت ہو گئیں دو درہم والے کے لیے دو تہائیاں اور ایک درہم والے کے لیے ایک تہائی، لہذا جو درہم بھی گم ہو گا اس میں حصہ شرکت کے موافق ہر ایک کا حصہ گم ہو گا، لہذا جب ایک درہم باقی رہ گیا تو اس میں بھی حسب شرکت حصہ دو تہائیاں، اور ایک تہائی دونوں کو دیا جائے گا لہذا جس کے دو درہم تھے اس کو دو حصے ملیں گے اور جس کا ایک درہم تھا اس کو ایک حصہ ملے گا۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابن شبرمہ کا یہ اختلاف دراصل اصول کے اختلاف پر مبنی ہے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب کئی چیزیں عدم امتیاز کے ساتھ مختلط ہو جائیں تو ان کی تقسیم مال مشترک کی طرح واجب ہے یہ گویا شرکت علی الشیوع ہے۔ جس کی تقسیم واجب ہے لہذا ایک درہم بھی اثلاثا تقسیم ہو گا۔ جس کے دو درہم اس کو 2/3 اور جس کا ایک درہم، اسکو 1/3 حصہ ملے گا۔

جب کہ ابن شبرمہ فرماتے ہیں اگر مال بغیر تمیز کے مختلط ہو جائے تو اس سے شرکت ہی لازم نہیں آتی۔ لہذا دو درہموں میں ایک جو گم ہوا ہے وہ تو یقیناً اسی کا ہے جس کے دو تھے اب دونوں کا ایک ایک رہ گیا ہے اور موجود بھی ایک ہے جس میں احتمال ہے کہ وہ دونوں میں سے کس کا ہے، جب کہ کسی ایک کے لیے بھی مرجح موجود نہیں لہذا باقی درہم نصف نصف تقسیم کیا جائے گا۔ (عقود الجمان ۲۵۸، وخیرات الحسان۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حیرت انگیز واقعات: ۱۷۵)

ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تدبیر برائی کا مداوا برائی سے ہو گیا

ایک شخص نے امام اعظم کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی کہ میرے پڑوسی نے اپنے گھر میں ایک کنواں کھود رکھا ہے اور مجھے خطرہ ہے کہ کہیں میری دیوار نہ گر جائے۔

امام صاحب نے فرمایا اپنے گھر اسی کنوئیں کے برابر اور قریب ایک نالی کھود لو۔ اس نے اسی طرح کیا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ کنواں خشک ہو گیا چنانچہ مالک نے اسے بند کر دیا (ایضا: ۱۷۷)

ایام رمضان میں جماع کا حلف اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تدبیر

ایک شخص نے قسم اٹھائی کہ رمضان کے ایام میں اپنے بیوی سے جماع کروں گا، اب اگر جماع کرتا ہے تو روزہ توڑنے کا کفارہ دینا ہو گا اور جرم و سزا اور گناہ اس پر مستزاد اور اگر ان ایام میں قربت اختیار نہیں

کرتا تو حانث ہوتا ہے۔ بہت سوں کے پاس یہ مسئلہ لایا گیا مگر جواب کہیں سے بھی نہیں ملا، جب امام اعظم ابوحنیفہ کے سامنے صورت مسئلہ رکھی گئی تو آپ نے ایک ہی چٹکی سے مسئلہ حل کر دیا ارشاد فرمایا "یسافر بها فیطوء ها نهاراً فی رمضان" مرد سفر پہ روانہ ہو عورت کو ہمراہ لے لے، رخصت سفر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے روزہ نہ رکھے اور اپنا مقصد پورا کرے۔ (ایضاً ۱۷۱)

ایک دینار کا مستحق معلوم ہوا تو کل ترکہ اور جمیع ورثاء کی تعین کر دی

وکیع سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مجلس ابوحنیفہ میں ایک عورت حاضر ہوئی ہم بھی وہاں موجود تھے، عورت نے عرض کیا کہ۔

میرا بھائی فوت ہو گیا ہے اور اپنے پیچھے اس نے چھ سو دینار کا ترکہ چھوڑا ہے جب وراثت تقسیم ہوئی تو مجھے چھ سو دینار میں صرف ایک دینار دیا گیا ہے۔ مقصد یہ تھا کہ میرے ساتھ ناانصافی کی گئی ہے اور وہ یہ سمجھتی ہوگی کہ مجھے میت کی بہن ہونے کے ناطے سے زیادہ وراثت کا حق دار ہونا چاہیے اور یہاں صرف ایک دینار میرے حصے کا دیا گیا ہے۔

امام اعظم نے اس سے دریافت کیا کہ یہ تقسیم کس نے کی ہے؟ کہنے لگی داؤد طائی نے، امام صاحب نے فرمایا تجھے ایک دینار کا حقدار ہونا چاہیے اور وہ تجھے مل چکا ہے کہنے لگی وہ کیسے؟ امام صاحب نے فرمایا۔

کیا تیرے بھائی نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں نہیں چھوڑیں؟ کہنے لگی ہاں اسکی دو بیٹیاں ہیں۔ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور اس کی ماں بھی زندہ ہے کہنے لگی درست ہے امام صاحب نے فرمایا اور ان کے علاوہ اس کے ۱۲ بھائی اور ایک بہن بھی بقید حیات ہے کہنے لگی بالکل درست ہے، تو امام صاحب نے عورت کو میراث کی تفصیل سمجھاتے ہوئے فرمایا:

کہ میت کی دونوں بیٹیوں کو ترکہ میں ثلثین (۲) تہائیوں کا استحقاق حاصل ہے، لہذا چار سو درہم تو ان کا حق ہے۔

میت کی ماں کے لیے ترکہ میں چھٹا حصہ بنتا ہے لہذا سو درہم تو اسکو ملے باقی رہی میت کی بیوی تو اس کا استحقاق وراثت ثمن (آٹھواں) ہے لہذا پچھتر ۷۵ دینار تو وہ لے لے گی۔ اب کل ترکہ میں ۲۵ دینار رہ جائیں گے۔ جو باقی ورثاء میت میں ۱۲ بھائی اور ایک بہن (سائلہ) میں تقسیم کرنے ہوں گے۔

لہذا ۲۴ دینار بارہ (۱۲) بھائیوں کو ملیں گے۔ اس طرح کہ ہر بھائی کے لیے دو دینار کا استحقاق ہو گا۔ باقی رہا ایک دینار تو وہ تمہارا حق ہے جو داؤد طائی نے تمہیں دلوا دیا ہے۔ (عقود الجمان ۲۶۱، ایضاً ۲۰۴)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جنازہ پڑھوا دیا تو میاں بیوی قسم سے بری ہو گئے

قاضی شریک کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ بنو ہاشم کے سرداروں میں سے کسی سردار کے بیٹے کے جنازہ میں سفیان ثوری اور ابن شبرمہ، قاضی ابن ابی لیلیٰ، ابوالاحوص مندل حبان اور امام اعظم ابوحنیفہ اکٹھے

ہو گئے۔ ان کے علاوہ جنازہ میں دیگر اکابرعلماء، فقہاء اور رؤسائے شہر بھی شریک تھے کہ اچانک جنازہ رک گیا اور لوگ آپس میں جنازہ کی رکنے کی وجہ پوچھنے لگے، چہ مگوئیاں ہو رہی تھیں اور پھر تحقیقی طور پر یہ معلوم ہوا کہ لڑکے (میت) کی ماں بھی جنازہ کے ساتھ بے چین ہوکر از خود رفتگی کے عالم میں نکل آئی ہے۔ اپنا دوپٹہ جنازہ پر ڈال دیا ہے بے حجابی تو ہو ہی گئی اور سر سے ننگا ہونا اس پر مستزاد۔ اور یہ عورت بھی کوئی معمولی عورت نہ تھی، ہاشمی خاندان سے تعلق رکھنے والی شریف زادی تھی جب لڑکے (میت) کے باپ یعنی خاوند کو علم ہوا کہ میری بیوی سر سے ننگی ہوکر جنازہ کے ساتھ چل رہی ہے جس سے خاندان کی فضیحت اور رسوائی ہو گی تو فوراً باآواز اپنی بیوی کو پکار کر کہا۔

واپس لوٹ جاؤ مگر عورت نے واپس آنے سے انکار کر دیا تو اس نے حلف اٹھایا کہ اگر تو یہیں سے واپس نہ لوٹی تو تجھ پر طلاق ہے (یہاں یاد رہے کہ جنازہ ابھی تک جنازہ گاہ کو نہیں پہنچا تھا نماز جنازہ تو جنازہ گاہ ہی میں پڑھنا تھا بہت سے لوگ جنازہ گاہ میں پہلے سے پہنچے ہوئے تھے مگر یہ قضیہ تو راستے کا ہے)۔

بیوی نے جواباً حلف اٹھالیا کہ:

''میں اس وقت تک واپس نہ لوٹوں گی جب تک کہ اس پر نماز جنازہ نہ ہو جائے ورنہ میرے جتنے بھی غلام ہیں سب آزاد ہوں''۔

مسئلہ پیچیدہ تھا لوگوں میں چہ مگوئیاں اور سرگوشیاں شروع ہوگئیں بڑے بڑے علماء اور فقہاء موجود تھے مگر کسی سے بات نہیں سلجھ رہی تھی کہ میت کے باپ کی نظر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی اور عرض کیا کہ حضرت! خدارا ہماری مدد کیجیے۔

امام صاحب آگے بڑھے اور لڑکے کی ماں سے دریافت کیا کہ تو نے کس طرح حلف اٹھایا ہے عورت نے ساری بات دہرادی پھر اس کے خاوند سے پوچھا کہ تیرا حلف کیا تھا اس نے حلف کے الفاظ سنا دیئے۔

امام اعظم نے صورت مسئلہ کی حقیقت سے آگاہ ہوتے ہی بغیر کسی کے تامل کے فرمایا۔ جنازہ کی چارپائی رکھ دو لوگوں نے تعمیل کی تو فرمایا نماز جنازہ کے لیے صفیں درست کر دو اور جنازہ گاہ کے بجائے یہیں نماز جنازہ پڑھ لو، میت کے باپ سے کہا، جناب! آگے بڑھیے، اور نماز پڑھا دیجیے چنانچہ وہ آگے بڑھے نماز جنازہ کی صفیں درست ہوئیں جو لوگ پہلے سے جنازہ گاہ میں پہنچ چکے تھے انہیں بھی یہیں بلایا گیا جب نماز ہو چکی تو امام صاحب نے فرمایا، لیجیے، اب میت کو تدفین کے لیے قبرستان لے چلیے۔

عورت سے کہا، اب یہیں سے واپس لوٹ جا کہ تو قسم میں بری ہو چکی کہ نماز جنازہ ہو چکا ہے اور اس کے بعد تیری واپسی ہو رہی ہے۔

لڑکے کے باپ سے کہا لیجیے تو بھی بری ہو چکا ہے کہ عورت تیرے حکم پر واپس لوٹ رہی ہے، ابن شبرمہ نے امام صاحب کی ذہانت اور سریع الفہمی دیکھی تو بے اختیار پکار اٹھے تیرے جیسا ذہین اور سریع الفہم بچہ جننے سے عورت عاجز آ گئی ہے خدا بھلا کرے تیرے لیے علمی مشکلات کے حل میں کوئی کلفت

نہیں۔ (مقدار ایمان ہے ۲۵،ایف ۲۰۵)

رشتوں کے متعلق شریعت کا معیار

رشتوں کے متعلق شریعت کا معیار ہے کہ دین اور تقویٰ کو پیش نظر رکھا جائے، حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص نے آ کر کہا "میری ایک بیٹی ہے، مجھے اس سے بہت محبت ہے مختلف لوگوں نے پیغام نکاح بھیجا ہے، آپ بتائیں میں اس کے لیے کیسے آدمی کا انتخاب کروں؟" حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "اس کی شادی ایسے آدمی سے کرایئے جو اللہ سے ڈرتا ہو، متقی ہو، کیونکہ اس طرح کے آدمی کو اگر آپ کی بیٹی سے محبت ہوئی تو اس کی عزت کرے گا نفرت ہوگی تو اس پر ظلم نہیں کرے گا۔ (ارشاد الساری شرح بخاری:۱۱/۳۶۵)

عظیم باپ، عظیم بیٹا

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے والد غلام تھے اپنے مالک کے باغ میں کام کرتے تھے ایک مرتبہ مالک باغ میں آیا اور کہا "میٹھا انار لایئے" مبارک ایک درخت سے انار کا دانہ توڑ کر لائے، مالک نے چکھا تو کھٹا تھا اس کی تیوری پر بل آ گئے، کہا "میں میٹھا انار مانگ رہا ہوں تم کھٹا لائے ہو" مبارک جا کر دوسرے درخت سے انار لایا، مالک نے کھا کر دیکھا تو وہ بھی کھٹا تھا، غصہ ہوئے، کہنے لگے "میں نے تم سے میٹھا انار مانگا ہے اور تم جا کر کھٹا لے آئے" مبارک گئے اور تیسرے درخت سے انار لیکر آئے اتفاقاً وہ بھی کھٹا تھا، مالک کو غصہ بھی آیا اور تعجب بھی ہوا، تمہیں ابھی تک میٹھے کھٹے کی تمیز اور پہچان نہیں" مبارک نے جواب میں فرمایا "میٹھے کھٹے کی پہچان کھا کر ہی ہو سکتی ہے اور میں نے اس باغ کے کسی درخت سے کبھی کوئی انار نہیں کھایا" مالک نے پوچھا کیوں؟ اس لیے کہ آپ نے باغ سے کھانے کی اجازت نہیں دی ہے اور آپ کی اجازت کے بغیر میرے لیے کسی انار کا کھانا کیسے جائز ہو سکتا ہے، یہ بات مالک کے دل میں گھر کر گئی اور تھی بھی یہ گھر کرنے والی بات! تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ واقعتاً مبارک نے کبھی کسی درخت سے کوئی انار نہیں کھایا۔ مالک اپنے غلام مبارک کی اس عظیم دیانت داری سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اپنی بیٹی کا نکاح ان سے کرایا، اسی بیٹی سے حضرت عبداللہ ابن مبارک پیدا ہوئے حضرت عبداللہ ابن مبارک کو اللہ عزوجل نے علمائے اسلام میں جو مقام عطا فرمایا ہے وہ محتاج تعارف نہیں۔ (کتابوں کی درسگاہ میں:۱۹۰ بحوالہ وفیات الاعیان:۳/۳۲)

تین مواقع جہاں نفل کا ثواب فرائض سے زیادہ ہے

۱) سلام کرنا ۲) قرض معاف کرنا ۳) قبل از وقت وضو کرنا۔

مسئلہ خنثی

﴿وما خلق الذكر والانثى﴾ میں خنثی مشکل کا ذکر نہیں۔ تو واضح رہے کہ وہ خنثی مشکل ہمارے نزدیک ہے ورنہ اللہ کے علم میں تو اس کا مذکر ہونا یا مونث ہونا طے ہے، چنانچہ اگر کوئی شخص قسم کھالے کہ وہ

فلاں دن نہ مذکر سے گفتگو کرے گا اور نہ مؤنث سے، اور وہ شخص پھر خنثیٰ مشکل سے گفتگو کرے تو حانث ہو جائے گا۔

"والخنثی المشکل عندنا ذکر اوانثی عند اللہ تعالی فیحنث بتکلیمه من حلف لا یکلم ذکرا ولا انثی" (تحفہ جلد ۲ ص ۵۰۱)

تین چیزوں سے خاتمہ بالخیر میں مدد ملتی ہے

۱) نماز باجماعت اور اس پر مداومت ہو۔۲) مسواک کی عادت۔۳) والدین کی اطاعت۔

(اسلاف کے حیرت انگیز واقعات ۵۳)

نکاح کی تین آفات

۱)......کسب حلال سے محرومی: یہ سب سے بڑی آفت ہے حلال رزق ہر شخص کو حاصل نہیں ہوتا۔

۲)......یادالٰہی سے دوری: یہ آفت باقی دو آفتوں سے کم عام ہے، اس کا حاصل یہ ہے کہ بیوی بچے اسے اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کردیں اور اس کی تمام تر توجہات کا محور اور جدوجہد کا مرکز دنیا کو بنادیں۔

۳)......ادائے حقوق میں کوتاہی: نکاح کرنے میں تیسری آفت یہ ہے کہ وہ شخص اپنی بیوی کے حقوق ادا کرنے سے قاصر ہو۔ ان کی ایذاء اور تند تلخ باتوں پر تحمل نہ کرسکتا ہو۔ یہ آفت پہلی آفتوں سے نسبتاً کم خطرناک ہے۔

۱)...... الاولیٰ وهی العجز عن طلب الحلال فان ذلك لا تيسر لكل واحد.

۲)...... والثانية ان يكون الاهل والد شاغلاعن اللّٰه تعالى وجاذباً له الى طلب الدنيا.

۳)...... والثالثة القصور عن القيام بحقوقهن والصبر على اخلاقهن واحتمال الاذىٰ منهن. (احیاء العلوم جلد:۲۔ کتاب آداب النکاح)

آج کا اختلاف

ایک مرتبہ ایک عیسائی رئیس ایک مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا، اور ان کی خدمت میں کچھ اشرفیاں ہدیہ کے طور پر پیش کیں۔ اور مولانا کے تبحر علمی اور دینی خدمات کی تعریف کی، اس کے بعد کہنے لگا: حضرت ایک اہم مسئلہ ہے جس کو آج تک کوئی عالم دین حل نہیں کرسکا! میرا خیال ہے کہ آپ اس مسئلے کو حل کرسکیں گے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اصحاب کہف کے کتے کا رنگ کیسا تھا؟

اس عالم نے کہا سفید تھا۔ عیسائی رئیس نے خوب داد دی، کہ حضرت آپ نے تو ایسا مسئلہ حل کردیا جو آج تک بڑے سے بڑا عالم بھی حل نہیں کرسکا۔ پھر ان سے گذارش کی کہ حضرت بہت سارے مسلمان اس مسئلے سے ناواقف ہیں، از راہ کرم اگلے جمع کو یہ مسئلہ ذرا کھول کر بیان فرمادیں۔ حضرت نے فوراً وعدہ کرلیا اور کہا کہ ہمارا کام ہی حق بات کو بیان کرنا ہے۔ اس کے بعد وہ ایک دوسرے مشہور عالم کی خدمت میں حاضر

ہوا، ان کو بھی ہدیہ پیش کیا اور ان کی وسعت علمی اور دینی خدمات کی تعریف کی۔ پھر ان سے بھی مؤدبانہ دریافت کیا، حضرت! اصحاب کہف کے کتے کا رنگ کیسا تھا؟ انہوں نے کہہ دیا کہ اس کا رنگ کالا تھا۔ عیسائی رئیس نے ان سے بھی مؤدبانہ گذارش کی کہ جمعہ کے بیان میں اس اہم مسئلہ کی وضاحت فرمادیں، تاکہ جاہلوں کے علم میں اضافہ ہو۔ عالم صاحب نے اس کو تسلی دی کہ جناب آپ مطمئن رہیں۔ میں اپنے خطبات جمعہ میں اس مسئلے کو واضح کروں گا۔ چنانچہ اپنے اپنے خطبات جمعہ میں دونوں علمائے کرام نے اس فضول مسئلے کو اپنے من گھڑت دلائل سے خوب واضح کیا، نماز جمعہ کے بعد دونوں علامہ صاحبان کے مقتدی جب ایک چوک میں اکٹھے ہوئے تو ایک گروہ نے کہا: ہمارے حضرت نے آج ایک ایسا مسئلہ حل کردیا، جسے اتنی صدیاں گزرنے کے باوجود کوئی عالم حل نہیں کرسکا تھا۔ وہ یہ کہ اصحاب کہف کے کتے کا رنگ کالا تھا۔ دوسرا گروہ کہنے لگا: نہیں اس کا رنگ تو سفید تھا۔

بات بڑھتے بڑھتے گالم گلوچ تک جا پہنچی، پھر مناظرے ہونے لگے، دونوں فریقوں نے ایک دوسرے پر فتوے لگانے شروع کردئے۔ کہ جو شخص اصحاب کہف کے کتے کو کالا کہے گا۔ اسکے پیچھے نماز نہیں ہوگی۔ ادھر سے جواب آیا کہ جو کتے کو گورا کہے گا۔ اس کے پیچھے نماز نہیں ہوگی۔ ﴿فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِي الْاَبْصَارِ﴾ (ندائے منبر ومحراب: ۱/۱۰۸)

نکاح شرعی کی تین قسمیں

۱) سنت موکدہ ۲) واجب ۳) مکروہ

۱) مہر، نفقہ اور وطی پر قدرت ہونے کی صورت میں نکاح سنت موکدہ ہے۔ ۲) عورتوں کی طرف شدت اشتیاق کے وقت واجب ہے۔ ۳) اور جس وقت ظلم کا غالب گمان ہو اور فرائض وسنن کے ترک کا، تو ایسی صورت میں نکاح مکروہ ہے۔ (اشرف الہدایہ: ۴/۵)

سینے پر ہاتھ گھر جا کر باندھنا

ایک مرتبہ ایک غیر مقلد نے حضرت مولانا اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ قرآن میں ہے۔ ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور سینے پر ہاتھ باندھو۔ جیسا کہ فتاویٰ ثنائیہ: 534/1 فتاویٰ علماء حدیث: 955/4 پر ہے۔ حضرت نے تحقیقی جواب کے علاوہ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ احادیث صحیحہ میں ''وانحر'' کی تفسیر قربانی کرنے سے آئی ہے مگر تمہارا معنی شیعوں والا ہے۔ غیر مقلد نے کہا کہ ہم دونوں معنی لیتے ہیں سینے پر ہاتھ باندھنا بھی اور قربانی کرنا بھی۔ حضرت نے فرمایا۔ قربانی آپ نماز کے بعد گھر جا کر کرتے ہیں تو ہاتھ بھی گھر جا کر باندھ لیا کرو۔

بہشتی زیور کی چیکنگ

ایک مرتبہ ایک غیر مقلد عالم نے کہا کہ فقہ حنفی کے تمام مسائل قرآن وحدیث کے خلاف ہیں حضرت

رحمہ اللہ بہشتی زیور لے کر خود اس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں بالترتیب وضو کے مسائل سے شروع کر کے ایک ایک مسئلہ پڑھتا ہوں، آپ ہر مسئلہ کے خلاف ایک ایک صحیح صریح غیر معارض حدیث لکھوا دیں، پھر اس غلط مسئلے کے بالمقابل جو صحیح مسئلہ ہو وہ لکھوا کر اس کے موافق ایک ایک صحیح صریح غیر معارض حدیث لکھوا دیں۔ غیر مقلد مولوی بہت پریشان ہوا۔ اور کہنے لگا کہ فقہ حنفی کے سارے مسائل تو حدیث کے خلاف نہیں بلکہ بعض حدیث کے مطابق بھی ہیں اور بعض مخالف بھی ہیں حضرت رحمہ اللہ نے فرمایا: میں بالترتیب ایک ایک مسئلہ پڑھتا جاتا ہوں ان میں سے جو مسئلہ حدیث کے مطابق ہو اس کے مطابق ایک ایک حدیث صحیح صریح غیر معارض لکھوا دیں اور جو مسئلہ حدیث کے خلاف ہو اس کے خلاف ایک ایک حدیث صحیح صریح غیر معارض لکھوا دیں۔ یہ سن کر وہ بھاگ گیا اور ایسے بھاگا جیسے وہ اذان سے بھاگتا ہے۔ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے: ۱۵)

فرشتوں کی آمین

ایک دفعہ ایک بزرگ کی عشاء کی نماز رہ گئی تو انہیں بڑا صدمہ ہوا، انہوں نے سوچا کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ ستائیس (۲۷) نمازوں کا اجر و ثواب عطا فرماتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک ہی نماز ستائیس مرتبہ پڑھ ڈالی اور مطمئن ہو کر سو گئے۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ کوئی ان سے کہہ رہا ہے کہ تم نے نماز تو ستائیس مرتبہ پڑھ لی مگر فرشتوں کی آمین کہاں سے لاؤ گے؟

ف: جب نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہے تو امام جب "ولا الضالین" کہے تو مقتدی "آمین" کہتا ہے۔ مقتدی کے "آمین" کہنے کے ساتھ ساتھ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اس امت پر بڑا احسان ہے۔ (مؤلف)

چار مصلے

ایک صاحب نے حضرت رحمہ اللہ سے اپنا تعارف یوں کرایا، کہ میں ایم اے عربی، ایم اے اسلامیات ہوں، وکالت کرتا ہوں ساتھ ہی ساتھ میں دین میں بھی کافی ریسرچ کی ہے۔ اور مسلکاً میں اہل الحدیث ہوں۔ اس نے بہت سے سوالات کیے جن میں سے ایک یہ بھی تھا کہ آپ سلاطین اسلام پر فخر کرتے ہیں کہ وہ حنفی تھے یہ وہی تو ہے جنہوں نے حرم مکہ میں ساڑھے پانچ سو سال تک اپنی حکومت میں چار مصلے بچھا رکھے تھے۔ اللہ تعالیٰ بھلا کرے سعودی حکومت کا، جس نے سوائے ایک کے سب لپیٹ دیئے اور اب ایک ہی مصلیٰ ہے حضرت رحمہ اللہ نے فرمایا: جب چار مصلے تھے تمہارا اس وقت بھی کوئی مصلیٰ نہیں تھا اور اب ایک ہے تو تمہارا اب بھی نہیں ہے، ہاں اس سے اتنا پتہ چلا کہ اہل سنت کے مذاہب چار ہی ہیں اور آپ لوگوں کا اہل سنت میں کبھی شمار نہیں ہوا۔ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے: ۱۷)

''بے بے'' سے نماز سیکھنا

ایک دفعہ حضرت رحمۃ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ غیر مقلدین عورتوں کی طرح نماز پڑھتے ہیں، ایک جگہ غیر مقلدین کا وجود نہیں تھا، کوئی غیر مقلد وہاں نماز پڑھنے لگا تو لوگ یہ نیا طریقہ دیکھ کر دو شخص آپس میں باتیں کرنے لگے کہ یہ عجیب آدمی ہے کہ خدا نے اسکو مرد بنایا ہے مگر یہ عورتوں کی طرح نماز پڑھتا ہے، تو دوسرے نے کہا کہ اس نے نماز اپنی ''بے بے'' سے سیکھی ہوگی اس لیے ویسی ہی نماز پڑھتا ہے۔ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے ۱۷)

مکمل یہودی کون؟

ایک موقع پر حضرت رحمۃ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ غیر مقلدین کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار ارشاد فرمایا ہے، کہ جو شخص آمین بالجہر نہیں کہتا، وہ یہودی ہے۔ یہودی آمین بالجہر سے جلتے حسد کرتے ہیں۔ حضرت نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ سنن کبری بیہقی 56/2 میں ''ربنا لك الحمد'' اور سلام کا بھی آمین کے ساتھ ذکر ہے بلکہ مجمع الزوائد: 148/2 پر قبلہ کا بھی ذکر ہے جو غیر مقلدین سلام اور ''ربنا لك الحمد'' بلند آواز سے نہیں کہتے وہ کم از کم 2/3 یہودی تو ضرور ہوں گے اور اگر اکیلے پڑھیں تو آمین بالجہر آہستہ کہتے ہیں اس صورت میں تو مکمل یہودی ہونے میں کیا شبہ ہے۔ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے ۱۸)

حق بحق دار رسید

حضرت اقدس رحمۃ اللہ نے ایک دفعہ فرمایا کہ لا مذہب کو شکایت ہے کہ فقہاء نے یہ کیوں تحریر فرمایا؟ کہ بہتر امام وہ ہے جس کی بیوی خوبصورت ہو، ارشاد فرمایا کہ اس کا غلط ہونا لا مذہب حدیث صحیح صریح غیر معارض سے ثابت کر کہ امام اس کو بنانا چاہیے کہ جس کی بیوی نہایت بدصورت ہو اور بدسیرت بھی ہو، لا مذہب اس مسئلہ کو بہت اچھالتے ہیں۔ اگر واقعی یہ مسئلہ غلط ہے تو انکا پہلا فرض ہے کہ جس لا مذہب امام کے نکاح میں خوبصورت بیوی ہو، وہ فوراً اسے طلاق دے دے، کیونکہ یہ احناف کا حق ہے اس سے فقہ کا بغض بھی ثابت ہو جائے گا اور حق بحق دار رسید پر عمل بھی ہو جائے گا، لا مذہب پہلے اپنے گھر کی خبر لیں، کہ لغات الحدیث صفحہ 56 پر کیا لکھا ہے؟ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے: ۲۰)

بدھ کے دن جمعہ

جمع بین الصلوتین پر لا مذہب کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن میں ہے ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا﴾ بیشک نماز مومنوں پر وقت مقررہ کا فرض ہے، جب وقت سے پہلے فرض ہی نہیں تو ادا کیسے ہوگی جیسے حج ذوالحجہ سے پہلے شوال میں ادا کرنا، روزہ رمضان سے پہلے شعبان میں رکھنا، جمعہ بدھ کو پڑھ لینا، موت سے پہلے جنازہ پڑھ دینا اور نکاح سے قبل اولاد حلالی کا ہونا غلط ہے، اسی طرح وقت سے پہلے نماز پڑھنا بھی غلط ہے۔ جہاں جمع کا ذکر ہے وہ صرف صوری جمع ہے مولوی ثناء اللہ

امرتسری نے عبدالحفیظ نامی ایک ملازم کو اجازت دے دی تھی کہ وہ عصر کی نماز ظہر کے وقت میں پڑھ لیا کرے۔ (فتاوی ثنائیہ ۱/۶۱۵)

حدیث میں ائمہ کے نام نہیں

ایک بار مسئلہ تقلید پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ غیر مقلدین کہتے ہیں کہ ائمہ اربعہ کا نام حدیث میں نہیں ہے۔ اچھا ذرا صحاح ستہ والوں کے نام اور انکی تصنیفات کے نام تو حدیث سے دکھلا دیں یا پھر انکو بھی چھوڑ دیں۔ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے:۲۲)

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کا نام

ایک غیر مقلد نے اعتراض کیا کہ امام ابوحنیفہ کی کوئی کتاب نہیں ہے اگر ہے تو دکھلاؤ اس کے جواب میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو کتاب لکھی ہے، ذرا اس کا نام تو بتاؤ! بلکہ خود آقا نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کتاب لکھی ہے اسکی زیارت تو کراؤ۔ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے:۲۲)

فقہ سے خالی محدثیت

حضرت نے فرمایا کہ ابن جوزی رحمہ اللہ "تلبیس ابلیس" میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ ایک محدث نے یہ حدیث یاد کرلی تھی۔ "نھی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحلق قبل الصلوۃ یوم الجمعۃ" یہ سمجھتا تھا کہ نماز جمعہ سے پہلے حلق کرانے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اس کی وجہ سے وہ چالیس سال تک جمعہ سے پہلے حجامت کرنے سے محروم رہا اور اسے ناجائز سمجھتا رہا۔ یہ غلطی اسے فقہ سے محرومی کی وجہ سے لگی امام خطابی نے اسے سمجھایا کہ حَلْق نہیں حِلَق ہے جو حلقہ کی جمع ہے مطلب یہ کہ جمعہ سے پہلے گپ شپ لگانے کے لیے حلقے بنا کر نہ بیٹھوں دیکھو! نری محدثیت جو فقہ سے خالی ہے ایسی غلطیوں کو جنم دیتی ہے۔ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے:۳۰)

بدبودار چاند

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ فقہ کے مسائل قرآن وحدیث کے خلاف ہے فرمایا، کہ ایک عورت نے بچے کو پاخانہ کرایا جیسے پاؤں پہ بٹھا کر کراتی ہیں، تو کچھ گندگی اس کی انگلی کو لگ گئی جس کا اسے پتہ نہ چلا، چاند رات تھی سب عورتیں چاند دیکھنے لگی، تو اس نے بھی وہ گندگی سے آلودہ انگلی ناک پر رکھ لی اسکو بدبو آئی تو کہنے لگی چاند تو نکلا ہے پر بدبودار ہے انصاف سے بتاؤ! کہ یہ بدبو چاند کی تھی یا اس کی انگلی پر لگے پاخانے کی، اسی طرح غیر مقلدین کی فہم وفراست تو اپنی خراب ہوتی ہے نام فقہ کا لے دیتے ہیں کہ وہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے:۳۱)

کچھ ہی نہیں بہت کچھ

مسئلہ حلالہ پر ایک غیر مقلد نے کہا کہ ہم طلاق ثلاثہ کے بعد کچھ نہ کچھ تو کرتے ہی ہیں حضرت رحمۃ اللہ علیہ

نے فرمایا: کچھ نہ پوچھو یوں بہت کچھ ہوتا ہے اگر طلاق دہندہ اسے ویسے ہی رکھ لے تو اس کا ضمیر اسے لعنت کرے گا وہ شرمسار ہوگا اور اپنے آپ کو گناہ گار سمجھے گا تم جو اسے حلت کا فتویٰ دے کر عورت اس کے حوالے کر دیتے ہو، اب وہ اسے حلال سمجھ کر اور نیکی جان کر رکھے گا تو گناہ کو نیکی سمجھنا تو کفر ہے تو پھر بھی نہیں بہت کچھ ہوتا ہے۔ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے ۳۱)

حضرت قتادہ رحمہ اللہ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا دلچسپ مناظرہ

اسد بن عمر راوی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت قتادہ بصری رحمہ اللہ کوفہ تشریف لائے تو ابو بردہ کے گھر قیام پذیر ہوئے، ان کی تشریف آوری کی خبر شہر میں پھیل گئی لوگ جوق در جوق آنے لگے ایک روز جب وہ گھر سے باہر نکلے تو اعلان کر دیا کہ مسائل فقہ میں جو شخص بھی کوئی مسئلہ پوچھنا چاہے تو آزادانہ پوچھ سکتا ہے، میں ہر مسئلہ کا جواب دوں گا۔ اتفاق سے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی اس مجلس میں موجود تھے، فوراً کھڑے ہوئے اور عرض کیا۔

اے ابوالخطاب (قتادہ بصری کی کنیت ہے) ایسے شخص کے بارے میں آپکا کیا خیال ہے؟ جو کئی سال گھر سے باہر رہا پھر اس کی موت کی خبر آ گئی تو بیوی نے یقین کر لیا، کہ واقعۃً اس کا خاوند وفات پا چکا ہے، اس نے دوسری شادی کر لی جس سے اس کی اولاد ہوئی کچھ مدت بعد وہ پہلا شخص آ گیا اور اس کے مر جانے کی خبر جھوٹی ثابت ہوئی پہلا شخص اولاد کے بارے میں انکار کرتا ہے، کہ یہ میری اولاد نہیں دوسرے خاوند کا دعویٰ ہے کہ یہ میری اولاد ہے اس مسئلہ میں دریافت طلب امر یہ ہیں کہ آیا یہ دونوں اس عورت پر زنا کی تہمت لگا رہے ہیں یا صرف وہ شخص جس نے ولد کا انکار کر دیا ہے اس میں آپ کی رائے گرامی کیا ہے؟

امام صاحب رحمہ اللہ کا خیال تھا کہ اگر قتادہ اس مسئلہ میں اپنی رائے سے کوئی بات کریں گے تو خطا ہو جائیں گے اور اگر کوئی حدیث پیش کریں گے تو وہ موضوع ہوگی مگر قتادہ نے بجائے مسئلہ حل کرنے کے جان چھڑانی ہی مناسب سمجھی اور امام صاحب سے دریافت کرنے لگے، کیا کبھی ایسی صورت پیش آئی بھی ہے بتایا گیا کہ فی الحال تو پیش نہیں آئی۔

فرمانے لگے تو پھر ایسی بات کے متعلق مجھ سے کیوں دریافت کرتے ہو، جو ابھی تک وقوع پذیر بھی نہیں ہوئی۔ امام صاحب نے فرمایا:

"ان العلماء یستعدون للبلاء ویتحرزون منه قبل نزوله فاذا نزل عرفوه وعرفوا الدخول فیه والخروج منه"

علماء کو کسی مسئلہ کے پیش آنے سے پہلے اس کے حل و ازالہ اور حکم شرعی کی وضاحت و تعبیر کے لیے پہلے سے تیار رہنا چاہیے۔ جب وقوع پذیر ہو تو علماء تحیر زدہ نہیں اور جب پیش آئے تو اسے پہچان سکتے اور یہ بھی پہلے سے جانتے ہوں کہ اسے اختیار کرنے یا چھوڑ دینے کی شکل راہ وہاں کی ہو سکتی ہے۔ (امام اعظم رحمہ اللہ کے حیرت انگیز واقعات ۲۱۳)

عورت اس کو مل گئی جس کی بیوی تھی

ایک مرتبہ لولوی قبیلہ کی جماعت کا کوفہ آنا ہوا، ان میں ایک شخص کی بیوی حسن و جمال اور زیب وزینت میں فائق تھی، کسی کوفی کا اس سے معاشقہ ہو گیا، اور اس نے دعویٰ کر دیا یہ عورت میری بیوی ہے۔ جب عورت سے پوچھا گیا تو اس نے بھی کوفی کی بیوی ہونے کا اقرار کر لیا، لولوی بے چارہ جو اس کا اصل خاوند تھا پریشان ہو گیا۔ اس کا کہنا تھا کہ یہ عورت میری منکوحہ ہے۔ مگر گواہ موجود نہ تھے۔

جب یہ قصہ امام صاحب کے سامنے پیش کیا گیا تو امام ابوحنیفہ نے قاضی ابن ابی لیلی و دیگر قضاۃ وفقہاء اور عورتوں کی ایک جماعت ہمراہ لے کر لولوی قبیلہ کے پڑاؤ (قیام گاہ) پہنچے اور عورتوں کی ایک جماعت کو حکم دیا کہ لولوی کے خیمہ میں داخل ہوں۔ جب عورت کے اپنی منکوحہ ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے۔ چنانچہ جب کوئی عورتیں علیحدہ علیحدہ کر کے اور اجتماعی طور پر اس کے خیمہ کے قریب ہوئیں۔ تو ان پر لولوی کا کتا بھونکنے لگا اور انہیں خیمہ میں داخل ہونے سے رکاوٹ بن گیا، اس کے بعد امام صاحب نے متنازعہ عورت کو حکم دیا کہ وہ لولوی مرد کے خیمہ میں داخل ہو، چنانچہ جب وہ عورت خیمہ کے قریب ہوئی تو کتا اس کی خوشامد کرنے لگا اور بھونکنا ترک کر دیا۔ اور آگے پیچھے قدم لینے۔

امام اعظم رحمہ اللہ نے فرمایا: لیجیے مسئلہ حل ہو گیا۔ جو حق تھا وہ ظاہر ہو گیا، جب متنازعہ عورت سے صحیح صورت حال دریافت کی گئی تو اس نے بھی اعتراف کر لیا کہ واقعۃً وہ لولوی کی بیوی ہے۔ مگر شیطان کے ورغلانے سے وہ کوفی کی منکوحہ ہونے کا اقرار کر رہی تھی۔

گمشدہ مال کی تلاش اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ایک عمدہ قیاس

امام ابو یوسف کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے آکر امام اعظم کی خدمت میں عرض کیا، حضرت! میں نے گھر کے کونے میں کچھ سامان دفن کر دیا تھا، مگر اب ذہن پر دباؤ ڈالنے کے باوجود بھی یاد نہیں آرہا کہ وہ کہاں گاڑا تھا۔ خدارا میری مدد فرمائیے۔ امام اعظم رحمہ اللہ نے فرمایا جب تجھے یاد نہیں کہ تو نے کہاں گاڑا ہے مجھے بطریق اولی کچھ یاد نہیں ہونا چاہیے۔

یہ جواب سن کر وہ شخص زار و قطار رونے لگا امام اعظم کو رحم آیا۔ تلامذہ کی ایک جماعت ساتھ لی اور اس شخص کے ساتھ اسکے گھر تشریف لے گئے تلامذہ کو گھر کا نقشہ دکھایا اور ان سے پوچھا کہ اگر یہ گھر تمہارا ہوتا تو تم حفاظت کے لیے اپنا کوئی سامان گاڑتے تو کہاں گاڑتے۔

ایک نے عرض کیا، جی میں یہاں گاڑتا، دوسرے نے اپنی جگہ بتائی اور تیسرے نے اپنے قیاس سے کسی جگہ کا تعین کیا، جب پانچوں نے اپنے اپنے قیاس سے مختلف مواقع کی نشاندہی کی تو امام اعظم نے فرمایا کہ انہیں چار پانچ جگہوں میں کسی جگہ گاڑا ہوگا، امام صاحب نے ان کے کھودنے کا حکم دیا، ابھی تیسری جگہ کھودی جا رہی تھی کہ خدا کے فضل سے سارا سامان مل گیا۔ ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے دیکھا تو مسرت سے چہرہ

حلقہ میں اٹھا اور ارشاد فرمایا۔

خدا کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے تجھ پر تیری گم شدہ چیز واپس کردی۔ (متنوع الاعمال ۲۶۷ الیضا ۲۲۱)

قاضی ابن شبرمہ نے وصیت تسلیم کرلی

ایک شخص نے مرتے وقت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے حق میں وصیت کی۔ آپ اس وقت میں موجود نہ تھے۔ قاضی ابن شبرمہ کی عدالت میں یہ دعویٰ پیش ہوا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے گواہ پیش کئے کہ فلاں شخص نے مرتے وقت ان کے لیے وصیت کی تھی۔

ابن شبرمہ بولے، اے ابوحنیفہ! کیا آپ حلف اٹھائیں گے کہ آپ کے گواہ سچ کہہ رہے ہیں؟ امام صاحب نے کہا مجھ پر قسم وارد نہیں ہوتی کیونکہ میں اس وقت موجود نہ تھا۔ ابن شبرمہ نے کہا، آپ کے قیاسات کسی کام نہ آئے۔ امام صاحب نے فرمایا اچھا بتایئے کسی اندھے شخص کا سر پھوڑ دیا جائے اور وہ گواہ شہادت دیں تو کیا اندھا شخص حلف اٹھا کر کہے گا کہ میرے گواہ سچے ہیں۔ حالانکہ اس نے انہیں دیکھا نہیں ابن شبرمہ نے کوئی جواب نہ دیا اور وصیت تسلیم کرلی۔ (امام اعظم کے حیرت انگیز واقعات ۲۲۲)

عطاء من عنداللہ

ایک روز گورنر ابن ہبیرہ نے امام صاحب کی خدمت میں ایک انگوٹھی پیش کی، جسکے نگینہ پر "عطاء بن عبداللہ" لکھا ہوا تھا، اور کہا یہ انگوٹھی تو بڑی قیمتی ہے مگر اس سے مہر لگانا میں پسند نہیں کرتا کہ غیر کا نام درج ہے اور اسکے ثبت کرنے سے حکم بھی مؤکد نہیں ہوسکتا۔ امام صاحب نے فرمایا لفظ "بن" کے (با) کو گول کر کے میم بنادو۔ اور عبد کے نیچے نقطہ کاٹ کر اوپر لگادو تو یہ "عطاء من عنداللہ" ہوجائیگا۔

گورنر ابوحنیفہ کی اس سرعت انتقال ذہنی سے بے حد متاثر ہوا اور باہمی تعلقات قائم رکھنے اور مزید استوار کرنے کی درخواست اور اس پر اصرار کرتا رہا۔ (ایضا:۱۷۹)

دلِ دشمناں سلامت، دلِ دوستان نشانہ

سفیان بن حسین نامی ایک شخص قاضی ایاس بن معاویہ کی مجلس میں بیٹھ کر کسی آدمی کی غیبت کرنے لگا، قاضی نے اس سے کہا" آپ نے رومیوں کے ساتھ جہاد کیا؟" کہنے لگا "نہیں" پوچھا" سندھ اور ہند کے جہاد میں شریک ہوئے ہو؟" کہا "نہیں" فرمانے لگے، "روم، سندھ اور ہند کے کفار تو آپ سے محفوظ رہے لیکن بے چارہ اپنا ایک مسلمان بھائی آپ سے نہ بچ سکا اور زبان کی تلوار اس پر چلادی" سفیان پر ان کے اس جملے کا اس قدر اثر ہوا کہ زندگی بھر پھر کسی کی غیبت نہیں کی۔ (البدایۃ والنھایۃ ۹/۱ ۳۳۳ ترجمہ ایاس)

غیبت سے بچاؤ کا نسخہ

امام ابن وھب دوسری صدی ہجری کے مشہور محدث اور فقیہ ہیں فرماتے ہیں میں نے غیبت سے

بچنے کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جس دن کسی کی غیبت کر دیتا، اگلے دن نفس کو سزا دینے کے لیے روزہ رکھ لیتا، لیکن بات بنی نہیں روزہ رکھنا عادت سی بن گئی اور سزا کی تلخی کے بجائے اس میں لطف محسوس ہونے لگا، ظاہر ہے جو چیز پر لطف ہو سزا کیسے ہو سکتی ہے۔ اس لیے میں نے روزہ کی بجائے ہر غیبت کے عوض ایک درہم صدقہ کرنا شروع کیا۔ یہ سزا نفس کو شاق معلوم ہوئی اور یوں غیبت کے روگ سے نجات ملی۔ (کتابوں کی درسگاہ میں ۴۶)

ایک طرف موت خونخوار شیر کی شکل میں، دوسری طرف۔

بنان حمال چوتھی صدی ہجری کے بزرگوں میں سے ہیں، اصل بغداد کے تھے لیکن مصر میں رہنے لگے تھے، عوام و خواص دونوں میں ان کی بڑی مقبولیت تھی، اللہ والوں کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دی جاتی ہے، وہ دلوں کے بے تاج بادشاہ ہوتے ہیں۔ حمال نے بادشاہ مصر ابن طولون کو ایک مرتبہ نصیحت فرمائی۔ ابن طولون تاب سخن نہ لا سکا اور ناراض ہو کر اس نے حکم دیا کہ انہیں خونخوار شیر کے سامنے ڈال دیا جائے، انسان اپنے جذبۂ انتقام کی تسکین کے لیے سزا کے بھی عجیب طریقے ایجاد کرتا ہے۔ سزا کا جو طریقہ جس قدر سخت ہوگا اس کے جذبۂ انتقام کو اسی قدر ٹھنڈک پہنچے گی۔

بنان حمال کو خونخوار شیر کے سامنے ڈال دیا گیا۔ شیر لپکا پھر رک کر انکے جسم کو سونگھنے لگا۔ دیکھنے والے ان کے جسم کے چیر پھاڑ کا نظارہ کرنا چاہتے تھے لیکن اے بسا آرزو کہ خاک شد! جب دیکھا کہ شیر انہیں کچھ نہیں کہہ رہا، تب انہیں اس کے سامنے سے اٹھا دیا اس سے بڑھ کر عجیب بات یہ ہوئی کہ جب ان سے پوچھا گیا "شیر کے سونگھتے وقت آپ کے دل پر کیا گزر رہی تھی؟" فرمانے لگے "میں اسوقت درندے کے جوٹھے کے متعلق علماء کے اختلاف کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اس کا جوٹھا پاک ہے یا ناپاک"

موت آدمی کے سامنے ہو اور وہ بھی اس ہیبت ناک منظر کے ساتھ لیکن ذہن، فقہ کے ایک اختلافی مسئلہ میں مگن رہے، ایسے اعلام اور یگانہ روزگار شخصیات سے انسان کیا، درندے کیوں محبت نہیں کریں گے۔ یقیناً اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی، جو دلوں کو فتح کر لے وہی فاتح زمانہ۔ (حلیۃ الاولیاء، ۱۰/۳۲۴)

حق پسند

عبید اللہ بن حسن عنبری دوسری صدی ہجری کے اکابر علماء میں سے ہیں، وہ بصرہ کے قاضی بھی رہے۔ [illegible] اگرد عبد الرحمٰن بن مہدی نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا تو انہوں نے اس کا جواب درست نہیں [illegible] نے کہا "حضرت! شاید آپ سے غلطی ہو گئی صحیح جواب یہ ہونا چاہیے۔ بڑے علماء اپنی غلطی کی اصلاح سے نہیں شرماتے اور وہ بڑے ہوتے بھی اسی لیے ہوتے ہیں۔ بڑا ہونا یہ نہیں کہ غلطی معلوم ہونے کے بعد بھی اسی پر ڈٹا رہا جائے۔ یہ بڑائی نہیں، ہٹ دھرمی کہلاتی ہے۔ عبید اللہ نے اپنے شاگرد کے صحیح جواب [illegible] کے بعد بہت ہی کارآمد جملہ ارشاد فرمایا: آپ چھوٹے ہیں لیکن بات آپ ہی کی درست ہے۔

میں بھی آپ ہی کے جواب کی طرف رجوع کرتا ہوں اس لیے کہ باطل میں "سر" اور "رئیس" بننے سے مجھے حق میں "دم" اور "تابع" بننا زیادہ محبوب ہے۔ (کتابوں کی درسگاہ میں ۵۱ بحوالہ حلیۃ الاولیاء ۹/۹)

ایک قلم کے لیے

حضرت عبداللہ بن مبارک کے نام سے کون ناواقف ہوگا اپنے دور میں امام المسلمین تھے۔ انکے زہد وتقویٰ اور دعوت وجہاد کے ولولہ انگیز اور ایمان افروز واقعات پڑھ کر آج بھی آدمی کے ایمان میں تازگی، روح میں بالیدگی اور جذبات میں زندگی کی موجیں مچلنے لگتی ہیں۔ ایک مرتبہ انہوں نے شام میں کسی سے قلم مستعار لیا۔ واپس کرنا بھول گئے اور ایران کے شہر "مرو" آئے تو وہ قلم یاد آیا۔ وہاں سے دوبارہ شام کا سفر کیا اور جا کر قلم اس کے مالک کو لوٹایا۔ (تاریخ بغداد ۱۰/۱۶۷)

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود وایاز

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ہارون الرشید کے زمانے میں پورے عالم اسلام کے قاضی القضاۃ تھے، ایک بار ان کے پاس خلیفہ ہارون الرشید اور ایک نصرانی کا مقدمہ آیا، امام نے فیصلہ نصرانی کے حق میں کیا، اس طرح کے درخشاں واقعات تاریخ اسلام کے ورق ورق پر بکھرے پڑے ہیں۔ لوگ اس کو "دور ملوکیت" کہتے ہیں وہ کس قدر مبارک "دور ملوکیت" تھا کہ ایک طاقتور بادشاہ اور خلیفہ اپنی رعایا میں سے ایک غیر مسلم کے ساتھ عدالت کے کٹہرے میں فریق بن کر حاضر ہیں۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا وقت جب قریب آیا، تو فرمانے لگے اے اللہ! تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنے زمانہ قضا میں مقدمات کے فیصلے میں کسی بھی فریق کی جانب داری نہیں کی، حتی کہ دل میں کسی ایک فریق کی طرف میلان بھی نہیں ہوا، سوائے نصرانی اور ہارون الرشید کے مقدمے کے کہ اس میں دل کا رجحان اور تمنا یہ تھی کہ حق ہارون الرشید کے ساتھ ہو اور فیصلہ حق کے مطابق اسی کے حق میں ہو لیکن فیصلہ دلائل سننے کے بعد ہارون الرشید کے خلاف کیا۔

یہ فرما کر امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ رونے لگے اور اس قدر روئے کہ دل بھر بھر آیا۔ اس سے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے تقویٰ کے بلند مقام کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایک مقدمہ میں دل کا رجحان طبعی طور پر ایک فریق کی طرف تھا اور فیصلہ بھی اس کے خلاف ہوا لیکن اس طبعی رجحان پر بھی انہیں خوف رہا کہ کہیں پکڑ نہ ہو جائے، اللہ اکبر! زمین کھا گئی آسمان کیسے کیسے.....(الدر المختار ۴/۳۱۳)

گام گام احتیاط

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تجارت میں اپنے ایک شریک کے پاس کپڑا بھیجا اور بتایا کہ کپڑے میں یہ عیب ہے، خریدار کو عیب سے آگاہ کر دینا۔ اس نے وہ کپڑا فروخت کیا لیکن خریدار کو عیب بتلانا بھول گیا۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو جب معلوم ہوا تو اس سے حاصل ہونے والی ساری قیمت صدقہ کر دی، جس کی رقم تیس ہزار درہم تھی۔ (الخیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان ۴۳)

افسوس ناک اجتہاد کا خوشگوار نتیجہ

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک عالم نے دریافت کیا کہ ''آپ کو بھی اپنے کسی اجتہاد پر افسوس اور پشیمانی بھی ہوئی ہے؟'' فرمایا کہ ہاں ایک مرتبہ لوگوں نے مجھ سے پوچھا ایک حاملہ عورت مر گئی ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہے۔ کیا کرنا چاہیے؟'' میں نے ان سے کہا'' عورت کا شکم چاک کر کے بچہ نکالدیا جائے'' لیکن بعد میں مجھے اپنے اجتہاد پر افسوس ہوا۔ کیونکہ بچے کے زندہ نکلنے کا تو مجھے علم نہیں، تاہم ایک مردہ عورت کو تکلیف دینے کے فتویٰ پر مجھے افسوس رہا۔ پوچھنے والے عالم نے کہا'' یہ اجتہاد تو قابلِ افسوس نہیں بلکہ اس میں تو اللہ کا فضل شامل رہا کیونکہ آپ کے اس اجتہاد کے برکت سے زندہ نکل کر اس مرتبہ کو پہنچنے والا وہ بچہ میں ہی ہوں۔'' (کتابوں کی درسگاہ میں: ۷۲)

فراست

قاضی ایاس کی فراست وبصیرت ضرب المثل ہے۔ ایک بار قاضی ایاس چند لوگوں کے ساتھ کھڑے تھے کہ کوئی خوفناک واقعہ پیش آیا۔ تین عورتیں بھی اس جگہ موجود تھی۔ قاضی ایاس نے کہا'' ان تین عورتوں میں سے ایک حاملہ، ایک مرضعہ (دودھ پلانے والی) اور ایک باکرہ (کنواری) ہے'' تحقیق کرنے پر ان عورتوں کے متعلق قاضی ایاس کی بات درست نکلی۔ جب ایاس سے پوچھا گیا کہ آپ کو اس کا اندازہ کیسے ہوا؟'' فرمانے لگے'' حادثے کے وقت ان عورتوں میں ایک نے ہاتھ پیٹ پر رکھا۔ میں نے سمجھا حاملہ ہے، دوسری نے پستان پر رکھا، میں نے نتیجہ نکالا کہ یہ مرضعہ ہے، تیسری نے اپنی شرمگاہ پر ہاتھ رکھا میں نے اس سے اس کے باکرہ ہونے پر استدلال کیا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ خوف اور خطرے کے وقت انسان کو فطری طور پر اپنی سب سے زیادہ عزیز چیز کی فکر ہوتی ہے اور اسی پر ہاتھ رکھتا ہے۔ (شرح مقامات للشریشی: ۱/۱۸۳)

ذرا بتائیں چاند کہاں ہے؟

علامہ ابن خلکان نے قاضی ایاس کی فراست کا ایک اور دلچسپ واقعہ بھی لکھا ہے۔ مشہور صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی عمر سو سال کے قریب ہوگئی تھی، بھوؤں کے بال سفید ہو چکے تھے، لوگ کھڑے رمضان کا چاند دیکھ رہے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا'' وہ سامنے چاند نظر آ گیا، لوگوں نے دیکھا، کسی کو دکھائی نہیں دے رہا تھا لیکن حضرت انس رضی اللہ عنہ افق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے'' وہ سامنے مجھے نظر آ رہا ہے'' قاضی ایاس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا حقیقت سمجھ گئے ان کی بھوؤں کا ایک بال آنکھ کی جانب جھک گیا تھا۔ قاضی ایاس نے وہ بال درست کرتے ہوئے پوچھا'' ابوحمزہ! ذرا بتائیں چاند کہاں ہے؟'' حضرت انس رضی اللہ عنہ افق کی طرف دیکھ کر فرمانے لگے اب تو نظر نہیں آ رہا''۔

(کتابوں کی درسگاہ میں: ۷۷ بحوالہ وفیات الاعیان ج:۴/۳۷۴)

بدعت کا ارتکاب ڈاکو بھی نہیں کرتا

مشہور مالکی عالم ابن ماجشون کے پاس ان کا ایک ساتھی آ کر کہنے لگا اے ابومروان! آج ایک عجیب قصہ پیش آیا، میں جنگل میں واقع اپنے باغ کی طرف جانے کے لیے نکلا کہ اچانک ایک شخص میرے سامنے آدھمکا اور کہنے لگا "اپنے کپڑے اتار دو" میں نے کہا کیوں؟ کہنے لگا "اس لیے کہ میں تمہارا بھائی ہوں اور میں ننگا ہوں"۔ میں نے کہا یہ کیسے بھائی چارگی ہے؟ کہنے لگا "تم ایک مدت تک ان کپڑوں کو پہن چکے ہو، اب میری باری ہے" میں نے کہا، "کیا تم مجھے برہنہ کرنا چاہتے ہو؟" کہنے لگا "ہمیں امام مالک سے ایک روایت پہنچی ہے کہ برہنہ حالت میں غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں اور آپ غسل کرنے جارہے ہیں"۔ میں نے کہا تم مجھے لوگوں کے سامنے برہنہ کرنا چاہتے ہو کہنے لگا اگر یہاں کسی کے آنے کا امکان ہوتا تو میں اس طرح تمہارے گلے نہ پڑتا" میں نے کہا اچھا مجھے باغ میں جانے دو میں تمہارے لیے کپڑے بھجواتا ہوں، اس نے کہا ہرگز نہیں، کیا تم اپنے غلاموں کو بھیج کر مجھے گرفتار کروانا چاہتے ہو؟ میں نے کہا میں قسم کھاتا ہوں، وہ کہنے لگا تمہاری قسم کسی ڈاکو کے لیے باعث اطمینان نہیں بن سکتی۔ میں نے قسم کھا کر کہا میں ضرور بھیجوں گا اور اپنی خوشی سے بھیجوں گا وہ کچھ دیر خاموش رہا، پھر بولا میں نے عہد رسالت سے لے کر آج تک کے ڈاکوؤں کے بارے میں بڑی سوچ بچار کی مگر مجھے ایسا کوئی ڈاکو نہیں ملا جس نے ادھار کا معاملہ کیا ہو۔ لہٰذا میں نہیں چاہتا کہ میں اس بدعت کا ارتکاب کروں۔ اس کی یہ دلیل سن کر با دل نخواستہ میں نے کپڑے اتار کر اس کے حوالے کر دیئے۔ (سیر اعلام النبلاء: ۱۱/۵۲۱)

بھولی بھالی (مہر کی ادائیگی کس کا فرض ہے)

شروع شروع میں میری اہلیہ دنیا کے رسم و رواج اور آئین و ضوابط سے صرف اتنی بہرہ مند تھی کہ ایک دفعہ نہ جانے کس بات پر میں نے تنبیہ کی مگر اسکی حاضر جوابی پر اس قدر غصہ آیا کہ میرے منہ سے یہ فقرہ نکل گیا "میرے ساتھ تمہارا نباہ مشکل ہوگا، میرا پیچھا چھوڑ دو اور اپنی راہ لو" اس نے میری برہمی سے بے پرواہ ہو کر لمحہ بھر کے توقف سے جواب دیا، اچھا میں ابھی اپنے ماں باپ کے گھر چلی جاؤں گی۔ خدا رکھے میری ماں اور میرے بھائی موجود ہیں، آپ میرا مہر معاف کرا دیں۔" میرا یہ سننا تھا کہ غم و غصہ فرو ہو گیا، مسکراتا ہوا باہر نکل آیا اور خدا کا شکر ادا کیا کہ اس دور میں مجھے خدا نے کیسی شریک حیات عطا فرمائی ہے جو یہ بھی نہیں جانتی کہ مہر کی ادائیگی کس کا فرض ہے اور اس کی طلبی و معافی بیوی کی طرف سے ہوتی ہے یا شوہر کی طرف سے۔ (جہان دانش: ۳۸۵)

مسلمانوں کے طریقے پر زکوۃ ادا کرنا

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریا رحمۃ اللہ علیہ اپنی "آپ بیتی" میں لکھتے ہیں، میں نے اپنے بچپن میں اپنے والد صاحب سے اور دوسرے لوگوں سے بھی یہ قصہ سنا کہ ضلع سہارنپور میں "بہٹ" سے آگے

انگریزوں کی کچھ کوٹھیاں تھیں، اس کے قرب وجوار میں بہت سی کوٹھیاں کاروباری تھیں جن میں ان انگریزوں کے کاروبار ہوتے تھے اور ان کے مسلمان ملازم کام کیا کرتے تھے اور وہ انگریز دہلی، کلکتہ وغیرہ بڑے شہروں میں رہتے تھے کبھی کبھی معائنہ کے طور پر آ کر اپنے کاروبار کو دیکھ جاتے تھے، ایک دفعہ اس جنگل میں آگ لگی اور قریب قریب ساری کوٹھیاں جل گئیں، ایک کوٹھی کا ملازم اپنے انگریز آقا کے پاس دہلی بھاگا ہوا گیا اور جا کر واقعہ سنایا کہ حضور! سب کی کوٹھیاں جل گئیں آپ کی بھی جل گئی۔

وہ انگریز کچھ لکھ رہا تھا نہایت اطمینان سے لکھتا رہا، اس نے التفات بھی نہیں کیا ملازم نے دوبارہ زور سے کہا کہ حضور سب جل گیا، اس نے دوسری دفعہ بھی لاپرواہی سے جواب دے دیا کہ میری کوٹھی نہیں جلی اور بے فکر لکھتا رہا۔ ملازم نے جب تیسری دفعہ کہا تو انگریز نے کہا کہ میں مسلمانوں کے طریقہ پر زکوٰۃ ادا کرتا ہوں اس لیے میرے مال کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا وہ ملازم تو جواب دہی کے خوف کے مارے بھاگا ہوا گیا تھا، کہ صاحب کہیں گے کہ ہمیں خبر بھی نہیں کی، وہ انگریز کے اس لاپرواہی سے جواب سن کر واپس آ گیا، آ کر دیکھا تو واقع میں سب کوٹھیاں جل چکی تھیں مگر اس انگریز کی کوٹھی باقی تھی۔ (آپ بیتی: ۱/۸۸)

ظرافت اور بذلہ سنجی

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے علم اور سنجیدگی کی وجہ سے کوئی ناملائم یا غیر مہذب الفاظ اپنی زبان پر نہیں لاتے تھے، کبھی کبھی مزاح کے جملے کہہ دیا کرتے تھے، کوئی مسجد گر کر خراب ہوگئی تھی تو لوگوں نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں فتویٰ پوچھا، امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا وہ مسجد ہے اور اب گر جانے کے بعد بھی مسجد کے حکم میں ہے۔ ایک روز امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا ادھر سے گذر ہوا مسجد پر ان کی نظر پڑی، کوڑے کرکٹ سے اٹی پڑی ہے، دیکھ کر انہوں نے مزاحاً فرمایا: "ھذا مسجد ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ" یہ ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد ہے۔ (مناقب کردری: ۴۴۳)

مسئلہ کے غور نے عالم نزع کا احساس نہ ہونے دیا

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ کی دوسری بہت سی نعمتوں کیساتھ ایک نعمت علمی انہماک، لسان حق ترجمان کے ساتھ ساتھ بارگاہِ الٰہی سے انہیں قلم کی نعمت بھی عطا ہوئی تھی۔ انہوں نے فقہ واصول پر حدیث ومسائل فقہ پر بہت سی کتابیں لکھیں۔ مختصر بھی اور طویل بھی۔ ان کتابوں میں خواہ مختصر ہوں یا طویل۔ اپنا مدعا اور منشاء اس خوبی کے ساتھ بیان کیا ہے کہ پڑھنے والا غرقِ حیرت ہو کر ان کا مطالعہ کرتا ہے، پڑھتا جاتا ہے اور حیران ہوتا جاتا ہے کہ یہ شخص کس پایہ کا آدمی تھا اس کی قلم میں کتنی جامعیت اسکی تحریر میں کتنا اثر اور اس کے انداز انشاء میں کتنی کشش خدا نے بھردی ہے۔ یہ نازک مسائل کو ضبط تحریر میں لاتے ہیں جب تک وہ اس کی تحریر کی روشنی میں نہ دیکھے جائیں، سخت نازک اور پیچیدہ نظر آتے ہیں۔ لیکن ان کی کتاب میں وہ اتنے سہل نظر آتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی طرح کا اشکال تھا ہی نہیں یہ صرف ہمارا وہم تھا کہ انہیں دشوار، نازک اور پیچیدہ سمجھ رہے

تھے یہ فکری اور مطالعاتی ذوق، یہ اجتہاد واستنباط مسائل کی طبعی جودت اور یہ ہر قسم کے ہموم وغموم کے علمی دائروں میں دائرگرکے رکھ دینے اور اپنا سب کچھ علم کے حوالے کردینے کی برکتیں ہیں۔ کہ وفات کے بعد ایک مخلص نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا، جناب! نزع کی شدت کے وقت کیسے حال ہوا؟ روح کے نکلنے کی حالت کیسے گذری؟ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں فرمایا: نزع روح کے وقت بھی میں مکاتب کے مسائل میں ایک مسئلہ میں تامل کررہا تھا، اسی فکروتامل اور غوروتدبر میں انہماک کی وجہ سے مجھے یہ معلوم نہ ہوسکا کہ میری روح کیسے نکلی؟ روح نکل گئی مگر مجھے کچھ خبر نہ ہوئی۔ (حدائق الحنفیہ ۱۵۳)

قاضی ابن ابی لیلیٰ کو اپنی غلطی کا فوراً احساس ہوگیا

عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ کوفہ کے بہت بڑے قاضی اور مشہور فقیہ تھے، تینتیس سال تک منصب قضاء پر فائز رہے۔

ایک روز امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک پڑوسی ان کی عدالت میں حاضر ہوا، اور کسی شخص کے باغ کے متعلق گواہی دینا چاہی۔ قاضی ابن ابی لیلیٰ نے ان سے دریافت کیا کہ یہ بتلاؤ کہ جس باغ کے متعلق تم گواہی دے رہے ہو اس میں کل درختوں کی تعداد کتنی ہے؟ جب گواہ یہ نہ بتلا سکے تو قاضی ابن ابی لیلیٰ نے ان کی گواہی (شہادت) کو روک دیا، چونکہ مردود شدہ گواہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوسی تھے۔ عند الملاقات اس نے تمام واقعہ سے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی آگاہ کردیا تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کو واپس قاضی صاحب موصوف کی عدالت میں بھیجا اور اسے کہا کہ جاؤ اور قاضی صاحب موصوف سے یہ دریافت کر کے لاؤ کہ آپ بیس سال سے کوفہ کی جس جامع مسجد میں بیٹھ کر فیصلہ کرتے ہیں، اس کے ستونوں کی کتنی تعداد ہے؟ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوسی کی اس گفتگو پر قاضی ابن ابی لیلیٰ کو حیرت اور اپنے کیے پر ندامت ہوئی اور اسکی شہادت قبول کرلی۔ (موفق)

وقوع طلاق ثلاثہ کا ایک پیچیدہ مسئلہ

ایک مرتبہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں ایک شخص آیا اور دریافت کیا کہ ایک شخص نے تین قسمیں کھائی ہیں نجات کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، اس کی بیوی پر تین طلاقیں واقع ہوجائیں گی اور بستا گھر اجڑ جائے گا۔

آپ نے فرمایا کیسی قسمیں؟

سائل نے عرض کیا کہ صاحب واقعہ شخص نے اولاً قسم کھائی کہ

۱..... اگر آج میں کسی بھی وقت کی نماز نہ پڑھوں تو میری بیوی پر تین طلاق۔

۲..... پھر قسم کھائی کہ اگر آج میں اپنی بیوی سے وطی (جماع) نہ کروں تو اس پر تین طلاق۔

۳..... پھر قسم کھائی کہ اگر آج میں غسل جنابت کروں تو اس پر تین طلاق۔

عجیب مخمصہ تھا جو کہیں بھی حل نہیں ہو رہا تھا۔علماء عاجز آ گئے تھے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی باریک بینی اور دوررسی کی داد دیجیے۔سر اٹھایا اور ایک چٹکی میں مسئلہ کا حل سامنے رکھ دیا، فرمایا:

۱۔ صاحب واقعہ آج عصر کی نماز پڑھ لے۔

۲۔ نماز عصر سے فراغت کے بعد بیوی سے وطی (جماع) کر لے۔

۳۔ جب سورج چھپ جائے تو یہ شخص غسل کر لے۔ پھر مغرب اور عشاء کی نماز پڑھ لے۔ طلاق واقع نہیں ہوگی اور تینوں قسمیں بھی پوری ہو جائیں گی۔ (عقود الجمان: ۲۷۷، الموفق)

دیت کس پر؟

مجلس قائم تھی، دقیق فقہی مسائل زیر بحث تھے، سفیان ثوری قاضی ابن ابی لیلی کے علاوہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے دیگر ہمعصر علماء بڑے بڑے فقہاء اور جلیل القدر تلامذہ زیر بحث مسائل پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے کہ اچانک ایک شخص نے سوال کیا کہ:

کچھ لوگ مجلس بنائے بیٹھے تھے، اچانک ایک سوراخ سے سانپ نکلا اور حاضرین مجلس میں سے کسی ایک پر چڑھ آیا، اس نے دیکھا تو ہیبت واضطراب میں سانپ کو دوسرے شریک مجلس پر جھٹک دیا، دوسرے نے تیسرے پر اور تیسرے نے چوتھے پر جھٹک دیا اور چوتھے نے پانچویں پر جھٹکا، بدقسمتی سے پانچویں کو سانپ نے ڈس لیا اور وہ اس کے ڈسنے سے مر گیا اب مسئلہ عدالت میں مر جانے والے کے ورثاء نے دیت کا مطالبہ کیا۔

اب سوال یہ ہے کہ شرعاً دیت کون ادا کرے گا اور کس پر واجب ہوگی؟ فقہاء اکابر علماء اور ائمہ مجتہدین، قرآن وحدیث اور اپنی فقہی صلاحیتوں کے پیش نظر مختلف جوابات دیتے رہے، کسی نے کہا سب پر آئے گی۔ایک نے کہا پہلے پر آئے گی دوسرے نے کہا آخری پر آئے گی۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ سب کی سنتے اور مسکراتے رہے، جب سب نے اپنے اپنے نقطہ ہائے نظر پیش کر دیے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ان کی رائے کے خواہاں ہوئے تو آپ نے فرمایا:

جب پہلے شخص نے سانپ کو دوسرے پر جھٹک دیا اور دوسرے آدمی اس کے ڈسنے سے محفوظ رہا۔تو پہلا شخص بری الذمہ ہو گیا اسی طرح تیسرا بھی، مگر جب چوتھے نے پانچویں پر سانپ پھینک دیا اور وہ اس کے فوراً ڈسنے سے مر گیا تو دیت بھی اس شخص پر آئے گی۔البتہ اگر چوتھے کے جھٹکنے کے بعد سانپ نے ڈسنے میں کچھ وقفہ کیا اور وقفہ کے بعد ڈسا تو چوتھا آدمی بھی بری الذمہ ہوگا کہ اصل میں مرنے والے نے سانپ سے اپنی حفاظت میں خود کوتاہی کی کہ جلدی سے کام نہ لیا۔اس رائے پر سب نے اتفاق کیا اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے حسن فقہ کی تعریف کی۔ (دفاع امام ابوحنیفہ: ۱۴۳ بحوالہ عقود الجمان: ۱۶۹)

قرأت خلف الامام

مدینہ منورہ سے کچھ لوگ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے ان سے وجہ آمد

دریافت کی ،تو انہوں نے کہا کہ ہم آپ سے قرأت خلف الامام پر مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تم سب بیک وقت میرے ساتھ کیسے مناظرہ کروگے؟

ایک فرد ہوتا تو بات سنی جاسکتی تھی ، یہ پوری جماعت ہے کس کس کی بات کو سمجھا جائے گا کس کس کی بات کا جواب دیا جائے گا۔ آپ سب اہل علم وفضل ہیں ، بہتر ہوگا کہ اپنے میں ایک بڑے عالم کو منتخب کرلو ،اور وہ مجھ سے بات کرے، چنانچہ انہوں نے ایک عالم کو منتخب کرلیا اور کہا یہ ہم سب میں بہت بڑا عالم ہے ، یہ آپ سے قرأت خلف الامام پر مناظرہ کرے گا اور باقی ہم سب خاموش رہیں گے اور سنیں گے۔

امام صاحب نے ان سے کہا: اگر واقعۃً اس پر اس کا اعتماد ہے ،تو پھر کیا اس کی ہار کو اپنی ہار سمجھو گے انہوں نے کہا ہاں!

تب امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بس مناظرہ ختم ہوا اور فیصلہ ہوگیا ،اس لیے کہ ہم نماز میں بھی امام کو اسی لیے تو منتخب کرتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

”من کان له امام فقراءة الامام قراءة له“

جن کا امام موجود ہو تو امام کی قرأت ان کی قرأت ہوتی ہے۔ (دفاع امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: ۱۴۵)

فقیہ

فن تعبیر میں ”تعبیر الرؤیا“ مشہور کتاب ہے ، جسمیں لکھا ہے کہ فقیہ ،علم فقہ کا عالم حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ فقیہ اور فاضل ہوا ہے اور اسکی بات خلقت کے نزدیک پسندیدہ اور مقبول ہوئی ہے ، دلیل ہے کہ شرافت اور بزرگی پائے گا اور اس کا نام ملک میں نیکی کیساتھ مشہور ہوگا۔

حضرت جابر مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر ان پڑھ آدمی اپنے آپکو خواب میں فقیہ دیکھے ، دلیل ہے کہ وہ سخت گیر سپاہی ہوگا اور اگر اپنے آپ کو پورا عالم دیکھے ، دلیل ہے کہ قاضی ہوگا۔ (تعبیر الرؤیا)

عالم

اگر جاہل شخص دیکھے کہ عالم یا فقیہ ہوا ہے ، دلیل ہے کہ لوگ اس پر طعنہ کریں گے اور اسکا مذاق اڑائیں گے ، اگر عالم یا فقیہ دیکھے ، دلیل ہے کہ اسکا علم اور زیادہ ہوگا اگر دیکھے کہ قاضی یا حکیم یا خطیب یا عالم زندہ یا مردہ کسی خوفناک اور ترسناک جگہ سے گزر گیا ہے ، دلیل ہے کہ وہاں لوگ امن میں ہونگے اور اُن کا بادشاہ عادل ہوگا۔

حضرت ابراہیم کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اگر دیکھے کہ لوگوں کو علم سکھاتا ہے ، حالانکہ اہل علم سے نہیں ہے دلیل ہے ، کہ اس سے بھاگے گا اور اگر عالم ہے تو عزت اور مرتبے پر دلیل ہے اگر دیکھے کہ کچھ لے کر علم پڑھاتا ہے ، دلیل ہے کہ رشوت لے گا۔

حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ خواب میں عالم چار وجہ پر ہے۔

۱)دولت ۲)قاضی ۳)حکیم ۴)خطیب (تعبیرالرؤیا)

فائدہ عجیبہ

فقہ مالکیہ کی مشہور کتاب ''فیض الرحمن'' میں بحوالہ ''حیوۃ الحیوان'' مذکور ہے کہ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس پر مداومت کرے کہ جب جوتا پہنے تو پہلے دایاں اور پھر بایاں پہنے اور جب نکالے تو پہلے بایاں اور پھر داہنا نکالے، وہ تلی کے درد سے مامون رہے گا۔ (ثمرات الاوراق)

فائدہ فقہیہ

لہو ولعب اور گانے بجانے وغیرہ کی ایسی چیزیں جن کا استعمال شرعاً ناجائز ہے انکو گھر میں رکھنا بھی گناہ اور مکروہ ہے، اگرچہ انکا استعمال نہ کیا جاوے۔

لمافی خلاصة الفتاوی: ٤ /٣٣٨ "ولو امسك فی بیته شیئا من المعازف والملاهی کره ویاثمه وان کان لایستعملها لان بامساك هذه الاشیاء یکون اللهو عادةً" انتهی

ف: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ گھر میں ایسی چیزیں رکھنا بھی مناسب نہیں جن سے گھر والوں کے اخلاق واعمال یا عقائد وغیرہ پر برا اثر پڑے اور اسی لیے فقہاء کرامؒ نے اہل باطل کی کتابوں کو اپنے گھر میں رکھنے سے منع کیا، یہ جزئیہ کتب فتاویٰ میں کہیں نظر سے گزرا ہے مگر اس وقت حوالہ یاد نہیں اور تتبع کی فرصت نہیں۔ (ثمرات الاوراق یعنی کشکول)

امام طریقت حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ

امام طریقت حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی بدعتی کے پاس بیٹھتا ہے اسکو حکمت نصیب نہیں ہوتی۔ (ایضاً)

حضرت ابوبکر دقاق رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابوبکر دقاق قدس سرہ، جو حضرت جنید کے اقران میں سے تھے، فرماتے ہیں: کہ ایک مرتبہ میں اس میدان میں سے گزر رہا تھا جہاں چالیس سال تک بنی اسرائیل قدرتی طور پر محصور تھے اور نکل نہ سکتے تھے جس کو وادی تیہ کہا جاتا ہے، اس وقت میرے دل میں خطرہ گذرا کہ علم حقیقت، علم شریعت سے مخالف ہے، اچانک غیب سے آواز آئی۔ **"کل حقیقة لاتتبع بالشریعة فهی کفرٌ"**

ترجمہ: جس حقیقت کی موافقت شریعت نہ کرے وہ کفر ہے۔ (ثمرات الاوراق یعنی کشکول)

حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''مبسوط''

حضرت امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ امت کے ان ائمہ میں سے ہیں جن کے علمی احسانات تمام عالم اسلام

پرحاوی ہیں۔ آپ کے نام نامی اور جلالت قدر سے کوئی پڑھا لکھا مسلمان ناواقف نہ ہونا چاہیے۔ آپ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے خاص شاگرد اور خود امام مجتہد ہیں۔ آپ کی عظیم الشان اور کثیر التعداد تصانیف ہمیشہ مسلمانوں کے لئے مایہ ناز سمجھی جاتی ہیں اور فقہ حنفی کا تو مدار ہی تقریباً آپ کی تصانیف پر ہے۔ ان میں سے ایک مشہور و معروف تصنیف ''مبسوط'' ہے جو ہزار ہزار صفحے کی چھ جلدوں میں تمام ہوئی ہے۔ افسوس ہے کہ علوم اسلامیہ کا یہ عظیم الشان ذخیرہ اب تک طبع نہیں ہوا۔ اور نوادر عالم میں سے سمجھا جاتا ہے۔

حال میں مخدومی واستاذی شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا شبیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ صدر مہتمم دارالعلوم دیوبند نے اس کتاب کے متعلق ایک عجیب واقعہ ذھا بیل سے تحریر فرما کر ''المفتی'' میں شائع کرنے کے لئے عطا فرمایا ہے، جو ھدیہ ناظرین کیا جاتا ہے، وھو ھذا۔

حال ہی میں ایک وسیع النظر بدیع الفکر عالم شیخ محمد زاھد بن الحسن الکوثری کا رسالہ بلوغ الامانی فی سیرت الامام محمد بن حسن الشیبانی مطبوعہ مصر ایک دوست نے ھدیہ بھیجا تھا۔ کل اس کا مطالعہ کرتے وقت نظر سے گذرا، بے ساختہ دل میں آیا کہ ''المفتی'' میں شائع کر دیا جائے، لمبی چوڑی چیز نہیں ہے مگر بے حد موثر اور کیف آور ہے، امید ہے کہ آپ بھی محظوظ ہوں گے، مبسوط امام محمد کے تذکرہ میں حرف ڈیڑھ سطر کی عبارت ہے۔

"واسلم حكيم من اهل الكتاب بسبب مطالعة المبسوط هذا قائلاً هذا الكتاب لمحمد كم الاصغر فكيف كتاب محمد كم الاكبر"

یعنی علماء اہل کتاب میں سے ایک بڑے عالم اور حکیم نے امام محمد کی کتاب ''مبسوط'' کا مطالعہ کیا تو اس کتاب کے مطالعہ نے اس کے قلب میں حقانیت اسلام کا یقین پیدا کر دیا اور کہہ کر اپنے اسلام کا اعلان کر دیا کہ جب تمہارے محمد اصغر (محمد بن حسن) کی کتاب کا یہ حال ہے جو میرے مشاہدہ میں آئی تو محمد اکبر (رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم) کی کتاب کا کیا حال ہوگا۔ (ثمرات الاوراق یعنی کشکول ۱۰۰)

اختلافات فقہاء میں حق ایک ہے یا متعدد؟

یہ ایک مشہور علمی مسئلہ ہے کہ جن مسائل میں ائمہ مجتہدین مختلف ہیں، ایک چیز کو ایک امام حلال قرار دیتا ہے اور دوسرا حرام، اور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ دونوں امام اہل حق ہیں اور ہر ایک مقلد کو اپنے اپنے امام کے قول پر عمل کرنا جائز بلکہ واجب ہے، تو بحث یہ کی جاتی ہے کہ کیا عند اللہ اس چیز کا حلال ہونا بھی حق ہے اور حرام ہونا بھی، یا حق ایک ہی ہے۔ اسی مسئلہ پر علماء اصول کی مفصل بحثیں ہیں۔ اور ایک مدت مدید تقریباً بیس سال کا عرصہ ہوا ہے کہ سیدی وسندی شیخ التفسیر مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ صدر مہتمم دارالعلوم دیوبند نے اس موضوع پر ایک رسالہ ''ہدیہ سنیہ'' کے نام سے تحریر فرمایا تھا جو اس وقت شائع بھی ہو گیا تھا۔

حال ہی میں اس مسئلہ پر ایک فیصلہ کن تحریر امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کی رسالہ ''بلوغ الامانی'' سے حضرت ممدوح نے لکھ کر از راہ شفقت عنایت فرمائی، یہ عبارت چونکہ اس اہم مسئلہ کا نہایت مکمل اور بہترین حل ہے اس لیے احقر نے مناسب سمجھا کہ ''ہدیہ سنیہ'' کی دوسری طباعت اور اس میں اضافے کا انتظار نہ

کروں بلکہ المفتی میں اس ترجمہ وشائع کر دوں تا کہ ایک چیز وجود میں آجائے اور دوبارہ جب ہدیہ سنیہ طبع ہوتو اس وقت اس کا بطورِ ضمیمہ ملحق کر دینا آسان ہو جائے، نیز تنہا عبارت بھی اس مسئلہ کے لیے کافی ہے اس لیے ناظرین محترمین اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ اس عبارت کا ترجمہ یہ ہے۔

''ابن ابی العوام نے طحاوی سے اور انہوں نے سلیمان بن شعیب سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نقل فرمایا کہ امام محمد بن حسن نے ہمیں املاء لکھایا جس میں فرمایا کہ جب لوگ کسی مسئلہ میں مختلف ہوں ایک فقیہ ایک شے کو حلال قرار دے او دوسرا حرام قرار دے اور دونوں کو اجتہاد کا حق حاصل ہو تو صواب (حق) اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دونوں میں سے ایک ہی ہے اور ائمہ کے نزدیک ایک ہی شے حلال اور حرام دونوں نہیں ہوسکتی بلکہ حق تعالیٰ کے نزدیک ایک ہی ہے اور مجتہد اس کا مکلّف ہے کہ وہ اپنی رائے اور اجتہاد کو اس میں خرچ کرے، تا کہ وہ اس حقیقت پر پہنچ جائے جو اللہ کے نزدیک حق ہے پس اگر اپنی رائے اور اجتہاد میں اس حق کو پہنچ جائے جو اللہ کے نزدیک حق ہے تو اس پر اس کو عمل کرنے کی بھی اجازت ہے اور وہ جس کام کا مکلّف تھا اس نے وہ بھی ادا کر دیا لیکن جو اللہ کے نزدیک متعین حق ہے، اس پر نہیں پہنچا تو جس چیز کا مکلّف تھا وہ تو ادا کر دیا اور مستحق ثواب ہو گیا۔ لیکن یہ درست نہیں کہ کوئی شخص یہ کہے کہ ایک امام نے ایک عورت کو حلال قرار دیا اور دوسرے نے حرام، اور اللہ کے نزدیک دونوں درست اور حق ہیں۔ بلکہ حق تعالیٰ کے نزدیک ایک ہی ہے البتہ قوم فقہا، اپنے فریضہ سے سبکدوش ہوگئی کیونکہ وہ اپنے مقدور بھر اجتہاد کر چکی اس لیے ان کو اس پر عمل کرنا جائز ہوگا اگر چہ ان دونوں میں سے ایک نے ضرور حق مطلوب میں خطاء کی ہے مگر چونکہ وہ اپنی کوشش کو خرچ کر چکا ہے تو اپنے فریضہ سے سبکدوش ہو گیا، اگر چہ حقیقت کے اعتبار سے اس نے خطاء کی کیونکہ حق تعالیٰ کے نزدیک تمام اشیاء میں حق ایک ہی ہے اور یہ سب امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے۔ (ثمرات الاوراق یعنی کشکول:۱۰۱)

اختلافِ صحابہ رضی اللہ عنہم رحمت ہے

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے ہرگز یہ پسند نہیں کہ صحابہ کرام میں مسائل فروعیہ کا اختلاف نہ ہوتا کیونکہ اگر ایک ہی قول ہوتا تو لوگ تنگی میں پڑ جاتے یہ حضرات مقتداء اور پیشوا ہیں، جو شخص ان میں سے کسی کے مذہب کا عامل ہو، اس کے لیے گنجائش ہے۔ (ثمرات الاوراق یعنی کشکول:۱۹۳)

اہل حق اور اہل باطل میں ایک خاص فرق

حضرت وکیع رحمہ اللہ جو حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کے استاد اور جلیل القدر امام ہیں، فرماتے ہیں: کہ مصنفین اہل حق اور اہل باطل میں یہ فرق ہے کہ اہل حق جس باب میں تحریر کرتے ہیں اس باب کے متعلقہ سب روایات لکھتے ہیں خواہ وہ ان کے موافق ہوں یا کہ مخالف۔ اور اہل باطل صرف ان چیزوں کا انتخاب کرتے ہیں جو ان کے مذہب ورائے کے مطابق ہوں۔ (سنن دار قطنی)

فقیہ کون ہے؟

مطر وراق رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے ایک مسئلہ پوچھا آپ نے بتلا دیا۔ مطر رحمہ اللہ نے کہا کہ فقہاء اس مسئلہ میں آپ کے خلاف کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اے مطر! تم نے کبھی کوئی فقیہ دیکھا بھی ہے اور تم جانتے ہو کہ فقیہ کس کو کہتے ہیں۔ فقیہ وہ شخص ہے جو متقی اور زاہد اور دوسروں سے بڑھنے کی فکر نہ کرے اور اپنے چھوٹوں سے تمسخر نہ کرے۔ (ثمرات الاوراق ۲۳۵ بحوالہ طبقات)

خوش آواز قاری سے قرآن مجید سننے کا استحباب

امام حدیث حضرت علقمہ بن قیس جو اجلہ تابعین میں اور عبداللہ بن عباس کے مخصوص تلامذہ میں سے ہیں، فرماتے ہیں کہ مجھے حق تعالیٰ نے تلاوتِ قرآن میں خاص خوش آوازی عطا فرمائی تھی اور حضرت عبداللہ بن مسعود مجھ سے قرآن مجید پڑھوایا کرتے تھے اور فرماتے تھے "اقرأ فداك ابی و امی" یعنی میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں، قرآن مجید سناؤ! اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ "حسن الصوت تزین" خوش آوازی قرآن کی زینت بڑھا دیتی ہے۔ (ثمرات الاوراق یعنی کشکول ۲۴۰)

خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور شیخ عزالدین بن سلام کا فتویٰ

عزیزی نے السراج المنیر شرح الجامع الصغیر میں حدیث العجماء جبار کے تحت ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ حضرت شیخ عزالدین بن سلام کے زمانہ میں ایک شخص خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ فلاں جگہ جاؤ اور زمین کھودو اس میں خزانہ ہے، وہ تم لے لو، اور اس میں سے پانچواں حصہ (جو حسبِ قاعدہ شرعیہ گڑے ہوئے خزانہ کا زکوۃ ہے) بھی تمہارے ذمہ نہیں۔

صبح ہوئی تو یہ شخص اس مقام پر پہنچا زمین کھودی تو حسبِ ارشاد خزانہ نکلا اب اس شخص نے اس زمانے کے علماء سے استفتاء کیا کہ شرعی قاعدہ کے موافق مجھے اس میں سے پانچواں حصہ صدقہ کرنا چاہیے۔ لیکن خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وہ حصہ بھی معاف کر دیا ہے، اب میں کیا کروں؟

عموماً علماء نے فتوی دیا کہ تم اس قاعدہ سے مستثنیٰ کر دیے گئے ہو تمہارے ذمہ خمس نہیں لیکن شیخ عزالدین بن سلام نے فرمایا کہ نہیں اس کے ذمہ واجب ہے کہ پانچواں حصہ نکالے کیونکہ خواب میں جو ارشاد فرمایا گیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ اس کا درجہ اس حدیث کے برابر ہوگا جو اسنادِ صحیح کے ساتھ روایت کی گئی ہو، لیکن یہاں اس سے زیادہ اصح روایت اس کی معارض ہے، کیونکہ صحیحین (بخاری و مسلم) کی حدیث میں ہے "فی الرکاز خمس" اور یہ حدیث یقیناً اس خواب کی حدیث سے اصح ہے اور جب صحیح و اصح میں تعارض ہو تو عمل اصح پر کیا جائے گا۔ (السراج المنیر)

فقہ کی مشہور کتاب "ہدایہ" اہل یورپ کی نظر میں

مسٹر عبداللہ بن یوسف علی ایم اے ایل ایل ایم نے اپنی کتاب "انگریزی عہد میں ہندوستان کے

تمدن کی تاریخ'' شائع کردہ ہندوستانی اکیڈمی الہ آباد کے صفحہ 63 میں لکھا ہے کہ مشہور سحر بیان مقرر اور مقنن اور اڈمنڈ برک نے فقہ حنفی کی مشہور و معروف کتاب ''ہدایہ'' کے ایک خلاصہ کے فارسی ترجمہ کا انگریزی ترجمہ دیکھ کر جو الفاظ اس کتاب پر لکھے وہ یہ ہے کہ:

''اس کتاب میں دماغ کی بڑی طاقت نظر آتی ہے اور ایسا فلسفہ قانون ہے کہ جس میں بہت باریکیاں پائی جاتی ہیں۔''

یہ کتاب آج بھی برک کی اس تحریر کے ساتھ آکسفورڈ کی مشہور بوڈلین لائبریری کی زینت بنی ہوئی ہے۔ برک کو اصل ہدایہ پڑھنے کی تو کیا نوبت آتی، انگریزی ترجمہ بھی اصل کتاب کا دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ کسی نے فارسی زبان میں ہدایہ کا خلاصہ تیار کیا اس خلاصہ فارسی کا انگریزی ترجمہ دیکھ کر برک نے یہ رائے قائم کی، اگر یہ برطانوی مفکر اور مقنن اصل کتاب ہدایہ کو دیکھ پاتا تو خدا جانے ''صاحب ہدایہ'' اور ''ہدایہ'' کی کتنی عظمت اسکے دل میں قائم ہوتی۔ (ثمرات الاوراق کشکول: ۲۷۵)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ زندہ ہوتے تو ان کی تقلید کرتا

ایک مولوی صاحب نے مولانا کی تقریر سن کر جوش میں آکر فرمایا کہ آپ کے پاس آکر تو حدیث بھی حنفی ہو جاتی ہے، مطلب یہ تھا کہ آپ تو ہر حدیث سے حنفیہ کی تائید فرما دیتے ہیں اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس وقت زندہ ہوتے تو اسکا جواب نہیں دے سکتے تھے، اس پر مولانا سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ یہ کیا کہا، اگر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ زندہ ہوتے تو کیا میں ان کے سامنے بولتا بھی؟ اور بولتا تو کیا؟ میں تو ان کی تقلید کرتا اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کو چھوڑ دیتا کیونکہ مجتہد حی کے ہوتے مناسب نہیں ہے کہ مجتہد غیر حی کی تقلید کی جائے اور فرمایا توبہ توبہ! حضرت امام اگر تشریف فرما ہوتے تو میرا یہ طالب علمانہ شبہ ہوتا اور حضرت امام اس کا جواب دیتے۔ اب اس وقت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ میں سے کوئی بھی موجود نہیں۔ ان کے اقوال ہم لوگوں کے سامنے ہیں اور اپنے علم کے موافق ترجیح دے لیتے ہیں۔ (علمائے دیوبند کا تقوی: ۱۷)

مصافحہ کے وقت ہاتھ چومنا یا سینے پر رکھنا

بوقت مصافحہ اپنا ہاتھ چومنے یا سینہ پر رکھنے کی کوئی اصل اور کوئی حقیقت نہیں بلکہ جہالت اور اسلامی آداب سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو مکروہ تحریمی لکھا ہے۔

''و کذا ما یفعله الجهال من تقبیل ید نفسه اذا لقی غیره فهو مکروه ای تحریما'' (فتاوی عالمگیری: ۵/۲۴۳)

باپ کو جوتے مارنا جائز نہیں

ایک دفعہ مناظر اسلام حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ غیر مقلدین کہتے ہیں کہ تین طلاقیں ایک مجلس کی سنت کے خلاف ہیں اس لیے واقع ہی نہیں ہوتیں۔ حضرت رحمہ اللہ نے

فرمایا کہ باپ کو جوتے مارنے ناجائز ہیں لیکن اگر کوئی بدبخت مارے تو جوتے لگ جائیں گے یا نہیں؟ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے ۳۱)

مسائل بہشتی زیور کے، دعویٰ بخاری کا

حضرت رحمہ اللہ تقریر کے لیے ڈیرہ غازی خان تشریف لے گئے، تقریر ہوگئی، تو غیر مقلدین کتابیں لے کر آگئے اور کہنے لگے: جاتا نہیں ہم بات کریں گے۔ حضرت نے فرمایا: بات کرو بات کرنا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور ہمارے امام نے بھی ساری عمر بات ہی کی ہے۔ غیر مقلدین کہنے لگے کہ بات تو کرنی ہے مگر تجھ سے نہیں کیونکہ تو تو ماسٹر ہے۔ حضرت رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر آپ قرآن میں دکھلا دیں کہ ماسٹر سے بات کرنا ناجائز ہے تو میں بات نہیں کروں گا، یا صحاح ستہ سے دکھادیں تب بھی میں بات نہیں کروں گا۔ لیکن تمہاری طرف سے بھی عالم ہونا چاہیے جو بات کرے۔ اس نے کہا میں شیخ الحدیث ہوں۔ حضرت نے فرمایا ذرا نماز ظہر کی رکعات تو بتلا دیں کہ کتنی ہیں اور کیا کیا ہیں؟ لوگ حیران کہ یہ کیا گھٹیا سوال کردیا ہے؟ اس نے کہا چار سنت، چار فرض، دو سنت، دو نفل، کل بارہ رکعات۔ حضرت نے فرمایا: یہ کہاں سے یاد کی تھیں؟ اس نے کہا: بخاری شریف سے۔ حضرت نے فرمایا: بڑی مہربانی ہوگی اگر آپ بخاری شریف سے مجھے دکھلا دیں۔ حضرت رحمہ اللہ بخاری شریف اسکے آگے کرتے اور شیخ الحدیث صاحب پیچھے ہٹتے۔ حضرت نے فرمایا: کہ شاید ماسٹر سے بات کرنا تو گناہ ہو، لیکن بخاری شریف کو ہاتھ لگانا گناہ نہیں، اس کے ساتھی بہت پریشان ہوئے کہ یہ کیا راز ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ سولہ احادیث کے خلاف اس نے سنت کہا ہے حالانکہ ان احادیث میں تطوع کا لفظ ہے۔ یہ تو مجتہدین نے ہمیں بتلایا ہے کہ فرض کے علاوہ جس عمل پر حضور ﷺ نے مواظبت فرمائی ہو، وہ سنت ہوتا ہے اور جس پر مواظبت نہیں وہ نفل ہے۔ شیخ الحدیث نے کہا: واقعی مجھ سے غلطی ہوئی ہے، رکعات یوں ہیں: چار نفل، چار فرض، دو نفل۔ ان کے ساتھی کھڑے ہوگئے کہ مولانا آپ سنتوں کا انکار کر رہے ہیں۔ حضرت رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ تمہارے گھر کی بات ہے۔ گھر جا کے کرلینا کیونکہ ابھی علم کا اتنا زور ہے کہ پہلے ہی سوال سے بوکھلا کر اس نے سنتوں سے انکار کردیا ہے۔ اگر میں دوسرا سوال کردوں تو حضرت کو فرائض بھی نظر نہیں آئیں گے۔ حضرت رحمہ اللہ نے سوال کیا: شیخ الحدیث صاحب: مسجد میں بیٹھے ہیں، سچ بتلانا کہ یہ رکعتیں کہاں سے یاد کی ہیں؟ فرمانے لگے: بہشتی زیور سے (جس کو دن رات گالیاں نکالتے ہیں)۔ ان کا ایک آدمی غصے میں کھڑا ہوگیا کہ بہشتی زیور بالکل غلط کتاب ہے اور خود رکعتیں بھی اسی سے یاد کرتے ہیں۔ حضرت رحمہ اللہ نے فرمایا: بھائی! لڑائی گھر جاکے کرنا لیکن اتنی بات ہے کہ آئندہ سچ بتلا دیا کریں کہ رکعتیں بہشتی زیور سے یاد کی ہیں بخاری شریف کا نام نہ لینا، کیوں بھائی یہ کوئی گالی تو نہیں؟ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے ۳۵)

تقلید کے سترہ ہزار دلائل

ایک پرچی آئی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فقط قرآن وحدیث پر عمل کرتے تھے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: معاذ اللہ یہ جھوٹ ہے، یہ "لیتفقهوا في الدين" کے خلاف ہے مصنف عبدالرزاق حدیث کی ایک کتاب ہے، اسمیں سترہ ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فتاویٰ موجود ہیں، نہ فتویٰ دینے والے نے دلیل نقل کی ہے نہ فتویٰ لینے والوں نے دلیل طلب کی۔ گویا ایک حدیث کی کتاب میں تقلید کے سترہ ہزار دلائل موجود ہیں۔ یہ اتنا بڑا جھوٹ اور بے دینی ہے کہ اس نے اتنے فتاویٰ جات کا انکار کردیا۔ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے:٤٦)

حنفیت کا ثبوت قرآن سے

ایک مرتبہ سوال ہوا، کیا حنفیت قرآن سے ثابت ہے؟ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا فطری طور پر ہر آدمی حنفی ہے ﴿اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا﴾ اور مسلم شریف میں ہے "كُلُّهُمْ حُنَفَاءَ" امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حنفیت مرتب کی ہے اور ہم نے حنفیت میں ان کی اتباع کی ہے۔ (ایضاً:٤٧)

بیوی کبھی دیگر ضرورت مندوں کو بھی دے دیا کریں

ایک مرتبہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ ایک غیر مقلد مولوی نے تقریر میں کہا: سنو! جو فرض اور سنت میں فرق نہ کریں وہ بے ایمان ہے، ایک آدمی نے کہا، حضرت! ہمیں فرق سمجھادیں مولوی صاحب نے کہا فرض وہ ہے جس پر ساری عمر عمل کیا جائے اور سنت وہ ہے جس پر کبھی عمل کیا جائے اور کبھی چھوڑ دیا جائے۔ اگر کسی نے سنت پر ہمیشہ عمل کیا تو اس نے سنت کو فرض بنادیا، لہذا وہ بے ایمان ہے۔ ایک نے سوال کیا کہ یہ فرق کس حدیث میں ہے؟ ایک نے پرچی لکھی کہ داڑھی سنت ہے یا فرض؟ اس نے کہا: ہے تو سنت۔ تو پرچی والے صاحب نے کہا آپ نے جب سے داڑھی رکھی ہے رکھ ہی چھوڑی ہے اس طرح سنت کو فرض کے برابر کر کے کیوں بے ایمان بن رہے ہیں؟ تیسرے نے کہا نکاح سنت ہے یا فرض؟ جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "النكاح من سنتي" مولوی صاحب نے کہا: یہ بھی سنت ہے۔ اس آدمی نے کہا آپ نے جب نکاح کیا ہے بیوی اپنے پاس ہی رکھی ہوئی ہے اسکو بھی کبھی کبھی چھوڑ کر دوسرے ضرورت مندوں کو دے دیا کرو ورنہ یہ بھی فرض بن جائے گا اور تم بے ایمان ہو جاؤ گے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ ان بے چاروں کو تو فرض اور سنت کا فرق بھی معلوم نہیں۔ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے:٤٧)

ایک غیر مقلد کی حق تلفی

ایک تقریر میں کسی نے پرچی بھیجی کہ تم کہتے ہو کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی تو وہ اپنی بیوی کے حقوق کس وقت پورے کرتے تھے؟ حضرت نے فرمایا: کہ شریعت نے حقوق زوجیت کے لیے دن اور رات کی کوئی پابندی نہیں لگائی، دوسری بات یہ ہے کہ حقوق کی عدم ادائیگی کی

شکایت تو ان کی بیوی کو ہونی چاہیے تھی اور اس نے شکایت کی نہیں، آپ کو کیوں شکایت ہے؟ کیا اس سے آپ کی حق تلفی ہوئی ہے، کہ ہم آپ کی شکایت دور کرنے کی کوشش کریں۔ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے ۵۳)

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی فہم وفراست

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں چوری ہوئی، اتفاق سے گھر والے کی آنکھ کھل گئی، اس نے چور پہچان لیے کہ یہ محلے کے آدمی ہیں۔ چور پریشان ہو کر کہنے لگے کہ اس نے پہچان لیا ہے، اس لیے یہ صبح ہمیں پکڑوا کر ہمارے ہاتھ کٹوا دے گا، صرف ایک صورت ہے کہ اسکو پکڑ کر اس کا گھلا گھونٹ دو، جب اس کے گلے پر انہوں نے انگوٹھا رکھا تو وہ منتیں خوشامدیں کرنے لگا کہ مجھے چھوڑ دو میں کسی کو بھی نہیں بتلاؤں گا، ایک نے کہا کہ تم قسم یوں کھا کر کہو میں تمہارے نام نہیں بتلاؤں گا ہم چھوڑ دیں گے، دوسرے نے کہا کہ نہیں یہ قسم کھالے گا پھر نام بتلا کر قسم کا کفارہ دے دے گا، لہذا یہ قسم یوں کھا کر کہے کہ اگر میں نے نام بتلائے تو میرے بیوی پر تین طلاقیں۔ گویا اس زمانے میں چوروں کو بھی پتہ تھا کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں تین ہی ہوتی ہیں ورنہ کوئی دوسرا چور کہہ دیتا کہ فلاں جامعہ محمدیہ میں تین طلاق کے بجائے ایک طلاق کا فتویٰ مل سکتا ہے یہ وہاں چلا جائے گا۔ خیر وہ چور اس سے طلاق کی قسم اٹھوا کر مال لے کر چلے گئے صبح وہ آدمی جس مفتی کے پاس جاتا ہے وہ کہتا ہے یا بیوی رکھو یا سامان؟ ایک تو چھوڑنا ہی پڑے گا۔ وہ آدمی بہت پریشان ہوا، ایک آدمی نے مشورہ دیا کہ تم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چلے جاؤ، وہاں تمہاری مشکل حل ہو جائے گی اس نے امام صاحب کے پاس جا کر پورا واقعہ سنایا، امام صاحب سن کر کہنے لگے: فکر نہ کرو، سامان بھی مل جائے گا اور بیوی بھی آپ کی ہی رہے گی اور چوروں کے ہاتھ بھی کٹ جائیں گے سائل نے پوچھا یہ کیسے ہوگا؟ امام صاحب نے فرمایا یہ میری ذمہ داری ہے امام صاحب نے تھانے دار کو بلا کر ساری واردات سنائی اور فرمایا چور محلہ کے ہیں آپ محلے کے تمام بدمعاشوں اور مشتبہ لوگوں کو جمع کر لو پھر تفتیش کے لیے ایک ایک کو الگ الگ بلاؤ اس آدمی سے کہو جو اس کا چور نہ ہو یہ زور سے بولے کہ یہ چور نہیں ہے پھر جب اصل چور آ جائے تو پوچھنے پر ہاں یا ناں کچھ نہ کہے تو پھر آپ کو پتہ چل جائے گا کہ چور یہی ہے اس نے یسے ہی کیا تو چور پکڑے گئے مال بھی برآمد ہو گیا اور بیوی پر طلاق بھی نہ پڑی اور چوروں کے ہاتھ بھی کٹ گئے۔ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے ۵۶)

بہشتی زیور اور غیر مقلد

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آدمی کو سمجھایا کہ لامذہب غیر مقلدین کہتے ہیں کہ فقہ حدیث کے خلاف ہے آپ فقہ کی کوئی کتاب لے کر ایک ایک مسئلہ پر حدیث پوچھتے جائیں اوکاڑہ میں ایک آدمی بہشتی زیور لے کر غیر مقلد مولوی کے پاس چلا گیا اور کہا حضرت یہ کتاب صحیح ہے یا غلط؟ اس نے کہا ساری غلط ہے اس آدمی نے کہا کسی مسئلہ کو غلط نہ تم کہہ سکتے ہو نہ میں کسی مسئلے کو اگر غلط کرے گا تو قرآن کرے گا یا حدیث

رسول ﷺ، اس لیے اس کے مسئلہ پر ایک آیت یا حدیث سنا دیں اور یہ سو روپیہ آپ کی فیس ہے آپ پیشگی لے لیں اس نے پہلا مسئلہ پڑھا اور کہا یہ حدیث کے خلاف ہے یا نہیں؟ لامذہب نے کہا کہ نہیں۔ اس آدمی نے کہا حضرت! پھر اس کے مطابق حدیث سنا دیں مولوی صاحب ناراض ہو گئے اور کہنے لگے چلے جاؤ یہاں سے۔ اس آدمی نے کہا حضرت آپ سو روپیہ لے لیں اور حدیث سنا دیں اللہ تعالیٰ آپ کو قیامت کے دن اجر عطاء فرمائیں گے اس نے کہا میں نہیں سناتا اس آدمی نے کہا اگر آپ فارغ نہیں تو میں کل عصر کے بعد آجاؤں گا۔ لامذہب نے کہا خبردار اگر تو دوبارہ آیا دوسرے دن وہ آدمی عصر کے بعد پھر چلا گیا مولوی صاحب نے اسے دیکھ کر دروازہ بند کر لیا۔ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے: ۶۱)

تین ماہ میں سنت موکدہ کی تعریف یاد نہ ہو سکی

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کئی سال گزرے حضرت اقدس صاحب سیف مولانا بشیر احمد پسروری خلیفۂ اعظم حضرت سلطان العارفین شیخ التفسیر قطب الارشاد حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ حیات تھے کہ مولوی محمد رفیق پسروری سے مناظرہ طے ہوا اس نے اپنا دعویٰ یوں لکھا کہ ماہ رمضان میں آٹھ رکعت تراویح باجماعت سنت موکدہ ہے۔ میں نے کہا کہ آپ تراویح یا سنت موکدہ کی تعریف فرما دیں لیکن صرف کتاب و سنت سے ہو، امتیوں کے اصول سے یا فقہ سے چوری نہ کریں ورنہ چوری کی سزا آپ کو معلوم ہے، آپ کا ایک ہاتھ تو پہلے ہی نہیں ہے دوسرا بھی کٹ جائے گا۔ مولوی صاحب نے کہا کہ جو جو کام حضور ﷺ نے ہمیشہ کیے وہ سنت موکدہ ہے، میں نے کہا کہ یہ تعریف نہ جامع ہے نہ مانع ہے اور نہ ہی اسکا حوالہ قرآن و حدیث میں ہے۔ میں نے سب لوگوں سے پوچھا کہ بھائی آپ سب جانتے ہیں کہ پنجگانہ نماز کے لیے آذان بالاتفاق سنت موکدہ ہے جبکہ حضور ﷺ نے زندگی بھر ایک دفعہ بھی آذان خود نہیں پڑھی اس تعریف کے مطابق تو آذان سنت رہی نہ اقامت دوسری بات ہے کہ حضور ﷺ فرائض ہمیشہ ادا کرتے تھے یا نہیں؟ سب کہنے لگے کہ کرتے تھے میں نے کہا کہ پھر اس تعریف کے مطابق تو فرائض بھی سنت بن گئے بات چونکہ عام فہم تھی اس لیے لوگ سمجھ گئے کہ مولوی صاحب کو تو سنت و فرض کی تعریف بھی نہیں آتی اس پر مولوی صاحب نے تین ماہ کی مہلت مانگی تین ماہ تک وہ سنت موکدہ کی تعریف نہ یاد کر سکے اس لیے مجبوراً پولیس کو کہہ کر مناظرہ بند کرا دیا۔ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے: ۱۱۳)

چار رکعات چار امام

ایک غیر مقلد نے حضرت سے پوچھا کہ تم ایک کی تقلید کیوں کرتے ہو؟ حضرت نے فرمایا: کہ جب تم عصر کی نماز پڑھو گے تو چاروں رکعت ایک ہی امام کے پیچھے پڑھو گے یا ایک رکعت کسی ایک کے پیچھے، دوسری رکعت کسی دوسرے کے پیچھے تیسری رکعت کسی تیسرے کے پیچھے اور چوتھی کسی چوتھے کے پیچھے او راسی طرح پہلے امام کو گالیاں دے کر دوسرے کے پیچھے لگ جاؤ گے، پھر دوسرے کو برا بھلا کہہ کر تیسرے

کے پیچھے لگ جاؤ گے اور پھر تیسرے کو صلوتیں سنا کر چوتھے کے اقتداء کرو گے۔ اگر ایک ہی کے پیچھے چاروں رکعات نماز ہو جاتی ہے تو ایک امام کی تقلید میں بھی کوئی حرج نہیں، اگر امام نہ ہو تو جماعت ہی نہیں اس لیے ہمارا نام ''اہل السنۃ والجماعۃ'' ہے جو'' علیکم بسنتی و علیکم بالجماعۃ '' کے عین مطابق ہے۔ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے: ۱۱۷)

ائمہ اربعہ میں اختلاف کی وجہ

ایک مرتبہ کسی نے حضرت ﷫ سے پوچھا کہ ائمہ اربعہ میں اختلاف کیوں ہے؟ فرمایا: انبیاء میں اختلاف کیوں ہے؟ اس نے کہا کہ وہاں شریعتوں کا اختلاف ہے فرمایا: یہاں زمانوں کا اور علاقوں کا اختلاف ہے۔ اس نے کہا کہ وہاں ناسخ منسوخ کا اختلاف ہے، فرمایا: یہاں راجح مرجوح کا اختلاف ہے۔ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے: ۱۳۳)

چار امام اور سات قاری

ایک غیر مقلد کہنے لگے مولوی صاحب میں بہت پریشان ہوں، حضرت نے پوچھا کیا پریشانی ہے؟ کہنے لگا چار امام ہو گئے چار چار۔ حضرت نے فرمایا: سات قاری ہو گئے سات سات۔ سات کا اختلاف بڑا ہے یا چار کا؟ جہاں سات ہیں وہاں تو آپ کو کوئی پریشانی نہیں یہاں صرف چار ہیں تو پریشانی کیوں؟ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے: ۱۳۴)

چار امام

ایک غیر مقلد کہنے لگا مولوی صاحب! چار امام ہو گئے چار، ہم کدھر جائیں، حضرت نے فرمایا: کہ پریشان تو انکو ہونا چاہیے جہاں چار ہوں یہاں تو ہے ہی ایک، یہاں پریشانی کا کیا سوال؟ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے: ۱۳۴)

ایک دلچسپ مکالمہ

ایک غیر مقلد صاحب جو اپنے کسی مدرسہ کے صدر مدرس تھے، ایک موقع پر ان سے بات چیت کے دوران میں نے دریافت کیا کہ جب آپ لوگ فقہ اور اصولِ فقہ کو مانتے ہی نہیں ہیں تو اپنے مدرسوں میں پڑھاتے کیوں ہیں؟ انہوں نے نہایت صفائی سے کہا کہ اصولِ فقہ کے بغیر قرآن وحدیث کے مطالب کا سمجھنا تو بڑی بات ہے صحیح ترجمہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اور فقہ اس لیے ہم پڑھاتے ہیں کہ وہ اصول فقہ کے کارخانے کے ڈھلے ہوئے مال ہیں جنہیں دیکھنے کے بعد صحیح اندازہ لگتا ہے کہ مال کس طرح ڈھالا جاتا ہے، میں نے کہا سچ سچ بتایئے کیا آج علماء اس سے بہتر مال ڈھال سکتے ہیں؟...... تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد انہوں نے اعتراف کیا کہ بہتر تو کیا اس کے برابر بھی نہیں ڈھال سکتے، میں نے کہا کہ جب بہتر بھی نہیں ڈھال سکتے اور اس کے برابر بھی نہیں ڈھال سکتے تو پہلے کے ڈھلے ہوئے مال کے قبول نہ کرنے کی

وجہ سوا اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ آپ حضرات اپنے عوام سے امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، اور امام احمد بن حنبل رحمھم اللہ تعالی عنہم اجمعین کے بجائے اپنی تقلید کرانا چاہتے ہیں۔ پیشوائی کی ہوس میں آپ حضرات اپنی قرار واقعی حیثیت تک بھول گئے۔ آپ حضرات نے کبھی یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں فرمائی کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جیسے نقاد، بالغ نظر اور مجتہد فی الحدیث امام جنہیں اسانید و رجال کی پوری تفصیلات کے ساتھ لاکھوں حدیثیں یاد تھیں، وہ تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید سے اپنے آپ کو مستغنی نہیں سمجھ سکے اور آپ حضرات، بخاری شریف کو صرف الماریوں میں رکھ کر مجتہد بن گئے؟ (عجائب الفقہ ۴۵)

انسانی غیرت کا حیرت انگیز واقعہ

امام بیہقی رحمہ اللہ (م: 458ھ) نے اپنی سند سے موسیٰ بن اسحاق قاضی کے زمانے کا ایک انتہائی غیرت انگیز واقعہ نقل کیا ہے۔ یہ واقعہ غیرت انسانی کا ایک عجیب واقعہ ہے۔ جی چاہا کہ نذر قارئین کیا جائے، ہوسکتا ہے اس سے ہماری غیرت جاگ اٹھے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ایک مرتبہ موسیٰ بن اسحاق قاضی کی عدالت میں ایک برقع پوش خاتون نے اپنے شوہر پر پانچ سو اشرفی مہر کا دعویٰ کیا، شوہر مہر کی اس مقدار کا منکر تھا، عورت کے وکیل نے دعویٰ کے ثبوت پر دو گواہ پیش کیے۔ دونوں گواہوں میں سے ایک نے مطالبہ کیا کہ میں عورت کا چہرہ دیکھ کر گواہی دوں گا، چنانچہ گواہ چہرہ دیکھنے کے لیے کھڑے ہو گئے یہ دیکھ کر شوہر کی غیرت کو جوش آ گیا اور اس نے کہا کہ آخر کس وجہ سے میری بیوی پر اجنبی مرد کی نظر ڈلوائی جارہی ہے؟ میں قاضی کے سامنے خود گواہی دیتا ہوں کہ میرے ذمے میری بیوی کے مہر کے پانچ سو دینار خالص سونے کے واجب ہیں، مگر میری بیوی اپنا چہرہ ہرگز نہ دکھائے گی، اس غیرت وحمیت کا عورت پر اس قدر اثر ہوا کہ اس نے اسی وقت وہ سارا مہر معاف کر دیا، یہ عجیب واقعہ دیکھ کر قاضی صاحب نے حکم دیا کہ اس واقعہ کو مکارم اخلاق کے یادگار واقعات میں درج کیا جائے۔'' (ناقابل فراموش تاریخ کے سچے واقعات: ۸۳)

یا اللہ! میری توبہ

میں مسلمان ہو کر آئندہ کبھی بھی تہبند، شلوار وغیرہ ٹخنوں پر اور ٹخنوں سے نیچے نہیں کروں گا۔ کیونکہ

۱)..... تہبند، شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے کرنا، ان ناجائز کاموں میں سے ہے جو انگریز کے منحوس قدم ہمارے درمیان پہنچنے سے پہلے مذہبی نشان اور قومی روایات کے خلاف سمجھے جاتے تھے، اور اب انکی طرف ترقی اور فیشن سمجھ کر تمام لوگ قدم بڑھا رہے ہیں۔

۲)..... تہبند، ساڑھی، شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے کرنا ایسا ناجائز فعل ہے جس کی ممانعت کے متعلق تقریباً بخاری شریف میں آٹھ، مسلم شریف میں گیارہ، ابوداؤد شریف میں سات، نسائی شریف میں گیارہ

،ترمذی شریف میں تین ،ابن ماجہ شریف میں سات ،موطا امام مالک میں چار ،الترغیب والترہیب میں پانچ حدیثیں آئی ہیں۔حدیث شریف کی باقی کتب میں اس کے علاوہ حدیثیں موجود ہیں۔

۳) تہبند،شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے کرنے کی برائی کے متعلق بموجب فرمان امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ (جامع ترمذی کے صفحہ 303 جلد اول میں) آٹھ صحابہ (یعنی حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا، حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ، حضرت وہیب بن مغفل رضی اللہ عنہ سے احادیث مروی ہیں۔

۴) تہبند،شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے کرنا تکبر اور خود پسندی کی وجہ سے ہوتا ہے۔تکبر اور خود پسندی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ابوداؤد 207 جلد دوئم فتح الباری 315 جلد دہم ،اسلیے میں تہبند،شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے کرکے اللہ تعالیٰ کو ناراض نہیں کروں گا۔

۵) کپڑا،تہبند،شلوار (وغیرہ) نیچے کرکے چلنے والوں کی طرف اللہ تعالیٰ (رحمت سے) نظر نہیں کریگا۔(یعنی) اسکے اوپر رحمت نہیں کریگا،بخاری شریف 260 جلد دوم۔اگر مجھ پر اللہ تبارک وتعالیٰ رحمت نہ کرے تو پھر میرے لیے کیا رہا۔

۶) تہبند (شلوار وغیرہ) کا جو حصہ ٹخنوں (پیر یا ٹخنوں) سے نیچے ہوگا وہ (پاؤں کا حصہ) آگ میں ہوگا۔بخاری 216 جلد دوم،یا اللہ میری توبہ،جب کہ میں دنیا کے اندر گرمی کے موسم میں دھوپ میں ننگے پاؤں گھوم نہیں سکتا تو پھر دوزخ کی آگ کیسے برداشت کرسکوں گا۔

۷) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ایک آدمی تہبند ٹخنوں سے نیچے کرکے گھوم رہا تھا تو اسکو زمین میں دھنسایا گیا اور وہ تاقیامت زمین سے نیچے رہے گا۔بخاری شریف 861 جلد دوم،مسلم شریف 195/2 ،یا اللہ میری توبہ،میں پھر ایسا کام نہیں کروں گا،جس کی وجہ سے دنیا میں ہی عذاب میں گرفتار ہوجاؤں۔

۸) تہبند،شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے کرنا ایسا غلط کام ہے،جس کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (1) ایسے آدمی سے اللہ تعالیٰ قیامت میں (رحمت سے) بات نہیں کریگا (2) نہ رحمت سے نظر کرے گا (3) نہ گناہوں سے پاک کریگا (4) اسکے لیے دردناک عذاب ہے۔مسلم 71/1۔اگر میں اب بھی تہبند،شلوار وغیرہ ٹخنوں سے اوپر نہ کروں پھر تو میں بڑے نقصان اور خسارے والوں میں سے ہوجاؤں گا۔

۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فرزند حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری تہبند تھوڑی سی نیچے تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ! اپنی تہبند اوپر کر۔میں نے اوپر کی،پھر آپ نے فرمایا اور بھی اوپر کر۔لہذا اس دن کے بعد تہبند کا نیچے ہونے سے (خاص) خیال کرتا ہوں اور آدھی پنڈلی پر باندھتا ہوں۔مسلم شریف 195/2 ،میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا فرمانبردار ہوں۔نافرمان نہیں،اس لیے آئندہ شلوار وغیرہ پنڈلیوں سے نیچے نہیں کروں گا۔

۱۰)..... حضور اکرم ﷺ نے حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنی تہبند آدھی پنڈلی تک اوپر کر، اگر نہیں مانتا تو پھر ٹخنوں سے اوپر تک رکھ، البتہ ٹخنوں سے نیچے کرنے سے بچ۔ کیونکہ تہبند، شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے کرنا خود پسندی اور تکبر کی وجہ سے ہوتا ہے، اور اللہ میاں کو تکبر اور خود پسندی محبوب نہیں لگتی۔ ابوداؤد 208/2، اگر میں نے اب بھی تہبند، شلوار وغیرہ ٹخنوں سے اوپر نہیں کی تو پھر میں رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی مخالفت اور اللہ تعالی کا غصہ اختیار کر کے کیسے مسلمان کہلواؤں گا؟

۱۱)..... تہبند، شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے کرنا ایسا بد فعل ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایسے آدمی سے دوبارہ وضو دہرایا تھا، آپ ﷺ سے دریافت کرنے پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ آدمی تہبند ٹخنوں سے نیچے کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ ٹخنوں سے تہبند نیچے کر کے نماز پڑھنا قبول نہیں فرماتا۔ (ابوداؤد: ۲۰۹/۲)

۱۲)..... تہبند، شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے کرنا ایسا بدترین گناہ ہے جو آدمی کو جنت کی خوشبو سے بھی محروم کردے گا۔ حالانکہ بہشت کی خوشبو ایک ہزار سال کی مسافت سے آتی ہے۔

(طبرانی فی الاوسط بحوالہ الترغیب والترہیب: ۹۱/۳)

۱۳)..... تہبند، شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے کرنا ایسا حرام کام ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو تہبند ٹخنوں سے نیچے دیکھ کر شرماتے ہوئے فرمایا کہ ''کیا تو حیض والا ہے'' اس پر وہ بولنے لگا۔ کیا مرد کو بھی حیض آتا ہے؟ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تہبند ٹخنوں سے نیچے کرنا عورتوں کا کام ہے اس سے معلوم ہوا کہ تو بھی عورت ہے۔

۱۴)..... تہبند، اور شلوار وغیرہ ٹخنو سے نیچے کرنا ایسا گناہ کا کام ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اوپر قاتلانہ حملہ (صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے) ہوا تھا اور وہ شدید زخمی ہو گئے تھے، شدید زخمی حالت میں ایک آدمی کا تہبند ٹخنوں سے نیچے دیکھ کر "نھی عن المنکر" (برائی کے روکنے) کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اس کو فرمایا: اے بھتیجا! (دینی لحاظ سے) اپنا کپڑا (ٹخنوں سے) اوپر کر۔ (بخاری شریف: ۵۲۴)

۱۵)..... تہبند، شلوار وغیرہ ٹخنوں سے اوپر کرنے کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ ٹخنوں سے کپڑے اوپر کرنے سے کپڑا زیادہ پاک رہتا ہے، زیادہ دیر تک چلتا ہے اور اس میں تقویٰ زیادہ ہے۔ (بخاری شریف: ۸۴۴)

بہر حال میں اپنا کپڑا خواہ مخواہ نجاست میں آلودہ نہیں کروں گا اور نہ تو اپنا کپڑا پیروں میں گھسیٹ کر جلدی میں ختم کردوں گا۔ اور نہ تقویٰ کے خلاف کرنا چاہتا ہوں۔

۱۶)..... سنن دارمی شریف صفحہ نمبر 16 میں نبی کریم ﷺ کی امت کی نشانی اور وصف بیان شدہ ہے کہ آپ کی امتی تہبند اور شلوار آدھی پنڈلیوں پر باندھیں گے۔

ابھی بھی اگر تہبند، شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے کروں تو پھر اگلی کتابوں میں بیان شدہ نشانیوں کے موافق میں نبی کریم ﷺ کا امتی کیسے ہو سکوں گا۔

۱۷) شب برات کی رات کو عام معافیٔ خداوندی کے باوجود تہبند، شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے کرنے والے کی بخششیں نہیں ہوتیں۔ تو پھر میں کتنا بڑا بد بخت کہلاؤں گا کہ باوجود عام معافی والی رات کے میری معافی نہ ہو۔

۱۸) نماز میں اکڑ اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے تہبند ٹخنوں سے نیچے کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ حل میں ہے (یعنی نہ اس کے گناہ بخشے جائیں گے، نہ بہشت میں داخل کیا جاوے گا، اور نہ حلال اچھے کاموں میں ہوگا، نہ حرام میں ہے (یعنی نہ غلط کاموں سے محفوظ رکھا جائے، نہ اس پر جہنم حرام کیا جائے گا، نہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے یہاں اسکی عزت ہوگی۔ (ابوداؤد شریف ۱/ ۹۳)

۱۹) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: مومن کا تہبند باندھنا دونوں پنڈلیوں کے آدھ تک ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ بحوالہ مشکوٰۃ شریف ۲/ ۳۷۴)

میں تہبند، شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے کر کے کس منہ سے اپنے آپ کو مومن اور مسلمان کہلانے کا مستحق ہوسکوں گا۔

۲۰)...... تہبند، شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے کرنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے سارے فرمودات کی مخالفت کی وجہ سے فسق ہے۔ اور فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اس کا لوٹانا ضروری ہے۔ اس لیے تہبند، ساڑھی، شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے کرنے والے امام کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز کا دہرانا لازم اور واجب ہے۔

۲۱)...... اس کی اپنی نماز بھی مکروہ تحریمی ہے۔

۲۲)...... اسکا امام ہونا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

۲۳)...... اس کا اذان اور تکبیر کہنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

چوری کرنا، قتل کرنا، ڈاکہ ڈالنا، زنا کرنا، شراب پینا، جوا کھیلنا، سود کھانا سب گناہ ہیں، جب تک آدمی ان کاموں کا مرتکب ہے پھر بس۔

لیکن تہبند، ساڑھی شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے کرنے والا اگر سویا ہوا ہے، تب بھی اس گناہ میں ہے، اور بیدار ہے تب بھی اس گناہ میں ہے، اور جہاد جیسا افضل ترین عمل کر رہا ہے تب بھی اس گناہ میں ہے اور علم پڑھنے کے لیے گھر سے نکلا ہے، لیکن فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق اس گناہ میں ہے اور "خیرکم من تعلم القرآن وعلمه" کا عمل کر رہا ہے (یعنی دینی تعلیم حاصل کر رہا ہے یا تعلیم دے رہا ہے) تب بھی اس گناہ میں ہے اور قرآن شریف کی تلاوت کر رہا ہے تب بھی اس گناہ میں ہے اور مسجد میں ہے تب بھی اس گناہ میں ہے اور ذکر کر رہا ہے تب بھی اس گناہ میں ہے اور خانہ کعبہ جہاں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے وہاں نماز پڑھ رہا ہے تب بھی اس گناہ میں ہے، قرآن شریف کی تلاوت کر رہا ہے تب بھی اس گناہ میں ہے اور مسجد میں ہے تب بھی اس گناہ میں ہے اور ذکر کر رہا ہے تب بھی اس گناہ میں ہے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے تب بھی اس گناہ میں ہے اور منیٰ میں قربانی کر رہا ہے تب بھی اس

گناہ میں ہے اور صفا اور مروہ پر دوڑ رہا ہے تب بھی اس گناہ میں ہے اور شیطانوں کو پتھریاں مار رہا ہے تب بھی اس گناہ میں ہے اور مزدلفہ میں وقوف کر رہا ہے تب بھی اس گناہ میں ہے اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے نفل پڑھ رہا ہے تب بھی اس گناہ میں ہے اور ملتزم سے چپٹا ہوا ہے تب بھی اس گناہ میں ہے اور حجر اسود کو بوسہ دے رہا ہے تب بھی اس گناہ میں ہے اور عرفات میں رو رو کر گناہوں کی مغفرت طلب کر رہا ہے تب بھی اس گناہ میں ہے اور روضۂ اطہر پر صلوٰۃ وسلام پڑھ رہا ہے تب بھی اس گناہ میں ہے اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جہاں ایک نماز کا ثواب ۵۰ ہزار نمازوں کا ثواب ہے اور نماز پڑھ رہا ہے تب بھی اس گناہ میں ہے اور ہوش کی حالت میں ہے تب بھی اس گناہ میں ہے اور بے ہوشی کی حالت میں ہے تب بھی اس گناہ میں ہے۔

یا اللہ! میں توبہ کرتا ہوں، معافی مانگتا ہوں کہ آئندہ پھر کبھی بھی تہبند، شلوار وغیرہ ٹخنوں پر اور ٹخنوں سے نیچے نہیں کروں گا۔

نہ دیکھیں گے نہ دیکھیں گے انہیں ہرگز نہ دیکھیں گے
کہ جن کو دیکھنے سے رب مرا ناراض ہوتا ہے
نہیں ناخوش کریں گے رب کو اے دل تیرے کہنے سے
اگر یہ جان جاتی ہے خوشی سے جان دے دیں گے

(ناقابل فراموش تاریخ کے سچے واقعات: ۴۱)

احکام اسلام عقل کی نظر میں

چونکہ دین اسلام کا مدار اور معیار اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور عقل پر اسلام کا دارومدار نہیں ہے، نیز حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ ایسے عقل پرستوں کے سوالوں کا جواب بھی بہت کم دیا کرتے تھے اور ایسے علماء کو بھی کوستے رہتے تھے جو عقل پرستوں کے سوالات کا جواب دیں اسی بناء پر ایک مرتبہ فرمایا۔

علماء کے اخلاق نے عوام کے اخلاق کو بگاڑ دیا اگر کسی نے حکمتیں پوچھنی شروع کر دیں تو بس انہوں نے بھی حکمتیں بیان کرنا شروع کر دیں، اس کے بعد کہیں اس میں شبہ، اگر کسی قانونی مولوی سے کوئی حکمتیں پوچھے تو وہاں صاف جواب ملے گا کہ حکم پوچھو، حکمت نہ پوچھو ایک شخص نے مجھے لکھا کہ فلاں حکم شرعی میں کیا حکمت ہے؟ میں نے پوچھا کہ آپ کے حکمت کے سوال کرنے میں کیا حکمت ہے؟ تم خدا تعالیٰ کے فعل کی ہم سے حکمت پوچھتے ہو، ہم تمہارے ہی فعل کی حکمت تم سے پوچھتے ہیں اور ہم نہیں بتلاتے کہ کیا حکمت ہے۔

کیرانہ کا قصہ ہے کہ ایک صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ نماز پانچ وقت کیوں مقرر ہوئی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ تمہاری ناک آگے کیوں لگی؟ یہ سن کر بڑے دنگ ہوئے اور کہنے لگے کہ اللہ میاں نے ایسی ہی بنادی، میں نے کہا کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ نماز بھی میرے ابا جان کی بنائی ہوئی نہیں ہے، یہ بھی اللہ میاں کی بنائی ہوئی ہے اگر اسرار جاننے کا شوق ہے تو خدا کے ہو جاؤ پھر یہ حالت ہوگی کہ

بنی اندر خود علوم انبیاء
بے کتاب و بے معید واوستا

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضرت، عظیم حکیم الامت تھے اور ہر بات کی حکمت ان کے ذہن میں ضرور ہوگی لیکن اس واقعہ میں سائل کا جواب نہ دیا اس وجہ سے کہ اگر ہر بات کو عقل کی کسوٹی پر پرکھا جائے تو پھر قرآن وحدیث کی وقعت نہیں رہے گی اور عقلیات میں لوگ پڑ جائیں گے۔ لوگوں کا اس بات سے بچنے کے لیے اس سائل کا جواب نہیں دیا اور علماء کرام کو بھی اس جھنجھال سے بچنے کی ترغیب دی پھر ایسے عقل کے پجاریوں کو تو الزامی جواب دینا چاہیے جیسے کہ حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے حکیمانہ جواب دیا۔

حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے مزید یہ بھی فرمایا کہ ایک مجذوب صاحب کا قول مجھے پسند آیا، ان سے کسی واقعہ کی نسبت پوچھا گیا، کب ہوگا؟ اس نے کہا ہم اللہ میاں کے بھتیجے نہیں کہ چچا جان نے یہ کہا کہ آؤ بھتیجے سے بھی مشورہ کر لیں۔

ریا کاروں کا امتحان

فرمایا کہ جو بار بار جھک کر سلام کرتا ہو، ہر شخص سے ''آپ'' اور ''جناب'' سے بات کرتا ہو کہ میں نالائق ہوں، اس کا ایک امتحان بتاتا ہوں کہ جس وقت وہ یہ کہے کہ میں نالائق ہوں اس وقت آپ ذرا کہہ دیجیے، ہاں صاحب! واقعی آپ تو نالائق ہیں پھر دیکھیے وہ کتنا ناچتے ہیں امید ہے کہ ساری عمر کے لیے دشمن ہو جائیں۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی حکمت کا مظاہرہ کیجیے کہ کیسے عجیب انداز سے ریا کاروں کا امتحان بتلایا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ایسا آدمی پھر ایسی بات نہیں کہے گا۔

علمائے عظام سے سنا تھا کہ کسی آدمی کے سامنے اس کی تعریف کرنا اس طرح ہے گویا اس کے منہ کو آپ مٹی سے بھر رہے ہو، اس سے پتہ چلا کہ کسی کی تعریف اس کے سامنے نہیں کرنا چاہیے۔ لیکن جب ایک شخص کی اس طرح عادت ہو جائے کہ وہ منہ پر تعریف کرتا ہے اس کا علاج حکیم صاحب یہ بتلاتے ہیں۔

فرمایا: کہ اگر منہ پر تعریف کرے تو اس تعریف سے نہ انکار کرو، نہ اس کو منع کرو کیونکہ اس سے وہ زیادہ تعریف کرے گا اور دوسرے بھی تمہارے معتقد ہو جائیں گے بلکہ (علاج یہ ہے) خاموش رہو، وہ اپنا سا منہ لے کر خاموش ہو جائے گا۔

فرمایا: ایک دلیل وجود صانع کی میری چھوٹے ماموں صاحب نے ایک دہری اسکول انسپکٹر سے بیان کی، وہ خدا تعالیٰ کے وجود کا منکر تھا، اس نے طلبہ سے خدا تعالیٰ کے بارے میں سوال کیا۔ انسپکٹر صاحب سے چھوٹے ماموں نے کہا کہ یہ مضمون بچوں کے کورس میں نہیں ہے اگر ایسا ہی شوق ہے تو مجھ سے پوچھیے اس نے غصہ سے کہا کہ اچھا آپ بتلائیے ماموں صاحب نے فرمایا خدا وہ ہے جس نے آپ کو معدوم سے موجود کیا، کہنے لگا ہم کو تو ہمارے ماں باپ نے بنایا ہے۔ اس منطقی دلیل کو ہم نہیں مانتے، ہم تو سیدھی بات جانتے ہیں کہ اگر خدا کوئی چیز ہے ہماری ایک آنکھ اندھی ہوگئی ہے اس کو درست کر دے یہ انسپکٹر

یک چشم تھا ماموں نے مذاقاً فرمایا: "کان من الکافرین" (یعنی کانا تھا کافروں میں) ماموں صاحب بڑے ظریف بھی تھے۔

فرمایا: اچھا میں ابھی خدا تعالیٰ سے عرض کرتا ہوں اور آسمان کی طرف سر اٹھا کر لبوں کو حرکت دی پھر کان آسمان کی طرف کیا۔ پھر فرمانے لگے میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تھا وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے تو اس کی دو آنکھیں بنائی تھیں مگر اس نے کفر اختیار کیا اور ہمارے وجود کا انکار کیا اس لیے ہم نے غصے میں آکر ایک آنکھ پھوڑ دی اب میں ہرگز نہ بناؤں گا، اب اس سے کہو کہ اس آنکھ کو انہی ماں باپ سے بنوالے جنہوں نے اس سارے کو بنایا ہے، واقعی۔

یہ جواب سن کر وہ انسپکٹر جھلا ہی تو گیا اور اس سے کوئی جواب نہ بن سکا۔

لفظ''قرنی'' کا نکتہ

ایک مرتبہ حضرت ؒ نے ایک طالب علم کا یہ واقعہ ذکر فرمایا کہ ایک طالب علم نے لفظ''قرنی''میں بیان کیا کہ اس لفظ میں خلفاء اربعہ کی ترتیب خلافت کی طرف اشارہ ہے، اس طرح کہ لفظ''قرنی''میں ہر خلیفہ کے نام کا اخیر حرف موجود ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا''ق''ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی''ر''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی''ن''اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا''ی''اور اسی قسم کا ایک لطیفہ شعر کے انداز میں ذکر فرمایا۔

ابوبکر ایک سو علی ایک جانب — خلافت کو گھیرے ہیں باصد صفائی
الف اور یاء کی طرح ان کو جانو — کہ محصور ہے جن میں ساری خدائی
یہ تشبیہ ہے واقعی تو نایاب بھی — الف اور یاء نے یہ ترتیب پائی
وہ اول خلیفہ کے اول میں آیا — یہ آخر خلیفہ کے آخر میں آئی

آدمی کی قسمیں

ایک شخص نے حضرت والا سے یہ دریافت کیا کہ کوے کی کتنی قسمیں ہیں؟ تو فرمایا مجھ کو معلوم نہیں۔ اگر آپ فرمائیں تو آدمی کی قسمیں بیان کردوں اور یہ بھی عرض کردوں کہ آپ کونسی قسم میں داخل ہیں یہ شخص تو ایسے خاموش ہوئے کہ بول کر نہیں دیا۔

فرمایا: آدمی چار قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ ہے کہ اس میں عقل بھی ہے اور ہمت بھی ہے اور ایک وہ ہے جس میں ہمت اور عقل نہ ہو۔ اور ایک وہ ہے جس میں عقل ہو اور ہمت نہ ہو، اور ایک وہ ہے، جس میں ہمت ہو اور عقل نہ ہو۔

حدیث شریف میں اچھے سوال کو نصف علم کہا گیا ہے لیکن جو لغو سوالات کرے اور بے مقصد سوالات کرے تو اس کا علاج حکیم الامت نے بتلا دیا جیسا کہ ابھی گزرا اور ایسا لغو سوال کرنے والا مذکورہ اقسام میں سے آخری قسم میں داخل ہے۔

آدمی چار قسم کے ہیں

خلیل بن احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آدمی چار قسم کے ہیں:

۱) ایک وہ جو خوب جانتا ہے اور جانتا ہے کہ کم جانتا ہے، یہ عالم ہے اس سے پوچھو، اسکی پیروی کرو۔
۲) دوسرا وہ ہے جو نہیں جانتا اور جانتا ہے کہ نہیں جانتا، یہ جاہل ہے اسے سکھاؤ۔
۳) تیسرا وہ ہے جو جانتا ہے مگر نہیں جانتا کہ جانتا ہے یہ غافل ہے، اسے ہوشیار کرو۔
٤) چوتھا وہ ہے جو نہیں جانتا مگر بدقسمتی سے نہیں جانتا کہ نہیں جانتا یہ غبی و احمق ہے اس سے بچو، دور بھاگو۔

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ''جو خدا سے ڈرتا ہے وہی فقیہ ہے''۔ (شاہراہ علم ۵۰)

لفظ ''اعیاھما'' کی تجویز

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو چونکہ حکیم الامت کا لقب ملا ہے، اس لیے انہوں نے معراج شریف کے واقعہ میں آسمانوں پر انبیاءؑ کی ترتیب، عجیب انداز سے بیان کی اور اس ترتیب کو لفظ ''اعیاھما'' میں جمع کر دیا ہے۔

فرمایا میں حضرات انبیاء علیہم السلام کے ناموں کے ذریعہ، کہ پہلے آسمان پر کون ہے اور دوسرے پر کون؟ سہولت کے لئے ''اعیاھما'' کا لفظ تجویز کیا۔ الف سے حضرت آدم علیہ السلام پہلے آسمان پر، عین سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوسرے آسمان پر اور چونکہ حضرت یحییٰ علیہ السلام انکے بھائی ہیں وہ بھی انکے ہمراہ ہیں، اس واسطے انکو بھی انکے ساتھ ملا دیا۔ ی سے حضرت یوسف علیہ السلام تیسرے آسمان پر، الف سے حضرت ادریس علیہ السلام چوتھے آسمان پر ھا سے حضرت ھارون علیہ السلام پانچویں آسمان پر، م سے حضرت موسیٰ علیہ السلام چھٹے آسمان پر اور الف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام ساتویں آسمان پر جو سب سے اوپر ہیں۔ اس ترتیب سے ایک تو حضرتؒ کی حکمت ظاہر ہوتی ہے اور دوسرے بیان کرنے کے لئے آسانی ہوتی ہے۔

تصنیفات کی دنیا

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیفات میں جو کردار ادا کیا ہے، وہ کسی پر مخفی نہیں ہے ایک قول کے مطابق حضرت کی تصنیفات کی تعداد نوسو (900) سے اوپر ہے اسکو شاعر نے اپنے شعر میں جمع کر دیا ہے۔

میدان صحافت میں بھی سبقت لے گیا سب پر
کہ نوسو تک پہنچ جاتا ہے تصنیفات کا نمبر

دوسرے قول کے مطابق آپ کی تالیفات ایک ہزار سے زائد ہیں، اس تعداد پر ایک دلچسپ لطیفہ ملاحظہ فرمائیں۔

ایک صاحب نے حضرت کی تصانیف کا ذکر کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اتنی تصنیفات فرمائی ہیں تو ہزاروں کتابیں دیکھی ہوں گی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا: ہاں چند کتابیں دیکھی جن کے نام یہ ہیں۔

حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، ان کتابوں

نے مجھے دوسری سب کتابوں سے بے نیاز بنا دیا۔ شاید ایسے ہی حضرات کے متعلق کسی کا شعر ہے۔

وانــت الـکـتـاب الـمـبـیـن ☆ الـذی باحرفه یظهر المضمر

تو ہی وہ واضح کتاب ہے جس کے حروف سے مخفی مضامین ظاہر ہوتے ہیں اور حضرت ؒ کی تصنیفات کے بارے میں کسی نے یہ شعر بھی کہا ہے:

مرقع ہے حدیثوں کا الہیات کا دفتر
ہمارے واسطے چھوڑا ہے کیا پاکیزہ لٹریچر

آخر میں عرض ہے کہ کیا لکھیں گے اور کہاں تک لکھیں گے حضرت ؒ کے حکیمانہ اقوال پر تو دفتر کے دفتر بھرے جاسکتے ہیں، لیکن اسی پر اکتفاء کرتے ہوئے آخر میں حضرت ؒ کو مخاطب کرکے عرض کرتا ہوں۔

آسماں تیری لحد پر شبنم آفشانی کرے ☆ سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

(ناقابل فراموش تاریخ کے سچے واقعات:۲۰)

رسول اللہ ﷺ کی تاریخ ولادت

یہ ایک مسلّم حقیقت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادتِ مبارکہ عام الفیل میں ہوئی تھی۔ اس بات پر سب ہی حضرات مؤرخین متفق ہیں جیسا کہ مشہور مؤرخ و محدث حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کی تصریح کی ہے۔ (البدایۃ والنہایۃ:۳۲۱/۲)

کون سے ماہ میں پیدائش ہوئی تھی، اس سلسلہ میں کل چھ اقوال ہیں۔ (۱) محرم (۲) صفر (۳) ربیع الاول (۴) ربیع الآخر (۵) رجب (۶) رمضان (شرح الزرقانی علی المواهب:۱۳۰/۱)

البتہ جمہور علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت ماہ ربیع الاول میں ہوئی ہے۔ (البدایہ لابن کثیر:۳۱۹/۲) مشہور محقق علامہ محمد زاہد کوثری رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ ربیع الاول کے علاوہ کسی مہینہ کا قول یہ علمائے ناقدین کے نزدیک سبقت قلم کے قبیل سے ہے۔ (مقالات الکوثری:۴۰۵)

نبی اکرم ﷺ کی ولادت دوشنبہ (پیر) کے دن ہوئی تھی۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ ارقام فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی پیدائش کا دن دوشنبہ ہونا بالکل غیر متنازع فیہ اور متفق علیہ بات ہے۔ (البدایہ:۳۱۹/۲) صحیح مسلم میں ہے: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دوشنبہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس دن میں میری ولادت ہوئی تھی اور اس دن میں مجھ پر (سب سے پہلی) وحی نازل ہوئی تھی۔

ماہ ربیع الاول کی کون سی تاریخ میں آپ کی پیدائش ہوئی تھی؟ بعض علماء لکھتے ہیں کہ اس بارے میں کسی تاریخ کا تعین نہیں ہوسکا ہے جبکہ جمہور علماء فرماتے ہیں کہ تاریخ معین ہے پھر وہ معین تاریخ کون سی ہے؟ شارح صحیح بخاری علامہ قسطلانی رحمہ اللہ نے اس سلسلہ میں کل سات اقوال ذکر فرمائے ہیں۔ (۱) دوم ربیع الاول (۲) آٹھویں ربیع الاول (۳) دسویں (۴) بارھویں (۵) سترھویں (۶) اٹھارھویں (۷) بائیسویں

(المواھب مع شرح الزرقانی ۱/۱۳۱)

علامہ کوثری رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ آٹھویں تاریخ کے ختم ہونے کے بعد یعنی نویں تاریخ، دسویں تاریخ اور بارھویں تاریخ کے علاوہ دیگر چار اقوال قابل التفات اور قوی ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے کسی شمار میں نہیں ہیں۔ تو اب کل بحث کا محور ان تین روایات واقوال میں سے راجح کی ترجیح ہے۔ اس بارے میں غور وفکر کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ دسویں تاریخ کی روایت کو ابن سعد نے طبقات میں محمد باقر رحمہ اللہ کی طرف منسوب کیا ہے لیکن اس کی سند میں تین راوی متکلم فیہ ہیں۔ اس لیے دس کی روایت قابل ترجیح نہیں ہے جبکہ بارھویں تاریخ کے قول کو محمد بن اسحٰق نے نقل کیا ہے لیکن اس کی سند بیان نہیں ہوئی ہے جیسا کہ مستدرک حاکم میں واقع ہوا ہے لہٰذا اس روایت کا حال ان روایات کی طرح (نا قابلِ اعتبار) ہے جن کی اسناد نہ ہوں البتہ نقلی اعتبار سے آٹھویں تاریخ کے ختم ہونے پر یعنی نویں تاریخ میں پیدائش ہونے کو ترجیح حاصل ہے، اور عقلی اعتبار سے بھی یہی تاریخ متعین ہے جیسا کہ فن ریاضی کے بہت بڑے عالم علامہ محمود پاشا فلکی مصری کی کتاب ''تقویم العرب قبل الاسلام'' میں مشرق ومغرب کے کئی ایک فلکی ماہرین کے اقوال کو مدنظر رکھ کر کی گئی تحقیق سے واضح ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں ۱۰ھ ماہِ شوال کی آخری تاریخ کو سورج گہن ہوا تھا (اسی دن آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا) اس حساب سے اگر پیچھے شمار کیا جائے تو آپ ﷺ کی پیدائش ربیع الاول کی نویں تاریخ کو ہونا ثابت ہوگا۔ اس لیے کہ پیر کا دن یوم پیدائش ہونا تو متفق علیہ ہے اور وہ عام الفیل کی ماہ ربیع الاول کی نویں تاریخ ہی کو آتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ نقلاً وعقلاً آپ ﷺ کی ولادت کی معتمد تاریخ نو (۹) ربیع الاول ہے۔ (مقالات الکوثری ص۴۰۵) بقول علامہ قسطلانی علیہ الرحمہ، جمہور محدثین ومؤرخین نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (المواہب مع الزرقانی: ۱/۱۳۱)

مؤرخین نے آٹھویں تاریخ کا ذکر کیا ہے، علامہ کوثری رحمہ اللہ کی تحقیق کے اعتبار سے اس کا مطلب آٹھویں کا ختم ہونا یعنی نویں تاریخ کا ہونا ہے جبکہ بقول مجاہد ملت حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی رحمہ اللہ آٹھ اور نو کا اختلاف حقیقی اختلاف نہیں ہے بلکہ مہینے کے انتیس یا تیس دن ہونے پر مبنی ہے اور جب حساب سے نویں تاریخ ہونا ثابت ہوگیا ہے تو آٹھویں تاریخ کی سب روایات نویں تاریخ کی تائید وتقویت کے لیے پیش کی جاسکتی ہیں۔ (قصص القرآن: ۴/۱۹۰)

محبوب ﷺ کی خاطر

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ اے جبرائیل! تجھے کتنی مرتبہ مشقت کے ساتھ بڑی جلدی سے آسمان سے زمین کی طرف اترنا پڑا؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: ہاں یارسول اللہ (ﷺ) چار مرتبہ ایسا ہوا۔ ایک مرتبہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا۔ دوسری مرتبہ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن اطہر پر چھری رکھ دی گئی۔ تیسری مرتبہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں

پھینکا گیا۔ چوتھی مرتبہ جب آپ ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے تو مجھے حکم الٰہی ہوا کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک کا خون زمین پر نہ گرنے پائے۔ یارسول اللہ (ﷺ) مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اے جبرائیل! اگر میرے محبوب کا خون زمین پر گر گیا تو قیامت تک زمین پر نہ کوئی سبزی اُگے گی اور نہ کوئی درخت۔ چنانچہ میں بڑی تیزی سے زمین پر پہنچا اور آپ ﷺ کے خون کو ہاتھوں میں لے لیا۔

رسول اللہ ﷺ کی تاریخ وفات

علماء اور مؤرخین ان دو امور میں تقریباً متفق ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ربیع الاول کے مہینہ میں ہوئی تھی اور پھر پیر کے دن ہوئی تھی۔ (البدایہ والنہایہ ۵/۲۷۵)

البتہ اس بات میں اختلاف ہے کہ ربیع الاول کی کون سی تاریخ تھی؟ اس سلسلہ میں تین اقوال مشہور ہیں۔

۱)...... سب سے زیادہ مشہور قول جس کو اکثر مؤرخین و مؤلفین نے اختیار کیا ہے وہ بارہ ربیع الاول کا ہے۔ اس قول کو ابن اسحٰق، ابن سعد، ابن حبان، ابن عبدالبر، ابن الصلاح، نووی، ذہبی اور ابن الجوزی وغیرہ حضرات علماء رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔ (حاشیہ لامع الدراری: ۸/۴۸۵)

اس قول پر ایک قوی اشکال ہوتا ہے جس کو علامہ سہیلی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ بارہ ربیع الاول سے تقریباً تین ماہ قبل ذوالحجہ ۱۰ھ کی نویں تاریخ کو جمعہ کا دن ہونے پر سب روایات متفق ہیں اور یکم ذوالحجہ کو جمعرات کا دن تھا۔ اب ذوالحجہ، محرم اور صفر، ان تینوں مہینوں کو تیس، تیس دن کے فرض کیے جائیں، خواہ انتیس، انتیس دن کے اور خواہ بعض کو انتیس دن کے بعض کو تیس دن کے فرض کیے جائیں، کسی بھی صورت میں بارہ ربیع الاول ۱۱ھ کو پیر کا دن نہیں آتا ہے۔ حالانکہ سب روایات پیر کے دن کے یوم وفات ہونے پر متفق ہیں۔ (الروض الانف: ۷/۵۷۹)

امام مازری نے اور پھر حافظ ابن کثیر نے اس اشکال کا جواب دیا ہے کہ اس بات کا احتمال ہے کہ تینوں مہینے تیس دن کے ہوئے ہوں اور اختلاف مطالع کی وجہ سے اہل مکہ اور اہل مدینہ کی ذوالحجہ کے چاند کی رؤیت ومشاہدہ میں اختلاف ہو، اہل مکہ نے جمعرات کے روز کی رات کو دیکھا ہو، اور اہل مدینہ نے جمعہ کی رات دیکھا ہو اور مناسک حج کی ادائیگی اہل مکہ کی رؤیت کے اعتبار سے ہوئی ہو۔ حج سے فراغت پر رسول اللہ ﷺ جب دوبارہ مدینہ زادھا اللہ شرفاً تشریف لے گئے تو اہل مدینہ کی تاریخ کے اعتبار سے تاریخوں کا حساب برقرار رہا۔ اس اعتبار سے وہاں ذوالحجہ کی پہلی تاریخ جمعہ کو، اور اس کی آخری تاریخ سنیچر کے دن ہوگی۔ یکم محرم الحرام اتوار کے دن اور اس کی آخری تاریخ پیر کے دن ہوگی۔ یکم صفر منگل کو اور اس کی آخری تاریخ بدھ کو ہوگی اور یکم ربیع الاول جمعرات کو، تو بارہویں تاریخ پیر کے دن ہوگی۔

(البدایہ والنہایہ: ۵/۲۷۷۔ فتح الباری: ۷/۷۳۶۔ مجموعۃ الفتاوی: ۳/۱۶۷۔ البدائع للتھانوی: ۷/۱۰۷)

شارح صحیح بخاری حافظ ابن حجر علیہ الرحمہ نے اس جواب کو بعید قرار دیا ہے اس لیے کہ اس صورت میں ذوالقعدہ سے ماہِ صفر تک متواتر چار مہینوں کو تیس دن کا ماننا پڑے گا۔ (فتح: ۷/۷۳۶)

۲) دوسرا قول یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ۲ ربیع الاول کو ہوا تھا۔ اس قول کو کلبی، ابومخنف اور سلیمان تیمی رحمھم اللہ نے اختیار کیا ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ کا میلان بھی اسی قول کی طرف ہے۔ (فتح الباری ۷/۳۶ ۷)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ممکن ہے اصل جملہ تاریخ وفات کے سلسلہ میں یوں ہو "مات فی ثانی شھر ربیع الاول" (یعنی ماہ ربیع الاول کی دوسری تاریخ کو وفات پائی) اور تصحیف و تغییر ہو کر جملہ یوں ہو گیا ہو "مات فی ثانی عشر ربیع الاول" (یعنی ربیع الاول کی بارہویں کو وفات ہوئی) بجائے شہر، بہ معنی ماہ کے "عشر" کا لفظ ہو گیا ہو (اور ثانی عشر کا معنی بارہ ہیں) پھر یہ وہم چل پڑا ہو، اور بلا سوچے سمجھے ایک دوسرے کا اتباع کرنے لگے ہوں۔ واللہ اعلم۔ (فتح الباری ۷/۳۶ ۷)

امام سہیلی فرماتے ہیں کہ تاریخ وفات دوم ربیع الاول ماننے کی صورت میں ذوالحجہ، محرم اور صفر، تینوں مہینوں کو انتیس، انتیس دن کے فرض کرنا ہوگا، تو ہی ۲ ربیع الاول کو پیر کا دن ہو سکتا ہے۔ (الروض الانف ۷/۵۷۹) اور مسلسل تین مہینے انتیس دن کے ہو سکتے ہیں اگرچہ اس کا وقوع کم ہی سہی لیکن وقوع ضرور ہے۔

۳) تیسرا قول یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی رحلت یکم ربیع الاول کو ہوئی۔ اس قول کو موسیٰ بن عقبہ، لیث، خوارزمی اور ابن زبیر رحمھم اللہ نے اختیار کیا ہے اور علامہ سہیلی رحمہ اللہ نے اس کو اقرب و اقیس قرار دیا ہے۔ (فتح الباری ۷/۳۶ ۷۔ الروض الانف ۷/۵۷۹)

یکم ربیع الاول کو تاریخ وفات اس صورت میں ہو سکتی ہے جب ذوالحجہ، محرم اور صفر، ان تین مہینوں میں سے کسی دو مہینے کو انتیس دن ۔۔۔ اور ایک مہینے کو تیس کا فرض کیا جائے۔ (حوالہ مذکورہ بالا) اور یہ صورت قلیل الوقوع نہیں ہے۔

اس قول کی تائید اس روایت ابن جریر سے ہوتی ہے جس کو حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں نقل فرمایا ہے، کہ یوم عرفہ کے اکیاسی دن کے بعد رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی۔ (تفسیر ابن کثیر ۲/۱۳) اور یوم عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ سے یکم ربیع الاول تک کے دنوں (ایام) کو شمار کیا جائے تو اکیاسی دن ہوتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فقھی جواہر مولانا مفتی عمر فاروق صاحب ۳۴)

سورج گہن اور اسکا تقاضا

گیارہ اگست 1999ء کی آمد آمد ہے اور بیسوی صدی کا آخری مکمل سورج گہن جو برطانیہ کی تاریخ میں 1927ء کے بعد یعنی تقریباً 72 سال کے بعد ہونے والا مکمل سورج گہن ہے۔ اسکو براہ راست یا بذریعہ ٹی وی دیکھنے کا اشتیاق لوگوں میں روز افزوں ہے، جہاں اور اقوام میں یہ اشتیاق جنون کی حد کو پہنچ رہا ہے، وہیں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد میں بھی اسکو دیکھنے کا شوق و تڑپ ناقابل بیان ہے۔ ایسا سماں قائم ہوا ہے کہ جس نے اس صدی کا یہ آخری مکمل سورج گہن نہیں دیکھا، اس نے اپنی زندگی میں کچھ نہیں دیکھا اور اسکا مآل و حاصل ایک تفریحی مشغلہ سے زائد کچھ نہیں۔ لیکن ہم نے کبھی یہ سوچا کہ آیا سورج گہن

ایک تفریحی مشغلہ کی حیثیت رکھتا ہے، یا اپنے اندر کوئی درس عبرت رکھتا ہے؟ یہ جی بہلانے کی ایک چیز ہے، یا یہ اپنے اندر کوئی تقاضا رکھتا ہے؟ سطحی اور سرسری نظر سے دیکھنے والا یقیناً یہی کہے گا، کہ سورج گہن تو طلوع وغروب کی طرح طبعی اسباب کے تحت پائی جانے والی چیز ہے، اور اس کا ایک خاص حساب مقرر ہے۔ اہل ہیئت وتقویم ٹھیک ٹھیک منٹوں اور سیکنڈوں کا حساب لگا کر بتلا دیتے ہیں کہ فلاں تاریخ کو فلاں وقت سورج یا چاند کا گہن ہوگا اور کہاں نظر آئے گا کہاں نظر نہیں آئے گا، وغیرہ، تو پھر اس میں کسی درس عبرت یا کسی تقاضا کا کیا معنیٰ؟ جو انسان اس نظریے کا حامل ہو، وہ درحقیقت دین سے بھی ناواقف ہے اور علم طبعیات سے بھی نابلد ہے، اس لیے کہ واقعہ ایسا نہیں ہے نہ از روئے دینیات نہ از روئے طبعیات۔

اولاً دین وشرع کی رو سے اس کی حیثیت کا جائزہ لیں:

دیکھئے عہد نبوی میں صرف ایک مرتبہ سورج گہن ہوا، ٹھیک اس دن جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا، علوم ریاضی کی مایہ ناز شخصیت محمود پاشا فلکی مصری کی تحقیق کے مطابق یہ ۲۹ شوال ۱۰ھ بمطابق ۲۷ جنوری ۶۳۲ء پیر کا دن تھا اور گہن صبح ساڑھے آٹھ بجے ہوا تھا۔ (فتح الملہم: ۴۵۲/۲)

زمانہ جاہلیت میں یہ مشہور تھا کہ روئے زمین میں موت یا ضرر جیسے کسی تغیر کے پائے جانے کی بنا پر گہن لگتا ہے، ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو لوگوں میں چرچا ہونے لگا کہ آپ کے صاحبزادے کی وفات کی وجہ سے سورج گہن ہوا ہے اس لئے آپ نے سورج گہن کی نماز پڑھانے کے بعد جو خطبہ دیا اس میں آپ نے اس نظریہ کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ "بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، کسی کی موت کی وجہ سے یا کسی کے پیدا ہونے کی وجہ سے ان کو گہن نہیں لگتا، پس جب تم ان کو گہتے دیکھو، تو اللہ سے دعا مانگو، تکبیر کہو، نماز پڑھو اور خیرات کرو"۔ (صحیح البخاری: ۱۴۲/۱، فتح الباری: ۶۱۳/۲)

اس روایت کے دوسرے طریق میں یہ اضافہ ہے کہ "سورج گہن اور چاند گہن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتے ہیں"۔ (بخاری شریف: ۶۱۳/۱)

سورج گہن ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ باجماعت، صلوٰۃ الکسوف ادا فرمائی اور امت کو بھی اس جیسے موقع پر نماز ودعاء وغیرہ امور خیر کی طرف متوجہ ہونے کی تعلیم وتلقین فرمائی اور واضح بیان فرمایا کہ سورج گہن اور چاند گہن یہ باری تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے مظہر ہیں کہ سورج جیسے کرہ عظیمہ کا نور سلب کر لیا، بالفاظ دیگر ہماری دنیا کو اس کے نور سے محروم کر دیا، جبکہ سورج کا کرہ ہمارے زمین کے کرہ سے کئی گنا بڑا اور کئی میل دور ہے، اس لیے اس کی عظمت وجلال کے اعتراف کے لیے نماز کو شروع کیا گیا اور پھر یہ گہن اس وقت کی ایک ادنیٰ جھلک دکھلا دیتے ہیں، جب تمام اجرام فلکیہ بے نور ہو جائیں گے، اس اعتبار سے گہن کے واقعات مذکر آخرت ہیں اور ایسے مواقع پر انابت الی اللہ اور رجوع الی اللہ کی

ضرورت واہمیت سے کون سلیم الطبع وصحیح العقل انسان انکار کرسکتا ہے؟

نیز اللہ کے بندوں کے لیے دعوت فکر ہے کہ سورج کی حرارت وروشنی اور چاند کے نور کی عظیم الشان نعمت جومخلوق کے فائدہ کے لیے لاکھوں کروڑوں میل کے فاصلے سے پہنچائی جاتی ہے، وہ کتنی قابل قدر اور اسکا خالق ہمارا کتنا بڑا محسن اور مستحق ہزاراں ہزار شکروسپاس ہے اس لئے حکم ہوا کہ جب تک اس عظیم نشانی کا مظاہرہ ہوتم نماز ودعا وغیرہ میں مشغول رہو، اسی طرح غافل، فاسدالعقیدہ اور بدکار لوگوں کے لیے اللہ تعالی کی اس نشانی میں یہ سبق ہے کہ وہ حق تعالی کے غضب وعتاب سے ڈریں اوراصلاح حال کی فکر کریں، کہ جب اللہ، شمس وقمر جیسے عظیم کرہ کو اس طرح بے نور کرسکتے ہیں تو اللہ تعالی کی قدرت وپکڑ کے سامنے ہماری کیا حیثیت اور ہماری کیا بساط؟

یہ تو ہوئی شرعی حیثیت سے گفتگو، علم طبعیات کے اعتبار سے دیکھا جائے تو بھی اس میں آیت اللہ (اللہ کی نشانی) ہونے کا پہلو مخفی نہیں ہے اسلیے کہ اللہ عزوجل کی طرف سے امم سابقہ پر جتنے عذاب آئے، ان کی شکل یہ ہوئی کہ بعض معمولی امور جو روزمرہ اسباب طبعیہ کے ماتحت ظاہر ہوتے رہتے ہیں اپنی معروف حد سے آگے بڑھ گئے، تو عذاب کی شکل اختیار کر گئے مثلاً قوم نوح پر بارش، قوم عاد پر آندھی وغیرہ، اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے بارے میں روایات میں آتا ہے کہ جب تیز ہوائیں چلتیں تو آپ کا چہرہ متغیر ہوجاتا اس ڈر سے کہ کہیں یہ ہوائیں بڑھکر عذاب الٰہی کی صورت نہ اختیار کرلیں، چنانچہ ایسے مواقع پر آپ بطور خاص دعاواستغفار میں مشغول ہوجاتے۔ (فتح الباری ۲/ ۶۰۴)

اس طرح یہ سورج گہن اور چاند گہن بھی اگر چہ طبعی اسباب کے تحت رونما ہوتے ہیں لیکن یہ اگر اپنی معروف حد سے بڑھ جائیں تو عذاب بن سکتے ہیں، خاص طور سے جدید سائنس کی تحقیق کے مطابق گہن کے لمحات انتہائی نازک ہوتے ہیں۔ کیونکہ سورج گہن کے وقت چاند، سورج اور زمین کے درمیان حائل ہوجاتا ہے تو سورج اور زمین دونوں اپنی کشش ثقل سے، اسے اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتے ہیں، ان لمحات میں خدانخواستہ اگر کسی ایک جانب کی کشش غالب آجائے تو اجرام فلکیہ کا سارا نظام درہم برہم ہوجائے۔ لہذا ایسے نازک وقت میں رجوع الی اللہ کے سوا چارہ نہیں۔ (معارف السنن: ۳۵/۵)

اوراس کی بہترین صورت یہ ہے کہ اسکو تفریحی واقعہ قرار دینے کے بجائے سورج گہن کی نماز ادا کرنا چاہیے۔ جمہور کے نزدیک سورج گہن کی نماز سنت موکدہ ہے۔ مردوں کے لیے حکم یہ ہے کہ اس نماز کو جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کریں، بشرط یہ کہ امام وہ ہو جو جمعہ اور عیدین کا امام ہو، یا وہ ہو جس کو اس نے امامت کی اجازت دی ہو، ورنہ تنہا پڑھیں، عورتیں بہرصورت اپنے گھروں میں، یہ نماز علیحدہ علیحدہ پڑھیں۔ اس نماز میں جس قدر چاہے قرات پڑھے یہ قرات سراً ہوگی لیکن لوگوں کی اکتاہٹ، کے اندیشہ کے وقت جہر بھی کیا جاسکتا ہے، دونوں رکعتوں میں طویل قرات کرنا افضل ہوگا۔ نیز رکوع وسجود کو بھی طول دے اور نماز کے بعد آفتاب کے صاف ہوجانے اور کھل جانے تک ذکر ودعاء وغیرہ میں مشغول رہیں، اس نماز کی کم از کم

دو رکعت ہیں اور چار رکعت پڑھنا افضل ہے، اس سے زیادہ پڑھنا بھی جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کو توفیق عطا فرمائے امین۔ (فقہی جواہر: ۳۸)

عقیقہ کی شرعی حیثیت اور احکام

ہمارے معاشرے میں عقیقہ کی شرعی حیثیت اور اسکے احکام کے بارے میں کچھ غلط فہمیاں عام ہیں، اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ کی شرعی حیثیت اور اسکے احکام کے بارے میں قدرے تفصیل کے ساتھ تحریر کیا جائے۔

''عقیقہ'' یہ عربی لفظ ہے اور عربی زبان میں عقیقہ ان بالوں کو کہا جاتا ہے جو بچہ کی پیدائش کے وقت اسکے سر پر ہوتے ہیں پھر اس کا استعمال اس بکری یا اس بکرے کے لیے ہونے لگا جو بچہ کی ولادت کے موقع پر ذبح کیا جائے اسلیے کہ اس وقت سر کے بال منڈوائے جاتے ہیں۔ (اعلاء السنن ۱۷/۱۲۰) پھر اس کا استعمال مذکورہ بکرے یا بکری میں محدود نہ رہتے ہوئے دنبہ وغیرہ ہر اس جانور کے لیے ہونے لگا جو نومولود کی طرف سے ذبح کیا جائے۔ (سبل السلام: ۴/۹۷)

رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے قبل بھی اہل عرب اپنی اولاد کے لیے عقیقہ کیا کرتے تھے جیسا کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے منقول ہے (مشکوٰۃ المصابیح ۲/۳۶۳) اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو اسکی ترغیب دی اور ترمذی، ابوداود وغیرہ سنن کی وہ روایات جن میں رسول اللہ ﷺ کا حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی طرف سے عقیقہ کرنا ثابت ہوتا ہے ان کے ظاہر کو مدنظر رکھتے ہوئے بقول اکثر محدثین یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ترغیب قولی پر اکتفاء نہ کرتے ہوئے خود بھی اس پر عمل فرمایا ہے۔ لیکن اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ کوئی فرض یا واجب چیز ہے۔ چنانچہ جمہور علماء کے نزدیک عقیقہ واجب تو نہیں ہے، تاہم سنت یا مستحب ہونے سے انکار بھی نہیں ہوسکتا ہے، بقول علامہ ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ حضرات حنفیہ کا عمل، قول استحباب پر ہے۔ (اعلاء السنن ۱۷/۱۰۸) اسی سے عقیقہ کی شرعی حیثیت واضح ہوگئی۔

بعض لوگ عقیقہ کو اس درجہ کی اہمیت دیتے ہیں جو افراط کو مستلزم ہے۔ انکا خیال یہ ہے کہ جس آدمی کا عقیقہ نہ ہوا ہو، اسکی قربانی درست نہیں ہے۔ حالانکہ یہ نظریہ بالکل غلط ہے، جو آدمی ایام قربانی میں صاحب نصاب ہو، تو اس پر قربانی کرنا واجب ہے، خواہ اسکا عقیقہ ہوا ہو، یا نہ ہوا ہو، افراط کے مذکورہ نظریہ کے برعکس کچھ لوگ تفریط میں مبتلاء ہیں، صاحب حیثیت ہونے کے باوجود اپنے کسی بھی بچہ کی پیدائش پر عقیقہ کرنے کا دل میں خیال نہیں گزرتا۔ حالانکہ یہ ایک محبوب اور مرغوب عمل ہے اور یہ اپنے اندر کئی ایک اسرار و حکم اور فوائد و مصالح کو لیے ہوئے ہیں۔ حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ ارقام فرماتے ہیں۔

۱)...... من جملہ ان مصلحتوں کے ایک یہ ہے کہ عقیقہ میں اولاد کے نسب کی تشہیر و اشاعت ہوتی ہے۔

۲)...... اس میں سخاوت کے معنی پائے جاتے ہیں۔

۳) نصاریٰ میں جب کسی کا بچہ پیدا ہوتا تھا، اسکو زرد پانی سے رنگا کرتے تھے، اور وہ سمجھتے تھے کہ اس طرح کرنے سے بچہ نصرانی ہو جاتا ہے۔ پس مناسب معلوم ہوا کہ ملت حنیفہ یعنی دین محمدی میں بھی ان کے اس فعل کے مقابلے میں کوئی ایسا فعل پایا جائے جس فعل سے اس فرزند کا حنفی ہونا اور ملت ابراہیمی واسماعیلی کا تابع ہونا معلوم ہوا۔ سو جس قدر افعال حضرت ابراہیم علیہ السلام واسماعیل علیہ السلام کے ساتھ مختص تھے اور انکی اولاد میں چلے آتے تھے ان میں سب سے زیادہ مشہور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے پر آمادہ ہونا اور پھر اللہ تعالیٰ کا اس کے فدیہ میں ذبح عظیم کے ساتھ انعام کرنا ہے اور ان دونوں کے شرائع میں سے زیادہ مشہور حج ہے، جس کے اندر سر منڈانا اور ذبح کرنا ہوتا ہے، پس ان باتوں میں انکے ساتھ مشابہت پیدا کرنا ملت حنفی پر آگاہ کرنا ہے اور اس بات کی اطلاع دینا ہوتا ہے کہ اس فرزند کے ساتھ اس ملت کا برتاؤ کیا گیا ہے۔ (احکام اسلام عقل کی نظر میں بتغیر یسیر)

۴) اللہ تعالیٰ نے بچہ کی صورت میں ایک نعمت دی، تو عقیقہ کے ذریعے اسکی شکر گزاری ہوتی ہے اور بچہ کی سلامتی چاہی جاتی ہے (مرقاۃ شرح مشکوۃ:۸/۱۵۷) یہ بھی فائدہ ہے کہ عقیقہ کی وجہ سے دنیا میں اس بچہ پر آنے والے بلائیں دفع ہوتی ہیں، اسلیے اکثر علماء فرماتے ہیں کہ میت کی طرف سے عقیقہ نہیں ہو سکتا، اسکی وجہ یہی ہے کہ عقیقہ دنیا کی بلائیں دور کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ (جس کی اب میت کو ضرورت نہیں)۔ (احسن الفتاویٰ:۷/۵۳۶)

۵)..... ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث شریف کی وضاحت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ "جو آدمی چاہتا ہے کہ اسکی اولاد بڑی ہو کر اسکی نافرمان نہ بنے تو اسکو بچوں کی پیدائش پر عقیقہ کرنا چاہیے۔" (مرقاۃ:۸/۱۵۹)

مذکورہ بالا مصالح وفوائد کا تقاضا یہی ہے کہ بچہ کی پیدائش پر بجائے شیرینی تقسیم کرنے کے صاحب حیثیت کو عقیقہ کے حکم پر عمل کرنا چاہیے۔

یہاں یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ شریعت مقدسہ نے لڑکا، لڑکی دونوں کی طرف سے عقیقہ کرنے کا حکم دیا ہے بعض لوگ صرف لڑکے کی طرف سے عقیقہ کرتے ہیں، لڑکی کی طرف سے نہیں کرتے۔ یہ بات صحیح نہیں ہے، یہ یہود کا طریقہ ہے۔ جیسا کہ فتح الباری:۹/۵۰۶ میں نقل کیا گیا ہے۔ ترمذی شریف کی روایت میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کہ لڑکے کی طرف سے دو، اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا، یا بکری ذبح کی جائے (ترمذی شریف:۱/۱۸۳) جڑواں یا زیادہ بچے پیدا ہونے کی صورت میں ہر لڑکے کی طرف سے دو، اور ہر لڑکی کی طرف سے ایک جانور ذبح کرنا چاہیے۔ (فتح الباری:۹/۵۰۶)

عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو، اور لڑکی کی طرف سے ایک جانور مقرر کرنے میں راز یہ ہے کہ یہود کی مخالفت ہو، اس لیے کہ یہود لڑکے کی طرف سے ایک جانور ذبح کرتے تھے تو مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ لڑکے کی طرف سے دو جانور ذبح کریں اور یہود لڑکی کی طرف سے عقیقہ کرتے ہی نہ تھے تو ان کی مخالفت کے لیے لڑکی کی طرف سے ایک جانور کے ذبح کا حکم دیا گیا (اعلاء السنن:۱۷/۱۲۲) یہاں یہ بات یاد

رہے کہ لڑکے کے لیے دو جانور ہونا بہتر ہے، لیکن اگر کوئی آدمی لڑکے کے لیے ایک ہی جانور ذبح کرے تو بھی کافی ہوجائے گا۔ (فتح الباری ۵۰۶/۹، احسن الفتاویٰ ۷/۵۳۵)

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ لڑکے کے لیے مذکر اور لڑکی کے لیے مؤنث جانور کا عقیقہ کرنا چاہیے، لیکن اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ ترمذی وغیرہ سنن کی روایات میں ہے کہ خواہ مذکر ہو، خواہ مؤنث ہو کوئی حرج ومضائقہ نہیں ہے۔ (جامع ترمذی ۱/۱۸۳)

عقیقہ میں کون سے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے، جانور کی عمر کیا ہونا چاہیے؟ کون سے عیوب سے اس کا سالم ہونا ضروری ہے؟ ان سب احکام کو معلوم کرنے کے لیے ایک شرعی حکم کو یاد رکھا جائے کہ جس جانور کی قربانی جائز ہے اس کا عقیقہ میں ذبح کرنا بھی جائز ہے، اس اعتبار سے بڑے جانور میں ایک یا دو حصے بھی بطور عقیقہ ٹھہرائے جاسکتے ہیں (فتح الباری ۵۰۷/۹)

بیہقی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عقیقہ کا جانور ذبح کرتے وقت "بسم اللّٰه و اللّٰه اکبر، اللّٰهم لك و اليك هذه عقيقة فلان" (بجائے فلاں کے بچے کا نام لیا جائے) کہنا چاہیے۔ (اعلاء السنن ۱۷/۱۲۰)

عقیقہ سے متعلق ایک متنازع فیہ امر یہ ہے کہ عقیقہ کے جانور کی ہڈیاں توڑی جاسکتی ہیں، یا یہ کہ صرف جوڑوں ہی سے الگ کرنا پڑے گا؟ تو جاننا چاہیے کہ عقیقہ کے جانور کی ہڈیاں بیچ میں سے نہ توڑنے اور جوڑوں ہی سے الگ کرنے میں حنفی اور مالکی مسلک کے اعتبار سے کوئی فضیلت نہیں ہے۔ عام لوگوں نے ہڈیاں نہ توڑنے کو واجب کا درجہ دے دیا ہے اور ہڈیاں توڑنے کو ناجائز اور ممنوع سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ عقیدہ اور خیال غلط اور قابل اصلاح ہے، اسی لیے علماء اس کی تردید کرتے ہیں۔ (احسن الفتاویٰ ۷/۵۳۷)

عقیقہ کا گوشت کچا بھی تقسیم کیا جاسکتا ہے اور پکا کر بھی تقسیم کیا جاسکتا ہے، نیز پکا کر دعوت بھی کی جاسکتی ہے (ردالمحتار ۵/۲۱۳) لیکن عقیقہ کا گوشت پکا کر دعوت کرنے میں یہ ملحوظ رکھنا چاہیے کہ اس کھانے کی قیمت یا کوئی عوض نہ لیا جائے۔ ہمارے زمانہ میں عام طور پر نکاح، شادی وغیرہ کی دعوتوں میں ہدیہ کے نام سے کچھ لینے دینے کا رواج ہے، اس لئے شادی کی ایسی دعوتوں میں عقیقہ کا گوشت شامل نہ کیا جائے اسی طرح تبلیغی اجتماعات میں اگر کچھ روپے کی کوپن دے کر کھلانے کا نظم ہو تو اس میں بھی عقیقہ کا گوشت شامل نہ کیا جائے اور اگر کبھی اس قسم کی دعوتوں میں عقیقہ کا گوشت شامل کرلیا گیا ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ عقیقہ کے گوشت کے عوض میں تخمیناً جتنے روپے حاصل ہوئے ہوں، اتنے روپے فقراء ومساکین پر صدقہ کردیا جائے۔

صاحب فتاویٰ رحیمیہ حضرت مفتی لاجپوری صاحب دامت برکاتہم، تو جن دعوتوں میں عوض نہ لیا جاتا ہو، ان میں بھی عقیقہ کا گوشت شامل نہ کرنے کا مشورہ دیتے ہیں، اس لیے کہ اس کا رواج ہوجانے میں مستحب طریقہ کے ترک کا اندیشہ ہے۔

عقیقہ کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ ولادت کے ساتویں دن کیا جائے اور گوشت کے تین حصے کیے

جائیں، ایک حصہ گھر والوں کے لیے، ایک حصہ رشتہ داروں کے لیے اور ایک حصہ فقراء ومساکین کو دیا جائے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ۳۱۹/۲)

عقیقہ کا گوشت نومولود کے والدین، دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہ اصول بلا کسی حرج ومضائقہ کے تناول کر سکتے ہیں بہت سے لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ مذکورہ افراد عقیقہ کا گوشت نہیں کھا سکتے یہ بات بے بنیاد ہے۔ (اعلاء السنن ۱۱۸/۱۷)

مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق بچہ کی ولادت کے ساتویں دن عقیقہ کرنا مستحب ہے، اگر اس دن نہ کر سکے، تو چودھویں دن ورنہ اکیسویں دن عقیقہ کیا جائے۔ (جامع ترمذی ۱۸۳/۱)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے اکیس دن کے ذکر کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ آگے اسی پر قیاس کر لیا جائے (شرح سفر السعادۃ ص ۳۸۴) یعنی اکیس دن کے بعد کیا جائے تو بھی بچہ کے پیدائش کے دن سے ساتویں دن کا خیال رکھا جائے مثلاً جمعہ کے دن ولادت ہوئی تھی تو جب عقیقہ کرے جمعرات کے دن کرے، بدھ کے پیدائش ہوئی تھی، منگل کے دن کرے، بہت سے علماء نے ساتویں دن کا لحاظ کر کے بالغ ہونے تک کا وقت ذکر کیا ہے کہ بالغ ہونے تک اس کی طرف سے عقیقہ کیا جا سکتا ہے، بالغ ہونے کے بعد اس کی طرف سے عقیقہ کرنے کا حکم ختم ہو جائے گا، ہمارے بزرگوں میں محدث العصر حضرت مولانا انور شاہ کشمیری قدس سرہ اور صاحب احسن الفتاویٰ فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی رحمہ اللہ جیسے حضرات اکابر نے بالغ ہونے کے بعد بھی انتقال تک عقیقہ کے درست ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔

اگر کوئی آدمی بالغ ہونے کے بعد خود اپنا عقیقہ کرنا چاہے تو علماء کی ایک جماعت انکار کرتی ہے جبکہ امام رافعی رحمہ اللہ جیسے علماء اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔ فیض الباری شرح بخاری شریف سے بھی جواز معلوم ہوتا ہے۔ (فقہی جواہر ۱۱)

اکابر کے فوٹو حقیقت کے آئینہ میں

شریعت اسلامیہ نے جن امور کو ممنوع ٹھہرایا ہے، ان میں سے جاندار چیزوں کی تصویر سازی (تصویر بنانا) اور تصویرداری (تصویر رکھنا) بھی ہے۔ جاندار چیزوں کی تصویر سازی تو مطلقاً حرام ہے، خواہ چھوٹی تصویر بنائی جائے خواہ بڑی خواہ ہاتھ سے بنائے جائے، خواہ کیمرہ وغیرہ آلات جدیدہ سے، اور تصویر داری کا حکم یہ ہے کہ پاسپورٹ وغیرہ حاجت شدیدہ کی وجہ سے ہو تو ضرورۃً جائز ہے، ورنہ ممنوع وناجائز ہے، جبکہ وہ تصویر بڑی ہو یا چھوٹی ہو لیکن مستبین الاعضاء (نمایاں اعضاء والی) ہو، پھر اگر اس تصویر رکھنے میں تعظیم کا شبہ ہو، تو ممانعت میں اور بھی شدت آجاتی ہے۔

آج کل لوگوں میں حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ، مفتی اعظم مفتی کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ تبلیغی جماعت کے حضرت جی مولانا یوسف صاحب رحمہ اللہ، شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب قدس اللہ اسرارہم جیسے

ہمارے اکابر اور بزرگوں کی طرف منسوب تصاویر، فوٹو تعظیم یا برکت کے لیے رکھنے اور جمع کرنے کا شوق واہتمام روز بروز زیادہ ہو رہا ہے، عوام تو عوام، خواص بھی اب اس مرض میں مبتلا ہو رہے ہیں، اور یہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس طرح کے فوٹو ممنوع ہوتے، تو یہ اکابر ہرگز اپنا فوٹو نہ بنواتے اور ہم تک نہ پہنچتے نیز یہ خیال کرتے ہیں کہ تصویرداری کی ممانعت اسلیے ہے کہ کہیں رفتہ رفتہ شرک کا سلسلہ شروع نہ ہو جائے اور ہم شرک میں مبتلا ہونے والے نہیں ہیں، اسلیے ہمارے لیے اس کی اجازت ہے اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ اس سلسلہ میں کچھ عرض کیا جائے، ہوسکتا ہے، اللہ کے کسی بندہ کو یہ تحریر پڑھ کر اپنی غلطی کا احساس ہو جائے اور وہ تائب ہو جائے۔" **وما ذالك على الله بعزيز وهو ولي التوفيق ولا حول ولا قوة الا به**"

دیکھئے یہاں چند باتیں قابل لحاظ اور غور طلب ہیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ بزرگوں میں سے **بعض** نے اگر بلا حاجت شدیدہ معتبرہ عندالشرع فوٹو رکھے ہوں، تو ان کے اس فعل سے تصویرداری کے جواز پر استدلال نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ مسائل شرعیہ کا ثبوت ادلۂ اربعہ سے ہوتا ہے اور یہ کوئی بھی دلیل نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ان تصاویر میں سے بعض تصاویر کی اکابر کی طرف نسبت مخدوش ہے، ایسی صورت میں تصویر کا اس بزرگ کی طرف منسوب کرنا بہتان ہوگا۔

تیسری بات یہ ہے کہ ممکن ہے ہمارے اکابر میں سے بعض نے جس زمانہ میں کیمرہ کی ایجاد ہوئی، اس وقت اسکے ذریعے فوٹو لینے اور ہاتھ کے ذریعے تصویر سازی میں فرق کیا ہو (کہ ہاتھ کے ذریعے تصویر سازی کے ممنوع ہونے اور کیمرہ سے تصویرکشی کے غیر ممنوع ہونے کے قائل ہوئے ہوں) لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہ فرق کسی قوی بنیاد پر مبنی نہیں ہے، اسلیے کہ شرعاً یہ بات طے شدہ ہے کہ جو چیز اصل میں حرام یا غیر مشروع ہو، تو آلہ کے بدلنے سے کا حکم نہیں بدلے گا، خمر (شراب) حرام ہے۔ اب چاہے وہ ہاتھ سے تیار کیا گیا ہو، چاہے جدید مشینوں سے۔ اسی طرح قتل حرام ہے چاہے آدمی چھری سے قتل کرے چاہے گولی سے۔ ٹھیک اسی طرح تصویر کے بنانے اور تصویر کے رکھنے سے شرع نے منع کیا ہے۔ تو اب چاہیے وہ نقاش کے برش سے بنائی گئی ہو، اور چاہے فوٹو گرافی کے آلات سے تیار کی گئی ہو۔" **والواقع ان التفريق بين الصور المرسومة والصور الشمسية**" الخ (تکملہ فتح الملہم ۴/۱۶۳)

چوتھی بات یہ ہے کہ ہمارے اکابر میں سے جو اس وقت جواز کے قائل ہوئے ہوں، ممکن ہے پھر انہوں نے اس سے رجوع کر لیا ہو چنانچہ علامہ قاضی محمد زاہد الحسینی قدس سرہ اپنے اجل مسترشد محقق العصر مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتھم العالیہ کے نام اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

''جیسا کہ علماء حق کا ہمیشہ سے یہ شیوہ اور طرز عمل رہا ہے کہ جونہی اپنی فروگزاشت پر نظر پڑی، فوراً رجوع کر لیا، اور اسکو عار یا اپنی سبکی نہیں سمجھا، بلکہ اپنے آپ کو دارین کے مواخذہ سے محفوظ رکھنے پر توجہ فرمائی۔ چنانچہ ان ہر دو اکابر (حضرت مولانا ابوالکلام آزاد اور حضرت مولانا سید سلیمان ندوی نور اللہ قبورھما) نے

پہلے تو تصویر کے جواز پر فتویٰ دیا مگر بعد میں بفضل خداوندی اس سے رجوع فرمایا 1919ء میں حضرت مولانا سلیمان ندوی صاحب نے تصویر کے جواز کے بارے میں مضمون لکھا تھا، لیکن جنوری 1943ء کے معارف میں حق پسندی کی جرات کے ساتھ رجوع واعتراف کے زیر عنوان انہوں نے اپنے مسلک سے رجوع کا اعلان شائع فرمایا تھا مولانا ابوالکلام آزاد کا دیا اعلان بھی ملاحظہ ہو: ''تصویر کا کھینچوانا، رکھنا، شائع کرنا سب ناجائز ہے۔ یہ میری سخت غلطی تھی کہ تصویر کھینچوائی تھی اور ''الہلال'' کو باتصویر نکالا تھا۔ اب اس غلطی سے تائب ہو چکا ہوں میری پچھلی غلطیوں کو چھپانا چاہیے نہ کہ از سر نو تشہیر کرنا چاہیے۔'' (تذکرہ ابوالکلام آزاد ۸۔ کشکول معرفت ۱۴۵/۲)

پانچویں بات یہ ہے کہ کسی عالم دین اور بزرگ کا فوٹو شائع ہونے سے یہ خیال کرلینا کہ جس کا فوٹو ہے اس نے اپنے علم واختیار سے دیا ہوگا، یا اس کے نزدیک فوٹو کی تصویر (کیمرہ کی تصویر) جائز ہے، یہ ثابت نہیں ہوتا، چنانچہ مدراس انڈیا سے شائع ہونے والے ''بدرالاسلام'' نامی اخبار میں جب مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب اور سابق ناظم جمعیۃ علماء ہند حضرت مولانا احمد سعید صاحب دہلوی نوراللہ قبورھما کی طرف منسوب فوٹو شائع ہوئے، تو حضرت مفتی صاحب سے اس بارے میں سوال کیا گیا، حضرت مفتی صاحب نے فوٹو کی ممانعت کے شرعی حکم کو واضح کرنے کے بعد تحریر فرمایا:

"اما اشاعة بعض الجرائد تمثال فوتو غراف بصورنا فنحن لاندری من اخذها واین اخذها ومتی اخذها ولا یخفی ان اخذ رسم الفوتو غراف لایحتاج الی علم صاحب الصورة فان الا حد یتمکن من اخذها مع غفلة صاحب الصورة وکذالك اخذ مثالنا من اخذها"

''یعنی بعض رسائل نے جو ہمارا فوٹو شائع کیا ہے، ہمیں نہیں معلوم کہ ہمارا فوٹو کس نے لیا؟ کہاں لیا؟ اور کب لیا؟ اور ظاہر ہے کہ فوٹو لینے کے لیے صاحب تصویر کا علم ضروری نہیں ہے، کسی آدمی کا فوٹو اسکی بے خبری میں لیا جاسکتا ہے اور ہمارا فوٹو بھی جس نے لیا ہے ہماری بے خبری ہی میں لیا ہے''۔ (کفایت المفتی: ۲۳۷/۹)

اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں حضرت موصوف تحریر فرماتے ہیں کسی کا فوٹو شائع ہوجانے سے یہ خیال کرلینا کہ جس کا فوٹو ہے اس نے اپنے علم واختیار سے دیا ہوگا، یا اس کے نزدیک فوٹو کی تصویر جائز ہے ناواقفیت یا تعصب کا نتیجہ ہے۔ (کفایت المفتی: ۲۴۵/۹)

چھٹی بات یہ ہے کہ ممکن ہے وہ اکابر بلا حاجت شدیدہ تصویر کی ممانعت کے قائل ہوں، پھر کسی حاجت شدیدہ معتبرہ عندالشرع کی وجہ سے انہوں نے اپنا فوٹو بنوایا ہو، اور وہ فوٹو کسی طرح کسی کے ہاتھ لگ گیا ہو۔

ساتویں بات یہ ہے کہ جن اکابر کے فوٹو رکھنے اور جمع کرنے کو اپنی سعادت سمجھا جاتا ہے (جو کہ درحقیقت شقاوت ہے) خود ان سے قولاً یا فعلاً فوٹو کی ممانعت وشناعت منقول ہے اور انہوں نے اس سے براءت کا اظہار کیا ہے، چنانچہ حضرت مفتی کفایت اللہ قدس سرہ کی تحریر آپ کی نظروں سے گزر چکی۔

حضرت تھانوی قدس سرہ ارقام فرماتے ہیں ''ان حدیثوں سے (جو حضرت والا نے اس سے قبل تحریر فرمائی ہیں ان سے) تصویر بنانا' تصویر رکھنا سب کا حرام ہونا ثابت ہو گیا۔ (اصلاح الرسوم فصل ۳۶)

شیخ الاسلام حضرت مدنی قدس سرہ، مولانا احمد حسین لاہرپوری کے نام ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں ''والا نامہ مع کٹنگ فوٹو پہنچا' یاد فرمائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں، میں نے خود اپنے علم وارادہ سے کبھی فوٹو نہیں کھینچوایا' میری لاعلمی میں ایسا ہو جاتا ہے، نہ میں اسکو جائز سمجھتا ہوں جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ خود اسکے ذمہ دار ہیں''۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ۴/۲۱۴)

مشہور محدث حضرت مولانا حبیب الرحمان اعظمی صاحب نور اللہ مرقدہ رقمطراز ہیں ''جمعیۃ علماء ہند کے سالانہ اجلاس سورت میں نئے تعلیم یافتہ چند نوجوانوں نے سٹیج کا (جس پر حضرت مدنی قدس سرہ اور دوسرے علماء تشریف فرما تھے) فوٹو لینے کی کوشش کی تو حضرت مدنی قدس سرہ نے نہایت گرجدار آواز میں انکو ڈانٹا اور فوٹو نہیں لینے دیا''۔ (روزنامہ الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر: ۴۱)

آٹھویں بات یہ ہے کہ یہ سوچا جائے کہ بزعم خود جن اکابر کی تعظیم ومحبت میں ان کے فوٹو جمع کر رہے ہیں اگر وہ اکابر بقید حیات ہوتے اور انکو ہماری اس حرکت کا علم ہوتا' تو کیا وہ ہماری اس حرکت سے جو کہ سراسر خلاف شرع ہے خوش ہوتے؟ اور اسے اپنی تعظیم سمجھتے؟ ظاہر ہے کہ وہ ہرگز خوش نہ ہوتے اور اپنی محبت کے خلاف سمجھتے، اسلیے کہ ہمارے اکابر اتباع شرع سے خوش ہوتے تھے اور احکام شرع کی خلاف ورزی سے انکو قلبی اذیت وکوفت ہوتی تھی، تو یہ بھی خوب محبت وتعظیم ہے کہ محبوب ومعظم شخصیت کے لیے جو امر دل آزاری کا باعث ہے وہ ہمارے لیے مایہ افتخار بنا ہوا ہے کہ ہمارے پاس فلاں فلاں بزرگوں کے فوٹو ہیں۔

بریں عقل ودانش بباید گریست

نویں بات یہ ہے کہ بعض لوگ اکابرین کے فوٹو رکھنے اور جمع کرنے کو باعث برکت سمجھتے ہیں، حالانکہ یہ فعل باعث برکت نہیں ہے بلکہ یہ تو باعث نحوست ہے، کیونکہ اس سے بنص حدیث صحیح ''**لاتدخل الملائکة بیتاً فیه کلب ولا صورة**'' ملائکہ رحمت کا آنا موقوف ہو جاتا ہے۔

دسویں بات یہ ہے کہ شریعت اسلامیہ میں تصویر سازی اور تصویر داری کی ممانعت کا حکم محدود وقت کے لئے نہیں تھا۔ بلکہ قیامت تک کے لیے ہے (حاجات شدیدہ اپنی جگہ مستثنیٰ ہیں جیسا کہ ماقبل میں گزر چکا ہے) اور یہ حکم ممانعت عوام وخواص دونوں کے لیے ہے۔

بعض خواص یہ سمجھتے ہیں کہ جاندار کی تصویر داری کی حرمت اسلیے ہے کہ کہیں شرک کا سلسلہ شروع نہ ہو جائے اور ہم تو ایسا کرنیوالے نہیں ہیں، اس لیے بزرگوں کے فوٹو جمع کرنے کا ہمارا عمل ممانعت کے ذیل میں نہیں آتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ خیال فاسد ہے، اولاً تو اسلیے کہ ہمارے پاس شرک سے مامون ومحفوظ رہنے کی کوئی ضمانت اور گارنٹی نہیں ہے۔ ''**الایمان بین الخوف والرجاء**'' ہر آن پیش نظر رہے۔ ثانیاً: اسلیے کہ ہوسکتا ہے ہم ان تصویر سے شرک میں مبتلا نہ ہوں، لیکن ہماری نسل کے بارے میں احتمال ہے

کہ ہماری چھوڑی ہوئی تصاویر ان میں سے کسی کے لیے شرک میں مبتلا ہونے کا سبب بن جائے "والدال علی الشر کفاعلہ"۔ ثالثاً اسلیے کہ ممانعت کے حکم شرعی کا یہی ایک سبب مان لیا، حالانکہ اسکے کئی ایک اسباب ہیں (ملاحظہ ہو احکام القرآن للتھانوی 517/3) جن میں سے ملائکہ رحمت کا اسے ناپسند کرنا ہے وہ سبب تو اب بھی پایا جارہا ہے، پھر کیسے ہمارا عمل ممانعت کے ذیل میں نہیں آئے گا؟ بالفاظ دیگر کہا جاسکتا ہے کہ

سخن شناس نہ دلبرا خطا ایں جاست

سطور بالا سے بخوبی واضح ہو گیا ہوگا کہ بزرگوں کے فوٹو محبت و تعظیم کے لیے یا برکت کے لیے رکھنے اور جمع کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ تو اب جو لوگ تائب ہو کر یہ معلوم کرنا چاہیں کہ پھر ان تصاویر کے ساتھ جو ہمارے پاس ہیں، ہم کیا سلوک کریں؟ تو ان کے لیے "الافاضات الیومیہ ج ۷ کا ملفوظ نمبر ۴۴ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے، جس سے وہ اپنے سوال کا حل بآسانی نکال سکیں گے۔

ایک صاحب نے (حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہ سے) عرض کیا کہ حضرت! ایک صاحب کے پاس حضور ﷺ کے نامزد حضور کی تصویر ہے، اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ اس کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیے؟ (حضرت حکیم الامت قدس سرہ) نے فرمایا کہ حضرت مولانا (شاہ اسمٰعیل) شہید صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں بھی ایسی ہی بات پیش آئی تھی، ایک شخص نے آکر حضرت شہید صاحب سے سوال کیا کہ میرے پاس ایک تصویر ہے جو حضور ﷺ کے ساتھ نامزد ہے، میں اس کے ساتھ کیا معاملہ اور کیا برتاؤ کروں؟ فرمایا: معاملہ کیا ہوتا؟ حضور کے نامزد ہونے سے حکم شرعی نہیں بدلتا، پھر یہ شخص حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کے پاس پہنچا اور یہی عرض کیا حضرت شاہ صاحب نے دریافت فرمایا کہ جاندار ہے یا بے جان؟ عرض کیا کہ بے جان۔ فرمایا کہ جب صاحب تصویر بے جان ہو گئے تھے، کیا معاملہ کیا گیا تھا؟ عرض کیا کہ غسل و کفن دے کر دفن کر دیا گیا تھا، فرمایا: تم بھی ایسا ہی کرو، کیوڑے اور گلاب سے غسل دو، اور بہت قیمتی کپڑے میں لپیٹ کر کسی ایسی جگہ دفن کر دو، جہاں کسی کا پاؤں نہ آئے، بات ایک ہی ہے کہ محو کر دی جائے مگر عنوان کا فرق ہے، دوسرے طریق کا اختیار کرنا سہل ہو گیا پھر بتدریج اول طریقہ گوارا ہو جائے گا۔ یہ حکایت سن کر پھر سائل نے (حضرت حکیم الامت سے) عرض کیا کہ جن کے پاس وہ تصویر ہے وہ صاحب یہ کہتے تھے کہ اس کو لے کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور حضرت کے سپرد کر کے چلا آؤں گا، حضرت جو معاملہ چاہیں اسکے ساتھ فرمائیں، فرمایا: کہ ہیں بڑے ہوشیار، اپنے نزدیک وہ باادب رہنا چاہتے ہیں، خیر کوئی حرج نہیں میں ہی اس میں کیا کروں گا جو شریعت کا حکم ہے وہی کروں گا، یہاں ایک طرف تو ہے ھذا امتثال رسول اللہ ﷺ اور ایک طرف ہے ھذا حکم رسول اللہ ﷺ دیکھ لو، کون مقدم ہے؟ اور ایک اس سے بھی اچھا فیصلہ ہے وہ یہ کہ حضور ﷺ کے سامنے اگر یہ پیش کی جاتی تو حضور ﷺ کیا معاملہ فرماتے؟ ظاہر ہے کہ اتنا بھی نہ فرماتے جتنا حضرت شاہ صاحب نے فرمایا بلکہ مولانا

شہید ہی جیسا فتویٰ اور عمل فرماتے پھر فرمایا (حکیم الامت قدس سرہ) نے کہ حضرت مولانا شہید اور حضرت شاہ صاحب کی تجویزوں میں یہ فرق ہے کہ ایک کا نفع عام ہے اور ایک کا نفع تام، حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تجویز کا نفع عام ہے اور حضرت شہید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نفع تام ہے اور یہ ظاہر ہے کہ نفع عام سے نفع تام افضل ہے، گو نفع عام اسہل ہے۔ (الافاضات الیومیہ ۷/۲۵۴)

ایک اور ملفوظ کا مفہوم ملاحظہ ہو: ''حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہ سے ایک مرتبہ کھتولی (ایک بستی کا نام ہے) میں رسول اللہ ﷺ اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے نامزد تصاویر جو حیدرآباد سے آئی تھیں، کے احترام کے بارے میں پوچھا گیا تو حضرت تھانوی قدس سرہ نے فرمایا کہ وہ احترام کے قابل نہیں ہیں، جس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خانہ کعبہ سے نکالی جانے والی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تصاویر کے ساتھ اور تصاویر کی طرح معاملہ کیا تھا (یعنی انکا ازالہ فرمایا تھا) ہاں! اتنی بات ضرور ہے کہ طبیعت احترام کرنے کو چاہتی ہے، لیکن حکم شرعی کے مقابلہ میں طبیعت کو ترجیح و دخل نہیں دینا چاہیے حکم کو ماننے ہی میں احترام ہے'' واللہ الموفق للصواب۔ (فقہی جواہر ۵۴)

فقہاء کا مقام اور ان کی مقبولیت

سچ تو یہ ہے کہ فقہاء کا مقام سب سے بڑا ہوتا ہے کیونکہ وہ معانی کے خواص کو پہچانتے ہیں بخلاف حکماء کے، ان کی نظر صرف اجسام کے خواص پر محصور ہے۔ میں کہا کرتا ہوں کہ دو فرقے دین کے محافظ ہیں۔ (۱) فقہاء (۲) صوفیاء اور فقہاء کا وجود تو مسلمانوں کے حق میں بہت بڑی نعمت تھی۔

علماء نے لکھا ہے کہ کسی کو خبر نہیں کہ میرے ساتھ خدا کو کیا منظور ہے، کیونکہ حدیث میں آیا ہے ''**من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین**'' جس کے ساتھ خدا کو بھلائی کا ارادہ ہوتا ہے اس کو دین کی سمجھ یعنی فقہ عطا کرتے ہیں۔

امام محمد رحمہ اللہ کو کسی نے وفات کے بعد خواب میں دیکھا، پوچھا: آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا: مجھ کو حق تعالیٰ کے سامنے پیش کیا گیا تو حق تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! مانگو، کیا مانگتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میری مغفرت کردی جائے، جواب ملا، کہ اگر ہم تم کو بخشنا نہ چاہتے تو فقہ عطا نہ کرتے۔ ہم نے تم کو فقہ اسی لیے عطا کیا تھا کہ تم کو بخشنا منظور تھا۔ لیکن اس سے مامون العاقبۃ ہونا لازم نہیں آتا۔ یعنی یہ نہ سمجھا جائے کہ فقہاء پر سوء خاتمہ کا اندیشہ بالکل نہیں۔ اس لیے مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں کیونکہ اگر حق تعالیٰ فقیہ کو عذاب دینا چاہیں گے تو فقہ کو اس سے سلب کرلیں گے۔ (تحفۃ العلماء ۲/۵۸۴)

ہماری اور فقہاء کی مثال

فقہاء بھی اپنی تحقیق پر ضابطہ کے دلائل بیان کرتے ہیں مگر ان دلائل کی مثال ایسی ہے جیسے آنکھوں والا عصا لے کر چلے تو اس کا چلنا عصا پر موقوف نہیں۔ فقہاء کو حق تعالیٰ نے آنکھیں عطا فرمائی تھیں۔ جس کو

ذوق اجتہادی کہتے ہیں، ان کو ضرورت ان عصاؤں کی نہ تھی مگر ہم کو ضرورت ہے۔

ہماری مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا، اس کے سہارے کا مدار ہی عصا پر ہے۔ اگر وہ عصا لے کر نہ چلے تو وہ خندق میں گرے۔

بعض باتیں وجدانی اور ذوقی ہوتی ہیں۔ ایک صاحب نے عرض کیا۔ ذوق صحیح کس طرح پیدا ہو؟ فرمایا: اہل ذوق کی خدمت سے پیدا ہوتا ہے۔ (حوالہ بالا)

ایک علمی مناظرہ

یاقوت حموی، معجم الادباء میں ابن حزم علی بن احمد کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کہتے ہیں کہ ایک دن ابن حزم کی ملاقات فقیہ ابوالولید سلیمان بن خلف باجی، صاحب تصانیف کثیرہ سے ہوگئی، اتفاق سے دونوں میں کسی مسئلہ پر بحث ومباحثہ ہوا، اور اس نے مناظرہ کی شکل اختیار کر لی۔ جب وہ ختم ہوا تو فقیہ ابوالولید باجی نے ابن حزم سے کہا: (اس تیزیٔ کلام اور بحث ومناظرہ پر) مجھے معذور سمجھیے، اس لیے کہ میرا اکثر مطالعہ پہرہ دار کے چراغ کی روشنی میں ہوا ہے۔

ابن حزم نے کہا: مجھے بھی معذور سمجھیے، اس لیے کہ میرا اکثر مطالعہ سیم وزر کے بنے چراغوں کی روشنی میں ہوا ہے۔

یاقوت حموی تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: درحقیقت ابن حزم کا اشارہ اس طرف تھا کہ تونگری وخوشحالی، حصول علم سے روکنے اور اسے کھونے والی چیز ہے۔ (صبر واستقامت کے پیکر)

دو نمازوں کو جمع کرنا

دو نمازوں کو جمع کرنا، یعنی ظہر کو اس کے آخر وقت میں پڑھنا، پھر اس کے ختم پر وقت عصر آگیا تو اس کو پڑھنا، اور اسی طرح مغرب وعشاء میں کرنا، مریض ومسافر کو ضرورۃً جائز ہے، اسے جمع صوری اور جمع فعلی کہتے ہیں، لیکن جمع وقتی اور حقیقی جیسے کہ عرفات میں ظہر کے وقت عصر پڑھی جاتی ہے۔ اور مزدلفہ میں عشاء کے وقت مغرب پڑھی جاتی ہے، اس طرح کسی اور صورت میں جائز نہیں۔ (قدوری باب صلاۃ المسافر: ۳۸)

اذان کا جواب

نماز کی چند اذانیں سنے تو پہلی اذان کا جواب دینا ضروری ہے، باقی اذانوں کا جواب ضروری نہیں۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ سب کا جواب دے۔ (ردالمحتار ۱/۲۶۸)

احترام اذان

حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایک زمانے میں دارالعلوم کی مسجد کے مؤذن جان محمد مرحوم ترکی تھے جب وہ اذان کہتے تھے تو لاؤڈ سپیکر نہ ہونے کے باوجود بلا تکلف ان کی اذان اسٹیشن سے سنی جاتی تھی ان کی آواز اتنی تیز تھی کہ کافی دور تک جاتی تھی جب ان کی اذان شروع ہوتی تھی تو بہت

سے بندہ ادب سے بیٹھ جایا کرتے تھے کہ اب اللہ تعالیٰ کا نام لیا جا رہا ہے۔ (جواہر حکمت)

رونے سے ایک کی نماز فاسد اور ایک کی صحیح

ایک شخص وہ جو درد و مصیبت کی وجہ سے رویا، اس کی نماز فاسد ہوگئی۔ اور دوسرا جنت یا جہنم کے ذکر سے رویا، اس لیے اس کی نماز نہیں فاسد ہوئی۔ (فتاویٰ عالمگیری ۱/۹۴)

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کے کثرتِ علم کا سبب

ابن مدینی کہتے ہیں: امام شعبی سے کسی نے پوچھا: آپ کو اتنا بہت سا علم کہاں سے آگیا؟ انہوں نے کہا: چار باتوں کی وجہ سے۔ (۱) کسی (کاپی یا کتاب کے) بھروسہ پر نہ رہنا۔ (۲) طلب علم کے لیے شہروں میں گھومنا۔ (۳) جمادات کی طرح صبر سے کام لینا (۴) کوے کی مانند صبح سویرے اٹھنا۔ (تذکرۃ الحفاظ ۱/۸۱)

طلب علم کے لیے سفر کو ترجیح دینا

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا: ایک شخص علم حاصل کرنا چاہتا ہے، آیا وہ اس کے لیے مختلف مقامات کا سفر کرے یا کسی ایک ہی زبردست عالم سے وابستہ رہے؟

انہوں نے فرمایا: سفر کرے، اور مختلف شہروں کے علماء کے پاس جا کر ان کے علوم قلمبند کرے اور لوگوں کو سونگھ سونگھ کر ان سے علم حاصل کرے۔ (فتح الباری ۱/۱۵۹)

عقل وفہم اور تفقہ فی الدین پیدا کرنے کا طریقہ

کھلی ہوئی بات ہے، جب چاہو تجربہ کرلو۔ ملنا جلنا کم کردو، ادھر ادھر فضول دیکھنا بھالنا بند کردو، معاصی سے اجتناب کرو، اس سے خود بخود فہم اور عقل میں نورانیت پیدا ہوگی۔ جو لوگ بک بک بہت کرتے ہیں، ان کا فہم اور ان کی عقل برباد ہو جاتی ہے، ادھر ادھر دیکھنے بھالنے سے اور معاصی سے حواس منتشر ہو جاتے ہیں، عقل خراب ہو جاتی ہے، مشاہدہ کی بات ہے۔ (حسن العزیز ۱/۴۰۳)

اردو کی شرعی حیثیت

اس وقت اردو زبان کی حفاظت، دین کی حفاظت ہے، اس بناء پر یہ حفاظت حسب استطاعت واجب ہوگی۔ اور باوجود قدرت کے اس میں غفلت اور سستی کرنا معصیت اور موجب مواخذہ آخرت ہوگا۔ واللہ اعلم۔ (تحفۃ العلماء ۱/۲۵۴ بحوالہ البدائع)

تفقہ فی الدین کی حقیقت

تفقہ فی الدین تو اور چیز ہے اگر وہ صرف الفاظ کا سمجھنا ہوتا تو کفار بھی تو الفاظ سمجھتے تھے، وہ بھی فقیہ ہوتے اور اہل خیر ہوتے۔ تفقہ فی الدین یہ ہے کہ الفاظ کے ساتھ دین کی حقیقت کی پوری معرفت ہو۔ سو ایسے لوگ حنفیہ میں بکثرت ہیں۔ (حسن العزیز ۴/۳۲۶)

''دابۃ'' کا فقہی مسئلہ

اگر کسی آدمی نے کسی کے لیے ''دابۃ'' کی وصیت کی تو اس سے مراد گھوڑا، گدھا اور خچر ہوں گے۔ اسلیے کہ ''دابۃ'' ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جو زمین پر چلتی ہے، لیکن عرف عام میں یہ لفظ صرف چوپاؤں کے لیے مستعمل ہے، اس لیے عرف کے اعتبار سے ہی وصیت پر عمل کیا جائے گا، اور اگر ایک شہر میں عرف ثابت ہو گیا تو یہی عرف دوسرے شہروں میں قابل قبول ہوگا۔ جیسا کہ کسی نے قسم کھائی کہ وہ ''دابۃ'' پر سواری نہیں کرے گا پس اگر وہ شخص کسی کافر پر سوار ہو گیا تو وہ حانث نہیں ہوگا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کافر کے لیے بھی ''دابۃ'' کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔

اسی طرح اگر کسی نے قسم اٹھائی کہ وہ روٹی نہیں کھائے گا، لیکن اس نے چاول کی روٹی کھالی تو وہ حانث ہو جائے گا۔

ابن سریج نے کہا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اہل مصر کے عرف پر محمول کیا ہے کہ اگر سواری سے ان کی مراد تمام جانور ہیں تو لفظ ''دابۃ'' سے بھی وہی مراد ہوگا۔ لیکن اگر عرف عام میں ''دابۃ'' سے مراد گھوڑا ہو، تو پھر جس کے لیے وصیت کی گئی ہے اسے گھوڑا ہی دیا جائے گا، جیسا کہ اہل عراق کا طریقہ ہے، لفظ ''دابۃ'' کے مفہوم میں چھوٹا، بڑا، مذکر و مؤنث، عمدہ و خراب ہر قسم کا جانور شامل ہوگا۔

متولی کا قول ہے کہ وصیت میں ہر وہ جانور دیا جائے گا جس پر سواری ممکن ہو۔ (حیوۃ الحیوان ۴۹/۲)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ایک قصہ

مناقب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ میں مذکور ہے کہ خلیفہ مامون الرشید نے آپ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے مکھیوں کو کس لیے پیدا فرمایا ہے؟ پس امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ بادشاہوں کو ذلیل کرنے کے لیے۔ پس مامون ہنس پڑا اور کہنے لگا کہ آپ نے دیکھ لیا ہوگا کہ مکھی میرے جسم پر بیٹھی ہے۔ پس امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جی ہاں! جب آپ نے مجھ سے سوال کیا تھا تو میرے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا، لیکن جب میں نے دیکھا کہ مکھی آپ کے جسم کے اس حصہ پر بیٹھی ہے جہاں کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا، تو اللہ تعالیٰ نے میرے لیے آپ کے سوال کا جواب منکشف فرما دیا۔ پس خلیفہ مامون الرشید نے کہا، کہ اللہ کی قسم! آپ نے بہت عمدہ جواب دیا ہے۔ (حیوۃ الحیوان: ۱۰۵/۲)

ف: شفاء الصدور اور تاریخ ابن نجار میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک اور لباس مبارک پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی۔ (ایضاً)

مرغی کے متعلق فقہی مسائل

۱)...... فتاویٰ قاضی حسین میں مرقوم ہے کہ اگر آدمی نے اپنی بیوی سے یہ کہا کہ اگر تو نے یہ مرغیاں فروخت نہ کیں تو تجھے طلاق ہے۔ پس اگر عورت نے ان مرغیوں میں سے ایک مرغی ذبح کر دی تو اس پر

طلاق پڑ جائے گی۔ اور اگر اس عورت نے مرغی کو زخمی کیا، پھر فروخت کر دیا تو پھر طلاق واقع نہیں ہوگی۔ پس اگر اس عورت نے مرغی کو شدید زخمی کر دیا کہ اسے ذبح کرنے کی گنجائش نہ رہے تو پھر بیع صحیح نہیں ہوگی اور طلاق واقع ہو جائے گی۔

۲) ایسی مرغی جس کے پیٹ میں انڈے ہوں تو اس کو انڈوں کے عوض فروخت کرنا جائز نہیں ہے، جیسا کہ ایسی بکری کو جس کے تھنوں میں دودھ ہو، دودھ کے عوض فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔

۳) وہ انڈہ جو مردہ پرندے کے پیٹ میں ہو، اس کے متعلق فقہاء کرام کے تین مذاہب ہیں۔ پہلا مذہب جس کو الماوردی، رویانی اور ابوالقطان، ابوالفیاض وغیرہ نے نقل کیا ہے، یہ ہے۔ اگر وہ انڈہ سخت ہو تو پاک ہے، ورنہ نجس ہے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ وہ انڈہ مطلقاً پاک ہے، کیونکہ وہ پیٹ سے جدا ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ تیسرا مذہب یہ ہے کہ وہ انڈہ مطلقاً نجس ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے کیونکہ پرندے کے پیٹ سے خارج ہونے سے پہلے انڈہ ایک جزو کی حیثیت رکھتا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ (حیوۃ الحیوان ۲/۶۵)

بکری کے بچہ کی پرورش کتیا کے دودھ سے

اگر بکری کے بچہ کی پرورش کتیا کے دودھ سے ہوئی ہو، تو وہ شرعی اعتبار سے "جلالہ" جانوروں کی طرح ہے۔ اسکا گوشت کھانا مکروہ ہے، لیکن اس کے متعلق ایک قول یہ بھی ہے کہ اس کا گوشت کھانا مکروہ تنزیہی ہے۔ صاحب "الشرح الکبیر" اور "الروضۃ" اور "المنہاج" کے مصنف نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے۔ نیز الرویانی اور اہل عراق کا بھی اس پر عمل ہے۔ ابواسحٰق مروزی نے کہا ہے کہ (بکری کا وہ بچہ جس کی پرورش کتیا کے دودھ سے ہوئی ہو) اس کا گوشت کھانا مکروہ تحریمی ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ، بغوی رحمۃ اللہ علیہ اور امام رافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "جلالہ" جانوروں سے مراد وہ جانور ہیں جن کی غذا نجاست وغیرہ ہو، اور وہ گندگی وغیرہ کے ڈھیر پر پھرتے رہتے ہوں، چاہے وہ اونٹ ہو، بیل ہو، گائے ہو یا بکری ہو یا مرغی وغیرہ ہو، تحقیق جلالہ جانوروں کا شرعی حکم (حیوۃ الحیوان) باب الدال میں الدجاج کے تحت بیان ہو چکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مرغی کھانے کا ارادہ فرماتے تو اسے چند ایام روک کر اس کی حفاظت فرماتے۔ پھر اس کے بعد اس کا گوشت استعمال فرماتے۔ (حیوۃ الحیوان ۲/۱۷۲)

سب کا تیمّم ٹوٹ جائے گا

پانی کے مالک نے لوگوں سے کہا کہ تم میں سے جو شخص چاہے اس پانی سے وضو کرے، تو اگر چہ وہ ہزاروں کی تعداد میں ہوں، اس صورت میں سب لوگوں کا تیمّم ٹوٹ جائیگا۔

"ان قال صاحب الماء لجماعة من المتيممين ليتوضأ بهذا الماء ايكم شاء على الانفراد والماء يكفي لكل واحد منفرد اينتقض تيمم كل واحد" (شرح وقایہ ۱/۹۶)

مجوسی کی شکار کی ہوئی مچھلی

اگر مجوسی، مچھلی کا شکار کرے تو وہ مچھلی پاک ہوگی۔ اس کی دلیل حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میں نے ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا، کہ وہ مجوسی کی شکار کی ہوئی مچھلی کو کھالیا کرتے تھے۔ اور ان کے دل میں کوئی چیز نہیں کھٹکتی تھی۔ اس پر تمام اہل علم کا اجماع ہے۔ لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ٹڈی کے متعلق اختلاف کیا ہے۔ (حیوۃ الحیوان ۱۹۵/۲)

مچھلی کو ذبح کرنا مکروہ ہے

مچھلی کو ذبح کرنا مکروہ ہے، لیکن اگر وہ بہت بڑی ہو تو اس کو ذبح کر لینا مستحب ہے تا کہ اس کی آلائش خون کی شکل میں جاری ہو جائے۔ رافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ چھوٹی مچھلی کو بغیر اس کی آلائش صاف کیے ہوئے پکالیا گیا ہو اور اس کی آلائش اس کے بطن سے نہ نکلی ہو تو اس کا کھانا جائز ہے۔ رویانی نے کہا ہے کہ میرے نزدیک ایسی مچھلی طاہر ہے اور قفال کا بھی یہی قول ہے۔ (حیوۃ الحیوان ۱۵۹/۲)

قسم کھا کر حانث نہ ہو جانا

اگر انسان قسم اٹھائے کہ وہ گوشت نہیں کھائے گا تو وہ مچھلی کا گوشت کھانے پر حانث نہیں ہوگا، اس لیے کہ عرف عام میں مچھلی پر لحم (گوشت) کا اطلاق نہیں ہوتا، اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ''لحما طریا'' فرما کر مچھلی پر گوشت کا اطلاق کیا ہے۔

اسی طرح وہ شخص بھی سورج کی روشنی میں بیٹھنے سے حانث نہیں ہوگا جو یہ قسم اٹھائے کہ وہ چراغ کی روشنی میں نہیں بیٹھے گا، اگرچہ سورج کو اللہ تعالیٰ نے چراغ کا نام دیا ہے۔

اسی طرح وہ شخص بھی زمین پر بیٹھنے سے حانث نہیں ہوگا، جو یہ قسم اٹھائے کہ میں فرش پر نہیں بیٹھوں گا۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو فرش سے تعبیر کیا ہے لیکن عرف عام میں فرش کا اطلاق زمین پر نہیں ہوتا۔ (ایضا)

انڈے چھین کر اپنی مرغی کے نیچے رکھنا

جب کوئی آدمی کسی سے انڈے چھین کر اپنی مرغی کے ذریعے ان انڈوں سے بچے نکلوا لے، تو ان بچوں کا مالک وہ شخص ہوگا جو انڈوں کا مالک ہے اور یہ بچے ''عین المغصوب'' ہیں۔ جن کا واپس کرنا ضروری ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ غاصب انڈوں کی قیمت کا ضامن ہوگا، بچوں کو نہیں لوٹائے گا، کیونکہ بچے انڈوں کے علاوہ ایک دوسری مخلوق ہیں۔ انڈے تو ضائع ہو گئے ہیں۔ اب ان کا ضمان واجب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ مومنون میں فرمایا ﴿ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا آخَرَ﴾۔ (حیوۃ الحیوان ۵۰۴/۲)

مینڈک کے متعلق فقہی مسائل

اگر پانی میں مینڈک کی موت واقع ہو جائے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے، جیسے دوسرے غیر ماکول

جانوروں کی ہلاکت سے پانی ناپاک ہوجاتا ہے۔ ''الکفایہ'' میں ماوردی کے حوالہ سے ایک قول یہ نقل کیا گیا ہے، کہ پانی میں مینڈک کی موت سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے شیخ نے اس حوالہ کو غلط قرار دیا ہے اور فرمایا کہ ''الحاوی'' اور دیگر کتب میں اس قول کا ذکر نہیں ملتا۔ جب مینڈک ماء قلیل (تھوڑے پانی) میں مر جائے تو امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مینڈک کو غیر ماکول تسلیم کرتے ہیں تو بغیر کسی اختلاف کے پانی مینڈک کی موت سے نجس ہوجائے گا اور الماوردی نے اسکے متعلق دو قول نقل کیے ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ دیگر نجاستوں کی طرح مینڈک کی موت سے بھی پانی نجس ہوجائے گا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ پسو کے خون کی طرح مینڈک کا پانی میں مر جانا معاف ہوگا۔ اس سے پانی نجس نہیں ہوگا۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ (حیوۃ الحیوان: ۲/۵۰۴)

مینڈکوں کے شور سے حفاظت کی ترکیب

(جب مینڈک کے فقہی مسائل کا ذکر ہوا تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ دلچسپ بات بھی ذکر کی جائے) قزوینی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں موصل میں تھا۔ اور ہمارے دوست نے اپنے باغ میں حوض کے قریب ایک قیام گاہ بنوائی تھی، اور میں بھی اپنے دوست کیساتھ اسکے باغ میں بیٹھا تھا۔ پس اس حوض میں مینڈک پیدا ہوگئے۔ جن کی ٹرٹراہٹ (ٹریں ٹریں کی آوازیں) گھر والوں کے لئے باعث اذیت تھی۔ پس وہ مینڈکوں کے شور کو ختم کرنے سے عاجز آگئے، یہاں تک کہ ایک آدمی آگیا تو اس نے کہا کہ ایک طشت اوندھا کر کے حوض کے پانی پر رکھ دو۔ پس گھر والوں نے ایسا ہی کیا، پس اسکے بعد پھر مینڈکوں کے ٹرٹرانے کی آواز سنائی نہیں دی۔

محمد بن زکریا رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب پانی میں مینڈکوں کی کثرت ہوجائے، تو اس پانی پر طشت میں چراغ جلا کر رکھ دیا جائے، تو مینڈک خاموش ہوجائیں گے اور پھر انکی آواز کبھی بھی سنائی نہیں دے گی۔ (حوالہ بالا)

انزال منی سے وجوب غسل اور پیشاب وغیرہ سے عدم وجوب غسل

اس کی عقلی وجہیں تین ہیں۔

۱)...... انزال منی کیساتھ قضاء شہوت میں ایسی لذت کا حصول ہوتا ہے کہ جس سے پورا بدن نفع مند ہوتا ہے، اس لیے اس نعمت کے شکریہ میں پورے بدن کے غسل کا حکم ہوا، اسی سبب سے وجوب غسل کے لیے خروج منی "علی وجہ الدفق والشھوۃ" کی قید ہے کہ بغیر انکے لذت کا حصول نہیں ہوتا، اسی لیے اس صورت میں وضو واجب ہوتا ہے نہ کہ غسل۔

۲)...... جنابت پورے بدن کی قوت سے حاصل ہوتی ہے، اس لیے اسکی زیادتی کا اثر پورے جسم سے ظاہر ہوتا ہے۔ لہٰذا جنابت سے پورا بدن ظاہر و باطن بقدر امکان دھونے کا حکم ہوا۔ اور یہ باتیں

پیشاب وغیرہ میں نہیں پائی جاتی ہیں۔

(۴) نماز یعنی بارگاہ الٰہی میں حاضری کے لئے کمال نظافت چاہیے اور کمال نظافت پورے بدن کے غسل ہی سے حاصل ہوگا، مگر پیشاب وغیرہ جسکا وقوع کثیر ہے، اس میں خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے بندوں کی آسانی کے لئے وضو کو غسل کے قائم مقام کردیا اور جنابت کا وقوع چونکہ کم ہے اس لیے اس میں پورے بدن کا دھونا لازم قرار دیا۔ (عجائب الفقہ بحوالہ بدائع الصنائع:۳۶/۱)

وہ خون جو اپنے لیے پاک، دوسرے کے لئے ناپاک

شہید کا خون جو خود اس کے لئے پاک ہے اور دوسرے کے لئے ناپاک ہے ''دم الشهيد طاهر في حق نفسه نجس في حق غيره'' (الاشباہ والنظائر:۸۶)

ف: لہٰذا شہید کا خون کسی کو لگ گیا اور خون کی مقدار درہم سے زیادہ ہوئی تو اس کو دھونا ضروری ہوگا۔ (مؤلف)

دس خون پاک ہوتے ہیں

(۱) شہید کا خون (۲) وہ خون جو ذبح کے بعد گوشت میں رہ گیا (۳) وہ خون جو ذبح کے بعد رگوں میں باقی رہ گیا (۴) جگر اور تلی کا خون (۵) دل کا خون (۶) وہ خون جو انسان کے بدن سے بہا نہیں (۷) کھٹمل کا خون (۸) پسو کا خون (۹) کلنی کا خون (۱۰) مچھلی کا خون۔ (الاشباہ والنظائر:۱۶۷)

طلباء کو کتابیں دینا

لوگ قرآن کے وقف کرنے کو بہت ثواب سمجھتے ہیں۔ فقہ کی کتاب ''ھدایہ'' وقف کرنے کو کوئی ثواب نہیں سمجھتا، اگرچہ لینے والا قرآن کو پڑھے بھی نہ۔ کیونکہ قرآن اس قدر طبع ہوگئے ہیں کہ کوئی ان کو پڑھتا بھی نہیں۔ ہر عمل اپنے آثار اور غایت کے اعتبار سے افضل ہوتا ہے۔ ہر عمل کی غایت دیکھنا چاہیے لیکن عوام الناس اسکو نہیں سمجھتے۔ (دعوات عبدیت:۵۶/۹)

مدرس کی شرعی وفقہی حیثیت

مدرس عقد اجارہ ہے۔ یہ (مدرس) اجیر خاص ہے، تسلیم نفس سے استحقاق اجر ہوجائے گا، پس اگر یہ اس وقت میں حاضر رہا تو مستحق ہے ورنہ نہیں۔ (امداد الفتاویٰ:۳۴/۶)

مہتمم ومدرس کی تنخواہ کی فقہی حیثیت

ہر تنخواہ، اجرت نہیں بلکہ بعض تنخواہ حق احتباس بھی ہوتی ہے، جیسے بیوی کا نفقہ اور رزق القاضی وغیرہ۔ ہاں! اجرت اور نفقہ میں فرق ہے وہ یہ ہے کہ نفقہ میں تعین نہیں ہوتا بلکہ اس میں قدر ضرورت کا استحقاق ہوتا ہے، زیادہ کا استحقاق نہیں ہوتا، مگر کبھی نفقۂ زوجہ میں بھی فرض (تعین) جائز ہے، تاکہ نزاع نہ

ہو اور جانبین کے مصالح محفوظ رہیں، اس تعین سے وہ نفقہ ہونے سے نہیں نکل جاتا۔ چنانچہ نفقہ زوجہ فرض قاضی کے بعد نفقہ ہی رہتا ہے، اسی طرح اگر مدرسین کی تنخواہ معین ہو، تو محض تعیین سے وہ تنخواہ اجرت تعلیم نہ ہوگی بلکہ حق احتباس اور نفقہ میں داخل رہے گی، مگر اب دیکھنا یہ ہے کہ کس کی تنخواہ تو اجرت ہے اور کس کی تنخواہ نفقہ ہے؟ اگر تنخواہ اجرت ہے تو گناہ اسمیں بھی نہیں کیونکہ متاخرین کا فتوی جواز پر ہو چکا ہے مگر اسکو تعلیم وتدریس میں ثواب بھی کچھ نہیں کیونکہ اسکا مقصود معنی تنخواہ ہے اس حالت میں یہ تعلیم طاعت نہیں غایت مافی الباب ایک عمل مباح ہے جس پر اجرت لینا متاخرین کے فتوی میں جائز ہے۔ فی نفسہ تعلیم دین طاعت تھی مگر چونکہ اسکی نیت تعلیم دین کی نہیں بلکہ مقصود اجرت ہے اسلیے "لکل امرئ مانوی" کے قاعدہ سے یہ ثواب کا مستحق نہیں"۔ (تحفۃ العلماء ۸۲/۱)

ایک احتیاط

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تین موقعوں پر آواز اونچی کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے: (۱) جنازے کیساتھ (۲) جنگ کے وقت (۳) اللہ کا ذکر کرتے وقت (سیر کبیر ۸۹/۱)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ تین موقعوں پر خاموشی (یعنی آواز پست کرنے) کو پسند کرتے ہیں": (۱) ذکر وتلاوت کے وقت (۲) جنگ کے وقت (۳) جنازے کے وقت۔ (تفسیر ابن کثیر ۲۱۹/۲)

علامہ ابن نجیم حنفی عالم ہیں لکھتے ہیں:

جنازے کے ساتھ آواز بلند کرنا، ذکر کے ساتھ ہو یا تلاوت قرآن کے ساتھ یا کسی اور کلمے کے ساتھ، یہ سب مکروہ ہے، اور مکروہ تحریمی ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص جنازے کیساتھ آہستہ آواز سے اللہ کا ذکر کرتا رہے تو اس میں حرج نہیں، اسکی اجازت ہے۔ (البحر الرائق ۱۹۹/۲) نوٹ: آجکل جنازوں میں آوازیں بلند کیجاتی ہیں یہ کسی طرح بھی درست نہیں۔

اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو (حضرت) عمر رضی اللہ عنہ ہلاک ہو جاتے

اس کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ایک حاملہ عورت کو جس نے زنا کیا تھا، رجم کا حکم دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حاملہ عورت کا رجم اسکے وضع حمل کے بعد ہوتا ہے، اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے یہ جملہ نکلا کہ "لولا علی لھلك عمر" (اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو (حضرت) عمر رضی اللہ عنہ ہلاک ہو جاتے چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود تھے، اسلیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہلاکت سے بچ گئے)۔ (النحو الیسیر: ۱۳۰)

ایک مسئلہ میں دو غلطیاں

عیسیٰ بن ابان ایک مشہور محدث ہیں، زیادہ تر درس حدیث میں مشغول ومنہمک رہا کرتے تھے، استنباط

واجتہاد اور تفقہ کی طرف زیادہ توجہ نہ تھی۔ایک دفعہ بغرض حج مکہ مکرمہ ذی الحجہ کے اول عشرہ میں پہنچے اور ایک ماہ اقامت کی نیت کر کے نماز قصر کی بجائے اتمام کرنے لگے، امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بعض شاگردوں نے انکو متنبہ کیا کہ ابھی تو آپ مسافر ہیں، اقامت کی نیت آپ کی صحیح نہیں کیونکہ ابھی تو آپ کو منیٰ عرفات جانا ہے، چنانچہ اب قصر کرنے لگے لیکن جب منیٰ سے واپس لوٹے تو بھی قصر کرتے رہے، حالانکہ مکہ مکرمہ میں اب پندرہ یوم سے زائد ٹھہرنا تھا اس قصر پر پھر ٹوکا گیا تو بہت احساس ہوا، اور فرمانے لگے کہ ایک مسئلہ میں مجھ سے دو غلطیاں ہوئیں۔اس احساس کے بعد حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے درس اور مجلس میں شرکت کرنے لگے یہاں تک کہ فقیہ کہلانے لگے۔(ناقابل فراموش تاریخ کے سچے واقعات:۱۴۰)

ف: تو ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی غلطی کا اعتراف کرنے میں شرم محسوس نہ کریں۔(مؤلف)

عدالت جھک گئی

ایک عالی مرتبہ بزرگ خاتون کو عدالت میں ایک مرد اور ایک عورت کے ہمراہ گواہی دینے کے لئے جانا پڑا، قاضی نے دونوں عورتوں کے بیانات جدا جدا لینے چاہے۔ بزرگ خاتون نے الگ گواہی دینے سے قرآن کی آیت ﴿ان تضل احداهما فتذكر احداهما الاخرى﴾ (البقرہ ۲۸۲) کی بناء پر انکار کر دیا اور عدالت سے کہا کہ خدا نے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر اس غرض سے قرار دی ہے کہ اگر ایک کوئی بات بھول جائے تو دوسری یاد دلائے، ظاہر ہے کہ جدا جدا گواہی سے یہ مقصد حاصل نہیں ہوتا۔

قاضی نے اس قرآنی استدلال کو قبول کر لیا اور دونوں خواتین کی گواہی ایک ہی ساتھ لی۔یہ بزرگ خاتون حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ تھیں۔(حوالہ بالا)

ف: اللہ تعالیٰ آج کی عورتوں کو بھی قرآن فہمی کا ایسا ذوق نصیب فرمائیں۔(مؤلف)

ایسی سنت جو فرض سے افضل ہے

مسافر کا ماہ رمضان میں روزہ رکھنا، ایسی سنت ہے جو مقیم کے فرض روزے سے افضل ہے۔اسی طرح جمعہ کی نماز کے لیے اذان سے پہلے جانا، ایسی سنت ہے جو اذان کے بعد جانے کے فرض سے افضل ہے، جیسا کہ شامی: ۸۵/۱ میں ہے۔

"صوم المسافر فی رمضان فانه اشق من صوم المقيم فهو افضل مع انه سنة وكالتبكير الى صلاة الجمعة فانه افضل من الذهاب بعد النداء مع انه سنة والثانی فرض"

سنت ولیمہ

10 دسمبر 32ء قبل عصر، احقر نے دریافت کیا، کہ کیا ولیمہ تیسرے دن مسنون ہے؟ فرمایا: جی ہاں! میں نے کہا کہ آج نکاح ہو، تو پرسوں ولیمہ ہو؟ فرمایا: ہاں! پھر فرمایا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بہت توسیع

کی ہے، وہ سات دن بھی کہتے ہیں مسلسل۔ میں نے کہا کہ برابر سات دن تک کھلاتا رہے یہ تو نہیں کہ ساتویں روز کھلائے؟ فرمایا: کہ جی ہاں! (ملفوظات محدث کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ۱۴۱)

تکفیر کا اصول

بخاری ص ۱۰۲۲ (کتاب استتابۃ المرتدین) کے تحت فرمایا:

بعض جاہل مولوی فقہ کی عبارت سے کہ ۹۹ وجہ کفر کی ہوں اور ایک اسلام کی تو تکفیر نہ کریں گے، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی میں ۹۹ کفر ہوں اور ایک اسلام کی چیز تو تکفیر نہ کرو، حالانکہ اس کا حکم یہاں موجود ہے کہ ایک وجہ ہی کفر کی ہو تو کافر ہی ہے۔ اگرچہ ۹۹ وجہ اسلام کی بھی موجود ہوں اور مطلب عبارت فقہ کا یہ ہے کہ کوئی کلمہ کسی ایک کا نقل ہوتا ہوا پہنچا۔ جس میں ۹۹ وجہیں اور احتمال کفر کے ہوں اور ایک احتمال اسلام کا بھی ہو تو تکفیر کا حق نہیں ہے۔ پس وہاں ایک کلمہ ہے نہ کہ خود کفر ہوں۔ ۹۹ اس لیے کہ کفر کی تو ایک ہی چیز ہزار اسلام کی چیزوں پر غالب ہوگئی۔ میں نے بہاولپور میں کہا کہ اگر کوئی شخص بیس سال تک عبادت کرے، پھر صرف ایک سجدہ کرے، بت کو، اور مر جائے تو اس کو کافر کہو گے یا مسلمان؟ ایسی واضح چیزوں میں سمجھ کھو بیٹھے ہیں جاہل مولوی۔ ایک بڑے عالم مجھ سے کہنے لگے کہ تاویل کے ساتھ کلمۂ کفر کہے تو کافر نہیں ہوتا، میں نے کہا کہ کس کتاب میں ہے۔ اس کا کوئی جواب نہ دے سکے، میں سمجھا تھا کہ کسی کتاب کا حوالہ دیں گے تو جواب دوں گا پھر میں نے کہا کہ خیالی درس کی کتاب ہے، اس کے آخری صفحہ پر ہے کہ تاویل ضروریات دین میں غیر معتبر ہے اور مؤول بھی کافر ہے (پوری تفصیل اکفار الملحدین میں کردی ہے)

فقہ سب سے زیادہ مشکل فن ہے

فرمایا علوم اسلامیہ میں سے فقہ سب سے زیادہ مشکل ہے۔ اور میں (علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ) ہر علم میں اپنی رائے رکھتا ہوں سواء فقہ کے، کہ اس کے اجتہادی مسائل میں تفقہ کرنا میری استطاعت وقدرت سے باہر ہے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب اور علامہ شامی مبصر ہیں، لیکن تفقہ میں شاہ صاحب بڑھے ہوئے ہیں اور جزئیات پر حاوی، شامی زیادہ ہیں اور نقل کا سامان بھی ان کے پاس زیادہ ہے۔

شہادت باللہ یا بالطلاق؟

فرمایا: شہادت میں پیش ہونا تو ضروری ہے مگر صرف ''اشہد'' سے شہادت دینا کافی ہے اور حلف طلاق کے لیے تو مجبور کیا ہی نہیں جا سکتا، البتہ حلف باللہ کے لیے کہا جائے گا مگر مجبور اس پر بھی حاکم نہیں کر سکتا ہے۔

فوٹو اور تصویر میں فرق

احقر نے فوٹو کے متعلق دریافت کیا کہ مصری علماء فوٹو اور تصویر میں فرق کرتے ہیں اور اول کو عند الشرع جائز، اور دوم کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ تو فرمایا کہ یہ ان کا مسئلہ غلط ہے۔ اور فوٹو اور تصویر کا حکم واحد ہے، باقی ضرورت کے مواقع کا استثناء دوسری چیز ہے (اسی طرح حضرت علامہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی

رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمایا)۔

واجب کا درجہ

فرمایا: فخر الاسلام بزدوی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ واجب کے معنی ایسے ہیں کہ مثلاً کوئی شخص کام کو جا رہا ہو، اور دوسرا شخص اس کو اپنا بوجھ دیدے کہ ہمارے گھر پہنچا دینا، تو اس وقت کہا جاتا ہے کہ یہ چیز سر پڑ گئی۔ اسی طرح واجبات ہیں کہ فرض تو تھے ہی یہ بھی سر پڑ گئے حالانکہ دلیل ظنی سے ثابت ہوتے ہیں۔
(ملفوظات محدث کشمیری رحمۃ اللہ علیہ)

داڑھی کی مقدار

احقر نے داڑھی کی تحدید یک مشت کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے اثر سے ثابت ہے، اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تحدید نہیں بلکہ عرف پر ہے پھر 27 اکتوبر 31ء کو احقر نے موجودگی مولانا حفظ الرحمن صاحب وغیرہ یہ دریافت کیا کہ یک مشت سے داڑھی کم رکھنے یعنی کٹوانے میں اور منڈوانے میں گناہ برابر ہے یا تشکیک ہے؟ فرمایا کہ منڈوانے میں کترانے سے زیادہ گناہ ہے البتہ اگر جڑ سے کتروائے تو منڈوانے کے ہی برابر ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ مالکی حج کرنے آتے ہیں جن کی داڑھیاں خس خسی یا منڈی ہوئی ہوتی ہیں۔ اسی طرح مغرب کے شافعی حجاج آتے ہیں، جن کی داڑھی منڈی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس قدر عمل شریعت و دین پر رہ گیا۔ حنفیہ حجاج کی عموماً داڑھیاں ہوتی ہیں۔ (ملفوظات محدث کشمیریؒ)

ف: یہ علامہ کشمیریؒ کے زمانہ کی بات ہے، آج کی صورتحال کا خود ہی اندازہ لگالیں۔ (مؤلف)

غیبت سے بچنے کا ایک واقعہ

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (م 1014ھ) تحریر فرماتے ہیں:

ایک بزرگ نے کہا کہ میرا اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ ہے۔ آپ سے سوال ہوا کہ کیوں طلاق دینا چاہتے ہیں؟ فرمایا: میں اپنی بیوی کے عیب کیسے ذکر کروں، جب انہوں نے بیوی کو طلاق دیدی تو سوال ہوا کہ کیوں دی؟ فرمایا: اجنبیہ عورت کے عیب کیوں ذکر کروں؟ (سچے واقعات: ۵۴)

ایسی سنت جو واجب سے افضل ہے

ابتداء بہ سلام ایسی سنت ہے جو واجب یعنی سلام کے جواب سے افضل ہے، جیسا کہ علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

"الا بتداء بالسلام سنة افضل من رده الجواب" (الأشباه والنظائر)

ماہ صفر

نہ اس مہینہ کی کوئی فضیلت منقول ہے، نہ اس میں کوئی حکم خداوندی ہے، نہ کوئی عمل رسول صلی اللہ علیہ وسلم ثابت

ہے البتہ ایک فرمان ضرور آپ ﷺ سے مروی ہے۔

عرب کے کافر، اسلام سے قبل اس ماہ کو منحوس سمجھتے تھے، تو آپ ﷺ نے مسلمانوں کو تعلیم دی ''**ولا صفر**'' یعنی نحوست فلاں چیز میں بھی نہیں ہے فلاں چیز میں بھی نہیں اسی طرح صفر کے مہینہ میں بھی نہیں ہے۔ (مسلم)

انتباہ: افسوس صد افسوس! کہ جو مسلمان مرد وعورت اسی کو منحوس جانتے ہیں۔ وہ کفار عرب کی پیروی اور پیارے نبی کریم ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس ماہ کے آخری چہارشنبہ میں کسی برکت یا فضیلت کا قائل ہونا بھی غلط ہے۔ شریعت میں اس کی کوئی اصلیت نہیں۔ (ناقابل فراموش تاریخ کے سچے واقعات)

نماز کا اس قدر اہتمام

ذوالحجہ کے اواخر، سن 23 ھجری کو نماز فجر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر ایک مجوسی غلام نے قاتلانہ حملہ کر کے کاری زخم لگائے، وہ اس مذموم مقصد کے لیے پہلے سے محراب میں بیٹھا ہوا تھا، جونہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز کی نیت باندھ کر سورۃ فاتحہ کی قرأت شروع کی، اس نے محراب سے نکل کر فوراً آپ کو زخمی کر کے گرادیا۔ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے فوراً آگے بڑھ کر مختصر نماز پڑھائی۔ قاتل ابولؤلؤ فیروز نے بھاگنے کی کوشش میں کئی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو زخمی کیا، اور آخر جب دیکھا کہ گرفتار ہوگیا ہے تو خودکشی کرلی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر ان کے گھر لایا گیا، ہوش میں آئے، تو سب سے پہلی بات یہ کی کہ نماز کا وقت باقی ہے؟ لوگوں نے کہا: ہاں! فرمایا: مجھے قبلہ رو کردو۔ اسی حالت میں نماز ادا کی۔ (حوالہ بالا)

عید کی نماز کا طریقہ

اول نیت کرے، کہ میں دو رکعت نماز واجب عیدالفطر مع چھ تکبیرات زائدہ کے پڑھتا ہوں۔ پھر تکبیر اولی کہہ کر ہاتھ باندھ کر پوری ''**سبحانك اللھم**'' پڑھ کر پھر دو مرتبہ ''اللّٰہ اکبر'' (تکبیر) کہے اور ہاتھ کانوں تک لے جائے اور چھوڑ دے پھر تیسری مرتبہ تکبیر ''اللّٰہ اکبر'' کہہ کر ہاتھ باندھ لے، اور خاموش ہو کر قرأت سنے، پھر دوسری رکعت میں قرأت کے بعد تین مرتبہ ''اللّٰہ اکبر'' کہہ کر ہاتھ کانوں تک تینوں مرتبہ لے جائے اور چھوڑ دے۔ پھر چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع کرے، دعا نماز عید کے بعد مانگنی چاہیے، خطبہ کے بعد دعا ثابت نہیں۔

صدقہ فطر کے ضروری مسائل

صدقہ فطر دو قسم کے لوگوں پر واجب ہوتا ہے، پہلی صورت یہ ہے کہ جن پر زکوۃ فرض ہے ان پر صدقہ فطر بھی واجب ہے، مگر صدقہ فطر میں سال گزرنا شرط نہیں ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ جو مسلمان اتنا مالدار ہو کہ اس پر زکوۃ واجب نہیں، لیکن ضروری اسباب سے زائد اتنی قیمت کا مال واسباب ہے جتنی قیمت پر زکوۃ واجب ہو۔ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت بازاری نرخ سے، تو اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے، مثلاً کسی

کے دو گھر ہیں۔ ایک میں خود رہتا ہے اور ایک پڑا ہے یا کرایہ پر دے دیا ہے، تو دوسرا مکان ضرورت سے زائد ہے، اگر اس کی قیمت اتنی ہو جتنی پر زکوۃ واجب ہوتی ہے تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے البتہ اگر اسی پر اس کا گزر بسر ہو تو یہ مکان ضروری اسباب میں داخل ہو جائے گا اور اس پر صدقہ فطر واجب نہ ہوگا۔

اختلافی مسائل میں علمائے دیو بند کا مسلک

ہمارے مشائخ کا مسلک، اختلافی مسائل کے اندر یہ تھا کہ نصوص سے جو چیز مستنبط ہوئی، اس کو انہوں نے بیان کر دیا اور بس۔ اب اگر کوئی اس سے اختلاف کرتا ہے تو اس کی تردید کے درپے نہیں ہوتے تھے، اس لیے کہ اس کا سلسلہ لمبا ہو جاتا ہے، سوال چلتا ہے پھر اس کا جواب چلتا ہے پھر جواب الجواب چلتا ہے پھر اور آگے چلتا ہے اور آگے چلتا ہے اور یہ شقاق تک مفضی ہو جاتا ہے۔ (اہل علم کے لیے جواہر پارے: ۳۲)

استنجاء کے فوائد

ذرا اسلام میں دیکھ لیجیے! مٹی کے ڈھیلے سے اور حجر (پتھر) کے ذریعے سے استنجاء کیا جاتا ہے، اور اس کا معمول ہونا چاہیے، یہ بہترین چیز ہے۔ پہلا فائدہ یہ ہے کہ اس سے طہارت بھی حاصل ہوتی ہے اور نظافت بھی حاصل ہوتی ہے، اس لیے کہ مٹی جاذب ہے، پیشاب کے قطرات کو جذب کر لیتی ہے۔ دوسرا یہ کہ مٹی جراثیم کش ہے، اگر پیشاب کے قطروں کے ساتھ کچھ جراثیم ہوں، تو ان کو مار دیتی ہے۔ تیسرا یہ کہ مٹی کے استعمال سے بدبو، زائل ہو جاتی ہے، صابن سے بدبو، زائل نہیں ہوتی ہے بلکہ صابن کی خوشبو میں نیچے آ کر وہ بدبو دب جاتی ہے، بدبو مغلوب ہو جاتی ہے لیکن یہ مٹی بدبو کو بالکل ختم کر دینے والی ہے، جس کاغذ سے لوگ استنجاء کرتے ہیں۔ اس میں یہ اثر نہیں ہوتا۔ (امثال عبرت للتھانوی رحمہ اللہ علیہ)

ارشاد فرمایا: عورتوں کو بڑے استنجاء میں ڈھیلا لینا اچھا ہے کیونکہ اس میں تقلیل نجاست ہے اور چھوٹے استنجاء میں بھی جائز ہے مگر اس میں ایک بات قابل غور ہے وہ یہ کہ مردوں کے مبال (پیشاب گاہ) تو چھوٹا ہے اور عورتوں کی زیادہ جگہ ہے اس میں اندیشہ ہے کہ کوئی حصہ اس چیز کا اندر چلا جائے اور ڈھیلا سخت بھی ہوتا ہے۔ اس لئے اگر اس کا کوئی حصہ اندر چلا جائے تو تکلیف ہوگی۔ (ملفوظات حکیم الامت ۱۵/۴۵)

ف: ایک ڈاکٹر نے مٹی کے ڈھیلے سے استنجاء پاک کرنے کے متعلق کہا ہے کہ مٹی بہت سے زخموں کا علاج ہے تو پیشاب میں جو مادہ تیزاب کا ہے اس کی مضرت روکنے کے لئے مٹی کا استعمال مصلحت ہے۔

دور نبوت کے مفتیان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (۲) عمر فاروق رضی اللہ عنہ بن الخطاب (۳) عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان (۴) علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب (۵) عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بن عوف (۶) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (۷) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (۸) معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل (۹) عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر (۱۰) حذیفہ رضی اللہ عنہ (۱۱) زید رضی اللہ عنہ (۱۲) سلمان رضی اللہ عنہ (۱۳) ابو درداء رضی اللہ عنہ (۱۴) ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ۔ (گلہائے رنگا رنگ: ۲۲)

مدینہ منورہ کے سات مشہور فقہاء کرام رضی اللہ عنہم

(۱) سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ (۲) ابوبکر رضی اللہ عنہ بن عبدالرحمن بن الحرث (۳) قاسم رضی اللہ عنہ (۴) عبیداللہ رضی اللہ عنہ (۵) عروہ رضی اللہ عنہ (۶) سلیمان رضی اللہ عنہ (۷) خارجہ رضی اللہ عنہ۔ (گلہائے رنگارنگ ۲۳)

ائمہ مذاہب اربعہ

۱)..... امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ انتقال ۱۵۰ھ بغداد میں ہوا، عمر ستر ۷۰ سال کی ہوئی۔

۲)..... امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ ۹۳ھ (مشہور قول کے مطابق) میں پیدا ہوئے اور مدینہ ۱۷۹ھ میں انتقال ہوا۔

۳)..... امام شافعی ابوعبداللہ محمد بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے مصر میں اواخر رجب ۲۰۴ھ میں انتقال ہوا۔

۴)..... امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کنیت ابوعبداللہ تھی، بغداد میں ۲۴۱ھ ربیع الثانی میں انتقال ہوا۔ (گلہائے رنگارنگ: ۲۴)

بکرے کی حلت اور سوٴر کی حرمت پر پنڈت سے گفتگو

ارشاد فرمایا: کہ ایک مرتبہ ایک پنڈت میرے پاس آیا، کبھی کبھی آیا کرتا تھا، کہنے لگا: مولوی صاحب! آپ کے مذہب میں ایک مسئلہ بڑا عجیب ہے میں نے کہا ہم سارے ہی عجیب ہیں، آپ نے دیکھا ہی کیا ہے بتلایئے؟ دو جانور ایک صورت وشکل کے، ایک کو آپ حلال کہتے ہیں اور دوسرے کو حرام۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ میں نے کہا پنڈت جی! جواب ذرا کڑوا ہے ناگوار نہ گزرے اس نے کہا ہوگا ہی نہیں جواب۔ میں نے کہا جواب تو ایسا ہے کہ اگر سمجھ میں آگیا تو ناک کے بال بھی جل جائینگے، منہ سے حلق تک سب چھل جائیگا اور زندگی بھر یہ سوال کبھی زبان پر نہیں لاوٴ گے لیکن چونکہ آپ سے تعلق ہے، اسلیے زیادہ کڑوے اجزاء نکال کر ہلکی کڑواہٹ کے ساتھ پیش کرتا ہوں، سنئیے! کون اندھا ہے جو بکرے اور سور کو ایک جیسا کہے گا (میں نے اپنی طرف اشارہ کر کے کہا)

بکرے کی داڑھی ہے، سوٴر کی داڑھی نہیں۔

بکرا گھاس پات کھاتا ہے، سوٴر پاخانہ اور دوسری غلاظتیں کھاتا ہے۔

بکری کے تھن دو ہوتے ہیں اور سوٴرنی کے زیادہ، بکری کے تھن دونوں رانوں کے بیچ ہوتے ہیں اور سوٴرنی کے سینے پر ہوتے ہیں۔

بکرے کے سینگ ہوتے ہیں اور سوٴر کے سینگ نہیں ہوتے۔

غرض، صورت اور اعضاء کی خلقت دونوں کی الگ الگ ہے، لیکن ہم نے مانا کہ دنیا میں اندھے بھی رہتے ہیں، ان کی رعایت بھی ضرور کرنی ہے (جن کو یہ فرق نظر نہیں آتا)

اچھا، آپ بتلائیے کہ آپکی والدہ زندہ ہیں۔

اس نے کہا ہاں! زندہ ہے۔

میں نے پوچھا، بہن ہے کوئی؟

اس نے کہا ہاں ہے۔

میں نے کہا! بیوی ہے؟ کہا ہاں،

میں نے پوچھا، بچے بھی ہیں؟ اس نے بتایا دو بچے ہیں۔

میں نے کہا، کس سے؟

اس نے کہا، کس سے کیا مطلب؟

میں نے کہا، بھئی آپ کے گھر میں تین عورتیں ہیں، ایک آپ کی والدہ، آپ کی بہن، تیسری آپ کی بیوی، وہ دو بچے آپکے کس عورت سے ہیں؟

اس پر غصہ میں جواب دیا، بیوی سے ہیں اور کس سے ہوتے۔

میں نے کہا، آپ کی بیوی، والدہ، بہن تینوں عورتیں ہیں، شکل وصورت بھی ایک ہی ہے دونوں ایک جیسی ہیں، دو آنکھیں ان (بیوی) کی۔ دو آنکھیں ان (والدہ) کی، دو کان، دو ہاتھ، دو پیر، بیوی کے بھی والدہ کے بھی شکل بھی ایک، اعضاء بھی ایک، خلقت بھی ایک لیکن کیا وجہ ہے آپ اپنے لیے بیوی کو حلال سمجھتے ہیں اور والدہ کو حرام؟ (انکی پیشانی پر تغیر آیا) پھر بیوی اور ماں میں تو عمر کا فرق بھی ہے۔ بیوی اور بہن میں کوئی خاص فرق نہ ہوگا، عمر بھی ایک جیسی ہوگی کیا وجہ ہے کہ آپ بہن کو اپنے لیے حرام سمجھتے ہیں اور بیوی کو حلال سمجھتے ہیں۔

پنڈت جی غصہ میں آکر کہنے لگے، دیکھئے یہ ہیں مسلمان، یہ ہیں انکے اخلاق، یہ ہے ان کی تمیز، پہنچ گئے ماں، بہن پر۔

میں نے کہا: پنڈت جی! آپ غلط سمجھ گئے، میں آپ کی ماں، بہن پر نہیں پہنچ رہا ہوں، آپ ایسا سمجھے تو واقعی غصہ کی بات ہے کسی شریف آدمی کی ماں بہن کے پاس کوئی غیر آدمی پہنچ جائے تو غصہ آہی جاتا ہے۔ آپ کا غصہ بالکل صحیح ہے لیکن سمجھے آپ غلط (آپ ہی نے سوال کیا تھا کہ ایک ہی شکل وصورت دو جانور ہیں۔ اسلام عجیب ہے کہ ایک کو حلال اور ایک کو حرام کہہ دیا اسی کا جواب سمجھا رہا ہوں) بس اب اول فول بکنا شروع کیا۔

میں نے کہا دیکھئے میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ جواب بہت زیادہ کڑوا ہے تاہم اس میں سے بہت کڑوے اجزاء میں نے نکال لیے تھے کہنے لگے کہہ دو، وہ بھی کہہ دو، میں نے کہا کہہ دوں؟ اس نے کہا ہاں میں نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ اب کچھ تحمل کا مادہ پیدا ہوگیا ہے تو سنئے مجھ میں اور آپ میں کوئی فرق تو نہیں، کیا وجہ ہے کہ آپ اپنی بیوی کو خود کے لیے حلال سمجھتے ہیں اور میرے لیے حرام، مجھے اجازت دو اور دو بچے مجھ

سے بھی جنوا دو، اسی طرح مجھ اور آپ کے بہنوئی میں کوئی فرق نہیں کیا وجہ ہے کہ اپنی بہن کو اپنے بہنوئی کے لئے آپ جائز سمجھتے ہیں اور میرے لئے ناجائز، اسی طرح کیا وجہ ہے کہ اپنی والدہ کو اپنے والد کے لیے حلال سمجھتے ہیں اور میرے لیے حرام کہتے ہو حالانکہ بظاہر مجھ میں اور آپ کے والد میں کوئی فرق نہیں بلکہ پرانے وضع قطع کے ہوں تو شاید ان کی بھی داڑھی ہو، غرض ہم دونوں ایک سے ہیں کیا وجہ ہے کہ ان کے لیے آپ کی والدہ حلال اور میرے لیے حرام؟ پنڈت جی بہت بہت شرمندہ ہوئے اور جتنے الفاظ انکی ڈکشنری میں تھے غصہ میں سارے ہی کہہ دیئے میں نے کہا پنڈت جی اب بہت ہوگیا اب ذرا سنبھل کر بیٹھو آپ کا غصہ اور ناراض ہونا حماقت اور جہالت ہے آپ اپنے مذہب سے واقف نہیں جو ناراض ہو رہے ہیں آپ کی کتاب ستیارتھ پرکاش ص ۱۲۹ میں لکھا ہے کہ جو شخص روپیہ حاصل کرنے کے لئے یا علم حاصل کرنے کے لئے باہر پردیس میں گیا ہو، اور اسکے پیچھے اسکی بیوی کو اولاد حاصل کرنے کی خواہش ہو تو اسکے واسطے جائز ہے کہ اپنے پڑوسی سے حاصل کرلے۔ میں نے کتاب کھول کر دکھادی اسکے بعد میں نے کہا اب بتائیے میں نے کیسے خلاف کیا اگر کوئی آپ کے پڑوس میں رہتا ہو اور آپ کہیں باہر گئے ہوں اور آپکی بیوی کو اولاد حاصل کرنے کی خواہش ہو تو آپ کی کتاب کی رو سے بالکل جائز ہے کہ غیر سے اولاد حاصل کرلے۔ بس اب اٹھ کر چل دیئے۔ میں نے کہا پنڈت جی معاف کرنا سؤر کا جواب تو ایسا ہی ہے۔ اس نے کہا ہاں اب مجھے سؤر بھی کہدو میں نے کہا کہ میں بہت دیر سے کہہ رہا ہوں کوئی نہ سمجھے تو میں کیا کروں۔ (ملفوظات فقیہ الامت سے ماخوذ)

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دہریئے سے گفتگو

ایک ملحد مادہ پرست خلیفہ ہارون الرشید کے پاس آیا، اور کہا:

اے امیر المومنین! تیرے عہد کے علماء مثلاً امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر اتفاق کیا کہ اس دنیا کا کوئی خالق ضرور ہے، ان میں سے جو عالم و فاضل ہو اسے یہاں ضرور حاضر ہونے کا حکم دیا جائے تا کہ میں تیرے سامنے اسکے ساتھ بحث کروں کہ "دنیا کا کوئی بنانے والا نہیں"۔

ہارون الرشید نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پیغام بھیجا اور کہا:

اے تمام مسلمانوں کے امام! آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہمارے ہاں ایک مادہ پرست آیا ہوا ہے اور وہ دعویٰ کرتا ہے کہ دنیا کا صانع کوئی نہیں، اور آپ کو مناظرے کی دعوت دیتا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ظہر کے بعد جاؤں گا وقت مقررہ پر خلیفہ نے امام صاحب کا استقبال کیا آپ کو ساتھ لایا اور بلند مقام پر جگہ دی۔ امراء اور رؤساء، دربار میں جمع ہوئے ملحد نے کہا:

اے ابوحنیفہ! آپ نے آنے میں دیر کیوں کردی؟

امام صاحب نے کہا:

مجھے ایک عجیب بات پیش آئی، اس لیے دیر ہوگئی کہ میرا گھر دریائے دجلہ کے اس پار ہے، میں اپنے

گھر سے نکلا اور دجلہ کے کنارے آیا تا کہ اسے عبور کر دوں میں نے دجلہ کے کنارے ایک پرانی اور شکستہ کشتی دیکھی جس کے تختے بکھر چکے تھے، جونہی میری نگاہ اس پر پڑی، تختوں میں اضطراب پیدا ہوا، پھر انہوں نے حرکت کی اور اکٹھے ہو گئے ایک حصہ دوسرے کے ساتھ پیوست ہو گیا اور بغیر کسی بڑھئی سالم کشتی تیار ہو گئی، میں اس کشتی پر بیٹھا پانی عبور کیا اور یہاں آ گیا۔

ملحد نے کہا:

اے رئیسو! جو کچھ تمہارا پیشوا اور امام اور تمہارے عہد کا افضل انسان کہہ رہا ہے، اسے سنو کیا تم نے اس سے زیادہ جھوٹی بات سنی ہے، یہ تو خالص جھوٹ ہے جو تمہارے فاضل ترین عالم سے ظاہر ہوا ہے۔

یہ سن کر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مخاطب ہوئے اور فرمایا:

تمہارا کیا خیال ہے میں غلط کہہ رہا ہوں؟

ملحد نے کہا: جی ہاں! کیا غلط نہیں تو یہ صحیح ہے کہ کشتی بغیر بنانے والے کے بن جائے آج تک ایسا کبھی نہیں ہوا۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

سن اے کافر مطلق! اگر کسی کارندے اور بڑھئی کے بغیر کشتی حاصل نہیں کی جا سکتی تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اس قدر عظیم نظام دنیا بغیر کسی خالق کے وجود میں آ جائے اور بغیر کسی چلانے والے کے چل سکے۔ تو صانع کی نفی کا کیسے قائل ہو گیا۔

فلسفی کو بحث کے اندر خدا ملتا نہیں
ڈور کو سلجھا رہا ہے اور سرا ملتا نہیں

(ماخوذ از مخزن اخلاق)

رومی وزیر کے تین سوالات اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے جوابات

قیصر روم نے ایک دفعہ خلیفہ منصور کے پاس اپنا وزیر اس غرض سے بھیجا کہ وہاں کے علماء اور فضلاء کو جمع کر کے ان سے تین سوالات دریافت کرے، اگر وہ ان کے مسکت اور تسلی بخش جواب دے دیں تو ٹھیک ورنہ خلیفہ کو کہنا کہ آئندہ خراج ادا کرنا ہوگا۔

خلیفہ منصور نے دربار لگایا اور علماء کو جمع کیا ان میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل تھے۔ رومی وزیر منبر پر بیٹھا اور اپنے سوال پیش کئے۔ مختلف اصحاب علم نے جواب دیئے، مگر بات قاطع نہ ہو سکی۔ آخر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جوابات دینے کی اجازت حاصل کی۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (رومی وزیر سے): تم اس وقت سائل کی حیثیت میں ہو اور میں مجیب (جواب دینے والا) پس منبر پر بیٹھنا سائل کا نہیں بلکہ مجیب کا منصب ہے۔

خلیفہ: ہاں بات بہت درست ہے (اس پر رومی وزیر منبر سے اتر آیا اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس جگہ

اطمینان سے بیٹھ گئے۔اس ڈرامائی صورت واقعہ سے مجلس کا ماحول تبدیل ہوگیا)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (رومی وزیر سے) اب اپنے سوالات پیش کرو۔

رومی وزیر: میرا پہلا سوال یہ ہے کہ خدا سے پہلے کیا چیز تھی۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: تم ایک، دو، تین، چار، پانچ کی گنتی تو جانتے ہو۔ ذرا یہ بتاؤ کہ ایک سے پہلے کون سا عدد ہے؟

رومی وزیر: ایک سے پہلے کوئی عدد نہیں، یہی سب سے پہلے ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: تو پھر جب محض حسابی عدد "ایک" کا حال یہ ہے کہ اس سے پہلے کسی عدد کا تصور نہیں کیا جا سکتا تو خدا جو حقیقت میں واحد (ایک) ہے اس سے پہلے کوئی چیز کیسے ہوسکتی ہے؟

رومی وزیر: میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ خدا کا منہ کس طرف ہے؟

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: پہلے یہ بتاؤ کہ چراغ کی روشنی کا منہ کس طرف ہے؟

رومی وزیر: چاروں طرف۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: اب سوچو کہ آگ جو عارضی نور ہے جب اس کیلیے کوئی خاص سمت معین نہیں کی جا سکتی کہ اس کا منہ فلاں طرف ہے تو پھر اس اصلی نور یعنی خدا کے لیے کوئی خاص رخ کیونکر معین ہوسکتا ہے۔

رومی وزیر: میرا تیسرا سوال یہ ہے کہ خدا اس وقت کیا کررہا ہے؟

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: اس وقت اس نے اپنے دوسرے کاموں کیساتھ ایک کام یہ بھی انجام دیا ہے کہ اس نے تمہیں منبر سے اتار کر میرے سامنے کھڑا کر دیا ہے اور تمہاری جگہ مجھے منبر پر بٹھا دیا ہے۔

رومی وزیر ساکت ہوگیا اور اس کا سر جھک گیا خلیفہ منصور اور مجمع علماء حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی حاضر جوابی اور نکتہ رسی پر حیران رہ گئے۔ (اسلامی انسائیکلوپیڈیا۔ منشی محبوب عالم)

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا دلچسپ واقعہ

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے والد ابراہیم ان کے بچپن ہی میں انتقال کر گئے تھے، ان کی والدہ نے فکر معاش کی وجہ سے انہیں ایک دھوبی کے حوالے کر دیا لیکن انہیں پڑھنے کا شوق تھا۔ یہ جا کر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں بیٹھنے لگے، والدہ کو علم ہوا تو انہوں نے منع کیا، اور اس بناء پر کئی روز امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں نہ جا سکے۔ ذہین اور شوقین طالب علم کی طرف استاذ کی توجہ طبعی بات ہے۔ جب کئی دن کے بعد وہ درس میں پہنچے تو امام صاحب نے غیر حاضری کی وجہ پوچھی انہوں نے سارا ماجرا بیان کر دیا۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے درس کے بعد انہیں بلایا ایک تھیلی حوالے کی جس میں سو درہم تھے اور فرمایا کہ "اس سے کام چلاؤ اور جب ختم ہو جائیں تو مجھے بتانا" حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کبھی مجھے امام صاحب کو یہ بتانے کی نوبت نہیں آئی کہ تھیلی ختم ہو چکی ہے، ہمیشہ جب پیسے ختم ہو جاتے امام صاحب خود ہی مزید پیسے عطا فرما دیتے، جیسے انہیں ختم ہونے کا الہام ہو جاتا ہو۔

ان کی والدہ شاید یہ سمجھتی ہوں گی کہ سلسلہ کب تک چل سکتا ہے کوئی مستقل ذریعہ معاش ہونا چاہیے ، اس لیے ایک مرتبہ انہوں نے امام ابوحنیفہ سے کہا یہ یتیم بچہ ہے میں چاہتی ہوں کہ کوئی کام سیکھ کر کمانے کے لائق ہو جائے۔ اس لیے آپ انہیں اپنے درس میں شریک ہونے سے روکیے۔ لیکن حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ "یہ تو پستے کے تیل میں فالودہ کھانا سیکھ رہا ہے" والدہ نے اسے مذاق سمجھا اور چلی گئیں۔

لیکن امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ اللہ نے مجھے اسی علم کی بدولت وہ قدر و منزلت عطا فرمائی کہ میں قاضی القضاۃ کے منصب تک پہنچا، اور اسی دوران بکثرت خلیفہ وقت ہارون الرشید کے دسترخوان پر کھانا کھانے کا اتفاق ہوتا تھا۔ ایک روز میں ہارون الرشید کے پاس بیٹھا تھا کہ اس نے ایک پیالہ مجھے پیش کیا اور بتایا کہ بڑی خاص چیز ہے جو ہمارے لیے بھی کبھی کبھی بنتی ہے میں نے پوچھا: امیر المومنین یہ کیا ہے؟ کہنے لگے یہ پستے کے روغن میں بنا ہوا فالودہ ہے یہ سن کر مجھے حیرت کی وجہ سے ہنسی آ گئی۔ ہارون الرشید نے ہنسنے کی وجہ پوچھی تو میں نے اسے سارا قصہ سنایا، وہ بھی حیرت زدہ رہ گیا اور کہنے لگا کہ:

"اللہ تعالیٰ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر رحم فرمائے وہ اپنی عقل کی آنکھ سے وہ کچھ دیکھتے تھے جو چشم سر سے نظر نہیں آ سکتا"۔ (تاریخ بغداد للخطیب: ۲۴۵/۱۴)

دودھ خراب ہو گیا تو کتے پئیں گے

عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ میں نے ایک شخص سے کہا کہ تیری بیٹی اتنی بڑی ہے شادی کر۔ کہنے لگا ابھی دودھ کی بو آتی ہے۔ بخاری مرحوم نے کہا اگر دودھ خراب ہو گیا تو بندے نہیں پئیں گے پھر کتے پئیں گے۔ سمجھ لینا میں کچھ کہہ گیا ہوں۔ یہ آج کل عام بیماری ہے، اس طرف توجہ نہیں ہوتی۔ تمہاری بیٹیاں بتول سے زیادہ پاک دامن ہیں؟ بی بی بتول تقریباً ۱۹ سال کی تھی، بی بی فرماتی ہے میں آٹا گوندھ رہی تھی کہ ابا آ گئے فرمایا: بیٹی آٹے کو چھوڑ دو، اور کپڑے بدل کر ہاتھ دھو کر اندر بیٹھ جاؤ! ابوبکر کی بی بی آئے گی اور تجھے سنوارے گی۔ آج خدیجہ ہوتی تو تیری شادی کا مزا کچھ اور ہوتا، افسوس! کہ میری بیٹی یتیم ہو کر جا رہی ہے۔

آنسو آ گئے خدیجہ یاد آ گئی، بی بی نے کہا، حضرت! تنور تیار ہے، آٹا مل رہی ہوں۔

آپ میرے ہاتھ کی روٹی پسند کرتے ہیں اس کا انتظام میں کر رہی ہوں۔ فرمایا بیٹی: آج! روٹی کھا لوں تو امت سالوں دیر کرے گی۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) روٹی اس وقت کھائے گا جب خدا کا حکم ہوگا۔ میں اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کر رہا ہوں جس کی اس ماہ مبارک میں آمد ہوئی۔ (گلہائے رنگا رنگ: ۲۰۶)

میں نماز پڑھ رہا تھا

ایک روز نواب مرزا داغ دہلوی (۱۸۳۱ء - ۱۹۰۵ء) نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک صاحب ان سے ملنے آئے اور انہیں نماز میں مشغول دیکھ کر لوٹ گئے۔ اس وقت داغ نے سلام پھیرا ملازم نے کہا "فلاں

صاحب آئے تھے اور چلے گئے' فرمانے لگے'' دوڑ کر جا، ابھی راستے میں ہوں گے'' وہ بھاگا بھاگا گیا اور ان صاحب کو بلا کر لایا۔ داغ نے ان سے پوچھا کہ'' آپ آکر چلے کیوں گئے؟ وہ کہنے لگے'' آپ نماز پڑھ رہے تھے اس لیے میں چلا گیا'' داغ نے فوراً کہا:'' حضرت! میں نماز پڑھ رہا تھا،'' **لا حول ولا قوة**'' تو نہیں پڑھ رہا تھا جو آپ بھاگے''۔

ناقص العقل کی قابل داد عقل و بلاغت

ابوالاسود، زیاد بن ربیعہ والئ عراق کی اولاد کو پڑھایا کرتے تھے۔ ایک دن ابوالاسود کی اہلیہ نے زیاد کے یہاں اُپنے لڑکے کی تولیت کا دعویٰ کر دیا۔ ابوالاسود کی اہلیہ نے امیر کے سامنے بیان دیا کہ یہ میرا لڑکا مجھ سے زبردستی لینا چاہتے ہیں، حالانکہ میرا شکم اس کا ظرف، میری چھاتی اس کی سقایہ اور میری آغوش اس کی سواری رہی ہے۔

ابوالاسود نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ کیا تو اس طریقہ سے مجھ کو دبانا چاہتی ہے حالانکہ میں نے اس لڑکے کو تیرے شکم میں رکھا اور تیرے وضع حمل سے پہلے میں نے اس کو (بحالت نطفہ) وضع کیا تھا۔ عورت نے کہا کہ تیری اور میری اس سلسلہ میں برابری نہیں ہو سکتی، اسلیے کہ جس وقت یہ تیرے شکم میں تھا، تو بہت ہلکا تھا اور جب تجھ سے منتقل ہو کر میرے شکم میں آیا تو بوجھل ہو کر رہا، تیرے شکم سے وہ شہوت کے ساتھ خارج ہوا، لیکن جب میرے شکم سے برآمد ہوا تو سخت تکلیف کے ساتھ نکلا۔

امیر زیاد نے عورت کا بیان سن کر ابوالاسود سے کہا کہ یہ عورت مجھ کو زیادہ عاقلہ معلوم ہوتی ہے، لہذا آپ اس کا لڑکا اس کو دے دیں۔ یہ اس کی پرورش اچھے طریقے سے کرے گی۔ (گلہائے رنگارنگ:۳۰۱)

شادی سادی ہونی چاہیے

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ طواف کر رہے تھے۔ میں نے طواف کے دوران حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی بیٹی سے شادی کا پیغام دیا، تو وہ خاموش رہے اور میرے پیغام کا کوئی جواب نہ دیا، میں نے کہا کہ اگر یہ راضی ہوتے تو کوئی نہ کوئی جواب ضرور دیتے اب اللہ کی قسم! میں ان سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کروں گا۔ اللہ کی شان وہ مجھ سے پہلے واپس پہنچ گئے، میں بعد میں مدینہ آیا، چنانچہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں داخل ہوا اور جا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کرنے کی کوشش کی، پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو انہوں نے خوش آمدید کہا اور فرمایا: کب آئے ہو؟ میں نے کہا ابھی پہنچا ہوں، انہوں نے فرمایا ہم لوگ طواف کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کو اپنی آنکھوں کے سامنے ہونے کا دھیان جما رہے تھے اس وقت تم نے مجھ سے (میری بیٹی) سودہ بنت عبداللہ کا ذکر کیا تھا، حالانکہ تم مجھ سے اس بارے میں کسی اور جگہ بھی مل سکتے تھے میں نے کہا ایسا ہونا مقدر تھا، اس لیے ایسا ہو گیا۔ انہوں نے فرمایا اب تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے؟

میں نے کہا اب تو پہلے سے بھی زیادہ تقاضا ہے چنانچہ انہوں نے اپنے دونوں بیٹوں حضرت سالم اور حضرت عبداللہ کو بلا کر میری شادی کر دی۔ (حیاۃ الصحابہ ۳/۳۵۴)

ایک تاریخی شادی

ایک باپ جب اپنی لڑکی کو کسی کے حوالے کرتا ہے، تو یہ اس کے لیے نازک ترین وقت ہوتا ہے۔ اس کا اندازہ شاید وہی لوگ کر سکتے ہیں جو خود اس تجربے سے گزرے ہوں۔ بڑے بڑے لوگوں کے قدم اس مقام پر آ کر پھسل جاتے ہیں۔

ان حالات میں بظاہر یہ ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ ایک باپ اپنی لڑکی کے نکاح کے لیے امیر کبیر شہزادے کے بجائے ایک غریب طالب علم کو پسند کرے۔ موجودہ زمانے میں تو اس کو سوچا بھی نہیں جا سکتا مگر تاریخ کا ایک دور ایسا گذرا ہے جب یہ ناممکن چیز نہ تھی بلکہ وقوع پر آئی تھی۔

سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ ایک جلیل القدر تابعی ہے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوسرے سال مدینہ کے ایک صحابی کے گھر میں پیدا ہوئے، اور 75 سال کی عمر میں 94ھ کو انتقال فرمایا۔

سعید بن مسیب کو بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فیض حاصل کرنے کا موقع ملا، مشہور حافظ حدیث حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان کے خسر تھے اس وجہ سے خصوصیت کے ساتھ استفادہ کا موقع ملا، چنانچہ سعید بن مسیب کی مرویات کا بڑا حصہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کے احادیث پر مشتمل ہے۔ وہ اپنے وقت کے بہت بڑے بزرگ اور عالم تھے۔ میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں جب مدینہ گیا اور وہاں کے سب سے بڑے فقیہ کا پوچھا تو لوگوں نے مجھے سعید بن مسیب کے گھر پہنچا دیا۔ ابن حبان کے الفاظ ہیں، وہ تمام اہل مدینہ کے سردار تھے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگ کو جب کوئی مسئلہ میں اشکال پیش آتا تو وہ ان کے پاس لکھ بھیجتے تھے۔

زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے بارے میں فرمایا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو دیکھتے تو بہت خوش ہوتے۔ نماز باجماعت کا اتنا اہتمام تھا کہ چالیس سال تک ایک وقت کی نماز بھی باجماعت ناغہ نہیں ہوئی۔ مدینہ کے تاریخ میں حرہ کا واقعہ نہایت مشہور ہے۔ یہ واقعہ یزید اور عبداللہ بن زبیر کے اختلاف کے زمانے میں پیش آیا اہل مدینہ نے جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی حمایت میں عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کو سردار بنا کر یزید کی بیعت توڑ دی، اس وقت یزید کی فوجیں تین دن تک مدینۃ الرسول میں قتل عام کرتی رہیں اور اس کو لوٹتی رہیں۔ اس پر آشوب زمانہ میں کوئی شخص گھر سے باہر قدم رکھنے کی ہمت نہ کرتا تھا۔ مسجدوں میں بالکل سناٹا رہتا تھا۔ ایسے نازک وقت میں بھی سعید بن مسیب مسجد ہی میں جا کر نماز پڑھتے تھے۔ لوگ انہیں دیکھ کر کہتے ذرا اس بوڑھے مجنوں کو دیکھو، کہ اس حالت میں بھی مسجد نہیں چھوڑتا۔

اموی حکومت کا بانی مروان بن حکم اپنے بعد علی الترتیب عبدالملک اور اس کے بھائی عبدالعزیز کو خلیفہ بنایا گیا تھا، مروان کے بعد عبدالملک کی نیت میں فتور آیا، اس نے عبدالعزیز کو ولی عہدی سے خارج

کر کے اپنے لڑکوں ولید اور سلیمان کو ولی عہد بنانا چاہا، لیکن پھر قبیصہ بن ذویب کے سمجھانے سے رُک گیا عبدالملک کی خوش قسمتی سے جلد ہی عبدالعزیز کا انتقال ہو گیا۔

اب عبدالملک کے لیے میدان صاف تھا، اس نے ولید اور سلیمان کو ولی عہد بنا کر ان کی بیعت کے لیے صوبیداروں کے نام فرمان جاری کر دیئے۔ ہشام بن اسماعیل جو مدینہ کا والی تھا، اس نے اہل مدینہ سے بیعت کے لیے سعید بن میبّب رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا، انہوں نے جواب دیا میں عبدالملک کی زندگی میں دوسری بیعت نہیں کر سکتا۔

یہ ایک بہت سنگین معاملہ تھا، کیونکہ سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت کے معنی یہ تھے کہ مدینہ سے ایک بھی ہاتھ بیعت کے لیے نہ بڑھے۔ چنانچہ ہشام نے سعید بن مسیّب کو کوڑے سے پٹوایا، اور ان کو سخت سزائیں دیں، اس کے بعد ابوبکر بن عبدالرحمان کو ان سے گفتگو کے لیے بھیجا گیا۔ واپسی کے بعد ہشام نے پوچھا، کیا سعید مار کے بعد کچھ نرم پڑے؟ ابوبکر نے جواب دیا۔ تمہارے اس سلوک کے بعد خدا کی قسم! وہ پہلے سے زیادہ سخت ہو گئے ہین اپنا ہاتھ روک لو۔

عبدالملک نے تدبیر سوچی اور جو شخص کوڑوں کی مار سے راضی نہیں ہوا تھا اس کو دنیا کے لالچ سے رام کرنے کا منصوبہ بنایا، سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کی ایک لڑکی جو خوبصورتی اور سیرت دونوں میں بہت ممتاز تھی اور اسی کے ساتھ اعلیٰ تعلیم (یافتہ) بھی تھی اس نے سوچا کہ ولی عہد سے اس کا نکاح کر کے اس کو اپنی بہو بنا لے، اس طرح باپ خود نرم پڑ جائے گا، اس نے امیر مدینہ ہشام بن اسماعیل المخذومی (جو سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کے عزیز بھی تھے) کے ذمہ سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کو راضی کرنے کا کام سپرد کیا۔

ہشام کو اپنی ناکامی کی پوری امید تھی، لیکن خلیفہ کے حکم کی تعمیل میں سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لیکن ادھر ادھر کی باتیں کر رہے تھے اس کے بعد کہا۔

جیسا کہ آپ کو علم ہے، عبدالملک بن مروان نے اپنے دونوں بیٹوں ولید اور سلیمان کے لیے عوام سے بیعت لینے کا ارادہ کیا ہے، بیعت لینے سے قبل امیر المومنین یہ بھی چاہتے ہیں کہ ولید کو آپ اپنی دامادی کا شرف بخشیں۔

یہ سنتے ہی سعید بن مسیّب کے چہرے کا رنگ غصہ سے متغیر ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے ان دونوں میں سے کچھ بھی منظور نہیں۔

اس انکار کے نتیجے میں سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کو دوبارہ مختلف قسم کی سختیاں جھیلنی پڑیں۔ اور طرح طرح سے ان پر دباؤ ڈالے گئے۔ مگر وہ اپنے انکار پر برابر قائم رہے اور دوسری طرف یہ سوچتے رہے کہ کوئی مناسب رشتہ سامنے آئے، تو لڑکی کا عقد کر دیا جائے، اس کے بعد قریش کے ایک گمنام اور غریب آدمی ابووداعہ کے ساتھ اس کی شادی کر دی۔

مشہور مؤرخ ابن خلکان نے خود ابووداعہ کی زبانی یہ واقعہ نہایت تفصیل سے نقل کیا ہے، جس کا

ترجمہ حسب ذیل ہے۔

''میں سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ میں پابندی سے بیٹھا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ کچھ مدت تک حاضر نہ ہوسکا، اس کے بعد جب گیا تو انہوں نے پوچھا، اتنے دنوں سے تم کہاں تھے؟ میں نے جواب دیا کہ میری بیوی کا انتقال ہوگیا تھا، اس وجہ سے حاضر نہ ہوسکا، انہوں نے کہا پھر ہمیں کیوں نہ تم نے باخبر کیا ہم بھی تجہیز وتکفین میں شریک ہوتے، اس کے بعد جب میں اٹھنے لگا تو انہوں نے کہا تم نے دوسری بیوی کا کوئی انتظام کیا؟ میں نے کہا خدا آپ پر رحم فرمائے، کون میرے ساتھ شادی کریگا، جب کہ میں دو چار درہم سے زیادہ کی حیثیت کا آدمی نہیں ہوں انہوں نے کہا کہ اگر میں کردوں تو تم کرنے کے لئے تیار ہو، میں نے کہا بہت خوب اس سے بہتر کیا ہے اس کے بعد انہوں نے اللہ کی حمد بیان کی، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور اسی وقت دو یا تین درہم پر میرے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح پڑھا دیا (حنفیہ کے نزدیک دس درہم سے کم پر نکاح جائز نہیں)۔ ابووداعہ کہتے ہیں کہ میں اسکے بعد وہاں سے اٹھا اور میری خوشی کا یہ عالم تھا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ میں کیا کروں؟ میں اپنے مکان پر پہنچا اور اس فکر میں پڑ گیا کہ اب رخصتی وغیرہ کے لئے قرض کہاں سے حاصل کروں؟ میں نے مغرب کی نماز پڑھی اور اس دن میں، روزہ سے تھا نماز کے بعد چاہا کہ میں کھانا کھاؤں، جو کی روٹی تھی اور زیتون کا تیل اتنے میں دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز آئی میں نے پوچھا کون ہے؟ آواز آئی، سعید میں نے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کو چھوڑ کر اس نام کے ہر شخص کو تصور کیا کیونکہ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ تو چالیس برس سے اپنے گھر اور مسجد کے علاوہ کہیں دیکھے نہیں گئے۔ اٹھ کر دروازہ کھولا تو وہاں سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کھڑے تھے انکو دیکھ کر معاً خیال ہوا کہ شاید انکا خیال بدل گیا ہے اور وہ فسخ نکاح کرانے آئے ہیں۔ میں نے کہا اے ابومحمد (ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت) آپ نے کیوں زحمت فرمائی، مجھے بلا بھیجا ہوتا انہوں نے کہا نہیں اس وقت مجھ ہی کو تمہارے پاس آنے کی ضرورت تھی، میں نے کہا پھر کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا مجھے خیال آیا کہ تم اپنے گھر میں تنہا ہو گے، حالانکہ اب تو تمہاری شادی ہو چکی ہے مجھے گوارا نہیں ہوا کہ تم تنہا رات بسر کرو اور یہ ہے تمہاری بیوی۔ انہوں نے صاحبزادی کو دروازہ کے اندر کر کے باہر سے خود ہی دروازہ بند کر دیا اور واپس چلے گئے۔

میری بیوی شرم کے مارے گر پڑی، پھر میں نے اندر سے دروازہ بند کیا اور اس کے بعد چھت پر چڑھ کر پڑوسیوں کو آواز دی، وہ لوگ جمع ہوئے اور پوچھا کیا قصہ ہے؟ میں نے کہا سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے آج اپنی لڑکی کا عقد میرے ساتھ کر دیا اور آج ہی اچانک وہ گھر بھی پہنچا گئے اور یہاں وہ گھر میں موجود ہے لوگوں نے آکر اسے دیکھا اور میری ماں کو خبر ہوئی تو وہ بھی آگئیں اور انہوں نے کہا اس کو چھونا تمہارے لیے حرام ہے جب تک میں حسبِ دستور تین دن تک اسے بنا سنوار نہ لوں، چنانچہ میں تین دن تک رکا رہا۔ اسکے بعد اسکے پاس گیا میں نے پایا کہ وہ ایک حسین وجمیل خاتون ہے۔ کتاب اللہ کی حافظہ اور سنتِ رسول اللہ کی عالمہ ہے اور حقوقِ شوہر کو خوب پہچاننے والی ہے۔ ابووداعہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد ایک ماہ تک میں گھر ہی پر رہ

گیا اس دوران میں سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کا نہ کوئی حال معلوم ہوا، اور نہ ان سے ملاقات ہوئی پھر ایک مہینے کے بعد میں انکی صحبت میں حاضر ہوا، اس وقت وہاں مجلس قائم تھی، میں نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ اس کے بعد کوئی بات چیت نہ کی، یہاں تک کہ جو لوگ مسجد میں تھے، سب چلے گئے۔ اسکے بعد جب میرے سوا کوئی وہاں نہیں رہ گیا تو انہوں نے پوچھا تمہارے ساتھی کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا بہتر حال ہے انہوں نے کہا: "ان رابك شيء فالعصا" (یعنی وہ کوئی ناپسندیدہ حرکت کرے تو اسے مارو)

پھر میں اپنے گھر لوٹ آیا، یہ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی لڑکی تھی جس کے لئے خلیفہ عبد الملک بن مروان نے اپنے لڑکے ولید کا پیغام دیا تھا جب اس نے اس کو ولی عہد بنایا تھا تو سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے شہزادہ ولید سے رشتہ کرنے سے انکار کیا جس کی وجہ سے عبد الملک، سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے پڑ گیا، یہاں تک کہ سخت سردی کے دن انہیں کوڑے سے پیٹا گیا، اور ان پر ٹھنڈا پانی ڈالا گیا۔ (ابن خلکان ۱/۲۰۷، ماہ نامہ رضوان لکھنو، اکتوبر ۱۹۶۶ء، ۸)

قسطوں میں زیادہ قیمت پر فروخت کرنا جائز ہے

آپ نے دیکھا ہوگا کہ جو دکان دار قسطوں میں اشیاء فروخت کرتے ہیں، وہ عام بازاری قیمت سے زیادہ قیمت پر فروخت کرتے ہیں، مثلاً ایک موٹر سائیکل کی قیمت عام بازار میں تیس ہزار ۳۰۰۰۰ روپے ہے لیکن قسطوں میں فروخت کرنے والے ۳۵۰۰۰ روپے اس کی قیمت لگائیں گے۔ اب اگر اس کی قیمت طے ہوجائے اور قسطیں متعین ہوجائیں کہ کتنی قسطوں میں اس کی ادائیگی کی جائے گی تو یہ صورت جائز ہے، البتہ اگر خریدار نے کوئی قسط وقت پر ادا نہ کی تو اس کی وجہ سے قیمت میں اضافہ نہیں ہوگا۔ اس لیے کہ جب ایک مرتبہ قیمت متعین ہوگئی تو اس میں اضافہ کرنا بعد میں جائز نہیں ہے۔ (تقریر ترمذی ۱/۱۰۴)

ف: عموماً قسط کی ادائیگی میں تاخیر پر جرمانہ ہوتا ہے جو ناجائز ہے۔ (مؤلف)

نماز جنازہ سیکھو، اور پڑھو!

سوال: کہ جب کسی شخص کا انتقال ہوتا ہے تو شریعت میں اس کے اولیاء میں جو قریب ترین ہوتا ہے، اس کو نماز جنازہ پڑھانے کا حق ہے، مثلاً بیٹا ہے یا باپ ہے وغیرہ۔ تو سوال ہے کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ مطلع فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں؟

جواب: آپ نے جو سوال کیا ہے، کہ ولی اقرب کو زیادہ حق ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ تو میرے ذہن میں اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ نماز میں مرحوم کے لیے دعائے مغفرت ہوتی ہے، تو ولی اقرب جس درد و غم سے دعا کرے گا، اتنا کوئی اور نہیں کرسکتا، اور جب کوئی دعا، دل سے کی جاتی ہے تو قبول ہوتی ہے۔ علماء نے اور بھی وجوہات لکھے ہیں لیکن بندہ کے ذہن میں یہ وجہ ہے۔

آج کل بہت سے لوگ نماز جنازہ نہیں جانتے، ان کو نماز جنازہ سیکھنی چاہیے تا کہ وقت آنے پر

مرحوم آپ کی دعائے مغفرت سے محروم نہ رہے۔ (بکھرے موتی ۵۵/۳)

نماز کب گناہ سے روکتی ہے؟

سوال: بعد سلام عرض ہے کہ میں نماز پڑھتا ہوں اور گناہوں سے بچاؤ نہیں ہوتا، حالانکہ قرآن میں ہے کہ نماز بے حیائیوں اور برائیوں سے روکتی ہے؟

جواب: اس کو ایک مثال سے سمجھیے کہ جس طرح دواؤں کی مختلف تاثیرات ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ فلاں دوا فلاں بیماری کو روکتی ہے اور واقعۃً ایسا ہوتا ہے لیکن کب؟ جب دو باتوں کا التزام کیا جائے۔

۱) دوا کو پابندی سے اس طریقہ اور شرائط کے ساتھ استعمال کیا جائے جو حکیم یا ڈاکٹر بتلائے۔

۲) پرہیز یعنی ایسی چیزوں سے اجتناب کیا جائے جو اس دوا کے اثرات کو زائل کرنے والی ہوں۔

اسی طرح نماز کے اندر بھی یقیناً اللہ نے ایسی روحانی تاثیر رکھی ہے کہ یہ انسان کو بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ لیکن اس وقت جب نماز کو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ان آداب و شرائط کے ساتھ پڑھا جائے جو اس کی صحت و قبولیت کے لیے ضروری ہوں۔ (بکھرے موتی ۳۱۸/۳)

دین میں زیادہ باریکیاں نکالنا؟

یہاں ایک بات سمجھ لینی ضروری ہے اور وہ یہ کہ شبہات میں زیادہ باریکیاں نکالنا اس شخص کے لئے مناسب ہے جس کے اور حالات بھی بلند ہوں۔ اسکے ورع اور تقویٰ کا معیار بھی اچھا ہو، لیکن جو شخص کھلم کھلا محرمات کا ارتکاب کرے اس کے بعد باریکیاں نکال نکال کر متقی بننے کا شوق رکھے، تو اس کے لئے یہ صرف ناموزوں ہی نہیں بلکہ قابلِ مذمت ہوگا۔

ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک عراقی نے پوچھا کہ اگر حالتِ احرام میں مچھر مار دے، تو اسکی کیا جزاء ہونی چاہیے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو، تو شہید کر ڈالا، اب مجھ سے مچھر کے خون کا فتویٰ پوچھنے چلے آئے ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کانوں سے سنا کہ دنیا میں وہ میرے دو پھول ہیں۔

اسی طرح بشر بن الحارث سے مسئلہ پوچھا گیا کہ ایک شخص کی والدہ یہ کہتی ہے کہ تو اپنی بیوی کو طلاق دے دے، اب اسے کیا کرنا چاہیے؟ فرمایا اگر وہ شخص اپنی والدہ کے تمام حقوق ادا کر چکا ہے اور اس کی فرمانبرداری میں اس معاملہ کے سوا اور کوئی بات باقی نہیں رہی، تو اسے طلاق دے دینی چاہیے، اور اگر ابھی کچھ اور مراحل بھی باقی ہیں تو طلاق نہیں دینی چاہیے۔ (ترجمان السنۃ: ۲۲۲/۲)

ہمارے اکابر کی جامعیت

نماز کے بعد لوگوں میں اسکا چرچا ہوا۔ عربیوں میں تو اس کا چرچا کم ہوا، لیکن ہندیوں میں اس کا چرچا زیادہ ہوا حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسکی شکایت ہوئی مگر حضرت رحمۃ اللہ علیہ چونکہ عارف تھے، صاحب

حال پر ملامت نہیں کرتے تھے کیونکہ حضرات عارفین کو لغزش کا افشا معلوم ہوتا ہے اسی لیے حضرت سنتے رہے اور ہنستے رہے کیونکہ نماز تو فاسد ہوئی نہ تھی چنانچہ فقہاء نے لکھا ہے کہ نماز کے اندر دعا، اگر غیر عربی میں ہو تو حرام ہے مگر مفسد صلوٰۃ نہیں اور حرمت اس لیے نہ تھی کہ مغلوب الحال تھے، معذور تھے، اس لیے حضرت تبسم فرماتے رہے۔ باقی زبان سے اس تفصیل کا اس لیے اظہار نہ فرمایا کہ فتنہ ہوگا (اس موقعہ پر حضرت کی جامعیت پر یہ کہنے کو جی چاہتا ہے آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری۔ جامع۔ (ملفوظات حکیم الامت ۲۹/۳)

اصلاح کے باب میں شدت اور حدت کا فرق

فرمایا کہ شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وعظ میں ایک شخص کو دیکھا جس کا پائجامہ ٹخنوں سے نیچے تھا۔ آپ نے بعد وعظ اس سے کہا کہ ذرا ٹھہر جائیے مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے۔ خلوت میں بٹھا کر یوں فرمایا کہ بھائی میرے اندر ایک عیب ہے کہ میرا پائجامہ ٹخنوں سے نیچے ڈھلک جاتا ہے اور حدیث میں یہ وعیدیں آئی ہیں۔ اور آپ اپنا پائجامہ دکھلانے کے لئے کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ خوب غور سے دیکھنا کہ کیا واقعی میرا خیال صحیح ہے یا محض وہم ہے، اس شخص نے شاہ صاحب کے پاؤں پکڑ لیے اور کہا کہ حضرت آپ کے اندر تو یہ عیب کیوں ہوتا، البتہ میرے اندر ہے مگر اس طریق سے آج تک مجھے کسی نے سمجھایا نہیں تھا اب میں تائب ہوتا ہوں، ان شاء اللہ، آئندہ ایسا نہ کروں گا، ہمارے اکابر کا ہمیشہ سے یہی معمول رہا ہے کسی کو ذلیل نہیں سمجھتے، نہایت احترام سے اسکو نصیحت کرتے ہیں تشدد نہیں کرتے اور بعض میں جو اس شدت کا شبہ ہوتا ہے

جس کی حقیقت غیرت ہے لوگ حدت اور شدت میں فرق نہیں کرتے۔ حدت اور ہے شدت اور ہے۔ حدت لوازم ایمان سے ہے، مومن بہت غیرت مند ہوتا ہے مثلاً اگر کوئی کسی کی بیوی کو چھیڑے تو غصہ آتا ہے اب اگر دیکھنے والا یہ کہے کہ یہ تو بہت تیز مزاج ہیں تو اس سے یہ کہا جائے گا کہ کمبخت کچھ نہ کہنا تو بے غیرتی ہے، اس لئے دیندار کو خلاف دین پر تحمل نہیں ہوتا۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۳/ ۳۳)

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا جواب

فرمایا کہ مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص نے میرے سامنے دریافت کیا کہ حیض کے زمانے میں جو نمازیں قضا ہوتی ہیں ان کی تو قضا نہیں اور جو روزے قضا ہوتے ہیں ان کی قضا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر نہ مانو گے، تو سر پر اتنے جوتے لگیں گے، جو بال ہیں وہ بھی نہ رہیں گے۔ اس کے بعد ہمارے حضرت نے فرمایا جب تک تعلیم سادہ رہی لوگوں کے ایمان بہت قوی رہے اور جب سے یہ نئی روشنی شروع ہوئی، لوگوں کے ایمان ضعیف ہوگئے۔ ہر بات میں لم اور کیف۔ لوگوں کے قلوب سے خدا اور رسول کی عظمت اٹھ گئی، موٹی بات ہے کہ جب ہم نے خدا کو خدا اور رسول کو رسول مان لیا تو انکے احکام میں چون وچرا کیسی؟ (ملفوظات حکیم الامت: ۳۵/۱۱)

عارف کا ہذیان بھی عرفان ہوتا ہے

۱) فرمایا کہ مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ مفقود الخبر کی عورت کے بارہ میں کیا حکم ہے؟ انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب بتلادیا۔ سائل نے عرض کیا اس میں تو بڑا حرج ہے اور دین میں حرج نہیں، مولانا نے فرمایا کہ جہاد میں تو اس سے بھی زیادہ حرج ہے، اسکا شریعت میں حکم کیوں ہے، بڑے آئے حرج حرج کرنے والے، جاؤ اپنا کام کرو ہمارے حضرت نے فرمایا کہ دیکھئے مجذوب تھے مگر بات کیسی عمدہ فرمائی۔ ہمارے حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تو یہاں تک فرمایا کرتے تھے کہ عارف کا ہذیان بھی عرفان ہوتا ہے۔

۲) فرمایا کہ ہمارے حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ عارف کو اگر ہذیان بھی ہوتا ہے تو وہ بھی عرفان ہی ہوتا ہے۔ مولوی محمد اسحاق صاحب ایک میرے دوست ہیں، ان کو ایک مرتبہ بہت زور کا بخار چڑھا۔ اس میں ایک مسئلہ بیان کیا کہ حدیث میں آتا ہے ''المومن لاینجس'' اسکا قصہ یوں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ جنابت کی حالت میں آپ سے ہٹنے لگے، تو آپ نے فرمایا ''المومن لاینجس'' اور قواعد فقہیہ میں سے ہے ''المیت ینجس'' (چنانچہ قبل غسل میت کے پاس تلاوت قرآن شریف کو فقہاء نے ناجائز کہا ہے اور بعد غسل جائز ہے کیونکہ میت ایسا نجس نہیں کہ بعد غسل بھی ناجائز ہی رہے)۔

تو ثابت ہوا ''المومن لایموت'' بس مقولہ مشہورہ روز روشن کی طرح ثابت ہوگیا ''الاان اولیاء اللہ لایموتون'' اور گو اس میں کچھ عملی خدشہ ہی ہے مگر ایسی حالت میں ایسا استدلال عجیب ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۱۱/۱۲۲)

حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا کشف

فرمایا: کہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف تھے، مگر کشف دائمی نہیں ہوتا، ایک دفعہ انکے پیچھے ایک شخص بالوں کی ٹوپی اوڑھے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا، بعد سلام اسے دیکھ کر فرمایا کہ ارے! ننگے سر نماز مکروہ ہوتی ہے، اس نے عرض کیا حضرت ننگے سر نہیں ہوں بالوں کی ٹوپی اوڑھ رہا ہوں، بس چپ ہوگئے (جامع کہتا ہے) گہے بر طارم اعلیٰ نشیم گہے بر پشت پائے خود نہ بینم۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۱۱/۴۳)

مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کا دقیق تصوف

فرمایا: کہ مولوی مظفر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ دہلی سے بہلی میں سوار ہوکر اپنے وطن کاندھلہ کو تشریف لارہے تھے بزرگوں کی عادت ہوتی ہے کہ ہر شخص سے اسکے مذاق کے موافق گفتگو کرتے ہیں اس بہلی والے سے بہلی ہی کے متعلق کچھ پوچھنے لگے کہ بیلوں کو راتب کتنا دیتے ہو اور کیا بچت ہوجاتی ہے؟ اس سلسلہ میں اس کی زبان سے یہ بھی نکل گیا کہ یہ بہلی ایک رنڈی کی ہے اور میں نوکر ہوں

بھلا مولانا رنڈی کی گاڑی میں کیسے بیٹھ سکتے تھے (کسی طالب علم نے کرایہ کرکے لادی ہوگی مولانا کو پتہ نہ تھا) اب مولانا کا دقیق تقویٰ دیکھئے، فوراً نہ اترے تاکہ اس کی دل شکنی بھی نہ ہو تقویٰ بھی بر تا ہو شخص کو نہیں آتا، ذرا دیر کے بعد بولے کہ بہلی والے بہلی کو روک لینا مجھے پیشاب کی ضرورت ہے، اس نے بہلی روکی آپ نے اتر کر پیشاب کیا اور اسکے ساتھ استنجاء سکھلاتے چلے کہاں تک چلتے آخر ڈھیلا پھینک دیا، اس نے کہا بیٹھ جائے فرمایا ٹانگیں شل ہوگئیں ہیں ذرا دور پیدل چلوں گا تھوڑی دور چل کر اس نے پھر عرض کیا پھر ٹال دیا پھر کہا پھر ٹال دیا پھر وہ سمجھ گیا اور کہا کہ مولانا میں سمجھ گیا کہ یہ رنڈی کی گاڑی ہے آپ اس میں بیٹھیں گے نہیں پھر لیجانے سے کیا فائدہ؟ حکم دیجئے، لوٹ جاؤں۔ فرمایا ہاں بھائی بیٹھوں گا تو نہیں مگر تم کو کاندھلہ چلنا ہوگا کیونکہ ممکن ہے کہ کوئی اسکے پاس کرایہ کو آیا ہو اور اس نے انکار کر دیا ہو تو خواہ مخواہ نقصان ہوگا (یہاں یہ شبہ ہے کہ جب کرایہ دینا ہی تھا تو پھر کاندھلے تک خالی بہلی کیوں لائے تو بات یہ ہے کہ بعض طبیعتیں بلا کارگزاری کے لینا گوارا نہیں کرتیں یا اس کے سوا کوئی وجہ ہو) لہٰذا آپ کاندھلہ تک ویسے ہی پیدل آئے اور ہر منزل پر بیلوں کو گڑ، گھی اور گھاس دانہ کا ویسا ہی انتظام کیا اور مکان آکر اس کو کرایہ دے کر واپس کیا۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۴۹/۱۱)

بعض بدعتیوں کی بدعقلی کی ایک حکایت

فرمایا: کہ حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ بعض بدعتیوں کی حس اور عقل کے متعلق فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ میں اپنے بچپن کے زمانے میں جب کہ اچھی طرح پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا بھی نہ جانتا تھا، کسی کے ہمراہ "پیران کلیر" کے میلہ میں گیا اتفاق سے جو غسل کا وقت تھا، اس وقت میں خاص مزار شریف کے پاس کھڑا ہوا تھا، سقہ جو آیا اس نے ایکدم مشک چھوڑ دی اور اسکی مشک چھوٹنے کے ساتھ ہی آدمیوں کا ریلا اندر آ گیا میں چونکہ بچہ تھا، ہجوم کیوجہ سے اس پانی میں گر گیا اور تمام کپڑے شرابور ہوگئے جب میں باہر نکلا تو لوگوں نے میرے تمام کپڑے اتار کر مجھے ننگا کر دیا، اور اس کا پانی نچوڑ کر تبرک سمجھ کر پی گئے اور پائجامہ کا پانی بھی پی گئے، جو یقیناً ناپاک تھا۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۵۸/۱۱)

علماء دین کی توہین اور طعن و تشنیع کرنے کا نتیجہ

مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جو لوگ علماء دین کی توہین اور ان پر طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ ان کا قبر میں قبلہ سے منہ پھر جاتا ہے اور یوں بھی فرمایا کہ جس کا جی چاہے دیکھ لے۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۸۶/۱۱)

شرعی احکام کو بے چون و چرا ماننا چاہیے

فرمایا: کہ کیرانہ میں ایک وکیل نے مجھ سے دریافت کیا کہ نماز پانچ وقت کی کیوں فرض ہوئی، اسکی کیا وجہ ہے؟ میں نے کہا کہ تمہارے ناک جو منہ پر بنی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ اگر گدی پر ہوتی، تو بری معلوم ہوتی میں نے کہا کہ ہرگز نہیں اگر سب کے گدی پر ہوتی تو بری بھی معلوم نہ ہوتی بس

اسکے بعد چپکے ہی تو ہو گئے۔ (ملفوظات حکیم الامت ۱۱/۹۹)

ف۔ آجکل ایک فیشن چل نکلا ہے کہ احکام شرعیہ کی حکمتوں اور مصلحتوں کو پوچھنا اور صرف پوچھنا ہی نہیں بلکہ اپنی اطاعت کو اس حکمت و مصلحت کے تابع بنانا کہ اگر حکمت ہماری سمجھ میں آئے گی تو عمل کریں گے ورنہ نہیں کریں گے مثلاً سود حرام ہے۔ تو آج کہنے والے کہتے ہیں کہ پہلے بتاؤ یہ کیوں حرام ہے؟ اس کا فائدہ کیا ہے؟ حرمت کی مصلحت کیا ہے؟ پھر ہم اس حکم پر عمل کریں گے۔ یہ حماقت کی بات ہے۔ (انعام الباری ۱/۱۷۲)

بیویوں میں عدل کرنا واجب ہے

فرمایا: کہ اگر کوئی ہدیہ، دو عدد ایک چھوٹا ایک بڑا لاتا ہے، تو مجھے گھروں میں تقسیم کرنے کے وقت عدل میں بڑی دقت ہوتی ہے مثلاً کوئی ڈلیاں لایا ایک چھوٹی ایک بڑی تو میں اسے کیسے تقسیم کروں۔ بس اس سے کہتا ہوں کہ بھائی تم میری ملک نہ کرو کیونکہ میرے اوپر عدل واجب ہے اور تمہارے اوپر عدل واجب نہیں۔ تم ہی مقرر کر دو کہ کونسی بڑے گھر اور کون سی چھوٹے گھر بھیجی جائے، ایسے ہی دھوبی کو اپنے دھونے کے کپڑے بھی خانقاہ سے دیتا ہوں، کیونکہ یہ یاد رکھنا دشوار ہے کہ پہلے کس کے یہاں سے گئے تھے اور اب کس کے یہاں سے جانا چاہیے۔ اور کپڑے درزی کو سلوانے کے لیے بھی یہیں سے دیتا ہوں اور ایسے ہی پہلے جب زنانے میں جاتا تھا تو جتنے منٹ ایک مکان میں ٹھہرتا تھا گھڑی کے حساب سے اتنے ہی منٹ دوسرے مکان میں ٹھہرتا تھا، مگر اب اس میں توسع ہو گیا کیونکہ گھر والوں نے خود اس میں رواداری کر دی۔ (ملفوظات حکیم الامت ۱۱/۱۲۶)

تصویر دیکھنے کا شرعی حکم

فرمایا: کہ اگر تصویر قصداً دل خوش کرنے کو دیکھے، تو حرام ہے، اور اگر بلا قصد نظر پڑ جائے تو کچھ حرج نہیں۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ صنعت کے لحاظ سے دیکھے تو فرمایا: کہ مصور کی صنعت تو کیا چیز ہے، صانع حقیقی کی بعض مصنوعات کو بھی دیکھنا حرام ہے جیسے امارد و نساء کو بنظر صنعت دیکھنے لگے، فقہاء نے اس کو خوب سمجھا ہے لکھتے ہیں کہ اگر شراب کی طرف فرحت کے لیے نظر کرے تو حرام ہے کیونکہ قاعدہ ہے کہ اچھی چیز کو دیکھ کر رغبت ہوتی ہے (تبسم سے فرمایا) کہ ایک مسخرے نے کہا کہ مولانا! مولوی محمد مظہر صاحب مدرس سہارنپور کو میں لاجواب کرونگا، اس نے مولوی صاحب کے پاس آکر سوال کیا کہ لونڈے کو اگر اس نیت سے گھورے کہ اللہ تعالیٰ نے کیسا بنایا ہے تو کیسا ہے؟ فرمایا: جہاں سے تو نکلا اسے دیکھ اس میں اللہ تعالیٰ کی صنعت بہت زیادہ ظاہر ہوتی ہے کہ اتنی چھوٹی جگہ سے تو اتنا بڑا نکل آیا۔ (ملفوظات حکیم الامت ۱۱/۱۳۳)

ڈاڑھی باعث وجاہت ہے

فرمایا: کہ داڑھی عجیب چیز ہے، اس سے آدمی بہت شکیل و حسین معلوم ہوتا ہے بلکہ ایک شخص تو کہتے تھے، بادشاہ معلوم ہوتا ہے۔ اب تو اس کی بڑی گت بنا رکھی ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت ۱۱/۱۳۶)

صوفیاء اور فقہاء، حکمائے امت ہیں

فرمایا: کہ مولوی صاحب نے لکھا تھا، کہ مجھے اول درجہ میں تو محدثین سے محبت ہے، پھر فقہاء سے، پھر صوفیاء سے، میں نے لکھا کہ مجھے اس ترتیب سے ہے، اول صوفیاء سے، پھر فقہاء سے، پھر محدثین سے، کیونکہ صوفیاء اور فقہاء حکمائے امت ہیں اور ان کے امت پر بڑے احسان ہیں پھر صوفیاء اہل محبت ہیں۔

ریاء کی حقیقت

فرمایا: کہ ایک شخص کا خط آیا ہے اس میں لکھا ہے کہ اس طرح عبادت کرنے کو جی نہیں چاہتا کہ لوگ دیکھیں۔ نماز بھی چھپ کے پڑھتا ہوں، تسبیح پڑھنے میں اگر کوئی آ جاتا ہے تو اس کو کپڑے میں چھپا لیتا ہوں، تا کہ ریاء نہ ہو۔ میں نے لکھا ہے کہ کبھی اسلام چھپانے کو بھی جی چاہا، کیونکہ دولت اسلام تو بڑی چیز ہے، اس میں بھی تو ریاء ہے (مجمع کی طرف مخاطب ہو کے فرمایا) محققین کا قول ہے کہ عام آدمی تو اظہار عبادت کو ریاء سمجھتے ہیں اور خواص اخفاء عبادت کو ریاء سمجھتے ہیں کیونکہ اخفاء سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی اس کی نظر مخلوق پر ہے اور اصل طریق یہ ہے کہ اپنی طرف سے نہ اظہار کا قصد کرے، نہ اخفاء کا۔ اپنے کام سے کام رکھے (جامع کہتا ہے کہ مخلوق کی ذم ومدح کا امیدوار نہ رہے۔ بس یہ مذاق پیدا کرے)

دل آرامے کہ داری دل درو بند
اگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

ریاء، فقط اظہار عبادت سے تھوڑا ہی ہوتی ہے بلکہ اس کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی عبادت کو اس نیت سے ظاہر کرنا کہ لوگ میری بزرگی کے معتقد ہو جائیں، باقی رہا نفس اظہار سو وہ کوئی ریاء نہیں اور اگر کسی کے اعتقاد کا بلا اختیار آئے، تو وہ وسوسہ ریاء ہے، ریاء نہیں۔ بس اپنی طرف سے قصداً اظہار نہ کرے، نہ یہ کہ لوگوں میں چھپتا پھرے، دیکھا اس طریق میں کیسے کیسے دھوکے ہیں۔ بلا رہبر اس طریق میں چلنا بہت مشکل ہے۔

گر ہوائے ایں سفر داری دلا ☆ دامن رہبر بگیر وپس بیا
بے رفیقی ہر کہ شد در راہ عشق ☆ عمر بگذشت ونشد آگاہ عشق
در ارادت باش صادق اے فرید ☆ تابیابی گنج عرفان راکلید
نفس نتواں کشت الا ظل پیر ☆ دامن آن نفس کش راسخت گیر

شیطان بڑے دور کی جھاتا ہے، حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو ذکر جہر تعلیم کیا اس نے کہا کہ اس میں تو ریاء ہوگی، فرمایا کہ جب ذکر خفی کرو گے اور لوگ دیکھ کر یہ کہیں گے کہ نہ معلوم اس وقت شاہ صاحب عرش کی سیر کر رہے ہیں یا کرسی کی۔ تو کیا یہ ریاء نہ ہوگی، بس جاؤ، اپنا کام کرو، ایک نقشبندی نے چشتی سے کہا کہ میں نے سنا ہے آپ ذکر جہر کرتے ہیں اشارہ لطیف تھا، کہ لوگوں پر ظاہر ہو گیا اور ریاء ہوگی چشتی نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ ذکر خفی کرتے ہیں (مطلب یہ کہ جب خفی کی بھی لوگوں کو خبر ہوگی تو

خفی سے یہ فائدہ ہوا) اور ذکر جہر سے بچنے کا سبب بجز نفس کا ایک کید بھی ہوتا ہے وہ یہ کہ جب ذکر جہر کرے گا تو ظاہر ہے پڑوسیوں کو خبر ہوگی اور جس دن نہ اٹھے گا تو سمجھیں گے کہ آج شاہ صاحب نہیں اٹھے اور ذکر خفی میں جس دن چاہے کرے جس دن چاہے نہ کرے بھی اسیلے خفی کو اختیار کیا جاتا ہے، یہ ہیں دھوکے جن پر مبصرین ہی کی نظر پہنچتی ہے اس واسطے شیطان پر ایک فقیہ ہزار عابدوں سے بھاری ہے۔ حدیث ہے ''فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد'' یونکہ شیطان مدت میں تو ایک کید بناتا ہے اور یہ اس کے کید پر مطلع ہو کر ذرا سی دیر میں توڑ پھوڑ کر رکھ دیتا ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت ۱۱/ ۱۴۴)

آجکل کے مجتہدین کی مثال

فرمایا: کہ بعض لوگ جمعہ، زوال سے پہلے پڑھ لیتے ہیں۔ خدا جانے یہ کہاں سے سمجھا ہے اور اس باب میں جو شیخین کی حدیث ہے'' ما کنا نقیل لانتغدی الابعد الجمعة '' اس سے تو صرف یہ پتا چلتا ہے کہ ہم قیلولہ بعد جمعہ کے کرتے تھے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ جمعہ وقت سے پہلے ادا کر لیتے تھے انہوں نے قیلولہ اور کھانے کو تو اپنی جگہ اور وقت سے نہ ہٹایا اور جمعہ کو ہٹا دیا، کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ جمعہ اپنے وقت پر ہوا اور قیلولہ وقت سے مؤخر ہو جائے۔ مجھے پر یاد آیا کہ ایک عقلمندوں کی بستی میں ایک سوداگر ایک شخص کی دیوار کے سایہ تلے دیوار سے کمر لگا کر بیٹھ جایا کرتا تھا اور مالک بھی دیکھا کرتا تھا ایک روز اس نے اپنی چٹائی بالکل دیوار کی جڑ سے ملا کر بچھائی دوپہر تک وہ کھسک کر تھوڑی نیچے آ گئی تو آپ نے اس سوداگر سے کہا کہ دیکھو بھائی یہ اچھا نہیں جو تم نے ایک بالشت ہماری دیوار ہٹادی آج کل کے نئے مجتہدین کی بھی ایسی ہی مثال ہے کہ قیلولہ اور غذا میں فرق نہ آئے، چاہے جمعہ اپنے وقت سے ہٹ جائے۔ ایک ایسے ہی جمعہ پڑھنے والے شخص نے مجھ سے پوچھا کہ اب کیا کروں؟ میں نے کہا جو نمازیں پڑھی ہیں وہ دہراؤ اور یہ سب کلام غیر مجتہد مدعی اجتہاد کے ساتھ ہے اور جو واقع میں مجتہد ہو، اس کو حق ہے کہ نص کو اپنے ذوق سے کسی خاص محل پر محمول کرے، ان کے ساتھ یہ کلام نہیں۔ (ملفوظات حکیم الامت ۱۱/ ۱۴۶)

ننانوے قتل کرنیوالے کی توبہ کے بارے میں چند سوالات

ایک عالم نے سوال کیا کہ یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص نے ننانویں خون کر کے توبہ کی اور ایک عالم کے پاس گیا کہ میں نے ننانویں خون کئے ہیں، میری توبہ مقبول ہے یا نہیں؟ اس نے کہا نہیں تو اس نے اس کو بھی قتل کر دیا کہ اب پورے سو ہی۔ پھر ایک شخص نے دوسری بستی کے ایک عالم کے پاس جانے کا پتہ بتلایا، وہ اس بستی کی طرف چلا اور راستہ میں مر گیا تو طلب یہ امر ہے کہ جب وہ توبہ کر چکا تھا تو پوچھتا کیا پھرتا تھا، ارشاد فرمایا کہ توبہ کر چکا تھا مگر مقبول ہونا معلوم نہ تھا، اس لیے پوچھتا پھرتا تھا۔ سوال: جب توبہ کر چکا تھا تو ملائکہ رحمت وعذاب میں اسکے متعلق منازعت کیوں ہوئی؟ ارشاد: غلبہ اثر معصیت یا توبہ میں اختلاف تھا، اس لیے ملائکہ نے اجتہاد کیا جو فیصلہ کے وقت ایک غلط بھی ثابت ہوا اور اجتہاد غلط بھی ہوتا ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ملائکہ بھی اجتہاد کرتے ہیں۔ سوال: کیا ملائکہ کا اجتہاد بھی غلط ہوتا ہے؟ ارشاد: کیوں نہیں

ہوسکتا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ملائکہ کو بعض اوقات قواعد کلیہ بتا دیئے جاتے ہیں کہ جو ایسا ایسا کرے وہ ایسا ہے جب ہی تو ان اجتہاد کی نوبت آئی۔ سوال: باوجود حقوق العباد مغفرت کیسے ہوئی؟ ارشاد: اللہ کو یہ بھی تو اختیار ہے کہ خصم کو راضی کرادیں کیونکہ ایک حدیث میں ہے کہ اہل حقوق کو میدان قیامت میں محلات دکھلائے جائیں گے وہ دیکھ کر کہیں گے یہ کس کے لیے ہیں؟ باری تعالیٰ کا ارشاد ہوگا: جو اپنے حقوق ہمارے بندوں سے معاف کرے سوال: اس سے یہ بھی استدلال ہوسکتا ہے کہ حقوق العباد بھی معاف ہوجائیں گے۔ ارشاد: اس سے استدلال کی کیا ضرورت ہے جبکہ اسکی خود حدیث میں تصریح موجود ہے جیسے ابھی گزرا، حقوق العباد کے مضمون پر ایک بے باک شخص کا قصہ آیا کہ نانوتہ میں ایک شخص کہنے لگا کہ ہمارے حقوق بھی تو لوگوں پر ہیں قیامت میں اپنے حقوق والوں سے کہہ دیں گے کہ ان سے لے لو، اگر یہ تمسخر ہے تو جواب ہی کی ضرورت نہیں اور اگر سچ مچ یہ عقیدہ ہے تو جواب یہ ہے کہ یہ موازنہ کیسے ہوگا کہ جس قدر دوسرے کے حقوق آپ پر ہیں اتنے ہی دوسرے پر آپ کے حقوق ہیں، پھر یہ نہ معلوم کہ وہاں ایسے عقد ہوسکے گا یا نہیں۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۱۱/۱۴۷)

بیس برس بعد کفر کے اقرار سے سابقہ امامت کا حکم

فرمایا: کہ اگر ایک شخص نے بیس برس تک ایک مقام پر امامت کی اور پھر یوں کہنے لگا کہ میں کافر تھا، تو اس موقع پر فقہاء نے لکھا ہے کہ پچھلی نمازیں سب کی ادا ہوگئیں اور اس کلمہ سے وہ اب کافر ہوگیا۔ اس وجہ سے اب اس کا اعتبار بھی نہ کیا جائے گا کیونکہ ممکن ہے کہ مسلمانوں کو پریشان کرنے کے لئے کہتا ہو۔ اور بیس برس پہلے سے وہ کافر نہ ہو، مسلمان ہو، اور ابھی کافر ہوا ہو۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۱۱/۱۵۸)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہندوستان میں سود حلال کردو

فرمایا: کہ بعض لوگ کہتے ہیں مولویوں سے کہ ہندوستان میں سود حلال کردو کیونکہ گو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف ہے مگر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ہے کہ حربی سے سود کا لینا جائز ہے اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول کوئی حجت بھی نہیں۔ میں کہا کرتا ہوں جی ہاں آپ کو امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تمام قولوں میں یہی ایک قول پسند آیا ہے، امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قول نماز میں، روزہ میں داڑھی میں حجت نہیں ہے۔ بس سود میں حجت ہے جیسے ایک شخص نے کسی سے پوچھا کہ قرآن میں تمام آیتوں میں تم کو کونسی آیت پسند ہے؟ کہا ﴿کلوا واشربوا﴾ کسی نے اسکو ایک شعر میں اس طرح کہا ہے۔

هم توبہ جب کریں گے شراب وکباب سے
قرآن میں جو آیا "کلوا واشربوا" نہ ہو

اس کا ایک شخص نے خوب جواب دیا ہے۔

تسلیم قول آپ کا ہم جب کریں گے جناب
جب آ گئے' 'واشربوا' ' کے' 'ولاتسرفوا' ' نہ ہو

پھر اس سے پوچھا دعاؤں میں کونسی دعا پسند ہے کہا ﴿رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ﴾۔ (ملفوظات حکیم الامت ۱۱/۱۶۰)

قبر پر ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں مانگنا چاہیے

فرمایا: کہ قبر پر ہاتھ اٹھا کر دعا نہ مانگنا چاہیے حتیٰ کہ دفن کے وقت بھی انتظام شریعت اس میں ملحوظ ہے تا کہ کسی کو یہ شبہ نہ ہو جائے کہ مردہ سے حاجت مانگی جاتی ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت ۱۱/۱۶۴)

مہمان اور دستر خوان کے چند آداب

فرمایا: کہ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر سائل آ کر سوال کرے، تو مہمان کو دستر خوان سے دینا جائز نہیں۔ ایسے ہی اگر کوئی کسی برتن میں کھانا بھیجے، تو اس میں کھانا جائز نہیں ہے، بلکہ اپنے برتن میں کر کے کھائے۔ لیکن اگر مزہ یا وضع بدل جانے کا اندیشہ ہو جیسے فرنی وغیرہ تو اسی برتن میں کھانا جائز ہے۔ ایسے ہی اگر چند مجلسیں کھانے کی ہوں تو اپنی مجلس میں اگر کھانے کی کمی پڑ جائے تو اپنے سامنے سے دے سکتا ہے اور اگر دوسری مجلس میں ضرورت پڑے تو دینا جائز نہیں ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت ۱۱/۱۶۶)

ناخن ترشوانے کی مدت کی ایک حکمت

فرمایا: کہ ایک طبیب نے ناخن ترشوانے کی ایک مدت لکھی ہے کہ اس کے بعد ناخنوں میں سمیت (زہریلے اثرات) پیدا ہو جاتی ہے۔ (شریعت نے بھی ایک مدت مقرر کر لی ہے، عجب نہیں یہی حکمت ہو۔)

فقہ الفقہ کا اہتمام

فرمایا: کہ لوگ یہاں آ کر مجھ سے فقہ کے مسائل دریافت کرتے ہیں، میں ان سے کہتا ہوں، کہ بھائی! فقہ تو دوسری جگہ بھی پوچھ لو گے۔ یہاں مجھ سے فقہ الفقہ پوچھو، جس کا دوسری جگہ اہتمام نہیں۔

سنت پر عمل سنت سمجھ کر ہی کرنا چاہیے

فرمایا: کہ آنحضرت ﷺ کے ارشادات میں بعض منافع ومعالج معاشیہ بھی ہیں، مگر ہم کو اس نیت سے عمل نہ کرنا چاہیے، بلکہ سنت سمجھ کر کرنا چاہیے۔ میرے گھر آج کدو پکا تھا، میں نے پوچھا، کیا شام کو بھی کدو ہی پکے گا؟ کہا ہر روز نہیں پکاتے، جب موسم آتا ہے، تو سنت سمجھ کر ثواب کے لیے کبھی کبھی ڈال لیتی ہوں۔ ہمارے حضرت نے فرمایا: سبحان اللہ! ہم کو یہ نیت کبھی کبھی نصیب نہ ہوئی۔

آجکل کی سفارش، سفارش نہیں ہوتی

فرمایا کہ آج کل کی سفارش، سفارش نہیں ہوتی، بلکہ جبر کیا جاتا ہے، جو سراسر حرام ہے۔ زیادہ زور

ڈالنے سے مخاطب کو ضرور تکلیف ہوتی ہے، تو یہ کون سی خوبی ہے کہ ایک مسلمان کو تو راحت پہنچائی اور دوسرے کو تکلیف۔ نیز جو سفارش شریعت کے خلاف ہو اس میں برکت بھی نہیں ہوتی۔ ایک شخص نے کسی کو سفارش لکھوانا چاہا۔ میں نے کہا کہ میں ان سے پوچھ لوں کہ تم کو تکلیف تو نہ ہوگی۔ دو لفافے لاؤ، چنانچہ وہ دو لفافے لائے میں نے ان کو لکھا کہ فلاں شخص یہ چاہتے ہیں، اگر تم کہو، تو ان کو سفارش لکھ کر دے دوں۔ وہاں سے پھر جواب ہی نہ آیا لیکن ان کا کام ہو گیا اور انہوں نے (جن کو سفارشی خط لکھا تھا) ان کو (جو سفارشی خط لکھانے آئے تھے) بواسطہ خط میں یہ لکھا کہ تم نے ان (یعنی حضرت مولانا مدظلہم) کو کیوں تکلیف دی (ایک صاحب نے مجلس میں سے عرض کیا کہ حضرت کے یہ دو الفاظ سفارش کے دوسروں کے صفحہ کے صفحہ مضمون سے اچھے ہوتے ہیں) فرمایا خیر یہ تو حسن ظن ہے، دیکھیے حضرت بریرۃ رضی اللہ عنہا لونڈی تھیں، ان کا حضرت مغیث سے نکاح ہوا تھا پھر یہ آزاد کر دی گئیں (آزادی کے بعد شریعت کا یہ حکم ہے کہ لونڈی چاہے، اپنا نکاح رکھے چاہے نہ رکھے اس کو اختیار ہے) تو حضرت بریرۃ رضی اللہ عنہا نے نکاح فسخ کر دیا تھا۔ حضرت مغیث کو چونکہ ان سے عشق تھا وہ بازاروں میں روتے تھے، حضور نے ان کی یہ حالت دیکھ کر حضرت بریرۃ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم مغیث سے نکاح کر لو، انہوں نے حضور سے سوال کیا کہ حضور یہ حکم ہے یا مشورہ آپ نے فرمایا: یہ مشورہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نہیں مانتی۔ ہمارے حضرت نے فرمایا: کہ اب تو کوئی مرید اپنے پیر سے ایسی بات کہہ دے، فوراً ہی کہیں گے مجلس سے نکال دو۔ مردود ہو گیا۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۱۹۲/۱۱)

تملیک سے قبل مالک کا انتقال ہو جائے تو اس رقم میں ورثاء کا حق آجاتا ہے

فرمایا: کہ یہاں مدختم میں جب کوئی رقم آتی ہے تو ان کا پورا پتہ لکھ لیا جاتا ہے، تاکہ اگر درمیان میں ان کے انتقال کی خبر آجائے تو بقیہ رقم ان کے وارثوں کے نام منی آرڈر کر دی جائے۔ اس پر ایک پیر جی صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ واپسی کی کیا ضرورت ہے اس وقت سے مغفرت کی دعا شروع کر دیا کرو، میں نے کہا یہ حق وارثوں کا ہے اس کی ملک سے نکل چکا، یہ تو ایسی مثال ہوگی کہ حلوائی کی دکان پر نانا جی کی فاتحہ میں کہا کرتا ہوں کہ پیر کے لیے صاحب علم ہونا بھی ضروری ہے (دیگر، حضرت والا نے ایک ارشاد میں اس کی بھی تصریح کر دی ہے کہ دین کی دعا پر اجرت جائز نہیں۔ یہاں دوسرا قاعدہ جاری ہوگا۔ جامع)
(ملفوظات حکیم الامت: ۱۹۵/۱۱)

دوسرا نکاح کرنے کی بعض مناسب شرائط

فرمایا: کہ ایک شخص نے مجھ سے عقد ثانی کے متعلق مشورہ پوچھا، تو میں نے کہا کہ تمہارے پاس کتنے مکان ہیں۔ اس نے کہا ایک ہے، میں نے کہا تمہارے لیے مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کتنے مکان ہونے چاہئیں؟ میں نے کہا، تین ہونے چاہئیں، انہوں نے پوچھا، تین کس کے لیے؟ میں نے کہا تین اس لیے ہونے چاہئیں کہ دو مکان تو دونوں بیویوں کے رہنے کے لیے ہوں اور تیسرا مکان اس لئے کہ جب ان دونوں سے اختلاف ہو جائے تو آپ اس تیسرے مکان میں دونوں سے الگ رہیں کیونکہ جب تم ان سے

رہ جھوگے تو کہاں رہو گے؟ وہ یہ سن کر رک گئے پھر جس عورت سے وہ نکاح کرنا چاہتے تھے اس کا دوسری جگہ نکاح بھی ہو گیا مگر پھر انہوں نے کانپور جا کر دوسرا نکاح کیا۔ (ہنس کر فرمایا) کہ یہ یوں سمجھے کہ اسی عورت کی (جس کا نکاح دوسرے سے ہو گیا) ممانعت تھی۔ ہمارے حضرت نے فرمایا کہ تعدد ازواج میں تو جہاں مرد تیز مزاج ہو تو سب ٹھیک رہتے ہیں ورنہ جہاں ملا آدمی ہوا سے تو نکو بنالیتی ہیں۔ یہاں ایک شخص کے چار بیویاں ہیں، سب میں خوب اتفاق ہے، وہ کسی کو منہ بھی نہیں لگاتا۔ بات یہ ہے کہ سب مظلوم ہیں اور مظلوموں میں اتفاق ہو ہی جاتا ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت:۱۱/۲۰۰)

دو فریق کے درمیان فیصلہ کرنے کا اصول

فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا، تو یہ کہہ کر بتایا تھا کہ اے علی! جب تک دونوں فریق کے بیان نہ سن لو، اس وقت تک کسی قسم کا فیصلہ نہ کرنا۔

ایک فریق کے بیان پر کبھی فیصلہ نہیں دینا چاہیے

فرمایا: کہ میں کبھی ایک فریق کے بیان پر فیصلہ نہیں دیا کرتا اس میں اکثر غلطی ہو جاتی ہے، اور روایات تو اکثر غلط ہوتی ہیں اور نہ کسی کو مقرب بناتا ہوں کیونکہ اس سے لوگ خائف رہتے ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک قصہ ہے کہ آپ کے پاس دو شخص پہنچے اور جا کر یوں عرض کیا کہ اس کے پاس ننانویں بکریاں ہیں اور میرے پاس ایک بکری ہے لیکن اس نے اس کو بھی لینا چاہا، تو آپ نے فرمایا کہ اس نے تجھ پر ظلم کیا۔ پھر داؤد علیہ السلام کو تنبہ ہوا کہ میں نے غلطی کی جو ایک کے بیان پر فیصلہ دے دیا پھر آپ نے استغفار فرمایا اور بظاہر اس میں ایک اشکال ہے کہ آپ نے ایک کے بیان پر فیصلہ کیسے دیا مگر واقع میں اس بیان پر قطعی فیصلہ نہیں دیا تھا بلکہ معناً وہ قضیہ شرطیہ تھا اس کا مطلب ہی یہ تھا کہ اگر ایسا کیا ہے تو ظلم ہے۔ رہا استغفار تو بات یہ ہے کہ انہوں نے اس کو قضیہ شرطیہ کی صورت میں استعمال نہیں کیا بلکہ قضیہ حملیہ استعمال کیا اگرچہ قضیہ شرطیہ ہی مراد تھا۔ مگر لفظوں میں بھی اس کا استعمال ہونا چاہیے تھا، ایک صاحب نے عرض کیا کہ ﴿یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ﴾ سے شبہ ہوتا ہے کہ یہ حکم بالحق نہ تھا، فرمایا کہ یہ قاعدہ کلیہ ہے یاد رکھنا چاہیے کہ امر و نہی زمانہ مستقبل کے لیے آتا ہے پس یہاں پر ماضی میں حکم بغیر الحق کا اشکال نہیں رہا۔ بعضوں کو ﴿وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِیْنَ خَصِیْمًا﴾ سے بھی شبہ ہو گیا ہے کہ کیا آپ نے خائن کی طرف داری کی تھی جس کی ممانعت ہوئی، سو یہاں بھی یہی معنی ہیں کہ آپ خائنین کے طرف دار نہ بنیے، جیسا کہ اب تک نہیں بنے یعنی جیسے ماضی میں بھی نہیں رہے۔ جیسے باپ کہتا ہے کہ ایسا کبھی نہ کرنا، جیسا اب تک نہیں کیا۔ پس صیغہ امر میں دلالت مستقبل پر ہوتی ہے امر کی دلالت زمانہ ماضی پر سمجھنا یہی غلطی ہے اور داؤد علیہ السلام کے اس قصہ کو یہود نے اس طرح سے رنگا ہے کہ آپ کی ننانویں بیویاں تھیں اور ایک لشکری کی صرف ایک بیوی تھی آپ کی اس پر نظر پڑ گئی تو آپ فریفتہ ہو گئے پھر

وہ لشکری کی مہم پر گیا اور وہاں جا کر مارا گیا اس کے قتل کے بعد اسے آپ نکاح میں لے آئے ،فرشتوں کو نصیحت کے لیے بھیجا تھا توبہ ،توبہ! یہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ایسا خیال بالکل غلط اور برا عقیدہ ہے اور تعجب ہے کہ اس کو بعض مفسرین نے بھی لیا ہے۔ دراصل ان کا فرشتہ ہونا ہی ثابت نہیں بلکہ ظاہر او اقع میں وہ انسان ہی تھے اور ان کا بکریوں کے متعلق مقدمہ تھا۔ فافہم! (ملفوظات حکیم الامت ۲۱۵/۱۱)

حقوق واجبہ کو ترک کر کے مستحبات میں مشغول ہونا جائز نہیں

فرمایا: کہ بعض وقت قرآن شریف کا پڑھنا بھی ممنوع ہوسکتا ہے، جیسے کوئی شخص قرآن شریف یاد کرنا چاہتا ہے، جو کہ مستحب ہے مگر بیوی ،بچوں کے لیے گذر کا کوئی ذریعہ نہیں ہے تو اس کو قرآن کے یاد کرنے میں وقت صرف کرنا حرام ہے، کیونکہ واجب میں خلل پڑتا ہے۔ فافہم! (ملفوظات حکیم الامت ۲۲۹/۱۱)

ایک پیچیدہ مقدمہ اور اس کا فیصلہ

فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذہانت اور علم کے متعلق ایک واقعہ دیکھا کہ دو شخص سفر کر رہے تھے۔ ایک جگہ کھانے کو بیٹھے ایک کے پاس پانچ روٹیاں تھیں اور ایک کے پاس تین تھیں، ایک راہ گیر بھی ادھر کو آنکلا، چونکہ عرب کے لوگ کریم ہوتے ہی ہیں انہوں نے اس کو بھی اپنے ساتھ کھانے کو بٹھالیا جب کھا کر اٹھنے لگا، تو باقتضائے کرم آٹھ درہم پیش کر کے چلا گیا۔ اور ان میں سے تین روٹی والے شخص نے کہا: کہ چار چار درہم تقسیم کرلو۔ دوسرا بولا کہ نہیں میری پانچ روٹی تھیں مجھے پانچ دو اور تمہاری تین تھیں تم تین لو دوسرے کو کچھ ضد چڑھ گئی۔ آخر دونوں یہ جھگڑا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اجلاس میں لے گئے۔ آپ نے بھی تین والے سے فرمایا کہ اس میں تیرا کیا نقصان ہے، پانچ اور تین کی نسبت پر یہ راضی ہے اسی طرح کرلو اس نے کہا ہم تو انصاف چاہتے ہیں تو فرمایا کہ انصاف ہی چاہتے ہو تو ایک تم لے لو اور سات اس کو دیدو، اس نے اس میں شور وشغب کیا تو آپ نے فرمایا کہ آٹھ روٹی تھیں اور تین کھانے والے تو یوں سمجھو ہر شخص نے ہر روٹی میں سے ایک ایک ثلث کھایا آٹھ روٹیوں کے چوبیس حصے ہوئے اور تینوں کے حصے میں آٹھ آٹھ آئے جس میں سے تین والے نے اپنے نو حصوں میں سے آٹھ کھالیے اور ایک بچا، اور پانچ والے کے پندرہ حصے ہوئے جس میں سے اس نے اپنے آٹھ کھالیے تو سات بچے پس درہم اسی نسبت سے تقسیم ہوں گے۔ (تاریخ الخلفاء: ۵۹)

سترہ اونٹوں کی تقسیم کا فیصلہ

ایک واقعہ ہے کہ تین شخصوں کے اونٹ مشترک تھے (نہ معلوم کس وجہ سے اس خاص نسبت سے اشتراک ہوا کہ) ایک تو آدھے کا، اور دوسرا ثلث کا، اور تیسرا نویں حصے کا شریک تھا۔ اور سترہ اونٹ تھے، وہ آپس میں تقسیم نہ ہوتے تھے۔ فیصلے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، آپ نے غلام سے فرمایا کہ ہمارے اصطبل میں سے ایک اونٹ لے آؤ، اور ان سے پوچھا کہ اگر ہم اٹھارہ میں سے اسی نسبت سے

حصے دے دیں، تو راضی ہو، انہوں نے خوشی سے قبول کرلیا۔ کیونکہ ہر ایک کو زیادہ ملتا تھا مثلاً سترہ میں سے آدھا ساڑھے آٹھ ملتے اور اب نو ملیں گے۔ علیٰ ہذا آپ نے آدھے والے سے کہا، نو لے جاؤ اور ثلث والے سے کہا کہ چھ لے جاؤ اور نویں والے سے کہا کہ دو لے جاؤ، اور غلام سے کہا کہ ہمارا اونٹ اصطبل میں باندھ دو۔ یہ حساب کر کا ہے مگر یہ وہ حضرات تھے نہ کہیں سلیٹ قلم لے کر بیٹھے اور نہ مدرسوں میں پڑھا۔

(ملفوظات حکیم الامت ۱۱/۲۴۰)

کبوتر کے متعلق فقہی مسائل

علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کبوتر کی بیٹ، ماکول (جو جانور کھائے جاتے ہیں) وغیر ماکول چوپاؤں (جو جانور نہیں کھائے جاتے) کی لید و گوبر وغیرہ کی خرید و فروخت باطل ہے۔ اور اس سے حاصل ہونے والی قیمت حرام ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے۔ لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، گوبر وغیرہ کی بیع کو جائز قرار دیتے ہیں کیونکہ ہر زمانہ میں ہر جگہ کے لوگ بغیر کسی انکار کے اس کی بیع پر متفق ہیں۔ نیز کبوتر کی بیٹ، ماکول وغیر ماکول جانوروں کی لید و گوبر کی بیع اس لیے بھی جائز ہے کہ اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہے اس لیے دوسری چیزوں کی طرح اس کی خرید و فروخت بھی جائز ہونی چاہیے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر کوئی چیز حرام فرماتے ہیں تو اس کی قیمت بھی حرام قرار دیتے ہیں۔

(رواہ ابوداؤد باسناد صحیح، حیوۃ الحیوان ۱/۶۳۱)

ایک فقہی مسئلہ (سانپ اور سپیرا)

کتاب الاحبار میں آداب سفر کے باب میں مذکور ہے، جب کوئی شخص سفر یا حضر میں موزہ پہنے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ اسکو پہننے سے پہلے جھاڑ لے تاکہ سانپ اور بچھو کے کاٹنے کے ممکنہ خطرہ سے محفوظ رہے، اس مسئلہ کی دلیل ابوامامہ باہلی کی حدیث ہے (جو ہم انشاء اللہ ''باب الغین'' میں لفظ غراب کے تحت ذکر کریں گے)

فتویٰ امام نووی میں اس مسئلہ کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ اگر کوئی سپیرا سانپ پکڑ لے جیسا کہ ان کی عادت ہے اور سانپ اس کو ڈس لے جس سے سپیرے کی موت واقع ہو جائے تو اس صورت میں سپیرا گنہگار ہوگا یا نہیں؟ پس اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اگر اس سپیرے نے سانپ کو اس نیت سے پکڑا ہے کہ لوگ اس کے فن پر اعتماد کرنے لگیں اور وہ اس فن میں مہارت بھی رکھتا ہو، تو غالب گمان کے مطابق تو وہ سانپ سے محفوظ و مامون رہے گا، البتہ اگر اسکے باوجود سانپ کے ڈسنے کی وجہ سے اس کی موت واقع ہو جائے تو سپیرا گنہگار نہیں ہوگا اگر سپیرے سے کوئی سانپ فرار ہو کر کسی کو نقصان پہنچا دے تو سپیرے سے کوئی ضمان نہیں لیا جائے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ نے زہد میں لکھا ہے کہ ایک سپیرا جس کے پاس پٹاری اور چند سانپ تھے، یمن میں کسی کے ہاں مہمان ہوا، پس رات کے وقت پٹاری سے سانپ نکلا اور گھر کے کسی فرد کو ڈس لیا جس سے اس کی موت واقع ہوگئی، پس یمن کے گورنر نے اس واقعہ کے متعلق حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو خط لکھا، پس حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سپیرے پر کوئی ضمان نہیں ہے البتہ سپیروں کو تاکید کی جائے اگر آئندہ وہ کسی کے گھر میں بطور مہمان کے قیام کریں تو اہل خانہ کو اس بات کی بھی اطلاع دے دیں کہ میرے پاس سانپ بھی ہیں۔ (رواہ الامام احمد فی الذھد، حیوۃ الحیوان: ۱/۶۸۱)

مغرب کی نماز میں چودہ بار تشہد پڑھنا

ایک مقتدی کی مغرب کی نماز میں چودہ بار تشہد پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ مقتدی نے قعدہ اولیٰ میں امام کو پاکر پہلی بار تشہد پڑھا اور امام پر سجدہ سہو واجب تھا، تو سجدہ سہو کے بعد امام کیساتھ تیسری بار تشہد پڑھا، پھر امام کو یاد آیا کہ نماز میں آیت سجدہ تلاوت کی ہے اور سجدہ نہیں کیا ہے تو سجدہ تلاوت کے بعد پھر چوتھی بار امام کے ساتھ تشہد پڑھا کہ سجدہ تلاوت، قعدہ اخیرہ کو ختم کردیتا ہے، پھر امام نے سجدہ سہو دوبارہ کرنے کے بعد تشہد پڑھ کر سلام پھیرا، تو مقتدی کو پانچویں بار امام کے ساتھ تشہد پڑھنا پڑا، اس لیے کہ سجدۂ تلاوت کے سبب امام کا پہلا سجدۂ سہو بے کار ہوگیا تھا۔

اب مقتدی چھوٹی ہوئی رکعتوں کو پوری کرنے کے لیے کھڑا ہوا تو اپنی دوسری رکعت کے قعدہ میں چھٹی بار تشہد پڑھا، پھر اس نے تیسری رکعت میں ساتویں بار تشہد پڑھا اور اس سے بھی کوئی واجب بھول کر چھوٹ گیا تھا، تو سجدہ سہو کے بعد آٹھویں بار تشہد پڑھا۔ اس کے بعد اسے بھی سجدہ تلاوت یاد آیا، تو سجدۂ تلاوت کے بعد نویں بار تشہد پڑھا۔ اور چونکہ سجدۂ تلاوت کے سبب سجدہ سہو بے کار ہوگیا۔ اس لیے سجدہ سہو کے بعد دسویں بار تشہد پڑھ کر سلام پھیرا۔

اور جب مقتدی امام کے ساتھ پانچویں بار تشہد پڑھ چکا، اگر اسکے بعد امام کو یاد آیا کہ ہم نے نماز کی کسی رکعت کا ایک ہی سجدہ کیا ہے، تو نماز کا چھوٹا ہوا سجدہ کرنے کے بعد امام کے ساتھ مقتدی کو چھٹی بار تشہد پڑھنا پڑا۔ اور نماز کے سجدہ نے چونکہ پھر سجدہ سہو کو باطل کردیا اس لیے امام نے پھر تیسری بار سجدہ سہو کرنے کے بعد تشہد پڑھ کر سلام پھیرا، تو مقتدی کو امام کے ساتھ کل سات بار تشہد پڑھنا پڑا، اور اگر مقتدی کو بھی اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کے پڑھنے میں اسی قسم کا معاملہ پیش آیا یعنی اس سے بھی نماز کا سجدہ بھول کر چھوٹ گیا، تو مقتدی کو تین رکعت کی نماز میں کل چودہ مرتبہ تشہد پڑھنا پڑے گا۔

(عجائب الفقہ۔ بحوالہ درمختار مع شامی: ۱/۳۱۳)

ایک دینی پیشوا کی ایک گناہ کی وجہ سے گھر بیٹھے رسوائی

ایک عورت بکریاں چرایا کرتی تھی اور ایک راہب کی خانقاہ تلے رات گزارا کرتی تھی۔ اس کے چار بھائی تھے۔ ایک دن شیطان نے راہب کو گدگدایا، وہ اس سے زنا کر بیٹھا، اسے حمل رہ گیا۔ شیطان نے

راہب کے دل میں (یہ بات) ڈال دی کہ اب بڑی رسوائی ہوگی، اس سے بہتر ہے کہ اسے مار ڈال اور کہیں دفن کر دے۔ تیرے تقدس کو دیکھتے ہوئے تیری طرف تو کسی کا خیال بھی نہ جائے گا اور اگر بالفرض پھر بھی کچھ پوچھ پچھ ہو، تو جھوٹ موٹ کہہ دینا، بھلا کون ہے جو تیری بات کو غلط جانے اس کی سمجھ میں بھی یہ بات آ گئی ایک روز رات کے وقت موقعہ پا کر اس عورت کو مار ڈالا اور کسی اجڑی زمین میں دبا آیا۔

اب شیطان، اس کے چاروں بھائیوں کے پاس پہنچا، اور ہر ایک کے خواب میں اسے سارا واقعہ سنایا، اور اس کے دفن کی جگہ بھی بتادی۔ صبح جب یہ جاگے تو ایک نے کہا کہ میں نے تو آج کی رات ایک عجیب خواب دیکھا ہے، ہمت نہیں پڑتی کہ آپ سے بیان کروں، دوسرے نے کہا نہیں کہو تو سہی چنانچہ اس نے اپنا پورا خواب بیان کیا کہ اس طرح فلاں عابد نے اس (کی بہن) سے بدکاری کی پھر جب حمل ٹھہر گیا تو اسے قتل کر دیا، اور فلاں جگہ لاش دبا آیا۔ ان تینوں میں سے ہر ایک نے کہا مجھے بھی یہی خواب آیا ہے اب تو انہیں یقین ہو گیا کہ سچا خواب ہے۔

چنانچہ انہوں نے جا کر حکومت کو اطلاع دی، اور بادشاہ کے حکم سے اس راہب کو خانقاہ سے ساتھ لیا اور اس جگہ پہنچ کر زمین کھود کر اس کی لاش برآمد کی۔ کامل ثبوت کے بعد اسے شاہی دربار میں لے چلے، اس وقت شیطان اس کے سامنے ظاہر ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ سب میرے کئے کوتک (کرتوت) ہیں اب بھی اگر تو مجھے راضی کر لے تو جان بچا دوں گا اس نے کہا جو تو کہے! کہا مجھے سجدہ کر لے اس نے یہ بھی کر دیا۔ بس پورا بے ایمان بنا کر شیطان کہتا ہے میں تجھ سے بری ہوں میں تو اللہ تعالیٰ سے (جو تمام جہانوں کا رب ہے) ڈرتا ہوں، چنانچہ بادشاہ نے حکم دیا، اور پادری صاحب کو قتل کیا گیا۔ (تفسیر ابن کثیر: ۴۴/۵)

صرف بہشتی زیور نا کافی ہے

ایک صاحب لکھتے ہیں کہ میرے پاس بہشتی زیور موجود ہے، مجھ کو جو دین کی ضرورت پیش آتی ہے اس میں دیکھ لیتا ہوں۔ گویا ان کے نزدیک سارا دین بہشتی زیور ہی کے اندر آ گیا ہے یا انکو ان مسائل کے علاوہ جو اس میں ہیں، کسی اور مسئلہ کی ضرورت ہی نہیں پڑتی اس میں شک نہیں کہ بہشتی زیور میں ایک کافی تعداد مسائل کی موجود ہے لیکن اولاً اس میں زیادہ تر وہ مسائل ہیں جو عورتوں کے ساتھ خاص ہیں یا عورتوں اور مردوں میں مشترک ہیں۔

اور اس سے قطع نظر مسائل اس میں اس قدر نہیں ہیں کہ ان کے بعد دریافت کرنے کی ضرورت ہی نہ ہو، اور یہ بھی ممکن نہیں کہ اس کے سارے مسائل مطالعہ سے حل ہی ہو جائیں اور کسی مسئلہ میں شبہ ہی نہ پیدا ہو۔ ضرورت اس کی ہے کہ سبقاً سبقاً کسی عالم سے پڑھا جائے۔ (دعوات عبدیت ۸۱/۸)

مشتبہ اور مشکوک سے احتیاط

تجارت میں زیادہ احتیاط برتنا خسارہ میں پڑنا ہے۔ مشہور تابعی ابن سیرین کا پیشہ تجارت تھا۔ ان کا

حال یہ تھا کہ خندہ پیشانی کے ساتھ نقصان اٹھاتے تھے لیکن مشتبہ اشیاء کو ہاتھ نہیں لگاتے تھے، ایک مرتبہ انہوں نے بیع کے طور پر غلہ خریدا۔ اس میں انہیں اسی ۸۰ ہزار کا فائدہ ہوا لیکن ان کے دل میں شک پیدا ہوگیا کہ اس منافع میں سود کا شائبہ ہے اس لیے پوری رقم چھوڑ دی حالانکہ اس میں مطلق ربو (سود) نہ تھا۔ (طبقات ابن سعد ۷/۱۴۵)

پردہ پوشی

حضرت سعید بن مسیب جلیل القدر تابعی اور دنیائے اسلام کے امام اور مقتداء مانے جاتے تھے۔ وہ اگرچہ احکام خداوندی کے باب میں بڑے سخت گیر تھے لیکن کسی کے گناہ کی پردہ دری نہ کرتے تھے اور خود دوسروں کو بھی پردہ پوشی کی تلقین کرتے تھے۔ ابن حرملہ کا بیان ہے کہ ایک دن میں صبح کو باہر نکلا تو ایک شخص کو نشہ کی حالت میں پایا، اس کو زبردستی اپنے گھر گھسیٹ لایا، اس کے بعد سعید سے ملاقات ہوئی ان سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک شخص کو نشہ کی حالت میں پایا اس صورت میں وہ کیا کرے؟ اس کو حاکم کے سپرد کر کے اس پر حد جاری کرائے؟ ابن مسیب نے جواب دیا اگر تم اس کو اپنے کپڑے سے چھپا سکو تو چھپا لو۔ یہ سن کر میں گھر واپس آیا۔ اس وقت وہ شخص ہوش میں آچکا تھا مجھ پر نظر پڑتے ہی اس کے چہرے پر شرمندگی طاری ہوگئی، میں نے اس سے کہا کہ تم کو شرم نہیں آتی اگر تم اس حالت میں پکڑے جاتے اور تم پر حد جاری کی جاتی تو لوگوں کی نگاہوں میں تمہاری کیا آبرو رہ جاتی۔ تم زندگی ہی میں مردہ ہو جاتے، تمہاری شہادت تک قبول نہ کی جاتی۔ یہ نصیحت سن کر اس شخص نے کہا: خدا کی قسم! آئندہ کبھی ایسا نہ کروں گا۔ اس کی پردہ پوشی کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ہمیشہ کے لیے تائب ہوگیا۔ (طبقات ابن سعد: ۵/۱۳۱)

خدا کی امان میں

حضرت سالم بن عبداللہ حد درجہ محتاط اور زاہد تھے۔ آپ کے نزدیک مسلمان کا خون اتنا محترم تھا کہ مجرم مسلمان پر بھی ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔ ایک مرتبہ حجاج بن یوسف نے آپ کو ایک ایسے شخص کے قتل کا حکم دیا۔ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کے معاونین میں تھا آپ تلوار لے کر مجرم کی طرف بڑھے اور پاس جا کر پوچھا۔ تم مسلمان ہو؟ اس نے کہا ہاں! میں مسلمان ہوں لیکن آپ کو حکم دیا گیا ہے۔ اسے پورا کیجیے، آپ نے پوچھا تم نے صبح کی نماز آج پڑھی ہے؟ اس نے کہا ہاں پڑھی ہے یہ سن کر سالم ٹوٹ گئے اور حجاج کے سامنے تلوار پھینک کر کہا: یہ شخص مسلمان ہے آج صبح تک اس نے نماز پڑھی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: کہ جس شخص نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ خدا کے حفظ و امان میں آگیا۔ حجاج نے کہا: ہم اس کو صبح کی نماز کے لیے تھوڑا ہی قتل کرتے ہیں بلکہ اس لیے قتل کرتے ہیں کہ وہ قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کے معاونوں میں ہے۔ فرمایا: اس کے لیے اور لوگ موجود ہیں جو عثمان کے خون کا انتقام لینے کے ہم سے زیادہ حقدار ہیں۔ سالم کے والد حضرت عبداللہ کو یہ واقعہ معلوم ہوا تو انہوں نے فرمایا: سالم نے سمجھداری سے کام لیا۔ (طبقات ابن سعد: ۵/۱۴۵)

کھوٹے سکوں کا مصرف

حضرت عبداللہ خیاط رحمۃ اللہ علیہ بڑے متقی اورمحتاط بزرگ تھے، ان کا ایک گاہک مجوسی تھا، وہ ان کی دکان پر کپڑے سلواتا اوراجرت میں کھوٹے سکے دیتا، وہ اس سے لے لیا کرتے۔

ایک دفعہ اتفاق ایسا ہوا، کہ وہ اپنی دوکان سے کہیں گئے اوراسی اثناء میں مجوسی آیا، اس نے اپنے کپڑے لیے اور کھوٹے سکے دیئے۔ عبداللہ کے شاگرد نے سکے واپس کئے تو پھر اس نے کھرے سکے حوالے کئے، جب عبداللہ آئے اور شاگرد سے پوچھا کہ اس مجوسی کا کرتہ کہاں ہے؟ اس نے واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے کہا تم نے برا کیا ایک عرصے سے میں وہ سکے لیکر صبر کر رہا تھا، میں وہ سکے لیتا اور ایک کنویں میں ڈال دیتا کہ کہیں پھر کسی کو ان سے دھوکہ نہ دیا جائے۔ (الرسالة القشيرية، باب الخلق)

کھوٹے سکوں کے بارے میں عام طور سے یہی ہوتا ہے کہ ایک شخص کو دھوکہ میں مل گیا تو پھر وہ بھی اس طرح دوسرے کو دھوکے میں دینے کی کوشش کرتا ہے۔ اوراس طرح دھوکا کھانے والوں کا سلسلہ چل پڑتا ہے۔ اس لیے احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ ایسے سکوں کو ضائع کردیا ہے۔ (علم وہدایت کے چراغ: ۲۹۰)

ف : ہمیں بھی اس طرز عمل کو اپنانے کی ضرورت ہے کیونکہ جعلی نوٹ بھی ہمارے سامنے آجاتے ہیں انکو آگے نہیں چلانا چاہئے۔ (مؤلف)

حق کی خاطر

قاضی شریح بن حارث رحمۃ اللہ علیہ تاریخ اسلام کے مشہور قاضی ہیں، وہ دینداری، فضل وکمال ذکاوت اور اپنے عدل اورانصاف میں خاص شہرت رکھتے ہیں، ان کے متعلق ایسے واقعات بھی ملتے ہیں جن کی مثالیں مشکل سے ملتی ہیں۔ انکے لڑکے اور بعض دوسرے اشخاص کے درمیان کسی حق کے بارے میں تنازعہ تھا لڑکے نے واقعہ بتایا کر پوچھا کہ اگر میرا حق نکلتا ہو اور مقدمہ میں کامیابی کی امید ہو تو میں دعویٰ کروں ورنہ خاموش رہوں۔ شریح نے مقدمہ کی نوعیت پرغور کر کے دعویٰ کرنیکا مشورہ دیا لیکن جب مقدمہ انکے سامنے پیش ہوا تو لڑکے کے خلاف فیصلہ دیا، فیصلہ دیکر جب گھر آئے تو لڑکے نے کہا اگر میں نے آپ سے پہلے مشورہ نہ کرلیا ہوتا تو مجھے آپ سے کوئی شکایت نہ ہوتی لیکن مشورہ دینے کے بعد آپ نے مجھے ذلیل کیا۔ شریح نے جواب دیا، جانِ پدر! تو مجھے ان لوگوں سے زمین بھر کے آدمیوں میں عزیز ہے، جب تو نے مجھ سے مشورہ کیا تو مجھے ان لوگوں کا حق نظر آیا، اگر میں اسوقت تجھ سے ظاہر کردیتا تو ان سے صلح کرلیتا اور ان لوگوں کا حق ضائع ہوجاتا۔ (طبقات ابن سعد: ۶/ ۹۳)

سلام میں سبقت

قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نہایت خوش اخلاق اور منکسر المزاج تھے، سلام میں ہمیشہ خود سبقت کرتے تھے قاسم کا بیان ہے، کہ کوئی شخص سلام میں شریح پر سبقت نہیں کرسکتا تھا۔ عیسیٰ بن حارث کا بیان ہے کہ "میں ہمیشہ

سبقت کرنے کی کوشش کرتا تھا مگر کبھی کامیاب نہ ہوا، میرا انکا اکثر راہ میں سامنا ہوتا تھا میں اس انتظار میں رہتا کہ اب سلام کروں کہ اتنے میں وہ قریب پہنچ کر ''السلام علیکم'' کہہ دیتے۔'' (طبقات ابن سعد ۹۷۰/۲)

سلام کی حدیث میں بڑی تاکید آئی ہے اور ایک مسلمان جب دوسرے مسلمان سے ملے تو اسے یہ دعائیہ فقرہ اپنی زبان سے ضرور کہنا چاہیے۔ یہ ایک بندے کی طرف سے دوسرے بندے کے لئے سلامتی کی دعا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''افشوا السلام '' سلام کو خوب پھیلاؤ۔ مگر آج ہمارے معاشرے میں سے یہ دعائیہ فقرہ بھی غائب ہوتا جارہا ہے اب تو دیندار طبقہ کو بھی دیکھا جاتا ہے کہ ان کے نزدیک سلام کی کوئی اہمیت نہیں رہ گئی۔ بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ چاہتے ہیں کہ پہلے انہیں کوئی سلام کرے، تو جواب دیں گے حالانکہ یہ نیکی کا کام ہے اور نیکی میں جو سبقت کرے اسکا درجہ بڑا ہوتا ہے۔ (علم وہدایت کا چراغ: ۷۷)

جذام کے فقہی مسائل

کتاب القواعد میں شیخ صلاح الدین عراقیؒ نے ذکر کیا ہے کہ'' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مہلک امراض میں مبتلا شخص کسی تندرست آدمی کے ہاں نہ جائے۔ اس حدیث سے یہ بات (اشارۃ النص کے ذریعے) معلوم ہوئی اگر کسی بچے کی ماں برص یا جذام کے مرض میں مبتلا ہو، تو اس (ماں) کے ذمے سے پرورش کا حق ساقط ہو جاتا ہے، اس لیے کہ ماں کے ساتھ رہنے اور سکا دودھ پینے کی وجہ سے بچے کو برص، جذام ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔''

علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شیخ صلاح الدین عراقی نے لکھا ہے وہ بالکل واضح ہے کیونکہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسکی تائید کی ہے اور مالکیہ سے بھی یہی منقول ہے کہ اگر کوئی (برص یا جذام کا) مریض تندرست وصحت مند لوگوں کے ساتھ مسافر خانے یا ہوٹل وغیرہ میں رہنا چاہتا ہو تو اس پر پابندی لگا دی جائے گی یہاں تک مسافر خانے یا سرائے میں رہنے والے مریض کو ٹھہرنے کی اجازت دے دیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اگر کوئی مجذوم پہلے ہی سرائے خانے میں رہتا ہو، بعد میں اس سرائے میں تندرست لوگ قیام کرنے کے لئے آجائیں تو اس مجذومی کو خوف زدہ کر کے سرائے سے نکال دیا جائے گا، بشرطیکہ تندرست وصحت مند آدمیوں کی یہی خواہش ہو۔

علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہے کہ اہل علم نے اس کی تصریح کی ہے اگر کوئی ایسی لونڈی ہو، جس کا مالک جذام کے مرض میں مبتلا ہو تو باندی کے لیے مناسب ہیکہ وہ اپنے آقا کو جو کہ جذام کے مرض میں مبتلا ہے ہم بستری (صحبت) کا موقع دے۔

ایک صورت یہ ہے کہ اگر کسی ایسے آدمی جو جذام کے مرض میں مبتلا ہو، اپنی بیوی کو ہم بستری کے معاملے میں پابند نہ کیا ہو، تو ان دونوں (میاں بیوی) میں تفریق کرائی جاسکتی ہے بیوی خودمختار ہے اور اسکی خودمختاری کو اس معاملے میں شریعت اسلامیہ نے تسلیم کیا ہے۔ (حیوۃ الحیوان ۶۰/۱)

امتیاز سے نفرت

حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد اور متقی بزرگ تھے۔ انکی ذات علم وعمل کی جامع تھی۔ وہ ہر ایسے امتیاز سے جس سے لوگوں کی توجہ انکی طرف ہو، بچتے تھے۔ اکثر نماز میں اپنے سے کم درجہ کے لوگوں کو آگے بڑھادیتے۔

ابن عون کا بیان ہے کہ ابن ہبیرہ کے خروج کے زمانہ میں بھی ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کیساتھ انکا نماز کا وقت آیا، تو انہوں نے مجھے نماز پڑھانے کا حکم دیا میں نے اسکی تعمیل تو کی لیکن نماز پڑھانے کے بعد میں نے ان سے کہا کہ آپ تو فرمایا کرتے تھے کہ نماز اس شخص کو پڑھانا چاہیے جسکو قرآن زیادہ یاد ہو، فرمایا ''مجھے یہ اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھوں اور لوگ یہ کہیں کہ ''محمد'' لوگوں کی امامت کرتے ہیں۔'' (طبقات ابن سعد: ۱۴۸/۷)

سفارش کے معاوضہ میں ہدیہ

حضرت مسروق بن اجدع رحمۃ اللہ علیہ، علمائے تابعین میں سے تھے۔ وہ اصل علم، خوف خدا کو سمجھتے تھے اور اسکے مقابلے میں غرور علم، کو جہل تصور کرتے تھے۔ بے حد محتاط اور متقی تھے۔ انکا حال یہ تھا کہ ادنی ادنی باتوں میں احتیاط ملحوظ رکھتے تھے، جسکا کوئی کام ان سے نکلتا تھا اس سے ہدیہ تک قبول نہ کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی معاملے میں ایک شخص کی سفارش کی، اس نے شکریہ میں ایک لونڈی لاکر پیش کی، یہ دیکھ کر سخت برہم ہوئے اور کہا اگر مجھے پہلے تمہارے اس خیال کا علم ہوتا تو میں کبھی تمہاری سفارش نہ کرتا جتنی سفارش کر چکا، وہ کر چکا اب جتنی ضرورت اور باقی رہ گئی ہے اسکے بارے میں میں کچھ نہ کہوں گا۔ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ ''جو شخص کسی کا حق دلانے یا ظلم کے انسداد کے لئے کسی کی سفارش کرے اور اسکے معاوضہ میں اسکو ہدیہ دیا جائے اور سفارش کرنیوالا اس سے قبول کرے۔ وہ ہدیہ اس پر حرام ہے''۔
(طبقات ابن سعد: ۵۴/۶)

انوکھی وضع کی تجارت

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے تفقہ، شان اجتہاد واستنباط اور ملکۂ تخریج وتفریع اور قیاس ورائے میں سب سے یگانہ اور ممتاز تھے۔ اور مسلمانوں کی غالب ترین اکثریت، فقہی مسائل میں انہی کی مقلد ہے۔ انکی فقہ اپنے اصول، گیرائی لچک وسعت اور رخصت، سہولت کے اعتبار سے ''الدین یسر'' کی صحیح تعبیر ہے اور یہ انکا اتنا بڑا فکری اور علمی کارنامہ ہے جسے دنیائے اسلام کبھی فراموش نہیں کرسکتی۔ امام صاحب کا آبائی پیشہ تجارت تھا لیکن انکی تجارت بھی بالکل انوکھی اور نرالے طرز کی تھی، وہ ان خوش اوصاف اور دیانت دار تاجروں میں تھے جو تجارت پیشہ لوگوں کیلئے بھی کامل نمونہ تھے، خرید وفروخت میں کبھی بھی دیانت داری کو ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے، چنانچہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک عورت فروخت کے لئے ریشمی کپڑا امام صاحب

رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لائی، امام صاحب نے قیمت دریافت کی تو اس نے سو (100) کی رقم بتائی، امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ مال تو زیادہ قیمت کا ہے اس نے سو (100) اور بڑھا دیے۔ اسطرح وہ ایک ایک سو بڑھاتی گئی حتی کہ چار سو تک پہنچ گئی امام صاحب نے فرمایا: یہ چار سو سے بھی زیادہ کا ہے، وہ کہنے لگی آپ میرا مذاق اڑاتے ہیں؟ امام صاحب نے فرمایا کسی دکاندار کو بلاؤ جو اسکی قیمت لگائے، چنانچہ وہ ایک شخص کو لے آئی اور اس نے وہ پارچہ پانچ سو میں خرید لیا۔ (الخیرات الحسان: ۲۴)

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ خریدار ہونیکی صورت میں بھی بائع کے نفع نقصان کا خیال رکھتے تھے اور موقع پا کر اسے لوٹنا پسند نہیں کرتے تھے بلکہ جہاں تک ممکن ہوتا، اسکی خیرخواہی ورہنمائی کرتے تھے۔ (علم وہدایت کے چراغ: ۶۲)

خریدار کی رعایت

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک مالدار تاجر ہونے کے باوجود استغناء کی شان رکھتے تھے۔ حرص وطمع بالکل نہ تھی۔ بے انتہا امانت دار تھے، اور دیانت داری کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اپنے نفس پر ہر طرح کی سختی روا رکھتے تھے، اگر خریدار نادار ہوتا تو بے تامل اپنا نفع چھوڑ دیتے یا نفع میں سے کچھ بطور کمیشن کے دے دیتے، چنانچہ ایک دفعہ ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نادار ہوں یہ کپڑا جتنے میں آپکو پڑا ہے اتنے میں دید یجئے۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اچھا چار درہم دیدو، وہ کہنے لگی، میں بڑھیا ہوں میرا مذاق نہ اڑائیے، امام صاحب نے ارشاد فرمایا "بڑی بی دو کپڑے میں نے خریدے تھے، ایک کپڑا اصل لاگت سے چار درہم کم پر بیچ ڈالا، اس لیے یہ کپڑا چار درہم میں پڑا ہے۔

اسی طرح ایک دوست کو خاص قسم رنگ کے ریشم کی ضرورت پیش آئی وہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس یہ غرض لے کر آیا امام صاحب فرمانے لگے: "ذرا صبر کرو کوئی اس قسم کا کپڑا آ گیا تو تمہارے لیے خرید لوں گا۔"

چنانچہ ایک ہفتہ بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ وہ کپڑا آ گیا وہ ہی دوست دوبارہ آیا تو امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "میاں تمہاری ضرورت پوری ہوگی ہے۔" اور کپڑا نکال کر دے دیا۔ اس دوست نے پوچھا، کتنے کا ہے؟ کہنے لگے صرف ایک درہم کا وہ دوست کہنے لگا مجھے آپکے بارے میں یہ گمان نہ تھا کہ آپ میرا مذاق اڑائیں گے۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے مذاق نہیں اڑایا، اصل بات یہ ہے کہ میں نے بیس اشرفی اور ایک درہم میں دو کپڑے خریدے تھے۔ ان میں سے ایک کپڑا بیس اشرفی میں بیچ ڈالا، اس لیے یہ ایک درہم میں رہ گیا۔ (تاریخ بغداد: ۳/ ۳۶۲)

تجارت میں احتیاط اور تقویٰ

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تجارت نہایت وسیع تھی لاکھوں کا لین دین تھا، اکثر شہروں میں گماشتے مقرر تھے بڑے بڑے سوداگروں سے معاملہ رہتا تھا ایسے بڑے کارخانے کے ساتھ دیانت اور احتیاط کا اسقدر

خیال رکھتے تھے کہ ناجائز طور پر ایک حبہ (دانہ) بھی انکے خزانے میں نہیں داخل ہو سکتا تھا۔ اس احتیاط میں کبھی کبھی نقصان بھی اٹھانا پڑتا تھا۔ مگر انکو پرواہ نہیں ہوتی تھی۔

ایک دفعہ اپنے شریک کاروبار حفص بن عبدالرحمن کے پاس خز (ریشم) کے تھان بھیجے اور کہلا بھیجا کہ فلاں فلاں تھان میں عیب ہے خریدار کو جتا دینا۔ حفص کو اس ہدایت کا خیال نہ رہا۔ تھان بیچ ڈالے اور خریداروں کو عیب کی اطلاع نہ دی۔ امام صاحب رحمہ اللہ کو معلوم ہوا تو نہایت افسوس کیا تھانوں کی قیمت جو تمیں ہزار درہم تھی سب خیرات کر دی۔ (تاریخ بغداد: ۳۸۵/۳)

بلاغرض حق گوئی

خلیفہ منصور اور حرہ خاتون (منصور کی بیوی) میں کچھ رنجش ہوگئی تھی۔ خاتون کو شکایت تھی کہ خلیفہ عدل نہیں کرتا۔ منصور نے کہا کہ کسی کو منصف قرار دو، اس نے امام صاحب کا نام لیا، اسی وقت طلبی کا فرمان گیا۔ خاتون پردہ کے قریب بیٹھی کہ امام صاحب رحمہ اللہ جو فیصلہ کریں خود اپنے کانوں سے سنے۔ منصور نے پوچھا: شرع کی رو سے مرد کتنے نکاح کر سکتا ہے؟ امام صاحب نے کہا چار، منصور خاتون کی طرف مخاطب ہوا کہ سنتی ہو! پردہ سے آواز آئی کہ ہاں سنا۔ امام صاحب رحمہ اللہ نے منصور کیطرف خطاب کر کے کہا ''مگر یہ اجازت اس شخص کے لئے خاص ہے جو عدل پر قادر ہو۔ ورنہ ایک سے زیادہ نکاح کرنا اچھا نہیں'' خدا خود فرماتا ہے: ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً﴾ امام صاحب گھر آئے تو ایک خادم پچاس توڑے لیے ہوئے حاضر ہوئے کہ خاتون نے نذر بھیجی ہے اور کہا ہے کہ آپ کی کنیز آپکو سلام کہتی ہے۔ اور آپ کی حق گوئی کی نہایت مشکور ہے۔ امام صاحب نے روپے واپس کر دئے اور خادم سے فرمایا کہ جا کر خاتون سے کہنا کہ میں نے جو کچھ کہا کسی غرض سے نہیں کہا بلکہ میرا فرض منصبی تھا۔'' (سیرت النعمان)

حق پرستی

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو ایک زمانے میں حاکم کوفہ نے حکم دے دیا تھا کہ فتویٰ نہ دیا کریں۔ چنانچہ انہیں دنوں کا ذکر ہے کہ ایک دن امام ممدوح گھر میں تشریف رکھتے تھے بی بی اور بچے پاس تھے صاحبزادی نے روزہ کے متعلق ایک مسئلہ پوچھا۔ آپ نے فرمایا بیٹا! یہ مسئلہ اپنے حماد سے پوچھ لو۔ مجھ کو حاکم کی طرف سے فتویٰ دینے کی ممانعت ہے اسلیے میں تمہارے سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔ (ابن خلکان ۴۵۲/۱)

اس سے بڑھ کر حق پرستی اور کیا ہو سکتی ہے عہدۂ قضا قبول نہ کرنا اپنے نفس کا حق تھا جسکو انہوں نے حاکم اور خلیفہ کے مقابلے میں برسر دربار نہیں چھوڑا۔ اور فتویٰ نہ دینا حاکم کا حق تھا جسکو انہوں نے خلوت اور گھر کی چار دیواری کے اندر بھی ملحوظ رکھا۔ (علم و ہدایت کے چراغ: ۶۷)

ظالم حکمرانوں کے مقابلے میں اعلان حق

حضرت امام مالک رحمہ اللہ مدینہ میں پیدا ہوئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین کو دیکھا، ان سے علم حاصل کیا

آپ کی آنکھیں نورانی زندگی میں کھلیں۔ مدینہ کی عظمت اور شان میں پرورش پائی، مدینہ منورہ اس وقت علم کا گہوارہ، نور کا مخزن اور معرفت کا سرچشمہ تھا، مدینہ کی عظمت کا نقش دل پر جم گیا اس شان اور تقدس کا اثر آپ کے افکار آپ کی فقہ اور آپ کی زندگی میں نمایاں ہے۔ تقریباً پچاس سال تشنگان علم آپ کے فیض تعلیم وتربیت سے سیراب ہوئے۔ اسلامی شریعت کے اصول مرتب کر کے ایک مکتبہ خیال کے جاری کرنے والے اور بانی ہیں۔ جابر امراء اور ظالم حکومتوں کے مقابلے میں اعلان حق اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وہی لوگ کر سکتے ہیں جو ایمان کامل اور خدا پر پورا بھروسہ رکھتے ہوں۔ امام دارالہجرۃ حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ اپنے گوناگوں اوصاف کے ساتھ اس امر میں بھی امتیازی حیثیت رکھتے تھے۔ ایام حج میں خلافت عباسیہ کی طرف سے عام منادی کرادی گئی تھی کہ امام مالک اور ابن ابی الذویب کے سوا اور کوئی شخص فتویٰ نہ دے۔ چھ چھ مہینے کی مسافت طے کر کے لوگ حضرت امام صاحب سے فتویٰ پوچھنے آتے۔ امام صاحب بڑی آزادی سے فتویٰ دیتے تھے۔ چنانچہ امام صاحب نے ایک فتویٰ دیا کہ کوئی شخص کسی جبر سے بیوی کو طلاق دے دے تو طلاق نہیں پڑتی۔ والیٔ مدینہ نے یہ حکم دیا کہ آئندہ سے یہ فتویٰ نہ دو۔ بلکہ یہ فتویٰ دو کہ طلاق پڑ جائے گی۔ مگر چونکہ یہ بات امام صاحب کے نزدیک صحیح نہ تھی اس لیے والیٔ مدینہ کی سطوت کا امام صاحب پر جادو نہ چل سکا ہمیشہ یہی فتویٰ دیتے رہے کہ جبراً طلاق نہیں پڑتی۔

والی مدینہ نے آپ کو غصہ میں طلب کیا اور اس نے ہدایت کی کہ ہاتھ میں ہتھکڑیاں پیچھے سے ڈالی جائیں۔ اونٹ کی ننگی پیٹھ پر سوار کر کے مالک کو میرے سامنے لایا جائے۔ چنانچہ اس انداز سے امام صاحبؒ لائے گئے۔ مگر اونٹ پر بھی بلند آواز سے فرما رہے تھے کہ جو مجھ کو جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا تو جان لے کہ میں مالک، انس کا بیٹا اور اسی مسئلہ کا اعلان کرتا ہوں کہ جس کے اعلان سے مجھ کو جبراً روکا جا رہا ہے کہ ''**طلاق المکرہ لیس بشیء**'' یعنی جبریہ طلاق کوئی چیز نہیں!

ظالم سپاہیوں نے کس کر ہتھکڑی ایسی ڈالی تھی کہ کندھا اتر گیا تھا۔ اس پر طرہ یہ کہ والی نے امام صاحب کو ستر کوڑے اور لگوائے۔ مگر امام صاحب نے صبر واستقلال سے تکلیف کو برداشت کیا اور جو رائے تھی اس پر قائم رہے۔ یہ تھی امام صاحبؒ کی جلالت شان۔ (حیات مالک، از علامہ سید سلیمان ندوی)

مرتبہ کے مطابق برتاؤ

خلیفہ ہارون الرشید مجلس درس میں آیا تو مسند سے نیچے اتر کر اس کو بیٹھنا پڑا لیکن ایک بار امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تشریف لائے تو آپ نے اس قدر تعظیم کی کہ ان کے لیے اپنی چادر فرش پر بچھائی وہ اٹھ گئے تو طلبہ سے کہا کہ ''یہ عراق کے ابوحنیفہ رحمہ اللہ ہیں جو اس ستون کو سونا ثابت کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں'' اس کے بعد کوفہ کے محدث سفیان آئے تو ان کی بھی تعظیم کی لیکن اس سے کم، ان کے چلے جانے کے بعد فرمایا کہ لوگوں کی علیٰ قدر مراتب عزت کرنی چاہیے۔ (حیات مالک، از علامہ سید سلیمان ندوی)

طلب علم مہد سے لحد تک

طلب علم کی راہ میں امام احمد رحمہ اللہ کی بادیہ پیمائی (صحرانوردی) برابر جاری رہی۔ تمام ممالک اسلامیہ کا چکر لگایا نہ وہ محنت سے گھبراتے نہ مشقت سے جی چراتے اور نہ زیادہ حاصل کر کے بھی سیری ہوتی۔ کتابوں کا بوجھ پیٹھ پر لدا ہوتا۔ چنانچہ ایک مرتبہ کسی جانے پہچانے آدمی نے اس طرح حالت سفر میں دیکھ لیا۔ اور احادیث کی روایت اور کتابت کی کثرت دیکھ کر اعتراضاً کہا "اتنا کچھ حفظ کر ڈالا، اتنا کچھ لکھ ڈالا، اور اتنی روایت کر ڈالی پھر بھی عالم یہ ہے کہ آج کوفہ جارہے ہیں تو کل بصرہ، آخر کب تک یہ سلسلہ جاری رہے گا؟ حتیٰ کہ جب درجہ امامت پر متمکن ہو گئے۔ تو آپ کے ایک ہم عصر نے دیکھا کہ قلم دوات ہاتھ میں ہے اور برابر لکھتے جارہے ہیں۔ وہ کہنے لگا، ابوعبداللہ! آپ اس رتبہ بلند تک پہنچ چکے ہیں اور یہ عزت پائی ہے کہ امام المسلمین کہلائے جاتے ہیں پھر بھی آپ یہ کیا کرتے ہیں؟ امام احمد نے فرمایا" جب تک قبر کا منہ نہ دیکھ لوں گا قلم دوات کا ساتھ بھلا کیسے چھوٹ سکتا ہے؟ آپ اکثر یہ بھی فرمایا کرتے اس وقت تک برابر تحصیل علم کرتا رہوں گا تاوقتیکہ قبر میں نہ چلا جاؤں۔" (امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ مصنفہ ابوزہرہ)

انتہائی احتیاط پسندی

ایک بار ایک قرض کی ادائیگی کے پیش نظر آپ نے سونے کی ایک شئے رہن رکھ دی اور جب آپ کے پاس روپے کا انتظام ہو گیا تو وہ دائن کے پاس گئے تاکہ رقم دے کر اپنی شئے واپس لے لیں۔ چنانچہ دائن رہن شدہ شئے جب واپس دینے لگا تو اسے شبہ ہو گیا۔ کیونکہ اس کے پاس بالکل ویسی ہی ایک اور شئے بھی رہن رکھی تھی۔ اس نے دونوں چیزیں امام موصوف کو دے دیں اور عرض کیا ان میں سے جو آپ کی ہو وہ پہچان کر لے لیجیے۔ لیکن امام احمد رحمہ اللہ کی انتہائی احتیاط پسندی کی یہ کیفیت تھی کہ آپ نے دونوں چیزیں واپس کر دی اور کوئی بھی نہ لی۔ گویا کہ آپ اپنے ہی مال سے دستبردار ہو گئے اور شک کے سبب نقصان اٹھانا گوارا کر لیا۔ (علم و ہدایت کا چراغ: ۸۱)

تزکیۂ نفس کے خلاف

ایک مرتبہ امام احمد رحمہ اللہ بیمار ہو گئے۔ تو آپ کے صاحبزادے آپ کی عبادت کے لیے حاضر ہوئے اور عرض کیا: "میرے پاس کچھ رقم ہے جو متوکل (خلیفہ) نے ہدیے کے طور پر دی تھی۔ کیا اس کے ذریعے میں حج کر سکتا ہوں؟" آپ نے فرمایا: "ہاں کر سکتے ہو" بیٹے نے عرض کیا "اگر ایسی رقم آپ کے پاس ہوتی تو کیا آپ بھی اس کو اپنے صرف میں لے آتے؟" یہ سنا تو ارشاد فرمایا: بیٹے! میں خلیفہ کے عطایا کو حرام نہیں سمجھتا لیکن ان کا لینا تزکیۂ نفس کے خلاف سمجھتا ہوں۔ (امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ مصنفہ ابوزھرہ)

مرضی کے خلاف فتویٰ

ایک روز امام محمد رحمہ اللہ دوسرے علماء کے ساتھ ہارون رشید کے محل میں بیٹھے ہوتے تھے، اتفاق سے

اسی وقت ہارون رشید بھی آ گیا۔ تمام حاضرین اس کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے لیکن امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جگہ سے جنبش بھی نہ کی۔ تھوڑی دیر بعد ہارون نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو تخلیہ میں بلایا، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اندر گئے تو ہارون نے ان سے کہا کہ بنو تغلب (نصاریٰ) کو نقض عہد کر کے میں قتل کرانا چاہتا ہوں۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں امان دی تھی۔ اس لیے نقض عہد کی گنجائش نہیں ہے، ہارون نے کہا کہ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شرط پر امان دی تھی کہ وہ اپنے بچوں کا بپتسمہ (عیسائی بنانا) نہ کریں لیکن انہوں نے اس کی خلاف ورزی کی ہے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انہوں نے بپتسمہ کے باوجود انہیں امان دی تھی۔ اس پر ہارون نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان سے جنگ کرنے کا موقع نہ مل سکا۔ امام محمدؒ نے فرمایا کہ اگر ایسا ہے تو اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان سے جنگ کرنا چاہئے تھا۔ حالانکہ ان لوگوں نے ان سے کوئی تعرض نہیں کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے بلاشرط صلح کی تھی۔ اس پر ہارون بہت خفا ہوا، اور ان کو محل سے نکلوا دیا۔ (مناقب کردری ۲/ ۱۶۳)

حاضر جوابی

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نہایت ذکی اور ذہین تھے۔ اس لیے جب کوئی بات یا مسئلہ سامنے آتا تو وہ فوراً جواب دیتے۔ ایک بار ہارون کے ساتھ حج کو تشریف لے گئے، ظہر یا عصر کے وقت انہوں نے امامت کی۔ چونکہ یہ مسافر تھے اس لیے قصر کیا، یعنی دو رکعت کے بعد سلام پھیر کر نمازیوں سے کہا کہ ''اپنی نماز پوری کر لو، میں مسافر ہوں'' اہلِ مکہ میں سے ایک شخص نے نماز ہی میں کہا، ہم لوگ یہ مسئلہ تم سے اور جس نے تم کو سکھایا ہے اس سے بہتر جانتے ہیں۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ تو ٹھیک ہے۔

لیکن یہ مسئلہ اگر تم کو معلوم ہوتا تو نماز میں بات چیت نہ شروع کر دیتے۔ اس جواب پر ہارون بہت خوش ہوا اور اس نے کہا کہ اگر نصف سلطنت کے بدلہ مجھے یہ جواب مل جاتا تو بھی میں پسند کرتا۔ (مفتاح السعادۃ: ۱۰۴)

اہلِ علم کے لیے کام کی بات

حضرت ابن مہدی اہلِ علم کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ جب آدمی اپنے سے زیادہ صاحب فضل وکمال سے ملے تو اس کی صحبت کو غنیمت سمجھے۔ اگر اپنے برابر سے ملے تو اس سے استفادہ اور مذاکرہ کی کوشش کرے۔ اور اگر اپنے سے کم تر آدمی سے ملے تو اس کے ساتھ تواضع سے پیش آئے اور اس کو اپنے علم وفضل سے فائدہ پہنچائے۔ (علم وہدایت کے چراغ: ۹۸ بحوالہ صفوۃ الصفوۃ)

اتباعِ سنت کا حکیمانہ طریقہ

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ ادب اور حسن معاشرت کا نمونہ تھے۔

حدیث کی مجلس میں ان کا ادب دیکھنے والا ہوتا تھا۔ یوں تو عام مجلسوں میں بھی وہ خلافِ اسلام کوئی فعل نہیں دیکھ سکتے تھے۔

ایک بار مجلس میں کسی شخص کو چھینک آئی۔ اس نے "الحمد للہ" نہیں کہا۔ آپ کچھ دیر منتظر رہے پھر اس سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ بھائی! جب چھینک آئے تو کیا کہنا چاہیے؟" اس نے کہا، "الحمد للہ"! آپ نے جواب میں "یرحمك اللہ" کہا اس سے ان کا مقصد یہ تھا کہ اس شخص کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے اور دوسروں کو اتباع سنت کی ترغیب ہو۔ (تاریخ بغداد جلد ۱۱)

علماء کا بگاڑ

امام سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے علم کو منفعت کا نہیں خلق خدا کی ہدایت کا ذریعہ بنایا، اور وہ اس ذمہ داری سے ہر وقت گراں بار رہتے تھے، فرماتے ہیں: کہ جب علماء میں فساد اور بگاڑ پیدا ہو جائے تو ان کی اصلاح کون کر سکتا ہے؟" ان کا بگاڑ دنیا کی طرف ان کا میلان ہے۔ وہ دین کے طبیب ہیں اور روپیہ، پیسہ مرض ہے تو جب طبیب خود ہی مرض پال لینے پر تل جائے تو اس کا علاج کون کر سکتا ہے؟

فرماتے ہیں کہ! "اگر میں جانتا کہ لوگ علم رضائے الٰہی کے لیے طلب کرتے ہیں تو خود ان کے گھر جا کر تعلیم دیتا، لیکن لوگ اس لیے علم حاصل کرتے ہیں کہ ان کو لوگوں میں مقبولیت حاصل ہو اور "حدثنا سفیان" کہہ کر اپنی مجلس میں رونق پیدا کریں۔ فرمایا کہ: جب کوئی خدا سے تقویٰ اختیار کرنے کے لیے علم حاصل کرتا ہے تو اس جذبہ ہی کی وجہ سے دوسروں پر اس کو فضیلت ہوتی ہے۔

علماء تین طرح کے ہوتے ہیں۔

ایک وہ عالم جو اللہ کو پہچانتا ہو اور اس کے احکام اور اوامر کو بھی، اس کی علامت یہ ہے کہ وہ خدا سے ڈرتا ہے اور اس کے اوامر اور حدود کا لحاظ کرتا رہے۔

دوسرا وہ عالم جو اللہ کو پہچانتا ہے مگر اس کے اوامر سے ناواقف ہے اس کی علامت یہ ہے کہ خدا سے ڈرتا تو ہو مگر اس کے اوامر کی اچھی طرح پرواہ نہ کرتا ہو۔

تیسرا وہ عالم جو اوامر ہی سے واقف ہو مگر خدا کا علم اسے نہ ہو۔ اس کی پہچان یہ جبکہ وہ نہ خدا سے ڈرتا ہے اور نہ اس کے اوامر کی پرواہ کرتا ہے۔ (صفوۃ الصفوۃ)

اعتراف خطا بھی کمال ہے

۱)..... علامہ ابو اسحاق شیرازی رحمۃ اللہ علیہ علماء شافعیہ میں درجہ امامت رکھتے تھے۔ ان کے علم و فضل کا شہرہ پانچویں صدی ہجری میں دور دور تک پھیلا ہوا تھا زہد و تقویٰ میں بھی اپنے ہمعصروں میں امتیازی درجہ رکھتے تھے۔ علماء کا بہت بڑا طبقہ ان سے فیض یاب ہوا۔ ان کی ایک خوبی اور بھی اپنے ہم عصروں میں سب سے بڑھی ہوئی تھی۔ ان کے سامنے اپنی تحقیق اور اجتہادی غلطی جب واضح ہو جاتی تو اس کے اعتراف میں پس و پیش نہ کرتے۔ انصاف پسندی کے ساتھ فروتنی کے وصف نے لوگوں کے دل میں ان کی وقعت بہت بڑھا دی تھی۔ مشہور ہے کہ ایک بار لوگوں نے ایک استفتاء ان کی خدمت میں پیش کیا انہوں نے اسوقت جو خیال

میں آیا لکھ دیا۔ اتفاقاً وہ استفتاء مع جواب کے امام ابونصر بن صباغ کی نظر سے گذرا۔ انکو علامہ ممدوح کی ہمسری کا دعویٰ تھا۔ اور واقعی تھے بھی وہ اسی پائے کے بزرگ۔ اسے ابن صباغ نے دیکھتے ہی صاحب فتویٰ سے کہا کہ اس کاغذ کو ابواسحاق کے پاس پھرلے جاؤ اور کہو کہ اس پر نظر ثانی کیجیے۔

علامہ ابواسحاق نے دیکھا تو حقیقت میں وہ فتویٰ غلط تھا۔ اپنے فتوے کو درست کیا اور اس کے نیچے یہ جملہ لکھ دیا۔

''الحق ما قاله الشيخ ابن صباغ وابو اسحق يخطى'' یعنی جو ابن صباغ نے لکھا وہی صحیح ہے اور ابواسحٰق غلطی پر ہے۔ (سیر علماء از عبدالحلیم شرر)

۲) مکہ معظمہ میں ایک بزرگ عالم قرآن کی تفسیر بیان کیا کرتے تھے حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی رحمہ اللہ بھی ان کے حلقے میں کبھی کبھی جا بیٹھتے تھے ایک دن شیخ نے کسی مقام پر ایک فقہی مسئلہ میں غلطی کی اس وقت تو شاہ صاحب خاموش رہے جب درس ختم ہو چکا تو اس وقت پاس جا کر چپکے سے متنبہ کیا کہ یہ مسئلہ مجھ کو اس طرح یاد ہے ان بزرگ نے فوراً تمام طلباء کو پکار کر واپس بلایا، سب جمع ہو گئے تو کہا: ''قد غلطنا في هذه المسئلة ونبهنا عليه هذا الشيخ، والصحيح هكذا'' یعنی ہم نے اس مسئلہ میں غلطی کی جس پر ہم کو اس شیخ (ہندی یعنی شاہ صاحب) نے متنبہ کیا، اور صحیح تقریر اس کی یوں ہے پھر شاہ صاحب کی بیان کردہ تقریر کا اعادہ کیا۔

ف: دیکھئے! علماء یہ حضرات ہیں، کہ ان کو یہ کہتے ہوئے ذرا بھی رکاوٹ نہ ہوئی کہ ہم سے یہاں غلطی ہوگئی ہے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ یوں بھی کہہ دیا کہ اس شیخ نے ہم کو متنبہ کیا حالانکہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ نے خفیہ اسی لیے متنبہ کیا تھا کہ اگلے دن یہ اس مقام کی صحیح تقریر اپنی طرف سے کردیں گے مگر انکو اتنا صبر کہاں تھا، اسی وقت سب کو بلا کر صاف اپنی غلطی کا اقرار کیا اور اپنے محسن کو بھی ظاہر کردیا جس نے غلطی پر متنبہ کیا تھا اگر ہم جیسے ہوتے تو اول تو اپنی غلطی ہی کو تسلیم نہ کرتے، اسی میں بحث شروع کردیتے اور جو تسلیم بھی کرتے تو اس طرح صاف صاف اقرار نہ کرتے اور جو کرتے بھی تو یہ ظاہر نہ کرتے کہ اس غلطی پر ہم کو کسی دوسرے نے متنبہ کیا ہے بلکہ اگلے دن اس طرح تقریر کرتے کہ طلباء پر یہ ظاہر ہوتا کہ شیخ کو خود ہی تنبیہ ہوئی ہے آخر یہ تکبر اور تصنع نہیں ہے تو پھر کیا ہے؟ (حضرت تھانویؒ کے پسندیدہ واقعات: ۱۰۹)

سجدہ کی آیتیں

سجدہ کی آیتیں، عیدین وجمعۃ المبارک اور ہر وہ نماز کہ جن میں قراءت آہستہ کی جاتی ہے امام کو پڑھنا مکروہ ہے۔ يكره للامام ان يقرأ اية السجدة في صلاة يخافت فيها وكذافي نحو الجمعة والعيد..... الى آخره. (غنیۃ: ۴۷۳)

تین مسجدوں کے مقتدیوں کی فرض نماز ایک ہی امام کے پیچھے

اس کی صورت یہ ہے کہ دیہات کے ایک امام نے گاؤں کی مسجد میں لوگوں کو ظہر نماز کی ادا فرض

پڑھائی، پھر وہ شہر میں جمعہ کی نماز پڑھنے کی نیت سے چلا تو اسکی فرض نماز ظہر کی باطل ہوگئی۔ راستہ میں کسی نے اسکو بتایا کہ شہر میں جمعہ کی نماز ہوگئی تو اس نے گاؤں کی دوسری مسجد میں لوگوں کو پھر ظہر نماز کی ادا فرض پڑھائی، اور جب شہر میں پہنچا تو معلوم ہوا کہ ابھی جمعہ کی نماز نہیں ہوئی ہے تو وہ جمعہ پڑھنے کے لئے چلا تو پھر اسکی فرض نماز ظہر کی باطل ہوگئی اور جب جمعہ پڑھنے کے لئے امام کے پیچھے کھڑا ہوا تو جمعہ کے امام کا پہلی رکعت میں وضو ٹوٹ گیا، تو اس نے اسی دیہات کے رہنے والے امام کو خلیفہ بنایا، اس نے سب کو نماز جمعہ پڑھائی۔ اس طرح تینوں مسجدوں کے مقتدیوں کی فرض نماز ایک ہی امام کے پیچھے ہوگئی۔ (غنیۃ: ۵۷۶)

دورانِ نماز، قرات میں جواب دینا

کسی نے پوچھا: تیرے پاس کیا کیا مال ہیں؟ تو نماز پڑھنے والے نے جواب میں یہ آیت کریمہ تلاوت کی۔ ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ﴾ یعنی گھوڑے، خچر اور گدھے (پ۱۴ع ۷) یا کسی نے پوچھا: آپ کہاں سے آئے؟ تو جواب میں اس نے یہ آیت کریمہ پڑھی ﴿وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَّشِيدٍ﴾ یعنی بہت سے کوئیں جو بیکار پڑے ہیں اور بہت سے محل جو گچ کئے ہوئے ہیں۔ (پ ۱۷، ع ۱۳)

ف: تو اس طرح ان آیات کے پڑھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ (در مختار مع شامی: ۱/ ۴۱۷)

فضول احتمال لائق توجہ نہیں

فرمایا: کہ ان ہی مولانا سے ایک طالب علم نے درس میں پوچھا کہ حدیث میں جو آیا ہے کہ غروب وطلوع شمس کے وقت نماز ممنوع ہے کیونکہ طلوع وغروب، شیطان کے سینگوں کے درمیان ہوتا ہے۔ سو غروب کے وقت تو یہ امر معقول ہے کہ سجدہ سینگوں کے سامنے ہوگا لیکن طلوع کے وقت تو پیچھے ہوگا، اس میں کیا حرج ہے؟ فرمایا: کہ اس وقت یہ ڈر ہے کہ کہیں پیچھے سے سینگ نہ اڑا دے۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۱۱/ ۴۴۲)

امام نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

فرمایا: کہ امام نخعیؒ کی حکایت ہے کہ آپ ایک مرتبہ کسی کرایہ کے گھوڑے پر سوار ہوکر جارہے تھے، راستہ میں کوئی چیز گرگئی، گھوڑا ذرا آگے بڑھ گیا جب معلوم ہوا، تو گھوڑے کو وہیں روک کر خود اتر کر وہ چیز اٹھا کر لائے اور پھر گھوڑے پر سوار ہوئے۔ کسی نے عرض کیا کہ گھوڑے ہی کو لوٹا کر اس کو اٹھا لیتے فرمایا کہ یہ مسافت عقد میں نہ ٹھہری تھی اس لیے ایسا کرنا جائز نہیں تھا۔ ہمارے حضرت نے فرمایا: کہ سلف میں اور ہم میں یہ فرق ہے کہ اگر ہم ہوتے، تو اس کے جائز کرنے کے لئے ہزار بہانے نکال لیتے۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۱۱/ ۵۶۰)

ایک ظریف شخص کی حکایت

فرمایا کہ ایک شخص سے کسی نے پوچھا: روزہ رکھو گے؟ کہا ہمت نہیں، پھر افطار کے وقت کہا کہ افطاری کھاؤ گے؟ کہا کہ اگر فرض ادا نہ ہو سکتے تو کیا سنت بھی ادا نہ کریں، ایسے کیا بالکل کافر ہی ہوجائیں؟

(ملفوظات حکیم الامت: ۱۱/ ۲۶۰)

بعیر (اونٹ) کے چند فقہی مسائل

۱) اگر کسی نے مرنے کے بعد بعیر کی وصیت کی تو اس وصیت میں اونٹنی بھی شامل ہوگی لیکن اگر کسی نے بکری کی وصیت کی تو اس میں بکرا شامل نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی نے اونٹنی کی وصیت کی یا بکرے کی وصیت کی تو ان دونوں صورتوں میں بکرا اور اونٹ شامل نہیں ہوں گے۔ ظاہری عبارت سے یہی معلوم ہوتا ہے لیکن عرف کے کلام عرب کے خلاف ''بعیر'' کو جمل کا درجہ دے دیا ہے۔ امام رافعی فرماتے ہیں کہ کبھی کبھی کلام عرب میں نص کو اتار دینے کی وجہ سے ایک واسطہ معلوم ہوگا مثلاً جب عرف عام میں ''بعیر'' جمل کے معنوں میں کثرت سے استعمال ہونے لگے لیکن اگر عرف عام میں کثرت سے استعمال نہ ہوا ہو تو پھر لغت کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ امام سبکی فرماتے ہیں کہ ان جیسے مسائل میں نص کے خلاف تصحیح کرنا بعید ہے اس لیے کہ امام شافعیؒ لغت کو زیادہ جانتے تھے اس لیے کوئی بھی مسئلہ سوائے عرف عام میں مشہور ہونے کی وجہ سے اپنی اصل سے خارج نہیں ہوگا اس لیے اگر کوئی مسئلہ صحیح ہوگا تو وہ عرف عام میں مشہور ہوگا ، بخلاف امام شافعی کے قول کے کہ لغت کی اتباع کرو ورنہ عرفؒ عام کی اتباع ہی اولیٰ ہے۔

۲)..... اگر کسی کنویں میں دو اونٹ گر جائیں اور وہ اونٹ دونوں ایک دوسرے کے اوپر ہوں تو اگر اوپر والے کو نیزہ مارا گیا اور نیچے والا اونٹ اوپر والے اونٹ کے بوجھ تلے دب کر مر گیا ہو تو یہ حرام ہو جائے گا اس لیے کہ اسے نیزہ نہیں لگا ہے لیکن اگر نیزہ دونوں اونٹوں کے لگ گیا ہو تو دونوں اونٹ حلال ہوں گے نیز اگر اس بات کا شک ہو کہ نیچے والا اونٹ اوپر والے کے بوجھ سے مرا ہے یا نیزہ کی وجہ سے مرا ہے تو دیکھا جائے گا کہ اس کے نیزہ جان نکلنے سے پہلے لگا ہے یا بعد میں لگا ہے، امام بغویؒ کے فتویٰ کے مطابق حلال اور حرام دونوں صورتوں کا احتمال ہے جیسے کہ اگر کوئی غلام غائب ہو جائے تو کیا اسے کفارہ میں آزاد کرنا جائز ہے یا نہیں۔

۳)..... اگر کسی نے غیر مقدور (قابو سے باہر) جانور پر تیر چلایا پھر وہ مقدور ہو کر غیر ذبح میں پہنچ گیا، وہ حرام ہوگا اور اگر غیر مقدور جانور کو تیر مارا پھر وہ غیر مقدور ہو گیا تو وہ مذبح میں پہنچنے کی صورت میں حلال ہوگا اور غیر مذبح میں پہنچنے کی صورت میں اس کی حرمت کا فتویٰ دیا جائے گا۔ (حیوۃ الحیوان: ۱/۳۵۴)

سلام پھیرنے کے باوجود خارج نماز نہ ہونا

کسی شخص پر سجدہ سہو واجب ہو، مگر سہو ہونا یاد نہ ہو، تو اس صورت میں سلام پھیرنے کے باوجود نماز سے باہر نہیں ہوتا، بشرطیکہ سجدۂ سہو کرے، لہذا جب تک کہ کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو، اسے حکم ہے کہ سجدۂ سہو کرے اور تشہد وغیرہ پڑھ کر نماز پوری کر لے۔ (درمختار مع شامی: ۱/۵۰۳)

یوم جمعہ مؤخر نہیں ہوسکتا

علی بن ہشام کہتے ہیں: حجاج نے ایک شامی شخص کو بصرہ کا قاضی مقرر کیا۔ اس کو ابوحمیر کہا جاتا تھا۔ جمعہ کا دن تھا، وہ جمعہ پڑھنے جا رہا تھا، راستہ میں ایک عراقی سے ملاقات ہوئی عراقی نے پوچھا: ابوحمیر! کہاں جا

رہے ہو؟ کہا، جمعہ پڑھنے۔ عراقی نے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ امیر المومنین نے جمعہ (کا دن) موخر کر دیا۔

یہ سن کر وہ گھر واپس لوٹا، جب دوسرے دن حجاج سے ملاقات ہوئی تو حجاج نے پوچھا: ابوحمیر! آپ کہاں تھے؟ ہمارے ساتھ جمعہ میں شریک نہیں ہوئے، تو کہنے لگا: مجھے ایک عراقی ملا، اس نے کہا، امیر المومنین نے جمعہ موخر کر دیا ہے، تو میں واپس لوٹ گیا، یہ سن کر حجاج ہنسا اور کہنے لگا، اے ابوحمیر! آپ کو معلوم نہیں کہ جمعہ کا دن موخر نہیں ہو سکتا۔ (احمقوں کی دنیا اردو اخبار الحمقی والمغفلین: ۱۶۸)

بیوقوف گواہ

ابوالفضل احمد ہمدانی کہتے ہیں، ایک عورت قاضی کے پاس آ کر کہنے لگی، میرے شوہر نے مجھے طلاق دی ہے۔ قاضی نے عورت سے پوچھا آپ کے پاس گواہ ہے؟ عورت نے کہا: جی ہاں "میرا پڑوسی" میرا گواہ ہے۔ اور عورت نے پڑوسی کو حاضر کیا، قاضی نے اس سے پوچھا بھائی آپ نے اس کے شوہر کو طلاق دیتے ہوئے سنا ہے؟ کہنے لگا میرے سردار! میں بازار گیا، وہاں گوشت، روٹی، شیرہ اور زعفران خریدا، قاضی نے کہا، میں نے آپ سے یہ نہیں پوچھا۔ صرف یہ بتاؤ! کیا آپ نے اس عورت کی طلاق سنی ہے یا نہیں؟ پڑوسی نے کہا پھر میں یہ سامان گھر پر رکھ کر پھر بازار گیا لکڑی اور سرکہ خریدا، قاضی نے کہا: یہ باتیں چھوڑ دو، اس نے کہا، کہ بات تو ابتداء سے ہی کرنی چاہیے۔ یہ بہت اچھی لگتی ہے، پھر کہنے لگا، اس کے بعد میں گھر میں ٹہل رہا تھا میں نے اسکے گھر میں چیخ و پکار کی آوازیں سنیں۔ اور میں نے طلاق کی آوازیں سنیں، پھر آگے کا مجھے پتہ نہیں کہ اس عورت نے اس کو طلاق دی یا شوہر نے اس کو طلاق دی ہے۔ (ایضاً: ۲۵۳)

وضو کہاں سے کروں؟

ابوسیار کہتے ہیں: میرے اور میرے پڑوسی کے درمیان ایک کنواں مشترک تھا۔ اس میں ایک چوہا گرا۔ میں وضو کی وجہ سے پریشان ہو گیا کہ وضو کہاں سے کروں؟ پڑوسی نے مجھ سے کہا، آپ کو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آؤ! ہمارے ہاں سے پانی بھر کر وضو کر لو۔ (یہ نہیں سوچا کہ یہ ایک ہی کنواں ہے)۔

بے نمازی کی حکایت

بعض لوگ نماز شروع کر کے پھر چھوڑ دیتے ہیں، کیونکہ نمازی مشہور ہو گئے ہیں۔ استیلاء شہرت حاصل ہو چکا ہے۔ اب وہ عید ہی کی نمازی ہوں گے کیونکہ نمازی کی ایک قسم یہ بھی ہے۔

چنانچہ ایک واعظ ایک گاؤں میں پہنچے اور وعظ میں کہا "بے نمازی سوّر ہیں" یہ سن کر گاؤں کے لوگ بگڑ گئے اور لاٹھیاں لے کر چڑھ آئے، مولوی صاحب نے کہا، کیوں آئے؟ خیر تو ہے، کہا: تم نے ہم کو سوّر کہا تھا۔ کہنے لگا میں نے تم کو تھوڑی کہا تھا تم تو نمازی ہو کیا تم کبھی عید کی نماز بھی نہیں پڑھتے تھے۔ گاؤں والوں نے کہا، ہاں! عید کی نماز پڑھ لیتے تھے۔ کہا پھر تم بے نمازی کدھر ہوئے میں نے تم کو سوّر نہیں کہا اس پر سب راضی ہو گئے۔ (حضرت تھانوی کے پسندیدہ واقعات)

نمازیوں کی قسمیں

حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ فرمایا کرتے تھے کہ نمازی چار قسم کے ہیں۔

(۱) ٹھاٹھ کے (۲) آٹھ کے (۳) کھاٹ کے (۴) اور تین سو ساٹھ کے

۱) ٹھاٹھ کے وہ جو پنجگانہ پڑھتے ہیں۔

۲) آٹھ کے وہ جو آٹھویں دن صرف جمعہ پڑھتے ہیں۔

۳) کھاٹ کے وہ جو مجبوراً نماز جنازہ میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔

۴) اور تین سو ساٹھ کے وہ جو صرف عید کے دن شامل نماز ہوتے ہیں۔

عالم نما جاہل کی حکایت

ایک عامل بالحدیث کی حکایت ہے کہ امامت کے وقت نماز میں ہلا کرتے تھے اور تنہا نماز پڑھتے ہوئے نہیں ہلتے تھے۔ کسی نے پوچھا، امامت کے وقت تم کو کیا ہو جاتا ہے جو اس قدر ہلتے ہو؟ کہا، حدیث میں آیا ہے کہ امام کو ہلنا چاہیے۔ لوگوں نے کہا، ذرا ہم بھی دیکھیں، تو آپ حدیث کی مترجم کتاب اٹھالائے، اس میں حدیث ''من ام منکم فلیخفف'' کا ترجمہ یہ لکھا تھا کہ ''جو شخص امام بنے ہلکی نماز پڑھائے یعنی طویل نہ کرے۔'' آپ نے ہلکی کو ''ہل کے'' پڑھا، کیسے ترجمہ کا ناس کیا۔ (حضرت تھانویؒ کے پسندیدہ واقعات)

ایجاب وقبول

ایک طالب علم تھے دل لگی باز، ان کے ایک دوست نے پوچھا، آج کل کس شغل میں ہو، کہا کہ شہزادی سے نکاح کی فکر میں ہوں، کہا، مبارک ہو، بڑا کام مارا، کیا اس کی کوئی صورت ہوگئی ہے؟ کہا جی ہاں! ایجاب ہوگیا ہے، قبول باقی ہے یعنی آدھا کام تو ہوگیا ہے، آدھا باقی ہے۔ پوچھا، کیوں کر؟ کہا، ہم تو راضی ہیں مگر وہ راضی نہیں تو آدھا کام (ایجاب) ہوگیا اور آدھا کام (قبول) باقی ہے۔

اس میں اختلاف ہے

ایک طالب علم تھا۔ کتابیں پڑھ کر اپنے گھر چلا۔ تو استاد سے پوچھا کہ حضرت یہ تو آپ جانتے ہیں کہ مجھے آتا جاتا کچھ بھی نہیں مگر وہاں عالم سمجھ کر مسائل پوچھیں گے، تو کیا کروں گا؟ استاد تھے بڑے ذہین۔ انہوں نے کہا کہ ہر سوال کے جواب میں یہ کہہ دیا کرنا کہ ''اس میں اختلاف ہے'' اور واقع میں کوئی مسئلہ مشکل سے ایسا ہوگا جس میں اختلاف نہ ہو، سوائے عقائد توحید ورسالت وغیرہ کے۔ تو ہر بات کا یہی جواب دینا کہ اس میں اختلاف ہے۔ انہوں نے ہر سوال کے جواب کے لیے یہ یاد کر لیا کہ اس میں اختلاف ہے۔ تھوڑے دنوں میں لوگوں میں ان کی ہیبت بیٹھ گئی۔ کہ بڑا عالم متبحر ہے، بڑا وسیع النظر ہے مگر ﴿ فوق کل ذی علم علیم ﴾ کوئی صاحب پرکھ گئے کہ اس نے سب کو الو بنا رکھا ہے۔ آ کر

کہا، مولانا! مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے، انہوں نے کہا، فرمایئے! کہا: ''لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' اس میں آپ کی تحقیق کیا ہے؟ کہنے لگے۔ اسمیں اختلاف ہے، بس آپ کی قلعی کھل گئی۔

اسی طرح تھیٹر میں ایک شخص نے اشتہار دیا کہ آج نیا تماشہ ہوگا کہ حاضرین کسی بھی علم اور کسی بھی فن کا سوال کریں ہم اس کا جواب دیں گے۔ بس جناب لوگ بڑے مشکل سوال چھانٹ کے تھیٹر پہنچے، کوئی انگریزی میں، کوئی عربی میں، کوئی اردو، فارسی میں عرض ہر زبان میں ہر فن کے سوالات لے کر پہنچے۔ وہ حضرت پلیٹ فارم پر تشریف لائے اور سب کے سوالات باری باری سننا شروع کیے۔ ساری رات ان سوالات میں ختم ہوگئی۔ (اور پھر چھٹی ہوگئی)۔ (حضرت تھانویؒ کے پسندیدہ واقعات)

ٹال دینے کی ترکیب

کسی نے معقولی (منطقی) طالب علم سے مسئلہ پوچھا، گلہری کنویں میں گر پڑی ہے پاک کرنے کے لیے کتنے ڈول نکالیں جاویں؟ یہ بے چارے نری منطق جانتے تھے۔ فقہ کی خبر نہ تھی۔ اب آپ نے اپنا جہل چھپانے کے لئے اس سے پوچھا: گلہری جو گری ہے دو حال سے خالی نہیں یا خود گری یا کسی نے گرادی ہے، پھر اگر خود گری ہے تو دو حال سے خالی نہیں، دوڑ کر گری یا آہستہ گری۔ اور اگر کسی نے گرائی ہے تو دو حال سے خالی نہیں یا آدمی نے گرائی یا جانور نے۔ اور ہر ایک کا حکم جدا ہے، تو اب بتلاؤ! کیا صورت ہوئی؟ سائل نے پریشان ہوکر کہا کہ صاحب اسکی تو خبر نہیں۔ کہنے لگے، پھر کیا جواب دیں؟ وہ بے چارہ گھبرا کر چلا آیا ان کی منطق کا کیا جواب؟ یہ محض ترکیبیں ہیں۔ اور یہ بھی بعضوں کو آتی ہیں اور بعضوں کو نہیں آتی جسے نہیں آتی وہ کیا کریگا؟ کہ غلط سلط مسئلہ بتادے گا۔ یہ خرابی ہوگی جاہل کے داعی عامہ یعنی واعظ بننے میں۔ اسلیے فرمایا کہ ﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ﴾ کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے۔

(حضرت تھانوی کے پسندیدہ واقعات)

روپیہ مسجد میں لگایا

ایک شخص مسجد کے لیے چندہ جمع کرتا تھا، جہاں جب تھوڑا بہت جمع ہوگیا، اسے بیٹھ کر کھا پی لیا۔ چندہ مانگنے لگا، جب کوئی اس سے پوچھتا، پہلا روپیہ کہا گیا؟ تو قسم کھا کر کہہ دیتا، مسجد میں لگا دیا۔ اسکے ایک پڑوسی نے کہا کہ ظالم! تو جھوٹی قسم نہ کھایا کر، مسجد میں تو کہاں لگاتا ہے تو آپ نے اس سے کہا، کہ آؤ میرے ساتھ چلو، دکھلاؤ! پھر مسجد میں جا کر روپیہ کو دیوار سے لگا دیا اور کہا کہ میں اس پر قسم کھایا کرتا ہوں کہ مسجد میں لگا دیا۔ بس دیوار سے روپیہ کو لگا دیتا ہوں۔ (حضرت تھانویؒ کے پسندیدہ واقعات)

ایک عجیب واقعہ

ہمارے ملنے والوں میں سے ایک صاحب حافظ اکبر تھے، سمجھدار پڑھے لکھے۔ ایک دفعہ وہ بھی اور دو شخص اور، امام کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ امام کو نماز میں حدث ہوا تو انہوں نے ان ہی حافظ اکبر کو پیچھے

سے آگے کھڑا کر کے خلیفہ بنادیا اور خود وضو کرنے چلے گئے ،مقتدی دو شخص رہ گئے ،ان میں سے ایک بولا یہ کیا ہوا؟ یعنی کیا قصہ ہے کہ امام چلا گیا اور مقتدی امام بن گئے ،دوسرا بولا چپ رہ یوں بھی ہوا کرتا ہے۔ خیر یہ دونوں جاہل تھے مزا یہ کہ حافظ اکبر صاحب جو امام بنے ہوئے تھے آگے کھڑے ہوئے فرماتے ہیں کہ اب میں کس کو نماز پڑھاؤں؟ ظالموں نے سب ہی کی نماز غارت کردی۔ (حضرت تھانویؒ کے پسندیدہ واقعات)

چندہ کرنے کا ڈھنگ

مولوی عبدالرب صاحب نے سہارنپور کی جامع مسجد کے متعلق ایک زنانہ وعظ میں فرمایا تھا: وعظ میں اول تعمیر مسجد کے فضائل بیان فرمائے ،پھر کہا افسوس ہماری بہنیں اس فضیلت سے محروم رہ گئیں چونکہ مسجد مکمل ہو چکی ہے سارا کام قریب الختم ہے پھر کہا خوب یاد ،ایک کام تو ابھی باقی ہے اور اصل کام وہی ہے، اور وہ فرش کا کام ہے۔ کیوں کہ مسجد میں نماز تو فرش ہی پر پڑھتے ہیں۔ بس ہماری بہنوں کو مسجد کا فرش بنوا دینا چاہیے۔ اس میں یہ لطف ہوگا کہ جب فرشتے نمازیوں کی نمازوں کو حق تعالیٰ کے سامنے پیش کریں گے ،تو یوں عرض کریں گے لیجیے حضور! ''بندوں کی نماز میں بندیوں کی جانمازیں''۔ (ایضاً)

حقیقت سے بے خبری کا نتیجہ

ایک حافظ صاحب کی حکایت ہے، گو فحش ہے مگر توضیح کے لیے کافی مثال ہے۔ وہ یہ کہ شاگردوں نے کہا: کہ حافظ جی نکاح میں بڑا مزا ہے۔ حافظ نے کوشش کر کے ایک عورت سے نکاح کرلیا ،شب کو حافظ جی پہنچے اور روٹی لگا لگا کر کھاتے رہے۔ بھلا کیا خاک مزا آتا ،صبح کو خفا ہوتے ہوئے آئے کہ سسر کہتے تھے کہ نکاح میں بڑا مزا ہے۔ ہمیں تو کچھ بھی مزا نہیں آیا۔ لڑکے بڑے شرارتی ہوتے ہیں کہنے لگے جی حافظ جی یوں مزا نہیں آیا کرتا ، مارا کرتے ہیں، تب مزا آتا ہے۔ اگلے دن حافظ جی نے بے چاری کو خوب ہی زدوکوب کی مارے جوتوں کے بے چاری کا برا حال کردیا ،غل مچنے پر اہل محلہ نے حافظ جی کو بہت برا بھلا کہا بڑی رسوائی ہوئی صبح کو پہلے دن سے زیادہ خفا ہوتے ہوئے آئے اور شاگردوں سے شکایت کی۔ انہوں نے کہا حافظ جی مارنے کے یہ معنی نہیں جو بتایا اس کے موافق عمل کیا جب حافظ جی کو معلوم ہوا ،واقعی اس میں تو مزا ہی مزا ہے، حقیقت سے بے خبری کا یہ نتیجہ ہوتا ہے۔

مذاق بھی سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے

ایک شخص اپنی بیوی سے کہا کرتا تھا کہ تو بہت نماز پڑھتی ہے نماز پڑھنے سے تجھے کیا ملے گا؟ وہ کہتی ، جنت ملے گی اس پر کہتا اچھا وہاں بھی ملانوں ،موذنوں اور غریبوں ہی کے ساتھ رہے گی ،دیکھ ہم دوزخ میں جائیں گے بڑے بڑے لوگ ہونگے شداد، نمرود، فرعون، قارون۔ ہم ان کے ساتھ ہونگے۔ (حضرت تھانویؒ کے پسندیدہ واقعات)

نا اہل واعظ نہیں ہوسکتا

کانپور میں ایک شخص نے ایسے بکرے کی قربانی کی جس کا کوئی عضو عیب سے خالی نہیں تھا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ اس کی قربانی جائز نہیں۔ وہ کہتا ہے واہ ہماری بیوی صاحبہ نے فتویٰ دیا ہے کہ اس کی قربانی جائز ہے پھر اس نے بیوی سے جاکر کہا کہ لوگ تمہارے فتویٰ میں غلطی نکالتے ہیں۔ اس نے ''شرح وقایہ'' کا اردو ترجمہ پڑھا تھا اس میں مسئلہ کا موقع نکال کر باہر بھیج دیا کہ دیکھو اس میں لکھا ہے کہ تہائی عضو سے کم کٹا ہو تو قربانی جائز ہے اور اس بکرے کا کوئی بھی عضو تہائی سے زیادہ نہیں کٹا، بلکہ کم ہی ہے گو مجموعہ مل کر بہت زیادہ تھا۔ (ایضاً)

نامحرم عورت کا ٹیلیفون میں سلام کرنے کا حکم

اگر نامحرم عورت نامحرم مرد کو کسی ضرورت کے تحت فون کر رہی تو سلام نہ کرے۔ اگر سلام کرلیا، یا کسی غیرمحرم مرد نے ٹیلیفون پر سلام کیا، تو خوفِ فتنہ کی وجہ سے سلام کا جواب واجب نہیں، البتہ دوسرے کو سنائے بغیر آہستہ سے جواب دیا جائے تو بہتر ہے۔ (ردالمحتار:۳۶۹/۶ الحظر والاباحۃ)

مسجد میں داخل ہوتے وقت سلام کا حکم

اگر لوگ مسجد میں نماز اور ذکر واذکار و وظائف میں مشغول ہوں، تو ان کو سلام نہ کیا جائے، کیونکہ سلام تو ملاقات کرنے والوں کے اکرام وتعظیم کے لیے ہوتا ہے، مسجد میں بیٹھنے والوں کا مقصد زیارت وملاقات نہیں، اس لیے مسجد میں داخل ہونے یا مسجد سے نکلتے وقت نمازیوں کو سلام کرنے سے احتراز کیا جائے۔ (فتاویٰ عالمگیریہ:۳۲۵/۵)

دونوں نے بیک وقت سلام کیا تو....؟

دو آدمیوں نے بیک وقت ایکدوسرے کو سلام کیا تو دونوں پر سلام کا جواب واجب ہوگا ''فان سلما معاً یرد کل واحد''۔ (ردالمحتار:۴۱۶/۶)

ایک سبق آموز واقعہ

ایک شخص کسی زمانہ میں بہت فقیر نادار تھا۔ کوئی اس کو سلام بھی نہیں کرتا تھا۔ اگر وہ کسی کو سلام کرتا تو لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اور سلام کا جواب بھی نہیں دیتے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد حالت بدل گئی، وہ بڑا مالدار بن گیا۔ اب لوگ اس کو بکثرت سلام کرنے لگے، لیکن وہ کسی کے سلام کا جواب نہیں دیتا، بلکہ یوں کہتا تھا کہ پہنچادوں گا۔ ایک دفعہ راستے میں لوگوں نے پکڑ کر پوچھا: کہ آپ سلام کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ تو اس صاحب نے کہا کہ دیکھیے! میں اسی محلہ کا باسی ہوں، جب میں غریب تھا تو کوئی مجھے سلام نہیں کرتا تھا اگر میں کسی کو سلام کرتا تو اکثر جواب سے محروم رہتا۔ آج اللہ تعالیٰ نے میری حالت بدل دی، اب

ہر طرف سے سلام کی بارش ہونے لگی ہے، تو مجھے اندازہ ہوا کہ یہ سلام مجھے نہیں بلکہ میری تجوری کو کیا جا رہا ہے۔ بس میں آپ لوگوں کا سلام سن لیتا ہوں اور شام کو تجوری کے پاس جا کر کہہ دیتا ہوں کہ فلاں فلاں نے تجھے سلام کیا ہے۔

ف: واقعی حدیث شریف کا حکم ہے کہ ہر مسلمان کو سلام کیا جائے، امیر ہو یا غریب، جوان ہو یا بوڑھا، کالا ہو یا گورا، دنیا کے کسی خطے کا رہنے والا، بس مسلمان ہونا شرط ہے۔ اور سلام کا مقصد اپنے مسلمان بھائی کی تعظیم ہے، اس کے لیے سلامتی کی دعا کرنا اور اپنے لیے سلامتی کی دعا حاصل کرنا ہو۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ (سلام کے فضائل ومسائل:۸۹)

خدا حافظ (فی امان اللہ) کہنے کا حکم

کسی کو رخصت کرتے وقت سنت یہی ہے کہ "السلام علیکم" ہی کہا جائے لیکن آج کے دور میں بہت سے مسلمانوں نے اس سنت کو چھوڑ کر لفظ "خدا حافظ" یا "فی امان اللہ" کہنا شروع کر دیا ہے۔ فی نفسہ تو یہ ایک دعائیہ کلمہ ہے لیکن اصل سنت رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر دوسرا طریقہ اختیار کرنا گناہ ہے اور ناجائز ہے۔ ہاں البتہ اگر "السلام علیکم" کہا جائے اور اس کے ساتھ کبھی "خدا حافظ" یا "فی امان اللہ" کبھی کوئی اور دعائیہ کلمہ کہہ دیا جائے، اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ لیکن سلام کے ساتھ لفظ "خدا حافظ" یا "فی امان اللہ" کو التزاماً کہنا کہ بس اسی لفظ کو سلام کا جزء بنا لیا جائے تو یہ بدعت ہو جائے گی اس سے اجتناب کیا جائے۔

باندی سے پوشیدہ طور پر ہمبستری کے بعد حیلہ کے ذریعے غسل کرنا

ضمرہ شوذب سے نقل کرتے ہیں: کہ ایک شخص کی ایک باندی تھی۔ اس نے اس (باندی) سے پوشیدہ طور پر ہمبستری کی پھر (جب خود غسل کرنا اور اس کنیز کو نہلانا چاہا) اپنی بیوی سے کہا: کہ حضرت مریم اس رات میں غسل کیا کرتی تھی، تم سب غسل کر لو۔ تو (اس حیلہ سے) خود بھی غسل کر لیا اور بیوی اور کنیز نے بھی غسل کر لیا۔ (لطائف علمیہ:۱۷۷)

ایک فقیہ کی اپنے ہی خط کو دیکھ کر شرمندگی

مجھ سے ابوبکر خطاط نے بیان کیا، کہا: ایک فقیہ شخص تھا۔ جس کا خط بہت بھدا تھا، دوسرے فقہاء اس پر بدخطی کا عیب لگایا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ کوئی خط تمہارے خط سے زیادہ بھدا نہیں ہو سکتا۔ وہ ان کے اس اعتراض سے جھلایا کرتا تھا، ایک دن بازار میں اس کی ایک مجلد کتاب پر نظر پڑی جو فروخت ہو رہی تھی اس کا خط اس کے خط سے بھی بدتر تھا تو اس نے کشادہ دلی سے اس کی قیمت دی اور اس کو ایک دینار اور ایک قیراط میں خرید لیا اور اس کتاب کو لیکر آیا کہ فقہاء پر اپنی حجت قائم کرے، تاکہ وہ اس کو پڑھیں۔ جب یہ انکے پاس آیا تو پھر انہوں نے اس کی بدخطی کا ذکر شروع کر دیا، اس نے کہا (تمہارا یہ کہنا غلط ہے کہ میرے خط سے زیادہ برا کوئی خط نہیں ہو سکتا) مجھے ایسا خط مل گیا ہے جو میرے خط سے بھی بھدا ہے، اور میں نے

اس کے خریدنے پر بہت بڑی قیمت صرف کی ہے، تاکہ تمہارے اعتراضات سے چھٹکارا ملے، اور وہ کتاب ان کے آگے رکھ دی۔ انہوں نے اس کے صفحات الٹنا شروع کر دیے، جب آخر پر نظر پڑی تو اس پر ان ہی حضرت کا نام لکھا ہوا تھا۔ جنہوں نے اس کتاب کو کبھی جوانی میں لکھا تھا ان کو دکھایا تو بہت شرمندہ ہوئے۔ (لطائف علمیہ:۱۸۹)

مسائل ضروریہ میں علماء کا اختلاف نہیں ہے

مولویوں کا جن چیزوں میں اختلاف ہے وہ ان مسائل ضروریہ میں نہیں ہے جو روزانہ پیش آتے ہیں، جو لوگ حنفی مذہب کے پابند ہیں وہ اگر حنفی مسلک کے کسی عالم و مفتی سے مسئلہ پوچھیں گے اور وہ واقعی عالم ہے اور فقہ حنفی پر عبور رکھتا ہے تو وہ فقہ حنفی ہی کے مطابق بتائے گا اور اسکے علاوہ دوسرا کوئی عالم جو فقہ حنفی کا ماہر ہو، وہ بھی وہی بتائے گا جو پہلے شخص نے بتایا ہے۔ لوگوں کا حال یہ ہے کہ ان لوگوں سے مسائل پوچھ لیتے ہیں جنھیں مسائل کا علم نہیں، اور انہوں نے جو مسئلہ غیر ذمہ دارانہ طور پر غلط بتایا اسے علماء کا اختلاف بنا کر اچھالتے ہیں اور خود کو عمل سے بری کر لیتے ہیں۔ (حیلے اور بہانے:۲۷)

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ

سنا ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کسی نے غیبت کی، حضرت امام صاحب کو جب معلوم ہوا تو اس کے پاس ہدیہ لے کر گئے، اس نے کہا کہ آپ نے یہ زحمت کیوں گوارا فرمائی؟ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ آپ ہمارے محسن ہیں اس لیے ہدیہ پیش کر رہا ہوں، اس شخص نے عرض کیا میں نے تو کبھی آپ کے ساتھ احسان نہیں کیا، فرمایا: کہ سنا ہے آپ نے ہماری غیبت کی ہے، یہ آپ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ میدان آخرت میں آپ ہمارے گناہ اپنے سر لیں گے اور اپنی نیکیاں ہمارے حساب کے پلڑہ میں ڈال دیں گے! آخرت کے محسن سے بڑھ کر کون محسن ہوگا؟

غیبت کرنے سے نفس کو جو تھوڑا سا مزا آتا ہے، اس مزے کے لیے آخرت کی بربادی کرنا کتنی بڑی بے وقوفی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس نقصان کے کام سے بچائے، آمین۔ (حیلے اور بہانے:۸۹)

مہر نہ دینا اور رسمی طور پر معاف کرا لینا

اکثر بیویوں کا مہر ادا نہیں کرتے ہیں اور رسمی طور پر معاف کرا لیتے ہیں۔ بیوی یہ سمجھتی ہے کہ شوہر کے ساتھ بدمزگی پیدا ہو جائے، تو اس سے زندگی دوبھر ہو جائے گی اور مہر بہر حال ملنا ہے نہیں، لہذا معافی کے الفاظ ہی کہہ دوں۔ لہذا وہ رسمی طور پر دل کے اوپر سے معاف کر دیتی ہے۔ ایسی رسمی معافی کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

﴿فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓئًا مَّرِيْٓئًا﴾

''سو اگر تمہاری بیویاں نفس کی خوشی سے مہر کا کچھ حصہ چھوڑ دیں تو اس کو مرغوب اور خوشگوار سمجھ کر کھالو۔''

دیکھو اللہ جل شانہ نے یوں ارشاد فرمایا: کہ جو نفس کی خوشی سے چھوڑ دے اس کو کھالو۔ اس سے معلوم ہوا کہ دل کے اوپر سے رسمی طور پر معاف کر دینے سے حلال نہیں ہوتا، اگر ان کے نفس کی خوشی معلوم کرنا ہو، تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مہر اس کے ہاتھ میں دے دو، اور خوب صاف واضح الفاظ میں بتاؤ، کہ یہ تیرا مال ہے، جو چاہے کر...... تجھے پورا اختیار ہے پھر بھی وہ اپنی خوشی سے دے دے، تو قبول کر لو اوپر کی جھوٹی معافی کو حیلہ بنا کر ان کا مال نہ دباؤ۔ (حیلے اور بہانے: ۹۸)

ایک غلط فہمی کہ غصہ میں طلاق نہیں ہوتی

بہت سے لوگ میاں بیوی کے جھگڑے میں طلاق دے ڈالتے ہیں، جب غصہ ٹھنڈا ہوتا ہے تو باوجودیکہ کبھی طلاق بائن یا مغلظہ ہو جاتی ہے۔ پھر بھی بیوی بنا کر رکھے رہتے ہیں، ''ان کا نفس اور بے پڑھے جاہل مفتی فتویٰ دے دیتے ہیں کہ غصہ میں طلاق نہیں ہوتی۔'' یہ غصہ والا حیلہ بالکل غلط ہے۔ شریعت کے رو سے طلاق غصہ میں بھی ہو جاتی ہے۔ حد یہ ہے کہ نشہ پی کر نشہ میں طلاق دے دے تو وہ بھی واقع ہو جاتی ہے، جاہلوں کے فتویٰ پر عمل کر کے زندگی بھر گناہ کرتے رہتے ہیں۔ یہ غصہ والا حصہ بالکل بناوٹی اور خود ساختہ ہے۔ (حیلے اور بہانے: ۲۰۵)

تین طلاق کے بعد چاروں اماموں کے نزدیک رجوع درست نہیں

بعض لوگ تین طلاق دے دیتے ہیں اور پھر بھی سابقہ بیوی کو بیوی بنا کر رکھ لیتے ہیں۔ جب ان کو توجہ دلائی جاتی ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے شافعیؒ مذہب پر عمل کر لیا۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی ایک مجلس میں دی ہوئی تین طلاقیں تین ہی شمار ہوتی ہیں۔ جن کے بعد رجوع جائز نہیں ہوتا۔ حضرت امام شافعیؒ کا نام جھوٹ لیتے ہیں، اور اس جھوٹ کو حیلہ بنا کر زندگی بھر، زنا...... کرتے رہتے ہیں۔ چاروں مذہبوں میں تین طلاقوں کے بعد رجوع کرنے کی گنجائش نہیں رہتی، خواہ الگ الگ کر کے دی ہوں یا ایک ساتھ تین طلاقیں دی ہوں خوب سمجھ لیں۔ (حیلے اور بہانے: ۱۰۵)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے درجات

ابن ابی رجاء نے محمد یہؒ سے (جو ابدال میں شمار ہوتے تھے) روایت کی ہے کہ میں نے وفات کے بعد ایک مرتبہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا اے ابو عبداللہ! خدا تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا؟ فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرما دی اور خدا تعالیٰ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ میں تم کو علم کا خزانہ نہ بناتا اگر تم کو عذاب دینے کا ارادہ رکھتا'' میں نے پوچھا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کیا گزری؟ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا ''فوقی'' یعنی وہ مجھ سے ایک درجہ اونچے ہیں جنت میں، میں نے

پھر سوال کیا اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنا ہے؟ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "فوقہ بطبقات" یعنی وہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے بھی بہت طبقے اوپر اعلی علیین میں ہیں" (علماء احناف کے حیرت انگیز واقعات، ۱۲۱/۲)

فقہی ریاست کا بے تاج بادشاہ

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

"انتهت اليه رياسة الفقه بالعراق بعد ابي يوسف"

ترجمہ: عراق میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ پر فقہ کی ریاست اور سرداری ختم ہے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے بعد کوئی شخص ایسا نہیں جو انکا مد مقابل قرار دیا جائے۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید لکھا ہے کہ بڑے بڑے ائمہ وقت اور اعاظم رجال ان کے سرچشمہ فیض سے سیراب ہوئے ہیں اور اپنے فن پر انہوں نے یادگار تصانیف چھوڑی ہیں کہ وہ اپنے وقت کے سب سے زیادہ ذکی اور ذہین فرد تھے۔

اسی طرح خطیبؒ نے بھی اپنی سند کے ساتھ یحییٰ بن صالح سے روایت نقل کی ہے کہ مجھ سے ابن اکثمؒ نے کہا کہ تم امام مالکؒ سے ملے ہو؟ انکے حلقہ درس میں بیٹھے ہو؟ ان سے سماعت کی ہے؟ اور اس کے ساتھ ساتھ امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کی رفاقت اور معیت بھی تمہیں حاصل رہی ہے، ذرا یہ تو بتاؤ کہ ان دونوں بزرگوں میں زیادہ بلند مرتبت فقیہ کون تھا؟ میں نے جواب دیا: "امام محمد بن حسنؒ" (علماء احناف کے حیرت انگیز واقعات: ۱۷۳/۲)

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب وتلامذہ کے اسماء گرامی

محقق العصر علامہ زاہد الکوثری رحمۃ اللہ علیہ نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر مگر جامع سوانح عربی زبان میں بڑی تحقیق اور تدقیق کیساتھ "بلوغ الاماني في سيرة محمد ابن الحسن الشيباني" کے نام سے لکھی ہے ان کی تحقیق اور وسعت نظر پر اعتماد کرتے ہوئے ہم ذیل میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کے ناموں کی دی ہوئی فہرست نقل کئے دیتے ہیں۔

ابوحفص احمد بن حفص العجلی رحمۃ اللہ علیہ، ابوسلمان جوزجانی رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، ابوعبیدہ ہروی رحمۃ اللہ علیہ، عمر وحرانی رحمۃ اللہ علیہ، محمد بن سماعہ تمیمی رحمۃ اللہ علیہ، علی بن معبد رحمۃ اللہ علیہ، معلیٰ بن منصور رحمۃ اللہ علیہ، ابوبکر بن ابی مقاتل رحمۃ اللہ علیہ، اسد بن فرات رحمۃ اللہ علیہ، محمد بن مقاتل رحمۃ اللہ علیہ، یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ، علی بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ، موسیٰ بن نصر رحمۃ اللہ علیہ، شداد بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ، حسن بن حرب، ابن جبلہ رحمۃ اللہ علیہ، ابوالعباس حمید رحمۃ اللہ علیہ، ابوالتوبہ رحمۃ اللہ علیہ، عبید اللہ بن ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، ابو برید رحمۃ اللہ علیہ، مصعب بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ، ایوب بن حسن رحمۃ اللہ علیہ، خلف بن ایوب رحمۃ اللہ علیہ، علی بن صبیح رحمۃ اللہ علیہ، عقیل بن عنیسہ رحمۃ اللہ علیہ، علی بن مہران رحمۃ اللہ علیہ، عمرو بن مہیر رحمۃ اللہ علیہ، یحییٰ بن اکثم رحمۃ اللہ علیہ، ابوعبدالرحمان رحمۃ اللہ علیہ، علی بن حسن رحمۃ اللہ علیہ، ہشام بن عبیداللہ رحمۃ اللہ علیہ، ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ، شعیب بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ، علی بن صالح رحمۃ اللہ علیہ، اسماعیل بن توبہؒ، ابوبکر ابراہیمؒ، ابوزکریاؒ، ابوموسیٰؒ، سفیان بن سحبانؒ، محمد بن عمر واقدیؒ۔ (علماء احناف کے حیرت انگیز واقعات: ۱۸۷/۲)

شادی کی ایک غیر شرعی رسم

ارشاد فرمایا کہ آجکل یہ بھی ایک رسم چل پڑی ہے کہ لڑکے والے لڑکی والوں سے مطالبہ کرتے ہیں ہمیں یہ دو، ہمیں اتنا روپیہ دو، کیا یہ سوال نہیں؟ رشوت نہیں؟ دیندار گھرانوں میں بھی یہ رسم چل پڑی ہے اس کو برا نہیں سمجھتے یہ بھی تو رشوت ہی کی طرح ہے جو بالکل ناجائز ہے، حرام ہے، ظاہر ہے کہ اس قسم کا گندہ مال جب کھائے گا، استعمال کریگا تو پھر انجام کیا ہوگا؟ حدیث میں ہے کہ ایک شخص رو رو کر دعائیں مانگتا ہے مگر اسکا کھانا حرام اسکا لباس حرام تو پھر اسکی دعا کیسے قبول ہوگی؟ ہرگز نہیں اسلئے اس سے بہت سخت احتیاط کرنی چاہیے اور جو لوگ اس طرح سے جو کچھ لے چکے ہیں انکو فوراً واپس کردینا چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرنا چاہیے۔ (ملفوظات ابرار ۴۷)

فقہاء کا امت پر احسان

ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے ان علماء کرام کو کہ انہوں نے کتاب وسنت سے مسائل کو مستنبط فرما کر ہمارے لیے آسانی فرما دی، انہیں حضرات کی برکت سے حدود کا علم ہوا کہ کونسی چیز کہاں جائز ہے، کہاں حرام ہے مثلاً ہر غصہ حرام نہیں ہوتا۔ بلکہ جو غصہ نفسانی غرض کے لئے ہو، وہ حرام ہے اور جو غصہ اصلاح کے لئے ہو وہ ٹھیک ہے۔ (ملفوظات ابرار: ۵۲)

کتنی طلاقیں واقع ہوں گی؟

اصمعی نے ہارون کے دربار میں امام زفرؒ سے دریافت کیا کہ اگر کوئی یوں کہے ''انت طالق مابین واحدة الی ثلث'' تو کتنی طلاقیں ہوں گی؟ آپ نے کہا ایک کیونکہ مابین کے استعمال میں حدین داخل نہیں ہوتیں۔ اسی پر اصمعی نے کہا کہ اگر کوئی ''ماسنك؟'' کے جواب میں ''مابین ستین الی سبعین'' کہے تو آپکے قاعدہ کے مطابق اسکی عمر نو سال کی ہوئی، پاس امام زفر متحیر رہ گئے۔ (معدن الحقائق شرح کنز الدقائق: ۳۲۷)

حلال جانوروں کی سات چیزیں حرام ہیں

سات چیزیں حلال جانور کی کھانی منع ہیں، (۱) ذکر (۲) فرج مادہ (۳) مثانہ (۴) غدود یعنی حرام مغز جو پشت کے مہرے میں ہوتا ہے (۵) خصیہ (۶) پتہ مرارہ جو کلیجی میں تلخ پانی کا ظرف ہے (۷) اور خون سائل قطعی حرام ہے باقی سب اشیاء کو حلال لکھا ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ: ۲/ ۲۲۳)

نکاح اور رخصتی میں فاصلہ

آج کل کے منکرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نکاح کرنے کے بعد رخصتی کو لٹکائے رکھتے ہیں، نکاح بھی اس لیے کرتے ہیں کہ دوسرا پھنس جائے یہ طریقہ بالکل غلط ہے فوراً رخصتی کرنی چاہیے یہاں ایک مولانا صاحب کے سسرال والوں نے بھی ایسا ہی کرنا چاہا کہ ابھی نکاح کرلیں رخصتی بعد میں کریں

گے، مولانا صاحب نے خود ہی منع کر دیا بعد میں مجھے پتا چلا تو میں نے کہا کہ سسرال والوں کو پیغام بھیج دیں کہ سابقہ نسبت ختم، جب نکاح و رخصتی اکٹھے کرنے کا ارادہ ہو تو رابطہ کریں اس وقت سرے سے غور کریں گے، اس دوران جانبین آزاد ہیں جہاں چاہیں رشتہ کرلیں، جیسے ہی یہ پیغام پہنچا انہوں نے فوراً ہتھیار ڈال دیئے کہ ہماری کوئی شرط نہیں، یوں دماغ درست ہوتا ہے، علماء سے تعلق اور پھر ایسی جہالت کی باتیں۔

منگنی اور شادی کے درمیان یا نکاح اور رخصتی کے درمیان زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کا فاصلہ ہونا چاہیے کیونکہ ایک مہینے کی مدت کو شرعاً کئی معاملات میں مدت طویلہ شمار کیا گیا ہے۔ ایک ماہ سے زیادہ فاصلہ کرنا صحیح نہیں کیونکہ منگنی یا نکاح ہوجانے کے بعد جانبین کا ایک دوسرے کی طرف میلان ہوجاتا ہے جس سے تہیج (شہوات نفسانی) پیدا ہوتا ہے لہذا گناہ کے اسباب پیدا کرنے کی بجائے جائز طریقے سے اس تہیج (شہوات نفسانی) کی تسکین کی جائے۔ (جواہر الرشید: ۶/ ۴۲)

جہیز میں سامان جہاد

فرمایا: جہاد کے جذبات رکھنے والی جو خواتین مجھ سے شادی کرنے کی خواہش مند ہیں انکے گھر والے اگر جہیز دینے پر اصرار کریں تو میں جہیز میں بمبار طیارے اور جنگی مہارت رکھنے والے بہترین قسم کے دس گھوڑے طلب کروں گا۔ حاضرین علماء میں سے ایک عالم نے اس عدد کی تخصیص معلوم کی تو حضرت اقدس نے جواب میں فرمایا کہ یہ عدد برکت اور کثرت کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ (جواہر الرشید: ۶/ ۴۳)

نام بتانے کی ضرورت

کئی لوگوں کی آوازوں میں باہم مشابہت ہوتی ہے: "النغمة تشبه النغمه" اسی طرح مختلف لوگوں کے خط میں ایک دوسرے سے مشابہت ہوتی ہے "الخط یشبه الخط" مشابہت کیوجہ سے بسا اوقات غلط فہمی ہوجاتی ہے اسی لیے شہادت میں قاضی کے روبرو حاضر ہونا ضروری ہے دور بیٹھ کر ٹیلیفون پر یا انٹرنیٹ پر بات کرے یا خط میں لکھے تو شہادت قبول نہیں ہوگی آوازوں میں مشابہت کی وجہ سے یہ حکم ہے کہ کسی سے ٹیلیفون پر بات کریں یا کسی کے گھر جائیں اور باہر سے بات کریں تو اپنا نام بتائیں، ایک بار رسول اللہ ﷺ نے کسی سے پوچھا: کون؟ اس نے کہا: میں۔ فرمایا:

میں، میں کیا، نام بتاؤ۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد ایک بار رسول ﷺ کی خدمت میں ان کی بہن حاضر ہوئیں جن کی آواز حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی آواز سے مشابہ تھی اس لئے آپ ﷺ انکی آواز سن کر چونک گئے۔ (جواہر الرشید: ۶/ ۴۷)

سورۂ فاتحہ کے بعد آمین

فرمایا کہ غیر نماز میں بوقت تلاوت سورۃ فاتحہ کے بعد آمین پڑھنا جائز نہیں کیونکہ آمین غیر قرآن ہے اسے قرآن کے ساتھ ملتبس ہرگز نہ کریں البتہ دل میں کہہ سکتے ہیں۔ (جواہر الرشید: ۶/ ۴۷)

سنت کی چار قسمیں

فرمایا: آج کل یہ مرض بہت زیادہ ہوگیا ہے کہ ہر ادب کو سنت کہہ دیتے ہیں یہ غلط ہے بلکہ سنت کی چار قسمیں ہیں۔

۱) سنت شرعیہ۔ ۲) سنت عادیہ۔ ۳) سنت طبیہ۔ ۴) سنت ضروریہ۔

سنت شرعیہ ہی اصل اور قابل اتباع ہے جس کے لئے آپ ﷺ کی بعثت ہوئی۔ (جواہر الرشید:۷۴/۶)

سلام کا مشرکانہ طریقہ

عام طور پر مسلمانوں میں یہ ہندوانہ رسم چل گئی ہے کہ سلام کہنے کو سلام کرنا کہتے ہیں یہ ہندوؤں سے لیا گیا ہے، ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق بڑوں کو سجدہ کیا جاتا ہے مگر ہر وقت اور ہر جگہ سجدہ کرنا ممکن نہیں اس لئے زمین کی بجائے ہاتھ پر سجدہ کرتے ہیں پھر اس میں بھی تخفیف کرکے سر جھکا کر سامنے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہیں انکے زعم میں یہ سجدے کے قائم مقام ہے زمین کی بجائے ہاتھ اور سر رکھنے کی بجائے ہاتھ کی طرف سر جھکا دیتے ہیں گویا زمین پر سجدہ ہوگیا مسلمانوں میں یہ رسم چل پڑی کہ وہ بھی سلام کے الفاظ کہنے کے ساتھ ہاتھ کا اشارہ بھی کرتے ہیں حتیٰ کہ بچوں کو سکھاتے ہیں کہ ''سلام کرو'' پھر وہ ہاتھ سے پیشانی کی طرف اشارہ کرتا ہے اسلام میں ایسے سلام کرنے کا شرک نہیں بلکہ زبان سے السلام علیکم کہنے کا حکم ہے البتہ اگر کبھی کسی عذر سے سلام یا اس کے جواب کا سنانا ممکن نہ ہو جیسے گاڑی کی کھڑکی وغیرہ بند ہو یا فاصلہ زیادہ ہو تو ایسی حالت میں ہاتھ کا اشارہ کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ اشارہ ہندوؤں کی طرح پیشانی کی طرف نہ ہو اور نہ سر جھکایا جائے۔ (جواہر الرشید:۹۶/۶)

اللہ کے دشمنوں سے براءت کا ایک عجیب لطیفہ

ایک مجاہد نے بتایا کہ ہم ایک مرتبہ میران شاہ سے بنوں جارہے تھے راستے میں ظہر کا وقت ہوگیا، فلائنگ کوچ میں سب افغانی سوار تھے سوائے ایک پاکستانی ڈاکٹر کے جو عیسائی تھا سب لوگ نماز کے لئے اترے وہ ڈاکٹر نہ اترا، جب سب نماز پڑھ کر واپس آگئے تو افغانیوں نے ڈاکٹر سے پوچھا کہ تم نماز کیوں نہیں پڑھتا؟ اس نے بتایا کہ میں کرسچن ہوں۔ افغانی سمجھے نہیں کہ کرسچن کیا بلا ہے، انہوں نے کہا کہ خو کرسچن ہو تو ٹھیک ہے نماز تو پڑھو۔ ایک جاننے والے نے بتایا کہ کرسچن کا مطلب ہے عیسائی یہ سن کر افغانیوں نے شور مچادیا: ''خودا کا پردے دا کا پردے۔'' ''اچھا یہ تو کافر ہے یہ تو کافر ہے'' (جواہر الرشید:۱۰۷/۶)

عورتوں کا ناک چھدوانا

عورتیں جو ناک چھدواتی ہیں یہ نہایت قبیح رسم ہے میں اسے ناجائز تو نہیں کہتا مگر اس کی اصلاح ضروری ہے کیونکہ یہ ہندوؤں کی رسم ہے ہندوستان میں اسلام آیا تو لوگوں نے موٹی موٹی باتیں تو سیکھ لیں

لیکن ہندووانہ رسمیں ترک نہیں کیں۔ ہندوؤں میں یہ رسم ایک خاص نظریہ پر مبنی تھی کہ شادی کے وقت ناک میں نکیل ڈال کر اسے شوہر کے حوالے کردیا جاتا تھا پھر شوہر چاہے اس پر کتنا ہی ظلم کرے حتی کہ ظلم سہتے سہتے مر بھی جائے مگر وہ شوہر کو چھوڑ نہیں سکتی تھی حالانکہ اسلام میں ایسا جبر نہیں، اسلام میں تو یہ ہے اگر نباہ نہ ہو سکے تو طلاق دے دے، یہ تو بہت سخت گناہ ہے کہ معلق کردے نہ رکھے نہ چھوڑے یہ ہندو تو نکیل ڈال کر شوہر کے حوالے کر دیتے ہیں ان کے ہاں عورتوں کی زندگی غلاموں سے بھی بدتر ہوتی ہے اور پھر جب شوہر مر جاتا ہے تو عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی بلکہ پہلے تو یہ لوگ عورت کو بھی شوہر کے ساتھ ہی جلادیا کرتے تھے اور یہاں ہندوستان کے لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ ڈولی آئی ہے کھٹولی جائے گی یعنی کچھ بھی ہو جائے اب بس شوہر کے ساتھ ہی گزارہ کرنا ہے اسی لئے شادی کے وقت نکیل ڈال کر شوہر کے حوالے کیا جاتا ہے اسی لئے شوہر کے مرنے پر نکیل اتار دی جاتی ہے پھر کبھی زندگی بھر نہیں پہن سکتی۔

ایک بار مکہ مکرمہ میں ایک سعودی نے مجھ سے پوچھا کہ تم ہندوستانی لوگ عورتوں کو نکیل کیوں ڈالتے ہو یہ تو صحیح نہیں ہمارے ہاں تو نکیل اونٹوں کے ڈالی جاتی ہے اور وہ بھی ان اونٹوں کے جو بہت سرکش ہوتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ نکیل ہی کی وجہ ہے کہ ہندوستان میں طلاقیں بہت کم ہوتی ہیں اگر نکیل نہ ہوتی تو وہاں بھی تم لوگوں کی طرح روز روز طلاقیں ہو رہی ہوتیں۔ انہوں نے بات تو صحیح کہی کہ یہ غلط رسم ہے میں نے انہیں نکیل کا فائدہ بتادیا وہ اس کا جواب نہ دے سکے، لیکن نکیل کی جو مصلحت میں نے انہیں بتائی وہ تو اب باقی نہیں رہی آج کی عورت ناک چھیدنے کے باوجود بھی شوہر سے دب کر نہیں رہتی بلکہ یہ تو شوہر کے گلے میں خاردار لگام ڈال کر اس پر سواری کرتی ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ دعا بھی پڑھتی ہوگی۔

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾

یہ ایک سوراخ تو کیا پوری ناک بھی کٹوالے تو بھی شوہر کی فرمانبردار اور تابع نہ ہوگی۔

جن خواتین نے ناک نہیں چھدوائی وہ یہ دو دعائیں مانگا کریں۔

"اللّٰهم اجرنی من عذاب النكيل"

''یا اللہ! میں نکیل کے عذاب سے تیری پناہ چاہتی ہوں۔''

"الحمد لله الذی عافانی مماابتلاكن به من عذاب النكيل والتشبه بالنوق"

''اللہ کی حمد ہے جس نے مجھے اس چیز سے بچایا جس میں تمہیں مبتلا کیا ہے یعنی نکیل کا عذاب اور اونٹنیوں سے مشابہت سے۔''

اور جنہوں نے ناک چھدوالی ہے وہ یوں استغفار کیا کریں۔

"استغفر اللّٰه ممااذنبت من الرضا بعذاب النكيل"

''میں استغفار کرتی ہوں اس گناہ سے کہ میں نے نکیل کے عذاب پر رضا ظاہر کردی۔'' (جواہر الرشید: ۱۰۸/۶)

میں مسائل بناتا نہیں بتاتا ہوں

لوگ میرے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ عجیب عجیب نئے نئے مسائل نکالتا رہتا ہے جو پہلے کبھی نہیں سنے، حقیقت یہ ہے کہ میں مسائل اپنی جیب سے نہیں نکالتا، مسائل تو قرآن وحدیث کے ہیں، میں مسائل بناتا نہیں بتاتا ہوں، میرے بتائے ہوئے مسائل پر لوگوں کو تعجب اس لئے ہوتا ہے کہ عوام علماء سے تعلق نہیں رکھتے ان سے مسائل نہیں پوچھتے علماء کا بھی یہ قصور ہے کہ وہ ضرورت کے مسائل عوام کو از خود نہیں بتاتے جب کہ میرا یہ معمول ہے کہ عوام لاعلمی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی جن بغاوتوں میں مبتلا ہیں اور امت تباہ ہو رہی ہے میں ایسے مسائل عوام تک پہنچانے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرتا ہوں۔ اللہ کی وہ بغاوتیں جو معاشرے میں عام ہو چکی ہیں یہ ہیں:

۱) ڈاڑھی منڈانا یا کٹانا۔ ۲) بے پردگی۔ ۳) تصویر کی لعنت۔ ۴) گانا باجا۔ ۵) ٹی وی (یہ تصویر اور گانا باجا دونوں لعنتوں کا مجموعہ ہے)۔ ۶) سود کی لعنت۔ ۷) مردوں کا ٹخنے ڈھانکنا۔ ۸) غیبت کرنا سننا۔ (جواہر الرشید: ۶/۱۳)

مذاق میں طلاق دینے کا حکم

تین چیزیں ایسی ہیں جسکا جھوٹ اور مذاق بھی سچ اور واقع ہے۔ (۱) نکاح (۲) طلاق (۳) رجعت۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔

"ثلاث جدھن جد وھز لھن جد، النکاح والطلاق والرجعۃ" (بخاری شریف)

ف: ہمارے فقہاء نے مسئلہ لکھا ہے کہ "الحمد للہ" کہنا چاہتا تھا اور منہ سے "انت طالق" نکل گیا تو پھر بھی طلاق واقع ہو جائے گی۔ (مؤلف)

بیس معاملات جو بحالت اکراہ بھی صحیح ہوتے ہیں

بیس معاملات جو بحالت اکراہ بھی صحیح ہوتے ہیں صاحب نہر نے ان کو ان اشعار میں جمع کیا ہے۔

طلاق وایلاء ظھار ورجعۃ ☆ نکاح مع الا ستیلاء عفو عن العمد
رضاع وایمان وفی ونذرۃ ☆ قبول لایداع کذا تصلح عن عمد
طلاق علی جعل یمین بہ اتت کذا ☆ لعتق والا سلام تدبیر للعبد
وایجاب احسان وعتق فھذہ ☆ تصح مع الاکراہ عشرین فی العدد

(معدن الحقائق شرح کنز الدقائق: ۳۲۵)

کان کاٹ دے تو پانچ سو دینار، سر کاٹ دے تو پچاس دینار لازم ہوں

سوال: وہ کون ہے؟ جو کسی کا کان کاٹ دے تو اس پر پانچ سو دینار لازم ہوں اور اگر سر کاٹ دے تو پچاس دینار؟

جواب: اس نے ایک بچے کا کان اس وقت کاٹ دیا جب اس کا سر ولادت کے وقت باہر نکلا تھا، اب اگر بچہ زندہ بچے تو نصف دیت جو کہ پانچ سو دینار ہے واجب ہوگی، اور اگر اس حالت میں اس نے بچے کا سر کاٹ دیا تو اس میں غرہ واجب ہوگا۔ جو کہ باندی یا غلام جو پچاس دینار کے برابر ہونے کی صورت میں آئے گا، کیونکہ جنین کی دیت **مولود** کی دیت کا نصف عشر (پوری دیت کے دسویں حصے کا آدھا) ہوتی ہے۔ (فقہی پہیلیاں: ۱۷۷)

سلف وخلف

فقہاء کی اصطلاح میں امام ابو**حنیفہ** رحمہ اللہ **سے امام محمد** رحمہ اللہ تک سلف، اور امام **محمد** رحمہ اللہ سے شمس الائمہ حلوانی تک خلف کہلاتے ہیں۔

متقدمین ومتاخرین

۱) جنہوں نے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ، ابو یوسف رحمہ اللہ **اور امام محمد** رحمہ اللہ کا زمانہ پایا۔ ۲) تیسری صدی کے انتہاء تک کے علماء متقدمین کہلاتے ہیں، اور (۱) جنہوں نے **ائمہ** ثلاثہؒ سے فیض حاصل نہیں کیا۔ (۲) یا تیسری صدی کے بعد والے علماء، متاخرین کہلاتے ہیں۔

ائمہ اربعہ

ائمہ اربعہ سے مراد (۱) امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ (۲) امام مالک رحمہ اللہ (۳) امام شافعی رحمہ اللہ (۴) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ہیں۔

ف: دین کی تکمیل ۱۰ ھجری ۹ ذی الحجہ بروز جمعۃ المبارک کو ہوئی۔

دین مکمل ہونے کے ۷۰ سال بعد ۸۰ ہجری میں امام ابوحنیفہؒ پیدا ہوئے۔ ۸۳ سال بعد ۹۳ ہجری میں امام مالکؒ پیدا ہوئے۔ ۱۴۰ سال بعد ۱۵۰ ہجری میں امام شافعیؒ پیدا ہوئے۔ ۱۵۴ سال بعد ۱۶۴ ہجری میں امام احمد بن حنبلؒ پیدا ہوئے۔

ائمہ ثلٰثہ

اگر ائمہ ثلٰثہ احناف کہا جائے تو ان سے مراد امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ ہوتے ہیں۔ اور اگر مطلق ائمہ ثلٰثہ کہا جائے تو ان سے مراد امام شافعی رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ مراد ہوتے ہیں۔ (از مقدمہ قدوری)

شیخین وطرفین وصاحبین

شیخین سے مراد امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ ہیں۔ اور طرفین سے مراد امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ ہیں اور صاحبین سے مراد امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ ہیں۔

فقہ کے شرعی احکام

(نقشہ)

مثبت ق منفی
عزیمت ق ق ق ق ق ق ق ق ق ق ق ق ق ق ق ق رخصت حرام ق ق مکروہ
فرض،واجب سنت،نفل تحریمی،تنزیہی فرض عین،فرض کفایہ ق ق ق سنت ھدیٰ،
سنت زوائد مؤکدہ،غیرمؤکدہ

مسجد میں صفوں کی ترتیب

یہ جو مسجد کی صفوں کی ترتیب ہے، پہلی، دوسری، تیسری، آخر تک جب مسجد خالی ہوتو بھی (ترتیب کے اعتبار سے) انکی فضیلت وہی ہوتی ہے جو جماعت کے وقت ہوتی ہے اکثر لوگوں کو اس کے بارے میں علم نہیں ہے جب مسجد خالی ہوگی، آپ سے پوچھا جائے گا کہ ''مومن مسجد'' (جہاں حضرت نے یہ بیان فرمایا، اس مسجد کا نام ''مومن مسجد'' ہے) کی پہلی صف کون سی ہے؟ تو کیا آپ وضو خانے کے پاس والی صف کو پہلی صف بتلائیں گے؟ بلا تکلف آپ اس پہلی صف کو ہی مسجد کی پہلی صف بتلائیں گے، تو خالی مسجد میں بھی پہلی صف کی فضیلت حاصل ہوگی، کوشش یہ کرو، کہ اگر نوافل پڑھنے میں یا خالی مسجد میں ذکر کرنا ہے۔ تو آگے بڑھو، پہلی صف میں آکر کرو، صرف جماعت ہی نہیں بلکہ یہ (بہر حال) مسجد کے آداب میں سے ہے۔ (طریق الفلاح لطلاب الصلاح:۵)

نیند کی عجیب نیت

سونے میں بھی ایک ارادہ کرلو، کہ معاصی سے بچا رہوں، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچا رہوں۔

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا: کہ حضرت! آپ کا سونا بھی عبادت ہے فرمایا، کہ میاں یہ بڑوں کی بات ہے، ہم اس مقام کے نہیں ہیں۔ ہم تو سوجاتے ہیں گناہوں سے بچے رہتے ہیں اور گناہ سے بچے رہنے کی نیت سے سوجاتے ہیں، اور بہت ہی اچھا ہے وہ سونا کہ آدمی گناہوں سے بچا رہے، بڑا مبارک ہے وہ سونا۔

یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ ہے کہ جس عمر میں معاصی کا صدور زیادہ ہوسکتا ہے اس عمر میں نیند بھی زیادہ عطا فرمائی۔ نوجوانوں کو نیند زیادہ آتی ہے، ویسے بھی مشہور ہے ''جوان کی نیند'' بالکل ٹھیک ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے سے انکو گناہوں سے بچالیا۔ (ایضاً)

ناپاک چیز لگے تو نماز صحیح اگر پاک لگے تو فاسد

سوال: وہ کون ہے؟ جسکو نماز کی حالت میں ناپاک چیز لگے، تو نماز اسکی صحیح ہو اور اگر پاک پانی لگے تو

نماز فاسد ہو۔ جواب: یہ امام ہے، جسکو یہ گمان ہو کہ اس کی نکسیر پھوٹی ہے، اور کسی کو اپنا نائب بنائے اب اگر واقعی خون ہے اور وضو کر کے بنا، (نماز مکمل) کرے تو اسکی نماز بھی صحیح ہے اور مقتدیوں کی بھی' اور اگر خون نہ ہو تو استخلاف (خلیفہ بنانا) صحیح نہ ہوا لہذا اسکی نماز بھی فاسد ہے اور مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہے''۔ (فقہی پہیلیاں:۴۹)

ایک جلالی بزرگ کی حکایت

قصبہ رامپور میں ایک بزرگ تھے، حضرت حکیم ضیاء الدین صاحبؒ بڑے تیز مزاج تھے بس رعد اور برق تھے۔

ایک بار حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ ان کے یہاں مہمان تھے ایک مسئلہ طلاق کا پیش آیا مولانا نے فتویٰ دیا ایک ملانی کہنے لگیں کہ قرآن مجید میں تو اس کے خلاف لکھا ہے حکیم صاحب بگڑ گئے کہا: اری چل بیٹھ چڈو، تو کیا جانے قرآن کو، اتنے جوتے پڑیں گے کہ سر پر ایک بال بھی باقی نہ رہے گا تو کیا جانے چڑیل! کہ قرآن کسے کہتے ہیں؟

ف: جواب مخاطب کے علم اور فہم کے مطابق دینا چاہیے چنانچہ ایک شخص نے حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ سے سوال کیا کہ حیض میں عورت کو نمازیں تو بالکل معاف ہیں، انکی قضا بھی واجب نہیں لیکن روزے بعد کو رکھنے پڑتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے؟

مولانا نے فرمایا: کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر اس مسئلہ پر عمل نہ کرو گے تو اتنے جوتے سر پر پڑیں گے کہ سر پر بال بھی نہ رہیں بس یہی وجہ ہے۔

اس کے چلے جانے کے بعد مولاناؒ سے ایک طالبعلم نے اسکی وجہ دریافت کی تو مولاناؒ نے فرمایا اس میں حرج ہے اور اس میں حرج نہیں اور بعضے اور نکات بھی بیان فرمائے اور جاہل کو یہ جواب دیا کہ اگر عمل نہ کرو گے تو اتنے جوتے لگیں گے کہ سر پر ایک بال بھی نہ رہے گا تو اندھے کے آگے روئے اپنی آنکھیں کھوئے۔ (حضرت تھانویؒ کے پسندیدہ واقعات:۸۱)

وضو کرنے اور کپڑوں کی طہارت میں ایک عجیب حکمت

جاننا چاہیے کہ نمازی کے کپڑوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی پھل کے اوپر کا چھلکا اور بدن کی مثال ایسی ہے جیسے اندر کا چھلکا اور قلب کی مثال ایسی ہے جیسے اندر کی گری اور مغز اور ظاہر ہے کہ مقصود مغز ہوا کرتا ہے۔

اسی طرح اس ظاہری پاکی سے بھی قلب کا پاک ہونا اور نورانی بنانا مقصود ہے شاید تم کو شبہ ہو کہ کپڑے کے دھونے سے قلب کس طرح پاک ہو سکتا ہے لہذا سمجھ لو کہ حق تعالیٰ نے ظاہر اور باطن میں ایک ایسا خاص تعلق رکھا ہے جس کی وجہ سے ظاہری طہارت کا اثر باطنی طہارت تک ضرور پہنچتا ہے۔ چنانچہ جب چاہے دیکھ لو کہ جب تم وضو کر کے کھڑے ہوتے ہو تو اپنے قلب میں ایسی صفائی اور انشراح پاتے ہو جو وضو سے

پہلے نہ تھی اور ظاہر ہے کہ یہ وضو ہی کا اثر ہے جو بدن سے آگے بڑھ کر دل تک پہنچا ہے۔ (تبلیغ دین ۲۱)

قلب سے فتویٰ لینے کی ضرورت

ایک بات یہ بھی جس کا خیال رکھنا ضروری ہے یہ ہے کہ علماء کے فتوے پر اکتفاء نہ کیا کرو، بلکہ اپنے دل سے پوچھا کرو کہ اس معاملہ میں دل کیا کہتا ہے۔ جناب رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ تم اپنے دلوں سے بھی فتوے لیا کرو اگرچہ مفتی فتوے دے چکیں۔ بات یہ ہے کہ گناہ مسلمان کے دل میں ضرور چبھا کرتا ہے، کیونکہ جو چیز ضرر پہنچانے والی ہوگی وہ دل میں کھٹکے بغیر نہ رہے گی پس جو شئ درحقیقت حرام ہوگی یا جو کام فی الواقع گناہ ہوگا اس کو تمہارا دل بے کھٹکے ہرگز قبول نہ کرے گا اور ہر چیز کی اصلیت اس طرح پر دل کے فتویٰ سے معلوم ہو جایا کرے گی۔ (تبلیغ دین: ۶۰)

ہنسی مذاق کا جھوٹ

جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جھوٹ بولنا مسلمان کی شان نہیں اور ایمان اور جھوٹ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے یاد رکھو کہ جھوٹ بولنے سے قلب میں کجی آ جاتی ہے اور خواب بھی سچے نظر نہیں آتے اس لئے مذاق میں بھی دوسروں کے ہنسانے کو جھوٹ نہ بولو۔ ہمیشہ جھوٹے خیالات اور خطرات سے قلب کو بچائے رکھو ورنہ قلب میں کجی پیدا ہو جائے گی اور تجربہ اس کا شاہد ہے کہ ایسے آدمیوں کو خواب بھی سچا نظر نہیں آتا۔ ایک مرتبہ کسی عورت نے اپنے صغیر سن بچے کو بلایا اور کہا کہ آؤ ہم تمہیں ایک چیز دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے دریافت فرمایا کہ اگر بلانے سے بچہ آ گیا تو کیا چیز دے گی؟ عورت نے کہا چھوارے دیدونگی آپ نے فرمایا کہ اگر کچھ دینے کا ارادہ نہ ہوتا اور صرف بہلانے کے لئے ایسا لفظ نکلتا تو یہ بھی زبان کا جھوٹ شمار ہوتا۔ (تبلیغ دین: ۱۱۴)

کذبِ مصلحت آمیز کا جواز اور اس کی حکمت

البتہ ضرورت کے وقت جھوٹ بولنا بھی جائز ہے، بشرطیکہ سچ بولنے سے کسی ایسے گناہ یا نقصان کا اندیشہ ہو جو جھوٹ کے گناہ سے زیادہ ہے مثلاً دو مسلمانوں میں صلح کرا دینے یا جہاد میں دشمن کو دھوکہ دینے یا بی بی کو رضامند اور خوش کرنے کے لئے جھوٹ بول دینے کی حدیث میں اجازت آئی ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ مسلمانوں میں عداوت اور رنج رہنے سے جو برا نتیجہ پیدا ہوگا وہ جھوٹ کے نقصان سے بڑھا ہوا ہے، اس طرح جنگ کے راز کا پوشیدہ رکھنا ضروری ہے کیونکہ اگر دشمن کو اطلاع ہوئی اس کو حملے کا موقع ملے گا اور ہزاروں پاک جانیں تلف ہو جائیں گی اس لئے اصل بات کا ظاہر نہ کرنا اور جھوٹی بات بنا دینا افضل ہوا اسی طرح خاوند کے بعض اسرار بی بی سے مخفی رہنے کے قابل ہیں۔ پس اگر راست گوئی کے سبب کوئی خیال اس پر ظاہر ہو گیا اور میاں بی بی میں نا اتفاقی ہو گئی تو جو برا اثر پیدا ہوگا اس میں جھوٹ بولنے کی بہ نسبت زیادہ گناہ ہے، پس ایسی صورت میں جھوٹ بولنے کی اجازت ایسی ہے جیسے کوئی شخص دو بلاؤں میں مبتلا ہو جائے تو

آسان اور ہلکی مصیبت کو ترجیح دے کر اختیار کر لیتا ہے اس کی مثال ایسی سمجھو کہ جیسے کسی شخص کے بھوکا مر جانے کا اندیشہ ہو تو اس کے لئے مردار بھی حلال ہے اسی طرح اپنایا اپنے یا مسلمان بھائی کا مال ظالم کے ہاتھ سے بچانے کو یا کسی کی خفیہ رکھی ہوئی امانت کو محفوظ رکھنے کے لئے دوسروں کے سامنے انکار کر دینا اور جھوٹ بول دینا جائز ہے اور اپنی معصیت کا انکار کر دینا بھی اسی وجہ سے جائز ہے کہ فسق و فجور کا اعلان حرام ہے یا اپنی بیوی سے یہ کہہ دینا کہ میری دوسری بیوی تمہاری سوت مجھے تم سے زیادہ پیاری نہیں ہے یہ سب باتیں اسی بناء پر جائز ہیں کہ اس جھوٹ سے ایک ضرر دفع کیا گیا ہے۔ (تبلیغ دین ۱۱۲)

مولویوں کا انداز غیبت

سب سے بدترین غیبت وہ ہے جس کا رواج مقتداء اور دیندار لوگوں میں ہو رہا ہے کیونکہ وہ غیبتیں کرتے ہیں اور پھر اپنے آپ کو نیک سمجھتے ہیں انکی غیبتیں بھی نرالے انداز کی ہوتی ہیں مثلاً مجمع میں کہنے لگے کہ "اللہ کا شکر ہے اس نے ہم کو امیروں کے دروازوں پر جانے سے بچا رکھا ہے ایسی بے حیائی سے خدا پناہ میں رکھے۔" اس کلمہ سے جو کچھ انکا مقصود ہے وہ ظاہر ہے کہ امراء کے پاس بیٹھنے والے مولویوں پر طعن کرنا اور انکو بے حیا کہنا منظور ہے اور ساتھ ہی اپنی صلاحیت تقویٰ جتانا ہے اور ریاکاری کا گناہ کما رہے ہیں اسی طرح مثلاً کہنے لگے کہ "فلاں شخص کی بڑی اچھی حالت ہے اگر اس میں حرص دنیا کا شائبہ نہ ہوتا جس میں ہم مولوی مبتلا ہو جاتے ہیں۔" اس فقرہ سے بھی جو کچھ مقصود ہے وہ ذرا سے تامل سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ انکا بے صبرا ہونا ظاہر کرتے ہیں اور اپنی طرف حرص کی نسبت اسی نیت سے کرتے ہیں کہ سننے والا انکو متواضع سمجھے، اور یہی غیبت ہے، ساتھ ہی ریاکاری بھی ہے۔ زیادہ تعجب تو اس پر ہوتا ہے کہ یہ حضرات غیبت کرتے ہیں اور اپنے آپ کو غیبت سے محفوظ اور پارسا سمجھتے ہیں۔ یا مثلاً بول اٹھے "سبحان اللہ! بڑے تعجب کی بات ہے" اور جب اتنا کہنے پر لوگوں نے اس بات کے سننے کے شوق میں ان کی جانب کان لگائے تو کہنے لگے "کچھ نہیں فلاں شخص کا خیال آگیا تھا حق تعالیٰ ہمارے اور اس کے حال پر رحم فرما دے اور توبہ کی توفیق دے" اس فقرہ کا بھی جو کچھ منشاء ہے وہ عقلمند پر مخفی نہیں ہے۔ کیونکہ ان کا یہ کلمہ ترحم و شفقت یا دعا کی نیت سے نہیں ہوتا جیسا کہ ظاہری الفاظ سے وہم پڑتا ہے اس لئے کہ اگر دعا کرنی مقصود ہوتی تو دل ہی دل میں کیوں نہ کر لیتے سبحان اللہ کہکر لوگوں کو متوجہ کرنا اور معصیت کا اشارہ کرنا ہی کیا ضروری تھا؟ یا کسی شخص کا عیب ظاہر کرنا بھی کوئی شفقت یا خیر خواہی کی بات ہے؟ اسی طرح بعض لوگوں کی عادت ہے کہ غیبت سے منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بھائی غیبت مت کیا کرو مگر دل ان کا غیبت کو مکروہ نہیں سمجھتا بلکہ اس نصیحت کرنے سے محض اپنی دینداری اور تقویٰ ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اسی طرح کسی مجمع میں غیبت ہوتی ہے تو ناصح اور پارسا بنکر کہنے لگتے ہیں کہ "میاں! غیبت کرنا گناہ ہے اس سے ہم سننے والے بھی گنہگار ہوتے ہیں" یہ لوگ کہنے کو تو کہہ جاتے ہیں مگر دل ان کا مشتاق رہتا ہے کہ کاش یہ شخص ہماری

نصیحت پر عمل نہ کرے جو کچھ کہہ رہا ہے کہے جائے اور ہمیں سنائے جائے بھلا کوئی ان سے پوچھے کہ غیبت سننے کا انتظار بھی ہے اور پھر یوں بھی سمجھتے ہو کہ ہم منع کر کے گناہ سے سبکدوش ہو گئے۔ یاد رکھو کہ جب تک غیبت کرنے اور سننے کو دل سے برا نہ سمجھو گے تو اس وقت تک غیبت کے گناہ سے ہرگز نہ بچو گے۔ کیونکہ غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں برابر ہیں اور جس طرح زبان سے غیبت کرنا حرام ہے اسی طرح دل سے غیبت کرنا بھی حرام ہے البتہ چند صورتوں میں خاص لوگوں کی غیبت کرنا جائز ہے، جس کی تفصیل ہم بیان کرتے ہیں۔ (تبلیغ دین ۱۱۷)

بدعتی کی غیبت کرنا جائز ہے

کسی شخص سے کوئی بدعت یا خلاف شرع امر کے رفع کرنے میں مدد لینی ہو یا کسی کو اس کے فتنہ سے بچانا ہو تو اس سے بھی ان بدعتی لوگوں کا حال بیان کرنا اگرچہ ان کی غیبت کرنا ہے مگر جائز ہے۔ (تبلیغ دین ۱۱۹)

فتویٰ کی ضرورت سے کسی کی غیبت کرنا درست ہے

مفتی سے فتویٰ لینے کے لئے استفتاء میں امر واقعی کا اظہار کرنا بھی جائز ہے اگرچہ اس اظہار حال میں کسی کی غیبت ہوتی ہو۔ دیکھو! رسول اللہ ﷺ سے حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ "یارسول اللہ! میرا خاوند ابوسفیان رضی اللہ عنہ اتنا بخیل ہے کہ بقدر کفایت بھی مجھ کو خرچ نہیں دیتا۔" اور ظاہر ہے کہ یہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی شکایت اور غیبت تھی مگر چونکہ مفتی شریعت ﷺ سے استفسار کیا جارہا ہے کہ اس صورت میں میرے لئے شریعت کیا حکم دیتی ہے، لہذا اس غیبت میں کچھ حرج نہیں۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس صورت میں بھی یہ غیبت اسی وقت جائز ہے کہ جب اس میں اپنا یا کسی مسلمان کا فائدہ متصور ہو۔ (تبلیغ دین ۱۱۹)

تھیلی اور امام

کسی بدو نے ایک تھیلی چوری کی جس میں ایک درہم تھا پھر وہ نماز کے لئے مسجد میں آیا اس کا نام "موسیٰ" تھا اتفاقاً امام نے یہ آیت پڑھ لی۔ ﴿وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى﴾ ترجمہ: اے موسیٰ تیرے ہاتھ میں کیا ہے۔ بدو نے کہا: بخدا! "تو جادوگر ہے" تھیلی پھینکی اور مسجد سے بھاگ نکلا۔ (لطائف ونوادر ۹۷)

بدو اور امام مسجد

بدو نے امام کے پیچھے نماز پڑھی امام نے دوران قرات یہ آیت پڑھی ﴿اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ﴾ (المرسلات: ۱۶) "ترجمہ: کیا ہم نے مار کھپایا پہلوں کو۔ بدو پہلی صف میں کھڑا تھا یہ آیت سن کر پچھلی صف کی طرف کھسک گیا امام نے اگلی آیت پڑھی: ﴿ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ﴾ (المرسلات: ۱۷) "پھر انکے پیچھے بھیجا پچھلوں کو۔ وہ مزید پیچھے کھسک گیا امام نے اس سے بھی اگلی آیت پڑھی۔ ﴿كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ﴾ (المرسلات: ۱۸)"

ترجمہ: ہم ایسا ہی کرتے ہیں گنہگاروں اور مجرموں کے ساتھ بدو کا نام بھی مجرم تھا۔
جب یہ آیت سنی تو یہ کہتا ہوا نماز چھوڑ کر بھاگا اللہ کی قسم اب ہلاکت کی باری میری ہے، راستے میں کچھ دوسرے بدوؤں سے اس کی ملاقات ہوئی انہوں نے پوچھا مالك یامجرم ؟ مجرم کیا ہوا؟
اس نے جواب دیا۔

"ان الامام اھلك الاولین والا خرین واراد ان یھلکنی فی الحملة واللہ مارأیتہٗ بعد الیوم

ترجمہ: امام صاحب نے پہلوں پچھلوں سب کو ہلاک کر دیا بالآخر اب مجھے ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں آج کے بعد اسکا چہرہ نہیں دیکھوں گا۔ (لطائف ونوادر: ۹۲)

عورت کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟

"طالقانی" امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب میں سے ہیں وہ بے پرواہ بہت تھے ایک دن انہوں نے ابن عقیل سے پوچھا "عورت کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ کیا اس کی شادی اسکا بیٹا کرا سکتا ہے" ابن عقیل نے جواب دیا، "اس کا جواب قدر تفصیل طلب ہے اگر وہ کنواری دوشیزہ ہو تو جائز ہے اور اگر ثیبہ (جس کا نکاح ہو چکا ہو خواہ مطلقہ ہو یا نہیں) ہو تو جائز نہیں ہے۔"
طالقانی نے کہا میں نے آج تک ایسی تفصیل نہیں سنی تھی۔ (لطائف ونوادر: ۵۳۷)

ایضاً پر ہی اکتفا کیا

ایک بزرگ نماز پڑھانے کو کھڑے ہوئے پہلی رکعت میں تو غیر معمولی دیر لگ گئی۔ لیکن بعد میں مقتدیوں کو جلدی کے مارے رکوع وسجود بھی دشوار ہو گیا۔ نماز ختم ہونے پر جب نمازی نکلے، تو ایک صاحب فرمانے لگے کہ "امام صاحب نے پہلی رکعت میں تو بہت پڑھا تھا لیکن بعد میں تین رکعتوں میں صرف ایضاً ہی پر اکتفا کیا۔" (مخزن اخلاق: ۴۸۴)

نماز میں کلھیا تیل کا خیال آنا

کوئی شخص بازار میں کلھیا تیل خریدے ہوئے چلے آتے تھے۔ اتنے میں اذان ہوئی اور مسجد بھی نظر آئی انہوں نے تیل کلھیا فصیل (دیوار) پر رکھ دی اور پھر جماعت میں شریک نماز ہو گئے۔ لیکن خیال کلھیا کی طرف تھا کہ کتا، بلی یا کوئی اور نہ لے جائے۔ امام نے بڑی بڑی سورتیں پڑھنی شروع کر دیں۔ آخر تنگ آ کر انہوں نے نیت توڑ کر کلھیا فصیل سے اٹھائی اور منہ کے سامنے رکھ کر دوبارہ شریک نماز ہو گئے۔ اور جھلا کر امام صاحب سے مخاطب ہو کر کہنے لگے، اب تجھے بھی قسم ہے جو آج ہی سارا قرآن شریف ختم نہ کر دے ہم نے بھی کلھیا سامنے رکھ لی ہے۔ (حوالہ بالا)

نماز تراویح

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا: "لوگ کہتے ہیں کہ جو آدمی نہار منہ سات عدد پختہ تر کھجوریں کھالے تو وہ اس کے پیٹ میں تسبیح پڑھتی ہیں۔" انہوں نے جواباً فرمایا:

"ان کان ھذا فینبغی للوزینج اذا أکل ان یصلی التراویح"

ترجمہ: "اگر واقعی یہی ہوتا ہے تو وزینج (فارسی زبان میں اعلیٰ اور قیمتی قسم کی ایک مٹھائی کا نام ہے) کھانے کی صورت میں اسے نماز تراویح پڑھنی چاہیے۔" (حدائق: ۱۳۱)

شک وتردد سے نجات کا حل

ایک مرتبہ حجاج شاعر ایک گلی سے گزرا جس میں نالہ تھا۔ تو رک کر سوچ میں پڑ گیا کہ اسکے چھینٹے مجھ پر پڑیں گے یا نہیں۔ جب تردد اور اضطراب بڑھ گیا اور کوئی فیصلہ نہ کر پایا تو آکر پرنالے کے نیچے بیٹھ گیا، کہنے لگا، اب اطمینان ہوگیا اور یقین نے شک کو ختم کر دیا۔ (کتابوں کی درسگاہ میں: ۱۰۹)

یہ آشیانہ کسی شاخِ گل پہ بار نہ ہو

مولانا ولی رازی صاحب اپنے ایک حالیہ مضمون میں لکھتے ہیں:

دل کی دنیا کے حوالے سے باتیں کرتے ہوئے آج مجھے ایسے ہی ایک بے تاج بادشاہ کی یاد آگئی ہے جسے بچپن میں راقم الحروف نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا ہے۔ یہ صاحب کشف وکرامت بزرگ میرے والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے استاد حضرت مولانا اصغر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب ہیں جو حضرت میاں صاحب کے نام سے مشہور تھے۔ حضرت میاں صاحب کے مکان سے کچھ فاصلے پر ایک مسجد تھی جس میں حضرت میاں صاحب نمازیں ادا فرماتے تھے۔ والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسجد کے راستے میں ایک حویلی نما مکان تھا جسکے دروازے پر نقش ونگار بنے ہوئے تھے۔ حضرت میاں صاحب جب شام کے وقت اس دروازے کے سامنے سے گزرتے تھے تو اپنے جوتے اتار لیتے تھے۔ والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اس پر حیرت تھی کہ حضرت میاں صاحب ایسا کیوں کرتے ہیں؟ شروع میں پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی تھی آخر ایک روز موقع دیکھ کر والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھ ہی لیا کہ حضرت! اس مکان میں کون رہتا ہے؟ اور آپکے جوتے اتارنے کا کیا سبب ہے؟ پہلے تو حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "میاں! کیا کرو گے پوچھ کر" پھر کچھ وقفے کے بعد فرمایا کہ "اس مکان میں ایک پیشہ ور رنڈی رہتی ہے۔" "اب اسکی عمر ڈھل چکی ہے لیکن جب یہ جوان تھی تو یہاں لوگوں کا ہجوم روزانہ رہتا تھا اور اس مکان میں کافی آمد ورفت تھی اب یہ بے چاری روزانہ شام کو بن سنور کر بیٹھتی ہے اور انتظار کرتی ہے کہ کوئی آئے۔" "سو مجھے خیال آیا کہ شام کو جو لوگ اسکے دروازے سے گزرتے ہوں گے۔ انکے جوتوں کی چاپ سن کر اسکو ایک امید پیدا ہوتی ہوگی کہ شاید کوئی اسکے پاس آیا اور پھر جب یہ چاپ دور ہو جاتی ہوگی تو اسکی امید ٹوٹتی ہوگی تو میاں! ہم کیوں کسی کی

ناجائز امید پیدا کرنے اور پھر اسکے توڑنے کا سبب نہیں۔ ہماری پڑوسن ہے۔ اپنی ذات سے اسکو تکلیف دینا تو صحیح نہیں۔ ذرا سوچئے! ان اللہ والوں کی نظر کتنی باریک ہے کہاں نظر پہنچی؟ پڑوسی کے حقوق کی بات تو سب ہی نے پڑھی ہے لیکن اس وقت نظر کیساتھ پڑوسی کے حقوق کا خیال رکھنا صرف اہل دل کا حصہ ہے اور اللہ یہ فہم ونظر دل کی صفائی اور ٹیوننگ کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔" ان اللہ والوں کی زندگی صحیح معنوں میں اس شعر کا مصداق تھی۔

تمام عمر اسی احتیاط میں گزری یہ آشیانہ کسی شاخ گل پر بار نہ ہو (کتابوں کی درسگاہ میں: ۱۳۵)

میرے لیے دین عزیز تر ہے

مولانا نور احمد صاحب دارالعلوم دیو بند کے فاضل اور دارالعلوم کراچی کے ناظم اول اور بانیوں میں سے تھے۔ انکی سوانح حیات انکے صاحبزادے مولانا رشید اشرف صاحب نے لکھی ہے۔ وہ ایک رشتے کے سلسلے میں انکی دینی حساسیت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

"راقم الحروف کی ہمشیرہ کا ایک اچھا رشتہ آیا لڑکا کینیڈا میں تھا، تعلیم یافتہ خوب رو، حسب ونسب اور وجاہت والا، اسکے والدین جو ہمارے بعض واقف کاروں کے رشتہ دار تھے، پاکستان میں بہتر سے بہتر رشتہ کے لئے کوشاں تھے، تلاش وجستجو کے بعد نظر انتخاب ہمارے گھرانے پر پڑی، بڑے چاؤ سے رشتہ منظور کیا گیا، کینیڈا میں ہونے کی بناء پر لڑکا اپنے کاموں کی نوعیت کے لحاظ سے محدود وقت ہی کے لئے پاکستان آسکتا تھا، اسلئے اسکے بارے میں یہ طے تھا کہ وہ نکاح سے ایک دو روز قبل پاکستان آئیگا اور چند ہی روز بعد اہل خانہ کیساتھ واپس کینیڈا چلا جائیگا، ان حالات کی بناء پر راقم کے والد ماجد نے احتیاطاً یہ شرط عائد تھی کہ لڑکے سے ملاقات ہونے پر کوئی بے اطمینانی کی بات سامنے آئی تو عین موقع پر بھی عذر کیا جاسکتا ہے، چونکہ ظاہری اسباب میں بے اطمینانی کی وجہ نہ تھی اسلئے فریق آخر نے یہ شرط منظور کرلی، اگرچہ مجموعی حالات کے لحاظ سے کسی بھی فریق کے حاشیہ خیال میں یہ بات نہ تھی کہ یہ رشتہ نہ ہوسکے گا، اسلیے دونوں طرف سے تیاریاں مکمل تھیں، دودن قبل لڑکا کینیڈا سے آیا، حضرت والد صاحب سے ملاقات ہوئی، حسن وصورت، ظاہری وجاہت طرز تکلم اور آداب معاشرت کے لحاظ سے ہمارے تصور میں بہتر نکلا، دل کو اطمینان ہوا، لیکن اس سے بات چیت کے بعد پردہ کے بارے میں آزاد خیالی محسوس ہوئی، جس سے فکر ہوئی" دینی تصلب کی بناء پر اس سلسلے میں حضرت والد صاحب کی تشویش دو چند تھی، بعض اعزہ نے اطمینان دلایا کہ خاندان سے جڑنے کے بعد یہ کمی بھی دور ہوجائیگی اس لئے اتنے اچھے رشتے کو رد کرنا مناسب نہیں، لیکن دینی معاملات میں حساس ہونے کی بناء پر حضرت والد صاحب کی تشویش رفع نہ ہوئی فرمانے لگے کہ کینیڈا کے ماحول میں اس آزاد خیالی کے کم ہونے کے مقابلے میں بڑھنے کا اندیشہ زیادہ ہے بالآخر اپنی حمیت دینی کی بناء پر نکاح سے ایک دن قبل حضرت والد صاحب نے یہ رشتہ رد فرمادیا۔ اس تقریب نکاح میں تمام تیاریاں مکمل تھیں شادی کارڈ تقسیم کیے جاچکے تھے، فریقین کی تقریبات کے لئے ہال بک تھے،

طعام وغیرہ کے انتظامات مکمل ہو چکے تھے اس فیصلے کی بنا پر ہر طرح کی قربانی دینی پڑی لیکن حضرت والد صاحب کی غیرت ایمانی نے سب کو برداشت کیا، شاید اسی کی برکت تھی کہ انہی ہمشیرہ کی بعد میں مدینۃ الرسول ﷺ سے دہلوی خاندان کے ایک حافظ و عالم کا رشتہ آیا جو منظور کیا گیا۔ (متاع نور ۳۱۵)

ایک دلچسپ مناظرہ

قاضی ابن ابی لیلیٰ سے متعلق ایک لطیفہ مؤرخین ذکر کرتے آئے ہیں۔ ہوا یوں کہ قاضی ابن ابی لیلیٰ کسی کام سے خلیفہ منصور کے دربار میں آئے یا بلائے گئے ادھر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی بھی طلبی ہوئی دربار میں سوال اٹھایا گیا کہ سوداگر اپنے مال کے متعلق گاہک سے اگر یہ کہدے کہ جس سودا کو آپ لے رہے ہیں میں اس کے عیوب اور نقائص سے بری ہوں اسکے باوجود بھی اگر آپ لینا چاہتے ہوں تو لے سکتے ہیں۔

اب سوال یہ تھا کہ اسکے بعد اگر اس سودے میں کوئی عیب یا نقص ظاہر ہو جائے تو خریدار کے لئے خیار عیب یعنی واپسی کا حق باقی رہتا یا نہیں؟ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، سوداگر اس اعلان کے بعد بری الذمہ ہو جاتا ہے سودے کا واپس لینا اس پر لازم نہیں۔

قاضی ابن ابی لیلیٰ نے کہا اور اپنے کہنے پر اصرار کیا کہ سودے میں جو عیب ہو جب تک ہاتھ رکھ کر بائع (سوداگر) اسکو متعین نہیں کریگا اسوقت تک لفظی برأت کافی نہیں!

دونوں میں مسئلہ پر گرما گرم بحث ہونے لگی خلیفہ منصور دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔ بالآخر جب قاضی ابن ابی لیلیٰ اپنے موقف سے نہ ہٹے تو امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے دریافت فرمایا کہ فرض کیجئے کسی شریف عورت کا ایک غلام ہے وہ اس کو بیچنا چاہتی ہے لیکن غلام میں یہ عیب ہے کہ اسے عضو مخصوص پر برص کا داغ ہے تو فرمایئے کہ کیا آپ اس شریف عورت کو حکم دیں گے کہ عیب پر ہاتھ رکھ کر خریدار کو مطلع کردے۔

قاضی ابن ابی لیلیٰ نے اپنے بات کی ہٹ میں کہا کہ ہاں اس عورت کو مرد کے اس مقام پر ہاتھ رکھنا ہوگا۔ قاضی ابن ابی لیلیٰ کے اس فتوے سے حاضرین مجلس پر برا اثر پڑا۔ لکھا ہے کہ خلیفہ منصور قاضی صاحب کے اس فتوے کیوجہ سے ان پر بہت برہم ہوا۔ (دفاع امام ابوحنیفہؒ ۱۷۸)

متفرقات

۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے صرف گیارہ یا بارہ سال چھوٹے تھے۔ ۲) بحالت جنابت اگر سونے کے لئے وضو کرے جیسا کہ مشروع ہے تو یہ وضو ناقض وضو سے نہیں ٹوٹے گا۔

"اذا سالت وضوء ليس ينقضه سوى الجماع وضوء النوم للجنب"

علامہ نووی کی شرح مسلم المنهاج میں یہ بات انہوں نے کتاب الایمان کے ختم پر فرمائی۔ (نایاب تحفہ ۱۲۶)

اکابر کی فتویٰ دینے میں احتیاط

حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کوئی بات دریافت کی، آپ نے جواب دیا مجھے یہ مسئلہ اچھی طرح معلوم نہیں۔ اس شخص نے کہا: میں تو آپ کے سوا کسی کو اس منصب کے لائق جانتا ہی نہیں! اسی لیے آپ کے پاس آیا، حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"لاتنظر الی طول لحیتی و کثرۃ الناس حولی"

ترجمہ: میری لمبی داڑھی اور میرے اردگرد لوگوں کی بھیڑ کو مت دیکھو۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ۱/۸۱)

غیرضروری مسائل سے گریز

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ممتاز شاگردوں میں امام زفر رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ یہ اپنے علم وفضل اور ملکۂ اجتہاد میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہم پایہ تھے۔ ان کے زمانہ میں فلسفہ کے اثر سے بہت سے ایسے مباحث اور لفظی اختلاف پیدا ہو گئے تھے جن کی حیثیت دین میں تو کچھ نہیں تھی، مگر سوء اتفاق سے وہ اس وقت توحید و آخرت کے مسائل کی طرح اہم ہو گئے تھے اور جو لوگ ان کلامی مسائل اور فلسفیانہ موشگافیوں سے اپنے دامن کو بچائے رکھنے کی کوشش کرتے تھے، انکے دامن پر بھی لوگ دوچار چھینٹیں ڈال ہی دیتے تھے۔ امام صاحبؒ اور انکے تقریباً تمام اصحاب وتلامذہ ایسے غیرضروری مسائل ومباحث سے گریز کرتے تھے، مگر پھر بھی لوگوں نے ان کی طرف ایسی باتیں منسوب کردیں جن سے انکا کوئی بھی تعلق نہیں تھا۔

اس وقت قرآن کے مخلوق اور غیرمخلوق ہونے کا مسئلہ عام طور سے موضوعِ بحث بنا ہوا تھا اور اسکے بارے میں لوگ ائمہ سے عموماً سوالات کرتے تھے۔ امام زفر رحمۃ اللہ علیہ ان لایعنی باتوں سے بہت گریز کرتے تھے، مگر پھر بھی کبھی کبھی زبان کھولنے پر مجبور ہونا پڑتا تھا۔ ایک روز کسی نے قرآن کے بارے میں پوچھا، انہوں نے جواب دیا "القرآن کلام اللہ" یعنی "قرآن کلام الٰہی ہے۔" یہ نہایت عاقلانہ جواب تھا۔ مگر سائل کا مقصد کچھ اور تھا، اس لئے اس نے فوراً پوچھا کہ کیا وہ مخلوق ہے؟ امام زفر رحمۃ اللہ علیہ نے ذرا تند مگر ہمدردانہ لہجے میں فرمایا کہ: اگر تم ان دینی مسائل کے سوچنے اور غور کرنے میں مشغول ہوتے جن میں میں مشغول ہوں تو وہ میرے لئے بھی مفید ہوتا اور تمہارے لئے بھی۔ اور جن مسائل کی فکر میں تم پڑے ہوئے ہو وہ تمہارے لئے مضر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کیلئے وہ چیزیں ثابت کرو جن سے وہ خوش ہو، اور جن چیزوں کا تم کو خدا نے مکلف نہیں بنایا ہے اس میں اپنی جان ناحق نہ کھپاؤ۔ (تبع تابعین ۱۸۸)

علم کا فطری ذوق اور مطالعہ میں انہماک

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مایہ ناز شاگرد حضرت امام محمد شیبانی بچپن ہی سے علم کا ذوق رکھتے تھے۔ ذکاوت وذہانت بلا کی تھی، وہ آغاز شعور ہی سے مسائل میں ایسی باریکیاں پیدا کرتے تھے کہ بڑوں کی نگاہیں بھی وہاں تک کم پہنچتی تھیں۔ انکے اسی فطری ذوق اور استعداد کو دیکھ کر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ "ان شاء اللہ

یہ لڑکا رشید ہوگا۔" ایک روز ان کے ایک سوال پر فرمایا" تم تو بڑوں جیسا سوال کرتے ہو، میرے پاس آمدورفت رکھو۔"

محمد بن سماعہ جوان کے خاص تلامذہ میں ہیں، فرماتے تھے کہ امام محمد رحمہ اللہ مطالعہ میں اس قدر انہماک ہوتا تھا کہ اگر کوئی شخص ان کو سلام کرتا تو انہماک اور بے خبری میں جواب دینے کے بجائے اس کے لئے دعا کرنے لگتے تھے۔ پھر وہ شخص کچھ اور الفاظ زیادہ کرکے جب دوبارہ سلام کرتا تو وہی الفاظ دہرادیتے تھے۔ (بلوغ الامانی)

ان کے نواسے فرماتے ہیں کہ "(امام محمد کی وفات کے بعد) میں نے اپنی والدہ سے دریافت کیا کہ نانا گھر میں رہتے تھے تو کیا کرتے تھے؟ انہوں نے اشارہ کرکے بتایا کہ فلاں کوٹھری میں رہا کرتے تھے، اور گردوپیش کتابوں کا انبار لگا رہتا تھا۔ میں نے مطالعہ کے وقت انکو کبھی بولتے ہوئے نہیں سنا، بجز اس کے کہ وہ ابرو اور ہاتھ کے اشارے سے اپنی ضرورت بتلادیا کرتے تھے۔" (کردری:۲/۱۶۴)

علمی شغف کا یہ حال تھا کہ کپڑے میلے ہوجاتے تھے لیکن جب تک کوئی دوسرا شخص کپڑا نہ بدلواتا تو وہ کپڑے نہیں بدلتے تھے۔ گھر میں ایک مرغ پلا ہوا تھا جو رات کو اکثر بانگیں دیا کرتا تھا۔ انہوں نے اہل خانہ سے کہا کہ اسے ذبح کردو۔ ان کی بانگ بے ہنگم کی وجہ سے علمی کام میں خلل پڑتا ہے۔ (علم وہدایت کے چراغ:۱۱۳)

ابویوسف! آپ کا جواب غلط ہے

قاضی ابویوسفؒ، امام کسائیؒ کے ہمراہ ہارون الرشید کے پاس آئے۔ دونوں میں علمی مذاکرہ کے ساتھ طنز ومزاح بھی ہوا، امام کسائیؒ نے کہا: "امیر المؤمنین! یہ کوفی آپ کے دماغ پر چھا گیا ہے۔" ہارون نے کہا: "ابویوسف! یہ (یعنی امام کسائی)" مجھے ایسے انوکھے تراشے پیش کرتے ہیں کہ میرا دل ان کا گرویدہ ہوجاتا ہے۔"

"ابویوسف! میں تجھ سے ایک مسئلہ پوچھوں؟" امام کسائی نے کہا۔

"نحو کا یا فقہ کا؟" قاضی ابویوسفؒ نے دریافت کیا۔

"نہیں، فقہ کا" امام کسائی بولے۔ اس پر ہارون الرشید کی ہنسی چھوٹ گئی، انہوں نے کہا: "تم فقہ میں ابویوسفؒ کا امتحان لیتے ہو؟" انہوں نے جواب دیا: "ہاں" پھر قاضی ابویوسفؒ سے مخاطب ہوئے اور کہا:

امام کسائی: "ایسے شخص کے متعلق تم کیا فتوی دیتے ہو جس نے اپنی بیوی سے کہا: "انت طالق ان دخلت الدار" (اگر تو گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق ہے)

قاضی ابویوسفؒ: "اگر عورت گھر میں داخل ہوئی تو اسے طلاق ہوجائے گی۔"

امام کسائی: "ابویوسف! جواب غلط ہے"

ہارون پھر ہنس پڑے اور کہا: "یہ غلط ہے تو درست جواب کیا ہوگا" امام کسائی نے کہا: "اگر اس نے "أن دخلت الدار" کہا تو طلاق فی الفور واقع ہوجائے گی، عورت چاہے بعد میں گھر میں داخل ہو یا نہ

ہو،اور اگر اس نے "إن دخلت الدار" کہا تو جب تک عورت گھر میں داخل نہ ہو طلاق واقع نہیں ہوگی۔" (ابن عاصم حدائق ۴۷۴)

فقہ نہایت مشکل چیز ہے

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ جی ہاں فقہ نہایت مشکل چیز ہے۔اس میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے اور لوگ زیادہ تر اس میں بے احتیاطی سے کام لیتے ہیں خصوصاً بعضے غیر مقلدین اس باب میں بڑے دلیر ہیں۔ ہمارا مذہب تو بحمد اللہ مدون ہے مگر ان مدعی غیر مقلدوں کا نہ کوئی سر ہے نہ پیر جو جی آیا فتویٰ دیدیا۔ایک مرتبہ ایک غیر مقلد مولوی صاحب نے یہ چھاپ دیا کہ دادا کی بیوی سے نکاح جائز ہے،مراد یہاں دادا کی بیوی سے دادی نہیں بلکہ دادا نے کسی عورت سے دوسرا نکاح کرلیا وہ مراد ہے۔اس پر لتاڑ پڑی غنیمت ہے دوسرے رسالہ میں رجوع کرلیا مگر ان بزرگ کو پہلے سے کیسے جرات ہوئی؟بس یہ حالت ہے ان لوگوں کی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ شرارت سے ایسا کرتے ہیں مگر جب اتنا ذہن اور فہم نہیں جتنا ان حضرات میں تھا پھر خواہ مخواہ اجتہاد کی ہوس کیوں کرتے ہیں۔خود کچھ آتا نہیں اور دوسروں کے اجتہاد پر اعتراض ہے دوسروں کی تقلید سے عار ہے اور خود مجتہد بنتے اور تمام دنیا سے اپنی تقلید کے امیدوار ہیں۔ یہ خود بدفہمی اور بدعقلی کی بات ہے تمام دنیا کے عقلاء مل کر بھی فقہاء کی جوتیوں کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔موٹر میں تیل تو ہے۔سومیل کے چلنے کا مگر ارادہ کر دیا دوسومیل کا ایسی مثال ہے ان لوگوں کی،پھر اپنے پر دوسروں کو قیاس کرنا کہ وہ بھی ایسے ہی بے دلیل کہہ دیا کرتے ہوں گے سخت نادانی ہے۔ان حضرات پر اعتراض کرنے کا کیا کسی کا منہ ہے اسی کو مولانا رومیؒ فرماتے ہیں۔

؎ کار پاکاں راقیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شِیر

(الافاضات الیومیۃ:۲۰۲/۲)

مذہب حنفی کے متعلق حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ کو امام صاحب کا مذہب حدیثوں میں ایسا روشن نظر آتا ہے جیسا کہ نصف النہار میں آفتاب۔ بات یہ ہی ہے معرفت کے لئے فہم کی ضرورت ہے بدفہم لوگ شب وروز معترض رہتے ہیں۔بینائی تو اپنی خراب اور آفتاب پر اعتراض۔(ایضاً:۵۲/۳)

تصوف آسان،فقہ مشکل

ایک استفتاء کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ میں سب علوم سے زیادہ آسان تصوف کو سمجھتا ہوں اور سب سے زیادہ مشکل فقہ کو۔(الافاضات الیومیہ ۱۶۷/۳)

ایک گائے کے آٹھ حصے

فرمایا: کہ ایک بڑے تماشہ کا خط آیا ہے لکھا ہے کہ ایک گائے قربانی کے لیے خریدی تھی اس میں آٹھ حصے دار ہوگئے تھے جب ذبح کر چکے تب معلوم ہوا کہ آٹھ حصہ دار ہیں۔ تو کیا اگر اب ایک کو الگ کردیں تو قربانی صحیح ہوجائے گی یا نہیں؟ اس پر فرمایا کہ اس الگ کردینے پر یاد آیا کہ ایک شخص نماز میں ایک ٹانگ اٹھائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا۔ جب نماز ختم کر چکا کسی نے پوچھا کہ میاں یہ ٹانگ الگ کئے ہوئے نماز کیوں پڑھ رہے تھے کہتا ہے کہ اس ٹانگ میں نجاست لگی تھی اور نماز کا وقت تھا تنگ، دھو سکا نہیں اس وجہ سے اسکو نماز سے الگ کردیا۔ قربانی کے بعد ان کا آٹھواں حصہ دار الگ کردینا بھی ایسا ہی ہوگا۔ لوگوں میں فہم اور عقل کا تو بالکل نام ونشان نہیں رہا۔ (ایضا: ۱۷۰/۳)

بزرگوں کے برکات سے متعلق ایک فقہی غلطی

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ برکات کے متعلق ایک نازک غلطی عام ہے نہ پیروں کو اسکا خیال نہ سجادوں کو، وہ یہ کہ جو چیزیں بزرگوں کی ہوتی ہیں انکو تبرکات میں رکھ لیتے ہیں حالانکہ انمیں ورثاء کا بھی حق ہوتا ہے ایک صاحب نے عرض کیا کہ شاید وقف کردیتے ہوں فرمایا اول تو کوئی وقف نہیں کرتا دوسرے اگر کرے بھی تو بوجہ عدم اجتماع شرائط کے وہ وقف جائز بھی نہیں ہوگا پیرزادوں میں علماء بھی ہوئے ہیں۔ مگر کسی کا ذہن اس طرف نہیں گیا اور یہ جواب تو اس پر ہے کہ جو کوئی وقف کرتا بھی ہو مگر یہاں تو کوئی وقف بھی نہیں کرتا یوں ہی مرجاتے ہیں۔ ہمارے حضرت حاجی صاحب کے بعض ملبوسات میرے پاس تھے جو جائز طریق سے مجھکو ملے تھے۔ مگر میں نے دوسروں کو دیدیئے ایک تو اسی لیے کہ میرے بعد انکو کوئی ذریعہ آمدنی کا نہ بنادے دوسرے اسی محذور سے بچنے کے لئے جسکا ابھی ذکر ہوا ہے باقی حضرت نے توجہ سے جو دعائیں کی تھیں وہ تبرکات میرے پاس ہیں۔ (ایضا: ۲۶۷/۳)

فقہ کے مآخذ یعنی احکام شرعیہ کے دلائل

احکام شرعیہ کے دلائل صرف چار ہیں۔ قرآن، سنت، اجماع، قیاس۔ تمام شرعی احکام انہی میں سے کسی نہ کسی دلیل سے حاصل کئے جاتے ہیں۔ اسی لیے اسکو "فقہ کے مآخذ" بھی کہا جاتا ہے۔ (نوادر الفقہ: ۶۳/۱)

اصلی حنفیت

ہمارے تمام سلف صالحین احنافؒ اس امر پر متفق ہیں کہ سب سے پہلے ہمیں قرآن مجید پر عمل پیرا ہونا لازمی ہے۔ جب قرآن کا صریح حکم مل جائے تو پھر اور کسی طرف جانے کی ضرورت نہیں۔ نمبر دوم: سید المرسلین حضرت محمد ﷺ کے ارشادات مبارکہ ہیں۔ جب ان دونوں مقامات سے کوئی مسئلہ سمجھ میں نہ آئے

تو پھر اجماع امت کو دیکھا جائے گا، اگر یہ طے پا گیا ہے تو فبہا ورنہ شرعاً قیاس کرنے کی اجازت ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ ہر انسان قیاس کرنے کی بجائے کسی اعلیٰ درجہ کے متقی، عابد، زاہد، ماہر علوم کتاب اللہ وسنت نبویہ علیہ الصلوۃ والسلام کے قیاس پر عمل کرے اسی کا نام تقلید ہے۔ (خطبات حضرت لاہوری ۲/۲۵۱)

فلمی دھنوں میں نعت

آج کل بعض عوامی شاعر فلمی دھنوں پر نعت لکھتے ہیں اور ایسے ہی نعت مذہبی اجتماعات میں پورے طور سے فلمی سروں میں پڑھی جاتی ہے۔ ایسی نعت کے لئے شاعر مخرب اخلاق فلمی ریکارڈ سنتے ہوں گے جبھی تو وہ ان سروں پر نعت کہتے ہیں ایسے نعت خوانوں اور ایسے دوسرے شائقین کو مخرب اخلاق فلمی ریکارڈ سننے کا چسکا پڑتا ہے۔ شریعت اس کے بارے میں کیا حکم دیتی ہے؟

اس کو شومئی قسمت کے علاوہ اور کیا نام دیا جاسکتا ہے کہ اول تو ہم ہر نیک کام سے روز بروز دور ہوتے جارہے ہیں اور اگر کبھی اچھا کام کرنے کا جذبہ پیدا بھی ہوتا ہے تو اس میں جب تک کچھ ناجائز اور حرام کی آمیزش نہ کرلیں، تسکین نہیں ہوتی۔ سوال میں جو صورت بیان کی گئی ہے بلاشبہ یہ نعت جیسی روح پرور عبادت کو کھیل تماشا بنانا اور اسکے ساتھ کھلا مذاق ہے۔

علامہ ابن عابدینؒ نے ردالمحتار میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب کوئی شخص پانی کو شراب کے مشابہ بنا کر شراب کی طرح پئے تو اس کے لیے حرام ہے''

چنانچہ فقہاء نے کہا اگر کوئی شخص لہو وطرب کے ساتھ پانی یا کوئی اور حلال مشروب شرابیوں کی ہیئت بنا کر پئے تو یہ صورت حرام ہے۔ علامہ ابن عابدین نے بھی فقہاء کے اس قول سے اتفاق کیا ہے۔

نیز رسول اللہ ﷺ کا واضح ارشاد ہے کہ ''**من تشبه بقوم فهو منهم**'' (جو شخص کسی قوم یا گروہ کی نقالی کرے وہ انہی میں سے ہے) تو جب ناجائز کام کی نقالی کی اجازت مباح چیزوں میں بھی نہیں تو ایک عبادت کو حرام کے مشابہ بنا کر پیش کرنا تو ناجائز ہونے کے علاوہ عبادت کیساتھ کھلا مذاق ہے۔ اسکی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی گستاخ نہایت خوش ذائقہ مٹھائی سڑے ہوئے کیچڑ میں رکھ کر کسی حاکم کو بطور تحفہ پیش کرنے کی جسارت کرے۔ ایسے نعت گو حضرات کو اس فعل قبیح سے مناسب طریقہ سے روکنا چاہئے اور انکی ہمت افزائی سے پورا اجتناب کرنا چاہیے۔ (نوادر الفقہ: ۲/۳۵۲)

عورتوں کو بھی ''السلام علیکم'' کہنا چاہیے

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ عورتوں میں رسم ہے کہ جب آپس میں ملنے کے وقت سلام کا موقع ہوتا ہے تو فقط لفظ ''سلام'' کہتی ہیں مگر کاندھلہ میں تو پہلے سے اور یہاں تھوڑے روز سے جولڑکیاں ہیں آپس میں پورا سلام کرتی ہیں۔ ''السلام علیکم'' اب الحمد اللہ اس کی رسم ہوگئی ہے جو نہایت مبارک بات ہے۔ (الافاضات الیومیہ ۶/۲۰۴)

سلطنت صرف فقہ حنفی پر چل سکتی ہے

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا: کہ امام ابوحنیفہؒ کی عجیب نظر ہے ان کا فتویٰ ہے "من کسر لمسلم بر بطا او طبلا او مز مارا او دفافھو ضامن " اور وجہ اسکی یہ لکھی ہے کہ "الامر بالمعروف بالید الی الامراء لقدر تھم وباللسان الی غیرھم "یعنی آلات لہو کو توڑ ڈالنا واعظ کو یا کسی عامی کو جائز نہیں۔ اگر کوئی توڑ ڈالے گا، تو ضمان لازم آئیگا، کیونکہ یہ کام سلطان کا ہے وہ ایسا احتساب کرسکتا ہے توڑ پھوڑ کرسکتا ہے سزا دے سکتا ہے۔ امام صاحبؒ کے اس فتوے میں کس قدر امن اور فساد سے تحفظ کیا گیا ہے حاصل یہ ہے کہ یہ اختیارات سلطان کیساتھ خاص ہیں ورنہ اگر عوام کو ایسی گنجائشیں دی جاویں۔ رات، دن عوام میں جدال وقتال رہا کرے ایک انگریز نے لکھا ہے" کہ سلطنت کسی فقہ پر نہیں چل سکتی بجز فقہ حنفی کے۔" یہ ایک سیاسی تجربہ کار کا قول ہے۔ (ایضاً ۱۰۱/۶)

بغیر سہارے سونے میں وضو کا حکم

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ بدوں سہارے بیٹھے ہوئے سو جانے پر فتویٰ تو یہی ہے کہ وضو نہ جائیگا لیکن تجربہ سے معلوم ہوا کہ پہلے لوگوں کے قویٰ مضبوط ہوتے تھے، انکا بدن کسا رہتا تھا اب قویٰ کمزور ہوگئے بدن ڈھیلا ہوجاتا ہے۔ اس لیے احتیاط اسی میں ہے کہ وضو کرے۔ یہ فتویٰ نہیں مگر احتیاط کا درجہ ہے۔ (ایضاً:۱۹۷/۶)

ایک نازک مسئلہ کا زبانی جواب

فرمایا: کہ ایک صاحب کا خط آئرلینڈ سے آیا ہے لکھا ہے کہ میں عنقریب ہندوستان آنے والا ہوں اور میرا روپیہ بینک میں جمع ہے اسکے سود کو لے کر کہاں خرچ کرنا چاہیے۔ میں نے جواب میں لکھ دیا ہے کہ اس کو لیکر ہندوستان آجاؤ اور پھر آکر مسئلہ پوچھو۔ ایسا جواب اس لیے لکھا کہ نازک مسئلہ ہے معلوم نہیں تحریر سے کچھ غلط فہمی ہوجاوے۔ پھر فرمایا: کہ بہت ہی دور جگہ ہے لیکن ان جہازوں اور ریل کی بدولت کچھ بھی دور نہیں۔ (ایضاً:۲۹۴/۶)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فقہی اختلاف ہمارے لیے رحمت ہے

اب یہ سوال ہوتا ہے کہ ایک ہی استاد جب اپنے شاگردوں کو ٹریننگ دیتا ہے انکے اعمال ایک جیسے ہونے چاہیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بھی ایک ہی استاد تھے انکے اعمال میں فرق کیوں ہے؟ حکمت اسمیں یہ ہے کہ اعمال کے فرق کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں فائدہ دیا ہیکہ ہم اپنی صورت حال کے مطابق ان میں سے کسی ایک کی پیروی کرلیں۔ مثال کے طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا حکم دیا اب اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی چار صورتیں ممکن ہے پہلی صورت یہ کہ آدمی عشق الٰہی میں اتنا مست ہو کہ جو کچھ ہو سب کا سب اللہ کے راستے میں خرچ کردے اگر یہ صورت ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نقش قدم

پڑ ہے اور اگر کبھی یہ صورت ہوتی ہے کہ اسکی زندگی میں توازن ہے یعنی دین و دنیا دونوں میں اس نے توازن رکھا ہوا ہے تو وہ آدھا مال اللہ کے راستے میں خرچ کرے اور بقیہ آدھا اپنے اہل وعیال کی ضروریات کے لیے رکھے ایسے شخص کے لئے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے راستے کے قدم موجود ہیں۔ تیسری صورت یہ ہے کہ بعض اوقات انسان کو اللہ تعالیٰ اتنا غنی بنا دیتے ہیں کہ وہ جتنا بھی خرچ کرے اسکے مال میں کچھ فرق نہیں پڑتا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں موجود ہیں چوتھی صورت یہ کہ کبھی انسان پر فقر وفاقہ میں ایسا معاملہ ہوتا ہے کہ اسکے پاس دینے کے لئے کچھ بھی نہیں ہوتا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی زندگی اس کے لئے مینار نور ہے کیونکہ ان پر پوری زندگی میں کبھی زکوۃ فرض ہی نہیں ہوئی کبھی کچھ جمع ہی نہیں کیا اب ان چاروں صورتوں میں سے انسان جس حال میں بھی ہو اس کے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کی زندگیوں میں نمونے موجود ہیں پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات میں اللہ تعالیٰ نے امت کے لئے وسعت پیدا کردی۔ (اسلاف کے حیرت انگیز واقعات ۱۶)

ائمہ اربعہؒ کا احسان

پھر اللہ رب العزت نے اپنے اور بندے پیدا فرمائے جو قرآن اور حدیث کے حامل بن گئے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ چاروں حضرات علم کے آفتاب و ماہتاب تھے انہی سے اللہ رب العزت نے کام لیا کہ انہوں نے قرآن اور حدیث کو پڑھ کر لاکھوں سے زیادہ مسائل اخذ کئے اور امت کے لئے اس کو پکی پکائی کھیر بنادی تا کہ آنے والے لوگ آسانی سے ان پر عمل کر سکیں ان حضرات کا امت پر بڑا احسان ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۱۵ھ سے فتوی دینا شروع کیا ۱۳۰ھ میں اپنے استاد کے جانشین بنے اس وقت سے ان کے مقلدین و متبعین میں اضافہ ہوتا چلا گیا صاحب ارشاد الساری نے لکھا ہے کہ حضرت طارق بن شہاب بجلی رضی اللہ عنہ نے ۱۲۳ھ میں وفات پائی اس قول کے مطابق یہ کہا جا سکتا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کی تقلید عہد صحابہ رضی اللہ عنہم سے شروع ہوگئی تھی۔ (اسلاف کے حیرت انگیز واقعات:۲۲)

محدثین اور فقہاء کے فرائض منصبی

پھر ایک جماعت محدثین کی بنی جس نے حدیثوں کو اکٹھا کیا۔ ان کی مثال صیدلیہ (میڈیکل سٹور) والوں کی مانند تھی جن کے پاس ساری دوائیاں پڑی ہوتی ہیں محدثین کے پاس اسی طرح احادیث کا ذخیرہ ہوتا تھا فقہاء کی مثال اطباء کی مانند تھی جس طرح صرف اطباء ہی دوائی دے سکتے ہیں اسی طرح فقہاء مسئلہ بتا سکتے تھے۔ امام ترمذی نے کتاب الجنائز میں لکھا ہے کہ " الفقهاء اعلم بمعانى الاحاديث " کہ فقہاء ہی احادیث کے معنی کو بہتر سمجھنے والے ہیں۔ (اسلاف کے حیرت انگیز واقعات:۲۲)

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور شجرہ محدثین

یہ عجیب بات ہے کہ محدثین کا سلسلہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر منتہی ہوتا ہے۔ چند مثالیں دے دیتا ہوں۔

۱) امام ابوحنیفہ...... امام ابویوسف...... شیخ یحیٰ بن معین محدث...... امام بخاری

۲) امام ابوحنیفہؒ...... امام ابویوسفؒ...... شیخ یحیٰ بن معین محدثؒ...... امام مسلم

۳) امام ابوحنیفہؒ...... امام ابویوسفؒ...... شیخ یحیٰ بن معین محدثؒ...... امام ابوداؤدؒ، امام نسائیؒ

۴) امام ابوحنیفہؒ...... امام ابویوسفؒ...... شیخ یحیٰ بن معین محدثؒ...... ابویعلی موصلیؒ (صاحب مسند)

۵) امام ابوحنیفہؒ...... محدث عبداللہ بن مبارک...... شیخ یحیٰ بن اکثمؒ...... امام ترمذیؒ...... امام ابن ماجہؒ

۶) امام ابوحنیفہؒ...... امام محمدؒ...... امام شافعیؒ...... امام احمد بن حنبلؒ

۷) امام ابوحنیفہؒ...... شیخ مسعر بن کدام محدثؒ...... امام بخاریؒ...... امام ابن خزیمہؒ...... دار قطنیؒ

۸) امام ابوحنیفہؒ...... شیخ مسعر بن کدام محدثؒ...... امام بخاریؒ...... امام خزیمہؒ...... حاکم...... امام بیہقیؒ

۹) امام ابوحنیفہؒ...... شیخ مکی بن ابراہیم محدثؒ...... شیخ ابوعوانہؒ طبرانیؒ۔

۱۰) امام ابوحنیفہؒ...... شیخ مکی بن ابراہیم محدثؒ...... شیخ ابوعوانہؒ...... ابن عدیؒ

۱۱) امام ابوحنیفہؒ...... شیخ فضل بن رکین محدثؒ...... امام دارمیؒ

۱۲) امام ابوحنیفہؒ...... شیخ فضل بن رکین محدثؒ...... امام ذہبیؒ

۱۳) امام ابوحنیفہؒ...... شیخ فضل بن رکین محدثؒ...... شیخ اسحاقؒ (اسلاف کے حیرت انگیز واقعات:۲۳)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا خلیفہ منصور کو لاجواب کرنا

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے بڑا کمال عطا فرمایا تھا امت میں ایسے کمال دکھانے والے شاید بہت ہی کم حضرات گذرے ہوں گے ایک مرتبہ وقت کے بادشاہ نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ، امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور ایک اور فقیہ کی گرفتاری کا حکم دے دیا وہ چاہتا تھا کہ ان چاروں میں سے کسی ایک کو چیف جسٹس (قاضی القضاۃ) بنائے لیکن چاروں نہیں بننا چاہتے تھے چنانچہ پولیس والوں نے انکو گرفتار کرلیا۔ راستے میں ایک جگہ جب پہنچے تو جو چوتھے فقیہ تھے وہ بیٹھے بیٹھے اس طریقے سے اٹھے جیسے قضائے حاجت کی ضرورت ہو پولیس والے انتظار میں رہے اور وہ تو گئے تو چلے ہی گئے یہ حیلہ تھا۔ اب باقی تین رہ گئے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے میں قیافہ لگاؤں کہ ہوگا کیا کہ دوسرے نے کہا ہاں لگائیں کہنے لگے میں وہاں جا کر ایسی بات کہوں گا کہ خلیفہ منصور کے پاس اسکا جواب نہیں ہوگا لہذا میں چھوٹ جاؤنگا امام شعبی بھی کوئی حیلہ کرلیں گے۔ البتہ سفیان ثوری پھنس جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب تینوں حضرات کو دربار میں پہنچایا گیا تو امام شعبی ذرا آگے بڑھے اور جا کر خلیفہ منصور سے کہنے لگے خلیفہ صاحب آپکا کیا حال ہے؟ آپ کے بیوی بچوں کا کیا حال ہے؟ آپ کے محل کا کیا حال ہے؟ آپ کے

اصطبل کا کیا حال ہے؟ آپ کے گھوڑوں کا کیا حال ہے؟ آپ کے گدھوں کا کیا حال ہے؟ خلیفہ منصور و عجیب لگا کہ میں جس شخص کو چیف جسٹس بنانا چاہتا ہوں وہ سب کے سامنے میرے گدھوں اور گھوڑوں کا حال پوچھ رہا ہے دل میں سوچا کہ یہ شخص اس اہم منصب کے قابل نہیں، چنانچہ امام شعبی سے کہنے لگا کہ میں آپ کو قاضی القضاۃ نہیں بنا سکتا امام شعبی اس طرح بچ گئے پھر خلیفہ امام ابوحنیفہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: ابوحنیفہ! میں نے آج کے بعد آپ کو چیف جسٹس بنادیا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ آگے بڑھے اور فرمایا کہ میں چیف جسٹس بننے کے قابل نہیں ہوں۔ خلیفہ منصور نے کہا نہیں نہیں آپ اسکے قابل ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا خلیفہ صاحب! اب دو باتیں ہیں۔ میں نے جو کچھ کہا یا تو وہ ٹھیک ہے یا وہ غلط ہے اگر تو وہ غلط ہے تو جھوٹ بولنے والا شخص چیف جسٹس نہیں بن سکتا اور اگر وہ سچ ہے تو میں کہہ ہی رہا ہوں کہ میں چیف جسٹس بننے کے قابل نہیں ہوں اب خلیفہ حیران، اگر کہے کہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تو نے ٹھیک کہا تو ابھی ابوحنیفہ چھوٹتے ہیں اگر کہے کہ تو نے غلط کہا تو بھی ابوحنیفہ چھوٹتے ہیں امام اعظم ابوحنیفہ نے وقت کے خلیفہ کو بھرے دربار میں لاجواب کردیا۔ (اسلاف کے حیرت انگیز واقعات ۲۴۰)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی معاملہ فہمی کا واقعہ

ایک دفعہ میاں بیوی آپس میں خلوت کے لمحات میں تھے۔ خاوند بات کرنا چاہتا تھا مگر بیوی کچھ ناراض ناراض سی تھی حتی کہ خاوند نے غصہ میں آکر کہہ دیا اللہ کی قسم! جب تک تو نہیں بولے گی تو میں تیرے ساتھ نہیں بولوں گا جب خاوند نے قسم اٹھائی تو بیوی نے بھی قسم اٹھائی کہ اللہ کی قسم! جب تک تو پہلے نہیں بولے گا میں بھی نہیں بولوں گی اب وہ بھی چپ یہ بھی چپ رات تو گزر گئی صبح کو دماغ ذرا ٹھنڈے ہوئے تو سوچنے لگے کہ کوئی تو حل ہونا چاہیے چنانچہ وہ سفیان ثوری کے پاس گئے انہیں سارا واقعہ سنایا اور پوچھا کہ اب اس کا کیا حال ہے؟ فرمایا دونوں میں سے جو پہل کریگا وہ حانث بن جائیگا اس دور میں جو حانث بن جاتا تھا اس کی گواہی قبول نہیں کی جاتی تھی کیونکہ وہ معاشرے میں اعتماد کے قابل نہیں رہتا تھا لہٰذا دونوں کی خواہش تھی کہ ہماری قسم نہ ٹوٹے اب دونوں پریشان خاوند کو خیال آیا کہ امام ابوحنیفہ سے پوچھنا چاہیے چنانچہ انکے پاس پہنچا تو حضرت نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ کہنے لگا حضرت میں بیوی کو بلا رہا تھا مگر وہ بولتی نہیں تھی مانتی نہیں تھی میں نے غصہ میں کہہ دیا کہ اللہ کی قسم! جب تک تو مجھ سے نہیں بولے گی میں تجھ سے نہیں بولوں گا تو وہ لڑنے کے لئے ہی تیار تھی اس نے بھی قسم اٹھالی کہ جب تک تو نہیں بولے گا میں نہیں بولوں گی اب ہم پھنسے ہوئے ہیں حضرت نے فرمایا جاؤ تم اسکے ساتھ بات کرو وہ تمہاری بیوی ہے میاں بیوی بن کے رہو۔ خاوند ہنستا مسکراتا گھر آیا اور کہنے لگا میڈم کیا حال ہے؟ ہیلو آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟ بیوی نے کہا بس تو حانث بن گیا کہنے لگا میں تو حانث نہیں بنا اس نے کہا وہ کیوں کہنے لگا میں امام ابوحنیفہ سے پوچھ کر آیا ہوں اس دور میں علمی ذوق بہت زیادہ تھا بیوی کہنے لگی اچھا ابھی جا کر مسئلہ پوچھتی ہوں میاں بیوی پہلے سفیان ثوری کے پاس پہنچے ان کو جا کر بتایا تو وہ کہنے لگے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تو حرام کو حلال کرتا پھر رہا ہے چلو میں

بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں انہوں نے کیسے یہ مسئلہ بتادیا جب یہ سب امام ابوحنیفہ کے پاس پہنچے تو سفیان ثوری نے کہا ابوحنیفہ! تم نے حرام کو حلال کیسے کردیا؟ امام ابوحنیفہ مسکرا کر کہنے لگے، حضرت! میں نے تو حرام کو حلال نہیں کیا، حلال کو حلال کہا ہے آپ ان سے سنیں وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ حضرت سفیان ثوریؒ نے ان سے پوچھا کہ کیا کہہ رہے ہیں؟ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا حضرت! پہلے خاوند نے کہا کہ جب تک تو نہیں بولے گی میں تجھ سے نہیں بولوں گا اس کے جواب میں بیوی نے بھی قسم اٹھائی۔ آپ دیکھیں تو سہی وہ کس سے بات کرتے ہوئے کہ قسم اٹھا رہی تھی خاوند ہی سے تو بات کر رہی ہے لہذا خاوند کی قسم پوری ہوگئی اب بیوی کی قسم باقی تھی اس لیے میں نے خاوند سے کہا جاؤ تم اس سے بولو گے تو اس کی بھی قسم پوری ہو جائے گی، تم دونوں میاں بیوی بن کر زندگی گزارو۔ سفیان ثوریؒ اس نکتہ سنجی اور معاملہ فہمی کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ (اسلاف کے حیرت انگیز واقعات: ۲۵)

عجیب سوال کا حیران کن جواب

اسی طرح ایک اور آدمی حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ ہر سوال کا جواب دیتے ہیں۔ فرمایا: کہ تم بھی پوچھو کہنے لگا، آپ یہ بتائیں کہ پاخانہ میٹھا ہوتا ہے یا نمکین۔ آپؒ نے فرمایا میٹھا ہوتا ہے۔ کہنے لگا آپ کے پاس اس کی دلیل کیا ہے؟ فرمایا: کہ مکھیاں نمکین چیز پر نہیں بیٹھتیں، ہمیشہ میٹھی چیز پر بیٹھتی ہیں۔ (اسلاف کے حیرت انگیز واقعات: ۴۷)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا عشق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ رب العزت نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو عشق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کمال عطا فرمایا تھا مدینہ طیبہ میں چلتے تھے تو جوتے نہیں پہنتے تھے حتی کہ گھوڑے پر سوار نہیں ہوتے تھے اور فرماتے تھے "مالک کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ اس جگہ کو اپنے گھوڑوں کے سموں سے پامال کرے جس جگہ پر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے ہوں" جب راستے میں چلتے تھے تو راستے کے کنارے پر چلتے تھے کہ کہیں میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے قدمین شریفین کی جگہ پر میرے قدم نہ پڑ جائیں اور مالک کہیں بے ادبی کا مرتکب نہ ہو جائے۔ پوری زندگی مدینہ طیبہ میں گذاری لیکن صرف ایک دفعہ حج کیا کیوں؟ اس لیے کہ کہیں دیار محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر موت واقع نہ ہو جائے۔

(اسلاف کے حیرت انگیز واقعات: ۴۷)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے کتنا بلند مقام عطا فرمایا تھا؟ ایک مرتبہ معمولی سے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور اسی حالت میں بال کٹوانے کے لئے حجام کے پاس پہنچ گئے اس نے دور سے دیکھا تو سوچا کہ اتنے معمولی کپڑے ہیں اس کے پاس کیا ہوگا چنانچہ اس نے دور سے ہی کہہ دیا کہ میرے پاس وقت نہیں۔ حضرت سمجھ گئے، غلام سے پوچھا کہ تمہارے پاس کچھ دینار ہیں؟ اس نے کہا جی تھیلی بھری ہوئی ہے

فرمایا یہ ساری تھیلی اسے دے دو۔ تھیلی بھی دے دی اور اس سے کہا کہ میں تجھ سے بال بھی نہیں کٹواتا باہر نکل کر تاریخی شعر ارشاد فرمایا۔

علی ثیاب لو یباع جمیعها

بفلس لکان الفلس منهن اکثرا..... الخ

کہ میرے اوپر ایسے کپڑے ہیں کہ اگر ان تمام کپڑوں کو پیسوں کے عوض میں بیچ دیا جائے تو ایک درہم بھی ان کپڑوں کی قیمت سے زیادہ ہو جائے مگر ان کپڑوں میں ایک ایسی جان ہے کہ اگر تم ساری دنیا میں ڈھونڈ کر دیکھو تو تمہیں اس وقت ایسی جان نظر نہیں آئے گی۔ (اسلاف کے حیرت انگیز واقعات: ۲۸)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی استقامت

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ استقامت کے پہاڑ تھے۔ مسئلہ خلق قرآن میں ان پر اتنے کوڑے لگائے گئے کہ اگر ہاتھی پر لگائے جاتے تو وہ بھی بلبلا اٹھتا۔ مگر امام بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ پر لگ رہے ہیں تو زبان سے صرف اللہ کا ذکر جاری ہے تکلیف کی وجہ سے کراہنے کی آواز بھی نہیں آ رہی تھی۔ (اسلاف کے حیرت انگیز واقعات: ۲۸)

ہزار آدمیوں کو گن کر اپنے آپ سے غافل رہنا

ایک سوال ہے جو پرانے زمانے سے لوگ نظم کی صورت میں دہراتے رہے ہیں۔

اتعرف فی الوریٰ شخصا ☆ یومن الف شخص منه یقبل

ویمنع قتلهم حقا وهذا ☆ بغفلة بسیف الشرع یقتل

یعنی وہ کون ہے جو ہزار آدمیوں کے لیے امن طلب کرے اور قبول ہو جائے اور وہ لوگ قتل سے بچ جائیں لیکن امن طلب کرنے والا خود قتل سے نہ بچے بلکہ قتل ہو جائے۔ جواب یہ ہے کہ یہ حربی ہے اس نے ہزار حربیوں کے لیے امان طلب کیا اور ان کو امان دیدی گئی، جب وہ لوگ آئے تو ہزار آدمیوں کو گنا، اور اپنے آپ کو ان میں شمار نہیں کیا تو اس کو قتل کیا جائے گا۔

کافی عرصہ پہلے طلبہ نے مجھ سے درس کے دوران یہ سوال پوچھا تھا میں نے فی البدیہہ نظم میں اس کا یوں جواب دیا۔

نعم هذاك حربی اتانا ☆ لالف منهم التامین یسئل

وجاءوا بعد تامین وزادوا ☆ علی الالف الذی التامین حصل

نصونهم ونقتله اذالم ☆ یامن نفسه وسهی واغفل

(فقہی پہیلیاں اردو ترجمہ: ۱۴۰)

رزق حلال کے انوارات

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پہنچے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بیٹیوں کو بتایا

کہ ایک بڑے عالم آ رہے ہیں ان کے لئے اچھا کھانا تیار کرنا ہے چنانچہ بیٹیوں نے اچھا کھانا تیار کر کے کمرے میں رکھ دیا۔ رات تہجد کے لئے مصلیٰ بھی رکھ دیا اور وضو کے لئے لوٹا بھی رکھ دیا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ آئے اور کھانا کھایا اور لیٹ گئے صبح اٹھے تو نماز فجر کے لیے مسجد تشریف لے گئے بچیاں کمرے میں صفائی کرنے کے لئے آئیں تو دیکھا کہ برتن میں جو تین آدمیوں کا کھانا رکھا تھا وہ سارا ہی ختم ہو چکا تھا مصلیٰ جیسا رکھا ویسے ہی پڑا ہے پانی جیسے بھرا تھا ویسے ہی موجود ہے یہ دیکھ کر بڑی حیران ہوئیں کہ ان کی تعریفیں تو بہت سنیں تھی مگر یہ تو بڑے بسیار خور نکلے تہجد بھی نہیں پڑھی اور صبح بھی بے وضو ہی چلے گئے۔

جب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ گھر آئے تو بیٹی نے ساری کہہ سنائی سچے لوگ تھے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو صورت حال بتائی کہ میری بیٹی تو یہ پوچھ رہی ہے کہنے لگے حضرت! جب میں نے پہلا لقمہ کھایا تو مجھے اپنے سینے میں نور نظر آیا ہر لقمے پر میرے سینے کا نور بڑھ رہا تھا میں نے کہا معلوم نہیں زندگی میں اتنا حلال اور پاک رزق پھر مجھے نصیب ہوگا یا نہیں کیوں نہ اس کھانے کو اپنے جسم کا حصہ بنالیا جائے میں نے اس لئے خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا پھر میں بستر پر سونے کے لئے لیٹا تو میرے سینے میں نور اتنا تھا کہ میں قرآن کی آیتوں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں غور وفکر اور تدبر کرتا رہا حتی کہ اسی طرح صبح کا وقت ہو گیا درمیان میں خیال تو آیا کہ تہجد پڑھ لوں مگر میں نے کہا کہ علم کا ایک باب سیکھنا ہزار رکعت نفل پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے لہذا میں اسی علمی سوچ بچار میں مشغول رہا صبح جب آپ آئے تو میں فجر پڑھنے چلا گیا، نہ میرا وضو ٹوٹا اور نہ ہی مجھے وضو کرنے کی ضرورت پیش آئی اس لیے میں نے عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھ لی۔

فقہ حنفی کا اعزاز

امت مسلمہ کو اللہ تعالیٰ نے چار فقہیں عطا فرمائیں۔ ان میں سے فقہ حنفی وہ فقہ ہے جس کو مسلمان ممالک کے اندر قانون کی حیثیت سے لاگو ہونے کا شرف حاصل رہا ہے جب خلافت عثمانیہ کا دور تھا تو ملک کا قانون فقہ حنفی کے مطابق اسلامی شریعت تھا اور جب برصغیر پاک وہند میں مغل بادشاہوں کا دور تھا اس وقت اس برصغیر میں بھی حکومت کی طرف سے فقہ حنفی نافذ تھی یہ اعزاز صرف فقہ حنفی کو حاصل ہے اور الحمد اللہ آج آپ دیکھئے کہ پاکستان، ہندوستان، افغانستان، بنگلہ دیش، ترکی، ازبکستان، ترکمانستان، آذربائیجان، قزاقستان، تاجکستان، شیکرستان، تاتارستان، رشیا، یوکرائن، عراق، شام، اور ترکی میں فقہ حنفیہ پر عمل کرنے والوں کی اکثریت ہے غور کیجئے کہ یہ آدھی دنیا سے زیادہ علاقہ بنتا ہے۔

بہشتی زیور کے ایک مسئلہ پر ایک صاحب کا اشکال

پس دیوبند سے سہارنپور جانے کا ارادہ کر رہا تھا۔

دیوبند ہی میں مجھ کو ایک خط ملا جس میں بہشتی زیور کے اس مسئلہ پر اعتراض تھا کہ ''مرد مشرق میں اور عورت مغرب میں اور ان کا نکاح ہو جائے اسکے بعد بچہ پیدا ہو جائے تو نسب ثابت ہوگا؟''

جب سہارنپور پہنچا تو معلوم ہوا کہ ایک شخص بازاروں میں یہ اعتراض بیان کرتا پھرتا ہے اور مجھ سے ایک دن پہلے مولانا خلیل احمد صاحب کے پاس بھی آیا تھا اور مولانا کے دو گھنٹے خراب کئے پھر بھی نہیں مانا۔ جب سہارنپور پہنچا تو میرے پاس بغل میں بہشتی زیور دبائے ہوئے آئے میں نے کہا فرمایئے اس نے بہشتی زیور کھول کر سامنے رکھ دیا، اور کہا: اس کو ملاحظہ فرمایئے۔ میں نے کہا اسکو میں نے چھپنے سے پہلے ملاحظہ کرلیا تھا بعد میں ملاحظہ کی حاجت نہیں۔ کہا کہ اس مسئلہ کی بابت کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں میں نے کہا کہ یہ بتلاؤ کہ مسئلہ سمجھ میں نہیں آیا یا اسکی وجہ سمجھ میں نہیں آئی کہا کہ مسئلہ تو معلوم ہوگیا وجہ سمجھ میں نہیں آئی۔ میں نے کہا کہ آپکو کچھ مسائل اور بھی معلوم ہیں؟ کہا ہاں! میں نے کہا آپکو سب کی وجہ معلوم ہے؟ کہا نہیں۔ میں نے کہا بس اسکو بھی ایسے ہی مسائل کی فہرست میں داخل سمجھ لیجئے۔ ... اگر وہ کہتا ہے کہ سب کی وجہ معلوم ہے تو میں کہتا کہ میں سننا چاہتا ہوں پھر ایک ایک کو پوچھتا۔ بس وہ شخص بالکل خاموش ہوگیا کہ اب کیا کروں؟ ...... مولانا خلیل احمد صاحبؒ نے خوش ہوکر فرمایا کہ تم نے دو گھنٹے کا جھگڑا اس قدر جلد ختم کردیا۔ (تحفۃ العلماء: ۲/۳۰۸)

ایک عامی شخص کا جزئی مسئلہ کی دلیل کا مطالبہ

ایک نابینا شخص نے مجھ سے ایک فرعی مسئلہ کی دلیل پوچھی میں نے کہا آپ بڑے محقق معلوم ہوتے ہیں آپ کو ہر بات کی تحقیق کا شوق ہے اس فرعی مسئلہ کی تحقیق سے مقدم اصول دین کی تحقیق ہے، تو آپ غالباً کر چکے ہونگے تب ہی تو فرعی مسئلہ کی تحقیق کی نوبت آئی ہے۔ اگر یہ بات ہے تو میں اصل الاصول یعنی توحید کے مسائل کی دلیل پوچھتا ہوں اور اس پر ملاحدہ (بے دین لوگ) کے شبہات کرونگا، ذرا میرے سامنے بیان تو کیجئے آپ نے اسکے متعلق کیا تحقیق کرلی ہے؟ اور نقلی جواب نہ دینا کیونکہ توحید کے ثبوت کے لئے عقلی دلیل چاہئے کیونکہ مخاطبین غیر مسلمین ہیں کہنے لگے یہ تو میں نہیں کرسکتا میں نے کہا ڈوب مرو اصل الاصول میں تو تقلید کرتے ہو اور فرع میں تحقیق کا شوق ہوا ہے۔ (تحفۃ العلماء: ۲/۸۱۰)

غیر مقلدین بھی حنفی ہیں

فرمایا: کانپور میں ایک دفعہ میرا وعظ ہوا وہاں غیر مقلدین رہتے ہیں میں نے وعظ میں کہا کہ مسائل دو (۲) طرح کے ہیں منصوصہ اور غیر منصوصہ۔ سو غیر منصوصہ میں ظاہر ہے کہ رائے کا ہی اتباع کروگے اور اپنی رائے سے زیادہ بڑے کی رائے زیادہ قابل اتباع ہے اور یہاں سوائے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے دوسرے مذاہب کے فتاویٰ مل نہیں سکتے تو لامحالہ ان مسائل میں امام صاحب کا اتباع کروگے اور ایسا کرتے بھی ہو تو تم زیادہ مسائل میں عملاً حنفی ہوئے اور اعتبار اکثر کا ہوتا ہے تو اس اعتبار سے تم عملاً حنفی ہوگے تو پھر اپنے کو حنفی کیوں نہیں کہتے کہ جھگڑا فساد بھی نہ ہو۔

غیر مقلدین بھی تو حنفی ہیں کیونکہ کوئی گیہوں کا ڈھیر ایسا نہیں ہوتا جس میں جو نہ ہو مگر باعتبار غالب

کے وہ ڈھیر گیہوں کا کہلاتا ہے اسطرح تارکین تقلید کے اعمال میں بھی غالب حنفیت ہے کیونکہ دو قسم کے اعمال ہیں دیانات اور معاملات ہیں۔ اور معاملات میں حنفیہ ہی کے فتوے سے اکثر کام لیتے ہو اور دیانات میں بھی غیر منصوص زیادہ ہیں جس میں حنفیت کا لباس لیا جاتا ہے اختلاف کی مقدار بہت کم ہوتی ہے بس اسکے پیچھے کیوں علیحدہ ہوئے ہو چنانچہ ایک منصف غیر مقلد نے کہا کہ غیر مقلد تو عالم ہوسکتا ہے ہم جاہل کیا تقلید چھوڑیں گے۔ (تحفۃ العلماء:۸۸۹/۲)

نمبر دو (۲) کے حنفی

شاید تم کو یہ شبہ ہو کہ اس صورت میں حنفی کہتے ہیں لوگوں کو دھوکہ ہوگا کہ شاید یہ بھی متعارف حنفی ہیں یعنی فی جمیع المسائل۔ تو ہم میں اور دوسرے حنفیوں میں فرق ہی نہ رہا سو فرق میں بتلائے دیتا ہوں وہ یہ کہ حنفی کی دو (۲) قسم ہو جائیں گی ایک نمبر اول یعنی فی جمیع المسائل، وہ تو ہم ہوئے۔ دوسرے نمبر دوم یعنی فی اکثر المسائل وہ تم ہوئے بس تو اپنے کو حنفی نمبر دوم کہہ دیا کرو، دھوکہ نہ ہوگا۔ (تحفۃ العلماء۔۸۸۹/۲)

جمعہ کی اذان کے بعد خرید وفروخت

جمعہ کے دن اذان اول کے بعد ہر قسم کی خرید وفروخت ناجائز ہے لہذا اگر کوئی شخص اذان اول کے بعد کسی قسم کی خرید وفروخت کا معاملہ کرے گا تو وہ گناہ گار ہوگا البتہ فی نفسہ یہ بیع صحیح ہو جائے گی، اور اس بیع سے جو آمدنی ہوگی اسکو حرام نہیں کہا جائیگا۔ (جدید تجارت:۱۵۲)

اخبار کی خرید وفروخت

حالات وقت کی اطلاع اور انکی اصلاح کی غرض سے اخبار اور دیگر رسائل کی خرید وفروخت اور تقسیم فی نفسہ جائز ہے اور جہاں تک اخبارات اور رسائل میں تصاویر وغیرہ ہونے کا تعلق ہے تو چونکہ وہ تصویریں ضمناً ہوتی ہیں انکو مقصود اور آرائش وغیرہ کے لئے خریدا نہیں جاتا اور ضمناً تصویر کی خرید وفروخت کی گنجائش ہے۔ (تصویر کے شرعی احکام:۴۷)

باوضو رہنے کے فوائد

باوضو رہنے کی عادت رکھے اس کی کئی فائدے ہیں۔

۱) باوضو رہنے والا مقبول الدعوات ہو جاتا ہے۔ ۲) اس کی موت آ گئی تو شہداء کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔
۳) شیاطین کا تسلط [illegible] گا۔ ۴) نماز اس کو تکبیر اولی کیساتھ مل جاتی ہے۔
۵) اسکی [illegible] سے حکام مسخر ہو جاتے ہیں۔ ۶ [illegible] بات میں اثر ہوتا ہے چہرہ کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے۔

باوضو رہنا چاہیے اور یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے سا[illegible] بات ہے انسان ارادہ کرے تو ارادہ کیساتھ ان کی امداد شامل حال ہو جاتی ہے۔ (طریق الفلاح لطلاب الصلاح:۲)

چار عورتوں کے لئے عدت نہیں ہے

اول: مطلقہ غیر مدخولہ کے لیے عدت نہیں۔دوم: حربیہ عورت جو دارالحرب میں اپنے شوہر کو چھوڑ کر دارالاسلام میں امان کے ساتھ داخل ہوئی اس پر بھی عدت نہیں۔سوم: جن دو بہنوں سے ایک شخص نے بیک وقت نکاح کیا۔ چہارم: چار عورتوں سے زیادہ کیساتھ نکاح کیا تو ان دوصورتوں میں بھی ان عورتوں پر فسخ نکاح کے بعد عدت نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری:۱/۴۷۱)

عدت، دو برس

بیوہ عورت کی عدت دو برس پر ختم ہونے کی صورت یہ ہیکہ شوہر کی موت سے دو سال پر لڑکا پیدا ہوااوراس سے پہلے عورت نے عدت گزرنے کا اقرار نہیں کیا تھا اس لیے کہ حمل کی مدت زیادہ سے زیادہ دوسال ہےاور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔قال الله تعالیٰ ﴿وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ (پارہ:۲۸ سورۃ طلاق) ''اکثر مدة الحمل سنتان'' (فتاویٰ عالمگیری:۱/۴۸۲)

اینٹوں کا شمار کرنا

ایک دلچسپ لطیفہ یہ ہے کہ جسے امام صاحبؒ کے حنفی سوانح نگاروں نے اگرچہ بیان نہیں کیا ہے لیکن طبری وغیرہ میں اس کا تذکرہ کیا گیا ہے یعنی اینٹوں کے گننے کا کام امام صاحبؒ نے جواپنے ذمہ لیا تھا تو ظاہر ہے کہ یہ مدینۃ السلام کی اینٹوں کا قصہ تھاجب معمولی معمولی شخصی مکانوں میں دس بیس لاکھ اینٹیں خرچ ہوجاتی ہیں تو اسی سے اندازہ کرنا چاہیے کہ مدینۃ السلام کے لیے کتنی اینٹوں کی ضرورت ہوتی ہوگی یقیناً کروڑہا کروڑ سے بھی ان کی تعداد اگر متجاوز ہوتو تعجب نہیں ہے اتنی اینٹوں کا شمار کرنا آسان نہ تھا آخر وہی عقل حنفی جو مسائل شرعیہ کی گتھیوں کے سلجھانے میں نت نئے نکتے نکالا کرتی تھی اس وقت بھی کام آئی لکھا ہے کہ:

''امام صاحبؒ نے ایک بانس منگوایا، اور جس نے جتنی اینٹیں ڈھالی تھیں ان کو اسی بانس سے ناپ دیتے تھے''۔(حضرت امام ابوحنیفہؒ کی سیاسی زندگی:۲۷۳)

امام کی تکبیر کو تلقی سے تعبیر کر کے نہی اس کو چسپاں کرنا

میمون بن المز رع نے بیان کیا کہ میرے والد اور جماز ٹہلتے ہوئے جارہے تھے شام کے وقت اور میں ان دونوں کے پیچھے تھا ہمارا گزر ایک امام پر ہوا جو منتظر کھڑا تھا کہ کوئی ادھر سے گزرے تو اس کو ساتھ لے کر جماعت سے نماز پڑھ لے جب اس نے ہم کو دیکھا تو فوراً نماز کے لئے تکبیر شروع کردی تو اس سے جماز نے کہا کہ چھوڑ یہ کیا کرنے لگا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تلقی جلب سے منع کیا ہے تلقی جلب سے مراد ہے اس قافلۂ تجارت سے ملنا جو اموال تجارت دوسرے شہروں سے لاتے تھے صحیحین میں ہیکہ جب تاجروں کا قافلہ مدینہ سے باہر پڑاؤ کرتا تھا تو لوگ وہیں جاکر مول تول شروع کردیتے تھے یہ بات عوام کے لئے موجب تکلیف ہوتی تھی اس لیے حضور ﷺ نے حکم دیا تھا کہ کوئی ان سے سودا کرنے کے لئے

باہر جا کر نہ ملے جماز نے اپنے قافلہ والوں کے مشابہ ظاہر کر کے امام کی تکبیر کو تلقی سے تعبیر کیا اور اس نے ہی یہاں چسپا کر دیا۔ (لطائف علمیہ ۲۱۸)

بن بلائے دعوت میں شرکت شرعاً صحیح نہیں ہے

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں ایک شخص تھا جس کو ابوشعیب کہا جاتا تھا اور اسکے پاس ایک غلام گوشت پکانے والا تھا ابوشعیب نے اپنے غلام سے کہا کہ کھانا تیار کرے تاکہ میں رسول ﷺ کی دعوت کروں۔ ابوشعیب نے حضور ﷺ کو اس صراحت کے ساتھ مدعو کیا کہ کل پانچ حضرات ہوں گے پانچویں آنحضرت ﷺ ہوں گے۔

(جب تشریف لے چلے) تو ایک شخص آپ کے پیچھے ہو گیا (وہاں پہنچ کر) رسول ﷺ نے ابو شعیب سے فرمایا کہ آپ نے پانچ کی دعوت کی تھی جن میں سے پانچواں مجھے ہونا چاہیے تھا اور یہ شخص ہمارے پیچھے آ گیا اگر آپ اجازت دیں تو شریک طعام ہو جائے ورنہ واپس ہو جائے ابوشعیب نے کہا کہ میں اجازت دیتا ہوں۔ (لطائف علمیہ :۲۸۱)

شعیب کا ایک عورت سے اس کی ذہانت کی بناء پر نکاح

یہ بھی ذکر ہے کہ شعیب نے ایک عورت سے نکاح کا ارادہ کیا پھر اس سے کہا کہ میری عادت خراب ہے تو اس نے کہا کہ آپ سے زیادہ بری عادت اس کی ہوگی جو آپ کو بری عادت اختیار کرنے پر مجبور کر دے۔ شعیب نے کہا بس اب تو میری بیوی ہے۔ (لطائف علمیہ :۳۴۱)

شوہر کے اختیار کا خوبصورت استعمال

عتبی ؒ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھا اپنی بیوی سے کہہ دیا کہ ''تیرے اپنے بارے میں تجھ کو اختیار دیتا ہوں (اس طرح عورت کو طلاق کا حق حاصل ہو گیا) پھر وہ پچھتایا تو بیوی نے کہا دیکھئے آپ کے ہاتھ میں یہ اختیار بیس برس سے تھا آپ نے اس کی اچھی طرح حفاظت کی اور اسکو برقرار رکھا تو دن کی ایک گھڑی میں ہرگز اس کو ضائع نہ کروں گی جب کہ وہ میرے ہاتھ میں پہنچ گیا اب میں اسکو آپ ہی کو واپس کرتی ہوں اس کی گفتگو نے اس شخص کو حیرت میں ڈال دیا اور اسکو طلاق نہیں دی''۔

کنواری اور ثیب کے درمیان فرق

ایک شخص کے سامنے دو جاریہ پیش کی گئی ایک کنواری تھی دوسری ثیب (وہ عورت جس سے ہمبستری ہو چکی ہو) اس شخص کو کنواری کی طرف رغبت ہوئی تو ثیب نے کہا اس کی طرف آپ کیوں راغب ہوئے ؟ میرے اور اس کے درمیان صرف ایک ہی رات کا فرق ہے کنواری نے جواب دیا ''یوما عند ربك كالف سنة مما تعدون''

(ترجمہ): اور ایک دن تیرے رب کے نزدیک تمہاری شمار کے حساب سے ہزار سال کے برابر ہے

اس پر اس کو دونوں ہی پسند آ گئیں تو دونوں کو ہی خرید لیا۔

ایک دلالہ کا ایک شخص کے نکاح کے لئے کوشش اور حیلہ

ایک دلالہ (یعنی ایک عورت جو کسی شخص کے نکاح کے لیے کوشاں تھی) لوگوں کے پاس پہنچی اور ان سے کہا کہ میرے پاس ایسا شوہر (امیدوار) ہے جو لوہے سے لکھتا ہے اور شیشہ سے مہر کرتا ہے وہ راضی ہو گئے اور نکاح کر دیا تو وہ نائی ثابت ہوا۔

نرگس کی طاق

ایک دلالہ نے ایک مرد سے کہا کہ میرے پاس ایک عورت ہے گویا وہ نرگس کی طاق ہے اس نے نکاح کر لیا جب دیکھا تو بدصورت بڑھیا نکلی۔ اس شخص نے دلالہ سے کہا کہ تو نے ہم سے جھوٹ بولا اور دھوکہ دیا اس نے کہا خدا کی قسم میں نے ایسا نہیں کیا میں نے اسکو نرگس کی طاق سے تشبیہ دی تھی کیونکہ اسکے بال سفید اور چہرہ زرد اور پنڈلیں سبز ہیں اور یہ سب باتیں نرگس میں موجود ہیں۔

صدقہ لینا اور زکوٰۃ واجب ہونا

ایک بڑھیا ایک میت پر روئی اس سے کہا گیا کہ اس میت کو حق کیسے حاصل ہوا کہ تم اس کو روؤ۔ اس نے کہا کہ ہمارے پڑوس میں رہتا تھا اور یہاں اسکے سوا اور کوئی بھی ایسا نہیں تھا جس کو صدقہ لینا حلال ہو اور وہی مر گیا (اسلیے روئی ہوں) اور ہم میں جو کوئی بھی ہے وہ ایسا ہے کہ خود اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ (لطائف علمیہ: ۳۴۹)

ایسا واجب جس کے چھوٹنے پر سجدہ سہو واجب نہیں

قرآن مجید کی سورتوں کے پڑھنے میں ترتیب واجب ہے مگر اس کے چھوٹنے پر سجدہ سہو نہیں اس لیے کہ وہ واجباتِ تلاوت سے ہے واجباتِ نماز سے نہیں ہے۔ (ردالمحتار: ۱/۳۰۷)

دو ہی رکعت پڑھنا واجب ہے

مسافر نے مسافر کی اقتداء کی پھر اسے حدث لاحق ہوا تو وہ وضو بنانے کے لیے گیا کسی سے کلام نہیں کیا اور اقامت کی نیت کر لی پھر جب واپس ہوا تو امام نماز سے فارغ ہو چکا تھا تو اسصورت میں اقامت کی نیت کے باوجود بناء کرنے میں مسافر پر چار رکعت پڑھنا واجب نہیں ہوا بلکہ دو ہی رکعت پڑھنا واجب رہا۔ (نورالانوار: ۳۶)

کافروں سے اسلامیات کی ڈگری لینا دین کا مزاق ہے

جسے کافروں نے اسلامیات کی ڈگری دی ہو (جیسا کہ آجکل ہو رہا ہے) وہ صحیح اپنا اسلام تو باقی رکھ لے یہی غنیمت ہے، دوسروں کو اسلام کی کیا تبلیغ کرے گا؟ اور ایک عجیب بات ہے کہ لڑکے لڑکیاں سب

اکھٹے بیٹھ کر بے پردگی کے ساتھ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ عین اسلامیات کے گھنٹہ میں اسلام کی خلاف ورزی کرتے ہیں جس پر طرہ یہ ہے کہ اسلام کی تبلیغ کریں گے۔ اپنے علم و عمل کی فکر کرو کناہ سے بچو تبلیغ کرنی ہے تو قرآن وحدیث کے ماہر ہو۔ (حیلے اور بہانے:۱۱۸)

حائک کا لطیفہ

ایک دلچسپ لطیفہ نقل کیا جاتا ہے کہ موسیٰ بن عیسیٰ مکہ کا عباسیوں کی طرف سے والی تھا۔ حج کے زمانہ میں وہاں، ابن ابی لیلیٰ اور ابن شبرمہ سرکاری قضاۃ بھی پہنچے ہوئے تھے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی وہیں تھے کسی وثیقہ کے لکھوانے کی ضرورت موسیٰ بن عیسیٰ کو پیش آئی پہلے اس نے دونوں سرکاری قاضیوں کو بلوا کر لکھنے کی فرمائش کی لیکن جو لکھتا، دوسرا اس میں نقائص نکال کر رکھ دیتا، اسی جھگڑے میں وثیقہ تیار نہ ہوسکا آخر یہ دونوں حضرات تشریف لے گئے تھوڑی دیر میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی کسی ضرورت سے موسیٰ کے پاس پہنچے، دیکھ کر بہت خوش ہوا، اور وثیقہ کا قصہ امام صاحب کے سامنے دہرایا اور امام صاحب تو اسی قسم کے مواقع کی تلاش میں رہتے تھے فرمایا کہ کاتب کو بلوایئے میں لکھواتا جاتا ہوں وہ لکھے یہی ہوا کاتب آیا وہیں بیٹھے بیٹھے امام صاحب نے وثیقہ لکھوادیا اور موسیٰ کے حوالہ کیا جیسا چاہتا تھا ٹھیک اس کی مرضی کے مطابق تھا جب امام صاحب چلے گئے تب دونوں سرکاری قاضیوں کو اس نے بلا کر وثیقہ خود پڑھ کر سنایا دونوں سنتے رہے اور کوئی نقص اول سے آخر تک نہ نکال سکے موسیٰ نے بتایا کہ یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا لکھوایا ہوا وثیقہ ہے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ لکھا ہے کہ جب باہر نکلے تو ایک نے دوسرے سے کہا کہ: "اماتری هذا الحائك جاء فی ساعته کتبه" "یعنی تم نے اس جولا ہے کو دیکھا کہ اسی وقت اس نے لکھ دیا۔ کہتے ہیں کہ تب دوسرے نے کہا بھائی! جولاہا بھی کہیں ایسی عبارت لکھ سکتا ہے۔ (حضرت امام ابوحنیفہؒ کی سیاسی زندگی:۲۵٦)

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت ہے کہ ایک لڑکا تیزی کے ساتھ چلا جارہا تھا امام صاحب نے فرمایا کہ صاحبزادہ سنبھل کر چلو، گر پڑو گے، وہ لڑکا بولا کہ آپ سنبھل کر چلیں اس لیے کہ آپ کے سنبھلنے سے عالم سنبھل جاوے گا اور آپ کے بگڑنے سے عالم بگڑ جاوے گا اور میرے گرنے سے تو صرف مجھ ہی پر اثر ہوگا۔ امام صاحب بچے سے یہ بات سن کر بہت متاثر ہوئے ان حضرات میں یہ خوبی تھی "لاتنظر الی من قال وانظر الی ماقال" پر پورا عمل تھا یعنی وہ حضرات قائل کو نہیں دیکھتے تھے بات کو دیکھتے تھے کہ کس درجہ کی ہے یہاں یہ کیفیت ہے کہ چھوٹوں کی بات کو کان لگا کر سنتے بھی نہیں بلکہ بڑوں کی باتوں کو بھی نہیں سنتے اور بڑوں کے ارشاد پر عمل نہیں کرتے۔ (حضرت تھانویؒ کے پسندیدہ واقعات:۵۵)

جان جانے کے ڈر سے روزہ توڑ دینا واجب ہے

ایک مرتبہ ایک رئیس زادہ سے روزہ رکھوایا گیا گرمی کے دن تھے دوپہر تک تو بے چارہ نے نباہ دیا مگر

عصر کے وقت پیاس سے سخت پریشان ہوا، رئیس نے روزہ کشائی کا بہت اہتمام کیا تھا تمام خاندان کی اور دوستوں کی دعوت کی تھی آخر بہلایا تھوڑی دیر اور صبر کر و مگر اس بیچارہ کو تاب کہاں تھی۔ اول تو اس نے لوگوں کی منتیں خوشامد کیں مگر کسی ظالم نے اس کی جان پر رحم نہ کیا اور کسی نے ایک گھونٹ بھی پانی نہ دیا آخر وہ خود اٹھا رئیس نے اتنا سامان کیا تھا کہ مٹکوں میں برف بھری گئی تھی وہ مٹکے سے لپٹا کہ کچھ تو پانی سے قریب ہو اور لپٹتے ہی جان نکل گئی اس کا وبال ان بے رحم ماں باپ پر ہوا۔

ف: شریعت کا تو یہ حکم ہے کہ اگر جوان کی بھی جان نکلنے لگے تو روزہ توڑ دینا واجب ہے مگر اہل رسوم کے نزدیک معصوم بچہ کو بھی اجازت نہیں۔ (حضرت تھانوی کے پسندیدہ واقعات: ۱۹۱)

جنازہ میں بالغ ہونے کے باوجود نابالغ کی دعا پڑھنا

جو شخص کہ بالغ ہونے سے پہلے پاگل ہوا اور زندگی بھر پاگل رہا کبھی مکلف نہ ہوا۔ تو اسکی موت پچاس سال یا اس سے زیادہ میں ہوا تو اس کی نماز جنازہ میں نابالغ کی دعا پڑھی جائیگی۔ (الجوہرالنیرہ: ۱/۱۰۸)

ایک ہی دن میں تین شوہروں سے مہر وصول کرنا

عورت حاملہ تھی، شوہر نے اسے طلاق دیدی تو عورت نے اس سے پورا مہر وصول کیا اور طلاق کے فوراً بعد اسے بچہ پیدا ہوا۔ عدت ختم ہوگئی تو اسی روز اس نے دوسری شادی کر لی مگر دوسرے شوہر نے فوراً خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق دیدی، تو اس سے آدھا مہر وصول کیا اور چونکہ اس صورت میں عدت نہیں اس لیے عورت نے اسی روز تیسرے شوہر سے شادی کی جو فوراً مر گیا، تو اس کے ترکہ سے عورت نے پورا حق مہر وصول کیا۔ اس طرح ایک عورت نے ایک ہی روز میں تین شوہروں سے تین مہر وصول کیئے۔ (الاشباہ والنظائر: ۳۹۶)

باوجود نکاح کے ہمبستری حرام

نکاح کے باوجود اپنی بیوی سے مندرجہ ذیل صورتوں میں ہمبستری حرام ہے۔

(۱) حالت حیض میں (۲) حالت نفاس میں (۳) فرض اور واجب روزہ کی حالت میں (۴) نماز کا وقت تنگ ہونے کی صورت میں (۵) حالت اعتکاف میں (۶) حالت احرام میں (۷) ایلاء میں (۸) ظہار میں کفارہ ادا کرنے سے پہلے (۹) وطی بالشبہ کی عدت میں (۱۰) عورت کے آگے اور پیچھے کا مقام ایک ہو جانیکی صورت میں، جب تک کہ آگے کے مقام میں ہمبستری ہونے کا یقین نہ ہو۔ (۱۱) جبکہ عورت اپنی کمسنی، مرض، یا موٹاپے کی وجہ سے ہمبستری کو برداشت نہ کر سکے (۱۲) جبکہ عورت مہر معجل لینے کے لیے اپنے کو شوہر سے روکے تو اس صورت میں بھی ہمبستری حرام ہے۔ (الاشباہ والنظائر: ۳۳۵)

سات سو علماء کا ایک ہی جواب

شقیق بن ابراہیمؒ فرماتے ہیں، میں نے سات سو علماء سے پانچ سوال کیئے سب نے ایک ہی جواب دیا۔

۱ ...... عقل مند کون ہے؟ جو دنیا کو نا پسند کرتا ہو!

۲ ﷺ..... سمجھدار اور دانا کون ہے؟ جو دنیا سے دھوکا نہ کھا جائے!
۳ ﷺ..... غنی کون ہے؟ جو اللہ کی تقسیم پر راضی ہو!
۴ ﷺ..... فقیہ کون ہے؟ جو زیادہ کا مطالبہ نہ کرے۔(غالباً مال و دنیا)
۵ ﷺ..... بخیل کون ہے؟ جو اپنے مال میں سے اللہ کا حق نہ دے!(تنبیہ الغافلین:۴۵۳)

اگر مانگنے پر چھپا لینے کا خدشہ ہو تو؟

جب کسی کا قیمتی سامان دوسرے کے گھر میں گر گیا اور مالک کو خوف ہے کہ اگر وہ گھر والے سے مانگے گا تو وہ چھپا لے گا، تو اس صورت میں بلا اجازت دوسرے کے گھر میں داخل ہونا جائز ہے۔(الاشباہ والنظائر:۸۸)

ایک وزیر کی ذہانت

حضرت والا نے اپنے خادم سے فرمایا: کہ دوات میں ڈالنا ہے حوض سے پانی لے آؤ وہ کٹورا بھر لائے۔ اس پر فرمایا: کہ دوات کے تناسب سے پانی لانا چاہیے تھا اس پر ایک واقعہ بیان فرمایا کہ سفر میں ایک حسین لڑکی پر ایک باوجاہت آدمی نے دعویٰ کیا کہ یہ میری لڑکی ہے اور تھی وہ ایک غریب قوم کی لڑکی۔ وزیر کے ہاں مقدمہ آیا اس نے طرفین کا بیان سن کر عجیب فیصلہ دیا اس لیے کہ شہادت دونوں طرف نہ تھی دونوں مسافر تھے سفر کا معاملہ تھا وہ فیصلہ یہ کیا کہ وزیر نے لڑکی سے کہا کہ ہم دوات میں پانی ڈالیں گے وہ ایک بڑا کٹورا بھر کر لائی، وزیر نے کہا کہ یہ لڑکی اس غریب کی ہے اس لیے کہ یہ دوسرا شخص لکھا پڑھا آدمی ہے کیا اس نے کبھی دوات کے لیے لڑکی سے پانی نہیں مانگا ہوگا اگر یہ اس کی لڑکی ہوتی تو بقدر ضرورت پانی لاتی۔ عجیب فیصلہ ہے اور گو صرف اتنا شرع میں کافی نہیں لیکن اس کے بعد جھوٹا آدمی بالضرور اقرار کر لینے پر مجبور ہو جاتا ہے اور اقرار شرع میں حجت ہے۔(الافاضات الیومیہ:۲۴۸/۶)

ایک جاہل امام کی جہالت

ایک جاہل امام نے نماز پڑھائی۔ دوران نماز، سجدہ سہو کر لیا بظاہر کوئی ایسا فعل جس پر سہو کا سجدہ واجب ہوتا ہو، سرزد نہیں ہوا تھا۔ سلام پھیرنے کے بعد لوگوں نے دریافت کیا کہ ”حضرت! یہ سجدہ سہو کیسے؟“ امام نے کہا: جاہل لوگ ہو تم! سمجھتے ہو نہیں۔ بتاؤں گا تو مانو گے نہیں، لیکن لوگوں کا اصرار بڑھ گیا آپ بتا دیجئے تاکہ ہمارے علم میں اضافہ ہو جائے۔ آخر کار امام نے کہا کہ غور سے سنو! شور شرابہ نہیں کرنا، سارے لوگ متوجہ ہو کر سننے لگے امام نے کہا کہ اصل میں ہوا یہ تھا کہ نماز کے دوران میں مجھ سے ایک ہلکی سی ریح خارج ہوگئی چونکہ اس ریح پر واجب یہ تھا کہ یہ نہ نکلے چونکہ یہ نکل گئی اس نے ترک واجب کیا اور ترک واجب پر سجدہ سہو واجب ہوتا ہے اسی وجہ سے میں نے سجدہ سہو کر لیا۔

(لوگ تو سمجھ گئے کہ ریح کے نکلنے پر تو وضو ہی ٹوٹ جاتا ہے اور نماز باطل ہو جاتی ہے سجدہ سہو کہاں سے واجب ہو جاتا ہے) اب لوگوں نے کہا کہ ہم پر بھی واجب ہے کہ تمہاری خاطر تواضع (گوشمالی) کریں

تا کہ ہم ترک واجب کے مرتکب نہ ہوں۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بڑھیا سے دھوکہ

امام صاحب فرماتے ہیں کہ عمر بھر میں کسی کے دھوکہ میں نہیں آیا البتہ ایک بڑھیا نے مجھے دھوکا دیا۔ بڑی استاد تھی، ایک چادر لقطہ کا پڑا ہوا تھا لقطہ کے مال کو دیکھنے والے پر واجب ہے اٹھانا اور تشہیر کرنا امام صاحب چلے جارہے تھے بڑھیا بھی سامنے سے آرہی تھی اس کو معلوم ہوا کہ چادر لقطہ پڑا ہوا ہے اس نے سوچا کہ اگر خود اٹھاتی ہوں تو میرے ذمہ پڑتا ہے کوئی ایسی ترکیب کروں کہ یہ (امام صاحب) اٹھائیں کہ پورا حق ادا کردیں گے ورنہ دوسرا شخص شاید خیانت کرے اور خود ذمہ داری سے بچنا چاہا اس نے کیا ترکیب کی کہ چادر کے پاس آکر گونگی بن گئی اور اشارہ سے ہوں ہوں کرنے لگی امام صاحب سمجھے کہ یہ اس کا چادر ہے گر گیا ہے اس کو اٹھوانا چاہتی ہے۔ امام صاحب اس چادر کو اٹھا کر اسے دینے لگے تو وہ بولی کہ یہ لقطہ ہے میرا نہیں ہے، اس کی تشہیر کرو، امام صاحب چادر کو لئے لئے پھرتے تھے کہ بھائی کس کی ہے؟ بڑھیا بڑی استاد تھی فقیہ تھی فقیہ۔ (ملفوظات حکیم الامت جلد ۷ اوتقریر ترمذی)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی فراست

ربیع بن سلیمان کہتے ہیں کہ ایک دن ہم اپنے محترم استاد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک آدمی نے ایک رقعہ پیش کیا آپ نے اسے پڑھا اور مسکرادیئے پھر آپ نے اس پر کچھ لکھا اور اسے واپس دیدیا، ہمیں اندازہ ہوا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی مسئلہ کے بارے میں سوال کیا گیا ہے جسے ہم نہیں دیکھ سکے لہذا ہم اس آدمی کے پیچھے ہوئے اس سے رقعہ لے کر پڑھا تو اس میں لکھا تھا۔

سل المفتي المكي هل في تزاور ☆ وضمة مشتاق الفؤاد جناح؟

"مکی مفتی سے پوچھ، کہ محبوب کی زیارت کرنے اور اس سے معانقہ کرنے میں کوئی گناہ ہے؟"

اسکے کے نیچے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے جواب لکھا تھا۔

اقول معاذ الله ان يذهب التقى ☆ تلاصق اكباد بهن جراح

"میں کہتا ہوں: اس بات سے اللہ کی پناہ کہ زخمی دلوں کا ملنا تقویٰ کو متاثر کرے۔"

ربیع کہتے ہیں "امام شافعیؒ کی طرف سے اس قسم کے فتویٰ کا صدور مجھے بہت تعجب خیز معلوم ہوا، لہذا میں نے کہا "اے ابوعبداللہ! آپ ایک نوجوان کو ایسا فتویٰ دے رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: "اے ابومحمد! یہ ایک ہاشمی نوجوان ہے جس نے اس مہینہ (رمضان) میں شادی کی ہے اور یہ نوجوان بھی ہے اس نے سوال کیا ہے بیوی سے جماع کئے بغیر بوس وکنار میں کوئی گناہ ہے یا نہیں؟ پھر میں نے اسکو یہ فتویٰ دیا۔"

چنانچہ میں نے اس نوجوان کا پیچھا کیا اور ساری صورتحال سے آگاہی چاہی، اس نے بھی وہی بات بتائی، جو امام صاحب نے فرمائی تھی، میں نے اس سے بہترین فراست کسی کی نہیں دیکھی۔ (دیوان الامام

(الشافعی ۳۸)

مسئلہ بتایا مگر ادھورا.....!

ایک گنوار کا قصہ ہے کہ گاؤں میں ایک واعظ صاحب آئے اور انہوں نے بیان کیا کہ جب تک نیت نہ کرے روزہ نہیں ہوتا اور نیت بتائی کہ یوں کہنا چاہیے" وبصوم غد نویت من شھر رمضان" کوئی ایسا ہی ٹٹ پونجیا واعظ ہوں گے جیسے گشتی واعظ، اور کھانے کمانے والے ہوا کرتے ہیں ورنہ نیت کی حقیقت بھی بیان کر دیتے، پھر غلطی نہ ہوتی۔ اگلے دن کیا دیکھتے ہیں کہ دن میں چودھری صاحب بے دھڑک حقہ پی رہے ہیں۔ کہا: مردود رمضان ہے تو نے روزہ نہیں رکھا؟ کہا: مولوی جی! خفامت ہو، تم ہی نے تو یہ مسئلہ بیان کیا تھا کہ بے نیت کے روزہ نہیں ہوتا۔ اور جو نیت تم نے بتائی تھی وہ مجھے یاد نہیں ہوئی، اب اسے یاد کر کے روزہ رکھا کروں گا۔ آج میں نے سوچا کہ روزہ تو ہوا ہی نہیں پھر حقہ کا ذائقہ کیا چھوڑوں۔

ف: اس حکایت کو سن کر ہم لوگ ہنستے ہیں اور اس روزہ نہ رکھنے والے کو گنوار سمجھتے ہیں مگر انصاف سے کہیے اس میں قصور کس کا ہے؟ قصور واعظ کا ہے، بات کہی مگر ادھوری، مسئلہ اس طرح بتایا کہ اس گنوار سے اس پر عمل نہ ہو سکا، جب اس نے دیکھا کہ اس طرح تو میرے بس کا نہیں ہے تو عمل ہی کو چھوڑ دیا۔ (حضرت تھانویؒ کے پسندیدہ واقعات: ٦٦)

حلال کو حلال میں ملا کر کھا رہا ہوں

ایک دفعہ شاہ جیؒ، مولانا محمد علی جالندھری اور دیگر احباب دسترخوان پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔ مولانا محمد علی صاحب نے سویاں چائے میں ڈال کر کھانا شروع کر دی، شاہ جیؒ نے دیکھا تو مسکرا کر فرمایا:" یہ آرائیں کچھ بھی بن جائیں مگر انہیں کھانے کا سلیقہ نہ آیا۔ مولانا نے ہنس کر فرمایا: شاہ جی! حلال میں حلال ملا کر کھا رہا ہوں، بھلا آپ کو کیوں کراہت ہو رہی ہے؟ شاہ جیؒ خاموش رہے چند منٹ گزرے اور دیکھا کہ اب بقایا کچھ تھوڑا حصہ کھانے کا رہ گیا ہے تو چپکے سے انکی چائے اور سویوں میں سادہ پانی انڈیل دیا اور ہنس کر فرمایا: لو میں نے تیسرا حلال بھی شامل کر دیا اور اب، اور مزے سے کھاؤ۔ سب ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گئے"۔ (بخاریؒ کی باتیں)

حکایت حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ وامام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ

فرمایا: کہ ایک دفعہ امام صاحب امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ شب کے وقت اونٹ پر سوار جا رہے تھے۔ سواری آرام کی تھی دونوں سو گئے اور ایسے وقت آنکھ کھلی کہ نماز فجر کا وقت تنگ ہو گیا۔ جلدی جلدی اتر کر وضو کیا امام صاحب نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو امام بنا کر نماز پڑھی تو انہوں نے اپنے اجتہاد سے صرف فرض واجب ادا کئے باقی سنن ومندوبات سب ترک کر دیئے، مگر دوڑے کہ شاید امام صاحب ناراض ہو گئے جب سلام پھیرا تو امام صاحب بہت خوش ہوئے اور فرمایا" الحمد لله يعقوبنا فقيه"۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۱۴/ ۱۵۳)

آمین کی تین قسمیں

فرمایا: کہ پہلے انگریز بڑے لائق ہوتے تھے ایک ریاست میں آمین کا جھگڑا تھا تو ایک انگریز نے اپنی تحقیقات میں لکھا کہ تحقیق سے معلوم ہوا کہا آمین تین قسم پر ہے آمین بالسر، یہ مذہب ہے بعض علماء کا اور آمین بالجہر، یہ بھی مذہب ہے بعض علماء کا اور ایک قسم ہے۔ آمین بالشر وہ کسی کا مذہب نہیں ہے اور اسی وقت اسی کا زیادہ وقوع ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۱۴/ ۱۴۳)

ایک حنفی کو جواب

فرمایا: ایک شخص کا خط آیا ہے ان صاحب نے لکھا ہے کہ میں ہوں تو حنفی مگر چونکہ خود امام صاحب کا ہی قول ہے کہ اگر میرا قول حدیث کے خلاف ہو تو اسکو چھوڑ دو اس واسطے میں فاتحہ خلف الامام پڑھتا ہوں اور آپ سے بھی دریافت کرتا ہوں کہ میں کیا کروں آیا پڑھوں یا نہیں؟ میں نے جواب لکھا کہ جب حدیث کے مقابلہ میں امام کا قول کوئی چیز نہیں میرا قول کیا ہوگا۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۱۵/ ۲۶۹)

اسلامی تعزیرات پر اعتراض اور اسکا جواب

آج کل متمدن اقوام نے قصاص بالسیف کی جگہ پھانسی تجویز کی ہے یہ بھی سخت موذی ہے کیونکہ اس میں روح نکلنے کے لیے کوئی راستہ نہیں ہوتا اور قتل میں جان نکلنے کا راستہ ہو جاتا ہے۔ پھانسی میں تڑپنے کی وجہ سے زبان باہر نکل آتی ہے اور صورت بگڑ جاتی ہے اور ان سے زیادہ متمدن اقوام نے ایک برقی کرسی تجویز کی ہے، جس پر بیٹھتے ہی ایک سیکنڈ میں جان نکل جاتی ہے نہ معلوم اس میں کیسی کشش ہوگی؟ اور روح پر کیا گزرتی ہوگی؟ مگر چونکہ دیکھنے والوں کو اس تکلیف کا احساس نہیں ہوتا ہے اسلیے یوں سمجھتے ہیں کہ اس میں تکلیف نہیں ہے، اور قتل میں لاش کے تڑپنے اور سر کٹنے، خون بہنے کا منظر سامنے ہوتا ہے اس لیے اس کو وحشی سزا سمجھتے ہیں حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ ہاں! یوں کہو کہ تم نے اپنی رعایت کر لی تمہارے سامنے بھیانک منظر نہ ہو اور اس سے قیاس کر لیا کہ جب میرے سامنے بھیانک منظر نہیں تو واقع میں بھی کچھ تکلیف نہیں مگر یہ قیاس الغائب علی الشاہد ہے اور یہی اصل ہے تمام مغیبات کے انکار کی، جو چیز نظر سے غائب ہے وہ ان کے نزدیک معدوم محض ہے۔ انہوں نے عدم مشاہدہ کو عدم اصلی کی دلیل بنالیا ہے حالانکہ امریکہ کا مشاہدہ پہلے ایک عرصہ تک نہ ہوا تھا تو کیا وہ اس وقت بھی معدوم اصلی تھا؟ اور اس کا بطلان ظاہر ہے تو اب اس سوال کے کیا معنی کہ جنت و دوزخ اگر کوئی چیز ہے تو وہ ہم کو نظر کیوں نہیں آتی؟ تم کو نظر نہ آنے سے یہ کیونکر لازم آیا کہ وہ معدوم ہیں اسی طرح تم کو اگر پھانسی یا برقی کرسی کی سزا میں تکلیف کا منظر نہیں آتا تو اس سے یہ کیونکر لازم آیا کہ مرنے والے کو بھی تکلیف زیادہ نہیں ہوتی۔

دلیل عقلی کا مقتضی تو یہ ہے کہ قتل میں مرنے والے کو کم تکلیف ہوتی ہے اور ان مہذب سزاؤں میں زیادہ تکلیف ہوتی ہے کیونکہ موت نام ہے زہوق روح یعنی جان نکلنے کا اور جن طریق میں جان نکلنے کا

راستہ پیدا کیا جائے یقیناً اس میں سہولت سے جان نکلے گی اور جس صورت میں گھونٹ کر دبا کر جان نکالی جائے ان میں سخت تکلیف سے جان نکلے گی گو دیر کم لگے گی۔ (اشرف الجواب:۵۱)

قواعد فقہیہ اور اختلاف علماء

فرمایا: کہ بعض اوقات فقہیہ قواعد کسی خاص واقعہ میں متعارض ہو جاتے ہیں ایک عالم کی نظر ایک ضابطہ پر ہوتی ہے دوسرے کی نظر دوسرے ضابطے پر اس لیے اختلاف رائے پیدا ہونا ناگزیر ہو جاتا ہے سورۃ عبس میں جس واقعہ کے متعلق رسول ﷺ پر عتاب آیا کہ آپ ﷺ نے ایک غریب نابینا مسلمان کی طرف زیادہ توجہ دینے کی بجائے روساء مشرکین کی طرف زیادہ توجہ کیوں فرمائی۔ یہاں بھی یہی صورت پیش آئی کہ رسول کریم ﷺ کے پیش نظر یہ قاعدہ تھا کہ اصول دین کی تعلیم مقدم ہے فروع کی تعلیم پر، رؤساء مشرکین سے جو خطاب ہو رہا تھا وہ اصولی تعلیم کا تھا نہ نابینا صحابی، جو کچھ بات کرتے وہ فروع دین کے متعلق ہوتی کیونکہ وہ مومن اور اصول دین کے پہلے سے پابند تھے اس لیے رسول ﷺ نے ان کو ان سے مقدم کر دیا لیکن اس کے بالمقابل ایک دوسرا ضابطہ بھی تھا۔ جس پر آنحضرت ﷺ کی اس وقت نظر نہ گئی وہ یہ کہ وہ کام مقدم رکھنا چاہیے جس کا نفع متوقع اور اس کے کامیاب ہونے کی امید زیادہ ہو بمقابلہ اس کام کے جس کا نفع موہوم اور کامیابی کی توقع کم ہو، یہاں معاملہ ایسا ہی تھا کہ رؤساء مشرکین کے لیے تعلیم اصول کا اثر موہوم تھا اور مسلمان کے لیے تعلیم فروع کا نفع یقینی۔ اس لیے قرآن کریم نے اس کو ترجیح دینے کی ہدایت فرمائی۔ اور عتاب اس پر ہوا کہ آپ ﷺ نے اس ضابطہ پر توجہ کیوں نہ فرمائی۔ (ملفوظات حکیم الامت:۲۴/۱۴۸)

لفظ ''صلعم'' سے درود وسلام کا حکم

فرمایا کہ حضور ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ درود شریف پڑھنا واجب ہے، اگر کسی نے صرف لفظ ''صلعم''، قلم سے لکھ دیا، زبان سے درود وسلام نہیں پڑھا تو میرا گمان یہ ہے کہ واجب ادا نہیں ہوگا۔

مجلس میں چند علماء بھی تھے انہوں نے اس سے اختلاف کیا اور عرض کیا کہ آج کل لفظ ''صلعم'' پورے درود پر دلالت تامہ کرنے لگا ہے اس لیے کافی معلوم ہوتا ہے حضرتؒ نے فرمایا کہ میرا اس میں شرح صدر نہیں ہوا اور اصل بات تو یہ ہے کہ حضور ﷺ جیسے محسن خلق کے معاملہ میں اختصار کی کوشش اور کاوش ہی کچھ سمجھ میں نہیں آتی اگر آپ ﷺ ہمارے معاملہ میں اختصارات سے کام لینے لگیں تو ہم کہاں جائیں؟ احقر جامع عرض کرتا ہے کہ جہاں تک ضرورت کا تعلق ہے سب سے زیادہ ضرورت اختصار کی حضرت محدثین کو تھی جن کی ہر سطر میں تقریباً حضور ﷺ کا نام مبارک آتا ہے مگر آپ ائمہ حدیث کی کتابوں کا مشاہدہ فرمالیں کہ انہوں نے ہر ہر جگہ نام مبارک کے ساتھ پورا درود وسلام لکھا ہے اختصار کرنا پسند نہیں کیا۔ (ملفوظات حکیم الامت:۲۴/۲۰۹)

''صلعم'' لکھنے والے کے ہاتھ کاٹے گئے

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جانثار صحابی ہے۔ جب صحابی کا نام آئے تو ''رضی اللہ عنہ'' اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آئے تو ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' پڑھنا چاہئے۔ کچھ بدنصیب ایسے بھی ہے جو درود میں بخل کرتے ہیں اور کچھ بخیل ایسے بھی ہیں جو ''صلعم یا'' '' لکھ دیتے ہیں، تخفیف کر دیتے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود میں بھی بخل، سب سے پہلے جس نے لفظ ''صلعم'' ایجاد کیا تو محدثین کے فتوے کے مطابق اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا ہے، نماز کا چور ہوتا ہے، مال کا چور ہوتا ہے، دینار کا چور ہوتا ہے، دس دینار کا چور اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور جو شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چور ہے اس کی سزا تو بڑی سخت ہونی چاہئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کائنات میں وہ بدترین بخیل انسان ہے جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ درود نہ پڑھے''۔

''صلعم'' کیا درود ہوتا ہے؟ صلعم درود نہیں ہے، والد کا نام کوئی اس طرح کاٹ کے لے سکتا ہے۔ یہ تو انگریزی کی ضلالت وگمراہی ہے جو ہمارے اندر گھس آئی ہے۔ (ماہنامہ القاسم: رمضان ۱۴۲۹ھ)

چھینک لینا اور اس کا جواب

مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان چھینک لے اور الحمد للہ کہے تو سننے والوں پر مثل سلام کے یرحمک اللہ کہہ کر اس کا جواب دینا واجب ہے اس لیے اس میں کلام ہے کہ چھینکنے والے کو الحمد للہ با آواز بلند کہنا بہتر ہے تاکہ لوگ یرحمک اللہ کہہ کر جواب دیں تو انکو بھی ثواب ملے اس کے لیے بھی دعا ہو۔ علامہ شامیؒ نے اسی کو ترجیح دی ہے حضرتؒ نے فرمایا کہ جس جگہ لوگ اپنے کاموں میں مشغول ہوں اور یہ خطرہ ہو کہ ہم نے با آواز بلند الحمد للہ کہا تو ان کو جواب دینے میں تکلیف ہوگی۔ ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ بلند آواز سے الحمد للہ نہ کہے۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۲۴/۲۳۱)

یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نداء پر ایک ارشاد

فرمایا: کہ میرا ایک وعظ حیدرآباد دکن میں ہوا بضمن گفتگو یہ مسئلہ آ گیا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ الفاظ سے نداء کرنا کیسا ہے تو میں نے کہا کہ قرآن کریم سورہ حجرات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس سے منع کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ حیات ظاہری میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں موجود تھے اس وقت باہر سے آپ کو آواز نہ دیں کہ یہ بے ادبی ہے تو جو لوگ ہندوستان سے حضور کو پکاریں یہ کیسے بے ادبی نہ ہوگی؟ (ملفوظات حکیم الامت: ۲۴/۳۲۹)

تقسیم میراث، ایک دعوت کا قصہ

قاضی صاحب پڑوسی کے ہاں میری دعوت ہوئی (قاضی صاحب کا انتقال ہو چکا ہے اور ترکہ تقسیم

نہیں ہوا، نابالغ بھی وارث ہیں) کھانا مکان پر آیا، واپس کرنا تو خلاف مصلحت تھا، میں نے ان کی فرائض نکالی اور کھانے کی قیمت لگائی۔ جتنے پیسے نابالغوں کے حصے کے نکلے وہ قاضی صاحب کے گھر بھیج دیئے اور کہلا بھیجا کہ آپ برانہ مانیں اور واپس نہ کریں بضرورت شرعی ایسا کیا گیا ہے انہوں نے اہلیت کی کہ ان کو لے گیا اور نابالغ وارث کی ملک کردی۔ (ایضا:۲۹/۱۴۰)

ہاتھی حلال ہے یا حرام؟

پھر فرمایا: کہ امام محمد کی ایک روایت میں ہاتھی نجس العین ہے اسی واسطے سواری کو مکروہ کہا ہے اور امام مالک کے نزدیک حلال ہے چنانچہ سنا ہے کہ حبشہ میں افریقہ میں کھایا جاتا ہے۔ (ایضا)

مشہور قول کے مطابق ہاتھی کا گوشت حرام ہے''ابوسیط'' میں ہاتھی کے گوشت کی حرمت کی علت یہ بیان کی گئی ہے کہ'' ذوناب'' یعنی لڑنے اور قتل کرنے والے جانوروں میں سے ہے اس لیے اس کا گوشت حرام ہے لیکن اس کے برعکس ایک شاذ قول بھی ہے جسے رافعی نے ابوعبداللہ سے نقل کیا ہے (شوافع میں سے ہیں) کہ ہاتھی حلال ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ ہاتھی مسلمانوں کے طعام میں سے نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ہاتھی کے گوشت کو مکروہ قرار دیا ہے۔ امام شعبیؒ نے ہاتھی کا گوشت کھانے کی رخصت دی ہے۔ (حیوۃ الحیوان للدمیری:۲/۵۲۷)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ناراض ہوتے ہیں یا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ!

فرمایا: ایک شخص نے مجھ سے کہا میں جماعت کی نماز اس واسطے نہیں پڑھتا کہ یا ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ناراض ہوتے ہیں یا امام شافعیؒ یعنی اگر فاتحہ پڑھوں تو ابوحنیفہ کے خلاف اور نہ پڑھوں تو شافعیؒ کے خلاف۔ لہذا میں علیحدہ پڑھتا ہوں جس میں یہ جھگڑا نہ رہے۔ میں نے کہا جماعت کی نماز میں تو آپ کو ایک کی ناراضی کا خوف ہے اور ترک نماز جماعت سے دونوں ناراض ہوتے ہیں اسکا خوف تو زیادہ ہونا چاہیے تھا۔ یہ تو جہالت کا مقولہ ہے ایک شخص نے اسی سے ایک اچھی بات نکالی وہ یہ کہ امامت اختیار کرلی کہ دونوں کا اختلاف رہے ہی نہیں دونوں راضی رہیں نہ مقتدی بنے نہ اختلاف کی نوبت آئے۔

فقیہ جامع ہونا چاہیے

فقہ بڑی مشکل چیز ہے۔ فقیہ کو بڑا جامع ہونا چاہیے فقیہ بھی اور محدث بھی ہو متکلم بھی ہو سیاسی دماغ بھی رکھتا ہو بلکہ کہیں کہیں طب کی بھی ضرورت ہے۔ فقہ بڑی مشکل چیز ہے مگر آجکل بعض لوگوں نے اسکی کیا قدر کی ہے کہ فقہاء پر سب وشتم کرتے ہیں یہ گروہ نہایت درجہ مفسد ہے یہ لوگ جان جان کر فساد کرتے ہیں اور اشتعال دلاتے ہیں بعض وقت تو ذراسی بات میں بڑا فتنہ ہو جاتا ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت:۴/۱۰۱)

امام صاحب پر ایک اعتراض کا جواب

پھر اس شخص نے بیان کیا کہ اسی ہندو داروغہ کے سامنے غیر مقلدوں نے امام صاحب ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر

اعتراض کیا کہ امام صاحب قائل ہیں کہ اگر کوئی محرم عورت سے نکاح کرے اور وطی کرے تو اس پر حد واجب نہیں یہ کیسی غلطی ہے؟ فرمایا: حضرت والا نے، اسی مسئلہ میں امام صاحب پر فدا ہو جانا چاہیے۔ اس کے لیے دو مقدموں کی ضرورت ہے ایک یہ حدیث میں ہے "ادر ؤ الحدود بالشبھات" ایک مقدمہ یہ ہوا اور دوسرا یہ کہ شبہ کسے کہتے ہیں؟ شبہ کہتے ہیں مشابہ حقیقت کو اور مشابہت کے لئے کوئی وجہ شبہ ہوتی ہے اور اسکے مراتب مختلف ہیں کبھی مشابہت قوی ہوتی ہے اور کبھی ضعیف، امام صاحب نے حدود کے ساقط کرنے کے لئے ادنیٰ درجہ کی مشابہت کو بھی معتبر مانا ہے اور شبہ کی صورت پیدا ہو جانے سے حد کو ساقط کر دیا۔ انصاف کرنا چاہیے کہ یہ کس درجہ عمل بالحدیث ہے۔

یہ اور بات ہے کہ ایک صحیح معنیٰ کو برے اور مہیب الفاظ کی صورت پہنا دی جائے اس مسئلہ کی حقیقت تو غایت درجہ کا اتباع حدیث ہے لیکن اسکو اس طرح بیان کیا جاتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نعوذ باللہ امام صاحب نے نکاح بالمحرمات کو چنداں برا نہیں سمجھا اور بھی چند مسائل اسی طرح بری صورتوں سے بیان کر کے اعتراضات کئے جاتے ہیں البتہ اعتراض جب تھا کہ اس پر امام صاحب کوئی زجر واحتساب تجویز نہ کرتے۔ ایسے موقعوں پر جہاں حد کو ہمارے فقہاء ساقط کرتے ہیں تعزیر کا حکم دیتے ہیں ایسے موقعے تمام ائمہ کے نزدیک بہت سے ہیں کہ شبہ سے حد ساقط ہو گئی۔

آخر حدیث کی تعمیل کہیں تو ہو گی اور کوئی تو موقعہ ہو گا جہاں "ادرؤ الحدود بالشبھات" کر کے دیکھا جائے تو اسکا مطلب ہے کہ وہ فعل جس پر حد، شبہ سے ساقط ہو گئی چنداں برا نہیں سمجھا گیا صرف فرق اتنا رہا کہ امام صاحب ادنیٰ شبہ کو بھی کافی سمجھتے ہیں اور لوگ تھوڑے شبہ کو معتبر نہیں سمجھتے۔ پھر غایت درجہ کا اتباع حدیث پر ہوا یا وہ کیا اندھیر ہے کہ ایسا شخص جو حدیث ضعیف کو بھی قیاس پر مقدم رکھے وہ تو کس قدر عامل بالحدیث ہے فدا ہو جانا چاہیے ایسے شخص پر امام مالک صاحب تو خبر واحد پر بھی قیاس کو مقدم رکھتے ہیں ان کو لوگ عالم بالحدیث کہتے ہیں اور امام صاحب حدیث ضعیف پر بھی قیاس کو مقدم نہیں رکھتے اور انکو تارک حدیث کہتے ہیں۔

حضرت والا نے اہل بڑھل گنج سے فرمایا کل بوقت وعدہ دعوت ہم نے تخمینہ دس آدمیوں کا کیا تھا اسوقت اندازہ ہوتا ہے کہ چودہ پندرہ آدمی ہو جائیں گے لوگوں نے عرض کیا اسکا کیا خیال؟ فرمایا: کہ پندرہ کیا سولہ ہو جائیں تو کیا ہے فرمایا اطلاع تو کر دینا چاہیے۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۴/ ۱۰۲)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بھائی کا قصہ متعلق حضور قلب فی الصلوۃ

بیان فرمائی کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی شیخ احمد اپنے بھائی امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے نماز نہ پڑھتے تھے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ سے شکایت کی کہ بھائی میرے پیچھے نماز نہیں پڑھتے والدہ نے ان کو بلا کر ڈانٹا کہ یہ کیسی مخالفت ہے انہوں نے کہا بہت اچھا آپ کے حکم سے پڑھ لوں گا جب وقت نماز کا آیا تو وہ شریک ہوئے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اس زمانہ میں ایک کتاب لکھ رہے تھے اس روز اس کتاب میں حیض کا بیان تھا

کوئی مسئلہ حیض کا لکھ رہے تھے اس میں مصروفیت تھی اس وقت نماز میں بھی اس کا خیال رہا۔ شیخ احمد کو منکشف ہو گیا بس نیت توڑ دی اور والد کے پاس پہنچے اور مسئلہ پوچھا کہ اگر دم حیض کسی کپڑے میں لگا ہوا ہو تو نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟ کہا نہیں کہا جب کپڑا آلودہ ہونے سے نماز نہیں ہو سکتی ہے تو قلب اگر دم حیض میں ہو تو کیسے ہو جائے گی۔

وہ اسی سے سمجھ گئیں اور کہا حیض نجاست ظاہری ہے اگر اس کی آلودگی سے نماز نہیں ہوتی تو نجاست حقیقی یعنی گناہ کی آلودگی سے کیسے ہو جائے گی؟ وہ دم حیض کی طرف متوجہ تھے اور تم تجسس میں مبتلا تھے تمہاری حالت بدتر ہے یا ان کی؟ متوجہ الی اللہ تم دونوں میں سے ایک بھی نہ تھا دوسرے کی نماز پر تو اعتراض اور اپنی خبر نہیں کہ اس سے بھی بدتر ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت ۱۳۰/۴)

ایک بے ادب کا قصہ

ذکر ہوا ایک بے ادب نے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ لفظ ''سگ'' سے نکالی ہے فرمایا: کیا حال ہوگا ایسے لوگوں کا کہ جو لفظ کسی عامی مسلمان کو بھی کہنا جائز نہیں ایسے بڑے امام مقبول عند المحققین والائمہ کی نسبت کہیں۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۱۳۹/۴)

بے ادب کا منہ قبلہ سے قبر میں پھر جاتا ہے

اور فرمایا: کہ مولوی عبداللہ صاحب نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس کا جی چاہے قبر کھول کر دیکھ لے مولوی کا منہ قبلہ سے پھرا ہوا ہوگا اس پر مولوی ابوالحسن صاحب نے عرض کیا میں نے یہ بات حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے خود سنی ہے حضرت کے یہ لفظ تھے جو کوئی ائمہ پر طعن کرتا ہے اسکا منہ قبر میں قبلہ سے پھر جاتا ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ منہ قبلہ سے پھر گیا یہ اسوقت فرمایا تھا جس وقت کہ مولوی صاحب کے انتقال کی خبر آئی۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۱۳۹/۴)

حساب فرائض امام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ایجاد ہے

حساب فرائض امام محمد صاحب کی ایجاد ہے جس سے کس قدر حساب دانی معلوم ہوتی ہے اس طرح سے اس کو منضبط کیا ہے کہ دنیا میں اس کی نظیر نہیں مل سکی اور سہولت اس قدر رکھی ہے کہ کسر کا کام ہی نہیں رہا ہمارے مقتداء اس قدر ہوئے ہیں کہ کسی قوم میں اور اس کے علماء میں اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۲۲۵/۴)

الوداع الوداع یا شہر رمضان!

روزے کے ختم پر ہم کو تعلیم کی گئی ہے۔ "للصائم فرحتان، فرحة عند الافطار وفرحة عند لقاء ربه" (روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، ایک افطار، ''صغیر یا کبیر'' کے وقت دنیا میں اور ایک اپنے رب سے ملاقات کے وقت) خواہ کسی قسم کی خوشی ہو، سب محمود و مطلوب ہے باقی رہا رنج اس کے مطلوب

ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے بہر حال رنج نہ واقع ہے اور نہ اس کی کوئی اصل ہے۔ پس تاسف اور رنج کرنا اور خطبہ میں ''الوداع الوداع یا شہر رمضان'' پڑھنا بالکل بے اصل ہے۔ (اغلاط العوام ۸۰)

عورتیں اگر امام بنتیں تو.....؟

کچھ عورتوں کی برائی کا ذکر تھا فرمایا کہ عورتیں ضعیف ہیں یہ نہیں کہ طینت خراب ہے ہر امر میں دیکھتا ہوں کہ ان میں تاثر بہت زیادہ ہے حوصلہ ہوتا ہے اگر امام بنتیں تو شاید محراب چھوڑ کر نکل جاتیں ان کا تو بند ہی رہنا اچھا ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت)

صوت عورت بھی عورت ہے

فرمایا: کہ بعض فقہاء نے صوت عورت کو عورت کہا ہے گو بدن مستور ہی ہو کیونکہ گفتگو اور کلام سے بھی عشق اور میلان ہو جاتا ہے۔ (حوالہ بالا)

ف: عورت کو شریعت نے بلند آواز کے ساتھ بات کرنے سے منع کیا اس طور پر کہ اجنبی مرد بھی اس کی آواز نہ سنے اور اسی طرح عورت کے لئے اجنبی مردوں کے ساتھ ضرورت کے وقت نرم اور دلکش لہجہ میں بات کرنا بھی ناجائز ہے۔ البتہ اگر ضرورت ہو مثلاً گھر میں کوئی مرد نہ ہو اور دستک دینے والے کو جواب دینا ہو، یا ٹیلی فون اٹھایا اور جواب دینا ہو یا کوئی اور ضرورت ہو تو اس وقت بھی سخت اور غیر ملائم لہجہ میں بات کرنے کی اجازت ہے۔ (مؤلف)

تجدید ایمان اور تجدید نکاح کا طریقہ

فرمایا: کہ تجدید ایمان کے لیے صرف دو چار آدمیوں کے سامنے ''**لاالـٰه الاالله محمد رسول الله**'' زور سے کہہ دینا اور اپنی غلطی پر اظہار ندامت کافی ہے اور تجدید نکاح میں اعلان عام کی بھی ضرورت نہیں، نہ خطبہ کی ضرورت ہے نہ قاضی کی نہ پانچوں کلموں کی بلکہ کسی خاص مجلس میں دو آدمیوں کے سامنے ایجاب و قبول کر لیا جاوے۔

اثر طعام حرام

فرمایا: کہ جس چیز کا خود کھانا حرام ہے اسے اولاد کو کھلانا بھی حرام ہے بلکہ جانوروں کو بھی کھلانا حرام ہے، جانوروں کو خود نہ کھلاؤ بلکہ ایسی جگہ رکھدو کہ وہ خود آکر کھالیں یاد رکھو! کہ اپنی اولاد کو جو حرام مال کھلاتا ہے وہ انکے اندر شرارت کا مادہ پیدا کرتا ہے۔

خیالِ غلط

بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ شریعت میں سختی بہت ہے، ناجائز بہت اور جائز کم نکلتے ہیں سو اول تو یہ خیال غلط ہے کہ شریعت میں ناجائز کا فتویٰ بہت زیادہ ہے پوچھنا ہی بہت کم ہے اتفاق سے کبھی پوچھا

جسکو "ناجائز" بتلانا پڑا کثرت سے پوچھو، تو معلوم ہو کہ جائز زیادہ ہے۔
دوسرے اگر ناجائز کا فتویٰ زیادہ بھی ہو تب بھی آپ کو پوچھنا ضروری ہے تاکہ تمہارا عقیدہ تو درست رہے کیونکہ حرام کو حلال جاننا بعض صورتوں میں کفر ہو جاتا ہے۔ (اغلاط العوام ۲۲۶)

خواب کی بات پر کوئی حکم نہیں لگایا جاسکتا

ایک نومسلم صاحب نے خواب میں اپنے والد کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا بیان کیا حالانکہ وہ بظاہر اسلام نہیں لائے تھے انہوں نے عرض کیا کہ مولوی اصغر حسین نے اس خواب کی بابت فرمایا: کہ ممکن ہے کہ دل میں اسلام لائے ہوں لیکن اپنا اسلام ظاہر کرنے کی ہمت نہ ہوئی ہو، نومسلم صاحب نے حضرت سے دریافت کیا اکہ اس سے میرے لیے اپنے والد کی بابت کوخاص حکم ودعا واستغفار وغیرہ کا تو نہیں ثابت ہوتا؟ فرمایا کہ جی آپکے لیے اس سے کچھ بھی ثابت نہیں ہوتا بالخصوص خواب کی بات پر کوئی حکم کیسے ثابت ہوسکتا ہے؟ خواب میں جو نظر آتا ہے وہ ایک قسم کا ظل ہوتا ہے جسکا واقعہ اکثر محتاج تعبیر ہوتا ہے پھر فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک صاحب تشریف لائے اور ایک دوسرے شخص کو بھی ساتھ لائے اور عرض کیا: یا امیر المومنین! اسکے اوپر حد جاری فرمائی جاوے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ خواب کے زنا پر کہیں حد کا حکم دیا جاسکتا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس نے زنا کا اقرار کیا ہے۔ اس سے میری سخت توہین ہوئی ہے اسکو ضرور سزا ملنی چاہیے حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ اچھا اسکو دھوپ میں کھڑا کردو اور جلاد کو حکم دیا کہ اسکے سایہ پر سو (۱۰۰) درے لگادے کیونکہ خود اس شخص نے تو زنا کیا نہیں ہے اسکے وجود ظلی نے اسکا ارتکاب کیا ہے چنانچہ اسکے سایہ کو جو اسکا وجود ظلی ہے، درے لگادیے گئے۔ پھر فرمایا: سبحان اللہ! خلفائے اسلام بڑے زیرک اور عاقل ہوئے ہیں۔ (ملفوظات: ۱۶/۱۱۰)

فتویٰ کا اثر نہ ہوا مہنگائی کا ہوا

پوڑیہ کے رنگ کے ڈبوں کا ذکر کیا تھا کہ بارہ، تیرہ آنہ میں جو آتا تھا اب بیس یا تیس روپیہ میں آنے لگا۔ فرمایا: کہ عورتوں نے اس رنگ کو مولویوں کے فتویٰ سے نہ چھوڑا مگر اب چھوڑیں گی۔ (ملفوظات حکیم الامت رحمہ اللہ)

عامل بالحدیث کا قصہ

ایک عامل بالحدیث کا قصہ ہے کہ وہ مجھ سے اکثر معاملات کے متعلق مسائل پوچھا کرتے تھے میں نے ان سے کہا کہ تم اپنے علماء سے یہ مسائل کیوں نہیں پوچھتے؟ مجھ سے کس لیے پوچھتے ہو؟ تو حالانکہ وہ اپنے ملک میں بہت ہی پختہ ہیں مگر انصاف کی بات چھپا نہیں کرتی۔ زبان سے بے ساختہ یہی نکلا کہ ہمارے علماء تو آمین، رفع یدین کے سوا کچھ بھی نہیں جانتے، یہ مسائل انکو نہیں آتے، آپ ہی سے پوچھ کر تسلی ہوتی ہے غرض معلوم ہو گیا کہ کسی بات کا سننا اور ہے گننا اور ہے۔ (اشرف الجواب: ۲۲۹)

نماز کا ایک ضروری مسئلہ

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت ایک شخص مسجد میں پہنچا اسکو خیال ہوا کہ اذان اور جماعت ہو چکی ہے اس خیال سے اس نے اپنی نماز پڑھ لی بعد میں معلوم ہوا کہ نہ اذان ہوئی نہ جماعت پھر دوبارہ جو نماز میں شرکت کرے گا تو کیا فرضوں کی نیت کرے گا؟ فرمایا: کہ ایک سوال اس میں اور اضافہ کرلیا جائے کہ کن کن اوقات میں شرکت کرلے اور کن میں نہیں تاکہ سوال اور جواب دونوں مکمل ہو جائیں۔ پھر فرمایا: کہ عصر مغرب وفجر میں تو شرکت نہیں کرسکتا اور عشاء اور ظہر میں شرکت کرسکتا ہے۔ اب تمہارے سوال کا جواب دیتا ہوں کہ اس میں نیت نفلوں کی ہوگی اور فرض ادا ہو چکے دوبارہ فرض نہ ہوں گے اور یہ شخص فرض کی امامت بھی نہیں کرسکتا۔ عرض کیا ایک شخص یہ کہتا ہے کہ پہلے جو فرض پڑھے ہیں وہ نفلیں ہوں گی اب دوبارہ جو پڑھے گا وہ فرض ہوں گے۔ فرمایا: کہ یہ اس نے غلط بیان کیا اس کی بالکل ایسی مثال ہوگی کہ ایک شخص نے سرکاری خزانہ میں مال گزاری کا روپیہ داخل کیا اور اس کے بعد حاکم خزانہ کے پاس ڈالی لے کر گیا اب کہتا ہے کہ جو رقم میں نے پہلے داخل کی ہے اس کو تو ڈالی سمجھو سو یہ کہنا محض لغو ہوگا ایسی ہی اس کی مثال ہے کہ فرض جو پڑھ چکا انکو نفل بتلانا اور نفل کو فرض بتلایا (یہ مثال مسائل کی رعایت سے دیکھی ورنہ اس کی حاجت نہیں)۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۷/۳۰۹)

ایک اکثری کلیہ

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت یہ سنا ہے کہ جس دن رجب کی چوتھی تاریخ ہوتی ہے اسی دن رمضان کی پہلی۔ فرمایا: کہ یہ اکثری ہے کلی نہیں۔ پھر رجب اور رمضان شریف ہی کی کچھ تخصیص نہیں سب مہینوں میں یہی بات ہے کہ جس مہینہ کی جس روز چوتھی ہوگی اس سے تیسرے مہینہ کی اسی روز پہلی ہوگی مثلاً محرم کی جس دن چوتھی ہوگی صفر کا مہینہ چھوڑ کر ربیع الاول کی اس دن پہلی ہوگی۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۸/۷۵)

بینک کے سود کا مصرف

ایک صاحب نے عرض کیا کہ ڈاک خانہ میں روپیہ جمع کردیا جائے اور سود نہ لیا جائے اس کا کیا حکم ہے کہ بینک والے اس روپیہ کو بامانت بجنسہٖ محفوظ تھوڑا ہی رکھتے ہیں اس روپیہ پر دوسروں سے سود لیتے ہیں تو اس جمع کرنے میں اعانت ہوئی معصیت کی۔ اور اس کا نفع کوئی نہ ہو، اور بینک والوں کو فائدہ پہنچا اور اس کے سر پر مفت گناہ کا بار رہا۔ باقی اگر غلطی سے روپیہ جمع ہو چکا ہو تو اخف المفسد تین یہی ہے کہ غرباء پر تقسیم کردیا جائے۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۸/۱۸۳)

ماموں اور چچا سے پردہ

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ متاخرین فقہاء نے تو اپنے ماموں اور چچا سے بھی

پردہ کو مناسب کہا ہے۔ بڑی دور نظر پہنچی ہے کہ بوجہ محرم ہونے کے اپنے لیے تو نہیں مگر اپنی اولاد کے لیے تو اس نظر سے دیکھیں گے۔ (ملفوظات حکیم الامت ۸ / ۲۶۳)

نماز جنازہ میں پچھلی صف افضل ہے

سوال کیا کہ نماز جنازہ میں صف آخر کیوں افضل ہے؟ فرمایا کہ دو وجہ معلوم ہوتی ہے ایک یہ کہ جنازہ نماز تو ہے نہیں بلکہ دعا ہے جو لوگ پیچھے ہیں وہ گویا آگے والوں کو شفیع گردانتے ہیں۔ پس جتنا کوئی پیچھے ہیں اس کے شفیع زیادہ ہیں اس لیے ان کو فضیلت ہوگی، دوسرے جو پیچھے ہیں وہ "تشبہ بعبادۃ الصنم" سے بہ نسبت آگے والوں کے بعید ہیں اس لیے فضیلت ہونی چاہیے۔ یہ بات طالبعلموں کے سمجھنے کی ہے اصولیین نے حسن وقبح کی بحث میں اس تشبہ کا، پھر اس کے موثر نہ ہونے کا ذکر کیا ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت ۸ / ۲۲۸)

بی بی تمیزہ کا وضو

ایک دفعہ بزرگی رجسٹری ہونی چاہیے پھر وہ ایسی پختہ ہو جاتی ہے جیسے بی بی تمیزہ کا وضو، مشہور ہے کہ بی بی تمیزہ نام کی ایک فاحشہ عورت تھی ایک بزرگ نے اسے نصیحت کی اور وضو کروا کے نماز پڑھوائی اور تاکید کر دی کہ ہمیشہ اسی طرح پڑھا کرنا یہ کہہ کر وہ چلے گئے ایک مدت کے بعد وہ پھر ان کو کہیں ملی تو انہوں نے اس سے دریافت کیا کہ نماز پڑھا کرتی ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! پڑھا کرتی ہوں انہوں نے کہا کہ وضو بھی کیا کرتی ہو؟ اس نے جواب دیا کہ وضو اس روز آپ نے کرا تو دیا تھا، سو جیسا اس کا وضو پکا تھا کہ نہ بدکاری سے ٹوٹا نہ ہگنے سے نہ سونے سے آجکل کی بزرگی بھی ایسی ہی پختہ ہے کہ اس میں کسی طرح خلل نہیں آتا حتی کہ اگر نماز بھی نہ پڑھیں تب بھی بزرگ ہی ہیں۔

امام صاحب کو تنخواہ میں چنے ملنے سے امامت کا عذر

فرمایا کہ حافظ صاحب بڑے بزرگ صاحب نسبت متقی شخص تھے ریاست میں امامت پر ملازم تھے ایک مرتبہ ریاست کی طرف سے تنخواہ میں بجائے روپیوں کے جملہ ملازمین کو چنے دیئے گئے چنانچہ حافظ صاحب کو بھی چنے ہی ملے، بیچارے بہت پریشان کہاں تک چنے کھاتے اور نواب صاحب سے کچھ عذر کرنا چنوں کے نہ لینے کا مناسب نہ خیال کیا ایک ترکیب کی کہ جب نماز کا وقت ہو جھٹ وضو کر اور دو ایک آدمیوں کو ساتھ لے جو اسوقت موجود ہوں جماعت سے نماز پڑھ کے بیٹھ جائیں لوگ کہیں کہ حافظ صاحب! نماز پڑھائیے جواب میں فرمائیں کہ بھائی پڑھ لی کچھ عذر تھا اس لیے جلد پڑھ لی۔

جب چند روز متواتر یہی قصہ لوگوں نے دیکھا کہ حافظ صاحب لوگوں کے آنے سے پہلے ہی جماعت کر لیتے ہیں اور فرما دیتے ہیں کہ کچھ عذر ہے اور عذر کو ظاہر بھی نہیں کرتے لوگوں کو ناگوار ہوا نواب صاحب تک شکایت پہنچائی نواب صاحب کو بھی ناگوار ہوا، اور حافظ صاحب کو بلا کر دریافت کیا کہ کیا معاملہ ہے آپ اس قدر جلد نماز کیوں ادا کر لیتے ہیں جواب میں فرمایا کہ ہے تو شرم کی بات مگر کیا کروں جب آپ دریافت

کرتے ہیں تو عرض کرنا پڑا کہ چنے کھانے کی وجہ سے وضو نہیں ٹھہرتا اس لیے فوراً ہی نماز ادا کر لیتا ہوں نواب صاحب نے کہا کہ اوہو آپ بھی بڑے حضرت ہیں یہ معاملہ تھا اور حکم دے دیا کہ تنخواہ میں مولوی صاحب کو روپیہ دے دیے جائیں پھر فرمایا کہ چاہے بزرگ ہی کیوں نہ ہو جائیں جن کی طبیعت میں ذکاوت ومزاح ہوتا ہے وہ ہر وقت ظاہر ہوتا ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت ۳۹/۱۸)

جو لوہے سے کٹ جائے وہ شہید، ایک عجیب فتویٰ

فرمایا کہ ایک خط آیا ہے اس میں لکھا ہے کہ ایک شخص ریل سے کٹ گیا کسی صاحب نے فتویٰ دیا کہ اس کی نماز جنازہ نہ ہونی چاہیے کیونکہ یہ لوہے سے کٹ مرا ہے فرمایا کہ یہ خوب فتویٰ دیا کہ جتنے کالے اتنے ہی میرے باپ کے سالے۔ لوہے کے کٹے ہوئے سب شہید ہی ہوتے ہیں بیچارے کو بے نماز ہی دفن کرادیا۔ (ملفوظات حکیم الامت ۱۸/ ۵۳)

چرم قربانی کا نمازی سے سوال

فرمایا کہ کانپور میں بقر عید کو ہم سب لوگ مسجد میں بیٹھے تھے مدرسہ کیلئے کھالیں آ رہی تھیں ان کے جمع کرنے کے لیے عشاء کی نماز کے بعد تک بیٹھنا پڑا۔ ایک شخص عشاء کی نماز کے بعد آیا۔ بیٹھنے والوں کو یہی خیال ہوا کہ یہ بھی کھال لایا ہوگا۔ اس سے دریافت کیا کہ بھائی تو کیا لایا اس نے کہا کہ صاحب کچھ نہیں میں تو نماز پڑھنے آیا ہوں۔ (ملفوظات حکیم الامت ۱۵۹/۱۸)

ضرورت کی صورت میں نماز جنازہ کی سہل ترکیب

جمعہ میں، میں نے لوگوں سے بطور اعلان کے کہا کہ اگر تم کو جنازہ کی پوری نماز نہیں آتی تو یوں کیا کرو، کہ وضو کر کے کھڑے ہو گئے اور چار دفعہ "اللہ اکبر" کہہ دیا بس فرض ادا ہو جائیگا۔ کیونکہ رکن صرف چار تکبیریں ہی ہیں اور میں نے یہ کی تو تھی خیر خواہی۔ مگر لوگوں کے نزدیک ہوگئی بدخواہی۔ بعض لوگ اس پر کہنے لگے کہ واہ واہ، ہم نے تو اب تک سنا بھی نہیں کہ ایسے بھی نماز ہو جاتی ہے۔

اسی طرح ہمارے قصبہ میں ایک مردہ کو کہ وہ "جذامی" تھا بلا نماز دفن کر دیا مجھ کو شام کو خبر ہوئی میں طلباء کو ساتھ لے کر وہاں گیا اور اس کی قبر پر نماز پڑھی اور یہ جو صورت میں نے نماز کی لوگوں کو بتلائی تھی یہ جاہلوں کے لیے ایک آسان صورت ہے اس طرح نماز پڑھنے سے فرض ادا ہو جاتا ہے اور مردہ کا حق ادا ہو جاتا ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ اس پر بس کریں کہ نماز جنازہ کے سیکھنے کا قصہ ہی نہ کریں۔ غرض دیہات والوں کو خبر ہی نہیں اسلامی امور کی۔ (ملفوظات ۱۹/ ۱۹۱)

بارہ سال کا مفتی

علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے خود ایک دفعہ فرمایا: کہ میں بارہ سال کی عمر میں فتاویٰ دینے لگا

تھا، اور نو سال کی عمر میں فقہ و نحو کی مطولات کا مطالعہ کر چکا تھا۔

﴿ ذلك فضل الله يؤتيه من يشآء ﴾ (بڑوں کا بچپن ۲۹)

تین طلاق کا اہم مسئلہ

کسی شخص نے آپ (امام صاحب) سے پوچھا کہ ایک شخص نے کہا آج اگر جنابت کا غسل کروں تو تین طلاق۔ پھر کہا اگر آج کے دن کوئی نماز چھوڑوں تو تین طلاق۔ پھر کہا آج بیوی سے ہم صحبت نہ ہوں تو تین طلاق، وہ شخص کیا کرے اور اس کی خلاصی کی کیا صورت ہے؟ آپ نے فرمایا وہ شخص عصر کی نماز پڑھ کر اپنی بیوی سے ہم بستر ہو، آفتاب ڈوبنے پر غسل کرے اور مغرب اور عشاء کی نماز ادا کرے اس لیے آج کے دن کی نمازوں سے پانچ وقت کی نماز مراد ہے۔ (ائمہ اربعہ کے دلچسپ واقعات ۱۳۲)

انڈہ نہ کھانے کی قسم اور اس کا حل

ایک شخص نے قسم کھائی کہ انڈہ نہ کھائیں گے پھر قسم کھائی کہ فلاں شخص کے آستین میں جو چیز ہے وہ ضرور کھائیں گے دیکھا گیا تو وہ انڈہ ہی تھا فرمایا کسی مرغی کے نیچے رکھ دے جب بچہ ہو جائے تو بھون کر کھالے یا پکا کر مع شوربا کے سب کھالے۔

علامہ احمد بن حجر مکیؒ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک حیلہ یہ ہیکہ اسکو حلوے میں ڈال دے پس قسم پوری ہو جائے گی، اس لیے کہ اس نے آستین کی چیز کو کھالیا اور یہ نہیں صادق آتا ہے کہ اس نے انڈہ کھایا اس لیے کہ وہ مستہلک ہو گیا۔ (ایضاً ۱۳۳)

ایک ''واؤ'' کیساتھ یا دو ''واؤ'' کیساتھ

کہتے ہیں کہ ایک اعرابی، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے پاس مسجد میں آیا اور کہا کہ ''بواو ام بواوین ؟'' تو امام صاحبؒ نے فرمایا: ''بواوین'' اعرابی نے کہا ''بارك الله فيك كمافي لا ولا'' اور چل دیا امام صاحبؒ کے شاگرد حیران رہ گئے اور امام صاحبؒ سے اعرابی کے سوال کے بارے میں دریافت کیا تو امام صاحبؒ نے فرمایا کہ اعرابی تشہد کے بارے میں پوچھ رہا تھا کہ دو واؤ کیساتھ ہے جیسا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تشہد یا ایک واؤ کیساتھ ہے جیسا کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا تشہد ہے؟ تو میں نے بواوین کہا تو اس نے دعا میں کہا ''بارك الله فيك كمافي لا ولا'' یعنی

''كما بارك في شجرة زيتونة لا شرقية ولا غربية'' (فقہی پہیلیاں ۲۱۳)

اہل علم کی توجہ کیلئے....

یونس مدنی کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ سمجھدار اور عقل مند انسان نہیں دیکھا، ایک دن میں نے ان سے کسی مسئلہ کے بارے میں مناظرہ کیا، پھر ہم اپنی مصروفیات میں مشغول ہو گئے چند دن کے بعد مجھ سے ملے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

"یااباموسی !الا یستقیم ان نکون اخوانا وان لم نتفق فی مسألۃ"

اے ابوموسیٰ! کیا یہ درست روش نہیں ہے کہ ہم کسی مسئلہ میں اختلاف کے باوجود آپس میں بھائیوں کی طرح رہیں۔ (ائمہ اربعہ کے دلچسپ واقعات: ۲۲۲)

ایک عجیب جواب

ایک مرتبہ ایک آدمی نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے مسئلہ پوچھا کہ میرا باپ کہتا ہے کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں مجھے کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا تم اس کو طلاق نہ دو! وہ کہنے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ سے نہیں کہا تھا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دیدیں؟ یہ سن کر امام احمد نے فرمایا جب تمہارا باپ عمر رضی اللہ عنہ جیسا بن جائے تو تم بھی یہ کام کر لینا۔ (سیرت ائمہ اربعہ: ۲۱۶ بحوالہ رجال السند والہند: ۱۳۵)

ادب واحترام

۱)...... ایک دفعہ خلیفہ ہارون الرشید نے پچھنے لگوائے (فاسد خون نکلوایا) اور حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے مسئلہ معلوم کیا کہ اس سے وضو ٹوٹ گیا یا باقی ہے؟ حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: وضو باقی ہے۔ چنانچہ ہارون الرشید نے نیا وضو کئے بغیر نماز پڑھائی تو حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ نے بھی ان کی اقتداء میں نماز ادا کر لی، حالانکہ حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ کا مسلک یہ تھا کہ اس سے وضو ختم ہو جاتا ہے چنانچہ جب حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ ان (ہارون الرشید) کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں؟ تو انہوں نے جواب میں ارشاد فرمایا: اس جیسی باتوں کی وجہ سے ائمہ کی اقتداء میں نماز نہ پڑھنا اہل بدعت کا شعار اور طریقہ ہے۔ (مجموعۃ الفتاویٰ)

۲)...... اسی طرح کا ایک واقعہ یہ ہے کہ ابن عبدالعظیمؒ فرماتے ہیں کہ مشہور و معروف محدث علی ابن المدینیؒ سواری پر حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس آئے اور پھر کسی مسئلے میں دونوں کے درمیان اس قدر بحث و مباحثہ ہوا کہ دونوں حضرات کی آوازیں خلاف عادت بلند ہونے لگیں، مجھے یہ ڈر محسوس ہوا کہ کہیں ان کے درمیان ناراضگی نہ ہو جائے لیکن اس وقت میں حیران رہ گیا جب حضرت علی بن المدینیؒ نے جانے کا ارادہ کیا تو حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ان کی سواری کی لگام پکڑ کر ان کے ساتھ ہو لئے۔ (جامع بیان العلم: ۳۸۰)

۳)...... امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی مجلس میں حضرت ابراہیم بن طہمان کا ذکر آیا امام احمد رحمہ اللہ بیماری کی وجہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے یکدم سیدھے بیٹھ گئے فرمانے لگے صالحین اور نیک لوگوں کے تذکرے کے وقت ٹیک لگا کر بیٹھنا مناسب نہیں۔ (ائمہ اربعہ کے دلچسپ واقعات: ۲۸۹)

اسراف سے احتراز

ایک نواب صاحب کوہ منصوری پر گئے، وہاں دیا سلائی (ماچس) کی ضرورت ہوئی تو مستقل موٹر کو دیا

سلائی لینے کے واسطے تیرہ میل کے فاصلے پر بھیجا گیا، پھر اس خیال سے کہ کہیں وہ ایک درجن نہ لے آئے اور اسراف ہو، دوسری موٹر بھیجی گئی یہ کہنے کے لئے کہ درجن نہ لے آئیں، ایک ڈبہ لے لیں حالانکہ دیا سلائی کا بڑا ڈبہ گھر میں موجود تھا۔

ایک نواب صاحب کا بیجا اسراف

ایک نواب صاحب نے ملازم رکھا، صرف اس کام کے لئے کہ وہ ان کو روزانہ سوتے وقت ایک پاؤ دودھ گرم کر کے پلایا کرے، اس نے اس میں خیانت کی، ایک چھٹانک دودھ خود پی لیتا اور بقیہ میں اتنا ہی پانی ملا کر مقدار پوری کر دیتا۔ نواب صاحب نے محسوس کر لیا۔ اس لئے صرف اسکی نگرانی کے لئے ایک اور ملازم رکھا۔ یہ اس سے مل لیا۔ اور کہا، آج سے ایک چھٹانک تیرا بھی سہی۔ نواب صاحب کو اب پہلے سے بھی پتلا دودھ ملنے لگا۔ آخر احساس ہو گیا، تیسرا ملازم رکھا صرف ان دونوں کی نگرانی کے لئے۔ یہ دونوں اس سے مل لئے اور ایک چھٹانک اس کا بھی تجویز کر لیا۔ اب نواب صاحب کو ایک چھٹانک دودھ اور تین چھٹانک پانی ملنے لگا۔ احساس ہونے پر کہا کہ دنیا میں امانت نہیں رہی سب خائن ہو گئے۔ لہذا ایک ملازم اور بڑھایا جو ان تینوں کی نگرانی کیا کرے۔ اس نے ان تینوں سے پوچھا۔ کہو بھائی، کیا بات ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ بات ہے۔ اس نے کہا کہ اچھا میں انتظام کرتا ہوں۔ دودھ کو تو گرم کرنے کے لئے چولہے پر رکھدیا اور خود نواب صاحب کے پاس بیٹھ کر کہانیاں سنانی شروع کر دی یہاں تک کہ نواب صاحب پر نیند غالب آ گئی اور سو گئے، اب اس نے دودھ کی بالائی لی اور اس کو نواب صاحب کی مونچھوں پر لگا دیا۔ صبح کو جب نواب صاحب اٹھے تو اس کو ڈانٹ کر کہا۔ کیوں بے تو نے ہمیں رات دودھ نہیں پلایا۔ اس نے عرض کیا کہ سرکار سو گئے تھے۔ تو جگا کر پلایا ہے۔ دیکھو بالائی ابھی تک مونچھوں کو لگی ہوئی ہے۔ آئینہ دکھلایا۔ نواب صاحب نے دیکھ کر دونوں مونچھوں کو تاؤ دیا اور کہا کہ دودھ تو بس رات پیا ہے، ویسے تو روزانہ یہ لوگ پانی ہی پلاتے ہیں۔ (اکابرین کے پاکیزہ لطائف: ۴۷)

ارے فلانے! مجھے لوٹا تو دیدے وضو کا

ایک مولانا صاحب بڑے ہوشیار اور تیز تھے، ایک شخص نے ان کو دعوت کی۔ وقت مقررہ پر بلانے کے لئے آیا۔ اس کے ساتھ تشریف لے گئے یہاں تک کہ وہ مولانا کو ایک مکان کے سامنے کھڑا کر کے خود اس کے اندر چلا گیا۔ (کہ اطلاع کرے) مکان پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ ذرا دیر بعد پردہ کے پیچھے سے آواز دی کہ تشریف لے آئیے اور خود ایک طرف کواڑ کے پیچھے چھپ گیا۔ جب مولانا مکان کے اندر داخل ہو گئے تو وہ چپ چاپ نکل کر بھاگ گیا۔ مولانا نے اندر دیکھا کہ میاں بیوی کھانے میں مشغول ہیں۔ انھوں نے مولانا کو دیکھا تو ڈانٹ کر کہا۔ یہ کون چلا آ رہا ہے مکان میں؟ اس پر مولانا بتکلف نابینا بن گئے اور ہاتھوں سے در و دیوار کو ٹٹولتے ہوئے فرمایا۔ ارے فلانے مجھے لوٹا تو دیدے وضو کا۔ یہ سن کر مالک مکان نے سمجھا

کہ بیچارہ کوئی نابینا ہے، غلطی سے مسجد کے بجائے یہاں آ گیا۔ اس لئے ان کا ہاتھ پکڑ کر دروازہ سے باہر پہنچا دیا اور مسجد کا راستہ بتا کر اندر چلا گیا۔ تب مولانا وہاں سے قیام گاہ پر تشریف لائے۔

امام کے اوصاف

پنڈی بھٹیاں سے ایک صاحب، حضرت امیر شریعت کی خدمت میں ملتان حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ شاہ جی! ہمارے ہاں ایک جامع مسجد کے لئے عمدہ خطیب کی ضرورت ہے۔ شاہ جیؒ نے فرمایا۔''عمدہ؟''اس نے عرض کیا۔ جی ہاں! شاہ جیؒ نے دریافت فرمایا۔''آخر کیسا عمدہ؟''نو وارد نے عرض کیا۔ شاہ جی! خطیب مرغوب ہو، بہت خوب ہو۔ حضرت امیر شریعت نے فرمایا: ''عالم بھی ہو؟''انہوں نے غرض کیا،''جی ہاں''شاہ جی نے فرمایا''فتوے کا کام بھی دے سکتا ہو؟''عرض کیا۔''جی ہاں''حضرت جی نے فرمایا''با اخلاق بھی ہو؟''اس شخص نے عرض کیا۔ جی ہاں! شاہ جی نے فرمایا۔
بھائی! پھر آپ کی مسجد کے لئے کسی نبی کی ضرورت ہے اور حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی پیغمبر کے پیدا ہونے کا قائل نہیں ورنہ کہیں نہ کہیں سے ضرور ڈھونڈ لاتا۔ (باتیں انکی یاد رہیں گی ۱۰۰)

قبلہ اور بیت المقدس

شہر مظفر گڑھ کے ایک صاحب، حضرت امیر شریعتؒ سے جیل میں ملاقات کے لئے تشریف لے گئے اور دوران ملاقات عرض کیا۔

''قبلہ! بخیریت ہیں آپ؟''

حضرت شاہ جی نے فرمایا''جی بیت المقدس''

ملاقاتی نے شرماتے ہوئے کہا۔''جی! میں بیت المقدس تو نہیں ہوں''یہ سن کر شاہ صاحب نے فرمایا کہ''پھر میں قبلہ کہاں سے ہوں''۔

ہماری قسمت میں ہے ہی حرام

مفتی محمود گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چوری کا حال یہ ہے کہ ایک کاشتکار مجھے اپنے کھیت پر ملا، اس نے بتایا کہ یہ میرا کھیت ہے چنوں کا اور یہ برابر والا دوسرے کا ہے۔ جب مجھے چنے لینے ہوتے ہیں تو اپنے کھیت میں سے نہیں لیتا، دوسرے کے کھیت میں سے لیتا ہوں، اور جب اس کو ضرورت ہوتی ہے تو وہ میرے کھیت میں سے لیتا ہے۔ اس کا مجھے بھی علم ہے، اس کو بھی علم ہے۔ وہ بھی حرام کھاتا ہے، میں بھی حرام کھاتا ہوں، ہماری قسمت میں ہے ہی حرام۔ (اکابرین کے پاکیزہ لطائف ۵۳)

ف: اگر خدائے پاک حرام چیزوں اور ناجائز کاموں سے منع نہ فرماتا تو بھی سلیم الطبع اور عقل مند انسان کے لئے ضروری تھا کہ ان سے پرہیز کرتا۔ (مؤلف)

شیطان اور منافقت

ایک مرتبہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:
شیطان نے کتنی جرأت کا ثبوت دیا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو نہیں مانا اور آخر تک نہیں مانا۔ ابدی لعنت کو قبول کرلیا مگر منافقت نہیں کی۔ اگر ہم اس کو مشورہ دیتے کہ کم بخت انہیں مانتا آدم کو دل سے نہ سہی ظاہر اتو سجدہ کرلے۔ مقابلہ کر کے کیوں جہنمی بنتا ہے؟ وہ کیا کہتا؟ یہی تو جواب دیتا۔ کہ جہنم منظور ہے مگر منافقت نہیں ہوسکتی۔ مگر وہ باطل کے لئے اتنی صلابت واستقامت کا ثبوت دے تو ہم حق کے لئے کیوں نہ دیں۔ (ماہنامہ تبصرہ لاہور۔ امیر شریعت نمبر: ۴۰)

تم نے مجھے منکوحہ سمجھا یا روٹی؟

ایک مرتبہ ضلع میانوالی میں قیام کے دوران ایک دیہاتی سفید ریش، حضرت شاہ صاحبؒ کی مجلس میں آیا اور بجائے ''السلام علیکم'' کہنے کے ''بسم اللہ بسم اللہ'' کہہ کر پاؤں چھونے لگا۔ حضرت نے فوراً ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ ''میاں! بسم اللہ عام طور پر دو جگہ پڑھی جاتی ہے۔ روٹی کھانے سے پہلے یا اپنی منکوحہ عورت کے پاس جانے سے پہلے۔ تم نے مجھے کیا سمجھا، روٹی یا منکوحہ بیوی؟''
نو وارد سخت نادم ہوا۔ آپ نے محبت آمیز لہجہ میں اسے سمجھایا کہ مسلمان جب کسی مجلس میں آئے تو پہلے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہے جو شریعت کا حکم اور کار ثواب ہے۔ (پیام اسلام، امیر شریعت نمبر: ۱۰۲)

کھانے میں سنت وفرض

ایک مولانا صاحب دعوت کھانے کے لئے تشریف لے گئے۔ لوگوں نے اصرار کر کے انہیں بہت زیادہ کھلا دیا۔ یہاں تک کہ اب ان کے شکم میں ایک ماشہ غذا کی بھی جگہ باقی نہیں رہی۔ تو کسی نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے برتنوں کو تو صاف ہی نہیں کیا۔ حالانکہ برتنوں کو صاف کرنا سنت ہے۔ مولانا صاحب نے فرمایا۔ ٹھیک ہے برتن صاف کرنا سنت ہے مگر جان بچانا فرض ہے۔ اب آپ ہی بتائیے کہ میں سنت ادا کروں یا فرض پر عمل کروں؟ یہ سن کر سب لوگ ہنس پڑے۔ (اکابرین کے پاکیزہ لطائف: ۱۳۱)

دو قبرستانوں کے درمیان دفن کرو

ایک واعظ جو بہت ہی خوش طبع اور حاضر جواب تھے۔ لوگوں نے ان سے تفریحاً یہ سوال کیا کہ اگر کوئی نصرانی ''**لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ**'' نہ پڑھے مگر اسلام کی حقانیت کا اعتراف کرے اور مر جائے تو اس کو نصرانیوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے یا مسلمانوں کے قبرستان میں؟ تو خوش مزاج واعظ نے تفریحاً برجستہ یہ جواب دیا کہ اس کو دونوں قبرستانوں کے درمیان میں دفن کرنا چاہیے تاکہ قبر میں بھی یہ شخص مذبذب ہی رہے۔ نہ ادھر کا رہے نہ ادھر کا رہے۔

ہم بم ساز ہیں، تم بم بار ہو

حضرت مولانا انعام الحسن رحمۃ اللہ علیہ نے ایک موقع پر سنایا تھا کہ حضرت مفتی محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سنایا تھا۔ کہ ''ہم بم ساز ہیں (کہ مدارس میں علماء تیار کرتے ہیں) اور تم بم بار ہو'' (کہ اُن علماء کو مختلف ممالک میں تبلیغ میں بھیج دیتے ہیں)۔ (حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ اور جماعت تبلیغ ۳۷)

فتوائے شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

اگر کوئی مسلمان کافروں کے ساتھ ہو کر کفر کی فتح و نصرت کے لئے مسلمانوں سے لڑے یا لڑائی میں ان کی اعانت کرے، اور جب مسلمانوں اور غیر مسلموں میں جنگ ہو رہی ہو، تو وہ غیر مسلموں کا ساتھ دے، یہ صورت کفر کی انتہائی صورت ہے اور ایمان کی موت اور اسلام کے نابود ہو جانے کی ایک ایسی اشد حالت ہے، جس سے زیادہ کفر و کافری کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ دنیا کے وہ سارے گناہ ساری معصیتیں، ساری ناپاکیاں، ہر طرح اور ہر قسم کی نافرمانیاں، جو ایک مسلمان دنیا میں کر سکتا ہے، یا ان کا وقوع دھیان میں آ سکتا ہے، سب اس کے آگے ہیچ ہیں۔

''جو مسلمان اس کا مرتکب ہو، وہ قطعاً کافر ہے اور بدترین قسم کا کافر ہے۔''

اس نے صرف قتل مسلم ہی کا ارتکاب نہیں کیا ہے، بلکہ اسلام کے برخلاف دشمنان حق کی اعانت و نصرت کی ہے، اور یہ بالاتفاق و بالاجماع کفر صریح و قطعی مخرج الملۃ ہے۔ جب شریعت ایسی حالت میں غیر مسلموں کے ساتھ کسی طرح کا علاقہ محبت رکھنا بھی جائز نہیں رکھتی، تو پھر صریح اعانت فی الحرب اور حمل سلاح علی المسلم کے بعد کیونکر ایمان و اسلام باقی رہ سکتا ہے۔ (ارشادات مدنیؒ :۲۲۱)

ف: شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کی روشنی میں امریکی ایماء پر جامعہ حفصہ اور لال مسجد کے معصوم طلبہ و طالبات پر گولیاں چلانے والوں کا حکم واضح ہو جاتا ہے۔

یاد رہے! کہ امریکی صدر بش واضح طور پر اعلان کر چکا ہے کہ لال مسجد (مسجد شہداء) کے خلاف آپریشن ہماری دہشت گردی اور اسلامی انتہا پسندی کے خلاف عالمی جنگ کا حصہ ہے۔

ہنسی کا نقصان

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: ''میں ایک دن ہنسا اور مجھے اس پر آج تک ندامت ہے، واقعہ یہ ہوا کہ عمرو بن عبید قدری سے میرا مناظرہ تھا، جب مجھے اپنی فتح محسوس ہوئی تو مجھے ہنسی آ گئی''۔ عمرو نے کہا: ''آپ علمی گفتگو میں ہنستے ہیں۔ جائیے میں آپ سے کبھی بات نہ کروں گا۔ مجھے اس ہنسنے پر سخت افسوس ہے۔ اس لئے اگر میں نہ ہنستا تو اس سے اپنی بات منوا لیتا (حق کا قائل کر لیتا) اور اس کی علمی اصلاح ہو جاتی۔'' (اسلامی آداب معاشرت ۱۶۴/۱)

خاموشی کے فوائد

کسی حکیم ودانا شخص نے کہا ہے۔'' خاموشی وسکوت میں سات ہزار بھلائیاں ہیں۔ جو سب کی سب سات کلمات میں جمع ہیں، جن میں سے ہر کلمہ ہزار بھلائیوں پر مشتمل ہے۔''

۱)...... خاموشی بلا کسی محنت ومشقت کے عبادت کا ثواب دلاتی ہے۔

۲)...... خاموشی بلا کسی زینت کے ساز وسامان کے زیور ہے۔

۳)...... خاموشی بغیر کسی بادشاہت وحکومت کے ہیبت ورعب کا ذریعہ ہے۔

۴)...... خاموشی بلا دیوار کے محفوظ باغیچہ ہے۔

۵)...... خاموشی کسی سے عذر خواہی کرنے سے بے نیاز کرنے کا ذریعہ ہے۔

۶)...... خاموشی کراماً کاتبین کو راحت پہنچانے کا ذریعہ ہے۔

۷)...... خاموشی اپنے عیوب پر پردہ ڈالنے کا ذریعہ ہے۔ (ایضاً:۲/۶۶)

سب سے بڑا سود

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ سب سے بڑا سود بلا حق کسی مسلمان کی عزت کے بارے میں لب کشائی کرنا ہے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ ان دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جنہیں عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے یعنی وہ دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہیں نبی کریم ﷺ نے جیتے جی دنیا ہی میں جنت کی بشارت دے دی تھی۔ مسلمان کی پردہ دری، اس کے بارے میں بلا وجہ لب کشائی، اس کی تحقیر وتذلیل اس پر اپنی بڑائی کا اظہار، اس کی غیبت، اسے برا بھلا کہنا، گالم گلوچ، اس پر تہمت والزام لگانے کو سود سے تشبیہ دی جس میں انسان ناحق اپنے مال سے زیادہ دوسرے سے لیتا ہے، اسے سب سے بڑا سود اس لئے قرار دیا گیا کہ مسلمان کی عزت وآبرو، اللہ جل شانہ، کی نظر میں بڑی عظیم ووقیع ہے۔ مال کی بہ نسبت اس کا درجہ ومکانت بہت بڑی ہے، اس لئے کسی مسلمان کی پردہ دری کرنا اس کے لئے نہایت شدید ہوتا ہے۔ اس سے اسے بہت نقصان پہنچتا ہے۔ ناحق پردہ دری کو گناہ شدید قرار دیا گیا، لیکن بعض مرتبہ صاحب حق کو اپنا حق وصول کرنے کے لئے ایسا کرنا پڑتا ہے مثلاً اگر کوئی کسی کے حق کو ادا نہ کرے اور وہ اسے کہے، اے ظالم! میرا حق دے دو، ظلم نہ کرو۔ یا واقعۃً کوئی ظالم ہو، اسے ظالم کہہ کر ظلم سے باز رکھنے کی کوشش کی جائے، اسی طرح عدالت میں کسی گواہ پر جرح کرنا، یا محدثین کا راویوں پر کلام کرنا ان میں موجود سبب جرح کا بیان یہ اس میں شامل نہیں، ایسا کرنا جائز اور درست ہے۔ (اسلامی آداب معاشرت:۳/۱۸۵)

غیبت کن صورتوں میں جائز ہے؟

۱)...... دادرسی کے وقت مثلاً قاضی یا حاکم کے سامنے اپنا حق حاصل کرنے کے لئے کسی کا تذکرہ کرنا،

مظلوم ایسا کرسکتا ہے، یہ غیبت میں شامل نہیں ہے۔

۲) کسی برائی کی تبدیلی کے لئے مدد طلب کرنے اور مجرم کو راہ راست پر لانے کی خاطر۔

۳) استفتاء کے لئے مفتی کے سامنے مثلاً یوں کہے کہ فلاں نے میرے ساتھ ظلم کیا یا ایسا معاملہ کیا۔ اس سے کس طرح خلاصی ہوگی؟

۴) مسلمان کو شر سے بچانے کے لئے، جیسے کسی چیز میں کوئی عیب ہو اور کوئی اسے خریدنا چاہتا ہو، یا کسی شخص سے گواہی طلب کی جائے یا مشورہ لیا جائے۔

۵) کوئی شخص کسی عیب پر دلالت کرنے والے لفظ سے معروف ہو جیسے لنگڑا، کبڑا وغیرہ اور وہ اسی نام سے پہچانا جاتا ہو، تو پھر اس نام سے پکارنا غیبت نہیں بنے گا۔

۶) فسق و فجور میں کھلم کھلا مصروف رہتا ہو، اور اس نام سے پکارنے کو معیوب بھی نہ سمجھتا ہو، جیسے شرابی، ہیجڑا وغیرہ۔ لیکن اگر انہیں اس کے علاوہ کسی اور نام سے پکارا جائے تو غیبت بن جائے گا، مثلاً شرابی کو ہیجڑے کے نام سے پکارنا وغیرہ۔ (اسلامی آداب معاشرت ۲/۷۶)

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا طرز عمل

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب مجھ سے کوئی معافی مانگتا ہے تو میں اس سے کہتا ہوں کہ پہلے غلطی بتاؤ۔ وہ کہتا ہے، میں نے آپ کی غیبت کی تھی۔ بتاؤ غیبت کیا تھی؟ پھر معاف کروں گا۔

کہتے ہیں کہ دل میں یہ نیت ہوتی تھی کہ ہوسکتا ہے کہ جو بات یہ بتائے اس سے اپنی کوئی اصلاح ہو جائے۔ اس نے جو غیبت کی تھی بظاہر اس نے برائی بیان کی تھی۔ بہت سے لوگ سامنے تو برائی نہیں کرتے لیکن پیچھے بیان کرتے ہیں۔ جب پیچھے بیان کرتے ہیں تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لوگ میرے بارے میں کیا سمجھتے ہیں اور کیا برائی بیان کرتے ہیں؟ ہوسکتا ہے کوئی برائی ایسی بیان کریں جو واقعی موجود ہو تو اس سے اصلاح ہو جائے گی، اس نیت سے پوچھتا ہوں کہ بتاؤ کہ کیا نیت کی تھی؟ پھر معاف کروں گا۔ (انعام الباری ۷/۲۹۷)

چھینک کا غیر مسنون جواب

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پڑوس میں تھے۔ انہیں چھینک آئی اور انہوں نے ''الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ'' کہا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں بھی ''الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ'' کہتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس طرح جواب دینا نہیں سکھایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ سکھایا ہے۔ کہ ہم ''الحمد للہ علی کل حال'' کہیں۔

یعنی سنت طریقہ یہ ہے کہ چھینک آنے پر "الحمد لله، الحمد لله رب العالمین یا الحمد لله علی کل حال یا الحمد لله رب العالمین علی کل حال" کہا جائے۔ اس میں "السلام علی رسول الله" کا اضافہ کرنا درست نہیں، ادعیہ اذکار میں جتنا منقول ہو، اسی پر اکتفا کرنا چاہیے۔ اپنی طرف سے اس میں اضافہ یا کمی نہیں کرنا چاہیے۔ جیسے اذان میں "أشهد ان محمد ا رسول الله" پر "صلی الله علیه وسلم" کا اضافہ نہیں کیا جائے گا۔

فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ نے لکھا ہے کہ چھینکنے والے کے لئے مستحب یہ ہے کہ آہستہ آواز سے چھینکے اور زور سے "الحمد لله" کہے تاکہ لوگ "الحمد لله" سن کر "یرحمك الله" کہیں جب تک "الحمد لله" نہ سنیں گے "یرحمك الله" کہنا ان پر لازم نہ ہوگا۔ لکھا ہے۔ ایک صاحب کو چھینک آئی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر تم نے "الحمد لله" کہا تو "یرحمك الله" (اللہ تم پر رحم کرے)۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین مرتبہ تک چھینکنے پر "یرحمك الله" کہو۔ اس سے زائد چھینک آئے تو پھر وہ شخص زکام کا مریض ہے۔ (ایضاً: ۱۵۰)

حج اور جہاد

ایک حدیث میں ہے "الحج جهاد لاقتال فيه" (حج ایک ایسا جہاد ہے جس میں قتال نہیں)

حج اور جہاد میں جن چیزوں میں مناسبت ہے وہ درج ذیل ہیں: ان مناسبات کو اگر مجاہدین پیش نظر رکھیں تو ان کو واقعی حج میں روحانی نظاروں کے ساتھ جہاد کی تمرین اور تربیت بھی نظر آئے گی۔

۱)...... حج میں ایک مرکز ہوتا ہے جہاں تمام حجاج جمع ہوتے ہیں اور اسی مرکز کی ہدایات کے مطابق وہ قیام اور سفر کرتے ہیں۔ یونہی مجاہدین کا بھی ایک مرکز ہونا چاہیے جس کے ہاتھ مجاہدین کی باگ ڈور اور انتظام وانصرام ہو، وہاں کبھی کبھار ان کا اجتماع بھی ہو اور باہمی صلاح مشورے بھی ہوں۔

۲)...... حج میں ایک امیر ہوتا ہے اگر چہ دوسری عبادات اور امور خیر کی طرح اب امیر حج ہونا ایک بے جان سی رسم بن کر رہ گیا ہے لیکن اسلامی شریعت میں اس کی بڑی اہمیت اور مقام ہے، اسی طرح جہاد میں بھی ایک امیر ضروری ہے جس کی اطاعت ہر مجاہد پر لازم ہوگی۔ اطاعت امیر کی بغیر مجاہدین میں نظم ونسق قائم رہنا محال ہے۔

۳)...... حج کا مخصوص لباس احرام ہے اور دوران حج کسی قسم کی زیبائش وآرائش جائز نہیں بلکہ اس کے برعکس پراگندگی، سادگی اور درویشانہ حالت کو پسند کیا گیا ہے۔ خوشبو کا استعمال حرام ہے اور سلا ہوا کپڑا استعمال کرنا جرم ہے۔ مجاہدین کی بھی شان یہ ہونی چاہیے کہ سادگی سے رہیں۔ تعیش وتنعم سے محترز رہیں جس مجاہد کو ہر وقت اپنے لباس کی بناوٹ وسجاوٹ اور جسم کی آرائش کی فکر لگی رہے وہ جہاد کے تقاضوں کو کبھی پورا نہیں کرسکتا۔ جہاد میں تو یوں بھی ہوتا ہے کہ ہفتوں غسل کرنا نصیب نہیں ہوتا اور بسا

اوقات چیتھڑوں پر اکتفا کرنا پڑتا ہے۔

۴) حاجی ترک وطن کرتا ہے، عزیز و اقارب کی جدائی کا غم برداشت کرتا ہے، خانگی راحتوں اور آسائشوں کو خیر باد کہتا ہے، مجاہد کو بھی یہ سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔ حج میں طواف اور سعی ہے جس کے لئے میلوں دوڑنا پڑتا ہے۔ اور پہلوانوں کی طرح اکڑ کر بھی۔ اور بتایا یہ گیا ہے کہ نوافل پڑھنے سے زیادہ ثواب طواف اور عمرے کرنے کا ہے۔ جتنا زیادہ سے زیادہ ممکن ہو طواف کرو اور دوڑ لگاؤ اور حقیقت یہ ہے کہ کسی ایسے نازک مزاج کے لئے طواف اور سعی کی کثرت ممکن نہیں۔ جسے ننگے پاؤں چلنے کی عادت ہی نہ ہو بلکہ وہ عادی ہو ائیر کنڈیشنڈ گاڑیوں میں سفر کرنے کا اور نرم اور دبیز قالینوں پر پاؤں رکھنے کا۔ معاذ اللہ، کہیں یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ میں طواف اور سعی کو محض ایک ورزش کہہ رہا ہوں کیونکہ یہ دونوں بہت بڑی عبادتیں ہیں اور اگر کوئی کم فہم انسان ان کو ورزش کی نیت سے بجالائے گا تو وہ ثواب سے بھی محروم ہوگا اور ذہنی تحریف کا بھی مرتکب ہوگا لیکن بلاتشبیہ عرض ہے کہ جہاد میں جسمانی ریاضت کا، اٹھک بیٹھک کا، دوڑ اور جمپ لگانے کا بے پناہ ثواب ہے۔

۵) حج میں مکہ سے منیٰ، وہاں سے عرفات، عرفات سے مزدلفہ اور مزدلفہ سے منیٰ کی طرف کوچ کرتے ہیں۔ ایک جگہ اچھی طرح ٹکنے نہیں پاتے کہ دوسرے مقام کی طرف کوچ کرنے کا حکم ہوجاتا ہے۔ حاجی کو روا نہیں کہ وہ چون و چرا کرے، یونہی مجاہد کو بھی ہر وقت آمادۂ سفر رہنا چاہیے جس محاذ پر اس کی ضرورت ہو۔ اور جہاں اسے بلایا جائے، بلا توقف وہاں حاضر ہوجائے۔ اپنی راحت اور نفسانی خواہشات کی تکمیل ہرگز نہ کرے۔ جہاد تو نام ہی تسلیم وانقیاد و قربانی اور ایثار کا ہے۔

۶) دوران حج فسق و فجور، فحش گوئی، جدل اور نزاع کی سختی سے ممانعت ہے۔ بلکہ حکم ہر ایک کو یہ ہے، کہ حج میں شریک ساتھیوں کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھے کسی کی دل آزاری نہ کرے، ممکن ہے کہ اس کی ذرا سی بے احتیاطی اور کسی ساتھی کی دل شکنی اس کے سارے سفر کو اکارت کرے اور باطل کردے، یونہی مجاہدین پر لازم ہے کہ وہ ایک ڈسپلن کے ساتھ رہیں اپنے ساتھیوں کی ضروریات کو مقدم جانیں ان کے جذبات واحساسات کا خیال رکھیں اور زبان درازی سے کسی کی دل آزاری نہ کریں، ورنہ ان کا باہمی خلفشار، ان کی شکست اور پسپائی کا سبب بن جائے گا۔

۷) حجاج کرام عرفات اور مزدلفہ سے واپس منیٰ آتے ہیں تو جمرات کی رمی کرتے ہیں جو کہ شیطان کی تمثیل ہیں اگر حج میں شیطان کی تمثیلوں پر سنگ باری کا حکم ہے تو جہاد میں شیطانی قوتوں پر گولہ باری کا حکم ہے۔

۸) حج میں آخر میں حسب حیثیت جانور ذبح کیے جاتے ہیں اور خون بہا کر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی سنت کو زندہ کیا جاتا ہے۔ جہاد کا بھی آخری اور بلند ترین مقام یہ ہے کہ ضرورت پڑے تو جان کا نذرانہ جان دینے والے کے حضور پیش کردے۔

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی　　　حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی تو اپنے لخت جگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی صورت میں انسانی جان ہی کا نذرانہ پیش کیا تھا۔

۹) دوران حج اگر کوئی ''جنایت'' ہوجائے تو اس کی جزا دی جاتی ہے۔ یونہی اگر جہاد میں کسی مجاہد سے غلطی ہوجائے تو اسے کسی نہ کسی صورت میں سزا دی جاسکتی ہے۔

۱۰) حاجی حج سے فارغ ہوکر سلے ہوئے کپڑے پہنتا ہے اور طواف کے لئے کعبہ میں دوبارہ حاضر ہوتا ہے۔ مجاہد پر بھی لازم ہے کہ وہ اس وقت تک فوجی لباس نہ اتارے جب تک کہ جہاد کے مقاصد پورے نہ ہوجائیں۔ اور فارغ ہونے کے بعد مرکز میں آکر رپورٹ دے۔

۱۱)..... حجاج کرام حسب مواقع تلبیہ اور تکبیر وتہلیل بآواز بلند پڑھتے ہیں تو ماحول پر عجب سماں طاری ہوجاتا ہے۔ یونہی مجاہدین نعرہائے تکبیر اس زور سے لگاتے ہیں۔ کہ کفار کے دل دہل جاتے ہیں اور فضا میں ارتعاش پیدا ہوجاتا ہے۔

''تفسیر الہام الرحمٰن'' میں جو کچھ لکھا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ: ''حج کی مشروعیت تمرین اور اعمال حرب کی تیاری کے لئے ہے اور اس کا بیان سورہ بقرہ کی آیت ۱۹۶ تا آیت ۲۰۳ میں ہے۔ یہ تمام کی تمام آیتیں مسائل حج کے بارے میں ہیں۔ اور حدیث میں وارد ہے: '' **الحج جهاد لا قتال فيه**'' (حج ایک جہاد ہے جس میں قتال وجنگ نہیں) اس کے معنی یہی ہیں کہ اعمال حربیہ کی تمرین و ترغیب کی جائے سوائے قتال اور جنگ کے، اور حج کا ماحصل دو چیزیں ہیں اول مسلمانوں کو حکم دیا جائے کہ اپنے نفقات ایک خاص جگہ میں جمع کریں۔ دوم یہ کہ اعمال حرب وجہاد کی تمرین، پھر جب یہ لوگ اس پر قائم ہوجائیں اور اس تمرین میں مستفید ہوگئے اور ان کو اس کی خاص عادت ہوگئی تو اب وہ ادنیٰ سے ادنیٰ توجہ سے اعمال جہاد انجام دینے پر قادر ہوں گے۔'' **اليه تحشرون**'' کو مفسرین نے حشر قیامت پر محمول کیا ہے اور حشر عرفات کو حشر یوم القیامۃ کا ایک نمونہ کہا ہے۔ ہم ایسی چیزوں کے استنباط اور مسائل حج بیان کرنے سے انکار نہیں کرتے لیکن ہم انہیں پر اکتفا نہیں کرسکتے کیونکہ یہاں سباق مسائل حج اور مسائل جہادی بیان کرنا مقصود ہے۔ تو حشر سے مراد حشر جنود للجہاد ہے۔ کیونکہ اسلام ابتداءً مطوعین (اطاعت گذاروں) کی قوت ہی سے قائم ہوا ہے۔ اور حج میں صرف اعمال جہاد کی تمرین اور ترغیب دی جائے اور ان مطوعین ہی کو تمرین وترغیب دی جائے۔ پھر جب ہم نے حدیث پیش کردی ''**الحج جهاد لاقتال فيه**'' تو کس کی طاقت ہے کہ حج کو اعمال جہاد سے خالی کردیوے لیکن شاہان ظلم وجور اور شیاطین زہاد (**قاتلهم الله**) نے تمام اعمال مسلمین کو باطل اور خراب کردیا۔

اسی طرح حج میں فدیہ کا حکم ہے کہ جو شخص مأمور بہا مناسک کی خلاف ورزی کرے اس کی جزاء و بدلہ کا حکم فرمایا ہے۔ یہی حال نظام حرب کا ہے اگر کوئی فوجی آدمی کسی مامور بہ امر کی مخالفت کرے گا

بغیر مجازات اس کو نہیں چھوڑا جا سکتا یہ تو یا عوام کیلئے مردھوں ۔ عورتیں ، اعمال حرب کی تمرین و تدریب اس سے بہتر طریقہ پر ممکن ہے۔

اور اعدائے دین اسلام بظاہر قرآن کی قوت اور حج کی قوت عملیہ کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان سے اسلام کی عزت ہے۔ اس لئے اعدائے اسلام پوری قوت، پوری طاقت ان ہر دو کی توہین و بے عزتی اور دونوں کو ضعیف و کمزور کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

حج کے لئے جمع ہونے والوں پر لازم ہے کہ ان تین مہینوں میں چند امور اپنے لئے لازم قرار دے لیں: اول یہ کہ عورتوں کا نام چھوڑ دیں۔ دوم یہ کہ جو معاملات قانون میں ہیں ان کی مخالفت نہ کریں۔ فساد کو بالکل ترک کردیں۔ سوم یہ کہ جنگ و جھگڑا قطعاً ترک کردیں۔ جب ایک امت کی امت ان امور کو تین ماہ تک اپنے لئے لازم کرلے گی۔ تو وہ اپنے اندر بے شمار اوصاف اجتماعیہ مستقر یہ پیدا کرلے گی۔ اور یہ اس پر قادر ہو جائیں گے جسے انہوں نے دوران قیام حرم میں قائم کیا تھا، کیوں کہ یہاں اُن لوگوں نے احکام شرعیہ اور قوت ارادیہ بخفیہ پر قائم کیا تھا۔ بغیر سلطان اور بلا حاکم کے انہوں نے اس کا التزام کیا تھا، اب فتح کے بعد اس کی قدرت اور استطاعت رکھتے ہیں کہ اپنے لئے حکومت اجتماعیہ متوسطہ بنالیں۔ (ماہنامہ الولی، صفر المظفر ۱۴۱۱ھ)

نعمت استرجاع ﴿انالله وانآ اليه راجعون﴾ پڑھنا

استرجاع یعنی ﴿انــا لـلّـه وانـآالـيـه راجعون﴾ پڑھنا اس امت کے لئے خاص انعام ہے۔ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت کو ایک چیز ایسی دی گئی ہے۔ جو کسی اُمت کو نہیں دی گئی سابقہ امتوں میں سے، اور وہ یہ کہ مصیبت کے وقت تم ﴿انــا لـلّـه وانـآالـيـه راجعون﴾ کہو۔ اور اگر کسی کو یہ استرجاع دیا جاتا تو حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیا جاتا جس وقت کہ انہوں نے اپنے بیٹے کی جدائی میں فرمایا تھا "یا اسفیٰ علی یوسف" ہائے افسوس یوسف علیہ السلام پر۔ (روح کی بیماریاں اوران کا علاج)

حق تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿اذآاصابتهم مصيبة قالوا انا لله وانآاليه راجعون﴾ یعنی مصیبت اور غم کے وقت زبان کو انا للہ وانا الیہ راجعون کے ورد میں مشغول کیا جائے۔ اور دل کو اس کے معنی کے تصور میں کہ ہم اللہ ہی کی ملک ہیں اور مالک کو ہر قسم کے تصرف کا اپنے مملوک میں اختیار ہے۔ غلام کو چاہیے کہ مالک کے تصرف پر راضی رہے۔ اس لئے اس موقع پر تصرف حق پر راضی رہنا چاہیے۔ (شریعت وطریقت)

ہمارے حضرت والاؒ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ قید نہیں لگائی کہ یہ الفاظ تم عقل سے، اخلاص سے اور دل سے ادا کرنا بلکہ صرف قال ہے۔ یعنی صرف زبان سے ان الفاظ کو ادا کرنا کافی ہے۔ بس ان الفاظ کے ادا کرنے پر جو انعام اس مومن کو دیا جاتا ہے، وہ عالم امکاں میں کسی کو نہیں دیا جاتا۔

نیم جاں بستاند وصد جاں دھد　　آنچہ در وہمت نیاید آں دھد

تو ﴿ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون ﴾ کلوروفارم ہے۔ آگے فرمایا
﴿ اولئک علیھم صلوٰت من ربھم و رحمۃ ﴾ جو انعام دینا چاہیے تھا وہ تمام تر دے دیا۔ یعنی
وہ رحمت کا مورد بنا دیا اور اس کو ہدایت دے دی۔ اب جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیں۔ ان کو نہ شیطان
گمراہ کر سکے گا نہ نفس گمراہ کر سکے گا اس لئے کہ وہ اب ہماری حفاظت میں آ گیا۔ تو اس آزمائش پر اتنا بڑا
ہے۔

جب بھی کوئی ناگوار بات پیش آئے۔ چاہے وہ معمولی سی کیوں نہ ہو اس پر ﴿ انا للّٰہ و انا الیہ
راجعون ﴾ کہہ لو۔ ان شاء اللہ صابرین کی فہرست میں داخل ہو جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل ہو
جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مورد بن جاؤ گے۔ (مصائب اور ان کا علاج ۱۰۲)

سنت استرجاع کی تکمیل

علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں اور مسنون یہ ہے کہ ﴿ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون ﴾ کے بعد یہ کہے ﴿ اللّٰھم
اجرنی فی مصیبتی و اخلف لی خیرا منھا ﴾ اے اللہ مجھے اجر عطا فرما، میری مصیبت میں اور اس سے
بہتر کوئی نعمت مجھے عطا فرما۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کسی
بندے کو مصیبت پہنچے اور وہ یہ دعا پڑھ لے یعنی "انا للّٰہ۔۔۔ خیرا منھا" تک تو حق تعالیٰ شانہ اس کو اجر عطا
فرماتے ہیں۔ اور اس سے بہتر نعمت عطا فرماتے ہیں پس جب ابو سلمہ رضی اللہ عنہ (ان کے شوہر) کی وفات ہوئی تو
میں نے اس کو پڑھا اور حق تعالیٰ نے ان سے بہتر عطا فرمایا۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہوا۔

جس شخص نے مصیبت پر ﴿ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون ﴾ پڑھا۔ اللہ تعالیٰ شانہ اس کی مصیبت کے
نقصان کی تلافی فرماتے ہیں اور اس کے عقبیٰ کو احسن کر دیں گے اور اس کو ایسا نعم البدل عطا فرمائیں گے
جس سے وہ خوش ہو جائے گا۔ (روح کی بیماریاں اور ان کا علاج)

فضائل استرجاع

مصیبت خود بخود یاد آ جائے تو انا للّٰہ الخ پڑھ لے کہ اس وقت انا للّٰہ الخ پڑھنے کا بھی وہی ثواب ہوگا
جو عین مصیبت کے وقت پڑھنے کا ثواب تھا۔ (فضائل صبر و شکر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اگر جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو اس معمولی تکلیف پر بھی انا للّٰہ
پڑھو۔ یہ بھی ایک مصیبت ہے اور اس پر بھی ثواب ملے گا۔ (روضۃ الصالحین)

فرمایا جو بات ناگوار گزرے وہی مصیبت ہے اور اس پر انا للّٰہ الخ پڑھنا ثواب ہے۔
(ملفوظات کمالات اشرفیہ)

انا للّٰہ پڑھنا اسی امت کا خاصہ ہے

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مصیبت پر انا للّٰہ پڑھنا، اسی امت کو تعلیم ہوا ہے۔ کسی اور کو

ملا ہوتا تو حضرت یعقوب علیہ السلام وضو ورد وظیفہ ہوتا آپ نے یا اسفٰی علی یوسف (ہائے افسوس یوسف علیہ السلام پر) فرمایا ہے، انا للہ نہیں پڑھا۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ دو اجر بھی بہت اچھے ہیں اور علاوہ بھی بہت اچھا ہے۔ ﴿اولٰئک علیہم صلوٰت من ربہم ورحمۃ﴾ یہ دو اجر اور بدل ہیں۔ ﴿واولٰئک ھم المھتدون﴾ یہ زائد اور علاوہ ہے۔ (مصائب اور ان کا علاج ۱۰۴)

وہ قریبی رشتہ دار جن سے پردہ فرض ہے

۱) چچازاد	۲) پھوپھی زاد	۳) ماموں زاد	۴) خالہ زاد
۵) دیور	۶) جیٹھ	۷) نندوئی	۸) بہنوئی
۹) پھوپھا	۱۰) خالو	۱۱) شوہر کا بھتیجا	۱۲) شوہر کا بھانجا
۱۳) شوہر کا چچا	۱۴) شوہر کا ماموں	۱۵) شوہر کا پھوپھا	۱۶) شوہر کا خالو

(مواعظ حضرت مفتی رشید احمد صاحبؒ)

چاند نظر آ گیا

ایک سال لوگ رمضان کا چاند دیکھنے گھروں سے باہر نکلے اور ان میں پیش پیش جلیل القدر صحابی حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔ اس وقت ان کی عمر تقریباً سو سال تھی۔ لوگوں نے آسمان کی طرف غور سے دیکھا، انہیں کہیں چاند نظر نہ آیا لیکن حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے پکار پکار کہہ رہے ہیں، وہ دیکھو چاند نظر آ گیا۔ اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے لوگوں کو چاند کی سمت بتا رہے ہیں۔ لوگوں نے بڑی کوشش کی، پھر بھی کسی کو چاند نظر نہ آیا۔ وہاں حضرت ایاس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا۔ ایک لمبا سفید بال بھوؤں سے اوپر اٹھ کر آنکھ کے سامنے آیا ہوا ہے۔ حضرت ایاس نے بڑی ادب واحترام سے اجازت لی، پیار سے اپنا ہاتھ بڑھایا بڑی محبت سے سلیقے سے آنکھ پہ ہاتھ پھیر کر بال کو بھوؤں کے ساتھ برابر کر دیا۔ اور پھر پوچھا جناب والا! اب فرمائیے، کیا چاند نظر آ رہا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ اور فرما رہے ہیں اب چاند مجھے دکھائی نہیں دے رہا واقعی بالکل دکھائی نہیں دے رہا۔ دراصل ضعف بصارت کی وجہ سے آنکھ کے سامنے آیا ہوا سفید بال انہیں باریک سا چاند معلوم ہو رہا تھا۔ (حیاۃ تابعینؒ کے درخشاں پہلو: ۱۰۲)

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی قوت استدلال

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی قوت استدلال، بیدار مغزی اور زود فہمی کے بارے میں کوئی مبالغہ آرائی سے کام نہیں لیا۔

تاریخ وسیر کی کتابوں میں ایسے واقعات درج ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ امام موصوف اپنے مدمقابل کو دلائل سے ایسا زچ کرتے کہ وہ بات کرنے کے قابل ہی نہ رہتا جیسا کہ امام مالک نے ان کے

بارے میں فرمایا کہ اگر یہ اپنے مدمقابل کو کہہ دیں کہ تیرے سامنے جو مٹی پڑی ہے، یہ سونا ہے تو اسے سونا ثابت کرنے کے لئے ایسے دلائل دیں گے۔ کہ بالآخر اسے تسلیم کرنا پڑے گا کہ واقعی یہ سونا ہے۔ لیکن اگر یہ کسی دینی مسئلے میں ایک موقف اختیار کرلیں تو اسے حق ثابت کرنے میں تو یہ یدطولیٰ رکھتے ہیں۔

کوفہ میں ایک ایسا گمراہ شخص رہائش پذیر تھا۔ جسے بعض لوگ قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اور اس کی باتیں غور سے سنا کرتے۔ اس نے ایک دفعہ لوگوں سے کہا (نعوذ باللہ "نقل کفر کفر نہ باشد") کہ عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) حقیقت میں یہودی تھا۔ اور وہ اسلام قبول کرنے کے بعد بھی یہودی ہی رہا۔ امام ابو حنیفہ نے جب یہ بات سنی، تو ان کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ آپ فوراً اس کے پاس پہنچے اس سے ملاقات کی اور فرمایا، میں آج ایک خاص کام کے لئے آیا ہوں۔ اس نے کہا چشم روشن دل ماشاد فرمائیے۔ کیا کام ہے؟ سر آنکھوں پر خوش آمدید آپ فرمائیں آپ جیسے معزز انسان کی بات کو قبول کرنا سعادت ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ کی بیٹی کی نسبت میں اپنے فلاں ساتھی سے کردوں، کیا آپ کو منظور ہے، کیوں نہیں، کیوں نہیں۔ لیکن منگیتر کا ذرا تعارف تو کرائیں، کہ وہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا وہ بڑا مالدار اور اپنی قوم میں اسے عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، بڑا سخی ہے، کھلے ہاتھ کا مالک ہے، حافظ قرآن ہے، شب زندہ دار ہے، اللہ کے خوف کی وجہ سے آہ وزاری کمال انداز میں کرتا ہے۔ اس نے اتنی تعریف سن کر کہا بس بس اتنا ہی کافی ہے ایسا شخص ہی میرا داماد بننے کے قابل ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے خوشگوار موڈ کو دیکھتے ہوئے کہا: میری یہ بات بھی ذرا غور سے سنیں، اس میں ایک برائی بھی ہے۔ اس نے چونک کر کہا وہ کیا؟

آپ نے فرمایا: وہ شخص یہودی ہے۔ یہ بات سن کر وہ شخص بدکا، اور کہنے لگا: ارے یہودی ہے۔ اے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ! کیا آپ میری بیٹی یہودی کے نکاح میں دینا چاہتے ہیں؟ اللہ کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ میں اپنی بیٹی کی شادی کسی یہودی کے ساتھ کرنے کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ خواہ اس میں زمانے بھر کی خوبیاں جمع کیوں نہ ہوجائیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اب کیوں اچھلتے ہو۔ اپنی بیٹی کا یہودی کے ساتھ نکاح کرنے سے کیوں اتنا بدکتے ہو۔

تجھے یہ کہتے ہوئے قطعاً شرم نہ آئی کہ نعوذ باللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے بعد دیگرے اپنی دو بیٹیوں کی شادی ایک یہودی سے کردی۔ کچھ شرم کرو حیا کرو، بے غیرت انسان تیرے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔

وہ شخص یہ باتیں سن کر کانپنے لگا۔ اور فوراً پکار اٹھا، الٰہی میری توبہ! مجھے بخش دے! یہ بری بات جو میری زبان سے نکلی، یہ افتراء اور بہتان جو میں نے باندھا، الٰہی مجھے معاف کردے۔ بلاشبہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔ (حیات تابعین کے درخشاں پہلو ۶۱۳)

تحکیم کے جواز کا فتویٰ

ایک دفعہ کا واقعہ ہے ضحاک شاری نامی ایک خارجی، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا۔ اور اس نے دیکھتے

تی یہ کہا اے ابوحنیفہ اللہ سے معافی مانگو۔ توبہ کرو۔ آپ نے پوچھا میں نے کیا جرم کیا ہے۔ جس کی معافی مانگوں۔

خارجی نے کہا آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مابین پیدا ہونے والے اختلافات میں تحکیم کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔

امام ابوحنیفہ نے کہا کہ تم اس مسئلے پر میرے ساتھ مناظرہ کرنا چاہتے ہو۔ خارجی نے کہا، ہاں میں تیار ہوں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہمارے درمیان ہونے والے مناظر کا فیصلہ کون کرے گا؟

خارجی نے کہا: جس کو آپ چاہیں، جج بنالیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے خارجی کے ساتھیوں پر نظر دوڑائی اور فرمایا اس کو حکم بنالیں۔ میں آپ کے ساتھی کو جج بنانے پر راضی ہوں کیا تم بھی راضی ہو۔

خارجی خوش ہو گیا۔ اور اس نے کہا مجھے منظور ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بڑے افسوس کی بات ہے۔ تم آج خود میرے اور اپنے درمیان ہونے والے جھگڑے کا فیصلہ کرنے کے لئے تحکیم کو جائز قرار دیتے ہو۔ اور اللہ کے دو عالی شان صحابہ کے درمیان ہونے والے اختلافات کو مٹانے کی خاطر تحکیم کا انکار کرتے ہو۔ مجھے افسوس ہے تیری عقل و دانش پر، اور تیرے انداز فکر پر۔

یہ سن کر خارجی ششدر رہ گیا اور اسے کوئی جواب سوجھائی نہ دیا۔ (ایضاً ۲۱۴)

کیا وہ شخص مومن مرا یا کافر؟

ایک روز سرزمین اسلام میں شر کا بیج بونے والا گمراہ کن فرقہ جہمیہ کا سربراہ جہم بن صفوان، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کے لئے آیا۔ اس نے کہا میں آپ کے ساتھ چند ضروری باتیں کرنے کے لئے آیا ہوں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تمہارے ساتھ بات کرنا معیوب ہے۔

جن نظریات کا تو حامل ہے اس میں غور و خوض اور بحث و تمحیص آگ کا بھڑکتا ہوا شعلہ ہے۔

جہم نے کہا، یہ آپ نے فیصلہ مجھ پر کیسے صادر کر دیا۔ حالانکہ اس سے پہلے آپ نہ مجھ سے کبھی ملے ہیں اور نہ ہی آپ نے میری کبھی کوئی بات سنی ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آپ کی بہت سی ایسی باتیں مجھ تک پہنچ چکی ہیں۔ جن کا صدور کسی مسلمان سے ممکن نہیں۔

جہم نے کہا: کیا تم غیب کی بنیاد پر فیصلہ دیتے ہو۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تیرے نظریات لوگوں میں عام پھیل چکے ہیں، عام و خاص بخوبی اس نظریات سے واقف ہو چکے ہیں۔ اس بنا پر میرے لئے تیرے بارے میں یہ فیصلہ کرنا جائز ہے۔ کیونکہ یہ درجہ تواتر کو پہنچ چکے ہیں۔

جہم نے کہا: میں آپ سے صرف ایمان کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ابھی تک تجھے ایمان کا ہی پتہ نہیں چلا کہ آج اس کے بارے میں مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو؟ جہم نہیں! مجھے ایمان کا تو علم ہے لیکن اس کے چند پہلوؤں میں چنداں شکوک و

شبہات ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایمان میں شک وشبہ کفر ہے۔ جہم نے کہا آپ کے لئے یہ درست نہیں کہ مجھے اس وقت کفر کیساتھ منسلک کرو۔ جب تک میری طرف سے ایسی کوئی بات معلوم نہ کرلو۔ جو کفر کے مترادف ہو، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا: چلو، پوچھو، جو تم پوچھنا چاہتے ہو؟

جہم نے کہا مجھے کوئی ایسا شخص بتایئے جس نے اللہ کو اپنے دل سے پہچانا ہے۔ اور اس نے یہ جان لیا ہو کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، کوئی ہمسر نہیں اور اس نے اللہ کو اس کی صفات کے ذریعے پہچانا ہو۔ حالانکہ اس جیسی کوئی چیز نہیں۔

پھر وہ شخص اس حالت میں مر گیا کہ اس نے اپنی زبان سے ایمان کا اعلان نہیں کیا۔

کیا وہ شخص مؤمن مرا یا کافر؟

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کی موت، حالت کفر میں ہوئی۔ وہ جہنمی ہوگا۔ جبکہ اس نے اپنی زبان سے اس ایمان کا اقرار نہیں کیا جس کی معرفت اس کے دل نے حاصل کرلی تھی۔ جبکہ زبانی وضاحت کے سلسلے میں وہاں کوئی مانع اور رکاوٹ بھی نہیں۔

جہم نے کہا: وہ بھلا مؤمن کیوں نہیں اس نے تو اللہ کی معرفت اسی طرح حاصل کی جیسا کہ کرنے کا حق ہوتا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم قرآن کو حجت مانتے ہو قرآن پر تیرا ایمان ہے۔ تو میں قرآن حکیم سے دلائل پیش کروں اور اگر قرآن پر تیرا ایمان نہیں تو میں عقلی دلائل سے اپنی یہ بات ثابت کروں۔

جہم نے کہا میں قرآن کو حجت مانتا ہوں۔ اور قرآن کی صداقت پر میرا ایمان ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایمان کو جسم انسانی کے دو اعضاء کے ساتھ منسلک کردیا ہے۔ دل اور زبان، ایمان کی صحت کے لئے ان دونوں کا اعتراف واقرار ضروری ہے۔ صرف ایک کا اعتراف قابل قبول نہیں ہوگا۔ کتاب اللہ اور حدیث رسول ﷺ میں اسکی وضاحت ملتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ، وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ○ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (المائدہ: ۸۵)

انہوں نے اپنے دل سے حق پہچان لیا تھا۔ اور اپنی زبان سے اس کا اقرار بھی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں انکے زبانی اعتراف کی بنا پر ایسے باغات میں داخل کیا جن میں نہریں بہتی ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

والاسباط وما اوتی موسی وعیسی وما اوتی النبیون من ربھم ﴿ (البقرہ ۱۳۶)
اللہ نے انہیں زبانی اقرار کا حکم دیا ہے صرف دلی معرفت پر اکتفا نہیں کیا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"قولوا لا الہ الا اللہ تفلحون"
تم اقرار کرو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، کامیاب ہو جاؤ گے۔
آپ نے صرف دلی معرفت کو فلاح و کامیابی کا معیار قرار نہیں دیا بلکہ اس کے ساتھ زبانی اقرار کو بھی لازمی قرار دیا۔
اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:
"یخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ"
اس فرمان میں یہ نہیں کہا کہ جس نے اللہ کو دل سے پہچان لیا وہ جہنم سے باہر آ جائے گا۔
اگر ایمان کا تعلق صرف دل سے ہوتا، زبانی اقرار کی کوئی حیثیت نہ ہوتی تو ابلیس بڑا مومن ہوتا، وہ اپنے رب کو پہچانتا تھا کہ اس نے اسے پیدا کیا، وہی اسے مارے گا، وہی اسے زندہ کریگا، اسی نے راندہ درگاہ کیا۔
اللہ تعالی نے اس کا مکالمہ قرآن میں بیان کیا ہے:
﴿ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین ﴾
تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اس آدم کو تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے۔ ابلیس نے یہ کہا۔
﴿ رب فانظرنی الی یوم یبعثون ﴾ (الحجر ۳۶)
میرے رب مجھے قیامت تک مہلت دے دیجئے۔
اس نے یہ بھی کہا:
﴿ فبما اغویتنی لاقعدن لھم صراطک المستقیم ﴾
جیسا کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں بھی تیرے سیدھے راستے پر بیٹھوں گا۔
امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تیرا خیال درست ہوتا تو اکثر کافر مومن کہلاتے کیونکہ وہ اپنے دلوں سے رب تعالی کو پہچانتے تھے جبکہ اپنی زبانوں سے اقرار نہیں کرتے تھے۔
جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔
﴿ وجحدوا بھا واستیقنتھا ﴾ (النمل: ۱۴)
دیکھئے ان کے دلی یقین کی بنا پر انہیں مومن قرار نہیں دیا بلکہ انکے زبانی انکار کی وجہ سے انہیں کافر قرار دیا گیا ہے۔
امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ مسلسل قرآن وحدیث کے دلائل دیئے جا رہے تھے۔ جنہیں سن کر جہم کے

چہرے پر پریشانی وپشیمانی کے آثار واضح دکھائی دے رہے تھے۔ داخل ہی جب مارس کو وہ یہ کہتے ہوئے کھسکنے لگا۔ کہ آپ نے مجھے بھولا ہوا سبق یاد دلا دیا ہے۔ میں پھر کبھی دوبارہ آپ کے پاس آؤں گا، یہ کہہ کر وہ چل دیا۔ اس کے بعد اس نے نہ آنا تھا اور نہ ہی وہ آیا۔ (حیات تابعین کے درخشاں پہلو ۶۱۵)

مسجد میں بعض جائز کام بھی ناجائز ہیں

مسجد میں وہ جائز فعل بھی جائز نہیں، جس کے لئے مسجد نہیں بنائی گئی۔ حتیٰ کہ اپنی گمشدہ (کھوئی ہوئی) چیز کے لئے اعلان کرنا، خرید وفروخت کرنا، دنیا کی باتیں کرنا، ان باتوں کے لئے جمع ہو کر بیٹھنا، بدبودار چیز کھا کر مسجد میں جانا جائز نہیں۔ (احکام مسجد از افادات تھانوی ۳۰)

مسجد اور عیدگاہ میں بچوں کو لے جانے کی مذمت

ہمارے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جنبوا مساجد کم صبیانکم" یعنی اپنی مسجدوں سے اپنے بچوں کو علیحدہ رکھو۔

آج کل عام طور سے بچوں کو عیدگاہ میں لے جانے کا رواج ہو گیا ہے۔ جس کو دیکھو وہ اپنے ساتھ ایک دم چھلا ضرور لئے ہے۔ اور حیرت تو یہ ہے کہ ہر سال تکلیف اٹھانے کے باوجود پھر بھی لوگوں کو اس کا ذرا بھی احساس اور تمیز نہیں ہوتی۔ شاید ہی کوئی سال ایسا ہوتا ہو کہ بچے عیدگاہ میں جا کر عین نماز کے وقت رونا، چیخنا، چلانا نہ شروع کرتے ہوں بلکہ ایک، دو، تو ان میں سے ہگ مُوت بھی دیتے ہیں۔ خود میرے سامنے کا واقعہ ہے، میرے زمانہ طالب علمی میں ایک میرے عزیز کم عمر بچے کو میرٹھ کی عیدگاہ میں لے گئے اور بچے نے عین نماز کے وقت قضائے حاجت کی فرمائش کی، اسکی فرمائش سن کر سخت پریشانی ہوئی۔ اول تو عین نماز کا وقت، دوسرے میرٹھ کی عیدگاہ جس میں ہزاروں کا مجمع اور قریب میں ایسا کوئی جنگل بھی نہیں جس میں اس کو بٹھلا دیا جاتا۔ پھر نماز کھڑے ہونے کا وقت بھی بالکل قریب۔ آخر یہ تجویز ہوئی کہ ایک حلوائی کو چار آنہ دے دیئے گئے۔ اس نے اپنے تخت کے نیچے اس کو بٹھلا لیا۔ چاروں طرف سے کپڑا لٹکا ہوا تھا۔ اوپر رنگ برنگ کی مٹھائی اور نیچے یہ تحفہ بھرا ہوا تھا۔ (ایضاً ۵۴)

ایک زبردست غلطی اور ایک غلط فہمی

بعض لوگ مسجد اور مدرسہ کے لئے زبردستی چندہ وصول کرتے ہیں۔ یہ اس سے بھی بدتر ہے (کہ آدمی اپنے لئے ایسا کرے) کیونکہ اگر اپنے نفس کے لئے کرتا تو اپنے کو دنیوی نفع پہنچاتا اور جب حق تعالیٰ کے لئے ایسا کیا تو خدا تعالیٰ بھی راضی نہ ہوئے اور اپنے پاس بھی نہ رہا۔ "خسر الدنیا والاخرۃ" (دنیا اور آخرت دونوں جگہ نقصان ہوا)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اپنے لئے تو مانگتے نہیں، اللہ کے واسطے مانگتے ہیں، لیکن یہ عذر باطل ہے۔ اس لئے کہ معصیت ہر حال میں معصیت ہے، دین کے واسطے بھی معصیت حلال نہیں ہو جاتی، بلکہ

اسکی برائی زیادہ سخت ہے۔ معصیت وثواب کا ذریعہ بنا رہا ہے۔ حرام کو دین کا آلہ بنانا اور ثواب کا اعتقاد رکھنا سخت معصیت ہے۔ (احکام مسجد، افادات تھانوی ۹۲)

ایک مسجد کی تعمیر کا واقعہ

تھانہ بھون کے اسٹیشن پر ایک مسجد بنی ہے۔ جب اس کا کام شروع ہوا تو ہمارے پاس کل آٹھ روپے تھے، وہاں ایک مولوی صاحب پرانی روش کے تھے، انہوں نے پوچھا کہ مسجد کے لئے کتنے روپیہ جمع ہوئے۔ لوگوں نے آٹھ روپے، کہنے لگے، آٹھ روپے؟! اور مسجد کا کام شروع کرادیا۔ انہوں نے بڑا تعجب کیا اور یہ کہا کہ جب تک دو ہزار روپے جمع نہ ہو، تعمیر کو ہاتھ نہ لگانا، آٹھ روپے سے بھی بھلا کہیں مسجد تیار ہوا کرتی ہے۔ مجھے یہ قصہ معلوم ہوا تو میں نے کہا، آپ نے اللہ میاں کو اپنے اوپر قیاس کیا ہے۔ خدا کے پاس تو سارے خزانے ہیں اس کے یہاں روپے کی کیا کمی ہے۔

﴿وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾

میں نے کہا کہ تم بنیاد رکھو اور کسی کا کہنا مت مانو۔ تم اللہ کا نام لے کر کھداؤ، اللہ میاں ہی اس کو غیبی سامان سے بھر دیں گے۔ ان مولوی صاحب نے کہا کہ میاں لڑکے ہو کچھ سمجھتے نہیں، میں نے کہا کہ جب لڑکوں سے کام چل جائے تو بڈھوں کے بولنے کی ضرورت نہیں اور واقعی ان کے اعتبار سے ہم لڑکے تھے۔ جب یہ آٹھ روپے ختم ہوگئے اور روپیہ نہ رہا تو میں نے ناظم تعمیرات سے کہہ دیا کہ کسی سے چندہ مت مانگنا۔ وہ کہتے تھے کہ یہ حال ہوگیا کہ میں بازار کسی کام کے لئے جا رہا ہوں اور لوگ پکار رہے ہیں کہ میاں فلاں صاحب ادھر آئیے، میں کہتا ہوں کہ بھائی مجھ کو جانا ہے وہ کہتے کہ جی ذرا ٹھہرو! تو پھر وہ خود آتے اور کوئی چار روپیہ دے جاتا، غرض لوگ بلا بلا کر روپیہ دیتے تھے۔ اس زمانہ میں بیگم بھوپال کے صاحب زادہ بیمار تھے، وہ اس قدر پریشان تھیں کہ ڈاک تک نہ دیکھتیں تھیں۔ اس حالت میں، میں نے ناظم تعمیرات سے کہہ دیا کہ تم ان کے پاس لکھ دو کہ یہاں ایک مسجد بن رہی ہے۔ ایک کار خیر ہے۔ اگر اس میں حصہ لینا چاہیں تو حصہ لے سکتی ہیں۔ میں آپ سے چندہ نہیں مانگتا، صرف اس لئے اطلاع کر دی کہ شاید علم ہونے پر پھر آپ کو خیال ہو کہ مجھے کیوں نہ اطلاع کی گئی۔ اس کار خیر میں مجھے کیوں نہ شریک کیا گیا۔ انہوں نے فوراً جواب دیا کہ مسجد میں کتنے روپے خرچ ہوں گے، تخمینہ کر کے اطلاع کیجئے۔ ہمارے دوستوں نے کہا کہ کچھ زیادہ لکھ دیجئے، کیوں کہ خرچ اگر زیادہ ہوگیا تو زیادہ روپے کی ضرورت ہوگی۔ اور تعمیر کا کام ایسا ہی ہے کہ کبھی بڑھ جاتا ہے۔ میں نے کہا نہیں جی۔ اللہ میاں کے یہاں کچھ کمی نہیں ہے اور بعد میں ضرورت ہوگی تو وہ پھر انتظام کر دیں گے۔ غرض ان کو صحیح تخمینہ کی بلا کم وبیش اطلاع کی گئی۔ روپیہ آ گیا اتفاق سے کام بڑھ گیا اور روپے کی اور ضرورت پڑی۔ میں نے ناظم سے کہا کہ ایک خط اور لکھ دو بیگم صاحبہ کو، اور اس کا مضمون یہ ہو کہ جو روپیہ آپ نے بھیجا تھا وہ تو سب لگ گیا اور اتفاق سے کام بڑھ گیا۔ آپ کو اطلاع اس لئے نہیں کی جاتی ہے۔ کہ آپ خواہ مخواہ اس کی تکمیل ہی کریں بلکہ اس لئے کی جاتی ہے کہ بعد میں آپ کو ناگواری نہ ہو کہ مجھے کیوں نہیں اطلاع کی۔ آپ سے چندہ کی درخواست نہیں کی جاتی۔

آپ اگر آزادی سے دینا چاہتیں دے دیں۔ چنانچہ خط پہنچتے ہی فوراً روپیہ آ گیا۔

ایک اور واقعہ

میں بقسم کہتا ہوں کہ اگر لوگ خالص نیت کے ساتھ اپنا کام کرتے رہیں تو اپنے آپ ہی لوگ آ آ کر خدمت کریں گے۔

کانپور میں جب میں پڑھاتا تھا، تو مدرسہ کی مسجد میں طلبہ کے لئے ایک حوض تیار کرانے کی ضرورت ہوئی۔ روپیہ تھا نہیں اور کسی سے چندہ مانگنے کو طبیعت نے گوارا نہ کیا۔ بس میں نے مدرسہ والوں سے کہا کہ تم اپنے اختیار کا کام کر دو۔ اور ایک جگہ متعین کر کے گڑھا کھدوا دیا گیا اور چھوڑ دیا گیا، لوگ دریافت کرتے کہ یہ کیا ہے؟ ہم کہتے ہیں کہ حوض ہے۔ جتنی ہماری اندر طاقت تھی۔ اور جتنا سامان ہمارے پاس تھا۔ اتنا ہم نے کر لیا۔ آگے اللہ تعالیٰ مالک ہے۔ دو ایک دن تو یونہی پڑا رہا۔ اس کے بعد ایک دن محلّہ میں ایک بڑی بی نے مجھ کو اپنے گھر بلایا۔ جو پہلے بھی کبھی بلایا کرتی تھی۔ اور کہا کہ میں نے سنا ہے کہ ایک حوض تجویز ہوا ہے۔ اس کا کیا انتظام کیا گیا ہے؟ میں نے کہا، جتنا کام میرے اختیار میں تھا اتنا کرا دیا۔ کہنے لگی، کیا تخمینہ ہے؟ میں نے کہا۔ پانچ سو روپیہ، کہنے لگی، میں دوں گی۔ میرے سوا کسی اور کی رقم نہ لگے۔ اب اور لوگ آنے شروع ہو گئے۔ کہ صاحب! ہمارے پانچ سو روپیہ قبول فرمائیے۔ میں نے کہہ دیا کہ ایک بی بی نے ایسا کہہ دیا ہے۔ ہاں! ایک سائباں کی تجویز ہے۔ کہ اس کے اوپر ڈالا جائے۔ کہنے لگے۔ تو پھر ہم اس کے لئے دیتے ہیں۔ چنانچہ اسی طرح حوض بھی تیار اور سائباں بھی تیار ہو گیا۔ تھوڑا سا کام شروع کر دینے سے کام قابو میں رہتا ہے۔ (احکام المسجد از افادات تھانویؒ: ۸۶،۸۵)

ایک دلچسپ استدلال

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شب قدر معلوم کرنے کے لئے طاق اعداد میں غور کیا تو سات کا عدد اس کے لئے زیادہ موزوں نظر آیا۔ جب سات کے عدد میں غور کیا تو معلوم ہوا: کہ آسمان بھی سات ہیں اور زمینیں بھی سات اور دریا بھی سات، صفا اور مروہ کے درمیان بھی سات ہی مرتبہ سعی کی جاتی ہے، کعبہ کا طواف بھی سات ہی مرتبہ کرتے ہیں، سنگریزے بھی سات ہی پھینکے جاتے ہیں۔ آدمی کی تخلیق (پیدائش) بھی سات اعضاء سے ہوئی ہے۔ آدمی کے چہرے میں بھی سات ہی سوراخ بنائے گئے ہیں یعنی دو کان، دو نتھنے، دو آنکھیں اور ایک منہ۔ قرآن کی قرأت بھی سات ہیں، سجدہ بھی سات ہی اعضاء سے کیا جاتا ہے، دوزخ کے دروازے بھی سات ہیں، دوزخ کے نام بھی سات ہیں، دوزخ کے طبقے بھی سات ہیں، اصحاب کہف بھی سات ہیں، عاد کی قوم بھی سات راتوں میں ہوا سے ہلاک ہوئی، حضرت یوسف علیہ السلام بھی سات برس جیل خانے میں رہے۔ سورۃ یوسف میں جن گایوں کا ذکر آیا وہ بھی سات تھیں، قحط بھی سات سال رہا، سات ہی سال فراخی اور کشادگی رہی (فرعون کے خواب اور حضرت یوسف علیہ السلام کی بیان کردہ تعبیر کی

طرف اشارہ ہے) اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حج کے بعد سات روزے رکھو۔ آنحضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ کتا برتن میں منہ ڈال دے تو سات دفعہ اسے دھونا چاہئے، پہلی مرتبہ مٹی سے پھر پانی سے۔ حضرت ایوب علیہ السلام مصیبت میں سات برس گرفتار رہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "میری امت کے شہید بھی سات طرح کے ہیں: (۱) وہ جو خدا کی راہ میں مارے گئے۔ (۲) وہ جو طاعون کی بیماری میں مریں۔ (۳) جو سل کی بیماری سے مریں۔ (۴) جو پانی میں ڈوب کر مریں۔ (۵) جو آگ میں جل جانے سے مریں۔ (۶) جو اسہال یعنی دستوں کی بیماری سے مریں۔ (۷) اور وہ عورت جو نفاس کی حالت میں مر جائے۔"

اللہ تعالیٰ نے قسم بھی مسلسل سات چیزوں کی کھائی ہے: (۱) آفتاب (۲) چاشت کا وقت (۳) چاند (۴) دن (۵) رات (۶) آسمان (۷) اور جس نے آسمان وزمین کو بنایا (یہ کل سات ہوئے)۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قد بھی سات گز لمبا تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا بھی سات گز لمبا تھا۔

دلچسپ نتیجہ: اس بیان سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اکثر چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے سات کے حساب سے بنایا ہے اگر شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہے تو اوپر کے بیان سے یہ استدلال ہوتا ہے کہ شب قدر غالباً ستائیسویں شب کو ہوگی۔

بے استعدادوں کیساتھ دماغ تھکانا فضول ہے

میرے پاس ایک مرتبہ ایک موذن آیا کہنے لگا کہ قرآن شریف سے مسح رجل بھی ثابت ہے اور شاہ عبدالقادر صاحب کا ترجمہ لا کر دکھایا وہ ترجمہ اگرچہ صحیح اور بامحاورہ ہے لیکن اسکو بھی خود دیکھ کر سمجھنا مشکل ہے۔ اس میں لکھا تھا کہ "دھوا پنے منہ اور ہاتھوں کو اور ملو اپنے سروں کو" اس کے بعد ہے "وارجلکم" اس کا عطف ہے "ایدیکم" پر اور وہ معمول ہے اغسلوا کا۔ ترجمہ میں یہ لکھا تھا "اور پیروں کو" آپ کو بوجہ صرف ونحو نہ جاننے کے یہ تو معلوم نہیں ہوا کہ یہ کس کے ساتھ متصل ہے آپ نے اس کو قریب کے ساتھ متصل کیا اور ظاہر ہے کہ جو شخص صرف ونحو سے واقف نہ ہوگا وہ قریب ہی کے ساتھ متصل کریگا اور جاننے والا یہ دیکھ لے گا کہ "ارجلکم" ہے منصوب، لہٰذا مجرور کے ساتھ نہیں ہو سکے گا۔ یہ دوسری بات ہے کہ قراءت بھی دوسری لی جائے اس وقت دوسرے قواعد سے اس عطف کا پتہ چلے گا۔ مجھ کو سخت پریشانی ہوئی کہ اسکو کیونکر سمجھاؤں اور کیونکر کہوں اس کا عطف "ایدیکم" ہے۔ کیونکہ یہ عطف ہی کو نہیں جانتا اس کے ساتھ دماغ تھکانا فضول ہے کیونکہ یہ اس کی استعداد سے بالکل باہر ہے یہ بھی آجکل مرض ہو گیا ہے۔ کہ لوگ اپنی استعداد سے زیادہ سوال کرتے ہیں۔ (امثال عبرت ۱۵۶)

ایک غیر مقلد کی کم علمی کی مزاحیہ حکایت

ایک شخص نے ایک غیر مقلد سے پوچھا کہ یہ حنفی فاسق ہیں۔ سائل نے کہا کہ یہ لوگ امام کے ساتھ سورۂ فاتحہ کو قصداً ترک کرتے ہیں۔ کیوں کہ حدیث میں ہے "لاصلوٰۃ الابفاتحۃ الکتاب" بلا فاتحہ

کے نماز نہیں ہوتی اور تارک صلوٰۃ کے متعلق حدیث میں ہے۔ "من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر" تو اس حساب سے تو ان کو کافر ہونا چاہیے۔ کہنے لگے اس میں تاویل ہوسکتی ہے۔ سائل نے کہا ایسی تاویل تو "لاصلوۃ الابفاتحة الکتاب" میں بھی ہوسکتی ہے مگر آپ تو اس میں وہی تاویل نہیں کرتے تو پھر "فقد کفر" میں کیوں کرتے ہیں؟ اور ان کو فاسق کیسے کہتے ہیں؟ اس کو اس کا جواب نہیں بن پڑا۔

ف: یہ تمام خرابی بے اصولی کی ہے۔ علم بے اصول ایسا ہی ہوتا ہے کہ وہاں نہ علم ہوتا ہے نہ سمجھ نہ تدبر۔ جو جی میں آیا کہہ دیا۔ (امثال عبرت: ۳۰۹)

یک من علم را دہ من عقل مے باید

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ ایک طالب علم ہمارے ہم سبق تھے۔ عورتوں نے ان کے وطن میں ان سے وعظ کے لئے کہا۔ وعظ میں آپ نے کہا کہ عورتوں کو بھی ختنہ کرانی چاہیے، یہ سن کر عورتیں بہت بگڑیں اور ان کو خوب گالیاں سنائیں کہ اپنی ماں کی کرا، اپنی بہن کی کرا، انہیں پیچھا چھڑانا مشکل ہوگیا۔ یہ خبر دیوبند پہنچی تو میں نے کہا کہ تمہیں یہ کیا شامت سوار ہوگئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اجی میں نے تو یہ سوچا کہ معمولی مسئلے مسائل کیا بیان کروں، وہ تو معلوم ہی ہیں وہ مسئلہ بتاؤں کہ کسی کو نہ معلوم ہو، میں نے کہا کہ بھلے مانس یہ فعل کون سا سنت ہے۔ فقہاء نے بھی لکھا ہے کہ یہ سنت نہیں ہے پھر ایک غیر ضروری مسئلہ کو بیان کر کے خواہ مخواہ کیوں برائی مول لی یہ کون سی عقلمندی تھی کہ عورتوں میں ایک ایسا مسئلہ بیان کرنے بیٹھ گئے۔

ف: مقولہ ہے کہ "یک من علم را دہ من عقل مے باید"

حضرت حکیم الامتؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مستورات میں، میں نے وعظ اور آیت تلاوت کی اس میں جب ﴿وَالْحَافِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ﴾ پر پہنچا تو میں بڑا پریشان ہوا کہ اس کا ترجمہ کیا کروں۔ معاً اللہ تعالیٰ نے دل میں ڈالا کہ اپنی آبرو کی حفاظت کرنے والے یا ناموس کہہ دیا جاوے یہ اور بھی اچھا ہے۔ بعضے واعظوں کو دیکھا غضب کرتے ہیں۔ صاف صاف کہہ ڈالتے ہیں۔ (حسن العزیز)

جاہل حافظ کی حکایت

ایک جاہل نے کسی مولوی سے نکاح پڑھانے کے لئے کہا تھا۔ انہوں نے واقعہ دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مرد وعورت میں باہم قرابت محرمیت ہے۔ مولوی صاحب نے کہا، نکاح نہیں ہوسکتا اس کی خوشامد کی، مگر مولوی صاحب کیسے مانتے۔ اس نے ایک مؤذن سے پڑھوالیا اور صبح آ کر مولوی صاحب سے کہا کہ واہ تم تو بڑے عالم مشہور ہو، تو تم سے ایک نکاح نہ ہوسکا۔ دیکھو مؤذن نے پڑھ دیا۔

ف: یہ علماء کی غلطی ہے کہ وہ لوگوں کی دل شکنی کا خیال کرتے ہیں۔ اور جواب دینے بیٹھ جاتے ہیں مگر یہ خیال نہیں کرتے کہ ایسی وسعت اخلاق میں لوگوں کی دین شکنی ہے جو دل شکنی سے اشد ہے۔ (امثال

جہت ۳۲۸)

غیر شرعی رسومات

۱) بلند شہر میں ایک رئیس زادے کے باپ کا انتقال ہو گیا، ان کے اعزہ چاروں طرف سے جمع ہو گئے اور ایک بارات سی آ گئی، رئیس زادے نے سب کے لئے عمدہ کھانے پکوائے جب کھانا چنا گیا تو اس نے مہمانوں سے کہا کہ مجھے کچھ عرض کرنا ہے۔ پہلے میری بات سن لیجئے پھر کھانا شروع کیجئے گا۔ سب لوگ ہاتھ روک کر بیٹھ گئے اس نے سب کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ اس وقت مجھ پر کیسا سانحہ گذر رہا ہے۔ اسوقت میرے والد ماجد کا سایہ میرے سر پر سے اٹھ گیا ہے۔ اور سب جانتے ہیں کہ باپ کا سایہ اٹھ جانے سے کیسا صدمہ ہوتا ہے۔ تو کیا یہی انصاف ہے کہ مجھ پر تو یہ مصیبت گذرے اور تم آستین چڑھائے مرغن کھانا کھانے کو تیار ہو گئے۔ کیوں صاحب یہی ہمدردی ہے؟ بس مجھ کو جو کہنا تھا کہہ چکا، اب کھانا شروع کیجئے۔ بھلا اب کون کھاتا جب سر پر جوتیاں پہلے ہی پڑ گئیں، سب لوگ دسترخوان سے اٹھ کھڑے ہوئے اور رئیس زادے نے غربا کو بلا بھیجا کہ بیٹھو کھاؤ۔ تمہارے کھانے سے میرے باپ کی روح کو ثواب پہنچے گا اور یہ برادری کے کھاتے پیتے لوگ آستین چڑھا کر بیٹھ گئے ان کے کھانے سے ان کو کیا ثواب ملتا اور میری رقم بھی برباد ہو جاتی۔ غرض غریبوں نے خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور دعا دیتے ہوئے چلے گئے۔ اس کے بعد برادری کے چند معزز لوگ اسطرف جا کر بیٹھے اور غمی کی رسوم میں مشورہ کرنے لگے۔ سب نے بالاتفاق یہ طے کیا کہ واقعی یہ رسمیں بالکل عقل کے خلاف ہیں اور شریعت کے خلاف تو ہیں ہی، ان سب کو یک لخت موقوف کر دینا چاہیئے۔ کسی نے ان رئیس زادے سے کہا کہ میاں! جب تم کو کھلانا منظور نہ تھا تو پہلے ہی سے یہ بات کہدی ہوتی۔ اتنا انتظام ہی تم نے کیوں کیا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ اگر میں یہ انتظام نہ کرتا اور کھانا تیار کرنے سے پہلے یہ بات کہتا تو لوگ یوں سمجھتے کہ اپنی بچت کے لئے یہ بات کی ہے۔ اب کسی کا یہ منہ نہیں رہا کہ مجھے یہ الزام دے سکے۔ کیونکہ میں نے کھانے ایسے عمدہ تیار کرا دیئے تھے۔

۲) قصبہ کیرانہ کے رہنے والے ایک حکیم صاحب فرماتے تھے۔ کہ میرے پاس ایک گوجر آیا، اس کا باپ بیمار ہو رہا تھا کہنے لگا کہ حکیم صاحب جس طرح ہو سکے اب کی مرتبہ اس کو اچھا ہی کر دیجئے کیونکہ قحط بہت ہو رہا ہے اگر بڈھا مر گیا تو مرنے کا تو ایسا غم نہیں مگر چاول بہت مہنگے ہیں۔ (غیر شرعی رسومات کو کس طرح پورا کروں گا) ان کو کس طرح کھلاؤں گا۔

ف: دین میں تنگی نہیں ہے لیکن ہم لوگوں نے خود غیر شرعی رسومات داخل کر کے شریعت کو مشکل بنا دیا ہے جیسے مرگ کی رسومات، تیجہ، نواں، چالیسواں وغیرہ اس کی شریعت میں کچھ اصل نہیں اپنی طرف سے بنائی ہوئی باتیں ہیں۔ مالی کمزوری کی وجہ سے جب ان غیر شرعی رسوم پر عمل نہیں ہوتا تو شریعت پر الزام لگاتے ہیں کہ شریعت پر چلنا مشکل ہے۔ (امثال عبرت)

شیطان کی جوتوں کیساتھ پٹائی کرنا

ایک شخص جب حج کو گیا تو کنکریاں مارتے وقت ایک لمبا جوتا لے کر ان تین پتھروں میں سے ایک پتھر کو خوب پیٹ رہا تھا اور شیطان کو کہہ رہا تھا کہ کم بخت! فلاں دن تو نے مجھ سے یہ گناہ کرایا تھا اور فلاں رات کو تو نے مجھے زنا میں مبتلا کیا تھا اور چوری کرائی تھی۔

ف کئی شخص اپنی کم علمی کی وجہ سے ہر گناہ کی ذمہ داری شیطان ہی پر ڈالتے ہیں حالانکہ تمام گناہ شیطان ہی نہیں کراتا، نفس بھی برابر کا شریک ہے جس کو حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ فرماتے ہیں۔

شیطان و نفس دونوں ہیں دشمن تیرے مگر
دشمن وہ دور کا ہے یہ دشمن قریب کا
نفس و شیطان ہیں خنجر در بغل
وار ہونے کو ہے اے غافل سنبھل

(امثال عبرت ۳۷۱)

معقولی طالب علم کی حکایت

کسی معقولی طالب علم سے مسئلہ پوچھا گیا۔ کہ گلہری کنویں میں گری پڑی ہے پاک کرنے کے لئے کتنے ڈول نکالے جاویں۔ بے چارے نری معقول جانتے تھے فقہ کی خبر نہ تھی اب آپ نے اپنا جہل چھپانے کے لئے اس سے پوچھا کہ گلہری جو گری ہے دو حال سے خالی نہیں یا خود گری یا کسی نے گرادی۔ پھر اگر خود گری ہے تو دو حال سے خالی نہیں ہے دوڑ کے گری یا آہستہ، اگر کسی نے گرائی ہے تو دو حال سے خالی نہیں یا آدمی نے گرائی یا جانور نے، اور ہر ایک کا جدا حکم ہے تو اب بتلاؤ کیا صورت ہے سائل نے پریشان ہو کر کہا کہ صاحب اس کی خبر نہیں، کہنے لگے پھر کیا جواب دیں۔

ف: اور یہ جھوٹ بولا کہ ہر شق کا جدا حکم ہے۔ جدا حکم کیا ہوتا سب کا حکم ایک ہی ہے وہ بے چارہ گھبرا کے چل دیا ان کی منطق کا کیا جواب دیتا۔ تو یہ محض ترکیبیں ہیں اور یہ بھی بعضوں کو آتی ہیں اور بعضوں کو نہیں آتی وہ کیا کرے گا کہ غلط سلط مسئلہ بتادے گا۔

امامت کے لئے دو اماموں کے جھگڑنے کی مزاحیہ حکایت

دو شخص عیدگاہ کی امامت کے مدعی تھے دونوں جا کے مصلے پر کھڑے ہو گئے بعض مقتدی ایک کی طرف تھے۔ اور بعض دوسرے کی طرف گویا کچھ ان کے ووٹ دینے والے تھے اور کچھ ان کے۔ غرض تمام صفوف میں دونوں کے مقتدین کا مجمع خلط ملط تھا ایک نے ''اللہ اکبر'' کہا تو دوسرے امام کے مقتدی یہ سمجھے کہ ہمارا کہہ رہا ہے۔ اور جب دوسرے امام نے کہا ''اللہ اکبر'' تو پہلے کے مقتدی سمجھے ہمارا امام کہہ رہا ہے غرض بڑی پریشانی ہر جزو میں رہی قومہ، رکوع، سجدہ، قعدہ سب میں یہی لطف رہا۔ ایک امام نے ''الحمد'' ختم

کرلی تو اب دوسرے کا انتظار ہے کہ یہ سورۃ چھوٹی پڑھتا ہے۔ یا بڑی اگر بڑی پڑھے گا، میں چھوٹی شروع کردوں گا کہ پہلے رکوع میں جا ملوں اور اگر چھوٹی سے چھوٹی شروع کرے گا تو میں جلدی جلدی ختم کرکے رکوع کردوں گا، بہرحال اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک رکوع میں پہنچا تو دوسرے کے بعض مقتدی غلطی سے رکوع میں جھک گئے تو پاس والا اس کے کہنی مارتا ہے کہ یہ ہمارا امام نہیں، وہ بے چارہ پھر کھڑا ہو گیا۔

ف: جھگڑے کا کسی جگہ اگر امکان بھی نہ ہو تو بدخصلت انسان وہاں بھی جھگڑا پیدا کرلیتا ہے تو دیکھئے یہاں ان لوگوں نے نماز میں بھی جدال (جھگڑا) کھڑا کرلیا۔ (الدعوۃ الی اللہ ۱۹)

ایک قاری کے شاگرد کی مزاحیہ حکایت

ایک قاری صاحب نے اپنے شاگردوں کو حکم کر رکھا تھا۔ کہ ہر بات قرأت سے کیا کرو۔ ایک دفعہ حقہ پیتے ہوئے قاری صاحب کے عمامہ پر چنگاری گر پڑی شاگرد نے قاری صاحب کے سامنے کھڑے ہوکر ہاتھ باندھ کر "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم "قرأت کے ساتھ پڑھ کر نہایت ترتیل سے کہا جناب قاری صاحب، جناب قاری صاحب!" آپ کے عمامہ شریف پر آگ کی ایک چنگاری گر پڑی ہے"۔ اور ہر جگہ خوب مد کھینچا اتنی دیر میں عمامہ کی انگل جل گیا۔

ف: کئی قاریوں کو فن تجوید پر اس قدر ناز ہوتا ہے۔ کہ عامی شخص کو وہ حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ (امثال عبرت:۴۰۲،بحوالہ التحصیل والتسہیل)

ٹی وی اور ڈیجیٹل تصویر کے بارے میں شرعی حکم

مجلس تحقیق مسائل حاضرہ کا اجلاس مورخہ ۲ ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ بمطابق یکم مئی ۲۰۰۶ء بروز دوشنبہ جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴ میں منعقد ہوا۔ یہ اجلاس الیکٹرونک میڈیا کے استعمال کے شرعی احکام پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا تھا۔ جس میں اب تک اس موضوع پر ہونے والی تحقیق اور شرکاء مجلس کی طرف سے تیار کئے گئے مقالات کا جائزہ لیا گیا (جو انشاء اللہ مجلس کی طرف سے ایک مجموعے کی شکل میں شائع ہوں گے) اور شرکاء مجلس نے مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کیں۔

۱)...... ٹیلی ویژن کے مروجہ پروگراموں کی اکثریت بحالات موجودہ ایسی ہے جس میں بے حیائی، بے پردگی، فحاشی، عریانی اور دین بیزاری کا دور دورہ ہے۔ اور اس کے نتیجے میں معاشرہ اخلاق باختگی، جرائم اور دہشت گردی کا جتنا شکار اس دور میں ہوا ہے، اتنا پہلے کبھی نہیں تھا۔ اور کیبل کے ذریعے جس طرح دنیا کے ایک سرے سے نشر ہونے والے پروگرام دنیا کے دوسرے سرے پر دیکھے جارہے ہیں۔ انہوں نے مزید تباہی مچادی ہے اور کوئی ایسا پروگرام تلاش کرنا مشکل ہے جو کسی نہ کسی منکر شرعی سے خالی ہو اور اگر ٹیلی ویژن گھر میں موجود ہو، تو ان منکرات سے بچنا تقریباً ناممکن ہے۔ اس لئے مجلس تمام مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ بحالات مذکورہ ٹیلی ویژن اپنے گھروں میں رکھنے سے اجتناب کریں۔

۲) بحالات موجودہ الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے اسلام، مسلمانوں، علماء دین اور دینی مراکز و مدارس پر جو حملے کئے جارہے ہیں اور ملحدانہ افکار، باطل نظریات اور تحریف دین کی جس طرح ترویج ہو رہی ہے، ان کا ممکنہ جائز ذرائع سے دفاع بقدر استطاعت مسلمانوں، بالخصوص علماء کی ذمہ داری ہے۔

۳) جہاں تک اس فقہی سوال کا تعلق ہے کہ ٹی وی اسکرین یا ڈیجیٹل کیمروں پر نظر آنے والی جانداروں کی شکلیں تصویر کے حکم میں ہیں یا نہیں، تو اس کے بارے میں اس بات پر تمام شرکاء مجلس کا اتفاق ہے کہ ان شکلوں کا اگر پرنٹ لے لیا جائے یا ان کو کسی بھی چیز پر پائیدار طریقہ سے نقش کر لیا جائے تو ان پر تصویر کے تمام احکام جاری ہوں گے۔

۴) جب ان شکلوں کا پرنٹ نہ لیا جائے یا انہیں کسی اور طریقے سے پائیدار طریقہ پر نقش نہ کیا جائے، اس وقت تک ان پر تصویر کے احکام جاری کرنے میں شرکاء مجلس کے درمیان اختلاف رائے ہے اور اس سلسلے میں بنیادی طور پر تین مختلف آراء سامنے آئی ہیں:۔

(الف)۔ایک رائے یہ ہے کہ چونکہ عرفاً اس صورت میں بھی انہیں تصویر سمجھا جاتا ہے، اس لئے ان پر بھی تصویر کے احکام جاری ہوں گے، اور اگر ان میں کوئی اور منکر شرعی نہ ہو، تب بھی وہ صرف تصویر ہونے کی بناء پر ناجائز ہیں۔

(ب)۔دوسری رائے یہ ہے کہ یہ شکلیں تصویر کے حکم میں داخل تو ہیں لیکن مسئلہ مجتہد فیہ ہے اس لئے حاجت عامہ کی بنیاد پر اور بالخصوص جہاد اور دفاع عن الاسلام کی وقتی ضرورت کے تحت ان کے استعمال کی گنجائش ہے۔

(ج)۔تیسری رائے یہ ہے کہ یہ شکلیں جب تک کسی چیز پر پائیدار طریقہ سے نقش نہ ہو، وہ تصویر کے بجائے عکس سے قریب تر ہیں، لہٰذا اگر دوسرے منکرات و محظورات سے خالی ہوں تو محض تصویر ہونے کی بناء پر وہ ناجائز نہیں ہیں۔

تینوں آراء دلائل پر مبنی ہیں اور ہر رائے پر شرکاء کی طرف سے متعدد مفصل مقالات لکھے گئے ہیں جن کی تعداد تقریباً ۲۹ ہے، یہ مقالات مجلس کی طرف سے الگ شائع کئے جائیں گے۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے۔ کہ مورخہ ۲۷ تا ۲۹/اپریل ۲۰۰۵ء کو جمعیت علماء ہند کی طرف سے حضرت مولانا اسعد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک فقہی اجتماع اسی مسئلہ پر غور کرنے کے لئے بلایا تھا، اس کی روئیداد اور قرارداد سے واضح ہوتا ہے کہ اس اجتماع میں بھی کم و بیش انہی تین مختلف آراء کا اظہار کیا گیا تھا۔

(یہ روئیداد ماہنامہ البلاغ کے شمارہ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ مطابق فروری ۲۰۰۶ء میں شائع ہو چکی ہے)

۵)۔۔۔۔ جو دارالافتاء مجلس سے وابستہ ہیں، وہ دیانۃً مذکورہ تین آراء میں سے جس کو حق سمجھیں، اس کے مطابق فتویٰ دیں، مگر چونکہ مسئلہ مجتہد فیہ ہے اس لئے دوسری آراء کا بھی احترام کریں، اور ان کو تنقیص و ملامت کا نشانہ نہ بنائیں۔

۲) جو علماء مذکورہ بالا تین آراء میں سے دوسری یا تیسری رائے کو "فیما بینھم و بین اللہ" درست سمجھ کر دین کے دفاع یا اس کی اشاعت کی خاطر الیکٹرانک میڈیا کی کسی ایسے پروگرام میں آتے ہیں جو دوسرے منکرات سے خالی ہو تو انہیں مخالف رائے رکھنے والے بھی معذور سمجھیں اور ان پر اعتراض نہ کیا جائے۔

آخر میں مجلس اس نکتے کو دوبارہ پوری اہمیت سے ذکر کرنا چاہتی ہے۔ کہ ڈیجیٹل تصویروں کے بارے میں مذکورہ بالا اختلاف رائے ایک علمی اور نظریاتی مسئلہ سے متعلق ہے، جہاں تک ٹیلی ویژن کے موجودہ پروگراموں کی اکثریت کا تعلق ہے، وہ کسی اختلاف کے بغیر بحیثیت مجموعی بہت سے منکرات شرعیہ پر مشتمل ہیں، جنہوں نے معاشرے میں فساد برپا کیا ہوا ہے، اس لئے مسلمانوں سے مجلس اپیل کرتی ہے کہ بحالت موجودہ، ٹی وی، اپنے گھر میں رکھنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

اس اجلاس میں درجہ ذیل مدارس دینیہ کے ممتاز مفتیان کرام حضرات نے شرکت فرمائی اور انہوں نے مندرجہ بالا قراردادوں سے اتفاق کیا۔

۱) جامعہ دار العلوم کراچی
۲) جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی
۳) جامعہ اشرفیہ لاہور
۴) دار الافتاء والارشاد کراچی
۵) جامعہ فاروقیہ کراچی
۶) جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد
۷) جامعہ اشرف المدارس کراچی
۸) جامعہ [illegible]
۹) جامعہ حمادیہ کراچی
۱۰) دار التربیۃ الاسلامیۃ ([illegible])
۱۱) مدرسہ عثمانیہ بہادر آباد کراچی (ماہنامہ البلاغ کراچی جمادی الاخری ۱۴۲۸ھ و ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ)

نصرانی کا زکوۃ دینا

حدیث میں ہے "حصنوا اموالکم بالزکوۃ" (ادائے زکوۃ سے اپنے مالوں کی حفاظت کرو) یعنی زکوۃ دینے والے کے مال کو اللہ تعالیٰ تمام آفتوں سے بچاتا ہے۔ یہ حدیث سن کر ایک نصرانی نے اپنے مال کی زکوۃ دی۔ لوگوں نے کہا تھا کہ تمہارے مذہب میں زکوۃ نہیں ہے۔ اس نے کہا: میں محمد ﷺ کو آزماتا ہوں کیونکہ میرا مال تجارت میں لگا ہوا ہے۔ اور راہ خطرناک ہے، میں نے اپنے مال کی زکوۃ دی ہے اگر میرا مال صحیح و سلامت مجھ تک پہنچا تو خیر ورنہ تلوار کے زور سے اپنا مال ان سے لے لوں گا۔ اس کے بعد اسے معلوم ہوا کہ قافلہ لٹ گیا، وہ نصرانی مکہ کا رہنے والا تھا۔ یہ خبر سن کر اپنی قوم کو اس نے ساتھ لیا اور سب کے سب تلواریں کھینچ کر آپ ﷺ سے لڑنے کو مسجد نبوی ﷺ کی طرف روانہ ہوئے۔ ابھی یہ سب راہ ہی میں تھے کہ ایک شریک کا خط پہنچا کہ میرا اونٹ لنگڑا ہو گیا تھا، اس مجبوری کی وجہ سے شب کو فلاں مقام پر رہ گیا اور سب قافلے والے آگے روانہ ہوئے، وہ لوٹے گئے، میں بچ گیا۔ نصرانی یہ خط پڑھ کر خوش ہوا، اور تلوار پھینک کر کہنے لگا، واقعی محمد ﷺ کا قول سچا ہے اور

حاضر خدمت ہو کر اسلام لایا اور تمام عمر زکوۃ دیتا رہا۔ (حوالہ مذکورہ بالا ۱۶۲)

رتی کے بدلے شہر

جو اپنے مال کی زکوۃ دیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ ہر رتی کے بدلے ایک ایسا شہر جنت میں عطا فرمائیں گے جس میں ستر محل اور ہر محل میں ستر کوٹھڑیاں اور ہر کوٹھڑی میں ستر تخت اور ہر تخت پر ستر فرش اور ہر فرش کی موٹائی ستر گز کی ہے اور اس پر ایک بڑی آنکھوں والی حور بیٹھی ہے۔

تین آنکھیں

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ تین آنکھوں پر حرام کردی گئی ہے۔

۱) جو خدا کے خوف سے روئی ہو۔ ۲) جو اللہ کی راہ میں جاگی ہو۔ ۳) جو محرمات سے بچی ہو۔ (حوالہ مذکورہ بالا: ۱۶۳)

دین فروش پروفیسر سے ملاقات

حضرت نے فرمایا کہ ایک مجلس میں جانے کا اتفاق ہوا۔ اس مجلس میں ایک صاحب جن کی سیرت شرعی تھی نہ صورت۔ وہ علماء کرام پر برس رہے تھے کہ یہ مولوی فرقے بناتے ہیں، فرقہ پرست ہیں، دین فروش ہیں اور یہود کے احبار و رہبان کی طرح حرام خور ہیں، امامت اور دین کے کاموں کی تنخواہ لیتے ہیں جو بالکل حرام ہے اور جو امام تنخواہ لے اس کی اقتداء میں نماز بالکل نہیں ہوتی، یہ سب مولوی مشرک ہیں، دین سے دور ہیں، دوسروں کو دین سے دور کرتے ہیں، دین فروش یہودی ہے۔

حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: یہ جو کچھ آپ فرما رہے ہیں یہ واقعتاً قرآن وحدیث یا فقہ میں ہے یا آپ نے یہودی احبار و رہبان کی طرح خود ہی گھڑ لیا ہے؟ یہ تو واضح ہے کہ احبار و رہبان کے ایجنٹ تو آپ ہیں اور الزام لگا رہے ہیں علماء پر۔ آپ وہ آیت یا حدیث پیش کریں کہ تنخواہ دار امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ وہ کہنے لگا کہ کیا انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام نے نہیں فرمایا کہ "ہمارا اجر اللہ پر ہے" حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی ڈاکٹر کہے کہ میں دوا کے پیسے نہیں لیتا تو اس سے یہ بات کہاں سے ثابت ہوئی کہ جو دوا کے پیسے لے، وہ حرام لے رہا ہے۔ آپ یہ دکھائیں کہ کسی نبی نے یہ فرمایا ہو کہ جو امام تنخواہ لے اس کی اقتداء میں نماز جائز نہیں۔ کہنے لگا کہ یہ تو صاف طور پر کسی حدیث یا آیت میں نہیں ہے۔ البتہ یہ ہے کہ میری آیتوں کو نہ بیچو۔ حضرت نے پوچھا کہ یہ آیت آپ نے کہاں سے پڑھی؟ اس نے کہا قرآن پاک میں ہے۔ حضرت نے پوچھا کہ وہ قرآن پاک آپ کو کہاں سے ملا؟ تو کہنے لگا کہ میں نے خود دکان سے خریدا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تو ایک آیت

کے بیچنے سے بھی منع فرمایا ہے مگر ملک میں پورا قرآن پاک بیچا اور خریدا جا رہا ہے، کیا یہ اس آیت کے خلاف نہیں؟ اور اس خریدے ہوئے قرآن پاک پر تلاوت کیسے جائز ہے؟ کیا وہ تمام ادارے جو قرآن پاک کی نشر و اشاعت کرتے ہیں اور قرآن پاک فروخت کر رہے ہیں وہ سب دین فروش اور یہود کے احبار و رہبان ہیں اور آپ ان سے خرید کر پڑھ رہے ہیں تو گویا ان دین فروشوں سے تعاون کر رہے ہیں۔ اب وہ صاحب خاموش ہو گئے۔

حضرت نے پوچھا کہ آپ کا کیا شغل ہے؟ کہنے لگا کہ میں ایک کالج میں اسلامیات کا پروفیسر ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ آپ اسلامیات پڑھا کر تنخواہ تو نہیں لیتے؟ جھجک کر بولا: کیوں نہیں! تنخواہ تو لیتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ پھر تو آپ خود ہی دین فروش نکلے۔ آپ کے فتویٰ کے مطابق تو آپ بھی یہود کے احبار و رہبان میں سے ہیں اور دنیا بھر میں اسلامیات کے پروفیسر سب دین فروش ہوئے۔ پھر حضرت نے پوچھا کہ جناب کی تنخواہ کتنی ہے؟ تو کہنے لگا کہ صرف اٹھارہ ہزار روپے۔ حضرت نے فرمایا کہ جو بے چارہ امام صرف ایک ہزار روپے تنخواہ لیتا ہے اس کو آپ دین فروش اور حرام خور کہتے ہیں اور جو اٹھارہ ہزار تنخواہ لے تو وہ یقیناً بڑا دین فروش اور حرام خور ہوا۔ حضرت نے پوچھا کہ ہر اسلامی حکومت میں اسلامی تحقیقاتی ادارے ہیں جن میں دینی مسائل کی تحقیقات ہوتی ہیں اور ان میں کام کرنے والے محققین لاکھوں روپے حکومت سے معاوضہ وصول کرتے ہیں، کیا یہ سب ادارے اور حکومتیں دین فروش ہیں اور یہودی مشن کے کل پرزے ہیں؟ کہنے لگا کہ نہیں، وہ دین فروش تو نہیں البتہ وقت کی پابندی کی تنخواہ لیتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا تو ائمہ مساجد اور معلمین قرآن کی متعلق بھی یہی مان لیں۔ کہنے لگا: نہیں وہ تو نماز کی مزدوری لیتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ جب امام مسجد کسی دوسری جگہ کام کے سلسلے میں جاتا ہے تو وہ وہاں نماز کے بعد کھڑا ہو کر لوگوں سے نماز کی مزدوری طلب کرتا ہے کہ میں نے نماز پڑھی ہے لہٰذا مجھے ایک سو روپیہ مزدوری دے دو۔ کہنے لگا: نہیں۔ حضرت نے فرمایا: تو صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ نماز کی تنخواہ نہیں لیتا بلکہ وقت کی پابندی کی تنخواہ لیتا ہے۔ (علمی معرکے اور مجلسی لطیفے ۱۰۳)

گالی کے بدلے گالی دینا صحیح نہیں

درس کی حالت میں ایک دن ایک آدمی نے امام اعظم صاحبؒ کو گالی دی اور نامناسب الفاظ ستعمال کیے۔ امام صاحبؒ کے شاگرد اس کو کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔ امام صاحبؒ نے منع فرمایا اور خود بھی جواب نہ دیا۔ درس سے فراغت کے بعد جب آپ گھر تشریف لے جانے لگے تو یہ جاہل آدمی بھی پیچھے آتا رہا اور گالیاں دیتا رہا۔ جب آپ کا گھر قریب آیا تو آپ دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اس آدمی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یہ میرے گھر کا دروازہ ہے۔ اگر آپ کے دل میں کچھ باقی ہو تو اس کو پورا کر لیجیے۔ کہیں آپ کے دل میں کچھ باقی نہ رہے۔

یہ سن کر وہ آدمی بہت شرمندہ ہوا کہ میں کیا کر رہا ہوں اور انہوں نے اس کے مقابلہ میں کیا جواب دیا اور نیز حضرت امام صاحبؒ تو دین وفقہ کے ماہر تھے اور ان کو اس طرف خوب توجہ تھی کہ گالی کے بدلے گالی دینا صحیح نہیں ہے۔

ف : محترم قارئین ایسی ہوتی ہے بردباری اور برداشت اور حوصلہ کہ نہ خود پریشان ہوئے اور نہ ہی پلٹ کر اس کو برا کہا لیکن اگر امام صاحبؒ بھی کچھ کہہ دیتے تو خود بھی پریشان ہوتے اور آدمی بھی مزید غصہ ہوتا اور جتنا اس نے کہا تھا اس سے زیادہ کہتا اور بے کار بات بڑھتی۔ مگر وہ اس طرح کے رویہ سے خود شرمندہ ہوا۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ اگر کسی کو ہم پر بلاوجہ غصہ آ رہا ہے جبکہ ہمارا کوئی قصور بھی نہیں تو ہم خود خاموشی اختیار کریں۔ اس سے جھگڑے میں اضافہ نہیں ہوگا۔ بڑوں نے فرمایا ہے کہ ایک چپ سو (۱۰۰) کو ہرا دیتی ہے۔ (ذوق وشوق حصہ دوم ''علم وعمل'' ۴۷)

''حقیقت نکاح'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے حقیقت نکاح دریافت کی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

۱)...... ''لزوم مهر'' یعنی مہر لازم ہو جاتا ہے۔ سائل نے سوال کیا ''ثم ماذا؟'' یعنی پھر کیا؟ فرمایا:

۲)...... ''سرور شهر'' یعنی ایک ماہ کی خوشی۔ سائل نے پوچھا ''ثم ماذا؟'' پھر کیا؟ فرمایا:

۳)...... ''غموم دهر'' یعنی عمر کے غم۔ سائل نے پوچھا ''ثم ماذا؟'' پھر کیا؟ فرمایا:

۴)...... ''كسور ظهر'' یعنی کمر ٹوٹ جاتی ہے۔ سائل نے پوچھا ''ثم ماذا؟'' پھر کیا؟ فرمایا:

۵)...... ''نزول قبر'' یعنی قبر میں اترنا۔ (مخزن اخلاق: ۶۲۵)

پگڑی کھول کر باندھنا

ایک مولوی صاحب نے مسجد میں وعظ کہتے ہوئے یہ بیان کیا کہ ''جو شخص آج کے روز جتنی مرتبہ اپنی پگڑی کھول کر باندھے گا، اسے اتنے ہی نفل پڑھنے کا ثواب ہوگا'' ایک کنجڑے کا لڑکا بھی موجود تھا، یہ سن کر فوراً اپنی پگڑی کھول کر باندھنے لگا۔ اس کے باپ نے خفا ہو کر کہا: کم بخت! یہ کیا کرتا ہے؟ پگڑی پھٹ جائے گی، تو کیا نفل سر پر باندھے گا؟ (مخزن اخلاق: ۴۹۱)

نجاست غلیظہ میں خون سے مراد

نجاست غلیظہ میں خون سے مراد انسان یا کسی جانور کا بہنے والا خون ہے، جس سے بارہ خون مستثنیٰ ہیں: (۱) غیر سیال خون (۲) شہید کا خون (۳) لاغر گوشت (۴) رگیں (۵) کلیجہ (۶) تلی (۷) دل (۸) مچھلی (۹) پسو (۱۰) مچھر (۱۱) کھٹمل (۱۲) جوں کا خون۔ اور پیشاب سے مراد انسان اور غیر ماکول اللحم جانوروں کا پیشاب ہے۔ جن میں چمگادڑ اور چوہا مستثنیٰ ہے، کیونکہ چمگادڑ کا پیشاب پاک ہے۔ اور چوہے

سے احتراز نہایت مشکل ہے۔اسی پرفتویٰ ہے۔ (معدن الحقائق ۱۲۹)

عوام کو مغالطہ سے بچانے کا اہتمام

حضرت مولانا شیخ محمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک بنیہ پر ڈگری مع سود کے ہوگئی اور سود بھی کافی مقدار آٹھ سو روپیہ تھا مولانا نے سود کے لینے سے انکار فرمایا۔سب جج جو ایک مولوی آدمی تھے انہوں نے مولانا سے کہا کہ درمختار میں تو یہ لکھا ہے۔"لا ربی بین المسلم والحربی "یعنی مسلمان اور حربی کافر کے درمیان سود کا معاملہ بحکم سود نہیں (تو اس کافر بنیہ کو آپ کیوں رقم چھوڑتے ہیں) حضرت مولانا نے فرمایا کہ یہ مسئلہ مجھے بھی یاد ہے مگر درمختار بغل میں دبائے کہاں کہاں پھرونگا،لوگوں میں تو چرچا یہ ہوگا کہ شیخ محمد نے سود لیا۔ (حضرت تھانوی کے پسندیدہ واقعات:۱۶۵)

چار عورتیں بغیر ارتداد وطلاق کے شوہر پر حرام

تین عورتیں ڈھائی سال کی عمر سے کم تھیں اور ایک عورت بڑی تھی اس نے تین چھوٹی عورتوں کو اپنا دودھ پلادیا،تو چاروں عورتیں بغیر ارتداد وطلاق کے شوہر پر حرام ہوگئیں"اذا تزوج الرجل صغیرۃ وکبیرۃ فارضعت الکبیرۃ الصغیرۃ حرمتا علی الزوج"(ہدایہ ۲/۳۳۳)

دو مردار جانور حلال ہیں

ایک مچھلی،دوسرا ٹڈی،جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے۔" قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احلت لنا میتتان ودمان: المیتتان الحوت والجراد، والدمان الکبد والطحال"۔

یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے لیے دو مردار جانور اور دو خون حلال کئے گئے ہیں۔ مردار جانور تو مچھلی اور ٹڈی ہیں،اور دو خون کلیجی اور تلی ہیں۔(احمد،ابن ماجہ،دارقطنی ہمشکوۃ شریف:۳۶۱)

پچیس باتیں

سونے والا پچیس باتوں میں جاگنے والے کے حکم میں ہے:

(۱) جبکہ روزدار سو رہا ہو،اور اس کے حلق میں پانی کا قطرہ چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔(۲) سونے کی حالت میں عورت سے کوئی ہمبستری کرے تو اس کا روزہ چلا جائیگا۔(۳) احرام کی حالت میں سو رہا ہو اور کوئی اس کے بال مونڈ دے،تو کفارہ واجب ہوگا۔(۴) احرام کی حالت میں عورت سو رہی ہو اور شوہر اس سے ہمبستری کرے تو عورت پر کفارہ لازم ہوگا۔(۵) احرام باندھے ہوئے سو رہا تھا کہ اسی حالت میں کسی شکار پر گر گیا جس کے سبب وہ مر گیا تو کفارہ لازم ہوگا۔(۶) احرام کی حالت میں کسی سواری پر سو رہا تھا کہ نویں ذی الحجہ کو سورج ڈھلنے کے بعد اور دسویں ذی الحجہ کو اجالا ہونے سے پہلے اس کی سواری کسی وقت میدان عرفات سے ہو کر گزر گئی تو اس نے حج پالیا۔(۷) جبکہ شکار پر"بسم اللہ، اللہ اکبر" کہہ کر تیر

پھینکا گیااور وہ دتیر کے زخم کے سبب کسی سونے والے کے پاس گر کر مر گیا تو حرام ہوگا جیسے کہ جاگنے والے کے پاس گر کر مرنے سے حرام ہوتا ہے جبکہ وہ ذبح پر قادر ہوتا ہے۔(۸) سونے والا کسی کے سامان پر گر جائے جس کے سبب وہ ٹوٹ جائے تو ضمان واجب ہوگا۔(۹) جبکہ باپ دیوار کے کنارے سو رہا ہو اور بیٹا سونے کی حالت میں، باپ کے اوپر چھت سے گر کر ہلاک ہو جائے۔ تو بعض فقہاء کے قول پر باپ وراثت سے محروم ہوگا اور یہی صحیح ہے۔(۱۰) کسی سونے والے کو اٹھا کر دیوار کے نیچے کر دیا اس کے بعد دیوار گری اور وہ مر گیا تو دیوار کے نیچے کرنے والے پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔(۱۱) مرد اپنی بیوی کیساتھ ایسی جگہ پر تنہائی میں ہوا کہ جہاں کوئی اجنبی سو رہا تھا تو خلوت صحیحہ نہیں پائی گئی۔(۱۲) مرد کسی گھر میں سو رہا تھا کہ اس کی بیوی وہاں آئی اور تھوڑی دیر ٹھہر کر چلی گئی۔ تو خلوت صحیحہ ثابت ہوگئی۔(۱۳) عورت کسی گھر میں سو رہی تھی کہ اس کا شوہر وہاں آیا اور تھوڑی دیر بعد چلا گیا تو خلوت صحیحہ پائی گئی۔(۱۴) عورت سو رہی تھی کہ ڈھائی سال سے کم عمر کا بچہ آیا اور اسکی پستان سے دودھ پی لیا تو حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی۔(۱۵) نمازی سو گیا اور اسی حالت میں اس نے کلام کیا تو اسکی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱۶) نمازی سو گیا اور حالت قیام میں اس نے قرأت کی تو وہ قرأت ایک روایت میں معتبر ہوگی۔(۱۷) تیمم کرنے والے کی سواری ایسے پانی سے گزری کہ جس کا استعمال ممکن تھا اور وہ سو رہا تھا تو اس کا تیمم ٹوٹ گیا۔(۱۸) سونے والے نے آیت سجدہ تلاوت کی، جسے کسی شخص نے سن لیا تو اس پر سجدہ تلاوت واجب ہوگا جیسے کہ جاگنے والے سے سننے پر واجب ہوتا ہے۔(۱۹) یہ سونے والا جب بیدار ہوا تو اسے کسی شخص نے بتایا کہ تم نے سونے کی حالت میں آیت سجدہ تلاوت کی ہے تو بعض فقہاء کے نزدیک اس پر بھی سجدہ تلاوت واجب ہے۔(۲۰) کسی شخص نے قسم کھائی کہ میں فلاں سے بات نہیں کروں گا، پھر قسم کھانے والا اس کے پاس آیا جبکہ وہ سو رہا تھا تو اس نے کہا: اٹھ! مگر سونے والا اٹھا نہیں، تو بعض فقہاء کے قول پر اسکی قسم نہیں ٹوٹے گی لیکن صحیح یہ ہے کہ ٹوٹ جائیگی۔(۲۱) عورت کو طلاق رجعی دی پھر عورت جبکہ سو رہی تھی، شوہر نے اسے شہوت کیساتھ چھوا، تو رجعت ہوگئی۔(۲۲) طلاق رجعی دینے والا شوہر سو رہا تھا کہ عورت نے اس کا شہوت کیساتھ بوسہ لے لیا تو حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مراجعت ہو جائے گی۔(۲۳) مرد سو رہا تھا کہ اسی حالت میں اجنبی عورت نے مرد کے ذکر کو اپنی شرمگاہ میں داخل کر لیا اور مرد نے بیدار ہونے کے بعد عورت کے اس فعل کو جانا تو حرمت مصاہرت ثابت ہوگئی۔(۲۴) عورت نے کسی سونے والے مرد کا شہوت کیساتھ بوسہ لیا تو حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔(۲۵) جبکہ نماز میں سو جائے اور احتلام ہو تو غسل واجب ہوگا اور بناء نہیں کر سکتا۔ (عجائب الفقہ)

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل میں دو پسندیدہ باتیں

بلخ کے مشہور حنفی امام خلف ابن ایوب جو خود بھی حد سے زیادہ محتاط تھے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کر کے کہا کرتے تھے۔" امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے خصائل و عادات میں ان کی یہ دو باتیں مجھے سب سے

زیادہ پسند آئیں، یعنی قضا کی خدمت انہوں نے جو نہ قبول کی، حالانکہ اس کے لئے انہیں طرح طرح کی ترغیبیں بھی دی گئیں اور دھمکیوں سے بھی ڈرائے گئے مار بھی کھائی ایک بات تو یہ اور دوسرا ان کا یہ خاص طریقہ کہ قرآن کی تفسیر میں انہوں نے حصہ نہیں لیا'' (حضرت امام ابوحنیفہ کی سیاسی زندگی ۳۹۶)

تدفین کے لئے نماز جمعہ کا انتظار نہ کریں

ایک صاحب نے سوال کیا کہ نماز فجر کے بعد بروز جمعہ اگر کسی شخص کا انتقال ہوجائے تو قبل از جمعہ اس کو دفن کیا جائے یا بعد نماز جمعہ؟ فرمایا: کہ جلد سے جلد دفن کردینا چاہیے، جمعہ کے بعد کا انتظار نہ کیا جائے۔ عرض کیا اس وجہ سے دیر کرتے ہیں کہ نماز جمعہ کے بعد نمازی زیادہ ہونگے۔ فرمایا: مسئلہ نہ معلوم ہونے کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں بے چاروں کو خبر نہیں دیر کرنے پر سخت وعید آئی ہے۔ عرض کیا کہ یہ بھی سنا ہے کہ جمعہ کے روز جو مرجاتا ہے اس کا حساب قیامت تک فرشتے نہیں لیتے۔ فرمایا: اس حدیث کا محمل یہی ہے مگر یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ یہ یوم جمعہ کی فضیلت ہے نماز جمعہ سے قبل یا بعد کو کوئی دخل نہیں۔

(الافاضات الیومیہ ۴۵)

صلوۃ اللیل اور صلوۃ تہجد میں فرق

ایک مولوی صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا: کہ یہ دو نمازیں الگ الگ ہیں، ایک صلوۃ اللیل اور ایک تہجد کی۔ تو سونے سے قبل تو صلوۃ اللیل ہوگی گو وہ بھی قائم مقام تہجد کے ہوجاتی ہے اور سونے کے بعد تہجد ہوگا جس کے خاص فضائل آئے ہیں لغت میں تہجد کے معنی ہیں ''القیام من النوم'' (ملفوظات تھانوی)

عشر اور خراج کے مصرف میں فرق

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ خراج کا روپیہ رفاہ عام میں صرف ہوسکتا ہے مگر عشر کا یہ مصرف نہیں وہ زکوۃ کے مصرف میں صرف ہوسکتا ہے۔ (الافاضات الیومیہ ۲۲۱)

اعتکاف اور ریح کا مرض

فرمایا: کہ ایک صاحب کا خط آیا ہے لکھا ہے کہ میں اعتکاف کیا کرتا ہوں اور اب مرض ہوگیا ہے ریح کا۔ ایسی صورت میں مسجد میں بیٹھنا یا رہنا، اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ میں نے جواب میں لکھدیا ہے کہ اعتکاف نہ چھوڑو، اگرچہ ہوادار ہو۔ اس پر ایک مولوی صاحب نے تبسم آمیز لہجے میں عرض کیا کہ حضرت نہ معلوم وہ کیا سمجھیں گے؟ فرمایا: اس سے مراد مسجد کی کھڑکیاں بھی تو ہوسکتی ہیں جو کھلی ہوئی ہوں اسے ہوا آئے گی اور اعتکاف ہوگا۔

فرمایا کہ اس ہوا پر ایک حکایت یاد آئی یہاں پر ایک حافظ صاحب تھے بچوں کو پڑھایا کرتے

تھے۔ انہوں نے ایک قاعدہ مقرر کیا تھا۔ اور وہ اس وجہ سے کہ لڑکے وہیں پر بیٹھے بیٹھے بدبو پھیلاتے رہتے تھے، حافظ صاحب نے پریشان ہو کر حکم دیا کہ باہر جا کر ایسا کرو۔ اب اس کیلئے ضرورت ہوئی اصطلاح کی کہ کیا کہہ کر اجازت لیا کریں؟

حافظ صاحب نے یہ تجویز فرمایا کہ یہ کہہ کر اجازت لیا کرو کہ ''چڑیا چھوڑ آؤں'' بس بچوں کو ایک بات ہاتھ آ گئی، ہر وقت کا ان کے لئے شغل ہو گیا ایک ادھر سے اٹھتا ہے حافظ جی! "چڑیا چھوڑ آؤں" ایک ادھر سے اٹھتا ہے کہ حافظ جی! "چڑیا چھوڑ آؤں" حافظ جی بے چارے دق آ گئے، تب کہا کہ اب یہیں چھوڑ دیا کرو۔ (الافاضات الیومیۃ: ۱۹۶)

نماز میں غلط جگہ ''بسم اللہ'' پڑھنا

ایک صاحب نے خط میں دریافت کیا تھا کہ قیام میں ''**سبحانک اللھم**'' سے پہلے اور رکوع میں ''**سبحان ربی العظیم**'' سے پہلے اور قعدہ میں ''**التحیات**'' سے پہلے بسم اللہ پڑھنا کیسا ہے؟ جواب لکھا گیا کہ ''بدعت ہے''۔ (ایضا: ۲۴۰)

مفقود الخبر میں حرج

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب سے ایک شخص نے سوال کیا کہ مفقود الخبر کے مسئلہ میں تو بڑا حرج ہے۔ فرمایا: جی ہاں! جہاد میں اس سے بھی بڑا حرج ہے، گرمی کے روزوں میں بھی بڑا حرج ہے، سب کو قرآن سے نکال دو۔ حرج حرج لیے پھرتا ہے۔ (ایضا: ۳۷۰)

کان کا میل نکالنے سے متعلق ایک لطیفہ اور ایک مسئلہ

فرمایا کہ آج کان کا میل نکلوایا ہے کیونکہ کئی دن سے خفیف درد تھا گو کان کے اندر کوئی سلائی وغیرہ ڈالنا اس مقولہ کے خلاف ہے کہ "ناک میں انگلی" کان میں تنکا مت کر، مت کر، مت کر، آنکھ میں انجن، دانت میں منجن نت کر نت کر۔ جو شخص کان کا میل نکالنے آئے تھے ان کے والد کے بارے میں فرمایا کہ انہوں نے مجھے ایک فتویٰ لکھوا کر اپنی ایک بیاض میں رکھ لیا تھا وہ میل نکلوانے والوں کو دکھلا دیتے تھے کیونکہ عموماً یہ خیال ہے کہ کان کا میل نکلوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے حالانکہ نہیں ٹوٹتا اس لئے میں نے لکھ کر انہیں دیدیا تھا۔ (الافاضات الیومیۃ: ۱۵۸)

امام صاحبؒ کی تکفیر مسلم میں احتیاط اور ذہانت

فرمایا: کہ امام صاحب کی مجلس میں ایک شخص آیا۔ اور عرض کیا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ " کوئی کافر جہنم میں نہیں جائیگا" اس کا کیا حکم ہے؟ امام صاحب نے شاگردوں سے فرمایا کہ جواب دو، سب نے عرض کیا کہ یہ شخص کافر ہے اور نصوص کا مکذب ہے۔ امام صاحب نے فرمایا کہ تاویل کرو۔ عرض کیا

کہ ناممکن ہے۔ فرمایا یہ تاویل ہے کہ جہنم میں جانے کے وقت کوئی شخص اس وقت کافر نہ ہوگا یعنی لغوی کافر بلکہ مومن لغوی ہوگا گو شرعی کافر ہو کیونکہ اس وقت حقائق کا انکشاف اس پر ہو جائے گا تو کسی امر واقعی کا اس وقت منکر نہ ہوگا۔

﴿ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴾

(یہ ہے وہ جہنم جس کو مجرم لوگ جھٹلاتے تھے) بلکہ بعض جہنم کے انکشافات کافر کو زائد ہونگے، مومن کو نہیں ہوں گے جو کہ برق خاطف (چمکنے والی بجلی) کی طرح گزر گیا۔ کیا ٹھکانہ ہے امام صاحب کی ذہانت اور احتیاط کا۔ (ایضا ۲۱۸)

کرایہ کے دو ضروری مسئلے

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت اکثر کرایہ کے مکان میں درخت ہوتے ہیں امرود کے یا بیری وغیرہ کے ان کا پھل کرایہ دار کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: کہ بلا اذن جائز نہیں۔ ایک دوسرے سوال کے جواب میں فرمایا کہ گائے کو کوئی دودھ پینے کے لئے کرایہ پر لے لے، یہ جائز نہیں۔ اس پر فرمایا کہ فقہ کا باب بھی نہایت ہی اہم ہے۔ مجھ کو تو فتویٰ دیتے ہوئے بڑا ہی خوف معلوم ہوتا ہے اور بعض لوگوں کو اس میں بڑی جرأت ہے۔ ذرا خوف نہیں کرتے۔ (ایضا ۱۷۴)

یمین لغو پر مواخذہ

تین چیزوں کے بارے میں یمین لغو پر مواخذہ ہے۔ طلاق، عتاق اور نذر، مثلاً کسی شخص نے قسم کھائی کہ میں اپنی بیوی کو فلاں تاریخ میں طلاق دے چکا ہوں اس خیال سے کہ واقعی اس نے طلاق دی ہے، حالانکہ حقیقت میں اس نے طلاق نہیں دی ہے تو اس یمین لغو پر مواخذہ ہے یعنی اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ ''وقس علیه العتاق و النذر''۔ (الاشباہ والنظائر ۱۷۵)

وہ جانور جس کا گوشت کھانا جائز اور بیچنا ناجائز

جو شخص مالک نصاب نہیں ہے اس نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا تو وہ ایسا جانور ہے جسکا کھانا حلال ہے مگر اس کا بیچنا جائز نہیں۔ (الاشباہ والنظائر ۲۳)

مسواک کے دس فائدے

(۱) منہ کو صاف کرتی ہے۔ (۲) پروردگار کی رضامندی کا ذریعہ ہے۔ (۳) فرشتوں کو خوش کرنے والی ہے۔ (۴) نگاہ کو تیز کرتی ہے۔ (۵) کھانے کے ہضم میں مدد کرتی ہے۔ (۶) بلغم کو نکالتی ہے۔ (۷) نماز کا ثواب بڑھاتی ہے۔ (۸) مسوڑوں کو مضبوط کرتی ہے۔ (۹) منہ کی بدبو زائل کرتی۔ اور (۱۰) خوشبو پیدا کرتی ہے۔ (تنبیہ الغافلین ۴۶۷)

''مسواک''، عظیم شخصیات کی نظر میں

۱۔ حضرت محمد ﷺ: ''مسواک کیا کرو، کیونکہ مسواک منہ کی پاکی ہے اور حق تعالیٰ کی خوشنودی ہے، جبرائیل علیہ السلام مجھے ہمیشہ مسواک کی وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں مجھ پر اور میری امت پر فرض نہ ہو جائے اگر مجھے اپنی امت پر دشواری کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر مسواک فرض کر دیتا، اور میں اس قدر کثرت سے مسواک کرتا ہوں کہ مجھے اپنے منہ کے اگلے حصے کے چھل جانے کا خوف ہے''۔

۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ: ''مسواک کرنا تمہارے لیے لازم ہے اس میں کوتاہی نہ کرو، بلکہ ہمیشہ استعمال کرتے رہو، کیونکہ اس میں حق تعالیٰ کی رضا ہے اور اس سے نماز کا ثواب ننانوے یا چار سو گنا بڑھ جاتا ہے''۔

۳۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ: ''مسواک کرنا نصف ایمان ہے اور وضو بھی''۔

۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا: ''مسواک موت کے سوا ہر مرض کی شفا ہے''۔

۵۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ: ''مسواک انسان کی فصاحت میں اضافہ کرتی ہے''۔

۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ: ''مسواک (قوت) حافظہ کو بڑھا دیتی ہے اور بلغم کو دور کرتی ہے''۔

۷۔ عبدالعزیز بن ابی داؤد رحمۃ اللہ علیہ: ''دو عادتیں مسلمان کی بہترین عادات میں سے ہیں ایک رات میں تہجد ادا کرنا، دوسرے مسواک پر مداومت کرنا''۔

۸۔ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ: ''اگر کسی شہر کے باشندے، مسواک کا انکار کریں تو امام ان سے مرتدین کی طرح قتال کرے''۔

۹۔ ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ: ''مسواک کی فضیلت پر سب کا اتفاق ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں اور سب کے نزدیک مسواک کر کے نماز پڑھنا بلا مسواک کی نماز سے افضل ہے''۔

۱۰۔ شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ: ''مسواک کے فضائل میں ایک سو سے زائد احادیث منقول ہیں پس تعجب ہے ان لوگوں پر بلکہ ان بہت سے فقہاء پر جو اس سنت (مسواک) کو باوجود احادیث کے کثرت کیساتھ منقول ہونے کی ترک کرتے ہیں۔ یہ بڑا خسارہ ہے''۔

نروں کی تعداد زیادہ ہے یا مادوں کی؟

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی قدر و منزلت، منصور کے دربار میں کس حد تک بلند ہو چکی تھی، اسکا بھی اس سے اندازہ ہوتا ہے، مطلب یہ ہے کہ عام درباریوں کا ایسی صورت میں امام سے رشک و حسد چنداں محل تعجب کی بات نہیں لیکن معمولی نوکر چاکر، خدام اور شاگرد پیشہ والے کسی سے جلنے لگیں تو اس کے یہ

معنی ہیں کہ بادشاہ محض مجالس عامہ ہی میں نہیں بلکہ اپنی خانگی زندگی میں بھی اس شخص کے فضل وکمال کا ذکر کرتا رہتا ہے۔

بہر حال قصہ یہ ہے کہ راوی اس کے قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ ہیں کہ منصور کا ایک بڑا منہ چڑھا غلام تھا منصور اس کو بہت مانتا تھا اس شخص کے دل میں بھی امام صاحب کی طرف سے حسد پیدا ہوا، جب منصور، امام صاحب کی تعریف کرتا تو وہ منہ چڑھالیتا اور جھوٹ سچ باتیں ادھر ادھر کی انکی طرف منسوب کرتا۔ اپنے اس جاہل غلام کو منصور منع بھی کیا کرتا تھا کہ تجھے ان سے کیا تعلق؟ مگر خلیفہ سے وہ اتنا شوخ تھا کہ باوجود بار بار ممانعت کے امام کی بدگوئیوں سے باز نہیں آتا منصور نے ایک دن جب ذرا اصرار کیساتھ ڈانٹ کر منع کیا تو اس نے کہا کہ آپ ان کی بڑی تعریف کرتے ہیں میں جاہل آدمی ہوں بھلا میرے سوالوں کا جواب دے دیں تو میں جانوں۔ منصور نے کہا کہ اچھا بھائی تو بھی حوصلہ نکال لے، دھمکایا بھی، اگر ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے تیری باتوں کا جواب دے دیا تو پھر تیری خیر نہیں مگر اس جاہل کو اپنے سوالوں پر ناز تھا، خلیفہ سے اجازت مل ہی چکی تھی۔ امام صاحب کسی وجہ سے منصور کے پاس بیٹھے ہوئے تھے غلام نے خطاب کر کے کہا آپ ہر بات کا جواب دیتے ہیں میرے سوالوں کو حل کیجئے تو میں جانوں، امام صاحب کیا بولتے، یہی کہا ہوگا کہ پوچھ بھائی! کیا پوچھتا ہے؟ اس نے گہر افشانی شروع کی کہ جناب بتایئے! دنیا کے ٹھیک بیچ میں کونسی جگہ ہے؟ اس جہالت کا جواب کیا ہوسکتا تھا؟ امام صاحب نے فرمایا: کہ وہی جگہ جہاں تو بیٹھا ہے ظاہر ہے کہ اس کی تردید وہ کیا کرسکتا تھا، چپ ہوگیا اور دوسرا سوال پیش کیا کہ خدا کی خلقت میں زیادہ تعداد سر والوں کی ہے یا پاؤں والوں کی؟ امام صاحب نے اسی انداز میں فرمایا کہ پاؤں والوں کی۔ اس نے کہا کہ دنیا میں نروں کی تعداد زیادہ ہے یا مادوں کی؟ امام صاحب نے فرمایا: کہ نر بھی بہت سے ہیں اور مادہ کی کمی نہیں۔ اچھا تو بتا تو کس میں ہے؟ چونکہ وہ خصی غلام تھا، جھینپ گیا۔

ظاہر ہے کہ یہ شاہی دربار کے چونچلے ہیں، امام صاحب کو ناگوار تو گزرا ہوگا لیکن جس مقصد سے وہ سب کچھ انگیز کر رہے تھے اس جہالت کو آپ نے برداشت فرمالیا۔ کہتے ہیں۔ کہ امام کی خاطر سے منصور نے غلام کو ہٹوایا اور کہا کہ آئندہ تم ان کے متعلق اپنے اس برے رویئے سے باز آجاؤ۔ (حضرت امام ابوحنیفہ کی سیاسی زندگی:۲۸۸)

اگرچہ یہ ایک مہمل سا بے معنی حصہ ہے لیکن اگر صحیح ہے تو اس سے جیسا کہ میں نے عرض کیا اس اثر اور نفوذ عام کا پتہ چلتا ہے جو امام کو اندر باہر الغرض منصور کی دربار کی خانگی زندگی میں ان کو حاصل ہوگیا تھا اسی کے رد عمل کی یہ مختلف شکلیں ہیں جنہیں مورخین نے بیان کیا ہے۔

ف: لیکن مجھے اس قصے میں ایک کلیہ مل گیا یعنی اس قسم کے مہمل سوالوں کا بہترین جواب یہی ہوسکتا ہے کہ کچھ ایسی باتیں جواب میں کہہ دی جائیں جن سے سوال کرنے والا خود مشکلات میں مبتلا

ہوجائے۔ آخر خود سوچئے کہ امام کے اس جواب پر کہ جس جگہ تو بیٹھا ہے وہی وسط دنیا ہے ایک ایسا دعویٰ ہے جسکی تردید کے لئے ضروری ہوجاتا ہے کہ پہلے ساری دنیا کی پیائش کی جائے بغیر اسکے امام کے اس دعوے کی تردید کی کیا شکل ہوسکتی ہے۔

طوسی نے جو سوال امام سے کیا تھا کہ اس کا جو جواب دیا گیا، بعض روایتوں میں ہے کہ امام اپنے جواب کا تذکرہ کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ مجھے اپنے استاد حماد بن ابی سلیمان سے یہ گر ہاتھ آیا ہے کہ ایسے موقعوں پر سوال کے جواب میں ایسی بات کہنی چاہیئے کہ خود سائل پر جواب کی ذمہ داری عاید ہوجائے، ہٹ دھرم وجہال سے جان بچانے کا یہ اچھا اور کارگر گر ہے۔ (ایضاً ۲۸۸)

دین کی بات

مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور سر سید احمد خان بچپن میں ایک ہی استاذ مولانا مملوک علیؒ کے شاگرد رہے ہیں۔ بڑے ہوکر ان کے خیالات میں اتنی تبدیلی آئی کہ ایک نے دارالعلوم دیوبند قائم کیا اور دوسرے نے علی گڑھ کالج۔ ایک مرتبہ حضرت نانوتویؒ کو سر سید احمد خان نے لکھا: ''حضرت! دین کی کوئی بات عقل کے خلاف نہیں ہونی چاہئے۔'' مولاناؒ نے جواب دیا: '' آپ نے الٹا لکھ دیا، اصل بات یہ ہے کہ عقل کی کوئی بات دین کے خلاف نہیں ہونی چاہئے۔'' (ماہنامہ بنات عائشہ رضی اللہ عنہا، ذی القعدہ ۱۴۲۶ھ)

نماز عید کے لئے عید گاہ میں جمع ہونا شریعت کو مطلوب ہے

اور اگر کسی کو اس اجتماع کی مطلوبیت میں کلام ہو، جیسا کہ اس وقت بعض نام کے مشائخ بجائے عیدگاہ کے اپنی مساجد میں بلاضرورت صرف امتیاز کے لئے عیدین پڑھتے ہیں تو میں اس کا ثبوت حدیث سے دیتا ہوں۔ دیکھئے مسجد نبوی ﷺ میں نماز پڑھنے سے پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے لیکن باوجود اس کثرتِ ثواب کے نبی کریم ﷺ ہمیشہ اسی موقع پر عیدگاہ تشریف لے گئے اور مسجد نبوی میں نماز نہیں پڑھی۔ پس معلوم ہوا کہ عیدگاہ کا اجتماع ایک مہتم بالشان مطلوب ہے اور ممکن ہے کہ عیدگاہ کا ثواب ہی اس پچاس ہزار ثواب سے زیادہ ہوتا ہو، اور اسی کثرت کیفی کی وجہ سے نبی کریم ﷺ مسجد کو چھوڑ کر عیدگاہ جاتے ہوں، اس کی ایسی مثال ہے کہ ایک بچے کے سامنے ایک گنی اور دس روپے پیش کئے جاویں، تو بچہ دس روپوں کو عدد میں زیادہ دیکھ کر انہیں کو اٹھالے گا لیکن اگر کسی بڑے آدمی کے سامنے ان کو پیش کیا جاوے، تو وہ روپوں کو چھوڑ دیگا اور گنی اٹھالے گا کیونکہ گنتی میں گو ایک اور دس کا فرق ہے لیکن کیفاً وہ ایک ان دس سے زیادہ ہے۔ پس اسی طرح ممکن ہے کہ عیدگاہ کے اجتماع میں کیفاً اس قدر ثواب ہے کہ مسجد نبوی کے اجتماع میں ہو نہ ہو، اور ہر چند کہ یہ تضاعف ثواب مسجد نبوی کا مخصوص ہے فرائض کے ساتھ، اور اس وجہ سے ممکن ہے کہ کسی کو استدلال مذکورہ میں خدشہ ہو کہ صلوٰۃ عیدین میں یہ تضاعف مسجد نبوی میں نہ ہوگا پس استدلال تام نہیں، سو جواب یہ ہے کہ واجب بھی ملحق ہوتا ہے فرض

کے ساتھ، پس دونوں کا یکساں حکم ہوگا اور عیدین کے اجتماع میں بالخصوص یہ بھی بھید ہے کہ مسلمان مختلف اطراف سے سمٹے ہوئے ہر ایک میدان میں جمع ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں تو ان کا اجتماع ان کے بدخواہوں کے قلب پر موثر ہوتا ہے اور اسلامی شوکت ظاہر ہوتی ہے اور یہ اعظم مقاصد ملت سے ہے اور اس خاص اجتماع میں مطلق اجتماع جو متحقق ہے وہ خود بھی اسرار مہمہ پر مشتمل ہے۔ چنانچہ ایک ادنٰی راز یہ ہے کہ سب کی عبادات مجتمع ہوکر جو سرکار میں پیش ہونگی۔ اگر بعض بھی قابل قبول ہوئیں تو اس کی برکت سے بقیہ بھی مقبول ہوں گی۔ اور انہیں حکمتوں سے شرع میں جماعت کا بہت اہتمام ہے حتیٰ کہ جماعت کی نماز اگر وسوسوں کے ساتھ بھی ہو تب بھی تنہا نماز سے بدرجہا بڑھ کر ہے اسلئے کہ وہ شرعاً مطلوب ہے اور قطع وساوس اس درجہ مطلوب نہیں۔

چوں طمع خواہد ز من سلطان دیں

خاک بر فرق قناعت بعد ازیں

(جب بادشاہ دین ہم سے لالچ کرنے کو چاہیں تو پھر اس کے بعد قناعت کے سر پر خاک ہو) بعض لوگوں کو اس سے یہ دھوکہ ہوگیا کہ اگر جماعت کی نماز میں وسوسے آویں اور تنہائی میں اجتماع قلب ہو تو تنہا پڑھنا بہتر ہے، جماعت کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے اور اس کو اپنی اسے غلط نہیں سمجھتے بلکہ امام غزالیؒ نے خود اس کی تصحیح فرمائی ہے۔ ہم ان بزرگوں پر اعتراض نہیں کرتے صرف ان کی غلطی کا اظہار کرتے ہیں۔ (ملفوظات حکیم الامت ۲۷/۳۷۵)

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے مسائل کو ترجیح ذوق سے دی ہے

ایک شخص نے تعویذ کی درخواست کی کہ تعویذ دو۔ فرمایا: میں نہیں سمجھا پھر اس نے زور سے اور بلند آواز سے کہا کہ تعویذ دو، فرمایا میں نہیں سمجھا پھر اس نے کہا کہ بخار کیلئے، فرمایا کہ پہلے کیوں نہیں کہا تھا۔ یہ قصہ ہو رہا تھا کہ ایک اور نے کہا کہ تعویذ دو، فرمایا کہ دیکھئے کہ ابھی یہ بات ہو رہی ہے، فرمایا کہ اس واسطے اصولیوں نے لکھا ہے کہ "خصوص مورد کا اعتبار نہیں عموم الفاظ کا اعتبار ہے"۔ دوسرے یہ سمجھا کہ سوال شاید پہلے سے ہوگا، حالانکہ میں نے دلیل بھی بیان کردی۔ اسکے بعد ایک شخص نے کوئی اصولی سوال کیا تو حضور نے اسکو جواب دیکر فرمایا: بات کہنے کی تو نہیں مگر کہہ دیتا ہوں کہ اصول فقہ کی اصلیت کیا ہے مجتہدین کی ترجیح کی بنا ان اصول پر نہیں جو اصول فقہ میں مذکورہ ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ قوانین تجویز نہیں کیے بلکہ ترجیح کی بنا، ذوق پر ہے اور ذوق ایسی چیز ہے کہ ہر شخص اسکو مانتا ہے عامی سے عامی بھی اس سے انکار نہیں کرسکتا۔ محدثین نے بھی اسکو مانا ہے بعض دفعہ حدیث کو 'معلول' کہتے ہیں اور دلیل معلول ہونے کی کچھ بیان نہیں کرسکتے صرف یہ کہتے ہیں کہ ذوق یہ چاہتا ہے مگر افسوس! کہ فقہاء پر محدثین بھی اعتراض کرتے ہیں کہ یہ رائے سے ترجیح دیتے ہیں اصل ظاہر کی قول کو، اگر عامی

کے ہاں پیش کریں تو وہ بھی یہ کہے گا۔'' القاء البول فی الماء'' پیشاب پانی میں ڈالنا اور'' القاء الماء فی البول'' پانی پیشاب میں ڈالنا کا ایک ہی حکم ہے، مگر داؤد ظاہری پر تعجب ہے کہ حدیث میں'' لایبولن احد کم فی الماء الراکد'' (ہرگز نہ پیشاب کرے تم میں سے کوئی شخص پانی میں) ہے'' لایلقین فی الماء'' (نہ ڈالے پانی میں) نہیں۔ اس واسطے''القاء'' (ڈالنا) اور ''تغوط'' جائز ہے مگر یہ بالکل ذوق کے خلاف ہے۔ اور اصلی چیز ذوق ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے مسائل کو ترجیح ذوق سے دی ہے مثلاً رفع الیدین (نماز میں ہاتھ اٹھانا اور نہ اٹھانا) اور عدم رفع الیدین کی حدیثیں سنیں، تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ذوق اس طرف گیا کہ نماز وجودی ہے اور رفع الیدین بھی وجودی ہے، اس واسطے رفع الیدین کرنا چاہیے گو عدم رفع بھی جائز ہو اور کسی عارضہ سے ہو، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ذوق ادھر گیا کہ اصل نماز میں سکون ہے اور رفع الیدین خلاف سکون ہے، اس واسطے عدم رفع الیدین کو ترجیح دی۔ گو رفع الیدین بھی جائز ہے مگر عارضہ سے ہوا، مثلاً اعلام اصم بہروں کو بتانے کیلئے)

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اپنے مشائخ سے عقیدت زیادہ ہوتی ہے، امام صاحب کے مشائخ رفع الیدین نہیں کرتے تھے، اس واسطے انہوں نے نہیں کیا، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مشائخ رفع الیدین کرتے تھے انہوں نے کیا۔ تیسری وجہ ترجیح عادات اور واقعات بھی ہوتے ہیں امام صاحب کوفہ میں تھے وہاں پانی بہت تھا اس واسطے پانی میں تنگی فرمائی اور عشر فی عشر (دہ دردہ) کا حکم دیا اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینہ میں رہے وہاں پانی میں وسعت مناسب تھی اور اسطرح امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (ملفوظات حکیم الامت ج۲۶ ص۷)

فرض، سنت اور واجب وغیرہ کا معنون ہونا

کسی نے دریافت کیا کہ حضرت! فرض، واجب، سنت، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بھی تھے؟ فرمایا کہ ہاں! یہ معنون تو موجود تھا، گو یہ عنوان موجود نہ ہو، مثلاً واجب وہ جسکی دلیل ظنی ہو اور ظنی دو طریق سے ایک ظنی الثبوت دوسرا ظنی الدلالۃ۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ظنی الثبوت تو نہ تھا مگر ظنی الدلالۃ تھا۔ ان صطلاحات کے بنانے کی وجہ علماء کو یہ پیش آئی کہ لوگوں نے عمل کرنے میں کمی زیادتی شروع کردی تو اب یہ مجبوری پیش آئی کہ یہ فعل جو ترک کیا گیا ہے اسکا کیا رتبہ ہے؟ تو مجتہدین نے دلائل کو دیکھ کر یہ استنباط کیا کہ یہ واجب یا سنت یا فرض ہے۔ مثلاً سر کا مسح کسی نے پورا کیا کسی نے نصف پر اکتفاء کیا اب ضرورت پڑی اس تحقیق کی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے عہد میں یہ نہ تھا، بلکہ وہ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے عمل شروع کردیتے اگر بعد کے لوگ بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح اسی طریق پر عمل کرتے جاتے تو ان اصطلاحات کی کوئی ضرورت نہ تھی مگر لوگوں کی بے عملی نے یہ ابواب فتویٰ تصنیف کرائے۔

سہو فی الصلوٰۃ ہم کو بھی ہوتا ہے اور انبیاء کرام کو بھی

فرمایا سہو فی الصلوٰۃ ہم کو بھی ہوتا ہے اور انبیاء کرام کو بھی، اور علت بھی (دونوں) کی مشترک ہے

یعنی عدم توجہ الی الصلوٰۃ مگر علت العلت میں فرق ہے۔ وجہ یہ کہ ہم تو "توجه الی الشئی هو اسفل من الصلوة " ہے (یعنی نماز سے نیچے درجہ کی طرف) اور انبیاء کو "توجه الی الشئی هو اعلیٰ من الصلوة" ہے (نماز سے اونچے درجہ کی چیز کی طرف) پھر فرمایا کہ یہ وجہ بعد میں نظر سے بھی گزری اور جی بہت خوش ہوا۔ لوگوں کا جی تو شاید ایسی چیز سے زیادہ خوش ہوتا جو پہلوں کی سمجھ میں نہ آئی ہو اور میرا جی ایسے علوم سے خوش ہوتا ہے جس کی طرف سلف بھی، لوگ بھی گئے ہوں کیونکہ جو علوم سلف کے خلاف ہوں وہ بدعت ہونگے تو جب بدعت حاصل ہو تو اس پر کیا خوشی ہوگی؟ (ملفوظات حکیم الامت ۳۶۲/۲۶)

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ بچپن میں جو دعا پڑھتے تھے

فرمایا: کہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ لکھا ہے کہ چھوٹی عمر میں "**اللهم انا نستعينك على طاعتك**" (اے اللہ! ہم آپ سے آپ کی اطاعت پر مدد چاہتے ہیں) پڑھتے تھے اس سے ذہن اور علم میں برکت ہوتی ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۳۹۲/۲۶)

ایک انوکھا استدلال

ایک مرتبہ ایک آدمی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: "اے ابوعبداللہ آپ بھڑ کے کھانے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟"

آپ نے فرمایا: "حرام ہے؟"

اس نے پوچھا: "آپ کے پاس کیا دلیل ہے؟"

آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔"

﴿وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَانَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (الحشر: ۷)

"جس چیز کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں حکم دیں، وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ۔"

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"میرے بعد آنے والوں میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرو" یہ تو قرآن و حدیث ہوئے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول بھی سن لو، کہ آپ نے بھڑ کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے عقل بھی کہتی ہے کہ جس چیز کے قتل کا حکم دیا جائے اس کا کھانا بھی حرام ہے۔ (سیر اعلام النبلاء: ۸۹/۱۰)

حبیب عجمی کے پیچھے نماز پڑھنا

حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کے حروف اچھے نہ تھے ایک مرتبہ تہجد پڑھ رہے تھے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی انکے پیچھے شریک ہونا چاہا لیکن ان کی غلطیوں کی وجہ سے گھر آ کر تہجد ادا کیا۔ خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا، پوچھا آپ کے نزدیک کونسا عمل زیادہ پسندیدہ ہے؟ ارشاد ہوا:

"الصلوة خلف الحبیب العجمی" (حبیب عجمی کے پیچھے نماز پڑھنا)

ف: دیکھئے یہ رتبہ ہے بعض غلط پڑھنے والوں کا، حق تعالیٰ کی نظر قلب پر ہے اگر کوئی صحیح نہ پڑھ سکے اس کا غلط صحیح سے بھی بڑھ کر ہے غرض تلاوت بڑی چیز ہے جس کی طرف سے لوگوں میں عام غفلت ہے۔ (حضرت تھانوی کے پسندیدہ واقعات: ۳۳)

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ ایک محدث کے ساتھ جو کوفہ کے بہت بڑے محدث ہیں، مشہور ہے کہ محدث نے ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ تمہارے استاد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے خلاف کیوں کیا؟ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: کس مسئلہ میں؟ کہا: ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے کہ باندی کی بیع طلاق ہے (یعنی جو باندی کسی کے نکاح میں ہو، اگر مالک اس کی بیع کسی دوسرے شخص کے ہاتھ کر دے تو بیع ہوتے ہی باندی پر طلاق ہو جائیگی) اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ باندی کی بیع طلاق نہیں، امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ تم ہی نے تو ہم سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع جاریہ کو طلاق نہیں قرار دیا۔ محدث نے کہا میں نے ایک یہ حدیث بیان کی۔ کہا تم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث ہم سے بیان کی ہے جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کو خرید لیا اور آزاد کیا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا کہ خواہ اپنا نکاح شوہر سابق سے برقرار رکھیں یا فسخ کر دیں تو اگر بیع جاریہ سے ہی طلاق واقع ہو جایا کرتی تو اختیار دینے کے کیا معنی؟ محدث سوچنے لگے اور کہا: اے ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ! کیا یہ مسئلہ اس حدیث میں ہے؟ کہا: ہاں! محدث نے کہا "و اللّٰہ انتم الاطباء و نحن الصیادلۃ" لہٰذا تم طبیب ہو اور ہم عطار ہیں۔ صاحبو! فقہاء کے بیان کے بعد اب تو ہم بھی سمجھتے ہیں کہ فلاں حدیث سے یہ مسئلہ مستنبط ہوا اور فلاں آیت سے وہ مسئلہ مگر بدون بیان فقہاء کے اسکا سمجھنا دشوار اور سخت دشوار ہے اسی کا نام اجتہاد ہے اور یہی وہ فہم ہے جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: "الافھما اوتیہ الرجل فی القرآن"۔ (اشرف الجواب کامل: ۳۷۱)

نئے مسائل کے جوابات

پچھلے دنوں میں ایک سوال آیا تھا کہ ہوائی جہاز میں نماز ہو سکتی ہے، یا نہیں؟ اب بتلایئے کہ اگر اجتہاد بعد چار سو برس کے بالکل جائز نہیں تو اس مسئلہ کا شریعت میں کوئی بھی جواب نہیں۔ پہلے زمانہ میں نہ ہوائی جہاز تھا، نہ فقہاء اس کو جانتے تھے، نہ کوئی حکم لکھا اب ہم لوگ خود اجتہاد کرتے ہیں، اور ایسے ایسے نئے مسائل کا جواب دیتے ہیں تو فقہاء رحمہم اللہ کے اس قول کا یہ مطلب نہیں کہ چار سو برس کے بعد اجتہاد بالکل بند ہو گیا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اجتہاد فی الاصول کا دروازہ بند ہو گیا اور اجتہاد فی الفروع اب بھی باقی ہے اور قیامت تک باقی رہے گا، اگر اجتہاد فی الفروع بھی نہ ہو سکے تو شریعت کے نامکمل

ہونے کا شبہ ہو گا، جو بالکل غلط ہے، شریعت میں کسی قسم کی کمی نہیں قیامت تک، جس قدر صورتیں پیش آتی رہے گی سب کا جواب علماء ہر زمانہ میں شریعت سے نکالتے رہیں گے کیونکہ یہ جزئیات اگر کتب فقہ میں نہیں تو اصول، قواعد سب سے پہلے مجتہدین بیان کر چکے ہیں جن سے قیامت تک کے واقعات کا حکم معلوم ہو سکتا ہے۔ (اشرف الجواب کامل ۳۷۱)

اس شبہ کا جواب کہ زکوٰۃ دینے سے مال کم ہوتا ہے بڑھتا کہاں ہے؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو گن کر روپے رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دینے کے بعد پھر گنتے ہیں تو کم ہوجاتے ہیں بڑھنا تو درکنار، برابر بھی نہیں رہتے، بات یہ ہے کہ بڑھنے کی حقیقت اور غرض پر نظر ہوتی یہ شبہ نہ ہوتا، مال کے بڑھنے سے غرض یہ ہے کہ وہ بڑھتا ہوا مال اپنے کام آئے چنانچہ اگر کسی کے پاس کروڑوں روپیہ ہو اور اس کے کام نہ آئے بلکہ فضولیات میں ضائع ہوجائے اور ایک شخص کے پاس دس روپیہ ہوں لیکن دس کے دس اسکے کام آئے یہ شخص اس سے بدرجہا بڑھ کر ہے سو ہم کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں کہ دو شخص ہیں اور ان کی برابر آمدنی ہے مگر فرق اتنا ہے کہ ایک زکوٰۃ دیتا ہے اور تمام حقوق واجبہ ادا کرتا ہے سوائے چین وآرام سے زندگی گزرتی ہے اور دوسرا حقوق ادا نہیں کرتا وہ ہمیشہ پریشانی میں رہتا ہے آج چوری ہوگئی کل کوئی مقدمہ قائم ہو گیا خود بیمار ہوگئے، بچے بیمار ہوگئے۔ عطار کے روپیہ جا رہا ہے۔ طبیب کی فیس میں روپیہ خرچ ہو رہا ہے بخلاف پہلے شخص کے کہ جس قدر آمدنی ہے وہ سب اسکے کام آرہی ہے جو مال بڑھنے سے غرض ہے وہ اسکو حاصل ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ جس قدر لیتا ہے اس سے زیادہ دیتے ہیں اور پھر جو لیتے ہیں وہ بھی ہمارے لیے ہیں۔ (اشرف الجواب کامل: ۳۴۷)

اظہار لاعلمی، عیب یا خوبی؟

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت ان تمام اوصاف کی جامع تھی جن کی کسی مفتی، فقیہ اور مجتہد کو ضرورت ہوتی ہے من جملہ ان کے صفات میں ایک اعلیٰ صفت یہ بھی تھی کہ امام صاحب سے جب کوئی فتویٰ پوچھا جاتا اور اس وقت اس جزئیہ پر اطلاع نہ ہوتی تو نہایت متانت وکشادہ پیشانی کے ساتھ فرماتے تھے کہ میں نہیں جانتا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ابن وہب فرماتے ہیں: ”اگر میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی 'لا ادری' (میں نہیں جانتا) لکھا کرتا تو کتنی تختیاں بھر جاتیں“۔

ایک مرتبہ ایک شخص نہایت دور دراز مسافت سے امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اس نے ایک مسئلہ پوچھا: امام صاحب نے فرمایا کہ ”میں اس کو اچھی طرح نہیں جانتا“ سائل کہنے لگا ”میں چھ مہینے کی راہ طے کر کے صرف اس مسئلہ کی خاطر حاضر ہوا ہوں جن لوگوں نے مجھے بھیجا ہے میں جا کر ان کو کیا جواب دوں گا“ امام صاحب نے فرمایا: کہہ دینا کہ مالک نے کہا کہ میں جواب نہیں دے سکتا۔

امام مالک رحمہ اللہ کے شاگرد عبدالرحمن بن مہدی نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص چند روز تک فتویٰ کے جواب کے لئے حاضر خدمت ہوا، ایک دن اس نے عرض کیا'' میں کل یہاں سے چلا جاؤں گا جو کچھ جواب ہو، ارشاد فرمائیے'' یہ سن کر آپ نے سر جھکا لیا، تھوڑی دیر بعد سر اٹھا کر فرمایا'' میں اس مسئلہ کا جواب دیتا ہوں جس کے متعلق پوری معلومات پر دسترس رکھتا ہوں، تمہارے اس مسئلے کو میں اچھی طرح نہیں جانتا''۔ (ائمہ اربعہ کے دلچسپ واقعات: ۱۸۵)

حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی فتوائے کفر میں احتیاط

ایک مرتبہ حضرت والا سے ایک مولوی صاحب نے یہی گفتگو کی کہ ہم بریلی والوں کو کیوں کافر نہ کہیں، فرمایا: کافر کہنے کے واسطے وجہ کی ضرورت ہے، نہ کہ کافر نہ کہنے کے لئے، تو وجہ آپ بتلائیے کہ کیوں کہیں؟ مولوی صاحب نے بہت سی وجوہات پیش کیں اور حضرت والا نے سب کی تاویل کی گو بعید تاویلیں، بالآخر مولوی صاحب نے کہا اگر کچھ بھی وجہ نہ ہو تو یہ کیا کافی نہیں ہے کہ وہ ہم کو کافر کہتے ہیں اور یہ ثابت ہے کہ مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ پس اگر ہم اپنے آپ کو مسلمان جانتے ہیں اور وہ ہم کو کافر کہتے ہیں، تو ہم کو یہ بات ماننی چاہیے کہ کفر لوٹ کر انہیں پر پڑتا ہے ورنہ لازم آتا ہے کہ ہمیں اپنے اسلام میں شک ہے۔

فرمایا: غایت سے غایت دلیلوں کا نتیجہ یہ ہے کہ کفر لزومی ہے کفر صریح تو نہ ہوا، پس وہ اگر واقع میں کافر ہوں اور ہم نہ کہیں تو ہم سے قیامت کے دن کیا باز پرس ہوگی، اور اگر ہم کافر کہیں تو کتنی رکعت (نفل) کا ثواب ملے گا؟ سوائے اس کے کچھ بھی نہیں کہ تضییع وقت ہے اور نئی کام بہت ہیں۔ رہا یہ کہ کافر نہ کہنا بغرض احتیاط ہے مگر سوال نماز کے متعلق ہے اور اس کے لئے شبہ تکفیر مسلم کافی علت ہے تو" **الیقین لایزول بالشك**" اس شبہ کا جواب ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۲۹/ ۲۲۷)

نکاح کا عجیب وغریب مسئلہ

ایک شخص نے ایک عورت سے پوشیدہ طور پر نکاح کیا جب اسکا لڑکا پیدا ہوا، تب وہ شخص مکر گیا اور عورت نے قاضی ابن ابی لیلیٰ کے پاس دعویٰ دائر کیا، قاضی صاحب نے عورت کو نکاح کا گواہ لانے کا حکم دیا عورت نے کہا: کہ اس شخص نے مجھ سے اس طرح نکاح کیا کہ اللہ تعالیٰ ولی ہے اور دونوں فرشتے گواہ ہیں۔

قاضی صاحب نے دعویٰ خارج کر دیا وہ عورت امام صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ قاضی صاحب کے پاس جا اور کہہ کہ مدعا علیہ کو بلوائیے اور میں گواہ لاتی ہوں جب وہ اسکو بلائیں تو کہہ، کہ ولی اور شاہدین کے نہ ہونے کا انکار کر، اس شخص سے نہ ہو سکا اور اس نے نکاح کا اقرار کر لیا۔ لہٰذا قاضی نے مہر اس کے ذمہ لازم کیا اور لڑکا اس شخص کو دلایا۔

تنبیہ: اس مسئلہ سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ولی اور گواہ دونوں میں سے کوئی نہ تھے اس لیے کہ اس صورت

میں تو نکاح بالاجماع باطل ہوگا بلکہ ظاہر یہ ہے کہ یہ نکاح پوشیدہ طور پر دو مجہول گواہوں کے سامنے ہوا، تو جب وہ عورت اس کو ثابت نہ کرسکی، تب اس نے یہ کہا کہ "اللہ تعالیٰ کی ولایت اور فرشتوں کی گواہی کیساتھ ہوا۔ اس لیے امام صاحب نے اسے وہ بات سکھائی۔ جس کی وجہ سے اگر عورت سچی ہے تو اس شخص کو مجبوراً نکاح کا اقرار کرنا پڑے اور امام صاحب اللہ تعالیٰ سے ڈرانے والے تھے" اور واقعہ وہی تھا جو آپکو الہام ہوا۔ (ائمہ اربعہ دلچسپ واقعات ۱۱۸)

کنکھجورے کا حکم

فرمایا کہ کنکھجورہ چاہے مرکر گل سڑ بھی جاوے اور ریزہ ریزہ ہوجاوے لیکن کنواں ناپاک نہیں ہوتا، گو پانی پینا جائز نہیں جب تک اتنا پانی نہ نکالا جائے کہ غالب گمان ہوجاوے کہ اب اس کے ریزے نکل گئے ہوں گے۔ (ملفوظات حکیم الامت ۲۳/۳۳۴)

ف: کنکھجورا اگر کھال سے چمٹ جائے یا کان میں گھس جائے تو اس پر سفید شکر ذرا سی ڈال دیں، وہ کھال کو اسی وقت چھوڑ دے گا۔ (مؤلف)

سوال حرام پر دینا حرام ہے

فرمایا کہ فقہاء نے لکھا ہے کہ جس شخص کو مانگنا حرام ہے اسکو اسکے مانگنے پر دینا بھی حرام ہے البتہ دینے والے کو اگر معلوم نہ ہو تو معذور ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت ۲۳/۳۸۹)

تبحر فقہ، نور فہم اور حقیقت شناسی

احقر نے دریافت کیا کہ زکوۃ کا روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجنے میں فیس منی آرڈر اس رقم زکوۃ میں لی جاسکتی ہے۔ محصلین زکوۃ کی اجرت تو زکوۃ میں سے دینا جائز ہے اسی لئے اس پر قیاس کیا فیس منی آرڈر کی لی جاسکتی ہے؟ فرمایا کہ اول تو ہم میں قیاس واجتہاد کی صلاحیت نہیں۔ ثانیاً یہ قیاس بھی ظاہر الفساد ہے کیونکہ عامل کی اجرت کو تحصیل زکوۃ میں دخل ہے وہ ملحق بالزکوۃ ہوسکتی ہے اور منی آرڈر کی فیس کو تحصیل زکوۃ میں دخل نہیں بلکہ ترسیل زکوۃ میں دخل ہے جسکی حقیقت بعد حصول کے جدا کرنا ہے۔ ثالثاً وہ تصرف ہے امام کا اور یہ تصرف ہے غیر امام کا "فاین ھذا من ذالک رابعاً" وہاں عامل مسلم ہے یہاں عملہ ڈاک بعض اوقات غیر مسلم بھی ہوتے ہیں۔ خامساً مقیس علیہ خلاف قیاس ہے پس حکم مورد نص پر مقتصر رہیگا۔ اس پر قیاس، مجتہد کو بھی جائز نہیں۔

ف: اس سے حضرت والا کا تبحر فقہ ونور فہم، حقیقت شناسی صاف ظاہر ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت ۲۳/۵۰۱)

اندھے کو سلام نہ کرنا خیانت ہے

فرمایا کہ راستہ میں کبھی کوئی اندھا ملتا ہے تو میں بعض اوقات اسکو سلام نہیں کرتا، مزاج پرسی نہیں

کرتا مگر بعد میں شرما جاتا ہوں اور اپنے کو بے حد ملامت کرتا ہوں کہ یہ تو خیانت ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۲۳/ ۱۹۳)

رنڈیوں کی نماز جنازہ کا حکم

فرمایا کہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب سے کسی نے مسئلہ پوچھا کہ رنڈیوں کی نماز جنازہ جائز ہے یا نہیں فرمایا کہ رنڈوں (یعنی انکے آشناؤں) کی تو نماز جنازہ پڑھتے ہو پھر دونوں میں کیا فرق ہے؟ (ملفوظات حکیم الامت: ۲۳/۲۸۲)

حقیقت رسی استحضار قواعد فقہیہ

(۱) فرمایا کہ کافر کا نابالغ بچہ جب تک عاقل وممیز نہ ہو مستقلاً مسلمان نہیں سمجھا جائے گا بلکہ "تبعا للدار الاسلامی" یا "تبعا لاحد الابوین المسلم" مسلمان کہا جائے گا۔ اگر نہ احد الابوین مسلم ہے، نہ خود بچہ ممیز ہے تو اس کے مسلمان ہونے کا حکم نہ کہا جائیگا اور اگر دار الاسلام ہے تو اسکو مسلمان کہا جائیگا اور ہندوستان کے دار الاسلام ہونے نہ ہونے میں اختلاف ہے لیکن ایسے اختلاف میں بچہ کے نفع کی رعایت کو ترجیح دی جاوے گی اور اسکو مسلمان سمجھا جاوے گا اور اس پر جنازہ کی نماز پڑھی جاوے گی۔

ف: اس جواب سے حضرت والا کا استحضار قواعد فقہیہ صاف ظاہر ہے۔

(۲) ایک صاحب نے یہ مسئلہ پیش کیا کہ ہندہ کا نکاح زید سے ہوا، لیکن رخصتی نہیں ہوئی۔ زید نے نکاح کا دعویٰ کیا، تو عدالت نے قانون کے مطابق نکاح ثابت نہ کیا۔ زید کا دعویٰ خارج کر دیا گیا لیکن بے شمار لوگ ہندہ کے گاؤں میں زید کے نکاح کا ثبوت دیتے ہیں۔ کیا عدالت کے نفوذِ حکم سے اب ہندہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا زید ہی کے نکاح میں رہی؟

فرمایا کہ اول تو حاکم عدالت کا مسلمان ہونا شرط ہے دوسرے حاکم مسلم کی قضا بھی صرف عقد و فسخ میں نافذ ہوتی ہے اور عدم ثبوت عقد، نہ عقد ہے نہ فسخ، لہٰذا یہ قضا مؤثر نہیں، اسکے مقتضیٰ پر دیانۃً عمل جائز نہیں۔

ف: یہ جواب بھی حضرت والا کی حقیقت و استحضار قواعد فقہیہ پر دال ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۲۳/ ۵۰۹)

حنفیہ کی فضیلت، ایک علمی لطیفہ

فرمایا کہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ بطور لطیفہ فرمایا کرتے تھے کہ حنفیت کلام مجید سے ثابت ہے۔ قال اللّٰہ تعالیٰ: ﴿اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ﴾

اولی الامر سے مراد مسلمان سلاطین وملوک ہیں اور سلاطین وملوک اکثر حنفی ہوئے ہیں، چنانچہ اب بھی مدت سے سلاطین روم حنفی ہوتے آرہے ہیں، اور حنفی کا مطیع فروع میں عامل بالحنفیہ ہوگا۔ (ایضاً: ۲۹/ ۴۱۲)

سپرٹ ملی روشنائی سے اسمائے مقدسہ لکھنا بے ادبی ہے

فرمایا کہ سرخ پوڑیہ سے ''اللہ'' یا ''محمد'' ﷺ کا نام لکھنا میرے نزدیک ناپسندیدہ ہے کیونکہ پوڑیہ میں اسپرٹ کا شبہ ہے اور اگرچہ بعض اسپرٹ شیخین کے نزدیک طاہر ہے لیکن امام محمدؒ کے نزدیک مطلقاً طاہر نہیں اور اختلافی مسائل میں حتی الوسع بچنا اولی ہے خاص کر جبکہ اکثر کا فتویٰ بھی امام محمدؒ کے قول پر ہے۔ (ملفوظات حکیم الامتؒ: ۱۳/ ۲۷)

امام سے پہلے رکوع سجدہ کرنا سخت گناہ ہے

ایک روز بعد نماز ظہر ایک شخص سے فرمایا کہ تم نماز میں امام سے پہلے رکوع اور سجدہ کرتے ہو، یہ سخت گناہ ہے اور نہایت ہی برا ہے ظاہر ہے، کہ امام سے پہلے تو نماز سے فراغت نہیں ہوسکتی کہ جلدی سے چھٹکارا ہوجائے۔ پھر جلدی کرنے سے کیا فائدہ؟ پھر یہ فرمایا کہ کوئی شبہ نہ کرے کہ آپ نے نماز میں اسکو ایسا کرتے کیونکر دیکھ لیا، کیونکہ اول تو آنکھ کی شعاعیں بلا اختیار ہی چپ وراست میں پھیلتی ہیں دوسرے فقہاء نے لکھا بھی ہے کہ اگر امام کو کوئی شک ہوجائے تو مقتدی کو چپ وراست سے دیکھ لینا جائز ہے۔ سو جیسے اصلاح اپنی نماز کی مصلحت ہے۔ اسی طرح مصلحت دوسرے کی نماز کی۔ سو اسکے لئے بھی دیکھ لینا درست ہے۔ پھر فرمایا کہ میرٹھ میں ایک مولوی صاحب تھے، وہ رکوع اور سجدے میں دائیں بائیں دیکھتے تھے ایک شخص نے ان سے کہا کہ یہ درست نہیں۔ کہنے لگے تجھ کو کیونکر معلوم ہوا کہ نماز میں، میں نے ادھر ادھر دیکھا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ اعتراض میں ظاہر ہوگئی پھر فرمایا کہ بعض لوگ اسی کو بڑا ہنر سمجھتے ہیں اور اسی لیے مولوی بنتے ہیں کہ دوسروں پر ہر بات میں غالب آئیں اور حق کو قبول نہیں کرتے۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۱۳/ ۲۳)

کھانا کھاتے شخص کو سلام نہ کیا جائے

فرمایا کہ فقہاء نے لکھا ہے کہ جو شخص کھانا کھا رہا ہو، اس پر سلام نہ کرنا چاہیے، اسکی وجہ سمجھ میں نہ آئی تھی۔ ایک مرتبہ میں کھانا کھا رہا تھا کہ ایک صاحب نے سلام کیا تو میرے گلے میں ٹکڑا اٹک گیا، اسوقت معلوم ہوا کہ یہ راز ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۱۳/ ۱۷۷)

جنازہ میں فرض صرف چار تکبیریں ہیں

مسئلہ: جنازے کی نماز میں صرف چار تکبیریں رکن ہیں، باقی دعائیں وغیرہ سب سنت ہے جہاں کوئی نماز پڑھانے والا نہ ملے وہاں نیت باندھ کر تکبیرات اربعہ کہہ لینا کافی ہے۔ فرض ادا ہوجائیگا اور جنازہ بے نماز پڑھے دفن کر دینے کا گناہ نہ ہوگا۔ (ملفوظات حکیم الامت: ۱۳/ ۲۰۶)

نماز جنازہ کی مزدوری لینا ناجائز ہے

فرمایا: میں نے کانپور میں ایک جنازہ پڑھایا تو ایک شخص نے فراغت کے بعد مجھ کو ایک روپیہ دیا اور کہا یہ آپ کی نذر ہے، میں نے کہا کہ آخر وجہ کیا ہے؟ ہم کئی دنوں سے یہاں قرنطینہ میں ہیں، آج دیا پہلے نہ دیا، یہ تو نماز جنازہ کی مزدوری معلوم ہوتی ہے۔ اس نے کہا: ہے تو یہی۔ میں نے کہا: نماز پر مزدوری کہاں جائز ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت ۱۳/۱۱۰)

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مجتہد اعظم ہونے کا ثبوت

فرمایا: غیر مقلدین کہتے ہیں کہ امام صاحب کو ۱۷ حدیثیں پہنچی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر اس سے بھی کم پہنچتیں تو امام صاحب کا اور زیادہ کمال ظاہر ہوتا، کیونکہ جو شخص علم حدیث میں اتنا کم ہو، اور پھر بھی وہ جو کچھ کہے اور لاکھوں مسائل بیان کرے اور وہ سب حدیث کے موافق ہوں تو اس کا مجتہد اعظم ہونا بہت زیادہ مسلم ہو گیا۔ یہ ابن خلکان مورخ کی جسارت ہے ورنہ صرف امام محمدؒ کی وہ احادیث جو وہ اپنی کتابوں میں امام صاحب سے روایت کرتے ہیں۔ دیکھو! صدیوں ملیں گی۔ (ملفوظات حکیم الامت ۱۴/۱۵۶)

حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی فقاہت پر حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا رشک

حضرت مولانا قاسم صاحب نے ایک دفعہ فرمایا: اگر کوئی اس زمانے میں قسم کھاوے کہ میں فقیہ کو دیکھوں گا تو جب تک مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو نہ دیکھے بار نہ ہوگا اور ایک دفعہ دونوں خلوت میں باتیں کر رہے تھے۔ بعض خدام نے کان لگا رکھا تھا مولانا قاسم صاحبؒ نے فرمایا: یار تمہاری ایک بات پر مجھے رشک ہے کہ تم فقیہ ہو۔ گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ کے مجتہد ہونے پر تو مجھے رشک نہ آیا اور ہم نے دو چار مسئلے سیکھ لیے تو آپکو رشک آنے لگا۔ کسی بزرگ نے خواب میں دیکھا مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ عرش پر بیٹھے ہوئے فتویٰ لکھ رہے۔ اور مولوی شبیر علیؒ نے بچپن میں ایک خواب دیکھا ایک بی بی حسین آئی انہوں نے پوچھا مولانا اشرف علی صاحبؒ کے مکان یہاں ہیں، میں نے کہا آؤ ہم بتلاتے ہیں۔ پھر شبیر علی نے پوچھا آپ کون ہیں؟ کہا میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی بی بی ہوں۔ شبیر علی نے ان سے مسئلہ پوچھا انہوں نے جواب دیا پھر کچھ شبہات پیش کئے وہ کہنے لگی ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پیچھے آ رہے ہیں ان سے پوچھنا اور انکے ساتھ تمہارے مجمع کا ایک بزرگ بھی ہے دیکھا تو مولانا گنگوہیؒ امام صاحب کے ساتھ ہیں۔ شبیر علی نے امام صاحب سے پوچھا یہ کہاں ساتھ ہوئے فرمایا یہ تو ہمارے ہی ساتھ رہتے ہیں۔ (ملفوظات حکیم الامت ۱۵/۳۸)

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک عجیب واقعہ

فرمایا: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نمازی کو دیکھ کر، ایک نے کہا: لوہار ہے اور ایک نے کہا: بڑھئی۔ پوچھنے سے معلوم ہوا دونوں پیشہ کرتا تھا ایک پیشہ اب کرتا ہے۔ کہاں تک فراست ہے۔ حکیم

غلام مصطفیٰ صاحب نبض پکڑ کر بتلا دیتے ہیں نمازی ہے یا بے نمازی یعنی بے دیکھے عورتوں کو اور سنا ہے ہیں نمازی کی ہر چیز میں نور ہوتا اس کا اثر نبض میں ہوتا ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت ۱۵/ ۷۵)

ایک حنفی کو جواب

فرمایا ایک شخص کا خط آیا ہے ان صاحب نے لکھا ہے کہ میں ہوں تو حنفی مگر چونکہ خود امام صاحب کا ہی قول ہے کہ اگر میرا قول حدیث کے خلاف ہو تو اسکو چھوڑ دو، اس واسطے میں فاتحہ خلف الامام پڑھتا ہوں اور آپ سے بھی دریافت کرتا ہوں کہ میں کیا کروں آیا پڑھوں یا نہیں؟ میں نے جواب لکھا کہ جب حدیث کے مقابلہ میں امام کا قول کوئی چیز نہیں میرا قول کیا ہوگا۔ (ملفوظات حکیم الامت ۱۵/ ۲۶)

اہل بلغار پر نماز عشاء نہیں

فرمایا: مولانا مرتضیٰ حسن صاحب نے حضرت والاؒ کے سامنے بیان کیا کہ مجھ کو شبہ تعارض ہوا کہ موافق تصریح فقہاء اہل بلغار پر نماز عشاء نہیں کیونکہ ان پر وقت عشاء نہیں آتا اور حدیث میں ہے کہ جب خروج دجال کے وقت پہلا دن سال بھر کا ہوگا تو اندازہ سے متعدد نمازیں پڑھی جائیں۔ حالانکہ طلوع وغروب متعدد نہیں ہوگا، میں نے یہ شبہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لکھا، انہوں نے جواب میں تحریر فرمایا: جب آ ؤ گے، زبانی بیان کردیں گے۔ پھر جب میں گنگوہ گیا تو یاد دلایا۔ فرمایا: مسئلہ جو اہل بلغار کے متعلق ہے یہی صحیح ہے اور حدیث خروج دجال اس کے مخالف نہیں کیونکہ اسوقت بھی طلوع وغروب روزانہ ہوگا، صرف جہاں اس کا فتنہ ہوگا وہاں یہ نمایاں نہیں ہوگا۔ اسلئے اندازہ سے سب نمازیں پڑھی جائیں گی میں نے عرض کیا اس کی کوئی دلیل حدیث سے بھی ہے۔ فرمایا: وہاں ہے، پھر کئی بار فرمایا: بتلاؤں؟ ایک حدیث میں آتا ہے کہ دجال کے نکلنے کی علامت پانچ سواروں کا ظاہر ہونا فرمایا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ طلوع وغروب بند ہو جاتا تو علامت متحقق ہو جاتی تو پھر سواروں کے انتظار کے کیا معنی؟ (ملفوظات حکیم الامت ۱۵/ ۲۹۵)

اللہ تعالیٰ کو ہنسانے والے کام

حدیث مبارک میں ہے کہ تین موقعوں پر حق تعالیٰ کو ہنسی آتی ہے۔

۱) میدان حج میں جب ننگے پاؤں، چہروں پر گرد، بال بکھرے ہوئے، ناخن بڑھے ہوئے، نہ خوشبو، نہ خوبصورتی اور لبیک لبیک کہتے ہوئے، بندے پھر رہے ہیں تو اس موقع پر اللہ تعالیٰ کو ہنسی آتی ہے کہ کیا چیز ان لوگوں کو گھروں سے نکال لائی ہے؟ بیوی بچے چھوڑے، وطن چھوڑ کر آخر یہ کیوں فقیروں کی طرح بے وطن ہوئے ہیں..... میری محبت ہی میں تو پھر رہے ہیں...... اللہ تعالیٰ ہنستے ہیں اور فرشتوں سے کہتے ہیں، تمہیں گواہ کرتا ہوں، میں نے ان سب کی مغفرت کردی، یہ میری محبت میں گھر بار، بیوی بچوں کو چھوڑ کر آئے ہیں، میں کریم ہوں..... یہ نہیں ہوسکتا کہ یہ گھر بار چھوڑیں اور میں توجہ نہ دوں، میں نے ان سب کی مغفرت کی۔ اللہ تعالیٰ خوش ہو کر مغفرت فرماتے ہیں اور اسی خوشی کو

ہنسی سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۲)   جب تکبیر کہنے والا تکبیر کہے اور لوگ دوڑ دوڑ کر آ رہے ہوں کہ پہلی صف میں جگہ ملے، گویا ہر ایک کی یہی خواہش ہے، وہ پہلی صف میں شامل ہو، یہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ کو ہنسی آتی ہے کہ یہ جو اپنا گھر چھوڑ کر میرے گھر میں آئے ہیں، ان میں سے ہر ایک، دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا ہے، آخر یہ کیوں دوڑ رہے ہیں؟..... یہ میری محبت میں دوڑ رہے ہیں..... یہ میرا دربار جان کر آئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے جتنا قریب ہو جائیں گے اتنا ہی ہمارے درجات بلند ہوں گے۔ اس سے خوش ہو کر اللہ تعالیٰ کو ہنسی آتی ہے۔

۳)..... شوہر اور بیوی سو رہے ہیں، اچانک شوہر کی آنکھ کھلی اور اس کا جی چاہا کہ تہجد پڑھوں..... اس نے اپنی بیوی کے منہ پر پانی کا چھینٹا مارا۔ وہ ہڑ بڑا کر اٹھی... اس نے کہاں، کیا مصیبت ہے؟ شوہر نے کہا، دو رکعت نفل پڑھ لے، تہجد کا وقت ہے..... یہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ کو ہنسی آتی ہے کہ یہ اس کی محبوبہ ہے، اس کے پاس لیٹی ہوئی تھی، میٹھی نیند سو رہی تھی۔ وہ شوہر کی بات سن کر اس کا شکریہ ادا کرتی ہے..... وہ بھی دو رکعت پڑھتی ہے..... اسی طرح اگر بیوی اپنے شوہر کو اٹھائے اور وہ ہڑ بڑا کر اٹھے تو اس موقع پر بھی اللہ تعالیٰ کو ہنسی آتی ہے۔

تینوں چیزیں درجات کے بلند ہونے کا باعث ہیں اور اللہ تعالیٰ کی انتہائی رضا کا سبب ہیں ..... اسی لئے اسے ہنسی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (خطبات حکیم الاسلام)

ایک لطیفہ رگانا بجانا حرام نہ ہوتا

ہندوستان کا ایک گویا (گانے والا) ایک مرتبہ حج کرنے گیا، حج سے فارغ ہونے کے بعد مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جا رہا تھا تو اس زمانے میں راستے میں قیام کے لئے منزلیں ہوتی تھیں۔ اس نے بھی رات گزارنے کے لئے ایک منزل پر قیام کیا، تھوڑی دیر کے بعد اسی منزل پر ایک عرب گویا آ گیا، اور عرب گویے نے وہاں بیٹھ کر عربی میں گانا بجانا شروع کر دیا۔ اس عرب گویے کی آواز بہت خراب اور بھدی تھی۔ ہندوستانی گویے کو اس کی آواز سے بہت کراہیت اور وحشت ہوئی۔ جب اس نے گانا بجانا بند کیا تو ہندوستانی گویے نے کہا کہ آج یہ بات میری سمجھ میں آئی کہ حضور اقدس ﷺ نے گانا بجانا کیوں حرام قرار دیا تھا۔ اس لئے کہ آپ نے اس جیسے بدوؤں کا گانا سنا تھا۔ اگر آپ میرا گانا سن لیتے تو کبھی حرام قرار نہ دیتے۔ (تقریر ترمذی ۱/۴۵)

ف: حکم حقیقت پر لگتا ہے صورت پر نہیں نیز مذکورہ بالا واقعہ سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ گانا بجانا یا گانا سن لینا جائز ہے بلکہ ہر صورت میں حرام ہے۔ (مؤلف)

سود اور کرایہ میں فرق

آج کل بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ سود اور کرایہ میں فرق ہے؟ مثلاً ایک شخص دوسرے کو قرض دیتا ہے تو اس پر نفع لینے سے منع کر دیتے ہیں۔ لیکن اگر ایک شخص نے اپنا مکان کرایہ پر دے دیا تو اس کا کرایہ لینا آپ کے نزدیک جائز ہے۔ حالانکہ مکان اور روپیہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جواب اس کا یہ ہے کہ دونوں میں فرق ہے، وہ یہ کہ جس شخص نے دوسرے کو روپیہ قرض دیا ہے وہ روپیہ قرض دینے والے کی ضمان سے نکل کر لینے والے کے ضمان میں چلا گیا، چنانچہ اگر قرض لینے والا ایک ہزار روپے لے کر گھر سے نکلا، راستے میں کوئی ڈاکو اس سے چھین کر لے گیا تو اس صورت میں نقصان قرض لینے والے کا ہوگا، دینے والے کا نہیں ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ روپیہ قرض دینے والے کے ضمان میں نہیں۔ لہٰذا وہ اس پر نفع نہیں لے سکتا۔ مکان میں یہ بات نہیں، مثلاً میں نے اپنا مکان دوسرے کو کرایہ پر دیا تو وہ مکان میرے ضمان میں ہے، چنانچہ فرض کریں کہ اگر مکان پر ایک بم آگرے اور مکان تباہ ہو جائے تو اس صورت میں نقصان میرا ہوگا، کرایہ دار کا کوئی نقصان نہیں ہوگا، اس لئے اس مکان کا کرایہ لینا میرے لئے جائز ہے۔ (تقریر ترمذی ۱/۱۱۶)

نکاح اور زنا میں فرق

زندگی کے ہر شعبے میں شریعت نے یہ اصول ''ولا ربح مالم یضمن'' ملحوظ رکھا ہے، یہاں تک کہ نکاح اور زنا کے اندر بھی فرق ہے وہ بھی اسی اصول کی وجہ سے ہے۔ دیکھئے! زنا کے اندر یہ ہوتا ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت آپس میں زندگی ایک ساتھ گزارتے ہیں، اور ایک دوسرے سے لطف اندوز ہوتے ہیں، لیکن ایک دوسرے کی کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتے تو یہ زنا ہے اور حرام ہے۔ لیکن اگر ایک مرد اور ایک عورت باقاعدہ ایجاب و قبول کر کے نکاح کریں اور اس کے بعد ایک ساتھ زندگی گزاریں تو جائز اور حلال ہے۔ اب بظاہر تو ان دونوں میں بہت بڑا فرق نظر نہیں آتا، لیکن دونوں میں فرق یہی ہے کہ پہلی صورت میں مرد عورت سے لطف اندوز تو ہو رہا ہے لیکن اس کی کوئی ذمہ داری قبول نہیں کر رہا ہے، اور نکاح کے اندر جب اس نے یہ لفظ کہا ''قبلت'' تو اس صورت میں اس پر وہ تمام ذمہ داریاں آگئیں جو شوہر کے ذمے واجب ہوتی ہے۔ مثلاً مہر واجب ہوگا، نفقہ واجب ہوگا، بچے اس کے شمار ہوں گے وغیرہ۔ تو ان ذمہ داریوں کے قبول کرنے کی وجہ سے شریعت نے اجازت دے دی کہ اب تم اس سے نفع اٹھا سکتے ہو۔ شریعت نے یہ اصول بہت سی جگہوں پر ملحوظ رکھا ہے کہ ''ربح مالم یضمن'' جائز نہیں۔ یہی وہ اصول ہے جس کو فراموش کرنے کے نتیجے میں بے شمار عقود فاسد ہو رہے ہیں اور ظلم و ستم کا بازار گرم ہے۔ (تقریر ترمذی ۱/۱۱۶)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ،تقویٰ اور فتویٰ

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بازار سے گزر رہے تھے کہ کہیں سے آپ کے لباس پر ناخن بھر مٹی آ پڑی۔ آپ اسی وقت دریائے دجلہ کے کنارے گئے اور لباس دھوڈالا...... لوگوں نے کہا: ''امام صاحب! آپ نے نجاست کی ایک متعین مقدار جائز قرار دی ہے پھر آپ اتنی سی مٹی کیوں دھو رہے ہیں؟'' ......انہوں نے کہا: ''وہ فتویٰ ہے اور یہ تقویٰ ہے۔'' (گلدستۂ ظرافت:۱۳۳)

قاضی ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور ان کا پرلطف انصاف

قاضی ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سے کسی آدمی نے پوچھا: ''پستے کا حلوہ مزیدار ہوتا ہے یا بادام کا؟''.... قاضی ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: ''چونکہ معاملہ انصاف کا ہے اس لئے فریقین کی غیر حاضری میں انصاف نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا دونوں کو حاضر کیا جائے۔ (گلدستۂ ظرافت:۱۳۸)

مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کا مشورہ

مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مکان کے قریب ایک سب انسپکٹر پولیس بھی رہتا تھا اور اس کے یہاں کی رنگ رلیوں سے مولانا بہت پریشان تھے.....جب یہ معاملہ بہت بڑھ گیا تو انہوں نے ایک ایجنٹ کے معرفت مکان خریدنے کا ارادہ کیا اور اسے تاکید کی کہ سب انسپکٹر پولیس کو خریدار کے نام کا علم نہ ہو..... ایجنٹ نے بڑی بھاگ دوڑ کے بعد اس شخص کو مکان بیچنے پر آمادہ کرلیا......

سب انسپکٹر نے مکان بیچنے سے پہلے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے مشورہ چاہا اور اس سلسلے میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا..... مولانا کے لئے یہ موقع بہت عجیب وغریب تھا مگر انہوں نے مکان نہ بیچنے کا مشورہ دیا۔ ایجنٹ کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو وہ بہت حیران ہوا اور اس نے اس سلسلے میں مولانا سے کہا: ''حضور! میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ نے یہ کیا کیا؟''..... مولانا نے جواب دیا: ''مسئلہ تو اپنی جگہ پر ہے مگر اسے غلط مشورہ نہیں دے سکتا تھا۔'' (گلدستۂ ظرافت:۱۶۸)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی حاضر جوابی

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ امام وقت تو تھے لیکن ان کی بذلہ سنجی اور حاضر جوابی بھی مشہور تھی..... ان کے پاس دور، دور سے سائل آیا کرتے تھے اور ان کی خوش گوئی وحاضر جوابی سے مطمئن بھی ہوتے تھے اور محظوظ بھی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک کرنچین سائل ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بڑے المیہ انداز میں کربلائے معلی کا تذکرہ کرتے ہوئے پوچھا: ''کربلا کے میدان میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسوں پر اتنے مظالم ڈھائے گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو آپ لوگوں کے مطابق محبوب الٰہی بھی ہیں انہوں نے

خالق کائنات کے دربار میں سفارش نہیں کی''..... امام غزالی نے انتہائی سنجیدگی سے جواب دیا: سفارش تو بہت کی تھی لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا'' اے نبی ''! تمہیں اپنے نواسوں کی پڑی ہے۔ یہاں لوگوں نے میرے بیٹے کو سولی پر چڑھادیا''...... اشارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف تھا۔ کرتچین سائل لاجواب ہوگیا اور واپس چلا گیا۔ (گلدستہ ظرافت ۱۷۷)

حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اور مسجد کا ایک امام

ایک دفعہ حضرت شیخ بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو امام مسجد نے پوچھا کہ'' آپ نہ تو کسی سے کچھ طلب کرتے ہیں اور نہ کچھ کام کرتے ہیں تو پھر آپ کی گزر کس طرح ہوتی ہے؟''۔

شیخ نے فرمایا:'' صبر کر! پہلے میں نماز دوبارہ پڑھ لوں پھر جواب دونگا۔ کیونکہ ایسے شخص کے پیچھے نماز درست نہیں جو رزق دینے والے کو نہیں جانتا''۔ (گلدستہ ظرافت ۱۷۹)

مفتی کو مسئلہ میں تشقیق نہیں کرنا چاہیے

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا: کہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مفتی کو مسئلہ میں تشقیق نہیں کرنا چاہیے بلکہ مسائل سے ایک شق کی تعیین کرا کر صرف اس کا جواب دیدینا چاہیے۔ تجربہ سے معلوم ہوا، بڑے کام کی وصیت ہے، مفتیوں کے کام کی بات ہے کیونکہ تشقیق میں بعض اوقات اپنے مفید شق کا دعویٰ کرنے لگتا ہے۔ (الافاضات الیومیہ:۳۰۴)

مضحکہ خیز بہانہ

چار ٹھگ کہیں جمع ہو گئے انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی بکری کا بچہ اٹھائے جارہا تھا۔ انہوں نے سوچا کہ اس آدمی سے یہ بچہ کسی طرح لینا چاہئے تو وہ مشورہ کر کے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر کھڑے ہو گئے جب پہلے ٹھگ کے پاس سے وہ آدمی گزرا تو پہلا ٹھگ سامنے آیا اور بڑے احترام سے ملا اور کہنے لگا: میاں صاحب! کیا حال ہے؟ ماشاءاللہ آپ کے چہرے سے کیا نور برس رہا ہے لیکن آپ نے ہاتھوں میں کتے کا بچہ اٹھایا ہوا ہے، استغفر اللّٰه ولا حول ولا قوة الا بالله۔ اس آدمی نے اس ٹھگ کو جھڑک دیا، دفع ہو جا، اندھا ہے تجھے نظر نہیں آتا یہ بکری کا بچہ ہے۔ خیر جب تھوڑی دور آگے گیا تو دوسرا ٹھگ نکل آیا اور یہی بات کہی تو اب اس کے ذہن میں تھوڑا سا کھٹکا پیدا ہوا کہ کہیں یہ صحیح نہ کہہ رہے ہوں حتیٰ کہ جب وہ آخری ٹھگ کے پاس پہنچا تو بکری کے بچے کو پھینک دیا اور یہ کہہ کر چل دیا جب اتنے لوگ کہہ رہے ہیں تو یہ کتے کا بچہ ہی ہوگا۔

ف: یہی حال ہمارا ہے کہ ٹیلی ویژن دیکھنا جائز اس لئے بتلاتے ہیں کہ فلاں مولوی کے گھر میں ہے، فلاں بڑے کے گھر میں ہے اس لئے یہ ہمارے لئے بھی جائز ہے، کیا ہی احمقانہ بات ہے۔ (اعاذنا اللہ منہ)

تعویذ بمقابلہ تعویذ

ایک بار حضرت حکیم الامت اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''کہ لوگ عجیب کاموں کے لئے تعویذ مانگتے ہیں، ایک پہلوان نے کشتی میں دوسرے پہلوان پر غالب آنے کے لئے تعویذ مانگا، میں نے کہا اگر وہ پہلوان بھی کسی سے تعویذ مانگ لے تو پھر تو تعویذ (بمقابلہ) تعویذ میں کشتی ہوگی''۔ (اشرف اللطائف)

نیم مُلا خطرہ ایمان

عالمگیر کی عدالت میں ایک عورت کا مقدمہ پیش ہوا، جس نے چار نکاح کر رکھے تھے اور ایک خاوند کو دوسرے کی اطلاع نہ تھی۔ ظالم نے ہر ایک سے یہ شرط کر رکھی ہوگی کہ میں سال میں تین مہینہ تمہارے گھر رہوں گی اور نو مہینہ اپنے گھر رہوں گی۔ تین مہینہ کے بعد وہ دوسرے خاوند کے پاس رہتی، اس سے غالباً یہی شرط تھی، پھر تین مہینہ کے بعد تیسرے خاوند کے پاس رہتی، ان میں سے ہر ایک سمجھتا تھا کہ شرط کے موافق نو مہینے اپنے گھر رہے گی۔ یہ خبر کسی کو نہ تھی کہ یہ اس مدت میں اپنے دوسرے آشناؤں کے پاس جاتی ہے۔

دہلی بڑا شہر ہے۔ وہاں ایسے واقعات کا مخفی رہ جانا کچھ دشوار نہیں، مگر کب تک؟ آخر کو بھانڈا پھوٹا۔ اور عالمگیر کے دربار میں یہ واقعہ پیش ہوا، اور وہ عورت طلب کی گئی۔ ایک طالب علم نے اس عورت سے کچھ رقم قرض لی اور رہائی کی تدبیر بتلائی کہ تو یہ کہہ دینا کہ میں نے ایک مولوی صاحب کو وعظ میں یہ کہتے سنا تھا: کہ لوگ فضول حرام کاری کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے چار نکاح کی اجازت دی ہے۔ اور یہ اگر دریافت کیا جائے کہ مولوی صاحب نے یہ اجازت مردوں کے لئے بیان کی تھی یا عورتوں کے لیے؟ تو یہ کہہ دینا کہ بس میں نے اتنا ہی سنا تھا کہ پھر ساگ لینے چلی گئی۔ میں نے تو اس اجازت کو عام ہی سمجھا تھا یہ طالبعلم نیم ملا خطرہ ایمان تھا کہ اس نے چار نکاحوں کی اجازت کو عام کر دیا۔ (حضرت تھانویؒ کے پسندیدہ واقعات)

بادشاہ سمجھ کر آیا ہوں، مفتی سمجھ کر نہیں آیا

ایک شخص ہارون الرشید کے صاحب زادہ مامون الرشید کے پاس آیا۔ اور حج ادا کرنے کے لیے ان سے روپیہ مانگا۔ مامون الرشید نے کہا: اگر تم صاحب مال ہو تو سوال کیوں کرتے ہو اور اگر صاحب مال نہیں ہو تو تم پر حج فرض نہیں۔ اس نے کہا میں آپ کو بادشاہ سمجھ کر آیا ہوں مفتی سمجھ کر نہیں آیا۔ مفتی تو شہر میں آپ سے زیادہ موجود ہیں، آپ مجھے فتویٰ نہ سنائیں جو دے سکتے ہیں دیدیجئے، ورنہ انکار کر دیجئے۔ مامون الرشید کو اس کی بات پر ہنسی آگئی اور حج کے لیے رقم دیدی۔ (حضرت تھانویؒ کے پسندیدہ واقعات)

عشاء کے بعد قصہ کہانیوں سے ممانعت کا سبب

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

میں نے گھر میں عشاء کے بعد ایک بات پوچھنے کو کہنے کو منع کر رکھا ہے جس میں سوچنا پڑے، کیونکہ نیند جاتی رہتی ہے اس سے حدیث شریف کا راز معلوم ہوتا ہے کہ عشاء کے بعد ''سمر'' یعنی قصہ اور باتوں سے منع فرمایا ہے جو ﴿جعلنا اللیل سکنا﴾ کے بھی خلاف ہے کسی چیز کی طرف توجہ دلانا جو سکون اور آرام کے خلاف ہو۔ (مقالات حکمت)

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی شادی

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ان دس خوش نصیب صحابہ میں سے ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوشخبری دی تھی۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے کپڑوں پر ایک پیلا سا نشان نظر آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیسا نشان ہے؟

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے ایک خاتون سے نکاح کیا (مطلب یہ تھا کہ نکاح کے موقع پر کپڑوں پر خوشبو لگائی تھی، اس کا یہ نشان باقی رہ گیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں برکت کی دعا دی اور فرمایا کہ ''ولیمہ کرنا، چاہے ایک بکری ہی کا ہو''۔ (مشکوٰۃ ۲۷۸/۲)

ف: اندازہ لگائیے! کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے قریبی صحابی ہیں کہ دس منتخب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ان کا شمار ہوتا ہے لیکن انہوں نے نکاح کیا تو نکاح کی مجلس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک کو دعوت دینے کی ضرورت نہیں سمجھی، مزید یہ کہ اس سے ولیمہ کی اہمیت بھی واضح ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

فقہ اور تقویٰ

حضرت مولانا محمد منیر صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند ایک مرتبہ مدرسہ کے ڈھائی سو روپے لے کر مدرسہ کی سالانہ روداد طبع کرانے کے لئے دہلی تشریف لے گئے، اتفاق سے روپے چوری ہو گئے۔ مولوی صاحب نے اس چوری کی کسی کو اطلاع نہیں کی اور مکان میں آ کر اپنی کوئی زمین وغیرہ بیع (تجارت) کی اور ڈھائی سو روپے لے کر دہلی پہنچے اور کیفیت چھپوا کر لے آئے، کچھ دنوں بعد اس کی اطلاع اہل مدرسہ کو ہوئی۔ انہوں نے حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو واقعہ لکھا اور حکم شرعی دریافت کیا۔ وہاں سے جواب آیا کہ مولوی صاحب امین تھے اور روپیہ بلا تعدی کے ضائع ہوا ہے، اس لئے ان پر ضمان نہیں۔ اہل مدرسہ نے مولانا محمد منیر صاحب سے درخواست کی کہ آپ روپیہ لے لیجئے اور مولانا کا فتویٰ دکھلا دیا۔ مولوی صاحب نے فتویٰ دیکھ کر فرمایا: ''میاں رشید صاحب نے فقہ میرے ہی لئے پڑھا تھا اور کیا یہ مسائل میرے ہی لئے ہیں؟ ذرا اپنی چھاتی پر ہاتھ رکھ کر تو دیکھیں اگر ان کو ایسا واقعہ پیش آتا تو کیا وہ بھی روپیہ لے لیتے؟ جاؤ، لے جاؤ اس فتوے کو، میں ہرگز دو پیسے بھی نہ لوں گا۔ (بنات عائشہ رضی اللہ عنہا ذی قعدہ ۱۴۲۹ھ)

جمعہ کی نماز

ایک زمیندار خوش ہو کر اپنے ایک ملازم کو انعام میں کمزور قسم کا گھوڑا دیا۔ ملازم جو بہت شرارتی تھا فورا

گھوڑے پر بیٹھ کر ایک طرف چلنے لگا، اس زمیندار نے پوچھا بھئی! کہاں جا رہے ہو؟ ملازم نے جواب دیا: حضور! میں جمعے کی نماز پڑھنے جا رہا ہوں۔ زمیندار حیران ہو کر بولا مگر آج تو جمعرات ہے۔ اس پر ملازم نے برجستہ جواب دیا: ''جناب! آپ کا عطا کیا ہوا گھوڑا جمعہ تک مسجد میں پہنچ جائے گا۔

ایک مٹھی مٹی

ایک شخص کا انتقال ہوا تو اسے کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ اس نے کہا کہ جب میری نیکیاں اور برائیاں وزن کی گئیں تو برائیاں نیکیوں سے بڑھ گئیں۔ اچانک ایک تھیلی نیکیوں کے پلڑے میں آ کر گری جس کی وجہ سے نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گیا، میں نے جب تھیلی کھولی تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں ایک مٹھی مٹی تھی جو میں نے تدفین کے وقت ایک مسلمان کی قبر میں ڈالی تھی، اس طرح میری یہ نیکی کام آ گئی۔ (توضیح السنن: ۶۸۲/۲)

ایسا بھی ہوتا ہے

شیخ عبدالوہاب شعرانی بیان کرتے ہیں: کہ جب مفتی عبدالرحمن زین الدین مالکی بیمار ہوئے تو میں عیادت کے لئے ان کی خدمت میں پہنچا تو دیکھا کہ بیماری نے کام تمام کر دیا ہے، بس اب تھوڑی دیر کے مہمان ہیں اور موت نے حلق بندی کر رکھی ہے کہ ایک گھونٹ پانی بھی نہیں اتر سکتا اس حالت میں ایک شخص استفتاء لے کر آیا، مفتی صاحب نے فرمایا: ''مجھے ٹیک لگا کر بٹھا دو'' چنانچہ لوگوں نے بٹھا دیا، آپ نے غور سے سوال پڑھا اور جواب لکھ دیا، اس شدت مرض اور پریشانی کے عالم میں ابھی ذہن بالکل حاضر تھا، جواب تحریر کرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئی، پھر فرمایا:

''یہ آخری جواب ہے''

اسی رات میں انتقال فرما گئے۔ (شذرات الذھب: ۳۰۵/۳)

رونق درس

امام شمس الائمہ حلوانیؒ کا قصہ مشہور ہے کہ وہ کسی ضرورت سے کسی گاؤں میں تشریف لے گئے وہاں جتنے شاگرد تھے وہ استاد کی خبر سن کر زیارت کے لئے حاضر ہوئے مگر قاضی ابوبکر حاضر نہ ہو سکے۔ بعد میں جب ملاقات ہوئی تو استاد نے دریافت کیا۔ انہوں نے والدہ کی کسی ضروری خدمت بجالانے کا عذر کیا۔

شیخ نے فرمایا: ''رزق میں وسعت ہوگی مگر رونق درس حاصل نہ ہوگی۔''

چنانچہ ایسا ہی ہوا، ویسے بھی عام طور سے مشہور ہے کہ والدین کی خدمت رزق میں زیادتی کا سبب ہوتی ہے اور اساتذہ کی خدمت علم میں ترقی کا۔ (بنات عائشہ رضی اللہ عنہا، صفر ۱۴۲۹ھ)

جوتوں کی قیمت (ترکی بہ ترکی)

جاحظ نے اپنی سوانح حیات میں لکھا ہے کہ میں ایک بار بصرہ کی ایک مشہور شاہراہ سے گذر رہا

تھا۔ میں نے جوتوں کی ایک شاندار دکان دیکھی، میں اس کے اندر چلا گیا اور ایک خوبصورت جوتا پسند کیا اور صاحب دکان سے اس کی قیمت دریافت کی۔ جواب ملا "دس درہم" یہ بہت زیادہ تھے۔ اس لئے مجھے غصہ آ گیا۔ میں نے کہا "اگر یہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر جو گائے قربان کی تھی اس کی کھال کا بھی بنا ہوا ہوتا تب بھی میں اس کے لئے ایک درہم سے زیادہ ادا نہ کرتا۔" دکاندار نے یہ سنا اور جیسے کچھ سوچتے سوچتے چونک اٹھا، میری طرف نظریں اٹھائیں اور کہا: "اگر تمہارے پاس اصحاب کہف والے درہم ہوتے تب بھی میں تمہیں یہ جوتا ایک درہم میں نہ دیتا۔"

ف: صدر بش کو جب سے جوتے کھانے کو ملے ہیں تب سے جوتوں کی قدر و قیمت میں بے تحاشا اضافہ ہوا ہے لہٰذا جوتوں کی غیر ضروری استعمال سے مکمل طور پر گریز کریں ورنہ حفاظتی اقدامات کی بناء پر جوتوں پر پابندی بھی لگ سکتی ہے۔ "آؤ جوتا... جوتا کھیلیں" کا دلچسپ کھیل بھی نہ کھیلیں البتہ کفر، "بش، مُش... مسلم کُش اور اس کے ہم پیالہ، ہم نوالہ اور روشن خیال دوستوں پر پاپوش باری، جفت زنی اور بوٹ زنی امر جائز و مستحسن ہی نہیں بلکہ واجب ہے، اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ (مؤلف)

توپ و تفنگ سے نہ سامان حرب سے ☆ سر سے غرور نکلا ہے جوتے کی ضرب سے
چمڑے سے بنا جوتا تو ہو سکتا ہے ضائع ☆ تاریخ کا جوتا کبھی ضائع نہیں ہوتا
جب وقت زوال آ جاتا ہے ☆ تو جگ میں ہنسائی ہوتی ہے
تب قسمت ساتھ نہیں دیتی ☆ جوتوں سے پٹائی ہوتی ہے

جوتا اور فحاشی

جوتے اور فحاشی کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ اور زیر نظر مضمون کا ماقبل والے مضمون سے تعلق بھی کچھ کم گہرا نہیں ہے۔ ایڑھی والا جوتا جب ٹک ٹک کرتا ہے تو لوگوں کو متوجہ کرتا ہے۔ جوتے کو زنا کی ایک وجہ کہا گیا ہے۔ جوتے جو بھی ایڑھی والے ہوتے ہیں اس سے کولہے باہر کی طرف نکل جاتے ہیں اور سینہ آگے کی طرف نکل جاتا ہے اور یوں عورت فحاشی کا ڈھیر بن جاتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب تک سادہ جوتا استعمال کیا جاتا تھا تو اس وقت فحاشی بھی کم تھی۔

آج سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو پامال کر کے اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کر کے ہماری بچیاں اور بہنیں جب پانچ پانچ انچ کی ایڑھی والا جوتا پہن کر گھر سے نکلتی ہیں تو گلیوں کی نکڑوں پر کھڑے ہوتے ہمارے ہی مسلمان نوجوان ان کو ایذا دیتے ہیں اور آوازیں کستے ہیں۔

آج فحاشی حد سے بڑھ چکی ہے۔ اللہ ہر گناہ سے درگزر کرتا ہے مگر فحاشی جب حد سے بڑھ جاتی ہے تو اللہ کا عذاب آنے سے کوئی روک نہیں سکتا۔ اسلام آباد (مارگلہ ٹاور) والوں کا حال ہمارے سامنے ہے۔ کیسے اللہ کے عذاب نے ان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ استغفر اللہ۔

آج کل تو دوکاندار بھی جوتا پسند کروانے میں پیش پیش ہوتے ہیں، ہنس ہنس کر بتارہے ہوتے ہیں کہ میڈم آپ کے پاؤں میں یہ جوتا بہت اچھا لگتا ہے! کہاں یہ مومن عورت اور کہاں ایک نامحرم شخص کا جوتے اور پاؤں کے متعلق تبصرہ..... تو اللہ عزوجل کو غصہ آئے کہ نہ آئے؟

ف: اونچی ایڑھی والا جوتا جہاں فحاشی کا سبب بنتا ہے وہاں ہمارے لئے مختلف مسائل بھی کھڑے کردیتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آج کل کمر کا درد ایک عام مسئلہ ہے اور یہ اونچی ایڑھی والے جوتے سے ہوتا ہے۔ آپ اپنا جوتا بدل لیں پریشانی خودبخود دور ہو جائے گی۔

ابلیسی گُر

نصف صدی سے زیادہ عرصہ ہوا جب ایک انگریز میجر کی بیوہ حضرت مولانا صدیقؒ کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئی تھی۔ اس کے آنجہانی شوہر کے کتب خانہ سے ایک کتاب ''خفیہ فوجی ہدایات'' مولانا کے ہاتھ آئی تھی، اس میں ایک نئے مفتوحہ عرب علاقہ کا جذبۂ حریت ختم کر کے انہیں ''مرد'' سے ''نامرد'' بنانے کا یہ ''ابلیسی گُر'' لکھا ہوا تھا۔

ترجمہ: ''انہیں غیر مسلح کر کے، عیاش اور زناکار بنا کر ناچ رنگ اور ساز و آہنگ میں لگا دو اور فیشن کو زیادہ فروغ دو کہ فیشن پرستی میں یہ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے باہم رقابت و حسد کرنے لگیں ہم دیکھ لیں گے کہ چند ہی دن میں یہ ''مرد'' سے ''نامرد'' ہو جائیں گے۔

اس ''نسخۂ ابلیسی'' کو بار بار پڑھیئے اور انگریز کے عروج اور مسلمانوں کے زوال کی تاریخ دھراتے جایئے یہی ''ابلیسی گُر'' ہر جگہ کارفرما نظر آئے گا۔

لسان العصر اکبر الہ آبادی مرحوم نے کیا خوب فرمایا تھا۔

؎ مشرقی تو سرِ دشمن کو کچل دیتے ہیں　　　مغربی رنگ طبیعت کو بدل دیتے ہیں

(محاسن اسلام ملتان۔ اپریل 2009)

موبائل اور بدگمانی

آج کل موبائل فون عام ہے اس کے استعمال میں بدگمانی سے یوں بچیئے کہ دوران گفتگو جب رابطہ ختم ہو جائے تو اسے نیٹ ورک کا مسئلہ یا بیٹری، بیلنس ختم ہونے کی علامت سمجھیں۔ اسی طرح اگر مطلوبہ آدمی آپ کی کال ریسیو (Receive) نہیں کر رہا تو ہوسکتا ہے وہ کسی مجبوری میں ہو یا فون اس سے دور ہو یا کسی سواری پر یا بازار میں شور ہونے کی وجہ سے فون گھنٹی نہ سن پا رہا ہو اس لئے بدگمانی نہ کریں کیونکہ اچھے گمان کے لئے دلیل کی ضرورت نہیں جبکہ بدگمانی کے لئے دلیل کا ہونا ضروری ہے۔

یہ علم تمہارے گھر سے نکلا ہے

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ مشہور ہے کہ ہارون الرشید نے ان کی خدمت میں ایک درخواست کی تھی کہ حرام خلافت میں قدم رنجہ فرما کر شہزادوں کو علم حدیث پڑھا دیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا: ''کہ علم کے پاس لوگ خود آتے ہیں، وہ دوسروں کے پاس نہیں جاتا'' انہوں نے اس بات سے ہارون کو اور بھی غیرت دلائی کہ ''یہ علم تمہارے گھر سے نکلا ہے اگر تم ہی اس کی عزت نہ کرو گے تو وہ کیونکر عزت پا سکتا ہے''۔ اس معقول جواب کو ہارون نے نہایت خوشی سے تسلیم کیا اور شہزادوں کو حکم دیا کہ امام موصوف کی درسگاہ عام میں حاضر ہوں۔

ایک آنے کا سود

رچرڈ پرائس برطانیہ کا مشہور عیسائی عالم (Thelogian) اور ماہر معاشیات ہے، اس نے اپنے ایک مضمون میں باقاعدہ حساب لگا کر بتایا تھا کہ اگر سن ۱ء میں ایک پینی (جو تقریباً ایک آنہ کے مساوی ہوتی ہے) سود مرکب پر کسی کو قرض دی گئی ہوتو سرمایہ دارانہ نظام کے شروع ہونے تک اس کا سود اتنا زیادہ ہوجاتا ہے کہ اس سے سونے کا ایک کرہ تیار ہوسکتا ہے جس کا حجم کرہ زمین سے کئی گنا زائد ہوگا۔

L.Leantyer: A Short Course of Political Economy.

Progress Publishers Moscow 1968. (ص ۷۸ ج ۱۷)

نو روٹیاں۔ نو پرچے

حضرت مولانا حبیب الرحمن عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب دارالعلوم کے ناظم تھے تو اس وقت ان کے مدرسے میں ایک لحیم شحیم قد آور پٹھان پڑھتا تھا، وہ دورۂ حدیث کا طالب علم تھا۔ انتہائی محنتی اور قابل ہونے کے ساتھ ساتھ بے حد پیٹو (زیادہ کھانا والا) بھی تھا۔ حسب دستور اس کو باورچی خانے سے دو روٹیاں ملنے لگیں تو اس نے حضرت کو درخواست لکھی:

''میرے لئے دو روٹیاں ناکافی ہیں لہذا میری روٹیاں بڑھائی جائیں۔''

حضرت نے تین روٹیاں جاری کردیں۔ کچھ دنوں بعد دفتر میں پھر اس کی درخواست آئی: ''تین روٹیوں پر گزارہ نہیں ہوتا۔'' اس پر اسے چار روٹیاں ملنے لگیں۔

چند دن بعد پھر درخواست آئی: ''اب بھی بھوکا رہتا ہوں'' چنانچہ اس کی روٹیوں کی تعداد پانچ کر دی گئیں لیکن اس کا پھر بھی گزارا نہیں ہوتا تھا اور صدائے ''ھل من مزید'' (اور چاہئے) جاری رہی۔

مولانا حبیب الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ منتظم بھی تھے اور نرم دل بھی انتہا درجے کے تھے۔ انہوں نے بلا کر فرمایا: ''آج مطبخ (باورچی خانے) میں بیٹھ کر خوب سیر ہوکر کھالو جتنی روٹیاں آج کھاؤ گے آئندہ

اتنی روٹیاں جاری ہونگی۔"

اس طالب علم نے نو روٹیاں کھائیں چنانچہ وعدے کے مطابق اب نو روٹیاں اسے مستقل دی جانے لگیں۔لیکن کچھ عرصے کے بعد پھر درخواست آئی کہ روٹیوں میں اضافہ کیا جائے۔حضرت نے مزید روٹیاں دینے سے انکار کردیا اور جواب دیا: "اس دن تم نے نو روٹیاں کھائی تھیں لہذا اب نو ہی پر گزارہ کرو۔"

خان صاحب کہنے لگے: "وہ تو اتفاقی امر تھا لازمی تو نہیں تھا کہ ہمیشہ نو ہی کھاؤں گا" لیکن حضرت نے اضافہ کرنے سے انکار کردیا۔اس پر خان صاحب دل ہی دل میں بہت ناراض ہوئے۔ جب دورۂ حدیث شریف کا امتحان ہوا تو دس پرچے تھے۔

۱	بخاری	۲	مسلم	۳	ابوداؤد	٤	ترمذی
٥	سنن ابن ماجہ	٦	نسائی	۷	طحاوی	۸	مؤطا امام مالک
۹	مؤطا امام محمد	۱۰	شمائل ترمذی				

اس طالب علم نے نو پرچے تو خوب اچھی طرح حل کئے لیکن دسواں پرچہ بالکل حل نہیں کیا بلکہ اس پر لکھا:

"چونکہ مجھے نو روٹیاں ملتی ہیں اس لئے میں نے نو پرچے حل کردیئے اور نہ مدرسہ والوں نے دسویں روٹی دیں اور نہ میں نے دسواں پرچہ حل کیا۔"

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک حکیمانہ قول

علامہ ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک حکیمانہ قول نقل کیا ہے۔فرماتے ہیں:

"الانقباض عن الناس مكسبة للعداوة، والانبساط مجلبة لقرناء السوء فكن بين المنقبض والمنبسط"

لوگوں کے ساتھ ترش روئی سے پیش آنا لوگوں کو دشمن بنالیتا ہے اور بہت زیادہ خندہ پیشانی برے ہم نشینوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے،لہذا ترش روئی اور بہت زیادہ خندہ پیشانی کے درمیان معتدل راہ اختیار کرو۔(تراشے:۱۳۸ بحوالہ فتاویٰ ابن الصلاح:۳۱)

شہادت کیا ہے ؟

☆ شہادت ایک ایسی چاشنی ہے جس کی تمنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔
☆ شہادت ایک ایسا کھیل ہے جس میں جان کی بازی لگانا پڑتی ہے۔
☆ شہادت ایک ایسا چراغ ہے جو صرف خون سے جلتا ہے۔
☆ شہادت ایک ایسی روشنی ہے جو صرف پروانوں کو ملتی ہے۔

☆ شہادت ایک ایسا راستہ ہے جو سیدھا جنت میں جاتا ہے۔
☆ شہادت ایک ایسا پھول ہے جو مقدر والے انسان کو ملتا ہے۔
☆ شہادت ایک ایسا مقام ہے جس سے انسان خدا کا محبوب بن جاتا ہے۔
☆ شہادت ایک ایسا پرندہ ہے جو جہاد کے میدان میں اڑتا ہے اس کو پکڑنے کے لئے خون کا جال لگانا پڑتا ہے۔
☆ شہادت ایک ایسا پودا ہے جسے صرف خون کا پانی دیا جا سکتا ہے۔
☆ شہادت ایک ایسا نور ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوتی ہے۔
☆ شہادت ایک ایسا مزہ ہے جسے پانے کی انسان جنت میں بھی تمنا کرتا ہے۔

أحد عشر كوكباً کیسے ملا۔۔۔؟

ابن مدینیؒ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا آپ کو اتنا بہت سا علم کیسے ملا؟ انہوں نے کہا ''چار باتوں کی وجہ سے:

(۱) کسی کتاب کے بھروسے پر کبھی نہیں رہا یعنی کتابوں کو حفظ کر کے سینے میں بٹھالیا۔ (۲) علم حاصل کرنے کے لئے شہروں شہروں میں گھوما۔ (۳) جمادات (بے جان اشیاء) کی طرح صبر سے کام لیا۔ (٤) کوے کی مانند صبح سویرے اٹھنے کی عادت اپنائی۔

(مشہور ہے کہ کوا صبح صادق سے بھی بہت پہلے بیدار ہو جاتا ہے۔)

لطیف شکایت اور اس کا حکیمانہ ازالہ

امام شعبیؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا: ''امیر المومنین! میرے شوہر جیسا نیک آدمی شاید دنیا میں کوئی نہیں، وہ دن بھر روزہ رکھتے اور رات بھر نماز پڑھتے ہیں۔'' یہ کہہ کر وہ خاموش ہوگئی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات کا منشا پوری طرح نہ سمجھ پائے اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے اور تمہاری مغفرت کرے۔ نیک عورتیں اپنے شوہر کی ایسی ہی تعریف کرتی ہیں۔''

عورت نے یہ جملہ سنا، کچھ دیر جھجکی رُکی اور پھر واپس جانے کے لئے کھڑی ہوگئی۔

کعب بن سوار رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، انہوں نے عورت کو واپس جاتے دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: ''امیر المومنین! آپ اس کی بات نہیں سمجھے، وہ اپنے شوہر کی تعریف نہیں، شکایت کرنے آئی تھی، اس کا شوہر جوشِ عبادت میں زوجیت کے پورے حقوق ادا نہیں کرتا۔''

''اچھا یہ بات ہے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''بلاؤ اسے'' وہ عورت پھر واپس آئی، اس سے

دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ واقعی حضرت کعب بن سوار رضی اللہ عنہ کا خیال صحیح تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ ''اب تم ہی اس کا فیصلہ کرو''

''امیر المومنین! آپ کی موجودگی میں کیسے فیصلہ کروں؟'' حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا۔

''ہاں! تم نے ہی اس کی شکایت کو سمجھا تم ہی ازالہ کرو'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس پر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ''امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے ایک مرد کو زیادہ سے زیادہ چار عورتوں سے نکاح کی اجازت دی ہے، اگر کوئی شخص اس اجازت پر عمل کرتے ہوئے چار شادیاں کرے تو بھی ہر بیوی کے حصے میں چار میں سے ایک دن رات آتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر چوتھا دن رات ایک بیوی کا حق ہے۔ لہٰذا آپ فیصلہ دیجئے کہ اس عورت کا شوہر تین دن عبادت کر سکتا ہے، لیکن چوتھا دن لازماً اسے اپنی بیوی کے ساتھ گزارنا چاہئے۔''

یہ فیصلہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھڑک اٹھے اور فرمایا: ''یہ فیصلہ تمہاری پہلی فہم اور فراست سے بھی زیادہ عجیب ہے۔'' اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو بصرہ کا قاضی بنا دیا۔
(تراشے: ۸۴)

خوابوں کی حقیقت

شریک بن عبداللہ خلیفہ مہدی کے زمانہ میں قاضی تھے، ایک مرتبہ وہ مہدی کے پاس پہنچے تو اس نے انہیں قتل کروانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ قاضی صاحب نے پوچھا:

''امیر المومنین کیوں؟''

مہدی نے کہا۔ ''میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تم میرا بستر روندر ہے ہو اور مجھ سے منہ موڑے ہوئے ہو۔ میں نے یہ خواب ایک معبّر کے سامنے پیش کیا تو اس نے یہ تعبیر دی کہ قاضی شریک ظاہر میں تو آپ کی اطاعت کرتے ہیں لیکن اندر اندر آپ کے نافرمان ہیں۔''

قاضی شریک نے جواب دیا۔ ''خدا کی قسم امیر المومنین، نہ آپ کا خواب ابراہیم علیہ السلام کا خواب ہے اور نہ آپ کا تعبیر دینے والا یوسف علیہ السلام ہے۔ تو کیا آپ جھوٹے خوابوں کے بل پر مسلمانوں کی گردنیں اتارنا چاہتے ہیں؟''

مہدی یہ سن کر جھینپ گیا، اور قتل کرنے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ (تراشے: ۱۰۵)

حضرات حسنین رضی اللہ عنہ کا اندازِ تبلیغ

علامہ کردری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نواسے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ دریائے فرات کے کنارے میں ایک بوڑھے دیہاتی کو دیکھا کہ اس نے بڑی جلدی جلدی وضو کیا، اور اسی طرح نماز پڑھی، اور جلد بازی میں وضو اور نماز کے مسنون

طریقوں پر کوتاہی ہوتی۔ حضرات حسنین نے اسے سمجھانا چاہتے تھے،لیکن اندیشہ یہ ہوا کہ یہ عمر رسیدہ آدمی ہے اور اپنی غلطی سن کر کہیں مشتعل نہ ہو جائے۔ چنانچہ دونوں حضرات اس کے قریب پہنچے اور کہا کہ ''ہم دونوں جوان ہیں،اور آپ تجربہ کار آدمی ہیں،آپ وضو اور نماز کا طریقہ ہم سے بہتر جانتے ہوں گے۔ہم چاہتے ہیں کہ آپکو وضو کر کے اور نماز پڑھ کر دکھائیں،اگر ہمارے طریقے میں کوئی غلطی یا کوتاہی ہو تو بتا دیجئے گا۔'' اس کے بعد انہوں نے سنت کے مطابق وضو کر کے نماز پڑھی۔ بوڑھے نے دیکھا تو اپنی کوتاہی سے توبہ کی،اور آئندہ یہ طریقہ چھوڑ دیا۔ (تراشے ۱۱۵ بحوالہ مناقب الامام الاعظم للکردری ۳۹/۱)

اہل علم کی بری عادت کسی کی کتاب لے کر نہ دینا

اہل علم کی یہ حالت ہے کہ کسی کی کتاب لے لی تو واپس دینے کا نام جانتے ہی نہیں۔ کتاب دینے والا اگر کثیر المشاغل ہے تو اس کو یاد بھی نہیں رہتا کہ مجھ سے کتاب کس نے مانگی تھی۔ بس مہینہ بھر کے بعد وہ سمجھ لیتا ہے کہ کتاب چوری ہو گئی اور لینے والا بے فکر ہو گیا کہ وہ تو مانگتا ہی نہیں،اب گویا وہ ان کی ملک ہو گئی۔ (تحفۃ العلماء ۱۷۳/۱)

علماء کو دعوتوں میں شریک نہ ہونا چاہیے

علامہ شامیؒ نے نقل کیا ہے کہ فقہاء وعلماء کسی کی دعوت نہ کھائیں۔اس کا راز یہ ہے کہ آج کل اس میں ذلت ہے۔ واقعی یہ حضرات فقہاء حقیقت کو سمجھتے ہیں۔فقہاء وعلماء کو کسی کی شہادت بھی نہ دینی چاہئے۔اس کا راز یہ ہے کہ ان کو سب مسلمانوں سے یکساں تعلق رکھنا چاہئے اور شہادت میں ایک فریق شمار کیا جائے گا۔ (الافاضات ۲/ ۱۱۴)

غلط مشورہ

فرمایا ایک اضرار دین یہ ہے کہ جس میں اہل مدارس (خصوصاً مہتممین حضرات) مبتلا ہیں کہ کسی طالب علم نے کسی سے مشورہ لیا کہ میں کونسے مدرسہ میں پڑھوں تو ہر مدرسے والا اپنے ہی مدرسے کا مشورہ دیتا ہے۔ گو جانتے ہیں کہ اس کا نفع دوسرے مدرسے میں زیادہ ہے۔افسوس آج کل اہل علم بھی غلط مشورہ دینے لگے ہیں اور پہلے زمانہ میں کفار بھی غلط مشورہ نہ دیتے تھے۔ (خیر الارشاد ص ۱۲۹)

مسجد دار العمل ہے اور مدرسہ دار العلم ہے۔ سو جس طرح مساجد متعدد (کئی ایک) ہونے میں کوئی حرج نہیں اسی طرح مدارس کے متعدد ہونے میں کوئی حرج نہیں ہونا چاہئے مگر حالت یہ ہے کہ مدرسوں کے متعدد (زیادہ) ہونے سے گرانی ہوتی ہے۔سو ایسا نہیں سوچنا چاہئے بلکہ خوشی ہونی چاہئے کہ کام کرنے والے بہت ہو گئے مگر چونکہ مدارس میں اکثر غلبہ امراض نفسانیہ کو ہوتا ہے اس لئے ان کی تعداد سے گرانی ہوتی ہے۔ (تحفۃ العلماء ۲۴۸/۱)

احیاء سنت کی تعریف

شاہ عبدالقادر صاحبؒ نے مولوی محمد یعقوبؒ کی معرفت مولوی محمد اسماعیل کو یہ کہلایا کہ تم رفع یدین چھوڑ دو اس سے خواہ مخواہ فتنہ ہوگا۔ مولوی اسماعیل صاحب نے جواب دیا کہ اگر عوام کے فتنہ کا خیال کیا جائے تو پھر اس حدیث کے کیا معنی ہونگے۔ ''من تمسک بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شهید'' اس کو سن کر شاہ عبدالقادر صاحبؒ نے فرمایا کہ ہم تو سمجھے کہ اسماعیل عالم ہوگیا مگر وہ تو ایک حدیث کے معنی بھی نہیں سمجھا۔ یہ حکم تو اس وقت ہے جب کہ سنت کے مقابل خلاف سنت ہو اور ''ما نحن فیه'' میں سنت کے مقابل خلاف سنت نہیں بلکہ دوسری سنت ہے کیونکہ جس طرح رفع یدین سنت ہے اسی طرح ارسال (کھلے چھوڑنا) بھی سنت ہے۔ (بوادر النوادر ۲/۴۶۹)

غیر ضروری اور فضول سوال کا جواب۔۔۔؟

ایک شخص نے مجھ سے سوال کیا کہ ایک عورت جارہی تھی اس کے ساتھ اس کا شوہر بھی تھا اور اس کا بھائی بھی۔ راستہ میں کسی راہزن نے ان دونوں کو قتل کردیا اتفاقاً اس طرف سے ایک فقیر کا گذر ہوا اس عورت کی التجاء سے فقیر نے کہا کہ ان دونوں کا سر دھڑ سے ملا کر رکھ دے میں دعا کروں گا عورت نے غلطی سے بھائی کا سر شوہر کے دھڑ میں اور شوہر کا سر بھائی کے دھڑ میں جوڑ دیا۔ فقیر نے دعا کی تو دونوں زندہ ہو گئے اس صورت میں عورت کس کو ملے گی۔

میں نے اس کا جواب نہیں دیا اور سوال کرنے والے کو زجر و توبیخ کی کیونکہ ایسے سوال بالکل لغو اور بے ہودہ ہیں ایسے سوالات کا کوئی جواب نہ دینا چاہئے لوگوں کو چاہئے کہ اپنے کام کی باتیں دریافت کیا کریں ایسے فضول سوالات سے تضیع اوقات نہ کیا کریں۔ (دعوات عبدیت ۴/۴۶)

کسی نے لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کا انتقال پیشتر ہوا ہے یا حضرت حوا علیہا السلام کا اور دونوں کے بیچ میں انتقال کے کس قدر زمانہ گزرا ہے۔ میں نے اس کا جواب دیا کہ ''میں نے کہیں نہیں دیکھا۔''

(دعوات عبدیت ۱۹/۸۸)

ایک خط میں آیا تھا کہ معلوم ہوا کہ بھوک کے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکم مبارک پر پتھر باندھا ہے کتب سیر کے حوالے بھی دیئے ہیں پوچھا تھا کیا یہ صحیح ہے؟ میں نے لکھا کہ اگر صحیح ہو تو تم کیا کروگے مطلب یہ ہے کہ غیر ضروری تحقیق سے کیا فائدہ۔

ایک شخص ان کے پاس آیا اور سوال کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین شریفین کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ انہوں نے اس سائل سے دریافت کیا کہ تم سے موت کے وقت یا قبر میں یا حشر میں یا میزان پر یہ سوال ہوگا؟ عرض کیا کہ نہیں۔ پھر کہا کیا تم کو معلوم ہے کہ قیامت میں نماز کی اول پوچھ

ہوئی؟ غرض یہ کہ بچی معلوم ہے کیا۔ اچھا بتلاؤ نماز میں فرض، واجبات، سنن، مستحبات کیا کیا ہیں؟ بے چارہ گم ہو گیا۔ فرمایا کہ جاؤ کام کی باتوں میں وقت صرف کیا کرتے ہیں غیر ضروری سوال نہ کرنا چاہئے۔ ہم سے کم علماء کو تو چاہئے کہ سائل کے تابع نہ بنیں۔

حضرت والا کے پاس ایک سوال آیا کہ اوج بن عنق اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کا عصا کتنے لمبے تھے؟ جواب لکھا کہ جیسا یہ سوال غیر ضروری ہے اسی طرح جواب کی بھی ضرورت نہیں۔ کسی لا یعنی (فضول) سوال کا میں یہی جواب دیا کرتا ہوں کہ مجھے فرصت نہیں کسی کو کہہ دیا کہ اور عالم سے پوچھ لو۔ کسی کا جواب میں نہیں دیتا اور اگر جواب کے لئے ٹکٹ بھیجا ہو تو اس کو واپس کر دیتا ہوں۔ کسی کو لکھ دیتا ہوں کہ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ تحقیق منظور نہیں ہے۔ لہٰذا تضییع وقت سمجھ کر سکوت کیا جاتا ہے کسی سے ایک دفعہ اصل مسئلہ کی تقریر کر کے فرمایا کہ اس سے زیادہ مجھ کو نہیں معلوم! آپ کی تشفی مجھ سے نہیں ہو سکتی۔ (تحفۃ العلماء ۱۷۶/۲)

چند مفید مثالیں

آج کل یہ حالت ہے کہ لوگ ضروری باتیں تو دریافت کرتے نہیں وہ مسائل پوچھتے ہیں جن سے کبھی نہ واسطہ پڑے یا وہ مسائل پوچھتے ہیں جو پہلے سے معلوم ہیں تا کہ مولوی صاحب کا امتحان ہو سکے۔

۱) ...... چنانچہ رام پور میں ایک صاحب نے مجھ سے اختلافی مسائل پوچھے جن میں میرا مسلک ان کو معلوم بھی تھا۔ میں سمجھ گیا کہ اس سوال سے میرا امتحان مقصود ہے۔ میں نے کہا آپ امتحان کے لئے پوچھتے ہیں یا عمل کے لئے۔ اگر عمل کے لئے پوچھتے ہیں تو اس کے لئے مسئول سے اعتقاد ہونا شرط ہے اور آپ مجھے جانتے بھی نہیں تو میرے معتقد کیسے ہو گئے اور محض نام سننا کافی نہیں نام تو نامعلوم کتنوں کا سنا ہو گا اور اگر امتحان کے لئے پوچھتے ہیں تو آپ کو میرے امتحان کا کیا حق ہے؟ بس وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔ میں ایسا روگ نہیں پالتا کہ ہر شخص کے سوال کا اس کی مرضی کے موافق جواب دیا کروں۔ جہاں میں دیکھتا ہوں کہ سوال سے مقصود عمل نہیں ہے وہاں کبھی جواب نہیں دیتا۔ (التبلیغ اسباب الفتنہ: ۱۲۷)

۲) ...... ایک طالب علم سے کسی متکبر نے کہہ دیا کہ مسجد کا مینڈھا (جیسے آج کل لوگ کہا کرتے ہیں کہ ملا کی دوڑ مسجد تک)۔ اس نے کہا بلا سے پھر بھی دنیا کے کتوں سے تو اچھے ہیں۔

اس جواب میں لطیفہ یہ ہے کہ اہل دین کے لئے جو وہ لقب تجویز کرتے ہیں وہ تو دعویٰ ہے جو دلیل کا محتاج ہے مگر دنیا کا کتا یہ ان کا اقراری لقب ہے اور "المرء یوخذ باقرارہ"

ایک صاحب نے لکھا کہ کافر سے سود لینا کیوں حرام ہے۔ میں نے جواب دیا کہ کافر عورت سے زنا کیوں حرام ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ لوگ علماء سے اختلاط نہیں کرتے (ان کی صحبت میں نہیں رہتے) اگر ایسا کریں تو بہت سے شبہات حل ہو جائیں۔

۳) ایک رئیس کا بچہ عربی پڑھتا تھا اس سے ایک پولیس افسر نے جو تھیا رلگائے ہوئے تھے اور اس کی ہیبت ایسی مہیب تھی کہ اس کے سامنے ایسا ویسا آدمی بات بھی نہ کر سکے، اس نے یہ سوال کیا کہ یہ کیا بات ہے کہ عربی پڑھنے والے بہت سر منڈواتے ہیں۔ اس بچے نے بے دھڑک جواب دیا کہ یہ کیا بات ہے کہ انگریزی پڑھنے والے داڑھی منڈواتے ہیں۔ پس وہ چپ ہی تو رہ گئے۔ اگر کوئی غریب قوم کا بچہ ہوتا تو یہ جواب ہرگز نہ دیتا۔ (التبلیغ ۱۴۱/۱)

٤) ایک سائنسدان سکول کے طالب علم نے ایک عربی مدرسہ کے طالب علم سے پوچھا کہ بتاؤ آسمان میں کل ستارے کتنے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ تم یہ بتاؤ کہ سمندر میں مچھلیاں کتنی ہیں؟ اس نے کہا یہ تو مجھ کو معلوم نہیں۔ طالب علم نے کہا افسوس ہے کہ تم کو زمین کی چیزوں کا بھی پورا علم نہیں جس میں تم رہتے ہو اور مجھ سے آسمان کی چیزوں کی تعداد پوچھتے ہو جو تم سے ہزاروں کوس دور ہے۔ بس وہ چپ ہی تو رہ گئے۔ (التبلیغ ۱۶۸)

٥) کانپور میں ایک مرتبہ عدالت میں جانے کا اتفاق ہوا ایک فتوی پر میں نے دستخط کر دیئے تھے۔ دستخط کرنے والے علماء میں سے جس عالم پر ایک فریق راضی ہوتا تو دوسرا راضی نہ ہوتا مجھ پر فریقین نے رضامندی ظاہر کی مجھے جانا پڑا۔ مجھ سے سوال کیا گیا کہ آپ عالم ہیں؟ اس وقت مجھے بے حد خلجان ہوا اگر انکار کروں تو وکلاء اس قسم کے تواضع کو کیا جانیں کہ یہ انکار تواضعا ہے۔ چنانچہ لوگوں نے تواضعا انکار کیا اور وہ واقعی انکار سمجھ گئے اور یہ کہو کہ عالم ہوں تو اولاً اپنی وضع کے خلاف اور ثانیاً یہ کہ عالم ہوں کہاں۔ دونوں پہلوؤں پر نظر رکھتے ہوئے میں نے کہا کہ مسلمان مجھے ایسے ہی سمجھتے ہیں۔ اور چند سوال ایسے ہی پیچیدہ کئے گئے تھے۔ میں نے سب کو جواب میں مصلحت وقت اور اپنی وضع کو پوری طرح ملحوظ رکھا۔ وکلاء نے باہر آکر مجھ سے کہا ماشاء اللہ بہت اچھا جواب دیا اس وقت تو ہم بھی چکر میں آ گئے تھے کہ دیکھئے اس کا جواب کیا ہوتا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ قلت تجربہ کے باوجود ضروری مصالح کے طریقے ذہن میں آجاتے ہیں۔ (التبلیغ ۸۶)

٦) مکہ میں مجھے ایک جاہل نے امر بالمعروف کیا کہ تم عمامہ کیوں نہیں باندھتے یہ سنت ہے۔ میں نے کہا تم لنگی کیوں نہیں باندھتے یہ بھی سنت ہے۔ سوچ کر کہنے لگا میں بوڑھا ہوں لنگی میرے جسم پر ٹھہرتی نہیں۔ میں نے کہا میں جوان ہوں عمامہ سے گرمی لگتی ہے اس پر بہت جھلائے، کہنے لگے خدا کرے تمہارے دماغ میں اور گرمی بڑھ جائے۔

۷) ایک شخص نے عرض کیا کہ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ اللہ تعالی نے عذاب آگ کا کیوں مقرر کیا یہ تو بہت بڑھ کر ہے اس سے کم بھی تو ہو سکتا تھا۔ فرمایا کہ اللہ تعالی کی نافرمانی بھی تو بہت بڑھ کر ہے اس سے کم بھی تو ہو سکتی تھی۔

۸) آسانی کے لئے میں نے شریعت کا مسئلہ عام مجمع میں ظاہر کر دیا لیکن ان ظالموں نے بجائے قدر کرنے کے اعتراض شروع کر دیا کہ میں نے تو کبھی سنا ہی نہ تھا۔ یہ خوب جاہلوں نے سیکھ لیا ہے کہ ہم نے کبھی نہیں سنا۔ ارے کیا یہ سب مسئلے سننے میں آنا ضروری ہیں؟ اگر سب مسئلے سن لیتے تو تم بھی عالم نہ ہو جاتے۔

۹) بزرجمہر جو نوشیرواں کا وزیر اعظم تھا اس کا قصہ ہے کہ اس سے ایک بڑھیا عورت نے کسی بات کے متعلق سوال کیا۔ بزرجمہر نے کہا کہ مجھ کو اس کی تحقیق نہیں۔ عورت نے حیرت سے کہا کہ تم کو وزیر ہو کر اس بات کی خبر نہیں؟ پھر اتنی بڑی تنخواہ کس بات کی پاتے ہو؟ بزورجمہر نے کہا کہ اتنی تنخواہ تو میں اپنی معلومات کے عوض پاتا ہوں اگر مجہولات کی تنخواہ پاتا تو ہفت اقلیم کے خزانے بھی کافی نہ ہوتے۔

۱۰) مولانا محمد یعقوب صاحب سے ایک صوفی نے سماع کے جواز کی دلیل میں یہ شعر پیش کیا

بشنو از نے چوں حکایت می کنند

اور کہا کہ اس میں بشنو امر ہے اور امر وجوب کے لئے ہے۔ اس کا حقیقی جواب تو یہ تھا کہ بیشک امر سے وجوب ثابت ہوتا ہے مگر کس کے امر سے مولانا رومی کے امر سے یا اللہ تعالیٰ کے امر سے؟ مگر جہلاء لوگ تو اس کو کچھ نہ سمجھتے بس ان کو تو اڑتی ہوئی ایک بات ہاتھ لگ گئی کہ امر وجوب کے لئے ہے۔ وہ جہلا ء باتوں کو کیا جانیں کہ امر کے کتنے اقسام ہیں۔

اس لئے مولانا یعقوب صاحب نے فرمایا کہ مولانا رومی رحمہ اللہ کا قول اس وقت حجت ہو جب کہ پہلے خود ان کا حجت ہونا ثابت کیا جائے۔ سو سب سے پہلے تو تم ان کا مسلمان ہونا ثابت کرو۔ بس اس جواب سے تو ان پر مٹی پڑ گئی اور سارے دلائل گاؤ خورد ہو گئے۔ غرض ہر جگہ جواب کا مختلف طریق ہوتا ہے۔ (تحفۃ العلماء: ۲/۳۷۴ تا ۳۷۹)

تعزیہ توڑنے میں توہین ہے یا نہیں؟

فرمایا کسی نے کہا کہ تعزیہ توڑنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا نام لگا ہے ایک صاحب نے خوب جواب دیا کہ گوسالہ سامری میں اللہ تعالیٰ کا نام لگا تھا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ ﴿فقالوا هذا الٰهكم واله موسٰى﴾ تو موسیٰ علیہ السلام نے اس کو کیوں توڑا...؟ (حوالہ مذکورہ بالا)

غیر مجتہدین کے اجتہاد کی مثال

آج کل استنباطات دیکھے جائیں تو معلوم ہو جاتا ہے کہ ہماری فہموں میں کس قدر کجی ہے۔ اہل حدیث کے استنباط بعض مسائل میں دیکھئے کس قدر لغو ہیں۔ مثلاً ایک صاحب نے حدیث "حتی یجد ریحا او یستمع صوتا" سے استدلال کیا اگر ریح خارج ہو لیکن بدبو یا آواز نہ ہو تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ علی ہذا ایسے ایسے بے ہودہ مسائل ہیں کہ سن کر ہنسی آتی ہے

ایک غیر مقلد صاحب نماز میں بحالت امامت کھڑے کھڑے جھوما کرتے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہو چکے تو ایک صاحب نے جو پڑھے لکھے تھے پوچھا کہ نماز میں یہ حرکت کیسی؟ کہا حدیث شریف میں آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھائی! ہم نے تو آج تک بھی ایسی حدیث نہیں پڑھی نہ دیکھی نہ سنی جس کا مطلب یہ ہو کہ ہل کے نماز پڑھو۔ لاؤ ہم بھی دیکھیں وہ کونسی حدیث ہے اور کس کتاب میں ہے۔ (امام صاحب نے) ایک حدیث کی مترجم کتاب لاکر دکھائی اس میں حدیث تھی۔ ''اذا ام احدکم فلیخفف'' اور ترجمہ لکھا تھا کہ جب امامت کرے تو ہلکی نماز پڑھے۔ آپ نے ہلکی بمعنی خفیف کو ہلکے بمعنی حرکت پڑھا اور ہلنا شروع کر دیا۔ یہ حقیقت تھی ان کے اجتہاد کی۔ (الافاضات ۲۱۵/۱)

اجتہاد کا ایک ادنیٰ نمونہ

ایک غیر مقلد نے مجھ سے ریل میں پوچھا کہ اجتہاد کیا ہوتا ہے؟ میں نے کہا تمہیں کیا سمجھاؤں میں تم سے ایک مسئلہ پوچھتا ہوں اس کا جواب دو اس سے پتہ لگ جائے گا۔

دو شخص سفر میں ہیں جو سب اوصاف میں یکساں ہیں شرافت میں، وجاہت میں۔ جتنی صفتیں امامت کے لئے قابل ترجیح ہو سکتی ہے دونوں میں برابر موجود ہیں۔ دونوں سو کر اٹھے تو ان میں سے ایک کو غسل جنابت کی حاجت ہوگئی اور سفر میں ایسے مقام پر تھے جہاں پانی نہ تھا۔ جب نماز کا وقت آیا تو دونوں نے تیمم کیا ایک نے غسل کا ایک نے وضو کا۔ بتاؤ اس صورت میں امامت کے لئے دونوں میں سے کون زیادہ مستحق ہوگا؟

غیر مقلد صاحب نے فوراً جواب دیا کہ جس نے وضو کا تیمم کیا ہے وہ زیادہ مستحق ہوگا کیونکہ اس کو حدث اصغر تھا اور دوسرے کو حدث اکبر۔ اور پاکی دونوں کو یکساں حاصل ہے۔ مگر ناپاکی ایک کی بڑھی ہوئی تھی۔ حدث اصغر والے کی پاکی زائد اور قوی ہوئی۔

میں نے کہا کہ مگر فقہاء کی رائے اس کے خلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جس نے غسل کا تیمم کیا ہے اس کو امام بنانا چاہئے کیونکہ یہاں اصل وضو ہے اور تیمم اس کا نائب ہے۔ اسی طرح غسل اصل اور تیمم اس کا نائب ہے اور غسل افضل ہے وضو سے اور افضل کا نائب بھی افضل ہوتا ہے۔ تو غسل کا تیمم بھی افضل ہوگا وضو کے تیمم سے۔ لہذا جس نے غسل کا تیمم کیا وہ ''اقوی فی الطھارۃ'' ہوگا۔ یہ ایک ادنیٰ نمونہ ہے اجتہاد کا۔ یہ سن کر غیر مقلد صاحب کو حیرت ہوگئی اور کہا کہ واقعی حکم یہی ہونا چاہئے میری رائے غلط تھی۔ (تحفۃ العلماء: ۲۴۸/۲)

شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کیا غیر مقلد تھے؟

بعد خود غرض لوگ مشہور کرتے کہ ہمارے بعض بزرگ مقلد نہ تھے امام صاحبؒ کے۔ مثلاً یہ کہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ اور مولانا اسماعیل شہیدؒ امام صاحب کے مقلد نہ تھے گو میں اس کو صحیح نہیں سمجھتا لیکن

فرض بھی کرلوں تب بھی امام صاحب کی تقلید ترک نہ کروں گا اتنا سمجھ گیا ہوں امام صاحب کی تقلید کی حقیقت کو۔ (القول الجلیل ۷۰)

مولانا اسماعیل شہید رحمہ اللہ کو بعض لوگ غیر مقلد سمجھتے ہیں حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ مولانا کے غیر مقلد مشہور ہونے کی وجہ یہ ہوئی کہ مولانا نے بعض جاہل غالی مقلدین کے مقابلہ میں بعض مسائل خاص عنوان سے تعبیر کرائے۔ اور ایک بار آمین زور سے کہہ دی یوں کہ غلو اس وقت ایسا تھا کہ میں نے ایک کتاب میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نے آمین زور سے کہہ دی تھی تو اس کو مسجد کے اونچے فرش پر سے گرادیا تھا، مولانا کو اس پر بہت جوش ہوا۔ اس کتاب میں ہے کہ آپ نے بیس مرتبہ آمین کہی۔ شاہ عبدالعزیز صاحب سے لوگوں نے یہ واقعہ بیان کیا اور کہا ان کو سمجھایئے فرمایا وہ خود عالم ہیں اور تیز ہیں کہنے سے ضد بڑھ جائے گی خاموش رہو۔ مولانا نے ایک رسالہ بھی رفع یدین کے اثبات میں لکھا ہے لیکن وہ غیر مقلد ہرگز نہ تھے۔ میرے ایک استاد بیان فرماتے تھے کہ وہ سید صاحب کے قافلہ کے ایک شخص سے ملے۔ پوچھا کہ مولانا غیر مقلد تھے؟ کہا یہ تو معلوم نہیں لیکن سید صاحب کے تمام قافلہ میں یہ مشہور تھا کہ غیر مقلد چھوٹے رافضی ہوتے ہیں۔ (کیونکہ ائمہ پر سب وشتم کرتے ہیں) اس سے سمجھ لو کہ اس قافلہ میں کوئی غیر مقلد ہوسکتا ہے۔ (تحفۃ العلماء: ۲/۴۷۰)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا تقویٰ، احتیاط اور تواضع

حکومت وہ چیز ہے کہ حضرات سلف تو اس سے بھاگتے تھے، مارے کھاتے تھے اور قبول نہ کرتے تھے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جن کے آپ مقلد کہلاتے ہیں اسی میں شہید کئے گئے۔

خلیفۂ وقت نے کئی دفعہ ان کو عہدۂ قضا پر مامور کیا مگر انکار کر دیا کیونکہ ان کو یہ حدیث یاد تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''من جعل قاضیا فقد ذبح بغیر سکین''

ترجمہ ''یعنی جو شخص قاضی بنادیا گیا وہ بدوں چھری کے ذبح کردیا گیا''۔

اس لئے امام صاحبؒ عذر کرتے تھے۔ آخر اسی بات پر امام صاحبؒ مقید کئے گئے اور قید خانہ میں زہر دے کر شہید کئے گئے۔ یہ سب کچھ گوارا تھا مگر حکومت منظور نہ تھی۔ (تحفۃ العلماء: ۲/۲۹۲)

ف: آج کل کے سیاست دانوں اور الیکشن امیدواروں کی صورت حال آپ حضرات کے سامنے ہیں کہ انہوں نے دین اسلام اور مسلمانوں کی کتنی خدمت کی۔ اور کیا اس طریق کار سے دین اسلام کا نفاذ ممکن ہے۔ اگر میں عرض کروں گا تو شکایت ہوگی اور ''چھوٹا منہ بڑی بات'' والی بات ہوگی لہٰذا فیصلہ آپ حضرات کریں کہ ان بڑوں کو اسلام چاہیے یا اسلام آباد......؟ (مؤلف)

جمہوریت کیا ہے ؟

جمہوری حکومت کی پہلی بنیاد حاکمیت عوام ہے۔ جمہوریت کی تعریف ہی یہ ہے۔

Government of the people, by the people for the people.

کی حکومت، عوام کے ذریعے عوام پر"

یہ جمہوریت کا پہلا اصول ہے کہ کھلا کلمہ کفر ہے۔ اسلام میں جمہوریت کی تعلیم نہیں ہے۔ جمہوری نظام کفار کا طرز حکومت وسیاست ہے چنانچہ غیر سبیل المومنین ہے۔ یہ یہود کی ایجاد کردہ انتہائی گھناؤنی سازش ہے۔

جمہوریت سرمایہ دارانہ نظام کی سیاسی اور معاشرتی تنظیم اور حقوق انسانی کے نفاذ کا آلہ کار ڈھانچہ ہے۔ جمہوریت ایسا تنظیمی ڈھانچہ ہے جو جبر کا ایک ایسا ماحول وضع کرتا ہے کہ فرد اللہ تعالیٰ کی مرضی ومنشاء کو ترک کر کے صرف اپنی خواہش اور سرمائے کی بندگی کرے۔

جمہوری سسٹم میں فیصلوں کی بنیاد کتاب اللہ، علم وحکمت نہیں بلکہ اکثریت جس چیز کو چاہے اس چاہت اور خواہش کی بنیاد پر فیصلے کئے جاتے ہیں۔ جو لوگ کثرت رائے پر فیصلہ کرتے ہیں درحقیقت یہ حماقت کی رائے پر فیصلہ کرنا ہے کیونکہ قانون فطرت ہے کہ دنیا میں عقلاء کم ہیں اور بے وقوف زیادہ۔ اس قاعدے کی بناء پر کثرت رائے کا فیصلہ بے وقوفی کا فیصلہ ہوگا۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ "لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین...."

کہ مؤمن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا۔ الیکشن ایسا سوراخ ہے کہ پوری قوم بار بار مرتبہ جمہوری سانپ سے ڈسی گئی ہے، متعدد بار کے تجربات سے واضح ہو چکا ہے کہ اب من حیث الامت ہمیں اس تماشے سے اجتناب برتنا ہوگا، ہمیں اس طریق کار کی طرف پلٹنا ہوگا جو رسول کریم ﷺ نے متعین فرمایا۔ جس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسلاف امت نے تعامل فرمایا یہ راستہ دعوت وتبلیغ اور جہاد و انقلاب کا راستہ ہے اور یہی سبیل المومنین ہے۔ (اشرف الجواب و ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان صفر ۱۴۲۹ھ)

ف: کسی نے بطور طنز جمہوریت کی یہ تعریف بھی کی ہے۔ سمجھنے والے سمجھ جائیں گے۔

Government _off_ the people, _buy_ the people _far_ the people

غیر مقلدین بھی عجیب چیز ہیں

فرمایا غیر مقلد بھی عجیب چیز ہیں۔ بجز دو چار چیزوں کے کسی حدیث کے بھی عامل نہیں۔ مثلاً "رفع یدین، آمین بالجہر" بھلا اردو میں خطبہ پڑھنا کبھی سلف میں اس کا معمول رہا ہے؟ کبھی حضور ﷺ نے پڑھا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پڑھا ہے؟ کسی کا تو معمول دکھائیں۔ تو کیا ایسی حالت میں یہ اردو میں خطبہ بدعت نہ ہوگا۔ کچھ نہیں غیر مقلدی نام اسی کا ہے کہ جو اپنے جی میں آئے وہ کرے۔ (الافاضات ۹۳)

ائمہ پر سب وشتم کرنے کا نتیجہ

جو لوگ اہل حق و سب وشتم کرتے ہیں ان کے چہروں پر نور علم نہیں پایا جاتا بلکہ خالص کفارات ممسوح نہیں پائے جاتے جتنے یہ لوگ ہیں۔ اس کی وجہ میں نے بطور لطیفہ کے کہا تھا کہ "کفر فعل باطن ہے اس کا اثر چھپا ہوا رہتا ہے اور سب وشتم فعل ظاہر ہے اس کا اثر نمایاں ہو جاتا ہے۔" (حسن العزیز: ۲۹۸/۴)

دو طالب علموں کا قصہ

(غیر محقق) کو اہل باطل سے مناظرہ کبھی نہ کرنا چاہئے کیونکہ مناظرہ میں ان سے تلبس ہوتا ہے اور تلبس سے اثر ہو جاتا ہے۔

میرے یہاں کے دو طالب علم ایک مبتدع (بدعتی) شخص سے مناظرہ کرنے گئے مگر خدا جانے کیا ہوا اس سے بیعت ہو گئے۔ مجھے خبر ہوئی تو میں نے وہ بیعت ان سے علی الاعلان فسخ کرائی اس کو خبر ہوئی تو اس نے کہا کہ میں چلہ کھینچتا ہوں دیکھنا ۴۰ دن میں کیا ہوتا ہے۔ میں نے کہلا بھیجا ۸۰ دن میں بھی کچھ نہ ہوگا۔ بعد میں اس نے کچھ کیا ہوگا مگر پھر یہ ہوا کہ وہ شخص ایسا نرم ہوا کہ مجھی کو خط بھی بھیجا۔ اس سے میں نے سمجھا کہ غالباً اس نے کچھ کیا ہوگا۔ جب کچھ نہ ہوا تب وہ ڈھیلا ہوا۔ (تحفۃ العلماء: ۳۳۲/۲)

سفر حج میں ایک مالدار اور غریب کا مکالمہ

سفر حج میں ایک مالدار اور ایک غریب کا عجیب مکالمہ ہوا۔ غریب کو ناداری کی وجہ سے کچھ تکلیف پہنچی، اسے دیکھ کر امیر نے کہا تا تواند و مہمان کے ساتھ یہی سلوک ہوتا ہے اور جب تم کو بلایا نہیں گیا تو آئے کیوں؟ ہمیں دیکھو اللہ تعالیٰ نے بلایا ہے تو کس طرح کا آرام پہنچایا ہے۔

غریب نے کہا کہ تم سمجھتے نہیں ہم تو گھر کے آدمی ہیں تقریبات میں گھر والوں کی رعایت نہیں ہوا کرتی جیسے براتی مہمانوں کی ہوتی ہے کہ وہ اجنبی ہوتا ہے اس لئے اس کی خاطر ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرات انبیاء علیہم السلام کو جو کہ سب سے زیادہ مقرب ہیں، ظاہری ساز و سامان کم ملتا ہے اس لئے ہماری پوچھ کم ہے اور تمہاری زیادہ ہے۔ (کلام الحسن: ۱۰۴)

ایک بزرگ کو گدھے کی سواری پر سوار ہونے کی بادشاہ کی فرمائش

گنگوہ کے ایک بزرگ اہل باطن سنت کے پابند تھے۔ ایک دفعہ بادشاہ کے بعض حاسد درباریوں نے کہا کہ جہاں پناہ! یہ بہت بزرگ بنتے ہیں ان کا امتحان ہونا چاہئے۔ ان سے یہ کہا جائے کہ گدھے کی سواری سنت ہے آپ سوار ہو کر بازار میں نکلیں۔ بادشاہ نے ان سے جب کہا تو بزرگ نے کیا معقول جواب دیا۔ فرمایا: کہ ہاں سنت تو ہے مگر یہ بھی صاحب شریعت ہی کا حکم ہے کہ اتہام (تہمت) کے موقع سے بچو۔ میں اگر گدھے پر چڑھ کر بازار نکلوں گا تو لوگ سمجھیں گے کہ ان پر شاہی

عتاب ہوا ہے اس لئے دو گدھے منگوائے ایک پر میں سوار ہوں ایک پر آپ تا کہ کوئی شبہ نہ کرے کہ ان پر عتاب ہوا۔ بادشاہ چپ رہ گئے، یہ بڑی دلیری اور قوت کی بات ہے۔ (تحفۃ العلما: ۳۷۲/۲)

شاہی خاندان کو داڑھی کی قدر

انفاس عیسیٰ حصہ دوم میں مذکور ہے کہ ثریا بیگم جب لندن پہنچی تو ملکہ جارج پنجم سے بھی بال کٹوانے کو کہا۔ اس نے جواب دیا کہ ہمارے شاہی خاندان میں عورتوں کا بال کٹوانا اور مردوں کا داڑھی منڈانا عیب ہے۔

ف: داڑھی کو بڑھانے اور مونچھوں کو کم کرنے کے متعلق احادیث میں حکم وارد ہے۔ داڑھی منڈانا یا ایک مشت سے کم کترواناحرام ہے۔ ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے۔ داڑھی منڈانا یا ایک مشت کی مقدار سے کم کرنا ایسا گناہ ہے جو چوبیس گھنٹے ساتھ چپکا رہتا ہے۔ حتیٰ کے حالت نیند میں بھی، مزید براں یہ کہ داڑھی منڈوانا یہ اپنے بالوں کو منڈوانا نہیں ہے بلکہ اپنی حیاء، وشجاعت اور بہادری ورجلیت کو صبح وشام منڈوانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان اس سے محفوظ رکھے۔ (مؤلف)

پشت کی جانب سے خطاب

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ راستہ چلتے وقت پشت کی جانب سے کسی قسم کا تخاطب نہایت بدتہذیبی ہے چنانچہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو وصیت فرمائی تھی کہ اگر تم کو کوئی پشت کی طرف سے خطاب کرے تو اس کا جواب مت دو کیونکہ اس نے تمہاری بڑی اہانت کی اور تم کو اس نے گویا جانور سمجھا۔ جانوروں ہی کو پشت کی طرف سے خطاب کیا جاتا ہے۔ (انفاس عیسیٰ: ۱۴۷/۲)

خرید وفروخت وہ لوگ کرے جو فقیہ ہوں

حضرتؒ نے فرمایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا تھا کہ ہمارے بازار میں صرف وہ لوگ خرید وفروخت کریں جو فقیہ ہوں اس سے تمام ملک کو درسگاہ بنادیا تھا۔ اس لئے کہ سب خریداروں کو ان ہی کے ساتھ سابقہ پڑتا تھا۔ عجیب فراست تھی۔ (ایضاً)

سوئیاں پکانا، عید کے روز بدعت نہیں

فرمایا کہ ایک بار مجھ کو عید کے روز شیر پکانے کے متعلق بدعت کا شبہ ہوا، میں نے حضرت مولانا محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا، حضرت نے جواب میں فرمایا کہ ایسے امور میں زیادہ کاوش نہیں کرنا چاہئے لوگ بدنام کرتے ہیں اور عید کے روز سوئیوں کے پکانے کو کوئی عبادت اور دین نہیں سمجھتا جس سے بدعت کا شبہ ہو۔ (انفاس عیسیٰ: ۲۱۲/۲)

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر جنات کا رونا

حلبی فرماتے ہیں کہ جس رات امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو جنات بھی روئے۔ ہم نے آواز سنی اور کچھ نظر نہیں آیا۔ انہوں نے کہا تھا کہ علم فقہ ختم ہو چکا، اب تم کو فقہ نہیں ملے گا، اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اچھے نو نعمان بن ثابت مر چکے ہیں جو راتوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ امام صاحب کا انتقال 150ھ بغداد شہر میں ہوا تھا۔ (آکام المرجان فی غرائب الاخبار والجان اردو ترجمہ ۲۲۰)

اللہ تعالیٰ کیلئے لفظ ''خدا'' کے استعمال کا حکم

''خدا'' فارسی زبان کا لفظ ہے۔ جو کہ لفظ اللہ کے قائم مقام ہے اور شرعاً اللہ تعالیٰ کے لئے کسی بھی زبان کا ہر وہ لفظ استعمال کرنا جائز ہے جو واجب الوجود القدیم کے مترادف ہو۔

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ کے لئے لفظ خدا کا استعمال جائز ہے اور صدیوں سے اکابرین اس کو استعمال کرتے آئے ہیں اور کسی نے اس پر نکیر نہیں کی جبکہ اکابرین ہم سے زیادہ باادب تھے۔'' (آپ کے مسائل اور ان کا حل)

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور علم کا شوق

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو لوگوں نے خبر دی کہ آپ کا بچہ انتقال کر گیا، اس وقت آپ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی درسگاہ میں سبق پڑھ رہے تھے، یہ خیال کر کے کہ اگر میں بچے کی تجہیز و تکفین کے لئے چلا گیا تو میرا یہ سبق چھوٹ جائے گا۔ آپ نے ایک دوسرے شخص کو بچے کے کفن و دفن کا انتظام سونپ دیا اور خود درسگاہ سے نہیں اٹھے اور ایک سبق کا بھی ناغہ نہیں کیا۔ (سنہرے موتی ۱۲۵)

نماز کی چوری اور جرأت و استقامت کی ایک مثال

مشہور ظالم حجاج بن یوسف ثقفی ایک مرتبہ حج کے لئے آیا اور اتفاق سے عالم مدینہ حضرت سعید بن مسیب تابعی رحمۃ اللہ علیہ کے برابر نماز کے لئے کھڑا ہوا اور امام سے پہلے رکوع و سجدہ کرنے لگا، حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے نماز سے فارغ ہوتے ہی اپنا جوتا اٹھا کر فرمایا کہ اے چور! اے خائن! تو اس طرح نماز پڑھتا ہے؟ میرا جی چاہتا ہے کہ یہی جوتا تیرے منہ پر دے ماروں۔ اس کے بعد حجاج دمشق گیا تو حجاز کا گورنر بن کر مدینہ منورہ آیا اور فوراً ہی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی درسگاہ حدیث میں پہنچا اور کہنے لگا۔ کہ آپ نے ہی حج کے موقع پر جوتا اٹھا کر مجھ کو نماز کا چور اور خائن کہا تھا؟ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت جرأت واستقلال کے ساتھ فرمایا کہ ہاں! میں نے ہی کہا تھا۔ اور بالکل سچ کہا تھا۔ حجاج بن یوسف آپ کے عالمانہ تیور دیکھ کر آپ کی روحانی طاقت سے اس قدر مرعوب ہوا کہ بالکل ہی سہم گیا اور کہنے لگا کہ خداوند کریم آپ کو جزائے خیر دے کہ آپ نے مجھے بڑی اچھی تعلیم دی تھی۔ اب میرا یہ حال ہے کہ جب نماز کے لئے

کھڑا ہوتا ہوں تو آپ کا جوتا میری نظروں میں گھوم جاتا ہے اور آپ کے کلمات مجھے یاد آ جاتے ہیں چنانچہ میں بہت ہی سنبھل سنبھل کر خشوع وخضوع کیساتھ نماز پڑھتا ہوں۔ (روح البیان ۸/۲۲۱)

ف: یہ تو اس زمانے کے ظالم وقاہر کا قصہ تھا، اور اب اس زمانے کے ایک ظالم وکافر کا قصہ ملاحظہ کیجئے۔ سابق امریکی صدر بش (جس پر ماضی قریب میں عراق کی ایک الوداعی کانفرنس میں ایک صحافی منتظر الزیدی نے جوتے برسائے تھے) بزبان حال کہتا ہے

اک عجب سا منظر نظر آتا ہے ایک شخص بھی ہجوم نظر آتا ہے
کہاں جا کر کروں پریس کانفرنس ہر اک کے ہاتھ میں جوتا نظر آتا ہے (مؤلف)

جوتے کو دیکھ کر جن بھاگ گیا

بات چونکہ جوتے کی چل پڑی ہے تو تاریخ کے عبرت کدے سے یہ واقعہ نقل کرنا بھی دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا۔

ابوالحسن علی بن احمد بن علی عسکری رحمۃ اللہ علیہ کے دادا کہتے ہیں کہ میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں بیٹھا تھا ان کے پاس متوکل (بادشاہ) نے اپنا ایک وزیر بھیجا کہ وہ آپ کو اس کی اطلاع کرے کہ شہزادی کو مرگی ہوگئی ہے اور گذارش کرے کہ آپ اس کے لئے صحت کی دعا کریں۔ تو امام احمد بن حنبلؒ نے وضو کرنے کے لئے کھجور کے پتے کے تسمہ کا لکڑی کا جوتا اتارا اور اس وزیر سے فرمایا، امیر المؤمنین کے گھر جاؤ اور اس لڑکی کے سر کے پاس بیٹھو اور اس (جن) کو کہو امام احمد فرما رہے ہیں کہ ''تمہیں اس لڑکی سے نکل جانا پسند ہے یا (احمد سے) ستر جوتے کھانا پسند ہے؟'' تو وزیر اس جن کے پاس گیا اور اس کو یہ پیغام سنایا تو اس کو اس سرکش جن سے لڑکی کی زبان سے کہا ''ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے، اگر امام احمد ہمیں عراق میں نہ رہنے کا حکم فرمائیں تو ہم عراق بھی چھوڑ دیں گے وہ تو اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتا ہے ساری مخلوق اس کی فرمانبردار ہوتی ہے۔ پھر وہ اس لڑکی سے نکل گیا اور لڑکی تندرست ہوگئی اور اس سے اولاد بھی ہوئی۔ (اچھے بچے: مارچ ۲۰۰۹)

کیا جواب ہوگا؟

شیخ عبدالقدوس ایک روز بیت الخلاء کے پاس دیر تک کھڑے نظر آئے، اللہ تعالیٰ کے ولی تھے، سید زادے تھے، کسی نے اس طرح دیر تک کھڑے رہنے کا سبب پوچھا تو فرمایا:

''میں پاخانے کی بدبو کو محسوس کر کے یہ سوچ رہا ہوں کہ اگر انسان سے اس چیز کے بارے میں پوچھ لیا جائے کہ اے انسان! تو نے اچھی، خوشبودار، مزیدار چیز کو بدبودار بنا دیا، ورنہ یہ تو ایسی مٹھائی تھی کہ حلوائی کی دکان پر چاندی کے ورق میں لپٹی ہوئی تھی، تو نے اسے اس قدر گھٹیا چیز بنا دیا کہ لوگ نفرت کرتے ہیں، اس کے پاس ناک پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں، تو انسان کے پاس کیا جواب ہوگا۔

قارئین کرام! آپ اپنے بارے میں غور کر لیں، آپ کے پاس اس سوال کا کیا جواب ہے؟

سب سے بڑا جنازہ

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے اور اہل بدعت کے درمیان فیصلہ ہمارا جنازہ دیکھ کر ہوگا۔ چنانچہ یہ فیصلہ اس طرح ہوا کہ آپ کے مخالفین کے جنازوں میں تو بس گنتی کے چند لوگ شریک ہوئے، کسی نے ان کا غم نہ منایا، جب کہ حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے جنازے کو دیکھ کر مؤرخین دنگ رہ گئے۔ خلیفہ متوکل نے اس جگہ کو ناپنے کا حکم دیا جہاں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی نماز جنازہ پڑھی گئی تو اندازہ لگایا گیا کہ پچیس لاکھ افراد نے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ زمانہ جاہلیت یا تاریخ اسلام میں اس سے بڑے کسی جنازے کا ثبوت نہیں ملتا۔ اس دن اس عظیم مجمع کو دیکھ کر بیس ہزار کے قریب غیر مسلم دولت اسلام سے مالا مال ہوئے۔ (البدایہ والنہایہ)

بیت اللہ شریف

اس وقت خانہ کعبہ کے ارد گرد پھیلی مسجد الحرام کا کل رقبہ تین لاکھ چھپن ہزار مربع میٹر ہے اور اس میں مجموعی طور پر دس لاکھ سے زائد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مسجد کے نو مینار ہیں، ہر ایک کی بلندی 89 میٹر ہے۔ اس کے چار مرکزی اور 45 عام دروازے ہیں جب کہ تہ خانوں کے دروازوں کی تعداد چھ ہے۔ صرف مسجد الحرام کے دروازوں کی تعداد 41 ہے۔ اور گیارہ برقی سیڑھیاں نصب ہیں۔

اس وقت مسجد الحرام سے ملحقہ حماموں اور وضو خانوں کی تعداد 9 ہزار ہے۔ سعودی عرب کی موجودہ حکومت نے اپنے قیام 1932ء سے لیکر اب تک بیت اللہ شریف کی توسیع و تجدید پر تیس ارب آٹھ کروڑ سعودی ریال (تقریباً ساڑھے گیارہ ارب امریکی ڈالر) خرچ کیے ہیں۔

اندر کی بات

قیام پاکستان سے قبل حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ بستی باگڑ سرگانہ ضلع خانیوال میں تشریف لائے، سہ روزہ ''احرار کانفرنس'' تھی۔ نماز فجر کے بعد ایک دیہاتی آیا اور شاہ جی سے کہا: ''مجھے بیعت کر لیں'' شاہ جی نے اسے ٹالنے کی کوشش کی اور فرمایا: ''میاں! لاھور چلے جاؤ اور حضرت مولانا احمد علی لاہوری سے بیعت کر لو۔'' وہ شخص اس وقت تو چلا گیا مگر دوسری صبح پھر آ گیا اور اپنا وہی مطالبہ دہرایا۔ شاہ جی نے پھر ٹالا۔ تیسرے روز پھر حاضر ہوا اور کہا کہ مجھے بیعت کر لو۔ شاہ جی نے جلال میں آ کر کہا۔ ''میرے کندھوں پر سوار ہو جاؤ۔'' بے چارہ سادہ دل دیہاتی سمجھا کہ یہی بیعت کا طریقہ ہے، اس نے جست لگائی اور شاہ جی کے کندھوں پر سوار ہو گیا۔

شاہ جی پہلے تو حیران رہ گئے، پھر اس کی منت کرتے ہوئے فرمایا: ''میرے پیر و مرشد! میں نے

تجھے بیعت کیا، مہربانی کرو اور نیچے اتر آؤ''۔

بعد میں اس دیہاتی کو دوسروں سے پتہ چلا کہ بیعت کا طریقہ یہ نہیں ہوتا بلکہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر شریعت کی پابندی کا وعدہ کیا جاتا ہے۔ بے چارہ بڑا شرمندہ ہوا۔ شاہ جی اکثر فرماتے تھے'' میری زندگی میں یہ واحد شخص ہے جب بھی میرے سامنے آتا ہے، ہم دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنستے ہیں'' مگر اندر کی بات (اللہ تعالیٰ اور) ہم دونوں کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔''

کافر ہو جائے گا

ایک شخص نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس نے کہا'' مجھے موقع دیا جائے، میں اپنی نبوت کی علامت پیش کروں'' اس پر امام ابوحنیفہؒ نے اعلان فرمایا:'' جو شخص اس سے اس کی نبوت کی دلیل طلب کرے گا، وہ بھی کافر ہو جائے گا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں''۔ (تفسیر روح البیان)

مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور جھوٹ سے پرہیز

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف ایک دفعہ گرفتاری کے وارنٹ جاری ہو چکا تھا، چاروں طرف پولیس تلاش کرتی پھر رہی ہے اور آپ مسجد میں اکیلے تشریف فرما ہیں۔ پولیس مسجد میں پہنچ گئی جب اندر داخل ہوئی تو نانوتویؒ کو دیکھا کہ ایک معمولی لنگی اور ایک معمولی کرتہ پہنے ہوئے تھے۔ تو وہ سمجھے کہ یہ مسجد کا کوئی خادم ہے۔ (کیونکہ ان کا تو خیال تھا کہ مولانا صاحب تو بڑے عالم ہیں تو آپ شاندار قسم کے لباس اور جبہ قبہ پہنے ہوں گے۔ وہاں تو کچھ بھی نہیں تھا) تو پولیس نے محمد قاسم نانوتویؒ سے پوچھا کہ مولانا محمد قاسم صاحب کہاں ہیں؟ مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جگہ سے ایک قدم پیچھے ہٹ کر کہا کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو یہاں تھے اور اس کے ذریعے یہ تاثر دیا کہ اس وقت یہاں موجود نہیں ہیں لیکن زبان سے یہ جھوٹا کلمہ نہیں نکالا کہ یہاں نہیں ہیں۔ چنانچہ وہ پولیس واپس چلی گئی۔

ف: اللہ تعالیٰ کے بندے ایسے وقت میں بھی کہ جب جان پر بنی ہوئی ہو، اس وقت بھی یہ خیال رہتا ہے کہ زبان سے صریح جھوٹ نہ نکلے، اگرچہ بعض اوقات جب جان جانے کا خطرہ ہو یا ناقابل برداشت ظلم کا اندیشہ ہو اور توریہ (گول مول بات) کرنے سے بھی بات نہ بنے تو شریعت نے جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے۔ لیکن اس اجازت کے بہانے صاف جھوٹ کا اتنی کثرت سے استعمال کرنا جس طرح آج کل ہو رہا ہے یہ سب حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو جھوٹ بولنے سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

لطیفہ برائے اصلاح

سلام کے لئے بعض جگہ آداب وتسلیمات، بندگی، کورنش وغیرہ کہنے کا رواج ہے یہ غلط اور خلافِ

شریعت ہے۔ایک شخص نے ایسے موقع پر اصلاح کی خاطر طنز ملیح کے طور پر یہ لطیفہ کیا کہ ایک مجلس میں جا کر کہا کہ میرا بھی سجدہ قبول ہو۔لوگوں نے کہا کہ یہ کیا واہیات ہے؟ کہاں کہ حضور ہر آنے والا شخص مختلف الفاظ میں سلام کر رہا ہے۔کوئی ''آداب قبول ہو'' کہتا ہے،کوئی ''بندگی'' کوئی ''کورنشات'' کوئی اور کچھ،حتیٰ کہ سب صیغے (الفاظ) ختم ہو گئے،میں نے سوچا کہ اب میں کیا کہوں؟ تو میرے لئے سجدہ کے سوا کچھ باقی نہ تھا۔اس لئے میں نے اس کو اختیار کیا۔

بعض نے سلام کے بارے میں ایک نہایت سخت غلطی کی کہ ایک طالب علم نے اپنے والد ماجد کو جا کر سلام کیا تو وہ کہنے لگے کہ بیٹا! بدتمیزی ہے'' آداب کہا کرو'' صاحبو! یاد رکھوں کہ سلام کو بدتمیزی کہنا کفر ہے۔کیونکہ سلام کو بدتمیزی کہنا حضور ﷺ کی سنت کو بے تمیزی کہنا ہے اور حضور ﷺ کی سنت کو بے تمیزی کہنے والا کافر ہے،''اگر توبہ نہ کرے تو حکومت اسلامیہ کو اس کا قتل کرنا واجب ہے''۔ (تسہیل المواعظ:۲/۳۲۹)

ف : بعض لوگ السلام علیکم کی بجائے خط میں سلام مسنون لکھ دیتے ہیں سو''اگر خط میں کوئی یہ لکھے کہ بعد سلام مسنون عرض ہے'' تو چونکہ شریعت میں یہ صیغہ سلام کا نہیں بلکہ ''السلام علیکم'' ہے۔اس لئے اس صیغہ سلام مسنون کا جواب دینا واجب نہ ہوگا اگر چہ سلام مسنون لکھنا جائز ہے۔(اغلاط العوام:۲۴)

قابل رشک نمازی

قابل رشک ہے ایسا نمازی جس نے مسواک کے ساتھ وضو کیا ہو کہ اس سے ستر گنا نماز کا اجر بڑھ جاتا ہے، اور جس کے کندھے پر تلوار لٹکی ہو، پسٹل یا خنجر کمر سے باندھا ہو کیونکہ اسلحہ کے ساتھ نماز کا اجر ستر گنا بڑھ جاتا ہے۔

اور جس کے سر پر عمامہ ہو کیونکہ پگڑی باندھ کر نماز پڑھنے سے نماز کا اجر ستر گنا بڑھ جاتا ہے۔(ابن اسحاق دیلمی)

اور جس نے جماعت کیساتھ نماز ادا کی ہو کہ اس سے نماز کا ستائیس گنا اجر بڑھ جاتا ہے۔

میری گزارش ہے کہ ذرا کیلکولیٹر نکالیں اور ضربیں دینی شروع کیجئے۔

ستر ضرب ستر ضرب ستر ضرب ستائیس ضرب انچاس کروڑ۔

﴿ ذالك فضل الله يؤ تيه من يشاء ﴾

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا فرمائے۔

(جہاد فی سبیل اللہ اور اعتراضات کا علمی جائزہ:۳۴۰)

ویلنٹائن ڈے اور ایک لطیفہ

پچھلے مہینے یعنی ۱۴فروری ۲۰۰۹ء ہماری قوم نے ویلنٹائن ڈے منایا اور اس مہینے (مارچ) پوری

شان و شوکت کے ساتھ بارہ ربیع الاول منائے گی۔ دیکھیں ہم کتنے اچھے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو بھی ناراض نہیں کرتے اور شیطان کو بھی خفا ہونے نہیں دیتے۔

ویلنٹائن ڈے ایک پادری کے نام منسوب ہے اور اس پادری کا سب سے بڑا کارنامہ یہ تھا کہ اس نے محبت کا اظہار کیا تھا اور اس جرم میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ نہ اس کی محبت جائز محبت تھی نہ اس کا اظہار کوئی شریفانہ تھا، اس لئے انجام تو یہی ہونا تھا مگر اب تو یہ محبت بھی یکی کہاں رہ گئی؟ نری منافقت ہی ہے۔ اسی ویلنٹائن پر ایک صاحب لطیفہ سنا رہے تھے۔

ایک نوجوان خوشبودار پھولوں سے مہکی اور خوبصورت کارڈوں سے بھری دکان میں داخل ہوا۔ وہ بھی دوسرے لوگوں کی طرح اپنی محبت کے روایتی اظہار کے لئے کارڈ خریدنا چاہتا تھا۔ وہ استقبالیہ پر گیا اور وہاں بیٹھے پیسے وصول کرنے والے شخص سے پوچھنے لگا۔ جناب! کیا آپ کی دکان پر کوئی ایسا کارڈ ہے جس پر یہ جملہ لکھا ہو کہ

"میں صرف اور صرف تم سے ہی محبت کرتا ہوں"

دوکاندار نے کہا: کیوں نہیں، ہمارے پاس یہ انتہائی خوبصورت کارڈ ہے اور اس پر آپ کا بتایا ہوا جملہ بھی لکھا ہوا ہے۔ نوجوان نے یہ سن کر کہا، اچھا! پھر ایسا کرو کہ یہ کارڈ دو درجن الگ الگ لفافے میں بند کر دو کہ میں نے مختلف جگہ بھیجنے ہیں۔

آپ یہ لطیفہ سمجھے بھی یا ابھی تک سر کھجا رہے ہیں اور ہم سے پوچھنے کے لئے پر تول رہے ہیں کہ پھر کیا ہوا؟

ف: بالکل خونق بچوں کی طرح بارہ ربیع الاول کو لاکھوں کی تعداد میں ہم لوگ گھروں سے نکلتے ہیں اور عشق رسول ﷺ کا دعویٰ کرتے ہیں بھلا کوئی پوچھے تو سہی کہ پورے سال کے بقیہ دن ہم لوگ کیا کرتے ہیں؟ کن لوگوں کی پیروی کرتے ہیں اور کن کی بات مانتے ہیں؟ کن کی فیشن اپناتے ہیں اور کن کی بولی بولتے ہیں؟ بس چھوڑ دیں! ان سب باتوں کو کہ پرانے لوگ اسے منافقت کہتے تھے اور اب لوگ اسے عقلمندی سمجھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہمیں اس منافقت سے بچائے اور پورے سال بلکہ پوری عمر کے لئے سچا اور پکا عاشق رسول ﷺ بنائے۔ آمین (اچھے بچے۔ مارچ ۲۰۰۹)

جہاد

1۔ جہاد کے بارے میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے چار سو سے زائد آیات نازل فرمائیں۔

2۔ جہاد کے عنوان پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے 241 ابواب قائم فرمائے۔

3۔ جہاد کے عنوان پر امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے 100 ابواب قائم فرمائے۔

4۔ جہاد کے عنوان پر امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے 176 ابواب قائم فرمائے۔
5۔ جہاد کے عنوان پر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے 115 ابواب قائم فرمائے۔
6۔ جہاد کے عنوان پر امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے 48 ابواب قائم فرمائے۔
7۔ جہاد کے عنوان پر امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے 46 ابواب قائم فرمائے۔
8۔ جہاد کے عنوان پر فقہ کی ہر کتاب مسائل جہاد سے مزین ہوئی۔
9۔ جہاد سیاحت بھی ہے اور رہبانیت بھی ہے۔
10۔ جہاد عبادت بھی ہے اور ضرورت بھی ہے۔
11۔ جہاد ایمان کی علامت ہے۔
12۔ جہاد ہی کے لئے حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک سو بیویاں کیں۔
13۔ جہاد کی وجہ سے تبلیغ دین اور علوم شریعت کی اشاعت کی راہ ہموار ہو رہی ہوتی ہے۔
14۔ جہاد کی وجہ سے علماء، قضاء کے عہدوں پر فائز ہوتے ہیں۔
15۔ جہاد کی وجہ سے ایمان، مال، جان اور عزت کا تحفظ ہوتا ہے۔
16۔ جہاد ہمارا محافظ، ہمارا دفاع اور ہمارا قلع ہے۔
17۔ جہاد کی تیاری کرنا واجب ہے۔
18۔ جہاد کی تربیت کافروں سے حاصل کرنا بھی جائز ہے۔
19۔ جہاد بغیر عذر کے چھوڑنے والا فاسق بن جاتا ہے۔
20۔ جہاد میں تاویل کرنے والا مبتدع فی العقیدہ یعنی بداعتقاد ہوتا ہے۔
21۔ جہاد میں تحریف کرنے والا اور انکار کرنے والا کافر ہے۔
22۔ جہاد چھوڑ کر مرنا منافقت کی موت ہے۔ (تلخیص از جہاد فی سبیل اللہ اور اعتراضات کا علمی جائزہ: ۸۶)

مخالف کے پیچھے نماز

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک صاحب نے دریافت کیا کہ کسی کو کسی کے ساتھ مخالفت ہو تو اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ اس پر ارشاد فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے پوچھا تھا کہ آپ سے جتنے لوگوں نے بغاوت کی ہے وہ لوگ نماز پڑھاتے ہیں کیا ہم ان کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا "نماز اچھی چیز ہے اچھے کام میں شریک رہو، برے کام میں شریک مت ہو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دلیل کیسی اچھی بیان کی پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے برا کہنے والے کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے خود حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فتوے سے تو پھر اور لوگوں کے پیچھے کیوں نہ درست ہوگی۔ (اشرف الاحکام)

شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم کی طلباء کو اہم نصیحت

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم (جو بندہ مؤلف کتاب ھذا کا استاذ مکرم ہیں حضرت مدظلہم سے بخاری شریف مکمل پڑھنے کی سعادت حاصل ہے۔) طلباء کرام کو نصیحت کرتے ہوئے انتہائی دلسوزی سے فرماتے ہیں

''میں نے گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا ہے اور ملک ملک پھرا ہوں، ہر ملک اور ہر طبقہ کی اردو، عربی، فارسی اور انگریزی کی کتابیں میں نے پڑھی ہیں۔ اصلاح نفس اور اصلاح ظاہر و باطن سے متعلق حضرت تھانویؒ کے مواعظ وملفوظات سے بڑھ کر میں نے کوئی کتاب نہیں دیکھی۔ اپنی حد سے زیادہ مصروفیات کے باوجود میں ہر روز سونے سے پہلے انکا تقریبا پانچ منٹ ضرور مطالعہ کرتا ہوں۔ بعض اوقات ان میں دل ایسا لگتا ہے کہ یہ مختصر سا دورانیہ آدھے گھنٹے تک بھی چلا جاتا ہے۔ حضرت کا کوئی نہ کوئی وعظ ہمیشہ میرے سرہانے رکھا رہتا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ میں ان کی افادیت آپ کے دل و دماغ میں کس طرح اتاروں؟

بس! میں آپ سے دست بستہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ میں سے ہر طالب علم حضرتؒ کے مواعظ (خطبات، ملفوظات) کو اپنے روزانہ کے معمولات میں شامل کرلے۔ ممکن ہے کہ ابتداء میں آپ کا دل ان میں نہ لگے لیکن آپ جوں جوں آگے بڑھتے جائیں گے، ان شاء اللہ العزیز دل ان میں کھنچتا چلا جائے گا اور پھر ایک ہی مجلس میں آپ انہیں ختم کرنا چاہیں گے۔

ف : ''ملفوظات حکیم الامت'' تیس (۳۰) جلدوں اور ''خطبات حکیم الامت'' بتیس (۳۲) خوبصورت جلدوں میں ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان کی طرف سے شائع ہو چکی ہیں جو اصلاح اعمال اور اصلاح نفس کے لئے بیش قیمت خزانے ہیں اور حضرت تھانویؒ کی دیگر کتابیں بھی پاکستان کے تمام بڑے کتب خانوں میں آسانی سے مل جاتی ہیں۔ (مؤلف غفرلہ)

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی اہل علم اور طلبہ کو چند اہم نصیحتیں

۱) اے طلباء مدرسہ تمہارا فخر یہی ہے کہ جس جماعت میں تمہارا شمار ہے تم اس کی اصطلاح اور وضع اور طرز کو اختیار کرو۔

۲) لباس اور وضع سے یا اہل دنیا کے طرز گفتگو سے عزت کا طلب کرنا انسان کا کام نہیں۔ یہ تو نہایت بھدا پن ہے۔

۳) اگر مخلوق سے عزت نہ ہو تو کیا پرواہ ہے خالق کے یہاں تو ضرور عزت ہوگی۔

٤) تم کو تو ایسی تواضع اور پستی اختیار کرنا چاہئے کہ تمام دنیا پستی و تواضع میں تمہارے شاگرد ہو جائیں تمہاری عزت اسی میں ہے۔

۵) تم اپنے کو مٹادو، گمنام کردو تو پھر تمہاری محبوبیت کی یہ شان ہوگی کہ تم چپ ہوگے اور تمام مخلوق میں تمہارا آوازہ (شہرہ) ہوگا۔ (انفاس عیسیٰ: ۱/ ۳۷۳)

====☆☆☆====

فقہ حنفی کی چند اہم اور بنیادی کتابیں

[...... ایک اجمالی تعارف ......]

نوٹ : ''فقہ حنفی کی چند اہم اور بنیادی کتابیں'' کے عنوان سے حضرت مفتی عبدالرشید صاحب (اللہ تعالی ان کو جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ آمین) سابق استاذ الحدیث جامعہ مدنیہ لاہور، کا ایک اجمالی تعارف جو ماہنامہ ''وفاق المدارس ملتان'' میں قسط وار چھپتا رہا، احقر نے اسی کی تلخیص کر کے اپنے اس رسالے میں طلباء کرام خصوصاً متخصصین فی الفقہ حضرات کی دلچسپی کے لئے شامل کر دیا ہے۔ (م۔س۔آلف غفرلہ)

۱...... حاشیة الطحطاوی الدر المختار

فقہ حنفی کی مشہور کتاب ''الدر المختار فی شرح تنویر الابصار'' کا یہ حاشیہ، علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل الطحطاوی مصری حنفی کا تحریر کردہ ہے۔

۲...... الدر المختار فی شرح تنویر الابصار

یہ فقہ حنفی کے مشہور متن ''تنویر الابصار'' کی شرح ہے۔ جو علامہ محمد بن علی حصکفی دمشقی کی تالیف ہے۔

۳...... رد المحتار علی الدر المختار

یہ ''درمختار'' کا حاشیہ ہے، جو سید محمد امین عابدین بن سید عمر عابدین شامی نے تحریر فرمایا ہے۔ یہ دمشق کے رہنے والے تھے اور وہیں ان کی پیدائش ۱۱۹۸ھ/۱۷۸۴ء میں ہوئی۔

٤...... بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع

یہ کتاب ملک العلماء ابوبکر بن مسعود بن احمد علاؤ الدین کاسانی کی تصنیف لطیف ہے جو علاء الدین ابوبکر محمد بن احمد سمرقندی (المتوفی ۵۴۰ھ/۱۱۴۶ء) مصنف تحفة الفقہاء کے شاگرد ہیں۔

٥...... البحر الرائق فی شرح کنز الدقائق

فقہ حنفی کی مشہور کتاب ''کنز الدقائق'' کی یہ شرح ہے۔ کنز الدقائق امام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد حافظ الدین النسفی (المتوفی ربیع الثانی ۷۱۰ھ/۱۳۴۱ء) کی تصنیف لطیف ہے، موصوف نے پہلے ایک جامع متن فقہ حنفی کا تیار کیا جس کا نام ''وافی'' رکھا، پھر اپنے تحریر کردہ متن ''وافی'' کی شرح لکھی اور اسکا نام رکھا ''کافی'' اس کے بعد ''وافی'' کا مزید اختصار کیا، جس میں زیادہ تر پیش آنے والے مسائل کا اندراج کیا، اس متن کو انہوں نے ''کنز الدقائق'' کے نام کیساتھ موسوم کیا۔

٦ الأشباه والنظائر

فقہ حنفی کی یہ بے نظیر کتاب، ابوحنیفہ ثانی علامہ زین العابدین بن ابراہیم بن محمد بن نجیم حنفی (م ۹۷۰ھ/۱۵۶۳ء) کی تالیف ہے۔ جس کے بارے میں علامہ چلپیؒ فرماتے ہیں۔ "لم یر للحنفیة مثله" یعنی حنفیہ کے ہاں اس جیسی کتاب دیکھنے میں نہیں آئی۔

٧ تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق

یہ بھی کنز الدقائق کی شرح ہے جو علامہ ابومحمد فخر الدین عثمان بن علی الزیلعی کی تصنیف ہے موصوف حدیث، فقہ، نحو اور فرائض کے اپنے دور میں امام تھے۔

٨ رمز الحقائق شرح کنز الدقائق

یہ بھی کنز الدقائق کی مختصر شرح ہے جو محدث شہیر علامہ محمود بن احمد بدر الدین العینیؒ کی تصنیف ہے۔ ۷۸۲ھ/۱۳۵۱ھ میں آپ قاہرہ تشریف لائے۔ حلب سے تین منزل کے فاصلے پر ایک عظیم اور خوبصورت شہر "عین تاب" کے چونکہ آپ قاضی رہے ہیں، اس لئے اس کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کو "عینی" کہا جاتا ہے۔

٩ ہدایة

شیخ الاسلام برھان الدین بن ابی بکر المرغینانیؒ کی یہ تالیف ہے مصنف نے پہلے ایک متن "بدایة المبتدی" کے نام سے لکھا جو "مختصر القدوری" اور امام محمدؒ کی "جامع صغیر" کو ملا کر تیار کیا تھا اور بوقت ضرورت اس پر اضافہ بھی کیا، پھر اس کی ایک بڑی ضخیم شرح لکھی اور اس کا نام "کفایة المنتہی" رکھا، لیکن بعد میں مصنفؒ نے محسوس کیا کہ اس شرح میں کچھ اطناب ہوگیا ہے اس کی طوالت اور لوگوں کی کم ہمتی کے باعث کہیں یہ کتاب بالکل متروک ہی نہ ہو جائے، اس لئے دوبارہ نسبتاً مختصر شرح "ھدایہ" کے نام سے تحریر فرمائی، چونکہ "متن"، "مختصر القدوری اور جامع صغیر سے مرتب ہے، اس لئے کہا جاتا ہے کہ "ہدایہ" درحقیقت ان دونوں کتابوں کی مفصل شرح ہے، علامہ چلپی فرماتے ہیں کہ مصنف نے "ہدایہ" کی تالیف میں ۱۳ سال کے ان پانچ دنوں کے علاوہ جن میں روزہ رکھنا ممنوع ہے، کبھی روزہ کا ناغہ نہیں کیا۔ اور موصوف کی پوری کوشش ہوتی تھی کہ کسی کو روزہ کی اطلاع نہ ہو۔ اس کی برکت ہے کہ اس کتاب کو وہ قبولیت حاصل ہوئی جو کسی اور کتاب کو میسر نہ ہوسکی، چنانچہ ہدایہ کے بارے میں کہا گیا ہے۔

ان الهداية كالقرآن قدنسخت ماصنفوا قبلها في الشرع من كتب

فاحفظ قواعدها واسلك مسالكها يسلم مقالك من زيغ ومن كذب

یعنی "ہدایہ" نے قرآن کی طرح پہلے کی تصنیف شدہ کتابوں کو منسوخ کردیا۔ لہٰذا اس کے قواعد کو یاد کرو اور اس کے راستوں پر چلو، تو تمہاری بات جھوٹ اور کجی سے محفوظ ہو جائے گی۔

۱۰ فتح القدیر للعاجز الفقیر

یہ ہدایہ کی مشہور اور متداول شرح ہے جو علامہ محمد بن عبدالواحد کمال الدین کی تالیف ہے جو ابن الہمام سے مشہور ہے۔ ۷۸۸ھ یا ۷۹۰ھ میں علامہ ابن الہمام کی پیدائش ہوئی موصوف کو تمام دینی علوم بالخصوص تفسیر، حدیث، فقہ، اصول، نحو، کلام اور منطق میں یدطولیٰ حاصل تھا۔

۱۱ غنیة ذوی الا حکام فی بغیة درر الحکام

یہ درر الحکام کا حاشیہ ہے اور درر الحکام علامہ محمد بن فراموز الشہیر بہ ''مولیٰ خسرو'' و''ملا خسرو'' کی تصنیف ہے جو محمد خان بن مراد خان کے دور خلافت میں فوج کے قاضی تھے بعد میں قسطنطنیہ کے قاضی بنا دیئے گئے تھے، علوم عقلیہ اور نقلیہ کے بحر ذخار تھے۔

''درر الحکام'' کا یہ حاشیہ ''غنیة ذوی الاحکام'' ابوالاخلاص حسن عمار مصری شرنبلالی کی تصنیف ہے۔ موصوف ''مصر'' کے قریب ایک شہر ''شرابلولة'' کے رہنے والے تھے۔ اسی شہر کی طرف نسبت کرتے ہوئے خلاف قیاس اس کو ''شرنبلالی'' کہا جاتا ہے اپنے زمانے کے بہت بڑے فقیہ تھے اور متعدد کتابوں کے مصنف، مثلاً ''نور الایضاح'' اور اس کی شرح ''امداد الفتاح'' پھر اس شرح کا اختصار کیا، ''مراقی الفلاح'' کے نام سے۔ اور متفرق مسائل میں چھوٹے چھوٹے ۶۰ رسائل تالیف فرمائے۔

۱۲ ...... فتاویٰ انقرویہ

یہ شیخ الاسلام مولا محمد بن حسن انکوری کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ موصوف ترکی علماء میں مشہور حنفی فقیہ ہیں، ان کی کوریہ (انقرہ) میں پیدائش ہوئی اسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے ''انکوری'' یا ''انقروی'' کہا جاتا ہے۔ قسطنطنیہ میں تعلیم حاصل کی۔ مصر، قسطنطنیہ وغیرہ میں قاضی رہے بعد میں انہیں ترکی حکومت میں ''شیخ الاسلام'' بنا دیا گیا، لیکن اس کے بعد جلد ہی ان کی وفات ہوگئی۔ تقریباً ۷۰ سال کی عمر میں ۱۰۹۸ھ/۱۶۸۷ء میں آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ علامہ چلپی فتاویٰ انقرویہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ علماء کرام اور فقہاء عظام کے ہاں مقبول ہے۔ ۲ جلدوں میں مصر سے طبع ہو چکا ہے۔

۱۳ ...... فتاویٰ ظہیریہ

یہ فتاویٰ فقیہ شہیر محمد احمد بن عمر ظہیر الدین بخاری کی تصنیف ہے، جو اپنے زمانے میں علوم دینیہ کے اندر یکتائے روزگار تھے، نیز ''بخاری'' کے محتسب بھی تھے۔ ابتداءً تحصیل علم اپنے والد سے کی، بعد ازاں دیگر اکابر وافاضل عصر سے یہاں تک کہ آخر میں صاحب خلاصة الفتاویٰ کے ماموں علامہ ظہیر الدین حسن بن علی بن عبدالعزیز مرغینانی کے پاس پہنچے، جو ان کی صلاحیت کے باعث دیگر طلبا پر انکو فوقیت دیتے اور ان کا خصوصی احترام فرماتے تھے۔ صاحب فتاویٰ ظہیریہ کا انتقال ۶۱۹ھ ۱۶۲۲ء میں ہوا۔ علامہ لکھنوی فرماتے ہیں کہ میں نے ''فتاویٰ ظہیریہ'' کا مطالعہ کیا ہے۔ میں نے اس کو ایک

معتبر کتاب اور فوائد کثیرہ کا حامل پایا ہے۔

۱۴...... فتاویٰ قاضی خان

یہ امام کبیر حسن بن محمود فخر الدین اوز جندی فرغانی معروف بہ ''قاضی خان'' کی تصنیف ہے۔ انہیں علوم دینیہ خصوصاً فقہ میں ید طولیٰ حاصل تھا حتیٰ کہ علامہ احمد بن کمال پاشا نے ان کو ''مجتہدین فی المسائل'' کے طبقے میں شمار کیا ہے اور قاسم بن قطلو بغا نے فرمایا ہے کہ انکی تصحیح دوسروں کی تصحیح پر مقدم ہے، کیونکہ یہ ''فقیہ النفس'' ہیں اور علامہ چلپی ان کی کتاب ''فتاویٰ قاضی خان'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ مشہور مقبول ہے اور علماءفقہاء کے ہاں متداول ہے اور اس قابل ہے کہ ہر وقت قاضی و مفتی کے پیش نظر رہے۔

موصوف کا انتقال نصف رمضان کی شب کو ۵۹۲ھ ۱۱۹۶ء میں ہوا۔ یہ فتاویٰ چار جلدوں میں کلکتہ سے اور مصر سے فتاویٰ عالمگیری کی پہلی تین جلدوں کے حاشیے پر چھپ چکا ہے۔

۱۵...... الفتاویٰ المھدیہ فی الوقائع المصریہ

یہ شیخ محمد عباسی مہدی مصری کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ انکے والد کا انتقال جب ہوا تو انکی عمر اس وقت تین سال تھی۔ معاشی حالت ناگفتہ بہ تھی، لیکن بایں ہمہ انہوں نے بڑی محنت سے جامعہ ازہر میں تعلیم حاصل کی۔ ۲۱ سال کی نوعمری میں انکو منصب افتاء کا اعزاز حاصل ہوا۔ نوعمری کے باعث ان پر بہتوں کو حسد بھی ہوا، لیکن یہ انکے حق میں اس طور سے مزید مفید ثابت ہوا کہ وہ اپنے فتاویٰ انتہائی محنت اور جانفشانی سے لکھتے اور حتی الامکان تحقیق کا حق ادا کرنے کی پوری کوشش فرماتے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے دور میں اس منصب کے اہل ترین فرد بن گئے۔

۱۲۸۷ھ میں انکو افتاء کے ساتھ ساتھ ''شیخ الاسلام'' ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۸ء میں موصوف نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور ''قرافۃ المجاورین'' میں دفن ہوئے۔ مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ نے اس فتاویٰ کی ایک خصوصیت کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ حنفیہ کی کتابوں میں سے، جس کتاب نے وقف کے مسائل کو سب سے زیادہ شرح وبسط اور انضباط کے ساتھ بیان کیا ہے وہ فتاویٰ مہدویہ ہے۔ (البلاغ مفتی اعظم نمبر صفحہ ۴۰۲)

۱۶...... لسان الحکام فی معرفۃ الاحکام

یہ کتاب امام ابوالولید ابراہیم بن محمد معروف بہ ابن شحنہ حلبی کی تالیف ہے۔ موصوف نے قضا اور اس کے متعلقات کے بیان کے لئے یہ کتاب ترتیب دی تھی اور اس کو تیس فصلوں پر تقسیم کیا تھا، جس کی اجمالی فہرست موصوف نے دیباچہ میں ذکر کی ہے۔ لیکن ابھی اپنی کتاب کی ۲۱ فصلیں ہی لکھ پائے تھے کہ وقت موعود آپہنچا اور آپ کتاب کو اسی نامکمل حالت میں چھوڑ کر خالق حقیقی سے جا ملے۔ موصوف

کا انتقال ۸۸۲ھ/۱۴۷۸ء کو ہوا۔

۱۷ ..... مبسوط

یہ امام ابوبکر محمد بن احمد شمس الائمہ سرخسیؒ کی تصنیف ہے، جسے انہوں نے محض اپنے حافظہ کی مدد سے "اوز جند" کے قید خانہ کے اندر ایک کنویں میں محبوس ہونے کے زمانے میں اپنے شاگردوں کو املا کرایا تھا، جو کنویں کے کنارے پر بیٹھے ہوتے تھے۔ یہ کتاب ۳۰ جلدوں میں مصر سے طبع ہوچکی ہے۔ اس عظیم کتاب سے امام شمس الائمہ کے رسوخ فی العلم اور تمام مسائل کی مکمل تفصیلات کے استحضار کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے۔ ابن کمال پاشانے انکو "مجتہد فی المسائل" کے طبقے میں شمار کیا ہے۔ امام سرخسیؒ شمس الائمہ حلوانی (المتوفی ۴۴۸ھ/۱۰۵۶ء) کے خصوصی شاگرد تھے۔ قید کی وجہ انکی وہ نصیحت تھی، جو انہوں نے کسی غیر مناسب کام پر بادشاہ وقت کو کی تھی۔ مبسوط میں کسی کسی مقام پر اختتام بحث کے موقع پر اپنے محبوس ہونے کا ذکر بھی کردیتے ہیں، مثلاً عبدات کے بیان کے آخر میں فرماتے ہیں،

"ھذا آخر شرح العبادات باوضح المعانی و اواجز العبارات املاء المحبوس عن الجمع و الجماعات"

موصوف کے سن وفات میں اختلاف ہے، بقول بعض ۴۹۰ھ/۱۰۹۶ء اور بقول بعض ۵۰۰ھ/۱۱۰۶ء کے لگ بھگ۔

۱۸ ..... فتاویٰ عالمگیریہ

متحدہ ہندوستان میں مشہور مغل فرماں رواں عالمگیر (المتوفی ۱۱۱۸ھ/۱۷۰۷ء) نے جب باقاعدگی سے شریعت کا نفاذ ہندوستان میں کیا تو اس نے محسوس کیا کہ کئی باتیں ایسی ہیں کہ جن میں اصل شرعی مسئلہ تک پہنچنے میں دقت ہوتی ہے، کیونکہ ایسی کوئی جامع کتاب موجود نہیں ہے، جس میں تمام جزئیات اور نئے پیش آنے والے مسائل کا حل مذکور ہو، اس لیے انہوں نے ملک کے چیدہ چیدہ منتخب علماء کرام کا ایک بورڈ شیخ نظام الدین برہانپوری کی سربراہی میں تشکیل دیا۔ جس نے آٹھ سال کے عرصے میں اس فتاویٰ کی تدوین کا کام مکمل کیا۔ عالمگیرؒ اس کی تدوین میں خود شریک رہے۔ روزانہ کا مرتب کردہ حصہ ملا نظام سے پڑھوا کر روزانہ سنتے تھے اور بوقت ضرورت اس پر جرح بھی فرماتے تھے تاکہ مسئلہ میں کوئی ابہام وغیرہ باقی نہ رہے۔ فتاویٰ عالمگیری کے متعلق "معارف" (اعظم گڑھ) کے ایک مضمون نگار لکھتے ہیں۔ "حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کی ترتیب اس محنت اور احتیاط کے ساتھ کی گئی ہے کہ جو مسائل قاضی یا مفتی کو پیش آسکتے ہیں، ان کے متعلق مشہور فقہاء کی رائے بغیر کسی دشواری کے دستیاب ہوسکتی ہے۔" اسی کو "فتاویٰ ہندیہ" بھی کہا جاتا ہے۔

۱۹ فتاوی برازیہ

یہ کتاب شیخ محمد بن محمد کردری خوارزمی کی تالیف ہے۔ موصوف اپنے زمانے میں علم اصول وفروع اور دیگر علوم دینیہ میں یکتائے روزگار تھے، زیادہ تر علم والد ماجد سے ہی حاصل کیا۔ یہ کتاب متعدد بار چھپ چکی ہے۔ ہمارے پیش نظر وہ نسخہ ہے........جو ۶ جلدوں میں مصر سے شائع ہونے والے فتاویٰ عالمگیر یہ کی آخری ۳ جلدوں کے حاشیہ پر چھپا ہوا ہے۔ جب کہ پہلی تین جلدوں کے حاشیہ پر فتاویٰ قاضی خان چھپا ہوا ہے۔ مؤلف فتاویٰ بزازیہ کا انتقال ۸۲۷ھ/۱۴۲۴ء کو ہوا۔

۲۰ جامع الفصولین

یہ شیخ بدرالدین محمود بن اسماعیل معروف بہ ''ابن قاضی سماوہ'' کی تصنیف ہے۔ چونکہ یہ صرف معاملات سے متعلق مسائل پر مشتمل ہے اس لیے ہمیشہ یہ قاضیوں اور مفتیوں کے پیش نظر رہی ہے۔ درحقیقت یہ کتاب کچھ اضافات کے ساتھ دو کتابوں کا مجموعہ ہے۔ ایک **''الفصول الاستروشنية''** جو قاض[illegible] کو کثرت سے پیش آنے والے قضا اور دعویٰ سے متعلق مسائل پر مشتمل ہے اور تیس فصلوں پر منقسم ہے۔ یہ شیخ مجدالدین محمد بن محمود استروشنی المتوفی ۶۳۲ھ/۱۲۳۵ء کی تصنیف ہے اور دوسری **''الفصول العمادية''** جو مندرجہ بالا موضوع پر شیخ ابوالفتح زین الدین عبدالرحیم بن ابی بکر عمادالدین کی تصنیف ہے۔ سمرقند میں وہ اس [illegible] سے ۶۵۱ھ/۱۲۵۳ء میں فارغ ہوئے تھے۔ ابن قاضی سماوہ نے ان دونوں کو اس طرح جمع کر دیا کہ مکررات کو حذف کر کے کچھ ضروری مسائل کا اضافہ بھی کر دیا۔ مصنف کے والد بلاد روم میں بعض ''سماوہ'' کے قاضی تھے۔ یہ کتاب چالیس فصلوں پر مشتمل ہے۔ جو نسخہ اس وقت ہمارے سامنے ہے اس میں جامع الفصولین کے ساتھ ہی خیر الدین رملی کے حواشی بھی ہیں، جو انہوں نے جامعۃ الفصولین پر لکھے ہیں، نیز حاشیہ پر جامعۃ الصغار چھپی ہوئی ہے اور اسکے ختم ہونے کے بعد حاشیہ پر ہی آداب الاوصیاء چھپی ہے۔

۲۱......السیر الصغیر

یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ المتوفی ۱۵۰ھ/۷۶۷ء کے شاگرد اور فقہ حنفی کے مدون اول امام محمد بن الحسنؒ الشیبانی کی تصنیف ہے۔ امام محمد کا خاندان اصلاً دمشق کا رہنے والا ہے۔ ان کے والد عراق تشریف لے آئے۔ ''واسط'' میں ۱۳۲ھ/۷۵۰-۹ء میں امام محمد کی ولادت ہوئی اور ''کوفہ'' ہی میں حدیث کا درس آپ نے امام ابوحنیفہ، مسعر بن کدام اور سفیان ثوری وغیرہ سے لیا، امام مالک، اوزاعی، بکیر بن عمار اور امام ابو یوسفؒ سے بھی آپ احادیث روایت کرتے ہیں، پھر بغداد میں سکونت اختیار کر لی، آپ کے شاگردوں میں امام شافعی، ابوسلیمان جوزجانی اور ابوعبید قاسم بن اسلام ایسے اکابر شامل ہیں۔ آپ کچھ عرصے کے لیے ''رقہ'' کے قاضی بھی رہے۔ خلیفہ ہارون رشید نے جب پہلی بار ''رے'' کا سفر کیا تو امام

محمد کو بھی اپنے ہمراہ لے گیا، وہیں پر ۵۸ سال کی عمر میں ۱۸۹ھ/۸۰۵ء میں آپ کا انتقال ہوگیا۔ موصوف کثیر التصانیف آدمی تھے۔ آپ کی کل تصانیف ۹۹۰ یعنی دس کم ایک ہزار تھیں، جن میں سے بیش تر مرورِ زمانہ کے باعث تلف ہوئیں، جو باقی بچیں، ان میں جو کثرت اور تسلسل کے ساتھ علماء فقہاء کے پڑھنے پڑھانے میں آتے ہیں ان کو "ظاہر الروایۃ" کہا جاتا ہے اور بقیہ کو "نادر الروایۃ" قرار دیا جاتا ہے۔ فقہ حنفی کا مدار "ظاہر الروایۃ" کتابوں پر ہے، جو تعداد میں ٦ ہیں یعنی سیر صغیر، سیر کبیر، جامع صغیر، جامع کبیر، الاصل اور زیادات۔

"سیر صغیر" کو امام محمدؒ نے چوں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا تھا، اس لیے اسے "سیر أبی حنیفہ" بھی کہہ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ "سیر صغیر" جب امام اوزاعی نے دیکھی تو فرمایا "مالاھل العراق والتصنیف فی ھذا الباب" یعنی ان مسائل کا علم اہل عراق کو نہیں ہے، اس موضوع پر وہ کیا لکھ سکتے ہیں، نیز اس کا رد انہوں نے لکھا "الرد علی سیر أبی حنیفہؒ" کے نام سے: جس کا جواب امام ابویوسفؒ نے دیا اور اس کا نام رکھا "الرد علی سیر الاوزاعی" جو طبع بھی ہوچکا ہے۔

۲۲...... السیر الکبیر

یہ بھی امام محمد رحمہ اللہ کی تصنیف ہے۔ موصوف کو جب ان کی تصنیف "سیر صغیر" پر امام رحمہ اللہ کا تبصرہ معلوم ہوا تو پھر انہوں نے ایک مبسوط اور مفصل کتاب اسی موضوع پر تحریر فرمائی کے بارے میں امام اوزاعی نے فرمایا تھا کہ اہل عراق کو "سیر" کے مسائل کا کیا علم؟ یہ کتاب جب اوزاعی کو پہنچی تو انہوں نے اس کا مطالعہ کیا اور متحیر اور ششدر ہوکر فرمایا کہ اگر اس کتاب میں احادیث مبارکہ نہ ہوتیں تو میں کہتا کہ یہ شخص علم خود تیار کرلیتا ہے۔ یہ کتاب امام شمس الائمہ سرخسی کی شرح کے ساتھ ۴ جلدوں میں طبع ہوچکی ہے۔

۲۳...... کتاب الأصل

یہ امام محمد رحمہ اللہ کی سب سے پہلی تصنیف ہے اور اسی بنا پر اس کا نام "الاصل" رکھا گیا ہے۔ یہ درحقیقت امام محمد رحمہ اللہ کی متعدد تصانیف کا مجموعہ ہے۔ امام موصوف نے مختلف ابواب فقہ پر ایک ایک مستقل کتاب تحریر فرمائی تھی، مثلاً کتاب الصلوٰۃ، کتاب الزکوٰۃ، وغیرہ اس طرح تقریباً ٦٠ کتاب تالیف فرمائی تھیں۔ ان ہی کا مجموعہ "کتاب الاصل" کہلاتا ہے۔ اسی کتاب کو دیکھ کر اہل کتاب میں سے ایک حکیم یہ کہہ کر مسلمان ہوگیا تھا کہ "ھذا کتاب محمد کم الاصغر، فکیف کتاب محمد کم الاکبر" یعنی یہ تمہارے چھوٹے محمد کی کتاب ہے۔ تو تمہارے بڑے محمد ﷺ کی کتاب کا کیا حال ہوگا اور یہی وہ کتاب ہے جسے امام شافعی رحمہ اللہ نے حفظ کیا تھا اور پھر اسی نہج پر اپنی کتاب "الام" کو تالیف فرمایا۔ یہ کتاب پانچ ضخیم جلدوں میں اب پاکستان میں طبع ہوگئی ہے۔ دیگر

کتابوں کی بہ نسبت زیادہ مفصل ہونے کے باعث اس کو ''مبسوط'' بھی کہا جاتا ہے۔

۲۴ الجامع الصغیر

یہ بھی امام محمد رحمہ اللہ کی تالیف ہے اس کا سبب تالیف یہ ہوا کہ امام ابو یوسف (المتوفی ۱۸۲ھ/ ۷۹۸ء) نے امام محمد سے فرمایا کہ جو مسائل امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے، میری روایت سے تم کو پہنچے ہیں ان کو یکجا جمع کر دو۔ امام محمد نے یہ کتاب مرتب فرما کر پیش فرما دی۔ اس میں ۱۵۳۲ مسائل درج ہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے دیکھ کر تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ میری روایت کو خوب یاد رکھا، لیکن ۳ مسائل میں تم نے غلطی کی ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے غلطی نہیں کی۔ بلکہ آپ اپنی روایت بھول رہے ہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ باوجود جلالت شان کے اس کتاب کو سفر وحضر میں اپنے سے جدا نہیں کرتے تھے۔ یہ کتاب بھی پہلی بار ٹائپ پر کراچی سے حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔

۲۵ ـــ الجامع الکبیر

یہ بھی امام محمد رحمہ اللہ کی تصنیف ہے، لیکن دیگر کتابوں کی بہ نسبت یہ زیادہ دقیق ہے، بغیر کسی محقق آدمی کی مفصل شرح دیکھے ہوئے، بات کی تہ تک پہنچنا دشوار ہے۔ اس لئے اس کے بارے میں کہا گیا ہے۔ کہ اس کی مثال ایسی ہے، جیسے کوئی شخص بلندی پر گھر تعمیر کرے اور ساتھ ساتھ سیڑھیاں بناتا جائے، جب اس کی تعمیر مکمل ہو جائے تو نیچے اتر کر سب سیڑھیاں توڑ ڈالے اور کہے کہ لیجیے چڑھیے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ شاید امام محمد رحمہ اللہ نے اس کو اس لیے تالیف فرمایا تھا تاکہ یہ ایک کسوٹی بن جائے۔ فقہاء کی عظمت کو معلوم کرتے اور اس کے ملکۂ استنباط کو دریافت کرنے کے لئے یہ کتاب بہت اہم ہے۔ اس لیے بڑے بڑے فقہاء نے اس کی شرح لکھی ہے۔ یہ کتاب لاہور سے طبع ہو چکی ہے۔

۲۶ ...... زیادات

یہ بھی امام رحمہ اللہ کی تصنیف ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ امام قاضی خان نے یہ ذکر فرمائی ہے۔ کہ ''جامع کبیر'' تصنیف کے بعد کچھ اور مسائل کا ذکر موصوف نے مناسب جانا تو ان کو علیحدہ مستقل صورت میں جمع فرما دیا اور اس کا نام رکھ دیا ''زیادات'' پھر اس کی تکمیل کے بعد مزید کچھ مسائل ''الزیادات'' کے نام سے جمع فرمائے۔ زیادات الزیادات بہت مختصر کتاب ہے۔ کل سات باب ہیں۔ ان دونوں کتابوں کی شرحیں بھی بہت سے اکابر نے لکھی ہے۔ ''زیادات'' تو تا حال غیر مطبوعہ ہے۔ لیکن زیادات الزیادات شمس الائمہ سرخسی اور امام ابونصر احمد بن محمد العتابی البخاری المتوفی (۵۸۶ھ،۱۱۹۰ء) کی شرحوں کے ساتھ لاہور سے طبع ہو چکی ہے۔ چونکہ ''زیادات الزیادات'' دراصل ''زیادات'' ہی کا تکملہ اور تتمہ ہے۔ اس لئے یہ بھی ''ظاہر الروایۃ'' کتابوں میں شامل ہے۔

۲۷ کتاب الحجة علی اهل المدینة

یہ بھی امام محمد رحمہ اللہ کی تصنیف ہے۔ اس کا سبب تألیف یہ ہے کہ جب امام محمد رحمہ اللہ مدینہ منورہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تشریف لے گئے۔ تاکہ موطا کا سماع امام مالک رحمہ اللہ سے کریں اور اس دوران وہاں کے دیگر محدثین سے بھی احادیث کا سماع کیا، تو وہاں کے علماء کرام سے ان مسائل پر بحث مباحثہ بھی ہوا۔ جو احناف اور ان کے درمیان مختلف فیہ تھے۔ اسلئے امام محمد رحمہ اللہ نے اس وقت اپنے مؤقف پر دلائل کتابی صورت میں جمع فرما دیئے۔ پھر جب آپ مدینہ منورہ سے واپس عراق تشریف لائے تو اس کتاب کو ان کے شاگردوں نے اس سے روایت کیا۔ اس وقت جو نسخہ اس کتاب کا دستیاب ہے۔ وہ امام محمد رحمہ اللہ کے شاگرد عیسیٰ بن ابان (المتوفی ۲۲۱ھ، ۸۳۶ء) کی روایت سے ہے۔ اس کتاب کا مکمل نسخہ تا حال دستیاب نہیں ہے۔ جو حصہ دستیاب ہے اندازہ ہے کہ وہ اصل کتاب کا نصف حصہ ہے۔ بہر حال جو حصہ دستیاب ہے۔ وہ دارالعلوم دیوبند کے سابق مفتی سید مہدی حسن رحمہ اللہ (المتوفی ۱۳۹۶ھ، ۱۹۷۶ء) کی تعلیقات وحواشی کے ساتھ ۴ جلدوں میں لاہور سے بھی طبع ہو چکا ہے۔
امام محمد رحمہ اللہ کی مندرجہ بالا تمام کتابیں اولاً حیدر آباد دکن کے ادارہ ''دار المعارف النعمانیہ'' کی طرف سے علامہ ابو الوفاء افغانی رحمہ اللہ کی کوششوں سے طبع ہوئی تھیں۔ بعد میں جہاں کہیں سے طبع ہوئی ہیں۔ اسی سابقہ ایڈیشن کی عکسی طباعت ہے۔

۲۸ تنویر الأبصار

یہ علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ بن احمد الخطیب تمرتاشی الغزی کی تصنیف ہے۔ یہ ایک انتہائی جامع اور مختصر متن ہے۔ یہ فلسطین کے علاقہ ''غزہ'' کے رہنے والے تھے۔ علامہ ابن نجیم مصری صاحب ''البحر الرائق'' کے شاگرد تھے علوم دینیہ بالخصوص فقہ وفتاویٰ میں یکتائے روزگار تھے۔ متعدد ضخیم کتابیں اور کئی چھوٹے رسائل آپ کی یادگار ہیں۔ آپ کی تصانیف میں ''تنویر الابصار'' کو بہت شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی اور متعدد علماء نے اس کی شروح وحواشی لکھے۔ اس کے شرحوں میں سب سے زیادہ مشہور ''درمختار'' ہے۔ جس کا تعارف اس سے پیشتر ہم کرا چکے ہیں۔ مصنف تنویر الابصار کا انتقال ۱۰۰۴ھ، ۱۵۹۶ء کو ہوا۔

۲۹ ...... مختصر الوقایہ

امام برہان الشریعہ محمود بن صدر الشریعۃ الاول نے ایک کتاب ''وقایۃ الروایۃ فی مسائل الهدایۃ'' اپنے نواسے صدر الشریعۃ الثانی عبیداللہ بن مسعود المتوفی ۷۴۵ھ/ ۱۳۴۵ء کے لئے مرتب فرمائی تھی۔ یہ کتاب علماء وفقہاء کے درمیان بہت مقبول ہوئی۔ متعدد اکابر نے اس کی شرحیں لکھیں۔ خود مصنف کے نواسے صدر الشریعۃ الثانی عبیداللہ بن مسعود نے بھی اس کی شرح لکھی۔ آج کل جب شرح

وقایہ کا لفظ بولا جاتا ہے۔ تو انہی کی شرح مراد ہوتی ہے۔ صدر الشریعۃ الثانی نے شرح لکھنے کے علاوہ "وقایۃ الروایۃ فی مسائل الہدایہ" کا ایک اختصار لکھا۔ اس مختصر الوقایہ کا نام انہوں نے "نقایہ مختصر الوقایہ" رکھا۔ یہ متن انتہائی مختصر اور عمدہ ہے اور علماء کرام کے ہاں بہت مقبول ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی شرح متعدد اکابر علماء نے لکھی ہے۔ نقایہ کی شرحوں میں سے ایک بہت اہم اور نفیس شرح ملاعلی قاری رحمہ اللہ (المتوفی ۱۰۱۴ھ، ۱۶۰۶ء) کی تصنیف ہے۔ جو حال ہی میں کراچی سے دو ضخیم جلدوں میں شائع ہوگئی ہے۔ اس شرح کی خصوصیت یہ ہے کہ ملاعلی قاری نے اثبات مسائل میں اس کا بڑا اہتمام فرمایا ہے۔ کہ حتی الوسع احادیث پاک سے پیش فرمائے جائیں۔

۳۰ فتاویٰ تاتار خانیہ

امیر تاتارخان دہلوی، فیروزشاہ تغلق کے دور حکومت میں ایک اہم رکن سلطنت تھے۔ وہ بڑے عالم فاضل اور تفسیر، حدیث، فقہ اور اصول میں بڑا امتیاز مقام رکھتے تھے۔ نیز بڑے اونچے اخلاق و کردار کے حامل تھے۔ شریعت مطہرہ کے سخت پابند، امراء و حکام کا شدید محاسبہ کرانے والے تھے۔ ان کی صحبت میں ہمیشہ علماء وفضلا کا مجمع رہتا اور وہ اس پاکیاز طبقہ کا بہت احترام فرماتے تھے۔

انہوں نے اپنے دور کے ایک بہت بڑے علوم عربیہ اور فقہ واصول کے عالم شیخ فریدالدین عالم بن علاء اندرپتی (المتوفی ۷۸۶ھ ۱۳۸۴ء) کو حکم دیا کہ فقہ حنفی کی ایک جامع کتاب مرتب کریں اور اختلافی مسئلہ میں تمام اقوال مختلف نقل کردیں اور ساتھ ہی اختلاف کرنے والے علماء وفقہاء کی تصریح کردیں۔ چنانچہ امیر تاتارخان کے حکم کے بعد شیخ عالم بن علاء نے ایک بڑی ضخیم کتاب مرتب کردی اور اسکا نام "زادالسفر" اور "زادالمسافر فی الفروع" رکھا گیا۔ لیکن چونکہ اس کی ترتیب وتسوید امیر تاتارخان دہلوی کے حکم سے ہوئی تھی۔ اس لئے اس کی زیادہ شہرت فتاویٰ تاتارخانیہ کے نام سے ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ اب دہلی میں اس کی طباعت ہورہی ہے۔ اور ایک جلد طبع بھی ہوگئی ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۱...... فتاویٰ حمادیۃ

یہ مفتی رکن الدین ناگوری بن حسام الدین ناگوری کی تصنیف ہے۔ جو علاقہ گجرات کاٹھیاوار) کے ایک مشہور شہر نہروالہ میں منصب افتاء پر فائز تھے۔ یہ کتاب انہوں نے اپنے ہی علاقہ کے قاضی القضاۃ قاضی حماد الدین بن محمد اکرم گجراتی کے حکم پر تالیف فرمائی۔ اس کی تالیف میں ان کے صاحبزادے مفتی داؤد بن مفتی رکن الدین ناگوری بھی اپنے والد کے ساتھ شامل رہے۔ فتاویٰ حمادیہ کے مقدمہ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ تفسیر حدیث فقہ اور اصول فقہ کی ۲۱۶ کتابوں سے استفادہ کرکے اس کو مرتب کیا گیا ہے۔ قاضی حمادالدین صاحب نے یہ بھی ہدایت فرمائی تھی کہ اس کتاب میں صرف وہ مسائل جمع فرمائیں جو جمہور فقہاء کے اجماعی اور مفتی بہ ہوں۔ چونکہ اس کی تالیف اس ہدایت کے

مطابق عمل میں آئی ہے۔ اس لئے یہ کتاب لائق اخذ اور قابل اعتماد بن گئی ہے۔

۳۲ ــــ مجموعة الفتاوی

یہ حضرت مولانا عبدالحیٰ لکھنوی رحمہ اللہ کے فتاوی کا مجموعہ ہے۔ یہ فتاویٰ ۳ جلدوں میں طبع ہوئے تھے اور اس کا ایک ایڈیشن وہ بھی ہے۔ جو خلاصۃ الفتاویٰ کے حاشیہ پر چھپا تھا۔ اب پاکستان سے ان دونوں ایڈیشنوں کی عکسی طباعت ہوگئی ہے۔ چونکہ مولانا لکھنوی کے اکثر فتاویٰ عربی یا فارسی زبان میں تھے۔ اس لئے عوام الناس اس سے استفادہ نہیں کر پاتے تھے۔ دوسرا اشکال اس سے استفادہ کا، جس سے عوام چھوڑ، خواص بھی پریشان تھے۔ وہ یہ تھا کہ ہر باب کے مسائل تین جلدوں میں بکھرے ہوئے تھے۔

ان دونوں اشکالوں کو رفع کرنے کے لئے مولانا خورشید عالم صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند، مدرس دارالعلوم کراچی نے ایک تو بڑی سہل اردو میں اس کا ترجمہ فرمادیا اور پھر اس کو اس طرح مرتب فرما دیا کہ تین جلدوں میں بکھرے ہوئے مسائل کو یکجا کردیا۔ اس طرح نہ صرف عوام کے استفادہ کا راستہ ہموار ہوا بلکہ وہ پریشانی بھی رفع ہوگئی۔ جو مسائل کے کئی جلدوں میں منتشر ہونے کے باعث پیدا ہوتی تھی۔ یہ ترجمہ بترتیب جدید کراچی سے ایک جلد میں طبع ہو چکا ہے۔ حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی کی ولادت ۲۶ ذیقعدہ ۱۲۶۴ھ، ۱۸۴۸ء کو ہوئی۔ آپ کثیر التصانیف تھے۔ تقریباً ہر علم میں آپ نے کوئی نہ کوئی تصنیف یادگار چھوڑی ہے۔ آپ کی کل تصانیف کی تعداد ۹۰ کے لگ بھگ ہے۔ ۱۷ سال کی عمر میں حفظ قرآن سمیت تمام علوم مروجہ تفسیر، حدیث، فقہ، اصول، منطق، فلسفہ اور ریاضی وغیرہ سے فراغت حاصل کر لی۔ مولانا کا انتقال بہت کم عمری میں ہوگیا۔ آپ کا سنہ وفات ۱۳۰۴ھ، ۱۸۸۶ء ہے۔

۳۳ ...... مجمع الأنهر شرح ملتقى الأبحر

امام ابراہیم بن محمد حلبی ۹۵۶ھ، ۱۵۴۹ء نے مسائل فقہ پر ایک جامع کتاب مرتب کی، جس میں "مختصر قدوری"، "المختار"، "الکنز" اور "الوقایۃ" کے مسائل کو جمع کردیا، نیز "ہدایہ" اور "مجمع" کے مسائل ضروریہ بھی اس میں شامل کر دیئے اور اقاویل مختلفہ میں سب سے مقدم اس قول کو ذکر کیا جو زیادہ راجح تھا اور اس بات کا بڑا اہتمام کیا کہ "متون اربعہ" کا کوئی مسئلہ ذکر ہونے سے رہ نہ جائے، اس کا نام انہوں نے رکھا "ملتقی الابحر"۔ جامعیت اور قابل اعتماد ہونے کے باعث یہ کتاب بڑی مشہور ہوئی اور بڑے بڑے علماء نے اس کی شرحیں لکھیں۔

۳٤ ...... الجوهرة النيرة على مختصر القدوری

شیخ احمد بن محمد ابوالحسین بغدادی قدوری (المتوفی ۴۲۸ھ، ۱۰۳۷ء) نے فقہ حنفی میں ایک متن "مختصر

القدوری'' کے نام سے مرتب فرمایا، جو فقہ حنفی کے بہت قابل اعتماد ''متون اربعہ'' میں شامل ہے۔ اس کی متعدد اکابر نے مختصر و مبسوط شرحیں لکھی ہیں۔ یہ کتاب اہل علم کے ہاں بہت متبرک سمجھی جاتی ہے۔ وبا، کے زمانہ میں اس کا پڑھنا وبا کے لئے مفید سمجھا جاتا ہے، اس کا حفظ کرنا فقر سے نجات دیتا ہے۔

یہ کتاب بارہ ہزار مسائل پر مشتمل ہے۔ بغداد کے ایک محلہ قدورہ کی طرف انتساب کے باعث یا ''قدور'' یعنی ہانڈیوں کے بنانے یا بیچنے کے باعث ان کو ''قدوری'' کہا جاتا ہے۔ ''الجوہرۃ النیرۃ'' اسی ''مختصر القدوری'' کی ایک معتمد علیہ شرح ہے، جو شیخ الاسلام ابوبکر بن محمد بن علی الحدادی الیمنی (المتوفی ۸۰۰ھ، ۷/۱۳۹۸ء) کی تصنیف ہے۔

۳۵ فتاوی خیریہ

یہ علامہ خیر الدین بن احمد فاروق رملی کے فتاوی کا مجموعہ ہے۔ علامہ خیر الدین رملی کی ولادت فلسطین کے شہر ''رملہ'' میں ۹۹۳ھ، ۱۵۸۵ء میں ہوئی۔ موصوف ایک بڑے مفسر، محدث، فقیہ اور منطقی ہونے کے ساتھ ساتھ علوم عربیہ ادبیہ کے بھی ماہر تھے۔ تحصیل علم کے بعد اپنے شہر اور مصر میں درس دیتے رہے۔ متعدد کتابوں مثلاً ''عینی، شرح کنز، الاشباہ والنظائر، البحر الرائق اور جامع الفصولین'' وغیرہ پر حواشی لکھے۔ فتاوی خیریہ ان کے فتاوی کا مجموعہ ہے، جو ان کے شاگرد علامہ ابراہیم بن سلیمان رملی نے جمع کیا ہے۔ اس کا پورا نام ''الفتاوی الخیریۃ لنفع البریۃ'' ہے، مصر سے یہ فتاوی ''العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیۃ'' کے حاشیہ پر دو جلدوں میں چھپ چکا ہے۔ علامہ خیر الدین رملی کا انتقال اپنے شہر ''رملہ'' میں ۱۰۸۱ھ، ۱۶۷۰ء میں ہوا۔

۳۶ العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیۃ

یہ علامہ ابن عابدین شامی صاحب ''ردالمحتار'' کی تصنیف ہے۔ یہ مولانا حامد آفندی مفتی دمشق کے فتاوی کی تنقیح ہے۔ جو انہوں نے منصب افتاء پر فائز رہنے کے زمانہ (۱۱۳۷ھ، ۴/۱۷۲۵ء تا ۱۱۵۵ھ، ۲/۱۷۴۳ء) میں صادر فرمائے تھے اور ''فتاوی حامدیہ'' کے نام سے خود مولانا حامد صاحب نے جمع فرمائے تھے۔ علامہ شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے زیادہ نافع اور اس سے زیادہ قابل اعتماد فتاوی کا مجموعہ کوئی نہیں دیکھا، نیز مفتی صاحب کے متاخر زمانے میں ہونے کے باعث اس میں بہت سے جدید پیش آمدہ حوادث اور واقعات کا حل بھی مل جاتا ہے، لیکن چونکہ اس کی ترتیب کوئی عمدہ نہ تھی کہ جس سے مسئلہ آسانی سے معلوم کیا جاسکے۔ مشہور اور غیر ضروری مسائل بھی اس میں درج تھے اور بعض مسائل مکرر بھی درج ہو گئے تھے، نیز بعض جگہ ایسے بھی ہوا کہ مسئلہ ایک جگہ ذکر کیا گیا اور دلیل کسی دوسری جگہ نقل کر دی گئی ہے۔ اس لئے میں نے اس کو صحیح ترتیب پر مرتب کرنے اور مہذب و منقح کرنے

نیز بوقت ضرورت اہم اضافے کرنے کا عزم کر کے کام شروع کر دیا تا آنکہ میں نے اس کو مکمل کر ڈالا۔ علامہ شامی نے ''فتاویٰ حامدیہ'' کی تنقیح، اپنی کتاب ''ردالمحتار'' اور ''منحۃ الخالق'' کی تکمیل کے بعد فرمائی ہے۔ ترتیب جدید کے بعد علامہ شامی نے اس کا نام ''العقود الدریہ فی تنقیح الفتاوی الحامدیہ'' رکھا۔ یہ کتاب مصر سے حاشیہ پر، فتاوی خیریہ کے ساتھ دو جلدوں میں چھپ چکی ہے اور بیروت سے تنہا بھی دو جلدوں میں طبع ہوگئی ہے۔

۳۷..... کتاب الخراج

یہ امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم کی تصنیف ہے، جو امام اجل، فقیہ اکمل، حافظ الحدیث امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سب سے اونچے درجہ کے حامل اور مجتہد فی المذہب تھے۔ آپ ایک مشہور انصاری صحابی سعد بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں، ۱۱۳ھ میں آپ کی پیدائش کوفہ میں ہوئی۔ ہشام بن عبدالملک مہدی، ہادی اور ہارون رشید کے عہد میں عہدۂ قضاء پر فائز رہے ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ اور یحییٰ بن معینؒ ایسے کبار محدثین آپ کے شاگردوں میں شامل ہیں۔

کتاب الخراج، آپ نے خلیفہ ہارون رشید کے تقاضے پر تصنیف فرمائی تھی۔ اس میں انہوں نے اسلام کے مالیاتی نظام کے بارے میں بڑی اہم اور مفید معلومات جمع فرمادی ہیں۔ زکوۃ وصدقات، عشر و خراج، فئی اور مال غنیمت کی تقسیم۔ نیز اہل ذمہ اور مرتدین کے احکام وغیرہ، سبھی کچھ اس میں تفصیلاً بیان کر دیا گیا ہے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا انتقال قاضی القضاۃ کے منصب پر فائز ہونے کے زمانے میں ۱۸۲ھ، ۷۹۸ء کو بغداد میں ہوا۔

۳۸..... التحریر المختار لردالمحتار

شیخ عبدالقادر بن مصطفیٰ الرافعی کا یہ حاشیہ ہے، جو انہوں نے ''ردالمحتار'' پر لکھا ہے۔ موصوف کی ولادت ۱۲۴۸ھ، ۲/۱۸۳۳ء میں ہوئی۔ آپ مصر میں منصب افتاء پر فائز ہوئے، لیکن تین دن بعد ہی آپ کا وصال ہو گیا۔ آپ کی وفات ۱۳۲۳ھ، ۱۹۰۵ء میں ہوئی۔ یہ حاشیہ مصر سے دو جلدوں میں چھپ گیا ہے۔ پہلی جلد کتاب الطلاق پر ختم ہوئی ہے اور دوسری جلد کتاب العتق سے شروع ہوئی، آخر کتاب تک کے حواشی پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کو ''تقریرات رافعی'' کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

۳۹..... اتحاف الأبصار والبصائر بتبویب کتاب الأشباہ والنظائر

یہ کتاب شیخ محمد ابوالفتح حنفی کی تالیف ہے۔ موصوف نے علامہ نجیم کی کتاب ''الاشباہ والنظائر'' کو جدید ترتیب دے کر ابواب پر مرتب کیا ہے اور اس ترتیب جدید کا نام ''اتحاف الابصار والبصائر'' رکھا ہے۔ اس ترتیب جدیدہ کا فائدہ یہ ہے کہ اس طرح کتاب سے استفادہ کرنے میں سہولت پیدا ہوگئی ہے۔ مصنف اس کی تالیف سے ۱۲۷۵ھ، ۱۸۸۹/۸ء میں فارغ ہوئے۔ یہ کتاب مطبع اسکندریہ سے

۱۲۸۶ھ،۱۸۷۲ء میں ۵۳۸ صفحات پر چھپ چکی ہے۔

٤٠ السراجی

ساتویں صدی ہجری کے مشہور عالم امام سراج الدین ابوطاہر محمد السجاوندی حنفی کی تصنیف ہے۔ اس کتاب کا موضوع ''علم الفرائض''یعنی''علم وراثت'' ہے۔ اس کتاب میں رشتہ داروں کی قسمیں، ذوی الفروض، عصبات اور ذوی الارحام وغیرہ کو تفصیل سے بیان کرکے بتایا گیا ہے کہ کون سا رشتہ دار وراثت میں کس وقت کیا حصہ پائے گا اور کب وہ وراثت سے محروم ہوگا، اس کتاب کی بڑے بڑے اکابر علماء نے شرحیں لکھی ہیں۔ متعدد بار یورپ، مصر، ہندو پاک سے طبع ہو چکی ہے۔ اس کتاب کو ''سراجیہ''، ''الفرائض السراجیہ'' اور ''فرائض السجاوندی'' بھی کہا جاتا ہے۔

٤١ الشریفیه

یہ ''سراجی'' کی شرح ہے، جو علامہ علی بن محمد حسینی معروف بہ علامہ سید شریف جرجانی کی تالیف ہے۔ سید شریف جرجانی کی ولادت ''جرجان'' میں ۷۴۰ھ،۹/۱۳۴۰ء میں ہوئی۔ ابتداءً انہوں نے علوم عربیہ کی طرف خصوصی توجہ فرمائی، جس کے باعث وہ ان علوم عربیہ میں ''امامت'' کے درجہ کو جا پہنچے۔ بعدازاں آپ نے علوم عقلیہ کی طرف رخ کیا۔ آخر کار ''شیراز'' میں سکونت پذیر ہوگئے اور وہیں ۸۱۶ھ،۱۴۱۳ء میں وفات پائی۔

٤٢ ...... رسائل الأركان

یہ کتاب علامہ بحر العلوم عبدالعلی لکھنوی کی تصنیف ہے۔ مولانا نظام الدین انصاری سہالوی (المتوفی ۱۱۶۱ھ، ۱۷۴۸ء) کے فرزند ارجمند ہیں۔ ۱۷ سال ہی کی عمر میں تمام علوم وفنون سے فراغت حاصل کر لی تھی۔ متعدد کتابوں کے آپ مصنف ہیں۔ بہت سی کتابوں پر شروح وحواشی تحریر فرمائے ہیں۔ یہ کتاب آپ نے ''ارکان اربعہ'' نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کے مسائل پر تحریر فرمائی ہے۔ آپ نے نفس مسائل کے بیان پر اکتفا نہیں فرمایا ہے بلکہ قرآن وسنت کے دلائل نیز عقلی براہین سے ان کو مدلل ومبرہن بھی فرمایا ہے۔ اس لحاظ سے یہ کتاب بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ لکھنو سے ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۲ء میں طبع ہو چکی ہے۔ علامہ بحر العلوم کی وفات ''مدراس'' میں ۱۲۳۵ھ،۱۸۲۰ء میں ہوئی۔

٤٣ ...... السعایة

یہ شرح وقایہ کی مفصل اور مبسوط شرح ہے، جو مولانا عبدالحیٔ لکھنوی رحمہ اللہ کی تصنیف ہے۔ حضرت مولانا لکھنوی نے ''شرح وقایہ'' اپنے والد ماجد سے پڑھنے کے زمانے میں ان کے حکم سے اس کی ایک شرح لکھی تھی، جس کا نام ''حسن الولایة بحل شرح الوقایہ'' رکھا تھا، جو شرح وقایہ کے نصف اول کے متفرق مشکل مقامات کے حل پر مشتمل تھی۔ بعدازاں مکمل شرح وقایہ پر ایک حاشیہ تحریر فرمایا،

جس کا نام ''عمدۃ الرعایۃ'' ہے جو شرح وقایہ کے ساتھ بارہا طبع ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ ''شرح وقایہ'' کی ایک مبسوط اور مفصل شرح لکھنی شروع فرمائی جس میں ہر مسئلے میں تمام اختلافات نقل کرنے کے ساتھ ساتھ ہر ایک مسلک کے عقلی و نقلی دلائل اور ان پر وارد ہونے والے اعتراضات اور ان کے جوابات نیز کسی ایک مسلک کی مدلل ترجیح کا بیان مفصل طور پر کیا گیا ہے۔ اس مفصل شرح کا نام انہوں نے رکھا ''السعایۃ فی کشف مافی شرح الوقایۃ'' لیکن افسوس کہ مصنف اپنی اس عظیم تصنیف کو مکمل نہ فرما سکے۔ اس کی صرف دو جلدیں طبع ہوئی، جلد اول باب المسح علی الخفین کی ابتدائی چند سطروں تک ہی پر مشتمل ہے، جب کہ دوسری جلد ''باب الاذان'' سے ''فصل فی القراۃ'' کے ختم تک کی شرح پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب پاکستان میں بھی طبع ہو چکی ہے۔ مصنف کے مختصر حالات ''مجموعۃ الفتاویٰ'' کے تعارف کے ذیل میں لکھے جا چکے ہیں۔

٤٤...... التشریع الجنائی الاسلامی

یہ کتاب ''اسلام کے فوجداری قانون'' کے موضوع پر ہے جو، ''مصر'' کے ایک عالم جناب عبدالقادر عودہ شہید کی تصنیف ہے۔ موصوف ''مصر'' کی ایک مشہور جماعت ''الاخوان المسلمون'' کے رکن تھے۔ 1954ء میں بغاوت کے الزام میں موصوف کو پھانسی دے دی گئی تھی۔

یہ کتاب دو جلدوں میں طبع ہو چکی ہے۔ جلد اول میں پہلے تمہیدی طور پر عام رائج غیر اسلامی قوانین کا اسلامی قوانین کے ساتھ تقابل کر کے اسلامی قوانین کی فوقیت و برتری متعدد وجوہ سے ثابت کی گئی ہے۔ بعدازاں جلد اول کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ہر حصے کو" کتاب کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ ''الکتاب الاول'' کی ''قسم اول'' میں ''جرم'' کی ماہیت اور اس کے انواع کا بیان ہے اور قسم ثانی میں ''جرم'' کے ارکان شرعیہ، ارکان مادیہ اور ادبیہ کا بیان ہے۔ اس کے بعد ''الکتاب الثانی'' شروع ہوتی ہے۔ اس میں ''عقوبت'' کے بارے میں مبادی عامہ اور اقسام عقوبت کا بیان ہے۔ جلد دوم میں ''قتل''، ''زنا''، ''شرب خمر''، سرقہ، ''ڈاکہ زنی'' اور ''بغاوت وارتداد'' ایسے جرائم اور ان کے احکام کا تفصیلی ذکر ہے۔ کتاب کا اردو ترجمہ بھی ''اسلام کا فوجداری قانون'' کے نام سے چھپ چکا ہے۔

٤٥...... المدخل الفقھی العام

یہ کتاب علامہ مصطفیٰ احمد الزرقا کی تصنیف ہے جو ''دمشق یونیورسٹی'' کے ''کلیۃ الحقوق'' میں ملکی اور شرعی قانون کے استاد ہیں۔ خلافت عثمانیہ کے زمانے میں اور اس کے بعد بھی ایک عرصے تک ان ممالک میں جو خلافت عثمانیہ کے ماتحت رہ چکے تھے ''المجلۃ العدلیۃ'' کے مطابق ملکی عدالتیں فیصلے کرتی رہیں۔ ''المجلۃ العدلیۃ'' وہ دستاویز ہے جس میں خلافت عثمانیہ کے زمانے میں فقہاء کی ایک جماعت نے فقہ حنفی کی روشنی میں شریعت اسلامیہ کے ان قوانین کو دفعہ وار مرتب کر دیا تھا، جن کا تعلق ملکی وانتظامی

امور سے تھا۔

علامہ مصطفیٰ احمد الزرقا کا کہنا ہے کہ بعض مسائل باوجود اس کے کہ ان کا تذکرہ فقہ کی کتب میں موجود تھا، لیکن وہ مسائل ''المجلۃ العدلیۃ'' میں درج ہونے سے رہ گئے، نیز ان کا کہنا ہے کہ بہت سے جدید مسائل اب ایسے پیدا ہوگئے ہیں جن کا وجود ''المجلۃ'' کی تالیف کے زمانے میں نہ تھا، اس لیے ظاہر ہے کہ ان کا حل بھی ''المجلۃ'' میں نہ آسکا۔ علامہ زرقا، یہ بھی فرماتے ہیں کہ بنیادی طور پر ''المجلۃ'' کی تالیف ''فقہ حنفی'' کے مسائل سے ہوئی ہے۔ گو بوقت ضرورت اہل سنت کی دوسری فقہوں سے بھی استفادہ کیا گیا ہے، مگر اساس بہر حال فقہ حنفی ہی ہے۔ نیز وہ فرماتے ہیں کہ اس کی تالیف بھی ایسے نہج پر نہیں ہے، جس سے قانون کے طلبا، کی تعلیمی ضرورت پوری ہو سکے۔

بہر حال ان وجوہ سے انہوں نے اسکی ضرورت محسوس کی کہ فقہ کی ترتیب جدید کی جائے، جس میں نہ صرف یہ کہ قدیم ذکر شدہ مسائل تمام کے تمام آجائیں، بلکہ جدید پیش آمدہ مسائل کا حل بھی اس میں موجود ہو، نیز اس ترتیب جدید میں کسی ایک فقہ پر انحصار کرنے کی بجائے چاروں مکاتب فقہ کو مدنظر رکھا جائے اور جس فقہ میں بھی کسی مسئلہ کا زیادہ بہتر حل موجود ہو، اسے قبول کرلیا جائے اور ساتھ ہی اسکی ترتیب بھی ایسی ہو کہ طلباء کی تعلیمی ضرورتوں اور تقاضوں کو بھی وہ پورا کردے۔ نیز مسئلے کو علیحدہ علیحدہ ذکر کرنے کی بجائے مسائل کو اس انداز سے ذکر کیا جائے کہ پہلے ایک اصول وقاعدہ بتا کر پھر اس پر متفرق ہونے والے مسائل کو ذکر کیا جائے، کیونکہ اس طرح مسائل کو یاد رکھنے میں سہولت ہو جاتی ہے۔ بہر حال علامہ مصطفیٰ احمد الزرقا نے ان خطوط پر کام کا آغاز کیا اور ''الفقہ الاسلامی فی ثوبہ الجدید'' کے عنوان سے کتابوں کا ایک سلسلہ شروع فرمایا، جس میں پہلی دو جلدیں ''المدخل الفقہی العام'' کے نام سے شائع ہوئیں۔

==== ☆☆☆ ====

چند اصول فقہ

نوٹ: ائمہ احناف نے کتاب، سنت اور اجماع امت کے فقہی احکام، شرعی قوانین اور مجموعہ قضایا وفتاوی کا گہرا مطالعہ کرنے کے بعد ان کی روشنی میں کچھ "فقہی اصول" منضبط کئے ہیں، جنہیں وہ ضوابط کلیہ کے طور پر احکام کی تخریج میں استعمال کرتے ہیں، فقہ حنفی کی مشہور کتاب "الاشباہ والنظائر" سے نمونے کے طور پر چند اصول ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں تاکہ اس کتاب کے قارئین کرام ائمہ احناف کی قانونی بصیرتوں، فکر ونظر کی وسعتوں اور تمدن ومعاشرت اور انسانوں کے طبعی حالات وضروریات پر ان کے گہرے اور وسیع مطالعہ کا اندازہ لگا سکیں۔

(م۔س۔آلف غفرلہ)

۱......**المشقة تجلب التيسر**

مشقت آسانی کو کھینچتی ہے۔

۲......**الضرورات تبيح المحظورات**

صورتیں ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں۔

۳......**ماابيح للضرورة يتقدر بقدر ها**

جو چیز ضرورۃً مباح ہو، وہ ضرورت ہی کی حد تک مباح رہے گی یعنی ضرورت کے دائرہ سے باہر اسے مباح نہیں سمجھا جائیگا۔

٤......**ماجاز بعذر بطل بزواله**

جو چیز کسی عذر کی وجہ سے جائز قرار دیجائے، عذر ختم ہوجانے کے بعد اسکا جواز بھی ختم ہوجائیگا۔

٥......**الضرر لايزال بالضرر**

ضرر کا ازالہ ضرر کے ذریعہ نہیں کیا جائیگا۔

٦......**يتحمل الضرر الخاص لاجل دفع الضرر العام**

ضرر عام کے دفع کے لیے ضرر خاص کو برداشت کیا جائے گا۔

۷......**اعظم ضررا يزال بالاخف**

زیادہ ضرر والی چیز کم ضرر والی چیز کے ذریعہ زائل کی جائیگی۔

۸......**من ابتلى ببليتين وهما متساويان ياخذ بايتهما شاء وان اختلفايختار اهونهما...**

جو کسی ایسی دو بلاؤں میں گھر جائے جو قباحت کے لحاظ سے مساوی ہوں تو دونوں میں سے جسے چاہے اختیار کرلے اور اگر ایک میں قباحت کم ہے دوسرے میں زیادہ، تو کم والی کو اختیار کرے۔

۹.......درء المفاسد اولی من جلب المصالح

حصول نفع کے مقابلے میں نقصان سے بچنا زیادہ بہتر ہے۔

۱۰.......اذاتعارض المانع والمقتضی یقدم المانع

جب مقتضی اور مانع کے درمیان تعارض پیدا ہو جائے تو مانع کو ترجیح دی جائے گی۔

۱۱.......اذااجتمع الحلال والحرام غلب الحرام

جب کسی مسئلے میں حلال وحرام دونوں پہلو جمع ہو جائیں تو حرام کے پہلو کو ترجیح دی جائے گی۔

۱۲.......تصرّف الامام علی الرعیة منوط بالمصلحة

عوام کے مسائل وحقوق میں سلطان وقت کے تصرفات مصلحت پر مبنی ہوں گے۔

۱۳.......الولایة الخاصة اقویٰ من الولایة العامة

ولایت خاصہ، ولایت عامہ کے مقابلے میں زیادہ قابل ترجیح ہوگی۔

۱٤.......الامور بمقاصد ها

امور اپنے مقاصد کے تابع ہوتے ہیں۔

۱۵.......الیقین لایزول بالشك

یقین شک سے نہیں زائل ہوگا۔

۱٦.......ماثبت بیقین لایرتفع الابالیقین

جو چیز یقین سے ثابت ہو، وہ یقین ہی کے ذریعہ مرتفع ہوگی۔

۱۷.......الاصل العدم

نہ ہونا ہی اصل ہے۔

نوٹ: اس ضابطہ کا تعلق ان اوصاف سے ہے جو کسی چیز کو عارض ہوتے ہیں۔

۱۸.......الاصل الوجود

ہونا ہی اصل ہے۔

نوٹ: اس ضابطہ کا تعلق کسی چیز کی صفاتِ اصلیہ سے ہے۔

۱۹.......الحدود تندرئ بالشبهات

شبہات حدود کے نفاذ سے مانع ہوتے ہیں۔

۲۰.......التعزیز یثبت بالشبهة

شبہہ بھی تعزیر کیلیے کافی ہے۔

نوٹ: شبہہ کہتے ہیں جو ثابت نہ ہو لیکن ثابت کے مشابہ ہو (الشبهة ما یشبه بالثابت ولیس بثابت)

۲۱ ..... ما حرم اخذه حرم اعطائه

جس چیز کا لینا حرام ہے اس کا دینا بھی حرام ہے۔

۲۲ ..... ما حرم فعله حرم طلبه

جس کام کا کرنا حرام ہے اس کی طلب بھی حرام ہے

۲۳ ..... لا عبرة بالظن البين خطأه

اس گمان کا کوئی اعتبار نہیں جس کا غلط ہونا ظاہر ہو۔

۲۴ ..... ذکر بعض مالا یتجزی کذکر کله

کسی ایسے ٹکڑے کا ذکر، جوکل سے الگ نہ کیا جا سکے، کل کے ذکر کی طرح ہے۔

۲۵ ..... اذا اجتمع المباشر والمسبب اضيف الحكم الى المباشر

جب کسی کام کا مرتکب اور سبب دونوں جمع ہو جائیں، تو حکم کا تعلق مرتکب کے ساتھ ہوگا۔

۲۶ ..... اعمال الكلام اولىٰ من اهماله

کسی کلام کو بامعنیٰ بنانا اسے مہمل بنانے سے بہتر ہے۔

۲۷ ..... التابع تابع

وجود میں تابع، حکم میں بھی تابع ہوتا ہے۔

۲۸ ..... التابع يسقط بسقوط المتبوع

متبوع کے سقوط سے تابع بھی ساقط ہو جاتا ہے۔

۲۹ ..... يسقط الفرع اذا سقط الاصل

اصل جب ساقط ہو جائے، تو فرع بھی ساقط ہو جاتی ہے۔

۳۰ ..... الحرب خدعة

جنگ دشمن کو دھوکے میں رکھنے کا نام ہے۔

۳۱ ..... الثابت بالعرف كالثابت بالنص

عرف کے ذریعہ جو چیز ثابت ہو، اس کا نفاذ بالکل ایسے ہی ہوگا جیسے کوئی چیز نص کے ذریعہ ثابت ہو۔

۳۲ ..... العادة تجعل حكما اذالم يوجد التصريح بخلافه

عادت وعرف پر وہاں حکم لگایا جائے گا، جہاں نص صریح اس کے مخالف نہ ہو۔

۳۳ ..... البناء على الظاهر واجب مالم يتبين خلافه

ظاہر پر حکم کی بنیاد رکھنا واجب ہے جب تک اس کے خلاف ثبوت نہ ہو۔

۳۴ ..... مجرد الخبر لا يصلح حجة

خبر محض حجت بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔

۳۵ الثابت بالبینة کالثابت بالمعاینه

شہادت سے ثابت شدہ، مشاہدہ سے ثابت شدہ امر کی طرح ہے۔

۳۶...... المعلق بالشرط یثبت بوجود الشرط

کسی شرط پر معلق چیز اسی وقت ثابت ہوگی جبکہ شرط پائی جائے۔

۳۷...... المعلق بالشرط معدوم قبل الشرط

جو چیز کسی شرط پر معلق ہو، وہ شرط کے وجود سے پہلے معدوم سمجھی جائے گی۔

۳۸...... یسقط اعتبار دلالة الحال اذا جاء التصریح بخلافها

دلالتِ حال کا اعتبار ساقط ہو جائے گا جبکہ اس کا مخالف پہلو صراحت کے ساتھ ثابت ہو جائے۔

۳۹...... یجب العمل بالمجاز اذا تعذر العمل بالحقیقة

مجاز پر عمل واجب ہے جبکہ حقیقت پر عمل متعذر ہو جائے۔

۴۰...... الکتاب الی من نائی کالخطاب بمن دنیٰ

دور والے کے نام خط، حکم کے لحاظ سے بالکل ایسے ہی ہے، جیسے سامنے والے سے خطاب۔

۴۱...... الولد یتبع خیر الابوین دینا

بچہ اپنے ماں، باپ میں سے اسی کے تابع قرار دیا جائے گا، جو دین کے اعتبار سے دونوں میں بہتر ہو۔

۴۲...... من فی دارالحرب فی حق من فی دارالاسلام کالمیت

دارالحرب میں رہنے والا اس شخص کے حق میں جو دارالاسلام میں رہتا ہے میت کی طرح ہے۔

۴۳...... مال المسلمین لایصیر غنیمة للمسلمین بحال

مسلمانوں کا مال مسلمانوں کے لیے کسی حال میں بھی مال غنیمت نہیں ہو سکتا۔

۴۴...... شرط صحة الصدقة التملیك

صدقہ واجبہ کے صحیح ہونے کی شرط مالک بنانا ہے۔

۴۵...... التبرع فی المرض وصیة

مرض الموت میں احسان و حسن سلوک وصیت کے حکم میں ہے۔

۴۶...... خیر الامور اوساطها

ہر چیز میں بہتر وہی ہے جو درمیانی ہو۔

۴۷...... السکران فی الحکم کالصاحی

نشے میں مدہوش حکم کے اعتبار سے باہوش کی طرح ہے۔

۴۸......عند اجتماع الحقوق يبدأ بالاهم

مختلف حقوق کے اجتماع کے وقت سب سے اہم حق کو اولیت دی جائے گی۔

۴۹......لا يجوز ترك الواجب للاستحباب

کسی مستحب کی وجہ سے واجب کا ترک جائز نہیں ہے۔

۵۰......الاجتهاد لا يعارض النص

اجتہاد نص کے معارض نہیں ہوسکتا (یعنی حکم منصوص کے خلاف کوئی اجتہاد قابل قبول نہیں)

۵۱......ان الافادة خير من الاعادة

اضافی مفید بات، اعادے سے بہتر ہے۔

(الاشباه والنظائر ۔ شرح السير الكبير)

سبحٰن ربك رب العزة عما يصفون وسلٰم على المرسلين والحمد لله رب العٰلمين اللهم صل على محمد وعلى اٰل محمد وبارك وسلم تسليما كثيرًا

☆☆

☆

۲۰ر صفر المعظم ۱۴۳۰ھ

بمطابق: ۱۶ر فروری ۲۰۰۹ء بروز پیر

☆☆☆☆

پیارے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

علم فقہ کے سلطاں، پیارے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
ثابت کے بیٹے نعماں، پیارے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
علم وعمل میں جس نے پوری عمر لگا دی،
جیون لگا کے جس نے خلق خدا جگا دی
ہے اس کا ہم پہ احساں، پیارے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
کوفہ میں جب کسی نے بکری تھی ایک چرائی
سالوں تلک ولی نے بکری نہ کوئی کھائی
تقوی پہ میں ہوں حیراں، پیارے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
رب نے انہیں نوازا، عظمت بھی یوں عطا کی
آقا نے دی بشارت اس نامور جواں کی
قسمت پہ تیری قرباں، پیارے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
جب بادشاہ نے انکو حق گوئی کی سزادی
جیلوں میں جا کے اس نے آواز حق لگائی
زنداں میں دے گئے جاں، پیارے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
پوری عمر تہجد، جس نے نہیں قضاء کی
کرکے وضو عشاء کو اس سے فجر ادا کی
کیسے تھے نیک انساں، پیارے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
ہو جائیں راضی، یارب! ان پر کرم بھی کر دیں
انوار سے خدایا، ان کی قبر کو بھر دیں
رحمت کی برسے باراں، پیارے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

حوالہ جات ماٰخذ ومصادر

قرآن مجید۔ تفسیر جلالین۔ تفسیر قرطبی۔ تفسیر ابن کثیر۔ تفسیر مظہری۔ بیان القرآن۔ معارف القرآن۔ تفسیر روح البیان۔ خلاصۃ التفاسیر۔ بخاری شریف۔ فیض الباری۔ ارشاد الساری شرح بخاری شریف۔ انعام الباری۔ ابن ماجہ۔ نسائی شریف۔ بذل المجہود۔ مشکوۃ شریف۔ مرقاۃ المفاتیح۔ تقریر ترمذی۔ درس ترمذی۔ دار قطنی۔ رحمۃ للعالمین۔ ترجمان السنۃ۔ الاشباہ والنظائر۔ امداد الفتاویٰ۔ آپ کے مسائل اور انکا حل۔ البحر الرائق۔ بدائع الصنائع۔ خلاصۃ الفتاویٰ۔ درمختار۔ شامی۔ شرح الوقایہ۔ فتاویٰ عالمگیری۔ الھدایہ۔ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند۔ فتویٰ نویسی کے رہنما اصول۔ فتاویٰ رحیمیہ۔ فقہی جواہر۔ فقہی پہیلیاں۔ القدوری۔ کنز الدقائق۔ نور الانوار۔ نور الایضاح۔ بلوغ الامانی۔ البدایہ والنہایہ۔ صفوۃ الصفوۃ۔ طحطاوی علی مراقی الفلاح۔ طبقات ابن سعد۔ طریق الفلاح لطلاب الصلاح۔ المستطرف فی کل فن مستظرف۔ نوادر الفقہ۔ وفیات الاعیان۔ سوانح ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ۔ اشرف الہدایہ۔ اسلاف کے حیرت انگیز واقعات۔ احیاء علوم الدین۔ احکام میت۔ اخبار الحمقی والمغفلین۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور انکے ناقدین۔ امثال عبرت۔ احکام المسجد۔ آپ بیتی شیخ الحدیث۔ اکابرین کے پاکیزہ لطائف۔ تبلیغ دین۔ تذکرۃ الحفاظ۔ جواہر الرشید۔ خطبات حکیم الاسلام۔ صبر و استقامت کے پیکر۔ علماء دیوبند کا تقویٰ۔ عجائب الفقہ۔ فتح الباری۔ گلدستۂ ظرافت۔ مصائب اور ان کا علاج۔ اہل علم کے لیے جواہر پارے۔ اشرف اللطائف۔ احکام اسلام عقل کی نظر میں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حیرت انگیز واقعات۔ اشرف الجواب۔ مقدمہ انوار الباری۔ ائمہ اربعہ کے دلچسپ واقعات۔ اغلاط العوام۔ ناقابل فراموش تاریخ کے سچے واقعات۔ اسلامی انسائیکلو پیڈیا (منشی محبوب عالم)۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی سیاسی زندگی۔ آسان نیکیوں کے حیرت انگیز واقعات۔ اسلامی آداب معاشرہ۔ باتیں انکی یاد رہیں گی۔ بستان المحدثین۔ بکھرے موتی۔ بخاریؒ کی باتیں۔ تعبیر الرؤیا۔ تحفۃ العلماء۔ تجلیات صفدر۔ تراشے۔ تذکرۃ الاولیاءؒ۔ تاریخ علم النحو۔ تذکرہ امام ابویوسفؒ۔ تاریخ بغداد۔ تاریخ الخلفاء۔ تاریخ ابن خلکان۔ تنبیہ الغافلین۔ تصویر کے شرعی احکام۔ ثمرات الاوراق یعنی کشکول۔ جمال انور سوانح کشمیریؒ۔ جہان دانش۔ جدید تجارت۔ جواہر پارے۔ الجوھرۃ النیرۃ۔ حیاۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم۔ حدائق الحنفیہ۔ حسن العزیز (ملفوظات)۔ حضرت تھانویؒ کے پسندیدہ واقعات۔ حلیۃ الاولیاءؒ۔ حیوۃ الحیوان۔ حیات امام مالکؒ (سید سلیمان ندویؒ)۔ حیلے اور بہانے۔ حیات تابعین کے درخشاں پہلو۔ خطبات حضرت لاہوریؒ۔ خزینہ خیرات الحسان۔ دفاع امام ابوحنیفہؒ۔ دیوان الامام الشافعیؒ۔ روض الفائق۔ روح کی بیماریاں اور ان کا علاج۔ سراغ زندگی۔ سیرۃ النعمان۔ سیر الصحابہ۔ سیر علماء از

عبدالحلیم شرر۔ سلام کے فضائل ومسائل۔ علمی معرکے اور مجلسی لطیفے۔ عقود الجمان۔ علمائے احناف کے حیرت انگیز واقعات۔ علم وہدایت کے چراغ۔ علمائے سلف۔ غنیۃ الطالبین۔ الکشکول للعاملی۔ شاہراہ سنت۔ آکام المرجان۔ کتابوں کی درسگاہ میں۔ کوثر العلوم۔ کتاب الاذکیا۔ (اردو لطائف علمیۃ)۔ گلہائے رنگارنگ۔ گلستان قناعت۔ لطائف ونوادر۔ مقدمہ پہیلیاں۔ الموفق۔ ملفوظات محدث کشمیریؒ۔ ملفوظات ابرار۔ متاع نور۔ ملفوظات حکیم الامت۔ مخزن اخلاق۔ ملفوظات فقیہ الامتؒ۔ معدن الحقائق۔ مواعظ مفتی رشید احمد صاحبؒ۔ ماہنامہ رضوان لکھنؤ۔ ماہنامہ البلاغ کراچی۔ ماہنامہ القاسم نوشہرہ۔ ماہنامہ وفاق المدارس ملتان۔ نایاب تحفہ۔ ندائے منبر ومحراب۔ نفحۃ العرب۔ النحو الیسیر

ختم شد

فقہی مقالات

جلد اوّل

حضرت مولانا مُفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

کرنسی کی قوتِ خرید

کاغذی نوٹ اور کرنسی کا حکم

قسطوں پر خرید و فروخت

مغربی ممالک کے چند جدید مسائل

حقوقِ مجردہ کی خرید و فروخت

اسلامی بینکنگ کے چند مسائل

شیئرز کی خرید و فروخت

میمن اسلامک پبلشرز

فقہی مقالات

۱

شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالی

ترجمہ وترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

مقالات : حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مد ظلہم

ترجمہ وترتیب : مولانا عبداللہ میمن صاحب

تاریخ اشاعت : 2011ء

باہتمام : محمد مشہود الحق کلیانوی: 0313-9205497

ناشر : میمن اسلامک پبلشرز

جلد : 1

قیمت : =/ روپے

حکومت پاکستان کاپی رائٹس رجسٹریشن نمبر:

ملنے کا پتے

- ☆ میمن اسلامک پبلشرز، کراچی۔ 0322-241 88 20
- ☆ مکتبہ دارالعلوم، کراچی ۱۴۔ ☆ مکتبہ رحمانیہ، اُردو بازار، لاہور۔
- ☆ دارالاشاعت، اُردو بازار، کراچی۔
- ☆ ادارۃ المعارف، دارالعلوم، کراچی ۱۴۔
- ☆ مکتبہ معارف القرآن، دارالعلوم، کراچی ۱۴۔
- ☆ کتب خانہ اشرفیہ، قاسم سینٹر، اُردو بازار، کراچی۔
- ☆ مکتبۃ العلوم، سلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔
- ☆ مکتبہ عمر فاروق، شاہ فیصل کالونی، نزد جامعہ فاروقیہ، کراچی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

"فقہی مقالات" کی جلد اول آپ کے ہاتھ میں ہے۔ در حقیقت یہ وہ مقالات ہیں جو حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مد ظلہم العالی نے "اسلامی فقہ اکیڈمی" کے لئے عربی زبان میں تحریر فرمائے تھے، ابتداءً یہ مقالات اسلامی فقہ اکیڈمی کے مجلے میں شائع ہوئے اور پھر کتابی شکل میں "مکتبہ دارالعلوم کراچی ۱۴" نے "بحوث فی قضایا الفقہیۃ المعاصرۃ" کے نام سے شائع کئے۔

چونکہ یہ مقالات ایسے مفید موضوعات پر لکھے گئے ہیں جن پر واقفیت حاصل کرنے کی ضرورت علماء اور طلباء کے علاوہ عام لوگوں کو بھی پیش آتی رہتی ہے، چنانچہ عوام بھی ان موضوعات سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے علماء سے بار بار سوال کرتے رہتے ہیں مگر چونکہ یہ مقالات عربی زبان میں لکھے گئے تھے۔ اس لئے عوام کے لئے ان سے براہ راست استفادہ کرنا مشکل تھا۔ اس لئے احقر نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور توفیق سے کئی سال پہلے ان مقالات کا ترجمہ شروع کر دیا تھا۔ اب الحمد للہ چند مقالات کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے ان میں بعض پر خود حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مد ظلہم نے اپنا قیمتی وقت نکال کر نظر ثانی فرمائی ہے اور بعض مقالات پر حضرت مولانا محمود اشرف صاحب مد ظلہم نے اپنا قیمتی وقت نکال کر نظر ثانی فرمائی ہے۔ البتہ ایک مقالہ، یعنی "حقوق مجردہ کی خرید و فروخت" اس کا ترجمہ میرا کیا ہوا نہیں ہے بلکہ ہندوستان ایک عالم مولانا عتیق احمد بستوی صاحب مد ظلہم نے کیا ہے، البتہ میں نے اس کی ترتیب جدید دی ہے۔

اسی طرح "شیئرز کی خرید و فروخت" مقالہ نہیں ہے، بلکہ یہ حضرت مولانا مدظلہم کا ایک خطاب ہے۔ جو آپ نے جامع مسجد بیت المکرم میں ہونے والے ایک تجارتی سیمینار میں فرمایا تھا اور بعد میں اس کو قلم بند کر لیا گیا، اور اس پر حضرت مولانا مدظلہم نے خود نظر ثانی فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور اس کام میں اخلاص عطا فرمائے اور دنیا و آخرت میں اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین

محمد عبداللہ میمن
دارالعلوم کراچی ۱۴
۱۵/۵/۴ھ

اجمالی فہرست

فہرست مضامین

(۴) شیئرز کی خرید و فروخت

⑤ حقوق مجردہ کی خرید و فروخت

صفحہ	عنوان

(۶) مغربی ممالک کے چند جدید مسائل

عنوان	صفحہ

۷۔ اسلامی بینکنگ کے چند مسائل

کاغذی نوٹ اور کرنسی کا حکم

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط و ترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

"لا ایمان لمن لا امانة له"

(مسند احمد)

یعنی جس کے اندر امانت نہیں، اس کے اندر ایمان بھی نہیں۔

کاغذی نوٹ

اور

کرنسی کا حکم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ الطاہرین وعلی کل من تبعهم باحسان الی یوم الدین

نوٹوں کی فقہی حیثیت

کاغذی نوٹوں کے احکام کا بیان اس کی تمام تفصیلات اور جزئیات کے ساتھ شروع کرنے سے پہلے ان نوٹوں کی حقیقت کو جاننا ضروری ہے کہ کیا یہ کسی قرض کے وثیقے ہیں؟ یا عرفی ثمن ہیں؟

جن لوگوں کی رائے یہ ہے کہ یہ کاغذی نوٹ مالی دستاویز اور سند ہیں ان کے نزدیک یہ نوٹ اس قرض کی سند ہے جو اس کے جاری کرنے والے (بینک) کے ذمہ واجب ہے، لہٰذا اس رائے اور خیال کے مطابق یہ نوٹ نہ تو ثمن ہیں اور نہ مال، بلکہ نوٹ اور وثیقے سے عبارت ہے جو مدیون نے دائن کو لکھ کر دے دیا ہے تاکہ جب وہ چاہے اس کے ذریعے اپنے دین پر قبضہ کر لے، اس لئے ان حضرات کی رائے میں جو شخص بھی

یہ نوٹ کسی دوسرے کو دے گا، تو اس کا مطلب یہ نہیں ہو گا اس نے مال دیا ہے، بلکہ یہ اپنے مال کا حوالہ اس مقروض (بینک) پر کر رہا ہے جس نے یہ نوٹ بطور سند جاری کئے ہیں۔ اس لئے اس پر فقہی اعتبار سے وہی احکام جاری ہوں گے، جو "حوالہ" پر جاری ہوتے ہیں۔ لہٰذا دوسرے کا حق ان نوٹوں کے ذریعے ادا کرنا وہاں جائز ہو گا جہاں حوالہ جائز ہوتا ہے اور اگر یہ نوٹ سونے یا چاندی کی دستاویز اور سند ہیں (یعنی اگر ان کی پشت پر بینک میں سونا یا چاندی ہے) تو اس صورت میں ان نوٹوں کے ذریعہ سونا، چاندی خریدنا جائز نہیں ہو گا۔ اس لئے کہ سونے کا سونے سے تبادلہ کرنا یا چاندی کا چاندی سے تبادلہ کرنا "بیع صرف" ہے۔ اور "بیع صرف" میں مبیع اور ثمن دونوں کا مجلس عقد میں قبضہ کرنا شرط ہے۔ لہٰذا اگر نوٹوں کے ذریعہ سونا چاندی خریدی تو صرف ایک طرف سے قبضہ پایا گیا۔ دوسری طرف سے قبضہ نہیں پایا گیا۔ اس لئے کہ خریدار نے تو سونے پر قبضہ کر لیا لیکن دوکاندار نے سونے کے قرض کی سند پر قبضہ کیا، سونے پر قبضہ نہیں کیا۔ لہٰذا جب "بیع صرف" کے جائز ہونے کے لئے مجلس عقد ہی میں دونوں طرف سے قبضہ کرنے کی شرط نہیں پائی گئی تو یہ بیع شرعاً ناجائز ہو گی۔

اسی طرح اگر کوئی مالدار شخص اپنی زکوۃ کی ادائیگی کے لئے یہ کاغذی نوٹ کسی فقیر کو دے، تو جب تک وہ فقیر ان نوٹوں کے بدلے میں اس سونے یا چاندی کو بینک سے وصول نہ کر لے جس کی یہ دستاویز ہے، یا جب تک وہ ان نوٹوں کے ذریعہ کوئی سامان نہ خرید لے، اس وقت تک اس مالدار شخص کی زکوۃ ادا نہ ہو گی۔ اور اگر استعمال کرنے سے پہلے یہ نوٹ فقیر کے پاس سے برباد یا ضائع ہو جائیں، تو وہ مالدار شخص صرف وہ نوٹ فقیر کو دینے سے زکوۃ کی ادائیگی سے بری الذمہ نہیں ہو گا۔ اب اس کو دوبارہ زکوۃ ادا کرنی پڑے گی۔

اس کے بر خلاف دوسرے حضرات فقہاء کی رائے یہ ہے کہ اب یہ نوٹ بذات خود ثمن عرفی بن گئے ہیں۔ اس لئے جو شخص یہ نوٹ ادا کرے تو یہ سمجھا جائے گا کہ اس نے مال اور ثمن ادا کیا ہے۔ ان نوٹوں کی ادائیگی سے دین کا حوالہ نہیں سمجھا جائے گا۔ لہٰذا اس رائے کے مطابق ان نوٹوں کے ذریعہ زکوۃ فی الفور ادا ہو جائے گی اور ان کے ذریعہ سونا چاندی خریدنا بھی جائز ہو گا۔

لہٰذا کاغذی نوٹ اور مختلف کرنسیوں کے احکام بیان کرنے سے پہلے نوٹوں کے بارے میں مذکورہ بالا دو آراء میں سے کسی ایک رائے کو فقہی نقطہ نظر سے متعین کر لینا ضروری ہے۔

چنانچہ اس موضوع پر کتب فقہ اور معاشیات کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد میرے خیال میں ان نوٹوں کے بارے میں دوسری رائے زیادہ صحیح ہے۔ وہ یہ کہ نوٹ اب عرفی ثمن بن گئے ہیں اور اب یہ حوالے کی حیثیت نہیں رکھتے ہیں۔

دنیا کے کرنسی نظام میں انقلابات اور تبدیلیاں

قدیم زمانے میں لوگ اشیاء کا تبادلہ اشیاء (Barter) کے ذریعہ کرتے تھے۔ یعنی ایک چیز دے کر اس کے بدلے دوسری چیز لیتے تھے۔ لیکن اس طرح کے تبادلے میں بہت سے نقائص اور مشکلات تھیں اور ہر جگہ ہر وقت اس طریقہ پر عمل کرنا دشوار ہوتا تھا۔ اس لئے آہستہ آہستہ یہ طریقہ متروک ہو گیا۔ (۱)

اس کے بعد ایک اور نظام جاری ہوا۔ جسے "زر بضاعتی کا نظام" (Commodity money System) کہا جاتا ہے۔ اس نظام میں لوگوں نے مختلف مخصوص اشیاء کو بطور ثمن کے تبادلے کا ذریعہ بنایا اور عام طور پر ایسی اشیاء کو تبادلے کا ذریعہ بناتے جو کثیر الاستعمال ہوتی تھیں، مثلاً کبھی اناج اور گندم کو تبادلہ کا ذریعہ بنایا، کبھی نمک کو اور کبھی چمڑے کو، کبھی لوہے وغیرہ کو تبادلہ کا ذریعہ بنایا مگر ان اشیاء کو تبادلہ میں استعمال کرنے میں نقل و حمل کی بہت سی مشکلات پیش آتی تھیں۔ اس لئے جیسے جیسے آبادی بڑھتی گئی اور لوگوں کی ضروریات میں اضافہ ہونے لگا اور تبادلہ بھی پہلے کے مقابلے میں زیادہ ہونے لگا تو لوگوں نے سوچا کہ تبادلہ کا جو طریقہ ہم نے اختیار کیا ہوا ہے اس میں تو بہت سی مشکلات ہیں۔ لہٰذا تبادلہ کا کوئی ایسا طریقہ ہونا چاہئے جس میں نقل و حمل کم سے کم ہو جائے اور اس پر لوگوں کا اعتماد بھی زیادہ ہو۔

آخر کار تیسرے مرحلہ میں جا کر لوگوں نے سونے چاندی کو تبادلہ کا ذریعہ بنایا، اس لئے کہ یہ دونوں قیمتی دھاتیں ہیں اور چاہے یہ زیور کی شکل میں ہوں، یا برتن کی شکل

میں، بہر حال ان کی اپنی ذاتی قیمت بھی تھی اور اس کی نقل و حمل اور ذخیرہ اندوزی بھی آسان تھی، حتی کہ ان دونوں قیمتی دھاتوں نے اشیاء کی قیمتوں کے لئے ایک پیمانہ کی حیثیت اختیار کر لی۔ اور تمام ممالک اور شہروں میں لوگ ان دھاتوں پر اعتماد کرنے لگے اس نظام کو "نظام زر معدنی۔ (Metalic Money System) کہا جاتا ہے۔ اس نظام پر بہت سے تغیرات اور انقلابات گزرے ہیں جن کو ہم اختصار کے ساتھ یہاں ذکر کرتے ہیں۔

۱ ...... ابتداء میں لوگ ایسے سونے چاندی کو بطور کرنسی کا استعمال کرتے جو سائز، ضخامت، وزن اور صفائی کے اعتبار سے مختلف ہوتا تھا۔ کوئی سونا ٹکڑے کی شکل میں ہوتا تھا، کوئی ڈھلے ہوئے برتن اور زیور کی شکل میں ہوتا تھا لیکن تبادلے کے وقت صرف وزن کا اعتبار کیا جاتا تھا۔

۲ ...... اس کے بعد ڈھلے ہوئے سکوں کا رواج شروع ہو گیا۔ بعض شہروں میں سونے کے ڈھلے ہوئے سکے اور بعض شہروں میں چاندی کے ڈھلے ہوئے سکے رواج پاتے گئے جو ضخامت، وزن اور خالص سونے کے اعتبار سے برابر اور مساوی ہوتے تھے، اور جن پر دونوں طرف مہر ثبت ہوتی تھی۔ جو اس بات کی علامت تھی کہ یہ سکے درست اور تبادلہ کے قابل ہیں اور اس سکے کی ظاہری قیمت (Face Value) جو اس پر لکھی ہوتی تھی وہ اس سونے اور چاندی کی حقیقی قیمت (Gold or Silver Content) کے برابر ہوتی تھی۔ گویا کہ سکے کی شکل میں ڈھلے ہوئے سونے کی قیمت سونے کی اس ڈلی کے برابر ہوتی تھی جو سکے کے ہم وزن ہو۔ اس نظام کو "معیاری قاعدہ زر" (Gold Specie Standard) کہا جاتا ہے۔ اس نظام کو سب سے پہلے چینیوں نے ساتویں صدی عیسوی قبل مسیح میں رائج کیا تھا۔

اس نظام کے اندر لوگوں کو اس بات کی آزادی تھی کہ وہ چاہیں آپس میں لین دین کے لئے سکے استعمال کریں یا سونے کے ٹکڑے یا سونے کے ڈھلے ہوئے زیورات وغیرہ استعمال کریں اور ملک سے باہر برآمد درآمد کی بھی عام اجازت تھی۔

اور حکومت کی طرف سے یہ عام اجازت تھی جو شخص بھی جس مقدار میں سکے ڈھلوانا چاہے، وہ ڈھال کر دے گی۔ چنانچہ لوگ حکومت کے پاس سونے کے ٹکڑے اور

سونے کی ڈھلی ہوئی دوسری اشیاء لاتے اور حکومت ان کو سکے بنا کر واپس کر دیتی، اور اسی طرح اگر کوئی شخص سکے لا کر اس کو پگھلانے کے لئے کہتا تو حکومت ان سکوں کو پگھلا کر ٹکڑے کی شکل میں اس شخص کو واپس کر دیتی۔

۳...... بعض ممالک نے بجائے ایک دھات کے دو دھات یعنی سونے چاندی دونوں کے سکوں کو کرنسی کے طور پر رائج کیا اور ان دونوں کے آپس کے تبادلے کے لئے ایک خاص قیمت مقرر کر دی اور سونے کو بڑی کرنسی کے طور پر اور چاندی کو چھوٹی کرنسی کی حیثیت سے استعمال کیا جانے لگا۔ اس نظام کو "دو دھاتی نظام" (Bi - Metallisn) کہا جاتا ہے۔

لیکن اس نظام میں دوسری مشکلات پیدا ہو گئیں وہ یہ کہ سونے اور چاندی کے سکوں میں آپس میں تبادلہ کے لئے جو قیمت مقرر کی گئی تھی۔ وہ مختلف شہروں میں مختلف ہو جاتی تھی۔ جس کی بنا پر لوگ کرنسی کی تجارت میں دلچسپی لینے لگے۔ مثلاً امریکہ میں ایک سونے کے سکے کی قیمت پندرہ چاندی کے سکے ہوتی لیکن بعینہ اسی وقت یورپ میں ایک سونے کے سکے کی قیمت چاندی کے ساڑھے پندرہ سکے کے برابر ہوتی اس صورت حال میں تاجر امریکہ سے سونے کے سکے جمع کر کے یورپ میں فروخت کر دیتے تاکہ وہاں سے ان کو زیادہ چاندی حاصل ہو جائے اور پھر وہ چاندی کے سکے امریکہ لا کر ان کو سونے کے سکوں میں تبدیل کر دیتے اور پھر یہ سونے کے سکے دوبارہ جا کر یورپ میں فروخت کر دیتے اور اس کے بدلے چاندی لے آتے۔ لیکن اس تجارت کے نتیجے میں امریکہ کا سونا مسلسل یورپ منتقل ہوتا رہا۔ گویا کہ چاندی کے سکوں نے سونے کے سکوں کو امریکہ سے باہر نکال دیا۔ پھر جب ۱۸۳۴ء میں امریکہ نے سونے اور چاندی کے سکوں کے درمیان اس تناسب کو بدل دیا اور سونے کے ایک سکے کو چاندی کے سولہ سکوں کے مساوی قرار دے دیا تو معاملہ پہلی صورت کے برعکس ہو گیا اور اب سونے کے سکے امریکہ میں منتقل ہونے شروع ہو گئے اور چاندی کے سکے یورپ منتقل ہونے لگے گویا کہ سونے کے سکوں نے چاندی کے سکوں کو امریکہ سے نکال دیا۔

۴...... سکے چاہے سونے کے ہوں یا چاندی کے، اگرچہ سامان اور اسباب کے مقابلے میں ان کی نقل و حمل آسان ہے۔ لیکن دوسری طرف ان کو چوری کرنا بھی آسان ہے۔

اس لئے مالداروں کے لئے ان سکوں کی بہت بڑی مقدار کو ذخیرہ کر کے گھر میں رکھنا مشکل ہو گیا۔ چنانچہ وہ لوگ ان سکوں کی بہت بڑی مقدار کو سناروں اور صرافوں (Money Changer) کے پاس بطور امانت کے رکھوانے لگے، اور وہ سنار اور صراف ان سکوں کو اپنے پاس رکھتے وقت ان امانت رکھنے والوں کو بطور وثیقہ کے ایک کاغذ یا رسید (Receipt) جاری کر دیتے۔ آہستہ آہستہ جب لوگوں کو ان سناروں پر اعتماد زیادہ ہو گیا تو یہی رسیدیں، جو ان سناروں نے امانت قبول کرتے وقت بطور دستاویز جاری کی تھیں بیع و شراء میں بطور ثمن کے استعمال ہونے لگیں۔ لہٰذا ایک خریدار دوکاندار کو خریداری کے وقت بجائے نقد سکے ادا کرنے کے انہی رسیدوں میں سے ایک رسید اس کو دے دیتا اور دوکاندار ان سناروں پر اعتماد کی بنیاد پر اس رسید کو قبول کر لیتا۔

یہ ہے کاغذی نوٹ کی ابتداء لیکن ابتداء میں نہ اس کی کوئی خاص شکل و صورت تھی، اور نہ ان کی کوئی ایسی قانونی حیثیت تھی جس کی وجہ سے لوگوں کو اس کے قبول کرنے پر مجبور کیا جا سکے۔ بلکہ اس کے قبول اور رد کرنے کا دارومدار اس بات پر تھا کہ اسے قبول کرنے والا اس کے جاری کرنے والے سنار پر کتنا بھروسہ رکھتا ہے۔

۵ ...... جب ۱۷۰۰ء کے اوائل میں بازاروں میں ان رسیدوں کا رواج زیادہ ہو گیا تو ان رسیدوں نے ترقی کر کے ایک باضابطہ صورت اختیار کر لی جسے "بینک نوٹ" کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے سویڈن کے اسٹاک ہوم بینک نے اسے بطور کاغذی نوٹ کے جاری کیا۔

اس وقت جاری کرنے والے بنک کے پاس ان کاغذی نوٹوں کے بدلے میں سو فیصد اتنی مالیت کا سونا موجود ہوتا تھا اور بینک یہ التزام کرتا تھا کہ وہ صرف اتنی مقدار میں نوٹ جاری کرے، جتنی مقدار میں اس کے پاس سونا موجود ہے اور اس کاغذی نوٹ کے حامل کو اختیار تھا کہ وہ جس وقت چاہے بینک جا کر اس کے بدلے میں سونے کی سلاخ حاصل کر لے۔ اسی وجہ سے اس نظام کو "سونے کی سلاخوں کا معیار" (Gold Bullion Standard) کہا جاتا ہے۔

۶ ...... ۱۸۳۳ء میں جب "بینک نوٹ" کا رواج بہت زیادہ ہو گیا تو حکومت نے اس کو "زر قانونی۔ (Legal Tender) قرار دے دیا۔ اور ہر قرض لینے والے پر یہ لازم کر

دیا کہ وہ اپنے قرض کے بدلے میں اس نوٹ کو بھی اسی طرح ضرور قبول کرے گا، جس طرح اس کے لئے سونے چاندی کے سکے قبول کرنا لازم ہے۔ اس کے بعد پھر تجارتی بینکوں کو اس کے جاری کرنے سے روک دیا گیا اور صرف حکومت کے ماتحت چلنے والے مرکزی بینک کو اس کے جاری کرنے کی اجازت دی گئی۔

۷..... پھر حکومتوں کو زمانہ جنگ اور امن کے دوران آمدنی کی کمی کی وجہ سے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل میں بہت سی مشکلات پیش آنے لگیں۔ چنانچہ حکومت مجبور ہوئی کہ وہ کاغذی نوٹوں کی بہت بڑی مقدار جاری کر دے جو سونے کی موجودہ مقدار کے تناسب سے زیادہ ہو، تاکہ اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے اسے استعمال کرے۔ اس کے نتیجے میں سونے کی وہ مقدار جو ان جاری شدہ کاغذی نوٹوں کی پشت پر تھی وہ آہستہ آہستہ کم ہونے لگی۔ حتی کہ ابتدا میں ان نوٹوں اور سونے کے درمیان جو سو فیصد تناسب تھا، وہ گھٹتے گھٹتے معمولی تناسب رہ گیا۔ اس لئے کہ ان نوٹوں کو جاری کرنے والے مرکزی بینک کو اس بات کا یقین تھا کہ ان تمام جاری شدہ نوٹوں کو ایک ہی وقت میں سونے سے تبدیل کرنے کا مطالبہ ہم سے نہیں کیا جائے گا۔ اس لئے سونے کی مقدار سے زیادہ نوٹ جاری کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ زیادہ مقدار میں نوٹ جاری کرنے کے نتیجے میں بازار میں ایسے نوٹ رائج ہو گئے جن کو سونے کی پشت پناہی حاصل نہیں تھی۔ لیکن تجار ایسے نوٹوں کو اس بھروسہ پر قبول کرتے تھے کہ ان نوٹوں کے جاری کرنے والے مرکزی بینک کو اس بات پر قدرت حاصل ہے کہ وہ تبدیلی کے مطالبے کے وقت اس کے پاس موجود سونے کے ذریعہ اس کا مطالبہ پورا کر دے گا۔ اگرچہ اس کے پاس موجود سونا اس کے جاری کردہ نوٹوں کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ ایسے کرنسی نوٹوں کو "زر اعتباری" (Fiduciary Money) کہا جاتا ہے۔

دوسری طرف آمدنی کی مذکورہ بالا کمی اور زیادہ روپے کی ضرورت ہی کی بناء پر حکومتیں جو اب تک معدنی سکوں کے ساتھ معاملات کرتی آئی تھیں اس بات پر مجبور ہوئیں کہ وہ یا تو سکوں میں دھات کی جتنی مقدار استعمال ہو رہی ہے اس کو کم کر دے یا ہر سکے میں اصلی دھات کے بجائے ناقص دھات استعمال کریں۔ چنانچہ اس عمل کے نتیجے میں سکے کی ظاہری قیمت (Face Value) جو اس پر درج تھی، اس سکے کی اصلی قیمت

(Intrinsic Vlaue) سے کئی گنا زیادہ ہو گئی۔ ایسے سکوں کو "علامتی زر" (Token Money) کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ اس سکے کی معدنی اصلیت اس کی اس ظاہری قیمت کی محض علامت ہوتی ہے جو کبھی اس کی ذاتی قیمت کی ٹھیک ٹھیک نمائندگی کیا کرتی تھی۔

۸..... رفتہ رفتہ "زر اعتباری۔ (۲) کا رواج بڑھتے بڑھتے اتنا زیادہ ہو گیا کہ ملک میں پھیلے ہوئے نوٹوں کی تعداد ملک میں موجود سونے کی مقدار کے مقابلے میں کئی گناہ زیادہ ہو گئی۔ یہاں تک کہ حکومت کو اس بات کا خطرہ لاحق ہو گیا کہ سونے کی موجود مقدار کے ذریعہ ان نوٹوں کو سونے میں تبدیل کرنے کا مطالبہ پورا نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ بعض شہروں میں حقیقۃ یہ واقعہ پیش آیا کہ مرکزی بینک نوٹوں کو سونے میں تبدیل کرنے کا مطالبہ پورا نہ کر سکا۔

اس وقت بہت سے ملکوں نے نوٹوں کو سونے میں تبدیل کرانے والوں پر بہت سی کڑی شرطیں لگا دیں۔ انگلینڈ نے تو ۱۹۱۴ء کی جنگ کے بعد اس تبدیلی کو بالکل بند کر دیا۔ البتہ ۱۹۲۵ء میں دوبارہ تبدیلی کی اجازت اس شرط کے ساتھ دی کہ ایک ہزار سات پونڈ سے کم کی مقدار کو کوئی شخص تبدیل کرانے کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اس شرط کے نتیجے میں عام لوگ تو اپنے نوٹوں کو سونے میں تبدیل کرانے کا مطالبہ کرنے سے محروم ہو گئے (اس لئے کہ اس زمانے میں یہ مقدار اتنی زیادہ تھی کہ بہت کم لوگ اتنی مقدار کے مالک ہوتے تھے) لیکن اس قانون کی لوگوں نے اس لئے کوئی خاص پرواہ نہیں کی کہ یہ کاغذی نوٹ زر قانونی بن گئے تھے، اور ملکی معاملات میں بالکل اسی طرح قبول کئے جاتے تھے جس طرح اصلی کرنسی قبول کی جاتی تھی اور اس کے ذریعہ اندرون ملک تجارت کر کے اس طرح نفع حاصل کیا جا سکتا تھا جس طرح دھاتی کرنسی کے ذریعہ تجارت کر کے نفع حاصل کیا جاتا تھا۔

۹ ..... پھر ۱۹۳۱ء میں برطانوی حکومت نے ان نوٹوں کو سونے سے تبدیل کرانے کی بالکل ممانعت کر دی۔ حتی کہ اس شخص کے لئے بھی جو سترہ سو پونڈ کو سونے میں تبدیل کرنے کا مطالبہ کرے۔ اور لوگوں کو مجبور کیا کہ وہ سونے کے بجائے صرف ان نوٹوں پر اکتفا کریں اور اپنے تمام کاروبار اور معاملات میں اسی کا لین دین کریں۔ لیکن

حکومتوں نے آپس میں ایک دوسرے کے حق کے احترام کو برقرار رکھتے ہوئے ایک دوسرے کے نوٹوں کو سونے میں تبدیل کرنے کے قانون کو برقرار رکھا۔ چنانچہ اندرون ملک اگرچہ ان نوٹوں کو سونے میں تبدیل کرانے کی ممانعت تھی لیکن ہر حکومت نے یہ التزام کیا تھا کہ اگر اس کی کرنسی دوسرے ملک میں چلی گئی اور دوسری حکومت اس کرنسی کے بدلے میں سونے مطالبہ کرے گی تو یہ حکومت اپنے کرنسی نوٹوں کے بدلے میں اس کو سونا فراہم کرے گی۔ مثلاً اگر امریکہ کے پاس برطانیہ کے اسٹرلنگ پونڈ آئے اور وہ اب ان کے بدلے میں برطانیہ سے سونے کا مطالبہ کرے تو برطانیہ پر لازم ہے کہ وہ ان کے بدلے میں امریکہ کو سونا فراہم کرے، اس نظام کو "سونے کی مبادلت کا معیار" (Gold Exchange Standard) کہا جاتا ہے۔

۱۰ ...... اسی اصول پر سالہا سال تک عمل ہوتا رہا حتیٰ کہ جب ریاستہائے متحدہ امریکہ کو ڈالر کی قیمت میں کمی کے باعث سخت بحران کا سامنا کرنا پڑا اور ۱۹۷۱ء میں سونے کی بہت قلت ہو گئی تو امریکی حکومت اس بات پر مجبور ہوئی کہ دوسری حکومتوں کے لئے بھی ڈالر کو سونے میں تبدیل کرنے کا قانون ختم کر دے۔ چنانچہ ۱۵۔ اگست ۱۹۷۱ء کو اس نے یہ قانون نافذ کر دیا اور اس طرح کاغذی نوٹ کو سونے سے مستحکم رکھنے کی جو آخری شکل تھی وہ بھی اس قانون کے بعد ختم ہو گئی۔ اس کے بعد ۱۹۷۴ء "بین الاقوامی مالی فنڈ" (International Monetary Fund) سونے کے بدل کے طور پر ایک "زر مبادلہ نکلوانے کے حق (Secial Drawing Rights) کا نظریہ پیش کیا۔ اس نظریہ کا حاصل یہ تھا کہ "بین الاقوامی مالی فنڈ" کے ممبران کو اس بات کا اختیار حاصل ہے کہ وہ مختلف ممالک کی کرنسی کی ایک معین مقدار غیر ملکی قرضوں کی ادائیگی کے لئے نکلوا سکتے ہیں اور مقدار کی تعین کے لئے ۸۸۸۶۷۱ گرام سونے کو معیار مقرر کیا گیا (کہ اتنی مقدار کا سونا جتنی کرنسی کے ذریعہ خریدا جا سکتا ہو اتنی کرنسی ایک ملک نکلوا سکتا ہے۔ لہٰذا اب صورت حال یہ ہے کہ زر مبادلہ نکلوانے کا یہ حق جسے اختصار کے لئے "ایس۔ ڈی۔ آر" کہا جاتا ہے سونے کی پشت پناہی کا مکمل بدل بن چکا ہے۔

اس طرح اب سونا کرنسی کے دائرہ سے بالکل خارج ہو چکا ہے اور اب سونے

کا کرنسی سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا اور نوٹوں اور "زر علامتی" (یعنی کم قیمت کے سکوں) نے پوری طرح سونے کی جگہ لے لی ہے۔ اب نوٹ نہ سونے کی نمائندگی کرتے ہیں، نہ چاندی کی، بلکہ ایک فرضی قوت خرید کی نمائندگی کر رہے ہیں ....
لیکن چونکہ کرنسی کے اس نظام میں ایک مستقبل اور ابدی نظام کی طرح اب تک مضبوطی اور جماؤ پیدا نہیں ہوا۔ اس لئے تقریباً تمام ممالک میں اس بات کی تحریک چل رہی ہے کہ پہلے کی طرح پھر سونے کو مالی نظام کی بنیاد مقرر کی جائے، یہاں تک کہ دوبارہ "سونے کی سلاخوں کے نظام" کی طرف لوٹنے کی آوازیں لگنے لگی ہیں۔ اس لئے دنیا کے تمام ممالک اب بھی اپنے آپ کو سونے سے بے نیاز اور مستغنی نہیں سمجھتے۔ بلکہ ہر ملک اب بھی احتیاطی تدبیر کے طور پر زیادہ سے زیادہ سونے کے ذخائر جمع رکھنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ زمانے کے بدلتے ہوئے حالات اور انقلابات میں یہ سونا کام آئے .... لیکن سونے کی بڑی سے بڑی مقدار کا یہ ذخیرہ صرف ایک احتیاطی تدبیر کے طور پر ہے لیکن اس کا موجودہ دور میں رائج کرنسی کے ساتھ کوئی قانونی تعلق نہیں ہے۔ خواہ وہ کرنسی نوٹ کی شکل میں ہو یا دھاتی سکوں کی شکل میں (۳)۔

بہر حال یہ دنیا کے کرنسی نظام کے انقلابات اور تغیرات کا خلاصہ ہے۔ جس کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ یہ کرنسی نوٹ ایک حالت اور ایک کیفیت پر قائم نہیں رہے بلکہ مختلف ادوار، مختلف زمانوں میں ان کی حیثیت بدلتی رہی ہے اور ان پر بہت سے انقلاب اور تغیرات گزر چکے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بالکل ابتدائی دور میں یہ نوٹ قرض کی سند اور دستاویز سمجھے جاتے تھے اور اسی بنا پر بہت سے علما نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ یہ نوٹ قرض کی سند ہے۔ اس کی حیثیت مال اور ثمن کی نہیں ہے۔ چنانچہ علامہ سید احمد بیگ الحسنی رحمہ اللہ علیہ اپنی کتاب "بهجة المشتاق فی بيان حكم زكوة الاوراق" میں تحریر فرماتے ہیں۔ :۔

> "جب ہم نے لفظ "بینک نوٹ" کی ماہیت کے بارے میں تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ یہ فرانسیسی زبان کی اصطلاح ہے اور "لاروس" جو فرانسیسی زبان کی سب سے بڑی اور مشہور لغت

ہے۔ اس میں بینک نوٹ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں!"

"بینک نوٹ ایک کرنسی نوٹ ہے جس کے حامل کو مطالبے کے وقت اس نوٹ کی حقیقی قیمت دے دی جائے گی اور ان نوٹوں کے ساتھ بھی اسی طریقے پر لین دین کیا جاتا ہے۔ جس طرح دھات کی کرنسی کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ البتہ یہ نوٹ مضمون ہوتے ہیں، یعنی اس کے بدل کی ضمانت دی جاتی ہے تاکہ لوگ اس کے لین دین پر اعتماد کریں۔"

لہٰذا اس تعریف میں یہ الفاظ: "اس کے حامل کو مطالبے کے وقت اس نوٹ کی حقیقی قیمت ادا کر دی جائے گی" بغیر کسی شک کے اس بات پر دلالت کر رہے ہیں کہ یہ نوٹ قرض کی سند ہے۔ البتہ اس تعریف میں جو دوسرے الفاظ ہیں کہ: "ان نوٹوں کے ساتھ بھی اس طریقہ پر لین دین کیا جاتا ہے جس طرح دھات کی کرنسی کے ذریعہ کیا جاتا ہے" اس عبارت سے کوئی شخص اس کے مال یا ثمن ہونے کا وہم نہ کرے۔ اس لئے کہ اس عبارت کا مطلب صرف اتنا ہے کہ لوگ کرنسی کے بجائے ان نوٹوں کو لین دین میں قبول کر لیتے ہیں۔ صرف اس خیال سے کہ مطالبہ کے وقت اس کی قیمت حامل نوٹ کو وصول ہو جائے گی اور حکومت اس نوٹ کی قیمت کی ادائیگی کی ضامن ہے۔

لہٰذا یہ تعریف صراحۃً اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ یہ نوٹ قرض کی سند اور دستاویز ہے (۴)۔

اسی وجہ سے گذشتہ صدی میں ہندوستان کے بہت سے علماء نے یہ فتویٰ دیا کہ یہ نوٹ قرض کی دستاویز ہے۔ لہٰذا اس کے ذریعہ اس وقت تک زکوٰۃ ادا نہیں ہو گی جب تک فقیر اس نوٹ کو اپنی ضروریات میں خرچ نہ کرے اور ان نوٹوں کے ذریعے سونا چاندی خریدنا جائز نہیں۔ (۵)

لیکن اسی زمانہ میں علما اور فقہا کی ایک بڑی جماعت ایسی بھی تھی جو ان کاغذی

نوٹوں کو "ثمن عرفی" کے طور پر مال قرار دیتی تھی، چنانچہ اس مسئلہ پر مسند احمد کے مرتب اور شارح علامہ احمد ساعاتی رحمتہ اللہ علیہ نے سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔ وہ فرماتے ہیں:۔

فالذی اراہ حقا، وادین اللہ علیہ :ان حکم الورق المالی کحکم النقدین فی الزکوٰۃ سواء بسواء، لانہ یتعامل بہ کالنقدین تماما، ولان مالکہ یمکنہ صرفہ وقضاء مصالحہ بہ فی ای وقت شاء، فمن ملک النصاب من الورق المالی ومکث عندہ حولا کاملا وجبت علیہ زکوٰتہ (۲)

میرے نزدیک صحیح بات جس پر میں اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہوں یہ ہے کہ زکوٰۃ کے وجوب اور اس کی ادائیگی کے مسئلہ میں ان کاغذی نوٹوں کا حکم بھی بعینہ سونے چاندی کے حکم کی طرح ہے اس لئے کہ لوگوں میں ان نوٹوں کا لین دین بالکل اسی طرح جاری ہے جس طرح سونے چاندی کا لین دین رائج ہے اور ان نوٹوں کے مالک کو اس کا بالکل اختیار ہے کہ وہ جس وقت چاہیں ان کو خرچ کریں۔ اور ان کے ذریعہ اپنی ضروریات پوری کریں لہٰذا جو شخص نصاب کے بقدر ان نوٹوں کا مالک بن جائے اور اس پر ایک سال گزر جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔

ہندوستان کے بعض دوسرے علماء کی بھی یہی رائے تھی۔ چنانچہ حضرت مولانا عبدالحیٔ لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ کے خصوصی شاگرد اور "عطر ہدایہ" اور "خلاصۃ التفاسیر" کے مصنف حضرت مولانا فتح محمد صاحب لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ کی بھی نوٹ کے بارے میں یہی رائے تھی اور ان کے بیٹے مولانا مفتی سعید احمد لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ (سابق مفتی و صدر مدرس مدرسہ تکمیل العلوم کانپور) نے اپنے والد ماجد کی یہ رائے ان کی کتاب "عطر ہدایہ" کے آخر میں نقل کی ہے اور یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس مسئلہ میں ان کے موافق تھے۔

ان کی رائے کا خلاصہ یہ ہے کہ: کاغذی نوٹ کی دو حیثیتیں ہیں:۔

ایک یہ کہ خرید و فروخت، اجارات اور تمام مالی معاملات میں ان نوٹوں کا رواج اور لین دین بعینہ حقیقی ثمن اور سکوں کی طرح ہے بلکہ حکومت نے لوگوں پر قرضوں اور حقوق اور ادائیگی میں اس کو قبول کرنے کو لازمی قرار دے دیا ہے۔ لہٰذا موجودہ قانون میں قرض خواہ کو اس کی گنجائش نہیں ہے کہ وہ اپنے قرض کے بدلے میں ان نوٹوں کو قبول کرنے سے انکار کر دے .... اس حیثیت سے یہ کاغذی نوٹ اب "عرفی ثمن" بن چکے ہیں۔

دوسری حیثیت یہ ہے کہ یہ نوٹ حکومت کی طرف سے جاری شدہ ایک دستاویز ہے اور حکومت نے یہ التزام کیا ہے کہ اس کے ہلاک اور ضائع ہونے کی صورت میں یا اس کے حامل کے مطالبے کے وقت اس کا بدل ادا کرے گی...... اس حیثیت سے یہ نوٹ "ثمن عرفی" کی حیثیت نہیں رکھتے، اس لئے کہ "ثمن عرفی" کی ہلاکت کے وقت حکومت اس کا بدل ادا نہیں کرتی ہے۔ دوسری حیثیت کے اعتبار سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نوٹ قرض کی سند یا دوسری مالی دستاویز کی حیثیت رکھتے ہیں۔

لیکن اگر اس دوسری حیثیت پر ذرا تعمق سے غور کیا جائے تو یہ بات واضح طور پر نظر آتی ہے کہ نوٹ کی یہ دوسری حیثیت اس کی ثمنیت کو باطل نہیں کرتی ہے۔ اس لئے کہ حکومت کا اصل مقصد یہ تھا کہ یہ نوٹ بھی ثمن عرفی کے طور پر لوگوں میں رائج ہو جائیں۔ اسی وجہ سے حکومت نے قرض کی ادائیگی میں اس کے قبول کرنے کو ضروری قرار دیا...... لیکن خلقی ثمن (سونے چاند کے سکے) اور دوسری دھاتوں کے علامتی سکے جو پہلے سے رائج تھے ان کا حال تو یہ تھا کہ ان کی اپنی حیثیت اور قیمت بھی تھی۔ ان کو قیمتی بنانے کے لئے حکومت کی کسی اعلان کی ضرورت نہیں تھی۔ اس لئے کہ یہ سکے کبھی سونے چاندی سے بنائے جاتے تھے اور کبھی تانبے، پیتل اور لوہے سے۔ ظاہر ہے کہ ان میں سے ہر چیز مال متقوم ہے حتی کہ اگر حکومت ان سکوں کی ثمنیت کو ختم کرنے کا بھی اعلان کر دے تب بھی مال متقوم ہونے کے اعتبار سے ان کی ذاتی قیمت

باقی رہے گی۔

بخلاف ان کاغذی نوٹوں کے کہ ان کی اپنی ذاتی کوئی قیمت نہیں ہے (صرف کاغذ کاایک ٹکڑا ہے) البتہ حکومت کے اعلان کے بعد یہ قیمتی بن گئے۔ لہٰذا اگر حکومت ان نوٹوں کی ثمنیت باطل کر دے تو ان کی کوئی قیمت باقی نہیں رہے گی۔ اس لئے کہ لوگوں کو جتنا اعتماد اور بھروسہ دھات کی کرنسی پر ہوتا ہے اتنا ان نوٹوں پر نہیں ہوتا تھا۔ اس لئے حکومت کو یہ ضمانت لینی پڑی کہ اس کے ہلاک ہونے کی صورت میں حکومت اس کا بدل ادا کرے گی۔ یہ ضمانت حکومت نے اس لئے نہیں لی کہ حکومت کی نظر میں یہ ثمن عرفی کی حیثیت نہیں رکھتے، بلکہ ان نوٹوں پر لوگوں کا اعتماد حاصل کرنے کے لئے ضمانت دی تا کہ لوگ بغیر کسی خطرہ کے بلا خوف و خطر اس کا لین دین کر سکیں۔

لہٰذا اس نوٹ کے دستاویز ہونے کی حیثیت ایسی نہیں ہے جس سے اس کی ثمنیت باطل ہو جائے۔ اس لئے اس کا حاصل صرف اتنا ہے کہ حکومت نے اس کا بدل دینے کا وعدہ کیا ہے، مگر حکومت کے اس وعدہ کا لوگوں کے آپس میں لین دین پر کوئی اثر نہیں ہے۔ اگر حکومت ان نوٹوں کا ثمن عرفی بنانا نہ چاہتی تو لوگوں کو اس کے قبول کرنے پر کبھی مجبور نہ کرتی۔ اور ان نوٹوں کے قابل تبدیلی ہونے کی حیثیت کی وجہ سے لوگوں پر اس کا اعتماد حقیقی کرنسی سے بھی زیادہ ہو چکا ہے۔ اس لئے کہ حقیقی کرنسی کے گم ہو جانے اور ہلاک ہونے کی صورت میں اس کا بدل نہیں ملے گا۔ بخلاف ان کاغذی نوٹوں کے کہ ہلاک ہونے کی صورت میں حکومت اس کا بدل مہیا کرتی ہے۔ (۷)

زیر بحث مسئلے میں ہماری رائے

ہمارے نزدیک کاغذی کرنسی کے بارے میں اوپر جو دو رائیں ذکر کی گئی ہیں ہمارے نزدیک اختلاف زمانہ کے لحاظ سے دونوں درست ہیں جس کی تشریح ہم پیچھے کاغذی کرنسی کی تاریخ اور اس پر گزرے ہوئے مختلف تغیرات کے بیان میں کر چکے ہیں۔

لہٰذا اس میں کوئی شک نہیں کہ ابتدا میں یہ کاغذی نوٹ قرض کی دستاویز شمار ہوتے تھے جیسا کہ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا میں ہے :۔

"دنیا میں بینک نوٹ (موجودہ کاغذی کرنسی) کا رواج بینک چیک کے رواج سے پہلے ہوا تھا۔ اور یہ بینک نوٹ قرض خواہ کے پاس اس قرض کی سند سمجھا جاتا تھا جو قرض اس کا بینک کے ذمہ ہے۔ اور اگر یہ نوٹ دوسرے شخص کو دے دیا جائے تو اس نوٹ کے تمام حقوق خود بخود اس دوسرے شخص کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔ لہٰذا دوسرا شخص جواب اس کا حامل ہے خود بخود بینک کا قرض خواہ بن جائے گا اسی وجہ سے تمام مالی حقوق کو اس کے ذریعہ ادا کرنا حقیقی کرنسی کے ذریعہ ادا کرنے کی طرح ہے۔ دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے اور چونکہ رقم کی بڑی مقدار کو ڈھلے ہوئے سکوں کے ذریعہ ادا کرنا بہت دشوار کام ہے۔ اس لئے کہ اسے شمار کرنے اور پرکھنے کی ضرورت ہوتی ہے اور بعض اوقات اس کے نقل و حمل میں کافی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اس لئے اس کاغذی کرنسی کے استعمال نے شمار کرنے کی مشقت کو کم اور دوسری مشکلات کو سرے سے ختم کر دیا ہے۔

(۸)

لیکن جیسا کہ ہم نے پیچھے ان کاغذی نوٹوں پر تغیرات کے بیان میں بتایا کہ بعد کے زمانے میں نوٹوں کی مندرجہ بالا حالت باقی نہیں رہی تھی۔ بالکل ابتدائی دور میں یہ نوٹ سنار اور صراف کی طرف سے کسی خاص شخص کو اس کے جمع کئے ہوئے سونے کی دستاویز کے طور پر جاری ہوتا تھا۔ اس وقت اس کی نہ کوئی خاص شکل و صورت تھی اور نہ اس کو جاری کرنے والا ایک شخص ہوتا تھا۔ اور نہ ہی کسی شخص کو اپنے حق کی وصولیابی میں اس نوٹ کو قبول کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ بعد میں جب اس کا رواج زیادہ ہو گیا تو حکومت نے اس کو "قانونی زر" (Legal Tender) قرار دے دیا اور شخصی (غیر سرکاری) بینکوں کو اس کے جاری کرنے سے منع کر دیا۔ چنانچہ

حکومت کی طرف سے اس اعلان کے بعد اس نوٹ کی حیثیت دوسری مالی دستاویزات سے مندرجہ ذیل حیثیتوں سے مختلف ہو گئی :۔

۱...... اب یہ نوٹ قانونی زر کی حیثیت اختیار کر گئے ہیں اور عرفی ثمن کی طرح لوگوں کو اس کے قبول کرنے پر بھی مجبور کر دیا گیا ہے۔ جب کہ دوسرے مالی دستاویز مثلاً بینک چیک کو اپنے قرض کی وصولیابی میں قبول کرنے پر کسی شخص کو مجبور نہیں کیا جاتا۔ باوجودیکہ بینک چیک کا رواج بھی عام ہو چکا ہے۔

۲...... یہ نوٹ "غیر محدود زر قانونی" (Unlimited Legal Tender)کی حیثیت اختیار کر گئے ہیں، جب کہ دھاتی کرنسی "محدود زر قانونی" (Limited Legal Tendey)ہے۔ اس لئے ان نوٹوں کے ذریعہ قرض کی بڑی سے بڑی مقدار کی ادائیگی ممکن ہے اور قرض خواہ اس کو قبول کرنے سے انکار نہیں کر سکتا بخلاف دھاتی سکوں کے کہ قرض کی بڑی مقدار کو اگر کوئی شخص اس کے ذریعہ ادا کرنا چاہے تو قرض خواہ اس کو قبول کرنے سے انکار کر سکتا ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ کاغذی نوٹ نے لین دین میں رواج کی کثرت، لوگوں کے اس پر زیادہ اعتماد اور اس کی قانونی حیثیت کی وجہ سے دھاتی کرنسی پر بھی برتری حاصل کر لی ہے۔

۳...... قرض کی دستاویز ہر شخص جاری کر سکتا ہے۔ اس میں شرعاً اور قانوناً کوئی ممانعت نہیں کہ قرض خواہ یہ سند اپنے دین کی ادائیگی میں دوسرے قرض خواہ کو دے دے اور دوسرا قرض خواہ تیسرے قرض خواہ کو دے دے۔ لیکن یہ نوٹ حکومت کے علاوہ کوئی اور شخص جاری نہیں کر سکتا۔ جیسے دھاتی کرنسی حکومت کے علاوہ کوئی شخص جاری نہیں کر سکتا۔

۴...... دنیا کے تمام ممالک میں عرفاً اور قانوناً نوٹوں کے لئے "کیش" "ثمن" اور "کرنسی" کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں جب کہ دوسری مالی دستاویزات کے لئے یہ الفاظ استعمال نہیں ہوتے۔

۵...... لوگ آپس میں ان نوٹوں کا لین دین اس اعتماد کے ساتھ کرتے ہیں جس اعتماد کے ساتھ دھاتی کرنسی کا لین دین کرتے ہیں۔ اور ان نوٹوں کے لین دین کے وقت لوگوں کو کبھی اس کا خیال بھی نہیں ہوتا کہ وہ قرض کا لین دین کر رہے ہیں۔ آج کوئی

شخص بھی ایسا موجود نہیں ہے جو ان نوٹوں کو اس لئے حاصل کرنا چاہتا ہو کہ ان کے ذریعے سونے، چاندی یا دھات کے سکے حاصل کر لے گا۔

۶..... جیسا کہ اس کاغذی کرنسی کے ارتقاء میں پیچھے ذکر کیا گیا کہ اب ان کاغذی نوٹوں کی پشت پر کوئی سونا چاندی سرے سے موجود نہیں ہے اور نہ اسے سونے میں تبدیل کرنا ممکن ہے، حتیٰ کہ ملکوں کے درمیان آپس کے لین دین میں بھی اس کا امکان باقی نہیں رہا چنانچہ جیوفرے گراؤتھر (Geoffrey Growther) لکھتا ہے۔

The Promise to pay, wich appears on their face is now utterly meaningless. Not even in amounts of pounds 1700 can notes now be converted into gold. The note is no more than a piece of paper, of no intrinsic value whatever and if it were presented for redemption, the Bank of England could honour its promise to pay one Pound' only by giving silver coins or another note but it is accepted as money throughout the British Island.' (9)

کرنسی نوٹوں پر جو یہ عبارت لکھی ہوتی ہے کہ:
"حامل ہذا کو مطالبہ پر ادا کرے گا" اب اس عبارت کا کوئی مقصد اور کوئی معنی باقی نہیں رہے۔ اس لئے کہ اب موجودہ دور میں کرنسی نوٹوں کی کسی بھی مقدار کو سونے میں تبدیل کرانے کی کوئی صورت نہیں، چاہے ان نوٹوں کی مقدار سترہ سو پونڈ یا اس سے زیادہ بھی کیوں نہ ہو، اب موجودہ دور میں یہ کرنسی نوٹ ایک کاغذ کا پرزہ ہے جس کی ذاتی قیمت کچھ بھی نہیں ہے۔ اور اگر کوئی شخص اس پونڈ کو برطانیہ کے مرکزی بینک میں لے جاکر اس کے بدلے میں سونے یا کرنسی کا مطالبہ کرے تو وہ بینک یا تو علامتی سکے دے دے گا یا اس کے بجائے دوسرے نوٹ پکڑا دے گا۔ لیکن یہ کاغذی پونڈ برطانیہ کے تمام جزائر میں کیش ہی کی طرح قبول کئے جاتے ہیں (اس لئے اب اس کے بدل کے مطالبہ کی ضرورت بھی

نہیں ہے)۔

خلاصہ یہ کہ نوٹ پر لکھی ہوئی تحریر کا مطلب صرف اشارہ گیا ہے کہ حکومت اس نوٹ کی ظاہری قیمت کی ضامن ہے اور اس کی ظاہری قیمت اس کی قوت خرید ہی کا دوسرا نام ہے، یہی وجہ ہے کہ بینک اب اس کے بدلے میں سونا، چاندی یا دوسرے دھاتی سکے دینے کا پابند نہیں ہے، چنانچہ بعض اوقات بینک مطالبہ کے وقت اس کے بدلے میں اس کی ظاہری قیمت ہی کے برابر دوسرے نوٹ ادا کر دیتا ہے۔ حالانکہ نوٹ کے بدلے میں نوٹ ادا کرنے کو قرض کی ادائیگی نہیں کہہ سکتے بلکہ یہ کہا جائے گا کہ اس نے ایک کرنسی کو دوسری کرنسی سے تبدیل کر کے دے دیا۔ اور مرکزی بینک نوٹوں کی یہ تبدیلی بھی صرف اس مقصد کے لئے کرتا ہے تاکہ ان نوٹوں پر لوگوں کا اعتماد برقرار رہے۔ اس تبدیلی کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ یہ نوٹ کرنسی کی تعریف داخل نہیں ہے۔

بہرحال! مندرجہ بالا بحث سے واضح ہو گیا کہ فقہی اعتبار سے یہ نوٹ اب قرض کی دستاویز کی حیثیت نہیں رکھتے ہیں، بلکہ "فلوس نافقہ" (مروجہ سکوں) کی طرح یہ علامتی کرنسی کی حیثیت اختیار کر گئے ہیں۔ جس طرح "فلوس نافقہ" کی ظاہری قیمت ان کی ذاتی قیمت سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے، اور لوگوں میں ان نوٹوں کے ذریعے لین دین کا رواج "فلوس نافقہ" ہی کی طرح ہو گیا ہے بلکہ موجودہ دور میں دھاتی سکوں کا وجود بھی نادر ہو چکا ہے۔ لہٰذا ان نوٹوں کے بارے میں یہ حکم لگانا کہ اس کے ذریعہ زکوۃ فی الفور ادا نہیں ہوتی یا ایک کرنسی نوٹ کو دوسرے کرنسی نوٹ میں تبدیلی کو یہ کہہ کر ناجائز قرار دینا کہ یہ "بیع الکالی بالکالی" کی قبیل سے ہے یا ان نوٹوں کے ذریعے سونے چاندی کی خریداری کو اس لئے ناجائز قرار دینا کہ یہ "بیع صرف" ہے اور "بیع صرف" میں دونوں طرف سے مجلس میں قبضہ کرنا ضروری ہے جو یہاں نہیں پایا گیا۔ ان تمام باتوں میں ناقابل تحمل حرج لازم آتا ہے۔ حالانکہ اس قسم کے معاملات میں شریعت مروجہ عرف کو معتبر مانتے ہوئے اس میں سہولت اور آسانی پیدا کر دیتی ہے اور ایسے فلسفیانہ نظریہ کی دقیق بحثوں میں نہیں الجھتی، جن کا عملی زندگی پر کوئی اثر موجود نہ ہو۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

بہرحال! مندرجہ بالا بحث سے یہ بات پوری طرح ثابت ہو گئی کہ یہ کاغذی نوٹ کرنسی کے حکم میں ہیں۔ اب ہم اس نوٹ سے متعلق دوسرے فقہی احکام کو بیان کرتے

ہیں۔ واللہ المستعان۔

کرنسی نوٹ اور زکوٰۃ :

جب کرنسی نوٹ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر پہنچ جائیں۔ توان پر بالاتفاق زکوٰۃ واجب ہو جائے گی اور چونکہ اب یہ نوٹ قرض کی دستاویز کی حیثیت نہیں رکھتے۔ اس لئے ان نوٹوں پر قرض کی زکوٰۃ کے احکام بھی جاری نہیں ہوں گے بلکہ اس پر مروجہ سکوں کے احکام جاری ہوں گے۔ وجوب زکوٰۃ کے مسئلے میں مروجہ سکوں کا حکم سامان تجارت کی طرح ہے۔ یعنی جس طرح سامان تجارت کی مالیت اگر ساڑھے باون تولہ چاندی تک پہنچ جائے توان پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ بعینہ یہی حکم مروجہ سکوں اور موجودہ کرنسی نوٹوں کا ہے۔

اور جس طرح مروجہ سکے کسی غریب کو بطور زکوٰۃ کے دیئے جائیں تو جس وقت وہ فقیران سکوں کو اپنے قبضہ میں لے گا اسی وقت اس کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، بعینہ یہی حکم کرنسی نوٹوں کا ہے کہ فقیر کے ان پر قبضہ کرنے سے زکوٰۃ فی الفور ادا ہو جائے گی۔ ان نوٹوں کو استعمال میں لانے پر زکوٰۃ کی ادائیگی موقوف نہ رہے گی۔

نوٹوں کا نوٹوں سے تبادلہ :

نوٹوں کا نوٹوں سے تبادلہ کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں :۔

۱ ...... ایک یہ کہ ایک ہی ملک کے مختلف مقدار کے نوٹوں کا آپس میں تبادلہ کیا جائے۔

۲ ...... دوسری صورت یہ ہے کہ ایک ملک کے کرنسی نوٹوں کا دوسرے ملک کے کرنسی نوٹوں سے تبادلہ کیا جائے۔

ان دونوں صورتوں کے احکام علیحدہ علیحدہ بیان کئے جاتے ہیں۔

ملکی کرنسی نوٹوں کا آپس میں تبادلہ :

جیسا کہ پیچھے بیان کیا گیا کہ تمام معاملات میں کرنسی نوٹ کا حکم بعینہ سکوں کی

طرح ہے۔ جس طرح سکوں کو آپس میں تبادلہ برابر سرابر کر کے جائز ہے۔ اسی طرح ایک ہی ملک کے کرنسی نوٹوں کا تبادلہ برابر سرابر کر کے بالاتفاق جائز ہے۔ بشرطیکہ مجلس عقد میں فریقین میں سے کوئی ایک بدلین میں سے ایک پر قبضہ کر لے، لہٰذا اگر تبادلہ کرنے والے دو شخصوں میں سے کسی ایک نے بھی مجلس عقد میں نوٹوں پر قبضہ نہیں کیا۔ حتی کہ وہ دونوں جدا ہو گئے تو اس صورت میں امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ اور بعض مالکیہ کے نزدیک یہ عقد فاسد ہو جائے گا۔ اس لئے کہ ان کے نزدیک فلوس متعین کرنے سے متعین نہیں ہوتے ان کی تعیین صرف قبضے ہی سے ہو سکتی ہے (۱۰) لہٰذا جن فلوس پر عقد ہوا، مگر ان پر قبضہ نہیں ہوا تو وہ متعین نہیں ہو سکے، بلکہ ہر فریق کے ذمہ دین ہو گئے اور یہ دین کی بیع دین سے ہو گئی، جو "بیع الکالی، بالکالی" ہونے کی بنا پر ناجائز ہے۔ (۱۱)

مندرجہ بالا حکم تو اس صورت میں ہے جب نوٹوں کا نوٹوں سے تبادلہ برابر سرابر کر کے کیا جائے اور اگر کمی زیادتی کے ساتھ تبادلہ کیا جائے مثلاً ایک روپیہ کا دو روپے سے یا ایک ریال کا دو ریال سے یا ایک ڈالر کا دو ڈالر سے تبادلہ کیا جائے تو اس صورت کے جواز اور عدم جواز کے بارے میں فقہاء کا وہی مشہور اختلاف پیش آئے گا جو فلوس کے کمی زیادتی کے ساتھ تبادلے کے بارے میں معروف ہے وہ یہ کہ:

بعض فقہاء کے نزدیک ایک فلس (پیسے) کا تبادلہ دو فلسوں سے شرعاً سود ہونے کی بنا پر حرام ہے، یہ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ اور حنفیہ میں سے امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کا مسلک ہے اور حنابلہ کا مشہور مسلک بھی یہی ہے۔ اور اگر دونوں طرف کے فلوس غیر متعین ہوں تو امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک بھی یہ تبادلہ حرام ہے۔

امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک یہ تبادلہ اس لئے حرام ہے کہ ان کے نزدیک کسی معاملے میں ادھار اور کمی زیادتی کے حرام ہونے کی علت "ثمنیت" (کیش، نقدی اور کرنسی ہونا) ہے، چاہے حقیقی ثمنیت ہو جیسے سونے چاندی میں ہوتی ہے، یا عرفی اور اصطلاحی ثمنیت ہو، جیسے سونے چاندی کے علاوہ دوسری دھاتوں کے سکے اور کاغذی نوٹ میں ہوتی ہے، لہٰذا اگر کسی عقد میں دونوں طرف ایک ہی قسم کا ثمن (کرنسی، نقدی، کیش) ہو۔ تو امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک اس عقد میں نہ تو کمی زیادتی جائز

ہے اور نہ ادھار جائز ہے، چنانچہ "المدونة الکبری" میں تحریر فرماتے ہیں :۔

ولو ان الناس اجاز و بینهم الجلود- حتی یکون لها سکة و عین لکر هتها ان تباع بالذهب والورق نظرة ...... لان مالکا قال : لایجوز فلس بفلسین- ولا تجوز الفلوس بالذهب ولا بالدنانیر نظرة - (۱۲)

یعنی اگر لوگوں کے درمیان چمڑے کے ذریعے خرید و فروخت کا اس قدر رواج پا جائے کہ وہ چمڑا ثمن اور سکہ کی حیثیت اختیار کر جائے تو اس صورت میں میرے نزدیک سونے چاندی کے ذریعے اس چمڑے کو ادھار فروخت کرنا جائز نہیں............ چنانچہ امام مالک فرماتے کہ ایک فلس کی دو فلسوں کے ساتھ بیع اور تبادلہ جائز نہیں، اسی طرح سونا چاندی اور درہم اور دینار کے ذریعہ بھی فلوس کی ادھار بیع جائز نہیں (اس لئے کہ سونا، چاندی، درہم اور دینار میں حقیقی ثمنیت موجود ہے۔ اور سکوں میں اصطلاحی ثمنیت موجود ہے، اور امام مالک رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک ثمنیت کے ہوتے ہوئے اگر اجناس مختلف ہوں تب بھی ادھار ناجائز ہے)

جہاں تک (۱۳) حنفیہ کا تعلق ہے، ان کے نزدیک حرمت ربا کی علت ثمنیت کے بجائے "وزن" ہے، اور اگرچہ فلوس عددی ہیں اس لئے ان میں یہ علت موجود نہیں، لیکن فقہاء حنفیہ فرماتے ہیں کہ ہم قیمت فلوس بازاری اصطلاح کے مطابق بالکل برابر اور قطعی طور پر مساوی اکائیاں ہوتی ہیں، کیونکہ لوگوں کی اصطلاح نے ان کی جودت ورداءت (عمدگی اور کہنگی) کا اعتبار ختم کر دیا ہے۔ لہٰذا اگر ایک اکائی کو دو اکائیوں سے فروخت کیا جائے گا، تو دو میں سے ایک اکائی بغیر کسی عوض کے رہ جائے گی، اور یہ عوض سے خالی رہ جانا عقد میں مشروط ہو گا، لہٰذا اس سے ربا لازم آجائے گا۔ لیکن یہ حکم اس وقت تک ہے جب تک کہ ان فلوس کی ثمنیت باقی رہے اور وہ متعین کرنے سے متعین نہ ہوں۔

اب امام محمد رحمتہ اللہ علیہ تو یہ فرماتے ہیں کہ جب یہ سکے ثمن اصطلاحی بن کر رائج ہو چکے ہیں تو جب تک تمام لوگ اس کی ثمنیت کو باطل قرار نہ دیں، اس وقت تک صرف متعاقدین (بائع اور مشتری) کے باطل کرنے سے اس کی ثمنیت باطل نہ ہوگی۔ جب ثمنیت باطل نہیں ہوئی تو وہ متعین کرنے سے متعین نہیں ہوں گے، لہٰذا ایک سکے کا دو سکوں سے تبادلہ جائز نہ ہوگا۔ خواہ متعاقدین (بائع اور مشتری) نے انہیں اپنی حد تک معین ہی کیوں نہ کر لیا ہو۔

لیکن امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ یہ فرماتے ہیں کہ چونکہ یہ سکے خلقی ثمن نہیں ہیں۔ بلکہ اصطلاحی اثمان ہیں۔ اس لئے متعاقدین کو اختیار ہے کہ وہ اپنے درمیان اس اصطلاح کو ختم کرتے ہوئے ان سکوں کی تعیین کے ذریعے ان کی ثمنیت کو باطل کر دیں۔ اس صورت میں یہ سکے عروض اور سامان کے حکم میں ہو جائیں گے، لہٰذا ان میں کمی زیادتی کے ساتھ تبادلہ جائز ہوگا۔ (۱۴)

رہے امام احمد رحمتہ اللہ علیہ سو ان کے اس مسئلہ میں دو قول ہیں:۔

ایک یہ کہ ایک سکے کا دو سکوں سے تبادلہ جائز ہے۔ اس لئے کہ ان کے نزدیک حرمت ربا کی علت "وزن" ہے، اور سکوں کے عددی ہونے کی وجہ سے یہ علت ان میں موجود نہیں۔ جب علت موجود نہیں تو حرمت کا حکم بھی نہیں لگے گا۔

دوسرے یہ کہ سکوں کا اس طرح تبادلہ کرنا جائز نہیں، اس لئے یہ سکے فی الحال اگرچہ عددی ہیں۔ لیکن اصل میں دھات ہونے کی بنا پر وزنی ہیں اور دھات کو سکوں میں تبدیل کرنے سے ان کی اصلیت باطل نہیں ہوگی۔ جس طرح روٹی اگرچہ عددی ہے۔ لیکن اصلیت کے اعتبار سے آٹا ہونے کی بنا پر کیلی یا وزنی ہے۔ چنانچہ علامہ ابن قدامہ تحریر فرماتے ہیں:۔

ان اختیار القاضی ان ما کان یقصد وزنه بعد عمله کالا سطال ففیه الربا وما لا فلا (۱۵)

کسی دھات سے کوئی چیز بنانے کے بعد بھی اگر اس میں وزن کا اعتبار کیا جاتا ہو تو اس میں کمی زیادتی سے بیع کرنا سود ہونے کی بنا پر حرام ہے۔ جیسے تانبے، پیتل اور اسٹیل کے برتن (اس لئے کہ یہ

چیزیں بازار میں وزن کر کے بیچی جاتی ہیں) اور اگر وزن کا اعتبار نہ کیا جائے تو سود نہیں۔

اس اصول کا تقاضہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ امام احمد رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک کاغذی نوٹ کا تبادلہ کمی زیادتی کے ساتھ جائز ہو۔ اس لئے کہ کاغذی نوٹ اصلاً وزنی نہیں ہیں۔ بخلاف فلوس کے کہ وہ اصلاً وزنی ہیں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

دوسرے بعض فقہا کے نزدیک ایک سکے کا دو سکوں سے تبادلہ مطلقاً جائز ہے۔ بلکہ سکوں کے تبادلے میں ہر قسم کی کمی زیادتی جائز ہے۔ یہ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کا مسلک ہے۔ ان کے نزدیک حرمت ربا کی علت اصلی اور خلقی ثمنیت ہے۔ جو صرف سونے چاندی میں پائی جاتی ہے اور سکوں میں صرف عرفی ثمنیت موجود ہے۔ خلقی ثمنیت نہیں ہے۔ لہٰذا ان کے نزدیک فلوس کا تبادلہ کمی زیادتی کے ساتھ بالکل جائز ہے۔ (۱۶)

اور جیسا کہ ہم نے پیچھے بیان کیا کہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک بھی اگر متعاقدین ان سکوں کو متعین کر دیں تو متعین کرنے سے ان کی ثمنیت باطل ہو کر وہ عروض اور سامان کے حکم میں ہو جائیں گے۔ اس صورت میں ایک فلس کا تبادلہ دو فلسوں کے ساتھ جائز ہے۔

اس مسئلہ میں راجح اور مفتی بہ قول

مندرجہ بالا اختلاف کا تعلق اس زمانے سے ہے جب سونے چاندی کو تمام اثمان کا معیار قرار دیا ہوا تھا۔ اور سونے چاندی سے تبادلے کا عام رواج تھا، اور تمام معاملات میں پوری آزادی کے ساتھ سونے چاندی کے سکوں کے ذریعے لین دین ہوا کرتا تھا اور دوسری دھات کے سکے معمولی قسم کے تبادلے میں استعمال ہوتے تھے۔ لیکن موجودہ زمانے میں سونے چاندی کے سکے نایاب ہو چکے ہیں اور اس وقت دنیا میں کوئی ایسا ملک یا ایسا شہر نہیں ہے جس میں سونے چاندی کے سکے رائج ہوں۔ اور تمام معاملات اور لین دین میں سونے چاندی کے سکوں کے بجائے علامتی سکے اور کرنسی نوٹ رائج ہیں جیسا کہ اس مقالے کے آغاز میں ہم نے بتایا ہے۔

لہٰذا میری رائے میں موجودہ دور کی علامتی کرنسی نوٹ کے تبادلے کے مسئلہ میں

امام مالک یا امام محمد کا قول اختیار کرنا مناسب ہے۔ اس لئے کہ امام شافعی یا امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہم کا مسلک اختیار کرنے سے سود کا دروازہ چوپٹ کھل جائے گا اور ہر سودی کاروبار اور لین دین کو اس مسئلہ کی آڑ بنا کر اسے جائز کر دیا جائے گا چنانچہ اگر قرض دینے والا اپنے قرض کے بدلے سود لینا چاہے گا تو وہ اس طرح سے بآسانی لے سکے گا کہ قرض دار کو اپنے کرنسی نوٹ زیادہ قیمت میں فروخت کرے گا۔ اس طرح وہ اپنے قرض کے بدلے سود حاصل کرے گا۔

غالب گمان یہ ہے کہ اگر وہ فقہاء جنہوں نے ایک سکے کے دو سکوں سے تبادلہ کو جائز قرار دیا ہے۔ ہمارے موجودہ دور میں باحیات ہوتے اور کرنسی کی تبدیلی کا مشاہدہ کرتے، تو وہ ضرور اس معاملے کی حرمت کا فتویٰ دیتے، جس کی تائید بعض متقدمین فقہاء کے قول سے ہوتی ہے۔ چنانچہ ماوراء النہر کے فقہاء عدالی اور غطارفہ میں کمی زیادتی کے ساتھ تبادلے کو حرام قرار دیتے تھے۔ (۱۷) ایسے سکوں کے بارے میں حنفیہ کا اصل مذہب کمی زیادتی کے ساتھ تبادلے کے جواز کا تھا۔ کیونکہ ان سکوں میں کھوٹ غالب ہونے کی وجہ سے وہاں چاندی اور کھوٹ میں سے ہر ایک کو مخالف جنس کا عوض قرار دینے کی گنجائش موجود تھی۔ (گویا کہ چاندی کا تبادلہ کھوٹ سے اور کھوٹ کا تبادلہ چاندی سے ہوتا تھا اور یہ تبادلہ خلاف جنس سے ہونے کی بنا پر جائز تھا) لیکن ماوراء النہر کے مشائخ حنفیہ نے ان کھوٹے سکوں میں بھی کمی زیادتی کے ساتھ تبادلے کو ناجائز قرار دیا اور اس کی علت یہ بیان کی کہ :۔

انها اعزالا موال فی دیار نا فلو ابیح التفاضل فیه یفتح باب الربا - (۱۸)

ہمارے شہر میں ان سکوں کو بھی بہت معزز مال سمجھا جاتا ہے، اس لئے ان میں کمی زیادتی کو جائز قرار دینے سے سود کا دروازہ کھل جائے گا۔

پھر اگر امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کے قول کا موازنہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے قول سے کیا جائے تو امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کی دلیل بھی بہت مضبوط اور راجح معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک

ان سکوں کی ثمنیت ختم کرنے کے بعد ہی کمی زیادتی کے ساتھ تبادلے کے جواز کا حکم دیا جاتا ہے۔ جب کہ سکوں کی ثمنیت ختم کرنے کا کوئی صحیح مقصد سمجھ میں نہیں آتا ہے۔ اس لئے کہ شاذ و نادر ہی کوئی شخص ایسا ہو گا جس کے نزدیک سکوں کے حصول سے مقصد اس کی ثمنیت نہ ہو۔ بلکہ ان سکوں کی اصل دھات تانبا، پیتل اور لوہا مقصود ہو۔ سکوں کے حصول سے ہر شخص کی غرض اس کی ثمنیت ہوتی ہے۔ (تاکہ وہ اس کے ذریعے اپنی ضروریات خرید سکے، نہ یہ کہ اس سکے کو پگھلا کر کوئی دوسری چیز بنائے) لہٰذا اگر متعاقدین (بائع اور مشتری) سکے کی ثمنیت ختم کرنے پر مصالحت کر لیں تو اس مصالحت کو کمی زیادتی کے تبادلے کو جائز کرنے کے لئے ایک من گھڑت اور مصنوعی حیلہ کہا جائے گا۔ جس کو شریعت قبول نہیں کر سکتی۔ خاص کر موجودہ دور میں اس قسم کے حیلوں کی شرعاً کہاں گنجائش ہو سکتی ہے۔ جبکہ سونے چاندی کے حقیقی اور خلقی سکوں کا پوری دنیا میں کہیں وجود نہیں ہے اور سود صرف ان مروجہ علامتی نوٹوں ہی میں پایا جا رہا ہے۔ کیونکہ سونے چاندی کے نقود نایاب ہوتے ہوتے دنیا بھر سے مفقود ہو چکے ہیں۔

ہاں! امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے قول پر عمل ان فلوس میں متصور ہو سکتا ہے جو بذات خود بحیثیت مادہ کے مقصود ہوں جیسا کہ آپ نے دیکھا ہو گا کہ بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ مختلف ممالک کے سکے اور کرنسی نوٹ اپنے پاس جمع کرتے ہیں، اس جمع کرنے سے ان کا مقصد تبادلہ یا بیع یا اس کے ذریعہ منافع حاصل کرنا نہیں ہوتا بلکہ صرف تاریخی یادگار کے طور پر جمع کرتے ہیں تاکہ آئندہ زمانہ میں جب یہ کرنسی بند ہو جائے تو یہ کرنسی ان کے پاس یادگار کے طور پر باقی رہے بظاہر اس قسم کی کرنسی میں ان دونوں حضرات کے قول پر عمل کرتے ہوئے کمی زیادتی کے ساتھ تبادلہ کو جائز کہنے کی گنجائش نکل سکتی ہے۔ جہاں تک اس کرنسی کا تعلق ہے جس کے حصول کا مقصد تبادلہ اور بیع ہو، اس کی ذات مقصود نہ ہو۔ ایسی کرنسی کے معاملے میں نرمی برتنے سے سود کے حصول کا راستہ کھل جائے گا۔ لہٰذا ایسی کرنسی کے تبادلے میں کمی زیادتی کو جائز قرار دینا درست نہیں واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

بہر حال! موجودہ زمانے میں کاغذی کرنسی کا تبادلہ مساوات اور برابری کے ساتھ کرنا جائز ہے کمی زیادتی کے ساتھ جائز نہیں۔

پھر یہ برابری کرنسی نوٹوں کی تعداد اور گنتی کے لحاظ سے نہیں دیکھی جائے گی بلکہ ان نوٹوں کی ظاہری قیمت کے اعتبار سے دیکھی جائے گی جو اس پر لکھی ہوتی ہے لہٰذا پچاس روپے کے ایک نوٹ کا تبادلہ دس دس روپے کے پانچ نوٹوں کے ذریعہ کرنا جائز ہے۔ اس تبادلہ میں اگرچہ ایک طرف صرف ایک نوٹ ہے اور دوسری طرف پانچ نوٹ ہیں۔ لیکن ظاہری قیمت کے لحاظ سے ان پانچ نوٹوں کے مجموعے کی قیمت پچاس روپے کے برابر ہے۔ اس لئے کہ یہ نوٹ اگرچہ عددی ہیں لیکن ان نوٹوں کے آپس میں تبادلہ اور بیع کرنے سے بذات خود وہ نوٹ یا ان کی تعداد مقصود نہیں ہوتی بلکہ صرف اس کی وہ ظاہری قیمت مقصود ہوتی ہے جس کی وہ نوٹ نمائندگی کرتا ہے۔ لہٰذا مساوات اس قیمت میں ہونی چاہئے۔ (۱۹)

نوٹوں کے بارے میں یہ مسئلہ بعینہ فلوس کے سکوں کی طرح ہے سکے اصلاً دھات کے ہونے کی وجہ سے وزنی ہیں۔ لیکن فقہاء نے ان کو عددی قرار دیا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان فلوس کے حصول سے ان کی ذات یا دھات یا تعداد مقصود نہیں ہوتی بلکہ وہ قیمت مقصود ہوتی ہے جس کی وہ نمائندگی کرتے ہیں لہٰذا اگر کوئی بڑا سکہ جس کی قیمت دس فلس ہو اس کا تبادلہ ایسے دس چھوٹے سکوں سے کرنا جائز ہے جن میں سے ہر ایک کی قیمت ایک فلس ہے اور اس کے وہ فقہاء بھی جواز کے قائل ہیں جو ایک سکے کا دو سکوں سے تبادلہ کو ناجائز کہتے ہیں اس لئے کہ اس صورت میں ایک سکے کی قیمت بعینہ وہی ہے جو دس سکوں کی ہے یا دوسرے الفاظ میں یوں کہہ لیجئے کہ دس فلس کا سکہ اگرچہ بظاہر ایک ہے لیکن حکماً وہ ایک ایک فلس کے دس سکے ہیں لہٰذا وہ دس واقعی سکوں کے مساوی ہے۔ بعینہ یہی حکم ان کرنسی نوٹوں کا ہے کہ ان میں بھی ظاہری عدد کا اعتبار نہیں۔ اس عدد حکمی کا اعتبار ہے جو ان کی قیمت (Face Value) سے ظاہر ہوتا ہے لہٰذا اسی میں مساوات ضروری ہے۔

مختلف ممالک کے کرنسی نوٹوں کا آپس میں تبادلہ

پھر غور کرنے سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ ایک ملک کے مختلف سکے اور کرنسی نوٹ ایک ہی جنس ہیں اور مختلف ممالک کی کرنسیاں مختلف الاجناس ہیں اس لئے کہ

جیسا کہ ہم نے پیچھے عرض کیا تھا موجودہ دور میں سکے اور کرنسی نوٹوں سے ان کی ذات ان کا مادہ مقصود نہیں ہوتا بلکہ آج کے دور میں کرنسی "قوت خرید کے ایک مخصوص معیار سے عبارت ہے اور ہر ملک نے چونکہ الگ معیار مقرر کیا ہوا ہے مثلاً پاکستان میں روپیہ، سعودی عرب میں ریال، امریکہ میں ڈالر لہٰذا یہ معیار ملکوں کے اختلاف سے بدلتا رہتا ہے۔ اس وجہ سے کہ ہر ملک کی کرنسی کی حیثیت کا تعین اس ملک کی قیمتوں کے اشاریہ اور اس کی درآمدات وبرآمدات وغیرہ کی بنیاد پر ہوتا ہے اور کوئی ایسی مادی چیز موجود نہیں ہے جو ان مختلف معیارات کے درمیان کوئی پائیدار تناسب قائم رکھے بلکہ ہر ملک کے اقتصادی حالات کے تغیر واختلاف کی وجہ سے اس تناسب میں ہر روز بلکہ ہر گھنٹے تبدیلی واقع ہوتی رہتی ہے۔ لہٰذا ان مختلف ممالک کی کرنسیوں کے درمیان کوئی ایک پائیدار تعلق نہیں پایا جاتا جو ان سب کو جنس واحد بنا دے۔

اس کے برخلاف ایک ہی ملک کی کرنسی اور سکوں میں یہ بات نہیں اگرچہ مقدار کے لحاظ سے وہ بھی مختلف ہوتے ہیں لیکن اس اختلاف کا تناسب ہمیشہ ایک ہی رہتا ہے اس میں کوئی فرق نہیں۔ مثلاً پاکستانی روپیہ اور پیسہ اگرچہ دونوں مختلف قیمت کے حامل ہیں لیکن دونوں کے درمیان جو ایک اور سو کی نسبت ہے (کہ ایک پیسہ ایک روپیہ کا سواں حصہ ہوتا ہے) روپیہ کی قیمت بڑھنے اور گھٹنے سے اس نسبت میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔ بخلاف پاکستانی روپیہ اور سعودی ریال کے کہ ان دونوں کے درمیان کوئی ایسی معین نسبت موجود نہیں جو ہر حال میں برقرار رہے بلکہ ان کے درمیان نسبت ہر وقت بدلتی رہتی ہے۔ (۲۰)

لہٰذا جب ان کے درمیان کوئی ایسی معین نسبت جو جنس ایک کرنے کے لئے ضروری تھی، نہیں پائی گئی تو تمام ممالک کی کرنسیاں آپس میں ایک دوسرے کے لئے مختلف الاجناس ہو گئیں یہی وجہ ہے کہ ان کے نام، ان کے پیمانے اور ان سے بھنائے جانے والی اکائیاں (ریزگاری وغیرہ) بھی مختلف ہوتی ہیں۔

جب مختلف ممالک کی کرنسیاں مختلف الاجناس ہو گئیں تو ان کے درمیان کمی زیادتی کے ساتھ تبادلہ بالاتفاق جائز ہے۔ لہٰذا ایک ریال کا تبادلہ ایک روپے سے بھی کرنا جائز ہے، پانچ روپے سے بھی۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تو اس لئے کہ جب

ان کے نزدیک ایک ہی ملک کے ایک سکے کا تبادلہ دو سکوں سے کرنا جائز ہے، تو مختلف ممالک کے سکوں کے درمیان کمی زیادتی کے ساتھ تبادلہ بطریق اولی جائز ہوگا، اور حنابلہ کا بھی یہی مسلک ہے جیسا کہ ہم نے پیچھے بیان کیا۔ اور امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک کرنسی اگرچہ اموال ربویہ میں سے ہے لیکن اموال ربویہ میں جب جنس بدل جائے تو ان کے نزدیک بھی کمی زیادتی کے ساتھ تبادلہ جائز ہے۔ اور امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب رحمہم اللہ کے نزدیک ایک فلس کا دو فلسوں سے تبادلہ اس لئے ناجائز تھا کہ وہ سکے آپس میں بالکل برابر اور ہم مثل تھے جس کی بنا پر تبادلہ کے وقت ایک سکہ بغیر عوض کے خالی رہ جاتا تھا۔ لیکن مختلف ممالک کی کرنسیاں مختلف الاجناس ہونے کے بنا پر ہم مثل اور برابر نہ رہیں۔ اس لئے ان کے درمیان کمی زیادتی کے ساتھ تبادلے کے وقت کرنسی کے کسی حصہ کو خالی عن العوض نہیں کہا جائے گا اور جب خالی عن العوض نہیں تو کمی زیادتی کے ساتھ تبادلہ بھی جائز ہے۔

لہذا ایک سعودی ریال کا تبادلہ ایک سے زائد پاکستانی روپوں سے کرنا جائز ہے۔

اب یہاں ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے، اور وہ یہ کہ بعض اوقات حکومت مختلف کرنسیوں کی قیمت مقرر کر دیتی ہے۔ مثلاً اگر حکومت پاکستان ایک ریال کی قیمت چار روپے اور ایک ڈالر کی قیمت پندرہ روپے مقرر کر دے تو کیا اس صورت میں حکومت کی مقرر کردہ قیمت کی مخالفت کرتے ہوئے کمی زیادتی کے ساتھ تبادلہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ مثلاً کوئی شخص ایک ڈالر بجائے ۱۵ روپے کے بیس روپے میں بیچ دے تو اس زیادتی کو سود کہا جائے گا یا نہیں؟ میرے نزدیک حکومت کے مقرر کردہ بھاؤ کی مخالفت کرتے ہوئے کمی زیادتی کے ساتھ تبادلہ کرنے میں سود لازم نہیں آئے گا اس لئے کہ دونوں کرنسیاں جنس کے اعتبار سے مختلف ہیں اور مختلف الاجناس کے تبادلہ میں کمی زیادتی جائز ہے۔ اور اس کمی زیادتی کی شرعاً کوئی حد مقرر نہیں، بلکہ یہ فریقین کی باہمی رضامندی پر موقوف ہے جس کی تفصیل ہم نے پیچھے عرض کر دی۔ البتہ اس پر تسعیر (۲۱) کے احکام جاری ہوں گے۔ لہذا جن فقہاء کے نزدیک حکومت کی طرف سے اشیاء میں تسعیر جائز ہے کرنسی میں بھی جائز ہوگی اور لوگوں کے لئے حکومت کے اس حکم کی مخالفت دو وجہ سے

درست نہ ہوگی ایک تو اس لئے کہ فقہ کا قاعدہ ہے کہ جو کام معصیت اور گناہ نہ ہوں ان میں حکومت کی اطاعت واجب ہے۔ (۲۲) دوسرے اس لئے کہ جو شخص جس ملک میں قیام پذیر ہوتا ہے وہ قولاً یا عملاً اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ جب تک اس ملک کے قوانین کسی گناہ کرنے پر مجبور نہیں کریں گے وہ ان قوانین کی ضرور پابندی کرے گا۔ (۲۳) لہٰذا ان قواعد کے پیش نظر اس کے لئے حکومت کے اس حکم کی مخالفت کرنا تو جائز نہیں، لیکن دوسری طرف اس زیادتی کو سود کہہ کر حرام کہنا بھی درست نہیں۔

قبضہ کے بغیر کرنسی کا تبادلہ

پھر ایک ہی ملک کے کرنسی نوٹوں کے درمیان تبادلے کے وقت اگرچہ کمی زیادتی تو جائز نہیں۔ لیکن یہ "بیع صرف" بھی نہیں ہے۔ کیونکہ کرنسی نوٹ خلقۃً ثمن نہیں ہیں بلکہ یہ ثمن عرفی یا اصطلاحی ہیں اور بیع صرف کے احکام صرف خلقی اثمان (سونے چاندی) میں جاری ہوتے ہیں اس لئے مجلس عقد میں دونوں طرف سے قبضہ شرط نہیں البتہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک کم از کم ایک طرف سے قبضہ پایا جانا ضروری ہے۔ اس کے بغیر یہ معاملہ درست نہ ہوگا اس لئے کہ ان دونوں اماموں کے نزدیک سکے متعین کرنے سے متعین نہیں ہوتے اور تعیین بغیر قبضے کے نہیں ہو سکتی لہٰذا اگر بغیر قبضہ کے متعاقدین جدا ہو گئے تو ان کی جدائی اس حالت میں ہوگی کہ ہر فریق کے ذمے دوسرے کا دین ہوگا (اور بیع الدین بالدین لازم آجائے گی) جو جائز نہیں ہے۔ (۲۴) البتہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک چونکہ اثمان متعین کرنے سے متعین ہو جاتے ہیں۔ ان کی تعیین کے لئے قبضہ کی ضرورت نہیں ہے اس لئے ان حضرات کے نزدیک اگر کسی ایک فریق نے بھی نوٹ متعین کر دیئے کہ (معاملہ خاص انہی نوٹوں پر ہوا ہے) تو پھر قبضہ عقد کی صحت کے لئے شرط نہیں ہوگا۔ (۲۵)

اب سوال یہ ہے کہ کرنسی کا ادھار معاملہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ جیسا کہ تاجروں اور عام لوگوں میں اس کا رواج ہے کہ وہ ایک ملک کی کرنسی دوسرے شخص کو اس شرط پر دے دیتے ہیں کہ تم اس کے بدلے میں اتنی مدت کے بعد فلاں ملک کی کرنسی فلاں جگہ پر دینا۔ مثلاً زید، عمر کو سعودی عرب میں ایک ہزار ریال دے اور یہ کہے کہ تم اس کے

بدلے میں مجھے پاکستان میں چار ہزار پاکستانی روپے دے دینا تو یہ معاملہ جائز ہے یا نہیں؟

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ معاملہ جائز ہے اس لئے کہ ان کے نزدیک اثمان کی بیع میں بیع کے وقت ثمن کا عقد کرنے والے کی ملکیت میں ہونا شرط نہیں۔ لہٰذا جب جنسیں مختلف ہوں تو ادھار کرنا جائز ہے چنانچہ شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

> واذ اشترى الرجل فلوسا بدراهم و نقد الثمن ولم تكن الفلوس عند البائع- فالبيع جائز لان الفلوس الرائجة ثمن كالنقود- و قد بينا ان حكم العقد ى الثمن وجوبها و وجودها معاًولا يشترط قيا مهافى ملك بائعها لصحة العقد كما لا يشترط ذلك ى الدراهم والدنانير- (۴۶)
>
> اگر کسی شخص نے دراہم کے بدلے فلوس خریدے، اور اس نے دراہم بائع کو دے دیئے لیکن بائع کے پاس اس وقت فلوس موجود نہیں تھے تو یہ بیع درست ہو جائے گی۔ اس لئے کہ مروجہ سکے ثمن کے حکم میں ہوتے ہیں اور ہم یہ بیان کر چکے ہیں کہ ثمن پر عقد کرنے کا حکم یہ ہے کہ وہ ثمن (مشتری کے ذمے) واجب بھی ہو جائے اور موجود بھی ہو لیکن ثمن کا بائع کی ملکیت میں ہونا شرط نہیں، جس طرح درہم اور دینار کی بیع کے وقت ان کا ملک میں ہونا ضروری نہیں۔

لہٰذا اس صورت میں یہ بیع بثمن موجل ہو جائے گی جو اختلاف جنس کی صورت میں جائز ہے۔

اور اس معاملے کو "بیع سلم" میں بھی داخل کر سکتے ہیں اور اکثر فقہاء فلوس میں "بیع سلم" کو جائز بھی قرار دیتے ہیں اس لئے کہ سکے ایسے غیر متفاوت عددی ہیں جو

وزن اور صفت وغیرہ بیان کرنے سے متعین ہو جاتے ہیں حتی کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ جو ایک فلس کی بیع دو فلسوں سے ناجائز کہتے ہیں ان کے نزدیک بھی سکوں میں "بیع سلم" جائز ہے (۲۷) اسی طرح امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسی عددی اشیاء جن میں تفاوت اور نمایاں فرق نہ ہو ان میں بھی "بیع سلم" جائز ہے۔ (۲۸)

البتہ اس عقد کو "بیع سلم" میں داخل کرنے کی صورت میں ان شرائط کا لحاظ ضروری ہو گا جو مختلف فقہاء نے اپنے اپنے مسلک کے مطابق "بیع سلم" کے جواز کے لئے لگائی ہیں۔ جو کتب فقہ میں تفصیل کے ساتھ موجود ہیں۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

سبحانٰ ربک رب العزة عمایصفون وسلام علی المرسلین
والحمدللّٰہ رب العالمین

حواشی

(۱) مثلاً ایک شخص کو گندم کی ضرورت ہے، اس کے پاس زائد چاول موجود ہیں۔ اب وہ کسی ایسے شخص کو تلاش کرتا ہے جس کو چاول کی ضرورت بھی ہو اور اس کے پاس زائد گندم بھی ہو۔ ایسے شخص کے ملنے کے بعد وہ اس سے گندم کا چاول سے تبادلہ کرتا، تب جاکر اس کو گندم میسر آتی۔ یہ طریقہ اب متروک ہوچکا ہے۔ البتہ اس قسم کے تبادلے اب بھی بعض جگہ نظر آتے ہیں مثلاً آپ نے گلی کوچوں میں بعض ہاکروں کو دیکھا ہوگا کہ وہ پرانے کپڑے، پرانے جوتے اور اخبارات کی ردی لے کر اس کے بدلے میں پیالے برتن وغیرہ دیتے ہیں۔ (مترجم)

(۲) یعنی وہ نوٹ جن کی پشت پر سونا نہیں تھا۔

(۳) یہ کرنسی نوٹ کی تاریخ اور اس پر گزرے ہوئے تغیرات و انقلابات کا خلاصہ ہے۔ جو مندرجہ ذیل کتابوں سے لیا گیا ہے:

(1) An Outline of Money by Geoffrey Growther.
(2) Money and Man, by Elgin Groseclose IVth ed. University of Oklahoma Press. Norman 197.
(3) Modern Economic Theory, by K. K. Dewett New Delhi
(4) Encyclopaedia Britannica. Banking and Credit. Money Currency.
(5) حکم التعامل فی الذهب والفضة للدکتور محمد ہاشم عوض

(۴) یہ عبارت "بلوغ الامانی" سے نقل کی گئی ہے۔ بلوغ الامانی شرح الفتح الربانی للساعاتی ۲۴۸.۸

(۵) امداد الفتاوی، حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، ج ۲ ص ۵

(۶) شرح الفتح الربانی للساعاتی آخر باب زکاۃ الذهب والفضة ۸: ۲۵۱

(۷) عطر ہدایہ، للشیخ اللکنوی، ص ۲۱۸ تا ۲۲۷ طبع دیوبند، انڈیا

(۸) انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا ۱۹۵۰ء ج ۳ ص ۴۴ "بینکنگ اور کریڈٹ"

(۹) Goffrey Growther An outline of Money P. 16

(۱۰) مطلب یہ کہ اگر عقد کچھ متعین روپوں پر ہوا اور کوئی فریق ان روپوں کے بجائے اتنی ہی مالیت کے دوسرے روپے دے دے تو وہ ایسا کرسکتا ہے۔ ہاں جب دوسرا فریق ان پر قبضہ کرلے تو پھر

پہلا فریق اس سے مطالبہ نہیں کر سکتا کہ نوٹ مجھے واپس کر دو، میں ان کے بدلے دوسرے دیتا ہوں

(۱۱) الدر المختار مع رد المحتار، ج ۴ ص ۱۸۴۔ (تقی)

(۱۲) المدونۃ الکبری للامام مالک جلد ۷ ص ۱۰۴

(۱۳) حنفیہ کا موقف یہاں فقہی اصطلاحات میں بیان کیا گیا ہے۔ جسے عام فہم عبارت میں لانا مشکل ہے۔ تاہم خلاصہ یہ ہے کہ حنفیہ کے نزدیک دو ہم جنس چیزوں کے تبادلے میں اگر ایک چیز کے مقابل کوئی عوض نہ ہو تو وہ سود ہے۔ عام اشیا میں تو یہ ہوتا ہے کہ اگر ایک طرف تعداد اور کمیت کی زیادتی ہو تو دوسری طرف کیفیت اور وصف کی زیادتی کو اس کے مقابل کہا جاسکتا ہے۔ مثلاً اگر ایک برتن دو برتنوں کے عوض بیچا جائے تو کہا جاسکتا ہے کہ اس ایک برتن میں وصف کی کوئی ایسی خوبی ہے جو دوسری جانب کے ایک برتن کے مقابل رکھی جاسکتی ہے لہٰذا یہاں کوئی برتن عوض کے بغیر نہیں ہے اور صورت حال کچھ یوں ہے:

برتن نمبر ۱ کے مقابل برتن نمبر ۳ کی اصلیت۔

برتن نمبر ۲ کے مقابل برتن نمبر ۳ کی عمدگی کا وصف

لیکن یہ صورت وہیں ہو سکتی ہے جہاں کسی شے کے اوصاف معتبر ہوں اور ان کی کوئی قیمت لگائی جاسکے۔ اس کے بر خلاف جہاں اوصاف کا کوئی اعتبار ہی نہ ہو بلکہ اعتبار صرف مقدار کا ہو، وہاں اوصاف کو کسی مقدار کے مقابلے میں نہیں لایا جاسکتا۔ چنانچہ جو چیز خلقی یا شرعی طور پر یا عرف عام میں ثمن بن گئی، اس میں اوصاف کا اعتبار ختم ہو گیا۔ چنانچہ ایک روپیہ کا سکہ یا نوٹ خواہ کتنا نیا اور چمکدار ہو اس کی قیمت ایک ہی روپیہ رہے گی، اسی طرح وہ سکہ یا نوٹ خواہ کتنا پرانا اور میلا کچیلا ہو جائے اس کی قیمت بھی ایک ہی روپیہ رہے گی۔ اگرچہ دونوں کے اوصاف میں فرق ہے۔ لیکن یہ فرق بازاری اصطلاح کے لحاظ سے کالعدم ہو چکا ہے۔ لہٰذا ایک میلا کچیلا روپیہ بھی چمکدار اور نئے روپے کے بالکل برابر سمجھا جاتا ہے۔ دونوں کی قیمت میں کوئی فرق نہیں۔

لہٰذا اگر ایک روپے کو دو روپے کے عوض فروخت کیا جائے تو یہاں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ایک طرف جو روپیہ زائد ہے وہ دوسری طرف کے روپے کے کسی وصف کے مقابل ہے، لہٰذا وہاں پر زائد روپیہ کو لازماً یہی کہنا پڑے گا کہ اس کے مقابل کوئی عوض موجود نہیں ہے۔ لہٰذا وہ سود ہو گا۔

(۱۴) تفصیل کے لئے دیکھئے: العنایہ حاشیہ فتح القدیر۔ جلد ۵ ص ۲۸۷ (تقی)

(۱۵) المغنی لابن قدامہ، مع الشرح الکبیر جلد ۴، ص ۱۲۸، ۱۹۲ و فتاوی ابن تیمیہ ۲۹، ص ۴۶۰

(۱۶) نہایۃ المحتاج للرملی، جلد ۳، ص ۴۱۸۔ و تحفۃ المحتاج لابن حجر مع حاشیۃ للشروانی، جلد ۴ ص ۲۷۹

(۱۷) عدالی اور غطارفہ خاص قسم کے سکے تھے جن میں چاندی بہت معمولی ہوتی تھی اور باقی سب کھوٹ ہوتا تھا۔

(۱۸) فتح القدیر، باب الصرف، جلد ۵ ص ۳۸۲

(۱۹) یہی وجہ ہے کہ انسان کے لئے جتنی کشش ایک ہزار کے صرف ایک نوٹ کی طرف ہوگی۔ ایک ایک روپے کے سو نوٹوں کی طرف نہیں ہوگی۔ اگرچہ ایک ایک روپے کے سو نوٹ عدد کے اعتبار سے بہت زیادہ ہیں۔ لیکن ظاہر قیمت کے لحاظ سے ان سو نوٹوں کا مجموعہ ایک ہزار کے ایک نوٹ سے بھی دس گنا کم ہے لہذا تبادلہ کے وقت ظاہری قیمت میں برابر کا اعتبار ہو گا۔

(۲۰) کسی زمانہ میں ایک اور تین کی نسبت تھی۔ اس وقت ایک ریال تین روپے کے برابر تھا پھر ریال کی قیمت بڑھ جانے سے ایک اور چار کی نسبت ہو گئی تھی اور اب تقریباً ایک اور سات کی نسبت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دونوں کرنسیوں کے درمیان ایسی کوئی معین نسبت موجود نہیں ہے جو ہمیشہ ایک حالت پر برقرار رہے۔ بالکل یہی حال دنیا کے ہر دو ملکوں کی مختلف کرنسیوں کا ہے۔ (مترجم)

(۲۱) "تسعیر" حکومت کی طرف سے کسی چیز کا بھاؤ مقرر کرنے کو کہتے ہیں تاکہ لوگ اس سے زیادہ قیمت پر اشیاء فروخت نہ کریں۔

(۲۲) کئی فقہاء نے اس قاعدہ کی تصریح فرمائی ہے۔ دیکھئے :۔ شرح السیر الکبیر للسرخسی جلد ۱ ص ۹۲۔ رد المحتار باب العیدین جلد اول ص ۸۷۰ و باب الاستسقاء جلد ۱ ص ۷۹۲ و کتاب الحظر والاباحۃ جلد ۵ ص ۴۰۷۔

(۲۳) احکام القرآن : مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ جلد ۵ ص ۴۳۔

(۲۴) الدر المختار مع رد المحتار، جلد ۴ ص ۱۸۳، ۱۸۴۔

(۲۵) المغنی لابن قدامہ باب الصرف جلد ۴ ص ۱۴۹

(۲۶) المبسوط للسرخسی، جلد ۱۴ ص ۲۴

(۲۷) فتح القدیر، جلد ۵ ص ۳۲۷

(۲۸) المغنی لابن قدامہ جلد ۴ ص ۳۲۷

کرنسی کی قوّت خرید

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط و ترتیب

محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

"تعاشروا کالاخوان، تعاملوا کالاجانب"

یعنی بھائیوں کی طرح رہو،

لیکن آپس میں معاملات اجنبیوں کی طرح کرو۔

کرنسی کی قوتِ خرید

اور

ادائیگیوں پر اس کے شرعی اثرات

"کرنسی کی قیمت میں تبدیلی اور قیمتوں کے اشاریے (Price Index) سے اس کے تعلق کا مسئلہ موجودہ دور کے کرنسی نظام کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ جس کی تشریح ہم پہلے باب میں کر چکے ہیں، گذشتہ زمانے میں کرنسی کا تعلق صرف مخصوص سکوں جیسے سونے اور چاندی کے سکوں کے ساتھ تھا۔ جس کی بناء پر اس کرنسی کی قیمت سونے چاندی کی قیمت بڑھنے اور کم ہونے کی وجہ سے بڑھتی گھٹتی رہتی تھی، لیکن موجودہ کرنسی اور نوٹوں کا تعلق پیدائشی دھات کے سکوں کے ساتھ باقی نہیں رہا بلکہ اس کا تعلق "قوتِ خرید" کے ساتھ ہو گیا ہے۔ لہٰذا پیدائشی دھات کی قیمت میں تبدیلی سے اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ البتہ بازار میں عام اشیاء کے دام بڑھنے اور کم ہونے کی وجہ سے اس کی قیمت میں فرق آ جاتا ہے۔ لہٰذا جب بازار میں اشیاء مہنگی ہو جاتی ہیں تو قوت خرید کم ہو جاتی ہے، جس کے نتیجے میں کرنسی کی قیمت کم ہو جاتی ہے اور جب اشیاء سستی ہو جاتی ہیں تو "قوت خرید" بڑھ جاتی ہے جس کے نتیجے میں کرنسی کی قیمت بھی بڑھ جاتی ہے۔

موجودہ علم معاشیات کے الفاظ میں اس کی تشریح اس طرح کی جا سکتی ہے کہ آج کے دور میں کرنسی کی اندرونی قیمت کا مدار ملک میں "افراط زر" اور "تفریط زر" پر ہوتا ہے۔ اگر ملک میں افراط زر ہو جائے تو کرنسی کی قیمت کم ہو جاتی ہے اور جب تفریط زر ہو جائے تو کرنسی کی قیمت بڑھ جاتی ہے۔

اب اصل موضوع شروع کرنے سے پہلے ''افراط زر'' اور ''تفریط زر'' کی مختصر تشریح مناسب ہوگی تاکہ اصل موضوع کو سمجھنا آسان ہو جائے۔

موجودہ معاشی اصطلاح میں ''افراط زر'' اسے کہا جاتا ہے کہ کسی ملک میں جاری شدہ کرنسی اس ملک کی اشیاء اور خدمات کے مقابلے میں زیادہ ہو جائے جس کے نتیجے میں اشیاء اور خدمات کی قیمت بڑھ جانے سے ملک میں مہنگائی پیدا ہو جاتی ہے، اس لئے کہ ملک میں جاری شدہ کرنسی اشیاء و خدمات کی طلب کی نمائندگی کرتی ہے اور ملک میں میسر اشیاء و خدمات رسد کی نمائندگی کرتی ہیں اور جب رسد کے مقابلے میں طلب زیادہ ہو جاتی ہے تو مہنگائی پیدا ہو جاتی ہے یہ بات علم معاشیات کے بنیادی اصولوں کے ذریعہ بالکل واضح ہے۔

اور ''تفریط زر'' کا مطلب یہ ہے کہ ملک میں جاری شدہ کرنسی، اشیاء اور خدمات کے مقابلے میں کم ہو جائے۔ جس کے نتیجے میں اشیاء اور خدمات کی قیمت کم ہو کر ارزانی پیدا ہو جاتی ہے، اس لئے کہ جب اشیاء، طلب سے زیادہ ہو جاتی ہیں تو بھاؤ گر جاتا ہے اور قیمت کم ہو جاتی ہے۔

چنانچہ ''تفریط زر'' کے وقت ہم کرنسی کے ذریعے اشیاء صرف کی بڑی مقدار خرید سکتے ہیں مثلاً اس وقت ہم سو روپے میں مندرجہ ذیل اشیاء خرید سکتے ہیں۔

گندم	۲۰ کلو
نمک	۲۰ کلو
کپڑا	۱۰ میٹر

لیکن ''افراط زر'' کے وقت ہم سو روپے میں مندرجہ بالا اشیاء اتنی مقدار میں نہیں خرید سکتے جتنی مقدار میں ''تفریط زر'' کے وقت خریدی تھیں۔ بلکہ اس مقدار سے کم خرید سکیں گے مثلاً ''افراط زر'' کے وقت وہی اشیاء مندرجہ ذیل مقدار میں خرید سکیں گے۔

گندم	۱۰ کلو
نمک	۱۰ کلو
کپڑا	۵ میٹر

اب ان دونوں حالتوں میں سو روپے تو وہی ہیں اس کی مقدار میں تو کمی واقع نہیں

ہوئی۔ لیکن دوسری صورت میں روپے کی قوتِ خرید پہلی کی بہ نسبت کمزور ہوگئی۔ اس لئے موجودہ دور میں کرنسی نوٹوں کی پیمائش قوتِ خرید سے کی جاتی ہے کہ اس کی قوت خرید کتنی ہے اور قوت خرید ہی کے ذریعے اس کی حقیقی قیمت کا اندازہ لگایا جاتا ہے اور اسی قوت خرید کے فرق کو ماہرین معاشیات ''کرنسی کی قیمت میں فرق'' سے تعبیر کرتے ہیں جیسا کہ ہم نے گذشتہ مثال میں دیکھا کہ ''افراط زر'' کے وقت سو روپے کی قوت خرید پچاس فیصد کم ہوگئی، اس لئے کہ افراط زر کے وقت ہم ''تفریط زر'' کے وقت کے مقابلے میں نصف اشیاء خرید سکے۔ اس کو اس طرح بھی تعبیر کر سکتے ہیں کہ قوت خرید کے اعتبار سے افراطِ زر'' کے وقت سو روپے تفریطِ زر کے زمانے کے پچاس روپے کے برابر ہو گئے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا حقوق و واجبات کی ادائیگی میں ''افراط زر'' کے وقت کے سو روپے ''تفریط زر'' کے وقت سو روپے کے مساوی قرار دیئے جائیں گے؟ یا پچاس روپے کے برابر سمجھے جائیں گے؟ مثلاً اگر کسی شخص نے دوسرے سے ''تفریط زر'' کے وقت سو روپے قرض لئے تو اب ''افراط زر'' کے وقت عدد کا اعتبار کرتے ہوئے مقروض سو روپے ہی واپس کرے گا یا اس سو روپے کی قیمت گھٹ جانے اور پچاس فیصد قوت خرید کم ہونے کا اعتبار کرتے ہوئے وہ اب بجائے سو روپے کے دو سو روپے ادا کرے گا؟

اس صورت میں بعض ماہرین معاشیات کا کہنا ہے کہ اب ''افراط زر'' کے وقت عدد کا اعتبار کرتے ہوئے صرف سو روپے واپس کرنا قرض خواہ پر ظلم ہے اس لئے کہ اس صورت میں قرض دار قرض خواہ کو اس کی نصف قوتِ خرید واپس کر رہا ہے جو قرض خواہ نے قرض دار کو دی تھی۔

چنانچہ بعض ماہرین معاشیات اس مشکل کے حل کے لئے یہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ کرنسی اور نوٹ کی قیمت متعین کرنے کے لئے قیمتوں کے اشاریہ (Price Index) کو معیار بنایا جائے، اور تمام حقوق اور واجبات کی ادائیگی میں قیمتوں کے اشاریہ کے ساتھ کرنسی کی قیمت کے تعلق کو بنیاد بنایا جائے اور قیمتوں کے اشاریہ میں اہم اشیاء اور اجرتوں کا اندراج کیا جاتا ہے اور مالی سال کے شروع میں ان اشیاء کی جو قیمت رائج ہو وہ درج کی جاتی ہے اور پھر سال کے آخر میں جو قیمت رائج ہو وہ درج کی جاتی ہے اب دونوں

نرخوں اور قیمتوں کے درمیان جو فرق ہوتا ہے اس فرق کا تناسب نکالتے ہیں۔ جس نسبت سے فرق ظاہر ہوگا اسی تناسب سے نوٹوں کی قیمت میں تغیر سمجھا جائے گا۔ مثلاً سال کے شروع میں جس چیز کی قیمت سو روپے تھی، سال کے آخر میں اس کی قیمت ایک سو دس روپے ہوگئی یا جس چیز کی قیمت پچاس روپے تھی اب اس کی قیمت ۵۵ روپے ہوگئی۔ جس چیز کی قیمت ۱۰ روپے تھی اب اس قیمت گیارہ روپے ہوگئی تو گویا اشیاء کی قیمتیں دس فیصد کی نسبت سے بڑھ گئیں اب کرنسی کی قیمت میں بھی دس فیصد کی کمی سمجھی جائے گی۔ لہٰذا وہ حقوق اور واجبات جو شروع سال میں واجب الاداء تھے، سال کے آخر میں ان کی ادائیگی دس فیصد زیادتی کے ساتھ کی جائے گی اس لئے اگر کسی نے سال کے شروع میں سو روپے قرض لئے ہیں تو سال کے آخر میں ایک سو دس روپے اس کو واپس کرنے ہوں گے۔

بعض ملکوں میں اجرتوں اور قرضوں کی ادائیگی کے لئے مندرجہ بالا طریقہ رائج بھی ہے لہٰذا ہم پہلے شرعی نقطہ نظر سے اس طریقہ کار کا جائزہ لیتے ہیں۔ واللہ سبحانہ ھوالموفق۔

قرضوں کو قیمتوں کے اشاریہ سے منسلک کرنا

قرضوں کو قیمتوں کے اشاریہ سے منسلک کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ قرض دار قرض خواہ کو صرف قرض کے برابر روپیہ واپس نہ کرے، بلکہ قیمتوں کے اشاریہ میں اشیاء کی قیمتوں میں جس تناسب سے اضافہ ہوا ہے۔ اسی تناسب سے قرض میں اضافہ کر کے واپس کرے، مثلاً اگر ایک ہزار روپے کسی نے قرض لئے اور قرض کی واپسی کے وقت قیمتوں کے اشاریہ میں دس فیصد کے تناسب سے اضافہ ہو چکا ہے تو اب قرض دار بھی قرض میں دس فیصد کے تناسب سے اضافہ کر کے گیارہ سو روپے واپس کرے۔ قرض کے قیمتوں کے اشاریہ کے ساتھ تعلق اور ربط کے جواز میں بعض ماہرین معاشیات یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ یہ زیادتی جو قرض دار قرض خواہ کو واپس کر رہا ہے یہ حقیقی زیادتی نہیں ہے بلکہ یہ اسی مالیت کو واپس کر رہا ہے جو قرض دار نے بطور قرض کے قرض خواہ سے لی تھی۔ اس لئے کہ ایک ہزار روپے کی قوتِ خرید قرض لیتے وقت زیادہ تھی، اور قرض کی واپسی کے وقت قوتِ خرید دس فیصد کے تناسب سے کم ہوگئی۔ اگر اس صورت میں قرض دار ایک ہزار ہی واپس کرے تو یہ قرض خواہ پر ظلم ہوگا۔ اس لئے کہ اس صورت

میں اس نے پوری مالیت واپس نہیں کی جو اس نے بطور قرض لی تھی، بلکہ وہ قرض کی مالیت کم کر کے واپس کر رہا ہے اب اگر ہم قرض دار پر یہ لازم قرار دے دیں کہ وہ بجائے ایک ہزار کے گیارہ سو روپے واپس کرے تو یہ گیارہ سو روپے اس کی پوری مالیت ہوگی۔ جو قرض دار نے بطور قرض کے لی تھی۔ اس لئے کہ گیارہ سو روپے کی مالیت قرض کی واپسی کے وقت بعینہ وہی مالیت ہے جو قرض لیتے وقت ایک ہزار روپے کی تھی۔ لہٰذا یہ سو روپے کی زیادتی اس نقصان کی تلافی کے لئے ہے جو نوٹ کی قیمت میں کمی کی صورت میں واقع ہوئی ہے اور اس سو روپے کی زیادتی سے قرض کی مالیت میں کوئی زیادتی واقع نہیں ہوئی۔ لہٰذا اس زیادتی کو سود کہہ کر شرعاً حرام قرار دینا درست نہیں۔

لیکن حق بات یہ ہے کہ اس زیادتی کو جائز قرار دینے والوں کی یہ دلیل شرعی قواعد پر کسی طرح بھی منطبق نہیں ہوتی، اس لئے کہ شریعت اسلامیہ میں قرضوں کو اسی مقدار کی مثل (برابر) ادا کرنا واجب ہے اس میں کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ حتیٰ کہ جو لوگ قرضوں کے قیمتوں کے اشاریہ کے ساتھ تعلق کے جواز کے قائل ہیں وہ بھی اس کو مانتے ہیں لہٰذا اب "مثل" کی تعین کرنی ہے کہ "مثل" سے کیا مراد ہے؟ لہٰذا بنیادی سوال یہاں یہ ہوتا ہے کہ یہ برابری اور مثل مقدار (ناپ، وزن، عدد) میں ضروری ہے یا قیمت اور مالیت میں ضروری ہے؟ چنانچہ قرآن وسنت کے دلائل میں غور کرنے اور لوگوں کے معاملات کا مشاہدہ کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قرض کی واپسی میں جو برابری شریعت میں مطلوب ہے وہ مقدار اور کمیت میں مطلوب ہے، قیمت اور مالیت میں مطلوب نہیں، جس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اگر ایک شخص دوسرے سے ایک کلو گندم بطور قرض لے اور قرض لیتے وقت ایک کلو گندم کی قیمت پانچ روپے تھی اور جب وہ قرض دار اپنا قرض واپس کرنے لگا تو اس وقت ایک کلو گندم کی قیمت دو روپے ہو گئی تھی تو اب بھی وہ صرف ایک کلو گندم واپس کرے گا زیادہ نہیں کرے گا۔ باوجود یہ کہ ایک کلو گندم کی قیمت پانچ روپے سے کم ہو کر دو روپے ہو گئی ہے۔ اور اس مسئلہ میں تمام فقہاء متقدمین و متاخرین کا اجماع ہے، فقہاء میں سے کوئی ایک بھی اس مسئلہ میں یہ نہیں کہتا کہ اس صورت میں جبکہ گندم کی مالیت کم ہو گئی ہے صرف ایک کلو گندم واپس کرنا قرض خواہ پر ظلم ہے اس لئے گندم کی قیمت میں

جتنی کمی واقع ہوئی ہے اسی نسبت سے اضافہ کر کے قرض خواد کو واپس کرے۔ یعنی ایک کلو گندم کے بجائے اب قرض دار ڈھائی کلو گندم واپس کرے اس لئے کہ ڈھائی کلو گندم کی مالیت اب وہی ہے جو قرض لیتے وقت ایک کلو گندم کی مالیت تھی۔

یہ اس بات کی بالکل واضح دلیل ہے کہ قرض میں جس مثلیت اور برابری کا اعتبار شریعت میں ضروری ہے وہ مقدار اور کمیت میں برابری ہے، قیمت اور مالیت میں برابری معتبر نہیں۔

اس دلیل کا بعض حضرات یہ جواب دیتے ہیں کہ گندم تو سامان اور اشیاء کی قبیل سے ہے اور اس کی اپنی ذاتی مالیت اور حیثیت ہے، بخلاف ان کاغذی نوٹوں کے کہ ان کی ذاتی مالیت اور حیثیت کچھ بھی نہیں اس لئے نوٹوں کو گندم پر قیاس کرنا درست نہیں۔

لیکن یہ جواب دراصل خلط مبحث پر مبنی ہے اس لئے کہ یہاں پر اصل مسئلہ یہ ہے کہ قرض کی واپسی میں مثلیت اور برابری کونسی معتبر ہے جب دلیل سے یہ بات واضح ہو گئی کہ قرض میں مثلیت مطلوبہ مقدار اور کمیت کی مثلیت ہے قیمت اور مالیت میں مثلیت کا اعتبار نہیں، اس لئے اب یہاں گندم اور نوٹ میں ماہیت اور اصلیت کے فرق سے حکم میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس لئے کہ گندم اور نوٹ دونوں میں مقدار بھی موجود ہے اور قیمت بھی، لہٰذا اگر گندم میں مثلیت مطلوبہ مقدار اور کمیت ہے تو نوٹ میں بھی مثلیت مطلوبہ مقدار اور کمیت ہوگی اسی طرح اگر گندم میں قیمت اور مالیت کے فرق کا اعتبار نہیں، بالکل اسی طرح نوٹ میں بھی قیمت اور مالیت کا فرق معتبر نہیں ہوگا۔

۲۔ تمام لوگوں کے نزدیک یہ بات مسلم ہے کہ قرضوں کی واپسی میں برابری کی شرط صرف سود سے بچنے کے لئے ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مطلوبہ برابری کو ربا الفضل کی احادیث میں پوری تشریح کے ساتھ واضح فرما دیا ہے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہمارے پاس ہر قسم کی ملی جلی کھجوریں آیا کرتی تھیں۔ ہم (گھٹیا کھجور کے) دو صاع کو (بڑھیا کھجور کے) ایک صاع کے بدلے میں بیچ دیتے تھے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو صاع کھجور کو ایک صاع کھجور کے بدلے میں مت بیچو. اور نہ دو صاع گندم کو ایک صاع گندم کے بدلے میں بیچو، اور ایک درہم کو دو درہم کے عوض مت بیچو (جامع الاصول لابن اثیر ج ا ص ۵۴۶)

یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھی کہ جو کھجور دو صاع کے بدلے میں بیچی جائے گی وہ اس کھجور کے مقابلے میں زیادہ قیمتی ہوگی جو ایک صاع کے عوض بیچی جائے گی لیکن اس کے باوجود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس پر راضی نہ ہوئے بلکہ مقدار اور ناپ میں مماثلت اور برابری کا حکم دیا اور قیمت کے فرق کا اعتبار نہیں کیا۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا عامل (جو زکوٰۃ وغیرہ وصول کرے) بنا کر بھیجا، وہ عامل جب واپس آیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جنیب کھجور (عمدہ قسم کی کھجور ہے) پیش کیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا کہ کیا خیبر کی تمام کھجور ایسی ہوتی ہے، انہوں نے جواب دیا: ہم (اس عمدہ کھجور کے) ایک صاع کو (گھٹیا کھجور کے) دو صاع کے بدلے میں اور دو صاع کھجور کو تین صاع کھجور کے بدلے میں تبدیل کر لیتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا مت کرو، بلکہ جمع کھجور (مختلف قسم کی ملی جلی کھجوریں) کو پہلے دراہم کے عوض فروخت کر دو پھر ان دراہم سے جنیب کھجور خرید لیا کرو۔

(جامع الاصوال ۱/ ۵۵۰)

یہ روایت اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اموال ربویہ میں جو تماثل اور برابری مطلوب ہے وہ مقدار میں تماثل ہے۔ قیمت میں تماثل اور برابری مطلوب نہیں، اس لئے کہ جنیب کھجور جمع کھجور کے مقابلے میں بہت اعلیٰ درجہ کی قیمتی اور عمدہ کھجور تھی۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک قسم کو دوسری قسم سے تبدیل کرنے کی صورت میں عمدہ اور گھٹیا ہونے کا بالکل اعتبار نہیں کیا بلکہ وزن میں برابری کو ضروری قرار دیا۔

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سونا سونے کے بدلے میں وزن کر

کے بیچو. ان میں جو شخص زیادتی کرے، یا زیادتی کو طلب کرے. تو وہ زیادتی سود ہے۔
اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث ان الفاظ میں نقل کی ہے: (دینار دینار کے بدلے اور درہم درہم کے بدلے میں بیچو ان میں کی زیادتی جائز نہیں ہے)

(جامع الاصول ۱/ ۵۵۲)

صحیح مسلم میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سونے کو سونے کے بدلے میں چاندی کو چاندی کے بدلے میں گیہوں کو گیہوں کے بدلے میں، جو کو جو کے بدلے میں، کھجور کو کھجور کے بدلے میں اور نمک کو نمک کے بدلے میں ہاتھ در ہاتھ بیچو، ہاں! اگر ان اشیاء کی بیع میں جنس مختلف ہو جائے تو پھر جس طرح چاہو (کمی زیادتی کے ساتھ) بیچو بشرطیکہ ہاتھ در ہاتھ ہو (نقد ہو ادھار نہ ہو) (جامع الاصول ۱/ ۵۵۲)

ابو داؤد میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے میں (برابر کر کے بیچو) چاہے وہ سونے کا ٹکڑا ہو، یا ڈھلا ہو سکہ ہو، چاندی کو چاندی کے بدلے میں (برابر کر کے بیع کرو) چاہے وہ چاندی کا ٹکڑا ہو، یا ڈھلا ہوا سکہ ہو، اور دو مدی (وزن کا ایک پیمانہ ہے) گیہوں کو دو مدی کے بدلے میں (برابر کر کے بیع کرو) اور دو مدی جو کو دو مد جو کے بدلے میں اور دو مدی کھجور کو دو مدی کھجور کے بدلے میں، دو مدی نمک کو دو مدی نمک کے بدلے میں (برابر کر کے بیع کرو) پس جس شخص نے زیادتی کی یا زیادتی کو طلب کیا، اس نے سود لیا۔

(جامع الاصول ۱/ ۵۵۴)

صحیح مسلم میں حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے میں وزن کر کے (بیع کرو) اور دوسری روایت میں ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے میں مت بیچو مگر وزن کر کے۔

مندرجہ بالا تمام احادیث اس بات کو واضح طور پر بیان کر رہی ہیں کہ شریعت میں جو تماثل اور برابری معتبر ہے وہ مقدار میں برابری ہے، اموال ربویہ میں قیمت کے تفاوت کا بالکل اعتبار نہیں، یہ احکام اس صورت میں ہیں جب بیع نقد ہو رہی ہو اور اگر معاملہ

قرض کا ہو جس میں اصل سود جاری ہوتا ہے اور جس میں ہر قسم کی زیادتی بلکہ زیادتی کے شبہ سے بھی بچنا ضروری ہے تو پھر اس میں قیمت کے تفاوت کا لحاظ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

۳...... اس مسئلہ میں ایک حدیث اور ہے، جو خاص کر قرض ہی میں مثلیت اور برابری کو واضح کرتی ہے۔ سنن ابو داؤد میں ہے:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں مقام بقیع میں اونٹ بیچا کرتا تھا، تو کبھی میں دیناروں کے ذریعہ بھاؤ کر کے اونٹ بیچتا، اور بجائے دینار کے مشتری سے دراہم لے لیتا، اور کبھی دراہم کے ذریعہ بھاؤ کرتا اور بجائے دراہم کے دینار وصول کرتا یعنی دینار کے بدلے درہم اور درہم کے بدلے دینار وصول کرتا اور ادا کرتے وقت بھی دراہم کے بدلے دینار اور دیناروں کے بدلے دراہم ادا کرتا، ایک مرتبہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر تھے، میں نے کہا: یا رسول اللہ! ذرا ٹھہریئے، میرا ایک سوال ہے وہ یہ کہ میں مقام بقیع میں اونٹ بیچتا ہوں، کبھی میں دیناروں کے ذریع بیچتا ہوں، اور اس کے بدلے میں دراہم وصول کرتا ہوں، اور کبھی دراہم کے ذریعہ بیع کرتا ہوں اور اس کے بدلے دینار وصول کرتا ہوں، یعنی دراہم کے بدلے میں دینار اور دیناروں کے بدلے دراہم ادا کرتا ہوں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا: اس طرح معاملہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ اسی روز کے بھاؤ کے برابر لو، اور تم دونوں (بائع اور مشتری) کے درمیان اس حالت میں جدائی نہ ہو کہ تمہارے درمیان کوئی لین دین باقی ہو۔ (سنن ابو داؤد، کتاب البیوع ۳/ ۲۵۰ رقم ۲۳۵۴)

اس حدیث سے استدلال اس طرح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے اس چیز کو جائز اور مباح قرار دیا کہ جب بیع دینار کے ذریعہ ہو تو ادائیگی کے روز دینار کی جو قیمت ہو، اس قیمت کے برابر دراہم وصول کر لیں، جس روز ذمہ میں واجب ہوئے ہوں، اس روز کی قیمت کا اعتبار نہیں، مثلاً بیع میں ایک دینار طے ہوا، اور بیع کے روز ایک دینار کی قیمت دس درہم تھی اور اس وقت مشتری نے قیمت ادا نہیں کی۔ کچھ روز بعد جب مشتری نے قیمت ادا کرنا چاہا تو اس وقت

اس کے پاس دراہم تو تھے مگر دینار نہیں تھے اور اس روز ایک دینار کی قیمت گیارہ دراہم ہو گئی، تو اب مشتری بائع کو گیارہ دراہم ہی ادا کرے گا۔

یہی وجہ ہے کہ جب حضرت بکر بن عبد اللہ مزنی اور حضرت مسروق عجلی رضی اللہ عنہما نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ان کے ایک نوکر کے ان دونوں کے ذمہ کچھ دراہم واجب الادا تھے، لیکن ان کے پاس صرف دینار تھے، دراہم نہیں تھے۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: "بازار کے نرخ کے مطابق ادا کر دو" اس سے یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ ادائیگی کے روز کی قیمت کا اعتبار ہے، جس روز ذمہ میں واجب ہوئی تھی اس دن کی قیمت کا اعتبار نہیں اور اگر قرضوں میں قیمت کے اعتبار سے مثلیت اور برابری معتبر ہوتی تو ان کے ذمہ دینار کی وہ قیمت واجب ہوتی جو قیمت ذمہ میں واجب ہونے کے دن تھی اور یہ بالکل واضح بات ہے۔

۴..... قرآن و سنت کی روشنی میں یہ بات تمام فقہاء کے نزدیک مسلم ہے کہ قرض کی واپسی کے وقت مقدار میں یقینی مثلیت اور برابری شرط ہے، انکل اور اندازہ سے واپس کرنا جائز نہیں حتی کہ اگر ایک شخص نے ایک صاع گندم بطور قرض لئے اور یہ شرط ٹھہرائی کہ قرض دار مجھے بغیر ناپ کے صرف اندازہ اور تخمین سے ایک صاع واپس کرے، تو قرض کا یہ معاملہ جائز نہیں، اس لئے کہ اموال ربویہ میں اندازہ اور تخمین سے ایک صاع واپس کرنا جائز نہیں۔ اسی وجہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ کو حرام قرار دیا ہے۔ بیع مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر لگی ہوئی کھجور کو ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے میں بیچا جائے اور اس کی حرمت کی وجہ یہی ہے کہ جو کھجور ٹوٹی ہوئی ہے، اس کی مقدار وزن کے ذریعہ معلوم کی جا سکتی ہے، اور جو کھجور درخت پر لگی ہوئی ہے، اس کی مقدار معلوم کرنے کا طریقہ انداز اور تخمین کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے، اس وجہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیع کو علی الاطلاق حرام قرار دے دیا، حالانکہ بعض اوقات اندازہ بالکل صحیح یا صحیح کے قریب ہوتا ہے۔ لہٰذا اموال ربویہ میں سے بعض کو بعض سے تبادلہ کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے، وہ یہ کہ دونوں میں تبادلہ عملی طور پر مقدار میں برابری کے ذریعہ ہو، اندازہ اور تخمین کے ذریعہ برابری کافی نہیں ہے۔

دوسری طرف اگر قرضوں کو قیمتوں کے اشاریہ سے منسلک کیا جائے تو اس کا

مطلب یہ ہوگا کہ قرض کی ادائیگی میں حقیقی مثلیت کا اعتبار نہیں کیا گیا، بلکہ ایک تخمینی مثلیت پر ادائیگی کی بنیاد رکھی گئی، اس لئے کہ قیمتوں کے اشاریئے میں اشیاء کی قیمتوں میں کمی اور زیادتی کا جو تناسب نکالا جاتا ہے وہ تقریبی اور تخمینی ہوتا ہے، جس کی بنیاد ایک ایسا مخصوص حسابی طریقہ ہے جو اندازہ اور انکل ہی کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔

اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے پہلے قیمتوں کے اشاریہ کو وضع کرنے کا طریقہ اور کرنسی کی قیمت کی تعین میں اس کے استعمال کا طریقہ جاننا ضروری ہے۔

"قیمتوں کا اشاریہ" وضع کرنے کا طریقہ اور کرنسی کی قیمت کی تعیین میں اس کا استعمال

زیر بحث مسئلہ کا شرعی حکم جاننے کے لئے قیمتوں کا اشاریہ وضع کرنے کا طریقہ اور کرنسی کی قیمت کی تعیین میں اس کے استعمال کو جاننا ضروری ہے، لہٰذا قرضوں کا قیمتوں کے اشاریہ کے ساتھ تعلق کے سلسلے میں ماہرین معاشیات جو طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ اس کا خلاصہ ہم آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

جاننا چاہئے کہ کرنسی چاہے دھات کی ہو یا کاغذی کرنسی ہو، وہ بذات خود مقصود نہیں ہوتی اس لئے کہ وہ کرنسی بذات خود نہ تو بھوک مٹا سکتی ہے اور نہ اس سے جسم ڈھانپا جاسکتا ہے اور نہ اس کے ذریعہ خواہش پوری کی جاسکتی ہے اور نہ اس کی ذریعہ تکلیف دور کی جاسکتی ہے، بلکہ اس کرنسی کے ذریعہ انسان اپنی ضروریات زندگی کی اشیاء و خدمات خریدتا ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو ہر کرنسی کی دو قیمتیں ہوتی ہیں۔ ایک اس کی ظاہری قیمت (Face Value) یہ وہ قیمت ہے جو اس کرنسی پر لکھی ہوئی ہوتی ہے، دوسری اس کی واقعی قیمت (Real Value) یعنی اس کرنسی کا حقیقی عملی فائدہ جو ایک انسان اپنی ضروریات میں اس کرنسی کو خرچ کر کے حاصل کرتا ہے۔ اس کو دوسرے لفظوں میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ اس کرنسی کی حقیقی قیمت اشیاء اور خدمات کا وہ مجموعہ ہے، جو ایک انسان کے لئے اس کرنسی کے ذریعہ خریدنا ممکن ہو۔ آج کل اقتصادیین اشیاء کے اس مجموعہ کا نام "اشیاء کی ٹوکری" (Basket of Goods) رکھتے ہیں۔ لہٰذا کرنسی کی حقیقی قیمت وہ "اشیاکی ٹوکری" ہے۔ جس کو کرنسی کے ذریعہ خریدنا ممکن

ہو۔

مثلاً اگر زید کی ماہانہ تنخواہ دس ہزار روپے ہے تو دس ہزار روپے اس کی ماہانہ آمدنی کی ظاہری قیمت ہے پھر وہ یہ دس ہزار روپے مندرجہ ذیل اشیاء و خدمات میں صرف کرتا ہے۔

گندم	۴۰ کلو
کپڑا	۲۰ میٹر
گوشت	۱۲ کلو
چائے	۵ کلو

دو کمروں پر مشتمل مکان کا کرایہ

دو بیٹوں کے تعلیمی اخراجات

مہینہ میں ایک مرتبہ ڈاکٹری معائنہ کی فیس

مذکورہ بالا اشیاء اور خدمات کے مجموعہ کو ماہرین معاشیات "اشیاء کی ٹوکری" کہتے ہیں۔ اگر زید کی تنخواہ ہر ماہ انہی مندرجہ بالا اشیاء و خدمات پر صرف ہوتی ہے تو یہ مخصوص اشیاء و خدمات (اپنی اس مقدار کے ساتھ جو مثال میں ذکر کی گئی ہے) زید کی تنخواہ کی حقیقی قیمت ہے۔

اور دس ہزار روپے کی یہ حقیقی قیمت "اشیاء کی ٹوکری" میں درج شدہ اشیاء و خدمات کی قیمت کے بدلنے سے متغیر ہو جائے گی، اور ان اشیاء و خدمات کی قیمتیں مختلف حالات و اسباب کی بناء پر بدلتی رہتی ہیں۔ لیکن ماہرین معاشیات اشیاء کی قیمتوں میں تغیر کے تناسب کو معلوم کرنے کے لئے (یعنی اشیاء کی قیمتوں میں کس قدر فرق کس تناسب سے ہو چکا ہے) مختلف اشیاء کی قیمتوں کے اوسط کو بنیاد بناتے ہیں:

پھر "اشیاء کی ٹوکری" میں درجہ شدہ اشیاء و خدمات سب ایک طرح کی اہمیت نہیں رکھتیں، بلکہ بعض چیزیں دوسرے کے مقابلے میں زیادہ اہمیت کی حامل ہیں۔ مثلاً گندم، کپڑے کے مقابلے میں زیادہ اہم ہے اور کپڑا، چائے کے مقابلے میں زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر انسان کی زندگی پر اہم اشیاء کی قیمت میں تبدیلی زیادہ اثر انداز ہوتی ہے، بہ نسبت ان اشیاء کی قیمت کے جو کم اہمیت رکھتی ہیں۔ لہٰذا اگر چائے کی قیمت زیادہ ہو جائے تو اتنی مشکلات پیدا نہ ہوں گی جتنی گندم کی قیمت بڑھنے سے پیدا ہوں گی۔ لہٰذا کرنسی کی حقیقی قیمت میں تبدیلی کو اشیاء کی قیمتوں میں اوسط تبدیلی کے

ذریعے معلوم کرنے کے لئے ماہرین معاشیات ہر چیز کی ایک خاص اہمیت فرض کر لیتے ہیں، پھر اس فرض کی ہوئی اہمیت کی بنیاد پر تمام اشیاء کے لئے علیحدہ علیحدہ خاص نمبر مقرر کر دیتے ہیں۔ اس نمبر کو ماہرین معاشیات "چیز کا وزن" (Weight of

کالم ١	کالم ٢	کالم ٣	کالم ٤	کالم ٥	کالم ٦
اشیاء	اشیاء کا وزن	١٩٨٠ء میں اشیاء کی قیمت	١٩٨٧ء میں اشیاء کی قیمت	١٩٨٠ء اور ١٩٨٧ء کے درمیان قیمت کی تبدیلی	اوسط تبدیلی کو اشیاء کے وزن سے ضرب دینے کا نتیجہ
کھانا	۰٫۵۰	۲۰ کلو ۵۰ روپے	۲۰ کلو سو روپے	۲٫۰	۱٫۰
کپڑا	۰٫۲۰	دس روپے فی میٹر	تیس روپے فی میٹر	۳٫۰	۰٫۶
مکان	۰٫۳۰	پانچ سو روپے ایک ماہ کا کرایہ	پندرہ سو روپے ماہانہ کرایہ	۳٫۰	۰٫۹
					۲٫۵

Commodity) کا نام دیتے ہیں، اور بعض اوقات ان اشیا کو ہر ماہ خریدنے میں تنخواہ کا جو حصہ جس تناسب سے لگتا ہے۔ اس تناسب کو بنیاد بنا کر ہر چیز کا "وزن" مقرر کرتے ہیں۔ مثلاً زید اگر اپنی تنخواہ کا پچاس فیصد اپنے اہل و عیال کے لئے کھانے کی اشیاء خریدنے پر صرف کرتا ہے تو کھانے کا وزن صفر اعشاریہ پچاس ہوگا (۵۰ .)۔ اور اگر وہ اپنی تنخواہ کا بیس فیصد کپڑا خریدنے میں لگاتا ہے تو کپڑے کا وزن صفر اعشاریہ بیس ہوگا (۲۰ .) وغیرہ۔

پھر ہر چیز کی قیمتوں میں اوسط تبدیلی کو اس کے وزن سے ضرب دیتے ہیں جو حاصل نکلتا ہے وہ ہر چیز کا اوسط کہلاتا ہے۔

یہ بات ذیل کے نقشے سے اور واضح ہو جائے گی جس میں ہم "اشیاء کی ٹوکری" کو صرف تین اشیاء پر مشتمل فرض کرتے ہیں۔ یعنی غلہ، کپڑا اور مکان۔ سامنے والے نقشے کو ملاحظہ کریں۔

اس نقشہ سے یہ بات واضح ہو گئی کہ "اشیاء کی ٹوکری" کی قیمت ۱۹۸۰ء اور ۱۹۸۷ء کی درمیانی مدت میں ۲٫۵ کے تناسب سے زیادہ ہو گئی۔ اس زیادتی کا اندازہ کرتے ہوئے اس اوسط وزن کو معیار بنایا گیا ہے جس میں ہر چیز کی ایک خاص اہمیت پیش نظر رکھی گئی ہے اور چونکہ "اشیاء کی ٹوکری" ہی کرنسی کی حقیقی قیمت ہے، تو گویا کہ کرنسی کی حقیقی قیمت میں ۲۵ فیصد کے تناسب سے کمی واقع ہو گئی ہے، جس کا مطلب یہ نکلا کہ وہ "اشیاء کی ٹوکری" جس کو ایک شخص ۱۹۸۰ء میں سو روپے میں خرید سکتا تھا، وہ ۱۹۸۷ء میں انہی "اشیاء کی ٹوکری" کو دو سو پچاس روپے میں خرید سکے گا۔

اگر ہم یہ فرض کریں کہ ۱۹۸۰ء میں ایک شخص کی ماہانہ تنخواہ پانچ ہزار روپے تھی اور ۱۹۸۷ء میں اس کی ماہانہ تنخواہ زیادہ ہو کر دس ہزار روپے ہو گئی، تو اس کی ماہانہ تنخواہ کی قیمت اور حیثیت کا حساب مندرجہ ذیل طریقہ سے کیا جائے گا۔

سال	تنخواہ کی ظاہری قیمت	نرخ غلہ میں زیادتی کا تناسب	تنخواہ کی حقیقی قیمت
۱۹۸۰ء	۵۰۰۰/= روپے	۱.۰	۵۰۰۰/= روپے
۱۹۸۷ء	۱۰۰۰۰/= روپے	۲.۵	۴۰۰۰/= روپے

مندرجہ بالا مثال میں آپ دیکھیں گے کہ اگرچہ اس شخص کی تنخواہ کی ظاہری قیمت

دس ہزار روپے ہو گئی، لیکن اس کی تنخواہ کی حقیقی قیمت ۱۹۸۰ء کی قیمتوں کی سطح پر نظر کرتے ہوئے چار ہزار روپے ہو گئی۔ اس لئے کہ کرنسی کی حقیقی قیمت کو دیکھتے ہوئے ۱۹۸۷ء کے دس ہزار روپے ۱۹۸۰ء کے چار ہزار روپے کے مساوی ہو گئے۔

لہٰذا اگر ہم قرضوں کی ادائیگی کو قیمتوں کے اشاریہ کے ساتھ وابستہ کر دیں اور یہ فیصلہ کر دیں کہ قرضوں کی واپسی میں اس کی حقیقی قیمت کا اعتبار کیا جائے۔ اس کی ظاہری قیمت کا اعتبار نہ کیا جائے تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ اگر کسی شخص نے ۱۹۸۰ء میں چار ہزار روپے قرض لئے تھے، تو وہ ۱۹۸۷ء میں بجائے چار ہزار روپے کے دس ہزار روپے واپس کرے۔ اس لئے کہ دونوں کی حقیقی قیمت ایک ہی ہے۔

اگر ہم اس حسابی طریقے پر غور کریں، جس کے ذریعہ کرنسی کی حقیقی قیمت کی تعیین ہوتی ہے، تو بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ پورا حسابی طریقہ تمام مراحل میں انکل اور اندازہ اور تخمینہ پر مبنی ہے، چنانچہ اس حسابی طریقہ میں مندرجہ ذیل مقامات پر انکل اور اندازہ سے کام لیا گیا ہے۔

۱...... اشاریہ میں درج شدہ اشیا کی تعیین

یہ بات معلوم ہی ہے کہ ہر شخص کی اپنی خاص ضروریات ہوتی ہیں۔ اس لئے ایک شخص کی اشیاء ضرورت بھی دوسرے شخص سے مختلف ہونگی لہٰذا ایک شخص کی "اشیاء کی ٹوکری" دوسرے شخص کی "اشیا کی ٹوکری" سے مختلف ہوگی۔ لیکن "اشاریہ" میں درج شدہ "ٹوکری" صرف ایک ہے۔ جس میں اشیاء کو اس کے استعمال کرنے والوں کی کثرت کی بنیاد پر درج کیا جاتا ہے۔ اس لئے بعض اوقات اس میں ایسی چیزیں بھی درج ہوتی ہیں جن کی بعض لوگوں کو پوری زندگی میں کبھی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔ اس لئے ان بعض کے اعتبار سے یہ "اشاریہ" درست نہیں ہو سکتا. لہٰذا معلوم ہوا کہ "اشاریہ" میں بعض اشیاء صرف اندازہ اور تخمین سے درج کی جاتی ہیں۔

۲...... اشیاء کے وزن (اہمیت) کی تعیین

دوسرے یہ کہ اشیاء کے وزن اور صارفین کے اعتبار سے اس کی اہمیت کے تعین

میں بھی اندازہ اور انکل سے کام لیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اشیاء کی اہمیت ایک اضافی چیز ہے، جو اشخاص کے اختلاف سے مختلف ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات ایک چیز ایک شخص کے نزدیک بہت اہمیت کی حامل ہے اور وہی چیز دوسرے شخص کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ اشاریہ اس مفروضہ پر بنایا جاتا ہے کہ ہر چیز کی جو اہمیت ہم نے فرض کی ہے، وہ تمام صارفین کے اعتبار سے ہے اور یہ درمیانی اوسط کی بنیاد پر فرض کی جاتی ہے جو صرف اندازہ اور تخمین ہی سے نکالی جاتی ہے۔

۳...... اشیاء کی قیمت کا تعین

تیسرے یہ کہ مختلف سالوں میں اشیاء کی قیمتوں کا تعین بھی اندازہ اور انکل سے کیا جاتا ہے۔ اس لئے کہ ظاہر ہے کہ ایک ہی چیز کی قیمت مختلف شہروں اور جگہوں کے اعتبار سے مختلف ہوگی اور "اشاریہ" میں صرف ایک ہی جگہ کی قیمت کا اندراج ممکن ہے۔ اس لئے اگر ایک ملک کا "اشاریہ" بنانا ہو تو وہ صرف تمام جگہوں کی قیمتوں کا درمیانی اوسط نکال کر ہی بنایا جاسکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ اوسط اندازہ اور تخمین ہی کے ذریعہ نکالا جاسکے گا۔

بہرحال! مندرجہ بالا بحث سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ "اشاریہ" اپنے تمام مراحل میں اندازہ اور تخمین پر مبنی ہے اور اگر کسی جگہ پر حساب بہت باریک بینی اور پوری احتیاط سے بھی کیا جائے تو بھی اس کے نتیجے کو زیادہ سے زیادہ تقریبی تو کہہ سکتے ہیں، یقینی اور واقعی پھر بھی نہیں کہہ سکتے، جبکہ اوپر احادیث کی روشنی میں یہ واضح ہو چکا ہے کہ قرضوں کی واپسی میں انکل اور اندازہ کی شرط لگانا شرعاً جائز نہیں۔ لہٰذا قرضوں کی ادائیگی کو قیمتوں کے اشاریہ سے وابستہ کر دینا کسی حال میں بھی جائز نہیں۔

سکوں کی قیمت کی ادائیگی میں امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کا مسلک

بعض اقتصادیین نے قیمتوں کے اشاریئے کے ساتھ قرضوں کی ادائیگی کو منسلک کرنے کے لئے امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کے اس قول سے استدلال کیا ہے۔ جس میں

مروی ہے کہ ان کے نزدیک اگر ادائیگی کے وقت فلوس کے سکوں کی قیمت بدل جائے تو وہ قیمت کا اعتبار کرتے ہیں چنانچہ علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"وفی المنتقی: اذا غلت الفلوس قبل القبض او رخصت، قال ابو یوسف قولی وقول ابی حنیفۃ فی ذلک سواء ولیس له غیرها، ثم رجع ابو یوسف وقال علیه قیمتها من الدراهم یوم وقع البیع و یوم وقع القبض۔"

منتقی میں ہے کہ (کسی چیز کو بیچنے کے بعد اس کی) قیمت پر قبضہ کرنے سے پہلے اگر فلوس کے سکوں کے دام زیادہ ہو جائیں، یا کم ہو جائیں، تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس بارے میں میرا اور امام ابو حنیفہ رحمۃ علیہ کا ایک ہی قول ہے کہ اس بائع کو ان مقررہ فلوس کے علاوہ اور کچھ نہیں ملے گا۔ لیکن پھر امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس قول سے رجوع کرتے ہوئے فرمایا۔ اس مشتری پر فلوس کی وہ قیمت ادا کرنی ضروری ہے جو قیمت دراہم کی نسبت سے بیع کے دن اور قبضہ کے دن تھی۔

پھر تمرتاشی سے ان کا قول نقل کیا ہے:۔

"وفی البزازیۃ معزیا الی المنتقی: غلت الفلوس او رخصت، فعند الامام الاول (ای ابی حنیفہ) والثانی (ای ابی یوسف) اولا: لیس علیه غیرها، وقال الثانی (ای ابی یوسف) ثانیا: علیه قیمتها من الدراهم یوم البیع والقبض، وعلیه الفتوی۔"

"اور بزازیہ میں منتقی کی طرف نسبت کرتے ہوئے نقل کرتے ہیں: فلوس کی قیمت زیادہ ہو جائے یا کم ہو جائے، امام اول (یعنی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) اور امام ثانی (یعنی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ) کا پہلا قول یہ ہے کہ مشتری پر ان مقررہ فلوس کے علاوہ اور کچھ واجب نہیں، اور امام ثانی (یعنی امام ابو یوسف رحمۃ

اللہ علیہ) کا دوسرا قول یہ ہے کہ: مشتری کے ذمہ فلوس کی وہ قیمت واجب الادا ہے، جو بیع اور قبضہ کے دن تھی، اور اسی پر فتویٰ ہے۔"

آگے علامہ ابن عابدین رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں :۔

" هكذا في الذخيره والخلاصته بالعزو الى المنتقى، وقد نقله شيخنا في بحره واقره، فحيث صرح بان الفتوى عليه في كثير من المعتبرات، فيجب ان يعول عليه افتاء وقضاء۔"

"ذخیرہ" اور "خلاصہ" میں بھی اس طرح "منتقی" کی طرف منسوب ہے اور اسی بات کو ہمارے شیخ نے "بحر" میں بھی اسی طرح نقل کر کے اس کی توثیق کی ہے۔ اس طرح یہ بات واضح ہو گئی کہ بہت سے اہم معللات میں اسی پر فتویٰ ہے۔ لہٰذا فتویٰ دینے اور فیصلہ کرنے میں اس قول پر اعتماد اور بھروسہ ضروری ہے۔"

مندرجہ بالا عبارات سے بعض اقتصادیین یہ استدلال کرتے ہیں کہ جب قرض کی ادائیگی سکوں کی صورت میں واجب ہو، تو سکوں کی قیمت بڑھنے اور کم ہونے کی صورت میں اس قرض کو سکوں کی قیمت کے لحاظ سے واپس کرنا ضروری ہو گا اور امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کا یہ مسلک "قرضوں کے قیمتوں کے اشاریہ کے ساتھ ربط" کے نظریہ کے بہت قریب ہے۔

لیکن یہ استدلال درست نہیں، حقیقت یہ ہے کہ امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کے اس مسلک کا "قیمتوں کے اشاریہ" کے نظریہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ "افراط زر" اور "تفریط زر" اور "اشاریہ" اور اس اشاریہ کی بنیاد پر کرنسی کی قیمت متعین کرنا، وغیرہ جیسے تمام معاشی مسائل بالکل جدید مسائل ہیں۔ جن کا امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کے زمانے میں تصور بھی نہیں تھا۔ لہٰذا جس وقت امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں کہ "سکوں کی قیمت واپس کرنا ضروری

ہے" ان کے اس قول سے یہ مطلب لینے کا کوئی امکان ہی نہیں کہ ان کی مراد اس قیمت سے وہ مفروضہ قیمت ہے جو "اشاریہ" کی بنیاد پر نکالی گئی ہو، یا ان کی مراد وہ قیمت ہے جسے معاشی اصطلاح میں "حقیقی قیمت" (Real Value) کہا جاتا ہے۔

صحیح بات یہ ہے کہ گذشتہ زمانہ میں فلوس کے سکے سونے چاندی کی کرنسی کے ساتھ وابستہ تھے، اور سونے چاندی کی بنیاد پر ہی ان کی قیمت مقرر ہوتی تھی (۲۹)۔ اور یہ سکے سونے چاندی کی کرنسی کے لئے بطور ریز گاری اور چینج کے استعمال ہوتے تھے۔ مثلاً دس فلوس کے سکے ایک درہم کے مساوی تصور کئے جاتے تھے۔ اس لئے ایک سکہ درہم کے دسویں حصے کے برابر حیثیت رکھتا تھا۔ لیکن ایک سکے کی یہ قیمت اس کی ذاتی قیمت کی بنیاد پر مقرر نہیں کی جاتی تھی بلکہ یہ ایک ایسی علامتی قیمت ہوتی تھی جس کو لوگوں نے ایک اصطلاح بنالیا تھا۔ اس لئے یہ ممکن تھا کہ لوگ اس اصطلاح کو تبدیل کر دیں اور دوبارہ یہ اصطلاح مقرر کر دیں کہ آئندہ ایک سکہ درہم کے بیسویں حصہ کے برابر سمجھا جائے گا۔ جب کہ پہلے درہم کے دسویں حصہ کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ اس طرح سکے کی قیمت کم ہو جائے گی اور اس کا بھی امکان ہے کہ لوگ آئندہ یہ اصطلاح مقرر کر دیں کہ اب ایک سکہ درہم کے پانچویں حصہ کے مساوی تصور کیا جائے گا تو سکے کی قیمت بڑھ جائے گی۔

لہٰذا اگر سکہ کی قیمت مندرجہ بالا اصول کے مطابق بڑھ جائے یا کم ہو جائے تو کیا مقروض اتنی مقدار کے سکے گنتی کر کے قرض خواہ کو واپس کرے گا جو عقد کے روز اس پر واجب ہوئے تھے؟ یا ادائیگی کے روز اس مقدار کے سکوں کی قیمت واپس کرے گا؟ اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے، حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ مقروض سکوں کی اس مقدار کو واپس کرے گا، جو عقد کے روز اس کے ذمہ واجب ہوئی تھی اور ان سکوں کی قیمت کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا، مالکیہ، شوافع اور حنابلہ کا بھی مشہور مسلک یہی ہے (۳۰)۔

لہٰذا اگر ایک شخص نے سو سکے اس وقت قرض لئے جب ایک سکہ ایک درہم کے دسویں حصہ کے برابر سمجھا جاتا تھا، تو گویا کہ اس نے دس دراہم کی قیمت کے برابر سکے قرض لئے پھر اصطلاح بدل گئی، حتیٰ کہ ایک سکہ ایک درہم کے بیسویں حصہ کے برابر ہو

گیاتو اس مسئلے میں جمہور فقہاء کا مسلک یہ ہے کہ قرض دار صرف سو سکے ہی واپس کرے گا، اگرچہ یہ سو سکے دس درہم کے بجائے پانچ درہم کے مساوی ہو گئے ہیں۔

لیکن امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ نے اس مسئلہ میں جمہور فقہاء سے اختلاف کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: کہ اس صورت میں قرض دار ان سکوں کی قیمت واپس کرے گا جو سکے دراہم کی بنیاد پر قرض لئے گئے تھے لہٰذا مندرجہ بالا مثال میں اگر کسی شخص نے سو سکے قرض لئے تھے تو اب وہ دو سو سکے واپس کرے گا۔ اس لئے کہ سکے درہم کی ریزگاری ہے تو جس شخص نے سو سکے قرض لئے تھے، گویا کہ اس نے دس درہم کی ریزگاری قرض لی تھی اور اب ادائیگی کے روز دس درہم کی ریزگاری دو سو سکے ہو گئی اس لئے قرض دار پر دو سو سکے ادا کرنا واجب ہے۔

اور جہاں تک میں سمجھا ہوں، واللہ اعلم، جمہور فقہاء اور امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کے درمیان اس اختلاف کی بنیاد ان سکوں کی حیثیت کے اختلاف پر مبنی ہے۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ جمہور فقہاء فلوس کو مستقل اصطلاحی ثمن قرار دیتے ہیں، جس کا دراہم دنانیر سے کوئی تعلق نہیں لہٰذا اگر کسی شخص نے فلوس کی کچھ مقدار بطور قرض لی، تو اب وہ اسی مقدار ہی کو واپس کرے گا، ادائیگی کے وقت ان فلوس کی قیمت دراہم کی نسبت سے نہیں دیکھی جائے گی، مگر امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ فلوس کو دراہم کے اصطلاحی اجزاء اور ریزگاری قرار دیتے ہیں۔ لہٰذا ان کے نزدیک فلوس کو قرض لیتے وقت اس کی مقدار مقصود نہیں ہوتی، بلکہ وہ فلوس درہم کے اجزاء کے طور پر قرض لئے جاتے ہیں اور ان اجزاء کی مقدار کو فلوس کی صورت میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ لہٰذا قرض کی واپسی کے وقت بھی درہم کے ان اجزاء کو فلوس کی صورت میں ادا کرنا ضروری ہے، اگرچہ ان فلوس کی مقدار قرض کی مقدار سے مختلف ہو جائے۔

سکے کی قیمت بڑھنے اور کم ہونے کے بارے میں امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کے مذکورہ بالا مسلک سے جو نتیجہ نکلتا ہے، اس کی ایک نظیر ہے، وہ یہ کہ پاکستانی روپیہ ابتدائی پانچ سالوں میں چونسٹھ پیسوں پر منقسم ہوتا تھا جب حکومت نے اعشاری نظام قائم کیا تو روپیہ کے بارے میں یہ اعلان کر دیا کہ اب وہ سو پیسوں پر منقسم ہو گا۔ لہٰذا اس اعلان سے پہلے ایک پیسہ ایک روپیہ کا چونسٹھواں حصہ تھا، اور اس اعلان کے بعد ایک پیسہ ایک

روپیہ کا سوواں حصہ بن گیا۔ گویا کہ اس کی قیمت میں اس مقدار سے کمی واقع ہو گئی اب دیکھنا یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے اس اعلان سے پہلے چونسٹھ پیسے قرض لئے تھے کیا وہ اعلان کے بعد بھی چونسٹھ پیسے ہی ادا کرے گا؟ یا سو پیسے ادا کرے گا؟ (۳۱) ظاہر ہے کہ وہ اب سو پیسے ادا کرے گا۔ اس لئے کہ اس نے ایک روپے کی ریز گاری بطور قرض لی تھی، لہٰذا اب وہ ایک روپے کی ریز گاری ہی واپس کرے گا اور اب وہ ریز گاری سو پیسے ہیں۔

حاصل یہ ہے کہ امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کا مذکورہ بالا قول ایسے فلوس کے بارے میں ہے جس کا کسی دوسرے ثمن کے ساتھ دائمی ربط اور تعلق ہو، کہ وہ فلوس اس ثمن کے لئے بطور اجزاء اور ریز گاری کے استعمال ہوتے ہوں۔ لیکن جہاں تک موجودہ کرنسی نوٹوں کا تعلق ہے، ان کا کسی دوسرے ثمن کے ساتھ ربط اور تعلق نہیں ہے اور نہ ہی وہ کرنسی کسی ثمن کے لئے بطور ریز گاری اور اجزاء کے استعمال ہوتے ہیں، بلکہ وہ خود مستقل اصطلاحی ثمن ہیں۔

اس کے علاوہ فلوس کی صحیح قیمت معلوم کرنا امام ابو یوسف کے قول کے مطابق ممکن ہے۔ اس لئے کہ فلوس ثمن کے ایک معین معیار یعنی درہم کے ساتھ مربوط ہیں، بخلاف موجودہ کرنسی نوٹوں کے کہ موجودہ معاشی اصطلاح کے لحاظ سے ان کی "حقیقی قیمت" ٹھیک معلوم کرنا ممکن نہیں، بلکہ حقیقی قیمت اندازہ اور تخمینہ کی بنیاد پر فرض کی جائے گی، جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا۔ اس لئے موجودہ کرنسی نوٹوں کو فلوس پر قیاس کرنا درست نہیں۔

کرنسی کی مثلیت اور برابری میں عرف کا اعتبار

بعض معاشیین قرضوں کے انڈیکسیشن کے جواز میں اس سے استدلال کرتے ہیں کہ قرض کی واپسی میں مثل اور برابری ضروری ہے۔ لیکن مثلیت اور برابری کے تعین میں عرف کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ اس لئے جس مثلیت کا عرف میں اعتبار ہے۔ شریعت کو بھی اسی مثلیت کا اعتبار کرنا چاہئے۔ کیونکہ کرنسی کی وہ قیمت جو اشاریہ کی بنیاد پر نکالی گئی ہو، موجودہ معاشیات کے عرف میں اس کی ادائیگی قرض لی ہوئی رقم کے مثل سمجھی جاتی ہے تو قرضوں کی ادائیگی میں شریعت کو بھی اس عرف کا لحاظ رکھنا

چاہئے۔

لیکن یہ استدلال بھی باطل ہے اولاً تو اس لئے کہ کسی مسئلہ میں عرف کا اس وقت لحاظ رکھا جاتا ہے۔ جب اس مسئلہ میں نص موجود نہ ہو اور ہم پیچھے بیان کر چکے ہیں کہ وہ تمام نصوص جو سود کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں، ان سے مثلیت کے معنی بالکل صراحت اور وضاحت کے ساتھ متعین ہو جاتے ہیں، وہ یہ کہ مقدار میں مثلیت کا اعتبار ہے۔ قیمت میں مثلیت اور برابری کا اعتبار نہیں۔ لہٰذا اس مسئلہ میں مثلیت کی تعیین میں عرف کو داخل کرنے کی گنجائش نہیں۔

دوسرے یہ کہ "حقیقی قیمت" کو قرضوں کے "مثل" قرار دینے کا تصور اب تک بھی ایسا عرف نہیں بن سکا جسے معاشی ماہرین کا بھی عرف غالب کہا جا سکے۔ چنانچہ دنیا کے اکثر ممالک قرضوں کو نرخوں کے ساتھ مربوط کرنے کے نظریہ سے متفق نہیں ہیں۔ اور یہ نظریہ صرف چند ممالک ہی میں رائج ہو سکا ہے۔ مثلاً برازیل، آسٹریلیا اور اسرائیل وغیرہ۔ ظاہر ہے کہ دنیا کے تمام ممالک کے مقابلے میں ان ممالک کی نسبت بہت معمولی ہے۔

پھر ان معدودے چند ممالک نے بھی اس نظریہ کو نہ تو پورے طور پر اپنایا اور نہ ہی تمام مالی معاملات میں اس کو اختیار کیا، بلکہ اس نظریہ کو معاشیات کے صرف خاص شعبوں میں اختیار کیا۔ اس لئے کہ اس نظریہ کو ایک عام اصول کے طور پر تمام معاشی مسائل میں جاری کرنا ممکن بھی نہیں ہے، حتیٰ کہ خود اقتصادیین بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ بین ہورم اور ایچ لیوی کہتے ہیں:

> "قیمتوں کے اشاریہ" کو تمام مالی معاملات میں پورے طور پر کام میں لانا ایک ایسا فعل ہے جس کا حصول عملاً ناممکن ہے۔"

اور ایک بالکل واضح بات یہ ہے کہ آپ روئے زمین پر کوئی ملک ایسا نہیں پائیں گے جس نے بنکوں میں کرنٹ اکاؤنٹس کو "اشاریہ" کے ساتھ وابستہ کیا ہو۔ چاہے اس ملک میں "افراط زر" زیادہ کیوں نہ ہو۔ "برازیل" نمایاں ترین ملک ہے، جس نے قیمتوں کے اشاریہ کو بہت سے مالی معاملات میں استعمال کیا ہے۔ یہ شاید دنیا کا واحد ملک ہے، جس نے قیمتوں کے اشاریہ کو سب سے زیادہ استعمال کیا ہے۔ لیکن اس ملک نے بھی بنکوں کے کرنٹ اکاؤنٹس میں اس نظریہ کو نہیں اپنایا۔ اس لئے کہ اگر کسی شخص نے

بطور امانت ایک معین رقم بنک میں رکھوائی، تو بنک اس امانت کی واپس ادائیگی کے وقت اسی قدر رقم واپس کرے گا، جتنی امانت رکھوائی گئی تھی، چاہے "اشاریہ" میں قیمتیں دوگنی یا اس سے بھی زیادہ ہو چکی ہوں۔

یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ عرف عام میں بھی "حقیقی قیمت" کو مثلیت اور برابری کے قیام میں معتبر نہیں مانا جاتا، حتی کہ ان ممالک میں بھی جو "افراط زر" کے نقصان سے بچنے کے لئے "حقیقی قیمت" کو بطور ہتھیار کے استعمال کر رہے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے بہت سے معاشیین جو قرضوں کی ادائیگی میں "حقیقی قیمت" کے نظریہ کی تائید کرتے ہیں وہ اس بات کی بھی وضاحت کرتے ہیں کہ ہم اس نظریہ کو ان "صرفی قرضوں" کی ادائیگی میں جاری نہیں کرتے، جو قرضے ایک انسان اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے حاصل کرتا ہے۔ جیسے کوئی شخص ایک ہزار روپے اس لئے قرض لیتا ہے، تاکہ اس کے ذریعہ وہ اپنے کھانے، پینے اوڑھنے کی ذاتی ضروریات پوری کر سکے، تو ان معاشیین کے نزدیک بھی اس قسم کے قرض کو "قیمتوں کے اشاریہ" کے ساتھ جوڑ دینا مناسب نہیں۔ بلکہ وہ اس "حقیقی قیمت" کے نظریہ کو صرف "سرمایہ کاری کے قرضے" میں جاری کرتے ہیں۔

کیا یہ خود ان معاشیین کی طرف سے اس بات کا اعتراف نہیں ہے کہ "صرفی قرضوں" میں "حقیقی قیمت" معتبر نہیں ہے؟ تو اگر "صرفی قرضوں" میں اس کا اعتبار نہیں تو پھر "سرمایہ کاری کے قرضوں" میں کیوں اعتبار کیا جاتا ہے؟ اس لئے کہ "مثلیت اور برابری" تو ایک حقیقت ہے جو قرضوں کی اقسام کے اختلاف سے مختلف نہیں ہونی چاہئے؟

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ معاشیین "حقیقی قیمت" کے نظریہ کی "افراط زر" کی صورت میں تو تائید کرتے ہیں، لیکن "تفریط زر" کی صورت میں کوئی بھی اس نظریہ کو نہیں اپناتا۔ جس کے معنی یہ ہوئے کہ نام نہاد "حقیقی قیمت" کو اگر قرض دینے کے بعد اشیاء کی قیمتوں میں کمی واقع ہو جائے۔ تو قرض دار کو اس صورت میں اسی قدر رقم واپس کرنی ضروری ہوگی جو اس نے بطور قرض لی تھی۔ اس لئے کہ اگر کسی شخص نے ایک ہزار روپے قرض دیئے ہیں، تو اشیاء کی قیمتوں میں کمی کو دیکھتے ہوئے وہ ہرگز اس بات پر راضی

نہ ہو گا کہ ایک ہزار روپے کے بدلے میں اب وہ آٹھ سو روپے قبول کر لے اور اگر اشیاء کی قیمتوں میں کمی کی صورت میں بھی "حقیقی قیمت" کے نظریہ کو جاری کریں تو "تفریط زر" کے سبب جو نقصان لاحق ہو گا، اس نقصان کے خوف سے کوئی شخص بھی اپنا پیسہ بنک میں نہیں رکھوائے گا۔

یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ "حقیقی قیمت" کا نظریہ ایسا علمی نظریہ نہیں ہے جو پختہ بنیادوں پر قائم ہو، بلکہ اس نظریہ کو اس کے منطقی لوازم اور اس کے دوسرے نتائج کی طرف دیکھے بغیر صرف "افراط زر" کے نقصان کے مقابلے کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ اس قسم کے نظریہ کی ایسے مالی نظام میں تو گنجائش ہو سکتی ہے جو سود کی بنیاد پر قائم ہو، لیکن "قرضوں کے قیمتوں کے اشاریہ کے ساتھ ربط" کا نظریہ ایسے مالی نظام میں جس میں سود سے دور رہنے کا ارادہ ہو، ایسا بے حقیقت نظریہ ہے، جو شرعی اور عقلی دلائل کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔

جب یہ مسئلہ پاکستان کی "اسلامی نظریاتی کونسل" کے سامنے بھی پیش ہوا تو کونسل کے تمام ارکان بشمول علماء و معاشیین سب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ "قرضوں کے قیمتوں کے اشاریہ کے ساتھ ربط" کے نظریہ کی شریعت اسلامیہ میں کوئی گنجائش اور وجہ جواز نہیں ہے۔

اسی طرح خاص اسی موضوع پر ہونے والے سیمینار میں بھی بحث کی گئی جس کو اسلامی ترقیاتی بنک، جدہ اور عالمی ادارہ برائے اسلامی اقتصادیات، اسلام آباد نے مشترکہ طور پر شعبان ۱۴۰۷ھ میں منعقد کیا تھا۔ اس سیمینار میں مختلف ممالک کے بہت سے علماء اور ماہرین معاشیات نے شرکت کی تھی۔ وہ قرار داد جس پر تمام شرکاء نے اتفاق رائے ظاہر کیا وہ مندرجہ ذیل ہے:

قرار داد

(۱) "کرنسی نوٹ" تمام معاملات (مثلاً اس میں سود جاری ہونے اور زکوۃ واجب ہونے، بیع سلم اور مضاربت اور شرکت وغیرہ کے راس المال بننے) میں نقدین یعنی دراہم اور دنانیر کی طرح ہیں۔ اور امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کا یہ قول کہ اگر

سکوں کی قیمت زیادہ ہو جائے یا کم ہو جائے، تو اس صورت میں قرض کی واپسی ادائیگی کے وقت نقدین کے تناسب سے سکوں کی قیمت واپس کرنا ضروری ہے۔ ان کا یہ قول کرنسی نوٹوں میں جاری نہیں ہو گا۔ اس لئے کہ یہ کرنسی نوٹ نقدین کے قائم مقام ہیں اور ان نقدین کی قیمت بڑھنے اور کم ہونے کا معتبر نہ ہونا متفق علیہ ہے۔

(۲) سیمینار میں حاضر تمام علماء نے اس بات کی توثیق کی کہ سود اور قرض کی احادیث میں جو مثلیت اور برابری ضروری قرار دی گئی ہے۔ وہ شرعی جنس اور قدر یعنی وزن، ناپ اور عدد میں برابری مراد ہے، قیمت میں برابری مراد نہیں۔ اور یہ بات ان احادیث کے ذریعہ پوری طرح واضح ہو جاتی ہے جو احادیث اموال ربویہ کے تبادلہ کے وقت عمدہ اور گھٹیا ہونے کے وصف کو غیر معتبر قرار دیتی ہیں اور اسی پر امت کا اجماع ہے، اور اسی پر عمل جاری ہے۔

(۳) ذمہ میں ثابت شدہ دیون چاہے وہ کسی بھی قسم کے ہوں، ان کو قیمتوں کے اشاریہ کے ساتھ منسلک کر دینا جائز نہیں۔ بایں طور پر کہ عاقدین عقد بیع یا عقد قرض کے وقت اس کرنسی کو جس کے ذریعہ عقد بیع یا عقد قرض کر رہے ہیں، کسی سامان کے ساتھ منسلک کر کے یہ شرط ٹھہرائیں کہ مدیون ادائیگی کے وقت اس سامان کی قیمت موجودہ کرنسی میں ادا کرے گا۔

بہرحال! جو کچھ ہم نے اس مختصر بحث میں ذکر کیا ہے، وہ اس مسئلہ کا شرعی پہلو تھا۔ جہاں تک اس مسئلہ کے اقتصادی پہلو کا تعلق ہے، میں نے اس بحث میں اس سے تعرض نہیں کیا۔ اس لئے کہ وہ میرے موضوع سے باہر کی چیز ہے۔ البتہ اتنا ذکر کر دیتا ہوں کہ "قرضوں کے قیمتوں کے اشاریہ کے ساتھ ربط" کا نظریہ اب متزلزل ہو رہا ہے، اور خود اقتصادیین کی طرف سے مسلسل اس پر سخت تنقید کی جا رہی ہے اور اقتصادیین کی ایک بہت بڑی تعداد اس نظریہ کو "افراط زر" کا علاج بھی نہیں سمجھتی۔ بلکہ

اس کو ایک بے ہوش اور سن کرنے والی دوا خیال کرتے ہیں، جو بیماری کو چھپا تو دیتی ہے لیکن اس کو زائل نہیں کرتی۔ صحیح بات یہ ہے کہ یہ نظریہ "افراط زر" کی بیماری کا علاج تو کیا کرتا، بلکہ اس کو اور زیادہ مضبوط کرتا ہے اور اس کا ساتھ دیتا ہے۔ اور خود اس بے ہوش کرنے والی دوائی کے معاشی زندگی پر مستقل نقصانات علیحدہ ہیں، اور انہیں نقصانات کی وجہ سے بعض ممالک مثلاً فرانس نے اس کو بالکل ترک کر دیا ہے۔

چونکہ یہ پہلو موضوع کے دائرہ سے خارج ہے۔ اس لئے میں اس کو یہیں چھوڑ دیتا ہوں۔ اگر کوئی شخص اس بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے، وہ معاشیات کی ان کتابوں کا مطالعہ کرے جو خاص اس موضوع پر لکھی گئی ہیں۔

اجرتوں کا قیمتوں کے اشاریہ سے ربط و تعلق

جہاں تک اجرتوں کے قیمتوں کے اشاریہ سے ربط کا مسئلہ ہے، تو جب تک اجرت قرض نہ بن جائے، اس وقت تک اس کا حکم "قرضوں کے ربط" سے مختلف ہو گا۔ البتہ اجرت اگر قرض بن جائے تو اس صورت میں اس کا حکم بھی وہی ہو گا جو "قرضوں کے ربط" کا حکم ہے۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ "اجرتوں کے قیمتوں کے اشاریہ سے ربط" کی تین صورتیں ممکن ہیں:۔

ا ...... پہلی صورت یہ ہے کہ اجرتیں اور تنخواہیں نوٹوں کے ذریعہ طے ہو جائیں کہ اتنی اجرت یا تنخواہ دی جائے گی۔ اور متعاقدین یعنی مالک اور مزدور کے درمیان یہ معاہدہ ہو جائے کہ یہ تنخواہ ہر سال قیمتوں کے اشاریہ کے زیادتی کے تناسب سے بڑھتی رہے گی، مثلاً حکومت ایک شخص کو تین ہزار روپے ماہوار تنخواہ ملازم رکھے اور یہ معاہدہ کرے کہ یہ تنخواہ ہر سال کے شروع میں قیمتوں کے اشاریہ میں زیادتی کے تناسب سے بڑھتی رہے گی۔ اس صورت میں اس ملازم کو ہر سال کے آخر تک ہر ماہ تین ہزار روپے ہی قبول کرنے پڑیں گے، اور درمیان سال میں قیمتوں کے اشاریہ میں زیادتی کے تناسب کو نہیں دیکھا جائیگا۔ البتہ جب نیا سال شروع ہو گا تو اس وقت قیمتوں کے اشاریہ کو دیکھا جائے گا کہ ایک سال کے اندر اس میں کس تناسب سے زیادتی ہوئی، مثلاً قیمتوں کے اشاریہ میں

پانچ فیصد کے تناسب سے زیادتی ہوئی تھی تو اس ملازم کی تنخواہ میں بھی اسی تناسب سے زیادتی کرنی ہوگی۔ لہٰذا اب نئے سال سے اس کی تنخواہ تین ہزار ایک سو پچاس روپے ہو جائے گی۔

یہ طریقہ بہت سے ممالک مثلاً پاکستان وغیرہ میں رائج ہے۔ اور اس قسم کے ربط کی شریعت میں کوئی ممانعت نہیں ہے، اس۔لئے کہ اس صورت کا حاصل یہ ہے کہ دونوں فریق اجرتوں اور تنخواہوں میں ہر سال یا ہر چھ ماہ بعد ایک معین تناسب سے زیادتی پر متفق ہو گئے ہیں۔ اور یہ زیادتی کا تناسب اگرچہ عقد کے وقت تو فریقین کے علم میں نہیں ہوتا، مگر وہ پیانہ معلوم ہے جس کی بنیاد پر تناسب کا تعین ہوگا۔ اس لئے زیادتی کی مقدار میں جو جہالت کا شبہ تھا وہ مرتفع ہو گیا۔ یا یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہر نئے سال کے شروع میں جس تناسب سے قیمتوں میں زیادتی ہوئی ہوگی، اسی تناسب سے اضافہ شدہ اجرت پر اس عقد اجارہ کی تجدید کی جائے گی۔ اور اس میں کوئی شرعی ممانعت نہیں ہے۔

۲.....اجرتوں کے قیمتوں کے اشاریہ سے ربط کی دوسری صورت یہ ہے کہ اجرت کی تعین نوٹوں کی ایک معلوم مقدار پر ہو جائے لیکن عقد میں شرط کر لیں کہ مالک کے ذمہ یہ مقدار معلوم واجب نہیں بلکہ اس کے ذمہ وہ مقدار واجب ہوگی جو قیمتوں کے اشاریہ کی رو سے مہینہ کے آخر میں اس مقدار معلوم کے مساوی اور برابر ہوگی۔

مثلاً زید نے عمر کو ایک ماہ کے لئے ملازم رکھا اور یہ طے پایا کہ زید عمر کو مہینہ کے آخر میں قیمتوں کے اشاریہ کا لحاظ کرتے ہوئے اتنی رقم اجرت میں دے گا جو موجودہ ایک ہزار روپے کے مساوی ہوگی۔ چنانچہ قیمتوں کے اشاریہ میں ایک ماہ کے اندر دو فیصد (۲٪) کے تناسب سے قیمتیں بڑھ گئیں۔ تو اب زید مہینہ کے آخر میں عمر کو ایک ہزار بیس روپے۔ =/۱۰۲۰ روپے ادا کرے گا۔ اس لئے کہ یہ ایک ہزار اور بیس روپے شروع مہینے کے ایک ہزار روپے کے مساوی ہیں۔

لیکن جب مہینے کے آخر میں یہ طے ہو گیا کہ تنخواہ ایک ہزار اور بیس روپے ہے۔ تو اب یہ تنخواہ ہمیشہ کے لئے ایک ہزار اور بیس روپے ہی رہے گی زیادہ نہ ہوگی۔ لہٰذا اگر مالک مہینے کے آخر میں یہ تنخواہ ادا نہیں کر سکا حتیٰ کہ ایک مہینہ اور گزر گیا، یا ایک سال گزر گیا اور اس نے تنخواہ ادا نہیں کی، تب بھی مالک کے ذمہ ایک ہزار اور بیس روپے واجب

ہوں گے، قیمتوں کے اشاریہ میں زیادتی سے اس میں زیادتی نہیں آئے گی۔ مثلاً اگر اس عرصہ میں قیمتوں کے اشاریہ میں دس فیصد ۱۰ ٪ کے تناسب سے اضافہ ہو گیا تو وہ ملازم یہ مطالبہ نہیں کر سکے گا کہ چونکہ قیمتوں کے اشاریہ میں دس فیصد کے تناسب سے اضافہ ہو چکا ہے۔ اس لئے اب مجھے ایک ہزار بیس روپے پر دس فیصد کے حساب سے اضافہ کر کے اجرت دی جائے۔ اس لئے کہ عقد کے وقت ہی آپس کے اتفاق سے اجرت کے بارے میں یہ بات طے ہو چکی تھی کہ مہینے کے آخر میں جتنے روپے موجودہ ایک ہزار کے مساوی ہوں گے وہ دیئے جائیں گے۔ اور صرف اس کی تعیین کے لئے قیمتوں کے اشاریہ کو مدنظر رکھا جائے گا، لیکن جب مہینے کے آخر میں قیمتوں کے اشاریہ کی بنیاد پر ایک مرتبہ اجرت طے ہو گئی تو اب قیمتوں کے اشاریہ کا کام مکمل ہو چکا۔ اب اس کی ضرورت نہیں رہی اور اب وہ معین اجرت مالک کے ذمہ قرض ہو گئی، جس میں آئندہ نہ تو زیادتی ہو سکتی ہے اور نہ کمی واقع ہو سکتی ہے۔ قیمتوں کے اشاریہ میں چاہے کتنے بھی تغیرات واقع ہو جائیں۔

جہاں تک اس صورت کی شرعی حیثیت کا تعلق ہے میری رائے میں یہ بھی جائز ہے، بشرطیکہ قیمتوں کا اشاریہ اور اس کے حساب کا طریقہ فریقین کو اچھی طرح معلوم ہو، تاکہ بعد میں لاعلمی کی بناء پر آپس میں جھگڑا نہ ہو جائے۔ اس لئے کہ یہاں دونوں فریق اس بات پر متفق ہیں کہ طے شدہ اجرت ایک ہزار روپے نہیں بلکہ قیمتوں کے اشاریہ کے اعتبار سے مہینے کے آخر میں جتنے روپے موجودہ ایک ہزار روپے کے مساوی ہوں گے وہ مالک پر دینے واجب ہوں گے، جس کو حساب کے ذریعہ نکالنے کا طریقہ دونوں فریق کو معلوم بھی ہے۔ لہٰذا اجرت کی مقدار میں اتنی جہالت جھگڑے کا سبب نہیں بنے گی اور یہ صورت بالکل اسی طرح ہے جیسے کہ ایک شخص نے کسی کو ملازم رکھا اور اجرت یہ طے کی کہ مہینے کے آخر میں دس گرام سونے کی جو قیمت ہو گی وہ مالک کے ذمہ ادا کرنی واجب ہو گی۔ جب مہینے کے آخر میں دیکھا تو دس گرام سونے کی قیمت دو ہزار روپے تھی تو خود بخود یہ طے ہو گیا کہ اجرت دو ہزار روپے ہے۔ اب اس کے بعد اس اجرت میں نہ تو زیادتی ہو گی اور نہ کمی ہو گی، چاہے سونے کی قیمت اس کے بعد زیادہ ہو جائے یا کم ہو جائے، اس سے اجرت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

۳ ...... اجرتوں کے قیمتوں کے اشاریہ کے ساتھ ربط کا تیسرا طریقہ یہ ہے کہ اجرت تو روپے کی معین مقدار کے ذریعہ طے ہو جائے اور فریقین کے درمیان یہ شرط ہو جائے کہ وہ اجرت مالک کے ذمہ واجب ہوگی جو عقد اجارہ میں طے ہوئی ہے۔ لیکن مالک جس دن یہ اجرت ادا کرے گا اس دن قیمتوں کے اشاریہ میں جس تناسب سے اضافہ ہوا ہوگا، اسی تناسب سے وہ اجرت میں بھی اضافہ کر کے ادا کرے گا۔

مثلاً ایک شخص نے کسی کو ایک ہزار روپے پر ملازم رکھا اور دونوں کے درمیان یہ طے ہو گیا کہ اجرت ایک ہزار روپے ہے۔ لیکن مالک پر یہ ضروری ہو گا جس دن وہ یہ اجرت ادا کرے گا، اس دن قیمتوں کے اشاریہ میں جس تناسب سے اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہو گا، اسی تناسب سے وہ بھی ایک ہزار روپے میں اضافہ کر دے گا۔ لہٰذا مالک نے اگر یہ اجرت مہینے کے آخری دن میں ادا کی اور اس روز قیمتوں کے اشاریہ میں دو فیصد کے تناسب سے اضافہ ہو چکا تھا، تو اب مالک بھی دو فیصد کے تناسب سے اضافہ کر کے ایک ہزار اور بیس روپے ادا کرے گا۔ اور اگر مالک نے یہ اجرت ایک سال کے بعد ادا کی اور اس وقت تک قیمتوں کے اشاریہ میں دس فیصد کے تناسب سے اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہو چکا تھا تو اب مالک بھی دس فیصد کے تناسب سے اضافہ کر کے گیارہ سو روپے ادا کرے گا۔

میری رائے میں اس کا شرعی حکم "قرضوں کے قیمتوں کے اشاریہ کے ساتھ ربط" کی طرح ہے، جو کہ شرعاً جائز نہیں، جیسا کہ ہم تفصیل سے پیچھے بیان کر چکے ہیں۔

تیسری صورت اور دوسری صورت کے درمیان فرق یہ ہے کہ دوسری صورت میں اشاریہ سے صرف متفقہ اجرت کی تعیین کا کام لیا گیا۔ اور اشاریہ کی بنیاد پر جب ایک مرتبہ اجرت متعین ہو گئی تو اشاریہ کا کام ختم ہو چکا۔ اب ہمیشہ کے لئے یہی متعین اجرت مالک کے ذمہ واجب رہے گی۔ اس پر زیادتی نہ ہو گی، چاہے مالک جب بھی ادا کرے۔

بخلاف اس تیسری صورت کے کہ اس صورت میں اجرت ایک ہزار روپے متعین تھی جو ادا نہ کرنے کی بنا پر مالک کے ذمہ قرض بن گئی تھی اور پھر اس قرض کو اشاریہ

کے ساتھ ملا دیا گیا تھا۔ لہٰذا اس تیسری صورت کا بھی وہی عدم جواز کا حکم ہو گیا جو قرضوں کے اشاریہ کے ساتھ ربط کا حکم ہے۔

اس تیسری صورت کے بارے میں ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اجرت کی تعیین میں اشاریہ لینا فرض پورا کر رہا ہے کہ جس وقت آپ چاہیں نرخ نامہ کے ذریعہ اجرت متعین کر کے ادا کر دیں۔ اس لئے کہ اجرت کی تعیین عقد اجارہ کے وقت ہی طے ہو جانا ضروری ہے۔ یا دوسرے کسی خاص وقت کے اندر اندر اس کی اس طرح تعیین ضروری ہے کہ اس تعیین کے بعد اجرت میں نہ تو زیادتی ہو سکے اور نہ کمی ہو سکے۔ لہٰذا اگر اجرت کو کسی دوسری چیز کے ساتھ اس طرح ہمیشہ کے لئے معلق کر دیا جائے کہ اس دوسری چیز کی زیادتی سے اس اجرت میں بھی زیادتی ہو جائے اور اس چیز میں کمی سے اجرت میں بھی کمی واقع ہو جائے۔ اس صورت میں تو اجرت مجہول ہی رہے گی اور کسی معلوم مقدار پر اس کی تعیین کسی وقت بھی نہ ہو سکے گی۔ اور ایسی جہالت عقد اجارہ کو فاسد کر دیتی ہے۔ واللہ اعلم۔ بروز اتوار، مورخہ ۲۵۔ جمادی الاولی ۱۴۰۸ھ

حواشی

(۲۹) علامہ ابن عابدین رحمتہ اللہ علیہ ایک دوسرے مسئلہ میں فرماتے ہیں۔

"ویدل علیہ ایضا تعبیرہم بالغلاء والرخص فانہ انما یظہر لذا کانت غالبة الغش تقوم بغیرھا"۔

(۳۰) دیکھئے: تنبیہ الرقود ۲/ ۶۰، زرقانی علی الخلیل ۵/ ۶۰ا امام سیوطی کی "الحاوی للفتاوی ۱/ ۹۷، ۹۹، الشرح الکبیر علی المقنع ۴/ ۳۵۸

(۳۱) حقیقت میں حکومت نے اس اعلان کے بعد نئے پیسے جاری کئے اور وہ نئے سو پیسے ایک روپیہ کے مساوی قرار دیئے، اور پرانے پیسے بھی اپنی پرانی قیمت کے مطابق ہی جاری رہے۔ لہٰذا یہ مثال ہمارے زیر بحث مسئلہ پر منطبق نہیں ہوتی۔ لیکن ہم یہ فرض کرتے ہیں کہ حکومت نے نئے پیسے جاری نہیں کئے، بلکہ انہیں پرانے پیسوں کی قیمت میں تبدیلی کا اعلان کر دیا کہ اب وہی پرانے سو پیسے ایک روپیہ کے مساوی تصور کئے جائیں گے۔ تو اس صورت میں یہ مثال ہمارے زیر بحث مسئلہ پر منطبق ہو جائے گی۔

قسطوں پر خرید و فروخت

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط و ترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"ان الذین یکسبون الاثم سیجزون ما کانو ایقترفون"
(سورۃ الانعام:۱۲۰)

یعنی جو لوگ گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں، قیامت کے روز
ان کے ان اعمال کی سزا دی جائے گی جو وہ لوگ یہاں پر کیا کرتے تھے۔

قسطوں پر خرید و فروخت

الحمد لله رب العالمین، والصلاة والسلام علی رسوله الکریم، وعلی آله واصحابه اجمعین، وعلی کل من تبعهم باحسان الی یوم الدین، وبعد:

موجودہ دور میں قسطوں پر بیچنے کا رواج تمام اسلامی ممالک میں عام ہو چکا ہے۔ اور بہت سے لوگ اپنی ضرورت کی اشیاء خریدنے اور مکانات کی تعمیر اور جدید قسم کے مہنگے آلات صرف قسطوں پر خرید سکتے ہیں۔ اور نقد خریدنا ان کی طاقت اور استطاعت سے باہر ہوتا ہے، اس لئے اس بیع کا شرعی حکم اور اس پر متفرع ہونے والے مختلف مسائل کو تفصیل سے بیان کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی، انشاء اللہ یہ مختصر مقالہ اس بیع کے بارے میں ضروری احکام و مسائل کے لئے کافی ہوگا، اللہ تعالیٰ صحیح بات لکھنے کی توفیق عطا فرمائے، اور وہ اپنی مرضیات کے مطابق اس کی تکمیل کرا دے۔ آمین۔

قسطوں پر بیع کی حقیقت

قسطوں پر بیع کا مطلب وہ بیع ہے جس میں بیچنے والا اپنا سامان خریدار کو اسی وقت دیدے، لیکن خریدار اس چیز کی قیمت فی الحال ادا نہ کرے۔ بلکہ وہ طے شدہ قسطوں کے مطابق اس کی قیمت ادا کرے۔ لہٰذا جس بیع میں مذکورہ بالا صورت پائی جائے اس کو "بیع بالتقسیط" کہیں گے، چاہے اس چیز کی طے شدہ قیمت اس کی بازاری قیمت کے برابر ہو۔ یا کم یا زیادہ۔ لیکن "بیع بالتقسیط" میں عام معمول یہ ہے کہ اس میں چیز کی قیمت بازاری قیمت سے زیادہ مقرر کی جاتی ہے، لہٰذا اگر خریدار اس چیز کو نقد خریدنا چاہے تو وہ اس چیز کو مقررہ قیمت سے کم قیمت پر بازار سے خرید سکتا ہے، لیکن اگر خریدار اس چیز کو ادھار خریدنا چاہے گا تو بیچنے والا اس وقت اس کو بیچنے پر تیار ہوگا جب اس کو نقد کے مقابلے میں زیادہ قیمت وصول ہو۔ اس لئے عام طور پر "بیع بالتقسیط" میں نقد بیع کے مقابلے میں زیادہ قیمت مقرر کی جاتی ہے۔

مدت کے مقابلے پر قیمت زیادہ کرنا

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ ادھار فروخت کرنے کی صورت میں نقد فروخت کے مقابلے میں قیمت زیادہ مقرر کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ پر قدیم اور جدید دونوں قسم کے فقہاء نے بحث کی ہے، چنانچہ بعض علماء اس زیادتی کو ناجائز کہتے ہیں، اس لئے کہ ثمن کی یہ زیادتی "مدت" کے عوض میں ہے، اور جو ثمن "مدت" کے عوض میں دیا جائے، وہ سود ہے، یا کم از کم سود کے مشابہہ ضرور ہے۔ یہ زین العابدین علی بن الحسین، اور الناصر، المنصور باللہ اور ھادویہ کا مسلک ہے۔ اور علامہ شوکانی رحمتہ علیہ نے ان فقہاء کا یہی مسلک نقل فرمایا ہے (نیل الاوطار، ۵: ۱۷۲)

لیکن ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء اور محدثین کا مسلک یہ ہے کہ ادھار بیع میں نقد بیع کے مقابلے میں قیمت زیادہ کرنا جائز ہے، بشرطیکہ عاقدین عقد کے وقت ہی بیع موجل ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں قطعی فیصلہ کر کے کسی ایک ثمن پر متفق ہو جائیں، لہٰذا اگر بائع یہ کہے کہ میں نقد اتنے میں اور ادھار اتنے میں بیچتا ہوں، اور اس کے بعد کسی ایک

بھاؤ پر اتفاق کئے بغیر دونوں جدا ہو جائیں تو یہ بیع ناجائز ہے، لیکن اگر عاقدین مجلس عقد میں ہی کسی ایک شق اور کسی ایک ثمن پر اتفاق کر لیں تو یہ بیع جائز ہو جائے گی۔

چنانچہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ جامع ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث "نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین فی بیعۃ" کے تحت تحریر فرماتے ہیں۔

وقد فسر بعض اهل العلم، قالوا بيعتين فى بيعة ان يقول ابيعك هذا الثوب بنقد بعشرة، وبنسيئة بعشرين، ولا يفارقه احد البيعين فان فارقه على احد ہما فلا باس اذا كانت العقدة على احد منهما

(ترمذی، کتاب البیوع، باب نمبر۱۸، حدیث نمبر۱۲۳۱)

"بعض اہل علم نے اس حدیث کی یہ تشریح بیان کی ہے کہ " بیعتین فی بیعۃ " سے مراد یہ ہے کہ بائع مشتری سے کہے کہ "میں یہ کپڑا تم کو نقد دس درھم میں بیچتا ہوں، اور ادھار بیس درہم میں بیچتا ہوں۔ اور پھر کسی ایک بیع پر اتفاق کر کے جدائی نہیں ہوئی۔ لیکن اگر ان دونوں میں سے کسی ایک پر اتفاق ہونے کے بعد جدائی ہوئی تو اس میں کوئی حرج نہیں (یعنی بیع جائز ہے) کیونکہ معاملہ ایک پر طے ہو گیا ہے"۔

امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ کے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ مذکورہ بیع کے ناجائز ہونے کی علت یہ ہے کہ عقد کے وقت کسی ایک صورت کی عدم تعیین سے ثمن دو حالتوں میں متردد ہو جائے گا۔ اور یہ تردد جہالت ثمن کو مستلزم ہے، جس کی بناء پر بیع ناجائز ہوئی، مگر مدت کے مقابلے میں ثمن کی زیادتی ممانعت کا سبب نہیں، لہٰذا اگر عقد کے وقت ہی کسی ایک حالت کی تعیین کر کے جہالت ثمن کی خرابی دور کر دی جائے تو پھر اس بیع کے جواز میں شرعاً کوئی قباحت نہیں رہے گی۔

ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء کا بھی وہی مسلک ہے جو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے (دیکھئے: المغنی لابن قدامۃ، ۴: ۱۷۷۔ المبسوط للسرخسی، ۱۳: ۸۔ الدسوقی علی الشرح الکبیر، ۳: ۵۸۔ مغنی المحتاج للشربینی، ۲: ۳۱۔) اور دلائل

سے یہی راجح ہے۔ اس لئے کہ قرآن و حدیث میں اس بیع کے عدم جواز پر کوئی نص موجود نہیں، اور اس بیع میں ثمن کی جو زیادتی پائی جارہی ہے، اس پر ربا کی تعریف بھی صادق نہیں آرہی ہے۔ کیونکہ وہ قرض نہیں ہے اور نہ ہی یہ اموال ربویہ کی بیع ہو رہی ہے، بلکہ یہ ایک عام بیع ہے۔ اور عام بیع میں بائع کو شرعاً مکمل اختیار ہے کہ وہ اپنی چیز جتنی قیمت پر چاہے، فروخت کرے، اور بائع کیلئے شرعاً یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ اپنی چیز بازاری دام پر ہی فروخت کرے۔ اور قیمت کی تعیین میں ہر تاجر کا علیحدہ اصول ہوتا ہے۔ بعض اوقات ایک ہی چیز کی قیمت حالات کے اختلاف سے مختلف ہو جاتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص اپنی چیز کی قیمت ایک حالت میں ایک مقرر کرے اور دوسری حالت میں دوسری مقرر کرے تو شریعت اس پر کوئی پابندی عائد نہیں کرتی۔

لہٰذا اگر کوئی شخص اپنی چیز نقد آٹھ روپے میں اور ادھار دس روپے میں بیچ رہا ہو، اس شخص کے لئے بالاتفاق اسی چیز کو نقد دس روپے میں فروخت کرنا بھی جائز ہے، بشرطیکہ اس میں دھوکہ فریب نہ ہو۔ اور جب نقد دس روپے میں بیچنا جائز ہے تو ادھار دس روپے میں بیچنا کیوں ناجائز ہو گا؟

چونکہ یہ مسئلہ ائمہ اربعہ کے درمیان متفق علیہ ہے، اور اکثر فقہاء اور محدثین نے اس کو بیان کیا ہے، اس لئے قرآن سنت سے اس بیع کے جواز پر دلائل بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس بیع کے جواز کے بعد اس سے متفرع ہونے والے مختلف مسائل پر انشاء اللہ تفصیلی بحث کریں گے۔

دو قیمتوں میں سے کسی ایک کی تعیین شرط ہے

جیسا کہ ہم نے پیچھے ذکر کیا کہ بائع کے لئے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ بھاؤ تاؤ کے وقت مختلف قیمتیں بیان کرے، مثلاً یہ کہے کہ نقد آٹھ روپے میں اور ادھار دس روپے میں بیچوں گا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس کے لئے یہ جائز ہے کہ مختلف مدتوں کے مقابلے میں مختلف قیمتیں متعین کرے؟ مثلاً وہ کہے کہ ایک ماہ کے ادھار پر دس روپے میں اور دو ماہ کے ادھار پر بارہ روپے میں (اور تین ماہ کے ادھار پر چودہ روپے

میں) بیچتا ہوں؟ اس بارے میں فقہاء کی کوئی عبارت تو نظر سے نہیں گزری، البتہ فقہاء کے سابقہ اقوال پر قیاس کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صورت بھی جائز ہے، اس لئے کہ جب نقد اور ادھار کی بنیاد پر قیمتوں میں اختلاف جائز ہے تو پھر مدتوں کے اختلاف کی بناء پر قیمتوں میں اختلاف بھی جائز ہے۔ اس لئے کہ دونوں صورتوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

البتہ مختلف قیمتوں کا تذکرہ صرف بھاؤ تاؤ کے وقت ہی جائز ہے۔ لیکن عقد بیع صرف اس وقت جائز ہے جب عاقدین کے درمیان قیمت اور مدت دونوں کی تعیین پر اتفاق ہو چکا ہو۔ لہذا بھاؤ تاؤ میں ذکر کردہ مختلف قیمتوں اور مدتوں میں سے کسی ایک کی تعیین بیع کے وقت ہی ضروری ہے۔ ورنہ بیع جائز نہ ہوگی۔

اور اگر بھاؤ تاؤ کے وقت بائع مشتری سے کہے کہ اگر تم ایک ماہ بعد اس کی قیمت ادا کرو گے تو اس کی قیمت دس روپے ہے اور اگر دو ماہ بعد ادا کرو گے تو اس کی قیمت بارہ روپے ہے۔ اور تین ماہ بعد ادا کرو گے تو اس کی قیمت چودہ روپے ہے، اور پھر مجلس عقد میں کسی ایک شق کی تعیین کے بغیر عاقدین اس خیال سے جدا ہو گئے کہ مشتری ان تین شقوں میں سے ایک شق کو بعد میں اپنے حالات کے مطابق اختیار کر لے گا۔ تو یہ بیع بلا جماع حرام ہے، اور عاقدین پر واجب ہے کہ وہ اس عقد کو فسخ کریں۔ اور دوبارہ از سر نو جدید عقد کریں۔ جس میں کسی ایک شق کو وضاحت کے ساتھ معین کریں۔

ثمن میں زیادتی جائز ہے، منافع کا مطالبہ جائز نہیں

یہاں یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ اوپر اس بیع کے جواز کے بارے میں جو کچھ بیان کیا گیا وہ اس وقت ہے جب نفس ثمن میں زیادتی کر دی جائے، لیکن اگر یہ بیع اس طرح کی جائے جس طرح بعض لوگ کرتے ہیں کہ نقد بیچنے کی بنیاد پر اس چیز کی ایک قیمت مقرر کر لیتے ہیں اور پھر اس قیمت کی ادائیگی میں تاخیر کی بنیاد پر اس کی اصل قیمت پر اضافہ کرتے ہیں، یہ صورت سود میں داخل ہے۔ مثلاً بائع یہ کہے میں فلاں چیز تم کو آٹھ روپے میں نقد فروخت کرتا ہوں، لیکن اگر تم نے ایک ماہ تک قیمت ادا نہ کی تو تمہیں دو روپے مزید ادا

کرنے ہوں گے۔ اب اس دو روپے کو "منافع" کا نام دیا جائے یا کچھ اور، لیکن اس کے سود ہونے میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔ اس لئے کہ اس چیز کی اصل قیمت آٹھ روپے مقرر کر دی۔ اور یہ آٹھ روپے بیع کے نتیجے میں مشتری کے ذمہ دین ہو گئے۔ اب اس آٹھ روپے سے زیادہ مطالبہ کرنا یقیناً سود ہی ہے۔

دونوں صورتوں میں عملی فرق یہ ہے کہ پہلی صورت اس لئے جائز ہے کہ اس میں فریقین کے درمیان جن مختلف قیمتوں پر بھاؤ تاؤ ہو رہا تھا، ان میں سے ایک قیمت یقینی طور پر فریقین کے اتفاق سے طے ہو جاتی ہے۔ اور بیع مکمل ہونے کے بعد اس قیمت میں اضافہ یا کمی کا کوئی راستہ نہیں ہوتا، اور مشتری کی طرف سے قیمت کی ادائیگی میں تقدیم و تاخیر سے کوئی فرق واقع نہیں ہوتا، مثلاً اگر مشتری نے وہ چیز دس روپے میں اس شرط پر خریدی کہ ایک ماہ بعد قیمت ادا کرے گا، لیکن کسی وجہ سے وہ ایک ماہ کے بجائے دو ماہ میں قیمت ادا کرے، تب بھی وہ دس روپے ہی ادا کرے گا، اب مدت کی زیادتی کی بنیاد پر قیمت میں زیادتی نہیں ہوگی۔ اور دوسری صورت اس لئے ناجائز ہے کہ اس میں قیمت تو آٹھ روپے متعین ہو گئی، اور پھر ادائیگی میں تاخیر کی بنیاد پر اس میں نفع کا اضافہ کیا گیا، اور اس کے بعد پھر ادائیگی میں جتنی تاخیر ہوتی جائے گی، نفع میں مزید اضافہ ہوتا جائے گا، مثلاً اس چیز کی اصل قیمت آٹھ روپے متعین ہو گئی، اور پھر ادائیگی میں ایک ماہ کی تاخیر کی بنیاد پر دو روپے نفع کا اضافہ ہو جائے گا، اور اگر مشتری نے دو ماہ بعد قیمت ادا کی تو اب چار روپے کا اضافہ ہو جائے گا اور تین ماہ کی تاخیر پر چھ روپے کا اضافہ ہو جائے گا۔ اس طرح ہر تاخیر پر قیمت میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ لہٰذا بیع کی پہلی صورت شرعاً جائز اور حلال ہے۔ اور دوسری صورت ربا میں داخل ہے۔ اور شرعاً ناجائز ہے۔

دین کی توثیق اور اس کی قسمیں

چونکہ بیع موجل میں بیع کے مکمل ہوتے ہی ثمن مشتری کے ذمہ دین ہو جاتا ہے۔ اس لئے بائع کو مشتری سے اس دین پر کسی توثیق کا مطالبہ کرنا، یا مقرر وقت پر دین ادا کرنے پر کسی گارنٹی کا مطالبہ کرنا جائز ہے۔

رہن کا مطالبہ کرنا

دین کی ادائیگی پر گارنٹی کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک رہن رکھنا، دوسرے یہ کہ تیسرے شخص کا ضمانت دینا۔ پہلی صورت میں مشتری اپنی کوئی مملوکہ چیز بائع کے پاس بطور رہن رکھوائے، اور بائع گارنٹی کے طور پر اس چیز کو اپنے پاس رکھ لے، لیکن اس شئی مرہون سے منتفع ہونا اس کے لئے کسی صورت میں جائز نہیں، اس لئے کہ اس شئی مرہون سے منتفع ہونا بھی ربا کی ایک صورت ہے، البتہ وہ چیز بائع کے پاس اس لئے رکھی رہے گی تاکہ مشتری اس رہن کے دباؤ کی وجہ سے وقت مقررہ پر دین ادا کرنے کا اہتمام کرے، ہاں اگر مشتری وقت مقررہ پر دین ادا کرنے سے قاصر ہو جائے تو پھر بائع اس چیز کو بیچ کر اپنا دین وصول کر لے۔ لیکن عقد کے وقت جو قیمت مقرر ہوئی تھی، اس سے زیادہ وصول کرنا اس کے لئے جائز نہیں۔ لہٰذا اگر اس شئی مرہون کے بیچنے سے اتنی رقم وصول ہوئی ہو کہ بائع اپنا دین وصول کرنے کے بعد بھی کچھ رقم بچ جائے، تو وہ بچی ہوئی رقم مشتری کو واپس لوٹانا ضروری ہے۔ اور جس طرح مشتری کے لئے اپنی مملوکہ اشیاء کو رہن رکھوانا جائز ہے۔ اسی طرح ان اشیاء کی صرف دستاویزات اور کاغذات کو رہن رکھوانا بھی جائز ہے۔

ادائیگی کی گارنٹی کے حصول کے لئے بائع کا مبیع کو محبوس کر لینا

آج کل لوگوں کے درمیان معاملات کی جو صورتیں اور طریقے رائج ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ بیع موجل (ادھار بیع) میں بائع مبیع کو اپنے پاس اس وقت تک محبوس رکھتا ہے جب تک مشتری اس چیز کی قیمت ادا نہ کر دے، یا جب تک مشتری اس کی کچھ قسطیں ادا نہ کر دے۔

بیع موجل میں بائع کے لئے مبیع کو محبوس کرنے کی مذکورہ بالا صورت دو طریقوں سے ممکن ہے:

ایک یہ کہ ثمن کی وصولیابی کے لئے مبیع کو روک لیا جائے

دوسرے یہ کہ بطور رہن کے مبیع کو روک لیا جائے

دونوں صورتوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی صورت میں جب ثمن کی وصولی کے لئے مبیع کو محبوس کیا جائے گا۔ اس وقت مبیع مضمون بالثمن ہوگی، مضمون بالقیمۃ نہیں ہوگی. لہٰذا اگر حالت حبس میں وہ مبیع ہلاک ہو گئی تو اس صورت میں بیع فسخ ہو جائے گی اور بازاری قیمت کا ضمان اس پر نہیں آئے گا۔

دوسری یعنی رہن کی صورت میں اگر وہ مبیع بائع کے پاس تعدی کے بغیر ہلاک ہو جائے تو بیع فسخ نہیں ہوگی، بلکہ وہ مشتری کے مال سے ہلاک ہوگی اور مشتری کے ذمہ سے ثمن ساقط نہ ہو گا، اور اگر بائع کی تعدی کی وجہ سے ہلاک ہوئی ہو تو مرتھن (بائع) اس چیز کی بازاری قیمت کا ضامن ہو گا۔ ثمن کا ضامن نہ ہو گا۔

جہاں تک پہلی صورت کا تعلق ہے۔ یعنی ثمن کی وصولیابی کے لئے مبیع کو روکنا۔ بیع بالتقسیط میں یہ صورت جائز نہیں ہے، اس لئے کہ بیع بالتقسیط بیع موجل ہے۔ اور بائع کو ثمن کے استیفاء کے لئے حبس مبیع کا حق صرف نقد بیع میں حاصل ہوتا ہے۔ ادھار بیع میں یہ حق بائع کو نہیں ملتا، چنانچہ فتاویٰ ہندیہ میں ہے کہ:

قال اصحابنا رحمهم الله تعالى للبائع حق حبس المبيع لاستيفاء الثمن اذا كان حالا ، كذا في المحيط ، وان كان موجلاً، فليس للبائع ان يحبس المبيع قبل حلول الاجل ولا بعده، كذا في المبسوط -

(فتاویٰ ہندیہ، ۳ : ۱۵، باب نمبر ۴، کتاب البیوع)

ہمارے اصحاب رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نقد بیع میں ثمن کی وصولیابی کے لئے بائع کو حبس مبیع کا حق حاصل ہے، لیکن بیع موجل میں بائع کو حبس مبیع کا حق حاصل نہیں، نہ ادائیگی کے وقت سے پہلے، اور نہ ادائیگی کے وقت کے بعد۔ مبسوط للسرخسی -

جہاں تک دوسری صورت کا تعلق ہے، وہ یہ ہے کہ مشتری کے ذمہ اس مبیع کا جو ثمن واجب ہو چکا ہے اس کے عوض میں بائع وہی مبیع بطور رہن کے اپنے قبضے میں رکھے۔ یہ صورت دو طریقوں سے ممکن ہے۔

اول یہ کہ مشتری اس مبیع پر قبضہ کرنے سے پہلے ہی بائع کے پاس بطور رہن

چھوڑ دے۔ یہ صورت تو جائز نہیں۔ اس لئے کہ یہ وہی صورت بن جاتی ہے کہ بائع حصول ثمن کے لئے مبیع کو اپنے پاس روک لے۔ اور حصول ثمن کے لئے حبس مبیع بیع موجل میں جائز نہیں۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ مشتری اس مبیع کو پہلے اپنے قبضے میں لے۔ اور پھر بطور رہن کے وہی مبیع بائع کے پاس واپس رکھ دے، یہ صورت اکثر فقہاء کے نزدیک جائز ہے۔ چنانچہ امام محمد رحمتہ اللہ علیہ الجامع الصغیر میں فرماتے ہیں کہ:

ومن اشتری ثوبا بدراهم، فقال البائع: امسک هذا الثوب، حتی اعطیک الثمن، فالثوب رهن

اگر کسی شخص نے چند درہم کا کوئی کپڑا خریدا، اور پھر مشتری نے بائع سے کہا کہ اس کپڑے کو اپنے پاس ہی رکھو، جب تک میں تمہیں اس کی قیمت ادا نہ کروں۔ اس صورت میں یہ کپڑا بائع کے پاس رہن سمجھا جائے گا۔

اسی عبارت کو صاحب هدایہ نے بھی نقل کیا ہے، اور پھر صاحب کفایہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

"لان الثوب لما اشتراه وقبضه کان ہو و سائر الاعیان المملوکة سواء ی صحة الرهن"

اس لے کہ جب مشتری نے کپڑا خرید کر اس پر قبضہ بھی کر لیا تو پھر اس کپڑے کو بطور رہن رکھوانا جائز ہے، جیسے دوسری مملوک اشیاء کا رہن جائز ہوتا ہے۔

(الکفایة شرح الهدایة، برحاشیه فتح القدیر، ج ۹ ص ۹۹)

اور پھر علامہ حصکفی رحمۃ اللہ علیہ در مختار میں اور وضاحت کے ساتھ اس مسئلہ کو بیان فرماتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

ولو کان ذلک الشیئ الذی قال له المشتری: امسکه ہو المبیع الذی اشتراه بعینه، لو بعد قبضه، لانه حینئذ یصلح ان یکون رهنا بثمنه، ولو قبله لایکون رہنا، لانه محبوس بالثمن -

وہ چیز جس کے بارے میں مشتری نے بائع سے یہ کہا کہ: تم اس کو اپنے پاس روک لو، اگر وہ

چیز مبیع ہی تھی جس کو اس نے بائع سے خریدا تھا، اس صورت یہ دیکھا جائے گا کہ اگر مشتری نے اس چیز پر قبضہ کر لیا تھا۔ تب تو وہ چیز ثمن کے مقابلے میں رہن بننے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اور اگر مشتری نے اس پر قبضہ نہیں کیا تھا۔ بلکہ قبضہ کرنے سے پہلے ہی مشتری نے بائع کے پاس مبیع بطور رھن کے رکھوا دی تو اس صورت میں یہ مبیع رہن نہیں بنے گی۔ اس لئے کہ اب وہ مبیع حصول ثمن کے لئے محبوس ہے۔

اس عبارت کے تحت علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

> قوله: "لانه حينئذ يصلح الخ" اى لتعين ملكه فيه، حتى لوهلك يهلك على المشترى ولا ينفسخ العقد، قوله: "لانه محبوس بالثمن" اى و ضمانه يخالف ضمان الرهن، فلايكون مضموناً بضمانين مختلفين، لاستحالة اجتما عهما، حتى لو قال: امسك المبيع حتى اعطيك الثمن قبل القبض فهلك انفسخ البيع - زيلعى

(ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الرھن، ج ۶ ص ۴۹۷)

قولہ: "لانه حينئذ يصلح الخ" اس لئے کہ اس میں مشتری کی ملکیت متعین ہو چکی تھی، یہی وجہ ہے کہ اگر اس کے بعد وہ چیز ہلاک بھی ہو جائے تو مشتری کی طرف سے ہلاک ہو گئی، اور ہلاکت کی بنیاد پر بیع فسخ نہیں ہوگی۔

قولہ: لانہ محبوس بالثمن "اس لئے کہ محبوس بالثمن کا ضمان رہن کے ضمان سے مختلف ہے۔ اور ایک ہی چیز دو مختلف ضمانوں کی طرف سے مضمون نہیں ہو سکتی، اس لئے کہ دو مختلف ضمانوں کا ایک چیز میں جمع ہونا محال ہے۔ حتیٰ کہ اگر مشتری مبیع پر قبضہ کرنے سے پہلے ہی بائع سے یہ کہہ دے کہ: جب تک میں تم کو ثمن ادا نہ کروں اس وقت تک مبیع اپنے پاس رکھنا، اس صورت میں اگر مبیع بائع کے پاس ہلاک ہو جائے تو بیع فسخ ہو جائے گی۔

بہر حال مندرجہ بالا عبارات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس قسم کے رہن کے جواز میں بعد کے فقہاء کرام کا کوئی اختلاف نہیں ہے بشرطیکہ صلب عقد میں یہ رہن مشروط نہ ہو۔

لیکن اگر صلب عقد ہی میں یہ رہن مشروط ہو تو پھر اس صورت کے جواز میں علامہ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ نے اختلاف نقل کیا ہے۔ لیکن ان کے نزدیک صحیح اور قابل اعتماد مسلک جواز ہی کا ہے۔ چنانچہ المغنی میں فرماتے ہیں کہ:

واذا تبایعا بشرط ان یکون المبیع رہنا علی ثمنہ لم یصح، قالہ ابن حامد رحمہ اللہ وھو قول الشافعی لان المبیع حین شرط رھنہ لم یکن ملکا لہ وسواء شرط انہ یقبضہ ثم یرھنہ اوشرط رھنہ قبل قبضہ ...... وظاہر الروایۃ صحۃ رہنہ ...... فاما ان لم یشترط ذلک فی البیع لکن رھنہ عندہ بعد البیع فان کان بعد لزوم البیع فالاولی صحتہ، لانہ یصح رھنہ عند غیرہ، فصح عندہ کغیرہ، ولانہ یصح رھنہ علی غیر ثمنہ فصح رھنہ علی ثمنہ، وان کان قبل لزوم البیع انبنی علی جواز التصرف فی المبیع، ففی کل موضع جاز التصرف فیہ جاز رھنہ، و مالا فلا، لانہ نوع تصرف، فاشبہ بیعہ"

(المغنی لابن قدامۃ، ج ۴ ص ۲۲۷، کتاب الرھن)

اگر بائع اور مشتری اس شرط پر بیع کا معاملہ کریں کہ مبیع بائع کے پاس ہی ثمن کے مقابلے میں بطور رہن کے رکھی جائے گی تو یہ بیع صحیح نہیں، علامہ ابن حامد رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا ہی فرمایا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے، اس لئے کہ جب مبیع کو بائع کے پاس بطور رہن رکھنے کی شرط لگائی گئی اس وقت وہ مبیع مشتری کی ملکیت میں نہیں تھی، چاہے یہ شرط ہو کہ مشتری اس مبیع پر قبضہ کرنے کے بعد رہن کے طور پر رکھوائے گا۔ یا قبضہ سے پہلے رکھن رکھوانے کی شرط ہو...... مگر ظاہر الروایۃ کے مطابق یہ رھن درست ہے...... لیکن اگر بیع کے اندر رہن کی شرط نہیں لگائی، مگر بیع مکمل ہونے کے بعد اسی بائع کے پاس مبیع کو رکھوایا۔ تو اس صورت میں اگر بیع لازم ہونے کے بعد وہ مبیع بطور رہن

رکھوائی ہے تو یہ صورت بطریق اولی درست ہے۔ اس لئے (کہ لزوم بیع کے بعد) جب مشتری یہ مبیع غیر بائع کے پاس رہن رکھوا سکتا ہے تو پھر بائع کے پاس رکھوانا بھی جائز ہے۔ اور جب غیر ثمن کی بدلہ میں اس مبیع کو رہن رکھوا سکتا ہے تو ثمن کے بدلہ میں بھی رہن رکھوانا صحیح ہے۔ اور اگر لزوم بیع سے پہلے مشتری نے وہ مبیع رہن رکھوائی ہے تو اس صورت میں یہ مسئلہ اس امر پر متفرع ہو گا کہ مشتری کے لئے مبیع میں تصرف جائز ہو گیا تھا یا نہیں؟ لہٰذا بیع کی جس صورت میں مشتری کو مبیع کے اندر تصرف کرنا جائز ہو گا، اس صورت میں اس مبیع کو رہن رکھوانا بھی جائز ہے اور جہاں مبیع میں تصرف جائز نہیں، وہاں رہن رکھوانا بھی جائز نہیں، کیونکہ رہن رکھوانا درحقیقت ایک قسم کا تصرف ہے، تو یہ رہن حکم میں بیع کے مشابہ ہو گا۔

الرھن السائل (Floating Mortgage)

اسلامی ممالک کے بہت سے قوانین میں رہن کی ایک اور صورت بھی ملتی ہے جس میں مرتھن شئی مرہون پر قبضہ نہیں کرتا، بلکہ وہ چیز راہن کے پاس ہی رہتی ہے۔ لیکن راھن مدیون جب اداء دین سے قاصر رہے تو پھر مرہون دائن راہن سے مطالبہ کر سکتا ہے۔ کہ وہ شئی مرہون کو بیچ کر دین ادا کرے، اس قسم کے رہن کو کبھی "الرھن السلوج" (Simple Mortgage) سادہ رہن کہا جاتا ہے۔ اور کبھی "الذمۃ السائلۃ" (Floating Charge) کہا جاتا ہے، مثال کے طور پر مدیون اپنی گاڑی دائن کے پاس بطور رہن رکھوائے، لیکن گاڑی بدستور مدیون راہن کے قبضے میں رہے، اور وہ اس کو اپنی ضروریات میں استعمال بھی کرتا رہے۔ لیکن جب تک وہ راہن مرتھن دائن کا دین ادا نہیں کرے گا اس وقت تک وہ اس گاڑی کو آگے فروخت نہیں کر سکتا، اور اگر وہ راھن مرتھن کا دین ادا کرنے سے قاصر ہو جائے تو پھر مرتھن کو اس چیز کے بیچنے کا حق بھی حاصل ہو جائے گا۔ اور اس بیچنے کے حق کو "الذمۃ السائلۃ" (Floating Charge) کہا جاتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا دین پر تصدیق اور اعتماد کے حصول کے لئے اس قسم کا رہن رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

فقہی اعتبار سے اس کے جواز میں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ اکثر و بیشتر فقہاء نے رہن کے صحیح اور پورا ہونے کے لئے یہ شرط لگائی ہے کہ مرتھن اس شیئ مرہون پر قبضہ کرے اور اس شرط کی بنیاد قرآن کریم کی یہ آیت ہے:

"فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ"

(سورۃ البقرۃ: ۲۸۳)

جبکہ رہن کی مذکورہ صورت میں مرتھن شئی مرہون پر قبضہ نہیں کرتا۔ اس لئے یہ رہن درست نہ ہونا چاہئے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ فقہاء نے اگرچہ شئی مرہون پر مرتھن کے قبضہ کی شرط لگائی ہے، لیکن اس کے ساتھ اس کی بھی اجازت دی ہے کہ راھن اس چیز کو بطور عاریت کے اس سے واپس لے سکتا ہے۔ اور اس سے منتفع ہو سکتا ہے، اور اس عاریت کی وجہ سے یہ رھن فاسد نہ ہو گا۔ بلکہ مرتھن کو بھی یہ حق حاصل رہے گا کہ جب چاہے شئی مرھون واپس راھن سے طلب کر لے، اور اگر وہ چیز راہن کے قبضہ میں ہلاک ہو گئی تو اسی کی چیز ہلاک ہو جائے گی، اور مرتھن کو یہ حق بھی حاصل ہے کہ وہ دین کی ادائیگی کی مدت گزرنے کے بعد اس چیز کو بیچ کر اپنا دین وصول کر لے۔ اور اگر راہن مفلس ہو جائے یا اس کا انتقال ہو جائے تو بھی شئی مرہون میں دین کی حد تک مرتھن کا حق ہو گا، دوسرے مدیون اس چیز میں شریک نہیں ہوں گے۔ چنانچہ صاحب ہدایہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

"واذا اعار المرتهن الرهن الراهن ليخدمه او ليعمل له عملاً، فقبضه، خرج من ضمان المرتهن، لمنافاة بين يد العارية ويد الرهن، فان هلك فى يد الراهن، هلك بغير شئى، لفوات القبض المضمون، وللمرتهن ان يسترجعه الى يده، لان عقد الرهن باق، لا فى حكم الضمان فى الحال، الاترى انه لوهلك الراهن قبل ان يرده على المرتهن، كان

المرتهن احق به من سائر الغرماء، وهذا لان يد العارية ليست بلازمة، و الضمان ليس من لوازم الرهن على كل حال"

اگر مرتھن وہ چیز خدمت اور استعمال کے لئے واپس راھن کو عاریت پر دے دے، اور راھن اس پر قبضہ بھی کر لے تو وہ چیز مرتھن کے ضمان سے نکل جائے گی، اس لئے کہ ید رھن اور ید عاریۃ، ان دونوں میں منافات ہے، اب اگر راھن کے پاس وہ چیز ہلاک ہو گئی تو بغیر کسی ضمان کے ہلاک ہوگی۔ اس لئے کہ اس چیز پر راھن کا قبضہ، مضمون قبضہ نہیں ہے۔ اور مرتھن کے لئے اس چیز کو دوبارہ اپنے قبضے میں لینا بھی جائز ہے، اس لئے کہ معاملہ رھن ابھی باقی ہے۔ البتہ فی الحال وہ رھن مضمون نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوبارہ اس چیز کے مرتھن کے قبضہ میں آنے سے پہلے اگر راھن کا انتقال ہو جائے تو مرتھن دوسرے غرماء کے مقابلے میں اس چیز کا زیادہ حق دار ہو گا۔ اور ضمان ہر حال میں رھن کے لوازم میں سے نہیں ہے۔"

(ھدایہ مع فتح القدیر، ۹: ۱۱۶۔ ورد المحتار، ٦: ۵۱۰)

لیکن مندرجہ بالا صورت اس وقت ہے جب عقد رھن ایک مرتبہ مرتھن کے قبضہ کے بعد مکمل ہو چکا ہو، اور پھر مرتھن نے راھن کو وہ چیز عاریت پر دے دی ہو، لیکن اگر مرتھن نے اس چیز پر سرے سے قبضہ ہی نہیں کیا تھا۔ کیا اس صورت پر عاریت کا حکم درست ہو گا یا نہیں؟ فقہاء کی عبارات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس پر عاریت کا حکم لگانا درست نہیں، اس لئے کہ رھن کی صحت کے لئے قبضہ شرط ہے۔ اور یہاں قبضہ نہیں پایا گیا۔ لیکن میں موجودہ دور کے فقہاء کی خدمت میں غور و تامل کے لئے چند قابل غور امور پیش کرتا ہوں:

(۱) ــــ "رھن سائل" میں اگرچہ مرتھن شئی مرہون پر قبضہ تو نہیں کرتا۔ لیکن عام حالات میں وہ اس چیز کی ملکیتی دستاویزات پر قبضہ کر لیتا ہے۔ اس لئے اس بات

کا احتمال ہے کہ صرف ان دستاویزات پر قبضہ کرنے سے رھن تام ہو جائے گا۔ اور پھر وہ چیز بطور عاریت کے راھن کے قبضہ میں رہے گی۔

(۲) ـــــ جیسا کہ فقہاء نے ذکر فرمایا ہے کہ رھن پر مرتھن کے قبضہ کو شرط قرار دینے کی علت یہ ہے کہ مرتھن ضرورت کے وقت اس چیز کو بیچ کر اپنا دین وصول کر لے، اور مذکورہ "رھن سائل" میں قانوناً اگریمنٹ میں مذکور شرائط کی بنیاد پر مرتھن کو یہ سہولت حاصل ہے کہ وہ ضرورت کے وقت اس کو بیچ کر اپنا دین وصول کر لے۔ لہٰذا یہ بات محتمل ہے کہ رھن کی مذکورہ صورت میں حسی قبضہ شرط قرار نہ دیا جائے، اس لئے کہ ان شرائط کی بنیاد پر قبضہ کا جو مقصود ہے، وہ حاصل ہے۔

(۳) ـــــ رھن کا مقصد دین کی توثیق ہے، اور اس مقصد کے حصول کے لئے شریعت نے اس کی اجازت دی ہے کہ دائن مدیون کی ملک کو اپنے قبضہ میں لے لے، اور اس کو اس کے اندر تصرف کرنے سے روک دے۔ جب تک کہ دین وصول نہ جائے۔ لیکن اگر دائن خود اپنے مقصد کے حصول کے لئے اس سے کم پر راضی ہو جائے، اس طرح کہ عین مرھون راھن کے قبضہ میں رہنے دے۔ اور مرتھن کو صرف اس شئی مرھون کے ذریعہ اپنا دین وصول کرنے کا حق باقی رہ جائے تو بظاہر شرعاً اس میں کوئی رکاوٹ نظر نہیں آتی۔

(۴) ـــــ "رھن سائل" میں فریقین (راھن اور مرتھن) کو مصلحت اور فائدہ حاصل ہے۔ راھن کو جو مصلحت اور فائدہ حاصل ہے وہ تو ظاہر ہے کہ اس کو اپنی چیز کے انتفاع سے محروم نہیں ہونا پڑے گا۔ اور مرتھن کو یہ مصلحت اور فائدہ ہے کہ کسی ضمان کے لزوم کے بغیر اس کے پاس اپنا دین وصول کرنے کا حق محفوظ ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے رھن کی مذکورہ صورت میں اگر راھن مفلس ہو جائے تو دوسرے غرماء کو ضرر اور نقصان پہنچے گا۔ اس لئے کہ مرتھن دوسرے غرماء کے مقابلے میں اس چیز کا زیادہ حق دار ہو گا۔ لیکن دوسرے غرماء کو پہنچنے والا یہ ضرر نہ تو اس وقت شرعاً معتبر ہے جب رھن پر مرتھن کا قبضہ ہو، اور نہ اس وقت معتبر ہے جب مرتھن نے رھن پر قبضہ کرنے کے بعد راھن کو بطور عاریت دیدیا ہو۔ جیسا کہ پیچھے بیان کیا گیا۔ اس سے ظاہر ہوا کہ مجرد اس ضرر سے رھن فاسد نہیں ہوتا۔

(۵) ـــــ موجودہ دور کی عالمی تجارات میں جبکہ بائع ایک شہر میں مقیم ہو، اور مشتری دوسرے شہر میں، اس وقت شیئ مرھون پر قبضہ کرنا متعذر ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ شیئ مرھون کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے میں بڑے اخراجات ہوتے ہیں، ایسی صورت میں دین کی توثیق کی "رھن سائل" کے علاوہ کوئی دوسری صورت میں نظر نہیں آتی۔

بہر حال! مندرجہ بالا پانچ ملاحظات کی بنیاد پر میری رائے کا رجحان "رھن سائل" کے جواز کی طرف ہوتا ہے، لیکن قطعی فیصلہ کے لئے علماء حضرات ان پر غور فرمالیں۔ واللہ سبحانہ اعلم۔

تیسرے شخص کی طرف سے ضمانت اور گارنٹی

حصول قرض پر ضمانت کا ایک طریقہ یہ ہے کہ کوئی تیسرا شخص اداء دین کی ضمانت لے لے، اور یہ ذمہ داری قبول کرے کہ مدیون اصیل اگر دین ادا کرنے سے قاصر رہا تو میں دین ادا کروں گا۔ اس قسم کی ضمانت کو "کفالۃ" کہا جاتا ہے کتب فقہاء میں اس کے مفصل احکام مذکور ہیں۔ جنہیں یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن کفالت کا ایک مسئلہ ہم یہاں بیان کریں گے۔ وہ یہ کہ آیا ضمانت اور گارنٹی پر کسی اجرت اور حق محنت کا مطالبہ کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اس لئے کہ موجودہ دور میں بینک اس وقت تک دین کی ادائیگی کی گارنٹی نہیں دیتا، جب تک (مکفول لہ) وہ شخص جس کی طرف سے بینک گارنٹی دے رہا ہے، بینک کو متعین اجرت ادا نہ کرے، اور یہ اجرت کبھی دین کی مقدار کے لحاظ سے متعین کی جاتی ہے۔ مثلاً تین فیصد یا چار فیصد اور کبھی کسی اور طرح سے متعین کی جاتی ہے۔

اسلامی فقہ میں یہ بات معروف ہے کہ قرض کی طرح گارنٹی بھی ایک عقد تبرع ہے، اور اس پر کسی طرح کی اجرت کا مطالبہ کرنا جائز نہیں۔ لیکن دور حاضر کے بعض حضرات نے اجرت لینے کے جواز پر اس سے استدلال کیا ہے کہ چونکہ گارنٹی موجودہ دور کی تجارت کا ایک لازمی جز بن گیا ہے، یہی وجہ ہے اس کام کے لئے مستقل ادارے قائم ہو چکے ہیں، اور ان خدمات کی فراہمی کے لئے وہ ادارے بڑی بڑی رقمیں صرف کر رہے

ہیں، اس لئے اب یہ محض عقد تبرع نہیں رہا، بلکہ یہ ایک تجارتی معاملہ بن چکا ہے، جس کی تاجروں کو ضرورت رہتی ہے۔ خاص کر بین الاقوامی تجارت میں اس کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے۔ اور اجرت کے بغیر گارنٹی دینے والا کوئی میسر نہیں آتا۔ اس لئے گارنٹی پر اجرت دینا جائز ہے۔

لیکن یہ دلیل درست نہیں۔ اس لئے کہ اگر اس کو درست مان لیا جائے تو پھر قرض پر بھی منافع کا مطالبہ جائز ہونا چاہئے، اس لئے کہ یہ دلیل قرض پر بھی پوری طرح صادق آتی ہے کیونکہ قرض بھی اصلاً محض ایک عقد تبرع ہے۔ لیکن موجودہ دور کی تجارت کی ایک ضرورت بن چکا ہے، اور قرض فراہم کرنے کے لئے مستقل ادارے اور بینک قائم ہیں، اور مطلوبہ مقدار میں تبرعاً قرض دینے والا کوئی شخص نہیں ملے گا۔ ان تمام چیزوں کے باوجود کوئی بھی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ قرض پر منافع لینا جائز ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ عقد تبرع ہونے کے اعتبار سے گارنٹی اور قرض میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جس طرح قرض پر نفع لینا جائز نہیں ہے، اسی طرح گارنٹی پر اجرت لینا بھی جائز نہیں ہے، بلکہ گارنٹی پر اجرت کا مطالبہ کرنا قرض پر منافع کے مقابلے میں بطریق اولیٰ جائز نہیں۔ اس لئے کہ کفالت (گارنٹی) میں مکفول لہ کی طرف سے دین کی ادائیگی کا محض التزام ہوتا ہے۔ اور جب وہ کفیل اس کی طرف سے دین ادا کر دیتا ہے اس وقت اصیل کے ذمہ کفیل کا قرض ہو جاتا ہے، گویا کہ کفیل صرف قرض دینے کا اپنے اوپر التزام کر رہا ہے۔ اور جب قرض دینے پر کسی منافع کا مطالبہ جائز نہیں ہے تو پھر صرف قرض دینے کے التزام پر منافع یا اجرت کا مطالبہ بطریق اولیٰ جائز نہیں ہونا چاہئے۔

اس کی مثال یوں سمجھیں کہ زید نے عمرو سے سو ڈالر قرض طلب کئے۔ اب عمرو نے زید سے ضمانت کا مطالبہ کیا کہ کوئی ضامن لاؤ، اب خالد زید سے کہتا ہے کہ میں تمہارا قرض ابھی ادا کر دیتا ہوں۔ بشرطیکہ بعد میں تم مجھے ایک سو دس ڈالر ادا کرو گے۔ اور یہ دس ڈالر زائد اس خدمت کے عوض میں ہیں جو میں نے تمہاری طرف سے دین ادا کر کے کی ہے۔

پھر بکر زید کے پاس آتا ہے کہ میں عمرو کے لئے تمہاری طرف سے دین کا ضامن بنتا ہوں، بشرطیکہ تم مجھے دس ڈالر اس ضمانت کی اجرت کے طور پر ادا کرو، اور

جب تم دین ادا کرنے سے عاجز ہو جاؤ گے تو میں تمہاری طرف سے دین ادا کروں گا۔ اور تمہارے ذمے یہ سوڈالر قرض ہو جائے گا۔

اب جو لوگ کفالت پر اجرت لینے کے جواز کے قائل ہیں ان کے نزدیک بکر نے جس اجرت کا مطالبہ کیا ہے۔ وہ جائز ہے، اور خلد نے جس اجرت کا مطالبہ کیا ہے وہ ناجائز ہے، جبکہ خلد بالفعل اپنا مال بھی لگا رہا ہے۔ دوسری طرف بکر نے اپنا کوئی مال نہیں لگایا۔ وہ تو صرف وقت مقررہ پر ادائیگی کی ذمہ داری لے رہا ہے۔ لہٰذا جو شخص اپنا مال لگا رہا ہے، اس کے لئے اجرت کا مطالبہ کرنا حرام ہے، تو وہ شخص جو ادائیگی کی صرف ذمہ داری لے رہا ہے۔ اس کے لئے اجرت کا مطالبہ بطریق اولیٰ حرام ہے۔

دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ اگر کفیل اصیل کی طرف سے اداء دین پر مجبور ہو جائے تو اس صورت میں وہ اصیل سے صرف اتنی رقم کا مطالبہ کر سکتا ہے جتنی رقم اس نے ادا کی ہے۔ اس سے زیادہ رقم کا مطالبہ شرعاً سود ہونے کی بنا پر حرام ہے، تو پھر اس کفیل کے لئے کسی مال کا مطالبہ کرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے جس نے کوئی ادائیگی نہیں کی۔ بلکہ اس نے صرف ادائیگی کی ذمہ داری لی ہے۔

بہر حال! اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ ضمانت پر اجرت لینا کسی حال میں جائز نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اسلامی بینکوں کو بین الاقوامی تجارات اور لین دین میں اور کریڈٹ لیٹر (Letter of credit) جاری کرنے میں اس کی ضرورت رہتی ہے، تو پھر اس کی متبادل صورت کیا ہو سکتی ہے؟۔

جواب یہ ہے کہ بینک کے لئے اپنے عمیل سے دو چیزوں کا مطالبہ کرنا جائز ہے۔

(۱) لیٹر آف کریڈٹ (Letter of credit) جاری کرنے کے عمل میں بینک کے جو واقعی اخراجات اور مصارف ہوتے ہیں۔ ان کا مطالبہ کرنا عمیل سے جائز ہے۔

(۲) امپورٹر اور ایکسپورٹر کے درمیان معاملہ کی تکمیل کے سلسلہ میں بینک جو خدمات بجا لاتا ہے اس پر بحیثیت وکیل، یا بحیثیت دلال، یا درمیانی واسطہ ہونے کی حیثیت سے اپنی خدمات پر اجرت کا مطالبہ کرنا بینک کیلئے جائز ہے، لیکن صرف کفالت اور گارنٹی پر کسی اجرت کا مطالبہ کرنا بینک کے لئے جائز نہیں۔

"بل آف ایکسچینج" کے ذریعہ دین کی توثیق

بعض اوقات دین کی توثیق اس طرح کی جاتی ہے کہ ایک دستاویز لکھی جاتی ہے جس پر یہ تحریر ہوتا ہے کہ وہ (مشتری) بائع کی اتنی رقم کا اتنی مدت کے لئے مدیون ہے۔ اور وہ یہ رقم فلاں تاریخ پر بائع کو ادا کر دے گا۔ اور پھر اس پر مشتری اپنے دستخط کر دیتا ہے۔ آج کل اس دستاویز کو "بل آف ایکسچینج" (Bill of Exchange) کہا جاتا ہے اور جس تاریخ پر مشتری دین ادا کرنے کا وعدہ کرتا ہے اس کو MATURITY DATE کہا جاتا ہے۔ اور شرعاً کسی دستاویز کے ذریعہ دین کی توثیق جائز، بلکہ مندوب ہے۔ اس لئے کہ قرآن کریم کا ارشاد ہے۔

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِذَا تَدَايَنْتُم بِدَيْنٍ اِلٰى
اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ (البقرة: ۲۸۲)

اے ایمان والو! جب معاملہ کرنے لگو ادھار کا ایک میعاد متعین تک تو اس کو لکھ لیا کرو۔

لیکن مشکل یہ ہے کہ آج کل کے لین دین میں یہ دستاویز قابل انتقال آلہ (Negotiable Instrument) بن چکا ہے۔ اور بائع جو اصل دائن اور حامل دستاویز ہے، وہ بعض اوقات یہ دستاویز تیسرے شخص کو اس پر تحریر شدہ دین کی مقدار سے کم پر بیچ دیتا ہے۔ تاکہ معین تاریخ سے پہلے اس کو رقم وصول ہو جائے، اس بیع کو بل کی کٹوتی (Discounting of the bill) کہا جاتا ہے، لہٰذا حامل دستاویز جب رقم وصول کرنا چاہتا ہے تو وہ تیسرے شخص کے پاس چلا جاتا ہے۔ اور وہ تیسرا شخص اکثر حالات میں بینک ہوتا ہے، اور وہاں جاکر وہ دستاویز اس کے حوالے کر دیتا ہے۔ اور بینک اس کے انڈورس مینٹ (Endorsment) کے بعد وہ دستاویز قبول کر لیتا ہے۔ اور بینک دستاویز پر تحریر شدہ رقم میں سے فیصد کے اعتبار سے کٹوتی کر کے باقی رقم حامل کے حوالے کر دیتا ہے۔ ("انڈورس منٹ" کا طریقہ یہ ہے کہ حامل دستاویز اس دستاویز کی پشت پر دستخط کر دیتا ہے، جو اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ دستاویز کا حامل بنک کے حق میں اس رقم سے دست بردار ہو رہا ہے)

اور بل آف ایکسچینج کی کٹوتی مندرجہ بالا طریقہ پر کرنا شرعاً ناجائز ہے، اس لئے کہ یا

تو یہ دین کی بیع اس شخص کے ساتھ کی جارہی ہے جس پر دین نہیں۔ جس کو فقہاء کی اصطلاح میں "بیع الدین من غیر من علیہ الدین" کہا جاتا ہے، یا یہ کرنسی کی بیع کرنسی سے ہو رہی ہے، جس میں کمی زیادتی اور ادھار دونوں ممنوعات پائی جارہی ہیں۔ اور احادیث ربا میں اس قسم کی بیع کا ناجائز ہونا منصوص ہے۔

لیکن مندرجہ بالا معاملے کو تھوڑی سی تبدیلی کے ذریعہ درست کیا جاسکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ اولاً حامل دستاویز بینک کو مشتری (دستاویز جاری کرنے والا) سے دین وصول کرنے کا وکیل بنادے، اور اس وکالت پر یہ شخص بینک کو کچھ اجرت بھی دیدے، اس کے بعد نئے معاملہ کے ذریعہ یہ شخص (حامل دستاویز) دستاویز پر تحریر شدہ رقم کے بقدر بنک سے قرض لیلے، اور بینک کو اس کا اختیار دیدے کہ جب مشتری سے اس دستاویز کے عوض رقم وصول ہو جائے تو وہ اس رقم سے اپنا قرض وصول کر لے، اس طرح یہ دو معاملات علیحدہ علیحدہ ہو جائیں گے۔ پہلا معاملہ یہ کہ یہ شخص بینک کو قرض وصول کرنے کے لئے کسی معین اجرت پر اپنا وکیل بنا دے، اور دوسرا معاملہ یہ ہے کہ وہ خود بینک سے قرض لے لے۔ اور بینک کو دستاویز کے بدلے وصول ہونے والی رقم سے اپنا قرض وصول کرنے کا اختیار دے دے۔ لہٰذا شرعی لحاظ سے یہ دونوں معاملات درست ہو جائیں گے، پہلا معاملہ تو اس لئے درست ہے کہ اس میں اجرت پر وکیل بنتا ہے۔ اور شرعاً اجرت پر وکیل بنانا جائز ہے اور دوسرا معاملہ اس لئے درست ہے کہ اس میں کسی زیادتی کی شرط کے بغیر قرض کا مطالبہ کیا جارہا ہے اور شرعاً یہ بھی جائز ہے۔

تعجیل کے مقابلے میں دین کا کچھ حصہ چھوڑ دینا

آج کل بعض تجار "دیون موجلہ" (وہ دین جس کی ادائیگی کی تاریخ ابھی نہیں آئی) میں یہ معاملہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے دین کے کچھ حصے کو اس شرط پر چھوڑ دیتے ہیں کہ مدیون باقی دین فی الحال ادا کر دے، مثلاً عمرو پر زید کے ایک ہزار روپیہ دین تھا۔ اب زید عمرو سے کہتا ہے کہ میں سو روپے دین کے چھوڑ دیتا ہوں، بشرطیکہ تم نو سو روپے فی الحال ادا کر دو۔ فقہ کی اصطلاح میں اس معاملے کو "ضع و تعجل" (کچھ ساقط کرو اور جلدی حاصل کر لو) کا نام دیا جاتا ہے۔

اس کے حکم میں فقہا کا اختلاف ہے۔ صحابہ میں سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، تابعین میں سے حضرت ابراہیم نخعی رحمتہ اللہ علیہ، احناف میں سے امام زفر بن ھذیل" اور شوافع میں سے شیخ ابو ثور" اس کے جواز کے قائل ہیں۔ اور صحابہ میں سے حضرت عبداللہ بن عمر اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما اور تابعین میں سے امام محمد بن سیرین، اور حضرت حسن بصری، حضرت ابن مسیب، حضرت حکم بن عتیبہ اور امام شعبی رحمھم اللہ اس کے عدم جواز کے قائل ہیں، اور ائمہ اربعہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

(دیکھئے: موطا امام ملک، ۱: ۶۰۶۔ مصنف عبدالرزاق، ۸: ۷۱ تا ۷۴)

اس سلسلے میں دو مرفوع حدیثیں آپس میں متعارض ہیں، اور سند کے اعتبار سے دونوں ضعیف ہیں۔

پہلی حدیث وہ ہے جو امام بیہقی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی سند سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ:

" لما امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم با خراج بنی النضیر من المدینة جاء ناس منهم، فقا لوا: یا رسول اللہ! انک امرت با خرا جهم، ولهم علی الناس دیون لم تحل، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ضعوا و تعجلوا "

(السنن الکبری للبیهقی، ۶: ۲۸، کتاب البیوع، باب من عجل له ادنی من حقه)

"جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کو مدینہ طیبہ سے نکل جانے کا حکم فرمایا تو کچھ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے بنی نضیر کو مدینہ سے نکلنے کا حکم فرمایا ہے، حالانکہ لوگوں پر ان کے دیون باقی ہیں، جن کی ادائیگی کا وقت ابھی نہیں آیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: کچھ ساقط کر دو اور جلدی ادا کر دو

اس حدیث سے اس معاملہ کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ اور ایک دوسری حدیث جو

امام بیہقی رحمتہ اللہ علیہ نے اس سے اگلے باب میں حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:

" اسلفت رجلا مائة دينار، ثم خرج سهمی فی بعث بعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم- فقلت له: عجل لی تسعين ديناراً، واحط عشرة دنانير، فقال: نعم، فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: اكلت رباً يا مقداد واطعمته - "

میں نے ایک شخص کو ایک سو دینا بطور قرض دیئے، اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو وفد بھیج رہے تھے اس میں میرا نام بھی آگیا، میں نے اس شخص سے کہا کہ اگر تم مجھے نوے دینار فوراً دے دو، میں تمہیں دس دینار چھوڑ دیتا ہوں، اس نے منظور کر لیا (اور میں نے اس سے نوے دینار لے لئے) پھر بعد میں کسی وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا تذکرہ ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے مقداد! تم نے خود بھی سود کھایا اور دوسروں کو بھی کھلایا۔ (حوالہ بالا)

امام بیہقی رحمتہ اللہ علیہ نے اس کی تصریح کر دی ہے کہ سند کے اعتبار سے دونوں حدیثیں ضعیف ہیں، اس لئے دونوں میں سے کسی ایک کو حجت اور دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا، البتہ فقہاء نے جانب حرمت کو ترجیح دی ہے۔ اس لئے کہ جب دین کی تاخیر کی صورت میں دین میں زیادتی کرنا سود میں داخل ہے، اسی طرح دین کی تعجیل اور جلدی کی صورت میں دین کے اندر کمی بھی اس میں داخل ہے۔

جہاں تک بنی نضیر کے واقعے کا تعلق ہے، تو وہ حجت نہیں بن سکتا۔ اولاً تو اس لئے کہ اس کی سند ضعیف ہے، ثانیاً اس لئے کہ اگر سنداً اس واقعہ کو درست بھی تسلیم کر لی جائے تو یہ کہنا ممکن ہے کہ بنی نضیر کی جلاوطنی کا یہ واقعہ سن ۲ھ میں پیش آیا ہو، اس طرح یہ واقعہ سود کی حرمت کا حکم آنے سے پہلے کا ہو جائے گا۔

علامہ شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واقعہ ذکر کرکے اس سے یہ استدلال کیا ہے کہ مسلمان اور حربی کے درمیان سود نہیں ہے، چنانچہ فرماتے ہیں کہ:

" ولما اجلی بنی النضیر قالوا: ان لنا دیوناً علی الناس، فقال: ضعوا و تعجلوا، و معلوم ان مثل هذه المعاملة لایجوز بین المسلمین، فان من کان له علی غیره دین الی اجل، فوضع عنه بعضه بشرط ان یعجل بعضه، لم یجز - کره ذلک عمر، وزید بن ثابت و ابن عمر رضی الله عنهم "

(شرح السیر الکبیر للسرخسی، ۴: ۱۴۱۲- فقرہ نمبر ۲۷۳۸، پھر دوبارہ یہی مسئلہ صلاح الدین المنجد کی تحقیق کے ساتھ ج ۴: ۲۱۹۴ فقرہ نمبر ۲۹۲۱ پر ذکر کیا گیا ہے)

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کو جلا وطن کر دیا تو وہ لوگ حضور کے پاس آئے اور کہا کہ لوگوں پر ہمارے دین ہیں، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: دین کا کچھ ساقط کر دو اور بقیہ دین فوراً لے لو، اور یہ بات طے ہے کہ مسلمان کے درمیان آپس میں یہ معاملہ ناجائز ہے۔ اس لئے کہ اگر کسی شخص کا دوسرے کے ذمہ دین ہو اور دین کی ادائیگی کا وقت ابھی نہ آیا ہو تو وہ دائن اگر اس شرط پر دین کا کچھ حصہ چھوڑ دے کہ مدیون دین فوراً ادا کر دے تو یہ معاملہ جائز نہیں اور حضرت عمر، حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے اس معاملہ کو مکروہ کہا ہے۔

اس جواب کا حاصل یہ ہے کہ چونکہ اس وقت مسلمان بنی نضیر کے ساتھ حالت جنگ میں تھے اور اس وقت ان کے لئے بنی نضیر کے پورے مال پر قبضہ کر لینا بھی جائز تھا۔ لہٰذا اگر مسلمانوں نے ان کے دین کا بعض حصہ کم کر دیا تو یہ بطریق اولیٰ جائز ہوگا۔

بنی نضیر کے قصہ سے استدلال درست نہ ہونے کی چوتھی وجہ یہ ہے کہ عام طور پر یہود دوسرے لوگوں سے سود پر لین دین کا معاملہ کرتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کے جس حصے کو ساقط کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اس سے مراد وہ سود ہے جو راس المال سے زائد ہو، راس المال میں کمی کرنے کا حکم نہیں دیا، اس بات کی تائید واقدی کی عبارت سے ہوتی ہے جو انہوں نے اس واقعہ کے بیان میں لکھی ہے، وہ لکھتے ہیں:

" فا جلا هم (اى بنى النضير) رسول الله صلى الله عليه وسلم من المدينه، و ولى اخرا جهم محمد بن مسلمة، فقالوا: ان لنا ديوناً على الناس الى آجال، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: تعجلو او ضعوا - فكان لا بى رافع سلام بن الحقيق على اسيد بن حضير عشرون و مائة دينار الى سنة فصالحه على اخذ رأس ماله ثمانين ديناراً و ابطل ما فضل "!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنو نضیر کو مدینہ سے جلا وطن کر دیا، اور حضرت محمد بن مسلمہ کو اس کا نگران مقرر فرمایا، اس وقت وہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے، اور آکر کہا کہ لوگوں پر ہمارے دین واجب ہیں، جن کی ادائیگی مختلف مدتوں پر ہونی ہے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جلدی لے لو اور ساقط کر دو۔ اور ابی رافع سلام بن الحقیق کے حضرت اسید بن حضیر کے ذمہ ایک سو بیس دینار دین تھے۔ جن کی واپسی سال گزر نے پر ہونی تھی۔ چنانچہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے اصل راس المال جو اسی دینار تھے اس پر اس سے صلح کر لی اور جو زائد (سود کے) کے چالیس دینار تھے ان کو چھوڑ دیا۔"

(مغازی الواقدی، ج ۱ ص ۳۷۴- علامہ واقدی لکھتے ہیں کہ قبیلہ بنی قینقاع کی جلا وطنی کے وقت بھی بعینہ یہی قصہ پیش آیا تھا- دیکھئے ص ۱۷۹ ج ۱)

یہ روایت اس بارے میں بالکل صریح ہے کہ دین کا جو حصہ ساقط کیا گیا تھا، وہ سود ہی تھا۔ اصل راس المال کا حصہ نہیں تھا۔

اس لئے جمہور علماء کے نزدیک "ضع و تعجل" (کچھ ساقط کرو اور فوراً دے دو) کا معاملہ حرام ہے، چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آثار ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ:

" قال مالک: والامر المکر وه الذی لا اختلاف فیه عندنا ان یکون للرجل علی الرجل الدین الی اجل، فیضع عنه الطالب ویعجله المطلوب ...... قال مالک: وذلک عند نا بمنزلة الذی یوخر دینه بعد محله عن غریمه ویزید الغریم فی حقه قال: فهذ الربا بعینه لا شک فیه "!

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ امر مکروہ جس میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے، وہ یہ ہے کہ اگر ایک شخص کا دوسرے شخص کے ذمہ کسی مدت پر دین واجب ہو، اور وہ دائن (طالب) دین کا کچھ حصہ ساقط کر کے بقیہ دین کا فوری مطالبہ کرے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ یہ صورت ہمارے نزدیک اس صورت ہی کی طرح ہے کہ کوئی شخص مدیون کو اداء دین کی تاریخ کے بعد اور مہلت دے دے اور وہ مدیون اس مہلت کے بدلے دین میں کچھ اضافہ کر دے۔ فرماتے ہیں کہ یہ صریح ربا ہے، جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔ "

(مؤطا امام محمد، کتاب البیوع، باب ماجاء فی الربا فی الدین، ج ا ص ٦٠٦)

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ موطا امام محمد میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا اثر ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ:

" قال محمد: وبهذا نا خذ- من وجب له دین

على انسان الى اجل، فسال ان يضع عنه ويعجل له مابقى، لم ينبغ ذلک، لا نه يعجل قليلاً بكثير دينا، فكانه يبيع قليلاً نقداً بكثير دينا- و ہو قول عمر بن الخطاب و زيد بن ثابت- و عبدالله بن عمر، وهو قول ابى حنيفة "

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ ہم اس سے استدلال کرتے ہیں، اگر ایک شخص کا دوسرے شخص کے ذمہ کسی مدت پر دین واجب ہو، اور وہ اس سے کہے کہ وہ اس کا کچھ دین ساقط کر دے گا، بشرطیکہ وہ بقیہ دین فوراً ادا کر دے تو یہ صورت درست نہیں، اس لئے کہ اس صورت میں وہ دین کثیر کے بدلے میں دین قلیل کو جلد طلب کر رہا ہے، گویا کہ وہ قلیل نقد کو کثیر دین کے عوض فروخت کر رہا ہے، یہی قول حضرت عمر بن خطاب، حضرت زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہے، اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ "

(موطا امام محمد، ج ۱ ص ۳۳۲، باب الرجل يبيع المتاع او غيره نسيئة ثم يقول: انقدنى واضع عنک)

اور علامہ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ "المغنی" میں فرماتے ہیں:

" اذا كان عليه دين موجل، فقال لغريمه: ضع عنى بعضه واعجل لک بقيته، لم يجز، كرهه زيد بن ثابت وابن عمر، والمقداد وسعيد بن المسيب، وسالم والحسن و حماد و الحكم و الشا فعى و مالک و الثورى و هشيم و ابن علية و اسحق و ابو حنيفه- و قال المقداد لرجلين فعلا ذالک: كلا كم قد آذن بحرب من الله و رسوله- وروى عن ابن عباس انه

لم يربه باساً۔ وروى ذلك عن النخعي و ابي ثور، لانه آخذ بعض حقه، تارك لبعضه، فجاز۔ كمالو كان الدين حالا، وقال الخرقي: لا باس ان يعجل المكاتب لسيده، و يضع عنه بعض كتابته، ولنا انه بيع الحلول فلم يجز، كمالو زاده الذى له الدين فقال: اعطيك عشرة دراهم و تعجل لى المائة التى عليك، فاما المكاتب فان معاملته مع سيده، و هو يبيع بعض ماله ببعض، فد خلت المسامحة فيه، ولا نه سبب العتق، فسومح فيه، بخلاف غيره۔

اگر ایک شخص کا دوسرے پر دین موجل ہو، اب وہ شخص اپنے غریم (قرض خواہ) سے کہے کہ مجھ سے دین کا کچھ حصہ ساقط کر دو، بقیہ دین میں فوراً ادا کر دوں گا، یہ صورت جائز نہیں، حضرت زید بن ثابت، حضرت ابن عمر، حضرت مقداد، حضرت سعید بن المسیب، اور حضرت سالم، حضرت حسن، حضرت حماد، حضرت حکم، امام شافعی، امام ملک، امام ثوری اور حضرت هشیم، حضرت ابن علیۃ، امام اسحاق اور امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس صورت کو ناپسند قرار دیا ہے، اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے ایسے دو شخصوں کو جنہوں نے ایسا معاملہ کیا تھا، خطاب کرتے ہوئے فرمایا: تم دونوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کا اعلان کیا ہے، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس معاملے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور امام نخعیؒ امام ابو ثور سے بھی یہی منقول ہے، اس لئے کہ اس صورت میں قرض خواہ اپنے حق کا کچھ حصہ وصول کر رہا ہے، اور کچھ حصہ

معاف کر رہا ہے، لہٰذا یہ صورت جائز ہے، جیسا کہ دین حال (نقد) میں یہ صورت جائز ہوتی ہے۔ امام خرقیؒ فرماتے ہیں کہ اگر مکاتب غلام اپنے آقا کو بدل کتابت جلد ادا کر دے، اور اسکے بدلے میں آقا کچھ بدل کتابت معاف کر دے تو اس میں کوحرج نہیں۔ ہمارے نزدیک چونکہ مذکورہ صورت میں مدت کی بیع ہورہی ہے، اسلئے جائز نہیں ہے، جیسے کہ اگر قرض خواہ دَین میں اضافہ کرتے ہوئے مقروض سے کہے کہ تم میرا سو درہم کا قرض فوراً ادا کر دو، میں تمہیں دس درہم دونگا (ظاہر ہے کہ یہ صورت جائز نہیں) جہاں تک مکاتب غلام کا تعلق ہے، چونکہ اس کا معاملہ اپنے مولیٰ کے ساتھ ہورہا ہے، اور گویا کہ مولیٰ اپنے ایک مال کو دوسرے مال کے عوض فروخت کر رہا ہے، اسلئے اسکے جواز میں مسامحت سے کام لیا گیا ہے، دوسرے اسلئے کہ یہ صورت اس غلام کی فوری آزادی کا سبب بھی بن رہی ہے، اسلئے بھی اس میں تسامح سے کام لیا گیا ہے، بخلاف مذکورہ صورت کے (اس میں یہ بات نہیں پائی جارہی ہے)

(مغنی لابن قدامة مع الشرح الکبیر، ۴: ۱۷۴، ۱۷۵)

چنانچہ مندرجہ بالا نصوص فقہیہ کی بنیاد پر مدت کے مقابلے میں دَین کے کچھ حصے کے سقوط کی حرمت کو راجح قرار دیا گیا ہے۔

فوری ادائیگی والے دَین میں ''ضع وتعجل'' کا اصول نافذ کرنا

لیکن ''ضع و تعجل'' کی ممانعت صرف دیون مؤجلہ میں ہے، جہاں تک دیون حالہ کا تعلق ہے، جن کی ادائیگی کے بارے میں عقد کے اندر کسی مدت کو شرط قرار نہیں دیا گیا ہے، بلکہ مدیون انکی ادائیگی میں کسی بھی وجہ سے تاخیر کر رہا ہے تو ایسے دیون میں دَین کے کچھ حصے کو چھوڑنے پر صلح کرنے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ مدیون باقی دَین فوراً ادا کر دے، علماء حنفیہ نے اسکے جواز کی صراحت کی ہے، چنانچہ ہدایہ میں ہے کہ ''وَمَنْ لهُ علی آخر الف درهم ، فقال اَدِّ اِلَیَّ غداً مِنها خمس ماة علی اَنک بَرِیٌٔ مِن الفضلِ ، فهُو برِیٌ'' یعنی ایک شخص کے دوسرے کے ذمے ایک ہزار درہم تھے، اس شخص نے مدیون سے کہا کہ کل تم مجھے پانچ سو درہم ادا کر دو، اور بقیہ دراہم سے تم بری ہو، تو اس کے نتیجے میں وہ مدیون پانچ سو درہم سے بری ہو جائے گا، یہی مذہب علماء مالکیہ کا ہے، چنانچہ المدونۃ الکبریٰ میں ہے کہ :

" قلت: ارایت لو ان لی علی رجل الف درهم قد حلت، فقلت: اشهدواان اعطانی مائة درهم عندرأس الشهر فالتسع مائة درهم له، و ان لم یعطنی فالا لف کلها علیه، قال مالک: لا باس بهذا، وان اعطاه راس الهلال فهو کما قال، وتوضع عنه التسع مائة، فان لم یعطه راس الهلال فالمال کله علیه "

(المدونة الکبری۔ ج ۱۱ ص ۲۷، آخر کتاب الصلح)

میں نے ان سے کہا: اس مسئلے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر ایک شخص کے ذمہ میرے ایک ہزار روپے دین ہوں، اور اس کی ادائیگی کا وقت آچکا ہو، اور میں اس سے کہوں کہ اگر تم نے مہینہ شروع ہونے پر سو درھم ادا کر دیئے تو نو سو درھم تمہارے ہیں، اور اگر تم نے ادا نہیں کئے تو پھر پورے ایک ہزار درھم ادا کرنے پڑیں گے؟ اس کے جواب میں امام ملک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، اگر وہ مہینے کے شروع میں سو درھم ادا کر دے تو پھر ایسا ہی ہو گا جیسے تم نے کہا، اور نو سو درھم اس سے ساقط ہو جائیں گے، اور اگر مہینے کے شروع میں اس نے سو درھم ادا نہیں کئے تو پھر پورا دین اس کے ذمہ رہے گا۔ "

پھر اس کے بعد اسی قسم کا ایک اور مسئلہ ذکر فرمایا کہ:

" قلت: ارایت لو ان لی علی رجل مائة دینار ومائة درهم حاله، فصالحته من ذالک علی مائة دینارودرهم نقداً، قال: لاباس بذلک "۔

(المدونة الکبری ج ۱۱، ص ۲۷، آخر کتاب الصلح)

میں نے ان سے کہا کہ اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کسی کے ذمہ میرے ایک سو دینار اور ایک سو درھم فی الحال واجب

ہوں، اور میں اس سے سو دینار اور ایک درہم نقد پر صلح کر لوں تو کیا یہ جائز ہے؟ امام مالک نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

اور علامہ حطاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

" وما ذكره عن عيسٰى هو فى نوازله من كتاب المديان و التفليس و نصه: وسئل عن الرجل يقول لغريمه وقد حل حقه: ان عجلت لى كذا و كذا من حقى فبقيته عنك موضوع، ان عجلته لى نقداً الساعة، او الى اجل يسميه، فعجل له نقداً، او الى الا جل، الا الدرهم او النصف او ا كثر من ذلك: هل تكون الوضيعة لازمة؟ فقال: ما ارى الوضيعه تلزمه، اذا لم يعجل له جميع ذلك- وارى الذى له الحق على شرطه، قال محمد بن رشد: هذه مسالة يتحصل فيها اربعة اقوال : احدهما قوله فى هذه الرواية، وهوقول اصبغ فى الواضحة ومثله فى آخر كتاب الصلح من المدونة ان الوضيعة لا تلزمه، الا ان يعجل له جميع ما شرط الى الاجل الذى سمى، وهو اصح الا قوال۔ "

نوازل کی کتاب المدیان والتفلیس میں عیسٰی سے نقل کرتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ ان سے یہ مسئلہ پوچھا گیا کہ اگر ایک شخص اپنے ایسے غریم (مدیون) سے کہے جس کے دین کی ادائیگی کا وقت آچکا ہو: اگر تم نے میرا اتنا حق ادا کر دیا تو بقیہ دین معاف ہے، یا تو تم ابھی نقد ادا کرو، یا فلاں وقت تک ادا کر دو، لہٰذا اگر مدیون فوراً ادا کر دے، یا اس کی مقرر کردہ مدت پر ادا کر دے مگر صرف ایک

درہم یا نصف درہم یا کچھ زیادہ باقی رہ جائے تو کیا اس صورت میں بھی دائن کے لئے اسقاط دین لازم ہوگا جس کا اس نے وعدہ کیا تھا یا نہیں؟ جواب میں فرمایا کہ میری رائے میں اگر مدیون نے پوری رقم ادا نہیں کی تو اس صورت میں اسقاط دین دائن پر لازم نہیں ہوگا، اور میری رائے میں اسقاط دین شرط ادا پر موقوف تھا۔ محمد بن رشد فرماتے ہیں کہ اس میں چار اقوال ہیں، اور ایک قول وہی ہے جو اس روایت میں ہے اور یہی اصبغ اور واضحہ کا قول ہے اور مدونۃ الکبریٰ کی کتاب الصلح کے آخر میں بھی یہی قول مذکور ہے، وہ یہ کہ دائن پر دین کی کمی کرنا اس وقت تک لازم نہیں ہوگا جب تک مدیون مقررہ مدت پر پورا دین ادا نہ کردے، اور یہی سب سے زیادہ صحیح قول ہے"

(تحریر الکلام فی مسائل الالتزام للحطاب، ص:۲۳۱، دیکھئے فتح العلی المالک، ج:۱، ص:۲۸۹)

یہ عبارات اس بارے میں بالکل صریح ہیں کہ علماء حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک دیون حالہ میں "ضع وتعجل" کا اصول جاری کرنا جائز ہے، اور ظاہر یہ ہے کہ فقہاء مالکیہ کے علاوہ دوسرے فقہاء بھی اس مسئلہ میں ان کے ساتھ متفق ہیں، اس لئے کہ دوسرے علماء نے جہاں کہیں "ضع وتعجل" کے حرام ہونے کا ذکر کیا ہے، وہاں "دیون مؤجلہ" کی قید بھی لگائی ہے، جیسا کہ علامہ ابن قدامہؒ نے بھی اس مسئلہ کو "دین مؤجل" کے ساتھ مقید کیا ہے (دونوں کی عبارات پیچھے گزر چکی ہیں) اور یہ بات بداہت کے ساتھ ثابت ہے کہ کتب فقہ میں مفہوم مخالف حجت ہوتا ہے، لہٰذا اس سے ظاہر ہوا کہ دیون حالہ میں "ضع وتعجل" جائز ہے، حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نصف دین ساقط کرنے کے بارے میں حضرت کعب اور حضرت ابن ابی حدرد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا واقعہ ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ:

" فقال اهل العلم فی التطبیق بینه و بین هذه الاثار ، ان الاثار فی المؤجل ، و هذا فی الحال ،

و فی کتاب الرحمة: اتفقوا علی ان من کان له دین علی انسان الی اجل، فلا یحل له ان یضع عنه بعض الدین قبل الاجل، لیعجل له الباقی .... علی انه لا باس اذا حل الا جل ان یاخذ البعض و یسقط البعض (المسوی علی المصفی، ۲: ۳۸۲)

اہل علم اس واقعہ کے درمیان اور ان آثار کے درمیان جو "ضع وتعجل" کے بارے میں مروی ہیں، اس طرح تطبیق دیتے ہیں کہ ان آثار اور روایات کا تعلق دین موجل سے ہے، اور یہ واقعہ دین حال سے متعلق ہے، اور کتاب الرحمة میں ہے کہ اگر ایک شخص کا دوسرے پر کسی مدت کے لئے دین واجب ہو تو دائن کو مدت کے آنے سے پہلے یہ کرنا جائز نہیں کہ دین کا کچھ حصہ معاف کر دے، تاکہ بقیہ دین فوراً وصول کر لے .... ہاں! اس میں کوئی حرج نہیں کہ جب دین کی ادائیگی کا وقت آجائے اس وقت کچھ دین وصول کر لے، اور باقی معاف کر دے۔"

دیون موجلہ اور دیون حالہ میں فرق اس لحاظ سے بالکل واضح ہے کہ دین حال میں مدت کی شرط نہیں ہوتی، اور "تاخیر" مدیون کا حق نہیں ہوتا، لہذا چونکہ اس میں "مدت" منتفی ہے۔ اس لئے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ دین کا جو حصہ معاف کر دیا ہے، وہ "مدت" کے عوض معاف کیا ہے، لہٰذا اس میں ربا کے معنی نہیں پائے جاتے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ قرض حسن، حنفیہ، شوافع اور حنابلہ کے نزدیک موجل کرنے سے موجل نہیں ہوتا (یعنی قرض میں مدت ذکر کرنے سے وہ مدت لازم نہیں ہوتی) مالکیہ کے نزدیک قرض موجل ہو جاتا ہے۔ علامہ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"وان اجل القرض لم یتاجل، وکان حالا، وکل دین حل اجله، لم یصر موجلاً بتاجیله، و بهذا قال الحارث العکلی و الاوزاعی و ابن المنذر

والشافعی، وقال مالک و اللیث: یتا جل الجمیع بالتا جیل ...... وقال ابو حنیفة ی القرض و بدل المتلف کقولنا "

قرض مؤجل کرنے سے موجل نہیں ہوتا، بلکہ ادائیگی فوری واجب رہے گی، اور ہر وہ دین جس کی ادائیگی کا وقت آچکا ہو، اب وہ دین موجل کرنے سے موجل نہیں ہوگا، امام حارث العکلی، امام اوزاعی، ابن منذر اور امام شافعی کا یہی قول ہے۔ اور امام ملک اور امام لیث فرماتے ہیں کہ ہر قرض موجل کرنے سے موجل ہو جاتا ہے، ...... قرض اور ہلاک شدہ چیز کے بدل کے بارے میں امام ابو حنیفہؒ کا بھی وہی قول ہے جو ہمارا ہے۔

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اختلف العلماء ی تاخیر الدین الی اجل، فقال ابو حنفة و اصحابه: سواء کان القرض الی اجل او غیر اجل، له ان یا خذہ متی احب، و کذلک العاریة و غیرھا، لا نه عندھم من باب العدة و الهبة غیر مقبوضة، وھو قول الحارث العکلی و اصحابه و ابراھیم الحعی- و قال ابن ابی شیبة: وبه ناخذ وقال مالک و اصحابه: اذا اقرضه الی اجل ثم اراد ان یاخذ قبل الأجل لم یکن له ذلک "

(عمدۃ القاری للعینی، ۶: ۳۰، کتاب الاستقراض باب اذا اقرضه، الی اجل مسمی، مزید دیکھئے: احکام القرآن للجصاص - ج ۱ ص ۳۸۳، - آیۃ مداینہ کے تحت، فتح الباری ج ۵ ص ۶۱، مسوی مع المصفی، ج ۲ ص ۳۸۲- تنقیح الحامدیۃ، ج ۱ ص ۲۷۷- شرح المجلۃ للاتاسی، ج ۱ ص ۴۳۹)

کسی مدت تک دین کو موخر کرنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے، امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب فرماتے ہیں کہ قرض چاہے موجل ہو یا غیر موجل، دونوں صورتوں میں

دائن اپنا قرض جب چاہے وصول کرنے کا حق رکھتا ہے، اور عاریت وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے، اس لئے کہ یہ مدت ان کے نزدیک وعدہ اور ھبہ غیر مقبوض کی طرح ہے۔ حارث عکلی اور ان کے اصحاب اور امام ابراہیم نخعی کا بھی یہی قول ہے، اور ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں کہ ہم بھی اس کو اختیار کرتے ہیں۔ امام مالکؒ اور ان کے اصحاب فرماتے ہیں کہ جب کسی مدت تک کے لئے قرض دے دیا تو پھر دائن اس مدت سے پہلے قرض واپس لینا چاہے تو واپس نہیں لے سکتا۔"

لہٰذا جو فقہاء اور علماء یہ کہتے ہیں کہ "قرض موجل کرنے سے موجل نہیں ہوتا" ان کے نزدیک "ضع و تعجل" کا اصول قرض میں جائز ہے۔ اس لئے کہ ان کے نزدیک قرض دیون حالہ میں سے ہے، اور "دیون حالہ" میں ضع و تعجل" کا اصول جاری کرنا جائز ہے، اور اس کی اصل حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، وہ یہ ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا حضرت عبداللہ بن ابی حداد اسلمی رضی اللہ عنہ پر دین تھا۔ جب حضرت کعبؓ کی حضرت عبداللہؓ سے ملاقات ہوئی تو ان کو پکڑ لیا، اور دونوں قرض پر زور زور سے گفتگو کرنے لگے۔ اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گزرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ یہ دونوں قرض پر جھگڑ رہے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے کعب! اور پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ فرمایا گویا کہ آپؐ فرما رہے ہیں کہ نصف قرض لے لو، اور نصف چھوڑ دو۔ چنانچہ انہوں نے نصف لے لیا، اور نصف چھوڑ دیا۔

(امام بخاری نے صحیح بخاری میں اس کو کئی جگہ روایت کیا ہے، اور یہ الفاظ "کتاب الخصومات، باب فی الملازمۃ، حدیث نمبر ۲۴۲۴" میں مذکور ہیں)

تعجیل کی صورت میں بلا شرط کے دین کا کچھ حصہ چھوڑ دینا

دین موجل اگر جلد ادا کر دیا جائے تو اس صورت میں دین کا کچھ حصہ چھوڑنا اس وقت جائز ہے جب یہ "چھوڑنا" تعجیل کے لئے شرط نہ ہو، بلکہ تبرعاً دائن کچھ دین ساقط کر دے، لیکن اگر یہ سقوط تعجیل کے ساتھ مشروط ہو، تو اس صورت میں سقوط اور کمی جائز نہیں۔ چنانچہ علامہ جصاص رحمۃ اللہ علیہ نے "ضع و تعجل" کے جواز پر جتنے آثار اور روایات ملی ہیں، ان کو اسی پر محمول کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

ومن اجاز من السلف اذا قال: عجل لی
اوضع عنک، فجائز ان یکون اجازوہ اذالم یجعله
شرطافیه، و ذلک بان یضع عنه بغیر شرط، و
یعجل الاخر الباقی بغیر شرط "

(احکام القرآن للجصاص۔ ج ۱ ص ۴٦۷، آیت ربا)

جن اسلاف نے اس صورت کو جائز قرار دیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے مدیون سے کہے کہ "تم میرا دین جلد ادا کر دو، میں تمہیں کچھ دین معاف کر دوں گا" بظاہر تو انہوں نے جواز کا یہ قول اس صورت میں اختیار کیا ہے جبکہ دین میں یہ کمی تعجیل کے ساتھ مشروط نہ ہو، دائن بغیر شرط کے دین کا کچھ حصہ ساقط کر دے، اور مدیون بغیر کسی شرط کے دین جلدی ادا کر دے۔

مرابحہ موجلہ میں "ضع و تعجل" کا اصول

دین موجل میں تعجیل کی شرط کے ساتھ دین کا کچھ حصہ ساقط کرنا "بیع مساومہ" میں تو ناجائز ہے، یعنی ان بیوع کے اندر تو ناجائز ہے جس میں بائع اپنا منافع بیان کئے بغیر اپنی چیز مشتری کے ہاتھ بھاؤ تاؤ کے ذریعہ فروخت کرتا ہے، ہاں! اگر "بیع مرابحہ" ہو، جس میں بائع مدت کے مقابلے میں ثمن میں جو زیادتی کر رہا ہے، اس کو صراحۃً بیان کر دے، اس کے بارے میں متاخرین احناف کا فتوی یہ ہے کہ اس صورت میں اگر مدیون مدت مقررہ سے پہلے اپنا دین ادا کر دے، یا مدت مقررہ آنے سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے، تو اس صورت میں بائع صرف اتنا ثمن وصول کرے گا جتنا سابقہ ایام کے مقابل میں ہوگا، اور مقررہ مدت تک جتنے ایام باقی ہیں، اس کے مقابل کا ثمن چھوڑنا ہوگا، چنانچہ علامہ حصکفی رحمۃ اللہ علیہ درمختار میں فرماتے ہیں:

" قضی المدیون الدین الموجل قبل
الحلول اومات، فحل بموته، فاخذ من
ترکته لا یاخذ من المرابحة التی جرت
بینهما الا بقدر ما مضی من الایام،
و هو جواب المتاخرین، قنیة، وبه افتی

المرحوم ابو السعود آفندی مفتی الروم ، وعلله بالرفق للجانبین"۔

اگر مدیون نے اپنا دین موجل وقت سے پہلے ادا کر دیا، یا ادائیگی کا وقت آنے سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے تو اس کی موت کی وجہ سے دین کی فوری ادائیگی ہونے لگے، اب دائن جب اپنا دین اسکے ترکہ سے وصول کرے گا تو اس صورت میں دائن مرابحۃ صرف اتنا دین وصول کر سکتا ہے جتنا گزشتہ ایام کے مقابل میں ہو، اور یہ متاخرین (حنفیہ) کا مسلک ہے۔ قنیہ۔ مفتی روم علامہ ابو السعود آفندی رحمۃ اللہ نے بھی اس پر فتویٰ دیا، اور اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ اس میں جانبین کی رعایت موجود ہے۔

اس عبارت کے تحت علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

" قوله لا یاخذ من المرابحة" صورته: اشتری شیئاً بعشرة نقداً، وباعه لآخر بعشرین الی اجل، هو عشرة اشهر، فاذا قضاه بعد تمام خمسة (اشهر) اومات بعد ها، یاخذ خمسة، ویترک خمسة ۔"

علامہ حصکفی" کا یہ قول "لا یاخذ من المرابحۃ" اس کی صورت یہ ہوگی کہ ایک شخص نے ایک چیز دس درہم کی نقد خریدی، اور پھر وہی چیز دوسرے کو دس ماہ ادھار پر بیس روپے میں بیچ دی، اب اگر مشتری ثانی پانچ ماہ بعد اس کی قیمت ادا کرے، یا مشتری کا پانچ ماہ بعد انتقال ہو جائے تو بائع صرف پانچ روپے منافع کے لے گا، اور پانچ روپے چھوڑ دے گا۔"

(ردالمحتار، لابن عابدین، ۶:۷۵۷۔ آخر الحظر والاباحۃ، قبیل کتاب الفرائض، یہی مسئلہ کتاب البیوع میں "فصل فی القرض" سے پہلے بھی ذکر کیا ہے۔ وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ علامہ حانوتی، علامہ نجم الدین اور علامہ ابو السعود نے بھی اسی پر فتویٰ دیا ہے۔ دیکھئے شامی ۵ :۱۶۰ اور یہی مسئلہ "حاشیۃ الطحاطاوی علی الدر" میں بھی مذکور ہے۔ دیکھئے ۳ :۱۰۴ و ۴ :۳۶۳)

بعینہ یہی مسئلہ "تنقیح الفتاوی الحامدیة" میں بھی مذکور ہے، البتہ اس میں مندرجہ ذیل اضافہ بھی ہے:

" سئل فیما اذا کان لزید بذمة عمرو مبلغ دین معلوم، فرابحه علیه الی سنة، ثم بعد ذلک بعشرین یوماً مات عمرو المدیون، فحل الدین، و دفعه الورثة لزید، فهل یوخذ من المرابحة شئی اولا ؟

الجواب: جواب المتاخرین انه لا یوخذ من المرابحة التی جرت المبایعة علیها بینهما الا بقدر ما مضی من الایام، قیل للعلامة نجم الدین : اتفتی به؟ قال: نعم کذا فی الانقروی و التنویر، و افتی به علامة الروم مولانا ابو السعود "

اس مسئلے کے بارے میں سوال کیا گیا کہ زید کا عمرو کے ذمہ دین معلوم تھا، اب زید نے عمرو کے ساتھ ایک سال کے لئے مرابحہ کر لیا، اور پھر بیس روز کے بعد عمرو مدیون کا انتقال ہو گیا (اور انتقال کی وجہ سے) دین کی فوری ادائیگی کی گئی، اور عمرو کے ورثاء نے زید کا دین ادا کر دیا، اب سوال یہ ہے کہ کیا زید کے لئے مرابحۃ نفع وصول کرنا جائز ہے؟

متاخرین علماء کا جواب یہ ہے کہ زید اور عمرو کے درمیان ایک سال کے لئے جو مرابحہ کا معاملہ ہوا تھا، اس میں سے صرف بیس روز کے بقدر نفع لے سکتا ہے، اس سے زیادہ نہیں لے سکتا۔ علامہ نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے اس مسئلہ کے بارے میں پوچھا کہ کیا آپ اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں: کذا فی الانقروی والتنویر اور روم کے علامہ ابو السعود رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

(تنقیح الفتاوی الحامدیۃ، ا: ۲۹۳، شرح المجلۃ للاتاسی، ۲: ۴۵۰)

متاخرین حنفیہ کے اس فتویٰ نے "بیع مساومہ" اور اس "بیع مرابحہ" کے درمیان فرق کر دیا ہے جس میں بائع مدت کے سبب سے زیادتی ثمن کی صراحت کر دے، لہٰذا "ضع و تعجل" کا قانون بیوع مساومہ میں تو جاری کرنا جائز نہیں، البتہ بیوع مرابحہ میں جائز ہے۔ شاید متاخرین حنیفہ کے اس فتوے کی بنیاد اس بات پر ہے کہ اگرچہ مدت مستقل طور پر قابل عوض ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی، لیکن ضمناً اور تبعاً اس کے مقابلے میں کچھ ثمن مقرر کرنا جائز ہے، جیسے گائے کے حمل کی بیع مستقلاً تو جائز نہیں، لیکن اس حمل کی وجہ سے اس گائے کی قیمت میں اضافہ کرنا جائز ہے، چنانچہ کئی چیزوں کی بیع مستقلاً تو جائز نہیں ہوتی، لیکن بعض اوقات تبعاً ان کا عوض لینا جائز ہوتا ہے۔ لہٰذا جب "مرابحہ" کی بنیاد اس بات پر ہے کہ اس میں نفع کی مقدار بیان کر دی جائے، تو پھر اس میں مدت کے مقابلے میں نفع کی زیادتی کرنا بھی جائز ہے۔ اور اس صورت میں "مدت" بمنزلہ "وصف مبیع" کے ہو جائے گی، لہٰذا اگر اداء دین کا وقت آنے سے پہلے دین ادا کر دیا جائے، یا مدیون کی موت واقع ہونے کی وجہ سے ادائیگی فوری ہو جائے تو ان دونوں صورتوں میں چونکہ وہ وصف ناقص ہو جائے گا، اس لئے اس کے بقدر ثمن میں بھی کمی ہو جائے گی۔ علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کی علت بیان کرتے ہوئے اسی بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ: "ووجه ان الربح فی مقابلة الاجل، لأن الاجل و ان لم یکن مالاً، و لا یقابله شئی من الثمن، لکن اعتبروه مالاً فی المرابحة، اذا ذکر الاجل بمقابلة زیادة الثمن، فلو اخذ کل الثمن قبل الحلول کان اخذه بلا عوض"۔

"اور اس کی توجیہ یہ بیان کی گئی کہ نفع "مدت" کے مقابلے ہے، اس لئے کہ "مدت" اگرچہ مال نہیں ہے، اور اس کے مقابلے میں ثمن نہیں ہوتا ہے، لیکن بیع مرابحہ میں جب زیادتی ثمن کے مقابلے میں "مدت" ذکر کی جائے تو اس صورت میں اس

"مدت" کو مال کا درجہ دے دیا جاتا ہے۔ لہٰذا وقت ادائیگی سے پہلے اگر کسی نے سارا ثمن لے لیا تو یہ منافع بلا عوض ہو گا۔"

(ردالمحتار ۶: ۷۵۷۔ قبیل کتاب الفرائض)

اگرچہ مندرجہ بالا توجیہ اور علت کچھ وزن رکھتی ہے، لیکن "ضع و تجعل" کے قانون کے عدم جواز پر جو دلائل ہم نے پیچھے ذکر کئے ہیں، وہ ہر دین موجل پر ثابت ہوتے ہیں، ان میں "بیع مساومہ" اور بیع مرابحہ" کا کوئی فرق نہیں، اور اگر مندرجہ بالا فتوے پر عمل کیا گیا تو اس صورت میں "بیع مرابحة" اور "قسطوں پر بیع" کی ان سودی معاملات سے زیادہ مشابہت ہو جائے گی جن میں مختلف مدتوں کے ساتھ ارتباط کی وجہ سے اصل واجب ہونے والی رقم میں شک رہتا ہے کہ وہ کم ہو گی یا زیادہ۔ لہٰذا میری رائے میں "بیع بالتقسیط" اور "بیع مرابحہ" کے وہ معاملات جو اسلامی بنکوں میں رائج ہیں، ان میں مندرجہ بالا فتوے پر عمل کرنا مناسب نہیں ہے۔

کسی قسط کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے سے مہلت ختم کر دینا

"قسطوں پر بیع" کے بعض ایگریمنٹ میں اس بات کی صراحت ہوتی ہے کہ اگر مشتری مقررہ وقت پر کوئی قسط ادا نہ کر سکا تو اس صورت میں آئندہ کی باقی اقساط بھی فوراً ادا کرنا ضروری ہو گا، اور بائع کے لئے فی الحال تمام اقساط کا مطالبہ کرنا جائز ہو گا، سوال یہ ہے کہ "بیع بالتقسیط" میں ایسی شرط لگانا جائز ہے؟

یہ مسئلہ بعض کتب حنفیہ میں مذکور ہے، چنانچہ خلاصہ الفتاوی میں ہے کہ:

" ولو قال: کلما دخل نجم ولم تود، فالمال حال صح و یصیر المال حالاً

اور اگر (بائع نے) کہا کہ اگر قسط ادا کرنے کا وقت آیا، اور تم نے قسط ادا نہیں کی تو اس صورت میں وہ مال فوراً واجب الاداء ہو گا، یہ شرط صحیح ہے۔ اور وہ مال فی الفور واجب الاداء ہو گا۔"

(خلاصہ الفتاوری ۳/۵۴ کتاب البیوع)

یہ مسئلہ فتاوی بزازیہ میں بھی غلط تعبیر کے ساتھ مذکور ہے، جس کا مفہوم درست نہیں، اسی لئے علامہ رملی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع الفصولین کے حاشیے میں اس پر

تنبیہ فرمائی ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

فی البزازیة :وابطال الاجل یبطل بالشرط الفاسد، بان قال :کلما حل نجم ولم تود، فالمال حال، صح، وصار حالا اھ و عبارة الخلاصة :وابطال الاجل یبطل بالشرط الفاسد، ولو قال :کلما دخل نجم ولم تود فالمال حال، صح، والمال یصیر حالاً- فجعلها مسئلتین، وھو الصواب واللہ اعلم - ذکرہ الغذی،

بزازیہ میں ہے کہ مدت کا ابطال شرط فاسد سے باطل ہو جاتا ہے، مثلاً بائع یہ کہے کہ :اگر قسط ادا کرنے کا وقت آیا، اور تم نے اس وقت قسط ادا نہیں کی، تو اس صورت میں تمام دین فی الفور واجب الادا ہو گا، تو یہ معاملہ درست ہے، اور دین فی الفور واجب الادا ہو گا۔ اور خلاصہ الفتاوی کی عبارت یہ ہے کہ "مدت کا ابطال شرط فاسد سے باطل ہو جاتا ہے، اور بائع یہ کہے کہ اگر قسط کی ادائیگی کے وقت تم نے قسط ادا نہ کی تو اس صورت میں تمام دین فی الفور واجب الاداء ہو گا، تو یہ شرط درست ہے، لہٰذا وقت پر قسط ادا نہ کرنے کی صورت میں دین فی الفور واجب الاداء ہو گا، پس انہوں نے یہ دو مسئلے الگ الگ کر دیئے، اور یہی صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔ الفوائد الخیر یہ علی جامع الفصولین، جلد ۲ صفحہ ۴، طبع مصر

مندرجہ بالا فقہی نصوص اس شرط کے جواز پر دلالت کرتی ہیں، لہٰذا اس صورت میں اگر مشتری نے اداء قسط کے مقررہ وقت پر قسط ادا نہ کی تو بائع کے لئے یہ جائز ہو گا کہ وہ بقیہ اقساط کا فی الفور مطالبہ کرے، لیکن جیسا کہ ہم نے بعض متاخرین حنفیہ کا مسلک مرابحہ کے بارے میں ذکر کر چکے ہیں۔ اس کا تقاضہ یہ ہے کہ اگر بیع مرابحہ میں یہ صورت پیش آئے تو بائع صرف ماضی کے بقدر نفع کا مطالبہ کر سکتا ہے، اس سے زیادہ نفع کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ لہٰذا جو شخص اس فتوے پر عمل کرے، اس کو چاہئے کہ

اس بیع بالتقسیط کے مسئلہ میں بھی اسی پر عمل کرے۔ البتہ جو شخص اس فتوے پر عمل نہ کرے، جیسا کہ ہمارے نزدیک بھی مناسب یہی ہے۔ اس کے لئے پورے ثمن کی فی الفور ادائیگی ہی کا فتویٰ دیا جائے گا۔

اداء دین میں ٹال مٹول کے نقصان کا عوض مقرر کرنا

"بیع موجل" سے متعلق ایک مسئلہ اور بھی ہے، وہ یہ ہے کہ بعض اوقات مدیون مشتری وقت مقررہ پر دین کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے، یا دین کی کسی قسط کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے، اس وقت یہ دیکھا جائے گا کہ مشتری کس وجہ سے دین کی ادائیگی میں کوتاہی کر رہا ہے؟ اگر تنگ دستی کی وجہ سے وقت پر دین ادا نہیں کر رہا ہے تو اس کا حکم تو قرآن کریم کے اندر واضح ہے کہ:

"وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ"

(سورۃ البقرۃ: ۲۸۰)

"یعنی اگر مدیون تنگ دست ہو تو اس کو فراخی ہونے تک مہلت دو" لہٰذا اس صورت میں دائن پر واجب ہے کہ وہ مدیون کو مہلت دے، تاوقتیکہ اس کی تنگی دور نہ ہو جائے، اور اس کے لئے دین کی ادائیگی ممکن ہو، اور دوسری طرف دائن کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ (مدیون کے وقت پر ادا نہ کرنے پر) اپنے دین میں اضافہ کر دے۔ اس لئے کہ اس اضافے کے سود میں ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔

البتہ بعض اوقات مدیون دین کی ادائیگی میں تاخیر تنگ دستی کی وجہ سے نہیں کرتا، بلکہ اس کا اصل مقصد دین کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا ہوتا ہے، اور پھر آج کل جب کہ لوگوں میں دینی اور اخلاقی اقدار کی اہمیت بھی کم ہو گئی ہے، اور دیانتداری اور امانت داری کا معیار بھی گر چکا ہے، اس لئے اکثر لوگ وقت پر دین کی ادائیگی کا اہتمام نہیں کرتے ہیں، جس کی وجہ سے دائن کو بعض اوقات ضرر عظیم لاحق ہو جاتا ہے، اور آج ہر دائن دین کی ادائیگی میں ٹال مٹول کی پریشانی کا شکار ہے، اور اس ٹال مٹول کے نتیجے میں اسلامی بنکوں کو جو نقصان لاحق ہو رہا ہے، وہ تو بیان سے باہر ہے، کیونکہ دوسری طرف سودی نظام میں تو سود کے اضافے کا خوف مدیون کو وقت پر دین کی ادائیگی کرنے پر مجبور کر دیتا ہے، اس لئے کہ اگر مدیون وقت پر دین کرنے میں کوتاہی کرے گا تو خود بخود اس دین پر

دگنا سود ہو جائے گا...... لیکن اسلامی بنک وقت پر دین کی ادائیگی نہ کرنے یا اس میں ٹال مٹول کی وجہ سے شرعاً اس دین میں نہ تو اضافہ کر سکتے ہیں، اور نہ اس پر سود لگا سکتے ہیں۔ جس کی وجہ سے دائن اس طریقے سے فائدہ اٹھاتا ہے، اور وہ جب تک چاہتا ہے دین کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرتا رہتا ہے، جب کہ آج کے تجارتی نظام میں اور خاص کر موجود بینکنگ نظام میں وقت کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے، اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا دائنین کو اور خاص کر اسلامی بنکوں کو دین کی ادائیگی میں تاخیر اور ٹال مٹول کے نقصان سے بچانے کی کوئی صورت ہے یا نہیں؟

میرے خیال میں اگر تمام اسلامی بنک لیک شرعی طریقے کو اختیار کرنے پر اتفاق کریں تو اس صورت میں اس مشکل پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ دین کی ادائیگی میں تاخیر کرنے والے کو آئندہ مستقبل میں بنک کی سہولتوں سے محروم کر دیا جائے، اور اس کا نام بلیک لسٹ میں شامل کر دیا جائے۔ اور کوئی بنک اس کے ساتھ کسی قسم کے لین دین کا معاملہ نہ کرے۔ یہ سزا دینا شرعاً جائز ہے۔ اور حقیقت میں یہ طریقہ وقت پر دین کی ادائیگی کرنے کے لئے بہت اچھا دباؤ ہے، جو سود کے مقابلے میں زیادہ موثر ہے، اسی طرح ایسے ٹال مٹول کرنے والے پر شرعاً تعزیر کی سزا بھی جاری کی جا سکتی ہے، چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"مطل الغنی ظلم"

مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے

(صحیح بخاری، کتاب للاستقراض، حدیث نمبر ۲۴۰۰)

اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ:

"لی الواجد یحل عقوبته وعرضه"

مالدار شخص کا ٹال مٹول کرنا اس کی سزا اور اس کی آبرو کو حلال کر دیتا ہے۔

(ذکرہ لبخاری فی الاستقراض تعلیقاً واخرجه ابو دائود والنسائی واحمد واسحاق فی مسند یهما عن عمرو بن لشرید رضی الله عنه واسناده حسن، کما صرح به الحافظ ابن حجر فی فتح الباری ۵: ۳۰)

لیکن پہلا طریقہ یعنی اس کا نام بلیک لسٹ کرنا اس وقت کارگر اور موثر ہو سکتا ہے جب تمام بنک یہ طریقہ اختیار کرنے پر اتفاق کر لیں۔ اور جہاں تک دوسرے طریقے کا

تعلق ہے، یعنی اس پر کوئی سزا یا تعزیر جاری کرنا، اس کے لئے ایسی عدالتوں کی ضرورت ہے جو تیزی سے فوری فیصلے نمٹائیں۔

اور چونکہ آج تمام اسلامی ممالک میں یہ دونوں صورتیں عملاً موجود نہیں ہیں، اس لئے فی الوقت اس مشکل کا یہ بنیادی حل اسلامی بنکوں کے اختیار سے باہر ہے۔

اسی وجہ سے موجودہ دور کے بعض علماء نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ دین کی ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے جو واقعی نقصان لاحق ہو، اس نقصان کی تلافی کے لئے مدیون پر کوئی جرمانہ لازم کر دیا جائے، چنانچہ بعض اسلامی بنکوں نے یہ صورت اختیار کی ہے کہ اس مدت کے دوران اتنی مقدار کی رقم پر جتنا منافع بنک نے اپنے اکاونٹ ہولڈروں کے درمیان تقسیم کیا ہے، اس کے بقدر مالی معاوضہ اس ٹال مٹول کرنے والے مدیون سے وصول کیا جائے، اور اگر اس مدت کے دوران بنک کو سرمایہ کاری کے ذریعہ کوئی منافع حاصل نہ ہو، تو اس صورت میں بنک بھی اپنے مدیون سے دین کی ادائیگی میں تاخیر کرنے کا کوئی مالی معاوضہ وصول نہیں کرے گا، ہاں، اگر اس مدت کے دوران سرمایہ کے ذریعہ نفع حاصل ہوا ہے تو وہ بنک بھی اسی حساب سے مدیون سے مالی معاوضہ وصول کرے گا۔

مالی معاوضہ کو جائز قرار دینے والے علماء نے "مالی معاوضہ" اور "سود" کے درمیان مندرجہ ذیل فرق بیان کئے ہیں:

۱...... "سود" ہر حال میں مدیون پر لازم ہوتا ہے، چاہے وہ تنگ دست ہو یا مالدار ہو۔ جب کہ "مالی معاوضہ" صرف اس صورت میں لازم ہوگا، جب مدیون مالدار ہو۔ لیکن مدیون اگر تنگ دست ہو، تو اس صورت میں کوئی مالی معاوضہ اس پر لازم نہیں ہوگا۔

۲...... "سود" دین کی ادائیگی میں تاخیر کے بعد فوراً لازم ہو جاتا ہے، چاہے وہ ایک دن کی تاخیر کیوں نہ ہو، جب کہ "مالی معاوضہ" اس وقت لازم کیا جاتا ہے جب یہ ثابت ہو جائے کہ وہ واقعتہً ٹال مٹول کر رہا ہے، چنانچہ بعض اسلامی بنکوں کا یہ اصول ہے کہ وہ ایسے مدیون کو دین ادا کرنے کی مدت گزر جانے کے بعد اور مالی معاوضہ لازم کرنے سے پہلے چار نوٹس بھیجتے ہیں، اور ہر نوٹس کے درمیان ایک ہفتے کا وقفہ ہوتا ہے، اس طرح "مالی معاوضہ" ادا دین کی مدت گزرنے کے ایک ماہ بعد لازم کیا جاتا ہے۔

۳ ...... "سود" مدیون پر ہر حال میں لازم ہو جاتا ہے۔ جب کہ "مالی معاوضہ" اس وقت لازم کیا جاتا ہے جب اس مدت تاخیر کے دوران بنک کی سرمایہ کاری میں منافع حاصل ہوا ہو، لیکن اگر اس مدت کے دوران بنک کو اپنی سرمایہ کاری کے اندر منافع نہیں ہوا، تو اس صورت میں بنک مدیون سے بھی کوئی "مالی معاوضہ" وصول نہیں کرے گا۔

۴ ...... دین کے معاہدے کے وقت سے ہی طرفین کو "سود" کی شرح کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ اس دین پر اتنی شرح سود ہوگی، لیکن مرابحہ یا اجارہ کے اگریمنٹ کرتے وقت طرفین کو "مالی معاوضہ" کی شرح معلوم نہیں ہوتی، بلکہ اداء دین میں تاخیر کی مدت کے دوران بنک کو سرمایہ کاری کے ذریعہ جو منافع حاصل ہوگا۔ اس منافع کی بنیاد پر "مالی معاوضہ" کی شرح متعین ہوگی۔

چنانچہ "سود" اور "مالی معاوضہ" کے درمیان مندرجہ بالا چار فرق کی بنیاد پر ان علماء معاصرین کا یہ کہنا ہے کہ اس "مالی معاوضہ" کا "سود" سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور اس کے علاوہ "مالی معاوضہ" کے جواز پر اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لا ضرر ولا ضرار"

نہ نقصان اٹھاؤ، نہ نقصان پہنچاؤ

(المقاصد الحسنة للسخاوی، ص ۴۶۸، وحسنہ النووی، والمناوی فی فیض القدیر ۶: ۴۳۲، لتعدد طرقہ)

دوسری حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"لی الواجد یحل عقوبته وعرضه"

مالدار شخص کی ٹال مٹول اس کی سزا اور اس کی آبرو کو حلال کر دیتی ہے۔

چنانچہ "مالی معاوضہ" کے جواز کے قائلین مندرجہ بالا احادیث سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ "مالی معاوضہ" ایک طرح کا مالی جرمانہ ہے، جو دین کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنے والے کے ذمہ ڈالا جاتا ہے۔

لیکن "مالی معاوضہ" کے جواز کے بارے میں علماء معاصرین کے رائے فکری اور عملی دونوں لحاظ سے محل نظر ہے، فکری کے لحاظ سے تو اس طرح کہ دین کی ادائیگی میں ٹال

مٹول کا مسئلہ یہ آج کے دور کا کوئی نیا پیدا ہونے والا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ ہر زمانے اور ہر شہر میں تاجر اس مشکل سے دوچار ہوتے چلے آرہے ہیں۔ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور بعد کے زمانوں میں بھی یہ مسئلہ درپیش رہا۔ لیکن احادیث اور آثار میں کہیں یہ بات ثابت نہیں ہے کہ اس مشکل کے حل کے لئے ٹال مٹول کرنے والے پر کوئی مالی معاوضہ لازم کیا گیا ہو۔ اور پوری چودہ سو سال کی تاریخ میں مجھے یہ کہیں نظر نہیں آیا کہ کسی مفتی یا قاضی نے ٹال مٹول کرنے والے پر "مالی معاوضہ" کا حکم دیا ہو، بلکہ مجھے فقہاء کی کتابوں میں "مالی معاوضہ" کے خلاف ہی حکم نظر آیا، جیسا کہ انشاء اللہ میں آگے ذکر کروں گا۔

جہاں تک حدیث "لاضرر ولاضرار" سے استدلال کا تعلق ہے تو اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اس حدیث سے اتنی تو بات ثابت ہے کہ دوسرے کو نقصان پہنچانا حرام ہے۔ اور اس نقصان کو جائز طریقے سے دفعہ کرنا بھی جائز ہے، لیکن ہر نقصان "مالی معاوضہ" کے ذریعہ ہی دور کیا جائے؟ یہ اس حدیث سے ثابت نہیں، اور نہ صراحتاً اور نہ اشارۃً یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ٹال مٹول کے نقصان کو مالی معاوضہ کے ذریعہ دور کیا جائے۔ اگر اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی کہ ٹال مٹول کے نقصان کو "مالی معاوضہ" لازم کر کے دور کیا جائے تو اس صورت میں "مالی معاوضہ" لازم کر دینا واجب اور ضروری ہو جاتا۔ اور پھر قاضی کے ذمہ یہ ضروری ہوتا کہ وہ اس کے مطابق فیصلہ کرے، اور ہر مفتی اس کے مطابق فتویٰ دے، لیکن پوری تاریخ میں کہیں یہ بات نظر نہیں آتی کہ کسی قاضی نے "مالی معاوضہ" لازم کر دینے کا فیصلہ دیا ہو، یا کسی مفتی نے فتویٰ جاری کیا ہو۔ جب کہ ہر دور اور ہر جگہ دین کی ادائیگی میں ٹال مٹول کے واقعات بکثرت پیش آتے رہے ہیں۔

پھر دائن کا وہ نقصان جو شرعاً تسلیم شدہ ہے، وہ یہ ہے کہ اس کو وقت مقرر پر دین کی رقم ادا نہ کی جائے، اور اس نقصان کے ازالے کا طریقہ یہ ہے کہ دین کی رقم جو اس کا حق ہے، اس کو ادا کر دی جائے۔ اور دین سے زائد رقم میں اس کا کوئی حق نہیں ہے، اس لئے کہ وہ تو سود ہے، اور جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ دین سے زائد رقم میں دائن کا کوئی حق نہیں ہے، تو پھر اس زائد رقم کے نہ ملنے سے اس کا کوئی ایسا نقصان نہیں ہو رہا

ہے، جو شرعاً بھی معتبر ہو، لہٰذا دین کی رقم وصول ہو جانے سے اس کا نقصان ختم ہو جائے گا۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اگر دائن کو یہ رقم مقررہ وقت پر مل جاتی تو وہ اس رقم کو تجارت میں لگا کر نفع حاصل کرتا، چونکہ وقت پر یہ رقم اس کو نہیں ملی۔ جس کی وجہ سے وہ نفع حاصل نہ کر سکا۔ اور اب اس نفع کے عدم حصول کا جو شخص سبب بنا ہے، یعنی مدیون، وہ اس نقصان کی تلافی کرے۔

یہ بات ان دو اصولوں پر مبنی ہے کہ ایک متوقع نفع کو حقیقی نفع شمار کیا جائے، اور یہ کہ نوٹ بذات خود روزانہ کچھ نہ کچھ نفع لانے والے ہیں، ان دونوں اصولوں کی سودی نظام میں تو گنجائش ہے، لیکن اسلامی فقہ میں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اور اگر یہ اصول اسلام میں بھی معتبر ہوتے تو ان کو غاصب اور چور پر ضرور منطبق کیا جاتا، لیکن اسلامی فقہ کی پوری تاریخ میں اس کی ایک مثال بھی نہیں ملتی کہ کسی نے کرنسی نوٹ چوری کرنے والے یا ان کو غصب کرنے والے پر اس بنیاد پر "مالی معاوضہ" لازم کر دیا ہو کہ غاصب نے مدت غصب کے دوران شئی مغصوب سے جو نفع متوقع تھا، اس نے اس کو ضائع کر دیا، شریعت اسلامیہ نے چور پر قطع ید کی سزا تو لازم کی ہے، لیکن مسروقہ کرنسی کی بنیاد پر اس پر "مالی معاوضہ" لازم نہیں کیا۔ لہٰذا یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ شریعت اسلامیہ نے "مالی معاوضہ" کسی بھی صورت میں لازم قرار نہیں دیا۔

اور "مدیون مماطل" چور، اور غاصب سے زیادہ تعدی نہیں کر رہا ہے، لہٰذا زیادہ سے زیادہ اس پر چوری اور غصب کے احکام جاری کر دیئے جائیں۔ اور شریعت اسلامیہ نے چور اور غاصب پر محض نوٹوں کی بناء پر کوئی مالی معاوضہ لازم نہیں کیا۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ چور اور غاصب نے مالک کا نقصان کیا ہے، اور ان دونوں نے مالک کو اصل مال سے ہی محروم نہیں کیا، بلکہ اس متوقع منافع سے بھی محروم کر دیا جو مالک اس مدت کے دوران حاصل کرتا، لیکن شریعت اسلامیہ نے اس نقصان کے ازالے کے لئے صرف مالک کو اس کا مال واپس کرنے اور نقصان کرنے والے پر جسمانی سزا اور اس کو بے عزت کرنے کی سزا جاری کرنے کا حکم دیا، اس سے معلوم ہوا کہ متوقع منافع کا فوت ہو جانا کوئی ایسا نقصان نہیں ہے، جس پر شرعاً کوئی معاوضہ لازم ہو جائے۔

"مالی معاوضہ" کے جواز پر بعض علماء معاصرین نے اس بات سے استدلال کیا ہے کہ اکثر فقہاء کے نزدیک منافع مغصوبہ غاصب کے ذمہ مضمون ہوتے ہیں، اور حنفیہ کے نزدیک بھی جو اشیاء کرایہ پر دینے کے لئے تیار کی گئی ہوں، ان کے غصب کی صورت میں ان کا ضمان واجب ہوتا ہے۔

لیکن علماء معاصرین کا یہ استدلال "نقود مغصوبہ" میں درست نہیں، اس لئے کہ جو فقہاء منافع مغصوبہ کے ضمان کے قائل ہیں، ان کے نزدیک بھی اعیان مغصوبہ کے منافع کا ضمان واجب ہوتا ہے "نقود مغصوبہ" کے منافع کا ضمان واجب نہیں، حتی کہ اگر غاصب "نقود مغصوبہ" سے تجارت کر کے نفع اٹھائے تو شوافع کے صحیح قول کے مطابق وہ نفع مغصوب منہ کو واپس نہیں کیا جائے گا۔

(دیکھیے: المهذب للشیرازی جلد ا، صفحہ ۳۷)

اور یہ تو اس نفع کی بات ہو رہی ہے جو حقیقتاً وجود میں آچکا ہے، لیکن جو منافع ابھی سرے سے وجود ہی میں نہیں آیا، بلکہ صرف وجود میں آنے کی توقع تھی۔ اس کو واپس کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اسی وجہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے "مدیون مماطل" کے بارے میں یہ تو فرمادیا کہ" لی الواجد يحل عقوبته وعرضه

کہ مالدار شخص کی ٹال مٹول اس کی سزا اور آبرو کو حلال کر دیتی ہے۔

لیکن یہ نہیں فرمایا کہ " يحل ماله "یعنی اس کا مال حلال ہے۔ اس کے علاوہ فقہاء کے درمیان "تعزیر بالمال" کے جواز اور عدم جواز کے بارے میں تو اختلاف رہا ہے۔ لیکن فقہاء اور محدثین میں سے کسی نے لفظ "عقوبت" کی تفسیر "مالی معاوضہ" سے نہیں کی۔ اور اگر کوئی فقیہ "عقوبت" کی تفسیر "مالی معاوضہ" سے کرتا بھی تو یہ مالی معاوضہ لازم کرنے کا اختیار عدالت کو ہوتا۔ خود دائن کو یہ اختیار نہ ملتا، لہذا آج دائن جس مالی معاوضہ کا مطالبہ عدالت کے کسی فیصلے کے بغیر خود کر رہا ہے، یہ سزا اس پر کیسے منطبق ہو سکتی ہے؟ اور اگر شرعی سزاؤں کے نفاذ کا اختیار عدالت کے بجائے لوگوں کے سپرد کر دیا جائے تو اس سے لاقانونیت اور بدنظمی پیدا ہوگی، جس کا نہ عقلاً کوئی جواز ہے اور نہ شرعاً۔

بہر حال! مندرجہ بالا تفصیل تو "مالی معاوضہ" کے فکری پہلو کے اعتبار سے تھی۔ جہاں تک اس کے عملی پہلو کا تعلق ہے۔ اوپر ہم نے "مالی معاوضہ" کے جواز کے قائلین کی طرف سے "سود" اور "مالی معاوضہ" میں جو فرق ذکر کئے ہیں، ان میں عملی تطبیق کے لحاظ سے اگر غور کیا جائے تو یہ محض نظریاتی فرق معلوم ہوتا ہے۔ عملی تطبیق کے وقت ان دونوں کے اندر کوئی فرق ظاہر نہیں ہوگا، البتہ صرف ایسی نادر عملی صورتوں میں شاید فرق نکلے جنہیں شرعی حکم کا مدار نہیں بنایا جا سکتا۔

جواز کے قائلین نے پہلا فرق یہ بیان کیا تھا کہ اگر مدیون تنگ دستی کی وجہ سے وقت پر دین ادا نہیں کر رہا ہے تو اس سے "مالی معاوضہ" کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ لیکن مدیون کی تنگ دستی اور مالداری ایسی چیز ہے، جس پر بنک کو ہر معاملے میں علیحدہ علیحدہ تحقیق کرنا دشوار ہے، اس لئے کہ ہر مدیون یہی دعویٰ کرے گا کہ وہ تنگ دست ہے، اور بینک کے پاس اس کے دعویٰ کے خلاف اس کو مالدار ثابت کرنے کی اس کے علاوہ کوئی صورت نہیں ہوگی کہ وہ اس مدیون کا مقدمہ عدالت میں پیش کرے، اور جس کے نتیجے میں دونوں کے درمیان مقدمہ بازی چلے گی ...... اور دوسری طرف اسلامی بینکوں میں آج کل عملی طور پر جو طریقہ رائج ہے۔ اور جس کو مالی معاوضہ کے اصول میں بیان کیا گیا ہے، وہ یہ ہے کہ دین کے اگریمنٹ میں اس بات کی تصریح ہوتی ہے کہ مدیون اس وقت تک مالدار ہی تصور کیا جائے گا جب تک قانوناً اس پر افلاس کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ اور یہ بالکل بدیہی بات ہے کہ قانوناً کسی شخص کے بارے میں افلاس کا حکم لگانا بالکل آخری حد ہے، جو نادر الوجود ہے، جب کہ دوسری طرف یہ بات بالکل یقینی ہے کہ بہت سے لوگ ایسے بھی ہوں گے جن پر قانوناً افلاس کا حکم تو نہیں لگا ہوگا۔ لیکن حقیقتاً وہ تنگ دست ہوں گے۔

ان حالات میں یہ کہنا کیسے ممکن ہوگا کہ یہ اسلامی بنک مدیون کی تنگ دستی کی صورت میں مالی معاوضہ کا مطالبہ نہیں کرینگے؟

اور یہ بات بھی بالکل واضح ہے کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو سود پر قرض دے، اور پھر قرض لینے والا مفلس ہو جائے تو اس صورت میں قرض دینے والا صرف اس قدر رقم اس سے وصول کریگا جتنی رقم وہ اس کے پاس پائیگا۔ لہٰذا افلاس والی صورت میں

سود کے مطالبے اور مالی معاوضہ کے مطالبے میں کوئی فرق نہیں رہیگا۔

جواز کے قائلین نے جو دوسرا فرق بیان کیا تھا کہ اداء دین کی مدت گزرنے کے ایک ماہ بعد مالی معاوضہ واجب کیا جاتا ہے، اگر بنکوں میں یہ صورت عملاً نافذ اور جاری ہو تب تو یہ فرق درست ہے۔ لیکن عام طور پر بنکوں میں عملاً ایک ماہ کی مدت مقرر نہیں ہے۔

جہاں تک جواز کے قائلین کے بیان کردہ تیسرے اور چوتھے فرق کا تعلق ہے۔ وہ یہ کہ دین کی ادائیگی میں ٹال مٹول کی مدت کے دوران حاصل ہونے والے منافع کے تناسب سے مالی معاوضہ لازم کیا جاتا ہے۔ اور یہ کہ مالی معاوضہ کی مقدار معلوم اور متعین نہیں ہوتی۔ کیونکہ حاصل ہونے والے منافع پر اس کا دارومدار ہوتا ہے۔ "سود" اور "مالی معاوضہ" کے درمیان بیان کردہ یہ دونوں فرق نظریاتی اعتبار سے تو درست ہیں۔ لیکن جب عملی اعتبار سے ان دونوں فرق میں غور کرینگے تو یہ نظر آئیگا کہ اسلامی بنکوں کی زیادہ تر کارروائیاں "مرابحہ مؤجلہ" کے اردگرد ہی گھومتی ہیں، اور ان کارروائیوں کے نتیجے میں ہونے والے نفع اور اس کی مقدار بنک اور ایجنٹ دونوں کو پہلے سے معلوم ہوتی ہے، جس سے ظاہر ہوا کہ عملاً "مالی معاوضہ" کی مقدار فریقین کو پہلے سے معلوم ہوتی ہے۔

پھر اکثر اسلامی بنک ہر چھ ماہ بعد اپنے منافع کا حساب لگاتے ہیں، اس لئے یقینی طور پر منافع کی مقدار چھ ماہ کی مدت گزرنے کے بعد معلوم ہوگی۔ لہٰذا اگر "ٹال مٹول" کی مدت اس چھ ماہ کی عرصہ کے درمیان میں ہوگی تو اس صورت میں اس عرصہ کا یقینی منافع کیسے معلوم ہوگا؟ اور جو ڈیپازیٹرز چھ ماہ کی مدت پوری ہونے سے پہلے بنک سے اپنی رقم نکلوا لیتے ہیں۔ ان کو جو منافع دیا جاتا ہے، وہ علی الحساب دیا جاتا ہے، اور پھر مدت پوری ہونے کے بعد علی الحساب دیے ہوئے منافع کا تصفیہ کیا جاتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ "مماطل" سے جس مالی معاوضہ کا مطالبہ مدت کے دوران کیا جائیگا، کیا اس کا تصفیہ بھی مدت پوری ہونے پر موقوف رہیگا؟ ظاہر ہے کہ ایسا نہیں ہوگا، تو پھر یہ کیسے کہا جاسکتا ہے یہ "مالی معاوضہ" مماطلت کی مدت کے دوران ہونے والے واقعی منافع کے موافق ہوگا؟

اس کے علاوہ اس مسئلہ میں ایک دوسری بات بھی قابل تامل ہے، وہ یہ کہ سرمایہ کاری کے اکاؤنٹ میں نفع کا تناسب مرابحہ اور اجارہ کے معاملات کے مقابلے میں ہمیشہ کم ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر مدیون خیانت کرنا چاہے تو اس کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ دین کی رقم ہمیشہ ایسی تجارتی اسکیموں میں لگائے، جس میں بنک کے سرمایہ کاری اکاؤنٹ کے مقابلے میں زیادہ منافع حاصل ہوتا ہو، اور اب وہ مدیون مالی معاوضہ کی معمولی رقم تو بنک کو ادا کر دیگا، اور باقی منافع خود رکھ لیگا اور اس طرح جب تک چلیگا، دین کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرتا رہیگا، اور مالی معاوضہ بھی ادا کرتا رہیگا۔ لہٰذا پھر وہی خرابی واپس لوٹ آئیگی، جس کی وجہ سے بنک مالی معاوضہ لازم کرنے پر مجبور ہوئے تھے۔

لہٰذا میرے نزدیک مماطلین پر مالی معاوضہ لازم کرنے کی تجویز نہ تو شرعی اعتبار سے مماطلت کی پریشانی کا حل پیش کرتی ہے، اور نہ عملی اعتبار سے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس مشکل اور پریشانی کا کیا حل ہونا چاہئے؟

اس مشکل کا صحیح حل وہی ہے جو ہم نے اس بحث کے شروع میں ذکر کر دیا، لیکن یہ اس وقت مفید ہو سکتا ہے جب تمام بنک شرعی بنیادوں پر عمل شروع کر دیں۔ لیکن موجود حالات میں جبکہ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے سودی بنکوں کے مقابلے میں اسلامی بنکوں کی تعداد بہت معمولی ہے۔ اس حل پر عمل مفید نہیں ہو سکتا، البتہ وقتی اور عارضی طور پر اسلامی بنک ایک دوسرے حل کو اختیار کر سکتے ہیں۔ وہ حل یہ ہے کہ مرابحہ اور اجارہ کے ایگریمنٹ پر مدیون سے دستخط لیتے وقت اس پر یہ لازم کر دیا جائے کہ مالی واجبات کی ادائیگی میں کوتاہی اور تاخیر کرنے کی صورت میں وہ دین کے تناسب سے ایک معین رقم خیراتی کاموں میں بطور تبرع صرف کریگا، اور یہ رقم وہ پہلے بنک کو ادا کریگا، اور پھر بنک اس کی طرف سے نیابتاً خیراتی کاموں میں لگا دیگا۔ لہٰذا دین کی ادائیگی میں تاخیر کی صورت میں مدیون وہ رقم بنک کو ادا کریگا، البتہ یہ رقم نہ تو بنک کی ملکیت میں ہوگی، اور نہ ہی اس کی آمدنی اور منافع کا حصہ ہوگی، بلکہ خیراتی کاموں میں صرف کرنے کے لئے بطور امانت اس کے پاس محفوظ رہے گی۔

مندرجہ بالا تجویز مدیون کو وقت پر اداء دین کرنے کے لئے بہترین دباؤ ہے، اور امید ہے کہ یہ تجویز مماطلت کے سدباب کے لئے مالی معاوضہ کی تجویز کے مقابلے میں

زیادہ موثر ہوگی، اس لئے کہ بطور تبرع جو رقم مدیون پر لازم کی جائے گی، اس کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ بنک کے سرمایہ کاری اکاؤنٹ میں مدت مماطلت کے دوران حاصل ہونے والے منافع کے برابر ہو۔ بلکہ اس سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے، اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ رقم دین کے متناسب حصے کی بنیاد پر لازم کر دی جائے، تاکہ مدیون وقت پر دین ادا کرنے کا پابند ہو جائے، اور بطور تبرع مدیون سے لی جانے والی اس رقم کو سود نہیں کہا جائے گا، کیونکہ وہ رقم بنک کی ملکیت نہیں ہوگی، بلکہ اس کو خیراتی کاموں میں صرف کیا جائے گا، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس قسم کی رقم کے لئے خاص فنڈ قائم کر دیا جائے، جو بنک کی ملکیت نہ ہو، بلکہ خیراتی کاموں کے لئے وقف ہو، اور بنک اس فنڈ کی سرپرستی کرے، اور اس فنڈ کے مقاصد میں ایک مقصد یہ بھی ہونا چاہئے کہ اس میں سے ضرورت مند لوگوں کو قرض حسنہ کے طور پر رقم دی جائے۔

مماطل بذریعہ معاہدہ اپنے ذمہ اس تبرع کا جو التزام کرے گا، جہاں تک اس کی شرعی حیثیت کا تعلق ہے تو شرعی اعتبار سے یہ التزام تمام فقہاء کے نزدیک جائز ہے، اور بعض فقہاء مالکیہ کے نزدیک اس تبرع کی ادائیگی قضاء ابھی اس پر لازم ہوگی، مالکیہ کے نزدیک اس مسئلہ کی اصل یہ ہے کہ اگر یہ التزام علی وجہ القربۃ ہو تو بالاتفاق اس کی ادائیگی ملتزم پر قضاء لازم ہو جاتی ہے، اور اگر یہ التزام علی وجہ القربۃ نہ ہو، بلکہ علی وجہ الیمین ہو، اور ایسے امر پر اسے معلق کیا جائے جس سے ملتزم کو خود رکنا مقصود ہو تو اس صورت میں قضاءً اس کے لازم ہونے میں اختلاف ہے، بعض فقہا کے نزدیک قضاءً لازم نہیں ہوگی، جبکہ دوسرے فقہا نے اس سے اختلاف کیا ہے، ان کے نزدیک قضاءً لازم ہے، چنانچہ علامہ حطاب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تحریر الکلام فی مسائل الالتزام میں تفصیل سے اس مسئلہ پر بحث کی ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں۔

"اما اذا التزم المدعی علیہ للمدعی، انہ ان لم یوفہ حقہ فی وقت کذا، فلہ علیہ کذا و کذا، فھذا لا یختلف فی بطلانہ، لا نہ صریح الربا، و سواء کان الشی الملتزم بہ من جنس الدین او غیرہ، وسواء کان شیئاً معیناً او منفعۃ......

واما اذا التزم انه ان لم یوفه حقه فی وقت کذا، فعلیه کذا و کذا لفلان، او صدقة لمساکین، فهذا ہو محل الخلاف المعقود له هذا الباب، فالمشهور انه لا یقضی به، کما تقدم، وقال ابن دینار: یقضی به" (تحریر الکلام للحطاب :۱۷۶)

اگر مدعی علیہ نے مدعی کے لئے یہ التزام کرلیا کہ اگر اس نے اس کا دین فلاں وقت تک ادا نہیں کیا تو اس کے ذمے فلاں چیز مدعی کے لئے لازم ہو جائے گی، صریح ربا ہونے کی وجہ سے یہ صورت باطل اور ناجائز ہے، جو چیز اپنے اوپر لازم کی ہے، چاہے وہ دین کی جنس میں سے ہو، یا نہ ہو، اور چاہے وہ کوئی معین چیز ہو، یا منفعت ہو.....

اور اگر مدعی علیہ نے یہ التزام کرلیا کہ اگر فلاں وقت پر تمہارا دین ادا نہیں کیا تو اس صورت میں فلاں چیز فلاں شخص کو دینی لازم ہوگی، یا فلاں چیز مساکین کو صدقہ دوں گا، یہ صورت فقہاء کے نزدیک محل اختلاف ہے، اور مشہور قول یہ ہے کہ اس کی ادائیگی قضاء لازم نہیں ہوگی، البتہ علامہ ابن دینار فرماتے ہیں کہ یہ قضاء بھی لازم ہے۔

اس سے پہلے ایک جگہ علامہ حطاب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماچکے ہیں:

وحکایة الباجی الاتفاق علی عدم اللزوم فیما اذا کان علی وجه الیمین غیر مسلمة، لوجود الخلاف فی ذلک، کما تقدم، وکما سیاتی (حوالہ سابقہ ص ۱۶۹)

علامہ باجیؒ نے اگرچہ اتفاق نقل کیا کہ علی وجہ الیمین التزام کی صورت میں قضاء لزوم نہیں ہوتا، مگر یہ نقل قابل تسلیم نہیں، کیوں کہ قضاء لازم ہونے یا نہ ہونے میں علماء کا اختلاف موجود ہے۔ جیسا کہ پیچھے گزر چکا، اور آئندہ آنے والا ہے۔

علامہ حطاب رحمۃ اللہ علیہ نے اگرچہ قضاء عدم لزوم کی قول کو ترجیح دی ہے، لیکن اس بحث کے آخر میں وہ خود فرماتے ہیں کہ:

" اذا قلنا ان الالتزام المعلق علی فعل الملتزم الذی علی وجه الیمین، لا یقضی به علی المشهور، فاعلم ان هذا مالم یحکم بصحة الالتزام المذکور حاکم، و اما اذا حکم حاکم بصحته، اوبلزومه، فقد تعین الحکم به، لان الحاکم اذا حکم بقول، لزم العمل به، وارتفع الخلاف "

(حوالہ سابقہ ص ۱۸۵)

اگرچہ ہم نے یہ کہا کہ ملتزم جب اپنے کسی فعل پر علی وجہ الیمین التزام کر لے، تو قضاءً وہ لازم نہیں، جیسا کہ مشہور مذہب یہی ہے، مگر یہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ اس وقت تک ہے جب تک کسی حاکم نے التزام مذکورہ کے بارے میں فیصلہ جاری نہ کیا ہو، لیکن اگر کسی حاکم نے اس التزام کی صحیح ہونے، یا اس کے لازم ہونے پر فیصلہ دے دیا ہو، تو اس صورت میں وہ التزام درست ہو جائے گا، اس لئے کہ جب حاکم کسی بات کا فیصلہ کر دے تو اس پر عمل کرنا لازم ہو جاتا ہے، اور اختلاف بھی ختم ہو جاتا ہے۔

بہر حال: یہ حکم بعض فقہاء مالکیہ کے قول کے مطابق ہے، جہاں تک حنفیہ کا تعلق ہے ان کے نزدیک "وعدہ" قضاء لازم نہیں ہوتا، لیکن فقہاء حنفیہ نے اس کی تصریح کی ہے کہ بعض وعدے ایسے ہیں، جو لوگوں کی ضرورت کی وجہ سے لازم ہو جاتے ہیں (دیکھئے: رد المحتار۔ بحث البیع بالوفاء) لہٰذا اس قول کی بنیاد پر میرے خیال میں ٹال مٹول کے سدباب کے لئے اور لوگوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے مجوزہ تبرع کو لازم قرار دینے کی گنجائش ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم:

مدیون کی موت سے قرض کی ادائیگی کی مہلت کا خاتمہ

اس بحث کا سب سے آخری مسئلہ یہ ہے کہ اگر قرض کی ادائیگی کی مدت کے

دوران مدیون کا انتقال ہو جائے، تو کیا وہ دین پہلے کی طرح موجل ہی رہے گا، یا وہ دین فی الفور واجب الاداء ہو گا؟ اور دائن کو مدیون کے ورثاء سے اس دین کی ادائیگی کا فی الفور مطالبے کا حق حاصل ہو جائے گا یا نہیں؟ اس مسئلہ میں فقہاء کے مختلف اقوال ہیں، حنفیہ، شافعیہ اور مالکیہ کے جمہور فقہاء کا مسلک یہ ہے کہ مدیون کی موت کی وجہ سے دین موجل فوری واجب الاداء ہو جاتا ہے، اور امام احمد بن حنبلؒ سے بھی ایک روایت اسی طرح منقول ہے، لیکن حنابلہ کے نزدیک مختار قول یہ ہے کہ اگر مدیون کے ورثاء اس دین کی توثیق کر دیں، اور اس کی ادائیگی پر اطمینان دلا دیں تو اس صورت میں وہ دین مدیون کی موت سے فوری واجب الادا نہیں ہو گا، بلکہ وہ پہلے کی طرح موجل ہی رہے گا، چنانچہ علامہ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فاما ان مات، و علیه دیون موجلة، فهل تحل بالموت؟ فیه روایتان: احد اهما، لا تحل اذا وثق الورثة، وهو قول ابن سیرین و عبید الله بن الحسن و اسحاق و ابی عبید- وقال طاؤس و ابو بکر بن محمد و الزهری و سعید بن ابراهیم: الدین الی اجله- و حکی ذلک عن الحسن و الروایة الاخری: انه یحل بالموت، و به قال الشعبی النخعی و سوار و مالک و الثوری و الشافعی و اصحاب الرأی- لانه لا یخلو اما ان یبقی فی ذمة المیت، او الورثة، او یتعلق بالمال، لایجوز بقاء ه فی ذمة المیت، لخرابها و تعذر مطالبته بها، و لاذمة الورثه لانهم لم یلتزموها، ولا رضی صاحب الدین بذممم، وهی مختلفة متباینة، ولا یجوز تعلیقه علی الاعیان و تاجیله،

لا نه ضرر بالميت، وصاحب الدين ولا نفع للورثة فيه، اما الميت فلان النبی صلی الله عليه وسلم قال: "الميت مرتهن بدينه حتی يقضی عنه" و اما صاحبه فيتا خر حقه، و قد تتلف العين فيسقط حقه، و اما الورثة فانهم لا ينتفعون بالاعيان و لا يتصرفون فيها، و ان حصلت لهم منفعة فلا يسقط حظ الميت وصاحب الدين لمنفعة لهم۔

(المغنی لابن قدامة، ۴: ۴۸٦، كتاب المفلس)

اگر کسی کا انتقال ہو جائے، اور اس پر دین موجل ہو تو کیا موت کی وجہ سے وہ دین فوری واجب الاداء ہو جائے گا؟ اس بارے میں دو روایتیں ہیں: ایک روایت یہ ہے کہ اگر ورثہ اس دین کی توثیق کر دیں تو پھر فوری واجب الاداء نہیں ہوگا، یہ قول علامہ ابن سیرین، عبید اللہ بن حسن، اسحاق، اور ابو عبید کا ہے، البتہ علامہ طاؤس، ابو بکر بن محمد، علامہ زھری، سعید بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ دین اپنی مدت تک موجل ہی رہے گا، اور امام حسن سے بھی یہی قول منقول ہے۔

دوسری روایت یہ ہے کہ مدیون کی موت کی وجہ سے وہ دین فی الفور واجب الاداء ہو جائے گا، یہ قول امام شافعی، امام نخعی، سوار، امام مالک، امام ثوری، امام شافعی، اور اصحاب الرای سے منقول ہے، اس لئے کہ اس دین کے بارے میں تین صورتوں میں سے ایک صورت ضرور ہوگی، یا تو وہ دین میت کے ذمے باقی رہے گا، یا ورثاء کے ذمہ ہوگا، یا میت کے مال سے متعلق ہوگا، جہاں تک میت کے ذمہ کا تعلق ہے تو میت کے ذمے دین کا باقی رہنا جائز نہیں، اس لئے کہ موت کی وجہ سے اس کا ذمہ فاسد ہو چکا

ہے، اور اس سے مطالبہ کرنا بھی متعذر ہے، اور جہاں تک ورثاء کے ذمہ داری کا تعلق ہے تو ورثا کی ذمہ داری بھی درست نہیں، اس لئے کہ نہ تو ورثاء نے اس دین کی ذمہ داری قبول کی ہے، اور نہ ہی دائن ان ورثاء کی ذمہ داری پر رضا مند ہے، جب کہ ان ورثاء کی ذمہ داریاں مختلف اور متفاوت بھی ہیں، جہاں تک میت کے مال سے معلق کرنے کا تعلق ہے، تو میت کے مال سے معلق کر کے اس کو موجل کرنا بھی جائز نہیں، اس لئے کہ اس صورت میں میت کا بھی ضرر ہے، اور صاحب دین کا بھی ضرر ہے، اور ورثاء کا کوئی نفع اس میں نہیں ہے، میت کا ضرر تو یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "المیت مرتھن بدینہ حتی یقضی عنہ" یعنی میت اپنے دین کی وجہ سے معلق رہتا ہے، جب تک اس کا قرض ادا نہ کر دیا جائے، اور صاحب قرض کا ضرر یہ ہے کہ اس کا حق اور زیادہ موخر ہو جائے گا۔ اور بعض اوقات وہ مال ضائع ہو جاتا ہے، اس صورت میں صاحب حق کا حق بالکل ساقط ہو جائے گا۔ جہاں تک ورثاء کے نفع کا تعلق ہے تو ورثا عام طور پر میت کے اشیاء سے براہ راست منتفع نہیں ہوتے، اور نہ ان میں تصرف کرتے ہیں، اور اگر ان ورثا کو نفع حاصل بھی ہو جائے تب بھی ان کی وجہ سے میت کا حق اور صاحب دین کا حق اس مال سے ساقط نہ ہو گا۔

اس عبارت کے بعد علامہ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان لوگوں کے قول کو ترجیح دی ہے جن کے نزدیک وہ دین موجل ہی رہے گا، بشرطیکہ ورثاء کسی ضامن یا رہن کے ذریعہ اس دین کی توثیق کر دیں، اور اس کے دلائل بھی ذکر فرمائے ہیں۔

جہاں تک حنفیہ کا تعلق ہے، اگرچہ جمہور فقہاء کے مذہب کے مطابق ان کا اصل مسلک یہ ہے کہ مدیون کی موت کی وجہ سے وہ دین فی الفور واجب الاداء ہو گا، لیکن متاخرین حنفیہ نے اس قول پر فتویٰ نہیں دیا ہے، اس لئے کہ جیسا کہ ہم پیچھے بیان کر

چکے ہیں کہ مرابحہ موجلہ میں ثمن کا کچھ حصہ "مدت" کے مقابلے میں ہوتا ہے، لہٰذا اگر مشتری (میت) کے ترکہ میں سے پورا ثمن فی الفور اداء کرنے کا حکم لگادیں تو اس صورت میں ثمن کا جتنا حصہ مدت کے مقابلے میں تھا، وہ بلا عوض ہونا لازم آجائے گا، اور اس میں مشتری کا نقصان ہے، کیونکہ مشتری اس ثمن پر اس شرط پر راضی ہوا تھا کہ وہ ثمن فی الفور اداء نہیں کرے گا، بلکہ ایک متفقہ مدت گزرنے کے بعد ادا کریگا، اسی وجہ سے متاخرین حنفیہ نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ اگر یہ صورت پیش آجائے تو اس صورت میں مشتری ثمن مرابحہ میں سے صرف اسی قدر ادا کرے گا، جو گزشتہ مدت کے مقابل ہوگا، اور پیچھے ہم "مرابحہ موجلہ" کی بحث میں درمختار کی یہ عبارت نقل کر چکے ہیں کہ:

قضی المدیون الدین الموجل قبل الحلول اومات، فحل بموته، فاخذ من ترکته، لا یاخذ من المرابحة التی جرت بینهما الا بقدر مامضی من الایام، و هو جواب المتاخرین - قنیة- و به افتی المرحوم ابو السعود افندی مفتی الروم، و علله بالرفق للجانبین"

یعنی اگر مدیون نے اپنا دین موجل وقت سے پہلے ادا کر دیا، یا مشتری کا انتقال ہو گیا، اور اس کے انتقال کی وجہ سے وہ دین فی الحال واجب الاداء ہو گیا، چنانچہ وہ اس کے ترکہ سے وصول کیا گیا، تو ان دونوں صورتوں میں بائع اور مشتری کے درمیان جو ثمن طے ہوا تھا، اس میں سے صرف اسی قدر لے گا، جو گزشتہ مدت کے مقابلے میں ہو گا، یہی متاخرین حنفیہ کا جواب ہے۔ قنیة۔ روم کے مفتی ابو السعود آفندی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی قول پر فتوٰی دیا ہے، اور اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ اس قول میں جانبین (بائع اور مشتری) کی رعایت موجود ہے۔

اس عبارت کے تحت علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

"صورته اشتری شیئاً بعشرة نقداً، وباعه

لا خر بعشرین الی اجل، ھو عشرہ اشھر، فاذا قضاہ بعد تمام خمسة، او مات بعد ھا، یاخذ خمسة و یترک خمسة "

اس مسئلے کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک چیز دس روپے میں نقد پر خریدی، اور پھر وہ چیز تیسرے شخص کو دس ماہ کے ادھار پر بیس روپے میں بیچ دی، لہذا اس صورت میں اگر مشتری دس ماہ کے بجائے ۵ ماہ بعد قیمت ادا کرے، یا پانچ ماہ بعد اس مشتری کا انتقال ہو جائے، تو اس صورت میں بائع نفع کے پانچ روپے وصول کرے گا، اور پانچ روپے چھوڑ دے گا (یعنی کل پندرہ روپے وصول کرے گا)

(رد المحتار جلد ۶ ص ۷۵۶)

میرے نزدیک اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ اگرچہ جمہور فقہاء کا مسلک یہ ہے کہ مدیون کی موت سے وہ دین فی الفور واجب للاداء ہو جائے گا، لیکن "بیع بالتقسیط" اور "مرابحہ موجلہ" جن میں ثمن کا کچھ حصہ "مدت" کے مقابلے میں بھی ہوتا ہے، اگر ان میں ہم "فوری واجب الادء" والا قول لے لیں، تو اس صورت میں مدیون کے ورثاء کا نقصان ہے، لہذا مناسب یہ ہے کہ دو قولوں میں سے ایک قول کو اختیار کر لیا جائے: یا تو متاخرین حنفیہ کا یہ قول لے لیا جائے کہ اداء دین کی جو مدت متفق علیہ تھی، اس کے آنے میں جتنا وقت باقی ہے، اس وقت کے مقابلے میں جتنا ثمن آتا ہو، وہ ساقط کر دیا جائے، لہذا مدیون کے ترکہ میں سے صرف ایام گذشتہ کے مقابل جو ثمن ہو، وہ وصول کر لیا جائے، یا پھر حنابلہ کا قول اختیار کرتے ہوئے جس طرح وہ دین موجل تھا، اب بھی اسی طرح موجل رہنے دیا جائے، البتہ اس کے لئے شرط یہ ہے کہ مدیون کے ورثاء کسی قابل اعتماد ذریعہ سے اس دین کی توثیق کر دیں، شاید حنابلہ کا یہ قول اختیار کرنا زیادہ بہتر ہے، اس لئے کہ مدتوں کے اختلاف کی وجہ سے ثمن میں جو تذبذب کی صورت ہوتی ہے، اور جس کی وجہ سے صورۃً سودی معاملات سے مشابہت ہو جاتی ہے، وہ تذبذب اس صورت میں نہیں پایا جاتا ہے۔

واللہ سبحانہ و تعالی اعلم،

شیئرز کی خرید وفروخت

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط وترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مایلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید

(سورۃ ق: ۱۸)

یعنی زبان سے جو لفظ نکل رہا ہے۔
وہ تمہارے نامہ اعمال میں ریکارڈ ہو رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیئرز کی خرید و فروخت

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على رسوله الكريم۔
وعلى آله واصحابه اجمعين

موجودہ دور کی تجارت میں ایک نئی چیز کا اضافہ ہوا ہے، جس کو آجکل کی اصطلاح میں "شیئر" (Share) کہتے ہیں، چونکہ شیئرز کا کاروبار آخری صدیوں میں پیدا ہوا۔ اس لئے قدیم فقہاء کی کتابوں میں اس کا حکم اور اس کے بارے میں تفصیلات نہیں ملتیں، اس لئے اس وقت "شیئرز" اور اسٹاک ایکسچینج میں ہونے والے دوسرے جدید معاملات کے بارے میں مختصراً عرض کرنا ہے۔

شیئرز کی ابتداء

پہلے زمانہ میں جو "شرکت" ہوتی تھی۔ وہ چند افراد کے درمیان ہوا کرتی تھی۔ جس کو آجکل کی اصطلاح میں پارٹنرشپ (Partnership) کہتے ہیں۔ لیکن پچھلی دو، تین صدیوں سے شرکت کی ایک نئی قسم وجود میں آئی. جس کو جائنٹ اسٹاک کمپنی (Joint Stock Company) کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے کاروبار میں نئی صورت حال پیدا ہوئی، اور اس کے حصص (شیئرز Shares) کی خرید و فروخت کا نیا مسئلہ وجود میں آیا، اس کی بنیاد پر دنیا بھر میں اسٹاک مارکیٹس (Stock Markets) کام کر رہی ہیں۔ اور ان اسٹاک مارکیٹس میں کروڑوں، بلکہ اربوں روپوں کا لین دین ہوتا رہتا ہے۔ اور اس کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں۔

شیئرز کی حقیقت کیا ہے؟

لیکن پہلے یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ شیئرز (Shares) کیا چیز ہیں؟ کمپنی کے شیئرز کو اردو میں "حصے" سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور عربی میں اس کو "سھم" کہتے ہیں، یہ شیئرز در حقیقت کسی کمپنی کے اثاثوں میں شیئرز ہولڈر (Share holder) کی ملکیت کے ایک متناسب حصے کی نمائندگی کرتا ہے۔ مثلاً اگر میں کسی کمپنی کا شیئر خریدتا ہوں۔ تو وہ شیئر سرٹیفکیٹ جو ایک کاغذ ہے۔ وہ اس کمپنی میں میری ملکیت کی نمائندگی کرتا ہے۔ لہٰذا کمپنی کے جو اثاثے اور املاک ہیں۔ شیئرز خریدنے کے نتیجے میں میں ان کے متناسب حصے کا مالک بن گیا۔

پہلے زمانے میں تجارت چھوٹے پیمانے پر ہوتی تھی کہ دو چار آدمیوں نے مل کر سرمایہ لگا کر شرکت کی، اور کاروبار کر لیا، لیکن بڑے پیمانے پر تجارت اور صنعت کے لئے جتنے بڑے سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بسا اوقات چند افراد مل کر اتنا سرمایہ مہیا نہیں کر پاتے، اس واسطے کمپنی کو وجود میں لانا پڑا، اور اس کے لئے جو طریق کار عام طور پر معروف ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب کوئی کمپنی وجود میں آتی ہے تو پہلے وہ اپنا لائحہ عمل اور خاکہ (Prospectus) شائع کرتی ہے۔ اور اپنے شیئرز جاری (Issue) کرتی ہے۔ اور شیئرز جاری کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ کمپنی لوگوں کو اس کمپنی میں حصہ دار بننے کی دعوت دے رہی ہے۔

جب کمپنی ابتداء وجود میں آتی ہے، تو اس وقت وہ کمپنی بازار میں اپنے شیئرز فلوٹ (Float) کرتی ہے اور لوگوں کو اس بات کی دعوت دیتی ہے کہ وہ یہ شیئرز خریدیں اب اس وقت جو شخص بھی ان شیئرز کو خریدتا ہے، وہ شخص در حقیقت اس کمپنی کے کاروبار میں حصہ دار بن رہا ہے۔ اور اس کمپنی کے ساتھ شرکت کا معاملہ کر رہا ہے۔ اگرچہ عرف عام میں یہ کہا جاتا ہے کہ اس نے شیئرز خریدے۔ لیکن شرعی اعتبار سے وہ خرید و فروخت نہیں ہے۔ بلکہ جب میں نے پیسے دے کر وہ شیئرز حاصل (Subscribe) کئے، تو اس کے نتیجے میں مجھے کوئی سامان نہیں مل رہا ہے۔ اس لئے کہ کمپنی نے ابھی تک کام شروع نہیں کیا، اور نہ ہی اب تک کمپنی کے املاک اور اثاثے وجود میں آئے ہیں۔ بلکہ کمپنی تو اب بن رہی ہے۔ لہٰذا جس طرح ابتداء میں دو چار آدمی مل

کر پیسے جمع کر کے کاروبار شروع کرتے ہیں، اسی طرح کمپنی ابتداء لوگوں کو اس بات کی دعوت دیتی ہے کہ تم اس کاروبار میں ہمارے ساتھ شریک بن جاؤ، لہٰذا جو شخص اس وقت میں شیئرز حاصل کر رہا ہے۔ وہ گویا کہ شرکت کا معاملہ کر رہا ہے۔

اب شرکت کا معاملہ کرنے کے نتیجے میں اس کو جو "شیئرز سرٹیفکیٹس" حاصل ہو ــــ وہ "شیئرز سرٹیفکیٹس" در حقیقت اس شخص کی اس کمپنی میں متناسب (Proportionate) حصے کی ملکیت کی نمائندگی کر رہا ہے۔ یہ ہے شیئرز کی حقیقت۔

نئی کمپنی کے شیئرز کا حکم

لہٰذا جب کسی کمپنی کے "شیئرز" ابتداء میں جاری (Issue) ہو رہے ہوں۔ اس وقت ان شیئرز کو ایک شرط کے ساتھ لینا جائز ہے، وہ یہ کہ جس کمپنی کے یہ شیئرز ہیں وہ کوئی حرام کاروبار شروع نہ کر رہی ہو، لہٰذا اگر کسی حرام کاروبار کے لئے وہ کمپنی قائم کی جا رہی ہے، مثلاً شراب بنانے کی فیکٹری قائم کی جا رہی ہے یا مثلاً سود پر چلانے کے لئے ایک بنک قائم کیا جا رہا ہے۔ یا انشورنس کمپنی قائم کی جا رہی ہے، تو اس قسم کی کمپنی کے شیئرز لینا کسی حال میں بھی جائز نہیں۔ لیکن اگر بنیادی طور پر حرام کاروبار نہیں ہے بلکہ کسی حلال کاروبار کے لئے کمپنی قائم کرنے کے لئے شیئرز جاری (Float) کئے گئے ہیں، مثلاً کوئی ٹیکسٹائل کمپنی ہے، یا آٹو موبائل کمپنی ہے۔ تو اس صورت میں اس کمپنی کے شیئرز خریدنے میں کوئی قباحت نہیں۔ جائز ہے۔

خرید و فروخت کی حقیقت

جب ایک آدمی نے وہ شیئرز خرید لئے تو اب وہ آدمی اس کمپنی میں حصہ دار بن گیا، لیکن عام طریق کار یہ ہے کہ وہ شیئرز ہولڈر وقتاً فوقتاً اپنے شیئرز اسٹاک مارکیٹ میں بیچتے رہتے ہیں۔ لہٰذا جب کمپنی قائم ہو گئی، اور ایک مرتبہ اس کمپنی کے تمام شیئرز سبسکرائب (Subscribe) ہو گئے، اس کے بعد جب اس کمپنی کے شیئرز کا اسٹاک مارکیٹ میں لین دین ہو گا۔ وہ شرعاً حقیقت میں "شیئرز کی خرید و فروخت" ہے، مثلاً

جب ابتداء ایک کمپنی قائم ہوئی۔ اس وقت میں نے اس کے دس شیئرز حاصل کیے، اب میں ان شیئرز کو اسٹاک مارکیٹ میں فروخت کرتا ہوں، اب جو شخص وہ دس شیئرز مجھ سے خرید رہا ہے، حقیقت میں وہ میری ملکیت کے اس متناسب حصے کو خرید رہا ہے جو میرا کمپنی کے اندر ہے، لہٰذا اس خرید و فروخت کے نتیجے میں وہ شخص میری جگہ اس حصے کا مالک بن جائے گا، شیئرز کے خرید و فروخت کی حقیقت بس یہی ہے۔

چار شرطوں کے ساتھ خرید و فروخت جائز ہے

لہٰذا اگر کسی شخص کو "اسٹاک مارکیٹ" سے شیئرز خریدنے ہوں، تو اس کو ان شیئرز کی خریداری کے لئے چار شرائط کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

پہلی شرط

پہلی شرط یہ ہے کہ وہ کمپنی حرام کاروبار میں ملوث نہ ہو، مثلاً وہ سودی بنک نہ ہو، سود اور قمار پر مبنی انشورنس کمپنی نہ ہو، شراب کاروبار کرنے والی کمپنی نہ ہو، یا ان کے علاوہ دوسرے حرام کام کرنے والی کمپنی نہ ہو، ایسی کمپنی کے شیئرز لینا کسی حال میں جائز نہیں، نہ ابتداء جاری (Float) ہونے کے وقت لینا جائز ہے۔ اور نہ ہی بعد میں اسٹاک مارکیٹ سے لینا جائز ہے۔

دوسری شرط

دوسری شرط یہ ہے کہ اس کمپنی کے تمام اثاثے اور املاک سیال اثاثوں (Liquid Assets) یعنی نقد رقم کی شکل میں نہ ہو، بلکہ اس کمپنی نے کچھ فکسڈ اثاثے (Fixd Assets) حاصل کر لئے ہوں مثلاً اس نے بلڈنگ بنالی ہو، یا زمین خرید لی ہو۔ لہٰذا اگر اس کمپنی کا کوئی فکسڈ اثاثہ (Fixd Assets) وجود میں نہیں آیا، بلکہ اس کے تمام اثاثے ابھی سیال (Liquid) یعنی نقد رقم کی شکل میں ہیں۔ تو اس صورت میں اس کمپنی کے شیئرز کو فیس ویلو (Face Value) سے کم یا زیادہ

(Above Pa or Below Par) میں فروخت کرنا جائز نہیں، بلکہ برابر سرابر خریدنا ضروری ہے۔

یہ سود ہو جائے گا

اس کی وجہ یہ ہے کہ جتنے لوگوں نے اس کمپنی میں اپنی رقم سبسکرائب (Subscribe) کی ہے۔ اس رقم سے ابھی تک کوئی سامان نہیں خریدا گیا، اور نہ اس سے کوئی بلڈنگ بنائی گئی، نہ کوئی مشین خریدی گئی، اور نہ ہی کوئی اور اثاثہ وجود میں آیا، بلکہ ابھی وہ تمام پیسے نقد کی شکل میں ہیں، تو اس صورت میں دس روپے کا شیر دس روپے ہی کی نمائندگی (Represent) کر رہا ہے۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے دس روپے کا بانڈ (Bond) دس روپے ہی کی نمائندگی کرتا ہے، یا جیسے دس روپے کا نوٹ دس روپے کی نمائندگی کرتا ہے، لہٰذا جب دس روپے کا شیر دس روپے کی نمائندگی کر رہا ہے تو اس صورت میں اس شیر کو گیارہ روپے میں، یا نو روپے میں خریدنا یا فروخت کرنا جائز نہیں، اس لئے کہ یہ تو دس روپے کے نوٹ کو گیارہ روپے میں فروخت کرنا یا نو روپے میں فروخت کرنا ہو جائے گا، جو سود ہونے کی وجہ سے قطعاً جائز نہیں۔

لیکن اگر کمپنی کے کچھ اثاثے منجمد (Fixed Assats) کی شکل میں ہیں۔ مثلاً اس رقم سے کمپنی نے خام مال (Raw Material) خرید لیا۔ یا کوئی تیار مال (Produced Good) خرید لیا، یا کوئی بلڈنگ بنالی، یا مشینری خرید لی۔ تو اس صورت میں دس روپے کے اس شیر کو کمی یا زیادتی پر فروخت کرنا جائز ہے۔

اس کے جائز ہونے کی وجہ ایک فقہی اصول ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب سونے کو سونے سے فروخت کیا جائے، یا پیسے کا پیسے سے تبادلہ کیا جائے تو برابر سرابر ہونا ضروری ہے۔ لیکن بعض چیزیں مرکب ہوتی ہیں، مثلاً سونے کا ایک ہار ہے، اور اس میں موتی بھی جڑے ہوئے ہیں، تو اب سونے کے بارے میں یہ حکم ہے کہ وہ بالکل برابر سرابر کر کے خریدنا اور فروخت کرنا ضروری ہے۔ لیکن یہ حکم موتیوں کے بارے میں نہیں ہے۔ اس لئے دس موتی کے بدلے بارہ موتی لینا جائز ہے، لہٰذا اگر ایک ایسا ہار خریدنا ہو، جو سونے اور موتی سے مرکب ہے، تو اس کی صورت یہ ہے کہ اس ہار میں جتنا سونا ہے۔ اس سے تھوڑا سا زیادہ سونا دے کر اس کو خریدنا درست ہے۔ مثلاً فرض کیجئے کہ اس ہار میں ایک

تولہ سونا ہے، اور کچھ موتی لگے ہوئے ہیں۔ اب اگر کوئی شخص اس ہار کو ایک تولہ اور ایک رتی سونے کے عوض خریدنا چاہے تو اس کے لئے خریدنا جائز ہے۔ اس لئے کہ یہ کہا جائے گا کہ ایک تولہ سونا تو ایک تولہ سونے کے عوض میں آگیا۔ اور ایک رتی سونا موتیوں کے مقابلے میں آگیا۔ اس طرح معاملہ درست ہو گیا۔

اسی طرح یہاں بھی سمجھ لیجئے کہ اگر کمپنی کے کچھ اثاثے نقد روپے کی شکل میں ہوں، اور کچھ اثاثے فکسڈ اسسٹس (Fixd Assets) یا خام مال کی شکل میں ہوں تو وہاں بھی فقہ کا یہی اصول جاری ہوتا ہے۔

اس بات کو ایک مثال کے ذریعے سمجھئے فرض کریں کہ ایک کمپنی نے سو روپے کے شیئرز جاری کئے، اور دس آدمیوں نے وہ شیئرز خرید لئے، ایک شیر دس روپے کا تھا۔ ہر شخص نے دس دس روپے کمپنی کو دے کر وہ شیئرز حاصل کر لئے۔ اس کے بعد کمپنی نے ابھی تک اس رقم سے کوئی سامان نہیں خریدا، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دس شیئرز جو سو روپے کے ہیں۔ وہ سو روپے کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ لہٰذا اگر فرض کریں کہ ایک شخص "A" کے پاس ایک شیر ہے، اب وہ اس شیر کو دس کے بجائے گیارہ میں فروخت کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں، اس لئے کہ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے دس روپے دے کر گیارہ روپے لے لئے، کیونکہ کمپنی نے ابھی تک اس رقم سے کوئی چیز نہیں خریدی ہے۔ بلکہ ابھی تک وہ رقم نقد کی شکل ہی میں اس کے پاس موجود ہے۔

لیکن اگر کمپنی نے یہ کیا کہ جب اس کے پاس سو روپے آئے تو اس نے چالیس روپے کی مثلاً بلڈنگ خرید لی۔ اور بیس روپے کی مشینری خرید لی، اور بیس روپے کا خام مال خرید لیا، اور دس روپے اس کے پاس نقد موجود ہیں اور دس روپے لوگوں کے ذمے مال فروخت کرنے کی وجہ سے واجب الاداء ہو گئے، اسی بات کو نقشے سے سمجھ لیں:

کمپنی کی کل رقم = /۱۰۰ روپے

نقد	مال	مشینری	بلڈنگ	واجب الوصول قرضے
=/۱۰ روپے	=/۲۰ روپے	=/۲۰ روپے	=/۴۰ روپے	=/۱۰ روپے

اب اس صورت میں کمپنی کے اثاثے پانچ حصوں میں تقسیم ہو گئے۔ اب "A" کے پاس جو دس روپے کا شیر ہے، وہ اسی تناسب سے تقسیم ہو جائے گا، اس کا

مطلب یہ ہے کہ "A" کے پاس جو دس روپے کا شیر ہے اس میں سے ایک روپے واجب الوصول قرض کے مقابل ہے، ایک روپیہ نقد کے مقابل ہے چار روپے بلڈنگ کے ہیں۔ دو روپے مشینری کے ہیں۔ اور دو روپے خام مال کے ہیں۔ اب اگر "A" دس روپے کا شیر =/۱۲ روپے میں فروخت کرنا چاہے تو اس کے لئے جائز ہے۔ اس لئے کہ اس کو فروخت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ "A" نے ایک روپیہ میں ایک روپے کا قرض فروخت کیا، ایک روپیہ نقد ایک روپیہ کے عوض فروخت کیا، اور باقی دس روپے کے عوض دوسری چیزیں فروخت کیں، اور اس طرح "A" کا یہ سودا درست ہو گیا، اس لئے "A" جو دو روپے نفع لے رہا ہے، وہ نقد اور قرض کے مقابلے میں نہیں لے رہا ہے۔ بلکہ دوسری اشیاء پر نفع لے رہا ہے اور ان پر نفع لینا جائز ہے۔

لیکن اگر کسی وقت نقد رقم اور واجب الوصول قرضہ دس روپے سے زیادہ ہو جائے تو اس صورت میں "A" کے لئے دس روپے کا شیر دس سے کم یعنی =/۹ روپے میں فروخت کرنا جائز نہیں ہو گا، مثلاً فرض کیجئے کہ جب کمپنی کا کاروبار آگے بڑھا، اور کمپنی نے ترقی کی، تو اس کے نتیجے میں واجب الوصول قرضہ سو روپے ہو گیا، اور سو روپے نقد ہو گئے، اور چالیس روپے کی بلڈنگ، بیس روپے کا مال، بیس روپے کی مشینری۔ اس طرح کمپنی کے کل اثاثوں کی مالیت =/۲۸۰ روپے ہو گئی۔ اور ایک شیئر کی بریک اپ ویلیو (Break up Value) اب =/۲۸ روپے ہو گئی۔

مندرجہ ذیل نقشے سے سمجھ لیجئے:

کمپنی کی موجودہ کل مالیت =/۲۸۰ روپے
ایک شیر کی موجودہ قیمت =/۲۸ روپے

بلڈنگ	مشینری	خام مال	نقد	قرضے واجب الوصول
=/۴۰	=/۲۰	=/۲۰	=/۱۰۰	=/۱۰۰
روپے	روپے	روپے	روپے	روپے

اس صورت میں اگر "A" اپنا شیر فروخت کرنا چاہتا ہے تو =/۲۱ روپے سے کم میں اس کے لئے فروخت کرنا جائز نہیں۔ اس لئے کہ اب دس روپے ان قرضوں کے

مقابلے میں ہوں گے۔ جو لوگوں کے ذمے واجب الاداء ہیں۔ اور دس روپے، نقد دس روپے کے مقابلے میں ہو جائیں گے، اور ایک روپیہ دوسرے اثاثوں کے مقابلے میں ہو جائے گا۔ اس طرح یہ معاملہ درست ہو جائے گا۔ لہٰذا اگر "A" نے اس شیر کو =/۲۱ روپے کے بجائے =/۱۹ روپے میں فروخت کر دیا تو یہ اس کے لئے جائز نہیں۔ اس لئے کہ یہ تو ایسا ہو جائے گا۔ جیسے =/۲۰ روپے کے عوض =/۱۹ روپے وصول کر لئے۔ جو جائز نہیں۔

لہٰذا جب تک کمپنی نے اثاثے نہیں خریدے، بلکہ تمام رقم ابھی تک نقد (Liquid) کی شکل میں ہے۔ یا واجب الوصول قرض (Receiveable) کی شکل میں ہے، اس وقت تک اس کمپنی کے شیر کو کمی زیادتی (Above Par or Below Par) کے ساتھ فروخت کرنا جائز نہیں۔ بلکہ فیس ویلو (Face Value) پر خریدنا اور بیچنا ضروری ہے۔

لہٰذا جس کمپنی کا ابھی تک کوئی وجود نہیں ہے۔ لیکن اسٹاک مارکیٹ میں اس کے شیرز کی خرید و فروخت شروع ہو جاتی ہے جیسے پروینشل لسٹڈ کمپنی (Provisional Listed Company) ہوتی ہے، اور عام طور پر اس کمپنی کا ابھی تک وجود نہیں ہوتا۔ ایسی کمپنی کے شیرز کو بھی کمی زیادتی پر فروخت کرنا جائز نہیں۔ مثلاً ابھی کچھ عرصہ پہلے اسٹاک مارکیٹ میں بہت تیزی آگئی تھی۔ اور بہت سی کمپنیاں فلوٹ (Float) ہو رہی تھیں اور زبردست سودے ہو رہے تھے۔ اس وقت ایک کمپنی نے اپنے شیرز دس روپے میں جاری کئے، اور ابھی تک اس کمپنی کی کوئی چیز وجود میں نہیں آئی تھی۔ مگر اسٹاک مارکیٹ میں اس کا شیر =/۱۸۰ روپے میں فروخت ہو رہا تھا۔ بہرحال! دوسری شرط کا خلاصہ یہ ہے کہ جب تک کسی کمپنی کے منجمد اثاثے (فکسڈ ایسٹ (Fixd Assets) وجود میں نہ آجائیں۔ اس وقت تک اس کے شیرز کو کمی زیادتی پر فروخت کرنا جائز نہیں۔

تیسری شرط

تیسری شرط سمجھنے سے پہلے اس بات کو جاننا ضروری ہے کہ آج جتنی کمپنیاں اس وقت قائم ہیں، ان میں سے اکثر کمپنیاں ایسی ہیں کہ ان کا بنیادی کاروبار تو حرام نہیں ہے،

مثلاً ٹیکسٹائل کمپنیاں ہیں۔ آٹو موبائل (Automobile) کمپنیاں ہیں وغیرہ۔ لیکن شاید ہی کوئی کمپنی ایسی ہوگی جو کسی نہ کسی طرح سودی کاروبار میں ملوث نہ ہو، یہ کمپنیاں دو طریقے سے سودی کاروبار میں ملوث ہوتی ہیں:

پہلا طریقہ یہ ہے کہ یہ کمپنیاں فنڈ بڑھانے کے لئے بنک سے سود پر قرض لیتی ہیں، اور اس قرض سے اپنا کام چلاتی ہیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کمپنی کے پاس جو زائد اور فاضل (سرپلس Surplus) رقم ہوتی ہے، وہ سودی اکاؤنٹ میں رکھواتی ہیں۔ اور اس پر وہ بنک سے سود حاصل کرتی ہیں، وہ سود بھی ان کی آمدنی کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ میں ایسی کمپنی کے شیرز خریدوں جو کسی بھی طریقے سے کسی سودی کاروبار میں ملوث نہ ہو تو یہ بہت مشکل ہے اب سوال یہ ہے کہ پھر تو کسی کمپنی کے شیرز کی خرید و فروخت بھی جائز نہیں ہونی چاہئے؟

ایسی کمپنیوں کے بارے میں موجودہ دور کے علماء کرام کی رائیں مختلف ہیں۔ علماء کی ایک جماعت کا کہنا یہ ہے کہ چونکہ یہ کمپنیاں حرام کاموں میں ملوث ہیں ــ اب چاہے تناسب کے لحاظ سے وہ حرام کام تھوڑا ہے لیکن چونکہ حرام کام کر رہی ہیں لہٰذا ایک مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اس کمپنی کے ساتھ حرام کام میں حصہ دار بنے، اس لئے کہ جب اس نے شیر خرید لیا تو وہ اس کے کاروبار میں شریک ہو گیا۔ اور کاروبار کا ایک شریک دوسرے شریک کا وکیل اور ایجنٹ ہے، اب گویا کہ شیر ہولڈر ان کو اس کام کے لئے ایجنٹ بنا رہا ہے کہ تم سودی قرضے لو، اور سودی آمدنی بھی حاصل کرو، اس لئے ان علماء کے نزدیک کسی کمپنی کے شیرز اس وقت تک خریدنا جائز نہیں۔ جب تک یہ اطمینان نہ ہو جائے کہ یہ کمپنی نہ سود لیتی ہے، اور نہ سود دیتی ہے۔

علماء کرام کی دوسری جماعت کا یہ کہنا ہے کہ اگرچہ ان کمپنیوں میں یہ خرابی پائی جاتی ہے، لیکن اس کے باوجود اگر کسی کمپنی کا بنیادی کاروبار مجموعی طور پر حلال ہے۔ تو پھر دو شرطوں کے ساتھ اس کمپنی کے شیرز لینے کی گنجائش ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور میرے والد ماجد حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہی موقف ہے، اور ان دونوں حضرات کی اتباع میں، میں بھی اسی موقف کو درست سمجھتا ہوں، وہ دو شرطیں یہ ہیں:

پہلی شرط یہ ہے کہ وہ شیر ہولڈر اس کمپنی کے اندر سودی کاروبار کے خلاف آواز ضرور اٹھائے، اگرچہ اس کی آواز مسترد (Overrule) ہو جائے، اور میرے نزدیک آواز اٹھانے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ کمپنی کی جو سالانہ میٹنگ (Annaual General Meeting) A.G.M ہوتی ہے، اس میں یہ آواز اٹھائے کہ ہم سودی لین دین کو درست نہیں سمجھتے، سودی لین دین پر راضی نہیں ہیں، اس لئے اس کو بند کیا جائے، اب ظاہر ہے کہ موجودہ حالات میں یہ آواز نقار خانے میں طوطی کی آواز ہوگی، اور یقیناً اس کی یہ آواز مسترد (Ouerrule) ہوگی، لیکن جب وہ یہ آواز اٹھائے تو حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کے قول کے مطابق ایسی صورت میں وہ انسان اپنی ذمہ داری پوری ادا کر دیتا ہے۔

چوتھی شرط

چوتھی شرط، جو حقیقت میں تیسری شرط کا ایک حصہ ہے، وہ یہ ہے کہ جب منافع (ڈیویڈنڈ Dividend) تقسیم ہو، تو وہ شخص انکم اسٹیٹ منٹ (Income Statment) کے ذریعے یہ معلوم کرے کہ آمدنی کا کتنا فیصد حصہ سودی ڈپازٹ سے حاصل ہوا ہے، مثلاً فرض کیجئے کہ اس کمپنی کو کل آمدنی کا ۵ فیصد حصہ سودی ڈپازٹ میں رقم رکھوانے سے حاصل ہوا ہے، تو اب وہ شخص اپنے نفع کا پانچ فیصد حصہ صدقہ کر دے۔

لہٰذا کمپنی کا اصل کاروبار اگر حلال ہے۔ لیکن ساتھ میں وہ کمپنی بنک سے سودی قرضے لیتی ہے یا اپنی زائد رقم سودی اکاؤنٹ میں رکھ کر اس پر سود وصول کرتی ہے تو اس صورت میں اگر ان مذکورہ بالا دو شرطوں پر عمل کر لیا جائے تو پھر ایسی کمپنیوں کے شیرز کی خرید و فروخت کی گنجائش ہے، اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ جواز کا موقف معتدل اور اسلامی اصولوں کے مطابق ہے، لوگوں کے لئے سہولت کا راستہ فراہم کرتا ہے۔

اوپر کی تفصیل سے یہ معلوم ہو گیا کہ شیرز کی خرید و فروخت کے جواز کے لئے کل چار شرطیں ہو گئیں:

(۱) اصل کاروبار حلال ہو۔
(۲) اس کمپنی کے کچھ منجمد اثاثے (فکسڈ ایسٹس) وجود میں آچکے ہوں۔ رقم صرف نقد کی شکل میں نہ ہو۔
(۳) اگر کمپنی سودی لین دین کرتی ہے تو اس کی سالانہ میٹنگ میں آواز اٹھائی جائے۔
(۴) جب منافع تقسیم ہو۔ اس وقت جتنا نفع کا جتنا حصہ سودی ڈپازٹ سے حاصل ہوا ہو۔ اس کو صدقہ کر دے۔
ان چار شرطوں کے ساتھ شیرز کی خرید و فروخت جائز ہے۔

شیرز خریدنے کے دو مقصد

آجکل اسٹاک مارکیٹ میں شیرز کے جو سودے ہوتے ہیں۔ وہ دو مقصد کے تحت ہوتے ہیں، نمبر ایک، بعض لوگ انویسٹمنٹ کی غرض سے شیرز خریدتے ہیں، ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم شیرز خرید کر کسی کمپنی کے حصہ دار بن جائیں۔ اور پھر گھر بیٹھے اس کا سالانہ منافع ملتا رہے۔ اس کی تفصیل تو میں نے اوپر بیان کر دی کہ ایسے لوگوں کے لئے چار شرطوں کے ساتھ شیرز خریدنا جائز ہے۔

شیرز اور کیپیٹل گین

دوسری طرف بعض لوگ شیرز کی خرید و فروخت انویسٹمنٹ کی غرض سے نہیں کرتے، بلکہ ان کا مقصد کیپیٹل گین (Capital Gain) ہوتا ہے۔ وہ لوگ اس کا اندازہ کرتے ہیں کہ کس کمپنی کے شیرز کی قیمت میں اضافہ ہونے کا امکان ہے۔ چنانچہ اس کمپنی کے شیرز خرید لیتے ہیں اور پھر چند روز بعد جب قیمت بڑھ جاتی ہے تو ان کو فروخت کر کے نفع حاصل کر لیتے ہیں۔ اور یا کسی کمپنی کے شیرز کی قیمت گھٹ جاتی ہے تو اس کے شیرز خرید لیتے ہیں اور بعد میں فروخت کر دیتے ہیں اس طرح خرید و فروخت کے ذریعے نفع حاصل کرنا ان کا مقصود ہوتا ہے، اس کمپنی میں حصہ دار بننا اور اس کا سالانہ منافع حاصل کرنا ان کا مقصود نہیں ہوتا، بلکہ خود شیرز ہی کو ایک سامان تجارت بنا کر اس کا

لین دین کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے شرعاً اس طریقہ کار کی کہاں تک گنجائش ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح شیرز خریدنا جائز ہے۔ اسی طرح ان کو فروخت کرنا بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ ان شرائط کو پورا کر لیا جائے جو ابھی اوپر ذکر کی گئیں ہیں، اور جس طرح یہ جائز ہے کہ ایک چیز آپ آج خرید کر کل فروخت کر دیں، اور کل خرید کر پرسوں فروخت کر دیں بالکل اسی طرح شیرز کی بھی خرید و فروخت جائز ہے۔

ڈیفرنس برابر کرنا سٹہ بازی ہے

لیکن اس خرید و فروخت کو درست کہنے کی دشواری اس سٹہ بازی کے وقت پیش آتی ہے جو اسٹاک ایکسچینج کا بہت بڑا اور اہم حصہ ہے، جس میں بسا اوقات شیرز کا لین دین بالکل مقصود نہیں ہوتا، بلکہ آخر میں جا کر آپس کا فرق (ڈیفرنس Difference) برابر کر لیا جاتا ہے، اور شیرز پر نہ تو قبضہ (Delivery) ہوتا ہے اور نہ ہی قبضہ پیش نظر ہوتا ہے۔ لہٰذا جہاں یہ صورت ہو کہ قبضہ بالکل نہ ہو۔ اور شیرز کا نہ لینا مقصود ہو اور نہ دینا مقصود ہو، بلکہ اصل مقصد یہ ہو کہ اس طرح سٹہ بازی کر کے آپس کے ڈیفرنس کو برابر کر لینا مقصود ہو تو یہ صورت بالکل حرام ہے، اور شریعت میں اس کی اجازت نہیں۔

شیرز کی ڈیلیوری سے پہلے آگے فروخت کرنا

دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بعض اوقات ایک شخص شیرز خریدلیتا ہے۔ لیکن ابھی تک اس شیرز پر قبضہ اور ڈیلیوری (Delivery) نہیں ہوتی، اس سے پہلے وہ ان شیرز کو آگے فروخت کر دیتا ہے، مثلاً ایک کمپنی کے شیرز آج بازار میں جاری (Subscribe) ہوئے، لیکن ابھی اس کے شیرز کے اجراء کا عمل مکمل نہیں ہوتا کہ اس سے پہلے ہی ان شیرز پر دسیوں سودے ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ عام طور پر شیرز کی خریداری کے بعد حاضر سودوں میں بھی ڈیلیوری ملنے میں کم از کم ایک ہفتہ ضرور لگ جاتا ہے، اب سوال یہ ہے کہ کیا اس طرح قبضہ اور ڈیلیوری ملنے سے پہلے ان کو آگے فروخت

کرنا جائز ہے یا نہیں؟

اس سلسلے میں پہلے ایک اصول سمجھ لیں، اس کے بعد صورت واقعہ کا جائزہ لینا آسان ہو گا، وہ اصول یہ ہے کہ جس چیز کو آپ نے خریدا ہے۔ اس چیز پر قبضہ کرنے سے پہلے اس کو آگے فروخت کرنا جائز نہیں، لیکن قبضہ کے اندر ہمیشہ حسی قبضہ (Physical Possession) ضروری نہیں ہوتا۔ بلکہ حکمی قبضہ (Constructive Possession) بھی اگر ہو جائے، یعنی وہ چیز ہمارے ضمان (رسک Risk) میں آجائے تو اس کے بعد بھی اس چیز کو آگے فروخت کرنا جائز ہے۔

شیرز کا قبضہ

اب یہاں یہ دیکھنا ہے کہ شیرز کا قبضہ کیا ہے؟ اس پر قبضہ کس طرح ہوتا ہے؟ یہ کاغذ جس کو ہم شیرز سرٹیفکیٹ کہتے ہیں۔ اس سرٹیفکیٹ کا نام "شیئر" نہیں، بلکہ "شیئر" اس ملکیت کا نام ہے جو اس کمپنی کے اندر ہے۔ اور یہ سرٹیفکیٹ اس ملکیت کی علامت اور اس کا ثبوت اور اس کی شہادت ہے۔ لہٰذا اگر فرض کریں کہ ایک شخص کی ملکیت تو اس کمپنی میں ثابت ہو گئی۔ لیکن اس کو ابھی تک سرٹیفکیٹ نہیں ملا، تب بھی شرعی اعتبار سے یہ کہا جائے گا کہ وہ شخص اس کا مالک ہو گیا۔

اس کو ایک مثال کے ذریعے سمجھے مثلاً آپ نے ایک کار خریدی۔ وہ کار آپ کے پاس آگئی، لیکن جس شخص سے آپ نے خریدی ہے، وہ کار اب تک اسی کے نام پر رجسٹرڈ ہے۔ رجسٹریشن تبدیلی نہیں کرائی۔ اب چونکہ آپ کا قبضہ اس کار پر ہو چکا ہے، اس لئے صرف آپ کے نام پر رجسٹرڈ نہ ہونے کی وجہ سے یہ نہیں کہا جائے گا کہ آپ کا قبضہ مکمل نہیں ہوا۔

رسک کی منتقلی کافی ہے

اس طرح شیرز سرٹیفکیٹ ایسے ہی ہیں، جیسے رجسٹرڈ کار، اب سوال یہ ہے کہ کمپنی کا وہ اصل حصہ جس کی یہ شیئر نمائندگی کر رہا ہے وہ اس کی ملکیت میں آگیا یا نہیں؟ اب ظاہر ہے کہ وہ حصہ ایسا نہیں ہے کہ وہ شخص کمپنی میں جاکر اپنا حصہ وصول کر لے۔

اور اس پر قبضہ کر لے، ایسا کرنا تو ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا اصل حصے کے مالک بننے کا مطلب یہ ہے کہ اس حصے کے فوائد اور نقصانات، اس حصے کی ذمہ داریاں (Liabilities) اور اس کے منافع (Profits) کا حق دار بن گیا یا نہیں؟

مثلاً آج میں نے اسٹاک مارکیٹ سے ایک شیر خریدا، اور ابھی تک شیر سرٹیفکیٹ کی وصولیابی یا ڈلیوری نہیں ہوئی، اس دوران وہ کمپنی بم گرنے سے تباہ ہو گئی، اور اس کا کوئی اثاثہ باقی نہیں بچا، اب سوال یہ ہے کہ یہ نقصان کس کا ہوا؟ اگر نقصان میرا ہوا، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس شیر کا رسک میں نے لے لیا، اس صورت میں اس کو آگے فروخت کر سکتا ہوں، اور اگر نقصان میرا نہیں ہوا بلکہ بیچنے والے کا نقصان ہوا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس شیر کا رسک میری طرف منتقل نہیں ہوا تھا۔ اس صورت میں میرے لئے اس شیر کو آگے فروخت کرنا جائز نہیں۔ جب تک شیر سرٹیفکیٹ پر قبضہ نہ کر لوں۔

اب سوال یہ ہے کہ حقیقی صورت حال کیا ہے؟ واقعتہً شیرز کے خریدنے کے فوراً بعد اس کا رسک (Risk) منتقل (ٹرانسفر) ہو جاتا ہے یا نہیں؟ یہ ایک سوال ہے جس کے جواب میں مجھے ابھی تک قطعی صورت حال معلوم نہیں ہو سکی۔ اس لئے اس کے بارے میں کوئی حتمی بات اب تک نہیں کہتا۔ اور اصول میں نے بتا دیا کہ رسک (Risk) منتقل ہونے کی صورت میں آگے بیچنا جائز ہے، البتہ احتیاط کا تقاضہ بہر صورت یہی ہے کہ جب تک ڈلیوری نہ مل جائے اس وقت تک آگے فروخت نہ کیا جائے۔

"بدلہ" کا سودا جائز نہیں

اسٹاک ایکسچینج میں شیرز کی خرید و فروخت کا ایک اور طریقہ بھی رائج ہے، جس کو "بدلہ" کہا جاتا ہے، یہ بھی فینانسنگ کا ایک طریقہ ہے، اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک شخص کو پیسوں کی ضرورت ہے اور اس کے پاس شیرز موجود ہیں۔ وہ شخص دوسرے کے پاس وہ شیرز لے کر جاتا ہے، اور اس سے کہتا ہے کہ میں یہ شیرز آج آپ کو اتنی قیمت پر فروخت کرتا ہوں، اور ایک ہفتہ کے بعد میں قیمت بڑھا کر اتنے میں خرید

لوں گا۔ گویا کہ فروخت کرتے وقت یہ شرط ہوتی ہے کہ یہ شیرز قیمت بڑھا کر واپس کرنے ہوں گے۔ دوسرے شخص کو آپ فروخت نہیں کر سکتے۔ سوال یہ ہے کہ یہ "بدلہ" کی صورت شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب ظاہر ہے کہ یہ صورت جائز نہیں۔ اس لئے کہ فقہ کا اصول ہے کہ کسی بھی بیع کے اندر ایسی شرط لگانا جو مقتضاء عقد کے خلاف ہو۔ جائز نہیں۔ اور خاص طور پر قیمت بڑھا کر واپس لینے کی شرط لگانا حرام ہے، اور یہ شرط فاسد ہے۔ لہٰذا "بدلہ" کی یہ صورت خالصۃً سود ہی کا ایک دوسرا عنوان ہے، شرعاً اس کی اجازت نہیں۔

شیرز پر زکوٰۃ کا مسئلہ

ایک مسئلہ شیرز پر زکوٰۃ کا ہے، سوال یہ ہے کہ کیا ان شیرز پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے یا نہیں؟ اگر زکوٰۃ واجب ہے تو پھر کس طرح اس کا حساب (Culculat) کیا جائے؟ اور کس طرح ادا کی جائے؟ جیسا کہ میں نے ابتداء عرض کیا تھا کہ شیرز اس حصے کی نمائندگی کرتا ہے جو کمپنی کے اندر ہے۔ لہٰذا اگر کسی شخص نے شیرز صرف اس مقصد کے تحت خریدے ہیں کہ میں اس کو آگے فروخت کر کے اس سے نفع حاصل کروں گا۔ گویا کہ "کیپیٹل گین" (Capital gain) مقصود ہے۔ ان شیئرز کا سالانہ منافع وصول کرنا مقصود نہیں۔ تو اس صورت میں ان شیرز کی مارکیٹ قیمت کے حساب سے اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

لیکن اگر خریدتے وقت اس کا مقصد کیپیٹل گین نہیں تھا، بلکہ اصل مقصد سالانہ منافع (Dividend) حاصل کرنا تھا۔ لیکن ساتھ میں یہ خیال بھی تھا کہ اگر اچھا منافع ملا، تو بیچ بھی دیں گے، تو ایسی صورت میں زکوٰۃ اس شیرز کی مارکیٹ قیمت کے اس حصے پر واجب ہوگی جو قابل زکوٰۃ اثاثوں کے مقابل میں ہوگی، اس کو ایک مثال کے ذریعے سمجھ لیجئے:

مثلاً شیرز کی مارکیٹ ویلو سو روپے ہے؟ جس میں سے =/۶۰ روپے بلڈنگ اور مشینری وغیرہ کے مقابل میں ہیں، اور =/۴۰ روپے خام مال، تیار مال اور نقد روپے کے

مقابلے میں ہے، تواس صورت میں چونکہ ان شیرز کے =/۴۰ روپے قابل زکوۃ حصوں کے مقابلے میں ہیں۔ اس لئے =/۴۰ روپے کی زکوۃ ڈھائی فیصد کے حساب سے واجب ہوگی۔ =/۶۰ روپے کی زکوۃ واجب نہ ہوگی۔ نقشے سے یہ بات اور واضح ہو جائے گی:

شیرز کی مارکیٹ قیمت =/۱۰۰ روپے

ناقابل زکوۃ		قابل زکوۃ			
بلڈنگ	مشینری	تیار مال	خام مال	نقد	کل اثاثے
=/۳۰	=/۳۰	=/۱۵	=/۱۵	=/۱۰	=/۱۰۰ روپے

خلاصہ

خلاصہ یہ کہ صرف ایسی کمپنیوں کے شیرز کی خرید و فروخت جائز ہے۔ جن کا بنیادی کاروبار جائز اور حلال ہو۔ اور ان شرائط کے ساتھ جائز ہے جو اوپر ذکر کی گئیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو شریعت کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

حقوق مجردہ کی خرید وفروخت

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط وترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"لیلۃ القدر خیر من الف شہر"
(سورۃ القدر: ۳۰ پ)

شبِ قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حقوق مجردہ کی خرید و فروخت

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد خاتم النبيين، ورحمة للعالمين، وعلى آله واصحابه الذين رفعوا معالم الدين، وعلى كل من تبعهم باحسان الى يوم الدين۔

دور حاضر میں شخصی حقوق کی مختلف قسمیں وجود پذیر ہو گئی ہیں جو حقیقت میں "اعیان" نہیں ہیں۔ لیکن بازاروں میں خرید و فروخت کے ذریعے ان کالین دین رائج ہے۔ وضعی قوانین نے ان میں سے بعض حقوق کی فروختگی کی اجازت دی ہے اور بعض کی فروخت ممنوع قرار دی ہے لیکن بازار اس طرح کے معاملات سے بھرے ہوئے ہیں، مثلاً مکانات اور دکانوں کی پگڑی، مخصوص تجارتی نام یا ٹریڈ مارک (TRADE MARK) یا تجارتی لائسنس کا استعمال، اور وہ حقوق جن کو آج کی زبان میں ذہنی، ادبی فنی ملکیت کے حقوق کہا جاتا ہے مثلاً حق تصنیف واشاعت، حق ایجاد، آرٹسٹ کا اپنے ایجاد کردہ آرٹوں میں حق۔

یہ تمام حقوق موجودہ تجارتی عرف میں مالیت قرار دیئے جاتے ہیں، جن پر شخصی اموال واملاک کے احکام جاری ہوتے ہیں، بالکل اعیان اور مادی اموال کی طرح ان کی بھی خرید و فروخت ہوتی ہے انہیں کرایہ پر دیا جاتا ہے، ہدیہ کیا جاتا ہے، ان میں میراث جاری ہوتی ہے۔

ہمارے سامنے مسئلہ یہ ہے کہ کیا اسلامی شریعت میں ان حقوق کو اموال قرار دے کر ان کی خرید و فروخت کرنا یا کسی جائز طریقے سے ان کا عوض لینا جائز ہے یا نہیں؟۔

یہ مسئلہ اس وسیع اور ہمہ گیر شکل میں قدیم فقہاء کے عہد میں موجود نہیں تھا اس لئے یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ فقہ کی قدیم کتابوں میں ہمارے زمانے کی ان جزئیات کا حکم تو نہیں ملے گا البتہ فقہاء قدیم نے بہت سے ان حقوق اور ان کا عوض لینے کے مسئلہ پر کلام کیا ہے، جو اس دور میں موجود اور متصور تھے چنانچہ بعض فقہاء نے "حقوق مجردہ" کا عوض لینے کو ناجائز کہا ہے اور بعض فقہاء نے حقوق مجردہ کی بعض اقسام کا عوض لینے کو جائز قرار دیا ہے۔ حقوق کے سلسلے میں فقہاء کی بحثوں کا استقصاء کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حقوق کے انواع بہ کثرت ہیں اور ان کے بارے میں فقہاء کی عبارتیں باہم مختلف ہیں، مجھے ابھی تک کوئی ایسی عبارت نہیں ملی جو حقوق کی تمام قسموں پر حاوی ہو اور جو ایسا ضابطہ واضح کرے جس پر مسئلہ حقوق کی تمام جزئیات مبنی ہوں۔ لہٰذا اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ قرآن و سنت کے دلائل سے مسئلہ حقوق کے ضوابط مستنبط کئے جائیں اور کتب فقہ میں بکھری ہوئی وہ جزئیات بھی یکجا کی جائیں جو حقوق کے مسئلے میں نظائر بن سکیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے قدموں کو جادہ حق پر قائم رکھے اور اس مسئلہ میں حق و صواب کے لئے ہمارے سینوں کو کھول دے۔ آمین۔

حقوق مجردہ کی قسمیں

جن حقوق کا عوض لینے پر فقہاء نے بحث کی ہے ان کا استقراء کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان حقوق کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) شرعی حقوق یعنی وہ حقوق جو شارع کی طرف سے ثابت ہیں، ان کے ثبوت میں قیاس کا کوئی دخل نہیں ہے۔

(۲) عرفی حقوق یعنی وہ حقوق جو عرف کی بنا پر ثابت ہیں اور شریعت نے بھی ان حقوق کو تسلیم کیا ہے۔ پھر ان دونوں کی دو دو قسمیں ہو جاتی ہیں۔

اول: وہ حقوق جن کی مشروعیت اصحاب حقوق سے ضرر دفع کرنے کے لئے ہوتی ہے۔

دوم: وہ حقوق جو اصالۃً مشروع ہوتے ہیں۔

پھر وہ حقوق جو اصالۃً مشروع ہوئے ہیں، ان کی چند قسمیں ہیں۔

(۱) وہ حقوق جو اشیاء میں دائمی منافع سے عبارت ہیں، مثلاً حق مرور (راستہ چلنے کا حق) حق شرب (پانی لینے کا حق) حق تسییل (پانی بہانے کا حق) وغیرہ

(۲) وہ حقوق جو کسی مباح الاصل چیز پر کسی شخص کا پہلے قبضہ کرنے کی وجہ سے حاصل ہوتے ہیں اسے "حق اسبقیت" یا "حق اختصاص" کہتے ہیں۔

(۳) وہ حقوق جو کسی شخص کے ساتھ کوئی عقد کرنے یا کسی موجود عقد کو باقی رکھنے کی صورت میں حاصل ہوتے ہیں مثلاً زمین، مکان یا دکان کو کرایہ پر دینے کا حق، یا وقف کے وظائف میں سے کسی وظیفہ کو باقی رکھنے کا حق۔

پھر ان حقوق کا عوض لینا دو طریقوں سے ممکن ہے:۔

(۱) ایک یہ کہ فروختگی کے ذریعہ عوض لینا جس کی صورت یہ ہوگی کہ بائع اپنی مملوکہ چیز کو اس کے تمام مقتضیات کے ساتھ مشتری کی طرف منتقل کر دے گا۔

(۲) دوسرے یہ کہ صلح اور دست برداری کے طور پر عوض لینا۔ اس صورت میں دست بردار ہونے والے کا حق تو ختم ہو جاتا ہے لیکن محض اس کے دست بردار ہونے سے اس شخص کی طرف حق منتقل نہیں ہوتا۔ جس کے حق میں وہ دست بردار ہوا لیکن جس شخص کے حق میں دست برداری ہوئی ہے اس کے مقابلہ میں دست بردار ہونے والے کی مزاحمت ختم ہو جاتی ہے۔

امام قرافی ان دونوں طریقوں کا فرق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

اعلم ان الحقوق و الاملاک ینقسم التصرف فیھا الی نقل واسقاط، فالنقل ینقسم الی ما ھو بعوض ی الاعیان، کالبیع والقرض .....والی ما ھو بغیر عوض، کالھدایا و الوصایا...... فان ذلک کلہ نقل ملکی اعیان بغیر عوض، واما الاسقاط فھوا ما بعوض کالخلع، والعفو علی مال...... فجمیع ھذہ الصور یسقط فیھا الثابت، والا ینتقل الی الباذل ما کان یملکہ المبزول لہ من العصمۃ وبیع العبد ونحوھما۔

(الفروق للقرافی ۳/ ۱۱۰ الفرق التاسع والسبعون)

" حقوق و املاک میں تصرف کبھی اس طرح ہوتا ہے کہ مالک اپنا حق یا اپنی ملکیت دوسرے کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔ اور کبھی تصرف کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مالک اپنا حق اور ملکیت ساقط کر دیتا ہے، حق اور ملکیت کی منتقلی کبھی بالعوض ہوتی ہے مثلاً بیع و قرض کی صورت میں اور کبھی بلا عوض ہوتی ہے مثلاً ہدیہ اور وصیت کی صورت میں، ان دونوں صورتوں میں بلا عوض اشیاء میں ملکیت کی منتقلی ہوتی ہے حق اور ملکیت کا ساقط کرنا بھی کبھی بالعوض ہوتا ہے مثلاً خلع اور مال لے کر معاف کر دینا...... ان تمام صورتوں میں ثابت شدہ حق ساقط ہو جاتا ہے اور دینے والے کی طرف وہ چیز منتقل نہیں ہوتی جس کا دیا ہوا شخص مالک ہو جاتا ہے یعنی حفاظت، غلام کی بیع اور اس طرح کی چیزیں۔

ہم پہلے فقہاء کی ذکر کردہ حقوق کی قسموں کو ذکر کر کے ہر ایک قسم پر علیحدہ گفتگو کریں گے، پھر فقہاء کی بحثوں سے دور حاضر میں رائج حقوق کا حکم شرعی اور ان کا عوض لینے کا حکم جاننے کی کوشش کریں گے۔

حقوق شرعیہ

" حقوق شرعیہ " سے ہماری مراد وہ حقوق ہیں جن کا ثبوت شارع کی طرف سے ہوا ہے، قیاس کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے، یعنی ان کا ثبوت اصحاب حقوق کے لئے شارع کی طرف سے " نص جلی " یا " نص خفی " کی بنا پر ہوا ہے، اگر نص نہ ہوتی تو وہ حق ثابت نہ ہوتا مثلاً حق شفعہ، حق ولاء، حق وراثت، حق نسب، حق قصاص، بیوی سے متمتع ہونے کا حق، طلاق، حضانت اور ولایت کا حق، شوہر کی باری میں بیوی کا حق (حق قسم)

ان حقوق کی دو قسمیں ہیں۔

اول: وہ حقوق جو اصالۃً ثابت نہیں ہوئے ہیں بلکہ اصحاب حقوق سے ضرر دور کرنے کے لئے ان کی مشروعیت ہوئی ہے۔ انہیں ہم " حقوق ضروریہ " کا نام دے سکتے

ہیں۔

دوم: وہ حقوق جو اصحاب حقوق کے لئے اصالۃً ثابت ہوئے ہیں، دفع ضرر کے لئے مشروع نہیں ہوئے، انہیں ہم "حقوق اصلیہ" کہہ سکتے ہیں۔

حقوق ضروریہ

"حقوق ضروریہ" کی ایک مثال حق شفعہ ہے، یہ اصالۃً ثابت ہونے والا حق نہیں ہے کیونکہ اصل یہ ہے کہ بائع اور مشتری نے باہمی رضامندی سے جب کوئی بیع کی تو کسی تیسرے شخص کو ان دونوں کے درمیان مداخلت کا حق حاصل نہیں ہے لیکن شریعت نے شریک جائداد، شریک حقوق جائداد اور پڑوسی کو دفع ضرر کے لئے حق شفعہ دیا ہے، اسی طرح شوہر کی باری میں بیوی کا حق بھی بیوی سے دفع ضرر کے لئے ہے۔ ورنہ شوہر کو اختیار ہے کہ اپنی بیوی سے جب چاہے متمتع ہو اور اس کے ساتھ رات گزارے، بچے کی پرورش کا حق، یتیم کی ولایت کا حق اور اختیار دی ہوئی بیوی کا اختیار طلاق کا حق بھی حقوق ضروریہ کے زمرے میں آتے ہیں۔

حقوق ضروریہ کا حکم یہ ہے کہ کسی طریقے سے ان کا عوض لینا جائز نہیں نہ تو فروختگی کے ذریعہ، نہ صلح اور دستبرداری کے ذریعہ عوض لینا جائز ہے۔

اس کی عقلی دلیل یہ ہے کہ یہ حقوق اصحاب حقوق کے لئے اصالۃً ثابت نہیں ہوئے ہیں بلکہ دفع ضرر کے لئے مشروع ہوئے ہیں، جب صاحب حق اپنا حق کسی دوسرے کو دینے یا دوسرے کے لئے دستبردار ہوتے پر راضی ہو گیا تو یہ بات ظاہر ہوئی کہ اس حق کے نہ ہونے سے اسے کوئی ضرر لاحق نہیں ہوگا، لہٰذا یہ معاملہ اصل کی طرف لوٹ جائے گا اور یہاں اصل اس کے لئے حق ثابت نہ ہونا ہے۔ لہٰذا اس کے لئے عوض کا مطالبہ جائز نہیں ہے مثلاً حق شفعہ میں شفیع اگر عوض لے کر حق شفعہ سے دستبردار ہو گیا تو یہ بات منکشف ہوئی کہ جو بیع اس کے لئے حق شفعہ کے ثبوت کا سبب بنی اس میں اس کا کوئی ضرر نہیں ہے، لہٰذا اس بیع کو ختم کرنے کے سلسلے میں اس کا حق ختم ہو گیا، اب اس پر مال لینا اس کے لئے جائز نہیں ہوگا۔

اسی طرح بیوی کا باری کا حق اس سے دفع ضرر کے لئے ہے، جب وہ بیوی اس

سے دستبردار ہو گئی تو معلوم ہوا کہ باری ترک کرنے سے اسے کوئی ضرر نہیں پہنچتا، لہذا اس کے لئے اس دستبرداری پر عوض لینا جائز نہیں ہے "مخیرہ" کا مسئلہ بھی اسی کے مثل ہے، شوہر نے اسے دفع ضرر کے لئے نکاح فسخ کرنے کا اختیار دیا تو اگر اس عورت نے مال کے عوض میں اپنا اختیار طلاق ختم کر دیا تو معلوم ہوا کہ شوہر کے ساتھ رہنے میں اسے کوئی ضرر نہیں تھا، لہذا وہ عورت اس پر عوض لینے کی حقدار نہیں۔ اسی طرح نامرد شخص کی بیوی کو دفع ضرر کے لئے اپنے نامرد شوہر سے نکاح فسخ کرانے کا حق ہے۔ اگر وہ عورت مال لے کر اس نامرد شوہر کے ساتھ رہنے پر راضی ہو گئی تو معلوم ہوا کہ نکاح باقی رہنے سے اسے ضرر نہیں تھا لہذا اس کے لئے عوض لینا جائز نہیں ہو گا۔

حقوق اصلیہ

حقوق شرعیہ کی دوسری قسم وہ حقوق ہیں جو صاحب حقوق کے لئے اصالۃً ثابت ہوئے ہیں، دفع ضرر کے طور پر ان کی مشروعیت نہیں ہوئی ہے مثلاً حق قصاص، نکاح کو باقی رکھ کر شوہر کا بیوی سے متمتع ہونے کا حق، حق میراث، وغیرہ۔

اس قسم کے حقوق کا حکم یہ ہے کہ بیع کے طریقہ پر توان کا عوض لینا جائز نہیں ہے، یعنی اس کی گنجائش نہیں کہ خریدار کی طرف وہ حق منتقل ہو جائے اور بائع کو جو استحقاق تھا وہی خریدار کی طرف منتقل ہو جائے، لہذا مقتول کے ولی کے لئے جائز نہیں کہ قصاص لینے کا حق کسی کے ہاتھ بیچ دے اور ولی کے بدلے اس دوسرے شخص کو قصاص لینے کا حق حاصل ہو جائے، اسی طرح یہ بھی جائز نہیں کہ شوہر اپنا حق تمتع کسی دوسرے کے ہاتھ بیچ دے اور دوسرا شخص اس کی بیوی سے متمتع ہو، اور کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ اپنا حق میراث دوسرے شخص کے ہاتھ فروخت کر دے کہ وارث حقیقی کے بدلے میں وہ دوسرا شخص میراث کا حق دار ہو جائے۔ اس لئے کہ شارع نے یہ حقوق مخصوص شخص کے لئے مخصوص صفت کے ساتھ ثابت کئے ہیں۔ اس طور پر کہ اس صفت کے معدوم ہونے سے حقوق معدوم ہو جاتے ہیں مثلاً شارع نے مقتول کے ولی کے لئے حق قصاص ولی ہونے کی بنا پر ثابت کیا ہے، لہذا ولایت ختم ہوتے ہی حق قصاص

ختم ہو جائے گا۔

دوسرے الفاظ میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ یہ حقوق شرعاً قابل انتقال نہیں ہوتے لہٰذا نہ ان کی بیع ہو سکتی ہے نہ ہبہ ہو سکتا ہے، نہ میراث جاری ہوتی ہے، حق قصاص کی وراثت جو جاری ہوتی ہے وہ حقیقی وراثت نہیں ہے بلکہ یہ ایسا حق ہے جو قریب ترین ولی کی عدم موجودگی میں دوسرے عزیز کے لئے اصالۃً ثابت ہوتا ہے۔ ایسا نہیں ہوتا کہ قریب ترین ولی سے یہ حق دوسرے شخص کی طرف منتقل ہو گیا ہو۔

لہٰذا شریعت چونکہ ایک شخص سے دوسرے شخص کی طرف ان حقوق کی منتقلی کی اجازت نہیں دیتی، اس لئے فروختگی اور مبادلہ کے طور پر ان کا عوض لینا جائز نہیں ہے، اس حکم کا ماخذ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث ہے

"ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الولاء وھبتہ"
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کی فروختگی اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا

(اخرجه البخاری فی العتق، باب بیع الولاء وھبتہ)

البتہ صلح اور دستبرداری کے ذریعہ ان حقوق کا معاوضہ لینا جائز ہے اس کی صورت یہ ہوگی کہ صاحب حق اپنا حق استعمال کرنے سے باز آجائے اور اس شخص سے مال لے لے جسے اس حق کے استعمال سے نقصان پہنچتا، مثلاً مقتول کے جس ولی کو حق قصاص حاصل ہے اس کے لئے جائز ہے کہ قاتل سے مال لے کر صلح کر لے، یہ مال صاحب حق کے اپنا حق استعمال کرنے سے رکنے کا بدلہ ہے، اور قاتل یہ مال اپنے کو موت کے ضرر سے بچانے کے لئے صرف کر رہا ہے، یہ صلح قرآن وسنت کے نصوص اور اہل علم کے اجماع کی بنا پر جائز ہے۔

اسی طرح شوہر کو یہ حق ہے کہ بیوی کے ساتھ رشتہ نکاح باقی رکھ کر اس سے متمتع ہو لیکن شوہر عورت کی طرف سے دیئے جانے والے مال کے بدلے میں اپنے حق کو استعمال سے باز آجاتا ہے جس طرح خلع کرنے اور مال کی شرط کے ساتھ طلاق دینے میں ہوتا ہے، ایسا کرنا نص قرآنی اور اجماع امت سے جائز ہے۔

حقوق ضروریہ اور حقوق اصلیہ کے درمیان یہ فرق فقہاء احناف میں سے

بیری نے شرح الشباہ والنظائر میں ذکر کیا ہے (مخطوط ص ٦٢، ٦٣) ابن عابدین نے بیری کی بحث کا خلاصہ اس طرح نقل کیا ہے۔

"وحاصله ان ثبوت حق الشفعة للشفيع، وحق القسم للزوجة، وكذا حق الخيار في النكاح للمخيرة انما هو لدفع الضرر عن الشفيع والمراة، وماثبت لذلك لا يصح الصلح عنه، لان صاحب الحق لما رضي علم انه لا يتضرر بذلك، فلا يستحق شيئاً، اما حق الموصى له بالخدمة فليس كذلك، بل ثبت له على وجه البر والصلة، فيكون ثابتاً له اصالة، فيصح الصلح عنه اذا نزل عنه لغيره، ومثله مامر عن الاشباه من حق القصاص والنكاح والرق، حيث صح الاعتياض عنه، لانه ثابت لصاحبه اصالة، لا على وجه دفع الضرر عن صاحبه" (رد المحتار لابن عابدین ۴: ۱۶)

اس کا حاصل یہ ہے کہ شفیع کے لئے حق شفعہ کا ثبوت، بیوی کے لئے قسم (باری) کا حق، مخیّرہ کا حق خیار یہ سب حقوق شفیع اور عورت کے اور مخیّرہ سے ضرر دور کرنے کے لئے ہیں۔ اور جن حقوق کا ثبوت دفع ضرر کے لئے ہو، ان میں (مال لے کر) صلح صحیح نہیں ہوتی، اس لئے کہ جب صاحب حق صلح پر راضی ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ اسے کوئی ضرر نہیں ہے لہٰذا وہ کسی مال کا حقدار نہیں ہے، اس کے بر خلاف جس شخص کے لئے خدمت کی وصیت کی گئی تھی اس کا معاملہ ایسا نہیں ہے بلکہ اس کے لئے حق خدمت کا ثبوت حسن سلوک اور صلہ رحمی کے طور پر ہوا ہے۔ لہٰذا اس کا یہ حق اصالۃً ثابت ہے (نہ کہ دفع ضرر کے لئے) اس بنا پر دوسرے کے لئے حق خدمت سے دستبردار ہو کر صلح کرنا درست ہو گا۔ اس کے مثل حق قصاص، حق نکاح اور حق رق کا حکم ہے کہ ان کا عوض لینا درست ہے کیونکہ یہ حقوق اصحاب حقوق کے لئے

اصالۃً ثابت ہیں دفع ضرر کے طور پر ثابت نہیں ہیں۔

لیکن صلح کے ذریعہ یہ عوض لینا اسی صورت میں جائز ہو گا جب وہ حق فی الحال موجود اور قائم ہو جیسا کہ حق قصاص، حق بقاء نکاح، حق رق،لیکن اگر کوئی حق مستقبل میں متوقع ہے فی الحال ثابت نہیں تو اس کا عوض لینا نہ بیع کے ذریعہ جائز ہے، اور نہ صلح کے ذریعے سے، مثلاً مورث کی زندگی میں مال کے بدلے میں حق وراثت سے دستبردار ہونا جائز نہیں ہے کیونکہ مورث کی زندگی میں حق وراثت ثابت و موجود نہیں ہے بلکہ یہ ایک متوقع حق ہے جس کے ثبوت عدم ثبوت دونوں کا امکان ہے حق وراثت تو مورث کی وفات سے ثابت ہوتا ہے اسی طرح حق ولاء مولی کے زندگی میں غیر ثابت حق ہے، مولی کی وفات سے یہ حق موکد ہوتا ہے لہٰذا اس سے دستبردار ہونا درست نہیں ہے۔

مورث اور مولی (آزاد کردہ غلام) کی وفات کے بعد حق میراث اور حق ولاء دونوں ترکے میں مادی ملکیت کی شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں، لہٰذا مورث اور مولی کی وفات کے بعد شرائط معروفہ کے ساتھ تخارج کے طریقے پر اس حق کو فروخت کرنا یا اس سے دستبردار ہونا درست ہے جس کا طریقہ علم فرائض میں بیان کر دیا گیا ہے۔

حقوق عرفیہ

حقوق کی دوسری قسم کو ہم حقوق عرفیہ کہہ سکتے ہیں، حقوق عرفیہ سے مراد وہ شرعی حقوق ہیں جن کا ثبوت اصحاب حقوق کے لئے عرف و عادت کی بنا پر ثابت ہوتے ہیں۔
یہ حقوق اس اعتبار سے شرعی ہیں کہ شریعت اسلامیہ نے عرف و تعامل کی بنا پر انہیں تسلیم کیا ہے، لیکن ان حقوق کا ماخذ عرف ہے،نہ کہ شریعت مثلاً راستہ میں چلنے کا حق، پانی لینے کا حق، پانی بہانے کا حق وغیرہ۔
ان عرفی حقوق کی چند قسمیں ہیں :

۱۔ اشیاء سے انتفاع کا حق

اس سے مراد مادی اشیاء کے منافع سے استفادہ کا حق ہے، اگر یہ انتفاع متعین

مدت کے لئے ہو تو اجارہ کے طور پر اس کا عوض لینا جائز ہے، اور اس پر اجارہ کے احکام جاری ہوں گے مثلاً معین مدت کے لئے مکان میں سکونت سے استفادہ کرنا لہٰذا مالک کے لئے اس انتفاع کا عوض اس طرح لینا جائز ہے کہ وہ اپنا مکان معین مدت کے لئے طے شدہ کرائے پر کسی کو دے دے۔

لیکن اگر مالک یہ منفعت دوسرے شخص کی طرف ہمیشہ کے لئے منتقل کرے تو یہ اس منفعت کی فروختگی ہے فقہائے احناف نے بھی اسے "بیع الحقوق المجردہ" کے نام سے ذکر کیا ہے، اس بیع کے جواز یا عدم جواز کے بارے میں فقہاء کے مختلف نقطہ ہائے نظر ہیں، بعض فقہاء نے حقوق مجردہ کی بیع کو مطلقاً جائز کہا ہے، بعض حضرات فقہاء نے اسے مطلقاً ناجائز قرار دیا ہے بعض فقہاء نے بعض حقوق مجردہ کی بیع جائز قرار دی ہے اور بعض حقوق مجردہ کی فروختگی ناجائز قرار دی ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ پہلے فقہاء کی ذکر کردہ حقوق کی صورتوں اور ان کے بارے میں فقہاء کے بیان کئے ہوئے احکام یکے بعد دیگرے ذکر کر دیئے جائیں۔ پھر اس باب میں فیصلہ کن بات بیان کر دی جائے۔

والله سبحانه وتعالى هو الموفق للصواب

مختلف حقوق

فقہاء نے اس قسم کے جو حقوق ذکر کئے ہیں، وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) حق مرور (۲) حق تعلی (۳) حق تسییل (۴) حق شرب (۵) دیوار پر لکڑی رکھنے کا حق (۶) دروازہ کھولنے کا حق۔

فقہائے احناف کے مشہور قول کے مطابق یہ سارے حقوق، حقوق مجردہ ہیں جن کی بیع جائز نہیں ہے فقہاء مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ کی کتابوں میں معروف یہ ہے کہ ان میں سے اکثر حقوق کا عوض لینا جائز ہے۔

بیع کی تعریف

حقیقت میں اس اختلاف کی بنیاد بیع کی تعریف ہے، جن لوگوں نے بیع کی تعریف اس طرح کی ہے، "مال کا تبادلہ مال سے کرنا" اور مال کو عین (مادی محسوس چیز) کے

ساتھ خاص کیا انہوں نے حقوق مجردہ کی بیع کو نا جائز کہا ہے کیونکہ حقوق مجردہ اعیان نہیں ہیں اور جن لوگوں نے بیع کی تعریف کو عام کر کے منافع کو بھی اس میں شامل کیا ہے انہوں نے حقوق مجردہ کی بیع کو جائز قرار دیا ہے۔

شوافع کا مذہب

فقہاء شافعیہ کے یہاں بیع کی تعریف میں منفعت کی دائمی بیع بھی شامل ہے، چنانچہ علامہ ابن حجرؒ ہیثمی نے بیع کی تعریف اس طرح کی ہے۔

"عقد یتضمن مقابلة مال بمال بشرطه الاتی لاستفادة ملک عین او منفعة موبدة"

بیع ایسا عقد ہے جس میں مال کا تبادلہ مال سے ہو آنے والی شرطوں کے ساتھ تاکہ متعین مادی چیز کی ملکیت یا اس سے ابدی منفعت حاصل ہو جائے"

شروانی نے ابن حجر ہیثمی کی مذکورہ بالا عبارت کی تشریح کرتے ہوئے "مؤبدہ" کے تحت لکھا ہے:

قوله "مؤبدة" کحق الممر اذا عقد علیله بلفظ البیع"

(حواشی الشروانی علی تحفة المحتاج، ص ۲۱۵ ج ۴)

مثلاً گزرنے کا حق جب کہ "بیع" کے لفظ کے ذریعہ اس کا معاملہ کیا جائے

علامہ شربینی خطیب فرماتے ہیں:۔

وحده بعضهم بانه عقد معاوضة مالية یفید ملک عین او منفعة علی التابید، فدخل بیع حق الممر ونحوه وخرجت الاجارة بقید التاقیت فانها لیست بیعاً"

(مغنی المحتاج للشربینی ص ۳ ج ۲)

"بعض فقہاء نے بیع کی تعریف اس طرح کی ہے: بیع مالی معاوضہ کا

عقد ہے جس سے کسی چیز یا منفعت پر ہمیشہ کے لئے ملکیت حاصل ہوتی ہے، اس تعریف میں حق مرور وغیرہ کی بیع داخل ہو گئی اور وہ اجارہ جو محدود مدت کے لئے ہو اس تعریف سے خارج ہو گیا لہٰذا اجارہ بیع نہیں ہے

ابن القاسم غزی نے متن ابی شجاع کی شرح میں لکھا ہے:

"فاحسن ماقیل فی تعریفه انه تملیک عین مالیة بمعاوضة باذن شرعی، اوتملیک منفعة مباحة علی التابید بثمن مالی ...... ودخل فی منفعة تملیک حق البناء"

بیع کی سب سے اچھی تعریف یہ ہے کہ بیع شرعی اجازت سے بالعوض مالی چیز کا مالک بنانا ہے یا مالی قیمت کے بدلے دائمی طور پر مباح منفعت کا مالک بنانا ہے...... منفعت میں حق تعمیر کا مالک بنانا بھی داخل ہو گیا۔

باجوری ابن القاسم غزی کی مذکورہ بالا عبارت کے ذیل میں لکھتے ہیں:

"انما قال "ودخل فی منفعة" لان المنفعة تشمل حق الممر، ووضع الاخشاب علی الجدار...... ولا بد من تقدیر مضاف فی کلامه بان یقال: ودخل فی تملیک منفعة، لیناسب قوله "تملیک حق البناء" وصورة ذلک ان یقول له: بعتک حق البناء علی هذا السطح مثلاً بکذا، والمراد بالحلق الاستحقاق (حاشیة الباجوری علی شرح الغزی، ص ۳۴۰ ج ۱)

غزی نے "دخل فی منفعة" اس لئے کہا کہ منفعت میں راستے میں گزرنے کا حق اور دیوار پر لکڑی رکھنے کے حق کو شامل ہے...... ان کے کلام میں مضاف مقدر ماننا ضروری ہے یعنی تقدیر عبارت اس طرح سے ہے

ودخل فی تملیک منفعة، تاکہ آگے جو "تملیک حق البناء" کہا ہے وہ درست ہو جائے "حق تعمیر" کا مالک بنانے کی صورت یہ

ہے کہ کوئی شخص دوسرے سے کہے: میں نے تمہارے ہاتھ اس سطح پر عمارت تعمیر کرنے کا حق اتنی قیمت کے بدلے میں فروخت کیا اور حق سے مراد استحقاق ہے۔

علامہ شاطری نے "الیاقوت النفیس" میں اس کی تلخیص اس طرح کی ہے:

"البیع لغة: مقابلة شئی بشئی، وشرعاً: عقد معاوضة مالیة تفید ملک عین، او منفعة علی التابید، کما فی بیع حق الممر، ووضع الاخشاب علی الجدار، وحق البناء علی السطح"

(الیاقوت النفیس فی مذهب ابن ادریس، ص ۷۴)

لغت میں بیع ایک چیز کا دوسری چیز سے تبادلہ کا نام ہے لیکن اصطلاح شرع میں بیع کی تعریف یہ ہے: مالی معاوضہ کا عقد جس کے ذریعہ کسی چیز یا کسی منفعت پر دائمی ملکیت حاصل ہو جیسا کہ حق مرور اور دیوار پر لکڑیاں رکھنے کا حق اور سطح پر عمارت تعمیر کرنے کے حق کی بیع"

ان فقہی عبارتوں سے یہ بات ظاہر ہے کہ دائمی منفعت کا حق فقہاء شافعیہ کے نزدیک مال ہے جس کی خرید و فروخت جائز ہے

حنابلہ کا مذہب

فقہاء حنابلہ کے نزدیک بھی ایسا ہی ہے بہوتی کے بیان کے مطابق حنابلہ کے یہاں بیع کی تعریف یہ ہے:

مبادلة عین مالیة ...... او منفعة مباحة مطلقاً، بان لا تختص اباحتها بحال دون آخر کممر دار او بقعة تحفر بئراً، باحدهما، ای عین مالیة او منفعة مباحة مطلقاً...... فیشمل نحو بیع کتاب بکتاب او بممر فی دار، او بیع نحو ممر فی دار بکتاب، او بممر فی دار اخری" (شرح منتهی الارادات ص ۱۴۰ ج ۲)

"بیع ایک مالیت رکھنے والی چیز کا تبادلہ ہے یا مطلق مباح منفعت کا تبادلہ ہے جس کی اباحت کسی ایک حال کے ساتھ مخصوص نہ ہو، (دوسری مالیت رکھنے والی چیز یا مطلق مباح منفعت سے) جیسے گھر کی گزر گاہ یا زمین کا وہ حصہ جس میں کنواں کھودا جائے۔ ان میں سے ایک کا دوسرے سے تبادلہ، یعنی ایک طرف عین مالیت اور دوسری طرف منفعت مباحہ، ...... لہٰذا یہ تعریف ان تمام صورتوں کو شامل ہوگی۔ کتاب کا کتاب سے تبادلہ، کتاب کا حق مرور سے تبادلہ، حق مرور کا کتاب سے تبادلہ، ایک گھر کے حق مرور کا دوسرے گھر کے حق مرور سے تبادلہ"

مرداوی رحمۃ اللہ علیہ نے "الانصاف" میں بیع کی متعدد تعریفات ذکر کرنے اور اکثر پر اعتراضات کرنے کے بعد لکھا ہے

وقال فی الوجیز: "هو عبارة عن تمليك عين مالية، او منفعة مباحة على التابيد، بعوض مالی" ويرد عليه ايضا: الربا والقرض، وبالجملة، قل ان يسلم حد قلت، لوقيل: هو مبادلة عين او منفعة مباحة مطلقاً، باحدهما كذلك على التابيد فيهما، بغير ربا ولا قرض، لسلم"

(الانصاف فی معرفة الراجح من الخلاف، للمرداوی ص ۲۶۰ ج ۴)

"الوجیز میں لکھا ہے کہ: "بیع" مالیت رکھنے والی چیز یا مباح منفعت کا دائمی طور پر مالی عوض کے بدلے میں مالک بنا دینے کا نام ہے" اس تعریف پر ربوا اور قرض کے ذریعہ اعتراض وارد ہوتا ہے: خلاصہ کلام یہ ہے کہ کوئی تعریف اعتراض سے خالی نہیں ہے، میں کہتا ہوں کہ اگر اس طرح تعریف کی جائے کہ: بیع کسی چیز یا مطلق مباح منفعت کا ربا اور قرض کے بغیر کسی دوسری چیز یا مطلق مباح منفعت کے بدلے دائمی طور پر مالک بنا دینا ہے، "تو اعتراض وارد نہ ہو گا" بہوتی نے کشاف القناع میں لکھا ہے:

"(ویصح ان یشتری ممرا فی ملک غیرہ) دارا کان او غیرھا (و) ان یشتری (موضعا فی حائط یفتحه بابا و) ان یشتری (بقعة فی ارض یحفرھا بئرا) بشرط کون ذلک معلوما، لان ذلک نفع مقصود، فجاز بیعه کالدور ویصح ایضا ان یشتری (علوبیت یبنی علیه بنیانا موصوفًا) او لیضع علیه خشبا موصوفا، لانه ملک للبائع، فجاز بیعه کالارض، ومعنی "موصوفا" ای معلوما..... (وکذالو کان البیت) الذی اشتری علوہ (غیر مبنی اذا وصف العلو والسفل) لیکون معلوما، وانما صح لانه ملک للبائع، فکان له الاعتیاض عنه (ویصح فعل ذلک) ای ماذکر من اتخاذ ممر فی ملک غیرہ، او موضع فی حائطه یفتحه بابا، او بقعة فی ارضه یحفرھا بئرا، او علو بیت یبنی علیه بنیانا، او یضع علیه خشبا معلومین (صلحا ابدا) ای موبدا، وھو فی معنی البیع ...... (ومتی زال) البنیان او الخشب (فله اعادته) لانه استحق ابقاوہ بعوض (سواء زال لسقوطه) ای سقوط البنیان او الخشب او زال (لسقوط الحائط) الذی استاجرہ لذلک (او) زال (لغیر ذلک) کھدمه ایاہ...... (وله) ای لرب البیت (الصلح علی زواله) ای ازالة العلو عن بیته (او) الصلح بعد انھدامه علی (عدم عودہ) سواء کان ما صالحه به مثل العوض للذی صولح به علی وضعه اواقل او اکثر، لان ھذا عوض عن المنفعة المستحقة له، فیصح بما اتفقا علیه"

(کشاف القناع للبہوتی، ص ۳۹۱، ۳۹۲ ج ۳)

کسی دوسرے کی ملکیت میں گزر گاہ خریدنا جائز ہے، چاہے وہ مکان ہو یا کچھ اور ہو اسی طرح کسی دوسرے کی دیوار میں دروازہ

کھولنے کے لئے مخصوص حصہ خریدنا اور دوسری کی زمین میں کنواں کھودنے کی جگہ خریدنا جائز ہے بشرطیکہ جگہ متعین و معلوم ہو، کیونکہ یہ بھی منفعت مقصودہ ہے لہٰذا مکانات کی طرح ان کی بیع بھی جائز ہوگی، اسی طرح یہ بھی صحیح ہے کہ کسی مکان یا کمرہ کا علو خرید لے تاکہ اس پر باہم طے شدہ انداز کی عمارت بنائے یا اس پر طے شدہ لکڑیاں رکھے کیونکہ علو بھی بائع کی ملکیت ہے لہٰذا اس کی بیع بھی زمین کی طرح جائز ہے لفظ "موصوف" سے مراد معلوم ہے......

اسی طرح اس مکان کا علو خریدنا بھی جائز ہے جو مکان ابھی تعمیر نہیں ہوا ہے بشرطیکہ علو اور سفل کے اوصاف بیان کر دیئے ہوں تاکہ مبیع معلوم ہو جائے علو وغیرہ کی بیع درست ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ بھی بائع کی ملکیت ہے لہٰذا اسے اس کا معاوضہ لینے کا حق ہے اسی طرح دائمی صلح کے طور پر بھی مذکورہ بالا معاملات کرنا جائز ہے یعنی دوسرے کی ملکیت میں راستہ بنانا دروازہ کھولنے کے لئے دیوار کی مخصوص جگہ لینا، یا کسی کی زمین میں کنواں کھودنے کا حق لینا یا عمارت بنانے کے لئے کسی مکان یا کمرے کا علو لینا یا متعین لکڑیاں رکھنے کے لئے علو حاصل کرنا، یہ صلح بھی بیع کے حکم میں ہے، اور جب علو کی عمارت یا لکڑی گر جائے تو اسے دوبارہ علو پر عمارت بنوانے یا لکڑی رکھنے کا حق ہے کیونکہ مشتری عوض کے بدلے اسے باقی رکھنے کا حقدار ہے، خواہ اوپر کا مکان یا لکڑی خود بخود گر گئی ہو یا اس دیوار کے منہدم ہونے کی وجہ سے گر گئی ہو جسے اس نے کرایہ پر لیا تھا یا کسی اور وجہ سے گر گئی ہو۔ مثلاً اسے منہدم کرنے کی وجہ سے...... مالک مکان کے لئے جائز ہے کہ خریدار سے اس کا حق علو ختم کرنے کے لئے صلح کر لے یا علو کے منہدم ہونے کے بعد صاحب علو سے اس بات پر صلح کر لے کہ دوبارہ علو پر عمارت تعمیر نہ کرے، خواہ ان دونوں کی صلح اتنے معاوضے پر

ہوئی ہو جتنا معاوضہ دے کر صاحب علو نے مالک سے علو خریدا تھا یا اس سے کم پر صلح ہوئی یا اس سے زیادہ پر، کیوں کہ یہ اس منفعت کا عوض ہے جس پر استحقاق ثابت ہو چکا ہے، لہٰذا جتنے پر دونوں راضی ہو جائیں اتنے پر صلح جائز ہے۔"

ابن قدامہ حنبلی فرماتے ہیں:

"ولا یجوز ان یبنی دکانا، ولا یخرج روشنا ولاسباطاً علی درب غیرنا فذ الا باذن اھلہ، ...... وان صالح اھل الدرب من ذلک علی عوض معلوم جاز، وقال القاضی واصحاب الشافعی: لا یجوز، لانہ بیع للھواء دون القرار، ولنا انہ یبنی فیہ باذنھم، فجاز، کما لو اذنوا لہ بغیر عوض، ولانہ ملک لھم، فجاز لھم اخذ عوضہ کالقرار،

اذا ثبت ھذا، فانما یجوز بشرط کون ما یخرجہ معلوم المقدار فی الخروج والعلو، وھکذا الحکم فیما اذا اخرجہ الی ملک انسان معین لا یجوز بغیر اذنہ، ویجوز باذنہ بعوض، وبغیرہ اذا کان معلوم المقدار" (المغنی لابن قدامۃ، ص ۳۵ ج ۵)

جو راستہ (گلی) دوسری جانب نہ نکلتا ہو اس میں چبوترہ بنانا، روشن دان نکالنا، چھجہ بنانا اس گلی میں رہنے والوں کی اجازت کے بغیر جائز نہیں ہے .... اگر گلی والوں نے کچھ متعین عوض لے کر اس بارے میں صلح کر لی تو جائز ہے، قاضی اور فقہاء شافعیہ فرماتے ہیں کہ جائز نہیں ہے کیونکہ یہ فضا کی بیع ہے قرار کی نہیں۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ جس طرح اگر گلی والے کسی معاوضہ کے بغیر اسے اجازت دیں تو جائز ہے اسی طرح معاوضہ لے کر اجازت دینے کی صورت میں بھی جائز ہو گا کیوں کہ وہ گلی ان لوگوں کی ملکیت ہے اس لئے ان کے لئے اس کا عوض لینا جائز ہے جس طرح قرار کا عوض لینا جائز ہوتا ہے۔

جب اتنی بات ثابت ہو گئی تو یہ بات بھی جاننی چاہئے کہ جواز اس شرط کے ساتھ ہے کہ گلی میں جو چیز بڑھائے گا اس کی مقدار اور بلندی معلوم ہو۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی متعین آدمی کی ملکیت کی جانب روشندان وغیرہ بڑھانا اور نکالنا چاہتا ہے تو بھی یہی حکم ہو گا کہ اس کی اجازت کے بغیر جائز نہ ہو گا، اس کی اجازت سے جائز ہو گا خواہ وہ اجازت بالعوض ہو یا بلا عوض بشرطیکہ اس کی مقدار معلوم ہو۔"

ابن قدامہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ:

"ولا یجوز ان یفتح فی الحائط المشترک طاقا ولا بابا الا باذن شریکه، لان ذلک انتفاع بملک غیره، وتصرف فیه بما یضره به، ولا یجوز ان یغرز فیه وتدا، ولا یحدث علیه حائطا، ولا یستره، ولا یتصرف فیه نوع تصرف، لانه تصرف فی الحائط بما یضربه، فلم یجز کنقضه ولا یجوز له فعل شیئ من ذلک فی حائط جاره بطریق الاولی، لانه اذا لم یجز فیما له فیه حق، ففیما لا حق له فیه اولی، وان صالحه عن ذلک بعوض جاز"

(المغنی لابن قدامة، ص ۳۶ ج ۵ کتاب الصلح)

"مشترک دیوار میں شریک کی اجازت کے بغیر محراب یا دروازہ کھولنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ دوسرے کی ملکیت سے انتفاع ہے، اور دیوار میں ایسا تصرف ہے جو دیوار کے لئے نقصان دہ ہے، یہ بھی جائز نہیں کہ مشترک دیوار میں میخ گاڑے اور اس پر کوئی اور دیوار کھڑی کرے اور نہ ہی اس دیوار کو ڈھکنا جائز ہے۔ غرض یہ کہ مشترک دیوار میں شریک کی اجازت کے بغیر کسی قسم کا تصرف نہ کرے، کیوں کہ یہ دیوار میں ایسا تصرف ہے جو دیوار کے لئے ضرر رساں ہے لہٰذا اس کا جواز نہیں ہو گا جس طرح مشترک دیوار توڑنا جائز نہیں، اپنے پڑوسی کی دایوار میں اس طرح کا کوئی کام کرنا

بدرجہ اولیٰ جائز نہیں ہو گا کیونکہ جب یہ تصرفات اس دیوار میں جائز نہیں جس میں اس کا حق ہے تو جس میں اس کا حق ہی نہیں اس میں تو عدم جواز بدرجہ اولیٰ ہو گا اور اگر عوض دے کر مذکورہ بالا کسی تصرف کے لئے شریک یا پڑوسی سے صلح کر لی تو تصرف جائز ہو گا۔

ابن قدامہ یہ بھی فرماتے ہیں:

"ولا یجوزان یحفرفی الطریق النافذة بئرالنفسه، سواء جعلها لماء المطر، اولسیتخرج منها ما ینتفع به ولا غیر ذلک...... ولوصالح اهل الدرب عن ذلک بعوض جاز

(حوالہ سابقہ ص ۳۵ ج ۵)

جو راستہ آر پار ہو اس میں اپنے لئے کنواں کھودنا جائز نہیں ہے چاہے یہ کنواں بارش کے پانی کے لئے کھودا ہو، یا پانی حاصل کرنے کے لئے یا کسی اور مقصد کے لئے کھودا ہو...... البتہ اگر گلی والوں سے کنواں کھودنے پر معاوضہ دے کر صلح کر لی ہے تو جائز ہے

مالکیہ کا مذہب

فقہائے مالکیہ کے یہاں بیع کی مشہور تعریف وہ ہے جو ابن عرفہ کی طرف منسوب ہے وہ یہ ہے:

"عقد معاوضة علی غیر منافع، ولا متعة لذة"

(مواہب الجلیل للحطاب ص ۲۲۵ ج ۴)

"بیع ایسا عقد معاوضہ ہے جو منافع پر نہ کیا جائے اور نہ ہی لذت حاصل کرنے کے لئے کیا جائے

اس تعریف سے اجارہ اور کرایہ داری نکل جائے گی، کیوں کہ ان دونوں میں منافع پر عقد ہوتا ہے، نکاح بھی اس تعریف سے خارج ہے، کیونکہ نکاح لذت حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے، اس تعریف کے ظاہری الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ مالکیہ کے نزدیک بیع مادی اشیاء ہی کی ہو سکتی ہے، منافع اور حقوق کی نہیں ہو سکتی۔

لیکن اس تعریف کے بر خلاف فقہاء مالکیہ کے یہاں بعض ایسی بیوع کا جواز ملتا ہے جو حقوق اور منافع کی بیع پر منتہی ہوتی ہیں چنانچہ مالکیہ کے یہاں حق تعلی کی بیع جائز ہے اسی طرح دیوار میں لکڑی گاڑنے کے حق کی بیع بھی جائز ہے، چنانچہ علامہ در دیر" الشرح الکبیر میں لکھتے ہیں :-

" (وجاز) بیع (هواء) بالمد، ای فضاء (فوق هواء) بان یقول شخص لصاحب ارض بعنی عشرة اذرع مثلا فوق ماتبنیه بارضک (ان وصف النباء) الاسفل و الاعلی لفظا او عادة للخروج من الجهالة والغرر ویملک الا علی جمیع الهواء الذی فوق بناء الاسفل ولکن لیس له ان یبنی مادخل علیه الا برضا الاسفل ...... (و) جاز عقد علی (غرزجذع) ای جنسه، فیشمل المتعدد (فی حائط) لآخر بیعا او اجارة- وخرق موضع الجذع علی المشتری اوالمکتری-

(الدسوقی علی الشرح الکبیر ص ۱۳ ج ۳)

"فضا کے اوپر فضا کی بیع جائز ہے مثلاً کوئی شخص زمین کے مالک سے کہے کہ اپنی زمین پر تم جو عمارت تعمیر کرو گے اس کے اوپر دس ذراع فضا میرے ہاتھ بیچ دو لیکن اس کے جواز کی شرط یہ ہے کہ لفظوں میں یا عرف وعادت کی بنیاد پر نیچے اور اوپر والے مکانوں کے اوصاف طے کر لئے جائیں تاکہ یہ بیع جہالت اور غرر سے نکل جائے، اوپر کی منزل والا نیچے کی عمارت کے اوپر کی پوری فضا کا مالک ہو جائے گا۔ البتہ اوپر والے کے لئے جائز نہیں کہ وہ نیچے والے کی رضامندی کے بغیر اس کی حد میں تعمیر کرے۔

اور دوسرے کی دیوار پر لکڑیاں رکھنے کی بیع کرنا یا اجارہ پر لینا جائز ہے اور دیوار پر جس جگہ لکڑیاں رکھی جائیں ان جگہوں کا کاٹنا یا توڑنا خریدار یا کرایہ دار کے لئے جائز ہوگا۔

علامہ خطاب یہ مسئلہ ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں :۔

ولا یجوز لمبتاع الهواء بیع ما علی سقفه الا باذن البائع، لان الثقل علی حائطه ...... و یفهم منه انه ملک مافوق بناء من الهواء الا انه لایتصرف فیه لحق البائع فی الثقل"

(مواهب الجلیل ص ۱۷۶ ج ۴)

"فضا خریدنے والے کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنی چھت کے اوپر کی فضا بائع کی اجازت کے بغیر کسی اور کے ہاتھ بیچ دے اس لئے کہ اوپر والے مکان کا بوجھ بھی اصل بائع کی دیوار پر پڑے گا ...... اس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ فضا خریدنے والا اپنے مکان کے اوپر کی فضا کا مالک تو ہو گیا لیکن دیوار پر بوجھ ڈالنے کا جو حق بائع کا ہے اس کی وجہ سے وہ اوپر کی فضا میں تصرف کرنے کا حق نہیں رکھتا۔

علامہ مواق نے اس پر یہ اضافہ کیا ہے :۔

"یجوز فی قول مالک شراء طریق فی دار رجل، وموضع جذوع من حائط یحملها علیه اذا وصفها"

(التاج والاکلیل للمواق بہامش الحطاب ص ۲۷۵ ج ۴)

"امام مالک کے قول کے مطابق کسی شخص کے احاطہ میں راستہ خریدنا اور کسی کی دیوار پر لکڑیاں رکھنے کی جگہ خریدنا جائز ہے بشرطیکہ دونوں کی حد بندی کر دی گئی ہو۔

امام مالک کی المدونۃ الکبریٰ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے یہاں حق شرب کی بیع بھی جائز ہے، چنانچہ المدونہ الکبریٰ میں آیا ہے۔

"قلت :۔ ارئیت ان بعت شرب یوم، ایجوز هذا ام لا؟ قال: قال مالک: هو جائز قلت: فان بعت حظی، بعت اصله من الشرب، وانما لی فیه یوم من اثنی عشر یوماً، ایجوز فی قول مالک؟ قال: نعم قلت! فان لم ابع اصله، ولکن

جعلت ابیع منه السقی، اذا جاء یومی بعت ماصارلی من الماء ممن یسقی به، ایجوزھذا فی قول مالک، قال: نعم"

(المدونۃ الکبری ص ۱۲۱ و ۱۲۲ ج ۱۰)

"میں نے عرض کیا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں ایک دن کا حق شرب بیچوں تو یہ جائز ہوگا یا نہیں؟ امام مالک نے فرمایا کہ جائز ہے، میں نے عرض کیا کہ اگر میں نے اپنا حصہ بیچا تو اصل حق شرب بیچ دیا حالانکہ میرے لئے بارہ دنوں میں ایک دن ہے کیا پھر بھی اس کی بیع امام مالک کے قول کے اعتبار سے جائز ہوگی؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں! میں نے عرض کیا کہ اگر میں اصل حق نہ بیچوں بلکہ ایک دن کا پانی بیچوں مثلاً جب میرا دن آئے تو اس دن جتنا پانی ہو وہ بیچ دوں تو کیا یہ امام مالک کے قول کے اعتبار سے جائز ہوگا؟ انہوں نے فرمایا ہاں!

ان عبارتوں سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ فقہاء مالکیہ کے نزدیک ان حقوق کی بیع جائز ہے اور یہ ممکن نہیں ہے کہ ان عبارات کو اعیان کی بیع پر محمول کریں جن کے ساتھ یہ حقوق متعلق ہیں اس لئے کہ حق شرب کی بیع کو اس مسئلہ میں پانی کی بیع سے الگ ذکر کیا گیا ہے اور دونوں کو الگ الگ عبارتوں میں جائز کہا گیا ہے حالانکہ حق شرب کا حصہ حق مجرد ہی ہے اور اس لئے بھی کہ مجرد فضا کی بیع مالکیہ کے یہاں جائز نہیں ہے الا یہ کہ تعمیر کی غرض سے ہو چنانچہ المدونۃ الکبریٰ میں آیا ہے۔

"قلت: ارئیت ان باع عشرۃ اذرع من فوق عشرۃ اذرع من ھواء ھولہ، ایجوز ھذا فی قول مالک؟ قال: لا یجوز ھذا عندی، ولم اسمع من مالک فیه شیئا، الا ان یشترط له بناء یبنیه، لان یبنی ھذا فوقه، فلا باس بذلک

(المدونۃ الکبری ص ۱۵ ج ۱۰)

"میں نے عرض کیا آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر ایک آدمی اپنی فضا میں سے دس ذراع کے اوپر کی دس ذراع فضا بیچ دے تو کیا

ایسا کرنا امام مالک کے قول کے اعتبار سے جائز ہو گا؟ انہوں نے فرمایا کہ میرے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں ہے اور میں نے اس بارے میں امام مالک سے کوئی بات نہیں سنی ہے، الایہ کہ اس بات کی شرط لگا دی جائے کہ فضا کا مالک اس جگہ عمارت تعمیر کرے تاکہ خریدار اس کے اوپر عمارت تعمیر کر سکے تو پھر اس بیع میں کوئی حرج نہیں ہے۔

"علامہ زرقانی" نے منفعت کی بیع کو بھی بیع کے اقسام میں ذکر کیا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

"البیوع جمع بیع وجمع لاختلاف انواعه، کبیع العین وبیع الدین، وبیع المنفعة

(شرح الزرقانی علی الموطاص ۲۵۰ ج ۳)

"بیوع بیع کی جمع ہے جمع اس واسطے لایا گیا کہ اس کی مختلف قسمیں ہیں مثلاً عین کی بیع، دین کی بیع، منفعت کی بیع

"ان تمام عبارتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ جن منافع کو ابن عرفہ نے بیع کی تعریف سے خارج کیا ہے وہ موقت منافع ہیں جن کو اجارہ یا کرایہ داری کہا جاتا ہے جہاں تک منافع موبدۃ (دائمی منافع) کا تعلق ہے تو اس کی بیع مالکیہ کے یہاں بھی جائز ہے۔ واللہ سبحانہ اعلم

احناف کا مذہب

فقہائے احناف کے یہاں بیع کی مشہور تعریف یہ ہے "مال کا مال سے تبادلہ کرنا" (البحرالرائق ص ۲۵۲ ج ۵) بعض فقہاء نے یہ تعریف کی ہے "ایک مرغوب چیز کا دوسری مرغوب چیز سے تبادلہ کرنا" (بدائع الصنائع ص ۱۳۳ ج ۵) لیکن مرغوب چیز سے مراد احناف کے یہاں مال ہی ہے کیونکہ علامہ کاسانی جنہوں نے بیع کی یہ تعریف کی ہے انہوں نے دوسرے مقام پر یہ بھی لکھا ہے کہ "بیع مال سے مال کے تبادلہ کا نام

ہے" (بدائع الصنائع ص ۱۴۰ ج ۵) اسی طرح صاحب الدر المختار نے شرح ملتقی الابحر میں صراحت کی ہے کہ مرغوب چیز سے مال ہی مراد ہے۔

مال کی تعریف

مال کی تعریف میں فقہاء احناف کی عبارتیں مختلف ہیں، ابن عابدین لکھتے ہیں۔

"المراد بالمال مایمیل الیه الطبع، ویمکن ادخاره لوقت الحاجة، والمالیه تثبت بتمول الناس کافة، او بعضهم، والتقوم یثبت به و باباحة الانتفاع به شرعاً"

(ردالمحتار ص ۳ ج ۴)

"مال سے مراد وہ چیز ہے جس کی طرف طبیعت مائل ہو اور وقت ضرورت کے لئے اس کو ذخیرہ کرنا ممکن ہو اور مالیت تمام لوگوں یا بعض لوگوں کے مال بنانے سے ثابت ہوتی ہے اور "تقوم" مالیت بنانے کے ذریعہ بھی ثابت ہوتا ہے اور شرعاً اس سے انتفاع جائز ہونے سے بھی حاصل ہو جاتا ہے"

اس کے بعد ابن عابدین نے الحاوی القدسی سے نقل کیا ہے :۔

"المال اسم بغیر الآدمی خلق لمصالح الآدمی، وامکن احرازه و التصرف فیه علی وجه الاختیار"

(ردالمحتار ص ۳ ج ۴)

"مال اس غیر انسان کا نام ہے جو انسان کے مصالح کے لئے پیدا کیا گیا ہو اور اسے اپنی حفاظت میں لے لینا اور اس میں اپنی مرضی سے تصرف کرنا ممکن ہو"

ان دونوں تعریفوں میں سے کوئی تعریف ایسی نہیں ہے جو بیع کو اعیان میں منحصر کرتی ہو اور حقوق یا دائمی منافع کو صراحتاً بیع کی تعریف سے نکال دیتی ہو لیکن الدر المختار کے مصنف علاء الدین حصکفی ؒ نے ملتقی الابحر کی شرح میں ایسی تعریف کی ہے جو بیع

کو اعیان میں محدود کر دیتی ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں :۔

"والمراد بالمال عین یجری فیہ التنافس والا بتذال"

(الدر المنتقی، بهامش مجمع الانهر ص ۳ ج ۲)

مال سے مراد وہ عین (مادی اور محسوس چیز) ہے جس کے بارے میں لوگوں کے درمیان رغبت اور حرص پائی جائے اور اس کا استعمال کیا جاتا ہو۔

مال کی تعریف میں اس بات کی صراحت کہ وہ اعیان میں سے ہونی چاہئے، اگرچہ حصفکی کے علاوہ کسی اور حنفی فقیہ کے یہاں اتنی وضاحت سے نہیں ملتی لیکن متاخرین فقہائے احناف کے کلام اور ان کی تعریفات سے یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ مال کی تعریف میں عینیت ان کے یہاں ملحوظ ہے اسی لئے شیخ مصطفےٰ زرقاء نے ان تعریفات پر تنقید کرتے ہوئے مال کی ایک دوسری تعریف کی ہے وہ لکھتے ہیں۔

"المال: هو کل عین ذات قیمة مادیة بین الناس"

(الفقه الاسلامی وادلته لوهبة الزحیلی ص ۲۳۵ ج ۴)

"مال ہر وہ عین ہے جو لوگوں کے درمیان مادی قیمت رکھتا ہو"

ان دونوں تعریفوں کا تقاضا یہ ہے کہ مال مادی چیزوں میں محدود ہو، منافع اور حقوق مجردہ کو شامل نہ ہو اسی لئے فقہائے احناف نے منافع اور حقوق مجردہ کی بیع جائز نہ ہونے کی صراحت کی ہے فقہائے احناف نے صراحتاً لکھا ہے کہ حق تعلی کی بیع جائز نہیں ہے علامہ کاسانی لکھتے ہیں۔

"سفل وعلو بین رجلین انهدما، فباع صاحب العلو علوه لم یجز، لان الهواء لیس بمال" (بدائع الصنائع ص ۱۴۵ ج ۵)

اگر ایک آدمی کی نیچے کی منزل ہے اور دوسرے آدمی کی اوپر کی منزل اور دونوں منزلیں منہدم ہو گئیں اس کے بعد اوپر کی منزل کے مالک نے اپنا حق علو بیچ دیا تو یہ جائز نہیں ہے کیونکہ فضا مال نہیں ہے۔

صاحب هدایه لکھتے ہیں "لان حق التعلی لیس بمال، لان المال ما یمکن احرازه" (فتح القدیر ص ۲۰۴ ج ۵)

کیونکہ حق تعلی مال نہیں ہے اس لئے کہ مال وہ ہے جس کی احراز ممکن ہو"

اسی طرح حق تسییل کے عدم جواز کی بھی فقہائے احناف نے صراحت کی ہے میں نے کسی حنفی فقیہ کے یہاں حق تعلی اور حق تسییل کے جواز کا حکم نہیں دیکھا۔ (ردالمحتار ص ۱۳۲ ج ۴)

لیکن بعض فقہائے احناف نے حق مرور اور حق شرب کی بیع کو جائز کہا ہے اس سلسلہ میں فقہائے احناف نے جو کچھ لکھا ہے اسے ہم بیان کرتے ہیں۔

احناف کے نزدیک حق مرور کی بیع

حق مرور کی بیع کے سلسلے میں فقہائے احناف کے یہاں دو روایتیں ہیں پہلی روایت زیادات کی ہے جس میں اس کو ناجائز کہا گیا ہے، دوسری روایت کتاب القسمة کی ہے جس میں حق مرور کی بیع جائز قرار دی گئی ہے۔ صاحب ہدایہ لکھتے ہیں۔

" (و بیع الطریق و ھبته جائز، و بیع مسیل الماء و ھبته باطل) و المسئلة تحتمل وجھین! بیع رقبة الطریق و المسیل، و بیع حق المرورا و التسییل فان کان الاول فوجه الفرق بین المسئلتین ان الطریق معلوم، لان له طولا و عرضا معلوما و اما المسیل فمجھول، لانه لا یدری قدر ما یشغله من الماء، و ان کان الثانی ففی بیع حق المرور روایتان، ووجه الفرق علی احدا ھما بینه و بین حق التسییل ان حق المرور معلوم، لتعلقه بمحل معلوم، و ھو الطریق، اما المسیل علی السطح فھو نظیر حق التعلی، و علی الارض مجھولة لجھالة محله، ووجه الفرق بین حق المرور و حق التعلی علی احد الروایتین ان حق التعلی یتعلق بعین لا تبقی، و ھو البناء، فاشبه المنافع - اما حق یتعلق بعین تبقی و ھو الارض، فاشبه الاعیان"

(فتح القدیر ص ۲۰۵ ج ۵)

"راستہ کی بیع اور اس کا ہبہ جائز ہے اور پرنالے کی بیع اور ہبہ باطل ہے اس مسئلہ میں دو صورتیں ہوتی ہیں۔

۱۔۔۔ اصل راستہ اور پرنالہ کی بیع۔
۲۔۔۔ راستہ چلنے کے حق اور پانی بہانے کے حق کی بیع۔

اگر پہلی صورت مراد ہے تو دونوں مسئلوں میں فرق کی وجہ یہ ہے کہ راستہ معلوم ہے اس لئے کہ اس کی لمبائی اور چوڑائی معلوم ہے اور پانی بہنے کی جگہ غیر متعین ہونے کی وجہ سے مجہول ہے۔ اس لئے کہ یہ نہیں معلوم ہے کہ پانی کتنی زمین کو مشغول کرے گا۔ اگر دوسری صورت ہے تو حق مرور کی بیع کے بارے میں دو روایتیں ہیں جس روایت میں حق مرور کی بیع کو جائز کہا ہے اس کی بنا پر حق مرور کی بیع اور حق مسیل کی بیع کے درمیان فرق یہ ہے کہ حق مرور معین و معلوم ہے کیونکہ اس کا تعلق معین جگہ سے ہے یعنی راستہ۔ جہاں تک چھت کے پرنالہ کا تعلق ہے تو وہ بالکل حق تعلی کے مثل ہے اور زمین کا حق مسیل مجہول ہے کیونکہ اس کا محل مجہول ہے اور ایک روایت کی بنیاد پر حق مرور اور حق تعلی میں فرق کی وجہ یہ ہے کہ حق تعلی ایسی چیز سے متعلق ہے جو باقی رہنے والی نہیں یعنی عمارت، لہٰذا حق تعلی منافع کے مشابہ ہو گیا اور حق مرور باقی رہنے والی چیز سے متعلق ہے یعنی زمین سے لہٰذا حق مرور اعیان کے مشابہ ہو گیا۔"

علامہ ابن ہمام نے اس فرق پر یہ اعتراض کیا ہے کہ بیع جس طرح باقی رہنے والی چیز کی ہوتی ہے اسی طرح باقی نہ رہنے والی چیزوں کی بھی ہوتی ہے اس لئے باقی رہنے والے اعیان اور باقی نہ رہنے والے اعیان میں فرق کرنا درست نہیں، پھر ابن ہمام نے ایک اور فرق بیان کیا ہے وہ یہ ہے۔

ان حق المرور يتعلق برقبة الارض، وهي مال هو عين، فما يتعلق به يكون له حكم العين، اما حق التعلي فحق يتعلق بالهواء، و هو ليس بعين مال"

(فتح القدیر ص۲۰۶ ج ۵)

کہ حق مرور زمین سے متعلق ہوتا ہے اور زمین ایک ایسا مال ہے جو مادی اور محسوس ہے لہٰذا اس سے متعلق حق کو بھی عین کا حکم حاصل ہو گا۔ اس کے برخلاف حق تعلی فضا سے تعلق رکھنے والا حق ہے اور فضا عین مال نہیں ہے"

فقیہ ابو اللیث نے زیادات کی روایت کو صحیح قرار دیا ہے جس میں حق مرور کی بیع کو ناجائز کہا گیا ہے، اس لئے کہ حقوق مجردہ کی بیع جائز نہیں ہوتی۔ لیکن "الدر المختار" میں ذکر کیا گیا ہے کہ اکثر مشائخ نے جواز کی روایت کو اختیار کیا ہے۔ "ابن عابدین" اس کے تحت لکھتے ہیں:۔

"قوله" وبه اخذ عامة المشايخ" قال السائحانى: وهوالصحيح، وعليه الفتوى، مضمرات والفرق بينه وبين حق التعلى حيث لا يجوز، هوان حق المرور حق يتعلق برقبة الارض، وهى مال هوعين، فما يتعلق به له حكم العين، اما حق التعلى فمتعلق بالهواء، وهوليس بعين مال

(درالمختار ص ۱۳۲ ج ۴)

صاحب "الدر المختار" کا قول "وبہ اخذ عامۃ المشائخ" کے بارے میں "سائحانی" لکھتے ہیں کہ یہی صحیح ہے اور اسی پر فتویٰ ہے، حق مرور اور حق تعلی جو ناجائز ہے ان دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ حق مرور ایسا حق ہے جو زمین سے متعلق ہے اور زمین عینی مال ہے، لہٰذا اس سے تعلق رکھنے والے حق کو بھی عین کا حکم حاصل ہوگا اس کے برخلاف حق تعلی فضا سے متعلق ہے اور فضا عین مال نہیں ہے۔

اس تفصیل سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ متاخرین فقہاء احناف کے نزدیک راجح یہ ہے کہ حق مرور کی بیع جائز ہے۔ کیونکہ حق مرور عین سے تعلق رکھنے والا حق ہے لہٰذا بیع کے جائز ہونے میں اسے بھی عین کا حکم حاصل ہوگیا، اس اصل کی بنیاد پر مناسب یہ تھا کہ زمین پر پانی بہانے کے حق کی بیع جائز ہو کیونکہ یہ بھی ایسا حق ہے جو عین سے متعلق ہے یعنی زمین سے لیکن فقہا نے حق تسییل کی بیع کو منع کیا ہے۔ کیونکہ پانی بہانے کا محل مجہول ہے اس لئے منع نہیں کیا کہ وہ حق مجرد کی بیع ہے جیسا کہ صاحب "ہدایہ" کی بیان کی ہوئی علت سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس علت کا تقاضہ یہ ہے کہ اگر پانی بہانے کا محل متعین کر دینے سے جہالت دور ہو جائے اور پانی اس متعین محل سے تجاوز نہ کرے تو حق

تسییل کی بیع بھی جائز ہوگی

حق شرب کی بیع

حق شرب کی بیع کے بارے میں بھی فقہائے احناف کے اقوال مختلف ہیں چنانچہ حنفی مسلک کی ظاہر روایت یہ ہے کہ حق شرب کی بیع جائز نہیں ہے۔ پھر بہت سے مشائخ نے عرف کی بنیاد پر حق شرب کی بیع جائز قرار دی ہے۔ "ردالمحتار" وغیرہ میں عدم جواز پر فتویٰ ہے۔ لیکن نظر غائر سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جن فقہاء نے حق شرب کی بیع کا عرف قائم ہونے کی باوجود اس کے جواز سے منع کیا ہے ان حضرات نے غرر اور جہالت کی وجہ سے منع کیا ہے۔ اس وجہ سے نہیں کہ حق شرب مال نہیں۔

چنانچہ امام سرخسیؒ لکھتے ہیں:

"بیع الشرب فاسد، فانه من حقوق المبیع بمنزلة الاوصاف، فلا یفرد بالبیع ثم هو مجهول فی نفسه غیر مقدور التسلیم، لان البائع لا یدری ایجری الماء ام لا؟ ولیس فی وسعه اجراوه قال: "وکان شیخنا الامام یحکی عن استاذه انه کان یفتی بجواز بیع الشرب بدون الارض، ویقول: فیه عرف ظاهر فی دیارنا بنسف، فانهم یبیعون الماء" فللعرف الظاهر کان یفتی بجوازه، ولکن العرف انما یعتبر فیما لا نص بخلافه، والنهی عن بیع الغرر نص بخلاف هذا العرف فلا یعتبر"۔

(مبسوط السرخسی ص ۱۳۵ ج ۱۴)

"حق شرب کی بیع فاسد ہے، کیوں کہ یہ مبیع کے حقوق میں سے ہے اور مبیع کے حقوق مبیع کے اوصاف کے درجہ میں ہیں لہٰذا علیحدہ اس کی بیع نہیں کی جاسکتی پھر حق شرب فی نفسہ مجہول ہے اس کے حوالہ کرنے پر قدرت نہیں کیوں کہ بائع جانتا ہی نہیں کہ پانی جاری ہوگا یا نہیں؟ اور پانی جاری کرنا اس کے اختیار میں نہیں۔ اور ہمارے شیخ الامام اپنے استاد سے نقل کرتے تھے کہ "وہ

زمین کے بغیر حق شرب کی بیع کے جواز کا فتویٰ دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس کے بار میں ہمارے دیار "نسف" میں واضح عرف موجود ہے کہ لوگ پانی بیچتے ہیں۔ " غرض یہ کہ واضح عرف کی بنیاد پر وہ حق شرب کی بیع کے جواز کا فتویٰ دیا کرتے تھے لیکن عرف کا اعتبار ان جگہوں پر ہوتا ہے جہاں عرف کے خلاف نص موجود نہ ہو اور بیع غرر سے ممانعت والی حدیث اس عرف کے خلاف صحیح و صریح نص ہے لہٰذا یہ عرف قابل اعتبار نہیں ہے۔ "

امام سرخسیؒ نے عدم جواز کے دو اسباب بیان کئے ہیں، پہلا سبب یہ ہے کہ شرب مبیع کے حقوق میں سے ہے لہٰذا مستقلاً اس کی بیع نہیں ہو سکتی اور دوسرا سبب یہ ہے کہ شرب کی بیع میں دھوکہ اور جہالت ہے اور جب جائز کہنے والوں نے عرف ظاہر سے استدلال کیا تو امام سرخسیؒ نے ان کے رد میں صرف غرر و جہالت کی بات ذکر کی۔ اور لکھا کہ عرف میں اس کی صلاحیت نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے اس غرر کو جائز کہا جائے۔ جس کی نص میں ممانعت آئی ہے، یہ نہیں فرمایا کہ عرف اس قابل نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے حقوق کی بیع جائز ہو۔

ابن ہمامؒ نے بھی اس کی صراحت کی ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں :

"ثم بتقدیر انه حظ من الماء فهو مجهول المقدار فلا یجوز بیعه وهذا وجه منع مشایخ بخاری بیعه مفرداً"

(فتح القدیر ص ۲۰۵ ج ۵)

"پھر اس تقدیر پر کہ "شرب" پانی کے ایک حصے کا نام ہے جس کی مقدار مجہول ہے لہٰذا اس کی بیع جائز نہیں ہوگی اس وجہ سے مشائخ بخارا نے مستقلاً اس کی بیع کو منع کیا ہے۔ "

"بابرتی" کی عبارت ابن ہمامؒ سے بھی زیادہ صریح ہے، چنانچہ لکھتے ہیں :

"وانما لم یجز بیع الشرب وحده فی ظاهر الروایة للجهالة، لا باعتبار انه لیس بمال" (العنایة بهامش الفتح ص ۲۰۴ ج ۵)

"ظاہر الروایت میں تنہا "شرب" کی بیع کو جہالت کی وجہ سے ناجائز کہا گیا ہے اس وجہ سے نہیں کہ "شرب" مال نہیں ہے۔"

امام سرخسی ؒ نے دوبارہ یہ مسئلہ کتاب المزارعۃ میں زیادہ تفصیل کے ساتھ لکھا ہے اور اخیر میں بیع شرب کو عرف کی وجہ سے جائز کہنے والے مشائخ متاخرین کا قول ذکر کیا ہے اور ان کے قول پر کوئی تنقید نہیں کی ہے۔

چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

ویعض المتاخرین من مشایخنا رحمھم اللہ افتی ان بیع الشرب وان لم یکن لہ ارض للعادۃ الظاھرۃ فیہ فی بعض البلدان، وھذہ عادۃ معروفۃ بنسف، قالوا: انما جوز الاستصناع للتعامل، وان کان القیاس یاباہ، فکذلک بیع الشرب بدون الارض"

(مبسوط السرخسی ص ۱۷۱ ج ۲۳)

"مشائخ متاخرین میں سے بعض نے شرب کی بیع کی جواز کا فتویٰ دیا ہے، اگرچہ اس کے ساتھ زمین کی بیع نہ کی جائے، ان حضرات نے ایسا بعض شہروں کے عرف کی بنیاد پر کہا ہے چنانچہ صرف شرب کی بیع "نسف" کی معروف عادت ہے، ان حضرات نے فرمایا ہے کہ استصناع کو تعامل کی وجہ سے جائز کہا گیا ہے اگرچہ قیاس کا تقاضہ اس کے خلاف تھا۔ اسی طرح زمین کے بغیر شرب کی بیع بھی عرف کی وجہ سے جائز ہوگئی۔"

فقہاء احناف ؒ نے بیع شرب کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس سے حقوق کے مسئلہ میں بعینہ وہی باتیں معلوم ہوئیں جو حق مرور اور حق تسییل کی بیع کے مسئلہ میں ان کی بحثوں سے معلوم ہوئی۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ "حق اگر کسی عین مال سے متعلق ہو تو اس کی بیع جائز ہوگی بشرطیکہ وہاں کوئی مانع مثلاً غرر اور جہالت وغیرہ نہ پایا جائے۔

بعض متاخرین احناف نے لکھا ہے جن حقوق کی بیع جائز نہیں ہے مثلاً حق تعلی، حق تسئیل، حق شرب ان کا عوض لینا بطریق بیع تو جائز نہیں، لیکن صلح کے طریقے پر ان کا عوض لینا جائز ہے۔ علامہ خالد اتاسی" مال کے بدلہ میں وظائف سے دستبرداری کا مسئلہ ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"اقول" وعلی ماذ کروہ من جوازا لا عتیاض عن الحقوق المجردة بمال ینبغی ان یجوزالاعتیاض عن حق التعلی وعن حق الشرب وعن حق المسیل بمال لان ھذہ الحقوق لم تثبت لاصحابھا لا جل دفع الضرر عنھم بل ثبتت لھم ابتداء بحق شرعی فصاحب حق العلو اذا انھدم علوہ، قالوا: ان له حق اعادته کما کان جبرا عن صاحب السفل، فاذا نزل عنه لغیرہ بمال معلوم ینبغی ان یجوز ذلک علی وجه الفراغ و الصلح، لا علی وجه البیع، کما جاز النزول عن الوظائف و نحوھا- لاسیما اذا کان صاحب حق العلو فقیرا قد عجز عن اعادة علوہ، فلو لم یجز ذلک له علی الوجه الذی ذ کرناہ، یتضرر فلیتامل و لیحرر- والله سبحانه اعلم

"میں کہتا ہوں کہ حقوق مجردہ کا مال کی صورت میں عوض لینے کا جواز جو فقہاء نے ذکر کیا ہے اس کی بنیاد پر مناسب ہے کہ حق تعلی حق شرب اور حق مسئیل کا عوض مالی لینا بھی جائز ہو، کیونکہ یہ حقوق اصحاب حقوق کے لئے دفع ضرر کے لئے ثابت نہیں ہوئے ہیں بلکہ اصحاب حقوق کے لئے ان حقوق کا ثبوت ابتداء حق شرعی کی بنا پر ہوا ہے لہٰذا جس شخص کو حق علو حاصل ہے اگر اس کا علو منہدم ہو جائے تو اسے دوبارہ علو کی تعمیر کا حق ہے جس طرح پہلے اس کا علو تھا لہٰذا جب وہ شخص متعین مال کے بدلے میں دوسرے شخص کے لئے علو سے دستبردار ہو گیا تو مناسب یہ ہے کہ صلح کے طور پر یہ بھی جائز ہو بیع کے طور جائز نہ ہو، جس

طریقے سے وظائف وغیرہ
کے حق سے دستبرداری جائز ہوتی ہے خصوصاً اس وقت جب
کہ حق علو والا شخص ایسا تنگ دست ہو کر علو کی دوبارہ تعمیر سے عاجز
ہو، کیونکہ اگر مذکورہ بالا طریقے پر اس کے لئے حق علو کا عوض لینا
جائز نہ ہوگا تو اسے ضرر پہنچے گا۔ واللہ سبحانہ اعلم"

یہ ان بحثوں کا حاصل ہے جو میں نے منافع کی بیع اور اعیان سے تعلق رکھنے والے حقوق کے مسئلہ میں فقہاء احناف کے یہاں پائی ہے۔

اس نوع کے حقوق کے احکام کا خلاصہ

آگے بڑھنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو فقہی عبارتیں اوپر ذکر کی گئیں ان کا خلاصہ یہاں درج کر دیں۔

(۱) ـــــ بیع کی تعریف کے بارے میں فقہا میں اختلاف ہے فقہاء شافعیہ اور حنابلہ مبیع کے عین ہونے کی شرط نہیں لگاتے بلکہ منافع "موبدہ" (دائمی منافع) کی بیع کو بھی جائز قرار دیتے ہیں فقہاء مالکیہ کی بعض فروع سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔

(۲) ـــــ فقہاء احناف نے اگرچہ بیع میں مبیع کے عین ہونے کی شرط لگائی ہے لیکن ان لوگوں نے حق مرور کی بیع جائز قرار دی ہے اور جواز کی علت یہ بیان کی ہے یہ ایسا حق ہے جو عین سے متعلق ہے لہٰذا جواز بیع میں اسے عین کا حکم حاصل ہو گیا۔

(۳) ـــــ اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اعیان سے تعلق رکھنے والے حقوق کا احناف کے یہاں وہی حکم ہے جو اعیان کا ہے یعنی حقوق کی بیع جائز ہے بشرطیکہ اس میں بیع سے کوئی اور مانع موجود نہ ہو مثلاً دھوکہ اور جہالت

(۴) ـــــ جو حقوق اعیان سے تعلق نہیں رکھتے مثلاً حق تعلی ان کی بیع احناف کے نزدیک جائز نہیں۔ لیکن ازراہ صلح ان کا عوض لینا جائز ہے جیسا کہ بعض فقہاء متاخرین نے ذکر کیا ہے۔

ان چاروں نکات کی روشنی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو حقوق عرفیہ اعیان سے تعلق رکھتے ہیں ان کی بیع ائمہ ثلاثہ کے نزدیک جائز ہے۔ احناف کے نزدیک جائز نہیں، فقہاء احناف نے کہا کہ حقوق مجردہ کا عوض لینا جائز نہیں لیکن یہ حکم احناف کے نزدیک

اس عموم کے ساتھ نہیں ہے جس کا الفاظ سے وہم ہوتا ہے، بلکہ فقہاء احناف ؒ نے اس حکم سے اعیان سے تعلق رکھنے والے بعض حقوق کا استثناء کیا ہے اور بعض اشیاء کو اموال میں داخل کرنے میں عرف کو بڑا دخل ہے اس لئے کہ جیسا کہ ابن عابدین ؒ نے کہا ہے کہ مالیت لوگوں کے مال بنانے سے ثابت ہو جاتی ہے لہٰذا "حقوق" جب عرف میں قیمت رکھنے والے مال مان لئے گئے ہیں اور لوگ ان کے ساتھ اموال والا معاملہ کرتے ہیں تو ان کی بیع بھی درج ذیل شرطوں کے ساتھ جائز ہونی چاہئے۔

(۱) ـــــ وہ حق فی الحال ثابت ہو مستقبل میں متوقع نہ ہو۔

(۲) ـــــ وہ حق صاحب حق کے لئے اصالۃً ثابت ہو، محض دفع ضرر کے لئے ثابت نہ ہو۔

(۳) ـــــ وہ حق ایسا ہو جو ایک شخص سے دوسرے شخص کی طرف منتقل ہو سکے۔

(۴) ـــــ تحدید کرنے سے اس حق کی تحدید ہو جاتی ہو اور غرر یا جہالت کو مستلزم نہ ہو۔

(۵) ـــــ تاجروں کے عرف میں لین دین کے سلسلہ میں اس حق کو اموال و اعیان کی حیثیت حاصل ہو۔

حق اسبقیت

حقوق عرفیہ کی دوسری قسم کو ہم "حق اسبقیت" کا نام دے سکتے ہیں "حق اسبقیت" سے مراد یہ ہے کہ مباح الاصل چیز پر سب سے پہلے قابض ہونے کی وجہ سے انسان کو مالک بننے کا جو حق یا اس مال کے ساتھ جو خصوصیت حاصل ہوتی ہے اسی کو حق اسبقیت ہے، مثلاً افتادہ زمین کو قابل استعمال بنانے سے مالک بننے کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔

بعض فقہاء شافعیہ اور حنابلہ نے اس حق کی بیع کا مسئلہ بھی ذکر کیا ہے اور اس بات پر تو تمام فقہاء کا اجماع ہے کہ انسان بنجر اور افتادہ زمین کو قابل استعمال بنانے سے اس کا مالک بن جاتا ہے صرف افتادہ زمین میں پتھر گاڑنے سے انسان کو ملکیت حاصل نہیں ہوتی، البتہ حق تملک حاصل ہو جاتا ہے چنانچہ جس شخص نے کسی زمین میں پتھر وغیرہ گاڑ کر نشان لگایا وہ اس زمین کو قابل کاشت بنانے کا دوسروں کے مقابلے میں زیادہ حقدار

ہے فقہاء شافعیہ کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ پتھر گاڑنے سے قابل کاشت بنانے کا جو حق انسان کو حاصل ہوتا ہے اس حق کی بیع جائز ہے یا نہیں؛ علامہ رملیؒ "نہایۃ المحتاج" میں تحریر فرماتے ہیں:

"من شرع فی عمل احیاء ولم یتمه، کحفر الاساس، اوعلم علی بقعة بنصب احجار، اوغرز خشبا، اوجمع ترابا، و خط خطوطا، فمحجر علیه ای مانع لغیره منه بما فعله، بشرط کونه بقدر کفایته وقادرا علی عمارته حالا، وحینئذ هو احق به من غیره اختصاصا لاملکا...... لکن الاصح انه لایصح بیعه ولا هبته، کما قاله الماوردی، خلافا للدارمی، لمامر من انه غیر مالک، حق التملک لایباع کحق الشفعة والثانی یصح بیعه و کانه باع حق الاختصاص"

(نہایہ المحتاج للرملی: ۳۳۶ ج ۵)

"جس شخص نے قابل استعمال بنانے کا عمل شروع کیا لیکن اسے مکمل نہیں کیا مثلاً نیو کھودی یا پتھر نصب کر کے یا لکڑیاں گاڑ کر یا مینڈھ بنا کر یا خط کھینچ کر کسی زمین پر نشان لگایا تو دوسرے کے لئے وہ زمین ممنوع ہو جاتی ہے یعنی اس کے اس عمل کے نتیجہ میں دوسرے کے لئے اس میں تصرف کرنا ممنوع ہے لیکن اس ممانعت کی شرط یہ ہے کہ اس نے اتنی ہی زمین پر نشان لگایا ہو جو اس کی ضرورت کے بقدر ہے اور جسے قابل استعمال بنانے پر وہ فی الحال قادر ہے اس صورت میں وہ شخص دوسروں کے مقابلے میں زیادہ حقدار ہوگا لیکن وہ زمین اس کی ملکیت نہیں کہلائے گی۔ لیکن زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ اس شخص کے لئے اس حق اور اختصاص کا بیچنا اور ہبہ کرنا صحیح نہ ہوگا جیسا کہ ماوردی نے لکھا ہے (دارمی کے برخلاف) کیوں کہ یہ بات پیچھے گزر چکی ہے کہ وہ شخص مالک نہیں ہے (بلکہ حق تملک صرف حاصل ہوا ہے) اور حق شفعہ کی طرح حق

تملیک کی بیع صحیح نہیں ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس کی بیع درست ہے

المجموع شرح المہذب میں ہے کہ:

"وان تحجر رجل مواتا وهوان يشرع فى احياء ولم يتمم، صار احق به من غيره...... وان نقله الى غيره صار الثانى احق به...... وان مات انتقل ذلك الى وارثه لانه حق تملك ثبت له فانتقل الى وارثه كالشفعة وان باعه ففيه وجهان احدهما وهوقول ابى اسحاق، انه يصح لانه صار احق به فملك بيعه والثانى انه لا يصح، وهوالمذهب، لانه لم يملكه بعد، فلم يملك بيعه كالشفيع قبل الاخذ

(تکملة المجموع شرح المہذب ص ۱۷۴ ج ۱۴)

"اگر کسی شخص نے افتادہ زمین پر پتھر کے نشانات لگائے یعنی اس نے زمین کو قابل استعمال بنانے کا عمل شروع کیا لیکن ابھی مکمل نہیں کیا تو وہ دوسروں کے مقابلہ میں اس زمین کا زیادہ حقدار ہے ...... اور اگر اس نے اپنا یہ حق دوسرے شخص کی طرف منتقل کیا تو دوسرا شخص اس کا زیادہ حقدار ہو جائے گا...... اور اگر اس شخص کا انتقال ہو گیا تو یہ حق اس کے وارث کی طرف منتقل ہو گا کیونکہ اس شخص کے لئے حق تملیک ثابت ہو چکا ہے۔ لہٰذا اس کے مرنے کے بعد یہ حق وارث کی طرف منتقل ہو جائے گا جس طرح حق شفعہ منتقل ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس نے یہ حق بیچ دیا تو اس کے بارے میں دو قول ہے، پہلا قول جو ابو اسحٰق کا ہے وہ یہ ہے کہ یہ بیع صحیح ہو جائے گی کیونکہ جب وہ شخص اس زمین کا حقدار ہو گیا تو اس کی فروختگی کا مالک بھی ہو گیا، دوسرا قول یہ ہے کہ یہ بیع صحیح نہ ہو گی یہی اصل مذہب ہے اس لئے کہ ابھی وہ شخص اس زمین کا مالک ہوا ہی نہیں ہے لہٰذا اس کی فروختگی کا بھی مالک نہیں ہو گا جس طرح شفیع

مکان کا مالک ہونے سے پہلے اس کے بیچنے کا اختیار نہیں رکھتا۔

خطیب شربینی نے لکھا ہے کہ ابو اسحٰق نے اس حق کی بیع کو جائز کرتے وقت علت یہ بیان کی ہے کہ یہ حق اختصاص کی بیع ہے جس طرح تعمیر اور رہائش کے لئے گھر کی علو کی بیع نیچے والے مکان کی بیع کے بغیر جائز ہوتی ہے۔ (مغنی المحتاج ص ۳۶۷ ج ۲)

اسی طرح فقہاء حنابلہ نے اس مسئلہ میں دو قول ذکر کیے ہیں، ایک قول جواز کا ہے اور دوسرا عدم جواز کا، موفق ابن قدامہ لکھتے ہیں:

"ومن تحجر مواتا وشرع في احيائه ولم يتم، فهو احق به، لقول النبي صلى الله عليه وسلم: من سبق الى مالم يسبق اليه مسلم فهو احق به، رواه ابو داود فان نقله الى غيره صار الثاني احق به، لان صاحب الحق آثره به، فان مات انتقل الى وارثه، لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم: من ترك حقا او مالا فهو لورثته، وان باعه لم يصح، لانه لم يملكه، فلم يصح بيعه كحق الشفعة، ويحتمل جواز بيعه، لانه صار احق به"

(الکافی لابن قدامۃ ص ۴۳۹ ج ۲)

"جس شخص نے افتادہ زمین پر نشانات لگائے اور اسے قابل استعمال بنانا شروع کیا، لیکن ابھی مکمل نہیں کیا وہ شخص اس زمین کا دوسروں سے زیادہ حقدار ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے اس چیز کی طرف سبقت کی جس چیز کی طرف کسی دوسرے مسلمان نے سبقت نہیں کی، وہ اس چیز کا زیادہ حقدار ہے (ابو داؤد) اب اگر اس شخص نے کسی دوسرے کی طرف وہ زمین منتقل کی تو دوسرا شخص اس زمین کا زیادہ حقدار ہو گا، کیونکہ صاحب حق نے اسے اپنے اوپر ترجیح دی ہے اگر افتادہ زمین پر نشانات لگانے والے شخص کا انتقال ہو گیا تو وہ زمین اس کے وارث کی طرف منتقل ہو جائے گی، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ جس شخص نے کوئی حق یا مال چھوڑا، وہ اس کے ورثاء کا ہو گا اگر وہ شخص اس زمین کو بیچ دے تو یہ بیچنا صحیح نہیں ہے کیونکہ ابھی وہ اس زمین کا مالک نہیں ہے لہٰذا اس کی بیع صحیح نہیں ہوگی جس طرح حق شفعہ کی بیع صحیح نہیں ہوتی۔ اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اس کی بیع کو جائز کہا جائے، کیونکہ وہ اس زمین کا سب سے زیادہ حقدار ہو گیا ہے ا

مرداوی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"ومن تحجر مواتا لم یملکه ...... و هو احق به، و وارثه بعده و من ینقله الیه بلانزاع، ولیس له بیعه، هوالمذهب، وعلیه الاصحاب، وجزم به فی الوجیز وغیره، و قدمه فی المغنی، والشرح، وشرح الحارثی، وابن منجا، والفروع، والفائق وغیرهم

وقیل، یجوز له بیعه، و هو احتمال لابی الخطاب، و اطلقهما فی المحرر، والرعایتین والحاوی الصغیر"

(الانصاف للمرداوی ص ۳۷۳ ج ٦)

جس شخص نے کسی افتادہ زمین کو گھیر کر اس پر نشانات لگائے وہ اس زمین کا مالک نہیں ہوا ...... لیکن وہ شخص اس زمین کا سب سے زیادہ حقدار ہے اور اس کے بعد اس کا وارث حقدار ہے، اسی طرح وہ شخص بھی حق دار ہے جس کی طرف یہ شخص اس زمین کو نزاع کے بغیر منتقل کرے۔ لیکن نشان لگانے والے شخص کے لئے اس زمین کی بیع جائز نہیں ہے، یہی مذہب درست ہے اور اسی مذہب پر امام ابن حنبلؒ کے تلامذہ ہیں "الوجیز" وغیرہ میں اس کو جزم کے ساتھ بیان کیا ہے، المغنی، شرح الکبیر، شرح الحارثی، شرح ابن منجا، الفروق، الفائق وغیرہ میں اسی قول کو ترجیح دی گئی ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس شخص کے لئے زمین کی بیع جائز ہوگی، ابو

الخطاب کا ایک قول یہی ہے، المحرر، الرعایتین اور الحاوی الصغیر میں دونوں اقوال کو کسی ایک کی ترجیح کے بغیر ذکر کیا ہے۔

مسلک شافعی اور مسلک حنبلی دونوں میں راجح یہی ہے کہ حق تملک کی بیع جائز نہیں ہے لیکن حنابلہ میں سے "بہوتی" نے ذکر کیا ہے کہ عدم جواز صرف بیع کے سلسلہ مین ہے لیکن دست برداری اور صلح کے طور پر حق تملک کا عوض لینا جائز ہے۔

علامہ بہوتی لکھتے ہیں:

(ولیس له) ای لمن قلنا انه احق بشئی من ذلک السابق (بیعه) لانه لم یملکه کحق الشفعة قبل الاخذ، و کمن سبق الی مباح لکن النزول عنه بعوض لا علی وجه البیع جائز، کما ذکره ابن نصر الله قیاسا علی الخلع"
(شرح منتہی الارادات للبہوتی ص ۴۶۴ ج ۲)

"جو شخص سبقت کی وجہ سے کسی چیز کا دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ حقدار ہو چکا ہو۔ اس کے لئے اس چیز کو بیچنا جائز نہیں ہے کیونکہ ابھی وہ اس چیز کا مالک نہیں ہوا ہے جیسے کہ حق شفعہ کو بیچنا جائز نہیں جب تک زمین پر قبضہ نہ کرلے یا جس شخص کا قبضہ کسی مباح چیز پر پہلے ہو وہ مالک ہونے سے پہلے اس کو بیچ نہیں سکتا۔ لیکن فروختگی کے بغیر اگر وہ شخص عوض لے کر کسی کے حق میں دست بردار ہو جاتا ہے تو یہ جائز ہے جیسا کہ ابن نصر اللہ نے خلع پر قیاس کرتے ہوئے اس کو جائز قرار دیا ہے۔

حق اسبقیت کی ایک صورت وہ ہے جس کو فقہاء نے ذکر کیا ہے مثلاً جو شخص مسجد میں کسی خاص جگہ سب سے پہلے پہنچ گیا وہ اس جگہ کا سب سے زیادہ حقدار ہے اور اسے یہ اختیار ہے وہ کسی دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح دیکر وہ جگہ دیدے، لیکن اس حق کا بیچنا اس کے لئے جائز نہیں، البتہ علامہ بہوتی نے ذکر کیا ہے کہ عوض لے کر اس حق سے

دست بردار ہونا جائز ہے۔

فقہاء احناف اور مالکیہ کی کتابوں میں مجھے نہیں ملا کہ کسی فقیہ نے حق اسبقیت کی بیع کا مسئلہ چھیڑا ہو، فقہا احناف اور مالکیہ نے یہ تو ذکر کیا ہے کہ افتادہ زمین پر نشان لگانے سے وہ شخص زمین کے استعمال کرنے اور زمین کا مالک بننے کا زیادہ حقدار ہو جاتا ہے، لیکن مجھے اس حق کی بیع کی بحث ان فقہاء کے یہاں نہیں ملی، قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ ان کی نزدیک بھی حق اسبقیت کی بیع جائز نہ ہو، الایہ کہ دست برداری کے طور پر ہو۔

حق اسبقیت کی بیع کے سلسلہ میں حکم شرعی کا خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ بعض فقہاء اس بیع کو جائز کہتے ہیں لیکن فقہاء کی بڑی جماعت کی رائے اس کے عدم جواز کی ہے البتہ حق اسبقیت سے مال لے کر بطور صلح کے دست بردار ہو جانا فقہاء کے نزدیک جائز ہے واللہ سبحانہ اعلم

حق عقد

حقوق کی تیسری قسم کو ہم "حق عقد" کا نام دے سکتے ہیں "حق عقد" سے ہماری مراد کسی دوسرے کے ساتھ عقد کو وجود میں لانے یا عقد کو باقی رکھنے کا حق ہے مثلاً مکانات اور دکانوں کو خالی کرنے کا حق، لہٰذا یا مالک مکان یہ مالک دکان کے ساتھ عقد اجارہ کو وجود میں لانے یا اس کو باقی رکھنے کا حق ہے، اسی طرح شاہی وظائف یا اوقاف کے وظائف کا حق، یہ حکومت یا وقف کے متولی کے ساتھ عقد اجارہ کو باقی رکھنے کا حق ہے، ان دونوں حقوق کا عوض لینے کے مسئلہ پر فقہا نے کلام کیا ہے، اس سلسلہ میں فقہاء نے جو بحثیں کی ہیں، اس کا خلاصہ ہم ذیل میں بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

مال کے بدلہ میں وظائف سے دست برداری کا مسئلہ

اگر کسی آدمی کی اوقاف میں کوئی مستقل ملازمت ہو جس کی اسے تنخواہ ملتی ہو مثلاً مسجد کا امام یا موذن یا کوئی ملازم ہو اور شرائط اوقاف کی بنیاد پر یہ ملازمت دائمی ہو، لہٰذا وہ ملازم اس ملازمت پر باقی رہنے کا اور زندگی بھر عقد جارہ باقی رکھنے کے حق کا مالک ہے اب اس حق کا عوض لینے کے سلسلے میں فقہاء نے کلام کیا ہے فروختگی کے ذریعہ اس حق کا

عوض لینے کو کسی نے بھی جائز نہیں کہا ہے، لیکن دست برداری اور صلح کے ذریعہ اس کا عوض لینے کے سلسلے میں فقہاء کے مختلف اقوال ہیں بعض فقہاء نے اس کے عوض لینے کو منع کیا ہے کیونکہ یہ مجرد حق ہے جس کا عوض لینا جائز نہیں ہے اور بعض فقہاء نے اس کی اجازت دی ہے۔

متاخرین فقہاء احناف کی ایک جماعت نے مال کے بدلہ میں وظائف سے دست برداری کے جواز کی صراحت کی ہے، الدر المختار میں ہے:

"وفی الاشباہ: "لا یجوز الاعتیاض عن الحقوق المجردۃ کحق الشفعۃ وعلی ھذا لا یجوز الاعتیاض عن الوظائف بالاوقاف" وفیھا فی آخر بحث "تعارض العرف مع اللغۃ" "المذھب عدم اعتبار العرف الخاص لکن افتی کثیر باعتبارہ، وعلیہ فیفتی بجواز النزول عن الوظائف بمال"

(ردالمحتار ص ۵۲۰ ج ۴)

"الاشباہ میں ہے کہ حقوق مجردہ کا عوض لینا جائز نہیں ہے، مثلاً حق شفعہ، اسی بنیاد پر اوقاف کی ملازمتوں کا عوض لینا بھی جائز نہیں ہوگا اور "اشباہ" میں "تعارض العرف مع اللغۃ" کی بحث کے آخر میں ہے کہ صحیح مذہب یہ ہے کہ عرف خاص کا اعتبار نہیں کیا جائے گا، لیکن بہت سے فقہاء نے عرف خاص کے معتبر ہونے کا فتویٰ دیا ہے اور اس کی بنا پر مال کے بدلے وظائف سے دستبرداری کے جواز کا فتویٰ دیا جاتا ہے۔"

ابن عابدینؒ نے "الدر المختار کی مذکورہ بالا عبارت کے ذیل میں اس مسئلہ کی طویل تحقیق کی ہے اور یہ بات ثابت کی ہے کہ نزول عن الوظائف کا جواز عرف خاص پر مبنی نہیں ہے بلکہ یہ دوسرے فقہی نظائر پر مبنی ہے جہاں تک اس حق کو حق شفعہ پر قیاس کرنے کا تعلق ہے تو یہ قیاس مع الفارق ہے، جیسا کہ ہم نے بحث کے آغاز میں علامہ بیری وغیرہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ حق شفعہ دفع ضرر کے لئے مشروع ہوا ہے، اور جو حقوق دفع ضرر کے واسطے مشروع ہوتے ہیں ان کا عوض لینا جائز نہیں ہوتا لیکن "حق وظیفہ"

ایسا حق ہے جو صاحب حق کے لئے اصالتاً ثابت ہوا ہے لہٰذا اس کا عوض لینا حرام نہیں ہو گا جیسا کہ حق قصاص وغیرہ میں ہوتا ہے اسی بناپر علامہ ابن عابدین ؒ نے ذکر کیا ہے کہ حق کا عوض لینے کا عدم جواز مطلق نہیں ہے پھر انہوں نے اپنی گفتگو اس عبارت پر ختم کی ہے:

"ورائيت بخط بعض العلماء عن المفتى ابى السعود انه افتى بجواز اخذ العوض فى حق القرار والتصرف وعدم الرجوع، و بالجلة فالمسأ لة ظنية، والنظائر المتشابهة للبحث فيها مجال- وان كان الاظهر فيه ما قلنا، فالاولى ما قالهو البحر من انه ينبغى الابراء العام بعده"

(ردالمحتار ص ۵۲۰ ج ۴)

"میں نے مفتی ابو السعود کی نقل کردہ بعض علماء کی تحریر دیکھی ہے کہ انہوں نے حق قرار اور حق تصرف اور حق عدم رجوع کے بارے میں عوض لینے کے جواز کا فتویٰ دیا، خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ مسئلہ ظنی ہے اور نظائر متشابہ ہیں اور اس مسئلہ میں بحث کی گنجائش ہے اگرچہ زیادہ ظاہر وہی ہے جو ہم نے کہا لیکن اولیٰ وہ ہے جسے صاحب بحر نے لکھا ہے کہ اس کے بعد ابراء عام مناسب ہے" (یعنی دوسرے کو تمام واجبات سے بری کر دے)

متاخرین فقہاء شافعیہ نے بھی مال کے بدلہ میں وظائف سے دست برداری کے جواز کا فتویٰ دیا ہے چنانچہ علامہ رملی ؒ لکھتے ہیں:

"وافتى الوالد رحمه الله تعالى بحل النزول عن الوظائف بالمال، اى لانه من اقسام الجعالة، فيستحقه النازل و يسقط حقه" (نہایۃ المحتاج ۴۷۸ ج ۵)

"والد رحمۃ اللہ علیہ نے مال کے بدلہ میں وظائف سے دست برداری کے جواز کا فتویٰ دیا تھا کیونکہ یہ بھی جعالۃ کی ایک قسم ہے، لہٰذا دست بردار ہونے والا شخص مال کا مستحق ہو گا اور اس کا حق

ساقط ہو جائے گا۔ "

شبراملسی نے بھی اپنے حاشیہ میں اسے تسلیم کیا ہے بلکہ انہوں نے مال کے بدلہ میں "جوامک" سے دست بردار ہونے کا جواز بھی اسی پر متفرع کیا ہے

"جوامک" جامکیہ کی جمع ہے، جامکیہ متعینہ رقم ہے جو کسی شخص کو بیت المال سے بطور عطیہ ملا کرتی ہے، احناف کے یہاں اس کی بیع جائز نہیں ہے کیوں کہ یہ ایسے شخص کے ہاتھ دین کی بیع ہے جس کے ذمہ وہ دین لازم نہیں ہے، ملاحظہ ہو ردالمختار)

لیکن انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ حکم اوقاف کی دائمی ملازمتوں میں جاری ہوگا، حکومت کی ملازمتیں جن میں دوام نہیں ہوتا، ان کا عوض لینا جائز نہیں ہوگا۔ چنانچہ علامہ شبراملسی" لکھتے ہیں :۔

"واما المناصب الديوانية، كالكتبة الذين يقررون من جهة الباشا فيها، فالظاهر انهم انما يتصرفون فها بالنيابة عن صاحب الدولة فيما ضبط ما يتعلق به من المصالح، فهو مخير بين ابقاء هم وعزلهم ولو بلاحجة فليس لهم يد حقيقة على شئى ينزلون عنه، بل متى عزلوا انفسهم انعزلوا واذا اسقطوا حقهم عن شئى لغير هم فليس لهم العود الا بتولية جديدة ممن له الولاية ولا يجوزلهم اخذ عوض على نزولهم"

(حاشية الشبراملسی علی نهاية المحتاج ص ۴۷۸ ج ٦)

"جہاں تک حکومت کے عہدوں کا تعلق ہے مثلاً وہ محررین جو بادشاہ کی طرف سے مقرر کئے جاتے ہیں ان کے بارے میں ظاہر یہ ہے کہ وہ لوگ سلطان کی طرف سے نیابۃً تصرف کرتے ہیں جیسا مصالح کا تقاضہ ہوتا ہے اور پاشا کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ انہیں ملازمت میں باقی رکھے یا بلاوجہ بھی معزول کر سکتا ہے لہٰذا محرروں کو اس چیز پر حقیقی قبضہ و تصرف حاصل نہیں ہے جس سے وہ دست

بردار ہو رہے ہیں بلکہ جب بھی وہ اپنے کو معزول کر لیں تو معزول ہو جائیں گے اور جب ان لوگوں نے کسی دوسرے کے لئے اپنا حق ختم کر لیا اب دوبارہ معاہدے کے بغیر انہیں دوبارہ نیا حق حاصل نہیں ہو گا، اور ان کے لئے دست برداری پر عوض لینا جائز نہیں۔"

اسی طرح کا حکم مذہب حنبلی میں بھی معلوم ہوتا ہے، حنابلہ نے لکھا ہے کہ جس شخص نے وقف میں کوئی ملازمت حاصل کی وہ اس کا زیادہ حق دار ہو گیا اور اس کے لئے یہ جائز ہے کہ دوسرے کے لئے اس حق سے دست بردار ہو جائے البتہ اس کے لئے اس حق کی بیع جائز نہیں (الانصاف للمرداوی ص ۶۷ س ج ۶)

لیکن بہوتی نے ذکر کیا ہے کہ بیع کے بغیر صرف عوض لے کر اس ملازمت سے دست برداری اس کے لئے جائز ہے، اس طرح کے چند مسائل ذکر کرنے کے بعد بہوتی لکھتے ہیں:

"(ولیس له) ای لمن قلنا انه احق بشئی من ذلک السابق (بیعه) لانه لم یملکه کحق الشفعة قبل الاخذ، و کمن سبق الی مباح، لکن النزول عنه بعوض لا علی وجه البیع جائز، کما ذکره ابن نصر الله قیاسا علی الخلع"
(شرح منتهی الارادات ص ۴۶۴ ص ۲)

"جو شخص کسی چیز کا زیادہ حق دار ہو اس کے لئے اس چیز کی بیع جائز نہیں ہے کیونکہ وہ اس کا مالک نہیں ہے مثلاً مکان یا دکان ملنے سے پہلے حق شفعہ کی بیع اور مثلاً جس شخص نے کسی مباح چیز کی طرف سبقت کی اس کا اس مباح چیز کو بیچنا جائز نہیں لیکن سبقت کرنے والے شخص کا بیع کے بغیر عوض لے کر اس سے دست بردار ہونا جائز ہے جیسا کہ ابن نصر اللہ نے خلع پر قیاس کرتے ہوئے ذکر کیا ہے۔"

مجھے اپنی ناقص تتبع و تلاش کے بعد مالکیہ کے یہاں وظائف سے دست برداری کے بارے میں کوئی چیز نہیں ملی لیکن وہ لوگ جامکیہ کی بیع کو جائز کہتے ہیں۔

(دیکھئے: مواھب الجلیل للحطاب ص ۲۲۴ ج ۴) ہو سکتا ہے کہ شاید نزول عن الوظائف کے مسئلہ کو اسی پر قیاس کرتے ہوں۔ واللہ سبحانہ اعلم

بسا اوقات مال کے بدلہ میں وظائف سے دستبرداری کے جواز پر اس واقعہ سے استدلال کیا جاتا ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ خلافت سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دست بردار ہوئے اور مال کے بدلہ میں ان سے صلح کی، علامہ بدر الدین عینیؒ اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں:

"وفیه جواز خلع الخلیفة نفسه اذا رای فی ذلک صلاحاً للمسلمین، وجواز اخذ المال علی ذلک واعطائه بعد استیفاء شرائطه بان یکون المنزول له اولی من النازل، وان یکون المبذول من مال الباذل"

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ص ۲۰۸ ج ۲۴)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ اگر مسلمانوں کے لئے بہتر سمجھے تو اپنے کو برطرف کر سکتا ہے اور یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ خلافت سے دست برداری پر مال لینا اور شرائط پوری ہونے کے بعد خلافت دینا جائز ہے، اس طور سے کہ جس کے حق میں دستبرداری ہو رہی ہے وہ دست بردار ہونے والے سے زیادہ بہتر ہو اور خرچ کیا ہوا مال خرچ کرنے والے کی ملکیت ہو۔"

بہرحال اس باب میں فقہاء کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ ان کے نزدیک حق ملازمت کی بیع جائز نہیں ہے لیکن جمہور فقہاء متاخرین اس بات کو جائز کہتے ہیں کہ صاحب ملازمت اپنے حق سے دست بردار ہو جائے اور اس شخص سے مال لے لے جس کے حق میں دست بردار ہوا ہے۔

پھر فقہاء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ وہ شخص جس کے حق میں دست برداری ہوئی ہے وہ اس ملازمت کے لئے دست برداری ہی کی بنا پر متعین ہو جائے گا یا نہیں؟ ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ جس کے حق میں دست برداری ہوئی ہے وہ ملازمت کے لئے متعین نہیں ہوگا بلکہ متولی اوقاف کو اختیار ہوگا کہ اسے متعین کرے یا

کسی اور کو متعین کرے البتہ اگر متولی اوقاف اسے متعین نہ کرے تو اس صورت میں اس شخص نے دست بر دار ہونے والے کو جو کچھ دیا تھا وہ اس سے واپس لینے کا حق دار نہیں ہوگا کیونکہ دست بر دار ہونے والے کے بس میں جو کچھ تھا اس نے کیا یعنی وہ دست بر دار ہو گیا لہٰذا وہ مال کا مستحق ہو گیا، اسی کی صراحت شافعیہ میں سے رملی اور شبراملسی نے کی ہے (نہایۃ المحتاج ص ۴۷۸ ج ۶) اور احناف میں سے حموی اور مفتی ابو السعود نے کی ہے۔ (شرح الاشباہ والنظائر للحموی ص ۱۳۹ ج ۱)

لیکن ابن عابدینؒ لکھتے ہیں:

"ثم اذا فرغ عنه لغيره ولم يوجهه السلطان للمفروغ له بل ابقاه على الفارغ اووجهه لغيرهما، فينبغي ان يثبت الرجوع للمفروغ له على الفارغ ببدل الفراغ لانه لم يرض بدفعه الا بمقابلة ثبوت ذلك الحق له لا بمجرد الفراغ وان حصل لغيره، وبهذا افتى في الاسماعيلية والحامدية وغيرهما، خلافا لما افتى به بعضهم من عدم الرجوع لان الفارغ فعل ما في وسعه وقدرته اذلا يخفى انه غير مقصود من الطرفين ولا سيما اذا ابقى السلطان والقاضي التيمار او الوظيفة على الفارغ، فانه يلزم اجتماع العوضين في تصرفه وهو خلاف قواعد الشرع فافهم" (رد المحتار لابن عابدين ص ۵۲۰ ج ۴)

"پھر جب صاحب وظیفہ دوسرے کے لئے دست بر دار ہو گیا اور سلطان نے وہ عہدہ اس شخص کو نہیں دیا جس کے حق میں دست برداری ہوئی تھی بلکہ دست بر دار ہونے والے کو ہی اس پر باقی رکھا یا ان دونوں کے علاوہ کسی اور شخص کو وہ وظیفہ سونپا تو مناسب یہ ہے کہ جس شخص کے لئے دستبرداری ہوئی تھی اسے دستبرداری ہونے والے شخص سے دستبرداری کا معاوضہ واپس لینے کا اختیار ہو کیونکہ جس شخص کے حق میں دست برداری ہوئی تھی اس نے معاوضہ اسی لئے دیا تھا کہ حق وظیفہ اسے حاصل ہو جائے،

محض دستبرداری کی بناء پر (خواہ وہ وظیفہ دوسرے کو مل جائے)
معاوضہ دینے پر راضی نہیں ہوا تھا، اسمعیلیہ اور حامدیہ وغیرہ
میں اسی پر فتویٰ دیا گیا ہے اور یہ فتویٰ ان لوگوں کے بر خلاف ہے
جنہوں نے کہا ہے کہ اسے دستبرداری کا معاوضہ کسی صورت میں
واپس لینے کا اختیار نہیں، کیونکہ دستبردار ہونے والے کے اختیار
میں جو تھا وہ اس نے کیا یعنی دست بردار ہو گیا۔ یہ بات مخفی نہیں
کہ فریقین کے درمیان محض دست برداری مقصود نہیں تھی۔
خصوصاً جب کہ سلطان یا قاضی نے اس وظیفہ اور تیمار پر دست
بردار ہونے والے کو ہی باقی رکھا، اس صورت میں تو اسی کے
تصرف میں دونوں عوضوں کا جمع ہونا لازم آئے گا اور یہ بات قواعد
شرع کے خلاف ہے۔

اس سلسلے میں احقر کی رائے یہ ہے کہ جب سلطان و قاضی نے تیمار اور وظیفہ پر دست بردار ہونے والے ہی کو باقی رکھا تب تو دست برداری کے معاوضہ کو واپس لینے کا جواز ظاہر ہے اس کی ایک وجہ تو وہ ہے جس کا ذکر علامہ ابن عابدینؒ نے کیا ہے کہ دونوں عوضوں کا اسی کے تصرف میں جمع ہونا لازم آئیگا، ثانیاً اس لئے کہ صاحب وظیفہ دست برداری پر عوض کا مستحق ہوا تھا اور جب اسے دستبرداری مل نہ سکی تو وہ مال کا مستحق بھی نہیں ہوا، لہٰذا اس پر لازم ہے کہ وہ عوض کو واپس کرے۔

اگر قاضی یا متولی اوقاف نے اس کی دست برداری کو نافذ کر کے اسے ملازمت سے فارغ کر دیا لیکن قاضی یا متولی وقف نے اس کی جگہ اس شخص کو مقرر نہیں کیا جس کے حق میں وہ دستبردار ہوا تھا بلکہ کسی تیسرے شخص کو نامزد کر دیا تو قواعد شرع کا تقاضہ یہ ہے کہ جس شخص کے حق میں دست برداری ہوئی تھی اسے دست بردار ہونے والے شخص سے دست برداری کا معاوضہ واپس لینے کا اختیار نہ ہو کیونکہ فقہاء نے بیع کے طور پر حق وظیفہ کا عوض لینے کو جائز نہیں کہا ہے بلکہ صلح اور دستبرداری کے طور پر معاوضہ لینے کی اجازت دی ہے حق کی بیع اور مال کے بدلے میں حق سے دست برداری میں فرق یہی ہے کہ "بیع" خریدار کی طرف اس چیز کو منتقل کر دیتی ہے جس کا بائع مالک تھا اور

دست برداری "ملکیت" اس شخص کی طرف منتقل نہیں کرتی۔ جس کے حق میں دستبرداری ہوئی ہے صرف اتنا ہوتا ہے کہ دست بردار ہونے والا اپنا حق ختم کر دیتا ہے، جس شخص کے حق میں دست برداری ہوئی ہے اسے صرف اتنا فائدہ ہوتا ہے کہ دست بردار ہونے والے کی طرف سے مزاحمت ختم ہو جاتی ہے۔

امام قرافی نے نقل اور اسقاط کے قاعدوں کے فرق پر پوری وضاحت سے گفتگو کی ہے وہ فرماتے ہیں:

"اعلم ان الحقوق و الا ملاک ینقسم التصرف فیها الی نقل و اسقاط فالنقل ینقسم الی ما هو بعوض فی الاعیان، کالبیع و القرض، و الی ما هو المنافع، کالا جارة و المساقاة و المزارعة و القراض و الجعالة، و الی ما هو بغیر عوض، کالهدا یا و الوصایا و العمری، و الوقف و الهبات و الصدقات، و الکفارات، و الزکاة و المسروق من اموال الکفار و الغنیمة فی الجهاد، فان ذلک کله نقل ملک فی اعیان بغیر عرض۔

واما الاسقاط فهو اما بعوض کالخلع، و العفو علی مال و الکتابة و بیع العبد من نفسه و الصلح علی الدین و التعزیر، فجمیع هذه الصور یسقط فیها الثابت و لا ینتقل الی الباذل ما کان یملکه المبذول له من العصمة و بیع العبد و نحوهما" (الفروق للقرافی ص ۱۱۰ ج ۲)

"حقوق و املاک میں تصرف کی دو صورتیں ہیں ایک منتقل کرنا، دوسرے ساقط کرنا پھر منتقل کرنے کی مختلف قسمیں ہیں (۱) اعیان میں بلعوض منتقل کرنا مثلاً بیع اور قرض (۲) منافع میں بالعوض منتقل کرنا مثلاً اجارہ، مساقاۃ اور مزارعت (۳) بلا عوض منتقل کرنا مثلاً ہدیہ، وصیت، عمریٰ، وقف، ہبہ، صدقہ، کفارہ، زکوٰۃ، کفار کے اموال میں سے سرقہ کیا ہوا، جہاد کا مال غنیمت، ان سب میں اعیان کی ملکیت بغیر عوض منتقل ہوتی ہے۔

اور اسقاط یا تو بالعوض ہو گا جس طرح خلع میں ہوتا ہے۔ اسی طرح مال کے بدلے میں معاف کرنے، غلام کو مکاتب بنانے، غلام کو اسی کے ہاتھ بیچنے، دین اور تعزیر پر صلح کرنے میں ہوتا ہے۔ ان تمام صورتوں میں ثابت شدہ حق اور ملکیت ساقط ہو جاتی ہے لیکن باذل کی طرف وہ چیزیں منتقل نہیں ہوتیں جس کا مبذول مالک تھا یعنی عصمت، غلام کی بیع وغیرہ۔

جب فقہاء کے کلام سے یہ بات ثابت ہے کہ ان حضرات نے حق وظیفہ کا عوض لینا، دستبرداری اور اسقاط کے طور پر جائز قرار دیا ہے نہ کہ بیع اور نقل ملکیت کے طور پر (جیسا کہ بہوتی کی شرح منتہی الارادات کے حوالہ میں گزر چکا) تو یہ ضروری ہے کہ بیع اور اسقاط کے فرق کو ملحوظ رکھا جائے اور اس کی صورت یہ ہے جو میں نے بیان کی کہ دستبردار ہونے والا محض دستبرداری سے عوض کا مستحق ہو جائے گا اور محض اس کی دستبرداری سے اس شخص کی طرف حق منتقل نہ ہو گا جس کے حق میں وہ دستبردار ہوا ہے۔

مکانوں اور دکانوں کی پگڑی

اسی نوع کا ایک حق وہ ہے جس کا رواج بہت سے شہروں میں ہے یعنی مکانوں اور دکانوں کی پگڑی کی بیع "پگڑی" کسی مکان یا دکان میں حق قرار کا نام ہے، بسا اوقات مالک مکان یا مالک دکان اپنا مکان یا دکان طویل مدت کے لئے کرایہ پر دیتا ہے اور کرایہ کے علاوہ کچھ رقم یک مشت لیتا ہے۔ کرایہ دار یک مشت رقم دے کر اس بات کا حق دار ہو جاتا ہے کہ کرایہ داری طویل ......

مدت تک یا تاحیات باقی رکھے، پھر بسا اوقات کرایہ دار اپنا یہ حق دوسرے کرایہ دار کی طرف منتقل کر دیتا ہے اور اس سے یہ رقم لیتا ہے جس کی بنا پر یہ دوسرا شخص مالک مکان و دکان سے عقد اجارہ کا حقدار ہو جاتا ہے۔ اگر مکان یا دکان کا مالک کرایہ دار سے مکان یا دکان واپس لینا چاہے تو اس کے ذمہ لازم ہوتا ہے کہ کرایہ دار کو اتنی رقم ادا کرے جس

پر دونوں راضی ہوں اس یک مشت لئے جانے والی رقم کو مختلف بلاد عربیہ میں "خلوؒ" اور "جلسہ" کہا جاتا ہے اور ہندو پاک میں "پگڑی" اور "سلامی" کہتے ہیں۔

اس پگڑی کے بارے میں اصل حکم عدم جواز کا ہے کیونکہ یہ یا تو "رشوت" ہے یا "حق مجرد" کا عوض ہے۔ لیکن بعض فقہاء سے منقول ہے کہ انہوں نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے سب سے پہلے وہ فقیہ جن کی طرف بدل خلو (پگڑی) کے جواز کی بات منسوب ہے دسویں صدی ہجری کے مالکی فقیہہ علامہ ناصر الدین لقانی ہیں، اس کے بعد ایک بڑی جماعت نے اس مسئلہ میں ان کی اتباع کی ہے۔ چنانچہ علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"وقد اشتهر نسبة مسألة الخلو الى مذهب الامام مالك، والحال انه ليس فيه نص عنه، ولا عن احد من اصحابه، حتى قال البدر القرافى من المالكية: انه لم يقع فى كلام الفقهاء التعرض لهذه المسئلة وانما فيها فتيا للعلامة ناصر الدين اللقانى المالكى، بناها على العرف وخرجها عليه، وهو من اهل الترجيح فيعتبر تخريجه، وان نوزع فيه، وقد انتشر فتياه فى المشارق والمغارب وتلقاها علماء عصره بالقبول"

(رد المختار ص ۵۲۱ ج ۴)

مسئلہ: خلو کو عموماً امام مالکؒ کے مذہب کی طرف منسوب کیا جاتا ہے حالانکہ اس بارے میں نہ تو امام مالک کی کوئی نص ہے نہ ان کے کسی شاگرد کی، حتیٰ کہ علامہ قرافی مالکیؒ نے لکھا ہے کہ فقہاء کے کلام میں اس مسئلہ سے تعرض نہیں کیا گیا ہے، البتہ اس مسئلے میں علامہ ناصر الدین لقانی کا ایک فتویٰ ہے جس کی بنیاد عرف پر ہے انہوں

"خلوؒ" کا لفظ مجھے اس مفہوم میں مشہور کتب لغت میں نہیں ملا۔ حتیٰ کہ وہ نئی لغتیں جو پرانے الفاظ کے نئے استعمالات کو بیان کرتی ہیں ان میں بھی یہ لفظ اس مفہوم میں نہیں ملا۔ مجھے اس لفظ کے حروف کا صحیح اعراب نہیں مل سکا لیکن مشہور "خلو" ہے "خا" اور "لام کے پیش" اور "واو" کی تشدید کے ساتھ، یہ بھی ممکن ہے کہ "خلو" "خا" کے کسرہ "لام" کے سکون اور "واو" کی تخفیف کے ساتھ۔ واللہ اعلم

نے عرف کی بنا پر اس مسئلہ کی تخریج کی ہے اور وہ اصحاب ترجیح میں سے ہیں، لہٰذا ان کی تخریج کا اعتبار کیا جائے گا، اگرچہ اس بارے میں ان سے اختلاف بھی کیا گیا ہے۔ لیکن ان کا فتویٰ مشرق و مغرب میں مشہور ہو گیا اور علماء عصر نے اس فتویٰ کو قبول کیا ہے۔

بعض فقہاء احناف نے خلو کے جواز پر فتاویٰ خانیہ کے ایک مسئلہ سے استدلال کیا ہے، وہ مسئلہ یہ ہے:

"رجل باع سکنی لہ فی الحانوت لغیرہ، فاخبر المشتری ان اجرۃ الحانوت کذا، فظھر انھا اکثر من ذلک قالوا لیس لہ ان یرد السکنی بھذا العیب"

ایک شخص نے دوسرے کی دوکان میں اپنا سکنی فروخت کیا، اس نے خریدار کو خبر دی کہ دوکان کا کرایہ اتنا ہے لیکن بعد میں ظاہر ہوا کہ کرایہ مکان اس سے زیادہ ہے تو خریدار کو اس عیب کی بنا پر بیع رد کرنے کا اختیار نہ ہو گا۔

اس عبارت سے خلو کے جواز پر استدلال کرنے والوں نے سمجھا کہ اس میں سکنی سے مراد "خلو" "پگڑی" ہی ہے لیکن علامہ شرنبلالی" نے تحقیق فرمائی ہے کہ سکنی سے مراد دکان میں اضافہ کی گئی کوئی مادی چیز ہے، جو "خلو" کے علاوہ کوئی اور چیز ہے لہٰذا اس سے احناف کے یہاں خلو کے جواز پر استدلال کرنا درست نہیں ہے کیوں کہ سکنی کی خریداری عین (متعین مادی چیز) کی خریداری ہے نہ کہ خلو کی خریداری ہے پھر ابن عابدین" نے فتاویٰ خیریہ سے نقل کیا ہے، کہ اگر کسی مالکی قاضی نے خلو کے لازم ہونے کا فیصلہ کیا تو یہ فیصلہ صحیح اور لازم ہو گا، اس بحث کے آخر میں علامہ ابن عابدین" نے لکھا ہے:

"ومن افتی بلزوم الخلو الذی یکون بمقابلۃ دراھم یدفعھا للمتولی اوالمالک العلامۃ المحقق عبد الرحمن آفندی العمادی صاحب ھدیۃ ابن العماد، وقال فلا

یملک صاحب الحانوت اخراجه والا اجارتها لغیره، مالم یدفع له المبلغ المرقوم، فیفتی بجواز ذلک للضرورة"

"ان لوگوں میں سے جنہوں نے اس "خلو" کے لازم ہونے کا فتویٰ دیا ہے جو "خلو" متولی یا مالک کو دیئے ہوئے دراہم کے بدلے میں حاصل ہوتا ہے ان میں سے علامہ محقق عبدالرحمٰن آفندی عمادی مصنف ہدیۃ ابن العماد ہیں چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ دکان کا مالک نہ اسے نکال سکتا ہے نہ دوسرے کو کرایہ پر دے سکتا ہے جب تک اتنی رقم کرایہ دار کو واپس نہ کر دے جتنی کرایہ پر دیتے وقت اس سے لی تھی، لہٰذا ضرورت کی بنا پر "خلو" کے جواز کا فتویٰ دیا جائے گا۔

علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ کی بحث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ مروجہ پگڑی کے جواز کی طرف مائل ہیں لیکن مالکیہ کی ان کتابوں کی طرف مراجعت کے بعد، جن کی طرف خلو کا جواز منسوب ہے مجھے یہ معلوم ہوا کہ ان لوگوں نے جس خلو کے جواز کا فتویٰ دیا ہے وہ ہمارے دور کی مروجہ پگڑی نہیں ہے اس لئے کہ مروجہ پگڑی کی شکل تو یہ ہے کہ پگڑی مجرد حق کرایہ داری کا نام ہے چاہے مکان یا دکان میں کوئی پائدار عین زائد موجود ہو یا نہ ہو مجھے فقہاء مالکیہ کے یہاں مروجہ پگڑی کا جواز نہیں ملا بلکہ اس کے خلاف ہی ملا جس خلو کا عوض لینا مالکیہ نے جائز قرار دیا ہے اس کی دوسری صورتیں ہیں، ان تمام صورتوں میں مستاجر کے لئے مکان یا دکان میں کرایہ دار کے لئے کوئی مستقل اور پائیدار عین ہونا ضروری ہے یہاں میں فقہاء مالکیہ کی دو عبارتیں نقل کرتا ہوں جس سے یہ بات پوری طرح واضح ہو جائے گی۔

چنانچہ عدوی نے الخرشی کی شرح میں لکھا ہے۔

"اعلم ان الخلو یصور بصور، منها ان یکون الوقف آئلا للخراب، فیکریه ناظر الوقف لمن یعمره بحیث یصیر الحانوت مثلاً یکری بثلاثین نصف فضة و یجعل علیه لجهة الوقف خمسة عشر، فصارت المنفعة مشترکة

بينهما، فما قابل الدراہم المصروفة من المنفعة هوالخلو، فيتعلق به البيع والوقف والارث والهبة وغير ذلک، ويقضى منه الدين وغير ذلک، ولايسوغ للناظر اخراجه من الحانوت ولو وقع عقد الايجار على سنين معينة كتسعين سنة، و لكن شرط ذلک ان لا يكون ريع يعمر به۔

الثانية: ان يكون لمسجد مثلا حوانيت موقوفة عليه واحتاج المسجد للتكميل اوعمارة، ويكون الدكان يكرى، مثلاً لشهر بثلاثين نصفا، ولا يكون هناک ريع يكمل به المسجد اويعمر به، فيعمد الناظر الى الساكن فى الحوانيت فياخذمنه قدرامن المال يعمر به المسجد، و يجعل عليه خمسة عشر مثلافى كل شهر والحاصل ان منفعة الحانوت المذكورة شركة بين صاحب الخلو والوقف بحسب ما يتفق عليه صاحب الخلو والناظر على وجه المصلحة، كما يوخذ مما افتى به الناصر كما افاده عج

الثالثة: ان تكون ارض محبسة، فيستاجرها من الناظر و يبنى فيها دارا مثلا على ان عليه فى كل شهر لجهة الوقف ثلاثين نصف فضة، و لكن الدار تكرى بستين نصف فضة مثلا، فالمنفعة التى تقابل الثلاثين الاخرى يقال لها خلو (حاشية العدوى على الخرشى ص ۷۹ ج ۷)

”خلو کی چند صورتیں ہیں ایک صورت یہ ہے کہ وقف کی جائداد ویران ہو رہی ہو، وقف کا متولی کسی ایسے شخص کو وہ جائداد کرائے پر دیدے جو اس کو آباد کر کے اس میں دوکان تعمیر کرے پھر یہ دکان تیس درہم کرایہ پر دی جائے، جس میں سے پندرہ درہم وقف کے ہوں، (اور پندرہ تعمیر کرنے والے کے) اس

طرح دکان کی منفعت وقف اور اصل کرایہ دار میں مشترک ہو جائے جو دراہم اصل کرایہ دار نے خرچ کئے اس کے بدلے میں جو حق منفعت اس شخص کو حاصل ہوا، اسے "خلو" کہا جاتا ہے لہٰذا اس "خلو" سے تمام تصرفات مثلاً بیع، وقف، میراث، ہبہ وغیرہ متعلق ہوں گے، دین وغیرہ کی ادائیگی بھی اس سے کی جا سکتی ہے، وقف کے متولی کے لئے اسے دکان سے نکالنا جائز نہ ہوگا، اگرچہ عقد اجارہ متعین مدت کے لئے مثلاً نوے سال کے لئے کیا گیا ہو۔ لیکن اس کے جواز کے لئے شرط یہ ہے کہ وقف کے سرمایہ کے ذریعہ اس کی تعمیر نہ کی جا سکتی ہو۔

"خلو" کی دوسری صورت یہ ہے کہ مسجد پر چند دکانیں وقف ہیں، مسجد کی تکمیل یا نئی تعمیر کے لئے سرمایہ کی ضرورت پڑی، ایک دکان کا ماہانہ کرایہ تیس درہم ہے، کوئی اور ذریعہ آمدنی نہیں ہے، جس سے مسجد کی تکمیل یا تعمیر نو کی جا سکے لہٰذا مسجد کی متولی دکانوں کے کرایہ داروں سے خاص مقدار کی رقم مسجد تعمیر کرنے کے لئے ان سے وصول کرے، اور ماہانہ کرایہ تیس درہم کے بجائے پندرہ درہم کر دے، جس کا حاصل یہ ہے کہ دکان کی منفعت صاحب "خلو" کرایہ دار اور وقف کے درمیان اس مقدار پر مشترک ہو جائے گی جتنے پر صاحب خلو اور متولی وقف از روئے مصلحت راضی ہو جائیں جیسا کہ الناصر کے فتویٰ سے معلوم ہوتا ہے "عج" نے یہ بات لکھی ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ کوئی زمین ہے جسے کوئی شخص وقف کے متولی سے کرایہ پر لے کر اس طور سے اس میں عمارت تعمیر کر دے کہ اس عمارت کا کرایہ ساٹھ درہم ہوگا، جس میں سے تیس درہم وقف کو ملیں گے اور مزید تیس درہم کی منفعت عمارت بنانے والے کو حاصل ہوگی اسی کو خلو کہا جاتا ہے۔

شیخ محمد احمد علیش رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ ناصر لقانی کا فتویٰ نقل کیا ہے، پھر خلو کی مختلف صورتیں ذکر کی ہیں یہ صورتیں وہی ہیں جو ہم نے عدوی کے حوالے سے اوپر نقل کی ہیں، پھر انہوں نے ایک فصل قائم کر کے خلو کی صحت کی شرطیں ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"فصل فی شروط صحة الخلو،منها ان تکون الدراهم المرفوعة عائدة علی جهة الوقف یصرفها فی مصالحه، فما یفعل الآن من صرف الناظر الدراهم فی مصالح نفسه بحیث لا یعود علی الوقف منها شیئی فهو غیر صحیح، ویرجع دافع الدراهم بها علی الناظر۔

ومنها ان لا یکون للوقف ریع یعمر منه، فان کان له ریع یفی بعمارته مثل اوقاف الملوک، فلا یصح فیه خلو، ویرجع دافع الدراهم بها علی الناظر ومنها ثبوت الصرف فی منافع الوقف بالوجه الشرعی...... وفائدة الخلوانه یصیر کالملک ویجری علیه البیع والاجارة والهبة والرهن ووفاء الدین والارث کما یوخذ من فتوی الناصر اللقانی"

(فتح العلی المالک محمد علیش ص ۲۰۱ ج ۲)

یہ فصل خلو کے صحت کی شرطوں کے بیان میں ہے، ان میں سے ایک شرط یہ ہے کہ جو دراہم وقف کو ملیں انہیں وقف کے مصالح میں میں خرچ کیا جائے، آج کل یہ جو ہو رہا ہے کہ وقف کا متولی ان دراہم کو اپنے ذاتی مصالح میں خرچ کر لیتا ہے اور وقف کو اس میں سے کچھ نہیں ملتا یہ درست نہیں ہے، دراہم دینے والا ان دراہم کو متولی وقف سے واپس لے سکتا ہے۔

ایک شرط یہ ہے کہ وقف کی کوئی ایسی آمدنی نہ ہو جس سے تعمیر کرائی جاسکے، اگر وقف کے پاس ایسی آمدنی ہے جس سے اس کی تعمیر ہو سکتی ہے مثلاً سلاطین کے اوقاف ہیں تو پھر اس وقف میں

خلو کا معاملہ صحیح نہیں ہو گا اور دراہم دینے والا وقف کے متولی سے وہ دراہم واپس لے لے گا، ایک شرط یہ ہے کہ وقف کے منافع کو شرعی طور پر اس کے مصارف میں خرچ کیا جاتا ہو...... خلو کا فائدہ یہ ہے کہ وہ ملک کی طرح ہو جاتا ہے، اسے بیچنا، کرایہ پر دینا، ہبہ کرنا رہن رکھنا، دین کی ادائیگی کرنا اور میراث جاری ہونا سب صحیح ہوتا ہے جیسا کہ ناصر لقانی کے فتوے سے معلوم ہوتا ہے۔

فقہائے مالکیہ کی ان عبارتوں سے یہ بات واضح ہو گئی کہ جس "خلو" کے جواز کا علامہ لقانی نے فتویٰ دیا اور بہت سے فقہائے مالکیہ نے اسے تسلیم کیا اس خلو کا دور حاضر کے مروجہ خلو (پگڑی) سے دور کا بھی تعلق نہیں، کیوں کہ علامہ لقانی نے جس خلو کو جائز کہا ہے اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ وقف کا کرایہ دار وقف کی زمین میں عمارت تعمیر کرتا ہے اس کی وجہ سے جتنا اس نے خرچ کیا ہے اس کے بقدر دوکان کی منفعت میں شریک ہو جاتا ہے لہٰذا اسی کے بقدر اس کے لئے دوکان کا کرایہ کم کر دیا جاتا ہے اور اسے اس دوکان میں حق قرار حاصل ہو جاتا ہے، اس کرایہ دار نے اگر دوسرے آدمی کے ہاتھ یہ حق قرار بیچا تو یہ حق مجرد کی بیع نہیں ہوئی بلکہ ایسی منفعت کی بیع ہوئی جو دوکان میں اضافہ کئے گئے اعیان سے متعلق ہے اور یہ منفعت اس کی ملکیت ہے، فقہاء مالکیہ نے تعمیر وقف کی ضرورت کی وجہ سے اس کی اجازت دی ہے اسی واسطے ان حضرات نے یہ شرط لگائی ہے کہ وقف کی کوئی ایسی آمدنی نہ ہو جس سے اس کی تعمیر کی جاسکے اگر آمدنی ہے تو یہ عقد جائز نہیں ہو گا۔

بلاشبہ بعض فقہاء مالکیہ نے ان زمینوں میں بھی جو وقف نہیں بلکہ ذاتی ملکیت ہیں اس طرح کے خلو کو جائز کہا ہے، لیکن اس کے لئے یہ شرط لگائی ہے کہ کرایہ دار نے اس میں کوئی عمارت تعمیر کی ہو یا اس میں کوئی دوسرا مستقل اضافہ کیا ہو اسی کو ان کی اصطلاح میں "جدک" کہا جاتا ہے، چنانچہ شیخ محمد علیش لکھتے ہیں۔

"ثم ان الخلو ربما یقاس علیه الجدک المتعارف فی حوانیت مصرفان قال قائل: الخلو انما هو فی الوقف لمصلحة وهکذا یکون فی الملک، قیل له: اذا صح فی وقف

فالملک اولی لان المالک یفعل فی ملکه ما یشاء نعم! بعض الجدکات بناء او اصلاح اخشاب فی الحانوت مثلاً باذن، وھذا قیاسه علی الخلو ظاہر...... و بعض الجدکات وضع امور مستقلة فی المکان غیر مستمرة فیه، کما یقع فی الحمامات و حوانیت القھوة بمصر، فھذہ بعیدة عن الخلوات، فالظاھر ان للمالک اخراجھا" (حوالہ سابقہ ص ۲۵۲)

پھر بسا اوقات خلو پر مصر کی دوکانوں میں متعارف "جدک" کو قیاس کیا جاتا ہے اگر کوئی آدمی یہ سوال کرے کہ وقف میں تو خلو کی اجازت مصلحت کی بنا پر دی گئی ہے اور جدک ذاتی ملکیت میں ہوتا ہے وقف میں نہیں ہوتا تو اس کا یہ جواب دیا جائے گا کہ جب وقف میں صحیح ہے تو ملک میں بدرجہ اولیٰ صحیح ہو گا اس لئے کہ مالک اپنے ملک میں جو چاہے تصرف کر سکتا ہے، ہاں بعض جدک تعمیر کی صورت میں ہوتے ہیں اور بعض مالک کی اجازت سے دوکان میں چند لکڑیوں کی مرمت کرانے کی صورت میں ہوتے ہیں ایسے جدک کا خلو پر قیاس کرنا تو ظاہر ہے بعض جدک کی صورت یہ ہوتی ہے کہ گھر میں کچھ مستقل چیزیں بنالی جاتی ہیں جو مستمر نہیں ہوتیں جیسا کہ مصر کے غسل خانوں اور قہوے کی دوکانوں میں ہوتا ہے اس طرح کے جدک کا خلو سے کوئی تعلق نہیں ہے ان کے بارے میں ظاہر یہ ہے کہ مالک کو ان کے نکالنے کا اختیار ہو گا۔

اس تفصیل سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مالکیہ ہمارے دور میں مروج پگڑی کے جواز کے قائل نہیں ہیں جس کے ساتھ نہ کوئی تعمیر ہوتی ہے نہ مکان یا دوکان میں ثابت و پائیدار اضافے کئے جاتے ہیں، پھر بات وہیں لوٹتی ہے جو ہم نے شرنبلالی کے حوالے سے بحث کے شروع میں نقل کی تھی کہ محض خلو کی بیع جائز نہیں ہے۔ خلو کی بیع اس وقت جائز ہوگی جبکہ اس کے ساتھ دوکان میں کوئی تعمیری یا مستقل اضافہ کر دیا گیا ہو۔ جسے کبھی "سکنی" کہا جاتا ہے، کبھی "جدک" حاصل بحث وہ ہے جس کو علامہ ابن عابدین

علیہ الرحمہ نے تنقیح الحادیہ میں ذکر کیا ہے چنانچہ موصوف "سکنی" کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

"وهو غير الخلو الذى هو عبارة عن القدمية ووضع اليد، خلا فالمن زعم هو، واستدل بذلك على جواز بيع الخلو، فانه استدلال فاسد، لما علمت من ان السكنى اعيان قائمة مملوكة، كما اوضحه العلامة الشرنبلالى فى رسالة خاصة لكن اذا كان هذا الجدك المسمى بالسكنى قائما فى ارض وقف فهو من قبيل مسألة البناء اوالغرس فى الارض المحتكرة، لصاحبه الاستبقاء باجرة مثل الارض، حيث لاضرر على الوقف، وان ابى الناظر، نظراً للجانبين على مامشٰى عليه فى متن التنوير.......... ولا ينافيه مافى التجنيس من ان لصاحب الحانوت ان يكلفه رفعه، لان ذاك فى الحانوت الملك، بقرينة مافى الفصولين: والفرق ان الملك قد يمتنع صاحبه عن ايجاره، ويريدان يسكنه بنفسه اويبيعه اويعطله، بخلاف الموقوف المعد لا يجار، فانه ليس للناظر الا ان يوجره، فايجاره من ذى اليد باجرة مثله اولى من ايجاره من اجنبى لمافيه من النظر للوقف ولذى اليد"

(تنقیح الفتاوی الحامدیۃ لابن عابدین ص ۲۰۰ ج ۲)

"سکنی" اس خلو کے علاوہ ہے جو محض پرانا کرایہ دار ہونے اور قابض ہونے کا نام ہے ان لوگوں کے بر خلاف جن کا یہ گمان ہے کہ "سکنی" ہی "خلو" ہے اور اس سے "خلو" کی بیع کے جواز پر استدلال کیا ہے یہ استدلال فاسد ہے کیونکہ آپ کو معلوم ہو چکا کہ "سکنی" پائیدار اور مملوک اعیان کا نام ہے جیسا کہ علامہ شرنبلالی نے ایک مستقل رسالہ میں اس کی وضاحت کی ہے، لیکن اگر یہ "جدک" جس کو "سکنی" کہا جاتا ہے وقف کی زمین میں

قائم ہو تو یہ اسی طرح کی چیز ہوگی جیسا کہ محتکرہ زمین میں عمارت تعمیر کرنے یا درخت لگانے کی صورت میں ہوتا ہے اس صورت میں صاحب جدک کو کرایہ مثل دے کر اسے اپنے قبضے میں باقی رکھنے کا اختیار ہے کرایہ مثل کی شرط اس واسطے ہے تاکہ وقف کا نقصان نہ ہو، اگرچہ وقف کا متولی اس پر راضی نہ ہو۔ دونوں فریقوں کی رعایت کرتے ہوئے یہی قول متن التنویر میں اختیار کیا گیا ہے...... التجنیس میں یہ جو لکھا ہوا ہے کہ دوکان کے مالک کو اختیار ہے کہ کرایہ دار کو جدک ہٹانے پر مجبور کرے یہ بات ہماری مذکورہ بالا بات کے منافی نہیں ہے کیوں کہ التجنیس میں جو بات لکھی ہوئی ہے وہ اس دوکان کے بارے میں ہے جو شخصی ملکیت ہے اس کا قرینہ جامع الفصولین کی یہ عبارت ہے: ملکیت اور وقف میں فرق یہ ہے کہ جو مکان شخصی ملکیت ہو اس کا مالک مکان کبھی اس کو کرایہ پر دینے سے باز آجاتا ہے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ خود اس میں رہائش اختیار کر لے یا اسے فروخت کر دے یا معطل چھوڑ دے لیکن جو مکان وقف کی ملکیت ہے اور کرایہ پر دینے کے لئے بنایا گیا ہے اس کے بارے میں وقف کے متولی کو کرایہ پر دینے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں، لہٰذا اس مکان پر جس شخص کا قبضہ ہے اسی کو اجرت مثل پر کرایہ پر دینا کسی اجنبی شخص کو کرایہ پر دینے سے زیادہ بہتر ہے اس لئے کہ اس میں وقف اور صاحب قبضہ دونوں کی مصلحت کی رعایت ہے"

مروجہ پگڑی کا متبادل

ہم نے اوپر جو بحثیں کی ہیں ان سے یہ بات محقق ہو گئی کہ ہمارے زمانے کی موجودہ پگڑی جو مالک مکان کرایہ دار سے لیتا ہے جائز نہیں ہے اور پگڑی کے نام پر لی جانے والی یہ رقم شریعت کے کسی قاعدے پر منطبق نہیں ہوتی، لہٰذا یہ رقم رشوت اور حرام

ہے۔

البتہ پگڑی کے مروجہ نظام میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں ممکن ہے:

(۱) ۔ مالک مکان و دکان کے لئے جائز ہے کہ وہ کرایہ دار سے خاص مقدار میں یک مشت رقم لے لے جسے متعینہ مدت کا پیشگی کرایہ قرار دیا جائے یہ یک مشت رقم سالانہ یا ماہانہ کرایہ کے علاوہ ہوگی، اس یک مشت لی ہوئی رقم پر اجارہ کے سارے احکام جاری ہوں گے، اگر اجارہ کسی وجہ سے طے شدہ مدت سے پہلے فسخ ہو جائے تو مالک کے ذمے واجب ہو گا کہ اجارہ کی باقی ماندہ مدت کے مقابل میں یک مشت رقم کا جتنا حصہ آرہا ہے اسے واپس کر دے۔

(۲) ۔ اگر اجارہ متعینہ مدت کے لئے ہوا ہے تو کرایہ دار کو اس مدت تک کرایہ داری باقی رکھنے کا حق ہے لہٰذا اگر کوئی دوسرا شخص یہ چاہے کہ کرایہ دار اپنے حق سے دستبردار ہو جائے اور یہ دوسرا شخص اس کی جگہ کرایہ دار ہو جائے تو پہلے کرایہ دار کے لئے یہ جائز ہے کہ اس سے عوض کا مطالبہ کرے اور پہلے کرایہ دار کا یہ عمل بالعوض حق کرایہ داری سے دستبرداری کا عمل ہو گا اور مال کے بدلے میں وظائف سے دستبرادری پر قیاس کرتے ہوئے جائز ہو گا۔ لیکن اس کے جواز کی شرط یہ ہے کہ اصل کرایہ داری کا معاملہ معینہ مدت کے لئے کیا گیا ہو مثلاً دس سال کے لئے اور دس سال پورے ہونے سے پہلے پہلا کرایہ دار دستبردار ہو رہا ہو۔

(۳) ۔ اگر اجارہ متعین مدت کے لئے ہو تو مالک مکان و دکان کے لئے جائز نہیں کہ شرعی عذر کے بغیر اجارہ کو فسخ کر دے اگر مالک عذر شرعی کے بغیر دوران مدت اجارہ فسخ کرنا چاہے تو کرایہ دار کے لئے جائز ہے کہ اس سے عوض کا مطالبہ کرے اور اس کا یہ اقدام بالعوض اپنے حق سے دستبرداری ہوگی، یہ عوض اس کے علاوہ ہو گا جس کا کرایہ دار اپنی یکشت دی ہوئی رقم میں سے اجارہ کی باقی مدت کے حساب سے حق دار ہو گا۔ مجمع الفقہ الاسلامی جدہ نے اپنے چوتھے اجلاس منعقدہ ۱۴۰۸ھ میں یہی فیصلہ کیا ہے۔

حقوق کا عوض لینے کے بارے میں احکام شرعیہ کا خلاصہ

یہاں تک میں نے حقوق کی وہ مختلف قسمیں ذکر کی ہیں جن کو فقہاء نے بیان فرمایا ہے اور جن کا عوض لینے کے بارے میں فقہاء نے بحث کی ہے، فقہاء کی مذکورہ بالا

بحثوں سے ذرج ذیل اصول نکلتے ہیں:

۱۔ جو حقوق اصالۃً مشروع نہیں ہوئے ہیں بلکہ ان کی مشروعیت دفع ضرر کے لئے ہے ان کا عوض لینا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے نہ تو بیع کے طریقے پر نہ صلح اور دستبرداری کے طریقے پر مثلاً حق شفعہ، عورت کا حق تقسیم، مخیّرہ کا خیار۔

۲۔ جو حقوق فی الحال ثابت نہیں ہیں بلکہ مستقبل میں متوقع ہیں ان کا عوض لینا بھی کسی صورت میں جائز نہیں مثلاً مورث کی زندگی میں حق وراثت کا عوض لینا، آزاد کردہ غلام کی زندگی میں حق ولاء کا عوض لینا۔

۳۔ جو حقوق شرعیہ اصحاب حقوق کے لئے اصالۃً ثابت ہوئے ہیں لیکن وہ حقوق ایک شخص سے دوسرے شخص کی طرف منتقل ہونے کے لائق نہیں ہیں ایسے حقوق کا بیع کے طریقے پر تو عوض لینا جائز نہیں ہے۔ لیکن ان پر مال کے بدلے میں صلح کرنا یا دستبردار ہونا جائز ہے مثلاً حق قصاص، شوہر کا بیوی کے ساتھ نکاح باقی رکھنے کا حق (چنانچہ شوہر سے اس حق کے سلسلے میں خلع یا مال کے عوض طلاق دینے پر صلح کرنا جائز ہے)

۴۔ وہ حقوق عرفیہ جو اعیان کے ساتھ وابستہ ہیں اور دائمی منافع سے عبارت ہیں مثلاً راستے میں چلنے کا حق، پانی لینے اور بہانے کا حق، ان کی بیع شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک مطلقاً جائز ہے فقہاء مالکیہ کی بعض عبارات سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے اور متاخرین فقہائے احناف کے نزدیک قول مختار یہ ہے کہ ان حقوق میں سے جو حقوق اعیان ثابتہ سے متعلق ہیں۔ وہ بھی حکماً مال ہیں، ان کی خرید و فروخت جائز ہے مثلاً حق مرور، حق شرب حق تسییل بشرطیکہ اس میں جواز سے کوئی اور مانع مثلاً غرر اور جہالت موجود نہ ہو، متاخرین فقہائے احناف کے نزدیک حق تعلی کی بیع جائز نہیں ہے اس لئے کہ حق تعلی کسی پائیدار مادی چیز سے متعلق نہیں، لیکن بطور صلح حق تعلی سے مال کے عوض دستبرداری جائز ہے جیسا کہ "علامہ خالد اتاسی" نے صراحت کی ہے۔

۵۔ بعض حقوق کو اموال میں شامل کرنے میں عرف کا بڑا دخل ہے اس لئے کہ مالیت لوگوں کے مال بنا لینے سے ثابت ہوتی ہے جیسا کہ علامہ عابدین نے لکھا ہے۔

۶۔ حق اسبقیت کی بیع شوافع اور حنابلہ کے مختار قول کے مطابق جائز نہیں ہے لیکن مال کے بدلے میں حق اسبقیت سے دستبرداری جائز ہے مثلاً افتاد بنجر زمین میں نشانات

لگانے کے بعد اسے استعمال کے قابل بنانے کا حق ہے۔
۷۔احناف کے یہاں راجح یہ ہے کہ حق وظیفہ کے بیع اگرچہ جائز نہیں ہے لیکن مال کے بدلے میں اس سے دستبرداری جائز ہے اسی طرح مکان یا دوکان کے حق کرایہ داری کی بیع جائز نہیں ہے۔ لیکن مالی معاوضہ لے کر اس سے دستبردار ہونا جائز ہے۔

اس وضاحت کے بعد ہم عصر حاضر کے ان حقوق کی طرف آتے ہیں جن کے لین دین کا آج کل رواج ہے۔ اس بحث سے ہمارا مقصود یہی ہے کہ عصر حاضر میں رائج حقوق کے احکام معلوم کئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہی حق و صواب کی توفیق دینے والا ہے۔

تجارتی نام اور تجارتی علامت (TRADE MARK) کی بیع

تجارتوں کی ترقی کے ساتھ تجارتی نام اور تجارتی علامت کا مسئلہ پیدا ہوا۔ ایک تاجر یا ایک تجارتی کمپنی مال تیار کرتی ہے اور اپنے تیار کردہ مال بہت سے لوگوں کو فراہم کرتی ہے، اور بہت سے ممالک کو ایکسپورٹ کرتی ہے ایک ہی قسم کی مصنوعات اوصاف کے اختلاف کی بنیاد پر بہت مختلف ہو گئی ہیں اور یہ اوصاف مال تیار کرنے والی کمپنیوں یا افراد کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ جب صارفین دیکھتے ہیں کہ منڈی میں فلاں کمپنی کے تیار کئے ہوئے مال کی اچھی شہرت ہے تو کمپنی کا نام سنتے ہی یا سامان پر اس کا ٹریڈ مارک دیکھتے ہیں ہی اسے خرید لیتے ہیں۔

اس طرح مصنوعات پر تجارتی نام اور ٹریڈ مارک گاہکوں کی زیادہ رغبت یا بے رغبتی کا سبب بن گیا ہے، اس لئے تاجروں کی نظر میں تجارتی نام اور ٹریڈ مارک کی قیمت ہو گئی، ہر وہ تجارتی نام جس نے لوگوں میں اچھی شہرت حاصل کر لی اس کے نام سے منڈی میں آئے ہوئے مال کی طرف خریداروں کا جھکاؤ زیادہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے جو تاجر اس نام سے منڈی میں مال لاتا ہے اس کا نفع بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

جب سے یہ بات شروع ہوئی کہ لوگ ان کمپنیوں کے نام کو استعمال کرنے لگے جنہیں صارفین میں اچھی شہرت حاصل ہے تاکہ اس نام سے ان کی مصنوعات بازار میں کھپ جائیں اور اس کی وجہ سے عامۃ الناس کے دھوکہ کھانے کا مسئلہ پیدا ہوا اس وقت سے حکومت کی طرف سے تجارتی ناموں اور ٹریڈ مارکوں کا رجسٹریشن ہونے لگا اور تاجروں کو

دوسروں کے رجسٹر کرائے ہوئے ناموں اور ٹریڈ مارکوں کو استعمال کرنے سے منع کر دیا گیا۔

تاجروں کے عرف میں رجسٹریشن کے بعد ان تجارتی ناموں اور ٹریڈ مارکوں کی مادی قیمت ہوگئی اور تاجران ناموں کو مہنگے داموں بیچنے اور خریدنے لگے کیوں کہ انہیں ان تجارتی ناموں اور ٹریڈ مارکوں سے یہ امید ہوتی ہے کہ ان کی وجہ سے لوگ ان کی مصنوعات کی خریداری کی طرف زیادہ راغب ہوں گے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا تجارتی نام یا ٹریڈ مارک کی بیع جائز ہے؟ ظاہر ہے کہ نام یا علامت مادی چیز نہیں ہے بلکہ یہ اس نام یا علامت کے استعمال کا حق ہے اور یہ حق اصالۃً صاحب حق کے لئے اسبقیت اور حکومتی رجسٹریشن کی وجہ سے ثابت ہوا ہے یہ حق فی الحال ثابت ہے مستقبل میں متوقع نہیں ہے نیز یہ ایک ایسا حق ہے جو ایک شخص سے دوسرے شخص کی طرف منتقل ہو سکتا ہے لیکن یہ ایسا حق نہیں ہے جو پائیدار مادی چیز کے ساتھ متعلق ہو، لہٰذا فقہاء کے کلام سے ہم نے جو قواعد نکالے ہیں ان کی روشنی میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دست برداری کے طور پر اس کا عوض لینا جائز ہونا چاہئے، فروختگی کے ذریعہ جائز نہ ہونا چاہئے، کیوں کہ یہ حق ثابت اور مادی چیز میں استقرار پانے والی منفعت نہیں ہے،

ہمارے شیخ المشائخ حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی ؒ نے یہی فتویٰ دیا ہے، اور انہوں نے اس مسئلہ کو مال کے بدلہ میں وظائف سے دستبرداری کے مسئلہ پر قیاس کیا ہے اور اس سلسلہ میں ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ کی وہ عبارت نقل کی ہے، جس کو ہم نزول عن الوظائف کے مسئلہ میں پیچھے نقل کر چکے ہیں پھر انہوں نے فرمایا:

> اور کارخانے کا نام بھی مشابہ حق وظائف کے ہے کہ ثابت علی وجہ الاصالۃ ہے نہ کہ دفع ضرر کے لئے، اور دونوں بالفعل امور اضافیہ سے ہیں اور مستقبل میں دونوں ذریعہ ہیں تحصیل مال کے، پس اس بنا پر اس عوض کے دینے میں گنجائش معلوم ہوتی ہے، گو لینے والے کے لئے خلاف تقویٰ ہے، مگر ضرورت میں اس کی بھی اجازت ہو جائے گی (امداد الفتاویٰ ج ۳ ص ۸۷)

احقر کا خیال یہ ہے کہ تجارتی نام کا حق اور ٹریڈ مارکوں کا حق اگرچہ اصل میں حق مجرد ہے جو کسی مادی محسوس چیز میں ثابت نہیں ہے لیکن حکومتی رجسٹریشن جس کے لئے بڑی دوڑ بھاگ کرنی پڑتی ہے اور بے تحاشا مال خرچ کرنا پڑتا ہے اور جس کے بعد اس نام پر ٹریڈ مارک کی قانونی حیثیت ہو جاتی ہے جس کا اظہار اس تحریری سرٹیفکیٹ کے ذریعہ ہوتا ہے جو رجسٹریشن کرانے والے کو حکومت کے کاغذات میں اندارج کے بعد حاصل ہوتا ہے ان تمام مراحل کے بعد تجارتی نام اور ٹریڈک مارک کا حق اس حق کے مثل ہو گیا جو کسی مادی چیز میں مستقر ہو، اور تاجروں کے عرف میں یہ حق اعیان (مادی اشیاء) کے حکم میں ہو گیا لہذا بیع کے ذریعہ اس کا عوض لینا جائز ہونا چاہئے اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ بعض اشیاء کو اعیان میں داخل کرنے میں عرف کا بڑا دخل ہے کیوں کہ علامہ ابن عابدین کے بیان کے مطابق مالیت لوگوں کے مال بنانے سے ثابت ہوتی ہے اس کی مثال بجلی اور گیس ہے جو گزشتہ زمانوں میں اموال و اعیان میں شمار نہیں ہوتی تھیں کیونکہ یہ دونوں ایسی مادی چیز نہیں ہیں جو قائم بالذات ہوں اور ان کا قبضہ میں کرنا بھی انسان کی طاقت میں نہیں تھا لیکن اب یہ دونوں چیزیں ان اہم قیمتی اموال میں سے ہیں جن کی خرید و فروخت کے جواز میں کوئی شبہ نہیں کیوں کہ ان دونوں چیزوں میں حد درجہ نفع ہے اور ان کا احراز بھی ممکن ہے لوگوں کے عرف میں بھی یہ دونوں چیزیں مال اور قیمتی چیز مانی جاتی ہیں۔

اسی طرح تجارتی نام یا ٹریڈ مارک رجسٹریشن کے بعد تاجروں کے عرف میں بڑی قیمتی چیزیں ہو جاتی ہیں اور ان پر یہ بات بھی صادق آتی ہے کہ حکومت کی طرف سے تحریری سرٹیفکیٹ حاصل کرنے سے ان پر قبضہ ہو جاتا ہے اس لئے کہ ہر چیز کا قبضہ اس کے حسب حال ہوتا ہے اور ان پر یہ بات بھی صادق ہے کہ وقت ضرورت کے لئے ان کا ذخیرہ کیا جا سکتا ہے غرض یہ کہ کسی چیز میں مالیت پیدا کرنے کے لئے جو عناصر لازمی ہیں وہ سب تجارتی ناموں اور ٹریڈ مارکوں میں موجود ہیں صرف اتنی بات ہے کہ ایسی مادی چیز نہیں جو قائم بالذات ہو اس تفصیل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس میں شرعاً کوئی مانع موجود نہیں ہے کہ ان کی خرید و فروخت کے جائز ہونے میں ان پر اموال کا حکم لگایا جائے لیکن اس جواز کی دو شرطیں ہیں:۔

۱۔ پہلی شرط یہ ہے کہ وہ تجارتی نام یا ٹریڈ مارک حکومت کے یہاں قانونی طور پر رجسٹرڈ ہو کیونکہ جو نام ٹریڈ مارک رجسٹر نہیں ہوتا اسے تاجروں کے عرف میں مال نہیں شمار کیا جاتا۔

۲۔ دوسری شرط یہ ہے کہ تجارتی نام یا ٹریڈ مارک کی بیع سے صارفین کے حق میں التباس اور دھوکہ لازم نہ آئے مثلاً اس کی صورت یہ ہو کہ خریدار کی طرف سے یہ اعلان کر دیا جائے کہ اب اس سامان کو بنانے والا وہ فرد یا وہ ادارہ نہیں ہے جو پہلے اس نام سے سامان تیار کرتا تھا اور اس نام یا ٹریڈ مارک کو خریدنے والا اس نیت سے اس کو خریدے کہ وہ حتی الامکان اس کی کوشش کرے گا کہ اس کی مصنوعات سابقہ مصنوعات کے معیار کے برابر ہوں گی یا اس سے بہتر ہوں گی۔

لہٰذا اس اعلان کے بغیر تجارتی نام یا ٹریڈ مارک کا دوسرے شخص کی طرف منتقل ہونا چونکہ صارفین کے حق میں التباس اور دھوکہ کا باعث ہو گا۔ اور التباس اور دھوکا حرام ہے، جو کسی حال میں بھی جائز نہیں۔ واللہ سبحانہ اعلم

تجارتی لائسنس ــــ ہم نے تجارتی نام اور ٹریڈ مارک کا جو حکم اوپر بیان کیا ہے کہ ان دونوں کا عوض لینا جائز ہے بالکل یہی حکم تجارتی لائسنس پر بھی جاری ہو گا اس لائسنس کی حقیقت یہ ہے کہ عصر حاضر میں اکثر ممالک اس کی بات اجازت نہیں دیتے کہ حکومتی لائسنس کے بغیر ایکسپورٹ یا امپورٹ کیا جائے بظاہر یہ چیز تاجروں پر ایک طرح کی پابندی ہے جسے اسلامی شریعت شدید ضرورت کے بغیر پسند نہیں کرتی لیکن واقعہ یہ ہے کہ اکثر ملکوں میں یہی ہو رہا ہے لہٰذا موجودہ حالات میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا جس شخص کے پاس امپورٹ یا ایکسپورٹ کا لائسنس ہو وہ دوسرے تاجر کے ہاتھ اس لائسنس کو بیچ سکتا ہے یا نہیں؟ واقعہ یہ ہے کہ یہ لائسنس کوئی مادی چیز نہیں ہے بلکہ دوسرے ملک میں سامان بیچنے یا دوسرے ملک سے سامان خریدنے کے حق کا نام ہے لہٰذا یہاں بھی یہی بات آئے گی جو ہم نے تجارتی نام کے بارے میں ذکر کی ہے کہ یہ حق اصالۃً ثابت ہے لہٰذا مال کے بدلے میں اس دست برداری جائز ہو گی نیز حکومت کی طرف سے یہ لائسنس حاصل کرنے میں بڑی کوشش وقت اور مال صرف کرنا پڑتا ہے اور اس لائسنس کے حامل کو ایک قانونی پوزیشن حاصل ہو جاتی ہے جس کا اظہار تحریری سرٹیفکیٹ میں ہوتا ہے اور اس کی

وجہ سے حکومت یہ لائسنس رکھنے والے کو بہت سی سہولتیں مہیا کرتی ہے اور تاجروں کے عرف میں یہ لائسنس بڑی قیمت رکھتا ہے اور اس کے ساتھ اموال والا معاملہ کیا جاتا ہے لہٰذا یہ بات بعید نہیں ہے کہ خرید و فروخت کے جائز ہونے میں اسے مادی اشیاء کے ساتھ شامل کر دیا جائے لیکن یہ سب کچھ اس وقت ہے جب کہ حکومت یہ لائسنس دوسرے آدمی کے نام منتقل کرنے کی اجازت دیتی ہو اگر لائسنس کسی مخصوص فرد یا مخصوص کمپنی کے نام ہو، اور قانون دوسری کمپنی کی طرف اس کی منتقلی کی اجازت نہ دیتا ہو تو اس لائسنس کی بیع جائز نہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں، کیوں کہ اس صورت میں لائسنس کی فروختگی سے جھوٹ اور دھوکہ لازم آئے گا اس لئے کہ لائسنس خریدنے والا بیچنے والے ہی کے نام سے استعمال کرے گا، نہ کہ اپنے نام سے، لہٰذا ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ البتہ اگر لائسنس یافتہ شخص کسی کو اپنی طرف سے بیچنے اور خریدنے کا وکیل بنا دے تو اس صورت میں اس وکیل کے لئے اس لائسنس کے ذریعہ خرید و فروخت جائز ہوگی۔

حق ایجاد اور حق اشاعت

حق ایجاد ایک ایسا حق ہے جو عرف اور قانون کی بنیاد پر اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جس نے کوئی نئی چیز ایجاد کی ہو یا کسی چیز کی نئی شکل ایجاد کی ہو، حق ایجاد کا مطلب یہ ہے کہ تنہاء اسی شخص کو اپنی ایجاد کردہ چیز بنانے اور منڈی میں پیش کرنے کا حق ہے پھر بسا اوقات ایجاد کرنے والا یہ حق دوسرے کے ہاتھ بیچ دیتا ہے تو اس حق کو خریدنے والا ایجاد کرنے والے کی طرح تجارت کے لئے وہ چیز تیار کرتا ہے اسی طرح جس شخص نے کوئی کتاب تصنیف یا تالیف کی ہے اسے اس کتاب کی نشر و اشاعت اور تجارتی نفع حاصل کرنے کا حق ہوتا ہے بسا اوقات کتاب لکھنے والا یہ حق دوسرے کے ہاتھ بیچ دیتا ہے تو اس حق کا خریدار نشر و اشاعت کے بارے میں ان حقوق کا مالک ہو جاتا ہے، جو مصنف کتاب کو حاصل تھا یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حق ایجاد اور حق تصنیف و حق اشاعت کی فروختگی جائز ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ میں فقہائے معاصرین کی دو رائیں ہیں، کچھ علماء نے اسے جائز کہا ہے اور کچھ علماء نے نا جائز کہا ہے۔

اس سلسلہ میں بنیادی سوال یہ ہے کہ کیا حق ایجاد یا حق اشاعت شریعت اسلامیہ کی طرف سے تسلیم شدہ حق ہے یا نہیں؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جس شخص نے سب سے پہلے کوئی نئی چیز ایجاد کی، خواہ وہ مادی چیز ہو یا معنوی چیز، بلاشبہ وہ دوسروں کے مقابلہ میں اسے اپنے انتفاع کے لئے تیار کرنے اور نفع کمانے کے لئے بازار میں لانے کا زیادہ حقدار ہے کیونکہ ابو داؤد میں حضرت اسمر بن مضرس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں۔نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر بیعت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اس چیز کی طرف سبقت کی جس کی طرف کسی مسلمان نے سبقت نہیں کی تو وہ چیز اس کی ہے۔

(ابو داؤد فی الخراج قبیل احیاء الموات ص ۲۶۴ ج ۴، حدیث نمبر ۲۹۴۷)

علامہ مناوی نے اگرچہ اس بات کو راجح قرار دیا ہے کہ یہ حدیث افتادہ زمین کو قابل کاشت بنانے کے بارے میں آئی ہے۔ لیکن انہوں نے بعض علماء سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ یہ حدیث ہر چشمہ، کنواں اور معدن کو شامل ہے اور جس شخص نے ان میں کسی چیز کی طرف سبقت کی تو وہ اسی کا حق ہے۔ اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ لفظ کے عموم کا اعتبار ہوتا ہے سبب کے خاص ہونے کا اعتبار نہیں ہوتا۔ (فیض القدیر ص ۱۳۸ ج ۶)

جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ حق ایجاد ایک ایسا حق ہے جسے اسلامی شریعت اس بنیاد پر تسلیم کرتی ہے کہ اس شخص نے اس چیز کے ایجاد کرنے میں سبقت کی ہے تو حق ایجاد پر وہی سارے احکام منطبق ہوں گے جو ہم نے حق اسبقیت کے بارے میں ذکر کئے ہیں وہاں ہم نے ثابت کیا تھا کہ بعض شافعیہ اور حنابلہ نے اس حق کی بیع کو جائز کہا ہے لیکن ان حضرات کے یہاں بھی راجح یہی ہے کہ حق اسبقیت کی بیع جائز نہیں ہے لیکن مال کے بدلہ میں اس حق سے دست بردار ہونا جائز ہے۔ وہاں ہم نے شرح منتہی الارادات سے بہوتی کی وہ عبارت بھی نقل کی ہے جو حق تحجیر اور حق جلوس فی المسجد سے دست برداری کے جواز کے بارے میں ہے اور اس کے علاوہ حق اسبقیت اور حق اختصاص کے دوسرے احکام بھی بیان کئے ہیں ان کا تقاضہ یہ ہے کہ حق ایجاد یا اشاعت سے عوض لے کر دوسرے شخص کے حق میں دست بردار ہونا جائز ہے لیکن یہ حکم اصل حق ایجاد اور حق اشاعت کے سلسلہ میں ہے لیکن اگر اس حق کا حکومتی رجسٹریشن بھی کرا لیا گیا ہو جس کے لئے موجد اور مصنف کو محنت کرنی پڑتی ہے مال اور وقت خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اور جس کی وجہ سے یہ حق ایک قانونی حق ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں حکومت کی طرف سے ایک

سرٹیفکیٹ جاری کر دیا جاتا ہے اور تاجروں کے عرف میں اسے قیمتی مال شمار کیا جاتا ہے تو یہ بات بعید نہیں ہوگی کہ اس رجسٹرڈ حق کو مروجہ عرف کی بنیاد پر اعیان و اموال کے حکم میں کر دیا جائے اور ہم پہلے یہ لکھ چکے ہیں کہ بعض اشیاء کو اموال و اعیان کے حکم میں داخل کرنے میں عرف کو بڑا دخل ہے اس لئے کہ مالیت لوگوں کے مال بنانے سے ثابت ہوتی ہے اور رجسٹریشن کے بعد اعیان کی طرح اس حق کا احراز بھی ہوتا ہے اور وقت ضرورت کے لئے اس کا ذخیرہ بھی کیا جاتا ہے تو اس عرف کا اعتبار کرنے میں کتاب وسنت کے کسی نص کی ممانعت نہیں ہے بہت سے بہت قیاس کی مخالفت ہے اور قیاس کو عرف کی وجہ سے ترک کر دیا جاتا ہے جیسا کہ یہ بات اپنی جگہ ثابت ہو چکی ہے۔

انہی پہلوؤں کو دیکھتے ہوئے علماء معاصرین کی ایک جماعت نے اس حق کی بیع کے جائز ہونے کا فتویٰ دیا ہے ان میں سے برصغیر کے علماء سے مولانا فتح محمد لکھنوی (مولانا عبدالحی لکھنوی کے شاگرد) مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب مولانا مفتی نظام الدین صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند مفتی عبدالرحیم لاجپوری صاحب بطور خاص قابل ذکر ہیں۔

حق ایجاد اور حق تصنیف کی بیع کو ناجائز کہنے والوں نے پہلی دلیل یہ پیش کی ہے کہ حق ایجاد مجرد حق ہے عین نہیں ہے اور حقوق مجردہ کا عوض لینا جائز نہیں۔ لیکن فقہاء کا جو کلام پیچھے تفصیل سے آچکا ہے اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حقوق کا عوض لینے کا عدم جواز ہر حال میں نہیں ہے بلکہ اس میں تفصیل ہے جو ہم نے حقوق کی مختلف قسموں پر بحث کرتے ہوئے بیان کی ہے۔

مانعین جواز کی دوسری دلیل یہ ہے کہ جس شخص نے کوئی کتاب دوسرے کے ہاتھ فروخت کی اس نے خریدار کو اس کتاب کا اس کے پورے اجزاء کے ساتھ مالک بنا دیا۔ لہٰذا خریدار کے لئے جائز ہے کہ اس کتاب میں جس طرح چاہے، تصرف کرے لہٰذا اس کے لئے اس کتاب کی اشاعت بھی جائز ہونی چاہئے، اور بیچنے والے کو خریدار پر اس سلسلے میں پابندی لگانے کا اختیار نہ ہونا چاہئے۔

اس دلیل کا یہ جواب دیا جا سکتا ہے کہ کسی چیز میں تصرف کرنا الگ چیز ہے اور اس کی مثل دوسری چیز بنانا دوسری چیز ہے، کتاب خرید کر وہ پہلی قسم کے تصرف کا تو مالک

ہو گیا کہ اسے پڑھ کر نفع اٹھائے یا بیچے یا عاریت پر دے یا ہبہ کر دے اور اس طرح کے دوسرے تصرفات کرے لیکن اس جیسی دوسری کتاب کی اشاعت خریداری کے منافع میں شامل نہیں کہ کتاب کا مالک بننے سے اس کی حق اشاعت کا بھی مالک ہو جائے، اس کی مثال حکومت کے ڈھالے ہوئے سکے ہیں۔ ان سکوں کو اگر کسی نے خریدا تو وہ ان سکوں میں ہر طرح کا تصرف کر سکتا ہے لیکن اس خریداری کی وجہ سے اس کے لئے اس طرح کے دوسرے سکے ڈھالنا جائز نہیں ہو گا اس سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ کسی چیز کی ملکیت اس بات کو مستلزم نہیں کہ مالک کو اس جیسی دوسری چیز بنانے کا حق ہو۔

مانعین جواز کی تیسری دلیل ہے کہ اس ایجاد کردہ چیز کو تیار کرنے اور تصنیف کردہ کتاب کو طبع کرنے سے موجد اور مصنف کا خسارہ نہیں ہوتا بہت سے بہت یہ ہوتا ہے کہ موجد اور مصنف کا نفع کم ہو جاتا ہے نفع کم ہونا الگ چیز ہے اور خسارہ ہونا بالکل دوسری چیز ہے۔

اس دلیل کا یہ جواب دیا جا سکتا ہے کہ نفع کم ہونا اگرچہ خسارہ نہ ہو لیکن ضرر ضرور ہے، خسارہ اور ضرر میں واضح فرق ہے یہ بات شک سے بالاتر ہے کہ جس شخص نے کوئی چیز ایجاد کرنے یا کتاب تصنیف کرنے کے لئے جسمانی اور ذہنی مشقتیں جھیلیں، بے پناہ مال اور وقت صرف کیا۔ اس کے لئے راتوں کو جاگا۔ راحت و آرام قربان کیا وہ اس ایجاد اور کتاب سے نفع حاصل کرنے کا اس شخص سے زیادہ حقدار ہے جس نے معمولی سی رقم خرچ کر کے ایک منٹ میں وہ ایجاد شدہ چیز یا کتاب خرید لی پھر موجد اور مصنف کے لئے مارکیٹ تنگ کرنے لگا۔

مانعین جواز کی طرف سے یہ بات بھی کہی جاتی ہے کہ فرد واحد کے لئے حق اشاعت تسلیم کر لینا کتمان علم کا سبب بنتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کتمان علم تو اس صورت میں ہوتا۔ جب مصنف لوگوں کو اس کتاب کے پڑھنے پڑھانے اور دوسروں تک پہنچانے سے روکتا، لیکن جو شخص حق اشاعت محفوظ کرتا ہے وہ کسی کو کتاب پڑھنے، پڑھانے اور اس کے مضامین کی تبلیغ و اشاعت سے نہیں روکتا بلکہ وہ اس کی فروخت اور تجارت سے بھی نہیں روکتا وہ تو صرف اس بات سے روکتا ہے کہ کوئی شخص اس کی اجازت کے بغیر کتب طبع کر کے نفع اٹھائے، یہ بات ہرگز کتمان علم کے

دائرے میں نہیں آتی۔

مانعین جواز کی آخری دلیل یہ ہے کہ حق طباعت محفوظ کرنے سے کتاب کی اشاعت کا دائرہ تنگ ہو جاتا ہے اگر ہر شخص کو کتاب کی طباعت کا حق ہو تو اس کی نشرو اشاعت کا دائرہ زیادہ وسیع ہو جائے گا، اور اس کی افادیت زیادہ عام اور ہمہ گیر ہو جائے گی۔

یہ بات بلاشبہ امر واقعہ ہے جس کے انکار کی گنجائش نہیں لیکن اگر ہم دوسرے پہلو سے دیکھیں تو یہ دلیل ان کے خلاف پلٹ جاتی ہے۔ وہ پہلو یہ ہے کہ اگر ایجاد کرنے والوں کو اپنی ایجادات سے نفع حاصل کرنے میں اسبقیت کے حق سے محروم کر دیا جائے گا تو نئی ایجادات کے لئے بڑے منصوبوں کا خطرہ مول لینے سے ان کی ہمتیں پست ہو جائیں گی کیوں کہ ان کو احساس یہ ہو گا کہ انہیں معمولی نفع ہی ملے گا اور اسی طرح کے امور جن میں دو پہلو ہوں فقہی مسائل کا فیصلہ نہیں کرتے، جب تک کہ کسی چیز میں کوئی شرعی قباحت نہ ہو۔ اس لئے کہ تمام مباح چیزوں میں ضرر و نفع دونوں کے پہلو ہوتے ہیں۔

خاتمہ:

یہاں یہ بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میرے والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ حقوق طبع و اشاعت کی بیع کے عدم جواز کا فتویٰ دیا کرتے تھے، چنانچہ اس مسئلہ پر انہوں نے ایک مستقل رسالہ بھی لکھا، جو "جواہر الفقہ" کا جزبن کر شائع ہو چکا ہے۔ لیکن اس رسالے کو لکھنے کے بعد انہوں نے اس بات کا ارادہ کیا کہ اس مسئلہ پر دوبارہ تحقیق اور غور و خوض کر کے اس کو اور زیادہ منقح کیا جائے اور اس غور و خوض اور بحث و تمحیص کے بعد جو رائے بھی سامنے آئے، اس کو قبول کر لیا جائے، مگر حضرت والد ماجدؒ کو اس کی تحقیق کی فرصت نہ ملی تو انہوں نے دو مرتبہ یہ مسئلہ میرے سپرد فرمایا کہ میں اس کی مکمل تحقیق کروں، چنانچہ میں نے اس مسئلے کا مواد اسی وقت سے جمع کرنا شروع کر دیا تھا۔ لیکن حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں اس کی تکمیل مقدر نہیں تھی۔ چنانچہ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے کافی عرصہ بعد اس مسئلہ کی تحقیق مکمل کرنے کی توفیق ہوئی ـــــ اس طرح یہ بحث حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کی بجا آوری میں لکھی گئی ہے۔ اگرچہ جس نتیجے پر میں

پہنچا ہوں۔ وہ بظاہر ان کی رائے کے خلاف ہے۔ مگر وہ خود بھی اس مسئلے پر نظر ثانی کرنے کا ارادہ رکھتے تھے ـــ اور آج یہ بات معلوم کرنے کا کوئی راستہ نہیں ہے کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے۔ وہ ان کی رائے کے موافق ہے یا مخالف ـــ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم

"واقیموا الصلاۃ واتوا الزکاۃ"

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

مغربی ممالک کے چند مسائل

اور انکا حل

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط و ترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

"تعاشروا کالاخوان، تعاملوا کالاجانب"

یعنی بھائیوں کی طرح رہو،
لیکن آپس میں معاملات اجنبیوں کی طرح کرو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مغربی ممالک کے چند

جدید فقہی مسائل

اور ان کا حل

غیر مسلم ممالک میں رہائش اختیار کرنا

سوال: کسی غیر مسلم ملک مثلاً امریکہ یا یورپ کی شہریت اور نیشنلٹی اختیار کرنا کیسا ہے؟ اس لئے کہ جو مسلمان ان ممالک کی شہریت اختیار کر چکے ہیں یا حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، ان میں سے بعض حضرات کا تو یہ کہنا ہے کہ انہیں ان کے مسلم ممالک میں بغیر کسی جرم کے سزائیں دی گئیں، انہیں ظلماً جیل میں قید کر دیا گیا، یا ان کی جائیدادوں کو ضبط کر لیا گیا وغیرہ جس کی بنا پر وہ اپنا مسلم ملک چھوڑ کر ایک غیر مسلم ملک کی شہریت اختیار کرنے پر مجبور ہوئے۔

اور دوسرے بعض مسلمانوں کا یہ کہنا ہے کہ جب ہمارے اپنے اسلامی ملک میں اسلامی قانون اور اسلامی حدود نافذ نہیں ہیں تو پھر اس میں اور ایک غیر مسلم ریاست میں کیا فرق ہے؟

اسلامی احکام کے عدم نفاذ میں تو دونوں برابر ہیں۔ جبکہ جس غیر اسلامی ملک کی شہریت ہم نے اختیار کی ہے۔ اس میں ہمارے شخصی حقوق یعنی جان و مال، عزت و

آبرو، اسلامی ملک کے مقابلے میں زیادہ محفوظ ہیں اور ان غیر مسلم ممالک میں ہمیں بلا جرم کے جیل کی قید و بند اور سزا کا کوئی ڈر اور خوف نہیں ہے۔ جبکہ ایک اسلامی ملک میں قانون کی خلاف ورزی کیئے بغیر بھی قید و بند کی سزا کا خوف سوار رہتا ہے۔

جواب: کسی غیر مسلم ملک میں مستقل رہائش اختیار کرنا اور اس کی قومیت اختیار کرنا اور اس ملک کے ایک باشندے اور ایک شہری ہونے کی حیثیت سے اس کو اپنا مستقل مسکن بنا لینا، ایک ایسا مسئلہ ہے جس کا حکم زمانہ اور حالات کے اختلاف اور رہائش اختیار کرنے والوں کی اغراض و مقاصد کے اختلاف سے مختلف ہو جاتا ہے۔ مثلاً

(۱) اگر ایک مسلمان کو اس کے وطن میں کسی جرم کے بغیر تکلیف پہنچائی جارہی ہو یا اس کو جیل میں ظلماً قید کر لیا جائے یا اس کی جائیداد ضبط کر لی جائے اور کسی غیر مسلم ملک میں رہائش اختیار کرنے کے سوا ان مظالم سے بچنے کی اس کے پاس کوئی صورت نہ ہو۔ ایسی صورت میں اس شخص کے لئے کسی غیر مسلک ملک میں رہائش اختیار کرنا اور اس ملک کا ایک باشندہ بن کر وہاں رہنا بلا کراہت جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ اس بات کا اطمینان کر لے کہ وہ وہاں جا کر عملی زندگی میں دین کے احکام پر کاربند رہے گا اور وہاں رائج شدہ منکرات و فواحشات سے اپنے کو محفوظ رکھ سکے گا۔

(۲) اسی طرح اگر کوئی شخص معاشی مسئلہ سے دوچار ہو جائے اور تلاش بسیار کے باوجود اسے اپنے اسلامی ملک میں معاشی وسائل حاصل نہ ہوں حتیٰ کہ وہ نان جویں کا بھی محتاج ہو جائے ان حالات میں اگر اس کو کسی غیر مسلک ملک میں کوئی جائز ملازمت مل جائے، جس کی بناء پر وہ وہاں رہائش اختیار کر لے تو مذکورہ بالا دو شرائط (جن کا بیان نمبر ایک میں گزرا) اس کے لئے وہاں رہائش اختیار کرنا جائز ہے۔ اس لئے کہ حلال کمانا بھی دوسرے فرائض کے بعد ایک فرض ہے جس کے لئے شریعت نے کسی مکان اور جگہ کی قید نہیں لگائی بلکہ عام اجازت دی ہے کہ جہاں چاہو رزق حلال تلاش کرو چنانچہ قرآن کریم کی آیت ہے۔

هوالذی جعل لکم الارض ذلولاً فامشوافی منا کبها و کلوا من رزقه
والیه النشور ○

وہ ایسی ذات ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو مسخر کر دیا۔ اب
تم اس کے راستوں میں چلو، اور خدا کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی
کے پاس دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے۔ (سورہ ملک ۱۵)

(۳) اسی طرح اگر کوئی شخص کسی غیر مسلک ملک میں اس نیت سے رہائش اختیار کرے کہ وہ وہاں کے غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دے گا اور ان کو مسلمان بنائے گا، یا جو مسلمان وہاں مقیم ہیں ان کو شریعت کے صحیح احکام بتائے گا اور ان کو دین اسلام پر جمے رہنے اور احکام شریعہ پر عمل کرنے کی ترغیب دے گا اس نیت سے وہاں رہائش اختیار کرنا صرف یہ نہیں کہ جائز ہے بلکہ موجب اجر و ثواب ہے۔ چنانچہ بہت سے صحابہ اور تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اسی نیک ارادے اور نیک مقصد کے تحت غیر مسلم ممالک میں رہائش اختیار کی۔ اور جو بعد میں ان کے فضائل و مناقب اور محاسن میں شمار ہونے لگی۔

(۴) اگر کسی شخص کو اپنے ملک اور شہر میں اس قدر معاشی وسائل حاصل ہیں، جس کے ذریعہ وہ اپنے شہر کے لوگوں کے معیار کے مطابق زندگی گزار سکتا ہے۔ لیکن صرف معیار زندگی بلند کرنے کی غرض سے اور خوشحالی اور عیش و عشرت کی زندگی گزارنے کی غرض سے کسی غیر مسلم ملک کی طرف ہجرت کرتا ہے تو ایسی ہجرت کراہت سے خالی نہیں، اس لئے کہ اس صورت میں دینی یا دنیاوی ضروریات کے بغیر اپنے آپ کو وہاں رائج شدہ فواحشات و منکرات کے طوفان میں ڈالنے کے مترادف ہے اور بلا ضرورت اپنی دینی اور اخلاقی حالت کو خطرہ میں ڈالنا کسی طرح بھی درست نہیں اس لئے کہ تجربہ اس پر شاہد ہے کہ جو لوگ صرف عیش و عشرت اور خوش حالی کی زندگی بسر کرنے کے لئے وہاں رہائش اختیار کرتے ہیں ان میں دینی حمیت کمزور ہو جاتی ہے چنانچہ ایسے لوگ کافرانہ محرکات کے سامنے تیز رفتاری سے پگھل جاتے ہیں۔

اسی وجہ سے حدیث شریف میں شدید ضرورت اور تقاضے کے بغیر مشرکین کے ساتھ رہائش اختیار کرنے کی ممانعت آئی ہے۔

چنانچہ ابو داؤد میں حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من جامع المشرک وسکن معه، فانه مثله

جو شخص مشرک کے ساتھ موافقت کرے اور اس کے ساتھ رہائش اختیار کرے وہ اسی کے مثل ہے۔ (ابو داؤد کتاب الضحایا)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انا بریئی من کل مسلم یقیم بین اظهر المشرکین، قالوا یا رسول الله! لم؟ قال لا تری ای نارا هما

"میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں، جو مشرکین کے درمیان رہائش اختیار کرے صحابہ رضی اللہ عنہم نے سوال کیا یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا۔ "اسلام کی آگ اور کفر کی آگ دونوں ایک ساتھ نہیں رہ سکتیں۔ تم یہ امتیاز نہیں کر سکو گے کہ یہ مسلمان کی آگ ہے یا مشرکین کی آگ ہے۔"

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی تشریح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"مختلف اہل علم نے اس قول کی شرح مختلف طریقوں سے کی ہے۔ چنانچہ بعض اہل علم کے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ مسلمان اور مشرک حکم کے اعتبار سے برابر نہیں ہو سکتے، دونوں کے مختلف احکام ہیں اور دوسرے اہل علم فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دارالاسلام اور دارالکفر دونوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا ہے، لہٰذا کسی مسلمان کے لئے کافروں کے ملک میں ان کے ساتھ رہائش اختیار کرنا جائز نہیں، اس لئے کہ جب مشرکین اپنی آگ روشن کریں گے اور یہ مسلمان ان کے ساتھ سکونت اختیار کئے ہوئے ہوگا تو دیکھنے سے یہی خیال کریں گے یہ بھی انہیں میں سے ہے۔ علماء کی اس تشریح سے یہ بھی ظاہر ہو رہا ہے کہ اگر کوئی مسلمان تجارت کی غرض سے بھی دارالکفر جائے تو

اس کے لئے وہاں پر ضرورت سے زیادہ قیام کرنا مکروہ ہے۔

(معالم السنن للخطابی ص ۴۳۷ ج ۳)

اور مراسیل ابو داؤد عن المکحول میں روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"اپنی اولاد کو مشرکین کے درمیان مت چھوڑو۔"

(تہذیب السنن لابن قیم ص ۴۳۷ ج ۳)

اسی وجہ سے فقہاء فرماتے ہیں کہ صرف ملازمت کی غرض سے کسی مسلمانوں کا دارالحرب میں رہائش اختیار کرنا، اور ان کی تعداد میں اضافہ کا سبب بننا ایسا فعل ہے جس سے اس کی عدالت مجروح ہو جاتی ہے۔

(دیکھئے تکملہ رد المختار ج ۱ ص ۱۰۱)

(۵) پانچویں صورت یہ ہے کہ کوئی شخص سوسائٹی میں معزز بننے کے لئے اور دوسرے مسلمانوں پر اپنی بڑائی کے اظہار کے لئے غیر مسلم ممالک میں رہائش اختیار کرتا ہے یا دارالکفر کی شہریت اور قومیت کو دارالاسلام کی قومیت پر فوقیت دیتے ہوئے اور اس کو افضل اور برتر سمجھتے ہوئے ان کی قومیت اختیار کرتا ہے یا اپنی پوری عملی زندگی میں بود و باش میں ان کا طرز اختیار کر کے ظاہری زندگی میں ان کی مشابہت اختیار کرنے کے لئے اور ان جیسا بننے کے لئے رہائش اختیار کرتا ہے۔ ان تمام مقاصد کے لئے وہاں رہائش اختیار کرنا مطلقاً حرام ہے۔ جس کی حرمت محتاج دلیل نہیں۔

غیر مسلم ملک میں اولاد کی تربیت؟

جو مسلمان امریکہ اور یورپ وغیرہ جیسے غیر اسلامی ممالک میں رہائش پزیر ہیں ان کی اولاد کا اس ماحول میں پرورش پانے میں اگرچہ کچھ فوائد بھی ہیں۔ لیکن اس کے مقابلے میں بہت سی خرابیاں اور خطرات بھی ہیں خاص کر وہاں کے غیر مسلم یہود و نصاریٰ کی اولاد کے ساتھ میل جول کے نتیجے میں ان کی عادات و اخلاق اختیار کرنے کا قوی احتمال موجود ہے اور یہ احتمال اس وقت اور زیادہ قوی ہو جاتا ہے جب ان بچوں کے والدین ان کی اخلاقی

نگرانی سے بے اعتنائی اور لاپروائی برتیں یا ان بچوں کے والدین میں سے کسی ایک کا یا دونوں کا انتقال ہو چکا ہو۔

اب سوال یہ ہے کہ مذکورہ بالا خرابی کی وجہ سے ان غیر مسلم ممالک کی طرف ہجرت اور ان کی قومیت اختیار کرنے کے مسئلہ پر کچھ فرق واقع ہو گا؟ جبکہ دوسری طرف وہاں پر رہائش پذیر مسلمانوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ ہماری اولاد کو ان مسلم ممالک میں رہائش باقی رکھنے میں وہاں پر موجود کمیونسٹ اور لادینی جماعتوں کے ساتھ میل جول سے ان کے کافر ہو جانے کا خطرہ بھی لاحق ہے خاص کر اگر ان لادینی جماعتوں اور ان کے ملحدانہ افکار اور خیالات کی سرپرستی خود اسلامی حکومت کر رہی ہو۔ اور ان خیالات و افکار کو نصاب تعلیم میں داخل کر کے عوام کے ذہنوں کو خراب کر رہی ہو اور جو شخص ان خیالات کو قبول کرنے سے انکار کرے اس کو قید و بند کی سزا دے رہی ہو۔ ایسی صورت میں ایک اسلامی ملک میں رہائش اختیار کرنے سے ہماری اولاد کے عقائد خراب ہونے اور دین اسلام سے گمراہ ہونے کا احتمال اور قوی ہو جاتا ہے، ان حالات کی وجہ سے مذکورہ بالا مسئلہ میں کوئی فرق واقع ہو گا یا نہیں؟

جواب: ایک غیر مسلم ملک میں مسلمان اولاد کی اصلاح و تربیت کا مسئلہ بہر حال ایک سنگین اور نازک مسئلہ ہے جن صورتوں میں وہاں رہائش اختیار کرنا مکروہ یا حرام ہے، (جس کی تفصیل ہم نے سوال نمبر ایک کے جواب میں تفصیل سے بیان کی) ان صورتوں میں تو وہاں رہائش اختیار کرنے سے بالکل پرہیز کرنا چاہئے۔

البتہ جن صورتوں میں وہاں رہائش اختیار کرنا بلا کراہت جائز ہے ان میں چونکہ وہاں رہائش اختیار کرنے پر ایک واقعی ضرورت داعی ہے۔ اس لئے اس صورت میں اس شخص کو چاہئے کہ اپنی اولاد کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دے اور جو مسلمان وہاں پر مقیم ہیں ان کو چاہئے کہ وہ وہاں ایسی تربیتی فضا اور ایک پاکیزہ ماحول قائم کریں جس میں آنے والے نئے مسلمان اپنے اور اپنی اولاد کے عقائد اور اعمال و اخلاق کی بہتر طور پر نگہداشت اور حفاظت کر سکیں۔

مسلمان عورت کا غیر مسلم مرد سے نکاح

کسی مسلمان عورت کا کسی غیر مسلم مرد سے نکاح کرنا کیسا ہے؟ اگر اس عورت کو یہ امید ہو کہ اس شادی کے نتیجے میں وہ مرد مسلمان ہو جائے گا تو کیا اس شخص کے مسلمان ہو جانے کی امید اور لالچ میں اس سے نکاح کرنا درست ہے؟ جبکہ دوسری طرف اس مسلمان عورت کو مسلمانوں میں کوئی برابری کا رشتہ نہ مل رہا ہو اور معاشی تنگی کی وجہ سے خود اس عورت کے دین سے منحرف ہونے کا امکان بھی ہو تو کیا ایسی صورت میں نکاح کے جواز میں کچھ گنجائش نکل سکتی ہے؟

اگر کوئی عورت مسلمان ہو جائے اور اس کا شوہر کافر ہو تو کیا اس عورت کو اپنے شوہر سے علاقہ زوجیت برقرار رکھنے کی گنجائش ہے؟ جبکہ اس عورت کو یہ امید ہے کہ علاقہ زوجیت باقی رکھنے کی صورت میں وہ اپنے شوہر کو اسلام کی دعوت دے کر مسلمان کر لے گی جبکہ دوسری طرف اس عورت کی اپنے شوہر سے اولاد بھی ہے اور علاقہ زوجیت ختم کرنے کی صورت میں ان کے خراب ہو جانے اور دین سے منحرف ہو جانے کا قوی احتمال موجود ہے کیا ان حالات میں اس عورت کے لئے اپنے شوہر سے رشتہ زوجیت برقرار رکھنے کی کچھ گنجائش ہے؟

اور اگر اس عورت کو اپنے شوہر کے اسلام لانے کی امید تو نہیں ہے۔ لیکن اس کا شوہر اس کے ساتھ اچھے اخلاق اور بہترین معاشرت کے ساتھ حق زوجیت ادا کر رہا ہے اور اس عورت کو یہ بھی ڈر ہے کہ اگر اس نے اپنے شوہر سے جدائی اختیار کر لی تو کوئی مسلمان مرد اس سے شادی کرنے پر تیار نہیں ہو گا کیا اس صورت میں مسئلہ کے جواز و عدم جواز پر کوئی فرق واقع ہو گا؟

الجواب

کسی مسلمان عورت کے لئے کسی غیر مسلم مرد سے نکاح کرنا کسی حال میں بھی جائز نہیں، قرآن کریم کا واضح ارشاد موجود ہے:

ولا تنکحوا المشرکین حتی یومنوا ولعبد مومن خیر من

مشرک ولو اعجبکم۔

اور مشرکین سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں اور البتہ مسلمان غلام بہتر ہے مشرک سے، اگرچہ وہ تم کو بھلا لگے۔

(بقرہ: ۱۰)

دوسری جگہ ارشاد ہے:

لا هن حل لهم ولا هم يحلون لهن

نہ وہ عورتیں ان کافروں کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ کافر ان عورتوں کے لئے حلال ہیں۔

(الممتحنہ: ۱۰)

اور کسی کافر کے مسلمان ہو جانے کی صرف امید اور لالچ کسی مسلمان عورت کے لئے اس سے نکاح کرنے کی وجہ جواز نہیں بن سکتی ہے اور نہ ہی اس قسم کی خیالی امید اور لالچ کسی حرام کام کو حلال کر سکتی ہے۔

اسی طرح اگر کوئی عورت مسلمان ہو جائے تو جمہور علماء کے نزدیک اس کے صرف اسلام لانے سے ہی نکاح ختم ہو جائے گا۔ البتہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صرف اسلام لانے سے نکاح نہیں ٹوٹے گا۔ بلکہ عورت کے اسلام لانے کے بعد مرد کو اسلام کی دعوت دی جائے گی، اگر وہ بھی اسلام قبول کر لے تب تو نکاح باقی رہے گا۔ اور اگر اسلام لانے سے انکار کر دے تو نکاح ٹوٹ جائے گا۔

اور اگر شوہر کچھ عرصہ بعد مسلمان ہو جائے تو دیکھا جائے گا کہ اس عورت کی عدت گزر چکی ہے یا نہیں؟ اگر وہ عورت ابھی عدت میں ہے تو شوہر کے اسلام لانے سے پہلا نکاح دوبارہ لوٹ آئے گا اور اگر اس کی عدت گزر چکی تھی تو اس صورت میں دونوں کے درمیان نکاح جدید کرنا ضروری ہو گا نکاح کے بعد وہ دونوں بحیثیت میاں بیوی کے رہ سکتے ہیں۔ اس مسئلہ میں تمام فقہاء متفق ہیں۔ لہٰذا شوہر کے اسلام لانے کی موہوم امید اور لالچ کی بنیاد پر شریعت کا قطعی حکم نہیں بدلا جا سکتا۔

مسلمان میت کو غیر مسلموں کے قبرستان میں دفن کرنا

امریکہ اور یورپ کے تمام ممالک میں مسلمانوں کے لئے کوئی ایسا مخصوص قبرستان نہیں ہوتا۔ جس میں وہ اپنے مردوں کو دفن کر سکیں، اور جو عام قبرستان ہوتے ہیں ان میں عیسائی اور یہودی وغیرہ سب اپنے مردوں کو دفن کرتے ہیں اور مسلمانوں کو ان قبرستان سے باہر کسی دوسری جگہ بھی دفن کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ ان حالات میں کیا مسلمان اپنے مردوں کو غیر مسلموں کے ساتھ ان کے قبرستان میں دفن کر سکتے ہیں؟

الجواب: عام حالات میں تو مسلمان میت کو غیر مسلموں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں، البتہ ان مخصوص حالات میں جو سوال میں مذکور ہیں کہ مسلمانوں کے لئے نہ تو مخصوص قبرستان ہے اور نہ ہی قبرستان سے باہر کسی اور جگہ دفن کرنے کی اجازت ہے۔ ان حالات میں ضرورت کے پیش نظر مسلمان میت کو غیر مسلموں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے۔

مسجد کو بیچنے کا حکم

اگر امریکہ اور یورپ کے کسی علاقے کے مسلمان اپنے علاقے کو چھوڑ کر کسی دوسرے علاقے میں منتقل ہو جائیں اور پہلے علاقے میں جو مسجد ہو، اس کے ویران ہو جانے یا اس پر غیر مسلموں کا تسلط اور قبضہ ہو جانے کا خطرہ ہو تو کیا اس صورت میں اس مسجد کو بیچنا جائز ہے؟ اس لئے کہ عام طور پر مسلمان مسجد کے لئے کوئی مکان خرید کر اس کو مسجد بنا لیتے ہیں اور پھر حالات کے پیش نظر اکثر مسلمان جب اس علاقے کو چھوڑ کر دوسرے علاقے میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ اور مسجد کو یونہی اور بیکار چھوڑ دیتے ہیں تو دوسرے غیر مسلم اس مسجد پر قبضہ کر کے اس کو اپنے تصرف میں لے آتے ہیں جب کہ یہ ممکن ہے کہ اس مسجد کو بیچ کر دوسرے علاقے میں جہاں مسلمان آباد ہوں اسی رقم سے کوئی مکان خرید کر مسجد بنائی جائے، کیا اس طرح مسجد کو دوسری مسجد میں تبدیل کرنا شرعاً جائز ہے؟

الجواب: مغربی ممالک میں جن جگہوں پر مسلمان نماز ادا کرتے ہیں۔ وہ دو قسم کی ہوتی ہیں۔

۱:۔ بعض جگہیں تو ایسی ہوتی ہیں جن کو مسلمان نماز پڑھنے اور دینی اجتماعات کے لئے مخصوص کر دیتے ہیں۔ لیکن ان جگہوں کو شرعی طور پر دوسری مساجد کی طرح وقف کر کے شرعی مسجد نہیں بناتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان جگہوں کا نام بھی مسجد کی بجائے دوسرے نام مثلاً "اسلامی مرکز" یا "دار الصلوۃ" یا "دار الجماعت" رکھ دیتے ہیں۔

اس قسم کے مکانات کا معاملہ تو بہت آسان ہے، اس لئے کہ ان مکانات کو اگرچہ نماز کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن جب ان کے مالکوں نے ان کو مسجد نہیں بنایا اور نہ ان کو وقف کیا ہے تو وہ شرعاً مسجد ہی نہیں۔ لہٰذا ان مکانات کے مالک مسلمانوں کے مصالح کے پیش نظر ان کو بیچنا چاہیں تو شرعاً بالکل اجازت ہے۔ اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔

۲:۔ دوسرے بعض مقامات ایسے ہوتے ہیں جن کو مسلمان عام مساجد کی طرح وقف کر کے شرعی مسجد بنا لیتے ہیں۔ جمہور فقہاء کے نزدیک اس قسم کی جگہوں کا حکم یہ ہے کہ وہ مکان اب قیامت تک کے لئے مسجد بن گیا۔ اس کو کسی صورت میں بھی بیچنا جائز نہیں اور نہ وہ مکان اب وقف کرنے والے کی ملکیت میں داخل ہو سکتا ہے۔ امام مالک، امام شافعی، امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

چنانچہ مسلک شافعی کے امام خطیب شربینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

> ولو انهدم مسجد، وتعذرت اعادته، اوتعطل بخراب البلد مثلاً، لم يعد ملكا ولم يبع بحال، كالعبد اذا عتق، ثم زمن ولم ينقض ان لم يخف عليه لا مكان الصلاة فيه، ولا مكان عوده كما كان..... فان خيف عليه نقض، وبنى الحاكم بنقضه مسجدا آخر ان راى ذالك والا حفظه، وبنا بقربه اولى،
>
> "اگر مسجد منہدم ہو جائے، اور اس کو دوبارہ درست کرنا ممکن نہ ہو، یا اس بستی کے اجڑ جانے سے وہ مسجد بھی ویران ہو جائے

تب بھی وہ مسجد مالک کی ملکیت میں نہیں آئے گی اور نہ اس کو بیچنا جائز ہو گا۔ جیسا کہ غلام کو آزاد کر دینے کے بعد اس کی بیع حرام ہو جاتی ہے پھر اگر اس مسجد پر غیر مسلموں کے قبضے کا خوف نہ ہو تو اس کو منہدم نہ کیا جائے، بلکہ اس کو اپنی حالت پر بر قرار رکھا جائے، اس لئے کہ اس بات کا امکان موجود ہے کہ مسلمان دوبارہ یہاں آکر آباد ہو جائیں، اور اس مسجد کو دوبارہ زندہ کر دیں...... البتہ اگر غیر مسلموں کے تسلط اور قبضہ کا خوف ہو تو اس صورت میں حاکم وقت مناسب سمجھے تو اس مسجد کو ختم کر دے اور اس کے بدلے میں دوسری جگہ مسجد بنا دے، اور یہ دوسری مسجد پہلی مسجد کے قریب ہونا زیادہ بہتر ہے اور اگر حاکم وقت اس مسجد کو توڑنا اور مسمار کرنا مناسب نہ سمجھے تو پھر اس کی حفاظت کرے۔

(مغنی المحتاج: ص ۳۹۲ ج ۲)

اور فقہاء مالکیہ میں سے علامہ مواق رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

"ابن عرفة من المدونة وغيرها، يمنع بيع ما خرب من ربع الجس مطلقا، ...... وعبارة الرسالة، ولا يباع الحبس وان خرب...... وفى الطرر عن ابن عبد الغفور: لا يجوز بيع مواضع المساجد الخربة، لانها وقف، ولا باس ببيع نقضها"

ابن عرفہ مدونہ وغیرہ سے نقل کرتے ہیں کہ وقف مکان کی بیع مطلقاً جائز نہیں، اگرچہ وہ ویران ہو جائے ...... اور رسالہ میں یہ عبارت درج ہے کہ وقف کی بیع جائز نہیں اگرچہ وہ ویران ہو جائے ...... طرر میں ابن عبد الغفور سے یہ عبارت منقول ہے کہ ویران مساجد کی جگہوں کو بیچنا وقف ہونے کی بناء پر جائز نہیں۔ البتہ ان کا ملبہ بیچنا جائز ہے۔"

(التاج والاکلیل للمواق، حاشیہ حطاب، ص ۴۲ ج ۶)

اور فقہ حنفی کی مشہور و معروف کتاب ہدایہ میں ہے:

ومن اتخذا رضه مسجد الم یکن له ان یرجع فیه، ولا یبیعه، ولا یورث عنه، لانه تجرد عن حق العباد، وصار خالصاً لله، وهذ الا ن الاشیاء کلها لله تعالی، واذااسقط العبد ماثبت له من الحق رجع الی اصله فانقطع تصرف عنه، کمافی الاعتاق، ولو خرب ماحول المسجد، واستغنی عنه یبقی مسجدا عند ابی یوسف، لانه اسقاط منه، فلا یعود الی ملکه"

اگر کسی شخص نے اپنے زمین مسجد کے لئے وقف کر دی تواب وہ شخص نہ تواس وقف سے رجوع کر سکتا ہے۔ اور نہ اس کو بیچ سکتا ہے۔ اور نہ اس میں وراثت جاری ہوگی اس لئے کہ وہ جگہ بندہ کی ملکیت سے نکل کر خالص اللہ کے لئے ہوگی وجہ اس کی یہ ہے کہ ہر چیز حقیقتاً اللہ کی ملکیت ہے اور اللہ تعالیٰ نے بندہ کو تصرف کا حق عطا فرمایا ہے۔ جب بندہ نے اپنا حق تصرف ساقط کر دیا تو وہ چیز ملکیت اصلی یعنی اللہ کی ملکیت میں داخل ہو جائے گی لہٰذا اب بندہ کا اس میں تصرف کرنے کا حق ختم ہو جائے گا۔ جیسا کہ آزاد کردہ غلام میں (بندہ کا حق تصرف ختم ہو جاتا ہے)

اور اگر مسجد کے اطراف کا علاقہ ویران ہو جائے اور مسجد کی ضرورت باقی نہ رہے تب بھی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مسجد ہی رہے گی۔ اس لئے کہ اس کو مسجد بنانا اپنا حق ساقط کرنا ہے۔ لہٰذا بندہ کا اپنا حق ساقط کرنے کے بعد دوبارہ وہ حق اس کی ملکیت میں واپس نہیں آئے گا۔

(ہدایہ مع فتح القدیر ص ۴۴۶ ج ۵)

البتہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر مسجد کے اطراف کی آبادی ختم ہو جائے اور مسجد کی ضرورت بالکلیہ ختم ہو جائے تو اس صورت میں مسجد کو بیچنا جائز ہے، چنانچہ المغنی لابن قدامہ میں یہ عبارت منقول ہے:

ان الوقف اذا خرب، وتعطلت منافعه، کدار انهدمت،

اوارض خربت، وعادت مواتاً، ولم تكن عمارتها، اومسجد انتقل اهل القرية عنه، وصار ى موضع لا يصلى فيه، اوضاق باهله، ولم يمكن توسيعه ى موضعه، اوتشعب جميعه، فلم يمكن عمارته، ولا عمارة بعضه الا ببيع بعضه، جاز بيع بعضه لتعمر به بقيته، وان لم يمكن الا نتفاع بشيئى منه بيع جميعه۔

اگر وقف کی زمین ویران ہو جائے اور اس کے منافع ختم ہو جائیں۔ مثلاً کوئی مکان تھا وہ منہدم ہو گیا، یا کوئی زمین تھی جو ویران ہو کر ارض موات بن جائے۔ یا کسی مسجد کے اطراف میں جو آبادی تھی وہ کسی دوسری جگہ منتقل ہو جائے اور اب اس مسجد میں کوئی نماز پڑھنے والا بھی نہ رہے، یا وہ مسجد آبادی کی کثرت کی وجہ سے نمازیوں سے تنگ ہو جائے اور مسجد میں توسیع کی بھی گنجائش نہ ہو۔ یا اس مسجد کے اطراف میں رہنے والے لوگ منتشر ہو جائیں اور جو لوگ وہاں آباد ہوں وہ اتنی قلیل تعداد میں ہوں کہ ان کے لئے اس مسجد کی تعمیر اور درست کرنا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں اس مسجد کے کچھ حصے کو فروخت کر کے اس کی رقم سے دوسرے حصے کی تعمیر کرنا جائز ہے اور اگر مسجد کے کسی بھی حصے میں انتفاع کا کوئی راستہ نہ ہو تو اس صورت میں پوری مسجد کو بیچنا بھی جائز ہے۔

(المغنی لابن قدامہ مع الشرح الکبیر ص ۲۲۵ ج ۶)

امام احمدؒ کے علاوہ امام محمد بن حسن الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ بھی جواز بیع کے قائل ہیں۔ ان کا مسلک یہ ہے کہ اگر وقف زمین کی ضرورت بالکلیہ ختم ہو جائے تو وہ زمین دوبارہ واقف کی ملکیت میں داخل ہو جائے گی۔ اور اگر واقف کا انتقال ہو چکا ہو تو پھر اس کے ورثاء کی طرف ہو جائے گی چنانچہ صاحب ہدایہ تحریر فرماتے ہیں:

"وعند محمد يعود دالى ملك الباقى اوالى وارثه بعد موته، لا نه

عینه لنوع قربة، وقد انقطعت، فصار کحصید المسجد و حشیشه اذا استغنی عنه،

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ زمین دوبارہ مالک کی ملکیت میں چلی جائے گی اور اگر اس کا انتقال ہو چکا ہے تو اس کے ورثاء کی طرف منتقل ہو جائے گی، اس لئے کہ اس کے مالک نے اس زمین کو ایک مخصوص عبادت کے لئے معین کر دیا تھا اب جب کہ اس جگہ پر وہ مخصوص عبادت کی ادائیگی منقطع ہو گئی تو پھر اس کی ضرورت باقی نہ رہنے کی وجہ سے وہ مالک کی ملکیت میں داخل ہو جائے گی۔ جیسے کہ مسجد کی دری، چٹائی یا گھاس وغیرہ کی ضرورت ختم ہونے کے بعد وہ مالک کی ملکیت میں واپس لوٹ آتی ہے۔

(ہدایہ مع فتح القدیر: ص ۴۴۶ ج ۵)

لہٰذا جب وہ مالک کی ملکیت میں واپس آگئی تو اس کے لئے اس کو بیچنا بھی جائز ہو گا۔

جمہور فقہاء نے وقف مسجد کی زمین کی بیع نا جائز ہونے اور مالک کی ملکیت میں دوبارہ نہ لوٹنے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقف کے واقعہ سے استدلال کیا ہے وہ یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ، نے خیبر کی زمین وقف کی تو وقف نامہ میں یہ شرائط درج کیں کہ:

"انه لا یباع اصلها، ولا تبتاع، ولا تورث ولا توهب"

آئندہ وہ زمین نہ تو بیچی جائے گی، نہ خریدی جائے گی نہ اس میں وراثت جاری ہو گی، اور نہ کسی کو ہبہ کی جاسکے گی۔"

یہ واقعہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں موجود ہے البتہ مندرجہ بالا الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے بیت اللہ کو دلیل میں پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ فترۃ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کا عرصہ) کے زمانے میں بیت اللہ کے اندر اور اس کی اطراف میں بت ہی بت تھے اور بیت اللہ کے اطراف میں ان کفار اور مشرکین کا صرف شور مچانے چیخنے اور

سیٹیاں بجانے کے علاوہ کوئی کام نہ تھا اس کے باوجود بیت اللہ مقام قربت اور مقام طاعت وعبادت ہونے سے خارج نہیں ہوا۔ لہٰذا یہی حکم تمام مساجد کا ہو گا۔ (کہ اگر کسی مسجد کے قریب ایک مسلمان بھی باقی نہ رہے۔ جو اس میں عبادت کرے تب بھی وہ مسجد محل عبادت ہونے سے خارج نہیں ہوگی)

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے مندرجہ بالا استدلال پر علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اعتراض یہ کیا ہے کہ فترۃ کے زمانے میں بیت اللہ کا طواف تو کفار و مشرکین بھی کرتے تھے۔ لہٰذا یہ کہنا درست نہیں کہ اس زمانے میں عبادت مقصودہ بالکلیہ ختم ہو گئی تھیں۔

اس اعتراض کے جواب میں حضرت مولانا ظفر احمد عثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کے قیام کا مقصد صرف اس کا طواف کرنا نہیں ہے بلکہ بیت اللہ کے قیام کا بڑا مقصد اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا ہے یہی وجہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کے جوار میں اپنی اولاد کے قیام کا ذکر فرمایا تو اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ

"ربنا لیقیموا الصلاۃ"

اے میرے رب! (میں نے ان کو یہاں اس لئے ٹھہرایا ہے) تاکہ یہ لوگ یہاں نماز قائم کریں۔"

یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نماز کا تو ذکر فرمایا۔ طواف کا ذکر نہیں فرمایا۔ اس کے علاوہ خود اللہ جل شانہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیتے ہوئے فرمایا:

"طهر بیتی للطائفین والعاکفین"

"میرے گھر کو مسافروں اور مقیمین کے لئے پاک کر دو۔"

یہ استدلال اس وقت درست ہے جب "طائفین" اور "عاکفین" کی تفسیر مسافر اور مقیم سے کی جائے، جیسا کہ قرآن کریم کی دوسری آیت: سواء العاکف فیہ والباد" میں لفظ "عاکف" مقیم کے معنی ہی میں استعمال ہوا ہے۔

(اعلاء السنن ص ۲۱۲ ج ۱۳)

اس کے علاوہ جمہور کی سب سے مضبوط دلیل قرآن کریم کا یہ ارشاد ہے:

"وان المساجد للله فلاتد عوامع الله احداً"

اور تمام مسجدیں اللہ کا حق ہیں، سو اللہ کے ساتھ کسی کی عبادت مت کرو

(سورۃ جن :۱۸)

چنانچہ اس آیت کے تحت علامہ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ احکام القرآن میں تحریر فرماتے ہیں:

"اذا تعینت للله اصلاً وعینت له عقد، فصارت عتیقه عن التملک، مشترکة بین الخلیقة فی العبادة"

کہ جب وہ مسجدیں خالص اللہ کے لئے ہو گئیں، تو بندہ کی ملکیت سے آزاد ہو گئیں، اور صرف عبادت ادا کرنے کی حد تک تمام مخلوق کے درمیان مشرکہ ہو گئیں۔

(احکام القرآن لابن عربی ص ۸۶۹، ج ۴)

اور علامہ ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ حضرت عکرمہ کا قول نقل کرتے ہیں:

وان المساجد للله، قال: المساجد کلها"

بے شک مسجدیں اللہ کے لئے ہیں حضرت عکرمہ فرماتے ہیں: کہ تمام مسجدیں اس میں داخل ہیں، کسی کی تفریق نہیں ہے۔

(تفسیر ابن جریر: ص ۷۳۔ پارہ ۲۹)

علامہ ابن قدامہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی تائید میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ مکتوب پیش کرتے ہیں جو انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا واقعہ یہ ہوا کہ کوفہ کے بیت المال میں چوری ہو گئی، جب اس کی اطلاع حضرت عمرؓ کو ہوئی تو آپ نے لکھا کہ موضوع تمارین کی مسجد منتقل کر کے بیت المال کے قریب اس طرح بناؤ کہ بیت المال مسجد کے قبلہ کی سمت میں ہو جائے، اس لئے کہ مسجد میں ہر وقت کوئی نہ کوئی نمازی موجود ہی ہوتا ہے۔ (اس طرح بیت المال کی بھی حفاظت ہو جائے گی)

(المغنی لابن قدامہ، ۶ :۲۲۶)

اس استدلال کا جواب دیتے ہوئے علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

ممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، کا مقصد مسجد کو منتقل کرنا نہ ہو۔ بلکہ بیت المال کو منتقل کر کے مسجد کے سامنے بنانے کا حکم دیا ہو۔

(فتح القدیر، ج ۵۔ ۴۴۶)

بہر حال! مندرجہ بالا تفصیل سے یہ بات واضح ہو گئی کہ اس سلسلے میں جمہور کا مسلک راجح ہے۔ لہٰذا کسی مسجد کے شرعی مسجد بن جانے کے بعد اس کو بیچنا جائز نہیں اگر مسجد کو بیچنے کی اجازت دے دی جائے تو پھر لوگ مسجدوں کو بھی گر جا گھر کی طرح جب چاہیں گے بیچ دیں گے اور مسجدیں ایک تجارتی سامان کی حیثیت اختیار کر لیں گی۔

لیکن فقہاء کے مندرجہ بالا اختلاف کی وجہ سے چونکہ یہ مسئلہ مجتہد فیہ ہے اور دونوں طرف قرآن و سنت کے دلائل موجود ہیں؟ لہٰذا اگر کسی غیر مسلم ملک میں مسجد کے اطراف سے تمام مسلمان ہجرت کر کے جا چکے ہوں اور اس مسجد پر کفار کے قبضہ اور تسلط کے بعد اس کے ساتھ بے حرمتی کا معاملہ کرنے کا اندیشہ ہو اور مسلمانوں کے دوبارہ وہاں آکر آباد ہونے کا کوئی امکان نہ ہو تو اس ضرورت شدیدہ کے وقت امام احمد یا امام محمد بن حسن رحمہما اللہ کے مسلک کو اختیار کرتے ہوئے اس مسجد کو بیچنے اور اس کی قیمت سے کسی دوسری جگہ مسجد بنانے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ البتہ اس کو مسجد کے سوا کسی اور مصرف میں خرچ کرنا جائز نہیں۔ اس پر فقہاء حنابلہ کی تصریح موجود ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"ولو جاز جعل اسقل المسجد سقایه وحوانیت لهذه الحاجة، لجاز تخریب المسجد وجعله سقایة وحوانیت، ویجعل بدله مسجداً فی موضع آخر"۔

(المغنی لابن قدامہ ص ۲۶۸ ج ۶)

بہر حال! امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک پر عمل کرتے ہوئے جہاں مسجد کی بیع کی اجازت دی گئی ہے وہ اس وقت ہے جب تمام مسلمان اس مسجد کے پاس سے دوسری جگہ منتقل ہو جائیں اور دوبارہ ان کے واپس آنے کا بھی کوئی امکان نہ ہو۔

لیکن اگر تمام مسلمان تو وہاں سے منتقل نہ ہوئے ہوں بلکہ مسلمانوں کی اکثریت وہاں سے دوسری جگہ منتقل ہو گئی ہو، لیکن بعض مسلمان اب بھی وہاں رہائش پذیر ہوں اس صورت میں اس مسجد کی بیع کسی حال میں بھی جائز نہیں۔ حتیٰ کہ فقہاء حنابلہ بھی عدم جواز کے قائل ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

"وان لم تتعطل مصلحة الوقف بالكية، لكن قلت، وكان غير انفع منه، واكثر رداعلى اهل الوقف لم يجز بيعه، لان الاصل تحريم البيع، وانما ابيح للضرورة صيانة لمقصود الوقف عن الضياع مع امكان تحصيله ومع الانتفاع وان قل ما يضيع المقصود"

اگر وقف کی مصلحت اور منفعت بالکلیہ ختم نہ ہوئی ہو، لیکن اس میں کمی آگئی ہو، اور دوسری صورت میں اہل وقف کے لئے زیادہ نفع بخش اور بہتر ہے، تب بھی اس وقف کی بیع جائز نہیں، اس لئے کہ وقف میں اصل بیع کی حرمت ہی ہے لیکن وقف کی مصلحت کے لئے اور اس کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے ضرورت کے تحت بیع اس وقت جائز ہے جب کہ بیع کا مقصد بھی تحصیل مقصود ہو، لیکن اگر موجودہ حالت میں وقف کی بیع کے بغیر ہی اس سے نفع اٹھانا ممکن ہو اگرچہ وہ نفع قلیل مقدار میں ہو، تو اس صورت میں مقصود وقف بالکلیہ ختم ہونے کی وجہ سے اس وقف کی بیع جائز نہیں ہوگی۔"

(المغنی لابن قدامہ ص ۲۲۷ ج ٦)

شرعی محرم کے بغیر سفر کرنا

سوال: بہت سی مسلمان عورتیں کسب معاش کے لئے یا تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے تنہا دور دراز کے ممالک کا سفر کرتی ہیں۔ سفر میں نہ تو شرعی محرم ان کے ساتھ ہوتا ہے اور نہ ان کے ساتھ جان پہچان والی عورتیں ہوتی ہیں اس صورت میں ان کے لئے

شرعاً کیا حکم ہے؟ کیا ان کے لئے اس طرح تنہا سفر کرنا جائز ہے؟

جواب :۔ صحیح مسلم میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"کوئی عورت تین روز (یعنی شرعی مسافت ۴۸ میل) سے زیادہ سفر نہ کرے الا یہ کہ اس کے ساتھ اس کا شوہر یا اس کا محرم ہو۔"

مندرجہ بالا حدیث میں صراحت کے ساتھ عورت کو تنہا سفر کرنے سے ممانعت فرمادی گئی ہے اور جمہور فقہاء نے اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرض حج کے لئے بھی شرعی محرم کے بغیر سفر کرنے کو ناجائز کہا ہے۔ جب کہ اس کے مقابلے میں تعلیم اور کسب معاش تو بہت کم درجہ کی چیزیں ہیں جن کی مسلمان عورتوں کو ضرورت ہی نہیں ہے اس لئے کہ خود شریعت اسلامیہ نے اس کی کفالت کی ذمہ داری شادی سے پہلے اس کے باپ پر اور شادی کے بعد شوہر پر ڈالی ہے اور عورت کو اس کی اجازت نہیں دی کہ وہ شدید ضرورت کے بغیر گھر سے نکلے۔ لہٰذا کسب معاش اور حصول تعلیم کے لئے اس طرح بغیر محرم کے سفر کرنا جائز نہیں۔

ہاں :اگر کوئی عورت ایسی ہے جس کا نہ تو شوہر ہے، اور نہ باپ ہے۔ اور نہ ہی کوئی دوسرا ایسا رشتہ دار ہے جو اس کی معاشی کفالت کر سکے اور نہ خود اس عورت کے پاس اتنا مال ہے جس کے ذریعے وہ اپنی ضروریات پوری کر سکے۔ اس صورت میں اس عورت کے لئے بقدر ضرورت کسب معاش کے لئے شرعی پردہ کی پابندی کے ساتھ گھر سے نکلنا جائز ہے اور جب یہ مقصد اپنے وطن اور اپنے شہر میں رہ کر بھی بآسانی پورا ہو سکتا ہے۔ تو اس کے لئے کسی غیر مسلم ملک کی طرف سفر کرنے کی ضرورت نہیں۔

(دیکھئے :مغنی لابن قدامہ، ص ۱۹۰ ج ۳)

غیر مسلم ملک میں عورت کا تنہا قیام کرنا

سوال :بعض مسلمان عورتیں اور نوجوان لڑکیاں جدید تعلیم کے حصول کے لئے یا کسب معاش کے لئے غیر مسلم ممالک میں بعض اوقات تنہا اور بعض اوقات غیر مسلم عورتوں

کے ساتھ رہائش اختیار کرلیتی ہیں ان عورتوں کا اس طرح تنہاء یا غیر مسلم عورتوں کے ساتھ رہائش اختیار کرنا کیسا ہے؟ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جیسا کہ ہم نے اوپر ساتویں سوال کے جواب میں عرض کیا کہ ایک مسلمان عورت کے لئے حصول معاش کے لئے یا حصول تعلیم کے لئے محرم کے بغیر تنہاء غیر مسلم ممالک کا سفر کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح قیام کرنا بھی جائز نہیں۔ ہاں! اگر کسی عورت نے محرم کے ساتھ کسی غیر مسلم ملک کا سفر کیا تھا اور وہاں رہائش پذیر ہو کر اس کو اپنا وطن بنا لیا تھا پھر یا تو اس عورت کے محرم کا وہاں انتقال ہو گیا۔ یا کسی وجہ سے وہ محرم وہاں سے سفر کر کے کسی اور جگہ چلا گیا۔ اور وہ عورت وہاں تنہا رہ گئی۔ اس صورت میں اس عورت کیلئے وہاں تنہا قیام کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ وہ عورت وہاں رہ کر شرعی پردہ کی پابندی کرے۔

جن ہوٹلوں میں شراب اور خنزیر کی خرید و فروخت ہوتی ہو۔ ان میں ملازمت کرنے کا حکم

سوال: وہ مسلمان طلبہ جو حصول تعلیم کے لئے غیر مسلم ممالک کا سفر کر کے وہاں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ان کے معاشی اخراجات اور تعلیمی اخراجات کے لئے وہ رقوم ناکافی ہوتی ہیں۔ جو ان کے والدین وغیرہ کی طرف سے ان کو بھیجی جاتی ہیں۔ چنانچہ وہ طلبہ مجبوراً معاشی اور تعلیمی اخراجات پورے کرنے کے لئے حصول تعلیم کے ساتھ ساتھ وہاں ملازمت بھی اختیار کر لیتے ہیں۔ اور بعض اوقات ان طلبہ کو وہاں پر ایسے ہوٹلوں میں ملازمت ملتی ہے جن میں شراب اور خنزیر کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔ کیا ان طلبہ کے لئے ایسے ہوٹلوں میں ملازمت اختیار کرنا جائز ہے؟

سوال: بعض مسلمان غیر مسلم ممالک میں شراب بنا کر بیچنے کا پیشہ اختیار کر لیتے ہیں۔ کیا اس طرح غیر مسلموں کے لئے شراب بنا کر بیچنا یا خنزیر بیچنا جائز ہے؟

جواب: ایک مسلمان کے لئے غیر مسلم کے ہوٹل میں ملازمت اختیار کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ مسلمان شراب پلانے یا خنزیر یا دوسرے محرمات کو غیر مسلموں کے سامنے

پیش کرنے کا عمل نہ کرے اس لئے کہ شراب پلانا یا اس کو دوسروں کے سامنے پیش کرنا حرام ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لعن الله الخمر وشاربها وساقيها وبائعها ومبتاعها وعاصرها ومعتصرها وحاملها والمحمولة اليه۔

اللہ جل شانہ نے شراب پر اس کے پینے والے اس کے پلانے والے، اس کے بیچنے والے، اس کے خریدنے والے، اس کو نچوڑنے والے اور جس کے لئے وہ نچوڑی جائے اور اسکے اٹھانے والے اور جس کی طرف اٹھا کر لیجائے، ان سب پر لعنت فرمائی ہے۔

(ابو داؤد، کتب الاشربہ، باب العنب یعصر للخمر، حدیث نمبر ۳۶۷۴۔ ص ۳۲۶۔ ج ۳)

ترمذی شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الخمر عشرة: عاصرها و معتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة اليه وساقيها وبايعها وآكل ثمنها والمشتري لها والمشتراة له۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب سے متعلق دس اشخاص پر لعنت فرمائی ہے شراب نچوڑنے والا، جس کے لئے نچوڑی جائے، اس کو پینے والا، اٹھانے والا، جس کے لئے اٹھائی جائے، پلانے والا، بیچنے والا، شراب بیچ کر اس کی قیمت کھانے والا، خریدنے والا، جس کے لئے خریدی جائے۔

(ترمذی شریف، کتاب البیوع۔ باب ماجاء فی بیع الخمر۔ حدیث نمبر ۱۳۱۳ ص ۳۸۰ ج ۲)

ابن ماجہ میں بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے الفاظ

اسی طرح ہیں:

عاصرها، ومعتصرها والمعصورة له وحاملها والمحوله له وبائعها والمبيوعة له وساقيها والمستقاة له۔

شراب نچوڑنے والا، نچڑوانے والا، جس کے لئے نچوڑی جائے، اس کو اٹھانے والا، جس کے لئے اٹھائی جائے۔ اس کو فروخت کرنے والا، جس کو فروخت کی جائے، پلانے والا، جس کو پلائی جائے۔

(ابن ماجہ، ص ۱۱۲۲ ج ۲، کتاب الاشربۃ، باب لعنت الخمر علی عشرۃ اوجہ، حدیث نمبر ۳۳۸۱)

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث روایت کی ہے۔

قالت: لما نزلت الايات من آخر سورة البقرة خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فأقرأهن على الناس، ثم نهى عن التجارة فى الخمر۔

فرماتی ہیں کہ جب سورہ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور وہ آیات لوگوں کو پڑھ کر سنائیں، اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی تجارت اور خرید و فروخت کی ممانعت فرما دی"

(بخاری شریف، کتاب البیوع، کتاب المساجد و کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ البقرہ، مسلم شریف کتاب البیوع، باب تحریم بیع الخمر)

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول مرفوعاً نقل کیا ہے کہ:

ان الذى حرم شربها حرم بيعها۔

جس ذات نے شراب پینے کو حرام قرار دیا ہے، اسی ذات نے اس کی خرید و فروخت بھی حرام قرار دی ہے۔

اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں یہ روایت نقل کی ہے کہ:

عن عبد الرحمٰن بن وعلة، قال: سالت ابن عباس فقلت: انا بارض لنا بها الكروم، وان اکثر غلاتها الخمر، فذ کر ابن عباس ان رجلا اهدی الی النبی صلی اللہ علیه وسلم راوية خمر، فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم: ان الذی حرم شربها حرم بیعها

عبد الرحمٰن بن وعلۃ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ہم ایسے علاقے میں رہتے ہیں جہاں ہمارے پاس انگور کے باغات ہیں۔ اور ہماری آمدنی کا بڑا ذریعہ شراب ہی ہے اس کے جواب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر شراب کی ایک مشک بطور ہدیہ کے پیش کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: جس ذات نے اسکے پینے کو حرام قرار دیا ہے۔ اس کی خرید و فروخت کو بھی حرام قرار دیا ہے۔ "

(مسند احمد"۔ ج ۱ ص ۲۴۴)

مندرجہ بالا احادیث سے یہ مسئلہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ شراب کی تجارت بھی حرام ہے اور اجرت پر اس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ اٹھا کر لے جانا، یا پلانا سب حرام ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے فتوی سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ اگر کسی علاقے میں شراب بنانے اور اس کی خرید و فروخت کا عام رواج ہو۔ وہاں بھی کسی مسلمان کے لئے حصول معاش کے طور پر شراب کا پیشہ اختیار کرنا حلال نہیں۔

اور میرے علم کے مطابق فقہاء میں سے کسی فقیہ نے بھی اس کی اجازت نہیں دی۔

"الکحل" ملی ہوئی دواؤں کا حکم

سوال: یہاں مغربی ممالک میں اکثر دواؤں میں ایک فیصد سے لے کر ۲۵ فی صد تک

"الکحل" شامل ہوتا ہے۔ اس قسم کی دوائیاں عموماً، نزلہ، کھانسی گلے کی خراش جیسی معمولی بیماریوں میں استعمال ہوتی ہیں اور تقریباً ۹۵ فی صد دواؤں میں "الکحل" ضرور شامل ہوتا ہے اب موجودہ دور میں "الکحل" سے پاک دواؤں کو تلاش کرنا مشکل، بلکہ ناممکن ہو چکا ہے، ان حالات میں ایسی دواؤں کے استعمال کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب: الکحل ملی ہوئی دواؤں کا مسئلہ اب صرف مغربی ممالک تک محدود نہیں رہا، بلکہ اسلامی ممالک سمیت دنیا کے تمام ممالک میں آج یہ مسئلہ پیش آرہا ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تو اس مسئلہ کا حل آسان ہے۔ اس لئے کہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک انگور اور کھجور کے علاوہ دوسری اشیاء سے بنائی ہوئی شراب کو بطور دواء کے یا حصول طاقت کے لئے اتنی مقدار میں استعمال کرنا جائز ہے۔ جس مقدار سے نشہ پیدا نہ ہوتا ہو۔

(فتح القدیر ج ۸ ص ۱۶۰)

دوسری طرف دواؤں میں جو "الکحل" ملایا جاتا ہے۔ اس کی بڑی مقدار انگور اور کھجور کے علاوہ دوسری اشیاء مثلاً چمڑا، گندھک، شہد، شیرہ، دانہ، جو وغیرہ سے حاصل کی جاتی ہے۔

(انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا، ج ۱ ص ۵۴۴)

لہٰذا دواؤں میں استعمال ہونے والا "الکحل" اگر انگور اور کھجور کے علاوہ دوسری اشیاء سے حاصل کیا گیا ہے، تو امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک اس دواء کا استعمال جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ حد سکر تک نہ پہنچے اور علاج کی ضرورت کے لئے ان دونوں اماموں کے مسلک پر عمل کرنے کی گنجائش ہے۔

اور اگر وہ "الکحل" انگور اور کھجور ہی سے حاصل کیا گیا ہے تو پھر اس دواء کا استعمال ناجائز ہے۔ البتہ اگر ماہر ڈاکٹر یہ کہے کہ اس مرض کی اس کے علاوہ کوئی اور دوا نہیں ہے تو اس صورت میں اس کے استعمال کی گنجائش ہے۔ اس لئے کہ اس حالت میں حنفیہ کے نزدیک تداوی بالمحرم جائز ہے۔

(البحر الرائق ج ۱ ص ۱۱۶)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک خالص اشربہ محرمہ کو بطور دوا استعمال کرنا کسی حال میں بھی جائز نہیں۔ لیکن اگر شراب کو کسی دوا میں اس طرح حل کر دیا جائے کہ اس کے ذریعے شراب کا ذاتی وجود ختم ہو جائے اور اس دوا سے ایسا نفع حاصل کرنا مقصود ہو جو دوسری پاک دوا سے حاصل نہ ہو سکتا ہو تو اس صورت میں بطور علاج ایسی دوا کا استعمال جائز ہے۔ جیسا کہ علامہ رملی رحمۃ اللہ علیہ "نہایۃ المحتاج" میں فرماتے ہیں۔

اما مستھلکۃ مع دواء آخر فیجوز التداوی بھا، کصرف بقیۃ النجاسات ان عرف او اخبرہ طبیب عدل بنفعھا وتعینیھا بان لا یغنی عنھا طاہر۔

ایسی شراب جو دوسری دوا میں حل ہو کر اس کا ذاتی وجود ختم ہو جائے، اس کے ذریعے علاج کرنا جائز ہے، جیسا کہ دوسری نجس اشیاء کا بھی یہی حکم ہے۔ بشرطیکہ کہ علم طب کے ذریعہ اس کا مفید ہونا ثابت ہو، یا کوئی عادل طبیب اس کے نافع اور مفید ہونے کی خبر دے اور اسکے مقابلے میں کوئی ایسی پاک چیز بھی موجود نہ ہو جو اس سے بے نیاز کر دے۔

(نہایۃ المحتاج للرملی ج ۸ ص ۱۲)

اور خالص "الکحل" کا استعمال بطور دوا کے نہیں کیا جاتا، بلکہ ہمیشہ دوسری دواؤں کے ساتھ ملا کر ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ لہٰذا نتیجہ یہ نکلا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی "الکحل" ملی ہوئی دواؤں کو بطور علاج استعمال کرنا جائز ہے۔"

مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک میرے علم کے مطابق تداوی بالمحرم حالت اضطرار کے علاوہ کسی حال میں بھی جائز نہیں۔

بہر حال موجود دور میں چونکہ ان دواؤں کا استعمال بہت عام ہو چکا ہے اس لئے اس مسئلہ میں احناف یا شوافع کے مسلک کو اختیار کرتے ہوئے ان کے مسلک کے مطابق گنجائش دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

پھر اس مسئلہ کے حل کی ایک صورت اور بھی ہے جس کے بارے میں دواؤں

کے ماہرین سے پوچھ کر اس کو حل کیا جاسکتا ہے۔ وہ یہ کہ جب "الکحل" کو دواؤں میں ملایا جاتا ہے تو کیا اس عمل کے بعد "الکحل" کی حقیقت اور ماہیت باقی رہتی ہے؟ یا اس کیمیاوی عمل کے بعد اس کی ذاتی حقیقت اور ماہیت ختم ہو جاتی ہے؟ اگر "الکحل" کی حقیقت اور ماہیت ختم ہو جاتی ہے اور اس کیمیاوی عمل کے بعد وہ "الکحل" نہیں رہتا بلکہ دوسری شئی میں تبدیل ہو جاتا ہے تو اس صورت میں تمام ائمہ کے نزدیک بالاتفاق اس کا استعمال جائز ہے، اس لئے کہ شراب جب سرکہ میں تبدیل ہو جائے، اس وقت تمام ائمہ کے نزدیک حقیقت اور ماہیت کی تبدیلی کی وجہ سے اس کا استعمال جائز ہے۔ واللہ اعلم

جیلیٹین استعمال کرنے کا حکم

سوال: یہاں مغربی ممالک میں ایسے خمیرے اور جیلیٹین ملتی ہیں، جن میں خنزیر سے حاصل کردہ مادہ تھوڑی یا زیادہ مقدار میں ضرور شامل ہوتا ہے، کیا ایسے خمیرے اور جیلیٹین کا استعمال شرعاً جائز ہے؟

الجواب: اگر خنزیر سے حاصل شدہ عنصر کی حقیقت اور ماہیت کیمیاوی عمل کے ذریعے بالکل بدل چکی ہو تو اس صورت میں اس کی نجاست اور حرمت کا حکم بھی ختم ہو جائے گا اور اگر اس کی حقیقت اور ماہیت نہیں بدلی تو پھر وہ عنصر نجس اور حرام ہے (اور جس چیز میں وہ عنصر شامل ہوگا، وہ بھی حرام ہوگی) واللہ اعلم۔

مسجد میں شادی بیاہ کی تقریبات

سوال: مغربی ممالک میں مسلمانوں کو کشادہ اور وسیع ہال میسر نہ ہونے کی وجہ سے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی شادی کی تقریبات مساجد ہی میں منعقد کرتے ہیں، جب کہ ان تقریبات میں رقص و سرور اور گانے بجانے کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔ کیا اس قسم کی تقریبات مساجد میں منعقد کرنا جائز ہے؟

الجواب: جہاں تک عقد نکاح کا تعلق ہے۔ احادیث نبویہ کی رو سے مساجد میں منعقد کرنا مستحب اور مندوب ہے، لیکن رقص و سرور اور گانا بجانا کسی حال میں جائز نہیں۔ لہٰذا

شادی کی وہ تقریبات جن میں ایسے منکرات اور فواحش شامل ہوں، مساجد میں منعقد کرنا جائز نہیں۔ واللہ اعلم

عیسائیوں کے نام رکھنا

سوال: بعض عیسائی حکومتوں نے خصوصاً جنوبی امریکہ کی حکومت نے عوام پر لازم قرار دیا ہے کہ وہ اپنے بچوں کے عیسائی نام کے علاوہ دوسرے نام نہ رکھیں اس کے لئے حکومت نے ناموں کی لسٹیں تیار کی ہیں اور یہ لازم قرار دیا ہے کہ اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کے نام اسی لسٹ سے منتخب کر کے رکھیں اور کوئی شخص بھی اس لسٹ کے علاوہ کوئی دوسرا نام حکومت کے پاس رجسٹرڈ نہیں کرا سکتا۔ کیا مسلمانوں کو ایسے نام رکھنا جائز ہے؟ اگر جائز نہیں تو پھر اس مشکل کے حل کی کیا صورت ہے؟

الجواب: اگر حکومت کی طرف سے عیسائی نام رکھنا لازم اور ضروری ہو تو اس صورت میں ایسے نام رکھے جاسکتے ہیں۔ جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان مشترک ہیں مثلاً اسحاق، داؤد، سلیمان مریم، لبنیٰ، راحیل، صفورا وغیرہ اور یہ بھی ممکن ہے کہ سرکاری محکمے میں بچے کا نام حکومت کی طرف سے لازم کردہ لسٹ میں منتخب کر کے درج کرایا جائے اور گھر پر اس کو دوسرے اسلامی نام ہی سے پکارا جائے۔ واللہ اعلم

کچھ عرصے کے لئے نکاح کرنا

سوال: جو مسلمان طلباء وطالبات حصول تعلیم کے لئے مغربی ممالک میں آتے ہیں وہ یہاں آکر شادی کر لیتے ہیں اور شادی کرتے وقت یہ نیت ہوتی ہے کہ جب تک ہمیں یہاں تعلیم حاصل کرنی ہے۔ بس اس وقت تک اس نکاح کو برقرار رکھیں گے اور پھر جب حصول تعلیم کے بعد اپنے ملک اور اپنے وطن واپس جائیں گے تو اس نکاح کو ختم کر دیں گے اور مستقل یہاں رہنے کی کوئی نیت نہیں ہوتی البتہ یہ نکاح بھی عام نکاح کے طریقہ پر اور انہیں الفاظ سے کیا جاتا ہے، ایسے نکاح کا شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب: اگر انعقاد نکاح کی تمام شرائط موجود ہوں، اور عقد نکاح میں کوئی ایسا لفظ

استعمال نہ کیا گیا ہو جس سے وہ نکاح موقت سمجھا جائے۔ اس صورت میں وہ نکاح منعقد ہو جائے گا اور اس نکاح کے بعد تمتع جائز ہے اور نکاح کرنے والے مرد یا عورت کا یہ نیت کرنا کہ تعلیم کی مدت کے بعد ہم اس نکاح کو ختم کر دیں گے اس نیت سے نکاح کی صحت پر کوئی اثر واقع نہیں ہوگا۔ البتہ نکاح شریعت کے نزدیک چونکہ ایک دائمی عقد ہے۔ اس لئے زوجین سے بھی یہ مطالبہ ہے کہ وہ اس عقد کو ہمیشہ باقی رکھیں اور شدید ضرورت کے علاوہ کبھی اس کو ختم نہ کریں اور عقد کرتے وقت ہی زوجین کا جدائی اور فرقت کی نیت کرنا نکاح کے اس مقصد کے خلاف ہے۔ اس لئے ایسی نیت رکھنا دیانۃً کراہت سے خالی نہیں۔ واللہ اعلم۔

اس سوال و جواب کے بارے میں بعض حضرات نے متوجہ کیا ہے کہ اس سے متعدد غلط فہمیاں ہو سکتی ہیں، لہٰذا اس کی وضاحت ضروری ہے۔

صورت حال یہ ہے کہ فقہاء کی بیان کردہ تفصیل کے مطابق یہاں تین چیزیں علیحدہ علیحدہ ہیں، جن کو وضاحت کے ساتھ الگ الگ سمجھنا ضروری ہے۔

(۱) متعہ: اس کی حقیقت یہ ہے دو مرد و عورت ایک معین مدت تک ایک ساتھ رہنے اور ایک دوسرے سے نفع اٹھانے کا معاہدہ کرتے ہیں اس میں عموماً نہ تو نکاح کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور نہ معاہدہ کے وقت دو گواہوں کی موجودگی شرط ہے، یہ صورت بالکل حرام ہے اور حرمت کے لحاظ سے زنا کے حکم میں ہے، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے محفوظ رکھے، آمین

(۲) **نکاح موقت**: اس میں مرد و عورت باقاعدہ دو گواہوں کے سامنے نکاح ـ ا ا کے ساتھ ایجاب و قبول کرتے ہیں لیکن وہ ساتھ ہی یہ بھی صراحت کر دیتے ہیں کہ یہ نکاح ایک مخصوص مدت کے لئے ہے اس کے بعد یہ خود بخود ختم ہو جائے گا۔ یہ صورت بھی شرعاً بالکل حرام ہے اور اس طرح نہ نکاح منعقد ہوتا ہے اور نہ وظائف زوجیت کی ادائیگی کا اثر ہوتی ہے۔

(۳) تیسری صورت یہ ہے کہ مرد عورت باقاعدہ دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کے ذریعے نکاح کریں اور نکاح میں اس بات کا بھی کوئی ذکر نہیں ہوتا کہ یہ نکاح مخصوص مدت کے لئے کیا جا رہا ہے لیکن فریقین میں سے کسی ایک یا دونوں کے

دل میں یہ بات ہوتی ہے کہ ایک مخصوص مدت گزرنے کے بعد طلاق کے ذریعے ہم نکاح ختم کر دیں گے۔ فقہاء کرام کی تصریح کے مطابق اس طرح کیا ہوا نکاح درست ہو جاتا ہے اور مرد و عورت باقاعدہ میاں بیوی بن جاتے ہیں۔ اور ان کے درمیان نکاح کا رشتہ دائمی اور ابدی طور پر قائم ہو جاتا ہے اور ان پر یہ ضروری نہیں ہوتا کہ وہ اپنے ارادے کے مطابق معین مدت پر طلاق ضرور دیں، بلکہ ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ بغیر کسی عذر کے طلاق کا اقدام نہ کریں اور چونکہ شریعت میں نکاح کا رشتہ قائم رکھنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس لئے ان کا یہ دلی ارادہ کہ کچھ عرصے کے بعد طلاق دے دیں گے۔ شرعاً ایک مکروہ ارادہ ہے، لہٰذا اس ارادے کے ساتھ نکاح کرنا بھی مکروہ ہے۔

مذکورہ صورت میں نکاح کے صحت کی تصریح تمام فقہاء حنفیہ نے فرمائی ہے چند عبارتیں مندرجہ ذیل ہیں

ولو تزوجها مطلقاً، وفی نیته ان یعقد معهامدة نواها، فالنکاح صحیح

(عالمگیریہ ص ۱۸۳ ج ۱)

ولیس منه (ای من المتعة والنکاح الموقت) مالونکحها علی ان یطلقها بعد شهرا و نوی مکثا معها مدة معینة

(الدر المختار مع رد المحتار ص ۳۱۹ ج ۲)

اما لو تزوج وفی نیته ان یطلقها بعد مدة نواها صح

(فتح القدیر ص ۱۵۲ ج ۳)

والله اعلم بالصواب

عورت کا بناؤ سنگھار کے ساتھ ملازمت پر جانا

سوال: ایک مسلمان خاتون کے لئے کاجل لگا کر اور بھوؤں کے بال صاف کر کے تعلیم گاہ یا دفتر میں حصول معاش کے جانا کیسا ہے؟

الجواب: جیسا کہ ہم نے اوپر ایک سوال کے جواب میں عرض کیا تھا کہ ایک مسلمان خاتون کے لئے کسب معاش کے لئے نکلنا جائز نہیں۔ البتہ جس ضرورت کے موقع پر شریعت نے مسلمان خاتون کے لئے گھر سے باہر نکلنے کو جائز قرار دیا ہے۔ اس موقع پر بھی اس خاتون پر یہ لازم ہے کہ وہ زیب و زینت کے بغیر حجاب کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے گھر سے نکلے۔

عورت کا اجنبی مردوں سے مصافحہ کرنا

سوال: مغربی ممالک کی مسلمان عورتوں کو بعض اوقات ان کے دفاتر یا تعلیم گاہ میں آنے والے اجنبی مردوں سے مصافحہ کرنا پڑتا ہے، اسی طرح مسمان مردوں کو بعض اوقات اجنبی عورتوں سے مصافحہ کرنے کی نوبت آجاتی ہے اور مصافحہ سے انکار کی صورت میں ان سے ضرر اور نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ کیا شرعاً اس صورت میں اس طرح مصافحہ کرنا جائز ہے؟

جواب: عورتوں کے لئے اجنبی مردوں سے مصافحہ کرنا اور مرددوں کے لئے اجنبی عورتوں سے مصافحہ کرنا کسی حال میں بھی جائز نہیں، اس بارے میں احادیث مبارکہ میں واضح ارشادات موجود ہیں اور تمام فقہاء بھی اس کے عدم جواز پر متفق ہیں۔

نماز کی ادائیگی کے لئے گرجوں کو کرایہ پر حاصل کرنا

سوال: مغربی ممالک کے مسلمان بعض اوقات پنج وقتہ نماز اور نماز جمعہ اور نماز عیدین کی ادائیگی کے لئے عیسائیوں کے گرجے کرایہ پر حاصل کر لیتے ہیں۔ جب کہ ان مجسمے تصاویر اور دوسری داہیات چیزیں بھی موجود ہوتی ہیں۔ کیونکہ یہ گرجے دوسرے ہالوں کے بنسبت کم کرایہ پر حاصل ہو جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات تعلیمی اور خیراتی

ادارے اپنا گرجا مسلمانوں کو مفت بھی فراہم کر دیتے ہیں۔ کیا اس قسم کے گرجوں کو کرایہ پر حاصل کر کے اس میں نماز ادا کرنا جائز ہے؟

جواب: نماز کی ادائیگی کے لئے گرجوں کو کرایہ پر لینا جائز ہے اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

جعلت لی الا رض کلها مسجداً

میرے لئے پوری زمین مسجد بنا دی گئی ہے۔

البتہ نماز کے ادائیگی کے وقت بتوں اور مجسموں کو وہاں سے ہٹا دینا چاہئے اس لئے کہ جس گھر میں مجسمے ہوں اس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجسموں ہی کی وجہ سے گرجوں میں داخل ہونے سے منع فرمایا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر کا یہ قول کتاب "الصلاۃ، باب الصلاۃ فی البیعة" میں تعلیقاً ذکر کیا ہے اور اس کے بعد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ان ابن عباس کان یصلی فی البیعة الا بیعة فیها تماثیل"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ گرجے میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے، البتہ جس گرجے میں مجسمے ہوں (اس میں نماز نہیں پڑھتے تھے)

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو مسنداً ذکر کیا ہے اور مزید یہ بھی لکھا ہے:

"فان کان فیها تماثیل خرج، فصلی فی المطر"

اگر اس گرجے میں مجسمے ہوتے تو آپ باہر نکل آتے اور بارش میں ہی نماز پڑھ لیتے۔"

(فتح الباری ص ۵۳۲ ج ۱۔ نمبر ۴۳۵)

اہل کتاب کے ذبیحہ کا حکم

سوال: اہل کتاب (یہود و نصاری) کے ذبائح اور ان کے ہوٹلوں میں جو کھانا پیش کیا جاتا ہے، ان کی حلت اور حرمت کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟ اس لئے کہ اس بات کا یقینی علم حاصل کرنے کی کوئی صورت نہیں ہوتی کہ انہوں نے ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھی تھی یا نہیں؟

جواب: اس مسئلہ میں میری رائے جس کو میں فیما بینی و بین اللہ حق سمجھتا ہوں یہ ہے کہ صرف ذبح کرنے والے کا اہل کتاب میں سے ہونا ذبیحہ کے حلال ہونے کے لئے کافی نہیں جب تک وہ ذبح کرتے وقت بسم اللہ نہ پڑھے اور شرعی طریقہ پر رگوں کو نہ کاٹ دے جیسا کہ ذبح کرنے والے کا صرف مسلمان ہونا بھی ذبیحہ جانور کے حلال ہونے کے لئے کافی نہیں ہوتا، جب تک کہ ذبیحہ حلال ہونے کی تمام شرائط نہ پائی جائیں اور اسلام نے اہل کتاب کے ذبیحہ کو جو حلال قرار دیا ہے اور دوسرے مشرکین کے ذبیحہ کو حرام قرار دیا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ اہل کتاب ذبح کے وقت ان شرائط کا لحاظ رکھتے تھے، جو اسلام نے شرعی ذبح پر عائد کی ہیں۔

لہٰذا اس اصول کے پیش نظر اہل کتاب کا ذبیحہ اس وقت تک حلال نہیں ہوگا۔ جب تک وہ ان شرعی شرائط کو پورا نہ کریں اور چونکہ آج کل یہود و نصاری کی بڑی تعداد ذبیحہ کی ان شرائط کا لحاظ نہیں رکھتی ہے جو ان کے اصلی مذہب میں ان پر واجب تھیں۔ اس لئے ان کا ذبیحہ مسلمانوں کے لئے حلال نہ گا۔ البتہ اگر وہ ان شرائط کو پورا کرلیں تو پھر وہ ذبیحہ حلال ہو جائے گا۔

شرعی منکرات پر مشتمل تقریبات میں شرکت

سوال: مغربی ممالک میں ایسی عام تقریبات اور اجتماعات بھی منعقد ہوتے ہیں جن میں مسلمانوں کو بھی شرکت کی دعوت دی جاتی ہے ان تقریبات میں مخلوط اجتماع ہوتا ہے اور شراب پینے پلانے کا دور بھی چلتا ہے۔ اگر ان تقریبات میں مسلمان شرکت نہ کریں تو وہ ایک طرف پورے معاشرے سے کٹ کر تنہا رہ جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف بہت سے

فوائد سے بھی محروم ہو جاتے ہیں کیا ان حالات میں مسلمانوں کے لئے ان تقریبات میں شرکت کرنا جائز ہے؟

جواب: جو تقریبات شراب اور خنزیر کے کھانے پینے اور مردوں اور عورتوں کے رقص و سرور پر مشتمل ہوں ان میں مسلمانوں کا شریک ہونا جائز نہیں جب کہ اس شرکت کے لئے شہرت اور جاہ کے حصول کے علاوہ کوئی اور چیز داعی بھی نہیں ہے مسلمانوں کے لئے ان فسق و فجور کے اسباب اور محرمات دین کے سامنے جھکنا مناسب نہیں جو ان کو پیش آرہے ہیں بلکہ ایسے موقع پر تو ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے دین پر جمے رہیں۔ اور اگر غیر مسلم ممالک میں رہائش پزیر مسلمان ـــ جن کی تعداد کم نہیں ہے ـــ ان تقریبات میں شرکت نہ کرنے پر اتفاق کرلیں۔ تو غیر مسلم خود اس بات پر مجبور ہوں گے کہ وہ ان تقریبات کو ان منکرات سے خالی کرلیں۔ واللہ اعلم

مسلمان کے لئے غیر مسلم حکومت کے اداروں میں ملازمت کرنا

سوال: کسی مسلمان کے لئے امریکہ یا کسی بھی غیر مسلم حکومت کے سرکاری محکمے میں ملازمت کرنا جائز ہے؟ جس میں ایٹمی توانائی کا محکمہ اور جنگی حکمت عملی کے تحقیقی ادارے بھی شامل ہیں؟

جواب: امریکی حکومت یا دوسری غیر مسلم حکومتوں کے سرکاری محکموں میں ملازمت اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں، اسی طرح ایٹمی توانائی کے محکمے میں اور جنگی حکمت عملی کے تحقیقی ادارے میں بھی کام کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر اس کے ذمہ کوئی ایسا عمل سپرد کیا جائے جس میں کسی بھی ملک یا شہر کے عام مسلمانوں کو ضرر لاحق ہوتا ہو، تو اس عمل سے اجتناب کرنا اور اس معاملے میں ان کے ساتھ تعاون نہ کرنا واجب ہے، چاہے اس اجتناب کے لئے اس کو اپنی ملازمت سے استعفاء ہی کیوں نہ دینا پڑے۔ واللہ اعلم

مسلمان انجینئر کے لئے عیسائیوں کے عبادت خانے کا ڈیزائن اور نقشہ تیار کرنا:

سوال: اگر کوئی مسلمان انجینئر کسی کمپنی میں ملازم ہو، جہاں اس کو مختلف عمارتوں کی تعمیر کے لئے نقشے تیار کرنے کا کام سپرد ہو جس میں نصاریٰ کے چرچ اور عبادت گاہ کے لئے نقشے تیار کرنے کا کام بھی شامل ہے۔ اور چرچ وغیرہ کے نقشے بنانے سے انکار کی صورت میں اسے ملازمت چھوٹ جانے کا اندیشہ ہو تو کیا اس مسلمان انجینئر کے لئے نصاریٰ کی عبادت گاہوں کی تعمیر کے لئے نقشے تیار کرنا جائز ہے؟

جواب: مسلمانوں انجینئر کے لئے کافروں کی عبادت گاہوں کے نقشے اور ڈیزائن تیار کرنا جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

"وتعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان"
"اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی اعانت کرتے رہو، اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی اعانت مت کرو۔"

(سورہ المائدہ:۲)

چرچ کے لئے چندہ دینا:

سوال: کیا کسی مسلمان کے لئے یا کسی مسلم بورڈ کے لئے عیسائیوں کے تعلیمی ادارے مشنری ادارے یا چرچ میں چندہ دینا جائز ہے؟

جواب: کسی مسلمان کے لئے چاہے وہ کوئی فرد ہو یا جماعت، عیسائی اداروں یا چرچ میں چندہ دینا یا تعاون کرنا ہرگز جائز نہیں۔

شوہر کی حرام آمدنی کی صورت میں بیوی بچوں کے لئے حکم

سوال: بہت سے مسلمان خاندان ایسے ہیں جن کے مرد شراب اور خنزیر وغیرہ جیسی

حرام چیزوں کا کاروبار کرتے ہیں، ان کے بیوی بچے اگرچہ ان کے اس کاروبار کو ناپسند کرتے ہیں، لیکن انکی پرورش بھی اسی آمدنی سے ہو رہی ہے۔ کیا اس صورت میں ان کے بیوی بچے گناہ گار ہونگے؟

جواب: ایسی صورت میں ان شوہروں کی بیویوں پر واجب ہے کہ وہ اپنے شوہروں سے شراب اور خنزیر کے کاروبار کو چھڑانے کی پوری سعی اور کوشش کریں، لیکن اس کوشش کے باوجود اگر وہ اس کاروبار کو نہ چھوڑیں تو پھر اگر ان بیویوں کے لئے جائز طریقے سے اپنے اخراجات برادشت کرنا ممکن ہو تو اس صورت میں ان کے لئے اپنے شوہروں کے مال میں سے کھانا جائز نہیں۔ لیکن اگر ان کے لئے اپنے اخراجات برادشت کرنا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں ان کے لئے اپنے شوہروں کے مال سے کھانا جائز ہے۔ اور حرام کھانے کا گناہ ان کے شوہروں پر ہو گا۔ نابالغ اور چھوٹے بچوں کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ اور حرام کھلانے کا گناہ باپ پر ہو گا۔ البتہ بالغ اور بڑی اولاد خود کما کر کھائیں۔ باپ کے مال سے نہ کھائیں۔

اور ان حالات میں بیوی کے لئے حرام مال کھانے کے جواز کی بعض فقہاء نے تصریح بھی فرمائی ہے۔ چنانچہ علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

"اشتری الزوج طعاماً او کسوۃ من مال خبیث جاز للمراۃ اکله ولبسها، والا ثم علی الزوج"

"اگر شوہر کھانا یا لباس مال حرام سے خرید کر لے آئے۔ تو عورت کے لئے اس کا کھانا اور پہننا جائز ہے۔ اور اس فعل کا گناہ شوہر کو ہو گا۔"

(شامی: ج ٦ ص ۱۹۱۔ ایچ۔ ایم سعید)

بینک کے توسط سے جائیداد وغیرہ خریدنا:

سوال: رہائشی مکان، گاڑی اور گھر کا دوسرا سازو سامان بینکوں اور مالیاتی اداروں کے توسط سے خریدنے کا کیا حکم ہے؟ جب کہ بینک اور مالیاتی ادارے ان چیزوں کو رہن رکھ

کر قرض دیتے ہیں۔ اور اس قرض پر معین شرح سے سود وصول کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ مذکوہ معاملے کے بدل کے طور پر جو صورت ممکن ہے۔ وہ یہ ہے کہ ماہانہ کرایوں پر ان چیزوں کو حاصل کرلیا جائے۔ لیکن ماہانہ کرایہ عموماً بیع کی ان قسطوں سے زیادہ ہوتا ہے جو مندرجہ بالا پہلی صورت میں بینک وصول کرتے ہیں:

جواب: مندرجہ بالا معاملہ سود پر مشتمل ہونے کی وجہ سے نا جائز اور حرام ہے۔ البتہ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اس سودی معاملہ کے مقابلے میں شریعت اسلامیہ کے موافق دوسرے جائز طریقے اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ مثلاً یہ کہ بینک اس معاملے میں بذات خود قسطوں پر فروخت کرے، یعنی بینک اصل بائع سے پہلے خود خرید لے۔ اور پھر مناسب نفع کا اضافہ کر کے گاہک کو فروخت کر دے اور پھر قسطوں میں اس کی قیمت وصول کرے۔

(واللہ اعلم)

اسلامی بینکنگ کے چند مسائل

اور انکا حل

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط و ترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

"و اذا وعد اخلف"

(صحیح بخاری)

کہ جب وعدہ کرے، تو اس کی خلاف ورزی کرے

اسلامی بینکنگ کے چند مسائل اور ان کا حل

بینک کا قرض کی فراہمی پر آنے والے اخراجات کو "سروس چارج" کے نام سے ایک متعین رقم وصول کرنا۔

سوال:

اسلامی ترقیاتی بینک اپنے رکن ممالک کو بنیادی منصوبوں کی تکمیل کے لئے غیر سودی قرضے فراہم کرتا ہے، اور قرض جاری کرنے پر جو دفتری مصارف آتے ہیں۔ بینک "سروس چارج" کے نام سے ایک متعین رقم بطور مصارف کے وصول کرتا ہے۔

تفصیل اس کی یہ کہ "اسلامی ترقیاتی بینک" اپنے ممبر ممالک کو ان کے بنیادی منصوبوں کی تکمیل کے لئے جو قرضے فراہم کرتا ہے، وہ طویل المعیاد ہوتے ہیں، جن کی ادائیگی ۱۵ سال سے ۳۰ سال کے دوران کرنی ہوتی ہے، قرض کے اس معاملے میں شریعت اسلامیہ کے احکام کی پابندی بھی ضروری ہوتی ہے۔ چنانچہ بینک ان قرضوں پر کوئی سود وصول نہیں کرتا، البتہ اس قرض کے جاری کرنے پر بینک کے جو ادارتی مصارف آتے ہیں، ان مصارف کو بینک اپنے بنیادی دستور العمل کے مطابق بطور "سروس چارج" وصول کرتا ہے۔

اب بینک یہ چاہتا ہے کہ جن منصوبوں کی تکمیل کے لئے وہ ممبر ممالک کو سرمایہ فراہم کرے گا، ان کی پلاننگ اور نگرانی پر جو ادارتی مصارف آئیں گے، ان مصارف کو سامنے رکھتے ہوئے بینک "سروس چارج" کی تحدید کر دے ــــ لیکن چونکہ بینک جن

منصوبوں کی تکمیل کے لئے سرمایہ فراہم کرے گا۔ ان میں سے ہر ایک پر علیحدہ علیحدہ جو واقعی ادارتی مصارف آرہے ہیں، ان کی تحدید کرنا مشکل ہے، اس مشکل کے حل کے لئے بینک نے یہ کیا کہ تمام قرضے جاری کرنے پر جو ادارتی مصارف آتے ہیں، ان کا حساب لگایا، اور پھر ان مصارف کو جاری کئے جانے والے قرضوں پر تقسیم کیا تو وہ مصارف اصل قرض کی نسبت سے ڈھائی سے تین فیصد بنے۔ لہٰذا اب بینک یہ چاہتا ہے کہ ہر قرض پر دفتری اخراجات کا علیحدہ حساب کرنے کے **بجائے** قرض کی رقم کی نسبت سے جو تقریبی مصارف آتے ہیں۔ ان کو متعین کر کے "سروس چارج" کے نام سے وصول کرلے۔ کیا بینک کے لئے اس طرح "سروس چارج" متعین کر کے وصول کرنا جائز ہے؟

جواب:

قرض جاری کرنے اور اس کا حساب و کتاب رکھنے پر جو واقعی اخراجات آئیں، بینک کے لئے اپنے قرضداروں سے بطور "سروس چارج" کے ان کو وصول کرنا جائز ہے، بشرطیکہ یہ رقم واقعی ان اخراجات سے تجاوز نہ کرے، جو اس منصوبہ پر قرض کے اجراء کے لئے پیش آئے ہیں۔ البتہ اگر پوری احتیاط کے ساتھ ان اخراجات کی تحدید ممکن ہو تو یہ صورت احکام شریعت کے زیادہ موافق اور مناسب ہوگی: اور اس کے جواز میں کوئی کلام نہ ہوگا۔

اور اگر ہر منصوبہ کے علیحدہ علیحدہ اخراجات کی تحدید ممکن نہ ہو تو اس صورت میں بینک کے لئے ان سے واقعی اخراجات طلب کرنے کے بجائے قرض جاری کرنے سے پہلے اور بعد میں کی جانے والی دفتری کاروائی کی اجرت وصول کرنا جائز ہے، بشرطیکہ یہ اجرت اس قسم کے کاموں پر آنے والی اجرت مثل سے زیادہ نہ ہو۔ اس لئے کہ قرض دینے کا عمل بذات خود ایک ایسا عمل ہے جس پر نفع کا مطالبہ کرنا یا اجرت کا مطالبہ کرنا شرعاً جائز نہیں۔ لہٰذا قرض جاری کرنے پر آنے والے مصارف کو اندازے سے کم کم وصول کرنا جائز نہیں۔ لیکن اس قرض کے اجراء پر پیش آنے والے حقیقی دفتری اخراجات کا بلا معاوضہ ہونا شرعاً کوئی ضروری نہیں۔

البتہ بینک کے لئے قرض لینے والوں سے قرض کی مقدار پر فیصد کے حساب سے

اجرت وصول کرنے کی گنجائش ہے جو قرض جاری کرنے پر آنے والے دفتری اخراجات کو پورا کر سکے۔ بشرطیکہ اس میں دو باتوں کا لحاظ رکھا جائے، ایک یہ کہ یہ اجرت اس جیسے کاموں پر آنے والی اجرت مثل کے برابر ہو، دوسرے یہ کہ اس اجرت کی وصولی کو قرض پر حصول نفع کے لئے ایک حیلہ اور بہانہ نہ بنالیا جائے۔

اس مسئلہ کی نظیر وہ مسئلہ ہے جو فقہاء نے بیان فرمایا ہے کہ قاضی اور مفتی کے لئے فتوی دینے اور فیصلہ کرنے پر مدعی اور مستفتی سے اجرت طلب کرنا جائز نہیں۔ لیکن مفتی کے لئے فتوی تحریر میں لانے اور قاضی کے لئے دستاویزات لکھنے اور رجسٹر میں اندراجات کرنے کی اجرت لینا جائز ہے بشرطیکہ یہ اجرت ایسے کاموں پر آنے والی اجرت مثل سے زیادہ نہ ہو، اور بشرطیکہ اس کو نفس فتوی دینے اور فیصلہ کرنے پر اجرت لینے کے لئے ایک حیلہ اور بہانہ نہ بنایا جائے۔

البتہ قرض کی مقدار پر فیصد کے حساب سے "سروس چارج" وصول کرنے پر اشکال یہ ہوتا ہے کہ قرض کی مقدار کی کمی اور زیادتی پر دفتری امور میں یا اس قرض کے اندراجات میں کوئی کمی یا زیادتی واقع نہیں ہوتی۔ (چنانچہ ایک ہزار کے اندراج کے مقابلے میں دو ہزار کے اندراج میں کوئی زیادتی واقع نہیں ہوتی) اس لئے مناسب یہ ہے کہ یہ "سروچ چارج" کی رقم ہر قرض لینے والے سے برابر وصول کی جانی چاہئے، قرض کی مقدار کی کمی اور زیادتی سے اس پر کوئی فرق واقع نہ ہونا چاہئے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اجرت مثل ہمیشہ کام کرنے کی اس مشقت کے بقدر ہونا ضروری نہیں ہے، جو عامل نے برداشت کی ہے بلکہ بعض اوقات اس میں کام کی نوعیت اور اس کی معنوی حیثیت کا لحاظ کیا جاتا ہے، اور بعض اوقات مستاجر کو حاصل ہونے والے نفع کا بھی لحاظ کیا جاتا ہے، اسی لئے بعض اوقات معمولی مشقت کے کام پر زیادہ اجرت دی جاتی ہے۔ اور بعض اوقات زیادہ مشقت کے کام پر تھوڑی اجرت دی جاتی ہے۔

چنانچہ در مختار میں علامہ حصکفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

یستحق القاضی الاجر علی کتب الوثائق والمحاضر، والسجلات قدر ما یجوز لغیرہ کالمفتی، فانہ یستحق

اجر المثل علی کتابۃ الفتویٰ، لان الواجب علیہ الجواب باللسان، دون الکتابۃ بالبنان، ومع ھذا الکف اولی، احترازاً عن القیل والقال، وصیانۃ لماء الوجہ عن الابتدال

قاضی کے لئے دستاویزات لکھنے اور رجسٹر میں اندراجات کرنے پر اس قدر اجرت وصول کرنا جائز ہے، جس قدر دوسرے شخص کو ایسے عمل پر اجرت لینا جائز ہے، جس طرح مفتی کے لئے فتوی تحریر میں لانے کی اجرت مثل وصول کرنا جائز ہے، اس لئے کہ مفتی کے ذمے صرف زبان سے جواب دینا واجب ہے، لکھ کر جواب دینا واجب نہیں، لیکن جائز ہونے کے باوجود عوام کے قیل وقال اور اپنے کو حقارت اور ذلت سے دور رکھنے کے لئے اجرت نہ لینا ہی افضل ہے۔

علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ اس کی تشریح میں تحریر فرماتے ہیں:

قال فی الجامع الفصولین: للقاضی ان یاخذ ما یجوز لغیرہ، وما قیل فی کل الف خمسۃ دراھم، لا نقول بہ، ولا یلیق ذلک بالفقہ، وای مشقۃ للکاتب فی کثرۃ الثمن؟ وانما اجد مثلہ بقدر مشقتہ او بقدر عملہ فی صنعتہ ایضاً، کحکاک وثقاب یستاجر باجر کثیر فی مشقۃ قلیلۃ قال بعض الفضلاء: افھم ذلک جواز اخذ الاجرۃ الزائدۃ وان کان العمل مشقتہ قلیلۃ، ونظرھم لمنفعۃ المکتوب لہ۔ اھ قلت: ولا یخرج ذلک عن اجرۃ مثلہ، فان من تفرغ لھذا العمل، کثقاب اللآلی مثلاً، لا یاخذ الاجر علی قدر مشقتہ فانہ لا یقوم بمؤونتہ، ولو الزمناہ ذلک لزم ضیاع ھذہ الصنعۃ فکان ذلک اجر مثلہ

(ردالمحتار: ۵/ ۹۲، کتاب الاجارۃ، مسائل شتی)

جامع الفصولین میں ہے کہ قاضی کو (دستاویزات لکھنے اور

اندراجات کرنے پر) اس قدر اجرت لینا جائز ہے جس قدر کہ دوسرا شخص اتنی مقدار پر لکھنے پر تیار ہو، اور یہ جو کہا گیا ہے کہ ایک ہزار پر پانچ درہم وصول کرے، ہم اس کو جائز نہیں کہتے، اور فقہی اعتبار سے بھی یہ مناسب نہیں ہے، اس لئے کہ بڑی مقدار کی رقم لکھنے میں کاتب کی مشقت میں کونسا اضافہ ہو جاتا ہے؟ اور کسی کام کی اجرت مثل یا تو کام کی مشقت کے اعتبار سے ہوتی ہے یا کام کی نوعیت کے اعتبار سے ہوتی ہے، مثلاً سونے کے کھرے کھوٹے کو پرکھنے والے اور (موتیوں میں) سوراخ کرنے والے کو معمولی مشقت پر زیادہ اجرت دی جاتی ہے۔

چنانچہ بعض فقہاء اس سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ اگرچہ کسی عمل میں مشقت کم ہو، تب بھی اس پر (عمل کی نوعیت کی وجہ سے) زیادہ اجرت لینا جائز ہے، (لہٰذا قاضی اور مفتی کو بھی زیادہ اجرت لینا جائز ہے) اس لئے کہ ان فقہاء کی نظر اس تحریر میں مکتوب لہ کو حاصل ہونے والے نفع کی طرف مبذول ہوئی ہے۔

لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ (سونا پرکھنے والا اور موتیوں میں سوراخ کرنے والا جو اجرت لیتا ہے) وہ اجرت مثل سے خارج نہیں ہے۔ اس لئے جس شخص نے اپنے آپ کو صرف اسی کام کے لئے مثلاً موتیوں میں سوراخ کرنے کے لئے فارغ کر لیا ہے، وہ مشقت کے بقدر اجرت وصول نہیں کرتا ہے، اور اگر ہم اس پر یہ لازم کر دیں کہ وہ صرف مشقت کے بقدر اجرت وصول کیا کرے تو وہ کام چھوڑ بیٹھے گا، اور اس طرح اس صنعت کو بند کرنا لازم آجائے گا پس یہی اس کے لئے اجر مثل ہے

(در مختار ۵ / ۹۲ کتاب الاجارۃ مسائل شتی)

اور یہ بات تو مشہور ہے کہ بہت سے فقہاء نے دلال کے کمیشن کو مبیع کی قیمت میں فیصد کے تناسب سے مقرر کرنے کو جائز قرار دیا ہے، چنانچہ علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ

علیہ بخاری شریف کی شرح میں لکھتے ہیں:

وھذا الباب فیہ اختلاف العلماء، فقال مالک: یجوز ان یستاجرہ علی بیع سلعتہ اذا بین لذلک اجرًا قال: وکذلک اذا قال لہ: بع ھذا الثوب، ولک درھم انہ جائز، وان لم یوقت لہ ثمناً، وکذلک ان جعل لہ فی کل مائۃ دینار شیئاً، وھو جعل، وقال احمد: لا باس ان یعطیہ من الالف شیئاً معلوماً، وذکر ابن المنذر عن حماد والثوری انھما کرھا اجرہ، قال ابو حنیفۃ: ان دفع لہ الف درھم یشتری بھا بزا باجر عشرۃ دراھم فھو فاسد، وکذلک لو قال: اشتر مائۃ ثوب فھو فاسد، فان اشتری فلہ اجر مثلہ، ولا یجاوز ماسمی من الاجر"

(عمدۃ القاری، کتاب الاجارہ، باب اجر السمسرۃ)

اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے، امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ سامان فروخت کرنے کے لئے دلال کو اجرت پر رکھنا جائز ہے، بشرطیکہ اس کی اجرت بیان کر دے، مزید فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے دلال سے کہا: یہ کپڑا بیچ دو، تمہیں ایک درہم دیا جائے گا، تو یہ جائز ہے، اگرچہ اس کپڑے کا ثمن متعین نہ کرے، اور دلال کے لئے ہر سو دینار پر بطور کمیشن کے کچھ رقم مقرر کر دینا بھی جائز ہے۔ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دلال کے لئے ہر ہزار پر کچھ کمیشن مقرر کرنا جائز ہے، اور علامہ ابن المنذر حمادؒ اور ثوریؒ سے نقل فرماتے ہیں کہ ان دونوں حضرات کے نزدیک دلال کی اجرت مکروہ ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے دلال کو کپڑا خریدنے کے لئے ایک ہزار روپے دیئے۔ اور دس درہم اجرت مقرر کر دی تو یہ اجارہ فاسد ہے۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے دلال سے کہا کہ میرے لئے سو کپڑے

خرید لو (دس درہم اجرت دیں گے) یہ اجارہ بھی فاسد ہے، اور اس صورت میں اگر دلال نے کپڑے خرید لئے تو اسے اجرت مثل دی جائے گی، بشرطیکہ اجرت مثل اجرت مسمّٰی سے زیادہ نہ ہو۔

علامہ ابن قدامۃ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ویجوزان یستاجر سمساراً یشتری له ثیاباً، ورخص فیه ابن سیرین، وعطاء، والنخعی، وکرهه الثوری، وحماد، ولنا انها منفعة مباحة تجوزالنیابة فیها، فجازالاستئجار علیها، کالبناء، ...... فان عین العمل دون الزمان، فجعل له من کل الف درهم شیئاً معلوماً صح ایضا

کپڑے کی خریداری کے لئے دلال کو اجرت پر رکھنا جائز ہے، امام ابن سیرین، امام عطاء، امام نخعی رحمہم اللہ اس کو جائز قرار دیتے ہیں، البتہ امام ثوری امام حماد رحمہما اللہ نے اس کو مکروہ کہا ہے، ہماری دلیل یہ ہے کہ یہ ایک مباح منفعت ہے، جس میں نیابت جائز ہے، لہٰذا استئجار بھی جائز ہے، جیسا کہ تعمیر میں جائز ہے...... اور اگر مستاجر نے دلال کے لئے کام تو معین کر دیا، لیکن وقت معین نہیں کیا اور بطور اجرت کے ہر ہزار درہم پر کوئی متعین کمیشن مقرر کر دیا تب بھی یہ معاملہ درست ہے

(المغنی لابن قدامۃ، ۵/۳۶۶)

بہرحال: اوپر کی تفصیل سے یہ معلوم ہو گیا کہ امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ کے نزدیک فیصد کے حساب سے دلال کی اجرت مقرر کرنا جائز ہے، اور علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا جو مسلک نقل کیا ہے، متاخرین حنفیہ نے اس کے خلاف فتویٰ دیا ہے، چنانچہ علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"قال فی التاترخانیة: وفی الدلال والسمسار یجب اجر المثل، وما تواضعوا علیه ان فی کل عشرة دنانیر کذا، فذاک حرام علیهم، وفی الحاوی: سئل محمد بن مسلمة عن اجرة

السمسار، فقال: ارجوانه لا باس به، وان كان في الاصل فاسدا، لكثرة التعامل و كثيرمن هذا غير جائز، فجوزوه لحاجة الناس اليه، كدخول الحمام

تاتر خانیہ میں ہے کہ دلالی میں اجرت مثل واجب ہوتی ہے اور اگر عاقدین اس پر اتفاق کریں کہ ہر دس دینار پر اتنا کمیشن ہو گا، تو یہ صورت ان کے لئے حرام ہے۔ اور حاوی میں ہے کہ محمد بن مسلمہ سے دلالی کے کمیشن کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ: میرا خیال یہ ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں، اگرچہ اصلاً یہ معاملہ فاسد تھا۔ لیکن کثرت تعامل کی وجہ سے اس میں کوئی حرج نہیں، البتہ اس کی بہت سی صورتیں ناجائز بھی ہیں، لیکن فقہاء نے ضرورۃً اس کو جائز قرار دیا ہے، جیسے کہ دخول حمام کے مسئلہ میں ضرورۃً جائز کہا ہے

(درالمختار ۶/ ۶۳)

چنانچہ بہت سے متاخرین فقہاء حنفیہ نے دلالی کے کمیشن کو فیصد کے لحاظ سے متعین کرنے پر جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ جیسا کہ برصغیر کے مشہور بزرگ اور حنفی فقیہ حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو جائز قرار دیا ہے جو ہندوستان کے فقہاء حنفیہ میں سر فہرست شمار ہوتے ہیں۔

(ملاحظہ ہو: امداد الفتاوی ج ۳ ص ۳۶۳ تا ۳۶۶ سوال نمبر ۳۴۳)

اور یہ بالکل ظاہر بات ہے کہ ثمن کی کمی اور زیادتی سے اکثر اوقات دلالی میں محنت اور مشقت پر کوئی اثر نہیں پڑتا، لیکن اس کے باوجود ان فقہاء متاخرین کے نزدیک فیصد کے اعتبار سے دلالی کا کمیشن مقرر کرنا جائز ہے ۔ لہذا دلالی کے کمیشن پر قیاس کرتے ہوئے زیر بحث مسئلے میں قرض کے اجراء پر آنے والے دفتری اخراجات کو قرض کی مقدار پر فیصد کے لحاظ سے مقرر کرنے کو جائز قرار دیا جائے گا۔ اس لئے کہ دونوں کے درمیان مابہ الفرق کوئی چیز نہیں ہے۔

البتہ فیصد کے اعتبار سے وصول کئے جانے والے اخراجات کی مقدار بہت معمولی

ہونی چاہئے، تاکہ واقعتہ اس کے "سروس چارج" ہونے میں کوئی شک وشبہ نہ ہو اور یہ "سروس چارج" اجرت مثل سے زیادہ وصول کرنا کسی حال میں جائز نہیں، ورنہ "کل قرض جر نفعاً" کے تحت داخل ہو کر یقینی طور پر حرام ہو جائے گی۔

فیصد کے اعتبار سے اتنا "سروس چارج" وصول کرنا جائز تو ہے جو اجرت مثل سے تجاوز نہ کرے، لیکن اجرت مثل سے زیادہ ہونے کا احتمال پھر بھی باقی رہتا ہے۔ اور اس کا بھی احتمال موجود ہے کہ کہیں "سروس چارج" کو سود وصول کرنے کے لئے ایک آلہ کار نہ بنالیا جائے، اس لئے اسلامی بینک کو چاہئے کہ وہ یہ طریقہ اختیار کریں کہ پہلے ایک سال میں قرضوں کے اجراء پر جتنے دفتری اخراجات آئیں۔ ان کا مجموعہ نکال لیں، اور اس کو ایک سال میں جاری کئے گئے تمام قرضوں پر تقسیم کر دیں، اس طرح ان قرضوں کے اجراء پر آنے اخراجات کا فیصد کے حساب سے تعین ہو جائے گا، اور پھر وہ اخراجات تمام قرض داروں سے ان کے قرض کی مقدار کے لحاظ سے بطور "سروس چارج" کے وصول کر لے۔ یہ طریقہ اختیار کرنے سے ہر ہر قرض پر آنے والے اخراجات کا علیحدہ حساب نہیں کرنا پڑے گا۔

واللہ اعلم

۲۔ بینک کا اپنے گاہک کو اولاً سامان کی خریداری۔ کا وکیل بنانا، اور پھر اس کے ساتھ کرایہ داری کا معاملہ کرنا، اور پھر اسی گاہک کے ہاتھ وہ چیز فروخت کرنا۔

سوال:

اسلامی ترقیاتی بینک کرایہ پر دینے کا جو معاملہ کرتا ہے، وہ اس طرح کرتا ہے کہ مثلاً ذرائع نقل و حمل جیسے آئل ٹینکر، جہاز وغیرہ کی خریداری اور پھر ان کو آگے کرایہ پر دینے کے لئے سرمایہ کاری کرتا ہے، یا بعض اوقات ممبر ممالک کے لئے ان کے صنعتی منصوبوں کے اسباب اور سامان کی خریداری اور پھر ان کو کرایہ پر دینے کے لئے سرمایہ کرتا ہے۔

چنانچہ اسلامی ترقیاتی بینک مندرجہ ذیل بنیادوں پر کرایہ کا معاملہ کرتا ہے:

(الف) جس پروجیکٹ میں بینک "کرایہ داری" کے طریقے پر سرمایہ کاری کرنا چاہتا ہے، جب اس پروجیکٹ میں بینک کو مالی یا فنی فائدے کے حصول کا یقین ہو جاتا ہے، اس وقت وہ بینک اس پروجیکٹ کو چلانے والی کمپنی (مستاجر) کے ساتھ ایک معاہدہ کر لیتا ہے۔ اور بینک اس کمپنی کو اپنے نام پر مطلوبہ سامان خریدنے کی اجازت دے دیتا ہے (جس کی تعیین اور تخمین مصارف کی تحدید ایگریمنٹ میں طے شدہ ہوتی ہے) اور معاہدہ کے مطابق بینک سپلائرز کو سامان کی قیمت ایگریمنٹ میں طے شدہ مدتوں کے مطابق براہ راست ادا کر دیتا ہے۔

(ب) اس کے بعد کمپنی (مستاجر) بینک کی طرف سے نائب بن کر اس سامان پر قبضہ کرتی ہے، اور ایگریمنٹ میں بیان کردہ اوصاف کے مطابق ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں یقین حاصل کر لیتی ہے، اور پھر اگر اس مشینری کو نصب کی ضرورت ہو تو اس کی تنصیب کی نگرانی کرتی ہے، تاکہ ایگریمنٹ کے مطابق پورا کام صحیح طور پر انجام پائے۔

(ج) پروجیکٹ پر کام کرنے والی کمپنی کی معلومات کے مطابق اور کمپنی اور بینک کے فنی ماہرین کے اندازوں کے مطابق سامان کی خریداری اور اس کی تنصیب کی عملی تنفیذ جس کے بعد اس مشینری سے مطلوبہ فائدہ حاصل کیا جا سکے، ان دونوں کاموں کے لئے جتنا وقت درکار ہے اس کی تحدید "ایگریمنٹ" کرے گا۔ تاکہ اس کی بنیاد پر جو وقت مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد "کرایہ داری" کی ابتداء ہو سکے، اور اس کے بعد سامان کرایہ پر دینے کے قابل ہو سکے، اور اس سے مطلوبہ فائدہ حاصل کیا جا سکے۔

(د) مدت کرایہ داری کے دوران کرایہ دار عقد کرایہ داری میں طے شدہ قسطیں ادا کرتا رہے گا، اور اس کے ساتھ ساتھ وہ کمپنی بینک کی مفاد کی خاطر سامان کی حفاظت اور اس کی انشورنس کی ذمہ داری بھی لے گی۔

(ہ) ایگریمنٹ کے مطابق بینک اس بات کا پابند ہو گا کہ مدت کرایہ داری پوری ہونے کے بعد بینک اس سامان کو معمولی قیمت پر کرایہ دار کمپنی کو فروخت کر دے گا، اور کرایہ دار طے شدہ تمام قسطیں اور دوسرے تمام التزامات ایگریمنٹ کے مطابق

ادا کرے گا۔

کیا بینک کے لئے مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق کرایہ داری کا معاملہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:

کسی چیز کو کرایہ پر دینے کا معاملہ دو طریقوں سے ممکن ہے۔

ا۔ پہلی صورت یہ ہے کہ بنک اشیاء اور سامان خود خریدے، اور پھر بطور مالک کے اس پر قبضہ بھی کرے، اور پھر بنک وہ چیز مدت معلومہ اور اجرت معلومہ پر اپنے گاہک کو کرایہ پر دے دے۔ اس صورت میں مدت اجارہ کے ختم ہونے کے بعد وہ اشیا اور سامان دوبارہ بنک کے قبضہ میں آجائے گا۔ اور پھر فریقین کو اختیار ہوگا۔ چاہیں تو دوبارہ جدید عقد اجارہ کرلیں، یا فریقین آپس میں اس وقت کوئی ثمن طے کر کے عقد بیع کرلیں، اور بنک کو یہ بھی اختیار ہے کہ وہ اشیا اور سامان کو دوسرے گاہک کو کرایہ پر دے دے، اور یا دوسرے گاہک کے ہاتھ فروخت کر دے۔

مذکورہ بالا طریقہ شرعاً بالکل جائز ہے۔ اس کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں

۲۔ دوسری صورت جس کے بارے میں سوال بھی کیا گیا ہے، وہ یہ کہ بنک ایسی اشیا اور سامان کرایہ پر دے جو عقد اجارہ کے وقت اس کی ملکیت میں نہیں ہے بلکہ عقد اجارہ کرنے کے بعد بنک وہ سامان سپلائر سے اپنے گاہک کے نام ہی پر خریدے، اور پھر بنک اپنے گاہک کو اس سامان پر قبضہ کرنے اور اس کو وصول کر کے اپنے یہاں نصب کرنے کا وکیل بنا دے، اور بنک ایک تاریخ مقرر کر دے گا کہ فلاں تاریخ پر عقد بیع مکمل ہو کر عقدہ اجارہ شروع ہو جائے گا۔ چنانچہ اس مقرر تاریخ کے بعد بنک اس چیز کا کرایہ گاہک سے وصول کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ عقد اجارہ کی مدت معاہدہ کے مطابق پوری ہو جائے اور بنک اپنے تمام واجبات گاہک سے وصول کرلے تو پھر بنک وہ سامان معمولی ثمن پر اسی گاہک کے ہاتھ فروخت کر دے گا۔

اس دوسری صورت میں فقہی اعتبار سے چند امور قابل غور ہیں:

ا۔ جس وقت بنک عقد اجارہ کرتا ہے، وہ اس چیز کا مالک بھی نہیں ہوتا، اس پر قبضہ ہونا تو دور کی بات ہے، اور جس چیز کا انسان مالک نہ ہو، اس کو کرایہ پر دینا بھی باطل ہے۔ اسی

طرح جو چیز انسان کے قبضے میں نہ ہو۔ اس کو کرایہ پر دینا بھی باطل ہے، اس لئے کہ یہ "ربح مالم یضمن" کی قبیل سے ہے، جو حدیث کی رو سے منہی عنہ ہے۔

علامہ ابن قدامہؒ کی الشرح الکبیر میں ہے:

وکذلک لا یصح ہبتہ ولا رھنہ، ولا دفعہ اجرۃ، وما اشبہ ذلک، ولا التصرفات المنعقدہ الی القبض، لانہ غیر مقبوض، فلا سبیل الی اقباضہ

(الشرح الکبیر لابن قدامۃ ۴: ۱۱۹)

اسی طرح ھبہ رہن اور اجارہ اور دوسرے معاملات جو قبضہ کے ساتھ تام ہوتے ہیں، وہ صحیح نہیں ہیں، اس لئے کہ وہ چیز قبضہ میں نہیں ہے لہٰذا آگے دوسرے کو اس پر قبضہ کرانا بھی ممکن نہیں ہے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

"ومنھا (ای من شرائط صحۃ الاجارۃ) ان یکون مقبوض المؤجر اذا کان منقولاً، فان لم یکن فی قبضہ فلا تصح اجارتہ"

(الفتاوی الھندیہ ۴: ۴۱۱)

"اجارہ کے صحیح ہونے کی شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ اگر وہ چیز منقول ہے تو موجر کے قبضے میں ہو، اگر وہ اس کے قبضے میں نہیں ہے تو پھر عقد اجارہ درست نہیں"

شوافع کا بھی صحیح قول یہی ہے

(دیکھئے: مغنی المحتاج ۲: ۶۸ و ۶۹)

اس مشکل کا حل یہ ہے کہ جس وقت بنک اور گاہک کے درمیان معاہدہ ہو۔ اس وقت عقد اجارہ کو منعقد نہ مانا جائے۔ بلکہ اس معاہدہ کو عقد اجارہ کے لئے محض ایک وعدہ تصور کیا جائے، پھر جب گاہک سپلائر سے سامان وصول کر کے اپنے قبضے میں لے آئے۔ اور اپنے یہاں نصب کرنے کا کام مکمل ہو جائے اس کے بعد بنک اپنے گاہک

کے ساتھ اس تاریخ پر بالمشافہہ یا تحریری مراسلت کے ذریعہ عقد اجارہ کرے، اور عقد اجارہ کی اس تاریخ سے پہلے وہ سامان بنک کی ضمان میں رہے گا۔ لہٰذا اگر اس دوران وہ سامان تباہ ہو جائے تو بنک کا نقصان ہو گا۔ اور اس تاریخ تک سامان پر گاہک کا قبضہ، قبضہ امانت شمار ہو گا، لہٰذا اگر وہ سامان بلا تعدی کے ہلاک اور ضائع ہو جائے تو گاہک ضامن نہیں ہو گا۔

۲۔ اصول یہ ہے کہ اگر کرایہ کی چیز پر آفات سماویہ آجائے تو اس صورت میں مستاجر ضامن نہ ہو گا۔ جب تک مستاجر اس چیز کی حفاظت میں تعدی سے کام نہ لے، اس اصول کے پیش نظر مدۃ اجارہ کے دوران حوادث اور آفات سے حفاظت کے لئے اس سامان کا انشورنس کرانا مستاجر کے ذمے واجب نہیں ہے، لہٰذا مناسب یہ ہے کہ اگر انشورنس کرنا ضروری ہو تو بنک بحیثیت مالک کے اس کا انشورنس کرائے۔

یہ انشورنس بھی اس وقت جائز ہے جب وہ تعارفی اور جائز انشورنس ہو۔ اگر وہ انشورنس دھوکہ، سود، قمار وغیرہ پر مشتمل ہو تو ایسا انشورنس کرانا شرعاً جائز نہیں۔

۳۔ سوال میں جو عقد اجارہ مذکور ہے، اس میں اس بات کی صراحت ہے کہ مدت اجارہ کے ختم ہونے کے بعد موجر وہ سامان معمولی قیمت پر مستاجر کو فروخت کر دے گا:۔

فقہی اعتبار سے اس کی دو صورتیں ممکن ہیں:۔

۱۔ پہلی صورت یہ ہے کہ اس سامان کی بیع اجارہ کے ختم کے ساتھ معلق کر دی جائے، اس صورت میں بیع دو چیزوں کے ساتھ مشروع ہو گی ایک یہ کہ مدت اجارہ پوری ہو جائے اور دوسرے یہ کہ مستاجر کا ذمہ تمام واجبات سے فارغ ہو جائے یہ صورت شرعاً جائز نہیں۔ اس لئے کہ بیع ان عقود میں سے ہے جو تعلیق کو قبول نہیں کرتے، اور مستقبل کے کسی زمانے کی طرف عقد بیع کی اضافت کرنا بھی درست نہیں ہے"

علامہ خالد الاتاسی شرح المجلہ میں فرماتے ہیں:۔

"واما الذی لا یصح تعلیقه بالشرط شرعاً فضا بطه کل ما کان من التملیکات .... کالبیع والاجارة"

(شرح المجلة العدلية ۱: ۲۳۴)

شرعاً جن عقود کو کسی شرط کے ساتھ معلق کرنا درست نہیں

ہے۔ اس کا اصول یہ ہے کہ ہر وہ عقد جن کا تعلق تملیکات سے ہو............مثلاً عقد بیع اور عقد اجارہ"

۲۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اس وقت بیع نہ کی جائے، بلکہ وعدہ بیع کر لیا جائے جو عقد اجارہ کے اندر مشروط ہو۔

اس صورت میں یہ ایسی شرط ہوگی جو مقتضاء عقد کے خلاف ہے، اور اس جیسی شرط حنفیہ اور شوافع کے نزدیک عقد اجارہ کو فاسد کر دیتی ہے، جہاں تک مالکیہ اور حنابلہ کا تعلق ہے تو ان کے نزدیک بہت سی شرطیں جو اگر چہ مقتضاء عقد کے تو خلاف ہوں۔ لیکن وہ شرطیں عقد کو فاسد نہیں کرتیں۔ اس سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک ایک ہی صفقہ میں اجارہ کے اندر بیع کی شرط لگانا جائز ہوگا۔

چنانچہ شرح الخرشی علی مختصر الخلیل میں ہے:۔

"ان الاجارة اذا وقعت مع الجعل فی صفقة واحدة فانها تکون فاسدة لتنافر الاحکام بینهما، لان الاجارة لا یجوز فیها الغرر، وتلزم بالعقد، ویجوز فیها الاجل، ولا یجوز شئي من ذلک فی الجعل — بخلاف اجتماع الاجارة مع البیع فی صفقة واحدة، فیجوز سواء کانت الاجارة فی نفس المبیع، کما لو باع له جلوداً علی ان یخرزها البائع للمشتری نعالاً، او کانت الاجارة فی غیر المبیع، کما لو باع له ثوباً بدراهم معلومة علی ان ینسج له ثوباً آخر"

(الخرشی علی مختصر خلیل ۷: ۴)

"اگر عقد اجارہ اور عقد جعل ایک ہی صفقہ میں کیا جائے تو یہ صورت فاسد ہے اس لئے کہ "اجارہ" اور "جعل" کے درمیان تنافر ہے۔ اس لئے کہ عقد اجارہ کے اندر "غرر" جائز نہیں، معاملہ کرنے سے اجارہ لازم ہو جاتا ہے۔ اور اجارہ کے اندر مدت کی تعیین جائز ہے۔ جبکہ "جعل" میں ان میں سے کوئی بھی چیز جائز نہیں بخلاف اس کے کہ اجارہ کو بیع کے ساتھ ایک صفقہ

میں جمع کر دیا جائے۔ یہ صورت جائز ہے۔ چاہے وہ اجارہ اسی مبیع میں ہو۔ جس کی بیع ہوئی ہے، مثلاً کوئی شخص کھال اس شرط پر فروخت کرے کہ بائع مشتری کے لئے اس کھال کے جوتے کاٹ بنا کر دے گا ــ یا یہ صورت ہو کہ عقد اجارہ مبیع کے علاوہ کسی دوسری چیز میں ہو۔ مثلاً کوئی شخص معین دراہم میں اس شرط پر کپڑا فروخت کرے کہ وہ اس کے لئے دوسرا کپڑا بن کر دے گا (تو یہ صورت شرعاً جائز ہیں)

مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک یہ جواز اس وقت ہے جب بیع بھی حالا ہو۔ موجل نہ ہو، اور اس بیع کے اندر جو اجارہ مشروط ہو وہ بھی حالا ہو، لیکن زیر بحث مسئلہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ یعنی اس میں اجارہ تو حالا ہے، لیکن اسی اجارہ کے اندر جو بیع مشروط ہے۔ وہ مدت اجارہ کے ختم ہونے کے بعد منعقد ہو گی، اس مسئلہ کا صریح حکم اگرچہ مالکیہ کی کتابوں میں تو مجھے نہیں ملا، لیکن ان کتابوں کی عبارات سے یہ مفہوم ہو رہا ہے کہ ان کے نزدیک عقد کے اندر شرط لگانا بنیادی طور پر جائز ہے، اور صرف دو صورتوں کے علاوہ کوئی شرط بھی عقد کو فاسد نہیں کرتی۔ ایک یہ کہ وہ شرط اس عقد کے منافی ہو، مثلاً بائع اپنی چیز فروخت کرتے وقت یہ شرط لگا دے کہ مشتری اس چیز میں کوئی تصرف نہیں کرے گا۔ یا موجر اس شرط پر ایک چیز کرایہ پر دے کہ مستاجر اس سے نفع نہیں اٹھائے گا۔ چونکہ یہ دونوں شرطیں مقتضاء عقد کے خلاف ہیں۔ اس لئے یہ عقد فاسد ہو جائے گا ــ دوسرے یہ کہ وہ شرط ایسی ہو جس کی وجہ سے ثمن مجہول ہو جائے۔ یا تو ثمن میں زیادتی ہو جائے یا کمی ہو جائے، اس قسم کی شرط سے عقد فاسد ہو جائے گا۔

(دیکھئے: مواھب الجلیل للحطاب جلد ۴ ص ۳۷۳ و ۳۷۵ الخرشی ج ۵ ص ۸۰ و ۸۱ بدایۃ المجتہد ج ۲ ص ۳۳ و ۱۳۴)

ظاہر یہ ہے کہ موجر کا مدت اجارہ کے ختم کے ساتھ بیع کی شرط لگانا مندرجہ بالا دو صورتوں میں داخل نہیں ہے، اس لئے یہ صورت مالکیہ کے نزدیک جائز معلوم ہوتی ہے، واللہ سبحانہ اعلم

بہر حال! مندرجہ بالا تفصیل کے بعد مالکیہ کے قول کو اختیار کرتے ہوئے اس

مسئلے میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک وعدہ بیع ہے جو اجارہ کے ساتھ مشروط ہے، لیکن اس صورت میں مدت اجارہ ختم ہونے کے بعد بیع منعقد ہوگی، لہٰذا جب مدت اجارہ ختم ہو جائے اس وقت فریقین مستقل ایجاب وقبول کے ذریعہ بیع کا معاملہ کریں، اب چاہے وہ ایجاب وقبول بالمشافہہ ہو۔ یا خط وکتابت کے ذریعہ ہو۔

زیر بحث مسئلہ کے جواز کی ایک تیسری شکل اور بھی ہو سکتی ہے۔ جو میرے خیال میں چاروں ائمہ کے مسلک کے مطابق درست ہوگی، وہ یہ کہ وعدہ بیع کو اجارہ کے ساتھ مشروط نہ کیا جائے، بلکہ وہ وعدہ مستقل علیحدہ کیا جائے۔ اس کی صورت یہ ہوگی کہ فریقین کے درمیان ایک وعدہ ایگریمنٹ میں ہو جائے، جس میں اسی بات کا وعدہ ہو کہ فریقین پہلے عقد اجارہ کرینگے، اور پھر بیع کرینگے، پھر وعدہ کے مطابق وقت مقرر پر فریقین کے درمیان اجارہ ہو جائے، جس میں بیع کا کوئی ذکر نہ ہو، اس کے بعد جب اجارہ کی مدت ختم ہو جائے تو مستقل بیع کر لی جائے، جس میں کوئی شرط وغیرہ نہ ہو، اس طرح دونوں عقد مستقل اور غیر مشروط ہو جائینگے، اور اس طرح فریقین کے درمیان جو معاہدہ ہو گا۔ وہ تین باتوں پر مشتمل ہو گا۔

۱۔ بنک گاہک کو سامان خریدنے کا وکیل بنائے گا

۲۔ گاہک یہ وعدہ کرے گا کہ وہ سامان وصول کرنے اور اس کو اپنے قبضے میں لانے اور نصب کرنے کے بعد اس کو کرایہ پر لے لے گا۔

۳۔ بنک یہ وعدہ کرے گا کہ اجارہ کی مدت ختم ہونے کے بعد وہ سامان اس گاہک کو فروخت کر دے گا۔ اس معاہدہ کے مکمل ہو جانے کے بعد گاہک صرف سامان خریدنے کے سلسلے میں بنک کا وکیل ہو جائے گا۔ پھر وکالت کا عمل مکمل ہو جانے کے بعد وعدہ کے مطابق عقد اجارہ مستقل طور پر اپنے وقت پر منعقد ہو گا، اور پھر وعدہ کے مطابق اجارہ کی مدت ختم ہو جانے کے بعد فریقین کے درمیان مستقل طور پر بیع منعقد ہو جائے گی۔

اور گاہک کی طرف سے اجارہ پر لینے کا وعدہ اور بنک کی طرف سے فروخت کرنے کا وعدہ کو دیانۃً تو پورا کرنا فریقین کے ذمے بالا جماع واجب ہے، جہاں تک قضاءً اس وعدہ کے ایفاء کا تعلق ہے۔ تو مالکیہ کے مذہب کے مطابق اگر وعدہ کرنے والے

نے وعدہ کر کے موعود لہ کو کسی ایسے معاملے میں داخل کر دیا ہے جو اس وعدہ کی وجہ سے اس پر لازم ہوا ہے تو اس صورت میں قضاءً اس وعدہ کو پورا کرنا واجب ہے، اور اگر وعدہ کرنے والا وعدہ خلافی کرے، اور اس وعدہ خلافی کی وجہ سے موعود کو کوئی مالی نقصان ہو جائے تو وعدہ کرنے والا اس مالی نقصان کا ضامن ہو گا۔

چنانچہ علامہ قرافی مالکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "الفروق" میں فرماتے ہیں:

قال سحنون: الذی یلزم من الوعد بقوله: اهدم دارک، وانا اسلفک ماتبنی به واخرج الی الحج وانا اسلفک او اشتر سلعة اوتزوج امراة، وانا اسلفک، لانک ادخلته بوعدک فی ذلک اما مجرد الوعد فلا یلزم الوفاء به، بل الوفاء به من مکارم الاخلاق"

(کتاب الفروق للقرافی، ج ۴ ص ۲۴ و ۲۵)

امام سحنون فرماتے ہیں کہ وہ وعدہ جو لازم ہو جاتا ہے، وہ یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص دوسرے سے یہ وعدہ کرے کہ تم اپنے گھر کو منہدم کر دو، میں اس کو دوبارہ بنانے کے لئے قرض فراہم کروں گا۔ یا یہ کہے کہ تم حج کے لئے چلو، میں تمہیں خرچ کے لئے قرضہ دونگا، یا یہ کہے کہ تم یہ سامان خرید لو، یا فلاں عورت سے شادی کر لو، میں خرچ کے لئے قرضہ دونگا (اس قسم کے وعدہ کو پورا کرنا قضاءً لازم ہے) اس لئے کہ اس وعدہ کے ذریعہ تم نے اس کو اس معاملے میں داخل کیا ہے، البتہ اگر محض وعدہ ہو، جس کے ذریعہ موعود لہ کو کسی معاملے کے اندر داخل نہ کرے تو اس وعدہ کو پو[را] کرنا قضاءً تو لازم نہیں۔ البتہ اس وعدہ کو پورا کرنا مکارم اخلاق [میں] سے ہے۔"

شیخ علیش مالکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاوی میں وعدہ کے لازم ہونے کے بارے میں تین اقوال ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:۔

”والرابع: يقضي بها ان كانت على سبب، ودخل الموعود بسبب العدة فى شئى، وهذا هوالمشهورمن الاقوال ...... قال اسبغ سمعت اشهب سئل عن رجل اشترى من رجل كرما، فخاف الوضيعة فاتى ليستوضعه فقال له: بع وانا ارضيک قال: ان باع براس ماله اوبربح فلاشى عليه وان باع بالوضيعة كان عليه ان يرضيه .... وهذا القول الذى شهره ابن رشد فى القضاء بالعدة اذا دخل بسببهافى شئى قال الشيخ ابوالحسن فى اول كتاب الاول انه مذهب المدونة، لقولهافى آخر كتاب الغرر، وان قال: اشتر عبد فلان وانا اعينک بالف درهم فاشتراه لزمه ذلک الوعد اھ وهوقول ابن القاسم فى سماعه من كتاب العارية وقول سحنون فى كتاب العدة “

(فتح العلی المالک ج ۱ ص ۲۵۵)

”چوتھے یہ کہ اس وعدہ کو قضاء لازم ہونے کا حکم دیا جائے گا۔ اگر یہ وعدہ کسی معاملے پر مبنی ہو، اور اس وعدہ کی وجہ سے موعود لہ اس معاملے کو اختیار کر لے یہی قول زیادہ مشہور ہے .... اسبغ فرماتے ہیں کہ میں نے اشہب سے یہ مسئلہ سنا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص سے انگور خریدے، لیکن خریدنے کے بعد مشتری کو نقصان کا اندیشہ ہوا۔ چنانچہ وہ اس کی قیمت کم کرانے کے لئے بائع کے پاس آیا، تو بائع نے اس سے کہا کہ تم یہ انگور آگے فروخت کر دو، اگر تمہارا نقصان ہوا تو میں اس کی تلافی کر کے تمہیں راضی کر دوں گا۔ اس صورت میں اگر وہ مشتری وہ انگور اسی قیمت پر آگے فروخت کر دے جس قیمت پر اس نے خریدے تھے، یا منافع پر فروخت کر دے تو اس صورت میں بائع کے ذمے کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔ لیکن اگر مشتری نقصان کے ساتھ فروخت کرے

تواس صورت میں بائع کے ذمے لازم ہے کہ وہ نقصان کی تلافی کر کے مشتری کو راضی کرے..... علامہ ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ نے اسی قول کو لیا ہے کہ قضاء ایسا وعدہ پورا کرنا لازم ہے جس وعدہ کے ذریعہ موعود لہ کسی معاملے میں مبتلا ہو جائے، شیخ ابوالحسن رحمتہ اللہ علیہ کتاب اول کے ابتداء میں فرماتے ہیں کہ "مدونہ" کا بھی یہی مسلک ہے اس لئے کہ کتاب الغرر کے آخر میں ہے کہ اگر ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ تم فلاں شخص کا غلام خرید لو، میں ایک ہزار دراہم کے ذریعہ تمہارے ساتھ (ثمن کی ادائیگی میں) تعاون کروں گا، اگر اس نے وہ غلام خرید لیاتواس صورت میں اس وعدہ کرنے والے کے ذمے ایک ہزار درہم لازم ہو جائیں گے۔ کتاب العاریۃ میں ابن القاسم کا یہی قول مذکور ہے، امام سحنون کا بھی کتاب العدۃ میں یہی قول مذکور ہے"

حنفیہ کے اصل مسلک میں وعدہ اگرچہ قضاء لازم نہیں ہوتا۔ لیکن متاخرین فقہاء حنفیہ نے کئی مقامات پر وعدہ کو لازم قرار دیا ہے۔

چنانچہ ردالمحتار میں "شرط فاسد" کے بیان میں ہے کہ:۔

"وفی جامع الفصولین ایضا: لو ذکر البیع بلاشرط ثم ذکر الشرط علی وجه العدة جاز البیع ولزم الوفاء بالوعد، اذا المواعید قد تکون لازمة فیجعل لازماً لحاجة الناس"

جامع الفصولین میں بھی ہے کہ اگر بیع بلا شرط کی جائے۔ اور پھر شرط کا ذکر بطور وعدہ کے کیا جائے۔ تواس صورت میں وہ بیع جائز ہو جائے گی۔ اور اس وعدہ کو پورا کرنا ضروری ہو گا، اس لئے کہ وعدے کبھی لازم بھی ہوتے ہیں۔ لہٰذا لوگوں کی ضرورت کی وجہ سے اس وعدہ کو بھی لازم کیا جائے گا۔

اس کے بعد علامہ رملیؒ کے فتاویٰ خیریہ سے نقل کیا ہے کہ:۔

"فقد صرح علماءنا بانهما لو ذکر البیع بلاشرط ثم ذکر الشرط

على وجه العدة جاز البيع و لزم الوفاء بالوعد"

ہمارے علماء نے اس بات کو صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ اگر عاقدین بلا شرط کے بیع کر لیں۔ اور پھر بطور وعدہ کے کوئی شرط لگالیں تو اس صورت میں بیع درست ہو جائیگی۔ اور اس وعدہ کو پورا کرنا لازم ہو گا"

پھر اس بحث کے آخر میں لکھتے ہیں:۔

"وقد سئل الخير الرملي عن رجلين تواضعا على بيع الوفاء قبل عقده وعقد البيع خالياً عن الشرط فاجاب بانه صرح فى الخلاصة والفيض والتتارخانية وغيرها بانه يكون على ما تواضعا"

علامہ خیر الدین رملی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر دو آدمی عقد سے پہلے بیع الوفا کے انعقاد پر معاہدہ کر لیں۔ اور پھر عقد بیع غیر مشروط طور پر کر لیں (تو یہ جائز ہے یا نہیں؟) علامہ رملی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ خلاصہ فیض اور تتار خانیہ وغیرہ میں صراحت کے ساتھ یہ موجود ہے کہ اگر عاقدین اس طرح عقد کر لیں تو یہ عقد اسی طرح منعقد ہو جائے گا جس طرح عاقدین نے معاہدہ کیا تھا"

(ردالمحتار ج ۴ ص ۱۳۵، باب البیع الفاسد مطلب فی الشرط الفاسد لو ذکر بعد العقد او قبلہ)

چنانچہ علماء حنفیہ نے ان عبارات فقہیہ میں اسی بات کی تصریح کی ہے کہ "وعدہ" بعض اوقات لوگوں کی ضرورت کی وجہ سے لازم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح علامہ خالد الاتاسی نے "بیع الوفاء" کی بحث میں فتاوی خانیہ سے نقل کرتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ۔

"وان ذكر البيع من غير شرط ثم ذكر الشرط على وجه المواعدة فالبيع جائز، ويلزم الوفاء بالوعد لان المواعيد قد تكون لازمة فتجعل لازمة لحاجة الناس"

(شرح المجلۃ لخالد الاتاسی ج ۲ ص ۴۱۵)

اگر بیع غیر مشروط طور پر کی جائے، اور پھر بطور وعدہ کے شرط کا ذکر کیا جائے تو اس صورت میں بیع جائز ہوگی، اور اس وعدہ کا ایفاء لازم ہو گا۔ اس لئے کہ وعدے کبھی لازم ہوتے ہیں۔ لہٰذا لوگوں کی ضرورت کے لئے اس وعدہ کو لازم کیا جائے گا۔ "

لہٰذا فقہاء کے مندرجہ بالا اقوال کی طرف نظر کرتے ہوئے یہ کہنا درست ہو گا کہ مستقبل میں ہونے والے اجارۃ اور بیع کے اگریمنٹ میں فریقین آپس میں جو وعدہ فی الحال کر لیں تو وہ وعدہ قضاءً بھی لازم ہو گا۔

جواب کا خلاصہ

اوپر ہم نے جو تفصیلی جواب دیا، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بنک کے لئے مناسب یہ ہے کہ اس تفصیلی جواب کے بالکل ابتداء میں ہم نے جو پہلا طریقہ بیان کیا تھا۔ اس کے مطابق بنک گاہک کے ساتھ اجرہ کا معاملہ کرے، اس لئے کہ اس طریقے کے جواز میں کوئی شبہ نہیں ہے، اور نہ ہی اس میں کسی کا اختلاف ہے۔ اور اختلاف اور شبہات سے دور رہنا زیادہ بہتر ہے۔

البتہ اگر کسی وجہ سے اس طریقہ پر عمل کرنا ممکن نہ ہو تو پھر بنک نے جو صورت پیش کی ہے۔ اس کو شرعی طور پر جائز کرنے کے لئے اس میں مندرجہ ذیل شرائط کا لحاظ ضروری ہے:۔

(۱) بنک اور گاہک کے درمیان جو اگریمنٹ لکھا جائے۔ اس میں گاہک کو سامان خریدنے کے لئے وکیل بنانے کا معاملہ تو قطعی اور یقینی ہو، لیکن اس اگریمنٹ میں اجارہ اور بیع کا تذکرہ صرف بطور وعدہ کے ہو، قطعی اور فیصلہ کن طریقہ پر ان کا عقد نہ کیا جائے۔

۲۔ جب گاہک سامان خرید کر اس پر قبضہ کر لے، اور اس کو اپنے یہاں نصب کر لے۔ اس کے بعد عقد اجارہ بالمشافھہ یا مراسلت کے ذریعہ کیا جائے۔ اور اس عقد اجارہ کے وقت بیع کا تذکرہ نہ کیا جائے۔

۳۔ سامان کی خریداری کے بعد اور عقد اجارہ ہونے سے پہلے وہ سامان بنک کی ضمان میں رہے گا۔

۴۔ مدت اجارہ ختم ہونے کے بعد پھر بیع قطعی طور پر کی جائے۔

۵ ایگریمنٹ میں فریقین کی طرف سے اجارہ اور بیع کا جو وعدہ ہوگا، قضاءً اور دیانۃً اس وعدہ کو پورا کرنا فریقین پر لازم ہوگا۔

۶ اگر فریقین میں کوئی ایک وعدہ اجارہ یا وعدہ بیع کی خلاف ورزی کرے گا تو اس وعدہ خلافی کے نتیجے میں فریق ثانی کو جو مالی نقصان ہوگا فریق اول اس نقصان کی تلافی کرے گا۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

اسلامی ترقیاتی بینک کا ممبر ممالک کے ساتھ ادھار بیع کا معاملہ کرنا

سوال:

اسلامی ترقیاتی بینک اپنے ممبر ممالک کی ترقی اور مصلحت کی خاطر صنعتی پروجیکٹس اور دوسرے سامان کی خرید و فروخت کے لئے کرایہ داری کے معاملات کے علاوہ "ادھار بیع" کا معاملہ بھی کرتا ہے، اور ممبر ممالک کو پروجیکٹس میں جس سامان کی ضرورت ہوتی ہے، ان کو بازار سے خرید کر پھر ممبر ممالک کو فروخت کرنے کے لئے بینک "ادھار بیع" کے معاملے کو اضافی وسیلے کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ اس کا طریق کار یہ ہے کہ بینک اس ممبر ملک کو اپنی طرف سے اس سامان کی خریداری کا وکیل بنا دیتا ہے، اور بینک خریدے ہوئے سامان کی قیمت براہ راست سپلائر کو ادا کر دیتا ہے، اور اس سپلائر کے ساتھ بینک یہ معاہدہ کرتا ہے کہ وہ براہ راست وہ سامان اس ممبر ملک کو بھیج دے، پھر جب وہ ممبر ملک بینک کی طرف سے وکیل بن کر اس سامان پر اس کے تمام اوصاف کے مطابق قبضہ کر لیتا ہے، تو اس کے بعد بینک وہ سامان ممبر ملک کو خریداری کی قیمت سے کچھ زائد قیمت پر اس شرط پر فروخت کر دیتا ہے کہ وہ ممبر ملک اس سامان کی قیمت طے شدہ قسطوں کے مطابق ادا کر دے گا۔ جو قسطیں تین سال سے دس سال کے درمیان ہونگی۔

کیا اس طریقے پر ادھار معاملہ کر کے قسطوں پر قیمت وصول کرنا بینک کے لئے جائز ہے یا نہیں؟

جواب :

اس معاملے میں فقہی اعتبار سے صرف ایک بات قابل غور ہے، وہ یہ کہ بیع کے صحیح ہونے کی شرط یہ ہے کہ مبیع بائع یا اس کے وکیل کے قبضے میں ہو۔ پھر حنابلہ نے اس شرط کو طعام کی بیع کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے۔ لہٰذا ان کے نزدیک طعام کے علاوہ دوسری اشیاء کی بیع قبل القبض جائز ہے۔ اور مالکیہ نے قبضہ میں ہونے کی شرط کو کیلی اور وزنی چیزوں کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے۔ لہٰذا ان کے نزدیک کیلی اور وزنی چیزوں کے علاوہ دوسری چیزوں کی بیع میں قبضہ شرط نہیں ہے۔ امام شافعی اور امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک مبیع کا بائع کے قبضہ میں ہونا تمام مبیعات میں ضروری ہے۔ چاہے وہ طعام ہو۔ یا کیلی وزنی چیز ہو۔ یا زمین ہو، امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک زمین کے علاوہ باقی اشیاء میں آگے فروخت کرنے کے لئے بائع کا قبضہ ضروری ہے۔

(فتح القدیر لابن الہمام ج ۵ ص ۲۶۶ ـ المغنی لابن قدامۃ ج ۴ ص ۱۱۳)

قبضہ سے پہلے مبیع کو آگے بیچنے کی ممانعت میں بہت سی احادیث مروی ہیں، صحیحین میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: من ابتاع طعاماً فلا یبعه حتی یستوفیه" قال ابن عباس: واحسب کل شئی مثله"

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے فرمایا کہ جو شخص غلہ بیچنے کا ارادہ کرے اسے چاہئے کہ قبضہ میں لانے سے پہلے فروخت نہ کرے" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ یہ حکم غلہ کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ تمام چیزوں میں عام ہے"

ابو داؤد میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے قصے میں حضرت زید بن ثابت سے مروی ہے:

"فان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان تباع السلع حیث تبتاع حتی یحوز التجار الی رحالهم"

یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ جو چیز جہاں خریدی ہے، وہیں فروخت کر دی جائے، جب تک کہ اس چیز کو تجار اپنے کجاؤوں میں نہ لے آئیں"

(ابو داؤد، حدیث نمبر ۳۳۵۶، المستدرک للحاکم ج ۲ ص ۴۰)

امام بیہقیؒ نے حکیم بن حزام سے یہ روایت نقل کی ہے کہ:

"قلت یا رسول الله! انی ابتاع هذه البیوع فما یحل لی منها؟ وما یحرم علی؟ قال: یا ابن اخی لا تبیعن شیئاً حتی تقبضه"

فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یارسول اللہ، میں خرید و فروخت کرتا رہتا ہوں، میرے لئے کیا حلال ہے اور کیا حرام ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا: اے بھتیجے قبضہ کرنے سے پہلے کسی چیز کو آگے فروخت مت کرنا" (سنن بیہقی ج ۵ ص ۳۱۳)

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ اس روایت کی سند حسن اور متصل ہے، اور ابن القیم تہذیب السنن میں فرماتے ہیں کہ اس روایت کی سند شیخین کی شرائط پر ہے، سوائے ایک راوی عبداللہ بن عصمۃ کے، مگر ان کو ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔ اور امام نسائی نے ان کو قابل استدلال سمجھا ہے

(تہذیب السنن، ج ۵ ص ۱۳۱)

سنن ترمذی میں ہے کہ:

عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال!

"لا یحل سلف و بیع ولا شرطان فی بیع، ولا ربح مالم یضمن"

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرضہ اور بیع (کو جمع کرنا) حلال نہیں۔ اور نہ بیع میں دو شرطیں لگانا، اور نہ ایسی چیز کا نفع حاصل کرنا حلال ہے جو ابھی ضمان میں نہیں آئی۔

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ اس حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے "ربح مالم یضمن" یعنی ایسی چیز کا نفع لینے سے منع فرمایا جو چیز نفع لینے والے کے ضمان میں نہیں آئی اور قبضہ سے پہلے آگے فروخت کرنا اس میں داخل ہے، اس لئے کہ جب تک مشتری مبیع پر قبضہ نہ کرلے، اس وقت تک وہ مبیع اس کے ضمان میں نہیں آتی، لہٰذا اگر مشتری مبیع پر قبضہ کرنے سے پہلے آگے نفع پر فروخت کر دے تو یہ "ربح مالم یضمن" ہو جائے گا۔ جو جائز نہیں۔

لہٰذا اگر وہ سامان کیلی اور وزنی نہ ہو تو اس صورت میں حنابلہ اور شوافع کے نزدیک اگرچہ بیع جائز ہے، مگر مندرجہ بالا احادیث عام ہیں اور ہر قسم کی مبیع کو شامل ہیں۔ لہٰذا ان احادیث کے عموم کی طرف نظر کرتے ہوئے، اور اختلاف سے بچتے ہوئے مناسب یہ ہے کہ بنک اس سامان کو گاہک کے ہاتھ فروخت کرنے سے پہلے یا تو بذات خود اس پر قبضہ کرلے، یا اپنے وکیل کے ذریعے اس پر قبضہ کرائے، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بنک اس گاہک کے شہر ہی میں اپنا کوئی نمائندہ یا ایجنٹ مقرر کر دے۔ جو بنک کی طرف سے وکیل بن کر اس سامان پر قبضہ کرے، اور پھر مشتری کو فروخت کر دے۔ اور یہ صورت بھی ممکن ہے کہ بنک جہاز راں کمپنی کو اس سامان پر قبضہ کرنے کا وکیل بنا دے، اس صورت میں اس سامان کو جہاز پر سوار کرنے کے بعد مشتری کی بندرگاہ تک پہنچنے سے پہلے بھی بنک عقد بیع کر سکتا ہے۔

اور اگر بنک اسی گاہک کو جو اس سامان کو خریدنا چاہتا ہے، اس بات کا وکیل بنا دے کہ وہ اپنے شہر کی بندرگاہ پر بنک کے وکیل کے طور پر اس سامان پر قبضہ کرلے، تو اس صورت میں بنک کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے گاہک سے بیع کا معاملہ فون پر یا خط و کتابت کے ذریعہ اس وقت کرے جب وہ اس سامان پر قبضہ کرلے، اور اس عقد بیع سے پہلے صرف وعدہ بیع کا معاملہ ہو گا۔ البتہ اس وعدہ کو پورا کرنا گاہک کے ذمے قضاء لازم ہو گا۔ جیسا کہ ہم نے پچھلے مسئلے میں تفصیل سے بیان کیا ۔ اور بیع کے انعقاد سے پہلے

اور وکیل کے قبضے کے بعد وہ سامان بینک ہی کے ضمان میں رہے گا، چاہے اس سامان پر بحیثیت وکیل کے قبضہ کرنے والا وہی گاہک ہو۔ جو اسی مال کو خریدنے والا ہے، یا کوئی اور ہو۔ لہٰذا اگر اس دوران وہ سامان تباہ ہو گیا تو وہ بینک کا نقصان ہو گا، بشرطیکہ اس وکیل نے (جو بعد میں وہ سامان خریدنے والا ہے) اس کی حفاظت میں اپنی طرف سے کوتاہی نہ کی ہو۔

بینک کا اپنے ممبر ممالک کے ساتھ ادھار اور قسطوں پر بیع مرابحہ کا معاملہ کرنا

سوال:

اسلامی ترقیاتی بینک خارجی تجارت میں سرمایہ کاری کے لئے ممبر ممالک کے ساتھ ادھار اور قسطوں پر بیع مرابحہ کا معاملہ کرتا ہے، اور یہ معاملہ ممبر ممالک کی ضروریات پوری کرنے کے لئے انجام دیتا ہے۔

خارجی تجارت کے معاملات میں اصل یہ ہے کہ بینک کا کوئی ممبر ملک جب ترقیاتی نوعیت کا کوئی سامان خریدنا چاہتا ہے تو اسلامی ترقیاتی بینک اس ملک کی طلب دیکھنے اور اس سے آرڈر حاصل کرنے کے بعد وہ سامان بازار سے خریدتا ہے، اور پھر اس ممبر ملک کو فروخت کر دیتا ہے ـــــ اس کا طریق کار یہ ہوتا ہے کہ بینک اس مقصد کے لئے ایک معاہدہ کرتا ہے، اس معاہدے کے فریق بینک کے علاوہ ممبر ملک (خریدار پارٹی) اور اسی ممبر ملک میں بینک کی طرف سے مقرر کردہ ایک وکیل بھی ہوتا ہے، جس کو بینک مطلوبہ سامان خریدنے اور پھر بینک کی طرف سے وکیل بن کر اس پر قبضہ کرنے اور ممبر ملک کو فروخت کرنے کے لئے متعین کرتا ہے۔ چنانچہ وہ وکیل اس ممبر ملک کو وہ سامان اس قیمت پر بینک کی طرف سے فروخت کر دیتا ہے جو قیمت بینک مقرر کرتا ہے ـــــ اور عام طور پر یہ اس قیمت خرید میں بینک اپنا متعین نفع بھی شامل کر لیتا ہے، جو قیمت اس نے اپنے وکیل کے ذریعے معاہدے کے مطابق سپلائر کو ادا کی ہے ـــــ اور عام طور پر خارجی تجارت کے معاہدوں میں بینک کی طرف سے معین کردہ وکیل ہی ثمن کی ادائیگی کا ضامن ہوتا ہے۔

کیا بینک کے لئے اس طریقے سے بیع مرابحہ کا معاملہ کرنا جائز ہے؟

جواب :

بیع مرابحہ کا جو طریقہ سوال میں مذکور ہے۔ یہ طریقہ شرعاً جائز ہے۔ اس لئے کہ اس صورت میں بیع بعد القبض ہوگی، اور مبیع پر قبضہ بنک کا وکیل کرے گا۔ جس کو بنک نے مشتری کے شہر ہی میں اپنا وکیل مقرر کیا ہے ــ اور اس میں بھی شرعاً کوئی حرج نہیں ہے کہ بنک کا وکیل مشتری کی طرف سے بھی اداء ثمن کا کفیل بن جائے ــ اور ایگریمنٹ میں یہ بات طے شدہ ہوگی کہ عقد بیع کے انعقاد سے پہلے وہ بیع نہیں ہوگی، بلکہ وعدہ بیع ہوگی، اور فریقین کے لئے اس وعدہ کو قضاءً پورا کرنا لازم ہوگا، جیسا کہ دوسرے سوال کے جواب میں ہم نے تفصیل سے ذکر کیا۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ بنک نے جس ریٹ پر اس سامان کو خریدا ہے، اس پر معین نفع کی زیادتی کے ساتھ مشتری کو فروخت کرے گا، اور ثمن ایک معین مدت کے بعد وصول کرے گا۔ تو شرعاً اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، اکثر فقہاء کے نزدیک اس قسم کا عقد جائز ہے، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :۔

وقد فسر بعض اهل العلم۔ قالوا! بیعتین فی بیعة ان یقول! ابیعک هذا الثوب بنقد بعشرة، و بنسیئة بعشرین، ولا یفارقه احد البیعین فاذا فارقه علی احدهما فلاباس اذا کانت العقدة علی احد منهما

بعض فقہاء "بیعتین فی بیعة" کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مثلاً بائع یہ کہے کہ میں یہ کپڑا نقد دس درہم میں اور ادھار بیس درہم میں فروخت کرتا ہوں، لیکن پھر کسی ایک بیع پر اتفاق کرتے ہوئے فریقین کے درمیان جدائی نہ ہوئی (تو یہ صورت ناجائز ہے، اور بیعتین فی بیعة میں داخل ہے) البتہ اگر فریقین ایک بیع پر یعنی نقد یا ادھار پر اتفاق کرتے ہوئے جدا ہو گئے تو اس صورت میں کوئی حرج نہیں"

(جامع ترمذی ج ۴ ص ۵۳۳، باب ماجاء فی النہی عن بیعتین فی بیعة حدیث نمبر ۱۲۳۱)

امام عبدالرزاق نے مصنف عبدالرزاق میں امام زہری، طاؤس، اور سعید بن المسیب سے نقل کیا ہے یہ حضرات فرماتے ہیں :۔

"لا باس بان یقول: ابیعک هذا الثوب بعشرة الی شهر، اوبعشرین الی شهرین، فباعه علی احدهما قبل ان یفارقه فلا باس به، و هکذا عن قتادة"

(مصنف عبدالرزاق، ج ۸ ص ۱۳۶)

"اس صورت میں کوئی حرج نہیں کہ بائع یہ کہے کہ میں یہ کپڑا ایک ماہ کے ادھار پر دس درہم میں اور دو ماہ کے ادھار پر بیس درہم میں فروخت کرتا ہوں۔ اور پھر جدائی سے پہلے ایک صورت پر اتفاق کر کے کپڑا بیچ دیا تو اس میں کوئی حرج نہیں، امام قتادہ سے بھی یہی منقول ہے"

امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

قال ابو حنیفة فی الرجل یکون له علی الرجل مائة دینار الی اجل، فاذا حلت قال له الذی علیه الدین، بعنی سلعة یکون ثمنها مائة دینار نقداً، بمائة وخمسین الی اجل، ان هذا جائز، لانهما لم یشترطا شیئاً ولم یذکرا امراً یفسد به الشراء"

(کتاب الحجة علی اهل المدینة، ج ۲ ص ۶۹۴ باب مایجوز فی الدین ومالا یجوز فیه)

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے دوسرے کے ذمے سو دینار دین تھے، جو معین تاریخ پر ادا کرنے تھے۔ جب وہ معین تاریخ آئی تو اس شخص نے دوسرے شخص سے جس پر دین تھا۔ یہ کہا کہ فلاں سامان جس کی قیمت نقد کے اعتبار سے سو دینار ہے، مجھے ادھار ایک سو پچاس دینار میں فروخت کر دو ۔ یہ صورت جائز ہے، اس لئے کہ اس عقد کے اندر فریقین نے کوئی شرط نہیں لگائی۔ اور نہ ہی فریقین نے کسی ایسی چیز کا ذکر کیا ہے، جو اس معاملے کو فاسد کر دے"

غیر مسلم ممالک کے عالمی بینکوں سے حاصل ہونے والے سود کو استعمال میں لانا

علماء اور بینک کے ماہرین کی رپورٹ میں غور و خوض

سوال:

اسلامی ترقیاتی بینک، جدہ کی نگراں بورڈ کا اجلاس مؤرخہ ۱۰/ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس کا مقصد اسلامی ترقیاتی بینک کو غیر مسلم ممالک کے عالمی بینکوں میں رکھی ہوئی رقم پر حاصل ہونے والے سود کو استعمال میں لانے کے بارے میں شرعی نقطہ نظر سے غور و خوض کرنا تھا۔

چنانچہ فاضل علماء کی رپورٹ میں پیش کردہ تجاویز کی روشنی میں بینک کی نگران بورڈ نے یہ فیصلہ کیا کہ اس عالمی بینک سے حاصل ہونے والے سود کا پچاس فیصد "اسپیشل فنڈ" کے طور پر رکھا جائے، یہ اسپیشل فنڈ عالمی مارکیٹ میں کام کرنے والے بینکوں کی شاخوں میں رکھی ہوئی امانتوں کا پچاس فیصد ہوگا، اور اس "اسپیشل فنڈ" کا مقصد یہ ہے کہ بینک میں امانت کے طور پر رکھی ہوئی کرنسی کی قیمت میں اتار چڑھاؤ کے نتیجے میں بینک کے سرمایے کی قیمت میں جو خسارہ اور نقصان ہوگا۔ اس کی تلافی کے لئے یہ "اسپیشل فنڈ" مختص ہوگا۔

اور دوسرے پچاس فیصد سود کو "معونۃ خاصہ" کے لئے مخصوص کرنے کا فیصلہ کیا۔

نگراں بورڈ کے فیصلے کے نتیجے میں اس "معونۃ خاصہ" کو مندرجہ ذیل اغراض میں صرف کیا جائے گا:۔

(الف) ممبر ممالک کی معاشی، مالی، اور بینکاری کی سرگرمیوں کو اعتدال میں رکھنے کے سلسلے میں تربیت و تحقیقات میں شریعت کے احکام کے مطابق اس کو صرف کیا جائے گا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ۱۴۰۱ھ (۱۹۸۱ء) میں جدہ "المعهد

للاسلامی للبحوث والتدریب" کی بنیاد رکھی گئی ہے، اس وقت یہ ادارہ تحقیقات اور تربیت کے میدانوں میں اپنا فریضہ انجام دے رہا ہے۔

(ب) ناگہانی حوادث اور آفات کی صورت میں ممبر ممالک اور اسلامی سوسائٹیں کو سامان اور مناسب خدمات کی شکل میں بطور اعانت اس "معونۃ خاصہ" میں سے رقم ادا کی جائیگی۔

(ج) اسلامی مسائل کی تائید اور ان کو انجام دینے کے لئے ممبر ممالک کو مالی امداد کی فراہمی اس "معونۃ خاصہ" سے کی جائے گی۔

(د) ممبر ممالک کو فنی امداد کی فراہمی بھی اس "معونۃ خاصہ" سے کی جائے گی۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا غیر مسلم ممالک کے عالمی بینکوں سے حاصل ہونے والے سود کو مندرجہ بالا تفصیل کے مطابق "اسپشل فنڈ" یا "معونۃ خاصہ" میں رکھ کر اس سے فائدہ حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:

اس سلسلے میں علماء شریعت کا جو اجتماع مؤرخہ ۱۱/۳/۹۹ ۱۳ھ کو ہوا تھا۔ اس میں ان علماء نے جو متفقہ سفارشات پیش کی تھیں۔ ہم بھی ان سفارشات کے ساتھ موافقت کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ان بنکوں کا سود بھی حقیقت میں عین ربا ہی ہے، اور جمہور فقہاء کا صحیح اور مختار قول یہی ہے کہ سود حرام ہے۔ اگرچہ وہ کسی حربی سے لیا جائے۔ لہٰذا مسلمان کے لئے اس سود کو وصول کر کے اپنے ذاتی کاموں میں خرچ کرنا جائز نہیں۔

لیکن دوسری طرف ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ موجود حالات کے لحاظ سے غیر مسلم ممالک کے بینکوں میں سود کی بھاری رقم کو چھوڑنا بھی مناسب نہیں ہے۔ اس لئے ان علماء نے اس سے بچنے کے لئے یہ صورت نکالی کہ اولاً تو بنک اس بات کی پوری کوشش کرے کہ جتنا جلد ممکن ہو اپنی رقوم سودی بنکوں میں رکھوانے سے کسی طرح خلاصی حاصل کریں۔ لیکن جب تک یہ عمل مکمل نہ ہو جائے اس وقت تک بینک کو جو سود اس رقم پر ملے وہ اس کو علیحدہ اکاؤنٹ میں رکھے، اور پھر اس کو فقراء اور غریبوں پر خرچ

کرے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ سودی بنکوں سے حاصل ہونے والی سود کی نصف رقم اسپیشل فنڈ میں رکھ دی جائے تو میرے نزدیک یہ صورت شرعاً جائز نہیں، اس لئے کہ اسپیشل فنڈ بینک کے تمام اثاثوں ہی کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات ہنگامی طور پر سرمایہ کی قیمت میں کمی کی وجہ سے بنک کو جو نقصان ہوتا ہے۔ اس کی تلافی اس اسپیشل فنڈ سے کی جاتی ہے۔ اور اوپر ہم بیان کر چکے ہیں کہ بنک کے سود سے انتفاع کسی حال میں بھی جائز نہیں۔

لہٰذا اسلامی بنک کو چاہئے کہ وہ غیر اسلامی بینک سے حاصل ہونے والے سود کو صرف معونۃ خاصہ کے مقصد کے لئے مختص کر دے۔

لیٹر آف کریڈٹ جاری کرنے پر بینک کا اجرت یا کمیشن لینا

سوال :

جو لوگ باہر سے مال منگواتے ہیں، ان کو کسی بنک میں ایل سی کھلوانی پڑتی ہے۔ جس کے نتیجے میں بینک اس کے لئے "لیٹر آف کریڈٹ" جاری کرتا ہے۔ اور جس میں بنک اس شخص کی ضمانت لیتا ہے۔ اور پھر بنک اس ضمانت پر معاوضہ وصول کرتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا بنک کے لئے اس ضمانت پر معاوضہ وصول کرنا جائز ہے؟

جواب :

اس موضوع پر میں نے ڈاکٹر رفیق مصری کی تجاویز کا جائزہ لیا۔ لیکن اس مسئلے میں میرا وہی جواب ہے جو "سروس چارج" کے مسئلے میں عرض کیا۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ کفالت یا ضمانت پر اجرت لینا شرعاً حرام ہے، میرے علم کے مطابق کسی ایک فقیہ نے بھی اس کو جائز نہیں کہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایسی اجرت ہے جو کسی مال یا عمل کے عوض میں نہیں ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اسلامی فقہ میں کفالت کو عقد تبرع میں شمار کیا جاتا ہے۔ عقود معاوضہ میں شمار نہیں ہوتا اور یہ ایسی واضح بات ہے۔ جس کے لئے دلیل کی بھی ضرورت نہیں۔

البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ "کفیل" کے لئے نفس کفالت پر تو اجرت لینا جائز نہیں، لیکن اگر کفیل کو اس کفالت پر کچھ عمل بھی کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً اس کے بارے میں اس کو لکھنا پڑھنا پڑتا ہے۔ اور دوسرے دفتری امور بھی انجام دینے پڑتے ہیں، یا مثلاً کفالت کے سلسلے میں اس کو "مضمون لہ" (جس کے لئے ضمانت لی گئی ہے اور "مضمون عنہ" جس کی طرف سے ضمانت لی ہے) سے ذاتی طور پر یا خط و کتابت کے ذریعہ رابطہ کرنا پڑتا ہے" اس قسم کے دفتری امور کو تبرعاً انجام دینا ضروری نہیں، بلکہ کفیل کے لئے مکفول لہ سے یا مکفول عنہ سے ان تمام امور کے انجام دینے پر اجرت مثل کا مطالبہ کرنا جائز ہے۔

آج کل جو بینک کسی کی ضمانت لیتے ہیں تو وہ صرف زبانی ضمانت نہیں لیتے۔ بلکہ اس ضمانت پر بہت سے دفتری امور بھی انجام دیتے ہیں۔ مثلاً خط و کتابت کرنا کاغذات وصول کرنا، پھر ان کو سپرد کرنا، رقم وصول کرنا، پھر اس کو بھیجنا وغیرہ۔ اور ان کاموں کے لئے اسے ملازمین، عملہ، دفتر، عمارت اور دوسری ضروری اشیاء کی ضرورت پڑتی ہے۔ اب بنک جو یہ تمام امور انجام دے رہا ہے۔ یہ فری فنڈ میں مفت انجام دینا اس کے لئے واجب نہیں ہے۔ چنانچہ ان امور کی انجام دہی کے لئے بنک کے لئے اپنی گاہکوں سے مناسب اجرت لینا جائز ہے، البتہ نفس ضمانت پر اجرت لینا جائز نہیں۔

اور پھر بینک بائع اور مشتری کے درمیان واسطہ بھی بنتا ہے۔ اور بحیثیت دلال یا وکیل کے بہت سے امور انجام دیتا ہے، اور شرعاً دلالی اور وکالت پر اجرت لینا جائز ہے۔ لہذا ان امور کی ادائیگی میں بھی بنک کے لئے اپنے گاہک سے اجرت کا مطالبہ کرنا جائز ہے۔

چنانچہ اب بنک کے لئے گاہک سے دو قسم کی اجرتوں کا مطالبہ کرنا جائز ہے۔

۱۔ لیٹر آف کریڈٹ جاری کرنے پر بنک کو جو دفتری امور انجام دینے پڑتے ہیں ان امور پر اجرت طلب کرنا جائز ہے۔

۲۔ وکالت یا دلالی پر اجرت طلب کرنا جائز ہے۔

البتہ بینک اپنے گاہک سے یہ دو قسم کی جو اجرتیں وصول کرے گا، اس میں یہ

ضروری ہے کہ وہ اجرت ان کاموں کی اجرت مثل سے زائد نہ ہو اس لئے کہ اگر یہ اجرت مثل سے زائد ہوگی تو پھر یہ تو نفس ضمان پر اجرت وصول کرنے کا ایک حیلہ بن جائے گا۔ جیسا کہ ہم نے سوال نمبر ایک کے جواب میں تفصیل سے عرض کر دیا ہے۔

بہر حال، جب بنک کو یہ دو قسم کی اجرتیں حاصل ہو گئیں تو اب نفس ضمان پر اجرت لینے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔ جہاں تک ڈاکٹر رفیق مصری کی اس تجویز کا تعلق ہے کہ چونکہ پہلے زمانے میں ایک شخص محض تبرعاً و احساناً دوسرے شخص کی ضمانت دیتا تھا۔ مگر چونکہ اب ضمانت دینا ایک منظم پیشہ اختیار کر گیا ہے اس لئے نفس ضمانت پر اجرت لینا ان حالات میں جائز ہونا چاہئے ہم قابل احترام ڈاکٹر رفیق صاحب کی اس تجویز سے کسی طرح بھی اتفاق نہیں کر سکتے۔ اور اس کی کئی وجوہات ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر ہم ابتداءً ہی اس بات کو تسلیم کر لیں کہ اگر کوئی شخص انفراداً کوئی ایسا عمل کرے جس پر اسکو اجرت لینا جائز نہ ہو لیکن اگر وہی عمل منظم پیشے کی شکل میں اختیار کر لے تو اس پر اجرت لینا جائز ہو جائے گا، اگر ہم اس دلیل کو درست تسلیم کر لیں تو پھر اس دلیل کی بنیاد پر یہ بھی کہا جائے گا کہ چونکہ پہلے زمانے میں قرض دینے کا معاملہ صرف قرض دینے والے متبرعین تک منحصر تھا، اس لئے کسی شخص کو بطور قرض کے بہت بڑی رقم کی ضرورت تو ہوتی نہیں تھی، اس کے علاوہ اس زمانے میں تبرعاً قرض دینے والے افراد بہت ہوتے تھے۔ مگر چونکہ آج کے دور میں لوگوں کو بطور قرض بڑی بڑی رقموں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور تبرعاً قرض دینے والے لوگ بھی اب موجود نہ رہے، اس لئے اب قرض دینے کا معاملہ ایک پیشہ اختیار کر گیا ہے جس کے لئے بنک قائم کئے گئے ہیں۔ لہٰذا اب نفس قرض پر اجرت کا مطالبہ کرنا جائز ہونا چاہئے۔

اب ظاہر ہے کہ قرض کے معاملے میں اس دلیل کو قبول کرتے ہوئے کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ قرض پر اجرت کا مطالبہ کرنا جائز ہے، اسی طرح "ضمانت" کے معاملے میں بھی اس دلیل کو قبول نہیں کیا جائے گا۔

جہاں تک امام، موذن اور معلم وغیرہ کی اجرت کا تعلق ہے، تو یہ ایک

مجتہد فیہ مسئلہ تھا، بہت سے فقہاء مثلاً امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے اس اجرت کو شروع سے جائز کہا ہے، اور اس کے جواز پر بعض احادیث سے استدلال کیا ہے، چنانچہ جب ضرورت زیادہ ہوئی، اور ان خدمات کے لئے متبرعین کا فقدان ہو گیا تو ضرورۃً فقہاء حنفیہ نے اس اجرت کو جائز قرار دیا۔ لیکن جہاں تک "ضمانت" پر اجرت کا تعلق ہے تو یہ کوئی مجتہد فیہ مسئلہ نہیں ہے، (بلکہ متفقہ مسئلہ ہے) اس لئے "ضمانت" پر اجرت لینے کے مسئلے کو طاعات پر اجرت لینے پر قیاس کرنا درست نہیں۔

جہاں تک لکڑیاں کاٹنے کے لئے یا شکار کرنے کے لئے کسی کو اجرت پر لینے کا تعلق ہے تو یہ اصلاً جائز ہے، اور لکڑیاں اور شکار کئے ہوئے جانور اجرت پر لینے والے کی ملکیت ہوں گے، اجیر (مزدور) کے نہیں ہوں گے۔ اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ اجرت پر لینے والا کوئی فرد ہو یا تجارتی کمپنی ہو۔

۲۔ بہر حال، جب اوپر کی تفصیل سے یہ معلوم ہو گیا کہ بینک کے لئے اپنے گاہک سے دو قسم کی اجرت لینا جائز ہے، ایک دفتری امور کی انجام دہی پر اجرت لینا، دوسرے وکالت پر اجرت لینا، لہذا اب "عمل ضمانت" پر اجرت لینے کو جائز کرنے کی بھی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اس لئے کہ ان دونوں قسم کی اجرت کی مقدار کی تعیین کو بینک پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ لہذا بنک کو اس کی گنجائش ہے کہ ان دونوں کاموں کی اتنی جرت مقرر کر دے جو موجودہ دور کے عرف مطابق ان خدمات کے لئے کافی ہو جو خدمات بینک نے انجام دی ہیں۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

فقہی مقالات

جلد ۲

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

ہاؤس فائیناسنگ کے جائز طریقے

پی ایل ایس اکاؤنٹ کی حقیقت

فارن ایکسچینج بیئرر سرٹیفکٹس

ووٹ کی اسلامی حیثیت

قانون میعاد سماعت کی شرعی حیثیت

کوے کی حلت پر تحقیق

مروجہ موزوں پر مسح کا حکم

تاخیر رکن کی وہ مقدار جس سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔

رمضان میں نفل کی جماعت

بینکوں اور مالیاتی اداروں سے زکوٰۃ

اسلام میں خلع کی حقیقت

مستقبل کی تاریخ پر خرید فروخت

میمن اسلامک پبلشرز

فقہی مقالات

۲

شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالی

ترجمہ وترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

مقالات : حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم
ترجمہ وترتیب : مولانا عبداللہ میمن صاحب
تاریخ اشاعت : 2011ء
با اہتمام : محمد مشہود الحق کلیانوی :0313-9205497
ناشر : میمن اسلامک پبلشرز
جلد : 2
قیمت : =/ روپے
حکومت پاکستان کاپی رائٹس رجسٹریشن نمبر:

ملنے کا پتے

☆ میمن اسلامک پبلشرز، کراچی۔:20 88 241-0322
☆ مکتبہ دارالعلوم، کراچی ۱۴۔ ☆ مکتبہ رحمانیہ، اُردو بازار، لاہور۔
☆ دارالاشاعت، اُردو بازار، کراچی۔
☆ ادارۃ المعارف، دارالعلوم، کراچی ۱۴۔
☆ مکتبہ معارف القرآن، دارالعلوم، کراچی ۱۴۔
☆ کتب خانہ اشرفیہ، قاسم سینٹر، اُردو بازار، کراچی۔
☆ مکتبۃ العلوم، سلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔
☆ مکتبہ عمر فاروق، شاہ فیصل کالونی، نزد جامعہ فاروقیہ، کراچی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ نے استاد مکرم و مربی حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مد ظلہم العالی کو ہر میدان میں اور خاص طور پر فقہی میدان میں جو بلند مقام عطا فرمایا ہے وہ محتاج بیان نہیں، آپ نے جس دقیق فقہی موضوع پر بھی قلم اٹھایا، الحمدللہ اس موضوع پر سیر حاصل بحث فرمائی، اور اب تک آپ نے جو فقہی مقالات تحریر فرمائے ہیں ان میں سے اکثر و بیشتر عربی زبان میں ہیں۔ چنانچہ فقہی مقالات میں صرف وہی مقالات شامل کئے گئے تھے جو اصلاً عربی میں لکھے گئے تھے۔ بعد میں احقر نے ان کا اردو ترجمہ کیا۔

لیکن جب جلد اوّل حضرات علماء کرام کے پاس پہنچی تو بعض حضرات علماء نے اس طرف توجہ دلائی کہ حضرت مولانا مد ظلہم کے وہ فقہی مضامین جو حضرت مولانا مد ظلہم نے جدید فقہی موضوعات پر براہ راست اردو میں تحریر فرمائے ہیں، اگر اُن کو بھی اِن کے ساتھ شامل کر کے شائع کر دیا جائے تو اس

پیش قیمت علمی ذخیرہ سے استفادہ کرنا آسان ہوجائے گا۔ چنانچہ احقر نے حضرت مولانا مدظلہم کے فقہی مضامین کی تلاش شروع کی تو الحمدللہ کچھ کامیابی ہوئی اور چند مضامین جمع ہوگئے۔ جن کا مجموعہ فقہی مقالات جلد ثانی کی شکل میں آپ کے سامنے پیش ہے۔

البتہ اس مجموعے میں دو مقالات ایسے شامل ہیں جو آپ نے عربی میں تحریر فرمائے تھے اور احقر نے ان کا ترجمہ کردیا ہے۔ ان مقالات کے نام یہ ہیں۔

۱۔ مستقبل کی تاریخ پر خرید وفروخت

۲۔ ہاؤس فائینانسنگ کے جائز طریقے

اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ میں شرف قبول عطا فرمائے اور حضرت استاذ مکرم مدظلہم کے علم، عمر اور صحت میں برکت عطا فرمائے اور ہم سب کو ان کے علمی جواہر سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عبداللہ میمن

دارالعلوم کراچی

۱۹؍رمضان ۱۴۱۷ھ

اجمالی فہرست فقہی مقالات

صفحہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"ان الذین یکسبون الاثم سیجزون ما کانوا یقترفون"
(سورۃ الانعام: ۱۲۰)

یعنی جو لوگ گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں، قیامت کے روز
ان کے ان اعمال کی سزا دی جائے گی جو وہ لوگ یہاں پر کیا کرتے تھے۔

مروّجہ موزوں پر مسح کا حکم

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط وترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

عرض ناشر

چمڑے کے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں تمام حضرات علماء کا اتفاق ہے۔ لیکن موجودہ دور کے ایک مشہور مفکر کا خیال ہے کہ اونی، سوتی، اور نائیلون کے موزوں پر بھی مسح کرنا درست ہے، چنانچہ اس بارے میں ایک صاحب نے حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کے پاس سوال بھیجا، حضرت مولانا مدظلہم نے اس کا تفصیلی جواب تحریر فرمایا، جو ماہنامہ البلاغ کے شمارہ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۷ھ میں شائع ہو چکا ہے، اب ہم اس کو دوبارہ شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے، اور ہم سب کو اس پر اجر جزیل عطا فرمائے، آمین۔

محمد مشہود الحق کلیانوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مروجہ موزوں پر مسح کا مسئلہ

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کن موزوں پر مسح کرنا درست ہے؟

الف ـــــ جہاں تک چمڑے کے موزوں پر مسح کا تعلق ہے اس کے جواز پر تقریباً تمام ہی علمائے کرام کا اتفاق ہے۔

البتہ اونی "سوتی" اور نائیلون وغیرہ کے موزوں پر مسح کے جائز ہونے کے بارہ میں کچھ اختلاف ہے، بیشتر فقہاء اونی اور سوتی موزوں پر مسح جائز ہونے کے بارہ میں کچھ شرائط رکھتے ہیں۔

لیکن دور حاضر کے ایک مشہور صاحب فکر و بصیرت فرماتے ہیں کہ ہر قسم کے موزوں پر کسی قید کے بغیر مسح کرنا درست ہے۔

ب ـــــ فقہائے کرام نے جو شرائط موزوں پر مسح کے جائز ہونے کی رکھی ہیں، انکے بارہ میں مشہور مفکر فرماتے ہیں کہ۔

"میں نے اپنی امکانی حد تک یہ تلاش کرنے کی کوشش کی ہے کہ ان شرائط کا ماخذ کیا ہے؟ مگر سنت میں کوئی ایسی چیز نہ مل سکی"۔

"سنت سے جو کچھ ثابت ہے وہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جرابوں اور جوتوں پر مسح فرمایا ہے۔" نسائی کے سوا کتب سنن میں اور مسند احمد میں مغیرہ ابن شعبہؓ کی روایت موجود ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور (مسح علی الجوربین والنعلین) اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح فرمایا۔ ابو داؤدؒ کا بیان ہے کہ حضرت علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، براء ابن عازبؓ، انس ابن مالکؓ ابوامامہؓ، سہیل بن سعدؓ اور عمرو بن حریثؓ نے جرابوں پر مسح کیا نیز حضرت عمرؓ اور

حضرت عباسؓ سے بھی یہ فعل مروی ہے، بلکہ بیہقی نے ابن عباسؓ اور انس بن مالکؓ سے طحاوی نے اویس ابن اوسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف جوتوں پر مسح فرمایا۔ اس میں جرابوں کا ذکر نہیں ہے، اور یہ ہی عمل حضرت علیؓ سے بھی منقول ہے، ان مختلف روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف جراب اور جرابیں پہنے ہوئے جوتے پر بھی مسح کرنا اسی طرح جائز ہے جس طرح چمڑے کے موزوں پر مسح کرنا درست ہے۔ ان روایات میں کہیں یہ نہیں ملتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فقہاء کی تجویز کردہ شرائط میں سے کوئی شرط بیان فرمائی ہو اور نہ ہی یہ ذکر کسی جگہ ملتا ہے کہ جن جرابوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اور صحابہ کرام نے مسح فرمایا وہ کس چیز کی تھیں۔

اس لئے میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ فقہاء کی عائد کردہ ان شرائط کا کوئی ماخذ نہیں اور فقہاء چونکہ شارع نہیں اس لئے ان کی شرطوں پر اگر کوئی عمل نہ کرے تو وہ گنہگار نہ ہوگا۔ اس تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر قسم کے موزوں پر اطمینان کے ساتھ مسح کیا جاسکتا ہے چاہے وہ اونی ہوں یا سوتی، نائلون کے ہوں یا کسی اور ریشے کے، چمڑے کے ہوں یا آئل کلاتھ کے اور ریگزین کے حدیہ کہ اگر پاؤں پر کپڑا لپیٹ کر بھی مسح کر لیا جائے تو اس پر بھی جائز ہے۔ "

ان مفکر کے علاوہ علامہ ابن تیمیہؒ نے بھی اپنے فتویٰ کی کتاب جلد دوم میں بھی یہ فتوی دیا ہے۔ اور حافظ ابن قیم اور علامہ ابن حزم کا بھی یہ ہی مسلک ہے، کہ کسی قید کے بغیر ہر قسم کے موزے پر مسح کیا جاسکتا ہے۔

آخر میں مستدعی ہوں کہ اپنے مصروف اوقات میں سے اس دینی مسئلہ کو حل فرماکر مرسل فرمادیں گے۔ فتوی مدلل اور مفصل درکار ہے۔

آپ کے فتوی کا منتظر رہوں گا تاکہ اس الجھن سے نکل کر راہ راست پاسکوں۔

المنتظر الجواب

محمد طاہر غوری معرفت مدرسہ تعلیم النساء چشتیاں، ضلع بہاولنگر

الجواب باللہ التوفیق

جس قسم کے سوتی، اونی یا نائیلون کے موزے آجکل رائج ہیں، ان پر مسح کرنا ائمہ مجتہدین میں سے کسی کے نزدیک جائز نہیں، آپ کا خیال غلط ہے کہ اس مسئلے میں فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ایسے باریک موزوں کے بارے میں تمام ائمہ مجتہدین اس پر متفق ہیں کہ ان پر مسح کرنا جائز نہیں ہے چنانچہ ملک العلماء کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:۔

فان کانا رقیقین یشفان الماء لا یجوز المسح علیهما بالاجماع

پس اگر موزے اتنے باریک ہوں کہ ان میں سے پانی چھن سکتا ہو تو ان پر بہ اجماع مسح جائز نہیں ہے۔

(بدائع الصنائع ص ۱۰ ج ۱)

اور علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

ولا یجوز المسح علی الجورب الرقیق من غز ل اوشعر بلا خلاف، ولو کان ثخینا یمشی معه فرسخا فصا عدا فعلی الخلاف

(البحر الرائق ص ۱۹۲ ج ۱)

اس سے معلوم ہوا کہ جن موزوں میں "ثخین" کی شرائط نہ پائی جاتی ہوں، یعنی ان میں پانی چھن جاتا ہو، یا وہ کسی چیز سے باندھے بغیر محض اپنی موٹائی کی بناء پر کھڑے نہ رہ سکتے ہوں، یا ان میں ایک کوس تک بغیر جوتے کے چلنا ممکن نہ ہو، ان پر مسح کرنا کسی بھی مجتہد کے مذہب میں جائز نہیں، ہاں جن موزوں

میں یہ تینوں شرائط پائی جاتی ہوں، ان پر مسح کے جواز و عدم جواز میں اختلاف ہے۔

جہاں تک جناب سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا تعلق ہے، انہوں نے بہت سے مسائل میں جمہور امت سے الگ راستہ اختیار کیا ہے، یہ مسئلہ بھی ایسا ہی ہے جس میں انہوں نے جمہور فقہاء کی مخالفت کر کے سخت غلطی کی ہے، آپ نے ان کے جو دلائل ذکر کئے ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ موصوف نے مسئلے کی اصل حقیقت کو پوری طرح سمجھنے کی کوشش ہی نہیں فرمائی۔ آپ کے اطمینان کے لئے مسئلے کی حقیقت مختصراً عرض کی جاتی ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ قرآن کریم نے سورہ مائدہ میں وضو کا جو طریقہ بیان فرمایا ہے اس میں پوری وضاحت کے ساتھ پاؤں کو دھونے کا حکم دیا ہے، نہ کہ ان پر مسح کرنے کا۔ لہٰذا قرآن کریم کی اس آیت کا تقاضا یہ ہے کہ وضو میں ہمیشہ پاؤں دھوئے جائیں، اور ان پر مسح کسی صورت میں بھی جائز نہ ہو یہاں تک کہ جب کسی شخص نے چمڑے کے موزے پہنے ہوئے ہوں اس وقت بھی مسح کی اجازت نہ ہو، لیکن چمڑے کے موزوں پر مسح کی جو اجازت باجماعِ امت دی گئی، اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے موزوں پر مسح کرنا اور اسکی اجازت دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے تواتر کے ساتھ ثابت ہے جس کا انکار ممکن نہیں۔ اگر مسح علی الخفین کے جواز پر دو تین ہی حدیثیں ہوتیں تب بھی ان کی بناء پر قرآن کریم کے مذکورہ صریح حکم میں کوئی تقیید درست نہ ہوتی، کیونکہ اخبارِ احاد سے قرآن کریم پر زیادتی یا اسکا نسخ یا اس کی تقیید جائز نہیں ہوتی۔ لیکن چونکہ مسح علی الخفین کی احادیث معنیً متواتر ہیں، اس لئے ان متواتر احادیث کی روشنی میں تمام امت کا اس پر اجماع منعقد ہو گیا کہ قرآن کریم کی آیت میں پاؤں دھونے کا حکم اس صورت کے ساتھ مخصوص ہے جب انسان نے "خفین" (یعنی چمڑے کے موزے) نہ پہن رکھے ہوں، چنانچہ:۔ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں:۔

ماقلت بالمسح حتی جاء فی فیه
ضوء النهار (البحرالرائق ص۱۷۳ ج۱)

میں مسح علی الخفین کا اس وقت تک قائل نہیں ہوا جب تک میرے پاس روز روشن کی طرح اس کے دلائل نہیں پہنچ گئے۔

چنانچہ "مسح علی الخفین" کا حکم اسی (۸۰) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے روایت کیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں لکھتے ہیں:۔

وقد صرح جمع من الحفاظ بان المسح
علی الخفین متواتر وجمع بعضهم رواته
فجاوزوا لثمانین منهم العشرة

(نیل الاوطار ص۱۷۶ ج۱)

حفاظ کی ایک بڑی جماعت نے تصریح کی ہے کہ مسح علی الخفین کا حکم متواتر ہے، اور بعض حضرات نے اس کے روایت کرنیوالے صحابہ کو جمع کیا تو وہ اسی (۸۰) سے متجاوز تھے جن میں عشرۂ مبشرہ بھی شامل ہیں۔

اور حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:۔

ادرکت سبعین بدریا من الصحابة
کلهم کانوا یرون المسح علی الخفین۔

(تلخیص الحبیر ص۱۵۸ ج۱ وبدائع ص۷ ج۱)

اگر مسح علی الخفین کا حکم ایسے تواتر یا استفاضے کے ساتھ ثابت نہ ہوتا تو قرآن کریم نے پاؤں دھونے کا جو حکم دیا ہے اس میں کسی تخصیص یا تقیید کی گنجائش نہیں تھی، چنانچہ امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں:۔

انما یجوز نسخ القران بالسنة اذاوردت
کوزودالمسح علی الخفین فی الا ستفاضة

(احکام القرآن للجصاص ص۴۲۵ ج۲)

"سنت نبویہ سے قرآن کریم کے کسی حکم کو منسوخ (بمعنی مقید) کرنا اسی وقت جائز ہو سکتا ہے جب وہ سنت ایسے تواتر سے ثابت ہو جیسے مسح علی الخفین ثابت ہے۔"

خلاصہ یہ ہے کہ وضو میں پاؤں دھونے کا قرآنی حکم ایسی چیز نہیں ہے جسے دو تین روایتوں کی بنیاد پر کسی خاص حالت کے ساتھ مخصوص کر دیا جائے، بلکہ اس کے لئے ایسا تواتر درکار ہے جیسا مسح علی الخفین کی احادیث کو حاصل ہے۔ اب "خفین" (چمڑے کے موزوں) کے بارے میں تو یہ تواتر موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر مسح خود بھی فرمایا اور دوسروں کو بھی اس کی اجازت دی، لیکن "خفین" کے سوا کسی چیز پر مسح کرنے کے بارے میں ایسا تواتر موجود نہیں ہے۔ اور "خفین" چونکہ عربی زبان میں صرف چمڑے کے موزوں کو کہتے ہیں، کپڑے کے موزوں کو "خف" نہیں کہا جاتا، اس لئے یہ اجازت صرف چمڑے ہی کے موزوں کے ساتھ مخصوص رہے گی، دوسرے موزوں کے بارے میں قرآن کریم کے اصلی حکم یعنی پاؤں دھونے پر ہی عمل ہو گا۔ ہاں اگر کپڑے کے موزے اتنے ثخین (موٹے) ہوں کہ وہ اپنی خصوصیات اور اوصاف میں چمڑے کے ہم پایہ ہو گئے ہوں، یعنی نہ تو ان میں پانی چھنتا ہو، نہ انہیں کھڑا رکھنے کے لئے کسی بیرونی سہارے کی ضرورت ہو اور انکو پہن کر میل دو میل چل سکتے ہوں تو ایسے موزوں کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہو گیا، بعض فقہاء نے فرمایا کہ چونکہ ایسے موزے چمڑے ہی کے معنی میں آگئے ہیں اس لئے ان پر بھی مسح جائز ہونا چاہئے، اور بعض حضرات نے فرمایا کہ "چونکہ مسح کرنا تواتر کے ساتھ صرف خفین (چمڑے کے موزوں) پر ہی ثابت ہے، اس لئے ان پر مسح کرنا درست نہیں، گویا موزے تین قسم کے ہو گئے۔

(۱) چمڑے کے موزے جنہیں خفین کہا جاتا ہے، ان پر مسح باجماع جائز ہے۔

(۲) وہ باریک موزے جو نہ چمڑے کے ہوں، اور نہ ان میں چمڑے کے اوصاف پائے جاتے ہوں، جیسے آجکل کے سوتی، اونی یا نائیلون کے موزے، ان کے بارے میں اجماع ہے کہ ان پر مسح جائز نہیں کیونکہ ایسے موزوں پر مسح کرنا ایسے دلائل سے ثابت نہیں جن کی بناء پر پاؤں دھونے کے قرآنی حکم کو چھوڑا جاسکے۔

(۳) وہ موزے جو چمڑے کے تو نہیں ہیں، لیکن ان میں موٹے ہونے کی بناء پر اوصاف چمڑے ہی کے پائے جاتے ہیں۔ ان پر مسح کے جواز میں فقہاء کا اختلاف ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جو موزے چمڑے جیسے نہ ہوں، ان پر مسح کے عدم جواز میں مجتہدین امت کا کوئی اختلاف نہیں، اور اس کی وجہ یہی ہے کہ پاؤں دھونے کے قرآنی حکم کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جاسکتا جب تک کہ مسح کا حکم ایسے تواتر سے ثابت نہ ہو جائے جس تواتر سے مسح علی الخفین کا جواز ثابت ہے۔ لہذا فقہاء کرام نے کپڑے کے موزوں پر مسح کے لئے جو شرطیں لگائی ہیں وہ اپنی طرف سے نہیں لگائیں، بلکہ ان موزوں میں چمڑے کے اوصاف کے تحقق کے لئے لگائی ہیں۔ اور اس میں بھی اختلاف رہا ہے کہ ان شرائط کے تحقق کے بعد بھی ان پر مسح جائز ہے یا نہیں۔

حقیقت مسئلہ کی اس وضاحت کے بعد اب ان روایات کو دیکھئے جن میں جوربین (جورابوں) پر مسح کا ذکر آیا ہے، سارے ذخیرہ حدیث میں یہ کل تین حدیثیں ہیں ایک حضرت بلال؄ سے مروی ہے، ایک حضرت ابو موسیٰ اشعری؄ سے، اور ایک حضرت مغیرہ بن شعبہ (رضی اللہ عنہم) سے۔ حضرت بلال؄ کی حدیث معجم صغیر طبرانی میں ہے، اور حضرت ابو موسیٰ؄ کی ابن ماجہؒ اور بیہقیؒ وغیرہ نے روایت کی ہے، لیکن حافظ زیلعیؒ نے ان دونوں کے بارے میں ثابت کیا ہے کہ یہ دونوں سنداً ضعیف ہیں۔

(نصب الرایہ ص ۱۸۳ ص ۱۸۴ ج ۱)

اور حضرت ابو موسیٰؓ کی حدیث کے بارے میں تو امام ابو داؤدؒ نے بھی لکھا ہے کہ لیس بالمتصل ولا بالقوی (بذل المجہو ص ۹۶ ج ۱) لہٰذا یہ دونوں روایتیں تو خارج از بحث ہیں۔

اب صرف حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کی حدیث رہ جاتی ہے، اس کا معاملہ بھی یہ ہے کہ اگرچہ امام ترمذیؒ نے اس کو "حسن صحیح" کہا ہے، لیکن دوسرے جلیل القدر محدثین نے امام ترمذیؒ کے اس قول پر سخت تنقید کی ہے، امام ابو داؤدؒ اس حدیث کو روایت کر کے لکھتے ہیں:۔

وکان عبدالرحمٰن بن مهدی لایحدث بهذه الحدیث لان المعروف عن المغیره ان النبی صلی الله علیه وسلم مسح علی الخفین۔

(بذل المجہود ص ۹۶ ج ۱)

حضرت عبدالرحمٰن بن مہدیؒ یہ حدیث بیان نہیں کیا کرتے تھے کیونکہ حضرت مغیرہؓ سے جو معروف روایتیں ہیں وہ مسح علی الخفین کی ہیں، (نہ کہ جوربین پر مسح کی)

امام نسائیؒ سنن کبریٰ میں لکھتے ہیں:۔

لا نعلم احداتابع انه ابا قیس علی هذه الروایة، والصحیح عن المغیرد انه علیه السلام مسح علی الخفین

(نصب الرایہ ص ۱۸۳ ج ۱)

یہ روایت ابو قیس کے سوا کسی نے روایت نہیں کی، اور ہمارے علم میں کوئی اور راوی اسکی تائید نہیں کرتا، البتہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت مسح علی الخفین ہی کی

ہے۔
اسکے علاوہ امام مسلمؒ امام بیہقیؒ، سفیان ثوریؒ، امام احمدؒ یحییٰ بن معینؒ، علی بن المدینیؒ، اور دوسرے محدثین نے اس روایت کو ابو قیس اور ھزیل بن شرجیل دونوں کے ضعف کی بنا پر ضعیف قرار دیا ہے، اور علامہ نوویؒ شارح صحیح مسلم لکھتے ہیں:-

کل واحد من هولاء لوانفرد قدم علی الترمذی، مع ان الجرح مقدم علی التعدیل، واتفق الحفاظ علی تضعیفه، ولا یقبل قول الترمذی انه حسن صحیح۔

(نصب الرایہ بحوالہ بالا)

جن حضرات نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اگر ان میں سے ہر ایک تنہا ہوتا تب بھی وہ امام ترمذیؒ پر مقدم ہوتا، اس کے علاوہ یہ قاعدہ ہے کہ جرح تعدیل پر مقدم ہوتی ہے، اور حفاظ حدیث اسکی تضعیف پر متفق ہیں، لہٰذا ترمذی کا یہ قول کہ، یہ "حسن صحیح ہے" قابل قبول نہیں۔

یہ ہے اس حدیث کی اسنادی حیثیت جسے مودودی صاحب نے اپنی دلیل میں پیش کیا ہے، آپ نے دیکھا کہ اول تو اکثر حفاظ حدیث کے نزدیک یہ حدیث ضعیف اور ناقابل استدلال ہے۔

دوسرے اگر بالفرض امام ترمذیؒ کے قول کے مطابق اسے صحیح مان لیا جائے تو

پورے ذخیرہ حدیث میں تنہا یہ ایک روایت ہوگی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جوربین پر مسح کرنا مذکور ہے۔

اب آپ غور فرمایئے کہ قرآن کریم نے پاؤں دھونے کا جو صریح حکم دیا ہے اسے صرف اس ایک روایت کی بنا پر کیسے چھوڑ دیا جائے، جب کہ ائمہ

حدیث نے اسپر شدید تنقید بھی کی ہے؟ آپ پیچھے دیکھ چکے ہیں کہ مسح علی الخفین کا حکم اس وقت ثابت ہوا جب اسکی احادیث تواتر کی حد تک پہنچ گئیں، اور امام ابو یوسف" فرماتے ہیں کہ اگر مسح علی الخفین کی احادیث اتنی کثرت کے ساتھ نہ ہوتیں تو پاؤں دھونے کے قرآنی حکم کو چھوڑنے کی گنجائش نہ تھی۔ لیکن مسح علی الجوربین کی احادیث متواتر تو کیا ہوتیں، پورے ذخیرہ حدیث میں اسکی صرف تین روایتیں ہیں، ان میں سے دو تو بالاتفاق ضعیف ہیں اور ایک کو اکثر محدثین نے ضعیف کہا ہے، صرف امام ترمذی" اسے صحیح کہتے ہیں۔ ایسی روایات کی بناء پر قرآن کریم کے کسی حکم میں کوئی تخصیص یا قید پیدا نہیں کی جاسکتی، چنانچہ امام ابو بکر جصاص رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"والا صل فیه انه قدثبت ان مراد الایة الغسل علی ماقد منا، فلو لم ترد الاثار المتواترة علی النبی صلی الله علیه وسلم فی المسح علی الخفین لما اجزنا المسح ...... ولمالم تردالا ثارفی جواز المسح علی الجوربین فی وزن ورودهافی المسح علی الخفین ابقینا حکم الغسل علی مراد الایة"۔

(احکام القرآن للجصاص ج ۲ ص ۴۲۸)

مسئلے کی حقیقت یہ ہے کہ آیت کی اصلی مراد پاؤں دھونا ہے جیسے کہ پیچھے گزر چکا، لہٰذا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح علی الخفین کی متواتر احادیث ثابت نہ ہوتیں تو ہم کبھی مسح علی الخفین کو جائز قرار نہ دیتے.......... اور چونکہ جوربین (کپڑے کے موزوں) پر مسح کی احادیث اس وزنی طریقے سے مروی نہیں ہیں جس وزنی طریقے سے مسح علی الخفین کی احادیث مروی ہیں۔ اس لئے ہم نے وہاں آیت قرآنی کی اصل مراد یعنی پاؤں دھونے کے حکم کو برقرار رکھا

ہے۔

اب صرف یہ سوال رہ جاتا ہے کہ جن حضرات صحابہ کرام ؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے جوربین پر مسح کیا یا اسکی اجازت دی توان کے اس عمل کی کیا وجہ تھی؟ اسکا جواب یہ ہے کہ صحابہ کرام ؓ کے ان آثار میں کہیں بھی یہ صراحت نہیں ہے کہ جوربین کپڑے کے باریک موزے تھے، اور جب تک یہ صراحت نہ ہو اس وقت تک ان آثار سے باریک موزوں پر مسح کا جواز کیسے ثابت ہو سکتا ہے؟ چنانچہ مشہور اہل حدیث عالم علامہ شمس الحق صاحب عظیم آبادی لکھتے ہیں:۔

ان الجورب یتخذمن الادیم وکذامن الصوف وکذامن القطن ویقال لکل من ھذہ انہ جورب، ومن المعلوم ان ھذہ الرخصہ بھذا العموم لا تثبت الا بعدان یثبت ان الجوربین الذین مسح علیھما النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانا من صوف الخ

(عون المعبود ص ۶۲ ج ۱)

"یعنی جوربین کھال کے بھی ہوتے ہیں، اون کے بھی اور روئی کے بھی، اور ہر ایک کو جورب کہا جاتا ہے، اور ہر قسم کے موزے پر مسح کی اجازت اس وقت تک ثابت نہیں ہو سکتی جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے جوربین پر مسح فرمایا۔" بلکہ اس سے بھی زیادہ یہ ثابت ہے کہ

ان حضرات نے جن جوربین پر مسح فرمایا وہ یا تو چمڑے کے تھے یا اپنی موٹائی کی وجہ سے چمڑے کے موزوں کی طرح تھے، اور ان میں چمڑے کے موزوں کی صفات پائی جاتی تھیں، چنانچہ مصنف ابن ابی شیبہ میں روایت ہے:۔

حدثنا ھشیم قال اخبر نایونس عن الحسن وشعبہ عن قتادۃ عن سعید بن المسیب والحسن

انهما قالا: يمسح على الجوربين اذا كانا صفيقين (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۸۸ ج ۱)

حضرت سعید بن مسیبؒ اور حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ جرابوں پر مسح جائز ہے، بشرطیکہ وہ خوب موٹی ہوں۔ واضح رہے کہ ثوب صفیق اس کپڑے کو کہتے ہیں جو خوب مضبوط اور دبیز ہو ملاحظہ ہو قاموس اور مختار الصحاح وغیرہ۔

حضرت حسن بصریؒ اور حضرت سعید بن المسیبؒ دونوں جلیل القدر تابعین میں سے ہیں اور انھوں نے صحابہ کرامؓ کا عمل دیکھ کر ہی یہ فتوی دیا ہے۔

لہٰذا ان حضرات کے عمل اور فتوی سے جو بات ثابت ہوئی وہ اس سے زائد نہیں کہ جو موزے بہت موٹے ہونے کی بنا پر چمڑے کے اوصاف کے حامل ہوں، ان پر مسح جائز ہے، اور اس موٹائی کی وضاحت کے لئے میں نے وہ تین شرائط ذکر کی ہیں کہ ایک تو ان میں پانی نہ چھنے دوسرے وہ کسی چیز سے باندھے بغیر اپنی موٹائی کی وجہ سے خود کھڑے رہیں، اور تیسرے یہ کہ ان کو پہن کر میل دو میل چلنا ممکن ہو، ایسے موزے چونکہ چمڑے کے اوصاف کے حامل ہوتے ہیں، اس لئے ان کو بھی اکثر فقہا نے "مسح علی الخفین" کی احادیث کی دلالت النص اور مذکورہ آثار صحابہؓ کی بناء پر "خفین" کے حکم میں داخل کر لیا، چنانچہ علامہ ابن الہمامؒ تحریر فرماتے ہیں:۔

لا شک ان المسح على الخف على خلاف القياس، فلا يصلح الحاق غيره به، الا اذا كان بطريق الدلالة، وهوان يكون ى معناه، ومعناه الساتر لمحل الفرض الذى هو بعدد متابعة المشى فيه ى السفر وغيره۔

(فتح القدیر ص ۱۰۹ ج ۱)

"اس میں کوئی شک نہیں کہ مسح علی الخفین کی مشروعیت خلاف قیاس ہوئی ہے لہذا کسی دوسری چیز کو ان پر قیاس نہیں کیا جا سکتا، الا یہ کہ وہ دلالۃ النص کے طریقے پر خفین کے معنی میں داخل ہو، ارر خفین کے معنی ایک ایسے موزے کے ہیں جنہوں نے پاؤں کو بالکل ڈھانپ رکھا ہو اور ان میں سفر وغیرہ کے دوران مسلسل چلنا ممکن ہو"۔

لہذا فقہاء نے جوربین پر مسح کے لئے جو شرائط مقرر کی ہیں، ان کی یہ تعبیر بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہے کہ حدیث میں مسح علی الجوربین کی اجازت مطلق تھی، اور انہوں نے اپنی طرف سے شرائط عائد کر کے اسے مقید کر دیا بلکہ واقعہ یہ ہے کہ اصولی اعتبار سے پاؤں دھونے کے فریضے کو چھوڑ کر مسح کرنے کا حکم اس وقت تک ثابت نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس پر احادیث متواترہ موجود نہ ہوں، خفین میں چونکہ ایسی احادیث موجود تھیں، اس لئے وہاں مسح کی اجازت دیدی گئی، لیکن جوربین پر مسح کسی ایسی حدیث سے بھی ثابت نہیں جو متفق علیہ طور پر صحیح ہو، لہذ ان پر مسح کی اجازت نہیں دی جا سکتی تھی، الا یہ کہ وہ جوربین خفین کی صفات کے حامل ہو کر خفین کے حکم میں بدلالۃ النص داخل ہو جائیں، اور چونکہ صحابہؓ و تابعین سے ایسے ہی موزوں پر مسح ثابت تھا، اس لئے بیشتر فقہاء نے اسکی اجازت دی۔ اور "خفین" کی بنیادی صفات کو مذکورہ تین شرائط کے ذریعہ بیان کر دیا۔ اور اسپر تمام ائمہ مجتہدین کا اجماع منعقد ہو گیا۔

جہاں تک علامہ ابن حزمؒ یا علامہ ابن تیمیہؒ اور علامہ ابن قیمؒ کا تعلق ہے، ان کا مقام بلند اپنی جگہ ہے لیکن انہوں نے بہت سے مسائل میں جمہور امت سے الگ راہ اختیار کی ہے جسے امت نے بحیثیت مجموعی قبول نہیں کیا، بالخصوص اس مسئلے میں تو انہوں نے اپنے مسلک پر کوئی دلیل بھی نہیں دی۔ لہذا پوری امت کے فقہاء، محدثین اور مجتہدین کے مقابلے میں صرف ان تین حضرات کی

رائے پر عمل کر کے پاؤں دھونے کے قرآنی حکم کو ترک کر دینا ایک سنگین جسارت ہے اور اس "اجتہاد" کا تو کوئی جواب ہی نہیں ہے کہ "اگر پاؤں پر کپڑا لپیٹ کر بھی مسح کر لیا جائے تو اس پر بھی مسح جائز ہے۔" ساری امت کے تمام فقہاء، تمام محدثین اور تمام مجتہدین کے بارے میں تو یہ الزام ہے کہ ان کے اس قول کا کوئی ماخذ نہیں، حالانکہ ان کے ناقابل انکار دلائل آپ پیچھے دیکھ چکے ہیں اور دوسری طرف اپنا خود "اجتہاد" یہ ہے کہ بلاوجہ پاؤں پر کپڑا لپیٹ کر اس پر بھی مسح کیا جاسکتا ہے۔ کیا اس لایعنی حرکت کی خاطر پاؤں دھونے کے قرآنی حکم کو ترک کرنے کا بھی کوئی ماخذ ہے؟

آپ نے جناب سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کی جو عبارت نقل فرمائی ہے اس میں چونکہ جوتوں پر مسح کرنے کا بھی ذکر ہے، اس لئے اسکی حقیقت بھی آخر میں مختصراً عرض ہے۔

جوربین اگر موٹے ہوں تو ان پر مسح کرنے کے تو بعض فقہاء قائل بھی ہیں، لیکن جوتوں پر مسح کرنا تو کسی بھی امام کے مذہب میں جائز نہیں:۔

"لم یذهب احد من الائمة الی جواز المسح علی النعلین

(معارف السنن ص ۳۴۷ ج ۱)

ائمہ میں سے کوئی بھی جوتوں پر مسح کرنے کا قائل نہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جوتوں پر مسح کرنا اس وقت ثابت ہے جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہی سے باوضو ہوتے تھے، لیکن نئی نماز کے لئے تازہ وضو فرماتے تھے، ایسی حالت میں چونکہ وضو پہلے سے ہوتا تھا، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پاؤں دھونے کے بجائے اپنے جوتوں پر ہاتھ پھیر لیتے تھے، چنانچہ "صحیح ابن خزیمہ" میں روایت ہے:۔

عن علی انه دعا بکوز من ماء ثم توضا
وضوء خفیفا ومسح علی نعلیه،
ثم قال ھکذا وضوء رسول الله صلی الله
علیه وسلم للطاھر مالم یحدث۔

(صحیح ابن خزیمہؒ ص ۱۰۰ ج ۱ باب ۱۵۴ حد ۲۰۰)

"حضرت علیؓ نے پانی کا ایک گلاس منگوایا، اور بہت مختصر وضو کیا اور اپنے جوتوں پر مسح کیا، پھر فرمایا: طہارت کی حالت میں جب تک وضو نہ ٹوٹا ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح وضو فرمایا کرتے تھے۔

اس وضاحت کے بعد "جوتوں پر مسح" ثابت کرنے والی روایات سے بے وضو آدمی کے لئے جوتوں پر مسح کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

لہٰذا

امت کے تمام مستند فقہاء و مجتہدین کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ باریک موزے جن سے پانی چھن جاتا ہو، یا وہ کسی چیز سے باندھے بغیر پنڈلی پر کھڑے نہ رہتے ہوں، یا ان میں میل دو میل مسلسل چلنا ممکن نہ ہو، ان پر مسح جائز نہیں ہے اور نہ جوتوں پر مسح درست ہے۔ اور چونکہ ہمارے زمانے میں جو سوتی، اونی، نائیلون کے موزے رائج ہیں وہ باریک ہوتے ہیں اور ان میں مذکورہ اوصاف نہیں پائے جاتے، اس لئے ان پر مسح کسی حال میں جائز نہیں ہے، اور جو شخص ایسا کرے

گا تو امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمدؒ بلکہ کسی بھی مجتہد کے مسلک میں اسکا وضو صحیح نہیں ہوگا۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ

(بشکریہ ماہنامہ البلاغ، جمادی الاولیٰ ۱۳۹۷ھ)

الحمد لله رب العالمين

تاخیر رکن کی وہ مقدار کیا ہے؟

جس سے سجدہ سہو واجب ہو

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط و ترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"یاایھا الذین آمنوا علیکم انفسکم لایضرکم من ضل اذااھتدیتم الی اللہ مرجعکم جمیعاً فینبئکم بما کنتم تعملون "

(سورۃ المائدہ، آیت نمبر ۱۰۵)

اے ایمان والو! تم اپنے آپ کی خبر لو، اگر تم سیدھے راستے پر آگئے (تم نے ہدایت حاصل کرلی۔ صحیح راستہ اختیار کرلیا) تو جولوگ گمراہ ہیں۔ ان کی گمراہی تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ تم سب کو اللہ کی طرف لوٹنا ہے وہاں پر اللہ تعالیٰ تمہیں بتائیں گے کہ تم دنیا کے اندر کیا کرتے رہے ہو۔

تاخیر رکن کی وہ مقدار کیا ہے جس سے سجدہ سہو واجب ہو؟

سوال:

منیۃ المصلی میں لکھا ہے کہ پہلی رکعت اور تیسری رکعت میں محض بیٹھنے سے سجدہ سہو لازم آتا ہے اور یہ عبارت ہے ویجب سجدۃ السھو بمجرد الجلوس اور صاحب مفتاح الصلواۃ نے ایک تسبیح کی مقدار بیٹھنے کی قید لگائی ہے۔ اور شامی نے لکھا ہے کہ مجرد جلوس موجب سہو نہیں ہے یعنی بقدر جلسہ استراحت اگر سہواً کوئی شخص جلسہ کرے تو سجدہ سہو واجب نہیں کیونکہ یہ جلسہ استراحت کا اختلاف بین الشافعیۃ والحنفیۃ اختلاف فی السنیۃ وعدم السنیۃ ہے پس جس نے جلسہ استراحت کی مقدار جلسہ کیا اس نے سہواً ترک سنت کیا اور سجدہ سہو ترک واجب سے ہوتا ہے نہ ترک سنت سے۔ خود مجھے ایسا اتفاق ایک مرتبہ ہو گیا تو میں نے شامی کی رائے کو راجح سمجھ کر اس

پر عمل کر لیا تھا مگر پھر بھی اپنے جی کو اس مسئلہ میں پورا اطمینان نہیں ہے اسلئے یہ معلوم کرنا ہے کہ اس مسئلہ میں حضور کی کیا تحقیق ہے۔

جواب از مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

الجواب مجھ کو بھی مدت سے تردد ہے مگر عمل اس پر ہے کہ بمجرد جلوس سجدہ سہو کرتا ہوں لا لانہ ترک السنۃ بل لان فیہ التاخیر فی القیام۔ اور ایک تسبیح کی مقدار تو عادۃ جلوس ہو ہی جاتا ہے اس میں ذرا غور کیجئے ۲۰؍ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ (امداد الفتاوی ج ۱ ص ۳۵۱)

تحقیق! از مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہم

اقول و باللہ آستعین :۔ عبارات ذیل زیر بحث مسئلے میں قابل غور ہیں:۔

(۱) قال فی ملتقی الا بحر ویجب ان قرأفی رکوع اوقعود اوقدم رکنا اواخرہ اوکررہ او غیرو اجبا او ترکہ کرکوع قبل القرائۃ و تاخیر القیام الی الثالثۃ بزیادۃ علی التشہد، وقال شارمہ العلامہ شیخ زادہ واختلفوافی مقدار الزیادۃ فقال بعضہم بزیادۃ حرف وکلام المصنف یشیرالی ہذا وقال بعضہم بقدر رکن وھوالصحیح کما فی اکثر الکتب (مجمع الانہر ص ۱۴۸ ج ۱)

(۲) وقال تحتہ شارحہ العلامۃ ابن عابدین بقدر رکن (بالحوالۃ المسطورۃ)

(٣) قال الا مام ظهير الدين المرغيناني لا يجب بقوله اللهم صل على محمد واىما المعتبر مقدارمايو دى فيه ركنا كذافى الظهيرية (برجندی شرح وقایہ ص ١٣٩ ج ١)

(٤) قال ابن البزاز الكردرى سهافى صلوته انها الظهر اوالعصر اوغيرذلک ان تفكر قدرمايودى فيه ركن كالركوع لزم ان قليلا فان شك فى صلواة صلاها الخ
(الجامع الوجیز علی ہامش الہندیہ ص ٧٠ ج ٤)

ان تمام عبارات سے مشترکہ طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ تاخیر واجب کی مقدار اکثر فقہاء نے یہ قرار دی ہے کہ اتنی دیر تاخیر ہو جائے جس میں کوئی رکن نماز مثلاً رکوع یا سجدہ وغیرہ ادا ہو سکے، اور وہ تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنے کے وقفے میں ہوتا ہے، به صرح الطحطاوى فى حاشيته على المراقى حيث قال ولم يبينوا قدر الركن وعلى قياس ماتقدم ان يعتبرالركن مع سنته وهو مقدر بثلاث تسبيحات
(طحطاوی ص ٢٥٨ ج ١)

اس قول کے علاوہ بھی بہت سے اقوال ذکر کئے گئے ہیں جن میں سے یا تو مرجوح ہیں یا وہ ہیں کہ جن کا مآل یہی نکلتا ہے۔

صاحب تنویر الابصار نے اس مسئلہ کو دو جگہ ذکر کیا ہے۔ اور بظاہر دونوں [illegible] معلوم ہوتا ہے، باب [illegible] الصلوٰۃ میں ان کی [illegible] ہے (فان زادعامدا كره) فتجب الاعادة (اوساهيا وجب عليه سجود السهواذاقال اللهم صل على محمد) فقط (على المذهب) المفتى به لا الخصوص الصلواة بل لتاخير القيام (شامی ص ٤٧٧ ج ١) اس کے تحت علامہ شامی نے کئی اقوال نقل کر کے بحر، زیلعی، شرح منیہ کبیری، وغیرہ سے اسی کو صحیح قرار دیا ہے، اور علامہ رملی اور شرح منیہ صغیری سے وعلی ال محمد کی

زیادتی کا مرجح ہونا ذکر کیا ہے۔

اورباب سجود السھو میں صاحب تنویر فرماتے ہیں (وتاخیر قیام الی الثالثة بزیادة علی التشهد بقدر رکن) اور صاحب درمختار نے لکھا ہے و قیل بحرف وفی الزیلعی الاصح وجوبه باللهم صل علی محمد۔ علامہ ابن عابدین ؒ نے اس تعارض کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا (قوله و الزیلعی الخ) جزم به المصنف فی متنه فی فصل اذا اراد الشروع وقال انه المذهب واختاره فی البحر تبعا للخلاصة والخانیة والظاهرانه لاینافی قول المصنف هنا بقدر رکن تامل (شامی ص ۶۹۲ ج ۱) جس سے معلوم ہوا کہ اللهم صل علی محمد اور بقدر رکن دونوں اقوال کا حاصل اور مال ایک ہی نکلتا ہے، تو گویا جس جس نے اللهم صل علی محمد کو مقدار تاخیر قرار دیا ہے اس نے بقدر رکن کے قول کے منافی کوئی بات نہیں کہی، وبالعکس۔

رہی وہ عبارت جو منیۃ المصلی میں ہے کہ اگر کوئی شخص پہلی یا تیسری رکعت کے آخر میں بیٹھ جائے تو مطلق بیٹھ جانے ہی سے سجدہ سہو واجب ہو جائے گا، خواہ مقدار رکن بیٹھا ہو یا نہیں۔ اسی طرح اس میں یہ بھی ہے کہ جلسہ استراحت سے سجدہ سہو لازم آجائیگا، (کبیری ص ۴۳۲) سو اس بارہ میں تحقیق وہ ہے جو درمختار اور ردالمحتار میں لکھی گئی وھوھذا۔

(۱) قال العلامة الحصکفی فی واجبات الصلواة و ترک قعود قبل ثانیة او رابعة وکل زیادة تتخلل بین الفرضین۔ وقال الشامی تحته و کذاالقعدة فی اخرارکعة الا ولی اوالثالثة فیجب ترکها ویلزم من فعلها ایضا

تاخیر القیام الی الثانیة اوالرابعة عن محله وهذا اذا کانت القعدة طویلة اما الجلسة الخفیفة التی استحبها الشافعی" فترکها غیر واجب عند نابل هوالا فضل۔ (شامی ص ۴۳۸ ج ۱)

(۲) قال فی الدرالمختار و یکبر للنهوض علی صدور قد میه بلا اعتماد و قعود استراحة ولو فعل لا باس، وقال الشامی" تحته قال شمس الائمة الحلوانی الخلاف فی الافضل حتی لو فعل کما هو مذ هبنا لا باس به عند الشافعی ولو فعل کما هو مذهبه لا باس به عندنا کذافی المحیط اه قال فی الحلیة والا شبه انه سنة اومستحب عند عدم العذر ویکره فعله تنزیها لمن لیس به عذرا ھ وتبعه فی البحر —— اقول ولا بنا فی هذا ماقدمه الشارح فی الواجبات حیث ذکر منها ترک قعود قبل ثانیة ورابعة لا ن ذاک محمول علی القعود الطویل (ردالمحتار ص ۴۷۳ ج ۱)

اسلیۓ ان عبارات سے معلوم ہوا کہ دو رکعتوں کے درمیان جلسہ خفیفہ عمداً جائز ہے اور شامی" کی تصریح کے مطابق ترک قعود جو واجب ہے، وہ قعود طویل ہے، قصیر نہیں — اور درایت کا مقتضی بھی یہی ہے کیونکہ یہ فعل عمداً جائز ہے تو سہواً بدرجہ اولیٰ جائز ہونا چاہیۓ، نیز چونکہ یہ قول "بقدر رکن" کی تقدیر کے مطابق ہے اس لۓ اسی کو ترجیح ہونا چاہۓ —— اور جب اس درایت کے ساتھ شامی" کی یہ روایت بھی مل گئی تو اس دعوے میں مزید قوت پیدا ہو گئی اور خود علامہ ابراہیم حلبی" کی تصریح علامہ شامی" نے نقل فرمائی ہے کہ عن شرح المنیۃ انه لا ینبغی ان یعدل عن الدرایة ای الدلیل اذاوافقتها روایة۔

خلاصہ یہ کہ جو مقدار جلسہ استراحت کی شوافعؒ کے یہاں مسنون ہے اس مقدار تک بیٹھنے سے سجدہ سہو لازم نہ آنا چاہئے۔

ھذا ما بدالی واللہ سبحانہ و تعالی اعلم بالصواب

احقر محمد تقی عثمانی غفر اللہ لہٗ
یکم محرم الحرام ۱۳۸۰ھ

الجواب صحیح
بندہ رشید احمد

الجواب صحیح
بندہ محمد شفیع عفی عنہ

رمضان میں نفل کی جماعت

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط و ترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

عرض ناشر

۱۹۵۹ء میں ایک صاحب ''محمود حسن'' نے رمضان المبارک میں نفل کی جماعت سے متعلق ایک استفتاء حضرت مولانا محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ارسال کیا تھا۔ اور استفتاء کے ساتھ اسی مسئلہ سے متعلق حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا تحریر کردہ جواب بھی ارسال کیا، حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ استفتاء جواب کے لئے اپنے فائق اور لائق صاحبزادے حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کے سپرد کیا۔ جو اس وقت دورۂ حدیث میں داخلہ لینے والے تھے۔ گویا کہ اس وقت ان کا ضابطے کا طالب علمانہ دور بھی ختم نہیں ہوا تھا۔ حضرت مولانا مدظلہم نے اپنے والد محترم کے ایماء پر اس استفتاء کا تحقیقی جواب تحریر فرمایا۔ جو پیش خدمت ہے۔

میمن اسلامک پبلشرز

رمضان میں نفل کی جماعت

الاستفتاء

درخدمت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

س: حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک فتویٰ "الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر" میں شائع ہوا ہے، جس میں رمضان میں تہجد کی نماز تداعی کے ساتھ بھی افضل ہونا درج ہے، اور حضرت گنگوہی قدس اللہ سرہ نے فتاوی رشیدیہ میں رمضان میں تہجد کی جماعت کو اگر بالتداعی ہو، مکروہ تحریمی بتلایا ہے۔ اس کو حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے قول مرجوح پر مبنی قرار دیا ہے، میں نے بہت سارے حضرات کو لکھا، کسی کے یہاں سے فیصلہ کن جواب موصول نہیں ہوا، بجز حضرت والا کے اس وقت اس کے متعلق کہیں سے مجھے اس کی توقع بھی نہیں ہے، بڑے بڑے کام کے مفتی حضرات چل بسے، مسئلہ زیر بحث بہت اہم ہے۔ اس کی وجہ سے ایک نیا باب بدعت کا کھل جانے کا اندیشہ ہے، خود مجھے بھی تردد پیدا ہو گیا، یہاں گزشتہ رمضان میں پچاس ساٹھ کبھی کبھی سو سے زائد آدمی تہجد کی نماز جماعت سے ادا کرنے لگے، اس کا اہتمام ہونے لگا، میں نہ شریک ہوا، نہ کسی کو شریک ہونے کو کہا، نہ کسی کو منع کیا۔ البتہ اپنے احباب خود ہی دریافت کرتے تو ان سے کہہ دیتا تھا کہ فقہاء تو مطلق طور پر تداعی کو نوافل میں مکروہ ہی لکھتے ہیں۔ ہمارے اکابر میں سے کسی کا عمل بھی مجھے اس کے متعلق سننے میں نہیں

حضرت والا ذرا مفصل طور پر حضرت مدنی رحمتہ اللہ علیہ کے دلائل کے متعلق کچھ تحریر فرما دیں۔ اگرچہ حضرت والا کو تکلیف ہوگی، لیکن کیا کیا جائے، کہیں سے اطمینان بخش جواب نہیں ملا۔

حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ کا جواب منسلک ہے۔

کمترین بندہ محمود حسن عفی عنہ

کراچی۔

جواب از حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ

منقول از "شیخ الاسلام نمبر" صفحہ ۵۴ روزنامہ الجمعیۃ، دہلی

جواب سوال از جماعت نوافل در رمضان غیر تراویح۔ (منقول از مکتوبات مخطوطہ)

"فتح القدیر ج اول، باب الاستسقاء ص ۴۳۸ میں ہے۔

وقد صرح الحاکم ایضا فی باب صلوۃ الکسوف من الکافی بقولہ "ویکرہ صلوۃ التطوع جماعۃ ماخلا قیام رمضان وصلوۃ الکسوف، وھذا خلاف ماذکر شیخ الاسلام"

اور ردالمحتار ج ۱ صفحہ ۵۲۳ پر ہے: "قلت ویویدہ ایضا ما فی البدائع من قولہ ان الجماعۃ فی التطوع لیست بسنۃ الا فی قیام رمضان اہ، وفیہ و النفل بالجماعۃ غیر مستحب، لانہ لم یفعلہ الصحابۃ فی غیر رمضان" اہ۔

مذکورہ بالا نصوص میں قیام رمضان کی تصریح فرمائی گئی ہے، اس کی تخصیص تراویح کے ساتھ نہیں کی گئی، چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیسری شب تک اور صحابہ کرام سے آخری شب تک نوافل با جماعت پڑھنا منقول ہے، جیساکہ موطاامام مالک میں بکثرت مروی ہے، اس لئے تمام وہ نوافل جو رمضان کی راتوں میں پڑھے جائیں، خواہ تراویح ہوں، یا تہجد، اوائل شب میں ہوں، یا اواخر شب میں، جماعت کی اجازت ہوگی۔

موطاامام مالک صفحہ ۱۱۱ میں ہے:

> "قال محمد :وبھذا ناخذ، لاباس بالصلاۃ فی شہر رمضان ان یصلی الناس بامام تطوعا، لان المسلمین قد اجمعوا علی ذلک اہ".

فتح الباری ج رابع صفحہ ۲۱۵ باب "فضل من قام رمضان" میں ہے

"ای قیام لیالیہ مصلیا، و المراد من قیام اللیل ما یحصل بہ مطلق القیام، کما قد مناہ ی التہجد سواء کان قلیلا اوکثیرا، وذکر النووی ان المراد بقام رمضان صلوۃ التراویح، یعنی انہ یحصل بہا المطلوب من القیام، لان قیام رمضان لا یکون الا بہا، واغرب الکرمانی فقال :اتفقوا علی ان المراد بقیام رمضان صلوۃ التراویح اہ- قلت :قال انووی المراد بقیام رمضان صلوۃ التراویح، ولکن اتفاق من این اخذہ بل المراد من قیام اللیل مایحصل بہ یطلق القیام، سواء کان قلیلا او کثیرا،اہ، وقال العینی حح ی الجزء الاول صفحہ ۲۸۱ من کتاب الایمان من عمدۃ القاری مانصہ، و معنی من قام رمضان من قام بالطاعۃ ی لیال رمضان ویقال یرید صلوۃ التراویح، وقال بعضہم، لا یختص ذلک بصلوۃ التراویح، بل ی ای وقت صلی تطوعا حصل لہ ذلک الفضل" اہ-

نصوص مذکورہ بالا سے مندرجہ ذیل امور معلوم ہوتے ہیں:

(۱) ہر نفل نماز کی جماعت مطلقاً مکروہ نہیں ہے۔ بلکہ اس سے کچھ مستثنیات بھی ہیں۔

(۲) مستثنیات میں لفظ قیام رمضان اور کسوف کو ذکر کیا ہے۔
(۳) امام محمد، اور حاکم اور صاحب بدائع وغیرہ متقدمین نے (رحمہم اللہ تعالیٰ) لفظ قیام رمضان ذکر فرمایا ہے، جو کہ مخصوص بالتراویح نہیں ہے۔
(۴) قیام رمضان کو مخصوص بالتراویح کرنا قول مرجوح ہے۔ جو کہ علامہ کرمانی اور علامہ نووی رحمہما اللہ تعالیٰ کا قول ہے، اس کے خلاف حافظ ابن حجر عسقلانی اور امام عینی رحمہما اللہ تعالیٰ قیام رمضان سے تمام نوافل مراد لے رہے ہیں خواہ تراویح ہو یا تہجد ہو، یا دیگر نوافل۔ اور امام نووی کے قول کو مول قرار دیتے ہوئے اپنے قول کی طرف لوٹاتے ہیں، اور کرمانی کے قول کو غریب اور مخدوش فرما دیتے ہیں۔ اور یہی امر مدلول مطابقی بھی ہے۔

بنابریں فتاوی رشیدیہ کی تصریح جلد ثانی صفحہ ۵۹ اور جلد اول صفحہ ۴۹ جس میں مستثنیات کو منحصر تراویح کے ساتھ کیا گیا ہے، قول مرجوح پر مبنی ہے، پس رمضان کی جملہ نوافل کی جماعت، خواہ بالتداعی ہو۔ یا بلا تداعی، سب ماذون فیہ بلکہ مستحب ہونگی، اور "من قام رمضان" کے تحت داخل ہوگی، اس پر نکیر کرنا غیر صحیح ہوگا، بلکہ جملہ طاعات، طواف نفل یا عمرہ نافلہ وغیرہ اسی میں محسوب اور مرغوب فیہ قرار دیئے جائیں گے۔ کما ذکر العینی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

ہم نے حضرت قطب العالم حاجی امداد اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کا عمل بھی مکہ معظمہ میں اسی پر پایا ہے۔ اور حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کا بھی یہی معمول تھا۔ اور حرمین شریفین میں قدیم سے عمل سنت عشریہ وغیرہ کا جو کہ بالخصوص شوافع، اور چالیس رکعت کا عمل جو کہ موالک کا معمول بہ تھا، اور اہل مکہ کا قدیمی عمل ہر ترویحہ پر اسبوع طواف کا اسی کا موید ہے۔ واللہ اعلم

ننگ اسلاف
حسین احمد غفرلہ
۱۹/ ذی الحجہ ۷۲ ۱۳ھ دارالعلوم دیوبند

خط کا جواب از مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمتہ اللہ علیہ

مکرم بندہ، السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

یہ معاملہ نفس مسئلہ کی حیثیت سے تو کچھ اہم نہ تھا، لیکن حضرت مولانا مدنیؒ کے فتوی پر تنقید کی حیثیت سے اس کو اتنا مہم بنا دیا کہ اس میں کافی بحث وتحقیق کے بغیر قلم اٹھانا مشکل تھا، رمضان میں مجھ سے بالکل یہ کام نہیں ہوتا، اس لئے اپنے چھوٹے لڑکے محمد تقی سلمہ کو جو اس سال دورۂ حدیث میں شریک ہونے والا ہے، یہ مسئلہ حوالے کیا، خیال یہ تھا کہ اس کو مشق ہوگی، اور کتابوں کے حوالے یہ نکال کر پیش کر دے گا تو پھر میں کچھ لکھوں گا، مگر ماشاء اللہ یہ لڑکا ذہین ہے، اس لئے تمام کتابوں کے حوالے بھی بغیر میری کسی امداد کے نکالے۔ پھر ان کے اقتباسات لے کر خود ہی ایک تحریر لکھ دی، اب جو تحریر دیکھی تو میری نظر میں بالکل کافی وافی تھی، اس لئے اسی پر تصدیق لکھ دی، وہ بھیج رہا ہوں۔

والسلام

بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ

۴/ شوال ۱۳۷۸ھ

جواب حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہم العالی

الجواب وھوالموفق للصواب

تراویح، استسقاء اور کسوف کے علاوہ دوسری نفلوں کی جماعت اگر بالتداعی ہو تو بہر صورت مکروہ تحریمی ہے، خواہ وہ نفلیں رمضان میں پڑھی جائیں، یا غیر رمضان میں، یہی مسلک عام فقہاء و محدثین کا ہے، اور اسی پر سلف صالحین کا فتوی اور تعامل رہا ہے۔

(۱) بدائع الصنائع میں ہے:

"اذا صلوا التراویح ثم ارادوا ان یصلوها ثانیا یصلون فرادی لا بجماعة، لان الثانیة تطوع مطلق والتطوع المطلق بجماعة مکروه۔ (بدائع ج ۱ ص ۲۹۰)

علامہ ابن نجیم" فرماتے ہیں:

"ولو صلوا التراویح، ثم ارادوا ان یصلوها ثانیا یصلون فرادی" اه

(البحرالرائق ج ۲ ص ۷۴)

فتاوی عالمگیریہ میں ہے:

ولو صلوا التراویح ثم ارادوا ان یصلوها ثانیا یصلون فرادی "کذا فی التتارخانیة" (عالمگیریہ ج ۱ ص ۱۲۳)

فتاوی بزازیہ میں ہے:

صلوا بجماعة، ثم ارادوا اعادتها بالجماعة یکره، لان النفل بجماعة علی التداعی یکره الا

بالنص " اھ۔

(بزازیہ علی حاشش الھندیہ، ج ۴ ص ۳۱)

مذکورۃ الصدر نصوص سے معلوم ہوا کہ تراویح کا اعادہ جماعت کے ساتھ جائز نہیں، اور بدائع وفتاوی بزازیہ میں اس کی علت کی تصریح بھی فرمادی گئی کہ دوسری مرتبہ پڑھی جانے والی تراویح نفل مطلق (یعنی وہ نفل جس کے اندر جماعت کی نص نہیں ملتی) ہو جائے گی، اور نفل مطلق جماعت کے ساتھ مکروہ (تحریمی) ہے، تو معلوم ہوا کہ حضرات فقہاءؒ کے نزدیک نفل کی جماعت (علی التداعی) بہرصورت مکروہ ہے۔ خواہ رمضان میں ہو۔ یا غیر رمضان میں۔ کیونکہ اگر رمضان کی نفلیں علی الاطلاق اس حکم سے مستثنیٰ ہوتیں تو تراویح کا اعادہ جماعت کے ساتھ ناجائز نہ ہوتا، کما ھو ظاھر۔

(۲) علامہ طاہر بن عبدالرشید بخاریؒ خلاصۃ الفتاوی میں تحریر فرماتے ہیں:

"ولوزاد علی العشرین بالجماعۃ یکرہ عندنا بناء علی ان صلوۃ التطوع بالجماعۃ مکروہ"

(خلاصتہ الفتاوی، ج ۱ ص ۶۳)

اگر رمضان کی نفلیں جماعت کے ساتھ علی الاطلاق جائز ہوتیں تو بیس سے زیادہ رکعتیں بالجماعۃ مکروہ نہ ہوتیں۔

(۳) در مختار میں ہے:۔

ولا یصلی الوتر ولا التطوع بجماعۃ خارج رمضان ای یکرہ ذلک لو علی سبیل التداعی بان یقتدی اربعۃ بواحد، کما فی الدرر"

(شامی ج ۱ ص ۶۶۳)

علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

والنفل بالجماعۃ غیر مستحب، لانہ لم تفعلہ

الصحابة فی غیر رمضان (ردالمحتار ج ۱ ص ۶۶۴)

علامہ کاسانیؒ تحریر فرماتے ہیں:۔

الجماعة فی التطوع لیست بسنة الافی قیام رمضان وفی الفرض واجبة اوسنة موکدة"

(بدائع الصنائع ج ۱ ص ۲۹۸)

محقق ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

وقد صرح الحاکم ایضا فی باب صلوة الکسوف من الکافی بقوله "ویکره صلوة التطوع جماعة ماخلا قیام رمضان و صلاة الکسوف" (فتح القدیر ج ۱ ص ۴۳۸)

نصوص مذکورہ بالا میں صلوٰۃ النفل بالجماعۃ کی کراہت کے حکم سے قیام رمضان کو مستثنیٰ کیا گیا، اور تراویح کے بجائے قیام رمضان کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جس کے عموم سے شبہ ہو سکتا ہے کہ یہ حکم صرف غیر رمضان کے لئے مخصوص ہے، لیکن دراصل یہ قیام رمضان کا لفظ (عرف فقہاء کے اعتبار سے بالخصوص مسئلہ جماعت میں) عام نہیں، بلکہ تراویح کے ساتھ مخصوص ہے۔ جیسا کہ انشاء اللہ ہم عنقریب بالتفصیل بیان کریں گے، واللہ الموفق۔

(۴) حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب" شرح موطا میں فرماتے ہیں کہ:۔

قال الزرقانی رحمه الله ظاهره (ای حدیث افضل الصلوة صلوتکم فی بیوتکم الا المکتوبة) یشمل کل نفل، لکنه محمول علی مالا یشرع له التجمیع کالتراویح والعیدین، اھ

(اوجز المسالک ج ۲ ص ۷)

حضرت الشیخ مولانا خلیل احمد سہانپوری" شرح ابو داؤد میں لکھتے ہیں :

فان خیر صلاة المرء وهذا عام لجميع النوافل و السنة الا النوافل التی من شعائر الاسلام کالعيدين و الكسوف والاستسقاء، قلت: وهذا يدل على ان صلوة التراويح ى البيت افضل، و الجواب عن الذين قالوا بافضليتهما ى المسجد جماعة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذلك لخوف الافتراض، فاذا زال الخوف بوفاته عليه السلام ارتفع المانع، وصار فعله ى المسجد افضل، فاشبه صلاة العيد"

(بذل المجهود ج ۲ ص ۳۳۶)

ان نصوص میں لفظ تراویح استعمال کیا گیا ہے۔ قیام رمضان نہیں کہ اس کے عموم سے عموم حکم کا شبہ ہو۔

(۵) عنایہ شرح ھدایہ میں ہے :۔

(فصل ى قيام شهر رمضان) ذكر التراويح ى فصل على حدة لاختصاصها بماليس لمطلق النوافل"

(عنایۃ علی ہامش الفتح ج ۱ ص ۳۳۳)

البحرالرائق میں ہے :۔

(تحت قول الكنز "وسن ى رمضان عشرون ركعة" الخ) بيان لصلوة التراويح، وانما لم يذكرها مع السنن الموكدة قبل النوافل المطلقة لكثرة شعبها ولاختصاصها بحكم من بين سائر السنن و النوافل وهوالاداء بجماعة"

(البحرالرائق ص ۷۱ ج ۲)

اس سے معلوم ہوا کہ تراویح کا جماعت سے ادا کیا جانا تمام سنن و نوافل کے مقابلے میں اس کی خصوصیت ہے۔

(۶) فتاوی قاضیخان میں ہے:

ویستحب اداء ها (ای التراویح) بالجماعة، وقال مالک رحمه الله والشافعی رحمه الله فی القدیم: الانفراد افضل کسائر السنن، انتهی- وفیه بعد ذلک- والصحیح ان اداء ها بالجماعة فی المسجد افضل، لان فیه تکثیرا للجماعة، وکذلک فی المکتوبات"

(خانیہ علی حاشیہ الہندیہ ج ۱ ص ۲۱۳)

پہلی نص میں اشارہ فرمادیا گیا کہ تراویح اور چند اور منصوص سنن کے علاوہ تمام سنن میں ہم بھی شوافع وغیرھم کے قدیم قول سے متفق ہیں کہ اس میں انفراد افضل ہے۔ دوسری نص میں فرمایا گیا کہ تراویح اس حکم میں مکتوبات کی شریک ہے، اگر رمضان کی بقیہ نفلوں میں بھی جماعت جائز ہوتی تو تصریح کر دی جاتی۔

(۷) حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز تحریر فرماتے ہیں:

" جماعت نوافل کی سوائے ان مواقع کے کہ حدیث سے ثابت ہیں، مکروہ تحریمی ہے، فقہ میں لکھا ہے کہ اگر تداعی ہو، اور مراد تداعی سے چار آدمی کا ہونا ہے، پس جماعت صلوۃ کسوف، استسقاء، تراویح کی درست اور باقی سب مکروہ ہیں، کذا فی کتب الفقہ"

(فتاوی رشیدیہ ص ۲۸۹)

حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی قدس اللہ سرہ شبینہ کے مفاسد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"مثلاً اگر تراویح کے بعد یہ عمل ہو تو نفل کی جماعت مجمع کثیر کے ساتھ ہونا، جو کہ مکروہ ہے"

(امداد الفتاویٰ ص ۳۰۰ ج ۱)

ان حضرات نے بالکل تصریح اور وضاحت کے ساتھ بیان فرمادیا کہ نفل کی جماعت (تراویح کے سوا) رمضان میں بھی اسی طرح ناجائز ہے جس طرح غیر رمضان میں۔

(۸) ان روایات کے علاوہ درایت بھی اس کی مقتضی ہے کہ نفل با جماعت رمضان میں بھی جائز نہ ہو، اس لئے کہ تراویح کی جماعت خلاف قیاس ہے کیونکہ تراویح تطوعات میں سے ہے۔ اور تطوعات میں اخفاء مطلوب ہے۔ برخلاف فرائض کے۔ اسی لئے تطوعات کو نہ صرف بلا جماعت، بلکہ گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا:

صلوة المرء فی بیته افضل من صلوته فی مسجدی هذا الا المكتوبة"

تو ثابت ہوا کہ تراویح کی جماعت خلاف قیاس ہے۔ اور یہ اصول کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ "امر خلاف قیاس اپنے مورد پر منحصر رہتا ہے" اس پر قیاس کر کے کسی دوسرے مسئلے کو اسی کے حکم میں کر دینا جائز نہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ نوافل میں جماعت کا مورد کیا کیا ہیں؟ نوافل میں جماعت کا مورد صلوٰۃ الکسوف، صلاۃ الاستسقاء اور صلوٰۃ العیدین (علی قول من عدهما من النوافل) اور صلوۃ التراویح ہیں، رمضان کی کسی اور نفل مثلاً تہجد وغیرہ میں کہیں کسی سے جماعت منقول نہیں۔ البتہ ایک دو روایتیں اس قسم کی ملتی ہیں۔ لیکن وہاں پر جماعت لا علی سبیل التداعی ہے۔ جو بالاتفاق بہر صورت جائز ہے، مثلاً حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا وہ مشہور واقعہ جس میں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد میں مشغول تھے، تو میں آپ کے بائیں پہلو میں

جاکر کھڑا ہو گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (ایک روایت کے مطابق ہاتھ سے) پکڑ کر دائیں جانب گھما دیا، اس میں مقتدی صرف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔ چنانچہ حضرت شیخ مولانا انور شاہ کشمیری قدس اللہ سرہ العزیز کی تقریر ترمذی میں ہے کہ:

"وبین التراویح و التهجد فی عهده علیه السلام لم یکن فرق فی الرکعات، بل فی الوقت و الصفة ای التراویح تکون بالجماعة فی المسجد، بخلاف التهجد"

(العرف الشذی ص ۲۳۰ ج ۱)

اور حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں

"اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کو ہمیشہ منفرداً پڑھتے تھے، کبھی بہ تداعی جماعت نہیں فرمائی، اگر کوئی شخص آکھڑا ہوا تو مضائقہ نہیں، جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما خود ایک دفعہ آپ کے پیچھے جا کھڑے ہوئے تھے، بخلاف تراویح کے کہ اس کو چند بار تداعی کے ساتھ جماعت کر کے ادا کیا"

(فتاوی رشیدیہ ص ۳۰۷)

جب یہ معلوم ہو گیا کہ نفل کی جماعت صرف تراویح، کسوف، استسقاء اور عیدین میں مشروع ہے تو بحکم مقدمہ ثانیہ دوسری نوافل مثلاً تہجد وغیرہ میں اس حکم کو متعدی نہ کیا جائے گا، کیونکہ اس میں جماعت منقول و ماثور نہیں۔ لہٰذا منصوصہ نوافل کے علاوہ تمام نوافل میں خواہ وہ رمضان میں ہوں، یا غیر رمضان میں، جماعت بالتداعی مکروہ تحریمی ہوگی۔

قیام رمضان کی تحقیق

حضرت شیخ مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استدلال میں وہ نصوص پیش فرمائی ہیں، جو نمبر ۳ میں اوپر گزریں، اور اس کے علاوہ موطا امام مالک کی ایک عبارت پیش فرمائی ہے۔ ان سب میں مستثنیات میں "قیام رمضان" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے بعد علامہ عینیؒ اور علامہ عسقلانیؒ کی عبارتیں پیش کی ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ قیام رمضان سے مراد صرف تراویح نہیں، بلکہ "مایحصل بہ القیام" مطلقاً مراد ہے، اور پھر نتیجہ دونوں کو ملا کر یہ نکالا ہے کہ فقہاء نے قیام رمضان کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اور عینی و عسقلانی کی عبارتوں سے اس کا عموم معلوم ہوتا ہے، لہٰذا رمضان کی ہر نفل میں جماعت جائز ہے۔

لیکن قیام رمضان کا لفظ لغوی اعتبار سے تو بیشک عام ہے، مگر عرف عام فقہاء اور عام محدثین کا یہ ہے کہ اس کو صرف تراویح میں خاص کرتے ہیں۔ اور تراویح کے بجائے قیام رمضان کا لفظ استعمال کرنے کی وجہ ھدایہ کی شرح میں علامہ بابرتیؒ نے یوں نقل کی ہے:

"وترجم بقیام رمضان اتباعاً للفظ الحدیث قال صلی اللہ علیہ وسلم :ان اللہ تعالی فرض علیکم صیامہ و سننت لکم قیامہ"

(عنایۃ علی حاشیۃ الفتح ص ۳۳۳ ج ۱)

(۱) فقہاء رحمہم اللہ کے اس قول کا مطلب (کہ قیام رمضان کے علاوہ دوسرے نوافل کی جماعت مکروہ ہے) عمدۃ القاری اور فتح الباری سے اخذ کرنے کے بجائے بہتر اور انسب یہ ہے کہ خود فقہاء کی عبارتوں سے اخذ کیا جائے، جو مسئلہ زیر بحث میں نص کا درجہ رکھتی ہیں۔ بخلاف عمدۃ القاری اور فتح الباری کے، کہ ان کے پیش نظر اس مقام میں جماعت کی بحث نہیں، بلکہ حدیث "من قام رمضان ایماناً" کی تشریح ہے، اس لئے ہم یہاں فقہاء کی چند وہ عبارتیں

پیش کرتے ہیں، جو مسئلہ جماعت میں نص ہیں۔ اور جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک مسئلہ جماعت میں قیام رمضان سے مراد تراویح ہی ہے :

(الف) علامہ مرغینانیؒ نے ھدایہ میں "فصل فی التراویح" کی جگہ "فصل فی قیام رمضان" کا عنوان لگا کر تراویح کے مسائل ذکر فرمائے ہیں، اور شارحین ھدایہ مثلاً محقق ابن ہمامؒ نے اس عنوان کے تحت قیام رمضان کی تشریح کرنے کے بجائے تراویح کی تفسیر شروع کر دی :

(فصل فی قیام رمضان) التراویح جمع ترویحة" (فتح القدیر ص ۳۳۳ ج ۱)

اور علامہ بابرتیؒ نے یہی عنوان لگا کر تراویح کو سنن ونوافل سے علحدہ ذکر کرنے کی وجہ بیان کرنی شروع کر دی۔ (جیسا کہ اوپر نمبر ۵ میں گزرا)

(عنایہ بحوالہ مذکور)

(ب) ملک العلماء علامہ کاسانیؒ نے بدائع میں جہاں قیام رمضان کا لفظ استعمال کیا ہے، وہیں آگے چل کر دلالۃ اس کی تشریح فرما دی ہے۔ کہ مراد تراویح ہے، آپ نے فرائض ونوافل کے درمیان مابہ الفرق امتیازات کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے :۔

و منها ان الجماعة فی التطوع ليست بسنة الا فی قيام رمضان، وفی الفرض واجبة اوسنة موكدة"

پھر دو ہی سطروں کے بعد اس فرق کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا :۔

"و انما عرفنا الجماعة سنة فی التراويح بفعل رسول الله صلى الله عليه وسلم و اجماع الصحابة" (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۲۹۸)

اس کے علاوہ وہ مسئلہ کہ تراویح کا اعادہ جماعت کے ساتھ ناجائز ہے۔ اس سے بھی ثابت یہ ہوتا ہے کہ صاحب بدائع نے قیام رمضان سے مراد تراویح لی ہے، اور جماعت نفل کو رمضان و غیر رمضان دونوں میں ناجائز قرار دیتے ہیں، وھو ظاھر۔

(ج) علامہ شمس الائمہ سرخسی " فرماتے ہیں :۔

الفصل الخامس ی کیفیة النیة و اختلفوا فیھا، و الصحیح ان ینوی التراویح اوقیام اللیل "

(مبسوط للسرخسی ص ۱۴۵ ج ۲)

(د) فتاوی قاضیخان میں ہے :

" ان نوی التراویح اوسنۃ الوقت او قیام اللیل ی رمضان جاز "

(خانیہ علی حاشیہ عالمگیریہ ص ۲۱٦ ج ۱)

گویا قیام اللیل فی رمضان اور تراویح دونوں ہم معنی لفظ ہیں، تراویح کی نیت کرتے وقت تراویح کا لفظ استعمال کر لو، یا قیام رمضان کا، برابر ہے۔

(جواب نمبر ۲) احادیث و آثار میں بھی جہاں قیام رمضان کا لفظ استعمال ہوا ہے، وہاں پر اس سے تراویح ہی مراد لیا جا سکتا ہے، اس کے علاوہ نہیں مثلاً :

(الف) عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنه قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ی اخر یوم من شعبان، فقال : یاایھا الناس، قد اظلکم شھر عظیم شھر مبارک، شھر فیه لیلة خیر من الف شھر، جعل اللہ صیامه فریضة و قیامه تطوعا "

اور سنن نسائی کی روایت میں ہے کہ :۔ "افترض الله علیکم صیامه و سننت لکم قیامه" یہاں پر "قیام" سے مراد تراویح کے علاوہ کچھ اور ہو ہی نہیں سکتا، کیونکہ قیام سے اگر تہجد مراد لیا جائے گا، تو "قیامه تطوعا" کا یہ جملہ بیکار ہو جائے گا، اس لئے کہ تہجد کے تطوع ہونے میں رمضان کی کیا تخصیص ہے؟ وہ تو غیر رمضان میں بھی تطوع ہے۔ معلوم ہوا کہ یہاں "قیام" سے مراد تراویح ہی ہے، اور اس "قیام" سے تراویح ہی مراد لینے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ فقہاء رحمہم اللہ اس حدیث کو تراویح کے اثبات میں نقل فرماتے ہیں۔ (کما فی الفتح ص ۳۳۳ ج ۱، و البزازیہ ص ۳۱، و مراقی الفلاح علی ھامش الطحطاوی علی المراقی، ص ۲۲۴)

(ب) "عن السائب بن یزید الصحابی قال :کانوا یقومون علی عھد عمر رضی الله عنه بعشرین رکعة و علی عھد عثمان وعلی رضی الله عنھما مثله" (عمدۃ القاری بحوالہ بیہقی ص ۲۶۷ ج ۵)

اس حدیث کا سیاق و سباق واضح طور پر دلالت کر رہا ہے کہ یہاں قیام سے مراد تراویح ہے، اور حنفیہ رحمہم اللہ اس حدیث کو تراویح کی بیس رکعت ہونے پر استدلال میں پیش کرتے ہیں۔ (کما فی العمدۃ)

(۳) عام طور پر شراح حدیث بھی قیام رمضان سے مراد تراویح ہی لیتے ہیں چنانچہ :

(الف) صحیح مسلم میں اس طرح عنوان قائم فرمایا گیا ہے۔ (اگرچہ وہ تراجم امام مسلم کے قائم کردہ نہیں ہیں، تاہم یہ تراجم مستند محدثین نے لگائے ہیں)

"باب الترغیب فی قیام رمضان وھو التراویح" (صحیح مسلم ص ۲۵۹ ج ۱)

(ب) حضرت شیخ مولانا انور شاہ کشمیری قدس اللہ سرہ العزیز تقریر ترمذی میں لکھتے

ہیں:-

"باب ماجاء فی قیام شهر رمضان ای التراویح" (العرف الشذی ص ۳۲۹ ج ۱)

(ج) حضرت شیخ مولانا رشید احمد گنگوهی رحمۃ اللہ علیہ تقریر ترمذی میں نص فرماتے ہیں:

باب فی قیام شهر رمضان، هذا القیام کان عاما ثم اختص بالتراویح، فمطلقه یراد به التراویح"

(الکوکب الدری ص ۲۶۷ ج ۱)

(د) موطا امام محمدؒ کی وہ عبارت جو مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے جواب میں تحریر کی گئی ہے۔ اس کے سیاق و سباق سے بھی یہی بات ظاہر ہوتی ہے کہ یہاں پر جو امام محمدؒ نے قیام شہر رمضان کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس سے مراد تراویح ہی ہے۔ عبارت یہ ہے:

"قال محمد: و بهذا کله ناخذ، لاباس بالصلوة فی شهر رمضان ان یصلی الناس تطوعا بامام، لان المسلمین قد و اجمعوا علی ذلک"

اس مسئلہ کی جو دلیل پیش کی گئی ہے (یعنی مسلمانوں کا اجماع) وہ صرف تراویح ہی

پر صادق آتی ہے۔ غیر تراویح پر نہیں، کیونکہ غیر تراویح میں جماعت پر اجماع تو درکنار، اس کا نفس ثبوت ہی منقول نہیں، اس لئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ادوار مبارکہ میں کہیں غیر تراویح میں بالتداعی جماعت نفل کا ثبوت نہیں ملتا۔

بہر کیف! ان تمام نصوص سے۔ جو ہم نے اس سلسلے میں اب تک پیش کیں، کم از کم اتنی بات تو بہر صورت ثابت ہو جاتی ہے کہ جہاں فقہاء وغیرہ نے قیام رمضان کو کراہت، جماعت سے مستثنیٰ قرار دیا ہے، وہاں پر تراویح ہی مراد لیا ہے۔ اگرچہ فی نفسہ "قیام رمضان" کا لفظ جو حدیث "من قام رمضان الخ" میں مذکور ہے۔ وہ ہر نماز اور فعل طاعت کو عام اور شامل ہے۔

مسئلہ زیر بحث اور علامہ عینیؒ

مندرجہ بالا عبارتیں وغیرہ تو اس بارے میں تھیں کہ "قیام اللیل فی رمضان" جس میں جماعت کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ اس سے مراد تراویح ہی ہے، لیکن چند شراح حدیث نے قیام رمضان کو عام قرار دیا، جیسا کہ شارح بخاری علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ جن کی عبارت کا حوالہ حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے جواب میں دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ قیام اللیل فی رمضان عام ہے۔ تراویح و غیر تراویح سب کو، "مایحصل به القیام مطلقا" کے تحت قیام رمضان میں داخل مانا جائے گا۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو وضاحت کے ساتھ یہ بات سامنے آجائے گی کہ علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول حدیث "من قام رمضان ایمانا و احتسابا غفرله" کی تشریح کے تحت آیا ہے، اس لئے اس کا حاصل یہ ہے کہ قیام رمضان پر جو ثواب اس حدیث میں موجود ہے، وہ صرف تراویح ہی پر نہیں۔ بلکہ مطلق ہر نماز پر جو رمضان کی رات میں ادا کی جائے، ثواب حاصل ہو گا، اس جگہ اس بحث سے کوئی تعلق نہیں کہ وہ جماعت سے ادا کی جائے، یا بلا جماعت ـــ یہی وجہ ہے کہ یہاں علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے مسئلہ جماعت کا کوئی ذکر نہیں فرمایا، بلکہ اس مسئلہ کا ذکر علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے "باب صلوٰۃ اللیل" میں کیا ہے، اس میں ان کی عبارت یہ ہے۔

(حدیث : "صلوا ایها الناس فی بیوتکم، فان افضل الصلوۃ صلوۃ المرء فی بیتہ" کے تحت فرماتے ہیں) :

و استثنی من عموم الحدیث عدۃ من النوافل ففعلها فی غیر البیت اکمل، وھی ماتشرع فیها الجماعۃ، کالعیدین، والاستسقاء، والکسوف،

پھر چند سطروں کے بعد فرماتے ہیں :

"قال الامام حمید الدین الضریر : نفس التراویح سنۃ، اما اداء ھا بالجماعۃ فمستحب"

پھر ایک سطر کے بعد ہے :

وفی جوامع الفقہ :التراویح سنۃ موکدۃ، والجماعۃ فیها واجبۃ، وفی الروضۃ لا صحابنا ان الجماعۃ فضیلۃ، وفی الذخیرۃ لا صحابنا عن اکثر المشایخ ان اقامتها بالجماعۃ سنۃ علی الکفایۃ"

(عمدۃ القاری، ص ۲۶۷ ج ۵)

خلاصہ یہ ہے کہ علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے جہاں قیام رمضان کے عموم کو ذکر کیا ہے۔ وہاں مسئلہ جماعت ذکر نہیں کیا۔ اور جہاں مسئلہ جماعت بیان فرمایا ہے۔ وہاں مستثنیات میں قیام رمضان کو ذکر نہیں کیا، بلکہ بلفظ تراویح ذکر فرمایا ہے۔ لہٰذا ان کے قول سے کہ قیام شہر رمضان کا لفظ عام ہے، تراویح کے سوا دوسری نوافل رمضان کی جماعت جائز ہونے پر استدلال غیر صحیح ہے،

اس تفصیل سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اس بحث میں در حقیقت فقہاء علیہم الرحمۃ میں کوئی اختلاف نہیں، سب کے نزدیک جماعت صرف تراویح کی جائز ہے، البتہ کلام اس میں ہے کہ حدیث "من قام رمضان ایماناً میں جو فضیلت موجود ہے۔ وہ صرف تراویح کے لئے مخصوص ہے، یا مطلق صلوٰۃ پر وہ فضیلت حاصل ہوگی؟ اس میں علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے عموم کا قول اختیار فرمایا ہے۔ اور علامہ نووی اور علامہ کرمانی رحمہما اللہ نے دوسرا (علی ماذکرہ العینی") اس تفصیل سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ حضرت مولانا گنگوھی رحمۃ اللہ علیہ جو جماعت دیو بند میں ابو حنیفہ عصر کا لقب رکھتے تھے، ان کا فتویٰ جمہور علماء و فقہاء کی تحقیق کے عین مطابق ہے، اس کو قول مرجوح پر عمل قرار دینا فہم عاجز سے بالا تر ہے۔ رہا حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی" اور حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن قدس اللہ سرہ العزیز کا عمل، تو حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عمل تو معلوم نہیں، البتہ حضرت شیخ الہند" کے متعلق اتنی بات یقین کے درجہ میں معلوم ہے کہ آپ نے شروع میں تہجد کی جماعت لاعلی سبیل التداعی ایک دو افراد کے ساتھ کی ہے۔ لیکن بعد میں جب لوگ زیادہ آنے لگے تو اسی کراھت کی وجہ سے آپ نے ساری رات تراویح کا معمول بنا لیا تھا، عموماً آٹھ دس پارے تراویح میں جماعت سے پڑھے جاتے تھے، اور تراویح ہی سحری کے وقت ختم کی جاتی تھی، جس کے شاہد دیو بند میں آج بھی سیکڑوں حضرات ہوں گے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

ایک ضروری گزارش

آخر میں یہ گزارش ہے کہ حضرت مولانا حسین احمد مدنی قدس اللہ سرہ العزیز کی عظمت شان، جلالت قدر اور علمی تبحر کے پیش نظر تو اس مسئلہ پر قلم اٹھانے کی جرات کسی بڑے عالم کو بھی نہیں ہونی چاہئے، چہ جائیکہ مجھ جیسا طفل

مکتب اس پر کچھ لکھے۔ لیکن الحمد للہ جماعت دیو بند کی خصوصیت اور انہیں بزرگوں کی تعلیم و تلقین نے ہمیں یہ صراط مستقیم دکھائی کہ مسائل شرعیہ میں آزادانہ اظہار رائے ترک ادب نہیں، بلکہ شاگردوں کا اظہار خیال انہی بزرگوں کا معنوی فیض ہوتا ہے۔ اس لئے بنام خدا تعالیٰ جو کچھ اس میں تحقیق سے مجھے واضح ہوا وہ لکھ دیا، اور اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں کہ بزرگوں کی شان میں ادنی ترک ادب سے بھی مجھے محفوظ رکھیں، آمین۔

اللهم ارنا الحق حقا و ارزقنا اتباعه، وارنا الباطل باطلا و ارزقنا اجتنابه، و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين۔

احقر العباد
محمد تقی عثمانی عفی عنہ
متعلم دار العلوم کراچی نمبر ۱
۳۔/ شوال ۱۳۷۸ھ ۱۳/ اپریل ۱۹۵۹ء

لله در المجيب حيث اصاب فيما اجاب و اجاد فيما افاد، مع ملاخطة ادب الاكابر، و فقه الله تعالى لما يحب و يرضى

بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ
صدر دار العلوم کراچی نمبر ۱

بنکوں اور مالیاتی اداروں سے

زکوٰۃ کا مسئلہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط و ترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

قل أعوذ برب الفلق من شر ما خلق ومن شر غاسق إذا وقب ومن شر النفاثات في العقد ومن شر حاسد إذا حسد

فہرست مضامین

الله

عرض ناشر

جس زمانے میں حکومت نے زکوٰۃ وعشر آرڈیننس کے نفاذ کا اعلان کیا تھا، اور اس آرڈیننس اور مالیاتی اداروں سے زکوٰۃ وصول کرنے کا جو طریقہ اختیار کیا تھا، اس پر غور کرنے کے لئے مجلس تحقیق مسائل حاضرہ کے تین اجلاس ہوئے جن میں:

- حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ۔ مفتی ومہتمم دارالافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی،
- حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحبؒ۔ مفتی جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی،
- حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب۔ مفتی دارالعلوم کراچی،
- حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب۔ استاذ و ناظمِ تعلیمات جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی۔
- حضرت مولانا مفتی سبحان محمود صاحب۔ مفتی وشیخ الحدیث دارالعلوم کراچی ۱۴
- حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب۔ معین مفتی دارالعلوم کراچی ۱۴،

مجلس کی طرف سے جو متفقہ تحریر تیار کی گئی تھی وہ پیش خدمت ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"ان الذین یکسبون الاثم سیجزون ما کانوا یقترفون"
(سورۃ الانعام: ۱۲۰)

یعنی جو لوگ گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں، قیامت کے روز
ان کے ان اعمال کی سزا دی جائے گی جو وہ لوگ یہاں پر کیا کرتے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حکومت کا
بینکوں اور مالیاتی اداروں سے
زکوٰۃ وصول کرنے کا شرعی حکم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اما بعد!

حکومتِ پاکستان نے سرکاری سطح پر زکوٰۃ اور عشر کی وصولی اور تقسیم کے لئے ایک آرڈیننس نافذ کیا ہے، جس کے ذریعے مسلمانوں پر واجبُ الأداء زکوٰۃ کا ایک حصّہ حکومت وصول کر کے اس کی تقسیم کا انتظام کرے گی۔

زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم کا انتظام اسلامی حکومت کی ایک اہم ذمّہ داری ہے۔ اور اگر حکومت یہ انتظام ٹھیک ٹھیک شرعی احکام کے مطابق قائم کرنے

میں کامیاب ہوجائے تو یہ نفاذِ شریعت کی طرف ایک نہایت مُثبت قدم ہوگا اور انشاء اللہ اس ملک کے مسلمان اس کی دنیوی اور اُخروی برکات سے بہرہ ور ہوسکیں گے، لیکن اس نظام کو سرکاری سطح پر جاری کرتے وقت حکومت کو یہ بات پوری طرح ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ نظامِ زکوٰۃ کا نفاذ اسلامی معیشت کے قیام کے لئے جتنا ضروری اور اہم ہے اُتنا ہی نازک اور توجّہ طلب بھی ہے۔ زکوٰۃ دوسرے محاصل یا ٹیکسوں کی طرح کوئی ٹیکس نہیں ہے، بلکہ یہ وہ عظیم الشّان عبادت ہے جو اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رُکن قرار دی گئی ہے۔ لہٰذا اس میں عبادت اور اطاعتِ خداوندی کے تمام تقاضوں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

حکومت زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم کا انتظام اپنے ذمّے لے کر ایک ایسی گراں بار اور نازک ذمّہ داری اپنے سر لے رہی ہے جو اس کے دینی جذبے، اس کے اخلاص اور اس کے حُسنِ انتظام کے لئے ایک زبردست آزمائش اور امتحان کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں حکومت کو ایک طرف تو اس بات کا پورا لحاظ رکھنا ہوگا کہ کسی مسلمان کے ساتھ زکوٰۃ کی وصولی میں کوئی ناانصافی نہ ہونے پائے، اور جتنی رقم اس کے ذمّے شرعاً واجبُ الاداء ہے اس سے ایک پائی بھی زائد وصول نہ ہو، کیونکہ حدیث پاک میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

﴿ اَلْمُعْتَدِیْ فِی الصَّدَقَۃِ کَمَانِعِھَا ﴾

"یعنی زکوٰۃ وصول کرنے میں زیادتی کرنے والا ایسا ہی گنہگار ہے جیسے زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا"۔

اور دوسری طرف اس بات پر کڑی نظر رکھنی ہوگی کہ زکوٰۃ سے حاصل ہونے والی یہ مقدّس رقوم ٹھیک شریعت کے مطابق اس کے صحیح مستحقّین تک

پہنچیں، اور اس میں کوئی خیانت، خرد برد، بدعنوانی یا شرعی احکام سے تجاوز نہ ہونے پائے۔ زکوٰۃ کے تقدّس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے مَصَارِف کا تعیّن انبیاء علیہم السلام پر بھی نہیں چھوڑا، بلکہ اُسے بذاتِ خود قرآن کریم میں متعیّن فرمادیا ہے، چنانچہ جب تک زکوٰۃ کو ان مَصَارِف پر صحیح طور سے خرچ کرنے کا اطمینان بخش انتظام نہ ہوجائے، زکوٰۃ کا مقصد پورا نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا اگر حکومت زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم دونوں کا نظام صحیح طور سے مقرر کرنے میں کامیاب ہوجاتی ہے تو یہ اس کا ایک عظیم کارنامہ ہوگا، جس کی برکات انشاء اللہ کھلی آنکھوں محسوس ہوں گی!

لیکن اگر خدا نخواستہ زکوٰۃ کی ان مقدّس رقوم کو مستحقّین تک پہنچانے کا انتظام صحیح نہ ہوسکا تو کروڑوں مسلمانوں کی عبادت خراب ہونے کا وبال بھی حکومت پر دنیا وآخرت میں بڑا سنگین ہوسکتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حکومت کو اس کڑی آزمائش میں پورا اترنے کی توفیقِ کامل عطا فرمائے اور اس نازک مرحلے کو اس کے لئے آسان فرمائے، آمین۔

لیکن اس مقصد کے حصول کیلئے پہلا قدم یہ ہونا چاہئے کہ زکوٰۃ وعشر کا جو قانون نافذ کیا گیا ہے، وہ شرعی اعتبار سے درست ہو اور اس میں شرعی لحاظ سے کوئی سُقم باقی نہ رہے۔ اور دوسرا قدم یہ ہونا چاہئے کہ اس قانون کے مطابق عمل بھی درست ہو۔ جہاں تک قانون کا تعلق ہے مجلس تحقیق مسائل حاضرہ کے اجلاس میں حالیہ زکوٰۃ وعشر آرڈیننس پر غور کیا گیا اور شرعی نقطۂ نظر سے اس کا جائزہ لینے کے بعد مندرجۂ ذیل تبصرہ اتفاقِ رائے کے ساتھ منظور کیا گیا۔

نصابِ زکوٰۃ:

اس آرڈیننس کی سب سے زیادہ سنگین غلطی یہ ہے کہ اس میں ہر اس

شخص پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم کردی گئی ہے' جس کے بینک اکاؤنٹ میں زکوٰۃ منہا کرنے کے دن ایک ہزار روپے سے زائد رقم جمع ہو۔ اور بینکوں کے علاوہ دوسرے مالیاتی اداروں میں یہ ایک ہزار روپے کی قید بھی نہیں ہے' بلکہ ان اثاثوں کے حامل افراد کو ان کے اثاثوں کی مالیت کا لحاظ کئے بغیر لازمی طور پر زکوٰۃ کا مستوجب قرار دے دیا گیا ہے۔ یہ شرعی لحاظ سے انتہائی سنگین غلطی ہے۔ اور عملاً اس قانون سے بہت سے لوگوں کے ساتھ یہ زیادتی ہوسکتی ہے کہ ان پر شرعاً زکوٰۃ واجب نہ ہونے کے باوجود اُن سے زکوٰۃ وصول کرلی جائے۔

شریعت کی رُو سے زکوٰۃ صرف اس شخص پر فرض ہے جو نصاب یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی یا اتنی ہی مالیت کی نقدی یا سونے یا مالِ تجارت کا مالک ہو یا ان چاروں اشیاء میں سے بعض یا سب کا مجموعہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر اس کی ملکیت میں ہو' البتہ اگر کسی شخص کے پاس سونے کے سوا کوئی چیز موجود نہ ہو تو اس کا نصاب ساڑھے سات تولہ سونا ہے۔ پھر اگرچہ شرعاً زکوٰۃ کی فرضیت کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر ہر رقم پر علیٰحدہ سال پورا ہو' لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ سال کی ابتداء میں اور آخر میں کم از کم بقدرِ نصاب مالیت کا مالک رہا ہو' آرڈیننس میں زکوٰۃ کی ان بنیادی شرائط کا کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا۔

لہٰذا اگر نظامِ زکوٰۃ کو واقعۃً شرعی اصولوں کے مطابق قائم کرنا ہے تو آرڈیننس میں ایسی ترمیم ناگزیر ہے' جس کی رُو سے زکوٰۃ صرف انھی افراد سے وصول کی جاسکے جن کے ذمّے شرعاً زکوٰۃ فرض ہے۔ اور اس کا عملی طریقہ یہ ہے کہ دفعہ ۲ ذیل ۲۳ میں "صاحبِ نصاب" کی جو تعریف لکھی گئی ہے یعنی :

> "صاحبِ نصاب سے مُراد وہ شخص ہے جس کے ذمّے اس آرڈیننس کی رُو سے زکوٰۃ واجبُ الاداء ہو"۔

اسے تبدیل کرکے "صاحبِ نصاب" کی تعریف اس طرح کی جائے :

"صاحبِ نصاب سے مُراد وہ شخص ہے جس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کا نقد روپیہ یا سونا یا سامانِ تجارت ہو' یا ان چاروں اشیاء میں سے بعض یا سب کا مجموعہ مل کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو"۔

پھر ہر سال تاریخِ زکوٰۃ سے پہلے ساڑھے باون تولہ چاندی کی جو قیمت ہو اس کا اعلان کرکے اس کی قیمت کو وصولئ زکوٰۃ کا معیار مقرر کیا جائے' یعنی صرف ان لوگوں سے زکوٰۃ وصول کی جائے جن کی اُتنی مالیت کی رقوم بینکوں یا دیگر مالیاتی اداروں میں جمع ہوں۔

سال گزرنے کا مسئلہ

زکوٰۃ کی فرضیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ مقدارِ نصاب پر پورا سال گزرچکا ہو۔ پورا سال گزرنے کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص ایک مرتبہ صاحبِ نصاب ہوجائے اور سال کے اختتام پر صاحبِ نصاب رہے (درمیان سال اگرچہ نصاب سے کم رہ جائے' البتہ بالکل ختم نہ ہو) تو سال کے اختتام پر جتنی بھی رقم اس کی ملکیت میں ہوگی اس ساری رقم پر شرعاً زکوٰۃ واجبُ الاداء ہوتی ہے' خواہ اس رقم کا کچھ حصّہ ایک دن پہلے ہی اس کی ملکیت میں آیا ہو۔ لہٰذا ہر ہر رقم پر سال گزرنا ضروری نہیں ہے۔

موجودہ آرڈیننس کے تحت ایسی صورتیں عملاً ممکن ہیں کہ جس تاریخ میں کسی شخص کے اکاؤنٹ سے زکوٰۃ وضع کی جائے' اس سے صرف چند روز پہلے ہی وہ صاحبِ نصاب بنا ہو' ایسی صورت میں اس سال ایسے شخص سے جبراً زکوٰۃ

وضع کرنا شرعاً درست نہیں ہے۔

لہٰذا آرڈیننس میں ایسی گنجائش موجود ہونی چاہئے کہ اگر کوئی شخص یہ ثابت کردے کہ اُسے مقدارِ نصاب کا مالک بنے ہوئے سال پورا نہیں ہوا تو اس کی زکوٰۃ وضع نہ کی جائے!

قرضوں کا مسئلہ

آرڈیننس میں قرضہ جات کو قابلِ زکوٰۃ مالیت سے منہا کرنے کی بھی کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی۔ اس سلسلے میں فقہائے امّت کے مذاہب کا خلاصہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ہر طرح کے قرضے زکوٰۃ سے منہا کرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ امام شافعیؒ کا قدیم قول بھی یہی ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک قرضے اموالِ باطنہ کی زکوٰۃ سے مانع ہیں، اموالِ ظاہرہ کی زکوٰۃ سے نہیں۔ اور امام شافعیؒ کا قولِ جدید یہ ہے کہ کسی بھی طرح کا قرض زکوٰۃ سے منہا نہیں ہوگا۔ (ملاحظہ ہو المجموع شرح المہذب صفحہ ۳۱۳ و ۳۱۴ جلد ۵)

موجودہ حالات ایسے ہیں کہ جس کسی شخص نے اپنی ضروریاتِ زندگی کے لئے کوئی قرض لیا ہو، اس کو زکوٰۃ سے منہا نہ کرنا اس شخص پر زیادتی ہوگی۔ البتہ یہ مسئلہ ہمیشہ اہلِ علم کے نزدیک زیرِ غور رہا ہے کہ آج کل بڑے بڑے سرمایہ دار اپنی پیداواری اغراض کے لئے جو قرضے لیتے ہیں، اگر اُن سب کو منہا کیا جائے تو اُن پر بعض صورتوں میں شاید کبھی بھی زکوٰۃ واجب نہ ہو، جو مقاصدِ شریعت کے بالکل خلاف ہے۔ اس لئے ایسے قرضوں کے بارے میں اگر امام شافعیؒ کے مسلک پر عمل کرتے ہوئے یہ کہا جائے کہ وہ زکوٰۃ سے منہا نہیں کئے جائیں گے تو یہ مناسب ہے۔

۱۲ ربیع الأول ۱۳۹۹ ہجری کو زکوٰۃ آرڈیننس کے جس مسوّدے کو رائے

عامّہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کیا گیا تھا' اس میں بھی قرضوں کی منہائی کی گنجائش موجود تھی' اور اس پر تبصرہ کرتے ہوئے "مجلسِ تحقیقِ مسائلِ حاضرہ" نے اُس وقت بھی یہی رائے ظاہر کی تھی۔ (ملاحظہ ہو ماہنامہ بینات جمادیٰ الثانیہ ۱۳۹۹ھ' صفحہ ۸)

لہٰذا مجلس کی رائے میں نصاب' حولانِ حول اور قرضوں کے بارے میں تجاویز کو مدِّنظر رکھتے ہوئے' آرڈیننس کی دفعہ ۳ مجوّزہ ترمیم کے بعد اس طرح ہونی چاہئے :

> "آرڈیننس کے دوسرے احکام کے تابع ہر مسلمان صاحبِ نصاب شخص سے شیڈول نمبرا میں دی ہوئی تفصیل کے مطابق ہر سالِ زکوٰۃ کے اختتام پر لازماً زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔ شرط یہ ہے کہ جو شخص یہ ثابت کردے کہ تاریخِ زکوٰۃ کے دن اس کی قابلِ زکوٰۃ جملہ مملوکات کو نصاب کی مقدار تک پہنچے ہوئے پورا سال نہیں گزرا تو اس کے مذکورہ اثاثوں سے زکوٰۃ وصول نہیں کی جائے گی۔ مزید شرط یہ ہے کہ جو شخص یہ ثابت کردے کہ وہ مقروض ہے اور اس نے قرضہ کسی پیداواری غرض سے نہیں لیا تو اس کے قرضے کی رقم کو قابلِ زکوٰۃ رقم سے منہا کیا جائے گا"۔

اموالِ ظاہرہ وباطنہ

بینک اکاؤنٹ اور دوسرے مالیاتی اداروں سے زکوٰۃ منہا کرنے پر ایک علمی اشکال یہ ہے کہ فقہاء کرامؒ کی تصریح کے مطابق حکومت کو اموالِ ظاہرہ سے زکوٰۃ وصول کرنے کا حق ہوتا ہے' اموالِ باطنہ سے نہیں۔ عام طور پر فقہاءؒ نے مُفت چراگاہوں میں چرنے والے مویشیوں' کھیتوں اور باغات کی پیداوار اور

اس مال تجارت کو جو شہر سے باہر لے جایا جارہا ہو' اموالِ ظاہرہ میں شمار کیا ہے اور نقدی' زیورات وغیرہ باقی تمام قابلِ زکوٰۃ اموال کو اموالِ باطنہ قرار دیا ہے۔ بینک اکاؤنٹس چونکہ بصورت نقد ہوتے ہیں' اس لئے علمی طور پر یہ سوال قابلِ غور ہے کہ حکومت ان سے زکوٰۃ وصول کرنے کا حق رکھتی ہے یا نہیں؟

اس مسئلے پر غور کرنے کے بعد مجلس اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ :

"موجودہ دور میں بینک اکاؤنٹس کو اموالِ ظاہرہ میں شمار کیا جاسکتا ہے"۔

اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمرفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عہد مبارک میں اموالِ ظاہرہ وباطنہ کی کوئی تفریق نہیں تھی' بلکہ دونوں قسم کے اموال سے زکوٰۃ سرکاری سطح پر وصول کی جاتی تھی' لیکن حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں جب قابلِ زکوٰۃ اموال کی کثرت ہوگئی اور آپ نے یہ محسوس فرمایا کہ اگر عاملینِ زکوٰۃ لوگوں کے گھروں اور دکانوں میں پہنچ کر اُن کی املاک کی چھان بین کریں گے تو اس سے لوگوں کو تکلیف ہوگی' اور اس سے اُن کے مکانات' دکانوں' گوداموں اور محفوظ شخصی مقامات کی نجی حیثیت مجروح ہوگی تو آپ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ صرف ان اموال کی زکوٰۃ حکومت کی سطح پر وصول کی جائے' جن کی زکوٰۃ وصول کرنے میں یہ مُضرّت لاحق نہ ہو' اور جن کا حساب کرنے کے لئے گھروں اور دکانوں کی تلاشی نہ لینی پڑے۔ ایسے اموال اس زمانے میں صرف دو قسم کے تھے' یعنی مویشی اور زرعی پیداوار۔ چنانچہ صرف ان کی زکوٰۃ آپ نے سرکاری سطح پر وصول کرنے کا اعلان فرمایا اور باقی اموال کو اموالِ باطنہ قرار دے کر اُن کی زکوٰۃ کی ادائیگی خود مالکان کی ذمّہ داری قرار دے دی۔

بعد میں جب حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا دور آیا تو انہوں نے شہروں کے باہر ایسی چوکیاں مقرر فرمادیں کہ جب کوئی شخص مالِ تجارت لے کر وہاں سے گزرے تو اس سے وہیں زکوٰۃ وصول کرلی جائے۔ اس موقع پر شہر سے باہر جانے والے مالِ تجارت کو بھی اموالِ ظاہرہ میں شمار کرلیا گیا۔ کیونکہ حکومت کو اس کی زکوٰۃ وصول کرنے اور اس کا حساب کرنے کے لئے مالکان کے گھروں، دُکانوں اور نجی مقامات کی تلاشی کی ضرورت نہیں تھی۔

مذکورہ بالا صورتِ حال کی وضاحت کے لئے حضراتِ فقہاء کرامؒ کی تصریحات درج ذیل ہیں :

(۱) علّامہ ابن ہمّام رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں :

﴿ ظاهر قوله تعالىٰ خُذْ مِنْ اَمْوالِهِمْ صَدَقَةً (الأية) توجب اخذ الزكاة مطلقاً للا مام، وعلىٰ هذا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم والخليفتان بعده، فلما ولىّ عثمان رضى الله تعالىٰ عنه وظهر تغيّر الناس كره ان يفتّش السعاة على الناس مستور اموالهم ، ففوّض الدفع الى الملاّك نيابة عنه، ولم يختلف الصحابةؓ فى ذلك عليه، وهذا لا يسقط طلب الامام اصلاً، ولهٰذا لو علم أنّ اهل بلدة لا يؤدّون زكاتهم طالبهم بها ﴾ (فتح القدير صفحه ٤٨٧ جلد ١)

(۲) امام ابوبکر جصّاص رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں :

﴿ وقوله تعالىٰ خذ من اموالهم صدقة يدل علىٰ أنّ اخذ الصدقات إلى الامام وانه متىٰ ادّاها من وجبت عليه الى

المساكين لم يجزه، لان حق الامام قائم فی اخذها فلا سبيل الی اسقاطه، وقد كان النبی صلی اللّٰه عليه وسلم يوجّه العمّال علی صدقات المواشی ويأ مرهم بأن ياخذوا علی المياه فی مواضعها ﴾

آگے تحریر فرماتے ہیں :

﴿ امّا زكاة الاموال فقد كانت تحمل الیٰ رسول اللّٰه صلیٰ اللّٰه عليه وسلم وابی بكرؓ و عمرؓ و عثمانؓ، ثم خطب عثمانؓ فقال "هٰذا شهر زكاتكم، فمن كان عليه دين فليؤدّه، ثم ليزك بقية ماله"، فجعل لهم اداء ها الی المساكين، وسقط من اجل ذلك حق الامام فی اخذها، لانه عقد عقده امام من أئمة العدل، فهو نافذ علی الامّة لقوله عليه السلام: ويعقد عليهم اولهم، ولم يبلغنا انه بعث سعاة علیٰ زكاة الامول كما بعثهم علیٰ صدقات المواشی والثّمار فی ذلك، لان سائر الأموال غير ظاهرة للامام، وانما تكون محتوة فی الدور والحوانيت والمواضع الحريزة ولم يكن جائزاً للسعاة دخول احرازهم ولم يجز ان يكلفوهم احضارها.

. . . . . ولما ظهرت هذه الاموال عند التصرف بها فی البلدان اشبهت المواشی فنصب عليها عمّال يأ خذون منها ما وجب من الزكاة، ولذالك كتب عمر بن عبد العزيزؒ الی عمّاله أن يأ خذوا مما يمر به المسلم من التجارات من كل

عشرين دينارا نصف دينار ﴾

(احکام القرآن صفحہ ۱۵۵ جلد ۳، مطبوعہ استنبول ۱۳۳۵ھ)

(۳) فقہِ حنفی کی معروف کتاب الاختیار میں ہے :

﴿لأن الأخذ كان للإمام، وعثمان رضی اللہ تعالی عنه فوّضه الى الملاك وذلك لايسقط حق طلب الامام، حتى لو علم انّ اهل بلدة لا يؤدون زكاتهم طالبهم بها ولو مرّبها على الساعى كان له اخذها ﴾ (الاختیار صفحہ ۱۰۰ جلد ۱)

(۴) اور صاحبِ ہدایہ تحریر فرماتے ہیں :

﴿ ومن مرّ على عاشر بمائة درهم واخبره ان له فى منزله مائة اخرىٰ وقد حال عليها الحول لم يزكّ التى مرّبها لقلّتها، وما فى بيته لم يدخل تحت الحماية ﴾

(فتح القدیر صفحہ ۵۳۶ جلد ۲)

فقہاء کرامؒ کی مندرجۂ بالا تصریحات سے یہ بات واضح ہے کہ نقد روپیہ اور سامانِ تجارت اس وقت تک اموالِ باطنہ رہتے ہیں جب تک وہ پوشیدہ نجی مقامات پر مالکان کے زیرِ حفاظت ہوں' ایسے اموال کی زکوٰۃ وصول کرنے میں چونکہ ان نجی مقامات میں دخل اندازی کرنی پڑتی ہے' اس لئے انہیں حکومت کی وصولیابی سے مستثنٰی رکھا گیا ہے' لیکن جب یہی اموال مالکان خود نجی مقامات سے نکال کر باہر لے آئیں' اور وہ حکومت کے زیرِ حفاظت آجائیں تو وہ اموالِ ظاہرہ کے حکم میں آجاتے ہیں' اور حکومت کو ان سے زکوٰۃ وصول کرنے کا اختیار ہوجاتا ہے۔ گویا کسی مال کے اموالِ ظاہرہ میں شمار ہونے کے لئے دو بنیادی اُمور ضروری ہیں :

ایک یہ کہ وہ ایسے نجی مقامات پر رکھے ہوئے نہ ہوں جہاں سے ان کا حساب کرنے کے لئے نجی مقامات کی تفتیش کرنی پڑے' کما فی العبارۃ الأولیٰ والثانیۃ اور دوسرے یہ کہ وہ حکومت کے زیرِ حفاظت آجائیں۔ کما فی العبارۃ الرابعۃ۔

اگر اس معیار پر موجودہ بینک اکاؤنٹس کا جائزہ لیا جائے تو ان میں یہ دونوں باتیں پوری طرح موجود ہیں' ایک طرف تو یہ وہ اموال ہیں جنہیں ان کے مالکان نے اپنی حرز (حفاظت) سے نکال کر خود حکومت پر ظاہر کردیا ہے' اور ان کے حساب میں نجی مقامات کی تفتیش کی ضرورت نہیں ہے' دوسرے یہ کہ یہ اموال حکومت کے زیرِ حمایت ہی نہیں بلکہ زیرِ ضمانت آچکے ہیں' بالخصوص جب بینک سرکاری ملکیت میں ہیں اور ان کو جو سرکاری تحفّظ حاصل ہے وہ عاشر پر گزرنے والے اموال کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ اس لئے مجلس کی رائے یہ ہے کہ بینک اکاؤنٹس اور دوسرے مالیاتی اداروں میں رکھے ہوئے اموال' اموالِ ظاہرہ کے حکم میں ہیں اور حکومت اُن سے زکوٰۃ وصول کرسکتی ہے۔

اور اگر بالفرض انہیں یا ان میں سے بعض کو اموالِ باطنہ ہی قرار دیا جائے' تب بھی فقہائے کرامؒ نے تصریح فرمائی ہے کہ جس علاقے کے لوگ ازخود زکوٰۃ ادا نہ کریں تو وہاں حکومت اموال باطنہ کی زکوٰۃ کا بھی مطالبہ کرسکتی ہے' جیسا کہ فتح القدیر اور الاختیار کی عبارتوں میں اس کی تصریح گزرچکی ہے' اور یہی مسئلہ بدائع الصنائع صفحہ ۷ جلد ۲ میں بھی موجود ہے۔

زکوٰۃ کی نیّت کا مسئلہ

بینک اکاؤنٹس اور دیگر مالیاتی اداروں سے جبراً زکوٰۃ وضع کرنے کے بارے میں ایک دُوسرا علمی اشکال یہ ہوسکتا ہے کہ زکوٰۃ ایک عبادت ہے اور دوسری عبادتوں کی طرح اس کی ادائیگی میں بھی نیّت ضروری ہے' لیکن جب

مذکورہ اداروں میں جبراً زکوٰۃ وضع کی جائے گی تو اس میں مالکان کی طرف سے شاید نیّت نہ ہوسکے؟

فقہائے کرامؒ کی تصریحات میں اس اشکال کا بھی حل موجود ہے، اور وہ یہ کہ حکومت کو جن اموال کی زکوٰۃ وصول کرنے کا حق ہے، ان میں حکومت کا وصول کرلینا بذاتِ خود نیّت کے قائم مقام ہو جاتا ہے، چنانچہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں :

﴿ وفی مختصر الکرخی رحمہ اللہ تعالیٰ اذا اخذھا الامام کرھا فوضعھا موضعھا اجزأ لان لہ ولایۃ اخذ الصدقات فقام اخذہ مقام دفع المالک- وفی القنیۃ فیہ اشکال، لان النیۃ فیہ شرط ولم توجد منہ اھ قلت: قول الکرخی رحمہ اللہ تعالیٰ، فقام اخذہ الخ یصلح للجواب، تامل ﴾

(ردالمحتار صفحہ ۳۳ جلد ۲)

بینک اکاؤنٹس کے قرض ہونے کی حیثیت

بینک اکاؤنٹس سے زکوٰۃ وصول کرنے پر تیسرا شبہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بینکوں میں جو رُقوم جمع کرائی جاتی ہیں، وہ فقہی اعتبار سے قرض کے حکم میں ہیں اور مقروض کو یہ حق کیسے پہنچتا ہے کہ وہ قرض خواہ کی رقم سے زکوٰۃ وصول کرلے۔

لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرض بن جانے کے بعد تو یہ اموال مضمون ہونے کی بناء پر اور زیادہ سرکاری تحفّظ میں آگئے ہیں، اس لئے قرض ہونے سے حکومت کے وصولئ زکوٰۃ کے حق پر کوئی منفی اثر نہیں پڑتا۔ یہ بلاشبہ

دَینِ قوی ہے، جس پر باتفاق زکوٰۃ فرض ہے۔ اور بینکوں کے سرکاری ملکیت ہونے کی وجہ سے یہ رقوم حکومت کے صرف علم ہی میں نہیں، بلکہ اس کے قبضے اور ضمانت میں آجاتی ہیں۔ اس لئے اگر حکومت ولایتِ عامّہ کی بناء پر ان سے زکوٰۃ وضع کرلے تو اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے۔

محتاط طریقہ

لیکن "مجلس" یہ سمجھتی ہے کہ بینک اکاؤنٹس اور دیگر مالیاتی اداروں سے زکوٰۃ وصول کرنے کا محتاط طریقہ یہ ہوگا کہ جب کوئی شخص ان اداروں میں اپنی رقم رکھوانے کے لئے آئے تو وہ ایک فارم پُر کرے جس میں اس کی طرف سے متعلّقہ ادارے کو یہ اختیار دیا گیا ہو کہ وہ تاریخِ زکوٰۃ آنے پر اس کی رقم سے زکوٰۃ منہا کرکے زکوٰۃ فنڈ میں دے دے۔ اس طرح یہ ادارے مالکان کی طرف سے باقاعدہ وکیل باداء الزکوٰۃ بن جائیں گے، پھر اس میں نہ اموالِ باطنہ کی بنیاد پر کوئی اشکال باقی رہے گا، نہ نیّت کی بنیاد پر اور نہ اکاؤنٹس کے قرض ہونے کی بنیاد پر۔

سُودی اکاؤنٹس اور زکوٰۃ

بینک اکاؤنٹس سے زکوٰۃ وصول کرنے پر ایک اور خلجان بعض ذہنوں میں یہ رہتا ہے کہ یہ سُودی اکاؤنٹس ہیں، اور سُود اور زکوٰۃ دونوں کیسے جمع ہوسکتے ہیں؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک اسلامی حکومت میں سُودی کاروبار کا وجود اس کے ماتھے پر کلنک کا شرم ناک ٹیکہ ہے اور بالخصوص زکوٰۃ کا نظام جاری کرنے کے بعد اس حرام وناپاک ذریعۂ آمدنی کو باقی رکھنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ لہٰذا یہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ بعُجلتِ ممکنہ مسلمانوں کو سُودی نظام کی اس لعنت سے نجات دلائے۔

لیکن جہاں تک زکوٰۃ کی ادائیگی کا تعلّق ہے فقہی اعتبار سے اگر کسی شخص کی آمدنی حلال وحرام سے مخلوط ہو اور وہ مجموع پر سے زکوٰۃ نکال دے تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ حلال آمدنی کا ڈھائی فی صد شرعاً زکوٰۃ ہوگا اور حرام آمدنی کا ڈھائی فی صد زکوٰۃ نہیں ہوگا' بلکہ وہ صدقہ سمجھا جائے گا جو حرام آمدنی سے جان چھڑانے کی غرض سے کیا جاتا ہے۔ اصل شرعی حکم یہ ہے کہ سُود لینا حرام ہے' لیکن اگر کوئی شخص سُود وصول کرلے تو وہ سارے کا سارا واجب التصدّق ہے۔ اب اگر حکومت نے اس میں سے ڈھائی فی صد زکوٰۃ فنڈ میں دے دیا ہے' (جب کہ زکوٰۃ فنڈ میں صدقاتِ نافلہ اور عطیات بھی شامل ہیں) تو مالکان پر شرعاً واجب ہے کہ باقی ماندہ سُود بھی صدقہ کردیں نہ یہ کہ اس کی بناء پر اصل مال کی زکوٰۃ بھی ادا نہ کریں۔

مثال کے طور پر ایک شخص کے ایک ہزار روپے بینک میں جمع ہیں اور اس پر سو روپے سُود کا اضافہ ہوگیا تو حکومت پورے گیارہ سو روپے پر ڈھائی فی صد کے حساب سے ساڑھے ستائیس روپے وصول کرے گی' ان ساڑھے ستائیس روپوں میں سے پچیس روپے تو اس شخص کے اصل ایک ہزار روپے کی زکوٰۃ ہے اور ڈھائی روپے زکوٰۃ نہیں ہے بلکہ سُود کی جو رقم پوری کی پوری صدقہ ہونی چاہئے تھی اس کا کچھ حصّہ ہے' اگر یہ بھی زکوٰۃ فنڈ میں چلا جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ اس کا مصرف بھی فقراء ہی ہیں۔

نابالغ کی زکوٰۃ

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وجوبِ زکوٰۃ کے لئے صاحبِ نصاب کا عاقل وبالغ ہونا شرط ہے۔ جب کہ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک نابالغ اور فاترالعقل کے مال پر بھی زکوٰۃ لازم ہے۔ آرڈیننس میں چونکہ بالغ یا نابالغ کے اکاؤنٹس میں کوئی فرق نہیں کیا گیا اس لئے اس میں غالباً شافعی مسلک اختیار کیا

گیا ہے' اور لوگوں کے موجود حالات کے پیش نظر اگر ضرورت داعی ہو تو اس کی گنجائش ہے۔

ترکے کا مال

البتہ بینک اکاؤنٹس میں بعض اموال ایسے ہوسکتے ہیں جو کسی مرحوم شخص کا ترکہ ہوں' چونکہ مرحوم کے انتقال کے ساتھ ہی ان اموال پر وُرثاء کا حق ثابت ہوجاتا ہے اور وُرثاء میں سے ہر ایک کا صاحبِ نصاب ہونا ضروری نہیں' اس لئے اس مال سے بھی زکوٰۃ وصول کرنا درست نہیں ہوگا۔ لہٰذا آرڈیننس میں یہ استثناء بھی ہونا چاہئے کہ :

"جو شخص زکوٰۃ وضع کرنے کے دن انتقال کرچکا ہو' اس کے اکاؤنٹ سے زکوٰۃ وضع نہیں کی جائے گی"۔

کمپنیاں اور شیئرز

آرڈیننس میں "کمپنیوں" کو بھی صاحبِ نصاب قرار دیا گیا ہے اور کمپنیوں کے حِصَص کو بھی شیڈول نمبر(۱) میں درج کرکے ان سے زکوٰۃ وضع کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر کمپنی کے بینک اکاؤنٹ سے بحیثیت فرد قانونی الگ زکوٰۃ وصول کی جائے گی اور اس کمپنی کے حصہ داروں سے ان کے حِصَص پر الگ زکوٰۃ وصول ہوگی۔ اگر واقعہ یہی ہے تو یہ طریقہ شریعت کے خلاف ہے' کیونکہ اس میں ایک ہی مال سے سال میں دو مرتبہ زکوٰۃ وصول ہونے کا احتمال ہے جو کسی طرح جائز نہیں۔ لہٰذا اگر کمپنیوں سے زکوٰۃ وصول کی جارہی ہے تو حصہ داروں سے الگ زکوٰۃ وصول نہ کی جائے' اور اگر حصہ داروں سے وصول کی جارہی ہے' تو کمپنیوں سے وصول نہ کی جائے۔ ان دونوں صورتوں میں سے مجلس کے نزدیک بہتر یہ ہے کہ زکوٰۃ حِصَص پر وصول کی جائے۔

عُشر بصورتِ نقد

آرڈیننس میں عُشر کا بھی ایک حصّہ لازماً وصول کرنے سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے' مثلاً بارانی زمینوں کی پیداوار کا پانچ فی صد اور اس کے علاوہ ہر قسم کی زمینوں میں کاشت کار کا حصّہ مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ تصریح کردی ہے کہ ان پر شرعاً عُشر واجب ہے جسے مالکان اپنے طور پر ادا کریں گے۔ اس حکم میں شرعاً کوئی خرابی نہیں' البتہ آرڈیننس کی دفعہ ۵ ذیل ۵ میں صراحت کی گئی ہے کہ عُشر بصورتِ نقد وصول کیا جائے گا' صرف گندم اور دھان کے بارے میں یہ استثناء رکھا گیا ہے کہ اگر صوبائی زکوٰۃ کونسل چاہے تو اُسے بصورتِ جنس وصول کرلے۔

مجلس کی رائے میں یہ حصّہ بھی لائقِ ترمیم ہے کیونکہ شرعاً عُشر کو بصورتِ نقد ادا کرنا لازم نہیں بلکہ شریعت نے اس میں مالکِ پیداوار کی سہولت کو ملحوظ رکھا ہے۔ لہٰذا یہ پابندی ختم کرکے اس معاملے کو مالکِ پیداوار کی صوابدید پر چھوڑنا چاہیے۔

چوتھائی پیداوار کا عُشر سے استثناء

آرڈیننس میں زرعی پیداوار کے چوتھائی حصے کو اخراجات کی مد میں عُشر سے مستثنیٰ کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اگرچہ بعض ائمہ کے اقوال اس قسم کے منقول ہیں کہ زرعی پیداوار کے چوتھائی حصے کو اخراجات کی مد میں مستثنیٰ کیا جاسکتا ہے۔ (ملاحظہ ہو فتح الباری' باب خرص التمر صفحہ ۲۷۴ جلد ۳) لیکن فقہاء حنفیہ اور اکثر فقہاء کے مسلک میں یہ چھوٹ نہیں ہے۔ لہٰذا اگر حکومت یہ چوتھائی حصّہ لازمی وصولی سے مستثنیٰ کرنا چاہتی ہے تو ساتھ ہی یہ اعلان بھی کرنا

چاہئے کہ اس حصّے کا عُشر مالکان خود ادا کریں۔

تاریخِ زکوٰۃ

موجودہ آرڈیننس کے مطابق ہر زکوٰۃ کا سال یکم رمضان المبارک سے شروع ہو کر شعبان کے آخری دن پر ختم ہو گا۔ اور یہ بات اطمینان بخش ہے کہ شریعت کے مطابق زکوٰۃ کی تقسیم کے لئے ہجری سال کو اختیار کیا گیا ہے' لیکن مختلف اثاثوں کی قیمت لگانے کے لئے شیڈول نمبر(۱) میں مختلف تاریخیں مقرر کی گئی ہیں' یہ صورتِ حال شرعاً درست نہیں ہے۔ شرعی صورت یہ ہے کہ جب کوئی شخص صاحبِ نصاب بن جائے تو اس کی ہر رقم کے لئے الگ سال شمار نہیں کیا جاتا' بلکہ اس کے تمام اثاثوں کے لئے زکوٰۃ کے وجوب کی ایک ہی تاریخ ہوتی ہے' لہٰذا صحیح طریقہ یہ ہے کہ تمام اثاثوں میں قیمت لگانے کی تاریخ ایک ہی رکھی جائے۔

البتہ اس قیمت کی بنیاد پر زکوٰۃ وضع کرنے کی تاریخیں مختلف اثاثوں کے لحاظ سے مختلف ہو سکتی ہیں۔

قیمتی پتّھروں اور مچھلیوں کی زکوٰۃ

آرڈیننس کے شیڈول نمبر(۲) میں ان اشیاء کی فہرست دی گئی ہے جن پر حکومت لازماً زکوٰۃ وصول نہیں کرے گی' بلکہ مالکان پر بطورِ خود ان کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔ اس فہرست میں قیمتی پتّھروں اور مچھلیوں پر بھی زکوٰۃ عائد کی گئی ہے حالانکہ ان دونوں اشیاء پر اس وقت تک زکوٰۃ واجب نہیں ہے جب تک تجارت کی نیّت سے انہیں خریدا نہ گیا ہو۔ لہٰذا ان دونوں اشیاء کو اس شیڈول سے خارج کرنا چاہئے' کیونکہ بہ نیّتِ تجارت خریداری کی صورت میں یہ

"اموالِ تجارت" میں شامل ہوجائیں گے' جن کا ذکر شیڈول نمبر(۲) میں موجود ہے۔

مصارفِ زکوٰۃ

مصارفِ زکوٰۃ کے بیان میں آرڈیننس میں براہِ راست فقراء کو زکوٰۃ پہنچانے کے ساتھ مختلف اداروں کے توسّط سے فقراء کی امداد کا بھی ذکر ہے' اس میں یہ وضاحت ہونی چاہئے کہ :

> "ہرصورت میں زکوٰۃ کی ادائیگی مستحقِ زکوٰۃ کوباقاعدہ مالک بناکر کی جائے گی"۔

یہ وضاحت اس لئے ضروری ہے کہ آرڈیننس کے اردو ترجمے سے یہ شبہہ ہوسکتا ہے کہ مذکورہ ادارے اُسے تعمیراور عملے کی تنخواہوں پر صرف کرسکیں گے' جو شرعاً جائز نہیں۔ انگریزی متن اگرچہ نسبۃً بہتر ہے' لیکن اس میں بھی یہ وضاحت ضروری ہے۔

خُلاصۂ تجاویز برائے حکومت

(۱) صاحبِ نصاب کی موجودہ تعریف کی جگہ حسبِ ذیل تعریف لکھی جائے :

"صاحبِ نصاب سے مراد وہ شخص ہے جس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کا نقد روپیہ، سونا یا سامانِ تجارت ہو یا ان چاروں اشیاء میں سے بعض یا سب کا مجموعہ مل کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو"۔

پھر ہر سال تاریخِ زکوٰۃ سے پہلے ساڑھے باون تولہ چاندی کی جو قیمت ہو اس کا اعلان کر کے اس قیمت کو وصولی زکوٰۃ کا معیار مقرر کیا جائے۔ یعنی صرف ان لوگوں سے زکوٰۃ وصول کی جائے جن کی اتنی مالیت کی رقوم بینکوں یا دیگر مالیاتی اداروں میں جمع ہوں۔

(۲) آرڈیننس کی دفعہ نمبر(۳) میں ترمیم کر کے اس کو اس طرح بنایا جائے :

"آرڈیننس کے دوسرے احکام کے تابع ہر مسلمان صاحبِ نصاب شخص سے شیڈول نمبر(۱) میں دی ہوئی تفصیل کے مطابق ہر سالِ زکوٰۃ کے اختتام پر لازماً وصول کی جائے گی۔

شرط یہ ہے کہ جو شخص یہ ثابت کردے کہ تاریخِ زکوٰۃ کے دن اس کی قابلِ زکوٰۃ جملہ مملوکات کو نصاب کی مقدار تک پہنچے ہوئے پورا سال نہیں گزرا تو اس کے مذکورہ اثاثوں

سے زکوٰۃ وصول نہیں کی جائے گی۔

مزید شرط یہ ہے کہ جو شخص یہ ثابت کردے کہ وہ مقروض ہے اور اس نے قرضہ کسی پیداواری غرض سے نہیں لیا ہے تو اس کے قرضے کی رقم کو قابل زکوٰۃ رقم سے منہا کیا جائے گا۔

مزید شرط یہ ہے کہ جس شخص کے بارے میں باضابطہ ڈیتھ سرٹیفکیٹ کے ذریعہ یہ ثابت ہوجائے کہ وہ زکوٰۃ وضع کرنے کی تاریخ میں انتقال کرچکا تھا تو بھی اس کے اکاؤنٹ سے زکوٰۃ وضع نہیں کی جائے گی"۔

(۳) بینکوں اور دیگر مالیاتی اداروں میں رقم رکھوانے والوں سے ایک وکالت نامہ تحریر کرایا جائے جس میں وہ متعلّقہ مالی اداروں کو یہ اختیار دے دیں کہ تاریخِ زکوٰۃ آنے پر وہ ادارہ ان کی طرف سے زکوٰۃ وضع کرکے زکوٰۃ فنڈ میں جمع کرادے۔

(۴) کمپنیوں اور ان کے حِصَص پر الگ الگ زکوٰۃ وصول نہ کی جائے، بلکہ اگر کمپنیوں سے وصول کی جارہی ہے تو حِصَص پر وصول نہ کی جائے اور اگر حِصَص پر وصول کی جارہی ہے تو کمپنیوں سے وصول نہ کی جائے۔ ان دونوں صورتوں میں سے بہتر یہ ہے کہ حِصَص پر وصول کی جائے۔

(۵) عُشر کے بصُورتِ نقد وصول کرنے کی پابندی ختم کی جائے، بلکہ یہ امر مالکِ پیداوار پر چھوڑا جائے کہ وہ چاہے تو بصُورتِ جنس ادا کرے اور چاہے تو بصُورتِ نقد۔

(۶) ہر زرعی پیداوار میں سے چوتھائی حصّہ جو حکومت بطور منہائی اخراجات چھوڑ رہی ہے، اس کے بارے میں یہ اعلان کیا جائے کہ اس حصّے کا عُشر مالکان خود ادا کریں۔

(۷) شیڈول نمبر(۱) کے تمام اثاثوں کے لئے قیمت مقرر کرنے کی تاریخ (ویلویشن ڈیٹ) ایک ہی مقرر کی جائے اور مختلف اثاثوں کے لئے مختلف تاریخیں نہ رکھی جائیں' البتہ زکوٰۃ وضع کرنے کی تاریخیں مختلف اثاثوں کے لحاظ سے مختلف ہوسکتی ہیں۔

(۸) قیمتی پتّھروں اور مچھلیوں کو شیڈول نمبر(۲) سے خارج کیا جائے۔

(۹) شیڈول نمبر(۲) میں مویشیوں کی زکوٰۃ کی شرح بیان کرتے ہوئے پانچ سے پچیس اونٹ تک کی شرح بہت مجمل ہے' جس سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پانچ سے پچیس اونٹوں تک ایک اونٹ واجب ہے۔ اس کی اصلاح کرکے واضح طور پر لکھنا چاہئے کہ پانچ سے پچیس اونٹوں تک ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری واجب ہوگی۔

(۱۰) مصارفِ زکوٰۃ میں یہ وضاحت کی جائے کہ ہر صورت میں مستحقِ زکوٰۃ کو زکوٰۃ کا مالک وقابض بنایا جائے گا اور ادارے یہ رقمیں تعمیرات اور اساتذہ کی تنخواہوں میں صَرف نہیں کرسکیں گے۔

یہ چند تجاویز ہیں' جو آرڈیننس کے فوری مطالعے سے سامنے آئیں'

﴿ ولَعَلَّ اللّٰہَ یُحۡدِثُ بَعۡدَ ذٰلِكَ اَمۡرًا ﴾

وآخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العلمین

تصدیقات

- حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب۔
  مفتی و مہتمم دارالافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی
- حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب۔
  مفتی و مہتمم دارالعلوم کراچی
- حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب۔
  خادم دارالافتاء دارالعلوم کراچی
- حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب۔
  مفتی جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
- حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب۔
  استاذ و ناظم تعلیمات جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی
- حضرت مولانا مفتی سبحان محمود صاحب۔
  دارالعلوم کراچی ۱۴۔
- حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب۔
  نائب مفتی دارالعلوم کراچی ۱۴۔

إن مع العسر يسرا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بینکوں اور مالیاتی اداروں

سے

زکوٰۃ کا مسئلہ

(دُوسرا حِصّہ)

الحمد للہ وکفٰی وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

امّا بعد

"مجلسِ تحقیقِ مسائلِ حاضرہ" نے اپنے ۲۱ر شعبان ۱۳۹۹ھ کے اجلاس میں زکوٰۃ وعشر آرڈی ننس پر تبصرہ کرتے ہوئے جو تحریر مرتب کی تھی، اُسے اظہارِ رائے کے لئے ملک بھر کے معروف اہلِ فتویٰ علماء کی خدمت میں بھیج دیا گیا تھا، الحمد للہ! ان میں سے اکثر کے جوابات موصول ہوگئے۔ مندرجہ ذیل حضرات نے اس تحریر پر اصل مسئلے میں کسی ترمیم کے بغیر مجلس کی آراء سے اتفاق کرتے ہوئے تصدیقی دستخط ثبت فرمادیئے:

① شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب، مہتمم دارالعلوم حقّانیہ، اکوڑہ خٹک۔

② حضرت مولانا مفتی عبداللہ صاحب، مفتی و مہتمم مدرسہ قاسم العلوم، ملتان

③ حضرت مولانا مفتی عبدالحکیم صاحب، مفتی مدرسہ اشرفیہ، سکّھر

④ حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدّظلہم، مہتمم جامعہ فاروقیہ ڈرگ کالونی، کراچی (آپ نے نیت کے مسئلے میں قدرے تردّد فرمایا، اور باقی اُمور سے اتفاق فرمایا)۔

⑤ حضرت مولانا فاضل حبیب اللہ صاحب، مہتمم جامعہ رشیدیہ، ساہیوال۔

⑥ حضرت مولانا مفتی محمد سعید صاحب، مفتی مدرسہ مطلع العلوم، بروری روڈ، کوئٹہ۔

⑦ حضرت مولانا فضل محمد صاحب، مہتمم مدرسہ مظہرالعلوم، منگورہ، سوات۔

⑧ حضرت مولانا مفتی محمد وجیہ صاحب، مفتی دارالعلوم الاسلامیہ، ٹنڈوالہ یار، سندھ۔

⑨ حضرت مولانا مفتی محمد خلیل صاحب، مدرسہ اشرف العلوم، باغبان پورہ، گوجرانوالہ۔

⑩ حضرت مولانا حبیب الحق صاحب، مدرس مدرسہ اشرف العلوم، باغبان پورہ، گوجرانوالہ۔

⑪ حضرت مولانا قاضی سعداللہ صاحب، رُکن مجلسِ شوریٰ قلّات ڈویژن، مستونگ بلوچستان (وحال رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان)۔

⑫ حضرت مولانا قاضی بشیراحمد صاحب، دارالِافتاء راولاکوٹ، آزاد کشمیر۔

⑬ حضرت مولانا مقبول الرحمٰن صاحب قاسمی، دارالِافتاء راولاکوٹ، پونچھ، آزاد کشمیر۔

(۱۴) حضرت مولانا عبداللہ صاحب، ناظم دارالعلوم تعلیم القرآن، باغ، پونچھ، آزاد کشمیر۔

(۱۵) حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب خطیب جامع مسجد باغ، پونچھ، آزاد کشمیر۔

ان حضرات کے علاوہ مندرجہ ذیل حضرات نے مجلس کی تحریر پر مفصّل یا مختصر تبصرہ تحریر فرمایا، اور اس کے بعض نکات سے اختلاف بھی فرمایا :

(۱) حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی، مفتی جامعہ اشرفیہ، لاہور۔

(۲) حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب، مفتی خیرالمدارس، ملتان۔

(۳) حضرت مولانا عبدالشکور صاحب ترمذی، دارالعلوم حقانیہ، ساہیوال ضلع سرگودھا۔

(۴) حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر، مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ

ان حضرات میں سے بعض نے کچھ تو مجلس کی تحریر کی چند فروگزاشتوں پر مجلس کو متنبّہ فرمایا، جس پر مجلس ان حضرات کی تہِ دل سے ممنون ہے۔ وہ فروگزاشتیں درج ذیل ہیں :

(۱) مجلس کی تحریر میں "حولانِ حول" کی شرط کی وضاحت کرتے ہوئے یہ لکھا گیا تھا کہ زکوٰۃ کے وجوب کے لئے یہ ضروری ہے کہ مالِ نامی "بقدرِ نصاب" سارے سال کسی شخص کی ملکیت میں موجود رہا ہو، حالانکہ اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر سال کے اوّل و آخر میں نصاب کامل ہو اور اثناءِ حول میں ناقص ہو جائے تب بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ مجلس کی تحریرِ سابق میں یہاں نقص[1] رہ گیا تھا، اب اس

[1] جس کی وجہ یہ ہوئی کہ عباراتِ فقہاء میں مطلقاً مال نامی کو نصاب سے تعبیر کر کے قدرِ معہود کو "نصابِ کامل" اور اس سے کم کو نصابِ ناقص کہتے ہیں، بوقت تحریر لفظ نصاب پر نظر رہی اور "بقدر" کا لفظ سہواً تحریر میں آگیا۔ مقصد یہ ہے کہ مال نامی سارے سال موجود رہا ہو، مگر سال کے طرفین نصاب کا کامل ہونا شرط ہے، اگرچہ درمیان میں ناقص رہ گیا ہو۔

عبارت کو مجلس کی طرف سے کالعدم سمجھا جائے جس سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ زکوٰۃ کے وجوب کے لئے کامل نصاب کا سارے سال ملکیت میں رہنا ضروری ہے۔

(۲) صاحبِ نصاب کی تعریف سابقہ تحریر میں اس طرح کی گئی تھی :

"صاحبِ نصاب سے مراد وہ شخص ہے جس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولہ چاندی ہو یا اس کی قیمت کا نقد روپیہ یا سونا یا سامانِ تجارت ہو یا ان چاروں اشیاء میں سے بعض یا سب کا مجموعہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو"۔

اس تعریف میں اُس صورت کا حکم بیان سے رہ گیا تھا جس میں کسی شخص کے پاس صرف سونا ہی سونا ہو' چاندی یا نقدی بالکل[1] نہ ہو۔ ایسی صورت میں سونے کا نصاب یعنی ساڑھے سات تولہ سونا شرعاً معتبر ہوتا ہے' چنانچہ اس فروگزاشت پر متنبّہ ہونے کے بعد مجلس نے صاحبِ نصاب کی مجوزہ تعریف میں تبدیلی کرکے اُسے اس طرح کردیا ہے :

"زرعی پیداوار اور مویشیوں کے علاوہ دیگر قابلِ زکوٰۃ اموال میں صاحبِ نصاب سے مراد وہ شخص ہے جس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولہ (۶۱۲ء۳۵ گرام) چاندی یا ساڑھے سات تولہ (۸۷ء۴۸ گرام) سونا یا ان دونوں میں سے کسی کی قیمت کے برابر روپیہ یا سامانِ تجارت ہو یا مذکورہ بالا اشیاء میں سے بعض کا یا سب کا مجموعہ مل کر سونے یا چاندی کے وزنِ مذکور کی قیمت کے برابر ہوجائے"۔

مجلس نے اس ترمیم شدہ تعریف سے اسلامی نظریاتی کونسل کو بھی مطّلع

---

[1] اس صورت کا حکم اگرچہ تعریف میں درج ہونے سے رہ گیا تھا' مگر تعریف سے پہلے کی عبارت میں اس کی صراحت کردی گئی تھی۔

کردیا تھا' چنانچہ اب حکومت نے جو نیا ترمیم شدہ زکوٰۃ آرڈی ننس ۱۹۸۰ء نافذ کیا ہے' اس میں بفضلہ تعالیٰ اس کی روشنی میں ترمیم کردی گئی ہے[ا] (ملاحظہ ہو زکوٰۃ وعشر ترمیمی آرڈی ننس ۱۹۸۰ء دفعہ ۳ ذیل الف)

(۳) مجلس کی تحریر میں لکھا گیا تھا کہ شہر سے باہر جانے والے اموالِ تجارت سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے چوکیاں مقرر فرمائی تھیں' اس سے تأثر یہ ہوتا تھا کہ ان چوکیوں کا یہ سلسلہ سب سے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے شروع فرمایا تھا' حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے ہی میں ان چوکیوں پر زکوٰۃ وصول کرنے کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ (ملاحظہ ہو مبسوط وکتاب الآثار وغیرہ)

یہ تو چند جزوی فروگزاشتیں تھیں۔ لیکن مذکورہ چاروں حضرات نے بنیادی طور پر جس مسئلے سے اختلاف فرمایا ہے یا جس پر اپنے تردّد کا اظہار کیا ہے وہ بینک اکاؤنٹس یا دوسرے مالیاتی اداروں سے زکوٰۃ وضع کرنے کا مسئلہ ہے۔ اس سلسلے میں ان حضرات کے دلائل یا شبہات پر مجلس نے دوبارہ غور کیا' لیکن غور و تحقیق کے بعد اس مسئلے میں مجلس کی رائے تبدیل نہیں ہوئی۔ لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مسئلے پر قدرے تفصیل کے ساتھ گفتگو کی جائے۔

بینک اکاؤنٹس اور دیگر مالیاتی اداروں سے زکوٰۃ وصول کرنے پر جن شبہات کا اظہار کیا گیا ہے' بنیادی طور پر وہ تین شبہات ہیں :

(۱) حکومت کو صرف اموال ظاہرہ سے زکوٰۃ وصول کرنے کا حق ہے' اموالِ باطنہ سے زکوٰۃ وصول کرنے کا حق حکومت کو نہیں' بلکہ مالکان پر ان کی زکوٰۃ کی

[ا] نئے آرڈی ننس میں مجلس کی دوسری بیشتر تجاویز بھی شامل کرلی گئی ہیں' مثلاً حولانِ حول کی شرط' میت کے ترکے کو مستثنیٰ کرنے کی شرط' تمام اثاثوں کے لئے ایک ویلویشن ڈیٹ کی تجویز وغیرہ۔

ادائیگی اپنے طور پر فرض ہے اور نقود چونکہ اموالِ باطنہ میں سے ہیں' اس لئے بینک اکاؤنٹس بھی اموالِ باطنہ میں سے ہوئے' ان سے حکومت کو زکوٰۃ وصول کرنے کا حق نہیں ہے۔

(۲) بینک اکاؤنٹس درحقیقت بینک کے ذمّے اکاؤنٹ ہولڈروں کا قرض ہے' جب یہ رقم مالک نے بینک کو دے دی تو وہ اس کی ملکیت سے نکل گئی' اور بینک کی ملکیت میں داخل ہوگئی' اب اصل مالک پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہوگی جب وہ بینک سے اُس کو واپس وصول کرے گا' اُس سے پہلے جو زکوٰۃ بینک اکاؤنٹس سے وضع کی جارہی ہے وہ وجوبِ ادا سے پہلے ایک ایسے مال سے وصول کی جارہی ہے جس پر زکوٰۃ واجب الاداء نہیں' اور جو اکاؤنٹ ہولڈر کی ملکیت نہیں ہے' لہٰذا اس کا کوئی جواز نہیں ہے۔

(۳) زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے ادا کنندہ کا نیّت کرنا ضروری ہے اور بینک اکاؤنٹس میں سے زکوٰۃ وضع کرتے وقت مالک کی نیّت بسا اوقات نہیں ہوتی۔

ان تینوں مسائل پر قدرے تفصیل کے ساتھ ذیل میں بحث کی جاتی ہے۔

﴿ واللہ سُبحانہ الموفق ﴾

اموالِ ظاہرہ اور اموالِ باطنہ

جیسا کہ "مجلس" کی تحریرِ سابق میں امام ابوبکر جصّاص رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے فقہاء کرامؒ کی تصریحات کے حوالے سے عرض کیا گیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ مبارک میں اموالِ ظاہرہ اور اموالِ باطنہ کی کوئی تفریق نہیں تھی'

بلکہ ہر قسم کے قابلِ زکوٰۃ اموال سے سرکاری سطح پر زکوٰۃ وصول کی جاتی تھی' لیکن حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں جب اموال اور آبادی کی کثرت ہوگئی اور اندیشہ ہوا کہ لوگوں کے نجی مکانات وغیرہ میں زکوٰۃ کے کارندوں کی مداخلت سے لوگوں کو تکلیف ہوگی' اور اس سے فتنے پیدا ہوں گے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف اموالِ ظاہرہ کی زکوٰۃ کی تحصیل سرکاری سطح پر باقی رکھی اور اموالِ باطنہ کی زکوٰۃ کی ادائیگی میں مالکان کو حکومت کا نائب بنادیا۔

حضراتِ فقہاء کرام" کی تصریحات کی روشنی میں یہ عرض کیا گیا تھا کہ کسی مال کے "اموالِ ظاہرہ" میں سے ہونے کے لئے دو اُمور ضروری ہیں :

ایک یہ کہ ان اموال کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے مالکان کے نجی مقامات کی تفتیش کرنی نہ پڑے۔

دوسرے یہ کہ وہ اموال حکومت کے زیرِ حمایت ہوں۔ پھر عرض کیا گیا تھا کہ بینکوں اور دوسرے مالیاتی اداروں میں رکھوائی ہوئی رقموں میں یہ دونوں اُمور موجود ہیں' لہٰذا ان کو "اموالِ ظاہرہ" میں شمار کیا جاسکتا ہے۔

اِس پر بعض حضرات نے یہ اعتراض کیا ہے کہ کسی مال کے ظاہر ہونے کی اصل علّت "خروج من المصر" ہے' چونکہ اس دور میں شہر کے ناکوں پر حکومت کی طرف سے عاشر اس لئے بٹھائے جاتے تھے کہ وہ گزرنے والوں کی جان و مال کی حفاظت کریں' اس لئے شہر سے نکل کر تمام اموال حکومت کے زیرِ حمایت آجاتے تھے' اور اس بناء پر حکومت ان کی زکوٰۃ وصول کرتی تھی' نجی مقامات کی تلاشی و تفتیش کی ضرورت نہ ہونا اس حکم کی حکمت ہے علّت نہیں' لہٰذا حکم کا مدار "خروج من المصر" پر ہوگا اور چونکہ یہ علّت بینکوں اور مالیاتی اداروں میں نہیں پائی جاتی' اس لئے ان کو اموالِ ظاہرہ میں داخل کرکے ان سے سرکاری سطح پر زکوٰۃ وصول کرنا درست نہیں۔

مجلس نے اس نقطۂ نظر پر مکرّر غور کیا، اور اس مسئلے میں فقہ اور حدیث کے متعلقہ مواد کو سامنے رکھا، لیکن غور و تحقیق کے بعد یہ نتیجہ سامنے آیا کہ سرکاری سطح پر زکوٰۃ کی وصولی کے لئے "خروج من المصر" کو علّت قرار دینا اور اس پر حکم کا مدار رکھنا درست نہیں، بلکہ اصل علت وہی ہے کہ وہ اموال ایسے ہوں جن سے زکوٰۃ کی وصولی کے لئے نجی مقامات کی تفتیش کی ضرورت نہ ہو۔ اس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں :

حدیث اور فقہ کی کتابوں سے یہ بات ثابت ہے کہ حضراتِ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور بعد کے خلفاء و امراء سالانہ تنخواہوں اور وظائف کی تقسیم کے وقت انہی تنخواہوں اور وظائف سے زکوٰۃ کاٹ لیا کرتے تھے، اور اس پر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و تابعینؒ اور دوسرے فقہاءؒ نے نہ صرف یہ کہ کوئی نکیر نہیں فرمائی، بلکہ اس طریقے کی تصدیق و تائید فرمائی ہے، چنانچہ مؤطأ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں روایت ہے :

﴿قال القاسم بن محمد: وكان ابوبكر الصديق رضى الله تعالى عنه اذا اعطى الناس اعطياتهم سأل الرجل : هل عندك من مال وجبت عليك فيه الزكاة؟ فان قال نعم اخذ من عطائه زكاة ذلك المال، وان قال: لا، سلم اليه عطاءه ولم ياخذ منه شيئاً﴾

(مؤطاامام مالكؒ صفحه۱۰۳ و۱۰۴ الزكاة فى العين من الذهب والورق- ومصنف ابن ابى شيبة صفحه ۱۸۴ جلد ۳ ماقالوافى العطاء اذا اخذ- ومصنف عبدالرزاق صفحه۷۶ جلد۴- وكتاب الاموال لابى عبيد صفحه۴۱۱)

"حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت

صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب لوگوں کو (بیت المال سے ملنے والی) تنخواہ یا وظائف دیتے تو ہر شخص سے پوچھتے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ایسا مال ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہو؟ اگر وہ کہتا کہ ہاں ہے' تو اس کی تنخواہ سے اس مال کی زکوٰۃ لے لیتے' اور اگر وہ کہتا کہ "نہیں" تو اُس کی تنخواہ پوری دے دیتے' اور اس میں سے کچھ نہ لیتے"۔

اور امام ابوعبید رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کے یہ الفاظ نقل فرمائے ہیں :

﴿فان اخبره انّ عنده مالاقدحلّت فیه الزکاة قاصه مما یرید ان یعطیه، وان اخبره ان لیس عنده مال قدحلّت فیه الزکاة سلّم الیه عطاءه﴾

(کتاب الاموال لابی عبید صفحہ ۴۱۱ فقرہ ۱۱۲۵ باب فروض زکاۃ الذھب والورق)

"اگر وہ شخص یہ بتاتا کہ اس کے پاس ایسا مال ہے جس پر زکوٰۃ فرض ہو چکی ہے تو جو تنخواہ آپ اُسے دینا چاہتے اس میں سے زکوٰۃ کاٹ لیتے تھے' اور اگر وہ بتاتا کہ اُس کے پاس ایسا مال نہیں ہے جس پر زکوٰۃ فرض ہو گئی ہو تو اُس کی تنخواہ اُسے پوری دے دیتے تھے"۔

نیز امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ معمول نقل فرمایا ہے :

﴿عن عبدالرحمن بن عبدالقارى، وكان على بيت المال في زمن عمر مع عبيد الله بن الارقم : فاذا خرج العطاء

جمع عمر رضی اللہ عنہ اموال التجارۃ، فحسب عاجلها وآجلها، ثم یاخذ الزکاۃ من الشاهد والغائب ﴾

(مصنف ابن ابی شیبۃ صفحہ ۱۸۴ جلد ۳)

"عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں عبیداللہ بن ارقم کے ساتھ بیت المال پر مقرر تھے، فرماتے ہیں کہ جب (سالانہ) تنخواہوں کی تقسیم کا وقت آتا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام اموال تجارت کو جمع فرما کر ان کے نقد اور اُدھار کا حساب فرماتے، پھر حاضر اور غائب ہر طرح کے مال سے زکوٰۃ وصول فرماتے تھے"۔

اور امام ابوعبید رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ نقل فرمائی ہے :

﴿ فکان اذا خرج العطاء جمع اموال التجار، ثم حسبها شاهدها وغائبها، ثم اخذ الزکاۃ من شاهد المال علی الشاهد والغائب ﴾

(کتاب الاموال صفحہ ۴۲۵ فقرہ ۱۱۷۸ باب الصدقۃ فی التجارات والدیون)

"جب تنخواہوں کی تقسیم ہوتی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام تاجروں کے اموال جمع فرما کر اس میں سے حاضر و غائب سب کا حساب فرماتے، پھر موجود مال سے حاضر و غائب ہر طرح کے مال کی زکوٰۃ وصول فرماتے"۔

حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کے راویوں کی تحقیق کے بعد لکھا ہے کہ :

﴿ وسنده حسن ﴾

(اعلاء السنن صفحه۴۳۰ جلد ۱۲ کتاب السیر باب العطاء یموت صاحبه بعد مایستوهبه)

یعنی اس روایت کی سند حسن ہے۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں تو یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ ان کے دور میں اموالِ ظاہرہ اور اموالِ باطنہ کی کوئی تفریق نہ تھی، اس لئے وہ ہر قسم کے اموال سے زکوٰۃ وصول فرماتے تھے، لیکن روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جنھوں نے یہ تفریق قائم فرمائی تھی، اُن کے دور میں بھی تنخواہوں سے زکوٰۃ وضع کرنے کا یہ سلسلہ برابر جاری رہا۔ چنانچہ مؤطأ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں مروی ہے :

﴿ عن عائشة بنت قدامة عن ابيها انه قال : كنت اذا جئت عثمان بن عفّان رضى اللّٰه تعالىٰ عنه اقبض عطائى، سألنى هل عندك من مال وجبت فيه الزكاة؟ قال : فان قلت : نعم اخذ من عطائى زكاة ذلك المال ، وان قلت : لا ، دفع الىّ عطائى ﴾

(مؤطأ امام مالکؒ صفحه۱۰۴- ومصنف عبدالرزاق صفحه۷۷ جلد۴ حدیث۷۰۲۹، وکتاب الام للشافعیؒ صفحه ۱۴ جلد ۲ طبع بولاق -وکتاب الاموال لابی عبیدؒ صفحه۴۱۲ فقره۱۱۲۷)

"عائشہ بنت قدامہ اپنے والد کا قول نقل فرماتی ہیں کہ جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اپنی تنخواہ وصول کرنے جاتا تو وہ مجھ سے پوچھتے کہ کیا تمہارے پاس کوئی مال ایسا ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہو؟ چنانچہ اگر میں یہ کہتا کہ

"ہاں" تو میری تنخواہ سے اس مال کی زکوٰۃ وصول فرمالیتے' اور میں کہتا کہ "نہیں" تو میری تنخواہ مجھے دے دیتے"۔

نیز بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بھی تنخواہ سے زکوٰۃ وضع کرنے کا یہ سلسلہ جاری رہا' البتہ ان کے بارے میں یہ صراحت ملتی ہے کہ وہ صرف ان لوگوں کے اموالِ باطنہ کی زکوٰۃ وصول کرتے تھے' جن کی تنخواہیں یا وظائف بیت المال سے جاری ہوں' دوسرے لوگوں کی نہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی عمل تھا۔ (مؤطا امام مالک صفحہ ۲۷۳) اور حضرت ابن عباسؓ وابن عامرؓ بھی اسی کے قائل تھے۔ (حاشیہ مؤطا امام مالک صفحہ ۲۷۳)

نیز حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ تنخواہیں تقسیم کرتے وقت خود تنخواہ کی زکوٰۃ بھی اُسی تنخواہ میں سے وصول فرمالیتے تھے' چنانچہ مصنف ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ میں ہے :

﴿عن هبيرة قال : كان ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه يزكى عطياتهم من كل الف خمسة وعشرين﴾

(مصنف ابن ابی شیبۃ صفحہ ۱۸٤ جلد ۳)

"حضرت ہبیرۃ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کی تنخواہوں کی زکوٰۃ (اس حساب سے) وصول فرمایا کرتے تھے کہ ہر ہزار پر پچیس وصول کرلیتے تھے"۔

حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کے راویوں کی تحقیق فرمانے کے بعد فرمایا ہے کہ :

﴿ فَالإِسْنَادُ حَسَنٌ ﴾ (اعلاء السنن صفحہ۴۲۹ و ۴۳۰ جلد ۱۲)

"یعنی یہ سند حسن ہے"۔

البتہ چونکہ یہاں زکوٰۃ اُن تنخواہوں کی وصول کی جاتی تھی' جو صاحبِ تنخواہ کی ملکیت میں قبضہ کرنے کے بعد آتی ہے' اس لئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقِ کار یہ تھا کہ وہ پہلے تنخواہ دے دیتے پھر اُس سے زکوٰۃ وصول فرماتے تھے' چنانچہ مصنّف عبدالرزاق میں ہے :

﴿ عن هبيرة بن يريم عن عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان يعطى ثم ياخذ زكاته ﴾

(مصنف عبدالرزاق صفحہ۷۸ جلد ٤ حديث ٧٠٣٦ باب لاصدقة فى مال حتى يحول عليه الحول)

"ہُبیرۃ بن یریم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ تنخواہ دے دیتے پھر اس کی زکوٰۃ وصول کرتے تھے"۔

اور معجم طبرانی رحمۃ اللہ علیہ میں اس روایت کے الفاظ یہ ہیں :

﴿ كان يعطى العطاء ثم ياخذ زكاته ﴾

اور علامہ نورالدین ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد میں اس روایت کو نقل کرکے لکھا ہے :

﴿ رجاله رجال الصحيح ، خلاهبيرة ، وهوثقة ﴾

نیز امام ابوعبید رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو زیادہ تفصیل اور وضاحت سے نقل فرمایا ہے :

﴿عن هبيرة بن يريم قال : كان عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه يعطينا العطاء فى زبلٍ صغار ، ثم ياخذ منه الزكاة﴾

(كتاب الاموال صفحه ٤١٢ فقره ١١٢٨ باب فروض زكاة الذهب والفضة)

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں چھوٹی چھوٹی تھیلیوں میں تنخواہ دیتے پھر اس سے زکوٰۃ وصول فرماتے تھے"۔

تنخواہوں اور وظائف سے زکوٰۃ وصول کرنے کا سلسلہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد بھی جاری رہا' چنانچہ مصنّف ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ میں روایت ہے :

﴿عن ابن عون عن محمد قال : رايتُ الامراء اذا اعملوا العطاءَ زكّوهُ﴾ (مصنف ابن ابی شيبۃ صفحہ ١٨٥ جلد ٣)

"ابن عون حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ (غالبًا ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ) کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے اُمراء کو دیکھا کہ جب وہ تنخواہ دیتے تو اس کی زکوٰۃ وصول کرلیتے"۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں اگرچہ اموالِ ظاہرہ وباطنہ کی تفریق قائم ہو چکی تھی' لیکن ان کے بارے میں بھی مروی ہے :

﴿عن عمر بن عبدالعزیز انه کان یزکی العطاء والجائزة﴾
(مصنف ابن ابی شیبةؒ صفحہ ١٨٥ جلد ٣)

"حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ تنخواہوں اور انعامات سے زکوٰۃ وصول فرماتے تھے"۔

اور مصنّف عبدالرزاق میں اس روایت کے الفاظ یہ ہیں :

﴿عن جعفر بن برقان ان عمر بن عبدالعزیز کان اذا اعطی الرجل عطاءه او عمالته اخذ منه الزکاة﴾

(مصنف عبدالرزاق صفحہ٧٨ جلد ٤، فقرہ ٧٠٣٧)

"جعفر بن برقانؒ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ جب کسی شخص کو اس کا وظیفہ یا اس کی اجرت دیتے تو اس سے زکوٰۃ وصول فرمالیتے تھے"۔

یہ معاملہ صرف تنخواہوں اور وظائف کی حد تک محدود نہیں تھا' بلکہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بیت المال پر جس کسی مسلمان کا کوئی مالی حق ہوتا تو اس کی ادائیگی کے وقت اس کی زکوٰۃ وصول کرنے کا معمول قرونِ اولیٰ میں جاری تھا۔ چنانچہ مصنّف ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ اور سُنن بیہقی رحمۃ اللہ علیہ میں مروی ہے :

﴿عن عمرو بن میمون قال : اخذ الوالی فی زمن عبدالملك مال رجل من اهل الرقة یقال له ابوعائشة عشرین الفاً، فادخلت فی بیت المال ، فلما ولی عمر بن عبدالعزیز اتاه ولده، فرفعوا مظلمتهم الیه فکتب الی میمون : ادفعوا الیهم

اموالھم وخذوا زکاۃ عامہ ھذا ، فلولا انہ کان مالا ضمارا اخذنا منہ زکاۃ مامضٰی ﴾

(مصنف ابن ابی شیبہؒ صفحہ ۲۰۲ جلد ۳ ماقالوا فی الرجل یذھب لہ المال السنین واخرجہ ایضاً البیہقی فی السنن الکبریٰ صفحہ ۱۵۰ جلد ٤)

"عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ عبدالملک[1] کے زمانے میں اہلِ رقّہ کے ایک شخص ابوعائشہ سے ایک گورنر نے زبردستی بیس ہزار وصول کر کے بیت المال میں داخل کردیئے تھے' جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ ہوئے تو اس شخص کے لڑکوں نے آکر داد رسی چاہی' اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے میمون کو لکھا کہ :
"ان کو ان کے اموال دے دو اور اس سے اس سال کی زکوٰۃ وصول کرلو' اس لئے کہ اگر یہ مالِ ضمار نہ ہوتا تو ہم اس سے پچھلے سالوں کی زکوٰۃ بھی وصول کرتے"۔

حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی سَند کی تحقیق فرما کر ثابت فرمایا ہے کہ اس کے رجالِ ثقات ہیں اور سَند متصل ہے۔
(اعلاء السنن صفحہ ۹ جلد ۹ باب لا زکاۃ فی المال الضمار)

نیز یہی واقعہ اجمالی طور پر دُوسری سند سے مؤطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں بھی مروی ہے' اور اس میں بھی ایک سال کی زکوٰۃ وصول کرنے کا ذکر موجود ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔

---

[1] مصنّف ابن ابی شیبہؒ کے مطبوعہ نسخے میں عبدالملک لکھا ہے' لیکن دوسرے نسخے میں اور دوسری کتابوں میں ولید بن عبدالملک کا ذکر ہے اور وہی صحیح ہے۔

﴿ان عمربن عبدالعزیز کتب فی مال قبضه بعض الولاة ظلما یأ مربردّه الی اهله، وتؤخذ زکاته لما مضی من السنین، ثم عقب بعد ذلك بکتاب : لا تؤخذ منه الزکاة الّا[1] زکاة واحدة، فانه کان ضمارا﴾

(مؤطأ امام مالکؒ صفحه ۱۰۷ الزکاة فی الدین)

"حضرت عمربن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ایسے مال کے بارے میں جس پر بعض نے ظلماً قبضہ کرلیا تھا' تحریر فرمایا کہ وہ مال اس کے مالکوں کو واپس کردیا جائے' اور اس کی پچھلے سالوں کی زکوٰۃ بھی وصول کی جائے' لیکن اس کے بعد ایک اور خط بھیجا کہ اس سے صرف ایک سال کی زکوٰۃ وصول کی جائے' پچھلے سالوں کی نہیں' کیونکہ وہ مالِ ضمار تھا"۔

ان تمام واقعات میں نقد روپے کی زکوٰۃ سرکاری سطح پر وصول کی گئی؛ اور وہ بھی عاشر پر گزرنے کی صورت میں نہیں' اور نہ مال کے شہر سے باہر ہونے کی حالت میں' بلکہ حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طرزِ عمل تو یہ تھا کہ وہ تنخواہیں جاری کرتے وقت ان اموال کی زکوٰۃ ان تنخواہوں سے وصول فرماتے تھے جو تنخواہ دار کے گھروں' دکانوں یا دوسرے مقامات پر ان کی ملکیت میں ہوتے تھے۔ یہ حضرات واجب الاداء زکوٰۃ تنخواہ سے کاٹ کر باقی تنخواہ لوگوں کے حوالے کیا کرتے تھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمربن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ انھی تنخواہوں کی زکوٰۃ وصول فرماتے تھے' کیونکہ اگر مالک پہلے سے

---

[1] بعض ہندوستانی نسخوں میں لفظ إلّا کتابت کی غلطی سے حذف ہوگیا ہے' صحیح عبارت وہی ہے جو اوپر لکھی گئی (اوجز المسالک صفحہ ۱۷۲ جلد ۳)۔

صاحبِ نصاب ہو تو تنخواہ کی اس رقم پر مالِ مُستفاد ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ واجب ہوتی تھی، البتہ یہ حضرات تنخواہوں سے زکوٰۃ کاٹنے کے بجائے پہلے تنخواہ حوالہ فرمادیتے، پھر مالک سے زکوٰۃ وصول فرماتے تھے۔ بہرصورت! اس نقد رقم سے سرکاری طور پر زکوٰۃ وصول کی جاتی تھی، اور یہ سلسلہ اموالِ ظاہرہ اور اموالِ باطنہ کی تفریق قائم ہونے کے بعد بھی جاری رہا، بلکہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ان رقوم سے بھی زکوٰۃ وصول فرمائی جو بیت المال میں ظلماً داخل کردی گئی تھیں۔

اس طریقِ کار سے یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ کسی مال کے اموالِ ظاہرہ میں شمار ہونے اور اس سے سرکاری سطح پر زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے اس کا شہر سے باہر لے جانا ضروری نہیں، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اس سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے نجی مقامات کی تلاشی یا تفتیش کی ضرورت پیش نہ آئے، اور وہ فی الجملہ حکومت کے زیرِ حفاظت آگئے ہوں۔

تنخواہوں وغیرہ سے زکوٰۃ وصول کرنے کا یہ طریقہ اُس دور میں بھی بلانکیر جاری رہا ہے، اور خود فقہاء حنفیہؒ نے بھی ان واقعات کو نقل کرکے اس کے تصدیق وتائید فرمائی ہے، چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تنخواہوں اور وظائف سے زکوٰۃ وصول کرنا خود امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل فرمایا ہے اور لکھا ہے:

﴿قال القاسم: وكان ابوبكرؓ اذا اعطى الناس اعطياتهم يسئل الرجل هل عندك من مال قد وجبت فيه الزكاة؟ فان قال: نعم، اخذ من عطائه زكاة ذلك المال، وان قال لا، سلّم اليه عطاءه قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول ابي

حنیفۃ رحمہ اللہ ﴾

(مؤطا امام محمدؒ صفحہ ۱۷۰ باب الرجل یکون علیہ الدین، ھل علیہ فیہ الزکاۃ؟)

اور اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں عائشہ بنت قدامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وہ روایت نقل کی ہے جو پیچھے مؤطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے گزر چکی ہے۔

نیز علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ اور شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا مذکورہ بالا واقعہ جس میں غصب شُدہ مال کو واپس کرتے ہوئے اُس سے زکوٰۃ وصول کرنے کا ذکر ہے' ذکر فرما کر اُس سے مالِ ضمار پر زکوٰۃ واجب نہ ہونے کے مسئلے میں استدلال فرمایا ہے' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مال سے ایک سال کی جو زکوٰۃ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے وصول فرمائی' وہ حنفیہؒ کے نزدیک بھی معمول بہ ہے' ورنہ وہ اس کی تردید یا توجیہ فرماتے۔

بلکہ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک عبارت سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اموالِ باطنہ کی زکوٰۃ کے بارے میں بھی حنفیہؒ کے نزدیک امام کو مکمل اختیار رہے کہ وہ چاہے تو ان کی زکوٰۃ کی وصولیابی کے لئے مُصدِّق بھیج کر سرکاری سطح پر ان کی زکوٰۃ وصول کرے' اور چاہے تو مالکوں کے حوالے کردے کہ وہ اپنے طور پر زکوٰۃ ادا کردیں' چنانچہ انہوں نے شرح معانی الآثار میں ایک مستقل باب قائم فرمایا ہے: باب الزکاۃ یأخذھا الامام ام لا؟ اور اس میں اپنی عادت کے مطابق دونوں نقطۂ نظر بیان فرمانے کے بعد آخر میں لکھا ہے:

﴿ واما وجھہ من طریق النظر فانّا قد رأینا ھم انھم لایختلفون انّ للإمام أن یبعث الی ارباب المواشی السائمۃ

حتّٰی یأخذ منهم صدقة مواشیهم اذا وجبت فیها الصدقة وکذلك یفعل فی ثمارهم ثم یضع ذلك فی مواضع الزکوات علی ماأمرهٗ بهٖ عزّوجلّ، لایابیٰ ذلك احد من المسلمین، فالنظر علی ذلك ان یکون بقیة الاموال من الذّهب والفضّة واموال التجارات کذلك . . . . . وهذا کلّه قول ابی حنیفةؒ وابی یوسفؒ ومحمدؒ ﴾

(شرح معانی الآثار للطحاویؒ صفحہ ۲۶۳ و ۲۶۴ جلد ۱)

"قیاس و نظر کے لحاظ سے بھی اس مسئلے میں صورتِ حال یہ ہے کہ علماء کا اس مسئلے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ امام کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مُفت چراگاہوں میں چَرنے والے مویشیوں کے مالکان کے پاس بھیج کر اُن کے مویشیوں کی زکوٰۃ وصول کرے جب کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہو' اسی طرح ان کے پھلوں میں بھی اس کو یہ حق حاصل ہے۔ پھر وہ حاصل شدہ زکوٰۃ کو مصارفِ زکوٰۃ میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے بموجب صَرف کرے' اس بات سے کوئی مسلمان انکار نہیں کرسکتا' لہٰذا نظر وقیاس کا تقاضا یہ ہے کہ باقی اموال' سونا چاندی اور مالِ تجارت کا بھی یہی حکم ہو .... اور یہ سب کچھ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے"۔

یہاں امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے کسی قید و شرط کے بغیر امام کا یہ حق بیان فرمایا ہے کہ وہ سونا' چاندی اور مالِ تجارت سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے

مُصدِّق بھیج سکتا ہے' یہاں انہوں نے مصر یا غیر مصر کی بھی کوئی شرط نہیں لگائی' اور نہ عاشر کے پاس گزرنے کا کوئی ذکر فرمایا ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کا یہ اطلاق فقہاء حنفیہ" کی دوسری تصریحات سے بظاہر معارض معلوم ہوتا ہے' اور مذکورہ بالا عبارت کے سیاق وسباق میں یہ احتمال بھی موجود ہے کہ ان کی یہ ساری گفتگو مامرّعلی العاشر سے متعلق ہو' لیکن جہاں تک مذکورہ عبارت کا تعلق ہے' اس میں کوئی قید یا شرط نہیں ہے' اس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ ان اموالِ باطنہ سے بھی زکوٰۃ وصول کرنے کا حق حنفیہ" کے نزدیک اصلاً امام کو ہے' البتہ اُس مصلحت کے پیشِ نظر جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیش نظر تھی کہ جہاں لوگوں کے نجی مقامات کی تلاشی یا پڑتال کی ضرورت پڑتی ہو' وہاں مالکوں کو خود زکوٰۃ ادا کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے اور جہاں یہ مصلحت داعی نہ ہو' وہاں وہ اپنے اصل حق کے مطابق زکوٰۃ وصول کرسکتا ہے' چونکہ عاشر پر گزرنے والے اموال میں اس قسم کا کوئی مفسدہ نہیں ہے' اس لئے وہ اپنے اصل حق کے مطابق اُن سے زکوٰۃ وصول کرسکتا ہے اور اگر کچھ مزید اموال ایسے ہوں جن سے زکوٰۃ وصول کرنے میں یہ مفسدہ نہ ہو' وہاں بھی امام کا اصل حق عود کر آئے گا' اور وہ ان اموال سے زکوٰۃ وصول کرسکے گا' جس کی نظیریں تنخواہوں' وظائف اور مالِ مغصوب کے سلسلے میں پیچھے گزر چکی ہیں۔ بلکہ اگر کسی جگہ یہ معلوم ہو کہ لوگ اموالِ باطنہ کی زکوٰۃ نہیں دے رہے ہیں' وہاں اس مفسدے کے باوجود امام اپنے اصل حق کے مطابق ان اموال کی زکوٰۃ وصول کرسکے گا' کیونکہ ترکِ زکوٰۃ کا مفسدہ اس مفسدے سے شدید تر ہے۔ یہی بات تقریباً تمام فقہائے حنفیہ" نے تحریر فرمائی ہے' مثلاً علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں :

﴿ظاهر قوله تعالی : خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً الآیة توجب اخذ الزکاة مطلقا للامام، وعلی هذا کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم والخلیفتان بعده، فلمّا ولی عثمان وظهر تغیّر الناس کره ان یفتّش السعاة علی الناس مستور اموالهم، ففوّض الدفع الی الملاّک نیابةً عنه، ولم یختلف الصحابة فی ذلك علیه، و هذا لا یسقط طلب الا مام اصلا، ولهٰذا لو علم اهل بلدة لا یؤدّون زکاتهم طالبهم بها﴾ (فتح القدیر صفحه ٤٨٧ جلد ١)

"آیت قرآنی خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً الخ کے ظاہری الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ امام کو مطلقاً (ہر قسم کے اموال کی) زکوٰۃ وصول کرنا واجب ہے' اور اسی طرزِ عمل پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دو خلیفہ قائم رہے' لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنے اور لوگوں کے حالات بدل گئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات پسند نہ فرمائی کہ محصّلینِ زکوٰۃ لوگوں کے پوشیدہ اموال کی تفتیش کریں' چنانچہ انہوں نے مالکوں کو ادائے زکوٰۃ کا حق سونپ کر اس معاملے میں انھیں اپنا نائب بنادیا' اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس معاملے میں ان سے اختلاف نہیں فرمایا' لیکن یہ طرزِ عمل امام کے حقِّ مطالبہ کو بالکلیہ ساقط نہیں کرتا' چنانچہ اگر کسی شہر کے لوگوں کے بارے میں امام کو یہ معلوم ہو کہ وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تو

وہ اُن سے زکوٰۃ کا مطالبہ کرے گا"۔

اس عبارت سے صاف واضح ہے کہ اصلاً تمام اموال کی زکوٰۃ وصول کرنے کا حق امام ہی کو ہے، اور اموالِ باطنہ کے سلسلے میں یہ حق ایک مصلحت سے چھوڑا گیا ہے، اور بالکلیہ اب بھی ساقط نہیں ہوا، بلکہ ان اموال کی زکوٰۃ جو مالکان ادا کرتے ہیں وہ بھی امام کے نائب کی حیثیت میں ادا کرتے ہیں، اصلاً ان کو یہ اختیار بھی نہیں تھا، اور اسی لئے اموالِ باطنہ کی زکوٰۃ کے دَین کو فقہاء نے له مطالب من جهة العباد قرار دیا ہے۔

یہاں بعض حضرات کو یہ شبہ پیش آیا ہے کہ امام ابوبکر جصّاص رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل کا ذکر فرما کر لکھا ہے :

﴿ فجعل لهم اداء ها الى المساكين وسقط من اجل ذلك حقّ الامام فی اخذها لأنه عقد عقده امام من ائمة العدل، فهو نافذٌ علی الاُمّة ﴾ (احکام القرآن للجصاص صفحہ ١٩٠ جلد ٣)

"حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زکوٰۃ کے مالکوں کو یہ حق دے دیا کہ وہ مساکین کو اپنے طور پر زکوٰۃ دے دیا کریں، اور اس لئے اب ان اموال کی زکوٰۃ وصول کرنے کے سلسلے میں امام کا حق ساقط ہوگیا، اس لئے کہ ائمۂ عدل میں سے ایک امام کا کیا ہوا فیصلہ ہے، جو پوری امّت پر نافذ ہے"۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فیصلے کے بعد اموالِ باطنہ سے زکوٰۃ وصول کرنے کا حقّ کسی کو نہیں رہا، لیکن امام ابوبکر جصّاص رحمۃ اللہ علیہ کی پوری عبارت بغور پڑھنے سے سمجھ میں آتا ہے کہ حقِ امام

سے ان کی مراد ایسا حق ہے جس کے بعد مالکانِ اموال کو ازخود زکوٰۃ ادا کرنے کا اختیار باقی نہ رہے، اور ان کی ادائیگی کو شرعاً تسلیم نہ کیا جائے۔ چنانچہ ان کی مذکورہ عبارت سے پہلے اُن کے الفاظ یہ ہیں :

﴿ وقوله تعالیٰ خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِہِمۡ صَدَقَۃً یدل علیٰ أنّ اخذ الصدقات الی الإمام، وانّہ متیٰ اداھا من وجبت علیه الی المساکین لم یجزہ، لانّ حق الامام قائم فی اخذھا، فلا سبیل له الی اسقاطه ﴾

"اور باری تعالیٰ کا ارشاد خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِہِمۡ صَدَقَۃً اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے کا کام امام کے سُپرد ہے اور یہ کہ اگر وہ شخص جس پر زکوٰۃ واجب ہے، زکوٰۃ اپنے طور پر مساکین کو ادا کردے تو یہ اس کے لئے جائز نہیں اس لئے کہ امام کا وصولیابی کا حق قائم ہے، اور اُسے ساقط کرنے کا کوئی راستہ نہیں"۔

مذکورہ جملے سے صاف واضح ہے کہ وہ امام کے ایسے حق کا تذکرہ فرما رہے ہیں جس کی موجودگی میں مالک کو ازخود زکوٰۃ ادا کرنا ناجائز ہی نہ ہو، بلکہ اس سے زکوٰۃ ادا بھی نہ ہو، پھر اسی حق کے بارے میں آگے لکھا ہے کہ چونکہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ائمہ عدل میں سے تھے اور انہوں نے اموالِ باطنہ کی حد تک یہ حق ساقط کردیا، اس لئے یہ حق اب ساقط ہوگیا[1]۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ حضرت

---

[1] چنانچہ مویشیوں کے بارے میں اب امام کا حق اسی نوعیت کا ہے کہ اس کی موجودگی میں مالک کو ازخود زکوٰۃ دینا جائز نہیں، بلکہ بعض فقہاءؒ کے نزدیک تو اس طرح زکوٰۃ ادا ہی نہیں ہوتی، مبسوط میں ہے : ﴿ فان قال دفعتها الی المساکین لم یصدق وتؤخذ منه الزکاۃ عندنا . . . . . ولنا ان ھذا حق مالی یستوفیه الامام بولایة شرعیة، فلایملك من علیه اسقاط حقه فی الإستیفاء . . . . . ولا یبرأ بالاداء الی الفقیر فیما بینه وبین ربه وھو بعض مشائخنا ﴾ (مبسوط صفحہ ۱۶۱ و ۱۶۲ جلد ۲)

عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے لوگوں کے اموالِ باطنہ کی زکوٰۃ از خود مساکین کو دینا جائز نہیں تھا اور اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی تھی، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ اختیار انہیں دے دیا، اب یہ بات طے ہوگئی کہ ایسے اموال کے مالکان اگر از خود زکوٰۃ ادا کردیں تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ امام کا حقِّ اخذ بالکلیہ ساقط ہوگیا، اور اب وہ زکوٰۃ وصول کرنا چاہے تو وصول نہیں کرسکتا، چنانچہ فتح القدیر کی مذکورہ بالا عبارت اس پر صریح ہے کہ

وھذا لا یسقط طلب الامام اصلاً

امام ابوبکر جصّاص رحمۃ اللہ علیہ کی اس پوری بحث کو اور دوسرے فقہاء ومحدثین کی عبارتوں اور روایات کو دیکھنے کے بعد اس سلسلے میں جو صورتِ حال سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ :

○ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک اور حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانوں میں اموالِ ظاہرہ اور اموالِ باطنہ دونوں سے زکوٰۃ سرکاری سطح پر وصول کی جاتی تھی، البتہ اتنا فرق ضرور تھا کہ مویشیوں اور زرعی پیداوار کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے مُصدِّق بھیجے جاتے تھے، اور نقود اور اموالِ تجارت کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے مُصدِّق بھیجنے کے بجائے مالکوں کو حکم تھا کہ وہ خود زکوٰۃ لے کر آئیں، لیکن دونوں قسم کے اموال میں ادائے زکوٰۃ کا راستہ یہی تھا کہ وہ حکومت کو دی جائے۔

○ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہر سے باہر جانے والے اموال کے بارے میں یہ تبدیلی فرمائی کہ اس کی وصولیابی کے لئے مُصدِّق مقرر فرمائے، اور باقی اموالِ باطنہ کی زکوٰۃ حسبِ سابق مالکان خود لا کر دیتے رہے۔

○ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں اموالِ باطنہ کی کثرت ہوگئی، آبادی پھیل گئی اور انہوں نے محسوس فرمایا کہ اب اموالِ باطنہ کی زکوٰۃ کی سرکاری سطح پر وصولیابی کا یہ سلسلہ کہ اس کے بغیر ادائے زکوٰۃ جائز ہی نہ ہو، اگر

باقی رکھا گیا تو اس کے لئے اموالِ ظاہرہ کی طرح مُصدِّق مقرر کرنے پڑیں گے، اور لوگوں کے نجی مقامات میں ان کی دخل اندازی سے لوگوں کو تکلیف ہوگی، لہٰذا آپ نے مالکان کو اجازت دے دی کہ وہ ان اموال کی زکوٰۃ خود ادا کرلیا کریں۔

○ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس عمل کے بعد لوگوں کو اموالِ باطنہ کی زکوٰۃ اپنے طور پر ادا کرنے کی اجازت مل گئی، لیکن زکوٰۃ کی وصولیابی کا اصلی حق اب بھی امام ہی کو ہے، چنانچہ دو صورتوں میں اب بھی وہ زکوٰۃ کی وصولیابی کا اہتمام کرسکتا ہے، ایک یہ کہ کسی جگہ کے لوگوں کے بارے میں یہ معلوم ہوجائے کہ وہ اپنے طور پر زکوٰۃ ادا نہیں کرتے، اور دوسرے یہ کہ کچھ اموالِ باطنہ اس طرح اموالِ ظاہرہ میں شامل ہوجائیں کہ ان سے زکوٰۃ کی وصولیابی کے لئے نجی مقامات کے تفتیش کی ضرورت نہ پڑے۔

○ چونکہ قدیم زمانے میں نجی مقامات کی تفتیش کے بغیر اموال کے ظاہر ہوجانے کی جو صورت کثرت سے پیش آتی تھی وہ یہ تھی کہ اموال کو ایک شہر سے دوسرے شہر لے جاتے وقت وہ عاشر پر گزرتے تھے، اس لئے فقہائے کرام رحمۃ اللہ علیہم نے اس صورت کے احکام تفصیل کے ساتھ بیان فرمائے اور اس طرح تعبیر فرمایا کہ "یہ اموال شہر سے باہر نکل کر اموالِ ظاہرہ میں شامل ہوگئے ہیں اور جو اموال شہر کے اندر ہیں وہ اموالِ باطنہ ہیں" اس لئے یہ "شہر سے باہر نکلنا" اصل مدارِ حکم یا بطور علّت نہیں، بلکہ اپنے عہد کے لحاظ سے ایک واقعے کا بیان ہے، ورنہ اصل مدارِ حکم وہی ہے جس کی بنا پر اموالِ باطنہ کو زکوٰۃ کی سرکاری وصولیابی سے مستثنیٰ کیا گیا تھا، یعنی تفتیش کے بغیر ان کا ظاہر ہوجانا، چنانچہ قرونِ اولیٰ میں ان اموال میں سے بھی زکوٰۃ وصول کی گئی جو شہر سے باہر نہیں ہوتے تھے، لیکن تفتیش کے بغیر ظاہر ہوتے تھے مثلاً تنخواہیں، وظائف اور حکومت کے اموال مغصوبہ، جس کی روایات پیچھے گزر چکی ہیں۔

یہاں بعض حضرات نے یہ شبہ ظاہر فرمایا ہے کہ بعض اموال حکومت پر تفتیش کے بغیر ظاہر ہو جاتے تھے لیکن اس کے باوجود حکومت اُن سے زکوٰۃ وصول نہیں کرتی تھی، مثلاً عاشر پر گزرنے والا اگر اپنے نجی مقامات پر رکھے ہوئے اموال کے بارے میں اقرار کرلیتا تو ان کی زکوٰۃ وصول نہیں کی جاتی تھی، جس کی فقہاء نے تصریح فرمائی ہے۔

اس کے جواب میں عرض یہ ہے کہ اقرار کے ذریعے تو اموالِ باطنہ میں سے ہر مال ظاہر بن سکتا ہے، لیکن چونکہ جُزوی واقعات کو کُلّی احکام کی بنیاد نہیں بنایا جاسکتا، اور عاشر کو یہ اختیار نہیں دیا جاسکتا کہ وہ جس مال کو چاہے ظاہر قرار دے کر اس سے زکوٰۃ وصول کرلے، اس لئے اس کو یہ لگا بندھا اُصول بتادیا گیا کہ جو کوئی شخص تمہارے پاس مال لے کر گزرے تو صرف اس مال سے زکوٰۃ وصول کرسکتے ہو جو اس وقت تمہارے سامنے آجائے، اور لوگوں کے گھروں یا دکانوں پر جو مال ہے اُس سے تعرّض نہ کرو۔ اس اصول کے تحت "عاشر" کو گھروں میں رکھے ہوئے مال سے تعرّض کا اختیار نہیں دیا گیا۔ اور جب یہ اُصول مقرر ہوگیا تو اگر کسی جزوی واقعے میں کوئی شخص اپنے مالِ باطن کو عاشر پر اقرار کے ذریعے ظاہر بھی کردے تو یہ ایک استثنائی واقعہ ہوگا، جس سے اُصول تبدیل نہیں ہوسکتا، اس لئے اس صورت میں بھی بطورِ اُصول اس سے زکوٰۃ وصول نہیں کی جائے گی۔

ہاں اگر کچھ ایسے اموال پائے جائیں جن کی نوعیت ہی ایسی ہو کہ وہ سب کے سب بذاتِ خود حکومت پر بغیر تفتیش کے ظاہر ہوجاتے ہوں، اور حکومت اُن تمام اموال کے بارے میں یہ طے کردے کہ ان تمام اموال سے زکوٰۃ وصول کی جائے گی تو اس میں شرعی ممانعت کی کوئی دلیل نہیں ہے، بلکہ تنخواہوں، وظائف اور اموالِ مغصوبہ سے جو زکوٰۃ وصول کی جاتی تھی وہ اس کے جواز کی واضح نظیر ہے۔

دوسرے الفاظ میں "خروج من المصر" عاشر کے لئے زکوٰۃ وصول کرنے کی اجازت کی تو علّت ہے لیکن امام کے لئے وصولئ زکوٰۃ کے اختیار کی علّت نہیں' بلکہ اس کے لئے علّت اموال کا تفتیش کے بغیر ظاہر ہوجانا ہے' چنانچہ جن اموال کی نوعیت ایسی ہو کہ وہ بغیر تفتیش کے ظاہر ہوجاتے ہوں' ان سے مَامَرَّعلی العَاشِرِ کی طرح وہ زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم جاری کرسکتا ہے' جیسا کہ تنخواہوں وغیرہ کے معاملے میں کیا گیا۔

یہی وجہ ہے کہ فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم "خروج من المصر" کا تذکرہ "باب فیمن یمرّ علی العاشر" میں تو فرماتے ہیں' جس کا موضوع یہ ہے کہ عاشر کون سے اموالِ زکوٰۃ وصول کرسکتا ہے' لیکن جس جگہ امام کے وصولئ زکوٰۃ کے اختیار کا بیان ہے' وہاں عموماً "خروج من المصر" کو بطورِ علّت ذکر نہیں کیا جاتا' بلکہ وہاں علّت یہی بیان کی جاتی ہے کہ اموالِ باطنہ سے زکوٰۃ وصول کرنے میں لوگوں کے نجی مقامات میں دخل اندازی اور ان کی تفتیش لازم آجاتی ہے جس سے عوام کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہے' جیسا کہ فتح القدیر کی عبارت پیچھے گزر چکی ہے' اور امام ابوبکر جصّاص رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت مجلس کی تحریرِ سابق میں نقل کی جاچکی ہے۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

بینک اکاؤنٹس کے قرض ہونے کا مسئلہ

بینک اکاؤنٹس سے زکوٰۃ وصول کرنے پر دوسرا اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص بینک میں رقم رکھواتا ہے تو شرعاً وہ رقم بینک کے ذمّے قرض ہوتی ہے، امانت نہیں، اسی لئے وہ بینک پر مضمون بھی ہوتی ہے اور اس پر زیادتی وصول کرنا سُود ہوتا ہے۔ اور جب کسی شخص نے کوئی رقم کسی دوسرے فرد یا ادارے کو بطور قرض دے دی تو وہ اس شخص کی ملکیت سے نکل کر مقروض کی ملکیت میں داخل ہوگئی۔ اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت واجب ہوگی جب وہ رقم اُسے وصول ہو جائے گی، اس سے پہلے زکوٰۃ واجب الاداء نہیں۔ لہٰذا بینک اکاؤنٹس سے زکوٰۃ وضع کرنے پر پہلا اعتراض تو یہ ہے کہ زکوٰۃ واجب الاداء ہونے سے پہلے ہی زکوٰۃ وضع کرلی گئی ہے۔ اور دوسرا اعتراض یہ ہے کہ وہ زکوٰۃ دائن سے وصول کرنے کے بجائے مدیون کے مال سے وصول کی گئی ہے، حالانکہ اس کی کوئی نظیر معہود فی الشّرع نہیں ہے کہ ایک شخص کی زکوٰۃ دوسرے کے مال سے وصول کی جائے۔

ذیل میں ان دونوں اعتراضات کی تحقیق مقصود ہے :

ان دونوں مسائل کی تحقیق کے لئے پہلے بینک اکاؤنٹس کی صحیح حیثیت متعین کرنا ضروری ہے۔

اس میں شک نہیں کہ فقہی اعتبار سے بینک اکاؤنٹ قرض[1] ہے۔ لیکن دائن کے تصرف کے لحاظ سے یہ ایک بالکل نئی قسم کا قرض ہے جو فقہاء کرام رحمۃ

اللہ علیہم کے عہد میں موجود نہیں تھا اور جس کی نظیریں بھی اس دور میں کم ملتی ہیں' لہٰذا زکوٰۃ کے حق میں بینک اکاؤنٹس کو بالکلیہ دوسرے دیون اور قرضوں پر قیاس کرنا درست نہیں ہوگا' وجوبِ زکوٰۃ کے حق میں دَین کے اندر اصل دیکھنے کی چیز یہ ہے کہ دائن کے لئے کس حد تک مرجوّالوصول ہے' اور دائن کا تصرّف اس پر کس حد تک برقرار ہے' اسی بناء پر فقہائے کرام رحمۃ اللہ علیہم نے وجوب زکوٰۃ کے معاملے میں دَین قوی' دَین متوسّط اور دَین ضعیف کی تقسیم فرمائی ہے' اور اسی بناء پر دَین مجحود کو مالِ ضمار میں شامل کرکے اسے زکوٰۃ سے مستثنٰی قرار دیا گیا ہے' جب ہم اس نقطۂ نظر سے بینک اکاؤنٹس کا جائزہ لیتے ہیں تو وہ دَین ہونے کے باوجود اس معاملے میں دوسرے عام دیون سے بالکل ممتاز نظر آتا ہے' جس کی وجوہ درج ذیل ہیں :

(۱) عام قرضوں کا حال یہ ہوتا ہے کہ مُقرض کے قبضے سے نکلنے کے بعد ان پر مُقرِض کا کوئی تصرّف باقی نہیں رہتا' بلکہ وہ مقروض کے رحم وکرم پر ہوتا ہے کہ وہ جب چاہے اُسے ادا کرے۔ اس کے برعکس بینک اکاؤنٹس میں مقرض کے طلب

لہ البتّہ جن اکاؤنٹس پر سُود کا لین دین طے ہوتا ہے' مثلاً سیونگ اکاؤنٹ یا فکسڈ ڈپازٹ' ان میں ایک اور بھی احتمال قابلِ غور ہے' اور وہ یہ کہ وہ شرکت فاسدہ یا مضاربت فاسدہ کا مال ہو' کیونکہ فقہائے کرامؒ یہ لکھتے ہیں کہ اگر کسی شخص سے شرکت یا مضاربت کرتے وقت نفع کے شائع حصے کے بجائے معین رقم طے کرلی جائے تو شرکت اور مضاربت فاسد ہو جاتی ہے۔ (شامی) اور شرکت فاسدہ اور مضاربت فاسدہ دونوں میں جب تک شریکین مال واپس نہ لیں ان کے درمیان شرکت فی الملک قائم ہو جاتی ہے' اور دونوں اپنے اپنے حصے کے مالک رہتے ہیں۔ وہ رقم دَین نہیں بلکہ مالِ تجارت کے حکم میں رہتی ہے۔ اور غیر سُودی اکاؤنٹس میں ایک احتمال یہ بھی ہے کہ وہ اصلاً ودیعت تھی' لیکن خلط بالإذن کی بنا پر وہ مال شرکتِ ملک بن گیا۔ چنانچہ در مختار کتاب الایداع میں تصریح ہے کہ ودیعت خلط بالإذن سے شرکتِ ملک بن جاتی ہے۔ (شامی صفحہ ۸و۴۰ جلد ۴) اور حضرت تھانوی قدس سرّہ نے سیونگ اکاؤنٹ کو اسی بناء پر شرکتِ ملک کا مال قرار دیا ہے۔ (امداد الفتاویٰ صفحہ ۳۰۹ جلد ۳)

اگر ان اکاؤنٹس کی یہ توجیہ درست ہو تو ان اکاؤنٹس کے دَین ہونے کا مسئلہ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن اس توجیہ میں تأمّل یہ ہے کہ اس کے مطابق ان اکاؤنٹس میں رکھی ہوئی رقم پھر مضمون نہ ہوگی' حالانکہ فریقین کی طرف سے مضمون ہونا شرط ہوتا ہے۔ فلیتامل

کرنے پر فوری ادائیگی نہ ہونے کا سوال ہی نہیں ہوتا' اور یہ بینک کی طرف سے صرف زبانی اقرار نہیں ہوتا' بلکہ بینکوں کا مسلسل بلاتخلّف طرزِ عمل یہی ہے' جس کے بغیر بینک چل ہی نہیں سکتے' لہٰذا یہ قرض کی وہ قسم ہے جس میں مُقرِض اپنی رقم جب چاہے فوراً بلاتخلّف واپس لے سکتا ہے اور عملاً وہ ایسی ہی قابلِ اعتماد ہے جیسے اپنی تجوری میں رکھی ہوئی رقم' بلکہ اس سے بھی زیادہ' کہ تجوری کی رقم میں ہلاک ہونے کا خطرہ ہے' لیکن بینک اکاؤنٹ میں ایسا خطرہ بھی نہیں ہے۔

(۲) بینک اکاؤنٹس میں رکھی ہوئی رقم پر ہر اکاؤنٹ ہولڈر ٹھیک اسی طرح تصرّف کرتا ہے جس طرح اپنی الماری میں رکھی ہوئی رقم پر تصرّف کرتا ہے۔ اس وقت تجارت کا سارا کاروبار بینک اکاؤنٹس ہی پر چل رہا ہے اور بیشتر ادائیگیاں بینک ہی کے ذریعے ہوتی ہیں۔

(۳) عُرف عام میں بھی بینک میں رقم رکھوانے کے بعد کوئی شخص یہ نہیں سمجھتا کہ اس نے یہ رقم کسی کو قرض دے دی ہے' بلکہ وہ اُسے اپنی ہی رقم سمجھتا ہے' اور اس کے ساتھ اپنی رقم ہی کا سا معاملہ کرتا ہے' جب کوئی شخص اپنے حاضر وغائب مال کی فہرست بناتا ہے تو بینک اکاؤنٹس کو مال حاضر میں شمار کیا جاتا ہے' مالِ غائب میں نہیں۔

(۴) عام قرضوں کا حال یہ ہے کہ معاہدۂ قرض کا محرّک مُستقرِض ہوتا ہے' لیکن یہاں محرّک مُقرِض ہوتا ہے' اور اس کا اصل منشاء قرض دینے کے بجائے اپنے مال کی حفاظت ہوتا ہے۔

عام قرضوں کے مقابلے میں بینک اکاؤنٹس کی ان وجوہ فرق کو ذہن میں رکھ کر قرضوں پر زکوٰۃ کے مسئلے پر غور فرمائیے۔

بینک اکاؤنٹس سے زکوٰۃ وصول کرنے پر پہلا اعتراض یہ کیا جارہا ہے کہ قرضے پر اگرچہ زکوٰۃ فرض تو ہوتی ہے' لیکن اس کی ادائیگی اس وقت واجب ہوتی

ہے، جب وہ دائن کے قبضے میں واپس آجائے، اور زیرِ بحث صورت میں دائن کے قبضے میں آنے سے پہلے ہی زکوٰۃ وضع کی جا رہی ہے۔

اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ قرضوں پر زکوٰۃ کا نفس وجوب تو متّفق علیہ ہے، البتہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے مُقرِض کو یہ سہولت دی ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی اس پر واجب اس وقت ہوگی جب قرضے کی رقم اُسے واپس ملے گی، چنانچہ جب بھی چالیس درہم کی مقدار اس کے پاس واپس آئے گی، ایک درہم بطور زکوٰۃ ادا کرنا اس پر واجب ہوگا، اس سہولت کا پس منظر اور اس کی اصل وجہ مندرجۂ ذیل روایات سے واضح ہوتی ہے :

(۱) امام بیہقیؒ روایت فرماتے ہیں :

﴿عن حميد بن عبدالرحمن بن عبدالقارى، وكان على بيت مال عمر رضى الله عنه قال : كان الناس ياخذون من الدين الزكاة، وذلك انّ الناس اذا خرجت الاعطية حبس لهم العرفاء ديونهم، ومابقى فى ايديهم اخرجت زكاتهم قبل ان يقبضوا، ثم داين الناس بعد ذلك ديونا هالكة فلم يكونوا يقبضون من الدين الصدقة الا مانضّ منه ولكنهم كانوا اذا قبضوا الدين اخرجوا عنها لما مضى﴾

(السنن الكبرىٰ للبيهقىؒ صفحه ۱۵۰ جلد ٤ باب زكاة الدين اذا كان على مصر اوجاحد)

"حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بیت المال پر مقرّر تھے، فرماتے ہیں کہ لوگ دین سے زکوٰۃ وصول کرتے تھے، جس کا طریقہ یہ تھا کہ جب لوگوں کی تنخواہوں کی ادائیگی کا وقت آتا تو عرفاء ان کے دیون کا

حساب کرتے، اور جو باقی بچتا اس کی زکوٰۃ ان کے قبضہ کرنے سے پہلے ہی نکال لی جاتی، لیکن اس کے بعد لوگوں نے ایسے دیون کا معاملہ شروع کردیا جو بعض اوقات ضائع ہوجاتے تھے، اس لئے حکّام صرف اُس دَین سے زکوٰۃ وصول کرتے جو نقد شکل میں آجاتا، لیکن لوگ جب اپنے قرضوں پر قبضہ کرتے تو زمانۂ گزشتہ کی زکوٰۃ بھی نکالتے تھے"۔

اس روایت سے واضح ہے کہ اصلاً دیون کا حکم بھی یہی تھا کہ سال بسال اُن کی زکوٰۃ ادا کی جائے، خواہ وہ قبضے میں نہ آئے ہوں، لیکن چونکہ بعض مرتبہ لوگ زکوٰۃ نکال دیتے ہیں، اور بعد میں دیون وصول نہیں ہوتے، اس لئے یہ سہولت دی گئی کہ دیون کی زکوٰۃ دیون وصول ہونے کے بعد دی جائے، لیکن جب ادا کی جائے تو سالہائے گزشتہ کی بھی ادا کی جائے۔ اس کے باوجود صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ علیہم کی ایک بڑی جماعت کا مسلک یہی رہا ہے کہ مدیون اگر قابلِ اعتماد ہے تو زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے وصولیابی کا انتظار نہ کیا جائے، بلکہ سال کے سال زکوٰۃ ادا کی جاتی رہے، چنانچہ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، حضرت جابر بن زیدؒ، حضرت مجاہدؒ، حضرت ابراہیم نخعیؒ، حضرت میمون بن مہرانؒ، حضرت قتادہؒ، اور حضرت سعید بن المسیّب رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہ کا مسلک یہی تھا۔

(کتاب الاموال لابی عبیدؒ صفحہ ۴۳۴ باب الصدقۃ فی التجارات والدیون فقرہ نمبر ۱۲۳۶ ومصنف عبدالرزاق صفحہ ۱۰۴ جلد ۴ باب لا زکاۃ الا فی الناض)

اسی کو امام ابوعبیدؒ نے ترجیح دی ہے، اور یہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے۔ (نہایۃ المحتاج صفحہ ۱۳۰ جلد ۳)

لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے کہ دَین خواہ کتنے قابلِ

اعتماد شخص کے پاس ہو' اس میں چونکہ عدم ادائیگی کا احتمال بھی رہتا ہے' لہٰذا جب تک وہ مالک کے قبضے اور تصرف میں نہ آجائے اس وقت تک وجوبِ ادا نہیں ہوگا' اس کے لئے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد سے استدلال فرمایا ہے جسے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام محمدؒ فرماتے ہیں :

﴿عن علی بن ابی طالب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : اذا کان ذلك دَین علی الناس فقبضه فزکّاه لما مضی قال محمدؒ: وبه نأخذ وھو قول ابی حنیفةؒ﴾ (کتاب الآثار صفحہ۱۰۸)

"حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی کا دَین لوگوں پر ہو اور وہ اس پر قبضہ کرلے تو زمانۂ ماضی کی زکوٰۃ ادا کرے گا"۔

اس سے معلوم ہوا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلے میں اپنے مسلک کی بنیاد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر رکھی ہے۔

اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو عبید رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے ان الفاظ میں روایت فرمایا ہے :

﴿عن علی رضی اللّٰہ تعالی عنه فی الدَین الظَّنون قال : ان کان صادقا فلیزکه اذا قبضه لما مضی﴾

"جس دَین کی وصولیابی مشکوک ہو اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ "اگر دائن سچّا ہے تو دَین پر قبضہ کرنے کے بعد پچھلے سالوں کی زکوٰۃ ادا کرے"۔

امام ابوعبیدؒ نے "دَینِ ظنون" کی تعریف ان الفاظ میں فرمائی ہے کہ

﴿ هوالذی لا یدری صاحبه ایقضیه الذی علیه الدَّین ام لا؟ ﴾

(بیهقیؒ صفحه ۱۵۰ جلد ٤ وکتاب الاموال صفحه ٤٣١ فقره ١٢٢٠ ومصنف ابن ابی شیبۃؒ صفحه ۱٦۳ جلد ۳)

یعنی "یہ وہ دَین ہے جس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ مدیون اُسے ادا کرے گا یا نہیں کرے گا؟"

اور اس ارشاد کی تفصیل امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ میں روایت فرمائی ہے:

﴿ عن الحسن قال: سئل علی عن الرجل یکون له الدّین علی الرجل، قال: یزکیه صاحب المال فان توىٰ ماعلیه وخشی ان لا یقضی، قال: یمهل فاذاخرج ادّی زکاة ماله ﴾ (مصنف ابن ابی شیبۃؒ صفحه ۱٦۲ جلد ۳)

"حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ سوال کیا گیا کہ کسی شخص کا دَین دوسرے پر واجب ہو (تو وہ کیا کرے؟) آپؓ نے فرمایا کہ مالک اس کی زکوٰۃ نکالے، لیکن اگر اُسے یہ اندیشہ ہو کہ مدیون ادا نہیں کرے گا تو وہ ٹھہر جائے، اور جب دَین وصول ہو جائے تو اس وقت ادا کردے"۔

اس معلوم ہوا کہ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا موقف وہی ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کا ہے۔ یعنی:

﴿أنّ عبدالله بن عباس وعبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قالا : من اسلف مالا فعلیه زکاته فی کل عام اذا کان فی ثقة﴾ (السنن الکبری للبیهقی صفحہ۱۴۹ جلد)

"عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی کو کوئی مال قرض دے تو اُس پر ہر سال اُس کی زکوٰۃ واجب ہے' اگر وہ قابلِ اعتماد جگہ پر ہو"۔

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکمّل الفاظ یہ ہیں

﴿زکّوا ما کان فی ایدیکم، وما کان فی دَین فی ثقة فهو بمنزلة مافی ایدیکم، وما کان فی دَین ظنون فلا زکاة فیه حتی یقبضه﴾

(بیهقیؒ صفحہ۱۵۰ جلد ۴ ومصنّف ابن ابی شیبۃؒ صفحہ۱۶۲ جلد ۳)

"جو مال تمہارے ہاتھوں میں ہو اس کی زکوٰۃ نکالو' اور جو دَین قابلِ اعتماد جگہ پر ہو' وہ ایسا ہی ہے جیسے تمہارے قبضے کا مال' اور جو دَین ظنون ہو تو اُس پر اُس وقت تک زکوٰۃ واجب نہیں جب تک وہ قبضے میں نہ آجائے"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد کا ایک حصّہ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل فرمایا ہے اور اس سے دَین کے مسئلے میں مالکیہ کے خلاف استدلال فرمایا ہے :

﴿عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالی عنه انه قال فی

الدَّین یُرجیٰ، قال : زکّہ کل عام﴾

(کتاب الحجۃ علی اھل المدینۃ صفحہ ٤٧٢ جلد ١)

"حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس دَین کے بارے میں فرمایا جس کی وصولیابی کی اُمید ہو کہ اس کی زکوٰۃ ہر سال نکالو"۔

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ فقہاءِ حنفیہ رحمۃ اللہ علیہم نے اس باب میں اپنے مسلک کی بنیاد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقوال پر رکھی ہے' اور ان کے نزدیک اگرچہ قبضے کے بعد زکوٰۃ کا وجوب صِرف اس صُورت میں ہے جب کہ دَین کی وصولیابی مظنون ہو' جہاں وصولیابی کا وثوق نہ ہو' وہاں ان کے نزدیک وجوبِ ادا بھی قبضے سے پہلے ہی ہو جاتا ہے' لیکن فقہائے حنفیہ رحمۃ اللہ علیہم نے اس پہلو پر نظر فرمائی کہ معروف دیون میں سے ہر دَین میں' خواہ وہ کتنے ہی قابلِ اعتماد شخص کے پاس ہو' عدمِ ادائیگی کا کچھ نہ کچھ خطرہ ضرور ہوتا ہے' لہٰذا انھوں نے ہر دَین قوی کو "دَینِ ظنون" قرار دے کر یہ عام حکم لگا دیا کہ اس پر نفسِ وجوب تو ہو جاتا ہے' لیکن وجوبِ ادا قبضے کے بعد ہو گا۔

اِس پس منظر کو ذہن میں رکھ کر جب ہم بینک اکاؤنٹس کا جائزہ لیتے ہیں' اور عام دیون کے مقابلے میں اُن کی جو وُجوہِ فرق شروع میں بیان کی گئیں' اُن کو دیکھتے ہیں تو واضح ہو جاتا ہے کہ یہ دَینِ قوی کی وہ قسم ہے جو فقہائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کے عہد میں موجود نہیں تھی' یا اس کی نظیریں شاذ و نادر تھیں' اور اس قسم کو "دَینِ ظنون" کسی طرح قرار نہیں دیا جا سکتا' بلکہ یہ وصولیابی کے یقین' دائن کے آزادانہ تصرّفات اور عرفِ عام کی رُو سے بالکل اس طرح دائن کی ملکیت اور تقدیری قبضے میں رہتا ہے جیسے اپنے گھر میں رکھا ہوا مال' لہٰذا حضرت عبداللہ بن

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے الفاظ میں بمنزلۃِ مافی ایدیکم کا اطلاق اس سے زیادہ کسی دَین پر نہیں ہو سکتا۔

اس کے علاوہ اگر بینک اکاؤنٹس پر زکوٰۃ کے وجوبِ اداء کے لئے دوسرے دیون کی طرح ان کے نقد ہونے کی شرط لگائی جائے تو اس سے اتنی عملی پیچیدگیاں پیدا ہوں گی کہ زکوٰۃ کی ٹھیک ٹھیک ادائیگی بہت مشکل ہو جائے گی، امام ابو عبید رحمۃ اللہ علیہ نے تو عام دیون کے بارے میں بھی یہ فرمایا ہے کہ :

﴿ وانما اختاروا - اومن اختار منھم - تزکیۃ الدّین مع عین المال لانّ من ترك ذلك حتی یصیر الی القبض لم یکد یقف من زکاۃ دینه علی حدّ، ولم یقم بادائھا، وذلك انّ الدین ربّما اقتضاہ ربه متقطّعا، کالدّراھم الخمسۃ والعشرۃ واکثر من ذلك واقلّ، فھو یحتاج فی کلّ درھم یقتضیه فمافوق ذلك الی معرفۃ ماغاب عنه من السنین والشھور والایّام، ثمّ یخرج من زکاته بحساب مایصیبه وفی اقلّ من ھذا ماتکون الملالۃ والتّفریط، فلھذا اخذواله بالاحتیاط، فقالوا : یزکیه مع جملۃ ماله فی رأس الحول، وھو عندی وجه الأمر ﴾

(کتاب الاموال صفحہ ۴۳۴ فقرہ ۱۲۳۶)

"جن حضرات نے یہ فرمایا ہے کہ دَین کی زکوٰۃ عین مال کے ساتھ ہی ادا کی جائے، انہوں نے اس مسلک کو اس لئے اختیار فرمایا کہ جو شخص دَین کی زکوٰۃ کو قبضہ ملنے تک مؤخر کرے گا وہ اپنے دیون کی زکوٰۃ کو حد کے مطابق معلوم کرکے

> اس کی صحیح ادائیگی نہ کرسکے گا' اس لئے کہ دَین بعض اوقات قسطوں میں وصول ہوتا ہے' مثلاً کبھی پانچ مِل گئے' کبھی دس کبھی زیادہ' کبھی کم' اب اسے جو درہم بھی حاصل ہوگا اس کے بارے میں یہ معلوم کرنا پڑے گا کہ وہ کتنے سال' کتنے مہینے' کتنے دن اس کے قبضے سے خارج رہا ہے' پھر وہ اسی کے حساب سے زکوٰۃ نکالے گا' اور اس عمل میں مشقّت اور کوتاہی کا بڑا امکان ہے' اس لئے ایسے شخص کے لئے ان علماء نے احتیاط پر عمل فرمایا' اور یہ حکم دے دیا کہ وہ ہر سال اپنے دوسرے مال کے ساتھ دَین کی زکوٰۃ بھی نکال دیا کرے' اور یہی میرے نزدیک صحیح طریقہ ہے"۔

لیکن عام دیون کے بارے میں یہ دُشواری قابلِ لحاظ ہو یا نہ ہو' لیکن بینک اکاؤنٹس کے بارے میں تو اس قسم کا حساب وکتاب عملی اعتبار سے تقریباً ناممکن ہے' کیونکہ عام طور پر ان اکاؤنٹس سے بعض اوقات ایک ایک دن میں کئی کئی مرتبہ رقمیں نکالی اور نئی داخل کی جاتی ہیں' اور قبضے کے بعد زکوٰۃ کی ادائیگی کی صورت صرف یہی ہوسکتی ہے کہ ہر اکاؤنٹ ہولڈر اپنے اکاؤنٹ کے ہر ہر روپے کے بارے میں یہ ریکارڈ پوری طرح محفوظ رکھے کہ وہ کتنے عرصے بینک میں رہا ہے' تاکہ اس پر واجب ہونے والی گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرسکے' اور جب کوئی رقم بینک سے نکالے تو پہلے یہ حساب کرے کہ یہ رقم کتنے سال بینک میں رہی ہے' اور اس پر کتنی زکوٰۃ واجب ہوئی ہے' پھر زکوٰۃ ادا کرے' اور اس میں جو عملی تعذّر ہے وہ مخفی نہیں۔ اور خود فقہائے حنفیہ رحمۃ اللہ علیہم نے مال مُستفاد کا الگ سال شمار نہ کرنے پر ایک دلیل یہی عملی تعذّر کی پیش کی ہے۔ چنانچہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے تو مال مُستفاد پر الگ سال شمار کرنے والوں پر طنز فرماتے ہوئے یہاں تک لکھا ہے کہ :

﴿ينبغي لصاحب هذا المال ان يقعد حسّاباً يحسبون زكاة ماله متى تجب؟ ارايتم الرجل اذا كان يفيد اليوم الفاً وغداً الفين وبعد غدٍ ثلاثة آلاف، وبعد ذلك خمسة آلاف وبعد ذلك بعشرين يوما عشرة آلاف، أينبغي له ان يزكّي كل مال من هذه الاموال علیٰ حدة؟ وهذا قول ضيّق لا يوافق ماعليه الناس، ينبغي له ان يجمع ماله كلّه ثم يزكّيه اذا وجبت الزكاة على ماله الاوّل﴾

(كتاب الحجة على اهل المدينة صفحه ۴۹۱ و ۴۹۲ جلد ۱)

" (ان حضرات کے قول کے مطابق) تو ہر صاحبِ مال کو چاہئے کہ وہ باقاعدہ مُحاسب اس کام کے لئے بٹھائے کہ وہ اس کی زکوٰۃ کا حساب کیا کریں کہ وہ کب واجب ہوگی؟ ذرا غور تو فرمایئے کہ ایک شخص کے پاس آج ایک ہزار آتے ہیں' کل دوہزار' پرسوں تین ہزار' اس کے بعد پانچ ہزار' پھر بیس دن کے بعد دس ہزار' تو کیا وہ ان تمام رقموں کی الگ الگ زکوٰۃ نکالے گا؟ یہ تو بڑا تنگ قول ہے جو لوگوں کے طرزِ عمل کے موافق نہیں' اس کے بجائے اسے چاہئے کہ وہ اپنا سارا مال جمع کرے پھر سارے مال کی زکوٰۃ ایک ساتھ اسی وقت نکالے جب اس کے پہلے مال پر زکوٰۃ واجب ہوئی تھی"۔

اور حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ "جو فقہِ حنفی کا بہت بڑا مأخذ ہیں" اُن کا ایک ارشاد امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ میں روایت فرمایا ہے کہ :

﴿ ومن كان له من دين ثقة فليزكه ، وما كان لا يستقر يعطيه اليوم ويأخذ الى يومين فليزكه ﴾

(مصنف ابن ابی شیبہؒ صفحہ ۱۶۲ جلد ۳)

"جس شخص کا کوئی دَین کسی قابلِ اعتماد شخص پر ہو، اُس کو چاہئے کہ اس کی زکوٰۃ ادا کرے، اور جو دَین ایک حالت پر نہ رہتا ہو، آج وہ کسی کو دیتا ہو اور دو دن تک واپس لے لیتا ہو، اس کی بھی زکوٰۃ نکالے"۔

اس کا منشاء بھی غالباً یہی ہے کہ دیون کی جو رقمیں آتی جاتی رہتی ہوں اُن کا الگ الگ حساب رکھنا چونکہ مُتعذّر ہے، اس لئے ان سب کی زکوٰۃ ایک ساتھ ہی نکالنی چاہئے، اور اِس قسم کے دیون کی جتنی مکمل مثال بینک اکاؤنٹس ہیں اتنی مکمل مثال شاید کوئی اور ممکن نہ ہو۔ لہٰذا ان تمام دلائل کی روشنی میں بینک اکاؤنٹس سے زکوٰۃ وصول کرنے پر یہ اعتراض درست نہیں رہتا کہ ان کی زکوٰۃ وجوب ادا سے پہلے وصول کرلی گئی ہے، بلکہ مذکورہ بالا دلائل کی رو سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ ان اکاؤنٹس کا وجوبِ ادا بھی اُسی وقت ہوجاتا ہے، جب دوسری رقموں کا سال پورا ہو۔

بینک اکاؤنٹس کے دَین ہونے کی بنیاد پر اُن سے زکوٰۃ وضع کرنے پر دوسرا اعتراض یہ ہوسکتا ہے کہ جب ایک شخص نے کوئی رقم بینک کو قرض دے دی تو وہ اس کی ملکیت سے نکل کر بینک کی ملکیت میں آگئی، لہٰذا جس رقم سے حکومت زکوٰۃ وصول کررہی ہے وہ بینک کی ملکیت ہے، اور اس کی کوئی نظیر شریعت میں نہیں ہے کہ ایک شخص کی زکوٰۃ دوسرے کے مال سے وصول کی جائے۔

اس اعتراض کے جواب میں عرض یہ ہے کہ جس دَین کی وصولیابی اتنی متیقّن ہو جتنی بینک اکاؤنٹس میں متیقّن ہوتی ہے، اس سے زکوٰۃ کی وصولیابی کی

متعدّد نظیریں موجود ہیں کہ اس کو تقدیراً وائن کے قبضے میں قرار دے کر اس سے زکوٰۃ وصول کی گئی ہے' چند نظائر درج ذیل ہیں :

(۱) پیچھے گزر چکا ہے کہ حضرت صدیق اکبر' حضرت عمر' حضرت عثمان' رضی اللہ تعالیٰ عنہم زکوٰۃ کی رقم دی جانے والی تنخواہوں سے کاٹ لیتے تھے' امام ابوعبیدؒ کی روایت کے یہ الفاظ پیچھے گزرے ہیں کہ :

﴿ فان اخبره انّ عنده مالا قدحلّت فيه الزكاة قاصه ممّا يريد ان يعطيه ﴾ (کتاب الاموال صفحہ ۴۱۱)

"اگر تنخواہ لینے والا یہ بتاتا ہے کہ اس کے پاس ایسا مال ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہے تو حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو تنخواہ اُسے دینا چاہتے تھے اس میں سے زکوٰۃ کاٹ لیتے تھے"۔

ظاہر ہے کہ تنخواہ کی وصولیابی سے پہلے وہ بیت المال پر دَین ہی تھا' اور چونکہ صاحبِ تنخواہ کا اس پر قبضہ نہیں ہوا تھا' اس لئے ابھی وہ حقیقۃً اس کی ملکیت اور قبضے میں نہیں آیا تھا' لیکن قبضے میں آنے سے پہلے ہی اس سے زکوٰۃ وضع کرنا اس لئے تھا کہ وہ دَین متیقّن ہونے کی بناپر تقدیراً صاحبِ تنخواہ کے قبضے میں آچکا تھا۔ چنانچہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واقعہ مؤطا میں نقل کرکے اس پر ترجمۃ الباب یہ قائم فرمایا ہے کہ :

﴿ باب الرّجل يكون له الدين هل عليه فيه الزكاة؟ ﴾

اور پھر یہ روایت نقل فرمائی ہے کہ :

﴿ كان ابوبكر اذا اعطى الناس اعطياتهم يسئل الرجل هل عندك من مال قد وجبت فيه الزّكاة ، فان قال نعم اخذ من

عطائه زکاۃ ذلک المال، وان قال لا، سلّم الیه عطاءہ ﴾

اور پھر فرمایا ہے :

﴿ قال محمّد : وبھذا نأخذ، وھوقول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ ﴾ (مؤطأ امام محمّد صفحہ ۱۷۰)

اور حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت صدیقِ اکبرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہ کے اس عمل کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ :

﴿ وفیہ دلالۃ علی انّھم کانوایأخذون زکاۃ العطاء لکونہ دینا مستحقّا علی بیت المال والاّ لم یکن لأخذ الزّکاۃ منہ معنی ﴾

(اعلاء السنن صفحہ ٤٣٠ جلد ۱۲ کتاب السیر، باب العطاء یموت صاحبہ بعد مایستوجبہ)

”ان روایات سے معلوم ہوا کہ وہ تنخواہوں سے زکوٰۃ اس لئے وصول کرتے تھے کہ وہ بیت المال پر دَین ہوتی تھیں۔ (حالانکہ دَینِ اُجرت دَین قرض سے ضعیف ہے)۔ ورنہ ان تنخواہوں سے زکوٰۃ وصول کرنے کے کوئی معنی نہیں تھے“۔

ان تمام روایات وعبارات میں اس بات کی واضح دلیل موجود ہے کہ دَین متیقّن کے قبضے میں آنے سے پہلے ہی اُس سے زکوٰۃ وصول کی جاسکتی ہے، کیونکہ وہ متیقّن ہونے کی بنا پر تقدیراً مالک کے قبضے میں ہے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں امام ابو عُبیدؒ فرماتے ہیں کہ :

﴿عن نافع عن ابن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ انہ کان یکون عندہ الیتامیٰ فیستسلف اموالھم لیحرزھا من الھلاك ، ثم یخرج صدقتھا من اموالھم وھی دَین علیہ﴾

(کتاب الاموال صفحہ۴۵۱ فقرہ۱۳۰۹ مزید ملاحظہ فی السنن الکبریٰ للبیھقیؒ صفحہ۱۴۹ جلد۴ ومصنف عبدالرزاق صفحہ۷۰ و۹۸و۹۹ جلد۴)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرپرستی میں یتامیٰ ہوتے تھے' تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے اموال کو اپنے ذمّے قرض بنا لیتے تھے' تاکہ ان کو ضائع ہونے سے بچائیں' پھر ان کے اموال سے ان کی زکوٰۃ نکالتے تھے' درآنحالیکہ وہ مال ان کے ذمّے دَین ہوتا تھا''۔

یہاں یہ مسئلہ تو علیحدہ ہے کہ نابالغ کے مال پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟ اور مذکورہ واقعے میں ''یتامیٰ'' سے مراد نابالغ یتامیٰ ہیں یا بالغ یتامیٰ؟ لیکن یہاں جو بات قابلِ غور ہے وہ یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان یتامیٰ پر زکوٰۃ فرض سمجھتے تھے' اور اُن کے اموال کو خود قرض لے لیتے تھے پھر ان سے قرض ہونے کی حالت ہی میں زکوٰۃ نکالتے تھے۔ یہ صُورت موجودہ بینک اکاؤنٹس کی صُورت سے بہت قریب ہے کہ دونوں جگہ رقم کو ودیعت کے بجائے قرض بنانے کا مقصد ان اموال کو مضمون بنانا ہے اور باوجودیکہ وہ رقمیں قرض لینے کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملکیت میں آگئیں' لیکن انہوں نے انھی رقموں سے اصل مالکوں کی زکوٰۃ ادا فرمائی۔ اس سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ دَین متیقّن کو تقدیراً دائن کے قبضے میں قرار دے کر اس سے زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

زکوٰۃ کی نیّت کا مسئلہ

بینک اکاؤنٹس سے زکوٰۃ کی وصولیابی پر تیسرا شبہ یہ کیا گیا ہے کہ بینکوں سے جبراً زکوٰۃ وصول کرنے کی صورت میں اصحاب اموال کی طرف سے نیّت متحقق نہیں ہوگی، حالانکہ نیّت ادائے زکوٰۃ کے لیے شرط ہے۔

اس سلسلے میں مجلس کی سابقہ تحریر میں عرض کیا گیا تھا کہ جن اموال کی زکوٰۃ وصول کرنے کا اختیار حکومت کو ہے، ان میں حکومت کا وصول کرلینا بذاتِ خود نیّت کے قائم مقام ہوجاتا ہے، اور دلیل میں علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عبارت بھی پیش کی گئی تھی کہ :

﴿ وفی مختصر الکرخیؒ اذا اخذ ھا الامام کرھا فوضعھا موضعھا اجزا، لانّ له ولایة اخذ الصدقات فقام اخذه مقام دفع المالك، وفی القنیة: وفیه اشکال لان النیة فیه شرط ولم توجد منه اه قلت: قول الکرخیؒ فقام اخذه الخ یصلح للجواب۔ تامّل ﴾ (شامی صفحہ ۳۵ جلد ۲)

اس پر بعض حضرات نے یہ شبہ ظاہر فرمایا ہے کہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ عبارت کے متّصل بعد تحریر فرمایا ہے :

﴿ ثم قال فی البحر : والمفتی به التفصیل :ان کان فی

الاموال الظاهرة یسقط الفرض لانّ للسلطان اونائبه ولایة
اخذها وان لم یضعها موضعها لایبطل اخذه ، وان کان فی
الباطنة فلا ﴾

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اموالِ باطنہ کی زکوٰۃ اگر جبراً وصول کرلی جائے تو وہ ادا نہیں ہوگی۔

اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ مجلس نے اپنی تحریرِ سابق میں جو الفاظ لکھے تھے کہ "حکومت کو جن اموال کی زکوٰۃ وصول کرنے کا حق ہے ان میں حکومت کا وصول کرلینا بذاتِ خود نیّت کے قائم مقام ہوجاتا ہے"۔ وہ اسی عبارت کے پیشِ نظر لکھے تھے، کیونکہ مذکورہ عبارت میں مدار اس پر ہے کہ سلطان کو "ولایتِ اخذ" حاصل تھی یا نہیں؟ اور بینک اکاؤنٹس سے "ولایتِ اخذ" کے دلائل پیچھے تفصیل کے ساتھ بیان کئے جاچکے ہیں، لہٰذا زیرِ بحث مسئلے میں مذکورہ عبارت سے حکم میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔

اور جن اموال کی زکوٰۃ وصول کرنے کا حق حکومت کو ہے اُن میں حکومت کی وصولی کا نیّت کے قائم مقام ہوجانا ائمۂ اربعہ کے نزدیک مسلّم ہے، اگرچہ ائمہ ثلاثہ نیّت کے معاملے میں اتنے سخت ہیں کہ بعض صورتوں میں دلالۃً نیت کو بھی معتبر نہیں مانتے، مثلاً اگر کوئی شخص اپنا سارا مال بغیر نیّتِ زکوٰۃ کے صدقہ کردے تو حنفیہؒ کے نزدیک اس کی زکوٰۃ ساقط ہوجاتی ہے۔ (عالمگیریہ صفحہ ۱۷۱ جلد ۱)
لیکن ائمہ ثلاثہ کے نزدیک نیّت کے فُقدان کی وجہ سے زکوٰۃ ساقط نہیں ہوتی۔

(المغنی لابن قدامہؒ صفحہ ۶۳۹ جلد ۲۔ والحطاب صفحہ ۳۵۷ جلد ۲)

لیکن حکومت کی وصولیابی کے سلسلے میں ائمۂ ثلاثہ بھی اس پر متّفق ہیں کہ وہ نیّت کے قائم مقام ہوجاتی ہے، چنانچہ فقہِ مالکی کی معروف کتاب "مواہب الجلیل" میں ہے :

﴿ اذا اخرج رجل الزّكاة بغيرعلم من هى عليه وغيراذنه فى ذلك، فان كان مخرج الزّكاة الامام فالزكاة مجزئة ﴾

(مواهب الجليل للحطاب صفحه ۳۵٦ جلد ۲)

اور فقہِ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی معروف کتاب "نہایۃ المحتاج" میں ہے :

﴿ الأصح عند الشافعية ان نيّة السلطان تكفى اذا اخذ زكاة الممتنع ﴾ (نهاية المحتاج صفحه ۱۳۸ جلد ۳)

اور علامہ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

﴿ ولايجوز اخراج الزّكاة الاّ بنيّة الاّ ان ياخذها الامام منه قهراً ﴾ (المغنى لابن قدامه صفحه ۲۳۸ جلد ۲)

پھر یہ ساری تفصیل تو زکوٰۃ کی وصولیابی کے وقت زکوٰۃ کی ادائیگی میں ہے اور اگر کسی کو اس میں شبہ ہی ہو تو اس کے لئے یہ راستہ موجود ہے کہ وہ زکوٰۃ وضع ہونے کے فوراً بعد نیّت کرلے' کیونکہ اگر کوئی فضولی کسی کے مال سے زکوٰۃ ادا کردے تو جب تک مال فقیر (یا اس کے وکیل) کے قبضے میں ہو' اس وقت تک اصل مالک زکوٰۃ کی نیّت کرکے اس کی اجازت دے سکتا ہے' اس کی تصریح فقہاء حنفیہ رحمۃ اللہ علیہم کے کلام میں موجود ہے' چنانچہ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے :

﴿ رجل ادّى زكاة غيره عن مال ذلك الغير، فاجازه المالك، فان كان المال قائمافى يدا الفقير جاز وإلاّ فلا، كذا فى السراجية ﴾ (عالمگيرية صفحه ۱۷۱ جلد ۱)

واللّٰہ سُبحانہ وتعالیٰ أعلم بالصّواب !

تصدیقات

① حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ۔ کراچی

② حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب

دارالافتاء والارشاد۔ ناظم آباد۔ کراچی

③ حضرت مولانا مفتی سُبحان محمود صاحب

دارالعلوم کراچی

④ حضرت مولانا مفتی عبدالحکیم صاحب

مدرسہ اشرفیہ۔ سکھر

⑤ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب

مہتمم دارالعلوم کراچی

⑥ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب

دارالعلوم کراچی

⑦ حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب

دارالعلوم کراچی

⑧ حضرت مولانا مفتی وجیہ اللہ صاحب

دارالعلوم بھاگ۔ ضلع کچھی۔ بلوچستان

اسلام میں خلع کی حقیقت

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط وترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

عرض ناشر

تمام فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ ''خلع'' شوہر اور بیوی کا ایک باہمی معاملہ ہے جو فریقین کی رضامندی پر موقوف ہے۔ لیکن ۱۹۶۷ء میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے بعض جج صاحبان نے یہ فیصلہ دیا کہ اگر عدالت تحقیق کے ذریعہ اس نتیجے پر پہنچے کہ زوجین حدود اللہ قائم نہیں رکھ سکیں گے تو عدالت شوہر کی رضامندی کے بغیر خلع کرا سکتی ہے۔ چنانچہ اس فیصلے کے خلاف حضرت مولانا محمد مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے یہ مقالہ تحریر فرمایا۔ اور اس فیصلے کا تفصیل جواب دیا جو پیش خدمت ہے۔

میمن اسلامک پبلشرز

فہرست مضامین

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

"اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ"

(ابن ماجہ)

نکاح میری سنت ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام میں خُلع کی حقیقت

تعارف

اگر کوئی عورت اپنے شوہر کو کسی وجہ سے اتنا ناپسند کرتی ہو کہ اس کے ساتھ کسی قیمت پر نبھاؤ ممکن نہ رہا ہو تو اس کا بہترین طریقہ تو یہ ہی ہے کہ وہ شوہر کو سمجھا بجھا کر طلاق دینے پر آمادہ کرے، ایسی صورت میں شوہر کو بھی یہی چاہئے کہ جب وہ نکاح کے رشتے کو خوشگواری کے ساتھ نبھتا نہ دیکھے اور یہ محسوس کرے کہ اب یہ رشتہ دونوں کے لئے ناقابل برداشت بوجھ کے سوا کچھ نہیں رہا تو وہ شرافت کے ساتھ اپنی بیوی کو ایک[1] طلاق دے کر چھوڑ دے، تاکہ عدّت گزرنے کے بعد وہ

---

[1] طلاق دینے کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ جس زمانے میں عورت پاک ہو، اسے صرف ایک طلاق دی جائے، طلاق کا لفظ صرف ایک مرتبہ استعمال کیا جائے اور اس کے بعد اس سے علیحدگی اختیار کرلی جائے، اس طرح عدّت گذرنے کے بعد وہ خود آزاد ہوجائے گی۔ ہمارے معاشرے میں یہ رواج انتہائی تباہ کن صورت اختیار کرتا جارہا ہے کہ جب بھی طلاق کی نوبت آتی ہے شوہر تین سے کم طلاق نہیں دیتا، خوب یاد رکھنا چاہئے کہ بیک وقت تین طلاقیں دے ڈالنا گناہ ہے، اور اس گناہ کی دنیوی سزا یہ ہے کہ اسکے بعد اگر میاں بیوی دوبارہ نکاح بھی کرنا چاہیں تو حلالہ کے بغیر نکاح بھی نہیں ہوسکتا۔ آجکل لوگ بہ کثرت اس میں مبتلا ہیں اور تین طلاقیں دینے کے بعد عموماً شرمسار اور پریشان ہوتے ہیں۔

جہاں چاہے نکاح کرسکے۔

لیکن اگر شوہر اس بات پر راضی نہ ہو تو عورت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ شوہر کو کچھ مالی معاوضہ پیش کرکے اسے آزاد کرنے پر آمادہ کرسکتی ہے' عموماً اس غرض کے لئے عورت مہر معاف کردیتی ہے' اور شوہر اُسے قبول کرکے عورت کو آزاد کردیتا ہے۔ اس کام کے لئے اسلامی شریعت میں جو خاص طریقِ کار مقرّر ہے' اسے فقہ کی اصلاح میں "خُلع" کہا جاتا ہے۔

"خُلع" عربی زبان کا لفظ ہے' اور "خَلع" سے نکلا ہے جس کے معنی "اُتارنے" کے آتے ہیں' عرب کہتے ہیں کہ خلعت اللباس (میں نے لباس اتار دیا)' اس لفظ کو زوجین کی جدائی کے لئے اس لئے مستعار لیا گیا ہے کہ قرآن کریم میں شوہر اور بیوی کو ایک لباس قرار دیا گیا ہے' اور خُلع کے ذریعہ دونوں اپنا یہ معنوی لباس اتار دیتے ہیں۔ (المطرزیؒ : المغرب صفحہ ۱۶۵ جلد ۱ دکن سنہ ۱۳۲۸ء وفتح القدیر صفحہ ۱۹۹ جلد ۳ المطبعۃ الامیریۃ ۱۳۱۶ھ)

علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے "خُلع" کی اصطلاحی تعریف اس طرح کی ہے :

﴿ ازالۃ ملك النكاح ببدل بلفظ الخلع ﴾

"خلع کے لفظ کے ذریعہ معاوضہ لے کر ملکِ نکاح کو زائل کرنا"۔

(ابن الہمامؒ : فتح القدیر صفحہ ۱۹۹ جلد ۳)

نکاح اور دوسرے شرعی معاملات کی طرح خُلع بھی ایجاب وقبول کے ذریعہ انجام پاتا ہے[۱]۔ لیکن اگر زیادتی مرد کی طرف سے ہو تو تقریباً تمام فقہاء کرامؒ کا اس

---

[۱] الکاسانیؒ : بدائع الصنائع صفحہ ۱۴۵ جلد ۳ مطبعۃ الجمالیۃ مصر ۱۳۲۸ھ وابن رشدؒ : بدایۃ المجتہد صفحہ ۶۸ جلد ۲ مصطفیٰ البابی ۱۳۷۹ھ وابن عابدینؒ : ردالمحتار صفحہ ۶۰۶ جلد ۲ مصطفیٰ البابی

پر اتفاق ہے کہ شوہر کے لئے معاوضہ لینا جائز نہیں' اسے چاہئے کہ معاوضہ کے بغیر عورت کو طلاق دے دے[1]' ایسی صورت میں اگر مرد معاوضہ لے گا تو مرتکبِ حرام اور سخت گناہ گار ہوگا[2]۔ اس لئے کہ اس بارے میں قرآن کریم کا واضح ارشاد یہ ہے کہ :

﴿ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴾ (النساء)

"اور اگر تمہارا ارادہ ہو کہ ایک بیوی کی جگہ دوسری بدلو' اور ان میں سے ایک کو تم نے کچھ مال دیا ہو تو اس مال میں سے کچھ (واپس) نہ لو' کیا اس کو بہتان اور کھلے گناہ کے طور پر واپس لوگے؟"۔

ہاں اگر زیادتی عورت ہی کی جانب سے ہو اور وہی رشتۂ نکاح کو فسخ کرنا چاہتی ہو تو اس صورت میں مرد کے لئے معاوضہ لینا جائز ہے' لیکن بہتر یہ ہے کہ یہ معاوضہ مہر کی مقدار سے زائد نہ ہو' تاہم اگر مہر سے زیادہ مقدار باہمی رضامندی سے مقرر کرلی گئی تو بھی خُلع صحیح ہوگا اور عورت کو پورا مقررہ معاوضہ دینا ہوگا۔

(بدائع الصنائع صفحہ ۱۵۰ جلد ۳ والبحر الرائق صفحہ ۸۳ جلد ۴)

قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت کا یہی مطلب ہے :

﴿ وَلَا تَاْخُذُوْا مِمَّا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا اِلَّا اَنْ يَّخَافَا اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ﴾ (البقرة)

---

[1] عالمگیریہ صفحہ ۵۱۵ جلد ۱ مصطفیٰ البابی وبدائع الصنائع صفحہ ۱۵۰ جلد ۳۔

[2] ابن نجیمؒ: البحر الرائق صفحہ ۸۳ جلد ۴ المطبعۃ العلمیۃ وابن الہمام رحمۃ اللہ علیہ : فتح القدیر صفحہ ۲۰۳ جلد ۳۔

"اور جو مال تم نے اپنی بیویوں کو (مہر وغیرہ کے طور پر) دیا ہے، اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔ الّا یہ کہ زوجین کو اس بات کا خوف ہو کہ وہ اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھیں گے، پس اگر (اے حکام) تم کو خوف ہو کہ زوجین اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھیں گے تو ان دونوں پر اس مال میں کوئی گناہ نہیں ہے جسے عورت بطور فدیہ دے (اور اپنی جان چھڑا لے)"۔

"خُلع" کا معاملہ زوجین ازخود کرسکتے ہیں، بعض فقہاء نے اس کے لئے عدالت سے رجوع کرنا ضروری قرار دیا ہے، لیکن ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء کے نزدیک یہ معاملہ باہمی رضامندی سے ہوسکتا ہے، عدالت میں جانے کی ضرورت نہیں[1]۔

پھر اس میں فقہاء مجتہدین کا اختلاف ہے کہ "خُلع" کی حیثیت طلاق کی ہے یا فسخ کی؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سعید بن مسیّبؒ، حسن بصریؒ، عطاءؒ، قاضی شریحؒ، شعبیؒ، ابراہیم نخعیؒ، جابر بن زید رضی تعالیٰ عنہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، سفیان ثوریؒ، امام اوزاعیؒ اور صحیح قول کے مطابق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک بھی یہی ہے کہ خُلع طلاق ہے، لیکن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، طاوسؒ، عکرمہؒ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، اسحٰق بن راہویہؒ، ابوثورؒ اور داؤد ظاہریؒ کا کہنا یہ ہے کہ خلع فسخِ نکاح ہے اور اس پر طلاق کے احکام جاری نہیں ہوں گے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، کا قدیم مذہب بھی یہی تھا لیکن پھر انھوں نے پہلے مذہب کو

[1] السرخسیؒ : المبسوط صفحہ ۱۷۳ جلد ۶ مطبعۃ السعادۃ ۱۳۲۴ھ وابن قدامۃ : المغنی صفحہ ۵۲ جلد ۷ دار المنار ۱۳۶۷ھ۔ القرطبی : الجامع لاحکام القرآن صفحہ ۱۳۸ جلد ۳ دار الکتب المصریہ ۱۹۳۶ء والشافعیؒ : کتاب الام صفحہ ۲۰۰ جلد ۵ مکتبۃ الکلیات الازہریہ ۱۳۸۱ھ

اختیار کرلیا تھا۔ (تفسیر ابن کثیرؒ صفحہ ۲۷۵ جلد اول المکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ سنہ ۱۳۵۶ھ وبدایۃ المجتہد صفحہ ۶۹ جلد ۲)

اس اختلاف کا مطلب سمجھنے کے لئے یہ ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ اسلام نے مرد کو تین طلاقوں کا اختیار دیا ہے' اگر وہ ان تینوں طلاقوں کو بیک وقت دینے کا گناہ کرے تو پھر بیوی سے نہ رجوع کرسکتا ہے اور نہ حلالہ کے بغیر دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو صرف ایک طلاق دے' اسے دوبارہ رشتۂ نکاح قائم کرنے کا اختیار رہتا ہے' اب اگر وہ اس اختیار کو استعمال کرکے بیوی کو دوبارہ نکاح میں لے آئے تو چونکہ وہ ایک طلاق پہلے استعمال کرچکا ہے' اس لئے اسے اب صرف دو طلاقوں کا اختیار رہے گا' یعنی اگر وہ دو طلاقیں بھی دے دے گا تو پھر بیوی سے نہ رجوع کرسکے گا' نہ حلالہ کے بغیر دوسرا نکاح۔

اب جو حضرات "خُلع" کو طلاق قرار دیتے ہیں' ان کے نزدیک جو شخص اپنی بیوی سے ایک مرتبہ خُلع کرلے تو یہ طلاق شمار ہوگی' لہٰذا اگر وہ اس کی رضامندی سے اسے دوبارہ نکاح میں لے آئے تو اسے اب صرف دو طلاقوں کا اختیار ہوگا' یعنی اب وہ اگر دو طلاقیں بھی دے دیگا تو طلاقِ مغلّظ واقع ہوجائے گی' جس کے بعد دوبارہ نکاح بھی حلالہ کے بغیر نہیں ہوسکے گا۔ لیکن جو حضرات خلع کو فسخ قرار دیتے ہیں ان کے نزدیک اگر خُلع کے بعد میاں بیوی باہمی رضامندی سے دوبارہ نکاح کرلیں تو شوہر کو بدستور تین طلاقوں کا اختیار رہتا ہے' اور صرف دو طلاقوں سے بیوی مُغلّظ نہیں ہوتی کیونکہ خلع کو طلاق شمار نہیں کیا گیا۔

(السرخسیؒ : المبسوط صفحہ ۱۷۳ جلد ۶)

لیکن اس پر اتفاق ہے کہ خلع سے عورت بائنہ ہوجاتی ہے' یعنی اس کے بعد شوہر یکطرفہ طور پر رجوع نہیں کرسکتا' ہاں دونوں کی باہمی رضامندی سے دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے' صرف سعید بن مسیّبؒ اور ابن شہابؒ سے ایک روایت یہ منقول ہے کہ اگر مرد عدّت کے دوران بدلِ خلع واپس کردے تو یکطرفہ طور پر رجوع کرسکتا

ہے، لیکن جمہور فقہاءؒ نے اس قول کو قبول نہیں کیا۔

(ابن رشدؒ : بدایۃ المجتہد صفحہ ۷۰ جلد ۲)

معاوضہ دیکر طلاق حاصل کرنے کے لئے "خلع" کے علاوہ "مبارات" "صلح" "فدیہ" اور طلاق علیٰ مال کے الفاظ بھی مستعمل ہیں، ان کے درمیان فرق لفظی نوعیت کا ہے، اسی لئے یہ تمام الفاظ ایک دوسرے کے معنی میں استعمال ہوتے رہتے ہیں، البتہ بعض مالکی فقہاءؒ نے ان الفاظ میں اصطلاحی فرق بیان کیا ہے کہ :

"اگر عورت پورے مہر کے بدلے میں طلاق حاصل کرے تو اسے خلع کہیں گے، اور اگر مہر کا کچھ حصّہ معاوضہ قرار پائے تو وہ فدیہ کہلائے گا، اور اگر مہر سے زائد مقدار کو عوض مقرر کیا جائے تو وہ صلح ہوگی، اور اگر طلاق کے بدلے میں عورت اپنا کوئی اور حق ساقط کرے، تو اسے مبارات کہا جائے گا"۔

(ابن رشدؒ : بدایۃ المجتہد صفحہ ٦٦ جلد ۲ وفتح الباری ۳۳۲ جلد ۹ وتفسیر القرطبی صفحہ ۱۴۶ و ۱۴۷ جلد ۳)

مسئلہ زیرِ بحث

"خلع" اور اس کے احکام کا یہ نہایت مختصر تعارف اس لئے پیش کیا گیا ہے تاکہ آئندہ مباحث کے سمجھنے میں آسانی ہو، اس مقالے میں خلع کے تمام احکام کو بالاستیعاب پیش کرنا مقصود نہیں، بلکہ خلع سے متعلق ایک خاص مسئلے پر گفتگو کرنا ہے جو چند سالوں سے ہمارے ملک میں خاصی اہمیت حاصل کرچکا ہے۔ جیسا کہ ہم آگے تفصیل سے بیان کریں گے۔

اب تک تمام فقہاء اور مجتہدین کا اس پر اتفاق چلا آتا ہے کہ "خلع" شوہر اور بیوی کا ایک باہمی معاملہ (TRANSACTION) ہے جو فریقین کی رضامندی پر موقوف ہے' لہٰذا کوئی فریق دوسرے کو اس پر مجبور نہیں کرسکتا۔ نہ شوہر کو یہ حق ہے کہ وہ بیوی کو خلع پر قانوناً مجبور کرے' اور نہ بیوی کو یہ حق ہے کہ وہ شوہر سے بزورِ قانون خلع حاصل کرے۔

غیر منقسم ہندوستان اور پاکستان کی عدالتیں بھی مسلمانوں کے مقدّمات میں اسی اصول کے مطابق فیصلے کرتی آئی تھیں۔ اس سلسلے میں عمربی بی بنام محمد دین اور سعیدہ خانم بنام محمد مسیح کے دو مقدّمات کافی مشہور ہیں' عمربی بی بنام محمد دین کے مقدّمے میں جسٹس عبدالرحمٰن اور جسٹس ہارنس نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ دیا تھا کہ عورت شوہر کی مرضی کے بغیر خلع نہیں کراسکتی۔

(عمربی بی بنام محمد دین۔ اے۔ آئی۔ آر۔ سنہ ۱۹۴۵ء لاہور ۵۱)

اسی طرح سعیدہ خانم بنام محمد مسیح کے مقدّمے میں جسٹس اے۔ آر۔ کارنیلیس' جسٹس محمد جان اور جسٹس خورشید زمان صاحبان نے بھی یہ فیصلہ کیا تھا کہ شوہر کی رضامندی کے بغیر خلع نہیں ہوسکتا۔ اور محض اختلافِ مزاج' ناپسندیدگی اور نفرت کی بناء پر عدالت نکاح کو فسخ نہیں کرسکتی۔

(سعیدہ خانم بنام محمد مسیح۔ پی ایل ڈی سنہ ۱۹۵۲ء۔ لاہور ۱۱۳)

لیکن سنہ ۱۹۵۹ء میں لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس شبیر احمد' جسٹس بی۔ زیڈ۔ کیکاؤس اور جسٹس مسعود احمد صاحبان نے بلقیس فاطمہ بنام نجم الاکرام کے مقدّمے میں یہ فیصلہ دے دیا کہ اگر عدالت تحقیق کے ذریعہ اس نتیجے تک پہنچ جائے کہ زوجین حدود اللہ کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو عدالت شوہر کی رضامندی کے بغیر خلع کراسکتی ہے۔

(بلقیس فاطمہ بنام نجم الاکرام۔ پی ایل ڈی سنہ ۱۹۵۹ء لاہور ۵۶۶)

پھر سنہ ۱۹۶۷ء میں سپریم کورٹ کے معزز جج صاحبان جسٹس ایس۔اے۔رحمان، جسٹس فضل اکبر، جسٹس حمود الرحمٰن، جسٹس محمد یعقوب علی اور جسٹس ایس اے محمود صاحبان نے بھی خورشید بیگم بنام محمد امین کے مقدّمے میں اسی نقطۂ نظر کو اختیار کیا ہے۔

(خورشید بیگم بنام محمد امین۔ پی ایل ڈی سنہ ۱۹۶۷ء سپریم کورٹ ۹۷)

اس مقالے میں ہم خلع سے متعلق خاص اسی مسئلے پر گفتگو کریں گے کہ آیا خلع زوجین کی باہمی رضامندی کا معاملہ ہے یا ان میں سے کوئی دوسرے کو اس کی رضامندی کے بغیر خلع پر مجبور بھی کر سکتا ہے؟

ہماری تحقیق کی حد تک امّتِ اسلامیہ کے تقریباً تمام فقہاء مجتہدین اس بات پر متفق ہیں، اور قرآن وسنت کے دلائل بھی اسی کی تائید کرتے ہیں کہ خلع فریقین کی باہمی رضامندی کا معاملہ ہے اور کوئی فریق دوسرے کو اس پر مجبور نہیں کر سکتا۔ اس مقالے میں ہم اسی بات کے مفصّل دلائل پیش کرنا چاہتے ہیں۔

جناب جسٹس ایس۔ اے رحمان صاحب کی ہمارے دل میں بڑی قدر ومنزلت ہے، وہ ایک قابلِ احترام دانشور ہیں، اور انہوں نے اپنی تحریروں سے ملک و ملت کی قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں، لیکن چونکہ زیرِ بحث مسئلے میں ہمارے نزدیک ان کا موقف جمہور امّت کے خلاف اور شرعی اعتبار سے نادرست ہے، اس لئے ہم یہاں ان کے دلائل پر تبصرہ کرنا چاہتے ہیں۔

مساوات

جناب جسٹس ایس اے رحمان صاحب نے سب سے پہلے مندرجہ ذیل آیت قرآنی سے استدلال کیا ہے :

﴿ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾

"اور عورتوں کے بھی حقوق ہیں جو مثل انہی حقوق کے ہیں جو ان عورتوں پر ہیں قاعدہ کے موافق"۔

جسٹس صاحب نے اس آیت سے اس بات پر استدلال کیا ہے کہ جس طرح مرد کو عورت کی رضامندی کے بغیر طلاق کا قانونی حق دیا گیا ہے' اسی طرح عورت کو بھی مرد کی رضامندی کے بغیر خلع کا حق ملنا چاہئے۔

(پی ایل ڈی سنہ ۱۹۶۷ء سپریم کورٹ صفحہ ۱۱۴)

لیکن یہ استدلال بوجوہِ ذیل درست نہیں ہے :

(۱) جسٹس صاحب نے اس آیت کے آگلے جملے پر غور نہیں فرمایا' قرآن کریم میں پوری آیت اس طرح ہے :

﴿ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ وَّاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ﴾

"اور عورتوں کے بھی حقوق ہیں جو مثل انہی حقوق کے ہیں جو ان عورتوں پر ہیں قاعدہ کے موافق اور مردوں کا ان کے مقابلے میں کچھ درجہ بڑھا ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ زبردست ہیں حکیم ہیں"۔

(ترجمہ ماخوذ از حضرت تھانویؒ)

اس آیت میں وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ کے الفاظ واضح طور پر دلالت کررہے ہیں کہ بعض معاملات میں جو اختیارات مرد کو حاصل ہیں وہ عورت کو حاصل نہیں ہیں۔

(۲) اگر اس آیت کا مطلب یہ لیا جائے کہ زوجین تمام حقوق و فرائض میں بالکل برابر ہیں تو پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ مرد کو بغیر معاوضہ دیئے طلاق دینے کا اختیار

حاصل ہے اور عورت معاوضہ ادا کئے بغیر طلاق حاصل نہیں کرسکتی۔ حالانکہ زوجین کی مساوات کا اگر یہ مفہوم لیا جائے کہ رشتۂ نکاح کو قطع کرنے میں بھی دونوں برابر ہیں تو عورت کو بھی مرد کی طرح طلاق کا اختیار ملنا چاہئے۔ حالانکہ یہ وہ بات ہے جسے جسٹس صاحب بھی تسلیم نہیں فرماتے۔

(۳) تمام فقہاء اور مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس آیت میں زوجین کی جس مساوات کا ذکر کیا گیا ہے وہ معاشرتی مساوات ہے' ورنہ جہاں تک طلاق اور رشتۂ نکاح کو ختم کرنے کا سوال ہے' معمولی حالات میں اس کا مکمل اختیار صرف مرد کو ہے' اور اسی کی طرف قرآن کریم میں ان الفاظ کے ذریعہ اشارہ کیا گیا ہے :

﴿ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ﴾

"اور مردوں کا ان (عورتوں) کے مقابلے میں کچھ درجہ بڑھا ہوا ہے"۔

اس معاملے میں فقہاء و مفسّرین کے چند اقوال درج ہیں :

(الف) حضرت ابو مالکؒ فرماتے ہیں کہ :

﴿ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ قَالَ يُطَلِّقُهَا وَلَيْسَ لَهَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْئٌ ﴾

آیت قرآنی وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ کا مطلب یہ ہے کہ مرد عورت کو طلاق دے سکتا ہے' لیکن عورت کو اس معاملے میں کوئی اختیار نہیں"۔

(اخرجہ عبدبن حمید وابن ابی حاتم عن ابی مالکؒ۔ الدر المنثور للسیوطیؒ صفحہ ۲۷۷ جلد ۱)

(ب) امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ (شافعی) اس آیت کی تشریح کرتے

ہوئے پہلے لکھتے ہیں :

﴿ان المقصود من الزّوجية لا يتم الاّ اذاكان كل واحد منهما مرا عيًا حق الآ خر وتلك الحقوق المشتركة كثيرة نشيرالى بعضها ﴾

(الرازیؒ: تفسیر کبیر صفحہ ۲٤٦ جلد ۲ المطبعة الحسينية- مصر)

"زوجیت کے مقاصد اس وقت تک پورے نہیں ہوسکتے جب تک کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کے حق کی رعایت نہ کرے' اور یہ مشترک حقوق بہت سے ہیں جن میں سے بعض کی طرف ہم اشارہ کرتے ہیں"۔

اس کے بعد انہوں نے تمام معاشرتی حقوق میں مساوات کا ذکر کیا ہے' اس کے بعد وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

﴿انّ الزّوج قادر على تطليقها و اذا طلقها فهو قادر على مراجعتها شاءت المرأة أم لم تشاء، أما المرأة فلا تقدر على تطليق الزوج وبعد الطلاق لاتقدر على مراجعة الزوج ولا تقدر ايضاً على أن تمنع الزوج من المراجعة ﴾

(تفسیر کبیر- صفحہ ۲٤٧ جلد ۲)

"شوہر عورت کو طلاق دینے پر قادر ہے اور طلاق دینے کے بعد رجوع بھی کرسکتا ہے' عورت چاہے یا نہ چاہے' لیکن عورت نہ شوہر کو طلاق دے سکتی ہے' نہ طلاق کے بعد شوہر سے رجوع کرسکتی ہے' اور نہ شوہر کو رجوع سے روک سکتی ہے"۔

(ج) امام ابوعبداللہ القرطبی رحمۃ اللہ علیہ (مالکی) اپنی تفسیر میں اس جملے کی شرح

کرتے ہوئے علامہ ماوردی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہیں :

﴿ له رفعُ العقد دونها ﴾

(القرطبی الجامع لأحکام القرآن صفحہ۱۲۵جلد ۳ دارالکتب المصریۃ ۱۹۳۶ء)

"عقدِ نکاح کو ختم کرنے کا اختیار صرف مرد کو ہے عورت کو نہیں"۔

ظاہر ہے کہ ان دلائل کی موجودگی میں وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ سے قطع نظر کرکے صرف وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ کے الفاظ سے اس بات پر استدلال نہیں کیا جاسکتا کہ محض ناپسندیدگی کی بناء پر عورت شوہر کو بزورِ عدالت خلع پر مجبور کرسکتی ہے۔

آیتِ خُلع

اس کے بعد جناب جسٹس ایس اے رحمان صاحب نے اس آیت کے بعض الفاظ سے استدلال فرمایا ہے جو خلع کے بارے میں نازل ہوئی ہے' پوری آیت یہ ہے :

﴿ اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْتَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا اِلَّا اَنْ يَّخَافَا اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴾ (البقرۃ-۲۲۹)

"طلاق دو مرتبہ (جائز) ہے' پھر خواہ رکھ لینا قاعدہ کے موافق خواہ چھوڑ دینا خوش عنوانی کے ساتھ' اور تمہارے لئے یہ

بات حلال نہیں کہ کچھ بھی لو اُس میں سے جو تم نے اُن کو دیا تھا مگر یہ کہ میاں بیوی دونوں کو احتمال ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ضابطوں کو قائم نہ کرسکیں گے' سو اگر تم لوگوں کو یہ احتمال ہو کہ وہ دونوں ضوابطِ خداوندی قائم نہ کرسکیں گے تو دونوں پر کوئی گناہ نہ ہوگا اُس چیز میں جس کو دے کر عورت اپنی جان چھڑالے' یہ خدائی ضابطے ہیں،سو تم ان سے باہر مت نکلنا اور جو شخص خدائی ضابطوں سے باہر نکل جائے ایسے ہی لوگ اپنا نقصان کرنے والے ہیں۔

(ترجمہ ماخوذ از حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

جسٹس ایس اے رحمان صاحب نے اس بات پر متعدّد فقہاء اور مفسّرین کے اقوال پیش کئے ہیں کہ اس آیت کے الفاظ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللهِ (سو اگر تم کو یہ احتمال ہو کہ وہ دونوں ضوابطِ خداوندی کو قائم نہ کرسکیں گے) میں خِطاب حکّام اور اُولوالأمر کو ہے' اس سے وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اگر حکّامِ عدالت یہ سمجھتے ہوں کہ زوجین حدود اللہ کو قائم نہ رکھ سکیں گے تو وہ شوہر کی رضا مندی کے بغیر خلع کے ذریعہ نکاح فسخ کرسکتے ہیں۔ اس سلسلے میں لعان' ایلاء' عِنّین (نامرد) اور مفقودالخبر کے فسخِ نکاح کو بطور نظیر پیش کرکے آخر میں وہ علّامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ کی فتح القدیر' علّامہ ابوبکر جصّاص رحمۃ اللہ علیہ کی احکام القرآن اور صحیح بخاری کے حوالوں سے یہ فرماتے ہیں کہ :

"اگر عورت مرد سے ناقابلِ اصلاح نفرت (INCURABLE AVERSION) کرتی ہو تو یہ خلع کے لئے کافی وجہ جواز ہے"۔ (پی ایل ڈی (سپریم کورٹ) ۱۹۶۷ء صفحہ ۱۱۶ جلد ۱۹)

لیکن اگر اس بات کو تسلیم کرلیا جائے کہ اس آیت میں فَإِنْ خِفْتُمْ الخ

کا خِطاب حکّام کو ہے' جیسا کہ بہت سے علماء نے کہا ہے' تب بھی اس آیت سے استدلال کسی طرح صحیح نہیں۔ آیت میں تو صرف اتنا کہا گیا ہے کہ اگر حکّام کو اس بات کا احتمال ہو کہ زوجین حدود اللہ کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو زوجین کے لئے خلع کر لینے میں کوئی گناہ نہیں۔ اس سے یہ بات کہاں نکلتی ہے کہ زوجین میں سے کسی کو خلع کرنے پر مجبور بھی کیا جا سکتا ہے۔ اگر آیت کا منشاء یہ ہوتا کہ حکّام ایسی صُورت میں زوجین یا زوجین میں سے کسی ایک کو خلع پر مجبور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں جیسا کہ جسٹس صاحب کی تشریح سے معلوم ہوتا ہے' تو صاف یہ کہا جاتا کہ "اگر تم کو اس بات کا احتمال ہو کہ وہ دونوں حدود اللہ کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو تمہیں اختیار ہے کہ ان کے درمیان نکاح کو فسخ کر دو" لیکن کہا یہ جا رہا ہے کہ "ایسی صورت میں زوجین پر خلع کرنے میں کوئی گناہ نہیں" اس سے صاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر حکّام کے پاس زوجین کی ناچاقی کا کوئی معاملہ آئے اور وہ محسوس کریں کہ اب یہ لوگ حدود اللہ کی حفاظت نہیں کر سکیں گے تو وہ زوجین کو خلع کا مشورہ تو دے سکتے ہیں' لیکن خلع کا معاملہ زوجین اپنی رضامندی ہی سے کریں گے۔

اب رہا یہ سوال کہ جب "خلع" فریقین کی باہمی رضامندی پر موقوف ہے تو پھر فَإِنْ خِفْتُمْ الخ میں خطاب "اُولُوالامر" (حکام) کو کیوں کیا گیا؟ سو اس کا جواب اس معاشرتی پس منظر کو پیشِ نظر رکھ کر بہ آسانی دیا جا سکتا ہے جس میں یہ آیت نازل ہو رہی ہے۔ اس زمانے میں "اولوالامر" کی حیثیت صرف ایک جج اور حاکم ہی کی نہیں تھی' بلکہ ایک مصلح' مُفتی اور مشیر کی بھی تھی' لوگ صرف ڈگری حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ بہت سے معاملات میں محض شریعت کا حکم معلوم کرنے یا مشورہ طلب کرنے کے لئے بھی ان سے رجوع کرتے تھے۔ لہٰذا اس آیت میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر تم سے اس جیسے معاملے میں رجوع کیا جائے تو تم انھیں خلع کا مشورہ دے سکتے ہو' نیز اپنی نگرانی میں خلع کا معاملہ کرا سکتے ہو۔

اولوالامر کو محض مخاطب کرلینے سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا کہ انھیں خلع کے معاملے میں وہ مکمل اختیارات حاصل ہوگئے ہیں جو زوجین کو حاصل ہیں' اس کی وضاحت کے لئے دو مثالوں پر غور فرمائیے :

(۱) فرض کیجئے کہ حکّام کے پاس ایک ایسا مقدّمہ آتا ہے جس میں زوجین میں سے کوئی خلع پر راضی نہیں (مرد اس لئے کہ وہ عورت کو جدا نہیں کرنا چاہتا' اور عورت اس لئے کہ وہ بلامعاوضہ طلاق چاہتی ہے) اور کوئی ایسی صورت بھی نہیں پائی جاتی (مثلاً شوہر کا جنون وغیرہ) جس کی موجودگی میں عدالت کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہوتا ہے' البتہ حکّام یہ خوف رکھتے ہیں کہ نکاح کے قائم رہنے کی صورت میں یہ دونوں "حدود اللہ" کو قائم نہیں رکھ سکیں گے۔ عورت سے خلع کرنے کو پوچھا جاتا ہے لیکن وہ خلع پر راضی نہیں ہوتی تو کیا اس صورت میں محض اس وجہ سے کہ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ الخ میں حکّام کو مخاطب کیا گیا ہے' حکّام ان دونوں کے درمیان زبردستی خلع کے ذریعہ نکاح فسخ کرسکتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ نہیں!

(۲) فرض کیجئے کہ ایک مقدّمے میں زیادتی چونکہ عورت کی طرف سے ہے' اس لئے شوہر مہر معاف کرائے بغیر طلاق دینے پر آمادہ نہیں ہوتا۔ دوسری طرف عورت خلع پر راضی نہیں' وہ یا تو طلاق ہی نہیں چاہتی' یا طلاق کے معاوضے میں مہر معاف کرنے پر راضی نہیں تو کیا ایسی صورت میں حکّام عورت کو خلع پر مجبور کرکے نکاح فسخ کرسکتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ نہیں! اور کوئی بھی شخص محض فَإِنْ خِفْتُمْ کے خطاب سے یہ نتیجہ نہیں نکال سکتا کہ اس کے ذریعہ ان صورتوں میں حکّام کو زبردستی خلع کے ذریعہ نکاح فسخ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

آیت کا سیاق

یہ بات کہ اس آیت میں حکّام کو خلع کرانے کا اختیار صرف اس صورت

میں دیا گیا ہے جبکہ شوہر اور بیوی دونوں اس پر راضی ہوں' آیت کے سیاق (CONTEXT) پر غور کرنے سے اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔ خلع کے سلسلے میں آیت کے الفاظ یہ ہیں :

﴿ وَلَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّا اٰتَیْتُمُوْھُنَّ شَیْئًا اِلَّآ اَنْ یَّخَافَا اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِہٖ ﴾

"اور تمہارے لئے حلال نہیں ہے کہ اُس مال میں سے کچھ لو جو تم نے اُن (عورتوں) کو دیا ہے' مگر یہ کہ میاں بیوی دونوں کو احتمال ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ضابطوں کو قائم نہ کر سکیں گے' پھر پس اگر (اے حکام) تم کو یہ احتمال ہو کہ وہ اللہ کے ضابطوں کو قائم نہ کر سکیں گے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہ ہو گا جس کو بطور فدیہ دے کر عورت اپنی جان چھڑا لے"۔

اس میں پہلا جملہ واضح طور پر اس بات کی نشان دہی کر رہا ہے کہ قرآن کریم کا یہ حکم اس صورت سے متعلق ہے جبکہ میاں بیوی دونوں کو احتمال ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ضابطوں کو قائم نہ کر سکیں گے' اور اس وجہ سے دونوں خلع کرنا چاہتے ہوں' یا کم از کم اس پر راضی ہوں۔ پھر آگے فَاِنْ خِفْتُمْ کے جملے کے شروع میں فاء تعقیب (جس کا اردو ترجمہ "پس" ہے) صاف دلالت کر رہی ہے کہ حکّام کو یہ خطاب بھی اسی صورت سے متعلق ہے جس کا ذکر پہلے کیا گیا ہے یعنی اِلَّآ اَنْ یَّخَافَا اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ (مگر یہ کہ میاں بیوی دونوں کو احتمال ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ضابطوں کو قائم نہ کر سکیں گے۔

پھر اس آیت میں آگے فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا (توان دونوں میاں بیوی پر کوئی گناہ نہیں) کے الفاظ بھی خاص طور سے قابلِ غور ہیں، معمولی غور و فکر سے یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ یہ الفاظ اپنے ضمن میں شوہر اور بیوی دونوں کی رضامندی کا واضح مفہوم رکھتے ہیں' اس کی تشریح کے لئے ہم ایک مثال پیش کرتے ہیں :

آپ اگر زید سے یہ کہیں کہ "تمہارے لئے طلاق دینے میں کوئی گناہ نہیں" تو اس جملے سے ہر شخص یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوگا کہ زید اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا تھا' یا کم از کم اس پر راضی تھا لیکن اسے یہ شک تھا کہ میرے لئے ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں' آپ نے یہ کہہ کر اُس کے شک کو دور کیا ہے کہ "تمہارے لئے طلاق دینے میں کوئی گناہ نہیں"۔

اس کے برعکس آپ کے ان الفاظ سے کوئی بھی شخص جسے بات سمجھنے کا سلیقہ ہو' یہ نتیجہ نہیں نکال سکتا کہ زید طلاق دینے پر راضی نہیں تھا' اور آپ اس جملے کے ذریعہ اسے طلاق پر مجبور کرنا چاہتے ہیں' اس لئے کہ اگر زید طلاق دینے پر سرے سے راضی ہی نہ ہو' بلکہ اس سے انکار کر رہا ہو تو آپ اسے مجبور کرنے کے لئے یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ "تمہیں طلاق دینی پڑے گی" یا "تمہیں بزورِ قانون علیحدگی پر مجبور کیا جائے گا" لیکن اس صُورت میں یہ کہنا بالکل مہمل اور بے معنی بات ہوگی کہ "تمہارے لئے طلاق دینے میں کوئی گناہ نہیں" یہاں بھی قرآن کریم نے فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا (ان دونوں میاں بیوی پر کوئی گناہ نہیں) کے الفاظ استعمال کئے ہیں' جس کا واضح مطلب ہی یہ ہے کہ قرآن کریم صرف اس صورت کو بیان کر رہا ہے جس میں شوہر اور بیوی دونوں خلع پر راضی ہیں۔ ورنہ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا کے الفاظ بالکل بے معنی ہو جاتے ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ زوجین کے خلع پر راضی ہو جانے کے بعد ان میں سے ہر

ایک کو یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ میرے لئے یہ معاملہ جائز ہے یا نہیں' عورت کو یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ پیسے دیکر طلاق حاصل کرنا شاید جائز نہ ہو' اور مرد کو یہ شک گذر سکتا تھا کہ طلاق پر پیسے وصول کرنا گناہ نہ ہو' اللہ تعالیٰ نے فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا (دونوں پر کوئی گناہ نہیں) کے الفاظ سے دونوں کا شبہ دور فرمادیا۔

بلکہ ان الفاظ میں شوہر کی رضامندی کا مفہوم اور زیادہ واضح ہے' اس لئے کہ معاملۂ خلع کے گناہ ہونے کا زیادہ شبہ مرد ہی کو ہو سکتا ہے' کیونکہ وہ پیسے وصول کرنے والا ہے' بخلاف عورت کے کہ وہ پیسے ادا کرتی ہے۔

اس کے علاوہ اسی آیت میں آگے فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ کے الفاظ بھی قابل غور ہیں۔ اس میں بدلِ خلع کو "فدیہ" اور عورت کی ادائیگی کو "افتداء" کہا گیا ہے' اور بقول علّامہ ابنِ قیمؒ رحمۃ اللہ علیہ یہ خود اس بات کی واضح دلیل ہے کہ "خلع" ایک عقدِ معاوضہ ہے جس میں فریقین کی باہمی رضامندی ضروری ہے۔ اس لئے کہ "فدیہ" عربی زبان میں اس مال کو کہا جاتا ہے جو جنگی قیدیوں کو چھڑانے کے لئے پیش کیا جاتا ہے' اس مال کو پیش کرنا "افتداء" اور قبول کرنا "فداء" کہلاتا ہے۔ (امام راغب اصفہانی : المفردات فی غریب القرآن صفحہ اصح المطابع کراچی۔ وابن اثیرالجزریؒ النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر صفحہ ۲۰۴ المطبعۃ الخیریۃ۔ ابوالفتح مطرزیؒ : المغرب صفحہ ۸۸ جلد ۲ دکن ۱۳۲۸ھ)

یہ معاملہ بہ اتفاق عقدِ معاوضہ ہوتا ہے جس میں فریقین کی رضامندی لازمی شرط ہے' اور کوئی فریق دوسرے کو اس پر مجبور نہیں کرسکتا۔ چنانچہ علامہ ابنِ قیمؒ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

﴿ وفی تسمیته صلی الله علیه وسلم الخلع فدیة دلیل علی أن فیه معنی المعاوضة ولهذا اعتبر فیه رضا الزّوجین ﴾

(ابن القیمؒ زادالمعاد صفحہ ۲۳۸ جلد ۲ المطبعۃ المیمنیۃ مصر ۱۳۲٤ھ)

"اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خلع کا نام فدیہ رکھا'
یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں معاوضہ کے معنی پائے
جاتے ہیں' اور اسی لئے اس میں زوجین کی رضامندی کو لازمی
شرط قرار دیا گیا ہے"۔

اس تفصیل سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آیتِ خُلع میں تین جملے ایسے ہیں جو واضح طور پر شوہر اور بیوی دونوں کی رضامندی کا مفہوم رکھتے ہیں :

(۱) اِلَّآ اَنْ یَّخَافَآ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ

(مگر یہ کہ ان دونوں میاں بیوی کو یہ احتمال ہو کہ وہ دونوں اللہ کی حدود کو قائم نہ رکھیں گے)۔

(۲) فِیْمَا افْتَدَتْ بِہٖ

(اس مال میں جو عورت بطور فدیہ دے)۔

(۳) فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَا

(تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں)

ان تینوں جملوں کے بیچ میں فَاِنْ خِفْتُمْ (اگر تم کو خوف ہو) کے الفاظ آئے ہیں' اس سے اس کے سوا اور کیا نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر یہ فَاِنْ خِفْتُمْ (اگر تم کو خوف ہو) کا خطاب حکام ہی کو ہے تب بھی یہ اس صورت میں ہے جبکہ شوہر اور بیوی دونوں خلع پر راضی ہوں

لہٰذا جس طرح اس سے اس بات پر استدلال درست نہیں ہے کہ میاں بیوی دونوں یا صرف بیوی کی رضامندی کے بغیر حاکم بذریعہ خُلع نکاح فسخ کر سکتا ہے' اسی طرح اس بات پر بھی استدلال کرنا کسی طرح درست نہیں کہ حاکم کو شوہر کی رضامندی کے بغیر خلع کے ذریعہ نکاح فسخ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

یہ ساری گفتگو یہ بات تسلیم کرنے کے بعد کی گئی ہے کہ فَإِنْ خِفْتُمْ میں خِطاب حکّام کو ہے، اور اس میں شک نہیں کہ علماء کی ایک بڑی جماعت کا قول یہی ہے، لیکن اگر اُن حضراتِ مفسّرین کا قول اختیار کیا جائے جو اس کا مخاطب شوہر اور بیوی کو قرار دیتے ہیں تو بات بالکل ہی صاف ہو جاتی ہے۔ اس تفسیر کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ اس آیت کا پہلا جملہ یعنی وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ الخ میں باتفاق خطاب شوہروں کو ہے۔ اس لئے اس کی مناسبت کا تقاضا یہ ہے کہ فَإِنْ خِفْتُمْ کا خطاب بھی انہی کو ہو، چنانچہ حکیم الامّت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر اس طرح فرمائی ہے:

"اور تمہارے لئے یہ بات حلال نہیں کہ (بیبیوں کو چھوڑتے وقت ان سے) کچھ بھی لو (گو وہ لیا ہوا) اس (مال) میں سے (کیوں نہ ہو) جو تم (ہی) نے اُن کو (مہر میں) دیا تھا مگر (ایک صورت میں البتّہ حلال ہے وہ) یہ کہ (کوئی) میاں بی بی (ایسے ہوں کہ) دونوں کو احتمال ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ضابطوں کو (جو دربارۂ ادائے حقوقِ زوجیت ہیں) قائم نہ کر سکیں گے، سو اگر تم لوگوں کو (یعنی میاں بی بی کو) یہ احتمال ہو کہ وہ دونوں ضوابطِ خداوندی کو قائم نہ کر سکیں گے تو دونوں پر کوئی گناہ نہ ہوگا اس (مال کے لینے دینے) میں جس کو دیکر عورت اپنی جان چھڑا لے"۔

(حضرت تھانویؒ: بیان القرآن صفحہ ۷۵ جلد ۱ تاج کمپنی کراچی)

یہ تفسیر بالکل بے غبار بھی ہے، اور اگر اس تفسیر کو اختیار کیا جائے تو پھر اس آیت میں حکّام کا کوئی ذکر ہی نہیں رہتا۔

اس مسئلے میں جسٹس ایس اے رحمان صاحب نے عِنّین اور مفقود الخبر کی

جو نظیریں پیش کی ہیں، ظاہر ہے کہ وہ بالکل غیر متعلق (IRRELEVONT) ہیں، کیونکہ زیرِ بحث مسئلہ صرف اس صورت میں ہے جبکہ فسخ نکاح کی معروف صورتوں میں سے کوئی صورت نہ پائی جارہی ہو، بلکہ عورت محض ناپسندیدگی اور نفرت کی بناء پر علیحدگی چاہتی ہو۔ ظاہر ہے کہ اگر اس کو عِنّین (نامرد) مجنوں، مُتعنِّت (نان و نفقہ نہ دینے والا) اور مفقود الخبر (لاپتہ شخص) کی بیوی پر قیاس کیا جائے تو اس کا تقاضا تو یہ ہے کہ اس کا نکاح بلا معاوضہ فسخ کردیا جائے۔ حالانکہ جسٹس صاحب بھی خود اس کو درست نہیں سمجھتے۔

رہ گئے فتح القدیر، احکام القرآن، صحیح بخاری اور المسوّیٰ کے وہ حوالے جو جسٹس صاحب نے پیش کئے ہیں، سووہ بھی بالکل غیر متعلق ہیں، اس لئے کہ ان سب حوالوں میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ حدود اللہ کو قائم نہ کرنے کا کیا مطلب ہے؟ اور یہ بتایا گیا ہے کہ وہ کون سے حالات ہیں جن میں زوجین کے لئے خُلع کرنا جائز ہو جاتا ہے؟ رہا یہ معاملہ کہ ان حالات میں حکّام زوجین کو یا ان میں سے کسی ایک کو خلع پر مجبور کرسکتے ہیں یا نہیں؟ اس کے بارے میں انہی حضرات فقہاء کی واضح تصریحات یہ ہیں کہ جب تک شوہر اور بیوی دونوں راضی نہ ہوں، خلع کا معاملہ صحیح نہیں ہوتا۔ فقہاء کی یہ تصریحات ہم آگے پیش کریں گے۔

خُلع فسخ ہے یا طلاق؟

آگے جسٹس ایس اے رحمان صاحب نے یہ بحث چھیڑدی ہے کہ "خُلع" فسخِ نکاح (DISSOLUTION OF MARRIAGE) ہے یا طلاق (DIVORCE)؟ اس معاملے میں فقہاء کا اختلاف نقل کرنے کے بعد وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کو ترجیح دیتے ہیں جس کی رُو سے خُلع طلاق نہیں، بلکہ فسخ ہے، اور اس کی بعد تحریر فرماتے ہیں :

"اگر اس رائے کو قبول کرلیا جائے (کہ خُلع فسخ ہے طلاق نہیں ہے) تو یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ خلع تنہا شوہر کی مرضی پر موقوف نہیں ہے"۔ (پی ایل ڈی (سپریم کورٹ) ۱۹۶۷ء صفحہ ۱۱۶)

لیکن جسٹس صاحب کے اس ارشاد سے بھی اتفاق ممکن نہیں۔ بحث کے تعارف میں ہم یہ بیان کرچکے ہیں کہ خلع کے طلاق یا فسخ ہونے کا کیا مطلب ہے؟ اور عملی طور پر فقہاء کے اس اختلاف کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ تفسیر، حدیث اور فقہ کی جس کتاب میں بھی یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے، وہاں اس کا مطلب یہی بیان کیا گیا ہے کہ اگر خلع کو فسخ قرار دیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خلع کو طلاق شمار نہیں کیا جائے گا، اور اگر میاں بیوی باہمی رضا مندی سے دوبارہ نکاح کرلیں تو شوہر کو بدستور تین طلاق کا اختیار ملے گا؟ لیکن اس سے یہ نتیجہ کسی نے نہیں نکالا کہ چونکہ یہ فسخ ہے اس لئے اس میں شوہر کی رضا مندی ضروری نہیں ہے۔

ہم یہاں اس بحث کو نظرانداز کرتے ہیں کہ فقہاء کے اس اختلاف میں قابلِ ترجیح مسلک کون سا ہے؟ ہم تھوڑی دیر کے لئے یہی فرض کرلیتے ہیں کہ اس معاملے میں جسٹس صاحب کے ارشاد کے مطابق امام احمدؒ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہی قابل ترجیح ہے جس کی رُو سے خلع طلاق نہیں، فسخ ہے، لیکن اس سے یہ بات کیسے ثابت ہوگئی کہ یہ فسخ نکاح شوہر کی مرضی کے خلاف بھی عمل میں آسکتا ہے؟ خود جسٹس صاحب نے نقل فرمایا ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ خلع کو فسخ نکاح قرار دیتے ہیں، لیکن ان کے مذہب کی کتابیں اٹھا کر دیکھئے، وہ بھی جمہور امّت کی طرح خُلع کو فسخِ نکاح قرار دینے کے باوجود فریقین کی مرضی کو اس کے لئے لازمی شرط سمجھتے ہیں، چنانچہ علامہ ابنِ قدامہ رحمۃ اللہ علیہ جو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے مستند ترین راوی ہیں، تحریر فرماتے ہیں :

﴿ ولا يفتقر الخلع إلى حاكم نصّ عليه أحمد فقال يجوز الخلع

دون السلطان وروى البخاري ذلك عن عمروعثمان رضى الله عنهما وبه قال شريحؒ والزهريؒ ومالكؒ والشافعيؒ واسحاقؒ وأهل الرأى وعن الحسنؒ وابن سيرينؒ لا يجوزألاّ عندالسلطان، ولنا قول عمرؓ وعثمانؓ ولأ نه معاوضة فلم يفتقرالى السلطان كالبيع والنكاح ولأنه عقد بالتراضى أشبه الإقالة﴾

(ابن قدامہؒ: المغنی صفحہ ٥٢ جلد ٧ دار المنار ١٣٦٧ھ)

"خلع کے لئے حاکم کی ضرورت نہیں' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تصریح کی ہے' چنانچہ کہا ہے کہ خلع بغیر سلطان کے جائز ہے' اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہی مذہب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نقل کیا ہے' اور امام شریح رحمۃ اللہ علیہ' امام زہری رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اور اہل رائے کا بھی یہی قول ہے۔ اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ' اور ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت یہ ہے کہ خلع صرف حاکم کے پاس ہو سکتا ہے۔ اور ہماری دلیل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے' نیز یہ کہ خلع ایک عقدِ معاوضہ ہے لہٰذا اس میں سلطان کی ضرورت نہیں' جیسے بیع اور نکاح۔ علاوہ ازیں خلع باہمی رضامندی سے عقدِ نکاح کو ختم کرنے کا نام ہے' لہٰذا وہ اقالہ کے مشابہ ہے"۔

علامہ ابن قدامہؒ نے مذکورہ بالا عبارت میں امام احمدؒ کا صاف مذہب

یہ نقل کیا ہے کہ خلع باہمی رضامندی سے ہوتا ہے اور اقالہ کی مثال دیکر یہ بھی واضح کردیا ہے کہ جس طرح اقالہ (فسخ بیع) (Cancellation of the sale transaction) فریقین کے حق میں فسخِ معاملہ ہوتا ہے لیکن اس میں باہمی رضامندی ضروری ہے اور کوئی فریق دوسرے کو اس پر مجبور نہیں کرسکتا۔ اسی طرح خلع بھی فسخِ نکاح ہے لیکن اس میں بھی باہمی رضامندی ضروری ہے اور کوئی فریق دوسرے کو اس پر مجبور نہیں کرسکتا۔

جسٹس صاحب کی نقل کے مطابق امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی خلع کو فسخِ نکاح مانتے ہیں، طلاق نہیں کہتے، لیکن یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قدیم قول ہے اور آخری قول یہی ہے کہ خُلع طلاق ہے۔

(ابن رشدؒ : بدایۃ المجتہد، صفحہ ۶۹ جلد ۲ و تفسیر ابن کثیرؒ صفحہ ۲۷۵ جلد ۱ المکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ ۱۳۵۶ھ و کتاب الام صفحہ ۱۹۸ جلد ۵)

اور جہاں تک فریقین کی رضامندی کا سوال ہے اس کو وہ بھی دوسرے تمام فقہاء کی طرح خلع کے لئے لازمی شرط قرار دیتے ہیں، چنانچہ وہ کتاب الام کے باب الخلع والنشوز میں پوری صراحت کے ساتھ لکھتے ہیں :

﴿ وإن قال لا افارقها ولا أعدل لها أجبر على القسم لها ولا يجبر على فراقها ﴾

(الامام الشافعیؒ: کتاب الام صفحہ ۱۸۹ جلد ۵، مکتبة الكليات الازهرية ۱۳۸۱ھ، باب الخلع والنشوز)

"اور اگر شوہر کہے کہ نہ میں بیوی کو علیحدہ کروں گا اور نہ اس کے ساتھ انصاف کروں گا تو اُسے انصاف پر مجبور کیا جائے گا، لیکن علیحدگی پر مجبور نہیں کیا جاسکتا"۔

اور ایک دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں :

﴿ وليس له أن يأمرهما يفرقان إن رأيا إلا بأمر الزوج ولا يعطيا من مال المرأة الا باذنها ﴾ (ایضاً کتاب الام صفحہ ۱۹۴ جلد ۵)

"اور حاکم کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ حکمین کو شوہر کے حکم کے بغیر تفریق کرنے کا حکم دے اور یہ بھی اختیار نہیں کہ عورت کا مال اس کی اجازت کے بغیر شوہر کو دے"۔

اور آگے ایک مقام پر لکھتے ہیں :

﴿ وانّما جعلنا ها تطليقة لأن الله تعالى يقول الطلاق مرّتان فعقلنا مِن الله تعالى أن ذلك إنّما يقع بإيقاع الزوج وعلمنا أن الخلع لم يقع إلاّ بايقاع الزوج ﴾ (کتاب الام: صفحہ ۱۹۸ جلد ۵)

"اور ہم نے معاملۂ خلع کو طلاق اس لئے قرار دیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الطلاق مرتان تو ہم نے اللہ کے کلام سے یہ بات سمجھی ہے کہ طلاق صرف شوہر کے واقع کرنے سے واقع ہوتی ہے' اور یہ بھی معلوم ہے کہ خُلع شوہر کے واقع کئے بغیر واقع نہیں ہوتا"۔

اور اس کے دو صفحوں کے بعد تو اس مسئلے کو بالکل ہی کھول کر بیان کر دیا ہے' فرماتے ہیں :

﴿ وكذلك سيد العبد إن خالع عن عبده بغير إذنه لان الخلع طلاق فلايكون لأحد أن يطلق عن أحد ،لاأب ولا سيد ولا ولى ولا سلطان إنما يطلق المرء عن نفسه أويطلق عليه السلطان بمالزمه من نفسه أذا امتنع هوأن يطلّق وكان ممن له طلاق وليس الخلع من هذا المعنى بسبيل ﴾ (ایضاً صفحہ ۲۰۰ جلد ۵)

"اسی طرح غلام کا آقا اگر اپنے غلام کی طرف سے بغیر غلام کی اجازت کے خلع کرلے (تو صحیح نہ ہوگا) اس لئے کہ خلع طلاق ہے۔ لہٰذا کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے کی طرف سے طلاق دے' نہ باپ کو یہ حق ہے' نہ آقا کو' نہ ولی کو' اور نہ سلطان (حاکم) کو۔ طلاق تو انسان اپنی طرف سے خود دیتا ہے' یا جب وہ طلاق سے باوجود اہل طلاق ہونے کے باز رہے اور اسی کی طرف سے سلطان کو طلاق دینا لازم ہوجائے تو سلطان طلاق دے دیتا ہے' لیکن خُلع میں یہ صورت بالکل نہیں پائی جاسکتی"۔

اس میں آخری جملوں نے تو یہ بات بالکل واضح کردی ہے کہ خلع کے معاملہ میں شوہر کی رضامندی طلاق سے بھی زیادہ ضروری ہے' کیونکہ طلاق تو کبھی کبھی خاص حالات میں حاکم بھی شوہر کی طرف سے دے سکتا ہے' لیکن خلع میں یہ بات کبھی نہیں پائی جاسکتی۔

مندرجہ بالا اقتباسات سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ جن حضرات فقہاءؒ نے خلع کو طلاق کے بجائے فسخِ نکاح کہا ہے' وہ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ یہ فسخِ نکاح اقالہ کی طرح فریقین کی رضامندی کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

آگے جسٹس صاحب فرماتے ہیں :

"اور اگر خلع کو طلاق ہی قرار دیا جائے جیسا کہ بعض قدماء حنفیہ *(ORTHODOX HANAFI JURSTS)* کا خیال معلوم ہوتا ہے' تب بھی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا عورت کو خاص حالات میں یہ حق نہیں ہے کہ وہ شوہر سے اس کی مخالفت کے باوجود طلاقِ خلع حاصل کرے؟ اس مسئلے کی

کوئی تصریح ان حنفی فقہاء کے یہاں نہیں ملتی"۔

(پی ایل ڈی (سپریم کورٹ) ۱۹۶۷ء صفحہ ۱۱۶)۔

یہاں پہلی بات تو یہ ہے کہ خلع کو طلاق قرار دینا صرف "بعض قدماء حنفیہ" ہی کا خیال نہیں، بلکہ یہ تمام حنفیہ کا متفقہ مسئلہ ہے، اور صرف حنفیہ ہی نہیں، فقہاء کی اکثریت خلع کو طلاق قرار دیتی ہے، علامہ ابنِ رُشد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

﴿ وأمّا نوع الخلع فالجمهور على أنه طلاق ﴾

"جہاں تک خلع کی نوعیت کا تعلق ہے جمہور (اکثر فقہاء) کے نزدیک وہ طلاق ہی ہے" (ابن رشدؒ : بدایۃ المجتہد صفحہ ۶۹ جلد ۲ مصطفیٰ البابی ۱۳۷۹ھ، مزید دیکھئے تفسیر ابن کثیرؒ صفحہ ۲۷۵، جلد ۱)۔

دوسری بات یہ ہے کہ جسٹس صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ حنفی فقہاء کے یہاں ایسی کوئی تصریح نہیں ملتی کہ عورت شوہر کے راضی نہ ہونے کی صورت میں "طلاقِ خُلع" حاصل نہیں کر سکتی، لیکن ہم یہاں حنفی فقہاء کی چند تصریحات پیش کرتے ہیں جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خلع شوہر کی رضامندی پر موقوف ہے، علامہ ابوبکر جصّاص رحمۃ اللہ علیہ قدماء حنفیہ کے مستند ترین فقہاء میں سے ہیں، اور جسٹس صاحب نے بھی ان کی کتاب "احکام القرآن" سے مختلف معاملات میں حوالے نقل کیے ہیں۔ یہاں ہم پہلے انہی کی عبارت نقل کرتے ہیں۔ وہ حضرت جمیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں، (یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ آگے آئے گا)

﴿ لوكان الخلع إلى السلطان شاء الزوجان أوأبيا إذا علم أنهما لايقيمان حدود الله لم يسئلهما النبى صلى الله عليه وسلم عن ذلك ولاخاطب الزوج بقوله اخلعها بل كان يخلعها منه ويرد عليه حديقته وإن أبيا أوواحد منهما ﴾

(الجصاص: احکام القرآن صفحہ ٤٦٨ جلد ١ المطبعة البهية ١٣٤٧ھ)

"اگر خلع کا یہ اختیار حاکم کو ہوتا کہ وہ جب دیکھے کہ زوجین حدود اللہ کو قائم نہیں کریں گے (تو خود نکاح فسخ کردے) خواہ زوجین چاہیں یا نہ چاہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے شوہر سے اس معاملے میں کچھ نہ پوچھتے اور نہ شوہر سے یہ کہتے کہ تم ان سے خلع کرلو' بلکہ خود خلع کرکے شوہر کا باغ ان کو لوٹا دیتے' چاہے وہ دونوں انکار کرتے یا ان میں سے کوئی ایک انکار کرتا"۔

اس عبارت میں علامہ ابوبکر جصّاص رحمۃ اللہ علیہ نے صاف تصریح فرمادی ہے کہ اگر حاکم یہ دیکھے کہ زوجین حدود اللہ کو قائم نہیں کرسکیں گے تب بھی وہ شوہر اور بیوی دونوں کی رضامندی کے بغیر خلع نہیں کرسکتا' اگر ان دونوں میں سے ایک بھی خلع سے انکار کردے تو حاکم کو خلع کا اختیار نہیں۔ فقہاء کا اصول یہ ہوتا ہے کہ جو بات اُن کے یہاں مختلف فیہ اور معروف و مشہور ہو' اسے تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کے بجائے کسی ایک جگہ اصولی طور پر بیان کردیتے ہیں' یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص فقہاء کی عبارتوں میں یہ مسئلہ تلاش کرنا چاہے کہ "طلاق کا اختیار صرف مرد کو ہے' عورت کو نہیں" تو ان الفاظ کے ساتھ اسے فقہاء کی تصریحات بہت کم ملیں گی' اس لئے کہ یہ بات اتنی طے شدہ ہے کہ اس کے بیان کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ بالکل یہی معاملہ خلع کے ساتھ بھی ہے۔ یہ مسئلہ کہ "خلع کے لئے زوجین میں سے ہر ایک کی رضامندی ضروری ہے" فقہاء کے یہاں اتنا معروف و مشہور' اور متفق علیہ اور مسلّم ہے کہ وہ اسے مستقل طور پر بہت کم ذکر کرتے ہیں' البتہ خلع کی تعریف' تعارف اور اس کے ارکان و شرائط بیان کرتے ہوئے اسے اصولی طور پر ذکر کرتے ہیں یا کسی اور مسئلے کی دلیل میں بطور ایک مسلّمہ

حقیقت کے۔ چنانچہ فتاویٰ عالمگیریہ میں جو حنفی فقہ کی مسلّم الثبوت کتاب ہے' صراحت کے ساتھ لکھا ہے :

﴿ وشرطه شرط الطلاق ﴾ (عالمگیریہ: صفحہ ۵۱۵ جلد ۱)

"خلع کی تمام شرائط وہی ہیں جو طلاق کی ہیں"۔

اور علاّمہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں :

﴿ وشرطه كالطلاق ﴾ (ابن عابدین: صفحہ ۶۰۶ جلد ۲)

"خلع کی شرائط طلاق جیسی ہیں"۔

اور شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں :

﴿ والخلع جائز عند السلطان وغيره لأ نه عقد يعتمد التراضى كسائر العقود وهو بمنزلة الطلاق بعوض وللزوج ولاية ايقاع الطلاق ولها ولاية التزام العوض ﴾

(السرخسیؒ: المبسوط صفحہ ۱۷۳ جلد ۶ مطبعة السعادة مصر ۱۳۲۴ھ)

"اور خلع حاکم کے پاس بھی جائز ہے اور حاکم کے بغیر بھی' اس لئے کہ یہ ایک ایسا معاملہ (TRANSACTION) ہے جس کی ساری بنیاد باہمی رضامندی پر ہے' اور یہ معاوضہ لے کر طلاق دینے کے حکم میں ہے' شوہر کو طلاق دینے کا حق حاصل ہے اور عورت کو معاوضہ اپنے اوپر لازم قرار دینے کا"۔

اس کے علاوہ فقہاء دوسرے معاملات کی طرح خلع کا رُکن بھی ایجاب (OFFER) اور قبول (ACCEPT BNCE) کو قرار دیتے ہیں' مثلاً ملک العلماء کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

﴿ وأما ركنه فهو الا يجاب والقبول لأنه عقد على الطلاق بعوض فلا تقع الفرقة ولا يستحق العوض بدون القبول ﴾

(الکاسانیؒ: بدائع الصنائع صفحہ ۱۴۵ جلد ۳ مطبعة الجمالية مصر ۱۳۲۸ء)

"رہا خلع کا رُکن تو وہ ایجاب اور قبول ہے' اس لئے کہ یہ معاوضہ کے ساتھ طلاق کا معاملہ ہے' لہٰذا بغیر قبول کے علیٰحدگی واقع نہیں ہوگی"۔

واضح رہے کہ فقہاء کی اصطلاح میں کسی عمل کا رُکن وہ چیز ہوتی ہے جس کے بغیر اس عمل کا شرعی وجود (LEGAL ENTITY) ہی نہیں ہوتا۔ مثلاً سجدہ نماز کا رکن ہے' اس لئے سجدہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی' اسی طرح ایجاب وقبول خلع میں بھی رکن ہیں جس کے بغیر خلع نہیں ہو سکتا۔

مذکورہ بالا اقتباسات سے یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جو فقہاء اسے طلاق قرار دیتے ہیں وہ بھی اور جو حضرات اسے فسخ کہتے ہیں وہ بھی دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ خلع باہمی رضامندی کا معاملہ ہے' جس میں شوہر اور بیوی دونوں کی رضامندی ضروری ہے' اور کوئی فریق دوسرے کو اس پر مجبور نہیں کر سکتا۔ لہٰذا خلع کے طلاق یا فسخ ہونے سے مسئلہ زیرِ بحث پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

آگے جسٹس ایس اے رحمان صاحب نے یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ خلع میں شوہر کی رضامندی کا مسئلہ مختلف فیہ ہے۔

(پی ایل ڈی (سپریم کورٹ) ۱۹۶۷ء صفحہ ۱۱۷ سطر۱)

بعض لوگ شوہر کی رضامندی کو ضروری سمجھتے ہیں اور بعض حضرات اسے ضروری قرار نہیں دیتے۔ لیکن عجیب بات ہے کہ جسٹس صاحب اپنے اس دعوے کی تائید میں فقہاء کے جو اقوال پیش کرتے ہیں وہ بالکل دوسرے مسئلے سے متعلق ہیں' اور ان کا شوہر کی رضامندی سے کوئی تعلق نہیں۔

اس سلسلے میں جسٹس صاحب نے علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی جو عبارت پیش کی ہے وہ یہ ہے :

﴿ اتفق الائمة على ان المراة اذا كرهت زوجها لقبح منظر أو سوء عشرة جاز لها أن تخالعه على عوض وإن لم يكن من ذلك شيئ وتراضيا على الخلع من غير سبب جاز ولم يكره خلافا للزهري وعطاء وداؤد في قولهم ان الخلع لا يصح في هذه الحالة لأنه عبث والعبث غير مشروع ﴾

(الشعرانیؒ: المیزان الکبریٰ صفحہ ۱۱۹ جلد ۲ دار احیاء الکتب المصریۃ)

"تمام أئمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر عورت اپنے شوہر کو بد صورتی یا سوءِ معاشرت کی بناء پر ناپسند کرتی ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ شوہر سے معاوضہ پر خُلع کا معاملہ کرلے اور اگر ناپسندیدگی کی کوئی وجہ نہ ہو اور میاں بیوی خُلع پر بلاوجہ راضی ہو جائیں تب بھی جائز ہے اور مکروہ نہیں، البتہ اس میں امام زہری رحمۃ اللہ علیہ، امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ، اور امام داؤد رحمۃ اللہ علیہ کا اختلاف ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس حالت میں خلع صحیح نہیں، اس لئے کہ وہ عبث ہے اور عبث غیر مشروع ہے"۔

اس عبارت ہی سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ اختلاف شوہر کی رضامندی کے مسئلے میں نہیں، بلکہ اس مسئلے میں ہے کہ فریقین کی رضامندی کے بعد بھی خلع ہر حال میں جائز ہے یا صرف اس صورت میں جائز ہے جبکہ بیوی اپنے شوہر کو ناپسند کرنے کی معقول وجہ رکھتی ہو۔ اکثر فقہاء نے پہلی رائے کو اختیار کیا ہے، اور امام زہری رحمۃ اللہ علیہ، امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ، اور امام داؤد ظاہری

رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری رائے کو، لیکن جہاں تک خلع میں فریقین کی رضامندی کا تعلق ہے، اس کو دونوں فریق ضروری قرار دیتے ہیں جیسے کہ جاز لھا أن تخالعه علی عوض اور وترا ضیا علی الخلع کے الفاظ اس پر شاہد ہیں۔ خدا جانے اس عبارت کے کون سے لفظ سے جسٹس صاحب نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ کسی فریق کے نزدیک شوہر کی رضامندی کے بغیر بھی خلع ہو سکتا ہے؟

اس کے بعد جسٹس صاحب نے عمدہ القاری کے حوالہ سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مسلک نقل کیا ہے کہ ان کے نزدیک زوجین کے درمیان مصالحت کرانے کے لئے جو حَکَم بھیجے جاتے ہیں ان کو تفریق کا بھی اختیار رہتا ہے، اور اگر وہ مناسب سمجھیں تو شوہر کی اجازت کے بغیر بھی تفریق کرا سکتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے "حَکَمین" کو یہ اختیار دیا ہے، لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے تمام فقہاء رحمہم اللہ کا مسلک یہی ہے کہ جب تک شوہر حَکَمین کو اپنا وکیلِ مختار نہ بنائے، اس وقت تک ان کو شوہر کی مرضی کے بغیر تفریق کا اختیار حاصل نہیں ہے، ان حضرات کا استدلال یہ ہے کہ قرآن کریم میں حَکَم بھیجنے کا ذکر مندرجہ ذیل آیت میں کیا گیا ہے:

﴿وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَماً مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَماً مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحاً يُوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا﴾

"اور اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان پھوٹ پڑ جانے کا اندیشہ ہو تو تم ایک حَکَم مرد کی طرف سے اور ایک حَکَم عورت کی طرف سے بھیجو، اگر وہ دونوں اصلاح کا ارادہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ زوجین کے اندر موافقت پیدا فرمادے گا"۔

اس آیت کا آخری جملہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ حَکَم زوجین کے درمیان تفریق اور علیحدگی کے لئے نہیں' بلکہ دونوں میں موافقت پیدا کرنے اور پھوٹ سے بچانے کے لئے بھیجے جارہے ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الام میں اس مسئلے پر تفصیل کے ساتھ گفتگو فرمائی ہے' وہ تحریر فرماتے ہیں:

﴿ وليس له أن يأ مرهما يفرقان إن رأيا إلاّ بأمرالزوج ولا يعطيامن مَال المرأة إلاباذنها (قال) فإن اصطلح الزوجان وإلاّ كان على الحاكم أن يحكم لكل واحد منهما على صاحبه بما يلزمه من حق فى نفس ومال وأدب (قال) وذلك أن الله إنما ذكرأنهما "إن يريدا اصلاحا يوفق الله بينهما" ولم يذكرتفريقا (قال) وأختار للامام أن يسأل الزوجين أن يترا ضيا بالحكمين ويوكلاهما معاً فيوكلهما الزوج إن رأياأن يفرقا بينهما فرقا على ما رأيامن أخذ شيئى أوغيرا خذه ﴾ (كتاب الام صفحه۱۹۴ جلد ۵)

"جب میاں بیوی کے درمیان پھوٹ کا اندیشہ ہو اور وہ حاکم کے پاس اپنا معاملہ لے جائیں تو اس پر واجب ہے کہ ایک حَکَم شوہر کی طرف سے اور ایک حَکَم بیوی کی طرف سے بھیجے' یہ حَکَم اہلِ قناعت اور اہلِ عقل میں سے ہوں' تاکہ ان کے معاملے کی تحقیق کریں اور حتی المقدور مصالحت کرائیں لیکن حاکم کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ حکمین کو اپنی رائے سے شوہر کے حَکَم کے بغیر تفریق کا حُکم دے' اور نہ وہ عورت کا کوئی مال اس کی

اجازت کے بغیر شوہر کو دے سکتے ہیں۔ پس اگر زوجین میں مصالحت ہو جائے تو بہتر' ورنہ حاکم پر یہ واجب ہے کہ وہ فریقین میں سے ہر ایک پر دوسرے کے جانی' مالی اور ادبی (معاشرتی) حقوقِ واجبہ کی ادائیگی کا فیصلہ کرے۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف یہ ذکر فرمایا ہے کہ "اِنْ یُرِیْدَا اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰہُ بَیْنَہُمَا" (اگر وہ دونوں اصلاح کا ارادہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ دونوں میں موافقت پیدا فرمادے گا) اور تفریق کا کوئی ذکر نہیں فرمایا۔ ہاں البتہ حاکم کے لئے میں یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ زوجین سے کہے کہ وہ حَکَمین کے ہر فیصلے پر راضی ہو جائیں اور دونوں انہیں اپنا وکیل بنا دیں' شوہر حَکَمین کو اس بات کا وکیل بنائے کہ وہ اگر مناسب سمجھیں تو اپنی رائے کے مطابق کچھ لے کر یا بغیر کچھ لئے تفریق کردیں"۔

آگے لکھتے ہیں ﴿ ولایجبرا لزوجان علی توکیلھما إن لم یوکلا ﴾

(ایضاً صفحہ ۱۹۵ جلد ۵)

"اور اگر زوجین حَکَمین کو وکیل نہ بنائیں تو انہیں مجبور نہ کیا جائے گا"۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ بھی انہی دلائل کی روشنی میں تحریر فرماتے ہیں :

﴿ ولیس للحکمین فی الشقاق أن یفرّقا إلاّ أن یجعل ذلك إلیھما الزوج ﴾

(مختصر الطحاوی: صفحہ ۱۹۱ دار الکتاب العربی دکن ۱۳۷۰ھ)

"اور حَکَمین کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ شقاق کی صورت میں تفریق کردیں الّا یہ کہ شوہر انہیں یہ اختیار دے دے"۔

جناب جسٹس ایس اے رحمان صاحب نے اس مسئلہ پر علامہ ابنِ حزم رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دے کر کہا ہے کہ انہوں نے اس پر مبسوط بحث کی ہے لیکن جسٹس صاحب نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی کہ اس بحث کے بعد انہوں نے نتیجہ کیا نکالا ہے؟ علامہ ابنِ حزم رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلے پر بحث کرنے کے بعد صاف لکھا ہے کہ :

﴿ليس فى الآية ولا فى شيئى من السُنن أن للحكمين أن يفرقا ولا أن ذلك للحاكم﴾

(ابن حزم: المحلی، صفحہ۸۷و۸۸ جلد ۱۰، ادارة الطباعة المنيرية ۱۳۵۲ھ)

"کسی بھی آیت یا حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حَکَمین کو تفریق کا اختیار ہے' اور نہ یہ اختیار حاکم کے لئے ثابت ہوتا ہے"۔

حضرت جمیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا واقعہ

جسٹس صاحب نے صحیح بخاری کی مندرجہ ذیل حدیث سے بھی استدلال کیا ہے :

﴿عن ابن عباسؓ أنّ امرأة ثابت بن قيس أتت النبى صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ثابت بن قيس ما أعتب عليه فى خلقٍ ولا دين ولكنى أكره الكفر فى الاسلام، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتردّين عليه حديقته

قالت نعم قال رسول صلی الله علیه وسلم اقبل الحدیقة وطلّقها تطلیقةً ﴾

(صحیح بخاری: صفحہ۷۹۴ جلد ۲ اصح المطابع کراچی)

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی (جمیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق اور دینداری سے ناراض نہیں ہوں، لیکن میں اسلام لانے کے بعد کفر کی باتوں سے ڈرتی ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم ان پر ان کا باغ (جو انہوں نے بطور مہر دیا تھا) لوٹا دوگی؟ انہوں نے کہا ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے فرمایا کہ تم باغ قبول کرلو اور انہیں ایک طلاق دے دو"۔

لیکن اس حدیث سے استدلال اس لئے درست نہیں کہ مذکورہ واقعہ شوہر کی رضامندی سے ہوا تھا، اور انہوں نے خُلع کے اس معاملے کو قبول کرلیا تھا، چنانچہ سننِ نسائی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں :

﴿ فأرسل إلى ثابت فقال له خذالذی لها علیك وخلِّ سبیلها قال نعم ﴾

(الدر المنثور للسیوطیؒ: صفحہ۲۸۲ جلد ۱ بحوالہ نسائی)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ جو مال ان کا تم پر واجب تھا وہ

لے لو اور ان کو چھوڑ دو' حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا' ہاں! "۔

اور ظاہر ہے کہ اگر شوہر خلع کو قبول کرلے تو کوئی مسئلہ ہی نہیں رہتا۔ گفتگو تو اس صورت میں ہورہی ہے جبکہ شوہر خلع پر راضی نہیں ہے۔ رہی یہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خلع کا حکم دیا تھا تو یہ حکم باتفاق علماء بطور مشورہ تھا' قاضی کی حیثیت میں جبراً نہیں تھا' حافظ ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں :

﴿ھو أمر إرشاد وإصلاح لا إیجاب﴾

(الحافظ ابن حجرؒ: فتح الباری: صفحہ ۳۲۹ جلد ۹ المطبعۃ البہیۃ ۱۳۴۸ھ)

"یہ ہدایت اور اصلاح کا حکم تھا' ایجابی حکم نہ تھا"۔

علّامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس لفظ کی تشریح کرتے ہوئے یہی لکھا ہے۔

اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شوہر کو طلاق کا حکم دینا خود اس بات کی واضح دلیل ہے کہ قاضی یا حاکم ازخود تفریق نہیں کرسکتا' بلکہ یہ کام صرف شوہر کرسکتا ہے۔ چنانچہ امام ابوبکر جصّاص رازی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

﴿لو کان الخلع إلی السلطان شاء الزوجان أو أبیا إذا علم أنھما لا یقیمان حدود اللہ لم یسئلھما النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک ولا خاطب الزوج بقولہ اخلعھا بل کان یخلعھا منہ ویردّ علیہ حدیقتہ وإن أبیا أو واحد منھما لما کانت فرقۃ المتلاعنین إلی الحاکم لم یقل للملاعن خلّ سبیلھا

بل فرق بينهما ﴾

(الجصاصؒ: احکام القرآن صفحہ۴٦٨ جلد ١ المطبعة البهية ١٣٤٧ھ)

"اگر یہ اختیار سلطان کو ہوتا کہ وہ جب دیکھے کہ زوجین حدود اللہ کو قائم نہیں کریں گے تو خلع کردے' خواہ یہ زوجین کی خواہش ہویا نہ ہو' تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں سے اس کا سوال نہ فرماتے' اور نہ شوہر سے یہ کہتے کہ تم ان سے خلع کرلو' بلکہ خود خلع کرکے عورت کو چھڑا دیتے' اور شوہر پر اس کا باغ لوٹا دیتے' خواہ وہ دونوں انکار کرتے یا ان میں سے کوئی ایک انکار کرتا۔ جیسے کہ لعان میں زوجین کی تفریق کا اختیار حاکم کو ہوتا ہے تو وہ ملاعن (شوہر) سے یہ نہیں کہتا کہ اپنی بیوی کو چھوڑ دو' بلکہ خود تفریق کردیتا ہے"۔

امام ابوبکر جصّاص رحمۃ اللہ علیہ کی یہ دلیل نہایت وزنی ہے' یہی وجہ ہے کہ آج تک کسی فقیہ نے اس حدیث سے استدلال کرکے یہ نہیں کہا کہ حاکم شوہر کو خلع پر مجبور کرسکتا ہے۔

سعیدہ خانم بنام محمد سمیع کے مقدّمے میں فاضل جج صاحبان نے بھی حضرت جمیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واقعے کا یہی جواب دیا تھا کہ وہاں خلع شوہر کی مرضی سے ہوا تھا۔

(سعیدہ خانم بنام محمد سمیع۔ پی ایل ڈی ۱۹۵۲ء لاہور)

جسٹس ایس اے رحمان صاحب سعیدہ خانم کے مقدّمے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"سعیدہ خانم کے مقدّمے میں اس آیت پر غور نہیں کیا گیا جو حق خلع کے بارے میں ہے' اگرچہ حضرت جمیلہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہا کی حدیث پر گفتگو کی گئی ہے"۔

سعیدہ خانم کے مقدّمے میں جو حضرت جمیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واقعے کو شوہر کی مرضی کا واقعہ قرار دیا گیا ہے' اس کا جواب دیتے ہوئے موصوف لکھتے ہیں :

"میری ناقص رائے میں یہ بات قرآن کے الفاظ اور روح کے ساتھ جو بیوی اور شوہر کو ایک دوسرے کے حقوق کے معاملے میں ایک ہی مقام دیتی ہے' زیادہ ہم آہنگ ہوگی کہ ان واقعات کی تشریح اس طرح کی جائے کہ اولوالامر بشمول قاضی خُلع کے ذریعہ خود بھی تفریق کا حکم دے سکے' اگرچہ شوہر اس سے متفق نہ ہو"۔

(پی ایل ڈی (سپریم کورٹ) ۱۹۶۷ء صفحہ ۱۲۰ و ۱۲۱)

ظاہر ہے کہ جسٹس صاحب کے یہ الفاظ محض اپنے دعوے کے اعادہ کی حیثیت رکھتے ہیں' اور ان سے کسی طرح بھی اس بات کا جواب نہیں ہوتا کہ حضرت جمیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا واقعہ باہمی رضامندی کا واقعہ تھا۔ رہی یہ بات کہ قرآن کریم کے "الفاظ" اور "روح" سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ قاضی شوہر کی مرضی کے خلاف خلع کے ذریعہ تفریق کرسکتا ہے' سو آیتِ خلع پر بحث کرتے ہوئے ہم مفصّل بحث کرچکے ہیں' جس سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ پوری امّت اور اس کے ائمہ تفسیر نے قرآن کریم کے ان الفاظ کا مفہوم یہی قرار دیا ہے کہ خلع صرف فریقین کی باہمی رضامندی سے ہوسکتا ہے' اس کے سوا اُس کا کوئی راستہ نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک ارشاد

جناب جسٹس ایس اے رحمان صاحب نے اپنے فیصلے میں حضرت عمر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک ارشاد سے بھی استدلال فرمایا ہے' سُنَنِ بیہقی میں روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :

﴿ اذا أرادت النساء الخلع فلا تکفروھنّ ﴾

(الدار المنثور للسیوطیؒ صفحہ۲۸۳ جلد ۱)

"اگر عورتیں خلع کرنا چاہیں تو ان سے انکار نہ کرو"۔

لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد خود اس بات کی دلیل ہے کہ حاکم فریقین یا ان میں سے کسی ایک کی مرضی کے خلاف خُلع نہیں کرسکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ارشاد میں شوہروں کو خطاب فرمایا ہے' اس لئے کہ حاکم اور قاضی تو وہ خود تھے' اگر حاکم اور قاضی کو ازخود خلع کرنے کا اختیار ہوتا تو ان کو شوہروں سے یہ کہنے کی ضرورت ہی کیا تھی کہ جب عورتیں خلع کرنا چاہیں تو تم انکار نہ کرو۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد سے اس بات پر کیسے استدلال کیا جاسکتا ہے کہ حاکم فریقین یا ان میں سے کسی ایک کی مرضی کے خلاف خود خلع کرسکتا ہے۔ ہاں! یہ ارشاد شوہروں کے لئے ایک ہدایت نامہ ضرور ہے کہ جب عورتیں خلع کرنا چاہیں تو انہیں خواہ مخواہ باندھے رکھنے کے بجائے خُلع کو قبول کرلینا چاہئے۔

یہاں تک ہم نے ان دلائل پر تبصرہ کیا ہے جو جناب جسٹس ایس اے رحمٰن صاحب نے اپنے فیصلے میں پیش کئے ہیں۔ اس فیصلے پر جسٹس ایس اے محمود صاحب نے بھی ایک نوٹ لکھا ہے' اس نوٹ میں بیشتر دلائل تو بنیادی طور پر وہی ہیں جو جناب جسٹس ایس اے رحمٰن صاحب نے پیش کئے ہیں' اور ان کا جواب پیچھے تفصیل کے ساتھ آچکا ہے البتّہ اس میں دو باتیں نئی ہیں جن کا جواب پیچھے نہیں آیا :

(۱) علاّمہ ابنِ رُشدؒ نے بدایۃ المجتہد میں خلع کا بیان کرتے ہوئے لکھا ہے :

﴿ والفقه أن الفداء إنما جعل للمرأة فی مقابلة ما بید الرجل من الطلاق فإنه لما جعل الطلاق بید الرجل إذا فرك المرأة جعل الخلع بید المرأة اذا فرکت الرجل ﴾

"اور خلع میں راز یہ ہے کہ فدیہ (خلع) عورت کو مرد کے حقِ طلاق کے مقابلے میں دیا گیا ہے' اس لئے کہ جب مرد عورت کو ناپسند کرے تو اسے طلاق کا اختیار دیدیا گیا ہے' اور جب عورت مرد کو ناپسند کرے تو اس کو خلع کا اختیار دیدیا گیا ہے"۔

اس سے جسٹس صاحب نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ جس طرح طلاق میں عورت کی رضامندی ضروری نہیں' اسی طرح خُلع میں مرد کی رضامندی ضروری نہیں' لیکن علّامہ ابنِ رُشد رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی یہ تشریح بوجوہِ ذیل صحیح نہیں:

(الف) اسی عبارت سے چند سطر پہلے علاّمہ ابنِ رُشد رحمۃ اللہ علیہ نے وضاحت کے ساتھ لکھا ہے کہ:

﴿ وأما مایرجع الی الحال التی یجوز فیها الخلع من التی لایجوز فإن الجمهور علی أن الخلع جائز مع التراضی إذا لم یکن سبب رضا هما بما تعطیه إضرار ه بها ﴾

(ابنِ رشدؒ: بدایۃ المجتہد صفحہ ۶۸ جلد ۲ مصطفی البابی ۱۳۷۹ھ)

"رہی یہ بات کہ خلع کون سی حالت میں جائز ہوتا ہے اور کونسی حالت میں ناجائز' سو جمہور کا اس پر اتفاق ہے کہ خلع باہمی رضامندی کی حالت میں جائز ہے' بشرطیکہ عورت کے مال کی ادائیگی پر راضی ہونے کا سبب مرد کی طرف سے اسے تنگ کرنا نہ ہو"۔

اس عبارت سے یہ بات بالکل صاف ہو جاتی ہے کہ خُلع جائز ہی اس وقت ہوتا ہے جبکہ شوہر اور بیوی دونوں اس پر رضامند ہوں' البتہ چونکہ اس طرح عورت کو فی الجملہ علیحدگی کا ایک راستہ مل جاتا ہے' اس لئے علامہ ابنِ رُشد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ایک نُکتے کے طور پر اس طرح بیان کردیا ہے کہ عورت کا یہ اختیار مرد کے حقِّ طلاق کے مقابلے میں ہے۔

(ب) ورنہ اگر علامہ ابنِ رُشد رحمۃ اللہ علیہ کا مطلب یہ ہوتا کہ خلع کا حق ٹھیک مرد کے حقِ طلاق کی طرح ہے تو ہونا یہ چاہئے تھا کہ ان کے نزدیک اس کے لئے عورت کو مال ادا کرنے کی ضرورت نہ ہوتی بلکہ جس طرح مرد کچھ پیسے دیئے بغیر طلاق دینے کا حق رکھتا ہے' اسی طرح عورت بھی پیسے ادا کئے بغیر علیحدگی حاصل کرنے کی مجاز ہوتی' حالانکہ یہ وہ بات ہے جسے خود جسٹس صاحبان بھی تسلیم نہیں فرماتے۔

(ج) اسی طرح اگر اس عبارت کا وہی مطلب ہوتا جو ان حضرات نے سمجھا ہے تو عورت کو خلع کے لئے عدالت کی طرف رجوع کرنے کی بھی ضرورت نہ ہونی چاہئے۔ بلکہ جس طرح شوہر عدالت میں جائے بغیر بیوی کو طلاق دے سکتا ہے' اسی طرح عورت کو بھی یہ حق ملنا چاہئے تھا' حالانکہ معزز جسٹس صاحبان اس بات کو بھی تسلیم نہیں فرماتے۔

اس سے واضح ہو گیا کہ علامہ ابن رُشد رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد طلاق اور خلع کو ہر اعتبار سے ایک ہی سطح پر لا کھڑا کرنا نہیں ہے' بلکہ وہ ایک نکتے کے طور پر یہ بات کہنا چاہتے ہیں کہ عورت کو بھی خلع کے ذریعہ علیحدگی کا ایک راستہ دے دیا گیا ہے کہ وہ شوہر کو مہر یا کچھ اور مال کی ترغیب دلا کر علیحدگی حاصل کر سکتی ہے' اس کے لئے ایسا کرنے میں کوئی گناہ نہیں جیسا کہ خود الفاظِ قرآن لَاجُنَاحَ میں اس کی واضح شہادت ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ خلع میں شوہر کی

رضامندی کی بالکل ضرورت ہی نہیں ہے۔

(د) یہاں ایک اصولی بات کی طرف مختصر اشارہ کردینا بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ تمام فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ کا طریقہ عموماً یہ ہے کہ وہ صرف احکام اور ان کی علتیں بیان کرتے ہیں، حکمتوں اور مصلحتوں کا ذکر نہیں کرتے، اور اگر کہیں اتفاقاً ان کا ذکر آئے تو الفقہ فیہ یا السرّ فیہ کے الفاظ سے اس کو ممتاز کردیتے ہیں، ایسی صورت میں مسلمہ اصول یہ ہے کہ فقہاء کا قانونی منشاء معلوم کرنے کے لئے ان کے بیان کردہ اسباب وعِلل کی طرف رجوع کیا جاتا ہے، اور جو بات وہ حکمت و مصلحت کے طور پر بیان کرتے ہیں اُسے کسی قانونی حکم کی بنیاد نہیں بنایا جاسکتا، اس لئے کہ احکامِ فقہیہ کا مدار علّتوں پر ہوتا ہے، حکمتوں پر نہیں۔ اور اس مقام پر ابنِ رُشدؒ نے یہ نکتہ الفقہ فیہ کے عنوان سے ہی بیان فرمایا ہے۔

(۲) ہمیں سب سے زیادہ حیرت جناب جسٹس ایس اے محمود صاحب کے اس ارشاد پر ہے کہ :

> *"Ibne Hazam in "Al-Mohalla" supports the Qazi's right to effict separation by Khula after efforts at reconciliation have faild"*
> *(PLD (SC) 1967 p.137)*

> ”ابنِ حزم رحمۃ اللہ علیہ نے المُحلّٰی میں قاضی کے اس حق کی حمایت کی ہے کہ جب میاں بیوی کے درمیان اتفاق پیدا کرنے کی کوششیں ناکام ہوجائیں تو وہ خلع کے ذریعہ تفریق کرسکتا ہے“۔

حالانکہ علامہ ابنِ حزم رحمۃ اللہ علیہ نے جس سختی کے ساتھ قاضی اور حَکَمین کے اس حق کی تردید کی ہے، اسے ہر شخص المُحلّٰی میں دیکھ سکتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں :

﴿ولیس لھما أن یفرقا بین الزوجین لا بخلع ولا بغیرہ﴾

"حَکَمین کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ میاں بیوی کے درمیان خلع کے ذریعہ یا بغیر خلع کے تفریق (علیحدگی) کردیں"۔

اوراس مسئلہ پر مفصّل بحث کرکے آخر میں لکھتے ہیں :

﴿ لیس فی الآیۃ ولا فی شیئی من السُنن أن للحکمین أن یفرقا ولا أن ذلك للحاکم ﴾

(ابن حزمؒ: المحلیٰ، صفحہ۸۷و۸۸ جلد ۱۰، ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ ۱۳۵۲ھ)

یعنی "کسی آیت یا کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حَکَمین کو میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کرنے کا اختیار رہے اور نہ یہ اختیار حاکم (قاضی) کے لئے ثابت ہوتا ہے"۔

مُثبِت دَلائل

اب تک ہم نے ان دلائل کا فقہی جائزہ لیا ہے جو سپریم کورٹ کے مذکورہ فیصلے میں پیش کئے گئے ہیں۔ اب ہم مختصراً وہ دلائل مثبت طور پر پیش کرتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ خُلع باہمی رضامندی کا معاملہ ہے' اور حاکم کسی فریق کے علی الرّغم اسے نافذ نہیں کرسکتا۔

(۱) خلع کی آیت پر ہم پیچھے تفصیل کے ساتھ گفتگو کرچکے ہیں' اس بحث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ اس آیت کے تین جملے خلع کے لئے فریقین کی رضامندی کو ضروری قرار دیتے ہیں :

(الف) اِلَّآ اَنْ یَّخَافَآ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ

(ب) فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَا

(ج) فِیْمَا افْتَدَتْ بِہٖ

(۲) قرآن کریم کا ارشاد ہے :

﴿ وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ﴾

"اور اگر تم ان بیویوں کو طلاق دو قبل اس کے کہ ان کو ہاتھ لگاؤ، اور ان کے لئے کچھ مہر بھی مقرر کرچکے تھے تو جتنا مہر مقرر کیا ہو اس کا نصف ہے، مگر یہ کہ وہ عورتیں معاف کردیں یا یہ کہ وہ شخص رعایت کردے جس کے ہاتھ میں نکاح کا تعلق ہے"۔

(ترجمہ ماخوذ از حکیم الامّت مولانا تھانویؒ : بیان القرآن، صفحہ ۱۴۱ جلد ۱، شیخ غلام علی)

اس آیت میں الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ (وہ شخص جس کے ہاتھ میں نکاح کا تعلق ہے) سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق شوہر ہے، جس کے بارے میں آیت نے یہ واضح کردیا ہے کہ نکاح کا رشتہ تنہا اسی کے ہاتھ میں ہے، لہٰذا اس رشتے کو اس کے سوا کوئی ختم نہیں کرسکتا۔

جناب جسٹس ایس اے رحمٰن اور جناب جسٹس ایس اے محمود صاحب نے اس دلیل کا جواب یہ دیا ہے کہ بعض مفسّرین نے یہاں الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ سے مراد شوہر کے بجائے عورت کے ولی کو قرار دیا ہے۔

لیکن یہ جواب مندرجہ ذیل وجوہ سے درست نہیں :

(۱) یہ تفسیر کا ایک مسلّمہ اُصول ہے کہ کسی آیت کا جو مفہوم خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمادیا ہو وہی مفہوم سب سے زیادہ مستند، قوی اور واجب

القبول ہوتا ہے' اور اس معاملے میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد موجود ہے جسے مختلف محدّثین نے روایت کیا ہے' اور سند کے لحاظ سے اس کا مرتبہ "حسن" سے کسی طرح کم نہیں۔ وہ ارشاد یہ ہے :

﴿عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ولیّ عقدة النکاح الزوج﴾

(الدارقطنیؒ : بحواله تفسیر القرطبیؒ :صفحه۲۰٦ جلد۳ دارالکتب المصریة ۱۹۳٦ء)

"حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیّ عقدة النکاح (سے مراد) شوہر ہے"۔

اور اسی معنیٰ کی ایک حدیث مرفوع ابنِ جریر رحمۃ اللہ علیہ' ابنِ ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ' طبرانی رحمۃ اللہ علیہ اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے سند حسن کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے بھی بیان کی ہے۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے الَّذِی بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ کی تفسیر "شوہر" سے فرمائی ہے۔ (الآلوسی : روح المعانی' صفحہ ۱۵۴' جلد ۲ ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ)

اسی وجہ سے صحابہ کرامؓ کی اکثریت سے اس آیت کی یہی تفسیر منقول ہے جن میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی داخل ہیں۔

(۲) امام المفسّرین حافظ ابنِ جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں اس موضوع پر نہایت مفصّل بحث کی ہے اور ناقابلِ انکار دلائل سے اسی تفسیر کو صحیح قرار دیا ہے۔ ان دلائل کو تفصیل کے ساتھ وہاں دیکھا جا سکتا ہے۔ یہاں بغرضِ

اختصار حوالہ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

(دیکھئے تفسیر ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۱۸ جلد ۱۲ المطبعۃ المیمنیۃ مصر)

(۳) جسٹس صاحبان نے اس آیت کے جس مفہوم کو ترجیح دی ہے' اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عورت کا ولی عورت کی اجازت کے بغیر اس کا حق مہر معاف کر سکتا ہے۔ قاضی ابو السعود رحمۃ اللہ علیہ مشہور مفسّر قرآن ہیں' انہوں نے قرآن کریم کے اگلے جملے سے استدلال کر کے اس مفہوم کے خلاف بڑی مضبوط بات کہی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اسی آیت کے فوراً بعد ارشاد ہے :

﴿ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ﴾

"اور اگر تم رعایت کردو تو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے"۔

حالانکہ ولی کا عورت کے حقِ مہر کو معاف کر دینا کسی بھی اعتبار سے تقویٰ نہیں کہلا سکتا' یہ بات اسی وقت صحیح ہو سکتی ہے جبکہ اس کا مخاطب شوہر کو قرار دے کر یہ کہا جائے کہ وہ رعایت کر کے پورا مہر ادا کر دے تو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے :

﴿ ان الأول (ای کون المراد هوالزوج) أنسب لقوله تعالیٰ وأن تعفوا اقرب للتقوىٰ فان اسقاط حق الصغیرة لیس فی شیئی من التقویٰ ﴾

(القاضی ابوالسعودؒ: تفسیر ارشاد العقل السلیم صفحہ ۱۷۹ جلد ۱ المطبعة المصریة ۱۳۴۷ھ)

فقہاء کی عبارتیں

آخر میں ہم فقہاء مجتہدین کی وہ عبارتیں پیش کرتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حنفی' شافعی' مالکی' حنبلی اور ظاہری مسلک میں سے ہر ایک اس بات پر

مفتی ہے کہ خُلع صرف میاں بیوی کی باہمی رضامندی سے ہو سکتا ہے، اور ان میں سے کوئی فریق دوسرے کو اس پر مجبور نہیں کر سکتا۔

حنفی مسلک :

حنفی مسلک کی بہت سی کتابوں کے حوالے ہم پیچھے پیش کر چکے ہیں، یہاں صرف شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک عبارت پیش کرتے ہیں جو تمام فقہاء حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کے مأخذ کی حیثیت رکھتی ہے :

﴿والخلع جائز عندالسلطان وغیرہ لانہ عقد یعتمد التراضی﴾

(السرخسیؒ: المبسوط صفحہ۱۷۳ جلد٦ مطبعة السعادة مصر۱۳۲٤ھ)

"اور خُلع سلطان (حاکم) کے پاس بھی جائز ہے، اور اس کے علاوہ بھی۔ اس لئے کہ یہ ایسا عقد ہے جس کی ساری بنیاد باہمی رضامندی پر ہے"۔

اس کے علاوہ امام ابوبکر جصّاص رحمۃ اللہ علیہ کی صریح عبارت اس مفہوم پر پیچھے دوبار پیش کی جا چکی ہے نیز فتاویٰ عالمگیریہ اور ابنِ عابدین شامیؒ کی عبارتیں بھی گذر چکی ہیں۔

شافعی مسلک :

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں :

﴿لأن الخلع طلاق فلایکون لأحدأن یطلق عن احدأب ولاسیّد ولاولیّ ولاسُلطان﴾

(الامام الشافعیؒ: کتاب الام صفحہ۲۰۰ جلد٥ مکتبة الکلیات الازھریہ۱۳۸۱ھ)

"اس لئے کہ خلع طلاق کے حکم میں ہے' لہٰذا کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی دوسرے کی طرف سے طلاق دے' نہ باپ کو یہ حق ہے' نہ آقا کو' نہ سرپرست کو اور نہ حاکم کو"۔

اور علامہ ابو اسحٰق شیرازی شافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

﴿لان رفع عقد بالتراضی جعل لِدفع الضرر فجاز من غیر ضرر کالاقالة فی البیع﴾

(الشیرازیؒ: المهذب صفحه٧١ جلد٢ عیسی البابی ١٣٧٦ھ)

"اس لئے کہ یہ (خلع) باہمی رضامندی سے عقدِ نکاح کو ختم کرنے کا نام ہے جو ضرر دور کرنے کے لئے مشروع ہوا ہے' لہٰذا جہاں کسی فریق کو ضرر نہ ہو وہاں (بدرجہ اولیٰ) جائز ہے' جیسے کہ بیع میں اقالہ (واپسی) "۔

مالکی مسلک :

① علامہ ابوالولید باجی مالکی رحمۃ اللہ علیہ موطاء امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی شرح میں لکھتے ہیں :

﴿ وتجبر علی الرجوع إلیه إن لم یرد فراقها بخلع أوغیره ﴾

(ابوالولید الباجیؒ: المنتقی صفحه٦١ جلد٧ مطبعة السعادة)

"عورت کو شوہر کے پاس جانے پر مجبور کیا جائے گا اگر شوہر خلع وغیرہ کے ذریعہ علیحدگی نہ چاہتا ہو"۔

② اور علامہ ابنِ رُشد مالکی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں :

﴿ وأما مایرجع الی الحال التی یجوز فیها الخلع من التی لایجوز فإن الجمهور علی أن الخلع جائز مع التراضی إذا لم

یکن سبب رضا ھما بما تعطیه إضراره بها ﴾

(ابنِ رُشدؒ: بدایة المجتھد صفحہ ٦٨ جلد ٢ مصطفی البابی ١٣٧٩ھ)

"رہی یہ بات کہ خلع کون سی حالت میں جائز ہوتا ہے اور کونسی حالت میں ناجائز' تو جمہور فقہاء کا اتفاق ہے کہ خُلع باہمی رضامندی کے ساتھ جائز ہے' بشرطیکہ عورت کے مال کی ادائیگی پر راضی ہونے کا سبب مرد کی طرف سے اسے تنگ کرنا نہ ہو"۔

حنبلی مسلک :

فقہ حنبلی کے مستند ترین شارح علامہ موفق الدین بن قدامہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں :

﴿ ولأنه معاوضة فلم یفتقر إلی السلطان کالبیع والنکاح ولأنه قطع عقد بالتراضی أشبه الإقالة ﴾

(ابنِ قدامہؒ: المغنی صفحہ ٥٢ جلد ٧ دار المنار ١٣٦٧ھ)

"اور اس لئے کہ یہ عقدِ معاوضہ ہے' لہٰذا اس کے لئے حاکم کی ضرورت نہیں' جیسا کہ بیع اور نکاح۔ نیز اس لئے کہ خلع باہمی رضامندی سے عقد کو ختم کرنے کا نام ہے' لہٰذا یہ اقالہ (فسخِ بیع) کے مشابہ ہے"۔

اور علامہ ابن قیم جوزیہ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں :

﴿ وفی تسمیة صلی اللہ علیه وسلم الخلع فدیةً دلیل علی أن فیه معنی المعاوضة ولهٰذا اعتبر فیه رضا الزوجین ﴾

(ابن القیمؒ: زاد المعاد صفحہ ٢٣٨ جلد ٢ میمنیة مصر ١٣٢٤ھ)

"اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خُلع کا نام فدیہ رکھا'

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں عقدِ معاوضہ کے معنی پائے جاتے ہیں' اسی لئے اس میں زوجین کی رضامندی کو شرط قرار دیا گیا ہے"۔

ظاہری مسلک :

علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں :

﴿ الخلع وهوا لافتداء إذاكرهت المراة زوجها فخافت ان لاتوفيه حقّه أوخافت أن يبغضها فلا يوفيها حقّها فلها أن تفتدى منه و يطلقها إن رضى هوو إلاّ لم يجبر هوو لا أجبرت هى، انما يجوزبتراضيهما ولا يحل الا فتداء إلاّ باحدالوجهين المذكورين اواجتماعهما فان وقع بغير هما فهو باطل ويرد عليها ماأخذمنها وهي إمرأته كما كانت ويبطل طلاقه ويمنع من ظلمها فقط ﴾

(ابن حزمؒ: المحلیٰ صفحہ ۲۳۵ جلد ۱۰ ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ ۱۳۵۳ھ)

"خُلع اور وہ فدیہ دے کر جان چھڑانے کا نام ہے' جب عورت اپنے شوہر کو ناپسند کرے اور اُسے ڈر ہو کہ وہ شوہر کا حق پورا ادا نہیں کرسکے گی' یا اُسے خوف ہو کہ شوہر اس سے نفرت کرے گا اور اس کے پورے حقوق ادا نہیں کرے گا تو اسے یہ اختیار ہے کہ وہ شوہر کو کچھ فدیہ دے اور اگر شوہر راضی ہو تو وہ اسے طلاق دے دے' اور اگر شوہر راضی نہ ہو تو نہ شوہر کو مجبور کیا جاسکتا ہے نہ عورت کو' خلع تو صرف باہمی رضامندی سے جائز ہوتا ہے۔ اور جب تک مذکورہ دو صورتوں'

میں سے کوئی ایک یا دونوں نہ پائی جائیں خلع حلال نہیں ہوتا۔ لہٰذا اگر ان کے سوا کسی طرح خلع کرلیا گیا تو وہ باطل ہے اور شوہر نے جو کچھ مال لیا ہے وہ لوٹائے گا' اور عورت بدستور اس کی بیوی رہے گی اور اس کی طلاق باطل ہوگی اور شوہر کو صرف عورت پر ظلم کرنے سے منع کیا جائے گا"۔

اور ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

﴿ليس فى الآية ولافى شيئى من السنن أن للحكمين أن يفرقاولا ان ذلك للحاكم﴾ (ایضاً صفحہ۸۸ جلد ۱۰)

"کسی بھی آیت یا کسی بھی حدیث سے یہ ثابت نہیں ہے کہ **حکمین** (*ARBITRATORS*) کو میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کرنے کا اختیار ہے' اور نہ یہ اختیار حاکم کے لئے ثابت ہوتا ہے"۔

خلع کا فقہی مفہوم

حقیقت یہ ہے کہ خلع کے فقہی مفہوم ہی میں یہ بات داخل ہے کہ وہ شوہر اور بیوی دونوں کی رضامندی سے انجام پائے' اس کے سوا اس کی کوئی اور شکل نہیں۔ علامہ ابو الفتح مطرزی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "المغرب" جو فقہی اصطلاحات کا مفہوم بیان کرنے کے لئے لکھی ہے' اس میں تحریر فرماتے ہیں :

﴿وخالعت المرأة زوجها واختلعت منه اذا افتدت منه بمالها فإذا أجابها إلى ذلك فطلقها قيل خلعها﴾

(المطرزیؒ : المغرب فی ترتیب المغرب صفحہ ۱۶۵ جلد ۱ دکن ۱۳۲۸ھ)

خالعت المرأة اور اختلعت المرأة کے الفاظ

اس وقت استعمال کئے جاتے ہیں جب عورت اپنی آزادی کے لئے کوئی فدیہ پیش کرے۔ پس اگر شوہر اس کی پیشکش کو قبول کرلے اور طلاق دے دے تو کہا جاتا ہے کہ خلعها (یعنی مردنے عورت کو خلع کردیا) "۔

مذکورہ بالا بحث سے یہ بات بھی واضح ہوجاتی ہے کہ جناب جسٹس ایس اے رحمٰن صاحب نے اپنی بحث کے شروع میں تقلید کے مسئلے پر جو گفتگو فرمائی ہے' وہ بھی زیرِ بحث مسئلہ میں بالکل غیر متعلق (IRRELEVENT) ہے' اس لئے کہ یہاں مسئلہ تقلید کا نہیں' تمام فقہاء کے اتفاق کا ہے۔ تقلید کا ذکر اس مقام پر تو موزوں ہوتا ہے جہاں کوئی مسئلہ کسی ایک مجتہد کے قول پر مبنی ہو' لیکن آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ یہ مسئلہ حنفی' شافعی' مالکی' حنبلی' یہاں تک کہ ظاہری فقہاء تک کے یہاں مسلّم اور متفق علیہ ہے' محض کسی ایک مجتہد کی ذاتی رائے نہیں ہے' لہٰذا جناب جسٹس صاحب نے تقلید کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے' اس پر تبصرہ کرنا ہم یہاں ضروری نہیں سمجھتے۔

آخر میں ایک اور مغالطے کا جواب دے دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جناب جسٹس ایس اے محمود صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ فقہاء کی جتنی عبارتوں میں باہمی رضامندی کے ساتھ خلع کا ذکر کیا گیا ہے' وہ خلع کی صرف ایک قسم ہے' جس میں معاملہ حاکم تک نہیں پہنچایا جاتا' لیکن خلع کی ایک دوسری قسم بھی ہے جس میں حاکم ہی خلع کرتا ہے' اور حاکم ہی کے حکم سے (نہ کہ شوہر کے تلفظِ طلاق سے) علیحدگی عمل میں آتی ہے اور اس میں شوہر کی رضامندی ضروری نہیں۔

(پی ایل ڈی (سپریم کورٹ) ۱۹۶۷ء صفحہ ۱۴۰)

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر واقعی فقہاء کے نزدیک خُلع کی یہ دو قسمیں ہیں تو فقہاء نے ان دونوں قسموں کو الگ الگ کرکے کیوں بیان نہیں کیا؟ کیا وجہ ہے کہ وہ خلع کی تعریف ایسی کرتے ہیں جو صرف پہلی قسم کو شامل ہو؟ پھر

اپنی کتابوں میں تمام احکام، شرائط، ارکان اور تفصیلات بھی "پہلی قسم" ہی کی بیان کرتے ہیں، اور خلع کے ابواب میں کسی ایک لفظ کے ذریعہ بھی دوسری قسم کا کوئی اشارہ تک نہیں دیتے؟ جس خلع کے لئے انہوں نے باہمی رضامندی کو ضروری قرار دیا ہے، اگر وہ خلع کی صرف ایک قسم ہے تو آخر وہ دوسری قسم کہاں ہے؟ اس کے احکام کا بیان کس جگہ کیا گیا ہے؟ پہلی قسم کے لئے تو پورا باب موجود ہے، مگر کیا دوسری قسم ایک فقرے کی وضاحت کی بھی مستحق نہیں تھی؟

اگر اس طرز استدلال کو درست مان لیا جائے تو کیا کل یہ نہیں کہا جا سکتا کہ طلاق کے جتنے احکام فقہاء نے بیان کئے ہیں، وہ صرف طلاق کی ایک قسم کے احکام ہیں جس کا اختیار مرد کو ہوتا ہے، اور طلاق کی ایک اور قسم بھی ہے جس کا اختیار عورت کو دیا گیا ہے۔ اور جس جگہ فقہاء نے یہ کہا ہے کہ طلاق کا اختیار صرف مرد کو ہے، اس سے مراد صرف پہلی قسم ہے، اور دوسری قسم میں یہ اختیار عورت کو حاصل ہے۔

اگر یہ بات درست نہیں، اور کون ہے جو اسے درست کہہ سکے۔ تو پھر یہی بات خلع کے بارے میں کیونکر درست ہو سکتی ہے؟

قاضی کی تفریق بین الزوجین

یہاں یہ سوال ہو سکتا ہے کہ جمہور فقہاء کے نزدیک بعض مخصوص حالات میں قاضی شرعی کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ بلا مرضی شوہر بھی زوجین میں تفریق کر دے جو بحکم طلاق ہے۔ اور یہ طلاق شوہر کی اجازت کے بغیر حاکم کی طرف سے ہوتی ہے جیسے مفقود الخبر شوہر، مجنوں، نامرد وغیرہ شوہر کے معاملات تمام کتب فقہ میں مفصّل موجود ہیں۔ اس لئے تفریقِ قاضی کے مسئلہ کی وضاحت کر دینا مناسب ہے۔

صورتِ حال یہ ہے کہ عورت کے جو حقوق مرد پر واجب ہیں، وہ دو قسم کے ہیں، ایک وہ حقوق جو قانونی حیثیت رکھتے ہیں اور جو نکاح کے قانونی مقاصد حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں، مثلاً نان ونفقہ اور وظائفِ زوجیت وغیرہ۔ یہ وہ حقوق ہیں جنھیں بزورِ عدالت شوہر سے وصول کیا جاسکتا ہے اور اگر شوہر ان کی ادائیگی سے عاجز ہو تو اس پر قانوناً واجب ہو جاتا ہے کہ عورت کو طلاق دے، ایسی صورت میں اگر وہ طلاق دینے سے انکار کرے یا طلاق دینے کے قابل نہ ہو تو مجبوراً قاضی کو اس کا قائم مقام قرار دے کر تفریق کا اختیار دیا جاتا ہے۔ مجنوں، متعنت (نان ونفقہ نہ دینے والا)، عِنّین (نامرد)، مفقود الخبر، اور غائب غیر مفقود میں یہی صورت ہوتی ہے۔

اس کے برخلاف نکاح کے بعض حقوق ایسے ہیں جن کی ادائیگی شوہر پر دیانۃً ضروری ہے لیکن وہ قانونی حیثیت نہیں رکھتے، اور نہ انھیں بزور عدالت وصول کیا جاسکتا ہے، مثلاً بیوی کے ساتھ حسنِ سلوک اور خوش اخلاقی کا معاملہ، ظاہر ہے کہ یہ حقوق بزورِ قانون نافذ نہیں کئے جاسکتے، جب تک شوہر کے دل میں خدا کا خوف اور آخرت کی فکر نہ ہو دنیا کی کوئی عدالت ان کا انتظام نہیں کرسکتی، اور جب اس قسم کے حقوق کا تعلق عدالت سے نہیں ہے تو اسے یہ اختیار بھی حاصل نہیں ہے کہ حق تلفی کی صورت میں وہ نکاح فسخ کردے۔

چنانچہ اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ صرف پانچ عیوب کی بناء پر قاضی کو تفریق کا اختیار ملتا ہے۔

- ایک اس وقت جب کہ شوہر پاگل ہو گیا ہو،
- دوسرے جب وہ نان ونفقہ ادا نہ کرتا ہو،
- تیسرے جب وہ نامرد ہو،
- چوتھے جب وہ بالکل لاپتہ ہو گیا ہو

○ پانچویں جب غائب غیر مفقود کی صورت ہو'

ان صورتوں کے سوا قاضی کو کہیں بھی تفریق کا اختیار نہیں ہے' اور محض عورت کی طرف سے ناپسندیدگی کسی بھی فقہ میں فسخِ نکاح کی وجہ جواز نہیں بنتی۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله ربّ العالمين

مستقبل کی تاریخ پر خرید و فروخت

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط و ترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

عرض ناشر

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم العالی نے "عقود المستقبلیات فی السلع" کے موضوع پر اسلامی فقہ اکیڈمی جدہ کے لئے ایک تفصیلی مقالہ عربی میں تحریر فرمایا تھا۔ برادر مکرم مولانا عبداللہ میمن صاحب نے اس کا اردو ترجمہ فرمایا دیا۔ جو پیش خدمت ہے۔

میمن اسلامک پبلشرز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مستقبل کی تاریخ پر خرید و فروخت احکامِ شرعیہ کی روشنی میں

الحمد للہ رب العلمین، والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم، وعلی اٰلہ واصحابہ اجمعین، وعلی کل من تبعھم باحسان الی یوم الدین۔

اما بعد!

آجکل بازار میں تجارت کی ایک خاص قسم رائج ہے، جس کو عربی میں "المستقبلیات" (FUTURES) کہا جاتا ہے۔ جس میں کچھ مخصوص اشیاء کو مستقبل کی کسی معین تاریخ پر فروخت کردیا جاتا ہے۔ آجکل عالمی منڈیوں میں اور خاص کر مغربی ممالک میں تجارت کی جتنی صورتیں رائج ہیں، ان میں اس صورت کا رواج بہت زیادہ ہو چکا ہے اور اس تجارت کے لئے اب تو مستقبل مارکیٹیں قائم ہو چکی ہیں، جن میں صرف ایک دن کے اندر کئی ملین کی تجارت ہو جاتی ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے ۱۸۴۸ء میں تجارت کی اس خاص صورت کو منظم کرنے کے

لئے شیکاگو میں ایک تجارت گاہ اور منڈی قائم کی گئی' جس کا نام (CHICAGO BOARD OF TRADE) ہے۔ البتہ جاپان والوں کا یہ دعویٰ ہے کہ انہوں نے تجارت کی اس خاص صورت کو ۱۸۴۸ء سے بھی ایک صدی پہلے رائج کر دیا تھا۔

(دیکھئے : GERALD GOLD: MODERN COMMODITY FUTURES TRADING, SEVENTH ED. 1975 P.15)

جہاں تک اس معاملے کی حقیقت کا تعلق ہے تو "انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا میں اس کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے :

"Commercial contracts calling for the purchase or sale of speciefide quantities of commodities at speci- fied future dates."

"یعنی یہ وہ عقدِ تجارت ہے' جس کا مقصد کسی چیز کی معیّن مقدار کو مستقبل کی کسی معیّن تاریخ میں بیچنا یا خریدنا ہوتا ہے"

اس تعریف کا حاصل یہ ہے کہ اس معاملے میں جس چیز کی بیع ہوتی ہے' اس کی سپردگی اور قبضہ مستقبل کی کسی معیّن تاریخ میں ہوتا ہے۔ لیکن اس تعریف پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ "غائب سودے" (FORWARD SALES) کی تعریف بھی انہیں الفاظ سے کی جاتی ہے' اس لئے کہ اس میں بھی مبیع کو مستقبل کی معیّنہ تاریخ میں مشتری کے سپرد کیا جاتا ہے؟

اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ "المستقبلیات" (FUTURES) اور "غائب سودے" میں فرق ہے۔ وہ یہ کہ "غائب سودے" میں مستقبل کی کسی تاریخ میں مبیع کی سپردگی مقصود ہوتی ہے اور بائع اس معیّن تاریخ میں مبیع سپرد کرنا چاہتا ہے اور مشتری اس معیّن تاریخ میں اس پر قبضہ کرنا چاہتا ہے اور معیّن تاریخ

کے آنے پر واقعۃً ادائیگی اور قبضہ ہو جاتا ہے۔ لیکن جہاں تک "المستقبلیات" (FUTURES) کا تعلق ہے' اس میں مبیع اور سامان کو صرف اس معاملے کی بنیاد تو بنایا جاتا ہے' لیکن اکثر حالات میں عام طور پر اس عقد میں مبیع کی سپردگی اور اس پر قبضہ کرنا مقصود نہیں ہوتا' بلکہ اس بیع کا اصل مقصد یا تو نفع کی امید پر اپنا روپیہ داؤ پر لگانا ہوتا ہے یا اس کے ذریعہ کسی غائب سودے کے نفع کی ضمانت مقصود ہوتی ہے۔ لہٰذا "مستقبلیات" (FUTURES) میں مبیع کی ادائیگی اور اس پر قبضہ شاذ و نادر ہی پایا جاتا ہے جیسا کہ ہم انشاء اللہ اس کی وضاحت کردیں گے۔

"مستقبلیات" (FUTURES) اور غائب سودے (FORWARD SALES) کے درمیان جو فرق ہم نے اُوپر ذکر کیا ہے' انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا میں "مستقبلیات" (FUTURES) کی تعریف کرنے کے بعد اس فرق کو بھی ذکر کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ :

> *"and the term commodity is used to define the underlying asset, even thought the contract is frequently divorced from the product. It therefore differs from a simple forward purchase in the cash market, which involves actual delivery of the commodity at the agreed time in the future."*

"عقود مستقبلیات" (FUTURES) میں "السِلَع" (COMMODITY) کی اصطلاح اور اس کا استعمال صرف اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ اس معاملے میں اس کو بنیاد بنایا جاسکے (ورنہ وہ اشیاء بذاتِ خود مقصود نہیں ہوتیں) بلکہ عام طور پر یہ معاملہ اشیاء (PRODUCTS) سے خالی ہوتا ہے۔ لہٰذا "عقود مستقبلیات" (FUTURES) ان "غائب

سودوں" (FORWARD SALES) سے جو آجکل بازاروں میں رائج ہیں' بالکل مختلف ہیں۔ جن میں واقعۃً مستقبل کی کسی متفق علیہ تاریخ پر سامان کی سپردگی اور قبضہ عمل میں آجاتا ہے" (دیکھئے حوالہ بالا)

جہاں تک "عقود مستقبلیات" (FUTURES) کے عملی طریقہ کار کا تعلق ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ یہ معاملات عام طور پر صرف ان بازاروں میں ہوتے ہیں' جو اسی غرض کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ ایسے بازاروں کو "سوق تبادل السِّلَع" (COMMODITY EXCHANGE) کہا جاتا ہے' ان بازاروں کی بنیاد ممبر شپ پر ہوتی ہے' لہٰذا اگر کوئی شخص اس بازار میں جاکر فیوچر معاملہ کرنا چاہے تو اس کے لئے اس بازار کا ممبر ہونا ضروری ہے۔ اور یہ ممبر شپ یا تو ایسے شخص کے لئے جاری کی جاتی ہے جو یا تو کوئی مصنوعات بنانے والا ہو یا ان کی تجارت کرتا ہو یا ایجنٹوں کے اداروں سے تعلق رکھتا ہو۔ اور اگر کوئی شخص ممبر تو نہیں ہے' لیکن وہ اسی بازار میں کوئی معاملہ کرنا چاہتا ہے تو ممبر ایجنٹ کے واسطے سے کر سکتا ہے (براہ راست نہیں کر سکتا) اور جس شخص کو ممبر شپ حاصل ہے اس کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ وہ "مستقبلیات" (FUTURES) کا کوئی معاملہ کرنے سے پہلے اس بازار کے منتظمین کے پاس اپنا اکاؤنٹ کھلوائے۔ جس میں معیّن مقدار کی رقم ہر وقت موجود رہے اور بازار کے قواعد و ضوابط کے مطابق وہ رقم معاملات کے تصفیہ کے لئے بطور ضمانت ادارے کے پاس رہے گی۔ اور عام طور پر یہ رقم معاہدے پر دستخط کے وقت اس چیز کی جو قیمت طے ہوتی ہے اس کے دس فیصد اور آئندہ مستقبل میں اس چیز کی جو قیمت ہونے والی ہے اس کے سات فیصد سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اور اس رقم کے جمع کرنے کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ بعد میں فریقین کے درمیان اختلاف واقع ہونے کی صورت میں اگر ایک فریق اپنے ذمّہ لازم ہونے والی رقم کی

ادائیگی سے انکار کردے تو اس صورت میں اس کے اکاؤنٹ میں جمع شدہ رقم سے دوسرے فریق کے نقصانات کی تلافی کردی جائے۔

اکاؤنٹ کھولنے کے بعد مستقبل کی کسی تاریخ پر خاص معیّن مقدار کی چیز کی خرید و فروخت کی اجازت ہوتی ہے اور جس چیز کا عقد کیا جاتا ہے اس کی مقدار کو کئی تجارتی یونٹوں (TRADING UNITS) میں تقسیم کردیا جاتا ہے اور اس کی ہر یونٹ اس خاص چیز (شی معقود علیہ) کی معروف مقدار کو ظاہر کرتی ہے۔ مثلاً گندم میں جو یونٹ معتبر اور رائج ہے وہ پانچ ہزار بوریاں ہیں' لہٰذا اب اس مقدار سے کم میں معاملہ نہیں ہوگا۔ اور معاملہ کرنے والے کو اختیار ہوگا کہ وہ ایک یونٹ گیہوں کا معاملہ کرے یا دو کا کرے یا اس سے زیادہ کا کرے۔ اسی طرح اس چیز کے عمدہ اور گھٹیا ہونے کے اعتبار سے بھی اس چیز کی مختلف قسموں کی درجہ بندی کردی جاتی ہے اور پھر ان قسموں کو خاص نمبروں کے ذریعہ متعارف کرایا جاتا ہے۔ مثلاً گندم درجۂ اول "گندم درجہ دوم" "گندم درجہ سوم" وغیرہ اور ہر درجے کی گندم کے اوصاف معاملہ کرنے والوں کے علم میں ہوتے ہیں۔

لہٰذا اگر کوئی شخص جنوری میں اول درجے کی ایک یونٹ گندم اکتوبر کی کسی تاریخ پر بیچنا چاہتا ہے تو وہ اس بازار میں اول درجہ کی ایک یونٹ گندم اکتوبر میں سپردگی کی بنیاد پر اتنے داموں میں بیچنے کی اوفر کرے گا جس میں اس کو نفع کی توقع ہو' لہٰذا جو شخص ایک یونٹ گندم ان شرائط پر خریدنے کے لئے تیار ہوگا وہ اس کی اس پیش کش کو قبول کرے گا اور پھر دونوں (بائع اور مشتری) کو آپس میں ملاقات کرنے کی بھی ضرورت نہ ہوگی بلکہ وہ ادارہ فریقین کی شرائط پورا کرنے کا ذمّہ دار ہوگا' لہٰذا بائع (SALER) اس ادارے کے واسطے ہی سے اپنی پیش کش بازار میں متعارف کرائے گا۔ اور مشتری (BUYER) ادارہ کے توسط سے ہی بائع کی اس پیش کش کو قبول کرے گا۔ اور سپردگی کی تاریخ آنے پر وہ ادارہ اس بات کا ذمّہ دار ہوگا کہ بائع

کی طرف سے سامان کی سپردگی کرائے اور مشتری کی طرف سے ثمن کی ادائیگی کرائے۔

اور حقیقت میں یہ معاملہ اتنی سادگی سے انجام نہیں پاتا جس طرح ہم نے اس کی تفصیل بیان کی' یہ نہیں ہوتا کہ مشتری اس سپردگی کی تاریخ کا انتظار کرے اور پھر اس تاریخ کے آنے کے بعد اس سامان (مبیع) پر قبضہ کرے۔ بلکہ یہی ایک عقد جو بائع اور مشتری کے درمیان ہوا ہے' جنوری سے اکتوبر تک روزانہ محلِّ بیع و شراء بنا رہتا ہے اور بعض اوقات صرف اس ایک عقد پر اس کی سپردگی کی تاریخ آنے سے پہلے یومیہ دس دس بیع ہو جاتی ہیں۔ مثلاً زید نے عمرو کو ایک یونٹ گندم اکتوبر میں سپردگی پر بیچ دی اب عمرو وہ گندم خالد کے ہاتھ بیچ دے گا اور پھر خالد آگے حامد کے ہاتھ فروخت کرے گا اور ہر شخص اپنا منافع رکھ کر زیادہ دام میں آگے فروخت کرتا رہے گا۔ قیمتِ خرید اور قیمتِ فروخت کے درمیان جو فرق ہو گا وہ اس خطرہ (RISK) کا منافع ہو گا جو پارٹیوں نے اس مدّت کے دوران برداشت کیا۔ لہٰذا اگر ایک شخص نے وہ گندم کم قیمت پر خرید کر زیادہ دام میں فروخت کر دی تو وہ شخص دونوں قیمتوں کے درمیان کے فرق کو اپنا منافع ہونے کی بنیاد پر مطالبہ کر سکتا ہے' اور مشتری ہونے کی حیثیت سے نہ تو بائع کو ثمن ادا کرنے کی ضرورت ہو گی اور نہ ہی بائع ہونے کی حیثیت سے مبیع کی سپردگی کی ضرورت ہو گی' لہٰذا مثال مذکور میں اگر عمرو نے زید سے ایک یونٹ گندم اکتوبر میں سپردگی کی بنیاد پر دس ہزار ڈالر کی خریدی اور آگے خالد کو گیارہ ہزار ڈالر میں وہ گندم فروخت کر دی تو اب عمرو نہ تو زید کو قیمت ادا کرے گا' اور نہ خالد کو مبیع سپرد کرے گا' البتہ ان دو عقدوں کی بنیاد پر ایک ہزار ڈالر نفع کے وصول کر لے گا۔

اب ان معاملات کو نمٹانے کے لئے وہ ادارہ بازار میں ایک کمرہ مخصوص کر دیتا ہے جس کو "کلیرنگ ہاؤس" (CLEARING HOUSE) کہا جاتا ہے

اور بازار میں جتنے معاملات ہوتے ہیں وہ سب اس کلیرنگ ہاؤس میں رجسٹرڈ ہوتے ہیں اور وہ "کلیرنگ ہاؤس" اس بات کا ذمہ دار ہوتا ہے کہ وہ پورے دن میں ہونے والے تمام معاملات کا شام کو تصفیہ کرے گا۔ چنانچہ مثالِ مذکورہ میں اسی روز شام کو اپنے منافع کے ایک ہزار ڈالر "کلیرنگ ہاؤس" سے وصول کر کے اس معاملہ سے الگ ہو جائے گا۔

بہر حال اس ایک عقد پر سپردگی کے مہینے کے آنے تک مسلسل معاملات ہوتے رہتے ہیں اور جب اکتوبر کا مہینہ آئے گا' اس وقت ادارہ کی طرف سے سب سے آخری مشتری کو یہ اطلاع دی جائے گی کہ اب سپردگی کی تاریخ آرہی ہے' اب تمہارا کیا ارادہ ہے؟ کیا تم اس تاریخ پر اس گندم پر قبضہ کرنا چاہو گے یا اس معاملہ کو آگے فروخت کرنا چاہتے ہو؟ اب اگر وہ مشتری اس گندم پر قبضہ کرنے کا خواہش مند ہے تو اس صورت میں بائع وہ گندم معیّن گودام میں پہنچا کر اس کا تصدیق نامہ حاصل کرلے گا اور وہ تصدیق نامہ مال چھڑانے والے (یا مشتری) کے حوالے کر کے اس کی بنیاد پر اس گندم کی قیمت وصول کرلے گا۔

اور اگر آخری مشتری گندم پر قبضہ کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ اس عقد کی بیع کرنا چاہتا ہے تو اس صورت میں یہ آخری مشتری پھر سب سے پہلے بائع کے ہاتھ دوبارہ عقدِ بیع کرے گا اور اب معاملہ کا تصفیہ قیمتِ خرید اور قیمتِ فروخت کے درمیان جو فرق ہوگا' اس فرق کی ادائیگی کی بنیاد پر ہو جائے گا۔ جیسا کہ تاریخِ سپردگی سے پہلے کے معاملات میں ہوا تھا اور اس طرح آخری معاملے تک ادائیگی اور سپردگی نہیں پائی جاتی۔

ان بازاروں کے اکثر معاملات میں یہی دوسری صورت پائی جاتی ہے۔ لہٰذا شاذونادر ہی مبیع کی سپردگی کی صورت پیش آتی ہوگی' جو شاید ایک فیصد ہوگی۔

عام طور پر جو لوگ اس قسم کے معاملات میں حصّہ لیتے ہیں۔ وہ دو قسم کے

ہوتے ہیں۔ ان دونوں میں سے ہر ایک کی اغراض بھی مختلف ہوتی ہیں۔

بعض لوگ وہ ہوتے ہیں جو نفع کی امید پر اپنا روپیہ داؤ پر لگاتے ہیں۔ جن کو اصطلاح میں "مخاطر" (SPECULATOR) کہا جاتا ہے' ان لوگوں کا مقصد اس معاملے کے ذریعہ نہ بیچنا ہوتا ہے' نہ خریدنا' نہ مبیع مقصود ہوتی ہے اور نہ ہی ثمن۔ بلکہ ان کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ قیمتِ خرید اور قیمتِ فروخت کے درمیان جو فرق ہے اس کو بطور نفع کے وصول کریں جیسا کہ ہم نے اوپر تفصیل سے ذکر کیا' چنانچہ یہ لوگ عام طور پر قیمتوں کے اتار' چڑھاؤ کے ماہرین کی بات پر اعتماد کرتے ہوئے مستقبل کا معاملہ اس امید پر کر لیتے ہیں کہ کچھ عرصہ کے بعد جب دام بڑھیں گے اس وقت اس کو زیادہ قیمت پر فروخت کر دیں گے۔ اور اس عقد کے نتیجہ میں ان کو مبیع پر قبضہ اور اس کی سپردگی کی تکلیف میں پڑے بغیر ہی خالص نفع حاصل ہو جائے گا۔ اب بعض اوقات ان کی یہ امیدیں کامیاب ہو جاتی ہیں اور بعض اوقات ناکام ہو جاتی ہیں۔

اور بعض لوگوں کا اس عقد کے ذریعے یہ مقصد ہوتا ہے کہ وہ جو عقد فی الحال کر رہے ہیں' آئندہ زمانۂ مستقبل میں اس کے نفع کی حفاظت کر لی جائے۔ تاکہ آئندہ نقصان سے بچ جائیں۔ جس کو اصطلاح میں "تامین الربح" (HEDGING) کہا جاتا ہے۔

اس کو ایک مثال کے ذریعہ سمجھ لینا زیادہ آسان ہو گا۔ مثلاً زید نے عام بازار سے گندم کی دس ہزار بوریاں' فی بوری پانچ ڈالر کے حساب سے خرید لیں۔ اب یہ ایک عام بیع ہو گئی۔ جس میں قبضہ بھی پایا گیا' لیکن بازار کے حالات دیکھتے ہوئے اس کا خیال یہ ہے کہ وہ تین ماہ بعد یہ گندم بیچ دے گا۔ لیکن زید کو یہ خطرہ بھی ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تین ماہ بعد گندم کے دام گر جائیں جس کی وجہ سے اس کو نقصان ہو جائے۔ مثلاً اگر ایک بوری پر آدھا ڈالر بھی قیمت گر گئی تو اس کو پانچ ہزار ڈالر کا

نقصان ہو جائے گا۔

چنانچہ اس نقصان سے بچنے کے لئے وہ فیوچر مارکیٹ (FUTURE MARKET) جاتا ہے اور یہ گندم عام بازار کے بھاؤ پر تین ماہ بعد کی سپردگی کی بنیاد پر فروخت کر دیتا ہے۔ اس طرح وہ دو عقد کرتا ہے کہ گندم خریدنے کا معاملہ عام بازار میں کرتا ہے اور پھر گندم بیچنے کا معاملہ "فیوچر مارکیٹ" میں کرتا ہے۔ اس طرح ایک معاملہ کے نفع سے دوسرے معاملے کے نقصان کی تلافی کر لیتا ہے۔ لہٰذا اب اگر تین ماہ بعد اس گندم کے دام فی بوری نصف ڈالر کم ہو جائیں تو زید کو پہلے عقد میں پانچ ہزار ڈالر کا نقصان ہو جائے گا' لیکن اسی وقت زید کو دوسرے عقد کے ذریعہ جو اس نے "فیوچر مارکیٹ" میں کیا ہے تقریباً اسی مقدار میں نفع حاصل ہو جائے گا' اس لئے کہ اس صورت میں "فیوچر مارکیٹ" میں بھی اس گندم کے دام نصف ڈالر کے قریب قریب گر جائیں گے۔ چنانچہ اب یہ ہو گا کہ زید نے تین ماہ پہلے "فیوچر مارکیٹ" میں زیادہ دام میں جو گندم بیچی تھی اب وہ اسی گندم کو کم دام پر خرید لے گا اور اس طرح قیمتِ خرید اور قیمتِ فروخت کے درمیان کا جو فرق ہے وہ بحیثیت نفع کے حاصل ہو جائے گا جو تقریباً پانچ ہزار ڈالر ہو گا۔ اس طرح عام بازار میں جو اس نے گندم کا سودا کیا تھا اور اس میں گندم کی قیمت کم ہو جانے کی وجہ سے اس کا نقصان ہوا' اس کی تلافی اس عقد کے نفع سے ہو جائے گی جو اس نے "فیوچر مارکیٹ" میں کیا' مندرجہ ذیل نقشے سے واضح نتیجہ سامنے آجائے گا :

عام بازار	فیوچر بازار
ستمبر : دس ہزار گندم کی بوریاں	دس ہزار گندم کی بوریاں
فی بوری=/۵ ڈالر میں خریدیں	فی بوری=/۵ ڈالر میں فروخت کیں
دسمبر : دس ہزار گندم کی بوریاں	دس ہزار گندم کی بوریاں

فی بوری ۴/۵۰ ڈالر میں فروخت کیں	فی بوری ۴/۵۰ میں خریدیں
نقصان فی بوری ۰۰/۵۰ ڈالر	نفع فی بوری ۰۰/۵۰ ڈالر

اور اگر دسمبر میں گندم کی قیمت فی بوری نصف ڈالر زیادہ ہو جائے تو پھر معاملہ بالکل اس کے برعکس ہو جائے گا، یعنی "فیوچر مارکیٹ" میں تو اس کو نقصان ہوگا اور عام بازار میں نفع ہو جائے گا، دونوں صورتوں میں ایک عقد کے خسارے کو دوسرے عقد کے نفع کے ذریعہ پورا کیا جائے گا۔ "تامین الربح" (HEDGING) کا یہی مطلب ہے۔

بہر حال : یہ فیوچر ٹریڈنگ کا مختصر خلاصہ ہے، اور آجکل تو اس کے معاملات انتہائی پیچیدہ ہو چکے ہیں اور اب ان معاملات کا دائرہ اشیاء سے تجاوز کر کے "کرنسی" اور "اختیارات" تک پھیل چکا ہے، لیکن جو خلاصہ ہم نے اوپر ذکر کیا ہے وہ اس معاملے کی حقیقت سمجھنے اور اس کے بارے میں حکمِ شرعی کے بیان کرنے کے لئے کافی ہے۔

جہاں تک اس کے شرعی حکم کا تعلق ہے تو جو شخص بھی شریعت کے قواعد اور مصالح سے واقفیت رکھتا ہو اس کو اس معاملہ کی مندرجہ بالا تفصیل پر نظر کرنے کے بعد ذرہ برابر تردّد نہیں ہوگا کہ یہ معاملہ شرعاً حرام اور ناجائز ہے اور شریعت کے بہت سے احکام سے متصادم ہے۔

اوّلاً اس لئے کہ اس معاملے میں ایک ایسی چیز کی بیع ہوتی ہے جو ابھی انسان کی ملکیت میں نہیں ہے اور شریعت کا قاعدہ ہے کہ "بیع مالا یملکہ الانسان" جائز نہیں۔ چنانچہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ :

> ایک مرتبہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی شخص میرے پاس

ایسی چیز خریدنے کے لئے آئے جو ابھی میرے پاس نہیں ہے تو کیا میرے لئے جائز ہے کہ میں پہلے اس چیز کا سودا اس سے کر لوں اور پھر بازار سے خرید کر اس کو دیدوں؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ "ایسی چیز مت بیچو جو تمہارے پاس نہیں ہے"۔

(جامع الاصول جلد اول، صفحہ ۴۵۷، بحوالہ نسائی، ترمذی، ابوداود)

اور اس معاملہ میں جو عقدِ بیع مبیع کی سپردگی کی مدّت کے دوران ہوتے ہیں وہ بھی مبیع پر قبضہ کرنے سے پہلے ہی مکمل ہو جاتے ہیں اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

"من اشتریٰ طعامًا فلا یبعه حتیٰ یستوفیه"

(اخرجه البخاری ومسلم)

"جو شخص کوئی غلّہ خریدے وہ اس کو اس وقت تک آگے فروخت نہ کرے جب تک اس پر قبضہ نہ کرلے"۔

بعض لوگوں نے بیع سلم کی بنیاد پر اس معاملے کو جائز قرار دینے کی کوشش کی ہے، لیکن مندرجہ ذیل وجوہ کی بناء پر اس کو بیع سلم کی بنیاد پر جائز قرار دینا درست نہیں۔

(۱) بیع سلم میں پورا ثمن اسی وقت ادا کر دینا واجب ہے، جس کو "رأس مالِ السّلم" کہا جاتا ہے، چنانچہ علامہ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ بیع سلم کے صحیح ہونے کی شرائط ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :

ویقبض الثمن کاملاوقت السّلم قبل التفرق، ھذا الشرط السادس، وھوان یقبض رأس مال السّلم فی مجلس العقد

فان تفرقاقبل ذلك بطل العقد، وبهذا قال ابو حنيفةؒ والشافعیؒ وقال مالکؒ! یجوزان یتأخر قبضه یومین وثلاثة واكثر مالم یکن ذلك شرطا، لانه معاوضة لا تخرج بتأخيرقبضه من ان يكون سلما فاشبه مالم تأخرإلی آخر المجلس، ولنا انه عقد معاوضة لا یجوز فیه شرط تاخیر العوض المطلق ۰ فلا یجوز التفرق فیه قبل القبض كالصرف"

(المغنی لابن قدامه صفحه ٣٣٤ جلد ٤)

"یعنی بیع سلم کے وقت ہی پورے ثمن پر جدا ہونے سے پہلے قبضہ کرلیا جائے۔ یہ بیع سلم کی درستگی کی چھٹی شرط ہے' وہ یہ کہ مجلسِ عقد ہی میں بیع سلم کے رأس المال" پر قبضہ کرلیا جائے' لہٰذا اگر "رأس المال" پر قبضہ کرنے سے پہلے بیع سلم کے عاقدین جدا ہو جائیں تو وہ بیع باطل ہو جائے گی۔ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ البتہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "رأس المال" پر قبضہ کو دو' تین یا زیادہ دنوں تک مؤخر کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ یہ تاخیر عقد کے اندر مشروط نہ ہو' اس لئے کہ یہ "رأس المال" ایک معاوضہ ہے جس پر قبضہ میں تاخیر کرنا اس عقد کو "عقدِ سلم" ہونے سے خارج نہیں کرتا۔ اور یہ تاخیر بالکل ایسی ہے جیسے کوئی شخص مجلسِ عقد کے اختتام تک قبضہ کو مؤخر کردے' اور ہمارے نزدیک (امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک) یہ ایک عقدِ معاوضہ ہے جس میں عوض مطلق کی تاخیر کی شرط جائز نہیں' لہٰذا "عقدِ سلم" میں "بیع صرف" کی طرح قبضہ سے پہلے

جدائی جائز نہیں"۔

مندرجہ بالا تفصیل سے ظاہر ہوا کہ جمہور فقہاء کے نزدیک بیع سلم کے "رأس المال" پر مجلسِ عقد میں قبضہ کرنا "بیع سلم" کے صحیح ہونے کے لئے شرط ہے، البتہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دو، تین روز یا زیادہ کی تاخیر بھی جائز ہے بشرطیکہ صُلبِ عقد میں تاخیر کو بطور شرط نہ قرار دیا گیا ہو۔ لہٰذا اگر صُلبِ عقد میں "رأس المال" کی تاخیر مشروط ہو تو یہ عقد کسی کے نزدیک بھی درست نہ ہو گا۔

لیکن جہاں تک فیوچر والے معاملے کا تعلق ہے اس میں ثمن پر قبضہ کی تاخیر صلب عقد میں مشروط ہوتی ہے۔ لہٰذا ائمہ اربعہ میں سے کسی کے نزدیک بھی یہ معاملہ درست نہیں۔ البتہ اس معاملے کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس میں ثمن کا کچھ حصّہ عقد کے وقت بھی بائع کے قبضہ میں دے دیا جاتا ہے۔ لیکن صرف اتنی بات اس معاملے کے درست ہونے کے لئے کافی نہیں ہے۔ اوّلاً تو اس لئے کہ ثمن کا کچھ حصّہ عقد کے وقت بائع کو دے دینا "بیع سلم" کے صحیح ہونے کے لئے کافی نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا کہ عقد کے وقت پورا ثمن ادا کرنا ضروری ہے۔ دوسرے یہ کہ فیوچر مارکیٹ کی انتظامیہ کے پاس جو رقم رکھوائی جاتی ہے وہ نہ ثمن کا حصّہ ہوتی ہے اور نہ ہی وہ بائع کو دی جاتی ہے بلکہ وہ رقم بطور ودیعت کے فریق ثالث کے پاس اس غرض سے رکھوائی جاتی ہے کہ وہ رقم مشتری کی طرف سے خریداری کے عمل کے پورے کرنے کی ضامن ہو جائے۔

(۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ چونکہ فیوچر والے معاملے میں عقد کے وقت ثمن بائع کو نہیں دیا جاتا ہے بلکہ وہ ثمن مشتری کے ذمّہ دین ہوتا ہے۔ جس طرح مبیع بائع کے ذمّہ واجب ہوتی ہے تو اس صورت میں یہ "بیع الکالئ بالکالئ" ہو جائے گی جو حدیث شریف کی رو سے ممنوع اور ناجائز ہے جیسا کہ حاکم اور بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ :

"نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الكالئ بالكالئ"

(السراج المنیر للعزیزی صفحہ ۳۷۲ جلد ٤)

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع الکالی بالکالی سے منع فرمایا ہے"۔

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مارکیٹ کی انتظامیہ اداء ثمن کی جو گارنٹی دیتی ہے اس گارنٹی کی وجہ سے یہ سمجھا جائے گا کہ گویا ثمن بائع کو دیا جاچکا ہے۔ لیکن یہ توجیہ درست نہیں ہے۔ اس لئے کہ "بیع سلم" کے صحیح ہونے کی شرط یہ ہے کہ ثمن کی بالفعل ادائیگی مجلسِ عقد میں ہو چکی ہو۔ کسی ثالث کی طرف سے اس ثمن کی ادائیگی کی صرف تصدیق اور ضمانت کافی نہیں ہے۔ اس لئے کہ کسی تیسرے شخص کی گارنٹی اس ثمن کو دَین ہونے سے نہیں نکال سکتی۔ لہٰذا یہ دَین کی بیع دَین سے ہو جائے گی جو ناجائز ہے۔

(۳) تیسری وجہ یہ ہے کہ بیع سلم کے صحیح ہونے کی جن شرائط پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے ان میں سے ایک شرط یہ ہے کہ بیع کے وقت "مسلم فیہ" کی تمام صفات مکمل طور پر بیان کر دی جائیں۔ لہٰذا اگر "مسلم فیہ" کے اوصاف ایسے مجہول ہوں اور متردّد ہوں جو آپس میں نزاع کا باعث بن سکتے ہوں تو اس صورت میں کسی کے نزدیک بھی وہ بیع درست نہ ہوگی۔

فیوچر معاملات میں اگرچہ مبیع کے "درجات" بیان کر کے اس کے تمام اوصاف مکمل طور پر واضح کرنا ضروری ہوتے ہیں لیکن عملاً ایسا ہوتا ہے کہ بعض اوقات بائع ایک ہی عقد میں مبیع کے ایک سے زیادہ "درجات" بیان کرتا ہے اور پھر بائع کو یہ اختیار بھی ہوتا ہے کہ ان "درجات" میں سے جس درجہ کی مبیع چاہے وہ مشتری کے سپرد کرے۔ چنانچہ انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا میں ہے :

"FUTURES Market, on the other hand, generally permits trading in a number of grades of the commodity to protect hedger sellers from being "cornered" by speculators buyers who might otherwise insist on delivery of a particul'ar grade whose stocks are small. Since a number of alternative grades can be tendered, the futures market is not suitable fof the acquisition of the physical commodity. For this reason physical delivery of the commodities in fulfillment of the futures contract generally dose not take place, and the contract is usually settled between buyers and sellers by paying the difference between the buying and selling price."

"دوسری طرف مستقبلیات کا بازار اس بات کی گنجائش رکھتا ہے کہ کسی مخصوص جنس کے مختلف گریڈس کی تجارت کی جائے۔ اور اس طرح جو تاجر متوقّع نقصان سے بچنا چاہتے ہیں' ان کو اس خطرہ سے تحفّظ فراہم ہو جاتا ہے کہ سٹہ باز خریداران سے کسی ایسے مخصوص گریڈ کی ادائیگی پر اصرار کریں جس کے ذخائر تھوڑی تعداد میں ہوں' چونکہ مستقبلیات کے بازار میں بہت سے متبادل گریڈس کی پیش کش ممکن ہوتی ہے' اس لئے مستقبلیات کا بازار کسی جنس کو حقیقی طور پر حاصل کرنے کے لئے موزوں نہیں' اس وجہ سے مستقبلیات کے معاہدات کو پورا کرنے کے لئے عموماً اجناس کی حقیقی ادائیگی نہیں کی جاتی' اور خریداروں اور بیچنے والوں کے درمیان معاہدے کا تصفیہ عموماً اس طرح ہوتا ہے کہ وہ آپس میں قیمتِ خرید اور قیمتِ

فروخت کے فرق کا لین دین کر لیتے ہیں"۔

انسائیکلو پیڈیا کی مندرجہ بالا عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس عقد میں بائع کو اس بات کا اختیار ہوتا ہے کہ عقد کے وقت اس مبیع کے جو مختلف اوصاف علی سبیل البدلیت بیان کئے تھے ان میں سے کسی ایک وصف کی مبیع مشتری کے سپرد کردے' مشتری وصف کی اس جہالت سے اس وقت تک دوچار رہتا ہے جب تک وہ مبیع پر قبضہ نہ کرلے۔ مبیع میں اس جیسی جہالت ہر عقدِ بیع کو باطل کر دیتی ہے۔ تو بیعِ سلم یقیناً ایسی جہالت کی وجہ سے باطل ہو جائے گی۔

(۴) چوتھی وجہ یہ ہے کہ "عقود مستقبلیات" میں یہ بات طے شدہ ہے کہ عام طور پر مشتری کا سامان پر قبضہ نہیں پایا جاتا' بلکہ آخری مشتری کو اس بات کا اختیار ہوتا ہے کہ وہ چاہے تو بائع سے سامان اس کے سپرد کر دینے کا مطالبہ کرے' یا چاہے تو دوبارہ وہ سامان اسی بائع کو فروخت کردے۔ اس دوسری صورت میں تصفیہ اس طرح ہوتا ہے کہ خریدنے اور بیچنے کے داموں میں جو فرق ہوتا ہے صرف اس فرق کو وصول کر کے ڈیفرنس برابر کر لیا جاتا ہے۔ یہ تفصیل ابتداء ہی سے عقد کے اندر مشروط ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ شرط عقدِ سلم کو فاسد کر دیتی ہے اور اگر عقدِ سلم میں یہ بات مشروط نہ بھی ہو تب بھی بیعِ سلم میں یہ مسئلہ ہے کہ "مسلم فیہ" کو بائع کے ہاتھ فروخت کرنا جائز نہیں۔ المغنی لابن قدامہ میں ہے :

"وبيع المسلم فيه عن بائعه او من غيره قبل قبضه فاسد"

(المغنی لابن قدامة، صفحه ۳٤۱ جلد ٤)

"مسلم فیہ کو قبضے سے پہلے بائع کے ہاتھ فروخت کرنا' یا کسی دوسرے کے ہاتھ فروخت کرنا فاسد ہے۔ یعنی بیع سلم کو فاسد کر دیتا ہے"۔

(۵) اگر ہم یہ فرض کریں کہ بائع اوّل اور مشتری اوّل کے درمیان جو سب سے پہلے عقد ہوا تھا وہ اپنی تمام شرائط کے ساتھ عقدِ سلم تھا تو اس صورت میں "رَب السّلم" یعنی مشتری اوّل کے لئے جائز نہیں تھا کہ وہ "مسلم فیہ" پر قبضہ کرنے سے پہلے آگے فروخت کردے۔ علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

"واما بیع المسلم فیه قبل قبضه ، فلا نعلم فی تحریمه خلافاً، وقد نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن بیع الطعام قبل قبضه وعن ربح مالم یضمن، ولا نه مبیع لم ید خل فی ضمانه، فلم یجز بیعه کالطعام قبل قبضه"

(المغنی لا بن قدامة جلد ٤ صفحه ٣٤١)

"مسلم فیہ کو قبضہ کرنے سے پہلے آگے فروخت کرنے کی حرمت میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے طعام پر قبضہ کرنے سے پہلے آگے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے' اور جو چیز انسان کے ضمان میں نہ ہو اس کا نفع لینے سے منع فرمایا ہے۔ اور یہاں "مسلم فیہ" قبضہ سے پہلے اس کے ضمان میں نہیں آئی اس لئے طعام کی طرح اس کی بیع بھی قبضہ سے پہلے جائز نہیں"۔

پیچھے "عقود مستقبلیات" کے طریق کار کے بارے میں یہ بات بیان ہو چکی ہے کہ اس میں مبیع کی سپردگی اور حوالگی سے پہلے ایک ہی عقد کے اندر بے شمار سودے ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا "عقود مستقبلیات" کے جواز کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

لہٰذا مندرجہ بالا پانچ وجوہات کی بناء پر اس عقد کو "عقدِ سلم" کہکر جائز نہیں کہا جا سکتا۔

جب اس کو عقدِ سلم کہنا ممکن نہیں تو پھر یہ ایک ایسا عقد ہے جو مستقبل کی کسی تاریخ پر منعقد ہوتا ہے۔ اور تمام فقہاء کا اس پر اجماع ہے کہ عقدِ بیع نہ تو تعلیق کو قبول کرتا ہے اور نہ ہی مستقبل کی کسی تاریخ کی طرف اضافت کو قبول کرتا ہے' لہٰذا "عقود مستقبلیات" میں بیع اوّل جو بائع اول اور مشتری اول کے درمیان ہوئی تھی وہ درست نہیں ہوئی۔ تو پھر اس بیع کی بنیاد پر ہونے والی دوسری بیوع کیسے درست ہونگی؟

فقہی اعتبار سے اس عقد کی ایک اور شکل ہو سکتی ہے وہ یہ کہ اس عقد کو "بیع" نہ کہا جائے بلکہ اس کو "وعدۂ بیع" کہا جائے کہ بائع اس بات کا وعدہ کر رہا ہے کہ وہ فلاں مخصوص سامان کو فلاں تاریخ میں اتنی قیمت پر فروخت کر دے گا اور موعودلہ یعنی مشتری کو یہ حق حاصل ہو جائے گا کہ وہ وعدے کے مطابق معیّن تاریخ پر اس سامان کو معیّن قیمت پر خرید لے' اب یہ مشتری اپنا یہ حق کسی تیسرے آدمی کو فروخت کر دے اور تیسرا آدمی چوتھے کو فروخت کر دے۔ یہاں تک کہ سپردگی کی معیّن تاریخ آجائے۔

لیکن میرے خیال میں اس عقد کی یہ شکل شرعاً اس عقد کے لئے وجہ جواز بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ اس کی کئی وجوہ ہیں۔

○ پہلی وجہ یہ ہے کہ اس عقد کی صورتِ واقعہ اس شکل کے موافق نہیں ہے۔ اس لئے کہ عاقدین فیوچر مارکیٹ میں صرف وعدہ بیع کے لئے نہیں جاتے بلکہ ان عاقدین کا مقصد عقدِ بیع کو یقینی طور پر طے کرنا ہوتا ہے۔ لہٰذا اس عقد کو وعدۂ بیع کہنا درست نہیں۔

○ دوسری وجہ یہ ہے کہ جمہور فقہاء کے نزدیک "وعدہ" محض قضاءً لازم نہیں ہوتا۔ اور جن فقہاء نے وعدہ محض قضاءً لازم کیا ہے انہوں نے کسی شدید ضرورت کے تحت لازم کہا ہے۔ اور یہاں ایسی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

○ تیسرے یہ کہ "مواعدلہ" یعنی مشتری کو مستقبل کی تاریخ میں خریدنے کا جو حق حاصل ہے وہ ایسا حق نہیں ہے جس کو آگے فروخت کرنا یا اس کا عوض لینا جائز ہو۔ اس لئے کہ یہ ایسا حق نہیں ہے جو قضاءً واجب ہو بلکہ یہ "حقِ مجرّد" ہے اور جمہور فقہاء کے نزدیک "حقِ مجرّد" کی بیع چند شرائط کے ساتھ جائز ہے۔ اور وہ شرائط اس عقد میں موجود نہیں۔

بعض اوقات یہ کہا جاتا ہے کہ اگر "عقد مستقبلیات" شرعاً جائز نہیں ہے تو پھر اس کے متبادل کوئی صورت بتائیں جو احکامِ شرعیہ کے مطابق ہو؟

اس کا جواب یہ ہے کہ کسی معاملے کی متبادل صورت تو اس وقت تلاش کی جاتی ہے جب اس معاملے کا مطلوبہ مقصد درست ہو۔ پھر اس مطلوبہ مقصد کے حصول کے لئے شرعی متبادل صورت کو تلاش کیا جاتا ہے۔

جہاں تک "عقود مستقبلیات" کا تعلق ہے تو اس عقد کا کوئی جائز مقصد نہیں ہے جس کو پورا کرنے کے لئے شرعی طریقہ تلاش کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ فیوچر مارکیٹ میں جو معاملات ہوتے ہیں ان سے تجارت مقصود نہیں ہوتی۔ بلکہ نفع کی امید پر اپنا روپیہ داؤ پر لگانا مقصود ہوتا ہے۔ اور یہ مقصد اس عقد کو بیع کے بجائے قِمار (جُوا) سے زیادہ مشابہ کردیتا ہے۔

جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا کہ فیوچر مارکیٹ میں معاملہ کرنے والے دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں :

ایک قسم ان لوگوں کی ہوتی ہے جن کو "مخاطر" (SPECULATOR) (نفع حاصل کرنے کی امید میں رقم کو داؤ پر لگانے والا) کہا جاتا ہے۔ جن کا مقصد نہ تو بیع و شراء ہوتا ہے اور نہ ہی سپردگی اور قبضہ مقصود ہوتا ہے' بلکہ صرف قیمتِ خرید اور قیمتِ فروخت کے درمیان جو فرق ہے اس کو بطور نفع کے حاصل کرلینا ان کا مقصود

ہوتا ہے۔ (دوسرے لفظوں میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ آپس کے ڈیفرنس کو برابر کرلینا ان کا مقصود ہوتا ہے)۔ اب ظاہر ہے کہ یہ غرض اور مقصد ہی غیر شرعی اور ناجائز ہے۔ اس لئے کہ یہ تو تجارت کئے بغیر اور مبیع کو اپنے ضمان میں لئے بغیر نفع کمانا ہو جائے گا۔ جو نصِ صریح کی رو سے حرام ہے۔

فیوچر مارکیٹ میں دوسری قسم ان لوگوں کی ہوتی ہے جن کا مقصد "اپنے نفع کی ضمانت اور حفاظت" ہوتی ہے۔ جس کو عربی میں "تامین الربح" (HEDGING) کہا جاتا ہے یعنی یہ لوگ عام بازار میں ایک چیز خریدتے ہیں لیکن بھاؤ کے اتار چڑھاؤ کے نتیجے میں جو خسارہ محتمل ہوتا ہے اس سے بچنے کے لئے وہ لوگ فیوچر مارکیٹ میں جاکر اسی چیز کا سودا کرلیتے ہیں' جیسا کہ ہم نے اوپر تفصیل سے ذکر کیا۔ لیکن اس قسم کی ضمانت اور حفاظت کی ضرورت ان لوگوں کو ہوتی ہے جو لمبی مدّت کے لئے اشیاء کی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں۔ اس لئے اگر کسی چیز کو خریدنے کے چند روز بعد ہی اس کو بیچنے کا ارادہ ہو تو اس صورت میں نفع کی ضمانت اور حفاظت (تامین الربح) کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لہٰذا جب یہ لوگ کسی چیز کو خریدنے کے بعد زیادہ نفع حاصل کرنے کی خاطر طویل مدّت کے لئے ذخیرہ کرلیتے ہیں' اس وقت ان کو فیوچر مارکیٹ میں جانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اس لئے کہ ان لوگوں کو اس بات کا ڈر ہوتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جس چیز کو خرید کر ہم نے ذخیرہ کیا ہوا ہے کچھ عرصے کے بعد اس کی قیمت کم ہو جائے اور ہمیں بجائے نفع کے نقصان اٹھانا پڑے' چنانچہ یہ اُس خسارے اور نقصان سے بچنے کے لئے فیوچر مارکیٹ میں اس کا سودا کر لیتے ہیں۔ جیرالڈ گولڈ لکھتا ہے کہ :

> "اگر ایک تاجر نے کسی کسان سے دس ہزار بوریاں گندم کی خریدیں پھر فوراً کسی معیّن دام پر اس کو فروخت کرنا چاہے' مثلاً ایک ہفتہ کے اندر اندر اس کو نکالنا چاہے تو ایسے تاجر کو اس

بات کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ فیوچر مارکیٹ میں جا کر نفع کی ضمانت (تامین الربح) کا انتظام کرے' اس لئے کہ اس گندم کی قیمت کم ہو جانے کا جو خطرہ تھا وہ خطرہ اس کی بیع کے فوراً بعد مشتری کی طرف منتقل ہو گیا"۔

لیکن بعض اوقات تاجر اس گندم کو خرید کر فوراً آگے فروخت نہیں کرنا چاہتا بلکہ وہ اس کو ایک معتدبہ مدّت کے لئے اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے' لیکن اس کو خطرہ ہوتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ فروخت کرتے وقت اس کے دام کم ہو جائیں اور اس کی وجہ سے اسے نقصان ہو چنانچہ اس خطرہ سے بچنے کے لئے وہ تاجر فیوچر مارکیٹ میں داخل ہوتا ہے تاکہ اس نے جس منافع کو حاصل کرنے کا ارادہ کیا ہے وہ محفوظ رہے"۔

اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ "فیوچر مارکیٹ" میں داخل ہو کر عقد کرنے کی ضرورت ان تاجروں کو پیش آتی ہے جو مصنوعات اور اشیاء کو ایک معتدبہ مدّت کے لئے اپنے پاس روک کر رکھنا چاہتے ہیں اور یہ لوگ عام طور پر ذخیرہ اندوزی کی نیت سے اشیاء کو روکتے ہیں جو کہ شریعت کے خلاف ہے' لہٰذا جب فیوچر مارکیٹ میں داخل ہونے کا مقصد ہی غیر شرعی ہے تو پھر ہمیں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہئے کہ "فیوچر مارکیٹ" کا شرعی متبادل طریقہ کیا ہو گا؟۔ ہاں! البتہ اگر کوئی واقعی طور پر یہ چاہتا ہے کہ میں ایسی بیع کروں جس کے اندر مجھے مبیع فوراً حوالے کرنے کی ضرورت نہ پڑے تو اس کے لئے شرعی طریقہ "بیع سلم" کا موجود ہے' کتب فقہ میں اس کی جو شرائط ہیں اس کے مطابق وہ "بیع سلم" کر لے۔ اس طرح اس کو فیوچر مارکیٹ میں داخل ہونے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله

ہاؤس فنانسنگ کے جائز طریقے

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط و ترتیب

محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

عرض ناشر

"الطرق المشروعة للتمويل العقاری" کے موضوع پر حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے "اسلامی فقہ اکیڈمی کے لئے عربی میں ایک تفصیلی مقالہ تحریر فرمایا تھا۔ جو "بحوث فی قضایا فقهیة معاصره" میں شائع ہو چکا ہے برادر مکرم مولانا عبداللہ میمن صاحب نے اس کا ترجمہ فرمادیا۔ جو پیش خدمت ہے۔

میمن اسلامک پبلشرز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہاؤس فائنانسنگ کے جائز طریقے

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد النبی الامین وعلی الہ واصحابہ الطاہرین و علی کل من تبعھم باحسان الی یوم الدین اما بعد

"مکان انسان کی بنیادی ضرورت میں داخل ہے اس کے بغیر انسان کے لئے زندگی گزارنا مشکل بلکہ ناممکن ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

والله جعل لكم من بيوتكم سكنا

اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہارے گھر رہنے کی جگہ بنائی۔ (سورۃ النحل : ۸۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ثلاث من السعادة: المراة الصالحة، والمسكن الواسع، والمركب الهنيئى"

تین چیزیں انسان کی نیک بختی کی علامت ہیں۔ نیک بیوی، کشادہ مکان، خوشگوار سواری،"

(کشف الاستار عن زوائد البزار للہیثمی ج ۲ ص ۱۵۶ نمبر ۱۴۱۲)

آج کے دور میں ایک مناسب اور کشادہ مکان کے حصول کے لئے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور خاص طور پر گنجان آبادی والے شہروں میں اور

زیادہ مشکلات پیش آتی ہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ آج کی زندگی بہت پیچیدہ ہو چکی ہے، آبادی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور مہنگائی روز بروز بڑھ رہی ہے اور جو لوگ اپنے نئے مکان خریدنے یا بنوانے کی صلاحیت رکھتے ہیں ان کی تعداد بہت معمولی سی ہے۔

ان حالات کو دیکھتے ہوئے موجودہ دور میں بہت سے بڑے بڑے شہروں میں "ہاؤس فنانسنگ" کے ادارے قائم ہو چکے ہیں جو لوگوں کے لئے مکان خریدنے یا بنوانے کی خدمات انجام دیتے ہیں لیکن ان میں سے اکثر ادارے سودی نظام ہی کے تحت کام کرتے ہیں چنانچہ یہ ادارے ان مقاصد کے لئے اپنے گاہکوں کو قرضے فراہم کرتے ہیں اور پھر ان قرضوں پر ایک متعین شرح سے سود حاصل کرتے ہیں جس شرح پر فریقین معاہدہ کرتے وقت اتفاق کر لیتے ہیں۔

چونکہ یہ معاملہ سود کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اور سود کا معاملہ شریعت اسلامیہ میں ان بڑے محرمات میں داخل ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کریم میں منع فرمایا ہے، اس لئے کسی مسلمان کے لئے مناسب نہیں کہ وہ کوئی ایسا معاملہ کرے جو سودی لین دین پر مشتمل ہو اس لئے علماء پر واجب ہے کہ وہ لوگوں کی سہولت کے لئے ہاؤس فنانسنگ کا کوئی ایسا طریقہ تجویز کریں جو شریعت مطہرہ کے مطابق ہو اور وہ طریقہ سودی نظام پر مشتمل طریقے کا متبادل بھی بن سکے۔

اس مقصد کے لئے ہم اس مقالے میں ہاؤس فنانسنگ کے چند شرعی طریقے بیان کریں گے اور اس میں اس کے جواز کے دلائل اور اس پر عمل کرنے کی صورت میں پیدا ہونے کے نتائج بھی پیش کریں گے واللہ سبحانہ ھو الموفق للصواب۔

اصل بات یہ ہے کہ اسلامی حکومت کی ذمہ داری میں یہ بات داخل ہے کہ وہ عوام سے کسی نفع کا مطالبہ کئے بغیر ان کی بنیادی ضروریات پوری کرے اور وہ ضروریات ان کو فراہم کرے چونکہ مکان بھی ہر انسان کی بنیادی ضرورتوں میں

داخل ہے اس لئے ہر انسان کا یہ حق ہے کہ وہ اپنے مالی وسائل کی حدود میں رہتے ہوئے اس بنیادی ضرورت کو حاصل کرے اور جس شخص کے مالی وسائل تنگ ہیں جس کی وجہ سے نہ تو وہ مکان خرید سکتا ہے اور نہ وہ اپنی جیب سے مکان تعمیر کر سکتا ہے تو اس صورت میں حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ مندرجہ ذیل تین طریقوں سے میں سے کسی ایک طریقے سے اس کی یہ ضرورت پوری کرے نمبر ایک اگر وہ شخص مستحق زکوۃ ہے تو پھر زکوۃ فنڈ سے اس کرتے مدد کتے ہوئے اس کی ضرورت پوری کرے دوسرے یہ کہ صرف واقعی اخراجات کی بنیاد پر اس کو مکان فراہم کرے اور اس پر کسی نفع کا مطالبہ نہ کرے تیسرے یہ کہ حکومت اس شخص کو قرض حسنہ فراہم کرے جس پر اس سے کسی نفع یا سود کا مطالبہ نہ کرے۔

ہاوس فنانسنگ میں یہی تین طریقے اصل الاصول ہیں جو اسلامی روح اور اس اسلامی معاشرے کے مزاج کے بالکل موافق ہیں جو معاشرہ ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور اچھے اور نیک کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کی بنیاد پر قائم ہے اور جس میں دوسرے کی تکلیف کو اپنی تکلیف اور دوسروں کی راحت کو اپنی راحت تصور کیا جاتا ہے اور جس معاشرے میں کمزور کے ساتھ تعاون اور اسکی مدد کی جاتی ہے تاکہ وہ بھی ایک متوسط درجے کی خوشحال زندگی گزار سکے۔

لیکن مسئلہ یہ ہے کہ مندرجہ بالا تین طریقوں یا کسی ایک طریقے پر عمل صرف اس حکومت کے لئے ممکن ہے جس کے پاس ذرائع آمدنی اور وسائل بہت بڑی تعداد میں موجود ہوں اس لئے کہ ان میں سے ہر ایک صورت بہت بھاری رقم چاہتی ہے اور خاص طور پر ہمارے اس دور میں جس میں آبادی بہت زیادہ ہو چکی ہے اور مہنگائی بھی بہت ہو چکی ہے لیکن اسمیں کوئی شک نہیں کہ حکومت اپنے غیر پیداواری اسکیموں اور منصوبوں میں کمی واقع کر کے اس کے لئے بچت کر سکتی ہے اور پھر اس بچت کو ہاوس فنانسنگ میں استعمال کر سکتی ہے اسی طرح ان بھاری

اخراجات میں کمی کر کے بھی ان وسائل کو بڑھایا جا سکتا ہے جن کا مقصد صرف دکھاوا اور خوش عیشی کے سوا کچھ نہیں ہے لیکن ان اخراجات میں کمی کرنے کے باوجود بھی آج مسلم ممالک کی بڑی تعداد اس کی صلاحیت نہیں رکھتی کہ وہ تمام لوگوں کے لئے اس طریقے سے رہائش فراہم کرے۔

لہٰذا ان حالات میں ایسے طریقے اختیار کرنا ضروری ہے جس میں حکومت کو رہائش فراہم کرنے پر نہ تو تبرع محض اختیار کرنا پڑے اور نہ بھاری اخراجات برداشت کرنے پڑیں اور وہ طریقے سود اور دوسرے ممنوعات شرعیہ سے بھی پاک ہوں وہ طریقے مندرجہ ذیل ہیں:

بیع موجل

پہلا طریقہ یہ ہے کہ سرمایہ کار (کمپنی) مکان خرید کر اس کی مالک بن جائے پھر گاہک کو نفع کے ساتھ ادھار فروخت کر دے اور پھر کمپنی گاہک سے عقد میں طے شدہ قسطوں کے مطابق قیمت وصول کرے اور اس میں نفع کا تناسب بیان کئے بغیر بھی ادھار فروختگی کا معاملہ کیا جا سکتا ہے اس صورت میں نفع کے تناسب کی طعیین کا اختیار سرمایہ کار (کمپنی) کو ہوگا اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس ادھار بیع کا معاملہ مرابحہ کے طریقے پر کیا جائے اور عقد کے اندر اس کی صراحت کر دی جائے کہ کمپنی اس مکان پر آنے والے واقعی اخراجات سے اس قدر زائد نفع گاہک سے وصول کرے گی۔

پھر مندرجہ بالا طریقے کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں اولاً یہ کہ اگر عقد کے وقت وہ مکان تیار موجود ہے پھر تو مندرجہ بالا طریقے پر کمپنی وہ مکان خود خرید کر گاہک کو ادھار فروخت کر دے دوسرے یہ کہ عقد کے وقت وہ مکان تیار موجود نہیں ہے بلکہ کمپنی مکان تیار کرنا چاہتی ہے تو اس صورت میں یہ ہو سکتا ہے کہ کمپنی اسی گاہک کو مکان بنانے کے لئے اپنا وکیل مقرر کر دے اس صورت میں تعمیر کمپنی

ہی کی ملکیت میں ہوگی اور گاہک صرف کمپنی کے وکیل کے طور پر اس تعمیر کی نگرانی کرے گا اور تعمیر مکمل ہونے کے بعد کمپنی وہ مکان گاہک کو ادھار فروخت کر دے گی۔

یہ تو وہ صورت ہے جس میں گاہک کمپنی کے ساتھ مکان خریدنے یا تعمیر کرنے میں کسی بھی قسم کے مالی اشتراک کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

البتہ اگر گاہک میں مکان کی خریداری یا تعمیری اخراجات میں نقد رقم لگا کر اشتراک کی صلاحیت تو موجود ہے لیکن اس کے پاس اتنی رقم نہیں ہے کہ وہ اس رقم کے ذریعہ مکان خریدنے یا تعمیر کرنے پر آنے والے تمام اخراجات پورے کر سکے اس لئے گاہک یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی رقم لگانے کے بعد جتنی رقم کی مزید ضرورت ہو صرف اتنی رقم وہ کمپنی سے طلب کرے جیسا کہ آج کل اکثر ہاؤس فنانسنگ کمپنیوں میں یہی طریقہ رائج ہے تو اس کی صورت یہ ہے کہ کمپنی اور گاہک دونوں مل کر مشترک طور پر مکان خریدیں مثلاً اس مکان کی نصف قیمت گاہک ادا کرے اور نصف قیمت کمپنی ادا کرے اور اب یہ مکان دونوں کے درمیان نصف نصف کے اعتبار سے مشترک ہو جائے گا اور پھر کمپنی اپنا نصف حصہ قیمت خرید سے کچھ زیادہ قیمت پر گاہک کو ادھار فروخت کر دے اور قسطوں میں اس سے قیمت وصول کرے۔

اور اگر گاہک پہلے خالی زمین خرید کر پھر اس میں تعمیر کرنا چاہتا ہے اور اس کے پاس کچھ رقم موجود ہے تو اس صورت میں زمین کی خریداری کی حد تک تو وہی طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے جو ہم نے اوپر مکان خریدنے کے سلسلے میں بیان کیا وہ یہ کہ گاہک اور کمپنی دونوں مشترک طور پر زمین خرید لیں اور پھر کمپنی اپنا حصہ گاہک کو زیادہ قیمت پر ادھار فرو[illegible] کر دے۔

اور اگر زمین پہلے سے گاہک کی ملکیت میں موجود ہے یا مندرجہ بالا طریقہ پر زمین اس کی ملکیت میں آچکی ہے اور اب گاہک اس زمین پر ہاؤس فنانسنگ کے

واسطے سے مکان تعمیر کرنا چاہتا ہے (اور گاہک کے پاس کچھ رقم موجود ہے) تو اس صورت میں یہ ممکن ہے کہ کمپنی اور گاہک دونوں مشترک طور پر اس کی تعمیر کریں مثلاً تعمیر پر آنے والے نصف اخراجات گاہک برداشت کرے اور نصف اخراجات کمپنی برداشت کرے اس صورت میں وہ تعمیر گاہک اور کمپنی کے درمیان مشترک ہو جائے گی لہٰذا جب تعمیر مکمل ہو جائے تو اس کے بعد کمپنی اپنا حصہ گاہک کو اپنا نفع لگا کر ادھار فروخت کر دے اور شرعاً مشترک چیز کے ایک شریک کے لئے اپنا حصہ دوسرے شریک کو فروخت کرنا جائز ہے البتہ کسی اجنبی کے ہاتھ فروخت کرنے کے بارے اختلاف ہے علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ دارالمحتار میں فرماتے ہیں۔

"ولو باع احد الشریکین فی البناء حصته لاجنبی لا یجوز ولشریکه جاز"

"کسی عمارت میں دو شریکوں میں سے کسی ایک شریک کے لئے اپنا حصہ اجنبی کے ہاتھ فروخت کرنا جائز نہیں البتہ اپنے شریک کے ہاتھ فروخت کرنا جائز ہے"

اور مندرجہ بالا صورت میں قیمت کی ادائیگی کی ضمانت کے طور پر کمپنی کیلئے جائز ہے کہ وہ گاہک سے رھن کا مطالبہ کرے، اور کمپنی کیلئے یہ بھی جائز ہے کہ وہ مکان کے کاغذات اپنے پاس بطور رھن کے رکھ لے۔

مندرجہ بالا طریقہ شرعاً بالکل بے غبار ہے البتہ کمپنی اس قسم کے معاملات اس وقت تک نہیں کرتی جب تک کمپنی کو اس بات پر مکمل اعتماد نہ ہو جائے کہ جو مکان کمپنی خرید رہی ہے یا کمپنی جس مکان کی تعمیر کر رہی ہے گاہک اس مکان کو ضرور خریدے گا اس لئے کہ اگر کمپنی نے اپنی کثیر رقم خرچ کر کے اس مکان کو خرید لیا اور بعد میں گاہک نے اس کو خریدنے سے انکار کر دیا تو اس صورت میں صرف یہ نہیں کہ کمپنی کا نقصان ہو جائے گا بلکہ پورا نظام ہی سرے سے ناکام ہو جائے گا

اور چونکہ مستقبل کی کسی تاریخ کی طرف نسبت کر کے فروختگی کا معاملہ (FUTURE SALE) کرنا جائز نہیں اس لئے مندرجہ بالا طریقے کو کامیاب بنانے کی یہی صورت ہے کہ گاہک اس بات کی یقین دھانی کرائے کہ وہ اس مکان یا زمین کی خریداری یا تعمیر کے بعد کمپنی کے حصے کو ضرور خرید لے گا۔

گاہک کی طرف سے کمپنی کے حصے کو خریدنے کی یقین دھانی ایک وعدہ کی حیثیت رکھتی ہے، اور اکثر فقہاء کے نزدیک "وعدہ" قضاء لازم نہیں ہوتا لیکن فقہاء کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو "وعدہ" کو دیانۃ اور قضاء دونوں طریقے سے لازم سمجھتی ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور مذہب بھی یہی ہے چنانچہ وہ وعدہ کو لازم قرار دیتے ہیں خاص طور پر اس وقت جب اس وعدہ کی وجہ سے موعود لہ (جس سے وعدہ کیا گیا ہے) کسی مشقت میں پڑ جائے چنانچہ شیخ محمد علیش مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

فالوفاء بالعدة مطلوب بلاخلاف، اختلف فی وجوب القضاء بها علی اربعة اقوال حكاها ابن رشد فی كتاب جامع البيوع، وفی كتاب العارية، وفی كتاب العدة، ونقلها عنه غير واحد فقيل: يقضى بها مطلقا وقيل: لا يقضى بها مطلقا: وقيل: يقضى بها ان كانت علی سبب، وان لم يدخل الموعودله بسبب العدة فی شيی كقولك اريد ان اتزوج ...... فاسلفنی كذا ...... والرابع: يقضى بها ان كانت

على سبب، ودخل للموعود له بسبب العدة في شيئ، وهذا هو المشهور من الاقوال"

(فتح العلی المالک، للشیخ محمد علیش، مسائل الالتزام، ج ۱ص ۲۵۲)

وعدہ پورا کرنا بلا اختلاف مطلوب ہے البتہ قضاء وعدہ پورا کرنے کے واجب ہونے میں اختلاف ہے اور اس کے بارے میں چار اقوال ہیں علامہ ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب جامع البیوع اور کتاب العاریہ اور کتاب العدۃ میں ان اقوال کو ذکر فرمایا ہے اور بہت سے فقہاء نے ان سے نقل کیا ہے پہلا قول ہے کہ اس وعدہ کے مطابق فیصلہ کر دیا جائے گا اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس وعدہ کے مطابق بالکل فیصلہ نہیں کیا جائے گا تیسرا قول یہ ہے کہ اگر اس وعدہ کا کوئی سبب موجود ہو تو قضاء وہ وعدہ لازم ہو جائے گا اگرچہ موعود لہ اس وعدہ کی وجہ سے کسی عمل میں داخل نہ ہو (کوئی کام نہ کیا ہو) مثلاً آپ کسی شخص سے کہیں کہ میرا شادی کرنے کا ارادہ ہے، یا فلاں چیز خریدنے کا ارادہ ہے تم مجھے اتنی رقم قرض دے دو، ...... (اس نے کہا کہ ٹھیک ہے اس کے بعد کسی وجہ سے اس نے شادی کا ارادہ ختم کر دیا یا اس چیز کی خریداری کا ارادہ ختم ہو گیا تب بھی ادھار دینے کے وعدہ کو پورا کرنا لازم ہو گا) چوتھا قول یہ ہے کہ اگر اس وعدہ کا کوئی سبب موجود ہو اور موعود لہ اس وعدہ کی وجہ سے کوئی کام کر بیٹھے تو قضاء اس وعدہ کو پورا کرنا ضروری ہے تمام اقوال میں سے یہ آخری قول زیادہ مشہورہ ہے۔

امام قرافی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قال سحنون : الذی یلزم من الوعد، هدم دارک وانا اسلفک ماتبنی به اوا خرج الی الحج وانا اسلفک او اشتر سلعة او تزوج امراة وانا اسلفک لانک ادخلته بوعدک ی ذلک اما مجرد الوعده فلا یلزم الوفاء به بل الوفاء به من مکارم الا خلاق"

(الفروق للقرافی، الفرق الرابع عشر بعد المائتین، ج ۴ ص ۲۵)

امام سحنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو وعدہ لازم ہو جاتا ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے کسی سے یہ وعدہ کیا کہ تم اپنا مکان گرادو، میں مکان بنانے کے لئے تمہیں قرض فراہم کروں گا، یا یہ کہا کہ تم حج کے لئے چلے جاؤ، میں قرض دوں گا، یا آپ نے کہا کہ تم فلاں چیز خرید لو، یا کسی عورت سے شادی کرلو، میں قرض فراہم کروں گا، ان تمام صورتوں میں وعدہ پورا کرنا لازم ہے اسلئے کہ تم نے اس سے وعدہ کر کے اس کو اس کام میں داخل کیا ورنہ جہاں تک مجرد وعدہ کا تعلق ہے تو اس کو پورا کرنا لازم نہیں ہے البتہ ایسے وعدے کو بھی پورا کرنا مکارم اخلاق میں سے ہے۔

علامہ ابن الشاط رحمۃ اللہ علیہ "الفروق" کے حاشئے میں تحریر فرماتے ہیں:

الصحیح عندی القول بلزوم الوفاء بالوعد مطلقا، فیتعین تاویل ماینا قض ذلک" الخ (حاشیۃ الفروق لابن الشاط، ج ۴ ص ۲۴، ۲۵)

میرے نزدیک صحیح قول یہ ہے کہ مطلقاً ہر وعدے کو پورا کرنا لازم ہے لہٰذا اس اصول کے خلاف جو بات ہوگی اس کی تاویل کی جائے گی۔

اسی طرح متاخرین حنفیہ نے بھی چند مسائل میں "وعدہ" کو قضاء لازم قرار دیا ہے جیسا کہ "بیع بالوفاء" کے مسئلے میں۔ چنانچہ قاضی خان رحمۃ اللہ علیہ "بیع بالوفاء" کے مسئلے میں تحریر فرماتے ہیں:

"وان ذكر البيع من غير شرط، ثم ذكر الشرط على وجه المواعدة جاز البيع، ويلزمه الوفاء بالوعد، لان المواعدة قد تكون لازمة، فتجعل لازمة لحاجة الناس"

(الفتاوی الخانیۃ، فصل فی الشروط المفسدۃ فی البیع ج ۲ ص ۱۳۸)

اگر بیع بغیر شرط کے کی جائے اور اس کے بعد "شرط" کو بطور "وعدہ" کے بیان کر دیا جائے تو بیع جائز ہو جائے گی اور اس وعدہ کو پورا کرنا لازم ہو گا اس لئے کہ باہمی وعدہ کبھی لازم بھی ہوتا ہے لہٰذا اس وعدہ کو لوگوں کی ضرورت کی وجہ سے لازم قرار دیا جائے گا۔"

علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

وفی جامع الفصولين ايضاء:
لوذكرا البيع بلاشرط، ثم ذكرا الشرط على وجه العدة جاز البيع، ولزم ألوفاء، بالوعد، اذالمواعيد قد تكون لازمة، فيجعل لازما لحاجة الناس" (ردالمحتار، باب البیع الفاسد، مطلب فی الشروط الفاسد اذا ذکر بعد العقد، ص ۱۳۵ ج ۴)

"جامع الفصولین" میں بھی یہ عبارت موجود ہے کہ اگر بائع اور مشتری بلا کسی شرط کے بیع کریں اور پھر شرط کو بطور وعدہ کے ذکر کریں تو بیع جائز ہوگی اور اس وعدہ کو پورا کرنا لازم ہوگا اس لئے کہ آپس کے باہمی وعدے بعض اوقات لازم ہو جاتے ہیں لہٰذا یہاں بھی لوگوں کی ضرورت کی بنا، پر لازم قرار دیا جائے گا"

بہرحال مندرجہ بالا عبارات فقہیہ کی بنیاد پر اس قسم کے وعدوں کو قضاء لازم قرار دینا جائز ہے ـــــ لہٰذا زیر بحث مسئلے میں جس ایگریمنٹ پر دونوں فریق کے دستخط ہیں اس ایگریمنٹ کے مطابق گاہک نے جو یہ "وعدہ" کیا ہے کہ زمین یا عمارت میں کمپنی کا جتنا حصہ ہے وہ اس حصے کو خرید لے گا یہ "وعدہ" قضاء اور دیانۃ پورا کرنا لازم ہوگا۔

البتہ یہ ضروری ہے کہ کمپنی کے حصے کی بیع اس وقت ہو جب وہ کمپنی اپنے حصے کی مالک بن جائے اس لئے کہ "بیع" کو زمانہ مستقبل کی طرف منسوب کرنا (FUTURE SALE) جائز نہیں، لہٰذا جب کمپنی اپنے حصے (زمین یا عمارت) کی مالک بن جائے اس وقت کمپنی مستقل "ایجاب و قبول" کے ذریعہ گاہک کے ساتھ بیع کا معاملہ کرے۔

۲۔ شرکت متناقصہ

ہاؤس فنانسنگ کا دوسرا طریقہ "شرکت متناقصہ" پر مبنی ہے جو مندرجہ ذیل نکات پر مشتمل ہوگا:

ا۔ سب سے پہلے گاہک اور کمپنی "شرکت ملک" کی بنیاد پر مکان خریدیں گے، جس کے بعد وہ مکان مشترک ہو جائے گا اور جس فریق نے اس کی خرایدری میں جس تناسب سے رقم لگائی ہوگی اس تناسب سے وہ اس مکان کا مالک ہوگا، لہٰذا اگر دونوں فریقوں نے منصف نصف لگائی ہوگی تو وہ مکان دونوں کے درمیان آدھا آدھا

ہو گا، اور اگر ایک فریق نے ایک تہائی رقم لگائی اور دوسرے فریق نے دو تہائی رقم لگائی تو وہ مکان اسی تناسب سے دونوں کے درمیان مشترک ہو جائے گا۔

۲۔ پھر کمپنی ماہانہ یا سالانہ کرایہ طے کر کے اپنا حصہ اس گاہک کو کرایہ پر دے دی گی۔

۳۔ پھر اس مکان میں کمپنی کا جتنا حصہ ہے اس کو چند متعین حصوں میں مثلاً دس برابر حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

۴۔ اس کے بعد فریقین آپس میں ایک متعین عرصہ (پیریڈ) طے کرلیں (مثلاً چھ ماہ یا سال کا عرصہ) پھر گاہک ہر پیریڈ میں کمپنی کی کل ملکیت کے ایک حصے کو اس کی قیمت ادا کر کے خرید لے گا، مثلاً اس مکان میں کمپنی کا جو حصہ ہے اس کی قیمت دولاکھ روپے ہے، پھر جب اس کو دس حصوں میں تقسیم کر دیا تو ہر ایک حصے کی قیمت بیس ہزار روپے ہوگی۔ لہٰذا گاہک ہر چھ ماہ بعد کمپنی کو بیس ہزار روپے ادا کر کے اس کے ایک ایک حصے کا مالک بنتا رہے گا۔

۵۔ گاہک جس قدر حصے خریدتا رہے گا، اسی حساب سے اس کی ملکیت میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ اور کمپنی کی ملکیت اس مکان میں کم ہوتی چلی جائے گی۔

۶۔ چونکہ گاہک نے کمپنی کا حصہ کرایہ پر لیا ہوا تھا اس لئے جس قدر وہ کمپنی کے حصے خریدتا رہے گا اسی حساب سے کرایہ بھی کم ہوتا چلا جائے گا مثلاً اگر کمپنی کے حصہ کا کایہ ایک ہزار روپے طے ہوا تھا تو گاہک جس قدر حصے خریدے گا ہر حصے کی خرایدری کے بعد ایک سو روپے کرایہ کم ہو جائے گا لہٰذا ایک حصے کی خریداری کے بعد کرایہ نو سو روپے ہو جائے گا اور دو حصوں کی خریداری کے بعد کرایہ آٹھ سو روپے ہو جائے گا۔

۷۔ حتی کہ جب گاہک کمپنی کے دس کے دس حصے خرید لے گا تو وہ پورا مکان گاہک کی ملکیت ہو جائے گا اور س طرح یہ شرکت اور کرایہ داری کے دونوں معاملے بیکوقت اپنے انتہاء کو پہنچ جائیں گے۔

بہرحال، ہاؤس فنانسنگ کا مندرجہ بالا طریقہ تین معاملات پر مشتمل ہے نمبرایک فریقین کے درمیان شرکت ملک کا قیام، نمبردو کمپنی کے حصے کو گاہک کا کرایہ پر لینا نمبرتین کمپنی کے حصے کو مختلف حصوں میں تقسیم کرکے گاہک کے ہاتھ ایک ایک کرکے فروخت کر دینا...... ان تین معاملات کو پہلے علیحد علیحدہ بیان کرنے کے بعد پھر مجموعی لحاظ سے ہاؤس فنانسنگ کے اس طریقے کا شرعی جائزہ لیں گے۔

جہاں تک پہلے معاملے کا تعلق ہے یعنی کمپنی اور گاہک کا مشترکہ طور پر مکان خریدنا تو شرعی لحاظ سے اس میں کوئی قباحت نہیں اس لئے کہ اس خریداری کے نتیجے میں دونوں فریقوں کے درمیان "شرکت ملک" قائم ہو جائے گی اور اس "شرکت ملک" کے فقہاء نے مندرجہ ذیل تعریف کی ہے۔

"شیرکة املک ہئی ان یملک متعدد عینا اودینا بارث الوبیع اورغیرھما"

"شرکت ملک" یہ ہے کہ متعدد افراد وارث یا بیع وغیرہ کے ذریعہ کسی چیز یا دین کے (مشترک طور پر) مالک بن جائیں"

(تنویر الابصار مع ردالمحتار، ج ۳ ص ۳۶۴)

بہرحال، زیر بحث مسئلے میں وہ مکان دونوں کے ماشترک مال سے خریدنے کے نتیجے میں اس کے اندر "شرکت ملک" وجود میں آگئی۔

جہاں تک دوسرے معاملے کا تعلق ہے یعنی اس مکان امیں کمپنی کے حصے کو گاہک کا کرایہ پر لینا تو کرایہ داری کا یہ معاملہ بھی شرعاً جائز ہے، اس لئے مشترکہ چیز کو شریک کے علاوہ دوسرے کو کرایہ پر دینے کے جواز اور عدم جواز میں تو فقہاء کا اختلاف ہے لیکن مشترک چیز کو شریک کو کرایہ پر دینے کے جواز پر فقہاء کا کوئی اختلاف نہیں چنانچہ عالامہ ابن قدامۃ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

ولا تجوز اجارة المشاع لغير الشريک، الا ان یوجر الشریکان معا، وھذا قول ابی حنیفة وزفر، لانه لا یقدر علی تسلیمه فلم تصح اجارته ......

...... واختار ابو حفص العکبری جواز ذلک وقد اوما الیه احمد وھو قول مالک والشافعی وابی یوسف و محمد لانه معلوم یجوز بیعه، فجازت اجارته کالمفروز، ولانه عقد فی ملکه یجوز مع شریکه، فجاز مع غیره"

(المغنی لابن قدامة ج ٦ ص ١٣٧)

مشترک چیز کو شریک کے علاوہ دوسرے کو کرایہ پر دینا جائز نہیں، البتہ اس وقت جائز ہے جب دونوں شریک ایک ساتھ (ایک آدمی کو) کرایہ پر دیں، یہ امام ابو حنیفہ اور امام زفر رحمہما اللہ کا قول ہے ناجائز ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس چیز کے مشترک ہونے کی وجہ سے ایک شریک اپنا حصہ کرایہ دار کے سپرد کرنے پر قادر نہیں ہے، اس لئے یہ اجارہ درست نہیں

البتہ ابو حفص العکبری رحمہ اللہ نے اس اجارہ کے جواز کا قول اختیار کیا ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے جواز کی طرف اشارہ کیا ہے اور امام مالک امام شافعی امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے اس کی وجہ جواز یہ ہے کہ وہ مشترک حصہ معلوم اور متعین ہے اور جب اس متعین حصے کو بیع جائز ہے تو اس کا اجارہ بھی جائز ہونا چاہئے، جیسا کہ علیحدہ کئے ہوئے حصے کی بیع او اجارہ جائز ہوتا ہے، دوسرے کہ وہ شریک اپنی ہی ملک کے اندر

معاملہ کر رہا ہے لہٰذا جس طرح شریک کے ساتھ جائز ہے غیر شریک کے ساتھ بھی جائز ہے۔

علامہ حصکفی رحمۃ اللہ علیہ "در مختار" میں فرماتے ہیں:

"وتفسد (ای ۔ الاجارة) ایضا بالشیوع ...... الا اذا اجر کل نصیبه اوبعضه من شریکه، فیجوز، وجوازه بکل حال"

(الدر المختار مع ج٦ ص ٤٧ و ٤٨)

شرکت کی وجہ سے "اجارہ" فاسد ہو جاتا ہے البتہ اگر مشترکہ چیز کا ایک شریک اپنا کل حصہ یا بعض حصہ دوسرے شریک کو اجارہ پر دے تو یہ جائز ہے، اور اس کی ہر صورت جائز ہے۔

اور چونکہ زیر بحث صورت میں مشترک مکان کا ایک شریک دوسرے شریک کو اپنا حصہ کرایہ پر دیتا ہے اس لئے با جماع فقہاء یہ صورت جائز ہے۔

جہاں تک تیسرے معاملے کا تعلق ہے کہ یعنی کمپنی کا اپنے مشترک حصے کو گاہک کے ہاتھ ایک ایک حصہ کر کے فروخت کرنا، تو یہ معاملہ بھی شرعاً جائز ہے اس لئے اگر اس مکان کی زمین اور عمارت دونوں مبیع میں داخل ہیں تب تو بیع کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں ہے البتہ اگر اس مکان کی صرف عمارت مبیع میں داخل ہے، زمین داخل نہیں، تب اس عمارت کو شریک کے ہاتھ فروخت کرنا بالا جماع جائز ہے لیکن کسی اجنبی کے ہاتھ فروخت کرنے کے جواز میں اختلاف ہے چنانچہ علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ علیہ ردالمحتار میں فرماتے ہیں:۔

"ولو باع احد الشریکین ى البناء حصته لاجنبى، لا یجوز ولشریکه جاز"

(ردالمحتار، کتاب الشرکة، ج ٣ ص ٣٦٥)

"اگر کسی عمارت کے دو شریکوں میں سے ایک شریک اپنا حصہ کسی اجنبی کے ہاتھ فروخت کر دے تو یہ بیع جائز نہیں، البتہ شریک کے ہاتھ فروخت کرنا جائز ہے۔

اور چونکہ زیر بحث مسئلے میں وہ عمارت شریک ہی کے ہاتھ فروخت کی جاتی ہے، اس لئے اس کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں۔

بہرحال، مندرجہ بالا تفصیل سے یہ ظاہر ہو گیا کہ یہ تینوں معاملات یعنی شرکت ملک اجارہ اور بیع ان میں سے ہر ایک فی نفسہ جائز ہے اگر ان معاملات کو مستقل طور پر علیحدہ علیحدہ کیا جائے اور ایک معاملے کے اندر دوسرے معاملے کو مشروط نہ کیا جائے تو ان کے جواز میں کوئی غبار نہیں۔

البتہ اگر یہ معاملات فریقین کے درمیان کسی سابقہ معاہدہ اور ایگریمنٹ کے مطابق انجام پائیں تو اس میں "صفقہ فی صفقۃ" کے اصول کی بنیاد پر یا ایک معاملے کے اندر دوسرے معاملے کے مشروط ہونے کی وجہ سے بظاہر ایسا لگتا ہے کہ "صفقۃ فی صفقہ" ہونے کی وجہ سے یہ تینوں معاملات بھی ناجائز ہو جائیں گے "صفقۃ فی صفقۃ" فقہاء کے نزدیک ناجائز ہے، حتی کہ ان فقہائی کے نزدیک بھی یہ ناجائز ہے کہ جو بیع کے اندر بعض مشروط کے جواز کے قائل ہیں جیسے فقہاء حنابلہ چنانچہ علامہ ابن قدامۃ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"الثانی (ای النوع الثانی من الشرط) فاسد، وهو ثلاثة انواع، احدها ان يشتوط على صاحبه عقدا اخرم، كسيف اوقرض، اوبيع، او اجارة، اوصرف الثمن اوغيره فهذا يبطل ابيع، ويحتمل ان يبطل اليرسط وحده الشهور فى المذهب ان هذا الشرط فاسد، يبطل به البيع، لان النبى صلى

الله علیه وسلم قال : لا یحل بیع وسلف، ولا شرطان فی بیع "قال الترمذی : هذا حدیث صحیح، ولان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن بیعتین فی بیعة، حدیث صحیح و هذا منه، و کذلک کل ما فی معنی ذلک، مثل ان یقول، علی ان تزوجنی بانبتک، او علی ان زوجک ابنتی، فهذا کله لا یصح، قال ابن مسعود : صفقتان فی صفقة ربا : وهذا قول ابی حنیفة والشافعی وجمهور العلماء، وجوزه مالک، وجعل العوض المذکور فی الشرط فاسدا"

(الشرح الکبیر علی المقنع لشمس الدین ابن قدامة، ج ۴ ص ۵۳)
(ذکر الموفق لابن قدامة فی المغنی ج ۴ ص ۲۹۰)

شرط کی دوسری قسم فاسد ہے، اس کی تین صورتیں ہیں ایک صورت یہ ہے کہ فریقین میں سے ایک دوسرے فریقین پر اس معاملے کے ساتھ دوسرے معاملے کو مشروط کر دے، مثلاً مسلم، یا بیع، یا اجارہ کو بیع کے ساتھ مشروط کر دے، یا حاصل ہونے والے ثمن کے ساتھ بیع صرف وغیرہ کو مشروط کر دے تو یہ شرط اس بیع کو باطل کر دے گی اور احتمال اس بات کا بھی ہے کہ صرف شرط باطل ہو جائے (اور بیع درست ہو جائے) لیکن مشہور مذہب یہی ہے کہ یہ شرط فاسد ہے، جو بیع کو باطل کر دے گی، اس لئے کہ حدیث شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیع اور قرض کو جمع کرنا حلال نہیں، اور نہ بیع میں شرط لگانا حلال ہے...... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے بارے میں فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے اس

لئے کہ ایک دوسری حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے کہ نھی عن بیعتین فی بیعۃ" یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع کے اندر دوسری بیع کرنے سے منع فرمایا ہے" یہ حدیث بلاشبہ صحیح ہے اور اوپر بیان کردہ حدیث بھی اس معنی میں ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ وہ شرط جو اس معنی میں ہو وہ بھی اس بیع کو باطل کردے گی مثلاً فریقین میں سے ایک یہ کہے کہ اس شرط پر یہ معاملہ کرتا ہوں کہ تو اپنی بیٹی کی شادی میرے ساتھ کردے، یا اس شرط پر کہ میں اپنی بیٹی کی شادی تمہارے ساتھ کروں گا اور یہ تمام کا تمام صحیح نہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک معاملے کے اندر دوسرا معاملہ داخل کرنا سود ہے، امام حنیفہ" امام شافعی اور جمہور علماء کا بھی یہی قول ہے، البتہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو جائز قرار دیا ہے اور شرط کے اندر جس عوض اور بدل کا ذکر ہے اس کو فاسد قرار دیا ہے۔"

لیکن "صفقۃ فی صفقۃ" کی خرابی اس وقت لازم آئے گی جب ایک عقد کے اندر دوسرا عقد مشوط ہو، جب کہ زیر بحث مسئلے میں فریقین آپس میں یہ وعدہ کرتے ہیں کہ وہ دونوں فلاں تاریخ کو عقد اجارہ کریں گے اور فلاں تاریخ کو عقد بیع کریں گے اور پھر یہ دونوں معاملات اپنے اپنے وقت پر کسی شرط کے بغیر منعقد ہو جائیں تو اس صورت میں "صفقۃ فی صفقۃ" کی خرابی باہر لازم نہیں آئے گی، اس لئے کہ فقہاء کرام نے کئی مسائل میں اور خاص طور پر "بیع بالوفاء" کے مسئلے میں اس کی صراحت کی ہے چنانچہ فتاوی خانیہ کی یہ عبارت پیچھے بھی ذکر کر چکے ہیں کہ:

"وان ذكر البيع من غير شرط ثم ذكر الشرط على وجه المواعدة، جاز البيع، ويلزم الوفاء بالوعد، لان المواعدة قد تكون لازمة، فتجعل لازمة لحاجة الناس

(الفتاوید الخانیہ، ص ۱۳۸ ج ۲)

اگر بیع بغیر کسی شرط کی جائے، اور پھر شرط کو بطور وعدہ کے ذکر کیا جائے، تو بیع جائز ہو جائے گی، اور اس وعدہ کو پورا کرنا لازم ہو گا، اور اس لئے کہ آپس کے وعدے بعض اوقات لازم بھی ہوتے ہیں لہٰذا اس وعدے کو بھی لوگوں کی ضرورت کے لئے لازم قرار دیا جائے گا"

علماء مالکیہ نے بھی "بیع بالوفاء" کے مسئلے میں جس کو وہ "بیع الثنایا" کے نام سے تعبیر کرتے ہیں اس بات کی تصریح کی ہے کہ "بیع بالوفاء" ان کے نزدیک جائز نہیں ہے چنانچہ علامہ حطاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"لایجوز بیع الثنایا، وهو ان یقول ابیعک هذا الملک اوهذه السلعة على ان اتیک بالثمن الی مدة کذا اومتی اتیک به فالبیع مصروف عنی"

(تحریر الاکلام فی مسائل الالتزام، للحطاب ص ۲۳۳)

"بیع الثنایا" جائز نہیں ہے "بیع الثنایا" یہ ہے کہ بائع یہ کہے کہ اپنی یہ ملک یا یہ سامان میں اس شرط پر بیچتا ہوں کہ اگر اتنی مدت کے اندر اندر میں تیرے پاس اس کی قیمت لے آؤں، یا جب بھی میں تیرے پاس اس کی قیمت لے آؤں تو اس وقت یہ بیع مجھ پر واپس لوٹ جائے گی"

البتہ اگر بیع شرط کے بغیر ہو جائے، اس کے بعد مشتری بائع سے یہ وعدہ کرلے کہ جب وہ قیمت لائے گا اس وقت وہ اس کو واپس فروخت کر دے گا اس صورت میں یہ وعدہ درست ہو جائے گا اور مشتری کو یہ وعدہ پورا کرنا لازم ہوگا علامہ حطاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"قال فی معین الحکام : ویجوز للمشتری ان یتطوع للبائع بعد العقد بانه ان جاء الثمن الی اجل کذا، والمبیع له؛ ویلزم المشتری متی جاء بالثمن فی خلال الاجل او عند انقضاء او بعده علی القرب منه ولا یکون للمشتری تفویت فی خلال الاجل، فان فعل ببیع او هبة اوشبه ذلک نقض ان اراده البائع ورد الیه"

(تحریر الکلام للحطاب ص۲۳۹)

معین الحکام میں فرمایا کہ مشتری کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ عقد ہونے کے بعد بائع کو بطور احسان یہ کہے کہ اگر وہ اتنی مدت تک ثمن لے آئے گا تو یہ مبیع اس کی ہو جائے گی لہٰذا اگر مدت کے اندر اندر یا مدت پوری ہونے پر یا مدت پوری ہونے کے فوراً بعد بائع ثمن لے آئے تو مشتری کو اپنا وعدہ پورا کرنا لازم ہوگا اور مشتری کے لئے جائز نہیں کہ وہ مدت کے اندر اس مبیع کو بیع یا ھبہ وغیرہ کے ذریعہ آگے چلتا کر دے اگر مشتری ایسا کرے گا تو اس کا یہ معاملہ ٹوٹ جائے گا بشرطیکہ بائع کا اس کو واپس لینے کا ارادہ ہو اور قیمت واپس کر دے۔

یہ اس وقت ہے جب بیع کسی شرط کے بغیر وجود میں آجائے اور آپس کا وعدہ بیع مکمل ہونے کے بعد کیا جائے ...... بعض فقہاء نے اس کی بھی صراحت کر دی ہے کہ اگر بیع منعقد ہونے سے پہلے بائع اور مشتری آپس میں کوئی وعدہ کرلیں اس کے بعد بیع کسی شرط کے بغیر منعقد کرلیں تو یہ بھی جائز ہے چنانچہ قاضی ابن سماوۃ حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شرطا شرطا فاسدا
قبل العقد، ثم عقدا، لم یبطل العقد
ویبطل لو تقارنا"

(جامع الفصولین، ۲: ۲۳۷)

عاقدین نے عقد بیع سے پہلے آپس میں کوئی شرط فاسد کرلی، اس کے بعد آپس میں عقد بیع کی (اس عقد کے اندر کوئی شرط نہیں لگائی) تو اس صورت میں وہ شرط اس عقد کو باطل نہیں کرے گی البتہ اگر وہ شرط عقد بیع کے اندر ہوتی تو اس صورت میں یہ شرط اس عقد کو باطل کر دیتی"

"بیع بالوفاء" کے مسئلے میں قاضی ابن سماوہ" فرماتے ہیں:

وکذا لوتواضعا الوفاء قبل البیع، ثم عقدا بلاشرط الوفاء فالعقد جائز، ولا عبرة بالمواضعة السابقة" (جامع الفصولین: ۲: ۲۳۷)

اگر عاقدین عقد بیع سے پہلے کوئی وعدہ کرلیں پھر وفاء کی شرط کے بغیر عقد بیع کرلیں تو یہ عقد جائز ہے، اور سابقہ وعدہ کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا"

البتہ علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ نے ردالمحتار میں جامع الفصولین کی اس عبارت کو نقل کرنے کے بعد اس پر اعتراض کیا ہے، وہ فرماتے

ہیں :

فی جامع الفصولین ایضا : لوشرطا شرطا فاسدا" قبل العقد، ثم عقدا، لم یبطل العقد، قلت وینبغی الفساد لو اتفقا علی بناء العقد علیه، کماصرحوا به فی بیع الھزل، کماسیاتی اخر البیوع "
(ردالمحتار ۴ : ۱۳۵)

جامع الفصولین میں ہے کہ اگر عاقدین نے عقد بیع کرنے سے پہلے آپس میں کوئی شرط فاسد ٹھیرالی، پھر عقد کیا تو اس صورت میں یہ عقد باطل نہ ہوگا ...... میں کہتا ہوں کہ اگر عاقدین نے اس عقد کو سابقہ شرط کی بنیاد پر کیا ہے تو اس صورت یہ عقد فاسد ہونا چاہئے جیسا کہ کتاب البیوع کے آخر میں "بیع الھزل" میں اس کی صراحت کی ہے"

لیکن علامہ محمد خالد الاتاسی رحمۃ اللہ علیہ علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ کے اس اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں :

اقول ھذا بحث مصادم للمنقول (ای ماھو منقول فی جامع الفصولین) کما علمت و قیاسه علی بیع الھزل قیاس مع الفارق. فان الھزل کمافی المنار ھوان یراد باشئی مالم یوضع له، ولامایصلح له اللفظ استعارة ونظیره بیع التلجئة وھو کما فی الدر المختار، ان یظھرا عقدا و ھمالا یریدانه وھو لیس ببیع فی الحقیقة، فاذا اتفقاه علی بناء العقد علیه فقد اعترفا بانھما لم

بریدا انشاء بیع اصلا واین ھذا من مسئلتنا؟ .... وعلی کل حال فاتباع المنقول اولی (شرح المجلۃ للاتاسی ۲: ۶۱)

میں کہتا ہوں کہ علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بحث جامع الفصولین کی عبارت سے متصادم ہے جیسا کہ تجھ کو معلوم ہے اور علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ کا اس مسئلہ کو "بیع الھزل" پر قیاس کرنا یہ قیاس مع الفارق ہے اس لئے کہ صاحب منار کے مطابق "ھزل" کا مطلب یہ ہے کہ لفظ بول کر ایسی چیز مراد لی جائے جس کے لئے وہ لفظ وضع نہیں ہوا، اور نہ ہی بطور استعارہ کے اس لفظ کا اس معنٰی پر اطلاق ہوتا ہو، اور اس کی نظیر "بیع التلجئۃ" ہے، در مختار میں "بیع التلجئۃ" کی تعریف یہ کی ہے کہ عاقدین آپس میں کسی عقد کا اظہار کریں جبکہ دونوں کا عقد کرنے کا ارادہ نہ ہو اور یہ حقیقت میں بیع ہی نہیں ہے لہٰذا اگر یہ دونوں عاقدین اس عقد کی بنیاد پر کوئی دوسرا عقد کر لیں تو ایسا کرنا عاقدین کی طرف سے اس بات کا اعتراف ہوگا کہ انہوں نے اصلاً بیع کرنے کا ارادہ ہی نہیں کیا تھا اب ظاہر ہے کہ اس مسئلے کا ہمارے مسئلے سے کیا تعلق ہے۔ بہرحال جامع الفصولین میں ذکر کردہ مسئلے کی اتباع کرنا زیادہ مناسب ہے۔

چنانچہ متاخرین حنفیہ کی ایک جماعت نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ اگر کوئی وعدہ عقد بیع سے بالکل جدا ہو، چاہے وہ عقد بیع سے پہلے کیا جائے، یا بعد میں کیا جائے دونوں صورتوں میں وہ وعدہ اصل عقد بیع کے ساتھ ملحق نہیں ہوگا، اور اس وعدہ کی وجہ سے یہ لازم نہیں آئیگا کہ یہ بیع شرط کے ساتھ ہوئی ہے، اور نہ یہ لازم آئیگا کہ

یہ "صفقۃ فی صفقۃ" ہے لہٰذا اب اس معاملے کے جائز ہونے میں کوئی مانع باقی نہ رہا۔

البتہ ایک اشکال یہ رہ جاتا ہے کہ جس صورت میں بیع سے پہلے آپس میں کوئی وعدہ کر لیا گیا ہو، اس صورت میں اگرچہ ایجاب و قبول کے وقت اس وعدہ کا زبان سے اظہار نہیں کیا جاتا لیکن ظاہر بات ہے کہ وہ وعدہ فریقین کے نزدیک عقد کے وقت ضرور ملحوظ ہوگا اور اسی سابقہ وعدہ کی بنیاد پر عاقدین یہ موجودہ عقد کریں گے، لہٰذا پھر تو زیر بحث معاملہ جس میں عقد بیع سے پہلے آپس کوئی وعدہ ہو گیا ہو اور اس معاملے میں کوئی فرق نہیں رہیگا جس میں صراحتا دوسرا عقد مشروط ہو، اور حکم معاملے کی حقیقت پر ہونا چاہئے اس کی ظاہری صورت پر نہ ہونا چاہئے لہٰذا سابقہ کیا ہوا وعدہ بھی شرط کے درجے میں ہو کر اس بیع کو ناجائز کر دیگا۔

میرے علم کی حد تک اس اشکار کا جواب یہ ہے۔ واللہ اعلم ــــ کہ ان دونوں مسئلوں میں صرف ظاہری اور لفظی فرق نہیں ہے، بلکہ حقیقی طور پر ان دونوں میں باریک فرق ہے وہ یہ کہ اگر ایک عقد دوسرے عقد کے ساتھ مشروط ہو جس کو اصطلاح میں "صفقۃ فی صفقۃ" کہتے ہیں اس میں پہلا عقد مستقل اور قطعی نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ پہلا عقد دوسرے عقد پر اس طرح موقوف ہوتا ہے کہ یہ اس کے بغیر مکمل ہی نہیں ہو سکتا جس طرح ایک معلق عقد ہوتا ہے۔

لہٰذا جب بائع نے مشتری سے کہا کہ میں یہ مکان تمہیں اس شرط پر بیچتا ہوں کہ تم اپنا فلاں مکان مجھے اتنے کرایہ پر دوگے، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ بیع آئندہ ہونے والے اجارہ پر موقوف رہیگی اور جب عقد کسی آئندہ کے معاملے پر موقوف ہو تو اس صورت میں اس عقد کو مستقل عقد نہیں کہا جائیگا۔ بلکہ عقد معلق کہا جائیگا۔ اور عقود معارضہ میں تعلیق جائز نہیں۔

اور اگر اس بیع کو نافذ کر دیں، اس کے بعد مشتری عقد اجارہ کرنے سے انکار کر دے، تو اس صورت میں عقد بیع خود بخود کالعدم ہو جائیگا اس لئے کہ عقد

بیع تو عقد اجارہ کے ساتھ مشروط تھا۔ اور قاعدہ یہ ہے کہ جب شرط فوت ہو جائے تو مشروط خود بخود فوت ہو جائیگا۔

لہٰذا جب ایک عقد دوسرے عقد کے ساتھ مشروط ہو، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عقد اول عقد ثانی کے ساتھ معلق ہو جائیگا، گویا بائع نے مشتری سے یہ کہا کہ اگر تم اپنا فلاں مکان مجھے اتنے کرایہ پر دو گے تو میں اپنا یہ مکان تمہیں اتنے پر فروخت کر دونگا ظاہر یہ کہ یہ عقد کسی امام کے نزدیک بھی جائز نہیں۔ اس لئے کہ بیع تعلیق کو قبول نہیں کرتی ہے۔

بر خلاف اس کے کہ بائع اور مشتری ابتداء ہی عقد اجارہ کو بطور ایک وعدہ کے طے کر لیں۔ پھر مطلق غیر مشروط طور پر عقد بیع کریں تو اس صورت میں یہ عقد بیع مستقل اور غیر مشروط ہوگی اور عقد اجارہ پر موقوف نہیں ہوگی۔ لہٰذا اگر عقد بیع مکمل ہو جانے کے بعد مشتری عقد اجارہ کرنے سے انکار کر دے تو اس صورت میں عقد بیع پر کوئی اثر نہیں پڑیگا، عقد بیع اپنی جگہ پر مکمل اور درست ہو جائیگی۔

زیادہ سے زیادہ یہ کہا جائیگا کہ چونکہ وعدہ پورا کرنا بھی لازم ہوتا ہے، اس لئے مشتری کو اس بات پر مجبور کیا جائیگا کہ وہ اپنے وعدے کو پورا کرے، اس لئے کہ اس نے اس وعدے کے ذریعے بائع کو اس بیع پر آمادہ کیا ہے چنانچہ مالکیہ کے نزدیک قضاً بھی اس وعدے کو پورا کرنا مشتری کے ذمے ضروری ہے البتہ اس وعدے کا اس بیع پر کوئی اثر نہیں پڑیگا جو بیع غیر مشروط طور پر ہوئی ہے لہٰذا اگر مشتری اپنا وعدہ پورا نہ بھی کرے تب بھی بیع اپنی جگہ پر تام سمجھی جائیگی۔

اس تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اگر بیع کے اندر کوئی دوسرا عقد مشروط ہو تو اس صورت میں وہ عقد مکمل ہونے اور فسخ ہونے کے درمیان متردد رہتا ہے، اور اس تردد کی وجہ سے اس عقد کے اندر فساد آجائیگا۔ بخلاف اس کے کہ بیع تو مطلق اور غیر مشروط ہو۔ البتہ اس بیع سے پہلے عاقدین آپس میں کوئی وعدہ

کرلیں، تو اس صورت میں اس بیع کے مکمل ہونے میں کوئی تردد باقی نہیں رہیگا، وہ ہر حال میں مکمل ہو جائیگی زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ جن حضرات فقہاء کے نزدیک وعدے کو پورا کرنا لازم ہوتا ہے، ان کے نزدیک اس سابقہ وعدے کو پورا کرنا مشتری کے ذمے لازم ہوگا۔

بہرحال: شرکۃ متناقصہ "کا جائز اور بے غبار طریقہ یہ ہے کہ تینوں معاملات اپنے اپنے اوقات میں دوسرے معاملے سے بالکل علیحدہ علیحدہ کئے جائیں اور ایک عقد دوسرے عقد کے ساتھ مشروط نہ ہو، ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ عاقدین کے درمیان وعدہ اور ایگریمنٹ ہو جائے جس کے تحت آئندہ کے معاملات طے پائیں۔

چنانچہ عاقدین (گاہک اور کمپنی) اس بات پر اتفاق کرلیں کہ فلاں مکان دونوں مل کر مشترکہ طور پر خریدیں گے، اور پھر کمپنی اپنا حصہ گاہک کو کرایہ پر دیدیگی پھر گاہک کمپنی کے حصے کو مختلف قسطوں میں خریدلے گا حتی کہ گاہک اس پورے مکان کا مالک ہو جائیگا۔

لیکن یہ ضروری ہے کہ گاہک اور کمپنی کے درمیان یہ معاہدہ صرف وعدہ کی شکل میں ہو، اور ہر عقد اپنے اپنے وقت پر مستقل ایجاب وقبول کے ساتھ کیا جائے۔ اس صورت میں یہ عقد غیر مشروط ہوگا لہذا کرایہ داری میں بیع کا معاملہ مشروط نہ ہوگا اور نہ بیع کے اندر کرایہ داری کا معاملہ مشروط ہوگا۔

واللہ اعلم بالصواب ۔

غیر سودی کاؤنٹر

یعنی پی ایل ایس اکاؤنٹ کی حقیقت

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط و ترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

عرض ناشر

۱۹۸۱ء میں جب حکومت نے بلاسود بینکاری کا آغاز کرتے ہوئے تمام بنکوں میں ''پی۔ایل۔ایس'' یعنی پروفٹ اینڈ لوس شیرنگ (نفع نقصان کی شرکت کا کھاتہ) جاری کر دیا گیا۔ اور اس کے لئے ''غیر سودی کاونٹرز'' کھول دیئے گئے۔ چونکہ اس کا طریقہ کار تمام تر سودی بنیادوں پر تھا۔ اس لئے حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے اس کھاتے کی حقیقت لوگوں کے سامنے واضح کرنے کے لئے یہ مضمون تحریر فرمایا۔ جس میں یہ بتا دیا کہ یہ اکاؤنٹ اور کھاتہ بھی سودی کھاتہ ہے اس میں رقم رکھوا کر نفع لینا جائز نہیں۔

میمن اسلامک پبلشرز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غیر سُودی کاؤنٹرز

یکم جنوری ۱۹۸۱ء سے حکومت نے بلا سُود بینکاری کے آغاز کا اعلان کیا ہے' اور ہر بینک میں "غیر سُودی کاؤنٹر" کھول دیئے گئے ہیں' حکومت کا کہنا ہے کہ یہ "بلا سُود بینکاری" کی طرف پہلا قدم ہے اور آئندہ بینکنگ کے پورے نظام کو رفتہ رفتہ غیر سُودی نظام میں تبدیل کردیا جائیگا۔

سُود جیسی لعنت سے جلد از جلد چھٹکارا حاصل کرنا ایک اسلامی حکومت کا اہم ترین فریضہ ہے' اور جس دن ہماری معیشت اس شیطانی چکّر سے نجات پا گئی' وہ نہ صرف پاکستان' بلکہ پوری انسانیت کے لئے روزِ سعید ہو گا۔ موجودہ حکومت نے بار بار اپنے اس عزم کا اعلان کیا ہے کہ وہ ملکی معیشت کو غیر سُودی بنیادوں پر استوار کرنا چاہتی ہے' اور ایک ایسے ماحول میں جہاں بینکوں کے سُود کو حلال طیب قرار دینے کی شرمناک کوششیں جاری رہی ہیں' حکومت کی طرف سے اس عزم کے

اظہار کو بھی مسلمانوں نے غنیمت سمجھا، اور اس نیک کام کی طرف جو قدم بھی آگے بڑھایا جائے اُسے ماضی کے مقابلے میں مستحسن ہی قرار دیا جائے گا، اس لئے ان نئے "غیر سُودی کاؤنٹروں" کے افتتاح کے بعد مسلمانوں کی خاصی بڑی تعداد نے اُسے خوش آمدید کہا اور اپنے اکاؤنٹ ان کاؤنٹروں میں کھلوانے شروع کردیئے۔

ذاتی طور پر اگرچہ ہمیں اس طریق کار سے شدید اختلاف تھا کہ سُودی اور غیر سُودی کاؤنٹر متوازی طور پر ساتھ ساتھ چلائے جائیں، مگر جب ان کاؤنٹروں کا افتتاح ہوا تو اس اقدام کو ماضی کے مقابلے میں بہرحال غنیمت سمجھتے ہوئے ہمارا فوری اور پہلا تأثر یہ تھا کہ ان کاؤنٹروں کو کامیاب بنانے کی کوشش کرنی چاہئے، کیونکہ عرصۂ دراز کی تمنّاؤں اور جدوجہد کے بعد اس کام کا آغاز ہو رہا ہے جس کے انتظار میں ایک تہائی صدی بیت گئی ہے، خیال یہ تھا کہ حکمتِ عملی خواہ کیسی ہو، لیکن غیر سُودی بنکاری کا قیام بہرصورت ایک ایسا نیک کام ہے جس میں تعاون خیر ہی خیر ہے، چنانچہ اس کارِ خیر میں تعاون اور حصّہ داری کے جذبے کے ساتھ ہم نے اس کی اسکیم کا مطالعہ کیا۔ لیکن افسوس اور شدید افسوس، حسرت اور شدید حسرت اس بات کی ہے کہ ان کاؤنٹروں کے تفصیلی طریقِ کار کو دیکھنے کے بعد یہ جذبہ بڑی حد تک سرد پڑگیا۔

یکم جنوری ۱۹۸۱ء کے بعد اطراف واکناف سے تحریری اور زبانی طور پر ہم سے یہ سوال کیا جارہا ہے کہ کیا ان کاؤنٹروں سے واقعۃً سُود ختم ہوگیا ہے؟ اور کیا ایک مسلمان سُود کے کسی خطرے کے بغیر ان کاؤنٹروں میں رقم رکھوا سکتا ہے؟

ان سوالات کا علیٰ وجہ البصیرت جواب دینے کے لئے جب ہم نے اس اسکیم کا مطالعہ کیا جو یکم جنوری ۱۹۸۱ء سے نافذ کی گئی ہے، اور اس کے طریقِ کار کا جائزہ لیا تو اندازہ ہوا کہ سُود کی آغوش میں پرورش پائی ہوئی ذہنیت اتنی آسانی سے اس نجاست کا خاتمہ کرنے کے لئے تیار نہیں، بلکہ وہ اس پر تھوڑا سا عطر چھڑک کر

اور کچھ خوش نما پالش کر کے کچھ مزید عرصے تک کام چلانا چاہتی ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو ابھی نہ صرف اور انتظار کرنا ہوگا' بلکہ سُود کی گرتی ہوئی دیوار کو۔ جو انشاء اللہ بالآخر گر کر رہے گی۔ صحیح طرح ڈھانے کے لئے ابھی اور جدوجہد کرنی ہوگی۔

چونکہ عام طور پر مسلمانوں بلکہ بیشتر علماء کو بھی اس نئی اسکیم کی تفصیلات پہنچ نہیں سکیں' اس لئے ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اپنے علم و بصیرت کی حد تک اس اسکیم پر تبصرہ پیش کریں' تاکہ حکومت' عوام اور علماء اس کی روشنی میں راہ عمل طے کر سکیں:

بینکوں کو غیر سُودی نظام پر کس طرح چلایا جائے؟ اور معیشت کے لئے سُود کی متبادل اساس کیا ہو؟ اس مسئلے پر مدّتِ دراز سے عالمِ اسلام کے مختلف حصّوں میں سوچا جارہا ہے اور اس پر بہت سا علمی اور تحقیقی کام ہو چکا ہے' فکر و تحقیق کی ان تمام کاوشوں کو سامنے رکھنے کے بعد ایک بات تقریباً تمام تجاویز میں مشترک نظر آتی ہے' اور وہ یہ کہ سُود کے اصل متبادل طریقے صرف دو ہیں : ایک نفع و نقصان کی تقسیم یعنی شرکت یا مضاربت اور دوسرے قرض حسن۔

لہٰذا سُود کو ختم کرنے کے بعد بنکاری کا سارا نظام بنیادی طور سے انہیں دو طریقوں پر مبنی ہونا چاہئے۔ البتہ بینک کو بعض ایسے کام بھی کرنے پڑتے ہیں جن کی انجام دہی کے لئے نہ وہ شرکت و مضاربت کا طریقہ اپنا سکتا ہے' اور نہ قرضِ حَسن کا۔ ایسے مقامات پر جُزوی طور سے کچھ دوسرے طریقے بھی مختلف حضرات نے تجویز کئے ہیں' یہ طریقے پورے نظامِ بنکاری کی بنیاد نہیں بن سکتے' بلکہ انھیں استثنائی یا عُبوری طور پر اختیار کیا جاسکتا ہے۔

بلاسُود بنکاری پر اب تک جو علمی اور تحقیقی کام سامنے آیا ہے' ان میں

احقر کی معلومات کی حد تک سب سے زیادہ جامع، مفصّل اور حقیقی رپورٹ وہ ہے جو اسلامی نظریاتی کونسل نے علماء کرام اور ماہرینِ معاشیات وبنکاری کی مدد سے مرتب کی ہے اور اب منظرِعام پر آچکی ہے۔ اس رپورٹ کا حاصل بھی یہی ہے کہ بلاسود بنکاری کی اصل بنیاد نفع ونقصان کی تقسیم پر قائم ہوگی، اور بینک کا بیشتر کاروبار شرکت یا مضاربت پر مبنی ہوگا، البتہ جن کاموں میں شرکت یا مضاربت کارآمد نہیں ہوسکتی، وہاں کے لئے اس رپورٹ میں کچھ اور متبادل راستے بھی تجویز کیے گئے ہیں جنھیں بوقتِ ضرورت عُبوری دور میں اختیار کیا جاسکتا ہے، انھی متبادل راستوں میں ایک متبادل راستہ وہ ہے جِسے اس رپورٹ میں "بیعِ مؤجّل" کا نام دیا گیا ہے۔

اس طریقِ کار کا خلاصہ اس طرح سمجھئے کہ مثلاً ایک کاشتکار ٹریکٹر خریدنا چاہتا ہے لیکن اس کے پاس رقم نہیں ہے، بحالاتِ موجودہ ایسے شخص کو بینک سُود پر قرض دیتا ہے، یہاں سُود کے بجائے شرکت یا مضاربت اس لئے نہیں چل سکتی کہ کاشتکار ٹریکٹر تجارت کی غرض سے نہیں، بلکہ اپنے کھیت میں استعمال کے لئے خریدنا چاہتا ہے۔ اس صورتِ حال کا مثالی حل تو یہ ہے کہ بینک ایسے اشخاص کو قرضِ حَسن فراہم کرے، لیکن جب تک بینکوں کی مالی پوزیشن اتنی مستحکم ہو کہ وہ اپنا روپیہ قرضِ حَسن کے طور پر دے سکیں، اس وقت تک کے لئے یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ بینک کاشتکار کو روپیہ دینے کے بجائے ٹریکٹر خرید کر اُدھار قیمت پر دے دے، اور اپنا کچھ منافع رکھ کر اس کی قیمت متعین کرے اور کاشتکار کو اس بات کی مہلت دے کہ وہ بینک کو ٹریکٹر کی مقررہ قیمت کچھ عرصے کے بعد ادا کردے۔ اس طریقے کو اسلامی کونسل کی رپورٹ میں "بیعِ مؤجّل" کا نام دیا گیا ہے، اور اس میں بینک نے ٹریکٹر کی بازاری قیمت پر جو منافع رکھا ہے اسے معاشی اصطلاح میں "مارک اپ" کہا جاتا ہے۔

یہ سُود سے بچاؤ کا کوئی مثالی طریقہ تو نہیں ہے، لیکن چونکہ مذکورہ صورت میں بینک ٹریکٹر کو اپنی ملکیت، اپنے قبضے اور ضمان (RISK) میں لانے کے بعد

فروخت کرتا ہے' اس لئے فقہی اعتبار سے یہ نفع سود نہیں ہوتا' اور فقہائے کرام نے خاص شرائط کے ساتھ اس کی اجازت دی ہے' چنانچہ جن مقامات پر بینک کے سامنے فی الحال کوئی متبادل راستہ نہیں ہے' وہاں کونسل کی رپورٹ میں یہ طریقِ کار اختیار کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے' جس کا حاصل صرف اس قدر ہے کہ ضرورت کے مواقع پر صریح سُود سے بچنے کے لئے' یہ طریقِ کار اختیار کرلیا جائے' لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ اس طریقِ کار کو سُود کی روح باقی رکھنے کا ایک قانونی حیلہ بنا کر بنکاری نظام کی پوری عمارت "مارک اپ" کی بنیاد پر کھڑی کردی جائے۔ چنانچہ کونسل کی مذکورہ رپورٹ میں جہاں سُود کے متبادل طریقوں میں ایک طریقہ "بیعِ مؤجّل" مقرر کیا گیا ہے' وہاں پوری صراحت کے ساتھ یہ بات بھی واضح کردی گئی ہے کہ اس طریقِ کار کو کن حدود میں استعمال کرنا چاہئے۔ رپورٹ کے تمہیدی نکات میں لکھا ہے کہ :

> "کونسل اس امر کو ابتدا ہی میں واضح کردینا ضروری سمجھتی ہے کہ اسلام کے اقتصادی نظام میں سُود کا مثالی متبادل حل "نفع ونقصان میں شرکت" یا قرضِ حَسن کی صورت میں سرمائے کی فراہمی ہے۔ اگرچہ اس رپورٹ میں پیش کردہ سفارشات بڑی حد تک نفع ونقصان میں شرکت کے اصول پر مبنی ہیں لیکن بعض سفارشات میں کچھ دوسرے متبادل طریقے مثلاً پٹہ داری' ملکیتی کرایہ داری' بیع مؤجّل' سرمایہ کاری بذریعہ نیلام بھی اپنائے گئے ہیں .... اگرچہ یہ متبادل طریقے جس صورت میں زیرِ نظر رپورٹ میں پیش کئے گئے ہیں' سُود کے عنصر سے پاک ہیں' تاہم اسلام کے مثالی اقتصادی نظام کے نقطۂ نظر سے یہ صرف "دوسرا متبادل حَل" ہیں۔ اس کے

علاوہ یہ خطرہ بھی موجود ہے کہ یہ طریقے بالآخر سُودی لین دین اور اس سے متعلقہ برائیوں کے از سرِ نو رواج کے لئے چور دروازے کے طور پر استعمال ہونے لگیں۔ لہٰذا یہ امر ضروری ہے کہ ان طریقوں کا استعمال کم سے کم حد تک صرف ان صورتوں اور خاص حالات میں کیا جائے جہاں اس کے سوا چارہ نہ ہو' اور اس بات کی ہرگز اجازت نہ دی جائے کہ یہ طریقے سرمایہ کاری کے عام معمول کی حیثیت اختیار کرلیں"۔

(خاتمۂ سُود پر اسلامی نظریاتی کونسل کی اردو رپورٹ صفحہ ۱۳)

نیز "بیعِ مؤجّل" کے طریقے کی وضاحت کرتے ہوئے آگے پھر لکھا ہے کہ

"اگرچہ اسلامی شریعت کے مطابق سرمایہ کاری کے اس طریقے کا جواز موجود ہے' تاہم بلا امتیاز اسے ہرجگہ کام میں لانا دانش مندی سے بعید ہوگا' کیونکہ اس کے بے جا استعمال سے خطرہ ہے کہ سودی لین دین کے از سرِنو رواج کے لئے چور دروازہ کُھل جائے گا۔ لہٰذا ایسی احتیاطی تدابیر اختیار کی جانی چاہئیں کہ یہ طریقہ صرف ان صورتوں میں استعمال ہو جہاں اس کے سوا چارہ نہ ہو"۔

(ایضاً صفحہ ۲۶ فقرہ ۱/۱۷)

اس پس منظر کو ذہن میں رکھتے ہوئے جب ہم یکم جنوری سے نافذ ہونے والی اسکیم کا جائزہ لیتے ہیں تو نقشہ بالکل برعکس نظر آتا ہے۔ اس اسکیم میں نہ صرف یہ کہ "مارک اپ" ہی کو غیر سُودی کاؤنٹرز کے کاروبار کی اصل بنیاد قرار دے دیا گیا' بلکہ "مارک اپ" کے طریقِ کار میں ان شرائط کا بھی لحاظ نظر نہیں آتا

جو اس "مارک اپ" کو محدود فقہی جواز عطا کرسکتی تھیں، چنانچہ اس میں مندرجہ ذیل سنگین خرابیاں نظر آتی ہیں :

(۱) "بیع مؤجّل" کے جواز کے لئے لازمی شرط یہ ہے کہ بائع جو چیز فروخت کررہا ہے وہ اس کے قبضے میں آچکی ہو۔ اسلامی شریعت کا یہ معروف اصول ہے کہ جو چیز کسی انسان کے قبضے میں نہ آئی ہو اور جس کا کوئی خطرہ (RISK) انسان نے قبول نہ کیا ہو اُسے آگے فروخت کرکے اس پر نفع حاصل کرنا جائز نہیں، اور زیرِ نظر اسکیم میں "فروخت شدہ" چیز کے بینک کے قبضے میں آنے کا کوئی تذکرہ نہیں بلکہ یہ صراحت کی گئی ہے کہ بینک "مارک اپ اسکیم" کے تحت کوئی چیز مثلاً چاول اپنے گاھک کو فراہم نہیں کرے گا، بلکہ اس کو چاول کی بازاری قیمت دے گا، جس کے ذریعے وہ بازار سے چاول خرید لے گا، اور اسکیم کے الفاظ یہ ہیں :

> "جن اشیاء کے حصول کے لئے بینک کی طرف سے رقم فراہم کی گئی ہے، ان کے بارے میں یہ سمجھا جائے گا کہ وہ بینک نے اپنی فراہم کردہ رقم کے معاوضے میں بازار سے خریدلی ہیں، اور پھر انہیں نوّے دن کے بعد واجب الاداء زائد قیمت پر ان اداروں کے ہاتھ فروخت کردیا ہے (جو اس سے رقم لینے آئے ہیں)"۔

(اسٹیٹ بینک نیوز کیم جنوری ۱۹۸۱ء صفحہ ۹)

اس میں اس بات کا کوئی تذکرہ نہیں ہے کہ وہ اشیاء بینک کی ملکیت اور اس کے قبضے میں کب اور کس طرح آئیں گی؟ اور محض کسی شخص کو کوئی رقم دے دینے سے یہ کیسے سمجھ لیا جائے کہ جو چیز وہ خریدنا چاہ رہا ہے وہ پہلے بینک نے خریدی اور پھر اس کے ہاتھ بیچ دی ہے؟ صرف کاغذ پر کوئی بات فرض کرلینے سے وہ حقیقت کیسے بن سکتی ہے، جب تک اس کا صحیح طریقِ کار اختیار نہ کیا جائے۔ زیادہ سے

زیادہ جو بات ہو سکتی ہے وہ یہ کہ بینک پہلے اس ادارے کو اپنا وکیل (AGENT) بنائے کہ وہ مطلوبہ چیز بینک کی طرف سے خرید لے' اور جب وہ خرید کر بینک کے وکیل کی حیثیت سے اس پر قبضہ کرلے تو پھر بینک اسے فروخت کردے۔ لیکن اول تو اس طریقِ کار کی صراحت ہونی چاہئے' دوسرے یہ بات بھی واضح ہونی چاہئے کہ جب تک وہ ادارہ مطلوبہ چیز خرید کر اس پر بینک کی طرف سے قبضہ نہیں کرلے گا' بینک کی فراہم کی ہوئی رقم اس کے ذمّے قرض نہیں ہوگی بلکہ اس کے پاس بینک کی امانت ہوگی۔ یہاں نہ صرف یہ کہ اس قسم کے کسی طریق کار کا کوئی ذکر نہیں' بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ چاول وغیرہ کی خریداری کے لئے بینک نے جو رقمیں رائس کارپوریشن کو پہلے سے دی ہوئی تھیں' ۲۸ر مارچ کو یہ سمجھا جائے گا کہ کارپوریشن نے وہ رقمیں سُود کے ساتھ بینک کو واپس کردی ہیں' اور پھر بینک نے اسی روز وہ رقمیں دوبارہ کارپوریشن کو "مارک اپ" کی بنیاد پر دے دی ہیں' اور جس جنس کی خریداری کے لئے وہ قرضے دیئے گئے تھے' یہ سمجھا جائے گا کہ وہ بینک نے خرید لی ہے' اور پھر کارپوریشن کو "مارک اپ" کی بنیاد پر بیچ دی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جن رقموں سے کارپوریشن پہلے چاول وغیرہ خرید چکی ہے اور شاید خرید کر آگے فروخت بھی کرچکی ہے اس کے بارے میں کون سی منطق کی رُو سے یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ وہ بینک نے خرید کر دوبارہ کارپوریشن کو بیچی ہے؟

اس سے یہ بات واضح طور پر مترشّح ہوتی ہے کہ "بیعِ مؤجّل" کا طریقہ حقیقی طور پر اپنانا پیشِ نظر نہیں بلکہ فرضی طور پر اس کا صرف نام لینا پیشِ نظر ہے' اور انتہا یہ ہے کہ اس جگہ یہ نام بھی برقرار نہیں رہ سکا' بلکہ بینک کی دی ہوئی رقم کو قرض (ADVANCE) اور اس عمل کو قرض دینے (LEND) سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(اسٹیٹ بینک نیوز کیم جنوری ۱۹۸۱ء صفحہ ۷)

(۲) اس اسکیم کی ایک سنگین ترین غلطی اور ہے۔ "بیعِ مؤجّل" کے لئے ایک

لازمی شرط یہ ہے کہ معاہدے کے وقت فروخت شدہ شے کی قیمت بھی واضح طور پر متعیّن ہو جائے' اور یہ بات بھی کہ یہ قیمت کتنی مدّت میں ادا کی جائے گی؟ پھر اگر خریدنے والا وہ قیمت معیّنہ مدّت پر ادا نہ کرے تو اس سے وصول کرنے کے لئے تمام قانونی طریقے استعمال کئے جاسکتے ہیں' لیکن ادائیگی میں تاخیر کی بنیاد پر معیّنہ قیمت میں اضافہ کرنے کا شرعاً کوئی جواز نہیں ہے' کیونکہ تاخیر کی بنیاد پر قیمت میں اضافہ کرتے چلے جائیں تو اسی کا دوسرا نام سُود ہے' لیکن زیرِ نظر اسکیم میں اس اہم اور بنیادی شرط کی بھی پابندی نہیں کی گئی' بلکہ بعض معاملات میں وضاحت کے ساتھ اس کی خلاف ورزی کی گئی ہے' چنانچہ اس میں کہا گیا ہے کہ امپورٹ بِلوں کی ادائیگی میں بینک جو رقم خرچ کرے گا' اس پر ابتداءً بیس دن کی مدّت کے لئے اعشاریہ ۸۷ فیصد "مارک اپ" وصول کرے گا' اور اگر یہ رقم بیس دن میں ادا نہ ہوئی تو اس قیمت پر مزید چودہ دن کے لئے اعشاریہ ۵۸ فیصد "مارک اپ" کا مزید اضافہ ہوگا اور اگر ۳۴ دن گزر جانے پر بھی قیمت کی ادائیگی نہ ہوئی تو اس قیمت پر مزید اعشاریہ ۶۲ فیصد "مارک اپ" کا اضافہ ہوگا' اور اگر ۴۸ دن گزر جانے پر بھی ادائیگی نہ ہوئی تو آئندہ ہر پندرہ دن کی تاخیر پر مزید اعشاریہ ۹۷ فی صد کے "مارک اپ" کا اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

اندازہ فرمایئے کہ یہ طریقِ کار واضح طور پر سُود کے سوا اور کیا ہے؟ اگر "انٹرسٹ" کے بجائے نام "مارک اپ" رکھ دیا جائے اور باقی تمام خصوصیات وہی رہیں تو اس سے "غیر سُودی نظام" کیسے قائم ہو جائے گا؟

یہ غنیمت ہے کہ مدّتوں کے اضافے سے "مارک اپ" کی شرحوں میں اضافہ زیرِ نظر اسکیم میں صرف امپورٹ بِلوں کے سلسلے میں بیان کیا گیا ہے' دوسرے معاملات میں اس کی صراحت نہیں کی گئی۔ لیکن اگر یہ صورت مجوّزینِ اسکیم کی نظر میں "غیر سُودی" ہے تو شاید وہ دوسرے معاملات میں بھی اس کے

اطلاق میں کوئی قباحت نہ سمجھیں۔

(۳) ملکی ہنڈیوں اور بلز آف ایکسچینج کو بھنانے کے لئے جو طریقہ اسکیم میں تجویز کیا گیا ہے' وہ بعینہٖ وہی ہے جو آج کل بینکوں میں رائج ہے' اس میں سرِمُو کوئی فرق نہیں کیا گیا' صرف اس کٹوتی کو جو پہلے کٹوتی (DISCOUNT) کہلاتی تھی' "مارک ڈاؤن" کا نام دے دیا گیا ہے' حالانکہ ہنڈیاں بھنانے کے لئے بھی ایک شرعی طریقِ کار اسلامی کونسل کی رپورٹ میں تجویز کیا گیا ہے۔

(۴) پھر اگر بالفرض اسکیم سے یہ شرعی قباحتیں دور کردی جائیں تب بھی اصولی مسئلہ یہ ہے کہ اس اسکیم میں شرکت اور مضاربت کو غیر سُودی بینکاری کی اصلی اساس قرار دینے کے بجائے "مارک اپ" کو اسکیم کی اصل بنیاد قرار دیا گیا ہے' اور غیر سُودی کاؤنٹرز کا بیشتر کاروبار اسی قانونی حیلے کے گِرد گھما دیا گیا ہے۔ اس وقت اسٹیٹ بینک آف پاکستان سے جاری ہونے والا پندرہ روزہ اخبار "اسٹیٹ بینک نیوز" ہمارے سامنے ہے' اس کے یکم جنوری ۱۹۸۱ء کے شمارے میں ان مدّات اور اس طریق کار کی تفصیل دی گئی ہے جو غیر سُودی کاؤنٹرز میں اختیار کیا گیا ہے' اس تفصیل کے مطابق غیر سُودی کاؤنٹرز میں جمع ہونے والی رقوم سات مختلف مدّات میں استعمال کی جائیں گی' ان سات مدّات میں سے صرف ایک مَد میں شرکت یا مضاربت کے طریقے کو استعمال کیا گیا ہے' اور باقی تمام مدّات میں "مارک اپ" یا "مارک ڈاؤن" کا طریقہ تجویز کیا گیا ہے اور شرکت یا مضاربت والی مد کو استعمال کرنے کے لئے بھی کوئی نیا طریقِ کار وضع کرنے کے بجائے یہ صراحت کردی گئی ہے کہ یہ رقم مختلف کمپنیوں کے حصص این آئی ٹی یونٹس اور پارٹی سپیشن ٹرم سرٹیفکیٹ خریدنے اور انویسٹمنٹ کارپوریشن آف پاکستان اور بینکرز ایکویٹی کے ان معاملات میں استعمال کی جائے گی جو نفع ونقصان کی شرکت پر مبنی ہیں۔

اس طریقِ کار کا حاصل یہ ہے کہ ملک میں شرکت ومضاربت کے دائرے کو توسیع دینے کا کوئی پروگرام پیشِ نظر نہیں ہے' بلکہ جو ادارے اس وقت شرکت

یا مضاربت کے طریقے پر کام کر رہے ہیں' غیر سُودی کاؤنٹروں کی جتنی رقم ان اداروں میں لگ سکے گی وہ ان میں لگادی جائے گی اور باقی سارا کاروبار "مارک اپ" کی بنیاد پر ہوگا۔ اور معاملہ یہ نہیں ہوگا کہ بینک کا اصل کاروبار شرکت یا مضاربت کی بنیادی پر ہو' اور جُزوی طور پر ضرورت کے وقت "مارک اپ" کا طریقہ اختیار کیا جائے بلکہ "مارک اپ" کاروبار کی اصل بنیاد ہوگا اور جُزوی طور پر شرکت یا مضاربت کے طریقے کو بھی اختیار کرلیا جائے گا' جس کا حاصل یہ ہے کہ بینکاری کے نظام کو بدل کر اسے مثالی اسلامی اصولوں کے مطابق بنانے کے بجائے چند حیلوں کے سہارے موجودہ نظام جوں کا توں باقی رہے گا۔

یہاں یہ سوال ہو سکتا ہے کہ اگر "بیع مؤجّل" کا مذکورہ بالا طریقہ شرعاً جائز ہے اور اُسے بعض مقامات پر اختیار کیا جاسکتا ہے تو پھر پورے نظامِ بینکاری کو اس کی بنیاد پر چلانے میں کیا قباحت ہے؟ اور اس کے جائز ہونے کے باوجود شرکت یا مضاربت ہی پر کیوں زور دیا جا رہا ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ "بیع مؤجّل" کا مذکورہ طریقہ جس میں کسی چیز کو ادھار بیچنے کی صورت میں اس کی قیمت بڑھادی جاتی ہے' اگرچہ ٹھیٹھ اصطلاحی معنی کے لحاظ سے سُود میں داخل نہیں ہوتا' لیکن اس کے رواجِ عام سے سُود خور ذہنیت کی حوصلہ افزائی ہوسکتی ہے' اس لئے یہ کوئی پسندیدہ طریقِ کار نہیں ہے' اور اس کو پورے نظامِ بینکاری کی بنیاد بنالینا مندرجہ ذیل وجوہ سے درست نہیں :

(۱) ادھار بیچنے کی صورت میں قیمت بڑھا دینا خود فقہاء کرام کے درمیان مختلف فیہ رہا ہے' اگرچہ اکثر فقہاء اسے جائز کہتے ہیں' لیکن چونکہ اس میں مدّت بڑھنے کی وجہ سے قیمت میں زیادتی کی جاتی ہے' اور اس طرح اگرچہ یہ ٹھیٹھ معنی میں سُود نہ ہو' لیکن اس میں سُود کی مشابہت یا سُود کی خود غرضانہ ذہنیت ضرور موجود ہے' اس لئے بعض فقہاء نے اسے ناجائز بھی قرار دیا ہے' چنانچہ قاضی خان جیسے محقّق حنفی

عالِم اسے سُود کے حکم میں شامل کرکے اسے حرام کہتے ہیں۔

اور ایسا معاملہ جس کے جواز میں فقہاء کرامؒ کا اختلاف ہو' اور جس میں سُود کی کم از کم مشابہت تو پائی ہی جاتی ہو' اسے شدید ضرورت کے مواقع پر بدرجۂ مجبوری اختیار کرلینے کی تو گنجائش نکل سکتی ہے لیکن اس پر اربوں روپے کی سرمایہ کاری کی بنیاد کھڑی کردینا اور اسے سرمایہ کاری کا ایک عام معمول بنا لینا کسی طرح درست نہیں۔

(۲) بینک بنیادی طور پر کوئی تجارتی ادارہ نہیں ہوتا' بلکہ اس کا مقصد تجارت' صنعت اور زراعت میں سرمائے کی فراہمی ہوتا ہے' اگر ایک تجارتی ادارہ جو تجارت ہی کی غرض سے وجود میں آیا ہو اور جس کے پاس سامان تجارت موجود رہتا ہو وہ "بیع مؤجّل" کا مذکورہ طریقہ اختیار کرے تو اس کی نوعیت مختلف ہے' لیکن بینک جو نہ تجارتی ادارہ ہے اور نہ سامانِ تجارت اس کے پاس موجود رہتا ہے' وہ "بیعِ مؤجّل" کا یہ طریقہ اختیار کرے تو ایک کاغذی کاروائی کے سوا اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوگی' جس کا مقصد سُود سے بچنے کے ایک حیلے کے سوا کچھ اور نہیں۔ اس قسم کے حیلوں کی شدید ضرورت کے مواقع پر تو گنجائش ہوسکتی ہے' لیکن سارا کاروبار ہی حیلہ سازی پر مبنی کردینا کسی طرح درست نہیں ہوسکتا۔

(۳) جب ہم "غیر سُود بنکاری" کا نام لیتے ہیں اور بینکنگ کو اسلامی اصولوں کے مطابق چلانے کی بات کرتے ہیں تو اس کا منشاء یہ نہیں ہوتا کہ چند حیلوں کے ذریعے ہم موجودہ طریقِ کار کو ذرا سا تبدیل کرکے سارا نظام جُوں کا تُوں برقرار رکھیں' بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ سرمایہ کاری کے پورے نظام کو تبدیل کرکے اسے اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالیں' جس کے اثرات تقسیمِ دولت کے نظام پر بھی مرتب ہوں۔ اور سرمایہ کاری کا اسلامی تصوّر یہ ہے کہ جو شخص کسی کاروبار کو سرمایہ فراہم کررہا ہے وہ یا تو نفع کا مطالبہ نہ کرے' یا اگر نفع کا مطالبہ کرتا ہے تو نقصان

کے خطرے میں بھی شریک ہو' لہٰذا "غیر سودی بینکاری" میں بنیادی طور پر اس تصوّر کا تحفظ ضروری ہے' اب اگر بینک کا سارا نظام "مارک اپ" کی بنیاد پر استوار کرلیا جائے تو سرمایہ کاری کا یہ بنیادی اسلامی تصوّر آخر کہاں اطلاق پذیر ہوگا؟ کیا ہم دنیا کو یہی باور کرائیں گے کہ مروجہ بینکنگ سسٹم کی خرابیوں پر پورے عالمِ اسلام میں جو شور مچ رہا تھا وہ صرف اس لئے تھا کہ "انٹرسٹ" کے بجائے "مارک اپ" کا حیلہ کیوں استعمال نہیں کیا جارہا؟ کیا اس حیلے کے ذریعے نظامِ تقسیمِ دولت کی مروّجہ خرابیوں کا کوئی ہزارواں حصّہ بھی کم ہوسکے گا؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں' تو خدارا سوچئے کہ "مارک اپ" کا حیلہ استعمال کرکے ہم اسلامی نظامِ سرمایہ کاری کا کیا تصوّر دنیا کے سامنے پیش کررہے ہیں؟

اسی لئے ہمارے فقہاء کرامؒ نے یہ صراحت فرمائی ہے کہ اِکّا دُکّا مواقع پر کسی قانونی تنگی کو دور کرنے کے لئے کوئی شرعی حیلہ اختیار کرلینے کی تو گنجائش ہے' لیکن ایسی حیلہ سازی جس سے مقاصدِ شریعت فوت ہوتے ہوں' اس کی قطعاً اجازت نہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ اسلام کو جس قسم کا نظامِ سرمایہ کاری مطلوب ہے وہ "مارک اپ" کے "میک اپ" سے حاصل نہیں ہوگا' اس کے لئے محض قانونی لیپ پوت کی نہیں' انقلابی فکر کی ضرورت ہے' اس غرض کے لئے کاروباری اداروں کو مجبور کرنا ہوگا کہ وہ شرکت یا مضاربت کی بنیاد پر کام کریں' حسابات رکھنے کے طریقے بدلنے ہوں گے' ٹیکسوں اور بالخصوص انکم ٹیکس کے موجودہ قوانین کی ایسی اصلاح کرنی ہوگی جس سے یہ قوانین بددیانتی اور رشوت ستانی کی دعوت دینے کے بجائے لوگوں میں امانت ودیانت اور ملک وملّت کی خدمت کا جذبہ پیدا کریں' اور سب سے بڑھ کر اس ذہنیت کا خاتمہ کرنا ہوگا جو نقصان کا ادنیٰ خطرہ مول لئے بغیر اپنے ایک ایک روپے پر یقینی نفع کی طلبگار رہتی ہے۔

لہٰذا ہم اربابِ حکومت سے نہایت دردمندی کے ساتھ یہ اپیل کرتے ہیں کہ جب آپ نے معیشت کو سُود سے پاک کرنے کا مبارک ارادہ کیا ہے

اور کوئی وجہ نہیں کہ اس ارادے کی نیک نیتی پر شبہ کیا جائے

اور جب آپ اس سمت میں عملی اقدام بھی کرنے کے لئے تیار ہیں تو خدا کے لئے یہ کام نیم دلی سے نہ کیجئے' کیونکہ اس قسم کے انقلابی کاموں میں نیم دلی بعض اوقات انتہائی خطرناک نتائج کی حامل ہوتی ہے۔ اس کے بجائے آپ پوری جرأت وہمت اور پوری یکسوئی کے ساتھ وہ اقدامات کیجئے جو اس عظیم اور مقدّس کام کے لئے ضروری ہیں۔ ابھی غیر سُودی کاؤنٹروں کی محض ابتدا ہے اور اس مرحلے پر خرابیوں کی اصلاح نسبتاً آسان ہے' وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں مزید پیچیدگیاں پیدا ہوتی جائیں گی' چنانچہ ہماری نظر میں فوری طور سے کرنے کے کام یہ ہیں :

(۱) غیر سُودی کاروبار کی اصل بنیاد "مارک اپ" کے بجائے نفع ونقصان کی تقسیم کو بنایا جائے۔

(۲) جن مقامات پر "مارک اپ" کا طریقہ باقی رکھنا ناگزیر ہو وہاں اس کی شرعی شرائط پوری کی جائیں' یعنی اول تو قیمت کی ادائیگی میں تاخیر پر "مارک اپ" کی شرحوں میں اضافے کی شرط کو فی الفور ختم کیا جائے' کیونکہ شریعت میں اس کی کوئی گنجائش نہیں۔ دوسرے اس بات کی وضاحت کی جائے کہ "مارک اپ" کی بنیاد پر فروخت کیا جانے والا سامان بینک کے قبضے میں لاکر فروخت کیا جائے گا۔

(۳) بل آف ایکسچینج بھنانے کے لئے "مارک ڈاؤن" کا طریقہ ختم کرکے وہ طریقِ کار اختیار کیا جائے جو اسلامی نظریاتی کونسل نے تجویز کیا ہے۔

(۴) ایک اور اہم بات یہ ہے کہ اب تک "غیر سُودی کاؤنٹر" میں رقم رکھوانے والوں کو یہ نہیں بتایا گیا کہ منافع کی صورت میں ان کو ملنے والی شرح منافع کیا

ہوگی؟ یعنی یہ واضح نہیں ہے کہ بینک نفع کا کتنا حصّہ خود رکھے گا اور کتنا اکاؤنٹ ہولڈرز میں تقسیم کرے گا؟ اس کے بجائے غیر سُودی کاؤنٹرز کے پراسپکٹس میں یہ کہا گیا ہے کہ شرح کے تعیّن کُلّی طور پر بینک کی صواب دید پر ہوگا۔ یہ صورت حال بھی شرعاً درست نہیں۔ جب اکاؤنٹ ہولڈرز کے ساتھ شرکت کا معاملہ کیا جارہا ہے تو یہ بات معاہدے کے وقت طے ہونی چاہئے کہ نفع کی صورت میں نفع کا کتنا متناسب حصّہ بینک کا ہوگا' اور کتنا اکاؤنٹ ہولڈر کا؟ ورنہ شرح منافع مجہول ہونے کی بناء پر اس معاملے کی شرعی حیثیت مشکوک ہوجائے گی۔

اب سوال یہ ہے کہ جن حضرات نے اس نئے نظام کے تحت "غیر سُودی کاؤنٹروں" میں اپنے اکاؤنٹ کُھلوائے ہیں' ان کو ملنے والے نفع کی شرعی حیثیت کیا ہوگی؟ نیز جن حضرات کو اللہ تعالیٰ نے سُود سے بچنے کی توفیق بخشی ہے' وہ آئندہ ان کاؤنٹروں میں رقم رکھوائیں یا نہیں؟

اس سوال کے جواب میں عرض ہے کہ "غیر سُودی کاؤنٹروں" کے کاروبار کی جو تفصیل ہم نے دیکھی ہے اس کی رو سے اس کاروبار کے تین حصّے ہیں :

(۱) پہلا حصّہ واضح طور پر جائز ہے۔ یعنی جو رقمیں عام کمپنیوں کے غیر ترجیحی حِصَص یا این آئی ٹی یونٹ خریدنے میں لگائی جائیں گی یا کسی اور ایسے کاروبار میں لگائی جائیں گی جو شرکت یا مضاربت کی بنیاد پر رقمیں وصول کرتا ہو' ان پر حاصل ہونے والا منافع شرعاً حلال ہوگا۔

(۲) دوسرا حصّہ واضح طور پر ناجائز ہے۔ یعنی درآمدی بِلوں پر "مارک اپ" کا جو طریقہ اسکیم میں بتایا گیا ہے کہ وقتِ مقررہ پر ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں "مارک اپ" کی شرح بڑھتی چلی جائے گی۔ یہ واضح طور پر شرعاً ناجائز ہے' اور اس کاروبار سے حاصل ہونے والا منافع شرعاً حلال نہیں ہوگا' اسی طرح ملکی بِلوں پر

"مارک ڈاؤن" کے نام سے کٹوتی کرکے جو نفع حاصل ہوگا، وہ بھی شرعاً درست نہیں ہوگا۔

(۳) تیسرا حصّہ مبہم اور غیر واضح ہے۔ یعنی درآمدی بِلوں کے علاوہ دوسری مدّات میں جہاں "مارک اپ" کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے، وہاں صورتِ حال پوری طرح واضح نہیں، وہاں بھی نفع کے ناجائز ہونے کے دو احتمال ہیں، ایک یہ کہ یہاں بھی ادائیگی میں تاخیر ہونے پر "مارک اپ" کی شرح بڑھائی جاتی رہے، جس کی اسکیم میں نہ کوئی صراحت ہے نہ تردید۔ اور دوسرے یہ کہ بینک جو سامان "مارک اپ" کی بنیاد پر فروخت کررہا ہے، اس پر بینک کا قبضہ ہونے سے پہلے اُسے فروخت کردیا جائے۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی صورت نہ ہوئی تو فقہی طور پر اس سے حاصل ہونے والے نفع کی گنجائش ہوگی۔

اس تجزیئے سے یہ بات واضح ہوئی کہ فی الحال ان "غیر سُودی کاؤنٹروں" کا کاروبار جائز اور ناجائز معاملات سے مخلوط ہے، اور اس کا کچھ حصّہ مشتبہ ہے۔ لہٰذا جب تک ان خامیوں کی اصلاح نہ ہو، اس سے حاصل ہونے والے منافع کو کلّی طور پر حلال نہیں کہا جاسکتا، اور مسلمانوں کو ایسے کاروبار میں حصّہ لینا درست نہیں۔

واللہ اعلم

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

فارن ایکس چینج

بیرر سرٹیفکیٹس کا شرعی حکم

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط و ترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

عرض ناشر

''فارن ایکسچینج بیرر سرٹیفکیٹ'' جو حکومت جاری کرتی ہے، اس کے بارے میں ایک صاحب نے شرعی مسئلہ معلوم کرنے کے لئے دارالافتاء دارالعلوم کراچی میں ایک استفتاء بھیجا، حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے اس استفتاء کا تفصیل جواب تحریر فرمایا۔ جو پیش خدمت ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے، اور حضرت مولانا مدظلہم کی عمر میں اور صحت میں برکت عطاء فرمائے، آمین۔

میمن اسلامک پبلشرز

فارن ایکسچینج بیرر سرٹیفکیٹ
کا
شرعی حکم

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین درج ذیل مسئلہ میں کہ جو لوگ بیرونِ ملک رہتے ہیں اور اپنا زرِ مبادلہ باہر سے لے کر آتے ہیں۔ ان کے لئے حکومت نے "فارن ایکسچینج بیرر سرٹیفکیٹ" کے نام سے ایک اسکیم جاری کی ہے جس کے ذریعہ ان کو باہر سے لائے ہوئے زرِ مبادلہ کے عوض یہ سرٹیفکیٹ جاری کئے جاتے ہیں۔ اور اس کا حاملِ اس کو اسٹاک ایکسچینج میں بھی نفع پر فروخت کرسکتا ہے۔ اور خود ایک پاکستانی بینک بھی ایک سال کے بعد سو روپے پر ۱۴/۵۰ روپے مزید نفع کے ساتھ اور دو سال کے بعد ۳۱ روپے اور تین سال کے بعد ۵۲ روپے سود یا نفع کے ساتھ فروخت کرسکتا ہے۔ اور اگر چاہے تو اسی کے ذریعہ بوقتِ ضرورت زرِ مبادلہ بھی حاصل کرسکتا ہے۔

ان سرٹیفکیٹ کا خریدنا اور ان پر نفع حاصل کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

♦♦♦♦♦♦♦♦

الجواب

حامداً و مصلّیا

فارن ایکسچینج بیرر سرٹیفکیٹ کے بارے میں تحقیق سے یہ حقیقت معلوم ہوئی کہ جو لوگ پاکستان سے باہر ملازمت کرتے ہیں وہ اگر زرِمبادلہ پاکستان لے کر آئیں تو حکومت کا قانون یہ ہے کہ وہ بیرونی زرِمبادلہ اسٹیٹ بینک میں جمع کرائیں اور اس کے بدلے حکومت کے طے کردہ نرخ کے مطابق پاکستانی روپیہ وصول کریں۔ پاکستان میں رہتے ہوئے زرِمبادلہ اپنے پاس رکھنا قانوناً جائز نہیں۔ اور جب ایک مرتبہ یہ زرِمبادلہ اسٹیٹ بینک میں جمع کرادیا جائے تو اس کے بعد کسی وقت اس کو واپس لینا بھی قانوناً ممکن نہیں۔ اب حکومت نے یہ فارن ایکسچینج بیرر سرٹیفکیٹ اس مقصد سے جاری کئے ہیں کہ جو شخص باہر سے زرِمبادلہ لاکر ان کے بدلے یہ سرٹیفکیٹ حاصل کر لے تو اس کو تین فوائد حاصل ہوتے ہیں :-

پہلا فائدہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ اس سرٹیفکیٹ کو دکھا کر اس کا حامل جب چاہے کسی بھی ملک کی کرنسی تبادلے کے دن کی قیمت کے اعتبار سے وصول کر سکتا ہے۔

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص سال بھر یہ سرٹیفکیٹ اپنے پاس رکھے تو وہ ساڑھے بارہ فیصد نفع کے ساتھ پاکستانی روپیہ میں بُھنا سکتا ہے۔

تیسرا فائدہ یہ ہے کہ سال گزرنے سے پہلے یا کسی بھی وقت وہ اس کو بازارِ حصص (اسٹاک ایکسچینج) میں جس قیمت پر چاہے فروخت کر سکتا ہے۔

چونکہ اس سرٹیفکیٹ کی وجہ سے اس کے حامِل کو زرِمبادلہ حاصل کرنے کا استحقاق پیدا ہو جاتا ہے اس لئے عام طور پر اسٹاک ایکسچینج میں لوگ اسے زیادہ قیمت پر خرید لیتے ہیں۔ مثلاً سو روپیہ کا سرٹیفکیٹ ایک سو دس روپیہ میں بِک سکتا ہے۔

سرٹیفکیٹ کو دیکھنے اور اس کے متعلق مطبوعہ معلومات کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوئی کہ یہ سرٹیفکیٹ غیر ملکی زرِمبادلہ کی رسید نہیں، بلکہ اس پاکستانی روپیہ کی رسید ہے جو کسی باہر سے آنے والے کو زرِمبادلہ حکومت کے حوالہ کرنے کے نتیجہ میں حاصل ہوا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ عام پاکستانی روپے یا اس کی نمائندگی کرنے والے تمسّکات کی بنیاد پر زرِمبادلہ حاصل کرنے کا کوئی استحقاق نہیں ہوتا، لیکن اس سرٹیفکیٹ کے حامِل کو زرِمبادلہ کے حصول کا استحقاق حاصل ہوتا ہے۔ لہٰذا فقہی اعتبار سے اس کی صورت یہ بنی کہ :-

حکومت نے باہر سے آنے والا زرِمبادلہ پاکستانی روپیہ کے عوض میں خرید لیا، لیکن یہ پاکستانی روپیہ فوراً ادا کرنے کے بجائے اسے اپنے ذمّے میں دَین بنا لیا اور اس دَین کی توثیق کے لئے یہ سرٹیفکیٹ جاری کر دیا۔ اور اس کے حامِل کو یہ اختیار دے دیا کہ اگر وہ چاہے تو یہ دَین اپنے اصل پاکستانی روپے کی شکل میں وصول کرے یا اگر چاہے تو ادائیگی کے دن کی قیمت کے لحاظ سے زرِمبادلہ کی شکل میں وصول کرے۔

خلاصہ یہ ہے کہ یہ سرٹیفکیٹ، حامِل کے اس پاکستانی روپے کا وثیقہ ہے کہ جو حکومت کے ذمّہ دَین ہے۔ اب اگر حکومت ایک سال کے بعد یہ سو روپے کا وثیقہ ایک سو ساڑھے بارہ روپیہ میں لیتی ہے تو اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ وہ دَین پر ساڑھے بارہ فیصد زیادتی ادا کر رہی ہے جو شرعاً واضح طور پر سُود ہے ____ اسی طرح اگر اس سرٹیفکیٹ کا حامِل یہ وثیقہ بازارِ حصص میں اس کی اصل قیمت سے زیادہ قیمت پر فروخت کرتا ہے تو اس کے معنیٰ بھی یہ ہوئے کہ وہ اپنا دَین زیادہ قیمت پر دوسرے کو

فروخت کر رہا ہے اور یہ معاملہ بھی سود ہونے کی بنا پر ناجائز ہے۔

یہاں یہ شبہ نہ کیا جائے کہ یہ سرٹیفکیٹ غیر ملکی زرِ مبادلہ کی رسید ہے اور اس وجہ سے اس کو پاکستانی روپیہ میں کسی بھی طے شدہ نرخ پر فروخت کرنا جائز ہونا چاہئے ____ اس لئے کہ یہ سرٹیفکیٹ غیر ملکی زرِ مبادلہ کی رسید نہیں ہے جس کی ایک دلیل تو یہ ہے کہ اس سرٹیفکیٹ پر غیر ملکی زرِ مبادلہ کے بجائے صراحۃً پاکستانی روپے کا نام لکھا ہوا ہوتا ہے۔

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس سرٹیفکیٹ کے ذریعہ جب کبھی زرِ مبادلہ حاصل کیا جائے تو اتنا زرِ مبادلہ نہیں ملے گا جس کے بدلے یہ سرٹیفکیٹ حاصل ہوا تھا۔ بلکہ تبادلہ کے دن، غیر ملکی زرِ مبادلہ کے نرخ کے مطابق زرِ مبادلہ دیا جائے گا۔ مثلاً کسی شخص نے پچیس (۲۵) سعودی ریال دے کر سو روپے کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا اور چھ ماہ کے بعد وہ اس سرٹیفکیٹ کے بدلے دوبارہ سعودی ریال حاصل کرنا چاہتا ہے جبکہ چھ ماہ کے بعد سعودی ریال مہنگا ہو چکا ہے، تو اسے اتنے سعودی ریال دیئے جائیں گے جتنے اس روز پاکستانی سو روپے میں حاصل ہوتے ہوں۔ مثلاً اس دن کی شرح تبادلہ اگر ۲۳ ریال ہو تو اسے اس سرٹیفکیٹ کے ذریعہ ۲۳ ریال ہی حاصل ہوں گے۔ پس یہ واضح دلیل ہے کہ یہ سرٹیفکیٹ، سعودی ریال کا وثیقہ نہیں بلکہ پاکستانی روپے کا وثیقہ ہے۔

لہٰذا اس سرٹیفکیٹ کو اس بنا پر خریدنا کہ اسے زیادہ قیمت پر اسٹاک ایکسچینج میں بیچ دیا جائے گا یا سال بھر گزرنے کے بعد اس پر حکومت سے ساڑھے بارہ فیصد نفع حاصل کیا جائے گا، سودی معاملہ ہونے کی بناء پر قطعاً ناجائز و حرام ہے، البتہ اگر کوئی شخص اس غرض سے سرٹیفکیٹ خریدے کہ بوقتِ ضرورت اس کے ذریعہ زرِ مبادلہ حاصل ہو سکے اور اسے اسٹاک ایکسچینج میں فروخت کرنے یا حکومت سے اس پر منافع حاصل کرنے کا کوئی ارادہ نہ ہو تو اس غرض سے خریدنے کی گنجائش

ہے، لیکن خریدنے کے بعد اسے زیادہ قیمت پر بیچنا یا اس پر حکومت سے منافع حاصل کرنا ہرگز جائز نہیں۔

واللہ اعلم

احقر
محمد تقی عثمانی عفی عنہ
دارالافتاء دارالعلوم کراچی۔ ۱۴
۲۲۔۸۔۱۴۰۸ھ

♦♦♦♦♦♦♦♦

کچھ شبہات
اور
ان کا جواب

"فارن ایکس چینج بیرر سرٹیفکیٹ" کے بارے میں "البلاغ" میں جب یہ مندرجہ بالا سوال اور جواب شائع ہوئے تو اس پر ایک صاحب کا تفصیلی خط موصول ہوا۔ جس کا تفصیلی جواب حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے تحریر فرمایا، وہ خط اور اس کا جواب ذیل میں پیشِ خدمت ہے۔

معظّم و محترم جناب مولانا محمد تقی عثمانی صاحب۔ السلام علیکم!

گزشتہ ایک سال سے نجیب الحق صدیقی صاحب کی کرم فرمائی کی وجہ سے "البلاغ" زیرِ مطالعہ ہے، آپ کے مضامین بہت اشتیاق سے پڑھتا ہوں اور روز بروز آپ کی تبحّرِ علمی، زورِ قلم اور اندازِ تحریر کا مدّاح ہوتا جا رہا ہوں۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ ہو۔

شوال المکرم سنہ ۱۴۰۸ ہجری یعنی جون سنہ ۱۹۸۸ء کے "البلاغ میں فارن کرنسی سرٹیفکیٹ" کے بارے میں جنابِ والا کی تحقیق اور رائے نظر سے گزری۔ اس سلسلے میں کچھ معروضات پیشِ خدمت ہیں :-

○ یہ مفروضہ کہ ہر پاکستانی کو وطن واپسی پر سارا فارن کرنسی حکومت کے پاس جمع کرانا ہوتا ہے درست نہیں۔ عرصہ دراز سے حکومتِ پاکستان نے یہ اجازت دی ہوئی تھی کہ واپس آنے والے پاکستانی چھ ماہ تک غیر ملکی زرِ مبادلہ اپنے پاس فارن کرنسی اکاؤنٹ میں رکھ سکتے ہیں۔ پھر سنہ ۱۹۸۵ء کے اواخر میں یہ مدّت بڑھا کر تین سال کر دی گئی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ گزشتہ سال جب فارن کرنسی سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے اس وقت خریدنے والے سارے حضرات یا بیشتر حضرات قانوناً اس بات کے مجاز تھے کہ حکومت کو زرِ مبادلہ نہ دیں اور اپنے پاس ہی رکھیں اور جن لوگوں نے یہ سرٹیفکیٹ خریدے ان کے پیش نظر یا تو اور جگہوں سے زیادہ ملنے والی منافع کی شرح تھی یا وہ اپنے سرٹیفکیٹ کو اسٹاک ایکس چینج میں فروخت کر کے حکومت کی مقرر کردہ شرح تبادلہ سے زیادہ حاصل کرنا چاہتے تھے۔

○ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ "سرٹیفکیٹ کا حامل جب چاہے کسی بھی ملک کی کرنسی تبادلے کے دن کی قیمت کے اعتبار سے وصول کر سکتا ہے"۔ یہ کچھ حد تک صحیح ہے کیونکہ حامل کو یہ کرنسی پاکستان سے باہر ہی ملے گی، لیکن اگر وہ اس سے پاکستان میں فارن کرنسی اکاؤنٹ کھولنا چاہے گا تو اسے اس بات کی اجازت نہ ہوگی۔ البتہ وہ حامل جس کا پہلے سے فارن کرنسی

اکاؤنٹ موجود ہے وہ سرٹیفکیٹ اس اکاؤنٹ میں جمع کرا سکتا ہے۔

○ گوکہ یہ درست ہے کہ یہ حکومت باہر سے آنے والا زرمبادلہ پاکستانی روپیہ کے عوض خرید کر فوراً ادا کرنے کے بجائے اسے اپنے ذمّے دَین بناتی ہے لیکن فروخت کرنے والا صرف اس لئے حال کے بجائے مستقبل کے روپے میں (جو کہ افراط زر کی وجہ سے روز بروز کمزور ہوتا جا رہا ہے) اور حقیقی شرح تبادلہ سے کم لینے کو تیار ہوتا ہے کہ وہ مستقبل میں زرِمبادلہ لینے کا استحقاق برقرار رکھتا ہے۔ ماہرین معاشیات کے مطابق صرف اور صرف (FLOATING RAK) ہی کسی کرنسی کی حقیقی قیمت تبادلہ ہوتا ہے۔ حکومتوں کے مقرر کردہ ریٹ کرنسی کی صحیح (WORTH) یعنی (INTRINSIC VALUE) کو (REFLECT) نہیں کرتے۔ اب اگر حکومت مصنوعی طور پر فارن کرنسی کے بدلے کم قیمت دے گی تو بازار میں اس پر (PREMIUM) زیادہ ہوگا۔ مثال کے طور پر آج حکومت زبردستی پر اُتر آئے اور ڈالر کی قیمت دس روپیہ طے کردے تو مارکیٹ میں ڈالر دس فیصد (موجودہ) (PREMIUM) کے بجائے نوّے یا سو فیصد پریمیم پر بِکے گا جو اس کی صحیح قیمت ہے۔ میں اس ضمن میں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آج سے تقریباً پندرہ سال پیشتر جب حکومت نے ڈالر کی شرح تبادلہ 14.75 روپیہ مقرر کی ہوئی تھی' ڈالر بازار میں چودہ روپے کا ملتا تھا اور حکومت خود چودہ روپے کی قیمت کو بلاواسطہ بونس واؤچر اسکیم کے ذریعے (SUPPORT) کر رہی تھی۔ مختلف

کرنسیوں میں ایک دوسرے کے مقابلے میں اُتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے جو کہ ان ممالک میں افراطِ زر اور شرحِ سُود کا ایک (FUNCTION) ہے لیکن جن ملکوں میں کرنسی کی نقل وحرکت پر کوئی پابندی نہیں یا جہاں حکومت مصنوعی طور پر شرحِ تبادلہ طے نہیں کرتی وہاں مارکیٹ کی شرح اور حکومت کی شرحِ تبادلہ میں کوئی فرق نہیں ہوتا کیونکہ دونوں شرحیں مقامی کرنسی کی (INTRINSIC VALUE) کو ظاہر کرتی ہیں۔ اس سلسلے میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ فقہی نقطۂ نظر سے کسی حکومت کو (جوکہ اسلامی حکومت بھی نہیں) اس بات کا کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ عوام کو ان کی غیر ممالک میں کمائی کی کم قیمت دے (جبکہ کسٹم، پولیس، عدالتیں، انکم ٹیکس غرض ہر ادارہ انہیں لوٹنے پر تیار بیٹھا رہتا ہے) اور اگر وہ کم قیمت دیتی ہے تو عوام اس بات کے کس حد تک مجاز ہیں کہ وہ اپنے زرِ مبادلہ کی صحیح قیمت (INTRINSIC VALUE) بازار سے حاصل کریں، خصوصاً جبکہ اسی حکومت نے زرمبادلہ کی بازار میں فروخت قانونی قرار دی ہوئی ہے؟

○ دورانِ تحقیق جنابِ والا کے علم میں یہ بات ضرور آئی ہو گی کہ حکومت پاکستان کو ہنڈی کے کاروبار سے ہر سال کروڑوں روپے کا نقصان ہو رہا تھا کیونکہ لوگ حکومت کی مصنوعی شرح کو چھوڑ کر پرائیویٹ اداروں کے ذریعے رقومات کی ترسیل کر رہے تھے۔ بیرر فارن ایکس چینج سرٹیفکیٹ جاری کر کے اور ان کی اسٹاک ایکس چینج میں فروخت کو قانونی بنا کر دراصل

حکومت نے ہنڈی کے کاروبار پر ضرب لگائی ہے اور اس بات کا موقع فراہم کیا ہے کہ لوگ زرِ مبادلہ کی صحیح قیمت حاصل کر سکیں (مجھے ابلاغ صرف ایک سال سے ہی مل رہا ہے اس لئے میرے علم میں نہیں کہ ہنڈی کے کاروبار کے سلسلے میں فقہی نقطۂ نظر کیا ہے۔ براہ کرم اس سے بھی آگاہ فرمایئے)۔

ان باتوں کے پیشِ نظر کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ سرٹیفکیٹ کو بازار میں بیچنے سے جو دس یا بارہ فیصد منافع ہوتا ہے وہ جائز ہے فارن کرنسی کی حقیقی قیمت ہونے کی وجہ سے؟ بالکل اسی طرح جس طرح کمپنیوں کے حصص وغیرہ بازار میں (PAR VALUE) سے زیادہ یا کم اپنی (INTRINSIC VALUE) کی بناء پر فروخت ہوتے ہیں۔ البتہ اس بات سے مکمل اتفاق کیا جا سکتا ہے کہ سال بھر گزرنے کے بعد اس پر حکومت کی طرف سے جو ساڑھے بارہ فیصد منافع حاصل کیا جائے گا وہ سُودی معاملہ ہونے کی وجہ سے قطعاً ناجائز و حرام ہوگا۔

○ آخری پیراگراف میں جنابِ والا نے اجازت دی ہے کہ اگر کوئی شخص اس غرض سے یہ سرٹیفکیٹ خریدے کہ بوقت ضرورت اس کے ذریعے زرِمبادلہ حاصل ہو سکے تو اس غرض سے خریدنے کی گنجائش ہے۔ یہ اجازت بھی عام آدمی کے لئے مسائل کھڑے کر سکتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص پاکستان واپسی پر صرف اور صرف اسی غرض سے یہ سرٹیفکیٹ لیتا ہے کہ بوقتِ ضرورت اس سے زرِمبادلہ حاصل ہو سکے گا لیکن تین سال بعد جب اس کے بدلے زرِمبادلہ لینا چاہتا ہے تو ایک لاکھ روپیہ کے سرٹیفکیٹ کی (SURRENDER VALUE) ایک لاکھ باون ہزار روپیہ ہوجانے کی وجہ سے اسے زیادہ زرِمبادلہ ملتا

ہے۔ یہ باون ہزار یقیناً سُود ہے اور اس شخص کے پاس اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ حکومت یہ رقم اُسے زبردستی دیگی' ایسی صورت میں کیا وہ سُود وصول کرنے کا گناہگار نہ ہوگا؟ بحالتِ مجبوری کیا وہ باون ہزار روپیہ خیرات کردے یا جتنی فارن کرنسی اس نے حکومت کو دی تھی' اتنی لے کرباقی خیرات میں دیدے' لیکن ایسی صورت میں روپیہ کی قیمت میں کمی (EXCHANGE LOSS) سُود سے پوری ہوگی۔

امید ہے مزاج بخیر ہوں گے۔

جواب کا منتظر

مخلص
منتسم مسعود

****

الجواب

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدّ ظلہم

محترمی و مکرمی جناب منتسم مسعود صاحب۔ حفظہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

گرامی نامہ ملا۔ جواب کے لئے جس ذہنی یکسوئی کی ضرورت تھی، وہ پچھلے دنوں مفقود رہی، اس لئے جواب میں قدرے تاخیر ہو گئی۔ شرمندہ اور معذرت خواہ ہوں۔

آپ نے جس تفصیل کے ساتھ فارن ایکس چینج بیرر سرٹیفکیٹ کا پورا پس منظر بیان فرمایا ہے، اس پر میں تہ دل سے آپ کا شکر گزار ہوں، باہر سے زرِ مبادلہ پاکستان منتقل کرنے والوں پر جو پابندیاں قانوناً عائد ہیں، اور جن کی وجہ سے وہ

مشکلات کا شکار ہیں، ان کا کچھ اندازہ پہلے بھی تھا، آپ کی مفصّل تشریح سے اور زیادہ ہوگیا۔ لیکن ان تمام باتوں سے فارن ایکس چینج بیرر سرٹیفکیٹ کی موجودہ شرعی حیثیت میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔ ان مشکلات کا اصل حل تو یہ ہے کہ حکومت زرِمبادلہ بازاری نرخ پر حاصل کرے۔ یا پھر شرعاً اس بات کی گنجائش بھی نکل سکتی تھی کہ حکومت ان سرٹیفکیٹس کو پاکستانی روپے کا نہیں، بلکہ اُس زرِمبادلہ کا نمائندہ قرار دے جو حکومت کے حوالے کیا گیا ہے۔ اگر یہ سرٹیفکیٹ زرِمبادلہ کا نمائندہ ہوتو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ حکومت کے ذمّے زرِمبادلہ دَین ہے۔ اب اس کے بعد حکومت کسی بھی آئندہ مرحلے پر اسے باہمی رضامندی سے طے شدہ قیمت پر خرید سکتی ہے، اور یہ قیمت بازاری قیمت سے زیادہ بھی ہوسکتی ہے۔ نیز متبادل طور پر یہ بھی ممکن ہے کہ سرٹیفکیٹ کا حامل بازار میں اُسے بطورِ حوالہ دے کر اس کے ذریعے زیادہ پاکستانی روپے حاصل کرلے۔

لیکن شرعاً دُشواری یہاں سے پیدا ہوئی ہے کہ اس سرٹیفکیٹ کو زرِمبادلہ کے بجائے پاکستانی روپے کا وثیقہ قرار دیا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت نے اسی وقت زرِمبادلہ کو سرکاری نرخ پر پاکستانی روپے سے خریدلیا ہے، اور اس پاکستانی روپے کے بدلے یہ سرٹیفکیٹ جاری کردیا ہے۔ اب یہ زرِمبادلہ اس شخص کی ملکیت میں نہیں رہا جس کی بنیاد پر مذکورہ دو طریقوں سے اس کی بیع ممکن ہوتی۔

رہا یہ کہنا کہ موجودہ صورت میں اسٹاک ایکس چینج کے اندر جو دس یا بارہ فیصد منافع ہوتا ہے وہ زرِمبادلہ کی حقیقی قیمت ہونے کی بنا پر جائز ہونا چاہئے، سو یہ توجیہ دو وجہ سے ممکن نہیں ہے۔

اول تو اس لئے کہ وہ زرِمبادلہ کی نہیں، بلکہ پاکستانی روپے کی قیمت ہے، کیونکہ سرٹیفکیٹ پاکستانی روپے ہی کا وثیقہ ہے، اور روپوں کے ہم جنس تبادلے میں کمی بیشی جائز نہیں۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ سرٹیفکیٹ پر بازار میں جو دس یا بارہ فیصد منافع ملتا ہے' نہ وہ کلیۃً زرِ مبادلہ کے سرکاری اور بازاری نرخوں کے فرق پر مبنی ہوتا ہے اور نہ اس فرق کے مساوی ہوتا ہے۔ اگر یہ منافع دس یا بارہ فیصد ہے تو سرکاری اور بازاری نرخوں کا فرق عموماً اس سے کم ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سرٹیفکیٹ کو بازار میں بیچنے سے حامل کو ہنڈی کے ذریعے زرِ مبادلہ بھیجنے سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے

____ اس لحاظ سے جناب کا یہ فرمانا احقر کے نزدیک درست نہیں ہے کہ حکومت کی طرف سے کھلے بازار میں اس سرٹیفکیٹ کی فروخت کی اجازت بازار سے زرِ مبادلہ کی صحیح قیمت حاصل کرنے کی اجازت کے مترادف ہے۔

اس کے برخلاف صحیح صورتِ حال یہ ہے کہ حکومت نے بازار میں زرِ مبادلہ کو اس کی بازاری قیمت پر بیچنا تو ممنوع قرار دے رکھا ہے' لیکن اس بات کی اجازت دے رکھی ہے کہ زرِ مبادلہ سرکار کو کم قیمت پر فروخت کر کے اس قیمت کی بنیاد پر سُودی معاملہ کر کے اپنے اس نقصان کی تلافی کر سکتے ہو۔

یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ غیر ملکی کرنسی کا سرکاری نرخ اُس کے بازاری نرخ سے بہت کم مقرر کرنا' جب کہ کھلے بازار میں زرِ مبادلہ کی خرید و فروخت بھی قانوناً ممنوع ہو' ایک طرح کا ظلم ہے جس کی عام حالات میں ہمیں شرعاً اجازت نہیں ہے۔ لیکن اگر حکومت ایک غلط کام کر رہی ہو تو اس سے سُودی معاملے کی شرعی حیثیت پر کوئی فرق نہیں پڑے گا' بلکہ وہ بدستور ناجائز ہی رہے گا۔

البتہ چونکہ حکومت نے سرٹیفکیٹ کے حامل سے زرِ مبادلہ جبراً کم قیمت پر خریدا ہے اس لئے اگر حکومت اسے سال بھر کے بعد سرٹیفکیٹ پر بارہ فیصد منافع دیتی ہے تو اگرچہ یہ منافع سُود ہے' لیکن اس میں سے اتنی رقم رکھ لینے کی شرعاً گنجائش معلوم ہوتی ہے جو سرٹیفکیٹ خریدنے کے دن زرِ مبادلہ کے سرکاری نرخ اور بازاری نرخ کے فرق کے برابر ہو۔ مثلاً کسی نے ایک سو ڈالر دیکر =/۱۷۰۰ پاکستانی روپے کا

سرٹیفکیٹ حاصل کیا' جب کہ اس کی بازاری قیمت =/۱۷۵۰ روپے تھی۔ اس میں اس کو پچاس روپے کا نقصان سرکاری جبر کی وجہ سے ہوا جس پر وہ دل سے راضی نہیں تھا' اب اگر سال بھر کے بعد حکومت اسے سرٹیفکیٹ کے بدلے =/۲۴۰۰ دیتی ہے' تو ان روپوں میں سے =/۵۰ روپے اگر وہ ذاتی نقصان کی تلافی کے طور پر وصول کرلے تو شرعاً اس کی گنجائش معلوم ہوتی ہے' لیکن باقی روپے اس کو اپنے استعمال میں لانے کی اجازت پھر بھی نہیں ہوگی۔

لیکن اگر اسٹاک ایکس چینج میں سرٹیفکیٹ بیچ کر بارہ فیصد منافع حاصل ہو تو اس میں سے یہ پچاس روپے وصول کرنا بھی شرعاً جائز نہیں ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ پہلی صورت میں یہ پچاس روپے کا نقصان اُسی فریق سے وصول کیا جارہا ہے جس نے یہ نقصان پہنچایا تھا' اور دوسری صورت میں منافع دینے والا فریق وہ نہیں ہے جس نے نقصان پہنچایا۔

اس کی مثال یہ ہے کہ اگر

الف کسی ناجائز طریقے سے

ب کے =/۵۰ روپے غصب کرلے پھر وہی

الف سُود کے نام سے اس کو اپنی طرف سے =/۵۰ روپے ادا کرے تو

ب کے لئے یہ =/۵۰ روپے بحیثیتِ سُود نہیں' بلکہ بحیثیتِ تلافیٔ نقصان لینے کی گنجائش ہے' لیکن اگر

ج اس کو اس کے کسی قرض پر =/۵۰ روپے سُود دے تو اس کا استعمال اس کے لئے اس بناء پر جائز نہیں ہوگا کہ

الف نے اسے =/۵۰ روپے کا نقصان پہنچایا تھا۔

اس تفصیل سے آپ کے آخری سوال کا جواب بھی ہو جاتا ہے' اور وہ یہ اگر کوئی شخص صرف زرِمبادلہ وصول کرنے کے حق کا تحفّظ کرنے کے لئے فارن

ایکس چینج بیرر سرٹیفکیٹ خرید تا ہے اور سال بھر کے بعد اس پر حکومت سُود دیتی ہے تو اسے کیا کرنا چاہئے؟ اس کا جواب یہی ہے کہ وہ سرٹیفکیٹ کی اصل قیمت (FACE VALUE) اپنے استعمال میں لا سکتا ہے' اور اس سے زائد اتنی رقم لینے کی بھی گنجائش ہے جو سرٹیفکیٹ خریدنے کے دن (نہ کہ منافع وصول ہونے کے دن) اس کے ادا کردہ زرِ مبادلہ کی بازاری قیمت اور سرکاری نرخ کے فرق کے برابر ہو' لیکن اس سے زیادہ جتنی رقم حکومت کی طرف سے ملے' وہ یقیناً سُود ہے' اور اسے ذاتی استعمال میں لانا جائز نہیں' بلکہ اس سے اپنی جان چھڑانے کی نیت سے اسے صدقہ کر دینا واجب ہے۔

یہاں یہ بھی واضح رہے کہ آپ نے جو لکھا ہے کہ :

> "بحالتِ مجبوری کیا وہ باون ہزار روپیہ خیرات کردے یا جتنی فارن کرنسی اس نے حکومت کو دی تھی' اتنی لے کر باقی خیرات میں دیدے"۔

تو اس کے بارے میں عرض یہ ہے کہ جتنی فارن کرنسی اس نے حکومت کو دی تھی' اتنی لینا درست نہیں' بلکہ اس فارن کرنسی کے دیتے وقت اس کی بازاری قیمت سرٹیفکیٹ کی اصلی قیمت (FACE VALUE) سے جتنی زائد تھی' صرف اتنی وصول کرنے کی گنجائش ہے' اس سے زائد نہیں' اور احتیاط تو بلاشبہ اسی میں ہے کہ اصلی قیمت (FACE VALUE) پاس رکھ کر باقی سب صدقہ کردی جائے۔

یہ واضح کرنا بھی مناسب ہے کہ اس رقم کو خیرات کرنے کا مطلب رفاہی کاموں میں لگانا نہیں' بلکہ مستحقِ زکوٰۃ کو مالک بنا کر صدقہ کرنا ہے۔ البتہ یہ رقم اپنے باپ' بیٹے' شوہر اور بیوی کو بھی دی جا سکتی ہے' بشرطیکہ وہ مستحقِ زکوٰۃ ہوں۔

ایک اور بات آخر میں قابلِ ذکر یہ ہے کہ آپ نے ایک جگہ افراطِ زر کی بنیاد پر روپے کی قیمت میں کمی کا بھی ذکر فرمایا ہے' جس سے ایسا لگتا ہے کہ ادائیگیوں

میں روپے کی قیمت میں کمی کا بھی لحاظ ہونا چاہئے۔ شرعی نقطۂ نظر سے قرض اور دیگر واجبات اور دُیون کے لین دین میں افراطِ زر کی شرح میں تبدیلی کا اعتبار نہیں ہوتا' اس لئے ادائیگی کے وقت اس پہلو کو مدِ نظر نہیں رکھا جاسکتا۔ اس مسئلے کی مکمل تحقیق احقر نے اپنے ایک مفصّل مقالے میں کی ہے جو انشاء اللہ عنقریب "البلاغ" میں شائع ہو جائے گا۔

دُعاء میں یاد رکھنے کی درخواست ہے

والسلام

احقر

محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۳-۱۲-۱۴۰۸ھ

◆◆◆◆◆◆◆◆

أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

ووٹ کی اسلامی حیثیت

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط وترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتخابات میں
ووٹ کی اسلامی حیثیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اما بعد !

موجودہ دور کی گندی سیاست نے الیکشن اور ووٹ کے لفظوں کو اتنا بدنام کردیا ہے کہ ان ساتھ مکروفریب، جھوٹ، رشوت اور دغابازی کا تصوّر لازِم ذات ہو کر رہ گیا ہے، اسی لئے اکثر شریف لوگ اس جھنجھٹ میں پڑنے کو مناسب ہی نہیں سمجھتے۔ اور یہ غلط فہمی تو بے حد عام ہے کہ الیکشن اور ووٹوں کی سیاست کا دین و مذہب سے کوئی واسطہ نہیں۔ اس سلسلے میں ہمارے معاشرے کے اندر چند در چند غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں، یہاں ان کا ازالہ بھی ضروری ہے۔

اپنے ووٹ کو استعمال کرنا شرعاً ضروری ہے

پہلی غلط فہمی تو سیدھے سادے لوگوں میں اپنی طبعی شرافت کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے، اس کا منشاء اتنا بُرا نہیں، لیکن نتائج بہت برے ہیں، وہ غلط فہمی یہ ہے کہ

آج کی سیاست مکروفریب کا دوسرا نام بن چکی ہے' اس لئے شریف آدمیوں کو نہ سیاست میں کوئی حصّہ لینا چاہیے' نہ الیکشن میں کھڑا ہونا چاہئے اور نہ ووٹ ڈالنے کے خرخشے میں پڑنا چاہئے۔

یہ غلط فہمی خواہ کتنی نیک نیتی کے ساتھ پیدا ہوئی ہو' لیکن بہرحال غلط اور ملک وملّت کے لئے سخت مضر ہے۔ ماضی میں ہماری سیاست بلاشبہ مفاد پرست لوگوں کے ہاتھوں گندگی کا ایک تالاب بن چکی ہے' لیکن جب تک کچھ صاف ستھرے لوگ اسے پاک کرنے کے لئے آگے نہیں بڑھیں گے اس گندگی میں اضافہ ہی ہوتا چلا جائیگا۔ اور پھر ایک نہ ایک دن یہ نجاست خود ان کے گھروں تک پہنچ کر رہے گی۔ لہٰذا عقلمندی اور شرافت کا تقاضا یہ نہیں ہے کہ سیاست کی اس گندگی کو دور دور سے بُرا کہا جاتا رہے بلکہ عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ سیاست کے میدان کو ان لوگوں کے ہاتھ سے چھیننے کی کوشش کی جائے جو مسلسل اسے گندا کر رہے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

﴿ الناس إذا راؤ الظالم فلم يا خذوا على يديه أوشك أن يعمهم الله بعقاب ﴾

(جمع الفوائد صفحہ ۵۱ جلد ۲ : بحوالہ ابوداؤد وترمذی)

"اگر لوگ ظالم کو دیکھ کر اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنا عذاب عام نازل فرمائیں"۔

اگر آپ کھُلی آنکھوں دیکھ رہے ہیں کہ ظلم ہو رہا ہے' اور انتخابات میں سرگرم حصّہ لے کر اس ظلم کو کسی نہ کسی درجے میں مٹانا آپ کی قدرت میں ہے تو اس حدیث کی رو سے یہ آپ کا فرض ہے کہ خاموش بیٹھنے کے بجائے ظالم کا ہاتھ پکڑ

کر اس ظلم کو روکنے کی مقدور بھر کوشش کریں۔

بہت سے دین دار لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم اپنا ووٹ استعمال نہیں کریں گے تو اس سے کیا نقصان ہوگا؟ لیکن سنیے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مسند احمد میں روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

﴿ من أُذِلّ عندهٗ مؤمن فلم ينصره وهو يقدر على أن ينصرهٗ أذله الله على رؤوس الخلائق ﴾ (ایضاً صفحہ ۵۱، جلد ۲)

"جس شخص کے سامنے کسی مومن کو ذلیل کیا جارہا ہو اور وہ اس کی مدد کرنے پر قدرت رکھنے کے باوجود مدد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے (قیامت کے میدان میں) برسرِعام رسوا کرے گا۔

ووٹ نہ دینا حرام ہے

شرعی نقطہ نظر سے ووٹ کی حیثیت شہادت اور گواہی کی سی ہے' اور جس طرح جھوٹی گواہی دینا حرام اور ناجائز ہے۔ اسی طرح ضرورت کے موقع پر شہادت کو چھپانا بھی حرام ہے۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے :

﴿ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُه ﴾

"اور تم گواہی کو نہ چھپاؤ' اور جو شخص گواہی کو چھپائے' اس کا دل گناہ گار ہے"۔

اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

﴿ مَنْ كَتَمَ شَهَادَةً إِذَا دُعِيَ إِلَيْهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَ بِالزُّوْرِ ﴾

(جمع الفوائد بحوالہ طبرانی صفحہ ٦٢ جلد ١)

"جس کسی کو شہادت کے لئے بلایا جائے، پھر وہ اسے چھپائے تو وہ ایسا ہے جیسے جھوٹی گواہی دینے والا"۔

بلکہ گواہی دینے کے لئے تو اسلام نے اس بات کو پسند کیا ہے کہ کسی کے مطالبہ کرنے سے پہلے ہی انسان اپنا یہ فریضہ ادا کر دے، اور اس میں کسی کی دعوت یا ترغیب کا انتظار بھی نہ کرے، حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا ﴾ (ایضاً صفحہ ٢٦١ جلد ١ بحوالہ مالک و مسلم وغیرہ)

"کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ بہترین گواہ کون ہے؟ وہ شخص ہے جو اپنی گواہی کسی کے مطالبہ کرنے سے پہلے ہی ادا کر دے"۔

ووٹ بھی بلاشبہ ایک شہادت ہے، قرآن و سنّت کے یہ تمام احکام اس پر بھی جاری ہوتے ہیں، لہٰذا ووٹ کو محفوظ رکھنا دینداری کا تقاضا نہیں، اس کا زیادہ سے زیادہ صحیح استعمال کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ یوں بھی سوچنے کی بات ہے کہ اگر شریف، دیندار اور معتدل مزاج کے لوگ انتخابات کے تمام معاملات سے بالکل یکسو ہو کر بیٹھ جائیں تو اس کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ یہ پورا میدان، شریروں، فتنہ پردازوں اور بے دین افراد کے ہاتھوں میں سونپ رہے ہیں، ایسی صورت میں کبھی بھی یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ حکومت نیک اور اہلیت رکھنے والے افراد کے ہاتھ میں آئے، اگر دین دار لوگ سیاست سے اتنے بے تعلق ہو کر رہ جائیں تو پھر انہیں ملک کی دینی اور اخلاقی تباہی کا شکوہ کرنے کا بھی کوئی حق نہیں پہنچتا، کیوں

کہ اس کے ذمّہ دار وہ خود ہوں گے اور ان کے حکّام کا سارا عذاب وثواب ان ہی کی گردن پر ہوگا اور خود ان کی آنے والی نسلیں اس شرّ وفساد سے کسی طرح محفوظ نہیں رہ سکیں گی جس پر بند باندھنے کی انہوں نے کوئی کوشش نہیں کی۔

انتخابات خالص دنیاوی معاملہ نہیں

انتخابات کے سلسلے میں ایک دوسری غلط فہمی پہلی سے زیادہ سنگین ہے' چونکہ دین کو لوگوں نے صرف نماز' روزے کی حد تک محدود سمجھ لیا ہے' اس لئے سیاست ومعیشت کے کاروبار کو وہ دین سے بالکل الگ تصوّر کرکے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سارے معاملات دین کی گرفت سے بالکل آزاد ہیں۔ چنانچہ بہت سے لوگ ایسے بھی دیکھے گئے ہیں جو اپنی نجی زندگی میں نماز' روزے اور وظائف واوراد تک کے پابند ہوتے ہیں' لیکن نہ انہیں خرید وفروخت کے معاملات میں حلال وحرام کی فکر ہوتی ہے' نہ وہ نکاح وطلاق اور برادریوں کے تعلّقات میں دین کے احکام کی کوئی پروا کرتے ہیں۔

ایسے لوگ انتخابات کو بھی ایک خالص دنیاوی معاملہ سمجھ کر اس میں مختلف قسم کی بدعنوانیوں کو گوارا کرلیتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ ان سے کوئی بڑا گناہ سرزد ہوا ہے' چنانچہ بہت سے لوگ اپنا ووٹ اپنی دیانتدارانہ رائے کے بجائے محض ذاتی تعلّقات کی بنیاد پر کسی نااہل کو دے دیتے ہیں' حالانکہ وہ دل میں خوب جانتے ہیں کہ جس شخص کو ووٹ دیا جارہا ہے وہ اس کا اہل نہیں' یا اس کے مقابلے میں کوئی دوسرا شخص اس کا زیادہ حق دار ہے' لیکن صرف دوستی کے تعلق' برادری کے رشتے' یا ظاہری لحاظ ومروّت سے متأثر ہوکر وہ اپنے ووٹ کو غلط جگہ استعمال کرلیتے ہیں' اور کبھی خیال میں بھی نہیں آتا کہ شرعی ودینی لحاظ سے انہوں نے کتنے بڑے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

جیسا کہ اوپر عرض کیا جاچکا ہے کہ ووٹ ایک شہادت ہے اور شہادت کے بارے میں قرآنِ کریم کا ارشاد یہ ہے۔

﴿ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ﴾

"اور جب کوئی بات کہو تو انصاف کرو، خواہ وہ شخص (جس کے خلاف بات کہی جارہی ہے) تمہارا قرابت دار ہی کیوں نہ ہو"۔

لہٰذا جب کسی شخص کے بارے میں ضمیر اور دیانت کا فیصلہ یہ ہو کہ جس شخص کو ووٹ دے رہے ہو وہ ووٹ کا مستحق نہیں ہے۔ یا کوئی دوسرا شخص اس کے مقابلے میں زیادہ اہلیت رکھتا ہے، تو اس وقت محض ذاتی تعلّقات کی بناء پر اسے ووٹ دے دینا "جھوٹی گواہی" کے ذیل میں آتا ہے۔ اور قرآنِ کریم میں جھوٹی گواہی کی مذمّت اتنی شدّت کے ساتھ کی گئی ہے کہ اسے بُت پرستی کے ساتھ ذکر فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہے:

﴿ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴾

"پس تم پرہیز کرو بتوں کی نجاست سے اور پرہیز کرو جھوٹی بات کہنے سے"۔

اور حدیث شریف میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدّد مواقع پر جھوٹی گواہی کو اکبر الکبائر میں شمار کر کے اس پر سخت وعیدیں ارشاد فرمائی ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں اکبر الکبائر (بڑے بڑے گناہ) نہ بتاؤں؟ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور خوب اچھی طرح سنو! جھوٹی گواہی، جھوٹی بات! حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے، جب جھوٹی گواہی کا ذکر آیا تو اٹھ کر بیٹھ

گئے' اور "جھوٹی گواہی" کا لفظ بار بار ارشاد فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم دل میں کہنے لگے کہ کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔

(بخاری و مسلم' جمع الفوائد صفحہ ۱۶۲ جلد ۲)

یہ وعیدیں تو صرف ووٹ کے اس غلط استعمال پر صادق آتی ہیں جو محض ذاتی تعلّقات کی بناء پر دیا گیا ہو' اور روپے پیسے لے کر کسی نااہل کو ووٹ دینے میں جھوٹی گواہی کے علاوہ رشوت کا عظیم گناہ بھی ہے۔

لہٰذا ووٹ ڈالنے کے مسئلہ کو ہرگز یوں نہ سمجھا جائے کہ یہ ایک خالِص دنیوی مسئلہ ہے' اور دین سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ یقین رکھئے کہ آخرت میں ایک ایک شخص کو اللہ کے سامنے کھڑا ہونا ہے' اور اپنے دوسرے اعمال کے ساتھ اس عمل کا بھی جواب دینا ہے کہ اس نے اپنی اس "شہادت" کا استعمال کس حد تک دیانت داری کے ساتھ کیا ہے۔

نااہل کو ووٹ دینا شدید تر گناہ ہے

بعض حضرات یہ بھی سوچتے ہیں کہ اگر نااہل کو ووٹ دینا گناہ ہے تو ہم کون سے پاکباز ہیں؟ ہم صبح سے لے کر شام تک بے شمار گناہوں میں ملوّث رہتے ہیں۔ اگر اپنے گناہوں کی طویل فہرست میں ایک اور گناہ کا اضافہ ہو جائے تو کیا حرج ہے؟

لیکن خوب سمجھ لیجئے کہ یہ نفس وشیطان کا سب سے بڑا دھوکہ ہے' اوّل تو انسان اگر ہر گناہ کے ارتکاب کے وقت یہی سوچا کرے تو وہ کبھی کسی گناہ سے نہیں بچ سکتا' اگر کوئی شخص تھوڑی سی گندگی میں ملوّث ہو جائے تو اس کو اس سے پاک ہونے کی فکر کرنی چاہیئے نہ کہ وہ غلاظت کے کسی تالاب میں چھلانگ لگا دے۔

دوسری بات یہ ہے کہ گناہ گناہ کی نوعیتوں میں بھی بڑا فرق ہے' جن گناہوں کے نتائج بد پوری قوم کو بھگتنے پڑیں' ان کا معاملہ پرائیویٹ گناہوں کے مقابلے میں

بہت سخت ہے۔ انفرادی نوعیت کے جرائم' خواہ اپنی ذات میں کتنے ہی گھناونے اور شدید ہوں' لیکن ان کے اثرات دو چار افراد سے آگے نہیں بڑھتے۔ اس لئے ان کی تلافی بھی عموماً اختیار میں ہوتی ہے' ان سے توبہ واستغفار کرلینا بھی آسان ہے' اور ان کے معاف ہوجانے کی امید بھی ہروقت کی جاسکتی ہے۔ اوراس کے برخلاف جس گناہ کا بُرا نتیجہ پورے ملک اور پوری قوم نے بھگتنا ہو' اس کی تلافی کی کوئی صورت نہیں' یہ تیر کمان سے نکلنے کے بعد واپس نہیں آسکتا' اس لئے اگر کسی وقت انسان اس بدعملی سے آئندہ کے لئے توبہ کرلے تو کم ازکم ماضی کے جرم سے عہدہ بَرا ہونا بہت مشکل ہے' اوراس کے عذاب سے رہائی کی امید بہت کم ہے۔

اس حیثیت سے یہ گناہ چوری' ڈاکہ' زناکاری اور دوسرے تمام گناہوں سے شدید تر ہے۔ اوراسے دوسرے جرائم پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

یہ درست ہے کہ ہم صبح وشام بیسیوں گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں' مگر یہ سب گناہ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی وقت توبہ کی توفیق بخشے تو معاف بھی ہوسکتے ہیں اور ان کی تلافی بھی کی جاسکتی ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ ہم اپنی گردن ایک ایسے گناہ میں بھی پھنسالیں جس کی تلافی ناممکن اور جس کی معافی بہت مشکل ہے۔

بعض لوگ یہ بھی سوچتے ہیں کہ لاکھوں ووٹوں کے مقابلے میں ایک شخص کے ووٹ کی کیا حیثیت ہے؟ اگر وہ غلط استعمال بھی ہو جائے تو ملک وقوم کے مستقبل پر کیا اثرانداز ہوسکتا ہے؟

لیکن خوب سمجھ لیجئے کہ اوّل تو اگر ہر شخص ووٹ ڈالتے وقت یہی سوچنے لگے تو ظاہر ہے کہ پوری آبادی میں کوئی ایک ووٹ بھی صحیح استعمال نہیں ہوسکے گا۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ ووٹوں کی گنتی کا جو نظام ہمارے یہاں رائج ہے اس میں صرف ایک ان پڑھ' جاہل شخص کا ووٹ بھی ملک وملّت کے لئے فیصلہ کن ہوسکتا ہے' اگر

ایک بے دین' بدعقیدہ اور بدکردار امیدوار کے بیلٹ بکس میں صرف ایک ووٹ دوسروں سے زیادہ چلا جائے تو وہ کامیاب ہوکر پوری قوم پر مسلّط ہو جائے گا۔ اس طرح بعض اوقات صرف ایک جاہل اور اَن پڑھ انسان کی معمولی سی غفلت' بھول چوک یا بددیانتی بھی پورے ملک کو تباہ کرسکتی ہے۔ اس لئے مرّوجہ نظام میں ایک ایک ووٹ قیمتی ہے اور یہ ہر فرد کا شرعی' اخلاقی' قومی اور ملّی فریضہ ہے کہ وہ اپنے ووٹ کو اتنی ہی توجّہ اور اہمیت کے ساتھ استعمال کرے جس کا وہ فی الواقع مستحق ہے۔

انتخابی مہم کے دس مُنکرات

انتخابات کا ہنگامہ ہمارے معاشرے میں بے شمار گناہوں اور بد عنوانیوں کا ایسا طوفان لے کر آتا ہے جس کی ظلمت پورے ماحول پر چھاجاتی ہے' اور اس میں شریعت' اخلاق' شرافت اور مرّوت کی بنیادوں پر اتنی متواتر ضربیں لگتی ہیں کہ پورا ملک لرز کر رہ جاتا ہے ____ ان گناہوں اور بد عنوانیوں کا انتہائی افسوسناک پہلو یہ ہے کہ دلوں سے ان گناہوں کے گناہ ہونے کا احساس بھی مٹتا جارہا ہے اور اقتدار طلبی کی اس اندھی دوڑ میں سب کچھ شیرِ مادَر بن کر رہ گیا ہے' اور چونکہ معاشرے میں ان برائیوں کا چلن کسی روک ٹوک کے بغیر اتنا عام ہوگیا ہے کہ اب کوئی ان بُرائیوں کے خلاف بولتا بھی نہیں' اس لئے ایسے حضرات کو بھی ان کے بُرا یا گناہ ہونے کا خیال ہی نہیں آتا' جن کی نیت جان بوجھ کر بُرائی کرنے کی نہیں ہوتی۔ للہذا آج کی محفل میں ایسی چند بُرائیوں کا ذکر اس جذبے سے کیا جارہا ہے کہ جو اللہ کا بندہ ان سے بچ سکے وہ بچ جائے اور دوسرے حضرات کے دل میں کم از کم ان کے گناہ اور بُرائی ہونے کا احساس پیدا ہو جائے۔

(۱) انتخابات کے تعلق سے جو گناہ اور منکرات ہمارے ماحول میں پھیلے ہوئے ہیں' ان سب کی بنیادی جڑ تو اقتدار کی ہوس اور کسی منصب تک پہنچنے کی حرص ہے۔ جس کا جواز تلاش کرنے کے لئے بعض اوقات ملک وملّت کی خیرخواہی کی معصوم تاویل کرلی جاتی ہے۔ حالانکہ حکومت واقتدار کے بارے میں قرآن وسنّت کی ہدایات یہ ہیں کہ وہ کوئی پھولوں کی سیج نہیں ہے جس کی طرف لپکنے میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کی جائے' بلکہ یہ دنیا وآخرت کی ذمّہ داری کا وہ جُوا ہے جسے

گردن پر رکھنے سے پہلے انسان کو لرزنا ضرور چاہئے' اور شدید مجبوری کے بغیر اپنے آپ کو اس آزمائش میں ڈالنا چاہئے۔ یہی وجہ ہے کہ جب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت کے لئے نامزد کرنے کو کہا گیا تو انہوں نے ایک جواب یہ بھی دیا کہ :

"ذمّہ داری کا طوق خطّاب کے خاندان میں بس ایک ہی شخص
(یعنی خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کے گلے میں پڑ گیا تو کافی ہے'
میں اپنے بیٹے کے گلے کو اس سے گرانبار کرنا نہیں چاہتا۔

اگر کسی شخص کے دل میں واقعۃً اس گرانبار ذمّہ داری کا کماحقہ احساس ہو تو بے شک اس کا جائز ذرائع سے اقتدار تک پہنچنا ملک وملّت کی خیر خواہی کے جذبے سے ہوتا ہے جو اس کی ادا ادا سے جھلکتا ہے' اور اس کے نتیجے میں کبھی وہ خرابیاں' بدعنوانیاں اور گناہ وجود میں نہیں آتے جن کے زہریلے اثرات سے آج کی سیاسی فضا مسموم ہے۔

لیکن جب اقتدار کو ایک منفعت' ایک لذّت اور ایک مادّی مفاد سمجھ لیا جائے اور اسے حاصل کرنے کے لئے تن من دھن کی ساری طاقتیں لٹائی جانے لگیں تو یہ اقتدار کی وہ حرص ہے' جس کے بطن سے خیر وفلاح برآمد نہیں ہو سکتی' اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ وہ گناہوں' بُرائیوں' خودغرضیوں اور بدعنوانیوں کو جنم دے کر معاشرے میں شر اور فساد کو پھیلاتا ہے۔

(۲) اسی شر وفساد کا ایک حصّہ یہ ہے کہ ہماری انتخابی مہمّات میں ایک دوسرے پر الزام تراشی اور بہتان طرازی کو شیرِ مادر سمجھ لیا گیا ہے۔ اپنے مقابل کو چِت کر کے اپنی فتح کا ہاتھ بلند کرنے کے لئے اُس پر بلا تحقیق ہر قسم کا الزام عائد کرنا حلالِ طیّب قرار پا چکا ہے' بلکہ یہ اس سیاسی جنگ کا لازمی حصّہ ہے جس کے بغیر سیاسی فتح کو ناممکن سمجھا جاتا ہے۔

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ کوئی شخص کتنا ہی بُرا ہو' لیکن اس پر کوئی ایسا الزام عائد کرنا ہرگز جائز نہیں ہے جس کی سچّائی کی مکمل تحقیق نہ ہو چکی ہو۔ لیکن انتخابی جلسوں کی شاید ہی کوئی تقریر اس قسم کے بلا تحقیق الزامات سے خالی ہوتی ہو جو بہتان کے گناہ کبیرہ میں داخل ہیں۔ پھر بعض اوقات اس بہتان طرازی کے لئے اتنی گھٹیا اور بازاری زبان استعمال کی جاتی ہے کہ وہ دشنام طرازی کا گناہ بھی سمیٹ لیتی ہے۔ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مسلمان کی جان' مال اور آبرو کو کعبۃُ اللہ سے زیادہ مقدّس قرار دیا ہے' جس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان کی جان' مال یا آبرو پر ناروا حملہ کرنا (معاذاللہ) کعبے کو ڈھانے سے بھی زیادہ سنگین گناہ ہے' لیکن انتخابی مہم کے جوش میں مدِّمقابل کا کعبۂ آبرو گلی گلی میں ڈھایا جاتا ہے' اور اخباروں کے صفحات سے لے کر انتخابی جلسوں اور کارنر میٹنگز تک کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جو بہتان تراشی اور دشنام طرازی کی عفونت سے بدبودار نہ ہو۔

(۳) پھر چونکہ انتخابات کا موقع ایسا ہوتا ہے کہ کبھی امیدوار کے بارے میں حقائق منظرِ عام پر لانے کی واقعی ضرورت بھی ہوتی ہے' تاکہ عوام کو دھوکے اور نقصان سے بچایا جاسکے' اس لئے کسی امیدوار کے حقیقی اوصاف بیان کرنے کی توجیہ کی جاسکتی ہے۔ لیکن اس کے لئے اوّل تو یہ ضروری ہے کہ کوئی بات ضروری تحقیق کے بغیر نہ کہی جائے' اور دیانت داری اور انصاف سے ہر حال میں کام لیا جائے' دوسرے یہ بھی ضروری ہے کہ یہ ناگوار فریضہ صرف بقدرِ ضرورت ہی انجام دیا جائے' اسے محض مزے لینے اور مجلس آرائی کا ذریعہ نہ بنایا جائے ورنہ اگر وہ بہتان نہ ہو' تب بھی غیبت کے اس گناہِ عظیم میں داخل ہے جسے قرآن کریم نے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں کسی شخص نے حجّاج بن یوسف کی بُرائیاں بیان کرنی شروع کردیں۔ حجّاج کا ظلم و ستم لوگوں میں مشہور تھا' لیکن

چونکہ اس مقام پر بُرائی کرنے کا کوئی صحیح مقصد یا فائدہ نہیں تھا' اس لئے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ :

"یہ غیبت ہے' اور اگر حجّاج نے بہت سے لوگوں پر ظلم کیا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اب ہر شخص کے لئے اس کی غیبت حلال ہوگئی ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ اگر حجاج سے بے گناہوں کے خون کا حساب لے گا تو اس کی ناروا غیبت کا بھی حساب لے گا"۔

(۴) دوسرں کی بُرائی اور ان پر الزام تراشی کے علاوہ انتخابات میں کامیابی کے لئے یہ بھی ضروری سمجھا جاتا ہے کہ منہ بھر بھر کر خود اپنی تعریف اور اپنی خدمات کا مبالغہ آمیز تذکرہ کیا جائے۔ یاد رکھئے : خود ستائی' نام و نمود اور دکھاوے کو مذہب و اخلاق کے ہر نظام میں گناہ یا کم از کم بُرا ضرور سمجھا گیا ہے' لیکن ہماری انتخابی سیاست کے مذہب میں یہ عمل کسی قید و شرط کا پابند نہیں رہا۔

(۵) عوام کو ووٹ دینے پر مائل کرنے کے لئے یہ بھی لازمی سمجھ لیا گیا ہے کہ اُن سے سوچے سمجھے بغیر خوشنما وعدے کئے جائیں۔ وعدہ کرتے وقت اس بات سے بحث نہیں ہوتی کہ اُن کو پورا کرنے کا کیا طریقہ ہوگا؟ اور اقتدار حاصل ہونے کے بعد وہ کس طرح روبعمل لائے جاسکیں گے؟ مسئلہ صرف یہ ہے کہ وعدوں کے نیلام میں کس طرح دوسروں سے بڑھ چڑھ کر بولی لگائی جائے؟ ______ ہم برسرِ اقتدار آکر غریبوں کی قسمت بدل دیں گے' ہم پسماندہ علاقوں کو پیرس کا نمونہ بنا دیں گے' ہم ہر ضلع میں ایک ہائی کورٹ قائم کردیں گے' ہم غُربت اور جہالت کا خاتمہ کردیں گے؟ ______ اس قسم کے بلند و بانگ دعوے اخباری بیانات سے لیکر تقریروں تک ہر جگہ سنائی دیتے ہیں' اور ان جھوٹے وعدوں اور دعووں کے ذریعے سادہ لوح عوام کو بے وقوف بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

(۶) جلسے جلوس اور اشتہار بھی انتخابی سرگرمیوں کا ایک لازمی حصّہ ہیں، اگر یہ جلسے جلوس اخلاق و شرافت کی حدود میں ہوں تو ناجائز بھی نہیں، لیکن جلسوں جلوسوں میں غنڈہ گردی روزمرّہ کا معمول بن چکی ہے جس کے نزدیک سیاسی حریفوں کی جان، مال اور آبرو کوئی قیمت نہیں رکھتی۔ چنانچہ جس کا داؤ چل جائے وہ دوسروں کو زک پہنچانے میں کسر نہیں چھوڑتا۔

(۷) پھر بعض اوقات انتخابی جلسے جلوس ایسے عام اور مصروف راستوں پر منعقد کئے جاتے ہیں جن کی وجہ سے شہر کی آبادی کے لئے نقل و حرکت محال ہو جاتی ہے، اور ٹریفک کا ایسا مسئلہ کھڑا ہو جاتا ہے جو بے گناہ شہریوں کو عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے، نہ جانے کتنے ضعیف اور بیمار لوگ اس قسم کی بدنظمی کی وجہ سے اپنے علاج سے محروم رہ جاتے ہیں، کتنے ضرورت مند اپنے روزگار تک نہیں پہنچ پاتے۔ اس طرح عام گزر گاہوں کو بلاک کر کے نہ جانے کتنے انسانوں کو ناقابلِ برداشت تکلیف پہنچانے کا گناہِ عظیم اس قسم کے جلسوں جلوسوں کے حصّے میں آتا ہے۔

(۸) دیواروں کو انتخابی نعروں سے سیاہ کرنا اور شخصی اور سرکاری عمارتوں پر اشتہارات چسپاں کرنا بھی انتخابی مہم کا جزءِ لاینفک ہے جس کے نتیجے میں شہر کی بیشتر عمارتیں متضاد نعروں اور اشتہارات سے داغدار نظر آتی ہیں، اور کسی اللہ کے بندے کو یہ خیال نہیں آتا کہ کسی دوسرے کی عمارت کو اس کی مرضی کے بغیر استعمال کر کے اس کا حُلیہ بگاڑنا درحقیقت چوری اور غصب کے مُترادف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

> ”کہ کسی دوسرے کی ملکیت کو اس کی خوشدلی کے بغیر استعمال کرنا حلال نہیں“۔

عمارتیں اور دیواریں کسی نہ کسی کی ملکیت ہوتی ہیں، اور ان کو اپنے اشتہار کے لئے استعمال کرنا مالک کی اجازت کے بغیر حرام ہے، چہ جائیکہ ان کو

خراب اور بدنما بنانا۔ لیکن غربت اور جہالت کے خاتمے کے دعویدار بے تکان اس چوری اور غصب کا ارتکاب کرتے ہیں، اور اگر کوئی شریف انسان اس عمل سے روکنے کی کوشش کرے تو اسے پتھروں اور فائرنگ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(۹) ووٹوں کی خرید و فروخت اور اس غرض کے لئے لوگوں کو رشوت دینا، اور جن لوگوں کے قبضے میں بہت سے ووٹ ہوں، ان کے ناجائز کام کرا دینا یا اس کا وعدہ کرلینا ایک مستقل جُرم ہے، جو خدا اور آخرت سے بے فکر امیدواروں میں بہ کثرت رائج ہے اور اس نے معاشرے کو اخلاقی تباہی کے کنارے لا کھڑا کیا ہے۔

(۱۰) ظاہر ہے کہ ساری انتخابی مہم چلانے کے لئے ہر جماعت کو کروڑوں روپیہ درکار ہوتا ہے۔ اس کروڑوں روپے کے سرمائے کے حصول کے لئے جو طریقے اختیار کئے جاتے ہیں، ان میں غیر ملکی طاقتوں سے گٹھ جوڑ اور ان کی دی ہوئی لائن پر کام کرنا ایک ایسی بیماری ہے جو ملک کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے، اور جو لوگ باہر سے سرمایہ حاصل نہیں کرتے، یا نہیں کرپاتے، وہ اپنے ہی ملک کے بڑے بڑے دولت مند افراد سے اپنی جماعتوں کے لئے چندے وصول کرتے ہیں۔ اور بسا اوقات یہ چندہ درحقیقت اس بات کی رشوت ہوتا ہے کہ برسرِ اقتدار آنے کے بعد چندہ دینے والوں کو خصوصی مُراعات دیجائینگی۔ اور اگر وہ دینے سے انکار کریں تو انہیں طرح طرح سے تنگ کیا جاتا ہے۔ جو جماعت جتنی زیادہ طاقتور ہوتی ہے، اور اس کے اقتدار میں آنے کے جتنے زیادہ امکانات ہوتے ہیں، اس کی چندے کی اپیل اتنی ہی زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔

یہ دس موٹے موٹے گناہ محض مثال کے طور پر ذکر کئے گئے ہیں، لیکن اگر آپ باریک بینی سے غور فرمائیں تو نظر آئے گا کہ ان میں سے ہر گناہ بذاتِ خود بہت سے گناہوں کا مجموعہ ہے، اور انتخابی مہم کے دوران اسی قسم کے نہ جانے کتنے گناہوں

کا ارتکاب دھڑلے سے ہوتا ہے۔ اب غور فرمائیے کہ جن حکومتوں کی بنیاد میں جھوٹ، الزام تراشی، بہتان، غیبت، خود ستائی، جھوٹے وعدوں، دوسروں کے ساتھ غنڈہ گردی، مخلوقِ خدا کی ایذا رسانی، دوسروں کی املاک پر ناجائز تصرف جیسے عظیم گناہ داخل ہوں، ان سے ملک وملّت کو سکھ چین کس طرح نصیب ہو؟ اور جس ماحول میں ان گناہوں کی ظلمت چھائی ہوئی ہو، وہاں سے خیروفلاح کی روشنی نمودار ہونے کی کیا توقع رکھی جائے؟

لیکن ان گذارشات کا مقصد محض تنقید برائے تنقید نہیں، نہ اس کا منشاء یہ ہے کہ لوگوں میں مایوسی پھیلائی جائے۔ بلکہ مقصد صرف یہ ہے کہ کم از کم ہم اپنی بیماریوں سے آگاہ تو ہوں، اور ان میں سے جس کسی بیماری کا سدِّباب اپنی قدرت میں ہو اس سے دریغ نہ کریں، اور کم از کم عام مسلمان اُن گناہوں سے محفوظ رہنے کا اہتمام کریں جن میں وہ بعض اوقات نادانستہ طور پر مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہ سمجھنا کہ اس ہنگامہ خیز طوفان میں ایک تنہا شخص خود کسی بُرائی سے رُک جائے تو اس سے معاشرے پر مجموعی طور سے کیا اثر پڑے گا؟ یاد رکھئے کہ معاشرے سے گندگی جس چھوٹی سے چھوٹی مقدار میں بھی کم ہو، غنیمت ہے، کیونکہ معاشرہ درحقیقت افراد ہی کے مجموعے سے عبارت ہے، یہاں چراغ سے چراغ جلتا ہے لہٰذا بعض اوقات کسی ایک شخص کا عزم وہمّت بھی معاشرے کی تبدیلی میں فیصلہ کُن کردار ادا کر سکتا ہے۔ ع

ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

قانون میعاد سماعت کی شرعی حیثیت

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط و ترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

عرض ناشر

۱۹۷۷ء میں ایک صاحب نے حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم سے ایک خط کے ذریعہ یہ سوال کیا کہ کیا پاکستان میں جو قانون ''قانونِ میعادِ سماعت'' کے نام سے جاری ہے وہ آیا شرعی قانون ہے یا نہیں؟ اس سوال کے جواب میں حضرت مولانا مدظلہم نے ایک تفصیلی خط تحریر فرمایا۔ جو پیشِ خدمت ہے۔

میمن اسلامک پبلشرز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قانونِ میعادِ سماعت کی شرعی حیثیت

جناب محترم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ازراہِ کرم راہنمائی فرمائیں کہ دنیا کے بعض جدید ترقی یافتہ ممالک میں (LIMITATION ACT) کے نام سے جو اصول رائج ونافذ ہیں ان کی تاریخ کیا ہے اور کیا وہ سرابر غیراسلامی اصول ہیں؟ اگر یہ اصول و قوانین غیراسلامی ہیں تو دیوانی وفوجداری مسائل وامور میں چارہ جوئی کی میعاد کا عدم تعین جو عملی خرابیاں پیدا کرتا ہے اس کا تدارک کیونکر کیا جاسکتا ہے، خصوصاً اگر اس عدم تعیّن کو کانٹ کے (CATEGOMCAL IMPERATIVE) کی حیثیت دی جائے تو جائداد غیر منقولہ کے برسوں پرانے معاملات متأثر ہوتے ہیں۔ اور اگر اصول وقوانین غیراسلامی نہیں تو ان کے اسلامی ہونے کا کیا جواز ہے؟ جب کہا جاتا ہے کہ اسلام کی تاریخ میں شفعہ کو چھوڑ کر اس نوعیت کے قوانین کبھی نافذ نہیں رہے؟ اگر عنقریب قومی اتحاد برسراقتدار آجائے، تو پورا کا پورا اسلام کیونکر نافذ

ہوگا اور (LIMITATION ACT) کو کس طرح مشرّف بہ اسلام کیا جائے گا۔ یا پھر اسے کس بنا پر ایک کلمہ گو قانون کی حیثیت حاصل ہوگی؟ مفصّل جواب سے بلا تاخیر سرفراز فرمائیں۔

والسّلام

جعفر قاسمی
محلّہ ریختی چنیوٹ
۲۲؍۸؍۱۹۷۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدّ ظلہم

کا جواب

محترمی و مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے کہ مزاجِ گرامی بہتر ہوں۔ آمین

گرامی نامہ باعثِ مسرّت و افتخار ہوا۔ آپ کے سوال کے بارے میں عرض یہ ہے کہ "قانونِ میعادِ سماعت (LIMITATION ACT) سراسر غیر اسلامی قانون نہیں ہے اور یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ اسلام کی تاریخ میں شفعہ کو چھوڑ کر اس نوعیت کے قوانین کبھی نافذ نہیں رہے" واقعہ یہ ہے کہ اسلامی عدالتیں بھی میعادِ سماعت کا لحاظ کرتی رہی ہیں خاص طور سے ترکی خلافت کے دور میں عالمِ اسلام کے تمام قاضی خلیفۂ وقت کی مقرر کردہ میعادِ سماعت پر عمل کرتے رہے۔ اور فقہاء اسلام نے ان کے اس عمل کی نہ صرف توثیق و تائید کی ہے بلکہ خلیفۂ وقت کے منشور جاری ہونے کے بعد اس کو واجب العمل قرار دیا ہے "الاشباہ والنظائر" کے مشہور شارح علامہ حموی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور کے بارے میں لکھا ہے کہ ہمارے زمانے کے سلاطین نے تمام قاضیوں کو یہ حکم دیا ہوا ہے کہ وہ وقف اور وراثت کے سوا کوئی دعویٰ بناء دعویٰ قائم ہونے کے پندرہ سال بعد قابل سماعت نہ سمجھیں۔ اور فتاویٰ حامدیہ میں (جس کی تنقیح علامہ ابن عابدین

شامی رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے) اس مسئلے پر چاروں مذاہب (حنفی' شافعی' مالکی' حنبلی) کے فقہاء کے فتاویٰ نقل کئے ہیں جو اس بات پر یک زبان ہیں کہ سلطان کی طرف سے اس ممانعت کی اجراء کے بعد پندرہ سال بعد کوئی مقدّمہ دائر نہ کیا جائے۔ البتہ علامہ خیرالدین رملی رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ خیریہ میں یہ تصریح فرمائی ہے کہ اس بارے میں ہر خلیفہ کی طرف سے از سرِ نو حکم جاری ہونا میعادِ سماعت کی پابندی کے لئے ضروری ہے۔

البتہ مختلف زمانوں میں مختلف میعادیں مقرر کی گئی ہیں۔ فقہ حنفی کی کتابوں میں بعض مقدّمات کے لئے پندرہ سال' بعض کے لئے تینتیس سال اور بعض کے لئے چھتیس سال کی مدّتیں مقرر کی گئی ہیں مثلاً درمختار میں ہے :

"القضاء مُظهر لا مُثبت ولا يتخصّص بزمان ومكان وخصومة، حتى لو أمر السلطان بعدم سماع الدعوىٰ بعد خمسة عشر سنة فسمعها لم ينفذ، قلت : فلا تسمع الآن بعد ها إلا بأمر"

اس کے تحت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلے پر کافی مفصّل بحث کی ہے اور اسی میں یہ بھی لکھا ہے کہ :

قال المتأ خرون من اهل الفتوىٰ : لاتسمع الدعو ى بعد ست وثلا ثين سنة إلا ان يكون المدعى غائبا اوصبيا الخ"

بلکہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کی مبسوط سے نقل کیا ہے کہ :

اذا ترك الدعوىٰ ثلاثة وثلاثين سنة ولم يكن مانع من الدعوىٰ

ثم ادعیٰ لا تسمع دعوۂ

(درمختار کتاب القضاء مطلب فی عدم سماع الدعویٰ بعد خمس عشرۃ سنۃ- صفحہ ۲۴۴ جلد ۴ مطبوعہ دیوبند)

شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ خلافتِ عباسیہ کے دور کے ہیں، جس سے واضح ہوا کہ میعادِ سماعت کا یہ تصور خلافتِ عباسیہ میں بھی موجود تھا۔ افسوس ہے کہ میں اس وقت پاؤں کے ایک زخم کی وجہ سے صاحبِ فراش اور چلنے سے معذور ہوں، اس لئے دوسری کتابوں کی مراجعت اس وقت ممکن نہیں، ورنہ اس پر شاید اور بھی قدیم حوالے دستیاب ہوجاتے۔ تاہم علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کی مذکورہ تصریحات سے بھی اتنا واضح ہوجاتا ہے کہ میعادِ سماعت کا تصور نہ صرف غیر اسلامی نہیں، بلکہ اسلامی عدالتیں ہر دور میں اس پر کسی نہ کسی شکل میں عمل پیرا رہی ہیں۔

البتہ یہاں یہ شبہ ہوسکتا ہے اور شاید آپ کو بھی یہی شبہ ہوا ہو کہ محض تاخیر کی بناء پر ایک صاحبِ حق کو حق سے محروم کرنے کا کیا جواز ہے؟ موجودہ قوانین میں اس سوال کا جواب نصفت (EQUITY) کے ان مقولوں کے ذریعہ دیا گیا ہے کہ :

"THE LOW AIDS THE DILIGENT AND NOT THE INIDO LENT"

"قانون چوکس لوگوں کی مدد کرتا ہے، غافلوں کی نہیں"

"THERE SHOULD BEAN END TO LITIGATION"

"عدالتی مخاصمتوں کی کوئی انتہاء ہونی چاہئے"۔

لیکن یہ مقولے موجودہ قوانین کے حق میں اس لئے پوری طرح اطمینان بخش نہیں ہوئے کہ وہاں دیانت اور قضاء کی کوئی تفریق کم از کم عملاً نہیں ہے بلکہ جو حق عدالت سے مسترد ہوگیا عملاً وہ حق ہی نہیں رہا۔ اس کے بجائے اسلامی فقہ میں دیانت اور قضاء کے احکام ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ لہٰذا اگر عدالت نے کسی حق کا تصفیہ کرنے سے انکار کردیا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ حق نہیں رہا' بلکہ وہ حق موجود ہے' اور جس کے ذمّے حق ہے اس پر دیانۃً فرض ہے کہ وہ اُسے صاحبِ حق تک پہنچائے' خواہ کتنا زمانہ بیت چکا ہو' اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو عدالت خواہ اُسے کچھ نہ کہے' لیکن وہ گنہگار ہوگا۔ اسی لئے فقہاء کا یہ مقولہ "الاشباہ والنظائر" وغیرہ میں درج ہے کہ "الحق لا یسقط بتقادم الزمان" یعنی حق زمانہ گذر جانے کی بناء پر ساقط نہیں ہوتا۔ اس سے مراد یہی ہے کہ میعادِ سماعت گذر جانے کے باوجود وہ حق موجود ہے۔ جس کا ایک اثر تو اُخروی ہے کہ اس حق کو تلف کرنے والا گنہگار ہوگا۔ دوسرا اثر دنیوی ہے کہ جس شخص کو بھی اس حق تلفی کا یقینی علم ہوگا وہ اس پر فاسق کے احکام جاری کرے گا جس سے اس کے ساتھ اس کے سارے معاملات متأثر ہوں گے۔ تیسرا اثر یہ ہے کہ اگرچہ عدالت اس مسئلے کو سننے سے انکار کرچکی' لیکن اگر خلیفہ کے پاس اپیل پہنچے اور وہ محسوس کرے کہ مقدّمہ جاندار ہے اور اس میں چالبازی بظاہر نہیں ہے۔ تو فقہاء نے لکھا ہے کہ وہ اُسے کسی قاضی کے پاس بھیج سکتا ہے' اس صورت میں قاضی اس کی سماعت کرے گا۔

(شامی صفحہ ۳۴۳ جلد ۴)

نیز ایسی صورت میں صاحبِ حق قاضی کو ثالث بنا کر بھی فیصلہ کرا سکتا ہے"۔

ل عملاً اس لئے کہا کہ اصولی طور پر موجودہ قوانین میں بھی یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ "میعادِ سماعت" سے چارہ جوئی (REMEDY) ختم ہو جاتی ہے حق (RIGHT) ختم نہیں ہوتا۔

اس سے صاف واضح ہے کہ صرف زبانی طور پر نہیں، بلکہ عملاً بھی میعادِ سماعت سے حق ساقط نہیں ہوتا۔ البتہ میعادِ سماعت مقرر کرنے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مدّت دراز گذرنے کے بعد بھی اگر حق سماعت باقی رکھا جائے تو اس سے ایک طرف تو مقدّمات میں مکروفریب اور جھوٹی گواہیوں کا امکان بڑھ جائے گا کیونکہ مدّت دراز گذرنے کے بعد واقعے کے عینی گواہ ملنے مشکل ہوتے ہیں، اور مل بھی جائیں تو واقعے کی پوری تفصیلات ذہن میں نہیں رہتیں۔ اس لئے اس قسم کے مقدّمات عدالتوں میں داخل کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ مقدمات میں غیر ضروری تعویق ہو اور لاینحل مسائل کھڑے ہوجائیں۔ میعادِ سماعت کی یہی حکمت ہمارے فقہاء نے بھی بیان فرمائی ہے"۔

خلاصہ یہ کہ قانونِ میعادِ سماعت کو سراسر غیراسلامی قرار دینا درست نہیں۔ بلکہ اسلامی فقہ میں اسکی بنیاد موجود ہے اور جب کبھی شریعت کی بنیاد پر موجودہ قوانین کی تدوین نو کی جائے گی تو اس قانون کو بالکلیہ مسترد یا منسوخ نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ اس پر مذکورہ فقہی بنیادوں پر نظر ثانی کی جائے گی، اور میں سمجھتا ہوں کہ اس قانون میں اتنی ترمیم کی ضرورت نہیں ہوگی جتنی دوسرے بہت سے قوانین میں ضرورت پیش آئے گی۔

والسلام

احقر محمد تقی عثمانی

۱۲ر رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ

الله نور السماوات والأرض

کوّے کی حلت پر تحقیق

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط و ترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

عرض ناشر

آج سے تقریباً ۴۲ سال پہلے ۱۹۶۰ء میں شکار پور سندھ کے بعض علماء نے کوّے کی حرمت پر ایک فتویٰ دیا۔ جو جمہور علماء کے مسلک کے خلاف تھا۔ اس لئے ایک صاحب نے اس کے بارے میں حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب مدظلہم العالی کو ایک استفتاء بھیجا، اور اس کے ساتھ ان علماء کا جواب بھی ارسال کیا۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہم نے وہ سوال و جواب حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کے سپرد کیا۔ حضرت مولانا مدظلہم نے اس کا تحقیقی جواب تحریر فرمایا جو پیش خدمت ہے۔ شکار پور سندھ کے علماء کا جواب فارسی میں ہے۔

میمن اسلامک پبلشرز

کوے کی حلت پر تحقیق

س:
شکار پور سندھ کے علماء نے کوے کی حرمت پر ایک تحریر لکھی ہے جو ارسال خدمت ہے، یہ تحریر چونکہ جمہور علماء کے مسلک کے خلاف ہے اس لئے اس سے متعلق بعجلت ممکنہ تحقیق فرما کر ممنون فرمائیں۔ اس تحریر کے سوال وجواب حسب ذیل ہیں۔

(س) غراب ملکی حلال است یا حرام، بینوا توجروا۔

ج :غراب ملکی حرام است از جملہ فواسق و موذیات است در حدیث شریف فی الموطا امام مالک " عن نافع عن عبدالله ابن عمران رسول الله صلی الله علیه وسلم قال خمس من الدواب لیس علی المحرم ی قتلهن جناح الغراب و الحداة و العقرب و الفارة و الکلب العقور ودر حاشیہ مصفی علی الموطا قال البغوی اتفق اہل العلم علی انه یجوز للمحرم قتل هذه الاعیان ولا شئی علیه ی قتلها ی الاحرام و الحرم لان الحدیث یشتمل علی اعیان بعضها سباع و بعضها ہوام و بعضها لا یدخل ی معنی السباع ولا هی من جمله الهوام وانما ہو حیوان مستخبث اللحم و تحریم الاکل یجمع الکل و قالت الحنفیة لا جزاء بقتل ماورد ی الحدیث وقاسوا علیه الذئب وقالوای غیرها من الفهد و النمر و الخنزیر و جمیع مالا یوکل لحمه علیه الجزا بقتلها الا ان یبتدیه شئی فید فعه عن نفسه فیقتله فلاشی علیه وی البحر معنی الفسق فیهن خبثهن د کثرة الغررفیهن درہدایہ می آرد

والمراد الغراب الذی یاکل الجیف و یخلط لانہ یبتدی بالاذی وفی
بعض النسخ او یخلط کما نقل عبارتہا فی البحر اد یخلط الحب
بالنجس معناہ یاکل الحب تارۃ و النجس تارۃ کذافی الحاشیۃ
للسید الشامی علی البحر نقلاعن النہرعن البدائع- قال ابو یوسف
الغراب المذکور فی الحدیث الذی یاکل الجیف او یخلط لان
ھذالنوع ہوالذی یبتدی بالاذی در مسکین شرح کنز تحت قولہ
ولاشئ بقتل الغراب می آرد والمرادبہ الا بقع الذی یا کل
الجیف و یخلط النجس مع الطاہر فی التناول ودر حاشیہ
علامہ ابی السعود می نویسد الواو بمعنی او اذلا حاجۃ بضم
الخلط الی اکلہا (ای اکل ما خالطہ) کما ذکرہ الحموی انتہی—

وفقہاء کرام دو نوع غراب را از غراب کہ در حدیث شریف
مذکور است استثنی ساختہ اند، یکے غراب الزرع و دیگر عقعق
کمافی عامۃ الکتب بقتل ایں ہردو نوع بر محرم جزا واجب است —
در ردالمحتار در تعریف غراب الزرع می نویسد وہوالذی
یلتقط الحب ولا یاکل الجیف ولا یاوی فی القری والا مصار —
در تعریف عقعق می آرد ہو طائر نحوالحمامۃ
طویل الذنب فیہ بیاض وسواد وہو نوع من الغربان یتشام بہ و
یعقعق بصوت یشبہ العین و القاف پس ایں ہر دونوع
حلال اند وازیں جا است کہ فقہاء کرام در کتاب مایحل اکلہ وما لا
یحل ہمیں دو نوع غراب راحلال نوشتہ اند و در تنویر الابصار می نو
یسد وحل غراب الزرع الذی یاکل الحب والارنب و
العقعق وہو غراب یجمع بین اکل جیف وحب ولا شک ان غراب

دیارنا غیر العقعق وغیر غراب الزراع فیکون داخلافی الغراب المذکورفی الحدیث فیکون فاسقاد حراما کسائر نظائرہ و آنچہ بعض فضلاء ایں غراب ملکی را حلال دانستہ و تمسک گرفتہ بآنچہ بعبارات فقہاء واقع شدہ نوع یا کل الحب مرۃ والاخری جیفۃ غیر مکروہ عندالامام الاعظم فانہ یتوہم منہ فی بادی الرای ان الغراب المعروف فی دیارنا غیر مکروہ عند الامام لانہ یخلط بین الحب والنجاسۃ فقول ان الفقہاء الکرام حصر واھذالنوع فی العقعق قال فی العنایۃ شرح الہدایۃ اما الغراب الا بقع والاسود انواع ثلثۃ نوع یلتقط الحب ولا یا کل الجیف ولیس بمکروہ ونوع لا یا کل الا الجیف وانہ مکروہ ونوع یخلط باکل الحب مرۃ و الجیف اخری وھو غیر مکروہ عند الامام ومکروہ عندابی یوسف وفی الحاشیۃ السعدیۃ للحلبی اقول قال الزیلعی ونوع یختلط بینہا وھو یوکل عندابی حنیفۃ رح وھو العُقعق کما فی المُنح وسیاتی وفی حاشیۃ شرح الوقایہ نوع یجمع بین الحب و الجیف وھو حلال عندابی حنیفۃ و ھو العقعق الذی یقال لہ بالفارسیۃ عکہ وفی تکملۃ البحر العلامۃ الطرطوسی فی شرح قولہ" الا بقع والغراب ثلثہ انواع" الی قولہ" ونوع یخلط بینہما وہو ایضا یوکل عندالامام وہو العقعق" پس ظاہر شدکہ ایں نوع کہ جامع است درمیان حب وجیفۃ و آں نزد امام حلال است منحصراست در عقعق واوموذی نیست و آنچہ در ہدایہ و شرح مسکین آوردہ و یخلط مراد ازاں آں است کہ اوموذی باشدو آں حرام است پس غراب کہ جامع باشد درمیان حب وجیفۃ دو صنف است یکے صنف کہ او موذی نیست و آں حلال است منحصر است در عقعق و صنف دیگراو موزیست حرام است۔

در تیسیر القاری شرح صحیح البخاری می آرد فاسق بودن غراب ازانست
کہ پشت مجروح دواب راو چشم شتررا می کند انتہی بزبان سندھی مشہور است کہ کا
نوکری گذہ کنبی یعنی وقتیکہ غراب آواز دہد حیوانے کہ ریش دارد می لرزد در
مصداق آں درد یارما ہمیں غراب معروف است چنانچہ در اوصاف ذمیمہ او ظاہر
است و در رد المحتار می آرد تحت قولہ دلاشئی لقتل غراب
الا العقعق لان الغراب دائما تقع علی دبر الدابۃ کما فی غایۃ البیان
ازایں عبارات واضح گردید کہ ایں غراب کہ در دیار ما است موذی است ریش دابہ
رامی کند و در بر دابہ می افتد و چشم شتررا می کند حرام است و عقعق غیر آنست
ــ عقعق را در سندھی متاہ گویند۔ واللہ اعلم بالصواب۔

المحرر فقیر عبدالحکیم

صدر مدرس مدرسہ اشرفیہ شکارپور۔

اسماء گرامی مصدقین بالا لفاظ المذکورۃ فی الاصل۔ محمد فضل اللہ مہتمم مدرسہ اشرفیہ شکار پور۔ عبدالقادر ثانی مدرس۔ الفقیر عبدالفتاح۔ مولوی عبدالحق۔ مولوی غلام مصطفےٰ۔ مولوی عبدالمالک۔ مولوی تاج محمد۔ مولوی مظفر دین سومرو۔ مولوی عزیز اللہ۔ الفقیر محمد عظیم۔ عبدالحی جتوئی۔ عبدالکریم چشتی ــ محمد عارف چشموی۔ امید علی جیکب آباد۔ محمد اسمعیل عودوی ثم الشکار فوری۔ انا عبدالعزیز الباندوی ــ العبد عبدالغنی۔ حامد اللہ بلوچستانی اجمیری۔ عطاء اللہ انقلابی۔ مولوی مظہر الدین مدرسہ ہاشمیہ عبدالعزیز جتوئی۔

العبارات والروایات المزیدۃ

(عالمگیری اردو صفحہ ۴۴۰) جو پرندے نجس و مردار خوار ہیں جیسے دیسی کوا، اس کو طبیعت پاکیزہ پلیدو خبیث جانتی ہے۔ انتہی۔ عن ہشام عن عروۃ عن ابیہ انہ سئل عن اکل الغراب فقال ومن یا کلہ بعد ما سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسقاً یریدبہ الحدیث المعروف خمس فواسق یقتلن فی الحل والحرم۔

وفی الموعد الابقع ہوالذی فی صدرہ بیاض۔ قال فی المحکم غراب ابقع یخالط فیہ سواد و بیاض وھوا خبثہا ردالمحتار از عنایہ نقل کردہ نوع لایا کل الا الجیف وھوالذی سماہ المصنف الابقع وانہ مکروہ الخ حقیقت ہمیں است کہ یک نوع غراب ابقع سوائے جیف نمی خورد مراد عنایہ ہمیں نوع است مگر در حدیث از غراب ابقع ہماں مراد است کہ ہردو خلط می کند کمافی تبیین الحقائق والمراد بالابقع ما یاکل الجیف و یخلط کذافی الہدایہ۔

جواب از حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہم

الجواب :- اقول وبا للہ استعین۔ فاضل مجیب نے ملکی کوے کے حرام ہونے پر جو استدلال کیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ فقہاء نے کوے کی جو ایک یہ قسم بیان فرمائی ہے کہ وہ نجاست وغیرہ میں خلط کرتا ہے، اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ (۱) عقعق، جو موذی نہیں (۲) وہ کوا جو خلط کرتا ہے اور موذی ہے۔ ان میں سے پہلی قسم تو حلال ہے لیکن دوسری قسم حرام ہے اور چونکہ ملکی کوا دوسری قسم میں داخل ہے اس لئے وہ حرام ہوگا۔ موذی ہونے یا نہ ہونے کی تفصیل پر انہوں نے یہ دلیل پیش کی ہے کہ جس جگہ فقہاء کرام یہ تحریر فرماتے ہیں کہ حالت احرام میں کوے کا قتل کرنا جائز ہے اور اس پر کوئی جزا نہیں، اس کے تحت اس کوے کو ابقع اور اس قسم کے ساتھ مخصوص کرتے ہیں جو نجاست اور زرع میں خلط کرنے کا عادی ہو اور اس کے بعد عقعق کو اس سے مستثنیٰ کر لیتے ہیں۔ ان کے اس فعل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خلط کرنے والے کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ جو موذی ہے، اس کو قتل کرنے سے جزا واجب نہیں۔ دوسری قسم: عقعق کہ وہ بھی خلط کرتا ہے۔ مگر چونکہ موذی نہیں اس لئے اس کے قتل پر جزا واجب ہے۔

موذی کوے کے حرام ہونے پر فاضل مجیب نے دلیل یہ پیش کی ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے مسوّیٰ میں لکھا ہے کہ جن پانچ چیزوں کو حدیث میں عام حکم سے مستثنیٰ کر کے یہ کہا گیا ہے کہ ان کے قتل سے کوئی حرج نہیں، وہ سب کی سب حرام ہیں، ان کا کھانا ناجائز ہے۔ اور جب فقہاء کی عبارتوں سے یہ معلوم ہو چکا کہ ان چیزوں میں وہ موذی کوا بھی داخل ہے جو خلط کرتا ہو تو مسوّیٰ کی اس عبارت سے اس کوے کا حرام ہونا بھی معلوم ہو گیا۔

خلاصہ کے طور پر استدلال ان مقدمات پر موقوف ہے۔

(۱) خلط کرنے والے کی دو قسمیں ہیں۔ موذی اور عقعق جو موذی نہیں۔

(۲) موذی کوے کو قتل کرنے سے محرم پر جزا واجب نہیں اور غیر موذی کے قتل پر جزا آتی ہے۔

(۳) مسوی کی عبارت میں ہے کہ تمام "فواسق خمس" جن کے قتل سے محرم پر جزا نہیں آتی وہ حرام ہیں۔

اس استدلال کے صحیح ہونے یا نہ ہونے کا دارومدار چونکہ ان مقدمات پر ہے اس لئے ہم ان میں سے ہر ایک مقدمہ پر بحث کریں گے۔

پہلا مقدمہ

ان میں سے پہلا مقدمہ علی الاطلاق صحیح نہیں کیونکہ عقعق بھی کبھی ایذا پہنچاتا ہے۔

صاحب ہدایہ کے قول "المراد بالغراب الذی یاکل الجیف او یخلط لانہ یبتدی بالاذیٰ اما العقعق غیر مستثنٰی لا نہ لا یسمٰی غرابا ولا یبتدی بالاذیٰ الخ" کے تحت علامہ اکمل الدین بابرتیؒ لکھتے ہیں قیل فعلی ھذا یکون فی قولہ فی العقعق ولا یبتدی بالاذی لانہ یقع علی دبرالدابۃ انظر (عنایہ علی ہامش الفتح جلد ۲ ص ۲۶۷)۔

اور مولانا عبدالحی صاحبؒ نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ انہ دائما یقع علی دبرالدابۃ (حاشیہ ہدایہ ج ۱ ص ۲۶۱)۔

اسی طرح علامہ زین الدین بن نجیم نے بھی ہدایہ کی اس عبارت پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے فیہ نظر لانہ دائما یقع علی دبرالدابۃ، کما فی غایۃ البیان و البحرالرائق (ص ۳۶ ج ۳)

اگرچہ علامہ شامی نے بحر کے حاشیہ پر اور ردالمحتار میں صاحب بحر کے

اس اعتراض کو رد کیا ہے اور لکھا ہے کہ "اشار فی المعراج الی دفع مافی غایۃ البیان بانہ لا یفعل ذلک غالبا" لیکن اس سے بھی عقعق کے اصلا موذی نہ ہونے کا ثبوت نہیں ملتا کیونکہ صاحب معراج نے غالبًا کا لفظ استعمال کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی کبھی ایذاء پہنچاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ خود علامہ شامی" نے آگے چل کر لکھا ہے۔" ثم رایتہ فی الظہیریۃ قال وفی العقعق روایتان و الظاھر انہ من الصیود —— وبہ ظھران مافی الھدایۃ ھو ظاھر الروایۃ (منحۃ علی البحر ص ۳۶ ج ۳)۔ علامہ عثمانی" نے بھی فتح الملہم میں ظہیریہ کا قول نقل کیا ہے (ص ۱۳۱ ج ۳) جس سے معلوم ہوا کہ ایک مرجوح روایت عقعق کے بارہ میں بھی یہ ہے کہ اس کے قتل سے محرم پر جزا نہیں، ظاہر ہے کہ اس روایت کی بنا یہی ہے کہ عقعق موذی ہوتا ہے، کیونکہ حنفیہ کے نزدیک خمس فواسق کے قتل پر جزانہ ہونے کی علت مشترکہ ایذا ہے، جیسا کہ علامہ ابن رشد نے بدایۃ المجتہد ص ۲۷۰ ج ۱ میں نقل فرمایا ہے۔

(وسیاتی نصہ) پس ثابت ہوا کہ عقعق بھی کسی درجہ میں موذی ہے۔ اگر آپ کے قول کی بنا پر موذی "کوا" حرام ہے تو عقعق بھی حرام ہونا چاہئے۔ (وذالک خلف)

بہرحال، مقدمہ اولی علی الاطلاق صحیح نہیں ہے بلکہ اس میں بعض حضرات کی رائے مختلف ہے اور جو حضرات اسے موذی نہیں کہتے وہ بھی کبھی کبھی اس کی ایذا رسانی کے قائل ہیں۔

مقدمہ ثانیہ

یہ مقدمہ راجح قول کی بنا پر صحیح ہے، اگرچہ علامہ ابن نجیم" اس

سلسلہ میں تمام لوگوں میں متفرد ہیں اور انہوں نے لکھا ہے کہ دا طلق ی الغراب فشمل الغراب بانواعه الثلاثة مگر اس کو صاحب نہر، علامہ حصکفی، " علامہ شامی " اور مولانا عثمانی " نے رد کیا ہے (شامی ص ۳۰ ج ۲، فتح الملہم ص ۲۳۱ ج ۳)۔

تیسرا مقدمہ

یہ مقدمہ ہر گز صحیح نہیں اور اس کی عدم صحت مسوی کی اصل عبارت دیکھتے ہی واضح ہو جاتی ہے۔ یہ امر بہت افسوس ناک اور حیرت انگیز ہے کہ فاضل مجیب نے مسوی کی عبارت نقل کرنے میں مجرمانہ قطع و برید سے کام لیا ہے، جو علماء کی شان سے از بس بعید اور بہت گھناونا اقدام ہے۔ ہمارے ذہن نے اس فعل کی تاویل تلاش کرنے میں بہت قلابازیاں کھائیں مگر کوئی راہ دکھائی نہ دی، ذرا مسوی کی اصل عبارت پر ایک نظر ڈال لی جائے۔

قال البغوی اتفق اهل العلم علی انه یجوز للمحرم قتل هذه الاعیان المذکورة ی الخبر دلاشئی علیه ی قتلها وقاس الشافعی رح علیها کل حیوان لا یوکل لحمه فقال لافدیة علی من قتلها فی الاحرام والحرم لان الحدیث یشتمل علی اعیان بعضها سباع و بعضها هوام و بعضها لا ید خل ی معنی السباع ولاهی من جملة الهوام و انما هو حیوان مستخبث اللحم و تحریم الاکل یجمع الکل فاعتبروه و قالت الحنفیة حح لاجزاء بقتل ماورد ی الحدیث وقا سوا علیه الذئب وقالوا ی غیر هامن الفهد و النمرو الخنزیر و جمیع مالا یوکل لحمه علیه الجزاء بقتلها الا ان یبتدیه شئی فید فعه

عن نفسه الخ۔ (مسوی مع مصفی ص ۲۹۳ ج ۱)۔

خط کشیدہ جملے فاضل مجیب نے نقل نہیں فرمائے جس سے یہ متبادر ہوتا ہے کہ "تحریم الاکل یجمع الکل" کا حکم حنفیہ نے دیا ہے۔ حالانکہ اصل عبارت دیکھنے سے ہر کس و ناکس سمجھ سکتا ہے کہ یہ سب کچھ امام شافعیؒ کے قیاس کے مطابق بیان ہو رہا ہے۔

ہم ذاتیات پر حملہ کرنے کے عادی نہیں مگر اتنا عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ یوں تو ہر مسلمان کا فرض ہے کہ ہر وقت اپنی عاقبت کو سامنے رکھے۔ لیکن فتویٰ جیسے نازک مقام پر یہ فرض زیادہ موکد ہو جاتا ہے۔

ایسی بزدلی کا مظاہرہ فتویٰ میں ایک اور جگہ بھی ہوا ہے کہ فاضل مجیب نے

بحر کی عبارت کا ایک ٹکڑا (ومعنی الفسق فیھن خبثھن و کثرۃ الغرر فیھن) نقل فرمایا اور اس سے کچھ آگے سے صاحب ہدایہ کا مذکورہ بالا قول بھی، تاکہ صاحب بحر بظاہر ہمنوا معلوم ہوں۔ حالانکہ یہ اتنی مضحکہ خیز اور افسوسناک حرکت ہے کہ ناگفتہ بہ، کیونکہ خود صاحب بحر کے پورے کلام سے فاضل مجیب کے ایک مزعومہ کی تردید ہو رہی ہے۔ صاحب بحرؒ نے لکھا ہے واطلق فی الغراب فشمل الغراب بانواعه الثلاثة اور اس کے بعد صاحب ہدایہ پر بھی اعتراض کر دیا ہے کہ انه دائما یقع علی دبر الدابته (کما مر آنفا) جس سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ صاحب بحر کے نزدیک تمام اقسام غراب کا حکم ایک ہی ہے اور یہ بھی کہ ان کے نزدیک عقعق بھی موذی ہے۔ لہٰذا اگر ایذا ہی علت حرمت ہوتی تو عقعق بھی ان کے نزدیک حرام ہو جاتا۔ حالانکہ عقعق کی حلت پر تمام فقہاء حنفیہؒ کا اجماع ہے (الا ابا یوسفؒ) اس کے باوجود فاضل مجیب نے ان کو بھی اپنا ہم خیال ظاہر کرنا شروع کر دیا۔ "سبحان الله هو بهتان عظیم۔" نہ جانے

واذاقلتم فاعدلوا ولو كان ذاقربى کا ارشاد کون سے لوگوں کے لئے ہے۔

بہرکیف. مسوّیٰ کی جس عبارت سے فاضل مجیب نے استدلال فرمایا تھا وہ تو للم شافعیؒ کا مسلک ثابت ہوا، اب ذرا اس بلہ میں حنفیہؒ کا مسلک دیکھ لیجئے۔ حنفیہؒ کے نزدیک ان پانچ فواسق کو قتل کرنے کی علت ابتداء بالاذیٰ ہے، اکل نجاست یا خلط نہیں ہے اور نہ حلت و حرمت سے اس کا کوئی تعلق ہے جیساکہ خود مسوّیٰ کی مذکورہ عبارت کے آخری جملوں سے مستفاد ہوتا ہے۔ وقالوای غیر هامن الفهد والنمروالخنزیر وجمیع مالا یوکل لحمه علیه الجزاء بقتلها الا ان یبتدیه شئی فید فعه عن نفسه فیقتله فلا شئی علیه" یعنی اگر کوئی جانور ابتداء بالاذیٰ کرے اور دفاع میں اسے قتل کر دے تو کوئی جزا واجب نہیں۔ معلوم ہوا کہ ابتداء بالاذیٰ علت ہے۔ اور علامہ ابن رشدؒ نے بھی حنفیہ اور مالکیہ کا مسلک یہی نقل فرمایا ہے۔

وقال (ى المسئلة الثالثة) وهى اختلافهم ى الحيوان النامور بقتله ى الحرام وهى الخمس المنصوص عليها، الغراب و الحداة و الفارة و العقرب و الكلب العقور فان قوما فهموا من الامر لها مع النهى عن قتل البهائم المباحة الاكل ان العلة ى ذلك هو كونها محرمة وهو مذهب الشافعىؒ وقوما فهموا من ذلك معنى التعدى لا معنى التحريم وهو مذهب مالك وابى حنيفة وجمهور اصحابهما

(بدایۃ المجتہد ص ۴۷۰ ج ۱)۔

اس عبارت میں وضاحت کے ساتھ حنفیہ کا یہ مذہب تحریر کیا گیا ہے کہ حدیث میں مباح القتل فرمانے کی علت ابتداء بالاذیٰ ہے اور اس حدیث سے کسی خاص شے کی حرمت پر دلیل قائم نہیں کی جاسکتی، اس کے علاوہ تمام فقہاء کی عبارتوں سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ کسی خاص جانور کو

قتل کرنے سے جزا واجب ہونے یا نہ ہونے کے بارہ میں ابتداء بالاذیٰ کو مدار ٹھیراتے ہیں،
کما فی الھدایۃ والبحر والعنایۃ وغیرھا۔

جب یہ ثابت ہو گیا تو ساتھ ہی یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ کوے کے حلال یا حرام ہونے کا مسئلہ ہمیں کتاب الحج میں نہیں ڈھونڈنا چاہئے بلکہ اس کا صحیح مقام کتاب الذبائح کی وہ جگہ ہے جہاں فقہاء غراب کی انواع واقسام پر بحث کرتے ہیں۔ یہی بنیادی غلطی ہے کہ ایک مسئلہ کو اس کے صحیح مقام سے ہٹا کر دوسری غیر متعلق جگہ پر تلاش کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ کتاب الذبائح میں فقہاء کی عبارات واضح ہیں اور ان سے ملکی کوے کی حلت ثابت ہوتی ہے۔

(۱) ملک العلماء کاسانیؒ تحریر فرماتے ہیں

"والغراب الذی یاکل الحب والزرع والعقعق ونحوھا حلال بالاجماع (بدائع ص ۳۹ ج ۵)

(۲) شمس الائمہ سرخسیؒ تحریر فرماتے ہیں۔

خمس فواسق تقتلن فی الحرم والمراد بہ مایاکل الجیف واما الغراب الزرعی الذی یلتقط الحب فھو طیب مباح لانہ غیر مستخبث طبعا وقد یالف الادمی کالحمام فھو والعقعق سواء ولا باس باکل العقعق وان کان الغراب بحیث یخلط فیاکل الجیف تارۃ والحب تارۃ فقد روی عن ابی یوسف رح انہ یکرہ وعن ابی حنیفۃ انہ لا باس باکلہ وھوالصحیح علی قیاس الدجاجۃ، وانہ لا باس باکلھا وقد اکلھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی قد تخلط ایضا وھذا لان مایاکل الجیف فلحمہ ینبت من الحرام فیکون

خبیثا عادۃ وھذالا یوجد فیما یخلط

(مبسوط سرخسی ص۲۲۶ ج ۱۱)۔

(۳) عالمگیریہ میں فتاوی قاضی خاں سے نقل کیا ہے

"وعن ابی یوسف رح قال سئلت ابا حنیفة رح عن العقعق فقال لاباس به فقلت انه یا کل النجاسات فقال انه یخلط النجاسة بشئی اخر ثم یا کل فکان الاصل عنده ان ما یخلط کا لدجاج لا باس

(عالمگیریہ کتاب الذبائح ص۳۲۱ ج ۵)۔

خط کشیدہ جملوں پر خصوصیت کے ساتھ غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ ہر خلط کرنے والا کوا حلال ہے۔ رہا یہ اعتراض کہ فقہاء رحمہم اللہ نے خلط کرنے والے کوے کے بارہ میں جو حکم دیا ہے کہ وہ حلال ہے۔ اس کو پھر عقعق کے ساتھ محصور کر دیا ہے۔ سو اس کی بناء صحیح نہیں۔ کیونکہ اس کی دلیل یہ پیش کی گئی ہے کہ فقہاء خلط کرنے والے کوے کی نوع بتا کر آگے فرما دیتے ہیں "وھوالعقعق" اور یہ دلیل چند وجوہ سے باطل ہے۔

(۱) وھوالعقعق کے الفاظ حصر کے ہرگز نہیں، اگر محصور کرنا مقصود ہوتا تو بصراحت کہا جاتا کہ ھذاالنوع محصور فی العقعق ۔ کیونکہ حلت و حرمت کا اہم مسئلہ ہے، یہی وجہ ہے کہ تمام فقہاء نے ایسا نہیں کیا کہ آخر میں عقعق کی تصریح کر دی ہو، جیسے کہ عنایہ، مبسوط اور بدائع وغیرہ میں ہے، معلوم ہوا کہ یہ قید اتفاقی ہے احترازی نہیں۔

(۲) اس کے برخلاف مبسوط، بدائع اور عالمگیریہ کی عبارات عقعق اور غیر عقعق میں تفصیل نہ ہونے پر واضح ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ ہر خلط کرنے والا کوا حلال ہے خواہ عقعق ہو یا نہ ہو۔

(۳) دراصل عقعق کے کوا ہونے میں اختلاف ہے۔ بعض لوگ اسے غراب میں داخل مانتے ہیں اور بعض نہیں، جیسا کہ لوبس معلوف یسوعی نے اپنی لغت کی مشہور کتاب میں لکھا ہے۔

العقعق طائر علی شکل الغراب اوھوالغراب (منجد ص ۵۴۴) ۔ چنانچہ صاحب ہدایہ کے نزدیک عقعق غراب نہیں، جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے اما العقعق غیر مستثنی لا نه لا یسمی غرابا (ہدایہ مجتبائی ص ۲۶۲ ج ۱) ۔

اور دوسرے بعض فقہاء ؒ کی عبارات سے اس کا غراب ہونا معلوم ہوتا ہے۔ تواب جن لوگوں نے عقعق کو غراب میں داخل نہیں مانا، وہ حضرات غراب کی انواع بیان کر کے گزر جاتے ہیں، اور وھوالعقعق نہیں کہتے بلکہ یا تو سرے سے اس کا ذکر ہی نہیں کرتے یا وکذاالعقعق وغیرہ کہتے ہیں، اور جنہوں نے عقعق کو غراب میں شامل کیا ان حضرات نے خلط کرنے والے کوے کا نام ہی عقعق رکھ دیا، اس لئے اس سلسلہ میں فقہاء کی عبارتوں میں کچھ تفاوت نظر آتا ہے۔

بہرکیف! معلوم ہو گیا کہ وھوالعقعق کہنے سے خلط کرنے والی نوع کا حصر عقعق میں نہیں کیا گیا۔

العبارات المزیدہ کا جواب

فتوی کے آخر میں جو ''عبارات مزیدہ'' پیش کی گئی ہیں ان میں سے کتاب المختص للاندلسی سے جو عبارت نقل کی گئی ہے وہ مندرجہ بالا بحث کے بعد قابل اعتنا نہیں رہتی کمالا یخفی، البتہ چند روایات نقل کرنے کے بعد فاضل مجیب نے جو تحقیق فرمائی ہے وہ بڑی عجیب ہے کہ ابقع کی بھی دو قسمیں ہیں: ایک

خلط کرنے والا اور ایک صرف نجاست کھانے والا۔ کیونکہ تبیین الحقائق میں ہے والمراد بالا بقع الذی یا کل الجیف و یخلط کذا فی الھدایۃ۔ اور پھر وہی دلیل پیش کی کہ ابقع حرام ہے کیونکہ حدیث میں غراب سے مراد ابقع ہے اور عروہؒ فرماتے ہیں ومن یا کلہ بعد ماسماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسقا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ "ابقع" لغۃ اس کوے کو کہا جاتا ہے کہ جس میں سیاہی اور سفیدی دونوں موجود ہوں، لہٰذا اس کا اطلاق کووں کی تینوں قسموں پر ہو جاتا ہے۔ صرف دانہ کھانے والے کوے کو بھی ابقع کہہ سکتے ہیں، خلط کرنے والے کو بھی، اور صرف نجاست کھانے والے کو بھی۔ چنانچہ علامہ شامیؒ غراب الزرع کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں قال القھستانیؒ واریدبہ غراب لم یا کل الاالحب سواء کان ابقع اواسود اوزاغا وتمامہ فی الذخیرۃ (شامی ص ۲۶۸ ج ۵)۔ دوسرے یہ کہ اگر واقعۃً ایسا ہوتا تو تمام فقہاء اس کو بصراحت تامہ تحریر فرماتے کیونکہ معاملہ اہم ہے۔ خصوصیت سے کتاب الذبائح میں تو پوری تفصیل سے مذکور ہونا چاہئے تھا۔ حالانکہ فقہاءؒ ابقع کو عام طور سے صرف نجاست کھانے والے میں خاص کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر عالمگیریہ کی یہ عبارت ملاحظہ ہو، ھوالغراب الا بقع وھرما یا کل الجیف۔

(عالمگیریہ ص ۲۶۸ ج ۱)۔

رہا حضرت عروہؒ کا قول، تو اس سلسلہ میں ہم صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ شمس الائمہ سرخسی نے جو کچھ کوے کے بارہ میں لکھا ہے وہ یہ [illegible]یث نقل کرنے کے بعد لکھا ہے، ان کی پوری عبارت اس طرح ہے، (وعن) ھشام بن عروۃ عن ابیہ انہ سئل عن اکل الغراب فقال ومن یا کلہ بعد سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسقا یرید بہ الحدیث المعروف خمس

یقتلن فی الحرام، والمراد به ما یاکل الجیف اما الغراب الزرعی الذی یلتقط الحب الخ (مبسوط سرخسی ص ۲۲۶ ج ۱۱)۔

اس لئے اب اس میں کسی بحث کی گنجائش باقی نہیں رہتی، البتہ عالمگیری اردو کی جو عبارت پیش کی گئی ہے۔ وہ زیر بحث مسئلہ میں صریح ہو سکتی تھی۔ مگر افسوس کہ عالمگیری اردو ہمارے پاس نہیں اور عربی کی اصل عالمگیری میں تتبع کے باوجود اس مطلب کی کوئی عبارت نہیں ملی، بلکہ اس کے خلاف ایک صراحت ملی ہے جسے ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ جب تک اصل عبارت ہمیں نہ ملے، اس وقت تک ہم کوئی فیصلہ قطعی اس عبارت کے بارہ میں نہیں کر سکتے۔ لا سیما اذا جربنا ما جربنا۔

اور اگر یہ عبارت بالفرض صحیح بھی ہو تو جتنی صراحتیں ہم نے پیش کی ہیں۔ اس کے بعد اس کی کوئی معتدبہ حیثیت نہیں رہتی جب کہ اس کے خلاف خود عالمگیری ہی میں اس قدر صریح نص موجود ہے۔

خلاصہ کلام

یہ ہے کہ فاضل مستدل نے تمام استدلال کی بنیاد کتاب الحج کی عبارات کو بنایا ہے۔ حالانکہ یہ بنیادی غلطی ہے۔ کیونکہ حرم یا حالت احرام میں قتل کی اباحت کی علت ایذا ہے۔ (کما صرح به ابن رشد ویستفاد من سائر کتب الفقه) حرمت یا اکل نجاست و خلط نہیں ہے، بخلاف کوے کی حرمت و حلت کہ وہاں علت صرف نجاست کھانا یا خلط کرنا ہے (کما صرح به فی الهندیة و المبسوط) اس لئے ایک کا جوڑ دوسرے سے ملا کر کوئی حکم لگا دینا کسی طرح سے صحیح نہیں ہو سکتا۔

بلکہ کوے کی حلت و حرمت کا فیصلہ معلوم کرنے کے لئے کتاب الذبائح میں وہ جگہ دیکھنی چاہئے جہاں فقہاءؒ نے اس مسئلہ کا ذکر کر کے مختلف انواع غراب

اور ان کے احکام ذکر فرمائے ہیں۔ اور ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر خلط کرنے والا کوا حلال ہے خواہ وہ موذی ہو یا نہ ہو۔ اور یہی فیصلہ ہمارے اکابر مثلاً حضرت مولانا گنگوہیؒ وغیرہ سے منقول ہے۔

ھٰذا ما بدالی بعد تحقیق۔ وفوق کل ذی علم علیم

احقر

محمد تقی عثمانی غفر اللہ لہٗ

۴ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ

دارالعلوم کراچی

تحریر وتصدیق

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب مدظلہم العالی

حامداً و مصلیا، اما بعد، قال فی العنایۃ و اما الغراب الاسود والابقع فھو انواع ثلاثۃ نوع یلتقط الحب ولا یاکل الجیف ولیس بمکروہ و نوع منہ لا یاکل الا الجیف وھو الذی سماہ المصنف الابقع الذی یاکل الجیف وانہ مکروہ ونوع یخلط یاکل الحب مرۃ و الجیف اخریٰ ولم یذکرہ فی الکتاب وھو غیر مکروہ عند ابی حنیفتہ رح مکروہ عند ابی یوسف"

(العنایۃ علی ہامش الفتح ص ۶۲ ج ۸)۔

نوع منہ لایا کل الا الجیف اور اس کی تفسیر "وھو الذی سماہ الخ" سے ثابت ہوا کہ صرف وہ ابقع حرام ہے جو محض نجاست کھاتا ہو۔ نیز ونوع یخلط (الی قولہ) ولم یذکرہ فی الکتاب سے معلوم ہوا کہ ہر خلط کرنے والا کوا حلال ہے، اس میں عقعق کی کوئی تخصیص نہیں۔ یہ عبارت نہ صرف یہ کہ عقعق کی تخصیص سے ساکت ہے بلکہ عدم تخصیص پر ناطق ہے، اس لئے کہ عقعق کا ذکر تو ہدایہ میں اسی موقع پر موجود ہے پس ولم یذکرہ فی الکتاب نص صریح ہے کہ نوع یخلط سے مراد عقعق نہیں، مبسوط اور بدائع کی عبارت سے بھی یہ ثابت کیا جا چکا ہے۔ مخدوم عبدالواحد سیوستانی" نے بھی غراب اہلی کی حلت کی تصریح فرمائی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

س:- ماحکم خرء الغراب الذی یطیر فی الامصار و

القری و یخلط بین التقاط الحب و العذرات وما حکم سوره؟۔

الجواب:۔ الظاہران الغراب الابقع الذی فیہ سواد و بیاض وہو مکروہ عند الصاحبین وغیر مکروہ عند الامام کما فی السراجیۃ والا بقع الاسود ان کان یخلط فیا کل الجیف و یا کل الحب قال ابو حنیفہ لا یکرہ وقال صاحباہ یکرہ انتہی، فیکون ما کول اللحم (الی ان قال) وان لم یکن لخرئہ رائحۃ کریہۃ یکون طاہرا لکون خرئہ خرء ما کول اللحم من الطیور التی ترزق فی الہواء الخ

(فتاویٰ واحدیہ ص ۹۴)۔

عبارات بالا کے علاوہ مندرجہ ذیل نصوص میں بھی اس کی تصریح ہے کہ حلت و حرمت کا مدار خوراک پر ہے۔

(۱) واصل ذالک ان یاکل الجیف فلحمہ نبت من الحرام فیکون خبیثا عادۃ وما یاکل الحب لم یوجد ذالک فیہ وما خلط کالدجاج والعقعق فلا باس باکلہ عند ابی حنیفۃ رح وہو الاصح لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکل الدجاجۃ وہی مما یخلط

(العنایۃ مع الفتح ص ۶۲ ج ۸)۔

(۲) فکان الاصل عندہ ان ما یخلط کالد جاج لا باس (عالمگیریہ ص ۳۲۱ ج ۵)۔

آخر میں ابو حنیفہؒ عصر، فقیہ النفس حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کا فیصلہ بھی تذکرۃ الرشید سے نقل کیا جاتا ہے: جب یہ فیصلہ خود کتب فقہ میں مذکور ہے کہ مدار اس کی خوراک پر ہے۔ پس یہ کوا جو ان بستیوں میں پایا جاتا ہے اگر یہ عقعق نہ ہو تو بھی اس کی حلت میں شبہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ جب وہ بھی خلط کرتا ہے اور نجاست و غلہ و دانہ سب کچھ کھاتا ہے تو اس کی حلت بھی مثل

عقعق کے معلوم ہو گئی خواہ اس کو عقعق کہا جاوے یا نہ کہا جاوے۔ فقط واللہ اعلم، رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔

عبارت مذکورہ کے حاشیہ پر ہے۔ جب مخالفین کا اس مسئلہ پر غوغا زیادہ ہوا تو ستر سے زائد علماء کا مواہیر سے ایک رسالہ بنام فصل الخطاب شائع کیا۔ نیز ایک حاجی نے علماء حرمین سے اس کی حلت کا فتویٰ لیا، وہو ہذہ ـــ الحمد لله وحده، رب زدنی علماء، الغراب المذکور حلال من غیر کراهة عند ابی حنیفة رح وهو الاصح وهو المسمٰی بالعقعق بتصریح فقهائنا رحمهم الله واصاب من افتی بحله وجوازا کله و کیف یلام الحنفی علی اکل ماهو حلال عند امامه من غیر کراهة والاصل فی حل الغراب وحرمته الغذاء و کونه ذا مخلب لا بصورة ولونه کما یدل علیه تصریحات فقهائنا فی غالب معتبرات المذهب کمافی البحر الرائق و الدرالمختار والعنایة و غیرها وفیما نصه جامع الرموز اشعاربانه لوا کل کل من الثلاثة الجیف و الحب جمیعا حل ولم یکره وقالا یکره والا دل اصح فثبت مما صرح به علمائنا ان الغراب بانواعه سواء کان عقعقا اوغیره اذا کان یجمع بین جیف وحب یجوزا کله عند امامنا الاعظم والله اعلم، (قاله بفمه و امر برقمه عبدالله بن عباس بن صدیق مفتی مکة المشرفة۔)
اسی مضمون کا علماء مدینہ منورہ کا بھی فتویٰ موجود ہے (تذکرۃ الرشید حصہ اول ص ۱۷۸)۔ اس تحریر کے بعد مسئلہ ایسا واضح ہو گیا کہ انکار کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔

فبای حدیث بعدہ یومنون۔
للہ در المجیب الاول وارشاد الرشید
الثانی حیث اوضحوا الحق والصواب
بحیث لایبقی منہ ریب مرتاب۔

بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ
دارالعلوم کراچی ۳۰
۱۶ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ

فقط واللہ الھادی الی سبیل الرشاد۔
رشید احمد عفی عنہ
دارالعلوم کراچی ۳۰
۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ

خطباتِ عثمانی

(۳ر جلدیں)

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

کے خطبات کا دوسرا مجموعہ:

خاص ایڈیشن : =/1200 روپے

عام ایڈیشن : =/800 روپے

میمن اسلامک پبلشرز